طحاوی شریف
(عربی، اردو)

تصنیف:

محدثِ جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸- اردو بازار لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ

فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف، محدثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۳۹ھ ——— ۳۲۱ھ

۸۵۳ء ——— ۹۳۳ء

ترجمہ وتلخیص: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین

تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب ــــــــ شرح معانی الآثار (طحاوی شریف)

تصنیف ــــــــ محدثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ ــــــــ مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ (لاہور)

تقدیم ــــــــ مولانا علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ (کراچی)

تحریک ــــــــ مولانا علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی مدظلہ (لاہور)

کتابت ــــــــ محمد یعقوب گیلانی

صفحات جلد اول ــــــــ ۸۲۴

سن اشاعت جلد اول ــــــــ اکتوبر ۱۹۹۳ء

مطبع ــــــــ رومی پرنٹرز اینڈ پبلیکشنز لاہور

ناشر ــــــــ سید محسن اعجاز، حامد اینڈ کمپنی، لاہور

تصحیح جلد اول ــــــــ مولانا محمد طفیل صاحب

ہدیہ جلد اول ــــــــ Rs 175/00 روپے

تقسیم کار:

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار، لاہور

فہرست مضامین

علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی

تقدیم

امام طحاوی

امام ابو جعفر طحاوی تیسری صدی کے عظیم محدث اور بے بدل فقیہہ تھے۔ محدثین اور فقہاء کے طبقات میں ان کا یکساں شمار کیا جاتا تھا۔ سلف صالحین میں ایسے جامع حضرات کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جو حدیث اور فقہ دونوں شعبوں میں سند کی حیثیت رکھتے ہوں۔ محدثین ان کو حافظ اور امام کہتے ہیں اور فقہاء ان کو مجتہد منتسب قرار دیتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر نے کہا کہ وہ ثقہ، نبیل اور حدیث کا مسکن تھے۔ سمعانی نے کہا، وہ امام، عاقل اور ثقہ شخصیت کے مالک تھے۔ اور ان کی وفات کے بعد دنیا آج تک ان کی نظیر نہیں پیش کر سکی۔ امام سیوطی نے کہا وہ حدیث اور فقہ میں امام، علوم دینیہ کے ہادی اور احادیث نبویہ کے ملجاء تھے اور حافظ ابو شیرازی کہا کرتے تھے کہ امام ابو جعفر طحاوی، اصحاب ابو حنیفہ کی علمی ریاست کے منتہاء ہیں۔[1]

حافظ ابن عبدالبر نے کہا کہ وہ کوفیوں کی روایات اور مسائل فقیہہ کی سب سے زیادہ معرفت رکھتے تھے اور تمام مذاہب فقہاء کے عالم تھے[2] اور اتقانی نے کہا کہ مذہب حنفیہ تو الگ رہا ابو جعفر طحاوی کی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی۔[3]

ولادت اور نام و نسب:

آپ کا پورا نام مع کنیت والقاب و نسب اس طرح ہے۔ الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک بن سلمۃ بن سلیم بن خباب الازدی المصری الطحاوی الحنفی ہے۔ ازدی یہ قبیلہ ازد کی طرف نسبت ہے جو ازد بن عمران کی طرف منسوب ہے۔ حجری قبیلہ حجر کی طرف نسبت ہے۔ حجر نام کے تین قبائل تھے۔ حجر بن وحید، حجر ذی اعین اور حجر ازد۔ امام طحاوی کی جس قبیلہ کی طرف نسبت ہے وہ یہی ہے۔ مصر میں وادیٔ نیل کے کنارے طحا نام کی ایک بستی ہے۔ اس میں پیدا ہونے کی وجہ سے آپ کو طحاوی کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفّٰی ۸۵۲ھ محدث محی الدین

---

[1] وصی احمد محدث سورتی — ترجمہ طحاوی علی شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۱

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفّٰی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۶

[3] محمد عبدالرحمٰن مبارک پوری — مقدمہ التحفۃ الاحوذی ص ۹۲۔ [4] لسان المیزان، ص ۲۷۴

ابو محمد عبدالقادر صاحب متوفی ۶۹۶ھ الجواہر المضیہ[1]، شاہ عبدالعزیز محدث متوفی ۱۲۲۹ھ دہلوی[2] نے اور مولوی عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ[3] نے امام طحاوی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنا سال ولادت ۲۳۹ھ بیان فرمایا ہے اور امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۴۸، ھ[4] نے ان سے ۲۳۰ھ نقل فرمایا ہے۔

اساتذہ :

امام طحاوی نے ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے ماموں ابوابراہیم مزنی سے فقہ شافعی پڑھنا شروع کی لیکن آپ کی طبیعت سلیمہ میں جو قوت استدلال کی تلاش اور نظر میں باریک بینی تھی اس نے بہت جلد آپ کا رخ شافعیت سے حنفیت کی طرف موڑ دیا۔ چنانچہ ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر جاکر اس وقت کے شہرہ آفاق استاذ ابوجعفر احمد بن ابی عمران موسیٰ بن عیسیٰ سے فقہ حنفی کی تحصیل شروع کردی۔ احمد بن ابی عمران فقہ حنفی میں زبردست دسترس رکھتے تھے اور دو واسطوں سے ان کا سلسلہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے مل جاتا تھا اس طرح امام طحاوی کی جو سند امام اعظم سے متصل ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔ احمد بن ابی عمران عن محمد بن سماعۃ عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ ؛

مصر کے بعد امام طحاوی شام چلے گئے اور وہاں شام کے قاضی القضاۃ ابوحازم سے فقہ کی تحصیل کی ان کے علاوہ مصر کے باقی مشائخ سے علم حدیث میں استفادہ کیا اور جس قدر مشائخ حدیث ان کی زندگی میں مصر آئے ان سب سے امام طحاوی نے علم حدیث میں استفادہ کیا جن میں سلیمان بن شعیب کیسانی، ابوموسیٰ یونس بن عبدالاعلیٰ الصدفی وغیرہ کے نام لیے جاتے ہیں۔[5] حافظ ابن حجر عسقلانی نے علم حدیث میں امام طحاوی کے جن مشائخ کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں :- یونس بن عبدالاعلیٰ، ہارون بن سعید ایلی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، بحر بن نصر، عیسیٰ بن مثرود، ابراہیم بن ابی داؤد لنصر لیس، ابوبکرہ، بکار بن قتیبہ[6] اور امام ذہبی نے ان اساتذہ کے علاوہ عبدالغنی بن رفاعۃ کا بھی ذکر کیا ہے۔[7]

تلامذہ :

امام طحاوی کی علمی شہرت دور دراز علاقوں میں پھیل چکی تھی اس لیے آپ سے استفادہ کرنے کے لیے دور دراز سے تشنگانِ علم آتے تھے جن بے شمار لوگوں نے آپ سے علم حدیث میں سماع حاصل کیا ان میں سے چند حضرات کے اسماء یہ ہیں: ابومحمد عبدالعزیز بن محمد التمیمی الجوہری، حافظ احمد بن القاسم بن عبداللہ البغدادی المعروف بابن الخشاب، ابوبکر

---

[1] ۔ الجواہر المضیہ، ج ۲ ص ۱۰۳
[2] ۔ بستان المحدثین ص ۲۸۸
[3] ۔ الفوائد البہیۃ، ص ۳۲
[4] ۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۸۰۹
[5] ۔ وصی احمد محدث سورتی، ترجمہ امام طحاوی علیٰ شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۲
[6] ۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۴ تا ۲۷۵
[7] ۔ امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

علی بن سعدویہ البردعی، ابوالقاسم مسلمۃ ابن القاسم بن ابراہیم القرطبی ابوالقاسم عبداللہ بن علی الداؤدی حسن بن القاسم بن عبدالرحمان المصری، قاضی ابن ابی العوام، ابوالحسن محمد بن احمد اخمیمی، حافظ ابوبکر محمد بن ابراہیم بن علی المقری، ابوالحسن علی بن احمد الطحاوی ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی صاحب المعجم، حافظ ابوسعید عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس مصری، حافظ ابوبکر محمد بن جعفر بن الحسین بغدادی میمون بن حمزہ العبیدلی وغیرہ [1]

تبدیلی مسلک:

امام ابوجعفر طحاوی ابتدا میں شافعی المذہب تھے۔ بعد میں شافعیت کو چھوڑ کر حنفی مسلک اختیار کر لیا۔ عام شوافع مصنفین نے اس کا سبب بیان کرنے میں حقیقت پسندی سے کام نہیں لیا۔ مثلاً امام ذہبی لکھتے ہیں:

وکان اولاً شافعیا یقرء علی المزنی فقال لہ یوما واللہ ماجاء منک شیء فغضب من ذٰلک وانتقل من ابی عمران [2]

امام طحاوی پہلے شافعی المذہب تھے۔ ایک دن دوران تعلیم ان کے ماموں مزنی ان پر ناراض ہوئے اور کہا تم سے کچھ نہ ہو سکے گا۔ امام طحاوی اس بات پر ناراض ہو گئے اور جا کر ابوعمران حنفی سے پڑھنا شروع کر دیا۔

لیکن استاذ کا شاگرد پر محض ناراض ہونا کوئی اتنی اہم اور شدید بات نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے مسلک بدلنا پڑے۔ اصل بات کیا تھی اس کا علامہ عبدالعزیز پرہاروی ذکر فرماتے ہیں:

ان الطحاوی کان شافعی المذہب فقرء فی کتابہ ان الحاملۃ اذا ماتت وفی بطنہا ولد حیٌّ لم یشق فی بطنہا خلافا لابی حنیفۃ وکان الطحاوی ولد مشقوقا فقال لا ارضی بمذہب رجل یرضی بہلاکی فترک مذہب الشافعی وصار من عظماء المجتہدین علی مذہب ابی حنیفۃ [3]

امام طحاوی ابتداءً شافعی المذہب تھے۔ ایک دن انھوں نے کتب شافعیہ میں پڑھا کہ جب حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اس کے پیٹ کو چیرا نہیں جائے گا۔ برخلاف مذہب ابوحنیفہ۔ اور امام طحاوی کو مذہب حنفی پر پیٹ چیر کر نکالا گیا تھا۔ امام طحاوی نے اس کو پڑھ کر کہا میں اس شخص کے مذہب سے راضی نہیں، جو میری ہلاکت پر راضی ہو، پھر انہوں نے شافعیت کو چھوڑ دیا اور حنفی مسلک کو اختیار کیا اور اس مسلک کے عظیم مجتہد بن گئے۔

مولانا فقیر محمد جہلمی نے اس واقعہ کو ذرا اور تفصیل سے بیان کیا ہے لکھتے ہیں:

فتاویٰ برہنہ میں آپ کے انتقال مذہب کا یہ سبب لکھا ہے کہ آپ ایک دن اپنے ماموں سے پڑھ

[1] محی الدین ابومحمد عبدالقادر، محدث متوفی ۷۷۵ھ، الجواہر المضیۃ ج ۱ ص ۱۰۴
[2] امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹
[3] علامہ عبدالعزیز پرہاروی، نبراس ص ۱۱۰۔

رہے تھے کہ آپ کے سبق میں یہ مسئلہ آیا کہ اگر کوئی حاملہ عورت مرجائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو برخلاف مذہب امام ابوحنیفہ کے امام شافعی کے نزدیک عورت کا پیٹ چیر کر بچہ نکالنا جائز نہیں، آپ اس مسئلہ کے پڑھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس شخص کی ہرگز پیروی نہیں کرتا جو مجھ جیسے آدمی کی ہلاکت کی پرواہ نہ کرے، کیونکہ آپ اپنی والدہ کے پیٹ ہی میں تھے کہ آپ کی والدہ فوت ہوگئی تھیں اور آپ پیٹ چیر کر نکالے گئے تھے۔ یہ حال دیکھ کر آپ کے ماموں نے آپ سے کہا خدا کی قسم تو ہرگز فقیہ نہیں ہوگا۔ پس جب آپ خدا کے فضل سے فقہ وحدیث میں امام بے عدیل اور فاضل بے مثل ہوئے تو اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے ماموں پر خدا کی رحمت نازل ہو اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنے مذہب شافعی کے بموجب ضرور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرتے"۔ [1]

حدیث اور فقہ میں مہارت:

۲۷۰ھ کے بعد امام طحاوی نے مصر کے قاضی ابوعبداللہ محمد بن عبدہ کی نیابت کا عہدہ قبول کیا۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں قاضی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص آیا اور کہنے لگا، ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنی ماں سے اور انہوں نے اپنے باپ سے کون سی حدیث روایت کی ہے جب شرکاء مجلس میں کسی شخص کو جواب نہ آیا تو میں نے اپنی سند کے ساتھ وہ حدیث بیان کی:۔

حدثنا بکار بن قتیبۃ نا ابواحمد نا سفیان عن عبد الاعلی الثعلبی عن ابی عبیداللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لیغار للمؤمن فلیغز وحدثنا بہ ابراھیم بن ابی داؤد نا سفیان بن وکیع عن ابیہ عن سفیان موقوفا۔

جب آپ اس کی مطلوب حدیث کو دو سندوں کے ساتھ مرفوعاً اور موقوفاً بیان کرچکے تو وہ شخص بے ساختہ کہنے لگا شام کو میں نے آپ کو فقہاء کے میدان میں دیکھا تھا اور اب آپ حدیث کے میدان میں ہیں۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو ان دونوں فنون میں آپ کی طرح جامعیت رکھتے ہوں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا انعام ہے [2]

امام بیہقی کا انکار:

شافعیہ کا مسلک ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اس حدیث کی تمام اسانید پر جرح کی ہے اور ثابت کردیا ہے کہ اس حدیث کی تمام اسانید کمزور اور مجروح ہیں جس وجہ سے یہ حدیث لائق استدلال اور قابلِ احتجاج نہیں ہے۔ امام بیہقی م ۴۵۸ھ نے کتاب المعرفۃ میں اس بحث کا ذکر کیا ہے ان سے امام طحاوی کے دلائل کا جواب تو نہیں بن سکا، فقط اتنا کہہ دیا، ان علم الحدیث لم یکن من صناعتہ کہ علم حدیث امام طحاوی کا فن نہیں تھا۔ لیکن اہل علم کے نزدیک امام بیہقی کے اس بے دلیل قول کا کوئی وزن نہیں ہے۔ فنِ حدیث میں

---

[1] حدائق حنفیہ، ص ۱۶۵

[2] امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

امام طحاوی کے سطوت کے بارے میں ہم سطور سابقہ میں حافظ ابن عبد البر اندلسی مالکی م ۴۶۳ھ کی شہادت پیش کر چکے ہیں جو مصر اور مغرب کے علماء پر امام بیہقی سے زیادہ نظر رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ ابو سعید بن یونس مؤرخ مصر اور دیگر ائمہ کبار اور علماء رجال نے فن حدیث میں امام طحاوی کے فضل و کمال کا اعتراف کیا ہے۔ درحقیقت امام بیہقی کا یہ قول احناف کے خلاف تعصب کے سوا کچھ نہیں اور اسی تعصب کے سبب سے امام بیہقی نے سنن کبری میں احناف کی مؤید روایات کی تضعیف اور شوافع کی مؤید روایات کی تصحیح اور رجال کی تخریج اور توثیق میں شدید لغزشیں کھائی ہیں اور جگہ جگہ غلطیاں کی ہیں چنانچہ شیخ علاؤ الدین علی بن عثمان المعروف بابن الترکمانی م ۷۵۰ھ نے الجواہر النقی فی الرد علی البیہقی میں ان تمام لغزشوں اور غلطیوں کو متعین کر دیا ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اتقانی سے نقل کرتے ہوئے لکھا، امام طحاوی کی جلالت علم اور ان کے اجتہاد، ورع تقوی اور معرفت مذاہب میں ان کے تقدم کے پیش نظر ان لوگوں کے انکار کا کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ یہ منکرین امام طحاوی سے کافی متاخر ہیں۔ اگر کسی شخص کو امام طحاوی کی مہارت حدیث میں شک ہو تو وہ صرف معانی الآثار ہی کا مطالعہ کرے جو ان کی پہلی تصنیف ہے۔ ہمارا مسلک تو الگ رہا کیا کوئی شخص کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر لا سکتا ہے۔

اعزاز و اکرام:

امام طحاوی کے علم و فضل اور ورع و تقوی کے سبب تمام لوگ ان کا احترام کیا کرتے تھے۔ اکابر سلطنت اور اعاظم ملت سب کے دلوں میں ان کی عظمت اور عقیدت جاگزیں تھی اور عوام و خواص سب ان کا اعزاز اور اکرام ملحوظ رکھتے تھے۔

ابن زولاق بیان کرتے ہیں کہ جب عبد الرحمان بن اسحاق معمر جوہری مصر کے عہدہ قضاء پر متمکن ہوئے تو وہ امام طحاوی کے آداب و احترام کا پورا پورا خیال رکھتے تھے اور سواری پر ہمیشہ ان کے بعد سوار ہوتے تھے اور ان کے بعد اترتے تھے جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے، امام طحاوی عمر میں مجھ سے گیارہ سال بڑے ہیں اور اگر وہ مجھ سے گیارہ گھنٹے بھی بڑے ہوتے تو مجھ پر پھر بھی ان کا احترام لازم تھا کیونکہ عہدۂ قضاء کوئی ایسی بڑی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے میں امام طحاوی جیسی شخصیت پر فخر کر سکوں۔ [1]

اسی طرح جب ابو عبد اللہ محمد بن زبیر نے عہدۂ قضا سنبھالا اور امام طحاوی ان سے ملنے آئے تو انہوں نے آپ کا بہت اعزاز اور اکرام کیا اور ان سے ایک حدیث املاء کرائی جس کو انہوں نے تیس سال پہلے ایک شخص کے واسطہ سے امام طحاوی سے روایت کیا تھا۔ [2]

سیرت اور عظمت کردار:

امام طحاوی حق گو، نڈر اور بے باک شخصیت کے مالک تھے۔ بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اور نتائج کی پرواہ کئے

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۱۔ [2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۰ تا ۲۸۱

بنیز کلمہ حق کہتے اور اس پر قائم رہتے۔ وہ قاضی ابو عبید کے نائب تھے لیکن اس کو ہمیشہ صحیح روش کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے قاضی سے فرمایا کہ وہ اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کریں۔ قاضی نے جواب دیا کہ اسماعیل بن اسحاق اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے۔ امام طحاوی نے فرمایا قاضی بکار اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے۔ قاضی نے پھر اسماعیل کی مثال دی۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کرتے تھے اور اس سلسلہ میں ابن اللتبیہ کا قصہ سنایا۔[1] جب کارندوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ غضب ناک ہو گئے اور انھوں نے قاضی کو امام طحاوی کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا یہاں تک کہ قاضی امام طحاوی کا مخالف ہو گیا۔ اسی اثنا میں قاضی معزول کر دیا گیا۔ جب امام طحاوی نے اس کی معزولی کا پروانہ پڑھا تو کچھ لوگ کہنے لگے آپ کو مبارک ہو، امام طحاوی یہ سن کر سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے، قاضی بہرحال صاحب علم آدمی تھا میں کس کے ساتھ علمی گفتگو کیا کروں گا۔[2]

تصانیف:

امام طحاوی کثیر التعداد کتب کے مصنف تھے، مؤرخین اور تذکرہ نگار ہر دور میں آپ کو سراہتے رہے ہیں تفسیر حدیث، فقہ، اصول فقہ، کلام، تاریخ، رجال اور مناقب تقریباً تمام موضوعات پر آپ کی تصانیف موجود ہیں جن کی تفصیل یہ ہے (۱) احکام القرآن (۲) شرح معانی الآثار (۳) مشکل الآثار (۴) اختلاف العلماء (۵) کتاب الشروط (۶) الشروط الصغیر (۷) الشروط الاوسط (۸) مختصر الطحاوی فی الفقہ (۹) النوادر الفقہیہ (۱۰) کتاب النوادر والحکایات (۱۱) حکم ارض مکہ (۱۲) حکم الفئ والغنائم (۱۳) نقض کتاب المدلسین (۱۴) کتاب الاشربہ (۱۵) الرد علی عیسیٰ بن ابان (۱۶) الرد علی ابی عبید (۱۷) اختلاف الروایات (۱۸) الرزیہ (۱۹) شرح الجامع الکبیر (۲۰) شرح الجامع الصغیر (۲۱) کتاب المحاضر والسجلات (۲۲) کتاب الوصایا والفرائض (۲۳) کتاب التاریخ الکبیر (۲۴) اخبار ابی حنیفہ (۲۵) (۲۶) عقیدۃ الطحاوی (۲۷) تسویہ بین اخبرنا وحدثنا (۲۸) سنن الشافعی (۲۹) صحیح الآثار۔[3]

وصال:

بیاسی سال کی عظیم اور پُرشکوہ زندگی گزارنے کے بعد امام طحاوی یکم ذیقعد ۳۲۱ھ میں وصال فرما گئے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں: اسی سال مصر میں ان کے شیخ ابو بکر احمد بن عبد الوارث، مرات میں ابو علی احمد بن اباسانی، اصفہان میں

---

[1] ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اللتبیہ نامی ایک شخص کو صدقہ کا عامل بنایا جب وہ مال لے کر آیا تو کہنے لگا کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا یہ شخص اپنے گھر کیوں نہ بیٹھا پھر دیکھتے اس کو ہدیہ ملتا ہے یا نہیں۔ الحدیث مشکوٰۃ ص ۱۵۶

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۰ تا ۲۸۱

[3] الفوائد البہیۃ ص ۳۲، الحدائق الحنفیہ ص ۱۲۵۔ الجواہر المضیئۃ ج ۱ ص ۱۰۵

ابوعلی الحسن بن محمد، بغداد میں حافظ سعید بن محمدان کے علاوہ محمد بن الحسن ازدی، محمد بن نوح نیشاپوری، مکحول، بیرونی، اور رئیس معتزلہ ابوعلی جبائی استفادہ کر گئے۔ ؎۱

شرح معانی الآثار

شرح معانی الآثار فن حدیث میں ایک عظیم تصنیف اور احناف کا سرمایہ افتخار ہے۔ اس کتاب میں حدیث، فقہ اور رجال کے متعدد علوم کو حسن اور عمدگی کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ تبھی تو فاضل افغانی نے فخر سے سر اٹھا کر کہا تھا کہ جو شخص امام طحاوی کی علمی مہارت کا اندازہ کرنا چاہتا ہو اُسے چاہیے کہ شرح معانی الآثار کا مطالعہ کرے۔ مسلک حنفی تو الگ رہا کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ ؎۲

اس کتاب سے امام طحاوی کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں تھا بلکہ ان کے سامنے اصل مقصد احناف کی تائید اور یہ ثابت کرنا تھا کہ مسائل شرعیہ میں امام اعظم کا موقف کسی جگہ بھی احادیث کے خلاف نہیں ہے اور جو روایات بظاہر امام اعظم کے مسلک کے خلاف ہیں وہ یا موول ہیں یا منسوخ۔

اس تصنیف میں امام طحاوی متعدد جگہ احادیث پر فنی حیثیت سے کلام کرتے ہیں اور مخالفین کی پیش کردہ روایات پر فن رجال کے لحاظ سے جرح کرتے ہیں اس کے علاوہ عقلی لحاظ سے بھی مخالفین کے نقطۂ نظر کی تضعیف کرتے ہیں اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب روایت اور درایت کی جامع ہے اور جن خوبیوں اور محاسن پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ صحاح ستہ کی تمام کتب ان سے خالی ہیں۔

سبب تالیف:

امام ابو جعفر طحاوی اس کتاب کی تصنیف کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مجھ سے بعض اہل علم حضرات نے فرمائش کی کہ میں ایک ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں احکام سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو جمع کروں جو بعض متعارض ہیں اور چونکہ ملحدین اور مخالفین اسلام اس ظاہری تعارض کی وجہ سے اسلام پر طعن کرتے ہیں اس لیے ان متعارض روایات میں تطبیق دینے کے لیے علماء اسلام کی ان تاویلات کا ذکر بھی کروں جو کتاب وسنت، اجماع اور اقاویل صحابہ سے موید ہیں اور جو روایات منسوخ ہو چکی ہیں ان کے نسخ پر دلائل پیش کر دوں تاکہ احادیث نبویہ کے درمیان تعارض نہ رہے اور طعن مخالفین سے یہ روایات بے غبار ہو جائیں۔ ؎۳

؎۱۔ امام ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۱۰

؎۲۔ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۴۲۸

؎۳۔ امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۵

تسمیہ :

امام طحاوی نے اپنی اس تصنیف کا نام شرح معانی الآثار رکھا ہے۔ آثار سے مراد احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ ہیں یعنی احادیث اور آثار کے معانی ہیں فی نفسہا یا باہم ظاہری طور پر جو تعارض ہے امام طحاوی نے ان احادیث و آثار کے معانی کی شرح اور وضاحت کر کے اس تعارض کو اٹھا دیا ہے۔ اصل نام تو اس کتاب کا شرح معانی الآثار ہی ہے لیکن بعض دفعہ اختصار اور تخفیف کی غرض سے اس کو معانی الآثار سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

اسلوب :

تمام امہات کتب حدیث میں امام طحاوی کا طرز سب سے منفرد اور دلچسپ ہے۔ وہ ایک باب کے تحت پہلے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث وارد کرتے ہیں پھر ذکر کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے اس کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ احناف کثرہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں اور ان کی دلیل ایک اور حدیث ہے جو اس حدیث کے مخالف ہے پھر اس حدیث کے متعدد طرق ذکر کرتے ہیں۔ اخیر میں مذہب احناف کو تقویت دیتے ہیں۔ دونوں حدیثوں کا الگ الگ محل بیان کر کے تعارض دور کرتے ہیں اور کبھی پہلی حدیث کا ضعف ثابت کر کے دوسری حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور بعض اوقات پہلی حدیث کا منسوخ ہونا واضح کر دیتے ہیں۔ نیز انہوں نے ہر باب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ احناف کی تائید کرنے کے لیے آخر میں ایک عقلی دلیل پیش کی جائے۔ اور اگر مسلک احناف پر کوئی اشکال وارد ہوتا ہو تو اس کو بھی دور کرتے ہیں۔ سطور ذیل میں ہم چند مثالوں سے اس اسلوب کی وضاحت کر رہے ہیں۔

تطبیق :

امام طحاوی نے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کی۔ عن ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاصلوٰۃ لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ[1] یعنی نہ بغیر وضو کے نماز صحیح ہے اور نہ بغیر بسم اللہ کے وضو۔ پھر اس مضمون کی ایک اور حدیث روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں: فذھب قوم الی ان من لم یسم علی وضوء الصلوٰۃ فلا یجزیہ وضوءہ واحتجوا فی ذٰلک بھٰذہ الآثار۔ یعنی ایک قوم کا یہی مذہب ہے کہ وضو بغیر بسم اللہ کے صحیح نہیں ہے۔ پھر لکھتے ہیں: وخالفھم فی ذٰلک اٰخرون فقالوا من لم یسم علی وضوء فقد اساء وقد طہر بوضوءہ لہ ذٰلک واحتجوا فی ذٰلک بما حدثنا۔ یعنی بعض دوسرے حضرات (احناف) نے ان لوگوں سے اختلاف کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ جس شخص نے وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی اس نے اچھا نہیں کیا لیکن اس کا وضو صحیح ہے اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ مہاجرین قنفذ

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۶

سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت سلام کیا حضور نے ان کے سلام کا جواب وضو سے فارغ ہو کر دیا اور فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے اس کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں تھی کہ میں بغیر وضو کے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی کیونکہ آپ نے بغیر وضو کے اللہ کے ذکر کو جو سلام کے جواب کی صورت میں تھا، ناپسند فرمایا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا وضوء لمن لم یسم، کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ بسم اللہ کے بغیر وضو اصلاً صحیح نہیں دوسرا یہ کہ بسم اللہ کے بغیر وضو کامل نہیں ہوتا اور یہی معنی مناسب ہے تاکہ دونوں حدیثوں میں تعارض نہ رہے۔ پھر اس معنی پر مزید قرائن بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کرتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مسکین نہیں ہے جس کو ایک کھجور یا دو کھجوریں یا ایک لقمہ یا دو لقمے لوٹا دیں۔ اس حدیث سے آپ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شخص فی نفسہ مسکین ہی نہیں، بلکہ آپ کا مقصد یہ ہے کہ وہ مسکین کامل نہیں ہے اسی طرح ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو رات سیر ہو کر گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو اس حدیث کا بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ ایسا شخص مسلمان نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص مسلمان کامل نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ان قرائن کے پیش نظر لا وضوء لمن لم یسم کو بھی اس معنی پر محمول کرنا چاہیے کہ جو شخص وضو سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو کامل نہیں ہے۔ تاکہ احادیث آپس میں متعارض نہ رہیں۔

نسخ:

جب دو متعارض حدیثوں میں سے کسی ایک کے بارے میں نسخ کی دلیل مل جائے تو امام طحاوی اس کے منسوخ ہونے کی تصریح کر دیتے ہیں اور ایک حدیث کو معمول اور دوسری کو متروک اور منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ امام طحاوی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضؤا مما مست النار[۱] یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث کو اختلاف الفاظ کے ساتھ طرق متعددہ سے روایت کرنے کے بعد امام طحاوی ایسی احادیث روایت کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ مثلاً روایت کرتے ہیں: عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل من ثور اقط فتوضأ ثم اکل بعدہ کتفا فصلی ولم یتوضأ، فثبت بما ذکرنا ان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ترک الوضوء مما غیرت النار فان کان ذلک فقد نسخ بالفعل الثانی یعنی حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور دوبارہ نیا وضو کیے بغیر نماز پڑھی، امام طحاوی فرماتے ہیں ان دلائل سے واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کو ترک کرنا تھا اور جو روایات اس کے مخالف ہیں وہ سب منسوخ ہیں۔

جرح:

متعارض روایات میں سے کسی ایک روایت کو فیصلہ کن قرار دینے کے لیے بعض اوقات امام طحاوی فن رجال سے کام

[۱] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵۵

لیتے ہیں اور دو متضاد روایات میں سے کسی ایک روایت کو باعتبار اسناد کے مجروح قرار دیتے ہیں اور دوسری روایت کو راجح اور استنباط حکم کے لیے اصل قرار دیتے ہیں اس کی ایک مثال یہ ہے کہ بعض فقہاء کے نزدیک مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جس حدیث سے یہ حکم ثابت ہوتا ہے امام طحاوی اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ بسرہ بنت صفوان سے روایت کرتے ہیں: انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بالوضوء من مس الفرج [1] امام طحاوی اس حدیث کو زہری کی روایت سے معضلاً بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مروان نے عروہ سے اس مسئلہ میں گفتگو کی کہ مجھے بسرہ بنت صفوان نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب عروہ نے مروان سے اس مسئلہ میں موافقت نہیں کی تو مروان نے اپنا ایک سپاہی بھیج کر بسرہ سے اس حدیث کی تصدیق کرائی۔ امام طحاوی فرماتے ہیں جب عروہ کے نزدیک خود مروان کی روایت حجت نہ تھی تو اس کے سپاہی کی روایت ان کے نزدیک کس طرح معتبر ہوگی۔

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ربیعہ نے اس حدیث کو سن کر کہا کہ ذکر، خون یا حیض کی طرح نجس نہیں ہے اور جب خون یا حیض میں ہاتھ ڈال دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو مس ذکر سے وضو کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس کے بعد مس ذکر سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں: حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال حدثني سعيد بن عبد الرحمن عن هشام بن عروة عن ابيه عن بسرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا مس احدكم ذكره فلا يصلين حتى يتوضأ اس حدیث کی سند پر جرح کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہشام بن عروہ کا اپنے والد عروہ سے سماع ثابت نہیں ہے در اصل یہ روایت انھوں نے ابوبکر سے سنی۔ اور تدلیس کرکے اپنے والد عروہ سے سماع ظاہر کیا۔ اس کے بعد انھوں نے ایک اور سند سے اس حدیث کو روایت کیا۔ حدثنا محمد بن الحجاج وربيع المؤذن قال ثنا الله قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا ابو الاسود انه سمع عروة يذكر عن بسرة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔ اس سند پر گفتگو کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں جو فقہاء اور محدثین مس ذکر سے وضو کے قائل ہیں ان کے نزدیک خود بھی ابن لعیہ قابل استدلال نہیں ہے کیوں کہ دوسری جگہ وہ اس کی روایت کا اعتبار نہیں کرتے پھر ایک اور سند سے روایت کرتے ہیں: حدثنا علي بن معبد قال ثنا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال ثنا ابي عن ابن اسحاق قال حدثنا محمد بن مسلم بن عبيد الله بن عبد الله بن عروة بن الزبير عن زيد بن خالد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مس فرجه فليتوضأ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا عياش الرقام قال ثنا عبد الاعلى عن ابن اسحق فذكر باسناده مثله، اس سند پر گفتگو کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ مخالفین کے نزدیک یہ بھی مسلم ہے کہ جب محمد بن اسحاق دوسرے راویوں کی مخالفت کرتے تو اس کی روایت کا اعتبار نہیں ہوتا اور نہ ہی حالت انفراد میں اس کی روایت قابل قبول ہے نیز فرماتے ہیں کہ یہاں نفس حدیث ہی منکر ہے بلکہ غلط ہے کیونکہ مروان نے جب عروہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مس ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا تب مروان نے بسرہ کی یہ روایت بیان کی کہ مس ذکر سے وضو لازم ہے عروہ نے کہا کہ تم نے اس حدیث کو بسرہ سے نہیں سنا۔ یہ واقعہ زید بن خالد کی موت کے کافی عرصہ بعد پیش آیا ہے۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث زید بن خالد سے مروی ہوتی اور عروہ اس کا انکار کرتے۔ بعد ازاں امام طحاوی نے اس حدیث کو طلق بن شریح، صدقہ بن عبد اللہ اور علاء بن سلیمان کی تین مختلف اسانید سے روایت کیا ہے پھر ان روایات پر جرح کرتے

[1] امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵۵

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان اسانید میں ضعیف راوی ہیں نیز وہ مخالفین کے نزدیک بھی ناقابل اعتبار ہیں۔ علاوہ ازیں فی نفسہ یہ روایات منکر ہیں پھر یزید بن عبدالملک کی سند سے اس کو روایت کیا اور بتلایا کہ یہ منکر الحدیث ہے ایک اور سند ذکر کی جس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ منقطع ہے کیونکہ اس میں مکحول کا عنبسہ سفیان سے سماع نہیں ہے غرض یہ کہ جس قدر طرق اور اسانید سے یہ حدیث مروی ہے ان سب پر جرح کر کے انہیں ساقط الاعتبار قرار دیتے ہیں پھر جس صحیح الاسناد حدیث سے یہ ثابت ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا اس کو روایت کرتے ہیں حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا ملازم عن عبداللہ بن بدر عن قیس بن طلق عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ رجل فقال یا نبی اللہ ما تری فی مس الرجل ذکرہ بعد ما توضأ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل ھو الا بضعۃ منک او مضغۃ منک یعنی حضور نے فرمایا ذکر بھی جسم کا ایک حصہ ہے اس کو چھونے سے وضو کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس حدیث پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے امام طحاوی لکھتے ہیں فھذا حدیث ملازم صحیح مستقیم الاسناد غیر مضطرب فی اسنادہ ولا فی متنہ فھو اولی عندنا مما رویناہ اولا من الآثار المضطربۃ فی اسانیدھا۔ [1]

یعنی یہ حدیث صحیح ہے جس کا متن اور سند دونوں اضطراب اور ضعف سے محفوظ ہیں، لہٰذا یہ اس روایت سے بہتر ہے جس کی تمام اسانید مضطرب ہیں۔

نظر صحیح سے ثبوت؛

امام طحاوی کا طریقہ ہے کہ وہ ہر باب میں اپنے مختار کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرنے کے بعد دلائل عقلیہ اور نظر صحیح سے اس کو ثابت کرتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ سر پر مسح کرنے کی مقدار میں ائمہ کا اختلاف ہے امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ پورے سر کا مسح فرض ہے اور امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ امام اعظم کے مسلک پر احادیث سے دلائل دینے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں وضو میں بعض اعضاء یعنی چہرہ اور ہاتھ پیر بالاتفاق دھوئے جاتے ہیں اور سر پر بالاتفاق مسح کیا جاتا ہے البتہ مقدار میں اختلاف ہے احناف کے نزدیک سر کے بعض کا اور مالکیہ کے نزدیک کل کا مسح فرض ہے اور جب ہم نے مسح کی ایک اور نظیر تلاش کی تو ہم نے دیکھا کہ جب پیروں پر موزے پہنے ہوئے ہوں تو ان پر مسح جائز ہے۔ اور سب کا اتفاق ہے کہ موزوں کے کل پر مسح نہیں ہوتا بلکہ بعض پر مسح ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ مسح کے باب میں اصل متفق علیہ یہ ہے کہ بعض پر مسح ہو۔ لہٰذا سر کے بھی بعض حصہ پر مسح فرض ہونا چاہیے۔ [2]

استدراک؛

نظر صحیح کی بحث میں امام طحاوی بعض اوقات مخالف کی نظر فاسد کا جواب بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً روافض کا مسلک یہ ہے کہ وضو میں پیروں کو دھونے کی بجائے ان پر مسح کرنا چاہیے ان کی دلیل یہ ہے کہ جن اعضاء کو وضو میں دھویا جاتا ہے ان

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۵۸

[2] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵

اعضاء پر تیمم میں مسح کیا جاتا ہے اور جن اعضاء پر وضو میں مسح کیا جاتا ہے تیمم میں وہ اعضاء اصلاً ساقط ہیں اور جبکہ بالاتفاق تیمم میں پیروں کا مسح ساقط ہے تو معلوم ہوا وضو میں ان پر مسح ہے کیونکہ اگر وضو میں ان کا حکم دھونا ہوتا تو تیمم میں ان پر مسح ہوتا۔
اس کے جواب میں امام طحاوی فرماتے ہیں کہ تیمم جس طرح وضو کا نائب ہے اسی طرح غسل کا نائب ہے اس بناء پر لازم آئے گا کہ تیمم میں جن اعضاء کو چھوڑ دیا جاتا ہے غسل میں ان تمام اعضاء پر مسح کیا جائے گا۔ لہٰذا غسل میں تمام بدن کو دھونا فرض نہیں رہے گا بلکہ ضروری ہوگا کہ چہرہ اور ہاتھوں کو دھو کر باقی بدن پر مسح کر لیا جائے اور جب کہ یہ بداہۃً باطل ہے تو معلوم ہوا کہ مخالف نے جس نظر سے استدلال کیا ہے وہ فاسد ہے۔ [1]

شروح:

شرح معانی الآثار کی افادیت اور عظمت کے پیش نظر اس کی متعدد شروحات تصنیف کی گئی ہیں۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں بعض شروحات کا ذکر کیا ہے [2] سب سے پہلے اس کی شرح ابو الحسین محمد بن محمد بابلی متوفی ۳۲۸ھ نے کی ہے اس کے بعد اس کی سب سے عظیم اور قابل قدر شرح حافظ بدرالدین محمود بن محمد عینی متوفی ۸۵۵ھ نے کی ہے جس کا ایک مخطوطہ مصر کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نام مبانی الاخبار فی شرح معانی الآثار ہے اور یہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ شرح معانی الآثار کے رجال کی تحقیق میں بھی علامہ عینی نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام مغانی الاخیار فی رجال معانی الآثار رکھا ہے۔
معانی الآثار کے رجال پر ایک کتاب شیخ قاسم بن قطلوبغا متوفی ۸۷۹ھ نے بھی لکھی ہے جس کا نام الایثار برجال معانی الآثار ہے۔ حافظ ابن عبدالبر اور حافظ ذہبی نے اس کی تلخیص بھی کی ہے۔ متاخرین میں سے مولانا امجد علی مصنف بہار شریعت نے بھی اس کی ایک مبسوط شرح لکھی ہے لیکن وہ نہ تو مکمل ہو سکی اور نہ طبع۔ محدث سورتی نے اس پر ایک مختصر اور مفید حاشیہ لکھا ہے جس میں مشکل الفاظ کے معانی اور باب کی پوری بحث کا خلاصہ پیش کر دیئے ہیں؛ جو آج کل مطبوعہ نسخہ کے ساتھ دستیاب ہے۔

کچھ ترجمہ اور مترجم کے بارے میں:

علم اور دینی خدمات کے حوالے سے حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی کا نام جانا پہچانا ہے، جامع ترمذی اور ریاض الصالحین کا سلیس اردو ترجمہ لکھ کر انھوں نے مترجمین کی صف میں ایک منفرد مقام بنا لیا ہے، حضرت مولانا موصوف نے نور الایضاح کا ترجمہ اور اس پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں اور یہ بھی ایک قابل قدر اور لائق تحسین علمی اور دینی خدمت ہے۔
شرح معانی الآثار، امام ابو جعفر طحاوی کی حدیث میں اہم تصنیف ہے، اس کتاب میں امام طحاوی نے تمام مسائل فرعیہ کے متعلق فقہاء احناف کی مؤید احادیث کو قوی اسانید کے ساتھ پیش کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسرے ائمہ کی احادیث

---

[1] امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۳۶

[2] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۷۲۸

سے استدلال کرتے ہیں ان کا صحیح محمل بیان کیا ہے، یا پھر دلائل سے واضح کیا ہے کہ ان کی احادیث ضعیف ہیں یا منسوخ ہو چکی ہیں، اور جن احادیث سے فقہاء احناف نے استدلال کیا ہے، وہی احادیث معمول بہا ہیں، اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ امام ابو حنیفہ کے موقف کی بنیاد احادیث صحیحہ پر ہے اور مخالفین کا یہ الزام قطعاً غلط ہے کہ امام ابو حنیفہ احادیث کے مقابلہ میں اپنے قیاس اور رائے سے کام لیتے ہیں۔

ان خصوصیات کی بناء پر اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اس کتاب کا عام فہم اردو میں ترجمہ کیا جاتا تاکہ عام قارئین بھی اس سے استفادہ کر سکیں، سید محمد اعجاز صاحب (مالک فرید بک سٹال) کی نظر انتخاب قابل داد اور لائق تحسین ہے کہ انہوں نے اس کتاب کے ترجمہ کے لیے حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ایسے نوجوان فاضل کو منتخب کیا جن کی علمیت اور زود نویسی مسلم ہے۔ امام طحاوی چونکہ بہت طویل گفتگو کرتے ہیں جس کو پڑھتے ہوئے عام قاری کے ذہن سے پہلی بات کا سرا نکل جاتا ہے، اور اس طوالت کی وجہ سے وہ الجھ کر رہ جاتا ہے اور اس کتاب سے کما حقہٗ استفادہ نہیں کر سکتا، مولانا محمد صدیق سعیدی نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہر باب کی تلخیص ذکر کر دی ہے، اہل علم حضرات تو نفس کتاب سے استفادہ کر سکتے ہیں لیکن عام قارئین اور طلبہ کے لیے ہر باب کی تلخیص اور تشریح ضروری تھی۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد صدیق سعیدی کے علم اور عمر میں برکت عطا فرمائے، امام طحاوی کے فیوضات سے ان کو بہرہ مند فرمائے، ان کی علمی اور دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے، اس کے ساتھ ساتھ میں سید محمد اعجاز صاحب کے لیے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو صحت و عافیت کے ساتھ تا ابد سلامت رکھے، ان کی اشاعتی خدمات کو مقبول اور مشکور فرمائے اور ان کے حوصلوں کو مزید جولانیاں عطا فرمائے۔

غلام رسول سعیدی غفرلہٗ

۱۴۱۰ - ۱۱ - ۱۸ ھ

۹۰ - ۶ - ۱۲ ع

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

فَمِنْ ذٰلِكَ بَابُ الْمَاءِ يَقَعُ فِيهِ النَّجَاسَةُ

جس پانی میں نجاست گر جائے

١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ يُلْقَى فِيهَا الْجِيَفُ وَالْمَحَايِضُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ (ایک کنواں) سے وضو فرماتے تھے۔ عرض کیا گیا "یا رسول اللہ! اس میں مردار اور حیض کے خون والے) کپڑے ڈالے جاتے ہیں۔" آپ نے فرمایا "پانی ناپاک نہیں ہوتا۔"

٢- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْأَسَدِيُّ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ يُسْتَقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا عَذِرَةُ النَّاسِ وَمَحَايِضُ النِّسَاءِ وَلَحْمُ الْكِلَابِ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرض کیا گیا "یا رسول اللہ! آپ کے لیے بیر بضاعہ سے پانی لایا جاتا ہے حالانکہ یہ وہ کنواں ہے جس میں لوگوں کا پاخانہ، عورتوں کے حیض والے کپڑے اور کتوں کا گوشت ڈالا جاتا ہے۔" آپ نے فرمایا "بے شک پانی پاک ہے۔ اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔"

٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے

إِبْرَاهِيمَ الْبَرَكِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ قَالَ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي نَوْفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا مَا يُلْقَى مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

٤- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْنَا عَلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَوْ سَقَيْتُكُمْ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ لَكَرِهْتُمْ ذَلِكَ وَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي مِنْهَا.

٥- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ عَنْ طَرِيفٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَوْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرٍ وَفِيهِ جِيفَةٌ فَكَفَفْنَا وَكَفَّ النَّاسُ حَتَّى أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكُمْ لَا تَسْتَقُونَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ الْجِيفَةُ فَقَالَ اسْتَقُوا فَإِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَارْتَوَيْنَا.

الْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا

اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بیر بضاعہ سے وضو فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا آپ اس سے وضو کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں بدبودار (گندی) چیزیں ڈالی جاتی ہیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی"۔

حضرت محمد بن یحییٰ اسلمی اپنی والدہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم چار عورتیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے فرمایا اگر میں تمہیں بیر بضاعہ سے پانی پلاؤں تو تمہیں یہ بات ناگوار ہو گی حالانکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے اس کنویں کا پانی پلایا ہے۔

حضرت ابونضرہ، حضرت جابر یا حضرت ابوسعید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک تالاب پر پہنچے جس میں مردار پڑا ہوا تھا ہم رک گئے اور لوگ بھی رک گئے حتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ پانی نہیں پیتے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس مردار کی وجہ سے، آپ نے فرمایا پیو، کیونکہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ چنانچہ ہم نے خوب سیر ہو کر پیا۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے ان احادیث کے ظاہر کو اپناتے ہوئے

لا ينجس الماء شيء وقع فيه إلا أن يغير لونه أو طعمه أو ريحه فأي ذلك إذا كان فقد نجس الماء وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا أما ما ذكرتموه من بئر بضاعة فلا حجة لكم فيه لأن بئر بضاعة قد اختلف فيها ما كانت فقال قوم كانت طريقا للماء إلى البساتين فكان الماء لا يستقر فيها فكان حكم مائها كحكم ماء الأنهار وهكذا نقول في كل موضع كان على هذه الصفة وقعت في مائه نجاسة فلا ينجس ماؤه إلا أن يغلب على طعمه أو لونه أو ريحه أو يعلم أنها في الماء الذي يؤخذ منها فإن علم ذلك كان نجسا وإن لم يعلم ذلك كان طاهرا وقد حكي هذا القول الذي ذكرناه في بئر بضاعة عن الواقدي حدثنيه أبو جعفر أحمد بن أبي عمران عن أبي عبد الله محمد بن شجاع الثلجي عن الواقدي إنها كانت كذلك وكان من الحجة في ذلك أيضا أنهم قد أجمعوا أن النجاسة إذا وقعت في البئر فغلبت على طعم مائها أو ريحه أو لونه إن ماءها قد فسد وليس في بئر بضاعة من هذا شيء إنما فيه أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن بئر بضاعة فقيل له إنه يلقى فيها الكلاب والمحائض فقال إن الماء لا ينجسه شيء ونحن نعلم أن بئرا لو سقط فيها ما هو أقل من ذلك لكان محالا أن لا يتغير ريح مائها وطعمه هذا مما يعقل ويعلم فلما كان

کہا کہ پانی میں گر جانے والی چیز اس کو ناپاک نہیں کرتی جب تک وہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بُو نہ بدل دے ان میں سے کوئی بھی بات پائی جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جو کچھ تم نے بیر بضاعۃ کے سلسلے میں ذکر کیا اس میں تمہارے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ بیر بضاعۃ کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کیا تھا ایک قوم کہتی ہے کہ وہ باغوں کو جانے والے پانی کی گزرگاہ تھی اور اس میں پانی ٹھہرتا نہیں تھا لہٰذا اس کے پانی کا حکم وہی ہے جو نہر کے پانی کا حکم ہے ہم ہر اس جگہ کے بارے میں جو اس طرح کی ہو یہی بات کہتے ہیں کہ اگر اس میں نجاست گر جائے تو جب تک وہ اس کے ذائقے، رنگ یا بُو پر غالب نہ آجائے پانی ناپاک نہ ہوگا یا معلوم ہو جائے کہ اس سے لیے جانے والے پانی میں نجاست کے اجزاء ہیں اگر معلوم ہو تو ناپاک ہوگا اور پتہ نہ چلے تو پاک رہے گا۔ بیر بضاعہ کے بارے میں ہم نے جو یہ بات ذکر کی ہے یہ واقدی سے منقول ہے ہم سے ابوجعفر احمد بن ابوعمران نے بیان کیا۔ انھوں نے ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی کے واسطہ سے واقدی سے نقل کیا کہ وہ (کنواں) ایسا ہی تھا۔ اس سلسلے میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان (فقہاء کرام) کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب کنوئیں میں نجاست گر کر پانی کے ذائقے، بُو یا رنگ پر غالب آجائے تو اس کا پانی ناپاک ہو جائے گا اور بیر بضاعہ کے سلسلہ میں یہ بات نہیں ہے وہاں تو یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیر بضاعۃ کے بارے میں پوچھا گیا اور عرض کیا گیا کہ اس میں کُتے اور حیض کے کپڑے ڈالے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی اور ہم جانتے ہیں کہ اگر کنوئیں میں اس سے بھی کم چیز گر جائے تو محال ہے کہ اس کے پانی کی بُو اور ذائقہ نہ بدلے یہ معقول اور معلوم بات ہے اور جب یہ بات یوں ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اس پانی کو جائز قرار دیا تو یہ بات سب کے نزدیک مسلمہ ہے کہ وہ

ذلك كذلك وقد أباح لهم النبي صلى الله عليه وسلم ماءها فأجمعوا أن ذلك لم يكن وقد داخل الماء التغيير من جهة من الجهات اللاتي ذكرنا استحال عندنا والله أعلم أن يكون سؤالهم النبي صلى الله عليه وسلم عن مائها وجوابه إياهم في ذلك بما أجابهم كان والنجاسة في البئر ولكنه والله أعلم كان بعد أن أخرجت النجاسة من البئر فسألوا النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك هل تطهر بإخراج النجاسة منها فلا ينجس ماءها الذي يطرأها بعد ذلك موضع مشكل لأن حيطان البئر لم تغسل وطينها لم يخرج فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم إن الماء لا ينجس يريد بذلك الماء الذي طرأ عليها بعد إخراج النجاسة منها لا أن الماء لا ينجس إذا خالطته النجاسة وقد رأيناه صلى الله عليه وسلم قال المؤمن لا ينجس.

٦ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا ابن أبي عدي عن حميد ح وحدثنا ابن خزيمة قال ثنا الحجاج ابن منهال قال ثنا حماد عن حميد عن بكر عن أبي رافع عن أبي هريرة قال لقيت النبي صلى الله عليه وسلم وأنا جنب فمد يده إلي فقبضت يدي عنه وقلت إني جنب فقال سبحان الله إن المسلم لا ينجس وقال عليه السلام في غير هذا الحديث إن الأرض لا تنجس.

٧ - حدثنا بذلك أبو بكرة بكار بن

خراب نہیں ہوا تھا اور کبھی پانی کا داخلی حصہ ان وجوہات میں سے کسی وجہ سے بدل جانا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے پانی کے بارے میں سوال کرنا اور آپ کا ان کو وہ جواب دینا جو آپ نے ارشاد فرمایا کنوئیں میں نجاست کی موجودگی کی صورت میں ہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سوال، کنوئیں سے نجاست نکالنے کے بعد ہو اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ گویا انہوں نے پوچھا کہ کیا اس سے نجاست نکالی جائے تو پاک ہو جائے گا اور اس کا وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا جو اب وہاں پڑے گا کیونکہ نہ تو کنوئیں کی دیواریں دھوئی گئیں اور نہ ہی اس کا کیچڑ نکالا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے آپ کی مراد وہ پانی تھا جو نجاست نکالنے کے بعد وہاں پہنچے یہ بات نہیں کہ پانی میں نجاست مل جائے تب بھی ناپاک نہیں ہوتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن ناپاک نہیں ہوتا"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور مجھے غسل کی حاجت تھی آپ نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا لیکن میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کیا میں جنبی ہوں آپ نے فرمایا "سبحان اللہ" "مومن ناپاک نہیں ہوتا" دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا "زمین ناپاک نہیں ہوتی"۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب

قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُقَيْلٍ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ لَهُمْ قُبَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَوْمٌ أَنْجَاسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَنْجَاسِ النَّاسِ شَيْءٌ إِنَّمَا أَنْجَاسُ النَّاسِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَلَمْ يَكُنْ مَعْنَى قَوْلِهِ الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّ بَدَنَهُ لَا يَنْجُسُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ النَّجَاسَةُ إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّهُ لَا يَنْجُسُ لِمَعْنًى غَيْرِ ذَلِكَ وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ الْأَرْضُ لَا تَنْجُسُ لَيْسَ بِذَلِكَ أَنَّهَا لَا تَنْجُسُ وَإِنْ أَصَابَتْهَا النَّجَاسَةُ وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ وَقَدْ أَمَرَ بِالْمَكَانِ الَّذِي بَالَ فِيهِ الْأَعْرَابِيُّ مِنَ الْمَسْجِدِ أَنْ يُصَبَّ عَلَيْهِ ذَنُوبٌ مِنْ مَاءٍ۔

وفد ثقیف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ نصب کر دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ناپاک لوگ ہیں آپ نے فرمایا لوگوں کی ناپاکی کا زمین سے کچھ تعلق نہیں ان کی نجاست قلبی ہے۔

پس آپ کے ارشاد گرامی "کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا" کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا جسم ناپاک نہیں ہوتا اگرچہ اس کے ساتھ نجاست لگ جائے۔ آپ کی مراد کسی اور معنی کے اعتبار سے ناپاک نہ ہونا ہے اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ زمین ناپاک نہیں ہوتی کا یہ مطلب نہیں کہ نجاست لگنے کے باوجود وہ ناپاک نہیں ہوتی اور یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ آپ نے مسجد کی اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بہانے کا حکم فرمایا جہاں ایک اعرابی نے پیشاب کیا تھا۔

۸۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَالْعَذِرَةِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ وَالصَّلَوٰةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ قَالَ عِكْرِمَةُ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دوران کہ ہم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک دیہاتی آیا اور کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام نے فرمایا ٹھہر جا، ٹھہر جا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر آپ نے اسے بلا کر فرمایا کہ پیشاب اور پاخانہ ان مسجدوں کے لائق نہیں ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا جیسے بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر آپ نے ایک شخص کو پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ۔

دیا اور اس (پیشاب) پر بہا دیا۔

٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَرَوَى طَاؤُسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِمَكَانِهِ أَنْ يُحْفَرَ۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسی طرح ذکر کرتے تھے البتہ انہوں نے "یہ مساجد" آخر تک کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو کھودنے کا حکم دیا۔

حضرت عمرو بن دینار نے حضرت طاؤس سے یہ حدیث روایت کی۔

١٠- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ بِذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَيْضًا۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

١١- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَحُفِرَ مَكَانُهُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر پانی کا ایک ڈول بہایا گیا پھر آپ نے حکم دیا تو اس جگہ کو کھودا گیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَانَ مَعْنَى قَوْلِهِ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَنْجُسُ أَيْ أَنَّهَا لَا تَبْقَى نَجِسَةً إِذَا زَالَتِ النَّجَاسَةُ مِنْهَا لَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنَّهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ فِي حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ لَيْسَ هُوَ عَلَى حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کے ارشادِ گرامی "زمین ناپاک نہیں ہوتی" کا معنی یہ ہے کہ جب اس سے نجاست دور ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں رہتی یہ مطلب نہیں کہ وہاں نجاست موجود ہو تب بھی ناپاک نہیں ہوتی۔ پس اسی طرح بیر بضاعہ کے سلسلے میں آپ کا ارشاد گرامی کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ نجاست پائے جانے کے وقت سے

فِيهَا إِنَّمَا هُوَ عَلَى حَالِ عَدَمِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَهٰذَا وَجْهُ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَقَدْ رَأَيْنَاهُ بَيَّنَ ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ.

متعلق نہیں بلکہ یہ عدم نجاست کی حالت کے بارے میں ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیر بضاعہ کے بارے میں ارشاد کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی کا مطلب یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر بہتر جانتا ہے ہم نے کسی دوسری حدیث میں دیکھا کہ آپ نے

۱۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَهٰى أَوْ نُهِيَ أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ أَوِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا منع کیا یا منع کیا گیا کہ آدمی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے۔ پھر اس سے وضو یا غسل کرے۔

۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے۔

۱۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى أَبُو مُوسَى الصَّدَفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يَشْرَبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے یا اسے نوش کرے۔

۱۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ حالت جنابت میں ہو راوی نے حضرت

هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا اے ابوہریرہ! وہ کیسے کرے؟ فرمایا اس سے پانی لے لے۔

۱۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ سے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل بھی کرے۔

۱۷- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمُعَارِكِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان نے ابوالزناد سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸- حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت عبدالرحمن اعرج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ اس کے بعد اس سے غسل کرے۔

۱۹- حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ اس میں غسل کرے۔

٢٠- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ جُنُبٌ.

حضرت عبد اللہ بن عباس بواسطہ اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں فرمایا کہ اس میں جنبی غسل نہ کرے۔

٢١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو يُوسُفَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يُتَوَضَّأَ فِيهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کھڑے پانی میں پیشاب کیا جائے پھر اس سے وضو کیا جائے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا خَصَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الرَّاكِدَ الَّذِي لَا يَجْرِي دُونَ الْمَاءِ الْجَارِي عَلِمْنَا بِذَلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا فَصَّلَ ذَلِكَ لِأَنَّ النَّجَاسَةَ تُدَاخِلُ الْمَاءَ الَّذِي لَا يَجْرِي وَلَا تُدَاخِلُ الْمَاءَ الْجَارِي وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ مَا سَنَذْكُرُهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى نَجَاسَةِ الْإِنَاءِ وَنَجَاسَةِ مَائِهِ وَلَيْسَ ذَلِكَ بِغَالِبٍ عَلَى رِيحِهِ وَلَا عَلَى لَوْنِهِ وَلَا عَلَى طَعْمِهِ فَتَصْحِيحُ مَعَانِي هَذِهِ الْآثَارِ يُوجِبُ فِيمَا ذَكَرْنَا مِنْ هَذَا الْبَابِ مِنْ مَعَانِي حَدِيثِ بِئْرِ بُضَاعَةَ مَا وَصَفْنَا لِتَتَّفِقَ مَعَانِي ذَلِكَ وَمَعَانِي هَذِهِ الْآثَارِ وَلَا تَتَضَادَّ فَهَذَا حُكْمُ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَجْرِي إِذَا وَقَعَتْ فِيهِ النَّجَاسَةُ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا وَقَّتُوا فِي ذَلِكَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھڑے پانی کی تخصیص فرمائی جو جاری نہیں، جاری کا ذکر نہیں فرمایا تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اس کو الگ کر دیا کیونکہ نجاست اس پانی میں داخل ہوتی ہے جو جاری نہیں ہوتا، جاری پانی میں داخل نہیں ہوتی۔ ——— نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بھی مروی ہے جو آپ نے کتے کے چاٹے ہوئے برتن کے دھونے کے بارے میں فرمایا ہم اسے کتاب میں کسی دوسری جگہ عنقریب ذکر کریں گے ان شاء اللہ، یہ پانی اور برتن کے ناپاک ہونے کی دلیل ہے حالانکہ یہ اس کے بو، رنگ اور ذائقے پر غالب نہیں ہوتا پس ان روایات کی تصحیح بھی اسی چیز کو واجب کرتی ہے جو ہم نے بیر بضاعہ سے متعلق حدیث کے ضمن میں بیان کیا تاکہ اس حدیث کا معنیٰ ان آثار کے معنیٰ سے متفق ہو جائے اور کوئی تضاد نہ ہو۔ یہ اس پانی کا حکم ہے جو جاری نہیں اور اس میں نجاست گر جائے اور یہ ان روایات کی تصحیح کے طریقے پر ہے۔ لیکن ایک قوم نے اس ضمن میں کچھ مقدار مقرر کرتے ہوئے کہا کہ جب پانی دو مشکوں کی مقدار ہو تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

شَيْئًا فَقَالُوْا إِذَا كَانَ الْمَاءُ مِقْدَارَ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا۔

۲۲- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا بَحْرُ ابْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَلَيْسَ يَحْمِلُ الْخَبَثَ۔

ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ روایت ہے جسے ہم نے بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا پانی جب دو مشکوں تک پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۳- وَكَمَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ بِالْبَادِيَةِ تُصِيْبُ مِنْهَا السِّبَاعُ فَقَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا۔

اور جیسا کہ حضرت عبیداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جو جنگلوں میں ہوتے ہیں اور ان سے درندے پیتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے تو وہ نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ثَنَا عَبَّادُ ابْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن جعفر بھی بواسطہ حضرت عبیداللہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵- وَكَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی بواسطہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۲۶ - حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ الْمُنْذِرِ اَخْبَرَھُمْ قَالَ کُنَّا فِیْ بُسْتَانٍ لَنَا اَوْ بُسْتَانٍ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فَحَضَرَتْ صَلٰوۃُ الظُّھْرِ فَقَامَ اِلٰی بِئْرِ الْبُسْتَانِ فَتَوَضَّأَ مِنْہُ وَفِیْہِ جِلْدُ بَعِیْرٍ مَیِّتٍ فَقُلْتُ اَتَتَوَضَّأُ مِنْہُ وَھٰذَا فِیْہِ فَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ الْمَآءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَنْجُسْ۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں عاصم بن منذر نے انکو بتایا کہ ہم اپنے باغ میں یا عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے باغ میں تھے کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت عبید اللہ باغ کے ایک کنواں کی طرف تشریف لے گئے اور اس سے وضو فرمایا حالانکہ اس میں مردار کا چمڑا پڑا ہوا تھا میں نے عرض کیا کیا آپ اس سے وضو کریں؟ حالانکہ اس میں یہ (چمڑا) ہے، حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے باپ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۷ - وَکَمَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَرْفَعْہُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَہٗ عَلَی ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ ھٰؤُلَآءِ الْقَوْمُ اِذَا بَلَغَ الْمَآءُ ھٰذَا الْمِقْدَارَ لَمْ یَضُرَّہٗ مَا وَقَعَتْ فِیْہِ مِنَ النَّجَاسَۃِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰی رِیْحِہٖ اَوْ طَعْمِہٖ اَوْ لَوْنِہٖ۔

اور جیسا کہ یحییٰ بن حسان نے حضرت حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچایا بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک موقوف کیا (حدیث موقوف بیان کی) تو ان بزرگوں نے فرمایا جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اس میں گرنے والی نجاست اس کو نقصان نہیں پہنچاتی مگر وہ جو اس کی بو، ذائقے اور رنگ پر غالب آجائے۔

وَاحْتَجُّوْا اِلٰی ذٰلِکَ بِحَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ ھٰذَا فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ عَلَیْھِمْ لِاَھْلِ الْمَقَالَۃِ الَّتِیْ صَحَّحْنَاھَا اَنَّ ھَاتَیْنِ الْقُلَّتَیْنِ لَمْ یُبَیَّنْ لَنَا فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ مَا مِقْدَارُھُمَا فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ مِقْدَارُھُمَا قُلَّتَیْنِ مِنْ قِلَالِ ھَجَرٍ کَمَا ذَکَرْتُمْ وَیَحْتَمِلُ اَنْ تَکُوْنَ قُلَّتَیْنِ اُرِیْدَ قُلَّۃُ الرَّجُلِ وَھِیَ قَامَتُہٗ فَاُرِیْدَ اِذَا کَانَ الْمَآءُ قُلَّتَیْنِ اَیْ قَامَتَیْنِ لَمْ یَحْمِلْ نَجَسًا لِکَثْرَتِہٖ وَلِاَنَّہٗ یَکُوْنُ بِذٰلِکَ فِیْ مَعْنَی الْاَنْھَارِ۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا لیکن یہ دلیل خود ان کے خلاف ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ آثار و روایات میں قلتین کی مقدار بیان نہیں کی گئی پس جائز ہے کہ ان کی مقدار مقام ہجر کے دو مشکوں کے برابر ہو، جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مرد کا قد مراد ہو لہٰذا مراد یہ ہوگی کہ جب پانی دو قدوں تک پہنچ جائے تو اپنی کثرت کی وجہ سے نجاست کو نہیں اٹھاتا۔ کیونکہ اس صورت میں وہ نہروں کے پانی کے معنیٰ میں ہو گا۔

فَاِنْ قُلْتُمْ اِنَّ الْخَبَرَ عِنْدَنَا عَلٰی ظَاھِرِہٖ وَالْقِلَالُ ھِیَ قِلَالُ الْحِجَازِ الْمَعْرُوْفَۃِ

پس اگر تم کہو کہ ہمارے نزدیک حدیث ظاہر پر محمول ہے اور مشکوں سے حجاز کے معروف مشکے مراد ہیں۔

قِيْلَ لَكُمْ فَاِنْ كَانَ الْخَبَرُ عَلٰى ظَاهِرِهٖ كَمَا ذَكَرْتُمْ فَاِنَّهٗ يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ الْمَآءُ اِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمِقْدَارَ لَا يَضُرُّهُ النَّجَاسَةُ وَاِنْ غَيَّرَتْ لَوْنَهٗ اَوْ طَعْمَهٗ اَوْ رِيْحَهٗ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَالْحَدِيْثُ عَلٰى ظَاهِرِهٖ فَاِنْ قُلْتُمْ فَاِنَّهٗ وَاِنْ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَدْ ذَكَرَهٗ فِيْ غَيْرِهٖ۔

۲۸ - قَدْ ذَكَرْتُمْ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَآءُ يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰى لَوْنِهٖ اَوْ طَعْمِهٖ اَوْ رِيْحِهٖ.

قِيْلَ لَكُمْ هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَاَنْتُمْ لَا تُثْبِتُوْنَ الْمُنْقَطِعَ وَلَا تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ قَوْلَهٗ فِي الْقُلَّتَيْنِ عَلٰى خَاصٍّ مِّنَ الْقِلَالِ جَازَ لِغَيْرِكُمْ اَنْ يَجْعَلَ الْمَآءَ عَلٰى خَاصٍّ مِّنَ الْمِيَاهِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى مَا يُوَافِقُ مَعَانِيَ الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَلَا يُخَالِفُهَا فَاِذَا كَانَتِ الْاٰثَارُ الْاُوَلُ الَّتِيْ قَدْ جَاءَتْ فِي الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ وَفِيْ نَجَاسَةِ الْمَآءِ الَّذِيْ فِي الْاِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْهِرَّةِ فِيْهِ عَامًّا لَمْ يُذْكَرْ مِقْدَارُهٗ وَجُعِلَ عَلٰى كُلِّ مَآءٍ لَا يَجْرِيْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا فِيْ حَدِيْثِ الْقُلَّتَيْنِ هُوَ عَلَى الْمَآءِ الَّذِيْ يَجْرِيْ وَلَا يُنْظَرُ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى مِقْدَارِ الْمَآءِ كَمَا لَمْ يُنْظَرْ فِيْ شَيْءٍ مِّمَّا ذَكَرْنَا اِلٰى مِقْدَارِهٖ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِّنَ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ

تو تمہیں کہا جائے گا کہ اگر بقول تمہارے حدیث ظاہر پر محمول ہو تو چاہیے کہ جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اسے نجاست نقصان نہ پہنچائے، اگرچہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بو بدل جائے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں فرمایا اور حدیث ظاہر پر محمول ہو گی، اگر تم کہو کہ اگرچہ اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں فرمایا لیکن دوسری حدیث میں اس کو بیان فرمایا۔

اور تم وہ حدیث ذکر کرو جسے ہم سے محمد بن حجاج نے بیان کیا وہ متعدد واسطوں سے حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی مگر جو چیز اس کے رنگ، ذائقے اور بو پر غالب آجائے۔

تو تمہیں کہا جائے گا یہ حدیث منقطع ہے اور تم حدیث منقطع کو ثابت نہیں کرتے اور نہ ہی اس سے استدلال کرتے ہو اگر تم حضور علیہ السلام کے ارشاد "قلتین" میں خاص قسم کے مٹکے مراد لیتے ہو تو دوسرے کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ پانی سے خاص قسم کا پانی مراد لے پس اس کے نزدیک یہ پہلی روایات کے معانی کے موافق ہو گا اور ان کے مخالف نہ ہو گا اور جب پہلی روایات کھڑے پانی میں پیشاب کرنے اور اس پانی کے ناپاک ہونے کے بارے میں جو برتن میں ہو اور اسے بلی نے چاٹا، عام ہیں، ان میں پانی کی مقدار کا ذکر نہیں ہے اور ان سے ہر وہ پانی مراد ہے جو جاری نہ ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ حدیث قلتین میں اس پانی کا ذکر ہے جو جاری ہو اور اس میں پانی کی مقدار کو نہیں دیکھا جائے گا جیسا کہ ان صورتوں میں ہے جن کا ہم نے ذکر کیا مقدار کو نہیں دیکھا جاتا تاکہ اس باب میں مروی روایات میں اور ان آثار کے معنی میں جو توجیہ ہم نے بیان کی ہے تعارض نہ ہو ——
یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ

صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ.

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّنْ تَقَدَّمَهُمْ مَا يُوَافِقُ مَذْهَبَهُمْ.

کا قول ہے۔ اس سلسلے میں ان (ائمہ کرام) سے پہلے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے بھی مروی ہیں جو ان کے مذہب کے موافق ہیں۔

۲۹- فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ حَبَشِيًّا وَقَعَ فِيْ زَمْزَمَ فَمَاتَ فَأَمَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَنُزِحَ مَاؤُهَا فَجَعَلَ الْمَاءُ لَا يَنْقَطِعُ فَنَظَرَ فَإِذَا عَيْنٌ تَجْرِيْ مِنْ قِبَلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَسْبُكُمْ.

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی چاہ زمزم میں گر کر مر گیا تو حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کا پانی نکالا گیا لیکن پانی ختم نہ ہوتا تھا۔ دیکھا تو حجر اسود کی طرف سے ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہیں یہ کافی ہے۔

۳۰- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ وَقَعَ غُلَامٌ فِيْ زَمْزَمَ فَنُزِفَتْ.

حضرت جابر، حضرت ابوالطفیل (رضی اللہ عنہما) سے نقل کرتے ہیں ایک لڑکا زمزم کے کنوئیں میں گر کر مر گیا تو سارا پانی نکالا گیا۔

۳۱- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فِيْ بِئْرٍ وَقَعَتْ فِيْهَا فَأْرَةٌ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مَاؤُهَا.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ ایک کنوئیں میں چوہا گر کر مر گیا تو آپ نے فرمایا اس کا پانی نکالا جائے۔

۳۲- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ ابْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مَيْسَرَةَ وَزَاذَانَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِذَا سَقَطَتِ الْفَأْرَةُ أَوِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ نُزِحُهَا حَتّٰى يَغْلِبَكَ الْمَاءُ.

ایک دوسری سند کے ساتھ اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب چوہا یا کوئی جانور کنوئیں میں گر جائے۔ تو اس (پانی) کو نکالو حتیٰ کہ پانی تم پر غالب آ جائے۔

۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ قَالَ سَأَلْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْغَدِيْرِ أَيَبُوْلُ فِيْهِ قَالَ لَا فَإِنَّهُ يَمُرُّ بِهِ أَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَتَوَضَّأُ وَإِنْ كَانَ جَارِيًا فَلْيَبُلْ فِيْهِ إِنْ شَاءَ.

حضرت ابوالمہزم کہتے ہیں ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو تالاب کے پاس سے گزرتا ہے کہ کیا وہ اس میں پیشاب کرے؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ وہاں اس کے مسلمان بھائی گزرتے ہیں وہ اس سے پیتے اور وضو کرتے ہیں اور اگر وہ جاری ہو تو پیشاب کر سکتا ہے۔

۳۴۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

۳۵۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الطَّيْرِ وَالسِّنَّوْرِ وَنَحْوِهِمَا يَقَعُ فِي الْبِئْرِ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا۔

حضرت زکریا نے امام شعبی سے پرندے، بلی اور ان جیسے جانوروں کے بارے میں روایت کیا کہ اگر وہ کنوئیں میں گر پڑیں تو اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا۔

دوسری سند کے ساتھ بھی امام شعبی سے مروی ہے فرماتے ہیں اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

۳۷۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يُدْلُوْا مِنْهَا سَبْعِيْنَ دَلْوًا۔

حضرت عبداللہ بن سبرہ ہمدانی، حضرت شعبی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا اس سے ستر ڈول نکالیں۔

۳۸۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ النَّخْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَاَلْنَاهُ عَنِ الدَّجَاجَةِ تَقَعُ فِي الْبِئْرِ فَتَمُوْتُ فِيْهَا قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا سَبْعُوْنَ دَلْوًا۔

حضرت عبداللہ بن سبرہ ہمدانی فرماتے ہیں ہم نے حضرت شعبی سے اس مرغی کے بارے میں پوچھا جو کنوئیں میں گر کر مر جائے تو فرمایا اس سے ستر ڈول (پانی) نکالے جائیں۔

۳۹۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ يَقَعُ فِيْهَا الْجُرَذُ اَوِ السِّنَّوْرُ فَيَمُوْتُ قَالَ يُدْلُوْا مِنْهَا اَرْبَعِيْنَ دَلْوًا قَالَ الْمُغِيْرَةُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ الْمَاءُ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس کنوئیں کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس میں بڑا چوہا یا بلی گر کر مر جائے انھوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول نکالے۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں یہاں تک کہ پانی کا رنگ بدل جائے۔

۴۰۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِيْ

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کنوئیں میں گر جائے انھوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول کا

بِئْرٍ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِيْنَ دَلْوًا۔

۴۱۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ تَقَعُ فِيْهَا الْفَارَةُ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا دِلَاءٌ۔

۴۲۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ قَالَ فِي دُجَاجَةٍ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِيْنَ دَلْوًا أَوْ خَمْسِيْنَ ثُمَّ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا۔

فَهٰذَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيْهِمْ قَدْ جَعَلُوْا مِيَاهَ الْآبَارِ نَجِسَةً بِوُقُوْعِ النَّجَاسَاتِ فِيْهَا وَلَمْ يُرَاعُوْا كَثْرَتَهَا وَلَا قِلَّتَهَا وَرَاعَوْا دَوَامَهَا وَرُكُوْدَهَا وَفَرَّقُوْا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَا يَجْرِيْ مِمَّا سِوَاهَا فَإِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ مَعَ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ أَصْحَابُنَا فِي النَّجَاسَاتِ الَّتِيْ تَقَعُ فِي الْآبَارِ وَلَمْ يَجُزْ لَهُمْ أَنْ يُخَالِفُوْهَا لِأَنَّهُ لَمْ يُرْوَ عَنْ أَحَدٍ خِلَافُهَا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ مَاءَ الْبِئْرِ نَجِسًا بِوُقُوْعِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ لَا تَطْهُرَ تِلْكَ الْبِئْرُ أَبَدًا لِأَنَّ حِيْطَانَهَا قَدْ تَشَرَّبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ وَاسْتَكَنَّ فِيْهَا فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ تُطَمَّ۔

قِيْلَ لَهُ لَمْ تَرَ الْعَادَاتِ جَرَتْ عَلَى هٰذَا قَدْ فَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِي زَمْزَمَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا

اندازہ پانی نکالا جائے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں جو کنوئیں میں گر جائے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا اس سے کچھ ڈول نکالے جائیں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت حماد بن ابی سلیمان سے نقل کرتے ہیں انھوں نے اس مرغی کے بارے میں جو کنوئیں میں گر کر مر جائے فرمایا: چالیس یا پچاس ڈولوں کا اندازہ نکالا جائے۔ پھر اس سے وضو کیا جائے۔

بحث: یہ ان روایات میں سے ہے جو ہم نے صحابہ کرام اور تابعین عظام (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا۔ انھوں نے نجاست کے گرنے سے کنوئیں کو ناپاک قرار دیا ہے اور کثرت و قلت کا اعتبار نہیں کیا بلکہ اس کے کھڑے رہنے کا اعتبار کیا ہے اور اس میں اور اس کے علاوہ جو جاری ہے اس میں فرق کیا ہے۔ پس کنوؤں میں نجاست گرنے کے سلسلے میں ہمارے اصحاب احناف نے ان روایات اور اس سے پہلے جو روایات ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کو اپنایا ہے پس ان کے لیے ان روایات کی مخالفت جائز نہیں کیونکہ کسی سے ان کے خلاف مروی نہیں ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے نجاست گرنے کے سبب کنوئیں کے پانی کو ناپاک قرار دیا تو چاہیے کہ وہ کنواں کبھی بھی پاک نہ ہو کیونکہ یہ ناپاک پانی اس کی دیواروں میں جذب ہو گیا اور وہاں ٹھہر گیا۔ لہٰذا چاہیے کہ اسے توڑ دیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا تم دیکھتے نہیں کہ یہی طریقہ جاری ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں چاہ زمزم کے ساتھ اسی طرح کیا جو ہم نے ذکر کیا۔ لیکن نہ تو صحابہ نے اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی بعد والوں نے،

بِئْرٍ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِيْنَ دَلْوًا۔

۴۱۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ تَقَعُ فِيْهَا الْفَارَةُ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا دِلَاءٌ۔

۴۲۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ أَنَّهُ قَالَ فِيْ دُجَاجَةٍ وَقَعَتْ فِيْ بِئْرٍ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِيْنَ دَلْوًا أَوْ خَمْسِيْنَ ثُمَّ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا۔

فَهٰذَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيْهِمْ قَدْ جَعَلُوْا مِيَاهَ الْآبَارِ نَجِسَةً بِوُقُوْعِ النَّجَاسَاتِ فِيْهَا وَلَمْ يُرَاعُوْا كَثْرَتَهَا وَلَا قِلَّتَهَا وَرَاعَوْا دَوَامَهَا وَرُكُوْدَهَا وَفَرَّقُوْا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَا يَجْرِيْ مِمَّا سِوَاهَا فَإِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ مَعَ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ أَصْحَابُنَا فِي النَّجَاسَاتِ الَّتِيْ تَقَعُ فِي الْآبَارِ وَلَمْ يَجُزْ لَهُمْ أَنْ يُخَالِفُوْهَا لِأَنَّهُ لَمْ يُرْوَ عَنْ أَحَدٍ خِلَافُهَا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ مَاءَ الْبِئْرِ نَجِسًا بِوُقُوْعِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ لَا تَطْهُرَ تِلْكَ الْبِئْرُ أَبَدًا لِأَنَّ حِيْطَانَهَا قَدْ تَشَرَّبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ وَاسْتَكَنَّ فِيْهَا فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ تُطَمَّ۔

قِيْلَ لَهُ لَمْ تَرَ الْعَادَاتِ جَرَتْ عَلٰى هٰذَا قَدْ فَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ زَمْزَمَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا

اندازہ پانی نکالا جائے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں جو کنوئیں میں گر جائے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا اس سے کچھ ڈول نکالے جائیں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت حماد بن ابی سلیمان سے نقل کرتے ہیں انھوں نے اس مرغی کے بارے میں جو کنوئیں میں گر کر مر جائے فرمایا: چالیس یا پچاس ڈولوں کا اندازہ نکالا جائے۔ پھر اس سے وضو کیا جائے۔

بحث: یہ ان روایات میں سے ہے جو ہم نے صحابہ کرام اور تابعین عظام (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا۔ انھوں نے نجاست کے گرنے سے کنوئیں کو ناپاک قرار دیا ہے اور کثرت و قلت کا اعتبار نہیں کیا بلکہ اس کے کھڑے رہنے کا اعتبار کیا ہے اور اس میں اور اس کے علاوہ جو جاری ہے اس میں فرق کیا ہے۔ پس کنوؤں میں نجاست گرنے کے سلسلے میں ہمارے اصحاب احناف نے ان روایات اور اس سے پہلے جو روایات ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کو اپنایا ہے پس ان کے لیے ان روایات کی مخالفت جائز نہیں کیونکہ کسی سے ان کے خلاف مروی نہیں ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے نجاست گرنے کے سبب کنوئیں کے پانی کو ناپاک قرار دیا تو چاہیے کہ وہ کنواں کبھی بھی ناپاک نہ ہو کیونکہ یہ ناپاک پانی اس کی دیواروں میں جذب ہو گیا اور وہاں ٹھہر گیا۔ لہٰذا چاہیے کہ اسے توڑ دیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا تم دیکھتے نہیں کہ یہی طریقہ جاری ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں چاہ زمزم کے ساتھ اسی طرح کیا جو ہم نے ذکر کیا۔ لیکن نہ تو صحابہ نے اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی بعد والوں نے،

أَنْكَرَهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَلَا رَأَى أَحَدٌ مِنْهُمْ طَمَّهَا وَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الَّذِي قَدْ نَجِسَ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ أَنْ يُغْسَلَ وَلَمْ يَأْمُرْ بِأَنْ يُكْسَرَ وَقَدْ شَرِبَ مِنَ الْمَاءِ النَّجِسِ لَمْ يُؤْمَرْ بِكَسْرِ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَكَذٰلِكَ لَا يُؤْمَرُ بِطَمِّ تِلْكَ الْبِئْرِ

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِنَاءَ يُغْسَلُ فَلِمَ لَا كَانَتِ الْبِئْرُ كَذٰلِكَ **قِيلَ لَهُ** إِنَّ الْبِئْرَ لَا يُسْتَطَاعُ غَسْلُهَا لِأَنَّ مَا يُغْسَلُ بِهِ يَرْجِعُ فِيهَا وَلَيْسَتْ كَالْإِنَاءِ الَّذِي يُهَرَاقُ مِنْهُ مَا يُغْسَلُ بِهِ فَلَمَّا كَانَتِ الْبِئْرُ مِمَّا لَا يُسْتَطَاعُ غَسْلُهَا وَقَدْ ثَبَتَ طَهَارَتُهَا فِي حَالٍ مَا وَكَانَ كُلٌّ مَنْ أَوْجَبَ نَجَاسَتَهَا بِوُقُوعِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَقَدْ أَوْجَبَ طَهَارَتَهَا بِنَزْحِهَا وَإِنْ لَمْ يُنْزَحْ مَا فِيهَا مِنْ طِينٍ فَلَمَّا كَانَ بَقَاءُ طِينِهَا فِيهَا لَا يُوجِبُ نَجَاسَةَ مَا يَطْرَأُ فِيهَا مِنَ الْمَاءِ وَإِنْ كَانَ يَجْرِي عَلَى ذٰلِكَ الطِّينِ كَانَ إِذًا مَا بَيْنَ حِيطَانِهَا أَحْرَى أَنْ لَا يَنْجُسَ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَأْخُوذًا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ لَمَا طَهُرَتْ حَتّٰى تُغْسَلَ حِيطَانُهَا وَيُخْرَجَ طِينُهَا وَيُحْفَرَ فَلَمَّا أَجْمَعُوا أَنَّ نَزْحَ طِينِهَا وَحَفْرَهَا غَيْرُ وَاجِبٍ كَانَ غَسْلُ حِيطَانِهَا أَحْرَى أَنْ لَا يَكُونَ وَاجِبًا وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور کسی نے اس کو توڑنا اور بند کرنا ضروری نہ سمجھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو دھونے کا حکم فرمایا جو کتے کے چاٹنے سے ناپاک ہوا اور آپ نے اسے توڑنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس نے کچھ نہ کچھ ناپاک پانی جذب کیا پس جس طرح اس برتن کو توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا، اسی طرح اس کنویں کو بند کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں برتن دھویا جاتا ہے تو کنویں کے ساتھ ایسا کیوں نہیں کیا جاتا؟۔

جواب: اس کو کہا جائے گا کہ کنویں کو دھویا نہیں جا سکتا کیونکہ اس سے جو کچھ دھویا جائے گا وہ اسی میں لوٹ جائے گا یہ برتن کی طرح نہیں کہ جس سے دھویا جائے اس کو بہا دیا جاتا ہے۔ پس جب کنواں ان چیزوں میں سے ہے جن کو دھونا ممکن نہیں اور اس کی طہارت کسی نہ کسی صورت میں ثابت ہے کیونکہ جو شخص کنویں میں نجاست گرنے کے باعث اس کو ناپاک قرار دیتا ہے وہ پانی نکالنے کے ذریعے اس کا پاک ہونا ضروری خیال کرتا ہے اگرچہ اس کا کیچڑ نہ نکالا جائے پس جب اس کے کیچڑ کا باقی رہنا بعد میں آنے والے پانی کو ناپاک نہیں کرتا۔ اگرچہ وہ اس کیچڑ پر سے چلے تو اس صورت میں دیواروں کا ناپاک نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ اگر ظاہر کا اعتبار کرتے تو جب تک دیواریں نہ دھوئی جاتیں، کیچڑ نہ نکالا جاتا اور اسے کھودا نہ جاتا، کنواں پاک نہ ہوتا۔ پس جب فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ اس کے کیچڑ کا نکالنا، اور کھودنا ضروری نہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ دیواروں کا دھونا واجب نہ ہو، یہ سب امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرِّ

۴۳ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ

باب ۲ بلّی کے جھوٹے کا بیان

حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا

اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ
اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَیْدَةَ
بِنْتِ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ
مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا
قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَسَكَبَتْ لَهٗ وَضُوْءً فَجَاءَتْ
هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰی لَهَا اَبُوْ قَتَادَةَ
الْاِنَاءَ حَتّٰی شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ
اِلَیْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَةَ اَخِیْ قَالَتْ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِیْنَ
عَلَیْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا
اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ عَنْ
كَعْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ قَتَادَةَ
قَالَ رَاَیْتُهٗ یَتَوَضَّأُ فَجَاءَ الْهِرُّ فَاَصْغٰی لَهٗ
حَتّٰی شَرِبَ مِنَ الْاِنَاءِ فَقُلْتُ یَا اَبَتَاهُ لِمَ تَفْعَلُ
هٰذَا فَقَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَفْعَلُهٗ اَوْ قَالَ هِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْكُمْ۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ
ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ قَالَ
ثَنَا اَبُو الرِّجَالِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِنَاءِ
الْوَاحِدِ وَقَدْ اَصَابَتِ الْهِرَّةُ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِی
الرِّجَالِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
مَرْوَانَ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ
حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ

فرماتی ہیں کہ ان کے خسر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے ان کے وضو کے لیے پانی رکھا۔ اتنے میں ایک بلی آکر اس سے پینے لگی۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے پانی پی لیا۔ حضرت کبشہ فرماتی ہیں انھوں نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو فرمایا اے بھتیجی! کیا تمہیں تعجب ہوا؟ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا "جی ہاں" تو انھوں نے فرمایا نبی اکرم نے ارشاد فرمایا یہ ناپاک نہیں یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے۔

حضرت کعب بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ وضو کر رہے تھے کہ ایک بلی آئی آپ نے برتن اس کی طرف جھکا کر دیا یہاں تک کہ اس نے برتن سے (پانی) پیا میں نے عرض کیا ابا جان! آپ نے ایسا کیوں کیا۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے تھے یا فرمایا یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور اس سے پہلے بلی اس سے پی جاتی تھی۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل مروی ہے۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۴۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَمْرٍو الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْغِي الْاِنَاءَ لِلْهِرِّ وَيَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے لیے برتن جھکا دیتے اور اس کے بچے ہوئے سے وضو فرماتے۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَلَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرِّ بَاْسًا وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوْهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ لِاَنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اُرِيْدَ بِهٖ كَوْنُهَا فِي الْبُيُوْتِ وَمُمَاسَّتُهَا الثِّيَابَ فَاَمَّا وُلُوْغُهَا فِي الْاِنَاءِ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ ذٰلِكَ يُوْجِبُ النَّجَاسَةَ اَمْ لَا وَاِنَّمَا الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ فِعْلُ اَبِيْ قَتَادَةَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُحْتَجَّ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ يَحْتَمِلُ الْمَعْنَى الَّذِيْ يُحْتَجُّ بِهٖ فِيْهِ وَيَحْتَمِلُ خِلَافَهٗ وَقَدْ رَاَيْنَا الْكِلَابَ كَوْنُهَا فِي الْمَنَازِلِ غَيْرَ مَكْرُوْهٍ وَسُؤْرُهَا مَكْرُوْهٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ اُرِيْدَ بِهِ الْكَوْنُ فِي الْمَنَازِلِ لِلصَّيْدِ وَالْحِرَاسَةِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ سُؤْرِهَا

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کے ظاہر کو اپنایا ان کے نزدیک بلی کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں جن لوگوں کا یہ نظریہ ہے ان میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

لیکن کچھ لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس (بلی کے جھوٹے) کو مکروہ کہا ہے پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ اسحٰق بن عبداللہ سے مالک کی روایت (حدیث ۴۴) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ وہ تمہارے پاس آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے، میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ کی مراد اس کا گھروں میں ہونا اور کپڑوں سے مس کرنا ہو جہاں تک اس کے برتن میں منہ ڈالنے کا تعلق ہے تو اس میں نجاست کے واجب ہونے یا نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ اس میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا عمل مذکور ہے لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے استدلال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس میں اس کا بھی احتمال ہے جس پر دلیل پیش کی گئی اور اس کے خلاف بھی احتمال ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کتوں کا گھروں میں ہونا مکروہ نہیں حالانکہ ان کا جھوٹا مکروہ (ناپاک) ہے لہٰذا ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس سے اس کا شکار حفاظت اور کھیتی باڑی کے لیے ہونا مراد ہو لیکن اس کے

هل هو مكروه أم لا ولكن الآثار الأخر عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها إباحة سؤرها فنريد أن ننظر هل روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يخالفها فنظرنا في ذلك۔

جھوٹے پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ مکروہ ہے یا نہیں۔ البتہ دوسری روایات جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں ان کے مطابق اس کا جھوٹا مباح ہے پس ہم دیکھیں گے کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی کچھ مروی ہے، پس ہم نے دیکھا کہ . . . .

۴۸ - فإذا أبو بكرة قد حدثنا قال ثنا أبو عاصم عن قرة بن خالد قال ثنا محمد بن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال طهور الإناء إذا ولغ فيه الهر أن يغسل مرة أو مرتين قرة شك وهذا حديث متصل الإسناد فيه خلاف ما في الآثار الأول وقد فضلها هذا الحديث لصحة إسناده فإن كان هذا الأمر يؤخذ من جهة الإسناد فإن القول بهذا أولى من القول بما خالفه۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب برتن میں بلی منہ مارے تو وہ دو یا (فرمایا) تین بار دھونے سے پاک ہوگا۔ قرہ (راوی) کو شک ہے۔ یہ حدیث متصل ہے اور پہلی روایات کے مفہوم کے خلاف ہے۔ صحت اسناد کی وجہ سے اسے ان روایات پر ترجیح حاصل ہے اگر جہت اسناد کی رعایت ضروری ہے تو مخالف روایات کی نسبت اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔

فإن قال قائل فإن هشام بن حسان قد روى هذا الحديث عن محمد بن سيرين فلم يرفعه وذكر في ذلك۔

سوال: اگر کوئی یہ کہے کہ ہشام بن حسان نے یہ حدیث حضرت محمد بن سیرین سے غیر مرفوع روایت کی ہے اور اس سلسلے میں یوں مذکور ہے۔

۴۹ - ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا هشام بن حسان عن محمد عن أبي هريرة قال سؤر الهرة يهراق ويغسل الإناء مرة أو مرتين۔

حضرت محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔ بلی کا جھوٹا بہا دیا جائے اور برتن کو ایک یا دو بار دھو لیا جائے۔

قيل له ليس في هذا ما يجب به فساد حديث قرة لأن محمد بن سيرين قد كان يفعل هذا في حديث أبي هريرة يوقفها عليه فإذا سئل عنها هل هي عن النبي صلى الله عليه وسلم رفعها والدليل على ذلك ما حدثنا إبراهيم بن أبي داود قال ثنا إبراهيم بن عبد الله الهروي قال

جواب: اس سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جو حضرت قرہ کی روایت کا فساد واجب کرے، کیونکہ حضرت محمد بن سیرین کبھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت موقوفاً بیان کرتے ہیں جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو وہ اسے مرفوع روایت کرتے، اس بات پر (کہ وہ ایسا کرتے تھے) دلیل یہ ہے کہ یحییٰ بن عیسیٰ فرماتے ہیں جب محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

ثنا اسمعیل بن ابراھیم عن یحیٰی بن عیسٰی عن محمد بن سیرین انہ کان اذا حدث عن ابی ھریرۃ فقیل لہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کل حدیث ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانما کان یفعل ذلک لان ابا ھریرۃ لم یکن یحدثھم الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاغناہ ما اعلمھم من ذلک فی حدیث ابن ابی داؤد ان یرفع کل حدیث یرویہ لھم محمد عنہ فثبت بذلک اتصال حدیث ابی ھریرۃ ھذا مع ثبت قرۃ وضبطہ واتقانہ ثم قد روی ذلک ایضا عن ابی ھریرۃ موقوفا من غیر ھذا الطریق ولکنہ غیر مرفوع۔

سے روایت کرنے تو پوچھا جاتا کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو فرماتے حضرت ابوہریرہ کی تمام روایات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان سے ہر حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے پس حضرت محمد بن سیرین کو اس چیز نے جس کا انھوں نے ابن ابی داؤد کی روایت میں ذکر کیا، ہر اس حدیث کے رفع سے بے نیاز کر دیا جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے۔ اس سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا متصل ہونا ثابت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ حضرت قرہ (حضرت محمد بن سیرین کے شاگرد) حافظ، ضابط اور مضبوط راوی ہیں۔ پھر یہی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کیساتھ موقوفاً (غیر مرفوع) مروی ہے۔

۵۰ - حدثنا ربیع بن الجیزی قال ثنا سعید بن کثیر بن عفیر قال انا یحیٰی ابن ایوب عن ابن جریج عن عمرو بن دینار عن ابی صالح السمان عن ابی ھریرۃ قال یغسل الاناء من الھر کما یغسل من الکلب۔

حضرت ابوصالح السمان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا بلی (کے چاٹنے) سے برتن اسی طرح دھویا جائے جس طرح کتے (کے چاٹنے) سے دھویا جاتا ہے۔

۵۱ - حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مریم قال انا یحیٰی بن ایوب عن خیر ابن نعیم عن ابی الزبیر عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ مثلہ۔

حضرت ابوزبیر بواسطہ ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وقد روی ذلک عن جماعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتابعیھم۔

۵۲ - حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابوبکر الحنفی قال ثنا عبداللہ بن نافع مولی ابن عمر عن ابیہ عن ابن عمر انہ کان لا یتوضا بفضل الکلب والھر وما سوی

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کتے اور بلی کے جھوٹے سے وضو نہیں فرماتے تھے اور جو اس کے علاوہ ہے اس میں کوئی

ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ ۔

حرج نہیں۔

۵۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْأُشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَوَضَّئُوا مِنْ سُؤْرِ حِمَارٍ وَلَا الْكَلْبِ وَلَا السِّنَّوْرِ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا گدھے، کتے بلی کے جھوٹے سے وضو نہ کرو۔

۵۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ إِذَا وَلَغَ السِّنَّوْرُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب بلی، برتن میں منہ مارے تو اسے دو یا تین بار دھولو۔

۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي السِّنَّوْرِ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ قَالَ أَحَدُهُمَا يَغْسِلُهُ مَرَّةً وَقَالَ الْآخَرُ يَغْسِلُهُ مَرَّتَيْنِ

حضرت قتادہ، حضرت حسن اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے بلی کے برتن میں منہ مارنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک نے فرمایا اسے ایک بار دھوئے اور دوسرے نے فرمایا دو مرتبہ دھوئے۔

۵۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ يَقُولَانِ اغْسِلِ الْإِنَاءَ ثَلٰثًا يَعْنِي مِنْ سُؤْرِ الْهِرِّ ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بلی کے جھوٹے سے برتن کو تین بار دھوؤ۔

۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ هِرٍّ وَلَغَ فِي إِنَاءٍ أَوْ شَرِبَ مِنْهُ قَالَ يُصَبُّ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ مَرَّةً ۔

حضرت ابو حرہ، حضرت حسن (رضی اللہ عنہما) سے اس بلی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے برتن میں منہ ڈالا یا اس سے پیا فرماتے ہیں اسے بہا دیا جائے اور برتن کو ایک بار دھو لیا جائے۔

۵۸- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ ابْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّهُ سَأَلَ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدٍ عَمَّا لَا يُتَوَضَّأُ بِفَضْلِهِ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ الْخِنْزِيرُ وَالْكَلْبُ وَالْهِرُّ ۔

حضرت یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا جن کے جھوٹے سے وضو نہیں کیا جاتا تو فرمایا خنزیر، کتا اور بلی۔

وَقَدْ شَدَّ هٰذَا الْقَوْلَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا اللُّحْمَانَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ فَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ مَاْكُوْلٌ وَهُوَ لَحْمُ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ فَسُؤْرُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ طَاهِرٌ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا وَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ غَيْرُ مَاْكُوْلٍ وَهُوَ لَحْمُ بَنِيْ اٰدَمَ وَسُؤْرُهُمْ طَاهِرٌ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا وَمِنْهَا لَحْمٌ حَرَامٌ وَهُوَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَالْكَلْبِ فَسُؤْرُ ذٰلِكَ حَرَامٌ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا حَرَامًا فَكَانَ حُكْمُ مَا مَاسَّ هٰذِهِ اللُّحْمَانَ الثَّلٰثَةَ كَمَا ذَكَرْنَا يَكُوْنُ حُكْمُهٗ حُكْمَهَا فِي الطَّهَارَةِ وَالتَّحْرِيْمِ وَمِنَ اللُّحْمَانِ اَيْضًا لَحْمٌ قَدْ نُهِيَ عَنْ اَكْلِهٖ وَهُوَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَكُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ اَيْضًا مِنْ ذٰلِكَ السِّنَّوْرُ وَمَا اَشْبَهَهٗ فَكَانَ ذٰلِكَ مَنْهِيًّا عَنْهُ مَمْنُوْعًا مِنْ اَكْلِ لَحْمِهٖ بِالسُّنَّةِ وَكَانَ فِي النَّظَرِ اَيْضًا سُؤْرُ ذٰلِكَ حُكْمُهٗ حُكْمُ لَحْمِهٖ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا مَكْرُوْهًا فَصَارَ حُكْمُهٗ حُكْمَهٗ كَمَا صَارَ حُكْمُ مَاسِّ اللُّحْمَانِ الثَّلٰثَةِ الْاُوَلِ حُكْمَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ كَرَاهَةُ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ. فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اور جب ہم نے اس مسئلہ کو نظر صحیح کے ساتھ دیکھا تو یہ مزید مضبوط ہو گیا وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں گوشت کی چار قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو پاک ہے اور کھایا جاتا ہے۔ یہ اونٹ، گائے، اور بکری کا گوشت ہے ان تمام کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اس نے پاک گوشت سے مس کیا۔

دوسرا وہ گوشت ہے جو پاک ہے لیکن کھایا نہیں جاتا وہ انسان کا گوشت ہے ان کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اس نے پاک گوشت سے مس کیا۔

تیسرا وہ گوشت ہے جو حرام ہے یہ خنزیر اور کتے کا گوشت ہے ان چیزوں کا جھوٹا بھی حرام ہے کیونکہ اس نے حرام گوشت کو چھوا۔ پس ان تین قسم کے گوشت سے جو چیز مس کرے گی تو طہارت اور حرمت کے سلسلے میں اس کا وہی حکم ہوگا جو گوشت کا ہے۔

ایک گوشت وہ بھی ہے جس کے کھانے سے روکا گیا ہے وہ گھریلو گدھوں اور درندوں کا گوشت ہے جو دانتوں سے پھاڑ کر کھاتے ہیں بلی اور اس جیسے دوسرے جانور بھی اس میں داخل ہیں ان کا گوشت سنت (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حرام قرار دیا گیا اور اس سے منع کیا گیا لہٰذا ان کے جھوٹے کا حکم بھی ہوگا جو ان کے گوشت کا ہے کیونکہ وہ مکروہ گوشت کے ساتھ لگا تو اس کا حکم بھی وہی ہوگا جس طرح پہلے تین قسم کے گوشت سے مس کرنے والی چیز کا حکم گوشت کے حکم جیسا ہے اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۵۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

باب ۳: کتے کے جھوٹے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ مارے تو اس کو سات بار دھوؤ۔

٦٠- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

٦١- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ.

٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

٦٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سُئِلَ سَعِيدٌ عَنِ الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْإِنَاءِ فَأَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أُولَاهُنَّ أَوِ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ شَكَّ سَعِيدٌ.

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْأَثَرِ فَقَالُوا لَا يَطْهُرُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ حَتّٰى يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا يُغْسَلُ مِنْ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦٤- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ ان میں سے پہلی بار مٹی سے دھوئیں۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عبدالوہاب بن عطاء فرماتے ہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے کتے کے بارے میں پوچھا گیا جو برتن میں منہ ڈالتا ہے تو انھوں نے ہمیں قتادہ سے خبر دی انھوں نے ابن سیرین سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل روایت کیا البتہ یہ فرمایا کہ پہلی یا ساتویں بار مٹی سے دھوئیں اس میں حضرت سعید کو شک ہے۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے ان آثار کے ظاہر کو اپناتے ہوئے کہا کہ برتن میں کتا منہ ڈالے تو وہ پاک نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسے سات بار دھولیا جائے پہلی بار مٹی سے دھوئیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے برتن اسی طرح دھویا جائے جس طرح دیگر نجاستوں سے دھوتے ہیں۔ اس سلسلے میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ رسول اکرم

حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ قَالَ ثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَلَا یُدْخِلْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یُفْرِغَ عَلَیْهَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَحَدُکُمْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس پر دو یا تین بار پانی بہا لے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَ فَهْدٌ قَالَا ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدٍ وَ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَ اَبِیْ رَزِیْنٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْیَغْسِلْ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔

حضرت ابوصالح اور ابورزین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں یہ فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھولے۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ

إِسْمٰعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ أَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا۔

قَالُوْا فَلَمَّا رُوِيَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّهَارَةِ مِنَ الْبَوْلِ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَتَغَوَّطُونَ وَيَبُولُونَ وَلَا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَأَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ إِذَا قَامُوا مِنْ نَوْمِهِمْ لِأَنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ أَيْنَ بَاتَتْ أَيْدِيهِمْ مِنْ أَبْدَانِهِمْ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ كَانَتْ فِي مَوْضِعٍ قَدْ مَسَحُوهُ مِنَ الْبَوْلِ أَوِ الْغَائِطِ فَيَعْرَقُونَ فَتَنْجُسُ بِذٰلِكَ أَيْدِيهِمْ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَسْلِهَا ثَلٰثًا وَكَانَ ذٰلِكَ طَهَارَتَهَا مِنَ الْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ إِنْ كَانَ أَصَابَهَا فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ يُطَهِّرُ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ وَهُمَا أَغْلَظُ النَّجَاسَاتِ كَانَ أَحْرٰى أَنْ تُطَهَّرَ بِمَا هُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنَ النَّجَاسَاتِ **وَقَدْ** دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۰۔ **كَمَا قَالَ** حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْإِنَاءِ يَلِغُ فِيهِ الْكَلْبُ أَوِ الْهِرُّ قَالَ يُغْسَلُ ثَلٰثَ مِرَارٍ۔

فَلَمَّا كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ رَأٰى أَنَّ الثَّلٰثَ يُطَهِّرُ الْإِنَاءَ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ **وَقَدْ** رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ السَّبْعِ لِأَنَّا نُحْسِنُ الظَّنَّ بِهِ فَلَا نَتَوَهَّمُ عَلَيْهِ أَنَّهُ يَتْرُكُ مَا سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالتے۔

ان فقہاء کرام نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشاب سے طہارت حاصل کرنے کے بارے میں یہ بات مروی ہے کیونکہ وہ (صحابہ کرام) قضائے حاجت کرتے اور پیشاب کرتے لیکن استنجا نہیں کرتے تھے تو آپ نے اس بات کا حکم فرمایا جب وہ نیند سے بیدار ہوں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رات کو ان کے ہاتھ بدن کے کس حصے پر لگے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پیشاب اور قضائے حاجت پونچھنے کی جگہ لگے ہوں پس پسینے کی وجہ سے ان کے ہاتھ ناپاک ہو جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تین بار دھونے کا حکم فرمایا اور یہ پیشاب یا پاخانے سے طہارت ہے اگر وہ ہاتھوں کو پہنچے حالانکہ یہ سب سے غلیظ نجاستیں ہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ اس سے کم درجے کی نجاستیں بھی پاک ہو جائیں۔

اور اس بات پر جو ہم نے ذکر کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا وہ قول دلالت کرتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے مروی ہے۔ حضرت عطاء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس برتن کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ جس میں کتے یا بلی نے منہ مارا کہ اسے تین بار دھویا جائے۔

جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے خیال میں تین بار دھونا اس برتن کو پاک کر دیتا ہے جس میں کتے نے منہ مارا اور انھوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس سے سات بار دھونے کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا کیونکہ ہم ان کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کرتے کہ انھوں نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَلَّمَ اِلَّا اِلٰی مِثْلِهٖ وَاِلَّا سَقَطَتْ عَدَالَتُهٗ فَلَمْ يُقْبَلْ قَوْلُهٗ وَلَا رِوَايَتُهٗ وَلَوْ وَجَبَ اَنْ يُّعْمَلَ بِمَا رُوِّيْنَا فِي السَّبْعِ وَلَا يُجْعَلَ مَنْسُوْخًا لَكَانَ مَا رَوٰی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ فِیْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلٰی مِمَّا رَوٰی اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِاَنَّهٗ زَادَ عَلَيْهِ۔

۷۱۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَالِیْ وَالْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

۷۲۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ قَدْ رَوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُغْسَلُ سَبْعًا وَيُعَفَّرُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ وَزَادَ عَلٰی اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَالزَّائِدُ اَوْلٰی مِنَ النَّاقِصِ فَكَانَ يَنْبَغِیْ لِهٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا اَنْ يَّقُوْلَ لَا يَطْهُرُ الْاِنَاءُ حَتّٰی يُغْسَلَ ثَمَانِیَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ وَالثَّامِنَةُ كَذٰلِكَ لِيَاْخُذَ بِالْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فَاِنْ تَرَكَ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ فَقَدْ لَزِمَهٗ مَا اَلْزَمَهٗ خَصْمُهٗ فِیْ تَرْكِهِ السَّبْعَ الَّتِیْ قَدْ ذَكَرْنَا وَاِلَّا فَقَدْ بَيَّنَّا اَنَّ اَغْلَظَ النَّجَاسَاتِ يَطْهُرُ مِنْهَا غَسْلُ الْاِنَاءِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَمَا دُوْنَهَا اَحْرٰی اَنْ يُّطَهِّرَهٗ ذٰلِكَ اَيْضًا وَلَقَدْ قَالَ الْحَسَنُ فِیْ ذٰلِكَ بِمَا رَوٰی عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُغَفَّلِ۔

سنا اس کی مثل پر عمل کیے بغیر اسے چھوڑ دیا ہو ورنہ ان کی عدالت ختم ہو جائے گی اور ان کا قول اور روایت قبول نہیں کیا جائیگی اگر اس پر عمل کرنا ضروری ہو جو ہم نے سات (بار دھونے) کے بارے میں روایت کیا اور اسے منسوخ نہ سمجھا جائے تو اس سلسلے میں جو کچھ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس پر عمل کرنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل کی نسبت زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ اس میں کچھ اضافہ ہے

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا مجھے کتوں سے کیا واسطہ، پھر فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے برتن میں کتا منہ مارے تو اس برتن کو سات بار دھولو اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کرو۔

حضرت وہب، حضرت شعبہ (رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسے سات بار دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کیا جائے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر اضافہ کرتے ہیں اور زائد ناقص سے اولیٰ ہوتا ہے ہمارے اس مخالف کو چاہیے کہ وہ اس بات کا قائل ہو کہ برتن کو جب تک آٹھ بار نہ دھویا جائے پاک نہیں ہوتا ساتویں بار مٹی سے اور آٹھویں بار بھی اسی طرح تاکہ دونوں حدیثوں پر بیک وقت عمل ہو جائے اگر وہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت چھوڑیگا تو اس پر وہی بات لازم آئیگی جو سات بار دھونے کے ترک کے سلسلے میں مخالف نے اس پر لازم قرار دی جس کا ابھی ہم نے ذکر کیا ہے ورنہ ہم نے بیان کر دیا کہ غلیظ ترین نجاست سے (ناپاک ہونے والا) برتن تین بار دھونے سے پاک ہو جاتا ہے تو جو اس سے کم ناپاک ہے وہ زیادہ لائق ہے کہ اس طرح دھونے سے پاک ہو جائے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اس سلسلے میں وہی قول ہے جو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ غُسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَالثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ.

وَأَمَّا النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَانَا الْكَلَامَ فِيْهِ مَا بَيَّنَّا مِنْ حُكْمِ اللُّحْمَانِ فِي بَابِ سُؤْرِ الْهِرِّ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ فِي الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْإِنَاءِ أَنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ سَبْعًا وَقَالُوْا إِنَّمَا ذٰلِكَ تَعَبُّدٌ تُعُبِّدْنَا بِهِ فِي الْآنِيَةِ خَاصَّةً فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ تَرِدُهَا السِّبَاعُ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا كَانَ دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ حَمَلَ الْخَبَثَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِذِكْرِ الْقُلَّتَيْنِ مَعْنًى وَلَكَانَ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُمَا وَمَا هُوَ أَكْثَرُ سَوَاءً فَلَمَّا جَرَى الذِّكْرُ عَلَى الْقُلَّتَيْنِ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُمَا خِلَافُ حُكْمِ مَا هُوَ دُوْنَهُمَا فَثَبَتَ بِهٰذَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ وُلُوْغَ الْكَلْبِ فِي الْمَاءِ يُنَجِّسُ الْمَاءَ وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

حضرت حسن فرماتے ہیں جب کتا برتن میں منہ مارے تو اسے سات بار دھوئیں اور آٹھویں بار مٹی سے دھوئیں۔

اس مسئلے میں مزید بحث کے سلسلے میں ہمیں وہ کلام کافی ہے جو ہم نے بلی کے جھوٹے کے بیان میں مختلف قسم کے گوشتوں کا حکم بتاتے ہوئے بیان کیا ۔ کتے کے برتن میں منہ مارنے کے سلسلے میں ایک قوم کا خیال ہے کہ پانی پاک ہے اور برتن کو سات بار دھویا جائے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ محض عبادت ہے تو برتن کے سلسلے میں تعمیل حکم کرتے ہیں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر درندوں کی آمد ورفت ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کو پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ دو قلوں سے کم ہو تو نجاست کو اٹھاتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو قلتین کے ذکر کی کوئی وجہ نہ تھی اور اس صورت میں اس سے کم یا زیادہ دونوں برابر ہوتے جب دو قلوں کا ذکر کیا گیا تو ثابت ہوا کہ ان (دو قلوں) کا حکم ان سے کم (پانی) کے حکم کے خلاف ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے ثابت ہوا کہ کتے کا پانی میں منہ مارنا پانی کو ناپاک کر دیتا ہے ۔ اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

بَابُ ۴ سُؤْرِ بَنِيْ آدَمَ

باب ۴: انسان کا جھوٹا

۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے بلکہ دونوں اکٹھے شروع،

بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلٰكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيْعًا۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيْتُ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ اَوْ بِسُؤْرِ الْمَرْاَةِ لَا يَدْرِيْ اَبُوْحَاجِبٍ اَيُّهُمَا قَالَ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَوَادَةَ ابْنِ عَاصِمٍ اَبُوْحَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُؤْرِ الْمَرْاَةِ۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَكَرِهُوْا اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ اَوْ تَتَوَضَّاَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِهٰذَا كُلِّهٖ وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۸۔ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ امْرَاَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ

ہوں۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک ایسے شخص سے ملاقات کی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اختیار کی جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوی میں چار سال رہنے کا شرف حاصل ہے۔ انھوں نے فرمایا حضور علیہ السلام نے منع فرمایا۔ (آگے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا)

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں میں نے ابوحاجب سے سنا وہ حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے یا جھوٹے پانی کے ساتھ وضو کرنے سے منع فرمایا حضرت ابوحاجب کو معلوم نہیں کہ آپ نے (دو باتوں میں سے) کونسی بات فرمائی۔

حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے جھوٹے سے منع فرمایا۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان آثار کے ظاہر کو اپنایا ہے) پس ان کے نزدیک مکروہ ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ان کے دلائل میں سے یہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے

مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد، نے حضرت عاصم سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوبکر بن حفص بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت منصور بن عبدالرحمن اپنی والدہ کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت زینب، اپنی والدہ حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتی ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

بتایا کہ وہ اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ نَاعِمٌ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْكَنٍ وَّاحِدٍ نُفِيْضُ عَلٰى اَيْدِيْنَا حَتّٰى نُنْقِيَهَا ثُمَّ نُفِيْضُ عَلَيْنَا الْمَاءَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ناعم ان سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی علیہ وسلم ایک ہی ٹب سے غسل کرتے تھے۔ ہم اپنے ہاتھوں پہ پانی ڈال کر ان کو پاک کرتے، پھر اوپر پانی بہاتے۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَالْمَرْاَةُ مِنْ نِسَائِهٖ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ایک زوجۂ مطہرہ ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلٰى مَا يَقُوْلُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ جَمِيْعًا وَاِنَّمَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان احادیث میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف ہمارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے وہ دونوں اکٹھے غسل فرماتے ہوں جھگڑا

التنازع بين الناس إذا ابتدأ أحدهما قبل الآخر فنظرنا في ذلك۔

تو اس بارے میں ہے کہ جب ایک شخص دوسرے سے پہلے ابتداء کرے۔ پس اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا . . . .

۹۱۔ فاذا علي بن معبد قد حدثنا قال ثنا عبد الوهاب عن أسامة بن زيد عن سالم عن أم صبية الجهنية قال وزعم أنها قد أدركت وبايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اختلفت يدي ويد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوضوء من إناء واحد۔

حضرت سالم، حضرت ام صبیہ جہنیہ (رضی اللہ عنہا) سے جن کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور آپ کے دست مبارک پر بیعت بھی کی سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں ایک برتن سے وضو کرتے ہوئے میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک برتن میں یکے بعد دیگرے داخل ہوتے تھے۔

۹۲۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال أخبرني أسامة عن سالم ابن النعمان عن أم صبية الجهنية مثله ففي هذا دليل على أن أحدهما قد كان يأخذ من الماء بعد صاحبه۔

حضرت اسامہ، حضرت سالم بن نعمان کے واسطہ سے حضرت ام صبیہ جہنیہ (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کے بعد پانی لیتے۔

۹۳۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا أبان بن سمعة عن عكرمة عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد يبدأ قبلي ففي هذا دليل على أن سؤر الرجل جائز للمرأة التطهير به۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ آپ مجھ سے پہلے آغاز فرماتے۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ مرد کے بچے ہوئے سے عورت کا پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے۔

۹۴۔ حدثنا أحمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن أفلح بن حميد عن القاسم عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد تختلف فيه أيدينا من الجنابة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے اور اس میں ہمارے ہاتھ یکے بعد دیگرے داخل ہو جاتے۔

۹۵۔ حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال ثنا أفلح

حضرت افلح نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

ح وحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ۔

۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُنَازِعُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے۔

۹۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ يَغْتَرِفُ قَبْلَهَا وَتَغْتَرِفُ قَبْلَهٗ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے حضور علیہ السلام ام المومنین سے پہلے چلو بھرتے اور وہ آپ سے پہلے چلو بھرتیں۔

۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ فَاَقُوْلُ اَبْقِ لِيْ اَبْقِ لِيْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے میں کہتی میرے لیے بھی چھوڑیئے میرے لیے بھی چھوڑیئے۔

۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسد بن موسیٰ کہتے ہیں ہم سے حضرت مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کی۔

۱۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یزید الرشک حضرت معاذہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَقَالَتْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے جنابت کا غسل فرمایا پھر آپ نے تشریف لا کر وضو فرمایا، ام المومنین نے عرض کیا کہ میں نے اس سے غسلِ جنابت کیا ہے) تو فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز

لہ فقال ان الماء لا ینجسہ شیء۔

فقد روینا فی ھذہ الآثار تطھر کل واحد من الرجل والمراۃ بسؤر صاحبہ فضاد ذلک ما روینا فی اول ھذا الباب فوجب النظر ھھنا لنستخرج بہ من المعنیین المتضادین معنی صحیحا فوجدنا الاصل المتفق علیہ ان الرجل والمراۃ اذا اخذا بایدیھما الماء معا من اناء واحد ان ذلک لا ینجس الماء ورأینا النجاسات کلھا اذا وقعت فی الماء قبل ان یتوضأ منہ او مع التوضی منہ ان حکم ذلک سواء فلما کان ذلک کذلک وکان وضوء کل واحد من الرجل والمراۃ مع صاحبہ لا ینجس الماء علیہ کان وضوءہ بعدہ من سؤرہ فی النظر ایضا کذلک فثبت بھذا ما ذھب الیہ الفریق الآخر وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد بن الحسن رحمھم اللہ تعالی۔

ناپاک نہیں کرتی۔

ہم نے ان آثار و روایات میں مرد و عورت میں سے ہر ایک کا دوسرے کے جھوٹے سے طہارت حاصل کرنا روایت کیا ہے اور یہ ان روایات کے خلاف ہیں جو ہم نے باب کے شروع میں روایت کی ہیں۔ پس ہمیں غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ ہم اس کے ذریعے متضاد معنوں میں سے صحیح مفہوم نکال سکیں چنانچہ ہم نے متفق علیہ ضابطہ یہ پایا کہ مرد اور عورت جب دونوں بیک وقت اپنے ہاتھ برتن میں ڈالیں تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی نجاست وضو کرنے سے پہلے یا وضو کرتے وقت پانی میں گر جائے تو دونوں صورتوں میں حکم برابر ہے۔ پس جب یہ بات یوں ہے اور مرد اور عورت دونوں کے اکٹھے بیٹھ کر وضو کرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کے بعد جھوٹے سے وضو کا بھی یہی حکم ہوگا۔ پس اس سے دوسرے فریق کا موقف ثابت ہوگیا۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب التسمیۃ علی الوضوء

۱۰۲- حدثنا محمد بن علی بن داود البغدادی قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا وھیب قال ثنا عبد الرحمن بن حرملۃ انہ سمع ابا ثفال المری یقول سمعت رباح ابن عبد الرحمن بن ابی سفیان ابن حویطب یقول حدثتنی جدتی انھا سمعت ابا ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا صلوۃ لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ۔

۱۰۳- حدثنا عبد الرحمن بن الجارود

باب۵: وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس آدمی کا وضو (جائز) نہیں جس نے اس میں بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔

رباح بن عبد الرحمٰن بن ابوسفیان اپنی

الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ اَبِيْ ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رِبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ـ

دادی سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۱۰۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِيْ ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رِبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَامِرِيِّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ـ

حضرت رباح بن عبدالرحمٰن عامری، بواسطہ ابن ثوبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

تحقیق مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ لَّمْ يُسَمِّ عَلٰى وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ فَلَا يُجْزِيْهِ وُضُوْءُهٗ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ لَّمْ يُسَمِّ عَلٰى وُضُوْئِهٖ فَقَدْ اَسَاءَ وَقَدْ طَهُرَ بِوُضُوْئِهٖ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ـ

پس ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ جو شخص نماز کے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو جائز نہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جس نے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھی اس نے گناہ کیا لیکن اس وضو کے ذریعے اسے طہارت حاصل ہو گئی انھوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا۔

۱۰۵ - بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ اَبِيْ سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ ـ

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا اور آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا، جب وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا، مجھے سلام کا جواب دینے سے کسی بات نے نہیں روکا مگر میں نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند نہ کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ وَرَدَّ السَّلَامَ بَعْدَ الْوُضُوْءِ الَّذِيْ صَارَ

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند فرمایا اور وضو کے ذریعے طہارت حاصل کرنے کے بعد سلام کا

به متطهرا ففي ذلك دليل انه قد توضأ قبل ان يذكر اسم الله وكان قوله لا وضوء لمن لم يسم يحتمل ايضا ما قاله اهل المقالة الاولى ويحتمل لا وضوء له اي لا وضوء له متكاملا في الثواب كما قال ليس المسكين الذي ترده التمرة والتمرتان واللقمة واللقمتان فلم يرد بذلك انه ليس بمسكين خارج من حد المسكنة كلها حتى تحرم عليه الصدقة وانما اراد بذلك انه ليس بالمسكين المتكامل في المسكنة الذي ليس بعد درجته في المسكنة درجة۔

۱۰۶۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا ابو عمر الحوضي قال ثنا خالد بن عبد الله عن ابراهيم الهجري عن ابي الاحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس المسكين بالطواف الذي ترده التمرة والتمرتان واللقمة واللقمتان قالوا فمن المسكين قال الذي يستحيي ان يسأل ولا يجد ما يغنيه ولا يفطن له فيعطى

۱۰۷۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة بن عقبة قال ثنا سفيان عن ابراهيم فذكر مثله باسناده۔

۱۰۸۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال انا ابن ابي ذئب عن ابي الوليد عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه۔

۱۰۹۔ حدثنا ابو امية محمد بن ابراهيم ابن مسلم قال ثنا علي بن عياش الحمصي عن ابن ثوبان عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة عن

جواب دیا اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام لینے سے پہلے وضو فرمایا۔

اور آپ کے ارشاد گرامی کہ جو "بسم اللہ" نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوگا کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے جسے پہلے قول کے قائلین نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ثواب کے اعتبار سے اس کا وضو کامل نہیں ہوتا۔ جیسے آپ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو کھجوریں اور ایک یا دو لقمے دے کر ٹال دیا جائے آپ کی مراد یہ نہیں کہ ایسا شخص مسکین نہیں اور وہ محتاجی کی حد سے خارج ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ سے محروم ہو جائے بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ محتاجی میں اس درجۂ کمال کو نہیں پہنچا کہ اس کے بعد محتاجی کا درجہ باقی نہ رہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو جگہ جگہ گھومے اور ایک یا دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے ذریعے اسے واپس کر دیا جائے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا مسکین جسے مانگنے سے حیا آئے اور اس کے پاس اتنا بھی نہ ہو جس کے ذریعے وہ (مانگنے سے) بے نیاز ہو جائے اور وہ لوگ اس کے حال سے واقف نہیں ہوتے۔

حضرت سفیان نے حضرت ابراہیم سے ان کی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اعرج بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

١١٠ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ كَمَا قَالَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ.

حضرت ابوالزناد، اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔
اور جیسا کہ فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

١١١ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ أَوِ ابْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُعَاتِبُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي الْبُخْلِ وَيَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ إِلَى جَنْبِهِ جَائِعٌ.

حضرت عبداللہ بن مساور یا ابن ابی المساور فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بخل کے بارے میں جھڑکتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کے پڑوس میں پڑوسی بھوکا ہو۔

فَلَمَّا يُرِدْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ إِيْمَانًا أَخْرَجَهُ بِتَرْكِهِ إِيَّاهُ إِلَى الْكُفْرِ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِهِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي أَعْلَى مَرَاتِبِ الْإِيْمَانِ وَأَشْبَاهٌ لِهٰذَا كَثِيْرَةٌ يَطُوْلُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ لَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا لَمْ يَخْرُجْ بِهِ مِنَ الْحَدَثِ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا كَامِلًا فِي أَسْبَابِ الْوُضُوْءِ الَّذِي يُوْجِبُ الثَّوَابَ.

اس سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ وہ اس (پڑوسی کی مدد) کو ترک کر کے ایمان سے خارج ہو گیا اور کفر میں چلا گیا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے ایمان کا اعلیٰ مرتبہ حاصل نہیں اس کی کئی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طویل ہو جائے گی۔ اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ اس آدمی کا وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شخص باوضو نہیں ہوا اور حدث سے نہیں نکلا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کا وضو کامل نہیں ہوا جو حصول ثواب کا ایک سبب ہے۔

فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنَ الْمَعَانِي مَا وَصَفْنَا وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ دَلَالَةٌ يُقْطَعُ بِهَا لِأَحَدِ التَّأْوِيْلَيْنِ عَلَى الْآخَرِ وَجَبَ أَنْ يُجْعَلَ مَعْنَاهُ مُوَافِقًا لِمَعَانِي حَدِيْثِ الْمُهَاجِرِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّانِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوُضُوْءَ بِلَا تَسْمِيَةٍ يَخْرُجُ بِهِ الْمُتَوَضِّئُ مِنَ الْحَدَثِ إِلَى الطَّهَارَةِ.

پس جب اس حدیث میں ان معانی کا احتمال بھی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا اور یہاں ایسی دلالت نہیں جس سے ایک تاویل کو دوسرے کے مقابلے میں قطعیت حاصل ہو جائے تو واجب ہے کہ اس کا معنی حدیث مہاجر کے معانی کے موافق کیا جائے تاکہ دونوں میں تضاد نہ ہو۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ بسم اللہ پڑھے بغیر وضو سے بھی وضو کرنے والا حدث سے طہارت کی طرف نکل جاتا ہے۔

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا اَشْيَآءَ لَا يُدْخَلُ فِيْهَا اِلَّا بِكَلَامٍ مِنْهَا الْعُقُوْدُ الَّتِيْ يَعْقِدُهَا بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مِنَ الْبِيَاعَاتِ وَالْاِجَارَاتِ وَالْمُنَاكَحَاتِ وَالْخُلْعِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ فَكَانَتْ تِلْكَ الْاَشْيَآءُ لَا تَجِبُ اِلَّا بِاَقْوَالٍ وَكَانَتِ الْاَقْوَالُ مِنْهَا اِيْجَابٌ لِاَنَّهُ يَقُوْلُ قَدْ بِعْتُكَ قَدْ زَوَّجْتُكَ قَدْ خَلَعْتُكِ فَتِلْكَ اَقْوَالٌ فِيْهَا ذِكْرُ الْعُقُوْدِ وَاَشْيَآءُ تُدْخَلُ فِيْهَا بِاَقْوَالٍ وَهِيَ الصَّلٰوةُ وَالْحَجُّ فَتُدْخَلُ فِي الصَّلٰوةِ بِالتَّكْبِيْرِ وَفِي الْحَجِّ بِالتَّلْبِيَةِ فَكَانَ التَّكْبِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ رُكْنًا مِنْ اَرْكَانِهَا ثُمَّ رَجَعْنَا اِلَى التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوْءِ هَلْ تُشْبِهُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَاهَا غَيْرَ مَذْكُوْرٍ فِيْهَا اِيْجَابُ شَيْءٍ كَمَا كَانَ فِي النِّكَاحِ وَالْبُيُوْعِ فَخَرَجَتِ التَّسْمِيَةُ لِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ مَا وَصَفْنَا وَلَمْ تَكُنِ التَّسْمِيَةُ اَيْضًا رُكْنًا مِنْ اَرْكَانِ الْوُضُوْءِ كَمَا كَانَ التَّكْبِيْرُ رُكْنًا مِنْ اَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَكَمَا كَانَتِ التَّلْبِيَةُ رُكْنًا مِنْ اَرْكَانِ الْحَجِّ فَخَرَجَ اَيْضًا بِذٰلِكَ حُكْمُهَا مِنْ حُكْمِ التَّكْبِيْرِ وَالتَّلْبِيَةِ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الْوُضُوْءِ كَمَا لَا بُدَّ مِنْ تِلْكَ الْاَشْيَآءِ فِيْمَا يُعْمَلُ فِيْهِ۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کچھ چیزیں کلام کے بغیر ادا نہیں ہوتیں ان میں سے وہ عقود ہیں جو لوگوں کے درمیان خرید و فروخت، اجارے، نکاح، خلع اور اس جیسی دوسری باتوں کی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ یہ امور بات کیے بغیر واجب نہیں ہوتے اور ان میں گفتگو بھی واجب کرنے والی ہے کیونکہ آدمی کہتا ہے میں نے تجھ پر بیچا، میں نے تجھ سے نکاح کیا، ______ میں نے تجھ سے خلع کیا یہ وہ اقوال ہیں جن میں عقود کا ذکر ہے اور یہ امور ان (عقود) میں اقوال کے ذریعے داخل ہیں اور یہ نماز ہے کہ اس میں تکبیر کے ذریعے اور حج میں تلبیہ کے ذریعے داخل ہوتے ہیں۔ پس نماز میں تکبیر اور حج میں تلبیہ ان کے ارکان میں سے ہیں۔

پھر ہم وضو میں بسم اللہ کی طرف لوٹتے ہیں کیا وہ ان میں سے کسی کے مشابہ ہے؟ تو ہم نے دیکھا کہ اس میں کسی چیز کو واجب کرنے کا ذکر نہیں جیسا کہ نکاح اور خرید و فروخت میں ہے پس بسم اللہ اس چیز کے حکم سے نکل گئی جس کا حکم ہم نے ذکر کیا اور بسم اللہ ارکانِ وضو میں سے نہیں جیسا کہ تکبیر نماز کا ایک رکن ہے اور تلبیہ حج کا ایک رکن ہے اس طرح اس کا حکم تکبیر و تلبیہ کے حکم سے بھی الگ ہو گیا۔ لہٰذا اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا، جو کہتا ہے کہ وضو میں بسم اللہ اسی طرح لازمی ہے جس طرح یہ چیزیں متعلقہ عبادات میں ضروری ہیں۔

فَاِنْ قَالَ قَآئِلٌ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الذَّبِيْحَةَ لَا بُدَّ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَهَا وَمَنْ تَرَكَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا لَمْ تُؤْكَلْ ذَبِيْحَتُهُ فَالتَّسْمِيَةُ اَيْضًا عَلَى الْوُضُوْءِ كَذٰلِكَ۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہیں ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا بوقت ذبح ضروری ہے اور جو شخص جان بوجھ کر اسے چھوڑ دے اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا۔ پس وضو میں بسم اللہ پڑھنا بھی اسی طرح ضروری ہے۔

قِيْلَ لَهُ مَا ثَبَتَ فِيْ حُكْمِ النَّظَرِ اَنَّ مَنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَلَى الذَّبِيْحَةِ مُتَعَمِّدًا اَنَّهَا

جواب: اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ غور و فکر کے بعد جو چیز واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر ذبیحہ

لَا تُؤْكَلُ لَقَدْ تَنَازَعَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تُؤْكَلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تُؤْكَلُ فَأَمَّا مَنْ قَالَ تُؤْكَلُ فَقَدْ كَفَيْنَا الْبَيَانَ لِقَوْلِهِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ لَا تُؤْكَلُ فَإِنَّهُ يَقُولُ إِنْ تَرَكَهَا نَاسِيًا تُؤْكَلُ وَسَوَاءٌ عِنْدَهُ كَانَ الذَّابِحُ مُسْلِمًا أَوْ كَافِرًا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ كِتَابِيًّا فَجُعِلَتِ التَّسْمِيَةُ هٰهُنَا فِي قَوْلِ مَنْ أَوْجَبَهَا فِي الذَّبِيحَةِ إِنَّمَا هِيَ لِبَيَانِ الْمِلَّةِ فَإِذَا سَمَّى الذَّابِحُ صَارَتْ ذَبِيحَتُهُ مِنْ ذَبَائِحِ الْمِلَّةِ الَّتِي تُؤْكَلُ ذَبِيحَتُهَا وَإِذَا لَمْ يُسَمِّ جُعِلَتْ مِنْ ذَبَائِحِ الْمِلَلِ الَّتِي لَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهَا وَالتَّسْمِيَةُ عَلَى الْوُضُوءِ لَيْسَ لِلْمِلَّةِ إِنَّمَا هِيَ مَجْعُولَةٌ لِذِكْرٍ عَلَى سَبَبٍ مِنْ أَسْبَابِ الصَّلٰوةِ فَرَأَيْنَا مِنْ أَسْبَابِ الصَّلٰوةِ الْوُضُوءَ وَسَتْرَ الْعَوْرَةِ فَكَانَ مَنْ سَتَرَ عَوْرَتَهُ لَا بِتَسْمِيَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَنْ تَطَهَّرَ أَيْضًا لَا بِتَسْمِيَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ الْوُضُوءِ لِلصَّلٰوةِ مَرَّةً مَرَّةً وَثَلٰثًا ثَلٰثًا

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَوْ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُورُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ

پر بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دے اس کے نہ کھانے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کھایا جائے بعض کہتے ہیں نہ کھایا جائے جو لوگ کہتے ہیں کھایا جائے ان کے قول پر ہمارا بیان کافی ہے اور جو شخص کہتا ہے نہ کھایا جائے وہ کہتا ہے اگر بھول کر چھوڑا تو کھایا جائے اس کے نزدیک برابر ہے ذبح کرنے والا مسلمان یا کافر، لیکن کافر ہو تو اہل کتاب سے ہو پس یہاں اس شخص کے قول کے مطابق جو اسے ذبیحہ پر واجب قرار دیتا ہے یہ بیان ملت کے لیے ہے جب ذبح کرنے والے نے بسم اللہ پڑھی تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہو گا جن کا ذبیحہ کھایا جاتا ہے۔ اور جب بسم اللہ نہ پڑھے تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہو گا جن کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا اور وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا کسی ملت کے اظہار کے لیے نہیں بلکہ یہ اسباب نماز سے زائد محض ذکر الٰہی کے لیے ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ وضو کرنا اور شرمگاہ کو چھپانا نماز کے اسباب و شرائط میں سے ہیں تو جو شخص بسم اللہ پڑھے بغیر شرمگاہ ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں لہٰذا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص بسم اللہ پڑھے بغیر طہارت حاصل کرے تو اس کے لیے بھی کوئی حرج نہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۶: نماز کے لیے ایک ایک اور تین تین بار وضو کرنا

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو فرمایا پھر ارشاد فرمایا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

حضرت ابو حیہ وداعی، حضرت علی کرم اللہ

قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

وجہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ تَوَضَّاٰ ثَلٰثًا وَقَالَا هٰكَذَا كَانَ يَتَوَضَّاُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے تین تین بار (اعضاء دھونے کے ساتھ) وضو کیا اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح وضو کرتے تھے۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ہیثم بن جمیل فرماتے ہیں ہم سے ابن ثوبان نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ هٰكَذَا۔

حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین تین بار (اعضاء کو دھوکر) وضو کیا اور فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُنَيْبِعٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار وضو فرمایا۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّهٗ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء کو تین تین بار دھوکر وضو فرمایا اور آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک ایک بار دھوکر وضو فرمایا۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایک ایک بار (اعضاء کو دھونے کے ساتھ) وضو فرمایا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً .

١١٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً أَوْ قَالَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً .

١٢٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً .

١٢١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

١٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَرَأَيْتُهُ غَسَلَ مَرَّةً مَرَّةً .

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْهُ مِنْ وُضُوْئِهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا إِنَّمَا هُوَ لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ لَا الْفَرْضِ .

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک بار وضو کرنے کے بارے میں نہ بتاؤں یا فرمایا آپ نے ایک ایک بار وضو فرمایا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو فرمایا۔

حضرت علی بن معبد فرماتے ہیں ہم سے عبیداللہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت حسن بن عمارہ سے اور انھوں نے ابو نجیح سے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبیداللہ بن رافع اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے تین تین بار وضو کیا اور ایک ایک بار غسل کیا۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو فرمایا لہٰذا جو کچھ آپ سے تین تین بار کے بارے میں مروی ہے وہ فضیلت حاصل کرنے کے لیے تھا۔ فرض کی ادائیگی کے لیے نہیں۔

بَابُ فَرْضِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوْءِ

۱۲۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَعَبْدُ الْغَنِيِّ ابْنُ أَبِي عُقَيْلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ بِيَدِهِ فِي وُضُوْءِهِ لِلصَّلٰوةِ مَاءً فَبَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيَدِهِ إِلَى مُؤَخَّرِ الرَّأْسِ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى مُقَدَّمِهِ قَالَ مَالِكٌ هٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي ذٰلِكَ وَأَعَمُّهُ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ.

۱۲۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبِي وَحَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ مِنْ مُقَدَّمِ عُنُقِهِ.

۱۲۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۱۲۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ أَرَاهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسَحَ رَأْسَهُ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِي

باب: وضو میں سر کے مسح کی فرضیت

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا وضو کرتے ہوئے دست مبارک میں پانی لے کر سر کی اگلی جانب سے شروع کیا پھر ہاتھ کو سر کی پچھلی جانب لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف لائے۔

امام مالک فرماتے ہیں مسح کے سلسلے میں جو کچھ میں نے سنا ہے وہ زیادہ اچھا اور عام ہے۔

حضرت طلحہ بن مصرف اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا حتیٰ کہ گردن کے سامنے گدی تک لے گئے۔

حضرت عبدالوارث بن سعید حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابوالازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان (اہل مجلس) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو بتایا۔ جب وہ سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی ہتھیلیوں کو سر کے اگلے حصے پر رکھا پھر ان کو (پیچھے) لے گئے۔ حتیٰ کہ گدی تک پہنچ گئے پھر انھیں واپس لائے یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے آغاز فرمایا تھا۔

مِنْهُ بَدَأَ۔

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى اَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ كُلِّهٖ وَاجِبٌ فِيْ وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ لَا يُجْزِئُ تَرْكُ شَيْءٍ مِّنْهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا الَّذِيْ فِيْ اٰثَارِكُمْ هٰذِهٖ اِنَّمَا هُوَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهٗ كُلَّهٗ فِيْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ فَهٰكَذَا نَأْمُرُ الْمُتَوَضِّئَ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ فِيْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ وَلَا نُوْجِبُ ذٰلِكَ بِكَمَالِهٖ عَلَيْهِ فَرْضًا وَلَيْسَ فِيْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ لِاَنَّهٗ فَرْضٌ فَقَدْ رَاَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا لَا اَنَّ ذٰلِكَ فَرْضٌ لَا يُجْزِئُ اَقَلُّ مِنْهُ وَلٰكِنْ مِّنْهُ فَرْضٌ وَّمِنْهُ فَضْلٌ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاٰثَارِ الدَّالَّةِ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِي الْفَرْضِ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ اَنَّهٗ عَلٰى بَعْضِهٖ۔

۱۲۷۔ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ فَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

تحقیق مسئلہ

بعض علماء کا یہ مسلک ہے کہ نماز کے وضو میں تمام سر کا مسح فرض ہے اس سے کچھ بھی چھوڑنا جائز نہیں، انھوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن بعض علماء نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ان روایات میں جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے وضو فرماتے ہوئے سارے سر کا مسح فرمایا۔ ہم بھی وضو کرنے والے کو یہی کہتے ہیں کہ وہ نماز کے وضو میں ایسا ہی کرے۔ لیکن ہم پورے سر کا مسح فرض قرار نہیں دیتے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جس سے معلوم ہو کہ آپ نے پورے سر کا مسح اس لیے کیا کہ وہ فرض ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے تین تین بار وضو فرمایا لیکن اسلیے نہیں کہ تین تین بار دھونا فرض ہے اس سے کم جائز نہیں بلکہ اسلیے کہ اس سے کچھ (ایک بار دھونا) فرض ہے اور تین بار دھونا باعث فضیلت ہے۔ ——— نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایات بھی مروی جن سے ان (دوسرے گروہ) کا موقف ثابت ہوتا ہے کہ سر کے بعض حصے کا مسح فرض ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ آپ کے سر پر عمامہ مبارک تھا۔ آپ نے اس پر اور پیشانی پر مسح فرمایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً

يزيد بن هارون قال انا ابن عون عن عامر عن ابن المغيرة بن شعبة عن ابيه وابن عون عن ابن سيرين عن عمرو بن وهب عن المغيرة رفعه الى ابيه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فتوضأ للصلوة فمسح على عمامته وقد ذكر الناصية بشيء

مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے اپنے عمامہ مبارک اور کسی قدر پیشانی پر مسح فرمایا۔

ففي هذا الاثر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على بعض الرأس وهو الناصية وظهور الناصية دليل على ان بقية الرأس حكمه حكم ما ظهر منه لانه لو كان الحكم قد ثبت بالمسح على العمامة لكان كالمسح على الخفين فلم يكن الا وقد غيبت الرجلان فيهما ولو كان بعض الرجلين باديا لما اجزاه ان يغتسل ما ظهر منهما ويمسح على ما غاب منهما فجعل حكم ما غاب منهما مضمنا بحكم ما بدا منهما فلما وجب غسل الظاهر وجب غسل الباطن فكذلك الرأس لما وجب مسح ما ظهر منه ثبت انه لا يجوز مسح ما بطن منه ليكون حكم كله حكما واحدا كما كان حكم الرجلين اذا غيبت بعضها في الخفين حكما واحدا فلما اكتفى النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الاثر بمسح الناصية على مسح ما بقي من الرأس دل ذلك ان الفرض في مسح الرأس هو مقدار الناصية وان ما فعله فيما جاوز به الناصية فيما سوى ذلك من الآثار كان دليلا على الفضل لا على الوجوب حتى تستوي هذه

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے بعض حصے پر مسح فرمایا اور وہ پیشانی ہے پیشانی کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ باقی سر کا بھی وہی حکم ہے جو اس کے ظاہر کا حکم ہے کیونکہ اگر عمامہ پر مسح سے حکم ثابت ہو جاتا تو وہ موزوں پر مسح کی طرح ہوتا اور وہاں تو پاؤں پوشیدہ ہیں اگر پاؤں کا کچھ حصہ ظاہر ہوتا تو ان میں سے ظاہر کو دھونا اور پوشیدہ کا مسح کرنا کافی نہ ہوتا پس ان میں سے جو چھپا ہوا ہوتا، ظاہر کا حکم اس کو شامل ہوتا تو جب ظاہر کا دھونا واجب ہوتا تو پوشیدہ کا دھونا بھی واجب ہوتا اسی طرح سر کے سلسلے میں ہے کہ جب اس سے ظاہر کا مسح واجب ہوا تو ثابت ہوا کہ اس کا جو حصہ پوشیدہ ہے اس پر مسح جائز نہیں تاکہ اس تمام کا حکم ایک ہو جائے جیسا کہ پاؤں کا حکم ہے کہ جب ان میں سے بعض موزے میں پوشیدہ ہوں تو سب کا حکم ایک ہی ہے۔ پس جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت کے مطابق باقی سر کو چھوڑتے ہوئے صرف پیشانی کے مسح پر اکتفا کیا تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ سر کے مسح میں صرف پیشانی کا اندازہ فرض ہے اور آپ نے جو پیشانی سے زائد کا مسح فرمایا جیسا کہ دیگر روایات میں ہے تو وہ فضیلت پر دلیل ہے وجوب پر نہیں تاکہ تمام روایات برابر ہو جائیں۔ اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو یہ آثار کے طریقے پر اس باب کا حکم ہے۔

الْاٰثَارُ وَلَا يَتَضَادُّ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَ اَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْوُضُوْءَ يَجِبُ فِيْ اَعْضَاءٍ فَمِنْهَا مَا حُكْمُهٗ اَنْ يُّغْسَلَ وَمِنْهَا مَا حُكْمُهٗ اَنْ يُّمْسَحَ فَاَمَّا مَا حُكْمُهٗ اَنْ يُّغْسَلَ فَالْوَجْهُ وَالْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ فِيْ قَوْلِ مَا يُوْجِبُ غَسْلَهُمَا فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ مَا وَجَبَ غَسْلُهٗ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهٖ كُلِّهٖ وَلَا يُجْزِئُ غَسْلُ بَعْضِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ وَ كُلَّمَا كَانَ مَا وَجَبَ مَسْحُهٗ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ الرَّاْسُ فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهٗ اَنْ يُّمْسَحَ كُلُّهٗ كَمَا تُغْسَلُ تِلْكَ الْاَعْضَاءُ كُلُّهَا وَقَالَ اٰخَرُوْنَ يُمْسَحُ بَعْضُهٗ دُوْنَ بَعْضِهٖ فَنَظَرْنَا فِيْمَا حُكْمُهُ الْمَسْحُ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا حُكْمَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَقَالَ قَوْمٌ يُّمْسَحُ ظَاهِرُهُمَا وَبَاطِنُهُمَا وَ قَالَ اٰخَرُوْنَ يُمْسَحُ ظَاهِرُهُمَا دُوْنَ بَاطِنِهِمَا فَكُلٌّ قَدِ اتَّفَقَ اَنَّ فَرْضَ الْمَسْحِ فِيْ ذٰلِكَ هُوَ عَلٰى بَعْضِهِمَا دُوْنَ مَسْحِ كُلِّهِمَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ مَسْحِ الرَّاْسِ هُوَ عَلٰى بَعْضِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ قِيَاسًا وَ نَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اَبِيْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَ قَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ۔

اور غور و فکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں وضو چند اعضاء میں واجب ہے ان میں سے بعض کو دھونے کا حکم ہے اور بعض کے مسح کا، جن اعضاء کو دھونے کا حکم ہے وہ چہرہ، ہاتھ اور پاؤں ہیں۔ جن کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے، پس تمام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس عضو کو دھونا فرض ہے اسکے تمام کا دھونا ضروری ہے بعض کو دھونا اور بعض کو نہ دھونا جائز نہیں پس جب سَر کا مسح فرض ہے تو ایک قوم نے کہا سارے سَر کا مسح کیا جائے جیسے یہ اعضاء پورے پورے دھوئے جاتے ہیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا نہیں۔ صرف بعض کا مسح کیا جائے۔ پس ہم نے اس چیز کو دیکھا جس کا حکم مسح کرنا ہے کہ وہ کس طرح ہے تو ہم نے موزوں پر مسح کے مسئلہ کو دیکھا اس میں اختلاف ہے ایک قوم نے کہا کہ اس کے ظاہر و باطن پر مسح کیا جائے دوسرے نے کہا ظاہر پر کیا جائے باطن پر نہیں پس تمام اس بات پر متفق ہیں کہ اس میں بعض حصے کا مسح فرض ہے بعض کا نہیں۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ سر کا حکم بھی اسی طرح ہو کہ بعض کا فرض ہو، بعض کا نہ ہو۔ یہ اس پر قیاس ہے جو کچھ ہم نے (موزوں کے مسح کے بارے میں) بیان کیا یہ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس کی موافقت کرتی ہیں۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَمْسَحُ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ اِذَا تَوَضَّاَ۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ وضو کرتے وقت سر کے اگلے حصے پر مسح فرماتے تھے۔

باب حُكْمِ الْأُذُنَيْنِ فِي وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ

١٣٠- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ أَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا ذَكَرَ فِيْهِ ثُمَّ أَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَصَكَّ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ الثَّانِيَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَصَبَّهَا عَلٰى نَاصِيَتِهِ ثُمَّ أَرْسَلَهَا تَسْتَنُّ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا وَالْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُوْرَ أُذُنَيْهِ.

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْأَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْأَثَرِ فَقَالُوْا مَا أَقْبَلَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْوَجْهِ يُغْسَلُ مَعَ الْوَجْهِ وَمَا أَدْبَرَ مِنْهُمَا فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرَّأْسِ يُمْسَحُ مَعَ الرَّأْسِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ يُمْسَحُ مُقَدَّمُهُمَا وَمُؤَخَّرُهُمَا مَعَ الرَّأْسِ

باب: نماز کے وضو میں کانوں کا حکم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے پانی بہایا ہوا (غسل کیا ہوا) تھا آپ نے ایک پانی والا برتن منگوایا پھر فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہارے لیے اس طرح کا وضو نہ کروں جیسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ ہے کہ آپ نے دونوں ہاتھوں سے پانی کا لپ بھر کر چہرے پر ڈالا پھر دوسری اور تیسری بار بھی ایسے ہی کیا پھر دونوں انگوٹھے کانوں میں ڈالے، اس کے بعد داہنے ہاتھ سے ایک چلو پانی لے کر پیشانی پر بہایا اور اسے چہرے پر بہتے ہوئے چھوڑ دیا پھر دائیں ہاتھ کو کہنیوں تک تین بار دھویا بائیں کہنی کو اسی طرح دھویا پھر سر اور کانوں کے پچھلی طرف کا مسح فرمایا۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے اس روایت پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہیں کانوں کے سامنے کا حصہ چہرے کے حکم میں ہے اسے چہرے کے ساتھ دھویا جائے اور جو اس کا پچھلا حصہ ہے وہ سر کے حکم میں ہے سر کے ساتھ اس کا بھی مسح کیا جائے۔

اس مسئلے میں دوسرے لوگوں نے انکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کانوں کا سر سے تعلق ہے سر کیساتھ انکی اگلی اور

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا۔

پچھلی دونوں طرفوں کا مسح کیا جائے اس سلسلے میں انکی دلیل یہ ہے۔

١٣١ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ۔

حضرت شقیق بن سلمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے وضو کرتے ہوئے سر اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٣٢ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پس سر اور کانوں کا مسح فرمایا۔

١٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں ہم سے عبدالعزیز نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

١٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِيْكَرِبَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهٖ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِيْ مِنْهُ بَدَأَ وَمَسَحَ بِاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

حضرت عبدالرحمٰن بن میسرہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب سر کے مسح پر پہنچے تو آپ نے اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھیں پھر ان کو (پیچھے کی طرف) لے گئے کہ گدی تک پہنچ گئے پھر ان کو واپس لائے یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے آغاز کیا تھا۔ اور ایک مرتبہ کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

١٣٥ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَاُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا وَخَارِجَهُمَا۔

حضرت عبادہ بن تمیم انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے سر اور کانوں کے اندر اور باہر کا مسح فرمایا۔

۱۳۶ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الله بن معاذ قال ثنا ابي قال ثنا شعبة قال ثنا حبيب الانصاري قال ابن ابي داود وهو حبيب ابن زيد عن عباد بن تميم عن عبد الله بن زيد جد حبيب هذا قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بوضوء فدلك اذنيه حين مسحهما۔

حضرت حبیب بن زید، حضرت عبادہ بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ ابن زید سے جو ان (حضرت حبیب) کے جدامجد ہیں۔ روایت کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا تو آپ نے کانوں کا مسح کرتے وقت ان کو ملا۔

۱۳۷ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا ابو عوانة عن موسى بن ابي عائشة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رجلا اتى نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال كيف الطهور فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بماء فتوضأ فادخل اصبعيه السبابتين اذنيه فمسح بابهاميه ظاهر اذنيه وبالسبابتين باطن اذنيه۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا وضو کا کیا طریقہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا تو آپ نے شہادت کی انگلیوں کو کانوں میں ڈالتے ہوئے ان کے ظاہری حصے کا انگوٹھوں سے اور اندرونی حصے کا انگشت شہادت سے مسح فرمایا۔

۱۳۸ - حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا يحيى بن حسان قال ثنا حماد بن زيد عن سنان بن ربيعة عن شهر بن حوشب عن ابي امامة الباهلي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح اذنيه مع الرأس وقال الاذنان من الرأس۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو سر کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کیا اور فرمایا: کان سر سے ہیں۔

---

۱۳۹ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا محمد بن عجلان عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الربيع ابنة معوذ بن عفراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ عندها فمسح رأسه على مجاري الشعر ومسح صدغيه واذنيه ظاهرهما وباطنهما۔

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیعہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں وضو فرمایا تو آپ نے بالوں کے اُگنے کی جگہ پر سر کا مسح فرمایا: نیز کنپٹیوں اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

---

۱۴۰ - حدثنا ابراهيم بن منقذ العصفري

حضرت سعید بن ابوب فرماتے ہیں مجھ

قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَجْلَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

سے ابن عجلان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں مجھ سے بکر بن مضر نے ابن عجلان سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں ہم سے محمد بن عجلان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ ظَاهِرَ اُذُنَيْهِ وَبَاطِنَهُمَا۔

حضرت عبداللہ بن محمد، حضرت ربیع (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے وضو کرتے ہوئے کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت روح بن قاسم حضرت عبداللہ بن محمد سے وہ حضرت ربیع سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ حُكْمَ الْاُذُنَيْنِ مَا اَقْبَلَ مِنْهُمَا وَمَا اَدْبَرَ مِنَ الرَّاْسِ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ بِذٰلِكَ مَا لَمْ تَتَوَاتَرْ بِمَا خَالَفَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَةَ لَيْسَ لَهَا اَنْ تُغَطِّيَ وَجْهَهَا وَلَهَا اَنْ تُغَطِّيَ رَاْسَهَا وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ لَهَا اَنْ تُغَطِّيَ اُذُنَيْهَا ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں ان آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ کانوں کی اگلی پچھلی دونوں اطراف کا حکم بھی وہی ہے جو سر کا ہے اور اس سلسلے میں جس تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں اس کے خلاف سے متعلق اس قدر متواتر روایات نہیں ہیں آثار کے طریقے پر اس باب کی صورت یہ ہے۔

اور غور و فکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کرام کا اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ احرام والی عورت کو چہرہ ڈھانپنے کا حکم نہیں بلکہ وہ سر کو ڈھانپے گی اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ کانوں کے ظاہر و باطن

حكمهما حكم الرأس في المسح لا حكم الوجه. وحجة أخرى: إنا قد رأيناهم لم يختلفوا أن ما أدبر منهما يمسح مع الرأس، واختلفوا فيما أقبل منهما على ما ذكرنا، فنظرنا في ذلك فرأينا الأعضاء التي قد اتفقوا على فرضيتها في الوضوء هي الوجه واليدان والرجلان والرأس، فكان الوجه يغسل كله، وكذلك اليدان وكذلك الرجلان، ولم يكن حكم شيء من تلك الأعضاء خلاف حكم بقيته، بل جعل حكم كل عضو منها حكما واحدا، فجعل مغسولا كله أو ممسوحا كله، واتفقوا أن ما أدبر من الأذنين فحكمه المسح، فالنظر على ذلك أن يكون ما أقبل منهما كذلك، فأن يكون حكم الأذن كله حكما واحدا كما كان حكم سائر الأعضاء التي ذكرنا. فهذا وجه النظر في هذا الباب، وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله. وقد قال بذلك جماعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم.

١٤٥- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى قال ثنا هشيم عن حميد قال رأيت أنس بن مالك توضأ فمسح أذنيه ظاهرهما وباطنهما مع رأسه، وقال إن ابن مسعود كان يأمر بالأذنين.

١٤٦- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا ابن أبي مريم قال ثنا يحيى بن أيوب قال حدثني حميد فذكر مثله.

١٤٧- حدثنا علي بن أبي شيبة قال ثنا

کو ڈھانپ سکتی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسح کے سلسلے میں ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے چہرے والا حکم نہیں۔

دوسری دلیل: ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کا اس مسئلے میں خلاف نہیں کہ سر کے ساتھ کانوں کے پچھلے حصے کا مسح بھی کیا جائے ان کا اختلاف سامنے والے حصے میں ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

پس جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو ہم نے ان اعضاء کو دیکھا وضو میں جن کی فرضیت پر اتفاق ہے وہ چہرہ، ہاتھ، پاؤں اور سر ہے۔ چہرہ پورا دھویا جاتا ہے۔ یہی حال ہاتھوں اور پاؤں کا ہے ان اعضاء کے کسی ایک حصے کا حکم بقیہ عضو کے حکم کے خلاف نہیں بلکہ تمام عضو کے لیے ایک ہی حکم ہے یا تو سارے کا سارا دھویا جاتا ہے یا مکمل عضو کا مسح ہوتا ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ کانوں کے پچھلے حصے کا حکم مسح کرنا ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کے سامنے والے حصے کا بھی یہی حکم ہو اور مکمل کان کا ایک ہی حکم ہو، جیسا کہ باقی ان تمام اعضاء کا حکم ہے جن کا ہم نے ذکر کیا،

اس باب میں قیاس کے طریقے پر یہ حکم ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے یہی بات فرمائی ہے۔

حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے وضو فرمایا اور سر کے ساتھ کانوں کے ظاہر و باطن کا بھی مسح فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کانوں (کے مسح) کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حمید نے بیان فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو حمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت

يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَرَوٰى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الثَّانِي مِنْ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ عَمِلَ هُوَ بِذٰلِكَ وَتَرَكَ مَا حَدَّثَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ نَسْخَ مَا رَوٰى عَنْ عَلِيٍّ قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ فَامْسَحُوهُمَا۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا يَتَتَبَّعُ بِذٰلِكَ الْغُضُونَ۔

بَابُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِي وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے وضو فرمایا اور اپنے کانوں کے ظاہر و پوشیدہ کا مسح فرمایا۔

پس یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کی جسے ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا اور ان ہی سے حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے اس باب کی دوسری فصل میں ذکر کیا ہے پھر انھوں نے اس (دوسری روایت) پر عمل کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جو حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی اسے چھوڑ دیا پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کان، سر سے ہیں ان کا مسح کیا کرو۔

حضرت غیلان بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کان، سر سے ہیں۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرماتے تھے اور اسے (کانوں کی) جھریوں تک لے جاتے۔

باب ۹: نماز کے وضو میں پاؤں دھونے کی فرضیت

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز ظہر

مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِلنَّاسِ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ وَشَرِبَ فَضْلَهُ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هٰذَا يُكْرَهُ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ۔

اَلْقَوْلُ فِيْ ذٰلِكَ الْاَثَرِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا دَلِيْلٌ اَنَّ فَرْضَ الرِّجْلَيْنِ هُوَ الْمَسْحُ لِاَنَّ فِيْهِ اَنَّهُ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ الْمَسْحُ هُوَ غَسْلٌ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَسْحُهُ بِرِجْلِهِ اَيْضًا كَمَا۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ اَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِئْنَاهُ بِاِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَا اَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَصَكَّ بِهَا عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى وَالْيُسْرٰى كَذٰلِكَ۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

پڑھ کر لوگوں کے ساتھ مسجد کے صحن میں تشریف فرما ہوئے پھر پانی لایا گیا تو آپ نے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر سر اور پاؤں کا مسح فرمایا اور باقی ماندہ کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مکروہ ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسے کیا جیسے میں نے کیا ہے اور یہ اس آدمی کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو۔

اس روایت پر کلام

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ پاؤں کا مسح فرض ہے کیونکہ اس میں تو یہ ہے کہ آپ نے اپنے چہرے کا مسح فرمایا اور یہ مسح درحقیقت دھونا تھا تو اس بات کا احتمال ہے کہ پاؤں کا مسح بھی اسی طرح ہو۔ (یعنی دھونا)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے آپ نے پانی بہایا ہوا تھا (غسل کیا ہوا تھا) آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو ہم ایک برتن لائے آپ نے فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہارے سامنے وضو نہ کروں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر طویل حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس کے بعد انہوں نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ایک لپ پانی لیا اور اسے دائیں پاؤں پر اور پھر اسی طرح بائیں پاؤں پر ڈالا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ نے لپ

تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مِلْءَ كَفِّهٖ مَاءً فَرَشَّ بِهٖ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ۔

پھر پانی لے کر پاؤں پر چھڑکا اور آپ نعلین مبارک پہنے ہوئے تھے۔

۱۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمِ أَحَقَّ مِنْ ظَاهِرِهٖ۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا اور قدم کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے ہوئے فرمایا اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو قدم کے ظاہر کی نسبت اندرونی حصہ اس سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللَّهَبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ وَنَعْلَاهُ فِيْ قَدَمَيْهِ مَسَحَ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهِ بِيَدَيْهِ وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب وضو فرماتے اور آپ کی نعلین مبارک پاؤں میں ہوتیں تو ہاتھوں سے قدموں کے ظاہر کا مسح کرتے اور فرماتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى ابْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ حَتّٰى قَالَ إِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد حدیث ذکر کی یہاں تک کہ فرمایا تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وضو مکمل کرے پس اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے سر کا مسح کرے اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوئے۔

۱۵۷ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور قدموں پر مسح فرمایا اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

وَاِنَّ عُرْوَةَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا هٰكَذَا حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ يُمْسَحَانِ كَمَا يُمْسَحُ الرَّأْسُ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُغْسَلَانِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے یہی موقف اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ پاؤں کا حکم مسح کرنا ہے جیسا کہ سر کا مسح کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا نہیں بلکہ ان کو دھویا جائے انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۱۵۸- بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَوْ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الرَّحْبَةَ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهٖ اِيْتِنِيْ بِطَهُوْرٍ فَاَتَاهُ بِمَاءٍ وَّطَسْتٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ (استنجا کرنے کے بعد) صحن میں داخل ہوئے پھر غلام سے فرمایا وضو کے لیے پانی لاؤ وہ پانی اور ایک طشت لایا آپ نے وضو فرمایا اور پاؤں تین تین بار دھوئے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح تھا۔

۱۵۹- حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابوحیہ ودائعی بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے ان سے ابواسحٰق نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک بن عرفطہ فرماتے ہیں میں نے عبد خیر سے سنا انھوں نے فرمایا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا پھر اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ

حضرت معاویہ بن عبیداللہ بن جعفر حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے وضو فرمایا۔ تو پاؤں کو تین بار دھویا اور فرمایا میں

بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ هٰكَذَا۔

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران نے ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۴- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ دَارَةَ بَيْتَهٗ فَسَمِعَنِيْ وَاَنَا اُمَضْمِضُ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى وُضُوْئِيْ۔

حضرت محمد بن عبداللہ بن ابی مریم فرماتے ہیں میں حضرت زید بن دارہ کے گھر ان کے پاس گیا تو انھوں نے مجھے حدیث سنائی میں کلی کر رہا تھا۔ انھوں نے مجھے فرمایا اے ابو محمد! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں فرمایا کیا میں تجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی خبر نہ دوں۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں۔ فرمایا میں نے حضرت عثمان بن عفان کو وضو کرنے کی جگہ دیکھا آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا پھر تین تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو کیا اور تین تین بار پاؤں کو دھویا پھر فرمایا جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ کا وضو دیکھنا چاہتا ہو وہ میرا وضو دیکھ لے۔

۱۶۵- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانٍ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ لَوْ قُلْتُ اِنَّ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتُ۔

حضرت حمران بن ابان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا تو پاؤں کو تین تین بار دھویا اور فرمایا اگر میں کہوں کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے تو میں سچ کہنے والا ہوں گا۔

۱۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

حضرت مستورد بن شداد قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ چھوٹی انگلی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان مل رہے تھے۔ اور یہ صرف دھونے میں ہوتا ہے۔

الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْقُرَشِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْلُكُ بِخِنْصَرِهٖ مَا بَيْنَ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ وَهٰذَا لَا يَكُوْنُ اِلَّا فِي الْغَسْلِ لِاَنَّ الْمَسْحَ لَا يَبْلُغُ فِيْهِ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى ظُهُوْرِ الْقَدَمَيْنِ خَاصَّةً۔

کیونکہ مسح وہاں تک نہیں پہنچتا۔ وہ خاص طور پر پاؤں کی پیٹھ پر ہوتا ہے۔

۱۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا۔

حضرت عمرو بن عبید اللہ بن ابی رافع اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے پاؤں کو تین بار دھویا۔

۱۶۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنَا فَيَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور نماز کے لیے وضو فرماتے تو اپنے پاؤں مبارک تین تین بار دھوتے۔

۱۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَوَضَّأَ قَدَمَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو تین بار کلی کی ناک میں پانی چڑھایا چہرے کو تین بار دھویا بازوؤں کو تین بار دھویا، سر کا مسح کیا اور پاؤں کا وضو کیا (دھویا)۔

۱۷۰ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر سوال کیا وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے پانی طلب فرمایا اور

وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ كَيْفَ الطُّهُورُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ۔

تین تین بار وضو فرمایا سر کا مسح کیا اور پاؤں کو دھو کر فرمایا وضو اس طرح ہے پس جس نے اس سے زیادہ یا کم کیا اس نے گناہ اور ظلم کیا۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ وَابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ ہمیں دکھا سکتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو فرماتے تھے۔ تو انھوں نے پانی منگوایا وضو کیا اور پاؤں دھوئے۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا جُبَيْرٍ الْكِنْدِيَّ قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِوَضُوءٍ فَقَالَ تَوَضَّأْ يَا أَبَا جُبَيْرٍ فَبَدَأَ بِفِيهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَأْ بِفِيكَ فَإِنَّ الْكَافِرَ يَبْدَأُ بِفِيهِ وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو جبیر کندی (رضی اللہ عنہم) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے لیے وضو کا پانی لانے کا حکم فرمایا پھر فرمایا اے ابو جبیر! وضو کرو۔ انھوں نے منہ سے ابتداء کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اپنے منہ سے ابتداء نہ کرو کیونکہ منہ سے ابتداء کافر کرتے ہیں پھر حضور علیہ السلام نے پانی منگوا کر تین تین بار وضو فرمایا سر کا مسح کیا اور پاؤں مبارک دھوئے۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَهْدٌ فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ۔

حضرت لیث بن سعد نے حضرت معاویہ سے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کی۔

حضرت فہد (راوی) فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن صالح سے ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت معاویہ بن صالح سے سنا ہے۔

فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ فِي وُضُوئِهِ لِلصَّلٰوةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا

یہ روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ آپ نے نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں مبارک کو دھویا۔ آپ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو

مَا يَدُلُّ اَنَّ حُكْمَهُمَا الْغَسْلُ فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ ـ

١٧٤ ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْ اِلَيْهَا رِجْلَاهُ ـ

١٧٥ ـ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّاُ فَيَغْسِلُ سَائِرَ رِجْلَيْهِ اِلَّا خَرَجَ مَعَ قَطْرِ الْمَاءِ كُلُّ سَيِّئَةٍ مَشٰى بِهِمَا اِلَيْهَا ـ

١٧٦ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا اُذَكِّرُكُمْ حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجًا وَّاَفْرَادًا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيَغْسِلُ وَجْهَهٗ حَتّٰى يَسِيْلَ الْمَاءُ عَلٰى ذَقْنِهٖ ثُمَّ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى يَسِيْلَ الْمَاءُ عَلٰى مِرْفَقَيْهِ وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ حَتّٰى يَسِيْلَ الْمَاءُ مِنْ قِبَلِ

اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کا حکم، دھونا ہے اس سلسلے میں مروی روایات سے یہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان یا (فرمایا) مؤمن بندہ وضو کرتا ہے پس وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھ سے دیکھا اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جنہیں اس نے ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے کیا نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف وہ اپنے پاؤں سے چل کر گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان وضو کرتے ہوئے پاؤں مکمل طور پر دھوئے تو پانی کے قطروں کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جس کی طرف وہ ان (قدموں) کے ساتھ چلا۔

حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تمہیں کیا معلوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ بات بیان فرمائی کہ جو بندہ اچھی طرح وضو کرے پس اپنے چہرے کو اچھی طرح دھوئے یہاں تک کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہہ جائے پھر بازو دھوئے حتیٰ کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہہ جائے اور پاؤں دھوئے یہاں تک کہ پانی ٹخنوں کی طرف جاری ہو جائے پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہ معاف

كَعْبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهٖ

فرما دیتا ہے۔

١٧٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن خشیش بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالولید نے اور ان سے قیس نے بیان کیا پھر اپنی سند کے ساتھ اسکی مثل ذکر کیا۔

١٧٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ بِطَهُوْرِهٖ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهٖ وَاَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ اَطْرَافِ اَنَامِلِهٖ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ بُطُوْنِ قَدَمَيْهِ۔

حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں حضرت شرحبیل بن سمط نے فرمایا ہم سے کون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے گا تو حضرت عمرو بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے فرمایا جب کوئی شخص وضو کے لیے پانی منگا کر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے اور داڑھی کے کناروں سے گناہ گر جاتے ہیں جب ہاتھ دھوتا ہے تو پوروں کے کناروں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو بالوں کے کناروں سے گناہ اتر جاتے ہیں۔ جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو قدموں کے نچلے حصے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

١٧٩- حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ وَاَبِيْ يَحْيٰى وَاَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوْءُ قَالَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَغَسَلْتَ يَدَيْكَ ثَلٰثًا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ اَظْفَارِكَ وَاَنَامِلِكَ فَاِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ فِيْ مَنْخَرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَذِرَاعَيْكَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھوں کو تین بار دھوئے تیرے گناہ ناخنوں اور پوروں کے درمیان سے نکل جائیں گے جب تو کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے۔ چہرہ اور بازو کہنیوں تک (سمیت) دھوئے اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے تو تو نے اپنے عام گناہوں سے غسل کر لیا۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ الرِّجْلَيْنِ فَرْضُهُمَا الْغَسْلُ لِاَنَّ فَرْضَهُمَا لَوْ كَانَ هُوَ الْمَسْحُ لَمْ يَكُنْ فِيْ غَسْلِهِمَا ثَوَابٌ اَلَا تَرٰى اَنَّ الرَّاْسَ الَّذِيْ فَرْضُهُ الْمَسْحُ ثَوَابٌ فِيْ غَسْلِهِ فَلَمَّا كَانَ فِيْ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ ثَوَابٌ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ فَرْضَهُمَا هُوَ الْغَسْلُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

یہ روایات بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے کیونکہ اگر ان کا مسح فرض ہوتا تو دھونے پر ثواب نہ ملتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ سر کے جتنے حصے کا مسح فرض ہے اس کے دھونے پر ثواب نہیں ملتا تو جب پاؤں کے دھونے پر ثواب ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا دھونا ہی فرض ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں بھی روایات آئی ہیں۔

۱۸۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَدَمِ رَجُلٍ لُمْعَةً لَمْ يَغْسِلْهَا فَقَالَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاؤں میں کچھ حصہ خشک دیکھا اس نے دھویا نہیں تھا تو آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

۱۸۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے وضو مکمل کیا کرو۔

۱۸۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا سَالِمٌ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُنَادِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت مہری کے غلام حضرت سالم فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو آواز دے رہی تھیں کہ وضو مکمل کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

۱۸۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت مقبری حضرت ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمارہی تھیں۔ آگے اس

عَنْهَا تَقُوْلُ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ سَالِمٍ الدَّوْسِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْزُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ اَنَا اَبُوالْاَسْوَدِ اَنَّ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا

کی مثل روایت ہے۔

حضرت یحییٰ بن کثیر نے حضرت سالم دوسی سے انھوں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں کہ ان سے شداد بن ہاد کے غلام عبداللہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ وہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان کے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر (رضی اللہ عنہا) تھے پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابوالقاسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے (جہنم کی) آگ سے خرابی ہے۔

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پاؤں کی ایڑیوں اور تلووں کے لیے نار جہنم سے خرابی ہے۔

حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے

اللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء سے سُنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اس کی مثل ذکر فرمایا۔

۱۹۱- **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے نار جہنم سے خرابی ہے۔

۱۹۲- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَوْمًا تَوَضَّئُوا وَكَأَنَّهُمْ تَرَكُوا مِنْ أَرْجُلِهِمْ شَيْئًا فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ

حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا گویا انھوں نے پاؤں کا کچھ حصہ (دھوئے بغیر) چھوڑ دیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے وضو مکمل کیا کرو۔

۱۹۳- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَى عَلَى مَاءٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَتَقَدَّمَ أُنَاسٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَقَدْ تَوَضَّئُوا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا مَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک پانی پر تشریف لائے اور عصر کا وقت ہو گیا کچھ لوگ آگے بڑھ گئے تھے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ وضو کر چکے تھے اور ان کی ایڑیاں (خشک رہنے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں ان کو پانی نہیں پہنچا تھا (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔ وضو پورا کیا کرو۔

۱۹۴- **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کچھ پیچھے رہ گئے تھے۔ جب آپ ہم تک پہنچے تو نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا ہم وضو کرتے ہوئے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفْرَۃٍ سَافَرْنَاھَا فَاَدْرَکَنَا وَقَدْ اَرْھَقَتْنَا صَلٰوۃُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلٰی اَرْجُلِنَا فَنَادٰی بِلَالٌ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔

۱۹۵- **حَدَّثَنَا** اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَکَرَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَمْرٍو اَنَّھُمْ کَانُوْا یَمْسَحُوْنَ حَتّٰی اَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَخَوَّفَھُمْ فَقَالَ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ حُکْمَ الْمَسْحِ الَّذِیْ کَانُوْا یَفْعَلُوْنَہٗ قَدْ نَسَخَہٗ مَا تَاَخَّرَ عَنْہُ مِمَّا ذَکَرْنَا **فَھٰذَا** حُکْمُ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** وَجْھُہٗ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ ذَکَرْنَا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِمَنْ غَسَلَ رِجْلَیْہِ فِیْ وُضُوْئِہٖ مِنَ الثَّوَابِ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّھُمَا مِمَّا یُغْسَلُ وَاَنَّھُمَا لَیْسَتَا کَالرَّاْسِ الَّذِیْ یُمْسَحُ وَغَاسِلُہٗ لَا ثَوَابَ لَہٗ فِیْ غَسْلِہٖ وَھٰذَا الَّذِیْ تَثْبُتُ بِھٰذِہِ الْاٰثَارُ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ۔

تَاْوِیْلُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اَلْاٰیَۃَ

وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاَرْجُلَکُمْ فَاَضَافَہٗ قَوْمٌ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ قَصْدًا عَلٰی مَعْنًی وَ

اپنے پاؤں پر مسح کر رہے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو تین بار آواز دی ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ وہ (صحابہ کرام) پاؤں کا مسح کیا کرتے تھے حتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وضو مکمل کرنے کا حکم دیا اور ڈراتے ہوئے فرمایا کہ ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم سے خرابی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو مسح وہ کرتے تھے اس کے حکم کو بعد والے حکم نے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے منسوخ کر دیا۔ —— یہ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان ہے۔ —— لیکن غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم نے اس باب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس کا ثواب ذکر کیا ہے جو وضو میں پاؤں دھونے والے کے لیے ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ ان اعضاء میں سے ہے جن کو دھویا جاتا ہے یہ سر کی طرح نہیں ہیں جس کا مسح کیا جاتا ہے اور دھونے والے کے لیے دھونے میں کوئی ثواب نہیں، ان آثار سے ثابت ہونے والا یہ مسئلہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام ابومحمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

آیتِ کریمہ کا مفہوم

اللہ تعالیٰ کے قول "وَاَرْجُلَکُمْ" کی تاویل میں لوگوں کا اختلاف ہے ایک قوم نے اس کی اضافت ... "وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ" کی طرف کرتے ہوئے "وَامْسَحُوْا

امسحوا برؤسكم وارجلكم وأما قوم إلى قوله تعالى فاغسلوا وجوهكم وايديكم إلى المرافق فقرؤا وارجلكم نسقا على قوله فاغسلوا وجوهكم واغسلوا ايديكم واغسلوا ارجلكم على الاعمار والنسق وقد اختلف في ذلك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن دونهم فمما روي عنهم في ذلك۔

برؤسكم وارجلكم کو ایک معنیٰ میں منحصر کیا ہے جب کہ دوسری قوم نے "فاغسلوا وجوهكم وايديكم إلى المرافق" کی طرف منسوب کرتے "وارجلكم" (نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔

اس بارے میں صحابہ کرام اور دوسرے حضرات کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان سے جو کچھ مروی ہے وہ یہ ہے۔

۱۹۶۔ ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو داؤد عن قيس عن عاصم عن زر ان عبد الله بن مسعود قرأ وارجلكم بالفتح۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے "وارجلکم" فتح کے ساتھ پڑھا ہے۔

۱۹۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب بن إسحق قال ثنا عبد الوارث بن سعيد ووهيب بن خالد عن خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس انه قرأها كذلك۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

۱۹۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب قال ثنا عبد الوارث عن علي بن زيد عن يوسف بن مهران عن ابن عباس مثله۔

حضرت یوسف بن مہران حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۹۹۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا سعيد بن منصور قال سمعت هشاما يقول انا خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس انه قرأها كذلك وقال عاد إلى الغسل۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے اسی طرح پڑھا اور فرمایا یہ قرأت دھونے کی طرف لوٹتی ہے۔

۲۰۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب قال ثنا حماد بن سلمة عن قيس عن مجاهد قال رجع القراءة إلى

حضرت قیس، حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ قرأت قرآن دھونے کی طرف لوٹتی ہے اور آپ نے نصب کے

الْغَسْلِ وَقَرَأَ وَاَرْجُلَكُمْ وَنَصَبَهَا۔

ساتھ "وَاَرْجُلَكُمْ" پڑھا۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان فرمایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان بن عیینہ، بواسطہ ہشام بن عروہ ان کے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو التیاح، حضرت شہر بن حوشب سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِالْمَسْحِ وَالسُّنَّةُ بِالْغَسْلِ۔

حضرت عاصم، حضرت شعبی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا قرآن (پاؤں کے) مسح کے ساتھ اترا اور سنت دھونے کے ساتھ وارد ہے۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الْاَعْرَجُ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ قَرَاَهَا وَاَرْجُلِكُمْ خَفَضَهَا۔

حضرت حمید اعرج، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے جر کے ساتھ "وَاَرْجُلِكُمْ" پڑھا۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ قَرَاَهَا كَذٰلِكَ۔

حضرت قرہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَغْسِلُوْنَ فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ پاؤں دھوتے تھے اس سلسلے میں مروی روایات یہ ہیں۔

۲۰۷۔ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ اَكَانَ عُمَرُ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ كَانَ يَغْسِلُهُمَا غَسْلًا۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، میں نے حضرت اسود سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاؤں دھوتے تھے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں" وہ انھیں خوب دھوتے تھے۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَوَضَّأَ عُمَرُ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

نے وضو فرمایا تو پاؤں کو دھویا۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ رَبِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تین تین بار پاؤں دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ الْجِيْزِيِّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مَرَّةً وَّكَانَ اِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَادَ اَنْ يَّبْلُغَ نِصْفَ الْعَضُدِ وَرِجْلَيْهِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَقُلْتُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اُرِيْدُ اَنْ اُطِيْلَ غُرَّتِيْ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِيْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَلَا يَاْتِيْ اَحَدٌ مِّنَ الْاُمَمِ كَذٰلِكَ۔

حضرت ابن محمد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک بار (اعضاء دھوتے ہوئے) وضو فرماتے جب ہاتھ دھوتے تو قریب ہوتا کہ بازو کے نصف تک پہنچ جائیں اور جب پاؤں دھوتے تو نصف پنڈلی تک پہنچنے کے قریب ہوتے، میں نے اس سلسلے میں ان سے بات کی فرمایا میں چمک بڑھانا چاہتا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت قیامت کے دن اس طرح آئے گی کہ وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے دوسری کوئی امت اس طرح نہیں آئیگی۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ ذُكِرَ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ غَسْلًا وَاَنَا اَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ سَكْبًا۔

حضرت ابوالبشر، حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس پاؤں پر مسح کا ذکر گیا تو فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پاؤں کو خوب دھوتے تھے اور میں آپ پر پانی بہاتا۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالبشر، حضرت مجاہد سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ اِذَا تَوَضَّأَ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب وضو کرتے تو پاؤں کو دھوتے۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ

حضرت عبدالملک فرماتے ہیں میں نے

بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَبَلَغَكَ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ لَا.

حضرت عطاء سے پوچھا کیا کسی صحابی سے آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ انھوں نے پاؤں پر مسح کیا، فرمایا نہیں۔

وَقَدْ زَعَمَ زَاعِمٌ أَنَّ النَّظَرَ يُوجِبُ مَسْحَ الْقَدَمَيْنِ فِي وُضُوءِ الصَّلَاةِ قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ حُكْمَهُمَا بِحُكْمِ الرَّأْسِ أَشْبَهَ لِأَنِّي رَأَيْتُ الرَّجُلَ إِذَا عَدِمَ الْمَاءَ فَصَارَ فَرْضُهُ التَّيَمُّمَ يَمَّمَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَلَا يُيَمِّمُ رَأْسَهُ وَلَا رِجْلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ عَدَمُ الْمَاءِ يُسْقِطُ فَرْضَ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِلَى فَرْضٍ آخَرَ وَهُوَ التَّيَمُّمُ وَيُسْقِطُ فَرْضَ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ لَا إِلَى فَرْضٍ ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ حُكْمَ الرِّجْلَيْنِ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ كَحُكْمِ الرَّأْسِ لَا كَحُكْمِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَكُونُ فَرْضُهَا الْغَسْلَ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ ثُمَّ يَسْقُطُ ذَلِكَ الْفَرْضُ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى فَرْضٍ مِنْ ذَلِكَ الْجُنُبُ عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ سَائِرَ بَدَنِهِ بِالْمَاءِ فِي حَالِ وُجُودِهِ وَإِنْ عَدِمَ الْمَاءَ وَجَبَ عَلَيْهِ التَّيَمُّمُ فِي وَجْهِهِ وَيَدَيْهِ فَأُسْقِطَ فَرْضُ حُكْمِ سَائِرِ بَدَنِهِ بَعْدَ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لَا إِلَى بَدَلٍ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِدَلِيلٍ أَنَّ مَا سَقَطَ فَرْضُهُ مِنْ ذَلِكَ لَا إِلَى بَدَلٍ كَانَ فَرْضُهُ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَكَذَلِكَ أَيْضًا لَا يَكُونُ سُقُوطُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى بَدَلٍ بِدَلِيلٍ أَنَّ حُكْمَهُمَا كَانَ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَبَطَلَتْ بِذَلِكَ عِلَّةُ الْمُخَالِفِ إِذْ كَانَ قَدْ لَزِمَهُ فِي قَوْلِهِ مِثْلُ مَا أَلْزَمَهُ.

کسی گمان کرنے والے کا خیال ہے کہ غور و فکر سے معلوم ہوتا ہے (نماز کے وضو میں) پاؤں پر مسح کرنا واجب ہے وہ کہتا ہے میں نے دیکھا کہ ان کا حکم سر کے حکم سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں جب کسی شخص کے پاس پانی نہ ہو تو اس پر تیمم فرض ہے وہ اپنے چہرے اور ہاتھ کا تیمم (مسح) کرتا ہے۔ سر اور پاؤں کا تیمم نہیں کرتا۔ پس جب پانی کا نہ ہونا چہرے اور ہاتھوں کے دھونے کی فرضیت کو دوسرے فرض کی طرف ساقط کر دیتا ہے اور وہ تیمم ہے جبکہ سر اور پاؤں کے فرض (دھونے) کو کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں کرتا تو اس سے ثابت ہوا کہ پانی کی موجودگی میں پاؤں کا حکم سر کے حکم جیسا ہے، چہرے اور ہاتھوں کی طرح نہیں۔

اس کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں پانی کی موجودگی میں بعض اشیاء کا دھونا فرض ہوتا ہے پھر پانی نہ ہونے کی صورت میں یہ فرض کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں ہوتا۔ اسی سے جنبی ہے اس پر لازم ہے کہ پانی کی موجودگی میں تمام بدن کو دھوئے اور جب پانی نہ ہو تو اس پر (صرف) چہرے اور ہاتھوں کا تیمم واجب ہوتا ہے تو چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ باقی تمام بدن کے حکم کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن کسی بدل کی طرف نہیں، پس یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ جس کی فرضیت کسی بدل کی طرف ساقط نہ ہو تو پانی کی موجودگی میں اس کا مسح فرض ہوتا ہے۔ اسی طرح پانی نہ ملنے کی صورت میں پاؤں (کے دھونے) کی فرضیت کا کسی بدل کی طرف ساقط نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ پانی کی موجودگی میں ان کا حکم مسح تھا۔ اس سے مخالف کی علت باطل ہو گئی کیونکہ اس نے اپنے قول سے جو کچھ مخالف پر لازم کیا تھا وہ خود اس پر لازم ہو گیا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ هَلْ يَجِبُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اَمْ لَا

۲۱۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ الْفَتْحُ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ.

۲۱۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَضَعْتَ شَيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمَدًا فَعَلْتُهٗ يَا عُمَرُ.

۲۱۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ.

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْحَاضِرِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَكَانَ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا

باب: کیا ہر نماز کے لیے وضو فرض ہے یا نہ

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے جب فتح مکہ کا دن تھا تو آپ نے ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھیں۔

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو کے ساتھ پانچ نمازیں پڑھیں اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کام کیا جو پہلے نہیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

حضرت سلیمان اپنے والد سے (رضی اللہ عنہما) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم کا خیال ہے کہ مقیم لوگوں پر ہر نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے لیکن اس معاملے میں اکثر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا وضو صرف بے وضو ہونے والے پر واجب ہے اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت ان کے مسلک کے

ذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ.

٢١٨ - فَاحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ سَمْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ فَقُرِّبَتْ لَهُمْ شَاةٌ مُصَلِّيَةٌ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ حَانَتِ الظُّهْرُ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى فَضْلِ طَعَامِهِ فَاَكَلَ ثُمَّ حَانَتِ الْعَصْرُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْئِهِ الَّذِيْ كَانَ فِيْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ وُضُوْءُهُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَلٰى مَا رَوٰى ابْنُ بُرَيْدَةَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْتِمَاسِ الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ فِيْ هٰذَا مِنْ فَضْلٍ فَيُلْتَمَسَ قِيْلَ لَهُ نَعَمْ.

٢١٩ - قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الظُّهْرَ فَانْصَرَفَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْ دَارِهِ فَانْصَرَفْتُ مَعَهُ حَتّٰى اِذَا نُوْدِيَ بِالْعَصْرِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَجْلِسِهِ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتّٰى اِذَا نُوْدِيَ بِالْمَغْرِبِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ لَهُ اَيُّ شَيْءٍ هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ وَقَدْ فَطِنْتَ لِهٰذَا مِنِّيْ لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ اِنْ كَانَ لَكَافِيْ وُضُوْئِيْ

موافق ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے گھر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ اس نے ان کے سامنے ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی۔ پس آپ نے اور ہم نے اسے کھایا۔ پھر ظہر کا وقت ہوگیا تو آپ نے وضو کر کے ظہر کی نماز پڑھی، پھر باقی کھانے کی طرف لوٹے اس سے تناول فرمایا پھر عصر کا وقت ہوگیا تو آپ نے نماز پڑھی لیکن (نیا) وضو نہیں کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ظہر اور عصر اسی ایک وضو سے پڑھی جو ظہر کے وقت کیا تھا اور جائز ہے کہ آپ کا ہر نماز کے لیے وضو کرنا جیسا کہ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے طلب فضیلت کے لیے ہو وجوب کے لیے نہ ہو۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ کیا اس میں کوئی فضیلت ہے جسے طلب کیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا ہاں!

حضرت ابوغطیف ہذلی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر وہ اپنے گھر کی مجلس میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ جب عصر کے لیے اذان ہوئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کر کے تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر اپنی نشست گاہ کی طرف تشریف لے آئے میں بھی ساتھ ہی لوٹا۔ حتیٰ کہ مغرب کے لیے اذان ہوگئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کیا ہے ہر نماز کے لیے وضو؟ انہوں نے فرمایا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ سنت (مؤکدہ) نہیں مجھے صبح کی نماز کا وضو تمام نمازوں کے لیے کافی ہے جب تک میں بے وضو نہ ہو جاؤں۔ لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ صَلَوَاتٍ كُلَّهَا مَا لَمْ أُحْدِثْ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِذٰلِكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَفِيْ ذٰلِكَ رَغِبْتُ يَا ابْنَ أَخِيْ۔

فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَعَلَ مَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ بُرَيْدَةَ لِإِصَابَةِ هٰذَا الْفَضْلِ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ وَقَدْ رَوٰى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوۃٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ۔

فَهٰذَا أَنَسٌ قَدْ عَلِمَ حُكْمَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ فَرْضًا عَلٰى غَيْرِهٖ وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ وَاجِبٌ ثُمَّ نُسِخَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِّنَ الْآثَارِ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

۲۲۱۔ فَإِذَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ أَرَأَيْتَ تَوَضِّيَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوۃٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ قَالَ ثَنَّتْهُ أَسْمَاءُ ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ

سے سُنا آپ نے فرمایا جس نے حالتِ طہارت میں وضو کیا اس کے لیے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں ۔ تو اے بھتیجے! میں نے اس بات کی خواہش کی ہے ۔

لہٰذا جائز ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل جو حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس فضیلت کو پانے کے لیے ہو اس لیے نہیں کہ یہ آپ پر واجب تھا ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس بات پر حدیث مروی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ۔

حضرت عمرو بن عامر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا آپ نے اس سے وضو فرمایا ۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں ۔ انھوں نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا اور "آپ لوگ" ؟ فرمایا ہم ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے ہیں ۔

یہ ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کا حکم جانتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور انھوں نے اسے ہر نماز کے لیے فرض نہیں سمجھا ۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ اس وقت واجب تھا پھر منسوخ ہو گیا اس سلسلے میں ہم نے غور کیا کہ ہمیں کچھ روایات مل سکتی ہیں جو اس معنیٰ پر دلالت کرتی ہوں (تو وہ روایات یہ ہیں) :۔

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے عام اس سے کہ باوضو ہوں یا بے وضو ؟ انھوں نے فرمایا : حضرت زید بن خطاب کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِکُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا کَانَ اَوْ غَیْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْهِ اُمِرَ بِالسِّوَاکِ لِکُلِّ صَلٰوةٍ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَرٰی اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰی ذٰلِکَ فَکَانَ لَا یَدَعُ الْوُضُوْءَ لِکُلِّ صَلٰوةٍ.

کے لیے وضو کا حکم دیا گیا۔ با وضو ہوں یا بے وضو، جب آپ کے لیے یہ مشکل ہو گیا تو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اندر اس کی طاقت دیکھتے ہیں پس ہر نماز کے لیے وضو کرنا نہیں چھوڑتے تھے۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِکُلِّ صَلٰوةٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِکَ فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّ الْوُضُوْءَ یُجْزِیْ مَا لَمْ یَکُنِ الْحَدَثُ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِیْجَابُ السِّوَاکِ لِکُلِّ صَلٰوةٍ فَکَیْفَ لَا تُوْجِبُوْنَ ذٰلِکَ وَتَعْمَلُوْنَ بِکُلِّ الْحَدِیْثِ اِذْ کُنْتُمْ قَدْ عَمِلْتُمْ بِبَعْضِهٖ قِیْلَ لَهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُصَّ بِالسِّوَاکِ لِکُلِّ صَلٰوةٍ دُوْنَ اُمَّتِهٖ وَیَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنُوْا هُمْ وَهُوَ فِیْ ذٰلِکَ سَوَاءً وَلَیْسَ یُوْصَلُ اِلٰی حَقِیْقَةِ ذٰلِکَ اِلَّا بِالتَّوْقِیْفِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِکَ هَلْ نَجِدُ فِیْهِ شَیْئًا یَدُلُّنَا عَلٰی شَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ.

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا گیا پھر یہ منسوخ ہو گیا پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جب تک آدمی بے وضو نہ ہو، (پہلا) وضو کافی ہے۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ اس حدیث میں ہر نماز کے لیے مسواک کے واجب ہونے کا ذکر ہے تو تم کیسے اسکو واجب نہیں سمجھتے حالانکہ تم مکمل حدیث پر عمل کرتے ہو جبکہ تم اس کے بعض پر عمل کر چکے ہو۔

جواب: اس سے کہا جائے گا کہ ممکن ہے مسواک کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہو امت کو نہ دیا گیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اور وہ (امتی) اس سلسلے میں برابر ہوں۔ اس بات کی حقیقت تک پہنچنا اس وقت ممکن نہیں جب تک واقفیت حاصل نہ کی جائے۔ پس ہم نے اس پر غور کیا کہ کیا ہم اس سلسلے میں کچھ پاتے ہیں جو ہماری راہنمائی کرے۔

۲۲۲- فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ یَسَارٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۲۲۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل

أبي ليلى قال ثنا أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم مثل ذلك.

بیان کیا۔

٢٢٤ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الله بن خلف العماني قال ثنا هشام بن حسان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت نافع حضرت عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قال أبو جعفر هذا حديث غريب ما كتبناه إلا عن ابن مرزوق.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اسے ہم نے صرف ابن مرزوق سے نقل کیا ہے۔

٢٢٥ - حدثنا علي بن معبد قال ثنا يعقوب بن إبراهيم قال ثنا أبي عن ابن إسحق عن محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن زيد بن خالد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٢٦ - حدثنا علي بن معبد قال ثنا يعقوب قال ثنا أبي عن ابن إسحق قال حدثني سعيد المقبري عن عطاء مولى أم حبيبة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت ام حبیبہ کے غلام حضرت عطاء رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٢٧ - حدثنا يونس وابن أبي عقيل قالا أنا ابن وهب قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك مع كل صلوة.

حضرت حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

٢٢٨ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

حضرت حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ.

۲۲۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ جانتا تو انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

۲۳۰ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہا) سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۳۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ مِثْلَهُ.

حضرت ابوالزناد حضرت اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

فَثَبَتَ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ إِنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِذٰلِكَ وَإِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ فِي ارْتِفَاعِ ذٰلِكَ عَنْهُمْ وَهُوَ الْمَجْعُولُ بَدَلًا مِنَ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ وَلَا أُمِرُوا بِهِ وَإِنَّ الْمَأْمُورَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَهُمْ وَإِنَّ حُكْمَهُ كَانَ فِي ذٰلِكَ غَيْرَ حُكْمِهِمْ **فَهٰذَا** وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ ارْتِفَاعُ وُجُوبِ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ **وَأَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْوُضُوْءَ طَهَارَةً مِنْ حَدَثٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا ہے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو حکم نہیں دیا اور یہ ان پر واجب نہیں اور اس کا اٹھا دینا بالخصوص جبکہ یہی نماز کے لیے وضو کا بدل ہے اس کی بات کی دلیل ہے کہ ان پر ہر نماز کے لیے وضو واجب نہ تھا اور نہ ہی ان کو اس کا حکم دیا گیا۔ یہ حکم صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا ان (صحابہ کرام) کو نہیں اور اس سلسلے میں آپ کو الگ حکم تھا اور صحابہ کرام کو الگ۔

مفہوم روایات کی تصحیح کا اعتبار کرتے ہوئے اس باب کا بیان یہی ہے اور اس سے ہر نماز کے لیے وضو کے وجوب کا حکم اٹھ گیا۔

غور و فکر اور قیاس کے اعتبار سے ان کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، وضو، حدث سے طہارت حاصل کرنا ہے

عَنِ الْمُقِيْمِ اَيْضًا كَذٰلِكَ قِيَاسًا وَّنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک جماعت اس کی قائل رہی ہے۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَصْحَابَ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ تَوَضَّئُوْا وَصَلَّوُا الظُّهْرَ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامُوْا لِيَتَوَضَّئُوْا فَقَالَ لَهُمْ مَا لَكُمْ اَحْدَثْتُمْ فَقَالُوْا لَا فَقَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ لَيُوْشِكُ اَنْ يَقْتُلَ الرَّجُلُ اَبَاهُ وَاَخَاهُ وَعَمَّهٗ وَابْنَ عَمِّهٖ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے وضو کر کے ظہر کی نماز پڑھی۔ جب عصر کا وقت ہوا تو وضو کے لیے کھڑے ہوئے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تمہیں کیا ہوا تم بے وضو ہو گئے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو کیا بغیر حدث کے وضو کرتے ہو؟ قریب ہے کہ کوئی شخص حدث کے بغیر وضو کرنے پر اپنے باپ، بھائی، چچا اور چچازاد بھائی کو قتل کر دے۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ۔

حضرت عمرو بن عامر فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس (رضی اللہ عنہا) کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم جب تک بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کرتے۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَسْعُوْدُ بْنُ عَلِىٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ سَعْدًا كَانَ يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب تک بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کرتے۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ وَزَادَ وَكَانَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَيَتْلُوْ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ۔

حضرت عبدالصمد بن عبدالوارث فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا البتہ انھوں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور یہ آیت تلاوت فرماتے (ترجمہ) اور جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھو لو۔ (آخر تک)۔

قال ابو جعفر وليس في هذه الآية عندنا دليل على وجوب الوضوء لكل صلوٰة لانه قد يجوز ان يكون قوله ذلك على القيام وهم محدثون الا ترى انهم قد اجمعوا ان حكم المسافر هو هذا وان الوضوء لا يجب عليه حتى يحدث فلما ثبت ان هذا حكم المسافر في هذه الآية وقد خوطب بها كما خوطب الحاضر ثبت ان حكم الحاضر فيها كذلك ايضا وقد قال ابن الفغوا انهم كانوا اذا احدثوا لم يتكلموا حتى يتوضؤوا فنزلت هذه الآية اذا قمتم الى الصلوٰة فاخبر ان ذلك انما هو القيام الى الصلوٰة بعد حدث۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس آیت میں ہر نماز کے لیے وضو کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہاں بے وضو ہونے کی حالت میں نماز کا ارادہ کرنا مراد ہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمام فقہاء کا مسافر کے لیے اسی حکم پر اجماع ہے اور یہ کہ جب تک وہ بے وضو نہ ہو اس پر وضو واجب نہیں جب معلوم ہوا کہ مسافر کا یہ حکم اسی آیت میں ہے اور اسے بھی اسی طرح مخاطب کیا گیا جیسے مقیم کو خطاب ہوا تو ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں مقیم کا حکم بھی وہی ہے۔

ابن نفواد نے فرمایا کہ جب وہ (صحابہ کرام) بے وضو ہوتے تو اس وقت تک کلام نہ کرتے جب تک وضو نہ کر لیتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اذا قمتم الی الصلوٰۃ" الآیۃ تو بتایا کہ یہ بے وضو ہونے کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہونا ہے۔

٢٣٦ - حدثنا ابن مرزوق مرة اخرى قال ثنا عبد الصمد وبشر بن عمر قالا ثنا شعبة عن مسعود بن علي بذلك ولم يذكر عكرمة۔

حضرت شعبہ نے حضرت مسعود بن علی (رضی اللہ عنہم) سے یہ بات روایت کی لیکن حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

٢٣٧ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ايوب عن محمد ان شريحا كان يصلي الصلوات كلها بوضوء واحد۔

حضرت ایوب، حضرت محمد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ پڑھتے تھے۔

٢٣٨ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا الحجاج عن يزيد بن ابراهيم عن الحسن انه كان لا يرى بذلك باسا والله اعلم۔

حضرت یزید بن ابراہیم، حضرت حسن (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم۔

باب الرجل يخرج من ذكره المذي كيف يفعل

باب ۱۱: جس کی مذی نکلے وہ کیا کرے

٢٣٩ - حدثنا ابراهيم بن ابي داود قال ثنا امية بن بسطام قال ثنا يزيد بن زريع

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ

قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اِیَاسِ ابْنِ خَلِیْفَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ عَلِیًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ یَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ یَغْسِلُ مَذَاکِیْرَہٗ وَیَتَوَضَّاُ۔

اَلْکَلَامُ فِی الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ غَسْلَ الْمَذَاکِیْرِ وَاجِبٌ عَلَی الرَّجُلِ اِذَا اَمْذٰی وَاِذَا بَالَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْاَثَرِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَمْ یَکُنْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِیْجَابِ غَسْلِ الْمَذَاکِیْرِ لٰکِنَّهٗ لِیَتَقَلَّصَ الْمَذْیُ فَلَا یَخْرُجُ قَالُوْا وَمِنْ ذٰلِكَ مَا اُمِرَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ فِی الْهَدْیِ اِذَا کَانَ لَهٗ لَبَنٌ اَنْ یُّنْضَحَ ضَرْعُهَا بِالْمَاءِ لِیَتَقَلَّصَ ذٰلِكَ فِیْهِ فَلَا یَخْرُجُ وَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِمَا یَدُلُّ عَلٰی مَا قَالُوْا فَمِنْ ذٰلِكَ۔

۲۴۰۔ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا عُبَیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ رَجُلًا یَّسْاَلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرٍ اَبِیْ یَعْلَی الثَّوْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

کو حکم دیا کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم پوچھیں تو آپ نے فرمایا وہ اپنے اعضائے تناسل کو دھوئے اور وضو کرے۔

تحقیق مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک قوم کا مذہب ہے کہ جب کسی شخص کو مذی آئے یا پیشاب کرے تو اس پر اعضائے تناسل کو دھونا واجب ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اعضائے تناسل کو دھونا واجب نہیں کرتا بلکہ (مطلب یہ ہے) کہ مذی رک جائے اور نہ نکلے وہ فرماتے ہیں اسی سے آپ کا مسلمانوں کو قربانی کے بارے میں حکم دینا ہے کہ اگر وہ دودھ والا ہو تو تھنوں پر پانی کے چھینٹے ماریں تاکہ دودھ رک جائے۔

ایسی روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں جو ان لوگوں کے موقف پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے یہ ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھے بکثرت مذی آتی تھی تو میں نے ایک شخص کو کہا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھے۔ آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

حضرت منذر ابو یعلی ثوری حضرت محمد بن حنفیہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے سنا وہ اپنے والد (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) سے روایت

الْحَنَفِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَجِدُ مَذْيًا فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ يَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ لِاَنَّ ابْنَتَهُ عِنْدِيْ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّ كُلَّ فَحْلٍ يُمْذِيْ فَاِذَا كَانَ الْمَنِيُّ فَفِيْهِ الْغُسْلُ وَاِذَا كَانَ الْمَذْيُ فَفِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا مجھے مذی آتی تھی تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھیں میں خود پوچھنے سے شرم محسوس کرتا تھا۔ کیونکہ آپ کی صاجزادی میرے نکاح میں تھیں۔ انھوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر مذکر کو مذی آتی ہے اگر منی ہو تو اس میں غسل ہے

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ عِنْدِيْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْهُ۔

حضرت ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بکثرت مذی آتی تھی اور میرے نکاح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاجزادی تھیں تو میں نے آپ کی خدمت میں (کسی کو) بھیجا تو آپ نے فرمایا وضو کرو اور اسے دھولو۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔ اور منی میں غسل ہے۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ هَانِيِّ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اِذَا اَمْذَيْتُ اِغْتَسَلْتُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

حضرت ہانی بن ہانی، حضرت علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے مذی زیادہ آتی تھی تو جب بھی مجھے مذی آتی میں غسل کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن رجاء کہتے ہیں ہم کو اسرائیل نے خبر دی اور حضرت ربیع مؤذن فرماتے ہیں ہمیں حضرت اسد نے اور ان سے اسرائیل نے بیان کیا اس کے بعد انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ الْمَنِيَّ فَاغْتَسِلْ.

حضرت حصین ابن قبیصہ حضرت علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھا آپ نے فرمایا جب مذی کو دیکھو تو وضو کرو اور عضو مخصوص کو دھوؤ۔ اور جب منی دیکھو تو غسل کرو۔

۲۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ تَحْتِي فَأَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَكْفِي مِنْهُ الْوُضُوءُ.

حضرت عائش بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں بہت زیادہ مذی والا شخص تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا ارادہ کیا تو مجھے شرم آئی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں چنانچہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا تو انھوں نے پوچھا حضور علیہ السلام نے فرمایا اس سے وضو کافی ہے۔

قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْجَبَهُ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ ذَكَرَ وُضُوءَ الصَّلَاةِ فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ مَا كَانَ سِوَى وُضُوءِ الصَّلَاةِ مِمَّا أَمَرَ بِهِ فَإِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ لِغَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِي وَجَبَ لَهُ وُضُوءُ الصَّلَاةِ وَقَدْ رَوَى سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى هَذَا أَيْضًا.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اس بات کا ذکر کیا جو اس صورت میں واجب ہوتی ہے تو آپ نے نماز کے وضو کا ذکر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ وضو کے علاوہ جس بات کا آپ نے حکم دیا وہ اس سبب سے نہ تھا جس سبب سے مذی کی صورت میں وضو کرنا واجب ہے چنانچہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا وہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

۲۴۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

پس آپ نے بتایا کہ اس سے وضو واجب ہوتا ہے اور یہ اس بات کی نفی ہے کہ وضو کے

فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا يَجِبُ فِيهِ هُوَ الْوُضُوءُ وَذَٰلِكَ يَنْفِي أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ مَعَ الْوُضُوءِ غَيْرُهُ.

ساتھ کچھ اور بھی واجب ہو

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يُوَافِقُ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَذَكَرَ

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی بات مروی ہے جو پہلے قول کے قائلین کے موافق ہے اور وہ یہ روایت کرے۔

٢٤٩ - مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَقِيلٍ فَكَانَ يَأْتِيهَا فَيُلَاعِبُهَا فَسَأَلَ عَنْ ذَٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاغْسِلْ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ.

حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن ربیعہ باہلی نے بنو عقیل کی ایک عورت سے نکاح کیا وہ اس کے پاس آتا اور اس کے ساتھ کھیل کود کرتا۔ اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تم پانی (مذی) پاؤ تو اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھولو اور نماز کے وضو جیسا وضو کر لو۔

قِيلَ لَهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ وَجْهُ ذَٰلِكَ أَيْضًا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ وَجْهَ حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ بَعْدَهُ مَا يُوَافِقُ ذَٰلِكَ.

اس کو جواب میں کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے اس کی وجہ وہی ہو جو ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں بیان کی ہے اور بعد والے لوگوں میں سے ایک جماعت سے اس کے موافق مروی ہے۔

٢٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَإِنَّهُ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَأَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيهِ الْغُسْلُ.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ منی، مذی اور ودی ہے۔ مذی اور ودی سے عضو مخصوص کو دھوئے اور وضو کرے۔ البتہ منی (کی صورت) میں غسل ہوگا۔

٢٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي أَرْكَبُ الدَّابَّةَ فَأُمْذِي فَقَالَ اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ

حضرت ابو جمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سواری پر سوار ہوتا ہوں تو مذی نکل آتی ہے۔ آپ نے فرمایا عضو تناسل دھوؤ اور نماز کے وضو جیسا وضو کرو۔

لِلصَّلٰوۃِ۔

اَفَلَا تَرٰی اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حِیْنَ ذَکَرَ مَا یَجِبُ فِی الْمَذْیِ ذَکَرَ الْوُضُوْءَ خَاصَّۃً وَحِیْنَ اَمَرَ اَبَا جَمْرَۃَ اَمَرَہٗ مَعَ الْوُضُوْءِ بِغَسْلِ الذَّکَرِ۔

۲۵۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا الرَّبِیْعُ ابْنُ صَبِیْحٍ عَنِ الْحَسَنِ فِی الْمَذْیِ وَالْوَدْیِ قَالَ یَغْسِلُ فَرْجَہٗ وَیَتَوَضَّأُ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ۔

۲۵۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زِیَادِ بْنِ فَیَّاضٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اِذَا اَمْذَی الرَّجُلُ غَسَلَ الْحَشَفَۃَ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَھٰذَا وَجْہُ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ فَقَدْ ثَبَتَ بِہٖ مَا وَصَفْنَا وَاَمَّا وَجْہُہٗ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَیْنَا خُرُوْجَ الْمَذْیِ حَدَثًا فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِیْ خُرُوْجِ الْاَحْدَاثِ مَا الَّذِیْ یَجِبُ بِہٖ فَکَانَ خُرُوْجُ الْغَائِطِ بِہٖ غَسْلُ مَا اَصَابَ الْبَدَنَ مِنْہُ وَلَا یَجِبُ غَسْلُ مَا سِوٰی ذٰلِکَ اِلَّا التَّطَھُّرُ لِلصَّلٰوۃِ وَکَذٰلِکَ خُرُوْجُ الدَّمِ مِنْ اَیِّ مَوْضِعٍ مَا خَرَجَ فِیْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَ ذٰلِکَ حَدَثًا فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ کَذٰلِکَ خُرُوْجُ الْمَذْیِ الَّذِیْ ھُوَ حَدَثٌ لَا یَجِبُ فِیْہِ غَسْلُ غَیْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ اَصَابَہٗ مِنَ الْبَدَنِ غَیْرَ التَّطَھُّرِ لِلصَّلٰوۃِ فَثَبَتَ ذٰلِکَ اَیْضًا بِمَا ذَکَرْنَا مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب مذی سے واجب ہونے والی چیز کا ذکر کیا تو صرف وضو کا ذکر فرمایا اور جب حضرت ابوجمرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وضو کے ساتھ عضو تناسل کو دھونے کا حکم بھی فرمایا۔

حضرت ربیع بن صبیح، حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) سے مذی اور ودی کا حکم نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کسی شخص کی مذی نکلے تو وہ حشفے (آلۂ تناسل کے سر) کو دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس باب کا معانی آثار کی تصحیح کے اعتبار سے بیان تھا اس سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا غور و فکر اور اجتہاد کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مذی کا نکلنا حدث ہے پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں احداث کے نکلنے کی صورت میں کیا واجب ہوتا ہے، تو بول و براز کے نکلنے کی صورت میں بدن کے اس حصے کو دھونا واجب ہے جہاں وہ (نجاست) لگی اس کے علاوہ کچھ بھی واجب نہیں البتہ یہ کہ وہ نماز کے لیے طہارت حاصل کرے اس طرح خون کا نکلنا ہے جس جگہ سے بھی نکلے ان لوگوں کے نزدیک جو اس کو حدث قرار دیتے ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ چونکہ مذی کا نکلنا بھی حدث ہے لہٰذا اس میں بھی بدن کا اتنا حصہ ہی دھونا واجب ہو جس کو یہ لگی ہے۔ البتہ نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے تو ہمارا موقف قیاس کے طریقے پر بھی ثابت ہو گیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۲ حُكْمِ الْمَنِيِّ هَلْ هُوَ طَاهِرٌ أَمْ نَجِسٌ

۲۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ نَازِلًا عَلَى عَائِشَةَ فَاحْتَلَمَ فَرَأَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ شُعْبَةُ أَنَا عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۲۵۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

۲۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۲۵۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

۲۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

باب ۱۲ : منی کا حکم کہ وہ پاک ہے یا ناپاک

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ان کو احتلام ہوگیا۔ ام المومنین کی ایک لونڈی نے ان کو دیکھا کہ وہ کپڑے سے نجاست کا اثر دھو رہے ہیں یا کپڑا دھو رہے ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو آپ نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچنے سے زائد کچھ نہیں کرتی تھی۔

حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں حضرت شعبہ نے حضرت حکم (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہوئے ہمیں خبر دی اسکے بعد انھوں نے اپنی سند کیساتھ اسکی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت ہمام سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت اعمش، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زید، حضرت اعمش سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود بن یزید اور ہمام سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَحُتَّهُ مِنَ الثَّوْبِ فَإِذَا جَفَّ دَلَكْتُهُ۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں وہ فرماتے ہیں۔ حضرت ام المؤمنین نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں اس میں اضافہ نہیں کرتی تھی کہ کپڑے سے رگڑ دیتی اور جب وہ خشک ہوتا تو کھرچ دیتی۔

۲۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا وَاصِلُ الْأَحْدَبُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ لَقَدْ رَأَتْنِي عَائِشَةُ وَأَنَا أَغْسِلُ جَنَابَةً مِنْ ثَوْبِي فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّهُ لَيُصِيبُ ثَوْبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَفْعَلَ بِهِ هٰكَذَا تَعْنِي تَفْرُكُهُ۔

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے کپڑے سے جنابت کا اثر دھو رہا تھا تو انھوں نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو یہ (اثر) پہنچتا تو وہ اس عمل یعنی کھرچنے پر اضافہ نہ فرماتے۔

۲۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْمَنِيَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کا اثر کھرچ دیتی تھی۔

۲۶۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو مجلز، حضرت حارث بن نوفل سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک سے منی کھرچتی تھی۔ اور ان دنوں ہماری چادریں اونی ہوتی

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ مِرْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مُرُوْطُنَا يَوْمَئِذٍ الصُّوْفُ۔

تھیں۔

۲۶۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَابِسًا وَأَغْسِلُهُ أَوْ أَمْسَحُهُ إِذَا كَانَ رَطْبًا شَكَّ الْحُمَيْدِيُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیتی تھی جب وہ خشک ہوتی اور دھو دیتی یا (فرمایا) پونچھ دیتی۔ جب وہ تر ہوتی (دھونے اور پونچھنے کے بارے میں) حمیدی راوی کو شک ہے۔

۲۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بُرْدٍ أَخِيْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ شَعْثَاءَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوشعثاء نخعی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ إِلَى أَنَّ الْمَنِيَّ طَاهِرٌ وَأَنَّهُ لَا يُفْسِدُ الْمَاءَ وَإِنْ وَقَعَ فِيْهِ وَأَنَّ حُكْمَهُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ النُّخَامَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هُوَ نَجِسٌ وَقَالُوْا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لِأَنَّهَا إِنَّمَا جَاءَتْ فِيْ ذِكْرِ ثِيَابٍ يُنَامُ فِيْهَا وَلَمْ تَأْتِ فِيْ ثِيَابٍ يُصَلَّى فِيْهَا وَقَدْ رَأَيْنَا الثِّيَابَ النَّجِسَةَ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ لَا بَأْسَ بِالنَّوْمِ فِيْهَا وَلَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ فِيْهَا فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ منی پاک ہے اور اگر وہ پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس سلسلے میں اس کا وہی حکم ہے جو رینٹھ کا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

جب کہ دوسرے لوگوں نے اس بارے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ناپاک ہے اور کہا کہ ان روایات میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ ان کپڑوں کے بارے میں آئی ہیں جن میں سویا جاتا ہے یہ روایات ان کپڑوں کے بارے میں نہیں جن میں نماز پڑھی جاتی ہے اور ہم بول و براز، پیشاب اور خون والے کپڑوں میں سونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے

المنی کذلک وانما یکون هذا الحدیث حجة علینا لو کنا نقول لا یصلح النوم فی الثوب النجس فاذا کنا نبیح ذلک و توافق ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی ذلک ونقول من بعد لا یصلح الصلوة فی ذلک فلم نخالف شیئا مما روی فی ذلک عن النبی صلی الله علیه وسلم وقد جاء عن عائشة فیما کانت تفعل بثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی کان یصلی فیه اذا اصاب المنی۔

البتہ ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں، لہٰذا جائز ہے کہ منی کا بھی یہی حکم ہو، یہ حدیث ہمارے خلاف اس وقت حجت بنتی جب ہم کہتے کہ ناپاک کپڑوں میں سونا بھی صحیح نہیں جب ہم اسے جائز سمجھتے ہیں اور اس سلسلے میں جو کچھ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس کی موافقت کرتے ہیں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ ایسے کپڑے میں نماز جائز نہیں تو ہم اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث کی مخالفت نہیں کر رہے۔

حضور علیہ السلام کے کپڑوں سے منی لگنے کی صورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ جو عمل کرتی تھیں اس کے بارے میں روایات آئی ہیں۔

۲۶۸- ما حدثنا یونس قال ثنا یحیی ابن حسان قال ثنا عبد الله بن المبارک وبشر ابن المفضل عن عمرو بن میمون عن سلیمان ابن یسار عن عائشة قالت کنت اغسل المنی من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیخرج الی الصلوة وان بقع الماء لفی ثوبه۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھوتی تھی پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور ابھی آپ کے کپڑے میں پانی کے اثرات ہوتے تھے۔

۲۶۹- حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا ابو معاویة عن عمرو فذکر باسناده نحوه۔

حضرت ابومعاویہ نے حضرت عمرو سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۲۷۰- حدثنا علی بن شیبة قال ثنا یزید بن هرون قال انا عمرو فذکر باسناده مثله۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمرو نے خبر دی پھر ان کی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

قال ابو جعفر فهکذا کانت عائشة تفعل بثوب النبی صلی الله علیه وسلم الذی کان یصلی فیه تغسل المنی منه وتفرکه من ثوبه الذی کان لا یصلی فیه وقد وافق ذلک ما روی عن ام حبیبة۔

امام ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کپڑے کے ساتھ جس میں آپ نماز پڑھتے۔ یہ عمل اختیار کرتی تھیں کہ اس سے منی کو دھو ڈالتیں اور جس میں آپ نے نماز نہ پڑھنی ہوتی کھرچ دیتیں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت اس کے موافق ہے۔

٢٧١ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُضَاجِعُكَ فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يُصِبْهُ أَذًى۔

حضرت معاویہ بن ابو سفیان (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے انھوں نے اپنی ہمشیرہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے۔ جس میں آپ سے ہم بستر ہوتے انھوں نے فرمایا ہاں جب کہ نجاست نہ پہنچتی۔

٢٧٢ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن وہب فرماتے ہیں مجھے عمرو، ابن لہیعہ اور لیث نے حضرت یزید (رضی اللہ عنہم) سے خبر دی پھر انھوں نے انکی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

٢٧٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي لُحُفِ نِسَائِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے ہم بستری والے لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

٢٧٤ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فِي لُحُفِنَا۔

حضرت شعبہ، حضرت اشعث سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس میں "لحف نسائہ" کی بجائے "لحفنا" کے الفاظ ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَثَبَتَ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يَنَامُ فِيهِ إِذَا أَصَابَهٗ شَيْءٌ مِنَ الْجَنَابَةِ وَثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرَهُ الْأَسْوَدُ وَهَمَّامٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ فِي ثَوْبِ النَّوْمِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس میں آرام فرما ہوتے جب کہ اس کے ساتھ جنابت (منی) سے کچھ لگا ہوتا اور ثابت ہوا کہ جو کچھ اسود اور ہمام نے حضرت عائشہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ نیند کے لباس کے بارے میں ہے۔

لَا فِیْ ثَوْبِ الصَّلٰوۃِ فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لِاَھْلِ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ عَلٰی اَھْلِ الْقَوْلِ الثَّانِیْ فِیْ ذٰلِکَ۔

نماز کے لباس سے متعلق نہیں ہے۔
پس پہلے مسلک کے قائلین دوسرے قول والوں کے خلاف ان روایات سے استدلال کرتے ہیں۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْرُکُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَابِسًا بِاَصَابِعِیْ ثُمَّ یُصَلِّیْ فِیْہِ وَلَا یَغْسِلُہٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے خشک منی، اپنی انگلیوں کے ساتھ کھرچ دیتی پھر وہ اس میں نماز پڑھتے اور اسے نہ دھوتے۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا شَرِیْکٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابراہیم، حضرت ہمام سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَ سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَا ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْرُکُہٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یُصَلِّیْ فِیْہِ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے کھرچ دیتی پھر آپ اس میں نماز ادا کرتے۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَزْعَۃُ بْنُ سُوَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدُ الْاَعْرَجُ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ۔

حضرت مجاہد، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ مَیْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ۔

حضرت قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ اَنَّھَا کَانَتْ تَفْرُکُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ الصَّلٰوۃِ کَمَا تَفْرُکُہٗ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) (حضور علیہ السلام کے) نماز کے کپڑوں سے بھی منی کھرچتی

من ثوب النوم **قال** ابو جعفر وليس في هذا عندنا دليل على طهارته فقد يجوز ان يكون كانت تفعل به هذا فيطهر بذلك الثوب والمني في نفسه نجس كما قد روي فيما اصاب النعل من الاذى۔

عتیں جیسے شب باشی کے لباس سے کھرچتی تھیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں بھی ہمارے نزدیک طہارت کی کوئی دلیل نہیں، ہو سکتا ہے وہ اس طرح اس لیے کرتی ہوں کہ اس سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے جب کہ منی ذاتی طور پر ناپاک ہے جیسے جوتے سے نجاست لگنے کے سلسلے میں مروی ہے۔

۲۸۰۔ **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن كثير قال ثنا الاوزاعي عن محمد بن عجلان عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وطئ احدكم الاذى بخفه او بنعله فطهورهما التراب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے موزے یا جوتے کے ساتھ نجاست پر چلے تو مٹی ان کو پاک کرنے والی ہے۔

قال ابو جعفر فكان ذلك التراب يجزئ من غسلهما وليس في ذلك دليل على طهارة الاذى في نفسه فكذلك ما روينا في المني يحتمل ان يكون كان حكمه عندهم كذلك يطهر الثوب بازالتهم اياه عنه بالفرك وهو في نفسه نجس كما كان الاذى يطهر النعل بازالتهم اياه عنها وهو في نفسه نجس فالذي وقفنا عليه من هذه الآثار المروية في المني هو ان الثوب يطهر مما اصابه من ذلك بالفرك اذا كان يابسا ويجزئ ذلك من الغسل وليس في شيء من هذا دليل على حكمه هو في نفسه اطاهر هو ام نجس **فذهب** ذاهب الى انه قد روي عن عائشة ما يدل على انه كان عندها نجسا وذكر في ذلك۔

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں مٹی ان دونوں کو دھونے کی جگہ کفایت کرتی ہے اس میں نجاست کے ذاتی طور پر پاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں اسی طرح جو کچھ ہم نے منی کے بارے میں روایت کیا ہے ہو سکتا ہے ان کے نزدیک اس کا حکم بھی یہی ہو کہ کھرچ کر اسے دور کرنے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ نجاست خود ناپاک ہے جیسے جوتے سے نجاست دور کر دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے حالانکہ نجاست فی ذاتہٖ ناپاک ہے۔

منی کے بارے میں مروی آثار سے ہمیں جو کچھ معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ جس کپڑے کو یہ لگ جائے وہ خشک ہونے کی صورت میں کھرچنے سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ دھونے کی جگہ کافی ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ ذاتی طور پر پاک ہے یا ناپاک۔ بعض حضرات تو اس بات کی طرف گئے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی روایت بھی مروی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ان کے نزدیک بھی ناپاک ہے اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا ہے۔

۲۸۱۔ **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى ابن سعيد عن شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت قاسم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب کپڑے میں منی لگ جائے

انها قالت في المني اذا اصاب الثوب اذا رأيته فاغسله وان لم تره فانضحه.

۲۸۲ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا وهب قال ثنا شعبة فذكر باسناده مثله.

۲۸۳ - حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال حدثنا شعبة قال انا ابو بكر بن حفص قال سمعت عمتي تحدث عن عائشة مثله.

۲۸۴ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبة فذكر باسناده مثله قال فهذا قد دل على نجاسته عندها.

قيل له ما في ذلك دليل على ما ذكرت لانه لو كان حكمه عندها حكم سائر النجاسات من الغائط والبول والدم لامرت بغسل الثوب كله اذا لم يعرف موضعه منه الا ترى ان ثوبا لو اصابه بول فخفي مكانه انه لا يطهره النضح وانه لابد من غسله كله حتى يعلم طهوره من النجاسة فلما كان حكم المني عند عائشة اذا كان موضعه من الثوب غير معلوم النضح ثبت بذلك ان حكمه كان عندها بخلاف سائر النجاسات

وقد اختلف اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فروي عنهم في ذلك.

۲۸۵ - ما حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال انا حصين عن مصعب بن سعد عن ابيه انه كان يفرك الجنابة من ثوبه.

فهذا يحتمل ان يكون كان يفعل

اگر تم دیکھ لو تو دھو لو اگر نہ دیکھو تو اس پر پانی چھڑک دو۔

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوبکر بن حفص فرماتے ہیں، میں نے اپنی پھوپھی سے سنا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہوئے فرمایا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ (منی) ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے نزدیک ناپاک ہے۔

ان سے پوچھا گیا جو کچھ آپ نے بیان اس حدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں اس لیے کہ اگر ان کے نزدیک اس کا حکم باقی تمام نجاستوں مثلاً بول و براز، پیشاب اور خون جیسا ہوتا تو آپ پورے کپڑے کو دھونے کا حکم فرماتیں جب اس کی جگہ معلوم نہ ہوتی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کپڑے میں پیشاب لگ جائے اور اس کی جگہ پوشیدہ ہو تو محض پانی بہانے (چھینٹے مارنے) سے وہ پاک نہیں ہوتا بلکہ پورے کپڑے کو دھونا ضروری ہے حتیٰ کہ نجاست سے اس کا پاک ہونا معلوم ہو جائے پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک منی کا حکم یہ ہے کہ جب کپڑے میں اس کی جگہ معلوم نہ ہو تو چھینٹے مارے جائیں تو اس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک اس کا حکم دیگر نجاستوں کے خلاف ہے۔

اس ضمن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان سے مروی ہے۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑے سے جنابت (منی) کو کھرچتے تھے۔

پس اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ ایسا اس لیے

ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ عِنْدَهٗ طَاهِرٌ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كَمَا يَفْعَلُ بِالرَّوْثِ الْمَحْكُوْكِ مِنَ النَّعْلِ لَا لِاَنَّهٗ عِنْدَهٗ طَاهِرٌ۔

۲۸۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّهٗ اِعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَدْ كَادَ اَنْ يُصْبِحَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً فِي الرَّكْبِ فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ فَدَعْ ثَوْبَكَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهٗ۔

۲۸۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَى الْجُرُفِ فَنَظَرَ فَاِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَانِيْ اِلَّا قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَهٗ۔

فَاَمَّا مَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ فَهُوَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ فَعَلَ مَا لَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ لِضِيْقِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ اِيَّاهُ عَلٰى مَا رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهٗ بِالْمَاءِ

کرتے ہوں کہ یہ ان کے نزدیک پاک ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ اس کے ساتھ یہ عمل اس بنیاد پر کرتے ہوں کہ جیسے جوتے سے گوبر کو کھرچا جاتا ہے اسلیے ایسا نہیں کرتے تھے کہ ان کے نزدیک یہ پاک ہے۔

حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سواروں کے اس دستے میں عمرہ کیا جس میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفر کے سفر کے دوران بعض مقامات پر پانی کے قریب رات کو ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو احتلام ہو گیا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی سواروں کے پاس پانی نہ ملا آپ سوار ہو کر پانی کے پاس آئے اور احتلام سے جو کچھ دیکھا اسے دھونے لگے حتیٰ کہ صبح روشن ہو گئی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا صبح ہو گئی ہے ہمارے پاس کپڑے ہیں اپنے کپڑے چھوڑ دیجئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں جو کچھ مجھے نظر آتا ہے اسے دھوؤں گا اور جو کچھ دکھائی نہیں دیتا

حضرت زبید بن صلت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام جرف کی طرف گئے انھوں نے اچانک دیکھا تو ان کو احتلام آیا ہوا تھا اور انھوں نے غسل نہیں کیا تھا فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے آپ کو نہیں دیکھتا مگر یہ کہ مجھے احتلام ہوا اور مجھے پتہ نہ چل سکا، میں نے نماز پڑھ لی اور غسل نہیں کیا پھر انھوں نے غسل کیا اور جو کچھ کپڑے میں نظر آیا اسے دھو دیا اور جو نظر نہ آیا اس پر چھینٹے مارے۔

اور جو کچھ حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ انھوں نے وقت کی تنگی کے پیش نظر جو کچھ ضروری تھا کیا اور آپ کے ساتھیوں میں سے کسی نے اس کا انکار نہ کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے جو کچھ دیکھا اس میں انھوں نے آپ کی اتباع کی۔

فَإِنَّ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهٖ وَ أَنْضِحُ مَالَمْ أَدِمْتَا أَتَوَهَّمُ أَنَّهُ أَصَابَهُ وَلَا أَتَيَقَّنُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ ذٰلِكَ عَنْهُ الشَّكُّ فِيْمَا يُسْتَأْنَفُ وَيَقُوْلُ هٰذَا الْبَلَلُ مِنَ الْمَاءِ۔

٢٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ إِنْ رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَإِلَّا فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهُ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَرَاهُ نَجِسًا۔

٢٨٩ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ امْسَحُوْا بِإِذْخِرٍ۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَرَاهُ طَاهِرًا۔

٢٩٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ۔

٢٩١ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ انْضِحْهُ بِالْمَاءِ۔

فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِالنَّضْحِ الْغَسْلَ لِأَنَّ النَّضْحَ قَدْ يُسَمّٰى غَسْلًا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ مَدِيْنَةً يَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا يَعْنِيْ يَضْرِبُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ أَرَادَ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

اور آپ کا یہ فرمانا کہ جو کچھ میں نے نہیں دیکھا اس پر چھینٹے ماروں گا اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے آپ کی مراد ہو کر جب تک میں چیز نہ دیکھ لوں جس کا مجھے وہم ہے کہ اسے منی لگی ہوگی اور بات کا مجھے یقین نہیں ہوا لہٰذا شک دور کرنے کے لیے ایسا کرو

حضرت طلحہ بن عبد اللہ سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہم) نے اس منی کے بارے میں جو کپڑے کو لگ جائے فرمایا اگر اسے دیکھو تو دھو دو ورنہ پورے کپڑے کو دھو دو۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے ناپاک سمجھتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسے اذخر (گھاس) سے رگڑ دو۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے پاک سمجھتے تھے۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عطاء سے وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں، میں نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے۔ فرمایا اس پر پانی کے چھینٹے مارو۔

پس جائز ہے کہ چھینٹے مارنے سے مراد دھونا ہو کیونکہ "نضح" کو دھونا بھی کہتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں کہ سمندر اس کے ایک کنارے سے ٹکراتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد کچھ اور ہو۔

۲۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ وَأَنَا عِنْدَهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ أَهْلَهُ قَالَ صَلِّ فِيهِ إِلَّا أَنْ تَرَى فِيهِ شَيْئًا فَتَغْسِلَهُ وَلَا تَنْضِحْهُ فَإِنَّ النَّضْحَ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شَرًّا۔

حضرت عبدالملک بن عمیر سے مروی ہے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو اس لباس میں نماز پڑھتا ہے جس میں وہ اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے آپ نے فرمایا اس میں نماز پڑھ سکتے ہو البتہ اگر اس میں کچھ چیز (منی وغیرہ) دیکھو تو اسے دھو لو، لیکن چھینٹے نہ مارنا اس سے خرابی بڑھتی ہے۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ رَشِيدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ قَطِيفَةٍ أَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ لَا يَدْرِي أَيْنَ مَوْضِعُهَا قَالَ اغْسِلْهَا۔

حضرت عبدالکریم بن رشید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس چادر کے بارے میں پوچھا گیا جس کے ساتھ منی لگ جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں لگی ہے، آپ نے فرمایا اسے دھو لو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا اخْتُلِفَ فِيهِ هَذَا الِاخْتِلَافُ وَلَمْ يَكُنْ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيلٌ عَلَى حُكْمِهِ كَيْفَ هُوَ اعْتَبَرْنَا ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَوَجَدْنَا خُرُوجَ الْمَنِيِّ حَدَثًا أَغْلَظَ الْأَحْدَاثِ لِأَنَّهُ يُوجِبُ أَكْبَرَ الطَّهَارَاتِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْأَشْيَاءِ الَّتِي خُرُوجُهَا حَدَثٌ كَيْفَ حُكْمُهَا فِي نَفْسِهَا فَرَأَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ خُرُوجُهُمَا حَدَثٌ وَهُمَا نَجِسَانِ فِي أَنْفُسِهِمَا وَكَذَلِكَ دَمُ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ هُمَا حَدَثٌ وَهُمَا نَجِسَانِ فِي أَنْفُسِهِمَا وَدَمُ الْعُرُوقِ كَذَلِكَ فِي النَّظَرِ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ خُرُوجُهُ حَدَثًا فَهُوَ نَجِسٌ فِي نَفْسِهِ وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ خُرُوجَ الْمَنِيِّ حَدَثٌ ثَبَتَ أَيْضًا أَنَّهُ فِي نَفْسِهِ نَجِسٌ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِيهِ غَيْرَ أَنَّا اتَّبَعْنَا فِي إِبَاحَةِ حُكْمِهِ إِذَا كَانَ يَابِسًا مَا رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا جب اس مسئلے میں یہ اختلاف ہے اور جو کچھ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں اس کے حکم پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ کیا ہے تو ہم نے قیاس کے طریقے پر اس کا اعتبار کیا۔ ہم نے منی کا نکلنا سب سے زیادہ غلیظ حدث پایا، کیونکہ وہ سب سے بڑی طہارت کو واجب کرتا ہے تو ہم نے چاہا کہ ان اشیاء کا حکم دیکھیں جن کا نکلنا حدث ہے۔ تو دیکھا کہ بول و براز کا نکلنا حدث ہے اور وہ ذاتی طور پر ناپاک ہیں، اسی طرح حیض اور استحاضہ حدث ہیں اور وہ بھی ذاتی طور پر ناپاک ہیں۔ رگوں کے خون کے بارے میں بھی قیاس یہی ہے۔ پس جب ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ ہر وہ چیز جس کا نکلنا حدث ہے وہ ذاتی طور پر ناپاک ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ منی کا نکلنا حدث ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ ذاتی طور پر ناپاک ہے۔ اس میں قیاس یہی ہے البتہ یہ کہ اس کے خشک ہونے کی صورت میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں اس کے جواز پر عمل کرتے ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۳: الَّذِي يُجَامِعُ وَلَا يُنْزِلُ

باب ۱۳: جو آدمی جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا الطُّهُوْرُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالُوْا ذٰلِكَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوْبَ فَقَالَ ذٰلِكَ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو جماع کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا، آپ نے فرمایا اس پر طہارت حاصل کرنا لازم ہے، پھر فرمایا میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے نیز فرمایا میں نے حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے یہی بات فرمائی نیز فرمایا مجھے ابو سلمہ نے خبر دی۔ انھوں نے فرمایا مجھ سے حضرت عروہ نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابو ایوب سے پوچھا تو انھوں نے یہی بات فرمائی (رضی اللہ عنہم)

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا وَسُؤَالَ عُرْوَةَ أَبَا أَيُّوْبَ۔

حضرت عبد الوارث نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ابو ایوب سے عروہ (رضی اللہ عنہما) کے سوال کا تذکرہ کیا۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ عُثْمَانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسَلُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ فَأَتَيْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے۔ پھر سست ہو جاتا ہے (انزال نہیں ہوتا) فرمایا اس پر غسل نہیں، پھر میں نے حضرت زبیر بن عوام اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انھوں نے بھی اس طرح کی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ

حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت ابی بن کعب

إسمٰعيل قال ثنا حماد بن سلمة ح وحدثنا ابن خزيمة قال ثنا الحجاج قال ثنا حماد عن هشام بن عروة عن أبيه عن أبي أيوب الأنصاري عن أبي بن كعب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس في الإكسال إلا الطهور۔

(رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہوت ٹوٹنے (انزال نہ ہونے) میں غسل ہے۔

۲۹۸۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا نعيم قال أنا عبدة بن سليمان عن هشام ابن عروة عن أبيه قال حدثني أبو أيوب الأنصاري عن أبي بن كعب قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجامع فيكسل قال يغسل ما أصابه ويتوضأ وضوءه للصلوٰة۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو جماع کرتا ہے۔ پھر انزال نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا اسے جو کچھ (نجاست وغیرہ) لگے دھولے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

۲۹۹۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا إبراهيم بن بشار قال ثنا سفيان قال ثنا عمرو بن دينار عن عروة بن عياض عن أبي سعيد الخدري قال قلت لإخواني من الأنصار أنزلوا الأمر كما تقولون الماء من الماء أرأيتم أن أغتسل فقالوا لا والله حتى لا يكون في نفسك حرج مما قضى الله ورسوله۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے انصار بھائیوں سے کہا تم اپنے فیصلے پر قائم رہو کہ غسل، انزال کی صورت ہی ہوتا ہے تمہارا کیا خیال ہے میں غسل کروں؟ انہوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم! یہاں تک کہ آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

۳۰۰۔ حدثنا يزيد قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن الحكم عن ذكوان أبي صالح عن أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على رجل من الأنصار فدعاه فخرج إليه ورأسه يقطر ماء فقال لعلنا أعجلناك قال نعم قال فإذا أعجلت أو أقحطت أي فقد ماءك فعليك الوضوء۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے آپ نے اس کو بلایا وہ اس حال میں باہر نکلا کہ اس کے سر پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا شاید ہم نے تمہیں بلانے میں جلدی کی اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا جب تمہیں جلدی ہو یا پانی نہ پاؤ تو وضو کر لیا کرو۔

۳۰۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی (غسل) پانی (منی کے نکلنے) سے ہے۔

۳۰۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سعاد حضرت ابو ایوب انصاری (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۰۳ - حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا الْعَلَآءُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَبْطَاَ فَقَالَ مَا حَبَسَكَ قَالَ کُنْتُ اَصَبْتُ مِنْ اَهْلِیْ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُكَ اغْتَسَلْتُ وَلَمْ اُحْدِثْ شَیْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ وَالْغُسْلُ عَلٰی مَنْ اَنْزَلَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کو بلا بھیجا اس نے دیر کر دی۔ آپ نے فرمایا: تجھے کس بات نے روک رکھا تھا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے جماع کیا تھا جب آپ کا قاصد آیا تو میں نے غسل کیا اور کوئی کام نہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی (غسل) پانی (منی) سے ہے اور غسل اس پر واجب ہے جس کو انزال ہو۔

اَلْکَلَامُ فِی الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ مَنْ وَطِئَ فِی الْفَرْجِ فَلَمْ یُنْزِلْ فَلَیْسَ عَلَیْهِ غُسْلٌ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا عَلَیْهِ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا خیال ہے کہ جو شخص فرج میں وطی کرے اور اسے انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں اس سلسلے میں انہوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس پر غسل واجب ہے اگرچہ اسے انزال نہ ہو اس ضمن میں انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔

٣٠٤- بما حدثنا محمد بن الحجاج و سليمان بن شعيب قالا ثنا بشر بن بكر قال ثنا الأوزاعي قال حدثني عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة أنها سئلت عن الرجل يجامع فلا ينزل فقالت فعلته أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم فاغتسلنا منه جميعا.

٣٠٥- حدثنا محمد بن بحر بن مطر البغدادي قال ثنا سليمان بن حرب قال ثنا حماد بن سلمة ح وحدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ثابت عن عبد الله بن رباح عن عبد العزيز بن النعمان عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا التقى الختانان اغتسل.

٣٠٦- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب قال ذكر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا التقى الختانان أيوجب الغسل فقال أبو موسى أنا آتيكم بعلم ذلك فنهض وتبعته حتى أتى عائشة فقال يا أم المؤمنين إني أريد أن أسألك عن شيء وأنا أستحيي أن أسألك فقالت سل فإنما أنا أمك قال إذا التقى الختانان أيجب الغسل فقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا التقى الختانان اغتسل.

٣٠٧- حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد فذكر بإسناده مثله.

حضرت عبدالرحمن بن قاسم (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے جماع کیا لیکن اسے انزال نہ ہوا تو انھوں نے فرمایا میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے پھر ہم اس سے اکٹھے غسل کرتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب دو شرمگاہیں مل جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے مذاکرہ کیا کہ کیا دو شرمگاہوں کے ملنے سے غسل واجب ہوتا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس سلسلے میں تمہیں معلومات پہنچاتا ہوں چنانچہ وہ اٹھے اور میں بھی ان کے پیچھے ہو گیا یہاں تک کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا اے ام المؤمنین! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں لیکن پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ انھوں نے فرمایا پوچھو میں تمہاری ماں ہوں، عرض کیا کیا دو شرمگاہوں کے ملنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے؟ ام المؤمنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو شرمگاہوں کے ملنے کی صورت میں غسل کیا کرتے تھے۔

حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

٣٠٨ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ غُسْلٍ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَفْعَلُ ذٰلِكَ أَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ام کلثوم نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے خبر دی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے پھر اسے انزال نہیں ہوتا کیا اس پر غسل واجب ہے اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما تھیں۔ آپ نے فرمایا میں اور یہ (ام المومنین) ایسے کرتے ہیں پھر غسل کرتے ہیں۔

اَلْقَوْلُ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ

ان روایات پر گفتگو

قَالُوْا فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ إِذَا جَامَعَ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ فَقِيلَ لَهُمْ هٰذِهِ الْآثَارُ إِنَّمَا تُخْبِرُ عَنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَفْعَلَ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ وَالْآثَارُ الْأُوَلُ تُخْبِرُ عَمَّا يَجِبُ وَمَا لَا يَجِبُ فَهِيَ أَوْلٰى فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ الْآثَارَ الَّتِي رَوَيْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَضَرْبٌ مِنْهُمَا اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ لَا غَيْرُ وَضَرْبٌ مِنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلٰى مَنْ أَكْسَلَ حَتّٰى يُنْزِلَ فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فِيهِ ذِكْرُ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ أَنَّ مُرَادَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ قَدْ كَانَ غَيْرَ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى۔

ان فقہاء کرام نے فرمایا یہ روایت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتی ہے کہ آپ جماع کے بعد غسل فرماتے تھے انزال ہو یا نہ ہو۔

پس ان سے کہا گیا کہ ان آثار سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا پتہ چلتا ہے اور ممکن ہے آپ وہ عمل کریں جو آپ پر لازم نہ ہو جبکہ پہلی روایات واجب اور غیر واجب کی خبر دیتی ہیں، لہٰذا ان پر عمل زیادہ بہتر ہے۔

پس دوسرے قول کے قائلین پہلے قول والوں کے خلاف یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہم نے پہلی فصل میں جو روایات نقل کی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ، صرف انزال کی صورت میں غسل ہے (پانی سے پانی ہے) اور دوسری قسم یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سست ہو جائے اس پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو اس میں جو "پانی سے پانی" کا ذکر ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ نہیں ہے جس پر اسے پہلے قول کے قائلین نے محمول کیا ہے۔

۳۰۹ ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهٗ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْاِحْتِلَامِ اِذَا رَاٰى اَنَّهٗ يُجَامِعُ ثُمَّ لَمْ يُنْزِلْ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "انزال کی صورت میں غسل ہے" یہ احتلام کے بارے میں ہے کہ جب اس نے اپنے آپ کو جماع کرتے ہوئے دیکھا پھر انزال نہ ہوا تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ اَخْبَرَ اَنَّ وَجْهَهٗ غَيْرُ الْوَجْهِ الَّذِيْ حَمَلَهٗ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَضَادَّ قَوْلُهٗ قَوْلَهُمْ وَاَمَّا مَا رُوِيَ فِيْمَا بَيَّنَ فِيْهِ الْاَمْرَ وَاُخْبِرَ فِيْهِ بِالْقَصْدِ وَاَنَّهٗ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ الْمَاءُ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

پس یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے بتایا کہ اس قول کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول والوں نے اپنایا ہے لہٰذا آپ کے اور ان کے قول میں تضاد ہے اور وہ جو روایت کیا گیا ہے اور اس میں غسل کا بیان کر کے اپنے قصد وارادہ کا اظہار کیا ہے کہا گیا کہ اس صورت میں اس پر غسل واجب نہیں جب تک کہ انزال نہ ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس) کے خلاف بھی مروی ہے۔

۳۱۰ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اس (عورت) کی چار شاخوں (دو ہاتھ دو ٹانگیں) کے درمیان بیٹھ کر کوشش کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۱۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَاَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۱۲ ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۱۳ ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی (اپنی زوجہ کی) چار شاخوں کے درمیان بیٹھ کر شرمگاہ سے شرمگاہ ملائے تو غسل واجب

شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اَلْزَقَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

ہو جاتا ہے۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (مرد کی شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تُضَادُّ الْاٰثَارَ الْاُوْلَ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى النَّاسِخِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات پہلی روایات کے خلاف ہیں لیکن پہلی روایات کے لیے ان کے ناسخ ہونے پر کوئی دلیل نہیں لہٰذا ہم نے اس بارے میں دیکھا (تو یہ روایات سامنے آئیں)۔

۳۱۵۔ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ فَلَمَّا اَحْكَمَ اللّٰهُ الْاَمْرَ نُهِيَ عَنْهُ۔

حضرت سہل بن سعد، حضرت ابی بن کعب (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ الماء من الماء (انزال کی صورت میں غسل) آغاز اسلام میں تھا، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا تو اس سے روک دیا گیا۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ مَنْ اَرْضٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَرَ بِالْغُسْلِ۔

حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شروع میں انزال کی صورت میں غسل کی اجازت فرمائی پھر اس سے منع کر دیا گیا اور غسل کا حکم دیا گیا۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ

حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمایا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا أُبَيٌّ يُخْبِرُ أَنَّ هٰذَا هُوَ النَّاسِخُ لِقَوْلِهِ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ یہ حدیث "الماء من الماء" کی ناسخ ہے ان سے اس کے علاوہ بھی احادیث مروی ہیں جو اس بات (نسخ) پر دلالت کرتی ہیں۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسِلُ وَلَا يُنْزِلُ فَقَالَ زَيْدٌ يَغْتَسِلُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ لَا يَرَى فِيْهِ الْغُسْلَ فَقَالَ زَيْدٌ إِنَّ أُبَيًّا قَدْ نَزَعَ عَنْ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ۔

حضرت محمود بن لبید بیان کرتے ہیں انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنی زوجہ کے پاس جاتا ہے لیکن سست پڑ جاتا ہے اور انزال نہیں ہوتا۔ حضرت زید نے فرمایا غسل کرے، میں نے ان سے عرض کیا حضرت ابی بن کعب اس کے لیے غسل ضروری نہیں سمجھتے۔ حضرت زید نے فرمایا حضرت ابی نے وفات سے پہلے اس سے رجوع کر لیا تھا۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک نے بیان کیا کہ حضرت یحییٰ بن سعید نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا أُبَيٌّ قَدْ قَالَ هٰذَا وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ فَلَا يَجُوْزُ هٰذَا عِنْدَنَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت اُبی نے یہ بات فرمائی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف مروی ہے پس یہ ہمارے نزدیک جائز نہ ہوگا جب تک ان کے نزدیک، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا نسخ ثابت نہ ہوتا۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے تھے، کہ جب شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

فَهٰذَا عُثْمَانُ أَيْضًا يَقُوْلُ هٰذَا

تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ بات فرماتے ہیں اور

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُهٗ فَلَا يَجُوْزُ هٰذَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَهٗ ۔

۳۲۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا حَبِيْبُ بْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَ اِذَا غَابَتِ الْمُدَوَّرَةُ ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَهٰذَا اَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ ۔

۳۲۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُفْتُوْنَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا جَامَعَ الْمَرْاَةَ وَلَمْ يُنْزِلْ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَا يُتَابِعُوْنَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ اَيْضًا لِاَنَّ عُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ هُمَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَقَدْ سَمِعَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ قَالَا بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ مِنْهُمَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَهُمَا ثُمَّ قَدْ كَشَفَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ فَحَمَلَ النَّاسَ عَلٰى غَيْرِهٖ وَاَمَرَهُمْ بِالْغُسْلِ وَلَمْ يَعْتَرِضْ عَلَيْهِ

اور انھوں نے حضور علیہ السلام سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے تو یہ ان کے نزدیک جائز نہ ہوتا اگر ان کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہوتا۔

حضرت حبیب بن شہاب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا جب حشفہ غائب ہو جائے۔

حالانکہ اس باب میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا پس یہ اس کے نسخ پر دلیل ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ انصاری فتویٰ دیتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو اس پر غسل واجب نہیں مہاجرین اس سلسلے میں ان کی اتباع نہیں کرتے تھے۔

یہ بھی اس کے منسوخ ہونے پر دلیل ہے کیونکہ حضرت عثمان اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما مہاجرین میں سے تھے اور ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات سنی ہے جو ہم نے ان سے اس باب کے شروع میں روایت کی ہے پھر انھوں نے اس کے خلاف قول کیا پس یہ ان سے ہرگز جائز نہ ہوتی اگر ان دونوں کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہوتا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مہاجرین و انصار صحابہ کرام کے سامنے یہ مسئلہ رکھا تو ان کے نزدیک ثابت نہ ہوا لہٰذا انھوں نے لوگوں کو اس کے علاوہ کی ترغیب دیتے ہوئے غسل کا حکم فرمایا اور اس سلسلے میں ان پر کسی ایک نے بھی اعتراض نہ کیا بلکہ سب نے تسلیم کر لیا یہ اس بات کی

فِیْ ذٰلِكَ اَحَدٌ وَّسَلَّمُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى رُجُوْعِهِمْ اَيْضًا اِلٰى قَوْلِهٖ ،

۳۲۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ رِفَاعَةَ الْاَنْصَارِیَّ يَقُوْلُ كُنَّا فِیْ مَجْلِسٍ فِيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَتَذَاكَرْنَا الْغُسْلَ مِنَ الْاِنْزَالِ فَقَالَ زَيْدٌ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ اِلَّا اَنْ يَّغْسِلَ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَجْلِسِ فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ اِذْهَبْ اَنْتَ بِنَفْسِكَ فَاْتِنِیْ بِهٖ حَتّٰى تَكُوْنَ اَنْتَ الشَّاهِدَ عَلَيْهِ فَذَهَبَ فَجَآءَ بِهٖ وَعِنْدَ عُمَرَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَنْتَ عَدُوُّ نَفْسِكَ تُفْتِی النَّاسَ بِهٰذَا فَقَالَ زَيْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ مَا ابْتَدَعْتُهٗ وَلٰكِنِّیْ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَعْمَامِیْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَّمِنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ عِنْدَهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَمَنْ اَسْاَلُ بَعْدَكُمْ وَاَنْتُمْ اَهْلُ بَدْرٍ الْاَخْيَارُ فَقَالَ لَهٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَرْسِلْ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ شَیْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ ظَهَرَتْ عَلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِیْ بِذٰلِكَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ

دلیل ہے کہ ان سب نے اسی بات کی طرف رجوع کر لیا۔ (یعنی غسل واجب ہے۔)

حضرت عبید بن رفاعہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے تو انزال کی صورت میں غسل پر ہماری گفتگو ہوئی حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی انزال کے بغیر جماع کرے تو اس پر صرف اتنا لازم ہے کہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔ اہل مجلس میں سے ایک آدمی اٹھا اور اس نے آکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی۔ آپ نے اس آدمی سے فرمایا تم خود جاؤ اور حضرت زید کو میرے پاس لے کر آؤ تاکہ تم اس پر گواہ رہو۔ وہ گیا اور ان کو لے آیا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے جن میں حضرت علی ابن طالب اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے نفس کے دشمن ہو یہ فتویٰ دیتے ہو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ میں نے اپنے چچاؤں حضرت رفاعہ بن رافع اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما سے سنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں موجود صحابہ کرام سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے اس مسئلے میں اختلاف کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! تم اہل بدر بہترین لوگ ہو تمہارے بعد میں کس سے پوچھوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی طرف بھیجیں اگر ان کے پاس اس کے بارے میں کچھ ہوا تو وہ آپ کے سامنے ظاہر کر دیں گی۔ انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجا جس کے سوال پر انہوں نے فرمایا مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انہوں نے فرمایا جب مرد کی شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ سے تجاوز کر جائے (یعنی

الختانُ الختانَ فقد وجب الغسلُ فقال عمرُ
عند ذلك لا اعلمُ احدًا فعلهُ ثم لم يغتسل
الا جعلته نكالًا۔

۳۲۴ - حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا
محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا ابن
ادريس عن محمد بن اسحٰق ح وحدثنا
ابن ابي داؤد قال ثنا عياش بن الوليد
قال ثنا عبد الاعلى بن عبد الاعلى عن ابن
اسحٰق عن يزيد بن ابي حبيب عن معمر
ابن ابي حبيبة عن عبيد بن رفاعة عن ابيه
قال اني لجالس عند عمر بن الخطاب اذ جاء
رجلٌ فقال يا امير المؤمنين هذا زيد بن
ثابت يفتي الناس في الغسل من الجنابة برأيه
فقال عمر اعجل عليّ به فجاء زيد فقال
عمر قد بلغني من امرك ان تفتي الناس
بالغسل من الجنابة برأيك في مسجد النبي
صلى الله عليه وسلم فقال له زيد اما و
الله يا امير المؤمنين ما افتيت برأيي ولكني
سمعت من اعمامي شيئًا فقلت به فقال من اي
اعمامك فقال من ابي بن كعب وابي ايوب و
رفاعة بن رافع فالتفت الي عمر فقال ما يقول
هذا الفتى قال قلت انا كنا لنفعله على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم لا نغتسل
قال افسألتم النبي صلى الله عليه وسلم
عن ذلك فقلت لا قال عليّ بالناس فاتفق
الناس ان الماء لا يكون الا من الماء
الا ما كان من علي و معاذ بن جبل فقالا
اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل
فقال يا امير المؤمنين لا اجد احدًا اعلم

داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوا کسی نے ایسا کیا پھر غسل نہ کیا تو میں اسے عبرتناک سزا دوں گا۔

حضرت عبید بن رفاعہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا اے امیر المؤمنین! حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ غسل جنابت کے بارے میں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا انھیں جلد از جلد میرے پاس لائیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ مسجد نبوی میں بیٹھ کر غسل جنابت کے بارے میں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا! امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! میں اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیتا بلکہ میں نے اپنے چچاؤں سے کچھ سنا ہے پس وہی بات کہتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا تمہارے کون سے چچا؟ حضرت زید نے بتایا حضرت ابی بن کعب اور حضرت رفاعہ بن رافع (رضی اللہ عنہم) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری (حضرت رفاعہ) کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ نوجوان کیا کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہم عہد رسالت میں ایسا کرتے تھے پھر غسل نہیں کرتے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا۔ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا لوگوں کو میرے پاس بلاؤ تو تمام نے اتفاق کیا کہ انزال کی صورت میں غسل ہے البتہ حضرت علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے (اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو) تو غسل واجب ہو جاتا ہے انھوں نے کہا اے امیر المؤمنین! میں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں ازواج مطہرات سے زیادہ کسی کو علم والا نہیں پاتا، چنانچہ

بهذا من أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم من أزواجه فأرسل إلى حفصة فقالت لا علم لي فأرسل إلى عائشة فقالت إذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل فتحطم عمر وقال لئن أخبرت بأحد يفعله ثم لا يغتسل إلا أنهكته عقوبة.

۳۲۵ - حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثني الليث قال حدثني معمر بن أبي حبيبة عن عبيد الله بن عدي بن الخيار قال تذاكر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عند عمر ابن الخطاب الغسل من الجنابة فقال بعضهم إذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل وقال بعضهم إنما الماء من الماء فقال عمر قد اختلفتم علي وأنتم أهل بدر الأخيار فكيف بالناس بعدكم فقال علي بن أبي طالب يا أمير المؤمنين إن أردت أن تعلم ذلك فأرسل إلى أزواج النبي صلى الله عليه وسلم فسلهن عن ذلك فأرسل إلى عائشة فقالت إذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل فقال عمر عند ذلك لا أسمع أحدا يقول الماء من الماء إلا جعلته نكالا.

فهذا عمر قد حمل الناس على هذا بحضرة أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ينكر ذلك عليه منكر وقول رفاعة في حديث ابن إسحاق فقال الناس الماء من الماء يحتمل أن يكون عمر لم يقبل ذلك لأنه قد يحتمل أن يكون على ما حملوه عليه من ذلك ويحتمل أن

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی بھیجا تو انھوں نے فرمایا مجھے علم نہیں، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ شرمگاہ کو پار کر جائے تو غسل واجب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ میں آگئے اور فرمایا اگر مجھے کسی کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس نے ایسا کرنے کے بعد غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

حضرت عبداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہم سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں صحابہ کرام کا غسل جنابت کے بارے میں مذاکرہ ہوا بعض نے کہا جب شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے بعض نے کہا، انزال کی صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میرے پاس اختلاف کرتے ہو حالانکہ تم اہل بدر بہترین لوگ ہو تو تمہارے بعد والوں کا کیا حال ہوگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے امیرالمومنین! اگر آپ یہ مسئلہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو کسی کو ازواج مطہرات کے پاس بھیج کر پوچھ لیں چنانچہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نے کسی سے سنا کہ (صرف) انزال کی صورت میں غسل واجب ہے تو میں اسے عبرتناک سزا دوں گا۔

پس یہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنھوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں اس بات کی ترغیب دی اور کسی نے بھی آپ کی بات کا انکار نہیں کیا۔ ابن اسحاق کی روایت میں حضرت رفاعہ کا قول "پانی پانی سے ہے۔" کے بارے میں یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے قبول نہ کیا ہو کیونکہ اس میں اس بات کا احتمال تھا جسے بعض صحابہ کرام نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال تھا جو حضرت ابن

يَكُونَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا لَمْ يُثْبِتُوا لَهُ ذٰلِكَ تَرَكَ قَوْلَهُمْ فَصَارَ إِلَى مَا رَآهُ هُوَ وَسَائِرُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ آخَرِينَ مِنْهُمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمائی (احتلام کی صورت میں انزال کا شرط ہونا) پس جب وہ لوگ (انزال کی شرط لگانیوالے) حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی بات ثابت نہ کر سکے تو آپ نے دوسری بات اختیار فرمائی جو آپکی اور باقی تمام صحابہ کرام کی رائے تھی کچھ دوسرے لوگوں سے بھی اس کے موافق روایات مروی ہیں۔

۳۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ أَنَّهُ مَا أَوْجَبَ عَلَيْهِ الْحَدَّ مِنَ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ أَوْجَبَ الْغُسْلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْهُمْ۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مہاجرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو چیز کوڑے مارنے اور رجم کرنے کی حد کو واجب کرتی ہے اس سے غسل بھی واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ان مہاجرین میں سے ہیں۔

۳۲۷ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ قَالَ إِذَا بَلَغْتَ ذٰلِكَ اغْتَسَلْتَ۔

حضرت ابراہیم، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں جس نے جماع کیا اور اسے انزال نہ ہوا نقل کرتے ہیں کہ جب تم اس (انزال) تک پہنچو تو غسل کرو۔

۳۲۸ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۲۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا خَلَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ کے پیچھے جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۳۰ - حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ أَبِي يَبْعَثُنِي إِلَى عَائِشَةَ قَبْلَ أَنْ أَحْتَلِمَ فَلَمَّا احْتَلَمْتُ جِئْتُ فَنَادَيْتُ فَقُلْتُ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ إِذَا الْتَقَتِ

حضرت عبداللہ بن اسود فرماتے ہیں، میرے والد ماجد، مجھے بالغ ہونے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کرتے تھے، جب میں بالغ ہو گیا تو میں نے حاضر ہو کر آواز دی میں نے عرض کیا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ انہوں نے فرمایا جب شرمگاہیں مل جائیں۔

الْمَوَاسِيْ

۳۳۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۳۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب دو شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۳۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِذَا اخْتَلَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت نافع، حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب ایک شرمگاہ، دوسری کے پیچھے چلی جائے (داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۳۳۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلَهُ۔

حضرت زر نے حضرت علی (رضی اللہ عنہا) سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ بِطَرِيْقِ النَّظَرِ وَالْقِيَاسِ

غور وفکر اور قیاس کے طور پر حل مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا صِحَّةُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى وُجُوْبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّ الْجِمَاعَ فِي الْفَرْجِ الَّذِيْ لَا إِنْزَالَ مَعَهُ حَدَثٌ فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ أَغْلَظُ الْأَحْدَاثِ فَأَوْجَبُوْا فِيْهِ أَغْلَظَ الطَّهَارَاتِ وَهُوَ الْغُسْلُ وَقَالَ قَوْمٌ هُوَ كَأَخَفِّ الْأَحْدَاثِ فَأَوْجَبُوْا فِيْهِ أَخَفَّ الطَّهَارَاتِ وَهُوَ الْوُضُوْءُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلَى الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ هَلْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے جو روایات بیان کی ہیں ان سے ان لوگوں کے قول کی صحت ثابت ہوگئی جو شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل کو واجب سمجھتے ہیں اس باب کا آثار کے طریقے پر یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے غور وفکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ فقہاء کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ شرمگاہ میں انزال کے بغیر جماع حدث ہے بلکہ ایک قوم نے کہا ہے کہ یہ سخت ترین حدث ہے پس انھوں نے اس میں اعلیٰ درجے کی طہارت واجب قرار دی ہے اور وہ غسل ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ کم درجے کے حدث کی طرح ہے لہٰذا انھوں نے ہلکے درجے کی طہارت واجب کی ہے اور وہ وضو ہے ہم نے چاہا کہ دو شرمگاہوں کے ملنے کے بارے میں غور کریں کہ

هُوَ أَغْلَظُ الْأَشْيَاءِ فَنُوجِبُ فِيهِ أَغْلَظَ مَا يَجِبُ فِي ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا أَشْيَاءَ يُوجِبُهَا الْجِمَاعُ وَهُوَ فَسَادُ الصِّيَامِ الْقَضَاءَ وَالْحَجِّ فَكَانَ ذٰلِكَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِنْزَالٌ وَيُوجِبُ ذٰلِكَ فِي الْحَجِّ الدَّمَ وَقَضَاءَ الْحَجِّ وَيُوجِبُ فِي الصِّيَامِ الْقَضَاءَ وَالْكَفَّارَةَ فِي قَوْلِ مَنْ يُوجِبُهَا وَلَوْ كَانَ جَامَعَ فِيمَا دُونَ الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَيْهِ فِي الْحَجِّ دَمٌ فَقَطْ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الصِّيَامِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُنْزِلَ وَكُلُّ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ فِي حَجِّهِ وَصِيَامِهِ

وَكَانَ مَنْ زَنَى بِامْرَأَةٍ حُدَّ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَلَى وَجْهِ شُبْهَةٍ فَسَقَطَ بِهَا الْحَدُّ عَنْهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ وَكَانَ لَوْ جَامَعَهَا فِيمَا دُونَ الْفَرْجِ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ حَدٌّ وَلَا مَهْرٌ وَلٰكِنَّهُ يُعَزَّرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ هُنَالِكَ شُبْهَةٌ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ فَجَامَعَهَا جِمَاعًا لَا خَلْوَةً فِي الْفَرْجِ ثُمَّ طَلَّقَهَا كَانَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزِلْ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَأَحَلَّهَا ذٰلِكَ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ وَلَوْ جَامَعَهَا فِيمَا دُونَ الْفَرْجِ لَمْ يَجِبْ فِي ذٰلِكَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَكَانَ عَلَيْهِ فِي الطَّلَاقِ نِصْفُ الْمَهْرِ إِنْ كَانَ سَمَّى لَهَا مَهْرًا أَوِ الْمُتْعَةُ إِذَا لَمْ يَكُنْ سَمَّى لَهَا مَهْرًا فَكَانَ يَجِبُ فِي هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي وَصَفْتُ الَّتِي لَا إِنْزَالَ مَعَهَا أَغْلَظُ مَا يَجِبُ فِي الْجِمَاعِ الَّذِي مَعَهُ الْإِنْزَالُ مِنَ الْحُدُودِ وَالْمُهُورِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ هُوَ فِي حُكْمِ الْأَحْدَاثِ أَغْلَظُ الْأَحْدَاثِ وَيَجِبُ فِيهِ أَغْلَظُ مَا يَجِبُ فِي الْأَحْدَاثِ وَهُوَ

کیا وہ سب سے سخت چیز ہے تاکہ ہم اس میں سخت ترین چیز واجب قرار دیں پس ہم نے ان اشیاء کو دیکھا جو جماع سے لازم آتی ہیں اور وہ روزے اور حج کا ٹوٹنا ہے اور بعض کے نزدیک کفارہ بھی لازم آتا ہے اگر شرمگاہ کے علاوہ جماع کرے تو حج کی صورت میں صرف دم (قربانی دینا) لازم آتا ہے جبکہ روزے کی صورت میں کچھ بھی لازم نہیں مگر یہ کہ اسے انزال ہو جائے اور یہ تمام کام حج اور روزے کی حالت میں حرام ہیں اور جو آدمی کسی عورت سے زنا کرے اسے حد لگائی جائے گی اگرچہ انزال نہ ہو اور اگر شبہے کی بنیاد پر ایسا کرے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی اور مہر واجب ہو جائے گا اور اگر وہ فرج کے علاوہ کرے تو اس پر نہ حد واجب ہو گی اور نہ ہی مہر لیکن اسے تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی جب وہاں شبہ نہ ہو۔ اور جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے خلوت کے بغیر جماع کرے پھر اسے طلاق دے تو اس پر مہر لازم ہو گا انزال ہو یا نہ ہو، اس پر عدت بھی واجب ہو گی اور یہ عمل اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کر دے گا اور اگر فرج کے علاوہ میں جماع کیا تو اس پر کچھ بھی واجب نہ ہو گا اور طلاق کی صورت میں اسے نصف مہر دینا ہو گا بشرطیکہ مہر مقرر کیا ہو اگر مہر مقرر نہیں کیا تو کچھ سامان (کپڑے وغیرہ) دینا ہو گا ان صورتوں میں جن کا ہم نے ذکر کیا کہ انزال نہ ہوا اس سے وہی سخت چیز لازم آئے گی جو انزال کی صورت میں جماع سے لازم آتی ہے یعنی حد نافذ ہو گی اور مہر بھی لازم ہو گا۔ وغیرہ وغیرہ پس اس پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ حدث سب سے سخت قسم کا حدث ہو گا اور حدث کی صورت میں جو سخت ترین چیز لازم ہوتی ہے وہی لازم ہو گی اور وہ غسل ہے۔

الْغُسْلَ۔

وَحُجَّةٌ اُخْرٰى فِيْ ذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ الَّتِيْ وَجَبَتْ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ فَاِذَا كَانَ بَعْدَهَا الْاِنْزَالُ لَمْ يَجِبْ بِالْاِنْزَالِ حُكْمٌ ثَانٍ وَاِنَّمَا الْحُكْمُ لِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ اَلَا تَرٰى اَنَّ رَجُلًا لَوْ جَامَعَ امْرَاَةً جِمَاعَ زِنَاءٍ فَالْتَقٰى خِتَانَاهُمَا وَجَبَ الْحَدُّ عَلَيْهِمَا بِذٰلِكَ وَلَوْ اَقَامَ عَلَيْهِمَا حَتّٰى اَنْزَلَ لَمْ يَجِبْ بِذٰلِكَ عَلَيْهِ عُقُوْبَةٌ غَيْرُ الْحَدِّ الَّذِيْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْجِمَاعُ عَلٰى وَجْهِ شُبْهَةٍ فَوَجَبَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ ثُمَّ اَقَامَ عَلَيْهَا حَتّٰى اَنْزَلَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنْزَالِ شَيْءٌ بَعْدَ مَا وَجَبَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَكَانَ مَا يُحْكَمُ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ عَلٰى مَنْ جَامَعَ فَاَنْزَلَ هُوَ مَا يُحْكَمُ بِهٖ عَلَيْهِ اِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُنْزِلْ وَكَانَ الْحُكْمُ فِيْ ذٰلِكَ هُوَ لِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ لَا لِلْاِنْزَالِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَهٗ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ الْغُسْلُ الَّذِيْ يَجِبُ عَلٰى مَنْ جَامَعَ وَاَنْزَلَ هُوَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ لَا بِالْاِنْزَالِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَهٗ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ الْجِمَاعَ يُوْجِبُ الْغُسْلَ كَانَ مَعَهٗ اِنْزَالٌ اَوْ لَمْ يَكُنْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَعَامَّةِ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اس سلسلے میں دوسری دلیل یہ ہے کہ دو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہونے والی چیزوں کو ہم نے دیکھا تو (معلوم ہوا کہ) اگر اس کے بعد انزال ہو تو انزال سے کوئی دوسرا حکم واجب نہیں ہوگا، حکم تو شرمگاہوں کے ملنے سے نافذ ہوگا کیا تم نہیں دیکھتے اگر کوئی شخص کسی عورت سے بطور زنا جماع کرے تو ان کی شرمگاہیں ملنے سے ان پر حد واجب ہو جائے گی اور اگر وہ اس پر برقرار رہے یہاں تک کہ انزال ہو جائے تو اس حد کے علاوہ جو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہوئی ہے کوئی دوسری سزا واجب نہیں ہوگی اور اگر وہ جماع شبہے کے طور پر ہوا تو شرمگاہوں کے ملنے سے اس پر مہر واجب ہوگا پھر اس پر ٹھہرا رہا یہاں تک کہ انزال ہو گیا تو اب اس انزال سے اس کے سوا کچھ بھی لازم نہ ہوگا جو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہو گیا۔ ان صورتوں میں جو کچھ اس شخص پر لازم ہوگا جس نے جماع کیا اور انزال بھی ہو گیا وہی اس پر بھی لازم ہوگا جس نے جماع کیا لیکن انزال نہیں ہوا۔ یہاں حکم شرمگاہوں کے ملنے پر لگے گا نہ اس انزال پر جو بعد میں ہوا۔ غور و فکر سے معلوم ہوا کہ انزال کے ساتھ جماع کرنے والے پر غسل شرمگاہوں کے ملنے کے باعث ہوا نہ اس انزال کی وجہ سے جو بعد میں ہوا۔ اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہو گئی جو کہتے ہیں کہ جماع غسل کو واجب کرتا ہے اس کے ساتھ انزال ہو یا نہ ہو یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اور عام علماء کا قول ہے۔

۲۳۵۔ وَحُجَّةٌ اُخْرٰى فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ تُفْتِيْنَ اَنَّ الرَّجُلَ

اس سلسلے میں ایک اور دلیل یہ ہے؛ حضرت ابو صالح فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا انصار کی عورتیں فتویٰ دیتی ہیں کہ آدمی جب جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو عورت پر غسل واجب ہے مرد پر نہیں۔ حالانکہ بات اس طرح نہیں جس طرح وہ فتویٰ دیتی ہیں بلکہ جب

إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ فَإِنَّ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلَ وَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيْسَ كَمَا أَفْتَيْنَ وَإِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ـ

شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ إِنَّمَا هُوَ فِي الرِّجَالِ الْمُجَامِعِينَ لَا فِي النِّسَاءِ الْمُجَامَعَاتِ وَإِنَّ الْمُخَالَطَةَ تُوجِبُ عَلَى النِّسَاءِ الْغُسْلَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا إِنْزَالٌ وَقَدْ رَأَيْنَا الْإِنْزَالَ يَسْتَوِي فِيهِ حُكْمُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ فِي وُجُوبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ حُكْمُ الْمُخَالَطَةِ الَّتِي لَا إِنْزَالَ مَعَهَا يَسْتَوِي فِيهَا حُكْمُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي وُجُوبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ ـ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انصار جو انزال کے باعث غسل کو ضروری سمجھتے تھے وہ جماع کرنے والے مردوں کے بارے میں تھا ان عورتوں کے بارے میں نہیں جن سے جماع کیا جاتا۔ اور یہ کہ باہم ملنے سے عورت پر غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ وہاں انزال نہ ہو حالانکہ ہم دیکھتے ہیں انزال کی صورت میں وجوب غسل کے سلسلے میں عورتوں اور مردوں کے لیے ایک جیسا حکم ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس میل جول میں انزال نہ ہو وہاں بھی مردوں اور عورتوں کے لیے وجوب غسل کا ایک جیسا حکم ہونا چاہیے۔

بَابُ أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ هَلْ يُوجِبُ الْوُضُوْءَ أَمْ لَا

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہوتا یا نہیں

۳۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَخْبَرَهُ ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ وَالْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ أَخَذَ الْحَسَنُ الْوُضُوْءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ أَخَذَهُ الْحَسَنُ عَنْ أَنَسٍ وَأَخَذَهُ أَنَسٌ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ وَأَخَذَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

حضرت ہمام فرماتے ہیں میں نے مطر الوراق سے پوچھا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کس سے یہ حدیث لی کہ جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے، انھوں نے فرمایا حضرت حسن نے حضرت انس سے انھوں نے حضرت ابوطلحہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۳۳۷ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَكَلَ ثَوْرَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَ عُمَرُ وَالثَّوْرُ الْقِطْعَةُ ـ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پنیر کا ایک ٹکڑا تناول فرمایا اس کے بعد وضو کیا حضرت عمر فرماتے ہیں "ثور" ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

۳۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ

قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس چیز (کے کھانے) سے وضو کرو جس کو آگ بدل دے۔

---

۳۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن خالد بن مسافر، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۳۴۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت عقیل ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۳۴۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن خالد بن عمرو ابن عثمان رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میں نے اس سلسلے میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بعد اس کی مثل ذکر فرمایا۔

---

۳۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ لَهُ بِسَوِيْقٍ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَتْ يَا ابْنَ أَخِي تَوَضَّأْ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُحْدِثْ شَيْئًا فَقَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں مجھے ابوسعید بن ابوسفیان ابن مغیرہ نے بتایا کہ وہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، تو انھوں نے ان کے لیے ستو منگوائے۔ انھوں (حضرت ابوسعید) نے نوش کیے پھر ام المؤمنین نے فرمایا اے بھتیجے وضو کرو۔ انھوں نے عرض کیا میں بے وضو نہیں ہوں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس چیز کو آگ چھوئے اس (کے استعمال) سے وضو لازم ہوتا ہے۔

---

۳۴۳ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس، حضرت ام حبیبہ

إِسْحٰقَ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي۔

(رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں یہ ہے کہ انھوں نے فرمایا "اے میرے بھانجے"

۳۴۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبدالرحمن بن خالد نے ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۴۵۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بدلنے والی چیز کے باعث وضو کرو اگرچہ پنیر کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔

۳۴۶۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پنیر کے ٹکڑے (کے کھانے) سے وضو کرو۔

۳۴۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَإِنَّا نَتَدَهَّنُ بِالدُّهْنِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ وَنَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس چیز سے وضو کرو جس کو آگ چھوئے اگرچہ پنیر کا ٹکڑا ہو۔ (اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے ابوہریرہ! ہم تیل استعمال کرتے ہیں وہ آگ پر گرم کیا جاتا ہے اور پانی سے وضو کرتے ہیں وہ بھی آگ پر گرم کیا جاتا ہے حضرت ابوہریرہ نے فرمایا اے بھتیجے! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنو تو مثالیں نہ بیان کیا کرو۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس چیز کو آگ چھوئے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَكَلْتُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ فَتَوَضَّاْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے فرمایا میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے پس میں نے وضو کیا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس چیز سے وضو کرو جس کو آگ چھو جائے۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبد بن خالد نے حضرت ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مطلب بن حنطب نے حضرت ابوہریرہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت حسین بن معلم نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں آیا تو لوگوں کو

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْخٍ يُحَدِّثُهُمْ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا سَهْلُ بْنُ حَنْظَلِيَّةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ۔

بزرگ کے پاس جمع دیکھا وہ ان سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انھوں نے بتایا یہ سہل بن حنظلیہ ہیں تو میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گوشت کھائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۳۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَنُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ وَلَا

حضرت ابو قلابہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ہر اس چیز سے (کے بعد) وضو کرتے جسے آگ بدل دے، دودھ (پینے) کے بعد کلی کرتے اور کھجور (کھانے) کے بعد کلی نہیں کرتے تھے۔

الْكَلَامُ فِي الْمَسْأَلَةِ

تحقیق مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا وُضُوءَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَذَهَبُوا فِي ذَلِكَ إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ۔

ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا اس صورت میں وضو ضروری نہیں۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کو اپنایا۔

۳۵۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت روح بن قاسم نے حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا

حضرت علی ابن عبداللہ ابن عباس اپنے والد

عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت داؤد بن علی اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس سے (رضی اللہ عنہم) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن یعمر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ هُوَ اَبُوْ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا، اس کے بعد (حضرت ابن عباس نے) اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَضَرَبَ عَلَى يَدَيَّ وَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ نَاسٍ يَتَوَضَّئُوْنَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَاللّٰهِ لَقَدْ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ يَوْمًا ثِيَابَهُ ثُمَّ اُتِيَ بِثَرِيْدٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ میں ایک دن حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا مجھے لوگوں پر تعجب آتا ہے اس چیز سے وضو کرتے ہیں جسے آگ نے چھوا ہو۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے اکٹھے کیے (درست کیے) پھر ثرید لایا گیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر اٹھے اور نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَالرَّبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے تو آپ کے

قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اَیَاسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَوْنٍ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ بْنِ الْهَادِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَنَشَلْتُ لَهٗ كَتِفًا فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

لیے دبکری کا شانہ بھونا گیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں فرمایا

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ يَقُوْلُ سَاَلَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَاَمَرَهٗ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ نَسْاَلُ اَحَدًا وَفِيْنَا اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ۔

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس چیز سے وضو کے بارے میں پوچھا جسے آگ بدل دے، تو آپ نے اسے وضو کا حکم دیا پھر فرمایا ہم کس طرح کسی سے پوچھیں جبکہ ہم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات موجود ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ لوگوں کو بھیجا جنھوں نے ام المومنین سے پوچھا ——— اس کے بعد حضرت شعبہ کی روایت (حدیث ۳۶۲) کی مثل روایت کیا۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک بھنا ہوا پہلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے اس سے تناول فرمایا لیکن وضو نہیں فرمایا۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُتِيْنَا وَمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَاَكَلْنَا ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ اَحَدٌ مِّنَّا ثُمَّ تَعَشَّيْنَا بِبَقِيَّةِ الشَّاةِ ثُمَّ قُمْنَا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم کھانا لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ہمراہ تھے ہم نے کھانا کھایا پھر نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن ہم میں سے کسی نے بھی وضو نہ کیا پھر ہم نے بکری کا بقیہ حصہ کھایا اس کے بعد عصر کی نماز کے لیے چلے گئے اور ہم میں سے کسی نے بھی پانی کو ہاتھ نہ لگایا۔

وَلَمْ يَمَسَّ اَحَدٌ مِنَّا مَاءً۔

۳۶۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو نے حضرت عبد اللہ بن محمد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَتْنَا اِمْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفَرَشَتْ لَنَا صَوْرًا فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّهُوْرِ فَاَكَلْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ایک انصاری خاتون نے دعوت دی پھر ہمارے لیے ایک بکری ذبح کی۔ پھر حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس (خاتون) نے کھجور کے درختوں میں بچھونا بچھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لیے پانی طلب فرمایا پھر ہم نے کھایا اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۶۸ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَقَالَتْ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنَا اِلَّا قَلَيْنَا لَهٗ حَبَّةً تَكُوْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَيَاْكُلُ مِنْهَا وَيُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاْ۔

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اس چیز کے بارے میں مجھے کوئی حدیث بتائیے جسے آگ نے بدل دیا ہو۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ہمارے ہاں تشریف لاتے مگر ہم آپ کے لیے مدینہ طیبہ کے دانے بھونتے آپ ان سے تناول فرماتے اور نماز پڑھتے لیکن کھانے کے بعد وضو نہ فرماتے۔

۳۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فُلَانَةَ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمَّاهَا وَنَسِيْتُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ بَطْنٌ مُعَلَّقٌ فَقَالَ لَوْ طَبَخْتِ لَنَا مِنْ هٰذَا الْبَطْنِ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَصَنَعْنَاهُ فَاَكَلَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

حضرت عمارہ بن زاذان، حضرت محمد بن منکدر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ مطہرہ کی خدمت میں حاضر ہوا (حضرت عمارہ فرماتے ہیں) انھوں نے نام لیا لیکن میں بھول گیا، (پھر فرمایا) ام المومنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے ہاں پیٹ (کا گوشت) لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ تم میرے لیے اس پیٹ سے فلاں فلاں حصہ پکاتیں، فرماتی ہیں ہم نے ایسا کیا تو آپ نے اس سے کھایا اور وضو نہ کیا۔

٣٧٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ كَتِفًا فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالْأَذَانِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے شانہ تناول فرمایا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کے ذریعے آپ کو نماز کی اطلاع دی چنانچہ آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

٣٧١ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ وَرَبِيعٌ الْجِيزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ طَبَخْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبید اللہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری کے پیٹ سے گوشت) پکایا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز عشا ادا کی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

٣٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْعِشَاءَ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا لیکن آپ نے عشاء کا ذکر نہیں فرمایا۔

٣٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدٌ بِنْتُ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ عَمَّتِهَا قَالَتْ زَارَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَكَلَ عِنْدَنَا كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابو سعید خدری اپنی پھوپھی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے پھر ہمارے پاس بکری کا شانہ تناول فرمایا اس کے بعد نماز کے لیے کھڑے ہوئے لیکن وضو نہ فرمایا۔

٣٧٤ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ

حضرت عبد اللہ بن حارث زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھنا ہوا گوشت کھایا پھر نماز کھڑی ہوگئی تو ہم نے کنکریوں کے ساتھ ہاتھ پونچھے پھر نماز کے لیے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِی الْمَسْجِدِ قَدْ شُوِیَ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَمَسَحْنَا اَیْدِیَنَا بِالْحَصْبَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّیْ وَلَمْ نَتَوَضَّأْ۔

کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا۔

۳۷۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاُوَیْسِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ ذِرَاعًا یَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِیَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّکِّیْنَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے ان کے والد نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (بکری کا) بازو تناول فرما رہے تھے آپ اس سے کاٹتے تھے پھر نماز کی طرف بلایا گیا آپ کھڑے ہوئے چھری پھینک دی اور نماز پڑھی لیکن (تازہ) وضو نہ فرمایا۔

۳۷۶ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ ابْنِ یَسَارٍ مَوْلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّ سُوَیْدَ ابْنَ النُّعْمَانِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ نَزَلَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

حضرت بشیر ابن یسار مولیٰ بنو حارثہ فرماتے ہیں: سوید بن نعمان نے ان سے بیان کیا کہ وہ (فتح) خیبر کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے جب مقام صہبا پر پہنچے جو خیبر کے قریب ہے تو اتر کر نماز پڑھی پھر زاد راہ منگوایا تو صرف ستو لائے گئے۔ آپ کے حکم سے انہیں تر کیا گیا پس آپ نے بھی تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر مغرب کی نماز کے لیے اٹھ کھڑے اور کلی فرمائی ہم نے بھی کلی کی پھر نماز پڑھی لیکن تازہ وضو نہیں کیا۔

۳۷۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ یَحْیٰی فَذَکَرَ نَحْوَهٗ بِاِسْنَادِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَقُلْ وَهِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ۔

حضرت حماد نے حضرت یحییٰ سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ وہ خیبر کے قریب ہے۔

۳۷۸ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا الْجُعَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَیْدِ اللّٰہِ حَدَّثَهٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ کَتِفًا ثُمَّ قَامَ

حضرت عمرو بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۳۷۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتٍ وَغَيْرِهٖ مِنْ مَشْيَخَةِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ عَنْ اُمِّ عَامِرِ بْنِ يَزِيْدَ امْرَاَةٍ مِّمَّنْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرْقٍ فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَتَعَرَّقَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کرنے والی خواتین میں سے ایک حضرت ام عامر بن یزید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنو عبدالاشہل کی مسجد میں ایک گوشت والی ہڈی لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ نے اس سے گوشت (نوچ کر) تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں فرمایا۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَنْفِیْ اَنْ يَكُوْنَ اَكْلُ مَا مَسَّتِ النَّارُ حَدَثًا لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَا اَمَرَ بِهٖ مِنَ الْوُضُوْءِ فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ هُوَ وُضُوْءُ الصَّلٰوةِ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ لَا وُضُوْءُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِمَا رَوَيْنَا اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْلَمَ مَا الْاٰخِرُ مِنْ ذٰلِكَ۔

ان روایات میں اس بات کی نفی ہوتی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے حدث لازم آتا ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو نہیں فرمایا۔ پہلی روایات میں جس وضو کا حکم دیا گیا ہے ہو سکتا ہے وہ نماز کا وضو ہو اور ممکن ہے اس سے ہاتھ دھونا مراد ہو نماز کا وضو مقصود نہ ہو، لیکن یہ بات تو بہرحال آپ سے ثابت ہے کہ آپ نے وضو فرمایا بھی اور نہیں بھی کیا۔ پس ہم نے چاہا کہ آپ کا آخری عمل معلوم کریں۔

فَاِذَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ وَاَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِیُّ قَدْ حَدَّثُوْنَا قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت محمد بن منکدر حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ان دو باتوں میں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہ کرنا تھا۔

۳۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کا ایک ٹکڑا تناول فرمایا پھر وضو فرمایا پھر ایک شانہ تناول فرمایا۔ اس کے بعد نماز پڑھی لیکن "تازہ وضو نہیں کیا۔"

نُوْرًا اَقِطٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ اَكَلَ بَعْدَهُ كَتِفًا فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ اٰخِرَ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَاِنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ فَقَدْ نُسِخَ بِالْفِعْلِ الثَّانِيْ هٰذَا اِنْ كَانَ مَا اَمَرَ بِهٖ مِنَ الْوُضُوْءِ يُرِيْدُ بِهٖ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ وَاِنْ كَانَ لَا يُرِيْدُ بِهٖ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَثْبُتْ بِالْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اَنَّ اَكْلَ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ حَدَثٌ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ اَكْلَ مَا مَسَّتِ النَّارُ لَيْسَ بِحَدَثٍ وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل اس چیز (کے کھانے) سے وضو نہ کرنا تھا جس کو آگ نے بدل دیا ہو۔ اور جو روایات اس کے خلاف ہیں وہ آپ کے دوسرے عمل سے منسوخ ہو گئیں۔

یہ اس صورت میں ہے کہ اگر آپ کے فرمودہ وضو سے نماز کا وضو مراد لیا جائے اور اگر اس سے نماز کا وضو مراد نہ لیا جائے۔ تو پہلی حدیث سے یہ بات ثابت نہ ہوگی کہ جس چیز کو آگ بدل دے وہ (استعمال کرنا) حدث ہے۔ ان آثار کی تصحیح کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ جس چیز کو آگ چھو لے وہ حدث نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے بھی یہ بات بیان کی ہے۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ صَلّٰى

(متعدد طرق سے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عبداللہ بن محمد کی روایت میں خاص طور پر ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روٹی اور گوشت کھایا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے لیکن پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً قَالَ أَكَلْنَا مَعَ عُمَرَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلوٰةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن منکدر نے حضرت جابر سے انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابو نعیم وہب بن کیسان سے مروی ہے انھوں نے حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قَالَ لِي سُلَيْمَنُ بْنُ هِشَامٍ إِنَّ هٰذَا لَا يَدَعُنَا يَعْنِي الزُّهْرِيَّ أَنْ نَأْكُلَ شَيْئًا إِلَّا أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ سَأَلْتُ عَنْهُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا أَكَلْتَهُ فَهُوَ طَيِّبٌ لَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ وُضُوْءٌ فَإِذَا خَرَجَ فَهُوَ خَبِيثٌ عَلَيْكَ فِيهِ الْوُضُوْءُ فَقَالَ مَا أَرَاكُمَا إِلَّا قَدِ اخْتَلَفْتُمَا فَهَلْ بِالْبَلَدِ مِنْ أَحَدٍ فَقُلْتُ نَعَمْ أَقْدَمُ رَجُلٍ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ قَالَ مَنْ هُوَ قُلْتُ عَطَاءٌ فَأَرْسَلَ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ قَدِ اخْتَلَفَا عَلَيَّ فَمَا تَقُولُ فَقَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سلیمان بن ہشام نے مجھ سے کہا کہ یہ یعنی امام زہری ہمیں کسی چیز کے کھانے پر وضو کا حکم دیے بغیر نہیں چھوڑتے میں نے کہا میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے فرمایا جب تم کوئی چیز کھاؤ تو وہ طیب ہے اس سے تم پر وضو لازم نہیں جب نکلے تو وہ ناپاک ہے اس سے تم پر وضو لازم ہو جاتا ہے انھوں نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم دونوں میں اختلاف ہے کیا شہر میں کوئی شخص ہے (جو فیصلہ کرے) میں نے کہا ہاں جزیرۂ عرب کا بزرگ ترین انسان ہے انھوں نے کہا وہ کون ہے؟ میں نے کہا وہ حضرت عطاء ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت عطاء کو بلا بھیجا وہ تشریف لائے تو عرض کیا میرے سامنے ان دونوں کا اختلاف ہوا آپ کیا فرماتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اسکے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ سے پہلی روایت کی مثل نقل کیا۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں

الاوزاعی عن عطاء قال حدثنی جابر انہ رای ابابکر فعل ذلک ۔

نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۸۷ - حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا ابو الولید قال ثنا شعبۃ عن حماد و منصور و سلیمن و مغیرۃ عن ابراھیم ان ابن مسعود و علقمۃ خرجا من بیت عبد اللہ ابن مسعود یریدان الصلوۃ فجیئ بقصعۃ من بیت علقمۃ فیھا ثرید و لحم فاکلا فمضمض ابن مسعود و غسل اصابعہ ثم قام الی الصلوۃ ۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہما حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر سے نماز پڑھنے کے لیے باہر آئے تو حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے ایک پیالہ لایا گیا جس میں ثرید اور گوشت تھا ان دونوں نے تناول فرمایا پھر حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کلی کی انگلیاں دھوئیں اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے

۳۸۸ - حدثنا ابن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن الحجاج عن الاعمش عن ابراھیم التیمی عن ابیہ عن ابن مسعود قال لان اتوضا من الکلمۃ المنتنۃ احب الی من ان اتوضا من اللقمۃ الطیبۃ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے پاک لقمے سے وضو کرنے کی نسبت لغویات سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے۔

۳۸۹ - حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن محمد ابن المنکدر و صفوان بن سلیم انھما اخبراہ عن محمد بن ابراھیم بن الحارث التیمی عن ربیعۃ بن عبد اللہ بن الھدیر انہ تعشی مع عمر بن الخطاب ثم صلی ولم یتوضا ۔

حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی فرماتے ہیں حضرت ربیعہ بن عبد اللہ بن ہدیر نے حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ شام کا کھانا کھایا پھر نماز پڑھی اور (تازہ) وضو نہیں کیا۔

۳۹۰ - حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن ضمرۃ ابن سعید المازنی عن ابان بن عثمان ان عثمان اکل خبزا و لحما و غسل یدیہ ثم مسح بھما وجھہ ثم صلی و لم یتوضا ۔

حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا اور ہاتھ دھوئے پھر ان کو چہرے پر ملا اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

۳۹۱ - حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا

حضرت عبید بن حنین فرماتے ہیں میں نے

أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ أُتِيَ بِثَرِيْدٍ فَأَكَلَ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے پاس ثرید لایا گیا تو انھوں نے تناول فرمایا، پھر کلی کی اس کے بعد منہ دھویا اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، وضو نہیں فرمایا۔

۳۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ نَوْفَلِ بْنِ أَبِيْ عَقْرَبٍ الْكِنَانِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَلَ خُبْزًا رَقِيْقًا وَلَحْمًا حَتّٰى سَالَ الْوَدَكُ عَلٰى أَصَابِعِهٖ فَغَسَلَ يَدَهُ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ۔

حضرت ابو نوفل بن ابو عقرب کنانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے ایک چپاتی اور گوشت تناول فرمایا حتیٰ کہ چربی (کی چکناہٹ) آپ کے انگلیوں پر بہنے لگی پس آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور مغرب کی نماز پڑھی۔

۳۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أُتِيَ بِجَفْنَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ وَلَحْمٍ عِنْدَ الْعَصْرِ فَأَكَلَ مِنْهَا فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهٖ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس عصر کے وقت ثرید کا ایک پیالہ اور گوشت لایا گیا آپ نے اس سے کھایا پھر پانی لایا گیا تو آپ نے انگلیوں کے کنارے دھوئے اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ دَخَلَ قَوْمٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَطْعَمَهُمْ طَعَامًا ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ عَلٰى طُنْفُسَةٍ فَوَضَعُوْا عَلَيْهَا وُجُوْهَهُمْ وَجِبَاهَهُمْ وَمَا تَوَضَّئُوْا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو آپ نے ان کو کھانا کھلایا پھر ان کو ایک چٹائی پر نماز پڑھائی، اس پر انھوں نے اپنے چہرے اور پیشانیاں رکھیں اور وضو نہیں کیا۔

۳۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا تَقُوْلُ فِي الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ تَوَضَّأْ مِنْهُ قَالَ فَمَا تَقُوْلُ فِي الدُّهْنِ وَالْمَاءِ الْمُسَخَّنِ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ أَنْتَ رَجُلٌ

حضرت سعید ابن ابی بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں انھوں نے فرمایا اس سے وضو کرو حضرت ابن عمر نے پوچھا آپ تیل اور گرم پانی کے بارے میں کیا کہتے ہیں،

مِنْ قُرَيْشٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ دَوْسٍ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَعَلَّكَ تَلْتَجِئُ إِلَى هٰذِهِ الْآيَةِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ۔

انھوں نے فرمایا تم ایک قریشی مرد اور میں قبیلہ دوس سے ہوں۔ انھوں نے فرمایا اے ابو ہریرہ! شاید آپ اس آیت کا سہارا لیتے ہیں" بلکہ وہ جھگڑالو قوم ہے۔"

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا تَتَوَضَّأْ مِنْ شَيْءٍ تَأْكُلُهُ۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کسی چیز کو کھانے کے بعد وضو نہ کرو۔ (یعنی ضروری نہ سمجھو)۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ الْوُضُوْءُ مِمَّا يَخْرُجُ وَلَيْسَ مِمَّا يَدْخُلُ۔

حضرت ابو غالب، حضرت ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور فرمایا وضو نکلنے والی چیز سے ہے داخل ہونے والی چیز سے (واجب) نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰؤُلَاءِ الْجِلَّةُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ فِي أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ وُضُوْءًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ مِثْلُ ذٰلِكَ مِمَّنْ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ جلیل القدر صحابہ کرام اس چیز کو کھانے کے بعد وضو ضروری نہیں سمجھتے جسے آگ بدل دے، ان دوسرے صحابہ کرام سے بھی اس قسم کی روایات مروی ہیں جنھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے آگ سے بدلنے والی چیز (کھانے) سے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۹۸۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَبُوْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أُتِيْنَا بِطَعَامٍ سَخِنٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَعِرَاقِيَّةٌ ثُمَّ انْتَهَرَانِيْ فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا أَفْقَهُ مِنِّيْ۔

حضرت عبد الرحمن بن زید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے، ابو طلحہ انصاری اور اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہم کے پاس ایک گرم کیا ہوا (آگ پر پکا ہوا) کھانا لایا گیا ہم نے کھایا پھر میں نماز کے لیے اٹھا اور وضو کیا ان میں سے ایک نے دوسرے ساتھی سے فرمایا کیا یہ عراقی ہیں پھر ان دونوں نے مجھے ڈانٹا تو میں جان گیا کہ وہ دونوں مجھ سے زیادہ فقیہ ہیں۔

۳۹۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدِمَ مِنَ الْعِرَاقِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَ زَادَ فَقَامَ اَبُو طَلْحَةَ وَ اُبَيٌّ فَصَلَّيَا وَلَمْ يَتَوَضَّآ الخ

حضرت عبدالرحمٰن بن زید انصاری فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ عراق سے تشریف لائے ـــــ پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ ابوطلحہ اور اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ آخر تک۔

۴۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ رَافِعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النَّبِيلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَكَلْتُ اَنَا وَ اَبُو طَلْحَةَ وَ اَبُو اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ فَقُمْتُ لِاَنْ اَتَوَضَّأَ فَقَالَا لِي اَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَقَدْ جِئْتَ بِهَا عِرَاقِيَّةً.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں، ابوطلحہ اور ابوایوب انصاری (رضی اللہ عنہم) نے آگ پر پکا ہوا کھانا کھایا، میں وضو کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو انھوں نے فرمایا کیا تم پاکیزہ چیزوں سے وضو کرتے ہو تم نے ایک عراقی جیسا کام کیا ہے؟

فَهٰذَا اَبُو طَلْحَةَ وَ اَبُو اَيُّوبَ قَدْ صَلَّيَا بَعْدَ اَكْلِهِمَا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَلَمْ يَتَوَضَّآ وَقَدْ رَوَيَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ بِالْوُضُوءِ مِنْ ذٰلِكَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا فِي هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا لَا يَكُونُ عِنْدَنَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ مَا قَدْ رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَاَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ الَّتِي قَدِ اخْتُلِفَ فِي اَكْلِهَا اَنَّهُ يَنْقُضُ الْوُضُوءَ اَمْ لَا اِذَا مَسَّتْهَا النَّارُ وَقَدْ اُجْمِعَ اَنَّ اَكْلَهَا قَبْلَ مُمَاسَّةِ النَّارِ اِيَّاهَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ لِلنَّارِ حُكْمٌ يَجِبُ فِي الْاَشْيَاءِ اِذَا مَاسَّتْهَا فَيَنْتَقِلُ بِهِ حُكْمُهَا

تو یہ ہیں حضرت ابوطلحہ اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہما جنھوں نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد (تازہ) وضو کیے بغیر نماز پڑھی حالانکہ ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے اس سے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔ ہم اس باب میں ان دونوں سے روایت کر چکے ہیں لہٰذا ہمارے نزدیک یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو کچھ انھوں نے (پہلے) روایت کیا ان کے نزدیک اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا ہو۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے۔

قیاس اور غور و فکر

بطور قیاس اور غور و فکر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم نے ان چیزوں کو دیکھا جن کے بارے میں اختلاف ہے کہ جب ان کو آگ مس کرے تو ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اور اس بات پر اجماع ہے کہ اگر انھیں آگ نہ چھوئے تو ان سے وضو نہیں ٹوٹتا تو ہم نے غور کیا کہ کیا آگ کا کوئی ایسا حکم ہے کہ جب وہ ان اشیاء تک پہنچے تو وہ حکم ان کی طرف منتقل ہو جائے تو ہم نے دیکھا کہ

إِلَيْهَا فَرَأَيْنَا الْمَاءَ الْقَرَاحَ طَاهِرًا تُؤَدَّى بِهِ الْفُرُوضُ ثُمَّ رَأَيْنَاهُ إِذَا سُخِّنَ فَصَارَ مِمَّا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ إِنَّ حُكْمَهُ فِي طَهَارَتِهِ عَلَى مَا كَانَ قَبْلَ مُمَاسَّتِهِ النَّارَ إِيَّاهُ وَإِنَّ النَّارَ لَمْ تُحْدِثْ فِيهِ حُكْمًا يَنْتَقِلُ بِهِ حُكْمُهُ إِلَى غَيْرِ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِي الْبَدْءِ فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ كَانَ فِي النَّظَرِ أَنَّ الطَّعَامَ الطَّاهِرَ الَّذِي لَا يَكُونُ أَكْلُهُ قَبْلَ أَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ حَدَثًا إِذَا مَسَّتْهُ النَّارُ لَا تَنْقُلُهُ عَنْ حَالِهِ وَلَا تُغَيِّرُ حُكْمَهُ وَيَكُونُ حُكْمُهُ بَعْدَ مَسِيسِ النَّارِ إِيَّاهُ كَحُكْمِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا بَيَّنَّا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

خالص پانی پاک ہے اس کے ساتھ کئی فرائض ادا کیے جاتے ہیں پھر ہم نے دیکھا کہ جب اسے گرم کیا جائے اور ان چیزوں میں سے ہو جائے جن کو آگ نے مس کیا تو بھی طہارت کے سلسلے میں اس کا وہی حکم ہے جو آگ کے اس تک پہنچنے سے پہلے تھا اور آگ نے اس میں کوئی ایسا حکم پیدا نہیں کیا کہ اب پہلے حکم کے خلاف کی طرف منتقل ہو جائے۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا جب اس کی صورت یہ ہے تو وہ پاک کھانا جسے آگ کے پہنچنے سے پہلے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو آگ کے مس کرنے سے بھی اس کا حکم نہیں بدلے گا اور آگ پر پکنے کے بعد بھی وہی حکم ہوگا جو پہلے تھا۔ یہ بات ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر بیان کی ہے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

وَقَدْ فَرَّقَ قَوْمٌ بَيْنَ لُحُومِ الْغَنَمِ وَلُحُومِ الْإِبِلِ فَأَوْجَبُوا فِي أَكْلِ لُحُومِ الْإِبِلِ الْوُضُوءَ وَلَمْ يُوجِبُوا ذٰلِكَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْغَنَمِ۔

کچھ لوگوں نے بکریوں اور اونٹوں کے گوشت میں فرق کرتے ہوئے اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کو واجب قرار دیا اور بکری کا گوشت کھانے سے واجب نہیں کیا۔

۴۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ لَا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں، آپ نے فرمایا "ہاں" پوچھا گیا بکریوں کا گوشت کھانے کے بعد بھی وضو کریں فرمایا "نہیں"۔

---

۴۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت جعفر بن ابی ثور نے حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ جَدِّهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتَ وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تَفْعَلْ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ.

حضرت جعفر اپنے دادا حضرت جابر (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں؟ آپ نے فرمایا چاہو تو کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا ہاں۔

۴۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عثمان ابن عبد اللہ بن موہب حضرت جعفر بن ابی ثور سے وہ حضرت جابر بن سمرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجِبُ الْوُضُوءُ لِلصَّلَاةِ بِأَكْلِ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْوُضُوءُ الَّذِي أَرَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ وَفَرَّقَ قَوْمٌ بَيْنَ لُحُومِ الْإِبِلِ وَلُحُومِ الْغَنَمِ فِي ذَلِكَ لِمَا ذَلِكَ فِي لُحُومِ الْإِبِلِ مِنَ الْغِلَظِ وَمِنْ غَلَبَةِ وَدَكِهَا عَلَى يَدِ آكِلِهَا فَلَمْ يُرَخِّصْ فِي تَرْكِهِ عَلَى الْيَدِ وَأَبَاحَ أَنْ لَا يَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ لِعَدَمِ ذَلِكَ مِنْهَا وَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ فِي حَدِيثِ جَابِرٍ أَنَّ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَإِذَا كَانَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ وَهُوَ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَفِي ذَلِكَ لُحُومُ الْإِبِلِ وَغَيْرُهَا كَانَ فِي تَرْكِهِ ذَلِكَ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ.

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ان میں سے کسی کے کھانے سے وضو لازم نہیں آتا اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے وضو سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہاتھ دھونا ہو انھوں نے اونٹ اور بکری کے گوشت میں اس لیے فرق کیا ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چکناہٹ زیادہ ہوتی ہے لہٰذا کھانے والے کے ہاتھ پر چربی کے غلبہ کی وجہ سے اسے ہاتھ پر چھوڑنے کی اجازت نہیں دی گئی اور چونکہ بکری میں یہ بات نہیں ہوتی لہٰذا اس کے لیے وضو نہ کرنا (ہاتھ نہ دھونا) جائز رکھا گیا ہے۔ ہم نے پہلے باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا چھوڑ دیا تھا جب آپ کا پہلا عمل یہ تھا کہ آپ وضو پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرتے تھے اور اس میں اونٹ کا گوشت وغیرہ برابر تھے تو اس کے چھوڑنے سے اونٹ کے گوشت سے وضو کا چھوڑنا بھی ثابت ہو گیا۔

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ سَوَآءً فِيْ حِلِّ بَيْعِهِمَا وَشُرْبِ لَبَنِهِمَا وَطَهَارَةِ لُحُوْمِهِمَا وَاِنَّهٗ لَا تَفْتَرِقُ اَحْكَامُهُمَا فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّهُمَا فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِهِمَا سَوَآءٌ فَكَمَا كَانَ لَا وُضُوْءَ فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَكَذٰلِكَ لَا وُضُوْءَ فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

روایات کے طور پر اس باب کا حکم یہ ہے اور غور و فکر کے طور پر یہ کہ ہم نے دیکھا کہ اونٹ اور بکری کی خرید فروخت ان کا دودھ پینے اور گوشت کے پاک ہونے میں برابر ہیں اس سلسلے میں ان کے احکام میں کوئی تفاوت نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کا گوشت کھانے کے سلسلے میں ایک جیسا حکم ہو پس جس طرح بکری کا گوشت کھانے سے وضو لازم نہیں آتا اسی طرح اونٹ کا گوشت کھانے سے بھی لازم نہیں آتا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۵ مَسِّ الْفَرْجِ هَلْ يَجِبُ فِيْهِ الْوُضُوْءُ اَمْ لَا

کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے

۴۰۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ تَذَاكَرَ هُوَ وَمَرْوَانُ الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَقَالَ مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَكَانَ عُرْوَةُ لَمْ يَرْفَعْ بِحَدِيْثِهَا رَاْسًا فَاَرْسَلَ مَرْوَانُ اِلَيْهَا شُرْطِيًّا فَرَجَعَ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ مِنْ مَّسِّ الْفَرْجِ۔

حضرت زہری، حضرت عروہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور مروان کے درمیان شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو (لازم ہونے یا نہ ہونے) کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ مروان نے کہا مجھ سے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کا حکم فرمایا۔ حضرت عروہ نے ان (بسرہ) کی حدیث پر سر نہ اٹھایا تو مروان نے حضرت بسرہ کے پاس ایک سپاہی بھیجا اس نے واپس آکر بتایا کہ وہ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کا حکم دیتے تھے۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ وَالْقَوْلُ فِيْ هٰذَا الْاَثَرِ

تحقیق مسئلہ اور روایت پر بحث

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْاَثَرِ وَاَوْجَبُوا الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ

بعض لوگوں نے اس روایت کو اپناتے ہوئے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب قرار دیا ہے جب کہ

آخَرُونَ فَقَالُوا لَا وُضُوءَ فِيهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَقَالُوا فِي حَدِيثِكُمْ هٰذَا أَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَرْفَعْ بِحَدِيثِ بُسْرَةَ رَأْسًا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لِأَنَّهَا عِنْدَهُ فِي حَالِ مَنْ لَا يُؤْخَذُ ذٰلِكَ عَنْهَا فَفِي تَضْعِيفِ مَنْ هُوَ أَقَلُّ مِنْ عُرْوَةَ لِبُسْرَةَ مَا يُسْقِطُ بِهِ حَدِيثَهَا وَقَدْ تَابَعَهُ عَلَى ذٰلِكَ غَيْرُهُ۔

۴۰۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ وَضَعْتُ يَدَيَّ فِي دَمٍ أَوْ حَيْضَةٍ مَا نَقَضَ وُضُوئِي فَمَسُّ الذَّكَرِ أَيْسَرُ أَمِ الدَّمُ أَمِ الْحَيْضَةُ قَالَ وَكَانَ رَبِيعَةُ يَقُولُ لَهُمْ وَيْحَكُمْ مِثْلُ هٰذَا يَأْخُذُ بِهِ أَحَدٌ وَنَعْمَلُ بِحَدِيثِ بُسْرَةَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ بُسْرَةَ شَهِدَتْ عَلَى هٰذِهِ النَّعْلِ لَمَا أَجَزْتُ شَهَادَتَهَا إِنَّمَا قِوَامُ الدِّينِ الصَّلٰوةُ وَإِنَّمَا قِوَامُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ فَلَمْ يَكُنْ فِي صَحَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقِيمُ هٰذَا الدِّينَ إِلَّا بُسْرَةُ۔

قَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلَى هٰذَا أَدْرَكْنَا مَشْيَخَتَنَا مَا مِنْهُمْ وَاحِدٌ يَرَى فِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوءًا وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَرَكَ أَنْ يَرْفَعَ بِذٰلِكَ رَأْسًا لِأَنَّ مَرْوَانَ عِنْدَهُ لَيْسَ فِي حَالِ مَنْ يَجِبُ الْقَبُولُ مِنْ مِثْلِهِ فَإِنَّ خَبَرَ شُرْطِيِّ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ دُونَ خَبَرِهِ هُوَ عَنْهَا فَإِنْ كَانَ مَرْوَانُ خَبَرُهُ فِي نَفْسِهِ عِنْدَ عُرْوَةَ غَيْرَ مَقْبُولٍ فَخَبَرُ شُرْطِيِّهِ إِيَّاهُ عَنْهَا كَذٰلِكَ أَحْرَى أَنْ لَا يَكُونَ مَقْبُولًا وَهٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا فَلَمْ يَسْمَعْهُ الزُّهْرِيُّ مِنْ عُرْوَةَ إِنَّمَا دَلَّسَ بِهِ

۴۰۷ - وَذٰلِكَ أَنَّ يُونُسَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس پر وضو واجب نہیں ہوتا انھوں نے اس ضمن میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہا کہ تمہاری (روایت کردہ) اس حدیث میں ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت بسرہ کی روایت کو قابل حجت سمجھا اگر یہ اس لیے تھا کہ حضرت عروہ کے نزدیک حضرت بسرہ ان لوگوں میں سے تھیں جن کی حدیث قبول نہیں کی جاتی تو آپ کا حضرت بسرہ کی تضعیف کرنا (کمزور قرار دینا) اس بات کا متقاضی ہے کہ ان کی روایت کو ساقط کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں

حضرت زید، حضرت ربیعہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر میں اپنے ہاتھ خون یا حیض (کے خون) میں رکھوں تو میرا وضو نہیں ٹوٹے گا تو آلہ تناسل کو ہاتھ لگانا کم درجہ رکھتا ہے یا حیض کا خون؟ وہ فرماتے ہیں حضرت ربیعہ فرماتے تھے تم پر افسوس ہے کیا کوئی شخص اس قسم کی روایت قبول کرتا ہے ہمیں حضرت بسرہ کی روایت کا علم ہے اللہ کی قسم! اگر بسرہ اس جوتے پر گواہی دیں تو میں اس کی شہادت کو قبول نہیں کروں گا، دین نماز کے ساتھ قائم ہے اور نماز وضو کے ساتھ قائم ہوتی ہے تو کیا بسرہ کے علاوہ کوئی دوسرا صحابی نہیں جو اس دین کو قائم کرے۔

ابن زید فرماتے ہیں ہم نے اپنے مشائخ کو اس پر پایا کہ ان میں سے کوئی بھی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کو ضروری نہیں سمجھتا۔ حضرت عروہ نے اسے اس لیے قبول نہیں کیا کہ ان کے نزدیک مروان اس مقام کا آدمی نہیں تھا جس سے اس قسم کی حدیث قبول کرنا ضروری ہوتا ہے۔ سپاہی کا حضرت بسرہ سے مروان کو خبر دینا اس سے کم ہے کہ اگر وہ خود ان سے سنتا تو جب حضرت عروہ کے نزدیک مروان کی اپنی خبر غیر مقبول ہے تو سپاہی کا حضرت بسرہ سے نقل کرنا عدم قبولیت کے زیادہ لائق ہے نیز حضرت زہری رحمہ اللہ کو حضرت عروہ سے سماعت حاصل نہیں انھوں نے اس میں۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، مروان بن حکم سے

شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ قَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِيْهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَأَرْسَلَ إِلٰى بُسْرَةَ فَقَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَذَكَرَ مَسَّ الذَّكَرِ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَصَارَ هٰذَا الْأَثَرُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عُرْوَةَ فَقَدْ حَطَّ بِذٰلِكَ دَرَجَةً لِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ لَيْسَ حَدِيْثُهُ عَنْ عُرْوَةَ كَحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَلَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ عِنْدَهُمْ فِيْ حَدِيْثِهِ بِالْمُتْقِنِ.

لَقَدْ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَزِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ كُنَّا إِذَا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَكْتُبُ الْحَدِيْثَ عِنْدَ وَاحِدٍ مِّنْ نَفَرٍ سَمَّاهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ سَخِرْنَا مِنْهُ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْرِفُوْنَ الْحَدِيْثَ وَأَنْتُمْ فَقَدْ تُضَعِّفُوْنَ مَا هُوَ مِثْلُ هٰذَا بِأَقَلَّ مِنْ كَلَامِ مِثْلِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ آخَرُوْنَ إِنَّ الَّذِيْ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ وَبَيْنَ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ.

۴۰۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ مِنْ مَسِّ

روایت کرتے ہیں کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہو جاتا ہے مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے اس بات کی خبر دی ہے اس نے بسرہ کے پاس پیغام بھیجا تو انھوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کا ذکر فرمایا جن کے باعث وضو کیا جاتا ہے تو عضو مخصوص کو ہاتھ لگانے کا بھی ذکر فرمایا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت زہری سے منقول ہے انھوں نے حضرت عبداللہ ابن ابوبکر سے انھوں نے حضرت عروہ سے روایت کیا اس سے اس کا درجہ گر گیا کیونکہ حضرت عبداللہ بن ابی بکر کی حضرت عروہ سے روایت زہری کی حضرت عروہ سے روایت کی طرح نہیں ہے اور نہ ہی ان محدثین کے نزدیک حضرت عبداللہ بن ابی بکر حدیث کے معاملے میں مضبوط راوی ہیں۔

مجھ سے یحییٰ بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ابن وزیر نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امام شافعی سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابن عیینہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم کسی شخص کو فلاں فلاں اشخاص جن میں عبداللہ بن ابی بکر بھی ہیں میں سے کسی ایک کے پاس حدیث لکھتے ہوئے دیکھتے تو اس سے مذاق کرتے کیونکہ وہ لوگ حدیث کا علم نہیں رکھتے تھے اور تم (پہلے قول کے قائلین) بھی ایسے لوگوں کی تضعیف کرتے ہو اگرچہ ابن عیینہ کے کلام سے کم درجہ کے ساتھ ہی سہی۔ اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس حدیث میں حضرت زہری اور عروہ کے درمیان حضرت ابوبکر بن محمد ہیں۔

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں حضرت عروہ نے بسرہ بنت صفوان سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے (حضرت بسرہ نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مرد، آلہ تناسل کو چھونے سے وضو کرے۔ اگر وہ کہیں کہ حضرت ہشام بن عروہ نے بھی یہ حدیث اپنے والد سے روایت

الذَّكَرِ فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهِشَامٌ فَلَيْسَ مِمَّنْ يُتَكَلَّمُ فِيْ رِوَايَتِهٖ بِشَيْءٍ ثُمَّ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

کی ہے اور ہشام ان لوگوں میں سے نہیں جن کی روایت میں کچھ کلام کیا جاتا ہے پھر انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا۔

۴۰۹ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَنِيْ مَرْوَانُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقُلْتُ لَا وُضُوْءَ فِيْهِ فَقَالَ مَرْوَانُ فِيْهِ الْوُضُوْءُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ الَّذِيْ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَهْدِيٍّ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مروان نے مجھ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا اس سے وضو نہیں ہے۔ مروان نے کہا اس میں وضو ہے پھر ابوبکرہ کی حدیث جو اس باب کے شروع میں حسین بن مہدی سے مروی ہے کی مثل ذکر کیا۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عُرْوَةُ۔

حضرت حماد نے حضرت ہشام سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ کہا کہ حضرت عروہ نے اس کا انکار کیا ہے۔

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ

یوسف ابن عدی فرماتے ہیں ہم سے علی بن مسہر نے حضرت ہشام سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہشام نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلَا يُصَلِّيَنَّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ بسرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو جب تک وضو نہ کرے ہرگز نماز نہ پڑھے۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ہشام اپنے والد سے وہ مروان سے وہ بسرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قِيْلَ لَهٗ اِنَّ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ اَيْضًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْ اَبِيْهِ وَاِنَّمَا اَخَذَهٗ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَيْضًا فَدَلَّسَ بِهٖ عَنْ اَبِيْهِ۔

اس (معترض) سے کہا جائیگا کہ ہشام بن عروہ نے بھی اپنے والد سے یہ حدیث نہیں سنی بلکہ انھوں نے بھی ابوبکر بن محمد سے سنی ہے لہٰذا انھوں نے اپنے باپ سے تدلیس کے ساتھ روایت کی ہے۔ (باپ کا نام نہ لیا)۔

۴۱۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ مَرْوَانَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ۔

حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں مجھ سے ابوبکر بن محمد ابن عمر بن حزم نے حضرت عروہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ مروان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر ابن ابی عمران اور ابن خزیمہ کی طرح بیان کیا۔

فَرَجَعَ الْحَدِيْثُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَيْضًا فَاِنْ قَالُوْا فَقَدْ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ اَيْضًا غَيْرُ الزُّهْرِيِّ وَغَيْرُ هِشَامٍ قَدْ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

پس یہ حدیث بھی ابوبکر کی طرف لوٹ گئی اگر وہ کہیں کہ اس حدیث کو حضرت عروہ سے زہری اور ہشام کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور وہ اس سلسلے میں (یوں) ذکر کریں

۴۱۵ - مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يَذْكُرُ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالاسود سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت عروہ سے سنا وہ حضرت بسرہ کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے تھے۔

قِيْلَ لَهُمْ كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ فِيْ هٰذَا بِابْنِ لَهِيْعَةَ وَاَنْتُمْ لَا تَجْعَلُوْنَهٗ حُجَّةً لِخَصْمِكُمْ فِيْمَا يَحْتَجُّ بِهٖ عَلَيْكُمْ وَلَمْ اُرِدْ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعْنَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا عَلَى ابْنِ لَهِيْعَةَ وَلَا عَلٰى غَيْرِهِمَا وَلٰكِنِّيْ اَرَدْتُّ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ فَثَبَتَ وِهَاءُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ بِالَّذِيْ دَخَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عُرْوَةَ وَوِهَاءُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ اَيْضًا وَهِشَامٌ بِالَّذِيْ بَيْنَ عُرْوَةَ وَبُسْرَةَ لِاَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَقْبَلْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْ بِهٖ رَاْسًا وَقَدْ سَقَطَ الْحَدِيْثُ بِاَقَلَّ مِنْ هٰذَا وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائے گا کہ تم اس سلسلے میں ابن لہیعہ سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم اس چیز میں جس کے ساتھ تمہارے خلاف دلیل دی جاتی ہے اسے (ابن لہیعہ کو) اپنے مدمقابل کی طرف سے حجت قرار نہیں دیتے۔ اس سے میرا مقصد عبداللہ بن ابی بکر، ابن لہیعہ اور ان کے غیر پر طعن کرنا نہیں بلکہ مخالف کے ظلم کو ظاہر کرنا ہے پس اس شخص کی وجہ سے جو زہری اور عروہ کے درمیان داخل ہوا زہری کی روایت کا واہی (کمزور) ہونا ثابت ہو گیا نیز زہری اور ہشام کی روایت کا اس آدمی کے سبب کمزور ہونا ثابت ہوا جو حضرت عروہ اور بسرہ کے درمیان ہے کیونکہ حضرت عروہ نے اسے قبول نہیں کیا اور نہ اس کی طرف توجہ کی حالانکہ حدیث اس سے کم پر ہی ساقط ہو جاتی ہے اور اگر وہ اس سلسلے میں (اس حدیث سے) استدلال کریں۔

۴۱۶ - بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت

أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُحَدِّثُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ۔

کرتے ہیں انھوں نے ایک آدمی سے سنا جو مسجد نبوی میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا۔ (مذکورہ بالا حدیث)۔

قِيلَ لَهُمْ كَفَى بِكُمْ ظُلْمًا إِنْ تَحْتَجُّوا بِمِثْلِ هَذَا وَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذَلِكَ۔

ان سے کہا جائیگا تمہارے ظالم ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اس کی مثل سے استدلال کرو اور اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں۔

۴۱۷ - بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۴۱۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

عبدالاعلیٰ ابن اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

قِيلَ لَهُ أَنْتَ لَا تَجْعَلُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ حُجَّةً فِي شَيْءٍ إِذَا خَالَفَهُ فِيهِ مِثْلُ مَنْ خَالَفَهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا إِذَا انْفَرَدَ وَنَفْسُ هَذَا الْحَدِيثِ مُنْكَرٌ وَأَخْلِقْ بِهِ أَنْ يَكُونَ غَلَطًا لِأَنَّ عُرْوَةَ حِينَ سَأَلَهُ مَرْوَانُ عَنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَأَجَابَهُ مِنْ رَأْيِهِ أَنْ لَا وُضُوءَ فِيهِ فَلَمَّا قَالَ لَهُ مَرْوَانُ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ قَالَ لَهُ عُرْوَةُ مَا سَمِعْتُ بِهِ وَهَذَا بَعْدَ مَوْتِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ بِكَمْ مَا شَاءَ اللَّهُ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُنْكِرَ عُرْوَةُ عَلَى بُسْرَةَ مَا قَدْ حَدَّثَهُ إِيَّاهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَإِنِ احْتَجَّ فِي ذَلِكَ۔

اس سے کہا جائے گا کہ تم محمد بن اسحٰق کو کسی بات میں حجت نہیں ٹھہراتے نہ اس وقت کہ جب کوئی ان سے اختلاف کرے جیسے اس حدیث میں ہے اور نہ ہی اس وقت جب وہ منفرد ہوں۔ علاوہ ازیں یہ حدیث منکر ہے اور ممکن ہے کہ غلط ہو کیونکہ جب مروان نے حضرت عروہ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اپنی رائے سے جواب دیا جب مروان نے حضرت بسرہ سے روایت کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو حضرت عروہ نے فرمایا میں نے یہ حدیث نہیں سنی اور یہ زید بن خالد کی وفات سے کتنا ہی عرصہ بعد کا واقعہ ہے تو اگر زید بن خالد نے یہ حدیث حضرت عروہ سے بیان کی ہوتی تو وہ حضرت بسرہ کی حدیث کا انکار نہ کرتے۔

اگر اس سلسلے میں (اس حدیث سے) استدلال کیا جائے۔

۴۱۹ - بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا

حضرت عمر بن شریح، ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت

إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ابْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۴۲۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْغَرُوِيُّ إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ.

اسحاق بن محمد فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قِيْلَ لَهُمْ أَنْتُمْ لَا تُسَوِّغُوْنَ خَصْمَكُمْ أَنْ تَحْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ عُمَرَ بْنِ شُرَيْحٍ فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ أَنْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ ذٰلِكَ أَيْضًا فِيْ نَفْسِهٖ مُنْكَرٌ لِأَنَّ عُرْوَةَ لَمَّا أَخْبَرَهُ مَرْوَانُ عَنْ بُسْرَةَ بِمَا أَخْبَرَهُ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَرَفَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ لَا عَنْ عَائِشَةَ وَلَا عَنْ غَيْرِهَا فَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے مخالف کو عمر بن شریح جیسے لوگوں سے استدلال کی اجازت نہیں دیتے تو خود کیوں ان سے استدلال کرتے ہو نیز یہ حدیث بھی منکر ہے کیونکہ جب مروان نے حضرت عروہ کو بسرہ کی روایت بتائی تو وہ اسے پہلے سے نہیں جانتے تھے نہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہ ہی کسی اور سے اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں (اور کہیں)

۴۲۱ - بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

صدقہ بن عبداللہ، ہشام بن زید سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر سے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

قِيْلَ لَهُمْ صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا عِنْدَكُمْ ضَعِيْفٌ فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ وَهِشَامُ بْنُ زَيْدٍ فَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِيْنَ يُثْبَتُ بِرِوَايَتِهِمْ مِثْلُ هٰذَا وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

تو ان سے کہا جائے گا کہ یہ صدقہ بن عبداللہ تمہارے نزدیک زیادہ ضعیف ہیں تو تم ان کی بات کو کیسے حجت بناتے ہو اور ہشام بن زید ان اہل العلم سے نہیں ہیں جن کی روایت سے اس قسم کی بات ثابت ہو، اور اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں (اور یہ حدیث پیش کریں)

۴۲۲ - بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

علاء بن سلیمان نے زہری سے، انھوں نے سالم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

قِيْلَ لَهُمْ كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِالْعَلَاءِ هٰذَا وَهُوَ عِنْدَكُمْ ضَعِيْفٌ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

ان سے کہا جائے گا تم اس علاء سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے نزدیک بھی ضعیف ہے۔ اور اگر وہ دلیل دیتے ہوئے کہیں،

۴۲۳ - بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْضٰى بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سِتْرٌ وَّلَا حِجَابٌ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

یزید بن عبدالملک نے مقبری سے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ تک پہنچائے اور ان دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو تو وہ وضو کرے۔

قِيْلَ لَهُمْ يَزِيْدُ هٰذَا عِنْدَكُمْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ لَا يَسْتَوِيْ حَدِيْثُهٗ شَيْئًا فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائے گا یہ یزید تمہارے نزدیک منکر الحدیث ہے اس کی کوئی روایت بھی ٹھیک نہیں ہوتی تو تم اس سے کیسے استدلال کرتے ہو اگر وہ استدلال کرتے ہوئے کہیں۔

۴۲۴ - بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنْ مَعْنٍ۔

ابن ابی ذئب نے حضرت عقبہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس بن معن کی روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ مِنَ الْحُفَّاظِ يَقْطَعُهٗ وَيُوْقِفُهٗ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

ان سے کہا جائے گا کہ حفاظ میں سے جس نے بھی یہ حدیث ابن ابی ذئب سے روایت کی ہے انھوں نے اسے روایت کرتے ہوئے محمد بن عبدالرحمٰن پر موقوف ہے۔

۴۲۵ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

ابن ابی ذئب، عقبہ سے وہ محمد بن عبدالرحمٰن سے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

فَهٰؤُلَاءِ الْحُفَّاظُ يُوْقِفُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُخَالِفُوْنَ فِيْهِ ابْنَ نَافِعٍ وَهُوَ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ بِحُجَّةٍ عَلَيْهِمْ فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثٍ

ان حفاظ حدیث نے اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمٰن پر موقوف کیا وہ اس میں ابن نافع کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ وہ (ابن نافع) تمہارے نزدیک ان پر حجت ہے جب کہ وہ (محمد بن عبدالرحمٰن) ان پر حجت نہیں تو تم اس سلسلے میں

مُنْقَطِعٍ فِي هٰذَا وَأَنْتُمْ لَا تُثْبِتُونَ الْمُنْقَطِعَ وَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ ـ

حدیث منقطع سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم حدیث منقطع کو ثابت نہیں مانتے۔ اگر وہ استدلال کریں کہ

۴۲۶ - بِمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُونُسُ وَرَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَنْبَسَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ ـ

مکحول نے عنبسہ ابن ابی سفیان سے انہوں نے زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۴۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنِ الْهَيْثَمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ـ

ابومسہر نے ہیثم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قِيلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْقَطِعٌ أَيْضًا لِأَنَّ مَكْحُولًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ شَيْئًا ـ

ان سے کہا جائے گا یہ حدیث بھی منقطع ہے کیونکہ مکحول نے عنبسہ بن ابو سفیان سے کچھ نہیں سنا۔

۴۲۸ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُسْهِرٍ يَقُولُ ذٰلِكَ وَأَنْتُمْ تَحْتَجُّونَ فِي مِثْلِ هٰذَا بِقَوْلِ أَبِي مُسْهِرٍ وَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ ـ

ابن ابو داؤد نے بتایا کہ میں نے ابومسہر کو یہ بات کہتے ہوئے سنا اور تم اس قسم کی بات میں ابو مسہر کے قول سے استدلال کرتے ہو۔

اگر وہ ان روایات سے استدلال کریں۔

۴۲۹ - بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ بُسْرَةَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ تَضْرِبُ بِيَدِهَا فَتُصِيبُ فَرْجَهَا قَالَ تَتَوَضَّأُ يَا بُسْرَةُ ـ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بسرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اپنا ہاتھ ہلاتی ہے تو شرمگاہ کو جا لگتا ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا اے بسرہ! وضو کر لیا کرو۔

۴۳۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے اور جو عورت اپنی شرمگاہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ۔

کو ہاتھ لگائے وہ بھی وضو کرے۔

قِيْلَ لَهُمْ اَنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا وَاِنَّمَا حَدِيْثُهٗ عَنْهُ عَنْ صَحِيْفَةٍ فَهٰذَا عَلٰى قَوْلِكُمْ مُنْقَطِعٌ وَالْمُنْقَطِعُ فَلَا يَجِبُ بِهٖ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ فَقَدْ ثَبَتَ فَسَادُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا الَّتِيْ يَحْتَجُّ بِهَا مَنْ يَّذْهَبُ اِلٰى اِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ وَقَدْ رُوِيَتْ اٰثَارٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائے گا تمہارا خیال ہے کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا انھوں نے ان کے صحیفہ سے نقل کر کے روایت کیا، تمہارے قول کے مطابق یہ منقطع ہے اور تمہارے نزدیک منقطع حجت نہیں پس ان تمام آثار کا فساد ثابت ہو گیا جن سے وہ لوگ استدلال کرتے ہیں جو شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب قرار دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۴۳۱ - فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءٌ قَالَ لَا۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں"۔

۴۳۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ۔

حضرت مسدد کہتے ہیں ہم سے محمد بن جابر نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عُتْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

ایوب بن عتبہ، قیس بن طلق سے وہ اپنے والد سے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ السُّحَيْمِيِّ عَنْ قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن بدر سحیمی، قیس بن طلق سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ وَخَلَفُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَاَحْمَدُ ابْنُ یُوْنُسَ وَسَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ قَیْسٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ایوب، قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنے والد کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا مُلَازِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَدْرٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا تَرٰی فِیْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَکَرَهٗ بَعْدَ مَا تَوَضَّاَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ اِلَّا بِضْعَةٌ مِنْکَ اَوْ مُضْغَةٌ مِّنْکَ۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے، وہ نبی اکرم سے روایت کرتے ہیں آپ سے ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے نبی! اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ یا (فرمایا) گوشت کا ایک ٹکڑا ہی تو ہے۔

فَهٰذَا حَدِیْثُ مُلَازِمٍ صَحِیْحٌ مُّسْتَقِیْمُ الْاِسْنَادِ غَیْرُ مُضْطَرِبٍ فِیْ اِسْنَادِهٖ وَلَا فِیْ مَتْنِهٖ فَهُوَ اَوْلٰی عِنْدَنَا مِمَّا رَوَیْنَاهُ اَوَّلًا مِنَ الْاٰثَارِ الْمُضْطَرِبَةِ فِیْ اَسَانِیْدِهَا۔

وَلَقَدْ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ الْمَدِیْنِیِّ یَقُوْلُ حَدِیْثُ مُلَازِمٍ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ حَدِیْثِ بُسْرَةَ فَاِنْ کَانَ هٰذَا الْبَابُ یُؤْخَذُ مِنْ طَرِیْقِ الْاِسْنَادِ وَاسْتِقَامَتِهٖ فَحَدِیْثُ مُلَازِمٍ هٰذَا اَحْسَنُ اِسْنَادًا وَاِنْ کَانَ یُؤْخَذُ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَیْنَاهُمْ لَا یَخْتَلِفُوْنَ اَنَّ مَنْ مَسَّ ذَکَرَهٗ بِظَاهِرِ کَفِّهٖ اَوْ بِذِرَاعَیْهِ لَمْ یَجِبْ فِیْ ذٰلِکَ وُضُوْءٌ فَالنَّظَرُ اَنْ یَّکُوْنَ مَسُّهٗ اِیَّاهُ بِبَطْنِ کَفِّهٖ کَذٰلِکَ وَقَدْ رَاَیْنَاهُ لَوْ

یہ ملازم (راوی) کی صحیح حدیث ہے اس کی سند درست ہے نہ اس کی سند میں اضطراب ہے اور نہ ہی متن میں۔ پس یہ ہمارے نزدیک ان روایات سے زیادہ بہتر ہے جنکو ہم نے پہلے روایت کیا اور انکی اسناد میں اضطراب ہے۔

مجھ سے ابن ابی عمران نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے عباس بن عبد العظیم عنبری کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے علی بن مدینی سے سنا کہ ملازم کی یہ حدیث بسرہ کی حدیث سے زیادہ اچھی ہے اگر اس باب کو سند اور اس کی استقامت کے حوالے سے دیکھنا ہو تو ملازم (راوی) کی یہ حدیث سند کے اعتبار سے نہایت اچھی ہے، اور اگر غور وفکر کے طریقے سے دیکھنا ہو تو ہم دیکھتے ہیں کہ شرمگاہ کو ہتھیلی کی پیٹھ یا بازوؤں کے ساتھ چھونے سے وضو واجب نہ ہونے پر ان (فقہاء کرام) کا کوئی اختلاف نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ہتھیلی کے اندرونی حصے کے ساتھ چھونے کا حکم بھی یہی ہو۔ اور ہم دیکھتے ہیں

مَا سَّهُ بِفَخِذِهٖ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ وُضُوْءٌ وَالْفَخِذُ عَوْرَةٌ فَاِذَا كَانَتْ مِمَّا سَتَّهُ اِيَّاهُ بِالْعَوْرَةِ لَا تُوْجِبُ عَلَيْهِ وُضُوْءً اَفَمَا سَّتَهُ اِيَّاهُ بِغَيْرِ الْعَوْرَةِ اَحْرٰى اَنْ لَا تُوْجِبَ عَلَيْهِ وُضُوْءً ا فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ فَقَدْ اَوْجَبَ الْوُضُوْءَ فِيْ مَسِّهٖ بِالْكَفِّ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۴۳۷- مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ كُنْتُ اُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلٰى اَبِيْ فَمَسِسْتُ فَرْجِيْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَتَوَضَّاَ۔

۴۳۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يَمَسُّ ذَكَرَهُ قَالَا يَتَوَضَّاُ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ عَمَّنْ هٰذَا فَقَالَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ۔

۴۳۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاٰهُ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ اِنِّيْ مَسِسْتُ فَرْجِيْ فَنَسِيْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ۔

۴۴۰- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

۴۴۱- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ

کہ اگر وہ اس (شرمگاہ کو) ران کے ساتھ چھوئے تو اس سے وضو واجب نہ ہوگا حالانکہ ران قابل ستر عضو ہے پس جب کسی ستر والی جگہ کے ساتھ اس کا چھونا وضو کو واجب نہیں کرتا تو غیر ستر والے عضو کے ساتھ چھونے سے وضو کا واجب نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ جو لوگ اس سے وضو کو واجب قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں صحابہ کرام نے ہتھیلی کے ساتھ اسے چھونے کی صورت میں وضو واجب قرار دیا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا ہے۔

حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کے لیے قرآن پاک پکڑا ہوا تھا تو میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا انھوں نے مجھے وضو کرنے کا حکم دیا۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اس شخص کے بارے میں جو اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے، فرماتے تھے کہ وہ وضو کرے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہ سے پوچھا یہ کس سے مروی ہے انھوں نے فرمایا عطاء بن ابی رباح سے۔

حضرت سالم سے مروی ہے انھوں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انھوں نے ایسی نماز پڑھی جو اس سے پہلے کبھی نہ پڑھی تھی۔ فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیسی نماز ہے؟ تو انھوں نے فرمایا میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا تھا تو میں وضو کرنا بھول گیا۔

حضرت حماد، ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی یاد (فرمایا)، ہمیں

عن مجاهد قال صلينا مع ابن عمر او صلى بنا ابن عمر ثم سار ثم اناخ جمله فقلت يا ابا عبد الرحمن انا قد صلينا فقال ان ابا عبد الرحمن قد عرف ذلك ولكني مسست ذكري قال فتوضا واعاد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی پھر وہ چلے گئے اس کے بعد اونٹ بٹھایا۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن! ہم تو نماز پڑھ چکے ہیں انھوں نے فرمایا ابوعبدالرحمٰن کو معلوم ہے لیکن میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا چنانچہ انھوں نے وضو کیا اور نماز لوٹائی۔

قيل لهم اما ما رأيتموه عن مصعب بن سعد بن ابي وقاص فانه قد روي عن مصعب بن سعد عن ابيه خلاف ما رواه عنه الحكم.

ان سے کہا جائے گا جس کو تم مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے خیال کرتے ہو تو مصعب سعد نے اپنے والد سے اس روایت کے خلاف بھی روایت کیا ہے جو ان سے حکم نے روایت کی ہے۔ (یعنی حدیث نمبر ۴۳۷)۔

۴۴۲ - حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا عبد الله بن جعفر عن اسمعيل بن محمد عن مصعب بن سعد قال كنت آخذ على ابي المصحف فاحتككت فاصبت فرجي فقال اصبت فرجك قلت نعم احتككت فقال اغمس يدك في التراب ولم يأمرني ان اتوضأ.

حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کے پاس قرآن پاک پکڑا ہوا تھا تو میں نے شرمگاہ کو ہاتھ لگالیا۔ انھوں نے فرمایا تو نے شرمگاہ کو چھوا ہے، میں نے کہا جی ہاں، مجھے کھجلی ہو رہی تھی۔ انھوں نے فرمایا اپنے ہاتھ مٹی سے مل لو۔ اور آپ نے مجھے وضو کا حکم نہ دیا۔

وروي عن مصعب ايضا ان اباه امره بغسل يده.

حضرت مصعب سے یہ بھی مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو ہاتھ دھونے کا حکم دیا۔

۴۴۳ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال وحدثنا زائدة عن اسمعيل بن ابي خالد عن الزبير ابن عدي عن مصعب بن سعد مثله غير انه قال قم فاغسل يدك.

حضرت زبیر بن عدی، حضرت مصعب بن سعد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ (اس میں یہ ہے کہ) انھوں نے فرمایا اٹھو اور ہاتھ دھو لو۔

فقد يجوز ان يكون الوضوء الذي رواه الحاكم في حديثه عن مصعب هو غسل اليد على ما بينه عنه الزبير بن عدي حتى لا يتضاد الروايتان وقد روي عن سعد من قوله انه لا وضوء في ذلك.

حکم نے مصعب سے حدیث روایت کرتے ہوئے جس وضو کا ذکر کیا ہے ممکن ہے اس سے ہاتھ دھونا مراد ہو جس طرح ہم نے زبیر بن عدی سے روایت کیا ہے۔ تاکہ دونوں روایتوں میں تضاد نہ ہو۔

حضرت سعد سے ان کا یہ قول بھی مروی ہے کہ اس ضمن میں واجب نہیں۔

۴۴۴ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا زائدة عن اسمعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم قال سئل سعد عن مس الذكر فقال ان كان نجسا فاقطعه لا بأس به.

حضرت قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں حضرت سعد سے شرمگاہ چھونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا اگر ناپاک ہے تو کاٹ دو، (اس کے چھونے میں) کوئی حرج نہیں۔

۴۴۵ - حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال انا هشيم قال ثنا اسمعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم قال قال رجل لسعد انه مس ذكره وهو في الصلوة فقال اقطعه انما هو بضعة منك.

حضرت قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت سعد سے کہا کہ اس نے نماز کی حالت میں شرمگاہ کو ہاتھ لگایا ہے انھوں نے فرمایا اسے کاٹ دو، وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی تو ہے۔

فهذا سعد لما كشفت الروايات عنه ثبت عنه انه لا وضوء في مس الذكر واما ما روي عن ابن عباس في ايجاب الوضوء فيه فانه قد روي عنه خلاف ذلك.

یہ حضرت سعد ہیں ان کی واضح روایات سے ثابت ہوا کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔ اور وہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے واجب ہونے کے بارے میں مروی ہے تو ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۴۴۶ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا يعقوب ابن اسحق قال ثنا عكرمة بن عمار قال ثنا عطاء عن ابن عباس قال ما ابالي اياه مسست او انفي.

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا میرا ہاتھ (شرمگاہ کو) چھو جائے یا ناک کو۔

۴۴۷ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابي ذئب عن شعبة مولى ابن عباس عن ابن عباس مثله.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت شعبہ، حضرت ابن عباس سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۴۸ - حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس انه كان لا يرى في مس الذكر وضوءا.

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو چھونے کی صورت میں وضو کو واجب نہیں سمجھتے تھے۔

فهذا ابن عباس قد روي عنه غير

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف

مَا دَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْهُ فَلَمْ تَعْلَمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْتٰی بِالْوُضُوْءِ مِنْهُ غَیْرَ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ خَالَفَهٗ فِیْ ذٰلِكَ اَكْثَرُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

بھی مروی ہے جو قتادہ نے بواسطہ عطاء ان سے روایت کیا ہے تو تم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی صحابی رسول کو نہیں جانو گے کہ انھوں نے اس سے وضو کا فتویٰ دیا ہو، اور اکثر صحابہ کرام نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی ہے۔

۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ اَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَابُوْسَ عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُبَالِیْ اَنْفِیْ مَسَسْتُ اَوْ اُذُنِیْ اَوْ ذَكَرِیْ۔

حضرت ابو ظبیان، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اپنے ناک کو ہاتھ لگاؤں یا کانوں کو یا شرمگاہ کو۔

---

۴۵۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ قَیْسِ ابْنِ السَّكَنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَا اُبَالِیْ ذَكَرِیْ مَسَسْتُ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ اُذُنِیْ اَوْ اَنْفِیْ۔

حضرت قیس بن سکن فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ نماز میں اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگاؤں یا کانوں یا ناک کو۔

---

۴۵۱ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ هُزَیْلًا یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو قیس فرماتے ہیں میں نے ہزیل سے سنا وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۵۲ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ قَیْسِ بْنِ السَّكَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

حضرت منہال ابن عمرو اور قیس بن سکن حضرت عبد اللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۵۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنَا سُلَیْمٰنُ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

سلیمان شیبانی، ابو قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۴۵۴ - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَیْرِ ابْنِ سَعِیْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا

حضرت عمیر بن سعید فرماتے ہیں میں ایک مجلس میں تھا جہاں عمار بن یاسر بھی تھے، شرمگاہ کو چھونے کا ذکر ہوا تو فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک

اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ کُنْتُ فِیْ مَجْلِسٍ فِیْہِ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ فَذُکِرَ مَسُّ الذَّکَرِ فَقَالَ اِنَّمَا ھُوَ بِضْعَۃٌ مِنْکَ مِثْلَ اَنْفِیْ اَوْ اَنْفِکَ وَاِنَّ لِکَفِّکَ مَوْضِعًا غَیْرَہٗ۔

حصہ ہے جیسے میرا ناک یا (فرمایا) تمہارا ناک اور تمہاری ہتھیلی کے لیے اس کے علاوہ کوئی دوسری جگہ بھی ہے۔

۴۵۵- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِیَادِ بْنِ لَقِیْطٍ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ قَیْسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شُعْبَۃَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَدُوْسِیًّا یُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ قَیْسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ اِیَادِ ابْنِ لَقِیْطٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَیْفَۃَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ اِیَّاہُ مَسَسْتُ اَوْ اَنْفِیْ۔

حضرت براء بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اسے (شرمگاہ کو) ہاتھ لگاؤں یا اپنے ناک کو۔

۴۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ حُذَیْفَۃَ نَحْوَہٗ۔

حضرت قتادہ، مخارق بن احمد سے وہ حضرت حذیفہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ ثَنَا ھِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ خَمْسَۃٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَحُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ وَرَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّھُمْ کَانُوْا لَا یَرَوْنَ فِیْ مَسِّ الذَّکَرِ وُضُوْءًا۔

حضرت حسن، پانچ صحابہ کرام جن میں حضرت علی ابن ابیطالب، عبد اللہ ابن مسعود، حذیفہ بن یمان، عمران بن حصین اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم شامل ہیں، سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

۴۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے اور وہ

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ۔

حضرت عمران حصین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۹ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِثْلَهُ۔

حمید الطویل، حضرت حسن سے وہ حضرت عمران بن حصین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَإِنْ كَانَ يَجِبُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا تَقْلِيْدُ ابْنِ عُمَرَ فَتَقْلِيْدُ مَنْ ذَكَرْنَا اَوْلٰى مِنْ تَقْلِيْدِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ۔

اگر اس قسم کے مسئلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تقلید ضروری ہے تو جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت ان کی تقلید زیادہ ضروری ہے حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے

۴۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں سمجھتے تھے۔

۴۶۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام، قتادہ سے وہ حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۶۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ مَسَّ الْفَرْجِ فَإِنْ فَعَلَهُ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ وُضُوْءًا۔

حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانا مکروہ سمجھتے تھے لیکن کوئی ایسا کرے تو اس پر وضو کو لازم نہیں جانتے تھے۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت یونس، حضرت حسن سے نقل کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں جانتے تھے ـــــ ہمارا یہی مسلک ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَمْ وَقْتُهُ لِلْمُقِيْمِ وَالْمُسَافِرِ

موزوں پر مسح کا بیان
مقیم کیلئے اس کی کتنی مدت ہے اور مسافر کے لیے کتنی؟

۴۶۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ وَصَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَارَةُ الْقِبْلَتَيْنِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَيَوْمَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ وَثَلٰثٌ قَالَ وَثَلٰثٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ نَعَمْ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا ثُمَّ قَالَ امْسَحْ مَا بَدَا لَكَ۔

حضرت ابی بن عمارہ سے مروی ہے اور حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے، انھوں (حضرت ابی بن عمارہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں موزوں پر مسح کر دوں فرمایا ہاں، عرض کیا یا رسول اللہ! ایک دن فرمایا ہاں اور دو دن عرض کیا اور دو دن یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں اور تین دن عرض کیا اور تین دن یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں، یہاں تک کہ سات (کی گنتی) تک پہنچے، پھر فرمایا جتنا مناسب سمجھو مسح کر دو۔

۴۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

ایوب بن قطن، حضرت عبادہ سے وہ ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔ حضرت ابی بن عمارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبلتین کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والوں میں سے ہیں۔

۴۶۶ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

محمد بن یزید بن ابی زیاد، ایوب بن قطن سے وہ عبادہ سے وہ ابی بن عمارہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَا وَقْتَ لِلْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِى السَّفَرِ وَلَا فِى الْحَضَرِ قَالُوْا وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا رُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَيْضًا فَذَكَرُوْا۔

ایک قوم نے اُسے اپنا نے ہوئے کہا موزوں پر مسح کے لیے سفر و حضر میں کوئی وقت مقرر نہیں اس بات کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی تقویت پہنچتی ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں بیان کیا۔

۴۶۷ ـ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَتَيْتُ مِنَ الشَّامِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَخَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَدَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ وَعَلَىَّ خُفَّانِ مُجْرَمَقَانِيَانِ فَقَالَ لِىْ مَتٰى عَهْدُكَ يَا عُقْبَةُ بِخَلْعِ خُفَّيْكَ فَقُلْتُ لَبِسْتُهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهٰذِهِ الْجُمُعَةُ فَقَالَ لِىْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں شام سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں جمعۃ المبارک کے دن (ملک) شام سے نکلا اور جمعہ کے دن ہی مدینہ طیبہ میں داخل ہوا۔ میں نے مجرمقانی موزے پہن رکھے تھے۔ انھوں نے فرمایا اے عقبہ! ان موزوں کو کب اتاروگے، میں نے عرض کیا میں نے ان کو جمعہ کے دن پہنا ہے اور آج بھی جمعہ ہے۔ انھوں نے مجھے فرمایا تم نے سنت کو پا لیا۔

۴۶۸ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فَضَالَةَ قَاضِىْ اَهْلِ مِصْرَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِىِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن حکم بلوی نے حضرت عقبہ بن عامر سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۶۹ ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيْعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِىِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِىَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِىَّ يُخْبِرُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ اَصَبْتَ وَلَمْ يَقُلِ السُّنَّةَ۔

حضرت عبد اللہ بن حکم بلوی فرماتے ہیں انھوں نے حضرت علی بن رباح لخمی کو حضرت عقبہ بن عامر سے اس کی مثل خبر دیتے ہوئے سنا البتہ ان کی روایت میں "اصبت" کا لفظ ہے سنت کا لفظ نہیں ہے۔

قَالُوْا فَفِىْ قَوْلِ عُمَرَ هٰذِهِ الْعُقْبَةَ اَصَبْتَ السُّنَّةَ يَدُلُّ اَنَّ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَنِ

فقہاء کرام فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو فرمانا کہ تم نے سنت کو

النبي صلى الله عليه وسلم لأن السنة لا تكون إلا عنه وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل يمسح المقيم على خفيه يوما وليلة والمسافر ثلاثة أيام ولياليهن وقالوا أما ما رووه عن عمر من قوله أصبت السنة فليس في ذلك دليل على أنه عنده عن النبي صلى الله عليه وسلم لأن السنة قد تكون منه وقد تكون من خلفائه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين۔

۴۷۰۔ حدثنا به أبو أمية قال ثنا أبو عاصم عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمن بن عبد السلام عن العرباض بن سارية عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد قال سعيد بن المسيب لربيعة في أروش أصابع المرأة يا ابن أخي إنها السنة يريد قول زيد بن ثابت فقد يجوز أن يكون عمر رأى ما قال لعقبة وهو من خلفاء الراشدين المهديين فسمى رأيه ذلك سنة مع أنه قد جاءت الآثار المتواترة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك بتوقيت المسح للمسافر والمقيم بخلاف ما جاء به حديث أبي بن عمارة۔

۴۷۱۔ فمما روي عنه في ذلك ما حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا سفيان عن عمرو بن قيس عن الحكم ابن عتيبة عن القاسم بن مخيمرة عن شريح بن هانئ عن علي رضي الله عنه

پالیا۔ ان کے نزدیک حضور علیہ السلام کی سنت مراد ہے کیونکہ سنت صرف آپ کے طریقہ مبارکہ کو کہتے ہیں لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا مقیم اپنے موزوں پر ایک دن رات اور مسافر تین دن اور راتیں مسح کرے انھوں نے کہا جو کچھ تم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے "اصبت السنۃ" کے الفاظ نقل کیے ہیں ان میں ایسی کوئی دلیل نہیں جس سے ثابت ہو کہ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مراد ہے کیونکہ کبھی آپ کے عمل کو سنت کہا جاتا ہے اور کبھی آپ کے خلفاء کے عمل پر سنت کا اطلاق کیا جاتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر میری اور میرے ہدایت دینے والے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت لازم ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مندرجہ بالا حدیث) روایت کرتے ہیں

اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے عورت کی انگلیوں کے بارے میں فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے اور اس سے آپ کی مراد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔

پس ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حضرت عقبہ سے فرمایا وہ ان کے اپنے نزدیک جائز ہو اور آپ خلفائے راشدین میں سے ہیں چنانچہ انھوں نے اپنی اس رائے کو سنت قرار دیا۔ علاوہ ازیں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں کہ آپ نے مسافر اور مقیم کے لیے مسح کا وقت مقرر فرمایا بخلاف حضرت ابی بن عمارہ کی روایت کے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کے سلسلے میں مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات مقرر کیے ہیں۔

قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۴۷۲ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ نَمْسَحَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَاِذَا كُنَّا مُقِيْمِيْنَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا انھوں نے فرمایا ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ سفر میں ہوں تو تین دن رات اور مقیم ہوں تو ایک دن رات مسح کریں۔

۴۷۳ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَرَيْنَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ اِيْتِ عَلِيًّا فَهُوَ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا سَفْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّثَلٰثَ لَيَالٍ۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ کا موزوں پر مسح کے بارے میں کیا خیال ہے۔ انھوں نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ اس مسئلہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تھے چنانچہ میں نے ان سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے تو آپ ہمیں تین دن رات موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے۔

۴۷۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ

حضرت خزیمہ بن ثابت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے موزوں پر مسح مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات مقرر فرمایا۔ فرماتے ہیں اگر پوچھنے والا زیادہ پوچھتا تو آپ جواب میں بھی اضافہ فرماتے۔

اَیَّامٍ وَلَیَالِیْهِنَّ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَلَیْلَةً قَالَ وَلَوْ اَطْنَبَ لَهُ السَّائِلُ فِیْ مَسْئَلَتِهٖ لَزَادَهٗ۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ وَجَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔

حضرت سفیان اور جریر، حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا مگر انھوں نے یہ الفاظ فرمائے "اگر ہم (سوال میں) اضافہ کرتے تو آپ بھی ہمیں زیادہ جواب دیتے۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِیِّ عَنْ خُزَیْمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَقُلْ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔

حضرت ابوعبداللہ جدلی، حضرت خزیمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں مگر انھوں نے یہ الفاظ نہیں فرمائے کہ اگر ہم مزید پوچھتے تو آپ بھی جواب میں اضافہ فرماتے۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت حماد بن سلمہ نے حضرت حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ نے حضرت حکم اور حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر فرمایا۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَاَبُوْ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام، حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت ابوعبداللہ جدلی حضرت خزیمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے۔

الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ اَنَّهُ شَهِدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد ابراہیم سے وہ ابو عبداللہ سے وہ حضرت خزیمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت حکم اور حماد نے حضرت ابراہیم سے خبر دی کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا الصَّعِقُ بْنُ حَزْنٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ يُقَالُ لَهُ صَفْوَانُ ابْنُ عَسَّالٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسَافِرُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِنِيْ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ قبیلہ مراد کا ایک شخص آیا جسے صفوان بن عسال کہا جاتا تھا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سفر کرتا ہوں تو مجھے موزوں پر مسح کے بارے میں حکم بتائیے آپ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن (اور راتیں) اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات ہے۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقُلْتُ حَكَّ فِيْ نَفْسِيْ اَوْ فِيْ صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ

حضرت زر فرماتے ہیں میں صفوان بن عسال کے پاس آیا تو عرض کیا قضائے حاجت اور پیشاب کے بعد موزوں پر مسح کے بارے میں میرے دل یا (فرمایا) سینے میں کچھ کھٹکا ہے کیا آپ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے۔ انھوں نے فرمایا ہاں، جب ہم مسافر ہوں (راوی کو شک ہے کہ سفرًا کا لفظ فرمایا یا مسافرین کا) تو ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم جنابت کے علاوہ قضائے

إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ ۔

حاجت یا پیشاب کی صورت میں موزے نہ اتاریں۔

۴۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ ۔

سلیمان بن حرب فرماتے ہیں حماد بن زید نے عاصم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا۔ انھوں (عاصم) نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حجاج، حضرت حماد بن سلمہ سے، وہ عاصم بن بہدلہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ رَوْقٍ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْغَرِيْفِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَّلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ مَسْحًا عَلَى الْخُفَّيْنِ ۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا مسافر تین دن رات اور مقیم ایک دن رات موزوں پر مسح کرے۔

۴۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ إِذَا لَبِسْتَهُمَا عَلٰى طَهَارَةٍ ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ جب تم اسے طہارت پر پہنو۔

۴۸۹ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ ثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فِي التَّوْقِيْتِ خَاصَّةً وَزَادَ أَنَّهٗ جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی مسح کے لیے وقت مقرر کرنے کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ نے غزوہ تبوک میں یہ وقت مقرر فرمایا۔

۴۹۰ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

یحییٰ بن حسان فرماتے ہیں ہشیم نے داؤد سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۹۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَكَانَتْ سُنَّةً لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

حضرت عامر بن عروہ بن مغیرہ (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے انھوں نے اپنے باپ سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ تقاضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا۔ آپ پر ایک شامی جبہ تھا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا تو (مسح) مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات سنت قرار پایا۔

۴۹۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ.

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن اور راتیں ہے۔

فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ مِثْلَ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ إِلَى مِثْلِ حَدِيثِ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ. وَأَمَّا مَا احْتَجُّوا بِهِ مِمَّا رَوَاهُ عُقْبَةُ عَنْ عُمَرَ فَإِنَّهُ قَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ.

پس یہ روایات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ موزوں پر مسح کے سلسلے میں مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات مقرر ہے لہٰذا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان متواتر روایات کو چھوڑ کر اُبی بن عمارہ کی حدیث جیسی روایت کو قبول کرے۔

اور انھوں نے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے عقبہ کی روایت کے ساتھ جو استدلال کیا ہے تو خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف متواتر روایات مروی ہیں۔

۴۹۳ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں میں نے بنانہ جعفی سے کہا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ہمارے مقابلے میں زیادہ جرأت سے بات

قَالَ ثَنَا لِبُنَانَةَ الْجُعْفِيِّ وَكَانَ أَجْرَأَنَا عَلَى عُمَرَ سَلْهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ

۴۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ بُنَانَةَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِمْسَحْ عَلَيْهِمَا يَوْمًا وَّلَيْلَةً ۔

۴۹۵ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فَسَأَلَهُ بُنَانَةُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ ۔

۴۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بُنَانَةَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ ۔

۴۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بُنَانَةَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ ۔

۴۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔

۴۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ ۔

۵۰۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ

کر سکتے تھے کہ آپ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھو، انھوں نے پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ حضرت بنانہ نے حضرت عمر فاروق سے اس (موزوں پر مسح) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں ان پر ایک دن رات مسح کرتا ہوں۔

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت بنانہ نے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

حضرت حماد ابراہیم سے، وہ اسود سے، وہ حضرت بنانہ سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا انھوں نے شعبہ سے انھوں نے حماد سے انھوں نے حضرت بنانہ سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل حکایت کیا

حضرت ہشام حماد سے روایت کرتے ہیں: انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ہشام فرماتے ہیں ہم سے حماد نے بیان کیا۔ انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے اسود کے واسطہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل روایت کیا۔

حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق

ابْنُ سَعِيْدٍ الْاِصْبَهَانِیُّ قَالَ اَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ قَدَمَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا اِلٰى مِثْلِ سَاعَتِهٖ مِنْ يَوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ ۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ فِی الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ ۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ جَاءَ فِیْ هٰذَا مَا يُوَافِقُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی التَّوْقِيْتِ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيْمِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ حَدِيْثُ عُقْبَةَ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْكَلَامُ كَانَ مِنْ عُمَرَ لِاَنَّهٗ عَلِمَ اَنَّ طَرِيْقَ عُقْبَةَ الَّذِیْ جَاءَ مِنْهُ طَرِيْقًا لَا مَاءَ فِيْهِ وَكَانَ حُكْمُهٗ اَنْ يَّتَيَمَّمَ فَسَاَلَهٗ مَتٰى عَهْدُكَ بِخَلْعِ خُفَّيْكَ اِذَا كَانَ حُكْمُكَ هُوَ التَّيَمُّمُ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا اَخْبَرَهٗ وَهٰذَا الْوَجْهُ اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لِيُوَافِقَ مَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ سِوَاهُ وَلَا يُضَادَّهٗ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَيْرِ عُمَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَيْنَا فِی التَّوْقِيْتِ ۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِیٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ اِيْتِ عَلِيًّا فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی اپنے پاک پاؤں (موزوں میں) داخل کرے وہ ایک دن رات گزرنے کے بعد (آنے والے) اس وقت تک ان پر مسح کرے۔

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح کے سلسلے میں ہمیں لکھا کہ مسافر کے لیے تین دن راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق روایات آئی ہیں جو ہم نے مسافر اور مقیم کے لیے تعین وقت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی احتمال ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کلام ہو کیونکہ آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت عقبہ جس راستے سے آئے ہیں اس میں پانی نہیں ہے تو انھیں تیمم کا حکم تھا لہٰذا آپ نے پوچھا کہ جب آپ کے لیے تیمم کا حکم ہوا تو آپ کب موزے اتاریں گے تو انھوں نے جو جواب دینا تھا دے دیا۔ اس حدیث کو اس بات پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ مروی روایت سے موافق ہو جائے اور اس کے متضاد نہ ہو، ہم نے جو کچھ تطبیق کے سلسلے میں ذکر کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس جاؤ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں، وہ حضور کے ساتھ سفر کرتے تھے، چنانچہ میں نے ان

يُسَافِرُ مَعَهُ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ يَوْمٌ وَّ لَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ وَثَلٰثَةُ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ لِلْمُسَافِرِ.

پاس جا کر سوال کیا تو انھوں نے فرمایا مقیم کے لیے ایک دن اور رات اور مسافر کے لیے تین دن راتیں ہیں۔

۵۰۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ جَعَلَ عَبْدُ اللهِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا.

حضرت حارث بن سوید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے موزوں (پر مسح) کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن قرار دی۔

۵۰۴- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَكَانَ لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ ثَلٰثًا.

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا تو وہ تین دن تک موزے نہیں اتارتے تھے۔

۵۰۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ.

حضرت موسیٰ بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے

۵۰۶- حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں ہم سے ابوولید نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۰۷- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ غَيْلَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے غیلان بن عبداللہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات کہتے ہوئے سنا۔

۵۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهٗ.

حضرت سلام بن مسکین، حضرت عبدالعزیز سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۰۹- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوزید انصاری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَطَنٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

کے ایک صحابی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۰- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَقَتَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت یونس اور قتادہ، حضرت موسیٰ بن سلمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذِهِ أَقْوَالُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اتَّفَقَتْ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُخَالِفَ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَيْضًا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

صحابہ کرام کے یہ اقوال اس بات کے موافق ہیں جو ہم نے مسافر اور مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کے تعین کے سلسلے میں ذکر کی ہے بس کسی کے لیے اس کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ بھی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَالَّذِي لَيْسَ عَلَى وُضُوءٍ وَقِرَاءَتِهِمُ الْقُرْآنَ

جنبی، حیض والی عورت اور بے وضو کا قرآن پاک پڑھنا وغیرہ

۵۱۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا اور آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا۔ جب وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے فقط یہ بات مانع تھی کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر ناپسند کرتا ہوں۔

۵۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ

حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب فرما رہے تھے یا فرمایا (راوی کو شک ہے) میں

وَغَيْرُهٗ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ اَوْ قَالَ مَرَرْتُ بِهٖ وَقَدْ بَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهٖ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ۔

اَقْوَالُ اَهْلِ الْعِلْمِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِشَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ عَلٰى حَالٍ يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ سُلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلٰى حَالِ حَدَثٍ تَيَمَّمَ وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَاِنْ كَانَ فِي الْمِصْرِ وَقَالُوْا فِيْمَا سِوَى السَّلَامِ مِثْلَ قَوْلِ اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ۔

٥١٣ - مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَاجَةٍ لِابْنِ عُمَرَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهٖ يَوْمَئِذٍ اَنَّهٗ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِكَّةٍ مِّنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى كَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ فَتَيَمَّمَ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَتَيَمَّمَ لِذِرَاعَيْهِ قَالَ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّيْ

آپ کے پاس سے گزرا اور آپ پیشاب کر چکے تھے میں نے سلام عرض کیا تو جب تک آپ وضو سے فارغ نہ ہوئے سلام کا جواب نہ دیا۔

اقوالِ اہل علم

ایک قوم کا یہی مذہب ہے کہ کسی شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا صرف اسی صورت میں جائز ہے جب وہ ایسی حالت میں ہے جس میں وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ (یعنی پاک ہو) لیکن اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جس شخص کو سلام کیا جائے اور وہ بے وضو ہو تو تیمم کر کے سلام کا جواب دے اگرچہ شہر میں ہو (یعنی اگرچہ تیمم کے لیے کوئی دوسرا عذر نہ بھی ہو) سلام کے علاوہ (ذکر وغیرہ) کے سلسلے میں ان کا وہی قول ہے جو پہلے مسلک والوں

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک کام کے سلسلے میں ان کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا انھوں نے ان کی حاجت کو پورا کیا ان دنوں ان سے ایک حدیث مشہور تھی کہ انھوں نے فرمایا ایک شخص کسی گلی میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہوئے تھے اس شخص نے سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا پھر قریب تھا کہ وہ شخص کسی گلی میں چھپ جاتا تو آپ نے اپنے ہاتھوں کو دیوار پر مارا اور چہرے کا تیمم کیا پھر دوسری ضرب مار کر بازوؤں کا مسح کیا اس کے بعد سلام کا جواب دیا اور فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں باوضو نہ تھا۔

كُنْتُ لَسْتُ بِطَاهِرٍ.

۵۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى أَتَى حَائِطًا فَتَيَمَّمَ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ پیشاب فرما رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ دیوار کے پاس تشریف لائے اور تیمم فرمایا۔

۵۱۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے (آزاد کردہ) غلام حضرت عمیر فرماتے ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور عبد اللہ بن یسار جو حضرت ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے، آئے اور ابو الجہیم بن حارث ابن صمہ انصاری کے پاس حاضر ہوئے ابو جہیم نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے تشریف لائے تو ایک شخص کی آپ سے ملاقات ہوئی اس نے سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ دیوار کی طرف متوجہ ہوئے چہرے اور ہاتھوں کا مسح فرمایا (تیمم کیا) پھر سلام کا جواب دیا۔

۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت عبد الرحمن اعرج، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عمیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَبِهٰذِهِ الْآثَارِ رَخَّصْنَا لِلَّذِي يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَرُدَّ السَّلَامَ لِيَكُونَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلسَّلَامِ وَهٰذَا كَمَا رَخَّصَ قَوْمٌ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجَنَازَةِ وَلِلْعِيدَيْنِ إِذَا خِيفَ فَوْتُ ذٰلِكَ

ان حضرات نے فرمایا ان روایات کے ذریعے ہمیں اجازت دی گئی ہے کہ جس شخص کو سلام کیا جائے اور وہ طہارت پر نہ ہو تو تیمم کر کے سلام کا جواب دے تاکہ سلام کا جواب بن سکے۔ اور یہ ایسے ہی ہے جیسے کچھ لوگوں کو جنازے اور عید کی نمازوں کے لیے تیمم کی اجازت دی گئی کہ اگر وہ نماز کے

إِذَا اشْتَغَلَ بِطَلَبِ الْمَآءِ بِوُضُوْءِ الصَّلٰوةِ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

وضو کے لیے پانی تلاش کرنے میں مشغول ہوں تو نماز کے نکلنے کا ڈر ہوگا۔ اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔

۵۱۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَيُّوْبَ الْمَوْصِلِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ تَفْجَأُهُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ عَلَيْهَا

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا ہے (نماز) جنازہ کی جلدی ہو اور وہ بے وضو ہو انھوں نے فرمایا وہ تیمم کرکے اس کی نماز جنازہ پڑھے۔

۵۱۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ وَزَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ وَيُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ۔

حضرت عامر اور یونس، حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ، منصور سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، منصور سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۱- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، حماد سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۲- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ وَمُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ نَحْوَهٗ۔

حضرت یونس، حسن اور مغیرہ سے وہ ابراہیم اور عبدالملک سے وہ عطاء سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

ابو داؤد، عباد بن راشد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حسن کو یہ بات کہتے ہوئے سنا۔

۵۲۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ

ابن وہب کہتے ہیں مجھے یونس نے ابن

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهٗ قَالَ وَقَالَ لِیَ اللَّیْثُ مِثْلَهٗ ۔

شہاب سے اس کی مثل خبر دی اور فرمایا کہ ابو اللیث نے مجھے اسی طرح فرمایا۔

۵۲۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ عُتْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ مِثْلَهٗ ۔

شجاع بن ولید، عبدالملک بن ابوعتبہ سے وہ حکم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا كَانَ قَدْ رُخِّصَ فِی التَّيَمُّمِ فِی الْاَمْصَارِ خَوْفَ فَوْتِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَفِیْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِذَا فَاتَ لَمْ يُقْضَ قَالُوْا فَكَذٰلِكَ رَخَّصْنَا فِی التَّيَمُّمِ فِی الْاَمْصَارِ لِرَدِّ السَّلَامِ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلْمُسْلِمِ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَفْعَلْ فَلَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ حِيْنَئِذٍ فَاتَ ذٰلِكَ وَاِنْ رَدَّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِجَوَابٍ لَهٗ وَاَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا لَا يُخَافُ فَوْتُهٗ مِنَ الذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فَلَا يَنْبَغِیْ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ اَحَدٌ اِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ ۔

پس جب شہروں میں نماز جنازہ اور نماز عید نکل جانے کے خوف سے تیمم کی اجازت دی گئی کیونکہ یہ نمازیں جب فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں تو علماء فرماتے ہیں اسی طرح ہم نے شہروں میں سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کی اجازت دی ہے تاکہ سلام کرنے والے کو جواب دے سکے کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس وقت سلام کا جواب نہیں دے سکے گا اور وہ رہ جائے گا اگر اس کے بعد جواب دے تو وہ جواب نہیں ہوگا اس کے علاوہ وہ امور جن کے فوت ہونے کا ڈر نہیں، مثلاً ذکر الٰہی، قراءت قرآن (وغیرہ) تو ان کو طہارت کے بغیر بجا لانا کسی کے لیے مناسب نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِی الْاَحْوَالِ كُلِّهَا مِنَ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فِیْ ذٰلِكَ خَلَا الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ لِصَاحِبِهِمَا اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ ۔

اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جنابت وغیرہ کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن قرآن پاک جنابت اور حیض کے علاوہ (حالتوں) میں پڑھ سکتا ہے۔ جنبی اور حائضہ کے لیے قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں۔ اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

۵۲۶ - بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَّا وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اَسَدٍ فَبَعَثَهُمَا فِیْ وَجْهٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے قبیلے کا ایک آدمی اور بنو اسد کا ایک شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان دونوں کو ایک کام کے لیے بھیجا پھر فرمایا تم دونوں طاقتور ہو اپنے دین کی مدد کرو، فرماتے ہیں پھر وہ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے جب باہر آئے تو لپ بھر پانی لائے اس سے چہرے کا مسح کیا

فَسَحَ بِهِمَا وَجَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَرَأَنَا كَأَنَّا أَنْكَرْنَا عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُزُهُ عَنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

اور قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا انھوں نے دیکھا کہ گویا ہم اسے ناپسند کر رہے ہیں فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو ہمیں قرآن پاک پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے آپ کو جنابت کے سوا کوئی چیز اس عمل سے مانع نہ ہوتی۔

۵۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن سلمہ سے اور انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت فرماتے پھر قرآن پاک پڑھتے۔

۵۲۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَسُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

عبدالرحمن بن زیاد کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ۔

حجاج کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند سے ذکر کیا۔

۵۳۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ۔

حضرت عبداللہ بن سلمہ، حضرت علی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن پاک پڑھتے تھے۔

۵۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ السُّوْسِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ۔

حضرت عبداللہ بن سلمہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن پاک سکھاتے تھے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْمَا رَوَيْنَا عَنْ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبَاحَۃُ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ کَذٰلِکَ وَمَنْعُ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ خَاصَّۃً وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا فِیْمَا یَدُلُّ عَلٰی اِبَاحَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی غَیْرِ طَهَارَۃٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ذکر خداوندی اور تلاوت قرآن وضو کے بغیر بھی جائز ہے اور جنبی کو صرف قرآن پاک پڑھنے سے منع کیا گیا۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو طہارت کے بغیر ذکر خداوندی کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

۵۳۲۔ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِیَّۃَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ظَبْیَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَبِیْتُ طَاهِرًا عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰہُ تَعَالٰی شَیْئًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ۔

حضرت عمرو بن عبسہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوضو ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے پھر رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَعَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَۃَ وَثَابِتٌ فَحَدَّثَ عَاصِمٌ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْیَۃَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَیْرَ اَنَّهُ لَمْ یَذْکُرْ قَوْلَهُ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ قَالَ ثَابِتٌ قَدِمَ عَلَیْنَا فَحَدَّثَنَا هٰذَا الْحَدِیْثَ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا یَعْنِیْ اَبَا ظَبْیَۃَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ عَنْ مُعَاذٍ۔

ابوظبیہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے "علیٰ ذکر اللہ" کے الفاظ ذکر نہیں کیے حضرت ثابت فرماتے ہیں وہ (یعنی ابوظبیہ) ہمارے پاس آئے تو ہم سے بھی انھوں نے یہی حدیث بیان کی اور مجھے اس کا علم نہیں (عفان فرماتے ہیں) میں نے حضرت حماد سے پوچھا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہی بیان فرمایا تو انھوں نے فرمایا ہاں حضرت معاذ کی روایت سے ہی بیان کیا۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَۃَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِیَّۃَ فَذَکَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت زید بن ابوانیسہ، حضرت عاصم بن ابوالنجود سے وہ شمر بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا اَیْضًا بَعْدَ النَّوْمِ فَفِیْ ذٰلِکَ

یہ بھی نیند کے بعد ہے پھر اس سے واضح ہوتا ہے کہ

إباحة ذكر الله تعالى بعد الحدث وقد روي عن عائشة من ذلك شيء.

۵۳۵ - حدثنا علي بن معبد قال ثنا معلى بن منصور قال ثنا ابن أبي زائدة عن أبيه عن خالد بن سلمة عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل أحيانه.

طہارت کے بغیر بھی اللہ تعالے کا ذکر کرنا جائز ہے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالی کا ذکر کرتے تھے۔

ففي هذا إباحة ذكر الله عز وجل في حال الجنابة وليس فيه ولا في حديث أبي ظبية من قراءة القرآن شيء وفي حديث علي بيان فرق ما بين قراءة القرآن وذكر الله في حال الجنابة وقد روي أيضا في النهي عن قراءة القرآن في حال الجنابة.

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جنابت کی حالت میں اللہ تعالی کا ذکر کرنا جائز ہے لیکن اس حدیث اور ابوظبیہ کی روایت میں قرآن پاک پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں حالت جنابت میں قرأت قرآن اور ذکر خداوندی کے درمیان فرق کا بیان ہے حالت جنابت میں قرآن پاک پڑھنے کی ممانعت کے بارے میں بھی روایات آئی ہیں

۵۳۶ - ما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا إسمعيل بن عياش عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقرأ الجنب ولا الحائض القرآن.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حیض والی عورت قرآن پاک نہ پڑھے۔

۵۳۷ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عمرو بن خالد ح وحدثنا روح ابن الفرج قال ثنا ابن بكير قالا ثنا عبد الله بن لهيعة عن عبد الله بن سليمان عن ثعلبة بن أبي الكنود عن مالك بن عبادة الغافقي قال أكل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جنب فأخبرت عمر بن الخطاب فجرني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إن هذا أخبرني أنك أكلت وأنت جنب قال نعم إذا توضأت أكلت وشربت ولكني لا أصلي ولا أقرأ حتى

حضرت مالک بن عبادہ غافقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت جنابت میں کھانا تناول فرمایا، میں نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتائی وہ مجھے کھینچ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے حالت جنابت میں کھانا تناول فرمایا۔ آپ نے فرمایا ہاں جب میں وضو کرتا ہوں تو کھاتا اور پیتا ہوں لیکن جب تک غسل نہ کر لوں نہ نماز پڑھتا ہوں اور نہ ہی قرآن پاک کی قراءت کرتا ہوں۔

اغتسل۔

ففی هذین الاثرین منع الجنب من قراءة القرآن وفی احدهما منع الحائض من ذلک فثبت بما فی هذین الحدیثین مع ما فی حدیث علی انه لا باس بذکر الله وقراءة القرآن فی هذا الحدث غیر الجنابة وان قراءة القرآن خاصة مکروهة فی حال الجنابة والحیض۔

فاردنا ان ننظر ای هذه الآثار تأخر فنجعله ناسخا لما تقدم فنظرنا فی ذلک۔

۵۳۸ ۔ فاذا ابن ابی داؤد قد حدثنا قال ثنا ابو کریب قال ثنا معاویة بن هشام عن شیبان عن جابر عن عبد الله بن محمد عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عبد الله بن علقمة بن الفغواء عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اهراق الماء انما نکلمه فلا یکلمنا ونسلم علیه فلا یرد علینا حتی نزلت یایها الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوة۔

فاخبر علقمة فی هذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم ان حکم الجنب کان عنده قبل نزول هذه الآیة ان لا یتکلم وان لا یرد السلام حتی نسخ الله عزوجل ذلک بهذه الآیة فاوجب بها الطهارة علی من اراد الصلوة خاصة

فثبت بذلک ان حدیث ابی الجهم وحدیث ابن عمر وابن عباس والمهاجر منسوخة کلها وان الحکم الذی فی

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جنبی آدمی کے لیے قرآن پاک پڑھنا منع ہے ان میں سے ایک حدیث کے مطابق حیض والی عورت کے لیے بھی ممانعت ہے۔ ان دو روایتوں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت کے مضمون سے ثابت ہوا کہ جنابت کے علاوہ حدث کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قراءت قرآن میں کوئی حرج نہیں۔ جنابت اور حیض کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا خاص طور پر مکروہ (حرام) ہے۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں ان روایات میں سے بعد والی کونسی ہیں تاکہ ہم ان کو پہلی روایات کے لیے ناسخ قرار دیں تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن علقمہ بن فغواء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں ہوتے تو ہم آپ سے کلام کرتے آپ ہم سے گفتگو نہ فرماتے۔ ہم آپ کو سلام کرتے لیکن آپ جواب نہ دیتے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "اے ایمان والو! جب تم نماز کا ارادہ کرو" الآیہ۔

اس حدیث میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نزول آیت (مذکورہ بالا) سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جنبی کا حکم یہ تھا کہ وہ نہ تو گفتگو کرے اور نہ ہی سلام کا جواب دے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے وہ حکم منسوخ کر دیا اور صرف اس شخص پر طہارت کا حصول لازم کیا جو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوالجہیم کی روایت نیز حضرت ابن عمر، ابن عباس اور مہاجر رضی اللہ عنہم کی روایات تمام کی تمام منسوخ ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں

حَدِیْثِ عَلِیٍّ مُتَاَخِّرٌ عَنِ الْحُکْمِ الَّذِیْ فِیْهَا وَقَدْ دَلَّ عَلٰی ذٰلِكَ اَیْضًا۔

بیان کردہ حکم، ان روایات میں بیان کردہ حکم سے متأخر ہے اس بات پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۵۳۹ - مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ ابْنَ كُهَیْلٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ یَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ وَهُمَا عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن پاک پڑھتے حالانکہ وہ بے وضو ہوتے۔

۵۴۰ - حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ۔

عبدالرحمٰن بن زیاد کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے سلمہ بن کہیل سے نقل کیا کہ وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد، حمید سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّیْرَفِیُّ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ یَقْرَاُ حِزْبَهٗ وَهُوَ مُحْدِثٌ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنا وظیفہ بے وضو ہونے کی حالت میں پڑھتے تھے۔

۵۴۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنِی الْاَزْرَقُ بْنُ قَیْسٍ عَنْ رَجُلٍ یُقَالُ لَهٗ اَبَانٌ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِذَا اَهْرَقْتُ الْمَاءَ اَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ اَیُّ شَیْءٍ اِذَا اَهْرَقْتَ الْمَاءَ قَالَ اِذَا بُلْتُ قَالَ نَعَمْ اُذْكُرِ اللّٰهَ۔

ازرق بن قیس ایک شخص سے جسے اُبان کہا جاتا تھا روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا جب میں پانی بہاؤں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہوں انھوں نے فرمایا پانی بہانے سے تمہاری مراد کیا ہے؟ اس نے کہا (یعنی) جب میں پیشاب کروں فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ قَدْ رَوَیَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرُدَّ السَّلَامَ فِیْ حَالِ الْحَدَثِ حَتّٰی یَتَیَمَّمَ

یہ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایات کیا کہ آپ نے حدث کی حالت میں سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ تیمم فرمایا

وَهُمَا فَقَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي حَالِ الْحَدَثِ وَلَا يَجُوزُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ أَيْضًا عِنْدَهُمَا **وَقَدْ** تَابَعَهُمَا عَلَى مَا ذَهَبَا إِلَيْهِ مِنْ هٰذَا قَوْمٌ۔

اور ان دونوں حضرات نے حالتِ حدث میں قرآنِ پاک پڑھا۔ اور ہمارے نزدیک یہ اس وقت تک جائز نہیں جب تک ان دونوں حضرات کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہو۔ اس سلسلے میں کچھ دوسرے لوگوں نے بھی ان دونوں کی اتباع کی ہے۔

۵۴۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُقْرِئُ رَجُلًا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ كَفَّ عَنْهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ قَالَ أَحْدَثْتُ قَالَ اقْرَأْ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَجَعَلَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کو قرآن پاک پڑھا رہے تھے جب فرات کے کنارے پر پہنچے تو وہ شخص رک گیا آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا میں بے وضو ہو گیا آپ نے فرمایا پڑھو، چنانچہ وہ پڑھنے لگا۔ اور آپ اسے لقمہ دیتے تھے۔ (تصحیح کرتے تھے)۔

۵۴۵۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ أَحْدَثَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ فَقِيلَ لَهُ أَتَقْرَأُ وَقَدْ أَحْدَثْتَ قَالَ نَعَمْ إِنِّي لَسْتُ بِجُنُبٍ۔

حضرت سلمان سے مروی ہے کہ وہ بے وضو ہو گئے اور انھوں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا آپ سے کہا گیا آپ بے وضو ہونے کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں جنبی نہیں ہوں۔

۵۴۶۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رُبَّمَا قَرَأَ السُّورَةَ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو قرآن پڑھتا ہے حالانکہ وہ بے وضو ہے۔ فرمایا میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بعض اوقات طہارت کے بغیر بھی سورت پڑھتے تھے۔

۵۴۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت وہب بن جریر، شعبہ سے، وہ سعید سے وہ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

ابن خزیمہ کہتے ہیں ہم سے ہمام نے بیان کیا انھوں نے حضرت قتادہ سے نقل کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِتَصْحِيحِ مَا رَوَيْنَا

جو کچھ ہم نے روایت کیا اس کی تصحیح سے حضرت ابن

نسخ حديث ابن عباس ومن تابعه وثبوت حديث علي على ما قد شده من أقوال الصحابة فبذلك نأخذ فنكره للجنب والحائض قراءة الآية تامة ولا نرى بذلك بأسا للذي على غير وضوء ولا نرى لهم جميعا بأسا بذكر الله تعالى وقد روي عن عمر بن الخطاب في منع الجنب أيضا من قراءة القرآن ما يوافق ما قلنا۔

عباس اور ان کے متبعین رضی اللہ عنہم کی روایت کا نسخ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث کا ثبوت جیسا کہ اقوال صحابہ سے اسے مضبوطی حاصل ہوئی، ثابت ہوا ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں انھوں نے جنبی اور حیض والی عورت کے لیے پوری آیت پڑھنے کا انکار کیا ہے اور بے وضو کے لیے ہم اس سلسلے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے اور ذکر کرنے کے بارے میں ہم ان تمام کے لیے کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی ہمارے قول کے مطابق مروی ہے کہ جنبی کے لیے قرآن پاک پڑھنا منع ہے۔

۵۴۹۔ **حدثنا** إبراهيم بن محمد الصيرفي قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا زائدة عن الأعمش عن شقيق عن عبيدة قال كان عمر يكره أن يقرأ القرآن وهو جنب۔

حضرت عبیدہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں قرآن پاک پڑھنا مکروہ جانتے تھے۔

۵۵۰۔ **حدثنا** فهد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا أبي قال ثنا الأعمش فذكر مثله بإسناده۔

حضرت عمر بن حفص کہتے ہیں ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے اعمش نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فهذا عندنا أولى من قول ابن عباس لما قد وافقه مما قد رويناه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث علي بن أبي طالب وابن عمر رضي الله عنهما وأبي موسى ومالك بن عبادة وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله۔

ہمارے نزدیک یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے زیادہ اچھا ہے کیونکہ یہ اس کے موافق ہے جو ہم نے حضرت علی ابن ابی طالب، ابن عمر، ابوموسیٰ اور مالک بن عبادہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے کیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

وقد روي عن ابن عباس أيضا ما يدل على خلاف ما رواه نافع عنه في حديث محمد بن ثابت الذي ذكرناه فيما تقدم في كتابنا هذا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی وہ روایت مروی ہے جو حضرت نافع کی اس روایت کے خلاف پر دلالت کرتی ہے جسے حضرت نافع نے محمد بن ثابت کی حدیث کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اور ہماری اس کتاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۵۵۱۔ **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَطَعِمَ فَقِيْلَ لَهٗ تَتَوَضَّأُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اُرِيْدُ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَتَوَضَّأَ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ نے کھانا تناول فرمایا عرض کیا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ فرمایا میں نے نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں کیا کہ وضو کروں۔

۵۵۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ.

ابن جریج فرماتے ہیں مجھے سعید بن حویرث نے خبر دی اس کے بعد انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ.

حضرت روح بن قاسم، حضرت عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ.

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت عمرو سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قِيْلَ لَهٗ اَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَاَتَوَضَّأُ فَاَخْبَرَ اَنَّ الْوُضُوْءَ اِنَّمَا يُرَادُ لِلصَّلٰوةِ لَا لِلذِّكْرِ فَهٰذَا مُعَارِضٌ لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا اَوْلٰى لِاَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمِلَ بِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ عَمَلُهٗ بِهٖ عَلٰى اَنَّهٗ هُوَ النَّاسِخُ.

کیا تم نہیں دیکھتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا جب میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں تو وضو کرتا ہوں پس آپ نے بتایا کہ نماز کے لیے وضو کا ارادہ کیا جاتا ہے ذکر کے لیے نہیں۔ پس یہ روایت ان روایات کے خلاف ہے جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس باب کے شروع میں نقل کی ہیں اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس پر عمل کیا پس اس پر آپ کا عمل دلیل ہے کہ یہ ناسخ ہے۔

فَاِنْ عَارَضَ فِيْ ذٰلِكَ مُعَارِضٌ.

اگر مخالف اس کے خلاف کوئی روایت لے آئے (مثلاً)۔

۵۵۵ - بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ اَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ اِلَّا تَوَضَّأَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْهُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے گئے تو اس سے باہر آنے کے بعد نماز کے وضو جیسا وضو فرمایا۔

قَالُوْا فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ مَا رَأَيْتُمُوْهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ قِيْلَ لَهُ مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ أَحْيَانِهِ أَيْ فِيْ حِيْنِ طَهَارَتِهِ وَحَدَثِهِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْآثَارُ مَعَ أَنَّهُ قَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ أُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَأَتَوَضَّأُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَتَوَضَّأُ إِلَّا وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا حَضَرَتْ مِنْهُ عَائِشَةُ مِنَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ خُرُوْجِهِ إِنَّمَا هُوَ لِإِرَادَتِهِ الصَّلٰوةَ لَا لِلْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلَاءِ وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ إِخْبَارًا مِنْهَا عَمَّا كَانَ يَفْعَلُ قَبْلَ نُزُوْلِ الْآيَةِ وَمَا فِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ ابْنِ سَلَمَةَ إِخْبَارٌ مِنْهَا مَا كَانَ يَفْعَلُ بَعْدَ نُزُوْلِ الْآيَةِ حَتّٰى يَتَّفِقَ مَا رُوِيَ عَنْهَا وَمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهَا وَلَا يَتَضَادَّ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ.

اگر وہ کہیں کہ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کے خلاف ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ تو اس سے کہا جائے گا اس میں تمہاری مذکورہ بات کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ ہر حالت میں ذکر کرتے ہوں یعنی طہارت اور حدث دونوں صورتوں میں، تاکہ احادیث میں تعارض نہ ہو۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نماز کا ارادہ کرتے وقت وضو کرتا ہوں، اس کے خلاف ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صرف ارادۂ نماز کے وقت وضو کرتے تھے پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد وضو کا ذکر کیا ہے وہ آپ کے ارادۂ نماز کے لیے ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزولِ آیت سے پہلے کے عمل کی خبر دی ہو اور جو کچھ خالد بن سلمہ کی روایت میں ہے وہ آپ کے اس عمل کی خبر ہے جو آپ نزولِ آیت کے بعد کرتے تھے تاکہ ام المومنین کی روایت اور دوسروں کی روایات متفق ہو جائیں اور اس سلسلے میں کوئی تضاد نہ ہو۔

١٨ بَابُ حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ

٥٥٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَرْبِ ابْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کا حکم

حضرت علی کرم اللہ وجہہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے دودھ پیتے بچے کے بارے میں فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر (پانی) چھڑکا جائے۔

قَالَ فِي الرَّضِيعِ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَالَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَعْطِنِي ثَوْبَكَ أَغْسِلُهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنَ الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ۔

حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو میں نے عرض کیا اپنا کپڑا مجھے دیجئے تاکہ میں اسے دھولوں۔ آپ نے فرمایا بچی (کے پیشاب) سے دھویا جاتا ہے اور لڑکے (کے پیشاب) سے (پانی) چھڑکا جاتا ہے۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

ابو بکر بن شیبہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَاللَّيْثُ وَعَمْرٌو وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنے بیٹے کو لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھایا تو اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑکا اور اسے نہ دھویا۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ،

حضرت سفیان نے زہری سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ وَيَدْعُو لَهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ تحنیک، (کھجور وغیرہ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا) اور دعا کے لیے لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑکا اور اسے نہ دھویا۔

اَلْکَلَامُ فِیْ تَحْقِیْقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَی التَّفْرِیْقِ بَیْنَ حُکْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَ بَوْلِ الْجَارِیَةِ قَبْلَ اَنْ یَّاْکُلَا الطَّعَامَ فَقَالُوْا بَوْلُ الْغُلَامِ طَاهِرٌ وَّبَوْلُ الْجَارِیَةِ نَجِسٌ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَسَوَّوْا بَیْنَ بَوْلَیْهِمَا جَمِیْعًا وَجَعَلُوْهُمَا نَجِسَیْنِ وَقَالُوْا قَدْ یَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَوْلُ الْغُلَامِ یُنْضَحُ اِنَّمَا اَرَادَ بِالنَّضْحِ صَبَّ الْمَآءِ عَلَیْهِ فَقَدْ تُسَمِّی الْعَرَبُ ذٰلِكَ نَضْحًا وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مَدِیْنَةً یَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا فَلَمْ یَعْنِ بِذٰلِكَ النَّضْحَ الرَّشَّ وَلٰکِنَّهٗ اَرَادَ یَلْزَقُ بِجَانِبِهَا قَالُوْا وَاِنَّمَا فَرَّقَ بَیْنَهُمَا لِاَنَّ بَوْلَ الْغُلَامِ یَکُوْنُ فِیْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ لِضِیْقِ مَخْرَجِهٖ وَبَوْلَ الْجَارِیَةِ یَتَفَرَّقُ لِسَعَةِ مَخْرَجِهٖ فَاَمَرَ فِیْ بَوْلِ الْغُلَامِ بِالنَّضْحِ یُرِیْدُ صَبَّ الْمَآءِ فِیْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ وَّاَرَادَ بِغَسْلِ بَوْلِ الْجَارِیَةِ اَنْ یَّتَتَبَّعَ بِالْمَآءِ لِاَنَّهٗ یَقَعُ فِیْ مَوَاضِعَ مُتَفَرِّقَةٍ وَهٰذَا مُحْتَمِلٌ لِمَا ذَکَرْنَاهُ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ بَعْضِ الْمُتَقَدِّمِیْنَ مَا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ۔

۵۶۲ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ قَالَ الرَّشُّ بِالرَّشِّ وَالصَّبُّ بِالصَّبِّ مِنَ الْاَبْوَالِ کُلِّهَا۔

۵۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ

تحقیق مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے کھانا کھانے کی عمر سے پہلے کے بچے اور بچی میں تفریق کرتے ہوئے کہا ہے کہ لڑکے کا پیشاب پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے۔

جبکہ دوسروں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے دونوں (لڑکے اور لڑکی) کے پیشاب کو ایک جیسا ناپاک قرار دیا اور کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادگرامی "لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکو" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے چھڑکنے سے پانی بہانا مراد لیا ہو اہل عرب اس کو لفظ "نضح" سے تعبیر کرتے ہیں اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں کہ سمندر اس کے کنارے پر پانی ڈالتا ہے۔ آپ نے یہاں لفظ "نضح" سے چھڑکنا مراد نہیں لیا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ اس کے کنارے سے مل جاتا ہے۔

وہ (فقہاء کرام) فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے درمیان فرق اس لیے کیا کہ لڑکے کا پیشاب مخرج کے تنگ ہونے کی وجہ سے ایک جگہ ہوتا ہے جبکہ لڑکی کا مخرج تنگ ہونے کے سبب اسکا پیشاب بکھرا ہوتا ہے تو آپ نے لڑکے کے بارے میں "نضح" کا حکم دیا اور اس سے آپکی مراد ایک جگہ پانی ڈالنا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونے سے آپکی مراد یہ ہے کہ مسلسل پانی ڈالا جائے کیونکہ وہ متفرق مقامات پر ہوتا ہے اسکا اس بات میں احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ بعض متقدمین سے ایسے اقوال مروی ہیں جو اس "معنی" پر دلالت کرتے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام پیشابوں میں چھڑکنے کے ساتھ چھڑکنا اور بہانے کے ساتھ بہانا ہے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ سے مروی ہے فرمایا کہ

ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حميد عن الحسن انه قال بول الجارية يغسل غسلا وبول الغلام يتتبع بالماء.

بچی کا پیشاب اچھی طرح سے دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر لگاتار پانی ڈالا جائے۔

افلا ترى ان سعيدا قد سوى بين حكم الابوال كلها من الصبيان وغيرهم فجعل ما كان منه رشا يطهر بالرش وما كان منه صبا يطهر بالصب ليس ان بعضها عنده طاهر وبعضها غير طاهر ولكنها كلها عنده نجسة وفرق بين التطهر من نجاستها عنده بضيق مخرجها وسعته.

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بچوں اور دیگر لوگوں تمام کے پیشاب کا ایک جیسا حکم بیان فرمایا کہ اس میں سے جو چھینٹوں کی صورت میں ہوگا وہ پانی چھڑکنے سے پاک ہو جائے گا اور جو بہنے کی صورت میں ہوگا وہ پانی بہانے سے پاک ہوگا یہ مطلب نہیں کہ ان کے نزدیک کچھ پاک ہوگا اور کچھ ناپاک، بلکہ ان کے نزدیک تمام ناپاک ہے البتہ آپ نے مخرج کے تنگ اور کشادہ ہونے کے باعث اسکی نجاست سے پاکیزگی کے حصول میں فرق بیان کیا ہے۔

ثم اردنا بذلك ان ننظر في الآثار المأثورة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هل فيها ما يدل على شيء مما ذكرنا.

پھر ہم نے ارادہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی آثار کو دیکھیں کیا ان میں ہمارے مذکورہ موقف پر دلالت کرنے والی کوئی روایت ہے۔

فنظرنا في ذلك فاذا محمد بن عمرو بن يونس قد

پس ہم نے دیکھا تو محمد بن عمرو بن یونس سے مروی ہے

٥٦٤ - حدثنا قال ثنا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بالصبيان فيدعو لهم فاتي بصبي مرة فبال عليه فقال صبوا عليه الماء صبا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لیے دعا فرماتے ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی ڈالو۔

---

٥٦٥ - حدثنا ربيع قال ثنا اسد قال ثنا محمد بن حازم فذكر باسناده مثله.

محمد بن حازم نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

---

٥٦٦ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا عبدة بن سليمان عن هشام عن ابيه عن عائشة ان النبي صلى الله

حضرت ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے اس پر پانی ڈالا اور اسے (اچھی طرح) نہ دھویا۔

٥٦٧ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

حضرت مالک فرماتے ہیں ان سے ہشام نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے (نہیں دھویا) کے الفاظ نہیں کہے۔

وَاتِّبَاعُ الْمَاءِ حُكْمُهُ حُكْمُ الْغُسْلِ أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَ ثَوْبَهُ عَذِرَةٌ فَأَتْبَعَهَا الْمَاءَ حَتَّى ذَهَبَ بِهَا أَنَّ ثَوْبَهُ قَدْ طَهُرَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَقَالَ فِيهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ النَّضْحَ عِنْدَهُمْ هُوَ الصَّبُّ۔

پانی ڈالنے کا حکم وہی ہے جو دھونے کا حکم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص کے کپڑے کو پاخانہ لگ جائے تو وہ اس پر پانی ڈالے حتیٰ کہ وہ زائل ہو جائے تو اسکا کپڑا پاک ہو گیا۔

یہ حدیث حضرت زائدہ نے حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا، مالک، ابومعاویہ، اور عبدہ، حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک چھڑکنے سے پانی ڈالنا ہی مراد ہے۔

٥٦٨ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِيءَ بِالْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُعَجِّلُوهُ فَقَالَ ابْنِي ابْنِي فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ صَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو لایا گیا انھوں نے آپ پر پیشاب کر دیا بعض لوگوں نے (انہیں اٹھانے کی) جلدی کی تو آپ نے فرمایا میرے بیٹے کو چھوڑ دو، میرے بیٹے کو چھوڑ دو، جب وہ پیشاب سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس پر پانی ڈالا۔

٥٦٩ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت وکیع، حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٥٧٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ اپنے دادا عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا

ابن ابي ليلى عن ابيه قال كنت جالسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى بطنه او على صدره حسن او حسين فبال عليه حتى رايت بوله اسارير فقمنا اليه فقال دعوه فدعا بماء فصبه عليه.

۵۷۱ - حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا شريك عن سماك عن قابوس عن ام الفضل قالت لما ولد الحسين قلت يا رسول الله اعطنيه او ادفعه الي فلاكفله او ارضعه بلبني ففعل فاتيته به فوضعه على صدره فبال عليه فاصاب ازاره فقلت يا رسول الله اعطني ازارك اغسله قال انما يصب على بول الغلام ويغسل بول الجارية.

قال ابو جعفر فهذه ام الفضل في حديثها هذا انما يصب على بول الغلام وفي حديثها الذي ذكرناه في الفصل الاول انما ينضح من بول الغلام فلما كان ما ذكرناه كذلك ثبت ان النضح الذي اراد به في الحديث الاول هو الصب المذكور ههنا حتى لا يتضاد الاثاران وهذا ابو ليلى فلم يختلف عنه انه راى النبي صلى الله عليه وسلم صب على البول الماء فثبت بهذه الآثار ان حكم بول الغلام هو الغسل الا ان ذلك الغسل يجزئ منه الصب وان حكم بول الجارية هو الغسل ايضا وفرق في اللفظ بينهما وان كانا مستويين في المعنى للعلة التي ذكرناها من ضيق المخرج وسعته

تھا اور آپ کے شکم اطہر یا سینہ مبارکہ پر امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما تھے انھوں نے پیشاب کر دیا حتیٰ کہ میں نے ان کے پیشاب کو تیزی سے جاتے ہوئے دیکھا ہم اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو پھر آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انھیں مجھے عطا کیجیے تاکہ میں ان کی کفالت کروں یا (فرمایا) میں انھیں اپنا دودھ پلاؤں آپ نے ایسا ہی کیا پھر میں (ایک دن) انھیں لے کر آئی تو انھوں نے آپ کی چادر پر پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی چادر مجھے دیجیے تاکہ میں اسے دھوؤں آپ نے فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی ڈالا جائے اور بچی کا پیشاب دھویا جائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی اس روایت میں ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی ڈالا جائے اور اس روایت میں جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا، یہ ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے جب وہ چیز جس کا ہم نے ذکر کیا یوں ہے تو ثابت ہوا کہ پہلی روایت میں جس چھڑکنے کا ذکر ہے اس سے پانی ڈالنا ہی مراد ہے جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے تاکہ دونوں روایتوں میں تضاد نہ پایا جائے اور حضرت ابو لیلیٰ کی روایات میں اختلاف نہیں ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پیشاب پر پانی ڈالا۔

پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ بچے کے پیشاب کو بھی دھونے کا حکم ہے مگر یہ کہ اس میں صرف پانی بہا دینا کافی ہے اور بچی کے پیشاب کو بھی دھونے کا حکم ہے دونوں کا حکم بیان کرتے ہوئے لفظ میں فرق کیا ہے اگرچہ معنوی طور پر برابر ہیں اس فرق کی علت پیشاب نکلنے کی جگہ کا تنگ اور کشادہ ہونا ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَ أَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْغُلَامَ وَالْجَارِيَةَ حُكْمُ أَبْوَالِهِمَا سَوَاءٌ بَعْدَ مَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا سَوَاءٌ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ فَإِذَا كَانَ بَوْلُ الْجَارِيَةِ نَجِسًا فَبَوْلُ الْغُلَامِ أَيْضًا نَجِسٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یہ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان ہے اور غور و فکر کی صورت میں یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب بچہ اور بچی کھانا کھانے لگ جاتے ہیں تو اس کے بعد ان دونوں کے پیشاب کا حکم برابر ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ کھانا کھانے کی عمر سے پہلے بھی دونوں برابر ہوں پس جب لڑکی کا پیشاب ناپاک ہو تو لڑکے کا پیشاب بھی ناپاک ہوگا۔ یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۱۹ بَابُ الرَّجُلِ لَا يَجِدُ إِلَّا نَبِيْذَ التَّمْرِ هَلْ يَتَوَضَّأُ بِهٖ أَوْ يَتَيَمَّمُ

جس آدمی کے پاس صرف کھجور کا رس ہو وہ اس سے وضو کر سکتا ہے یا تیمم کرے۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا قَيْسُ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَعَكَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَاءٌ قَالَ مَعِيَ نَبِيْذٌ فِيْ إِدَاوَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصْبُبْ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ بِهٖ وَقَالَ شَرَابٌ وَطَهُوْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "لیلۃ الجن" میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، حضور علیہ السلام نے پوچھا اے ابن مسعود! کیا تمہارے پاس پانی ہے انہوں نے عرض کیا میرے پاس برتن میں کھجور کا نبیذ (رس) ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ڈالو پھر آپ نے اس سے وضو کیا اور فرمایا یہ مشروب ہے اور پاک کرنے والا ہے۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ احْتَاجَ إِلٰى مَاءٍ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو رافع حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ "لیلۃ الجن" میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کی ضرورت محسوس فرمائی تاکہ اس کے ساتھ وضو کریں اور آپ کے پاس صرف (کھجور کا) نبیذ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک کھجور اور پاک

يَتَوَضَّأُ بِهٖ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهٗ اِلَّا النَّبِيْذُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّمَآءٌ طَهُوْرٌ فَتَوَضَّأَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پانی ہے پھر آپ نے اس کے ساتھ وضو فرمایا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ لَّمْ يَجِدْ اِلَّا نَبِيْذَ التَّمْرِ فِيْ سَفَرٍ تَوَضَّأَ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُتَوَضَّأُ بِنَبِيْذِ التَّمْرِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ غَيْرَهٗ تَيَمَّمَ وَلَا يَتَوَضَّأُ بِهٖ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ يُوْسُفَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِاَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ عَلٰى اَهْلِ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا رَوٰى مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنَ الطُّرُقِ الَّتِيْ وَصَفْنَا وَلَيْسَتْ هٰذِهِ الطُّرُقُ طُرُقًا تَقُوْمُ بِهَا الْحُجَّةُ عِنْدَ مَنْ يَّقْبَلُ خَبَرَ الْوَاحِدِ وَلَمْ يَجِئْ اَيْضًا الْمَجِيْئَ الظَّاهِرَ فَيَجِبُ عَلٰى مَنْ يَّسْتَعْمِلُ الْخَبَرَ اِذَا تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ بِهٖ فَهٰذَا مِمَّا لَا يَجِبُ اسْتِعْمَالُهٗ لِمَا ذَكَرْنَا عَلٰى مَذْهَبِ الْفَرِيْقَيْنِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَا وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ۔

۵۷۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ عُبَيْدَةَ اَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَعَ رَسُوْلِ

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ جو شخص سفر میں کھجور کے رس کے سوا کچھ نہ پائے وہ اس کے ساتھ وضو کرے انھوں نے اس ضمن میں ان آثار سے استدلال کیا ہے ان لوگوں میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کھجور کے رس سے وضو کرنا جائز نہیں جو شخص اس کے علاوہ نہ پائے وہ تیمم کرے اس کے ساتھ وضو نہ کرے۔ اس مسلک والوں میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جیسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا جن طریقوں سے مروی ہے وہ ان لوگوں کے نزدیک جو خبر واحد قبول کرتے ہیں ایسے طریقے پر نہیں ہیں جو حجت بن سکے، کیونکہ راوی نے وضاحت کے ساتھ بیان نہیں کیا تاکہ متواتر طرق سے مروی روایت بھی قبول ہوتی۔ لہٰذا اس روایت کے مطابق دونوں فریقوں کے مطابق عمل کرنا صحیح نہیں نیز حضرت ابوعبیدہ بن عبد اللہ سے جو کچھ مروی ہے اس کے مطابق اس رات حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں تھے۔

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا کہ "لیلۃ الجن" میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، انھوں نے فرمایا "نہیں"

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَقَالَ لَا۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ فَلَمَّا انْتَفٰى عِنْدَ أَبِيْ عُبَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ وَهٰذَا أَمْرٌ لَا يَخْفٰى مِثْلُهٗ عَلٰى مِثْلِهٖ بَطَلَ بِذٰلِكَ مَا رَوَاهُ غَيْرُهٗ مِمَّا يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ إِذْ كَانَ مَعَهٗ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ الْآثَارُ الْأَوَّلُ أَوْلٰى مِنْ هٰذَا لِأَنَّهَا مُتَّصِلَةٌ وَهٰذَا مُنْقَطِعٌ لِأَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ شَيْئًا

قِيْلَ لَهٗ لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ احْتَجَجْنَا بِكَلَامِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ إِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِهٖ لِأَنَّ مِثْلَهٗ عَلٰى تَقَدُّمِهٖ فِي الْعِلْمِ وَمَوْضِعِهٖ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخُلْطَتِهٖ لِخَاصَّتِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ مِثْلُ هٰذَا مِنْ أُمُوْرِهٖ فَجَعَلْنَا قَوْلَهٗ ذٰلِكَ حُجَّةً فِيْمَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ طَرِيْقِ الَّذِيْ وَصَفْتُ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ كَلَامِهٖ بِالْإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ مَا قَدْ وَافَقَ مَا قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ أَكُنْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ كُنْتُ مَعَهٗ۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ

ابن مرزوق فرماتے ہیں حضرت وہب نے حضرت شعبہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا تو جب ابوعبیدہ نے لیلۃ الجن میں اپنے والد کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہونے کی نفی کی اور یہ ایسی بات ہے کہ ان جیسی شخصیت پر مخفی نہ رہ سکتی تھی تو اس سے ان کے غیر کی وہ روایت باطل ہو گئی جس میں بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات وہ عمل کیا جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔

اگر کہا جائے کہ پہلی روایات اس سے اولیٰ ہیں کیونکہ وہ متصل ہیں اور یہ منقطع ہے اس لیے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

تو اس سے کہا جائے گا کہ ہم نے حضرت ابوعبیدہ کے کلام سے اس جہت سے استدلال نہیں کیا بلکہ ہم نے ان سے اس لیے استدلال کیا ہے کہ ان جیسا شخص جسے علمی تقدم اور اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قرب حاصل ہے اور وہ ان سے خاص میل جول رکھتا ہے اس پر اس قسم کے امور مخفی نہیں رہ سکتے ہم نے اس طریقے پر ان سے استدلال کیا۔ اس طریقے پر نہیں جس پر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا کلام متصل سند کے ساتھ بھی روایت کیا ہے جو حضرت ابوعبیدہ کے قول کے موافق ہے۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں تھا حالانکہ میں چاہتا ہوں کہ کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

قال ثنا داود بن أبي هند عن عامر عن علقمة قال سألت ابن مسعود هل كان مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة الجن أحد فقال لم يصحبه منا أحد ولكن فقدناه ذات ليلة فقلنا استطير أو اغتيل فتفرقنا في الشعاب والأودية نلتمسه وبتنا بشر ليلة بات بها قوم نقول استطير أم اغتيل فقال إنه أتاني داعي الجن فذهبت أقرئهم القرآن فأرانا آثارهم.

فهذا عبد الله قد أنكر أن يكون كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الجن فهذا الباب إن كان يؤخذ من طريق صحة الإسناد فهذا الحديث الذي فيه الإنكار أولى لاستقامة طريقه ومتنه وثبت رواته **وإن** كان من طريق النظر فإنا قد رأينا الأصل المتفق عليه أنه لا يتوضأ بنبيذ الزبيب ولا بالخل فكان النظر على ذلك أن يكون نبيذ التمر أيضا كذلك وقد أجمع العلماء أن نبيذ التمر إذا كان موجودا في حال وجود الماء أنه لا يتوضأ به لأنه ليس بماء فلما كان خارجا من حكم المياه في حال وجود الماء كان كذلك هو في حال عدم الماء وحديث ابن مسعود الذي فيه التوضؤ بنبيذ التمر إنما فيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ به وهو غير مسافر لأنه إنما خرج من مكة يريدهم فقيل إنه توضأ بنبيذ التمر في ذلك

کیا لیلۃ الجن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوئی شخص تھا؟ انھوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ نہیں تھا لیکن ہم نے آپ کو ایک رات نہ پایا تو کہا شاید آپ کو کوئی اڑا لے گیا ہے یا آپ کے ساتھ کوئی دھوکہ ہوا ہے پس ہم آپ کی تلاش میں گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر گئے اور ہم نے نہایت بری رات گذاری لوگ رات بھر یہی کہتے رہے کہ آپ کو اڑایا گیا یا آپ کے ساتھ دھوکہ ہوا پھر (آپ نے تشریف لانے کے بعد) فرمایا میرے پاس جنوں کا قاصد آیا تو میں ان کو قرآن پڑھانے گیا تھا۔ آپ نے ہمیں ان کی نشانیاں بھی بتائیں۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جو لیلۃ الجن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کا انکار فرما رہے ہیں اگر اس باب کو صحت اسناد کے طریقے پر قبول کیا جائے تو یہ حدیث جس میں انکار ہے اپنے طریق روایت متن کی استقامت اور راویوں کے ثبت کی وجہ سے زیادہ بہتر ہے۔

اور اگر غور و فکر کے طریقے پر دیکھا جائے تو ہمارے سامنے ایک متفق علیہ ضابطہ ہے کہ کشمش کے رس اور سرکے کے ساتھ وضو نہ کیا جائے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ کھجور کے رس کا بھی یہی حکم ہو علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ پانی کی موجودگی میں کھجور کے رس سے وضو نہ کیا جائے کیونکہ وہ پانی نہیں ہے تو جب پانی کی موجودگی میں وہ پانی کے حکم سے خارج ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں بھی یہی بات ہو گی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں کھجور کے رس سے وضو کرنا مذکور ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس سے غیر حالت سفر میں وضو کیا کیونکہ آپ مکہ مکرمہ سے ان (جنوں) کے ارادے سے باہر تشریف لے گئے تھے پس کہا گیا ہے کہ آپ نے اس جگہ کھجور کے رس سے وضو کیا جو مکہ مکرمہ کے حکم میں ہے کیونکہ آپ نے نماز پوری پڑھی تو آپ کا وہاں نبیذ استعمال کرنا مکہ مکرمہ ہی میں استعمال کرنے کے حکم میں ہے پس اگر اس روایت سے

الْمَكَانِ وَهُوَ فِي حُكْمِ مَنْ هُوَ بِمَكَّةَ لِأَنَّهُ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ فَهُوَ اَيْضًا فِي حُكْمِ اسْتِعْمَالِهِ ذٰلِكَ النَّبِيْذَ هُنَالِكَ فِي حُكْمِ اسْتِعْمَالِهِ اِيَّاهُ بِمَكَّةَ فَلَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْاَثَرُ اَنَّ النَّبِيْذَ مِمَّا يَجُوْزُ التَّوَضِّيْ بِهِ فِي الْاَمْصَارِ وَالْبَوَادِيْ ثَبَتَ اَنَّهُ يَجُوْزُ التَّوَضِّيْ بِهِ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَآءِ وَفِي حَالِ عَدَمِهِ فَلَمَّا اَجْمَعُوْا عَلٰى تَرْكِ ذٰلِكَ وَالْعَمَلِ بِضِدِّهٖ فَلَمْ يُجِيْزُوا التَّوَضِّيَ بِهِ فِي الْاَمْصَارِ وَلَا فِيْمَا حُكْمُهُ حُكْمُ الْاَمْصَارِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ تَرْكُهُمْ لِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَخَرَجَ حُكْمُ ذٰلِكَ النَّبِيْذِ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْمِيَاهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ التَّوَضِّيْ بِهِ فِي حَالٍ مِنَ الْاَحْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

ثابت ہو جائے کہ نبیذ ان چیزوں میں سے ہے جن سے شہروں اور وادیوں میں وضو کرنا جائز ہے تو ثابت ہوگا کہ پانی کی موجودگی اور غیر موجودگی دونوں صورتوں میں اس سے وضو جائز ہوگا۔ پس اس کے ترک پر اجماع اور اس کے خلاف پر عمل ہے تو انھوں نے شہروں میں اس کے ساتھ وضو جائز قرار نہیں دیا اور نہ ہی ان مقامات میں جو شہروں کے حکم میں ہیں، اس سے وضو جائز ہے تو اس سے ان کا اس حدیث کو چھوڑنا ثابت ہوگیا اور اس نبیذ کا حکم پانیوں کے حکم سے خارج ہوگیا اور ثابت ہوا کہ اس کے ساتھ کسی حالت میں بھی وضو کرنا جائز نہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ہمارے نزدیک قیاس کا مقتضیٰ بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ

جوتوں پر مسح

۵۷۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَعْلَى ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِيْ اَوْسٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْنِ لَهُ فَقُلْتُ لَهُ اَتَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ۔

حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ کو دیکھا انھوں نے وضو کیا اور جوتوں پر مسح کیا۔ میں نے کہا کیا آپ جوتوں پر مسح فرماتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعلین مبارک پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۵۷۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِيْ اَوْسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ

حضرت اوس بن ابی اوس فرماتے ہیں میں ایک سفر میں اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ ہم بدوؤں کے ایک پانی پر اترے۔ میرے والد نے پیشاب

أَتَى فِيْ سَفَرٍ وَنَزَلْنَا بِمَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الْأَعْرَابِ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ أَتَفْعَلُ هٰذَا فَقَالَ مَا أَزِيْدُكَ عَلَى مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

کیا پھر وضو کیا اور جوتوں پر مسح فرمایا۔ میں نے پوچھا آپ ایسا کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا ہے اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ كَمَا يُمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالُوْا قَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۵۸۰۔ فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْ ظَبْيَانَ أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا بَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى۔

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے کہا ہے کہ موزوں پر مسح کی طرح جوتوں پر بھی مسح کیا جائے وہ فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت اسے تقویت پہنچاتی ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔ حضرت ابو ظبیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگوا کر وضو کیا اور اپنے جوتوں پر مسح فرمایا۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے اور جوتے اتار کر نماز پڑھی۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَى الْمَسْحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى نَعْلَيْنِ تَحْتَهُمَا جَوْرَبَانِ وَكَانَ قَاصِدًا بِمَسْحِهِ ذٰلِكَ إِلَى جَوْرَبَيْهِ لَا إِلَى نَعْلَيْهِ وَجَوْرَبَاهُ مِمَّا لَوْ كَانَا عَلَيْهِ بِلَا نَعْلَيْنِ جَازَ لَهُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا فَكَانَ مَسْحُهُ ذٰلِكَ مَسْحًا أَرَادَ بِهِ الْجَوْرَبَيْنِ فَأَتَى ذٰلِكَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَكَانَ مَسْحُهُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ هُوَ الَّذِيْ تَطَهَّرَ بِهِ وَمَسْحُهُ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَضْلٌ۔

۵۸۱۔ وَقَدْ بُيِّنَ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم جوتوں پر مسح جائز نہیں سمجھتے۔ اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں پر مسح اس لیے کیا ہو کہ ان کے نیچے موزے ہوں اور آپ کا مقصد موزوں کا مسح کرنا ہو، جوتوں کا نہیں۔ اور موزے اس چیز سے بنے ہوئے ہوں گے کہ اگر وہ جوتے کے بغیر ہوتے تب بھی ان پر مسح جائز ہوتا تو مسح سے آپ کا ارادہ موزوں پر مسح ہی تھا اور آپ نے جوتوں اور موزوں پر مسح کیا۔ بس طہارت کے لیے موزوں پر مسح تھا اور جوتوں پر مسح زائد تھا، چنانچہ اس حدیث میں اس بات کا بیان ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موزوں اور نعلین مبارک

ثنا عيسى بن يونس عن أبي سنان عن الضحاك ابن عبد الرحمن عن أبي موسى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على جوربيه ونعليه۔

پر مسح فرمایا۔

۵۸۲۔ **حدثنا** أبو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا أبو عاصم عن سفيان الثوري عن أبي قيس عن هزيل بن شرحبيل عن المغيرة ابن شعبة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله۔

حضرت ہزیل بن شرحبیل، حضرت مغیرہ بن شعبہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فأخبر أبو موسى والمغيرة عن مسح النبي صلى الله عليه وسلم على نعليه كيف كان منه **وقد** روي عن ابن عمر في ذلك وجه آخر۔

پس حضرت ابوموسیٰ اور حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک پر مسح کی کیفیت بیان فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی دوسری وجہ بھی مروی ہے۔

۵۸۳۔ **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا أحمد بن الحسين اللهبي قال ثنا ابن أبي فديك عن ابن أبي ذئب عن نافع أن ابن عمر كان إذا توضأ ونعلاه في قدميه مسح على ظهور قدميه بيديه ويقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع هكذا۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تو آپ کی نعلین پاؤں میں ہی ہوتیں تو ہاتھوں کے ساتھ قدموں کے ظاہر کا مسح کرتے اور فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

فأخبر ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان في وقت ما كان يمسح على نعليه يمسح على قدميه۔

پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے قدموں پر مسح فرماتے۔

فقد يحتمل أن يكون ما مسح على قدميه هو الفرض وما مسح على نعليه كان فضلا فحديث أوس يحتمل عندنا ما ذكر فيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من مسحه على نعليه أن يكون كما قال أبو موسى والمغيرة أو كما قال ابن عمر فإن كان كما قال أبو موسى والمغيرة فإنا

اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ کا پاؤں پر مسح کرنا فرض ہو اور نعلین پر مسح زائد ہو۔ پس حضرت اوس کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نعلین پر مسح کا ذکر ہے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو حضرت ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے بیان کی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کا بھی احتمال ہے، اگر وہ احتمال ہو جو حضرت ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا تو ہمارا بھی یہی قول

نَقُولُ بِذٰلِكَ لِاَنَّا لَا نَرٰى بَاْسًا بِالْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ اِذَا كَانَا صَفِيْقَيْنِ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ وَ اَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَاِنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَا صَفِيْقَيْنِ وَيَكُوْنَا مُجَلَّدَيْنِ فَيَكُوْنَانِ كَالْخُفَّيْنِ وَاِنْ كَانَ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِثْبَاتُ الْمَسْحِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَدْ ثَبَتَ ذٰلِكَ وَمَا عَارَضَهُ وَمَا نَسَخَهُ فِيْ بَابِ فَرْضِ الْقَدَمَيْنِ فَعَلٰى اَيِّ الْمَعْنَيَيْنِ كَانَ وَجْهُ حَدِيْثِ اَوْسِ بْنِ اَبِيْ اَوْسٍ مِّنْ مَّعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰى وَ الْمُغِيْرَةِ وَمِنْ مَّعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ۔

ہے، کیونکہ ہمارے نزدیک جرابوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ دبیز ہوں۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ نے یہی فرمایا اور حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک جرابوں پر مسح جائز نہیں جب تک وہ دبیز نہ ہوں اور ان پر چمڑا چڑھا ہوا نہ ہو اس وقت وہ موزوں کی طرح ہوں گی۔ اور اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق ہو تو اس میں پاؤں پر مسح کا اثبات ہے تو اس کا ثبوت معارضہ اور نسخ "فرض القدمین" کے باب میں گذر چکا ہے تو حضرت اوس کی روایت کا جو بھی معنی ہو جو حضرت ابو موسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے جو مفہوم بیان کیا وہ مراد ہو یا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان کردہ احتمال مراد ہو (دونوں صورتوں میں) نعلین پر مسح کے جائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

فَلَمَّا احْتَمَلَ حَدِيْثُ اَوْسٍ مَّا ذَكَرْنَا وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ فِيْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ الْتَمَسْنَا ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ فَرَاَيْنَا الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ جُوِّزَ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا اِذَا تَخَرَّقَا حَتّٰى بَدَتِ الْقَدَمَانِ مِنْهُمَا اَوْ اَكْثَرُ الْقَدَمَيْنِ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهُ لَا يُمْسَحُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا كَانَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِنَّمَا يَجُوْزُ اِذَا غَيَّبَا الْقَدَمَيْنِ وَيَبْطُلُ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يُغَيِّبَا الْقَدَمَيْنِ وَكَانَتِ النَّعْلَانِ غَيْرَ مُغَيِّبَتَيْنِ لِلْقَدَمَيْنِ ثَبَتَ اَنَّهُمَا كَالْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ لَا يُغَيِّبَانِ الْقَدَمَيْنِ۔

جب حضرت اوس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور اس میں نعلین پر مسح کے جواز کی کوئی دلیل نہیں تو ہم نے قیاس اور غور و فکر کے طور پر دیکھا تاکہ ہم اس کا حکم معلوم کر سکیں تو ہم نے ان موزوں کو دیکھا جن پر مسح جائز ہے تو جب وہ پھٹے ہوئے ہوں اور ان سے دونوں پاؤں یا ان کا اکثر حصہ نظر آتا ہو اس بات پر اجماع ہے کہ ان پر مسح نہ کیا جائے لہٰذا جب موزوں پر مسح اسی صورت میں جائز ہے جب ان میں پاؤں چھپے ہوئے ہوں اور جب پاؤں مخفی نہ ہوں تو مسح باطل ہو گا اور نعلین سے پاؤں چھپتے نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ ان موزوں کی طرح ہیں جو پاؤں کو نہیں چھپاتے۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَتَطَهَّرُ لِلصَّلٰوةِ ۲۱

مستحاضہ عورت نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت

السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَنَّهَا اسْتُحِيْضَتْ حَتّٰى لَا تَطْهُرَ فَذُكِرَ شَانُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قُرُوْئِهَا الَّتِيْ تَحِيْضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لِتَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّتُصَلِّيْ۔

ام حبیبہ بنت جحش حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں انھیں اسقدر رحون آنا کہ پاک نہ ہوتیں۔ان کا مسئلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ رحم کا ایک دھکا ہے انھیں چاہیے کہ وہ حیض کے دلوں کا خیال رکھیں اور نماز نہ پڑھیں اس کے بعد والے دنوں کا اندازہ لگاکر ہر نماز کے وقت غسل کریں۔اور نماز پڑھیں

۵۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتِ اسْتُحِيْضَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَاِنْ كَانَتْ لَتَنْغَمِسُ فِي الْمِرْكَنِ وَهُوَ مَمْلُوْءٌ مَاءً ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَاِنَّ الدَّمَ لَغَالِبُهُ ثُمَّ تُصَلِّيْ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا دور رسالت میں مستحاضہ ہوتیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم فرمایا تو وہ پانی سے بھرے ہوئے ٹب میں بیٹھ جاتیں پھر باہر نکلتیں تو (اس پانی) پر خون غالب ہوتا پھر نماز ادا کرتیں۔

اَقْوَالُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اقوال اہل علم

اَلْقَوْلُ الْاَوَّلُ

پہلا قول

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْوِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَبِفِعْلِ اُمِّ حَبِيْبَةَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ مستحاضہ عورت، عادت کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے، انھوں نے ان آثار میں مروی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے عمل سے استدلال کیا جو نبی

بِنْتِ جَحْشٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں وقوع پذیر ہوا۔

۵۸۶ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَأَبُوْ مَعْبَدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ وَعَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِحَيْضَةٍ وَلٰكِنَّهٗ عِرْقٌ فَتَقَهٗ إِبْلِيْسُ فَإِذَا أَدْبَرَتِ الْحَائِضَةُ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ وَإِذَا أَقْبَلَتْ فَاتْرُكِيْ لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِيْ مِرْكَنٍ فِيْ حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ فَتُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَنَعَهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ ۔

حضرت عروہ اور عمرہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون آیا۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے جسے شیطان نے کھول دیا ہے۔ جب حیض کی مدت ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھو جب حیض آ جائے تو نماز چھوڑ دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بعض اوقات وہ اپنی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ٹب (وغیرہ) میں غسل کرتیں اور وہ (حضرت عائشہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں تو خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتیں تو آپ ان کو نماز سے نہ روکتے۔

۵۸۷ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَقَالَ إِنَّ هٰذِهٖ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَكَانَتْ هِيَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہوئیں تو انھوں نے اس کے بارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے ان کو غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں۔

۵۸۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى

ابن شہاب، حضرت عروہ سے، وہ حضرت

ابن عبد الله بن بكير قال حدثني الليث بن سعد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة مثله قال الليث لم يذكر ابن شهاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر ام حبيبة ان تغتسل عند كل صلاة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت لیث فرماتے ہیں ابن شہاب نے یہ نہیں کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

۵۸۹- حدثنا اسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن ادريس قال انا ابراهيم بن سعد سمع ابن شهاب عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة مثله ولم يذكر قول الليث۔

ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے سنا انھوں نے بواسطہ عمرہ بنت عبدالرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا لیکن (ابراہیم بن سعد نے) لیث کا قول ذکر نہیں کیا۔

۵۹۰- حدثنا اسمعيل قال ثنا محمد قال ثنا سفيان عن الزهري عن عمرة عن عائشة مثله۔

حضرت سفیان زہری سے وہ حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قالوا فهذه ام حبيبة قد كانت تفعل هذا في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم بامر رسول الله صلى الله عليه وسلم اياها بالغسل فكان ذلك عندها على الغسل لكل صلاة وقد قال ذلك علي وابن عباس من بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم وافتيا بذلك۔

ان فقہاء کرام نے فرمایا کہ دیکھئے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے غسل کرتی تھیں تو ان کے نزدیک ہر نماز کے لیے غسل ضروری تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا بھی یہی قول تھا اور انھوں نے اسی پر فتویٰ دیا۔

۵۹۱- حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا همام عن قتادة عن ابي حسان عن سعيد بن جبير ان امراة اتت ابن عباس بكتاب بعد ما ذهب بصره فدفعه الى ابنه فتترتر فيه فدفعه الي فقراته فقال لابنه الا هذرمته كما هذرمه الغلام المصري فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من امراة من المسلمين انها استحيضت فاستفتت عليا فامرها ان تغتسل وتصلي

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک خط لے کر آئی اس وقت آپ کی بینائی جا چکی تھی۔ انھوں نے وہ خط اپنے صاحبزادے کو دیا انھوں نے جلدی جلدی کچھ پڑھ کر مجھے دے دیا۔ میں نے اسے پڑھا تو آپ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا تو نے ایسے کیوں نہیں پڑھا جیسے اس مصری لڑکے نے پڑھا ہے۔ اس میں تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم، ایک مسلمان عورت کی طرف سے اسے استحاضہ کا عارضہ ہوا تو اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے حکم دیا کہ غسل کر کے نماز پڑھے یا اللہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا اَعْلَمُ الْقَوْلَ اِلَّا مَا قَالَ عَلِیٌّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ قَتَادَةُ وَاَخْبَرَنِیْ عَزْرَةُ عَنْ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ قِیْلَ لَهٗ اِنَّ الْكُوْفَةَ اَرْضٌ بَارِدَةٌ وَاِنَّهٗ یَشُقُّ عَلَیْهَا الْغُسْلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَابْتَلَاهَا بِمَا هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ۔

کے قول کے علاوہ نہیں جانتا، تین بار فرمایا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عزرہ نے حضرت سعید سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ان سے کہا گیا کہ کوفہ ٹھنڈا علاقہ ہے لہٰذا ہر نماز کے لیے غسل کرنا مشکل ہے تو انھوں نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے اس سے بھی سخت بات میں مبتلا کرتا۔

۵۹۲ - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اسْتُحِیْضَتْ فَكَتَبَتْ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ تُنَاشِدُهُمُ اللّٰهَ وَتَقُوْلُ اِنِّیْ امْرَاَةٌ مُّسْلِمَةٌ اَصَابَنِیْ بَلَآءٌ وَاِنَّمَا اسْتُحِضْتُ مُنْذُ سَنَتَیْنِ فَمَا تَرَوْنَ فِیْ ذٰلِكَ فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ وَّقَعَ الْكِتَابُ فِیْ یَدِهٖ ابْنُ الزُّبَیْرِ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ لَهَا اِلَّا اَنْ تَدَعَ قُرُوْءَهَا وَتَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّیْ فَتَتَابَعُوْا عَلٰی ذٰلِكَ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک کوفی عورت کو استحاضہ ہوا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) کو لکھا اور قسم دے کر پوچھا کہ میں ایک مسلمان عورت ہوں اور بیماری میں مبتلا ہوں دو سال سے مجھے خون آرہا ہے اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ یہ خط سب سے پہلے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ آیا انھوں نے فرمایا میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ حیض کے دنوں کو چھوڑ کر (باقی دنوں میں) ہر نماز کے لیے غسل کرے اور نماز پڑھے چنانچہ ان دونوں حضرات نے بھی ان کی اتباع میں یہی بات فرمائی۔

۵۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَاصَّةً مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَیَّامَ حَیْضِهَا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما نے خاص طور پر اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔

اَلْقَوْلُ الثَّانِیْ

دوسرا قول

فَجَعَلَ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلَی الْمُسْتَحَاضَةِ اَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا الَّذِیْ یَجِبُ عَلَیْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا

اس (پہلے) قول والوں نے ان روایات کی بنیاد پر مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے لیے غسل کا پابند کیا لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس پر ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرنا واجب ہے اس غسل کے ساتھ ظہر کی نماز آخری وقت میں اور نماز عصر

تُصَلِّيَ بِهِ الظُّهْرَ فِي آخِرِ وَقْتِهَا وَالْعَصْرَ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا وَتَغْتَسِلَ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا تُصَلِّيهِمَا بِهِ وَتُؤَخِّرَ الْأُولَى مِنْهُمَا وَتُعَجِّلَ الْآخِرَةَ كَمَا فَعَلَتْ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ غُسْلًا.

پہلے وقت میں پڑھے، مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور اس کے ساتھ دونوں نمازیں پڑھے پہلی نماز کو دیر سے اور دوسری کو جلدی پڑھے جیسا کہ ظہر و عصر میں کیا اور صبح کے لیے الگ غسل کرے۔

۵۹۴۔ وَذَهَبُوا فِي ذَلِكَ إِلَى مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ لِتَجْلِسْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ.

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ مستحاضہ ہو گئی ہیں آپ نے فرمایا چاہیے کہ وہ حیض کے دنوں میں بیٹھ جائے (نماز نہ پڑھے) پھر غسل کرے ظہر کی نماز کو تاخیر سے پڑھے اور عصر میں جلدی کرے اور غسل کر کے نماز پڑھے مغرب میں دیر کرے اور عشاء جلدی پڑھے اور فجر کے لیے غسل کرے۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً اسْتُحِيضَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَدْرَ أَيَّامِهَا.

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت کو استحاضہ ہوا تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا مگر یہ بھی فرمایا کہ اس (حیض) کے دنوں کا اندازہ (ٹھہرے)

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً اسْتُحِيضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُمِرَتْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ تَرْكَهَا الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَلَا أَيَّامَ حَيْضِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عہد رسالت میں ایک عورت کو استحاضہ ہوا تو اسے حکم دیا گیا، اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا لیکن اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے (حیض اور اقراء میں سے کوئی لفظ بھی نہیں)

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابی حبیش

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ۔

کو اتنے عرصے سے استحاضہ ہے پس اس نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! یہ شیطان کی طرف سے ہے چاہیے کہ وہ ٹپ (وغیرہ) میں بیٹھ جائے پس جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر وعصر کے لیے ایک غسل کرے پھر مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور اس کے درمیان وضو کرے۔

فَقَوْلُهُ وَتَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ تَتَوَضَّأَ لِمَا يَكُونُ مِنْهَا مِنَ الْأَحْدَاثِ الَّتِي تُوجِبُ نَقْضَ الطَّهَارَاتِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَتَوَضَّأَ لِلصُّبْحِ فَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى خِلَافِ مَا تَقَدَّمَهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ قَالُوا فَهَذِهِ الْآثَارُ قَدْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرْنَا فِي جَمْعِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَفِي جَمْعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَإِفْرَادِ الصُّبْحِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ فَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ أَوْلَى مِنَ الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ هَذَا نَاسِخٌ لِذَلِكَ۔

اس وضو میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اگر وضو کو توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے تو وضو کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ صبح کے لیے وضو کرے لیکن اس میں حضرت شعبہ اور سفیان کی گذشتہ روایات کے خلاف کوئی بات نہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ روایات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ ظہر وعصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے، مغرب وعشاء کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے اور فجر کے لیے الگ غسل کرے۔ ہمارا بھی موقف ہے اور یہ ان پہلی روایات سے زیادہ بہتر جن میں ہر نماز کے لیے غسل کا حکم ہے کیونکہ ایسی روایات بھی مروی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کے لیے ناسخ ہیں۔ انھوں نے ذکر کیا۔

٥٩٨- فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا هِيَ سَهْلَةُ ابْنَةُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو اسْتُحِيضَتْ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو مستحاضہ ہو گئیں تو حضور علیہ السلام نے ان کو ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیا لیکن جب یہ کام ان کیلئے مشکل ہو گیا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ ظہر اور عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کریں، مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کریں اور صبح کے لیے الگ غسل کریں۔

ذٰلِكَ اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ۔

قَالُوْا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ نَاسِخٌ لِّلْحُكْمِ الَّذِيْ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا اُمِرَ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَارَ الْقَوْلُ بِهٖ اَوْلٰى مِنَ الْقَوْلِ بِالْاٰثَارِ الْاُوَلِ قَالُوْا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۹۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مُّسْتَحَاضَةٌ تَسْاَلُهٗ فَلَمْ يُفْتِهَا وَقَالَ لَهَا سَلِيْ غَيْرِيْ قَالَ فَاَتَتِ ابْنَ عُمَرَ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُصَلِّيْ مَا رَاَيْتِ الدَّمَ فَرَجَعَتْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِنْ كَادَ لَيُكَفِّرُكِ قَالَ ثُمَّ سَاَلَتْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ تِلْكَ رِكْزَةٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ اَوْ قَرْحَةٌ فِي الرَّحِمِ اغْتَسِلِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوتَيْنِ مَرَّةً وَّصَلِّيْ قَالَ فَلَقِيَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ بَعْدُ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ مَا اَجِدُ لَكِ اِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ۔

۶۰۰ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ اَرْضَنَا اَرْضٌ بَارِدَةٌ قَالَ تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَّتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا۔

وہ فرماتے ہیں یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم پہلی روایت میں مذکورہ حکم کے لیے ناسخ ہے کیونکہ آپ نے یہ حکم اس کے بعد دیا لہٰذا پہلی روایات کو اختیار کرنے کی نسبت اسے اپنانا زیادہ بہتر ہے انھوں نے کہا یہ بات حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے چنانچہ انھوں نے ذکر کیا

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مستحاضہ عورت ان کے پاس حاضر ہو کر مسئلہ پوچھنے لگی تو انھوں نے فتویٰ نہ دیا اور فرمایا کسی دوسرے سے پوچھو۔ حضرت سعید فرماتے ہیں پھر وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئی اور مسئلہ پوچھا انھوں نے فرمایا جب تک خون دیکھو نماز نہ پڑھو، پھر وہ حضرت ابن عباس کی طرف لوٹ گئی اور اس بات کی خبر دی۔ انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ قریب تھا کہ وہ تمہیں کفر تک پہنچا دیتے، راوی فرماتے ہیں پھر اس عورت نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا یہ ایک شیطانی ضرب ہے یا رحم میں زخم ہے ہر دو نمازوں کے لیے ایک غسل کر کے نماز پڑھو اس کے بعد اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کر کے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا میں تمہارے لیے وہی بات پاتا ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہماری زمین سرد ہے تو فرمایا ظہر کی نماز مؤخر کرے اور عصر میں جلدی کرے اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء جلدی پڑھے اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے۔ فجر کے لیے الگ غسل کرے۔

پس ان حضرات نے ان روایات کو اختیار کیا ہے۔

القول الثالث

فذهب هؤلاء إلى هذه الآثار وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا تدع المستحاضة الصلوٰة أيام أقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوٰة وتصلي۔

تیسرا قول

اس ضمن میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مستحاضہ عورت حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کر کے نماز پڑھے، اس سلسلے میں انہوں نے بیان کیا۔

۶۰۱۔ وذهبوا في ذلك إلى ما حدثنا محمد بن عمرو بن يونس السوسي قال ثنا يحيى بن عيسى قال ثنا الأعمش عن حبيب ابن أبي ثابت عن عروة عن عائشة أن فاطمة بنت أبي حبيش أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني أستحاض فلا ينقطع عني الدم فأمرها أن تدع الصلوٰة أيام أقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوٰة وأن تصلي وإن قطر الدم على الحصير قطرا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت جیش نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خون آتا ہے جو بند نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا حیض کے دن چھوڑ دو پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرو اور نماز پڑھو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گریں۔

۶۰۲۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن يزيد المقرئ قال ثنا أبو حنيفة ح وحدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا أبو حنيفة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن فاطمة بنت أبي حبيش أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت إني أحيض الشهر والشهرين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن ذلك ليس بحيض وإنما ذلك عرق من دمك فإذا أقبل الحيض فدعي الصلوٰة وإذا أدبر فاغتسلي لطهرك ثم توضئي عند كل صلوٰة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابو حبیش نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے مہینہ دو مہینے خون آتا رہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ یہ تمہارے خون کی ایک رگ ہے لہٰذا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض (کی مدت) ختم ہو جائے تو حصول طہارت کے لیے غسل کرو پھر ہر نماز کے وقت وضو کرو۔

۶۰۳۔ حدثنا علي بن شيبة قال

حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ

ثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على شريك عن أبي اليقظان ح وحدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد بن الأصبهاني قال أنا شريك عن أبي اليقظان عن عدي بن ثابت عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المستحاضة تدع الصلوة أيام حيضها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوة وتصوم وتصلي.

ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مستحاضہ، حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے اور وضو کرے، نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔

قالوا وقد روي عن علي مثل ذلك.

۲۰۴۔ فذكروا ما **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال أنا شريك عن أبي اليقظان عن عدي بن ثابت عن أبيه عن علي رضي الله عنه مثله يعني مثل حديثه عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم الذي ذكرناه في الفصل الذي قبل هذا.

قال فيما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي من هذا القول....

فعارضهم معارض فقال أما حديث أبي حنيفة الذي رواه عن هشام عن عروة فخطأ وذلك أن الحفاظ عن هشام بن عروة رووه على غير ذلك.

۲۰۵۔ فذكروا ما **حدثنا** يونس قال أنا ابن وهب قال أخبرني عمرو وسعيد بن عبد الرحمن ومالك والليث عن هشام بن عروة أنه أخبرهم عن أبيه عن عائشة أن فاطمة ابنة أبي حبيش جاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت تستحاض فقالت يا رسول الله إني والله ما أطهر أفأدع الصلوة أبدا فقال رسول الله صلى

وہ کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے انھوں نے ذکر کیا حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یعنی اس حدیث کی مثل جو انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور اس سے پہلی فصل میں ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں۔ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے اس قول کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے تو معارض نے اس کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام ابوحنیفہ کی روایت جو انھوں نے بواسطہ ہشام، حضرت عروہ سے روایت کی ہے وہ صحیح نہیں، حفاظ حدیث نے ہشام بن عروہ سے اس کے علاوہ روایت کی ہے اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔

حضرت عمرو، سعید بن عبدالرحمن، مالک اور لیث، حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بواسطہ والد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے انہیں خبر دی کہ فاطمہ بنت ابوحبیش، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں (خون سے) پاک نہیں رہتی کیا میں ہمیشہ نماز چھوڑ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْتَسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ.

نہیں ہے، حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب اتنے دنوں کا اندازہ گزر جائے تو اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھو۔

۶۰۶ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ وَهِشَامٍ كِلَيْهِمَا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الزناد اپنے والد اور حضرت ہشام دونوں سے وہ حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰكَذَا رَوَى الْحُفَّاظُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ لَا كَمَا رَوَاهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ اَنَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامٍ فَزَادَ فِيْهِ حَرْفًا يَدُلُّ عَلٰى مُوَافَقَتِهِ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ.

حفاظِ حدیث نے یہ حدیث حضرت ہشام بن عروہ سے اس طرح روایت کی ہے اس طرح نہیں جیسے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسے روایت کیا ہے۔ پس ان کے خلاف حجت یہ ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حضرت ہشام سے روایت کی اور اس میں ایک ایسے حرف کا اضافہ کیا جو اس کے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی موافقت پر دلالت کرتی ہے۔

۶۰۷ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَحَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ.

حضرت حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کرتی ہیں جو یونس نے ابن وہب سے اور محمد بن علی نے سلیمان بن داؤد سے روایت کی البتہ انھوں نے فرمایا کہ جب اس (حیض) کی مدت کا اندازہ گذر جائے تو اپنے آپ سے خون دھو کر وضو کرو اور نماز پڑھو۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِالْوُضُوْءِ مَعَ اَمْرِهِ اِيَّاهَا بِالْغُسْلِ فَذٰلِكَ الْوُضُوْءُ هُوَ الْوُضُوْءُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَهٰذَا مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَيْسَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عِنْدَكُمْ فِيْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِدُوْنِ مَالِكٍ وَاللَّيْثِ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا صِحَّةُ

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں غسل کے ساتھ ساتھ وضو کا بھی حکم دیا اور یہ وہی وضو ہے جو ہر نماز کے لیے ہوتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روایت کا بھی یہی مفہوم ہے۔ اور ہشام بن عروہ کی روایت میں حماد بن سلمہ کا مقام مالک، لیث اور عمرو بن حارث سے کم نہیں ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ مسئلہ ہٰذا

الرِّوَايَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ فِي حَالِ اسْتِحَاضَتِهَا لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ **فَأَرَدْنَا** أَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ مَا الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُعْمَلَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ أَمَرَ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَصْلِ الثَّانِي مِنْ هٰذَا الْبَابِ فِي حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنِ الْوَهْبِيِّ فِي أَمْرِ سَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلٍ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا أَجْهَدَهَا ذٰلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ غُسْلًا فَكَانَ مَا أَمَرَهَا بِهِ مِنْ ذٰلِكَ نَاسِخًا لِمَا كَانَ أَمَرَهَا بِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنَ الْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

حالت استحاضہ میں ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بھی مروی ہے جس کا ذکر اس باب میں گزر چکا ہے۔

پس ہم نے چاہا کہ اس بارے میں غور وفکر کریں تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ کس بات پر عمل مناسب ہے پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت جسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا۔ اس کا اس حدیث سے منسوخ ہونا ثابت ہو گیا جسے ہم نے اس باب کی دوسری فصل میں سہلہ بنت سہل کے معاملے میں بواسطہ ابن ابی داؤد وہبی کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ اسے ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیتے تھے۔ جب اس پر یہ گراں گزرا تو اسے ایک غسل کے ساتھ ظہر وعصر اور ایک غسل کے ساتھ مغرب وعشاء کو جمع کرنے اور صبح کے لیے الگ غسل کا حکم فرمایا تو آپ کا یہ حکم اس سے پہلے حکم کا ناسخ ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے۔

فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ كَيْفَ مَعْنَاهُ فَإِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَدْ رَوَى عَنْ أَبِيْهِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِي اسْتُحِيْضَتْ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتُلِفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي ذٰلِكَ فَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ وَأَنْ تَدَعَ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا

پس ہم نے ارادہ کیا کہ اس سلسلے میں مروی روایات کے مفہوم میں غور کریں تو دیکھا عبدالرحمٰن بن قاسم نے عہد رسالت کی مستحاضہ کے بارے میں اپنے والد سے روایت کیا تو اس سلسلے میں حضرت عبدالرحمٰن سے اختلاف کیا گیا حضرت ثوری نے ان سے انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت زینب بنت جحش سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس بات کا حکم دیا اور فرمایا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیں۔

وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيْضًا عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْنَبَ إِلَّا أَنَّهُ وَافَقَ الثَّوْرِيَّ فِي مَعْنَى مَتْنِ الْحَدِيثِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ كُلِّ صَلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ فِي أَيَّامِ الْإِسْتِحَاضَةِ خَاصَّةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ أَيَّامَ الْحَيْضِ كَانَ مَوْضِعُهَا مَعْرُوفًا ثُمَّ جَاءَ شُعْبَةُ فَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَيَّامَ الْأَقْرَاءِ وَتَابَعَهُ عَلَى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ فَلَمَّا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ كَمَا ذَكَرْنَا فَاخْتَلَفُوا فِيهِ كَشَفْنَاهُ لِنَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ الْإِخْتِلَافُ فَكَانَ ذِكْرُ أَيَّامِ الْأَقْرَاءِ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَوَجَبَ أَنْ يُجْعَلَ رِوَايَتُهُ عَنْ زَيْنَبَ غَيْرَ رِوَايَتِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَكَانَ حَدِيثُ زَيْنَبَ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ حَدِيثًا مُنْقَطِعًا لَا يُثْبِتُهُ أَهْلُ الْخَبَرِ لِأَنَّهُمْ لَا يَحْتَجُّونَ بِالْمُنْقَطِعِ وَإِنَّمَا جَاءَ انْقِطَاعُهُ لِأَنَّ زَيْنَبَ لَمْ يُدْرِكْهَا الْقَاسِمُ وَلَمْ يُولَدْ فِي زَمَنِهَا لِأَنَّهَا تُوُفِّيَتْ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهِيَ أَوَّلُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاةً بَعْدَهُ وَكَانَ حَدِيثُ عَائِشَةَ هُوَ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ عَلَى مَا فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُبَيِّنْ أَيُّ مُسْتَحَاضَةٍ هِيَ فَقَدْ وَجَدْنَا اسْتِحَاضَةً قَدْ تَكُونُ عَلَى مَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ فَمِنْهَا أَنْ تَكُونَ مُسْتَحَاضَةً قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَأَيَّامُ حَيْضِهَا مَعْرُوفَةٌ

ابن عیینہ نے بھی عبدالرحمٰن کے واسطہ سے ان کے والد سے روایت کیا لیکن انھوں نے حضرت زینب کا ذکر نہیں کیا البتہ انھوں نے متن حدیث کے مفہوم میں ثوری سے موافقت کی ہے اور یہ اسی استحاضہ کے دنوں میں خاص طور پر دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان کے ایام حیض معروف تھے۔

پھر حضرت شعبہ نے بواسطہ عبدالرحمٰن ان کے والد سے انھوں نے حدیث عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے حضرت ثوری اور ابن عیینہ کی طرح روایت کیا لیکن انھوں نے ایام حیض کا ذکر نہیں کیا اس سلسلے میں محمد بن اسحٰق نے ان کی اتباع کی ہے۔ پس یہ حدیث یوں مروی ہے جیسے ہم نے ذکر کیا کہ اس میں ان کا اختلاف ہے تو ہم نے اس کو واضح کیا۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ اختلاف کہاں سے آیا۔ ایام حیض کا ذکر جو بواسطہ قاسم حضرت زینب کی روایت میں ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں نہیں لہٰذا ضروری ہے کہ حضرت زینب سے ان کی روایت کو حضرت عائشہ سے مروی روایت کا غیر قرار دیا جائے پس حضرت زینب کی روایت جس میں حیض کا ذکر ہے حدیث منقطع ہے محدثین کے نزدیک وہ ثابت نہیں کیوں کہ وہ حدیث منقطع کے ساتھ استدلال نہیں کرتے۔ انقطاع اس لیے پیدا ہوا کہ حضرت قاسم نے حضرت زینب کا زمانہ نہیں پایا اور وہ ان کے زمانے میں پیدا نہیں ہوئے تھے کیونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ان کا انتقال ہو چکا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے ان کا ہی انتقال ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ایام حیض کا ذکر نہیں اس میں صرف یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کو ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرنے کا حکم دیا جیسا کہ حدیث میں ہے اور یہ بیان نہیں کیا کہ وہ کون سی مستحاضہ تھیں۔

لها فسبيلها أن تدع الصلوة أيام حيضها ثم تغتسل وتتوضأ بعد ذلك **ومنها** أن تكون مستحاضة لأن دمها قد استمر بها فلا ينقطع عنها وأيام حيضها قد خفيت عليها فسبيلها أن تغتسل لكل صلوة لأنها لا يأتي عليها وقت إلا احتمل أن تكون فيه حائضا أو طاهرا من حيض أو مستحاضة فيحتاط لها فتؤمر بالغسل **ومنها** أن تكون مستحاضة قد خفيت عليها أيام حيضها ودمها غير مستمر بها ينقطع ساعة ثم يعود بعد ذلك هكذا هي في أيامها كلها فتكون قد أحاط علمها أنها في وقت انقطاع دمها إذا اغتسلت حينئذ غير طاهر من حيض طهرا يوجب عليها غسلا فلها أن تصلي في حالها تلك ما أرادت من الصلوات بذلك الغسل إن أمكنها ذلك **فلما** وجدنا المرأة قد تكون مستحاضة بكل وجه من هذه الوجوه التي معانيها مختلفة وأحكامها مختلفة واسم المستحاضة يجمعها ولم نجد في حديث عائشة ذلك بيان استحاضة تلك المرأة التي أمر النبي صلى الله عليه وسلم لها بما ذكرنا أي مستحاضة هي لم يجز لنا أن نحمل ذلك على وجه من هذه الوجوه دون غيره إلا بدليل يدلنا على ذلك **فنظرنا** في ذلك هل نجد فيه دليلا۔

٦٠٨- **فإذا** بكر بن إدريس قد حدثنا قال ثنا آدم قال ثنا شعبة قال ثنا

حالانکہ ہم دیکھتے ہیں مستحاضہ کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا خون مسلسل جاری ہوا اور حیض کے دن معروف ہوں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے اور اس کے بعد وضو کرے (اور نماز پڑھے) دوسری صورت یہ ہے کہ مستحاضہ ہو یعنی اس کا خون مسلسل جاری ہو ختم نہ ہوتا ہو اور حیض کے دن اس پر مخفی ہوں اس کا حکم یہ ہے، کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے کیونکہ ہر وقت اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ وہ حائضہ ہو یا حیض سے پاک ہو یا مستحاضہ ہو پس اسے احتیاطاً غسل کا حکم دیتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مستحاضہ پر ایام حیض مخفی ہوتے ہیں اور خون مسلسل جاری نہیں ہوتا اور ایک گھڑی کے لیے رک جاتا ہے پھر لوٹ آتا ہے تمام دنوں میں یہی صورتحال رہتی ہے تو وہ خیال کرے گی کہ خون بند ہونے کی حالت میں جب وہ غسل کرے تو اسے حیض سے وہ طہر حاصل نہیں ہوگا جس سے اس پر غسل واجب ہوتا ہے۔ پس وہ اس حالت میں اس غسل کے ساتھ جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتی ہے بشرطیکہ اس کے لیے ممکن ہو۔

پس جب ہم نے دیکھا کہ عورت بعض اوقات ان مختلف صورتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مستحاضہ ہوتی ہے اور ہر صورت کا حکم مختلف ہے جبکہ لفظ مستحاضہ سب کو شامل ہے تو ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس عورت کے بارے میں جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حکم دیا تھا، وضاحت نہیں ملتی کہ وہ کون سی مستحاضہ تھی تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم کسی دلیل کے بغیر اسے کسی ایک مفہوم پر محمول کریں اور باقی کو چھوڑ دیں۔ بنا بریں ہم نے دیکھا کہ کیا اس سلسلے میں ہمارے پاس کوئی دلیل ہے۔

حضرت مسروق کی زوجہ، حضرت قمیر، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَالْمُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ بَيَانُ قَالُوْا سَمِعْنَا عَامِرَ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ قَمِيْرِ امْرَأَةِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر ایک غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔

---

۶۰۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ وَبَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، فراس اور بیان سے اور وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهَا الَّذِيْ أَفْتَتْ بِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَمَا ذَكَرْنَا أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ كُلُّهُ عَنْهَا ثَبَتَ بِجَوَابِهَا ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ هُوَ النَّاسِخُ لِلْحُكْمَيْنِ الْاٰخَرَيْنِ لِأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ عِنْدَنَا عَلَيْهَا أَنْ تَدَعَ النَّاسِخَ وَ تُفْتِيَ بِالْمَنْسُوْخِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَسَقَطَتْ رِوَايَتُهَا فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ هٰذَا هُوَ النَّاسِخُ لِمَا ذَكَرْنَا وَجَبَ الْقَبُوْلُ بِهِ وَلَمْ يَجُزْ خِلَافُهَا۔

پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات مروی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ اسی کے ساتھ فتویٰ دیتی تھیں اور مستحاضہ کا حکم جو ہم نے ذکر کیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور جو ہم نے ذکر کیا کہ ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرے اور وہ جو ہم نے بیان کیا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرے اور یہ تمام باتیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں تو آپ کے اس جواب سے ثابت ہوا کہ یہ حکم دوسرے دو حکموں کا ناسخ ہے کیونکہ ہمارے نزدیک ان کے بارے میں یہ خیال رکھنا جائز نہیں کہ انھوں نے ناسخ کو چھوڑ دیا اور منسوخ کے ساتھ فتویٰ دیتی تھیں اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو ان کی روایت ساقط ہو جاتی پس جب ثابت ہوا کہ یہی ناسخ ہے جس کا ہم نے ذکر کیا تو اس قول کو اپنانا واجب ہے اور اس کے خلاف جائز نہیں ہے۔

هٰذَا وَجْهٌ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عَلَيْهِ وَقَدْ يَجُوْزُ فِيْ هٰذَا وَجْهٌ اٰخَرُ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ أَبِيْ حُبَيْشٍ لَا يُخَالِفُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ أُمِّ سَهْلَةَ ابْنَةِ سُهَيْلٍ لِأَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ أَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ

روایات کے معانی کے سلسلے میں یہ بات بھی ہو سکتی ہے اور جائز ہے کہ کوئی دوسرا احتمال ہو اور ہو سکتا ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بارے میں جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ اس کے مخالف نہ ہو جو سہلہ بنت سہیل کے معاملے میں مروی ہے کیونکہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کے ایام حیض معروف تھے اور حضرت سہلہ کے دن معلوم نہ تھے، البتہ ان کا خون کسی وقت ختم ہو جاتا اور کسی وقت

أَيَّامُهَا مَعْرُوفَةٌ وَسَهْلَةُ كَانَتْ أَيَّامُهَا مَجْهُولَةً إِلَّا أَنَّ دَمَهَا يَنْقَطِعُ فِي أَوْقَاتٍ وَيَعُودُ فِي أَوْقَاتٍ وَهِيَ قَدْ أَحَاطَ عِلْمُهَا أَنَّهَا لَمْ تَخْرُجْ مِنَ الْحَيْضِ بَعْدَ غُسْلِهَا إِلَى أَنْ صَلَّتِ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَإِنَّا نَقُولُ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا فَنَجْعَلُ حُكْمَ حَدِيثِ فَاطِمَةَ عَلَى مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ وَنَجْعَلُ حُكْمَ حَدِيثِ سَهْلَةَ عَلَى مَا صَرَفْنَاهُ أَيْضًا إِلَيْهِ۔

لوٹ آنا، اس لیے وہ خیال کرسکتی تھیں کہ وہ غسل کے بعد بھی حیض سے نہیں نکلیں یہاں تک کہ وہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھتیں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ہم بیک وقت دونوں حدیثوں کو اختیار کرتے ہیں حضرت فاطمہ والی روایت کا حکم اس پر لگاتے ہیں جس کی طرف ہم نے اسے پھیرا (ایام حیض کا معلوم ہونا) اور حضرت سہلہ والی روایت کا حکم وہی ہوگا جو ہم نے بیان کیا۔

وَأَمَّا حَدِيثُ أُمِّ حَبِيبَةَ فَقَدْ رُوِيَ مُخْتَلِفًا فَبَعْضُهُمْ يَذْكُرُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ لِيَكُونَ ذٰلِكَ الْمَاءُ عِلَاجًا لَهَا لِأَنَّهَا تُقَلِّصُ الدَّمَ فِي الرَّحِمِ فَلَا يَسِيلُ وَبَعْضُهُمْ يَرْوِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ الْعِلَاجَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ مَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا إِلَّا أَنَّ دَمَهَا سَائِلٌ دَائِمُ السَّيَلَانِ فَكَيْسَتْ صَلٰوةٌ إِلَّا يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُونَ عِنْدَهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضٍ لَيْسَ لَهَا أَنْ تُصَلِّيَهَا إِلَّا بَعْدَ الْاِغْتِسَالِ فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ مَعْنَى حَدِيثِهَا فَإِنَّا كَذٰلِكَ نَقُولُ أَيْضًا فِيمَنِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ تَعْرِفْ أَيَّامَهَا

رہا مسئلہ ام حبیبہ والی حدیث کا تو وہ اختلاف کے ساتھ مروی ہے بعض راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ام حبیبہ) کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم فرمایا اور ان کے ایام حیض کا ذکر نہ فرمایا پس جائز ہے کہ آپ نے یہ حکم علاج کے طور پر دیا ہو کیونکہ یہ رحم میں خون کو ختم کر دیتا ہے اور وہ جاری نہیں ہوتا۔ اور بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دیں پھر ہر نماز کے لیے غسل کریں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو جائز ہے کہ اس سے علاج مراد لیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ بات مراد ہو جس کا ہم نے اس سے پہلی فصل میں ذکر کیا کیونکہ ان کا خون ہمیشہ جاری رہتا تھا تو ہر نماز کے وقت حیض سے پاک ہونے کا احتمال ہوتا اور غسل کے بعد ہی نماز پڑھ سکتی تھیں تو اس بنیاد پر ان کو غسل کا حکم فرمایا۔ اگر بات اسی طرح ہو تو ہم اس عورت کے بارے میں جس کا خون جاری ہو اور ایام حیض معلوم نہ ہوں یہی بات کہتے ہیں۔

فَلَمَّا احْتَمَلَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ مَا ذَكَرْنَا وَرَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ مِنْ قَوْلِهَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

جب یہ روایات اس کا احتمال رکھتی ہیں جو ہم نے ذکر کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عہد رسالت کے بعد کا قول ہم نے اس معنی میں روایت کیا جو ہم نے بیان کیا ہے تو ثابت ہوا

وَصَفْنَا ثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ حُكْمُ الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِيْ لَا تَعْرِفُ اَيَّامَهَا وَثَبَتَ اَنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ مِمَّا رُوِيَ عَنْهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُسْتَحَاضَةٍ اِسْتِحَاضَتُهَا غَيْرُ اِسْتِحَاضَةِ هٰذِهٖ اَوْ فِيْ مُسْتَحَاضَةٍ اِسْتِحَاضَتُهَا مِثْلُ اسْتِحَاضَةِ هٰذِهٖ اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَيِّ الْمَعَانِيْ كَانَ فَمَا رُوِيَ فِيْ اَمْرِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَوْلٰى لِاَنَّ مَعَهُ الْاِخْتِيَارَ مِنْ عَائِشَةَ لَهٗ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَلِمَتْ مَا خَالَفَهٗ وَمَا وَافَقَهٗ مِنْ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ اَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ اَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِنَّمَا اخْتَلَفَتْ اَقْوَالُهٗ فِيْ ذٰلِكَ لِاخْتِلَافِ الْاِسْتِحَاضَةِ الَّتِيْ اَفْتٰى فِيْهَا بِذٰلِكَ۔

کہ یہ اس مستحاضہ کا حکم ہے جس کے دن معروف نہ ہوں اور ثابت ہوا کہ جو کچھ اس کے خلاف بواسطہ ام المؤمنین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے وہ اس استحاضہ کے علاوہ ہے یا اس مستحاضہ کے بارے میں ہے جس کا استحاضہ اس کی مثل ہے مگر یہ کہ اس سے جو بھی مراد ہو جو کچھ فاطمہ بنت ابی حبیش کے معاملے میں مروی ہے وہ اولیٰ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے ہی اختیار فرمایا حالانکہ آپ کو علم تھا کہ حضور علیہ السلام کا کون سا قول اس کے موافق یا مخالف ہے۔ اسی طرح جو کچھ ہم نے مستحاضہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور جو کچھ ہم نے ان سے روایت کیا کہ وہ ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرے نیز انہی سے مروی ہے کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرے تو اس سلسلے میں آپ کے اقوال کا اختلاف اس استحاضہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے جس کے بارے میں آپ نے فتویٰ دیا۔

وَاَمَّا مَا رَوَوْا عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ فِيْ اغْتِسَالِهَا لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا اَنَّهَا كَانَتْ تَتَعَالَجُ بِهٖ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَهِيَ الَّتِيْ يُحْتَجُّ بِهَا فِيْهِ ثُمَّ اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَزُفَرَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَلَا يَعْرِفُوْنَ ذِكْرَ الْوَقْتِ فِيْ ذٰلِكَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَاَيْنَاهُمْ

اور جو کچھ انہوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کریں تو ہمارے نزدیک اس کا مقصد اس غسل کے ساتھ علاج کرنا تھا۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا حکم یہ ہے اور انہی روایات سے استدلال کیا جاتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے درمیان بھی اختلاف ہے جو ہر نماز کے لیے وضو کے قائل ہیں بعض کہتے ہیں ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے۔ امام ابوحنیفہ، امام زفر، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں ہر نماز کے لیے وضو کرے اور اس سلسلے میں ذکر وقت کے بارے میں نہیں جانتے۔

تو ہم نے ارادہ کیا کہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول کو

قد أجمعوا أنها إذا توضأت في وقت
صلاة فلم تصل حتى خرج الوقت فأرادت
أن تصلي بذلك الوضوء أنه ليس ذلك لها
حتى تتوضأ وضوءا جديدا ورأيناها لو
توضأت في وقت صلاة فصلت ثم أرادت
تطوع بذلك الوضوء كان ذلك لها ما دامت
في الوقت **فدل** ما ذكرنا أن الذي ينقض
تطهرها هو خروج الوقت فإن وضوءها
يوجبه الوقت لا الصلاة وقد رأيناها لو
فاتتها صلوات فأرادت أن تقضيهن
كان لها أن تجمعهن في وقت صلاة واحدة
بوضوء واحد فلو كان الوضوء يجب عليها
لكل صلاة لكان يجب أن تتوضأ لكل صلاة
من الصلوات الفائتات فلما كانت تصليهن
جميعا بوضوء واحد ثبت بذلك أن الوضوء
الذي يجب عليها هو لغير الصلاة وهو الوقت.
وحجة أخرى إنا قد رأينا الطهارات
تنتقض بأحداث منها الغائط والبول و
طهارات تنتقض بخروج أوقات وهي
الطهارة بالمسح على الخفين ينقضها خروج
وقت المسافر وخروج وقت المقيم وهذه
الطهارات المتفق عليها لم نجد فيما
ينقضها صلاة إنما ينقضها حدث أو خروج
وقت وقد ثبت أن طهارة المستحاضة
طهارة ينقضها الحدث وغير الحدث
فقال قوم هذا الذي هو غير الحدث هو
خروج الوقت وقال آخرون هو فراغ
من صلاة ولم نجد الفراغ من الصلاة
حدثا في شيء غير ذلك وقد وجدنا

سامنے لائیں تو ہم نے دیکھا کہ جب عورت مستحاضہ ایک نماز کے وقت کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھے حتیٰ کہ وقت نکل جائے پھر اس وضو کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتی یہاں تک کہ نیا وضو کرے اور ہم نے دیکھا کہ اگر وہ کسی نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھے پھر اسی وضو کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو جب تک وقت موجود ہے پڑھ سکتی ہے۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا وضو وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے اور وقت (کے دخول) سے ہی اس پر وضو واجب بھی ہوتا ہے نماز سے نہیں، اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اگر اس سے کچھ نمازیں رہ جائیں اور وہ ان کو قضا کرنا چاہے تو وہ ان کو ایک وقت میں ایک وضو کے ساتھ جمع کر سکتی ہے۔ اگر ہر نماز کے لیے وضو واجب ہوتا تو اس پر لازم ہوتا کہ فوت شدہ نمازوں میں سے ہر نماز کے لیے وضو کرے جب وہ ان تمام نمازوں کو ایک وضو کے ساتھ پڑھ سکتی ہے تو ثابت ہوا کہ وضو کا وجوب غیر نماز یعنی وقت کے سبب سے ہے۔

اور دوسری دلیل یہ ہم دیکھتے ہیں کہ حدثوں کے ساتھ وضو ٹوٹ جاتا ہے ان حدثوں میں سے پاخانہ اور پیشاب بھی ہے۔ بعض طہارتیں وقت نکلنے کے ساتھ بھی ٹوٹ جاتی ہیں۔ مثلاً موزوں پر مسح کی طہارت، مسافر کا وقت اور مقیم کا وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ ان طہارتوں کے بارے میں جن پر سب کا اتفاق ہے ان کو توڑنے والی چیزوں میں ہم نماز کو نہیں پاتے انہیں یا تو حدث توڑتا ہے یا وقت کا نکلنا، پس ثابت ہوا کہ مستحاضہ کی طہارت ایسی طہارت ہے جو حدث یا غیر حدث سے ٹوٹتی ہے۔ ایک قوم نے کہا یہ غیر حدث یعنی وقت کے نکلنے سے ٹوٹتی ہے اور دوسروں نے کہا وہ نماز سے فراغت کے ساتھ ٹوٹتی ہے اور ہم اس کے علاوہ کہیں فراغت نماز کو حدث کے طور پر نہیں پاتے البتہ وقت کا نکلنا اس کے علاوہ بھی حدث ہے لہٰذا بہتر یا

خُرُوْجُ الْوَقْتِ حَدَثًا فِيْ غَيْرِهٖ فَاَوْلَى الْاَشْيَآءِ اَنْ نَرْجِعَ فِيْ هٰذَا الْحَدَثِ فِيْهِ فَنَجْعَلُهٗ كَالْحَدَثِ الَّذِيْ قَدْ اُجْمِعَ عَلَيْهِ وَوُجِدَ لَهٗ اَصْلٌ وَّلَا نَجْعَلُهٗ كَمَا لَمْ يُجْمَعْ عَلَيْهِ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ اَصْلًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یہ ہے کہ ہم اس حدث کے بارے میں جس میں اختلاف ہے رجوع کر کے اسے اس حدث کی طرح قرار دیں جس پر اتفاق ہے اور اس کی کوئی اصل بھی ہے ہم اسے اس کی طرح قرار نہیں دیں گے جس پہ ائمہ کا اتفاق بھی نہیں ہے اور اس کی کوئی اصل بھی نہیں۔ پس اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جن کا موقف یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۲ حُكْمِ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

۶۱۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدٍ لَّنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا قَالَ وَذَكَرَ قَتَادَةُ اَنَّهٗ قَدْ حَفِظَ عَنْهُ اَبْوَالِهَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں وہاں کی ہوا موافق نہ آئی آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو ہمارے اونٹوں کی طرف جاؤ اور ان کے دودھ پیو۔ ابو بکرہ کہتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "ابوال" (پیشاب) کا لفظ یاد کیا ہے۔

۶۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَّقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا۔

حضرت ثابت، قتادہ اور حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور (کہتے ہیں) انھوں نے فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ بَوْلَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ طَاهِرٌ وَّاَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَحُكْمِ

بیانِ مسئلہ

ایک قوم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا پیشاب

لَحْمِهٖ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَالُوْا لَمَّا جَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَآءً لِمَا بِهِمْ ثَبَتَ اَنَّهٗ حَلَالٌ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُدَاوِهِمْ بِهٖ لِاَنَّهٗ دَآءٌ لَيْسَ بِشِفَآءٍ كَمَا قَالَ فِيْ حَدِيْثِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ۔

۶۱۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِاَرْضِنَا اَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا اَفَنَشْرَبُ مِنْهَا قَالَ لَا فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَسْتَشْفِيْ بِهَا الْمَرِيْضَ قَالَ ذٰلِكَ دَآءٌ وَلَيْسَ بِشِفَآءٍ وَكَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ فِيْ رِجْسٍ اَوْ فِيْمَا حُرِّمَ شِفَآءً۔

۶۱۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ اشْتَكٰی رَجُلٌ مِّنَّا فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ فَاَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَآءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔

۶۱۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ اللّٰهُمَّ لَا تَشْفِ مَنِ اسْتَشْفٰی بِالْخَمْرِ۔

پاک ہے اور اس کا حکم وہی ہے جو اس جانور کے گوشت کا ہے جو لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں ان میں حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی ہیں انھوں نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان لوگوں کیلئے دوا قرار دیا تو ثابت ہوا کہ یہ حلال ہے کیونکہ اگر وہ حرام ہوتا تو آپ اس کے ساتھ ان کا علاج تجویز نہ فرماتے کیونکہ یہ بیماری ہے شفاء نہیں جیسا کہ علقمہ بن وائل بن حجر کی حدیث میں ہے۔

حضرت طارق بن سوید حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے علاقے میں انگور ہیں ہم ان کا رس نکالتے ہیں کیا ہم اس سے پی سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے دوبارہ عرض کیا تو فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم اس کے ساتھ بیمار کا علاج کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بیماری ہے شفاء نہیں
اور جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔

حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ناپاک اور حرام چیز میں شفاء نہیں رکھتا۔

حضرت عاصم، حضرت ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص بیمار ہو گیا تو ہمیں نے اسے ایک نشہ آور چیز بتائی پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے پوچھا انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر جو کچھ حرام کیا ہے اس میں تمہارے لئے شفاء نہیں رکھی

حضرت عطاء فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دعا مانگی "یا اللہ! شراب کے ساتھ علاج کرنے والے کو شفاء نہ دینا"۔

قَالُوْا فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ الشِّفَاءَ لَا يَكُوْنُ فِيْمَا حُرِّمَ عَلَى الْعِبَادِ ثَبَتَ بِالْاَثَرِ الْاَوَّلِ الَّذِيْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْلَ الْاِبِلِ فِيْهِ دَوَاءً اَنَّهٗ طَاهِرٌ غَيْرُ حَرَامٍ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا۔

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِيْ اَبْوَالِ الْاِبِلِ وَاَلْبَانِهَا شِفَاءً لِلذَّرِبَةِ بُطُوْنِهِمْ۔

فَقَالُوْا فَفِيْ ذٰلِكَ تَثْبِيْتُ مَا وَصَفْنَا اَيْضًا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَبْوَالُ الْاِبِلِ نَجِسَةٌ وَحُكْمُهَا حُكْمُ دِمَائِهَا لَا حُكْمُ اَلْبَانِهَا وَلُحُوْمِهَا وَقَالُوْا اَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ فِيْ حَدِيْثِ الْعُرَنِيِّيْنَ فَذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ لِلضَّرُوْرَةِ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهٗ مُبَاحٌ فِيْ غَيْرِ الضَّرُوْرَةِ لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ اُبِيْحَتْ فِي الضَّرُوْرَاتِ وَلَمْ تُبَحْ فِيْ غَيْرِ الضَّرُوْرَاتِ وَرُوِيَتْ فِيْهَا الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ اَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ الزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ شَكَوَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قَمِيْصِ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں ان کی شکمی بیماری کے لیے شفاء ہے۔

وہ (ائمہ) فرماتے ہیں اس حدیث میں بھی اُس بات کا ثبوت ہے جسے ہم نے بیان کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو ان کے خون کا ہے، ان کے دودھ اور گوشت والا حکم نہیں ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ عرینہ قبیلے کے لوگوں سے متعلق جو حدیث بیان کی ہے تو وہ (حکم) ضرورت کے تحت تھا۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ یہ ضرورت کے بغیر بھی مباح ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بہت سی چیزیں ضرورت کے طور پر جائز ہوتی ہیں لیکن ضرورت کے بغیر جائز نہیں ہوتیں اور اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہما نے ایک غزوہ کے موقع پر بارگاہ نبوی میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں پر ریشمی قمیص دیکھی ہے۔

الحرير في غزاة لهما قال انس فرايت على كل واحد منهما قميصا من حرير.

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اباح الحرير لمن اباح له اللبس من الرجال للحكة التي كانت بمن اباح ذلك له فكان ذلك من علاجها ولم يكن في اباحته ذلك لهم للعلة التي كانت بهم ما يدل ان ذلك مباح في غير تلك العلة فكذلك ايضا ما اباحه رسول الله صلى الله عليه وسلم للعرنيين للعلل التي كانت بهم فليس في اباحته ذلك لهم دليل ان ذلك مباح في غير تلك العلل ولم يكن في تحريم لبس الحرير ما ينفي ان يكون حلالا في حال الضرورة ولانه علاج من بعض العلل وكذلك حرمة البول في غير حال الضرورة ليس فيه دليل انه حرام في حال الضرورة **فثبت** بذلك ان قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخمر انه داء وليس بشفاء انما هو لانهم كانوا يستشفون بها لانها خمر فذلك حرام وكذلك معنى قول عبد الله عندنا ان الله عز وجل لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم انما هو لما كانوا يفعلون بالخمر لاعظامهم اياها ولانهم كانوا يعدونها شفاء في نفسها فقال لهم ان الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم **فهذه** وجوه هذه الآثار فلما احتملت ما ذكرنا ولم يكن فيها دليل على طهارة الابوال احتجنا

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مردوں کے لیے ریشم پہننا جائز قرار دیا جن کو خارش کی تکلیف تھی اور یہ ان کے لیے علاج تھا۔ اس بیماری کی وجہ سے ان کے لیے ریشم کے جواز میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس بیماری کے علاوہ بھی ریشم جائز ہے۔ اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے لیے بیماری کے باعث جو چیز حلال قرار دی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ اس بیماری کے علاوہ بھی حلال ہو۔ ریشمی لباس پہننے کی حرمت ضرورت کی حالت میں اس کے حلال ہونے کی نفی نہیں کرتی اسی طرح ضرورت کے بغیر پیشاب کے حرام ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ضرورت کے وقت بھی حرام ہو۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ شراب کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ یہ بیماری ہے اس میں شفاء نہیں، اس بنیاد پر تھا کہ وہ اسے شراب سمجھتے ہوئے اس سے شفاء حاصل کرتے تھے اور یہ حرام ہے ہمارے نزدیک حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کیا ہے اس میں تمہارے لیے شفاء نہیں رکھی، اس بنیاد پر تھا کہ وہ شراب کی تعظیم کرتے تھے اور وہ اسے ذاتی طور پر نافع سمجھتے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی جسے تم پر حرام کیا ہے۔

ان روایات میں یہ احتمالات ہیں پس جب ان میں وہ احتمال بھی ہے جو ہم نے بیان کیا اور اس میں پیشاب کے پاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے ضروری سمجھا کہ غور و فکر اور

أَنْ نَرْجِعَ فَنَلْتَمِسَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ. فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا لُحُوْمُ بَنِيْ آدَمَ كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهَا لُحُوْمٌ طَاهِرَةٌ وَإِنَّ أَبْوَالَهُمْ حَرَامٌ نَجِسَةٌ فَكَانَتْ أَبْوَالُهُمْ بِاتِّفَاقِهِمْ مَحْكُوْمًا لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهِمْ لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهِمْ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ أَبْوَالُ الْإِبِلِ يُحْكَمُ لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهَا لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَبْوَالَ الْإِبِلِ نَجِسَةٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ.

قیاس کے طور پر دیکھیں کہ اس کا حکم کیا ہے۔ جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ تمام ائمہ کے نزدیک بالاتفاق گوشت پاک اور پیشاب ناپاک ہے اور پیشاب کا حکم سب کے نزدیک خون کے تابع ہے گوشت کے حکم پر مبنی نہیں لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ اونٹوں کے بارے میں اسی طرح ان کے خون کی بنیاد پر حکم لگایا جائے گوشت کی بنیاد پر نہیں۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کا پیشاب ناپاک ہے یہی قیاس کا تقاضا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔ متقدمین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے ان سے مروی روایات میں سے یہ ہیں۔

۶۱۸ - فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ أَنْ يُتَدَاوٰى بِهَا.

حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں، اونٹ، گائے اور بکری کے پیشاب کو بطور دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ لِأَنَّهَا عِنْدَهُ حَلَالٌ طَاهِرَةٌ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا كَمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَبَاحَ الْعِلَاجَ بِهَا لِلضَّرُوْرَةِ لَا لِأَنَّهَا طَاهِرَةٌ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مُبَاحَةٌ فِيْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ.

ممکن ہے انھوں نے یہ موقف اس لیے اختیار کیا ہو کہ یہ (پیشاب) ان کے نزدیک تمام حالات میں حلال پاک ہو جیسا کہ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا اور ہو سکتا ہے کہ انھوں نے ضرورت کے تحت اس سے محض علاج جائز قرار دیا ہو، اس لیے نہیں کہ وہ ذاتی طور پر پاک ہے اور غیر ضروری حالات میں بھی جائز ہے۔

۶۱۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَسْتَشْفُوْنَ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ لَا يَرَوْنَ بِهَا بَأْسًا.

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ اونٹوں کے پیشاب سے شفا حاصل کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

فَقَدْ يَحْتَمِلُ هٰذَا أَيْضًا مَا احْتَمَلَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

اس میں بھی وہی احتمال ہے جو حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما کے قول میں ہے

۶۲۰ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ

حضرت عطاء فرماتے ہیں جس چیز کا گوشت

ثنا الفریابی قال ثنا سفیان عن عبد الکریم عن عطاء قال کل ما اکلت لحمه فلا بأس ببوله.

کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں،

فهذا حديث مكشوف المعنى.

اس حدیث کا معنیٰ واضح ہے۔

۶۲۱ - حدثنا بكر بن ادريس قال ثنا آدم قال ثنا شعبة عن يونس عن الحسن انه كره ابوال الابل والبقر والغنم او كلاما هذا معناه.

حضرت یونس، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اونٹ، گائے اور بکری کا پیشاب مکروہ جانتے تھے یا اس کے ہم معنیٰ مروی ہے۔

باب ۲۳ صفة التيمم كيف هي

تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

۶۲۲ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا الوهبي قال ثنا ابن اسحق عن الزهري عن عبيد الله عن عبد الله بن عباس عن عمار قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حين نزلت اية التيمم فضربنا ضربة واحدة للوجه ثم ضربنا ضربة لليدين الى المنكبين ظهرا وبطنا.

حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب آیت تیمم نازل ہوئی تو میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ہم نے ایک ضرب (زمین پر ہاتھ مارنا) چہرے کے لیے ماری پھر ہم نے (دوسری) ضرب کاندھوں تک ہاتھوں کے ظاہر و باطن کے لیے ماری۔

۶۲۳ - حدثنا ابن ابي داود ومحمد بن النعمان قالا ثنا عبد العزيز بن عبد الله الاويسي قال ثنا ابراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب فذكر باسناده مثله.

حضرت ابراہیم بن سعد نے حضرت صالح سے انھوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۴ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الله بن محمد بن اسماء قال انا جويرية عن مالك عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله انه اخبره عن ابيه عن عمار قال تمسحنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتراب فمسحنا وجوهنا وايدينا الى المناكب.

حضرت عبیداللہ نے بواسطہ اپنے والد حضرت عبداللہ، حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مٹی سے مسح کیا تو ہم نے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا کاندھوں تک مسح کیا۔

۶۲۵ - حدثنا محمد بن علي بن داود

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد

قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ مِثْلَهُ۔

سے انھوں نے حضرت عمار سے اس کی مثل روایت کیا۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کاندھوں تک مسح کیا۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَهَلَكَ عِقْدٌ لِعَائِشَةَ فَطَلَبُوهُ حَتَّى أَصْبَحُوا وَلَيْسَ مَعَ الْقَوْمِ مَاءٌ فَنَزَلَتِ الرُّخْصَةُ فِي التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ فَظَاهِرَ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَبَاطِنَهَا إِلَى الْآبَاطِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا۔ صحابہ کرام تلاش کرتے رہے حتی کہ صبح ہو گئی اور قوم کے پاس پانی نہ تھا تو مٹی کے ساتھ تیمم کی اجازت کا حکم نازل ہوا چنانچہ مسلمان اٹھے اور انھوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مار کر ان کے ساتھ اپنے چہروں اور ہاتھوں کے ظاہر کا کاندھوں تک اور اندرونی حصے کا بغلوں تک مسح کیا۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا الْأُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمار بن یاسر سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم

فَقَالُوْا هٰكَذَا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَ ضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ

وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمُ التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمُ التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِهٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلَى الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ لَمْ يَذْكُرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَتَيَمَّمُوْا كَذٰلِكَ وَاِنَّمَا اَخْبَرَهُمْ عَنْ فِعْلِهِمْ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ الْاٰيَةُ لَمَّا اُنْزِلَتْ لَمْ تُنْزَلْ بِتَمَامِهَا وَاِنَّمَا اُنْزِلَ مِنْهَا فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ كَيْفَ يَتَيَمَّمُوْنَ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ عَلٰى كُلِّ مَا فَعَلُوْا مِنَ التَّيَمُّمِ لَا وَقْتَ فِىْ ذٰلِكَ وَقْتًا وَلَا عُضْوًا مَقْصُوْدًا بِهٖ اِلَيْهِ بِعَيْنِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ۔

۶۲۹۔ **وَمِمَّا** يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا مِنْ ذٰلِكَ مَا **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُخْبِرُهٗ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ لَهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْمُعَرَّسِ قَرِيْبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ نَعَسْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَكَانَتْ عَلَىَّ قِلَادَةٌ تُدْعَى السِّمْطَ تَبْلُغُ السُّرَّةَ فَجَعَلْتُ اَنْعَسُ فَخَرَجَتْ مِنْ عُنُقِىْ فَلَمَّا نَزَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

کا یہی موقف ہے وہ کہتے ہیں تیمم کا طریقہ یہی ہے ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب کاندھوں اور بغلوں تک بازوؤں کے لیے ہے۔ —— لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے ان کے بھی دو گروہ بن گئے۔ ایک جماعت کہتی ہے تیمم چہرے اور کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہے اور دوسرا گروہ کہتا ہے تیمم صرف چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ہے۔ پہلی جماعت کے خلاف ان دو گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طرح تیمم کرنے کا حکم فرمایا ہے انھوں نے صحابہ کرام کے عمل کے بارے میں خبر دی ہے لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ جب آیت اتری تو وہ مکمل نہ اتری ہو اور اس کا صرف یہی حصہ نازل ہوا ہو "تو پاک مٹی سے تیمم کرو" اور ان کے لیے تیمم کا طریقہ بیان نہ کیا ہو، اور ان کے نزدیک تیمم کا وہی طریقہ ہو جس طرح انھوں نے کیا نہ اس کے لیے وقت مقرر ہو اور نہ کوئی خاص عضو مقصود ہو یہاں تک کہ اس کے بعد نازل ہوا "پس اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس (پاک مٹی) سے مسح کرو۔"

اسی سے یہ روایت بھی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے واپس آئے یہاں تک کہ جب مدینہ طیبہ کے قریب مقام معرس پر پہنچے تو رات کے وقت مجھے نیند آگئی اور میں نے ایک ہار پہن رکھا تھا جسے "سمط" کہا جاتا تھا اور وہ ناف تک پہنچتا تھا میں سوئی رہی اور وہ میرے گلے سے (اتر کر) نکل گیا جب میں نماز فجر کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتری تو میں نے عرض کیا میرا ہار گلے سے گر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تمہاری ماں کا ہار گم ہو گیا ہے اسے تلاش کرو چنانچہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلوٰةِ الصُّبْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ خَرَجَتْ قِلَادَتِي مِنْ عُنُقِي فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اُمَّكُمْ قَدْ ضَلَّتْ قِلَادَتُهَا فَابْتَغُوهَا فَابْتَغَاهَا النَّاسُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاشْتَغَلُوا بِابْتِغَائِهَا اِلَى اَنْ حَضَرَتْهُمُ الصَّلوٰةُ وَوَجَدُوا الْقِلَادَةَ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلٰى مَاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ تَيَمَّمَ اِلَى الْكَفِّ وَمِنْهُمْ مَنْ تَيَمَّمَ اِلَى الْمَنْكِبِ وَبَعْضُهُمْ عَلٰى جَسَدِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ۔

لوگوں نے اسے تلاش کیا اور ان کے پاس پانی نہ تھا وہ تلاش ہار میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو گیا انھیں ہار تو مل گیا لیکن پانی پر قادر نہ تھے تو ان میں سے کسی نے ہتھیلیوں تک تیمم کیا اور کسی نے کاندھے تک کیا اور بعض نے تمام (پورے) جسم پر تیمم کیا یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو (اس وقت) آیت تیمم نازل ہوئی۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ اَنَّ نُزُولَ اٰيَةِ التَّيَمُّمِ كَانَ بَعْدَ مَا تَيَمَّمُوا هٰذَا التَّيَمُّمَ الْمُخْتَلِفَ الَّذِي بَعْضُهُ اِلَى الْمَنَاكِبِ فَعَلِمْنَا تَيَمُّمَهُمْ اَنَّهُمْ لَمْ يَفْعَلُوا ذٰلِكَ اِلَّا وَقَدْ تَقَدَّمَ عِنْدَهُمْ اَصْلُ التَّيَمُّمِ وَعَلِمْنَا بِقَوْلِهَا فَاَنْزَلَ اللهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ اَنَّ الَّذِي نَزَلَ بَعْدَ فِعْلِهِمْ هُوَ صِفَةُ التَّيَمُّمِ فَهٰذَا وَجْهُ حَدِيثِ عَمَّارٍ عِنْدَنَا وَمِمَّا يَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَنْفِي مَا فَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ هُوَ الَّذِي رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوٰى غَيْرُهُ عَنْهُ فِي التَّيَمُّمِ الَّذِي عَمِلَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ خِلَافَ ذٰلِكَ۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نزول آیت اس تیمم کے بعد ہوا جس میں اختلاف ہے کہ بعض نے کاندھوں تک تیمم کیا معلوم ہوا کہ انھوں نے تیمم اسی وقت کیا جب ان کے نزدیک اصل تیمم پہلے سے ثابت تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کہ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی، سے معلوم ہوا کہ جو کچھ ان کے عمل کے بعد نازل ہوا وہ تیمم کا طریقہ تھا۔ ہمارے نزدیک حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت کا بھی یہی مطلب ہے۔

اور ان باتوں میں سے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ آیت ان کے عمل کی نفی کرتی ہے یہ بھی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرے لوگوں نے انہی سے اس کے بعد کا عمل بھی روایت کیا جو اس کے خلاف ہے۔ اس سے یہ ہے۔

۶۳۰ - فَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ سَاَلَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَاَمَرَهُ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

حضرت سعید بن عبد الرحمن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں (کے مسح) کا حکم فرمایا۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ فِي سَفَرٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَذْكُرُ إِنِّي كُنْتُ أَنَا وَإِيَّاكَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ أَمَّا أَنْتَ فَكَانَ يَكْفِيكَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ فَضَرَبَ بِهِمَا وَنَفَخَ فِيهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔

فَفَعَلَ عَمَّارٌ إِذْ تَمَرَّغَ يُرِيدُ بِذٰلِكَ التَّيَمُّمَ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ نُزُولِ الْآيَةِ فَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ لِأَنَّهُ عَمِلَ عَلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ لِلْجَنَابَةِ غَيْرُ التَّيَمُّمِ لِلْحَدَثِ حَتّٰى عَلَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا سَوَاءٌ۔

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ وَشُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ إِلَى الْمِفْصَلِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ

حضرت ابن ابی عبدالرحمن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں سفر میں تھا تو جنبی ہو گیا لیکن مجھے پانی نہ ملا، تو حضرت عمر نے فرمایا "تم نماز نہ پڑھو"۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ کو یاد نہیں میں اور آپ ایک لشکر میں تھے، ہم جنبی ہو گئے اور ہم نے پانی نہ پایا، آپ نے نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹ گیا پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کو واقعہ کی خبر دی تو آپ نے فرمایا تمہیں یہ عمل کافی ہے آپ نے ہاتھوں کا اشارہ کرتے ہوئے انہیں مٹی پر مارا۔ پھر ان میں پھونک ماری اور ان کے ساتھ چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ چنانچہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تیمم کے ارادے سے مٹی میں لوٹ پوٹ ہوئے تھے اور آپ کا یہ عمل نزول آیت کے بعد تھا تو ہمارے نزدیک انہوں نے ایسا اسلیے کیا تھا کہ وہ جنابت کے لیے تیمم کو حدث کے تیمم سے جدا سمجھتے تھے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ دونوں برابر ہیں

حضرت ابو مالک، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تیمم کہنیوں تک ہے۔ انہوں نے یہ حدیث مرفوعاً بیان نہیں کی۔

حضرت سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ اپنے والد سے وہ حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارے لیے کافی ہے کہ یوں تیمم کرو، اعمش راوی نے (بیان کرتے ہوئے) اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ان میں پھونک مار کر ان سے

تَقُولُ هٰكَذَا وَضَرَبَ الْاَعْمَشُ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ثُمَّ نَفَخَهُمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ۔

چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ اِلَى الْاَرْضِ وَاَدْنَاهُمَا مِنْ فِيْهِ فَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ اپنے والد سے وہ حضرت عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں اس طرح کافی ہے حضرت شعبہ (راوی) نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر انہیں اپنے منہ کے قریب کیا۔ ان میں پھونک ماری پھر چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں محمد بن خزیمہ نے اس حدیث کی سند میں اسی طرح بیان فرمایا کہ عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے والد سے روایت کیا حالانکہ حضرت ذر، حضرت عبدالرحمن سے (براہ راست نہیں بلکہ) ان کے بیٹے سعید کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ نَحْوَهٗ قَالَ سَلَمَةُ لَا اَدْرِيْ بَلَغَ الذِّرَاعَيْنِ اَمْ لَا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ذر سے سنا وہ بواسطہ ابن عبدالرحمن (سعید) ان کے والد (عبدالرحمن بن ابزیٰ) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں وہ بازوؤں تک پہنچے یا نہیں؟

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى مِثْلَهٗ وَزَادَ فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلٰى اَنْصَافِ الذِّرَاعِ۔

حضرت ابو مالک نے حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے اس کی مثل اور اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا "پس آپ نے ان ہاتھوں سے چہرے اور نصف کہنیوں تک بازوؤں کا مسح کیا۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَقَدِ اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيْثُ عَمَّارٍ هٰذَا غَيْرَ اَنَّهُمْ جَمِيْعًا قَدْ نَفَوْا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ بَلَغَ الْمَنْكِبَيْنِ وَالْاِبْطَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ

حضرت ابوبکرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے مؤمل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ —— حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں اضطراب ہے لیکن ان تمام (راویوں نے) اس بات کی نفی فرمائی ہے کہ وہ کاندھوں یا بغلوں

انتفاء ما روی عنه فی حدیث عبید الله عن ابیه و ابن عباس و ثبت احد القولین الآخرین **فنظرنا** فی ذلک فاذا ابو جهیم قد روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه تیمم وجهه وکفیه فذلک حجة لمن ذهب الی ان التیمم الی الکفین وروی نافع عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه تیمم الی مرفقیه وقد ذکرت هذین الحدیثین جمیعا فی باب قراءة القرآن للحائض۔

تک پہنچے پس اس سے اس بات کی نفی ثابت ہوئی جو ان (حضرت عمار) سے بواسطہ حضرت عبیداللہ ان کے والد یا حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے روایت کی ہے اور آخری دو قولوں میں سے ایک ثابت ہوگیا ——— جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ ابو جہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کو (مسح کے ساتھ) گھیر لیا یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو ہتھیلیوں تک تیمم کے قائل ہیں۔ حضرت نافع بواسطہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہنیوں تک تیمم فرمایا۔ میں نے یہ دونوں حدیثیں "حائضہ کا قرآن پاک پڑھنا" کے باب میں اکٹھی ذکر کی ہیں۔

۶۳۸ - وقد **حدثنا** محمد بن الحجاج قال ثنا علی بن معبد قال ثنا ابو یوسف عن الربیع ابن بدر قال حدثنی ابی عن جدی عن اسلع التمیمی قال کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فقال لی یا اسلع قم فارحل لنا قلت یا رسول الله اصابتنی بعدک جنابة فسکت عنی حتی اتاه جبرائیل بایة التیمم فقال لی یا اسلع قم فتیمم صعیدا طیبا ضربتین ضربة لوجهک وضربة لذراعیک ظاهرهما وباطنهما فلما انتهینا الی الماء قال یا اسلع قم فاغتسل۔

حضرت اسلع تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ نے فرمایا اے اسلع! اٹھو ہمارے لیے سواری تیار کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد مجھے جنابت لاحق ہوئی، آپ خاموش ہوگئے۔ یہاں تک حضرت جبرائیل علیہ السلام آیت تیمم لے کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے اسلع! اٹھو اور پاک مٹی سے تیمم کرو، یہ دو ضربیں ہیں ایک ضرب تمہارے چہرے کے لیے اور دوسری تمہارے بازوؤں کے ظاہر و باطن کے لیے، جب ہم پانی تک پہنچے تو فرمایا اے اسلع اٹھو اور غسل کرو۔

فلما اختلفوا فی التیمم کیف هو واختلفت هذه الروایات فیه رجعنا الی النظر فی ذلک لنستخرج به من هذه الاقاویل قولا صحیحا فاعتبرنا ذلک فوجدنا الوضوء علی الاعضاء التی ذکر

جب انہوں نے (فقہاء کرام نے) تیمم کے بارے میں اختلاف کیا کہ اس کا طریقہ کیا ہے اور اس سلسلے میں روایات بھی مختلف ہیں تو ہم نے اس ضمن میں غور و فکر کی طرف رجوع کیا تاکہ ہم ان اقوال سے صحیح قول نکال سکیں لہٰذا ہم نے اس کا جائزہ لیا تو وضو ان اعضاء پر پایا جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی

اللہ تعالیٰ فی کتابہ وکان التیمم قد أسقط عن بعضھا فأسقط عن الرأس والرجلین فکان التیمم ھو علی بعض ما علیہ الوضوء فبطل ذلک قول من قال إنہ إلی المناکب لأنہ لما بطل عن الرأس والرجلین وھما مما یوضأ کان أحری أن لا یجب علی ما لا یوضأ ثم اختلف فی الذراعین ھل ییممان أم لا فرأینا الوجہ ییمم بالصعید کما یغسل بالماء ورأینا الرأس والرجلین لا ییمم منھما شیء فکان ما سقط التیمم عن بعضہ سقط عن کلہ وکان ما وجب فیہ التیمم کان والوضوء سواء لأنہ جعل بدلا منہ فلما ثبت أن بعض ما یغسل من الیدین فی حال وجود الماء یتیمم فی حال عدم الماء ثبت بذلک أن التیمم فی الیدین إلی المرفقین قیاسا ونظرا علی ما بینا من ذلک وھذا قول أبی حنیفۃ وأبی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالیٰ وقد روی ذلک عن ابن عمر وجابر۔

کتاب میں ذکر کیا اور تیمم بعض اعضاء سے ساقط کر دیا گیا وہ سر اور پاؤں سے ساقط کر دیا گیا تو تیمم وضو کے بعض اعضاء پر ہوا پس اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو اسے کندھوں تک مانتا ہے کیونکہ جب یہ سر اور پاؤں سے ساقط ہو گیا حالانکہ یہ اعضاء وضو میں سے ہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ ان اعضاء پر واجب نہ ہو جن کا وضو نہیں کیا جاتا۔

پھر بازوؤں میں اختلاف ہے کہ کیا اُن کا تیمم کیا جائے گا یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ مٹی کے ساتھ چہرے کا تیمم کیا جاتا ہے جیسا کہ وہ پانی سے دھویا جاتا ہے سر اور پاؤں کو دیکھا تو ان میں سے کسی کا تیمم نہیں ہوتا تو گویا جس عضو کے بعض حصے کا تیمم ساقط کیا گیا اُس پورے عضو کا تیمم بھی ساقط ہوا، اور جس عضو پر واجب کیا گیا وہاں وضو اور تیمم کا ایک ہی حکم رکھا گیا کیونکہ اسے وضو کا بدل قرار دیا گیا ہے پس جب ثابت ہوا کہ پانی کی موجودگی میں ہاتھوں کے جس بعض حصے کو دھویا جاتا ہے پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم بھی اسی حصے کا کیا جاتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ ہاتھوں کا تیمم (مسح) کہنیوں تک ہے قیاس اور غور و فکر کا یہی تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے

۶۳۹ - حدثنا یونس قال ثنا علی بن معبد عن عبید اللہ بن عمرو عن عبد الکریم الجزری عن نافع قال سألت ابن عمر عن التیمم فضرب بیدیہ إلی الأرض ومسح بھما یدیہ ووجھہ وضرب ضربۃ أخری فمسح بھما ذراعیہ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر ان سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اور دوسری ضرب مار کر اپنے بازوؤں کا مسح فرمایا۔

۶۴۰ - حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا محمد بن عبد اللہ الکناسی قال ثنا عبد العزیز بن أبی رواد عن نافع عن ابن عمر مثلہ۔

حضرت عبدالعزیز ابو رواد، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٤١ - حدثنا روح بن الفرج قال ثنا سعيد بن كثير بن عفير قال حدثني يحيى بن أيوب عن هشام بن عروة عن نافع عن ابن عمر مثله.

حضرت ہشام بن عروہ، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٤٢ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب أن مالكا حدثه عن نافع أن عبد الله بن عمر أقبل من الجرف حتى إذا كان بالمربد تيمم صعيدا طيبا فمسح بوجهه ويديه إلى المرفقين ثم صلى.

حضرت مالک، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مقام جرف سے واپس تشریف لائے مقام مربد پر پہنچے تو پاک مٹی سے تیمم فرمایا آپ نے اس کے ساتھ چہرے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

٦٤٣ - حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا عزرة بن ثابت عن أبي الزبير عن جابر قال أتاه رجل فقال أصابتني جنابة وإني تمعكت في التراب فقال أصرت حمارا وضرب بيديه إلى الأرض فمسح وجهه ثم ضرب بيديه إلى الأرض فمسح بيديه إلى المرفقين وقال هكذا التيمم.

وقد روي مثل ذلك أيضا عن الحسن.

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میں جنبی ہو گیا اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا انھوں نے فرمایا کیا تم گدھے بن گئے ہو اس کے بعد آپ نے زمین پر ہاتھ مار کر چہرے کا مسح کیا پھر ہاتھوں کو زمین پر مار کر کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کیا اور فرمایا تیمم اس طرح ہے۔ حضرت حسن سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

٦٤٤ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قتادة عن الحسن أنه قال ضربة للوجه والكفين وضربة للذراعين إلى المرفقين.

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ایک ضرب چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ہے اور دوسری ضرب کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہے۔

٦٤٥ - حدثنا محمد قال ثنا حجاج قال ثنا أبو الأشهب عن الحسن مثله ولم يقل إلى المرفقين.

حضرت ابوالاشہب، حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے "کہنیوں تک" کے الفاظ نہیں کہے۔

باب ٢٤ غسل يوم الجمعة

باب ۲۴: یوم جمعہ کا غسل

٦٤٦ - حدثنا محمد بن علي بن محرز قال ثنا يعقوب بن إبراهيم قال

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ لوگ اس بات کا تذکرہ

ثنا أبي عن ابن إسحاق عن الزهري عن طاوس قال قلت لابن عباس ذكروا أن النبي صلى الله عليه وسلم قال اغتسلوا يوم الجمعة واغسلوا رؤوسكم وإن لم تكونوا جنبا وأصيبوا من الطيب فقال ابن عباس أما الغسل فنعم وأما الطيب فلا أعلمه۔

کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ اگرچہ جنبی نہ ہو اور کچھ خوشبو لگاؤ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا غسل کے بارے میں تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے بارے میں مجھے علم نہیں۔

۶۴۷۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو اليمان قال أنا شعيب بن أبي حمزة عن الزهري قال قال طاوس قلت لابن عباس ثم ذكر مثله۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت طاؤس نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا، پھر (راوی نے) اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۴۸۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عاصم قال ثنا ابن جريج عن إبراهيم ابن ميسرة عن طاوس عن ابن عباس مثله۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۹۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا شعبة عن أبي إسحاق عن يحيى ابن وثاب قال سمعت رجلا سأل ابن عمر عن الغسل يوم الجمعة فقال أمرنا به رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت یحییٰ بن وثاب فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم جمعہ کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم فرمایا ہے۔

۶۵۰۔ حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا إسرائيل عن أبي إسحاق عن نافع وعن يحيى بن وثاب قالا سمعنا ابن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت نافع اور یحییٰ بن وثاب (دونوں) سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ہم نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے یہ بات فرمائی ہے۔

۶۵۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة عن الحكم أنه سمع نافعا يحدث عن ابن عمر عن النبي

حضرت شعبہ، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت نافع سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

۶۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت ابن جریج، زہری سے وہ سالم بن عبد اللہ کی حدیث سے وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

۶۵۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت ایوب، نافع سے وہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت سالم اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ اَبُوْ بِشْرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت ابن شہاب حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔

جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر، زوجۂ رسول حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جمعہ کے لیے جانے والے ہر بالغ پر اور ہر اس شخص پر جو مسجد کی طرف جاتا ہے غسل لازم ہے۔

٦٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ الرَّوَاحُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلَى مَنْ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْغُسْلُ۔

حضرت یحییٰ بن عبداللہ، یزید بن موہب، اور عبداللہ بن عباد بصری کہتے ہیں ہم سے حضرت مفضل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کا مثل ذکر کیا۔

٦٥٩ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ وَيَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبَّادٍ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن غسل کا حکم فرماتے تھے۔

٦٦٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انصاری صحابی فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا بشرطیکہ اس کے پاس ہو، ہر مسلمان پر لازم ہے

٦٦١ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ يَّتَطَيَّبَ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

٦٦٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْخَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ کُلِّ اُسْبُوْعٍ یَوْمًا وَهُوَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر مسلمان پر ہفتے میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

۶۶۳ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً حدیث روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۶۶۴ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ صَفْوَانَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن وہب فرماتے ہیں کہ صفوان نے ان سے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۶۵ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ یَّمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَهُمْ طِیْبٌ فَاِنَّ الْمَاءَ طِیْبٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر گھر میں خوشبو ہو تو لگائے اگر ان کے پاس خوشبو نہ ہو تو پانی بھی خوشبو ہے۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اِیْجَابِ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَیْسَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِوَاجِبٍ وَلٰکِنَّهٗ مِمَّا قَدْ اَمَرَ

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے انھوں نے اس ضمن میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن کچھ دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں

بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَانٍ قَدْ كَانَتْ.

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وجوہ کی بنیاد پر انھیں غسل کا حکم فرمایا جو پائی جاتی تھیں۔ اس سلسلے میں مروی ہے۔

فَمِنْهَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ

۶۶۶- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ طُهُوْرٌ وَّخَيْرٌ فَمَنِ اغْتَسَلَ فَحَسَنٌ وَّمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَا كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَقَدْ عَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ رِيَاحٌ حَتّٰى آذٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ مِثْلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ.

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں لیکن یہ پاک کرنے والا اور بہتر ہے پس جس نے غسل کیا تو اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر واجب نہیں اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ یہ کیسے شروع ہوا لوگ محنت مشقت کرتے تھے اونی لباس پہنتے اور اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھاتے تھے مسجد تنگ تھی اور چھت قریب تھی گویا وہ ایک قسم کا سائبان تھی ایک گرم دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو اونی لباس میں پسینہ آیا ہوا تھا بو پھیل گئی حتیٰ کہ انھیں ایک دوسرے سے اذیت پہنچی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو محسوس فرمائی تو ارشاد فرمایا لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو تیل اور خوشبو جو بھی پاؤ لگا لیا کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ خوشحالی لایا اور لوگوں نے غیر اونی لباس پہنا محنت و مشقت سے بھی کچھ فراغت ہو گئی اور مسجد بھی وسیع ہو گئی۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْأَمْرَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لَمْ يَكُنْ لِلْوُجُوْبِ عَلَيْهِمْ وَإِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ ثُمَّ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ فَذَهَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا جو حکم فرمایا وہ وجوب کے لیے نہ تھا وہ ایک علت کی بنا پر تھا پھر وہ علت دور ہو گئی تو غسل کا حکم بھی ختم ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان راویوں میں سے ایک ہیں جن کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ کُلِّ اُسْبُوْعٍ یَوْمًا وَهُوَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر مسلمان پر ہفتے میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ یُبَلِّغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ صَفْوَانَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن وہب فرماتے ہیں کہ صفوان نے ان سے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَغْتَسِلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ یَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ عِنْدَهُمْ طِیْبٌ فَاِنَّ الْمَاءَ طِیْبٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر گھر میں خوشبو ہو تو لگائے اگر ان کے پاس خوشبو نہ ہو تو پانی بھی خوشبو ہے۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اِیْجَابِ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَیْسَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِوَاجِبٍ وَلٰکِنَّهٗ مِمَّا قَدْ اَمَرَ

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے انہوں نے اس ضمن میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔
لیکن کچھ دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں

بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَانٍ قَدْ كَانَتْ.

فَمِنْهَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ.

۶۶۲- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ طَهُوْرٌ وَخَيْرٌ فَمَنِ اغْتَسَلَ فَحَسَنٌ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَا كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَقَدْ عَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ رِيَاحٌ حَتّٰى أَذٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ مِثْلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ.

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْأَمْرَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لَمْ يَكُنْ لِلْوُجُوْبِ عَلَيْهِمْ وَإِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ ثُمَّ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ فَذَهَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وجوہ کی بنیاد پر انھیں غسل کا حکم فرمایا جو پائی جاتی تھیں۔ اس سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں لیکن یہ پاک کرنے والا اور بہتر ہے پس جس نے غسل کیا تو اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر واجب نہیں اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ یہ کیسے شروع ہوا لوگ محنت مشقت کرتے تھے اونی لباس پہنتے اور اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھاتے تھے مسجد تنگ تھی اور چھت قریب تھی گویا وہ ایک قسم کا سائبان تھی ایک گرم دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو اونی لباس میں پسینہ آیا ہوا تھا بُو پھیل گئی حتی کہ انھیں ایک دوسرے سے اذیت پہنچی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بُو محسوس فرمائی تو ارشاد فرمایا لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو اور تیل اور خوشبو جو بھی پاؤ لگا لیا کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ خوشحالی لایا اور لوگوں نے غیر اونی لباس پہنا محنت ومشقت سے بھی کچھ فراغت ہوگئی اور مسجد بھی وسیع ہوگئی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا جو حکم فرمایا وہ وجوب کے لیے نہ تھا وہ ایک علت کی بنا پر تھا پھر وہ علت دور ہوگئی تو غسل کا حکم بھی ختم ہوگیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان راویوں میں سے ایک ہیں جن کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

رُوِیَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَاْمُرُ بِالْغُسْلِ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ ذٰلِکَ۔

۶۶۷۔ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ یَحْیَی قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَةَ عَنْ غُسْلِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَذَکَرَتْ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ کَانَ النَّاسُ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ فَیَرُوْحُوْنَ بِهَیْاٰتِهِمْ فَقَالَ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ تُخْبِرُ بِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا کَانَ نَدَبَهُمْ اِلَی الْغُسْلِ لِلْعِلَّةِ الَّتِیْ اَخْبَرَ بِهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِنَّهٗ لَمْ یَجْعَلْ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ حَتْمًا وَهِیَ اَحَدُ مَنْ رَوَیْنَا عَنْهَا فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ بِالْغُسْلِ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ ذٰلِکَ لَمْ یَقَعْ عِنْدَهٗ مَوْقِعَ الْفَرْضِ۔

۶۶۸۔ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بَیْنَمَا هُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلْاٰنَ حِیْنَ تَوَضَّاْتَ فَقَالَ مَا زِدْتُّ حِیْنَ سَمِعْتُ الْاَذَانَ عَلٰی اَنْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ذَکَرْتُهٗ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا سَمِعْتُ

سے مروی ہے کہ آپ غسل کا حکم فرماتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے غسل جمعہ کے بارے میں حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انھوں نے ذکر کیا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ کام کاج میں معروف ہوتے پھر اسی صورت میں واپس لوٹتے تو آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم غسل کر لیتے۔

تو یہ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس علت کی بنا پر غسل کی ترغیب دی جس کی خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دی ہے آپ نے اسے ان پر لازم نہیں کیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ان راویوں میں سے ایک ہیں جن سے ہم نے پہلی فصل میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن غسل کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے وہ بات مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے نزدیک یہ حکم فرض کے قائم مقام نہ تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن جمعۃ المبارک کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا وہ مسجد میں داخل ہوا تو آپ نے فرمایا اس وقت اور صرف وضو کر کے آئے ہو اس نے عرض کیا میں اذان سننے کے بعد وضو سے زائد کچھ نہیں کر سکا پھر ہی حاضر ہو گیا جب امیر المومنین (خانۂ اقدس میں) داخل ہوئے تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! میں نے سنا جو کچھ اس شخص نے کہا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا اس

مَا قَالَ قَالَ وَمَا قَالَ قُلْتُ قَالَ مَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّا أُمِرْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ الْغُسْلُ قُلْتُ أَنْتُمْ أَيُّهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ أَمِ النَّاسُ جَمِيْعًا قَالَ لَا أَدْرِيْ۔

۶۶۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ فَقَالَ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوْقِ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ الْوُضُوْءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ قَالَ مَالِكٌ وَالرَّجُلُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ۔

۶۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مَالِكٍ أَنَّهُ عُثْمَانُ۔

۶۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

۶۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

نے کہا جب میں نے اذان سنی تو صرف وضو کیا اور آ گیا آپ نے فرمایا اس کو معلوم ہے کہ ہمیں اس کے علاوہ کا حکم دیا گیا میں نے پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا "غسل"۔ میں نے کہا اے پہلے ہجرت کرنے والے حضرات! آپ تمام لوگوں کی بنیاد ہیں انھوں نے فرمایا مجھے کچھ معلوم نہیں۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جمعہ کے دن ایک صحابی مسجد میں داخل ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (اس وقت) خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون سی گھڑی ہے؟ اس نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں بازار سے لوٹا تو آذان کی آواز سنی اور صرف وضو کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے۔ مالک (راوی) فرماتے ہیں یہ صحابی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت جویریہ، حضرت مالک سے وہ زہری سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے مالک کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت معمر، زہری سے وہ سالم سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل

٦٧٢ - وحدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا حرب بن شداد قال حدثني يحيى قال حدثني ابو سلمة قال حدثني ابو هريرة قال بينما عمر يخطب الناس اذ دخل عثمان بن عفان فعرض له عمر وقال ما بال رجال يتأخرون بعد النداء ثم ذكر مثله.

ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تعریض کرتے ہوئے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اذان کے بعد تاخیر کرتے ہیں پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

٦٧٣ - وحدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا جويرية عن نافع عن ابن عمر ان رجلا من المهاجرين الاولين دخل المسجد وعمر يخطب فناداه عمر اية ساعة هذه؟ فقال ما كان الا الوضوء ثم اقبلت فقال عمر والوضوء ايضا وقد علمت انا كنا نؤمر بالغسل.

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابتدائی مہاجرین میں سے ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو آواز دیتے ہوئے فرمایا یہ کون سا وقت ہے؟ (آنے والے نے) جواب دیا صرف وضو کیا اور حاضر ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ ہمیں غسل کا حکم دیا گیا ہے۔

قال ابو جعفر ففي هذه الآثار غير معنى ينفي وجوب الغسل اما احدهما فان عثمان لم يغتسل واكتفى بالوضوء وقد قاله عمر وقد علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمرنا بالغسل ولم يأمره عمر ايضا بالرجوع لامر رسول الله صلى الله عليه وسلم اياه بالغسل. ففي ذلك دليل على ان الغسل الذي كان امر به لم يكن عندهما على الوجوب وانما كان لعلة ما قال ابن عباس وعائشة او لغير ذلك ولولا ذلك ما تركه عثمان ولما سكت عمر عن امره بالرجوع حتى يغتسل وذلك بحضرة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذين قد سمعوا ذلك

امام ابوجعفر طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (پہلی روایات کے خلاف) ان روایات میں ایک سے زائد باتیں ہیں جو وجوب غسل کی نفی کرتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غسل نہ کیا اور وضو پر اکتفا کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں غسل کا حکم دیتے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امر غسل کی بنا پر واپس لوٹنے کا حکم نہیں دیا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جس غسل کا حکم دیا گیا تھا وہ ان دونوں حضرات کے نزدیک واجب نہ تھا وہ اس سبب سے تھا جس کا ذکر حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے کیا یا کسی اور سبب سے تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غسل کرنا نہ چھوڑتے اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو واپس کرنے کے حکم سے خاموش رہتے یہاں تک کہ وہ غسل کر

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعَهُ عُمَرُ وَعَلِمُوا مَعْنَاهُ الَّذِي أَرَادَهُ فَلَمْ يُنْكِرُوا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَمْ يَأْمُرُوا بِخِلَافِهِ فَفِي هٰذَا إِجْمَاعٌ مِنْهُمْ عَلَى نَفْيِ وُجُوبِ الْغُسْلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ طَرِيقِ الْاِخْتِيَارِ وَإِصَابَةِ الْفَضْلِ۔

لیتے اور یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا صحابہ کرام وہ مفہوم سمجھ گئے جو ان کی مراد تھی لہٰذا انھوں نے نہ تو ان کی بات کا انکار کیا اور نہ اس کے خلاف حکم دیا۔

اس میں وجوب غسل کی نفی پر صحابہ کرام کا اجماع ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ غسل اختیار اور فضیلت حاصل کرنے کے طریقے پر تھا۔

۶۷۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ حَسَنٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو بھی ٹھیک ہے اور جس نے غسل کیا تو یہ اچھی بات ہے۔

۶۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ انھوں نے فرمایا "اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے"۔

۶۷۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صُبَيْحٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ربیع بن صبیح اور سفیان ثوری، یزید رقاشی سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۶۷۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْعَطَّارُ قَالَ أَنَا قَيْسُ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ حَمْزَةَ الْأَمْلُوكِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَقَدْ أَدَّى الْفَرْضَ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا ہے اس نے فرض ادا کر دیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

فَبَيَّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْفَرْضَ هُوَ الْوُضُوءُ وَأَنَّ الْغُسْلَ أَفْضَلُ لِمَا يُنَالُ بِهِ مِنَ الْفَضْلِ لَا عَلَى أَنَّهُ فَرْضٌ فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي وُجُوبِ ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ۔

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا کہ فرض صرف وضو ہے اور غسل افضل ہے کیونکہ اس کے ذریعے فضیلت حاصل ہوتی اس لیے نہیں کہ فرض ہے۔
اگر کوئی استدلال کرنے والا اس کے وجوب پر حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرے (مثلاً)

۶۷۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ سَعْدٍ فَذَكَرَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ابْنُهُ فَلَمْ أَغْتَسِلْ فَقَالَ سَعْدٌ مَا كُنْتُ أَرَى مُسْلِمًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا انھوں نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں ذکر کیا تو ان کے صاحبزادے نے کہا میں نے تو غسل نہیں کیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کسی مسلمان کو نہیں دیکھتا تھا کہ وہ جمعہ کے دن غسل چھوڑ دے۔

۶۸۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ اغْتَسِلْ إِذَا شِئْتَ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِي هُوَ الْغُسْلُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى۔

حضرت زاذان فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب چاہو غسل کرو، میں نے عرض کیا میں آپ سے اس غسل کے بارے میں پوچھتا ہوں جو غسل (باعث ثواب) ہے فرمایا جمعہ کے دن، نویں ذوالحجہ، عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن۔

۶۸۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ

يَقُوْلُ حَقٌّ لِلّٰهِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْتَسِلُ وَيَغْسِلُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَيَمَسُّ طِيْبًا اِنْ كَانَ لِاَهْلِهٖ۔

کا حق اور مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ہر ہفتے (ایک بار) غسل کرے اپنے جسم سے ہر چیز دھو ڈالے اور خوشبو لگائے اگر گھر میں ہو۔

۶۸۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُصْعَبَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَهٗ اغْتَسِلْ لِلْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهٗ فَقَدِ اغْتَسَلْتُ لِلْجَنَابَةِ۔

حضرت ثابت بن ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا جمعہ کے لیے غسل کرو انھوں نے جواباً کہا میں نے جنابت کا غسل کر لیا ہے۔

---

۶۸۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُحْدِثُ بَعْدَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَتَوَضَّاُ وَلَا يُعِيْدُ الْغُسْلَ۔

حضرت سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ فرماتے ہیں، ان کے والد جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد بے وضو ہو جاتے تو وضو کرتے اور غسل نہ لوٹاتے۔

قِيْلَ لَهٗ اَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلَى الْفَرْضِ لِاَنَّهٗ لَمَّا قَالَ لَهٗ زَاذَانُ اِنَّمَا اَسْاَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِيْ هُوَ الْغُسْلُ اَيِ الَّذِيْ فِيْ اِصَابَتِهِ الْفَضْلُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ فَقَرَنَ بَعْضَ ذٰلِكَ بِبَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرَ مَعَ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَيْسَ عَلَى الْفَرْضِ فَكَذٰلِكَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ مِنْ قَوْلِهٖ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ مُسْلِمًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَيْ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ الْكَبِيْرِ مَعَ خِفَّةِ مُؤْنَتِهٖ۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهٖ حَقٌّ لِلّٰهِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَغْتَسِلُ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ فَقَدْ قَرَنَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ

اس معترض کو جواب دیا جائے گا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی روایت میں فرضیت کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ جب زاذان نے ان سے کہا کہ میں اس غسل کے بارے میں پوچھتا ہوں جو غسل ہے یعنی جس سے فضیلت حاصل ہوتی ہے تو انھوں نے فرمایا جمعہ کے دن، عید الفطر کے دن، قربانی کے دن اور نویں ذوالحجہ کے دن، تو آپ نے ان دنوں کو ایک دوسرے سے ملایا تو جمعہ کے غسل کے ساتھ جن کا ذکر ہوا ہے جب وہ فرض نہیں تو جمعہ کے غسل کا بھی وہی حکم ہوگا۔ ——— اور وہ جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جمعہ کے دن کسی مسلمان کو غسل چھوڑتا ہوا نہ دیکھتا تھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تھوڑی مشقت کے ساتھ زیادہ فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

اور وہ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہفتے میں (ایک دن) غسل کرے تو آپ نے اسے خوشبو لگانے کے ساتھ

وَلْيَمَسَّ طِيْبًا إِنْ كَانَ لِأَهْلِهِ فَلَمْ يَكُنْ مَسِيْسُ الطِّيْبِ عَلَى الْفَرْضِ فَكَذٰلِكَ الْغُسْلُ وَهُوَ فَقَدْ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ لِعُثْمَانَ مَا ذَكَرْنَاهُ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالرُّجُوْعِ بِحَضْرَتِهِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهُ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ.

لایا اگر گھر میں خوشبو ہو، اور خوشبو لگانا فرض نہیں لہٰذا غسل کا بھی یہی حکم ہوگا حالانکہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ بات سنی تھی جو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمائی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو واپسی کا حکم نہیں دیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مخالفت نہیں کی تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک بھی غسل کا یہی حکم ہے (واجب نہیں)۔

وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي ذٰلِكَ فَهُوَ إِرَادَةٌ مِنْهُ لِلْقَصْدِ بِالْغُسْلِ إِلَى الْجُمُعَةِ لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزَى خِلَافَ ذٰلِكَ وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور وہ جو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کا ہم نے اس سلسلے میں ذکر کیا تو ان کی مراد یہ تھی کہ جمعہ کے دن قصداً غسل کیا جائے تاکہ اس کی فضیلت حاصل ہو اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے ہم نے اس کے خلاف ذکر کیا ہے جو کچھ ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۵ الْاِسْتِجْمَارِ

باب ۲۵: ڈھیلے کا استعمال

۶۸۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (استنجاء کے لیے) ڈھیلا استعمال کرے اسے طاق ڈھیلے استعمال کرنے چاہییں۔

۶۸۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ-

حضرت ابو ادریس خولانی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا

حضرت عائذ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم

الزُّهْرِيُّ عَنْ عَائِذِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس کی مثل فرمایا۔

۶۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوادریس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَتَى أَحَدُنَا الْغَائِطَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

حضرت ابوصالح سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھروں (سے استنجاء) کا حکم فرماتے۔

۶۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَنْطِفُ بِهَا فَإِنَّهَا سَتَكْفِيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے نکلے تو تین پتھر لے جائے۔ جن کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرے، بے شک یہ اسے کفایت کرتے ہیں۔

۶۹۰- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَنْصُوْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ڈھیلا (یا پتھر) استعمال کرے تو طاق استعمال کرے۔

Marfat.com

مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

۶۹۱ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ ثَنَا الْقَعْقَاعُ ابْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ يَعْنِيْ فِي الْاِسْتِجْمَارِ۔

حضرت ابو صالح، سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین پتھروں کا حکم فرماتے تھے اس سے مراد استنجار کے لیے استعمال کرنا ہے۔

۶۹۲ - **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِجْمَارِ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجار کے لیے پتھر استعمال کرنے کے سلسلے میں فرمایا تین پتھر ہوں ان میں گوبر نہ ہو

۶۹۳ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جُنْدَلُ ابْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَكْتَفِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں تین پتھروں سے کم پر اکتفار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِسْتِجْمَارَ لَا يُجْزِئُ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَ**خَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا اسْتَجْمَرَ بِهٖ مِنْهَا فَاَنْقٰى بِهِ الَّذِيْ ثَلٰثَةً

بیان مسئلہ

ایک قوم کا موقف ہے کہ تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجار کافی نہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے جن کا ہم نے ذکر کیا، استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جتنے پتھروں سے بھی استنجار کیا جائے ان سے

كَانَتْ أَوْ أَكْثَرَ مِنْهَا أَوْ قَلَّ وِتْرًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ وِتْرٍ كَانَ ذٰلِكَ طُهْرُهٗ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا بِالْوِتْرِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ مِنْهُ لِلْوِتْرِ لَا عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ غَيْرَ وِتْرٍ لَا يُطَهِّرُ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ التَّوْقِيْتَ الَّذِيْ لَا يُطَهِّرُ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ۔

نجاست دُور کی جائے تین ہوں یا زیادہ یا کم، طاق ہوں یا نہ ان سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طاق ڈھیلوں کا حکم دینا استحباب کے لیے ہو یہ نہیں کہ طاق نہ ہوں تو طہارت حاصل نہیں ہو گی۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کا تعداد مقرر کرنا اس صورت میں ہو جب کم کے ساتھ طہارت حاصل نہ ہوتی ہو۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

اس سلسلے میں جب ہم نے دیکھا کہ آیا ہم اس پر دلالت کرنے والی کوئی روایت پاتے ہیں تو دیکھا۔

۶۹۴ - فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُصَيْنٍ الْحِبْرَانِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَنْ لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا كَثِيْبًا يَجْمَعُهٗ فَلْيَسْتَتِرْ بِهٖ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَلَاعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ آدَمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق بار لگائے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو کوئی حرج نہیں جو شخص استنجاء کے لیے پتھر استعمال کرے تو طاق استعمال کرے جس نے ایسا کیا تو نہایت اچھا ہے اور جو خلال کرے اسے چاہیے کہ نکلنے والے (ریزوں کو) پھینک دے اور جو زبان سے نکالے وہ نگل لے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، جو شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ پردہ کرے اگر ریت کے علاوہ کچھ نہ پائے تو اسے جمع کر کے آڑ بنا لے کیونکہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے۔

۶۹۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حُصَيْنُ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخَيْرُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ۔

حضرت ابوسعید الخیر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں انہوں نے یہ اضافہ کیا کہ جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق استعمال کرے جس نے اس طرح کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

فدل ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما امر بالوتر في الآثار الاول استحبابا منه للوتر لا ان ذلك من طريق الفرض الذي لا يجزئ الا هو.

یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایات میں جو طاق بار کا حکم فرمایا وہ طاق بار کے اچھا ہونے کے سبب سے ہے فرض کے طور پر نہیں کہ اس کے سوا کفایت نہ کرے۔

وقد روي عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم ما قد بين ذلك ايضا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جس میں اس بات کا بیان ہے۔

٦٩٦- **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى بن سعيد عن زهير قال اخبرني ابو اسحق عن عبد الرحمن ابن الاسود عن ابيه عن عبد الله بن مسعود قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم فاتى الغائط فقال ائتني بثلاثة احجار فالتمست فلم اجد الا حجرين وروثة فالقى الروثة واخذ الحجرين وقال انها ركس.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے فرمایا مجھے تین پتھر لاکر دو۔ مجھے تلاش کے بعد صرف دو پتھر اور لید ملی، آپ نے لید پھینک دی دونوں پتھر لیے اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

٦٩٧- **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا زهير بن عباد قال ثنا يزيد بن عطاء عن ابي اسحق عن علقمة والاسود قالا قال ابن مسعود فذكر نحوه.

حضرت علقمہ اور اسود فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

ففي هذا الحديث ما يدل ان النبي صلى الله عليه وسلم قعد للغائط في مكان ليس فيه احجار لقوله لعبد الله ناولني ثلاثة احجار ولو كان بحضرته من ذلك شيء لما احتاج الى ان يناوله من غير ذلك المكان فلما اتاه عبد الله بحجرين وروثة فالقى الروثة واخذ الحجرين دل ذلك على استعماله الحجرين وعلى انه قد راى ان الاستجمار بهما

اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے ایسے مقام پر بیٹھے جہاں پتھر نہ تھے کیونکہ آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھے تین پتھر لادو اگر وہاں کوئی ایسی چیز ہوتی تو آپ دوسری جگہ سے حاصل کرنے کی ضرورت محسوس نہ فرماتے جب حضرت عبداللہ ابن مسعود دو پتھر اور لید لے کر آئے تو آپ نے لید پھینک دی اور دو پتھر لے لیے یہ آپ کے دو پتھر استعمال کرنے کی دلیل ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس جگہ جہاں تین پتھر کفایت کرتے ہیں

يُجْزِئُ مِمَّا يُجْزِئُ مِنْهُ الْإِسْتِجْمَارُ بِالثَّلٰثِ
لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ لَا يُجْزِئُ الْإِسْتِجْمَارُ بِمَا دُوْنَ
الثَّلٰثِ لَمَا اكْتَفٰى بِالْحَجَرَيْنِ وَلَا اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ
اَنْ يَبْغِيَهُ ثَالِثًا فَفِيْ تَرْكِهٖ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ
عَلٰى اِكْتِفَائِهٖ بِالْحَجَرَيْنِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا
الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ.
وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا
الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ اِذَا غُسِلَا بِالْمَاءِ مَرَّةً
فَذَهَبَ بِذٰلِكَ اَثَرُهُمَا وَرِيْحُهُمَا حَتّٰى
لَمْ يَبْقَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ اِنَّ مَكَانَهُمَا قَدْ
طَهُرَ وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا
اُحْتِيْجَ اِلَى غَسْلِهٖ ثَانِيَةً فَاِنْ غُسِلَ ثَانِيَةً
فَذَهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا طَهُرَ بِذٰلِكَ
كَمَا يَطْهُرُ بِالْوَاحِدَةِ وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ
لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا بِغَسْلِ مَرَّتَيْنِ اُحْتِيْجَ
اِلٰى اَنْ يُغْسَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَذْهَبَ لَوْنُهُمَا
وَرِيْحُهُمَا فَكَانَ مَا يُرَادُ فِيْ غَسْلِهِمَا هُوَ
ذَهَابُهُمَا بِمَا اَذْهَبَهُمَا مِنَ الْغَسْلِ وَلَمْ
يُرَدْ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارًا مِنَ الْغَسْلِ مَعْلُوْمًا
لَا يُجْزِئُ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهُ فَالنَّظَرُ عَلٰى
ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْإِسْتِجْمَارُ بِالْحِجَارَةِ
لَا يُرَادُ مِنَ الْحِجَارَةِ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارٌ
مَعْلُوْمٌ لَا يُجْزِئُ الْإِسْتِجْمَارُ بِمَا قَلَّ مِنْهُ
وَلٰكِنْ يُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَذْهَبَ بِالنَّجَاسَةِ
مِمَّا قَلَّ اَوْ كَثُرَ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ
ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

دو پتھروں کو کافی سمجھتے تھے کیونکہ اگر تین پتھروں سے کم کافی نہ ہوتے تو آپ دو پتھروں پر اکتفاء نہ کرتے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو تیسرا پتھر تلاش کرنے کا حکم فرماتے۔
اس کے چھوڑنے میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ دو پتھر کافی ہیں مفہوم روایات کی تصحیح کے طور پر اس بات کا یہ بیان ہے جبکہ غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر بیان یہ ہے کہ جب پاخانہ اور پیشاب پانی کے ساتھ ایک بار دھو دیے جائیں اور اس سے ان کا اثر اور بُو زائل ہو جائے یہاں تک کہ ان دونوں میں کچھ بھی باقی نہ رہے تو وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر اس (ایک بار دھونے) کے ساتھ ان کا رنگ اور بُو زائل نہ ہوں تو دوبارہ دھونے کی ضرورت ہوگی۔ اگر دوبارہ دھونے سے ان کا رنگ اور بُو دُور ہو جائیں تو اس صورت میں بھی پاک ہو جائے گا جس طرح ایک بار دھونے سے پاک ہو گیا تھا۔ اگر دوبارہ دھونے سے بھی رنگ اور بُو زائل نہ ہوں تو مزید دھونے کی حاجت ہوگی حتیٰ کہ ان (نجاستوں) کا رنگ اور بُو ختم ہو جائے گویا ان کے دھونے سے جو چیز مقصود ہے وہ ان نجاستوں کا دور ہونا ہے جتنی بار دھونے سے بھی زائل ہوں دھونے کی کوئی معلوم مقدار مراد نہیں کہ اس سے کم کفایت نہ کرے۔
پس قیاس کا تقاضا ہے کہ پتھروں سے استنجاء کی صورت میں بھی پتھروں کی معلوم مقدار مراد نہیں کہ ان سے کم کے ساتھ استنجاء نہ ہو سکے بلکہ اس قدر پتھر کافی ہیں جن سے نجاست دُور ہو جائے کم ہوں یا زیادہ قیاس یہی چاہتا ہے اور یہی امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ بِالْعِظَامِ

باب ۲۶: ہڈیوں سے استنجاء کرنا

۶۹۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ بْنِ سَنَّةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيْبَ اَحَدٌ بِعَظْمٍ اَوْ بِرَوْثَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی یا لید سے پاکیزگی حاصل کرے۔

۶۹۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جُنْدُلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ اَوْ رَجِيْعٍ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ہڈی یا گوبر کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۷۰۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِي اِسْحٰقَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيْبَ اَحَدٌ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ جِلْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ایک صحابی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی، لید یا چمڑے سے پاکیزگی حاصل کرے۔

۷۰۱- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور رمّہ کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ رمّہ ہڈی کو کہتے ہیں۔

وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُسْتَنْجٰى بِرَوْثٍ اَوْ رِمَّةٍ وَ الرِّمَّةُ الْعِظَامُ

۷۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِىَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا رُوَيْفِعُ بْنَ ثَابِتٍ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِىْءٌ۔

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے رویفع بن ثابت! شاید تمہاری زندگی طویل ہو جائے تو لوگوں کو بتانا کہ جو شخص جانور کے گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرے گا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهُ لَا يُسْتَنْجٰى بِالْعِظَامِ وَجَعَلُوا الْمُسْتَنْجِىَ بِهَا فِىْ حُكْمِ مَنْ لَّمْ يَسْتَنْجِ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَمْ يَنْهَ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعَظْمِ لِاَنَّ الْاِسْتِنْجَاءَ بِهٖ لَيْسَ كَالْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهٖ وَلٰكِنَّهُ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ جُعِلَ زَادًا لِلْجِنِّ فَاُمِرَ بَنُوْا اٰدَمَ اَنْ لَّا يَقْذِرُوْهُ عَلَيْهِمْ۔

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا مسلک یہ ہے کہ ہڈیوں سے استنجاء نہ کیا جائے انھوں نے ان (ہڈیوں) کے ساتھ استنجاء کرنے والے کو استنجاء نہ کرنے والے کے حکم میں رکھا ہے اور اس سلسلے میں انھوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں انکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے اسلیے نہیں روکا گیا کہ اس سے استنجاء پتھر وغیرہ کیساتھ استنجاء کیطرح نہیں بلکہ اس لیے روکا گیا ہے کہ اسے جنوں کی خوراک بنایا گیا ہے تو انسانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اسے ناپاک نہ کریں۔ اس بات کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

۷۰۳ - وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِىٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاؤُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ فَاِنَّهُمَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی اور لید کے ساتھ استنجاء نہ کرو وہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہے۔

أزواد إخوانكم الجن۔

۴۰۴۔ **حدثنا** علي بن معبد قال ثنا عبد الوهاب ابن عطاء عن داود بن أبي هند عن الشعبي عن علقمة عن ابن مسعود أنه قال سألت الجن رسول الله صلى الله عليه وسلم في آخر ليلة لقيهم في بعض شعاب مكة الزاد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عظم يقع في أيديكم قد ذكر اسم الله عليه أوفر ما يكون لحما والبعر يكون علفا لدوابكم فقال إن بني آدم ينجسونه علينا فعند ذلك قال لا تستنجوا بروث دابة ولا بعظم إنه زاد إخوانكم من الجن۔

۴۰۵۔ **حدثنا** ربيع الجيزي قال ثنا أحمد بن محمد الأزرقي قال ثنا عمرو بن يحيى بن سعيد عن جده عن أبي هريرة قال اتبعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وخرج في حاجة له وكان لا يلتفت فدنوت منه فاستأنست و وتنحنحت فقال من هذا فقلت أبو هريرة فقال يا أبا هريرة ابغني أحجارا أستطيب بهن ولا تأتني بعظم ولا بروث قال فأتيته بأحجار أحملها في ملاءة فوضعتها إلى جنبه ثم أعرضت عنه فلما قضى حاجته اتبعته فسألته عن الأحجار والعظم والروثة فقال إنه جاءني وفد نصيبين من الجن ونعم الجن هم فسألوني الزاد فدعوت الله لهم أن لا يمروا بعظم ولا بروثة

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جنوں نے جب آخری رات مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو آپ سے اپنی خوراک کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا جو ہڈی تمہارے ہاتھ آئے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اور وہ گوشت سے بھری ہوئی ہو، اور مینگنیاں تمہارے جانوروں کی خوراک ہیں انھوں نے کہا انسان اسے ناپاک کر دیتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انسانوں سے) فرمایا جانور کی لید اور ہڈی کے ساتھ استنجاء نہ کرو وہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا آپ ایک کام کے لیے تشریف لے گئے تھے آپ اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہوتے تھے میں آپ کے قریب ہوا تو آپ کو مانوس کرنے کے لیے کھانسا آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابوہریرہ ہوں۔ آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! مجھے کچھ پتھر دو تاکہ میں ان کے ساتھ طہارت حاصل کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ فرماتے ہیں میں آپ کی خدمت میں کچھ پتھر لایا جنھیں میں چادر میں رکھ کر لایا میں نے وہ آپ کے پہلو میں رکھ دیئے پھر میں الگ ہوگیا۔ جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پیچھے ہوگیا اور میں نے پتھروں، ہڈی اور لید کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا اور وہ کیا ہی اچھے جن تھے۔ انھوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے بارے

إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهِ طَعَامًا۔

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ لِمَكَانِ الْجِنِّ لَا لِأَنَّهَا لَا تُطَهِّرُ كَمَا الْحَجَرُ وَجَمِيعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنَ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ إِنَّهُ يُطَهِّرُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

میں سوال کیا تو میں نے بارگاہ خداوندی میں ان کے لیے دعا کی کہ وہ جس ہڈی یا لید سے گزریں اس پر خوراک پائیں۔

حضرت عمرو بن یحیی نے بھی اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کی وجہ سے ہڈیوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ اس لیے نہیں کہ وہ پاک نہیں کرتیں جیسے پتھر پاک کرتے ہیں۔ اور یہ تمام بحث جس کی طرف ہم گئے ہیں کہ ہڈیوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۷ الْجُنُبِ يُرِيدُ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ أَوِ الْجِمَاعَ

باب ۲۷: جنبی کے احکام
جنبی سونے کھانے پینے اور جماع کا ارادہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیے

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح وَثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ الْمَاءَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں آرام فرما ہو جاتے اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگاتے۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْمَسْجِدِ صَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ مَالَ إِلَى فِرَاشِهِ وَإِلَى أَهْلِهِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْأَتِهِ وَلَا يَمَسُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے واپس تشریف لاتے تو جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا نماز پڑھتے پھر اپنے بستر اور اہل خانہ کی طرف متوجہ ہو جاتے اگر ضرورت محسوس کرتے تو اپنی حاجت پوری کرتے پھر اسی حالت میں آرام فرما ہو جاتے اور پانی استعمال نہ کرتے۔

الْمَاءَ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً حَتّٰى يَقُوْمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَغْتَسِلُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت لاحق ہوتی پھر آپ پانی استعمال کیے بغیر آرام فرماتے یہاں تک کہ اس کے بعد اٹھ کر غسل فرماتے۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ

حضرت حجاج بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے ابوبکر بن عیاش نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت اسماعیل ابن ابی خالد، ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبید اللہ بن عمرو، اعمش سے اور وہ ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ يُوْسُفَ فَقَالُوْا لَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّنَامَ الْجُنُبُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّتَوَضَّاَ لِاَنَّ التَّوَضِّيَ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ حَالِ الْجَنَابَةِ اِلٰى حَالِ الطَّهَارَةِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ وَقَالُوْا

بیان مسئلہ

ایک قوم نے جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں یہی راہ اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جنبی وضو کیے بغیر سو جائے کیونکہ وضو کرنا اسے جنابت کی حالت سے حالت طہارت کی طرف نہیں نکال سکتا۔ اور دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مناسب ہے سونے سے پہلے نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔ اور انھوں نے کہا کہ یہ حدیث غلط ہے کیونکہ یہ

هٰذَا الْحَدِيْثُ غَلَطٌ لِاَنَّهٗ حَدِيْثٌ مُّخْتَصَرٌ اِخْتَصَرَهٗ اَبُوْ اِسْحٰقَ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فَاَخْطَاَ فِیْ اِخْتِصَارِهٖ اِيَّاهُ۔

ایک مختصر حدیث ہے جسے ابو اسحٰق نے طویل حدیث سے مختصر کیا اور اس کے اختصار میں اُن سے خطا واقع ہوئی۔

۷۱۳۔ وَذٰلِكَ اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَكَانَ لِیْ اَخًا وَّصَدِيْقًا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِیْ مَا حَدَّثَتْكَ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِیْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ مَاءً فَاِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ وَثَبَ وَمَا قَالَتْ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَمَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِيْدُ وَاِنْ كَانَ جُنُبًا تَوَضَّاَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلٰوةِ۔

ابو اسحٰق کہتے ہیں "میں اسود بن یزید کے پاس آیا اور وہ میرے بھائی اور دوست تھے۔ میں نے کہا اے ابو عمرو! مجھ سے وہ حدیث بیان کیجیے جو ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سے بیان فرمائی۔ انھوں نے بتایا کہ ام المؤمنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصے میں آرام فرماتے اور اس کے آخری حصے کو (عبادت کے ساتھ) زندہ رکھتے۔ پھر اگر کوئی حاجت ہوتی تو اُسے پورا فرماتے (اس سے جماع مراد ہے) پھر پانی استعمال کیے بغیر آرام فرماتے جب پہلی اذان ہوتی تو تیزی سے کود جاتے اور ام المؤمنین نے "اٹھ کھڑے ہوتے" کے الفاظ نہیں فرمائے۔ پھر اپنے اوپر پانی بہاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ نہیں فرمایا کہ "غسل کرتے اور میں جانتا ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اور اگر جنبی ہوتے تو وضو کرتے جیسا کہ آدمی نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔

فَهٰذَا الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَدْ اَبَانَ فِیْ حَدِيْثِهٖ لَمَّا ذَكَرْنَاهُ بِطُوْلِهٖ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَاَمَّا قَوْلُهَا فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ قَضَاهَا ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ مَاءً فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِیْ يَغْتَسِلُ بِهٖ لَا عَلَى الْوُضُوْءِ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ غَيْرُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

اور یہ اسود بن یزید ہیں جنھوں نے اپنی اس روایت میں جسے ہم نے مکمل ذکر کیا واضح کیا کہ جب آپ حالت جنابت میں ہوتے اور آرام کرنے کا ارادہ فرماتے تو نماز کی طرح کا وضو کرتے، رہا ام المؤمنین کا یہ قول کہ اگر آپ کو جماع کی حاجت ہوتی تو اسے پورا فرماتے پھر پانی کو ہاتھ لگائے بغیر آرام فرماتے" اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس پانی کا اندازہ مراد ہو جس سے آپ غسل کرتے وضو پر محمول نہیں ہوگا۔ ابو اسحٰق کے علاوہ دوسرے راویوں نے بھی بواسطہ اسود حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے تھے۔

۷۱۴۔ وَذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ

حضرت ابراہیم، اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ اَوْ يَاْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ يَتَوَضَّأُ۔

عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے یا کھانے کا ارادہ فرماتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو وضو فرماتے۔

ثُمَّ رُوِيَ عَنِ الْاَسْوَدِ مِنْ رَّأْيِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت اسود کی رائے سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ الْاَسْوَدُ اِذَا اَجْنَبَ الرَّجُلُ فَاَرَادَ اَنْ يَّنَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے حضرت اسود نے فرمایا جب کوئی شخص جنبی ہو پھر وہ سونے کا ارادہ کرے تو اُسے وضو کرنا چاہیے۔

فَاسْتَحَالَ عِنْدَنَا اَنْ تَكُوْنَ عَائِشَةُ قَدْ حَدَّثَتْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّهٗ كَانَ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً ثُمَّ يَاْمُرُهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْوُضُوْءِ وَلٰكِنَّ الْحَدِيْثَ فِيْ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

پس ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اُن سے بیان فرمایا کہ آپ آرام فرما ہوتے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے۔ پھر وہ (حضرت اسود) لوگوں کو وضو کا حکم فرماتے تھے لیکن اس سلسلے میں حدیث وہی ہے جسے حضرت ابراہیم نے روایت کیا۔ اسود کے علاوہ لوگوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے موافق روایت کی ہے۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آرام فرمانا چاہتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرتے۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت اوزاعی نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو مَوْلٰى عَائِشَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (آزاد کردہ) غلام ابو عمرو نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُس حدیث کی مثل روایت کیا جو امام زہری نے حضرت ابو سلمہ سے روایت کی ہے۔

فَهٰذَا غَيْرُ الْاَسْوَدِ قَدْ رَوٰى عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ قَوْلِهَا مِثْلُ ذٰلِكَ۔

پس یہ اسود کے علاوہ لوگ ہیں جنھوں نے بواسطہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کے موافق روایت کیا جو ابراہیم نے اسود سے اور انھوں نے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُن کا اپنا قول بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا وَهْبٌ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا اَصَابَ اَحَدُكُمْ

حضرت ہشام ابن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنی عورت کے پاس جائے۔ پھر سونا چاہے تو اس وقت تک نہ سوئے

الْمَرْأَةَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلَا يَنَامُ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

جب تک نماز کے وضو جیسا وضو نہ کر لے۔

۷۲۳۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ نَفْسَهُ تُصَابُ فِيْ نَوْمِهِ۔
فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ هٰذَا ثُمَّ تُفْتِيْ بِهٰذَا **فَثَبَتَ** بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَثَبَتَ مَا رَوٰى إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْأَسْوَدِ۔

محمد بن سعید فرماتے ہیں۔ مجھے ہشام نے بتایا کہ میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل کے ساتھ مجھے خبر دی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ نہیں جانتا شاید نیند کی حالت میں ہی اس کی روح پرواز کر جائے۔ پس یہ بات محال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس کے خلاف بات ہو پھر وہ اس کے ساتھ فتویٰ دیں۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ابو اسحٰق کی اسود سے روایت کا غلط ہونا اور ابراہیم کی اسود سے روایت کا صحیح ہونا ثابت ہو گیا۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ مَا أَرَادَ أَبُوْ إِسْحٰقَ فِيْ قَوْلِهِ وَلَا يَمَسُّ مَاءً يَعْنِي الْغُسْلَ فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا۔

یہ بھی احتمال ہے کہ ابو اسحٰق کے ان الفاظ کہ آپ نے پانی کو ہاتھ نہ لگایا سے مراد غسل ہو۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ان سے اس سلسلے میں کچھ روایت کیا ہے۔

۷۲۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُوْدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ وَيَنَامُ وَلَا يَغْتَسِلُ۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور موسیٰ بن عقبہ، ابو اسحٰق ہمدانی سے وہ اسود بن یزید سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر دوبارہ جماع کرتے وضو نہ فرماتے اور سو جاتے اور غسل بھی نہ کرتے۔

فَكَانَ مَا ذُكِرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ إِذَا جَامَعَ قَبْلَ نَوْمِهِ هُوَ الْغُسْلُ وَذٰلِكَ لَا يَنْفِي الْوُضُوْءَ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

اس میں سونے سے پہلے جس کام کے نہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہ غسل ہے اور وہ وضو کی نفی نہیں کرتا۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۵۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ الْفَرَائِضِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے فرمایا! ہاں لیکن وضو کر لے۔

۷۲۶۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے "نماز کے وضو جیسا"۔

۷۲۷۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجُحْدَرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عون، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں یہ اضافہ ہے کہ "اپنی شرمگاہ کو دھو لو"۔

۷۲۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثُمَّ اجْمَعُوا جَمِيْعًا فَقَالُوْا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، حضرت عبداللہ ابن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت مالک نے حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

وَرُوِيَ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ وَ

حضرت عمار بن یاسر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما

أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ.

سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَأْكُلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو اجازت دی ہے کہ جب وہ سونے، پینے یا کھانے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرلے۔

۷۳۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ نَحْوَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ أَهْلِي وَأُرِيدُ النَّوْمَ قَالَ تَوَضَّأْ وَارْقُدْ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں پھر سونا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا وضو کرکے سو جایا کرو۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ بِمَا ذَكَرْنَا وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ نَفَرٌ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْهُمْ عَائِشَةُ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ عَنْهَا مِنْ رَأْيِهَا فِيمَا تَقَدَّمَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنبی کے بارے میں کہ جب وہ سونا چاہے تو وہ عمل کرے جس کا ہم نے ذکر کیا (وضو) تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے بھی یہی فرمایا، ان میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں اور اس سے پہلے ہم ان کی رائے ذکر کرچکے ہیں۔ —— حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات مروی ہے۔

۷۳۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْجُنُبُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ فَقَدْ بَاتَ طَاهِرًا.

حضرت قبیصہ بن ذویب، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جب جنبی سونے سے پہلے وضو کرلے تو اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری۔

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ

تو یہ ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو بتلاتے

إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ ثُمَّ نَامَ كَانَ كَمَنْ قَدِ اغْتَسَلَ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ فِي ثَوَابِ الَّذِي يُكْتَبُ لِمَنْ بَاتَ طَاهِرًا وَقَدْ ذَكَرْنَا حَدِيثَ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ فَذَهَبَ إِلَى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لِلْجُنُبِ أَنْ يَطْعَمَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَطْعَمَ وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ۔

وَكَانَ لَهُمْ مِنَ الْحُجَّةِ فِي ذٰلِكَ أَنَّ فَهْدًا۔

ہیں کہ جب سونے سے پہلے وضو کر کے سو جائے نزدہ اس اعتبار سے جو طہارت کی حالت میں رات گزارنے والے کے لیے لکھا جاتا ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے سونے سے پہلے غسل کیا۔ ـــــ ہم نے حکم بن ابراہیم کی روایت ذکر کی ہے جو انھوں نے بواسطہ اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالتِ جنابت میں ہوتے اور کھانا تناول فرمانا چاہتے تو وضو کر لیتے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔ تو ایک قوم کا یہی نظریہ ہے کہ جنبی کے لیے کھانا مناسب نہیں جب تک وضو نہ کر لے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کھانے کوئی میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وضو نہ کیا ہو اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا قَالَ أَخْبَرَنِي سُحَيْمٌ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ كَفَّيْهِ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ جنابت میں کھانا تناول کرنا چاہتے تو ہاتھ دھو لیتے۔

فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْهَا خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا مِمَّا رَوَيْنَا عَنْهَا أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ فَلَمَّا تَضَادَّ ذٰلِكَ عَنْهَا احْتَمَلَ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ وُضُوءُهُ حِينَ كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي الْوَقْتِ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ إِنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَاءَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فَكَانَ يَتَوَضَّأُ لِيَتَكَلَّمَ فَيُسَمِّي وَيَأْكُلُ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ لِلتَّنْظِيفِ وَتَرَكَ الْوُضُوءَ وَكَذٰلِكَ وُضُوءُهُ صَلَّى

جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حالانکہ آپ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے کہ آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے۔ جب آپ سے مروی روایات میں تضاد ہو گیا تو ہمارے نزدیک یہ احتمال ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ کا یہ وضو اس وقت ہو جس کا ہم نے اس کے علاوہ باب میں ذکر کیا کہ جب آپ پانی دیکھتے تو گفتگو نہ کرتے بلکہ آپ گفتگو کرنے کے لیے وضو کرتے پھر بسم اللہ پڑھتے اور کھانا تناول فرماتے پھر یہ منسوخ ہو گیا تو آپ پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے ہاتھوں کو دھوتے اور وضو چھوڑ دیا اسی طرح سونے کے وقت آپ کے وضو میں یہ احتمال ہے کہ آپ سونے کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّوْمِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يَفْعَلُهُ أَيْضًا لِيَنَامَ عَلٰى ذِكْرٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَأُبِيحَ لِلْجُنُبِ ذِكْرُ اللّٰهِ فَارْتَفَعَ الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ تَوَضَّأَ۔

لیے وضو کرتے ہوں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور جنبی کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہو گیا لہٰذا وہ علت باقی نہ رہی جس کے لیے آپ نے وضو فرمایا۔

وَقَدْ رَوَيْنَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أُرِيدُ الصَّلٰوةَ فَأَتَوَضَّأُ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ لَا يَتَوَضَّأُ إِلَّا لِلصَّلٰوةِ فَفِي ذٰلِكَ أَيْضًا نَفْيُ الْوُضُوْءِ عَنِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ

ہم نے دوسری جگہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو عرض کیا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا جب میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو وضو کرتا ہوں۔ تو حضور علیہ السلام نے بتایا کہ آپ (فرض) وضو صرف نماز کے لیے کرتے ہیں اس سے بھی جنبی پر سونے یا کھانے پینے کا ارادہ کرتے وقت وضو (کے لازم ہونے) کی نفی ہو گئی۔

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَوٰى مَا ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَوَابِهِ لِعُمَرَ ثُمَّ جَاءَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کے منسوخ ہونے پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے ایک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں ارشاد فرمایا (حدیث ۷۲۵) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یوں ہے۔

۷۳۵۔ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ وَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ غَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَلَمْ يَغْسِلْ قَدَمَيْهِ فَهٰذَا وُضُوْءٌ غَيْرُ تَامٍّ وَقَدْ عُلِمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِي ذٰلِكَ بِوُضُوْءٍ تَامٍّ فَلَا يَكُونُ هٰذَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ لِذٰلِكَ عِنْدَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُرِيدُ الْمُعَاوَدَةَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جب کوئی شخص جنبی ہو جائے پھر وہ کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اپنے ہاتھوں کو دھوئے، کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے، چہرے اور ہاتھوں نیز شرمگاہ کو دھوئے اور پاؤں نہ دھوئے۔

پس یہ نامکمل وضو ہے حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں مکمل وضو کا حکم دیا ہے۔ پس یہ بات اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ان کے نزدیک اس (وضو) کا منسوخ ہونا ثابت ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں بھی مروی ہے کہ جو اپنی بیوی سے ایک بار جماع کرنے کے بعد دوبارہ کرنا چاہتا ہے۔

۷۳۶ - مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کرے۔

---

۷۳۷ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت شعبہ نے حضرت عاصم سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَ بِهٰذَا فِي حَالٍ مَا كَانَ الْجُنُبُ لَا يَسْتَطِيعُ ذِكْرَ اللهِ حَتَّى يَتَوَضَّأَ فَأَمَرَ بِالْوُضُوءِ لِيُسَمِّيَ عِنْدَ جِمَاعِهِ كَمَا أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِذِكْرِ اللهِ وَهُمْ جُنُبٌ فَارْتَفَعَ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُودُ وَلَا يَتَوَضَّأُ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا عِنْدَنَا نَاسِخٌ لِذٰلِكَ.

ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم اس وقت دیا ہو جب جنبی وضو کیے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرسکتا تھا تو آپ نے وضو کا حکم فرمایا تاکہ وہ (دوبارہ) جماع کے وقت بسم اللہ پڑھ سکے جس طرح دیگر احادیث میں آپ نے حکم فرمایا پھر آپ نے صحابہ کرام کو حالت جنابت میں ذکر خداوندی کی اجازت دے دی لہٰذا یہ حکم اٹھ گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع فرماتے پھر دوبارہ جماع کرتے لیکن وضو نہ کرتے ہم نے یہ بات اس باب کے علاوہ ذکر کی ہے پس یہ ہمارے نزدیک اس کی ناسخ ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فَكَانَ يَغْتَسِلُ كُلَّمَا جَامَعَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ.

اگر کوئی شخص کہے کہ مروی ہے آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور جب ایک سے جماع کر لیتے تو غسل فرماتے اور وہ (معترض) اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

۷۳۸ - وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابورافع فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک دن میں اپنی تمام یا بعض ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے (جماع کرتے) تو آپ جلدی جلدی ہر ایک کے پاس غسل فرماتے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! اگر آپ ایک ہی بار غسل کریں؟ (تو کیا حرج ہے) آپ نے فرمایا اس میں پاکیزگی اور طہارت زیادہ ہے۔

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا طَافَ عَلٰی نِسَآءِہٖ فِیْ یَوْمٍ فَجَعَلَ یَغْتَسِلُ عِنْدَ ھٰذِہٖ وَعِنْدَ ھٰذِہٖ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ جَعَلْتَہٗ غُسْلًا وَّاحِدًا فَقَالَ ھٰذَا اَزْکٰی وَاَطْھَرُ وَاَطْیَبُ۔

قِیْلَ لَہٗ فِیْ ھٰذَا مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ عَلَی الْوُجُوْبِ لِقَوْلِہٖ ھٰذَا اَزْکٰی وَاَطْیَبُ وَاَطْھَرُ وَقَدْ رُوِیَ عَنْہُ اَنَّہٗ طَافَ عَلٰی نِسَآئِہٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

تو اس (معترض) سے کہا جائے گا کہ اس میں ایسی بات ہے جو غسل کے وجوب پر دلالت نہیں کرتی اور وہ آپ کا قول ہے کہ یہ زیادہ پاکیزگی اور طہارت کا باعث ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ایک غسل کیساتھ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے (یعنی بعد میں ایک ہی غسل فرماتے)

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ وَبَحْرٌ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِی الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰی نِسَائِہٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غسل کے ساتھ اپنی ازواج مطہرات پر چکر لگایا۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا قَبِیْصَۃُ بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابو نعیم، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کیساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشام بن زید حضرت ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا
حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲ــــ کِتَابُ الصَّلٰوۃِ

نماز کا بیان

بَابُ ۲۸ الْاَذَانِ كَيْفَ هُوَ؟

۷۴۵ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَعَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَاُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ يَعْنِيْ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ رَوْحٌ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ رَوْحٌ فِيْ حَدِيْثِهِ

باب ۲۸: اذان کا طریقہ

حضرت ام عبدالملک بن ابی محذورہ، حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اذان سکھائی جس طرح آجکل اذان دی جاتی ہے "اللہ اکبر، اللہ اکبر" آخر تک اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف، آؤ بھلائی کی طرف، آؤ بھلائی کی طرف، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

حضرت روح (راوی) اپنی روایت میں فرماتے ہیں مجھے یہ تمام خبر، عبدالملک بن ابی محذورہ کی ماں نے دی کہ انھوں نے حضرت ابومحذورہ سے سُنا، ابوعاصم (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا مجھے یہ تمام خبر عثمان بن سائب نے اپنے والد اور ام عبدالملک بن ابومحذورہ سے دی کہ ان

أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُورَةَ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُورَةَ.

دونوں نے حضرت ابو محذورہ سے سنا۔

۴۶، - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَحْذُورَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَى عَلَيَّ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ التَّأْذِينِ الَّذِي فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

عبداللہ ابن محیریز جو یتیم تھے اور انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پرورش پائی تھی، حضرت ابو محذورہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو، فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا، آپ نے بذاتِ خود مجھے کلماتِ اذان بتائے پھر انھوں نے اس اذان کی مثل ذکر کیا جو پہلی حدیث میں بیان ہوئی

اَلْكَلَامُ فِي ذٰلِكَ

اس سلسلے میں گفتگو

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا هٰكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤَذَّنَ وَخَالَفَهُمْ آخَرُونَ فِي مَوْضِعَيْنِ أَحَدُهُمَا ابْتِدَاءُ الْأَذَانِ فَقَالُوا يَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔

وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ اذان اس طرح دی جائے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے دو جگہوں میں اختلاف کیا۔ اول ابتدائے اذان: وہ کہتے ہیں اذان کے شروع میں چار بار اللہ اکبر کہا جائے اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے

۴۷، - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ

حضرت مکحول فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن محیریز

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَامِرُ الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْاَذَانِ عَلٰى مَا فِى الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ۔

نے حضرت ابو محذورہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان سترہ کلمات (پر مشتمل) سکھائی ہے۔ چار بار "اللہ اکبر" پھر باقی اذان اسی طرح جیسے پہلی حدیث میں ہے۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ الْعَوَقِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَاَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ ثُمَّ ذَكَرُوْا مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت ہمام اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ وہ اذان کے شروع میں "اللہ اکبر" چار بار کہتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ يَقُوْلُ فِیْ اَوَّلِ الْاَذَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا اَصَحَّ الْقَوْلَيْنِ فِى النَّظَرِ لِاَنَّا رَاَيْنَا الْاَذَانَ مِنْهُ مَا يُرَدَّدُ فِیْ مَوْضِعَيْنِ وَمِنْهُ مَا لَا يُرَدَّدُ اِنَّمَا يُذْكَرُ فِیْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاَمَّا مَا يُذْكَرُ فِیْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ وَّلَا يُكَرَّرُ فَالصَّلٰوةُ وَالْفَلَاحُ فَذٰلِكَ يُنَادٰى بِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُ مَرَّتَيْنِ وَالشَّهَادَةُ تُذْكَرُ فِیْ مَوْضِعَيْنِ فِیْ اَوَّلِ الْاَذَانِ وَفِیْ اٰخِرِهٖ فَيُثَنّٰى فِیْ اَوَّلِهٖ فَيُقَالُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُفْرَدُ فِیْ اٰخِرِهٖ فَيُقَالُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يُثَنّٰى ذٰلِكَ فَكَانَ مَا ثُنِّيَ مِنَ الْاَذَانِ اِنَّمَا

ہمارے (امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ کے) نزدیک قیاس کے مطابق یہ قول زیادہ صحیح ہے۔

کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اذان کے بعض کلمات دو مقامات پر آتے ہیں اور بعض صرف ایک جگہ میں آتے ہیں جو کلمات صرف ایک مقام پر آتے ہیں اور تکرار سے نہیں آتے وہ "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" ہیں، یہ دو بار کہے جاتے ہیں۔ کلمہ شہادت دو جگہوں میں آتا ہے اذان کے اول میں بھی اور آخر میں بھی، شروع میں دو بار آتا ہے "اشہد ان لا الہ الا اللہ"، اور آخر میں ایک بار "لا الہ الا اللہ" کہا جاتا ہے دو بار نہیں آتا پس جو کلمات دو بار آتے ہیں وہ دوسری بار پہلے سے نصف ہو کر آتے ہیں۔ "اللہ اکبر" بھی دو جگہ آتا ہے اذان کے شروع میں اور حی علی الفلاح کے بعد اور اس بات پر اجماع ہے کہ حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دو مرتبہ

ثُنِّيَ عَلَى نِصْفِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَوَّلِ
فَكَانَ التَّكْبِيرُ يُذْكَرُ فِي مَوْضِعَيْنِ فِي أَوَّلِ
الْأَذَانِ وَبَعْدَ الْفَلَاحِ فَاجْمَعُوا أَنَّهُ بَعْدَ
الْفَلَاحِ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَالنَّظَرُ
عَلَى مَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُونَ مَا اخْتُلِفَ فِيهِ
مِمَّا يُبْتَدَأُ بِهِ الْأَذَانُ مِنَ التَّكْبِيرَاتِ
يَكُونَ مِثْلَ مَا يُثَنَّى بِهِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى
مَا بَيَّنَّا مِنَ الشَّهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
فَيَكُونُ مَا يُبْتَدَأُ بِهِ الْأَذَانُ مِنَ التَّكْبِيرِ
عَلَى ضِعْفِ مَا يُثَنَّى فِيهِ مِنَ التَّكْبِيرِ فَإِذَا
كَانَ الَّذِي هُوَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَانَ
الَّذِي يُبْتَدَأُ بِهِ هُوَ ضِعْفُهُ اللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَهٰذَا هُوَ
النَّظَرُ الصَّحِيحُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ غَيْرَ أَنَّ أَبَا يُوسُفَ قَدْ
رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مِثْلَ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ.

ہے تو اس قیاس کے مطابق جو ہم نے بیان کیا شروع میں دوگنا ہونا چاہیے جیسے کہ کلمہ شہادت کا ہم نے ذکر کیا تو شروع کی تکبیر (اللہ اکبر) آخر کی تکبیر سے دوگنا ہونی چاہیے۔ لہٰذا جب آخر میں یہ کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر (دو بار) ہیں تو شروع میں (چار بار) اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر ہونا چاہیے۔ یہی صحیح قیاس ہے اور امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے، البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے پہلے قول کی مثل بھی مروی ہے۔

وَالْمَوْضِعُ الْآخَرُ الَّذِي اخْتَلَفُوا
فِيهِ مِنْهُ وَهُوَ التَّرْجِيعُ، فَذَهَبَ قَوْمٌ
إِلَى التَّرْجِيعِ وَتَرَكَهُ آخَرُونَ.

اختلاف کا دوسرا مقام ترجیع[1] ہے۔ ایک قوم ترجیع کی قائل ہے جبکہ دوسروں نے اسے ترک کر دیا اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

...م، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا
...نُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ
...نِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
...نِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى رَجُلًا
...لَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ
...بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلَى جِذْمِ حَائِطٍ
...نَادَى اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
...اللَّهُ أَكْبَرُ فَذَكَرَ الْأَذَانَ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ
...أَبِي مَحْذُورَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ
...التَّرْجِيعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آسمان سے ایک شخص اترتا ہوا دیکھا۔ اس پر دو سبز کپڑے یا سبز چادریں تھیں وہ دیوار پر کھڑا ہو گیا اس نے پکارا اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر اللہ اکبر، انہوں نے اذان کا اسی طرح ذکر کیا جیسے ابو محذورہ نے کیا تھا، البتہ ترجیع کا ذکر نہیں کیا پھر اس نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر خبر دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے بہت اچھا خواب دیکھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔

[1]: کلمہ شہادت کو پہلی بار آہستہ اور دوسری بار بلند آواز سے کہنا ... [illegible] ...۔

فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهٗ نَعَمْ مَا رَاَيْتَ عَلِّمْهُ بِلَالًا۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ رَاَى الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے صحابہ کرام نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری نے خواب میں اذان دیکھی تو بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر خبر دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت بلال کو سکھا دو چنانچہ حضرت بلال اٹھے اور دو بار کلمات کے ساتھ اذان کہی۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهِ التَّرْجِيْعَ فَقَدْ خَالَفَ اَبَا مَحْذُوْرَةَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْاَذَانِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ التَّرْجِيْعُ الَّذِيْ حَكَاهُ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ اِنَّمَا كَانَ لِاَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ لَمْ يَمُدَّ بِذٰلِكَ صَوْتَهٗ عَلٰى مَا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ وَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ هٰكَذَا اللَّفْظُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَاَيْنَا مَا سِوٰى مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الشَّهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ لَا تَرْجِيْعَ فِيْهِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَعْطُوْفًا عَلٰى مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ وَيَكُوْنَ اِجْمَاعُهُمْ اَنْ لَّا تَرْجِيْعَ فِيْ سَائِرِ الْاَذَانِ غَيْرَ الشَّهَادَةِ يَقْضِيْ عَلَى اخْتِلَافِهِمْ فِيْ

تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں ترجیع کا ذکر نہیں فرمایا لہٰذا اذان میں ترجیع کے سلسلے میں انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔ پس اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے جس ترجیع کا ذکر کیا وہ اس بنیاد پر تھی کہ انھوں نے اپنی آواز کو اس انداز میں بلند نہ کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا دوبارہ کہو اور آواز بلند کرو۔ اس حدیث کے الفاظ اسی طرح ہیں پس احتمال پیدا ہونے کی وجہ سے غور و فکر ضروری ہو گیا تاکہ ہم اس کے ذریعے صحیح قول واضح کر سکیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمد رسول اللہ جہاں ترجیع سے متعلق اختلاف ہے کے علاوہ اس (اذان) میں ترجیع نہیں ہے۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس بات میں اختلاف ہے اسے اس پر قیاس کیا جائے جس پر سب متفق ہیں، اس طرح ان کا شہادت کے علاوہ باقی اذان میں ترجیع نہ ہونے پر اتفاق شہادت کے سلسلے میں اختلاف کا فیصلہ کر دے گا۔ یہی بات جو ترجیع کی نفی کے سلسلے میں ہم نے بیان کی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

فِي التَّرْجِيعِ فِي الشَّهَادَةِ وَهٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا وَمَا بَيَّنَّاهُ مِنْ نَفْيِ التَّرْجِيعِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

بَابُ ۲۹ الْإِقَامَةِ كَيْفَ هِيَ

باب ۲۹: اقامت کا طریقہ کیا ہے۔

۷۵۱ - حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُبَشِّرِ بْنِ مُكَسِّرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يُشْفِعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (میں کلمات) دوبار اور اقامت میں ایک بار کہیں۔

۷۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سلیمان بن حرب کہتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ اور حماد بن زید نے بیان کیا پھر ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان نے حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن سلمہ اور حماد بن یزید، حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۷۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشیم نے حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الطَّاحِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا قَدْ أَرَادُوا أَنْ يَضْرِبُوا بِالنَّاقُوسِ وَأَنْ يَرْفَعُوا نَارًا لِإِعْلَامِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى رَأٰى

حضرت ابوقلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے نماز کے اعلان کے لیے ناقوس (بجانے) اور آگ روشن کرنے کا ارادہ کیا، یہاں تک کہ اس شخص نے وہ خواب دیکھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو بار (کلمات کے ساتھ) اذان اور ایک

ذٰلِكَ الرَّجُلُ تِلْكَ الرُّؤْيَا فَأَمَرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

بار (کلمات کے ساتھ) اقامت کہیں۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو نِ الْجَزَرِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان (کے کلمات) دو بار اور اقامت (کے کلمات) ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

اس میں گفتگو

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا الْاِقَامَةُ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً وَخَالَفَهُمْ اٰخَرُوْنَ فِيْ حَرْفٍ وَّاحِدٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا اِلَّا قَوْلَهٗ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّهٗ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُّثَنِّيَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ بات اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اقامت اسی طرح ہے ہر کلمہ ایک ایک بار کہا جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ایک کلمے قد قامت الصلاۃ میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے دو بار کہنا مناسب ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

حضرت ابو قلابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا اذان کے کلمات دو دو بار اور "قد قامت الصلاۃ" کے علاوہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَحَدَّثْتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔ حضرت اسماعیل (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ایوب سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اقامت کے کلمات ایک بار کہے جائیں تو انھوں نے فرمایا "سوائے قد قامت الصلاۃ کے"

بِهٖ اَیُّوْبَ فَقُلْتُ لَهٗ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الْفَرَّآءِ عَنْ مُسْلِمٍ مُؤَذِّنٍ كَانَ لِاَهْلِ الْكُوْفَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَیْرَ اَنَّهٗ اِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَهَا مَرَّتَیْنِ فَعَرَفْنَا اَنَّهَا الْاِقَامَةُ فَیَتَوَضَّأُ اَحَدُنَا ثُمَّ یَخْرُجُ۔

اہل کوفہ کے مؤذن حضرت مسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عہد نبوی میں اذان (کے کلمات) دو، دو بار اور اقامت ایک ایک بار (کلمات کے ساتھ) تھی لیکن جب انھوں نے اقامت کہی تو "قد قامت الصلوٰۃ" دو بار کہا اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ اقامت ہے پس ہم سے ایک وضو کرتا پھر (گھر سے جلدی جلدی) نکل جاتا۔

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا مِّنَ النَّظَرِ فَقَالُوْا قَدْ رَاَیْنَا الْاَذَانَ مَا كَانَ مِنْهُ مُكَرَّرًا لَمْ یُثَنَّ فِی الْمَرَّةِ الثَّانِیَةِ اِلَّا وَجُعِلَ عَلَی النِّصْفِ مِمَّا هُوَ عَلَیْهِ فِی الْاِبْتِدَآءِ وَكَانَتِ الْاِقَامَةُ لَا یُبْتَدَاُ بِهَا اِنَّمَا یَكُوْنُ بَعْدَ الْاَذَانِ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ یَّكُوْنَ مَا فِیْهَا مِمَّا هُوَ فِی الْاَذَانِ غَیْرُ مُثَنًّی وَمَا فِیْهَا مِمَّا لَیْسَ فِی الْاَذَانِ مُثَنًّی فَكُلُّ الْاِقَامَةِ فِی الْاَذَانِ غَیْرُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَیُفْرَدُ الْاِقَامَةُ كُلُّهَا وَلَا یُثَنّٰی غَیْرُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّهَا تُكَرَّرُ لِاَنَّهَا لَیْسَتْ فِی الْاَذَانِ۔

انھوں نے اس سلسلے میں قیاس سے بھی استدلال کیا ہے وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ اذان میں جو کلمات تکرار کے ساتھ آتے ہیں وہ دوسری بار دوگنا نہیں ہوتے بلکہ شروع کے مقابلہ میں نصف ہوتے ہیں اور اقامت سے ابتداء نہیں ہوتی بلکہ وہ اذان کے بعد ہوتی ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے وہ الفاظ جو اذان میں ہیں وہ جفت نہ ہوں اور جو اذان میں نہیں ہیں وہ جفت ہوں پس قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ تمام اقامت اذان میں پائی جاتی ہے لہٰذا "قد قامت الصلوٰۃ" کے علاوہ تمام کلمات اقامت ایک ایک بار ہونے چاہییں۔ قد قامت الصلوٰۃ تکرار کے ساتھ ہو کیونکہ وہ اذان میں نہیں ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْاِقَامَةُ كُلُّهَا مَثْنٰی مَثْنٰی مِثْلَ الْاَذَانِ سَوَآءً غَیْرَ اَنَّهٗ یُقَالُ فِیْ اٰخِرِهَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَقَالُوْا مَا ذَكَرْتُمْ عَنْ بِلَالٍ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اذان کی طرح اقامت کے تمام کلمات دو، دو بار ہیں اور یہ دونوں برابر ہیں البتہ اس کے آخر میں "قد قامت الصلوٰۃ" کہا جاتا ہے وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، ان سے ہی اس کے خلاف بھی مروی ہے۔ ہم عنقریب اسے ذکر کریں گے، ان شاء اللہ۔

قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طُهْمَانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ وَفِيْ كُلِّهِنَّ الْقِرَاءَةُ۔

(ابن مسعود) رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعتیں، جمعہ کے بعد چار، عید الفطر اور عید الاضحیٰ (کی نماز) کے بعد چار چار رکعات پڑھتے تھے ان کے درمیان سلام فاصل نہیں اور ان تمام میں قرأت ہے۔

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنْ مُحِلٍّ الضَّبِّيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار اور اس کے بعد چار رکعات ادا فرماتے تھے ان کے درمیان سلام سے تفریق نہیں کرتے تھے۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں وہ (مسلمان) ظہر سے پہلے کی چار رکعات کے درمیان سلام نہیں پھیرتے تھے۔

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَاَلَ مُحِلٌّ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّكَعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ قَالَ اِنْ شِئْتَ اكْتَفَيْتَ بِتَسْلِيْمِ التَّشَهُّدِ وَاِنْ شِئْتَ فَصَلْتَ۔

حضرت محل الضبی نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ظہر سے پہلے کی رکعات کے بارے میں پوچھا کہ ان کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق کی جائے۔ انھوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو سلام تشہد پر اکتفا کرو اور اگر چاہو تو تفریق کرو۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى اِلَّا اَنَّكَ اِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ مِنَ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا تُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

حضرت ابو معشر سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا رات اور دن کی (نفل) نماز دو، دو رکعات ہیں البتہ اگر تم چاہو تو دن کو چار رکعات یوں پڑھو کہ صرف ان کے آخر میں سلام پھیرو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ ثَبَتَ حُكْمُ صَلٰوةِ النَّهَارِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَمَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لَمْ يَدْفَعْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُعَارِضْهُ شَيْءٌ وَاَمَّا صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْهَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا لَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ بِاللَّيْلِ ثَمَانِيًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں دن کی نماز کا حکم ثابت ہو گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور جو کچھ ہم نے ان روایات میں نقل کیا ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا اور نہ کوئی بات اس کے خلاف ہے۔ اور رات کی نماز کے سلسلے میں ہم نے اس باب کے شروع میں اختلاف ذکر کیا ہے پس جو لوگ رات کو ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعات پڑھنے کے قائل ہیں ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ آپ رات کو گیارہ رکعات

بالليل احدى عشرة ركعة منها الوتر ثلث ركعات فقيل لهم فقد روى الزهري عن عروة عن عائشة انه كان يسلم بين كل اثنتين منهن وهذا الباب انما يؤخذ من جهة التوقيف والاتباع لما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر به وفعله اصحابه من بعده فلم نجد عنه من فعله ولا من قوله انه اباح ان يصلي في الليل بتكبيرة اكثر من ركعتين وبذلك نأخذ وهو اصح القولين عندنا في ذلك ـ

باب ٦٩ التطوع بعد الجمعة كيف هو

١٨٣٨ ـ حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان مصليا منكم بعد الجمعة فليصل اربعا ـ

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان التطوع بعد الجمعة الذي لا ينبغي تركه هو اربع ركعات لا يفصل بينهن بسلام واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل التطوع بعد الجمعة الذي لا ينبغي تركه ركعتان كالتطوع بعد الظهر ـ

١٨٣٩ ـ واحتجوا في ذلك بما حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن ابي ذئب عن نافع عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان لا يصلي الركعتين بعد الجمعة الا في بيته ـ

١٨٤٠ ـ حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا عارم قال ثنا حماد بن زيد قال ثنا ايوب عن نافع ان ابن عمر رأى رجلا يصلي ركعتين بعد الجمعة فدفعه وقال اتصلي الجمعة اربعا قال

پڑھتے تھے ان میں سے تین رکعات وتر تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ حضرت امام زہری نے بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ السلام ان میں سے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور یہ مسئلہ توقیفی ہے (سماعت پر موقوف ہے) اور اس میں آپ کے فعل اور حکم نیز بعد میں صحابہ کرام کے فعل کی اتباع کرنا ہے پس ہم آپ سے کوئی ایسا فعل یا قول نہیں پاتے کہ آپ نے رات کو ایک تکبیر کے ساتھ دو رکعتوں سے زائد کو جائز قرار دیا ہو۔ ہمارا یہی مسلک ہے اور اس سلسلے میں ہمارے نزدیک یہی زیادہ صحیح قول ہے۔

باب ٦٩ : جمعہ کے بعد نوافل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو وہ چار رکعات پڑھے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کا یہی نقطۂ نظر ہے کہ جمعہ کے بعد جن نوافل کو چھوڑا نہیں جا سکتا (یعنی سنت مؤکدہ) وہ چار رکعات ہیں ان کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق نہ کی جائے انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل (سنت مؤکدہ) کو چھوڑنا جائز نہیں وہ ظہر کے بعد (والی نماز) کی طرح دو دو رکعتیں ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے

١٨٣٩ ـ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے وہاں سے ہٹایا اور فرمایا کیا تم جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتے ہو، حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت

عَنْ اَبِيْهِ وَاُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ وَاُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا مَحْذُوْرَةَ يَقُوْلُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غَيْرَ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

آخر تک۔ —— (ترجمہ پیچھے گذر چکا ہے۔) البتہ ابو بکرہ (راوی) نے اپنی روایت میں قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُنِ الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَ كَلِمَةً اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَوْحٍ سَوَآءً۔

حضرت عبداللہ بن محیریز فرماتے ہیں ان سے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت سترہ کلمات کے ساتھ سکھائی کہ "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر" اس کے بعد حضرت روح (راوی) کی روایت کی مثل ذکر کیا۔ (یعنی حدیث ۷۶۶)

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ

حضرت مکحول، ابن محیریز سے وہ ابو محذورہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَامِرِ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مکحول، ابن محیریز سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت سترہ کلمات (پر مشتمل) سکھائی۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَاَبُوْ عُمَرَ بْنِ الْحَوْضِيِّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَامِرُ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا مَكْحُوْلٌ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مَحْذُوْرَةَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَ كَلِمَةً۔

فَتَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ اَنْ تَكُوْنَ الْاِقَامَةُ مِثْلَ الْاَذَانِ سَوَاءً عَلٰى مَا ذَكَرْنَا لِاَنَّ بِلَالًا اِخْتَلَفَ فِيْمَا اُمِرَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ثَبَتَ هُوَ مِنْ بَعْدُ عَلَى التَّثْنِيَةِ فِي الْاِقَامَةِ بِتَوَاتُرِ الْاٰثَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَعُلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ مَا اُمِرَ بِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ التَّثْنِيَةُ اَيْضًا فَقَدْ ثَبَتَ التَّثْنِيَةُ فِي الْاِقَامَةِ۔ وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ قَوْمًا اِحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ يَقُوْلُ الْاِقَامَةَ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً بِالْحُجَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لَهُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا يُكَرَّرُ فِي الْاَذَانِ مِمَّا لَا يُكَرَّرُ وَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ الْاَذَانَ كَمَا ذَكَرُوْا مَا كَانَ مِنْهُ مِمَّا يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ يُثَنّٰى فِي الْمَوْضِعِ الْاَوَّلِ وَاُفْرِدَ فِي الْمَوْضِعِ الْاٰخَرِ وَمَا كَانَ مِنْهُ غَيْرُ مُثَنًّى وَاُفْرِدَ اَمَّا الْاِقَامَةُ فَاِنَّمَا تُفْعَلُ بَعْدَ انْقِطَاعِ الْاَذَانِ فَلَهَا حُكْمٌ

ان روایات کے معانی کی تصحیح سے لازم آتا ہے کہ اقامت اور اذان ایک جیسی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس سلسلے میں جس بات کا حکم دیا گیا اس میں اختلاف ہے۔ پھر اس کے بعد وہ اقامت میں جفت کلمات پر ثابت ہے۔ اس ضمن میں روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ کو اسی بات کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جفت کلمات کا ثبوت ہے لہٰذا اقامت میں کلمات کا جفت ہونا ثابت ہو گیا۔

اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ جو لوگ اقامت میں کلمات کے ایک ایک ہونے کے قائل ہیں۔ ان کی دلیل جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہے۔ کہ اذان کے بعد کلمات میں تکرار ہے اور کچھ میں تکرار نہیں تو اسی سے استدلال کیا جاتا ہے، جیسا کہ انھوں نے ذکر کیا کہ جو کلمات دو جگہ ذکر کیے جاتے ہیں وہ پہلی جگہ دو دو بار اور دوسرے مقام پر انفرادی طور پر آتے ہیں اور جو دو جگہ نہیں آتے وہ ایک ایک بار ہیں لیکن اقامت، اذان ختم ہونے کے بعد کہی جاتی ہے پس اس کا حکم مستقل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ پر اقامت ختم ہوتی ہے اور اسی پر اذان بھی اختتام پذیر ہوتی ہے پس قیاس کا تقاضا ہے کہ باقی اقامت

يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

تو بیٹھنے کی حالت میں ہی رکوع کرتے۔

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ سَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَحَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

حضرت عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں پوچھا تو ام المومنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا۔

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْعَتَكِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بدیل بن میسرہ، حضرت ابن شقیق سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت بدیل سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت خالد الحذاء، حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بدیل بن میسرہ اور حمید نے حضرت عبداللہ بن شقیق سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَقَّلٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن معقل نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ الرُّكُوْعِ قَائِمًا لِمَنْ اَفْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِهٖ بَاْسًا۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

١٨٥٤ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى اَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ رَكَعَ۔

١٨٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

١٨٥٦ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

١٨٥٧ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ وَاَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ لِاَنَّ فِيْ هٰذَا اَنَّهٗ كَانَ يَرْكَعُ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا وَهٰذَا اَوْلٰى مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ الَّذِيْ رَوَاهُ ابْنُ شَقِيْقٍ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک بیٹھ کر نماز شروع کرنے والے کا کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع میں جانا مکروہ ہے انھوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ ان کی دلیل یہ ہے

اہلِ علم کا قول

حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ بتاتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ عمر رسیدہ ہو گئے اس وقت آپ بیٹھ کر پڑھتے یہاں تک کہ جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیات کے قریب پڑھتے پھر رکوع فرماتے۔

حضرت ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ہشام فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

تو اس حدیث میں، عبداللہ بن شقیق کی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں ہے کہ آپ بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد قیام کر کے رکوع میں جاتے۔ اور یہ اس پہلی حدیث سے جسے ابن شقیق نے روایت کیا، زیادہ بہتر ہے، کیونکہ آپ کا بیٹھے رہنا حتیٰ کہ

فِي أَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْأَذَانِ الَّذِي أَمَرَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلِيمَهٗ إِيَّاهُ بِلَالًا بِالتَّأْذِينِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَاسْتَحَبُّوا أَنْ يُقَالَ ذٰلِكَ فِي التَّأْذِينِ لِلصُّبْحِ بَعْدَ الْفَلَاحِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهٗ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فَقَدْ عَلَّمَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مَحْذُورَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَهٗ أَنْ يَجْعَلَهٗ فِي الْأَذَانِ لِلصُّبْحِ۔

نزدیک فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا مکروہ ہے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن زید کی اس حدیث سے استدلال کیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ نے حضرت بلال کو اذان سکھائی

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ صبح کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد یہ کلمات کہنا مستحب ہے۔ اس بارے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگرچہ یہ بات حضرت عبداللہ بن زید کی روایت میں نہیں ہے لیکن اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے اور انہیں حکم دیا کہ ان کو صبح کی اذان میں داخل کریں۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهٗ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

ام عبدالملک بن ابو محذورہ، حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صبح کی پہلی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کے الفاظ سکھائے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو محذورہ سے سنا کہ میں بچہ تھا تو حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا "الصلوٰۃ خیر من النوم"، "الصلوٰۃ خیر من النوم"

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا عَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَبَا مَحْذُورَةَ كَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً عَلٰى مَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُهَا وَقَدْ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے اور حضرت ابو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی ان کا اضافہ ہے تو ان کا استعمال واجب ہوا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اِسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

کے بعد صحابہ کرام نے بھی ان کو استعمال کیا۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ فِي الْاَذَانِ الْاَوَّلِ بَعْدَ الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ (صبح کی) پہلی اذان میں "حی علی الفلاح" کے بعد الصلوٰۃ خیر النوم، الصلوٰۃ خیر النوم کے الفاظ تھے۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ التَّثْوِيْبُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت محمد بن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صبح کی نماز میں تثویب یہ ہے کہ مؤذن "حی علی الفلاح" کے بعد دوبار "الصلوٰۃ خیر النوم" کہے۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ وَاَنَسٌ يُخْبِرَانِ ذٰلِكَ مِمَّا كَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ بِهٖ فِيْ اَذَانِ الصُّبْحِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ مؤذن صبح کی اذان میں یہ کلمات کہتے تھے۔ اس سے ہمارا موقف ثابت ہوا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۱ التَّاْذِيْنِ لِلْفَجْرِ اَيُّ وَقْتٍ هُوَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ

باب ۳۱: فجر کی اذان کس وقت دی جائے طلوع فجر کے بعد یا اس سے پہلے

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے اذان دینے تک کھاؤ پیو،

١٨٦٣- حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا يعقوب بن إسحاق بن أبي عباد قال ثنا إبراهيم بن طهمان عن أبي إسحاق فذكر بإسناده مثله.

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٨٦٤- حدثنا أبو أمية قال ثنا عبيد الله بن موسى قال أنا إسرائيل وقال مرة أخرى أنا أبو إسرائيل عن السدي عن عبد خير قال خرج علينا علي ونحن في المسجد فقال أين السائل عن الوتر فانتهينا إليه فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر أول الليل ثم بدا له فأوتر وسطه ثم ثبتت له الوتر في هذه الساعة قال وذاك عند طلوع الفجر.

وهذا عندنا على قرب طلوع الفجر قبل أن يطلع حتى يستوي معنى هذا الحديث ومعنى حديث عاصم بن ضمرة.

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مسجد میں تھے۔ انھوں نے فرمایا وتروں کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ (چنانچہ) ہم آپ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع میں وتر پڑھتے تھے پھر آپ کا خیال ہوا تو درمیانِ شب میں وتر پڑھنے لگے پھر ہمیشہ اس ساعت میں پڑھتے رہے اور یہ طلوع فجر کے قریب کا وقت تھا۔

ہمارے نزدیک یہ طلوع فجر سے پہلے قرب طلوع کا وقت ہے تاکہ اس حدیث اور عاصم بن ضمرہ کی روایت کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے۔

بيان المسئلة

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن الوقت الذي ينبغي أن يجعل فيه الوتر هو السحر وأنه لا يتطوع بعده وأن من تطوع بعده فقد نقضه وعليه أن يعيد وترا آخر واحتجوا في ذلك بتأخير رسول الله صلى الله عليه وسلم الوتر إلى آخر الليل وبما روي عن جماعة من أصحابه من بعده أنهم كانوا يرون أن من تطوع بعد وتره فقد نقضه.

١٨٦٥- وذكروا في ذلك ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا حماد بن سلمة عن عبد الملك بن عمير عن موسى بن طلحة أن عثمان قال إني أوتر أول الليل فإذا قمت من آخر الليل صليت ركعة فما شبهتها إلا بقلوص أضمها إلى الإبل.

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے کہ وتروں کا مناسب وقت سحری کا وقت ہے اور اس کے بعد نوافل نہ پڑھے جائیں تو جس شخص نے اس کے بعد نفل پڑھے اس نے اس (وتر نماز) کو توڑ دیا لہٰذا اس پر وتروں کو لوٹانا واجب ہے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر رات تک وتر مؤخر کرنے اور آپ کے بعد صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی اس بات سے استدلال کیا کہ ان کے نزدیک جو شخص وتروں کے بعد نفل پڑھے اس نے وتر توڑ دیے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رات کے شروع میں وتر پڑھتا ہوں اور جب میں رات کے آخری حصے میں اٹھتا ہوں تو ایک رکعت پڑھتا ہوں اور میں اسے نوجوان اونٹنی سے تشبیہ دیتا ہوں جسے میں اونٹوں کے ساتھ ملاتا ہوں۔

١٨٦٦- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير فذكر باسناده مثله۔

حضرت شعبہ، عبد الملک سے اور وہ ابن عمیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٨٦٧- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابي ذئب عن عمران بن بشير عن ابيه عن سعيد بن المسيب ان ابا بكر كان يفعل ذلك۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔

١٨٦٨- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابي هرون الغنوي عن حطان بن عبد الله قال سمعت عليا يقول الوتر على ثلثة انواع رجل اوتر اول الليل ثم استيقظ فصلى ركعتين ورجل اوتر اول الليل فاستيقظ فوصل الى وتره ركعة فصلى ركعتين ركعتين ثم اوتر ورجل اخر وتره الى اخر الليل۔

حضرت حطان ابن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتروں کی تین قسمیں ہیں ایک شخص رات کے شروع میں وتر پڑھتا ہے پھر بیدار ہونے کے بعد دو رکعتیں پڑھتا ہے۔ دوسرا شخص اول رات میں وتر پڑھتا ہے جب بیدار ہوتا ہے تو وتروں کے ساتھ ایک رکعت ملاتا ہے۔ پس وہ دو دو رکعتیں پڑھتا ہے پھر وتر پڑھتا ہے اور تیسرا شخص رات کے آخر میں

١٨٦٩- حدثنا محمد بن بحر قال ثنا يزيد بن هرون قال ثنا همام عن قتادة ومالك بن دينار عن خلاس قال كنت جالسا عند عمار فاتاه رجل فقال له كيف توتر قال ترضى بما اصنع قال احسب قتادة قال في حديثه فاني اوتر بليل بخمس ركعات ثم ارقد فاذا قمت من الليل

حضرت خلاس فرماتے ہیں میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر پوچھا آپ وتر کیسے پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا جیسے میں کرتا ہوں تم اسے پسند کرتے ہو اس نے کہا ہاں حضرت ہمام (راوی) فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت قتادہ (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا کہ انھوں نے فرمایا) میں رات کو پانچ رکعات وتر پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں جب رات کو بیدار ہوتا ہوں تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

١٨٧٠- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابي ذئب عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن ابي سلمة ومحمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابن عمر قال من اوتر فبدا له ان يصلي فليشفع اليها باخرى حتى يوتر بعد۔

١٨٧٠- حضرت ابوسلمہ اور محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس آدمی کو وتر پڑھنے کے بعد (مزید) نماز پڑھنے کا خیال آئے تو وہ شفع (جفت رکعات) پڑھے پھر دوبارہ وتر پڑھے۔

١٨٧١- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق عن مسروق قال قال ابن عمر شيء افعله برأيي لا ارويه ثم ذكر نحو ذلك قال مسروق وكان اصحاب ابن مسعود يتعجبون من صنيع ابن عمر۔

حضرت مسروق سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک کام ایسا ہے جسے اپنی رائے سے کرتا ہوں اس کی روایت نہیں کرتا پھر اس کی مثل ذکر کیا حضرت مسروق فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس عمل پر تعجب کا اظہار کرتے تھے۔

١٨٧٢- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا حرب بن شداد عن يحيى بن ابي كثير عن ابي الحارث الغفاري عن ابي هريرة ان رجلا

حضرت ابو الحارث غفاری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو رات کو وتر پڑھ کر سو جاتا ہے پھر اٹھتا ہے تو وہ کیا کرے

يَنْزِلُ هٰذَا۔

وہ اترتے۔

۷۹۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهٖ أُنَيْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى تَسْمَعُوا نِدَاءَ بِلَالٍ۔

حضرت خبیب بن عبد الرحمن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابن ام مکتوم رات کو اذان دیتے ہیں لہذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سننے تک کھاؤ پیو۔

۷۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيَّ وَكَانَ إِمَامَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ ابْنَ جُنْدُبٍ يَقُولُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ وَيَنْفَجِرُ الْفَجْرُ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سوادہ قشیری سے سنا اور وہ ان کے امام تھے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ سفیدی، یہاں تک کہ فجر ہو جائے اور پھوٹ نکلے۔

۷۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ سوادہ قشیری سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى اَنَّ الْفَجْرَ يُؤَذَّنُ لَهَا قَبْلَ دُخُولِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ فَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي اَنْ يُؤَذَّنَ لِلْفَجْرِ أَيْضًا إِلَّا بَعْدَ دُخُولِ وَقْتِهَا كَمَا لَا يُؤَذَّنُ لِسَائِرِ الصَّلَوَاتِ إِلَّا بَعْدَ دُخُولِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ فَقَالُوا

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک فجر کے لیے وقت داخل ہونے سے پہلے اذان دی جائے اس سلسلے میں انھوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے، جن لوگوں نے یہ راہ اختیار کی ہے ان میں امام ابو یوسف رحمہم اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ فجر کے لیے بھی وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی جائے جیسا کہ باقی نمازوں کے لیے وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی

إِنَّمَا كَانَ أَذَانُ بِلَالٍ الَّذِي كَانَ يُؤَذِّنُ بِهِ بِلَيْلٍ لِغَيْرِ الصَّلَاةِ۔

جاتی ہے انھوں نے اس سلسلے میں استدلال کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو اذان رات کو دیتے تھے وہ نماز کے علاوہ ہوتی تھی انھوں نے اس ضمن میں ذکر کیا۔

٧٩٣ - فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيدِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَعْبَدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُنَادِي أَوْ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ غَائِبُكُمْ وَلِيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَقَالَ لَيْسَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَجَمَعَ إِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَهُمَا وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ خَاصَّةً وَرَفَعَ زُهَيْرٌ يَدَهُ وَخَفَضَهَا حَتَّى يَقُولَ هٰكَذَا وَمَدَّ زُهَيْرٌ يَدَيْهِ عَرْضًا۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں کہ تم میں سے جو غائب ہیں وہ لوٹ آئیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ جاگ جائیں اور فجر یا (فرمایا) صبح اس طرح اور اس طرح نہیں ہے آپ نے دو انگلیوں کو اکٹھا کیا اور پھر الگ کیا۔ حضرت زہیر کی روایت میں خاص طور پر ہے کہ حضرت زہیر نے اپنے ہاتھ کو اٹھایا اور جھکایا یہاں تک کہ کہا اس طرح، اور حضرت زہیر نے اپنے ہاتھوں کو چوڑائی میں پھیلایا۔

فَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ النِّدَاءَ كَانَ مِنْ بِلَالٍ لِيَنْتَبِهَ النَّائِمُ وَلِيَرْجِعَ الْغَائِبُ لَا لِلصَّلَاةِ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس لیے ہوتی تھی کہ سویا ہوا بیدار ہو جائے اور غیر حاضر واپس لوٹ آئے نماز کے لیے نہیں تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

٧٩٤ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ

حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر سے پہلے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان لوٹانے کا حکم دیا تو آپ نے آواز دی سنو! بندہ سو گیا تھا، پھر آواز دی سنو! بندہ سو گیا تھا۔

وَلَمْ يُنْقِضُوا بِهِ الْوِتْرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلَىٰ هَٰذَا أَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي حَدِيْثِ ثَوْبَانَ

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا قول مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے اور اسے ہم حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کر آئے ہیں۔

۱۸۷۷ - وَقَدْ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِيُّ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ -

حضرت ایوب بن عتبہ، حضرت قیس بن طلق (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو (بار) وتر نہیں ہیں۔

۱۸۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

حضرت عبداللہ بن بدر، حضرت قیس بن طلق سے وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَأَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا مُلَازِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

حضرت ملازم، حضرت عبد اللہ بن بدر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَتَى تُوْتِرُ قَالَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ قَالَ أَخَذْتَ بِالْوُثْقَى ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ مَتَى تُوْتِرُ قَالَ آخِرَ اللَّيْلِ قَالَ أَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا وتر کب پڑھتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رات کے پہلے حصے میں (نماز) عشاء کے بعد وتر پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا تم نے مضبوط (رسی) کو تھام لیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم وتر کب پڑھتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رات کے آخری حصے میں وتر پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا تم نے قوت کے ساتھ احتیاط کیا۔

۱۸۸۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي ثُمَّ أَنَامُ عَلَى وِتْرٍ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ فَقَالَ عُمَرُ لَكِنِّي

حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وتروں کے بارے میں گفتگو کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں وتر پڑھ کر اس طرح سوجاتا ہوں پھر جب بیدار ہوتا ہوں تو دو دو رکعتیں پڑھتا ہوں حتی کہ صبح ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر فاروق

اَنَامُ عَلٰی شُفْعٍ ثُمَّ اُوْتِرُ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَكْرٍ حَذِرَ هٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ قَوِیَ هٰذَا۔

فَدَلَّ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَيْلَةٍ عَلٰی مَا ذَكَرْنَا مِنْ نَفْیِ اِعَادَةِ الْوِتْرِ وَوَافَقَ ذٰلِكَ قَوْلُ اَبِیْ بَكْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شُفْعًا حَتَّی الصَّبَاحِ وَتَرْكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّكِيْرَ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰی اَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ وَاَنَّ الْوِتْرَ لَا يَنْقُضُهُ التَّوَافِلُ الَّتِیْ يَتَنَفَّلُ بِهَا بَعْدَهٗ **وَقَدْ** رُوِیَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٨٨٢- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اِذَا اَوْتَرْتَ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا تُوْتِرْ اٰخِرَهٗ وَاِذَا اَوْتَرْتَ اٰخِرَهٗ فَلَا تُوْتِرْ اَوَّلَهٗ قَالَ وَسَاَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ مِثْلَهٗ۔

١٨٨٣- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا خِلَاسًا قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ ثُمَّ اَنَامُ فَاِنْ قُمْتُ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنٰی حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ فِیْ ذٰلِكَ فَاِذَا قُمْتُ شَفَعْتُ فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ يُشَفِّعُ بِرَكْعَةٍ كَمَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّیْ شُفْعًا فَفِیْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ مَا قَدْ بَيَّنَ اَنَّ مَعْنٰی قَوْلِهٖ شَفَعْتُ اَیْ صَلَّيْتُ شُفْعًا شُفْعًا وَلَمْ اَنْقُضِ الْوِتْرَ وَلَمْ اَنْقُضْ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شفع نماز (جفت رکعات) پڑھ کر سو جاتا ہوں پھر سحری کے آخر میں وتر پڑھتا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ (وقت کے فوت ہونے کا) بہت خیال رکھنے والے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ مضبوط ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک کہ ایک رات میں دو وتر نہیں وتروں کو نہ لوٹانے پر دلالت کرتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول کہ میں رات کو نفل پڑھ کر سو جاتا ہوں جب بیدار ہوتا ہوں تو صبح تک شفع (جوڑا جوڑا) نماز پڑھتا ہوں اس کے موافق ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات سے انکار نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جس طرح وہ کرتے تھے اور یہ کہ بعد میں پڑھے جانے والے نوافل سے وتر فاسد نہیں ہوتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے۔

حضرت ابوجمرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لو تو آخر میں نہ پڑھو اور جب آخر شب میں پڑھو تو شروع میں نہ پڑھو۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے

حضرت قتادہ اور مالک بن دینار رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت خلاس سے سنا آپ سے ایک شخص نے وتروں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں اگر بیدار ہو جاؤں تو دو دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

تو ہمارے نزدیک یہ حضرت ہمام کی اس روایت کا مفہوم ہے جو انھوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ہم نے اسے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کیونکہ اس میں ہے کہ جب میں بیدار ہوتا تو شفع نماز (جفت رکعات) پڑھتا ہوں پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ایک رکعت کے ساتھ اسے شفع بناتے ہوں۔ جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کرتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شفع شفع کر کے پڑھتا ہوں۔ پس حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ ان کے قول "شفعت" سے مراد یہ ہے کہ جفت جفت رکعات پڑھتا ہوں

الصُّبْحُ اِنَّمَا الصُّبْحُ هٰكَذَا مُعْتَرِضًا.

فَاَخْبَرَهُ فِي هٰذَا الْاَثَرِ اَنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ بِطُلُوْعِ مَا يَرٰى اَنَّهُ الْفَجْرُ وَلَيْسَ هُوَ فِي الْحَقِيْقَةِ بِفَجْرٍ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَيَنْزِلُ هٰذَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَ اَذَانَيْهِمَا مِنَ الْقُرْبِ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ اَنَّهُمَا كَانَا يَقْصِدَانِ وَقْتًا وَاحِدًا وَهُوَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ فَيُخْطِئُهُ بِلَالٌ لِمَا بِبَصَرِهِ وَيُصِيْبُهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُ الْجَمَاعَةُ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ.

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

۷۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَتٰى تُوْتِرِيْنَ قَالَتْ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ الْاَسْوَدُ وَاِنَّمَا كَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَهٰذَا تَاْذِيْنُهُمْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ الْاَسْوَدَ اِنَّمَا كَانَ سَمَاعُهُ عَنْ عَائِشَةَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَيْنَا عَنْهَا ذٰلِكَ فَلَمْ تُنْكِرْ عَلَيْهِمْ تَرْكَهُمُ التَّاْذِيْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَلَا اَنْكَرَ ذٰلِكَ غَيْرُهَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مُرَادَ

تو آپ نے اس حدیث میں ان کو بتایا کہ وہ اس چیز کے طلوع ہونے پر اذان دیتے ہیں جسے وہ فجر سمجھتے ہیں لیکن وہ حقیقت میں فجر نہیں اور ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رات کو اذان دیتے ہیں پس کھاؤ، پیو یہاں تک کہ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں (ام المومنین) فرماتی ہیں ان کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا کہ یہ چڑھتے اور وہ اترتے اور جب ان دونوں کی اذان میں اتنا قرب تھا جو ہم نے بیان کیا تو ثابت ہوا کہ وہ دونوں ایک ہی وقت یعنی طلوع فجر کا قصد کرتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بصارت میں خرابی کے باعث خطا ہو جاتی اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ٹھیک وقت پر اذان دیتے کیونکہ وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک جماعت یہ نہ کہتی "صبح ہو گئی، صبح ہو گئی!" ـــــ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے مومنوں کی ماں! آپ نماز وتر کب پڑھتی ہیں؟ انھوں نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا ہے۔" حضرت اسود فرماتے ہیں مؤذن صبح کے بعد اذان دیتے تھے۔ اور ان کی یہ اذان مسجد نبوی میں ہوتی تھی۔ کیونکہ حضرت اسود کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سماعت مدینہ طیبہ میں حاصل ہوئی۔ اور ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کی جو ہم نے ان سے روایت کی ہے۔ پس صحابہ کرام کے فجر سے پہلے اذان چھوڑنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ اور غیر صحابہ نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

بِلَالٍ بِأَذَانِهِ ذٰلِكَ الْفَجْرَ وَأَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ إِنَّمَا هُوَ لِإِصَابَةِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔

کہ اس اذان سے فجر کی اذان مراد تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاؤ، پیو، وہ طلوع فجر کے صحیح ہونے کی بنیاد پر تھا۔

فَلَمَّا رُوِيَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ بَطَلَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ يُوْسُفَ وَإِنْ كَانَ الْمَعْنٰى عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ فَإِنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَ أَنَّ ذٰلِكَ التَّأْذِيْنَ كَانَ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ وَفِيْ تَأْذِيْنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ دَلِيْلٌ أَنَّ ذٰلِكَ مَوْضِعُ أَذَانٍ لِتِلْكَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مَوْضِعَ أَذَانٍ لَهَا لَمَا أُبِيْحَ الْأَذَانُ فِيْهَا **فَلَمَّا** أُبِيْحَ ذٰلِكَ ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ وَقْتٌ لِلْأَذَانِ وَاحْتَمَلَ تَقْدِيْمُهُمْ أَذَانَ بِلَالٍ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا۔

جب یہ روایات اس طرح مروی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ وہ لوگ طلوع فجر تک اذان نہیں دیتے تھے تو جب بات یوں ہے تو وہ معنی باطل ہوگیا جس کی طرف امام ابو یوسف رحمہ اللہ گئے ہیں اور اگر وہ دوسری بات ہو اور وہ ارادۃً فجر سے پہلے اذان دیتے ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا ہے اس نے واضح کردیا کہ وہ اذان غیر نماز کے لیے ہوتی تھی اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے طلوع فجر کے بعد اذان دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس نماز کی اذان کا وقت تھا اگر وہ اس کی اذان کا وقت نہ ہوتا تو اس وقت اذان جائز نہ ہوتی۔

جب وہ جائز ہوئی تو ثابت ہوا کہ وہ اذان کا وقت تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کی تقدیم میں وہی احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔

ثُمَّ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ غَيْرَ الْفَجْرِ لَا يُؤَذَّنُ لَهَا إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ أَوْقَاتِهَا وَاخْتَلَفُوْا فِي الْفَجْرِ فَقَالَ قَوْمٌ التَّأْذِيْنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَقَالَ آخَرُوْنَ بَلْ هُوَ بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُوْنَ الْأَذَانُ لَهَا كَالْأَذَانِ لِغَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ

پھر ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر بھی اس کا جائزہ لیا تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول نکال سکیں تو ہم نے دیکھا کہ فجر کے علاوہ دیگر نمازوں کے لیے دخول وقت کے بعد ہی اذان دی جاتی ہے۔ فجر میں اختلاف ہوا ایک قوم کہتی ہے کہ اس کے لیے وقت سے پہلے اذان دی جائے اور دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ نہیں بلکہ وہ بھی دخول وقت کے بعد ہوگی۔ تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کے لیے اذان بھی اسی طرح ہو جس طرح دیگر نمازوں کے لیے ہوتی ہے جب وہ وقت داخل ہونے

دُخُولِ اَوْقَاتِهَا كَانَ اَيْضًا فِى الْفَجْرِ بِذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَ مُحَمَّدٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

۷۹۹ - حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدٍ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اِنِّىْ اُؤَذِّنُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِاَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ السَّمَآءِ بِالنِّدَآءِ فَقَالَ سُفْيَانُ لَا حَتّٰى يَتَفَجَّرَ الْفَجْرُ۔

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَلْقَمَةَ مِنْ هٰذَا شَىْءٌ۔

۸۰۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ شَيَّعْنَا عَلْقَمَةَ اِلٰى مَكَّةَ فَخَرَجَ بِلَيْلٍ فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ اَمَا هٰذَا فَقَدْ خَالَفَ سُنَّةَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ نَائِمًا كَانَ خَيْرًا لَهُ فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَذَّنَ۔

فَاَخْبَرَ عَلْقَمَةُ اَنَّ التَّاذِيْنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ خِلَافٌ لِسُنَّةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے بعد ہوتی ہے تو فجر کے لیے بھی اسی طرح ہوگی، یہی قیاس ہے اور یہی امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحہم اللہ کا قول ہے۔

حضرت علی بن جعد فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان بن سعید سے سنا ان سے ایک شخص نے کہا کہ میں طلوع فجر سے پہلے اذان کہتا ہوں تاکہ میں اذان کے ذریعے سب سے پہلے سماعت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا ہو جاؤں تو حضرت سفیان نے فرمایا نہیں (ایسا نہ کرو) یہاں تک کہ فجر پھوٹ نکلے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں ہم نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کی طرف الوداع کہا آپ رات کو نکلے تو ایک مؤذن کو رات کے وقت اذان دیتے ہوئے سنا، فرمایا اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی ہے۔ اگر یہ سویا رہتا تو اچھا تھا صبح ہوتی تو اذان کہتا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ طلوع فجر سے پہلے اذان کہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کے خلاف ہے۔

بَابُ ۳۲ الرَّجُلَيْنِ يُؤَذِّنُ اَحَدُهُمَا وَيُقِيْمُ الْاٰخَرُ

باب ۳۲: اذان ایک کہے اور اقامت دوسرا

۸۰۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ اَنَّهُ

حضرت زیادہ بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب صبح کا آغاز ہوا تو آپ نے مجھے حکم

سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ اَوَّلُ الصُّبْحِ اَمَرَنِيْ فَاَذَّنْتُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَجَاءَ بِلَالٌ لِيُقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ۔

دیا میں نے اذان کہی پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے کے لیے آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے بھائی صداء نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے وہ اقامت بھی کہے۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زیاد بن نعیم، حضرت عبداللہ بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُقِيْمَ لِلصَّلٰوةِ غَيْرُ الَّذِيْ اَذَّنَ لَهَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يُقِيْمَ لِلصَّلٰوةِ غَيْرُ الَّذِيْ اَذَّنَ لَهَا۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اس حدیث کو اپناتے ہوئے کہا کہ جس آدمی نے نماز کے لیے اذان کہی ہے اس کے غیر کیلئے اقامت کہنا مناسب نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا موذن کے علاوہ کوئی دوسرا نماز کیلئے اقامت کہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ حِيْنَ اُرِيَ الْاَذَانَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ فَاَقَامَ۔

حضرت عبداللہ ابن محمد بن عبداللہ بن زید بواسطہ اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب انہوں نے (خواب میں) اذان دیکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم فرمایا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

حضرت ابوعمیس، حضرت عبداللہ بن محمد عبداللہ بن زید سے وہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ میں نے کس

جَدِّہٖ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ کَیْفَ رَاَیْتُ الْاَذَانَ فَقَالَ اَلْقِھِنَّ عَلٰی بِلَالٍ فَاِنَّہٗ اَنْدٰی صَوْتًا مِّنْکَ فَلَمَّا اَذَّنَ بِلَالٌ نَدِمَ عَبْدُ اللّٰہِ فَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقِیْمَ۔

فَلَمَّا تَضَادَّ ھٰذَانِ الْحَدِیْثَانِ اَرَدْنَا اَنْ نَلْتَمِسَ حُکْمَ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ النَّظْرِ لِنَسْتَخْرِجَ بِہٖ مِنَ الْقَوْلَیْنِ قَوْلًا صَحِیْحًا **فَنَظَرْنَا** فِیْ ذٰلِکَ فَوَجَدْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَیْہِ اَنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّؤَذِّنَ رَجُلَانِ اَذَانًا وَّاحِدًا یُؤَذِّنُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا بَعْضَہٗ فَاحْتَمَلَ اَنْ تَکُوْنَ الْاَذَانُ وَالْاِقَامَۃُ کَذٰلِکَ لَا یَفْعَلُھُمَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَّاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَا کَالشَّیْئَیْنِ الْمُتَفَرِّقَیْنِ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ یَّتَوَلّٰی کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا رَجُلٌ عَلٰی حِدَۃٍ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ فَرَاَیْنَا الصَّلٰوۃَ لَھَا اَسْبَابٌ تَتَقَدَّمُھَا مِنَ الدُّعَآءِ اِلَیْھَا بِالْاَذَانِ وَمِنَ الْاِقَامَۃِ لَھَا ھٰذَا فِیْ سَآئِرِ الصَّلَوَاتِ وَرَاَیْنَا الْجُمُعَۃَ یَتَقَدَّمُھَا خُطْبَۃٌ لَا بُدَّ مِنْھَا فَکَانَتِ الصَّلٰوۃُ مُضَمَّنَۃً بِالْخُطْبَۃِ وَکَانَ مَنْ صَلَّی الْجُمُعَۃَ بِغَیْرِ خُطْبَۃٍ فَصَلَاتُہٗ بَاطِلَۃٌ حَتّٰی تَکُوْنَ الْخُطْبَۃُ فَقَدْ تَقَدَّمَتِ الصَّلٰوۃَ وَرَاَیْنَا الْاِمَامَ یَجِبُ اَنْ لَّا یَکُوْنَ ھُوَ غَیْرُ الْخَطِیْبِ لِاَنَّ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مُضَمَّنٌ بِصَاحِبِہٖ فَلَمَّا کَانَ لَا بُدَّ مِنْھُمَا لَمْ یَنْبَغِ اَنْ یَّکُوْنَ الْقَائِمُ بِھِمَا اِلَّا رَجُلًا وَّاحِدًا وَرَاَیْنَا الْاِقَامَۃَ جُعِلَتْ مِنْ اَسْبَابِ الصَّلٰوۃِ

طرح اذان کی (کیفیت) دیکھی تو آپ نے فرمایا (یہ کلمات) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بتاؤ کیونکہ ان کی آواز تمہاری آواز سے بلند ہے جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہہ چکے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے شرمندگی محسوس کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت کہنے کا حکم فرمایا۔

جب ان دو (قسم کی) احادیث میں تضاد پایا گیا تو ہم نے چاہا کہ قیاس کے طریقے پر اس مسئلہ کا حکم تلاش کریں تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول سامنے لاسکیں۔ جب ہم نے غور کیا تو ایک متفق علیہ قاعدہ پایا کہ دو آدمیوں کے لیے ایک ہی اذان کہنا جائز نہیں کہ ان میں سے ہر ایک بعض اذان کہے ..... پس اس بات کا احتمال ہے کہ اذان اور اقامت کی بھی یہی صورت ہو کہ وہ ایک ہی آدمی کہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ دونوں دو متفرق چیزوں کی طرح ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ دونوں میں سے ہر ایک کے لیے علیحدہ آدمی ہو۔ جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ نماز کے لیے کچھ اسباب ہیں جو اس سے پہلے ہوتے ہیں اور اذان اور اقامت بھی اس کی طرف بلانے والے اسباب ہیں یہ بات تمام نمازوں میں پائی جاتی ہے اور ہم جمعہ (کی نماز) کو دیکھتے ہیں کہ اس سے پہلے خطبہ ہونا ضروری ہے تو نماز خطبہ کو بھی شامل ہے لہٰذا جو شخص جمعہ کی نماز خطبہ کے بغیر پڑھے اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے جب تک نماز سے پہلے خطبہ نہ پایا جائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ امام کا خطیب کے علاوہ ہونا ضروری نہیں کیونکہ یہ دونوں (خطبہ اور نماز) ایک دوسرے کو شامل ہیں پس جب ان دونوں کا ہونا ضروری ہے تو دونوں کو قائم کرنے کے لیے ایک آدمی ہی مناسب ہے اور ہم دیکھتے ہیں اقامت کو بھی اسبابِ نماز میں سے قرار دیا گیا اور اس بات پر اجماع ہے کہ غیر امام بھی اس کو قائم کر سکتا ہے تو جس طرح اس کو غیر امام قائم کرے گا حالانکہ یہ اذان کی نسبت سے نماز کے زیادہ قریب ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غیر مؤذن اس کی ذمہ داری اٹھائے یہی قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ

أَيْضًا وَأَجْمَعُوْا أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الْإِمَامِ فَكَمَا كَانَ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الْإِمَامِ وَهِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ أَقْرَبُ مِنْهَا مِنَ الْأَذَانِ كَانَ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الَّذِيْ يَتَوَلَّى الْأَذَانَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۳ مَا يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُوْلَهُ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ

باب ۳۳ اذان سنتے وقت کیا کہنا مستحب ہے۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو، حضرت مالک کی روایت میں لفظ نداء ہے (یعنی جب اذان سنو) تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی مثل کہو حضرت مالک کی روایت میں ہے جو کچھ مؤذن کہتا ہے (وہ کہو)۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عثمان بن عمر، حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ مَوْلٰى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يَقُوْلُ إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی مثل کہو پھر مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر (ایک بار) درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے (منصب

سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

وسیلہ کا سوال کرو وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جس نے میرے لیے وسیلے کا سوال کیا اس کے لیے شفاعت جائز ہو گئی۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى يَسْكُتَ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو اذان کہتے ہوئے سنتے تو جو کچھ وہ کہتا آپ بھی کہتے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَقَالَتِهٖ أَوْ كَمَا قَالَ۔

حضرت محمد ابن عمرو اللیثی اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو مؤذن نے اذان دی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اس کے کلام کی طرح یا (فرمایا) جیسے اس نے کہا تم بھی کہو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَ الْأَذَانَ أَنْ يَقُوْلَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ أَذَانِهٖ وَخَالَفَهُمْ فِيْ

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا کہ اذان سننے والے کو چاہیے کہ وہ بھی اسی طرح کہے جس طرح مؤذن کہتا ہے یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو جائے۔

ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِقَوْلِهٖ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَعْنًى لِاَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا يَقُوْلُهُ الْمُؤَذِّنُ لِيَدْعُوْا بِهِ النَّاسَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِلَى الْفَلَاحِ وَالسَّامِعُ لَا يَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى جِهَةِ دُعَاءِ النَّاسِ اِلٰى ذٰلِكَ اِنَّمَا يَقُوْلُهُ عَلٰى جِهَةِ الذِّكْرِ وَلَيْسَ هٰذَا مِنَ الذِّكْرِ فَيَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَّجْعَلَ مَكَانَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاٰثَارِ الْاُخَرِ وَهُوَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ ذٰلِكَ اِنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُهُ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى يَسْكُتَ اَيْ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا ابْتَدَاَ بِهِ الْاَذَانَ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى يَسْكُتَ فَيَكُوْنَ التَّكْبِيْرُ وَالشَّهَادَةُ هُمَا الْمَقْصُوْدُ اِلَيْهِمَا بِقَوْلِهٖ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَقَدْ قَصَدَ اِلٰى ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنے کا کوئی مقصد نہیں مؤذن تو اس لیے کہتا ہے کہ وہ ان (الفاظ) کے ذریعے لوگوں کو نماز اور کامیابی کی طرف بلاتا ہے اور سننے والا تو یہ کلمات لوگوں کو بلانے کی خاطر نہیں کہتا بلکہ وہ بطور ذکر کہتا ہے اور یہ ذکر کے الفاظ میں سے نہیں لہٰذا اسے چاہیے کہ ان کی جگہ وہ الفاظ رکھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایات میں مروی ہیں اور وہ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" (برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے) ہیں۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے ان کا قول کہ جیسے وہ کہے تم بھی کہو یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے کا مطلب یہ ہو کہ اس کی مثل کہو جو اس نے اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر اور اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ کہا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے اور اس کی مثل کہنے سے تکبیر اور شہادت ہی مقصود ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا قصد موجود ہے۔

۸۱۰ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَشَهَّدَ الْمُؤَذِّنُ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن شہادت کے کلمات کہے تو تم بھی اس کی مثل کہو۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ عِنْدَ ذٰلِكَ

اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اس وقت لاحول ولاقوۃ پڑھا جائے اور اس پر ترغیب

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَفِي الْحَضِّ عَلٰى ذٰلِكَ

٨١١ - فَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ -

٨١٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَإِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ -

٨١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

بھی دی ہے وہ یہ ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو موذن "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہے اور تم میں سے ایک (جواب میں) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ اشہدان لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی اشہدان لا الہ الا اللہ کہے پھر وہ اشہدان محمد رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشہدان محمد رسول اللہ کہے، جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر اس کے اللہ اکبر کہنے پر اللہ اکبر کہے اور یہ بات دل (کے خلوص) سے کہے تو جنت میں داخل ہوگا

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب موذن کو اذان دیتے ہوئے) سنتے تو جو کچھ وہ کہتا آپ بھی کہتے اور جب وہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتا تو آپ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے۔

حضرت عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں ہم

ابوداود قال ثنا هشام بن ابي عبد الله عن يحيى ابن ابي كثير عن محمد بن ابراهيم القرشي عن عيسى بن طلحة بن عبيد الله قال كنا عند معاوية بن ابي سفيان فاذن المؤذن فقال الله اكبر الله اكبر فقال معاوية الله اكبر الله اكبر فقال اشهد ان لا اله الا الله فقال معاوية اشهد ان لا اله الا الله فقال اشهد ان محمدا رسول الله فقال معاوية اشهد ان محمدا رسول الله حتى بلغ حي على الصلوة حي على الفلاح فقال لا حول ولا قوة الا بالله قال يحيى وحدثني رجل ان معاوية لما قال ذلك قال هكذا سمعنا نبيكم يقول۔

حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے پاس تھے تو مؤذن نے اذان کہی اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اس نے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہؓ نے بھی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہا۔ مؤذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو انہوں نے بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہا جب وہ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح پر پہنچا تو آپ نے پڑھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں اور مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ کلمات کہے تو فرمایا ہم نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

۸۱۴۔ حدثنا ابوبكرة قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا محمد بن عمرو عن ابيه عن جده ان معاوية قال مثل ذلك ثم قال هكذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت محمد بن عمرو بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل فرمایا، پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔

۸۱۵۔ حدثنا يونس بن عبد الاعلى قال ثنا عبد الله بن وهب قال حدثني ايضا يحيى داود بن عبد الرحمن عن عمرو بن يحيى عن عبد الله ابن علقمة قال كنت جالسا الى جنب معاوية فذكر مثله ثم قال معاوية هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول۔

حضرت عبداللہ بن علقمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۸۱۶۔ حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج

حضرت عیسیٰ بن محمد، حضرت عبداللہ بن وقاص سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے

قَالَ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ یَحْیَی الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ عِیْسَی بْنَ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ وَقَّاصٍ فَذَکَرَ نَحْوَهُ۔

ہیں۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا اَنَّهُ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْاَذَانِ وَیَاْمُرُ بِهِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اذان کے وقت یہ الفاظ کہتے اور اسی کا حکم بھی فرماتے۔ (الفاظ آئندہ حدیث میں آرہے ہیں)

۸۱۷- حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ الْحَکِیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَلَهُ ذَنْبُهُ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر کہا انا اشهد (آخر تک) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں،" تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

۸۱۸- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن یوسف، حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۹- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ کَثِیْرِ بْنِ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُغِیْرَةِ عَنِ الْحَکِیْمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ فَذَکَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ وَزَادَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَهَّدُ۔

حضرت عبیداللہ بن مغیرہ، حضرت حکیم بن عبداللہ بن قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں "جس نے مؤذن کو سن کر شہادت کے کلمات کہے"۔

۸۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُوْرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْبَزَّازُ عَنْ قَیْسِ بْنِ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان دینے والے سے (اذان) سن کر اس کی تکبیر پر

مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَيَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهُ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

تکبیر کہے پھر اس کے اشہدان لا الٰہ الا اللہ و اشہدان محمد رسول اللہ کہنے پر یہی یہ کہے "اللھم " آخر تک یا اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما آپ کا درجہ علیین میں بنا برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت اور مقربین میں ان کا گھر بنا" تو اس شخص کے لیے قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو گئی۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مؤذن سے اذان سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم رب ہذہ الدعوۃ" (آخر تک) یا اللہ! اس مکمل دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور آپ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا۔

۸۲۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الطَّحَّانُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ عَلَّمَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ وَقَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِذَا كَانَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ فَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ عِنْدَ اسْتِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارِ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتِ دُعَائِكَ وَحُضُوْرِ صَلَوَاتِكَ اغْفِرْ لِيْ۔

حضرت حفصہ بنت ابی کثیر اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سکھایا وہ فرماتی ہیں مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا۔ آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! جب مغرب کی اذان کے وقت یہ کلمات کہو "اللھم عند استقبال" (آخر تک) یا اللہ! اپنی رات کے آنے، دن کے جانے، اپنی طرف بلانے والوں کی آوازوں اور اپنی نماز کی حاضری کے وقت مجھے بخش دے۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ اَرَادَ بِمَا يُقَالُ عِنْدَ الْاَذَانِ الذِّكْرَ فَكُلٌّ

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اذان کے وقت جو کچھ کہا جاتا ہے اس سے ذکر

الْاَذَانِ ذِكْرٌ غَيْرُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَاِنَّهُمَا دُعَاءٌ فَمَا كَانَ مِنَ الْاَذَانِ ذِكْرٌ فَيَنْبَغِىْ لِلسَّامِعِ اَنْ يَّقُوْلَهٗ وَمَا كَانَ مِنْهُ دُعَاءٌ اِلَى الصَّلٰوةِ فَالذِّكْرُ الَّذِىْ هُوَ غَيْرُهٗ اَفْضَلُ مِنْهُ وَاَوْلٰى اَنْ يُّقَالَ -

وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ عَلَى الْوُجُوْبِ **وَخَالَفَهُمْ** فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ -

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ مَا

۸۲۳ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِىْ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَسَمِعَ مُنَادِيًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَابْتَدَرْنَاهُ فَاِذَا هُوَ صَاحِبُ مَاشِيَةٍ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَنَادٰى بِهَا -

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ الْمُنَادِىَ يُنَادِىْ فَقَالَ غَيْرَ مَا قَالَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهٗ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُنَادِىَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ الَّذِىْ يَقُوْلُ اِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَى الْاِيْجَابِ وَاِنَّهٗ

مراد ہے۔ پس "حی علی الصلوۃ" اور "حی علی الفلاح" کے علاوہ تمام اذان ذکر خداوندی ہے، وہ پکار ہے تو اذان میں جو ذکر ہے سننے والے کو بھی وہ الفاظ کہنے چاہییں اور اس میں جو نماز کی طرف بلانا ہے تو اس کی بجائے دوسرے الفاظ ذکر کا پڑھنا زیادہ فضیلت کا باعث اور بہتر ہے۔

ایک قوم کہتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جب موذن کو سنو تو اس کی مثل کہو اس سے وجوب مراد ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس بات کی مخالفت کرتے ہوئے کہا یہ مستحب ہے واجب نہیں اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کسی سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے اذان دینے والے کو سنا اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا "یہ فطرت اسلام پر ہے" اس نے "اشہد ان لا الہ الا اللہ" کہا تو آپ نے فرمایا "یہ جہنم سے دور رہا۔ ہم نے جلدی جلدی اس کی طرف دیکھا تو وہ اونٹوں کا چرواہا تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو اس نے اس کے لیے اذان دی،

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موذن کو اذان دیتے ہوئے سنا لیکن آپ نے موذن کے الفاظ کے علاوہ کلمات کہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا ارشاد گرامی کہ جب موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اس کی مثل کہو سے مراد اس کا وجوب نہیں بلکہ مستحب ہے بھلائی اور فضیلت حاصل کرنا ہے

عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ وَالنُّدْبَةِ اِلَى الْخَيْرِ وَاِصَابَةِ الْفَضْلِ كَمَا عَلَّمَ النَّاسَ مِنَ الدُّعَاءِ الَّذِيْ اَمَرَهُمْ اَنْ يَقُوْلُوْهُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ۔

جیسا کہ آپ نے لوگوں کو نماز وغیرہ کے بعد کی دعائیں سکھائیں اور ان کا حکم دیا۔

بَابُ ۳۴ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ

باب ۳۴ اوقات نماز

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کے پاس دو بار مجھے نماز پڑھائی مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی۔ فجر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا۔ مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار روزہ افطار کرتا ہے اور مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب وہ سفید ہو گئی (روشنی ہو گئی) پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (نمازوں کا) وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ یہ آپ سے پہلے انبیاء کرام کا وقت ہے۔

ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَيْهِ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلّٰى بِيَ الْغَدَاةَ عِنْدَ مَا اَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَلْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ۔

۸۲۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْاَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ السَّاعِدِيِّ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ قَامَتْ قَائِمَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَّنِيْ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلُهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْفَيْءُ قَامَتَانِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَطْلُعَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے نماز میں میری امامت کی تو ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا، عصر اس وقت پڑھائی جب سورج ابھی کھڑا تھا نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، نماز عشاء اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب فجر طلوع ہو گئی۔ پھر دوسرے دن میری امامت کی تو نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل تھا عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ دو مثل ہوا، مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، اور عشاء کی نماز رات کی پہلی تہائی ختم ہونے پر پڑھائی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج طلوع ہونے کے قریب تھا۔ پھر فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۸۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو تمہیں تمہارے دین کی باتیں سکھاتے ہیں پھر اس کی مثل ذکر فرمایا، البتہ نماز عشاء کے بارے میں فرمایا کہ وہ دوسرے دن اس وقت پڑھائی جب رات

هٰذَا جِبْرَائِیْلُ یُعَلِّمُکُمْ اَمْرَ دِیْنِکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فِی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ وَصَلَّاھَا فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ حِیْنَ ذَھَبَتْ سَاعَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ۔

کی ایک ساعت گزر گئی۔

۸۲۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ صَلِّ مَعِیْ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّی الظُّھْرَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَہٗ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ قَبْلَ غَیْبُوْبَۃِ الشَّفَقِ ثُمَّ صَلَّی الصُّبْحَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ صَلَّی الظُّھْرَ حِیْنَ کَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَہٗ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَیْہِ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَیْبُوْبَۃِ الشَّفَقِ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ ثُلُثُ اللَّیْلِ وَقَالَ بَعْضُھُمْ شَطْرُ اللَّیْلِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب فجر طلوع ہوئی پھر ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب انسان کا سایہ اس کی مثل ہو گیا۔ پھر غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھی عشاء کی نماز غروب شفق سے پہلے پڑھی پھر نماز فجر روشنی میں پڑھی پھر ظہر کی نماز اس وقت اس وقت پڑھی جب انسان کا سایہ اس کی ایک مثل ہو گیا نماز عصر اس وقت ادا کی جب انسان کا سایہ دو مثل ہوا پھر شفق غائب ہونے سے پہلے مغرب کی نماز ادا فرمائی، اس کے بعد نماز عشاء پڑھی، بعض (راوی) فرماتے ہیں رات کے تہائی حصہ گزرنے پر اور بعض کے نزدیک نصف رات کے وقت پڑھی۔

۸۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْھَالِ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِّنْھُمْ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّشْھَدَ الصَّلٰوۃَ

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا آپ نے اسے اپنے ساتھ نماز میں حاضر رہنے کا حکم فرمایا! پس آپ نے صبح کی نماز جلدی پڑھی پھر ظہر کی نماز پڑھی تو بھی جلدی کی عصر کی نماز بھی جلدی پڑھی، پھر نماز مغرب

مَعَهُ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مِنَ الْغَدِ فَأَخَّرَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ مَا بَيْنَ صَلَوتِي فِي هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ۔

٨٢٩ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاهُ سَائِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ أَوْ لَمْ وَكَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

٨٣٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ

جلدی میں پڑھی اور اس کے بعد نماز عشاء بھی جلدی ادا فرمائی دوسرے دن آپ نے تمام نمازیں دیر کر کے پڑھیں۔

بعد ازاں اس شخص سے فرمایا ہمارے ان دو وقتوں کے درمیان تمام نمازوں کا (مستحب) وقت ہے۔

حضرت ابوبکر بن ابو موسیٰ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا آپ نے اسے کچھ بھی جواب نہ دیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے نماز فجر کیلئے اقامت کہی جب فجر طلوع ہو گئی اور لوگ (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتے تھے پھر آپ نے حکم دیا تو انہوں نے سورج ڈھلنے پر ظہر کے لیے اقامت کہی کوئی کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے یا نہیں لیکن آپ سب سے زیادہ جاننے والے تھے پھر حکم دیا تو انہوں نے عصر کے لیے اقامت کہی اس وقت سورج بلند تھا غروب آفتاب پر آپ کے حکم سے نماز مغرب قائم کی پھر حکم دیا تو عشاء کے لیے اقامت کہی اس وقت شفق غائب ہو چکی تھی۔

دوسرے دن فجر میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جب آپ نے سلام پھیرا تو کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو گیا یا ہونے والا ہے پھر ظہر کو عصر کے قریب تک مؤخر فرمایا پھر عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی یہاں تک کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہتا سورج سرخ ہو گیا پھر مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک شفق غائب ہونے کے وقت پڑھی پھر عشاء کی نماز مؤخر کی حتی کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گذر گیا اس کے بعد سائل کو بلا کر فرمایا ان وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے وہ نبی کریم

ثنا موسى قال ثنا اسمعيل بن سالم قال
ثنا اسحق بن يوسف عن سفيان الثوري
عن علقمة بن مرثد عن سليمن بن بريدة
عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم
ان رجلا سأله عن وقت الصلوة فقال
صل معنا قال فلما زالت الشمس امر
بلالا فاذن ثم امره فاقام العصر والشمس
بيضاء مرتفعة نقية ثم امره فاقام
المغرب حين غابت الشمس ثم امره
فاقام العشاء حين غاب الشفق ثم
امره فاقام الفجر حين طلع الفجر فلما
كان في اليوم الثاني امره فاذن للظهر
فابرد بها فانعم ان يبرد بها وصلى
العصر والشمس مرتفعة اخرها فوق
الذي كان وصلى المغرب قبل ان تغيب
الشفق وصلى العشاء بعد ما ذهب
ثلث الليل وصلى الفجر فاسفر بها
ثم قال اين السائل عن وقت الصلوة
فقال الرجل انا يا رسول الله فقال
وقت صلوتكم فيما بين ما رأيتم۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے اوقاتِ نماز کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ راوی فرماتے ہیں جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے اذان دی پھر حکم فرمایا تو عصر کے لیے اقامت کہی اس وقت سورج بلند، سفید اور صاف تھا۔ اس کے بعد حکم دیا تو انھوں نے غروب آفتاب کے بعد نمازِ مغرب قائم کی پھر حکم دیا تو انھوں نے شفق غائب ہونے وقت عشاء کی نماز کھڑی کی، پھر حکم دیا تو طلوعِ فجر کے وقت فجر کی نماز قائم کی۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے حکم دیا، انھوں نے ظہر کے لیے ٹھنڈے وقت میں اذان دی اور اچھی طرح ٹھنڈا کیا۔ عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج بلند تھا اسے پہلے دن سے مؤخر کیا مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔ عشاء کی نماز رات کا پہلا تہائی گزرنے پر پڑھی صبح کی نماز روشنی میں ادا فرمائی، پھر ارشاد فرمایا اوقاتِ نماز کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے اس شخص نے عرض کیا میں یہ ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت اس کے درمیان ہے جو کچھ تم نے دیکھا۔

الكلام في ذلك

اس مسئلہ پر گفتگو

فاما ما روي عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم في هذه الآثار في صلوة
الفجر فلم يختلفوا عنه فيه انه صلاها
في اليوم الاول حين طلع الفجر وهو
اول وقتها وصلاها في اليوم الثاني حين
كادت الشمس ان تطلع وهذا اتفاق
المسلمين ان اول وقت الفجر حين

ان روایات میں نماز فجر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس میں ان (ائمہ کرام) کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ پہلے دن آپ نے یہ نماز طلوعِ فجر کے وقت ادا کی اور وہ اس کا پہلا وقت ہے۔ دوسرے دن اس وقت پڑھی جب سورج طلوع ہونے کے قریب تھا اور اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ فجر کا پہلا وقت وہ ہے جب فجر طلوع ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے

يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاٰخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَاَمَّا مَا ذُكِرَ عَنْهُ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَاِنَّهُ ذُكِرَ عَنْهُ اَنَّهُ صَلَّاهَا حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَعَلٰى ذٰلِكَ اِتِّفَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ اَنَّ ذٰلِكَ اَوَّلُ وَقْتِهَا وَاَمَّا اٰخِرُ وَقْتِهَا فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَعِيْدٍ وَجَابِرًا وَاَبَا هُرَيْرَةَ رَوَوْا عَنْهُ اَنَّهُ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ هُوَ وَقْتُ الظُّهْرِ بَعْدُ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى قُرْبِ اَنْ يَصِيْرَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَهٰذَا جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْاِمْسَاكُ اَوِ التَّسْرِيْحُ مَقْصُوْدًا بِهٖ اَنْ يُّفْعَلَ بَعْدَ بُلُوْغِ الْاَجَلِ لِاَنَّهَا بَعْدَ بُلُوْغِ الْاَجَلِ قَدْ بَانَتْ وَحَرُمَ عَلَيْهِ اَنْ يُّمْسِكَهَا وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ فَقَالَ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَاَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ حَلَالًا لَهُنَّ بَعْدَ بُلُوْغِ اَجَلِهِنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا جُعِلَ لِلْاَزْوَاجِ عَلَيْهِنَّ فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا هُوَ فِيْ قُرْبِ بُلُوْغِ الْاَجَلِ لَا بَعْدَ بُلُوْغِ الْاَجَلِ فَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَمَّنْ ذَكَرْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى قُرْبِ اَنْ يَصِيْرَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ

نمازِ ظہر کے بارے میں جو کچھ آپ سے مروی ہے اس میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے اسے اس وقت ادا فرمایا جب سورج ڈھل گیا اور اس پر بھی مسلمان متفق ہیں کہ یہ اس کا پہلا وقت ہے لیکن اس کے آخری وقت کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابو سعید خدری، جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آپ نے دوسرے دن یہ نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا، اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہوا ہو اور ابھی تک ظہر کا وقت باقی ہو اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہونے کے قریب تھا۔ اور یہ لغت میں جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں اچھے طریقے سے روک لو اور مناسب طریقے سے چھوڑ دو۔"

یہ مقصد نہیں کہ عدت پوری ہونے کے بعد اسے روکا یا چھوڑا جائے کیونکہ وہ جدا ہو گئی اور اسے روکنا حرام قرار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔"

اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ عدت پوری ہونے کے بعد ان کے لیے نکاح کرنا جائز ہے پس ثابت ہوا کہ دوسری آیت میں خاوندوں کو ان کے بارے میں جو کچھ اختیار دیا گیا ہے وہ اس وقت ہے جب عدت پوری ہونے کے قریب ہو عدت پوری ہونے کے بعد نہیں اسی طرح جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہم نے اس کا ذکر کیا کہ آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ قریب تھا ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جاتا پس جب سایہ ایک مثل ہو جائے گا تو ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

مِثْلَهُ فَيَكُوْنَ الظِّلُّ إِذَا صَارَ مِثْلَهُ فَقَدْ خَرَجَ وَقْتُ الظُّهْرِ.

وَالدَّلِيْلُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ إِنَّ الَّذِيْنَ ذَكَرُوْا هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرُوْا عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا أَنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ مَا بَيْنَهُمَا وَقْتٌ وَقَدْ جَمَعَهُمَا فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی دلیل یہ ہے کہ جن لوگوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی ہے تو انھوں نے انہی روایات میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ نے پہلے دن نماز عصر اس وقت ادا فرمائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوگیا پھر فرمایا ان دو کے درمیان وقت ہے، پس محال ہے کہ ان دونوں کے درمیان وقت ہو جب کہ ان دونوں کو ایک ہی وقت میں جمع فرمایا ہو لیکن ہمارے نزدیک اس کا وہی مفہوم ہے جو ہم نے ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ فِيْمَا أَخْبَرَ عَنْ صَلٰوتِهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِّنَ الْعَصْرِ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنَّمَا صَلَّاهَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِيْ قُرْبِ دُخُوْلِ وَقْتِ الْعَصْرِ لَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ إِذَا أَجْمَعُوْا فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ بَعْدَ مَا يَصِيْرُ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَقْتًا لِلْعَصْرِ أَنَّهُ مُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ وَقْتًا لِلظُّهْرِ لِإِخْبَارِهِ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاتَيْهِ فِي الْيَوْمَيْنِ.

اس بات پر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کا مضمون بھی دلالت کرتا ہے جو انھوں نے آپ کی دوسرے دن کی نماز کے بارے میں خبر دی تو فرمایا آپ نے ظہر کو مؤخر کیا حتیٰ کہ عصر قریب ہوگئی، تو انھوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن یہ نماز وقت عصر داخل ہونے کے قریب ادا فرمائی عصر کے وقت نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب ان تمام روایات میں اس بات پر اتفاق ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جائے تو وہ وقت عصر ہے تو محال ہے کہ یہ ظہر کا وقت ہو کیونکہ آپ نے فرمایا ہر نماز کا وقت وہ ہے جو آپ کی دو دنوں کی نماز کے درمیان ہے۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا

حضرت ربیع مؤذن کی روایت جو ہم نے بیان کی ہے وہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

۸۳۱- **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلٰوةِ أَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ

حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کا اوّل وقت بھی ہے اور آخر (وقت) بھی ظہر کا پہلا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب وقت عصر داخل ہو جائے اس سے ثابت ہوا کہ وقت عصر اس وقت داخل

وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ دُخُولَ وَقْتِ الْعَصْرِ بَعْدَ خُرُوجِ وَقْتِ الظُّهْرِ۔

ہوگا جب ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

وَأَمَّا مَا ذُكِرَ عَنْهُ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَلَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي أَوَّلِ يَوْمٍ فِي الْوَقْتِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فَثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ أَوَّلُ وَقْتِهَا وَذُكِرَ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِي حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ هُوَ آخِرُ وَقْتِهَا الَّذِي إِذَا خَرَجَ فَاتَتْ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ هُوَ الْوَقْتُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي أَنْ تُؤَخَّرَ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَخْرُجَ وَأَنَّ مَنْ صَلَّاهَا بَعْدَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّاهَا فِي وَقْتِهَا مُفَرِّطٌ لِأَنَّهُ قَدْ فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا مَا فِيهِ الْفَضْلُ وَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَفُتْ بَعْدُ۔

نمازِ عصر کے بارے میں جو کچھ آپ سے مروی ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ نے اسے پہلے دن اس وقت ادا فرمایا جس کا ہم نے ذکر کیا (مثلِ اول پر) پس ثابت ہوا کہ یہی اس کا پہلا وقت ہے اور آپ سے مذکور ہے کہ دوسرے دن آپ نے اسے اس وقت پڑھا جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا، پھر ارشاد فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان (نماز کا) وقت ہے۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ اس کا آخری وقت ہے کہ جب یہ نکل جائے تو نمازِ عصر فوت ہو گئی اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وہ وقت ہے کہ اس سے نماز کو مؤخر کرنا مناسب نہیں یہاں تک کہ ختم ہو جائے، اور جس نے اس کے بعد نماز پڑھی اگرچہ اس نے وقت پر پڑھی ہے لیکن وہ کوتاہی کرنے والا شمار ہوگا کیونکہ اس کی نماز فضیلت والے وقت سے رہ گئی اگرچہ ابھی تک فوت (قضاء) نہیں ہوئی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ وَلَمْ تَفُتْهُ وَلَمَا فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلٰوةَ فِي خَاصٍّ مِنَ الْوَقْتِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي بَقِيَّةِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْوَقْتُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤَخَّرَ الْعَصْرُ حَتّٰى يَخْرُجَ هٰذَا الْوَقْتُ الَّذِي صَلَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے آپ نے فرمایا آدمی نماز پڑھتا ہے اور وہ اس سے فوت نہیں ہوتی لیکن اس سے وہ وقت فوت ہو جاتا ہے جو اس کے لیے اہل و مال سے بہتر ہے ـــــ اس سے ثابت ہوا کہ خاص وقت میں نماز پڑھنا باقی وقت میں پڑھنے سے افضل ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ وقت جس سے عصر کو مؤخر کیا جائے حتیٰ کہ یہ وقت نکل جائے وہ ہے جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن یہ نماز ادا فرمائی۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مَا۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر حضرت ربیع کی روایت دلالت کرتی ہے۔

۸۳۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلٰوةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول (وقت) بھی ہے اور آخر (وقت) بھی، عصر کا پہلا وقت وہ ہے، جب اس کا وقت شروع ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج کا رنگ زرد ہو جائے۔

۸۳۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کا وقت وہ ہے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو جائے۔

۸۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَرَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

فَفِيْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَصِيْرُ الظِّلُّ قَامَتَيْنِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ قَصَدَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ مِنْ وَقْتِهَا هُوَ وَقْتُ الْفَضْلِ لَا الْوَقْتُ الَّذِيْ إِذَا خَرَجَ فَاتَتِ الصَّلٰوةُ بِخُرُوْجِهِ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۸۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ

حضرت ابوایوب، حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھ سے (بواسطہ قتادہ، ابوایوب) تین بار یہ حدیث بیان کی ہے ایک بار مرفوع اور دو بار غیر مرفوع، پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

اس روایت میں ہے کہ عصر کا آخری وقت سورج کا پیلا پڑ جانا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب سایہ دو مثل ہو جائے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایات میں جس وقت کا قصد کیا ہے وہ فضیلت کا وقت ہے نہ وہ کہ جب وقت نکل جائے تو اس کے نکلنے سے نماز فوت ہو جاتی ہے۔ (یہ مفہوم مراد لینا اس لیے ضروری ہے) تاکہ احادیث صحیح قرار پائیں اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو۔ البتہ ایک قوم کے نزدیک اس کا آخری وقت غروب آفتاب ہے۔

انھوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی۔

حضرت ابوہریرہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك ركعة من صلوة الصبح قبل طلوع الشمس فقد ادرك الصلوة ومن ادرك ركعتين من صلوة العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك.

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کو طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی ایک رکعت مل گئی اسے مکمل نماز مل گئی اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پا لیا اس نے (عصر کی نماز کو) پا لیا۔

۸۳۶۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء قال ثنا سعيد اخبرنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار وبشر بن سعيد وعبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك ركعة من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر.

حضرت عطاء بن یسار، بشر بن سعید اور عبد الرحمن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع شمس سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پا لیا اسے صبح کی نماز مل گئی اور جس کو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی تحقیق اسے عصر کی نماز مل گئی۔

۸۳۸۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قالوا فلما كان من ادرك من العصر ما ذكرنا في هذه الآثار مدركا لها ثبت ان آخر وقتها هو غروب الشمس وممن قال بذلك ابو حنيفة

وہ (فقہاء کرام) فرماتے ہیں جب ان آثار کے مطابق جن کا ہم نے ذکر کیا عصر کا کچھ حصہ پا لینے والا عصر کو پانے والا ہے تو ثابت ہوا کہ اس کا آخری وقت غروب آفتاب ہے۔ جن فقہاء کرام کا یہ نظریہ ہے۔ ان میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف

وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا اِلٰى اَنْ تَتَغَيَّرَ الشَّمْسُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ بھی ہیں۔

اور جن لوگوں کے نزدیک اس کا آخری وقت سورج کا رنگ تبدیل ہونے تک ہے ان کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس کے مطابق آپ نے غروب آفتاب کے وقت نماز سے منع فرمایا۔

فَمِنْ ذٰلِكَ مَا۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَنِصْفِ النَّهَارِ۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ہمیں سورج کے طلوع و غروب اور دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے روکا جاتا تھا۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ اَوْ غَابَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

حضرت محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کا سینگ (کنارہ) طلوع ہونے اور اس کے غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِنِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى ابْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ وَاَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ يَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین گھڑیاں ایسی ہیں کہ نبی اکرم ہمیں ان میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے روکتے تھے، جب سورج مکمل طور پر طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب وہ دوپہر کے وقت کھڑا ہو یہاں تک کہ (مغرب کی طرف) ڈھل جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ

حضرت سالم بن عبداللہ بواسطہ اپنے والد نبی

مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ... عُرْوَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا وَإِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيبَ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو اس کے (مکمل) ظاہر ہونے تک نماز کو مؤخر کرو۔ جب سورج کا کنارہ غائب ہو جائے تو (مکمل سورج) غائب ہونے تک نماز مؤخر کرو۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں کوئی اس بات کا قصد نہ کرے کہ طلوع آفتاب اور غروب کے وقت نماز پڑھے۔

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى ابْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّمَا نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَحَرّٰى طُلُوعَ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبَهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو وہم ہوا (حقیقت یہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد کرنے سے منع فرمایا۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں

أَبُو يَحْيَى وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ إِلَى أَنْ يَنْتَصِفَ النَّهَارُ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَفِيءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ۔

کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور وہ عبادت کفار کا وقت ہے۔ پس نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور اس کی شعاعیں ختم ہو جائیں پھر نماز کا وقت ہے یہاں تک کہ دوپہر ہو جائے اس وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اسے بھڑکایا جاتا ہے۔ پس نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سایہ واپس (مشرق کی طرف) لوٹ جائے، پھر غروب آفتاب تک نماز کا وقت ہے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور یہ کفار کی عبادت کا وقت ہے۔

۴۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ ابْنَ أَبِي صُفْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع آفتاب اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے (راوی کو شک ہے کہ بین کا لفظ فرمایا) یا لفظ علی فرمایا) اور شیطان کے سینگوں کے درمیان یا (فرمایا) شیطان کے سینگوں پر غروب ہوتا ہے۔

قَالُوا فَلَمَّا نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ ثَبَتَ أَنَّهُ لَيْسَ بِوَقْتِ صَلٰوةٍ وَأَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ يَخْرُجُ بِدُخُولِهِ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الْآخَرِينَ عَلَيْهِ أَنَّهُ رُوِيَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَرُوِيَ فِي

یہ ائمہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہ نماز کا وقت نہیں ہے اور اس کے آتے ہی عصر کا وقت نکل جاتا ہے۔

ان لوگوں کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت مروی ہے لیکن دوسری روایت میں ہے کہ جس نے سورج کے

غَيْرِهٖ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ
تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ فَكَانَ فِيْ
ذٰلِكَ اِبَاحَةُ الدُّخُوْلِ فِي الْعَصْرِ فِيْ ذٰلِكَ
الْوَقْتِ فَجَعَلَ النَّهْيَ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ
عَلَى الْغَيْرِ الَّذِيْ اُبِيْحَ فِي الْحَدِيْثِ الْاٰخِرِ
حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْحَدِيْثَانِ فَهٰذَا اَوْلٰى مَا
حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰثَارُ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ
وَاَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّا
رَاَيْنَا وَقْتَ الظُّهْرِ وَالصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِيْهِ
مُبَاحًا لِلتَّطَوُّعِ كُلِّهٖ وَقَضَاءِ كُلِّ
صَلٰوةٍ فَائِتَةٍ وَكَذٰلِكَ مَا اتُّفِقَ عَلَيْهِ
اَنَّهٗ وَقْتُ الْعَصْرِ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مُبَاحٌ
قَضَاءُ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ فِيْهِ فَاِنَّمَا
نُهِيَ عَنِ التَّطَوُّعِ خَاصَّةً فِيْهِ فَكَانَ كُلُّ
وَقْتٍ قَدِ اتُّفِقَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَقْتُ الصَّلٰوةِ
مِنْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ كُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ الصَّلٰوةَ
الْفَائِتَةَ تُقْضٰى فِيْهِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ هٰذِهٖ
صِفَةُ اَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا
وَثَبَتَ اَنَّ غُرُوْبَ الشَّمْسِ لَا يُقْضٰى فِيْهِ
صَلٰوةٌ فَائِتَةٌ بِاتِّفَاقِهِمْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ
صِفَتُهٗ مِنْ صِفَةِ اَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ
الْمَكْتُوْبَاتِ وَثَبَتَ اَنَّهٗ لَا يُصَلّٰى فِيْهِ
صَلٰوةٌ اَصْلًا كَنِصْفِ النَّهَارِ وَطُلُوْعِ
الشَّمْسِ وَاَنَّ نَهْيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوْبِ
الشَّمْسِ نَاسِخٌ لِقَوْلِهٖ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ
الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ
اَدْرَكَ الْعَصْرَ لِلدَّلَائِلِ الَّتِيْ شَرَحْنَاهَا
وَبَيَّنَّاهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَهُوَ

غائب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کو پا لیا تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ وقت عصر کے وقت میں داخل ہو سکتا ہے تو پہلی حدیث میں وارد نہی کو اس بات کے غیر پر محمول کیا جائے گا جسے دوسری روایات میں جائز رکھا گیا تاکہ دونوں حدیثوں میں تضاد نہ ہو۔ لہٰذا ان روایات کی مراد میں یہ بات سب سے بہتر ہے تاکہ تضاد ثابت نہ ہو۔

ہمارے نزدیک قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم ظہر اور باقی تمام نمازوں کے اوقات کو دیکھتے ہیں کہ ان تمام میں نفل اور قضاء نمازیں پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ عصر اور صبح کے وقت بھی فوت شدہ نمازیں پڑھنا جائز ہے ان میں خاص طور پر نفل پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ پس ان نمازوں میں سے ہر وہ وقت جس کے وقت نماز ہونے پر اتفاق ہے اس میں قضاء نماز پڑھنے پر بھی سب متفق ہیں جب ثابت ہوا کہ تمام نمازوں کی یہ صفت متفق علیہ ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ غروب آفتاب کے وقت بالاتفاق کوئی قضاء نماز پڑھنا جائز نہیں تو اس سے فرض نمازوں کے اوقات کی صفت سے اس کا حکم خارج ہو گیا اور ثابت ہوا کہ اس وقت کوئی نماز نہ پڑھی جائے جیسے دوپہر اور طلوع آفتاب کے وقت نہیں پڑھی جاتی۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غروب آفتاب کے نماز پڑھنے سے منع کرنا آپ کے اس ارشاد گرامی کا ناسخ ہے کہ جس کو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی اس نے عصر کو پا لیا یہ ان دلائل کی بنیاد پر ہے جن کو ہم نے کھول کر واضح طور پر بیان کیا۔

ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول بھی یہی ہے۔

وقت مغرب کے بارے میں گزشتہ تمام روایات میں ہے کہ آپ نے یہ نماز غروب آفتاب کے وقت ادا فرمائی

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَاَمَّا وَقْتُ الْمَغْرِبِ فَاِنَّ فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ كُلِّهَا اَنَّهٗ قَدْ صَلَّاهَا عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی خِلَافِ ذٰلِكَ فَقَالُوْا اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ یَطْلُعُ النَّجْمُ ۔

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا ۔

کچھ لوگوں نے اس کے خلاف موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب ستارے نمودار ہو جائیں

انہوں نے اس سلسلے میں یہ استدلال کیا ہے:

۸۴۸ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَیْرِ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ هُبَیْرَةَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمٍ الْجَیْشَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَیَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا مِنْكُمْ اُوْتِیَ اَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاهِدُ ۔

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز مقام مخمص میں پڑھائی اور فرمایا یہ وہ نماز ہے جو تم سے پہلے لوگوں کو عطا کی گئی تو انہوں نے اسے ضائع کر دیا پس تم میں سے جو شخص اس کی حفاظت کریگا اس کو دوگنا اجر عطا کیا جائے گا اور اس کے بعد نماز (جائز) نہیں یہاں تک کہ تارے دکھائی دیں۔

۸۴۹ - **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ خَیْرِ بْنِ نُعَیْمٍ الْحَضْرَمِیِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرْ بِالْمُخَمَّصِ وَقَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یُرَی الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ ۔

یزید بن ابو حبیب نے، خیر بن نعیم حضرمی سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے مخمص کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا اس کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ شاہد دکھائی دے اور شاہد سے ستارہ مراد ہے۔

فَقَالُوْا طُلُوْعُ النَّجْمِ هُوَ اَوَّلُ وَقْتِهَا وَكَانَ قَوْلُهٗ عِنْدَنَا وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یُرَی الشَّاهِدُ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ هٰذَا اٰخِرُ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّیْثُ وَیَكُوْنُ الشَّاهِدُ هُوَ اللَّیْلُ وَلٰكِنَّ الَّذِیْ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ستارے کا نمودار ہونا اس کا اول وقت ہے اور ہمارے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جب تک ستارہ دکھائی نہ دے، ہو سکتا ہے آپ کا آخری قول ہو جیسا کہ ابو اللیث نے ذکر کیا ہے انہوں نے شاہد کا معنیٰ ستارہ لیا ہے اور یہ ان کی اپنی رائے ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

رواه غير الليث ثنا ولا أن الشاهد هو النجم فقال ذلك برأيه لا عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد تواترت الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يصلي المغرب اذا توارت الشمس بالحجاب.

نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں کہ آپ اس وقت نماز مغرب ادا فرماتے جب سورج پردے میں چلا جاتا۔

۸۵۰- حدثنا فهد قال ثنا عمرو ابن حفص بن غياث قال ثنا ابي قال ثنا الاعمش عن عمارة عن ابي عطية قال دخلت انا ومسروق على عائشة فقال مسروق يا ام المؤمنين رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كلاهما لا يألو عن الخير اما احدهما فتعجل المغرب ويعجل الافطار والآخر يؤخر المغرب حتى يبدو النجوم ويؤخر الافطار يعني ابا موسى قالت ايهما يعجل الصلوة والافطار قال عبد الله قالت عائشة كذلك كان يفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم.

حضرت ابوعطیہ فرماتے ہیں میں اور حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسروق نے عرض کیا اے مومنوں کی ماں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی ہیں جو بھلائی میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک نماز مغرب جلدی ادا کرتا ہے اور افطار میں بھی جلدی کرتا ہے اور دوسرا ستاروں کے ظاہر ہونے تک مغرب کی نماز موخر کرتا ہے اور افطار میں بھی تاخیر کرتا ہے۔ اور یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں ام المومنین نے فرمایا نماز اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ انھوں نے عرض کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۸۵۱- حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا عبد الله ابن صالح قال حدثني الليث قال حدثني يزيد بن ابي حبيب عن اسامة بن زيد عن ابن شهاب عن عروة قال اخبرني بشير بن ابي مسعود عن ابي مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي المغرب اذا وجبت الشمس.

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو جاتا۔

۸۵۲- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن سعد

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج چھپتے ہی نماز مغرب

ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔

ادا فرماتے۔

۸۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے لوگوں سے بھی یہ بات مروی ہے۔

۸۵۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلُّوا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْفِجَاجُ مُسْفِرَةٌ۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نماز یعنی نماز مغرب اس وقت پڑھو جب راستوں میں ابھی روشنی ہو۔

۸۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت شعبہ، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عِمْرَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ الْمَغْرِبَ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا، غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھو۔

٨٥٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْجَابِيَةِ اَنْ صَلُّوا الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ تَبْدُوَ النُّجُوْمُ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت عمر فاروق نے جابیہ والوں کو لکھا کہ ستارے ظاہر ہونے سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرو۔

---

٨٥٩ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فَقَامَ اَصْحَابُهٗ يَتَرَاءَوْنَ الشَّمْسَ فَقَالَ مَا تَنْظُرُوْنَ قَالُوْا نَنْظُرُ اَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَغْرِبِ فَقَالَ هٰذَا غَسَقُ اللَّيْلِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَطْلَعِ فَقَالَ هٰذَا دُلُوْكُ الشَّمْسِ قِيْلَ حَدَّثَكُمْ عُمَارَةُ اَيْضًا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن الویزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو ساتھیوں نے اٹھ کر سورج دیکھنا شروع کر دیا آپ نے فرمایا کیا دیکھ رہے ہو؟ انھوں نے عرض کیا ہم دیکھتے ہیں کیا سورج غروب ہو گیا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نماز کا یہی وقت ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی " اقم الصلاۃ : الایۃ (ترجمہ) غروب آفتاب سے رات تاریک ہونے تک نماز ادا کرو۔ اور آپ نے ہاتھ کے ساتھ مغرب کی طرف اشارہ فرمایا پھر فرمایا یہ رات کی تاریکی ہے اور آپ نے ہاتھ سے مقام طلوع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ سورج کا ڈوبنا ہے کہا گیا تم سے حضرت عمارہ نے بھی یہی روایت کی ہے تو انھوں نے کہا ہاں!

٨٦٠ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ صَلّٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِاَصْحَابِهٖ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقاء کو مغرب کی نماز غروب آفتاب کے وقت پڑھائی پھر فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اس نماز کا وقت یہی ہے۔

---

٨٦١ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ

حضرت مسروق، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

۸۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ لَمِيْقَاتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ قَالَ وَدُلُوْكُهَا حِيْنَ تَغِيْبُ وَغَسَقُ الَّيْلِ حِيْنَ يَظْلِمُ فَالصَّلٰوةُ بَيْنَهُمَا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے غروب آفتاب کے وقت فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نماز کا وقت یہی ساعت ہے پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تائید میں قرآن پاک کی آیت پڑھی "اقم الصلوٰۃ" الآیۃ۔ اور فرمایا دلوک سے مراد غروب ہے اور غسق اللیل سے مراد اندھیرا ہونا ہے پس نماز ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

۸۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَتٰى غَسَقُ اللَّيْلِ قَالَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَاحْدِرِ الْمَغْرِبَ فِیْ اَثَرِهَا ثُمَّ احْدِرْهَا فِیْ اَثَرِهَا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن لبیبہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا رات کب چھا جاتی ہے کہا جب سورج غروب ہو جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد نماز مغرب میں جلدی کرو۔ اس کے بعد جلدی کرو۔

۸۶۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ فِیْ رَمَضَانَ اِذَا اَبْصَرَا اِلَى اللَّيْلِ الْاَسْوَدِ ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدُ۔

حضرت حمید ابن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ رمضان شریف میں نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب رات کی تاریکی دیکھتے پھر اس کے بعد روزہ افطار کرتے۔

فَهٰؤُلَآءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِیْ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ اَيْضًا لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَا دُخُوْلَ النَّهَارِ وَقْتًا لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ

تو یہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں جن کا اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ مغرب کا پہلا وقت غروب آفتاب ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں دن کا داخل ہونا نماز فجر کا وقت ہے اسی طرح رات کا آجانا نماز مغرب کا وقت ہے۔ امام ابوحنیفہ،

فَكَذٰلِكَ دُخُوْلُ اللَّيْلِ وَقْتٌ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَعَامَّةِ الْفُقَهَاءِ وَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ خُرُوْجِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ قَوْمٌ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْحُمْرَةُ خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْبَيَاضُ الَّذِيْ بَعْدَ الْحُمْرَةِ خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَكَانَ النَّظْرُ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا اَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْحُمْرَةَ الَّتِيْ قَبْلَ الْبَيَاضِ مِنْ وَقْتِهَا وَاِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْبَيَاضِ الَّذِيْ بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْحُمْرَةِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْفَجْرَ يَكُوْنُ قَبْلَهُ حُمْرَةٌ ثُمَّ يَتْلُوْهَا بَيَاضُ الْفَجْرِ فَكَانَتِ الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ فِيْ ذٰلِكَ وَقْتًا لِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ الْفَجْرُ فَاِذَا خَرَجَا خَرَجَ وَقْتُهَا فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ الْبَيَاضُ وَالْحُمْرَةُ فِي الْمَغْرِبِ اَيْضًا وَقْتًا لِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَحُكْمُهُمَا حُكْمٌ وَاحِدٌ اِذَا خَرَجَا خَرَجَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الَّذَانِ هُمَا وَقْتٌ لَهَا.

وَاَمَّا الْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ فَاِنَّ تِلْكَ الْاٰثَارَ كُلَّهَا فِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ اِلَّا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ ذَكَرَ اَنَّهُ صَلَّاهَا قَبْلَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ فَيَحْتَمِلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ جَابِرٌ عَنَى الشَّفَقَ الَّذِيْ هُوَ الْبَيَاضُ وَعَنَى

امام ابو یوسف، امام محمد اور عام فقہاء رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

مغرب کا وقت ختم ہونے کے بارے میں بھی لوگوں (فقہاء کرام) کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں جب شفق غائب ہو جائے اور یہ سرخی ہے تو وقت مغرب نکل جاتا ہے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب شفق غائب ہو جائے تو وقت مغرب ختم ہو جاتا ہے لیکن شفق وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد ہوتی ہے۔

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کا قیاس یہ ہے کہ اس بات پر تمام متفق ہیں کہ سرخی سے پہلے جو سفیدی ہوتی ہے وہ مغرب کا وقت ہے۔ اختلاف بعد والی سفیدی میں ہے۔

بعض حضرات فرماتے ہیں اس کا وہی حکم ہے جو سرخی کا ہے اور بعض فرماتے ہیں اس کا حکم سرخی کے حکم کے خلاف ہے۔

جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ فجر سے پہلے سرخی ہوتی ہے پھر اس کے بعد صبح کی سفیدی آتی ہے اس وقت یہ سرخی اور سفیدی دونوں نماز فجر کا وقت ہیں جب یہ دونوں چلی جائیں تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مغرب کے وقت بھی سرخی اور سفیدی دونوں ایک ہی نماز کا وقت ہوں اور دونوں کا ایک ہی حکم ہو اور جب یہ دونوں غائب ہو جائیں تو اس نماز کا وقت ختم ہو جائے یہ دونوں جس کا وقت تھیں۔

وقت عشاء کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابو سعید خدری اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم نے ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رات کی (پہلی) تہائی تک مؤخر کر کے پڑھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسے ایک وقت میں پڑھا۔ بعض حضرات نے اس سے رات کا

الْاٰخَرُوْنَ الشَّفَقَ الَّذِیْ هُوَ الْحُمْرَةُ فَیَكُوْنُ قَدْ صَلَّاهَا بَعْدَ غَیْبُوْبَةِ الْحُمْرَةِ وَقَبْلَ غَیْبُوْبَةِ الْبَیَاضِ حَتّٰی تَصِحَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ وَفِیْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا مَا یَدُلُّ عَلٰی مَا كَانَ بَعْضُهُمْ اَنَّ بَعْدَ غَیْبُوْبَةِ الْحُمْرَةِ وَقْتُ الْمَغْرِبِ اِلٰی اَنْ تَغِیْبَ الْبَیَاضُ وَاَمَّا اٰخِرُ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ وَاَبَا مُوْسٰی ذَكَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَهَا اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ ثُمَّ صَلَّاهَا وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّاهَا فِیْ وَقْتٍ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ ثُلُثُ اللَّیْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ نِصْفُ اللَّیْلِ فَاحْتَمَلَ اَنْ یَكُوْنَ صَلَّاهَا قَبْلَ مُضِیِّ الثُّلُثِ فَیَكُوْنُ مُضِیُّ الثُّلُثِ هُوَ اٰخِرُ وَقْتِهَا وَاحْتَمَلَ اَنْ یَكُوْنَ صَلَّاهَا بَعْدَ الثُّلُثِ فَیَكُوْنُ قَدْ بَقِیَتْ بَقِیَّةٌ مِنْ وَقْتِهَا بَعْدَ خُرُوْجِ الثُّلُثِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ نَظَرْنَا فِیْمَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ۔

تہائی مراد لیا بعض نے فرمایا رات کا نصف مراد ہے۔ پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ تہائی کے بعد ادا فرمائی ہو اور تہائی رات کا گزرنا اس کا آخری وقت ہو۔ یہ بھی احتمال ہے کہ تہائی رات کے بعد ادا فرمائی ہو اور تہائی گزرنے کے بعد بھی اس کا آخری وقت باقی ہو جب اس بات کا بھی احتمال ہے تو ہم نے اس سلسلے میں مروی روایات کو دیکھا۔

فَاِذَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ

۸۶۵- حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِیْنَ یَغِیْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَنْتَصِفُ اللَّیْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا پہلا وقت بھی ہے اور آخری بھی، عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب آدھی رات گزر جائے، فجر کا پہلا وقت طلوع فجر ہے اور طلوعِ آفتاب اس کا آخری وقت ہے۔

۸۶۶- حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمرو، رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی

ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ.

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا عشاء، نصف رات تک ہے۔

۸۶۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَرَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت شعبہ، قتادہ سے وہ ابوایوب سے وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ فرماتے ہیں انھوں نے مجھ سے تین مرتبہ یہ حدیث بیان کی ایک بار مرفوع اور دو مرتبہ غیر مرفوع، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ إِنَّ مَا بَعْدَ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَيْضًا هُوَ وَقْتٌ مِنْ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ.

ان روایات سے ثابت ہوا کہ تہائی رات کے بعد کا وقت بھی عشاء ہے۔ اس سلسلے میں بھی ایسی روایات ہیں جو اس موقف پر دلالت کرتی ہیں۔

۸۶۸- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ وَلَا نَدْرِيْ أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِيْ أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک رات ہم نماز عشاء کے لیے سرکار دوعالم کی انتظار میں ٹھہر گئے آپ رات کا تہائی حصہ گزرنے پر یا اس کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہمیں معلوم نہیں کسی گھریلو کام نے آپ کو مشغول رکھا یا کوئی دوسری بات تھی۔ جب آپ تشریف لائے تو فرمایا تم اس نماز کی انتظار کر رہے ہو جس کے لیے تمہارے علاوہ کسی دین کے لوگ منتظر نہیں رہے اگر میں اسے اپنی اُمت پر گراں نہ سمجھتا تو ان کو یہ نماز اس وقت پڑھاتا پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

۸۶۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا یہاں تک کہ جب آدھی رات یا اس کے قریب وقت ہونے لگا تو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو چکے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينًا حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ بَلَغَ ذَاكَ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَأَنْتُمْ تَنْتَظِرُوْنَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ أَمَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا.

اور تم اس وقت کے انتظار میں ہو سنو! تم مسلسل نماز میں (شمار) ہو گے جب تک اس کے منتظر رہو گے۔

---

۸۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ فَقَالَ نَامَ النَّاسُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ لَا يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ قَالَتْ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ غَسَقُ اللَّيْلِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دیتے ہوئے عرض کیا لوگ (ایک نسخہ کے مطابق عورتیں) اور بچے سو گئے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا زمین والوں میں سے تمہارے علاوہ کوئی بھی اس کے انتظار میں نہیں اور آج (اس وقت) صرف مدینہ طیبہ میں نماز پڑھی جا رہی ہے۔ ام المومنین فرماتی ہیں وہ (صحابہ کرام) رات تاریک ہو جانے سے تہائی رات کے درمیان عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

۸۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا حُمَيْدُنِ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ إِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز نصف شب تک مؤخر فرمائی جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور جب تک تم انتظار میں رہو، حالتِ نماز میں شمار ہوتے ہو۔

---

۸۷۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ثَابِتٌ أَنَّهُمْ سَأَلُوْا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَخَّرَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انگوٹھی تھی انہوں نے فرمایا ہاں پھر فرمایا آپ نے ایک رات عشاء کی نماز مؤخر کر دی یہاں تک کہ قریب تھا رات کا نصف حصہ چلا جاتا، یا (فرمایا) نصف رات تک مؤخر کی پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مُضِيِّ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مُضِيَّ ثُلُثِ اللَّيْلِ لَا يُخْرِجُ بِهِ وَقْتُهَا وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّ أَفْضَلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ الَّذِي يُصَلّٰى فِيهِ هُوَ مِنْ حِينِ يَغِيبُ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا فِيهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ ثُمَّ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ نِصْفُ اللَّيْلِ فِي الْفَضْلِ دُونَ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ بَعْدَ خُرُوجِ نِصْفِ اللَّيْلِ مِنْ وَقْتِهَا شَيْءٌ.

ان روایات سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تہائی رات گزرنے کے بعد ادا فرمائی، اور اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تہائی رات گزرنے سے عشاء کا وقت نہیں نکلتا، لیکن ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ عشاء کا افضل وقت جس میں اسے پڑھنا چاہیے شفق غائب ہونے سے لے کر تہائی رات تک ہے اور اسی وقت ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ نماز ادا فرماتے تھے جیسا کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر کیا۔ پھر نصف شب گزرنے تک مؤخر کرنا اس کی نسبت کم فضیلت کا حامل ہے۔ (یہ مفہوم اس لیے اختیار کیا گیا) تاکہ ان روایات میں تضاد ثابت نہ ہو۔

فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا يُونُسُ قَدْ

پھر ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا نصف شب کے بعد بھی اس کا وقت باقی رہتا ہے تو ہم نے اس سلسلے میں یہ روایت پائی۔

٨٧٣ - حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلّٰى بِنَا فَقَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا.

حضرت حمید الطویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء نصف رات تک مؤخر فرمائی پھر نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم مسلسل حالت نماز میں ہو۔ جس وقت سے انتظار کر رہے ہو۔

٨٧٤ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ.

حضرت اسماعیل بن جعفر، حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

٨٧٥ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي

حضرت یحییٰ بن ایوب، حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ قَدْ كَانَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ وَقْتِهَا بَقِيَّةٌ بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا هُوَ أَدَلُّ مِنْ هٰذَا.

ان روایات سے معلوم ہوا کہ آپ نے یہ نماز نصف شب گزرنے کے بعد بھی ادا فرمائی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نصف رات گزرنے کے بعد بھی عشاء کا وقت باقی رہتا ہے۔

اس سلسلے میں آپ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس موقف پر زیادہ دلالت کرتی ہیں۔

۸۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ حَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ رات کا زیادہ حصہ گزر گیا اور مسجد والے سو گئے پھر آپ باہر تشریف لائے نماز پڑھائی اور فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو اس نماز کا وقت یہ ہے۔

فَفِي هٰذَا أَنَّهُ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ أَكْثَرِ اللَّيْلِ وَأَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ وَقْتٌ لَهَا فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ مِنْ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ اللَّيْلُ كُلُّهُ وَلٰكِنَّهُ عَلٰى أَوْقَاتٍ ثَلٰثَةٍ فَأَمَّا مِنْ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَأَفْضَلُ وَقْتٍ صُلِّيَتْ فِيْهِ وَأَمَّا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يَتِمَّ نِصْفُ اللَّيْلِ فَفِي الْفَضْلِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَأَمَّا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَفِي الْفَضْلِ دُوْنَ كُلِّ مَا قَبْلَهُ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَقْتِهَا أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا.

اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے رات کا زیادہ حصہ گزرنے کے بعد نماز پڑھی اور بتایا کہ اس کا (صحیح) وقت یہ ہے۔ ان روایات کی تصحیح کی بنیاد پر عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہوتی ہے یہاں تک کہ تمام رات گزر جائے لیکن اس کے تین اوقات ہیں، وقت داخل ہونے سے تہائی شب گزرنے تک افضل وقت ہے، اس کے بعد نصف شب مکمل ہونے تک پہلے کی نسبت کم فضیلت کا حامل ہے۔ نصف رات کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت پہلے دو اوقات سے کم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو ہمارے اس بیان پر دلالت کرتی ہیں۔

---

٨٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ أَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا تُؤَخِّرُوهَا إِلَى ذٰلِكَ إِلَّا مِنْ شُغْلٍ وَلَا تَنَامُوا قَبْلَهَا فَمَنْ نَامَ قَبْلَهَا فَلَا نَامَتْ عَيْنَاهُ قَالَهَا ثَلَاثًا.

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ وقت عشاء شفق غائب ہونے سے تہائی رات (گذرنے) تک ہے کسی مصروفیت کے بغیر اسے موخر نہ کرو اور نہ اس سے پہلے سوؤ، جو اس سے پہلے سو جائے اس کی آنکھیں نہ سوئیں۔ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا مَا.

تو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جن سے یہ بھی مروی ہے۔

٨٧٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسٰى أَنْ صَلِّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ مِنَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ أَيَّ حِيْنٍ شِئْتَ.

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عشاء کی نماز عشاء (کا وقت شروع ہونے) سے نصف رات تک جب چاہو پڑھ سکتے ہو۔

٨٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهُ.

حضرت ہشام بن حسان، محمد بن سیرین سے وہ حضرت مہاجر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٨٨٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا أُرٰى ذٰلِكَ إِلَّا نِصْفًا لَكَ.

حضرت عبداللہ بن عون، حضرت محمد سے وہ مہاجر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں اسے تمہارے لیے نصف سمجھتا ہوں۔

فَفِي هٰذَا أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَدْ جَعَلَ ذٰلِكَ نِصْفًا.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مَا.

اس روایت سے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو اجازت دی کہ نصف رات تک پڑھ سکتے ہیں اور اسے نصف قرار دیا۔

آپ سے یہ بھی مروی ہے۔

٨٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عشاء کی نماز رات کو پڑھیں اور اس سے غافل نہ ہوں۔

قَالَ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى وَصَلِّ الْعِشَاءَ أَيَّ اللَّيْلِ شِئْتَ وَلَا تُغْفِلْهَا۔

فَفِي هٰذَا أَنَّهُ جَعَلَ اللَّيْلَ كُلَّهُ وَقْتًا لَهَا عَلَى أَنَّهُ لَا يُغْفِلُهَا فَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى أَنَّ تَرْكَهُ إِيَّاهَا إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ إِغْفَالٌ وَتَرْكَهُ إِيَّاهَا إِلَى أَنْ يَمْضِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ لَيْسَ بِإِغْفَالٍ لَهَا بَلْ هُوَ مُوَاخِذٌ بِالْفَضْلِ الَّذِي يُطْلَبُ فِي تَقْدِيمِهَا فِي وَقْتِهَا وَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ نِصْفًا بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ أَيْ أَنَّهُ دُونَ الْوَقْتِ الْأَوَّلِ وَفَوْقَ الْوَقْتِ الثَّانِي فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا أَيْضًا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ مَعْنَى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ مِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا۔

۸۸۲- **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا إِفْرَاطُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ طُلُوعُ الْفَجْرِ۔

فَهٰذَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ جَعَلَ إِفْرَاطَهَا الَّذِي بِهِ تَفُوتُ طُلُوعَ الْفَجْرِ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي حِينَ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ مَا مَضَى سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ وَفِي حَدِيثِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ وَقْتَهَا إِلَى

اس روایت میں ہے کہ آپ نے پوری رات کو اس کا وقت قرار دیکر غفلت سے منع فرمایا ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ نصف رات تک موخر کرنا غفلت برتنا ہے اور تہائی رات گزرنے تک تاخیر کرنا اس سے غفلت نہیں بلکہ اسے وہ فضیلت حاصل ہوتی ہے جس کو وقت کے اندر تقدیم نماز کے ذریعے طلب کیا جاتا ہے۔ اور ان دو وقتوں کے درمیان دونوں امور کا نصف ہے یعنی پہلے وقت کے اعتبار سے فضیلت کم ہے اور دوسرے وقت سے زیادہ ہے۔ یہ بھی اس مفہوم کے موافق ہے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کا مفہوم بیان کرتے ہوئے ذکر کیا۔

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت عبید بن جریج فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا عشاء کی نماز میں کوتاہی کیا ہے آپ نے فرمایا طلوع فجر (تک موخر کرنا) تو آپ نے اس سلسلے میں اس کوتاہی کو جس سے یہ فوت ہو جائے طلوع فجر (تک موخر کرنا) قرار دیا۔

اور ہم نے انہی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جب آپ سے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے دوسرے دن رات کا کچھ حصہ گزرنے پر عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ اور آپ سے ہی مروی روایت میں ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت عشاء نصف شب تک ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اس کا وقت طلوع فجر تک ہے لیکن اس کا بعض حصہ بعض سے افضل ہے، یہ تمام اقوال جو

طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَلٰكِنْ بَعْضُهُ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا مِنْ هٰذِهِ الْأَقَاوِيْلِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ إِلَّا مَا بَيَّنَّا مِمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ وَقْتِ الظُّهْرِ فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ هُوَ إِلٰى أَنْ يَصِيْرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ هٰكَذَا رَوٰى عَنْهُ أَبُوْ يُوْسُفَ فِيْمَا۔

ہم نے اس باب میں بیان کیے ہیں امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا قول ہے مگر جو کچھ ہم نے وقت ظہر کے بارے میں بیان کیا تو اس سلسلے میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ دو مثل سایہ تک ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۸۸۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ مَعْبَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

وَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ الثَّلْجِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ آخِرُ وَقْتِهَا إِذَا صَارَ الظِّلُّ مِثْلَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَبِهِ نَأْخُذُ۔

ہم سے احمد بن عبداللہ بن محمد بن خالد کندی نے بیان کیا۔ انھوں نے علی بن معبد سے انھوں نے امام محمد سے انھوں نے حضرت امام ابو یوسف سے اور انھوں نے حضرت امام ابوحنیفہ سے روایت کیا۔

اور مجھ سے ابن ابی عمر نے بھی بیان کیا وہ ابن ثلجی سے وہ حسن بن زیاد سے وہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس کا آخری وقت وہ ہے جب سایہ ایک مثل ہو جائے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم نے بھی اسے ہی اختیار کیا۔

بَابُ ۳۵ الْجَمْعِ بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ كَيْفَ هُوَ

باب ۳۵ دو نمازوں کو جمع کرنا کیسا ہے؟

۸۸۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کی حالت میں دو نمازیں جمع فرماتے تھے۔

۸۸۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں ہمیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوہ تبوک کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر اور مغرب و عشاء

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

کو جمع فرماتے تھے۔

۸۸۶۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ قُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں ہم سے ابوالطفیل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتے تھے تو انھوں نے فرمایا تاکہ امت کو حرج میں نہ ڈالیں۔

۸۸۷۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا۔

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں (ظہر و عصر کی نماز) ایک وقت میں اور سات رکعتیں (مغرب و عشاء) ایک وقت میں ادا فرمائیں۔

۸۸۸۔ **حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيلُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ لِأَبِي الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں آٹھ رکعتیں ایک وقت میں اور سات رکعتیں ایک وقت میں ادا کیں۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے ابوالشعثاء (جابر بن زید) سے کہا میرے خیال میں ظہر کو مؤخر کیا اور عصر کی نماز جلدی پڑھی، مغرب میں تاخیر فرمائی اور عشاء کی نماز میں جلدی کی۔ انھوں نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے۔

۸۸۹۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف و سفر کے بغیر ہمیں ظہر و عصر کی نماز اکٹھی اور مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھائیں۔

۸۹۰ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ۔

حضرت قرۃ نے حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ فرماتے ہیں میں نے (ابو الزبیر سے) پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا تو انھوں نے فرمایا تاکہ امت میں حرج نہ پڑے۔

۸۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن جریج حضرت ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۸۹۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ غَيْرِ سَفَرٍ وَّلَا مَطَرٍ۔

حضرت صالح (توأمہ کے غلام) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے "سفر اور بارش کے بغیر" کے الفاظ فرمائے ہیں

۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخَّرَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَلصَّلٰوةُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ اَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلٰوةِ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمَدِيْنَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک رات مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی ایک شخص نے عرض کیا نماز، نماز (یعنی نماز کا وقت ہو گیا) آپ نے فرمایا تمہاری ماں نہ ہو تم ہمیں نماز سکھاتے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کئی بار دو نمازوں کو جمع فرمایا۔

۸۹۴ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَفَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَجَّلَ السَّيْرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَكَانَ قَدِ اسْتُصْرِخَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ ابْنَةِ اَبِيْ عُبَيْدٍ فَسَارَ حَتّٰى هَمَّ الشَّفَقُ اَنْ يَّغِيْبَ وَاَصْحَابُهٗ يُنَادُوْنَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرُوْا عَلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاَنَا اَجْمَعُ بَيْنَهُمَا۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جانے کی جلدی فرمائی اور آپ کو خبر ملی تھی کہ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ جو ابو عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں سخت بیمار ہیں آپ چلے گئے حتیٰ کہ شفق غائب ہونے لگی آپ کے ساتھی نماز کے لیے آوازیں دیتے رہے لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ جب انھوں نے اصرار کیا تو فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دو نمازیں یعنی مغرب وعشاء جمع کرتے ہوئے دیکھا ہے میں بھی ان کو جمع کروں گا۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی جانا ہوتا تو مغرب وعشاء (کی نمازوں) کو جمع فرماتے

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

حضرت سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جلدی جانا ہوتا تو مغرب وعشاء (کی نمازیں) جمع فرماتے۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْنَا أَنْ نَقُولَ لَهُ الصَّلٰوةُ فَسَارَ حَتّٰى ذَهَبَتْ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَرَأَيْنَا بَيَاضَ الْأُفُقِ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثَلٰثًا الْمَغْرِبَ وَاثْنَتَيْنِ الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت اسماعیل بن ذویب فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا سورج غروب ہوا تو ہم نے انھیں یہ بات کہنے میں ڈر محسوس کیا کہ نماز پڑھیں آپ چلتے رہے حتیٰ کہ مغرب کا اندھیرا چلا گیا اور ہم نے افق میں روشنی دیکھی پھر آپ اترے اور مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کرتے دیکھا ہے۔

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي دَاوٗدَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الطَّائِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْأُشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ لِلرُّخَصِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا عِلَّةٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں خوف یا کسی دوسرے سبب کے بغیر بطور رخصت ظہر، عصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے کہ

ابن محمد بن الدراوردي عن مالك بن انس عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غربت له الشمس بمكة فجمع بينهما بسرف يعني الصلوة۔

سورج غروب ہوا تو آپ نے مقام سرف میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔

۹۰۰- **حدثنا** ابن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا ابان ابن يزيد عن يحيى بن ابي كثير عن حفص بن عبيد الله عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء في السفر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے تھے۔

بيان المسألة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الظهر والعصر وقتهما واحد قالوا ولذلك جمع النبي صلى الله عليه وسلم بينهما في وقت احدهما وكذلك المغرب والعشاء في قولهم وقتهما وقت واحد لا تفوت احدهما حتى يخرج وقت الاخرى منهما **وخالفهم** في ذلك اخرون فقالوا بل كل واحدة من هذه الصلوات وقتها منفرد من وقت غيرها وقالوا اما ما رويتموه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من جمعه بين الصلاتين فقد روي عنه كما ذكرتم وليس في ذلك دليل انه جمع بينهما في وقت احدهما فقد يحتمل ان يكون جمعه بينهما كان كما ذكرتم ويحتمل ان يكون صلى كل واحدة منهما في وقتها

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ راہ اختیار کی ہے کہ ظہر اور عصر کا وقت ایک ہے وہ کہتے ہیں اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو نمازوں کو ان میں سے ایک کے وقت میں جمع فرمایا اسی طرح ان کے نزدیک مغرب اور عشاء کا پہلا وقت بھی ایک ہے جب تک دوسری نماز کا وقت ختم نہ ہو پہلی نماز قضا نہیں ہوتی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا (یہ بات نہیں) بلکہ ان میں سے ہر نماز کا وقت الگ ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو نمازوں کو جمع کرنے کی جو روایات تم نے نقل کی ہیں یہ آپ سے اسی طرح مروی ہیں لیکن ان میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ نے ان کو ایک نماز کے وقت میں جمع فرمایا اس میں ان کو جمع کرنے کی اس صورت کا بھی احتمال ہے جو تم نے بیان کی اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے ہر نماز اپنے وقت پر پڑھی ہو جیسا کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ کا خیال ہے اور یہ بات انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

كَمَا ظَنَّ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ رَوَى ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ مِنْ بَعْدِهٖ فَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى قَدْ وَجَدْنَا فِيْ بَعْضِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ صِفَةَ الْجَمْعِ الَّذِيْ كَمَا قُلْنَا۔

فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا۔

٩٠١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اُسْتُصْرِخَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَاَقْبَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَسَارَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُوْمُ وَكَانَ رَجُلٌ يَّصْحَبُهٗ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ الصَّلٰوةُ قَالَ وَقَالَ لَهٗ سَالِمٌ الصَّلٰوةُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ فِيْ سَفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

٩٠٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ مَا يَغِيْبُ الشَّفَقُ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى صِفَةِ جَمْعِهِمْ كَيْفَ كَانَ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِمُخَالِفِيْهِمْ اَنَّ حَدِيْثَ اَيُّوْبَ الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ

کی اور ان کے بعد حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے۔ پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں کہ ہم نے بعض روایات میں وہ مفہوم پایا ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو اس طریقے پر جمع فرمایا جیسا کہ ہم نے کہا وہ یوں ذکر کرتے ہیں۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو (اپنی زوجہ) صفیہ بنت ابو عبید کی بیماری کی اطلاع ملی وہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے انھوں نے مدینہ طیبہ کی طرف سفر شروع کر دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے آپ کے ہمراہی پکارنے لگے نماز، نماز۔ راوی کہتے ہیں حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بھی کہا نماز (کا وقت جارہا ہے)، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرماتے اور میں بھی ان کو جمع کرنا چاہتا ہوں، آپ چل پڑے حتیٰ کہ شفق غائب ہو گئی پھر آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق غائب ہونے کے بعد آپ مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔ اور فرماتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں جانے کی جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرماتے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات میں طریقہ جمع کی دلیل موجود ہے۔

ان حضرات کے مخالفین ان کے خلاف دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایوب کی روایت (رقم ۹۰۱) جس میں کہا گیا

ثُمَّ نَزَلَ كُلُّ أَصْحَابِ نَافِعٍ لَمْ يَذْكُرُوْا ذٰلِكَ
لَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَلَا مَالِكٌ وَّلَا اللَّيْثُ وَلَا مَنْ
رَوَيْنَا عَنْهُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ
وَإِنَّمَا أَخْبَرَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ ابْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْعَ وَلَمْ
يَذْكُرْ كَيْفَ جَمَعَ فَأَمَّا حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ
بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ جَمْعَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ
وَإِنَّهُ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ فَقَدْ يَجُوْزُ
أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ أَنَّ صَلَاتَهُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ
الَّتِيْ بِهَا كَانَ جَامِعًا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بَعْدَ
مَا غَابَ الشَّفَقُ وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى الْمَغْرِبَ
قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ
جَامِعًا بَيْنَهُمَا حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ
فَصَارَ بِذٰلِكَ جَامِعًا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ غَيْرُ أَيُّوْبَ مُفَسَّرًا عَلٰى
مَا قُلْنَا۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ
ابْنِ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
جَدَّ بِهِ السَّيْرُ فَرَاحَ رَوْحَةً لَمْ يَنْزِلْ
إِلَّا لِظُهْرٍ أَوْ لِعَصْرٍ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ
حَتّٰى صَرَخَ بِهِ سَالِمٌ قَالَ الصَّلٰوةُ فَصَمَتَ
ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ
نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا إِذَا
جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ نُزُوْلَهُ
لِلْمَغْرِبِ كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ فَاحْتَمَلَ

ہے کہ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی پھر اترے تو حضرت نافع کے تمام ساتھیوں نے یہ بات ذکر نہیں کی، نہ عبید اللہ نے، نہ مالک نے، اور نہ ہی لیث نے، اور نہ اس نے جس سے ہم نے اس باب میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل کی خبر دی گئی ہے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازیں جمع کرنے کا ذکر کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کیسے جمع کیا حضرت عبید اللہ کی روایت (۹۰۲) میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو جمع فرمایا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے جمع کرنے کا طریقہ بیان کیا اور بتایا کہ انھوں نے شفق غائب ہونے کے بعد ایسا کیا ہو سکتا ہے ان کی مراد یہ ہو کہ جب دونوں نمازوں کو جمع کیا تو عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے بعد تھی، اور مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھ چکے تھے۔ کیونکہ جب تک عشاء نہ پڑھی جاتی آپ جمع کرنے والے شمار نہ ہوتے تو اس طرح آپ مغرب وعشاء کے جامع ہوئے حضرت ایوب کے علاوہ دوسرے حضرات نے اسے تفصیل سے روایت کیا ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
مجھے حضرت نافع نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سفر میں جلدی تھی، آپ چلتے رہے تو ظہر یا عصر کے وقت اترے آپ نے مغرب کی نماز کو مؤخر کیا یہاں تک کہ حضرت سالم نے آواز دی "نماز" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے جب شفق غائب ہونے لگی تو آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع کیا اور فرمایا میں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی جانا ہوتا تو اسی طرح کرتے تھے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ کا نماز مغرب کے لیے اترنا شفق غائب ہونے سے پہلے تھا لہٰذا حضرت ایوب

اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ نَافِعٍ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ اِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ قُرْبَهٗ مِنْ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ لِئَلَّا يَتَضَادَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ۔ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ كَمَا رَوَاهُ اُسَامَةُ۔

۹۰۴۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ هُوَ يُرِيْدُ اَرْضًا لَهٗ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا وَلَا اَظُنُّ اَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِيْ بِصَاحِبِيْ وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَبْطَاَ قُلْتُ الصَّلٰوةُ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَمَا الْتَفَتَ اِلَيَّ وَمَضٰى كَمَا هُوَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَتْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجَّلَ بِهٖ اَمْرٌ صَنَعَ هٰكَذَا۔

۹۰۵۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ اُسْتُصْرِخَ عَلٰى زَوْجَتِهٖ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ فَرَاحَ مُسْرِعًا حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَمْ يَنْزِلْ حَتّٰى اِذَا اَمْسٰى فَظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ نَسِيَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةُ فَسَكَتَ حَتّٰى اِذَا كَادَ الشَّفَقُ اَنْ يَغِيْبَ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَ

روایت کی ہیں حضرت نافع کے قول "شفق غائب ہونے کے بعد" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ شفق غائب ہونے والی تھی تاکہ ان سے مروی روایات میں تضاد نہ ہو۔ یہ حدیث حضرت اسامہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی حضرت نافع سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن جابر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلا آپ اپنی زمین پر جانا چاہتے تھے۔ ہم ایک مقام پر اترے تو ایک شخص نے آکر بتایا کہ حضرت صفیہ بنت ابوعبید شدید بیمار ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ ان کو (زندہ) پالیں گے چنانچہ آپ جلدی جلدی چلے، آپ کے ساتھ ایک قریشی مرد تھا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا اور نماز نہ پڑھی اور میں اپنے مالک (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کو اچھی طرح جانتا تھا وہ نماز کے پابند تھے۔ جب تاخیر ہوگئی تو میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے نماز (رہ گئی) آپ میری طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو آپ نے پہلے مغرب کی نماز اور پھر عشاء کی نماز ادا فرمائی اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کام

حضرت عطاء بن خالد مخزومی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر پر نکلے ابھی ہم راستے ہی میں تھے کہ آپ کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید کی بیماری کی اطلاع ملی آپ نے جلدی جلدی چلنا شروع کر دیا یہاں تک کہ سورج غائب ہو گیا نماز کے لیے اذان ہوئی لیکن آپ نہ اترے یہاں تک کہ شام ہو گئی ہم نے سوچا کہ شاید آپ (نماز پڑھنا) بھول گئے ہیں۔ میں نے کہا نماز کا وقت ہے آپ خاموش رہے یہاں تک

غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِنَا السَّيْرُ.

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ يَرْوِيْ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ نُزُوْلَ ابْنِ عُمَرَ كَانَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّفَقُ وَقَدْ ذَكَرْنَا اِحْتِمَالَ قَوْلِ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ حَتّٰى اِذَا غَابَ الشَّفَقُ الخ اِنَّهٗ يَحْتَمِلُ قُرْبَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ فَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا اَنْ يُّحْمَلَ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِ فَنَجْعَلُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ نُزُوْلَهٗ لِلْمَغْرِبِ كَانَ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ اَنَّهٗ عَلٰى قُرْبِ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ اِذَا كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّ نُزُوْلَهٗ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ وَلَوْ تَضَادَّ ذٰلِكَ لَكَانَ حَدِيْثُ ابْنِ جَابِرٍ اَوْلَاهُمَا لِاَنَّ حَدِيْثَ اَيُّوْبَ اَيْضًا فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَابِرٍ صِفَةُ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فَهُوَ اَوْلٰى فَاِنْ قَالُوْا فَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ مَا قَدْ فَسَّرَ الْجَمْعَ كَيْفَ كَانَ .

فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۹۰۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُقَيْلِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مِثْلَهٗ يَعْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ يَوْمًا جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِذَا

کہ شفق غروب ہونے لگی تو آپ اترے اور مغرب کی نماز ادا فرمائی شفق غائب ہوئی تو نماز عشاء پڑھی اور فرمایا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے تو جلدی جانے کی صورت میں یہی طریقہ اختیار کرتے۔

یہ تمام راوی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اترنا شفق غائب ہونے سے پہلے تھا اور ہم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ایوب نے جو حضرت نافع کا قول نقل کیا کہ "جب شفق غائب ہوگئی" اس میں غروب شفق کے قریب ہونے کا احتمال ہے لہٰذا ہمارے لیے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ ان تمام روایات کو متفق علیہ بات پر محمول کیا جائے تضاد پر نہیں، لہٰذا ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس روایت کو کہ آپ نماز مغرب کے لیے شفق غائب ہونے کے بعد اترے اس بات پر محمول کریں گے کہ شفق غائب ہونے کے قریب تھی کیونکہ آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ شفق غائب ہونے سے پہلے اترے اگر ان احادیث میں تضاد ہو تو حضرت ابن جابر رضی عنہ کی روایت ان دونوں میں سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایوب کی روایت میں بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔ پھر انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل نقل کیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ بھی مذکور ہے پس یہ زیادہ بہتر ہوگی۔

اگر وہ حضرات کہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نے جمع کرنے کی کیفیت واضح طور پر بیان کی ہے اس سلسلے میں وہ یوں ذکر کریں۔

حضرت شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دن جانے کی جلدی ہوتی تو ظہر اور عصر کو جمع فرماتے اور جب رات کو سفر کرنا چاہتے تو مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے ظہر کو عصر کے پہلے وقت تک مؤخر کر کے دونوں کو جمع کرتے

أَرَادَ السَّفَرَ لَيْلَةً جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَغِيبَ الشَّفَقُ.

اور مغرب کو مؤخر کر کے اسے اور عشاء کو جمع فرماتے یہاں تک شفق غائب ہو جاتی۔

قَالُوا فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ وَأَنَّ جَمْعَهُ بَيْنَهُمَا كَانَ كَذٰلِكَ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ صِفَةُ الْجَمْعِ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ كَثِيرًا مَا يَفْعَلُ هٰذَا يَصِلُ الْحَدِيثَ بِكَلَامِهِ حَتَّى يُتَوَهَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ إِلَى قُرْبِ أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَإِنْ كَانَ مَعْنَاهُ بَعْضَ مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ مِمَّا لَا يَجِبُ مَعَهُ أَنْ تَكُونَ صَلَاتُهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ فَلَا حُجَّةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الَّذِي يَقُولُ إِنَّهُ صَلَّاهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ وَإِنْ كَانَ أَصْلُ الْحَدِيثِ عَلَى أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ جَمْعُهُ بَيْنَهُمَا فَإِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَفَتْهُ فِي ذٰلِكَ عَائِشَةُ أَيْضًا.

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ نے ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھا اور ان دونوں کے جمع کرنے کی یہی صورت تھی۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ جمع کی کیفیت کا بیان امام زہری کا کلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہ ہو۔ کیونکہ وہ اکثر اسی طرح کرتے ہیں کہ حدیث کو اپنے کلام سے ملا دیتے ہیں یہاں تک کہ اس کے حدیث کا حصہ ہونے کا وہم ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے "قول عصر کے پہلے وقت تک" سے "وقت عصر کا قریب ہونا مراد ہو۔ اگر اس کا وہ مطلب ہو جو ہم نے بیان کیا کہ اس سے وقت عصر میں پڑھنا لازم نہیں آتا، تو اس حدیث میں جس میں کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے عصر کے وقت میں پڑھا، کوئی دلیل نہیں اور اگر اصل حدیث یہ ہو کہ انہوں نے وقت عصر میں یہ نمازیں پڑھیں تو ان دونوں نمازوں کو جمع کرنا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اس کی مخالفت ہے اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

٩٠٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم فرماتے تھے مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کو مقدم فرماتے

وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ ۔

ثُمَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ أَيْضًا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ ۔

پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ حالت سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔

۹۰۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ وَالْفِرْيَابِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ فِيْ غَيْرِ وَقْتِهَا إِلَّا أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بے وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ نے مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع فرمایا اور اس دن آپ نے فجر کی نماز غیر وقت میں ادا فرمائی۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا عَايَنَ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ هُوَ بِخِلَافِ مَا تَأَوَّلَهُ الْمُخَالِفُ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِيْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَقَدْ ذُكِرَ فِيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ كَمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ فَيَجُوْزُ لِأَحَدٍ فِي الْحَضَرِ لَا فِيْ حَالِ خَوْفٍ وَّلَا عِلَّةٍ أَنْ يُّؤَخِّرَ الظُّهْرَ إِلٰى قُرْبِ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ ثُمَّ يُصَلِّيَ ۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح دو نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ ہمارے مخالف کی تاویل کے خلاف ہے یہ بیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں مروی روایات کے سلسلے میں تصحیح معانی کے اعتبار سے ہے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے سفر کے علاوہ حالت خوف کے بغیر بھی اسی طرح دو نمازیں جمع کر کے ادا کیں جس طرح سفر میں جمع کرتے تھے لہٰذا جائز ہے کہ کوئی شخص گھر میں بھی کسی خوف اور علت کے بغیر ظہر کو سورج کا رنگ بدلنے تک موخر کر کے پڑھے۔

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلٰوةِ مَا ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوتاہی کے سلسلے میں فرمایا۔

۹۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیند میں کوتاہی نہیں کوتاہی بیداری کی حالت میں ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ بِأَنْ يُؤَخِّرَ صَلٰوةً إِلٰى وَقْتِ أُخْرٰى.

کہ نماز کو دوسرے وقت تک مؤخر کیا جائے۔

فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَأْخِيْرَ الصَّلٰوةِ إِلٰى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا تَفْرِيْطٌ وَقَدْ كَانَ قَوْلُهُ ذٰلِكَ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ الْمُسَافِرَ وَالْمُقِيْمَ فَلَمَّا كَانَ مُؤَخِّرُ الصَّلٰوةِ إِلٰى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا مُفَرِّطًا فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِمَا كَانَ بِهِ مُفَرِّطًا وَلٰكِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَصَلّٰى كُلَّ صَلٰوةٍ مِنْهُمَا فِيْ وَقْتِهَا وَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نماز کو دوسرے وقت تک مؤخر کرنا کوتاہی ہے اور یہ بات آپ نے حالتِ سفر میں فرمائی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اس سے مسافر اور مقیم دونوں مراد لیے ہیں پس جب دوسرے وقت تک نماز کو مؤخر کرنے والا کوتاہی کرنے والا ہے تو محال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز میں نمازوں کو جمع کیا ہو جس سے کوتاہی لازم آتی ہے بلکہ آپ نے دوسرے طریقے پر جمع فرمایا یعنی دونوں نمازوں کو اپنے اپنے وقت پر ادا فرمایا۔

اور یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جن سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں کو جمع فرمایا پھر انھوں نے فرمایا:

۹۱۰- ثُمَّ قَدْ قَالَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَفُوْتُ صَلٰوةٌ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْأُخْرٰى.

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز اس وقت تک فوت نہیں ہوتی جب تک دوسرا وقت نہ آجائے۔

فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ مَجِيْءَ وَقْتِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا فَوْتٌ لَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا عَلِمَهُ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ كَانَ بِخِلَافِ صَلٰوتِهِمَا إِحْدَاهُمَا فِيْ وَقْتِ الْأُخْرٰى.

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ دوسری نماز کا وقت آجانے سے پہلی نماز فوت ہو جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں جو کچھ معلوم ہوا وہ اس بات کے خلاف تھا کہ ایک نماز کو دوسری کے وقت میں پڑھا جائے۔

وَقَدْ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مثل فرمایا۔

۹۱۱- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ وَشَرِيْكٌ أَنَّهُمَا سَمِعَا

حضرت عبداللہ بن مرہب سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا نمازیں

عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سُئِلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا التَّفْرِيْطُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَنْ تُؤَخِّرَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْاُخْرٰى۔

کوتاہی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسے دوسرے وقت کے آنے تک مؤخر کرنا۔

۹۱۲- قَالُوْا وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ بِعَيْنِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُ وَقْتٌ لَهُمَا جَمِيْعًا قِيْلَ لَهُمْ مَا فِيْ هٰذَا حُجَّةٌ تُوْجِبُ مَا ذَكَرْتُمْ لِاَنَّ هٰذَا قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اُرِيْدَ بِهٖ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ قُرْبِ الْوَقْتِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَالْحُجَّةَ فِيْهِ فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ فَلَوْ كَانَ كَمَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا لَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَقْتٌ اِذَا كَانَ مَا قَبْلَهُمَا وَمَا بَعْدَهُمَا وَقْتٌ كُلُّهٗ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّ كُلَّ صَلٰوةٍ مِنْ تِلْكَ الصَّلَوَاتِ مُنْفَرِدَةٌ بِوَقْتٍ غَيْرِ وَقْتِ غَيْرِهَا مِنْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَيَا ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَا هُمَا فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلٰوةِ اِنَّهٗ تَرْكُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَ كُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ خِلَافُ وَقْتِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ

ان (مخالفین) نے کہا کہ اس پر وہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن نمازِ عصر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر دوسرے دن نمازِ ظہر اسی وقت ادا فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ ان دونوں کا وقت ہے۔

(جواباً) ان سے کہا جائے گا کہ اس میں تمہارے موقف کے ثبوت پر کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت کے قریب پڑھی جس وقت آپ نے پہلے دن نمازِ عصر ادا فرمائی تھی۔ ہم نے یہ بات اور اس کی دلیل اوقاتِ نماز کے باب میں ذکر کی ہے۔

اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی دلیل ہے آپ نے فرمایا (مستحب) وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح مخالف نے کہا ہے تو ان سے پہلے اور بعد میں وقت ہونے کی صورت میں ان کے درمیان وقت نہ ہوتا اور نہ ہی اس بات کی دلیل ہوتی کہ ان میں سے ہر نماز کا الگ وقت ہے جس کے ساتھ دوسری نماز کا کوئی تعلق نہیں۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ائمہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ صبح کی نماز کو وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا مناسب نہیں کیونکہ اس کا ایک مخصوص وقت ہے جو دوسری نمازوں کے لیے نہیں ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی نمازوں کا اپنا اپنا الگ وقت ہو اور ان کو وقت سے آگے یا پیچھے کرنا جائز نہ ہو۔

اگر کوئی شخص عرفات اور مزدلفہ کی نمازوں کو علت بنائے

بَعْدَهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَ اَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تَتَقَدَّمَ عَلٰى وَقْتِهَا وَلَا يُؤَخَّرَ عَنْهُ فَاِنَّ وَقْتَهَا وَقْتٌ لَهَا خَاصَّةً دُوْنَ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ سَائِرُ الصَّلَوَاتِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ مُنْفَرِدَةٌ بِوَقْتِهَا دُوْنَ غَيْرِهَا فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُؤَخَّرَ عَنْ وَقْتِهَا وَلَا تُقَدَّمَ قَبْلَهُ فَاِنِ اعْتَلَّ مُعْتَلٌّ بِالصَّلٰوةِ بِعَرَفَةَ وَبِجَمْعٍ قِيْلَ لَهُ قَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاِمَامَ بِعَرَفَةَ لَوْ صَلَّى الظُّهْرَ فِيْ وَقْتِهَا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَصَلَّى الْعَصْرَ فِيْ وَقْتِهَا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا فِيْ وَقْتِهَا كَمَا صَلّٰى فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ كَانَ مُسِيْئًا وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَهُوَ مُقِيْمٌ اَوْ فَعَلَهُ وَهُوَ مُسَافِرٌ فِيْ غَيْرِ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ لَمْ يَكُنْ مُسِيْئًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ عَرَفَةَ وَجَمْعَ مَخْصُوْصَتَانِ بِهٰذَا الْحُكْمِ وَاِنَّ حُكْمَ مَا سِوَاهُمَا فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ حُكْمِهِمَا. فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ اَنَّهُ تَاْخِيْرُ الْاُوْلٰى وَتَعْجِيْلُ الْاُخْرٰى وَكَذٰلِكَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ يَجْمَعُوْنَ بَيْنَهُمَا.

۹۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ

تو اسے کہا جائے گا ہم دیکھتے ہیں فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر امام (حج کے موقع پر) عرفات میں دوسرے دنوں کی طرح ظہر کو اپنے وقت میں اور عصر کو اپنے وقت میں پڑھے تو گناہ گار ہوگا۔ اسی طرح مزدلفہ میں مغرب اور عشاء میں سے ہر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرے تو بھی گناہ گار ہوگا اور اگر عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ حالت اقامت یا سفر میں ایسا کرے (ہر نماز اپنے وقت پر پڑھے) تو گناہ گار نہ ہوگا معلوم ہوا کہ عرفات اور مزدلفہ (اور وہ بھی حج کے موقع پر) اس حکم کے ساتھ مخصوص ہیں اور ان دو مقامات کے علاوہ دوسرا حکم ہے۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ دو نمازیں جمع کرنے کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ پہلی نماز کو مؤخر کرنا اور دوسری کو جلدی پڑھنا ہے آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح جمع کرتے تھے۔

حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں میں اور سعد بن

السَّقَطِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ عَنْ عَاصِمِ نِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ وَفَدْتُ اَنَا وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَنَحْنُ نُبَادِرُ لِلْحَجِّ فَكُنَّا نَجْمَعُ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ وَنَجْمَعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ حَتّٰی قَدِمْنَا مَكَّةَ ۔

مالک (رضی اللہ عنہا) حج کے لیے روانہ ہوئے اور ہم جلدی جلدی جا رہے تھے تو ہم ظہر اور عصر کو جمع کرتے تھے۔ ایک کو مقدم کرتے اور دوسری کو مؤخر کرتے اور مغرب وعشاء کو بھی اسی طرح جمع کرتے تھے ایک کو مقدم اور دوسری کو مؤخر کر کے پڑھتے حتیٰ کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ النُّفَیْلِیُّ قَالَ ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ قَالَ ثَنَآ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ یَقُوْلُ صَحِبْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِیْ حَجَّةٍ فَكَانَ یُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَیُعَجِّلُ الْعِشَآءَ وَیُسْفِرُ بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ ۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حج کے موقعہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کی نماز جلدی پڑھتے۔ مغرب کی نماز میں تاخیر کرتے، نماز عشاء میں جلدی کرتے اور فجر کی نماز روشنی میں ادا کرتے

وَجَمِیْعُ مَا ذَهَبْنَآ اِلَیْهِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ كَیْفِیَّةِ الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی ۔

اس باب میں دو نمازیں جمع کرنے کی کیفیت کے سلسلے میں یہ سب باتیں جنھیں ہم نے اپنایا ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۶ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰی اَیُّ الصَّلَوَاتِ

باب ۳۶ : درمیانی نماز کون سی ہے؟

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْمُرَادِیُّ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ قَالَ اِنَّ رَهْطًا مِّنْ قُرَیْشٍ اجْتَمَعُوْا فَمَرَّ بِهِمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاَرْسَلُوْا اِلَیْهِ غُلَامَیْنِ لَهُمْ یَسْاَلَانِهٖ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی فَقَالَ هِیَ الظُّهْرُ فَقَامَ اِلَیْهِ

ابن ابی ذئب، زبرقان (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ قریش کے کچھ لوگ اکٹھے تھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو انھوں نے اپنے دو غلام آپ کے پاس درمیانی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجے انھوں نے فرمایا وہ ظہر کی نماز ہے تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور حضرت زید بن ثابت کے پاس

رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ فَلَا يَكُوْنُ وَرَآءَهٗ اِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ وَالنَّاسُ فِيْ قَائِلَتِهِمْ وَتِجَارَتِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ اَوْ لَاُحَرِّقَنَّ بُيُوْتَهُمْ۔

آیا انھوں نے فرمایا یہ ظہر کی نماز ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال کے بعد) پڑھتے تھے تو آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتیں لوگ اس وقت قیلولے یا تجارت میں معروف ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو۔" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگ نماز ترک کرنے سے) باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھر جلا دوں گا۔

۹۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَكِيْمٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ اَوْ قَالَ بِالْهَاجِرَةِ وَكَانَتْ اَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى لِاَنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (لفظ ہجیر فرمایا یا لفظ ہاجرہ) ادا فرماتے تو صحابہ کرام پر یہ نماز سب سے زیادہ بھاری ہوتی اس پر آیت نازل ہوئی: "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو" کیونکہ اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور بعد میں بھی۔

۹۱۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ هِيَ الظُّهْرُ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابان بن عثمان اپنے والد سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ نماز ظہر ہے۔

۹۱۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر سے وہ حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۱۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ ابْنِ الْيَرْبُوْعِ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن یربوع مخزومی فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہی بات فرماتے ہوئے سنا ہے۔

٩٢٠- حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا أَنَا أَبُوْ صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت یزید بن عبد اللہ ابن قسیط فرماتے ہیں میں نے حضرت خارجہ بن زید بن ثابت (رضی اللہ عنہما) سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو یہی بات فرماتے ہوئے سنا۔

٩٢١- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيْدِ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَفْلَحَ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِهِ أَرْسَلُوْهُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الَّتِيْ فِيْ إِثْرِ الضُّحٰى قَالَ فَرَدُّوْنِيْ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ يَقْرَءُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُوْنَ بَيِّنْ لَنَا أَيُّ صَلٰوةٍ هِيَ فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الصَّلٰوةُ الَّتِيْ وُجِّهَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ وَقَدْ عَرَفْنَاهَا هِيَ الظُّهْرُ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن افلح فرماتے ہیں کہ ان کے کچھ ساتھیوں نے انھیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس درمیانی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا انھوں نے فرمایا ان کو سلام کہو اور بتاؤ کہ ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ وہ نماز ہے جو چاشت کے بعد آتی ہے، فرماتے ہیں انھوں (دوستوں) نے مجھے دوبارہ بھیجا میں نے کہا وہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں واضح طور پر بتائیے کہ وہ کون سی نماز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان کو سلام کہو اور بتاؤ کہ ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ وہ نماز ہے جس میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کی طرف رُخ کیا فرماتے ہیں ہمیں یہ معلوم ہے کہ یہ ظہر کی نماز ہے۔

الْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى مَا ذَكَرْنَا فَقَالُوْا هِيَ الظُّهْرُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا احْتَجَّ بِهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ رَبِيْعِ الْمُؤَذِّنِ وَبِمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا أَمَّا حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلُهُ

بیان مسئلہ

ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا وہ کہتے ہیں یہ نماز ظہر ہے انھوں نے اس سلسلے میں اسی بات سے استدلال کیا جسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دلیل بنایا اور اسے ہم نے حضرت ربیع مؤذن کی روایت میں ان سے ذکر کیا نیز ان لوگوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کیا جو ہم نے ذکر کی ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ وَلَا يَجْتَمِعُ مَعَهُ إِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ فَاسْتَدَلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلَى أَنَّهَا الظُّهْرُ فَهٰذَا قَوْلٌ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ عِنْدَنَا دَلِيلٌ عَلَى ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذِهِ الْآيَةُ أُنْزِلَتْ لِلْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا الْوُسْطَى وَغَيْرِهَا فَكَانَتِ الظُّهْرُ فِيمَا أُرِيدَ وَلَيْسَتْ هِيَ الْوُسْطَى فَوَجَبَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا وَمِنَ الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا حُضُورُهَا حَيْثُ تُصَلَّى فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ الَّتِي يُفَرِّطُونَ فِي حُضُورِهَا لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ يُرِيدُ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ تَضْيِيعِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الَّتِي قَدْ أَمَرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى الصَّلٰوةِ الْوُسْطَى أَيُّ صَلٰوةٍ هِيَ مِنْهُنَّ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ إِنَّ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَمْ يَكُنْ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَإِنَّمَا كَانَ لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ.

٩٢٢- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آجائیں ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال سے متصل) پڑھتے تھے اور آپ کے ساتھ ایک یا دو صفیں ہوتیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ وہ ظہر کی نماز ہے یہ خود ان کا اپنا قول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے اور ہمارے نزدیک اس آیت میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ آیت نماز وسطیٰ اور اس کے علاوہ تمام نمازوں کی محافظت کے لیے نازل ہوئی اور ان میں ظہر کی نماز بھی مراد ہو۔ لیکن وہ درمیانی نماز نہیں ہے پس اس آیت سے تمام نمازوں کی حفاظت واجب ہوگئی اور حفاظت یہ ہے کہ جب وہ نمازیں پڑھی جائیں تو ان میں حاضر ہونا چاہیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس نماز کے بارے میں جس میں وہ کوتاہی کرتے تھے فرمایا ان لوگوں کو باز آنا چاہیے ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا تو آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ لوگ اس نماز کو ضائع کرنے سے باز رہیں جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ورنہ میں ان پر ان کو گھروں کو جلا دوں گا اس پر درمیانی نماز کے بارے میں کوئی دلیل نہیں کہ وہ کون سی نماز ہے۔

ایک قوم کہتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نماز ظہر کے بارے میں نہیں تھا بلکہ وہ نماز جمعہ کے بارے میں ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کچھ لوگ جمعہ (کی نماز) سے پیچھے رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحْرِقُ عَلٰى قَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ۔

پڑھائے پھر میں جمعہ سے پیچھے رہنے والوں ان کے گھروں میں جلا دوں ـــــ

فَهٰذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُخْبِرُ اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ لِلْمُتَخَلِّفِيْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَلَمْ يَسْتَدِلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْجُمُعَةَ هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَالَ بِضِدِّ ذٰلِكَ وَاِنَّهَا الْعَصْرُ وَسَنَاْتِيْ بِذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ اِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالٰى وَقَدْ وَافَقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ مِنَ التَّابِعِيْنَ۔

تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ان لوگوں کے بارے میں ہے جو جمعہ کی نماز چھوڑ کر گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں تو انھوں نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جمعہ کی نماز کو درمیانی نماز قرار نہیں دیا۔ انشاء اللہ یہ بات اپنی جگہ پر آئے گی۔

کچھ تابعین نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موافقت کی ہے

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ زَعَمَ حُمَيْدٌ وَغَيْرُهٗ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّحَرِّقَ عَلٰى اَهْلِهَا صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ نماز جس کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے گھر جلانے کا ارادہ فرمایا تھا، جمعہ کی نماز تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں وہ لکڑیاں جمع کرے پھر نماز کے لیے حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں اور ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں اس ذات کی

فَاُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ

قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ وہ موٹی (پر گوشت) ہڈی یا بکری کے نہایت عمدہ پائے حاصل کرے گا تو وہ عشار کی نماز میں حاضر ہو۔

۹۲۵ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اِبْنُ اَبِى الزِّنَادِ وَمَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

ابن ابی الزناد اور مالک، ابوالزناد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۹۲۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِىْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَآءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمُ ثُمَّ اٰمُرُ رَجُلًا فَيَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اٰخُذُ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَاُحَرِّقُ عَلٰى مَنْ لَمْ يَخْرُجْ اِلَى الصَّلٰوةِ بَيْتَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق پر فجر اور عشار سے بڑھ کر کوئی نماز بھاری نہیں اگر انھیں معلوم ہوتا کہ ان دو نمازوں کا کیا ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑتا میں چاہتا ہوں کہ موذن کو اقامت کا حکم دوں پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت پر مامور کروں اس کے بعد آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو نماز کے لیے نہیں آئے۔

---

۹۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَخَّرَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ قُرْبُهٗ ثُمَّ جَآءَ وَفِى النَّاسِ رُقُوْدٌ وَهُمْ عِزُوْنَ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا ثُمَّ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا نَدَبَ النَّاسَ اِلٰى عَرْقٍ اَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَاَجَابُوْا وَهُمْ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّىْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَتَخَلَّفُ عَلٰى اَهْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشار میں تاخیر فرمائی حتی کہ رات کا تہائی حصہ گذر گیا یا اس کے قریب وقت ہوا تو آپ تشریف لائے لوگ کپڑے اتار کر سو چکے تھے۔ آپ کو سخت غصہ آیا پھر فرمایا اگر کوئی شخص لوگوں کو کھجوروں کی ایک ٹوکری یا بکری کے) پایوں کی دعوت دے تو وہ اسے قبول کر لیں گے لیکن وہ اس نماز سے پیچھے رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اس نماز سے پیچھے رہتے ہیں اور انھیں آگ لگا کر جلا دوں۔

هٰذِهِ الدُّوْرِ الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاضْرِمُهَا عَلَيْهِمْ بِالنِّيْرَانِ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت ابوبکر نے حضرت عاصم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْهُرَيْرَةَ يُخْبِرُ اَنَّ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ هِيَ الْعِشَآءُ وَلَمْ يَدُلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اِنَّهَا هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ مَوْضِعِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ وَافَقَ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ التَّابِعِيْنَ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات عشاء کے بارے میں فرمائی ہے لیکن اس میں اس کے درمیان نماز ہونے پر کوئی دلیل نہیں بلکہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے جسے ہم انشاء اللہ اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔

بعض تابعین نے بھی اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَطَآءُ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّحْرِقَ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا صَلٰوةُ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ۔

حضرت عطاء خراسانی، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جس نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ اس سے پیچھے رہنے والوں کو جلا دیں وہ نمازِ عشاء تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خِلَافُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَاِنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالِ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا كَانَ لِحَالٍ اُخْرٰى۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ان تمام باتوں کے خلاف مروی ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حالتِ نماز کے لیے نہیں بلکہ کسی دوسرے حال کے لیے تھا

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا شَيْءٌ فَقَالَ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَاَمَرْتُ رَجُلًا

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کوئی بات مانع نہ ہوتی تو میں آدمی کو حکم دیتا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان کو ان کے گھروں میں جلا دیتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ایک

أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ حَرَّقْتُ بُيُوتًا عَلَى مَا فِيهَا فَقَالَ جَابِرٌ إِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ رَجُلٍ بَلَغَهُ عَنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَأُحَرِّقَنَّ بَيْتَهُ عَلَى مَا فِيهِ.

آدمی کی وجہ سے تھا آپ کو اس کی طرف سے ایک خبر پہنچی تو فرمایا اگر وہ باز نہ آیا تو میں اسے گھر کے اندر جلا دوں گا۔

فَهٰذَا جَابِرٌ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ لِلْمُتَخَلِّفِ عَمَّا لَا يَنْبَغِي التَّخَلُّفُ عَنْهُ فَلَيْسَ فِي هٰذَا وَلَا فِي شَيْءٍ مِمَّا تَقَدَّمَهُ الدَّلِيلُ عَلَى الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى مَا هِيَ فَلَمَّا انْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيلٌ رَجَعْنَا إِلَى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَإِذَا لَيْسَ فِيهِ حِكَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِهِ لِأَنَّهُ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِي وُجِّهَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ خِلَافُ ذٰلِكَ.

ترجمہ: یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو بتلاتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس بات سے پیچھے رہنے کے سلسلے میں تھا جس سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے اس روایت اور گزشتہ روایت میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس بات کی دلیل ہو کہ درمیانی نماز کونسی ہے جب ہماری اس مذکورہ گفتگو کی بناء پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی روایت سے اس بات پر پائی جانے والی دلیل کی نفی ہو گئی تو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی طرف رجوع کیا اس میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات منقول نہیں بلکہ وہ ان کا اپنا قول ہے کیونکہ انھوں نے فرمایا یہی وہ نماز ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سند کے علاوہ اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

٩٣١ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ.

حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا درمیانی نماز، نماز عصر ہے

فَلَمَّا تَضَادَّ مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ دَلَّ هٰذَا عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ شَيْءٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْنَا إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ.

جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات میں تضاد پایا گیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی ثابت نہیں اب ہم ان کے غیر سے مروی روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۹۳۲- فَإِذَا اَبُوْبَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مُخْلَدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغَدَاةَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

حضرت ابورجاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو انہوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی اور فرمایا یہ صبح کی نماز ہے۔

۹۳۳- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ قَالَ ثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هِیَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ۔

حضرت ابورجاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ صبح کی نماز ہے۔

۹۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْخَلِيْلِ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالخلیل، جابر بن زید سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا دَاؤدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت مجاہد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۶- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَالَ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِیْ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میرے پہلو میں کھڑے ایک صحابی نے فرمایا یہ درمیانی نماز ہے۔

فَكَانَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا هُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔ فَكَانَ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ عِنْدَهٗ هُوَ قُنُوْتُ الصُّبْحِ فَجَعَلَ بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى هِیَ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ فِيْهَا الْقُنُوْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں اس آیت سے استدلال کیا ہے "تمام نمازوں اور (با لخصوص) درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ"۔ ان کے نزدیک یہ قنوت فجر کی نماز میں تھا لہٰذا انہوں نے اس سے ثابت کیا کہ درمیانی نماز وہی ہے جس میں ان کے نزدیک قنوت ہے۔

عِنْدَهُ وَقَدْ خُولِفَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ فِيمَ نَزَلَتْ۔

اس آیت کے شانِ نزول کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی گئی ہے۔

۹۳۷۔ فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے حضور با ادب کھڑے ہو جاؤ" اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حسین بن نصر کہتے ہیں میں نے یزید بن ہارون سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَذَكَرَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَالْقُنُوتُ السُّكُوتُ وَالْقُنُوتُ الطَّاعَةُ۔

حضرت سفیان اس آیت "وقوموا للّٰہ قانتین" کے بارے میں منصور سے وہ حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ لوگ نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل ہوئی "قنوت" خاموشی کو کہتے ہیں اور قنوت فرمانبرداری کے معنیٰ میں بھی ہے۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ قَالَ مِنَ الْقُنُوتِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ وَخَفْضُ الْجَنَاحِ وَغَضُّ الْبَصَرِ مِنْ رَهْبَةِ اللّٰهِ۔

حضرت مجاہد اس آیت "وقوموا للّٰہ قانتین" کے بارے میں فرماتے ہیں رکوع، سجدہ، بازو بچھا دینا اور خوفِ خدا سے آنکھیں بند کر دینا قنوت ہے۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَوْ كَانَ الْقُنُوتُ كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ إِنَّمَا الْقُنُوتُ الطَّاعَةُ يَعْنِي وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں اگر قنوت کا وہ مطلب ہوتا جو تم کہتے ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس سے کچھ حصہ نہ ہوتا، قنوت فرمانبرداری کے معنیٰ میں ہے "اور جو تم (ازواج مطہرات) میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔"

---

٩٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ كُلُّهَا قُنُوتٌ أَمَّا الَّذِي تَصْنَعُونَ فَلَا أَدْرِي مَا هُوَ۔

حضرت ابو الاشہب فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تمام نماز قنوت ہے جو کچھ تم کرتے ہو مجھے معلوم نہیں وہ کیا ہے۔

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ يُخْبِرُونَ أَنَّ ذٰلِكَ الْقُنُوتَ الَّذِي أُمِرُوا بِهِ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هُوَ السُّكُوتُ عَنِ الْكَلَامِ الَّذِي كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْقُنُوتَ الْمَذْكُورَ فِيهَا هُوَ الْقُنُوتُ الْمَفْعُولُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَدْ أَنْكَرَ قَوْمٌ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي بَابِ الْقُنُوتِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَوْ كَانَ هٰذَا الْقُنُوتُ الْمَذْكُورُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هُوَ الْقُنُوتَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ إِذًا لَمَا تَرَكَهُ إِذْ كَانَ قَدْ أَمَرَ بِهِ الْكِتَابُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ فِي ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرُ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن ارقم اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات جو بتاتے ہیں کہ اس آیت میں جس قنوت کا حکم دیا گیا ہے وہ اس گفتگو سے خاموشی اختیار کرنا ہے جسے وہ لوگ نماز میں کرتے تھے ______ لہٰذا اس سے آیت میں مذکور قنوت سے نماز فجر کی قنوت پر دلیل کا امکان نہ رہا۔

بعض لوگوں نے اس بات سے بھی انکار کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے ہم نے اسے صبح کی نماز میں قنوت سے متعلق باب میں ان کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اگر اس آیت میں مذکور قنوت وہی نماز فجر والی قنوت ہوتی تو آپ اسے نہ چھوڑتے کیونکہ قرآن پاک نے اس کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے موقف پر دوسری دلیل بھی مروی ہے۔

٩٤٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ الصُّبْحُ فَصَلَ بَيْنَ سَوَادِ اللَّيْلِ وَبَيَاضِ النَّهَارِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا درمیانی نماز، فجر کی نماز ہے یہ رات کی سیاہی اور دن کی روشنی کو جدا جدا کرتی ہے۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الَّذِي جَعَلَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِهِ هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هٰذِهِ الْعِلَّةُ وَقَدْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جس دلیل کے ساتھ فجر کی نماز کو درمیانی نماز قرار دیا گیا ہے وہ یہی ہے، یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وقوموا للہ قانتین" سے

يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ. أَرَادَ بِهٖ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَيَكُونُ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ طُولُ الْقِيَامِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ فَقَالَ طُولُ الْقُنُوتِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِي مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا.

جو انھوں نے صبح کی نماز کا قنوت مراد لیا ہے اس سے طویل قیام مراد ہو جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا جس میں قیام طویل ہو۔ ہم نے یہ بات اس کتاب میں اپنے مقام پر ان کی سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّمَا أُقِرَّتِ الصُّبْحُ رَكْعَتَيْنِ لِطُولِ الْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهٗ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ أَرَادَ بِهٖ فِي كُلِّ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى وَغَيْرِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ "صبح کی نماز، طویل قرأت کی وجہ سے دو رکعتیں برقرار رکھی گئیں" دوسرے مقام پر ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وقوموا للہ قانتین" سے اس (قنوت) کا تمام نمازوں اور درمیانی نماز میں بھی ہونا مراد ہو وسطیٰ ہو یا غیر وسطیٰ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى أَنَّهَا الْعَصْرُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے درمیانی نماز کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نماز عصر ہے۔

۹۴۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ زِرِّ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْعَبْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ.

حضرت زر بن عبید اللہ عبدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" نماز عصر ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ۔"

فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ وَذَهَبَ أَيْضًا مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهَا غَيْرُ الْعَصْرِ أَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ.

جب اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف باتیں مروی ہیں تو ہم نے چاہا کہ ان کے غیر کی روایات دیکھیں جو لوگ اس سے نماز عصر کے علاوہ مراد لیتے ہیں وہ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

۹۴۵- فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَنَافِعٌ

حضرت ابو جعفر محمد بن علی اور حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن رافع (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) نے ان دونوں سے بیان فرمایا کہ وہ ازواج مطہرات کے دور میں قرآن پاک

مولى عبد الله بن عمر ان عمرو بن رافع مولى عمر بن الخطاب حدثهما انه كان يكتب المصاحف على عهد ازواج النبي صلى الله عليه وسلم قال استكتبتني حفصة بنت عمر زوج النبي صلى الله عليه وسلم مصحفا وقالت لي اذا بلغت هذه الاية من سورة البقرة فلا تكتبها حتى تاتيني فاملها عليك كما حفظتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلما بلغتها اتيتها بالورقة التي اكتبها فقالت اكتب حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وصلوة العصر

لکھا کرتے تھے فرماتے ہیں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک نسخہ لکھنے کے لیے دیا اور فرمایا جب سورۃ بقرہ کی اس آیت پر پہنچو تو اسے نہ لکھنا یہاں تک کہ میرے پاس آؤ میں تمہیں اس طرح لکھاؤں گی جس طرح میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے فرماتے ہیں جب میں اس پر پہنچا تو وہ کاغذ جس پر میں نے لکھا تھا لے کر حاضر ہوا، ام المؤمنین نے فرمایا لکھو "

تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز اور نماز عصر کی حفاظت کرو۔

---

۹۴۶ - حدثنا يونس قال حدثني ابن وهب ان مالكا حدثه عن زيد بن اسلم عن عمرو بن رافع مثله عن حفصة غير انها لم تذكر النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت زید بن اسلم، حضرت عمرو بن رافع سے وہ حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔

۹۴۷ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن زيد بن اسلم عن القعقاع بن حكيم عن ابي يونس مولى عائشة انه قال امرتني عائشة ثم ذكر نحو حديث حفصة من حديث علي بن معبد.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو یونس سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم فرمایا اس کے بعد انھوں نے حضرت حفصہ سے علی بن معبد کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

---

۹۴۸ - حدثنا علي بن معبد قال ثنا الحجاج بن محمد قال قال ابن جريج اخبرني عبد الملك بن عبد الرحمن عن امه عن ام حميد بنت عبد الرحمن سالت عائشة عن قول الله عز وجل الصلوة الوسطى فقالت كنا نقرؤها على الحرف الاول على عهد رسول الله صلى الله عليه

حضرت ام حمید بنت عبد الرحمن فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "الصلوۃ الوسطیٰ" کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا پہلے ہم عہد رسالت میں اس طرح پڑھتے تھے "حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین "

وَسَلَّمَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ـ

قَالُوْا فَلَمَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوُسْطٰى غَيْرُ الْعَصْرِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عِنْدَنَا عَلٰى مَا ذَكَرُوْا لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَصْرُ مُسَمَّاةً بِالْعَصْرِ وَمُسَمَّاةً بِالْوُسْطٰى فَذَكَرَهَا هٰهُنَا بِاِسْمَيْهَا جَمِيْعًا هٰذَا يَجُوْزُ لَوْ ثَبَتَ مَا فِيْ تِلْكَ الْاٰثَارِ مِنَ التِّلَاوَةِ الزَّائِدَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ الَّتِيْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ مَعَ اَنَّ التِّلَاوَةَ الَّتِيْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ دَافِعَةٌ لِكُلِّ مَا خَالَفَهَا

فقہاء کرام فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے "حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر" فرمایا تو ثابت ہوا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" (درمیانی نماز) عصر کے علاوہ ہے لیکن ان کی اس بات پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے عصر کو عصر بھی کہا جاتا ہو اور وسطیٰ بھی، لہٰذا یہاں ان کے دونوں نام ذکر فرمائے۔ لیکن یہ بات اس وقت ممکن ہوگی جب ان روایات میں پائی جانے والی مشہور قرات پر (لفظ صلوٰۃ العصر کی) زائد قرات ثابت ہو حالانکہ جس وقت تلاوت کے ساتھ یہ دلیل قائم ہو چکی ہے تو وہ ہر اس بات کو دور کرتی ہے جو اس کے خلاف ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ اَنَّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ مُصْحَفِ حَفْصَةَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُ مَا رَوَيْنَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ ـ

یہ بھی مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں پہلے روایت کی گئی روایات کے خلاف (مذکور) ہے۔

۹۴۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانَ مَكْتُوْبًا فِيْ مُصْحَفِ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ـ

حضرت عمرو بن رافع فرماتے ہیں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے مصحف میں لکھا ہوا تھا "حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وہی صلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین" (یعنی صلوٰۃ العصر کا ذکر صلوٰۃ وسطیٰ کی تفسیر کے طور پر ہوا)۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا مَا صَرَفْنَا اِلَيْهِ تَاْوِيْلَ الْاٰثَارِ الْاُوَلِ مِنْ قَوْلِهٖ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ اَنَّهٗ سَمّٰى صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِالْعَصْرِ وَبِالْوُسْطٰى فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا قَوْلُ مَنْ

پہلی روایات میں مذکور ارشاد خداوندی کا مفہوم جو ہم نے بیان کیا وہ اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ عصر کی نماز کو نماز عصر بھی کہتے تھے اور صلوٰۃ وسطیٰ بھی، لہٰذا اس سے ان لوگوں کا موقف ثابت ہو گیا جن کے نزدیک اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ كُلْثُوْمٍ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی روایت حضرت حفصہ، حضرت عائشہ اور حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہم) کی روایت کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۹۵۰- حَدَّثَنَا أَبُوْ شُرَيْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شَقِيْقُ بْنُ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْزَلَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "حافظوا علی الصلوات وصلوٰۃ العصر" نازل ہوئی کہ ہم دور رسالت میں جس قدر اللہ نے چاہا اسے پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر کے یہ آیت نازل فرمائی "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ"

فَأَخْبَرَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ التِّلَاوَةَ الْأُوْلٰى هِيَ مَا رَوَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَأَنَّهُ نَسَخَهَا ذٰلِكَ التِّلَاوَةُ الَّتِيْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ فَإِنْ كَانَ قَوْلُهُ الثَّانِيْ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى نَسْخًا لِلْعَصْرِ أَنْ تَكُوْنَ هِيَ الْوُسْطٰى فَذٰلِكَ نَسْخٌ لَهَا وَإِنْ كَانَ نَسْخًا لِتِلَاوَةِ أَحَدِ إِسْمَيْهَا وَتَثْبِيْتِ إِسْمِهَا الْآخَرِ فَإِنَّهُ قَدْ ثَبَتَ أَنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا مَا ذَكَرْنَا عُدْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ۔

تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بتایا کہ پہلی تلاوت وہی ہے جسے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا اور یہ تلاوت اس تلاوت کے ساتھ منسوخ ہو گئی جس کے حجت قائم ہے اگر "والصلوٰۃ الوسطیٰ" عصر کی تنسیخ کے لیے ہے کہ یہ صلوٰۃ وسطیٰ نہیں تو یہ اس بات کا نسخ ہوگا اور اگر اس کے ایک نام کی تلاوت منسوخ کرنے اور دوسرے کو باقی رکھنے کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" سے نماز عصر ہی مراد ہے۔ جب ہمارے اس بیان میں احتمال کی صورت پیدا ہو گئی تو ہم نے اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کی طرف رجوع کیا۔

۹۵۱- فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا يُحَدِّثُ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت زر رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم غزوۂ احزاب کے موقع پر لڑتے رہے حتی کہ نماز عصر نہ پڑھ سکے اور سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا تو رسول اکرم

قاتلنا الأحزاب فشغلونا عن صلوة العصر حتى كربت الشمس أن تغيب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم املأ قلوب الذين شغلونا عن الصلوة الوسطى نارا واملأ بيوتهم نارا واملأ قبورهم نارا قال علي كنا نرى أنها صلوة الفجر.

فهذا علي قد أخبر أنهم كانوا يرونها قبل قول النبي صلى الله عليه وسلم هذا الصبح حتى سمعوا النبي صلى الله عليه وسلم يومئذ يقول هذا فعلموا بذلك أنها العصر.

٩٥٢ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر العقدي عن شعبة عن الحكم عن يحيى ابن الجزار عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قعد يوم الخندق على فرضة من فرض الخندق ثم ذكر نحوه إلا أنه لم يذكر قول علي كنا نرى أنها الصبح.

٩٥٣ - حدثنا أبو بشر الرقي قال ثنا الفريابي عن سفيان عن عاصم ابن أبي النجود عن زر بن حبيش قال قلت لعبيدة سل لنا عليا عن الصلوة الوسطى فسأله فذكر نحوه وزاد كنا نرى أنها الفجر حتى سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول هذا.

٩٥٤ - حدثنا علي قال ثنا إسحق بن منصور قال ثنا محمد بن طلحة عن زبيد عن مرة عن عبد الله عن النبي

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ! جن لوگوں نے ہمیں "صلوٰۃ وسطیٰ" (درمیانی نماز) سے روکے رکھا ان کے دلوں کو آگ سے بھر دے، ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے، ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ہم خیال کیا کرتے تھے کہ اس سے فجر کی نماز مراد ہے۔

تو یہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ صحابہ کرام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے پہلے اسے صبح کی نماز سمجھتے تھے یہاں تک کہ اس دن انھوں نے آپ سے سنا تو جان گئے کہ یہ نماز عصر ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ غزوہ خندق کے دن خندق کے ایک دہانے پر تشریف فرما ہوئے، پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ہم اسے صبح کی نماز سمجھتے تھے۔

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبیدہ سے کہا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں پوچھیں انھوں نے پوچھا تو آپ نے اس (پہلے) کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا کہ ہم اسے فجر کی نماز سمجھتے تھے حتی کہ ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کہ ہم اسے فجر کی نماز

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَلِيٍّ كُنَّا نَرَى أَنَّهَا الْفَجْرُ۔

سمجھتے تھے، ذکر نہیں کیا۔

۹۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو عامر، حضرت محمد بن طلحہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۵۶- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوًا فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْهُ حَتّٰى مَسَّا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تشریف لے گئے آپ واپس نہ لوٹے حتیٰ کہ عصر (کی) نماز اس وقت سے رہ گئی جس میں آپ پڑھتے تھے اور شام ہو گئی۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعْدَوَيْهِ عَنْ عَبَّادٍ عَنْ هِلَالٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت عبادہ، حضرت بلال سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۹۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ وَسَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت مقسم اور سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "خندق کے دن" اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر فرمایا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُقْبَلَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) بتاتے ہیں کہ یہ نماز عصر ہے، تو آپ سے کس طرح اس کے خلاف رائے قبول کی جائے۔

۹۵۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِدٌ سَبَلَانُ عَنْ كُهَيْلِ بْنِ حَرْمَلَةَ النَّمَرِيِّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دمشق میں آکر ابو کلثم دوسی کے پاس اترے پھر مسجد میں تشریف لاکر اس کے مغربی کونے میں تشریف فرما ہوئے۔ لوگوں نے درمیانی نماز کے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ اَقْبَلَ حَتّٰی نَزَلَ دِمَشْقَ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ كُلْثُمَ الدَّوْسِیِّ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فِیْ غَرْبِیِّهٖ فَتَذَاكَرُوا الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰی فَاخْتَلَفُوْا فِیْهَا فَقَالَ اخْتَلَفْنَا فِیْهَا كَمَا اخْتَلَفْتُمْ وَنَحْنُ بِفِنَاءِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْنَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَبُوْ هَاشِمِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ لَكُمْ ذٰلِكَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ جَرِیًّا عَلَیْهِ فَاسْتَاْذَنَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَاَخْبَرَنَا اَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

بارے میں گفتگو کرتے ہوئے باہم اختلاف کیا انھوں نے فرمایا اس سلسلے میں تمہاری طرح ہم میں بھی اختلاف تھا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ اقدس کے صحن میں تھے۔ ہم میں سے ایک نیک شخص ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھے انھوں نے فرمایا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور وہ آپ سے بے تکلف تھے اجازت مانگ کر اندر داخل ہوئے پھر باہر ہمارے پاس آئے اور بتایا کہ اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰی صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

حضرت موسیٰ بن وردان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درمیانی نماز، نمازِ عصر ہے۔

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذِهٖ اٰثَارٌ قَدْ تَوَاتَرَتْ وَجَاءَتْ مَجِیْئًا صَحِیْحًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰی هِیَ الْعَصْرُ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ اَیْضًا جُمْلَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ روایات متواترہ صحیح طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں کہ درمیانی نماز سے نمازِ عصر مراد ہے اور جلیل القدر صحابہ کرام نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

٩٦٢- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ -

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: درمیانی نماز سے نمازِ عصر مراد ہے۔

٩٦٣- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ مِثْلَهٗ -

حضرت حسن، حضرت ابوسعید (رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٦٤- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اَبِيْ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ -

حضرت حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٦٥- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ الطَّائِفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ سَاَقْرَاُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى تَعْرِفَهَا اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ الظُّهْرِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ الْمَغْرِبِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ الْعَتَمَةَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ -

حضرت عبدالرحمن ابن لبیبہ طائفی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا عنقریب میں تیرے سامنے قرآن پڑھوں گا حتی کہ تو جان جائے گا کیا اللہ تعالی قرآن پاک میں ارشاد نہیں فرماتا۔ "زوالِ شمس کے وقت نماز پڑھو" اس سے ظہر کی نماز مراد ہے "رات چھا جانے" سے مغرب "عشاء کی نماز کے بعد، یہ تینوں تمہارے پردے کے وقت ہیں" سے عشاء کی نماز، "صبح کا وقت (فرشتوں کی) حاضری کا وقت ہے" سے نمازِ فجر مراد ہے۔ پھر فرمایا "تمام نمازوں بالخصوص نمازِ عصر کی حفاظت کرو اور اللہ تعالی کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ" سے نمازِ عصر مراد ہے، یہ نمازِ عصر ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَلِمَ سُمِّيَتْ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ قِيْلَ لَهٗ قَدْ قَالَ النَّاسُ فِيْ هٰذَا قَوْلَيْنِ فَقَالَ قَوْمٌ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِاَنَّهَا بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ

اگر کوئی شخص کہے کہ نمازِ عصر کو "صلوٰۃ وسطیٰ" (درمیانی نماز) کیوں کہا گیا تو اسے جواب دیا جائے گا اس سلسلے میں لوگ دو باتیں کہتے تھے ایک قوم کہتی ہے یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ رات کی دو نمازوں اور دن کی دو نمازوں کے درمیان

مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَ بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ النَّهَارِ۔

ہے۔ دوسرے لوگ اس سلسلے میں کہتے ہیں۔

۹۶۶۔ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنِیْ الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ بَحْرَ بْنَ الْحَكَمِ الْكَيْسَانِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا تِيْبَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْفَجْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَصَارَتِ الصُّبْحُ وَ فُدِیَ اِسْحٰقُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَصَلّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعًا فَصَارَتِ الظُّهْرُ وَبُعِثَ عُزَيْرٌ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ لَبِثْتَ فَقَالَ يَوْمًا فَرَاَى الشَّمْسَ فَقَالَ اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَصَارَتِ الْعَصْرُ وَ قَدْ قِيْلَ غُفِرَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَغْرِبِ فَقَامَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَجُهِدَ فَجَلَسَ فِی الثَّالِثَةِ فَصَارَتِ الْمَغْرِبُ ثَلٰثًا وَ اَوَّلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَلِذٰلِكَ قَالُوا الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِیَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنًى صَحِيْحٌ لِاَنَّ اَوَّلَ الصَّلَوَاتِ اِنْ كَانَتِ الصُّبْحُ وَ اٰخِرَهَا الْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ فَالْوُسْطٰى فِيْمَا بَيْنَ الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ هِیَ الْعَصْرُ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا اِنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَ هٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَ اَبِیْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن، عبید اللہ بن محمد بن عائشہ (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں جب صبح کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، یہ صبح کی نماز ہو گئی۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قربانی[1] ظہر کے وقت پیش کی گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعتیں پڑھیں، یہ نماز ظہر ہو گئی، حضرت عزیر علیہ السلام کو زندہ کر کے پوچھا آپ کتنا عرصہ ٹھہرے انھوں نے عرض کیا ایک دن پھر سورج کو دیکھ کر کہا یا دن کا کچھ حصہ، اس کے بعد آپ نے چار رکعات ادا کیں تو یہ نماز عصر ہو گئی۔ یہ بھی کہا گیا کہ مغرب کے وقت حضرت عزیر اور حضرت داؤد علیہ السلام کی بخشش ہوئی تو چار رکعتیں پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے جب تھک گئے تو تیسری رکعت پر بیٹھ گئے تو مغرب کی تین رکعتیں ہو گئیں اور عشاء کی نماز سب سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی اسی لیے نماز عصر کو درمیانی نماز کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ توجیہ صحیح ہے کیونکہ اگر صبح کی نماز پہلی اور عشاء کی نماز آخری نماز ہو تو پہلی اور آخری کے درمیان درمیانی نماز عصر کی نماز ہو گی، اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ درمیانی نماز نماز عصر ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ۳ اَلْوَقْتُ الَّذِیْ يُصَلّٰى فِيْهِ الْفَجْرُ اَیُّ وَقْتٍ هُوَ

باب۳: نماز فجر کس وقت ادا کی جائے

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مسلمان عورتیں

[1] قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہوئی ہے اسحٰق علیہ السلام کی نہیں ہوئی۔ ۱۲ ہزاروی۔

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلٰى أَهْلِهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کیا کرتی تھیں وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوتیں پھر اپنے گھروں کو واپس جاتیں تو انھیں کوئی شخص پہچان نہ سکتا۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعیب نے امام زہری سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا مِّنَ الْغَلَسِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے فرمایا اندھیرے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو نہ پہچان سکتیں۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

یحییٰ بن سعید، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں البتہ انھوں (یحییٰ بن سعید) نے فرمایا کہ وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ فَغَلَّسَ بِهَا ثُمَّ صَلَّاهَا فَأَسْفَرَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى الْإِسْفَارِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں مجھے حضرت بشیر بن ابو مسعود نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر آپ نے سفیدی میں ادا فرمائی اس کے بعد روشنی کی طرف نہ لوٹے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک قبض فرمائی۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ

حضرت نہیک بن یریم، حضرت مغیث بن سُمّی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے

ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ نُهَيْكُ ابْنُ يَرِيْمٍ عَنْ مُغِيْثِ ابْنِ سُمَيٍّ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَالْتَفَتَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ مَاهٰذَا؟ فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمَعَ عُمَرَ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی، تو میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے فرمایا ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز روشنی میں ادا فرمائی۔

۹۷۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَا تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔

حضرت قتادہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی، پھر ہم نماز کے لیے نکلے۔ میں (حضرت قتادہ) نے پوچھا ان کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انھوں نے فرمایا جتنے وقت میں کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کرتا ہے۔!

۹۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت منصور بن زاذان، حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۷۵- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ عَمْرِو ابْنِ حَسَنٍ قَالَ كُنَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ جَعَلَ يُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ فَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ اَوْقَالَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

محمد بن عمرو بن حسن فرماتے ہیں جب حجاج آیا تو اس نے نماز کو مؤخر کر دیا ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا فرمایا صحابہ کرام صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

۹۷۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ

وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نماز فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

---

٩٧٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّانِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ اَنَّهُمَا اَخْبَرَتْهُمَا قَيْلَةُ بِنْتُ مَخْرَمَةَ اَنَّهَا قَدِمَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ وَقَدْ اُقِيْمَتْ حِيْنَ شَقَّ الْفَجْرُ وَالنُّجُوْمُ شَابِكَةٌ فِي السَّمَآءِ وَالرِّجَالُ لَا تَكَادُ تَعَارَفُ مَعَ الظُّلْمَةِ۔

حضرت صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ، حضرت قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئی، تو حضور علیہ السلام صحابہ کرام کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، طلوع فجر کے ساتھ ہی اقامت کہی گئی۔ اس وقت ستارے آسمان میں صاف نظر آرہے تھے اور اندھیرے کی وجہ سے لوگ پہچانے نہیں جاتے تھے۔

---

٩٧٨ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَا ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدِ السَّدُوْسِيُّ قَالَ ثَنَا ضُرْغَامَةُ بْنُ عُلَيْبَةَ ابْنِ حَرْمَلَةَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْبٍ مِّنَ الْحَيِّ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَانْصَرَفَ وَمَا اَكَادُ اَنْ اَعْرِفَ وُجُوْهَ الْقَوْمِ اَيْ كَانَهٗ بِغَلَسٍ۔

حضرت ضرغام بن علیبہ بن حرملہ عنبری فرماتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں اپنے قبیلہ کے کچھ سواروں کے ساتھ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب آپ فارغ ہوئے تو میں اندھیرے کی وجہ سے لوگوں کے چہرے پہچان نہیں سکتا تھا۔

---

٩٧٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ ضُرْغَامَةَ بْنِ عُلَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ضرغام ابن علیبہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَقَالُوْا هٰكَذَا يُفْعَلُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يُغَلِّسُ بِهَا فَاِنَّهٗ اَفْضَلُ مِنَ الْاِسْفَارِ بِهَا۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلِ الْاِسْفَارُ بِهَا اَفْضَلُ مِنَ التَّغْلِيْسِ

۹۸۰ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَمَرَنِيْ عَلْقَمَةُ اَنْ اَلْزَمَهٗ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ مُزْدَلِفَةَ وَطَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اَقِمْ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ مَا رَاَيْتُكَ تُصَلِّيْ فِيْهَا قَطُّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ هٰذِهٖ يَعْنِيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَاْتِي النَّاسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ وَصَلٰوةُ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَنْزِعُ الْفَجْرُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ

۹۸۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَ النَّحْرِ حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبُ وَصَلٰوةُ

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ فجر کی نماز اسی طرح اندھیرے میں پڑھی جائے وہ روشنی میں پڑھنے کی نسبت افضل ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا اندھیرے کی بجائے سفیدی میں پڑھنا افضل ہے انھوں نے اس سلسلے میں یہ دلیل دی ہے:

حضرت ابواسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے تو حضرت علقمہ نے مجھے ان کے ساتھ رہنے پر مامور فرمایا، مزدلفہ کی رات جب صبح طلوع ہوئی تو فرمایا اقامت کہو میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو کبھی بھی اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا تو انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اس مقام پر یہ نماز اسی وقت پڑھتے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹا کر پڑھی جاتی ہیں۔ مغرب کی نماز جب لوگ مزدلفہ میں آجائیں اور صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی جاتی ہے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا تو انھوں نے قربانی کے دن نماز فجر، فجر طلوع ہوتے ہی ادا فرمائی پھر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ دو نمازیں اس مقام پر اپنے وقت سے ہٹائی جائیں۔ مغرب کی نماز اور نماز فجر جو اس وقت پڑھی جاتی ہے۔

الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ.

۹۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ سَمُرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ طَرِيْفٍ اَنَّهٗ كَانَ شَاهِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِصْنَ الطَّائِفِ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا صَلٰوةَ الْفَجْرِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا رَمٰى بِنَبْلِهٖ اَبْصَرَ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ.

حضرت ابوطریف فرماتے ہیں میں طائف کے قلعے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ صبح کی نماز اس وقت پڑھاتے تھے کہ اگر کوئی شخص اپنا تیر پھینکتا تو اس کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتا۔

۹۸۳- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْفَجْرَ كَاسْمِهَا.

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے نام کی طرح اس میں تاخیر فرماتے تھے (یعنی فجر روشنی پھیلنے اور پھوٹنے کو کہتے ہیں تو آپ روشنی میں نماز پڑھتے)

۹۸۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ فَسَاَلَهٗ اَبِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ وَجْهَ جَلِيْسِهٖ وَكَانَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ.

حضرت عوف بن سیار بن سلامہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ کے پاس حاضر ہوا میرے والد نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اس وقت آدمی اپنے ہم نشین کے چہرے کو پہچان سکتا تھا آپ ساٹھ سے سو تک آیات پڑھتے تھے۔

فَقَالُوْا فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَاْخِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا وَعَلٰى تَنْوِيْرِهٖ بِهَا وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ خِلَافِ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ بِمُزْدَلِفَةَ وَاِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ تُحَوَّلُ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَيْسَ

ان روایات میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نماز فجر تاخیر سے اور روشنی میں پڑھتے تھے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ فجر کی نماز اس وقت کے خلاف پڑھتے جس وقت آپ مزدلفہ میں پڑھتے اور یہ نماز (مزدلفہ میں) اپنے وقت سے ہٹائی گئی۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات اور گزشتہ روایات میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان میں سے کسی

فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَلَا فِيمَا تَقَدَّمَهَا دَلِيلٌ عَلَى الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ فَعَلَ شَيْئًا وَغَيْرُهُ أَفْضَلُ مِنْهُ عَلَى التَّوْسِعَةِ مِنْهُ عَلَى أُمَّتِهِ كَمَا تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَكَانَ وُضُوْءُهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيمَا رُوِيَ عَنْهُ سِوَى هٰذِهِ الْآثَارِ هَلْ فِيهَا مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَضْلِ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ

ایک کی فضیلت پر دلالت کرے یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کسی وقت ایک کام کریں اور دوسرے وقت اس کے علاوہ عمل کریں تاکہ امت کے لیے آسانی ہو جیسے آپ نے ایک ایک بار (اعضاء دھوکر) وضو فرمایا حالانکہ آپ کا تین تین اعضاء کو دھونا افضل تھا تو ہم نے ارادہ کیا کہ ان کے علاوہ روایات کو دیکھیں کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ان میں سے کسی کے افضل ہونے کی دلیل ہو۔

۹۸۵- فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ أَوْ قَالَ لِأُجُورِكُمْ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو جب تم روشنی میں پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا یا فرمایا تمہارے ثواب زیادہ ہوں گے

۹۸۶- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوا بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے انصاری صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز خوب صبح کر کے پڑھو جب تم اچھی طرح صبح کرو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۹۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو اس کا ثواب زیادہ ہے۔

نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.

۹۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهٖ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَكُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.

زید بن اسلم، عاصم بن عمر سے وہ اپنی قوم کے چند انصار صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز خوب صبح کر کے پڑھو جب تم اسے اچھی طرح صبح کر کے پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۹۸۹- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.

محمود بن لبید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشنی میں پڑھو، اس کا ثواب زیادہ ہے۔

۹۹۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سَيَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ بِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت جابر، ابوبکر صدیق سے وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہم سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْإِخْبَارُ عَنْ مَوْضِعِ الْفَضْلِ وَإِنَّهُ التَّنْوِيْرُ بِالْفَجْرِ وَفِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِيْ فِي الْفَصْلَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ الْإِخْبَارُ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ وَقْتٍ هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ مَرَّةً يُغَلِّسُ وَمَرَّةً يُسْفِرُ عَلَى التَّوْسِعَةِ وَالْأَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا بَيَّنَهٗ فِيْ حَدِيْثِ رَافِعٍ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں فضیلت کا وقت بتایا گیا ہے اور وہ صبح کو خوب روشن کرنا ہے پہلی دو فصلوں میں مروی روایات میں وہ وقت بتایا گیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے، ہو سکتا ہے آپ امت کے لیے وسعت پیدا کرتے ہوئے کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھتے ہوں لیکن ان میں سے افضل وہ ہے جو حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے تاکہ روایات میں تضاد نہ ہو۔ اس باب میں مروی روایات کا یہ بیان ہے اور وہ جو آپ کے بعد والوں سے مروی ہے وہ یہ ہے۔

الْآثَارُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَ اَمَّا مَا رُوِيَ عَمَّنْ بَعْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ۔

۹۹۱- فَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ حَيَّانَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ السُّحُوْرِ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت قرہ بن حیان بن حارث فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی جب آپ سحری سے فارغ ہوئے تو آپ نے موذن کو حکم دیا اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ عَلِيًّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وَقْتِ خُرُوْجِهٖ مِنْهَا اَيُّ وَقْتٍ كَانَ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَطَالَ فِيْهَا الْقِرَاءَةَ فَاَدْرَكَ التَّغْلِيْسَ وَالتَّنْوِيْرَ جَمِيْعًا وَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنْهُ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے طلوع فجر کے وقت نماز شروع فرمائی اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے فارغ کب ہوئے ممکن ہے آپ نے طویل قرأت کی ہو اور اس طرح اندھیرے اور روشنی دونوں کو پایا ہو۔ اور ہمارے نزدیک یہ بہتر ین تاویل ہے۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ دیکھیں کیا اس سلسلے میں ان سے کوئی بات مروی ہے۔

۹۹۲- فَاِذَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يُصَلِّيْ بِنَا الْفَجْرَ وَنَحْنُ نَتَرَاءَى الشَّمْسَ مَخَافَةَ اَنْ تَكُوْنَ قَدْ طَلَعَتْ۔

حضرت داؤد بن یزید اودی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تو ہم سورج کو دیکھتے کہ مبادا طلوع ہو گیا ہو۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخْبِرُ عَنِ انْصِرَافِهٖ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ حَالِ التَّنْوِيْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ

یہ حدیث اس بات کی خبر دیتی ہے کہ وہ روشنی کی حالت ہوتی تھی۔ یہ ہماری مذکورہ گفتگو پر دلالت کرتی ہے آپ سے

عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ اَيْضًا فِىْ ذٰلِكَ الْاَمْرُ بِالْاِسْفَارِ۔

یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے روشنی میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔

۹۹۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ يَا قَنْبَرُ اَسْفِرْ اَسْفِرْ۔

حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے اے قنبر! روشن کرو، روشن کرو۔

۹۹۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِىُّ قَالَ اَنَا سَيْفُ بْنُ هٰرُوْنَ الْبُرْجُمِىُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِىِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ كَانَ عَلِىٌّ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ اَحْيَانًا وَيُغَلِّسُ بِهَا اَحْيَانًا۔

فَيَحْتَمِلُ تَغْلِيْسُهُ بِهَا اَنْ يَكُوْنَ تَغْلِيْسًا يُدْرِكُ بِهِ الْاِسْفَارَ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فجر کی نماز کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھاتے تو آپ کا اندھیرے میں پڑھانا اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ روشنی کو پا لیا جائے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۹۹۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِىُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ وَيُغَلِّسُ وَيُصَلِّىْ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَيَقْرَاُ بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَيُوْنُسَ وَقِصَارِ الْمَثَانِىْ وَالْمُفَصَّلِ۔

حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز روشنی میں بھی پڑھتے اور اندھیرے میں بھی، اور اس کے درمیان بھی پڑھتے آپ سورۂ یوسف، سورۂ یونس، قصار مثانی اور مفصل کی تلاوت فرماتے۔

وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْهُ اٰثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهٖ مُسْفِرًا۔

اور آپ سے متواتر روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ روشنی میں نماز سے فارغ ہوتے۔

۹۹۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں ہم نے صبح کی نماز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی۔ آپ نے اس میں سورۂ یوسف اور سورۂ حج آہستہ قرأت کے ساتھ تلاوت کیں تو اس نے کہا اللہ کی قسم پھر تو وہ طلوع فجر کے وقت نماز کے

فِيهَا بِسُورَةِ يُوسُفَ وَسُورَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيئَةً فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُومُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلْ۔

لیے) کھڑے ہوتے ہوں گے تو انھوں نے کہا ہاں۔

۹۹۷- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالْبَقَرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا اسْتَشْرَفُوا فَقَالُوا طَلَعَتْ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِيْنَ۔

حضرت محمد بن یوسف فرماتے ہیں میں نے حضرت سائب بن یزید سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے اس میں سورہ بقرہ تلاوت کی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج نکل رہا تھا لوگوں نے کہا سورج طلوع ہو گیا ہے تو انھوں نے فرمایا اس نے ہمیں غافل تو نہیں پایا۔

۹۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بَنِيْ إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفَ حَتّٰى جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى جُدُرِ الْمَسْجِدِ هَلْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ کہف کی تلاوت فرمائی حتیٰ کہ میں نے مسجد کی دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا کہ کہیں سورج تو طلوع نہیں ہوا۔

۹۹۹- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِالْكَهْفِ وَبَنِيْ إِسْرَائِيلَ۔

حضرت عبد الملک بن میسرہ، حضرت زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر میں سورۂ کہف اور سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت فرمائی۔

۱۰۰۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِسُورَةِ الْكَهْفِ وَسُورَةِ يُوسُفَ۔

حضرت عبد اللہ بن عامر فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز فجر میں سورۂ کہف اور سورۂ یوسف پڑھی۔

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِعَاقُولِ الْكُوفَةِ

حضرت عبد اللہ بن شقیق فرماتے ہیں ہمیں احنف بن قیس نے مقام عاقول کوفہ میں فجر کی نماز پڑھائی انھوں نے پہلی رکعت میں سورۂ کہف اور دوسری میں سورۂ یوسف پڑھی اور فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی تو انھوں

فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى الْكَهْفَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةِ يُوسُفَ قَالَ وَصَلَّى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا.

نے بھی یہی دو سورتیں پڑھیں۔

۱۰۰۲- **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمَكَّةَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِيُوسُفَ حَتّٰى بَلَغَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ. ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ حَتّٰى لَوْ كَانَ فِي الْوَادِي أَحَدٌ لَأَسْمَعَهُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورہ یوسف پڑھتے ہوئے "غم کی وجہ سے ان کی آنکھیں سفید ہوگئیں اور وہ اندر ہی اندر غصہ پیتے تھے (آیت)" پر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت میں سورہ نجم پڑھی سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر سورہ زلزال پڑھی اور اتنی بلند آواز سے قراءت کی کہ اگر وادی میں کوئی ہوتا تو اسے سن لیتا۔

۱۰۰۳- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِيُوسُفَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ.

حضرت حکم بن ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز فجر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ادا کی آپ نے پہلی رکعت میں سورہ یوسف اور دوسری میں سورہ نجم پڑھی پھر سجدہ کیا۔

۱۰۰۴- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت حصین بن سبرہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی پھر انہوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا رُوِيَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ عُمَرَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قِرَاءَتَهُ تِلْكَ كَانَتْ قِرَاءَةً بَطِيئَةً لَمْ نَرَ وَاللهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ دُخُولُهُ فِيهَا كَانَ إِلَّا بِغَلَسٍ وَلَا خُرُوجُهُ كَانَ مِنْهَا إِلَّا وَقَدْ أَسْفَرَ إِسْفَارًا شَدِيدًا وَكَانَ يَكْتُبُ إِلٰى عُمَّالِهِ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایات مروی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا اور حضرت عبداللہ بن عامر سے مروی ہے کہ آپ آرام آرام سے قراءت کرتے تھے تو ہمارے خیال میں آپ اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور نہایت روشنی میں فارغ ہوتے آپ اپنے ماتحت حکمرانوں کو بھی اسی طرح لکھتے تھے۔

١٠٠٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ الْفَجْرَ بِسَوَادٍ أَوْ قَالَ بِغَلَسٍ وَأَطِلِ الْقِرَاءَةَ.

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھیں اور لمبی قراءت کریں۔ (راوی کو شک ہے کہ لفظ سواد فرمایا یا غلس، بہر حال معنی ایک ہے۔)

١٠٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.

حضرت محمد، مہاجر سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

أَفَلَا تَرَاهُ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَكُونَ دُخُولُهُمْ فِيهَا بِغَلَسٍ وَأَنْ يُطِيلُوا الْقِرَاءَةَ فَكَذَلِكَ عِنْدَنَا أَرَادَ مِنْهُ أَنْ يُدْرِكُوا الْإِسْفَارَ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي هَذَا شَيْئًا سِوَى عُمَرَ قَدْ كَانَ ذَهَبَ إِلَى هَذَا الْمَذْهَبِ أَيْضًا.

کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ ان کو اندھیرے میں نماز شروع کرنے اور لمبی قراءت کرنے کا حکم دیتے ہیں ہمارے نزدیک ان کا مقصد یہی تھا کہ وہ روشنی کے وقت تک پہنچ جائیں اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علاوہ جن سے ہم نے روایات نقل کی ہیں ان کا بھی یہی مذہب ہے۔

١٠٠٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فَقَالُوا قَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ آل عمران پڑھی، لوگوں نے کہا سورج طلوع ہونے کو ہے۔ انھوں نے فرمایا اگر طلوع ہو گیا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔

١٠٠٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عُمَرُ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ.

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ پڑھی، فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا سورج طلوع ہونے والا ہے فرمایا اگر طلوع ہوا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ دَخَلَ فِيهَا فِي وَقْتٍ غَيْرِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اندھیرے میں نماز شروع کی پھر لمبی قراءت

الاسفار ثم مد القراءة فيها حتى خيف عليه طلوع الشمس وهذا بحضرة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وبقرب عهدهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وبفعله لا ينكر ذلك عليه منهم منكر فذلك دليل على متابعتهم له ثم فعل ذلك عمر من بعده فلم ينكره عليه من حضره منهم **فثبت** بذلك ان هكذا يفعل في صلوة الفجر وان ما عملوا من فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم غير مخالف لذلك **فان** قال قائل فما معنى قول ابن عمر لمغيث بن سمي لما غلس بالفجر هذه صلوتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر ومع عمر فلما قتل عمر اسفر بها عثمان۔ **قيل** له قد يحتمل ان يكون اراد بذلك وقت الدخول فيها لا وقت الخروج منها حتى يتفق ذلك وما روينا قبله ويكون قوله ثم اسفر بها عثمان اي ليكون خروجهم في وقت يأمنون فيه ولا يخافون فيه ان يغتالوا كما اغتيل عمر **وقد** روي عن عثمان ايضا ما يدل انه كان يدخل فيها بسواد لاطالته القراءة فيها

۱۰۹ - **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد وربيعة بن ابي عبد الرحمن عن القاسم بن محمد ان العرافصة بن عمير الحنفي اخبره ما اخذت سورة يوسف الا من

کی حتیٰ کہ طلوع آفتاب کا خوف ہوا یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں اور عہد رسالت کے قریب قریب ہوا لیکن آپ کے عمل کا کسی نے بھی انکار نہ کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے آپ کی اتباع کی، اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا تو حاضرین میں سے کسی نے اختلاف نہ کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ فجر کی نماز میں یونہی کیا جائے اور جو کچھ حضور علیہ السلام کے عمل سے انھیں معلوم ہوا وہ اس بات کے خلاف نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کا کیا مطلب ہے جب انھوں نے اندھیرے میں نماز پڑھائی تو مغیث بن سمی سے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہماری نماز اس طرح ہوتی تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے روشنی میں پڑھا۔

جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے اس سے نماز شروع کرنا مراد ہو فارغ ہونے کا وقت نہیں تاکہ یہ پہلی روایات کے مطابق ہو، اور ان کے قول کہ "حضرت عثمان نے روشنی میں پڑھی" کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اس وقت فارغ ہوں جب کسی قسم کا خوف نہ رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ان کے ساتھ دھوکا نہ ہو۔ اس سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ طویل قرأت کی خاطر اندھیرے میں نماز شروع کرتے تھے۔

حضرت فرافصہ بن عمیر حنفی فرماتے ہیں میں نے سورۂ یوسف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اسے صبح کی نماز میں بار بار پڑھنے سے سیکھی ہے

قِرَاءَةِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا۔

فَهٰذَا يَدُلُّ أَيْضًا أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَحْذُوْ فِيهَا حَذْوَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِيهَا بِسَوَادٍ وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا فِي حَالِ الْإِسْفَارِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَيْضًا يَنْصَرِفُ مِنْهَا مُسْفِرًا۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس سلسلے میں پہلے دونوں حضرات سے مطابقت رکھتے تھے یعنی اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور روشنی کی حالت میں فارغ ہوتے۔
حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی روشنی کی حالت میں اس نماز سے فارغ ہوتے تھے۔

۱۰۱۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ إِمَامِهِمْ فِي التَّيْمِ فَيَقْرَأُ بِهِمْ سُوَرًا مِنَ الْمِئِيْنَ ثُمَّ يَأْتِيْ عَبْدَ اللهِ فَيَجِدُهُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

حضرت حارث بن سوید فرماتے ہیں وہ قبیلہ تیم میں اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھتے وہ مئین کی تلاوت کرتے پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو انھیں فجر کی نماز میں پاتے۔

۱۰۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ هَاشِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَكَانَ يُسْفِرُ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو صبح کی نماز روشنی میں ادا کرتے۔

فَقَدْ عَقَلْنَا بِهٰذَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يُسْفِرُ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ خُرُوْجَهُ مِنْهَا كَانَ حِيْنَئِذٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ دُخُوْلَهُ فِيْهَا فِيْ أَيِّ وَقْتٍ كَانَ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ عَلٰى مِثْلِ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَدْ كَانَ يُفْعَلُ أَيْضًا مِثْلُ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس روایت سے ہم نے سمجھ لیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دن کو روشن کر دیتے اس سے یہ تو معلوم ہوا کہ آپ کی فراغت اس وقت ہوتی تھی لیکن ان احادیث میں اس بات کا ذکر نہیں کہ آپ شروع کب کرتے تھے۔ پس ہمارے نزدیک یہ دوسرے صحابہ کرام سے مروی روایات کی طرح ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ اور عہد رسالت میں ایسا ہوتا تھا۔

۱۰۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ

حضرت عراک ابن مالک فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں۔ میں

قال انا سفيان بن عيينة قال ثنا عثمان بن ابي سليمن قال سمعت عراك بن مالك يقول سمعت ابا هريرة يقول قدمت المدينة ورسول الله صلى الله عليه وسلم بخيبر ورجل من بني غفار يؤم الناس فسمعته يقرأ في صلوة الصبح في الركعة الاولى بسورة مريم وفي الثانية بويل للمطففين.

مدینہ طیبہ میں آیا اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ بنو غفار قبیلے کا ایک شخص امامت کرا رہا تھا۔ میں نے سنا اس نے صبح کی پہلی رکعت میں سورہ "مریم" اور دوسری میں "ویل للمطففین" پڑھی۔

۱۰۱۳ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا فضيل بن سليمن عن خثيم بن عراك عن ابيه عن ابي هريرة مثله غير انه قال فاستخلف على المدينة سباع بن عرفطة الغفاري فصليت خلفه.

فهذا سباع بن عرفطة قد كان في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم باستخلاف رسول الله صلى الله عليه وسلم اياه يصلي بالناس صلوة الصبح هكذا يطيل فيها القراءة حتى يصيب فيها التغليس والاسفار جميعا وقد روي ايضا عن ابي الدرداء من هذا شيء.

حضرت خثیم بن عراک اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ طیبہ میں اپنا نائب مقرر کیا تو میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔

تو یہ ہیں سباع بن عرفطہ جو مدینہ طیبہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے اس میں اس طرح طویل قرأت کرتے کہ اندھیرا اور روشنی جمع ہو جاتے۔

اس سلسلے میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

۱۰۱۴ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا محمد بن المثنى قال ثنا عبد الرحمن بن مهدي قال ثنا معاوية بن صالح عن ابي الزاهرية عن جبير بن نفير قال صلى بنا معاوية الصبح بغلس فقال ابو الدرداء اسفروا بهذه الصلوة فانه افقه لكم انما تريدون ان تخلوا بحوائجكم.

حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھائی تو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نماز کو سفید کر کے پڑھا کرو یہ تمہارے لیے زیادہ تفہیم کا باعث ہے تم اپنے کاموں کے لیے جلد فارغ ہونا چاہتے ہو

فهذا عندنا والله اعلم من ابي الدرداء على انكاره عليهم ترك المد بالقراءة الى وقت الاسفار لا على انكاره

ہمارے نزدیک حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا ان پر یہ اعتراض اس بنیاد پر تھا کہ انھوں نے روشنی تک طویل قرأت نہ کی اندھیرے میں نماز شروع کرنے پر اعتراض نہیں کیا۔

عَلَيْهِمْ وَقْتَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا فَلَمَّا كَانَ مَا رَوَيْنَا عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْإِسْفَارُ الَّذِيْ يَكُوْنُ الْإِنْصِرَافُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ مَعَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ إِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ ثَبَتَ أَنَّ الْإِسْفَارَ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ تَرْكُهُ وَإِنَّ التَّغْلِيْسَ لَا يُفْعَلُ إِلَّا وَمَعَهُ الْإِسْفَارُ فَيَكُوْنُ هٰذَا فِيْ أَوَّلِ الصَّلٰوةِ وَهٰذَا فِيْ آخِرِهَا۔

پس ہم نے صحابہ کرام سے جو چیز روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ روشنی کی حالت میں نماز سے فارغ ہونے تھے اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ وہ اس میں طویل قرات کرتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ صبح کی نماز کے لیے روشنی کو چھوڑنا کسی کے لیے جائز نہیں اور اندھیرے میں یہ نماز اس طرح پڑھی جا سکتی ہے کہ اس کے ساتھ روشنی بھی متصل ہو۔ اندھیرا نماز کے آغاز میں ہو اور روشنی آخر میں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ يُصَلِّيْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْصَرِفْنَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ قِيْلَ لَهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِإِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کا کیا مطلب ہوگا جس میں آپ فرماتی ہیں کہ عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتی تھیں پھر وہ واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔

جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے یہ طویل قرأت کے حکم سے پہلے کی بات ہو۔

۱۰۱۵- فَإِنَّهُ قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا مُرَجًّا ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُصِلَ إِلٰى كُلِّ صَلٰوةٍ مِثْلُهَا غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُ وِتْرٌ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ لِطُوْلِ قِرَاءَتِهَا وَكَانَ إِذَا سَافَرَ عَادَ إِلٰى صَلٰوتِهِ الْأُوْلٰى۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مغرب اور فجر کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اتنی ہی رکعات ملا دیں مغرب کی طاق رکعتیں ہیں اور فجر میں لمبی قرأت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا اور جب آپ سفر فرماتے تو پہلی نماز (دو دو رکعتوں) کی طرف لوٹ آتے۔

فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ أَنْ تُتِمَّ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِثَالِ مَا يُصَلِّيْ إِذَا سَافَرَ وَحُكْمُ الْمُسَافِرِ تَخْفِيْفُ الصَّلٰوةِ ثُمَّ أُحْكِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَزِيْدَ فِيْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ وَأُمِرَ بِإِطَالَةِ بَعْضِهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث میں بتایا کہ نماز مکمل ہونے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے جیسے آپ حالت سفر میں پڑھتے اور مسافر کے لیے نماز میں تخفیف کا حکم ہے پھر بعض نمازوں میں اضافہ اور بعض میں طویل قرأت کا حکم دیا گیا۔ لہٰذا ممکن ہے کہ آپ کا اندھیرے میں نماز پڑھنا اور عورتوں کا اس وقت لوٹنا

فَيَجُوْزُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا كَانَ يَفْعَلُ مِنْ تَغْلِيْسِهٖ بِهَا وَانْصِرَافِ النِّسَآءِ مِنْهَا وَلَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ عَلٰى مِثْلِ مَا يُصَلِّيْ فِيْهِ الْاٰنَ فِي السَّفَرِ ثُمَّ اُمِرَ بِاِطَالَةِ الْقِرَآءَةِ فِيْهَا وَاَنْ تَكُوْنَ مَفْعُوْلَةً فِي الْحَضَرِ بِخِلَافِ مَا يَفْعَلُ فِي السَّفَرِ مِنْ اِطَالَةِ هٰذِهٖ وَتَخْفِيْفِ هٰذِهٖ وَقَالَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ اَيْ اَطِيْلُوا الْقِرَاءَةَ فِيْهَا لَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْهَا فِيْ اٰخِرِ وَقْتِ الْاِسْفَارِ وَلٰكِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فِيْ وَقْتِ الْاِسْفَارِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ مَا رَوَتْ عَآئِشَةُ بِمَا ذَكَرْنَا مَعَ قَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مِنْ فِعْلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ فِيْ اِصَابَتِهِمُ الْاِسْفَارَ فِيْ وَقْتِ اِنْصِرَافِهِمْ مِنْهَا وَاتِّفَاقِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى لَقَدْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ مَا قَدْ۔

کہ اندھیرے کی وجہ سے نہ پہچانی جاتی ہوں اس وقت کی بات ہو جب آپ آج کی سفر نماز جیسی نماز پڑھتے ہوں پھر اس میں لمبی قرأت کا حکم دیا گیا اور ہو سکتا ہے آپ حالت اقامت میں طویل قرأت کرتے ہوں اور سفر کی صورت میں تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہوں اور آپ نے فرمایا صبح کی نماز روشن کرو یعنی اس میں لمبی قرأت کرو اس کا یہ مطلب نہیں کہ روشنی میں نماز شروع کرو بلکہ یہ کہ اس سے روشنی کی حالت میں فارغ ہو۔

اس سے ثابت ہوا کہ ہماری ذکر کردہ روایات سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت منسوخ ہو گئی اور اس کے ساتھ ساتھ بعد میں صحابہ کرام کا عمل بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ روشنی کے وقت نماز سے فارغ ہوتے اور اس پر ان کا اتفاق ہے حتیٰ کہ حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا۔ جو ہم سے حضرت محمد بن خزیمہ نے بیان کیا۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اجْتَمَعَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مَا اجْتَمَعُوْا عَلَى التَّنْوِيْرِ فَاَخْبَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا قَدِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى ذٰلِكَ۔

حضرت اعمش، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے صبح کی نماز روشنی میں پڑھنے پر جس قدر اتفاق کیا ہے اتنا کسی دوسری بات پر نہیں کیا۔

فَلَا يَجُوْزُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِجْتِمَاعُهُمْ عَلٰى خِلَافِ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ اِلَّا بَعْدَ نَسْخِ ذٰلِكَ وَثُبُوْتِ خِلَافِهٖ فَالَّذِيْ

لہٰذا ہمارے نزدیک صحابہ کرام کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے خلاف اس وقت تک اتفاق ممکن نہیں جب تک اس کا نسخ اور اس کے خلاف آپ کا عمل ثابت نہ ہو جائے۔ پس صبح کی نماز اندھیرے میں شروع کرنا اور روشنی کی حالت میں اس

يَنْبَغِي الدُّخُولُ فِي الْفَجْرِ فِي وَقْتِ التَّغْلِيسِ وَالْخُرُوجُ مِنْهَا فِي وَقْتِ الْإِسْفَارِ عَلَى مُوَافَقَةِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

سے فارغ ہونا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی روایات کے موافق ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۸ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ يُصَلَّى صَلٰوةُ الظُّهْرِ فِيهِ

باب ۳۸: نمازِ ظہر کا مستحب وقت

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر زوال کے فوراً بعد ادا فرماتے تھے۔

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ يَقُولُ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ أَوْ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ۔

حضرت محمد بن عمرو بن حسین فرماتے ہیں ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے یا (فرمایا) جب سورج ڈھل جاتا۔

۱۰۱۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصْبَاءِ أَوْ مِنَ التُّرَابِ فَأَجْعَلُهَا فِي كَفِّي ثُمَّ أُحَوِّلُهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے پھر میں کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی لے کر اپنی ہتھیلی میں رکھتا۔ پھر دوسری ہتھیلی میں ڈالتا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈی ہو جاتیں پھر میں پیشانی کی جگہ پر رکھتا اور میں سخت گرمی کی وجہ سے ایسا کرتا۔

فِي الْكَفِّ الْأُخْرَى حَتَّى تَبْرُدَ ثُمَّ أَضَعُهَا فِي مَوْضِعِ جَبِينِي مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ۔

١٠٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ بِالْهَجِيرِ فَمَا أَشْكَانَا۔

حضرت سعید بن وہب سے روایت ہے خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت سورج کی تپش سے متعلق شکایت کی لیکن آپ نے اسے تسلیم نہ کیا۔

١٠٢١- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ كَانَ يُعَجِّلُ الظُّهْرَ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الْحَرُّ۔

حضرت ابواسحٰق، سعید بن وہب سے وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابواسحٰق فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز جلدی پڑھتے تھے جس سے لوگوں کو سخت گرمی محسوس ہوتی۔

١٠٢٢- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَوْ مَنْ هُوَ مِثْلُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا۔

حضرت ابواسحٰق، حارثہ بن مضراب یا ان کی مثل کسی دوسرے صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے بارگاہ رسالت میں سورج کی تپش (کے وقت نماز ظہر) کے بارے میں شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کو تسلیم نہ کیا۔

١٠٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ۔

حضرت اعمش، ابواسحٰق سے وہ حارثہ سے وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو ظہر کی نماز کے لیے جلدی کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ام المومنین نے اپنے

سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَثْنَتْ أَبَاهَا وَلَا عُمَرَ۔

والد ماجد اور حضرت عمر رضی اللہ عنہا کی استثناء بھی نہیں فرمائی۔

۱۰۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهُ الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت سیار بن سلامہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجیر کی نماز جسے تم نماز ظہر کہتے ہو سورج ڈھلنے پر پڑھتے تھے۔

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمْزَةَ الْعَائِذِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَلَوْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ وَلَوْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل پر اترتے تو جب تک ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے وہاں سے کوچ نہ کرتے۔ ایک شخص نے پوچھا اگرچہ دوپہر کا وقت ہو؟ فرمایا اگرچہ دوپہر کا وقت ہو۔ (زوال کے بعد کا وقت مراد ہے)

۱۰۲۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس پر باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام کو نماز ظہر پڑھاتے۔

۱۰۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ الظُّهْرَ

حضرت مسروق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج ڈھل گیا۔ انھوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نماز کا بھی وقت ہے۔

حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَاسْتَحَبُّوا التَّعْجِيْلَ الظُّهْرَ فِي الزَّمَانِ كُلِّهِ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا أَمَّا فِيْ أَيَّامِ الشِّتَاءِ فَيُعَجَّلُ بِهَا كَمَا ذَكَرْتُمْ وَأَمَّا فِيْ أَيَّامِ الصَّيْفِ فَتُؤَخَّرُ حَتّٰى يُبْرَدَ بِهَا۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۲۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلٍ فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ۔

۱۳۰ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک جماعت کا یہی موقف ہے وہ سال بھر ظہر کی نماز میں جلدی کرنا اور پہلے وقت میں پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ ان کی دلیل وہی ہے جو ہم نے روایت کیا۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ سردیوں میں جلدی کی جانے جیسا کہ تم نے ذکر کیا لیکن گرمیوں کے دنوں میں اسے مؤخر کر کے ٹھنڈے وقت میں پڑھنا چاہیے۔ انھوں نے یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ایک منزل پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال! ٹھہرو، پھر انھوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا بلال! ٹھہرو، وہ پھر اذان کہنے لگے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا بلال ٹھہرو، حتی کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت، جہنم کی بھاپ سے ہے لہذا جب گرمی کے دن ہوں تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ظہر کی) نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو بے شک گرمی کی شدت، جہنم کی لپٹ سے ہے چنانچہ وہ گرمی کے موسم میں ٹھنڈے وقت میں نماز ظہر ادا کرتے۔

۱۰۳۱ - حدثنا فهد قال ثنا عمرو بن حفص قال ثنا ابي قال ثنا الاعمش قال انا ابو صالح عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله -

حضرت ابو صالح حضرت ابو سعید سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۲ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني اسامة بن زيد الليثي عن ابن شهاب اخبره عن ابي سلمة وسعيد ابن المسيب عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله -

حضرت ابو سلمہ اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۳ - حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا النضر بن عبد الجبار قال انا نافع بن يزيد عن ابن الهاد عن محمد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله -

نافع بن یزید بواسطہ ابن الہاد، محمد بن ابراہیم سے وہ ابو سلمہ سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۴ - حدثنا ابن خزيمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني ابن الهاد عن محمد ابن ابراهيم عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله -

حضرت لیث ابن الہاد سے وہ بواسطہ محمد بن ابراہیم ابو سلمہ سے، وہ حضرت ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۵ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن عبد الله ابن يزيد مولى الاسود بن سفيان عن ابي سلمة وعن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله -

حضرت ابو سلمہ اور حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۶ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله -

حضرت اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۷- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت عبدالرحمن بن ہرمز فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِیْدٍ وَسَلْمَانَ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ الْیَوْمُ الْحَارُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ۔

حضرت بسر بن سعید اور سلمان اغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔

۱۰۳۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔ پس نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی یَرْفَعُهُ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ الَّذِیْ تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ جو گرمی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی لپٹ ہے۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْاَمْرُ بِالْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَذٰلِكَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا

ان روایات میں گرمی کی شدت کے باعث ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ گرمیوں کے موسم میں ہی ہو

فِي الصَّيْفِ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ الْأُوَلِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا دَلَّ أَنَّ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ أَوْلَى مِنَ الْآخَرِ قِيلَ لَهُ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ أَنَّ تَعْجِيلَ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ثُمَّ نُسِخَ۔

سکتا ہے یہ روایات ان پہلی روایات کے خلاف ہیں جن میں گرمیوں کے موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی کرنے کا ذکر ہے۔
اگر کوئی شخص کہے کہ دونوں میں سے ایک کے بہتر ہونے پر کون سی دلیل ہے تو اسے جواب میں کہا جائے گا کہ گرمیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھی جاتی تھی۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ مَعِينٍ وَتَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ بِالْهَجِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز زوال کے فوراً بعد پڑھائی پھر فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے لہٰذا اس نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

فَأَخْبَرَ الْمُغِيرَةُ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا أَنَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ بَعْدَ إِنْ كَانَ يُصَلِّيهَا فِي الْحَرِّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُ الْإِبْرَادِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَجِّلُهَا فِي الشِّتَاءِ وَيُؤَخِّرُهَا فِي الصَّيْفِ۔

تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں بتایا کہ ٹھنڈا کرنے کے بارے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس نماز کو گرم وقت میں پڑھنے کے بعد ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ موسم گرما میں ظہر کی نماز میں جلدی کرنا منسوخ ہو گیا اور سخت گرمی میں ٹھنڈے وقت میں پڑھنا واجب ہوا۔
حضرت انس بن مالک اور ابومسعود رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ وہ اسے سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں موخر کرتے۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ

حضرت بشیر بن ابی مسعود، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے دیکھا اور کبھی گرمی کی شدت کے باعث موخر کیا۔ ان ہی کی سند کے ساتھ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بھی

ابْنُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّھْرَ حِیْنَ تَزِیْغُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا اَخَّرَھَا فِیْ شِدَّۃِ الْحَرِّ وَبِاِسْنَادِہٖ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَجِّلُھَا فِی الشِّتَآءِ وَیُؤَخِّرُھَا فِی الصَّیْفِ۔

مروی ہے کہ انھوں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا آپ نمازِ ظہر سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں دیر سے پڑھتے۔

۱۰۴۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدَۃَ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت سردی میں (ظہر کی) نماز جلدی پڑھتے اور سخت گرمی میں ٹھنڈا کر کے ادا فرماتے۔

۱۰۴۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ الشِّتَآءُ بَکَّرَ بِالظُّھْرِ وَاِذَا کَانَ الصَّیْفُ اَبْرَدَ بِھَا۔

حضرت ابو خالدہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں نماز ظہر جلدی ادا فرماتے اور گرمی کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَھٰکَذَا السُّنَّۃُ عِنْدَنَا فِیْ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ عَلٰی مَا یَذْکُرُ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٌ مِنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ فِیْمَا قَدَّمْنَا ذِکْرَہٗ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ مَا تَجِبُ بِہٖ خِلَافُ شَیْءٍ مِنْ ھٰذَا اِلَّا اَنَّ حَدِیْثَ اُسَامَۃَ وَعَائِشَۃَ وَخَبَّابٍ وَاَبِیْ بَرْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کُلُّھَا عِنْدَنَا مَنْسُوْخَۃٌ بِحَدِیْثِ الْمُغِیْرَۃِ الَّذِیْ رَوَیْنَاہُ فِی الْفَصْلِ الْاٰخِرِ وَاَمَّا حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَجَعْلُہٗ اَنَّ ذٰلِكَ وَقْتُھَا فَلَیْسَ فِیْ ذٰلِكَ الْحَدِیْثِ اِنَّ ذٰلِكَ کَانَ مِنْہُ فِی الصَّیْفِ وَلَا اِنَّہٗ کَانَ مِنْہُ فِیْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، ہمارے نزدیک ظہر کی نماز میں سنت طریقہ یہی ہے جیسے حضرت ابو مسعود اور حضرت انس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا۔ اور پہلی فصل میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے اس کا خلاف واجب ہوتا کیونکہ حضرت اسامہ، عائشہ، خباب اور ابو برزہ رضی اللہ عنہم تمام کی روایات حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے منسوخ ہیں جسے ہم نے دوسری فصل (۲) ذکر کیا ہے۔ رہی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کہ انھوں نے سورج ڈھلنے کو ظہر کا وقت بتایا اور اس پر قسم بھی کھائی تو اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ یہ گرمیوں کا وقت ہے نہ یہ کہ سردیوں کا وقت ہے اور نہ ہی اس کے غیر کے خلاف پر کوئی دلیل ہے۔

اور یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں ان سے امام زہری کی روایت

الشِّتَاءِ وَلَا دَلَالَةَ فِي ذٰلِكَ عَلٰى خِلَافِ غَيْرِهٖ وَهٰذَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جَاءَ اَبُوْ خَالِدَةَ فَفَسَّرَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي الشِّتَاءِ مُعَجِّلًا وَفِي الصَّيْفِ مُؤَخِّرًا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ مَا رَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ هُوَ كَذٰلِكَ اَيْضًا۔

کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب سورج ڈھل گیا پھر حضرت ابو خالدہ نے آکر اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ آپ سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں موخر کرتے۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اس بات کا احتمال ہے۔

۱۰۴۵۔ فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ سَمِعَ الْحَجَّاجُ اَذَانَهٗ بِالظُّهْرِ وَهُوَ فِي الْجَبَّانَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَصَرَفَهٗ وَقَالَ لَا تُؤَذِّنْ وَلَا تَؤُمَّ۔

اگر کوئی شخص نماز ظہر جلدی ادا کرنے کے سلسلہ میں یوں استدلال کرے۔

حضرت سوید ابن غفلہ فرماتے ہیں حجاج نے ان کی اذان ظہر سنی اور وہ جبانہ میں تھا تو اس نے پیغام بھیجا کہ یہ کیسی اذان ہے انھوں نے کہا میں حضرت ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ سورج ڈھلنے پر نماز پڑھی ہے وہ فرماتے ہیں اس کے بعد حجاج نے ان کو اذان دینے اور نماز پڑھانے سے منع کر دیا۔

قِيْلَ لَهٗ لَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ رَاٰهُمْ فِيْهِ سُوَيْدٌ كَانَ فِي الصَّيْفِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ فِي الشِّتَاءِ وَيَكُوْنَ حُكْمُ الصَّيْفِ عِنْدَهُمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اس حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں کہ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے ان کو جس وقت دیکھا وہ موسم گرما کا وقت تھا ممکن ہے یہ سردیوں کی بات ہو اور ان کے نزدیک گرمیوں کا حکم اس کے خلاف ہو۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ سِنَانٍ قَدْ۔

اور اس پر دلیل یہ ہے۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِاَبِيْ مَحْذُوْرَةَ بِمَكَّةَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ حَارَّةٍ شَدِيْدَةِ الْحَرِّ فَاَبْرِدْ ثُمَّ اَبْرِدْ بِالْاَذَانِ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ایسی زمین میں ہو جو سخت گرم ہے لہٰذا نماز کے لیے اذان ٹھنڈے وقت میں کہو۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ قَدْ أَمَرَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ بِالْإِبْرَادِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ سُوَيْدٌ عَلَى غَيْرِ خِلَافِ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِي وَقْتٍ لَا حَرَّ فِيْهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ حُكْمَ الظُّهْرِ أَنْ تُعَجَّلَ فِي سَائِرِ الزَّمَانِ وَلَا يُؤَخَّرُ كَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ خَبَّابٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي بَرْزَةَ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ إِيَّاهُمْ بِالْإِبْرَادِ رُخْصَةً مِنْهُ لَهُمْ لِشِدَّةِ الْحَرِّ لِأَنَّ مَسْجِدَهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلَالٌ وَذُكِرَ فِي ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ ـ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سخت گرمی کی وجہ سے ٹھنڈے وقت (میں اذان کہنے) کا حکم فرمایا لہٰذا بہترین بات یہ ہے کہ ان سے مروی حضرت سوید رضی اللہ عنہ کی روایت کو اس کے علاوہ پہ محمول کیا جائے پس وہ ایسا وقت ہوگا جس میں گرمی نہ ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تمام موسموں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم ہے اور اسے مؤخر نہ کیا جائے، جیسا کہ حضرت خباب، عائشہ، جابر اور ابو برزہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور آپ کا ان کو ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے کا حکم دینا محض رخصت تھی اور اس کی وجہ گرمی کی شدت تھی کیونکہ وہاں سایہ نہیں تھا۔ اس سلسلے میں یوں مذکور ہے۔

۱۰۴۷ ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمَلِيْحِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ وَإِنَّمَا كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ بِمَكَّةَ وَكَانَتْ شَدِيْدَةَ الْحَرِّ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ ظِلَالٌ فَقَالَ أَبْرِدُوْا بِهَا ـ

حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں دو پہر (بعد زوال) نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ صحابہ کرام دوپہر کے وقت نماز پڑھنا اس لیے پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے جہاں سخت گرمی ہوتی تھی اور سایہ بھی نہ تھا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے ٹھنڈا کر کے پڑھو

قِيْلَ لَهُ هٰذَا كَلَامٌ يَسْتَحِيْلُ لِأَنَّ هٰذَا لَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ لَمَا أَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي السَّفَرِ حَيْثُ لَا كِنَّ وَلَا ظِلَّ عَلَى مَا فِي حَدِيْثِ أَبِي ذَرٍّ وَلَيُصَلِّيْهَا حِيْنَئِذٍ لِأَنَّهُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا مِنْ غَيْرِ كِنٍّ وَلَا ظِلٍّ فَتَرْكُهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَئِذٍ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ مِنْهُ مِنَ الْأَمْرِ بِالْإِبْرَادِ لَيْسَ لِأَنْ يَكُوْنُوْا فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فِي الْكِنِّ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ فِي حَالِ ذَهَابِ

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا یہ بات محال ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مؤخر نہ کرتے اسلیئے وہاں تو سایہ وغیرہ نہیں ہوتا تھا جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے تو آپ اسے اسی (پہلے) وقت میں پڑھتے کیونکہ وہاں سایہ وغیرہ کا کوئی مسئلہ نہ تھا تو آپ کا اس وقت اسے چھوڑ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے سے متعلق آپ کا حکم اس لیئے نہیں تھا کہ وہ سخت گرمی میں سائے کے نیچے رہیں پھر وہ باہر آئیں اور گرمی ختم ہونے پر نماز ظہر ادا کریں۔ کیونکہ اگر ایسی بات ہوتی تو آپ سایہ نہ ہونے کی

الْحَرِّ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَصَلَّاهَا حَيْثُ لَا كِنَّ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا وَلٰكِنْ مَا كَانَ مِنْهُ فِي هٰذَا الْقَوْلِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِيْجَابٌ مِنْهُ إِنَّ ذٰلِكَ هُوَ سُنَّتُهَا كَانَ الْكِنُّ مَوْجُوْدًا أَوْ مَعْدُوْمًا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

صورت میں اسے پہلے وقت میں ادا کرتے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک آپ کا یہ حکم بطور ایجاب واقع ہوا ہے اور اس کا سنت طریقہ یہی ہے سایہ ہو یا نہ ہو۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۹ صَلٰوةِ الْعَصْرِ هَلْ تُعَجَّلُ أَوْ تُؤَخَّرُ

باب ۳۹ نماز عصر جلدی پڑھی جائے یا دیر سے

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الظَّفَرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَا كَانَ أَحَدٌ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَبْعَدَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ دَارًا مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَخُوْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَأَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ أَحَدُ بَنِي حَارِثَةَ وَدَارُ أَبِي لُبَابَةَ بِقُبَاءَ وَدَارُ أَبِي عَبْسٍ فِي بَنِي حَارِثَةَ ثُمَّ إِنْ كَانَا لَيُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ يَأْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْهَا لِتَبْكِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری، ظفری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر عصر کی نماز جلدی پڑھنے والا کوئی نہیں تھا۔ انصار میں سے دو آدمیوں کے گھر مسجد سے دور تھے (ایک) حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر جو عمرو بن عوف کے بھائی تھے اور (دوسرے) حضرت ابوعبس بن جبر جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا حضرت ابولبابہ کا گھر قباء میں اور ابوعبس کا مکان بنو حارثہ میں تھا۔ یہ دونوں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کر کے اپنی قوم کے پاس آتے تو انھوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی اور ایسا اس لیے ہوتا کہ حضور علیہ السلام جلدی نماز پڑھتے۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عصر کی نماز ادا کرتے پھر کوئی شخص بنو عمرو بن عوف

إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُ هُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ۔

کے پاس جاتا تو انھیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلٰى قُبَاءَ قَالَ أَحَدُهُمَا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَالَ الْآخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر جانے والا قبا کی طرف جاتا (امام زہری اور اسحاق میں سے) ایک (راوی) کہتے ہیں تو وہ نماز پڑھ رہے ہوتے اور دوسرے (راوی) کہتے ہیں سورج ابھی بلند ہوتا۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلٰى قُبَاءَ فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی جانے والا قبا کی طرف جاتا جب ان کے پاس پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْعَوَالِي عَلٰى الْمِيْلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَالْأَرْبَعَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھا لیتے پھر کوئی جانے والا عوالی (مدینہ طیبہ کے اردگرد ٹیلوں پر واقع دیہات) کی طرف جاتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔ حضرت زہری فرماتے ہیں عوالی دو تین میل کے فاصلے پر واقع تھے میرا خیال ہے انھوں نے چار میل کا بھی ذکر کیا۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تو ابھی سورج بلند اور روشن ہوتا پھر کوئی جانے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ۔

والاعوالی کی طرف جاتا جب وہاں پہنچتا تو ابھی سورج بلند ہوتا ۔

۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَبْيَضِ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى قَوْمِي وَهُمْ جُلُوْسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ فَأَقُوْلُ لَهُمْ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز عصر پڑھاتے اور سورج ابھی روشن ہوتا پھر میں اپنی قوم کی طرف لوٹتا تو وہ مسجد کے ایک کنارے میں بیٹھے ہوتے میں ان سے کہتا اٹھو نماز پڑھو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَانَ مَا رَوَى عَاصِمُ ابْنُ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ وَإِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيْلِ بِهَا لِأَنَّ فِي حَدِيْثِهِمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ ذَكَرُوْا فَيَجِدُهُمْ لَمْ يُصَلُّوا الْعَصْرَ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ أُولٰئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا يُصَلُّوْنَهَا إِلَّا قَبْلَ إِصْفِرَارِ الشَّمْسِ فَهٰذَا دَلِيْلُ التَّعْجِيْلِ وَأَمَّا مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ فَإِنَّهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ مُرْتَفِعَةً وَقَدِ اصْفَرَّتْ فَقَدِ اضْطَرَبَ حَدِيْثُ أَنَسٍ هٰذَا لِأَنَّ مَعْنٰى مَا رَوَى

بیان مسئلہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں تضاد ہے۔ آپ سے عاصم بن عمر بن قتادہ، اسحٰق بن عبداللہ اور ابو الابیض نے جو کچھ روایت کیا وہ جلدی نماز پڑھنے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ان حضرات کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے پھر جانے والا اس جگہ کی طرف جاتا جس کا انھوں ذکر کیا تو انھیں اس حالت میں پاتا کہ ابھی تک انھوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی۔ اور ہم جانتے ہیں کہ وہ سورج کا رنگ زرد ہو جانے سے پہلے نماز پڑھ لیتے تھے۔ پس یہ جلدی پڑھنے کی دلیل ہے ۔

اور حضرت زہری نے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر عوالی کی طرف آ گئے تو سورج ابھی بلند ہوتا تو ممکن ہے کہ وہ بلند بھی ہو اور زرد بھی ہو چکا ہو ۔

لہٰذا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اضطراب ہے کیونکہ جو کچھ حضرت زہری نے ان سے روایت کیا ہے اس

الزُّهْرِيُّ مِنْهُ بِخِلَافِ مَا رَوَى إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ أَنَسٍ۔

کا مفہوم اس حدیث کے خلاف ہے جو اسحٰق بن عبداللہ، عاصم بن عمر اور ابوالابیض نے ان سے روایت کی ہے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے لوگوں سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۰۵۵- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو أَرْوَى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ آتِي الشَّجَرَةَ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَهِيَ عَلَى رَأْسِ فَرْسَخَيْنِ۔

حضرت ابواروی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتا پھر سورج غروب ہونے سے پہلے شجرۃ ذوالحلیفہ آتا اور یہ دو فرسخ کے فاصلے پر ہے

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَرْسَخَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ سَيْرًا عَلَى الْأَقْدَامِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَيْرًا عَلَى الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

اس حدیث میں ہے کہ وہ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب سے پہلے پہلے دو فرسخ کا فاصلہ طے کرتے ممکن ہے یہ سیر پیدل ہو اور ہو سکتا ہے اونٹوں اور (دیگر) چارپایوں پر ہو۔ پس ہم نے اس بات کو غور سے دیکھا۔

۱۰۵۶- فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُعَلّٰى وَأَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أَرْوَى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمْشِي إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ فَآتِيهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ۔

حضرت اروی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عصر کی نماز، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کرتا پھر پیدل چل کر ذوالحلیفہ کی طرف جاتا تو غروب آفتاب سے پہلے ان لوگوں کے پاس پہنچ جاتا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِيهَا مَاشِيًا وَأَمَّا قَوْلُهُ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا أَقَلُّ الْقَلِيلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیدل چل کر جاتے تھے ان کا یہ کہنا کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے پہنچ جاتے تو ممکن ہے وہ زرد ہو جاتا ہو اور بالکل تھوڑا سا باقی رہتا ہو۔
حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

١٠٥٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ يَسِيرُ الرَّجُلُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْهَا إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ.

حضرت بشیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرتے تو سورج ابھی روشن بلند ہوتا اور فراغت کے بعد کوئی شخص ذوالحلیفہ کی طرف جاتا جو چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے تو غروب آفتاب سے پہلے وہاں پہنچ جاتا۔

فَقَدْ وَافَقَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا حَدِيثَ أَبِي أَرْوَى وَزَادَ فِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا.

یہ حدیث بھی حضرت اروی رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نماز عصر ادا کرتے تو ابھی سورج بلند ہوتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے مؤخر کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى هَذَا أَمَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

١٠٥٨ - حَدَّثَنَا نَصَّارُ بْنُ حَرْبٍ الْمِسْمَعِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ أَبِي الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ.

حضرت ابوالابیض، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج روشن اور بلند ہوتا۔

فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَسٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ فَذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا ثُمَّ يَكُونُ بَيْنَ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّيهَا فِيهِ وَبَيْنَ غُرُوبِهَا مِقْدَارُ مَا كَانَ يَسِيرُ الرَّجُلُ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ وَإِلَى مَا ذُكِرَ فِي هَذِهِ الْآثَارِ مِنَ الْأَمَاكِنِ.

اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج روشن اور بلند ہوتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کبھی دیر سے نماز پڑھتے اور نماز پڑھنے کے وقت اور غروب کے درمیان اتنا وقت ہوتا کہ کوئی شخص ذوالحلیفہ اور ان مقامات کی طرف جاتا جن کا ان روایات میں ذکر ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے۔

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي صَدَقَةَ مَوْلَى أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ مَا بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو صدقہ سے مروی ہے کہ ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر تمہاری ان دو نمازوں کے درمیان پڑھتے تھے۔

فَذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ فِيمَا بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى تَأْخِيرِهِ الْعَصْرَ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ فِيمَا بَيْنَ تَعْجِيلِكُمْ وَتَأْخِيرِكُمْ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى التَّأْخِيرِ أَيْضًا وَلَيْسَ بِالتَّأْخِيرِ الشَّدِيدِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ دَلَّ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ فِي ذَمِّ مَنْ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ۔

اس میں یہ احتمال ہے کہ آپ کے ارشاد "ان دو نمازوں کے درمیان" سے ظہر اور مغرب کی نماز مراد ہو۔ یہ تاخیر عصر کی دلیل ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے تعجیل و تاخیر کا درمیان مراد ہو، تو یہ بھی تاخیر کی دلیل ہے لیکن زیادہ دیر نہیں۔ جب اس حدیث میں احتمال پایا گیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ابو الابیض کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج روشن بلند ہوتا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کبھی موخر کر کے پڑھتے تھے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ بات کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کی مذمت آئی ہے جو عصر کی نماز میں تاخیر کرتے ہیں اور وہ معترض یہ روایت ذکر کرے۔

۱۰۶۰ - فَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ ذَكَرْنَا تَعْجِيلَ الصَّلٰوةِ أَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِينَ قَالَهَا ثَلٰثًا يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ وہ ظہر کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز عصر پڑھنا شروع کر دی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا یا انہوں نے خود ہی اس بات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یہ منافقین کی نماز ہے۔ تین بار فرمایا کہ ایک شخص بیٹھا رہے جب سورج

الشمس وكانت بين قرني الشيطان قام فنقر اربعا لا يذكر الله فيهن الا قليلا۔

قيل له قد بين انس في هذا الحديث التاخير المكروه ما هو وانما هو التاخير الذي لا يمكن بعده ان يصلي العصر الا اربعا لا يذكر الله الا قليلا فاما صلوة يصليها متمكنا ويذكر الله فيها متمكنا قبل تغير الشمس فليس ذلك من الاول في شيء والاولى بما في هذه الآثار لما جاءت هذا المجيء ان نحملها ونخرج وجوهها على الاتفاق لا على الخلاف والتضاد فنجعل التاخير المكروه فيها هو ما بينه العلاء عن انس ونجعل الوقت المستحب من وقتها ان يصلي فيه هو ما بينه ابو الابيض عن انس ووافقه على ذلك ابو مسعود فان قال قائل فقد روي عن عائشة ما يدل على التعجيل بها۔

۱۰۶۱ - فذكر ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن عروة قال حدثتني عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر والشمس في حجرتها قبل ان تظهر۔

۱۰۶۲ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحجاج بن المنهال قال ثنا سفيان عن الزهري انه سمع عروة يحدث عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر والشمس في حجرتها لم يفئ الفيء بعد۔

۱۰۶۳ حدثنا ابن خزيمة قال ثنا

کا رنگ زرد ہو جائے اور وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان ہونے لگے تو کھڑا ہو کر چار بار ٹھونگیں مارے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرے۔

اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں مکروہ تاخیر کا ذکر کیا ہے اور یہ وہ تاخیر ہے جس کے بعد صرف چار رکعتیں پڑھنا ممکن ہو اور ذکر الٰہی بھی قلیل ہو، لیکن وہ نماز جسے اطمینان کے ساتھ ادا کر سکے اور اس میں اطمینان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکے سورج کا رنگ بدلنے سے پہلے ہے اور اس کے ساتھ اس پہلی بات (وعید) کا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے لیے مناسب اور بہتر یہی ہے کہ ہم ان روایات کے اتفاقی معانی واضح کریں۔ اختلاف و تضاد پیدا نہ کریں۔ لہٰذا جو کچھ حضرت علاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات کیا اسے مکروہ تاخیر پر محمول کریں اور مستحب وقت اسے قرار دیں جسے حضرت ابو الابیض نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت کی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی تعجیل پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔

(مثلاً) — حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج کی دھوپ میرے حجرے میں ہوتی اور ابھی وہ ظاہر نہ ہوتا (یعنی دھوپ باہر نہ نکلتی)۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرتے اور سورج ابھی ان کے حجرے میں ہوتا اور اس کے بعد سایہ نہ ہوتا۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تو سورج ابھی میرے حجرے میں چمک رہا ہوتا (یعنی دھوپ ہوتی)

قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَذَلِكَ وَقَدْ أَخَّرَ الْعَصْرَ لِقِصَرِ حُجْرَتِهَا فَلَمْ يَكُنِ الشَّمْسُ تَنْقَطِعُ مِنْهَا إِلَّا بِقُرْبِ غُرُوبِهَا فَلَا دَلَالَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَلَى تَعْجِيلِ الْعَصْرِ.

اس معترض سے کہا جائے گا کہ ممکن ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہو لیکن کبھی آپ تاخیر سے پڑھتے لیکن حجرہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے دھوپ غروب کے قریب منقطع ہوتی تھی پس اس حدیث میں نماز عصر جلدی پڑھنے میں کوئی دلیل نہیں۔

۱۰۶۴ - وَذُكِرَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ.

اس سلسلے میں یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے!

حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا فرماتے۔ پھر کوئی شخص مدینہ طیبہ کے دوسرے کنارے کی طرف لوٹتا۔ تو سورج ابھی چمک رہا ہوتا۔

قِيلَ لَهُ قَدْ مَضَى جَوَابُنَا فِي هَذَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْبَابِ فَلَمْ نَجِدْ فِي هَذِهِ الْآثَارِ لَمَّا صَحَّتْ وَجُمِعَتْ مَا يَدُلُّ إِلَّا عَلَى تَأْخِيرِ الْعَصْرِ وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى تَعْجِيلِهَا إِلَّا مَا قَدْ عَارَضَهُ غَيْرُهُ فَاسْتَحْبَبْنَا تَأْخِيرَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنَّهَا تُصَلَّى وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ فِي وَقْتٍ يَبْقَى بَعْدَهُ مِنْ وَقْتِهَا مُدَّةٌ قَبْلَ تَغَيُّبِ الشَّمْسِ وَلَوْ خُلِّينَا وَالنَّظَرَ لَكَانَ تَعْجِيلُ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي أَوَائِلِ أَوْقَاتِهَا أَفْضَلَ وَلَكِنِ اتِّبَاعُ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ أَوْلَى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ

اس سے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں ہمارا جواب گزشتہ باب میں گزر چکا ہے۔ پس ان روایات کی تطبیق و تصحیح کے بعد ہم ان میں ایسی بات نہیں پاتے جو تاخیر عصر پر دلالت نہ کرتی ہو اور ہمیں عصر کی نماز جلدی پڑھنے کے بارے میں بھی کوئی دلیل نہیں ملتی البتہ یہ کہ روایات میں تعارض ہو پس ہم نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھنا مستحب قرار دیا لیکن زیادہ دیر نہیں بلکہ) اس وقت پڑھی جائے جب سورج روشن ہو اور غروب آفتاب سے پہلے کچھ وقت بچتا ہو، اگر ہم غور نہ کریں تو تمام نمازوں کو شروع وقت میں جلدی پڑھنا افضل ہے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اور متواتر روایات سے ثابت ہے اس پر عمل زیادہ بہتر ہے۔
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے

مِنْ بَعْدِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

١٠٦٥ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اَنَّ اَهَمَّ اَمْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ صَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً۔

١٠٦٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ جَنَازَةٍ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ وَسَكَتَ حَتّٰى رَاجَعْنَاهُ مِرَارًا فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى رَاَيْنَا الشَّمْسَ عَلٰى رَاْسِ اَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِيْنَةِ۔

١٠٦٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ وَاَشَدَّ تَاْخِيْرًا لِلْعَصْرِ مِنْكُمْ۔

فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَكْتُبُ اِلٰى عُمَّالِهٖ وَهُمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُهُمْ بِاَنْ يُصَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ اَخَّرَهَا حَتّٰى رَاٰهَا عِكْرِمَةُ عَلٰى رَاْسِ اَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ اِبْرَاهِيْمُ يُخْبِرُ عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهٗ يَعْنِيْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمْ كَانُوْا اَشَدَّ تَاْخِيْرًا لِلْعَصْرِ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا مِنْ اَفْعَالِهِمْ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عمّال کو لکھا کہ میرے نزدیک تمہارا اہم کام نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ امور کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج بلند روشن اور صاف ہو اور (اس کے بعد سوار دو یا فرسخ مسافت طے کر سکے۔ —— حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انھوں نے عصر کی نماز نہ پڑھی اور خاموش رہے اور ہم نے بار بار آپ کی طرف رجوع کیا۔ لیکن انھوں نے نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ طیبہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر سورج دیکھا۔

حضرت منصور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تمہاری نسبت ظہر میں زیادہ جلدی کرتے اور عصر میں زیادہ تاخیر کرتے تھے۔

تو یہ ہیں حضرت عمر بن خطاب جو اپنے عمال کو لکھتے ہیں اور وہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ انھیں عصر کی نماز اس وقت پڑھنے کا حکم دیتے جب سورج روشن بلند ہو۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے تاخیر سے پڑھا حتیٰ کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے سورج، مدینہ طیبہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا۔ پھر حضرت ابراہیم پہلے لوگوں یعنی صحابہ کرام اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ بعد والوں کی نسبت عصر میں زیادہ تاخیر کرتے تھے۔

جب صحابہ کرام کے اقوال و افعال اس طرح آتے ہیں

لہ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

وَمِنْ اَقْوَالِهِمْ مُؤْتَلِفًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَفِيْ بَعْضِ الْاٰثَارِ مُحَلِّقَةٌ وَجَبَ التَّمَسُّكُ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَتَرْكُ خِلَافِهَا وَاَنْ يُؤَخِّرُوا الْعَصْرَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ تَاْخِيْرُهَا يُدْخِلُ مُؤَخِّرَهَا فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ اَخْبَرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِيْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ هُوَ الْوَقْتُ الْمَكْرُوْهُ تَاْخِيْرُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلَيْهِ فَاَمَّا مَا قَبْلَهُ مِنْ وَقْتِهَا مِمَّا لَمْ تَدْخُلِ الشَّمْسَ فِيْهِ صُفْرَةٌ وَكَانَ الرَّجُلُ يُمْكِنُهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا مُتَمَكِّنًا وَيَخْرُجُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالشَّمْسُ كَذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِتَاْخِيْرِ الْعَصْرِ اِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ لِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعْصَرَ

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے کہ آپ یہ نماز اس وقت پڑھتے جب سورج بلند ہوتا بعض روایات میں محلقہ کا لفظ ہے (یعنی بلند ہوتا) تو ان روایات کو اختیار کرنا اور ان کے خلاف کو چھوڑنا واجب ہے اور وہ نماز عصر کو مؤخر کریں لیکن اتنی تاخیر نہ ہو کہ تاخیر کرنے والا اس وقت تک پہنچ جائے جس کے بارے میں حضرت علاء کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ منافقوں کی نماز ہے یہی وہ وقت ہے جس تک نماز عصر کی تاخیر مکروہ ہے لیکن اس سے پہلے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو جائے تاخیر عصر میں کوئی حرج نہیں۔ اور یہ ان روایات کے مطابق افضل ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

۱۰۶۸ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعْصَرَ فَاَخْبَرَ اَبُوْ قِلَابَةَ اَنَّ اِسْمَهَا هٰذَا اِنَّمَا هُوَ لِاَنَّ سَبِيْلَهَا اَنْ تُعْصَرَ وَهٰذَا الَّذِي اسْتَحْبَبْنَاهُ مِنْ تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى وَقْتٍ قَدْ تَغَيَّرَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ اَوْ دَخَلَتْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عصر کو تاخیر کی وجہ سے عصر کہتے ہیں۔ تو حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس کا یہ نام اس لیے ہے کہ اس میں تاخیر کی جاتی ہے۔ پس اس وقت تاخیر کو ہم مستحب سمجھتے ہیں لیکن اتنی دیر نہ ہو جائے کہ سورج کا رنگ بدل جائے یا وہ پیلا پڑ جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور ہم نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔ اگر کوئی یہ نماز جلدی پڑھنے کے سلسلے میں اس روایت سے استدلال کرے۔

ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِی التَّبْكِيْرِ بِهَا اَيْضًا بِمَا۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو النَّجَاشِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ فَنَقْسِمُهٗ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ نَطْبَخُ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ۔

حضرت ابو النجاشی کہتے ہیں مجھ سے حضرت نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر اونٹنی ذبح کرتے، اسے دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر گوشت پکا کر کھاتے اور ابھی سورج غروب نہ ہوتا۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ بِسُرْعَةِ عَمَلٍ وَقَدْ اُخِّرَتِ الْعَصْرُ فَلَيْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلٰی مَنْ يَّرٰی تَاْخِيْرَ الْعَصْرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِیْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فِیْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ صَلَّی الْعَصْرَ فِی الْيَوْمِ الْاَوَّلِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِيَّةٌ ثُمَّ صَلَّاهَا فِی الْيَوْمِ الثَّانِیْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِیْ قَدْ كَانَ اَخَّرَهَا فِی الْيَوْمِ الْاَوَّلِ فَكَانَ قَدْ اَخَّرَهَا فِی الْيَوْمَيْنِ جَمِيْعًا وَلَمْ يُعَجِّلْهَا فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا كَمَا فَعَلَ فِیْ غَيْرِهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ الَّذِیْ يَنْبَغِیْ اَنْ تُصَلّٰی فِيْهِ هُوَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰی تَاْخِيْرِهَا لَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْاٰخَرُوْنَ اٰخِرُ كِتَابِ الْاَذَانِ وَالْمَوَاقِيْتِ۔

جواباً کہا جائے گا کہ وہ لوگ یہ کام جلدی جلدی کرتے تھے اور عصر دیر سے پڑھی جاتی تھی۔ پس ہمارے نزدیک اس میں تاخیر کے قائلین کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔

اور ہم نے "اوقات نماز" کے بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج روشن، بلند اور صاف تھا پھر دوسرے دن اس وقت پڑھی جب سورج بلند تھا، تو آپ نے پہلے دن بھی تاخیر سے پڑھی لیکن دوسرے دن اس سے بھی تاخیر فرمائی لہٰذا دونوں دنوں میں تاخیر فرمائی اور دوسری نمازوں کی طرح جلدی نہیں پڑھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ عصر کا وقت جس میں نماز پڑھنا مناسب ہے وہ ہے جس کی طرف تاخیر کے قائلین گئے ہیں نہ وہ جس کو دوسرے حضرات نے اپنایا ہے

اذان اور اوقاتِ نماز کی بحث مکمل ہوگئی۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ إِلٰى أَيْنَ يَبْلُغُ بِهِمَا

١٠٧٠ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ مَوْلَى الزُّرَقِيِّيْنَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

أَقْوَالُ أَهْلِ الْعِلْمِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ مَدًّا وَلَمْ يُوَقِّتُوْا فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِي لَهٗ أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ۔

وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا

١٠٧١ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

١٠٧٢ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

باب: آغازِ نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

حضرت زرقیین کے آزاد کردہ غلام، سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اٹھاتے۔

اہل علم کے اقوال

ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ مرد جب نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھائے لیکن انھوں نے اس کا کوئی تعین نہیں کیا۔ وہ اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھانا مناسب ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ۔

جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ کاندھوں کے برابر ہو جاتے۔

۱۰۷۳۔ وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۰۷۴۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ــــــ حضرت مالک، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۵۔ وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِمَ فَوَاللهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى قَالُوا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ قَالَ فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو حمید ساعدی سے سنا اور وہ دس صحابہ کرام کے ساتھ موجود تھے جن میں سے ایک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ تھے۔ فرماتے ہیں حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں انھوں نے پوچھا کیوں؟ اللہ کی قسم نہ تو تم ہم سے زیادہ آپ کی پیروی کرنے والے ہو اور نہ ہی آپ کی صحبت میں ہم سے مقدم ہو۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا، اچھا پیش کیجیے۔ تو حضرت ابو حمید نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے۔ راوی فرماتے ہیں ان سب نے فرمایا آپ نے

هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوا الرَّفْعُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ يُبَلَّغُ بِهِ الْمَنْكِبَيْنِ وَلَا يُجَاوِزُ اِنِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَكَانَ فِي حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ عِنْدَنَا غَيْرُ مُخَالِفٍ لِهٰذَا لِاَنَّهُ اِنَّمَا ذُكِرَ فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ ذِكْرُ الْمُنْتَهٰى بِذٰلِكَ الْمَدِّ اِلَيْهِ اَيُّ مَوْضِعٍ هُوَ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ يُبَلِّغُ بِهِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الرَّفْعُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ لِلدُّعَاءِ ثُمَّ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ اَبِي اَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الرَّفْعِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِلصَّلٰوةِ لِلدُّعَاءِ وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ عَلَى الرَّفْعِ بَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ وَخَالَفَ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِي اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهَا الْاُذُنَانِ۔

وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ اِبْهَامَاهُ قَرِيْبًا مِنْ شَحْمَتَيْ اُذُنَيْهِ۔

۱۰۷۷۔ وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ

سچ کہا آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی نظریہ ہے وہ فرماتے ہیں نماز کے شروع میں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائے جائیں اس سے تجاوز نہ کریں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے اور جو کچھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے وہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں اتنا ذکر کیا گیا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو خوب اٹھاتے اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ کہاں تک اٹھاتے تھے ممکن ہے کاندھوں تک پہنچاتے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اٹھانا نماز سے پہلے دعا کے لیے ہو پھر اس کے بعد نماز کی تکبیر کہتے ہوں اور ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے ہوں۔

پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے پر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اس کے بعد نماز کے لیے ہاتھ اٹھانے پر محمول ہوگی۔ تاکہ یہ روایات ایک دوسرے کے خلاف نہ ہوں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا۔ نماز کے شروع میں ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں۔ اس ضمن میں انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اتنا اٹھاتے کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب ہوجاتے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں

قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيَالَ اُذُنَيْهِ۔

نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔ آپ ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۰۷۸ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالاحوص نے عاصم بن کلیب سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۹ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ السُّوْسِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ اُذُنَيْهِ۔

حضرت نصر بن عاصم، مالک بن حویرث سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا "حتیٰ کہ آپ ان کو کانوں کے اوپر کے مقابل لے جاتے"۔

۱۰۸۰ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهٖ۔

عباس بن سہل، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو چہرے کے برابر اٹھاتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ فِيْهَا بَيَانُ الرَّفْعِ اِلٰى اَيِّ مَوْضِعٍ هُوَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ روایات جن میں ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے کہ کہاں تک اٹھائے جائیں، ایک دوسرے سے مختلف ہو گئیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے

اِنْتَهٰى بِهٖ وَخَرَجَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ بَدَءْنَا بِذِكْرِهٖ اَنْ يَكُوْنَ مُضَادًّا لَهَا اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ اَيَّ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ اَوْلٰى اَنْ يُقَالَ بِهٖ.

شروع میں ذکر کیا وہ ان کے خلاف نہ ہو تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں معنوں کو دیکھیں کہ ان میں سے کس کا قائل ہونا بہتر ہے۔ تو ہم نے دیکھا۔

۱۰۸۱- فَاِذَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ اُذُنَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ وَاِذَا سَجَدَ فَذَكَرَ مِنْ هٰذَا مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعَلَيْهِمُ الْاَكْسِيَةُ وَالْبَرَانِسُ فَكَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهَا وَاَشَارَ شَرِيْكٌ اِلٰى صَدْرِهٖ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ جب آپ تکبیر کہتے، رکوع کرتے اور سجدہ کرتے۔ اور جو کچھ اللہ نے چاہا انھوں (حضرت وائل بن حجر) نے ذکر کیا۔

پھر آئندہ سال آپ کے پاس حاضر ہوا تو صحابہ کرام پر چادریں اور ٹوپیاں تھیں۔ وہ ان کے اندر سے ہی ہاتھ اٹھاتے حضرت شریک (راوی) نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا

فَاَخْبَرَ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّ رَفْعَهُمْ اِلٰى مَنَاكِبِهِمْ اِنَّمَا كَانَ لِاَنَّ اَيْدِيَهُمْ كَانَتْ حِيْنَئِذٍ فِيْ ثِيَابِهِمْ وَاَخْبَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اِذَا كَانَتْ اَيْدِيْهِمْ لَيْسَتْ فِيْ ثِيَابِهِمْ اِلٰى حَذْوِ اٰذَانِهِمْ فَاَعْمَلْنَا رِوَايَتَهٗ كُلَّهَا فَجَعَلْنَا الرَّفْعَ اِذَا كَانَتِ الْيَدَانِ فِي الثِّيَابِ لِعِلَّةِ الْبَرْدِ اِلٰى مُنْتَهٰى مَا يُسْتَطَاعُ الرَّفْعُ اِلَيْهِ وَهُوَ الْمَنْكِبَانِ وَاِذَا كَانَتَا بَادِيَتَيْنِ رَفَعَهُمَا اِلَى الْاُذُنَيْنِ كَمَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجُزْ اَنْ يُجْعَلَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ وَمَا اَشْبَهَهُ الَّذِيْ فِيْهِ ذِكْرُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِلَى الْمَنْكِبَيْنِ كَانَ ذٰلِكَ وَالْيَدَانِ بَادِيَتَانِ اِذَا كَانَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَا

تو حضرت وائل بن حجر نے اپنی حدیث میں بتایا کہ وہ اپنے ہاتھ کاندھوں تک اس لیے اٹھاتے تھے کہ اس وقت وہ کپڑوں (چادروں) میں ہوتے تھے اور یہ بھی بتایا کہ جب ان کے ہاتھ کپڑوں کے اندر نہ ہوتے تو کانوں کے برابر اٹھاتے تو ہم نے ان کی مکمل روایت پر عمل کیا۔ ہمارے نزدیک جب سردی کی وجہ سے ہاتھ کپڑوں کے اندر ہوتے تو اس وقت جہاں تک ممکن ہوتا اٹھاتے اور وہ کاندھے ہیں۔ اور جب ہاتھ ظاہر ہوتے تو کانوں تک اٹھاتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔

یہ بات جائز نہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اور اس کی مثل روایت جن میں کاندھوں تک کا ذکر ہے انھیں اس حالت پر محمول کیا جائے جب ہاتھ ننگے ہوں کیونکہ ممکن ہے وہ کپڑوں کے اندر ہوں تو یہ بات حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے خلاف ہوگی اور یوں احادیث میں تضاد ثابت ہوگا۔ بلکہ ہم اتفاق پر محمول کرتے ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

كَانَتَا فِي الثِّيَابِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مُخَالِفًا لِمَا رَوٰى وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَيَتَضَادُّ الْحَدِيْثَانِ وَلٰكِنَّا نَحْمِلُهُمَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ فَنَجْعَلُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدَاهُ فِيْ ثَوْبِهٖ عَلٰى مَا حَكَاهُ وَائِلٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَنَجْعَلُ مَا رَوٰى وَائِلٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ فِيْ غَيْرِ حَالِ الْبَرْدِ مِنْ رَفْعِ يَدَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ فَيُسْتَحَبُّ الْقَوْلُ بِهٖ وَتَرْكُ خِلَافِهٖ وَاَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَهُوَ خَطَأٌ وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِيْ بَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا رَوٰى وَائِلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا فَصَّلْنَا مِمَّا فَعَلَ فِيْ حَالِ الْبَرْدِ وَفِيْ غَيْرِ حَالِ الْبَرْدِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

سے وہ حالت مراد لیں گے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کپڑے میں لپٹے ہوتے جیسا کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا اور جو کچھ حضرت وائل بن حجر سے مروی ہے یعنی کانوں تک اٹھانا وہ سردی نہ ہونے کی حالت پر محمول ہوگا۔ لہٰذا یہ قول اختیار کرنا اور اس کے غیر کو چھوڑنا اچھا ہے۔

اور جو کچھ اس سلسلے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے وہ صحیح نہیں جیسا کہ ہم "رکوع میں ہاتھ اٹھانے" سے متعلق باب میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ پس ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ یہی ہے جو ہم نے سردی کی حالت کو دوسری حالت سے الگ قرار دیا ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ

باب: تکبیر اولیٰ کے بعد کیا پڑھا جائے؟

١٠٨٢- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہنے پھر پڑھتے: "سبحانک اللھم (آخر تک) یا اللہ! میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیرا نام بابرکت ہے تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود

إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلٰثًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ثُمَّ يَقْرَأُ

نہیں پھر "لا الہ الا اللہ" پڑھتے، اس کے بعد تین بار "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہتے پھر پڑھتے اعوذ باللہ السمیع العلیم (آخر تک) شیطان مردود کے وسوسوں سے اللہ سننے جاننے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔

۱۰۸۳- وَحَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ يَقْرَأُ۔

جعفر بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن "پھر قرأت کرتے" نہیں فرمایا۔

۱۰۸۴- وَحَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ التُّجِيبِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہتے، پھر سبحانک اللھم آخر تک پڑھتے۔

۱۰۸۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا أَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ هٰذَا إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

حسن بن ربیع فرماتے ہیں حضرت ابو معاویہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بھی یہی کلمات کہتے تھے۔

۱۰۸۶- كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں ہمیں نماز پڑھائی کہ کہا "اللہ اکبر سبحانک اللھم" و تعالی

مَيْمُوْنٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ ۔

جدک" تک۔

۱۰۸۷۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ وَ وَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔

حضرت شعبہ حکم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اور "لا الہ غیرک" کا اضافہ کیا۔

۱۰۸۸۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ۔

حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے ذوالحلیفہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ يُسْمِعُ مَنْ يَلِيْهِ ۔

حضرت علقمہ اور حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کرتے ہیں کہ جو شخص آپ کے قریب تھا اس نے سنا۔

۱۰۹۰۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۱۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ كَبَّرَ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ لِيَتَعَلَّمُوْهَا ۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور اسی طرح یہ دعا پڑھی تاکہ وہ سیکھ لیں۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا يَنْبَغِىْ لِلْمُصَلِّىْ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ اَنْ يَّقُوْلَ وَلَا يَزِيْدَ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا غَيْرَ التَّعَوُّذِ وَاِنْ كَانَ اِمَامًا اَوْ مُصَلِّيًا لِنَفْسِهٖ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّزِيْدَ بَعْدَ هٰذَا مَا قَدْ رُوِىَ عَنْ عَلِىٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۲۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى اَبُوْ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ۔

۱۰۹۳۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْبَصْرِىُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنَ۔

۱۰۹۴۔ وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِىُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنَ

اقوال اہل علم

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی۔ وہ کہتے ہیں نمازی کو نماز شروع کرتے وقت یہی الفاظ کہنے چاہییں اس میں اضافہ نہ کرے، البتہ امام ہو یا خود اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں اس بات کا اضافہ کرے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت یہ آیت پڑھتے "اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ" ...... آخر تک (ترجمہ:) میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، خالص اس کا فرمانبردار ہو کر، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی سلمہ، حضرت ماجشون سے اسی طرح روایت کرتے ہیں

حضرت ماجشون اور حضرت عبداللہ بن فضل حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

عَنِ ابْنِ مَاجِشُوْنَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۰۹۵۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن فضل، حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

قَالُوْا فَلَمَّا جَاءَتِ الرِّوَايَةُ بِهٰذَا وَبِمَا قَبْلَهٗ اِسْتَحْبَبْنَا اَنْ يَقُوْلَهُمَا الْمُصَلِّيْ جَمِيْعًا وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا اَبُوْ يُوْسُفَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں سب روایات میں یہ کلمات بھی آئے ہیں اور پہلے والے کلمات بھی، تو ہم اس بات کو اچھا سمجھتے ہیں کہ نمازی یہ تمام کلمات پڑھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اس کے قائلین میں ہیں۔

باب ۴۲ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ

باب ۴۲: نماز میں بسم اللہ پڑھنا

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ بْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی، جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر پہنچے تو "آمین" کہا۔ لوگوں نے بھی لفظ آمین کہا اس کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب کی نمازوں سے میری نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حجرہ مبارک میں نماز ادا کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور مکمل سورہ فاتحہ پڑھتے۔ (ترجمہ:) اللہ کے نام سے شروع جو

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهَا فَيَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ -

نہایت مہربان رحم والا ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا نہایت مہربان رحم والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے، (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھی راہ پر چلا جو تیرے انعام یافتہ لوگوں کی راہ ہے نہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہ لوگوں کی راہ پر (چلانا)

اَقْوَالُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهٗ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّقْرَاَ بِهَا كَمَا يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

اقوال اہل علم

ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کے نزدیک "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سورۂ فاتحہ سے ہے اور نمازی کو چاہیے کہ سورۂ فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھے۔
انھوں نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایات سے بھی استدلال کیا ہے

۱۰۹۸- كَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ اَبِيْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -

حضرت سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے بلند آواز سے بسم اللہ کی تلاوت کی اور میرے والد ماجد بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۹۹- وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے (نماز میں) بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھی۔

۱۱۰۰- وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَدَعُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَبَعْدَهَا اِذَا قَرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ -

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں سورۃ سے پہلے اور بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم ترک نہ کرتے بشرطیکہ بعد میں سورت پڑھنا ہوتی۔

١١٠١ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت یزید فقیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے قرأت کا آغاز فرماتے۔

١١٠٢ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت ارزق بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ پڑھتے تھے "بسم اللہ الرحمن الرحیم"۔ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین "بسم اللہ الرحمن الرحیم"۔

١١٠٣ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ قَالَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَالَ هِيَ الْاٰيَةُ السَّابِعَةُ قَالَ وَقَرَاَ عَلَيَّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَمَا قَرَاَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

ان حضرات نے بھی اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ ... (ہم نے آپ کو بار بار پڑھی جانے والی سات آیات دی ہیں) سے سورۂ فاتحہ مراد ہے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر فرمایا یہ ساتویں آیت ہے حضرت جریج فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے اسطرح بیان کیا ہے جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے بیان کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَى الْجَهْرَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَاخْتَلَفُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقُوْلُهَا سِرًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَقُوْلُهَا اَلْبَتَّةَ لَا فِي السِّرِّ وَلَا فِي الْعَلَانِيَةِ۔

وَاحْتَجُّوْا عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہم نماز میں اسے بلند آواز سے پڑھنے کے قائل نہیں ہیں اس کے بعد ان کا آپس میں اختلاف ہوا بعض کہتے ہیں آہستہ آواز سے پڑھے اور بعض کے نزدیک بالکل نہ پڑھے نہ آہستہ اور نہ بلند آواز سے، انہوں نے پہلے قول کے قائلین کے خلاف یہ دلیل پیش کی ہے۔

١١٠٤ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم

قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثنا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ ثنا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ ثنا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ.

صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے اٹھتے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور (شروع میں) خاموش نہ ہوتے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا دَلِيلٌ أَنَّ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَيْسَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَقَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ كَمَا قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَالَّذِينَ اسْتَحَبُّوا الْجَهْرَ بِهَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى لِأَنَّهَا عِنْدَهُمْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اسْتَحَبُّوا ذٰلِكَ أَيْضًا فِي الثَّانِيَةِ فَلَمَّا انْتَفَى بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ انْتَفَى بِهِ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَرَأَ بِهَا فِي الْأُولَى فَعَارَضَ هٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثَ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ وَكَانَ هٰذَا أَوْلَى مِنْهُ لِاسْتِقَامَةِ طَرِيقِهِ وَفَضْلِ صِحَّةِ مَجِيئِهِ عَلَى مَجِيءِ حَدِيثِ نُعَيْمٍ وَقَالُوا وَأَمَّا حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ الَّتِي رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَدِ اخْتَلَفَ الَّذِينَ رَوَوْهُ فِي لَفْظِهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ وَرَوَاهُ آخَرُونَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سورۂ فاتحہ سے نہیں ہے۔ اگر وہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو آپ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھتے اور جن لوگوں نے اسے سورہ فاتحہ کا حصہ قرار دیتے ہوئے پہلی رکعت میں بلند آواز سے پڑھنا پسند کیا ہے وہ دوسری رکعت میں بھی اسے مستحب سمجھتے ہیں۔ پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسری رکعت میں (بسم اللہ) پڑھنے کی نفی ہوگئی تو پہلی رکعت میں بھی نفی ثابت ہوگئی۔

پس یہ حدیث نعیم بن محمد کی روایت (ر ۱۰۹۵) کے معارض ہوئی حالانکہ یہ اپنے طریق روایت اور صحت سند کے اعتبار سے نعیم کی روایت سے زیادہ مستقیم اور فضیلت کی حامل ہے۔ وہ حضرات کہتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت جسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کیا اس کے راویوں کا الفاظ میں اختلاف ہے بعض نے اسی طرح روایت کیا جیسے ہم نے ذکر کیا اور بعض نے اس کے خلاف ذکر کیا۔ مثلاً

١١٠٥- كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثنا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ

حضرت ابن ابی ملیکہ حضرت یعلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت وضاحت

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَعَتَتْ لَہٗ قِرَاءَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُفَسَّرَۃً حَرْفًا حَرْفًا۔

کے ساتھ ایک ایک حرف کر کے بیان کی۔

فَفِیْ هٰذَا اِنَّ ذِکْرَ قِرَاءَۃِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ اُمِّ سَلَمَۃَ تَنْعَتُ بِذٰلِکَ قِرَاءَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسَائِرِ الْقُرْاٰنِ کَیْفَ کَانَتْ وَلَیْسَ فِیْ ذٰلِکَ دَلِیْلٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَمَعْنٰى هٰذَا غَیْرُ مَعْنٰى حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ

تو اس حدیث میں یہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ پورا قرآن پاک اسی طرح پڑھتے تھے۔ اس میں آپ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے پر کوئی دلیل نہیں تو ابن جریج کی روایت کا مفہوم اس کے خلاف ہے۔

وَقَدْ یَجُوْزُ اَیْضًا اَنْ یَکُوْنَ تَقْطِیْعُ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ الَّذِیْ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ کَانَ مِنَ ابْنِ جُرَیْجٍ اَیْضًا حِکَایَۃً مِنْہُ لِلْقِرَاءَۃِ الْمُفَسَّرَۃِ حَرْفًا حَرْفًا الَّتِیْ حَکَاهَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ فَانْتَفٰى بِذٰلِکَ اَنْ یَکُوْنَ فِیْ حَدِیْثِ اُمِّ سَلَمَۃَ ذٰلِکَ حُجَّۃً لِاَحَدٍ

یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت ابن جریج کی حدیث میں سورۂ فاتحہ کا جز ذکر ہے اس میں اس بات کا احتمال ہو کہ ابن جریج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت وضاحت کے ساتھ بیان کی ہو جس طرح ابن ابی ملیکہ نے بیان فرمایا لہٰذا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں کسی کے لیے دلیل ثابت نہ ہوئی۔

وَقَالُوْا لَهُمْ اَیْضًا فِیْمَا رَوَوْهُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ اَمَّا مَا ذَکَرْتُمُوْهُ مِنْ اَنَّهَا هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ فَاِنَّا لَا نُنَازِعُکُمْ فِیْ ذٰلِکَ وَاَمَّا مَا ذَکَرْتُمُوْهُ مِنْ اَنَّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْهَا فَقَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کَمَا ذَکَرْتُمْ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَیْرِہٖ مِمَّنْ رَوَیْنَا عَنْہُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ مَا یَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِکَ اَنَّہٗ لَمْ یَجْهَرْ بِهَا وَلَمْ یَخْتَلِفُوْا جَمِیْعًا اَنَّ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ سَبْعُ اٰیَاتٍ فَمَنْ جَعَلَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْهَا

یہ حضرات ان (پہلے قول کے قائلین) سے یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ تم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "ولقد اٰتینٰک سبعاً من المثانی" کے بارے میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ (سورۂ فاتحہ) سبع مثانی سے ہے تو اس بارے میں ہم تم سے نہیں جھگڑتے لیکن تم نے یہ جو کہا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی اسی کا ایک حصہ ہے تو اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ بات مروی ہے جس کا تم نے ذکر کیا لیکن ان کے علاوہ ان حضرات سے جن سے ہم نے اس باب میں احادیث روایت کی ہیں یہ بات مروی ہے کہ آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے تو یہ روایت اس بات کے خلاف پر دلالت کرتی ہے اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ سورۂ فاتحہ سات آیات پر مشتمل ہے

عَدَّهَا آيَةً وَمَنْ لَمْ يَجْعَلْهَا مِنْهَا عَدَّ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ آيَةً فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۱۱۰۶ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ السَّبْعِ الطُّوَلِ وَإِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَجَعَلْتُمُوْهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ اجْعَلُوْهَا فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَخَشِيْتُ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهَا فَقَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَجَعَلْتُهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔

پس جس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اس سے قرار دیا اس نے اسے مستقل آیت شمار کیا اور جس نے اسے فاتحہ سے نہیں سمجھا اس نے "انعمت علیہم" کو آیت قرار دیا اور جب ان کا اس مسئلے میں اختلاف ہو گیا تو غور و فکر ضروری ہے۔ اور ہم اسے اپنے مقام پر وضاحت سے بیان کریں گے۔ اس سلسلے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کو کس بات نے سورۂ انفال جو سات طویل سورتوں میں سے ہے اور سورۂ برائت جو سو سو آیات والی سورتوں سے ہے، کو ملانے پر مجبور کیا اور آپ نے ان کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ لکھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو فرماتے اسے فلاں سورت میں داخل کرو جس میں فلاں فلاں باتوں کا ذکر ہے ان دونوں کا واقعہ ایک جیسا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور میں آپ سے اس بارے میں پوچھ نہ سکا مجھے ڈر ہوا کہ کہیں برائت (دوسری) اسی (پہلی سورت) سے نہ ہو تو میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ لکھی اور میں نے ان دونوں کو سات طویل سورتوں سے قرار دیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُثْمَانُ يُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ السُّوْرَةِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُهَا فِيْ فَصْلِ السُّوَرِ وَهِيَ غَيْرُهُنَّ فَهٰذَا خِلَافُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذٰلِكَ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ ان کے نزدیک بسم اللہ الرحمن الرحیم سورت کا حصہ نہ تھی۔ وہ اسے سورتوں کو الگ الگ کرنے کے لیے لکھتے تھے اور یہ سورتوں کا غیر ہے۔ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ہے نیز متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ

وَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ عَنْ اَبِيْهِ وَقَلَّمَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَيْهِ حَدَثًا فِي الْاِسْلَامِ مِنْهُ فَسَمِعَنِيْ وَاَنَا اَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَلٰكِنْ اِذَا قَرَاْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ابن عبداللہ بن مغفل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور میں نے اسلام میں نئی بات پیدا کرنے پر ان سے بڑھ کر کسی کو سخت نہیں پایا۔ انھوں نے مجھے بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا بیٹے! اسلام میں نئی بات پیدا کرنے سے بچو! فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن میں نے ان میں کسی سے یہ نہیں سنا لہٰذا جب قراءت کرو تو الحمد للہ رب العالمین پڑھو

۱۱۰۸۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم "الحمد للہ رب العالمین" سے قراءت شروع کرتے تھے۔

۱۱۰۹۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبِ نِ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے

بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

نہیں سُنا۔

۱۱۱۰ - وَكَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّهٗ قَالَ قُمْتُ وَرَآءَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكُلُّهُمْ كَانَ لَا يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میں حضرت صدیق، فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں کھڑا ہوا تو یہ تمام حضرات نماز شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۱۱ - وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَيَرٰى حُمَيْدٌ اَنَّهٗ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حمید کے خیال میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا، اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۱۲ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن میں نے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے نہیں سنا۔

۱۱۱۳ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ قَالَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّلَا عُمَرُ يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ثابت، حضرت انس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" نہیں پڑھتے تھے۔

الرَّحِیْمِ۔

۱۱۱۴- وَکَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا دُحَیْمُ بْنُ الْیَتِیْمِ قَالَ ثَنَا سُوَیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِیْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَانُوْا یُسِرُّوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما آہستہ آہستہ آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔

۱۱۱۵- وَکَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ وَالْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ یَسْتَفْتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم الحمد للہ رب العالمین سے (قراءت) شروع کرتے تھے۔

۱۱۱۶- وَکَمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَیَّاطُ الْمَقْدِسِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہما، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۱۷- وَکَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِیْعَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نُوْحٍ اَخَا بَنِیْ سَعْدِ بْنِ بَکْرٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ یَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

محمد بن نوح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو الحمد للہ رب العالمین سے قراءت شروع کرتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز "اللہ اکبر" سے

قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيْمِ۔

شروع فرماتے، قرأت الحمد للہ کے ساتھ شروع کرتے اور سلام کے ساتھ مکمل کرتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ بِمَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِيْ بَعْضِهَا اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا لِاَنَّهٗ اِنَّمَا عُنِيَ بِالْقِرَاءَةِ هٰهُنَا قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فَاحْتَمَلَ اَنَّهُمْ لَمْ يَعُدُّوْا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُرْاٰنًا وَعَدُّوْهَا ذِكْرًا مِثْلَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَمَا يُقَالُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ فَكَانَ مَا يُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيُسْتَفْتَحُ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَفِيْ بَعْضِهَا اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا مِنْ غَيْرِ طَرِيْقِ الْجَهْرِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِذِكْرِهِمْ نَفْيَ الْجَهْرِ مَعْنًى فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَذِكْرُهَا سِرًّا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ متواتر روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا۔ ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ وہ الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ اس سے پہلے یا بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔ کیونکہ یہاں قرأت سے قرأت قرآن مجید مراد ہے۔

لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو قرآن سے شمار نہیں کیا اسے سبحانک اللھم وبحمدک کی طرح شمار کیا ہے اور وہ جو آغاز نماز کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے مراد وہ قرأت قرآن ہے جو بسم اللہ کے بعد ہوتی ہے وہ الحمد للہ رب العالمین سے شروع کی جاتی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ بلند آواز سے بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دوسرے طریقے پر (آہستہ) پڑھتے تھے۔ کیونکہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو بلند آواز سے پڑھنے کی نفی کرنے کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔

لہٰذا ان روایات کی تصحیح سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کا ترک اور آہستہ پڑھنا ثابت ہوا۔ یہ بات حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

۱۱۱۹ - كما حدثنا سليمان بن شعيب الكيساني قال ثنا علي بن معبد قال ثنا ابو بكر بن عياش عن ابي سعيد عن ابي وائل قال كان عمر وعلي لا يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ولا بالتعوذ ولا بالتامين۔

حضرت ابووائل فرماتے ہیں حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما "بسم اللہ"، "اعوذ باللہ"، اور "آمین" بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔

۱۱۲۰ - حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا زهير بن معاوية قال سمعت عاصما وعبد الملك بن ابي بشير عن عكرمة عن ابن عباس في الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم قال ذلك فعل الاعراب۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ بدویوں کا کام ہے۔

۱۱۲۱ - وكما حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد بن الاصبهاني قال انا شريك عن عبد الملك ابن ابي بشير عن عكرمة عن ابن عباس مثله۔

عبد الملک ابن بشیر، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قال ابو جعفر فهذا خلاف ما روينا عن ابن عباس في الفصل الذي قبل هذا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۲ - وكما حدثنا ابراهيم بن منقذ قال ثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة ان سنان ابن عبد الرحمن الصدفي حدثه عن عبد الرحمن الاعرج قال ادركت الائمة وما يستفتحون القراءة الا بالحمد لله رب العلمين۔

حضرت عبد الرحمن اعرج فرماتے ہیں میں نے ائمہ (خلفائے راشدین) کو پایا وہ "الحمد للہ رب العالمین" سے قراءت شروع کرتے تھے۔

۱۱۲۳ - حدثنا ابراهيم ابن منقذ قال ثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة عن ابي الاسود عن عروة بن الزبير مثله۔

حضرت ابوالاسود، حضرت عروہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۲۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ رِجَالًا مِنْ عُلَمَائِنَا مَا يَقْرَءُوْنَ بِهَا.

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں میں نے اپنے علماء میں سے کئی حضرات کو پایا وہ اسے نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۲۵- وَكَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَا سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ ذَكَرْنَا بَعْدَهُ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَبَتَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ وَلَوْ كَانَتْ مِنَ الْقُرْآنِ لَوَجَبَ أَنْ يُجْهَرَ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ سِوَاهَا أَلَا تَرٰى أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّتِيْ فِي النَّمْلِ يُجْهَرُ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِغَيْرِهَا مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الَّتِيْ قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ يُخَافَتُ بِهَا وَيُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ ثَبَتَ إِنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ وَثَبَتَ أَنْ يُخَافَتَ بِهَا وَيُسَرَّ كَمَا يُسَرُّ التَّعَوُّذُ وَالْاِفْتِتَاحُ وَمَا أَشْبَهَهَا وَقَدْ رَأَيْنَاهَا أَيْضًا مَكْتُوْبَةً فِيْ فَوَاتِحِ السُّوَرِ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِيْ غَيْرِهَا وَكَانَتْ فِيْ غَيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِآيَةٍ ثَبَتَ أَيْضًا أَنَّهَا فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِآيَةٍ وَهٰذَا الَّذِيْ ثَبَّتْنَا مِنْ نَفْيِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد والے لوگوں (صحابہ کرام) سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آواز بلند پڑھنے کا ترک ثابت ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن سے نہیں اگر یہ قرآن سے ہوتی تو باقی قرآن کی طرح اسے بھی بلند آواز سے پڑھنا واجب ہوتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ سورہ نمل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اسی طرح بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے جس طرح باقی قرآن پاک کو بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے کیونکہ وہ قرآن پاک کا ایک حصہ ہے۔ جب ثابت ہوا کہ سورہ فاتحہ سے پہلے والی بسم اللہ آہستہ آواز سے پڑھی جاتی ہے اور قرآن پاک کی تلاوت بلند آواز سے ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن پاک سے نہیں ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ "اعوذ باللہ"، "سبحانک اللھم" اور اس طرح کے دیگر اذکار کی طرح اسے بھی آہستہ پڑھا جائے۔ اور ہم اسے قرآن پاک کی تمام سورتوں، فاتحہ ہو یا کوئی دوسری سورت، سب کے شروع میں لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ فاتحہ کے علاوہ یہ کسی سورت کی (ابتدائی) آیت نہیں تو ثابت ہوا کہ یہ سورہ فاتحہ کی آیت بھی نہیں۔

یہ ہے وہ بات جو ہم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے سورہ فاتحہ سے ہونے اور بلند آواز سے پڑھنے کی نفی کے

اَنْ تَكُوْنَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمِنْ نَفْيِ الْجَهْرِ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

کے بارے میں ثابت کی۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۳ الْقِرَآءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب ۴۳: ظہر وعصر کی قرأت

۱۱۲۶ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ وَحَمَّادٌ اِبْنَا زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ مُوْسَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا فِيْ فِتْيَانٍ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ نَفْسِهٖ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ قَالَ لَا وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ هِيَ شَرٌّ مِنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا لِلّٰهِ اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَبَلَّغَ وَاللّٰهِ مَا اُمِرَ بِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم بنو ہاشم کے کچھ نوجوان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر (کی نماز) میں قرأت کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا نہیں ہوسکتا ہے آپ دل میں پڑھتے ہوں۔ حضرت سعید کی روایت میں ہے فرمایا "نہیں" اور حضرت حماد کی روایت میں ہے یہ پہلے (یعنی پڑھنے) سے برا ہے، پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (فرمانبردار) بندے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا اور آپ نے اس کا حکم پہنچا دیا۔

۱۱۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا يَزِيْدَ الْمَدَنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ نَاسًا يَقْرَءُوْنَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِيْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلٌ لَقَلَعْتُ اَلْسِنَتَهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فَكَانَتْ قِرَآءَتُهٗ لَنَا قِرَآءَةً وَسُكُوْتُهٗ لَنَا سُكُوْتًا ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ کچھ لوگ ظہر اور عصر (کی نماز) میں قرأت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے ان پر کوئی اختیار ہوتا تو ان کی زبانیں کاٹ دیتا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت فرمائی تو ہمارے لیے قرأت ضروری ہوگئی اور آپ نے خاموشی اختیار فرمائی تو ہمیں بھی خاموش رہنا ہوگا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ

ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا کہ ہمارے

رَوَيْنَاهَا فَتَقَلَّدُوْهَا وَقَالُوْا لَا نَرٰى اَنْ يَّقْرَاَ اَحَدٌ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اَلْبَتَّةَ وَرَوَوْا ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ۔

نزدیک ظہر وعصر میں بالکل قرأت نہیں ہے انھوں نے یہ بات حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ سَاَلْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ اَيُقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا۔

حضرت ولید بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ظہر اور عصر میں قرأت ہے، انھوں نے فرمایا نہیں۔

فَقِيْلَ لَهُمْ مَا لَكُمْ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حُجَّةٌ وَذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

ان حضرات سے کہا جائے گا کہ جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ حَفِظْتُ السُّنَّةَ غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَدْرِيْ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اَمْ لَا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے سنت یاد رکھی ہے لیکن مجھے معلوم نہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر میں قرأت کرتے تھے یا نہیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ لَمْ يَتَحَقَّقْ عِنْدَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْرَاُ فِيْهِمَا وَاِنَّمَا اَمَرَ بِتَرْكِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا عَنْهُ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْرَاْ فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا انْتَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ تَحَقَّقَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَفٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّ غَيْرَهٗ قَدْ تَحَقَّقَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ رَاْيِهٖ

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دو نمازوں میں قرأت نہ کرنا ان کے نزدیک ثابت نہیں اور ہم نے جو ان کی پہلی روایت بیان کی ہے اس میں انھوں نے قرأت چھوڑنے کا حکم دیا ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قرأت نہیں فرمائی۔ تو جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت محقق نہیں ہوئی تو اس سلسلے میں آپ نے جو کچھ فرمایا اس کی نفی ہو گئی۔ کیونکہ دوسروں کے نزدیک ان نمازوں میں قرأت ثابت ہے جیسے کہ ہم اسے اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

علاوہ ازیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اپنی رائے اس کے خلاف ہے۔

مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ۔

۱۱۳۰ - كَمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ۔

حضرت عیزار بن حریث سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا تُصَلِّ صَلٰوةً اِلَّا قَرَاْتَ فِيْهَا وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت عیزار بن حریث فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ قرأت کے بغیر کوئی نماز نہ پڑھو اگر (قرأت) سورۂ فاتحہ ہی کیوں نہ ہو۔

۱۱۳۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ وَمُوْسٰى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ هُوَ اِمَامُكَ فَاقْرَاْ مِنْهُ مَا قَلَّ وَمَا كَثُرَ وَلَيْسَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَلِيْلٌ۔

حضرت ابو العالیہ براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ظہر اور عصر کی (نماز میں) قرأت کے بارے میں پوچھا یا آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ (قرآن پاک) تمہارا امام ہے پس اس سے تھوڑا یا زیادہ پڑھو اور قرآن میں کچھ بھی قلیل نہیں ہے۔

۱۱۳۳ - وَكَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ وَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ اَنْ اُصَلِّيَ صَلٰوةً لَا اَقْرَاُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اَوْ مَا تَيَسَّرَ۔

حضرت سعید بن ابی عروبہ، حضرت ابو العالیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا مجھے حیاء آتی ہے کہ میں سورۂ فاتحہ یا جو بھی آسان ہو، پڑھے بغیر نماز ادا کروں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ رَاْيِهٖ اِنَّ الْمَامُوْمَ يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَقَدْ رَاَيْنَا الْاِمَامَ تَحَمَّلَ عَنِ الْمَامُوْمِ وَلَمْ نَرَ الْمَامُوْمَ تَحَمَّلَ عَنِ الْاِمَامِ شَيْئًا فَاِذَا كَانَ الْمَامُوْمُ

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کی رائے مروی ہے کہ مقتدی ظہر و عصر میں امام کے پیچھے قرأت کرے اور ہم دیکھتے ہیں کہ امام مقتدی کا ذمہ دار ہوتا ہے اور مقتدی امام کی کسی بات کو نہیں اُٹھاتا پس جب مقتدی قرأت کرے گا تو امام کے لیے

يَقْرَأُ فَالْإِمَامُ أَحْرَى أَنْ يَقْرَأَ مَعَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ أَيْضًا مِنْ أَمْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا. **فَأَمَّا** مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ مَا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذٰلِكَ.

قرأت زیادہ مناسب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی روایت کیا کہ انھوں (حضرت ابن عباس) نے ان دونوں (رکعتوں) میں قرأت کا حکم فرمایا۔ اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف مروی ہے (وہ یہ ہے)

۱۱۳۴۔ فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَدْ **حَدَّثَنَا** قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا.

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان کے والد نے انھیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے تھے کبھی آپ (بلند آواز سے پڑھ کر) ہمیں آیت سناتے۔

۱۱۳۵۔ وَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ **حَدَّثَنَا** قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۳۶۔ وَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقُرْآنٍ وَفِي الْعَصْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَفِي الْمَغْرِبِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقُرْآنٍ وَفِي الثَّالِثَةِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کچھ آیات قرآن پڑھتے تھے عصر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کچھ آیات قرآن اور تیسری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے حضرت عبیداللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انھوں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۷۔ وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ

حضرت عبیداللہ ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے

الْبَغْدَادِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُوْرَتَيْنِ مَعَهَا فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا۔

والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ (کوئی) دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی آپ (بلند آواز سے قرأت کرکے) ہمیں آیت سناتے۔

۱۱۳۸۔ وَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلٰثُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا تَعَالَوْا حَتّٰى نَقِيْسَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَاسُوْا قِرَاءَتَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِقَدْرِ قِرَاءَةِ ثَلٰثِيْنَ آيَةً وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الْأُوْلَيَيْنِ فِي الظُّهْرِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تیس صحابہ کرام نے جمع ہو کر کہا آؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نمازوں کی قرأت کا اندازہ لگائیں جن میں آپ کی بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے تو اس سلسلے میں ان میں سے دو آدمیوں کے درمیان اختلاف نہ ہوا کہ انھوں نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کی قرأت کا اندازہ تیس آیات سے اور پچھلی دو رکعات میں اس کے نصف سے لگایا، عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کی قرأت سے نصف اور پچھلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی آدھی قرأت سے اندازہ لگایا۔

۱۱۳۹۔ وَإِنَّ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ أَبِيْ بِشْرِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلٰثِيْنَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ

حضرت ابو الصدیق ناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات اور دوسری میں اس سے نصف آیات کا اندازہ قیام فرماتے اور عصر کی نماز میں پہلی دو میں پندرہ آیات اور دوسری دو میں اس سے نصف کا اندازہ قیام فرماتے۔

نِصْفِ ذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ.

۱۱۴۰ - وَإِنَّ أَحْمَدَ بْنَ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً قَدْرَ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ظہر وعصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگاتے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات یعنی سورۂ سجدہ کے برابر قیام کا اندازہ ہوتا اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے نصف، اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اندازہ لگایا جبکہ عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار کا اندازہ لگایا۔

۱۱۴۱ - وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَبِنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورۂ "والسماء والطارق"، "والسماء ذات البروج" اور ان جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۱۴۲ - وَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے ظہر وعصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی آپ نے سلام پھیرنے کے

قَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا۔

فرمایا تم میں سے کس نے "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے مجھے خلجان میں ڈالا ہے۔

۱۱۴۳- وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ زُرَارَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن عروبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۱۴۴- وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد کی روایت میں بھی اسی طرح ہے کہ حضرت عمران، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۵- وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ قَالَ فَرَأَى أَصْحَابُهُ أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ۔

حضرت ابومجلز، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں لیکن ان کو ان سے سماعت حاصل نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا صحابہ کرام کو اس سے اندازہ ہوا کہ آپ نے "سورۃ التنزیل السجدۃ" پڑھی ہے۔

۱۱۴۶- وَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْجَارُودِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَجْهَرُ وَيُخَافِتُ فَجَهَرْنَا فِيمَا جَهَرَ وَخَافَتْنَا فِيمَا خَافَتَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے ہوئے کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے قرأت کرتے پس جہاں آپ نے جہر کیا وہاں ہم نے بھی بلند آواز سے قرأت کی اور جہاں آپ نے آہستہ پڑھا ہم نے بھی آہستہ پڑھا، اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۴۷- وَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام نماز میں قرأت ہے پس جہاں حضور علیہ السلام نے

عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ فِیْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قِرَاءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهُ عَلَیْنَا اَخْفَیْنَاهُ عَلَیْكُمْ۔

ہمیں سنایا ہم تمہیں سناتے ہیں (بلند آواز سے پڑھتے ہیں) اور جہاں آپ نے ہم سے پوشیدہ رکھا ہم بھی تم سے مخفی رکھتے ہیں (یعنی آہستہ پڑھتے ہیں)

۱۱۴۸۔ وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ السَّقَطِیَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ حُبَیْبِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حبیب المعلم حضرت عطاء سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۹۔ وَاِنَّ یُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

ابن جریج، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۰۔ وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا حَبِیْبُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِثْلَهٗ۔

عبدالوہاب بن عطاء حضرت حبیب المعلم سے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۱۔ وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، ابن جریج سے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۲۔ وَاِنَّ ابْنَ اَبِیْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عُبَیْدَةَ وَهُوَ حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَاُ فِی الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا مَعَ مَا ذَكَرْنَا بِمَا رُوِیَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان حضرات نے ان مذکورہ روایات کے علاوہ ان (مندرجہ ذیل) روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔

١١٥٣- كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَلِكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

حضرت ابومعمر فرماتے ہیں ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نمازوں میں قرأت کرتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا تمہیں کیسے پتا چلتا تھا؟ فرمایا آپ کی داڑھی مبارک ہلنے سے (معلوم ہوتا تھا)۔

١١٥٤- وَكَمَا قَالَ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت شریک، ابومعاویہ اور وکیع نے حضرت اعمش سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ فِي هَذَا عِنْدَنَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَضْطَرِبَ لِحْيَتُهُ بِتَسْبِيحٍ يُسَبِّحُهُ أَوْ دُعَاءٍ أَوْ غَيْرِهِ وَلَكِنَّ الَّذِي حَقَّقَ الْقِرَاءَةَ مِنْهُ فِي هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مَنْ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْآثَارَ الَّتِي فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْقِيقُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَنَفْيُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذَلِكَ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ بَعْدَ ذَلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيهِ مَا يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا فَاعْتَبَرْنَا ذَلِكَ فَرَأَيْنَا الْقِيَامَ فِي الصَّلَاةِ فَرْضًا وَكَذَلِكَ الرُّكُوعُ وَكَذَلِكَ السُّجُودُ وَهَذَا كُلُّهُ مِنْ فَرْضِ الصَّلَاةِ وَهِيَ بِهِ مُضَمَّنَةٌ لَا تُجْزِئُ الصَّلَاةُ إِذَا تُرِكَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ ذَلِكَ فِي سَائِرِ الصَّلَوَاتِ سَوَاءً وَرَأَيْنَا

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ ان دو نمازوں میں قرأت کرتے تھے ہو سکتا ہے آپ کی ریش مبارک تسبیح یا دعا وغیرہ کی وجہ سے حرکت کرتی ہو البتہ ان روایات سے جو اس سے پہلے ذکر کی ہیں ان نمازوں میں قرأت ثابت ہوتی ہو۔

پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان مذکورہ روایات سے ظہر و عصر میں قرأت ثابت ہو گئی اور اس کے خلاف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی نفی ہو گئی تو ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا کہ آیا اس سے ان مذکورہ دو قولوں سے کسی ایک کی صحت ثابت ہوتی ہے ہم نے دیکھا کہ نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ فرض ہیں اور یہ تمام چیزیں نماز کے فرائض سے ہیں نماز ان پر مشتمل ہے ان میں سے کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز نہیں ہوتی اور یہ باتیں تمام نمازوں میں برابر ہیں پہلے قعدہ کے سنت (واجب) ہونے میں بھی کوئی اختلاف نہیں وہ بھی تمام نمازوں میں برابر ہے آخری قعدہ کو دیکھا تو اس کے بارے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک وہ فرض

الْقُعُوْدَ الْاَوَّلَ سُنَّةً لَا اِخْتِلَافَ فِيْهِ فَهُوَ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ سَوَآءٌ وَرَاَيْنَا الْقُعُوْدَ الْاَخِيْرَ فِيْهِ اِخْتِلَافٌ بَيْنَ النَّاسِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ هُوَ فَرْضٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سُنَّةٌ وَكُلُّ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ قَدْ جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ سَوَآءً فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاَشْيَآءُ مَا كَانَ مِنْهَا فَرْضًا فِيْ صَلٰوةٍ فَهُوَ فَرْضٌ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ وَكَانَ الْجَهْرُ بِالْقِرَآءَةِ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ لَيْسَ بِفَرْضٍ وَلٰكِنَّهٗ سُنَّةٌ وَلَيْسَتِ الصَّلٰوةُ بِهٖ مُضَمَّنَةً كَمَا كَانَتْ مُضَمَّنَةً بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِيَامِ فَذٰلِكَ قَدْ يَنْتَفِيْ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ وَيُثْبِتُ فِيْ بَعْضِهَا وَالَّذِيْ هُوَ فَرْضٌ وَالصَّلٰوةُ بِهٖ مُضَمَّنَةٌ لَا تُجْزِئُ اِلَّا بِاِصَابَتِهٖ اِذَا كَانَ فِيْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَرْضًا كَانَ فِيْ سَائِرِهَا كَذٰلِكَ فَلَمَّا رَاَيْنَا الْقِرَآءَةَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَالصُّبْحِ وَاجِبَةً فِيْ قَوْلِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَا بُدَّ مِنْهَا وَلَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِاِصَابَتِهَا كَانَ كَذٰلِكَ هِيَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ **فَهٰذِهٖ** حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ عَلٰى مَنْ يَنْفِي الْقِرَآءَةَ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ مِمَّنْ يَرَاهَا فَرْضًا فِيْ غَيْرِهِمَا **وَاَمَّا** مَنْ لَّا يَرَى الْقِرَآءَةَ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ يُقْرَاُ فِيْ كِلَيْهِمَا فِيْ قَوْلِهٖ وَيُجْهَرُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْهُمَا وَيُخَافَتُ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَتْ سُنَّةً مَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ هِيَ الْقِرَآءَةُ وَلَمْ تَسْقُطْ بِسُقُوْطِ الْجَهْرِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ السُّنَّةُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لَمَّا سَقَطَ الْجَهْرُ فِيْهِمَا

ہے اور بعض کے نزدیک سنت (واجب) لیکن سب کے نزدیک اس کا حکم تمام نمازوں میں ایک جیسا ہے تو ان میں سے جو چیز فرض ہے وہ تمام نمازوں میں فرض ہے لہٰذا رات کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت فرض نہیں سنت (واجب) ہے، اور نماز اسے اس طرح شامل نہیں جس طرح رکوع، سجدے اور قیام کو شامل ہے یہ جہر بعض نمازوں میں ہے اور بعض میں نہیں جو چیز نماز میں فرض ہے وہ نماز میں اس طرح پائی جاتی ہے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ جو چیز بعض نمازوں میں فرض ہے وہ تمام نمازوں میں اسی طرح ہے پس جب ہم نے دیکھا ہے کہ اس مخالف کے نزدیک مغرب عشاء اور صبح کی نمازوں میں قرأت واجب ہے اس کا پایا جانا ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو وہ ظہر و عصر کی نمازوں میں اسی طرح ہو گی۔

یہ ان لوگوں کے خلاف مضبوط دلیل ہے جو ظہر اور عصر میں قرأت کی نفی کرتے اور دوسری نمازوں میں اسے فرض سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ نماز میں قرأت ضروری نہیں سمجھتے ان کے خلاف اس میں دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مغرب اور عشاء دونوں میں قرأت کی جاتی ہے۔ پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے اور اس کے علاوہ آہستہ آواز سے، پس جب پہلی دو رکعتوں کے بعد بھی قرأت سنت ہے اور جہر کے ساقط ہونے سے وہ ساقط نہیں ہوتی تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز میں بھی یہ سنت ہو اور جہر کے ساقط ہونے سے (مطلقاً) قرأت ساقط نہ ہو، یہ اس پر قیاس ہے جو ہم نے ذکر کیا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ

بِالْقِرَاءَةِ اَنْ لَّا يَسْقُطَ الْقِرَاءَةُ قِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِىَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کا یہی قول ہے۔
صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِىِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِىِّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقْرَاُ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ "قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ"

حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر کی نماز میں "قٓ والقرآن المجید" پڑھتے ہوئے سُنا۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِىَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ اَوْ يُحِبُّ اَنْ يَّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَفِى الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت ابن ابی رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حکم فرماتے تھے یا پسند فرماتے تھے کہ امام کے پیچھے ظہر و عصر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی جائے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَرْيَمَ الْاَسَدِىَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقْرَاُ فِى الظُّهْرِ۔

حضرت ابو مریم اسدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں قرأت کرتے ہوئے سُنا۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ وَحَكِيْمٍ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى مُوَرِّقٍ الْعِجْلِىِّ فَصَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَرَاَ بِقٓ وَالذّٰرِيٰتِ اَسْمَعَهُمَا بَعْضَ قِرَاءَتِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَقَرَاَ

جمیل بن مرہ اور حکیم فرماتے ہیں کہ وہ حضرت مورق عجلی کے ہاں گئے تو انھوں نے ان کو ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے سورہ "قٓ اور الذاریات" کی تلاوت فرمائی اور ہمیں سنایا جیسے ہم تمہیں سُناتے ہیں۔

بِقَافٍ وَالذَّارِيَاتِ وَأَسْمَعَنَا نَحْوَ مَا أَسْمَعْنَاكُمْ.

۱۱۵۹ - وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيعَةَ قَالَا أَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ مِقْسَمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ إِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ فَاقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ قَالَ فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَا مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ.

عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا جب تم تنہا نماز پڑھو تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھو اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھو۔ راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح فرمایا۔

۱۱۶۰ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

حضرت عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ظہر اور عصر کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک ایک سورت پڑھتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۶۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَأَلَهُ كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي صَلَوَاتِكُمُ الَّتِي لَا تَجْهَرُونَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ إِذَا كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ فَقَالَ نَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَنَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَنَدْعُوا.

حضرت عبیداللہ بن مقسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جن نمازوں میں بلند آواز سے قرأت نہیں ہوتی تو تم گھر میں نماز پڑھنے کی صورت میں کیا کرتے ہو۔ انہوں نے فرمایا ہم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھتے ہیں اور دوسری دو رکعتوں میں (صرف) سورۃ فاتحہ پڑھتے اور دعا مانگتے ہیں۔

۱۱۶۲ - يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

حضرت عبیداللہ بن مقسم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا

ابْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ إِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ شَيْئًا مِنَ الصَّلَوٰتِ فَاقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِسُوْرَةٍ مَعَ أُمِّ الْقُرْاٰنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

فرماتے ہیں جب میں تنہا نماز پڑھتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يُقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ أَوْ قَالَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت یزید فقیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے اور فرماتے ہیں ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ سورۂ فاتحہ اور اس سے کچھ زائد آیات کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا زُلْزِلَتْ۔

حضرت خالد بن عرفطہ فرماتے ہیں میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر (کی نمازوں) میں سورۂ زلزال پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ اقْرَءُوْا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ہشام بن اسماعیل کو منبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں اور دوسری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھو۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

باب ۴۴: نمازِ مغرب کی قرأت

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

حضرت جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ
ح وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِنِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

کو نمازِ مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

١١٦٧- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ وَسُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک اور سفیان، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

١١٦٨- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اِخْوَتِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَدْرٍ قَالَ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالطُّوْرِ فَكَاَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِيْ حِيْنَ سَمِعْتُ الْقُرْاٰنَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں پہنچا تو آپ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے سورۂ طور کی تلاوت فرمائی میں نے تلاوت قرآن سنی تو گویا میرا دل شق ہو گیا اور یہ ان کے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے۔

١١٦٩- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ قِرَاءَتُكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں سورۂ "والمرسلات" پڑھ رہا تھا تو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے سنا فرمایا بیٹے! یہ اس سورت کے ساتھ تمہاری قراءت نے مجھے یاد دلایا کہ یہی وہ آخری سورت ہے جسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ مغرب میں پڑھتے ہوئے سنا۔

١١٧٠- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت یونس امام زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ مَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَسُورَةٍ أُخْرَى صَغِيرَةٍ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِأَطْوَلِ الطُّوَلِ وَهِيَ الْمص.

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے مروان بن حکم سے فرمایا اے ابوعبدالملک! تم مغرب کی نماز میں "قل ہو اللہ احد" اور کوئی دوسری چھوٹی سورت کس وجہ سے پڑھتے ہو؟ حضرت زید نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں نہایت طویل سورت یعنی "المص" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

ابن لہیعہ، ابوالاسود سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَرْوَانَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ يس قَالَ عُرْوَةُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَوْ أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ شَكَّ هِشَامٌ لِمَرْوَانَ لِمَ تُقَصِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ الْأَعْرَافِ.

حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مروان، مغرب کی نماز میں سورۂ یٰسین پڑھتا تھا ہشام کو شک ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے یا ابوزید انصاری نے مروان سے فرمایا تم نماز مغرب میں کیوں اختصار کرتے ہو حالانکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں طویل سورت یعنی "اعراف" پڑھتے تھے۔

۱۱۷۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوسَى أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ فَقَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى بَعْدَهَا صَلَاةً حَتَّى قُبِضَ.

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خانہ اقدس میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ نے سورۂ "والمرسلات" تلاوت فرمائی اس کے بعد وصال تک آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔

فَزَعَمَ قَوْمٌ أَنَّهُمْ يَأْخُذُونَ بِهَذِهِ الْآثَارِ وَيُقَلِّدُونَهَا **وَخَالَفَهُمْ**

ایک قوم نے ان روایات کو اپنایا لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مغرب میں قصار مفصل

آخَرُونَ فِي قَوْلِهِمْ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْرَأَ فِي الْمَغْرِبِ إِلَّا بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَالُوا قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ يُرِيدُ بِقَوْلِهِ قَرَأَ بِالطُّورِ قَرَأَ بِبَعْضِهَا وَذَلِكَ جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ يُقَالُ هَذَا فُلَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ إِذَا كَانَ يَقْرَأُ شَيْئًا مِنْهُ وَيَحْتَمِلُ قَرَأَ بِالطُّورِ قَرَأَ بِكُلِّهَا فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ هَلْ رُوِيَ فِيهِ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلَى أَحَدِ التَّأْوِيلَيْنِ۔

۱۱۵: فَإِذَا هُوَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأُكَلِّمَهُ فِي أُسَارَى بَدْرٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي فَلَمَّا فَرَغَ كَلَّمْتُهُ فِيهِمْ فَقَالَ شَيْخٌ لَوْ كَانَ أَتَانِي لَشَفَّعْتُهُ يَعْنِي أَبَاهُ مُطْعِمَ ابْنَ عَدِيٍّ فَهَذَا هُشَيْمٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَبَيَّنَ الْقِصَّةَ عَلَى وَجْهِهَا وَأَخْبَرَ أَنَّ الَّذِي سَمِعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ فَبَيَّنَ هَذَا أَنَّ قَوْلَهُ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ قَرَأَ بِالطُّورِ إِنَّمَا هُوَ مَا سَمِعَهُ يَقْرَأُ مِنْهَا وَلَيْسَ لَفْظُ جُبَيْرٍ إِلَّا مَا رَوَى هُشَيْمٌ لِأَنَّهُ سَاقَ الْقِصَّةَ عَلَى وَجْهِهَا فَصَارَ مَا حَكَى فِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هُوَ قِرَاءَتُهُ إِنَّ عَذَابَ

(لم یکن سے آخر تک) پڑھی جائیں وہ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے ان کے اس قول کہ آپ نے سورۂ طور پڑھی سے مراد سورت کا بعض حصہ ہو اور لغت میں یہ اطلاق جائز ہے جب کوئی شخص قرآن پاک سے کچھ پڑھے تو کہا جاتا ہے فلاں قرآن پڑھ رہا ہے لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ پوری سورۂ طور پڑھی ہو۔

پس ہم نے دیکھا کہ کیا ایسی روایات ہیں جو ان میں سے کسی ایک احتمال پر دلالت کرتی ہوں (تو وہ یوں مروی ہے)

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے زمانے میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تاکہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں گفتگو کروں، آپ کے پاس پہنچا تو آپ صحابہ کرام کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نے سنا آپ نے "اِنَّ عذاب ربک لواقع" (بے شک تمہارے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے) تلاوت فرمائی، گویا کہ (اس قرأت نے) میرا دل پھاڑ دیا۔ آپ فارغ ہوئے تو میں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا اگر میرے پاس کوئی بوڑھا آتا تو میں اس کی سفارش قبول کرتا۔ اس سے حضرت جبیر بن مطعم کے والد مطعم بن عدی مراد تھے۔

نیز یہ ہیں حضرت ہشیم جنہوں نے یہ حدیث حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے اصل واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ انہوں نے جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ "ان عذاب ربک لواقع" ہے انہوں نے وضاحت کر دی کہ پہلی حدیث میں جو سورۂ طور پڑھنے کا ذکر ہے اس سے وہی مراد ہے جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا۔ حضرت جبیر کے وہی الفاظ ہیں جو ہشیم سے مروی ہیں کیونکہ انہوں نے واقعہ کی صحیح صورت بیان کی لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے جو کچھ روایت کیا وہ آپ کا "ان عذاب ربک لواقع" کی قرأت سے مخصوص ہے۔

ذٰلِكَ لِوَاقِعٍ خَاصَّةً وَاَمَّا حَدِيْثُ مَالِكٍ فَمُخْتَصَرٌ مِّنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ قَوْلِهٖ لِمَرْوَانَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلِ الٓمّٓصٓ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى قِرَاءَتِهٖ بِبَعْضِهَا۔	مالک کی حدیث اس سے بھی مختصر ہے اس طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مروان سے فرمانا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نہایت طویل سورت "المص" پڑھتے سنا ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے سورت کے بعض حصے کی قرأت مراد ہو۔ اس مفہوم پر اس حدیث میں دلالت ہے۔
۱۱۷۶۔ وَمِمَّا يَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّاوِيْلِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْتَضِلُوْنَ۔	حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد تیر اندازی کا مقابلہ کرتے تھے۔
۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْمِيْ اَحَدُنَا فَيَرٰى مَوْضِعَ نَبْلِهٖ۔	حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر ہم میں سے کوئی تیر پھینکتا تو اسے تیر لگنے کی جگہ دکھائی دیتی۔
۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔	حجاج کہتے ہیں ہم سے حماد نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔
۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ وَهُشَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ فَحَدَّثُوْنِيْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْطَلِقُوْنَ يَرْتَمُوْنَ	حضرت علی بن بلال فرماتے ہیں میں نے کچھ انصار صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھی ہے انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر تیر اندازی کرتے اور تیر لگنے کی جگہ ان سے پوشیدہ نہ ہوتی پھر وہ اپنے گھروں کو آتے اور مدینہ کے دوسرے کنارے میں بنو سلمہ قبیلے میں رہتے تھے۔

لَا يَخْفَى عَلَيْهِمْ مَوْقِعُ سِهَامِهِمْ حَتَّى يَأْتُوا دِيَارَهُمْ وَهُمْ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ فِي بَنِي سَلِمَةَ۔

۱۱۸۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْخَيَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ بَعْضِ بَنِي سَلِمَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ مَوْقِعَ النَّبْلِ عَلَى قَدْرِ ثُلُثَيْ مِيلٍ۔

حضرت زہری، بنو سلمہ کے کچھ افراد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر اپنے گھروں کو جاتے اور میل کے دو تہائی تک تیر لگنے کی جگہ کو دیکھتے تھے۔

۱۱۸۱- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَأْتِي بَنِي سَلِمَةَ وَإِنَّا لَنُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ انْصِرَافِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ وَقَدْ قَرَأَ فِيهَا الْأَعْرَافَ وَلَا نِصْفَهَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر بنو سلمہ کے ہاں آتے اور تیر لگنے کی جگہ کو دیکھتے تھے

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغرب کی نماز سے فارغ ہونے کا یہ وقت ہے تو محال ہے کہ آپ اس میں سورۂ اعراف یا اس کا نصف پڑھتے ہوں۔

۱۱۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّى مُعَاذٌ بِأَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَصَلَّى رَجُلٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ قَالَ لَوْ قَرَأْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا فَإِنَّهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے مقتدیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء شروع کی ایک شخص نماز پڑھ کر چلا گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا یہ منافق ہے اس شخص کو اس بات کی خبر ملی تو بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو؟ آپ نے دو مرتبہ فرمایا اگر تم "سبح اسم ربك الاعلى" اور "والشمس وضحاها" پڑھتے تو اچھا تھا، تمہاری اقتدا میں ضرورت مند، کمزور، چھوٹے اور بڑے نماز پڑھتے ہیں۔

يُصَلِّي خَلْفَكَ ذُو الْحَاجَةِ وَالضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ.

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۱۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ هِيَ الْعَتَمَةُ.

۱۱۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ثُمَّ جَاءَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَنَحَّى نَاحِيَةً فَصَلَّى وَحْدَهُ فَقُلْنَا مَا لَكَ يَا فُلَانُ أَنَافَقْتَ قَالَ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ جَاءَ فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ تَنَحَّيْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِي يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ إِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَجْرَائِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ مَرَّتَيْنِ اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا لِلسُّوَرِ قِصَارٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ لَا أَحْفَظُهَا فَقُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ ثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

حضرت محارب بن دثار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ عشاء کی نماز تھی۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (نفل) پڑھتے پھر واپس آکر ہمیں نماز پڑھاتے ایک دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء تاخیر سے پڑھائی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ پڑھ کر تشریف لائے تاکہ ہمیں نماز پڑھائیں انھوں نے سورہ بقرہ شروع کر دی، ایک شخص نے یہ حالت دیکھی تو الگ ایک کونے میں تنہا نماز پڑھ لی ہم نے پوچھا اے فلاں! تمہیں کیا ہوا کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے کہا میں منافق نہیں ہوا اور میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اس بات کی اطلاع کروں گا۔ پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس آکر ہمیں پڑھاتے ہیں گذشتہ رات آپ نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی تو انھوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر ہماری امامت کے لیے آئے اور سورہ بقرہ شروع کر دی۔ جب میں نے یہ حالت دیکھی تو الگ ہو کر تنہا نماز پڑھ لی، یا رسول اللہ! ہم لوگ اونٹنیوں پر پانی لانے والے ہیں ہمارے جسم کام میں مصروف رہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

صلى الله عليه وآله وسلم قال له اقرأ بسورة والليل اذا يغشى والشمس وضحها والسماء ذات البروج والسماء والطارق فقال عمرو ابن دينار هو نحو هذا **فقد** انكر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على معاذ تثقيل قراءته بهم سورة البقرة فقال له أفتان أنت يا معاذ وامره بالسور التي ذكرنا من المفصل **فان** كانت تلك الصلوة هي صلوة المغرب **فقد** ضاد هذا الحديث حديث زيد بن ثابت وذكرنا معه في اول هذا الباب وان كانت هي صلوة العشاء الآخرة فكره رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان يقرأ فيها بما ذكرنا مع سعة وقتها فان صلوة المغرب مع ضيق وقتها احرى ان يكون تلك القراءة فيها مكروهة **وقد** روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيما كان يقرأ به في صلوة العشاء الآخرة نحو من هذا۔

۱۱۸۶- **حدثنا** احمد بن عبد المؤمن الخراساني قال ثنا علي بن الحسن بن شقيق قال ثنا الحسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يقرأ في صلوة العشاء الآخرة بالشمس وضحها واشباههما من السور **فان** قال قائل فهل روي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قرأ في المغرب بقصار المفصل **قيل** له نعم۔

۱۱۸۷- **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا وكيع عن اسرائيل

معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو؟ دو مرتبہ فرمایا۔ فلاں فلاں سورتیں پڑھا کرو۔ قصار مفصل میں سے پڑھو پوری سورت نہ پڑھو۔ حضرت سفیان کہتے ہیں ہم نے عمرو بن دینار سے کہا کہ حضرت ابو زبیر نے ہم سے بیان کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ "واللیل اذا یغشیٰ" "والشمس وضحٰہا"، "والسماء ذات البروج" اور "والسماء والطارق" پڑھا کرو۔ تو حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا اسی طرح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا سورۂ بقرہ کی تلاوت کے ذریعے لوگوں پر بوجھ ڈالنا ناپسند فرمایا اور ان سے فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو اور آپ نے ان کو قصار مفصل سے وہ سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اگر یہ مغرب ہی کی نماز تھی تو یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت اور ان روایات کے خلاف ہے جو ہم نے اس کے ساتھ پہلی فصل میں ذکر کی ہیں اور اگر یہ عشاء کی نماز تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے وقت میں وسعت ہونے کے باوجود ان سورتوں کا پڑھنا ناپسند کیا تو مغرب کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے اس میں اس قرأت کا مکروہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ نبی اکرم صلی

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں "والشمس وضحٰہا" اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھنا مروی ہے تو اسے کہا جائے گا "ہاں"۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں "والتین

عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۔

"والتین" کی تلاوت فرمائی ۔

۱۱۸۸ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں قصار مفصل (سے) پڑھتے تھے ۔

۱۱۸۹ ـ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ فُلَانٍ قَالَ بُكَيْرٌ وَسَاَلْتُ سُلَيْمَانَ وَقَدْ كَانَ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فلاں شخص سے بڑھ کر کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا حضرت بکیر (راوی) فرماتے ہیں میں نے سلیمان (راوی) سے پوچھا اور انھوں نے اس شخص کو پایا تھا تو انھوں نے فرمایا وہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل (سے) پڑھتا تھا ۔

۱۱۹۰ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُكْتِلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت عثمان بن مکتل، ضحاک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ اَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ فَاِنْ حَمَلْنَا حَدِيْثَ جُبَيْرٍ وَمَا رَوَيْنَا مَعَهٗ مِنَ الْاٰثَارِ عَلٰى مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ لَنَا تَضَادَّتْ تِلْكَ الْاٰثَارُ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا وَاِنْ حَمَلْنَاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اتَّفَقَتْ هِيَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ وَالْاَوْلٰى بِنَا اَنْ تُحْمَلَ الْاٰثَارُ عَلَى الْاِتِّفَاقِ

تو یہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو یہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھتے تھے اگر ہم حضرت جبیر کی حدیث اور اس کے ساتھ جو دوسری روایات ہم نے ذکر کی ہیں انھیں اس بات پر محمول کریں جو ہمارے مخالف کی مراد ہے تو ان روایات اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں تضاد ثابت ہوگا ۔

اور اگر ہم انھیں اس مفہوم پر محمول کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ روایات اور یہ حدیث باہم متفق ہونگی اور ہمارے

لَا عَلَى التَّضَادِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُقْرَاَ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قِصَارُ الْمُفَصَّلِ وَ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اَبِيْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

لیے یہی مناسب ہے کہ آثار کو ایک معنیٰ پر محمول کریں تضاد ثابت نہ کریں۔ پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل (سے) پڑھا جائے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى قَالَ اَقْرَاَنِيْ اَبُوْ مُوْسٰى كِتَابَ عُمَرَ اِلَيْهِ اِقْرَاْ فِي الْمَغْرِبِ بِاٰخِرِ الْمُفَصَّلِ۔

حضرت زرارہ بن اوفی فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط پڑھا جو ان کے نام تھا کہ مغرب میں مفصل کے آخر (قصار مفصل) سے پڑھو۔

بَابُ ۴۵ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

باب ۴۵: امام کے پیچھے قراءت کرنا

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَتَعَايَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا اَسْلَمَ قَالَ اَتَقْرَءُوْنَ خَلْفِيْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِهَا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو آپ کے لیے قراءت بوجھل ہو گئی۔ سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کیا تم میرے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا سورۂ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو، کیونکہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عُبَادَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ

یزید بن زریع فرماتے ہیں مجھے محمد بن اسحٰق نے بتایا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل

أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

ذکر کیا۔

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھتے ہوئے اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز نامکمل ہے۔ (ابوالسائب کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں انھوں نے فرمایا اے ابرانی اسے دل میں پڑھ لیا کرو۔

۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۹۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ابوغسان کہتے ہیں ہم سے علاء نے بیان کیا وہ بواسطہ والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلَى هٰذِهِ الْاٰثَارِ قَوْمٌ وَأَوْجَبُوا بِهَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي سَائِرِ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَرٰى أَنْ يَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا بِغَيْرِهَا۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَيْهِمْ فِي

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگوں نے ان روایات پر عمل کرتے ہوئے تمام نمازوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی نماز میں بھی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ یا کسی دوسری سورت کی قرأت جائز نہیں سمجھتے۔

ان (پہلے) حضرات کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ

ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيثَيْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ الَّذَيْنِ رَوَوْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ لَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الَّتِي تَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عَنٰى بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الَّتِي لَا إِمَامَ فِيهَا لِلْمُصَلِّي وَأَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَأْمُومَ بِقَوْلِهٖ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهُ فَجَعَلَ الْمَأْمُومَ فِي حُكْمِ مَنْ يَقْرَأُ بِقِرَاءَةِ إِمَامِهٖ فَكَانَ الْمَأْمُومُ بِذٰلِكَ خَارِجًا مِنْ قَوْلِهٖ كُلُّ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَلٰوتُهٗ خِدَاجٌ۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث روایت کی ہیں کہ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے ان میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے امام کی اقتدا میں پڑھی جانے والی نماز مراد ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے آپ کی مراد وہ نماز ہو جو امام کے بغیر ہوتی ہے اور اس حکم سے مقتدی، اس ارشادِ گرامی کی وجہ سے نکل گیا کہ جو آدمی امام کے ساتھ ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔ پس مقتدی اس آدمی کے حکم میں ہو گیا جو امام کی قرأت سے پڑھتا ہے لہٰذا مقتدی آپ کے ارشاد سے خارج ہو گیا کہ جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے۔ ہم دیکھتے ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل سنا ہے لیکن ان کے نزدیک یہ مقتدی کے بارے میں نہیں۔

وَقَدْ رَأَيْنَا أَبَا الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مِثْلَ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلَى الْمَأْمُومِ۔

۱۱۹۸ - **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي كُلِّ الصَّلٰوةِ قُرْآنٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ قَالَ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَرٰى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ فَقَدْ كَفَاهُمْ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول! نماز میں قرآن (پڑھا جاتا) ہے فرمایا ہاں، ایک انصاری نے کہا واجب ہو گیا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خیال میں جب امام قوم کی امامت کرے تو وہ انہیں کفایت کرتا ہے۔

فَهٰذَا أَبُو الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ الصَّلٰوةِ قُرْآنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ فَلَمْ

تو یہ ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تمام نمازوں میں قرآن پڑھنا ہے۔ اس پر ایک انصاری نے کہا واجب ہو گیا تو نبی اکرم

يُنْكِرْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ اَبُوالدَّرْدَاءِ بَعْدُ مِنْ رَاْيِهٖ مَا قَالَ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَعَلَى الْاِمَامِ لَا عَلَى الْمَاْمُوْمِيْنَ فَقَدْ خَالَفَهُمْ ذٰلِكَ رَاْيُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَاْمُوْمِ مَعَ الْاِمَامِ وَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کی بات کو رد نہیں فرمایا، اس کے بعد حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس کے قول پر اپنی رائے ظاہر فرمائی اور ان کے نزدیک یہ اس آدمی کے بارے میں ہے جو تنہا نماز پڑھے اور امام کے ذمہ ہے، مقتدی پر نہیں۔

یہ بات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک یہ مقتدی اور امام دونوں پر واجب ہے لہٰذا اس میں کسی ایک فریق کے لیے بھی دوسرے کے خلاف دلیل نہیں۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عُبَادَةَ فَقَدْ بَيَّنَ الْاَمْرَ وَاَخْبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ الْمَاْمُوْمِيْنَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَهٗ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ هَلْ ضَادَّ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ اَمْ لَا۔

رہی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت تو انھوں نے بات واضح کی اور بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا یہ کسی دوسری روایت کے متضاد ہے یا نہیں۔

۱۱۹۹- فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مِنْكُمْ مَعِيَ اَحَدٌ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا مِنْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز سے سلام پھیر کر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کہتا تھا کیا وجہ ہے کہ میرے ساتھ قرآن میں نزاع ہو رہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ سے یہ بات سننے کے بعد صحابہ کرام نے ان نمازوں میں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہری قرأت فرماتے، قرأت ترک کر دی۔

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ

حضرت سعید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ فرمایا کہ اس سے مسلمانوں نے نصیحت پکڑ لی اور وہ قرأت نہیں

قَالَ فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَءُوْنَ۔

کرتے تھے۔

١٢٠١- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْاَوَّلِ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

١٢٠٢- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَىَّ الْقِرَاءَةَ۔

حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا تم نے مجھ پر قراءت خلط ملط کر دی۔

١٢٠٣- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى اللَّيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔

١٢٠٤- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا۔

حضرت عبداللہ بن شداد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

١٢٠٥- وَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِىْ

حضرت عبداللہ بن شداد ایک بصری سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ وَلَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر جعفی، حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا ابْنُ حَيٍّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۹ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گویا اس نے (نماز) نہیں پڑھی البتہ امام کے پیچھے (ہو تو ضرورت نہیں)

۱۲۱۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت وہب بن کیسان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ ابْنَةِ السُّدِّيِّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ أَرْفَعُهٗ فَقَالَ خُذُوْا بِرِجْلِهٖ۔

اسمٰعیل بن موسیٰ بن ابنۃ السدی فرماتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا، فرماتے ہیں میں نے مالک سے پوچھا کیا میں اسے مرفوعاً بیان کروں؟ تو انھوں نے فرمایا اس کا پاؤں پکڑ لو۔

١٢١٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَتَقْرَءُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ فَسَكَتُوا فَسَأَلَهُمْ ثَلَاثًا فَقَالُوا إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر (ہماری طرف) متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم اس وقت بھی پڑھتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے۔ صحابہ کرام خاموش رہے آپ نے تین بار پوچھا انہوں نے عرض کیا ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پس (اب) ایسا نہ کرنا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ بَيَّنَّا بِمَا ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوَى عُبَادَةُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے ان مذکورہ روایات کی روشنی میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف بیان کیا۔

فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ فِي ذٰلِكَ الْتَمَسْنَا حُكْمًا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَرَأَيْنَا جَمِيعًا لَا يَخْتَلِفُونَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْإِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ أَنَّهُ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ مَعَهُ وَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ وَإِنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ فِي حَالِ خَوْفِهِ فَوْتَ الرَّكْعَةِ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ لِمَكَانِ الضَّرُورَةِ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ لَيْسَتْ عَلَيْهِ فَرْضًا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ مَنْ جَاءَ إِلَى الْإِمَامِ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّلٰوةِ بِتَكْبِيرٍ كَانَ مِنْهُ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِئُهُ وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَرَكَهُ لِحَالِ الضَّرُورَةِ وَخَوْفِ فَوَاتِ الرَّكْعَةِ فَكَانَ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ قَوْمِهِ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَخَوْفِ فَوَاتِ الرَّكْعَةِ فَكَانَ لَا بُدَّ مِنْ قَوْمَةٍ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَغَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ فَهٰذِهِ صِفَاتُ الْفَرَائِضِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الصَّلٰوةِ وَلَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا فَلَمَّا كَانَتْ

جب ان مروی روایات میں تضاد واختلاف پایا گیا تو ہم نے اس کا حکم غور و فکر اور قیاس کے طور پر تلاش کیا، ہم دیکھتے ہیں کہ اس بات پر تمام فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ جو شخص اس وقت آئے جب امام حالت رکوع میں ہو وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کی یہ رکعت شمار ہوتی ہے اگرچہ اس نے قرأت نہیں کی۔ جب رکعت نکل جانے کے خوف سے یہ بات جائز ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ ضرورت کے تحت جائز ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا جواز اس بنیاد پر ہو کہ امام کے پیچھے قرأت فرض نہیں پس جب ہم نے اس بات کا اعتبار کیا تو دیکھا کہ وہ تمام حضرات اس شخص کے بارے میں اختلاف نہیں کرتے جو اس وقت آیا جب امام رکوع میں تھا۔ اس نے تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرنے سے پہلے رکوع کر لیا تو یہ اس کے لیے کافی نہیں۔ اگرچہ اس کا چھوڑنا ضرورت کے تحت اور رکعت فوت ہونے کے خوف سے ہو تو حالت ضرورت اور رکعت فوت ہونے کے خوف کی صورت میں قیام ضروری ہوا لہٰذا ضرورت اور اس کے بغیر دونوں حالتوں میں قیام ضروری ہے یہ ان فرائض کی حالت ہے جن کا نماز میں پایا جانا ضروری ہے اور ان کے بغیر نماز جائز نہیں جب

الْقِرَاءَةُ مُخَالِفَةٌ لِذٰلِكَ وَسَاقِطَةٌ فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ كَانَتْ مِنْ غَيْرِ جِنْسِ ذٰلِكَ فَكَانَتْ فِي النَّظَرِ اَنَّهَا سَاقِطَةٌ فِي غَيْرِ حَالَةِ الضَّرُوْرَةِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

قرأت کا مسئلہ اس کے خلاف ہے اور ضرورت کے وقت وہ ساقط ہو جاتی ہے تو وہ دوسری جنس سے ہوگی۔ (فرض نہ ہوگی) لہٰذا غور وفکر سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے بغیر بھی ساقط ہے اس سلسلے میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَيَاْمُرُوْنَ بِذٰلِكَ.

اگر کوئی شخص کہے کہ چند صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔

۱۲۱۳- حَدَّثَنَا مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ جَوَّابِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اِنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ لِي اِقْرَاْ فَقُلْتُ وَاِنْ كُنْتُ خَلْفَكَ فَقَالَ وَاِنْ كُنْتَ خَلْفِي قُلْتُ وَاِنْ قَرَاْتَ قَالَ وَاِنْ قَرَاْتُ.

یزید بن شریک ابو ابراہیم تیمی فرماتے ہیں، میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پڑھو، میں نے کہا اگرچہ آپ کے پیچھے ہوں فرمایا اگرچہ میرے پیچھے ہو، میں نے پوچھا اگرچہ آپ قرأت کر رہے ہوں؟ فرمایا اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں۔

۱۲۱۴- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ.

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں امام کے پیچھے سورۂ مریم پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۲۱۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فَكَانَ يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ.

حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ظہر وعصر ادا کی تو وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے۔

قِيْلَ لَهُ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَمَّنْ ذَكَرْتُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ.

اس (قائل) کو جواباً کہا جائے گا کہ ان حضرات سے جن سے تم نے روایت کیا اور ان کے علاوہ دوسروں سے اس کے خلاف بھی مروی ہے ۔۔۔ ابو نعیم فرماتے ہیں

۱۲۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ

قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَمَرَّ عَلٰی دَارِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَكَانَ قَدْ قَرَأَ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَیْسَ عَلَی الْفِطْرَةِ۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ ثَنَا وُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوةِ شُغُلًا وَسَیَكْفِیْكَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَوْ اَبُوْ جَابِرٍ اَنَا اَشُكُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهٗ۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَدِیْجُ بْنُ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَیْتَ الَّذِیْ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ نَحْوَهٗ۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا تَقْرَءُوْا خَلْفَ الْاِمَامِ

نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا اور وہ ابن اصبہانی کے مکان سے گزر رہے تھے، فرماتے ہیں مجھ سے اس مکان والے نے بیان کیا انھوں نے مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہوئے میرے والد عبدالرحمٰن کے سامنے پڑھا فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جس نے امام کے پیچھے قرأت کی وہ فطرت (اسلام) پر نہیں

حضرت ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا، قرأت کے وقت خاموش رہو بے شک نماز میں مشغولیت ہے اور اس (قرأت کے) سلسلے میں تمہیں امام کافی ہے۔

حضرت منصور، ابو وائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ابو الاحوص منصور سے وہ ابو وائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا، کاش اس آدمی کا منہ مٹی سے بھر جائے جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ۔

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

حضرت عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سُنا پھر انھوں نے اس کی مثل حدیث ذکر کی۔

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ ابْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ لَا تَقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ۔

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدٍ مِثْلَهٗ۔

یزید بن قسیط، عطاء بن یسار سے وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَقْرَاُ وَالْاِمَامُ بَيْنَ يَدَيَّ قَالَ لَا۔

حضرت ابوحمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں قرأت کر سکتا ہوں جب امام میرے سامنے ہو فرمایا نہیں۔

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَاُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کی جائے تو فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قرأت کافی ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

۱۲۲۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يَكْفِيْكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن دینار سے مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ

تو یہ ہے صحابہ کرام کی ایک جماعت جو امام کے پیچھے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَقَدْ وَافَقَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ وَشَهِدَ لَهُمُ النَّظَرُ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ أَوْلَى مِمَّا خَالَفَهَا۔

قرأت نہ کرنے پر متفق ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی جو احادیث ہم نے پہلے ذکر کی ہیں وہ ان کے موافق ہیں اور قیاس بھی ہمارے مذکورہ موقف کی گواہی دیتا ہے لہٰذا یہ نظریہ، مخالف مسلک سے بہتر ہے۔

بَابٌ ۴۶ الْخَفْضِ فِي الصَّلٰوةِ هَلْ فِيهِ تَكْبِيرٌ

باب ۴۶: نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا

۱۲۲۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيرَ۔

حضرت ابن عبدالرحمٰن بن ابزی فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ مکمل تکبیر نہیں کہتے تھے۔

۱۲۳۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

عمرو بن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَكَانُوا لَا يُكَبِّرُونَ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا خَفَضُوا وَيُكَبِّرُونَ إِذَا رَفَعُوا وَكَذٰلِكَ كَانَتْ بَنُو أُمَيَّةَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے وہ نیچے جھکتے وقت تکبیر نہیں کہتے تھے لیکن اٹھتے وقت تکبیر کہتے بنو امیہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَكَبَّرُوا فِي الْخَفْضِ وَالرَّفْعِ جَمِيعًا وَذَهَبُوا فِي ذٰلِكَ إِلَى مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے وقت دونوں حالتوں میں تکبیر کہی۔ انہوں نے ان متواتر روایات سے استدلال کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

ابو الولید قال ثنا زھیر بن معاویۃ قال ثنا ابو اسحق عن عبد الرحمن الاسود عن ابیہ وعلقمۃ عن عبد اللہ قال انا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکبر فی کل وضع ورفع۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے جاتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔

۱۲۳۲- حدثنا ابو بشرۃ الرقی قال ثنا شجاع عن زھیر فذکر مثلہ باسنادہ قال ورایت ابا بکر وعمر یفعلان ذلک۔

حضرت شجاع نے حضرت زہیر سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا، اور فرمایا میں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح

۱۲۳۳- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ھمام قال ثنا عطاء بن السائب قال حدثنی سالم البراد قال وکان عندی اوثق من نفسی قال قال ابو مسعود البدری الا اصلی لکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصلی بنا اربع رکعات یکبر فیھن کلما خفض ورفع وقال ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں مجھ سے سالم براد نے بیان کیا اور وہ میرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ بااعتماد ہیں انھوں نے فرمایا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا میں تمہارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھوں پھر انھوں نے چار رکعتیں پڑھیں ان میں جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے تکبیر کہتے (پھر) فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۳۴- حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عبد العزیز بن المختار قال ثنا عبد اللہ الداناج قال ثنا عکرمۃ قال صلی بنا ابو ھریرۃ فکان یکبر اذا رفع واذا وضع فاتیت ابن عباس فاخبرتہ بذلک فقال اولیس ذلک سنۃ ابی القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا تو انھوں نے فرمایا کیا یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں (یعنی آپ کی سنت ہے)

۱۲۳۵- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعید قال ثنا ھشیم قال اخبرنا ابو بشر عن عکرمۃ مثلہ ولم یذکر ابا ھریرۃ۔

ابو بشر، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۳۶- حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن الاسود بن یزید قال ابو موسی الاشعری ذکرنا

حضرت اسود بن یزید سے مروی ہے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ نماز یاد دلائی جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے

عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَإِمَّا نَسِيْنَاهَا وَإِمَّا تَرَكْنَاهَا عَمَدًا يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا سَجَدَ۔

یا تو ہم اسے بھلا چکے تھے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ آپ جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے اور سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُتِمُّوْنَ التَّكْبِيْرَ يُكَبِّرُوْنَ إِذَا سَجَدُوْا وَإِذَا رَفَعُوْا وَإِذَا قَامُوْا مِنَ الرَّكْعَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تکبیر مکمل کہتے تھے۔ سجدے کرتے وقت اس سے اٹھتے ہوئے اور جب رکوع سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَأَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، عبدالرحمٰن بن اصم سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمُ الْمَكْتُوْبَةَ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللهِ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں فرض نماز پڑھاتے ہوئے جب بھی نیچے جھکتے یا اوپر اٹھتے تکبیر کہتے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اللہ کی قسم! تم سب سے میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت ابوسلمہ اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

النعمان يحدث عن الزهري عن ابي سلمة وابي بكر بن عبد الرحمن ان ابا هريرة كان يصلي بهم المكتوبة فذكر مثله۔

انھیں فرض نماز پڑھاتے تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۴۲۔ حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا ابن ابي ذئب عن المقبري عن ابي هريرة نحوه۔

حضرت ابن ابی ذئب المقبری سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۲۴۳۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن ميمون قال ثنا الوليد عن الاوزاعي قال حدثني يحيى ان ابا سلمة قال رايت ابا هريرة يكبر في الصلوة كلما خفض ورفع فقلت يا ابا هريرة ما هذه الصلوة فقال انها لصلوة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ! یہ کیسی نماز ہے؟ فرمایا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

فكانت هذه الاثار المروية عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم في التكبير في كل خفض ورفع اظهر من حديث عبد الرحمن ابن ابزى واكثر تواترا۔

وقد عمل بها من بعد رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ابو بكر وعمر وعلي وتواتر بها العمل الى يومنا هذا لا ينكر ذلك منكر ولا يدفعه دافع۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایات حضرت عبدالرحمن بن ابزی کی روایت سے زیادہ ظاہر اور متواتر ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا اور آج تک ان پر متواتر عمل ہو رہا ہے کوئی منکر ان کا انکار نہیں کرتا اور نہ کوئی رد کرنے والا ان کو رد کرتا ہے۔

ثم النظر يشهد له ايضا وذلك انا راينا الدخول في الصلوة يكون بالتكبير ثم الخروج من الركوع والسجود يكونان ايضا بتكبير وكذلك القيام من القعود يكون ايضا بتكبير فكان ما ذكرنا من تغير الاحوال من حال الى حال قد اجمع ان فيه تكبيرا فقياسا على ما ذكرنا من ذلك وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

پھر قیاس بھی اس کی گواہی دیتا ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں نماز تکبیر سے شروع ہوتی ہے پھر رکوع اور سجدے سے بھی تکبیر کے ذریعے نکلا جاتا ہے قعدہ سے قیام کی طرف بھی تکبیر کے ذریعے انتقال ہوتا ہے تو یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا ہے اور ان میں تکبیر پر اجماع ہے۔ تو غور و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ قیام سے رکوع اور سجدے کی طرف حالت کی تبدیلی بھی تکبیر کے ساتھ ہو اور یہ اس مذکورہ بات پر قیاس ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلسُّجُوْدِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ هَلْ مَعَ ذٰلِكَ رَفْعٌ اَمْ لَا

باب ۴۷: رکوع و سجود نیز رکوع سے اٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهٗ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَيَصْنَعُهٗ اِذَا فَرَغَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور قرأت مکمل کرنے پر رکوع کرنا چاہتے تو بھی اسی طرح کرتے رکوع سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے قعدہ کی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے دو سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے وقت بھی ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے رکوع کرتے وقت اور اس سے اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا

حضرت ابن شہاب حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے

كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

اور فرماتے "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

۱۲۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

بشر بن عمر کہتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۴۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ ثَلٰثَ مِرَارٍ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِيْنَ رَكَعَ وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَسَأَلْتُ سَالِمًا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن سالم رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے نماز میں تین بار، ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھایا (نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت) حضرت جابر فرماتے ہیں میں نے اس بارے میں حضرت سالم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

۱۲۴۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبِعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى فَقَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ فَاِذَا قَامَ مِنَ

محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں دس صحابہ کرام جن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی سے سنا انھوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے کہا کیوں اللہ کی قسم آپ ہم سے زیادہ متبع اور صحبت کے اعتبار سے مقدم نہیں ہیں، انھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ انھوں نے کہا اچھا بیان کرو۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر قرأت کرتے پھر تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع فرماتے اس کے بعد سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے پھر ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہہ کر زمین کی طرف جھک جاتے۔ دو رکعتوں کے بعد کھڑے

بَابُ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلسُّجُوْدِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ هَلْ مَعَ ذٰلِكَ رَفْعٌ اَمْ لَا

باب ۴۷: رکوع و سجود نیز رکوع سے اٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهٗ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَيَصْنَعُهٗ اِذَا فَرَغَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور قرأت مکمل کرنے پر رکوع کرنا چاہتے تو بھی اسی طرح کرتے رکوع سے فارغ ہوکر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے قعدہ کی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے دو سجدوں سے فارغ ہوکر کھڑے ہوتے وقت بھی ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے، رکوع کرتے وقت اور اس سے اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا

حضرت ابن شہاب حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے

كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

اور فرماتے "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

۱۲۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

بشر بن عمر کہتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۴۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ ثَلٰثَ مِرَارٍ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِيْنَ رَكَعَ وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَسَأَلْتُ سَالِمًا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن سالم رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے نماز میں تین بار، ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھایا نماز شروع کرنے کے وقت، رکوع کرتے وقت اور (رکوع سے) سر اٹھاتے وقت، حضرت جابر فرماتے ہیں میں نے اس بارے میں حضرت سالم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

۱۲۴۹- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهٗ تَبِعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى فَقَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ فَإِذَا قَامَ مِنَ

محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں دس صحابہ کرام جن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کی موجودگی میں ابوحمید ساعدی سے سنا انھوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے کہا کیوں اللہ کی قسم آپ ہم سے زیادہ متبع اور صحبت کے اعتبار سے مقدم نہیں ہیں، انھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ انھوں نے کہا اچھا بیان کرو۔ حضرت ابوحمید نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر قرأت کرتے پھر تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع فرماتے اس کے بعد سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے پھر ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہہ کر زمین کی طرف جھک جاتے۔ دو رکعتوں کے بعد کھڑے

الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ۔

ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے اس کے بعد باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے (اس پر تمام موجود صحابہ کرام نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا حضور علیہ السلام اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابوحمید، ابواسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو کی۔ حضرت ابوحمید نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے پھر رکوع کے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ہاتھ بلند کرتے۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَحِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز کے لیے تکبیر کہتے وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالاحوص عاصم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ رُكُوْعِهٖ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهَا فَوْقَ أُذُنَيْهِ۔

حضرت مالک بن حویرث فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے وقت اور اس سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ ان کو کانوں کے اوپر کی طرف برابر کر دیتے۔

۱۲۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ بْنِ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے رکوع کرتے اور سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَأَوْجَبُوا الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ النُّهُوضِ إِلَى الْقِيَامِ مِنَ الْقُعُودِ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَرَى الرَّفْعَ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى۔

۱۲۵۵- وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُونَ إِبْهَامَاهُ قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے تمام نمازوں میں رکوع کرتے وقت اور قعدہ سے قیام کی طرف اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہمارے نزدیک ہاتھوں کو صرف پہلی تکبیر میں اٹھانا جائز ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہوتے پھر نہ اٹھاتے (دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے)۔

۱۲۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمن اپنے والد سے وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أَخِيهِ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى

حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ۔

حضرت علقمہ، حضرت عبد اللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت وکیع، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثُ وَائِلٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ اِنْ كَانَ وَائِلٌ رَاٰهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ رَاٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے حدیث وائل رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا کہ انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو بلند کرتے تھے انھوں نے فرمایا اگر حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو پچاس مرتبہ ایسا نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ فَاِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَاٰهُ هُوَ وَلَمْ يَرَاهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَلَا اَصْحَابُهٗ۔

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں حضر موت کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد کی روایت بیان کر رہے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے اور بعد ہاتھ اٹھاتے تھے۔ میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو وہ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا انھوں نے دیکھا اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا۔

فَكَانَ هٰذَا مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ لِقَوْلِهِمْ مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

یہ جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس قول کے قائلین کے استدلال ہیں سے ہے ان کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُخَالِفِهِمْ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ قَالَ مَا رَوَيْنَاهُ نَحْنُ بِتَوَاتُرِ الْاٰثَارِ وَصِحَّةِ اَسَانِيْدِهَا وَاسْتِقَامَتِهَا اَقْوٰى اَوْلٰى مِنْ قَوْلِكُمْ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا سَنُبَيِّنُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اَمَّا مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ الَّذِيْ بَدَاْنَا بِذِكْرِهٖ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَاِنَّ اَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ۔

۱۲۶۳- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهٗ فَحَدِيْثُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ هٰذَا قَدْ دَلَّ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِي الزِّنَادِ عَلٰى اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ نَفْسِهٖ سَقِيْمًا اَوْ لَا يَكُوْنَ فِيْهِ ذِكْرُ الرَّفْعِ اَصْلًا كَمَا رَوَاهُ غَيْرُهٗ۔

۱۲۶۴- فَاِنَّ ابْنَ خُزَيْمَةَ **حَدَّثَنَا** قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَالْوُهْبِيُّ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ فَذَكَرُوْا مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَمَتْنِهٖ وَلَمْ يَذْكُرُوا الرَّفْعَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوْظُ وَحَدِيْثُ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ خَطَاٌ فَقَدْ

مخالفین ان کے خلاف دلیل پیش کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس جو روایات ہیں وہ متواتر ہیں ان کی اسناد صحیح اور مضبوط ہیں لہٰذا ہماری بات تمہارے قول سے بہتر ہے۔

اس ضمن میں ان کے خلاف حجت ہم عنقریب بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ابوالزناد کی روایت جو ہم نے اس باب کے شروع میں بیان کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا تو ابوبکرہ نے (اپنی سند کے ساتھ) ہم سے بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے اس کے بعد نہیں اٹھاتے تھے۔

حضرت عاصم اپنے والد سے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عاصم بن کلیب کی یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ابوالزناد کی روایت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ بذاتِ خود کمزور ہو یا اس میں ہاتھ اٹھانے کا بالکل ذکر نہ ہو۔ جیسا کہ ان کے علاوہ حضرات نے روایت کیا۔

عبداللہ بن رجا، عبداللہ بن صالح اور وہبی (تینوں) کہتے ہیں۔ ہمیں عبدالعزیز ابن سلمہ نے عبداللہ بن فضل سے روایت کرتے ہوئے خبر دی ان سب نے سند اور متن کے لحاظ سے ابن ابی الزناد کی حدیث کی طرح روایت کیا لیکن ان سب نے کہیں بھی ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں کیا اگر یہ حدیث محفوظ اور ابن ابی الزناد کی روایت خطاء ہو تو حدیث خطاء حجت نہیں ہو سکتی

اذ تقع بذلك ان يجب لكم بحديث خطأ حجة وان كان ما روى ابن الزناد صحيحا لانه زاد على ما روى غيره فان عليا لم يكن ليرى النبي صلى الله عليه وآله وسلم يرفع ثم يتركه هو الرفع بعده الا وقد ثبت عنده نسخ الرفع فحديث علي اذا صح ففيه اكثر الحجة لقول من لا يرى الرفع۔

وأما حديث ابن عمر فانه قد روي عنه ما ذكرنا عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ثم روي عنه من فعله بعد النبي صلى الله عليه وآله وسلم خلاف ذلك۔

اگر ابن ابی الزناد کی روایت صحیح ہو کیونکہ اس میں دوسروں کی روایت سے زائد ہے اس لیے یہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہو پھر انھوں نے اٹھانا چھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کے نزدیک ہاتھ اٹھانے کا حکم منسوخ ہو گیا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت صحیح ہونے کی صورت میں اس میں ان لوگوں کی دلیل زیادہ ہے جو ہاتھ اٹھانا جائز سمجھتے ہیں۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو ان سے وہ بھی مروی ہے جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا اس کے خلاف عمل مروی ہے۔

۱۲۶۵ - **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا ابو بكر بن عياش عن حصين عن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر فلم يكن يرفع يديه الا في التكبيرة الاولى من الصلوة۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے نماز میں صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے۔

فهذا ابن عمر قد رای النبی صلی الله علیه وآله وسلم یرفع ثم ترک هو الرفع بعد النبي صلى الله عليه وآله وسلم فلا يكون ذلك الا وقد ثبت عنده نسخ ما قد راى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فعله وقامت الحجة عليه بذلك۔

فان قال قائل هذا حديث منكر۔

قيل له وما دلك على ذلك فلن تجد الى ذلك سبيلا۔

فان قال فان طاؤسا قد ذكر انه راى ابن عمر يفعل ما يوافق ما روي عنه

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا لیکن آپ کے بعد ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل منسوخ ہو چکا ہو جو آپ نے دیکھا تھا اور اس کے خلاف دلیل ثابت ہو گئی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حدیث منکر ہے تو اسے (جواب میں) کہا جائے گا اس پر کیا دلیل ہے تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔

اگر کہے کہ حضرت طاؤس نے ذکر کیا انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کے موافق عمل کرتے ہوئے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ۔

قِيْلَ لَهُمْ فَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ طَاؤُسٌ وَقَدْ خَالَفَهٗ مُجَاهِدٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلَ مَا رَاٰهُ طَاؤُسٌ يَفْعَلُهٗ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ عِنْدَهٗ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهٖ ثُمَّ قَامَتْ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهٖ فَتَرَكَهٗ وَفَعَلَ مَا ذَكَرَهٗ عَنْهُ مُجَاهِدٌ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّحْمَلَ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ وَيُنْفٰى عَنْهُ الْوَهْمُ حَتّٰى يَتَحَقَّقَ ذٰلِكَ وَاِلَّا سَقَطَ اَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ وَائِلٍ فَقَدْ ضَادَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ مَا ذَكَرَ فَعَبْدُ اللّٰهِ اَقْدَمُ صُحْبَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَفْهَمُ بِاَفْعَالِهٖ مِنْ وَّائِلٍ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ۔

۱۲۶۶ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ۔

وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى۔

۱۲۶۷ - **كَمَا** حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

دیکھا جو انھوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ تو اُسے کہا جائے گا کہ حضرت طاؤس نے ذکر کیا لیکن حضرت مجاہد نے اس کے خلاف کہا ہے تو ہو سکتا ہے حضرت ابن عمر نے وہ عمل جسے طاؤس نے دیکھا اس وقت کیا ہو جب آپ کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے کی دلیل ثابت نہیں ہوئی تھی پھر ان کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے پر دلیل ثابت ہو گئی تو چھوڑ دیا اور وہ عمل کیا جسے حضرت مجاہد نے دیکھا۔ صحابہ کرام سے جو بات مروی ہے اس سے یہی مراد ہے کہ شک دور کیا جائے تاکہ وہ ثابت ہو جائے ورنہ اکثر روایات ساقط ہو جائیں گی۔

جہاں تک حضرت وائل کی روایات کا تعلق ہے تو حضرت ابراہیم اس کے خلاف ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مذکورہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قدیم صحبت حاصل ہے اور وہ حضرت وائل کی نسبت آپ کے افعال کو زیادہ سمجھتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کو اپنے قریب کرنا پسند فرماتے تھے تاکہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کو اپنے قریب رکھنا پسند فرماتے تھے تاکہ وہ آپ سے (مسائل) یاد رکھیں۔

حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن بکر نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں عقلمند لوگ میرے قریب رہیں۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میں سے عقلمند اور سمجھدار لوگوں کو میرے قریب رہنا چاہیے۔ پھر جو اُن سے متصل ہیں اس کے بعد ان سے متصل حضرات۔

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوالْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔

۱۲۶۸ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِيَاسِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ لِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُوْنُوْا فِي الصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ۔

حضرت قیس بن عباد فرماتے ہیں حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا اس صف میں کھڑے ہو جو میرے قریب ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَعَبْدُ اللّٰهِ مِنْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَقْرُبُوْنَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِيَعْلَمُوْا اَفْعَالَهٗ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هِيَ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ ذٰلِكَ فَمَا حَكَوْا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ اَوْلٰى مِمَّا جَاۗءَ بِهٖ مَنْ كَانَ اَبْعَدَ مِنْهُمْ مِنْهُمْ فِي الصَّلٰوةِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہتے تھے تاکہ وہ نماز میں آپ کے اعمال کو دیکھ سکیں کہ ان کی کیا کیفیت ہے اور وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ لہٰذا ان حضرات کا فیصلہ دور رہنے والے حضرات کے فیصلہ سے زیادہ بہتر ہے۔

فَاِنْ قَالُوْا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ غَيْرُ مُتَّصِلٍ۔

قِيْلَ لَهُمْ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا اَرْسَلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُرْسِلْهُ اِلَّا بَعْدَ صِحَّتِهٖ عِنْدَهٗ وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ قَالَ لَهُ الْاَعْمَشُ اِذَا حَدَّثْتَنِيْ فَاَسْنِدْ فَقَالَ اِذَا قُلْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمْ اَقُلْ ذٰلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِيْهِ جَمَاعَةٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاِذَا قُلْتُ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ۔

اگر وہ کہیں کہ جو کچھ تم نے بواسطہ ابراہیم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ غیر متصل ہے۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ حضرت ابراہیم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس وقت ارسال کرتے ہیں جب وہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ مروی ہوتی ہے۔ حضرت اعمش نے ان سے کہا مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت سند ذکر کیا کرو۔ انھوں نے فرمایا جب میں تم سے کہوں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو میں یہ بات اس وقت کہتا ہوں جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک جماعت نے مجھے یہ حدیث بیان کی اور جب میں کہوں کہ مجھے فلاں نے حضرت عبداللہ سے حدیث بیان کی تو وہی مجھ سے بیان کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ اَوْ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ شَكَّ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِذٰلِكَ۔

حضرت شعبہ، حضرت اعمش سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاَخْبَرَ اَنَّ مَا اَرْسَلَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَمَخْرَجُهٗ عِنْدَهٗ اَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس انھوں نے (حضرت ابراہیم نے) بتایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو ارسال کرتے ہیں تو ان کے نزدیک

مَا ذَكَرَهُ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهٖ عَنْ عَبْدِ اللهِ فَكَذٰلِكَ هٰذَا الَّذِيْ اَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ لَمْ يُرْسِلْهُ اِلَّا وَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ اَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ مَا يَرْوِيْهِ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهٖ عَنْ عَبْدِ اللهِ۔

یہ روایت اس کی نسبت زیادہ صحیح ہوتی ہے جسے وہ کسی معین شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مرسل روایت بھی ان کے نزدیک اس روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے جسے انھوں نے کسی معین شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسے متصل روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی تمام نمازوں میں اسی طرح کرتے تھے۔

وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَوَيْنَاهُ مُتَّصِلًا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَكَذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُ فِيْ سَائِرِ صَلٰوتِهٖ۔

١٢٧٠ - كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِي الْاِفْتِتَاحِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آغاز نماز کے علاوہ کسی جگہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١٢٧١ - كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ قَالَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيَّ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نہیں اٹھاتے تھے۔ حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم اور شعبی کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُمَرُ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اَيْضًا اِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لِاَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَيَّاشٍ وَاِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِنَّمَا دَارَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ ثِقَةٌ حُجَّةٌ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى ابْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهٗ اَفَتَرَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَفِيَ عَلَيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَلِمَ ذٰلِكَ مَنْ دُوْنَهٗ وَمَنْ هُوَ مَعَهٗ يَرَاهُ يَفْعَلُ غَيْرَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے مطابق صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور یہ صحیح حدیث ہے کیونکہ اس حدیث کا دارومدار حضرت حسن بن عیاش پر ہے اور وہ ثقہ حجت ہیں جیسا کہ یحییٰ بن معین وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر یہ بات مخفی رہی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور دوسروں کو یہ معلوم ہوگیا اور کیا یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے ساتھیوں نے آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل

مَارَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ ثُمَّ لَا یُنْکِرُ ذٰلِکَ عَلَیْہِ ھٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ وَفِعْلُ عُمَرَ ھٰذَا وَتَرْکُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِیَّاہُ عَلٰی ذٰلِکَ دَلِیْلٌ صَحِیْحٌ اَنَّ ذٰلِکَ ھُوَ الْحَقُّ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ خِلَافُہٗ۔

کے خلاف کرتے دیکھا اور اعتراض نہ کیا ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل کرنا اور صحابہ کرام کا اس پر اعتراض نہ کرنا اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ یہی بات حق ہے کسی کو اس کے خلاف کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔

وَاَمَّا مَا رَوَاہُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مِنْ ذٰلِکَ فَاِنَّمَا ھُوَ مِنْ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ وَھُمْ لَا یَجْعَلُوْنَ اِسْمٰعِیْلَ فِیْمَا رَوٰی مِنْ غَیْرِ الشَّامِیِّیْنَ حُجَّۃً فَکَیْفَ یَحْتَجُّوْنَ عَلٰی خَصْمِھِمْ بِمَا لَوِ احْتَجَّ بِمِثْلِہٖ عَلَیْھِمْ لَمْ یُسَوِّغُوْہُ اِیَّاہُ۔

جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو وہ بواسطہ اسماعیل بن عیاش، صالح بن کیسان سے مروی ہے اور مخالفین کے نزدیک اسماعیل کی غیر شامیوں سے روایت حجت نہیں تو وہ اپنے مخالف کے خلاف ایسی روایات سے کسطرح استدلال کر سکتے ہیں کہ اگر اس سے ان کے خلاف استدلال کیا جائے تو وہ اسے قبول نہیں کرتے۔

وَاَمَّا حَدِیْثُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فَھُمْ یَزْعُمُوْنَ اَنَّہٗ خَطَاٌ وَاَنَّہٗ لَمْ یَرْفَعْہُ اَحَدٌ اِلَّا عَبْدُ الْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ خَاصَّۃً وَالْحُفَّاظُ یُوْقِفُوْنَہٗ عَلٰی اَنَسٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ وہ صحیح نہیں کیونکہ اسے صرف عبدالوہاب ثقفی نے مرفوعاً روایت کیا حفاظ حدیث کے نزدیک یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

وَاَمَّا حَدِیْثُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَاِنَّھُمْ یُضَعِّفُوْنَ عَبْدَ الْحَمِیْدِ فَلَا یُقِیْمُوْنَ بِہٖ حُجَّۃً فَکَیْفَ یَحْتَجُّوْنَ بِہٖ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا وَمَعَ ذٰلِکَ فَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَمْ یَسْمَعْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثَ مِنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ وَلَا مِمَّنْ ذُکِرَ مَعَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ بَیْنَھُمَا رَجُلٌ مَجْھُوْلٌ قَدْ ذَکَرَ ذٰلِکَ الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْہُ عَنْ رَجُلٍ وَاَنَا ذَاکِرٌ ذٰلِکَ فِیْ بَابِ الْجُلُوْسِ فِی الصَّلٰوۃِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَحَدِیْثُ اَبِیْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ ھٰذَا فِیْہِ فَقَالُوْا جَمِیْعًا صَدَقْتَ فَلَیْسَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ اَحَدٌ غَیْرُ اَبِیْ عَاصِمٍ۔

عبدالحمید بن جعفر کی روایت کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ عبدالحمید کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور اسے حجت نہیں ٹھہراتے تو اس قسم کے مسئلے میں ان سے کیسے استدلال کر سکتے ہیں علاوہ ازیں محمد بن عمرو بن عطاء نے یہ حدیث نہ تو عبدالحمید سے سنی اور نہ ہی ان حضرات سے جن کا ان کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایک مجہول شخص ہے۔ عطاف بن خالد نے ان کے واسطے سے ایک مجہول شخص سے روایت کیا میں اسے "نماز میں بیٹھنے" کے باب میں ذکر کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ عبدالحمید سے ابوعاصم کی اس روایت میں ہے کہ سب نے کہا تم نے سچ کہا تو یہ بات ابوعاصم کے علاوہ کسی نے نہیں کہی۔

۱۲۷۲ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ

ہشیم اور عبدالحمید نے اپنی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ ان سب (صحابہ کرام) نے

أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ فَذَكَرَاهُ بِإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَقُولَا فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ عَبْدِ الْحَمِيدِ۔

فرمایا کہ تم نے سچ کہا عبد الحمید کے علاوہ لوگوں نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے ہم نے "باب الجلوس فی الصلوٰۃ" میں اسے ذکر کیا ہے۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلٰوةِ فَمَا نَرٰى كَشْفَ هٰذِهِ الْآثَارِ يُوجِبُ لَمَّا وُقِفَ عَلٰى حَقَائِقِهَا وَكَشْفِ مَخَارِجِهَا إِلَّا تَرْكَ الرَّفْعِ فِي الرُّكُوعِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ۔

ان روایات کی تحقیق و تنقیش کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کو نہ اٹھایا جائے۔ روایات کے طریقے پر اس مسئلے کی وضاحت اس طرح ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَرَدْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ تَضْعِيفَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا هٰكَذَا مَذْهَبِي وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ لَنَا۔

وَأَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى مَعَهَا رَفْعٌ وَالتَّكْبِيرُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَا رَفْعَ مَعَهَا۔

وَاخْتَلَفُوا فِي تَكْبِيرَةِ النُّهُوضِ وَتَكْبِيرِ الرُّكُوعِ۔

فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهَا حُكْمُ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ وَفِيهِمَا الرَّفْعُ كَمَا فِيهَا الرَّفْعُ۔

وَقَالَ آخَرُونَ حُكْمُهَا حُكْمُ التَّكْبِيرَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَلَا رَفْعَ فِيهِمَا كَمَا لَا رَفْعَ فِيهَا۔

وَقَدْ رَأَيْنَا تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ لَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا وَرَأَيْنَا التَّكْبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهُ وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَمَا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ النُّهُوضِ لَيْسَتَا مِنْ صُلْبِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس سے کسی اہل علم کی کمزوری بتانا میرا مقصد نہیں اور نہ ہی یہ میرا مذہب ہے بلکہ میرا مقصد اس ظلم کو واضح کرنا ہے جو ہمارے مخالف نے ہم پر کیا ہے۔ اس مسئلے کا غور و فکر کے طریقے پر حل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے جائیں لیکن دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ اختلاف اٹھتے وقت اور نیچے جاتے وقت کی تکبیر میں ہے۔ ایک قوم کہتی ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جو پہلی تکبیر کا ہے اور ان دونوں میں بھی اسی طرح ہاتھ اٹھائے جائیں۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں اس کا حکم دو سجدوں کے درمیان تکبیر کے حکم جیسا ہے۔ وہاں ہاتھ نہ اٹھائے جائیں جیسے یہاں نہیں اٹھائے جاتے اور ہم دیکھتے ہیں کہ تکبیر اولیٰ، نماز کے ارکان میں سے ہے اس کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی لیکن دو سجدوں کے درمیان والی تکبیر ایسی نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی، رکوع اور سجدے میں جانے کی تکبیر بھی نماز کے ارکان سے نہیں، کیونکہ اگر کوئی شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی یہ نماز کی سنتوں سے ہے جب یہ بھی سجدوں کی تکبیر کی طرح نماز کی سنتوں سے ہے تو ہاتھ نہ اٹھانے میں یہ اسی کی طرح ہوگی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ،

الصَّلٰوةِ لِاَنَّهٗ لَوْ تَرَكَهُمَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهٗ وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَمَا اَنَّ التَّكْبِيْرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَانَتَا كَهِيَ فِيْ اَنْ لَا رَفْعَ فِيْهِمَا كَمَا لَا رَفْعَ فِيْهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۲۷۳- **وَلَقَدْ** حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ فَقِيْهًا قَطُّ يَفْعَلُهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ غَيْرِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى۔

حضرت ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں میں نے کسی فقیہہ کو کبھی بھی تکبیر اولیٰ کے علاوہ ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھا۔

بَابُ ۴۸ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ

باب ۴۸: رکوع میں تطبیق

۱۲۷۴ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا فَطَبَّقَ ثُمَّ طَبَّقَ بِيَدَيْهِ فَجَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت علقمہ اور حضرت اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا کیا یہ لوگ تمہارے بعد نماز پڑھ چکے ہیں، انھوں نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں طرف کیا۔ پھر ہم نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ آپ نے ہمارے ہاتھوں پر مارتے ہوئے تطبیق[1] کرائی پھر اپنے ہاتھوں کے ساتھ تطبیق کی۔ اور انھیں رانوں کے درمیان رکھا نماز پڑھ چکے تو فرمایا نبی اکرم

۱۲۷۵ - **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

عبدالرحمٰن بن اسود، حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس کے بعد اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۷۶ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت علقمہ، حضرت ابن مسعو

---

[1] رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا تطبیق ہے (مصباح اللغات)

حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰی هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَصَلُّوْا فَصَلّٰی بِنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِاَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ فَقُمْنَا خَلْفَهٗ فَقَدَّمَنَا فَقَامَ اَحَدُنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَحَنَا قَالَ وَضَرَبَ يَدِیْ عَلٰی رُكْبَتِیْ وَقَالَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَصَلُّوْا جَمِيْعًا وَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدِّمُوْا اَحَدَكُمْ فَلْيَفْعَلْ هٰكَذَا وَطَبَّقَ يَدَيْهِ ثُمَّ لِيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا کیا ان لوگوں نے تمہارے بعد نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں فرمایا اچھا نماز پڑھو پھر انھوں نے ہمیں نماز پڑھائی اور اذان و اقامت کا حکم نہیں دیا ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے لیکن آپ نے ہمیں آگے بڑھایا تو ہم میں سے ایک آپ کی داہنی جانب اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے جب رکوع کیا تو ہاتھوں کو ٹانگوں کے درمیان رکھ لیا اور جھک گئے۔ حضرت اسود فرماتے ہیں انھوں نے میرے ہاتھ میرے گھٹنوں پر مارے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس طرح کرو۔ نماز پڑھ چکے تو فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو اکٹھے نماز پڑھو اور جب اس سے زیادہ ہو تو ایک کو آگے کر لو اور جب تم میں سے کوئی شخص رکوع کرے تو ایسا کرے آپ نے ہاتھوں کو تطبیق دی پھر اپنے بازوؤں

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِیْ لَهٗ اِذَا رَكَعَ اَنْ يَّضَعَ يَدَيْهِ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ شِبْهَ الْقَابِضِ عَلَيْهِمَا وَيُفَرِّقُ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔

۱۲۷۷- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَحِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَمَسُّوْا فَقَدْ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ۔

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کی اور اس حدیث سے استدلال کیا لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا چاہیے۔ گویا گھٹنوں کو پکڑے ہوئے ہے لیکن انگلیاں کشادہ رکھے۔ انھوں اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا گھٹنوں کو پکڑو کیونکہ تمہارے لیے گھٹنوں کو پکڑنا ہی سنت ہے۔

۱۲۷۸- حَدَّثَنَا مَرْزُوْقٌ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ ثَنَا سَالِمٌ الْبَرَّادُ قَالَ وَكَانَ عِنْدِیْ اَوْثَقَ مِنْ نَفْسِیْ قَالَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیُّ اَلَا اُرِيْكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں مجھ سے سالم براد نے بیان کیا اور وہ میرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ باوثوق ہیں فرماتے ہیں حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کیا میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں پھر انھوں نے

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا قَالَ ثُمَّ رَکَعَ فَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَفَصَّلَتْ اَصَابِعُہٗ عَلٰی سَاقَیْہِ۔

طویل حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا پھر رکوع کیا اور ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا اور پنڈلی پر انگلیوں کو کشادہ رکھا۔

۱۲۷۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَہْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَّاَبُوْ اُسَیْدٍ وَسَہْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ فِیْمَا یَظُنُّ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فَذَکَرُوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَکَعَ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْہِمَا۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابو حمید، ابو اسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلم رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو فرمائی۔ ابو حمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں جب آپ رکوع کرتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے گویا آپ نے انہیں پکڑ رکھا ہو۔

۱۲۸۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَیْدٍ السَّاعِدِیَّ فِیْ عَشْرَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَحَدُہُمْ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ قَالَ فَقَالُوْا جَمِیْعًا صَدَقْتَ۔

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں میں نے دس صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) جن میں سے حضرت ابو قتادہ بھی تھے، کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا تو ان سب نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا۔

۱۲۸۱- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَکَعَ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔

۱۲۸۲- حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَۃَ قَالَ اَنَا حَیْوَۃُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ یُحَدِّثُ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ اشْتَکَی النَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ التَّفَرُّجَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لوگوں نے بارگاہ نبوی میں تنگی سے نجات کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا گھٹنوں سے مدد حاصل کرو۔

فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ مُعَارِضَةً لِلْاَثَرِ الْاَوَّلِ وَمَعَهَا مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَيْسَ مَعَهٗ۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى النَّسْخِ اَحَدِ الْاَمْرَيْنِ بِصَاحِبِهٖ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ۔

یہ روایات پہلی روایت کے خلاف ہیں علاوہ ازیں اُس کی نسبت اِن میں تواتر زیادہ ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں آیا ان روایات میں کسی ایک بات کے منسوخ ہونے پر کوئی دلالت ہے تو ہم نے دیکھا۔

۱۲۸۳۔ **فَاِذَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا فَاُمِرْنَا اَنْ نَضْرِبَ بِالْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ۔

ابو یعفور فرماتے ہیں میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے فرمایا میں اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے تو انھوں نے میرے ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا اے بیٹے! ہم ایسا کیا کرتے تھے لیکن ہمیں حکم دیا گیا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

۱۲۸۴۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابو عوانہ، ابو یعفور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۸۵۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ سَعْدٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ الرُّكُوْعَ طَبَّقْتُ فَنَهَانِيْ عَنْهُ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ حَتّٰى نُهِيَ عَنْهُ۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی رکوع کرتے وقت میں نے تطبیق کی تو انھوں نے مجھے منع کر دیا اور فرمایا ہم ایسا کرتے تھے حتیٰ کہ ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا نَسْخُ التَّطْبِيْقِ وَاَنَّهٗ مُتَقَدِّمٌ لِمَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے تطبیق کا نسخ ثابت ہو گیا اور یہ عمل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے سے پہلے کا ہے۔

ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا التَّطْبِيْقَ فِيْهِ الْتِقَاءُ الْيَدَيْنِ وَرَاَيْنَا وَضْعَ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِيْهِ تَفْرِيْقُهُمَا فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ حُكْمِ اِشْكَالِ

پھر ہم نے غور و فکر کے طور پر اس مسئلے کا حل تلاش کیا کہ وہ کیا ہے تو تطبیق میں ہاتھ کو ملانا ہوتا ہے اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے میں انھیں الگ الگ رکھا جاتا ہے تو ہم نے نماز میں اس جیسے دوسرے اعضاء کا جائزہ لیا کہ ان کا طریقہ کیا ہے

ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا السُّنَّةَ جَاءَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالتَّجَافِيْ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ تَفْرِيْقِ الْاَعْضَاءِ وَكَمَنْ قَامَ فِي الصَّلٰوةِ اُمِرَ اَنْ يُّرَاوِحَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ الَّذِيْ رَوَى التَّطْبِيْقَ فَلَمَّا رَاَيْنَا تَفْرِيْقَ الْاَعْضَاءِ فِيْ هٰذَا بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ اَوْلٰى مِنْ اِلْصَاقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ اِلْصَاقِهَا وَتَفْرِيْقِهَا فِي الرُّكُوْعِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ معادفا على مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْهُ فَيَكُوْنُ كَمَا كَانَ التَّفْرِيْقُ فِيْمَا ذَكَرْنَا اَفْضَلَ يَكُوْنُ فِيْ سَائِرِ الْاَعْضَاءِ كَذٰلِكَ۔

تو رکوع و سجود میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا سنت ہے اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ اعضاء کو کشادہ رکھنے سے ہی ممکن ہے اور جیسا کہ نماز میں کھڑے ہونے والے شخص کو قدموں کے درمیان فاصلہ رکھنے کا حکم ہے۔ یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور تطبیق کی روایت بھی ان ہی سے ہے۔ پس جب ہم نے دیکھا کہ اس میں اعضاء کو ایک دوسرے سے ملانے کے بجائے الگ الگ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور رکوع میں ملانے اور جدا رکھنے کے سلسلے میں اختلاف ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اختلافی بات کو متفق علیہ بات کی طرف لوٹایا جائے تو جس طرح تمام اعضاء میں تفریق افضل ہے۔ یہاں بھی اسی طرح ہوگا۔

۱۲۸۶- وَقَدْ رُوِيَ التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ التَّمِيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

رکوع میں تجافی (اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھنا) کے سلسلے میں مروی ہے۔ ابو اسحق تمیمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۲۸۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا يَرْقَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يَرٰى مِنْ خَلْفِهٖ وَضَحَ اِبْطَيْهِ۔

(ام المومنین) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھتے یہاں تک کہ پیچھے کھڑا ہونے والا شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

۱۲۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنَحْوِهٖ۔

حضرت جعفر بن برقان اور عبداللہ بن عبداللہ بن اصم، یزید بن اصم سے وہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰی حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْهِ اَوْ حَتّٰی اُرٰی بَیَاضَ اِبْطَیْهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں کشادگی اختیار کرتے۔ حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی یا (فرمایا) میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا۔

۱۲۹۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْهَیْثَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ یَقُوْلُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ کَشْحَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

ابو الہیثم فرماتے ہیں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا گویا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جب آپ سجدہ فرما رہے تھے۔

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ رَاَیْتُ الْبَرَاءَ اِذَا سَجَدَ خَوّٰی وَرَفَعَ عَجِیْزَتَهٗ وَقَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ سجدہ کرتے وقت پیٹ کو زمین سے دور رکھتے اور پچھلے حصے کو بلند رکھتے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ ذِرَاعَیْهِ وَبَیْنَ جَنْبَیْهِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْهِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ہرمز سے مروی ہے ان سے حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت بازوؤں اور پہلوؤں کے درمیان کشادگی رکھتے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ الْکَعْبِیِّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ اِلٰی عُفْرَتِ اِبْطَیْهِ یَعْنِیْ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کی بغلوں کی سفیدی مجھے نظر آرہی تھی اس وقت آپ سجدے میں تھے۔

بِبَاضِ اِبْطَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

۱۲۹۴ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ كَشْحَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَرُ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَاْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا يُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ اِذَا سَجَدَ۔

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ هُوَ اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

فَلَمَّا كَانَتِ السُّنَّةُ فِيْمَا ذَكَرْنَا تَفْرِيْقَ الْاَعْضَاءِ لَا اِلْصَاقَهَا كَانَتْ فِيْمَا ذَكَرْنَا اَيْضًا كَذٰلِكَ۔

فَثَبَتَ بِثُبُوْتِ النَّسْخِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَبِالنَّسْخِ الَّذِيْ وَصَفْنَا اِنْتِفَاءُ التَّطْبِيْقِ وَوُجُوْبُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسلیوں کی سفیدی کو دیکھنا جارہا ہوں اس وقت آپ حالتِ سجدہ میں تھے۔

عباد بن راشد، حسن سے وہ حضرت احمر (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے اس سے ہمیں رقت آتی تھی۔ (یعنی خوب الگ رکھتے اور دقت اٹھاتے)

عباد بن میسرہ، حضرت حسن سے وہ حضرت احمر صحابی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

جب اعضاء کو کشادہ رکھنا سنت ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ملانا نہیں۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں بھی تفریق کا ہی حکم ہوگا۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے جب اس سے (تطبیق کا) منسوخ ہونا ثابت ہوگیا تو اب تطبیق نہ ہوگی بلکہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا واجب ہوگا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٤٩ مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِىْ لَا يُجْزِئُ اَقَلَّ مِنْهُ

١٢٩٧ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ فِىْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثًا فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا قَالَ فِىْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ.

١٢٩٨ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِىْ لَا يُجْزِئُ اَقَلَّ مِنْهُ هٰذَا. وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ اَنْ يَّرْكَعَ حَتّٰى يَسْتَوِىَ رَاكِعًا وَمِقْدَارُ السُّجُوْدِ اَنْ يَّسْجُدَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ سَاجِدًا فَهٰذَا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِىْ لَا بُدَّ مِنْهُ.

١٢٩٩ - وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِىُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ شَرِيْكُ بْنُ اَبِىْ نَمِرٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ

باب ۴۹: رکوع اور سجدہ کی کم از کم مقدار

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" کہہ لے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے اور جب سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھے تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ کم از کم مقدار ہے۔

ابو بکرہ فرماتے ہیں ہم سے ابو عامر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کا یہی نقطہ نظر ہے وہ کہتے ہیں رکوع اور سجدے کی وہ مقدار جس سے کم جائز نہیں یہی ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا رکوع کی مقدار یہ ہے کہ وہ رکوع میں بالکل برابر ہو جائے اور سجدے کی مقدار یہ ہے کہ وہ سجدہ کرتے ہوئے سجدے کی حالت میں مطمئن ہو جائے۔ رکوع اور سجدے کی یہ مقدار ضروری ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت علی بن یحییٰ اپنے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے تھے آپ نے اس سے فرمایا جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن سے جو کچھ یاد

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ إِذَا قُمْتَ فِي صَلٰوتِكَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ إِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاحْمِدِ اللهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ قُمْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا تَنْقُصُ مِنْ ذٰلِكَ۔

ہو تو پڑھو اگر قرآن پاک نہ آتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی بیان کرو اور "لا الٰہ الا اللہ" پڑھو پھر رکوع کرو حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کرلو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ مطمئن ہو جاؤ پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ مطمئن ہو کر سجدہ کرو پھر مطمئن ہو کر بیٹھ جاؤ جب تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اور اس سے کچھ کم ہو گا تو اس سے تمہاری نماز میں کمی ہو گی۔

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

یحییٰ بن علی ابن خلاد زُرقی اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت رفاعہ بن رافع سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۰۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ بِالْفَرْضِ الَّذِي لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا تَتِمُّ الصَّلٰوةُ إِلَّا بِهٖ فَعَلِمْنَا أَنَّ مَا سِوٰى ذٰلِكَ إِنَّمَا أُرِيْدَ بِهٖ أَنَّهٗ أَدْنٰى مَا يُبْتَغٰى بِهِ الْفَضْلُ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ الَّذِي ذٰلِكَ فِيْهِ مُنْقَطِعًا عَنْهُ غَيْرُ مُكَافِئٍ لِهٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ فِي إِسْنَادِهِمَا۔

وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى۔

حضرت یحییٰ بن سعید مقبری اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ان دونوں حدیثوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرض بتایا جو ضروری ہے اور اس کے ساتھ ہی نماز مکمل ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ اس کے علاوہ جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے کم از کم فضیلت کا حصول مراد ہے علاوہ ازیں وہ پہلی حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے سند کے اعتبار سے ان دو روایتوں کے برابر نہیں۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵: مَا يَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب ۵: رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جائے

١٣٠٢ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ رَاكِعٌ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات پڑھتے تھے !.. اللھم لك رکعت الخ " اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا تجھ ہی پر ایمان لایا تیری ہی اطاعت کی اور تو میرا رب ہے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈی میرے پٹھے سب تیرے لیے جھک گئے یہ اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے" اور آپ سجدے میں یوں کہتے: اللھم لك سجدت الخ " یا اللہ! میں نے خاص تیرے لیے سجدہ کیا، تیرے ہی لیے جھک گیا اور تو میرا رب ہے میری چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسکو پیدا کیا اس کے کان اور آنکھیں بنائیں، اللہ بہترین خالق بابرکت ہے۔"

١٣٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنِ الْمَاجِشُونِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ماجشون اور عبد اللہ بن فضل نے حضرت اعرج سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٣٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَمُخِّي

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو یہ کلمات پڑھتے "اللھم لك رکعت الخ " یا اللہ! میں نے تیرے لیے خاص رکوع کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا تیرے سامنے گردن جھکا دی تو میرا رب ہے میری سماعت و بصارت، مغز اور ہڈی اور جس کے ساتھ میرے قدم قائم ہیں سب تیرے لیے جھک گئے اس اللہ کے لیے جو تمام

وَعَظْمِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جہانوں کو پالنے والا ہے۔

۱۳۰۵- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَأَ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قراءت سے روکا گیا ہے، رکوع میں اپنے رب کی تعظیم بیان کرو۔ اور سجدے کی حالت میں خوب دعا کرو یہ قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔

۱۳۰۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دروازے سے) پردہ اٹھایا تو (دیکھا) لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات کہتے تھے سبحانک اللھم الخ ”یا اللہ! میں تیری ہی حمد کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ تیری طرف رجوع کرتا ہوں مجھے بخش دے بےشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۱۳۰۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرُوْا بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن جریر، بشر بن عمر اور ابوداؤد فرماتے ہیں ہمیں شعبہ نے بیان کیا انہوں نے منصور سے روایت کیا ان سب نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۹- حدثنا علی بن شیبة قال ثنا محمد بن عبد الله الکناسی قال ثنا سفیان عن منصور فذکر باسناده مثله۔

حضرت سفیان، منصور سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۳۱۰- حدثنا یزید بن سنان قال ثنا یحیی بن سعید قال ثنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن مطرف عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم کان یقول فی رکوعه وسجوده سبوح قدوس رب الملائکة والروح۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، رکوع اور سجدے میں یوں کہتے تھے۔ "سبوح قدوس الخ" فرشتوں اور روح القدس کا رب پاک اور مقدس ہے۔

۱۳۱۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا شعبة عن قتادة فذکر باسناده مثله۔

حضرت شعبہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۲- حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعبة عن قتادة فذکر باسناده مثله۔

۱۳۱۳- حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا الفرج بن فضالة عن یحیی بن سعید عن عمرة عن عائشة قالت فقدت النبی صلی الله علیه وآله وسلم ذات لیلة فظننت انه اتی جاریته فالتمسته بیدی فوقعت یدی علی صدور قدمیه وهو ساجد یقول اللهم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقابک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا میں نے سوچا کہ شاید آپ اپنی لونڈی کے پاس تشریف لے گئے ہیں میں نے تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑا آپ حالت سجدہ میں کہہ رہے تھے "اللھم انی اعوذ برضاک الخ" یا اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، تیرے عفو و کرم کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ کا طلب گار ہوں تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری حمد و ثنا نہیں کر سکتا تیری وہی شان ہے جو تُو نے خود بیان فرمائی ہے۔

۱۳۱۴- حدثنا یونس بن عبد الاعلی قال اخبرنا ابن وهب ان مالکا حدثه عن یحیی بن سعید عن محمد بن ابراهیم بن الحارث التیمی ان عائشة قالت ثم ذکر مثله۔

حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں (راوی) نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ وَزَادَ أُثْنِي عَلَيْكَ لَا أَبْلُغُ كَمَا فِيكَ.

حضرت عروہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے "لا احصی ثناء علیک" کے الفاظ نہیں کہے البتہ یہ اضافہ کیا ہے "میں تیری ثناء بیان کرتا ہوں لیکن تیرے کمال تک نہیں پہنچ سکتا"۔

۱۳۱۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں یہ کلمات کہتے تھے "اللھم اغفر لی ذنبی الخ"۔ "یا اللہ! میرے چھوٹے بڑے پہلے، پچھلے، علانیہ اور ظاہر تمام غبر افلی کام بخش دے۔

۱۳۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ، حالت سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے پس (سجدے میں) بکثرت دعا مانگو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْآثَارِ إِنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَدْعُوَ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ بِمَا أَحَبَّ وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْآثَارِ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات پر عمل کیا ہے کہ رکوع اور سجدے میں پسندیدہ دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں اور ان کے نزدیک اس سلسلے میں کوئی چیز مقرر نہیں ان حضرات نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَزِيدَ فِي رُكُوعِهِ عَلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ يُرَدِّدُهَا مَا أَحَبَّ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْقُصَ فِي ذٰلِكَ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَزِيدَ فِي سُجُودِهِ عَلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى يُرَدِّدُهَا مَا أَحَبَّ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْقُصَ ذٰلِكَ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ.

فرمایا کہ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پر اضافہ جائز نہیں اسے جتنی بار چاہے پڑھے لیکن تین بار سے کم نہ ہو اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پر اضافہ نہ کرے البتہ اسے جتنی بار چاہے پڑھ سکتا ہے لیکن تین بار سے کم نہ ہو، انھوں نے اس طرح استدلال کیا ہے۔

۱۳۱۷: وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُودِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَمِّهِ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ الْغَافِقِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "فسبح باسم ربك العظيم" نازل ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے رکوع میں شامل کرو اور جب آیت کریمہ "سبح اسم ربك الاعلى" اتری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے سجدے میں شامل کر لو۔

۱۳۱۸: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب فرماتے ہیں مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے موسیٰ بن ایوب نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کیساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت موسیٰ بن ایوب، حضرت ایاس بن عامر سے اور وہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ نُزُولِ الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ.

ان حضرات کی یہ بھی دلیل ہے کہ ممکن ہے جو کچھ پہلی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ان دو آیات کے نزول سے پہلے ہو جن کا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

فَلَمَّا نَزَلَتَا أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَمَرَهُمْ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ أَمْرُهُ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهِ.

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تو گویا آپ کا حکم آپ کے گزشتہ فعل کے لیے ناسخ ہو گیا۔

وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أيضا أنه قد كان يقول في ركوعه وسجوده ما أمر به في حديث عقبة.

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنے رکوع اور سجدے میں وہ عمل کرتے تھے جس کا آپ نے حضرت عقبہ کی روایت میں حکم فرمایا۔

١٣٢٠ - **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا سعيد بن عامر وبشر بن عمر قال ثنا شعبة عن سليمان الأعمش عن سعيد بن عبيدة عن المستورد عن صلة بن زفر عن حذيفة أنه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذات ليلة فكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم وفي سجوده سبحان ربي الأعلى.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

١٣٢١ - **حدثنا** فهد بن سليمان قال ثنا سحيم الحراني قال ثنا حفص بن غياث عن مجالد عن الشعبي عن صلة عن حذيفة قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلاثا وفي سجوده سبحان ربي الأعلى ثلاثا.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

فهذا أيضا قد دل على ما ذكرنا من وقوفه على دعاء بعينه في الركوع والسجود.

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے جو ہم نے ذکر کی کہ رکوع اور سجدے میں خاص دعا پڑھنی چاہیے۔

وقال آخرون أما الركوع فلا يزاد فيه على تعظيم الرب عز وجل وأما السجود فيجتهد فيه الدعاء

واحتجوا في ذلك بحديثي علي وابن عباس الذين ذكرناهما في الفصل الأول.

فكان من الحجة عليهم في ذلك أنهم قد جعلوا قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم أما الركوع فعظموا فيه الرب

ان حضرات نے حضرت علی المرتضیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے بھی استدلال کیا جنھیں ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے۔ ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ:
انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو" کو پہلی روایات میں بیان کیے گئے آپ کے عمل کے لیے ناسخ قرار دیا ہے تو ممکن ہے

ناسخا لما تقدم من افعاله قبل ذلك في الاحاديث الاول فيحتمل ان يكون امرهم بالتعظيم في الركوع قبل ان ينزل عليه فسبح باسم ربك العظيم ويجهدهم بالدعاء في السجود بما احبوا قبل ان ينزل عليه سبح اسم ربك الاعلى فلما نزل ذلك عليه امرهم بان ينتهوا اليه في سجودهم على ما في حديث عقبة ولا يزيدون عليه فصار ذلك ناسخا لما تقدم منه قبل ذلك كما كان الذي امرهم به في الركوع عند نزول فسبح باسم ربك العظيم ناسخا لما قد كان منه قبل ذلك.

آپ نے رکوع میں تعظیم کا حکم "فسبح باسم ربك العظيم" کے نزول سے پہلے دیا ہو اور سجدے میں پسندیدہ دعائیں کوشش کرنے کا حکم "سبح الاسم ربك الاعلى" کے اترنے سے پہلے دیا ہو۔ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو ان کو سجدے میں صرف اسی بات کا پابند کر دیا جس کا ذکر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہوا ہے پس یہ آپ کے گذشتہ حکم کے لیے ناسخ بن گیا جیسا کہ "فسبح باسم ربك العظيم" کے نزول پر آپ کے حکم نے گذشتہ حکم کو منسوخ کر دیا۔

فان قال قائل انما كان ذلك من النبي صلى الله عليه واله وسلم بقرب وفاته لان في حديث ابن عباس كشف رسول الله صلى الله عليه واله وسلم الستارة والناس صفوف خلف ابي بكر.

اگر کوئی شخص کہے کہ وہ بات (جس کا پہلی روایات میں ذکر ہے۔) آپ کے قرب وصال سے متعلق ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا تو لوگ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے۔

قيل له فهل في هذا الحديث ان تلك الصلوة التي توفي رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بعقبها او ان تلك المرضة هي مرضته التي توفي فيها ليس في الحديث من هذا شيء وقد يجوز ان تكون هي الصلوة التي توفي بعقبها ويجوز ان تكون صلوة غيرها قد صح بعدها فان كانت تلك هي الصلوة التي توفي بعدها فقد يجوز ان يكون سبح اسم ربك الاعلى انزلت عليه بعد تلك قبل وفاته وان كانت تلك الصلوة متقدمة لذلك فهي احرى ان تجوز ان يكون بعد ما ذكرنا.

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کیا اس حدیث میں کوئی ایسی بات ہے کہ اس میں اس نماز کا ذکر ہے جس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا یا یہ وہی بیماری ہے جس میں آپ نے وصال فرمایا۔ حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ممکن ہے یہ وہی نماز ہو جس کے بعد آپ کا وصال ہوا اور ہو سکتا ہے یہ کوئی دوسری نماز ہو جس کے بعد آپ صحت یاب ہو گئے اگر یہ وہی نماز ہے جس کے بعد آپ نے وصال فرمایا تو ممکن ہے اس نماز کے بعد آپکے وصال سے پہلے "سبح اسم ربك الاعلى" نازل ہوئی ہو اور اگر یہ پہلے کی نماز ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا بعد میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔

فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ۔

معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس مسئلے کی وضاحت اسی طرح ہے۔

وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا مَوَاضِعَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْهَا ذِكْرٌ۔

فَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلدُّخُوْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ وَكَانَ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ تَكْبِيْرًا قَدْ وَقَفَ عَلَيْهِ الْعِبَادُ عَلَيْهِ وَعَلِمُوْهُ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ أَنْ يَّتَجَاوَزُوْهُ إِلٰى غَيْرِهِ۔

وَمِنْ ذٰلِكَ مَا يَتَشَهَّدُوْنَ بِهِ فِي الْقُعُوْدِ فَقَدْ عَلِمُوْهُ وَوَقَفُوْا عَلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ أَنْ يَّأْتُوْا مَكَانَهُ بِذِكْرٍ غَيْرِهِ لِأَنَّ رَجُلًا لَوْ قَالَ مَكَانَ قَوْلِهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَعْظَمُ أَوْ اَللّٰهُ أَجَلُّ كَانَ فِي ذٰلِكَ مُسِيْئًا۔

غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں نماز میں کئی مقام پر ذکر خداوندی ہے نماز میں داخل ہونے کے لیے "اللہ اکبر" ہے رکوع، سجدے اور قعدے سے اٹھنے کے لیے بھی تکبیر کہی جاتی ہے تو یہ تکبیر "اللہ اکبر" کہنا ہے لوگوں نے اس سے واقفیت حاصل کی سیکھا پس ان کے لیے اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا کلمہ اختیار کرنا مناسب نہیں۔ اسی سے قعدے میں تشہد کا پڑھنا ہے انھوں نے اسے سیکھا اور اختیار کیا ان کے لیے اس کے علاوہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں اس لیے کہ اگر کوئی شخص اللہ اکبر کی بجائے "اللہ اعظم" یا "اللہ اجل" کہہ دے تو گنہ گار ہوگا

وَلَوْ تَشَهَّدَ رَجُلٌ بِلَفْظٍ يُخَالِفُ لَفْظَ التَّشَهُّدِ الَّذِيْ جَاءَتْ بِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ كَانَ فِي ذٰلِكَ مُسِيْئًا وَكَانَ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِيْرِ قَدْ أُبِيْحَ لَهُ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ فَقِيْلَ لَهُ فِيْمَا رَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ فَكَانَ قَدْ وُقِفَ فِيْ كُلِّ ذِكْرٍ عَلٰى ذِكْرٍ بِعَيْنِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مُجَاوَزَتَهُ إِلٰى مَا أَحَبَّ لَا مَا قَدْ وُقِفَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَإِنِ اسْتَوٰى ذٰلِكَ فِي الْمَعْنٰى۔

اور اگر کوئی شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی تشہد کے علاوہ دوسرے الفاظ پڑھے تو اس سلسلے میں گنہ گار ہوگا

آخری تشہد سے فراغت پر پسندیدہ دعا پڑھنا جائز ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کے مطابق کہا جائے گا جو دعا چاہے پڑھے پس ہر ذکر میں مخصوص الفاظ کی پابندی ہے اس سے اپنے پسندیدہ کلمات کی طرف تجاوز نہیں کر سکتا اگرچہ وہ اس کے ہم معنی ہو

فَلَمَّا كَانَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى أَنَّ فِيْهِمَا ذِكْرًا وَلَمْ يُجْمَعْ عَلٰى أَنَّهُ أُبِيْحَ لَهُ فِيْهِمَا كُلُّ الذِّكْرِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ

پس جب اس بات پر اتفاق ہے کہ رکوع اور سجدے میں ذکر ہے اور اس بات پر اتفاق نہیں کہ جو کلمات چاہے پڑھے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ دوسرے اذکار، تکبیر، تشہد، سمع اللہ لمن

يَكُونَ ذٰلِكَ الذِّكْرُ كَسَائِرِ الذِّكْرِ فِي صَلٰوتِهٖ مِنْ تَكْبِيْرِهٖ وَتَشَهُّدِهٖ وَقَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَقَوْلِ الْمَامُوْمِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَوْلًا خَاصًّا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مُجَاوَزَتُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ كَمَا لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ فِيْ سَائِرِ الذِّكْرِ الَّذِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ مُجَاوَزَتُهٗ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا بِتَوْقِيْفٍ مِّنَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حمدہ اور مقتدی کے ربنا لک الحمد کہنے کی طرح ہو تو یہ بھی مخصوص کلمات ہوں گے۔ باقی اذکار کی طرح یہاں بھی تجاوز جائز نہ ہوگا تجاوز وہاں ہی جائز ہوگا جہاں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت فرمائی ہو۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ وَقَّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرًا خَاصًّا وَهُمُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى حَدِيْثِ عُقْبَةَ عَلٰى مَا فُصِّلَ فِيْهِ مِنَ الْقَوْلِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پس اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہوگیا جو اس میں خاص ذکر مقرر کرتے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی اس روایات کو اپنایا جس میں رکوع اور سجدے کے کلمات کی تفصیل ہے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَاَيْنَ جُعِلَ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَقُوْلَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ مَا اَحَبَّ۔

۱۳۲۲- **قِيْلَ** لَهٗ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَلَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثُمَّ لِيَخْتَرْ اَحَدُكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَطْيَبَ الْكَلَامِ اَوْ مَا اَحَبَّ مِنَ الْكَلَامِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تشہد کے بعد نمازی اپنے پسندیدہ کلمات کہنے کی اجازت کہاں دی گئی تو اسے کہا جائے گا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں نماز پڑھتے ہوئے جب بیٹھتے تو یہ کلمات پڑھتے: السلام علی اللہ الخ " اللہ پر سلام اس کے بندوں پر سلام جبرئیل ومکائیل پر سلام اور فلاں فلاں پر سلام "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے لہٰذا ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو، پھر آپ نے تشہد کا ذکر فرمایا: جیسے ہم نے دوسرے مقام پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ پھر ارشاد فرمایا اس کے بعد جو کلام اچھا لگے اور پسند آئے اختیار کیا جائے۔

۱۳۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنَّا نُسَبِّحُ وَنُكَبِّرُ وَنَحْمَدُ رَبَّنَا وَأَنَّ مُحَمَّدًا أُوْتِيَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَجَوَامِعَهُ أَوْ قَالَ خَوَاتِمَهُ فَقَالَ إِذَا قَعَدْتُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْا بِهِ رَبَّهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں تھا کہ دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں ہم اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تکبیر اور حمد بیان کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع کلمات (کی قوت) عطا کی گئی تھی (فواتح الکلم و جوامعہ یا خواتمہ فرمایا) آپ نے فرمایا جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھو تو کہو اس کے بعد تشہد کا ذکر فرمایا (اور فرمایا) پھر جو دعا پسند ہو اس کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں دعا مانگے۔

۱۳۲۴ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الْكَلَامِ بَعْدُ مَا شَاءَ فَأُبِيْحَ لَهُ هٰهُنَا أَنْ يَخْتَارَ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ لِأَنَّ مَا سِوَاهُ مِنَ الصَّلٰوةِ بِخِلَافِهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّكْبِيْرِ فِيْ مَوَاضِعِهِ وَمِنَ التَّشَهُّدِ فِيْ مَوْضِعِهِ وَمِنَ الْاِسْتِفْتَاحِ فِيْ مَوْضِعِهِ فَجُعِلَ ذٰلِكَ خَاصًّا غَيْرَ مُتَعَدٍّ إِلٰى غَيْرِهِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الذِّكْرُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ذِكْرًا خَاصًّا لَا يَتَعَدّٰى إِلٰى غَيْرِهِ۔

حضرت شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا اس کے بعد جو کلام چاہے اختیار کرے پس اس کے لیے جائز قرار دیا گیا کہ جو دعا چاہے اختیار کرے جبکہ اس کے علاوہ اذکار کا مسئلہ اس کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے تکبیر کا اس کے مقامات پر، تشہد کا اس کی جگہ پر، ثناء کا اس کے مقام پر اور السلام کا اس کی جگہ پر ذکر کیا ہے پس یہ مخصوص ذکر ہے جو دوسرے ذکر کی طرف متعدی نہیں ہوتا۔

لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ رکوع اور سجدے میں بھی خاص ذکر ہو جو غیر کی طرف متجاوز نہ ہو۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ هَلْ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَقُوْلَ بَعْدَهَا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ أَمْ لَا

باب ۵: کیا امام کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا ولک الحمد کہنا مناسب ہے

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَأَبُوْ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا طریقہ

عَوَانَةَ وَاَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

سکھاتے ہوئے فرمایا جب امام تکبیر کہے تم بھی کہو، وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو، جب وہ سجدہ کرے تم بھی کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری بات سنے گا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی حمد کرے وہ اسے سنتا ہے۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن عروبہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابو علقمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بات سنتا ہے۔

۱۳۲۸۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو تو جس کا قول فرشتوں کے

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

قول سے موافق ہو گیا اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ قَدْ دَلَّتْهُمْ عَلٰى مَا يَقُوْلُ الْإِمَامُ وَالْمَأْمُوْمُ جَمِيْعًا وَأَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ يَقُوْلُهَا الْإِمَامُ دُوْنَ الْمَأْمُوْمِ وَأَنَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَقُوْلُهَا الْمَأْمُوْمُ دُوْنَ الْإِمَامِ۔

ایک جماعت نے ان آثار کو اپنایا جن میں امام اور مقتدی دونوں کے قول کا بیان ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب امام "سمع اللہ لمن حمدہٗ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ صرف امام کہے مقتدی نہ کہے اور ربنا ولک الحمد صرف مقتدی کہے امام نہ کہے

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ۔

جن لوگوں کا یہ مسلک ہے ان میں امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ بھی ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ۔

فَقَالُوْا بَلْ يَقُوْلُ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ الْمَأْمُوْمُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خَاصَّةً۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ امام "سمع اللہ لمن حمدہ" اور "ربنا ولک الحمد" دونوں کہے پھر مقتدی صرف "ربنا ولک الحمد" کہے۔

وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُهُ الْمَأْمُوْمُ دُوْنَ غَيْرِهٖ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَاسْتَحَالَ أَنْ يَقُوْلَهَا مَنْ لَيْسَ بِمَأْمُوْمٍ۔

وہ کہتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد کہو" میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ اسے صرف مقتدی کہے۔ اگر یہی بات ہوتی تو جو شخص مقتدی نہیں اس کے لیے یہ کہنا جائز نہ ہوتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ان کلمات کے کہنے پر تمہارا بھی اتفاق ہے۔

فَقَدْ رَأَيْنَاكُمْ تُجْمِعُوْنَ أَنَّ الْمُصَلِّيَ وَحْدَهٗ يَقُوْلُهَا مَعَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ **فَلَمَّا** كَانَ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ يَقُوْلُهَا

پس جس طرح تنہا نماز پڑھنے والا یہ کلمات کہتا ہے اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو قول ذکر کیا ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا تو امام بھی یہ کلمات کہے حدیث رسول میں اس کی

وَلَيْسَ بِمَأْمُومٍ وَلَا يَنْفِي ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ الْإِمَامُ أَيْضًا يَقُولُهَا كَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

نفی بھی نہیں ہے، اس سلسلے میں انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۱۳۳۱- **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں کہتے "اللھم ربنا لک الحمد" الخ یا اللہ ہمارے رب! آسمان بھی زمین بھی اور اس کے بعد جو کچھ تو چاہے وہ چیز بھری ہوئی حمد تیرے ہی لیے ہے۔

۱۳۳۲- **وَبِمَا** حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۳۳۳- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدٌ هُوَ ابْنُ حَسَنٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ابی اوفی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۳۳۴- **حَدَّثَنَا** مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ أَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْكِلَاعِيِّ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ زَادَ أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ بندے نے جو کچھ کہا تعریف اور بزرگی والی ذات اس کی زیادہ مستحق ہے ہم سب تیرے بندے ہیں جسے تو عطا کرے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا اور کسی صاحب ثروت کو اس کی

اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ عُمَرَ وَ هُوَ الْمُنَبِّهِيُّ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ ذَكَرُوا الْجُدُوْدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْاِبِلِ وَبَعْضُهُمْ فِي الْخَيْلِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّيْ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ فَلَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِنَّهٗ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَهُوَ اِمَامٌ وَلَا فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ بِهَا اَنَّ مَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى حُكْمِ الْاِمَامِ فِيْ ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَقُوْلُهٗ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ اَمْ لَا۔

۱۳۳۶ - فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

دولت نفع نہیں دے سکتی۔ (یعنی جب تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرے)۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال داری کا ذکر آ گیا۔ بعض نے کہا فلاں شخص اونٹوں کی وجہ سے مالدار ہے اور بعض نے کہا گھوڑوں کی وجہ سے مالدار ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے جب نماز کے لیے اٹھے تو رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے پڑھا "ربنا ولک الحمد" الخ یا اللہ ہمارے رب! تیرے ہی لیے حمد ہے زمین و آسمان بھرے ہوئے اور اس کے بعد جو تو چاہے وہ بھرا ہوا ہے جسے تو عطا کرے اس سے کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو عطا نہ فرمائے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی مالداری (اطاعت کے بغیر) کام نہیں دیتی۔

پس ان روایات میں ایسی کوئی ایسی بات نہیں کہ آپ حالت امامت میں یہ کلمات کہتے تھے اس سلسلے میں یہاں کوئی دلیل نہیں۔ البتہ اتنا ثابت ہے کہ جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ "سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد" کہے۔ ——— پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات مروی ہے جس سے امام کا حکم معلوم ہو کہ وہ کیا ہے اور آیا وہ بھی ان کلمات کو پڑھے جو تنہا نماز پڑھنے والا پڑھتا ہے۔

تو یہ حدیث ہے: ——— حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز میں قراءت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اللھم انج الولید ابن الولید" کہتے۔ پھر حدیث ذکر کی۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ مِنَ الْقُنُوْتِ ثُمَّ تَرَكَهٗ بَعْدُ لَمَّا تَرَكَ الْقُنُوْتَ فَرَجَعْنَا اِلٰى غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ هَلْ فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا ذَكَرْنَا۔

تو ممکن ہے آپ نے اسے قنوت کی جز کے طور پر پڑھا ہو پھر جب قنوت چھوڑ دی تو اسے بھی چھوڑ دیا لہٰذا ہم دوسری حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ کیا ہماری مذکورہ گفتگو پر اس میں کوئی دلیل ہے۔

۱۳۳۷۔ فَاِذَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا اَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

حضرت ابو ذئب، حضرت مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم سب سے زیادہ میری نماز، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہے آپ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو (ساتھ ہی) ربنا لک الحمد بھی کہتے۔

۱۳۳۸۔ وَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ اَخْبَرَنِيْ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد" کہا۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ ذٰلِكَ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کہتے۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ لِاَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَا اَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ امام اسی طرح کہے جس طرح تنہا نماز پڑھنے والا کہتا ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَ اَنَّ مَا فَعَلَ مِنْ

پھر اس بات کا ذکر کیا اور بتایا کہ انھوں نے نماز میں وہ

مِنْ ذٰلِكَ هُوَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَا يَفْعَلُ غَيْرَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ وَهُوَ اَيْضًا فِيْهِ اِخْبَارٌ عَنْ صِفَةِ صَلٰوتِهٖ كَيْفَ كَانَتْ۔

کچھ کیا ہے جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اس کے علاوہ نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی حضور علیہ السلام کی نماز کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ وَهُوَ اِمَامٌ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثَبَتَ اَنَّ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ اِتِّبَاعًا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ۔

جب ثابت ہوا کہ آپ حالت امامت میں رکوع سے کھڑے ہوتے وقت "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا و لک الحمد" کہتے تھے تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ کی اتباع میں امام بھی ایسا کرے کیونکہ یہ عمل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ پس روایات کے طریقے پر اس مسئلے کا حکم یہ ہے

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ۔

وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا فِيْمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ عَلٰى اَنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ تنہا نماز پڑھنے والے کے بارے میں تمام کا اجماع ہے کہ وہ یہ کلمات کہے۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِي الْاِمَامِ هَلْ حُكْمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ فَوَجَدْنَا الْاِمَامَ يَفْعَلُ فِيْ كُلِّ صَلٰوتِهٖ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ وَالتَّشَهُّدِ مِثْلَ مَا يَفْعَلُهٗ مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَوَجَدْنَا اَحْكَامَهٗ فِيْمَا يَطْرَاُ عَلَيْهِ فِيْ صَلٰوتِهٖ كَاَحْكَامِ مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْمَا يَطْرَاُ عَلَيْهِ مِنْ صَلٰوتِهٖ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ تُوْجِبُ فَسَادَهَا وَمَا يُوْجِبُ سُجُوْدَ السَّهْوِ فِيْهَا وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَكَانَ الْاِمَامُ وَمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً بِخِلَافِ الْمَاْمُوْمِ۔

پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں کہ کیا امام کا وہی حکم ہے جو اکیلے آدمی کا ہے یا نہیں؟ تو ہم نے دیکھا کہ امام تمام نماز میں تکبیر، قرات، قیام، قعدے اور تشہد کے بارے میں وہی عمل کرتا ہے جو تنہا نماز پڑھنے والا کرتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ اگر امام کی نماز میں کوئی ایسی بات آجائے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی بات ہوتی ہے تو اس کا حکم وہی ہے جو تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ایسی صورت میں ہوتا ہے لہٰذا اس سلسلے میں امام اور منفرد برابر ہیں امام اور مقتدی نہیں۔

فَلَمَّا ثَبَتَ بِاتِّفَاقِهِمْ اَنَّ الْمُصَلِّيْ وَحْدَهٗ يَقُوْلُ بَعْدَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثَبَتَ اَنَّ الْاِمَامَ اَيْضًا يَقُوْلُهَا بَعْدَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ اَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَكَانَ يَذْهَبُ فِيْ

پس جب تمام ائمہ کے اتفاق سے ثابت ہوا کہ تنہا نماز پڑھنے والا "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد ربنا و لک الحمد کہے تو ثابت ہوا کہ امام بھی "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد یہ کلمات کہے اس سلسلے میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ ہمارا بھی یہی موقف ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پہلے قول کے قائل ہیں۔

ذٰلِكَ إِلَى الْقَوْلِ الْأَوَّلِ۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَغَيْرِهَا

باب ۵۲: فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا

۱۳۴۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَّأَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهٗ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِيْ يُوْسُفَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

حضرت ابو سعید اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قرأت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے (رکوع سے) سر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" کہتے پھر کھڑے ہوئے کی حالت میں دعا مانگتے "یا اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دے یا اللہ! مضر قبیلے پر سختی فرما انھیں حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح کئی سالوں کے قحط میں مبتلا فرما یا اللہ! قبیلہ لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیج انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۱۳۴۱- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَرَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے یا اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا فرما۔ اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۲- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَأُرِيَنَّكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں گا یا اس کی مثل کوئی بات کہی (فرمایا): جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور "سمع اللہ لمن حمدہ" پڑھتے تو مومنوں کے لیے دعا مانگتے اور

وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ دَعَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَعَنَ الْكَافِرِيْنَ۔

اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

۱۳۴۳ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِيْرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی آخری رکعت میں "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو یوں دعا مانگتے "یا اللہ! ولید کو رہائی عطا فرما" پھر انہوں نے ابوبکرہ کی ابوداؤد سے روایت (گذشتہ حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۴ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک صبح آپ نے ان کیلئے دعا نہ مانگی میں نے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں وہ آگئے ہیں۔

۱۳۴۵ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ لِاَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَرُبَّمَا اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ قَالَ يَجْهَرُ بِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا اَحْيَاءً مِنَ الْعَرَبِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف دعا مانگنا چاہتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور بعض اوقات "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" کے بعد یوں کہتے "یا اللہ! ولید کو رہائی عطا فرما" اس کے بعد انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ایک دن آپ نے ان کے لیے دعا نہ مانگی (آخر تک) اور یہ اضافہ کیا فرمایا آپ اسے بلند آواز سے پڑھتے اور بعض نمازوں میں یوں کہتے "یا اللہ! فلاں فلاں قبائل عرب پر لعنت بھیج" پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر الخ، آپ کے اختیار میں کچھ نہیں وہ ان کی توبہ قبول کرے یا انہیں عذاب دے

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

بے شک وہ ظالم ہیں۔

۱۳۴۶- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صبح کی نماز میں سنا جب آپ نے آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو "ربنا ولک الحمد" کہا پھر دعا مانگی یا اللہ! فلاں فلاں منافقین پر لعنت بھیج تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر (ترجمہ پیچھے ہو چکا ہے)۔

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ قَالَ فَمَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ عَلٰى اَحَدٍ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے یا اللہ! (ولید کو) رہائی عطا فرما۔ اس کے بعد (راوی نے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی طرح ذکر کیا جو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کی ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔ فرماتے ہیں (اس کے بعد) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بد دعا نہیں کی۔

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ نُصَيْرٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن میں قنوت پڑھی ہے

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ قَالَ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا۔

حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا پھر سر انور اٹھایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ غفار کی بخشش فرمائے۔ قبیلہ اسلم کو محفوظ رکھے، قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یا اللہ بنو لحیان پر لعنت بھیج، یا اللہ قبیلہ رعل اور ذکوان پر لعنت بھیج، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلے گئے۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَثِيْرِيُّ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ خَالِدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمُدْلِجِيِّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءِ بْنِ رُحْضَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ لَمَّا خَرَّ سَاجِدًا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَزَادَ فَقَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے لیکن اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ جب سجدے میں گئے تو اللہ اکبر کہا۔ یہ اضافہ ہے، حضرت خفاف نے فرمایا اسی بنیاد پہ کفار پر لعنت بھیجی گئی۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ

حضرت اسماعیل بن ابی کثیر حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند

عُمَرَ وَقَدْ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔

کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ أَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ أَوْ فَقُلْتُ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيْرًا ۔

حضرت ایوب، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے فرمایا ہاں ان سے کہا گیا (راوی کہتے ہیں) یا میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا رکوع کے کچھ بعد۔

۱۳۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقْتُهُ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقْتُهُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ ہمیشہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے حتیٰ کہ میں آپ سے جدا ہوا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ بھی صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے حتیٰ کہ میں ان سے جدا ہو گیا۔ (یعنی جب تک میں ان کے ساتھ رہا اسی طرح دیکھا)۔

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى عُصَيَّةَ وَذَكْوَانَ وَرِعْلٍ وَلِحْيَانَ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ قبیلہ عصیہ، ذکوان، رعل اور لحیان کے خلاف دعا مانگتے

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ شَهْرًا قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ الْقُنُوْتُ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر ایک رکعت کے بعد قنوت پڑھی حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے پوچھا قنوت کیسے پڑھتے تھے؟ فرمایا رکوع سے پہلے۔

۱۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ لَا بَلْ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قُلْتُ إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد؟ فرمایا نہیں بلکہ رکوع سے پہلے میں نے عرض کیا کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے انھوں

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى نَاسٍ قَتَلُوْا نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ.

نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ان لوگوں کے لیے بد دعا کرتے تھے جنھوں نے کچھ صحابہ کرام کو شہید کیا۔ ان صحابہ کرام کو قراء کہا جاتا تھا۔

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شَاذُ بْنُ فَيَّاضٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قنوت فجر اور مغرب کی نماز میں تھی۔

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ ابْنُ قُدَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ قبیلہ رعل اور ذکوان کے خلاف دعا مانگتے تھے۔

۱۳۶۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ السَّدُوْسِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنْ قُنُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْ قُلُوْبَهُمْ عَلٰى قُلُوْبِ نِسَاءٍ كَوَافِرَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت میں سے یہ الفاظ بھی تھے "اور ان کے دلوں کو کافر عورتوں کے دلوں کی طرح کر دے"

۱۳۶۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ سے کہا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے آپ نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وصال تک قنوت پڑھتے رہے۔

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

حضرت مروان اصفر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا

مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَقَنَتَ عُمَرُ فَقَالَ قَدْ قَنَتَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْ عُمَرَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قنوت پڑھی ہے؟ انھوں نے فرمایا انھوں نے پڑھی ہے جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۳۶۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

—— حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن قنوت پڑھی ہے۔

۱۳۶۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَنْصُوْرٍ الْبَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوْسِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يُكَبِّرُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَاَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَدَعَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دیکھا تکبیر کہتے جب (قرأت سے) فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر سر مبارک اٹھاتے سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر سر اٹھاتے اور دعا مانگتے۔

۱۳۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ رعل، ذکوان اور عصیہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، کے خلاف تیس دن صبح کی نماز میں بددعا کی۔

۱۳۶۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْ عَلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبائل کے خلاف دعا مانگتے تھے پھر اسے چھوڑ دیا

الکلام فی ذلک

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اِثْبَاتِ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ افْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت ثابت ہے پھر ان کے دو گروہ ہیں

فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ هُوَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ كَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ الَّذِيْ اٰخُذُ بِهٖ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِي الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

ایک گروہ کہتا ہے کہ رکوع کے بعد ہے اور دوسرا گروہ رکوع سے پہلے کا قائل ہے۔ ابن ابی لیلیٰ اور حضرت امام مالک بن انس رحمہما اللہ ان قائلین میں سے ہیں۔ یونس کہتے ہیں مجھے ابن وہب نے بتایا کہ میں نے حضرت امام مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے خاص طور پر جس چیز کو اپنایا وہ فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ہے۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ مِنْهُمْ اِلٰى اَنَّهٗ بَعْدَ الرُّكُوْعِ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ۔

رکوع سے بعد کے قائلین کے دلیل وہی روایات ہیں جنھیں ہم نے حضرت ابوہریرہ، ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

وَكَانَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ لِلْفَرِيْقِ الْاٰخَرِ مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا وَاِنَّمَا الْقُنُوْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل حدیث سفیان ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قنوت رکوع سے پہلے ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَى الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَصْلًا قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَلَا

دوسرے حضرات نے ان (دونوں گروہوں) کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہمارے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت بالکل جائز نہیں نہ رکوع سے پہلے اور نہ بعد میں

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰثَارَ الْمَرْوِيَّةَ فِي الْقُنُوْتِ قَدْ رُوِيَتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَكَانَ اَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا فَكَانَ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ قُنُوْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعِلْمُهٗ۔

اس سلسلے میں ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ قنوت کے سلسلے میں مروی یہ روایات جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ ایک راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان سے روایت کیا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن قنوت پڑھی ہے پس ان کے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ثابت تھا اور آپ کو اس کا علم تھا۔

۱۳۶۸: **ثُمَّ** قَدْ وَجَدْنَا عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا فَهْدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ يَقْنُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا شَهْرًا لَمْ يَقْنُتْ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ۔

پھر ہم نے ان سے یہ روایت بھی پائی۔ حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی اس سے پہلے یا بعد نہیں پڑھی۔

۱۳۶۹ وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلٰی عُصَیَّةَ وَذَکْوَانَ فَلَمَّا ظَهَرَ عَلَیْهِمْ تَرَكَ الْقُنُوْتَ وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ عصیہ اور ذکوان قبیلوں کے خلاف بددعا کرتے تھے۔ جب ان پر غلبہ پا لیا تو قنوت چھوڑ دی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ یُخْبِرُ اَنَّ قُنُوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِیْ کَانَ اِنَّمَا کَانَ مِنْ اَجْلِ مَنْ کَانَ یَدْعُوْا عَلَیْهِ وَاَنَّهٗ قَدْ کَانَ تَرَكَ ذٰلِكَ فَصَارَ الْقُنُوْتُ مَنْسُوْخًا فَلَمْ یَکُنْ هُوَ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقْنُتُ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو بتلاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ان لوگوں کے خلاف بد دعا کرنے کے لیے تھا اور آپ نے اسے چھوڑ دیا تھا پس قنوت منسوخ ہو گئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

وَکَانَ اَحَدُ مَنْ رَوٰی ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَدْ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حِیْنَ اَنْزَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ فَصَارَ ذٰلِكَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ مَنْسُوْخًا اَیْضًا فَلَمْ یَکُنْ هُوَ یَقْنُتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے ایک راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں پھر انھوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لك من الامر شئی" الخ نازل فرما کر اسے منسوخ کر دیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک بھی یہ منسوخ ہو گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ آپ قنوت پڑھنے والوں پر اعتراض کرتے تھے۔

۱۳۷۰۔ وَکَانَ یُنْکِرُ عَلٰی مَنْ کَانَ یَقْنُتُ کَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ الصُّبْحَ فَلَمْ یَقْنُتْ فَقُلْتُ اَلْکِبَرُ یَمْنَعُكَ فَقَالَ مَا اَحْفَظُهٗ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ۔

حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی آپ نے قنوت نہ پڑھی میں نے پوچھا کیا آپ کو قنوت پڑھنے سے بڑھاپا مانع ہے۔ انھوں نے فرمایا مجھے کسی بھی صحابی سے یہ بات نہیں پہنچی۔

۱۳۷۱۔ وَکَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ

حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر

ثنا وهب ومؤمل قالا ثنا شعبة عن الحكم عن ابي الشعثاء قال سألت ابن عمر عن القنوت فقال ما شهدت وما رأيت هكذا في حديث وهب وفي حديث مؤمل ولا رأيت احدا يفعله۔

رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے کسی کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی سنا ہے۔
وہب کی روایت میں اسی طرح ہے اور مؤمل کی روایت میں ہے میں نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۳۷۲ - وكما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا زائدة عن الاشعث عن ابيه قال سئل ابن عمر عن القنوت فقال وما القنوت فقال اذا فرغ الامام عن القراءة في الركعة الاخرة قام يدعو قال ما رأيت احدا يفعله واني لاظنكم معاشر اهل العراق تفعلونه۔

حضرت اشعث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا قنوت کیا ہے انھوں نے کہا جب امام دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائے تو کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ فرمایا میں نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا، اے اہل عراق تم ایسا کرتے ہو۔

۱۳۷۳ - وكما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا زائدة عن منصور عن منصور عن تميم بن سلمة قال سئل ابن عمر عن القنوت فذكر مثله الا انه قال ما رأيت وما علمت۔

حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا مگر انھوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور نہ مجھے معلوم ہے۔

توجیہ ما روى عن ابن عمر في هذا الباب انما رأى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا رفع رأسه من الركعة الاخرة قنت حتى انزل الله تعالى ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظلمون فترك لذلك القنوت الذي كان يقنته وسأله ابو مجلز فقال الكبر يمنعك من القنوت فقال ما احفظه من احد من اصحابي يعني من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الا انهم لم يفعلوه بعد ترك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اياه وسأله ابو الشعثاء عن القنوت وسأله

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا بیان یہ ہے کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھاتے تو قنوت پڑھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر" الخ نازل فرمائی تو آپ نے یہ قنوت پڑھنا چھوڑ دیا۔ ابو مجلز نے ان سے پوچھا کیا آپ کو بڑھاپا قنوت سے مانع ہے؟ فرمایا (نہیں بلکہ) مجھے اپنے کسی ساتھی یعنی کسی صحابی رسول علیہ السلام سے یاد نہیں کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترک کرنے کے بعد اس پر عمل کیا ہو۔ ان سے ابو الشعثاء نے قنوت کے بارے میں پوچھا اور خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان (ابو الشعثاء) سے پوچھا کہ قنوت کیا ہے تو انھوں نے بتایا کہ جب امام صبح کی نماز میں دوسری رکعت کی قرأت سے فارغ ہو جائے تو دعا مانگے

ابن عمر عن ذلك القنوت ما هو فأخبره أن الإمام إذا فرغ من القراءة في الركعة الآخرة من صلوة الصبح قام يدعو فقال ما رأيت أحدا يفعله لأن ما كان هو علمه من قنوت النبي صلى الله عليه وآله وسلم إنما كان الدعاء بعد الركوع وأما قبل الركوع فلم يره منه ولا من غيره فأنكر ذلك من أجله۔

آپ نے فرمایا میں نے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قنوت کے بارے میں جو معلوم تھا وہ رکوع کے بعد دعا تھی لیکن رکوع سے پہلے انھوں نے نہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور نہ ہی کسی اور سے اسی بنا پر انھوں نے انکار فرمایا۔

فقد ثبت بما روينا عنه نسخ قنوت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعد الركوع ونفي القنوت قبل الركوع أصلا وأن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لم يكن يفعله ولا خلفاؤه من بعده۔

پس جو کچھ ہم نے ان سے روایت کیا ہے اس سے رکوع کے بعد قنوت کا منسوخ ہونا ثابت ہوگیا اور رکوع سے پہلے قنوت کی انھوں نے خود نفی فرمادی اور بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء راشدین ایسا نہیں کرتے تھے۔

وكان أحد من روى عنه القنوت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عبد الرحمن بن أبي بكر فأخبر في حديثه الذي رويناه عنه بأن ما كان يقنت به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم دعاء على ما كان يدعو عليه وأن الله عز وجل نسخ ذلك بقوله ليس لك من الأمر شيء أو يتوب عليهم أو يعذبهم الآية ففي ذلك أيضا وجوب ترك القنوت في الفجر۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے بارے میں ایک راوی حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ہیں انھوں نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے ان سے روایت کیا بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت بعض لوگوں کے بارے میں بد دعا ہوتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر شیء" کے ذریعے اسے منسوخ فرمادیا۔ اس حدیث سے بھی فجر کی نماز میں قنوت چھوڑنے کا وجوب ثابت ہوا۔

وكان أحد من روى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذلك أيضا خفاف بن إيماء فذكر عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنه لما رفع رأسه من الركوع قال أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وعصية عصت الله ورسوله اللهم العن بني لحيان ومن ذكر معهم۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے ایک راوی حضرت خفاف بن ایماء ہیں انھوں نے روایت کیا کہ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے، قبیلہ غفار کو بخش دے، قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یا اللہ! بنو لحیان اور ان کے ساتھ جن کا ذکر کیا گیا سب پر لعنت بھیج۔

ففي هذا الحديث لعن من لعن رسول

اس حدیث کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثَيِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ أَخْبَرَاهُمَا فِي حَدِيثَيْهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِينَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ الَّتِي ذَكَرْنَا.

لوگوں پر لعنت بھیجی حضرت ابن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر (رضی اللہ عنہم) نے اپنی روایتوں میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا تھا۔

فَفِي حَدِيثَيْهِمَا النَّسْخُ كَمَا فِي حَدِيثِ خِفَافِ ابْنِ أَيْمَاءَ فَهُمَا أَوْلَى وَإِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَيْمَاءَ وَفِي ذٰلِكَ وُجُوبُ تَرْكِ الْقُنُوتِ أَيْضًا.

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ ذٰلِكَ أَيْضًا الْبَرَاءُ فَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ وَلَمْ يُخْبِرْ بِقُنُوتِهِ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ الَّذِي رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَنْ رَوَى ذٰلِكَ مَعَهُمَا ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ أَيْضًا وَقَدْ قَرَنَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ فَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيهِمَا.

پس حضرت خفاف بن ایماء کی روایت کی طرح ان دونوں کی روایتوں میں بھی نسخ کا ذکر ہے، لہٰذا یہ روایت خفاف بن ایماء کی روایت سے اولیٰ ہے اگرچہ ان کی روایت سے بھی وجوب ترک ثابت ہوتا ہے۔ ـــــ ایک راوی حضرت براء رضی اللہ عنہ ہیں ان سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے لیکن انھوں نے قنوت کی کیفیت بیان نہیں کی ممکن ہے یہ وہی قنوت ہو جو حضرت ابن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ دیگر راویوں سے مروی ہے پھر یہ اس آیت کے ساتھ منسوخ ہو گئی انھوں نے اس حدیث میں مغرب اور فجر کو ملایا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں میں قنوت پڑھتے تھے۔

فَفِي إِجْمَاعِ مُخَالِفِنَا لَنَا عَلَى أَنَّ مَا كَانَ يَفْعَلُهُ فِي الْمَغْرِبِ مَنْسُوخٌ لَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ يَفْعَلُهُ فِي الْفَجْرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ.

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَرَوَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَهُ فَأَثْبَتَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْقُنُوتَ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَأَنَّ

چونکہ مغرب کی نماز میں قنوت کے منسوخ ہونے اور اب کسی کے لیے جائز نہ ہونے پر مخالفین ہمارے ساتھ متفق ہیں لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ فجر کی نماز میں جو قنوت پڑھتے تھے وہ بھی منسوخ ہو چکی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی ایک راوی ہیں جن سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ عمرو بن عبید حسن سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے حتی کہ وہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) آپ سے جدا ہوئے انھوں نے اس حدیث میں فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا اور اس کا منسوخ نہ ہونا ثابت کیا۔

ذٰلِكَ لَمْ يُنْسَخْ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ وُجُوْهٍ خِلَافُ ذٰلِكَ فَرَوٰى اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ اَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ فَقَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا۔

وَرَوٰى اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ۔

وَرَوٰى قَتَادَةُ عَنْهُ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ۔

وَرَوٰى عَنْهُ حُمَيْدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَنَتَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

فَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ قَدْ اَخْبَرُوْا عَنْهُ خِلَافَ مَا رَوٰى عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ۔

وَقَدْ رَوٰى عَاصِمٌ عَنْهُ اِنْكَارَ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ اَصْلًا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ فَعَلَ ذٰلِكَ شَهْرًا وَلٰكِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

فَضَادَّ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا رَوٰى عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَخَالَفَهٗ فَلَمْ يَجُزْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْتَجَّ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسٍ بِاَحَدِ الْوَجْهَيْنِ مِمَّا رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَلٰكِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اَخَذَهٗ عَمَّنْ بَعْدَهٗ اَوْ رَاْيًا رَاٰهُ فَقَدْ رَاٰى غَيْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ فَلَا يَكُوْنُ قَوْلُهٗ اَوْلٰى مِمَّنْ خَالَفَهٗ اِلَّا بِحُجَّةٍ تُبَيِّنُ لَنَا۔

متعدد طرق کے ساتھ ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے

حضرت ایوب محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں قنوت پڑھی ہے انھوں نے فرمایا ہاں' پوچھا گیا رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا رکوع سے کچھ بعد۔

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ ان (حضرت انس) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن صبح کی نماز میں قبیلہ رعل اور ذکوان کے لیے بد دعا فرمائی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے اس طرح روایت کیا ہے۔ حمید نے ان سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن قنوت پڑھی۔

ان تمام حضرات نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس بات کے خلاف روایت کیا ہے۔ جو حضرت عمرو نے بواسطہ حسن ان سے روایت کیا حضرت عاصم نے ان سے رکوع کے بعد قنوت کا بالکل انکار نقل کیا ہے اور یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ ایسا کیا اور وہ بھی رکوع سے پہلے، یہ بھی حضرت عمرو بن عبید کی روایت کے خلاف اور اس سے متضاد ہے۔

پس حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کسی طریقے سے بھی استدلال کرنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں، کیونکہ مخالف' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی روایت سے استدلال کر سکتا ہے۔

اور آپ کا یہ قول کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے انھوں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کی ممکن ہے انھوں نے بعد والوں سے حاصل کی ہو یا ان کی اپنی رائے ہو جبکہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے اس کے خلاف ہے۔ پس ان کے مخالفین کے قول سے ان کا قول اس وقت تک اولیٰ نہیں ہو سکتا جب تک اس کی کوئی دلیل ظاہر نہ ہو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَى أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيلَ لَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابوجعفر رازی نے حضرت ربیع بن انس سے روایت کیا فرماتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ الْقُنُوتُ الَّذِي رَوَاهُ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ ضَادَّهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ الْقُنُوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ الَّذِي ذَكَرَهُ أَنَسٌ فِي حَدِيثِ عَاصِمٍ فَلَمْ يَثْبُتْ لَنَا عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ شَيْءٌ وَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ النَّسْخُ لِلْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ممکن ہے یہ وہی قنوت ہو جسے حضرت عمرو نے بواسطہ حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اگر ایسا ہی ہے تو یہ اس کے خلاف ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ہو سکتا ہے یہ رکوع سے پہلے والی قنوت ہو جس کا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عاصم کی روایت میں ذکر فرمایا پس بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوع سے پہلے قنوت ثابت نہیں ہوتی، اور رکوع سے بعد والی قنوت کا ان سے نسخ ثابت ہے۔

وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحَدَ مَنْ رَوَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ فَذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ دُعَاءٌ لِقَوْمٍ وَدُعَاءٌ عَلَى الْآخَرِينَ وَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر میں قنوت کے ایک راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ قنوت ایک قوم کے لیے دعا اور دوسروں کے لیے بددعا تھی۔ ان کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر" الخ نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا تھا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا هٰكَذَا وَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۲۴- **فَذَكَرَ** مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا

حضرت اعرج فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْمَنْسُوخَ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا كَانَ هُوَ الدُّعَاءُ عَلٰى مَنْ دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْقُنُوتُ الَّذِي مَعَ ذٰلِكَ فَلَا.

١٣٧٥ - قِيلَ لَهُ إِنَّ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ قَدْ رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِ الْقُنُوتِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ ثُمَّ قَالَ فِيهِ ثُمَّ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ فَصَارَ ذِكْرُ نُزُولِ هٰذِهِ الْآيَةِ الَّذِي كَانَ بِهِ النَّسْخُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ لَا مِمَّا رَوَاهُ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

فَقُلْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ نُزُولُ هٰذِهِ الْآيَةِ لَمْ يَكُنْ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلِمَهُ فَكَانَ يَعْمَلُ عَلٰى مَا عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقُنُوتِهِ إِلٰى أَنْ مَاتَ لِأَنَّ الْحُجَّةَ لَمْ تَثْبُتْ عِنْدَهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَعَلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ نُزُولَ هٰذِهِ الْآيَةِ كَانَ نَسْخًا لِمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَانْتَهَيَا إِلٰى ذٰلِكَ وَتَرَكَا بِهِ الْمَنْسُوخَ الْمُتَقَدِّمَ.

وَحُجَّةٌ أُخْرٰى فِي حَدِيثِ ابْنِ أَيْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا حَتّٰى ذَكَرَ مَا ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ دعا منسوخ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان (کفار) کے خلاف مانگتے تھے اس کے ساتھ جو قنوت تھی وہ منسوخ نہیں ہوئی۔

اس سے کہا جائے گا کہ یونس بن یزید نے حدیث قنوت کے سلسلے میں امام زہری سے جو کچھ روایت کیا اور اسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے یہ وہی بات جو ہم سے یونس بن عبدالاعلیٰ نے بیان کی وہ فرماتے ہیں ابن وہب نے ہمیں بتایا کہ یونس نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے مجھے خبر دی پھر انہوں نے یہ طویل حدیث ذکر کی۔ اس کے بعد فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر شئی" الخ کے نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا۔ پس اس آیت کا ذکر جس کے ساتھ قنوت منسوخ ہوئی امام زہری کا کلام ہے اس کا تعلق حضرت ابو سعید اور سلمہ کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے ساتھ نہیں ہے۔

ممکن ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس آیت کے نزول کا علم نہ ہوا ہو اور وہ وصال تک حضور علیہ السلام کے اس فعل اور قنوت پر عمل کرتے رہے ہوں جس کا انہیں علم تھا کیونکہ ان کے نزدیک اس کے خلاف دلیل ثابت نہیں ہوئی جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کو یہ معلوم تھا کہ یہ آیت، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے لیے ناسخ ہے پس وہ اس پر کاربند رہے اور اس کے ساتھ منسوخ ہونے والے پہلے عمل کو چھوڑ دیا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ابن ایماء کی حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ غفار قبیلہ کی مغفرت فرمائے آخر حدیث تک پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ ریز ہو گئے اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے نزول

ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَخَرَّ سَاجِدًا اَفَتَثْبُتُ بِذٰلِكَ اَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ يَقُوْلُهُ هُوَ مَا تَرَكَ بِنُزُوْلِ تِلْكَ الْاٰيَةِ وَمَا كَانَ يَدْعُوْ بِهٖ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ دُعَائِهٖ لِلْاَسْرٰى الَّذِيْنَ كَانُوْا بِمَكَّةَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ عِنْدَ مَا قَدِمُوْا۔

آیت کے بعد ان کلمات کو نہیں چھوڑا بلکہ مکہ مکرمہ میں قیدیوں کے لیے دعا مانگتے رہے پھر ان کے آنے پر ترک کر دیا۔

وَقَدْ رَوٰى اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيْضًا فِىْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ الَّذِىْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنَّا فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنْهُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْقُنُوْتَ وَغَيْرَهُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا عَلَىَّ۔

اس سے پہلے ہم نے یحییٰ ابن کثیر کی روایت نقل کی ہے کہ ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس میں بھی قنوت کا ذکر ہے اس میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صبح حضور علیہ السلام نے ان (قیدیوں) کے لیے دعا نہ مانگی، میں نے عرض کیا تو فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے وہ میرے پاس آچکے ہیں۔

فَفِىْ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتَ فِى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَمَا كَانَ يَقُوْلُهُ فِى الصُّبْحِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِكَمَالِهٖ لَا اِلٰى قُنُوْتٍ غَيْرِهٖ فَالْفَجْرُ اَيْضًا فِى النَّسْخِ كَذٰلِكَ۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ جس طرح صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے، عشاء کی نماز میں بھی پڑھتے تھے، اور اس بات پر اجماع ہے کہ عشاء کی نماز سے یہ مکمل طور پر منسوخ ہے کسی دوسرے قنوت سے نہیں بدلا، لہٰذا نسخ کے سلسلے میں فجر کا یہی حکم ہے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا وُجُوْهَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِى الْقُنُوْتِ فَلَمْ نَجِدْهَا تَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِهٖ لِاَنَّ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ نَأْمُرْ بِهٖ فِيْهَا وَاَمَرْنَا بِتَرْكِهٖ۔

جب ہم نے قنوت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کا بیان واضح کیا تو اب نماز فجر میں اس کے وجوب پر ہمیں کوئی دلیل نہ ملی لہٰذا ہم اس نماز میں اس (کے پڑھنے) کا حکم نہیں دیتے بلکہ چھوڑنے کو کہتے ہیں۔

۱۳۷۶۔ **مَعَ** اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَرَهُ اَصْلًا كَمَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِىُّ ابْنُ شَيْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا اَبُوْ مَالِكِ الْاَشْجَعِىُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ وَخَلْفَ

علاوہ ازیں بعض صحابہ کرام نے تو اس کا بالکل ہی انکار کیا ہے۔ ابومالک اشجعی سعد بن طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کیا اباجان! آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے اور یہاں کوفہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پانچ سال نماز پڑھی ہے کیا وہ فجر کی نماز قنوت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا بیٹے! یہ بدعت ہے۔

عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَخَلْفَ عَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوفَةِ قَرِيبًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ أَفَكَانُوا يَقْنُتُونَ فِي الْفَجْرِ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَسْنَا نَقُولُ إِنَّهُ مُحْدَثٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَدْ كَانَ وَلٰكِنَّهُ قَدْ كَانَ بَعْدَهُ مَا رَوَيْنَاهُ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا فَإِذَا لَمْ يَثْبُتْ لَنَا الْقُنُوتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَجَعْنَا إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهٖ فِي ذٰلِكَ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسے اس معنیٰ میں بدعت نہیں کہتے کہ یہ بالکل نہیں تھی بلکہ یہ تھی جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کیا۔ پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت ثابت نہ ہوئی تو ہم نے اس سلسلے میں صحابہ کرام سے مروی روایات کی طرف رجوع کیا۔

۱۳۷۷ - **فَإِذَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَقَنَتَ فِيهَا بَعْدَ الرُّكُوعِ وَقَالَ فِي قُنُوتِهٖ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

حضرت عبید اللہ بن عمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی اور قنوت میں یہ الفاظ کہے اللھم انا نستعینک (آخر تک) اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، تجھ ہی سے مغفرت کا سوال کرتے ہیں، تمام بہترین تعریفیں تیرے لیے بیان کرتے ہیں تیرا شکر ادا کرتے ہیں تیری ناشکری نہیں کرتے تیرے نافرمان بندوں سے قطع تعلق کرتے اور انھیں چھوڑ دیتے ہیں اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں تیری طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

۱۳۷۸ - **وَإِذَا** صَالِحٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ عُمَرَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ.

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ خزاعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے ایسا ہی کیا۔ البتہ انھوں نے پڑھا ونثنی علیک (آخر تک)
(ترجمہ گذر چکا ہے)

۱۳۷۹ - **وَإِذَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدَةَ ابْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

حضرت سعید بن عبد الرحمن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز سے پہلے دو سورتوں کے ساتھ قنوت پڑھی۔

أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَنَتَ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ بِالسُّورَتَيْنِ۔

١٣٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِسُورَتَيْنِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَاللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں دو سورتوں کے بعد یوں قنوت پڑھتے "اللھم انا نستعینک واللھم ایاک نعبد" اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور یا اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

١٣٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِالْأَحْزَابِ فَسَمِعْتُ قُنُوتَهُ وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی آپ نے سورہ احزاب پڑھی پھر میں نے آپ کی قنوت سنی جبکہ میں آخری صف میں تھا۔

١٣٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فجر کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی جب آپ دوسری رکعت کی قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی اس کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

١٣٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حضرت مخارق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ذَكَرَ لَهُ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ فِي الْقُنُوتِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ قَنَتَ مَعَ أَبِيهِ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ۔

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے ان سے قنوت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا اور فرمایا کہ انھوں نے اپنے والد کے ساتھ قنوت پڑھی لیکن وہ اسے بھول گئے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے جو ہم نے بیان کیا لیکن

۱۳۸۵- فَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت میں نہیں پڑھتے تھے۔

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ۔

حضرت اسود اور عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما (دونوں) فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اِنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ، اسود اور مسروق رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ان سب نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهٖ هٰذَا اَنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ نَحْفَظُ رُكُوْعَهٗ وَسُجُوْدَهٗ وَلَا نَحْفَظُ قِيَامًا سَاعَةً يَعْنُوْنَ الْقُنُوْتَ۔

عبدالحمید بن صالح کہتے ہیں ابوشہاب نے اپنی اسی سند (پہلی حدیث کی سند) کے ساتھ ہم سے بیان کیا کہ انھوں (حضرت علقمہ، اسود اور مسروق رضی اللہ عنہم) نے فرمایا ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ہمیں آپ کا رکوع اور سجدہ یاد ہے لیکن آپ کا کچھ دیر کھڑا

۱۳۸۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَا صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ فِي الْفَجْرِ۔

حضرت اسود اور عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی انھوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۹۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ نَحْوَهٗ۔

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے سنا وہ حضرت عمرو بن میمون سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا اخْتِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ان روایات کے خلاف ہیں جو ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے پہلی روایات

قَدْ كَانَ فَعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَمْرَيْنِ فِي وَقْتٍ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ

۱۳۹۱ - **فَاِذَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ رُبَّمَا قَنَتَ عُمَرُ فَاَخْبَرَنَا زَيْدٌ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّهٗ كَانَ رُبَّمَا قَنَتَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقْنُتْ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهٗ كَانَ يَقْنُتُ مَا هُوَ.

میں مروی ہے پس ممکن ہے آپ نے دونوں کام کسی وقت کیے ہوں۔ اس سلسلے میں ہم نے دیکھا:

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کبھی قنوت پڑھتے تھے۔

پس زید نے اس بات کی خبر دی جو ہم نے بیان کیا کہ آپ کبھی قنوت پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے۔ لہٰذا ہم نے دیکھا کہ آپ کس وجہ سے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۹۲ - **فَاِذَا** ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اَبِيْ شِهَابٍ الْحَنَّاطِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عُمَرُ اِذَا حَارَبَ قَنَتَ وَاِذَا لَمْ يُحَارِبْ لَمْ يَقْنُتْ.

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لڑائی کے موقع پر قنوت پڑھتے اور جب لڑائی نہ ہوتی تو نہ پڑھتے۔

فَاَخْبَرَ الْاَسْوَدُ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ لَهٗ كَانَ يَقْنُتُ عُمَرُ اِنَّهٗ كَانَ اِذَا حَارَبَ يَدْعُوْ عَلٰى اَعْدَائِهِمْ وَيَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ وَيَسْتَنْصِرُهٗ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ لَمَّا قُتِلَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ" قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَمَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ بَعْدُ.

تو حضرت اسود نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قنوت پڑھنے کا سبب بتایا کہ حالتِ جنگ میں آپ اپنے دشمنوں کے خلاف دعا مانگتے ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کے شہید ہونے پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "لیس لک من الامر شیٔ الخ"، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بددعا نہیں فرمائی۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا تَنْسَخُ الدُّعَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى اَحَدٍ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ عُمَرَ بِنَاسِخَةٍ مَا كَانَ قَبْلَ الْقِتَالِ وَاِنَّمَا نُسِخَتْ عِنْدَهُ الدُّعَاءُ فِيْ حَالِ عَدَمِ

پس حضرت عبدالرحمن، عبداللہ بن عمر اور ان کے موافق حضرات کے نزدیک اس آیت نے نماز میں کسی کے لیے بددعا کو منسوخ کر دیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ آیت لڑائی کے آغاز سے پہلے مانگی جانے والی دعا کے لیے ناسخ نہیں ہے۔ غیر حالتِ جنگ کی دعا منسوخ ہو گئی۔ مگر

الْقِتَالِ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ بُطْلَانُ قَوْلِ مَنْ يَرَى الدَّوَامَ عَلَى الْقُنُوْتِ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِىَ عَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ۔

(کم از کم) اس سے ان لوگوں کے قول کا باطل ہونا ثابت ہو گیا جو فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اس باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا بیان یہی ہے۔

۱۳۹۳- وَاَمَّا عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُوِىَ عَنْهُ فِىْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِىٍّ اَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِىْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

اس ضمن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے حضرت ابو عبدالرحمٰن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۹۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فِىْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ عَلِىٌّ وَاَبُوْ مُوْسٰى يَقْنُتَانِ فِىْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَفِىْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَنَتَ بِنَا عَلِىٌّ وَاَبُوْ مُوْسٰى۔

حضرت شعبہ اور سفیان ابوحصین سے وہ عبداللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور حضرت شعبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت علی اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما نے ہمارے سامنے قنوت پڑھی۔

۱۳۹۵- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِىٍّ الصُّبْحَ فَقَنَتَ۔

حضرت ابن معقل فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت پڑھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عَلِىٌّ كَانَ يَرَى الْقُنُوْتَ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِىْ سَائِرِ الدَّهْرِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ فِىْ وَقْتٍ خَاصٍّ لِلْمَعْنَى الَّذِىْ كَانَ فَعَلَهُ عُمَرُ مِنْ اَجْلِهٖ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ممکن ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہر دور میں نماز فجر میں قنوت پڑھنا جائز سمجھتے ہوں۔ اور ہو سکتا ہے آپ نے ایک خاص وقت میں ایسا کیا ہو اور اس کی وجہ وہی ہو جس کی بنیاد پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے

۱۳۹۶- فَنَظَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ فَاِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِىٍّ

چنانچہ ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو دیکھا؛
حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود

قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَاَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ كَانَ مُحَارِبًا۔

رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے سب سے پہلے اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قنوت پڑھی۔ صحابہ کرام کا خیال تھا کہ آپ نے یہ کام اس لیے کیا کہ آپ جنگ لڑ رہے تھے۔

۱۳۹۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحْرِزُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِيْهَا هٰهُنَا لِاَنَّهٗ كَانَ مُحَارِبًا فَكَانَ يَدْعُوْا عَلٰى اَعْدَآءِهٖ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اس (نماز) میں اس لیے قنوت پڑھتے تھے کہ آپ حالت جنگ میں تھے تو آپ فجر اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت میں دشمنوں کے خلاف دعا کرتے تھے۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَذْهَبَ عَلِيٍّ فِي الْقُنُوْتِ هُوَ مَذْهَبُ عُمَرَ الَّذِيْ وَصَفْنَا وَلَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يَقْصِدُ بِذٰلِكَ اِلَى الْفَجْرِ خَاصَّةً لِاَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ فِيْمَا ذَكَرَ اِبْرَاهِيْمُ۔

مذکورہ روایت سے ثابت ہوا کہ قنوت کے سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مذہب وہی تھا جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا تھا جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صرف فجر کی نماز میں اس کا قصد نہیں کرتے تھے بلکہ حضرت ابراہیم کی روایت کے مطابق آپ مغرب کی نماز میں بھی ایسا کرتے تھے۔

۱۳۹۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ الْمَغْرِبَ فَقَنَتَ وَدَعَا۔

حضرت عبد الرحمن بن معقل فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی تو آپ نے قنوت پڑھ کر دعا مانگی۔

فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ الْمَغْرِبَ لَا يُقْنَتُ فِيْهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ حَرْبٌ وَاَنَّ عَلِيًّا اِنَّمَا كَانَ قَنَتَ فِيْهَا مِنْ اَجْلِ الْحَرْبِ فَقُنُوْتُهٗ فِي الْفَجْرِ اَيْضًا عِنْدَنَا كَذٰلِكَ۔

تمام حضرات کا اس بات پر اجماع ہے کہ حالت جنگ کے بغیر مغرب کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی وجہ سے اس میں قنوت پڑھی پس آپ کا نماز فجر میں قنوت پڑھنا بھی اسی وجہ سے تھا۔

۱۳۹۹- وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فجر کی نماز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ادا کی۔ آپ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔

۱۴۰۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ

ابو عاصم کہتے ہیں ہم سے حضرت عوف نے بیان

عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَقَالَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا یہ درمیانی نماز ہے۔

فَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا فِيْ أَمْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا جَازَ فِيْ أَمْرِ عَلِيٍّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلے میں بھی وہی بات جائز ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے معاملے میں جائز ہے۔

فَنَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافٌ لِهٰذَا

ہم نے غور کیا کہ آیا ان سے اس کے خلاف بھی کچھ مروی ہے۔ — (تو دیکھا) — حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز ادا کی وہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۱ - فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ وَاقِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَكَانَا لَا يَقْنُتَانِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا مُجَاهِدٌ أَوْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

حضرت مجاہد یا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ دَارِهِ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَلَا بَعْدَهُ۔

حضرت عمران بن حارث اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ... کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر میں ان کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو انھوں نے رکوع سے پہلے اور بعد میں قنوت نہیں پڑھی۔

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحَارِثِ السُّلَمِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ۔

حضرت حصین بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں حضرت عمران بن حارث سلمی نے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی۔ انھوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنْهُ الْقُنُوْتَ هُوَ أَبُوْ رَجَاءٍ وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ وَالِيًا عَلَيْهَا لِعَلِيٍّ وَكَانَ أَحَدُ مَنْ يَرْوِيْ عَنْهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَإِنَّمَا كَانَتْ صَلٰوتُهُ مَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَكَانَ مَذْهَبُهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَذْهَبَ عُمَرَ وَعَلِيٍّ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قنوت کے راوی ابو رجاء ہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے اور ان سے اس کے خلاف روایت کرنے والوں میں سے ایک حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ اس کے بعد بھی مکہ مکرمہ میں ان کے ساتھ

فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُمُ الْقُنُوْتَ فِي الْفَجْرِ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِلْعَارِضِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَقَنَتُوْا فِيْهَا وَفِيْ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَتَرَكُوْا ذٰلِكَ فِيْ حَالِ عَدَمِ ذٰلِكَ الْعَارِضِ۔ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ اٰخَرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْقُنُوْتِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ۔

نماز پڑھتے رہے لہٰذا اس سلسلے میں ان کا مذہب بھی وہی ہے جو حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا مذہب ہے۔

پس جن حضرات سے ہم نے فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا روایت کیا تو یہ اس پیش آنے والے معاملے (جنگ) کی وجہ سے ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے پس انھوں نے اس نماز میں اور دوسری نمازوں میں بھی قنوت پڑھی ہے اور جب یہ معاملہ پیش نہ ہوتا تو وہ نہ پڑھتے۔ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہم نے ہمیشہ کے لیے

۱۴۰۵ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا الْوِتْرَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وتروں کے علاوہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۴۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن رجاء فرماتے ہیں حضرت مسعودی نے خبر دی، پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کی مثل ذکر کیا جو ابو بکرہ نے ابو داؤد سے انھوں نے مسعودی سے روایت کی ہے۔

۱۴۰۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ بِالشَّامِ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْقُنُوْتِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے شام میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے قنوت کے بارے میں پوچھا انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

۱۴۱۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ۔

کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۱۱- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ بِنَا الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَلَا يَقْنُتُ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تھے تو آپ قنوت نہ پڑھتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ فِيْ دَهْرِهٖ كُلِّهٖ وَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فِيْ كُلِّ وِلَايَةِ عُمَرَ اَوْ فِيْ اَكْثَرِهَا فَلَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ لِذٰلِكَ وَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَاءِ يُنْكِرُ الْقُنُوْتَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ لَا يَفْعَلُهٗ وَقَدْ كَانَ مُحَارِبًا حِيْنَئِذٍ لِاَنَّهٗ لَمْ نَعْلَمْهُ اَمَّ النَّاسَ اِلَّا فِيْ وَقْتِ مَا كَانَ الْاَمْرُ صَارَ اِلَيْهِ۔

فَقَدْ خَالَفَ هٰؤُلَاءِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ فِيْمَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنَ الْقُنُوْتِ فِيْ حَالِ الْمُحَارَبَةِ بَعْدَ ثُبُوْتِ زَوَالِ الْقُنُوْتِ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمُحَارَبَةِ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو کبھی بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پورے دورِ خلافت یا اکثر مدت میں دشمنوں سے لڑائی رہتی تھی لیکن آپ نے اس مقصد کے لیے قنوت نہیں پڑھی، اور یہ ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جو قنوت کا انکار کرتے ہیں اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما بھی نہیں پڑھتے تھے حالانکہ وہ اس وقت حالت جنگ میں تھے، کیونکہ ہمارے علم کے مطابق انھوں نے اسی وقت لوگوں کی امامت کرائی جب وہ برسرِ اقتدار تھے پس ان لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب، علی ابن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سب کی اس بات میں مخالفت کی کہ وہ حالت جنگ میں اس وقت بھی قنوت پڑھتے تھے۔ جب غیر حالت جنگ میں اس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا۔

فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ كَشْفُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ مَعْنًى صَحِيْحًا فَكَانَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُمْ اَنَّهُمْ قَنَتُوْا فِيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ لِذٰلِكَ الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ خَلَا مَا رَوَيْنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ هِيَ الْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ وَلَمْ نَعْلَمْ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَنَّهٗ قَنَتَ فِيْ ظُهْرٍ وَلَا عَصْرٍ فِيْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهٖ۔

جب اس سلسلے میں اختلاف ثابت ہوا تو اس مسئلے کو قیاس کے طریقے پر واضح کرنا ضروری ہو گیا تاکہ ہم صحیح مطلب ظاہر کر سکیں۔ پس جو کچھ ہم نے ان سے قنوت کے بارے میں روایت کیا ہے کہ وہ فجر اور مغرب کی نمازوں میں پڑھتے تھے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے کیونکہ اس میں مغرب کا بھی احتمال ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عشاء کی نماز ہو اور ہمیں کسی صحابی کے بارے میں معلوم نہیں کہ انھوں نے حالت جنگ میں یا اس کے علاوہ ظہر اور عصر میں قنوت پڑھی ہو۔

فلما كانت هاتان الصلوتان لا قنوت فيهما في حال الحرب وفي حال عدم الحرب وكانت الفجر والمغرب والعشاء لا قنوت فيهن في حال عدم الحرب ثبت ان لا قنوت فيهن في حال الحرب ايضا وقد رأينا الوتر فيها القنوت عند اكثر الفقهاء في سائر الدهر وعند خاص منهم في ليلة النصف من شهر رمضان خاصة فكانوا انما يقنتون لتلك الصلوة خاصة لا لحرب ولا لغيره فلما انتفى ان يكون القنوت فيما سواها يجب لعلة الصلوة خاصة لا لعلة غيرها انتفى ان يكون يجب لمعنى سوى ذلك۔

پس جب ان دو نمازوں میں حالتِ جنگ اور غیر حالتِ جنگ دونوں صورتوں میں قنوت نہیں اور فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں حالتِ جنگ کے علاوہ قنوت نہیں تو ثابت ہوا کہ ان میں جنگ کی حالت میں بھی قنوت نہیں۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر فقہاء کے نزدیک وتروں میں ہمیشہ قنوت پڑھی جاتی ہے اور بعض کے نزدیک خاص نصف رمضان میں ہے گویا تمام فقہاء خاص اس نماز کے حوالے سے قنوت پڑھتے ہیں لڑائی وغیرہ کے لیے نہیں۔ پس جب دوسری نمازوں سے محض نماز ہونے کے اعتبار سے قنوت کی نفی ہو گئی کسی اور وجہ سے نہیں تو وہ کسی دوسری علت کی بنیاد پر واجب نہیں ہو سکتی۔

فثبت بما ذكرنا انه لا ينبغي القنوت في الفجر في حال حرب ولا غيره قياسا ونظرا على ما ذكرنا من ذلك وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

بنا بریں ہماری مذکورہ تقریر سے ثابت ہوا کہ قیاس کے مطابق فجر کی نماز میں حالتِ جنگ اور غیر حالتِ جنگ کسی صورت میں قنوت نہ پڑھی جائے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۳ وما يبدء بوضعه في اليدين او الركبتين

باب ۵۳: سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے

۱۴۱۲ - حدثنا علي بن عبد الرحمن بن محمد بن المغيرة الكوفي قال ثنا اصبغ بن الفرج قال ثنا الدراوردي عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر انه كان اذا سجد بدأ بوضع يديه قبل ركبتيه وكان يقول كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يصنع ذلك۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھتے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۴۱۳ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا سعيد بن منصور واصبغ بن الفرج قالا ثنا

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل

الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

روایت کرتے ہیں۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلٰكِنْ يَضَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا الْكَلَامُ مُحَالٌ لِاَنَّهٗ قَالَ لَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَالْبَعِيْرُ اِنَّمَا يَبْرُكُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَلٰكِنْ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ فَاَمَرَهٗ هٰهُنَا اَنْ يَّصْنَعَ مَا يَصْنَعُ الْبَعِيْرُ وَنَهَاهُ فِيْ اَوَّلِ الْكَلَامِ اَنْ يَّفْعَلَ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيْرُ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ تَثْبِيْتِ هٰذَا الْكَلَامِ وَتَصْحِيْحِهٖ وَنَفْيِ الْاِحَالَةِ مِنْهُ اَنَّ الْبَعِيْرَ رُكْبَتَاهُ فِيْ يَدَيْهِ وَكَذٰلِكَ فِيْ سَائِرِ الْبَهَائِمِ وَبَنُوْ اٰدَمَ لَيْسُوْا كَذٰلِكَ فَقَالَ لَا يَبْرُكْ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِيْ رِجْلَيْهِ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِيْ يَدَيْهِ وَلٰكِنْ يَبْدَاُ فَيَضَعُ اَوَّلًا يَدَيْهِ اللَّتَيْنِ لَيْسَ فِيْهِمَا رُكْبَتَانِ ثُمَّ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ فَيَكُوْنُ مَا يَفْعَلُ فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيْرُ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْبَدَاءَةَ بِوَضْعِهِمَا فِي السُّجُوْدِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

بیان مسئلہ

ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ بات محال ہے کیونکہ آپ نے فرمایا اونٹ کی طرح نہ بیٹھے اور وہ تو اگلے قدموں پر بیٹھتا ہے پھر فرمایا لیکن گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھے پس یہاں حکم فرمایا کہ اس طرح کرے جیسے اونٹ کرتا ہے اور کلام کے آغاز میں اونٹ جیسا عمل کرنے سے منع فرمایا۔

اس کلام کو ثابت اور اس کی صحت برقرار رکھتے ہوئے نیز اس کے محال ہونے کی نفی کرتے ہوئے ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اس کے ہاتھوں (یعنی اگلے قدموں) میں ہوتے ہیں بلکہ تمام جانوروں کا یہی حال ہے جبکہ انسانوں میں اس طرح نہیں ہے تو فرمایا کہ اپنے ان گھٹنوں پر نہ بیٹھے جو اس کے پاؤں (ٹانگوں) میں ہیں جیسا کہ اونٹ اپنے ان گھٹنوں پر بیٹھتا ہے جو اس کے اگلے پاؤں میں ہیں بلکہ پہلے ہاتھ رکھے جن میں گھٹنے نہیں ہیں پھر گھٹنے رکھے پس اس کا یہ فعل اونٹ کے فعل کے خلاف ہوگا۔

ایک جماعت کے نزدیک سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا)

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ.

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَبْدَأُ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ.

روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا بلکہ گھٹنے، ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں۔ انھوں نے اس ضمن میں یوں استدلال کیا ہے:

۱۴۱۵- **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھتے تھے۔

۱۴۱۶- **وَبِمَا** حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَلَا يَبْرُكُ بُرُوْكَ الْفَحْلِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور جانوروں کی طرح نہ بیٹھے۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَى الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمَعْنٰى هٰذَا لَا يَبْرُكُ عَلٰى يَدَيْهِ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ عَلٰى يَدَيْهِ.

یہ روایت حضرت اعرج کی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے خلاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنا ہاتھوں کے بل گر نہ جائے جیسا کہ اونٹ اپنی اگلی ٹانگوں پر گرتا ہے۔

۱۴۱۷- **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْرَائِيْلَ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِوَضْعِ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔

۱۴۱۸- **وَحَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن ابی داؤد اپنی یاد کے مطابق سفیان ثوری

مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ وَائِلًا كَذَا قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ مِنْ حِفْظِهٖ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَدْ غَلِطَ وَالصَّوَابُ شَقِيقٌ وَهُوَ أَبُو لَيْثٍ كَذٰلِكَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ سِنَانٍ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ وَشَقِيقٌ أَبُو لَيْثٍ هٰذَا فَلَا يُعْرَفُ۔

کا ذکر کرتے ہیں جب کہ یہ غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ حضرت شقیق ہیں جو ابو لیث کہلاتے ہیں ہم سے یزید بن سنان نے اپنی کتاب سے نقل کرتے ہوئے اس طرح بیان کیا کہ ان کی سند میں شقیق ابو لیث، عاصم بن کلیب سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور یہ شقیق ابو لیث معروف نہیں ہیں۔

فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا يُبْدَأُ بِوَضْعِهٖ فِي ذٰلِكَ نَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَكَانَ سَبِيْلُ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ، أَنَّ وَائِلًا لَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ وَإِنَّمَا الْاِخْتِلَافُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْهُ لَمَّا تَكَافَأَتِ الرِّوَايَاتُ فِيْهِ ارْتَفَعَ وَثَبَتَ مَا رَوٰى وَائِلٌ فَهٰذَا حُكْمُ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ فِي ذٰلِكَ۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں اختلاف ہے کہ پہلے کسے رکھا جائے تو ہم نے اس میں غور کیا اور معانی روایات کی تصحیح یوں ہوئی کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے روایت میں اختلاف نہیں، اختلاف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے، پس مناسب ہے کہ ان کی روایات آپس میں مقابل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی جائیں اور حضرت وائل کی روایت ثابت ہو جائے۔ اس سلسلے میں روایات کے معانی کی تصحیح اس طرح ہو سکتی ہے۔

وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَعْضَاءَ الَّتِي أُمِرَ بِالسُّجُوْدِ عَلَيْهَا هِيَ سَبْعَةُ أَعْضَاءٍ بِذٰلِكَ جَاءَتِ الْاٰثَارُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اعضائے سجدہ سات ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات اسی طرح آئی ہیں۔

۱۴۱۹۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أُمِرَ الْعَبْدُ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ آرَابٍ وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ أَيُّهَا لَمْ يَقَعْ فَقَدِ انْتَقَصَ۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ یہ ہیں: چہرہ، ہتھیلیاں گھٹنے اور پاؤں، ان میں سے کوئی بھی عضو لگنے سے رہ جائے تو سجدہ ناقص ہوگا۔

۱۴۲۰۔ وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ إِذَا سَجَدَ

حضرت عامر بن سعد اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب بندہ سجدہ کرے تو سات اعضاء پر کرے اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا۔

الْعَبْدُ سَجَدَ عَلٰی سَبْعَۃِ آرَابٍ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ وَفَہْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ ح وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ الْہَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَہٗ سَبْعَۃُ آرَابٍ وَجْہُہٗ وَکَفَّاہُ وَرُکْبَتَاہُ وَقَدَمَاہُ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص' حضرت عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء (یعنی) ہاتھ ہتھیلیاں، گھٹنے، اور پاؤں سجدہ کرتے ہیں۔

۱۴۲۲۔ وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْہَادِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

عبدالعزیز بن محمد، یزید بن ہاد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۴۲۳۔ وَمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

۱۴۲۴۔ وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْہَالِ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ فَکَانَتْ ہٰذِہِ الْاَعْضَاءُ ہِیَ الَّتِیْ عَلَیْہَا السُّجُوْدُ۔

حضرت عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں پس یہ اعضاء وہی ہیں جن پر سجدہ کیا جاتا ہے۔

فَنَظَرْنَا کَیْفَ حُکْمُ مَا اتُّفِقَ عَلَیْہِ مِنْہَا لِیُعْلَمَ بِہٖ کَیْفَ حُکْمُ مَا اخْتَلَفُوْا فِیْہِ مِنْہَا فَرَاَیْنَا الرَّجُلَ اِذَا سَجَدَ یَبْدَاُ بِوَضْعِ

پس ہم نے غور کیا کہ متفق علیہ کا حکم کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے اختلافی بات کا حکم معلوم ہو جائے۔ ہم نے دیکھا کہ مرد جب سجدہ کرتا ہے تو گھٹنوں یا ہاتھوں میں سے ایک پہلے رکھتا

أحد هذين إما ركبتاه وإما يداه ثم رأسه بعدهما وإتيانه إذا رفع بدء برأسه فكان الرأس مقدما في الرفع مؤخرا في الوضع ثم يثني بعد رفع رأسه برفع يديه ثم ركبتيه وهذا اتفاق منهم جميعا فكان النظر على ما وصفنا في حكم الرأس إذا كان مؤخرا في الوضع لما كان مقدما في الرفع أن تكون اليدان كذلك لما كانتا مقدمتين على الركبتين في الرفع أن تكونا مؤخرتين عنهما في الوضع فثبت بذلك ما روى وائل فهذا هو النظر وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وقد روي ذلك أيضا عن عمر وعبد الله وغيرهما.

ہے اس کے بعد سر رکھتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ جب اٹھاتا ہے تو پہلے سر اٹھاتا ہے تو سر اٹھانے میں مقدم اور رکھنے میں مؤخر ہوتا ہے پھر دونوں ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اٹھاتا ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح سر رکھنے میں مؤخر اور اٹھانے میں مقدم ہوتا ہے اسی طرح ہاتھ جب گھٹنوں سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں تو رکھنے میں ان سے مؤخر ہونے چاہئیں۔ لہٰذا اس سے حضرت وائل کی روایت کے مطابق مسئلہ ثابت ہوا۔ قیاس یہی ہے اور ہمارا موقف بھی یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۴۲۵۔ كما حدثنا فهد بن سليمان قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا أبي قال الأعمش قال حدثني إبراهيم عن أصحاب عبد الله علقمة والأسود فقالا حفظنا عن عمر في صلاته أنه خر بعد ركوعه على ركبتيه كما يخر البعير ووضع ركبتيه قبل يديه.

حضرت اعمش فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابراہیم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تلامذہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود سے روایت کیا فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز سے یہ بات یاد رکھی کہ آپ رکوع کے بعد گھٹنوں پر نیچے گرے جیسے اونٹ گرتا ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے۔

۱۴۲۶۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عمر الضرير قال أنا حماد بن سلمة أن الحجاج بن أرطاة أخبرهم قال قال إبراهيم النخعي حفظ عن عبد الله بن مسعود أن ركبتيه كانتا تقعان إلى الأرض قبل يديه.

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یاد رکھا کہ ان کے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگتے۔

۱۴۲۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن مغيرة قال سألت إبراهيم عن الرجل يبدأ بيديه قبل ركبتيه إذا سجد فقال لا يصنع ذلك إلا أحمق أو مجنون.

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ نیچے رکھتا ہے۔ انھوں نے فرمایا یہ کام تو کوئی بیوقوف یا پاگل ہی کرتا ہے۔

بَابُ ۵۴ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ أَيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ

۱۴۲۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوا صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا الَّذِي يَنْبَغِي لِلْمُصَلِّي أَنْ يَجْعَلَ يَدَيْهِ فِي سُجُودِهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَجْعَلُ يَدَيْهِ فِي سُجُودِهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ.

۱۴۲۹ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ.

۱۴۳۰ - وَبِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۴۳۱ - وَبِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ

باب ۵۴: سجدے میں ہاتھ کہاں رکھنا مناسب ہے؟

حضرت عباس بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوحمید، ابواُسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا ابوحمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ناک اور پیشانی مبارک (زمین پر) ٹکا دیتے تھے۔ ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہتھیلیاں کاندھوں کے برابر رکھتے۔

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی موقف ہے وہ فرماتے ہیں نمازی کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ سجدے میں اپنے ہاتھ کاندھوں کے برابر رکھے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا بلکہ اپنے ہاتھ کانوں کے برابر رکھے۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کے ہاتھ کانوں کے برابر ہوتے۔

حضرت خالد فرماتے ہیں ہم سے عاصم نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالجبار بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہما فرماتے

ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنِ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا لَا اَعْقِلُ صَلٰوةَ اَبِیْ فَحَدَّثَنِیْ وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِیْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ وَجْهَهٗ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔

ہیں میں بچہ تھا اور اپنے باپ کی نماز سمجھ نہیں سکتا تھا تو مجھ سے وائل بن علقمہ نے حضرت وائل بن حجر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ سجدہ کرتے وقت اپنا چہرہ ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے تھے۔

۱۴۳۲- وَبِمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ابْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَاَلْتُهٗ اَيْنَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَضَعُ جَبْهَتَهٗ اِذَا صَلّٰى قَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت پیشانی مبارک کہاں رکھتے تھے۔ انھوں نے فرمایا ہتھیلیوں کے درمیان۔

فَكَانَ كُلُّ مَنْ ذَهَبَ فِی الرَّفْعِ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ اِلَى الْمَنْكِبَيْنِ يَجْعَلُ وَضْعَ الْيَدَيْنِ فِی السُّجُوْدِ حِيَالَ الْمَنْكِبَيْنِ اَيْضًا وَكُلُّ مَنْ ذَهَبَ فِی الرَّفْعِ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ اِلَى الْاُذُنَيْنِ يَجْعَلُ وَضْعَ الْيَدَيْنِ فِی السُّجُوْدِ حِيَالَ الْاُذُنَيْنِ اَيْضًا۔

پس جو لوگ آغازِ نماز میں ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھانے کے قائل ہیں۔ وہ سجدے میں بھی ہاتھ، کاندھوں کے درمیان رکھنے کی طرف گئے ہیں اور جو حضرات نماز کے شروع میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کے قائل ہیں وہ سجدے میں بھی ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کا موقف رکھتے ہیں۔

وَقَدْ ثَبَتَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتٰبِ تَصْحِيْحُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ فِی الرَّفْعِ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ اِلٰى حِيَالِ الْاُذُنَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَيْضًا قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ فِیْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِی السُّجُوْدِ حِيَالَ الْاُذُنَيْنِ اَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اور اس سے پہلے کتاب میں نماز کے شروع میں ہاتھوں کو کانوں تک لے جانے والوں کا موقف ثابت ہو چکا ہے پس سجدے میں چہرہ کانوں کے برابر رکھنے کا موقف بھی ثابت ہو گیا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَرَاهُمُ الْجُلُوسَ فَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَثَنَّى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى وَلَمْ يَجْلِسْ عَلٰى قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَرَانِي هٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۴۲۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرٰى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا جَلَسَ قَالَ فَفَعَلْتُهُ يَوْمَئِذٍ وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتُثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْقُعُودَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا أَنْ يَنْصِبَ الرَّجُلُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيُثْنِيَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدَ بِالْأَرْضِ۔

۱۴۲۵ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا وَصَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ الْقُعُودِ وَيَقُولُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

باب ۵۵: نماز میں بیٹھنے کا طریقہ

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما نے انھیں (نماز میں) بیٹھنے کا طریقہ بتایا، چنانچہ انھوں نے دایاں پاؤں کھڑا کیا، بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کیا اور بائیں سرین پر بیٹھ گئے۔ پاؤں پر نہیں بیٹھے پھر فرمایا مجھے یہ طریقہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے بتایا انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم، حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز میں چوکڑی مار کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ فرماتے ہیں میں نے بھی اس دن اسی طرح کیا اور اس وقت میں کم سن تھا۔ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روک دیا اور فرمایا نماز کی سنت یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کر دو میں نے عرض کیا آپ تو اس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ تمام نماز میں یوں کیا جائے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرے اور زمین پر بیٹھے۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت یحییٰ بن سعید کے بیان کردہ طریقے اور حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم کی روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کہ نماز کا سنت

الْقَاسِمِ اَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةُ الصَّلٰوةِ قَالُوْا وَالسُّنَّةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

طریقہ یہ ہے، سے استدلال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں سنت صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہی ہوتا ہے۔

۱۴۳۶- **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا اَمَّا الْقُعُوْدُ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ فَكَمَا ذَكَرْتُمْ وَاَمَّا الْقُعُوْدُ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ مِنْهَا فَعَلَى الرِّجْلِ الْيُسْرٰى وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمُ الْفَرِيْقُ الْاَوَّلُ اِنَّ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ سُنَّةَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مَا فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ رَاٰى ذٰلِكَ اَوْ اَخَذَهٗ مِمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ بَعْدِيْ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لَمَّا سَاَلَهٗ رَبِيْعَةُ عَنْ اُرُوْشِ اَصَابِعِ الْمَرْاَةِ اِنَّهَا السُّنَّةُ يَا ابْنَ اَخِيْ وَلَمْ يَكُنْ مَخْرَجُ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَمّٰى سَعِيْدٌ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سُنَّةً فَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ سَمّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا سُنَّةً وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَرَى الْقَاسِمَ الْجُلُوْسَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِهٖ وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا قَالَ لَهٗ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِيْ فَكَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ اَنَّهُمَا

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز کے آخر میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو تم نے بیان کیا لیکن پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے۔ ان کا استدلال بھی اسی روایت سے ہے جو پہلے فریق نے ان کے خلاف بطور دلیل پیش کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا نماز کا سنت طریقہ یہ ہے۔ پس جو کچھ حدیث میں مذکور ہے اس میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہو سکتا ہے انھوں نے آپ کے بعد والوں کو اس طرح کرتے دیکھا یا ان سے معلوم کیا ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میرا اور میرے بعد خلفاء کا طریقہ اختیار کیا کرو جو ہدایت یافتہ ہیں۔ حضرت ربیعہ نے جب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے عورت کی انگلیوں کی دیت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے حالانکہ یہ بات تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔ تو حضرت سعید نے ان کے قول کو سنت قرار دیا۔ اسی طرح اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس قسم کی بات کو سنت قرار دیا ہو اگرچہ ان کے نزدیک اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی مروی نہ ہو۔

اس سلسلے میں دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے حضرت قاسم کو (نماز میں) بیٹھنے کے بارے میں بتایا جیسا کہ ان کی روایت میں ہے اور حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا جب انھوں نے عرض کیا کہ آپ تو ایسا کرتے ہیں یعنی چوکڑی مار کر بیٹھتے ہیں تو انھوں نے فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وہ بوجھ برداشت کرتے تو وہ ایک پر بیٹھتا کیونکہ ان کا دونوں پاؤں کے بارے میں ذکر کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ ان میں سے ایک

لَوْ حَدَثَتَا لِيْ قَعَدْتُ عَلٰى اِحْدَاهُمَا وَاَقَمْتُ الْاُخْرٰى لِاَنَّ ذِكْرَهُ لَهُمَا لَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اِحْدَاهُمَا تُسْتَعْمَلُ دُوْنَ الْاُخْرٰى وَلٰكِنْ تُسْتَعْمَلَانِ جَمِيْعًا فَيَقْعُدُ عَلٰى اِحْدَاهُمَا وَيَنْصِبُ الْاُخْرٰى فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

استعمال کیا جائے اور دوسرا استعمال نہ کیا جائے بلکہ دونوں کو استعمال کرتے ہوئے ایک پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کرے یہ یحییٰ بن سعید کی روایت کے مضمون کے خلاف ہے۔

۱۴۳۷ - وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ فَقَالَ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبِعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ فَذَكَرَ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْجَلْسَةِ الْاُوْلٰى يُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِهَا التَّسْلِيْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ۔

اس سلسلے میں حضرت ابو حمید ساعدی نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام جن میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، کی موجودگی میں حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، پوچھا کیوں؟ اللہ کی قسم! نہ تو تم ہم سے زیادہ آپکی اتباع کرنے والے تھے اور نہ ہم سے زیادہ قدیم صحبت رکھتے ہو۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا اچھا بیان کیجئے۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں کو سیدھا کرتے اور اس پر بیٹھتے تھے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ ہوتا جس کے آخر میں سلام پھیرا جاتا ہے تو پاؤں باہر نکالتے ہوئے بائیں طرف کو سرین پر بیٹھ جاتے۔ راوی فرماتے ہیں ان تمام صحابہ کرام نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

۱۴۳۸ - وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ   مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت ابو حمید سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ ان سب نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَقُلْ فَقَالُوْا جَمِیْعًا صَدَقْتَ۔

۱۴۳۹- حَدَّثَنِیْ اَبُوالْحُسَیْنِ الْاَصْبَهَانِیُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِیِّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

عبدالسلام بن حفص، محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا یُوَافِقُ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ۔

پس یہ پہلے قول کے قائلین کے موافق ہے۔

وَقَدْ خَالَفَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْقُعُوْدُ فِی الصَّلٰوةِ کُلِّهَا سَوَآءٌ عَلٰی مِثْلِ الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ فِیْ قَوْلِ اَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِیَةِ یَنْصِبُ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی وَیَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْهَا۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں بھی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو ان دوسرے قول والوں کے نزدیک پہلے قعدے کا ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے۔

۱۴۴۰- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ الْجَرْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَاَحْفَظَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ فَرَشَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی ثُمَّ قَعَدَ عَلَیْهَا وَوَضَعَ کَفَّهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ مِرْفَقَهُ الْاَیْمَنَ عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ عَقَدَ اَصَابِعَهٗ وَجَعَلَ حَلْقَةً بِالْاِبْهَامِ وَ الْوُسْطٰی ثُمَّ جَعَلَ یَدْعُوْ بِالْاُخْرٰی۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔
حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے خیال کیا کہ آپ کی نماز یاد رکھوں گا فرماتے ہیں جب آپ تشہد کے لیے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھایا پھر اس پر بیٹھ گئے بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھی اور دائیں کہنی دائیں ران پر رکھی پھر انگلیوں کی گرہ باندھتے ہوئے انگوٹھے اور درمیان والی انگلیوں سے گھیرا باندھا اس کے بعد دوسری انگلی (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کرنے لگے۔

۱۴۴۱- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَکَرَ

حضرت خالد نے عاصم سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِيْ قَوْلِ وَائِلٍ ثُمَّ عَقَدَ أَصَابِعَهُ يَدْعُوْا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ فِيْ آخِرِ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ فَنَظَرْنَا فِيْ صِحَّةِ مَجِيْئِهَا وَاسْتِقَامَةِ أَسَانِيْدِهِمَا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ان کے موقف کے موافق ہے اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے قول میں جو مذکور ہے کہ انگلیوں سے گرہ باندھ کر اشارہ فرمایا تو یہ اس کے نماز کے آخر میں ہونے کی دلیل ہے۔

پس یہ حدیث، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف بنے لہٰذا ہم نے ان کی صحت روایت اور استقامت سند کو دیکھا۔

١٤٤٢۔ فَإِذَا فَهْدٌ وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَّافُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ أَنَّهُ وَجَدَ عَشَرَةً مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِيْ عَاصِمٍ سَوَاءً۔

عطاف بن خالد فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ انھوں نے دس صحابہ کرام کو بیٹھے ہوئے پایا اس کے بعد انھوں نے بعینہٖ حضرت ابوعاصم کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ فَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا حَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ لِأَنَّهُ صَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ وَأَهْلُ الْإِسْنَادِ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِمِثْلِ هٰذَا فَإِنْ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ضُعْفَ الْعَطَّافِ ابْنِ خَالِدٍ قِيْلَ لَهُمْ وَأَنْتُمْ أَيْضًا تُضَعِّفُوْنَ عَبْدَ الْحَمِيْدِ أَكْثَرَ مِنْ تَضْعِيْفِكُمْ لِلْعَطَّافِ مَعَ أَنَّكُمْ لَا تَطْرَحُوْنَ حَدِيْثَ الْعَطَّافِ كُلَّهُ إِنَّمَا تَزْعُمُوْنَ أَنَّ حَدِيْثَهُ فِي الْقَدِيْمِ صَحِيْحٌ كُلُّهُ وَأَنَّ حَدِيْثَهُ بِآخِرِهٖ قَدْ دَخَلَهُ شَيْءٌ هٰكَذَا قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ فِيْ كِتَابِهٖ وَأَبُوْ صَالِحٍ سِمَاعُهُ مِنَ الْعَطَّافِ قَدِيْمٌ جِدًّا فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ فِيْمَا صَحَّحَهُ يَحْيَى مِنْ حَدِيْثِهٖ مَعَ أَنَّ سِنَّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَا يَحْتَمِلُ مِثْلَ هٰذَا وَلَيْسَ أَحَدٌ يَجْعَلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ سِمَاعًا لِمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِّنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ إِلَّا عَبْدُ الْحَمِيْدِ وَهُوَ عِنْدَكُمْ أَضْعَفُ وَلٰكِنَّ الَّذِيْ رَوٰى

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت ابوحمید کی روایت فاسد ہوگئی کیونکہ وہ محمد بن عمرو کے واسطے سے ایک شخص (مجہول) سے مروی ہے اور محدثین اس قسم کی روایت سے استدلال نہیں کرتے اگر یہ لوگ اس میں عطاف بن خالد کے ضعف کا ذکر کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ تم عطاف کی تمام روایات کو نہیں چھوڑتے تمہارے خیال میں ان کی تمام قدیم روایات صحیح ہیں جب کہ ان کی بعد والی روایت میں کچھ کمزوری آگئی۔ یحییٰ بن معین نے اپنی کتاب میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوصالح کو، عطاف سے بہت پہلے کا سماع حاصل ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ان کی صحیح احادیث میں داخل کیا علاوہ ازیں محمد بن عمرو بن عطاء کی عمر اس بات (راوی کے بھولنے) کی متقضی نہیں۔ ابوحمید سے محمد بن عمرو کا سماع بھی صرف عبدالحمید نے نقل کیا ہے اور وہ تمہارے نزدیک زیادہ ضعیف ہے لیکن جس نے ابوحمید کی روایت اتصال کے ساتھ روایت کی اس نے قعدے میں بیٹھنے کی تفصیل اس طرح بیان نہیں کی جیسے عبدالحمید نے بیان کی ہے۔

حَدِيثَ أَبِي حُمَيْدٍ وَوَصَلَهُ لَمْ يُفَصِّلْ حُكْمَ الْجُلُوسِ كَمَا فَصَّلَهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ۔

۱۴۴۳ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَشْكَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ عَطَاءٍ أَحَدِ بَنِي مَالِكٍ عَنْ عَيَّاشٍ أَوْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا الصَّلٰوةَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَكَيْفَ فَقَالَ اتَّبَعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَأَرِنَا قَالَ فَقَامَ يُصَلِّي وَهُمْ يَنْظُرُونَ فَبَدَأَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ نَحْوَ الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ أَيْضًا ثُمَّ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا مُصَوِّبِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ فَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْأُخْرٰى وَكَبَّرَ كَذٰلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ اَلسَّلَامُ

محمد بن عمرو بن عطاء جو بنو مالک سے تعلق رکھتے ہیں عیاش یا عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایسی مجلس میں تھے جہاں ان کے والد تھے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ مجلس میں ابو ہریرہ، ابو اُسید اور ابو حمید ساعدی انصاری رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ انہوں نے نماز کے بارے میں گفتگو کی تو ابو حمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں انہوں نے پوچھا وہ کیسے؟ انہوں نے جواب دیا میں یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل دیکھتا رہا ہوں۔ انہوں نے فرمایا تو ہمیں بتائیے راوی فرماتے ہیں وہ اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو صحابہ کرام دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے آغاز کرتے ہوئے تکبیر کہی اور ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھایا پھر رکوع کے لیے تکبیر کہی اور ہاتھوں کو بھی اٹھایا پھر ہاتھوں کے ساتھ گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا سر کو نہ زیادہ بلند رکھا اور نہ ہی زیادہ جھکایا۔ پھر سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد" کہا اس کے بعد ہاتھوں کو اٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا۔ حالت سجدہ میں ہتھیلیوں، گھٹنوں اور قدموں کے سینے پر قائم رہے پھر تکبیر کہہ کر بیٹھ گئے، ایک پاؤں کو بچھایا اور دوسرے کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اس کے بعد تکبیر کہی اور بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے پھر دوسری رکعت کا رکوع کیا اور اسی طرح تکبیر کہی دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گئے اور جب کھڑے ہونے لگے تو ایک تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے پھر دوسری دو رکعتیں ادا فرمائیں اس کے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے ہوئے پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیرا۔

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِمَالِهٖ اَيْضًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هٰكَذَا اَوْ نَحْوَهٗ وَحَدِيْثُ عِيْسٰى اَنَّ مِمَّا حَدَّثَهٗ اَيْضًا فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يُشِيْرُ فِي الدُّعَاءِ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ۔

حسن ابن حر کہتے ہیں مجھ سے حضرت عیسیٰ (راوی) نے یہ حدیث اسی طرح یا اس کی مثل بیان کی۔ البتہ حضرت عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ انھوں نے تشہد میں بیٹھنے کے بارے میں بھی بیان فرمایا کہ بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے پھر دعا میں ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّاَبُوْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْقُعُوْدَ عَلٰى مَا ذَكَرَهٗ عَبْدُ الْحَمِيْدِ فِيْ حَدِيْثِهٖ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں حضرت ابوحمید، ابواسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے قعود کے بارے میں وہی بات ذکر کی جو عبدالحمید نے پہلی بار اپنی روایت میں نقل کی اس کے علاوہ کچھ بھی ذکر نہ کیا۔

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عِيْسَى ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا مِنْ اَيْنَ قَالَ رَقَبْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى حَفِظْتُ صَلٰوتَهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ

حضرت عباس بن سہل، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ صحابہ کرام سے فرماتے تھے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کیسے؟ حضرت ابوحمید نے فرمایا میں آپ کی نماز کو دیکھتا رہتا تھا حتیٰ کہ میں نے اسے محفوظ کر لیا۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو چہرے تک اٹھاتے۔ رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے بھی اسی طرح کرتے۔ رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اسی طرح کرتے پھر "ربنا لک الحمد" کہتے۔ جب تشہد کے لیے بیٹھتے

مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَحَنٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ وَلَا مُفْتَرِشٍ ذِرَاعَيْهِ فَإِذَا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ أَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى عَلٰى صَدْرِهَا وَيَتَشَهَّدُ۔

تو بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو پنجوں پر کھڑا کرتے اور تشہد پڑھتے۔

فَهٰذَا أَصْلُ حَدِيْثِ أَبِيْ حُمَيْدٍ هٰذَا لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْقُعُوْدِ إِلَّا عَلٰى مِثْلِ مَا فِيْ حَدِيْثِ وَائِلٍ وَالَّذِيْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَغَيْرُ مَعْرُوْفٍ وَلَا مُتَّصِلٍ عِنْدَنَا عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ لِأَنَّ فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّهٗ حَضَرَ أَبَا حُمَيْدٍ وَأَبَا قَتَادَةَ وَوَفَاةُ أَبِيْ قَتَادَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِدَهْرٍ طَوِيْلٍ لِأَنَّهٗ قُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَصَلّٰى عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَأَيْنَ سِنُّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ مِنْ هٰذَا فَلَمَّا كَانَ الْمُتَّصِلُ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰى وَائِلٌ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَجُزْ خِلَافُهٗ مَعَ مَا شَدَّهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ فِي الصَّلٰوةِ وَفِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ هُوَ أَنْ يَفْتَرِشَ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِي الْقُعُوْدِ الْأَخِيْرِ فَلَمْ يَخْلُ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ أَنْ يَكُوْنَ سُنَّةً أَوْ فَرِيْضَةً فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ وَإِنْ كَانَ فَرِيْضَةً فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْقُعُوْدِ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ مَا رَوٰى وَائِلُ ابْنُ حُجْرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

تو یہ ابو حمید کی روایت کی بنیاد ہے اس میں پہلے قعدے کا ذکر اس طرح نہیں ہے جس طرح حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اور جو کچھ محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ غیر معروف ہے اور ہمارے نزدیک ابو حمید سے متصل بھی نہیں کیونکہ اس میں ہے کہ وہ حضرت ابو حمید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے حالانکہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس سے ایک عرصہ پہلے وفات پا چکے تھے کیونکہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو شہید ہوئے اور آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت محمد بن عمرو بن عطاء کی عمر اس وقت کیا تھی؛ تو جب حضرت ابو حمید سے متصل روایت حضرت وائل کی روایت کے موافق ہے تو اس کا قول کرنا ثابت ہو گیا اور اس کے خلاف جائز نہ ہوا۔ علاوہ ازیں اسے غور و فکر کے طریقے سے بھی تقویت ملتی ہے۔ اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں نماز کے پہلے قعدے اور ہر رکعت میں دو سجدوں کے درمیان بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے ہیں پھر آخری قعدے میں اختلاف ہے تو وہ دو باتوں سے خالی نہیں سنت ہو گا یا فرض، اگر سنت ہے تو اس کا حکم پہلے قعدے کی طرح ہے اور اگر فرض ہے تو اس کا حکم دو سجدوں کے درمیان والی صورت جیسا ہے۔ پس اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

۱۴۴۷۔ **وَقَدْ** قَالَ بِذٰلِكَ أَيْضًا إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ كَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو پسند کرتے

الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَحِبُّ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ يَفْرِشَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَجْلِسَ عَلَيْهَا۔

تھے کہ جب آدمی نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو زمین پر بچھائے پھر اس پر بیٹھے۔

بَابُ ۵۶ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

باب ۵۶: نماز میں تشہد کا طریقہ

۱۴۴۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمَا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر (بیٹھ کر) لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے یوں فرما رہے تھے کہ کہو "التحیات للہ والزاکیات الخ" تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

۱۴۴۹ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

ابن شہاب نے حضرت عروہ سے اور انہوں نے عبدالرحمن بن عبدالقاری سے روایت کیا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَشَهَّدُ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ فَيَقُوْلُ شَهِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد کیسے پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ وہ اس طرح پڑھتے تھے "بسم اللہ التحیات للہ الخ" اللہ کے نام سے، تمام قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو پھر تشہد پڑھتے تو کہتے" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ

۱۴۵۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ عُمَرَ -

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو یوں کہے اس کے بعد انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (بیان کردہ) تشہد کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْنُ الْهَادِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ كَانَتِ الْعَائِشَةُ تُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَتُشِيْرُ بِيَدِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ -

حضرت یحیٰ بن سعید، حضرت قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں تشہد سکھاتی تھیں اور وہ ہاتھ سے اشارہ کرتیں اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ وَقَالُوْا هٰكَذَا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ لِاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ عَلَّمَ ذٰلِكَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ -

ایک قوم ان احادیث کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں نماز میں تشہد اسی طرح ہے کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار کی موجودگی میں منبر رسول پر اسی طرح لوگوں کو سکھایا اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَوْ وَجَبَ مَا ذَكَرْتُمُوْهُ عِنْدَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذًا لَّمَا خَالَفَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ خَالَفُوْهُ فِيْهِ وَعَمِلُوْا بِخِلَافِهٖ وَرَوٰى اَكْثَرُهُمْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَمِمَّنْ خَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ -

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اگر صحابہ کرام کے نزدیک یہ واجب ہوتا تو ان میں سے کوئی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہ کرتا حالانکہ انھوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی اور اس کے خلاف عمل کیا ہے اور ان میں سے اکثر نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ ان میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

۱۴۵۳- **فَرُوِیَ** عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَوَهْبٌ وَاَبُوْ عَامِرٍ قَالُوْا ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلٰی جِبْرَائِیْلَ السَّلَامُ عَلٰی مِیْکَائِیْلَ فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰکِنْ قُوْلُوا التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت ابووائل، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے "السلام علی اللہ السلام علیہ جبرائیل السلام علی میکائیل" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا "السلام علی اللہ" نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات (آخر تک) تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

۱۴۵۴- **وَمَا** حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبدالرحمن بن زیاد فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت حماد سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۵- **وَمَا** حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوعوانہ، سلیمان سے وہ شقیق سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۵۶- **وَحَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

حضرت وہیب، منصور بن معتمر سے وہ ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۵۷- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ الضَّبِّیُّ ح وَحَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا شَقِیْقٌ فَذَکَرَ

ابواحمد اور ابونعیم، حضرت محل بن محرز الضبی سے وہ حضرت شقیق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔ حسین (راوی) کی (ابو نعیم والی) روایت میں یہ اضافہ ہے کہ صحابہ کرام نے فرمایا

مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ وَزَادَ حُسَيْنٌ فِىْ حَدِيْثِهٖ قَالُوْا وَ كَانُوْا يَتَعَلَّمُوْنَهَا كَمَا يَتَعَلَّمُ اَحَدُكُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ـ

کہ وہ یہ تشہد اس طرح سیکھتے تھے جیسے تم میں سے کوئی ایک ایک قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھتا ہے۔

۱۴۵۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَخَذْتُ التَّشَهُّدَ مِنْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَقَّنِيْهَا كَلِمَةً كَلِمَةً ثُمَّ ذَكَرَ التَّشَهُّدَ الَّذِىْ فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ وَائِلٍ وَزَادَ قَالَ فَكَانُوْا يُخْفُوْنَ التَّشَهُّدَ وَلَا يُظْهِرُوْنَهٗ ـ

حضرت عبدالرحمن بن اسود، اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سیکھی۔ آپ نے مجھے ایک ایک کلمہ کرکے سکھائی، پھر انھوں نے تشہد بیان کی جس کا حضرت ابو وائل کی روایت میں ذکر ہے اور یہ اضافہ کیا، انھوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام تشہد آہستہ پڑھتے تھے ظاہر نہیں کرتے تھے۔

۱۴۵۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُغِيْرَةُ الضَّبِّيُّ قَالَ ثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَمَنْصُوْرٍ وَسُلَيْمَانَ وَمُحِلٍّ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ وَبَرَكَاتُهٗ ـ

حضرت مغیرہ الضبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت شقیق نے بیان کیا پھر انھوں نے حضرت ابو وائل سے حماد، منصور، سلیمان اور محل کی روایت کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں "برکاتہ" کے الفاظ نہیں فرمائے۔

۱۴۶۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَا نَدْرِىْ مَا نَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ اَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهٗ اَوْ قَالَ جَوَامِعَهٗ فَقَالَ اِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ ـ

حضرت ابو الاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہم دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں، البتہ ہم سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ پڑھتے اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کلمات کے آغاز اور اختتام کو یا فرمایا جامع کلمات کو خوب جانتے تھے تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو یوں کہے اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۶۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ

حضرت ابو الاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نبی اکرم

قَالَا ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا خطبہ سکھایا پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

وَخَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی مخالفت کی ہے۔

۱۴۶۲- فَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اللَّيْثِ وَأَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُولُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ۔

حضرت سعید بن جبیر اور طاؤس، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح ہمیں قرآن پاک سکھاتے تھے آپ فرماتے "التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ" (آخر تک) تمام بابرکت قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ــــ آخر تک۔

۱۴۶۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ أَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سُئِلَ عَطَاءٌ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ التَّشَهُّدِ فَقَالَ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُهُنَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُهُنَّ النَّاسَ وَلَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مِثْلَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قُلْتُ فَلَمْ يَخْتَلِفِ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَا۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں سن رہا تھا کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا "التحیات المبارکات الصلوات للہ" اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا پھر فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو (اس طرح) فرماتے ہوئے سنا ہے، راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا حضرت ابن زبیر اور ابن عباس کے درمیان کوئی اختلاف نہیں انھوں نے فرمایا "نہیں" ــــ اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اختلاف کیا ہے۔

وَخَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ۔

۱۴۶۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا أَبَانُ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بَابِي الْمَكِّيُّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا

حضرت عبداللہ بن بابی المکی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی جب وہ نماز پڑھ چکے تو انھوں نے اپنا ہاتھ میری رانوں پر مارا اور فرمایا میں تمہیں نماز کی تحیت (کلمات

قَضٰی صَلٰوتَهٗ ضَرَبَ عَلٰی فَخِذِیْ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ تَحِيَّةَ الصَّلٰوةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا قَالَ فَتَلَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

تشہد نہ سکھاؤں جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھاتے تھے۔ فرماتے ہیں پھر انھوں نے یہ کلمات اسی طرح پڑھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَيَحْيٰى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبَغْدَادِيُّ بِطَبَرِيَّةَ قَالَا ثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا اَنَّ يَحْيٰى زَادَ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُّ فِيْهَا وَبَرَكَاتُهٗ وَزِدْتُّ فِيْهَا وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ التحیات للہ والصلوات الطیبات (آخر تک) البتہ حضرت یحییٰ نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے اس میں "وبرکاتہ" اور "وحدہ لاشریک لہ" کا اضافہ کیا ہے۔

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ اَطُوْفُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يُعَلِّمُنِي التَّشَهُّدَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُّ فِيْهَا وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُّ فِيْهَا وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَهٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا اور آپ مجھے تشہد اس طرح سکھا رہے تھے "التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ (آخر تک) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اس میں "ورحمۃ اللہ" کے بعد "وبرکاتہ" کا اور "اشہد ان لا الہ الا اللہ" کے بعد "وحدہ لاشریک لہ" کا اضافہ کیا ہے۔ ہم سے ابن داؤد نے اسی طرح بیان کیا ہے وہ عبیداللہ بن معاذ سے وہ اپنے والد سے وہ شعبہ سے وہ ابو بشر سے وہ مجاہد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ فِيْهِ وَزِدْتُ فِيْهَا مَا يَدُلُّ اَنَّهُ اَخَذَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهٖ مِمَّنْ هُوَ خِلَافُ عُمَرَ اِمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِمَّا اَبُوْبَكْرٍ۔

١٤٦٧ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ كَمَا تُعَلِّمُوْنَ الصِّبْيَانَ الْكِتَابَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَاءً۔

فَهٰذَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُخَالِفُ مَا رَوَاهُ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنْهُ وَهٰذَا اَوْلٰى لِاَنَّهُ حَكَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعَلَّمَهُ مُجَاهِدًا فَمُحَالٌ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ يَدَعُ مَا اَخَذَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَخَذَهُ مِنْ غَيْرِهٖ وَخَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيُّ۔

١٤٦٨ - فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ هٰرُوْنَ الْبُرْدِيُّ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَتَعَلَّمُ التَّشَهُّدَ كَمَا نَتَعَلَّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَاءً وَخَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

١٤٦٩ - فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ

کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔ البتہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول کہ میں نے اس میں اضافہ کیا اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے یہ تشہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور سے سیکھا ہے یا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھا ہے۔

حضرت ابوصدیق ناجی سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر (بیٹھ کر) ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے تھے جس طرح تم بچوں کو کتاب (قرآن پاک) سکھاتے ہو پھر انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا۔

پس یہ جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے یہ اس کے خلاف ہے جو حضرت سالم اور نافع نے ان سے روایت کیا اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور حضرت مجاہد کو بھی یہی سکھایا۔ پس یہ بات محال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مروی کو اختیار کریں۔ اس ضمن میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

حضرت ابوالمتوکل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم تشہد اسی طرح سیکھتے تھے جس طرح ہم قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھتے تھے پھر انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں مخالفت کی ہے۔

حضرت محمد بن مسلم ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اسی

ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا اَیْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَاءً اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے۔ "بسم اللہ و باللہ" پھر انہوں نے بالکل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا البتہ انہوں نے "عبداللہ ورسولہ واسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار" کے الفاظ کہے ہیں (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں میں جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

وَخَالَفَهٗ فِیْ ذٰلِکَ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ۔

اس سلسلے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۰۔ فَرُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ یُوْنُسَ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسَی الْاَشْعَرِیَّ یَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا وَبَیَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا فَقَالَ اِذَا کَانَ فِی الْقَعْدَةِ الثَّانِیَةِ فَلْیَکُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِکُمْ التَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ اَوْ قَالَ سَلَامٌ شَکَّ سَعِیْدٌ عَلَیْکَ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمیں نماز سکھائی اور اس کا طریقہ بتایا فرمایا جب تم میں سے کوئی دوسرے قعدے میں ہو تو یہ کہے "التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک" حضرت سعید (راوی) کو شک ہے کہ السلام فرمایا یا سلام (الف لام کے بغیر) فرمایا۔ ایہا النبی ورحمۃ اللہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ"

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَلَّابٍ یُوْنُسُ بْنُ جُبَیْرٍ اَنَّ حِطَّانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیَّ حَدَّثَهٗ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی نے بیان کیا فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ہمیں سنت اور نماز کا طریقہ سکھایا فرمایا جب تم میں سے کوئی قعدہ میں ہو تو یوں کہے التحیات

فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

الطیبات الصلوات (پہلے کی مثل آخر تک)

وَخَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ۔

اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۲- فَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ حُمَيْدٍ أَبُوْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ ابْنُ يَزِيْدَ أَنَّ أَبَا أَسْلَمَ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ أَنَّ تَشَهُّدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّأَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ۔

حضرت حارث بن یزید فرماتے ہیں مجھ سے ابواسلم موذن نے بیان فرمایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تشہد پڑھتے تھے "بسم اللہ وباللہ خیر الاسماء التحیات الطیبات الصلوات للہ (آخر تک) اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو بہترین نام ہے۔ تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس نے آپ کو حق دے کر خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو، یا اللہ! مجھے بخش دے اور میری راہنمائی فرما۔

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُمْ وَخَالَفَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الرِّوَايَاتُ فَلَمْ يُخَالِفْهَا شَيْءٌ فَلَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهَا وَلَا الْأَخْذُ بِغَيْرِهَا وَلَا الزِّيَادَةُ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا فِيْهَا إِلَّا أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

پس ان تمام حضرات نے تشہد کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کچھ روایت کیا جو ہم نے بیان کیا ہے انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ذکر کیا ان کی روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں ان کے خلاف کچھ بھی مروی نہیں، ان کی مخالفت کرنا ان کے علاوہ کو قبول کرنا اور ان پر اضافہ کرنا نامناسب ہے البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ایک حرف

حرفا يزيد على غيره وهو المباركات فقال قائلون هو أولى من حديث غيره إذ كان قد زاد عليه والزائد أولى من الناقص وقال آخرون بل حديث ابن مسعود وأبي موسى وابن عمر الذي رواه مجاهد وابن باباه أولى لاستقامة طرقهم واتفاقهم على ذلك لأن أبا الزبير لا يكافئ الأعمش ولا منصورا ولا مغيرة ولا أشباههم ممن روى حديث ابن مسعود ولا يكافئ قتادة في حديث أبي موسى ولا يكافئ أبا بشر في حديث ابن عمر ولو وجب الأخذ بما زاد وإن كان دونهم لوجب الأخذ بما زاد أيمن بن نابل على الليث عن أبي الزبير فإنه قد قال في التشهد أيضا بسم الله ولو وجب الأخذ بما زاد أبو أسلم عن عبد الزبير فإنه قد قال في التشهد أيضا بسم الله وزاد أيضا على ما في ذلك من الزيادة على حديث ابن مسعود فلما كانت هذه الزيادة غير مقبولة لأنه لم يزدها على الليث مثله لم يقبل زيادة أبي الزبير في حديث ابن عباس على عطاء بن أبي رباح لأن ابن جريج رواه عن عطاء عن ابن عباس موقوفا ورواه أبو الزبير عن سعيد بن جبير وطاؤس عن ابن عباس مرفوعا ولو ثبتت هذه الأحاديث كلها وتكافأت في أسانيدها لكان حديث عبد الله أولاها لأنهم قد أجمعوا أنه ليس للرجل أن يتشهد بما شاء من التشهد غير ما روي من ذلك فلما ثبت أن التشهد خاص من الذكر وكان ما رواه عبد الله قد وافقه عليه كل من رواه عن النبي صلى الله عليه و

دوسروں سے زائد ہے اور وہ لفظ "مبارکات" ہے

پس کچھ بزرگوں نے کہا کہ یہ دوسروں کی روایت سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے اور زائد ناقص سے بہتر ہوتی ہے لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت جو ان سے مجاہد اور ابن بابا نے روایت کی ہے وہ بہتر ہے کیونکہ اس کے طرق روایت مضبوط ہیں اور اس پر اتفاق ہے کیونکہ ابوالزبیر، اعمش، منصور، مغیرہ، اور ان جیسے دوسرے حضرات جنھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کے برابر نہیں ہو سکتے نہ وہ ابوموسیٰ کی روایت میں قتادہ کی جگہ لے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ابوالبشر کے برابر ہو سکتے ہیں اور اگر زائد کو اختیار کرنا واجب ہوتا اگرچہ وہ مذکورہ بالا راویوں سے رکھتے ہوں تو ایمن نابل نے ابوالزبیر سے لیث کی روایت پر جو اضافہ نقل کیا ہے اسے اختیار کرنا واجب ہوتا وہ تشہد میں بسم اللہ کا قول بھی کرتے ہیں اور جو کچھ ابو اسلم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اضافہ روایت ہے اسے بھی اختیار کرنا ضروری ہوتا وہ بھی تشہد میں بسم اللہ کے قائل ہیں نیز انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی زائد نقل کیا ہے۔

پس جب یہ اضافہ غیر مقبول ہے کیونکہ لیث پر ان کی مثل نے زائد نہیں کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں حضرت عطاء ابن ابی رباح پر ابوالزبیر کا اضافہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا، کیونکہ انھوں نے بواسطہ عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے اور حضرت ابوالزبیر نے بواسطہ حضرت سعید بن جبیر اور طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

اگر یہ تمام احادیث ثابت ہو جائیں اور ان کی اسناد بھی ایک جیسی ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہوگی کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ کسی انسان کے

اٰلہٖ وسلم غیرہ وزاد علیہ غیرہ ما لیس فی تشہدہ کان ما قد اجمع علیہ من ذلک اولی ان یتشہد بہ دون الذی اختلف فیہ **وحجۃ** اخری انا قد رأینا عبد اللہ شدد فی ذلک حتی اخذ علی اصحابہ الواو فیہ کی یوافقوا لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ولا نعلم غیرہ فعل ذلک فلہذا استحسنا ما روی عن عبد اللہ دون ما روی عن غیرہ۔

لیے تشہد کے بارے میں مروی روایات کے علاوہ اپنی مرضی سے کچھ پڑھنا جائز نہیں۔ پس جب ثابت ہوا کہ تشہد ایک خاص ذکر ہے اور جو کچھ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات کرنے والے باقی تمام راوی بھی اس میں آپ سے متفق ہیں اور دوسروں نے وہ اضافہ کیا ہے جو آپکے تشہد میں ہے تو جس تشہد پر اتفاق ہے اسے پڑھنا زیادہ بہتر ہے بجائے اس کے جس میں اختلاف ہے۔

۱۴۷۳ - **فمما** روی عن عبد اللہ فیما ذکرنا ما حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو احمد قال ثنا سفیان عن الاعمش عن عمارۃ بن عمیر عن عبد الرحمن بن یزید قال کان عبد اللہ یاخذ علینا الواو فی التشہد۔

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشہد کے بارے میں ہم سے قسم لیتے تھے۔

۱۴۷۴ - **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفین قال ثنا اسحق ابن یحیی عن المسیب بن رافع قال سمع عبد اللہ رجلا یقول فی التشہد بسم اللہ التحیات للہ فقال لہ عبد اللہ اتاکل۔

حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو تشہد میں یوں کہتے ہوئے سُنا "بسم اللہ التحیات للہ" تو اس سے فرمایا کیا تم کھانا کھا رہے ہو۔

۱۴۷۵ - **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان الثوری عن منصور عن ابراہیم ان الربیع بن خیثم لقی علقمۃ فقال انہ قد بدا لی ان ازید فی التشہد ومغفرتہ فقال لہ علقمۃ ننتہی الی ما علمناہ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ربیع بن خیثم کی حضرت علقمہ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا میرا خیال ہے تشہد میں "ومغفرتہ" کے الفاظ بڑھا دوں۔ حضرت علقمہ نے فرمایا جو کچھ ہمیں معلوم ہوا ہے ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

۱۴۷۶ - **حدثنا** فہد قال ثنا ابو غسان قال ثنا اسحق قال اتیت الاسود بن یزید فقلت ان ابا الاحوص قد زاد فی خطبۃ الصلوۃ والمبارکات قال فاتہ فقل لہ ان الاسود ینہاک ویقول لک ان علقمۃ

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں حضرت اسود بن یزید کے پاس آیا تو کہا کہ حضرت ابو الاحوص نے نماز کے خطبہ میں "المبارکات" کا اضافہ کیا ہے انھوں نے فرمایا ان کے پاس جا کر کہو کہ ابو الاسود تمہیں اس سے روکتے ہیں اور وہ تمہیں کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ

ابْنِ قَيْسٍ تَعَلَّمَهُنَّ مِنْ عَبْدِ اللهِ كَمَا يَتَعَلَّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَدَّهُنَّ عَبْدُ اللهِ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ تَشَهُّدَ عَبْدِ اللهِ۔

فَلِهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا اسْتَحْبَبْنَا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ لِتَشْدِيْدِهٖ فِيْ ذٰلِكَ وَلِاجْتِمَاعِهِمْ عَلَيْهِ إِذْ كَانُوْا قَدِ اتَّفَقُوْا عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَتَشَهَّدَ إِلَّا بِخَاصٍّ مِنَ التَّشَهُّدِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى۔

بن قیس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد اس طرح سیکھتے تھے جیسے قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھی جاتی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو انگلیوں پر گن کر سکھایا۔ اس کے بعد انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تشہد ذکر کیا۔

پس ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کو اس لیے پسند کرتے ہیں کہ آپ اس سلسلے میں سخت پابندی کرتے تھے نیز تمام حضرات کا اتفاق ہے کہ تشہد میں مخصوص کلمات ہی پڑھے جائیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

باب۵: نماز میں سلام کا طریقہ

۱۴۷۷ - **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِيْ آخِرِ الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں ایک سلام "السلام علیکم" (کے الفاظ سے) پھیرتے تھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُصَلِّيْ يُسَلِّمُ فِيْ صَلٰوتِهٖ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يُسَلِّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّسْلِيْمَتَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى أَهْلِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ نمازی نماز میں سامنے کی طرف ایک بار سلام پھیرتے ہوئے کہے "السلام علیکم" ان حضرات نے اس مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا مناسب ہے کہ وہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرے دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہے۔ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ

اَلْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی اَنَّ حَدِیْثَ سَعْدٍ ھٰذَا اِنَّمَا رَوَاہُ کَمَا ذَکَرَہُ الدَّرَاوَرْدِیُّ خَاصَّۃً وَقَدْ خَالَفَہٗ فِیْ ذٰلِکَ کُلُّ مَنْ رَوَاہُ عَنْ مُصْعَبٍ غَیْرُہٗ۔

۱۴۷۸۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّیْمِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدَّیْہِ مِنْ ھٰھُنَا وَمِنْ ھٰھُنَا۔

۱۴۷۹۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ وَاِبْرَاھِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ مُصْعَبِ ابْنِ ثَابِتٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

فَھٰذَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ مَعَ حِفْظِہٖ وَاِتْقَانِہٖ قَدْ رَوَاہُ عَنْ مُصْعَبٍ عَلٰی خِلَافِ مَا رَوَاہُ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْہُ وَوَافَقَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَمَعَ تَقَدُّمِہٖ وَجَلَالَتِہٖ **ثُمَّ** قَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَیْرِ مُصْعَبٍ کَمَا رَوَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ الْمُبَارَکِ کَمَا رَوَاہُ الدَّرَاوَرْدِیُّ۔

۱۴۸۰۔ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَسَّانٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ حَتّٰی اُرٰی بَیَاضَ خَدِّہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ حَتّٰی اُرٰی بَیَاضَ خَدِّہٖ۔

کی اس مذکورہ بالا روایت کو صرف دراوردی نے ذکر کیا ہے جبکہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک، حضرت مصعب بن ثابت سے وہ اسماعیل بن محمد سے وہ عامر بن سعد سے اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے الفاظ سے سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی ادھر سے بھی اور اُدھر سے بھی دکھائی دیتی تھی۔

حضرت محمد بن عمرو حضرت مصعب بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ جو اپنی یادداشت اور پختگی کے ساتھ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں جو حضرت دراوردی نے ان (حضرت مصعب) سے روایت کیا ہے۔ اور محمد بن عمرو جو ان سے قدیم اور صاحب جلالت ہیں بھی حضرت عبداللہ بن مالک کی موافقت کرتے ہیں پھر یہ حدیث حضرت اسماعیل بن محمد سے مروی ہے وہ حضرت مصعب کے غیر سے روایت کرتے ہیں اور اس کا مضمون وہی ہے جو محمد بن عمرو

حضرت اسماعیل بن محمد، حضرت عامر بن سعد سے وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی دیکھتا اور بائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ رخسار مبارک کی سفیدی دیکھتا۔

فَقَدِ انْتَفٰی بِمَا ذَکَرْنَا مَا رَوَی الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْهُ وَثَبَتَ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمَتَیْنِ وَقَدْ وَافَقَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

پس اس سے اس بات کی نفی ہوگئی جو دراوردی نے ذکر کی ہے اور بواسطہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ دو سلام پھیرتے تھے۔ اس سلسلے میں کئی دوسرے صحابہ کرام نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۱۴۸۱۔ فَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ صَلّٰی بِنَا عَلِیٌّ یَوْمَ الْجَمَلِ صَلٰوةً ذَکَّرَنَا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ نَکُوْنَ نَسِیْنَاهَا اَوْ تَرَکْنَاهَا عَلٰی عَمْدٍ فَکَانَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَیُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جمل کے دن ہمیں اس طرح نماز پڑھائی کہ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد آگئی جسے ہم یا تو بھول گئے تھے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا آپ نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے وقت تکبیر کہتے اور دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَی الْعَبْسِیُّ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ خَدِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی ظاہر ہوتی آپ یوں کہتے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" "السلام علیکم ورحمۃ اللہ"

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو الاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ بْنُ یَزِیْدَ وَاَبُو الْاَحْوَصِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

حضرت علقمہ، اسود بن یزید اور ابو الاحوص رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۱۴۸۵- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسود، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُسَلِّمُوْنَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نماز میں دائیں اور بائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے الفاظ سے سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۸۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ قَالَ اَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد (حضرت اسود) سے اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى اَمِيْرٌ بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ عَلِمَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ كَانَ رَسُوْلُ

حضرت ابومعمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک امیر نے مکہ مکرمہ میں نماز پڑھی تو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے اسے کہاں سے سیکھا؟ حکم نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت علی بن مدینی فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحییٰ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِيْ صَلٰوتِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت صلہ بن زفر، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔

حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ آپ جب بھی نیچے جھکتے یا اوپر اُٹھتے تو تکبیر کہتے ہیں اور دائیں بائیں "السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو سلام پھیرتے تھے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اِذَا

حضرت عبیداللہ ابن قبطیہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہاتھوں کو اٹھا کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے آپ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہاتھوں سے سلام کہتے ہیں وہ ناچنے

كُنَّا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَلَّمْنَا بِأَيْدِيْنَا قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُسَلِّمُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ أَمَا يَكْفِيْ أَحَدُكُمْ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُشِيْرُ بِإِصْبَعِهٖ وَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

والے گھوڑوں کی دموں کی طرح ہیں کیا تم میں سے کسی ایک کو یہ بات کافی نہیں کہ جب نماز میں بیٹھے تو ہاتھ کو ران پر رکھے اور انگلی سے اشارہ کرے اور کہے السلام علیکم، السلام علیکم۔

۱۴۹۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ ثَنَا خَدِيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو (دونوں طرف) سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۹۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو الرَّبِيْعِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبی، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجْرًا أَبَا عَنْبَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ۔

حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حجر ابو عنبس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

۱۴۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو البختری فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد الرحمن سے سنا وہ حضرت وائل بن حجر سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَی الْفُضَیْلِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَرِیْزٍ اَنَّ قَیْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَدِیَّ بْنَ عُمَیْرَةَ الْحَضْرَمِیَّ حَدَّثَهٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَنْ یَمِیْنِهٖ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهٖ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَنْ یَسَارِهٖ وَیُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهِ الْاَیْسَرِ۔

حضرت عدی بن عمیرہ حضرمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں سلام پھیرتے تو دائیں طرف متوجہ ہوتے حتی کہ آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی دکھائی دیتی پھر بائیں طرف کے رخسار مبارک سے سفیدی نظر آتی۔

۱۴۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَیَّاشُ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا قُرَّةُ قَالَ ثَنَا بُدَیْلٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیُّ لِقَوْمِهٖ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا کَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم سے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھاؤں۔ پھر انہوں نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا اور پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اس طرح تھی۔

۱۵۰۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ رَاَیْنَا بَیَاضَ خَدِّهِ الْاَیْمَنِ وَبَیَاضَ خَدِّهِ الْاَیْسَرِ۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تو آپ کے سلام پھیرتے وقت ہم آپ کے دائیں اور بائیں رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے۔

۱۵۰۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ الطَّائِفِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ اَوْ اَوْسِ بْنِ اُوَیْسٍ قَالَ اَقَمْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت اوس بن اوس یا اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف ماہ قیام کیا میں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے۔

وَسَلَّمَ نِصْفَ شَهْرٍ قِرَاءَتُهُ يُصَلِّي وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

۱۵۰۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الصُّوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ ثَنَا الْمِنْهَالُ ابْنُ خَلِيْفَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ۔

حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ابو امیہ نے نماز پڑھائی پھر بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَّا وَقَدْ دَخَلَ فِيْمَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَاَمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مِنْ مُخَالَفَةِ الْحَدِيْثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ الَّذِيْ قَدْ بَيَّنَّا فَسَادَهٗ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں کوئی ایسی حدیث معلوم نہیں جو نماز میں سلام کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہو مگر وہ اس باب میں مروی روایت میں داخل ہوگی اور جن لوگوں نے حدیث دراوردی کے باعث اس کی مخالفت کی ہے تو ہم اس باب کے شروع میں اس حدیث کا فساد واضح کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں لوگوں نے اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۱۵۰۳- وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً۔

حضرت زہیر بن محمد حضرت ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے تھے۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ اَصْلُهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰى عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاِنْ كَانَ رَجُلًا ثِقَةً فَاِنَّ رِوَايَةَ عَمْرِو ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْهُ تَضْعِيْفٌ جِدًّا هٰكَذَا قَالَ يَحْيَى ابْنُ مَعِيْنٍ فِيْمَا حَكٰى لِيْ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِنَا لَا مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اِلَيَّ وَزَعَمَ اَنَّ فِيْهَا تَخْلِيْطًا كَثِيْرًا

ان سے کہا جائے گا کہ یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر موقوف ہے۔ حفاظ حدیث نے اسے اسی طرح روایت کیا اور (اس کے راوی) حضرت زہیر بن محمد اگرچہ ثقہ آدمی ہیں لیکن ان سے عمرو بن ابی سلمہ کی روایت کو نہایت ضعیف قرار دیا گیا۔ ہمارے متعدد اصحاب نے یحییٰ بن معین سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ ان میں سے حضرت علی بن عبدالرحمٰن میرے نزدیک زیادہ مامون ہیں اور ان کے خیال میں اس حدیث میں بہت خلط ملط ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِذَا ثَبَتَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْمَا ذَكَرْتَ فَمَنْ تُعَارِضُهَا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ اَصْحَابِ

اگر کوئی شخص کہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ ثابت ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا تو کس صحابی کے ساتھ اس

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ قَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

۱۵۰۴۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ يَنْتَقِلُ سَاعَتَئِذٍ كَأَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ قِيْلَ لِسُفْيَانَ عَلِيٌّ قَالَ نَعَمْ۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ فَسَلَّمَا تَسْلِيْمَتَيْنِ۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ

کا تعارض ہے؟ اس سے کہا جائیگا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما (کے موقف) سے اس کا تعارض ہے جیسا کہ اس باب میں پہلے گزر چکا ہے۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ پھر اسی وقت اٹھ کھڑے ہوتے جیسے گرم پتھر پر ہوں۔

حضرت ہشام، حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابورزین فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

حضرت سلیمان، حضرت عاصم سے وہ ابورزین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ حضرت سفیان سے پوچھا گیا کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ؟ فرمایا ہاں۔

حضرت عاصم، ابورزین سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی دونوں نے دو، دو سلام پھیرے۔

حضرت شقیق بن سلمہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قَالَ ثَنَا ابْنُ الْخَصِيْبِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ فَكِلَاهُمَا يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

انھوں نے حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی وہ دونوں دائیں اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت شقیق، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَمِيْرًا صَلّٰى بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَتُرٰى مِنْ أَيْنَ عَلِقَهَا فَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي دَاؤُدَ يَقُوْلُ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ هٰذَا مِنْ أَصَحِّ مَا رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر مکہ نے نماز پڑھائی تو دونوں طرف سلام پھیرا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہیں معلوم ہے اس نے یہ حدیث کہاں سیکھی۔ ابن ابی داؤد کہتے ہیں یحیی بن معین نے کہا کہ اس باب میں مروی روایات میں یہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۵۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ كَانَ عَمَّارٌ أَمِيْرًا عَلَيْنَا سَنَةً لَا يُصَلِّي صَلٰوةً إِلَّا سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں ایک سال حضرت عمار ہمارے امیر تھے وہ ہر نماز میں دائیں اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَأَى سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں بائیں سلام پھیرتے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت

وَعَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَمَّارٌ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُمْ يُسَلِّمُوْنَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ بِرُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَحِفْظِهِمْ لِاَفْعَالِهٖ فَمَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ خِلَافُهُمْ لَوْ لَمْ يَكُنْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَكَيْفَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ فِعْلَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ **فَاِنْ** اَنْكَرَ مُنْكِرٌ مَا رَوَيْنَا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ وَمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ

۱۵۱۵ - **وَاحْتَجَّ** بِمَا اَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَبِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ وَائِلٍ اَتَحْفَظُ التَّكْبِيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَالتَّسْلِيْمَ قَالَ وَاحِدَةً

قَالَ **فَكَيْفَ** يَجُوْزُ اَنْ يَحْفَظَ هُوَ التَّسْلِيْمَ وَاحِدَةً وَقَدْ رَاٰى عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ يُسَلِّمَانِ اثْنَتَيْنِ افْتَرٰى عَمَّنْ حَفِظُوا الْوَاحِدَةَ غَيْرَهُمَا وَعَنْهُمَا كَانَ يَتَحَفَّظُ وَبِهِمَا كَانَ يَقْتَدِيْ فَفِيْ ثُبُوْتِ هٰذَا عَنْهُ مَا يَجِبُ بِهٖ فَسَادُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّ الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ صَحِيْحٌ لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَلَا فِيْ مَتْنِهٖ وَذٰلِكَ عَلَى السَّلَامِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ذَوَاتِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالَّذِيْ اَرَادَهٗ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مِنَ السَّلَامِ مَرَّةً وَاحِدَةً هُوَ

علی المرتضیٰ، ابن مسعود اور عمار رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات جن کا ہم نے ذکر کیا دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔ چونکہ ان حضرات کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف تازہ تازہ حاصل ہوا تھا اور وہ آپکے افعال مبارکہ کو زیادہ یاد رکھتے تھے لہٰذا کسی نے بھی ان کے خلاف بات نہیں کی۔ اگر اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی نہ ہوتا تو بھی ان کی مخالفت مناسب نہ تھی تو اب انکی مخالفت کیسے جائز ہوگی جبکہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے فعل کی موافقت میں روایات مروی ہیں۔ اگر کوئی منکر اس روایت کا انکار کرے جو ہم نے بواسطہ ابو وائل، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نماز میں دونوں طرف سلام پھیرتے تھے اور اس سلسلے میں انکے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے پوچھا کیا تمہیں تکبیر یاد ہے انھوں نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا سلام؟ فرمایا ایک ہے۔ تو اب کیسے جائز ہے کہ انھیں خود تو ایک سلام یاد ہو اور انھوں نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو دو سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہو۔ تو ان دونوں کے علاوہ انھیں کس سے ایک سلام یاد ہے حالانکہ وہ تو ان ہی سے یاد کرتے اور ان ہی کی اقتدا کرتے تھے۔ پس اس روایت کا ثابت ہونا اور اس سے ثابت شدہ کا واجب ہونا اس روایت کے فساد کو ظاہر کرتا ہے جو تم نے دو سلاموں کے بارے میں روایت کی ہے۔

تو اس شخص سے کہا جائیگا کہ جو کچھ ہم نے دو سلاموں کے بارے میں ان سے روایت کیا ہے وہ صحیح ہے اس کی سند اور متن میں کوئی خرابی نہیں اور یہ رکوع وسجود والی نمازوں کے سلام سے متعلق ہے اور جو کچھ ابو وائل نے عمرو بن مرہ کی روایت میں ایک سلام کا ذکر کیا ہے وہ تکبیر والی نماز کے بارے میں ہے کیونکہ کوفیوں کی ایک جماعت جن میں حضرت ابراہیم بھی ہیں وہ نماز جنازہ میں ہلکا سا سلام پھیرتے تھے اور باقی تمام نمازوں میں وہ دو سلام پھیرتے تھے۔ اس سلسلے میں ہمارے نزدیک ابو وائل کی روایت کا یہی مطلب ہے اس لیے ان سے مروی روایات کو اس بات پر

فِي الصَّلَوَاتِ ذَاتِ التَّكْبِيرِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوفِيِّينَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ يُسَلِّمُونَ فِي صَلَوَاتِهِمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ تَسْلِيمَةً خَفِيفَةً وَيُسَلِّمُونَ فِي سَائِرِ صَلَوَاتِهِمْ تَسْلِيمَتَيْنِ فَهٰكَذَا مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي وَائِلٍ عِنْدَنَا فِي ذٰلِكَ وَلِهٰذَا أَوْلَى أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ حَتَّى لَا يُضَادَّ بَعْضُهُ بَعْضًا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ يُسَلِّمُونَ فِي صَلَوَاتِهِمْ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً.

محمول کرنا مناسب ہے تاکہ روایات باہم متضاد نہ ہوں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت حسن بصری اور ابن سیرین رحمہم اللہ اپنی نمازوں میں ایک طرف سلام پھیرتے تھے۔ اور اس سلسلے میں وہ یوں ذکر کرے۔

۱۵۱۶۔ وَذُكِرَ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَانَا يُسَلِّمَانِ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً حِيَالَ وُجُوهِهِمَا.

حضرت ابن عون، حضرت محمد سے اور حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں، وہ دونوں نماز میں سامنے کی طرف ایک بار سلام کہتے تھے

۱۵۱۷۔ وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً.

حضرت ابن عون، حضرت حسن اور محمد رحمہم اللہ سے ایک سلام نقل کرتے ہیں

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَهُ.

حضرت سعید، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہم اللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قِيلَ لَهُ صَدَقْتَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ هٰؤُلَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ قَبْلَهُمْ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مَعَ مَا قَدْ تَوَاتَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ أَبِي لَيْلٰى وَهُمَا مِنَ التَّابِعِينَ أَكْبَرُ مِنْ أُولٰئِكَ خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ.

اس معترض سے کہا جائے گا تم نے سچ کہا ان لوگوں سے یہی بات مروی ہے اور ان سے پہلے لوگوں سے وہ بات مروی ہے جو ہم نے ذکر کی اور وہ اس کے خلاف ہے علاوہ ازیں جو کچھ پہلے ذکر ہوا وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ حضرت سعید بن مسیب اور ابن ابی لیلیٰ سے جو ان سے بڑے درجے کے تابعی تھے اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ

حضرت زہرو بن معبد فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ دائیں بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

۱۵۲۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَهٰذَانِ تَابِعِيَّانِ مَعَهُمَا مِنَ الْقِدَمِ مِنَ الصُّحْبَةِ بِجَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ لِلَّذِي يُخَالِفُهُمَا فَالَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُمَا مِنْ ذٰلِكَ أَوْلَى لِاقْتِدَائِهِمَا بِمَنْ قَبْلَهُمَا وَلِمُوَافَقَتِهِمَا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَهٰذَا أَيْضًا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

حضرت حکم فرماتے ہیں میں ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا وہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے تھے۔

پس یہ دو تابعی ہیں جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے قدیم صحبت حاصل تھی اور یہ مقام اس باب میں ذکر کیے گئے ان کے علاوہ حضرات کو حاصل نہیں ہے لہٰذا جو کچھ ہم نے ان سے روایات کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ انھوں نے اپنے سے پہلے حضرات کی اقتداء کی اور اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی موافقت کی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ هَلْ هُوَ مِنْ فُرُوضِهَا أَوْ مِنْ سُنَنِهَا

باب۵۵: نماز میں سلام فرض ہے یا سنت

۱۵۲۱- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَإِحْرَامُهَا التَّكْبِيرُ وَإِحْلَالُهَا التَّسْلِيمُ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی چابی طہارت ہے اس کا احرام تکبیر ہے اور سلام کے ذریعے اس سے باہر آنا ہے۔

قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ بِغَيْرِ تَسْلِيمٍ فَصَلٰوتُهُ بَاطِلَةٌ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا

ایک قوم کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جب کوئی شخص سلام کے بغیر نماز سے باہر آتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تحلیل سلام ہے پس اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں۔

بِغَيْرِهٖ. **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا عَلٰى قَوْلَيْنِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اِذَا قَعَدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَاِنْ لَمْ يُسَلِّمْ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَاِنْ لَمْ يُسَلِّمْ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِلْفَرِيْقَيْنِ جَمِيْعًا عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ اِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ رَأْيِهٖ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَهٗ عَلٰى غَيْرِ مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى.

۱۵۲۲ - **فَذَكَرُوْا** مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ.

فَهٰذَا عَلِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى اَنَّ الصَّلٰوةَ لَا يُتِمُّ اِلَّا بِالتَّسْلِيْمِ اِذْ كَانَتْ تَتِمُّ عِنْدَهٗ بِمَا هُوَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَكَانَ مَعْنٰى وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ عِنْدَهٗ اَيْضًا هُوَ التَّحْلِيْلُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ يُحِلَّ بِهٖ لَا بِغَيْرِهٖ وَالتَّمَامُ الَّذِيْ لَا يَجِبُ بِمَا يَحْدُثُ بَعْدَهٗ اِعَادَةُ الصَّلٰوةِ غَيْرُهٗ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ قَدْ قَالَ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ فَكَانَ الَّذِيْ هُوَ لَا يَدْخُلُ فِيْهَا اِلَّا بِهٖ فَكَذٰلِكَ لَمَّا قَالَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ كَانَ كَمَا هُوَ اَيْضًا لَا يَخْرُجُ مِنْهَا اِلَّا بِهٖ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے اور ان حضرات کے بھی دو قول ہیں بعض کہتے ہیں جب تشہد کی مقدار قعدہ کرے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ سلام نہ پھیرے اور بعض کہتے ہیں جب نماز کے آخری سجدے سے سر اٹھائے تو نماز پوری ہو جاتی ہے اگرچہ تشہد بھی نہ پڑھے اور سلام بھی نہ پھیرے پہلے گروہ کے خلاف ان دو گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ بات مروی ہے کہ اس کی تحلیل سلام ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے جبکہ خود ان کی اپنی رائے اس سلسلے میں اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول کے قائلین نے سمجھا ہے۔ پس انھوں نے یوں ذکر کیا ہے

حضرت عاصم بن ضمرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب آخری سجدے سے سر اٹھا لے تو نماز مکمل ہو گئی۔

تو یہ ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نماز کی تحلیل سلام پھیرنا ہے اور ان کے نزدیک نماز کی تکمیل کے لیے سلام ضروری نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک سلام سے پہلے نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کے نزدیک "تحلیلها التسلیم" کا مطلب یہ ہے کہ سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا چاہیے۔ کسی اور عمل کے ذریعے نہیں، اور نماز کی تکمیل یہ ہے کہ اگر اس کے بعد سلام کے علاوہ کسی بات کے ذریعے باہر آئے تو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ آپ نے فرمایا "اس کی تحریمہ تکبیر ہے" تو نماز میں اس کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں تو "اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے" کا مطلب یہی ہوگا کہ اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں، تو جواباً کہا جائے گا کہ کسی کام کو شروع کرنے کے لیے

الدُّخُولُ فِي الْأَشْيَاءِ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهِ مِنَ الدُّخُولِ فِيهَا وَقَدْ يَخْرُجُ مِنَ الْأَشْيَاءِ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ أَنْ يَخْرُجَ بِهِ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا النِّكَاحَ قَدْ نُهِيَ أَنْ تُعْقَدَ عَلَى امْرَأَةٍ وَهِيَ فِي عِدَّةٍ وَكَانَ مَنْ عَقَدَهُ عَلَيْهَا وَهِيَ كَذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ مَالِكًا لِبُضْعِهَا وَلَا وَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا نِكَاحٌ فِي أَشْبَاهٍ لِذٰلِكَ كَثِيرَةٍ يَطُولُ بِذِكْرِهَا الْكِتَابُ وَأُمِرَ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْهُ إِلَّا بِالطَّلَاقِ الَّذِي لَا إِثْمَ فِيهِ وَإِنْ تَكُونَ الْمُطَلَّقَةُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ فَكَانَ مَنْ طَلَّقَ عَلَى غَيْرِ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَطَلَّقَ ثَلَاثًا أَوْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا يَلْزَمُهُ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ آثِمًا وَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ مِنَ النِّكَاحِ الصَّحِيحِ فَكَانَ قَدْ بُيِّنَتِ الْأَسْبَابُ الَّتِي تُمْلَكُ بِهَا الْأَبْضَاعُ كَيْفَ هِيَ وَالْأَسْبَابُ الَّتِي تَزُولُ بِهَا الْأَمْلَاكُ عَنْهَا كَيْفَ هِيَ وَنُهُوا عَمَّا خَالَفَ ذٰلِكَ أَوْ شَيْئًا مِنْهُ فَكَانَ مَنْ فَعَلَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ لِيَدْخُلَ بِهِ وَالْخُرُوجُ مِنْهَا قَدْ يَكُونُ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهِ وَقَدْ يَكُونُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ فَيَكُونَ الدُّخُولُ فِيهَا غَيْرَ وَاجِبٍ إِلَّا بِمَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الدُّخُولِ فِيهَا الْخُرُوجُ مِنْهَا بِمَا أُمِرَ بِهِ مِمَّا يَخْرُجُ بِهِ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوتِهِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ۔

۱۵۲۳- مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

وہی بات اختیار کی جائے گی جس کا حکم دیا گیا ہے لیکن باہر آنے کے لیے بھی وہ بات اختیار کی جاتی ہے جس کا حکم دیا گیا ہو اور کبھی اس کے علاوہ کو اپنایا جاتا ہے۔

مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ عدت گزرنے والی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور جو آدمی اس حالت میں اس سے نکاح کرے وہ اس کی بضع کا مالک نہیں ہوگا اور نہ ہی نکاح منعقد ہوگا۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طوالت اختیار کر جائے گی۔ اور نکاح سے باہر آنے کے لیے طلاق کا حکم دیا گیا ہے جس میں گناہ نہ ہو وہ یہ کہ عورت (حیض سے) پاک ہو اور جماع نہ کیا ہو۔ پس جو شخص اس امر بہ طریقے کے علاوہ طلاق دے تین طلاقیں دے، یا حالت حیض میں طلاق دے تو طلاق لازم ہو جائے گی اگرچہ وہ گنہگار ہوگا اور اس ممنوع طلاق کے ذریعے صحیح نکاح ختم ہو جائے گا۔ وہ اسباب بھی بیان کر دیے گئے ہیں جن کے ذریعے ملک بضع حاصل ہوتی ہے اور وہ اسباب بھی واضح ہیں جن کے ذریعے یہ ملکیت ختم ہوتی ہے۔ اس کے خلاف کرنے سے منع کیا گیا ہے لہٰذا جو شخص ممنوع طریقے سے نکاح کرنا چاہے وہ نہیں کر سکتا لیکن جب نکاح سے باہر آنا چاہے تو بتائے ہوئے اور ممنوع طریقے دونوں کے ساتھ باہر نکل سکتا ہے۔ پس جب بات یہ ہے کہ اشیاء میں داخلے کے لیے وہی طریقہ اختیار کیا جائے گا جس کا حکم دیا گیا ہے لیکن باہر نکلنے کے لیے بتایا ہوا یا دوسرا طریقہ کوئی بھی راستہ اختیار کرے نکل آئے گا تو نماز کے بارے میں بھی یہی قیاس ہے کہ اس میں اسی بات کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہے اور باہر آنے کے لیے کبھی وہ راستہ اختیار کیا جاتا ہے جو بتایا گیا اور کبھی اس کے علاوہ۔

اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص آخری

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ السُّجُوْدِ فَقَدْ مَضَتْ صَلٰوتُهٗ اِذَا هُوَ اَحْدَثَ.

سجدے سے سر اٹھائے اور بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز ہوگئی۔

۱۵۲۴- وَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ.

حضرت معاذ بن حکم، حضرت عبدالرحمن بن زیاد سے روایت کرتے اور وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُمَا اِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرَوَاهُ قَوْمٌ هٰكَذَا وَرَوَاهُ اٰخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ.

ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس روایت میں اختلاف ہے ایک قوم نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس کے علاوہ روایت کیا ہے۔

۱۵۲۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ رَافِعٍ التَّنُوْخِيِّ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى الْاِمَامُ الصَّلٰوةَ فَقَعَدَ فَاَحْدَثَ هُوَ اَوْ اَحَدٌ مِمَّنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ مَعَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ الْاِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ فَلَا يَعُوْدُ فِيْهَا.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پوری کر کے قعدہ کرے پھر سلام سے پہلے وہ یا کوئی ایک مقتدی بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگئی لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مَعْنَى الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا بِلَفْظٍ غَيْرِ ذٰلِكَ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں پس یہ معنی پہلی حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے اس کے علاوہ الفاظ کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۵۲۶- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُعَاذٌ فَلَقِيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زِيَادٍ

معاذ بن حکم، سفیان ثوری سے اور وہ عبدالرحمن بن زیاد بن انعم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ابوبکرہ کی حدیث جو بواسطہ ابوداؤد ابن مبارک سے مروی ہے کی مثل حدیث ذکر کی معاذ بن حکم کہتے ہیں میں پھر میں نے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم سے ملاقات

ابْنِ اَنْعُمٍ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ وَبَکْرِ بْنِ سَوَادَةَ فَقُلْتُ لَہٗ لَقِیْتَهُمَا جَمِیْعًا فَقَالَ كِلَيْهِمَا حَدَّثَنِیْ بِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَفَعَ الْمُصَلِّیْ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ وَقَضٰی تَشَهُّدَهٗ ثُمَّ اَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُہٗ فَلَا يَعُوْدُ لَهَا۔

کہ انھوں نے حضرت عبدالرحمن رافع اور بکر بن سوادہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا میں نے پوچھا آپ نے ان دونوں سے ملاقات کی ہے انھوں نے کہا کہ ان دونوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نمازی نماز کے آخر میں (سجدے سے) سر اٹھائے اور تشہد پورا کرے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی پس اسے نہ لوٹائے۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ جب تک تشہد کی مقدار قعدہ نہ کرے نماز مکمل نہیں ہوتی انھوں نے یوں استدلال کیا ہے :-

۱۵۲۷: وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا تَتِمُّ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَقْعُدَ فِيْهَا قَدْرَ التَّشَهُّدِ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَاَبُوْ غَسَّانٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ قَالَ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِیْ فَحَدَّثَنِیْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ بَابِ التَّشَهُّدِ وَقَالَ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ اَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ۔

قاسم بن مخیمرہ فرماتے ہیں حضرت علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑا ان کو تشہد سکھایا پھر انھوں نے اسی طرح تشہد کا ذکر کیا جس طرح ہم نے تشہد کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا ہے اور فرمایا جب تم ایسا کر لو یا اسے ادا کر لو تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر کھڑے ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

۱۵۲۸ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت زہیر کہتے ہیں ہم سے حضرت حسن بن حر نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۲۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ التَّشَهُّدَ وَقَالَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِتَشَهُّدٍ۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ پھر تشہد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

فَرَوَوْا مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَوْا مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

پس انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی روایت کیا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا۔

۱۵۳۰- مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ التَّشَهُّدُ انْقِضَاءُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيمُ إِذْنٌ بِانْقِضَائِهَا.

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تشہد اختتام نماز ہے اور سلام اس اختتام کی اجازت ہے۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ تَرْكَ السَّلَامِ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلٰوةِ وَهُوَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمْ يُسَلِّمْ فَلَمَّا أُخْبِرَ بِصَنِيعِهِ فَثَنَّى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ترک سلام نماز کو توڑنے والی باتوں میں سے نہیں اور وہ اس طرح کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں اور سلام نہ پھیرا جب آپ کو اس عمل کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے پاؤں مبارک ٹیڑھا کرتے ہوئے دو سجدے کیے۔

۱۵۳۱- كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

جیسا کہ حضرت ربیع کی روایت میں ہے، حضرت علقمہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَدْخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَكْعَةً مِنْ غَيْرِهَا قَبْلَ السَّلَامِ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلصَّلٰوةِ وَلَوْ رَآهُ مُفْسِدًا لَهَا إِذًا لَأَعَادَهَا فَلَمَّا لَمْ يُعِدْهَا وَقَدْ خَرَجَ مِنْهَا إِلَى الْخَامِسَةِ لَا بِتَسْلِيمٍ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّلَامَ لَيْسَ مِنْ صُلْبِهَا أَلَا تَرَى أَنَّهُ لَوْ كَانَ جَاءَ بِالْخَامِسَةِ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِمَّا قَبْلَهَا سَجْدَةٌ كَانَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلْأَرْبَعِ لِأَنَّهُ خَلَطَهُنَّ بِمَا لَيْسَ مِنْهُنَّ فَلَوْ كَانَ السَّلَامُ وَاجِبًا كَوُجُوبِ سُجُودِ الصَّلٰوةِ لَكَانَ حُكْمُهُ أَيْضًا كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ بِخِلَافِهِ فَهُوَ سُنَّةٌ.

پس اس حدیث میں ہے کہ آپ نے سلام پھیرے بغیر نماز میں اس کے علاوہ دو رکعتیں داخل کیں اور اسے مفسد نماز نہ خیال کیا اگر اسے مفسد نماز سمجھتے تو اس وقت نماز لوٹاتے جب نماز نہ لوٹائی اور سلام کے بغیر پانچویں رکعت کی طرف نکل گئے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سلام نماز کے فرائض میں سے نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص پانچویں رکعت پڑھے اور اس کے ذمہ پہلے کا کوئی سجدہ ہو تو یہ چار رکعات کو باطل کر دیتی ہے کیونکہ اس نے ان رکعات کو غیر کے ساتھ ملایا، پس اگر سلام سجدۂ نماز کی طرح واجب ہوتا تو اس کا حکم بھی یہی ہوتا لیکن وہ اس کے خلاف ہے پس وہ سنت ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلَى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے پھر اسے یاد نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار؟ تو یقین پر عمل کرے اور شک کو چھوڑ دے، اگر نماز کم ہو تو اسے

الْيَقِيْنِ وَيَدَعُ الشَّكَّ فَإِنْ كَانَتْ صَلٰوتُهُ نَقَصَتْ فَقَدْ أَتَمَّهَا وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطٰنِ وَإِنْ كَانَتْ صَلٰوتُهُ تَامَّةً كَانَ مَا زَادَ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةً **فَقَدْ** جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْخَامِسَةَ الزَّائِدَةَ وَالسَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ لِلسَّهْوِ تَطَوُّعًا وَلَمْ يَجْعَلْ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ بِذٰلِكَ فَاسِدًا إِذْ كَانَ الْمُصَلِّيْ قَدْ خَرَجَ مِنْهَا إِلَيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلٰوةَ تَتِمُّ بِغَيْرِ تَسْلِيْمٍ وَأَنَّ التَّسْلِيْمَ مِنْ سُنَنِهَا لَا مِنْ صُلْبِهَا **فَكَانَ** تَصْحِيْحُ مَعَانِي الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ يُوْجِبُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا تَتِمُّ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَقْعُدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ لِأَنَّ حَدِيْثَ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَا وَاخْتُلِفَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَهُوَ الَّذِيْ لَمْ يُخْتَلَفْ فِيْهِ **وَأَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ قَالُوْا رَأَيْنَا هٰذَا الْقُعُوْدَ قُعُوْدًا لِلتَّشَهُّدِ وَفِيْهِ ذِكْرٌ يُتَشَهَّدُ بِهٖ وَكُلٌّ أَنَّ ذٰلِكَ الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ وَمَا فِيْهِ مِنَ الذِّكْرِ لَيْسَ هُوَ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ بَلْ هُوَ مِنْ سُنَنِهَا وَاخْتُلِفَ فِي الْقُعُوْدِ الْأَخِيْرِ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ كَالْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ وَيَكُوْنَ مَا فِيْهِ كَمَا فِي الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ فَيَكُوْنُ سُنَّةً وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيْهِ سُنَّةً كَمَا كَانَ الْقُعُوْدُ الْأَوَّلُ سُنَّةً وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيْهِ سُنَّةً وَقَدْ رَأَيْنَا الْقِيَامَ الَّذِيْ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ الَّذِيْ فِيْهَا

پورا کرے اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے کرے اور اگر نماز مکمل ہو گئی تو جو زائد پڑھا ہے وہ اور دو سجدے اس کے لیے نفل ہو جائیں گے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچویں زائد رکعت اور سہو کے دو سجدوں کو نفل قرار دیا اور اس سے پہلے کی نماز کو اس کے ذریعے فاسد قرار نہیں دیا اگرچہ نمازی اس (فرض نماز) سے اس (نفل نماز) کی طرف نکل گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نماز سلام کے بغیر بھی مکمل ہو جاتی ہے اور سلام، نماز کی سنتوں میں سے ہے فرائض میں نہیں۔

پس اس باب میں روایات کے معانی کی تصحیح اس بات کو واجب کرتی ہے جس کی طرف وہ لوگ گئے ہیں جنھوں نے کہا ہے کہ مقدار تشہد بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف نہیں ہے۔

بطور قیاس اس کا بیان یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں جب نماز کے آخری سجدے سے سر اٹھائے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تشہد کا قعدہ ہے اس میں ذکر ہے جس کے ساتھ تشہد پڑھا جاتا ہے اور سلام ہے جس کے ساتھ نماز سے باہر آتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی نماز میں قعدہ ہے اس میں ذکر ہے جس کے ساتھ تشہد پڑھتے ہیں پس سب کا اتفاق ہے کہ پہلا قعدہ اور اس میں پایا جانے والا ذکر نماز کے فرائض سے نہیں بلکہ سنتوں (واجبات) سے ہے۔ آخری قعدے میں اختلاف ہے پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ بھی پہلے قعدے کی طرح ہو اور اس میں جو کچھ ہے اس کا بھی وہی حکم ہو جو پہلے قعدہ کے افعال کا ہے پس وہ بھی سنت (واجب) ہوگا۔ ——— اور اس کے اعمال بھی سنت (غیر فرض) ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ قیام، رکوع اور سجدہ تمام باتیں

أيضا كله كذلك **فالنظر** على ما ذكرنا أن
يكون القعود فيها أيضا كله كذلك فلما كان
بعضه باتفاقهم سنة كان ما بقي منه كذلك
أيضا في النظر **واحتج** عليهم الآخرون
فقالوا قد رأينا القعود الأول من قام عنه
ساهيا حتى استتم قائما أمر بالمضي في قيامه
ولم يؤمر بالرجوع إلى القعود وقد رأينا من
قام من القعود الآخر ساهيا حتى استتم
قائما أمر بالرجوع إلى قعوده **قالوا** فلما
يؤمر بالرجوع إليه بالقيام عنه فليس ذلك
بفرض ألا ترى أن من قام عليه وسجدة من
صلاته حتى استتم قائما أمر بالرجوع
إلى ما قام عنه لأنه قام فترك فرضا
فأمر بالعود إليه وكذلك القعود الأخير
ما أمر الذي قام عنه بالرجوع إليه كان
ذلك دليلا أنه فرض ولو كان غير فرض
إذا لما أمر بالرجوع إليه كما لم يؤمر بالرجوع
إلى القعود الأول. **فكان** من الحجة عليهم
للآخرين أنه إنما أمر الذي قام من القعود
الأول حتى استتم قائما بالمضي في قيامه
وأن لا يرجع إلى قعوده لأنه قام من قعود
غير فرض فدخل في قيام فرض فلم يؤمر
بترك الفرض والرجوع إلى غير الفرض وأمر
بالتمادي على الفرض حتى يتمه فكان لو قام
عن القعود الأول فلم يستتم قائما أمر
بالعود إلى القعود لأنه ما لم يستتم قائما
فلم يدخل في فرض فأمر بالعود مما ليس
بسنة ولا فرض إلى القعود الذي هو سنة
وكان يؤمر بالعود مما ليس بسنة ولا فريضة

نماز میں فرض ہیں۔

پس ہماری مذکورہ بحث کا تقاضا یہ ہے کہ قعود بھی تمام نماز میں اس طرح ہو لہٰذا جب ایک قعدہ بالاتفاق سنت (واجب) ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی بھی اسی طرح ہوں۔

دوسرے لوگوں نے اس کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص پہلے قعدے سے بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قیام جاری رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے قعود کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص آخری قعدے سے بھول کر کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں ——————

—— اور قیام کے بعد جس کی طرف نہ لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ فرض نہیں ہوتی تم دیکھتے نہیں کہ جس شخص کے ذمے سجدۂ نماز ہو اور وہ کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اس بات کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا جسے چھوڑ کر وہ کھڑا ہوا کیونکہ وہ فرض کو چھوڑ کر کھڑا ہوا پس اسے اس کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا۔ آخری قعدہ کا بھی یہی معاملہ ہے کہ جب اسے چھوڑ کر کھڑا ہو جائے تو اسے لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے یہ اس کے فرض ہونے کی دلیل ہے۔ اگر وہ فرض نہ ہوتا تو اس صورت میں اس کی طرف لوٹنے کا حکم نہ دیا جاتا جیسا کہ پہلے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا —— ان کے خلاف دوسروں کی دلیل یہ ہے کہ جو شخص پہلے قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہوا حتیٰ کہ سیدھا کھڑا ہو گیا اسے قیام جاری رکھنے اور قعدے کی طرف نہ لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ فرض قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہوا اور فرض قیام میں داخل ہو گیا پس اسے فرض کو چھوڑ کر غیر فرض کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ فرض کو جاری رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے پورا کرے اور اگر وہ پہلے قعدے سے کھڑا ہو لیکن پوری طرح نہ کھڑا ہو تو اس کو قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ پوری طرح کھڑا نہیں ہوا اور فرض کو شروع نہیں کیا لہٰذا اسے ایسے عمل

إِلَى مَا هُوَ سُنَّةٌ وَيُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ مِنَ السُّنَّةِ إِلَى مَا هُوَ فَرِيضَةٌ وَكَانَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْآخِرِ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا دَاخِلًا لَا فِي سُنَّةٍ وَلَا فِي فَرِيضَةٍ وَقَدْ قَامَ مِنْ قُعُودٍ هُوَ سُنَّةٌ فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَيْهِ وَتَرْكِ التَّمَادِي فِيمَا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرِيضَةٍ كَمَا أُمِرَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْأَوَّلِ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَيَدْخُلُ فِي الْفَرِيضَةِ أَنْ يَرْجِعَ مِنْ ذَلِكَ إِلَى الْقُعُودِ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ فَلِهَذَا أُمِرَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْآخِرِ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا بِالرُّجُوعِ إِلَيْهِ لَا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُونَ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِي هَذَا الْبَابِ لَا مَا قَالَ الْآخَرُونَ وَلَكِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَبَا يُوسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى ذَهَبُوا فِي ذَلِكَ إِلَى قَوْلِ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ الْقُعُودَ الْآخِرَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ وَقَدْ قَالَ بِمَا قَالُوا مِنْ ذَلِكَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِينَ.

۱۵۳۲- كَمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ قَالَ لَا يُجْزِئُهُ حَتَّى يَتَشَهَّدَ أَوْ يَقْعُدَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ.

۱۵۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَابِقٍ الرَّشِيدِيُّ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ إِذَا قَضَى الرَّجُلُ التَّشَهُّدَ الْآخِرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَأَحْدَثَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَقَدْ

کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے جو سنت (واجب) ہو اور سنت (واجب) سے فرض کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جو شخص آخری قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ پوری طرح کھڑا ہو گیا وہ سنت اور فرض کسی عمل میں داخل نہیں۔ اور قعدے سے کھڑا ہوا جو سنت (واجب) ہے پس اس کی طرف لوٹنے اور اس عمل کو جاری نہ رکھنے کا حکم دیا جائے گا جو سنت ہے نہ فرض، جیسا کہ وہ شخص جو پہلے قعدے کو جو سنت (واجب) ہے کھڑا ہوا لیکن پوری طرح کھڑا نہیں ہوا کہ فرض میں داخل ہوتا۔ پہلے قعدے کی طرف جو سنت (واجب) ہے لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے تو اس بنیاد پر اس شخص کو لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے جو آخری قعدے کو چھوڑ کر پوری طرح کھڑا ہو گیا اس وجہ سے نہیں جس کا دوسرے لوگوں نے ذکر کیا ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے وہ بات نہیں جس کا دوسرے حضرات نے ذکر کیا لیکن امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے ان لوگوں کا قول اختیار کیا ہے جو کہتے ہیں کہ تشہد کی مقدار آخری قعدہ فرض ہے یہی بات بعض متقدمین نے بھی کہی ہے۔

حضرت شعبہ، حضرت یونس سے وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس شخص کے بارے میں جو آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی بے وضو ہو جاتا ہے فرمایا کہ یہ بات کافی نہیں یہاں تک کہ تشہد پڑھے یا تشہد کا اندازہ قعدہ کرے۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاء فرماتے تھے جب کوئی شخص آخری قعدہ پورا کرے اور "السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین" پڑھنے کے بعد بے وضو ہو جائے تو اگرچہ دائیں بائیں سلام نہ پھیرا ہو اس کی نماز ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں یا فرمایا اب دہراتا ہے (مفہوم روایت کیا)

مَضَتْ صَلٰوتُهٗ اَوْ قَالَ فَلَا يَعُوْدُ اِلَيْهَا۔

بَابُ الْوِتْرِ ۵۹

۱۵۳۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

۱۵۳۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۱۵۳۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَلَّدُوْهُ وَجَعَلُوْهُ اَصْلًا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا عَلٰى فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَلْوِتْرُ ثَلٰثُ رَكْعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَلْوِتْرُ ثَلٰثُ رَكْعَاتٍ يُسَلِّمُ فِي الثِّنْتَيْنِ مِنْهُنَّ وَفِيْ اٰخِرِهِنَّ وَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَدْ يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى

باب ۵۹: وتروں کا بیان

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر، رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے ابومجلز سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابومجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے انھوں نے اس کی تقلید کی اور اسے اصل قرار دیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے پھر وہ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ بعض کہتے ہیں وتر تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے اور بعض کہتے ہیں وتر تین رکعات ہیں لیکن دو کے بعد سلام پھیرے اور پھر آخر میں سلام پھیرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول کے قائلین نے کہی اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ رکعت ان دو رکعات کے ساتھ ہو جو پہلے

وَيَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ رَكْعَةً مَعَ شَفْعٍ قَدْ تَقَدَّمَهَا وَذٰلِكَ كُلُّهُ وِتْرٌ فَتَكُوْنُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ تُوْتِرُ وِتْرًا لِلشَّفْعِ الْمُتَقَدِّمِ لَهَا وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

پڑھی گئیں اور یہ تمام وتر کہلائیں گی تو یہ رکعت ان دو رکعتوں کو جو پہلے گزر گئیں، وتر بنا دے گی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بعض حضرات نے جو کچھ روایت کیا ہے اس میں اس بات کا بیان ہے۔

۱۵۳۷- **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ صَلٰوتَكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا دو، دو رکعتیں ہیں جب تمہیں صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لو وہ تمہاری نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔

۱۵۳۸- **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۹- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت یحییٰ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۰- **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۱- **حَدَّثَنَا** بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۲- **حَدَّثَنَا** بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حبیب، حضرت طاؤس سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۴- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا خَالِدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت خالد، حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتے ہیں۔

۱۵۴۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَاَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بُدیل بن میسرہ اور حضرت ایوب، حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۵۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ اور حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان دونوں کو خبر دی۔

۱۵۴۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سالم اور حمید بن عبدالرحمن (دونوں) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۵۴۹- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهِ وَوِتْرِهِ بِتَسْلِيمَةٍ وَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي شَفْعًا وَوِتْرًا وَذٰلِكَ فِي الْجُمْلَةِ كُلِّهِ وِتْرٌ وَقَوْلُهُ يَفْصِلُ بِتَسْلِيمَةٍ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ التَّسْلِيمَةُ يُرِيدُ بِهَا التَّشَهُّدَ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ التَّسْلِيمُ الَّذِي يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ **فَنَظَرْنَا** فِي ذٰلِكَ.

حضرت سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دو رکعتوں اور ایک رکعت کو سلام کے ساتھ الگ الگ کرتے تھے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے انھوں نے بتایا کہ آپ دو رکعتیں اور وتر پڑھتے تھے اور یہ مجموعہ بھی وتر ہوتا تھا اور ان کا کہنا کہ سلام کے ذریعے ان کو الگ کرتے تھے ممکن ہے اس سے تشہد مراد ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ سلام مراد ہو جس سے نماز کو ختم کیا جاتا ہے۔
جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

۱۵۵۰- فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ.

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وتروں میں ایک اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ بعض کاموں کا حکم بھی دیتے۔

۱۵۵۱- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ فَأَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ.

حضرت بکر بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا اے لڑکے ہمارے لیے سواری تیار کرو پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بنایا۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلٰثٍ وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ وَالْاِثْنَتَيْنِ فَقَدِ اتَّفَقَ عَنْهُ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلٰثٌ **وَقَدْ** جَاءَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ كَمَا وَصَفْنَا أَنَّهُ يَحْتَمِلُ مِنَ التَّأْوِيلِ۔

ان روایات میں ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے لیکن ایک اور دو کے درمیان جدائی کرتے تھے پس آپ وتروں کی تین رکعات پر متفق ہیں اور آپ کی جو رائے مروی ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے بیان کی کہ اس میں تاویل کا احتمال ہے۔

۱۵۵۲- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ

حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت

ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا بَكْرُ ابْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ، قُلْتُ نَعَمْ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ قَالَ صَدَقْتَ أَوْ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ قَامَ رَجُلٌ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتر پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں وہ مغرب کی نماز ہے فرمایا تم نے سچ کہا یا (فرمایا) تو نے اچھا کیا، اس دوران کہ ہم مسجد میں تھے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتروں یا رات کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تمہیں (صبح) ہونے کا ڈر ہو تو ایک کے ساتھ وتر بنا لو۔

۱۵۵۳۔ **أَفَلَا** تَرَى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حِيْنَ سَأَلَهُ عُقْبَةُ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ أَيْ هُوَ كَهُوَ وَفِيْ ذٰلِكَ مَا يُنَبِّئُكَ أَنَّ الْوِتْرَ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ ثَلٰثًا كَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ إِذْ جَعَلَ جَوَابَهُ لِسَائِلِهٖ عَنْ وِتْرِ اللَّيْلِ أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ حَدَّثَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا فَثَبَتَ أَنَّ قَوْلَهُ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ أَيْ مَعَ شَيْءٍ تَقَدَّمَهَا تُوْتِرُ بِتِلْكَ الْوَاحِدَةِ مِمَّا صَلَّيْتَ قَبْلَهَا وَكُلُّ ذٰلِكَ وِتْرٌ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عقبہ نے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو؟ یعنی یہ بھی اسی طرح ہیں اس میں اس بات کی خبر ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک وتر مغرب کی نماز کی طرح تین رکعتیں ہیں کیونکہ آپ نے رات کے وتروں کے بارے میں سوال کرنے والے سے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو اور وہ نماز مغرب ہے اس کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بیان کی جسے ہم نے ذکر کیا ہے پس ثابت ہوا کہ آپ کا قول کہ ایک کے ساتھ وتر بنالو یعنی جو کچھ پہلے پڑھا ہے اس کے ساتھ ایک رکعت ملا کر وتر

۱۵۵۴۔ **وَقَدْ** بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَا ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثَمَانٌ وَيُوْتِرُ بِثَلٰثٍ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ۔

ابن ابی داؤد کی روایت میں بھی یہ بات یہاں بیان ہوئی ہے ____ حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ ان دونوں نے فرمایا: تیرہ رکعات تھیں، آٹھ رکعات کے ساتھ تین ملا کر انھیں وتر بنا لیتے اور دو رکعتیں (طلوع) فجر کے بعد ہوتیں۔

۱۵۵۵۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ

حضرت مطلب بن عبداللہ مخزومی فرماتے ہیں:

ثنا بشر بن بكر قال ثنا الأوزاعي قال حدثني المطلب بن عبد الله المخزومي أن رجلا سأل ابن عمر عن الوتر فأمره أن يفصل فقال الرجل إني لأخاف أن يقول الناس هي البتيراء فقال ابن عمر تريد سنة الله وسنة رسوله صلى الله عليه وآله وسلم هذه سنة الله وسنة رسوله صلى الله عليه وآله وسلم.

ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے رکعات کی جدا جدا کرنے کا حکم دیا، اس شخص نے عرض کیا مجھے ڈر ہے کہ لوگ اسے بُتیرا (دم کٹی) نماز کہیں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارا مقصد تو اللہ تعالیٰ کے طریقے اور سنت رسول علیہ السلام کو اپنانا ہے اور اللہ تعالیٰ و رسول کا طریقہ یہی ہے۔

وقد روي عن عائشة رضي الله تعالى عنها في ذكرها وتر النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما يدل على حقيقة ما ذكرنا.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر نماز کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں ہماری مذکورہ حقیقت پر دلالت پائی جاتی ہے۔

۱۵۵۶- **حدثنا** أبو بشر الرقي قال ثنا شجاع بن الوليد عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن زرارة بن أبي أوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا يسلم في ركعتي الوتر.

حضرت سعید بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

۱۵۵۷- **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع عن سعيد بن هشام فذكر بإسناده مثله.

فأخبرت أن الوتر ثلث لا يسلم بين شيء منهن ثم قد روي عن عائشة بعد أحاديث في الوتر إذا كشفت رجعت إلى معنى حديث سعد هذا.

یزید بن زریع، حضرت سعید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ تو ام المومنین نے فرمایا وتروں میں تین رکعتیں ہیں ان کے درمیان سلام نہ پھیرے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بعد کچھ دیگر روایات مروی ہیں ان کی وضاحت کی جائے تو وہ حضرت سعد بن ہشام کی اس روایت کے ہم معنی ہیں۔

۱۵۵۸- **فمن** ذلك ما حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا أبو حرة قال ثنا الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا قام من الليل افتتح صلاته بركعتين خفيفتين

حضرت سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو دو مختصر رکعتوں کے ساتھ نماز شروع کرتے پھر آٹھ رکعات پڑھتے پھر وتر پڑھتے۔

ثُمَّ صَلّٰی ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ۔

فَاَخْبَرَتْ هٰهُنَا اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ثَمَانِيًا ثُمَّ يُوْتِرُ فَكَانَ مَعْنٰى ثُمَّ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ مِنْهُنَّ رَكْعَتَانِ مِنَ الثَّمَانِ وَرَكْعَةٌ بَعْدَهَا فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا صَلّٰی اِحْدٰى عَشْرَ رَكْعَةً وَيَحْتَمِلُ ثُمَّ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ مُتَتَابِعَاتٍ فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا صَلّٰی ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَنَظَرْنَا فِيْمَا يَحْتَمِلُ مِنْ ذٰلِكَ هَلْ جَاءَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ بِعَيْنِهٖ۔

تو ام المومنین نے یہاں بتایا کہ آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر آٹھ پڑھتے اس کے بعد وتر پڑھتے تو پھر وتر پڑھنے کا مطلب یہ ہوا کہ آپ تین رکعات پڑھتے ان میں سے دو رکعتیں آٹھ میں شامل ہوتیں اور ایک رکعت اس کے بعد ہوتی پس آپ کل گیارہ رکعتیں پڑھتے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ تین رکعات ملا کر پڑھتے پس وہ کل تیرہ رکعات ہوتیں۔ پس اس بات کے بارے میں جس کا احتمال ہے ہم نے غور و فکر کیا کہ کیا اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات بھی ہے؟ تو ہم نے دیکھا:

۱۵۵۹- فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدٌ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعِ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي اللَّيْلَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا بَدَّنَ صَلّٰی سِتَّ رَكَعَاتٍ اَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ وَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے، اور انہیں نویں رکعت کے ساتھ وتر بناتے جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو چھ رکعات پڑھنے لگے۔ ساتویں رکعت کے ساتھ اسے وتر (طاق) بنا دیتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَنْ يَكُوْنَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ مَعَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ قَبْلَهَا حَتّٰى يَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ زُرَارَةَ وَلَا يَتَضَادَّانِ۔

پس اس حدیث میں یہ ہے، آپ نویں رکعت کے ساتھ اسے وتر بناتے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ آٹھ میں سے دو رکعتوں کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر پڑھتے تاکہ یہ حدیث، حضرت زرارہ کی روایت کے موافق ہو جائے اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو۔

۱۵۶۰- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ

حضرت سعد بن ہشام انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ عشاء کی نماز ادا فرماتے۔ پھر دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے اور آپ اپنی مسواک اور وضو کے لیے

وَقَدْ اَعَدَّ سِوَاكَهُ وَطُهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ اَنْ يَبْعَثَهُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهُ اللَّحْمُ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانِيَ سِتًّا ثُمَّ يُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَاُ فِيْهِمَا بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَاِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ.

پانی تیار رکھتے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا آپ بیدار ہوتے مسواک کرکے وضو فرماتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر کھڑے ہوتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے ان میں ایک جیسی قرأت کرتے پھر نویں رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور جسم مبارک بھاری ہوگیا اور ان آٹھ کو چھ رکعتوں میں بدل دیا پھر ساتویں رکعت وتر بناتے پھر بیٹھنے کی حالت میں دو رکعتیں ادا فرماتے ان میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "اذا زلزلت الارض" پڑھتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الثَّمَانِي الَّتِيْ تُوْتِرُ بِتَاسِعَتِهِنَّ اَرْبَعًا فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ الَّذِيْ فَسَّرَهُ زُرَارَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَهُوَ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَقَدْ صَحَّتْ رِوَايَةُ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَثَابِتٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا.

اس حدیث میں ہے کہ آپ جن آٹھ رکعات کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر بناتے تھے ان سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ پس یہ کل تیرہ رکعات ہوئیں ان میں وتر بھی شامل ہیں جن کی وضاحت حضرت زرارہ نے بواسطہ سعد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے اور وہ تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے اور ام المؤمنین سے حضرت سعد کی روایت صحیح ثابت ہے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

۱۵۶۱- وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ اِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ.

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل شب کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب آپ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے تو (گھر میں) تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے آپ فرماتی ہیں آپ رات کو نو رکعات ادا فرماتے۔ ان میں وتر بھی ہوتے جب فجر طلوع ہوتی تو میرے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَمِنَ

اس حدیث میں ہے کہ آپ عشاء کے بعد جب گھر میں تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو وتروں سمیت نو

اللَّيْلِ تِسْعًا فِيهِنَّ الْوِتْرُ فَذَلِكَ عِنْدَنَا عَلَى تِسْعٍ غَيْرِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُخَفِّفُهُمَا عَلَى مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَإِنَّمَا حَمَلْنَا مَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى لِيَتَّفِقَ هُوَ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ.

رکعات ادا فرماتے۔ پس ہمارے نزدیک یہ نو رکعات ان دو کے علاوہ ہیں جو مختصر طور پر ادا فرماتے جیسے حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کو دو مختصر رکعات سے شروع فرماتے تھے ہم نے حضرت عبداللہ بن شقیق کی روایت کا مفہوم اسی کے مطابق لیا ہے تاکہ سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔

١٥٦٢- **وَقَدْ** رَوَى أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَصَلَّى بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ.

فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الثَّمَانُ رَكَعَاتٍ الَّتِي أَوْتَرَ بِتَاسِعَتِهِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ الَّتِي ذَكَرَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَهُنَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لِيَتَّفِقَ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَيَكُونُ هَذَا الْحَدِيثُ قَدْ زَادَ عَلَى حَدِيثِ سَعْدٍ وَحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ تَطَوُّعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوِتْرِ وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ هَذِهِ التِّسْعُ هِيَ التِّسْعُ الَّتِي ذَكَرَهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِي حَدِيثِهِ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔ آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر ایک رکعت سے ان کو وتر بناتے۔ اس کے بعد بیٹھ کر دو رکعات ادا فرماتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے اور آپ فجر کی اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے پس یہ بھی احتمال ہے کہ وہ آٹھ رکعات جن کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر بناتے وہی آٹھ ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث باہم متفق ہو جائیں۔ اور اس حدیث میں حضرت سعد کی روایت اور حضرت عبداللہ بن شقیق کی روایت سے یہ بات زائد ہے کہ آپ وتروں کے بعد نفل پڑھتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نو رکعات وہی نو رکعتیں ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک جب بھاری ہو گیا تو آپ یہ نماز پڑھتے تھے تو یہ نو رکعات ان دو ہلکی پھلکی رکعات کو ملا کر ہوں گی۔ جن کے ساتھ آپ (رات کی) نماز کا آغاز فرماتے تھے پھر وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور یہ ان دو رکعات کا بدل تھیں جو آپ بدن مبارک کے بھاری ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔ پس یہ بھی تیرہ رکعات

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا ثَمَانِيًا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ تِسْعَ رَكَعَاتٍ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهٗ ثُمَّ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَدَلًا مِمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُنَ قَائِمًا وَهُوَ رَكْعَتَانِ فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ اَيْضًا اِلٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

ہوگئیں۔

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَعْنَاهُ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ عَنْ سَهْلٍ غَيْرَ اَنَّهٗ تَرَكَ ذِكْرَ الْوِتْرِ۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبینہ نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ تیرہ رکعات پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور اسی حالت میں رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور آپ صبح کی اذان واقامت کے درمیان دو رکعات پڑھتے تھے۔ اس حدیث کا وہی مفہوم ہے جو حضرت سہل سے احمد بن ابو داؤد کی روایت کا ہے البتہ انھوں نے وتروں کا ذکر چھوڑ دیا۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ وَهُوَ جَالِسٌ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت محمد بن عمرو ابو سلمہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔ ان میں سے دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے ادا فرماتے تھے۔ پس یہ تیرہ رکعات ہوئیں۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا حَدِيْثَ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ وَقَوْلُهَا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ

یہ روایت بھی احمد بن داؤد کی روایت کے موافق ہے اور ان کا قول کہ صبح سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے اس سے صبح کی نماز سے پہلے پڑھنا مراد ہے اور یہ وہی دو رکعات ہیں

اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔

جن کا احمد بن داؤد نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ آپ اذان و اقامت کے درمیان ادا فرماتے تھے۔

۱۵۶۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي لَبِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ۔

ابن ابی لبید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبینہ نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ رمضان المبارک اور اس کے علاوہ (مہینوں میں) آپ کی نماز تیرہ رکعات ہوتی تھیں۔ ان میں فجر کی دو رکعات بھی شامل ہیں

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيثُ اَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ مِنْ اَحَادِيثِ اَبِي سَلَمَةَ۔

یہ روایت بھی حضرت ابوسلمہ کی گذشتہ روایات کے موافق ہے۔

۱۵۶۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا کہ وہ کس طرح تھی۔ انھوں نے فرمایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک اور اس کے علاوہ میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعات ادا فرماتے تم ان کی خوبی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر تین رکعات ادا فرماتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے آرام فرماتے ہیں؟ فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

فَيَحْتَمِلُ هٰذَا الْحَدِيثُ اَنْ يَكُونَ قَوْلُهَا ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا تُرِيدُ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ ثُمَّ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا

پس اس حدیث میں احتمال ہے کہ ام المؤمنین کا قول کہ پھر آپ تین رکعات پڑھتے سے آپ کی مراد یہ ہو کہ آٹھ میں سے دو رکعات کے ساتھ ایک کو ملا کر انھیں وتر بناتے پھر باقی دو رکعات پڑھتے اور یہ وہی دو رکعات ہیں جن کا ذکر حضرت ابوسلمہ

ابو سلمة فيما تقدم مما روينا عنه انه كان يصليهما وهو جالس حتى يتفق هذا الحديث وما تقدمه من احاديثه ويحتمل ان يكون الثلث وترا كلها وهو اغلب المعنيين لانها قد فصلت صلاته فقالت كان يصلي اربعا ووصفت كله بالحسن والطول ثم قالت ثم يصلي ثلثا ولم تصف ذلك بطول وجمعت الثلث بالذكر فذلك عندنا على الوتر فتكون جميع ما كان يصليه احدى عشرة ركعة مع الركعتين الخفيفتين اللتين في حديث سعد بن هشام او مع الركعتين اللتين كان يصليهما وهو جالس بعد الوتر وهذا اشبه بروايات ابي سلمة لان جميعها تخبر عن صلوته بعد ما بدن وحديث سعد بن هشام يخبر عن صلوته بعد ما بدن وعن صلاته قبل ذلك.

۱۵۷۷: وقد روى عروة بن الزبير عن عائشة في ذلك ما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصلي من الليل احدى عشرة ركعة ويوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع على شقه الايمن حتى يأتيه المؤذن فيصلي ركعتين خفيفتين.

فهذا يحتمل ان يكون على صلوته قبل ان يبدن فيكون ذلك هو جميع ما كان يصليه مع الركعتين الخفيفتين اللتين كان يفتتح بهما صلاته ويحتمل ان يكون على صلاته بعد ما بدن فيكون ذلك على

نے کیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے ہم نے ان سے روایت کیا کہ آپ بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث پہلی روایت کے موافق ہو جاتی۔ —— اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ تین رکعات تمام کی تمام وتر ہوں اور دو مفہوموں میں سے یہ زیادہ غالب ہے کیونکہ ام المؤمنین نے آپ کی نماز کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ چار رکعات پڑھتے پھر چار پڑھتے اور ان تمام کے حسن و طوالت کو بیان فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ پھر تین رکعات ادا فرماتے اور ان کو طوالت سے موصوف ذکر نہیں کیا لیکن تینوں کا اکٹھا ذکر کیا۔ ہمارے نزدیک ان سے وتر مراد ہیں پس آپ کی وہ تمام گیارہ رکعت ہو گئیں اور ان میں وہ دو ہلکی پھلکی رکعات بھی شامل ہیں جن کا حضرت سعد بن ہشام کی روایت میں ذکر ہے یا وہ دو رکعات جنہیں آپ وتروں کے بعد بیٹھ کر ادا فرماتے تھے —— یہ توجیہ حضرت ابوسلمہ کی روایات کے زیادہ موافق ہے کیونکہ ان تمام روایات میں آپ کے بدن مبارک بھاری ہونے کے بعد اور اس سے پہلے کی نماز (دونوں) کا ذکر ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ اس نماز کو وتر (طاق) بنا دیتے۔ جب فارغ ہو جاتے تو دائیں پہلو پر آرام فرما ہو جاتے حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوتا تو آپ دو ہلکی پھلکی رکعات پڑھتے۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ یہ نماز آپ کے جسم مبارک کے بھاری ہونے سے پہلے کی ہو پس یہ مکمل نماز ہو گی۔ اور اس میں وہ دو مختصر رکعات بھی شامل ہیں جن کے ساتھ آپ نماز کا آغاز فرماتے تھے —— اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے جسم مبارک کے بھاری ہونے کے بعد کی نماز مراد ہو پس یہ گیارہ

إِحْدٰى عَشْرَةَ مِنْهَا تِسْعٌ فِيْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَهُمَا وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَلَمَةَ وَعَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ غَيْرَ أَنَّ غَيْرَ مَالِكٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَزَادَ فِيْهِ شَيْئًا۔

۱۵۶۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهُ۔

بَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِيْ قِصَّةِ الْحَدِيْثِ۔

۱۵۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ إِلٰى حَدِيْثِ أَبِيْ سَلَمَةَ وَعَلِمْنَا بِهٖ أَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ هِيَ صَلَاتُهُ بَعْدَ مَا بَدُنَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ وَغَيْرِهٖ

رکعات ہوں گی۔ ان میں نو رکعات وہ ہیں جن میں وتر بھی شامل ہیں اور دو رکعات بعد میں بیٹھ کر پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابوسلمہ، سعد بن ہشام اور عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے البتہ مالک کے علاوہ دوسروں نے اس حدیث کی روایت میں کچھ اضافہ کیا ہے۔

ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت عروہ نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے فراغت کے بعد سے لے کر فجر تک گیارہ پڑھتے تھے۔ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت ملا کر اسے وتر بنا دیتے اور اتنی دیر سجدہ کرتے جتنی دیر تم میں سے کوئی پچاس آیات تلاوت کرے۔ جب مؤذن نماز کی اذان دے کے خاموش ہو جاتا اور فجر واضح ہو جاتی تو آپ کھڑے ہوتے ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرماتے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کے لیے حاضر ہوتا تو آپ اس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔

اس حدیث کے واقعہ میں بعض راویوں نے کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

ابن ابی ذئب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ عشاء کے بعد فجر تک جتنی نماز ادا فرماتے وہ کل گیارہ رکعات ہوتیں۔ یہ بھی حضرت ابوسلمہ کی روایت کی طرف لوٹتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہی نماز ہے جو آپ بدن مبارک کے بوجھل ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔ ام المؤمنین کا یہ قول ہے کہ آپ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں اور اس کے علاوہ نماز میں دو رکعتوں کے بعد سلام

فَيُثْبِتُ بِذٰلِكَ مَا يَذْهَبُ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّسْلِيمِ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرِ الْوِتْرِ لِيَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ مَعَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِي هٰذَا اخْتِلَافُ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْهُ۔

۱۵۷۰۔ فَمِنْ ذَالِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرٍو وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ فَذَالِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ يَكُونَ الرَّكْعَتَانِ الزَّائِدَتَانِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَلٰى ذَالِكَ الْحَدِيثِ هُمَا الرَّكْعَتَانِ الْخَفِيفَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى وِتْرِهِ كَيْفَ كَانَ۔

۱۵۷۱۔ فَنَظَرْنَا فِي ذَالِكَ فَإِذَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ يَعْنِي رَكَعَاتٍ۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ وَلَا يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَجْلِسَ فِي الْخَامِسَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ أَنَا

پھیرتے تھے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں اور اس کے علاوہ نماز میں دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ اس سے اہل مدینہ کا مذہب ثابت ہو گیا کہ دو رکعتوں اور ایک کے بعد سلام پھیرا جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں کے علاوہ میں دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے تاکہ یہ حدیث حضرت سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔ علاوہ ازیں اس سلسلے میں حضرت عروہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے جو امام زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے پھر جب اذان سنتے تو دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

یہ اس حدیث کے مضمون کے خلاف ہے جو ابن ابی ذہب عمرو اور یونس نے بواسطہ زہری حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس حدیث میں جن دو زائد رکعات کا ذکر ہے یہ وہی دو ہلکی پھلکی رکعات ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے اپنی روایت میں کیا ہے۔ اس میں وتروں کی کیفیت پر کوئی دلیل نہیں۔

پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

حضرت شعبہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سجدوں یعنی پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

حضرت لیث، حضرت ہشام بن عروہ سے وہ حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور ان کے درمیان نہ بیٹھتے حتیٰ کہ پانچویں رکعت کے بعد بیٹھتے پھر سلام پھیرتے۔

حضرت محمد بن جعفر بن زبیر، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے۔

فَقَدْ خَالَفَ مَا رَوٰى هِشَامٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ مِنْ قَوْلِهِ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ **فَلَمَّا** اضْطَرَبَ مَا رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ مِنْ صِفَةِ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ وَ رَجَعْنَا اِلٰى مَا رُوِيَ عَنْهَا غَيْرَهٗ۔

۱۵۷۴۔ **فَنَظَرْنَا** فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ اَعْيَنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ۔

تو حضرت ہشام اور محمد بن جعفر کی حضرت عروہ سے روایت حضرت زہری کی اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بنا دیتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ جب وتروں کی کیفیت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عروہ کی روایت میں اضطراب ہوا تو ان کی روایت میں کوئی دلیل نہیں لہٰذا ہم ام المومنین سے کسی دوسرے کی روایت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ پس ہم نے دیکھا۔ — حضرت اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۷۵۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ نماز کو وتر بناتے تھے۔

۱۵۷۶۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا وَثَقُلَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے، جب عمر رسیدہ ہو گئے اور جسم بھاری ہو گیا تو سات رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے۔

۱۵۷۷۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اَيُّوْبَ يَعْنِيْ ابْنَ خَلَفٍ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَعْمَشَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن جزار، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ وِتْرَهٗ كَانَ تِسْعًا۔

۱۵۷۸- اِلَّا اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِيْمَا اَظُنُّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ تِلْكَ التِّسْعَ هِيَ صَلَاتُهُ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي اللَّيْلِ فَخَالَفَ هٰذَا مَا قَبْلَهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْاَسْوَدِ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ جَمِيْعُ مَا سَمَّاهُ وِتْرًا هُوَ جَمِيْعُ صَلَاتِهِ الَّتِيْ فِيْهَا الْوِتْرُ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ الْجَزَّارِ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُّضَعَّفَ تِسْعًا فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا صَلّٰى سَبْعًا فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوٰى سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِنَ الثَّمَانِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهِنَّ اَوَّلًا وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَلَمَّا بَدَّنَ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانَ سِتًّا وَاَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّهٗ سَمّٰى جَمِيْعَ صَلَاتِهٖ فِي اللَّيْلِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا الْوِتْرُ وِتْرًا حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْاٰثَارُ فَلَا تَتَضَادَّ غَيْرَ اَنَّا لَمْ نَقِفْ بَعْدُ عَلٰى حَقِيْقَةِ الْوِتْرِ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ خَاصَّةً فَنَظَرْنَا هَلْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى كَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ اَيْضًا كَيْفَ هِيَ

۱۵۷۹- فَاِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُوْتِرُ بَعْدَهُمَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَيَقْرَاُ فِي الَّتِيْ فِي الْوِتْرِ

اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ کی وتر نماز سات رکعات تھیں۔

مگر ہم سے حضرت فہد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حسن بن ربیع نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے بواسطہ اعمش، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

پس اس حدیث میں یہ ہے کہ یہ نو رکعات وہی نماز ہے جو آپ رات کو پڑھتے تھے۔ لہٰذا یہ حضرت اسود کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ ان کا تمام رکعات کو وتر کہنے کا مطلب یہ ہو کہ آپ کی تمام نماز نو رکعتیں ہوتیں جن میں وتر بھی شامل ہوتے۔

اس کی دلیل حضرت یحییٰ بن جزار کی حدیث ہے کہ آپ کمزوری سے پہلے نو رکعتیں پڑھتے تھے جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچے تو سات رکعات پڑھنے لگے یہ حدیث سعد بن ہشام کی اس روایت کے مطابق ہے جس میں ہے کہ آپ آٹھ رکعات پڑھتے اور پھر ایک رکعت کے ساتھ اس نماز کو وتر بناتے۔ جب آپ کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو ان آٹھ کو چھ میں بدل دیا اور ساتویں رکعت کے ساتھ وتر بنایا۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور آپ کی رات کی تمام نماز کو جس میں وتر بھی شامل تھے وتر کہا تاکہ روایات باہم موافق ہوں اور ان میں تضاد نہ ہو البتہ سعد بن ہشام سے حضرت زرارہ بن اوفیٰ کی روایت کے علاوہ ہم ابھی تک حقیقت وتر سے آگاہ نہ ہو سکے۔ تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس کے علاوہ بھی کیفیت وتر کی کوئی دلیل ہے کہ ان کی کیا صورت ہے

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں سے پہلے کی دو رکعات میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور "قل یا ایہا

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

الکافرون" پڑھتے اور وتروں میں "قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" پڑھتے تھے۔

۱۵۸۰- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَاُ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَاَخْبَرَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِكَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ كَيْفَ كَانَتْ وَوَافَقَتْ عَلٰى ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ وَزَادَ عَلَيْهَا سَعْدٌ اَنَّهٗ كَانَ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھتے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یاایہا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد اور معوذتین (آخری دو سورتیں) پڑھتے تھے تو اس حدیث میں حضرت عمرہ نے ام المومنین سے روایت کرتے ہوئے وتروں کی کیفیت بتائی اور اس میں انھوں نے حضرت سعد بن ہشام کی موافقت کی البتہ حضرت سعد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ صرف آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۸۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ وِتْرِهٖ فِيْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

حضرت ابوموسیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی تین رکعات میں "قل ھو اللہ احد اور معوذتین" پڑھتے تھے۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مَا رَوٰى سَعْدٌ وَعَمْرَةُ۔

یہ حدیث بھی حضرت سعد اور حضرت عمرہ کی روایات کے موافق ہے۔

۱۵۸۲- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلٰثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعات وتر پڑھتے تھے فرمایا آپ چار اور تین، آٹھ اور تین دس اور تین رکعات کے ساتھ وتر نماز پڑھتے سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) نہیں

سبع ولا باكثر من ثلث عشرة ـ

ففي هذا الحديث ذكرها لما كان يصليه صلى الله عليه وسلم في الليل من التطوع وتسميتها اياه وترا الا انها قد فصلت بين الثلث وبين ما ذكرت معها وليس ذالك الا لان الثلث كان لها معنى باين من معنى ما قبلها قد كان ذلك على معنى حديث الاسود ومسروق ويحيى بن الجزار عن عائشة انه كذالك والدليل على ذالك ايضا ما روى عنها من قولها ـ

١٥٨٣ـ حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا ابن ابي عمر قال ثنا سفيان عن عبد الحميد بن جبير بن شيبة عن سعيد بن المسيب عن عائشة قالت كان الوتر سبعا وخمسا والثلث بتيراء فكرهت ان تجعل الوتر ثلثا لم يتقدمهن شيء حتى يكون قبلهن غيرهن فلما كان الوتر عندها احسن ما يكون هو ان يتقدمه تطوع اما اربع واما ثنتان جمعت بذالك تطوع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الليل الذي صلى به الوتر الذي بعدها والوتر فسمت ذلك بذالك وترا الا انه قد ثبت في جملة ذالك عنها ان الوتر ثلث فثبت من روايتها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رواه عنها سعد بن هشام لموافقه قولها من رايها اياه فثبت بذالك ان الوتر ثلث لا يسلم الا في اخرهن غير ان ما رواه هشام بن عروة عن ابيه في ذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بخمس لا يجلس الا في اخرهن لم نجد له معنى وقد جاءت العامة

بناتے تھے۔

اس حدیث میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفلی نماز کا ذکر کیا اور اسے وتر سے تعبیر کیا البتہ انھوں نے تین رکعتوں اور ان کے ساتھ دیگر مذکورہ رکعتوں کو الگ الگ کیا اور یہ بات اس لیے ہوئی کہ تین رکعتوں کا مفہوم ماقبل کے مفہوم سے الگ ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت اسود، مسروق اور یحیی بن جزار کی روایت جو انھوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، کا مطلب بھی یہی ہے۔

نیز اس بات پر آپ کا یہ قول بھی دلیل ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں وتروں کی سات یا پانچ رکعات اور تین رکعت بتیرا (ایک ٹکڑا) ہیں تو چونکہ آپ اس صورت میں تین رکعتوں کو ناپسند کرتی تھیں کہ اس سے پہلے کچھ نماز نہ ہو اور آپ کے نزدیک پسندیدہ وتر وہ تھے جن سے پہلے نفل ہوں چار ہوں یا دو، تو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کو بھی ان کے ساتھ جمع کر کے سب کو وتر فرمایا۔ بہر حال اس کے ضمن میں ثابت ہو گیا کہ وتر تین رکعات ہیں تو حضرت سعد بن ہشام سے ام المؤمنین کی روایت جسے انھوں نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا ہے ان کے قول اور رائے کی موافقت ثابت ہو گئی اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین رکعات ہیں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔ البتہ اس سلسلے میں جو کچھ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر پڑھتے تھے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے۔ ہم اس کا کوئی مطلب نہیں پاتے۔

اور عام حضرات نے ان کے والد اور دیگر حضرات کے واسطہ

عَنْ اَبِیْهِ وَعَنْ غَیْرِهٖ عَنْ عَائِشَةَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَمَا رَوَتْهُ الْعَامَّةُ اَوْلٰی مِمَّا رَوَاهُ هُوَ وَحْدَهٗ وَانْفَرَدَ بِهٖ وَقَدْ رُوِیَتْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ اٰثَارٌ یَعُوْدُ مَعْنَاهَا اَیْضًا اِلَی الْمَعْنَی الَّذِیْ عَادَ اِلَیْهِ مَعْنٰی حَدِیْثِ عَائِشَةَ۔

سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے خلاف روایت کیا ہے پس جو کچھ عام راویوں نے روایت کیا وہ ان کی انفرادی روایت کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایات مروی ہیں جن کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا ہے اس سے یہ حدیث ہے۔

۱۵۸۴- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَبَكَّارٌ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

۱۵۸۵- وَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهٖ مَیْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ فَجَذَبَنِیْ فَاَدَارَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَصَلّٰی ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قِیَامُهٗ فِیْهِنَّ سَوَاءٌ۔

حضرت عکرمہ بن خالد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے۔ (فرماتے ہیں) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے کھینچ کر اپنی دائیں طرف پھیر دیا پھر آپ نے تیرہ رکعات ادا فرمائیں۔ ان میں آپ کا قیام ایک جیسا تھا۔

۱۵۸۶- وَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ كُهَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ كُرَیْبًا یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَتَكَامَلَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعات مکمل ہوئی۔

فَقَدِ اتَّفَقَ هٰذَا الْحَدِیْثُ وَحَدِیْثُ عَائِشَةَ فِیْ جُمْلَةِ صَلَاتِهٖ اَنَّهَا كَانَتْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً اِلَّا اَنَّهٗ لَا تَفْصِیْلَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ تَفْصِیْلِ ذٰلِكَ شَیْءٌ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

پس یہ حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کی تمام نماز تیرہ رکعات تھی لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں تفصیل نہیں لہٰذا ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا آپ سے اس سلسلے کوئی تفصیل مروی ہے پس ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

١٥٨٧- فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَنِي الْعَبَّاسُ أَنْ أَبِيتَ بِآلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا تَنَامَ حَتَّى تَحْفَظَ لِي صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَيْسَتَا بِطَوِيلَتَيْنِ وَلَا بِقَصِيرَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ إِلَى فِرَاشِهِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ اسْتَوَى وَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ اقدس میں رات گزاروں، رات کو نہ سوؤں حتیٰ کہ آپ کی نماز کو (ذہن) میں محفوظ کر لوں۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ آرام فرما ہو گئے اس کے بعد اٹھے پیشاب فرمایا پھر وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں جو نہ تو زیادہ طویل تھیں اور نہ ہی مختصر، پھر بستر مبارک پر تشریف لائے اور آرام فرما ہوئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور پہلے کی طرح کیا حتیٰ کہ چھ رکعات پڑھیں اور تین رکعات وتر ادا فرمائے۔

١٥٨٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

١٥٨٩- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَوْتَرَ وَلَمْ يَقُلْ بِثَلَاثٍ۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس، اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ پھر وتر ادا فرمائے لیکن لفظ "تین" نہیں فرمایا۔

فَأَخْبَرَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فِي صَلَاتِهِ تِلْكَ وَأَنَّهُ ثَلَاثٌ وَخَالَفَ أَبَا جَمْرَةَ وَعِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ وَكُرَيْبًا فِي عَدَدِ التَّطَوُّعِ۔

پس حضرت علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد سے حضور علیہ السلام کے وتروں کے بارے میں بیان فرمایا کہ آپ کی نماز کا طریقہ کیا تھا نیز بتایا کہ وہ تین رکعات ہیں انہوں نے نفلوں کی تعداد کے بارے میں حضرت ابوجمرہ، عقبہ، عکرمہ بن خالد اور کریب رضی اللہ عنہم کے خلاف فرمایا ہے۔

١٥٩٠- وَأَمَّا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی

ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبة عن الحكم قال سمعت سعيد بن جبير يقول عن ابن عباس ح و حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر ح وحدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم جاء فصلى اربعا ثم قام فصلى خمس ركعات ثم صلى ركعتين ثم نام حتى سمعت غطيطه او خطيطه ثم خرج الى الصلوة۔

اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں رات گزاری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر تشریف لائے اور چار رکعات پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور پانچ رکعات ادا کیں پھر دو رکعتیں پڑھ کر آرام فرما ہو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

ففي هذا الحديث انه صلى احدى عشرة ركعة منها ركعتان بعد الوتر فقد وافق على بن عبد الله في التسع التي منها الوتر وزاد عليه ركعتين بعد الوتر وقد روى عن سعيد بن جبير و يحيى بن الجزار عن ابن عباس في وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم مفردا ما يدل على انه ثلث۔

پس اس حدیث میں ہے آپ نے گیارہ رکعات ادا فرمائیں ان میں دو رکعتیں وتروں کے بعد تھیں انھوں نے ان نو رکعات میں حضرت علی بن عبد اللہ کی موافقت کی جس میں وتر بھی شامل ہیں البتہ وتروں کے بعد دو رکعتوں کا اضافہ ذکر کیا۔

حضرت سعید بن جبیر اور یحییٰ بن جزار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الگ بھی روایت کرتے ہیں جو تین رکعات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۵۹۱۔ فمن ذلك ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا ابو بكر النهشلي عن حبيب ابن ابي ثابت عن يحيى بن الجزار عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلث ركعات

حضرت یحییٰ بن جزار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۹۲۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا لوين قال ثنا شريك عن ابي اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۳۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ

نُوَیْنٌ قَالَ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذَا فِیْهِ تَحْقِیْقُ مَا رَوٰی عَلِیُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ مِنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ ثَلٰثًا۔

۱۵۹۵۔ وَاَمَّا كُرَیْبٌ فَرَوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا شَرِیْكُ بْنُ اَبِیْ نُمَیْرٍ اَنَّ كُرَیْبًا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ بِتُّ لَیْلَةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ انْصَرَفْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ الْبَیْتَ رَكَعَ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ رُكُوْعُهُمَا مِثْلُ سُجُوْدِهِمَا وَسُجُوْدُهُمَا مِثْلُ قِیَامِهِمَا ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِیَةً مَكَانَهٗ فِیْ مُصَلَّاهُ حَتّٰی سَمِعْتُ غَطِیْطَهٗ ثُمَّ تَعَارَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ كَذٰلِكَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِیَةً مَكَانَهٗ فَرَقَدَ حَتّٰی سَمِعْتُ غَطِیْطَهٗ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَلّٰی عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصُّبْحِ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ لِلصَّلٰوةِ۔

فَقَدْ اَخْبَرَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ صَلّٰی

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت سعید ابن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس سے وہ سرکار دو عالم صلی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اس سے وہی بات ثابت ہوتی ہے جو حضرت علی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد ماجد سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کے بارے میں روایت کی ہے کہ وہ تین رکعات تھیں۔

حضرت کریب رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک رات گذاری جب آپ نماز عشاء سے واپس لوٹے تو میں بھی واپس آیا۔ گھر میں داخل ہوئے تو دو مختصر رکعتیں ادا فرمائیں ان کے رکوع، سجدے کے برابر اور سجدہ قیام کے برابر تھا پھر اسی جگہ مصلیٰ پر آرام فرما ہوگئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر بیدار ہوئے وضو فرمایا اور اسی طرح دو رکعات ادا فرمائیں پھر دوبارہ اپنی جگہ آرام فرما ہوگئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر اسی طرح پانچ مرتبہ کیا تو تیرہ رکعات ادا فرمائیں پھر ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور صبح کی اطلاع دی چنانچہ آپ دو رکعات پڑھ کر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

اس حدیث میں خبر دی ہے کہ آپ دس رکعات ادا

عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثِنْتَيْنِ قَدْ تَقَدَّمَتَاهَا فَتَكُوْنَ مَعَ هٰذِهِ الْوَاحِدَةِ ثَلٰثًا لِيَسْتَوِيَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَعْنٰى حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنْهُمَا بَيِّنُ ذٰلِكَ

۱۵۹۶- فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْمُقْبِرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ قَالَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔

کرنے کے بعد ایک رکعت سے وتر ادا فرماتے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ ان دو رکعتوں کے ساتھ ایک کو ملا کر وتر ادا کیے جو پہلے ادا کر چکے تھے پس ایک رکعت کے ساتھ یہ تین رکعتیں ہو گئیں یہ احتمال (اس لیے) ہے تاکہ اس حدیث اور حضرت علی بن عبداللہ، سعید بن جبیر اور یحییٰ بن جزار کی حدیث کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے ــــ پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ان سے اس کا کوئی بیان بھی مروی ہے تو پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے غلام حضرت کریب روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان سے بیان فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پھر تین رکعات وتر ادا کیے۔

فَاتَّفَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ دَاوٗدَ عَلٰى اَنَّ جَمِيْعَ مَا صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بَيَّنَ هٰذَا اَنَّ الْوِتْرَ فِيْهَا ثَلٰثٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ دَاوٗدَ ثُمَّ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ اَيْ مَعَ اثْنَتَيْنِ قَدْ تَقَدَّمَتَاهَا مَعَهَا وِتْرٌ۔

پس یہ حدیث اور ابن ابی داؤد کی روایت (حدیث ۱۵۹۵) اس بات پر متفق ہو گئیں کہ آپ کی تمام (شبینہ) نماز تیرہ رکعات تھیں نیز ان میں تین رکعات وتر تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابن ابی داؤد کی روایت کہ پھر ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے سے مراد یہ ہے کہ پہلی دو رکعات بھی اس کے ساتھ وتروں میں شامل ہیں۔

۱۵۹۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

فَقَدْ زَادَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُخَالِفْهُ فِي الْوِتْرِ فَكَانَ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ

حضرت کریب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان فرمایا کہ وہ ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے اور وہ آپ کی خالہ تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو، پھر دو، پھر دو، پھر دو، پھر دو اور پھر وتر ادا کیے پھر پہلو کے بل لیٹ گئے۔ اس کے بعد مؤذن حاضر خدمت ہوا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور دو مختصر رکعتیں پڑھ کر تشریف لے گئے اور فجر کی نماز ادا فرمائی۔

اس حدیث میں دو رکعتوں کا اضافہ ہے لیکن وتر کے سلسلے میں مخالفت نہیں پس جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ

عَبَّاسٍ لَمَّا جُمِعَتْ مَعَانِيْهِ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ قَوْلِهٖ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

عنہما سے روایت کیا ہے اگر ان کے معانی کو جمع کیا جائے تو وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا قول بھی منقول ہے۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَ كْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ بَتْرَاءَ ثَلٰثًا وَلٰكِنْ سَبْعًا اَوْ خَمْسًا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تین وتر الگ ہوں بلکہ وہ سات یا پانچ رکعات ہوں (یعنی وتروں کے ساتھ دو یا چار نفل بھی ہوں)۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ۔

حضرت سفیان بن عیینہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَعْمَشٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

فَهٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يُوْتَرَ وِتْرٌ لَمْ يَتَقَدَّمْهُ تَطَوُّعٌ وَّاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ قَبْلَهٗ تَطَوُّعٌ اِمَّا رَكْعَتَانِ وَاِمَّا اَرْبَعٌ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خِلَافُ هٰذَا۔

پس ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ وتر کو اس طرح تنہا پڑھنا ناپسند کرتے تھے کہ اس سے پہلے نفل نہ ہوں بلکہ آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے نفل ہوں دو رکعتیں ہوں یا چار۔ ــــ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۶۰۱۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِيْ مُعَاوِيَةَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُعِيْبَ مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَصَابَ مُعَاوِيَةُ قِيْلَ لَهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ فِعْلِ مُعَاوِيَةَ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى اِنْكَارِهٖ اِيَّاهُ عَلَيْهِ۔

پس وہ یوں ذکر کرے کہ حضرت عطاء سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کیا آپ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ بھی اعتراض ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے اس شخص کا مقصد یہ تھا کہ آپ حضرت معاویہ پر عیب لگائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت معاویہ نے ٹھیک کیا ہے۔ اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر اعتراض کیا اور وہ یوں ہے

۱۶۰۲۔ وَذٰلِكَ اَنَّ اَبَا غَسَّانَ مَالِكَ بْنَ يَحْيَى الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ نَتَحَدَّثُ حَتّٰى ذَهَبَ هَزِيْعٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَقَامَ مُعَاوِيَةُ فَرَكَعَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ أَيْنَ تُرٰى أَخَذَهَا الْحِمَارُ.

حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا حضرت معاویہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے ایک رکعت پڑھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دیکھو اس حمار نے یہ کہاں سے سیکھا...

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَقُلِ الْحِمَارُ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَصَابَ مُعَاوِيَةُ عَلَى التَّقِيَّةِ لَهٗ أَيْ أَصَابَ فِيْ شَيْءٍ آخَرَ لِأَنَّهٗ كَانَ فِيْ زَمَنِهٖ وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنْ يَكُوْنَ مَا خَالَفَ فِعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ قَدْ عَلِمَهٗ عَنْهُ صَوَابًا. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ أَنَّهٗ ثَلَاثٌ.

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت عمران نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن حمار کا لفظ نہیں کہا۔

پس ممکن ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ حضرت معاویہ نے ٹھیک کیا ہے یہ تقیہ ہو یعنی کسی دوسرے کام میں انھوں نے درست راہ اختیار کیا کیونکہ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا اور ہمارے نزدیک یہ بات جائز نہیں کہ انھوں نے جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیا ہو وہ اسے آپ سے صحیح طور پر ثابت سمجھتے ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۰۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ ثَلَاثٌ قَالَ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَحَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ أَبِيْ مَنْصُوْرٍ بِذٰلِكَ.

حضرت ابو منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تین رکعات ہیں۔ ابن لہیعہ فرماتے ہیں، مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بواسطہ عمرو بن ولید بن عبدہ، ابو منصور سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ يَحْيٰى قَالَ سَمَرَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰى طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ ثُمَّ نَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِأَصْوَاتِ أَهْلِ الزَّوْرَاءِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهٖ أَتَرَوْنِيْ أُدْرِكُ أُصَلِّيْ ثَلَاثًا يُرِيْدُ الْوِتْرَ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالُوْا نَعَمْ

حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم رات کو باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ چاند نکل آیا اس کے بعد حضرت ابن عباس آرام فرما ہو گئے پھر وہ بازار والوں کی آوازیں سن کر بیدار ہوئے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے میں سورج نکلنے سے پہلے تین وتر، فجر کی دو رکعتیں اور فجر کی نماز پڑھ سکوں گا انھوں نے فرمایا

فصلی وهذا فی آخر وقت الفجر فمحال ان یکون الوتر عنده یجزی فیه اقل من ثلث ثم یصلیه حینئذ ثلثا مع ما یخاف من فوت الفجر فدل ذلک علی صحة ما صرفنا الیه معانی احادیثه فی الوتر انه ثلث وقد روی عن علی بن ابی طالب فی الوتر ایضا انه ثلث۔

۱۶۰۶- حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن الحارث عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یوتر بتسع سور من المفصل فی الرکعة الاولی الهکم التکاثر وانا انزلناه فی لیلة القدر واذا زلزلت وفی الثانیة والعصر واذا جاء نصر الله وانا اعطیناک الکوثر وفی الثالثة قل یایها الکفرون وتبت یدا وقل هو الله احد وروی عمران بن حصین عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل ذلک۔

۱۶۰۷- حدثنا فهد قال ثنا الحمانی قال ثنا عباد بن العوام عن الحجاج عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن عمران بن حصین ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الوتر فی الرکعة الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیة قل یایها الکفرون وفی الثالثة قل هو الله احد۔

۱۶۰۸- وروی عن زید بن خالد الجهنی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی ذلک ما حدثنا یونس قال ثنا ابن وهب ان مالکا حدثه عن عبد الله بن ابی بکر عن ابیه ان عبد الله بن قیس بن مخرمة اخبره عن زید بن خالد

ماں پس آپ نے نماز پڑھی اور یہ فجر کے آخری وقت کی بات ہے۔ پس یہ بات محال ہے کہ آپ کے نزدیک تین سے کم وتر کفایت کرتے ہوں پھر آپ اس وقت تین وتر پڑھیں حالانکہ فجر کے فوت ہونے کا خوف بھی تھا۔ پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وتروں کے بارے میں احادیث کے جو معانی ہم نے بیان کیے ہیں کہ وہ تین رکعات ہیں، صحیح ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصار مفصل کی نو سورتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔ پہلی رکعت میں "الھکم التکاثر، انا انزلناہ فی لیلۃ القدر، اور "اذا زلزلت" دوسری میں "والعصر" اذا جاء نصر اللہ، اور "انا اعطیناک الکوثر" اور تیسری رکعت میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ھو اللہ احد" (پڑھتے تھے) حضرت عمران بن حصین نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" دوسری میں "قل یا ایہا الکفرون" اور تیسری میں "قل ھو اللہ احد" پڑھتے تھے۔

اس سلسلے میں حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں۔ حضرت زید بن خالد جہنی نے ان کو بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھیں گے (فرماتے ہیں) پس میں آپ کی چوکھٹ یا خیمہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

الجُهَنِيّ أنَّهُ قالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلوٰةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ هُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَالْكَلَامُ فِي هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيمَا تَقَدَّمَهُ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے تین بار دو دو رکعتیں طویل ادا فرمائیں وہ پہلی دو سے کچھ مختصر تھیں پھر دو پڑھیں وہ ان پہلی دو سے کچھ ہلکی پھلکی تھیں پھر وتر پڑھے۔ پس یہ تیرہ رکعات ہوئیں، اس میں وہی کلام ہے جو پہلے ہو چکا۔

۱۶۰۹- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ فَلَمَّا بَدَّنَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَكَرَ شَفْعَهُ وَهُوَ التَّطَوُّعُ وَوِتْرَهُ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ وِتْرًا كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي بَعْضِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ فِعْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا۔

بواسطہ حضرت ابوامامہ بھی اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابوغالب، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بناتے تھے جب بدن مبارک بھاری ہو گیا تو سات کے ساتھ پڑھنے لگے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے ان میں "اذا زلزلت" اور "قل یا ایہا الکفرون" پڑھتے تھے۔ پس جائز ہے کہ انھوں نے آپ کی جفت نماز یعنی نوافل اور وتروں کا (اکٹھا) ذکر کیا ہو اور ان تمام کو وتر قرار دیا ہو جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے کچھ ذکر کیا ہے۔

ہم نے حضرت ابوامامہ کا اپنا فعل بھی روایت کیا ہے جو اسی بات پہ دلالت کرتا ہے

۱۶۱۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلٰثٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ وَلٰكِنْ مَا عَلِمَهُ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ

حضرت ابوغالب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت امامہ کے نزدیک وتر وہی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ محال ہے کہ ان کے نزدیک وتروں کی تعداد اسی طرح ہو اور ان کے علم میں ہو کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کے خلاف ہے بلکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں وہی بات جانتے ہیں جو مفہوم ہم نے بیان کیا ہے۔ اس سلسلے میں

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

١٦١١ - وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ فَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ اَيْضًا ۔

بواسطہ حضرت اُم درداء رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ ——— حضرت یحییٰ ابن جزار، حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بناتے تھے جب بڑھاپا اور ضعف آگیا تو نو رکعتوں کے ساتھ وتر بنانے لگے

اس میں حضرت ابوامامہ کی روایت جیسا کلام ہے۔

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

١٦١٢- وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا كَلَامٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يُحْكَمَ الْوِتْرُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَكَانَ اِنَّمَا يُرَادُ مِنْهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا وِتْرًا لَا عَدَدَ لَهٗ مَعْلُوْمٌ ۔

حضرت مقسم، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اور سات کے ساتھ (نماز) کو وتر بناتے تھے۔ ان کے درمیان سلام وکلام کے ذریعے تفریق نہیں کرتے تھے۔

ممکن ہے یہ وتروں کا حکم آنے سے پہلے کی بات ہو لہٰذا جو چاہتا پانچ کے ساتھ وتر بناتا اور جو چاہتا سات رکعات کے ساتھ نماز کو وتر بناتا مقصد یہ تھا کہ وہ وتر (طاق) نماز پڑھیں لیکن تعداد معلوم نہ تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس (مذکورہ بالا) مقصد پر دلالت پائی جاتی ہے۔

١٦١٣ - حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلٰثٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاَوْمِ اِيْمَاءً ۔

حضرت عطاء ابن یزید لیثی، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ رکعات کے ساتھ وتر بناؤ اگر طاقت نہ ہو تو تین کے ساتھ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک کے ساتھ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشارہ سے پڑھو۔

١٦١٤- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ

حضرت عطاء بن یزید، حضرت ابوایوب انصاری

ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ فَحَسَنٌ وَمَنْ أَوْتَرَ بِثَلٰثٍ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَحَسَنٌ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُوْمِ إِيْمَاءً۔

ر رضی اللہ عنہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر حق (ثابت) ہیں پس جو شخص پانچ رکعات کے ساتھ ادا کرے تو اچھا ہے جو تین کے ساتھ پڑھے اس نے اچھا کیا اور جو ایک کے ساتھ ادا کرے تو بھی اچھا ہے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ اشارے سے پڑھے۔

۱۶۱۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلٰثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت عطاء بن یزید، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق (ثابت) ہیں جو چاہے پانچ رکعات سے ادا کرے جو چاہے تین کے ساتھ اور جو چاہے ایک رکعت کے ساتھ ادا کرے۔

۱۶۱۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ أَوْ وَاجِبٌ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلٰثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَمَنْ غُلِبَ إِلَى أَنْ يُوْمِيَ فَلْيُوْمِ۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وتر حق ہیں (یا فرمایا) واجب ہیں پس جو شخص چاہے تین کے ساتھ اور جو چاہے ایک کے ساتھ پڑھے اور جو شخص اشارہ کرنے پر مجبور ہو جائے وہ اشارے سے پڑھے۔

فَأَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ كَانُوْا مُخَيَّرِيْنَ فِي أَنْ يُوْتِرُوْا بِمَا أَحَبُّوْا لَا وَقْتَ فِي ذٰلِكَ وَلَا عَدَدَ بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ مَا يُصَلُّوْنَ وِتْرًا۔

اس حدیث میں بتایا گیا کہ وتر پڑھنے میں ان کو اختیار تھا کہ جس سلسلہ میں پڑھیں اس میں وقت اور گنتی کی پابندی نہیں تھی البتہ جو پڑھیں وہ وتر (طاق) ہو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امت کا اس کے لیے کچھ بھی چھوڑنا جائز نہیں۔

وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ وَأَوْتَرُوْا وِتْرًا لَا يَجُوْزُ لِكُلِّ مَنْ أَوْتَرَ بَعْدَهُ تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهُ فَدَلَّ إِجْمَاعُهُمْ عَلٰى نَسْخِ مَا قَدْ تَقَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَهُمْ عَلٰى ضَلَالٍ۔

پس ان کا اجماع گزشتہ کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان (امت) کو گمراہی پر متفق نہیں کرے گا۔

۱۶۱۷ - وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی بھی

عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك ما
حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو المطرف بن أبي
الوزير قال ثنا محمد بن طلحة عن زبيد
عن ذر عن سعيد بن عبد الرحمن بن أبزى
عن أبيه أنه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم
الوتر فقرأ في الأولى بسبح اسم ربك الأعلى
وفي الثانية قل يا أيها الكفرون وفي الثالثة
قل هو الله أحد فلما فرغ قال سبحان الملك
القدوس ثلثا يمد صوته بالثالثة۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ حضرت زبید حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وتر ادا کیے آپ نے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھی جب فارغ ہوئے تو تین بار "سبحان الملک القدوس" پڑھا تیسری بار آواز بلند فرمائی۔

١٦١٨ - حدثنا حسين بن نصر قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان عن زبيد فذكر مثله بإسناده۔

حضرت سفیان، حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦١٩ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أحمد بن يونس قال ثنا محمد بن طلحة عن زبيد فذكر مثله بإسناده غير أنه قال وفي الثانية قل للذين كفروا يعني قل يا أيها الكافرون وفي الثالثة الله الواحد الصمد فهذا يدل على أنه كان يوتر بثلث۔

حضرت محمد بن طلحہ، حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ دوسری رکعت میں "قل للذین کفروا" یعنی قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں اللہ الواحد الصمد (سورۂ اخلاص) پڑھتے۔
یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

١٦٢٠ - وقد روي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك ما قد حدثنا أحمد بن عبد الرحمن قال ثنا عمي عبد الله بن وهب قال ثنا سليمن بن بلال عن صالح بن كيسان عن عبيد الله بن الفضل عن أبي سلمة بن عبد الرحمن والأعرج عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا توتروا بثلث وأوتروا بخمس أو سبع ولا تشبهوا بصلوة المغرب۔

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔
حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین رکعات کے ساتھ وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعات کے ساتھ وتر ادا کرو مغرب کی نماز سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

١٦٢١ - حدثنا فهد قال ثنا عبد الله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے غیر مرفوع

بن يوسف قال ثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة حدثه عن عراك بن مالك عن أبي هريرة ولم يرفعه قال لا توتروا بثلاث ركعات تشبهوا بالمغرب ولكن أوتروا بخمس أو بسبع أو بتسع أو بإحدى عشرة۔

فقد يحتمل أن يكون كره إفراد الوتر حتى يكون معه شفع على ما قد روينا قبل هذا عن ابن عباس وعائشة فيكون ذلك تطوعا قبل الوتر وفي ذلك نفي الواحدة أن تكون وترا ويحتمل أن يكون على معنى ما ذكرنا من حديث أبي أيوب في التخيير إلا أنه ليس فيه إباحة الوتر بالواحدة

فقد ثبت بهذه الآثار التي رويناها عن النبي صلى الله عليه وسلم أن الوتر أكثر من ركعة ولم يرد في الركعة شيء إلا وتأويله يحتمل ما قد شرحناه وبيناه في موضعه من هذا الباب۔

حكم الوتر على وجه النظر والقياس

ثم أردنا أن نلتمس ذلك من طريق النظر فوجدنا الوتر لا يخلو من أحد وجهين إما أن يكون فرضا أو سنة فإن كان فرضا فإنا لم نر شيئا من الفرائض إلا على ثلاثة أوجه فمنه ما هو ركعتان ومنه ما هو أربع ومنه ما هو ثلاث وكل قد أجمع أن الوتر لا تكون اثنتين ولا أربعا فثبت بذلك أنه ثلاث هذا إذا كان فرضا وأما إذا كان سنة فإنا لم نجد شيئا من السنن إلا وله مثل في الفرائض من ذلك الصلوات منها تطوع ومنها فرض ومن ذلك الصدقات

مروی ہے فرماتے ہیں تین رکعات وتر پڑھ کر مغرب (کی نماز) سے مشابہت اختیار نہ کرو بلکہ پانچ، سات نو یا گیارہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بناؤ۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے الگ وتر (ایک رکعت) کو مکروہ خیال کیا حتیٰ کہ اس کے ساتھ جفت رکعات ہوں جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے پس یہ وتروں سے پہلے نفل ہوں گے اس میں ایک رکعت وتر پڑھنے کی نفی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا وہی مطلب ہو جو ہم نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں ذکر کیا کہ انھیں اختیار دیا گیا تھا لیکن اس میں ایک رکعت وتر کا جواز نہیں ہے۔ —— ان روایات سے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، ثابت ہوا کہ وتر ایک رکعت سے زائد ہیں اور ایک رکعت کے بارے میں کچھ بھی مروی نہیں ہے۔ البتہ تاویل میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے اس باب میں اپنے مقام پر وضاحت

قیاس کے طور پر وتروں کا حکم

پھر ہم نے غور و فکر سے اس بات کا حل چاہا تو دیکھا کہ وتر دو حال سے خالی نہیں فرض ہوں گے یا سنت اگر فرض ہوں تو ہم فرائض کو تین صورتوں میں دیکھتے ہیں بعض دو رکعات ہیں بعض چار اور بعض تین رکعتیں ہیں۔

اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ وتر دو یا چار رکعات نہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ تین رکعات ہیں یہ اس صورت میں ہے جب فرض ہوں اور اگر سنت ہوں تو ہم کسی سنت کو اس صورت میں نہیں پاتے کہ فرض میں اس کی مثال نہ ہو نمازوں میں سے کچھ نفل ہیں اور کچھ فرض، صدقات کے لیے بھی فرض میں اصل ہے اور وہ زکوٰۃ ہے۔ روزوں میں بھی فرض میں اصل ہے اور وہ رمضان المبارک کے روزے ہیں

لَهَا اَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَهُوَ الزَّكٰوةُ وَمِنْ ذٰلِكَ الصِّيَامُ وَلَهُ اَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَهُوَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا اَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكَفَّارَاتِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْحَجُّ يُتَطَوَّعُ بِهٖ وَلَهُ اَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَهُوَ حَجَّةُ الْاِسْلَامِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعُمْرَةُ يُتَطَوَّعُ بِهَا وَوُجُوْبُهَا فِيْهِ اخْتِلَافٌ سَنُبَيِّنُهٗ فِيْ مَوْضِعِهٖ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمِنْ ذٰلِكَ الْعَتَاقُ لَهٗ اَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَهُوَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكِتَابِ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَالظِّهَارِ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ كُلُّهَا يُتَطَوَّعُ بِهَا وَلَهَا اُصُوْلٌ فِي الْفَرْضِ فَلَمْ نَرَ شَيْئًا يُتَطَوَّعُ بِهٖ اِلَّا وَلَهٗ اَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَقَدْ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ هِيَ فَرْضٌ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُتَطَوَّعَ بِهَا مِنْهَا الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهِيَ فَرْضٌ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُتَطَوَّعَ بِهَا وَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مَيِّتٍ مَرَّتَيْنِ يَتَطَوَّعُ بِالْاُخْرٰى مِنْهُمَا فَكَانَ الْفَرْضُ قَدْ يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُتَطَوَّعَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ نَرَ شَيْئًا يُتَطَوَّعُ بِهٖ اِلَّا وَلَهٗ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ مِنْهُ اُخِذَ وَكَانَ الْوِتْرُ يُتَطَوَّعُ بِهٖ فَلَمْ يَجُزْ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ اِلَّا وَلَهٗ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ وَالْفَرْضُ لَمْ نَجِدْ فِيْهِ وِتْرًا اِلَّا ثَلٰثًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ

اور جو کفارات اللہ تعالیٰ نے واجب کیے ہیں اس سے حج ہے کہ وہ نفلی بھی ہوتا ہے لیکن اس کے لیے فرض اصل ہے اور وہ حج اسلام ہے اسی سے عمرہ ہے نفلاً بھی ادا کیا جاتا ہے اور اس میں واجب بھی ہے اگرچہ اس میں اختلاف ہے جسے ہم اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اس سے آزاد کرنا ہے اس کے لیے بھی فرض میں اصل ہے اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرض قرار دیا یعنی کفارے اور ظہار پس یہ تمام چیزیں بطور نفل بھی ادا ہوتی ہیں اور ان کے لیے فرض میں بھی اصول ہیں اور ہم کسی ایسی چیز کو نہیں پاتے کہ اسے بطور نفل ادا کیا جاتا ہو لیکن فرض میں اس کی اصل نہ ہو، اور ہم دیکھتے ہیں کہ کئی امور فرض ہیں لیکن ان کو بطور نفل ادا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً نماز جنازہ ہے وہ فرض ہے لیکن بطور نفل ادا نہیں کیا جا سکتا اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ میت پر دو بار نماز جنازہ پڑھے یعنی دوسری بار نفلی ہو تو ایک چیز میں فرضیت ہوتی ہے لیکن اسے اسی طرح نفل کی صورت میں ادا کرنا جائز نہیں ہوتا اور ہم ایسی کوئی چیز نہیں دیکھتے کہ وہ بطور نفل ادا ہو مگر اس کے لیے فرض میں مثال نہ ہو اور وتر بطور نفل (غیر فرض) ادا کیے جاتے ہیں پس جائز نہیں کہ وہ اس طرح ہوں اور فرض میں اس کی مثل نہ ہو اور فرض میں ہم وتر (طاق) صرف تین رکعات پاتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین (رکعات) ہیں۔ یہی قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں۔ فرماتے ہیں قاری سو سو آیات والی دو سورتیں پڑھتا حتیٰ کہ طویل قیام کی وجہ سے

قَالَ أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيمَ الدَّارِيَّ أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ فَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِينَ حَتَّى يَعْتَمِدَ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ۔

عصا پر ٹیک لگاتا اور ہم تقریباً فجر کے وقت میں واپس لوٹتے۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُمْ كَانُوا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا كَانُوا يُصَلُّونَ شَفْعًا وَاحِدًا ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُصَلُّوهُ بِشَفْعٍ آخَرَ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے کیونکہ یہ جائز نہیں کہ وہ دو رکعتوں پر سلام پھیرتے ہوں بلکہ وہ دوسری دو رکعات بھی پڑھتے تھے۔

١٦٢٣- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنِ السَّبَّاقِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ دَفَنَّا أَبَا بَكْرٍ لَيْلًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَمْ أُوتِرْ فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى بِنَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے وتر نہیں پڑھے آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بندی کی انھوں نے ہمیں تین رکعات پڑھائیں اور صرف آخر میں سلام پھیرا۔

١٦٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ عَلَّمَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَلَّمُونَا أَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ غَيْرَ أَنَّا نَقْرَأُ فِي الثَّالِثَةِ فَهٰذَا وِتْرُ اللَّيْلِ وَهٰذَا وِتْرُ النَّهَارِ۔

حضرت ابو خلدہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوالعالیہ سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہمیں صحابہ کرام نے سکھایا یا فرمایا کہ انھوں نے سکھایا کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں، البتہ ہم تیسری رکعات میں قرأت نہیں کرتے تو یہ رات کے وتر ہیں اور وہ دن کے۔

١٦٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ الْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر تین رکعتیں ہیں جیسا کہ دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی تین رکعات ہیں۔

١٦٢٦- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت اعمش، حضرت مالک بن حارث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

١٦٢٧- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ وَكَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ۔

۱۶۲۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ قَالَ صَلَّى بِي أَنَسٌ الْوِتْرَ أَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَأُمُّ وَلَدِهِ خَلْفَنَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُعَلِّمَنِي۔

۱۶۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ وَالْمَقْبُرِيِّ سَمِعَا مُعَاذًا الْقَارِيَّ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ۔

۱۶۳۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَيَّاشٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُقْرِئُ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ يَفْصِلُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الثِّنْتَيْنِ بِالسَّلَامِ حَتَّى يُسْمِعَ مَنْ خَلْفَهُ تَسْلِيمَةً فَلَمَّا تُوُفِّيَ قَامَ لِلنَّاسِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَمْ يُسَلِّمْ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُنَّ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّةِ صَاحِبِكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ إِنْ سَلَّمْتُ انْفَضَّ النَّاسُ۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمِيعًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ فَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الْاِثْنَتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُمْ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ نَظَرْنَا فِي حُكْمِ التَّسْلِيمِ بَيْنَ الْاِثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ كَيْفَ هُوَ فَرَأَيْنَا التَّسْلِيمَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَيُخْرِجُ الْمُسَلِّمَ بِهِ مِنْهَا حَتَّى يَكُونَ فِي غَيْرِ صَلٰوةٍ وَقَدْ رَأَيْنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ مِنَ الْفَرْضِ لَا

کرتے ہیں انھوں نے فرمایا وتر تین رکعتیں ہیں اور وہ خود بھی تین رکعات وتر ادا کرتے تھے۔

حضرت ثابت فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے تین رکعات وتر پڑھائے میں آپ کی دائیں جانب تھا اور ام ولد آپ کے پیچھے تھی۔ انھوں نے صرف آخر میں سلام پھیرا میرا خیال ہے انھوں نے مجھے سکھانا چاہا۔

حضرت نافع اور مقبری سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت معاذ قاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ وتر کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے۔

حضرت حنش صنعانی فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو قرآن سناتے تھے تو آپ ایک رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے اس کو اور دو رکعتوں کو سلام کے ساتھ جدا کرتے تھے حتیٰ کہ پیچھے والا آپ کا سلام سن لیتا جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تین رکعات وتر پڑھائے اور فارغ ہونے سے پہلے سلام نہ پھیرا لوگوں نے ان سے کہا کیا آپ نے اپنے ساتھی کے طریقے کو چھوڑ دیا فرمایا نہیں لیکن اگر میں سلام پھیرتا تو لوگ بکھر جاتے۔

یہ تمام صحابہ کرام تین تین وتر پڑھتے تھے ان میں سے بعض دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور بعض نہ پھیرتے جب ان سے ثابت ہوا کہ وتروں کی تین رکعتیں ہیں تو ہم نے دو رکعتوں کے بعد سلام کے بارے میں غور کیا کہ اس کی کیا صورت ہے تو ہم نے دیکھا کہ سلام نماز کو توڑ دیتا ہے اور سلام پھیرنے والا اس کے ذریعے نماز سے باہر آجاتا ہے حتیٰ کہ وہ دوسری نماز میں ہوتا ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ انھوں نے اس بات پر اجماع کیا کہ

ينبغي ان يفصل بعضه من بعض بسلام فكان النظر على ذلك ان يكون كذلك الوتر لا ينبغي ان يفصل بعضه من بعض بسلام. فان قال قائل فانه قد روى عن غير واحد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يوتر بواحدة.

فرض نماز (کی رکعات) کو سلام کے ذریعے الگ الگ دیا جائے تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ وتروں میں بھی اسی طرح ہو سلام کے ذریعے بعض کو بعض سے جدا کرنا مناسب نہیں اگر کوئی شخص کہے کہ متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے پس وہ یوں ذکر کرے۔

۱۶۳۱- قد ذكر ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا فليح بن سليمن الخزاعي قال ثنا محمد بن المنكدر عن عبد الرحمن التيمي قال قلت لا يغلبني الليلة على القيام احد فقمت اصلي فوجدت حس رجل من خلفي في ظهري فنظرت فاذا عثمان بن عفان فتنحيت له فتقدم فاستفتح القرآن حتى ختم ثم ركع وسجد فقلت اوهم الشيخ فلما صلى قلت يا امير المؤمنين انما صليت ركعة واحدة فقال اجل هي وتري قيل له قد يجوز ان يكون عثمان كان يفصل بين شفعه ووتره فيكون قد صلى شفعه قبل ذلك ثم اوتر في وقت ما راٰه عبد الرحمن وفي انكار عبد الرحمن فعل عثمان دليل على ان العادة التي قد كان جرى عليها قبل ذلك وعرفها على غير ما فعل عثمان وعبد الرحمن فله صحبة فقد دخل بذلك هذا المعنى في المعنى الاول وان احتج في ذلك محتج بما روي عن سعد۔

حضرت عبدالرحمٰن تیمی فرماتے ہیں میں نے سوچا کہ آج رات قیام کے سلسلے میں مجھ پر کوئی غالب نہ ہوگا۔ میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو محسوس کیا دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ان کے لیے ہٹا تو وہ آگے ہو گئے انھوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ مکمل پڑھا پھر رکوع اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا شیخ کو وہم ہو گیا جب نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا امیر المومنین! آپ نے ایک رکعت پڑھی ہے تو انھوں نے فرمایا ہاں یہ میرے وتر ہیں۔ اس شخص کو جواب کہا جائیگا ممکن ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دو اور ایک رکعت پڑھ چکے ہوں۔ پھر ایک رکعت اس وقت پڑھی جب حضرت عبدالرحمٰن نے ان کو دیکھا اور حضرت عبدالرحمٰن کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل کا انکار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے پہلے عادت جاری تھی اور حضرت عبدالرحمٰن اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمل کے خلاف پہچانتے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں۔

اس سے یہ مفہوم پہلے مفہوم میں داخل ہو گیا۔
اور اگر اس سلسلے میں کوئی شخص یوں استدلال کرے:

۱۶۳۲- فانه قد حدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة حدثهم عن يعقوب بن عبد الله بن الاشج عن سعيد بن المسيب قال شهد عندي من شيب من ال سعد بن ابي وقاص

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سعد بن ابی وقاص کے خاندان کے چند بزرگوں نے میرے سامنے گواہی دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

۱۶۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ أَمَّنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحّٰى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رَكْعَةً فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا إِسْحٰقَ مَا هٰذِهِ الرَّكْعَةُ فَقَالَ وِتْرٌ أَنَامُ عَلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ يَعْنِي سَعْدًا قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَعْدٌ فَعَلَ فِي ذٰلِكَ مَا احْتَمَلَهُ مَا فَعَلَهُ عُثْمَانُ فِيمَا ذَكَرْنَا قَبْلَهُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحّٰى فَصَلّٰى رَكْعَةً قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْإِنْصِرَافُ هُوَ الْإِنْصِرَافُ إِلٰى مَنْزِلِهِ وَقَدْ صَلّٰى قَبْلَ ذٰلِكَ بَعْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلٰوتِهِ۔

حضرت عبداللہ ابن سلمہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز عشاء کی امامت کرائی جب فارغ ہوئے تو مسجد کے ایک کونے میں چلے گئے اور ایک رکعت پڑھی میں بھی ان کے پیچھے گیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے ابو اسحٰق! یہ رکعت کیا ہے فرمایا یہ وتر ہیں۔ میں یہ پڑھ کر سونا چاہتا ہوں۔ حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مصعب بن سعد کو بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل میں وہی احتمال ہے جو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل کے بارے میں اس سے پہلے ذکر کیا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمرو بن مرہ کی روایت میں اس کے خلاف پر دلالت پائی جاتی ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو الگ ہو کر ایک رکعت ادا کی۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ممکن ہے اس سے گھر کی طرف لوٹنا مراد ہو اور لوٹنے کے بعد وہ اس نماز سے پہلے نماز (دو رکعات)

۱۶۳۵- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ آلُ سَعْدٍ وَآلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُسَلِّمُونَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ وَيُوتِرُونَ بِرَكْعَةٍ رَكْعَةٍ فَقَدْ بَيَّنَ الشَّعْبِيُّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَذْهَبَ آلِ سَعْدٍ فِي الْوِتْرِ وَهُمُ الْمُقْتَدُونَ بِسَعْدٍ الْمُتَّبِعُونَ لِفِعْلِهِ وَأَنَّ وِتْرَهُمُ الَّذِي كَانَ رَكْعَةً رَكْعَةً إِنَّمَا هُوَ وِتْرٌ بَعْدَ صَلٰوةٍ قَدْ

حضرت عامر فرماتے ہیں حضرت سعد کے خاندان والے اور آل عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

اس حدیث میں امام شعبی نے وتروں کے بارے میں آل سعد کا مذہب بیان کیا اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اقتداء اور ان کے فعل کی اتباع کرتے تھے اور ان کے ایک رکعت وتر اس نماز کے بعد ہوتے تھے وہ ان دونوں کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق کرتے تھے۔

نَصَلُّوا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا بِتَسْلِيْمٍ فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ۔

یہ بھی ان ہی لوگوں کے قول کی طرف لوٹتی ہے جن کے نزدیک وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۳۶- وَقَدْ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَابَ ذٰلِكَ عَلٰى سَعْدٍ وَقَالَ عِنْدَنَا اَنْ يَكُوْنَ عَبْدُاللّٰهِ عَابَ ذٰلِكَ عَلٰى سَعْدٍ مَعَ نُبْلِ سَعْدٍ وَعِلْمِهٖ اِلَّا لِمَعْنًى قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ وَهُوَ اَوْلٰى مِنْ فِعْلِهٖ وَلَوْ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا خَالَفَهٗ بِرَاْيِهٖ لِمَا كَانَ رَاْيُهٗ اَوْلٰى مِنْ رَاْيِ سَعْدٍ وَلَمَّا عَابَ ذٰلِكَ عَلٰى سَعْدٍ اِذَا كَانَ مَا اَخَذَ ذٰلِكَ مِنْهُ هُوَ الرَّاْيُ وَلٰكِنَّ الَّذِيْ عَلِمَهٗ ابْنُ مَسْعُوْدٍ مِمَّا خَالَفَ فِعْلَ سَعْدٍ فِيْ ذٰلِكَ هُوَ غَيْرُ الرَّاْيِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل کو معیوب قرار دیا اور ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جیسے ذکی صحابی پر نکتہ چینی کریں گے مگر یہ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک ایسی بات ثابت ہوئی ہو جو ان کے فعل کے خلاف تھی، اور اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی رائے سے ان کی مخالفت کرتے تو ان کی رائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رائے سے زیادہ بہتر نہ ہوتی بلکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے فعل کے خلاف جو کچھ جانا وہ محض ان کی رائے نہ تھی (بلکہ مدلل بات تھی)

۱۶۳۷- وَاِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ وَفُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ يَنْتَحُوْنَ اِلٰى بَعْضِ السَّوَارِيْ فَيُوْتِرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِي الصَّلٰوةِ قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُمْ بَعْدَ مَا كَانُوْا صَلَّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ اَشْفَاعًا كَثِيْرَةً فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِيْ صَلَّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ هُوَ الشَّفْعُ وَمَا صَلَّوْا فِي الْمَسْجِدِ هُوَ الْوِتْرُ فَيَعُوْدُ ذٰلِكَ اَيْضًا اِلٰى اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ۔

اگر وہ اس حدیث سے استدلال کرے جو حضرت ابو عبید اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو درداء، فضالہ بن عبید، اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے اور لوگ صبح کی نماز میں تھے انھوں نے بعض ستونوں کی طرف الگ ہو کر ایک ایک رکعت وتر پڑھے پھر وہ لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے۔

اسے (جواباً) کہا جائے گا ہو سکتا ہے ان حضرات نے اس سے پہلے اپنے اپنے گھروں میں دو دو رکعت کے ساتھ متعدد رکعات پڑھی ہوں تو جو کچھ انھوں نے اپنے گھروں میں پڑھا وہ شفع (جفت) ہیں اور جو کچھ مسجد میں پڑھا وہ وتر (طاق) ہیں یہ بھی اسی بات کی طرف لوٹے گا کہ وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۳۸- وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِيْنَةِ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ ثَلٰثًا لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

حضرت ابن ابی الزناد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کرام کے قول کو ثابت رکھا کہ وتر تین رکعات ہوں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔

١٦٢٩- حدثنا ابو العوام محمد بن عبد الله بن الجبار المرادي قال ثنا خالد بن نزار الايلي قال ثنا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه عن السبعة سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير والقاسم بن محمد وابي بكر بن عبد الرحمن وخارجة بن زيد وعبيد الله بن عبد الله وسليمان بن يسار في مشيخة سواهم اهل فقه وصلاح وفضل وربما اختلفوا في الشيء فاخذ بقول اكثرهم وافضلهم رايا فكان مما وعيت عنهم على هذه الصفة ان الوتر ثلاث لا يسلم الا في اخرهن فهذا من ذكرنا من فقهاء المدينة وعلمائهم قد اجمعوا ان الوتر ثلاث لا يسلم الا في اخرهن وتابعهم على ذلك عمر بن عبد العزيز ولم ينكر ذلك منكر سواهم وقد علم سعيد بن المسيب ما كان من وتر سعد فافتى بغيره وراه اولى منه وقد افتى عروة بن الزبير بذلك ايضا وقد روى عنه الزهري وابنه هشام في الوتر ما قد تقدمت روايتنا له في هذا الباب فهذا عندنا مما لا ينبغي خلافه لما قد شهد له من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم فعل اصحابه واقوال اكثرهم من بعدهم ثم اتفق عليه تابعوهم۔

حضرت عبدالرحمٰن بن زناد اپنے والد سے اور وہ سات (مشائخ) سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، خارجہ بن زید، عبداللہ اور سلیمان بن یسار سے علم و فضل والی ایک جماعت کی موجودگی میں بیان کرتے ہیں۔ ابوالزناد فرماتے ہیں بعض اوقات ان میں اختلاف ہوتا تو ان میں اکثر و افضل کا قول لیا جاتا تو اس طریقے کے مطابق جو کچھ میں نے ان سے یاد کیا ہے تو وہ یہی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرے۔

پس یہ جو کچھ ہم نے فقہاء مدینہ اور علماء سے (منقول) ذکر کیا کہ ان کا تین رکعات وتروں پر اجماع ہے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس سلسلے میں ان کی اتباع کی ہے۔ ان کے علاوہ کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ حضرت سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے وتروں کے بارے میں جانا، لیکن اس کے غیر کے ساتھ فتویٰ دیا اور اسے اس کے مقابلے میں بہتر جانا۔ حضرت عروہ بن زبیر نے بھی اس کے ساتھ فتویٰ دیا۔ ان سے حضرت زہری اور ان کے بیٹے ہشام نے وتروں کے بارے میں وہ بات بیان کی جو ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کیا ہے۔

پس ہمارے نزدیک بات یہ ہے اور اس کی مخالفت مناسب نہیں کیونکہ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث، صحابہ کرام کا عمل اور بعد والوں کی اکثریت کے اقوال پر گواہ ہیں اور پھر ان کے متبعین نے اس پر اتفاق کیا۔

باب القراءة في ركعتي الفجر

قال ابو جعفر قال قوم لا يقرا في ركعتي الفجر وقال اخرون يقرا فيهما بفاتحة الكتاب خاصة۔

باب: فجر کی دو رکعتوں میں قرأت

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کہتی ہے کہ فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قرأت نہ کی جائے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

۱۶۴۰۔ **واحتج** الفريقان في ذلك بما قد حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن نافع عن ابن عمر ان حفصة ام المؤمنين اخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سكت المؤذن من الاذان لصلوة الصبح او النداء بالصبح صلى ركعتين خفيفتين قبل ان تقام الصلوة۔

دونوں گروہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ جب مؤذن صبح کی نماز کے لیے اذان یا (فرمایا) صبح کے لیے ندا دے کر خاموش ہو جاتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے کھڑے ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۶۴۱۔ **حدثنا** محمد بن ادريس المكي قال ثنا الحميدي قال ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن موسى بن عقبة عن نافع فذكر باسناده نحوه۔ فذهبوا الى ان السنة فيهما هي التخفيف ومن قال انه يقرأ فيهما بفاتحة الكتاب خاصة مالك بن انس۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔
پس ان لوگوں کا خیال ہے کہ ان دو رکعتوں میں یہی تخفیف سنت ہے۔ اور جو اس بات کے قائل ہیں کہ ان میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے ان میں حضرت مالک بن انس بھی شامل ہیں۔

۱۶۴۲۔ **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب قال قال مالك بذلك اخذ في خاصة نفسي ان اقرأ فيهما بام القرآن۔

ابن وہب فرماتے ہیں حضرت امام مالک نے فرمایا میں ذاتی طور پر اسی کو اختیار کرتا ہوں کہ ان میں سورۂ فاتحہ پڑھوں۔

۱۶۴۳۔ **حدثنا** ابو امية قال ثنا عبد الله بن جمران قال ثنا عبد الحميد بن جعفر عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي ركعتي الفجر ركعتين خفيفتين حتى اقول هل قرأ فيهما بام الكتاب۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں کو اس قدر مختصر ادا فرماتے کہ میں کہتی کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے؟

۱۶۴۴۔ **حدثنا** حسين بن نصر قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا علي بن مسهر عن يحيى بن سعيد فذكر باسناده نحوه۔

حضرت علی بن مسہر، یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۴۵۔ **حدثنا** فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال ثنا معاوية بن صالح ان يحيى بن سعيد حدثه ان محمد بن عبد الرحمن حدثه عن امه عمرة ان عائشة قالت ثم ذكر نحوه۔

حضرت محمد بن عبد الرحمن اپنی والدہ حضرت عمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۴۶ - حَدَّثَنَا ابن مرزوق قال ثنا عثمان ابن عمر قال انا شعبة عن محمد بن عبد الرحمن قال سمعت عمتي عمرة تحدث عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا طلع الفجر صلى ركعتين خفيفتين اقول يقرأ فيهما بفاتحة الكتاب قال ابوجعفر ففي حديث شعبة هذا خلاف ما في غيره من احاديث عائشة التي قبله لانه قال قالت اقول قرأ فيهما بفاتحة الكتاب ففي هذا تثبيت قراءته فيهما فذلك حجة على من نفى القراءة منهما وقد يجوز ان يكون يقرأ فيهما بفاتحة الكتاب وغيرها فيخفف القراءة جدا حتى تقول على التعجب من تخفيفه هل قرأ فيهما بفاتحة الكتاب وقد روي عنها منقطعا ما فيه انه قد كان يقرأ فيهما غير فاتحة الكتاب۔

حضرت شعبہ سے مروی ہے حضرت محمد بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے اپنی پھوپھی حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے بعد دو خفیف رکعتیں ادا فرماتے کہ میں کہتی آپ نے اس میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھی ہے۔

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حضرت شعبہ کی اس روایت میں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں کہتی آپ نے اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے۔ پس اس میں آپ کی ان دو رکعتوں میں قرأت کو ثابت کیا ہے اور یہ ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو ان دو رکعتوں سے قرأت کی نفی کرتے ہیں۔

۱۶۴۷ - حَدَّثَنَا ابو بكرة قال ثنا سعيد ابن عامر قال ثنا هشام عن محمد ان عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخفي ما يقرأ فيهما وذكرت قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد۔

فقد ثبت عنه بحديث عائشة الذي رواه شعبة قراءة فاتحة الكتاب وبحديث ابي بكرة هذا قراءة قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد فثبت بذلك انه كان يفعل فيهما ما يفعل في سائر الصلوات من القراءة ثم نظرنا هل روى غير عائشة في ذلك شيئا۔

حضرت محمد فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت کرتے تھے اور انہوں نے "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" کا ذکر کیا۔

بواسطہ حضرت شعبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اور حضرت ابوبکرہ کی اس روایت (۱۶۴۷) سے "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ ان دو رکعات میں قرأت کے سلسلے میں آپ کا عمل وہی تھا جو دوسری نمازوں میں ہوتا تھا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ بھی کسی نے کچھ روایت کیا۔

۱۶۴۸ - فاذا ابراهيم بن ابي داود قد حدثنا قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا عبد الملك بن الوليد ابن معدان عن عاصم عن ابي وائل عن عبد الله قال ما احصي ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الركعتين قبل الفجر والركعتين بعد المغرب بقل يا ايها الكافرون

——— حضرت ابووائل، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے بار بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر سے قبل اور مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔

۱۶۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَوْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے چوبیس یا پچیس مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز سے پہلے اور مغرب کی نماز کے بعد کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۵۰ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔

حضرت سعید بن یسار فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں "قولوا امنا باللہ وما انزل الینا" اور دوسری میں "قل امنا باللہ واشہد بانا مسلمون" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْغَيْثِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي السَّجْدَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ الْاٰيَةَ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

حضرت ابو الغیث فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں "قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم" اور دوسری میں "ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشہدین" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ قَالَ ثَنَا اَخِيْ خَلَفُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں "قل

مُوسٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے تھے۔

١٦٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَحْيَى بْنِ جَنَادٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِي الْاُوْلٰى قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ اٰمَنَ بِرَبِّهِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الْاٰخِرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهُ قَالَ طَلْحَةُ فَاَنَا اَسْتَحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ۔

حضرت طلحہ بن خراش، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پہلی میں قل یا ایہا الکفرون، مکمل پڑھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اپنے رب پر ایمان رکھتا ہے پھر وہ کھڑا ہوا اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھی جب سورۃ ختم کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے اپنے رب کو پہچانا حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں ان دو رکعتوں میں ان سورتوں کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فِيْ بَعْضِهَا اَنَّهُ قَرَأَ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِيْ بَعْضِهَا اَنَّهُ قَرَأَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ نَفْيُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَعَ مَا قَرَأَ بِهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا اَنَّ تَخْفِيْفَهُ ذٰلِكَ كَانَ تَخْفِيْفًا مَعَهُ قِرَاءَةٌ وَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قِرَاءَتِهِمْ غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ نَفْيُ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ اَنْ يُّقْرَاَ فِيْهِمَا غَيْرُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَثَبَتَ اَنَّهُمَا كَسَائِرِ التَّطَوُّعِ وَاِنَّهُ يُقْرَاُ فِيْهِمَا كَمَا يُقْرَاُ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِّنْ صَلَوَاتِ التَّطَوُّعِ لَا يُقْرَاُ فِيْهِ بِشَيْءٍ اَوْ يُقْرَاُ فِيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِّنَ التَّطَوُّعِ كُرِهَ اَنْ يُّمَدَّ فِيْهِ الْقِرَاءَةُ بَلْ قَدِ اسْتُحِبَّ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ آپ نے قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد کی قرأت فرمائی اور بعض میں ہے کہ آپ نے اس کے علاوہ پڑھا ان میں اس بات کی نفی نہیں کہ آپ نے سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ پڑھا۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ اس تخفیف سے مراد قرأت کے ساتھ تخفیف ہے اور جو کچھ ہم نے فاتحہ کے علاوہ قرأت کا ذکر کیا ہے اس سے ان لوگوں کے قول کی نفی ہوگئی جو سورۃ فاتحہ کے علاوہ کی قرأت کو ناپسند کرتے ہیں پس ثابت ہوا کہ یہ باقی نوافل (سنت غیر فرض مراد ہیں) کی طرح ہیں ان میں اسی طرح قرأت کی جائے جس طرح نفل نمازیں قرأت کی جاتی ہے اور ہم کسی نوافل قرأت کے بغیر نہیں پاتے اور نہ ہی یہ کہ ان میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہو اور نفلوں میں طویل قرأت کی کراہت کے سلسلے میں بھی ہم کوئی بات نہیں پاتے۔

وَرُوِیَ ذٰلِکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

بلکہ طویل قیام مستحب ہے اور یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۶۵۴ - فَمِنْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ مِهْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِکُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَیْرِ یُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقِیَامِ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔

۱۶۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقِیَامِ۔

ابن جریج، ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین قیام وہ ہے جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۷ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ عَنْ عَلِیٍّ الْاَزْدِیِّ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُبْشِیٍّ الْخَثْعَمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِیَامِ۔

حضرت عبداللہ بن حبشی الخثعمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے تو آپ نے فرمایا طویل قیام والی (نماز افضل ہے)۔

۱۶۵۸ - حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا سُوَیْدٌ اَبُوْ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اللَّیْثِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۹ - وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ عِمْرَانَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ سَمَاعَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ

حضرت محمد بن حسن فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور وہ ہمارے نزدیک مختصر قیام کے ساتھ رکوع و

يقول بذلك نأخذ وهو أفضل عندنا من كثرة الركوع والسجود مع قلة طول القيام فلما كان هذا حكم التطوع وقد جعلت ركعتا الفجر من أشرف التطوع وأكد أمرهما ما لم يؤكد أمر غيرهما من التطوع۔

وسجود کی کثرت سے افضل ہے۔

پس جب نوافل کا یہ حکم ہے اور صبح کی دو رکعتوں کو بہترین نوافل (سنت) قرار دیا گیا ہے اور ان کے معاملے کو دوسرے نوافل سے زیادہ مؤکد قرار دیا گیا نیز ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مروی ہے۔

۱۶۶۰۔ وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم فيهما ما قد حدثنا ابن أبي داود قال ثنا سعيد بن سليمان الواسطي قال ثنا خالد بن عبد الله عن عبد الرحمن ابن إسحاق عن محمد بن زيد بن قنفذ عن ابن سيلان عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتركوا ركعتي الفجر ولو طردتكم الخيل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

۱۶۶۱۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال حدثني عطاء عن عبيد بن عمير عن عائشة قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن على شيء من النوافل أشد معاهدة منه على الركعتين قبل الفجر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ کسی نفل نماز کی زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔

۱۶۶۲۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا حفص عن ابن جريج عن عطاء فذكر مثله بإسناده۔

حضرت ابن جریج، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۶۶۳۔ حدثنا فهد قال ثنا يحيى بن عبد الحميد قال ثنا أبو عوانة عن قتادة عن زرارة بن أوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہیں۔

قال أبو جعفر فلما كانت أشرف التطوع كان أولى بهما أن يفعل فيهما أشرف ما يفعل في التطوع وقد حدثني ابن أبي عمران قال

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ تمام نوافل سے زیادہ بہتر ہیں تو ان میں وہ بہترین عمل کرنا جو دوسرے نوافل میں کیا جاتا ہے زیادہ مناسب ہے۔ حضرت حسن بن زیاد

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَنِیْفَةَ یَقُوْلُ رُبَّمَا قَرَأْتُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ جُزْأَیْنِ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَھٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ اَنْ یُّطَالَ فِیْھِمَا الْقِرَاءَةُ وَھِیَ عِنْدَنَا اَفْضَلُ مِنَ التَّقْصِیْرِ لِاَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طُوْلِ الْقُنُوْتِ الَّذِیْ فَضَّلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی التَّطَوُّعِ عَلٰی غَیْرِهٖ۔ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ اِبْرَاھِیْمَ۔

فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں کبھی میں فجر کی دو رکعتوں میں قرآن پاک کے دو جزء (پارے) پڑھتا ہوں ہمارا بھی یہی موقف ہے کہ طویل قرأت میں کوئی حرج نہیں اور ہمارے نزدیک یہ کمی کرنے سے افضل ہے کیونکہ یہ طویل قیام سے ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلوں میں افضل قرار دیا۔ اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

١٦٦٥۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ ثَنَا ھِشَامُ الدَّسْتَوَائِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْتُ لِاِبْرَاھِیْمَ اُطِیْلُ فِیْھِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ وَقَدْ رُوِیَتْ اٰثَارٌ عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقِرَاءَةِ فِیْھِمَا اَرَدْتُّ بِذِکْرِھَا الْحُجَّةَ عَلٰی مَنْ قَالَ لَا قِرَاءَةَ فِیْھِمَا۔

حضرت حماد کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جب فجر طلوع ہو جائے تو صرف دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں جو فجر (کی نماز) سے پہلے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کیا میں ان میں طویل قرأت کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد والے حضرات سے بھی قرأت کے بارے میں روایات مروی ہیں۔ میں انہیں ان لوگوں کے خلاف بطور حجت ذکر کرنا چاہتا ہوں جو کہتے ہیں کہ ان دو رکعتوں میں قرأت نہیں ہے۔

١٦٦٦۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الْمُھَاجِرِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیِّ قَالَ کَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مغرب کے بعد اور صبح سے پہلے کی دو رکعتوں میں قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

١٦٦٧۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَصْحَابِهٖ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے وہ اپنے اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے تھے۔

١٦٦٨۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِی الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ اَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد اسی طرح کرتے تھے۔

١٦٦٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا وَائِلٍ

حضرت علاء ابن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ نے فجر کی دو رکعتوں میں سورہ

قرأ في ركعتي الفجر بفاتحة الكتاب وبآية۔

فاتحہ اور ایک آیت پڑھی۔

١٦٧٠ - حدثنا يونس وفهد قالا حدثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا بكر بن مضر قال حدثني جعفر بن ربيعة عن عقبة بن مسلم عن عبد الرحمن بن جبير أنه سمع عبد الله بن عمرو يقرأ في ركعتي الفجر بأم القرآن لا يزيد معها شيئا۔

حضرت عقبہ بن مسلم، عبد الرحمن بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے سنا کہ وہ فجر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اس کے ساتھ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے۔

باب ٦١ الركعتين بعد العصر

باب ۶۱: عصر کے بعد دو رکعتیں

١٦٧١ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير عن شعبة عن أبي إسحق عن الأسود ومسروق عن عائشة أنها قالت ما كان اليوم الذي يكون عندي فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا صلى ركعتين بعد العصر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس دن بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں ہوتے تو عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٦٧٢ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا موسى بن إسمعيل قال ثنا عبد الواحد بن زياد قال ثنا الشيباني قال ثنا عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه عن عائشة قالت ركعتان لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعهما سرا ولا علانية ركعتان قبل الصبح وركعتان بعد العصر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو پوشیدہ اور ظاہر رکعتوں یعنی صبح سے پہلے اور عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

١٦٧٣ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا حفص عن الشيباني ثم ذكر بإسناده مثله۔

حضرت حفص، حضرت شیبانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٧٤ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا هلال بن يحيى قال ثنا أبو عوانة عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن مسروق عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يدع الركعتين بعد العصر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

١٦٧٥ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا عباد بن عباد عن هشام بن عروة عن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعت

ابيه عن عائشة قالت والله ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم الركعتين عندي بعد العصر

کبھی نہیں چھوڑیں۔

١٦٧٦- حدثنا احمد بن داود قال ثنا محمد بن يحيى بن ابي عمر قال ثنا سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت ما دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم يومي قط بعد العصر الا صلى ركعتين۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٦٧٧- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا ابن ابي الرجال عن ابيه عن عمرة عن عائشة نحوه۔

حضرت ابن ابی الرجال اپنے والد سے وہ حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٧٨- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا الحوضي قال ثنا ابو عوانة عن مغيرة عن ام موسى قالت اتيت عائشة فسألتها عن الركعتين بعد العصر فذكرت عنها مثل ذلك ايضا۔

حضرت ام موسیٰ فرماتی ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے ان سے عصر کے بعد والی دو رکعات کے بارے میں پوچھا۔ چنانچہ انہوں نے ان (ام المومنین) سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٧٩- حدثنا ابو بكرة قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا اسرائيل عن المقدام بن شريح عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة العصر ثم يصلي بعدها ركعتين۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھنے کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٦٨٠- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عاصم قال ثنا ابن جريج قال سمعت ابا سعيد الاعمى يحدث عن رجل يقال له السائب مولى القاريين عن زيد بن خالد الجهني انه راه عمر ركع بعد العصر ركعتين وقال لا ادعهما بعد ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما۔

ابوسعید اعمیٰ ایک شخص جسے سائب مولیٰ قارین کہا جاتا ہے سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت زید بن خالد جہنی کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا میں نے جب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں انہیں نہیں چھوڑتا۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا وقالوا لا باس بان يصلي الرجل بعد العصر ركعتين وهما من السنة عندهم واحتجوا في ذلك بهذا الحديث فخالفهم اكثر العلماء في ذلك وكرهوهما۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی خیال ہے وہ کہتے ہیں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ان کے نزدیک یہ سنت ہیں انہوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن اکثر علماء نے

١٦٨١ - واحتجوا في ذلك بما حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن موسى العبسي قال انا طلحة بن يحيى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان معاوية ارسل الى ام سلمة يسألها عن الركعتين اللتين ركعهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد العصر فقالت نعم صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم عندي ركعتين بعد العصر فقلت أمرت بهما قال لا ولكني كنت أصليهما بعد الظهر فشغلت عنهما فصليتهما الآن -

١٦٨٢ - حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا محمد بن يحيى بن ابي عمر قال ثنا سفيان عن عبد الله بن ابي لبيد عن سلمة بن عبد الرحمن ان معاوية ابن ابي سفيان قال وهو على المنبر لكثير بن الصلت اذهب الى عائشة فاسئلها عن ركعتي النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر قال ابو سلمة فقمت معه وقال ابن عباس لعبد الله بن الحارث اذهب معه فجئناها فسألناها فقالت لا ادري اسئلوا ام سلمة فسألناها فقالت دخل على النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم بعد العصر فصلى ركعتين فقلت يا رسول الله ما كنت تصلي هاتين الركعتين فقال قدم علي وفد من بني تميم او جاءتني صدقة فشغلوني عن ركعتين كنت أصليهما بعد الظهر وهما هاتان -

١٦٨٣ - حدثنا الحجاج بن عمران بن الفضل البصري قال ثنا يوسف بن موسى القطان قال ثنا ابو اسامة قال ثنا الوليد بن كثير قال حدثني محمد بن عمرو بن عطاء عن عبد الرحمن بن ابي سفيان ان معاوية ارسل الى عائشة يسألها عن السجدتين بعد العصر فقالت ليس

اس میں ان کی مخالفت کی ہے اور ان رکعتوں کو مکروہ خیال کیا ہے۔ انھوں نے اس ضمن میں یوں استدلال کیا ہے:

١٦٨١: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ ان سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں میں نے پوچھا کیا آپ کو ان کا حکم دیا گیا ہے فرمایا نہیں بلکہ میں انھیں ظہر کے بعد پڑھتا ہوں بوجہ مشغولیت نہ پڑھ سکا تو اب پڑھی ہیں۔ —— حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما منبر پر تھے تو حضرت کثیر بن صلت سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھو۔ حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ اٹھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبد اللہ بن حارث سے فرمایا تم بھی ان کے ساتھ جاؤ چنانچہ ہم سب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انھوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا ایک دن عصر کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو یہ دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس بنو تمیم کا وفد آیا یا (فرمایا) میرے پاس صدقہ (صدقے کا مال) آیا جس نے مجھے ان دو رکعتوں

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی سفیان فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (کسی کو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے پوچھیں انھوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے ہاں یہ نہیں پڑھیں البتہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے ان کے ہاں یہ رکعتیں پڑھی ہیں چنانچہ انھوں نے (حضرت ام سلمہ رضی اللہ

عِنْدِی صَلَّاهُمَا وَلٰکِنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْنِی اَنَّهُ صَلَّاهُمَا عِنْدَهَا فَاَرْسِلْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ صَلَّاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِی لَمْ اَرَهُ صَلَّاهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سَجْدَتَانِ رَاَیْتُكَ صَلَّیْتَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ مَا صَلَّیْتَهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ فَقَالَ هُمَا سَجْدَتَانِ كُنْتُ اُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَدِمَ عَلَیَّ قَلَائِصُ مِنَ الصَّدَقَةِ فَنَسِیْتُهُمَا حَتّٰی صَلَّیْتُ الْعَصْرَ ثُمَّ ذَكَرْتُهُمَا فَكَرِهْتُ اَنْ اُصَلِّیَهُمَا فِی الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ یَرَوْنِیْ فَصَلَّیْتُهُمَا عِنْدَكِ ۔

۱۶۸۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَشِیْشٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ بَیْتِهَا رَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ فَقَالَ كُنْتُ اُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَجَاءَنِیْ مَالٌ فَشَغَلَنِیْ فَصَلَّیْتُهُمَا الْاٰنَ ۔

۱۶۸۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَیْرٍ اَنَّ كُرَیْبًا مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَرْسَلُوْهُ اِلٰی عَائِشَةَ فَقَالُوْا اقْرَاْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِیْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ اِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّیْهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ عَلَیْهِمَا قَالَ كُرَیْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَیْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِیْ بِهِ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَیْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ

عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے ان کے ان یہ رکعتیں پڑھی ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انھوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ان یہ نماز پڑھی ہے لیکن میں نے اس سے پہلے اور بعد آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو عصر کے بعد جو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے وہ کیا ہیں اس سے پہلے اور بعد میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا فرمایا یہ دو رکعتیں وہ ہیں جنھیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا میرے پاس صدقہ کی اونٹنیاں آئیں تو میں ان کو بھول گیا حتیٰ کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی پھر مجھے یاد آیا تو میں نے انھیں مسجد میں لوگوں کے سامنے پڑھنا پسند کیا لہٰذا تمہارے پاس انھیں ادا کیا۔ ——— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خانۂ اقدس میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دو رکعتیں کیا ہیں؟ فرمایا میں انھیں ظہر کے بعد پڑھتا تھا پس میرے پاس مال آیا جس نے مجھے مشغول رکھا تو اب ادا کر رہا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد وہ غلام حضرت کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس، عبدالرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ ہم سب کی طرف سے سلام کہنا اور عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے آپ یہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں، حالانکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ حضرت کریب فرماتے ہیں میں نے ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ ان حضرات نے مجھے کیوں بھیجا ہے؟ انھوں نے فرمایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو میں ان حضرات کے پاس گیا اور ان حضرات کو حضرت عائشہ

بمثل ما أرسلوني به إلى عائشة فقالت أم سلمة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما ثم رأيته صلاهما أما حين صلاهما فإنه صلى العصر ثم دخل علي وعندي نسوة من بني حرام من الأنصار فصلاهما فأرسلت إليه الجارية فقلت قومي إلى جنبه فقولي تقول لك أم سلمة يا رسول الله لم أسمعك تنهى عن هاتين الركعتين وأراك تصليهما فإن أشار بيده فاستأخري عنه ففعلت الجارية فأشار بيده فاستأخرت عنه فلما انصرف قال يا بنت أبي أمية سألت عن الركعتين بعد العصر وإنه أتاني أناس من عبد القيس بالإسلام من قومهم فشغلوني عن الركعتين اللتين بعد الظهر فهما هاتان۔

ففي هذه الآثار أو في بعضها أن عائشة لما سئلت عما حكي عنها مما ذكرنا في الفصل الأول أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يأتيها في بيتها بعد العصر إلا صلى ركعتين أضافت ذلك إلى أم سلمة فانتفت بذلك الآثار الأول كلها المروية عن عائشة فلما سئلت عن ذلك أم سلمة أخبرت أنها قد كانت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما ووافقها على ذلك ابن عباس والمسور بن مخرمة وعبد الرحمن ابن الأزهر إلا أنهم ذكروا ذلك بلاغا ولم يذكروه سماعا ووافقهم على ذلك جماعة حكوه عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

١٦٨٦- فمما روي في ذلك ما حدثنا محمد بن عزيز الأيلي قال ثنا سلامة بن روح عن عقيل قال حدثني ابن شهاب قال أخبرني حرام بن دراج أن علي بن أبي طالب سبح بعد العصر

رضی اللہ عنہا کا جواب بتایا چنانچہ انھوں نے مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں وہی سوال دے کر بھیجا جس کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع فرماتے تھے پھر میں نے ان کو پڑھتے ہوئے دیکھا لیکن جب آپ نے یہ رکعتیں ادا فرمائیں تو اس وقت آپ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ میرے ہاں تشریف لائے میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں تھیں۔ آپ نے یہ دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں لونڈی کو بھیجا اور کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور کہنا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہے یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ سے سنا آپ ان دو رکعتوں سے روکتے ہیں اور آپ کو پڑھتے ہوئے بھی دیکھ رہی ہوں اگر آپ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا لونڈی نے اسی طرح کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے ابو امیہ کی بیٹی! تو نے عصر کے بعد کی ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے (بات یہ ہے کہ) میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ اسلام لانے کے لیے آئے تھے۔ تو انھوں نے مجھے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے مشغول رکھا تو یہ دو رکعتیں وہ ہیں۔

ان تمام روایات میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب اس بات کے بارے میں پوچھا جو ان سے نقل کی گئی تھی اور جس کا ہم نے فصل اوّل (باب کے شروع) میں ذکر کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد ان کے دولت کدہ پر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے تو انھوں نے یہ بات ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منسوب فرمائی۔ اس سے وہ تمام پہلی روایات جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی (بتائی گئی) ہیں کی نفی ہو گئی جب انھوں نے حضرت

حضرت حرام بن دراج فرماتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کے راستے میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا کر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! آپ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پڑھنے

رَكْعَتَيْنِ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَدَعَاهُ عُمَرُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْهُمَا۔

سے روکا ہے۔

١٦٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَتَّابِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

حضرت ابوالعالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کچھ پسندیدہ افراد نے جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، میرے سامنے گواہی دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع شمس تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

١٦٨٨ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا پھر راوی نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ابان، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٩٠ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِسْحٰقَ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ ہر نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

١٦٩١ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

تغرب الشمس۔

١٦٩٢۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا المقدمی قال ثنا محمد بن دینار قال ثنا سعد بن اوس قال حدثنی مصدع ابو یحیی قال حدثتنی عائشة وبینی وبینها ستر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یصلی صلوة الا تبعها رکعتین غیر العصر والغداة فانه کان یجعل الرکعتین قبلهما۔

حضرت مصدع ابو یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا درآں حالیکہ میرے اور ان کے درمیان پردہ تھا، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ جو نماز بھی پڑھتے اس کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے ہیں ان ہی نماز سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٦٩٣۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن سعد عن نصر بن عبد الرحمن عن معاذ بن عفراء انه طاف بعد العصر او بعد صلوة الصبح فلم یصل فسئل عن ذلك فقال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوة بعد الصبح حتی تطلع الشمس وعن صلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس۔

حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے عصر کے بعد یا صبح کی نماز کے بعد طواف کیا لیکن طواف کی نفل نماز نہ پڑھی ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے روکا ہے۔

١٦٩٤۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود الطیالسی قال ثنا ابو بکر النهشلی عن عطیة العوفی عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه نهی عن ذلك کما ذکره معاذ بن عفراء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس سے منع فرمایا جیسا کہ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

١٦٩٥۔ حدثنا ابن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قتادة عن ابی نضرة عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثله۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٩٦۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحوه۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٩٧۔ حدثنا فهد قال ثنا یحیی بن صالح قال قال ثنا سلیمن بن بلال قال ثنا عمرو بن یحیی عن ابیه عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی

حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۱۶۹۸۔ حدثنا احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن البرقی قال ثنا عمرو بن ابی سلمۃ عن زھیر بن محمد قال اخبرنی موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۹۹۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا عبد اللہ بن حمران قال ثنا شعبۃ عن ابی التیاح الضبعی قال ثنا حمران بن ابان قال خطبنا معاویۃ بن ابی سفیان فقال یایھا الناس انکم لتصلون صلوۃ قد صحبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیناہ یصلیھا ولقد نھی عنھا یعنی الرکعتین بعد العصر۔

حضرت حمران بن ابان فرماتے ہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو! تم ایسی نماز پڑھتے ہو کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں رہے لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع فرمایا، یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔

۱۷۰۰۔ حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن محمد بن یحیی بن حبان عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب الشمس۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

فقد جاءت الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواترۃ بالنھی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب وعمل بذلک اصحابہ من بعدہ فلا ینبغی لاحد ان یخالف ذلک۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں جن میں عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی پر عمل کیا، لہٰذا کسی کو اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں۔

۱۷۰۱۔ فمما روی عن اصحابہ فی ذلک ما حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن ابن شھاب عن السائب بن یزید انہ رأی عمر بن الخطاب یضرب المنکدر فی الصلوۃ بعد العصر۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضرت منکدر کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔

۱۷۰۲۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابو صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شھاب فذکر مثلہ باسنادہ۔

حضرت عقیل نے ابن شہاب سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۰۳۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابو صالح

قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ ۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَأَنَا أَكْرَهُ مَا كَرِهَ عُمَرُ ۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَيْتُ عُمَرَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ إِذَا رَآهُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ ۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ إِذَا رَآهُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتْرُكُوهَا إِلٰى غَيْرِهَا ۔

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَاتَتْنِي رَكْعَتَانِ مِنَ الْعَصْرِ فَقُمْتُ أَقْضِيهِمَا وَجَاءَ عُمَرُ وَمَعَهُ الدِّرَّةُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ قَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فَقُلْتُ فَاتَتْنِي رَكْعَتَانِ فَقُمْتُ أَقْضِيهِمَا فَقَالَ ظَنَنْتُكَ تُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے اور میں بھی اس بات کو مکروہ خیال کرتا ہوں جسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے ۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت سلیمان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ۔

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے ایک شخص کو عصر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب وہ فارغ ہوا تو آپ نے اسے مارا ۔ — حضرت ابو جمرہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کسی کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھتے تو اسے مارتے تھے ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سلیمان بن ربیعہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کام کے لیے بھیجا میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا عصر کے بعد نماز نہ پڑھنا مجھے ڈر ہے کہ تم اس کی وجہ سے عصر کی نماز چھوڑ بیٹھو ۔

حضرت عبداللہ بن رافع بن خدیج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے عصر کی دو رکعتیں رہ گئیں تو میں انھیں قضاء کرنے کے لیے کھڑا ہوا (اتنے میں) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے ان کے ہاتھ میں دُرہ تھا میں نے سلام پھیرا تو فرمایا یہ کون سی نماز ہے ؟ میں نے عرض کیا میری دو رکعتیں رہ گئی تھیں تو میں انھیں قضا کرنے کے لیے کھڑا ہوا فرمایا

فَفَعَلْتُ بِكَ وَفَعَلْتُ۔

میں نے سوچا شاید تم عصر کے بعد نماز پڑھتے ہو اگر تم ایسا کرتے تو میں تمہارے ساتھ ایسا ہی کرتا ——

۱۷۰۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبید اللہ بن رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کیساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۱۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يَضْرِبَ مَنْ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ بِالدُّرَّةِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں عصر کے بعد نماز پڑھنے والوں کو دُرّے کے ساتھ ماروں۔

۱۷۱۱- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْاَشْتَرِ قَالَ كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عبد الرحمن بن یزید حضرت اشتر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔

۱۷۱۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَنَهَاهُ وَقَالَ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ الْاٰيَةَ۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے منع فرمایا اور یہ آیت پڑھی وما كان لمؤمن ولا مؤمنة (آخر تک) "جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو کسی مومن مرد و عورت کو اس کی کوئی اختیار باقی نہیں رہا۔

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ عَنْهُمَا وَيَضْرِبُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْهِمَا بِحَضْرَةِ سَائِرِ اَصْحَابِهٖ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ اَخْبَرَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ صَلَّاهُمَا

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو اس نماز سے روکتے ہیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عہد نبوت کے بالکل قریب دَور میں صحابہ کرام کی موجودگی میں اس پر مارتے ہیں لیکن کوئی بھی مخالفت نہیں کرتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا اور پھر ظہر کے بعد رہ جانے والی نماز کو پڑھا اسی طرح میں بھی کہتا ہوں

بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَّا تَرَكَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَهٰكَذَا قَوْلُ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ مَنْ تَرَكَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ وَلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ بَعْدَ الْعَصْرِ شَيْئًا مِنَ التَّطَوُّعِ غَيْرَهُمَا قِيْلَ لَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلَّاهُمَا حِيْنَئِذٍ قَدْ نَهٰى عَنْهُمَا اَنْ يَقْضِيَهُمَا اَحَدٌ

۱۷۱۳ - وَذٰلِكَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتِيْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ مَالٌ فَشَغَلَنِيْ عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ اُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَقْضِيْهِمَا اِذَا فَاتَتَا قَالَ لَا۔

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدًا اَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ قَضَاءً عَمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ غَيْرِهٖ فِيْهِمَا اِذَا فَاتَتَاهُ خِلَافُ حُكْمِهٖ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا اَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَ الْعَصْرِ اَصْلًا وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ اَيْضًا وَذٰلِكَ اَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ لَيْسَتَا فَرْضًا فَاِذَا تُرِكَتَا حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَاِنْ صَلَّيْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا نَتَطَوَّعُ بِهِمَا مُصَلِّيْهِمَا فِيْ غَيْرِ وَقْتِ تَطَوُّعٍ فَلِذٰلِكَ نَهَيْنَا اَحَدًا اَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْعَصْرِ تَطَوُّعًا وَجَعَلْنَا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَغَيْرَهُمَا مِنْ سَائِرِ التَّطَوُّعِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کہ جس شخص کی ظہر کے بعد والی نماز رہ جائے وہ پڑھے لیکن عصر کے بعد کوئی شخص نوافل نہ پڑھے۔

اس سے کہا جائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان دو رکعتوں کو پڑھا تو اسی وقت ان کی قضا سے بھی منع فرما دیا۔

حضرت ذکوان، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرنے کے بعد میرے گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسی نماز پڑھی ہے جو اس سے پہلے (کبھی) نہیں پڑھی' آپ نے فرمایا میرے پاس مال آیا تو اس نے مجھے ان دو رکعتوں (کے پڑھنے) سے مشغول رکھا جنہیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا پس میں نے ان کو اب پڑھا ہے۔ (ام المومنین فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا اگر ہم سے یہ رکعتیں رہ جائیں تو کیا ہم بھی قضا کر لیا کریں فرمایا نہیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں عصر کے بعد نماز ظہر کے بعد والی نماز قضا کرنے سے بھی منع فرما دیا۔

پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ظہر کی فوت شدہ رکعتوں کے بارے میں دوسرے لوگوں کا حکم آپ کے حکم کے خلاف ہے لہٰذا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد ان کو پڑھے نیز عصر کے بعد نفل بالکل نہ پڑھے۔

قیاس بھی یہی چاہتا ہے اور وہ یوں کہ ظہر کے بعد دو رکعتیں فرض نہیں ہیں جب وہ رہ گئیں حتیٰ کہ نماز عصر پڑھ لی تو اب اگر انہیں پڑھا جائے تو وہ نفل ہیں جو اپنے وقت کے علاوہ پڑھی جا رہی ہیں اسی لیے ہم عصر کے بعد نفل پڑھنے سے روکتے ہیں اور اس سلسلے میں ان دو رکعتوں اور دیگر نوافل کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٦٢ الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالرَّجُلَيْنِ أَيْنَ يُقِيمُهُمَا

١٧١٤- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ التَّطْبِيقِ فِي الرُّكُوعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ صَلَّى بِعَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا بِيَدِهِ وَطَبَّقَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَمَلَ ذَلِكَ عِنْدَنَا أَنْ يَكُونَ مَا ذَكَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ هُوَ التَّطْبِيقُ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ هُوَ التَّطْبِيقُ وَإِقَامَةَ أَحَدِ الْمَأْمُومَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرِ عَنْ شِمَالِهِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ مَا يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ

١٧١٥- فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عَلَى عَبْدِ اللهِ بِالْهَاجِرَةِ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَأَخَّرْنَا خَلْفَهُ فَأَخَذَ أَحَدَنَا بِيَمِينِهِ وَالْآخَرَ بِشِمَالِهِ فَجَعَلَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً۔

فَهَذَا الْحَدِيثُ يُخْبِرُ أَنَّ قَوْلَ ابْنِ مَسْعُودٍ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَى قِيَامِ الرَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَعَلَى التَّطْبِيقِ۔

١٧١٦- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَشُعَيْبُ بْنُ

باب ۶۲: دو مقتدیوں کا امام کہاں کھڑا ہو۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے "رکوع میں تطبیق" کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ذکر کی ہے کہ انھوں نے حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھائی تو ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا فرماتے ہیں پھر ہم نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تو آپ نے ہمارے ہاتھوں پر اپنا دست مبارک مارا اور تطبیق کی جب فارغ ہوئے تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ (تطبیق کا مفہوم باب ۴۵ میں گزر چکا ہے۔)

ہمارے نزدیک ان کے اس قول میں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا، یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے تطبیق فرمائی اور دو مقتدیوں میں سے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا اس سلسلے میں کوئی روایت آئی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو۔ تو ہم نے دیکھا۔

حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور میرے چچا ظہر کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے انھوں نے نماز کھڑی کی تو ہم پیچھے کھڑے ہو گئے انھوں نے ہم میں سے ایک کو دائیں ہاتھ اور دوسرے کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر ہمیں دائیں بائیں کھڑا کیا جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جب تین نمازی ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے۔ —— اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا میں دو سے ایک شخص کو دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کرنے اور تطبیق دونوں کا احتمال کیا ہے۔ —— حضرت ابن عون فرماتے ہیں میں اور شعیب بن حباب، حضرت ابراہیم کے پاس تھے

الحجاب عند ابراهيم فحضرت العصر فصلى بنا ابراهيم فقمنا خلفه فجرنا فجعلنا عن يمينه وعن شماله قال فلما صلينا وخرجنا الى الدار قال ابراهيم قال ابن مسعود هكذا فصلوا كما يصلي فلان قال فذكرت ذلك لمحمد بن سيرين ولم اسم له ابراهيم فقال هذا ابراهيم قد قال ذلك عن علقمة ولا ارى ابن مسعود فعله الا لضيق كان في المسجد او لعذر راه فيه لا على ان ذلك من السنة قال وذكرته للشعبي فقال قد زعم ذلك علقمة بن عون القائل۔

عصر کا وقت ہوا تو حضرت ابراہیم نے ہمیں نماز پڑھائی ہم ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو انھوں نے ہمیں کھینچ کر اپنے دائیں بائیں کر لیا فرماتے ہیں جب ہم نماز پڑھ کر گھر کی طرف جانے لگے تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اس طرح پڑھو اور فلاں کی طرح نہ پڑھو فرماتے ہیں ہم نے یہ بات حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کی اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ کا نام نہ لیا تو انھوں نے فرمایا یہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ہیں۔ انھوں نے یہ بات حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور میرے خیال میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد میں تنگی یا کسی عذر کی وجہ سے کیا ہوگا اس لیے نہیں کہ یہ سنت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے ذکر کیا

ففي هذا الحديث اضافة الفعل الى ابن مسعود ولا يذكره الشعبي ولا ابن سيرين عن علقمة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد يجوز ايضا ان يكون علقمة لم يذكر للشعبي ولا لابن سيرين ان ابن مسعود ذكره عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم ذكر الاسود لابنه عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

١٧١٧- وكيف كان المعنى في هذا فقد عورض ذلك بما حدثنا حسين بن نصر قال ثنا مهدي بن جعفر قال ثنا حاتم بن اسمعيل عن ابي حزرة المدني يعقوب بن مجاهد عن عبادة بن الوليد بن عبادة بن الصامت قال اتينا جابر بن عبد الله فقال جابر جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي حتى قمت عن يساره فاخذني بيده فادارني حتى اقامني عن يمينه وجاء جبار بن صخر فقام عن يساره فدفعنا بيده جميعا حتى اقامنا خلفه۔

یہ حدیث اس (آئندہ) روایت سے متعارض ہے۔ حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت جابر نے فرمایا میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور پھر دائیں طرف کھڑا کیا (پھر) حضرت جبار بن صخر آئے تو وہ بائیں جانب کھڑے ہو گئے آپ نے ہم دونوں کو ہاتھ سے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔

١٧١٨- حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك ان جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعته فاكل منه ثم قال قوموا فلا صلي لكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وصففت انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى بنا ركعتين ثم انصرف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی، آپ نے اس سے کھایا پھر فرمایا اٹھو، تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک چٹائی کی طرف لپکا جو طویل عرصہ پڑے رہنے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی، میں نے اس پر پانی چھڑکا (دھویا) تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے میں اور ایک

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنْ فَعَلَ بْنُ مَسْعُوْدٍ هٰذَا الَّذِيْ وَصَفْنَا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مَا عَمِلَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ قِيْلَ لَهٗ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ فَعَلَ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا رَوٰى جَابِرٌ وَأَنَسٌ فَإِنْ كَانَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ فِعْلِهٖ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلًا عِنْدَكَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ كَانَ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عِنْدَ خَصْمِكَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا وہ عمل جسے ہم نے بیان کیا ہے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ عمل ناسخ ہے۔

تو اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اُس کی مثل عمل کیا جو حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل تمہارے نزدیک اس کے ناسخ ہونے کی دلیل ہے تو آپ کے غیر سے مروی تمہارے مخالف کے نزدیک نسخ کی دلیل ہوگی۔

۱۷۱۹- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جِئْتُ بِالْهَاجِرَةِ إِلٰى عُمَرَ فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهٖ فَأَخْلَفَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ يَرْفَأُ فَتَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ أَنَا وَهُوَ خَلْفَهٗ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ظہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو ان کو نماز پڑھتے ہوئے پایا میں ان کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے پیچھے کی طرف پھیرتے ہوئے مجھے دائیں طرف کر دیا پھر حضرت یرفا آئے تو میں پیچھے ہٹ گیا اور میں اور اس (یرفا) نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔

۱۷۲۰- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُتْبَةَ يَقُوْلُ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ أَحَدٌ إِلَّا الْمُؤَذِّنُ وَرَجُلٌ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهُمَا عُمَرُ خَلْفَهٗ فَصَلّٰى بِهِمَا۔

حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں میں نے ابن عتبہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کھڑی ہوئی تو مسجد میں مؤذن ایک دوسرے شخص اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے پیچھے کر کے نماز پڑھائی۔

ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَرَأَيْنَا الْأَصْلَ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا صَلّٰى بِرَجُلٍ وَاحِدٍ أَقَامَهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

پھر ہم نے غور و فکر کے طور پر اس کا حکم تلاش کیا تو ہم نے دیکھا کہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر امام ایک شخص کو نماز پڑھائے تو اسے دائیں طرف کھڑا کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اسی طرح ہے۔

۱۷۲۱- وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ وَفِيْمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے پیچھے

اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فقمت عن یسارہ فاخلفنی فجعلنی عن یمینہ ۔

کی طرف سے دائیں طرف کر دیا۔

فھذا مقام الواحد مع الامام وکان اذا صلی بثلثۃ اقامھم خلفہ ھذا لا اختلاف فیہ بین العلماء وانما اختلافھم فی الاثنین فقال بعضھم یقیمھما حیث یقیم الواحد وقال بعضھم یقیمھما حیث یقیم الثلثۃ فاردنا ان ننظر فی ذلک لنعلم ھل حکم الاثنین فی ذلک کحکم الثلثۃ او کحکم الواحد فرأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قال الاثنان فما فوقھما جماعۃ؟

تو امام کے ساتھ ایک آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ یہ ہے اور آپ جب تین آدمیوں کو نماز پڑھاتے تو ان کو پیچھے کھڑا کرتے اس مسئلے میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، اختلاف دو کے بارے میں ہے بعض کہتے ہیں انھیں وہاں کھڑا کرے جہاں ایک کو کھڑا کرتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان کو وہاں کھڑا کرے جہاں تین کو کھڑا کرتا ہے۔ پس ہم نے چاہا کہ غور کر کے معلوم کریں کہ اس سلسلے میں دو کا حکم تین کے حکم جیسا ہے یا ایک آدمی کے حکم کی طرح ہے۔ تو ہم نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اور ان سے زائد جماعت ہے۔

۱۷۲۲- حدثنا بذلک احمد بن داود قال ثنا عبید اللہ بن محمد التیمی وموسی بن اسمعیل قالا ثنا الربیع بن بدر عن ابیہ عن جدہ عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس حدیث کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

فجعلھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعۃ فصار حکمھما کحکم ما ھو اکثر منھما لا کحکم ما ھو اقل منھما ورأینا اللہ عزوجل فرض للاخ او للاخت من قبل الام السدس وفرض للجمیع الثلث وکذلک فرض للاثنین وجعل للاخت من الاب النصف وللاثنتین الثلثین وکذلک اجمعوا انہ یکون لثلث و اجمعوا ان للابنۃ النصف وللبنات الثلثین وقال اکثرھم وابن مسعود فیھم ان للاثنتین ایضا الثلثین فکذلک ھو فی النظر لان الابنۃ لما کانت فی میراثھا من ابیھا کالاخت فی میراثھا من اخیھا کانت الابنتان ایضا فی میراثھما من ابیھما کالاختین فی میراثھما من اخیھما فکان حکم الاثنین فی ما وصفنا حکم الجماعۃ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جماعت قرار دیا تو ان کا حکم وہی ہوا جو ان سے زیادہ کا ہے نہ وہ جو ان سے کم کا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (وراثت میں) ماں کی طرف سے بہن یا بھائی کا چھٹا حصہ مقرر کیا ہے اور زیادہ ہوں تو ان کے لیے تہائی ہے اور دو کے لیے بھی یہی مقرر فرمایا اور باپ کی طرف سے ایک بہن کے لیے نصف اور دو کے لیے دو تہائی حصہ رکھا ہے اسی طرح اتفاق ہے کہ تین کے لیے بھی یہی ہے، اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ایک بیٹی کے لیے نصف ہے اور زیادہ کے لیے دو تہائی ہے۔ اور اکثر صحابہ کرام جن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں فرماتے ہیں کہ دو بیٹیوں کے لیے بھی دو تہائی ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کیونکہ جب باپ کی میراث سے بیٹی کے لیے وہی ہے جو بہن کو بھائی کی وراثت سے ملتا ہے تو باپ سے دو بیٹیوں کو بھی وہی ملے گا جو بھائی سے دو بہنوں کو ملتا ہے تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کے مطابق دو کا حکم وہی

لا حكم الواحد فالنظر على ذلك ان يكون في مقامهما مع الامام في الصلوة مقام الجماعة لا مقام الواحد فثبت بذلك ما روى جابر وانس وفعله عمر بن الخطاب وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد غير ان ابا يوسف قال الامام بالخيار ان شاء فعله كما روى ابن مسعود وان شاء فعل كما روى انس وجابر وقول ابي حنيفة ومحمد بن الحسن في هذا احب الينا۔

ہے جو جماعت کا ہے، ایک والا حکم نہیں۔ لہٰذا قیاس یہی چاہتا ہے کہ امام کے ساتھ دو مقتدی ہوں تو جماعت والی جگہ پر کھڑے ہوں ایک کی جگہ پر نہیں۔ اس سے حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کی روایت اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عمل ثابت ہو گیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ البتہ امام ابویوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس طرح کرے جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اور چاہے تو حضرت انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات کے مطابق عمل کرے اس سلسلے میں امام ابوحنیفہ اور امام محمد بن حسن رحمہما اللہ کا قول

باب ۶۳ صلوة الخوف كيف هي

باب ۶۳: نماز خوف کا طریقہ

۱۷۲۳- حدثنا ابن ابي عمران قال ثنا عاصم بن علي وخلف بن هشام قال ثنا ابو عوانة ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو اسحق الضرير ح وحدثنا عبد العزيز بن معاوية قال ثنا يحيى بن حماد قال ثنا ابو عوانة ح وحدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا ابو عوانة عن بكير بن الاخنس عن مجاهد عن ابن عباس قال فرض الله عز وجل على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم اربعا في الحضر وركعتين في السفر وركعة في الخوف۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے گھر میں چار، سفر میں دو اور خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

قول اهل العلم

اہل علم کا قول

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا الحديث فقلدوه وجعلوه اصلا فجعلوا صلوة الخوف ركعة۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اس حدیث کو اختیار کر کے اسے اصل قرار دیتے ہوئے نماز خوف کو ایک رکعت قرار دیا۔

فكان من الحجة عليهم في ذلك ان الله عز وجل قال واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوة فلتقم طائفة منهم معك وليأخذوا اسلحتهم

ان حضرات کے خلاف اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی دلیل ہے ارشاد خداوندی ہے "واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوۃ (آخر تک) ترجمہ:۔ اور جب آپ ان میں ہوں پس ان کے

فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَنَصَّ فَرْضَهَا فِيْ كِتَابِهٖ هٰكَذَا وَجَعَلَ صَلٰوةَ الطَّائِفَةِ بَعْدَ تَمَامِ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مَعَ الْإِمَامِ فَثَبَتَ بِهٰذَا أَنَّ الْإِمَامَ يُصَلِّيْهَا فِيْ حَالِ الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰذَا اِخْتِلَافُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُّؤْخَذَ بِحَدِيْثٍ يَّدْفَعُهٗ نَصُّ الْكِتَابِ ثُمَّ قَدْ عَارَضَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرُهٗ۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ قَرَدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَرَجَعَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا خَالَفَ مَا رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنْهُ وَمُحَالٌ أَنْ يَّكُوْنَ الْفَرْضُ عَلَى الْإِمَامِ رَكْعَةً فَيُصَلِّيَهَا بِأُخْرٰى بِلَا قُعُوْدٍ لِلتَّشَهُّدِ وَلَا تَسْلِيْمٍ فَلَمَّا تَضَادَّ الْخَبَرَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَنَافَيَا وَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَّحْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِأَنَّ خَصْمَهٗ يَحْتَجُّ عَلَيْهِ بِعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يُوَافِقُ مَا قُلْنَا۔

۱۷۲۵۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ

لیے نماز کھڑی کریں تو ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنا اسلحہ اٹھائے رکھیں جب وہ سجدہ کر لیں تو آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے، جس نے نماز نہیں پڑھی تو وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں" اللہ تعالیٰ نے خوف کی نماز فرض قرار دی اور اپنی کتاب میں اس کی فرضیت کی اسی طرح تصریح فرمائی اور بتایا کہ ایک گروہ امام کے ساتھ پہلی رکعت مکمل کرے اور دوسرا پڑھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام حالت خوف میں دو رکعتیں پڑھے گا اور یہ بات اس حدیث کے خلاف ہے اور ایسی حدیث کو اختیار کرنا جائز نہیں جسے قرآن پاک کی

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد مقام پر نماز خوف ادا فرمائی، مشرکین آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ آپ نے ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں بنائی۔ ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آگئے آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ان کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ بات روایت کرتے ہیں جو ان سے مروی حضرت مجاہد کی روایت کے خلاف ہے اور محال ہے کہ امام پر ایک رکعت فرض ہو اور وہ دوسری رکعت تشہد کے لیے قعدہ کرنے اور سلام پھیرنے کے بغیر پڑھے جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی دونوں روایتوں میں تضاد پایا گیا تو انھوں نے ایک دوسرے کی نفی کر دی اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حضرت ابن عباس سے حضرت مجاہد کی روایت سے استدلال کرے، کیونکہ اس کا مخالف اس کے خلاف حضرت عبید اللہ

اگر وہ کہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرات سے ہمارے موافق مروی ہے (مثلاً) ـــــ حضرت قاسم بن حسان فرماتے ہیں

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ وَدِيْعَةَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَقَالَ ائْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاسْأَلْهُ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَدِيْعَةَ وَزَادَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً رَكْعَةً۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ اَيُّكُمْ شَهِدَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَقَالَ اَنَا ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ زَيْدٌ سَوَاءً۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُخَمَّلُ بْنُ دِمَاثٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ فَسَأَلَ النَّاسَ مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

میں ابن ودیعہ کے پاس آیا اور ان سے نماز خوف کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو فرماتے ہیں پھر میں نے ان سے ملاقات کر کے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر یہ نماز پڑھی تو ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور ایک صف دشمن کے مقابلے میں بنائی ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان دوسروں کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آ گئے آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

حضرت مؤمل بن اسمٰعیل فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا حضرت عبداللہ بن ودیعہ نے فرمایا کہ انھوں نے یہ اضافہ فرمایا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت تھی۔

حضرت ثعلبہ بن زہدم حنظلی فرماتے ہیں ہم طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انھوں نے فرمایا تم میں سے کون نماز خوف کے موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا حضرت حذیفہ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تھا پھر اسی طرح کیا جس طرح حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عطیہ حارث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت مخمل بن دمات نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کیا انھوں نے لوگوں سے پوچھا تم میں سے کون نماز خوف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دشمن کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابی حثمہ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ الْفَلَّاسُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نمازِ خوف پڑھائی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قِيلَ لَهُمْ هٰذَا غَيْرُ مُوَافِقٍ لِمَا رَوَى مُجَاهِدٌ وَلٰكِنَّهُ مُوَافِقٌ لِمَا رَوَى عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ تَقَدَّمَتْ حُجَّتُنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْفَرْضُ عَلَيْهِ فِي تِلْكَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يُصَلِّيَهَا بِأُخْرٰى لَا يُسَلِّمُ بَيْنَهُمَا **فَثَبَتَ** بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ فَرْضَ صَلٰوةِ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ عَلَى الْإِمَامِ ثُمَّ لَمْ يَذْكُرِ الْمَأْمُومِينَ بِقَضَاءٍ وَلَا غَيْرِهِ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونُوا قَضَوْا وَلَا بُدَّ فِيمَا يُوجِبُهُ النَّظَرُ مِنْ أَنْ يَكُونُوا قَدْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً لِأَنَّا رَأَيْنَا الْفَرْضَ عَلَى الْإِمَامِ فِي صَلٰوةِ الْأَمْنِ وَالْإِقَامَةِ مِثْلَ الْفَرْضِ عَلَى الْمَأْمُومِ سَوَاءً وَكَذٰلِكَ الْفَرْضُ عَلَيْهِمَا فِي صَلٰوةِ الْأَمْنِ فِي السَّفَرِ سَوَاءٌ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْمَأْمُومُ فَرْضُهُ رَكْعَةٌ فَيَدْخُلُ مَعَ غَيْرِهِ مِمَّنْ فَرْضُهُ رَكْعَتَانِ إِلَّا وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى إِمَامِهِ **أَلَا تَرٰى** أَنَّ مُسَافِرًا لَوْ دَخَلَ فِي صَلٰوةِ مُقِيمٍ صَلَّى أَرْبَعًا فَكَانَ الْمَأْمُومُ يَجِبُ عَلَيْهِ مَا يَجِبُ عَلَى إِمَامِهِ وَيَزِيدُ فَرْضُهُ بِزِيَادَةِ فَرْضِ إِمَامِهِ وَقَدْ يَكُونُ عَلَى الْمَأْمُومِ مَا لَيْسَ عَلَى إِمَامِهِ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْمُقِيمَ يُصَلِّي خَلْفَ الْمُسَافِرِ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ ثُمَّ يَقُومُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقْضِي تَمَامَ صَلٰوةِ الْمُقِيمِ فَكَانَ الْمَأْمُومُ قَدْ يَجِبُ عَلَيْهِ مَا لَيْسَ عَلَى إِمَامِهِ وَلَا يَجِبُ عَلَى إِمَامِهِ مَا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ **فَلَمَّا** ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوبُ الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى الْإِمَامِ ثَبَتَ أَنَّ مِثْلَهُمَا عَلَى الْمَأْمُومِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ مِنْ قَوْلِهِ

ان حضرات کو جواب میں کہا جائے گا کہ یہ حضرت مجاہد کی روایت کے موافق نہیں البتہ یہ بواسطہ حضرت عبیداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت کے موافق ہے اور ہماری دلیل باب کے شروع میں گزر چکی ہے کیونکہ یہ بات محال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نماز میں ایک رکعت فرض ہو پھر اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائیں اور ان کے درمیان سلام نہ پھیریں۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نمازِ خوف امام پر دو رکعتیں فرض ہیں پھر ان روایات میں مقتدیوں کے بارے میں نماز کی قضاء یا کسی دوسری بات کا کچھ بھی ذکر نہیں کیا پس اس بات کا احتمال ہے کہ انھوں نے اسے پورا کیا کیونکہ قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ انھوں نے ایک ایک رکعت پوری کی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ امن اور اقامت کی صورت میں امام پر وہی کچھ فرض ہے جو مقتدیوں پر ہے اسی طرح حالتِ سفر میں امام اور مقتدیوں کی حالتِ امن کی نماز بھی ایک جیسی ہے۔ اور یہ بات محال ہے کہ مقتدی پر ایک رکعت فرض ہو اور وہ کسی ایسے آدمی کی نماز میں شریک ہو جس پر دو رکعتیں فرض ہوں مقتدی پر وہی کچھ واجب ہے جو امام پر واجب ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو چار رکعتیں پڑھے گا تو مقتدی پر وہی کچھ واجب ہے جو امام پر واجب ہے اور امام کے فرض میں اضافہ سے اس کے فرض بھی بڑھ جاتے ہیں اور کبھی مقتدی پر وہ بات لازم ہوتی ہے جو امام پر نہیں ہوتی اسی سے ایک بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مقیم جب مسافر کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو اس کی طرح نماز پڑھتا ہے پھر اس کے بعد کھڑا ہو کر مقیم کی نماز مکمل کرتا ہے پس مقتدی پر وہ چیز واجب ہے جو امام پر نہیں اور امام پر وہ چیز واجب نہیں جو مقتدی پر بھی واجب نہیں۔ پس جب وہ بات

مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا تَأَوَّلْنَا فِيْ حَدِيْثِهٖ وَحَدِيْثِ زَيْدٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً۔

١٧٣١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلٰوةُ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا فَعَلُوْا كَذٰلِكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ ثُمَّ اعْتَبَرْنَا الْآثَارَ هَلْ نَجِدُ فِيْهَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا۔

١٧٣٢- فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِأَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ رَكْعَةً وَكَانَتْ طَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً سَلَّمَ فَنَكَصُوْا عَلٰى أَعْقَابِهِمْ حَتّٰى انْتَهَوْا إِلٰى إِخْوَانِهِمْ ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ فَرِيْقٍ فَصَلَّوْا رَكْعَةً رَكْعَةً۔

فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ قَضَوْا وَلٰكِنْ مَا وَصَفْنَا أَنَّهٗ يَحْتَمِلُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ وَكَانَ قَوْلُهٗ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ سَلَامًا لَا يُرِيْدُ بِهٖ قَطْعَ الصَّلٰوةِ وَلٰكِنْ يُرِيْدُ بِهٖ إِعْلَامًا لِمَأْمُوْمِيْنَ مَوْضِعَ الْاِنْصِرَافِ۔

١٧٣٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهٖ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ وَكُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ

ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ امام پر دو رکعتیں واجب ہیں تو ثابت ہوا کہ مقتدی پر بھی اس کی مثل واجب ہے

حضرت سلیم بن عبد، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نمازِ خوف کی دو رکعتیں ہیں جو چار سجدوں پر مشتمل ہیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی احادیث میں بھی یہی بات ہے کہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی طرح کیا پھر ہم نے روایات کو دیکھا کہ کیا ہم ان میں کوئی ایسی بات پاتے ہیں تو ہم نے دیکھا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نمازِ خوف پڑھائی۔ آپ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا جب ان کو ایک رکعت پڑھا چکے تو سلام پھیرا وہ الٹے پاؤں چلے گئے یہاں تک کہ اپنے بھائیوں کے پاس پہنچ گئے پھر دوسرے آئے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیرا پھر دونوں فریق کھڑے ہوئے اور ایک ایک رکعت پڑھی۔

اس حدیث میں بتایا کہ انھوں نے (باقی نماز) قضا کی نیز ہم نے پہلی روایات میں جو احتمال ذکر کیا ہے اس کا بھی بیان ہے ان کا یہ کہنا کہ پہلی رکعت کے بعد سلام پھیرا اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس سلام سے نماز توڑنے کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ مقتدیوں کو لوٹنے کی جگہ بتانے کا ارادہ فرمایا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر نمازِ خوف پڑھائی تو ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں بنائی اور وہ تمام نماز میں تھے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ دوسرے ان کی جگہ آ گئے۔ آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر انھوں نے ایک ایک رکعت قضا کی پھر یہ ان کی جگہ چلے

إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَةً۔

گئے اور وہ ان کی جگہ آئے اور ایک رکعت قضا کی۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ الْقَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ ثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ حَرَّةِ بَنِيْ سُلَيْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرُوْا كُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ وَزَادُوْا كَانُوْا فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ۔

حضرت ابو عبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرہ بنی سلیم میں نماز خوف پڑھائی۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا انھوں نے یہ الفاظ نہیں فرمائے کہ وہ تمام نماز میں تھے ہاں یہ اضافہ کیا کہ وہ قبلہ رُخ نہیں تھے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً وَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ دَخَلُوْا فِي الصَّلٰوةِ جَمِيْعًا فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ أَنَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ذَكَرَ فِيْهِ دُخُوْلَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ مَعًا فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ عَارَضَ هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُهُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ انھوں نے ایک ایک رکعت قضا کی اور یہ بھی بتایا گیا کہ وہ سب ایک نماز میں داخل ہوئے۔ ان مذکورہ روایات سے ثابت ہوا کہ نماز خوف دو رکعتیں ہیں البتہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان تمام کے بیک وقت نماز میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ پس ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا یہ حدیث اس مفہوم میں دوسری حدیث کے خلاف ہے۔ تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۱۷۳۵۔ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ وَلَمْ يُصَلُّوْا فَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَيَتَأَخَّرُ الْآخَرُوْنَ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَتَقُوْمُ كُلُّ طَائِفَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ لَا أُرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ دُخُوْلَ الثَّانِيَةِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ أَنْ يُصَلِّيَ الْإِمَامُ بِالطَّائِفَةِ

حضرت نافع فرماتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز خوف کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے امام آگے ہو اور لوگوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ ہو ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ان میں سے ایک جماعت اس (امام) کے اور دشمن کے درمیان ہو اور وہ نماز نہ پڑھیں پھر وہ جنھوں نے نماز نہیں پڑھی آگے بڑھیں اور دوسرے پیچھے ہٹ جائیں اب ان کو ایک رکعت پڑھائے پھر امام سلام پھیرے اور تحقیق وہ دو رکعتیں پڑھ چکا ہے۔ پھر دونوں گروہ کھڑے ہو کر ایک ایک رکعت خود بخود پڑھیں اور یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ہو پس ہر گروہ نے دو دو رکعتیں پڑھی ہوں گی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتاتے تھے۔ پس اس حدیث میں بتایا گیا کہ دوسرا گروہ اس وقت نماز میں داخل ہو جب امام پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھا چکے اور قرآن پاک بھی اس بات پر گواہ ہے اللہ تعالیٰ

الاولى ركعة والكتاب شاهد لهذا فان الله تعالى قال "ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك" فقد ثبت بما وصفنا ان دخول الثانية في الصلوة بعد فراغ الامام من الركعة الاولى وهذا الخبر صحيح الاسناد واصله مرفوع وان كان نافع قد شك فيه في وقت ما. حدث به مالك وهكذا رواه عنه اصحابه الاكابر۔

۱۷۳۶۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة قال ثنا سفيان عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف في بعض ايامه فقامت طائفة منهم معه وطائفة منهم فيما بينه وبين العدو فصلى بهم ركعة ثم ذهب هؤلاء الى مصاف هؤلاء وجاء هؤلاء الى مصاف هؤلاء فصلى بهم ركعة ثم ذهب هؤلاء الى مصاف هؤلاء وجاء هؤلاء الى مصاف هؤلاء فصلى بهم ركعة ثم سلم عليهم ثم قضت الطائفتان ركعة ركعة۔

۱۷۳۷۔ حدثنا فهد بن سليمن واحمد ابن مسعود الخياط قالا ثنا محمد بن كثير عن الاوزاعي عن ايوب بن موسى عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل معناه۔

وقد رواه ايضا سالم عن ابيه مرفوعا۔

۱۷۳۸۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابو الربيع الزهراني قال ثنا فليح بن سليمن عن الزهري عن سالم عن ابيه انه صلاها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك۔

۱۷۳۹۔ حدثنا ابو محمد فهد بن سليمن قال ثنا ابو اليمان قال انا شعيب عن الزهري قال

ارشاد فرماتا ہے "ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك" اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ دوسرا گروہ اس وقت نماز میں داخل ہوگا جب امام پہلی رکعت سے فارغ ہو جائے اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اصلاً یہ مرفوع ہے اگرچہ حضرت نافع نے مالک سے بیان کرتے وقت شک کا اظہار کیا ان کے بڑے بڑے شاگردوں نے ان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نمازِ خوف پڑھائی تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ آپ کے اور دشمنوں کے درمیان تھا۔ آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ گروہ ان کی جگہ چلا گیا اور وہ ان کی جگہ آ گئے، آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر یہ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آ گئے آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا اس کے بعد دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت قضاء کی۔

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ روایت کرتے ہیں۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے والد گرامی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں

قال اخبرني سالم ان ابن عمر قال غزوت مع رسول صلى الله عليه وسلم غزوته قبل نجد فوازينا العدو ثم ذكر مثله۔

۱۷۴۰۔ **وذهب** آخرون في ذلك الى ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يزيد بن رومان عن صالح بن خوات عمن صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم ذات الرقاع صلوة الخوف ان طائفة صفت معه وطائفة وجاه العدو فصلى بالذين معه ركعة ثم ثبت قائما واتموا لانفسهم ثم انصرفوا فصفوا وجاه العدو وجاءت الطائفة الاخرى فصلى بهم الركعة۔

۱۷۴۱۔ **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد بن ابي بكرة عن صالح بن خوات الانصاري ان سهل بن ابي حثمة اخبره ان صلوة الخوف فذكر نحوه ولم يذكره عن النبي صلى الله عليه وسلم وزاد في ذكرنا الركعة الاخرة قال فيركع بهم و يسجد ثم يسلم فيقومون فيركعون لانفسهم الركعة الباقية ثم يسلمون۔

۱۷۴۲۔ **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان عن يحيى بن سعيد فذكر مثله باسناده۔

قيل لهم ان هذا الحديث فيه انهم صلوا وهم ماموون قبل فراغ الامام من الصلوة في حديث يزيد بن رومان عن صالح بن خوات وقد روينا من حديث شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن صالح بن خوات خلافا لذلك لان في حديث يزيد بن رومان انه ثبت بعد ما صلى الركعة الاولى

نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی طرف ایک غزوہ میں شرکت کی تو ہم دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہوئے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان روایات کو اختیار کیا ہے۔ حضرت مالک نے یزید بن رومان سے انھوں نے صالح بن خوات سے، انھوں نے اس شخص سے جس نے ذات الرقاع (ایک غزوہ) کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی روایت کیا کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بنائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھائی پھر وہ کھڑے رہے اور انھوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کی اسکے بعد وہ چلے گئے اور دشمن کے مقابل صف بند ہو گئے۔ (اب) دوسرا قافلہ آیا اور آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی جو نماز سے باقی تھی پھر آپ

حضرت صالح بن خوات انصاری سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ نے ان کو نماز خوف کے بارے میں بتایا اور اس کی مثل ذکر کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مروی) ذکر نہیں کیا البتہ دوسری رکعت کے سلسلے میں ذکر کیا کہ انھوں نے فرمایا آپ ان کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے پھر سلام پھیرتے پس وہ لوگ کھڑے ہو کر باقی رکعت خود بخود ادا کرتے پھر سلام پھیرتے۔

حضرت سفیان، حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے مقتدی ہونے کی حیثیت میں امام کے فارغ ہونے سے پہلے نماز پڑھی جیسا کہ بواسطہ یزید بن رومان، حضرت صالح بن خوات سے مروی ہے اور حضرت شعبہ کی روایت جو انھوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت صالح بن خوات سے روایت کی ہے اس کے خلاف ہے کیونکہ حضرت یزید بن رومان کی روایت میں ہے کہ آپ پہلی رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے رہے

تَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ثُمَّ جَاءَتِ
الْاُخْرٰى بَعْدَ ذٰلِكَ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ اَنَّهٗ صَلّٰى
بِطَائِفَةٍ مِّنْهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ
هٰؤُلَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُمْ صَلَّوْا قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفُوْا
فَقَدْ خَالَفَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَزِيْدَ بْنَ رُوْمَانَ
فَاِنْ كَانَ هٰذَا يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ عَبْدَ
الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَحْسَنُ مِنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحٍ
عَمَّنْ اَخْبَرَهٗ وَاِنْ تَكَافَئَا تَضَادَّا وَاِذَا تَضَادَّا لَمْ
يَكُنْ لِاَحَدِ الْخَصْمَيْنِ فِيْ اَحَدِهِمَا حُجَّةٌ اِذْ كَانَ
لِخَصْمِهٖ عَلَيْهِ مِثْلُ مَالَهٗ عَلٰى خَصْمِهٖ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ
فَاِنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَدْ رَوٰى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ مَا يُوَافِقُ
مَا رَوٰى يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَيْسَ
بِدُوْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فِي الضَّبْطِ
وَالْحِفْظِ قِيْلَ لَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَمَا ذَكَرْتَ
وَلٰكِنْ لَمْ يَرْفَعِ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَوْقَفَهٗ عَلٰى سَهْلٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ
مَا رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ
عَنْ صَالِحٍ هُوَ الَّذِيْ كَذٰلِكَ كَانَ عِنْدَ سَهْلٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ثُمَّ قَالَ
هُوَ مِنْ رَأْيِهٖ مَا بَقِيَ فَصَارَ ذٰلِكَ رَأْيًا مِنْهُ لَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ لَمْ يَرْفَعْهُ
يَحْيَى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا احْتَمَلَ
ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا ارْتَفَعَ اَنْ يَقُوْمَ بِهٖ حُجَّةٌ اَيْضًا
وَالنَّظَرُ يَدْفَعُ ذٰلِكَ لِاَنَّا لَمْ نَجِدْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ
الصَّلٰوةِ اَنَّ الْمَأْمُوْمَ يُصَلِّيْ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ

اور ان لوگوں نے اپنے طور پر نماز مکمل کی۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور اس کے بعد دوسرا گروہ آیا، اور حضرت شعبہ کی روایت جو بواسطہ عبدالرحمٰن ان کے والد سے مروی ہے اور انھوں نے حضرت صالح بن خوات سے روایت کی ہے میں ہے کہ آپ نے ان میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے، اس میں اس بات کا ذکر نہیں کہ انھوں نے واپسی سے پہلے نماز پڑھی (مکمل کی)

تو حضرت قاسم بن محمد نے یزید بن رومان کی مخالفت کی ہے اگر یہ بات سند کے اعتبار سے اختیار کی جائے تو حضرت عبدالرحمٰن اپنے والد قاسم سے وہ صالح بن خوات سے وہ حضرت سہل بن ابی حثمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت کرتے ہیں وہ حضرت یزید بن رومان کی روایت سے جو انھوں نے حضرت صالح سے انھوں نے ایک خبر دینے والے سے روایت کی ہے نہایت اچھی ہے۔ ___ اور اگر وہ دونوں مساوی ہوں تو ان میں تضاد ہوگا اور اگر تضاد ہوا تو کسی ایک گروہ کے لیے بھی کوئی روایت حجت نہیں ہوگی کیونکہ مقابل اس کے خلاف اسی طرح کی دلیل دے سکتا ہے جو اس نے اس کے خلاف دی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد سے انھوں نے صالح بن خوات سے انھوں نے حضرت سہل سے یزید بن رومان کی روایت کے موافق روایت کیا ہے اور ضبط و حفظ میں یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم سے کم نہیں ہیں۔

اس سے کہا جائے گا کہ حضرت یحییٰ بن سعید کا وہی مقام ہے جو تم نے کہا لیکن انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع حدیث بیان نہیں کی۔ انھوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کیا ہے ہوسکتا ہے کہ جو کچھ عبدالرحمٰن بن قاسم نے حضرت قاسم سے اور انھوں نے حضرت صالح سے روایت کیا ہے وہ حضرت سہل کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص روایت کی طرح ہو باقی انھوں نے اپنی رائے سے کہا ہو چنانچہ یہ ان کی رائے ہوسکتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہ ہوگا اسی لیے حضرت یحییٰ نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ ___ جب اس بات کا احتمال ہے جو

الامام وانما يفعله المأموم مع فعل الامام او بعد فعل الامام وانما يلتمس علم ما اختلف فيه مما اجمع عليه **فان** قالوا رأينا تحويل الوجه عن القبلة قد يجوز في هذه الصلوة ولا يجوز في غيرها فما ينكرون قضاء المأموم قبل فراغ الامام كذلك يجوز في هذه الصلوة ولم يجز في غيرها **قيل** له ان تحويل الوجه عن القبلة قد رأيناه أبيح في غير هذه الصلوة للعذر فأبيح في هذه الصلوة كما أبيح في غيرها وذلك انهم اجمعوا ان من كان منهزما فحضرت الصلوة فانه يصلي وان كان على غير قبلة فلما كان قد يصلي كل الصلوة على غير قبلة لعلة العدو ولا يفسد ذلك عليه صلاته كان انصرافه على غير القبلة من بعد صلاته احرى ان لا يضره ذلك فلما وجدنا اصلاً في الصلوة الى غير القبلة مجمعا عليه انه قد يجوز بالعذر عطفنا عليه ما اختلف فيه من استدبار القبلة في الانصراف للعذر ولما لم نجد لقضاء المأموم من قبل ان يفرغ الامام من الصلوة اصلاً فيما اجمع عليه يدل عليه فنعطفه عليه ابطلنا العمل به ورجعنا الى الآثار الاخر التي قدمنا ذكرها التي معها التواتر وشواهد الاجماع **وقد** روي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك كله۔

ہم نے ذکر کی تو اس سے بھی استدلال ممکن نہ رہا، اور قیاس بھی اس کی نفی کرتا ہے کیونکہ ہم کوئی ایسی نماز نہیں پاتے کہ مقتدی اس میں سے کچھ امام سے پہلے ادا کرے، مقتدی تو امام کے ساتھ یا اس کے بعد ادا کرتا ہے۔ ——— اگر وہ کہیں کہ ہم دیکھتے ہیں اس نماز میں قبلہ سے رخ پھیرنا جائز ہے جبکہ دوسری نمازوں میں جائز نہیں تو وہ لوگ امام کی فراغت سے پہلے نماز پورا کرنے کا جو انکار کرتے ہیں وہ بھی اسی طرح اس میں جائز ہو سکتا ہے دوسری نمازوں میں نہیں۔ ——— اسے کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے عذر کی وجہ سے دوسری نمازوں میں قبلہ سے رُخ پھیرنا جائز ہے لہٰذا دوسری نمازوں کی طرح یہاں بھی جائز ہوگا اور یہ اس لیے کہ ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص دشمن سے بھاگنے والا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ نماز پڑھے اگرچہ قبلہ رُخ نہ ہو پس جب دشمن کے سبب ہر نماز غیر قبلہ کی طرف پڑھی جا سکتی ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی تو نماز کے بعد قبلہ سے رُخ پھیرنا اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ نقصان نہ پہنچائے۔ جب ہم نے یہ ضابطہ دیکھا کہ عذر کی وجہ سے غیر قبلہ کی طرف نماز پر اجماع ہے تو واپس پھرنے کے لیے بوجہ عذر قبلے کی طرف پیٹھ پھیرنے کو بھی ہم نے اسی پر قیاس کیا اور جب ہم فراغتِ امام سے پہلے نماز کو پورا کرنے کے بارے میں کوئی اصل نہیں پاتے جس پر اتفاق ہو کہ ہم اس پر قیاس کریں تو ہم نے اس پر عمل کرنا باطل کر دیا اور دوسری روایات کی طرف رجوع کیا جن کو ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے وہ متواتر ہیں اور ان پر اجماع کی گواہی بھی پائی جاتی ہے۔

۱۷۴۳۔ **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا ابو عبد الرحمن المقرئ قال ثنا حيوة وابن لهيعة قالا اخبرنا ابو الاسود محمد بن عبد الرحمن الاسدي انه سمع عروة بن الزبير يحدث عن مروان بن الحكم انه سأل ابا هريرة هل صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف قال نعم

مروان بن حکم سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ خوف پڑھی ہے انھوں نے فرمایا ہاں،۔ مروان نے پوچھا کب؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا غزوۂ نجد کے سال۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا

قَالَ مَرْوَانُ مَتٰى قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُوْرُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا الَّذِيْنَ مَعَهُ وَالَّذِيْنَ مُقَابِلُو الْعَدُوِّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ مُقَابِلُو الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ مَعَهُ وَذَهَبُوْا اِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً اُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهُ ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَّمَنْ مَعَهُ فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ جَمِيْعًا فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ۔

دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا اور ان کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ان سب نے بھی تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے اور جو دشمن کے مقابل تھے پھر آپ نے ایک رکوع کیا تو ساتھ والوں نے بھی رکوع کیا اور سجدہ کیا اور اسی گروہ نے سجدہ کیا۔ دوسرے لوگ دشمن کے مقابل کھڑے تھے پھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ والا طائفہ بھی کھڑا ہوا اور وہ دشمن کی طرف چلے گئے۔ وہ ان کے مقابل کھڑے ہوئے اور وہ گروہ جو دشمن کے مقابلے میں تھا آگیا اور انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے رہے وہ گروہ کھڑا ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کا رکوع کیا انھوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر سجدہ کیا تو انھوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرا گروہ آیا جو دشمن کے مقابلے میں تھا انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ والوں نے قعدہ کیا اس کے بعد آپ نے اور ان سب نے سلام پھیرا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور گروہوں میں سے ہر آدمی کی بھی دو رکعتیں ہوئیں۔

۱۷۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَدَعَ النَّاسَ صَدْعَيْنِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ تُجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی تو لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم فرمایا ایک گروہ نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے والوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے پھر پھر آپ کھڑے ہوئے اور وہ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب سیدھے کھڑے ہوئے تو پیچھے والے اٹھے

بِمَنْ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَقَامُوْا مَعَهُ فَلَمَّا اسْتَوَوْا قِيَامًا رَجَعَ الَّذِيْنَ خَلْفَهُ وَرَاءَهُمْ الْقَهْقَرٰى فَقَامُوْا وَرَاءَ الَّذِيْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَقَامُوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ ثُمَّ قَامُوْا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ أُخْرٰى فَكَانَتْ لَهُمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَجَاءَ الَّذِيْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسُوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ بِهِمْ جَمِيْعًا۔

پاؤں پلٹ گئے اور ان لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو گئے جو دشمن کے مقابل تھے اب وہ دوسرے آئے اور حضور علیہ السلام کے پیچھے کھڑے ہوئے انھوں نے اپنے طور پر ایک رکعت ادا کی اور آپ کھڑے تھے پھر کھڑے ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوسری رکعت پڑھائی۔ اس طرح آپ کی اور ان تمام کی دو دو رکعتیں ہوئیں جو لوگ دشمن کے خلاف تھے وہ آئے اور انھوں نے اپنے طور پہ ایک رکوع اور دو سجدے کیے (ایک رکعت پڑھی) پھر دو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ گئے اور آپ نے ان سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَحَوُّلُ الْإِمَامِ إِلَى الْعَدُوِّ بِالطَّائِفَةِ الَّتِيْ صَلَّتْ مَعَهُ الرَّكْعَةَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْآثَارِ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ عَلٰى دَفْعِ ذٰلِكَ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ۔

فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ

فَفِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ مَعْنَيَانِ مُوْجِبَانِ لِدَفْعِ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدُهُمَا قَوْلُهُ لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ دُخُوْلَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ إِنَّمَا هُوَ فِيْ حِيْنِ مَجِيْئِهِمْ لَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَقَوْلُهُ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ ثُمَّ قَالَ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ فَذَكَرَ الْإِتْيَانَ لِلطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْإِمَامِ وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآثَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ الَّتِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهَا فَهِيَ أَوْلٰى مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

اس حدیث میں امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھنے والے قافلے کے ساتھ امام کے دشمن کی طرف جانے کا ذکر ہے جبکہ اس کے علاوہ دیگر روایات میں یہ بات نہیں ہے۔ قرآن پاک میں جو کچھ ہے وہ اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ۔ آخر تک۔

"چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتھیار اٹھائے رکھیں پس جب وہ سجدہ کر چکیں تو آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔"

اس حدیث میں دو باتیں اس مفہوم کے بیے واقع ہیں ایک بات ارشاد خداوندی "لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ" ہے کیونکہ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نماز میں ان کا داخلہ آنے کے بعد ہو گا پہلے نہیں اور ارشاد خداوندی "وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى" پس چاہیے کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا رہے۔ پھر فرمایا:

"اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی پس پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔ تو دونوں گروہوں کے امام کی طرف آنے کا ذکر ہے۔ اس باب کے شروع میں جو متواتر روایات ہم نے ذکر کی ہیں وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل مبارک کے موافق ہیں پس وہ احادیث اس

١٧٤٥۔ وَذَهَبَ آخَرُوْنَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ إِلٰى مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَصَلّٰى كُلُّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز خوف پڑھاتے ہوئے ان میں سے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ چلے گئے اور دوسرے لوگ آگئے تو آپ نے ان کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار اور ہر گروہ نے دو دو رکعتیں ادا کیں۔

١٧٤٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حسن، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٤٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (غزوہ) ذات الرقاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، پس نماز کھڑی ہوئی، اس کے بعد انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٧٤٨۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ خَصَفَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خصفہ سے لڑ رہے تھے تو آپ نے ان کو نماز خوف پڑھائی پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَالَ قَوْمٌ بِهٰذَا وَزَعَمُوْا أَنَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ كَذٰلِكَ وَلَا حُجَّةَ لَهُمْ عِنْدَنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ لِأَنَّهٗ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا كَذٰلِكَ لِأَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي سَفَرٍ يُقْصَرُ فِي مِثْلِهِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَضَوْا بَعْدَ ذٰلِكَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰكَذَا نَقُوْلُ نَحْنُ إِذَا حَضَرَ الْعَدُوُّ فِي مِصْرٍ فَأَرَادَ أَهْلُ ذٰلِكَ الْمِصْرِ أَنْ يُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَعَلُوْا هٰكَذَا يَعْنِي بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلٰوةُ ظُهْرًا أَوْ عَصْرًا أَوْ عِشَاءً قَالُوْا فَإِنَّ الْقَضَاءَ مَا ذُكِرَ قِيْلَ لَهُمْ قَدْ يَجُوْزُ

ایک قوم نے یہ بات اختیار کی اور خیال کیا کہ نماز خوف اسی طرح ہے لیکن ہمارے خیال میں ان کے لیے ان روایات میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اس طرح اس لیے پڑھی ہو کہ آپ ایسے سفر میں نہ ہوں جس کی مثل (سفر) میں قصر نماز ہوتی ہے پس آپ نے ہر گروہ کو دو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر انہوں نے اس کے بعد دو دو رکعتیں قضا کیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب دشمن کسی شہر میں آجائے، اور شہر والے نماز خوف پڑھنا چاہیں تو وہ اس طرح کریں یعنی جب یہ ظہر، عصر یا عشاء کی نماز ہو۔

اگر وہ کہیں کہ قضاء کا ذکر نہیں کیا گیا تو انہیں (جواباً) کہا جائے

أَنْ يَكُوْنُوْا قَدْ قَضَوْا وَلَمْ يُنْقَلْ ذٰلِكَ فِي الْخَبَرِ وَقَدْ يَجِيْءُ
فِي الْأَخْبَارِ مِثْلُ هٰذَا كَثِيْرًا وَإِنْ كَانُوْا لَمْ يَقْضُوْا فَإِنَّ
ذٰلِكَ عِنْدَنَا لَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ أَيْضًا لِأَنَّهُ يَجُوْزُ أَنْ
يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْفَرِيْضَةُ تُصَلّٰى حِيْنَئِذٍ مَرَّتَيْنِ فَيَكُوْنُ كُلُّ
وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فَرِيْضَةً وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ يُفْعَلُ فِي
أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ.

١٧٤٩ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ
يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو
بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ أَتَيْتُ
الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا وَالنَّاسُ فِي
الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَا تُصَلِّيْ مَعَ النَّاسِ فَقَالَ قَدْ
صَلَّيْتُ فِيْ رَحْلِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰى أَنْ تُصَلّٰى فَرِيْضَةٌ فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ فَالنَّهْيُ لَا يَكُوْنُ
إِلَّا بَعْدَ الْإِبَاحَةِ فَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ هٰكَذَا يَصْنَعُوْنَ
فِيْ بَدْءِ الْإِسْلَامِ يُصَلُّوْنَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ ثُمَّ يَأْتُوْنَ
الْمَسْجِدَ فَيُصَلُّوْنَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ أَدْرَكُوْهَا عَلٰى
أَنَّهَا فَرِيْضَةٌ فَيَكُوْنُوْا قَدْ صَلَّوْا فَرِيْضَةً فِيْ يَوْمٍ
مَرَّتَيْنِ حَتّٰى نَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذٰلِكَ وَأَمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ
فَأَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ أَنْ يُصَلِّيَهَا وَيَجْعَلَهَا نَافِلَةً
وَتَرْكُ ابْنِ عُمَرَ الصَّلٰوةَ مَعَ الْقَوْمِ يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا
ضَرْبَيْنِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلٰوةُ صَلٰوةً
لَا يُتَطَوَّعُ بَعْدَهَا فَلَمْ يَكُنْ يَجُوْزُ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِلَّا عَلٰى أَنَّهَا فَرِيْضَةٌ
فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلّٰى صَلٰوةٌ فَرِيْضَةٌ
فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ أَيْ فَلَا يَجُوْزُ أَنْ أُصَلِّيَهَا فَرِيْضَةً لِأَنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُهَا مَرَّةً
وَلَا أَدْخُلُ مَعَهُمْ لِأَنِّيْ لَا يَجُوْزُ لِيَ التَّطَوُّعُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ
يَكُوْنَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ عَنْ إِعَادَتِهَا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى
الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ

گا ممکن ہے انھوں نے قضاء کی ہو لیکن حدیث میں یہ بات منقول نہیں ہوئی احادیث میں ایسی بہت سی باتیں آئی ہیں اور اگر انھوں نے قضاء نہ بھی کی ہو تب بھی ان کے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے یہ عمل صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور اس وقت فرض نماز دو بار پڑھی جاتی تھی۔ پس دونوں بار کی نماز فرض ہو گی۔ آغازِ اسلام میں ایسا ہوتا تھا پھر منسوخ ہو گیا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں آیا تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بیٹھا ہوا دیکھا جب کہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے پوچھا کیا آپ لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے فرمایا میں نے اپنی منزل میں نماز پڑھ لی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں (ایک وقت کی) فرض نماز دو بار ادا کرنے سے منع فرمایا ہے اور ممانعت' جواز کے بعد ہوا کرتی ہے۔ آغازِ اسلام میں مسلمان اسی طرح کرتے تھے وہ اپنی رہائش گاہوں میں نماز پڑھتے پھر مسجد میں آتے تو اگر فرض نماز کو پالیتے تو اسے پڑھتے تو وہ ایک دن میں دو مرتبہ فرض نماز ادا کرتے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس عمل سے روکا اور اس کے بعد حکم دیا کہ جو شخص مسجد میں آئے اور اس نماز کو پائے تو نفل کے طور پر پڑھے۔ ہمارے نزدیک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وہ نماز ہو جس کے بعد نفل نہیں ہوتے پس فرض کی صورت میں نماز پڑھنا جائز ہو سکتی تھی تو انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو فرض نمازیں پڑھنے سے منع فرمایا لہٰذا میرے لیے اسے بطور فرض پڑھنا جائز نہیں کیونکہ میں اسے ایک بار پڑھ چکا ہوں اور میں ان کے ساتھ اسی لیے شامل نہیں ہوتا کیونکہ میرے لیے اس وقت نفل پڑھنا جائز نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ انھوں نے

أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى أَنَّهَا نَافِلَةٌ فَلَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ.

۱۷۵۰ - فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَرْسَلَنِي مُحَرَّرُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَسْأَلُهُ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ فَصَلَّى مَعَهُمْ أَيَّتُهُمَا صَلَاتُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَلٰوتُهُ الْأُوْلٰى.

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَأَى أَنَّ الثَّانِيَةَ تَكُوْنُ تَطَوُّعًا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ تَرْكَهُ لِلصَّلٰوةِ فِي حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهَا صَلٰوةٌ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بَعْدَهَا فَإِنْ كَانَتْ فِي حَدِيْثِ أَبِي بَكْرَةَ وَجَابِرٍ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَا كَانَ أَوْلَى الْحُكْمِ مَا وَصَفْنَا أَنَّ مَنْ صَلَّى فَرِيْضَةً جَازَ أَنْ يُعِيْدَهَا فَتَكُوْنُ فَرِيْضَةً فَلِذٰلِكَ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ بِالطَّائِفَتَيْنِ وَذٰلِكَ هُوَ جَائِزٌ لَوْ بَقِيَ الْحُكْمُ عَلَى ذٰلِكَ فَأَمَّا إِذَا نُسِخَ فَنَهٰى أَنْ تُصَلّٰى فَرِيْضَةٌ مَرَّتَيْنِ فَقَدِ ارْتَفَعَ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ صَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ وَبَطَلَ الْعَمَلُ بِهِ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِي حَدِيْثِ أَبِي بَكْرَةَ وَجَابِرٍ لِاحْتِمَالِهِمَا مَا ذَكَرْنَا.

۱۷۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَيْمَنَ الْمَعَافِرِيِّ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْعَوَالِي يُصَلُّوْنَ فِي مَنَازِلِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيْدُوا الصَّلٰوةَ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ قَالَ عَمْرٌو قَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ صَدَقَ.

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نماز کے اس طرح لوٹانے کی ممانعت سنی جس سے آپ نے منع فرمایا پھر اس کے بعد بطور نفل پڑھنے کی اجازت دی لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات نہ سنی۔ پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا حضرت عثمان بن سعید بن ابو رافع فرماتے ہیں حضرت محرر بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھوں کہ جب کوئی شخص ظہر کی نماز گھر میں پڑھے پھر مسجد میں آئے تو لوگ نماز پڑھ رہے ہوں وہ بھی ان کے ساتھ نماز پڑھ لے تو کونسی نماز اس کی (فرض) نماز کہلائے گی؟ آپ نے فرمایا پہلی نماز۔

اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دوسری نماز کو نفل خیال کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان کا نماز چھوڑنا اس بنیاد پر تھا کہ اس نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں تھا پس اگر حضرت ابو بکرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں جن کا ہم نے ذکر کیا ہمارا بیان کردہ پہلا حکم مراد ہو کہ جس نے فرض نماز پڑھی ہو اس کے لیے اسے لوٹانا جائز ہے تو یہ فرض نماز ہوگی اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار دو طائفوں کے ساتھ یہ نماز پڑھی اور یہ بات اس صورت میں جائز ہے جب اس کا حکم باقی ہو اور اگر منسوخ ہو گیا ہو تو آپ نے دو مرتبہ فرض پڑھنے سے منع فرمایا اس صورت میں وہ مفہوم ہو گیا جس کی بنیاد پر آپ نے ہر گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں اور اس پر عمل کرنا باطل ہو گیا لہٰذا حضرت ابو بکرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ان میں اس بات کا احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔

حضرت عمرو ابن شعیب، حضرت خالد بن ایمن معافری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں اہل عوالی (بلندی پر بسنے والے اہل مدینہ) اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھی پڑھتے تو آپ نے ان کو ایک دن میں دو بار نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ حضرت عمرو ابن شعیب فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ان کی بات ٹھیک ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

۱۷۵۲- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ الْيَشْكُرِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِقْصَارِ الصَّلٰوةِ فِي الْخَوْفِ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ انْطَلَقْنَا نَتَلَقّٰى عِيْرَ قُرَيْشٍ اٰتِيَةً مِنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِنَخْلٍ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَسَلَّ السَّيْفَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ الْقَوْمُ وَاَوْعَدُوْهُ فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيْلِ وَاَخْذِ السِّلَاحِ ثُمَّ نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى يَحْرُسُوْنَهُمْ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ تَاَخَّرَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ فَقَامُوْا فِيْ مَصَافِّ اَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَالْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ فَفِيْ يَوْمَئِذٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِقْصَارَ الصَّلٰوةِ وَاَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَخْذِ السِّلَاحِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمَا اَرْبَعًا يَوْمَئِذٍ قَبْلَ اِنْزَالِ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ مَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَاَنَّ قَصْرَ الصَّلٰوةِ اِنَّمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَتِ الْاَرْبَعُ يَوْمَئِذٍ مَفْرُوْضَةً عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِهٖ فَرْضُهُمْ اَيْضًا فِيْهَا كَذٰلِكَ لِاَنَّ حُكْمَهُمْ حِيْنَئِذٍ

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت سلیمان یشکری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حالتِ خوف میں نماز میں قصر کے بارے میں پوچھا کہ یہ حکم کب اور کہاں نازل ہوا انھوں نے فرمایا ہم قافلہ قریش تک پہنچنے کے لیے چلے جو شام کی طرف سے آرہا تھا یہاں تک کہ جب ہم کھجوروں کے پاس پہنچے تو قوم کی طرف سے ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اس نے کہا کیا آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ فرمایا نہیں، اس نے کہا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے تم سے بچائے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس نے تلوار کھینچ لی (راوی) فرماتے ہیں قوم نے اسے ڈرایا دھمکایا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرنے کا حکم فرمایا اور انھوں ہتھیار اٹھا لیے۔ پھر نماز کے لیے اذان دی گئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم میں سے ایک جماعت کو نماز پڑھائی اور دوسرا گروہ ان کی حفاظت کرتا تھا۔ آپ نے ساتھ والے گروہ کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرا پھر وہ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو گئے اور دوسرے گروہ والے آگئے آپ نے ان کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور دوسرے ان کی حفاظت کرنے لگے پھر آپ نے سلام پھیرا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں اور قوم کی دو، دو رکعتیں ہو گئیں اس دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نماز میں قصر کرنے اور ہتھیار اٹھائے رکھنے کا حکم نازل فرمایا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس دن قصر نماز کا حکم نازل ہونے سے پہلے چار رکعتیں پڑھائیں قصر نماز کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد دیا تو اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار رکعات فرض تھیں۔ اور آپ کی اقتداء کرنے والوں کی فرض نماز بھی اسی طرح تھی کیونکہ اس وقت ان کے لیے سفر و حضر

كَانَ فِي سَفَرِهِمْ كَحُكْمِهِمْ فِي حَضَرِهِمْ وَلَا بُدَّ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ كُلُّ طَائِفَةٍ مِنْ هَاتَيْنِ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ قَضَتْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ كَمَا تَفْعَلُ لَوْ كَانَتْ فِي الْحَضَرِ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ صَلَّاهُمَا بِالطَّائِفَةِ الْأُوْلٰى وَاسْتِقْبَالِهِ الصَّلٰوةَ فِي وَقْتِ دُخُوْلِ الطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ مَعَهُ فِيْهَا لِأَنَّ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ سَلَّمَ **قِيْلَ** لَهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ السَّلَامُ الْمَذْكُوْرُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ هُوَ سَلَامُ التَّشَهُّدِ الَّذِيْ لَا يُرَادُ بِهٖ قَطْعُ الصَّلٰوةِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ سَلَامًا أَرَادَ بِهٖ إِعْلَامَ الطَّائِفَةِ الْأُوْلٰى بِأَوَانِ انْصِرَافِهَا وَالْكَلَامُ حِيْنَئِذٍ مُبَاحٌ لَهٗ فِي الصَّلٰوةِ غَيْرُ قَاطِعٍ لَهَا عَلٰى مَا قَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِي الْبَابِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْهِ وُجُوْهَ حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ صَلَّاهَا عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

کا حکم ایک جیسا تھا جب صورتحال یہ تھی تو دونوں گروہوں نے دو دو رکعتیں قضا کیں جیسے حالت قیام میں ہوتے تو ہر ایک پر دو دو رکعتوں کی قضا لازم ہوتی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گروہ کو دو رکعتیں پڑھانے سے فراغت پر نماز سے باہر آگئے اور دوسرے گروہ کی شمولیت کے وقت نئے سرے سے نماز شروع کی کیونکہ حدیث میں ہے کہ آپ نے سلام پھیرا۔

تو اس شخص سے کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ (مذکورہ) سلام، سلام تشہد ہو جس سے نماز توڑنے کا ارادہ نہیں کیا جاتا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سلام سے پہلے گروہ کو لوٹنے کا وقت بتانا مراد ہو اور اس وقت نماز میں گفتگو جائز تھی اس سے نماز نہیں ٹوٹتی تھی جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور ہم نے اس کتاب کے کسی دوسرے مقام پر جہاں حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجوہ بیان کی ہیں۔ ان روایات کو الگ الگ بیان کیا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقے کے علاوہ پڑھنا بھی روایت کیا ہے۔

١٧٥٣۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ ابْنُ سَعْدٍ أَبُوْ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِّنْ خَلْفِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعُوْدٌ وُجُوْهُهُمْ كُلُّهُمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ کے پیچھے جو گروہ تھا اس سے پیچھے ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا ان تمام کا رخ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا۔ آپ نے تکبیر کہی تو ان دونوں گروہوں نے بھی تکبیر کہی جب آپ نے رکوع کیا تو آپ کے پیچھے والی جماعت نے بھی رکوع کیا لیکن دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر آپ نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے بیٹھے رہے پھر

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَتَانِ وَرَكَعَ وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي خَلْفَهُ وَالْآخَرُونَ قُعُودٌ ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا أَيْضًا وَالْآخَرُونَ قُعُودٌ ثُمَّ قَامَ وَقَامُوا فَنَكَصُوا خَلْفَهُ حَتَّى كَانُوا مَكَانَ أَصْحَابِهِمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ وَالْآخَرُونَ قُعُودٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا فَصَلُّوا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ۔

آپ نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے بیٹھے رہے پھر آپ کھڑے ہوئے تو وہ بھی کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے سے الٹے پاؤں چلے گئے حتیٰ کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ جا پہنچے اور دوسرا گروہ آگیا آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرے بیٹھے رہے پھر سلام پھیرا تو دونوں کھڑے ہوئے اور انھوں نے اپنے طور پر ایک ایک رکعت پڑھی۔

فَهٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا مِنَ الْمُحَالِ الَّذِي لَا يَجُوزُ كَوْنُهُ لِأَنَّ فِيهِ أَنَّهُمْ دَخَلُوا فِي الصَّلٰوةِ وَهُمْ قُعُودٌ وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ رَجُلًا لَوِ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَأَتَمَّهَا قَائِمًا وَلَا عُذْرَ لَهُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّ صَلَاتَهُ بَاطِلَةٌ فَكَانَ الدُّخُولُ لَا يَجُوزُ إِلَّا عَلَى مَا يَكُونُ عَلَيْهِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ الثَّانِي دَخَلُوا فِي الصَّلٰوةِ قُعُودًا فَثَبَتَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

ہمارے نزدیک اس حدیث کا ہونا محال ہے کیونکہ اس میں ہے کہ وہ قعدے کی حالت میں نماز میں داخل ہوئے۔ حالانکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص، بیٹھنے کی حالت میں نماز شروع کرے پھر کھڑا ہو جائے اور اسی حالت میں اسے مکمل کرے اور اسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے پس نماز میں اسی حالت میں داخل ہونا جائز ہے جس میں رکوع اور سجدہ کیا جائے لہٰذا جو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوسری صف میں تھے ان کا بیٹھنے کی حالت میں نماز میں داخل ہونا محال ہے۔

پس جو کچھ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ روایت کیا ہے وہ ثابت ہوا۔

١٠٥٢۔ وَذَهَبَ آخَرُونَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ إِلَى مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِعُسْفَانَ وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فِيهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ كَانُوا فِي صَلٰوةٍ لَوْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ لَكَانَتِ الْغَنِيمَةُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهَا سَتَجِيءُ صَلٰوةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ قَالَ فَنَزَلَ

دوسرے حضرات نے نمازِ خوف کے بارے میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا۔ حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام عسفان میں ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور مشرک آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے یا ان کے سربراہ تھے، مشرکین نے کہا کہ یہ لوگ نماز میں تھے اگر ہم ان پر حملہ کرتے تو غنیمت حاصل کرتے پھر خود ہی مشرک کہنے لگے عنقریب ایک ایسی نماز آئے گی جو ان کو اپنے آباؤ اجداد اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام ظہر و عصر کے درمیان آیات لے کر اترے

جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْآيَاتِ فِيمَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَصَفَّ النَّاسُ صَفَّيْنِ وَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلُونَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ يَحْرُسُونَهُمْ بِسِلَاحِهِمْ ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الْآخَرُ ثُمَّ رَفَعُوا أَوْ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَصَلَّاهَا مَرَّةً أُخْرَى فِي أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّاهَا فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْ هٰذَا۔

وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى مِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ وَتَرَكَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ صَلَّوْا جَمِيعًا وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي حَدِيثِ حُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ دُخُولُ الطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَلَمْ يَكُونُوا صَلَّوْا قَبْلَ ذٰلِكَ فَالْقُرْآنُ يَدُلُّ عَلَى مَا جَاءَتْ بِهِ الرِّوَايَةُ عَنْهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَكَانَتْ عِنْدَهُ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَيَّاشٍ وَجَابِرٍ هٰذَيْنِ **وَذَهَبَ** أَبُو يُوسُفَ إِلَى أَنَّ الْعَدُوَّ إِذَا كَانَ فِي الْقِبْلَةِ فَالصَّلَاةُ كَمَا رَوَى أَبُو عَيَّاشٍ وَجَابِرٌ وَإِنْ كَانُوا فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَالصَّلَاةُ كَمَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ وَحُذَيْفَةُ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِأَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي الْقِبْلَةِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ

فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عصر کی نماز پڑھائی اور لوگوں نے دو صفیں بنائیں اور سب نے اکٹھے تکبیر کہی پھر رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع کیا پھر جب آپ (رکوع سے) اُٹھے تو سب کے سب آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے ساتھ تھی جبکہ دوسری صف کھڑی رہی وہ ہتھیار لیے ان کی حفاظت کرنے رہے پھر جب کھڑے ہوئے تو تمام نمازی آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے پھر پچھلی صف نے سجدہ کیا اور کھڑے ہو گئے اگلی صف پیچھے چلی گئی اور پچھلی صف آگے آگئی پھر سب نے مل کر تکبیر کہی اس کے بعد آپ نے رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع پھر آپ کھڑے ہوئے تو سب کھڑے ہوئے اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا اور دوبارہ آپ نے بنو سلیم کی زمین میں یہ نماز پڑھی۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ نماز پڑھی، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ ابن ابی لیلیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اس حدیث کو اپنایا۔ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى۔ ــــــ آخر تک" اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی، پس چاہیے کہ وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں" اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے اکٹھے یہ نماز پڑھی، حضرت ابن عمر اور عبید اللہ بن عبد اللہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت اور حضرت حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کی روایت میں دوسرے گروہ کے دوسری رکعت میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ اس سے پہلے انھوں نے نماز نہیں پڑھی قرآن پاک ان کی اس روایت پر دلالت کرتا ہے جو انھوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ پس ان دونوں کے نزدیک یہ روایت حضرت ابن عیاش اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی ان دو روایتوں سے اولیٰ ہے۔

حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ اگر دشمن قبلہ کی طرف ہوں تو نماز اس طرح ہوگی جیسے حضرت ابوعیاش اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔ اور اگر قبلہ کی طرف نہ ہوں تو اس

وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَوْا وَقَالَ كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ فَاَصَحُّ الْحَدِيْثَيْنِ فَاَجْعَلُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَا وَافَقَهُ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَحَدِيْثَ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَجَابِرٍ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ وَلَيْسَ هٰذَا بِخِلَافِ التَّنْزِيْلِ عِنْدَنَا لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الصَّلٰوةِ اِذَا كَانُوْا فِي الْقِبْلَةِ فَفَعَلَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيْعًا كَمَا جَاءَ الْخَبَرَانِ وَهٰذَا اَصَحُّ الْاَتَاوِيْلِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ وَاَوْلَاهَا لِاَنَّ تَصْحِيْحَ الْآثَارِ يَشْهَدُ لَهُ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ قَرَدٍ فَكَانَ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَحُذَيْفَةُ وَزَيْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ۔

۱۷۵۶۔ ثُمَّ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهِ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ وَافَقَهُ ۔

طرح نماز پڑھی جاتی ہے جیسے ابن عمر، حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ قبلہ کی طرف تھے جبکہ حضرت ابن عمر، حذیفہ اور زید رضی اللہ عنہم کی روایت میں ایسی کسی بات کا ذکر نہیں ہے البتہ اس ضمن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان (حضرات) کی روایت کے موافق مروی ہے اور انہوں نے فرمایا کہ دشمن غیر قبلہ کی طرف تھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں لہٰذا میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور جو اس کے موافق ہے اس کو اس صورت پر محمول کرتا ہوں جب دشمن قبلہ کی غیر سمت میں ہوں جبکہ ابن عیاش اور جابر رضی اللہ عنہما کی حدیث اس صورت سے متعلق ہے جب دشمن قبلہ کی جانب ہو اور ہمارے نزدیک یہ قرآن پاک کے خلاف نہیں کیونکہ یہ بات جائز ہے کہ ارشاد خداوندی "وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰى ...... آخر تک۔"

اس صورت سے متعلق ہو جب دشمن قبلہ کی طرف نہ ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ جب دشمن قبلہ کی جانب ہو تو نماز کیسے پڑھی جائے پس آپ نے دونوں طرح عمل کیا جیسا کہ دونوں (طرح کی) احادیث میں آیا ہے ہمارے نزدیک سب سے زیادہ صحیح اور بہتر تاویل ہے کیونکہ روایات کی تصحیح اس بات پر گواہ ہے اس پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جو بواسطہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں مروی ہے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ان سے ذی قرد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں روایت کرتے ہیں یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ ابن عمر، حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کے موافق ہے۔

پھر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں ان کی اپنی رائے بھی مروی ہے۔ حضرت اعرج سے مروی ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں اس کے بعد انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کا ذکر فرمایا جس کا حضرت ابو عیاش

فَلَمَّا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا بِرَأْيِهِ وَاسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ يُصَلُّوْنَ هٰكَذَا اِذَا الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَيُصَلُّوْنَ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ كَمَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ لِاَنَّهُمْ اِذَا كَانُوْا لَا يَسْتَدْبِرُوْنَ الْقِبْلَةَ وَالْعَدُوُّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ كَانَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يَسْتَدْبِرُوْهَا اِذَا كَانُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَلٰكِنْ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ تَرْكِ الْاِسْتِدْبَارِ هُوَ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَيْضًا كَذٰلِكَ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ اَيْضًا فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى فَقَدْ اَحَاطَ عِلْمُنَا بِقَوْلِهٖ بِخِلَافِ مَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِيَقُوْلَ ذٰلِكَ اِلَّا بَعْدَ ثُبُوْتِ نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ عَنْهُ وَلَمْ يَعْلَمْ نَسْخَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَجَعَلْنَا هٰذَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ هُوَ فِي الْعَدُوِّ اِذَا كَانُوْا فِي الْقِبْلَةِ وَتَرَكْنَا حُكْمَ الْعَدُوِّ اِذَا كَانُوْا فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ عَلٰى مِثْلِ مَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ مَرَّةً لَا يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّاسَ اِنَّمَا صَلَّوْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَلَّوْهَا لِفَضْلِ الصَّلٰوةِ مَعَهٗ وَهٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا لَيْسَ بِشَيْءٍ لِاَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّوْهَا بَعْدَهٗ قَدْ صَلَّاهَا حُذَيْفَةُ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَا فِيْ ذٰلِكَ لَاَشْهَرُ مِنْ اَنْ نَحْتَاجَ اِلٰى اَنْ نَذْكُرَهٗ هٰهُنَا

رضی اللہ عنہم کی روایت میں ذکر ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی وہ روایت اس کے موافق ہے۔ پس جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک کو اس صورت میں معلوم کیا جو ہم نے ان سے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں ذکر کیا ہے اور مشرکین آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ انھوں نے اپنی رائے سے یہ بات کہی اور محال ہے کہ اس طرح اس صورت میں نماز پڑھیں جب قبلہ کی جانب نہ ہوں اور جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں تو اس طرح پڑھیں جیسے حضرت عبید اللہ سے مروی ہے کیونکہ جب وہ قبلہ کی طرف پیٹھ نہیں کرتے تھے اور دشمن ان کی پیٹھ کی طرف تھے تو یہ بات زیادہ لائق ہے کہ اس کی طرف اس وقت بھی پیٹھ نہ کریں جب وہ ان کے سامنے ہوں لیکن جو کچھ ہم نے ان سے قبلہ کی طرف پیٹھ نہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہ اس صورت میں ہے جب دشمن قبلہ کی طرف ہوتے تھے اور جب وہ قبلہ کی طرف نہ ہوں تب بھی اس بات کا احتمال ہے جیسا کہ ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا پس ہمارے علم کے مطابق ان کا قول اس کے خلاف ہے جو ان سے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب دشمن قبلہ کی طرف ہوتے۔ اور یہ بات آپ اسی صورت میں کہہ سکتے ہیں جب آپ کی پہلی بات کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا ہے اور ان کے نزدیک اس صورت میں اس کا منسوخ ہونا معلوم نہیں جب دشمن غیر قبلہ کی طرف ہوں پس ہم نے ان کا جو قول روایت کیا اسے ہم اس صورت میں اپناتے ہیں جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں اور جب دشمن قبلہ کی جانب نہ ہوں تو ہم ان کے حکم حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت پر چھوڑ دیتے ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز خوف نہ پڑھی جائے ان کے خیال میں صحابہ کرام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حصول فضیلت کے لیے پڑھی تھی۔ لیکن ہمارے نزدیک اس بات کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ صحابہ کرام نے آپ کے بعد بھی یہ نماز پڑھی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے طبرستان میں یہ نماز پڑھی اس میں جو کچھ بیان ہوا وہ مشہور ہونے کے باعث محتاج تعارف نہیں۔

فَإِنِ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ الْآيَةَ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرَ بِذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ انْقَطَعَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ قِيلَ لَهُ فَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ فَكَانَ الْخِطَابُ هٰهُنَا لَهُ وَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مَعْمُولًا بِهِ مِنْ بَعْدِهِ كَمَا كَانَ يُعْمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَلَقَدْ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ شُجَاعٍ الثَّلْجِيَّ يَعِيبُ قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ هٰذَا وَيَقُولُ إِنَّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَتْ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّاسِ جَمِيعًا فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيهَا بِكَلَامٍ يَقْطَعُهَا فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَفْعَلَ فِيهَا شَيْئًا لَا يَفْعَلُهُ فِي الصَّلٰوةِ مَعَ غَيْرِهِ وَإِنَّهُ يَقْطَعُهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ خَلْفَ غَيْرِهِ مِنَ الْأَحْدَاثِ كُلِّهَا فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَلْفَهُ لَا يَقْطَعُهَا الذَّهَابُ وَالْمَجِيءُ وَاسْتِدْبَارُ الْقِبْلَةِ إِذْ كَانَتْ صَلٰوةَ خَوْفٍ كَانَتْ خَلْفَ غَيْرِهِ كَذٰلِكَ أَيْضًا۔

اگر وہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ گرامی سے استدلال کریں ” اور جب آپ ان میں ہوں پس ان کے لیے نماز قائم کریں اور وہ کہیں کہ یہ اس صورت میں حکم ہے جب آپ ان میں تشریف فرما ہوں اور جب آپ ان میں نہ ہوں تو یہ حکم منقطع ہو جائے گا۔ تو ان سے جواباً کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ” خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً “ (آخر تک) آپ ان کے اموال سے صدقہ لیں ان کو پاک وصاف کریں اور ان کے لیے دعائے رحمت کریں۔ یہاں آپ سے خطاب ہے لیکن اس بات پر اجماع ہے کہ اس پر آپ کے بعد بھی اسی طرح عمل کیا جائے گا جیسے آپ کی (ظاہری) حیاتِ طیبہ میں عمل کیا گیا۔ محمد (امام طحاوی رحمہ اللہ) سے احمد بن ابی عمر رحمہ اللہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابو عبداللہ محمد بن شجاع ثلجی رحمہ اللہ سے سنا کہ وہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے اس قول کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنا دیگر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے لیکن کسی شخص کے لیے اس نماز میں ایسا کلام کرنا جائز نہیں جو اسے توڑ دے۔ پس نہ اس میں وہ عمل نہیں کرنا چاہیے جو کسی دوسرے کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے نہیں کرتا۔ آپ کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو بھی وہ عمل توڑ دیتا ہے جو کسی دوسرے کے ساتھ نماز کو توڑتا ہے مثلاً حدث وغیرہ پس جب آپ کے پیچھے نماز خوف کو آنا جانا اور قبلہ کی طرف نہیں توڑتا تو کسی دوسرے کے پیچھے نماز (نماز خوف) کا بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْحَرْبِ فَتَحْضُرُهُ الصَّلٰوةُ وَهُوَ رَاكِبٌ هَلْ يُصَلِّي أَمْ لَا

باب ۶۴: حالتِ جنگ میں سوار نماز پڑھے یا نہ

۱۷۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ هُوَ ابْنُ نُوحٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ خندق کے موقع پر یہ فرماتے ہوئے سنا انھوں (مشرکوں) نے ہمیں نمازِ عصر سے روکے رکھا، فرماتے ہیں اس دن آپ نے عصر کی نماز نہ پڑھی تھی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اللہ تعالیٰ

وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ شَغَلُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالَ وَلَمْ يُصَلِّهَا يَوْمَئِذٍ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ نَارًا وَقُلُوبَهُمْ نَارًا وَبُيُوتَهُمْ نَارًا۔

ان (کفار) کی قبروں کو آگ سے بھر دے ان کے دلوں کو آگ سے اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے۔

بيان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّاكِبَ لَا يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ عَلٰى دَابَّتِهِ وَإِنْ كَانَ فِي حَالٍ لَا يُمْكِنُهُ فِيهَا النُّزُولُ قَالُوا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَئِذٍ رَاكِبًا وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِنْ هٰذَا الرَّاكِبُ يُقَاتِلُ فَلَا يُصَلِّي وَإِنْ كَانَ الرَّاكِبُ لَا يُقَاتِلُ وَلَا يُمْكِنُهُ النُّزُولُ صَلّٰى وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَئِذٍ لِأَنَّهُ كَانَ يُقَاتِلُ فَالْقِتَالُ عَمَلٌ وَالصَّلٰوةُ لَا يَكُونُ فِيهَا عَمَلٌ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَئِذٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أُمِرَ حِينَئِذٍ أَنْ يُصَلِّيَ رَاكِبًا۔

۱۷۵۸۔ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِهُوِيٍّ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى إِذَا كُفِينَا وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى وَكَفَى اللهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ؕ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَقَامَ الظُّهْرَ فَأَحْسَنَ صَلَاتَهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا كَذٰلِكَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا خیال ہے کہ سوار، سواری پر نماز پڑھے اگرچہ ایسی حالت میں ہو کہ اس کے لیے اترنا ممکن نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں اس لیے کہ اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کی حالت میں بھی نماز نہ پڑھی۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ سوار لڑ رہا ہے تو نماز نہ پڑھے اور اگر لڑائی نہیں لڑ رہا اور اس کے لیے اترنا بھی ممکن نہیں تو نماز پڑھ لے ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اس دن نہ پڑھی ہو کہ آپ لڑ رہے ہوں۔ لڑائی ایک عمل ہے اور نماز میں کوئی عمل نہیں ہوتا اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ نے اس دن نماز اس لیے نہ پڑھی ہو کہ اس وقت تک سواری کی حالت میں نماز کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

پس ہم نے اس پر غور کیا اور دیکھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں غزوۂ خندق کے دن رکاوٹ پیش آئی حتیٰ کہ مغرب کے بعد رات کا ایک حصہ گذر گیا یہاں تک کہ ہمیں کفایت کی گئی اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے "وَكَفَى اللهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ (آخر تک)۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ظہر کی نماز کھڑی کی اور اسے نہایت عمدگی سے ادا کیا جیسے آپ اسے اپنے وقت پر پڑھتے تھے۔ پھر ان کو حکم دیا تو عصر کی نماز قائم کی۔ آپ نے اسے بھی اسی طرح ادا کیا پھر ان کو حکم دیا تو مغرب کی نماز کھڑی کی اسے بھی آپ نے اسی طرح پڑھا اور یہ نمازِ خوف کے بارے میں ارشادِ خداوندی 'فرجالا او رکبانا' پس پاؤں پر کھڑے ہو کر یا سواری پر نماز پڑھو

كَذٰلِكَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّنْزِلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا۔

فَاَخْبَرَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنَّ تَرْكَهُمْ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَئِذٍ رُكْبَانًا اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّبَاحَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ اُبِيْحَ لَهُمْ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا كَانَ فِي الْحَرْبِ وَلَا يُمْكِنُهُ النُّزُوْلُ عَنْ دَابَّتِهٖ اَنَّ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهَا اِيْمَاءً وَكَذٰلِكَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ فَخَافَ اِنْ سَجَدَ اَنْ يَّفْتَرِسَهٗ سَبُعٌ اَوْ يَضْرِبَهٗ رَجُلٌ بِسَيْفٍ فَلَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ قَاعِدًا اِنْ كَانَ يَخَافُ ذٰلِكَ فِي الْقِيَامِ وَيُوْمِئُ اِيْمَاءً وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۶۵ الْاِسْتِسْقَاءِ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ فِيْهِ صَلٰوةٌ اَمْ لَا

۱۷۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ هُوَ اَبُوْ بِشْرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيْكِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهٖ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ قَالَ

نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس دن سواری کی حالت میں نماز پڑھنا اس کے جواز سے پہلے کا عمل تھا پھر اس آیت کے ذریعے ان کے لیے جائز کر دیا گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب کوئی شخص لڑائی کی حالت میں ہو اور اس کے لیے سواری سے اترنا ممکن نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص زمین پر ہو اور اسے ڈر ہو کہ سجدہ کرنے سے وہ کسی درندے کا شکار ہو جائے گا یا کوئی شخص اسے تلوار سے مار دے گا اور قیام کی حالت میں اس بات کا خوف ہو تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ تمام امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

باب ۶۵: طلب بارش کا طریقہ اور کیا اس میں نماز ہے۔

حضرت شریک بن عبد اللہ ابن ابی نمر فرماتے ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ وہ جمعہ کے دن منبر کے سامنے والے دروازے سے مسجد میں داخل ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں بارش عطا فرمائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے پھر عرض کیا "یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما"، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں آسمان میں نہ تو کوئی بادل اور نہ ہی اس کا کوئی ٹکڑا نظر آتا تھا حالانکہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی حویلی اور گھر بھی نہ تھا۔ فرماتے ہیں پس پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال جیسا بادل کا ایک ٹکڑا آیا آسمان کے درمیان پہنچا تو پھیل گیا پھر برسنے لگا۔ اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا پھر آنے والے جمعہ کو وہ شخص مسجد

فَوَاللهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ قَالَ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجَ يَمْشِي فِي الشَّمْسِ

کے دروازے سے داخل ہوا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اسے ہم سے روک لے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے پھر یوں دعا کی: اللھم حوالینا" یا اللہ! ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا ان ٹیلوں اور پہاڑوں پر برسا فرماتے ہیں پس بارش تھم گئی اور آپ باہر نکل کر دھوپ میں تشریف لے گئے۔

۱۷۶۰- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قُرِئَ عَلَى شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ أَخْبَرَكَ أَبُوكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

حضرت سعید ابن ابی سعید، حضرت شریک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عِنْدَ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ يَا رَسُولَ اللهِ حُبِسَ الْمَطَرُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ فَأَلَّفَ اللهُ بَيْنَ السَّحَابِ فَوَبَلَتْنَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَهُمُّهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَمُطِرْنَا سَبْعًا قَالَ فَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ إِذْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَرْفَعَهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَقَوَّرَ مَا فَوْقَ رُؤُسِنَا مِنْهَا حَتَّى كَأَنَّا فِي إِكْلِيلٍ يُمْطَرُ مَا حَوْلَنَا وَلَا نُمْطَرُ۔

حضرت سلیمان بن مغیرہ، حضرت ثابت سے وہ حضرت انس سے رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن منبر کے پاس کھڑا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ کسی نمازی نے عرض کیا یا رسول اللہ! بارش رک گئی اور جانور ہلاک ہو گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں بارش عطا فرمائے آپ نے دست مبارک اٹھائے اس وقت آسمان میں بادل نہ تھے اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو جمع فرمایا اور بارش برسنے لگی حتیٰ کہ ہر شخص گھر جانے کا ارادہ کرنے لگا سات دن تک بارش ہوتی رہی، فرماتے ہیں دوسرے جمعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے لگے تو مسجد میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ امکانات تباہ ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اسے ہم سے اٹھا لے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھا کر دعا مانگی "یا اللہ! ہمارے اردگرد ہو ہم پر نہ ہو" چنانچہ وہ ہمارے اوپر سے چھٹنے لگے گویا کہ ہمارے اوپر تاج تھا ہمارے اردگرد بارش برس رہی تھی ہمارے اوپر نہیں تھی۔

۱۷۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ وَأَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ قِيلَ لَهُ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَا رَسُولَ اللهِ

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے؟ انھوں نے فرمایا جمعہ کے دن آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! بارش رک گئی، زمین خشک ہو گئی اور مال ہلاک ہو گئے فرماتے

قَحَطَ الْمَطَرُ وَاَجْدَبَتِ الْاَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ قَالَ فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ دَاوٗدَ۔

ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند کیے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی مبارک بغلوں کی چمک دیکھی، پھر انھوں نے ابن ابی داؤد کی روایت (حدیث ۱۷۶۱) کی طرح ذکر کیا۔

١٧٦٣- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ۔

حضرت اسماعیل بن جعفر، حضرت حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٦٤- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ قُلْنَا لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ اَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُضَرَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَصَرَكَ وَاسْتَجَابَ لَكَ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا طَبَقًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ قَالَ فَمَا كَانَ اِلَّا جُمُعَةً اَوْ نَحْوَهَا حَتّٰى مُطِرُوْا۔

حضرت شرحبیل بن سمط فرماتے ہیں ہم نے حضرت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب (راوی کو شک ہے) سے عرض کیا ہمیں کوئی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں ہمیں محروم نہ کیجئے۔ انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مضر پر بددعا کی اس کے بعد میں نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی اور آپ کی دعا قبول فرمائی (اب) آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے' ان کے لیے دعا فرمائیے۔ آپ نے دعا فرمائی: "اللھم اسقنا الخ"، یا اللہ! ہم پر مفید، خوشگوار، (غلہ وغیرہ) اگانے والی (زمین کو) ڈھانپنے والی' شادابی لانے والی، جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی اور نفع دینے والی نہ نقصان دینے والی بارش برسا۔" فرماتے ہیں پس جمعہ یا اس کے قریب کا کوئی دن تھا کہ بارش برسنے لگی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ سُنَّةَ الْاِسْتِسْقَاءِ هُوَ الْاِبْتِهَالُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّضَرُّعُ اِلَيْهِ كَمَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ صَلٰوةٌ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْ يُوْسُفَ فَقَالُوْا بَلِ السُّنَّةُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ اَنْ يَخْرُجَ الْاِمَامُ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى وَيُصَلِّيْ بِهِمْ هُنَالِكَ رَكْعَتَيْنِ وَيَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ وَيُحَوِّلُ رِدَاءَهٗ فَيَجْعَلُ اَعْلَاهُ اَسْفَلَهٗ وَاَسْفَلَهٗ اَعْلَاهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رِدَاءً ثَقِيْلًا لَا يُمْكِنُهٗ قَلْبُهٗ كَذٰلِكَ اَوْ يَكُوْنَ طَيْلَسَانًا فَيَجْعَلُ الشِّقَّ الْاَيْمَنَ مِنْهُ عَلَى الْكَتِفِ الْاَيْسَرِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ طلب بارش کو سنت قرار دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑانا اور زاری کرنا ہے جیسا کہ ان روایات میں ہے اور اس میں نماز (مسنون) نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ لیکن اس ضمن میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے ان میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں وہ فرماتے ہیں استسقاء میں سنت یہ ہے کہ امام لوگوں کو لے کر عیدگاہ کی طرف جائے وہاں ان کو دو رکعتیں پڑھائے اور ان میں بلند آواز سے قرأت کرے پھر خطبہ دے اور اپنی چادر کو الٹائے اس کے اوپر والے حصے کو نیچے اور نیچے والے حصے کو اوپر کی طرف کرے مگر جب کہ چادر بھاری ہو اور اس کو الٹانا ممکن نہ ہو یا طیلسان (ایک سبز رنگ کی چادر جسے علماء و مشائخ اوڑھتے ہیں)

والشق الأيسر منه على الكتف الأيمن وقالوا ما ذكرنا في هذه الآثار من فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وسؤاله ربه فهو جائز أيضا يسأل الله ذلك فليس فيه دفع أن يكون من سنة الإمام إذا أراد أن يستسقي بالناس أن يفعل ما ذكرنا فنظرنا فيما ذكروا من ذلك هل نجد له من الآثار دليلا۔

١٧٦٥- فإذا يونس قد حدثنا قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن عبد الله بن أبي بكر عن عباد بن تميم عن عبد الله بن زيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج إلى المصلى فاستسقى فقلب رداءه واستقبل القبلة۔

کرتے تھے) ہو تو اس کی دائیں جانب کو بائیں کندھے پر اور بائیں طرف کو دائیں کندھے پر کرے، وہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مبارک اور آپ کا بارگاہِ خداوندی میں سوال کرنا ذکر کیا ہے وہ بھی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کرے۔ اگر امام کا لوگوں کو نمازِ استسقاء پڑھانا سنت قرار دیا جائے تو اس میں اس عمل (دعا وغیرہ) کی نفی نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں جو روایات ذکر کی ہیں ہم نے ان میں غور کیا تاکہ دیکھیں کہ کیا ان میں انکے موقف پر کوئی دلیل ہے۔؟ ______ تو حضرت عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے طلب بارش کی دعا کی۔ اپنی چادر کو الٹایا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

١٧٦٦- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا مسدد قال ثنا هشيم عن يحيى بن سعيد عن عبد الله بن أبي بكر عن عباد بن تميم عن عبد الله بن زيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج إلى المصلى فاستسقى فحول رداءه واستقبل القبلة۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر، حضرت عباد بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے آپ نے طلب بارش کے لیے دعا کی چادر مبارک الٹائی اور قبلہ رُخ ہوئے۔

١٧٦٧- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو اليمان قال أنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عباد بن تميم أن عمه وكان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج بالناس إلى المصلى يستسقي لهم فقام فدعا الله قائما ثم توجه قبل القبلة فحول رداءه فسقوا۔

امام زہری فرماتے ہیں حضرت عباد بن تمیم نے مجھے بتایا کہ ان کے چچا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے نے ان کو خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر عیدگاہ میں تشریف لے گئے تاکہ ان کے لیے بارش کی دعا مانگیں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی پھر قبلہ رُخ ہو کر چادر الٹائی تو ان پر بارش برس گئی۔

١٧٦٨- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال أنا المسعودي عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عباد بن تميم عن عمه قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے بارش کے لیے دعا مانگی اور چادر الٹائی، فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا اوپر والے حصے کو نیچے اور نیچے والے

فَاسْتَسْقٰی فَقَلَبَ رِدَاءَہٗ قَالَ قُلْتُ جَعَلَ الْاَعْلٰی عَلَی الْاَسْفَلِ وَالْاَسْفَلَ عَلَی الْاَعْلٰی قَالَ لَا بَلْ جَعَلَ الْاَیْسَرَ عَلَی الْاَیْمَنِ وَالْاَیْمَنَ عَلَی الْاَیْسَرِ۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ غَزِیَّۃَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَسْقِیْ وَعَلَیْہِ خَمِیْصَۃٌ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْخُذَھَا بِاَسْفَلِھَا فَیَجْعَلَہٗ اَعْلَاھَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَیْہِ اَنْ یُّحَوِّلَھَا قَلَبَھَا عَلٰی عَاتِقِہٖ۔

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی فَقَلَبَ رِدَاءَہٗ۔

فَفِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ تَقْلِبُہٗ لِرِدَائِہٖ وَصِفَۃُ قَلْبِ الرِّدَاءِ کَیْفَ کَانَ وَاِنَّہٗ اِنَّمَا جَعَلَ مَا عَلٰی یَمِیْنِہٖ مِنْہُ عَلٰی یَسَارِہٖ وَمَا عَلٰی یَسَارِہٖ عَلٰی یَمِیْنِہٖ لَمَّا ثَقُلَ عَلَیْہِ اَنْ یَّجْعَلَ اَعْلَاہُ اَسْفَلَہٗ وَاَسْفَلَہٗ اَعْلَاہُ فَقَلَبَہٗ کَذٰلِکَ ھُوَ وَمَا لَا یُمْکِنُ ذٰلِکَ فِیْہِ حَوَّلَہٗ فَیَجْعَلُ الْاَیْمَنَ مِنْہُ اَیْسَرَ وَالْاَیْسَرَ مِنْہُ اَیْمَنَ فَقَدْ زَادَ مَا فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ عَلٰی مَا فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّسْتَعْمَلَ ذٰلِکَ وَلَا یُتْرَکَ۔

۱۷۷۱۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کِنَانَۃَ مِنْ بَنِیْ مَالِکِ بْنِ حُبَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ اَرْسَلَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ عُقْبَۃَ اَسْاَلُہٗ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اِنَّا تَمَارَیْنَا فِی الْمَسْجِدِ فِیْ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حصے کو اوپر کیا؟ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ بائیں (کاندھے) والی کو دائیں (کاندھے) پر اور دائیں کاندھے والی جانب کو بائیں کاندھے پر کیا۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلب بارش کے لیے تشریف لے گئے آپ پر سیاہ رنگ کی چادر تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ کر نچلی جانب کو اوپر کی طرف کرنے کا ارادہ فرمایا جب اسے اٹھانے میں بوجھ محسوس کیا تو اسے کاندھے پر اُلٹا دیا۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر، حضرت عباد بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا مانگی تو چادر کو اُلٹایا۔

ان روایات میں چادر اُلٹانے اور اس کے طریقے کا ذکر ہے اور یہ کہ اگر چادر بھاری ہونے کی وجہ سے نچلے کنارے کو اوپر کی طرف اور اوپر والے کو نیچے کی طرف کرنا ممکن نہ ہوتا تو آپ دائیں (کنارے) کو بائیں کندھے پر اور بائیں (کنارے) کو دائیں پر ڈال دیتے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جب تک اوپر والے حصے کو نیچے کی طرف اور نچلے حصے کو اوپر کی طرف اُلٹانا ممکن ہو تو اسی طرح کیا جائے اور جہاں ایسا ممکن نہ ہو تو دائیں جانب کو بائیں طرف اور بائیں کو دائیں طرف کر کے اُلٹائے۔ پس جو کچھ ان روایات میں پہلی

حضرت ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ جن کا تعلق بنو مالک بن حبیل سے تھا فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ ولید بن عقبہ نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں ہم لوگ مسجد میں بحث کر رہے تھے انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارے بھتیجے ولید نے بھیجا ہے اور وہ امیر مدینہ ہیں۔

وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَرْسَلَكَ ابْنُ اَخِيكُمْ الْوَلِيدُ وَهُوَ اَمِيرُ الْمَدِيْنَةِ وَلَوْ اَنَّهُ اَرْسَلَ يَسْأَلُ مَا كَانَ بِذٰلِكَ بَاْسٌ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيْدَيْنِ۔

فَقَوْلُهٗ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيْدَيْنِ يَحْتَمِلُ اَنَّهٗ جَهَرَ فِيْهِمَا كَمَا جَهَرَ فِي الْعِيْدَيْنِ۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْعَطَّارُ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ خَلْفَهٗ يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ وَلَمْ يَقُلْ مِثْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ قَوْلَهٗ مِثْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ هٰذَا الْمَعْنٰى اَنَّهٗ صَلّٰى بِلَا اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ كَمَا يُفْعَلُ فِي الْعِيْدَيْنِ۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ عَنْ اَسَدٍ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِلشَّيْخِ الْخُطْبَةُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَوْ بَعْدَهَا قَالَ لَا اَدْرِيْ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ الصَّلٰوةِ وَالْجَهْرِ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ وَدَلَّ جَهْرُهٗ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ اَنَّهَا كَصَلٰوةِ الْعِيْدِ الَّتِيْ تُفْعَلُ نَهَارًا فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهَا الْجَهْرُ وَكَذٰلِكَ اَيْضًا صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ هِيَ مِنْ صَلٰوةِ النَّهَارِ وَلٰكِنَّهَا مَفْعُوْلَةٌ فِيْ يَوْمٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهُ الْجَهْرُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمُ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ تُصَلّٰى بِالنَّهَارِ لَا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَلٰكِنْ لِعَارِضٍ اَوْ فِيْ يَوْمٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهَا الْجَهْرُ وَكُلُّ صَلٰوةٍ تُفْعَلُ

لیکن اگر انھوں نے مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرانے کپڑوں میں عجز و انکسار کے ساتھ گھر سے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ عیدگاہ میں پہنچے۔ آپ نے تمہارے خطبے کی طرح کوئی خطبہ نہ دیا بلکہ مسلسل دعا، تضرع اور تکبیر میں مصروف رہے پھر آپ نے نمازِ عید کی طرح دو رکعتیں پڑھیں ــــــ پس ان کا قول "عید کی طرح" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے اس نماز میں جہری قرأت فرمائی جیسا کہ آپ عیدین میں جہر فرماتے تھے۔

عبید بن اسحاق عطار فرماتے ہیں ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہم آپ کے پیچھے تھے آپ نے دونوں رکعتوں میں بلند قرأت فرمائی اذان اور اقامت نہ کہی گئی انھوں نے "نمازِ عید کی طرح" کے الفاظ نہیں کہے۔ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلی روایت "نمازِ عیدین کی طرح" کے الفاظ سے یہی معنی مراد ہے کہ آپ نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھی جیسے عیدوں کی نماز میں ہوتا ہے۔

ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت اسد سے ربیع کی روایت (حدیث ۱۷۷۱) کی طرح ذکر کیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے شیخ (حضرت ہشام) سے پوچھا کہ خطبہ نماز سے پہلے ہے یا بعد میں؟ انھوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

اس حدیث میں نماز اور اس میں جہری قرأت کا ذکر ہے، اور اس میں قرأت کا آواز بلند ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نمازِ عید کی طرح ہے جو دن کی نماز ہے ایک خاص وقت میں پڑھی جاتی ہے اور اس میں جہر کا حکم ہے اسی طرح جمعہ کی نماز بھی دن کی نماز ہے لیکن وہ ایک مخصوص دن میں پڑھی جاتی ہے۔ پس اس میں بھی جہر کا حکم ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ دن کی وہ نمازیں جو روزانہ نہیں پڑھی جاتیں بلکہ کسی وجہ سے یا کسی خاص دن میں پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں جہری قرأت کا حکم ہے اور دن کی وہ نمازیں جو کسی خاص وجہ سے یا کسی

فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَارًا إِلَّا لِعَارِضٍ وَلَا فِي وَقْتٍ خَاصٍّ نَحْكُمُهَا الْمُخَافَتَةُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ صَلٰوةَ الْاِسْتِسْقَاءِ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ لَا يَنْبَغِي تَرْكُهَا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

خاص دن سے مخصوص نہیں ان میں آہستہ قرأت کا حکم ہے۔ ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نمازِ استسقاء سنتِ قائمہ ہے اس کو چھوڑنا مناسب نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۷۷۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَخْرُجُوْنَ يَوْمًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ إِلَيَّ جَدْبَ جَنَابِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَّبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابًا فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ وَأَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَأَى الْتِوَاءَ الثِّيَابِ عَلَى النَّاسِ وَتَسَرُّعَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے بارگاہِ رسالت میں بارش رکنے کی شکایت کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بچھانے کا حکم فرمایا چنانچہ اسے عیدگاہ میں رکھا گیا۔ آپ نے لوگوں کو ایک خاص دن (عیدگاہ کی طرف) جانے کا حکم دیا۔ حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں۔ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر فرمایا تم نے میرے سامنے اپنی زمین کے خشک ہونے اور بارش کے اپنے وقت سے مؤخر ہونے کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کیا وہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا پھر فرمایا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رب العالمین، تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے یوم قیامت کا مالک ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے ہم فقیر ہیں ہم پر بارش نازل فرما اور جو کچھ تو ہم پر اتارے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے والی بنا" پھر ہاتھ اٹھائے اور مسلسل اٹھائے رکھے حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر لوگوں کی طرف پیٹھ مبارک پھیری اور چادر مبارک کو الٹایا اور ہاتھ اٹھائے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (منبر سے) نیچے تشریف لائے۔ دو رکعتیں نماز پڑھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرمائے وہ گرجے، چمکے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش برسنے لگی۔ پس آپ مسجد میں تشریف نہ لائے کہ ندی نالے بہنے لگے جب آپ نے لوگوں کو کپڑے اوڑھے کسی اوٹ کی طرف جلدی کرتے دیکھا تو ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک

وَاَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ۔

میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے ہمیں اذان و اقامت کے بغیر دو رکعتیں پڑھائیں پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی چہرۂ انور قبلہ کی طرف پھیرا ہاتھوں کو اٹھایا اور چادر کو الٹایا اس کے دائیں کنارے کو بائیں (کندھے) پر اور بائیں طرف کو دائیں (کندھے) پر کیا۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَرَاَ فِيْهِمَا وَجَهَرَ۔

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے جو صحابی تھے (رضی اللہ عنہم) روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی آپ نے اپنی پیٹھ مبارک لوگوں کی طرف اور چہرۂ انور قبلہ کی طرف کیا دعا مانگی، چادر الٹائی پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْجَهْرَ۔

ابن وہب فرماتے ہیں مجھے ابن ابی ذئب نے بتایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے جہر کا ذکر نہیں کیا۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ ذِكْرُ الْخُطْبَةِ مَعَ ذِكْرِ الصَّلٰوةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ خُطْبَةً غَيْرَ اَنَّهُ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ خُطْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى كَانَتْ فَفِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْجُمُعَةَ فِيْهَا خُطْبَةٌ وَهِيَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَرَاَيْنَا الْعِيْدَيْنِ فِيْهِمَا خُطْبَةٌ

ان روایات میں نماز کے ساتھ خطبے کا ذکر ہے اس سے ثابت ہوا کہ نماز استسقاء میں خطبہ بھی ہے البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں اختلاف ہے کہ وہ کس وقت تھا حضرت عائشہ اور حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ نے نماز سے پہلے خطبہ دیا جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نماز کے بعد خطبہ دیا۔

جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ جمعہ (کی نماز) میں خطبہ ہے لیکن وہ نماز سے پہلے ہے جبکہ عیدین کا خطبہ نماز کے بعد ہے

وهي بعد الصلوة كذلك كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل فاردنا ان ننظر في خطبة الاستسقاء بأي الخطبتين هي اشبه فنعطف حكمها على حكمها فرأينا خطبة الجمعة فرضا وصلوة الجمعة مضمنة بها لا تجزي الا باصابتها ورأينا خطبة العيدين ليست كذلك لان صلوة العيدين تجزي ايضا وان لم يخطب ورأينا صلوة الاستسقاء تجزي ايضا وان لم يخطب **الا ترى** ان اماما لو صلى بالناس في الاستسقاء ولم يخطب كانت صلوته مجزية غير انه قد اساء في تركه الخطبة فكانت بحكم خطبة العيدين اشبه منها بحكم خطبة الجمعة فالنظر على ذلك ان يكون موضعها من صلوة الاستسقاء مثل موضعها من صلوة العيدين **فثبت** بذلك انها بعد الصلوة لا قبلها وهذا مذهب ابي يوسف **وقد** روي ذلك عمن بعد النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى في الاستسقاء وجهر بالقراءة۔

۱۷۷۸۔ **حدثنا** فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق قال خرج عبد الله بن يزيد يستسقي وكان قد رای النبي صلى الله عليه وسلم قال وخرج فيمن كان معه البراء بن عازب وزيد بن ارقم قال ابو اسحق وانا معه يومئذ فقام قائما على راحلته على غير منبر فاستسقى واستغفر وصلى ركعتين ونحن خلفه فجهر فيهما بالقراءة يومئذ ولم يؤذن ولم يقم۔

۱۷۷۹۔ **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا علي بن الجعد قال انا زهير فذكر باسناده مثله غير انه لم يذكر في حديثه ان عبد الله بن يزيد قد كان رای النبي صلى الله عليه وسلم۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں استسقاء کا خطبہ ان دونوں میں سے کس سے زیادہ مشابہ ہے تاکہ ہم اس کے مطابق اس پر حکم لگائیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور یہ جمعہ کی نماز میں شامل ہے اس کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی اور عیدین کا خطبہ اس طرح نہیں کیونکہ عیدین کی نماز اس کے بغیر بھی صحیح ہوتی ہے۔ اسی طرح نمازِ استسقاء بھی خطبہ کے بغیر صحیح ہو جاتی ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر امام لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائے اور خطبہ نہ دے تو نماز جائز ہو جاتی ہے۔ البتہ اس نے خطبہ چھوڑ کر غلطی کی ہے پس یہ خطبہ جمعہ کی بہ نسبت عیدین کے خطبہ سے زیادہ مشابہ ہے۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ استسقاء کا خطبہ اس وقت ہو جب عید کا خطبہ ہوتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ یہ نماز کے بعد ہے پہلے نہیں۔ یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (صحابہ کرام) سے بھی مروی ہے کہ انھوں نے نمازِ استسقاء پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن یزید استسقاء کے لیے تشریف لے گئے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا فرماتے ہیں ان کے ساتھ جانے والوں میں حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بھی تھے حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں اس دن میں بھی ان کے ساتھ تھا وہ منبر کے بغیر سواری پر کھڑے ہوئے، بارش کے لیے دعا کی، طلب مغفرت کی اور دو رکعتیں پڑھیں ہم آپ کے پیچھے تھے انھوں نے بلند آواز سے قرأت کی لیکن اس دن اذان اور اقامت نہ ہوئی۔

علی بن جعد کہتے ہیں مجھے زہیر نے بتایا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن انھوں نے اپنی حدیث میں یہ بات ذکر نہیں کی کہ حضرت عبد اللہ ابن یزید نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

١٦٨٠ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابی اسحق قال خرج عبد الله بن يزيد يستسقی بالكوفة فصلی ركعتين -

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ کوفہ میں حضرت عبداللہ بن یزید استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں۔

باب ٦٦ صلوة الكسوف كيف هی

نماز کسوف کا طریقہ

١٦٨١ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرنی يونس عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت انكسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله عليه وسلم فقام فاطال القراءة ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع راسه فاطال القيام وهو دون قيامه الاول ثم ركع فاطال الركوع وهو دون ركوعه الاول ثم رفع راسه فسجد ثم قام ففعل مثل ذلك غير ان الركعة الاولی منهما اطول -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ کھڑے ہوئے طویل قرأت فرمائی پھر رکوع کیا تو دیر تک رکوع میں رہے رکوع سے سر اٹھایا تو کافی وقت کھڑے رہے لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا اس کے بعد سر اٹھایا اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور اس (پہلی رکعت) کی طرح کیا البتہ دونوں میں سے پہلی رکعت زیادہ طویل تھی۔

١٦٨٢ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة عن النبی صلی الله عليه وسلم مثله -

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٨٣ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيی بن سعيد عن عمرة عن عائشة عن رسول الله صلی الله عليه وسلم مثله -

حضرت یحییٰ بن سعید حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٨٤ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل بن اسمعيل قال ثنا سفيان الثوری قال ثنا يحيی بن سعيد عن عروة وهشام بن عروة عن ابيه عن عائشة عن رسول الله صلی الله عليه وسلم نحوه -

یحییٰ بن سعید اور ہشام حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

١٦٨٥ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس عن رسول الله صلی الله عليه وسلم مثله -

حضرت عطاء بن یسار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٨٦ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا يحيی بن سليم عن اسمعيل بن

حضرت ابن عمر اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں

أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ الرُّكُوعَ الثَّانِيَ كَانَ دُوْنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ وَلٰكِنْ ذَكَرَ أَنَّهُ مِثْلُهُ قَالَ وَذٰلِكَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ۔

نے اس کے برابر ہونے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ وہ دن تھا جب (حضور علیہ السلام کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا أَصْلًا فِي الْكُسُوْفِ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی موقف اختیار کیا وہ کہتے ہیں نماز کسوف چار رکوع اور چار سجدے ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ نہیں یہ آٹھ رکوع اور چار سجدے ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۷۸۷۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخُسُوْفِ فَقَامَ فَافْتَتَحَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے نماز شروع کی پھر قرأت کی اس کے بعد رکوع کیا سر اٹھا کر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور قرأت کی پھر رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھایا تو پھر قرأت کی پھر سجدہ کیا اس کے بعد دوسری بار (دوسری رکعت) میں بھی اسی طرح کیا۔

۱۷۸۸۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ قطان، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۸۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا حَبِيْبٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے حضرت حبیب نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۹۰۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰى حَنَشًا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ صَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ كَذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَعَلَ۔

حضرت حکم ایک شخص سے جنھیں حنش کہا جاتا تھا اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں کو سورج گرہن کی نماز اس طرح پڑھائی پھر انھوں نے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

وَخَالَفَ هٰؤُلَاءِ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هِيَ سِتُّ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ چھ رکوع اور چار سجدے ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں

١٧٩١ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فَيَرْكَعُ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقُومُ فَيَرْكَعُ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ تَعْنِي فِي صَلٰوةِ الْخُسُوفِ۔

استدلال کیا ہے۔ ——— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے پھر تین رکوع کرتے اس کے بعد دو سجدے کرتے پھر کھڑے ہوتے تین رکوع اور دو سجدے کرتے یعنی سورج گرہن کی نماز میں ایسا کرتے۔

١٧٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي صَلٰوةِ الْآيَاتِ قَالَ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ۔

حضرت عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز آیات (نشانیوں والی نماز یعنی سورج گرہن کی نماز) کے بارے میں روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ چھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔

١٧٩٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمٰنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ رَبِيعٍ عَنْ أَسَدٍ وَزَادَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اس دن سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی انھوں نے حضرت ربیع کی روایت (حدیث ١٧٩٢) کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زندگی کے باعث انھیں گرہن نہیں ہوتا جب تم اس سے کوئی بات دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائے۔

قَالُوا وَقَدْ فَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ هٰذَا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی طرح کیا پس انھوں نے یوں ذکر کیا۔

١٧٩٤ - فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا أَدْرِي أَيُّ أَرْضٍ يَعْنِي مَا كَانَ بِهِ مِنَ التَّفَرُّسِ هٰكَذَا ذَكَرَ الْخَصِيبُ أَوْ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ فَقِيلَ لَهُ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں زمین میں زلزلہ آیا تو آپ نے فرمایا نہ معلوم یہ کیسی زمین ہے یعنی آپ فکر مند ہو گئے۔ خصیب (راوی) نے اسی طرح ذکر کیا ہے یا زمین میں زلزلہ آیا تو ان سے کہا گیا کہ زمین میں زلزلہ آیا ہے تو وہ تشریف لے گئے لوگوں کو نماز پڑھائی چار تکبیریں کہیں پھر طویل قراءت کی، تکبیر کہی، رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیریں کہیں پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اس

وَكَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ أَرْبَعًا فَقَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ أَرْبَعًا فَقَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ الْاٰيَاتِ وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَفِي الْاُخْرٰى سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ۔

کے بعد چار تکبیریں کہیں بعد ازاں طویل قرأت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اس کے بعد سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر اسی طرح کیا ازاں بعد سلام پھیر اور فرمایا گرہن کی نماز اسی طرح ہے آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ اور دوسری میں سورۂ آلِ عمران کی تلاوت فرمائی۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَقَالُوْا بَلْ يُطِيْلُ الصَّلٰوةَ كَذٰلِكَ أَبَدًا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ لَا تَوْقِيْتَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

١٧٩٥۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ قَالَ لَوْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ لَرَكَعَ وَسَجَدَ۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ نماز کو سورج روشن ہونے تک مسلسل طویل کرے پھر رکوع اور سجدہ کرے اس میں کوئی چیز مقرر نہیں۔ انھوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے ـــــــ حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر سورج چوتھے رکوع میں روشن ہو جائے تو رکوع اور سجدہ کرے۔

فَهٰذَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ قَالَ لَوْ تَجَلَّتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ لَرَكَعَ وَسَجَدَ وَالرَّابِعَةُ هِيَ الْاُوْلٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ **فَهٰذَا** يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَقْصِدُ فِي ذٰلِكَ رُكُوْعًا مَعْلُوْمًا وَإِنَّمَا يَرْكَعُ مَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُنْكَسِفَةً حَتّٰى تَنْجَلِيَ فَيَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَذَهَبُوْا فِي ذٰلِكَ إِلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَانِ كَسَائِرِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ إِنْ شِئْتَ طَوَّلْتَهُمَا وَإِنْ شِئْتَ قَصَّرْتَهُمَا ثُمَّ الدُّعَاءُ مِنْ بَعْدِهِمَا حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

١٧٩٦۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

تو یہ ہیں حضرت سعید بن جبیر جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دیتے ہیں کہ اگر چوتھے رکوع میں سورج روشن ہو جائے تو رکوع اور سجدے کرے اور چوتھا رکوع وہی ہے جو دوسری رکعت کا پہلا رکوع ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی مراد معلوم و مقرر رکوع نہیں جب تک سورج گرہن رہے رکوع کرتا رہے حتیٰ کہ روشن ہو جائے اس وقت نماز ختم کر دے۔ اس ضمن میں انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کیا ہے کہ نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ (سورج) روشن ہو جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ تمام نوافل کی طرح سورج گرہن کی نماز بھی دو رکعات ہیں چاہو تو ان کو لمبا کرو اور چاہو تو مختصر پڑھو اس کے بعد دعا مانگنا ہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

١٧٩٦۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو لوگ کھڑے

كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بالناس فلم يكد يركع ثم ركع فلم يكد يرفع ثم رفع فلم يكد يسجد ثم سجد فلم يكد يرفع وفعل في الثانية مثل ذلك فرفع راسه وقد امحصت الشمس ۔

ہوئے پس قریب نہ تھا کہ رکوع کرتے پھر رکوع کیا تو قریب نہ تھا کہ سر اٹھاتے پھر سر اٹھایا تو قریب نہ تھا کہ سجدہ کرتے پھر سجدہ کیا تو قریب نہ تھا کہ سر اٹھاتے (یعنی تمام ارکان میں طوالت اختیار کی) دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جب سجدے سے سر اٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔

۱۷۹۷۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحجاج قال ثنا حماد فذكر مثله باسناده ۔

حجاج نے حماد سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۹۸۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان قال ثنا يعلى بن عطاء عن ابيه وعطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۹۹۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة بن عقبة قال ثنا سفيان الثوري عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ركعتين ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۸۰۰۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا الحجاج بن ابراهيم قال ثنا خالد بن عبد الله عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في كسوف الشمس ركعتين واربع سجدات اطال فيهما القيام والركوع والسجود ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر دو رکوع اور چار سجدے کیے ان میں قیام، رکوع اور سجدے کو لمبا کیا۔

۱۸۰۱۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن لهيعة عن موسى بن ايوب عن عمه اياس بن عامر انه سمع علي بن ابي طالب يقول فرض النبي صلى الله عليه وسلم اربع صلوات صلوة الحضر اربع ركعات وصلوة السفر ركعتين وصلوة الكسوف ركعتين وصلوة المناسك ركعتين ۔

حضرت ایاس بن عامر سے مروی ہے انھوں نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار (قسم کی) نمازیں لازم فرمائیں۔ غیر سفر کی نماز چار رکعات۔ سفر کی نماز دو رکعتیں، سورج گرہن کی نماز دو رکعتیں اور مناسک (عیدوں) کی نماز بھی دو رکعتیں۔

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى بِهِمْ مِثْلَ مَاذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو سَوَاءً۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہدِ رسالت میں سورج گرہن ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے ان کو نماز پڑھائی، ان کا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ایک جیسا ہے۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا الْاَسْوَدُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت زہیر فرماتے ہیں ہم سے اسود نے بیان کیا، انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہدِ رسالت میں سورج گرہن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ اِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ مِنَ الْعُجْلَةِ وَثَابَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَصَلّٰى كَمَا تُصَلُّوْنَ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ سورج گرہن ہو گیا آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے جلدی کے باعث آپ چادر مبارک کھینچتے چلے جا رہے تھے لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے اس طرح نماز پڑھائی، جیسے تم نماز پڑھتے ہو۔

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ الشَّمْسَ اَوِ الْقَمَرَ انْكَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی انسان کی موت یا زندگی سے انہیں گرہن نہیں لگتا جب یہ صورت پیدا ہو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ (سورج) روشن ہو جائے۔

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ هُوَ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کے وقت اس طرح نماز پڑھتے جس طرح تم (ایک رکعت میں) ایک رکوع اور دو سجدے کرتے ہو۔

بن بشير ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في كسوف الشمس كما تصلون ركعة وسجدتين۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا تو حضور علیہ السلام رکوع و سجدہ کرتے (نماز پڑھتے)

۱۸۰۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعيد ابن عامر قال ثنا شعبة عن عاصم عن ابي قلابة عن النعمان بن بشير قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان يركع ويسجد۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں تمہاری اس نماز کی طرح نماز پڑھی آپ رکوع اور سجدہ کرتے تھے۔

۱۸۰۹۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو بكرة بن ابي شيبة قال ثنا وكيع قال ثنا سفيان عن عاصم عن ابي قلابة عن النعمان بن بشير ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في الكسوف نحوا من صلاتكم هذه يركع ويسجد۔

حضرت نعمان بن بشیر اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا اور دعا کی حتیٰ کہ وہ روشن ہوگیا پھر فرمایا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سورج اور چاند کو اہل زمین میں سے کسی بڑی شخصیت کی موت پر گرہن لگتا ہے، لیکن یہ بات اس طرح نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کو روشن کرتا ہے تو وہ اس کے لیے جھک جاتی ہے۔

۱۸۱۰۔ حدثنا ابن ابي داؤد وفهد قالا حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن ايوب عن ابي قلابة عن النعمان بن بشير او غيره قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يصلي ركعتين ويسلم ويسأل حتى انجلت ثم قال ان رجالا يزعمون ان الشمس والقمر لا ينكسفان الا لموت عظيم من عظماء اهل الارض وليس ذلك كذلك ولكنهما آيتان من آيات الله فاذا تجلى الله لشيء من خلقه خشع له۔

حضرت زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن سورج گرہن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت و حیات کے باعث ان کو گرہن نہیں ہوتا جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا مانگو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائے۔

۱۸۱۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو الوليد عن زائدة عن زياد بن علاقة قال سمعت المغيرة بن شعبة قال انكسفت الشمس يوم مات ابراهيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رايتم ذلك فصلوا وادعوا حتى ينكشف۔

حضرت زہیر بن معاویہ، حضرت ابو اسحاق سے روایت

۱۸۱۲۔ حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن

بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سورج گرہن ہوا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دو رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ عَلِمَهُ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَرَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (نماز کسوف) کا انھیں جس طرح علم ہوا اور انھوں نے اسے یاد رکھا وہ اسی طرح تھا۔

۱۸۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ الْبَجَلِيِّ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى كَمَا تُصَلُّوْنَ۔

حضرت قبیصہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نماز پڑھی جس طرح تم پڑھتے ہو۔

۱۸۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ أَوْ غَيْرِهِ إِنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّمَا هٰذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ۔

حضرت ابو قلابہ، حضرت قبیصہ ہلالی یا کسی اور سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ حالت خوف میں چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے میں اس دن مدینہ طیبہ میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے دو طویل رکعتیں پڑھیں پھر جب لوٹے تو سورج روشن ہو چکا تھا فرمایا بے شک یہ نشانیاں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ڈراتا ہے۔ جب یہ بات دیکھو تو قریب ترین فرض نماز کی طرح پڑھو۔

فَكَانَ أَكْثَرُ الْآثَارِ فِي هٰذَا الْبَابِ هِيَ الْمُوَافِقَةُ لِهٰذَا الْمَذْهَبِ الْأَخِيْرِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي مَعَانِي الْأَقْوَالِ الْأُوَلِ فَكَانَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ قَدْ أَخْبَرَ فِي حَدِيْثِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ وَيَسْأَلُ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النُّعْمَانُ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَةٍ وَعَلِمَهُ مَنْ وَافَقَهُ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَعْلَمِ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

اس باب کی اکثر روایات اس آخری مذہب کی تائید کرتی ہیں تو ہم نے چاہا کہ پہلے اقوال کا مفہوم معلوم کریں تو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر کر دعا مانگتے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رکوع کے بعد سجدے کا علم حاصل ہوا اور جنھوں نے اس بات کی موافقت کی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان کو بھی آپ سے یہی علم حاصل ہوا، لیکن جن حضرات نے فرمایا کہ آپ نے (ایک رکعت میں) سجدے سے پہلے دو یا اس سے زیادہ رکوع کیے انھیں نماز کے طویل ہونے کے

قبل ان یسجد لما کان من طول صلوته فتصحیح حدیث النعمان هذا مع هذه الآثار هو ان یجعل صلوته کما قال النعمان لان ما روی علی وابن عباس وعائشة یدخل فی ذلک ویزید علیه حدیث النعمان فهو اولی من کل ما خالفهم ثم قد شد ذلک ما حکاه قبیصة من قول رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا کان ذلک فصلوا کاحدث صلوة صلیتموها من المکتوبة فاخبر انه انما یصلی فی الکسوف کما یصلی المکتوبة ثم رجعنا الی قول الذین لم یوقتوا فی ذلک شیئا لما رووه عن ابن عباس فکان قول رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حدیث قبیصة فصلوا کاحدث صلوة صلیتموها من المکتوبة دلیلا علی ان الصلوة فی ذلک موقتة معلومة لها وقت معلوم وعدد معلوم فبطل بذلک ما ذهب الیه المخالفون بهذا الحدیث **فاما** قولهم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فاذا رأیتم ذلک فصلوا حتی تجلی قالوا ففی هذا دلیل علی انه لا ینبغی ان تقطع الصلوة اذا کان ذلک حتی تنجلی **فیقال** لهم فقد قال فی بعض هذه الاحادیث فصلوا وادعوا حتی تنکشف۔

باعث معلوم نہ ہو سکا۔ تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی ان روایات کے ساتھ تصحیح اس طرح ہو سکتی ہے کہ آپ کی نماز حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق قرار دی جائے کیونکہ جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے وہ بھی اس میں داخل ہے اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں اضافہ ہے پس یہ مخالف کی بات سے اولیٰ ہے۔

پھر حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے اسے مضبوط کر دیا الفول نے فرمایا کہ جب یہ صورت ہو تو قریب ترین نماز کی طرح پڑھو، تو انھوں نے بتایا کہ آپ نماز کسوف فرض نماز کی طرح پڑھتے تھے پھر ہم ان لوگوں کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں جنھوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی بنا پر اس سلسلے میں کوئی تعداد مقرر نہیں کی تو حضرت قبیصہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ تم نے جو قریب ترین فرض نماز پڑھی ہے اس کے مطابق یہ نماز پڑھو اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں نماز میں بھی معلوم ہوا اس کا وقت اور تعداد رکعات بھی معلوم ہیں پس اس حدیث کے باعث مخالفین کا مذہب باطل ہوا۔

اور ان کا قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم یہ صورت حال دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ روشنی نہ ہو لے تک نماز کو توڑنا مناسب نہیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ بعض احادیث میں آپ نے فرمایا پس نماز پڑھو اور دعا مانگو حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

۱۸۱۵۔ وقد حدثنا فهد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی اسحق عن عبد الله بن السائب عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا ینکسفان لموت احد اراه ولا لحیاته فاذا رأیتم ذلک فعلیکم بذکر الله والصلوة۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور میرا خیال ہے (فرمایا) اور زندگی کے باعث انھیں گرہن نہیں ہوتا۔ جب تم یہ حالت دیکھو تو تم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نماز لازم ہے۔

١٨١٦ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ حَتَّى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي أَرْسَلَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ گھبرائے ہوئے کھڑے ہوئے آپ کو قیامت آنے کا خوف ہوا حتیٰ کہ مسجد میں تشریف لائے کھڑے ہوئے نہایت طویل رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے آپ کو کسی نماز میں اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا یہ نشانیاں جنھیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے کسی کی موت وحیات سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ اللہ تعالیٰ انھیں بھیج کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان میں سے کچھ دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، دعا اور استغفار کے ذریعے مدد مانگو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کے وقت نماز کی طرح دعا اور استغفار کا بھی حکم دیا۔

فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ عِنْدَهَا وَالْاِسْتِغْفَارِ كَمَا أَمَرَ بِالصَّلَاةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ مِنْهُمْ عِنْدَ الْكُسُوفِ الصَّلَاةَ خَاصَّةً وَلٰكِنْ أُرِيدَ مِنْهُمْ مَا يَتَقَرَّبُونَ بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنَ الصَّلَاةِ وَالدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان (صحابہ کرام) سے کسوف کے وقت کسی خاص نماز کا ذکر نہیں ہے بلکہ ایسا عمل مراد ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ وہ نماز، دعا اور استغفار یا اس کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو۔

١٨١٧ - وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ ۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔——
یہ بھی اس بات پر دلیل ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔

١٨١٨ - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بھی اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت وحیات کے باعث کسوف نہیں ہوتا جب تم یہ حالت دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو

فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا۔

فَأُمِرُوا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بِالْقِيَامِ عِنْدَ رُؤْيَتِهِمْ ذٰلِكَ لِلصَّلٰوةِ وَأُمِرُوا فِي الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ بِالدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ لَمْ يُؤْمَرُوا أَنْ لَا يَقْطَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ وَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ لَهُمْ أَنْ يُطِيلُوا الصَّلٰوةَ إِنْ أَحَبُّوا وَإِنْ شَاؤُوا قَصَرُوهَا وَصَلُّوهَا بِالدُّعَاءِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

١٨١٩- وَقَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَإِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ أَجَلْ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ۔

فَهٰذَا عُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ قَدْ ذَكَرَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ صَلّٰى لِكُسُوفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَجُلٌ لَهُ صُحْبَةٌ وَقَدْ حَضَرَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَأَمَّا قَوْلُ عُرْوَةَ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا لَيْسَ بِشَيْءٍ وَجَمِيعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ أَنَّهَا رَكْعَتَانِ وَأَنَّ الْمُصَلِّيَ إِنْ شَاءَ طَوَّلَهُمَا وَإِنْ شَاءَ قَصَرَهُمَا إِذَا وَصَلَهُمَا بِالدُّعَاءِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا لِأَنَّا رَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ مِنَ الْمَكْتُوبَاتِ وَالتَّطَوُّعِ مَعَ كُلِّ رَكْعَةٍ سَجْدَتَيْنِ

پس اس حدیث میں اس وقت نماز کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ پہلی احادیث میں نماز کے بعد دعا اور استغفار کا بھی حکم ہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں سورج کے روشن ہونے تک نماز نہ توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر وہ چاہیں تو نماز کو طویل کر سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو مختصر پڑھیں اور اسے دعا کے ساتھ ملائیں یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں کثیر بن عباس بیان کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورج گرہن کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اس طرح بیان کرتے تھے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ حضرت امام زہری فرماتے ہیں میں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی نے مدینہ طیبہ میں سورج گرہن کے موقع پر صبح کی نماز کی طرح دو رکعتوں پر اضافہ نہیں کیا تو انہوں نے فرمایا ہاں انہوں نے سنت کے خلاف کیا۔

یہ ہیں حضرت عروہ اور امام زہری جنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ انہوں نے سورج گرہن کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ صحابی تھے نیز اس وقت کئی صحابہ کرام موجود تھے تو کسی نے بھی اس بات کا انکار نہیں کیا پس حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے قول کہ انہوں نے سنت کے خلاف کیا کی ہمارے نزدیک کوئی حیثیت نہیں اور جو کچھ ہم نے اس باب میں نماز کسوف کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ دو رکعتیں ہیں نمازی چاہے تو ان کو لمبا کرے اور چاہے تو مختصر پڑھے جبکہ ان کے ساتھ دعا کو ملائے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ہمارے نزدیک قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ فرائض و نوافل کی تمام نمازوں میں (ایک رکعت میں) ایک رکوع اور دو

فَانْظُرْ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ كَذٰلِكَ۔

سجدے ہوتے ہیں لہٰذا قیاس چاہتا ہے کہ یہ نماز بھی اسی طرح ہو۔

بَابُ ۶۷ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ كَيْفَ هِيَ

باب ۶۷: سورج گرہن کی نماز میں قرأت کیسی ہو؟

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ حَرْفًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ کسوف میں ایک حرف بھی نہیں سنا۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ کسوف پڑھائی لیکن ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ثعلبہ، حضرت سمرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا هٰكَذَا صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ لِاَنَّهَا مِنْ صَلٰوةِ النَّهَارِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ سورج گرہن کی نماز اسی طرح ہے اس میں جہری قرأت نہ ہو کیونکہ وہ دن کی نماز ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس

ذٰلِكَ اَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةُ لَمْ يَسْمَعَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوتِهِ تِلْكَ حَرْفًا وَقَدْ جَهَرَ فِيْهَا لِبُعْدِهِمَا مِنْهُ فَهٰذَا لَا يَنْفِي الْجَهْرَ اِذَا كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَدْ جَهَرَ فِيْهَا۔

میں بلند آواز سے قرأت کی جائے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے حضرت ابن عباس اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہم نے اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہونے کی وجہ سے کچھ نہ سُنا ہو اور آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی ہو۔ تو یہ حدیث جہر کی نفی نہیں کرتی جبکہ آپ سے اس نماز میں باآواز بلند قرأت بھی مروی ہے۔

۱۸۲۴- فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں جہری قرأت فرمائی۔

۱۸۲۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ رَبِيْعٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری، حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ تُخْبِرُ اَنَّهُ قَدْ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَهِيَ اَوْلٰى لِمَا ذَكَرْنَا وَقَدْ كَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ لَمَّا اخْتَلَفُوْا اِنَّا رَاَيْنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يُصَلَّيَانِ نَهَارًا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَلَا يُجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَرَاَيْنَا الْجُمُعَةَ تُصَلّٰى فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ وَيُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَكَانَتْ فَرَائِضُ هٰكَذَا حُكْمُهَا مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ نَهَارًا خُوْفِتَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ جُهِرَ فِيْهِ وَكَذٰلِكَ جُعِلَ حُكْمُ النَّوَافِلِ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ نَهَارًا اُخُوْفِتَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ مِثْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ يُجْهَرُ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ هٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْهِ وَكَانَتْ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِيْ قَوْلِ مَنْ يَرٰى فِي الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوةً هٰكَذَا حُكْمُهَا عِنْدَهٗ يُجْهَرُ فِيْهَا

تو یہ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی لہٰذا یہ روایت ہمارے نزدیک اس بنیاد پر بہتر ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ اس اختلافی مسئلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ظہر اور عصر کی نمازیں دن کو روزانہ پڑھی جاتی ہیں اور ان میں بلند آواز سے قرأت نہیں کی جاتی اور جمعۃ المبارک کی نماز ایک خاص دن میں پڑھی جاتی ہے اور اس میں بلند آواز سے قرأت ہوتی ہے پس فرائض کا یہی حکم ہے ان میں سے جو دن کے وقت روزانہ ادا کیے جاتے ہیں ان میں آہستہ قرأت ہوگی جو خاص دنوں میں پڑھے جائیں ان میں بلند آواز سے قرأت کی جائے گی نوافل کا بھی یہی حکم ہے جو دن کے وقت روزانہ پڑھے جاتے ہیں ان میں آہستہ قرأت ہوتی ہے اور جو خاص دنوں میں ادا کیے جاتے ہیں مثلاً عیدین کی نماز تو ان میں بلند آواز سے قرأت ہوگی۔

یہ وہ بات ہے جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور جن حضرات کے نزدیک استسقاء کے لیے نماز پڑھنی چاہیے ان کے نزدیک اس کا بھی یہی حکم ہے کہ بلند آواز سے قرأت کی جائے۔ اور نبی اکرم

بِالْقِرَاءَةِ وَقَدْ شَدَّ قَوْلَهُ فِي ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِي جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَلَمَّا ثَبَتَ مَا وَصَفْنَا فِي الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ ثَبَتَ اَنَّ صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ كَذٰلِكَ اَيْضًا لِمَا كَانَتْ مِنَ السُّنَّةِ الْمَفْعُوْلَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا كَحُكْمِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّنَنِ الْمَفْعُوْلَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ وَهُوَ الْجَهْرُ لَا الْمُخَافَتَةُ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک جسے ہم نے اس سے پہلے اس کتاب میں ذکر کیا ہے، کہ نماز استسقاء میں بلند آواز سے قرأت ہوگی اس بات کی تائید کرتا ہے۔

پس جب وہ بات جو ہم نے فرائض و سنن کے بارے میں ذکر کی ہے ثابت ہوگئی تو ثابت ہوا کہ نماز کسوف بھی اسی طرح ہے کیونکہ یہ خاص وقت میں ادا کی جانے والی سنت ہے تو اب واجب ہوا کہ اس کی قرأت کا حکم وہی ہو جو خاص دنوں میں ادا کی جانے والی سنت نمازوں کا ہے یعنی بلند آواز سے قرأت کی جائے آہستہ نہیں۔ یہی قیاس اور غور و فکر کا تقاضا ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اور اس سلسلے میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

١٦٢٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ اَنَّ عَلِيًّا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔
وَقَدْ صَلّٰى عَلِيٌّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ مِمَّا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

حضرت حنش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے نماز کسوف میں بلند آواز سے قرأت کی اور آپ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یہ نماز پڑھ چکے تھے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

بَابُ ٦٨ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ كَيْفَ هُوَ

باب ۶۸: رات اور دن کے نوافل

١٦٢٧- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَاُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

حضرت یعلیٰ بن عطا فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن عبداللہ بارقی سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انھوں نے اسے مرفوعاً (حضور علیہ السلام) سے بیان کیا آپ نے فرمایا رات اور دن کی (نفل) نماز دو، دو رکعتیں ہیں۔

١٦٢٨- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحُنَيْنِيُّ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يُسَلِّمُ فِي

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مذہب ہے وہ کہتے ہیں رات اور دن کی نماز اسی طرح دو، دو رکعتیں ہیں

كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا صَلٰوةُ النَّهَارِ فَاِنْ شِئْتَ تُصَلِّيْ بِتَكْبِيْرَةٍ مَثْنٰى مَثْنٰى تُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا وَكَرِهُوْا اَنْ يَزِيْدَ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا وَاخْتَلَفُوْا فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ بِتَكْبِيْرَةٍ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا وَاِنْ شِئْتَ سِتًّا وَاِنْ شِئْتَ ثَمَانِيًا وَكَرِهُوْا اَنْ يَزِيْدَ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَاَمَّا مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ صَلٰوةِ النَّهَارِ فَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اِنَّ كُلَّ مَنْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ سِوٰى عَلِيِّ الْبَارِقِيِّ وَسِوٰى مَا رَوَاهُ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّمَا يَقْصِدُ اِلٰى صَلٰوةِ اللَّيْلِ خَاصَّةً دُوْنَ صَلٰوةِ النَّهَارِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ الْوِتْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ فِعْلِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ اَيْضًا اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دن کی نماز چاہو تو ایک تکبیر کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھو، دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرو اور اگر چاہو تو چار پڑھو لیکن اس سے زائد کو وہ مکروہ جانتے ہیں البتہ رات کی نماز کے بارے میں ان میں اختلاف ہے ان میں سے بعض کہتے ہیں اگر چاہو تو ایک تکبیر کے ساتھ دو رکعتیں پڑھو، چاہو تو چار پڑھو، چاہو چھ پڑھو اور چاہو تو آٹھ پڑھو اس سے زائد پڑھنے کو وہ مکروہ سمجھتے ہیں اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی البارقی اور حضرت عمری بواسطہ حضرت نافع کے علاوہ جنہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث روایت کی ہے انھوں نے صرف رات کی نماز مراد لی ہے دن کی نماز نہیں اور یہ بات ہم وتروں کے باب میں ذکر کر چکے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا عمل مروی ہے جو ان دو حدیثوں کے فساد پر دلالت کرتا ہے جنہیں ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا ہے۔

۱۸۲۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ وَبِالنَّهَارِ اَرْبَعًا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو دو رکعتیں اور دن کو چار رکعتیں (ایک سلام کے ساتھ) پڑھتے تھے۔

۱۸۳۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا فَاسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوٰى عَنْهُ عَلِيُّ الْبَارِقِيُّ

حضرت جبلہ بن سحیم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور ان کو سلام کے ساتھ جدا نہیں کرتے تھے اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور پھر چار رکعات پڑھتے تھے۔

پس محال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کریں جو حضرت علی البارقی

ثُمَّ يَفْعَلُ خِلَافَ ذٰلِكَ۔

نے ان سے روایت کی ہے پھر اس کے خلاف عمل کریں۔ اور وہ جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ وہ یوں ہے:

۱۸۳۱۔ وَاَمَّا مَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ غَیْرِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ اَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا عُبَیْدَةُ الضَّبِّیُّ ح وَحَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ عَنْ عَنْ عُبَیْدَةَ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ هُوَ النَّخَعِیُّ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنِ الْقَرْثَعِ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ اَدْمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدْمِنُ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَالَ یَا اَبَا اَیُّوْبَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَنْ تُرْتَجَ حَتّٰی یُصَلَّی الظُّهْرُ فَاُحِبُّ اَنْ یَصْعَدَ لِیْ فِیْهِنَّ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ اَنْ تُرْتَجَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِیْ كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بَیْنَهُنَّ تَسْلِیْمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا اِلَّا التَّشَهُّدُ۔

۱۸۳۱۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول! آپ ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے ابو ایوب جب سورج ڈھل جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ ظہر کی نماز پڑھے جانے تک بند نہیں ہوتے پس میں پسند کرتا ہوں کہ اس کے بند ہونے سے پہلے ان (رکعات) کے ذریعے میرا اچھا عمل اُوپر کو جائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ان تمام رکعات میں قرأت ہے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا ان کے درمیان جُدا کرنے والا سلام ہے فرمایا نہیں صرف تشہد ہے۔

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُعَاوِیَةَ قَالَ ثَنَا فَهْدُ بْنُ حَبَّانَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ الْمِنْجَابِ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ لَا تَسْلِیْمَ فِیْهِنَّ یُفْتَحُ لَهُنَّ اَبْوَابُ السَّمَاءِ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلے چار رکعات ہیں جن کے درمیان سلام نہیں ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَتَطَوَّعَ بِاَرْبَعِ رَكَعَاتٍ بِالنَّهَارِ لَا تَسْلِیْمَ فِیْهِنَّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَكَرْنَا اَنَّهٗ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا اَیْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دن کو ایک سلام کے ساتھ چار رکعات پڑھنا جائز ہے پس اس سے ان لوگوں کا موقف ثابت ہو گیا جو اس کے قائل ہیں۔ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے۔

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ

٧٦١ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَاٰى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ اَوْ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلٰى جِذْمِ حَائِطٍ فَاَذَّنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَعَدَ ثُمَّ قَامَ فَاَقَامَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ نِعْمَ مَا رَاَيْتَ عَلِّمْهَا بِلَالًا۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو آسمان سے اترا اس پر دو سبز کپڑے یا دو سبز چادریں تھیں۔ اس نے دیوار کے کنارے پر کھڑے ہوکر اذان دی "اللہ اکبر، اللہ اکبر" جیسا کہ ہم نے پہلے باب میں ذکر کیا پھر بیٹھ گیا پھر کھڑا ہوا اور اسی طرح اقامت کہی حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر اس بات کی خبر دی آپ نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا یہ (کلمات) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔

٧٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ رَاٰى فِي الْمَنَامِ الْاَذَانَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَاَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَقَعَدَ قَعْدَةً۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے صحابہ کرام نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان دیکھی۔ تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ بتایا آپ نے فرمایا حضرت بلال کو یہ سکھا دو، چنانچہ انہوں نے جفت جفت کلمات کے ساتھ اذان کہی اور بیٹھ گئے۔

٧٦٣ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنِّيْ اَتَّهِمُ نَفْسِيْ لَظَنَنْتُ اَنِّيْ رَاَيْتُ ذٰلِكَ وَاَنَا يَقْظَانُ غَيْرُ نَائِمٍ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ طَافَ بِيَ الَّذِيْ طَافَ بِعَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاَيْتُهٗ قَدْ سَبَقَنِيْ

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں ہم سے ہمارے اصحاب نے بیان فرمایا انہوں نے پہلے کی مثل ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے اپنے نفس کی ملامت کا ڈر نہ ہوتا تو میں کہتا میں نے یہ بات جاگتے ہوئے دیکھی ہے سوتے ہوئے نہیں، فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم بخدا! آج رات میرے پاس بھی وہی شخص آیا جو حضرت عبداللہ کے پاس آیا جب میں

سَكَتَ

فَفِي هٰذَا الْاَثَرِ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ بِتَعْلِيْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ بِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِذٰلِكَ فَاَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَهٰذَا يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهٗ كَانَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى مَثْنٰى فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى اِنْتِفَاءِ مَا رَوٰى اَنَسٌ

نے دیکھا کہ وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں تو میں خاموش رہ گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی تعلیم سے اذان دی اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا تھا پس آپ نے اقامت کے کلمات بھی دو دو بار کہے لہٰذا یہ حدیث پہلی روایت کے خلاف ہے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اذان اور اقامت (دو دو فرد) دو دو بار کلمات کے ساتھ کہتے تھے۔ پس یہ بات بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کی نفی پر دلالت کرتی ہے۔

٧٦٤- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهٗ كَانَ يُثَنِّي الْاَذَانَ وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ.

حضرت اسود، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اذان بھی دو، دو بار کلمات کے ساتھ کہتے اور اقامت کے الفاظ بھی جفت کہتے تھے۔

٧٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى.

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سنا وہ اذان بھی جفت کلمات کے ساتھ کہتے اور اقامت بھی۔

٧٦٦- فَهٰذَا بِلَالٌ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي الْاِقَامَةِ مَا يُخَالِفُ مَا ذَكَرَ اَنَسٌ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى.

پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اقامت کے بارے میں وہ بات مروی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت دو دو بار (کلمات) کے ساتھ سکھائی ہے۔

٧٦٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت جفت کلمات کے ساتھ سکھائی ہے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الٰہ الا اللہ

وكان ابن عمر يصلي الركعتين في بيته ويقول هكذا فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا التطوع بعد الجمعة الذي لا ينبغي تركه ست ركعات اربع ثم ركعتان وقالوا قد يحتمل ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما رواه عنه ابوهريرة اولا ثم فعل ما روى عنه ابن عمر فكان ذلك زيادة فيما تقدم من قوله ۔

(کچھ) دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل کو چھوڑنا جائز نہیں وہ چھ رکعات ہیں۔ (پہلے) چار پھر دو اور انھوں نے کہا کہ اس بات کا احتمال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ عمل کیا ہو جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت کیا پھر وہ عمل کیا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے روایت کیا پس یہ ان کے پہلے قول میں اضافہ ہوگا۔

۱۸۴۱۔ **والدليل** على ما ذهبوا اليه من ذلك ان سليمن بن شعيب حدثنا قال ثنا عبد الرحمن ابن زياد قال ثنا زهير بن معاوية عن ابي اسحق عن عطاء قال ابو اسحق حدثني غير مرة قال صليت مع ابن عمر يوم الجمعة فلما سلم قام فصلى ركعتين ثم قام فصلى اربع ركعات ثم انصرف ۔

ان حضرات کے مسلک کی دلیل یہ ہے حضرت ابو اسحٰق، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انھوں نے مجھ سے کئی بار فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جمعہ کے دن نماز پڑھی جب انھوں نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہوئے تو چار رکعتیں ادا کیں پھر لوٹ گئے۔

فهذا ابن عمر قد كان يتطوع بعد الجمعة بركعتين ثم اربع فيحتمل ان يكون فعل ذلك لما قد كان ثبت عنده من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك وفعله على ما ذكرنا **وقد** روي عن علي بن ابي طالب مثل ذلك ۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو جمعہ کے بعد دو پھر چار رکعات نفل (سنت مؤکدہ) پڑھتے تھے تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کا یہ عمل اس بنیاد پر ہو کہ آپ کے نزدیک اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک اور عمل ثابت ہوا ہو، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

۱۸۴۲۔ **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا عبد الرحمن بن مهدي قال ثنا سفيان عن حصين عن ابي عبد الرحمن عن علي انه قال من كان مصليا بعد الجمعة فليصل ستا ۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چھ رکعات پڑھے۔

۱۸۴۳۔ **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن عطاء بن السائب عن ابي عبد الرحمن قال علم ابن مسعود الناس ان يصلوا بعد الجمعة اربعا فلما جاء علي بن ابي طالب علمهم ان يصلوا ستا ۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھایا کہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھیں جب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انھوں نے بتایا کہ چھ رکعات ادا کریں۔

۱۸۴۴- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن ابی عبد الرحمن السلمی قال قدم علینا عبد الله فکان یصلی بعد الجمعة اربعا فقدم بعده علی فکان اذا صلی الجمعة صلی بعدها رکعتین واربعا فاعجبنا فعل علی فاخترناه۔

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو وہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے ان کے بعد حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد دو اور پھر چار رکعات ادا کرتے تھے ہم نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے قول کو پسند کرتے ہوئے اختیار کر لیا۔

فثبت بما ذکرنا ان التطوع الذی لا ینبغی ترکه بعد الجمعة ست وهو قول ابی یوسف الا انه قال احب الی ان یبدأ بالاربع ثم یثنی بالرکعتین لانه هو ابعد من ان یکون قد صلی بعد الجمعة مثلها علی ما قد نهی عنه۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل (سنت مؤکدہ) کو چھوڑنا مناسب نہیں وہ چھ رکعات ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے البتہ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ پہلے چار رکعات اور پھر دو رکعتیں پڑھی جائیں کیونکہ یہ اس بات سے

۱۸۴۵- حدثنا یزید بن سنان قال ثنا عبد الرحمن بن مهدی قال ثنا سفیان عن الاعمش عن ابراهیم عن سلیمن بن مسهر عن خرشة بن الحر ان عمر کان یکره ان یصلی بعد صلوة الجمعة مثلها۔

حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد اس کی مثل نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

قال ابو جعفر فلذلک استحب ابو یوسف ان یقدم الاربع قبل الرکعتین لانهن لسن مثل الرکعتین وکره ان یقدم رکعتان لانهما مثل الجمعة واما ابو حنیفة فکان یذهب فی ذلک الی القول الذی بدأنا بذکره فی اول هذا الباب۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی لیے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے چار رکعات کو دو رکعتوں سے پہلے پڑھنے کو پسند فرمایا کیونکہ وہ دو رکعتوں کی طرح نہیں ہیں پس دو رکعتوں کو مقدم کرنا مکروہ ہے کیونکہ وہ جمعہ (کی نماز) کی مثل ہیں۔ البتہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا وہی مسلک ہے جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا۔

باب الرجل یفتتح الصلوة قاعدا هل یجوز له ان یرکع قائما ام لا

باب: کیا بیٹھ کر نماز شروع کرنے والے کے لیے کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز ہے؟

۱۸۴۶- حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا الخصیب بن ناصح قال ثنا یزید بن ابراهیم عن محمد بن سیرین عن عبد الله بن شقیق العقیلی عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے قیام اور قعود دونوں حالتوں میں تکبیر کہتے تھے پس جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو قیام سے رکوع میں جاتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے

مُسْتَقِلٌّ وَقَدْ رَأَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْإِقَامَةُ مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هُوَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْأَذَانُ أَيْضًا فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ بَقِيَّةُ الْإِقَامَةِ عَلَى مِثْلِ بَقِيَّةِ الْأَذَانِ أَيْضًا فَكَانَ مِمَّا يُدْخَلُ عَلَى هٰذِهِ الْحُجَّةِ إِنَّا رَأَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْإِقَامَةُ لَا نِصْفَ لَهُ فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْمَقْصُوْدُ إِلَيْهِ مِنْهُ هُوَ نِصْفُهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ نِصْفٌ كَانَ حُكْمُهُ حُكْمَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ لَا تَنْقَسِمُ مِمَّا إِذَا وَجَبَ بَعْضُهَا وَجَبَ بِوُجُوْبِهِ كُلُّهَا فَلِهٰذَا صَارَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سَوَاءً فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ لِأَحَدِ الْمُعْتَبِيْنَ عَلَى الْآخَرِ ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّهُ فِي الْإِقَامَةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْفَلَاحِ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَجِيْءُ بِهِ هٰهُنَا عَلَى مِثْلِ مَا يَجِيْءُ بِهِ فِي الْأَذَانِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ أَيْضًا وَلَا يَجِيْءُ بِهِ عَلَى نِصْفِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا مِنَ الْإِقَامَةِ مِمَّا لَهُ نِصْفٌ عَلَى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ سَوَاءً كَانَ مَا بَقِيَ مِنَ الْإِقَامَةِ أَيْضًا هُوَ عَلَى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ أَيْضًا سَوَاءً لَا يُحْذَفُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا۔

بھی باقی اذان کی طرح ہو۔ البتہ اس دلیل پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جن الفاظ کے ساتھ اقامت ختم ہوتی ہے وہ نصف نہیں ہوتے پس جائز ہے کہ اس سے مقصود اس کا نصف ہونا ہو لیکن جب وہ نصف نہیں ہوتے تو اس کا حکم ان تمام اشیاء کی طرح ہو گا جو تقسیم نہیں ہوتیں اور جب ان کا بعض واجب ہو جائے تو تمام وجوب کے ساتھ واجب ہوتی ہے پس اذان اور اقامت دونوں لا الہ الا اللہ پر ختم ہوتی ہیں لہٰذا اس میں دونوں میں سے ایک مفہوم پر بھی دلیل نہ ہوگی۔

پھر ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ اقامت میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دو بار کہا جاتا ہے تو یہاں یہ کلمات اس طرح لائے جائیں جیسے اذان میں اس مقام پر لائے جاتے ہیں اور اذان کے مقابلے میں یہاں نصف نہیں لائے جاتے، پس جب اقامت میں یہ کلمات اذان میں پائے جانے والے ان کلمات سے نصف نہیں ہوتے تو اقامت کے باقی کلمات بھی اذان کے اعتبار سے ایک جیسے ہونے چاہییں اور اس سے کوئی چیز چھوڑی نہ جائے اس سے ثابت ہوا کہ اقامت کے کلمات دو دو بار ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام سے بھی یہی بات منقول ہے۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُجَمِّعِ ابْنِ جَارِیَةَ عَنْ عُبَیْدٍ مَّوْلٰی سَلَمَةَ ابْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَکْوَعِ کَانَ یُثَنِّیْ الْاِقَامَةَ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے غلام آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ اقامت کے کلمات دو دو بار کہتے تھے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَ ثَوْبَانُ یُؤَذِّنُ مَثْنٰی وَیُقِیْمُ مَثْنٰی۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت (دونوں) دو دو بار کلمات کے ساتھ کہتے تھے۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ یُؤَذِّنُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُقِیْمُ مَثْنٰی۔

حضرت عبد العزیز بن رفیع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ اذان اور اقامت دو دو بار کلمات کے ساتھ ساتھ کہتے تھے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِیْ ذٰلِكَ مَا۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِیْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِی الْاِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً اِنَّمَا هُوَ شَیْءٌ اِسْتَخَفَّهُ الْاُمَرَاءُ۔

فَاَخْبَرَ مُجَاهِدٌ اَنَّ ذٰلِكَ مُحْدَثٌ وَاَنَّ الْاَصْلَ هُوَ التَّثْنِیَةُ۔

اس سلسلے میں حضرت مجاہد سے مروی ہے: فطر بن خلیفہ نقل کرتے ہیں کہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہنا حکمرانوں نے تخفیف کی خاطر اختیار کیا تو حضرت مجاہد نے بتایا کہ یہ بدعت ہے اور اصل بات جفت کلمات کہنا ہے۔

بَابٌ ۳ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ فِیْ اَذَانِ الصُّبْحِ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

باب ۳: موذن کا صبح کی اذان میں "الصلوۃ خیر من النوم" کہنا

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ کَرِهَ قَوْمٌ اَنْ یُقَالَ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے

لِاَنَّ صَبْرَهٗ عَلَى الْقُعُوْدِ حَتّٰى يَرْكَعَ قَاعِدًا اَلَا يَدُلُّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّقُوْمَ فَيَرْكَعَ قَائِمًا وَقِيَامُهٗ مِنْ قُعُوْدِهٖ حَتّٰى يَرْكَعَ قَائِمًا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ لَهٗ اَنْ يَّرْكَعَ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ قَاعِدًا فَلِهٰذَا جَعَلْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ اَوْلٰى مِمَّا قَبْلَهٗ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اسی حالت قعدہ میں رکوع کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ آپ کھڑے ہوکر رکوع میں جانا جائز نہیں سمجھتے تھے اور آپ کا قعدے سے قیام کرکے رکوع میں جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کے نزدیک بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد کھڑے ہوکر رکوع میں جانا جائز تھا۔ لہٰذا ہم نے اس حدیث کو پہلی سے اولیٰ قرار دیا امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِى الْمَسَاجِدِ

باب: مساجد میں نوافل پڑھنا

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْمُطَرِّفِ ابْنِ اَبِى الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِىْ مَسْجِدِ بَنِىْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَلَمَّا فَرَغَ رَاَى النَّاسَ يُسَبِّحُوْنَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فِى الْبُيُوْتِ۔

حضرت سعد بن اسحٰق اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنو عبد الاشہل کی مسجد میں ادا فرمائی۔ فارغ ہوئے تو دیکھا کہ لوگ تسبیح (نوافل) پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا لوگو! یہ نماز گھروں میں پڑھی جاتی ہے۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِىْ بَيْتِىْ وَالصَّلٰوةِ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ تَرٰى مَا اَقْرَبَ بَيْتِىْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّىَ فِىْ بَيْتِىْ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّىَ فِى الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کی نماز اور مسجد کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے۔ تو میں فرض نماز کے علاوہ مسجد کی بجائے گھر میں پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اقوال اہل علم

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ التَّطَوُّعَ لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُّفْعَلَ فِى الْمَسَاجِدِ اِلَّا الَّذِىْ لَا يَنْبَغِىْ تَرْكُهٗ مِثْلَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ فَاَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِىْ اَنْ تُصَلِّىَ فِى الْمَسَاجِدِ وَلٰكِنْ تُؤَخِّرُ ذٰلِكَ لِلْبُيُوْتِ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا التَّطَوُّعُ فِى الْمَسَاجِدِ حَسَنٌ غَيْرَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے کہ مساجد میں وہی نماز پڑھنا مناسب ہے جسے چھوڑنا جائز نہیں مثلاً ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دو رکعتیں اور جو اس کے علاوہ ہے اسے مسجد میں پڑھنا مناسب نہیں بلکہ اسے گھروں کی طرف مؤخر کیا جائے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مساجد میں نوافل پڑھنا اچھا ہے البتہ گھروں میں پڑھنا افضل ہے

اَنَّ التَّطَوُّعَ فِي الْمَنَازِلِ اَفْضَلُ مِنْهُ ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۸۶۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِيَ الْعَبَّاسُ بِتِ اللَّيْلَةَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرُهُ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک رات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درِ اقدس پر ٹھہرا فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء ادا فرمائی پھر اس کے بعد نماز پڑھی حتیٰ کہ مسجد میں آپ کے علاوہ کوئی نہ رہا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي الْمَسْجِدِ هٰذَا التَّطَوُّعَ الطَّوِيْلَ فَلِذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ التَّطَوُّعَ فِي الْبُيُوْتِ اَفْضَلُ مِنْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ کبھی یہ طویل نفل مسجد میں ادا فرماتے تھے تو ہمارے نزدیک یہ اچھا ہے مگر گھر میں نفل پڑھنا افضل ہے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرض نماز کے علاوہ مرد کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں ہو، امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ

باب: وتروں کے بعد نفل پڑھنا

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِيْ وَسَطِهٖ وَفِيْ اٰخِرِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِيْ اٰخِرِهٖ ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری حصے میں وتر پڑھا کرتے تھے پھر ہمیشہ آخری حصہ میں ہی پڑھتے رہے۔

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ اَنْبَاَنِيْ غَيْرُ مَرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ابواسحٰق نے مجھے متعدد بار بتایا کہ میں نے حضرت عاصم بن ضمرہ سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

أَنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت ابن مکتوم نابینا تھے وہ اذان نہ دیتے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا آپ نے صبح کر دی، آپ نے صبح کر دی۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (حضرت سالم کے والد) کا ذکر نہیں کیا۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب، سالم سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت سالم بن عبد اللہ نے فرمایا میں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں تم کھاؤ پیو، حتیٰ کہ حضرت ابن ام مکتوم اذان دیں۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْبَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زہری سالم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک، عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ حَتّٰى يُنَادِيَ بِلَالٌ اَوِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ شَكَّ شُعْبَةُ۔

حضرت مالک اور شعبہ، حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ انھوں نے فرمایا یہاں تک کہ حضرت بلال اذان دیں یا حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما حضرت شعبہ (راوی) کو شک ہے۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا مِقْدَارُ مَا يَنْزِلُ هٰذَا وَيَصْعَدُ هٰذَا۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں لیکن اس میں حضرت بلال اور ابن ام مکتوم کے درمیان) شک نہیں ہے۔ اور ان دونوں (کی اذان) کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا کہ یہ (حضرت بلال مقام اذان سے) اترتے اور وہ (حضرت ابن ام مکتوم) چڑھتے۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمَّتِهٖ اُنَيْسَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَوِ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ بِلَالٌ اَوِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ هٰذَا وَاَرَادَ هٰذَا اَنْ يَصْعَدَ تَعَلَّقُوا بِهٖ وَقَالُوا كَمَا اَنْتَ حَتّٰى نَتَسَحَّرَ۔

حضرت خبیب بن عبدالرحمن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال یا (فرمایا) حضرت ابن ام مکتوم رات کو اذان دیتے ہیں تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت بلال یا (فرمایا) ابن ام مکتوم اذان دیں۔ جب یہ (ایک موذن) اترتے اور وہ (دوسرے موذن) اوپر جانا چاہتے تو صحابہ کرام انھیں پکڑ لیتے اور کہتے ٹھہر جاؤ سحری کر لینے دو۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ وَزَادَ وَكَانَتْ قَدْ حَجَّتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَ

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ اس میں اضافہ ہے کہ حضرت انیسہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تھا اور ان دونوں (کی اذان) کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا کہ یہ چڑھتے اور

اِسْتَفْتَاهُ عَنْ رَجُلٍ اَوْتَرَ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يُتِمُّهَا عَشْرًا۔

انھوں نے فرمایا دس رکعات پوری کرے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ خِلَافُ هٰذَا الْقَوْلِ وَسَنَذْكُرُهُ بَعْدَ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس قول کے خلاف بھی مروی ہے اور ہمیں اسے ان شاء اللہ اس کے بعد ذکر کریں گے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ نَاقِضًا لِلْوِتْرِ۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ وتروں کے بعد نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ وتروں کو فاسد نہیں کرتے۔

١٨٧٣- وَرَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَابَلْتِيُّ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ قَرَاَ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَائِشَةَ فِي بَابِ الْوِتْرِ فِي حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ۔

انھوں نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں قرأت فرمائی آپ بیٹھے ہوئے تھے جب رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو کھڑے ہوئے اور رکوع کیا۔ ہم نے وتروں کے باب میں بھی سعد بن ہشام کی روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا ہے۔

١٨٧٤- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ بِالرَّحْمٰنِ وَالْوَاقِعَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد والی دو رکعتوں میں سورۂ رحمٰن اور سورۂ واقعہ پڑھتے تھے۔

١٨٧٥- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي غَالِبٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَاُ فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے ان دو رکعتوں میں آپ "اذا زلزلت الارض" اور "قل یا ایہا الکفرون" پڑھتے۔

١٨٧٦- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے فرمایا یہ سفر بڑا مشکل اور بوجھل ہے پس جب تم میں سے کوئی وتر

وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا السَّفَرَ جُهْدٌ وَثِقَلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتَا لَهٗ۔

پڑھ لے تو اس کے بعد) دو رکعتیں پڑھے اور جاگ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ یہی اس کے لیے کافی ہیں۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَطَوَّعَ بَعْدَ الْوِتْرِ بِرَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ نَاقِضًا لِوِتْرِهِ الْمُتَقَدِّمِ فَهٰذَا أَوْلٰى مِمَّا تَأَوَّلَهٗ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَادَّعَوْهُ مِنْ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهٰى وِتْرُهٗ إِلَى السَّحَرِ مَعَ أَنَّ ذٰلِكَ أَيْضًا لَيْسَ فِيْهِ خِلَافٌ عِنْدَنَا لِهٰذَا إِلَّا أَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ وِتْرُهٗ يَنْتَهِيْ إِلَى السَّحَرِ ثُمَّ يَتَطَوَّعُ بَعْدَهٗ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ هُمَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ **قِيْلَ** لَهٗ لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ مِنْ جِهَتَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَلِأَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ إِنَّمَا سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْهَا جَوَابًا لِسُؤَالِهٖ وَإِخْبَارًا مِنْهَا إِيَّاهُ عَنْ صَلٰوتِهٖ بِاللَّيْلِ كَيْفَ كَانَتْ وَالْجِهَةُ الْأُخْرٰى أَنَّهٗ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ جَالِسًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ لِأَنَّهٗ بِذٰلِكَ تَارِكٌ لِقِيَامِهِمَا وَإِنَّمَا يَجُوْزُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ مَا لَهٗ أَنْ لَا يُصَلِّيَهٗ أَلْبَتَّةَ وَيَكُوْنَ لَهٗ تَرْكُهٗ بِكَمَالِهٖ يَكُوْنُ لَهٗ تَرْكُ الْقِيَامِ فِيْهِ فَأَمَّا مَا لَيْسَ لَهٗ تَرْكُهٗ فَلَيْسَ لَهٗ تَرْكُ الْقِيَامِ فِيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَطَوَّعَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوِتْرِ كَانَتَا مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَفِيْ ذٰلِكَ مَا وَجَبَ بِهٖ قَوْلُ الَّذِيْنَ لَمْ يَرَوْا بِالتَّطَوُّعِ فِي اللَّيْلِ بَعْدَ الْوِتْرِ بَأْسًا

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھے تو یہ (نفل) آپ کے پہلے پڑھے جانے والے وتروں کو فاسد نہیں کرتے لہٰذا یہ پہلے قول والوں کی تاویل سے زیادہ بہتر ہے ان لوگوں نے حدیث حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مفہوم کی بنیاد پر دعویٰ کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سحری تک پہنچے لیکن اس کے باوجود اس میں ہمارا بھی کوئی اختلاف نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ کے وتر ہی سحری تک پہنچے ہوں۔ اُآپ نے طلوع فجر سے پہلے نفل پڑھے ہوں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ان دو رکعتوں میں فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہونے کا احتمال ہے لہٰذا یہ رات کی نماز سے نہ ہوں گی۔

تو اسے کہا جائے گا کہ یہ بات دو وجہ سے جائز نہیں ایک یہ کہ حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز سے متعلق پوچھا تھا تو یہ ان کے سوال کا جواب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں خبر دینا تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ صبح کی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں جبکہ قیام پر قادر ہو کیونکہ اس صورت میں قیام کا تارک ہوگا حالانکہ قیام کے باوجود بیٹھ کر وہی نماز پڑھی جا سکتی ہے جو ضروری نہ ہو اور اسے چھوڑنے کی اجازت ہو تو اسے جیسے مکمل چھوڑنے کا حق ہے اسی طرح اس قیام کو بھی چھوڑا جا سکتا ہے لیکن جس نماز کو چھوڑا نہیں جا سکتا اس میں قیام کو چھوڑنے کا حق بھی نہیں اس سے ثابت ہوا کہ وہ دو رکعتیں جنھیں حضور علیہ السلام وتروں کے بعد پڑھتے تھے وہ رات کی نماز سے تھیں اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا رات کو وتروں کے بعد نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور نہ ہی اسے وتروں کے لیے مفسد قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْجِعَ فَنَادٰى اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ فَرَجَعَ فَنَادٰى اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ ۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ مِمَّنْ قَدْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا كَانَ مِنْ نِدَائِهِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِمَّا كَانَ مُبَاحًا لَهُ هُوَ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ وَاَنَّ مَا اَنْكَرَهُ عَلَيْهِ اِذْ فَعَلَهُ قَبْلَ الْفَجْرِ كَانَ لِلصَّلٰوةِ ۔

تو حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کرتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں، پس کھاؤ پیئو یہانتک کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں، تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی وہ آذان جو طلوع فجر سے پہلے ہوتی تھی اور وہ ان کے لیے جائز تھی وہ نماز کے لیے نہ تھی اور جس اذان کے فجر سے پہلے دینے پر اعتراض کیا وہ نماز کیلئے تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا عَنْ حَفْصَةَ مَا ۔

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۷۹۵ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْفَجْرِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُصْبِحَ ۔

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ بنت عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ جب موذن فجر کی اذان کہتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر فجر کی دو رکعتیں پڑھتے پھر مسجد کی طرف تشریف لے جاتے اور کھانا کھانا حرام قرار دیتے اور فجر سے پہلے اذان نہ ہوتی تھی۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ اِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَاَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا بِلَالًا اَنْ يَّرْجِعَ فَيُنَادِيَ اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عَادَتَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَعْرِفُوْنَ اَذَانًا قَبْلَ

تو یہ ہیں حضرت ابن عمر، جو حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ موذن، نماز کے لیے اذان، طلوع فجر کے بعد ہی دیتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان لوٹانے کا حکم دیا کہ وہ اعلان کریں بندہ سو گیا تھا، یہ ان کی اس عادت پر دلالت ہے کہ ان کے ہاں فجر سے پہلے اذان معروف نہ تھی اگر وہ

الْفَجْرِ وَلَوْ كَانُوْا يَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ اِذًا لَمَا احْتَاجُوْا اِلٰى هٰذَا النِّدَاءِ وَاَرَادَ بِهٖ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ النِّدَاءِ اِنَّمَا هُوَ لِيُعْلِمَهُمْ اَنَّهُمْ فِيْ لَيْلٍ بَعْدُ حَتّٰى يُصَلِّيَ مَنْ اٰثَرَ مِنْهُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ وَلَا يُمْسِكَ عَمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الصَّائِمُ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ بِلَالٌ كَانَ يُؤَذِّنُ فِيْ وَقْتٍ كَانَ يَرٰى اَنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ فِيْهِ وَلَا يَتَحَقَّقُ ذٰلِكَ لِضُعْفِ بَصَرِهٖ.

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا

۷۹۶- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَشْكَابٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ فَاِنَّ فِيْ بَصَرِهٖ شَيْئًا.

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُرِيْدُ الْفَجْرَ فَيُخْطِئُهٗ لِضُعْفِ بَصَرِهٖ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَعْمَلُوْا عَلٰى اَذَانِهٖ اِذْ كَانَ مِنْ عَادَتِهِ الْخَطَاُ لِضُعْفِ بَصَرِهٖ.

۷۹۷- **وَقَدْ حَدَّثَنَا** الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ اِنَّكَ تُؤَذِّنُ اِذَا كَانَ الْفَجْرُ سَاطِعًا وَّلَيْسَ ذٰلِكَ

اس اذان کو جانتے ہوتے تو اس (دوبارہ) اعلان کے محتاج نہ ہوتے اور ہمارے نزدیک اس اعلان کی مراد یہ تھی، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ انھیں آگاہ کر دیں کہ ابھی تک رات ہے تاکہ جو شخص رات کی نماز پڑھنا چاہے پڑھ لے اور ان امور سے نہ رکے جن سے روزے دار رکتا ہے۔
اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر اذان دیتے ہوں کہ فجر طلوع ہو گئی لیکن بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے صحیح وقت پر نہ کہہ سکتے ہوں۔

اور اس بات کی دلیل یہ ہے:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ ان کی بینائی میں کچھ کمزوری ہے۔

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کا ارادہ فرماتے لیکن ضعفِ بصر کی وجہ سے خطا واقع ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ لوگ ان کی اذان پر عمل نہ کریں کیونکہ ضعفِ بصر کی وجہ سے خطا ان کی عادت بن چکی تھی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ اس وقت اذان دیتے ہیں جب صبح کی روشنی بلند ہو رہی ہوتی ہے یہ صبح نہیں، صبح اس طرح (افق میں) پھیلتی ہے۔

۱۸۸۴- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ نَقْضُ الْوِتْرِ فَقَالَتْ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وتروں کے توڑنے کا ذکر کیا گیا تو فرمایا ایک رات میں دو (بار) وتر نہیں ہوتے۔

۱۸۸۵- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ جِئْتُ بِثَلَاثَةِ أَبْعِرَةٍ فَأَنَخْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ بِبَعِيْرَيْنِ فَأَنَخْتُهُمَا أَلَيْسَ كَانَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ وِتْرًا قَالَ وَكَانَ يَضْرِبُهُ مَثَلًا لِنَقْضِ الْوِتْرِ۔

حضرت عمر بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں تین اونٹ لاکر بٹھا دوں پھر دو اونٹ لاکر بٹھاؤں تو کیا یہ وتر (طاق) نہیں ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں آپ اس سے وتر توڑنے کے سلسلے میں مثال دے رہے تھے۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا كَلَامٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنَاهُ إِنْ صَلَّيْتَ بَعْدَ الْوِتْرِ مِنَ الْأَشْفَاعِ فَهُوَ مَعَ الْوِتْرِ الَّذِيْ أَوْتَرْتَهُ وِتْرًا۔

ہمارے نزدیک یہ صحیح کلام ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میں وتروں کے بعد جو جفت رکعات پڑھوں تو وتر نماز کے ساتھ بھی وتر ہی ہوں گے۔

۱۸۸۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ أَصْنَعُ أَنَا قُلْتُ أَخْبِرْنِيْ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَنَامُ فَإِنْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ صَلَّيْتُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَإِنْ أَصْبَحْتُ أَصْبَحْتُ عَلٰى وِتْرٍ۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابومرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کیسے پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ میں کیسے کرتا ہوں؟ میں نے عرض کیا بتائیے، فرمایا جب میں نماز عشاء پڑھتا ہوں تو اس کے بعد پانچ رکعات پڑھتا ہوں پھر سوجاتا ہوں اگر رات کو جاگوں تو دو، دو رکعتوں کے ساتھ پڑھتا ہوں اور اگر صبح کروں (یعنی نہ جاگوں) تو وتروں پر صبح کرتا ہوں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِذُ بْنُ عَمْرٍو وَعَمَّارٌ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ لَا يَرَوْنَ التَّطَوُّعَ بَعْدَ الْوِتْرِ يَنْقُضُ الْوِتْرَ فَهٰذَا أَوْلٰى عِنْدَنَا مِمَّا رُوِيَ عَمَّنْ خَالَفَهُمْ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِعْلِهِ وَقَوْلِهِ وَالَّذِيْ رُوِيَ عَنِ الْآخَرِيْنَ أَيْضًا فَلَيْسَ لَهُ أَصْلٌ فِي النَّظَرِ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا أَرَادُوْا

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس، عائذ بن عمرو، عمار بن یاسر، ابوہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم جو وتروں کے بعد نفل پڑھنے سے وتروں کو فاسد نہیں سمجھتے۔

ہمارے نزدیک یہ مخالفین کی روایت سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی آپ کے فعل و قول کے موافق ہے اور دوسرے حضرات سے جو کچھ مروی ہے قیاس میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جب وہ نفل پڑھنا چاہتے تو ایک رکعت

أَنْ يَتَطَوَّعُوا أَصَلُّوا رَكْعَةً فَيَشْفَعُونَ بِهَا وِتْرًا مُتَقَدِّمًا قَدْ قَطَعُوا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا شَفَعُوا بِهِ بِكَلَامٍ وَعَمَلٍ وَنَوْمٍ وَهٰذَا لَا أَصْلَ لَهُ أَيْضًا فِي الْإِجْمَاعِ فَيُعْطَفُ عَلَيْهِ هٰذَا الْاِخْتِلَافُ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَخَالَفَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا خِلَافُهُ انْتَفَى ذٰلِكَ وَلَمْ يَجُزِ الْعَمَلُ بِهِ وَهٰذَا الْقَوْلُ الَّذِي بَيَّنَّا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

پڑھتے اور اس طرح وہ پہلے پڑھے گئے وتروں کو شفع بنانے ان (وتروں) کے اور جس کے ساتھ ان کو شفع بناتے کے درمیان کلام، عمل اور نیند کے ذریعے تفریق کرتے۔ اجماع میں اس بات کی بھی کوئی دلیل نہیں جس پر اس اختلاف کی بنیاد رکھی جائے جب صورت حال یہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے بھی ان کی مخالفت کی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کے خلاف مروی ہے تو اس بات کی نفی ہوگئی اور اس پر عمل جائز نہیں یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۳ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ كَيْفَ هِيَ

باب ۴۳: رات کی نماز میں قرأت

۱۸۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَيُسْمَعُ قِرَاءَتُهُ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تو حجروں کے پیچھے سے آواز سنائی دیتی اور آپ اپنے گھر میں ہوتے۔

۱۸۸۸- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَنَا نَائِمَةٌ عَلَى عَرِيشِي وَهُوَ يُصَلِّي يُرَجِّعُ بِالْقُرْآنِ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں درمیان شب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتی تھی حالانکہ میں اپنی چھت پر سوئی ہوتی تھی آپ نماز پڑھتے ہوئے قرآن پاک (کی آیات) بار بار پڑھتے تھے۔

۱۸۸۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي۔

حضرت یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتی تھی حالانکہ میں اپنی چھت پر ہوتی۔

قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْقِرَاءَةَ فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ هٰكَذَا هِيَ وَكَرِهُوا الْمُخَافَتَةَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِنْ شَاءَ

اہل علم کا قول

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی خیال ہے کہ رات کی نماز میں قرأت اس طرح ہے ان کے نزدیک آہستہ آہستہ پڑھنا مکروہ ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات نے ان

خافت وان شاء جهر۔

کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر چاہے تو آہستہ پڑھے اور چاہے تو بلند آواز سے پڑھے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۸۹۰- واحتجوا في ذلك بما حدثنا ابو داؤد قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا ابن المبارك عن عمران بن زائدة بن نشيط عن ابيه عن ابي خالد الوالبي عن ابي هريرة قال كان قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني بالليل يرفع طورا او يخفض طورا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی (نماز میں) قرأت کبھی بلند کرتے اور کبھی آہستہ پڑھتے۔

۱۸۹۱- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا عيسى بن يونس عن عمران بن زائدة ح وحدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا حفص بن غياث عن عمران فذكر باسناده مثله۔

حضرت حفص بن غیاث، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۹۲- حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم عن عمران بن زائدة عن ابيه عن ابي خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ولم يذكر ابا هريرة۔

حضرت ابو خالد، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

فهذا ابو هريرة يخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يرفع صوته في قراءته بالليل طورا ويخفض طورا فدل ذلك على ان للمصلي في الليل ان يرفع ان احب ويخفض ان احب وقد يجوز ان يكون ما ذكرت ام هانئ وابن عباس من رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم صوته بالقراءة في صلاته بالليل هو نعم قد كان يفعل بعقبه الخفض فحديث ابن عباس وام هانئ لا ينفي الخفض وحديث ابي هريرة يبين ان للمصلي ان يخفض ان احب فهو اولى من هذه الاحاديث وبه يقول ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

تو یہ ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ خبر دیتے ہیں کہ آپ رات کو کبھی بلند آواز سے قرأت کرتے اور کبھی آہستہ آواز سے پڑھتے۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی رات کو چاہے تو بلند آواز سے قرأت کرے اور اگر چاہے تو آہستہ پڑھے اور ممکن ہے جو کچھ حضرت ام ہانی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے حضور علیہ السلام کی نماز شب میں بلند آواز کے بارے میں ذکر کیا ہے اور آہستہ پڑھنے کے بعد بلند کرنا ہو پس حضرت ابن عباس اور ام ہانی رضی اللہ عنہم کی روایت آہستہ پڑھنے کی نفی نہیں کرتی۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ نمازی چاہے تو آہستہ پڑھے اور چاہے تو بلند آواز سے قرأت کرے تو ان احادیث کی نسبت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ جَمْعِ السُّوَرِ فِي رَكْعَةٍ

١٨٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ سُورَةٍ رَكْعَةٌ۔

١٨٩٤- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ سُورَةٍ رَكْعَةٌ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ أَسَمّٰى لَكَ مَنْ حَدَّثَهُ فَقُلْتُ لَا قَالَ أَفَلَا تَسْأَلُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَنْ حَدَّثَنِي وَفِي أَيِّ مَكَانٍ حَدَّثَنِي وَقَدْ كُنْتُ أُصَلِّي بَيْنَ عِشْرِيْنَ حَتّٰى بَلَغَنِي هٰذَا الْحَدِيثُ

باب ۴۷: ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کرنا۔

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا ہر سورت کے لیے ایک ایک رکعت ہے۔

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سورت کے لیے ایک رکعت ہے حضرت عاصم احول (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا کیا انھوں نے آپ کو بتایا کہ ان سے کس نے بیان کیا، میں نے کہا نہیں فرمایا کیا تم ان سے نہیں پوچھتے؛ چنانچہ میں نے پوچھ کر عرض کیا کہ آپ سے کس نے بیان کیا؟ انھوں نے فرمایا میں جانتا ہوں مجھ سے کس نے بیان کیا اور کس مقام پہ بیان کیا میں تقریباً بیس شخصوں کے درمیان نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی۔

بيان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَزِيدَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ عَلٰى سُورَةٍ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

١٨٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ لَبِيبَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ أَوْ قَالَ فِي لَيْلَةٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ اللهَ لَوْ شَاءَ لَأَنْزَلَهُ جُمْلَةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ فَصَّلَهُ لِتُعْطٰى كُلُّ سُورَةٍ حَظَّهَا مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مَا بَدَا لَهُ

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اس طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک سورت سے زائد پڑھنا مناسب نہیں انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث اور جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سے استدلال کیا۔

حضرت ابن لبیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ میں ایک رکعت میں یا کہا ایک رات میں مفصل (کی سورتیں) پڑھتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو قرآن پاک اکٹھا نازل فرماتا لیکن اس نے الگ الگ کیا تاکہ ہر سورت کو رکوع اور سجدے میں اس کا حق دیا جائے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص ایک رکعت میں جتنی سورتیں چاہے پڑھے۔

۱۸۹۶- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ السُّوَرَ قَالَتِ الْمُفَصَّلَ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے:
حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) سورتیں ملاتے تھے فرمایا ہاں مفصل کی سورتیں۔

۱۸۹۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ نَهِيْكِ بْنِ سِنَانٍ السُّلَمِیِّ اَنَّهٗ اَتٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِیْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا مِثْلَ هَذِّ الشِّعْرِ وَنَثْرًا مِثْلَ نَثْرِ الدَّقَلِ اِنَّمَا فُصِّلَ لِتُفَصِّلُوْا لَقَدْ عَلِمْنَا النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً الرَّحْمٰنُ وَالنَّجْمُ عَلٰى تَاْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كُلَّ سُوْرَتَيْنِ فِیْ رَكْعَةٍ وَذَكَرَ الدُّخَانَ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ فِیْ رَكْعَةٍ فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ اَرَاَيْتَ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ رُبَّمَا قَرَأْتُ اَرْبَعًا فِیْ رَكْعَةٍ۔

حضرت حصین فرماتے ہیں مجھے حضرت ابراہیم نے نہیک بن سلمی سے خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں نے رات کو ایک رکعت میں مفصل کی تمام سورتیں پڑھی ہیں انھوں نے فرمایا شعروں کی طرح تیز پڑھتے ہوئے خشک کھجوروں کی طرح منتشر کرتے ہو ان کو جدا جدا رکھا گیا تاکہ تم بھی جدا جدا پڑھو۔ ہمارے علم میں ایسی سورتیں ہیں جنھیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تالیف کے مطابق بیس سورتوں کو دو دو کر کے پڑھتے تھے۔ مثلاً سورۂ رحمٰن اور سورۂ نجم وغیرہ انھوں نے ایک ایک رکعت میں سورہ دخان اور عم یتساءلون پڑھنے کا ذکر کیا، حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا تاب اس سے چھوٹی صورتوں میں کیسے کروں؟ تو فرمایا میں بعض اوقات ایک رکعت میں چار سورتیں پڑھتا ہوں۔

۱۸۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ اِنِّیْ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِیْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ۔

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں مفصل (کی تمام سورتیں) ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو میں ان سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں حضور علیہ السلام ملا کر پڑھتے تھے۔

۱۸۹۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا سَيَّارٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ النَّبِیُّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ سُوْرَتَيْنِ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔

حضرت سیار، حضرت ابو وائل سے وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔

۱۹۰۰- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود ح وحدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زهير بن معاوية عن ابي اسحق عن علقمة والاسود قال جاء رجل الى عبد الله فقال اني قرأت المفصل في ركعة فقال نثرا كنثر الدقل او هذا كهذ الشعر لكن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يفعل ما فعلت كان يقرن بين كل سورتين في كل ركعة سورتين في كل ركعة النجم والرحمن في ركعة عشرون سورة في عشر ركعات۔

حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں ایک رکعت میں مفصل (کی تمام سورتیں) پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا خشک کھجوروں کو منتشر کرنے کی طرح پھیلاتے ہو یا شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو آپ دو سورتیں ملاتے تھے ایک رکعت میں سورۂ نجم اور سورۂ رحمٰن پڑھتے اس طرح دس رکعتوں میں بیس سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۹۰۱- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عمر الضرير قال انا ابو عوانة عن سليمان الاعمش عن سعد بن عبيدة عن المستورد بن الاحنف عن صلة بن زفر عن حذيفة بن اليمان قال صليت الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فاستفتح سورة البقرة فلما فرغ منها استفتح آل عمران فكان اذا اتى على آية فيها ذكر الجنة او النار وقف فسأل او تعوذ او قال كلاما هذا معناه۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے سورۂ بقرہ شروع فرمائی جب اس سے فارغ ہوئے تو آل عمران شروع کی جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں جنت یا جہنم کا ذکر ہوتا تو ٹھہر جاتے سوال کرتے یا پناہ مانگتے۔ یا انہوں (حضرت حذیفہ) نے کچھ کلام فرمایا جس کا یہی مفہوم ہے۔

ففي هذه الآثار ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرن بين السورتين في كل ركعة فقد خالف هذا ما روى ابو العالية وهو اولى لاستقامة طريقه وصحة مجيئه واما قول ابن مسعود بعد ذلك انما سمي المفصل لتفصلوه فان ذلك لم يذكره عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد يحتمل ان يكون ذلك من رأيه فان كان ذلك من رأيه فقد خالفه في ذلك عثمان بن عفان لانه كان يختم القرآن في ركعة وسنذكر ذلك في آخر هذا الباب ان شاء الله تعالى

تو ان روایات میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔ یہ حضرت ابو العالیہ کی روایت کے خلاف ہے لیکن یہ اپنے طریق روایت کی استقامت وصحت کے اعتبار سے اولیٰ ہے اور اس کے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ انہیں مفصل اس لیے کہا گیا تاکہ تم ان کو جدا جدا (رکعات میں) پڑھو تو یہ بات انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کی ممکن ہے یہ ان کی اپنی رائے ہو اگر یہ ان کی اپنی رائے ہے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے کیونکہ وہ ایک رکعت میں پورا قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ ہم اس بات کو باب آخر میں ذکر کریں گے انشاء اللہ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ فِیْ رَکْعَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِبَعْضِ سُوْرَةٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے نماز فجر کی ایک رکعت سورت کا کچھ حصہ پڑھا۔

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ ح وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْفَتْحِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِ فَلَمَّا اَتٰی عَلٰی ذِکْرِ مُوْسٰی وَعِیْسٰی اَوْ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَخَذَتْهُ سُعْلَةٌ فَرَکَعَ۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن صبح کی نماز کے وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سورۃ مؤمن شروع کی، جب حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون (علیہم السلام) کے ذکر پر پہنچے تو کھانسی شروع ہو گئی اور آپ نے رکوع کر دیا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِلسُّعْلَةِ الَّتِیْ عَرَضَتْ لَهٗ قِیْلَ لَهٗ فَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ بِاٰیَتَیْنِ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَدْ ذَکَرْنَا ذٰلِكَ فِیْ بَابِ الْقِرَاءَةِ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ تو کھانسی آنے کے باعث تھا تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فجر کی دو رکعتوں میں قرآن پاک کی دو آیتیں پڑھیں اور ہم نے فجر کی قراءت سے متعلق باب میں اسے ذکر کیا ہے۔

۱۹۰۳۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ ابْنُ حَیَّانَ اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ رَجُلٍ هُوَ قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ اٰیَةً مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ بِهَا یَرْکَعُ وَبِهَا یَسْجُدُ وَبِهَا یَدْعُوْ۔

حضرت جسرہ بنت دجاجہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی ایک آیت پڑھنے لگے اس کے ساتھ آپ رکوع کرتے اسی کے ساتھ سجدہ کرتے اور اسی کے ساتھ دعا مانگتے۔

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْعَتَّابِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِاٰیَةٍ حَتّٰی اَصْبَحَ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

حضرت قدامہ بن عبداللہ، حضرت جسرہ بنت دجاجہ سے اور وہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت کے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی وہ آیت یہ ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ۔ آخر تک ـــــ اور اگر تو ان کو عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر ان کو بخش دے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَیْشٍ

حضرت قدامہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں مجھ سے حضرت جسرہ

قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَسْرَةُ بِنْتُ دُجَاجَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بنت دجاجہ نے بیان فرمایا کہ انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهُ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ بَعْضِ سُوْرَةٍ فِيْ رَكْعَةٍ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّهُ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ السُّوْرَةِ فِي الرَّكْعَةِ لِمَا قَدْ ذَكَرْنَا مِمَّا جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِيَامِ فَذٰلِكَ يَنْفِيْ اَيْضًا مَا ذَكَرَ اَبُو الْعَالِيَةِ لِاَنَّهُ يُوْجِبُ اَنَّ الْاَفْضَلَ مِنَ الصَّلَوَاتِ مَا اُطِيْلَتِ الْقِرَاءَةُ وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْجَمْعِ بَيْنَ السُّوَرِ الْكَثِيْرَةِ فِيْ رَكْعَةٍ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ ایک رکعت میں ایک سورت پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ہم نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ذکر کیا ہے اور آپ سے یہ بھی منقول ہے کہ بہترین نماز وہ ہے جس کا قیام طویل ہو۔ یہ بات بھی حضرت ابوالعالیہ کی روایت کی نفی کرتی ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ افضل نماز وہی ہے جس میں طویل قرأت ہو اور ایک رکعت میں متعدد سورتیں جمع کیے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

١٩٠٦- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مغرب کی ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرتے تھے۔

١٩٠٧- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِالسُّوْرَتَيْنِ وَالثَّلٰثِ فِيْ رَكْعَةٍ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں دو اور (کبھی) تین سورتیں پڑھتے تھے۔

١٩٠٨- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَقْسِمُ السُّوْرَةَ الطَّوِيْلَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ۔

حضرت محمد بن اسحٰق، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ ہے کہ آپ طویل سورت کو فرض نماز کی دو رکعتوں پر تقسیم کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عُمَرَ وَغَيْرِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عمر اور دیگر حضرات سے بھی مروی ہے جو اس معنی پر دلالت کرتا ہے۔

۱۹۰۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمَكَّةَ الْفَجْرَ فَقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ حَتّٰى بَلَغَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ثُمَّ رَكَعَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورۂ یوسف پڑھی جب "وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ" ۔ آخر تک "اور غم سے آنکھیں سفید ہو گئیں اور وہ غصہ کھاتے رہے" پر پہنچے تو رکوع فرمایا۔

۱۹۱۰- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ اَلَمْ تَرَ وَلِاِيْلٰفِ۔

حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو آپ نے مغرب کی دوسری رکعت میں "الم ترکیف" اور "لایلف قریش" (دو سورتیں) پڑھیں۔

۱۹۱۱- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَافْتَتَحَ الْاَنْفَالَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ثُمَّ رَكَعَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو آپ نے سورۂ انفال شروع فرمائی جب آپ "نعم المولیٰ ونعم النصیر" پر پہنچے تو رکوع فرمایا۔

۱۹۱۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانَ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهٗ بِالْقُرْاٰنِ كُلِّهٖ فِيْ رَكْعَةٍ۔

حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت کے ساتھ قیام لیل فرماتے تھے۔

۱۹۱۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هٰذَا مَقَامُ اَخِيْكَ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى اَصْبَحَ اَوْ كَادَ اَنْ يُّصْبِحَ يَقْرَاُ اٰيَةً يَرْكَعُ بِهَا وَيَسْجُدُ وَيَبْكِيْ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ الْاٰيَةَ۔

حضرت ابوالضحیٰ، حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے مکہ مکرمہ کے ایک شخص نے بتایا کہ تمہارے بھائی حضرت تمیم داری کو میں نے اس جگہ دیکھا آپ صبح تک یا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی، کھڑے رہے آپ ایک آیت "ام حسب الذین اجترحوا السیٰات" پڑھتے اسی کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے اور روتے تھے۔

۱۹۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حضرت اسحٰق بن سعید، اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں

أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ۔

کہ انھوں نے ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا۔

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْبَيْتِ۔

حضرت حماد، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے گھر میں ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھا۔

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَمَّنَا فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَوَصَلَ بِسُورَةِ الْفِيلِ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ فِي رَكْعَةٍ۔

حضرت مغیرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی تو ایک رکعت میں سورۂ فیل اور سورۂ قریش کو ملایا۔

وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مَعَ تَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ فِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَثْرَةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَمِنْ تَابِعِيهِمْ هُوَ النَّظَرُ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا فَاتِحَةَ الْكِتَابِ تُقْرَأُ هِيَ وَسُورَةٌ غَيْرُهَا فِي رَكْعَةٍ وَلَا يَكُونُ بِذٰلِكَ بَأْسٌ وَلَا يَجِبُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لِأَنَّهَا سُورَةٌ رَكْعَةٌ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ مَا سِوَاهَا مِنَ السُّوَرِ لَا يَجِبُ أَيْضًا لِكُلِّ سُورَةٍ مِنْهُ رَكْعَةٌ وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں اور صحابہ کرام اور تابعین میں سے ایک کثیر تعداد نے اسے اپنایا ہے یہی قیاس کا تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت ایک رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سورۂ فاتحہ کے لیے ایک ہی رکعت کا ہونا واجب نہیں پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دوسری سورتیں بھی اسی طرح ہوں ایک سورت کے لیے ایک رکعت کا ہونا ضروری نہ ہو۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

بَابُ الْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ هَلْ هُوَ فِي الْمَنَازِلِ أَفْضَلُ أَمْ مَعَ الْإِمَامِ

باب: رمضان المبارک میں نماز شبینہ تنہا پڑھنا افضل ہے یا باجماعت!!!

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَلَمَّا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزے رکھے لیکن آپ نے ہمارے ساتھ (نماز کے لیے) قیام نہ فرمایا حتیٰ کہ مہینے سے سات دن رہ گئے جب ساتویں رات (یعنی ان سات میں سے پہلی رات) آئی تو تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی گذر گیا پھر چھٹی (آئندہ) رات ہمیں نماز نہ پڑھائی۔

كانت الليلة السابعة خرج صلى بنا حتى مضى ثلث الليل ثم لم يصل بنا السادسة حتى خرج ليلة الخامسة فصلى بنا حتى مضى شطر الليل فقلنا يا رسول الله لو نفلتنا فقال ان القوم اذا صلوا مع الامام حتى ينصرف كتب لهم قيام تلك الليلة ثم لم يصل بنا الرابعة حتى اذا كانت ليلة الثالثة خرج وخرج باهله فصلى بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان القيام مع الامام في شهر رمضان افضل منه في المنازل واحتجوا في ذلك بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم انه من قام مع الامام حتى ينصرف كتب له قنوت بقية ليلته **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا بل صلاته في بيته افضل من صلاته مع الامام وكان من الحجة لهم في ذلك ان ما احتجوا به من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم انه من قام مع الامام حتى ينصرف كتب له قنوت بقية ليلته كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكنه قد روي عنه ايضا انه قال خير صلاة المرء في بيته الا المكتوبة في حديث زيد بن ثابت وذلك لما كان قام بهم ليلة في رمضان فارادوا ان يقوم بهم بعد ذلك فقال لهم هذا القول فاعلمهم به ان صلاتهم في منازلهم وحدانا افضل من صلاتهم معه في مسجده فصلاتهم تلك في منازلهم احرى ان تكون افضل من الصلاة مع غيره في غير مسجده فتصحيح هذين الاثرين يوجب ان حديث ابي ذر هو على ان يكتب له بالقيام مع الامام قنوت بقية ليلته وحديث زيد بن ثابت يوجب

حتیٰ کہ پانچویں رات کو ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ رات کا نصف حصہ گذر گیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اضافہ فرمائیں (تو اچھا ہے) فرمایا جب کوئی قوم امام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس ہوتی ہے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔ آپ نے چوتھی رات نماز نہ پڑھائی حتیٰ کہ جب تیسری رات آگئی تو آپ گھر والوں کے ہمراہ تشریف لائے اور ہمیں (اتنا وقت) نماز پڑھائی کہ ہمیں فلاح کے فوت ہونے کا ڈر ہوا۔ حضرت جبیر بن نفیر حضرمی فرماتے ہیں میں نے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "سحری کھانا" ـــــ امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی بات کی طرف گئی ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں امام کے ساتھ قیام کرنا ـــــ گھروں میں پڑھنے سے افضل ہے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے کہ جس نے امام کے ساتھ قیام کیا پھر لوٹا تو اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ گھر میں نماز پڑھنا امام کے ساتھ پڑھنے سے افضل ہے اس سلسلے میں ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ (دوسرے فریق نے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے کہ جو شخص امام کے ساتھ قیام کرے حتیٰ کہ واپس لوٹے تو اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا لیکن آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ انسان کی فرض نماز کے علاوہ بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں ادا ہو۔ یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ نے ان کے ساتھ رمضان شریف میں قیام فرمایا اور انھوں نے چاہا کہ اس کے بعد بھی آپ ان کو یہ نماز پڑھائیں تو آپ نے یہ بات فرمائی لہٰذا آپ نے ان کو بتایا کہ ان کا گھر میں تنہا نماز پڑھنا آپ کے ساتھ مسجد میں پڑھنے سے افضل ہے تو یہ نماز گھر میں ادا کرنا کسی دوسرے کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت کے لائق ہے۔ لہٰذا ان دو روایتوں کی تصحیح سے لازم آیا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے امام کے ساتھ قیام کرنے سے بقیہ رات کے

اَنَّ مَا فَعَلَ فِیْ بَیْتِہٖ ھُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ حَتّٰی لَا یَتَضَادَّ ھٰذَانِ الْاَثَرَانِ۔

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُھَیْبٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ یُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَۃً فِی الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِیْرٍ فَصَلّٰی فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَالِیَ حَتَّی اجْتَمَعَ اِلَیْہِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَہٗ فَظَنُّوْا اَنَّہٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُھُمْ یَتَنَحْنَحُ لِیَخْرُجَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِکُمُ الَّذِیْ رَاَیْتُ صَنِیْعَکُمْ مُنْذُ اللَّیْلَۃِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُکْتَبَ عَلَیْکُمْ قِیَامُ اللَّیْلِ وَلَوْ کُتِبَ عَلَیْکُمْ مَا قُمْتُمْ بِہٖ فَصَلُّوْا اَیُّھَا النَّاسُ فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ۔

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُرْدَانُ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ اَبِیْ فُلَانٍ وَھُوَ ابْنُ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِہٖ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ۔

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ وَاَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ صَلَاتُہٗ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَیْرِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِیْ ذٰلِکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا مَا قَدْ ذَکَرْنَاہُ فِیْ بَابِ التَّطَوُّعِ فِی الْمَسَاجِدِ فَثَبَتَ بِتَصْحِیْحِ مَعَانِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ مَا ذَکَرْنَاہُ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ عَنْ

قیام کا ثواب ملنا ثابت ہوا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے لازم آتا ہے کہ گھر میں یہ نماز پڑھنا اس سے افضل ہے (یہ تطبیق اس لیے دی) تاکہ دونوں روایتوں تضاد ثابت نہ ہو۔

۱۹۱۸۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد شریف میں چٹائی کھڑی کر کے (ایک طرف) حجرہ بنایا۔ آپ نے کئی راتیں اس میں نماز پڑھی یہاں تک کہ وہاں لوگ جمع ہو گئے پھر انھوں نے آپ کی آواز نہ سنی تو سوچا آپ آرام فرما ہو گئے ہیں۔ چنانچہ بعض نے کھانسنا شروع کر دیا تاکہ آپ کی طرف تشریف لے آئیں۔ آپ نے فرمایا میں شروع رات سے تمہارا یہ عمل (جمع ہونا) دیکھ رہا ہوں لیکن مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر قیام لیل فرض نہ ہو جائے اور اگر تم پر فرض ہو جاتا تو تم اسے قائم نہ رکھ سکتے۔ اے لوگو! گھروں میں پڑھو بے شک فرائض کے علاوہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی گھر میں نماز، میری اس مسجد میں نماز سے بہتر ہے ماسوائے فرائض کے (وہ مسجد میں افضل ہیں)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی فرض نماز کے علاوہ بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرات نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی ہے جسے ہم نے مساجد میں نوافل پڑھنے سے متعلق باب میں ذکر کیا ہے پس ان روایات کے معانی کی تصحیح سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں (صحابہ کرام)

بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا صَحَّحْنَاهَا عَلَيْهِ۔

۱۹۲۱- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۹۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَلِّ فِي بَيْتِكَ۔

۱۹۲۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ وَمُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِي إِلَّا سُورَتَيْنِ لَرَدَّدْتُهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ۔

۱۹۲۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ الْمُتَهَجِّدُونَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ۔

۱۹۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يُصَلُّونَ فِي رَمَضَانَ فَيَؤُمُّهُمُ الرَّجُلُ وَبَعْضُ الْقَوْمِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ إِسْحَاقَ بْنَ سُوَيْدٍ عَنْ هٰذَا فَقَالَ كَانَ الْإِمَامُ هٰهُنَا يَؤُمُّنَا وَكَانَ لَنَا صَفٌّ يُقَالُ لَهُ صَفُّ الْقُرَّاءِ فَنُصَلِّي عَلَى حِدَةٍ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ۔

۱۹۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِي إِلَّا سُورَةٌ وَاحِدَةٌ لَكُنْتُ أَنْ أُرَدِّدَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ۔

۱۹۲۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ

سے بھی اس کے موافق مروی ہے جس کی ہم نے تصحیح کی ہے

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رمضان المبارک کے مہینے میں امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں رمضان المبارک میں امام کے پیچھے (تراویح) پڑھوں؟ آپ نے فرمایا کیا تم قرآن پاک پڑھ سکتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا پھر گھر میں پڑھو۔

حضرت ابوحمزہ اور مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر مجھے صرف دو سورتیں بھی یاد ہوں اور میں انھیں بار بار پڑھتا تو یہ بات مجھے رمضان المبارک میں امام کے ساتھ کھڑا ہونے سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رمضان المبارک میں تہجد پڑھنے والے مسجد کے ایک کنارے میں نماز پڑھتے تھے اور امام لوگوں کو پڑھا رہا ہوتا۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ رمضان المبارک میں نماز پڑھتے اور ایک شخص ان کی امامت کرتا جبکہ بعض لوگ مسجد میں تنہا نماز پڑھ رہے ہوتے فرماتے ہیں میں نے اسحٰق بن سوید سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا امام اس جگہ ہماری امامت کراتا اور ہماری ایک الگ صف ہوتی جسے قراء کی صف کہا جاتا پس ہم الگ نماز پڑھتے اور امام لوگوں کو نماز پڑھاتا۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں اگر میرے پاس صرف ایک سورت بھی ہوتی اور میں اسے بار بار پڑھتا تو مجھے رمضان المبارک میں امام کے پیچھے کھڑے ہونے سے یہ زیادہ پسند ہے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک

بن یوسف قال ثنا ابن لھیعة عن ابی الاسود عن عروة انہ کان یصلی مع الناس فی رمضان ثم ینصرف الی منزلہ فلا یقوم مع الناس۔

میں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر کو لوٹتے تو لوگوں کے ساتھ قیام نہیں کرتے تھے

۱۹۲۸- حدثنا ابوبکرة قال ثنا ابوداؤد قال ثنا ابوعوانة قال لا اعلمہ الا عن ابی بشر ان سعید بن جبیر کان یصلی فی رمضان فی المسجد وحدہ والامام یصلی بھم فیہ۔

حضرت ابوعوانہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم اسے صرف ابوالبشر سے جانتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں مسجد میں اکیلے نماز پڑھتے جبکہ امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہوتا۔

۱۹۲۹- حدثنا یونس قال ثنا انس عن عبید اللہ بن عمر قال رایت القاسم وسالما ونافعا ینصرفون من المسجد فی رمضان ولا یقومون مع الناس۔

حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم، سالم اور نافع رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ رمضان المبارک میں مسجد سے واپس لوٹ آتے اور لوگوں کے ساتھ قیام نہ کرتے۔

۱۹۳۰- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابوداؤد قال ثنا شعبة عن الاشعث بن سلیم قال اتیت مکة وذلک فی رمضان فی زمن ابن الزبیر فکان الامام یصلی بالناس فی المسجد وقوم یصلون علی حدة فی المسجد فھؤلاء الذین روینا عنھم ما روینا من ھذہ الآثار کلھم یفضل صلاتہ وحدہ فی شھر رمضان علی صلاتہ مع الامام وذلک ھو الصواب۔

حضرت اشعث بن سلیم فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور میں رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ آیا تو دیکھا کہ امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہے اور کچھ لوگ مسجد میں الگ نماز پڑھ رہے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں جن سے ہم نے یہ تمام روایات روایت کی ہیں۔ یہ تمام حضرات رمضان المبارک میں تنہا نماز پڑھنے کو امام کے ساتھ پڑھنے سے افضل قرار دیتے ہیں۔

باب المفصل ھل فیہ سجود ام لا

باب: طوال المفصل میں سجدہ تلاوت ہے یا نہیں۔

۱۹۳۱- حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی ابوصخر عن یزید بن قسیط عن خارجة بن زید بن ثابت عن ابیہ قال عرضت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم النجم فلم یسجد احد منا۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم پڑھی گئی لیکن ہم میں سے کسی نے سجدہ نہ کیا۔

۱۹۳۲- حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابوزرعة قال انا حیوة بن شریح قال انا ابوصخر فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت حیوہ بن شریح فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابوصخر نے خبر دی انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۳۳- حدثنا ابوبکرة قال ثنا روح قال ثنا ابن

حضرت عطاء بن یسار، حضرت زید بن ثابت سے وہ نبی

اَبِی ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ قَوْمٌ فَقَلَّدُوْهُ فَلَمْ یَرَوْا فِی النَّجْمِ سَجْدَةً وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ فِیْهَا سَجْدَةٌ وَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عِنْدَنَا عَلٰی اَنَّهٗ لَا سُجُوْدَ فِیْهَا لِاَنَّهٗ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ تَرَكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ فِیْهَا حِیْنَئِذٍ لِاَنَّهٗ كَانَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ فَلَمْ یَسْجُدْ لِذٰلِكَ وَیَحْتَمِلُ اَنَّهٗ تَرَكَهٗ لِاَنَّهٗ كَانَ فِیْ وَقْتٍ لَا یَحِلُّ فِیْهِ السُّجُوْدُ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ تَرَكَهٗ لِاَنَّ الْحُكْمَ كَانَ عِنْدَهٗ فِیْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ اَنَّ مَنْ شَاءَ سَجَدَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ تَرَكَهٗ لِاَنَّهٗ لَا سُجُوْدَ فِیْهَا فَلَمَّا احْتَمَلَ تَرْكُهُ لِلسُّجُوْدِ كُلَّ مَعْنًی مِّنْ هٰذِهِ الْمَعَانِیْ لَمْ یَكُنْ هٰذَا الْحَدِیْثُ بِمَعْنًی مِّنْهَا اَوْلٰی مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّ عَلَیْهِ مِنْ غَیْرِهٖ وَلٰكِنَّا نَحْتَاجُ اِلٰی اَنْ نُّفَتِّشَ مَا بَعْدَ هٰذَا الْحَدِیْثِ مِنَ الْاَحَادِیْثِ لِنَلْتَمِسَ حُكْمَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ هَلْ فِیْهَا سُجُوْدٌ اَوْ لَا سُجُوْدَ فِیْهَا فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

اہل علم کا قول

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے انہوں نے اسے اپناتے ہوئے فرمایا کہ سورۂ نجم میں سجدہ نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں سجدہ ہے اور ہمارے نزدیک اس میں سجدہ نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت باوضو نہ ہونے کی وجہ سے سجدہ کرنا چھوڑ دیا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے اس لیے چھوڑا ہو کہ اس وقت سجدہ کرنا جائز نہ ہو نیز اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس وقت سجدۂ تلاوت کا حکم اختیاری ہو جو چاہے سجدہ کرے اور جو چاہے چھوڑ دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سورت میں سجدہ نہ ہو جب آپ کے سجدہ نہ کرنے میں ان سے ہر بات کا احتمال ہے تو اس حدیث میں کوئی وجہ اس وقت دوسری وجوہات سے بہتر ہو سکتی ہے جبکہ اس پر کوئی دلالت پائی جاتی ہو لہٰذا ہمیں اس حدیث کے علاوہ احادیث تلاش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اس حدیث کا حکم ڈھونڈ سکیں کہ اس میں سجدہ ہے یا نہیں، تو ہم نے دیکھا:

فَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِیْهَا فَلَمْ یَبْقَ اَحَدٌ اِلَّا سَجَدَ اِلَّا شَیْخٌ كَبِیْرٌ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَقَالَ هٰذَا یَكْفِیْنِیْ قَالَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو اس میں سجدۂ تلاوت کیا تو ہم میں سے ہر آدمی نے سجدہ کیا لیکن ایک بوڑھے شیخ نے مٹی کی لپ بھر کر کہا مجھے یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسے بعد میں کفر کی حالت میں قتل ہوتا دیکھا۔

عَبْدُ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

۱۹۳۵- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ حَتّٰى سَجَدَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ وَحَتّٰى سَجَدَ الرَّجُلُ عَلَى شَيْءٍ رَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ بِكَفَّيْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ فرمایا۔ آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکین نے بھی سجدہ کیا حتیٰ کہ بعض نے ایک دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور کسی نے ہاتھ سے کوئی چیز چہرے کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کیا۔

۱۹۳۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ إِلَّا رَجُلَيْنِ أَرَادَا الشُّهْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ کیا۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے بھی سجدہ کیا البتہ دو آدمیوں نے شہرت حاصل کرنے کے لیے سجدہ نہ کیا۔

۱۹۳۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْخَيَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالشَّجَرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ فرمایا۔ اور آپ کے ساتھ حاضر انسانوں، جنوں اور درختوں نے بھی سجدہ کیا۔

۱۹۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا أَبُو ثَابِتٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ سَجَدَ فِي خَاتِمَةِ النَّجْمِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا لَمَا سَجَدْتُ فِيهَا۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سورۂ نجم کے اختتام پر سجدہ کرتے دیکھا تو پوچھا اے ابوہریرہ! آپ نے اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ انھوں نے فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو اس میں سجدہ نہ کرتا۔

۱۹۳۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے

عَمَّنْ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهُنَّ النَّجْمُ۔

کہے ہیں ان میں سے سورۂ نجم (کا سجدہ) بھی ہے۔

۱۹۴۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فَلَمْ اَسْجُدْ مَعَهُ لِاَنِّي كُنْتُ عَلَى غَيْرِ الْاِسْلَامِ فَلَنْ اَدَعَهَا اَبَدًا۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مکہ مکرمہ میں سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ کیا میں نے آپ کے ساتھ سجدہ نہ کیا کیونکہ میں مسلمان نہ تھا پس (اب) میں اسے کبھی نہ چھوڑوں گا۔

فَفِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَحْقِيقُ السُّجُوْدِ فِيْهَا وَلَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ مَا يَنْفِي اَنْ يَكُوْنَ فِيْهَا سَجْدَةٌ فَهٰذِهِ اَوْلٰى لِاَنَّهُ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُسْجَدَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ سُجُوْدٍ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يُتْرَكَ السُّجُوْدُ فِي مَوْضِعِهِ لِعَارِضٍ مِنَ الْعَوَارِضِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ فِي ذٰلِكَ دَلَالَةً اَيْضًا تَدُلُّ عَلٰى اَنْ لَا سُجُوْدَ فِيْهَا۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس (سورت) میں سجدہ ہے۔ پہلی فصل میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس سے سجدے کی نفی کرتی ہو پس یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ جہاں سجدہ نہ ہو وہاں سجدہ کرنا جائز نہیں۔ ان عوارض کی بنیاد پر جن کا ہم نے شروع میں ذکر کیا سجدہ چھوڑنا جائز ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ اس میں بھی سجدہ نہ ہونے پر دلالت ہے اور وہ یوں ذکر کرے۔

۱۹۴۱- فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللِّهْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ هَلْ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ قَالَ لَا۔

قَالَ فَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَدْ قَرَاَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فَلَوْ كَانَ فِي الْمُفَصَّلِ سُجُوْدٌ اِذًا لَعَلِمَهُ بِسُجُوْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ لَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ فِي تِلَاوَتِهِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ فِي هٰذِهِ عِنْدَنَا لِاَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي الَّتِي ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ اِلٰى

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا مفصل (سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک) میں سجدہ ہے انہوں نے فرمایا نہیں وہ معترض کہے کہ حضرت ابی بن کعب وہ ہیں کہ حضور علیہ السلام نے تمام قرآن ان کے سامنے پڑھا اگر مفصل میں سجدہ ہوتا تو انہیں مقام سجدہ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ کرنا معلوم ہوتا۔ لیکن ہمارے نزدیک اس روایت میں (اس کے لیے) کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وجوہات میں سے کسی وجہ سے اسے چھوڑا ہو جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت واجب نہیں اور تلاوت کرنے والے کو اس کے چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

اَنَّهٗ غَيْرُ وَاجِبٍ وَاِلٰى اَنَّ التَّالِيَ لَا يَضُرُّهٗ اَنْ لَا يَفْعَلَهٗ

۱۹۴۲- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَاَ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهٗ ثُمَّ قَرَاَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَتَهَيَّئُوْا لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ عَلٰى رِسْلِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكْتُبْهَا عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ نَشَاءَ فَقَرَاَهَا وَلَمْ يَسْجُدْ وَمَنَعَهُمْ اَنْ يَسْجُدُوْا۔

ان مروی روایات میں سے یہ ہے۔ حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر آیت سجدہ تلاوت کی تو اترے اور سجدہ کیا، صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ کو اسے پڑھا صحابہ کرام سجدے کے لیے تیار ہوئے تو امیر المومنین نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرے رہو اللہ تعالیٰ نے اسے ہم پر لازم نہیں کیا البتہ ہم چاہیں تو کریں تو آپ نے آیت پڑھی لیکن خود بھی سجدہ نہ کیا اور دوسروں کو بھی منع فرما دیا۔

۱۹۴۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ بِقَوْمٍ قَدْ قَرَءُوْا بِالسَّجْدَةِ فَقِيْلَ اَلَا تَسْجُدُ فَقَالَ اِنَّا لَمْ نَقْصُدْ لَهَا

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں۔ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ ایک قوم کے پاس سے گزرے۔ انھوں نے آیت سجدہ پڑھی تھی۔ پوچھا گیا آپ سجدہ نہیں کریں گے فرمایا میں نے اس کا ارادہ نہیں کیا۔

۱۹۴۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَقَدْ قَرَاَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السَّجْدَةَ وَاَنَا شَاهِدٌ فَلَمْ يَسْجُدْ فَقَامَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَجَدَ ثُمَّ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ اِذَا قَرَاْتَ السَّجْدَةَ فَقَالَ اِنِّيْ اِذَا كُنْتُ فِيْ صَلٰوةٍ سَجَدْتُ وَاِذَا لَمْ اَكُنْ فِيْ صَلٰوةٍ فَاِنِّيْ لَا اَسْجُدُ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے میری موجودگی میں آیت سجدہ تلاوت فرمائی تو انھوں نے سجدہ نہ کیا اس پر حارث بن عبداللہ کھڑے ہوئے اور سجدہ کیا پھر عرض کیا امیر المومنین! آپ کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جبکہ آپ نے آیت سجدہ پڑھی فرمایا جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو سجدہ کرتا ہوں اور جب نماز میں نہیں ہوتا تو سجدہ نہیں کرتا۔

فَهٰؤُلَاءِ الْجِلَّةُ لَمْ يَرَوْهَا وَاجِبَةً وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا لِاَنَّا رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ الْمُسَافِرَ اِذَا قَرَاَهَا وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اَوْمٰى بِهَا وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اَنْ يَسْجُدَهَا عَلَى الْاَرْضِ فَكَانَتْ هٰذِهٖ صِفَةَ التَّطَوُّعِ لَا صِفَةَ الْفَرْضِ لِاَنَّ الْفَرْضَ لَا يُصَلّٰى اِلَّا عَلَى الْاَرْضِ وَالتَّطَوُّعُ يُصَلّٰى عَلَى الرَّاحِلَةِ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَذْهَبُوْنَ فِي السُّجُوْدِ اِلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ وَيَقُوْلُوْنَ هِيَ وَاجِبَةٌ

تو جلیل القدر صحابہ کرام ہیں جو اسے واجب نہیں سمجھتے اور ہمارے نزدیک قیاس بھی یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ان کا اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ مسافر جب اسے (آیت سجدہ کو) پڑھے اور وہ سواری پر ہو تو اشارہ کرے اس پر لازم نہیں کہ زمین پر سجدہ کرے، اور یہ نفل کی خاصیت ہے فرض کی نہیں کیونکہ فرض نماز زمین پر ہی ادا ہوتی ہے اور نفل نماز سواری پر ہی ادا ہو جاتی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ سجدے کے سلسلے میں اس کے خلاف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ واجب

فَثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا أَنَّ مَا ذَكَرُوا عَنْ أُبَيٍّ لَا دَلَالَةَ فِيهِ عَلَى أَنْ لَا سُجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْحُكْمُ كَانَ فِي السُّجُودِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَاحِدٍ مِنَ الْمَعَانِي الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ وَسَلْمَانَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ فَتَرَكَ السُّجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ لِذَلِكَ وَلَعَلَّهُ أَيْضًا لَمْ يَسْجُدْ فِي تِلَاوَةِ مَا فِيهِ سُجُودٌ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ خَالَفَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہے جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ جو کچھ انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اس میں مفصل میں سجدہ نہ ہونے پر کوئی دلالت نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سجدہ کا حکم ان وجوہات میں سے ایک کے مطابق ہو جیسے ہم نے اس سلسلے میں حضرت عمر، سلمان اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے ذکر کیا پس آپ نے اسی بناء پر مفصل میں سجدہ چھوڑ دیا ہو اور شاید آپ نے غیر مفصل میں بھی آیات سجدہ کی تلاوت میں سجدہ نہ کیا ہو، نیز صحابہ کرام کی ایک جماعت نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مسلک کی مخالفت کی ہے۔

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ عَزَائِمَ السُّجُودِ الٓمّٓ تَنْزِيلُ وَحٰمٓ وَالنَّجْمُ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

حضرت زر، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سجدہ کے بڑے بڑے مقامات "الم تنزیل، حٰم اور اقرا باسم ربک" ہیں۔

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان نے حضرت عاصم سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کا مثل ذکر کیا۔

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْفَجْرَ بِمَكَّةَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتْ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی تو دوسری رکعت میں سورۂ نجم پڑھی اس کے بعد سجدہ کیا پھر کھڑے ہوتے اور "اذا زلزلت" پڑھی۔

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ وَرَوْحٌ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ أَنَّهُ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَاللَّفْظُ لِرَوْحٍ۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ انھوں نے اس کا مثل ذکر کیا الفاظ روح (راوی) کے ہیں۔

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَوْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ سَجَدَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔

حضرت ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ سُورَةً أُخْرَى۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے صبح کی نماز حضرت عثمان بن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی تو آپ نے سورۂ نجم کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور کوئی دوسری سورت پڑھی۔

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ سَجَدَا فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ قَالَ مَنْصُورٌ أَوْ أَحَدُهُمَا۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا منصور (راوی) کہتے ہیں یا ان میں سے ایک نے سجدہ کیا۔

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت روح فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللهِ ابْنَ مَسْعُودٍ يَسْجُدَانِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِذٰلِكَ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يَسْجُدُ فِي النَّجْمِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فِي سُورَةٍ أُخْرَى ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں سورۂ نجم میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر انھوں نے دوسری سورت شروع فرمائی۔

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ فَقَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ نجم پڑھی پھر اس میں سجدہ کیا۔

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ فِي غَيْرِ صَلٰوةٍ۔

حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت نافع نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نماز کے علاوہ "اذا السماء انشقت" اور "اقراء باسم ربک" میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

۱۹۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سُئِلَ نَافِعٌ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مَاتَ ابْنُ عُمَرَ وَلَمْ يَقْرَأْهَا وَلَكِنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي النَّجْمِ وَفِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

حضرت اسحاق بن سوید فرماتے ہیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سورۂ حج میں دو سجدے کرتے تھے انھوں نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وصال تک اسے نہیں پڑھا البتہ وہ سورۂ نجم اور "اقراء باسم ربك" میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي النَّجْمِ۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سورۂ نجم میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اصبہانی، حضرت ابو عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَحَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ أَنَّ عَمَّارًا سَجَدَ فِيهَا۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمار (اور ایک نسخہ میں حضرت عثمان ہیں) رضی اللہ عنہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِيهَا۔

حضرت عبدالرحمٰن اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اس میں سجدہ کیا۔

فَهٰؤُلَاءِ قَدْ خَالَفُوا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ لَا سُجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ۔

ان حضرات نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ان کے اس قول کے سلسلے میں مخالفت کی ہے کہ مفصل میں سجدہ نہیں ہے۔

۱۹۶۳- وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَيُّ قِرَاءَةٍ تَقْرَأُ قُلْتُ الْقِرَاءَةَ الْأُولَى قِرَاءَةَ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ هِيَ الْقِرَاءَةُ الْأَخِرَةُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ أُرَاهُ قَالَ فِي كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَرَضَهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فَشَهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا نُسِخَ وَمَا بُدِّلَ۔

حضرت ابوظبیان فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا تم کونسی قرأت پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں پہلی قرأت یعنی حضرت ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ کی قرأت پڑھتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا یہی آخری قرأت ہے ہر سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں قرآن پاک سناتے تھے۔ حضرت اعمش (راوی) فرماتے ہیں میرا خیال ہے انھوں نے ہر رمضان شریف کے الفاظ فرمائے ہیں جب آپ کے وصال کا سال آیا تو آپ نے ان کو دو مرتبہ سنایا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس پر گواہ ہیں جو منسوخ ہوا یا بدلا گیا۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَدْ اَخْبَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَضَرَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَعَلِمَ مَا نُسِخَ وَمَا بُدِّلَ فَاِنْ كَانَ فِيْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ اُبَيًّا قَدْ عَلِمَ مَا فِيْهِ مِنَ السُّجُوْدِ مِنَ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى صَارَ قَوْلُهٗ لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ حُضُوْرَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ مَرَّتَيْنِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ مَا فِيْهِ السُّجُوْدُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَصَارَ قَوْلُهٗ اِنَّ الْمُفَصَّلَ مِنَ السُّجُوْدِ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ حُجَّةً وَقَالَ قَوْمٌ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمُفَصَّلِ بِمَكَّةَ فَلَمَّا هَاجَرَ تَرَكَ ذٰلِكَ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ طَرِيْقٍ ضَعِيْفٍ لَا يَثْبُتُ مِثْلُهٗ وَرَوَوْا عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ اَنَّهٗ لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جنھوں نے بتایا کہ جس سال سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس سال حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دوبار آپ کی قرأت قرآن کے وقت حاضر تھے۔ تو انھیں منسوخ و مبدّل کا علم ہو گیا اگر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے قرأت میں وہ بات ہوتی جس سے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے جانا کہ قرآن پاک میں کوئی سجدہ نہیں تاکہ ان کا قول کہ مفصل میں کوئی سجدہ نہیں اس بات کی دلیل ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی اسی طرح تھا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا دوبار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت قرآن میں حاضر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو قرآن پاک کے سجدوں کا علم حاصل ہوا لہٰذا ان کا قول کہ مفصل میں سجدہ ہے جیسا کہ ہم نے ان سے روایت کیا، دلیل قرار پائے گی۔ ایک قوم کہتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مفصل میں سجدہ کرتے تھے جب آپ نے ہجرت فرمائی تو اسے چھوڑ دیا یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے جس کی مثل ثابت نہیں ہوتی ان سے یہ بھی مروی ہے کہ مفصل میں کوئی سجدہ نہیں۔

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يَعُدَّ عَلَيْهِ فِي الْمُفَصَّلِ شَيْئًا۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن پاک میں سجدوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مفصل کے بارے میں کچھ بھی نہ بتایا۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا لَوْ ثَبَتَ لَكَانَ فَاسِدًا وَذٰلِكَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَجَدَ فِي النَّجْمِ وَاَنَّهٗ كَانَ حَاضِرًا ذٰلِكَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاِسْلَامُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلِقَاءُهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ فِيْ مَوَاضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى فَسَادِ مَا ذَهَبَ

اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو تو ہمارے نزدیک فاسد ہے۔ کیونکہ ہم نے اسی باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ فرمایا اور وہ اس وقت وہاں موجود تھے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین سال پہلے مدینہ طیبہ میں ایمان لائے اور آپ سے ملاقات کی۔ یہ بات ہم نے ان سے دوسرے مقامات پر روایت کی ہے پس یہ پہلے قول والوں کے فسادِ مذہب پر دلیل ہے۔ نیز سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مفصل میں سجدے کے بارے میں تواتر کیسا تھ

إِلَيْهِ أَهْلُ تِلْكَ الْمَقَالَةِ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُجُوْدِهِ فِي الْمُفَصَّلِ۔

روایات منقول ہیں۔

۱۹۶۵- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "اذا السماء انشقت" اور "اقراء باسم ربك الذى خلق" میں دو سجدے کیے ہیں۔

۱۹۶۶- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَوْقَ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا۔

حضرت بکیر بن عبداللہ، حضرت نعیم بن مجمر سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس مسجد کے اوپر نماز پڑھی تو آپ نے "اذا السماء انشقت" پڑھ کر اس کا سجدہ کیا اور فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۹۶۷- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ لَقِيتُهُ فَقُلْتُ أَتَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابورافع فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے "اذا السماء انشقت" پڑھنے کے بعد اس کا سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ملاقات کی اور عرض کیا کیا آپ اس میں سجدہ کرتے ہیں تو فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے پس میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ أَبَدًا۔

حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

۱۹۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ حَتّٰى أَلْقَاهُ۔

حضرت مروان اصفر نے حضرت ابورافع سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ اس میں یہ اضافہ کیا کہ میں آپ سے ملاقات تک نہیں چھوڑوں گا۔

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔

حضرت عطاء بن میناء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ مِينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت عطاء بن میناء رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "اقرا باسم ربک" اور "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَرَوْحٌ وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَآهُ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَقَالَ لَوْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا لَمْ أَسْجُدْ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا انھوں نے فرمایا اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ، حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ بِهِمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا۔

حضرت عبداللہ بن یزید، حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ہمراہ "اذا السماء انشقت" پڑھی پھر سجدہ کیا جب سلام پھیرا تو ان سے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (سورت) میں سجدہ کیا تھا۔

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهُ حِينَ انْصَرَفَ سَجَدْتَ فِي سُورَةٍ مَا رَأَيْتُ النَّاسَ يَسْجُدُونَ فِيهَا فَقَالَ لَوْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے سلام کے بعد ان سے عرض کیا کہ آپ نے ایسی سورت میں سجدہ کیا کہ میں نے لوگوں کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا انھوں نے فرمایا اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

يَسْجُدُ فِيْهَا لَمَا سَجَدَ۔

١٩٧٦- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اذا السماء انشقت" میں سجدہ فرمایا۔

١٩٧٧- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَجُلَيْنِ كِلَاهُمَا خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَحَدَهُمَا سَجَدَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَفِيْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ وَكَانَ الَّذِيْ سَجَدَ اَفْضَلَ مِنَ الَّذِيْ لَمْ يَسْجُدْ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ فَهُوَ خَيْرٌ مِّنْ عُمَرَ۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْهُ الرِّوَايَاتُ اَنَّهٗ سَجَدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاِسْلَامُهٗ اِنَّمَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُقَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا هَاجَرَ لَمْ يَسْجُدْ فِي الْمُفَصَّلِ۔

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے سے بہتر دو شخصوں سے روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک نے "اذا السماء انشقت" اور "اقرا باسم ربک الذی خلق" میں سجدہ کیا اور جس نے سجدہ کیا وہ سجدہ نہ کرنے والے سے افضل ہے پس اگر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں ہیں تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی بہتر ہیں۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متواتر روایات میں آیا ہے کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اذا السماء انشقت میں بھی سجدہ کیا ہے اور وہ مدینہ طیبہ میں اسلام لائے تھے، تو یہ کہنا کیسے جائز ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مفصل (کی سورتوں) میں سجدہ نہیں کیا۔

١٩٧٨- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ سُجُوْدِ الْمُفَصَّلِ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ الْيَحْصَبِيِّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ سَجَدَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَفِيْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهِمَا۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مفصل میں بھی سجدہ کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن منین یحصبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے "اذا السماء انشقت" اور "اقرا باسم ربک الذی خلق" میں سجدہ کیا اس سلسلے میں آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سجدہ کرتے تھے۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالسُّجُوْدِ فِي الْمُفَصَّلِ بِهَا

یہ وہ روایات ہیں جو تواتر کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مفصل میں سجدہ کے سلسلے میں مروی ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں۔

نَقُوْلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ
وَ اَمَّا النَّظَرُ فِیْ ذٰلِكَ فَعَلٰی غَیْرِ هٰذَا الْمَعْنٰی وَ ذٰلِكَ
اَنَّا رَاَیْنَا السُّجُوْدَ الْمُتَّفَقَ عَلَیْهِ وَهُوَ عَشْرُ سَجَدَاتٍ
مِنْهُنَّ فِی الْاَعْرَافِ وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ فِیْهَا مِنْهَا
قَوْلُهٗ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ
وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ وَ مِنْهُنَّ الرَّعْدُ وَ
مَوْضِعُ السُّجُوْدِ عِنْدَ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَمِنْهُنَّ النَّحْلُ وَمَوْضِعُ
السُّجُوْدِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ اِلٰی قَوْلِهٖ یُؤْمَرُوْنَ
وَمِنْهُنَّ فِیْ سُوْرَةِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ
مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا اِلٰی
قَوْلِهٖ خُشُوْعًا وَمِنْهُنَّ سُوْرَةُ مَرْیَمَ وَمَوْضِعُ
السُّجُوْدِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهٖ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ
الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِیًّا وَمِنْهُنَّ سُوْرَةُ
الْحَجِّ فِیْهَا سَجْدَةٌ فِیْ اَوَّلِهَا عِنْدَ قَوْلِهٖ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلٰی
اٰخِرِ الْاٰیَةِ وَمِنْهُنَّ سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ وَمَوْضِعُ
السُّجُوْدِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهٖ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا
لِلرَّحْمٰنِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ وَمِنْهُنَّ سُوْرَةُ النَّمْلِ
فِیْهَا سَجْدَةٌ عِنْدَ قَوْلِهٖ تَعَالٰی یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ
یُخْرِجُ الْخَبْءَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ وَمِنْهُنَّ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ
السَّجْدَةِ فِیْهَا سَجْدَةٌ عِنْدَ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّمَا یُؤْمِنُ
بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ وَمِنْهُنَّ حٰمٓ
تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْهَا
فِیْهِ اخْتِلَافٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَوْضِعُهٗ تَعْبُدُوْنَ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَوْضِعُهٗ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ
عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

جہاں تک غور و فکر اور قیاس کا تعلق ہے تو وہ اس کے خلاف ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں متفق علیہ سجدے گیارہ ہیں۔ ان میں سے ایک سورۂ اعراف میں ہے۔ اور اس میں مقام سجدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے "ان الذین عند ربک" الایہ (۷-۲۰۶) بے شک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں (فرشتے) وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے وہ اس کی تسبیح کرتے اور اسی کے لیے سجدہ کرتے ہیں۔ دوسرا ــــ سورۂ رعد میں یہ آیت ہے ولله یسجد۔ الایہ (۱۳-۱۵) اور اللہ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا ناخوشی سے اور ان کے سائے صبح و شام۔ تیسرا ــــ سورۂ نحل میں اس مقام پر ہے ولله یسجد۔ الایہ (۱۶-۵۰) اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین پر چلنے والے سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں ــــ یومرون تک ہے۔ چوتھا ــــ سورۂ بنی اسرائیل کی یہ آیت ہے ویخرون للاذقان۔ الایہ (۱۷-۱۰۹) اور روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھا دیتا ہے۔ پانچواں ــــ سورۂ مریم میں اس مقام پر ہے واذا تتلی علیہم آیات الرحمٰن۔ الایہ (۱۹-۵۸) جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر جاتے ہیں۔ چھٹا ــــ سورۂ حج کے شروع میں ہے اور وہ یہ آیت ہے الم تران اللہ۔ الایہ (۲۲-۱۸) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ــــ آخر آیت تک۔

ساتواں ــــ سورۂ فرقان کی آیت واذا قیل لہم اسجدو اللرحمٰن۔ آخر تک (۲۵-۶۰) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کریں جسے تم کہو اور اس حکم نے ان کا بدکنا اور بڑھا دیا۔ آٹھواں ــــ سورۂ نمل میں اس آیت کے تحت سجدہ ہے الا یسجدو واللہ۔ آلایہ (۲۷-۲۶) کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو زمین و آسمان کی چھپی ہوئی چیزیں نکالتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اللہ ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ نواں ــــ سورۃ الم تنزیل السجدہ میں انما یومن بآیتنا الذین ــــ آخر تک (۳۲-۱۵)

يَسْجُدُوْنَ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ الْاٰخِرِ وَاخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِىْ ذٰلِكَ۔

۱۹۷۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسْجُدُ فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى مِنْ حٰمٓ تَنْزِيْلٌ۔

۱۹۸۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّجْدَةِ الَّتِىْ فِىْ حٰمٓ قَالَ اسْجُدْ بِاٰخِرِ الْاٰيَتَيْنِ۔

۱۹۸۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَجَدَ رَجُلٌ فِى الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى مِنْ حٰمٓ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلَ هٰذَا بِالسُّجُوْدِ۔

۱۹۸۲- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسْجُدُ فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى مِنْ حٰمٓ۔

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ مِثْلَهٗ۔

۱۹۸۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهٗ۔

۱۹۸۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ۔

۱۹۸۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَذْكُرُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَسْجُدُ فِى الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى مِنْ حٰمٓ۔

۱۹۸۷- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا

ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ دسواں حٰمٓ تنزیل کے مقام پر سجدہ میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اس کا مقام تعبدون (۴۱-۳۷) ہے اور بعض کہتے ہیں فان استکبروا فالذین عند ربک الایہ (۴۱-۳۸) تو اگر یہ تکبر کریں تو وہ جو تمہارے رب کے پاس ہیں رات دن اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور وہ اکتاتے نہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہ دوسرا مذہب ہے۔ متقدمین میں اس کا اختلاف ہے۔

۱۹۷۹- حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حٰمٓ تنزیل کی دوسری آیت سجدہ میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۸۰- حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سجدہ کے بارے میں پوچھا جو حٰمٓ میں ہے تو انہوں نے فرمایا میں دوسری (آیت سجدہ) پر سجدہ کرتا ہوں۔

۱۹۸۱- حضرت مجاہد فرماتے ہیں ایک شخص نے حٰمٓ کی پہلی آیت سجدہ پر سجدہ کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس نے سجدہ کرنے میں جلدی کی۔

۱۹۸۲- حضرت مغیرہ، حضرت ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حٰمٓ کی دوسری آیت سجدہ پر سجدہ کرتے تھے۔

حضرت ابن عون، حضرت ابن سیرین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سفیان ثوری، لیث سے وہ حضرت مجاہد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت روح فرماتے ہیں ہم سے سعید نے بیان کیا انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید ذکر کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حٰمٓ کی پہلی آیت میں سجدہ کرتے تھے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی

هُشَيْمٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِي حٰمٓ مِمَّا قَدِ اتُّفِقَ عَلَيْهِ وَاخْتُلِفَ فِي مَوْضِعِهَا وَمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا مِنَ السُّجُوْدِ فِي السُّوَرِ الْأُخَرِ فَقَدِ اتَّفَقُوْا عَلَيْهَا وَعَلٰى مَوَاضِعِهَا الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا وَكَانَ مَوْضِعُ كُلِّ سَجْدَةٍ مِنْهَا فَهُوَ مَوْضِعُ إِخْبَارٍ وَلَيْسَ بِمَوْضِعِ أَمْرٍ وَقَدْ رَأَيْنَا السُّجُوْدَ مَذْكُوْرًا فِي مَوَاضِعِ أَمْرٍ مِنْهَا قَوْلُهُ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَمِنْهَا قَوْلُهُ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِيْنَ فَكُلٌّ قَدِ اتُّفِقَ أَنْ لَا سُجُوْدَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ **فَالنَّظَرُ** عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كُلُّ مَوْضِعٍ مِمَّا اخْتُلِفَ فِيْهِ هَلْ فِيْهِ سُجُوْدٌ أَمْ لَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْهِ فَإِنْ كَانَ مَوْضِعَ أَمْرٍ فَإِنَّمَا هُوَ تَعْلِيْمٌ فَلَا سُجُوْدَ فِيْهِ وَكُلُّ مَوْضِعٍ فِيْهِ خَبَرٌ عَنِ السُّجُوْدِ فَهُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ فَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النَّجْمِ فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَقَالَ آخَرُوْنَ هُوَ لَيْسَ مَوْضِعَ سَجْدَةِ تِلَاوَةٍ وَهُوَ قَوْلُهُ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا فَذٰلِكَ أَمْرٌ لَيْسَ بِخَبَرٍ **فَكَانَ** النَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ لَا يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي اخْتُلِفَ فِيْهِ أَيْضًا مِنْ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ هُوَ قَوْلُهُ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ فَذٰلِكَ أَمْرٌ وَلَيْسَ بِخَبَرٍ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ لَا يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ تِلَاوَةٍ وَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَهُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدٍ أَوْ لَا هُوَ قَوْلُهُ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ فَذٰلِكَ مَوْضِعُ إِخْبَارٍ لَا مَوْضِعُ أَمْرٍ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَيَكُوْنُ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ السُّجُوْدِ يُرَدُّ إِلٰى مَا ذَكَرْنَا فَمَا كَانَ مِنْهُ أَمْرًا رُدَّ إِلٰى شَكْلِهِ مِمَّا ذَكَرْنَا فَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ

مثل روایت کرتے ہیں۔

ترجمہ: حٰم کے سجدہ پر اتفاق ہے البتہ اس کے مقام میں اختلاف ہے اور اس سے پہلے ہم نے جن سجدوں کا ذکر کیا ہے ان سجدوں اور ان مقامات دونوں پر اتفاق ہے اور ان تمام مقامات سجدہ (کی آیات) میں خبر دی گئی ہے حکم نہیں ہے اور ہم بعض ایسے مقامات دیکھتے ہیں کہ وہاں سجدے کا ذکر ہے اور امر بھی ہے۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "یامریم اقنتی لربك واسجدی"۔ اے مریم! اپنے رب کے لیے جھک جاؤ اور سجدہ کرو۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وکن من السجدین" اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔" تو ان مقامات میں سجدہ نہ ہونے پر تمام متفق ہیں۔

پس غور و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہر اس مقام میں جہاں سجدے کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے ہم دیکھیں اگر وہ مقام امر ہے تو وہ محض تعلیم ہے لہٰذا وہاں سجدہ نہ ہوگا اور جہاں سجدے کی خبر دی گئی ہے وہ مقام تلاوت ہے تو سورۂ نجم کے مقام اختلاف کے بارے میں ایک قوم کہتی ہے کہ یہ سجدۂ تلاوت کا مقام ہے اور دوسرے کہتے ہیں وہ سجدۂ تلاوت کی جگہ نہیں ہے اور وہ یہ آیت کریمہ ہے: "واسجدوا للہ واعبدوا" یہ امر ہے خبر نہیں ہے۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ سجدۂ تلاوت کا مقام نہ ہو۔ دوسرا مقام جہاں اختلاف ہے وہ "اقرا باسم ربك" میں "کلا لا تطعہ واسجد واقترب" ہے اور یہ امر ہے خبر نہیں لہٰذا ہماری مذکورہ گفتگو کے مطابق قیاس کا تقاضا ہے کہ یہ سجدۂ تلاوت کا مقام نہیں، ایک اور مقام جس میں اختلاف ہے وہ "اذا السماء انشقت" ہے اور وہ یہ آیت کریمہ ہے فمالھم لا یؤمنون۔ الآیہ۔ (۸۴۔ ۲۰) پس انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔ یہ مقام خبر ہے امر نہیں۔ لہٰذا ہماری مذکورہ گفتگو کے مطابق اسے سجدۂ تلاوت کا مقام ہونا چاہیے۔ ہر آیت سجدہ کو اسی بات کی طرف لوٹایا جائے گا جس کا ہم نے ذکر کیا اگر وہ امر ہے تو اس جیسی آیات کی طرف لوٹایا جائے گا اور اس میں سجدہ نہیں ہوگا اور جو خبر کے طور پر ہوگا اسے اس طرح

سُجُوْدٌ وَمَا كَانَ مِنْهُ خَبَرًا رُدَّ إِلَى شَكْلِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ فَكَانَ فِيْهِ سُجُوْدٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ يَجِيْءُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ مَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْ حٰمٓ هُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَنَّهُ عِنْدَهُ خَبَرٌ وَهُوَ قَوْلُهُ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُوْنَ لَا كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ خَالَفَهُ لِأَنَّ أُولٰئِكَ جَعَلُوا السَّجْدَةَ عِنْدَ أَمْرٍ وَهُوَ قَوْلُهُ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ، فَكَانَ ذٰلِكَ مَوْضِعُ أَمْرٍ وَكَانَ الْمَوْضِعُ الْآخَرُ مَوْضِعَ خَبَرٍ وَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ النَّظَرَ يُوْجِبُ أَنْ يَكُوْنَ السُّجُوْدُ فِيْ مَوْضِعِ الْخَبَرِ لَا فِيْ مَوَاضِعِ الْأَمْرِ فَكَانَ يَجِيْءُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ لَا يَكُوْنَ فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ غَيْرُ سَجْدَةٍ وَاحِدَةٍ لِأَنَّ الثَّانِيَةَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهَا إِنَّمَا مَوْضِعُهَا مَنْ يَجْعَلُهَا سَجْدَةً مَوْضِعُ أَمْرٍ وَهُوَ قَوْلُهُ ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا رَبَّكُمْ الْآيَةَ وَقَدْ بَيَّنَّا أَنَّ مَوَاضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ هِيَ مَوَاضِعُ الْأَخْبَارِ لَا مَوَاضِعُ الْأَمْرِ فَلَوْ خُلِّيْنَا وَالنَّظَرَ لَكَانَ الْقَوْلُ فِيْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ أَنْ نَنْظُرَ فَمَا كَانَ مِنْهُ مَوْضِعُ أَمْرٍ لَمْ نَجْعَلْ فِيْهِ سُجُوْدًا وَمَا كَانَ مِنْهُ مَوْضِعُ خَبَرٍ جَعَلْنَا فِيْهِ سُجُوْدًا وَلٰكِنِ اتِّبَاعُ مَا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَوْلٰى وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْ سُوْرَةِ صٓ فَقَالَ قَوْمٌ فِيْهِ سَجْدَةٌ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَيْسَ فِيْهَا سَجْدَةٌ فَكَانَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْهَا سَجْدَةٌ لِأَنَّ الْمَوْضِعَ الَّذِيْ جَعَلَهُ مَنْ جَعَلَهُ فِيْهَا سَجْدَةً هُوَ مَوْضِعُ خَبَرٍ لَا مَوْضِعُ أَمْرٍ وَهُوَ قَوْلُهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّأَنَابَ، فَذٰلِكَ خَبَرٌ فَالنَّظَرُ فِيْهِ أَنْ يُرَدَّ حُكْمُهُ إِلَى حُكْمِ أَشْكَالِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ فَيَكُوْنُ فِيْهِ سَجْدَةٌ كَمَا يَكُوْنُ فِيْهَا

کی خبر کی طرف لوٹایا جائے گا اور اس میں سجدہ ہوگا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔

اس کے مطابق حٰمٓ میں اسی جگہ سجدہ ہوگا جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اختیار کیا کیونکہ وہ خبر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فان استکبروا فالذین عند ربک یسبحون لہ باللیل والنہار وہم لا یسئمون" اس جگہ نہیں جسے ان کے مخالفین نے اختیار کیا کیونکہ انہوں (مخالفین) نے مقام امر پر سجدہ قرار دیا اور وہ ارشاد خداوندی ہے فاسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون ط (۴۱-۳۷) "اس اللہ کے لیے سجدہ کرو جس نے ان (سورج اور چاند) کو پیدا کیا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو" تو اس جگہ امر ہے جبکہ دوسرے مقام پر خبر ہے اور ہم نے بیان کیا کہ قیاس کے مطابق خبر کے مقام پر سجدہ ہوگا امر کی جگہ نہیں۔ اس کے مطابق سورۂ حج میں بھی ایک ہی سجدہ ہوگا کیونکہ دوسرے مقام پر جہاں اختلاف ہے سجدہ کے قائلین نے امر والے مقام کو سجدہ قرار دیا اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے "وارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم" (۲۲-۷۷) اور ہم نے بیان کیا ہے کہ سجدہ اس مقام پر ہوگا جہاں خبر ہوگی، امر والی جگہ نہیں اگر ہم قیاس کا اعتبار کرتے تو سجدۂ تلاوت کے بارے میں دیکھتے جہاں مقام امر ہوتا وہاں سجدہ قرار نہ دیتے اور جو آیت خبر پر مشتمل ہوتی وہاں سجدہ واجب قرار دیتے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہونے والے حکم کی اتباع زیادہ ضروری ہے۔

سورۂ صٓ میں بھی اختلاف ہے ایک قوم کہتی ہے کہ اس میں سجدہ ہے جبکہ دوسرے کہتے ہیں اس میں سجدہ نہیں ہمارے نزدیک اس میں قیاس، سجدے کا مقتضی ہے کیونکہ سجدے کے قائلین نے اس میں مقام خبر پر سجدہ قرار دیا ہے امر کی جگہ پر نہیں اور وہ ارشاد خداوندی ہے "فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب" (۳۸-۲۴) تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا۔ تو یہ خبر ہے لہذا قیاس یہ ہے کہ اس کا حکم دیگر مقامات اخبار کی طرف لوٹایا جائے تو جیسے وہاں سجدہ ہے یہاں بھی ہوگا اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ ذٰلِکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْ صٓ۔

حضرت عیاض بن عبد اللہ بن سعد، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ صٓ میں سجدہ کیا۔

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ قَالَ اَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاھِدًا عَنِ السُّجُوْدِ فِیْ صٓ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْھَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَسْجُدُ فِیْ صٓ فَتَلَا عَلَیَّ ھٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ مِنَ الْاَنْعَامِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِلٰی قَوْلِہٖ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ فَکَانَ دَاوٗدُ مِمَّنْ اُمِرَ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْتَدِیَ بِہٖ۔

حضرت عوام بن حوشب فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سورۂ صٓ میں سجدہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا صٓ میں سجدہ کرو پھر انھوں نے مجھے سورۂ انعام کی یہ آیات پڑھ کر سنائیں "ومن ذریتہ داؤد وسلیمن ______ اولئک الذین ہدی اللہ فبہداھم اقتدہ" ____ تک (۶۔ ۸۴ تا ۹۰) تو حضرت داؤد علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے راستے پر چلنے کو کہا گیا ہے (یعنی نبوت کے اعتبار سے دونوں کا راستہ ایک ہے)

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ السَّجْدَۃِ فِیْ صٓ فَقَالَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ فَبِھٰذَا نَاْخُذُ نَرَی السُّجُوْدَ فِیْ صٓ اِتِّبَاعًا لِّمَا قَدْ رُوِیَ فِیْھَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلِمَا تَدَاوَجَبَہُ النَّظَرُ وَنَرَی السُّجُوْدَ فِی الْمُفَصَّلِ فِی النَّجْمِ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ لِمَا قَدْ ثَبَتَ فِیْہِ الرِّوَایَۃُ فِی السُّجُوْدِ فِیْ ذٰلِکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَنَرٰی اَنْ لَّا سُجُوْدَ فِیْ اٰخِرِ الْحَجِّ لِمَا قَدْ نَفَاہُ مَا ذَکَرْنَاہُ مِنَ النَّظَرِ وَلِاَنَّہٗ مَوْضِعُ تَعْلِیْمٍ لَا مَوْضِعُ خَبَرٍ وَمَوَاضِعُ التَّعْلِیْمِ لَا سُجُوْدَ فِیْھَا لِلتِّلَاوَۃِ وَقَدِ اخْتَلَفَ فِیْ ذٰلِکَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۂ صٓ میں سجدے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا "اولئک الذین ہدی اللہ فبہداھم اقتدہ" تو ہم نے یہی موقف اختیار کیا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کی اتباع اور قیاس کی روشنی میں سورۂ صٓ میں سجدے کے قائل ہیں۔ مفصل میں سورۂ نجم، "اذا السماء انشقت" اور "اقرا باسم ربک الذی خلق" میں بھی سجدہ مانتے ہیں کیونکہ اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث میں سجدہ ثابت ہے سورۂ حج کے آخر میں سجدہ کا نظریہ نہیں رکھتے جیسا کہ ہم قیاس کی روشنی میں اس کی نفی کر چکے ہیں نیز وہ مقام تعلیم ہے۔ خبر کا مقام نہیں اور جہاں تعلیم مقصود ہو وہاں سجدۂ تلاوت نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں متقدمین کا اختلاف ہے۔

١٩٩١- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أُخْتٍ لَنَا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فِيْمَا أَعْلَمُ قَالَ سَعْدٌ صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِالْحَجِّ وَسَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت سعد بن ابراہیم نے بتایا کہ میں نے اپنے بھانجے سے سنا جسے عبداللہ بن ثعلبہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی مجھے یہی یاد ہے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ حج کی تلاوت کی اور اس میں دو سجدے کیے۔

١٩٩٢- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ سَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت صفوان بن محرز فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس (سورت) میں دو سجدے کیے۔

١٩٩٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

١٩٩٤- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَخَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ يُحَدِّثَانِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّهُ رَأَى أَبَا الدَّرْدَاءِ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت یزید بن خمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان سے سنا کہ دونوں حضرت جبیر بن نفیر سے روایت کرتے تھے کہ ہم نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو سورۂ حج میں دو سجدے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٩٩٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّغْلِبِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ سُجُوْدِ الْحَجِّ الْأَوَّلُ عَزِيْمَةٌ وَالْآخِرُ تَعْلِيْمٌ فَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا نَأْخُذُ وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِمَّا جَاءَتْ بِهِ الْآثَارُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سورۂ حج کے پہلے سجدے میں رخصت اور دوسرے میں تعلیم ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

اس باب میں ہم نے روایات کی روشنی میں جو کچھ اپنایا وہی امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ رَحْلِهِ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ

باب: کوئی شخص اپنی منزل میں نماز پڑھ کر مسجد میں آئے اور لوگ ابھی نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا کرے؟

١٩٩٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ بُسْرٍ

حضرت بسر بن محجن دیلی اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نماز کھڑی ہو گئی تھی

بن محجن الدئلي عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه راه وقد اقيمت الصلوة فقال فجلست ولم اقم للصلوة قال لي الست مسلما قلت بلى قال فما منعك ان تصلي معنا فقلت قد كنت صليت مع اهلي فقال صل مع الناس وان كنت قد صليت مع اهلك ـ

تو میں بیٹھ گیا اور نماز کے لیے کھڑا نہ ہوا آپ نے نماز مکمل کرنے کے بعد فرمایا کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا۔ میں نے عرض کیا میں گھر والوں کے ساتھ پڑھ چکا تھا فرمایا لوگوں کے ساتھ پڑھا کرو اگرچہ گھر والوں کے ساتھ پڑھ چکے ہو۔

۱۹۹۷- حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا يحيى بن صالح الوحاظي قال ثنا سليمن بن بلال قال حدثني زيد بن اسلم عن بسر بن محجن الدئلي عن ابيه قال صليت في بيتي الظهر او العصر ثم خرجت الى المسجد فوجدت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم جالسا وحوله اصحابه ثم اقيمت الصلوة ثم ذكر نحوه ـ

حضرت زید بن اسلم، بسر بن محجن دئلی (دؤلی) سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے ظہر یا عصر کی نماز گھر میں پڑھی پھر مسجد کی طرف گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوئے پایا۔ صحابہ کرام آپ کے اردگرد تھے پھر نماز کھڑی ہوئی پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۹۸- حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي ح وحدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قالا ثنا سفيان عن زيد بن اسلم عن بسر بن محجن الدئلي عن ابيه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم نحوه غير انه لم يذكر اي صلوة هي ـ

حضرت سفیان، زید بن اسلم سے وہ بسر بن محجن دئلی (دؤلی) سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ کونسی نماز تھی۔

۱۹۹۹- حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن زيد بن اسلم عن بسر بن محجن الدئلي عن ابيه او عن عمه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ـ

حضرت مالک، زید بن اسلم سے وہ بسر بن محجن دئلی (دؤلی) سے وہ اپنے باپ یا چچا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۰۰- حدثنا ابو بكرة قال ثنا وهب بن جرير ح وحدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا سليمان بن حرب قالا ثنا شعبة عن ابي عمران عن عبد الله بن الصامت عن ابي ذر قال اوصاني خليلي صلى الله عليه واله وسلم ان اصلي الصلوة لوقتها وان ادركت الامام وقد سبقك فقد اجزأتك صلوتك والا فهي لك نافلة ـ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے وقت پر نماز پڑھنے کی وصیت فرمائی اور یہ کہ اگر تم امام کو اپنے سے سبقت کرنے والا پاؤ تو تمہیں تمہاری نماز کافی ہوگی ورنہ یہ (امام کے ساتھ نماز) تمہارے لیے نفل ہوں گے۔

۲۰۰۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ ثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ يَرْفَعُهُ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِي فَقَالَ لِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيْتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا ثُمَّ قَالَ لِي صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اخْرُجْ وَإِنْ كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي ـ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ران پر (ہاتھ) مار کر فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ایسی قوم باقی رہو گے جو نماز کو اس کے وقت سے موخر کریں گے پھر مجھے فرمایا وقت پر نماز پڑھو پھر (مسجد کی طرف) نکلو اگر مسجد میں ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو ان کے ساتھ (نفل نماز) پڑھو یہ کہو کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں پس (اب) نہیں پڑھتا۔

۲۰۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيَّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ إِذَا رَجُلَانِ جَالِسَانِ فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَأُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ أَوْ قَالَ تَطَوُّعٌ ـ

حضرت جابر بن یزید بن اسود سوائی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسجد خیف میں فجر کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا دو شخص مسجد کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ان دونوں کے پاس تشریف لائے (اور خوف کے مارے) ان کے کاندھے کانپ رہے تھے آپ نے فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنی منزل میں نماز پڑھ چکے تھے فرمایا (آئندہ) ایسا نہ کرنا جب تم اپنی منزل میں نماز پڑھ لو پھر لوگوں کے پاس (مسجد میں) آؤ اور وہ نماز پڑھ رہے ہوں تو ان کے ساتھ پڑھو یہ تمہارے لیے نفل نماز ہوگی (راوی کو شک ہے کہ) نافلہ کا لفظ فرمایا یا لفظ تطوع فرمایا۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي بَيْتِهٖ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً أَيَّ صَلٰوةٍ كَانَتْ ثُمَّ جَاءَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ صَلَّاهَا مَعَهُمْ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ صَلٰوةٍ يَجُوْزُ التَّطَوُّعُ بَعْدَهَا فَلَا بَأْسَ أَنْ يَفْعَلَ فِيْهَا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ صَلٰوتِهٖ إِيَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ عَلٰى أَنَّهَا نَافِلَةٌ لَهٗ غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمْ كَرِهُوْا أَنْ تُعَادَ لِأَنَّهَا

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپنایا انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی شخص فرض نماز گھر میں پڑھے چاہے وہ کوئی بھی نماز ہو، پھر مسجد میں آئے اور لوگوں کو نماز کی حالت میں پائے تو ان کے ساتھ پڑھے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے اس نماز میں وہ عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں جس کا تم نے ذکر کیا کہ امام کے ساتھ نماز پڑھے وہ اس کے لیے نفل ہو جائینگے لیکن مغرب میں ایسا نہ کرے کیوں کہ اسے لوٹانا مکروہ ہے

اِنْ اُعِيْدَتْ كَانَتْ تَطَوُّعًا وَالتَّطَوُّعُ لَا يَكُوْنُ وِتْرًا اِنَّمَا يَكُوْنُ شُفْعًا وَكُلُّ صَلٰوةٍ لَا يَجُوْزُ التَّطَوُّعُ بَعْدَهَا فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعِيْدَهَا مَعَ الْاِمَامِ لِاَنَّهَا تَكُوْنُ تَطَوُّعًا فِيْ وَقْتٍ لَا يَجُوْزُ فِيْهِ التَّطَوُّعُ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ نَهْيِهٖ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **وَقَدْ** ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ نَاسِخٌ لِمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَقَالُوْا اِنَّهٗ لَمَّا بُيِّنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحَادِيْثِ الْاُوَلِ فَقَالَ فَصَلُّوْهَا فَاِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ اَوْ قَالَ تَطَوُّعٌ وَنَهٰى عَنِ التَّطَوُّعِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْاُخَرِ وَاُجْمِعَ عَلَى اسْتِعْمَالِهَا كَانَ ذٰلِكَ دَاخِلًا فِيْهَا نَاسِخًا لِمَا قَدْ تَقَدَّمَهٗ مِمَّا قَدْ خَالَفَهٗ وَمِنْ تِلْكَ الْاٰثَارِ مَا لَمْ يَقُلْ فِيْهِ فَاِنَّهَا لَكُمْ تَطَوُّعٌ فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ مَعْنٰى هٰذَا الَّذِيْ بُيِّنَ فِيْهِ فَقَالَ فَاِنَّهَا لَكُمْ تَطَوُّعٌ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ وَقْتٍ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ الْفَرِيْضَةَ مَرَّتَيْنِ فَيَكُوْنَانِ جَمِيْعًا فَرِيْضَتَيْنِ ثُمَّ نُهُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَعَلٰى اَيِّ الْاَمْرَيْنِ كَانَ فَاِنَّهٗ قَدْ نَسَخَهٗ مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَمِمَّنْ قَالَ بِاَنَّهٗ لَا يُعَادُ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا الظُّهْرُ وَالْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اس لیے کہ اگر اسے لوٹائے گا تو وہ نفل نماز ہوگی اور نفل طاق رکعتیں نہیں ہوتے وہ جوڑا جوڑا ہوتے ہیں اور جن نمازوں کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان میں امام کے ساتھ اعادہ نہ کرے کیونکہ یہ ایسے وقت میں نفل ہوں گے جب نفل پڑھنا جائز نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ان روایات سے استدلال کیا ہے جن میں آپ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا، ہم نے یہ روایات ان کی اسناد کے ساتھ اس کتاب کے دوسرے مقام پر ذکر کی ہیں تو ان کے نزدیک یہ روایات اس باب کے شروع میں مروی روایات کے لیے ناسخ ہیں وہ فرماتے ہیں جب پہلی روایت میں بیان ہوا کہ آپ نے فرمایا اسے پڑھو یہ تمہاری نفل نماز ہے (نفل یا تطوع کا لفظ فرمایا) اور ان پچھلی روایات میں نوافل پڑھنے سے منع فرمایا اور ان (پہلی روایات) پر بھی عمل کرنے پر اتفاق ہے تو ان کا حکم بھی ہوگا اور یہ ان پہلی روایات کے لیے ناسخ ہونگی جو ان کے خلاف ہیں اور بعض روایات میں آپ نے یہ بات نہیں فرمائی کہ وہ تمہارے لیے نفل ہیں تو ممکن ہے ان کا معنیٰ وہی ہو جو اس میں بیان ہوا کہ آپ نے فرمایا وہ تمارے لیے نفل ہیں اور ہو سکتا ہے یہ اس وقت کی بات ہو جب وہ ایک فرض دوبارہ پڑھتے تھے تو یہ دونوں نمازیں فرض ہوں گی پھر اس سے منع کر دیا گیا جو بھی بات ہو یہ پہلی روایات کے لیے ناسخ ہیں جن لوگوں کے نزدیک ظہر اور عشاء کے علاوہ دوبارہ نماز پڑھنا جائز نہیں ان میں حضرت امام ابوحنیفہ رح امام ابو یوسف رح اور امام محمد رحمہم اللہ بھی ہیں۔

---

٢٠٣ - **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ نَاعِمِ بْنِ اُجَيْلٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْخُلُ الْمَسْجِدَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

اس ضمن میں متقدمین کی ایک جماعت سے بھی مروی ہے حضرت ناعم بن اجیل جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے فرماتے ہیں میں نماز مغرب کے لیے مسجد میں داخل ہوتا تو کچھ صحابہ کرام کو مسجد کے آخر میں بیٹھے ہوئے دیکھتا جب کہ باقی

فَأَرَى رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فِيْ أُخْرِ الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِيْهِ قَدْ صَلَّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ۔

لوگ نماز میں ہوتے یہ حضرات گھروں میں نماز پڑھ چکے ہوتے تھے۔

فَهٰؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا لَا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ لَمَّا كَانُوْا قَدْ صَلَّوْهَا فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا **فَذٰلِكَ** دَلِيْلٌ عِنْدَنَا عَلٰى نَسْخِ مَا قَدْ كَانَ تَقَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَهَبَ إِلَيْهِمْ جَمِيْعًا حَتّٰى يَكُوْنُوْا عَلٰى خِلَافِهِ وَلٰكِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِمَا قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ فِيْهِ مِنْ نَسْخِ ذٰلِكَ الْقَوْلِ۔

تو یہ صحابہ کرام ہیں جو گھروں میں نماز پڑھنے کی صورت میں مسجد میں مغرب کی نماز نہیں پڑھتے تھے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (اس سلسلے میں) ان کی مخالفت بھی نہیں فرمائی، تو ہمارے نزدیک یہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پہلے قول کے لیے ناسخ ہے کیونکہ یہ بات جائز نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا قول ماننے کے باوجود وہ اس کے خلاف چلیں بلکہ ان کے نزدیک اس کا نسخ ضرور ثابت ہو چکا ہے۔

۲۰۰۴۔ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهٖ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنْ صَلَّيْتَ فِيْ أَهْلِكَ ثُمَّ أَدْرَكْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّهَا إِلَّا الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ فَإِنَّهُمَا لَا يُعَادَانِ فِيْ يَوْمٍ۔

حضرت ابن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہ بات مروی ہے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تم گھر میں نماز پڑھ لو پھر نماز (با جماعت) کو پاؤ تو صبح اور مغرب کے علاوہ (نمازیں) پڑھو کیوں کہ دو نمازیں ایک دن میں دوبارہ نہیں پڑھی جاتیں۔

۲۰۰۵۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُعَادَ الْمَغْرِبُ إِلَّا أَنْ يَخْشٰى رَجُلٌ سُلْطَانًا فَيُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ۔

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم مغرب کی نماز لوٹانا ناپسند کرتے تھے البتہ اگر کسی شخص کو حکمران کا ڈر ہو تو اسے پڑھ کر ایک رکعت کے ساتھ جفت بنا دے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ هَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَرْكَعَ أَمْ لَا

باب: خطبۂ جمعہ کے دوران مسجد میں آنے والا نماز پڑھے یا نہ۔

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سُلیک غطفانی

اللیث قال ثنا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر قال جاء سلیک الغطفانی یوم الجمعة ورسول الله صلی الله علیه وآله وسلم علی المنبر فقعد سلیک قبل ان یصلی فقال له النبی صلی الله علیه وآله وسلم ارکعت رکعتین قال لا قال قم فارکعهما

۲۰۰۷۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سلیمان بن حرب قال ثنا یزید بن ابراهیم عن الزبیر عن جابر ان رجلا دخل المسجد یوم الجمعة والنبی صلی الله علیه وآله وسلم یخطب ثم ذکر مثله۔

۲۰۰۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار انه سمع جابر بن عبد الله یقول فذکر مثله۔

۲۰۰۹۔ حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا احمد بن اشکاب الکوفی قال ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال جاء سلیک الغطفانی یوم الجمعة ورسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب فجلس فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جاء احدکم یوم الجمعة والامام یخطب فلیصل رکعتین خفیفتین ثم لیجلس۔

۲۰۱۰۔ حدثنا فهد قال ثنا عمرو بن حفص قال ثنا ابی قال ثنا الاعمش قال سمعت ابا صالح یذکر حدیث سلیک الغطفانی ثم سمعت ابا سفیان بعد ذلک یقول سمعت جابرا یقول جاء سلیک الغطفانی فی یوم الجمعة ورسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یخطب فقال له رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قم یا سلیک فصل رکعتین خفیفتین تجوز فیهما ثم قال اذا جاء احدکم والامام یخطب

رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے حضرت سُلیک نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں! انہوں نے عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا اُٹھ کر پڑھو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے عمرو بن دینار نے بتایا انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو مختصر رکعتیں پڑھے پھر بیٹھ جائے۔

حضرت اعمش فرماتے ہیں میں نے ابو صالح کو حضرت سُلیک غطفانی کی حدیث ذکر کرتے ہوئے سُنا پھر اس کے بعد ابو سفیان سے سُنا فرماتے تھے میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا اے سُلیک! اٹھو اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھو انہیں مختصر کرو پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ دو خفیف رکعتیں

فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا۔

٢٠١١- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُلَيْكِ بْنِ هُدْبَةَ الْغَطَفَانِيِّ أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

٢٠١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَقُولُ ادْنُ حَتَّى دَنَا فَأَمَرَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ وَعَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَلَقٌ ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ ثُمَّ صَنَعَ ذَلِكَ فِي الْجُمُعَةِ الثَّالِثَةِ فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ تَصَدَّقُوا فَأَلْقَوُا الثِّيَابَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَخْذِ ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَصَدَّقُوا فَأَلْقَى الرَّجُلُ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ ثَوْبَهُ۔

اختصار کے ساتھ پڑھے۔

حضرت حسن، حضرت سُلیک بن ہدبہ غطفانی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کے دن آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے فرمایا کیا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں عرض کیا نہیں، فرمایا دو رکعتیں پڑھو اور انہیں مختصر کرو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آواز دی آپ مسلسل فرماتے رہے قریب ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ قریب ہو گیا تو آپ نے اسے حکم فرمایا چنانچہ اس نے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اس پر ایک پرانا کپڑا تھا پھر دوسرے جمعہ پر اسی طرح کیا تو آپ نے اسے اس کی مثل حکم فرمایا پھر تیسرے جمعہ پر بھی اسی طرح کیا تو آپ نے اسے وہی حکم دیا (اس کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا صدقہ دو چنانچہ انہوں نے کپڑے ڈال دیئے تو آپ نے اس شخص کو دو کپڑے اٹھانے کا حکم دیا پھر لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تو اس شخص نے ایک کپڑا ڈال دیا، اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور اسے کپڑا اٹھانے کا حکم فرمایا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْآثَارِ

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن اس وقت مسجد میں داخل ہو جب امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہئے کہ دو مختصر رکعتیں پڑھے، انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يَنْبَغِي لَهُ
أَنْ يَجْلِسَ وَلَا يَرْكَعَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَكَانَ مِنَ
الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَمَرَ سُلَيْكًا بِمَا
أَمَرَهُ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَقَطَعَ بِذٰلِكَ خُطْبَتَهُ إِرَادَةً
مِنْهُ أَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ كَيْفَ يَفْعَلُونَ إِذَا دَخَلُوا
الْمَسْجِدَ ثُمَّ اسْتَأْنَفَ الْخُطْبَةَ وَيَجُوزُ أَيْضًا أَنْ
يَكُونَ بَنٰى عَلٰى خُطْبَتِهٖ وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنْسَخَ
الْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ نُسِخَ الْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَنُسِخَ
أَيْضًا فِي الْخُطْبَةِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا أَمَرَ بِهٖ
مِنْ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى وَيَكُونُ
سُنَّةً مَعْمُولًا بِهَا فَنَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ شَيْءٌ
يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

۲۰۱۳۔ فَإِذَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ
يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
بُسْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلٰى جَنْبِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ
جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اجْلِسْ
فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ قَالَ أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ وَكُنَّا
نَتَحَدَّثُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْإِمَامُ۔

أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ أَمَرَ هٰذَا الرَّجُلَ بِالْجُلُوسِ وَلَمْ يَأْمُرْهُ
بِالصَّلٰوةِ فَهٰذَا يُخَالِفُ حَدِيثَ سُلَيْكٍ وَفِي
حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الَّذِي رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ
الْأَوَّلِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي حَالِ إِبَاحَةِ
الْأَفْعَالِ فِي الْخُطْبَةِ قَبْلَ أَنْ يُنْهٰى عَنْهَا أَلَا تَرَاهُ
يَقُولُ فَأَلْقَى النَّاسُ ثِيَابَهُمْ وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ
أَنَّ نَزْعَ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوهٌ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اسے چاہیے بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کو وہ حکم دیتے ہوئے خطبہ چھوڑ دیا ہو تاکہ لوگوں کو تعلیم دیں کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوں تو کیا کریں پھر آپ نے نئے سرے سے خطبہ شروع فرمایا ہو۔ اور ممکن ہے آپ نے اپنے خطبے پر بنا کی ہو اور یہ واقعہ نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہو پھر نماز میں کلام کے منسوخ ہونے کے ساتھ ساتھ خطبہ میں کلام کرنا بھی منسوخ ہو گیا اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ نے انہیں اسی بنیاد پر حکم دیا ہو جو پہلے قول والوں کا خیال ہے اور اسی طریقے پر عمل ہوتا ہو، تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت ابوالزاہریہ، حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن ان کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص آیا اور اس نے لوگوں کی گردنیں پھلانگنا شروع کر دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھو تم نے لوگوں کو اذیت دی اور خود دیر سے آئے ابوالزاہریہ فرماتے ہیں ہم امام کے (منبر کی طرف) نکلنے تک باتیں کیا کرتے تھے تو تم نہیں دیکھتے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بیٹھنے کا حکم دیا نماز پڑھنے کا نہیں تو یہ حدیث حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے شروع میں ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ یہ اس زمانے کی بات ہے جب خطبہ میں عمل جائز تھا اور ابھی اس سے روکا نہیں گیا تھا کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے فرمایا: "پس لوگوں نے کپڑے ڈال دیئے"! حالانکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران کسی آدمی کا کپڑے اتارنا مکروہ ہے دوران خطبہ کنکریوں کو ہاتھ لگانا مکروہ ہے اور دوران خطبہ اپنے ساتھی سے کہنا کہ خاموش رہو مکروہ ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

وَاِنَّ مَسَّهُ الْحَصَا وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ وَاَنَّ قَوْلَهُ لِصَاحِبِهِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ اَيْضًا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ اَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سُلَيْكًا وَالرَّجُلَ الَّذِيْ اَمَرَهُ بِالصَّدَقَةِ عَلَيْهِ كَانَ فِيْ حَالِ الْحُكْمِ فِيْهَا فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الْحُكْمِ فِيْمَا بَعْدُ وَلَقَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَا۔

نے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کو جو حکم دیا اور اس طرح آپ نے اس شخص کے بیٹے صدقے کا حکم دیا تو یہ اس دور کے حکمِ اسلام کے مطابق تھا بعد والا حکم اس کے خلاف ہے اور متواتر روایات سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام کے خطبہ کے دوران اپنے ساتھی سے کہے خاموش رہو تو اس نے لغو کام کیا۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور اس وقت امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے فضول کام کیا۔

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن جریج حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ فَاِذَا كَانَ قَوْلُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ لَغْوًا كَانَ قَوْلُ الْاِمَامِ لِلرَّجُلِ قُمْ فَصَلِّ لَغْوًا اَيْضًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْاَمْرُ لِسُلَيْكٍ بِمَا اَمَرَهُ بِهٖ كَانَ الْحُكْمُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الْحُكْمِ فِيْ وَقْتِ الَّذِيْ جُعِلَ مِثْلَ

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ اور سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی کو کہو "خاموش رہو" تو تم نے فضول کام کیا۔ لہٰذا جب خطبۂ امام کے دوران اپنے ساتھی کو خاموش رہنے کے لیے کہنا لغو کام ہے تو امام کا کسی شخص کو کہنا کہ اُٹھو اور نماز پڑھو یہ بھی لغو ہوگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کو وہ حکم دیا اس وقت کا شرعی حکم اس وقت کے حکم کے خلاف تھا جب آپ نے اس قسم کے کام کو لغو قرار دیا۔

۲۰۱۷- وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی مثل ذلک ما حدثنا ابو بکرۃ وابن مرزوق قالا ثنا مکی بن ابراہیم قال ثنا عبد اللہ بن سعید عن حرب بن قیس عن ابی الدرداء انہ قال جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی یوم جمعۃ علی المنبر یخطب الناس فتلا ایۃ والی جنبی ابی بن کعب فقلت لہ یا ابی متی نزلت ھذہ الایۃ فابی ان یکلمنی حتی اذا نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن المنبر قال ما لک من جمعتک الا ما لغوت ثم انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فجئتہ فاخبرتہ فقلت یا رسول اللہ انک تلوت ایۃ والی جنبی ابی بن کعب فسالتہ متی نزلت ھذہ الایۃ فابی ان یکلمنی حتی اذا نزلت زعم انہ لیس لی من جمعتی الا ما لغوت قال صدق اذا سمعت امامک یتکلم فانصت حتی ینصرف۔

۲۰۱۸- حدثنا احمد بن داود قال ثنا عبید اللہ بن محمد التیمی قال ثنا حماد بن سلمۃ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یخطب یوم الجمعۃ فقرا سورۃ فقال ابو ذر لابی بن کعب متی نزلت ھذہ السورۃ فاعرض عنہ فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ فقال ابی لابی ذر ما لک من صلوتک الا ما لغوت فدخل ابو ذر علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاخبرہ بذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صدق ابی۔

فقد امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بالانصات عند الخطبۃ وجعل حکمھا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کی بات مروی ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں کو خطبہ دینے لگے تو آپ نے ایک آیت پڑھی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ میرے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے میں نے پوچھا اے اُبی! یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ انہوں نے بات کرنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے تو انہوں نے فرمایا تم نے فضول کام کیا تمہیں جمعہ کا کوئی ثواب نہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے تو میں حاضر ہوا اور بتاتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایک آیت تلاوت فرمائی اور میرے پاس حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے میں نے اُن سے پوچھا کہ یہ آیت کب نازل ہوئی ہے تو انہوں نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور جب آپ اُترے تو انہوں نے بتایا کہ میرے لیے جمعہ کا کوئی ثواب نہیں میں نے فضول کام کیا ہے آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا جب تم امام کو خطبہ دیتے ہوئے سنو تو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے ایک سورت پڑھی حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ سورت کب نازل ہوئی انہوں نے اس کا جواب نہ دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت اُبی بن کعب نے حضرت ابو ذر (رضی اللہ عنہما) سے فرمایا تمہیں نماز سے کچھ حاصل نہ ہوا تم نے فضول کام کیا چنانچہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا حضرت اُبی بن کعب نے سچ کہا۔

پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا اور اس کا حکم نماز کے حکم کی طرح قرار دیا نیز اس میں کلام کو

فِی ذٰلِكَ كَحُكْمِ الصَّلٰوةِ وَجَعَلَ الْكَلَامَ فِيهَا لَغْوًا فَلَمَّا ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيهَا مَكْرُوْهَةٌ فَاِذَا كَانَ النَّاسُ مَنْهِيِّيْنَ عَنِ الْكَلَامِ مَا دَامَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ كَانَ كَذٰلِكَ الْاِمَامُ مَنْهِيًّا عَنِ الْكَلَامِ مَا دَامَ يَخْطُبُ بِغَيْرِ الْخُطْبَةِ **اَلَا تَرٰى** اَنَّ الْمَاْمُوْمِيْنَ مَمْنُوْعُوْنَ عَنِ الْكَلَامِ فِی الصَّلٰوةِ فَكَذٰلِكَ الْاِمَامُ فَكَانَ مَا مُنِعَ مِنْهُ غَيْرُ الْاِمَامِ فَقَدْ مُنِعَ مِنْهُ الْاِمَامُ فَكَذٰلِكَ لَمَّا مُنِعَ غَيْرُ الْاِمَامِ مِنَ الْكَلَامِ فِی الْخُطْبَةِ كَانَ الْاِمَامُ مُنِعَ بِذٰلِكَ اَيْضًا مِنَ الْكَلَامِ فِی الْخُطْبَةِ بِمَا هُوَ مِنْ غَيْرِهَا۔

۲۰۱۹- وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِیُّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْجُمُعَةُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْجُمُعَةُ قُلْتُ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِیْ جُمِعَ فِيْهِ اَبُوْكَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُخْبِرُكَ عَنِ الْجُمُعَةِ مَا مِنْ اَحَدٍ يَتَطَهَّرُ ثُمَّ يَمْشِیْ اِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِیَ الْاِمَامُ صَلٰوتَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ كَفَّارَةٌ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِیْ قَبْلَهَا مَا اجْتَنَبَ الْمَقْتَلَةَ۔

۲۰۲۰- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۲۰۲۱- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

لغو قرار دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس (خطبہ) کے دوران نماز مکروہ ہے پس جب لوگوں کو خطبہ کے دوران گفتگو سے ممانعت ہے تو امام بھی جب تک خطبہ دے رہا ہو، خطبے کے علاوہ کوئی کلام نہیں کرسکتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ مقتدیوں کو نماز کے دوران کلام کرنے سے منع کیا گیا ہے تو امام کا بھی یہی حکم ہے پس جس بات سے امام کے غیر کو روکا گیا اس سے امام کو بھی منع کیا گیا ہے، اسی طرح جب غیر امام کو خطبہ کے دوران گفتگو سے روکا گیا تو امام کو خطبہ کے علاوہ گفتگو سے دوران خطبہ ممانعت ہے۔

اس سلسلے میں بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو جمعہ کیا ہے؟ (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو جمعہ کیا ہے؟ میں نے تیسری یا چوتھی بار عرض کیا یہ وہ دن ہے جب آپ کے باپ (حضرت آدم علیہ السلام) کو (حضرت حواء علیہا السلام سے) ملایا گیا فرمایا نہیں بلکہ میں تمہیں جمعہ کے بارے میں بتاتا ہوں کوئی ایسا شخص نہیں جو پاک صاف ہو کر جمعہ کے لیے جائے پھر امام کے نماز مکمل کرنے تک خاموش رہے تو وہ اس کے اور گذشتہ جمعہ کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہوگا جب کہ کبیرہ گناہ سے اجتناب کرے۔

حضرت ابو معشر حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، مسواک کی اگر اس کے پاس خوشبو تھی تو وہ لگائی اور اچھے کپڑے پہن کر نکلا حتی کہ مسجد میں آگیا اور لوگوں کی

الله علیه واله وسلم قال من اغتسل یوم الجمعة واستن ومس من طیب ان کان عنده ولبس من احسن ثیابه ثم خرج ثم یأتی المسجد ولم یتخط رقاب الناس ثم رکع ماشاء الله ان یرکع وانصت اذا خرج الامام کانت کفارة لما بینها وبین الجمعة التی قبلها۔

۲۰۲۲۔ حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا عبید الله بن محمد قال ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة عن ابی هریرة وابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم نحوه۔

۲۰۲۳۔ حدثنا ابراهیم بن منقذ قال ثنا ابن وهب عن اسامة بن زید عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عبد الله بن عمرو عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال من اغتسل یوم الجمعة ثم مس من طیب امرأته ولبس اصلح ثیابه ولم یتخط رقاب الناس ولم یلغ عند الموعظة کانت کفارة لما بینهما۔

۲۰۲۴۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابو مسهر قال ثنا سعید بن عبد العزیز عن یحیی بن الحارث الذماری عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم من غسل واغتسل وغدا وابتکر ودنا من الامام فانصت ولم یلغ کان له مکان کل خطوة عمل سنة صیامها وقیامها۔

۲۰۲۵۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو احمد قال ثنا سفیان عن عبد الله بن عیسی عن یحیی بن الحارث فذکر مثله باسناده۔

۲۰۲۶۔ حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا

گردنیں نہ پھلانگیں پھر جس قدر اللہ نے چاہا نماز پڑھی اور امام کے (منبر کی طرف) نکلنے کے بعد خاموش رہا تو گزشتہ جمعہ سے اب تک (کے گناہوں) کا کفارہ ہوگا۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ ابن عمرو (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے پھر اپنی بیوی کی خوشبو سے خوشبو لگائے عمدہ کپڑے پہنے، لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور خطبہ کے وقت فضول حرکت نہ کرے تو یہ دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غسل کرایا (یعنی جماع کے ذریعے بیوی کے غسل کا باعث بنا) اور غسل کیا سویرے اور جلدی گیا حتی کہ امام کے قریب ہوگیا۔ خاموش رہا کوئی لغو کام نہ کیا تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے اور قیام (قیام لیل) کا ثواب ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عیسی، حضرت یحیی بن حارث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سلمان الخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم

أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ مِنْ دُهْنٍ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَصَلَّى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا الْأَمْرُ بِالْإِنْصَاتِ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ مَوْضِعَ كَلَامِ الْإِمَامِ لَيْسَ بِمَوْضِعِ صَلٰوةٍ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ **وَأَمَّا** وَجْهُ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يَخْطُبَ الْإِمَامُ فَإِنَّ خُطْبَةَ الْإِمَامِ تَمْنَعُهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَيَصِيرُ بِهَا فِي غَيْرِ مَوْضِعِ صَلٰوةٍ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ دَاخِلُ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ دَاخِلًا لَهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ صَلٰوةٍ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ **وَقَدْ** رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ أَنَّ الْأَوْقَاتَ الَّتِي تَمْنَعُ مِنَ الصَّلٰوةِ يَسْتَوِي فِيهَا مَنْ كَانَ قَبْلَهَا فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ دَخَلَ فِيهَا الْمَسْجِدَ فِي مَنْعِهَا إِيَّاهُمَا مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا كَانَتِ الْخُطْبَةُ تَمْنَعُ مَنْ كَانَ قَبْلَهَا فِي الْمَسْجِدِ عَنِ الصَّلٰوةِ كَانَتْ كَذٰلِكَ أَيْضًا تَمْنَعُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ دُخُولِ الْإِمَامِ فِيهَا مِنَ الصَّلٰوةِ **فَهٰذَا** وَجْهُ النَّظَرِ فِي ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ **وَقَدْ** رُوِيَتْ فِي ذٰلِكَ آثَارٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ۔

۲۰۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر طہارت حاصل کر سکتا ہے کرے پھر تیل لگائے یا گھر کی خوشبو سے خوشبو لگائے پھر چل پڑے اور دو (بیٹھے ہوئے) آدمیوں کو جدا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے جس قدر نماز مقدر فرمائی ہے، پڑھے پھر امام کے کلام (خطبہ) کے دوران خاموش رہے تو پچھلے اور اس جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

ان روایات میں بھی خطبۂ امام کے دوران خاموش رہنے کا حکم ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خطبۂ امام، نماز کا وقت نہیں ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا حکم یہ ہے۔

اور غور و فکر کے طور پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بارے میں ان کا اختلاف نہیں کہ جو شخص خطبہ دینے سے پہلے مسجد میں ہو تو امام کا خطبہ اسے نماز پڑھنے سے روک دیتا ہے تو وہ نماز نہ پڑھنے کے وقت میں ہو جاتا ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے کا حکم بھی یہی ہو کہ اس کے لیے بھی اس وقت نماز پڑھنا مناسب نہ ہو۔

اور ہم ایک متفق علیہ ضابطہ پاتے ہیں وہ یہ کہ جن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے ان میں وہ شخص جو پہلے سے مسجد میں ہو اور وہ جو بعد آئے دونوں ممانعتِ نماز کے سلسلے میں برابر ہیں تو جب خطبہ پہلے سے موجود شخص کو نماز سے روکتا ہے تو امام کے خطبہ شروع کرنے کے بعد مسجد میں آنے والے کو بھی نماز سے روکے گا۔ اس ضمن میں قیاس یہی ہے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے اور اس سلسلے میں متقدمین سے بھی روایات آئی ہیں۔

حضرت توبہ عنبری فرماتے ہیں حضرت شعبی نے فرمایا

قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ الْحَسَنَ حِيْنَ يَجِيْءُ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَيُصَلِّيْ عَمَّنْ أَخَذَ هٰذَا لَقَدْ رَأَيْتُ شُرَيْحًا إِذَا جَاءَ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ لَمْ يُصَلِّ۔

میں نے دیکھا جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ آتے ہیں اور امام خطبہ کے لیے نکل آتا ہے تو وہ نماز پڑھتے ہیں انہوں یہ بات کس سے حاصل کی حالانکہ میں نے حضرت شریح کو دیکھا کہ اگر وہ امام کے نکلنے کے بعد آئیں تو نماز نہیں پڑھتے۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثنا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ يَجْلِسُ وَلَا يُسَبِّحُ أَيْ لَا يُصَلِّيْ۔

حضرت عقیل، حضرت ابن شہاب سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو جمعہ کے دن مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو تو فرماتے ہیں وہ بیٹھ جائے۔ نہ تسبیح پڑھے اور نہ نماز۔

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَجَلَسَ وَلَمْ يُصَلِّ۔

حضرت خالد حذاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ جمعہ کے دن آئے تو امام خطبہ دے رہا تھا آپ بیٹھ گئے اور نماز نہ پڑھی۔

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ أنا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ الصَّلٰوةُ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ مَعْصِيَةٌ۔

حضرت ابو المصعب، حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب امام منبر پر ہو تو نماز پڑھنا گناہ ہے۔

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ جُلُوْسَ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَكَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ وَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ حِيْنَ يَجْلِسُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُ فَإِذَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ حَتّٰى يَقْضِيَ خُطْبَتَيْهِ كِلَيْهِمَا ثُمَّ إِذَا نَزَلَ عُمَرُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَقَضٰى خُطْبَتَيْهِ تَكَلَّمُوْا۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت ثعلبہ بن ابو مالک قرظی نے بتایا کہ امام کا منبر پر بیٹھنا نماز کو ختم کر دیتا ہے اور اس کا خطبہ گفتگو کو منع کر دیتا ہے، وہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے تو صحابہ کرام گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مؤذن خاموش ہو جاتا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھتے تو کوئی بھی بات نہ کرتا حتیٰ کہ آپ اپنے دونوں خطبے پورے کرتے پھر جب آپ دونوں خطبے مکمل کر کے منبر سے نیچے اُترتے تو لوگ گفتگو کرتے۔

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثنا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ الْخَلِيْلِ قَالَ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلٰى

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت صفوان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما خطبہ دے رہے تھے آپ پر تہبند اور چادر تھی، جوتے پہنے ہوئے اور

الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَنَعْلَانِ وَهُوَ مُتَعَمِّمٌ بِعِمَامَةٍ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ جَلَسَ وَلَمْ يَرْكَعْ۔

عمامہ باندھے ہوئے تھے آپ نے (حجر اسود) کو بوسہ دیا پھر کہا اے امیر المومنین! آپ پر سلام اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو پھر بیٹھ گئے اور نماز نہ پڑھی۔

۲۰۳۳۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قِيْلَ لِعَلْقَمَةَ أَتَتَكَلَّمُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ قَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَقْرَأُ حِزْبِيْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ عَسٰى أَنْ يَّضُرَّكَ وَلَعَلَّكَ أَنْ لَّا يَضُرَّكَ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا آپ امام کے خطبہ کے دوران یا جب وہ نکل آئے کلام کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں امام کے خطبہ دیتے وقت اپنا وظیفہ پڑھتا ہوں، انہوں نے فرمایا شاید تمہیں نقصان دے اور نقصان نہ بھی دے۔

۲۰۳۴۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَكْرَهَانِ الْكَلَامَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) جمعہ کے دن امام کے (منبر کی طرف) نکل آنے کے وقت گفتگو کو ناپسند کرتے تھے۔

۲۰۳۵۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُّصَلِّيَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

حضرت لیث سے مروی ہے کہ مجاہد رضی اللہ عنہ امام کے خطبہ دیتے وقت نماز پڑھنا پسند نہیں کرتے تھے۔

فَقَدْ رَوَيْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ خُرُوْجَ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ جَاءَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ فَجَلَسَ وَلَمْ يَرْكَعْ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَا مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيْهِمْ ثُمَّ قَدْ كَانَ شُرَيْحٌ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَرَوَاهُ الشَّعْبِيُّ وَاحْتَجَّ بِهٖ عَلٰى مَنْ خَالَفَهُ وَشَدَّ ذٰلِكَ الرِّوَايَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ ثُمَّ مِنَ النَّظَرِ الصَّحِيْحِ مَا قَدْ وَصَفْنَا فَلَا يَنْبَغِيْ تَرْكُ مَا قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهٖ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

ان احادیث میں ہم نے روایت کیا ہے کہ امام کا نکل آنا نماز کو ختم کر دیتا ہے اور حضرت عبداللہ بن صفوان آئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے اور نماز نہ پڑھی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور دیگر موجود صحابہ کرام نیز تابعین عظام نے ان کے عمل کا انکار نہ کیا پھر حضرت شریح بھی اسی طرح کرتے تھے اسے حضرت شعبی نے روایت کیا اور اپنے مخالفین کے خلاف اس سے استدلال بھی کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے اس کو تقویت مل گئی جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا۔ پھر صحیح فکر تو وہی ہے جو ہم نے بیان کیا لہٰذا اس سے جو کچھ ثابت ہے اسے چھوڑ کر کسی دوسری بات کی طرف نہیں جانا چاہیے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو جب تک دو رکعتیں نہ پڑھ لے نہ بیٹھے اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

۲۰۳۶- وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ مَعَ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔

۲۰۳۷- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْعَجْلَانِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عجلان، حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۳۸- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک، حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۳۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الضَّرِيْرُ يَعْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ اَبِيْ زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن سلیم زرقی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ يَنْبَغِيْ لِمَنْ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْ لَا يَجْلِسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ قِيْلَ لَهٗ مَا فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ اِنَّمَا هٰذَا عَلٰى مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِيْ حَالٍ يَحِلُّ فِيْهَا الصَّلٰوةُ لَيْسَ عَلٰى مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِيْ حَالٍ لَا يَحِلُّ فِيْهَا الصَّلٰوةُ اَلَا تَرٰى اَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِهَا اَوْ فِيْ وَقْتٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَ وَاَنَّهٗ لَيْسَ مِمَّنْ اَمَرَهٗ

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔ اسے کہا جائے گا اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں جس کا تم نے ذکر کیا ہے یہ تو اس شخص کے لئے ہے جو ایسے وقت مسجد میں داخل ہو جب نماز پڑھنا جائز نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص طلوع آفتاب یا غروب شمس کے وقت یا ایسے وقت مسجد میں آئے جب نماز پڑھنا منع ہے تو اس کے لئے نماز پڑھنا جائز نہیں اور وہ ان لوگوں میں سے نہیں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا کیونکہ اس وقت

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ لِدُخُوْلِہِ الْمَسْجِدَ لِاَنَّہٗ قَدْ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ حِیْنَئِذٍ فَکَذٰلِکَ الَّذِیْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ لَیْسَ لَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ وَلَیْسَ مِمَّنْ اَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ وَاِنَّمَا دَخَلَ فِیْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ ذَکَرْتَ کُلُّ مَنْ لَّوْ کَانَ فِی الْمَسْجِدِ قَبْلَ ذٰلِکَ فَکَانَ اَنْ یُّصَلِّیَ کَانَ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَمَّا مَنْ لَّوْ کَانَ فِی الْمَسْجِدِ قَبْلَ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ حِیْنَئِذٍ فَلَیْسَ بِدَاخِلٍ فِیْ ذٰلِکَ وَلَیْسَ لَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ قِیَاسًا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا مِنْ حُکْمِ الْاَوْقَاتِ الْمَنْھِیِّ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْھَا الَّتِیْ وَصَفْنَا۔

نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح جو شخص مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ نماز نہیں پڑھ سکتا اور یہ ان لوگوں میں سے نہیں جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس حکم کا تم نے ذکر کیا ہے اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو اس سے پہلے مسجد میں ہو اور وہ نماز پڑھنا چاہتا ہو تو وہ (خطبہ سے) پہلے پڑھ سکتا ہے لیکن وہ شخص جو پہلے سے مسجد میں ہو وہ اس وقت (خطبہ کے دوران) نماز نہیں پڑھ سکتا لہٰذا وہ اس حکم میں داخل نہیں ہوگا اور جیسا کہ ہم نے نماز سے ممنوع اوقات پر قیاس کرتے ہوئے بتایا اس کی روشنی میں وہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔

بَابُ الرَّجُلِ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَلَمْ یَکُنْ رَکَعَ اَیَرْکَعُ اَوْ لَا یَرْکَعُ

باب: جو شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو اور اس نے سنتیں نہ پڑھی ہوں تو اب پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

۲۰۴۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب نماز (کے لیے جماعت) کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ (نماز) پڑھنا جائز نہیں۔

۲۰۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْاَصْبَھَانِیِّ اَصْوَابُ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُجَمِّعٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا الحديث فكرهوا للرجل ان يركع ركعتي الفجر في المسجد والامام في صلوة الفجر وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا بأس بان يركعهما غير مخالط للصفوف ما لم يخش فوت الركعتين مع الامام وكان من الحجة لهم على اهل المقالة الاولى ان ذلك الحديث الذي احتجوا به اصله عن ابي هريرة لا عن النبي صلى الله عليه وسلم هكذا رواه الحفاظ عن عمرو بن دينار۔

۲۰۴۲۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عمر الضرير قال انا حماد بن سلمة وحماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة بذلك ولم يرفعه۔

فصار اصل هذا الحديث عن ابي هريرة لا عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد خالف ابا هريرة في ذلك جماعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم سنذكر ما روي عنهم من ذلك في آخر هذا الباب ان شاء الله تعالى۔

۲۰۴۳۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو صالح قال حدثني الليث عن عبد الله بن عياش بن عباس القتباني عن ابيه عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اقيمت الصلوة فلا صلاة الا التي اقيمت لها۔

فقد يجوز ان يكون اراد بهذا النهي عن ان يصلي غيرها في موطنها الذي يصلي فيه فيكون مصليها قد وصلها بتطوع فيكون النهي من اجل ذلك لا من اجل ان يصلي في

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اسی حدیث کو اپناتے ہوئے مکروہ قرار دیا کہ کوئی شخص اس وقت فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھے جب امام نماز فجر میں ہو۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر امام کے ساتھ دو رکعتیں چھوٹنے کا خوف نہ ہو تو صفوں سے الگ ہو کر ان دو رکعتوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جس حدیث سے استدلال کیا وہ درحقیقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں حفاظ حدیث نے حضرت عمرو بن دینار سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عطاء بن یسار سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں انہوں نے اسے مرفوعا روایت نہیں کیا۔

تو اس حدیث کی بنیاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کی مخالفت کی ہے ان سے جو کچھ مروی ہے اسے ہم اس باب کے آخر میں روایت کریں گے انشاء اللہ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس نماز کے علاوہ جائز نہیں جس کے لیے یہ قائم ہوئی۔

تو ممکن ہے اس ممانعت سے مراد یہ ہو کہ جس جگہ یہ نماز پڑھ رہا ہے وہاں کوئی دوسری نماز بھی پڑھے اس طرح وہ اسے نوافل کے ساتھ ملانے والا ہو گا پس اس بنیاد پر ممانعت ہو گی اس بات سے نہیں کہ مسجد کے آخر میں پڑھ کر وہ اس جگہ سے ہٹ جائے اور

آخر المسجد ثم يتنحى الذي يصليها من ذلك المكان فيخالط الصفوف ويدخل في الفريضة ۔

صفوں میں مل کر فرض نماز میں داخل ہو جائے۔

٢٠٤٤- وكان مما احتج به اهل المقالة الاولى لقولهم ايضا ما حدثنا علي بن معبد قال ثنا يونس بن محمد قال ثنا حماد عن سعد بن ابراهيم عن حفص بن عاصم عن مالك بن بحينة انه قال اقيمت صلوة الفجر فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل يصلي ركعتي الفجر فقام عليه ولاث به الناس فقال اتصليها اربعا ثلث مرات

پہلے قول کے قائلین کے استدلال میں سے یہ بھی ہے حضرت مالک بن بحینہ فرماتے ہیں صبح کی نماز قائم ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو صبح کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ رہا تھا آپ وہاں کھڑے رہے لوگ بھی وہاں جمع ہو گئے آپ نے تین بار فرمایا کیا تم اسے چار رکعتیں پڑھتے ہو۔

٢٠٤٥- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن سعد فذكر مثله باسناده غير انه لم يقل ولاث به الناس ۔

حضرت شعبہ نے حضرت سعد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن یہ نہیں فرمایا کہ لوگ وہاں جمع ہو گئے۔

٢٠٤٦- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة فذكر باسناده نحوه غير انه لم يقل ثلث مرات ۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان فرمایا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن تین بار کا ذکر نہیں کیا۔

فلاهل المقالة الاخرى على اهل هذه المقالة انه قد يجوز ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم انما كره ذلك لانه صلى الركعتين ثم وصلهما بصلوة الصبح من غير ان يكون تقدم او تكلم فان كان لذلك قال له ما قال فان هذا حديث يجتمع الفريقان عليه جميعا فاردنا ان ننظر هل روي في ذلك شيء يدل على شيء من ذلك ۔

دوسرے قول کے قائلین پہلے قول والوں کو جواباً کہتے ہیں کہ ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے ناپسند فرمائی ہو کہ اس شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر انہیں صبح کی نماز کے ساتھ ملا دیا نہ تو وہ آگے بڑھا اور نہ کوئی کلام کیا اگر اس خیال پر آپ نے اسے تنبیہ فرمائی تو اس حدیث پر دونوں فریق جمع ہو سکتے ہیں۔ تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات مروی ہے۔ (تو دیکھا)

٢٠٤٧- فاذا ابراهيم بن مرزوق قد حدثنا قال ثنا هرون بن اسمعيل قال ثنا علي بن المبارك قال ثنا يحيى بن ابي كثير عن محمد بن عبد الرحمن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بعبد الله بن مالك بن بحينة وهو منتصب يصلي ثمة بين يدي نداء الصبح فقال لا تجعلوا هذه الصلوة

حضرت محمد بن عبدالرحمن فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ کے پاس سے گزرے وہ صبح کی اقامت سے پہلے اسی جگہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا اس نماز کو ظہر (کے فرضوں) سے پہلے اور بعد کی نماز (سنتوں) کی طرح نہ بناؤ ان دونوں کے درمیان تفریق کرو

كَصَلٰوةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا وَاجْعَلُوا بَيْنَهُمَا فَصْلًا۔

فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ الَّذِيْ كَرِهَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ بُحَيْنَةَ هُوَ وَصْلُهُ اِيَّاهَا بِالْفَرِيْضَةِ فِيْ مَكَانٍ وَاحِدٍ لَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُمَا بِشَيْءٍ وَلَيْسَ لِاَنَّهُ كَرِهَ لَهُ اَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ اِذَا كَانَ فَرَغَ مِنْهَا تَقَدَّمَ اِلَى الصُّفُوْفِ فَصَلَّى الْفَرِيْضَةَ مَعَ النَّاسِ **وَقَدْ رُوِيَ** مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

تو اس حدیث نے واضح کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بحینہ رضی اللہ عنہ کا اس نماز (سنتوں) کو فرضوں کے ساتھ ایک ہی جگہ پر اس طرح ملانا پسند نہ آیا کہ درمیان میں کچھ جدا کرنے والا عمل نہ تھا اس بات کو ناپسند نہیں فرمایا کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ کر فراغت کے بعد آگے صفوں کی طرف بڑھیں اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز میں شامل ہو جائیں۔ اس ضمن میں اس حدیث کے علاوہ بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۲۰۴۸ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ قُمْتُ لِاَتَطَوَّعَ فَاَخَذَ بِثَوْبِيْ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ حَتّٰى تَقَدَّمَ اَوْ تَكَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن جریج، حضرت عمر بن عطا بن ابی الخوار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نافع بن جبیر نے انہیں حضرت سائب بن یزید کے پاس بھیجا کہ وہ ان سے پوچھیں انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے بعد نماز کے بارے میں کیا سنا ہے انہوں نے فرمایا میں نے مقصورہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھی میں فارغ ہو کر نفل پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا انہوں نے میرا کپڑا پکڑا اور فرمایا ایسا نہ کرو، آگے بڑھو یا کچھ کلام کرو بے شک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم دیتے تھے۔

۲۰۴۹ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو عاصم، ابن جریج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۵۰ - **حَدَّثَنَا** رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ صَفْوَانَ مَوْلٰى عُمَرَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُكَاثِرُوا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ بِمِثْلِهَا مِنَ التَّسْبِيْحِ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، فرض نماز کو اس کی مثل نفل نماز کے ساتھ ہی ایک ہی جگہ پر نہ ملاؤ۔

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اَنْ يُوْصَلَ الْمَكْتُوْبَةُ بِنَافِلَةٍ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا فَاصِلٌ مِنْ تَقَدُّمٍ اِلٰى مَكَانٍ اٰخَرَ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں فرض نماز کو نفل نماز کے ساتھ ملانے سے منع فرمایا حتی کہ ان کے درمیان کچھ فرق ہو جائے دوسری جگہ کی طرف آگے بڑھنے سے ہو یا کسی دوسرے طریقے سے۔

۲۰۵۱- وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ خَلْفَ النَّاسِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ يَا فُلَانُ اَجَعَلْتَ صَلَاتَكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ مَعَنَا اَوِ الَّتِيْ صَلَّيْتَ وَحْدَكَ۔

پہلے قول والوں نے حضرت ربیع موذن کی روایت سے بھی اپنے موقف پر استدلال کیا حضرت عبداللہ بن سرجس فرماتے ہیں ایک شخص آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں تھے حماد بن سلمہ کی روایت میں ہے کہ اس نے لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں داخل ہوا آپ نماز مکمل کر چکے تھے تو فرمایا اے فلاں! تم اسے نماز قرار دیتے ہو جو ہمارے ساتھ پڑھی یا اسے جو تنہا ادا کی۔

۲۰۵۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت زید بن عاصم اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ صَلَّاهُمَا خَلْفَ النَّاسِ وَقَدْ نَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْاٰخَرِيْنَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ كَانَ خَلْفَ النَّاسِ اَيْ كَانَ خَلْفَ صُفُوْفِهِمْ لَا فَصْلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَكَانَ شَبِيْهَ الْمُخَالِطِ لَهُمْ فَذٰلِكَ اَيْضًا دَاخِلٌ فِيْ مَعْنٰى مَا بَانَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَهٰذَا مَكْرُوْهٌ عِنْدَنَا وَاِنَّمَا يَجِبُ اَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَمْشِيْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ اِلٰى اَوَّلِ الْمَسْجِدِ فَاَمَّا اَنْ يُصَلِّيَهُمَا مُخَالِطًا لِمَنْ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ فَلَا۔

وہ (پہلے قول والے) کہتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ اس نے لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرما دیا۔ دوسرے قول والے ان کو جواب دیتے ہیں کہ لوگوں کے پیچھے کھڑے ہونے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ان کی صفوں کے پیچھے اس طرح کھڑا ہوا کہ اس کے اور ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہ تھا تو ان کے ساتھ مشابہت ہو گئی یہ بھی اسی مفہوم میں داخل ہے جو حضرت ابن بحینہ کی روایت سے واضح ہوا اور ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے ان دو رکعتوں کو مسجد کے آخر میں پڑھنا واجب ہے پھر مسجد کے اگلے حصے کی طرف آئے فرض نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر پڑھنا جائز نہیں۔

۲۰۵۳- وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا تَتَّقُوْنَ اللّٰهَ اَفْصِلُوْا صَلَاتَكُمْ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے اے لوگو! کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اپنی نماز کو الگ الگ کرو (حضرت شعبہ) فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مغرب کی دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے اور ان کا مقصد فرض اور

بَعْدَ الْمَغْرِبِ إِلَّا فِي بَيْتِهِ فَأَرَادَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ مِنْهُمُ الْفَصْلَ مِنَ الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ۔

وَذٰلِكَ الَّذِي أُرِيدَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ بُحَيْنَةَ وَابْنِ سَرْجِسَ وَاللهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَيْضًا الْفَصْلَ بَيْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ بِمَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَيْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ وَلَا نَرَى بَأْسًا لِمَنْ لَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتّٰى جَاءَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ دَخَلَ الْإِمَامُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ أَنْ يَرْكَعَهُمَا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَمْشِي إِلٰى مُقَدَّمِهِ فَيُصَلِّي مَعَ النَّاسِ أَلَا تَرٰى أَنَّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ فِي ظُهْرٍ أَوْ عَصْرٍ أَوْ عِشَاءٍ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ وَلَا يَكُونُ فَاعِلُ ذٰلِكَ وَاصِلًا بَيْنَ فَرِيضَةٍ وَتَطَوُّعٍ فَكَذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِي صُبْحٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَلَا يَكُونُ فَاعِلُهُ وَاصِلًا بَيْنَ فَرِيضَةٍ وَتَطَوُّعٍ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جِلَّةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ۔

۲۰۵۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ حِينَ دَعَاهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ دَعَا أَبَا مُوسٰى وَحُذَيْفَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَلَسَ عَبْدُ اللهِ إِلٰى أُسْطُوَانَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ فَهٰذَا عَبْدُ اللهِ قَدْ فَعَلَ هٰذَا وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مُوسٰى لَا يُنْكِرَانِ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُوَافَقَتِهِمَا إِيَّاهُ۔

۲۰۵۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ

بغیر فرض کو الگ الگ کرنا تھا حضرت ابو ہریرہ، ابن بحینہ اور ابن سرجس کی روایتوں سے بھی یہی بات مراد ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے مطابق ہم بھی فرائض و نوافل میں تفریق کو مستحب سمجھتے ہیں اور اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جو شخص فجر کی دو رکعتیں پڑھے بغیر مسجد میں آجائے اور امام نماز شروع کر چکا ہو تو یہ مسجد کے آخر میں (سنتیں) پڑھ کر آگے بڑھے اور لوگوں کے ساتھ (فرض) نماز ادا کرے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر یہ بات ظہر، عصر اور عشاء میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور ایسا شخص فرض اور نفل نماز کو ملانے والا نہ ہوگا اسی طرح صبح کی نماز میں بھی کوئی حرج نہیں اور ایسا کرنے والا فرض اور نفل نماز کو ملانے والا نہ ہوگا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

جلیل القدر متقدمین سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابو موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن سیب رضی اللہ عنہ نے جب ان کو بلایا تو حضرت ابو موسیٰ، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو صبح کی نماز سے پہلے بلایا پھر وہ ان کے پاس سے باہر آگئے اور نماز کھڑی ہو چکی تھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ستون کی اوٹ میں کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر (فرض) نماز میں داخل ہوئے۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہ عمل کیا اور حضرت حذیفہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ تھے لیکن انہوں نے اس عمل پر اعتراض نہیں کیا لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دونوں بھی ان سے متفق تھے۔

حضرت عبداللہ بن ابی موسیٰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُوسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

۲۰۵۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْاِمَامُ يُصَلِّي فَاَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ مَكَانَهُ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ **وَقَدْ** رَوٰى شُعْبَةُ مَوْلَاهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ النَّاسَ بِالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ وَقَدْ عَدَّ نَفْسَهُ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي بَعْضِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فِي النَّاسِ فِي الصَّلٰوةِ فَاصِلًا بَيْنَهُمَا فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ۔

۲۰۵۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَالْاِمَامُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الرَّكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۲۰۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ

سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام نماز میں تھا تو انہوں نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں۔

حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز صبح کے وقت حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا اور امام نماز پڑھا رہا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تو صف میں داخل ہو گئے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ شامل ہوئے امام نے سلام پھیرا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی جگہ بیٹھے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جنہوں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں جب کہ امام صبح کی نماز میں تھا۔ ان کے غلام حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ بھی ان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو فرائض و نوافل میں تفریق کا حکم دیتے تھے، اور خود بھی مسجد کے کسی مقام پر فجر کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے اور اسے دونوں (نمازوں) کے درمیان فاصل شمار کرتے پس ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

حضرت عثمان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو امام صبح کی نماز میں تھا آپ نے دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں چنانچہ آپ نے امام سے پیچھے (کھڑے ہو کر) دو رکعتیں پڑھیں اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھر سے باہر تشریف لائے تو صبح کی نماز کھڑی ہو چکی تھی آپ نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے راستے میں ہی دو

بْنُ عُمَرَ مِنْ بَيْتِهِ فَأُقِيمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ۔

رکعتیں پڑھیں پھر مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز ادا فرمائی۔

فَهٰذَا وَاِنْ كَانَ لَمْ يُصَلِّهِمَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدْ صَلَّاهُمَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِاِقَامَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَذٰلِكَ خِلَافُ قَوْلِ اَبِي هُرَيْرَةَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ اِنْ كَانَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفَهُ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى۔

اگرچہ آپ نے یہ رکعتیں مسجد میں نہیں پڑھیں لیکن مسجد میں جماعت کھڑی ہونے کا علم حاصل ہونے کے بعد ادا کیں تو یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے خلاف ہے کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز جائز نہیں بشرطیکہ اس کا وہی مفہوم ہو جو پہلے قول والوں کے نزدیک ہے۔

۲۰۵۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ اَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ۔

حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز فجر کے لیے جگایا اور نماز کھڑی ہو چکی تھی تو آپ اُٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں۔

۲۰۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ جَاءَ وَالْاِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَصَلَّاهُمَا فِي حُجْرَةِ حَفْصَةَ ثُمَّ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ تشریف لائے تو امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا آپ نے صبح سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں چنانچہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں ادا کرکے امام کے ساتھ نماز ادا کی۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلَّاهُمَا فِي الْمَسْجِدِ لِاَنَّ حُجْرَةَ حَفْصَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

تو اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے مسجد میں یہ دو رکعتیں پڑھیں کیونکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مسجد میں شامل ہے تو یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ عمل کے موافق ہے۔

۲۰۶۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوعبیداللہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے تو لوگ نماز فجر کے لیے صف بستہ ہوتے آپ مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے۔

۲۰۶۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اسی طرح کرتے تھے۔

٢٠٦٣ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا هشام بن ابي عبد الله عن جعفر عن ابي عثمان النهدي قال كنا نأتي عمر بن الخطاب قبل ان نصلي الركعتين قبل الصبح وهو في الصلوة فنصلي الركعتين في آخر المسجد ثم ندخل مع القوم في صلوتهم۔

حضرت ابوعثمان ہندی فرماتے ہیں ہم صبح کی دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے۔ اور آپ نماز میں مصروف ہوتے تو ہم مسجد کے آخر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے۔

٢٠٦٤ - حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال ثنا حماد بن زيد قال ثنا عاصم عن ابي عثمان قال كنا نجيء وعمر بن الخطاب في صلوة الصبح نركع الركعتين ثم ندخل معه في الصلوة۔

حضرت عاصم، حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حاضر ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں ہوتے ہم دو رکعتیں پڑھ کر ان کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے۔

٢٠٦٥ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا سعيد عن حصين قال سمعت الشعبي يقول كان مسروق يجيء الى قوم وهم في الصلوة ولم يكن ركع ركعتي الفجر فيصلي الركعتين في المسجد ثم يدخل مع القوم في صلوتهم۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں حضرت مسروق رضی اللہ عنہ قوم کے پاس آتے تو وہ نماز میں مصروف ہوتے آپنے اس سے پہلے فجر کی دو رکعتیں ادا نہ کی ہوتیں تو مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شامل ہوتے۔

٢٠٦٦ - حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن الشعبي عن مسروق انه فعل ذلك غير انه قال في ناحية المسجد۔

حضرت عاصم احول حضرت شعبی سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسا کیا لیکن انہوں نے فرمایا مسجد کے کونے میں (دو رکعتیں پڑھتے)

٢٠٦٧ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا يزيد بن ابراهيم عن الحسن انه كان يقول اذا دخلت المسجد ولم تصل ركعتي الفجر فصلهما وان كان الامام يصلي ثم ادخل مع الامام۔

حضرت یزید بن ابراہیم حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جب تم مسجد میں داخل ہوا اور تم نے دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں تو انہیں پڑھ لو اگرچہ امام نماز میں ہو پھر امام کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

٢٠٦٨ - حدثنا صالح ابن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا يونس قال كان الحسن يقول يصليهما في ناحية المسجد ثم يدخل مع القوم في صلاتهم۔

حضرت یونس سے مروی ہے حضرت حسن فرماتے تھے کہ انہیں مسجد کے کونے میں ادا کرے پھر قوم کے ساتھ ان کی نماز میں شامل ہو جائے۔

٢٠٦٩ - حدثنا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا

حضرت ابن عون، شعبی سے وہ حضرت مسروق

هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ ۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا قَدْ اَبَاحُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اَنْ يَّرْكَعَهُمَا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّهُ يَدْخُلُ فِي الْفَرِيْضَةِ وَيَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنَّهُمْ قَالُوْا تَشَاغُلُهُ بِالْفَرِيْضَةِ اَوْلٰى مِنْ تَشَاغُلِهِ بِالتَّطَوُّعِ وَاَفْضَلُ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّهُ لَوْ كَانَ فِيْ مَنْزِلِهِ فَعَلِمَ دُخُوْلَ الْاِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَنَّهُ يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَخَفْ فَوْتَ صَلٰوةِ الْاِمَامِ فَاِنْ خَافَ فَوْتَ صَلٰوةِ الْاِمَامِ لَمْ يُصَلِّهِمَا لِاَنَّهُ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَّجْعَلَهُمَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُجْمِعُوْا اَنَّ تَشَاغُلَهُ بِالسَّعْيِ اِلَى الْفَرِيْضَةِ اَفْضَلُ مِنْ تَشَاغُلِهِ بِهِمَا فِيْ مَنْزِلِهِ وَقَدْ اُكِّدَتَا مَا لَمْ يُؤَكَّدْ شَيْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ وَرُوِيَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ التَّطَوُّعِ اَدْوَمَ مِنْهُ عَلَيْهِمَا وَاَنَّهُ قَالَ لَا تَتْرُكُوْهُمَا وَاِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ فَلَمَّا كَانَتَا قَدْ اُكِّدَتَا هٰذَا التَّاكِيْدَ وَرُغِّبَ فِيْهِمَا هٰذَا التَّرْغِيْبَ وَنُهِيَ عَنْ تَرْكِهِمَا هٰذَا النَّهْيَ وَكَانَتَا تُرْكَعَانِ فِي الْمَنَازِلِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ كَانَتَا اَيْضًا فِي النَّظَرِ اَنْ تُرْكَعَا فِي الْمَسَاجِدِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسی طرح کہا۔

ان تمام حضرات نے جماعت کے دوران فجر کی دو رکعتیں مسجد کے آخر (یا کسی کنارے) میں پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے اس باب کا روایات کے طور پر یہ بیان ہے۔

اور غور و فکر کے طور پر یہ کہ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ دو رکعتوں (سنتوں) کو چھوڑ کر فرض نماز میں شامل ہو جائے وہ کہتے ہیں نوافل میں مشغولیت کی نسبت فرائض میں مشغول ہونا زیادہ بہتر اور افضل ہے۔ اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اگر وہ گھر میں ہو اور اسے امام کے نماز شروع کرنے کا علم ہو جائے تو مناسب ہے کہ جب تک امام کی نماز فوت ہونے کا خطرہ نہ ہو ان دو رکعتوں کو پڑھ لے اگر امام کے ساتھ نماز رہ جانے کا ڈر ہو تو انہیں نہ پڑھے کیونکہ انہیں (فرض) نماز سے پہلے ادا کرنے کا حکم ہے اور اس بات پر اجماع نہیں ہے کہ فرائض کی طرف جانے میں مشغولیت ان کو گھر میں پڑھنے میں مصروف ہونے سے افضل ہے نیز نوافل کی نسبت ان کی تاکید بھی زیادہ ہے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے زیادہ کسی نفل (غیر فرض) نماز کی پابندی نہیں کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ ان کو نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں پس جب ان کی اس قدر تاکید و ترغیب ہے اور ان کو چھوڑنے سے یوں منع کیا گیا ہے اور فرائض سے پہلے گھروں میں پڑھی جاتی تھیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مساجد میں بھی فرائض سے پہلے پڑھی جائیں امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب۸: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو ایک کپڑا پہنایا اس وقت وہ لڑکے تھے جب

عُمَرُ كِسَاءَهُ وَهُوَ غُلَامٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّيْ مُتَوَشِّحًا فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ ثَوْبَانِ قَالَ بَلٰى قَالَ أَرَأَيْتَ لَوِ اسْتَعَنْتُ بِكَ وَرَاءَ الدَّارِ كُنْتَ لَابِسَهُمَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَزَيَّنَ لَهُ أَمِ النَّاسُ قَالَ نَافِعٌ بَلِ اللّٰهُ فَأَخْبَرَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ عُمَرَ قَالَ نَافِعٌ قَدِ اسْتَيْقَنْتُ أَنَّهُ عَنْ أَحَدِهِمَا وَمَا أُرَاهُ إِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَشْتَمِلُ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ اشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ مَنْ كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ وَلْيَرْتَدِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ ثُمَّ لْيُصَلِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو ان (حضرت نافع) کو کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں! انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں فرمایا اگر تم گھر سے باہر کسی کام کے لیے جاؤ تو ان دونوں کو پہنو گے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے پوچھا تو اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے یا لوگوں کا حضرت نافع نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا حق زیادہ ہے، تو انہوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی حضرت نافع فرماتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ایک سے خبر دی اور میرا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا تم میں کوئی یہودیوں کی طرح کپڑا نہ لپیٹے جس کے پاس دو کپڑے ہوں وہ ایک چادر کو ازار بنائے اور دوسری اوپر اوڑھے اور جس کے پاس دو کپڑے نہ ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ ازار باندھ لے پھر نماز پڑھے۔

٢٠٧١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٢٠٧٢ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ فَلَا أَدْرِيْ أَرَفَعَهٗ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ حَدَّثَ بِهٖ عَنْ عُمَرَ شَكَّ نَافِعٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَلَامِ عُمَرَ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا مجھے معلوم نہیں انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حضرت نافع کو شک ہے، پھر انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے حضرت نافع نے پہلی حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کلام سے روایت کیا تھا۔

٢٠٧٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت وہب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نافع سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَكَرِهُوا الصَّلٰوةَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لِمَنْ كَانَ قَادِرًا عَلٰى ثَوْبَيْنِ وَكَرِهُوا الصَّلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ قَادِرًا إِلَّا عَلٰى ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ مُلْتَحِفًا قَالُوْا وَلٰكِنْ يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَتَّزِرَ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا

حضرت امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے کہ جو شخص دو کپڑوں پر قادر ہو اس کے لیے ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جو ایک کپڑے پر قادر ہو اس کے لیے کپڑے کو مکمل طور پر لپیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں اسے چاہیے کہ ازار باندھ لے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا اور کہا کہ بے شک یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

الحدیث وقالوا ھو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا شك فیه۔

٢٠٧٤۔ وذكروا فی ذلك ما حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا زھیر بن عباد قال ثنا حفص بن میسرة عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا صلی احدكم فلیلبس ثوبیه فان اللہ احق من یزین له فان لم یكن له ثوبان فلیتزر اذا صلی ولا یشتمل احدكم فی صلاته اشتمال الیھود۔

٢٠٧٥۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عبید اللہ بن معاذ قال ثنا ابی قال ثنا شعبة عن توبة العنبری عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قال اذا صلی احدكم فلیتزر ولیرتد۔

قال فھذا موسی بن عقبة وھو من جلة اصحاب نافع وقدمائھم فذكر ذلك عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم ولم یشك ووافقه علی ذلك توبة العنبری قیل لھم فقد روی عن ابن عمر غیر نافع فذكره عن ابن عمر عن عمر لا عن النبی صلی اللہ علیه وسلم۔

٢٠٧٦۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شھاب قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر قال رای عمر بن الخطاب رجلا یصلی ملتحفا فقال له عمر حین سلم لا یصلین احدكم ملتحفا ولا تشبھوا بالیھود فان لم یكن لاحدكم الا ثوب واحد فلیتزر به۔

فھذا سالم وھو اثبت من نافع واحفظ انما روی ذلك عن ابن عمر عن عمر لا عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نصا فصار ھذا الحدیث عن عمر لا عن

مروی ہے انہوں نے اس ضمن میں مزید ذکر کیا۔

حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو دو کپڑے پہنے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔ اگر دو کپڑے نہ ہوں تو نماز پڑھتے وقت ازار باندھ لے اور تم میں کوئی بھی کپڑے کو یہودیوں کی طرح (پورے جسم پر) نہ لپیٹے۔

حضرت توبہ عنبری حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو ایک چادر بطور ازار استعمال کرے اور دوسری اوڑھ لے۔

وہ کہتے ہیں یہ موسیٰ بن عقبہ ہیں جو حضرت نافع کے جلیل القدر اور قدیم شاگرد ہیں انہوں نے حضرت نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور شک کا اظہار نہیں کیا اور حضرت توبہ عنبری نے اس ضمن میں ان کی موافقت کی ہے۔

اور ان سے کہا گیا کہ حضرت نافع کے غیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ابن عمر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نبی اکرم صلی اللہ [illegible]

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم بن عبداللہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے سلام پھیرنے پر فرمایا تم میں کوئی شخص ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ کر نماز نہ پڑھے، یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اس کو بطور ازار استعمال کرے۔

تو یہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ ہیں حضرت نافع سے زیادہ مضبوط اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر کے واسطہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عُمَرَ۔

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَسَا نَافِعًا ثَوْبَيْنِ فَقَامَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَقَالَ احْذَرْ ذٰلِكَ فَإِنَّ اللهَ أَحَقُّ أَنْ يُتَجَمَّلَ لَهُ۔

وَخَالَفَ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۲۰۷۸۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالُوا أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَعَمْرِي إِنِّي لَأَتْرُكُ ثِيَابِي فِي الْمِشْجَبِ وَأُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ

سے نہیں۔ تو یہ حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور حضرت مالک نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کا قول نقل کیا اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے

حضرت مالک حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نافع کو دو کپڑے پہنائے تو وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے ایسا کرنا سے معیوب قرار دیا اور فرمایا اس سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔

دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

انہوں نے یوں استدلال کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک نے شخص کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ لے؟ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے حاصل ہیں۔

حضرت ہشام بن حسان، حضرت محمد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے اس کی مثل بیان کیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اپنی عمر کی قسم! میں اپنے کپڑے کھونٹی پر چھوڑ کر ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہوں۔

حضرت مالک حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا (اپنا) قول ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ

بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ شَيْئًا فَلَمَّا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ قَارَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ثَوْبَيْهِ فَصَلّٰى فِيْهِمَا

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَمِيْصُهٗ وَرِدَاؤُهٗ فِي الْمِشْجَبِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا صَنَعْتُ هٰذَا اِلَّا مِنْ اَجْلِكُمْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَتٰى يَكُوْنُ لِاَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ۔

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَةَ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہے آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا جب نماز کھڑی ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑوں کو ملایا اور ان میں نماز پڑھی۔

حضرت قعقاع بن حکیم فرماتے ہیں ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے جب کہ ان کی قمیص اور تہبند کھونٹی پر تھے جب فارغ ہوئے تو فرمایا سنو! اللہ کی قسم! میں نے یہ عمل تمہاری وجہ سے کیا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں (جائز ہے) اور کبھی تم میں سے کسی ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں (یعنی ہمیشہ نہیں ہوتے)

حضرت سالم اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز کا جواز روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خانہ مقدسہ

عمرو بن ابی سلمۃ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد فی بیت ام سلمۃ۔

۲۰۸۸- حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مریم وعبد اللہ بن صالح قالا ثنا اللیث عن یحیی بن سعید عن ابی امامۃ بن سہل عن عمرو بن ابی سلمۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد ملتحفا بہ۔

۲۰۸۹- حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی قتیلۃ قال انا الدراوردی عن موسی بن محمد بن ابراہیم عن ابیہ عن سلمۃ بن الاکوع قال قلت یا رسول اللہ انی اعالج الصید افاصلی فی القمیص الواحد قال نعم وزرہ ولو بشوکۃ۔

ففی ہذہ الآثار اباحۃ الصلوۃ فی الثوب الواحد فذلک یضاد ما منع الصلوۃ فی ثوب واحد ویدل ان ذلک لا باس بہ علی حال الوجود وحال الاعواز وذلک ان السائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایصلی احدنا فی ثوب واحد فاجابہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جوابا مطلقا فقال او کلکم یجد ثوبین ای لو کانت الصلوۃ مکروھۃ فی الثوب الواحد لکرھت لمن لا یجد الا ثوبا واحدا **ففی** جوابہ ذلک ما یدل علی ان حکم الصلوۃ فی الثوب الواحد لمن یجد الثوبین کھو فی الصلوۃ فی الثوب الواحد لمن لا یجد غیرہ **ثم** اردنا ان ننظر کیف ینبغی ان یفعل بالثوب الواحد الذی یصلی فیہ ایشتمل بہ او یتزر فنظرنا فی ذلک۔

۲۰۹۰- **فاذا** ابن مرزوق قد حدثنا قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی مرۃ مولی عقیل بن ابی طالب عن ام

میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں شکار کرتا ہوں تو کیا میں صرف قمیص میں نماز پڑھ لوں فرمایا ہاں البتہ بٹن لگا لو اگرچہ کانٹے سے ہوں۔

ان روایات کے مطابق ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے لیکن یہ روایات ان روایات سے متضاد ہیں جن میں ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں چاہے کشادہ حالی ہو یا تنگ دستی اور یہ اس لیے کہ سائل نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو آپ نے مطلق جواب دیتے ہوئے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہوتے ہیں یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز مکروہ ہوتی تو جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا اس کی نماز مکروہ ہوتی۔ آپ کا یہ جواب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس کے پاس دو کپڑے ہوں اس کے لیے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم وہی ہے جو اس کے لیے ہے جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہے پھر ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کہ ایک کپڑے کے ساتھ کیا طریقہ اختیار کیا جائے اسے لپیٹ لیا جائے یا تہبند باندھے۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے غسل کے

هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَتْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فَسَكَبَتْ لَهٗ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ رَكَعَاتٍ۔

لیے پانی رکھا آپ نے غسل فرمایا پھر ایک کپڑے میں کچھ رکعات پڑھیں اس کے کناروں کو ایک دوسرے کے خلاف الٹ ڈال رکھا تھا۔

۲۰۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ فِي الصَّلٰوةِ مِثْلَهٗ قَالَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حنین حضرت ابو مرہ سے سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے نماز کے بارے میں اسی طرح ذکر کیا اور فرمایا آٹھ رکعات پڑھیں۔

۲۰۹۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ مُوْسَى بْنِ مَيْسَرَةَ وَاَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو مرہ فرماتے ہیں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۹۳ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ حَدَّثَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن ابی ہند فرماتے ہیں حضرت ابو مرہ نے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بُرْدٍ لَهٗ حَضْرَمِيٍّ مُتَوَشِّحًا بِهٖ مَا عَلَيْهِ غَيْرُهٗ۔

حضرت کریب (حضرت ابن عباس کے غلام) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حضرمی چادر میں نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اسے لپیٹ رکھا تھا آپ پر کوئی دوسرا کپڑا نہیں تھا۔

۲۰۹۵ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَامِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنِ ابْنٍ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ اَبِيْ اَمَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ۔

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ نے ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔

٢٠٩٦ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا يحيى بن حماد قال ثنا ابو عوانة عن سليمن قال ثنا ابو سفيان عن جابر قال حدثني ابو سعيد انه دخل على النبي صلى الله عليه وسلم فراه يصلي في ثوب واحد متوشحا به۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اسے (اپنے اوپر) لپیٹ رکھا تھا۔

٢٠٩٧ - حدثنا ابراهيم بن منقذ قال حدثني ادريس بن يحيى عن بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث ان ابا الزبير المكي اخبره انه دخل على جابر بن عبد الله وهو يصلي ملتحفا بثوبه وثيابه قريبة منه ثم التفت الينا فقال انما صنعت هذا لكيما تروا واني رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ذلك۔

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں ابوالزبیر مکی نے انہیں بتایا کہ وہ حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) کے پاس گئے تو وہ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے حالانکہ قریب ہی ان کے کپڑے بھی تھے، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے یہ اس لیے کیا تاکہ تم دیکھو اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

٢٠٩٨ - حدثنا يزيد بن سنان وابن مرزوق قالا ثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم في ثوب واحد فليتعطف به۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے (اپنے اوپر) لپیٹ لے۔

٢٠٩٩ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث واسامة بن زيد الليثي عن ابي الزبير عن جابر انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في ثوب واحد مخالفا بين طرفيه على عاتقيه وثوبه على المشجب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس کے کنارے ایک دوسرے کے مخالف کندھے پر ڈال رہے تھے۔ حالانکہ آپ کے کپڑے کھونٹی پر تھے۔

٢١٠٠ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابن مريم قال ثنا ابو غسان عن عاصم بن عبيد الله انه دخل على جابر بن عبد الله فلما حضرت الصلوة قام فصلى وهو متوشح بازار وثيابه على المشجب فلما صلى انصرف الينا فقال ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى هكذا۔

حضرت عاصم بن عبیداللہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی انہوں نے تہبند لپیٹ رکھا تھا حالانکہ ان کے کپڑے کھونٹی پر تھے نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢١٠١ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن هشام بن عروة عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة انه راى رسول الله صلى

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ ـ

اس (کپڑے) کے کنارے کاندھوں پر ڈال رکھے تھے۔

٢١٠٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ [illegible] مُلْتَحِفًا بِهِ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ـ

حضرت ابو امامہ بن سہل حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اسے لپیٹ رکھا تھا اس کے کنارے کاندھوں پر اُلٹے ڈالے ہوئے تھے۔

٢١٠٣ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أُسَامَةَ مُتَوَشِّحٌ بِبُرْدٍ فَصَلَّى بِهِمْ ـ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا سہارا لیا ہوا تھا اور ایک چادر لپیٹ رکھی تھی پھر آپ نے ان کو نماز پڑھائی۔

٢١٠٤ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کو کاندھوں پر اُلٹا ڈال لے۔

٢١٠٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ وَشُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ ـ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اس کے کنارے مخالف کاندھے پر ڈال رکھے تھے۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُتَوَشِّحًا بِهِ فِي حَالِ وُجُودِ غَيْرِهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَعْضِ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ صَلَّى وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ فَقَدْ يَجُوزُ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات میں ہے کہ آپ دوسرا کپڑا پانے کے باوجود ایک کپڑے میں نماز پڑھتے اور اسے آپ نے لپیٹ رکھا ہوتا ان میں سے بعض احادیث کے ضمن میں ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے اس حالت میں ایک کپڑے میں نماز پڑھی جب آپ کے کپڑے کھونٹی پر تھے تو ہو سکتا ہے یہ کھلے

أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا اتَّسَعَ مِنَ الثِّيَابِ خَاصَّةً لَا عَلٰى مَا ضَاقَ مِنْهَا وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى كُلِّ الثِّيَابِ مَا ضَاقَ مِنْهَا وَمَا اتَّسَعَ۔

۲۱۰۶ - فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا اتَّسَعَ الثَّوْبُ فَتَعَطَّفْ بِهٖ عَلٰى عَاتِقِكَ وَإِذَا ضَاقَ فَاتَّزِرْ بِهٖ ثُمَّ صَلِّ۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْاِشْتِمَالَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ وَأَنَّهٗ هُوَ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ أَنْ يُفْعَلَ فِي الثِّيَابِ الَّتِيْ يُصَلِّيْ فِيْهَا وَإِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ لِضِيْقِ الثَّوْبِ اِتَّزَرَ بِهٖ وَاحْتَجْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ حُكْمِ الثَّوْبِ الْوَاسِعِ الَّذِيْ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَتَّزِرَ بِهٖ وَيَشْتَمِلَ هَلْ يَشْتَمِلُ بِهٖ أَوْ يَتَّزِرُ وَكَيْفَ يَفْعَلُ۔

۲۱۰۷ - فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصَلِّيْ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۲۱۰۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۲۱۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُنْقِذٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيَجْعَلْ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْئًا۔

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُتَّزِرًا بِهٖ وَقَدْ جَاءَ عَنْهُ أَيْضًا

کپڑے کی مانند میں ہی ہو تنگ کپڑے کی حالت میں نہ ہو اور ممکن ہے کشادہ اور تنگ دونوں صورتوں میں ہو۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا، تو حضرت شرحبیل بن سعید حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کپڑا کشادہ ہو تو اسے کاندھے پر ڈالو اور جب تنگ ہو تو تہبند باندھو پھر نماز پڑھو۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کپڑا لپیٹنا مقصود ہے اور جن کپڑوں میں نماز پڑھ رہا ہے ان میں یہی عمل کرنا مناسب ہے اور جب کپڑا تنگ ہونے کی وجہ سے اس پر قادر نہ ہو تو تہبند باندھ لے اب ضرورت ہے کہ ہم ایسے کشادہ کپڑے کو دیکھیں جسے بطور تہبند بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور اوپر بھی لپیٹا جا سکتا ہے کہ کیا اسے لپیٹا جائے یا ازار باندھی جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھوں پر اس سے کچھ نہ ہو۔

حضرت سفیان نے ابوالزناد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس میں سے کچھ اپنے کاندھوں پر ڈال دے۔

پس حضرت ابوالزناد کی روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے کو بطور تہبند استعمال کرتے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا، یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے صرف

أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي السَّرَاوِيلِ وَحْدَهُ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ۔

شلوار میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۲۱۱۰- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا مِثْلُ ذٰلِكَ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْوَجْدِ مَعَهُ بِغَيْرِهِ فَإِنْ كَانَ لَا يَجِدُ غَيْرَهُ فَلَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِيهِ كَمَا لَا بَأْسَ فِي الثَّوْبِ الصَّغِيرِ مُتَّزِرًا بِهِ فَهٰذَا تَصْحِيحُ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ أَصْحَابِهِ فِي ذٰلِكَ آثَارٌ۔

یہ بھی اسی طرح ہے اور ہمارے نزدیک (ممانعت) اس صورت میں ہے جب اس کے پاس اس کے علاوہ بھی کپڑا ہو اور اگر اس کے پاس کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جیسے چھوٹے کپڑے کو ازار بنا کر نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ تو اس باب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے معانی کی تصحیح اسی طرح ہے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں روایات آئی ہیں۔

۲۱۱۱- مِنْهَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي ثِيَابِهِمْ فِي رِقَابِهِمْ مَا عَلَى أَحَدِهِمْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں کچھ لوگ اس طرح شریک ہوتے کہ انہوں نے اپنی گردنوں میں کپڑوں کی گرہ باندھی ہوتی اور ان پر صرف ایک کپڑا ہوتا۔

۲۱۱۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْعَجْلَانِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ سُلَيْمٌ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي خِلَافَتِهِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ فَرَأَى أَكْثَرَ مَنْ يُصَلِّي مَعَهُ مِنَ الرِّجَالِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُدْعَى بُرْدًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ۔

حضرت ابو عامر سلیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں چھ ماہ ان کے ہمراہ نماز پڑھی تو ان کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے اکثر کو ایک کپڑے میں دیکھا جسے "بردہ" کہا جاتا تھا ان پر کوئی اور کپڑا نہیں ہوتا تھا۔

۲۱۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلَّى بِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنگ یرموک کے دن ہمیں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی آپ نے اس کے کنارے الٹ ڈال رکھے تھے (یعنی دائیں طرف والا بائیں کاندھے پر اور بائیں طرف والا دائیں کندھے پر)۔

۲۱۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَمَّنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَخَلْفَهُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یرموک کے دن ہمیں نماز پڑھائی تو آپ پر ایک کپڑا تھا جس کے کنارے الٹ ڈال رکھے تھے اور آپ کے پیچھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

فَفِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مَا يُضَادُّ مَا رَوَيْنَا عَنْ عُمَرَ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ مَا قَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ أَوْلٰى أَنْ يُؤْخَذَ بِهِ مِمَّا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا الَّذِي بَيَّنَّا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پس جو کچھ ہم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے سلسلے میں صحابہ کرام سے نقل کیا ہے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے اور گزشتہ روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ اس کے خلاف ہے پس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے مقابلے میں اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے اور یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ

باب۸۱: اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

۲۱۱۵- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَبُو الْعَبَّاسِ الْمِصْرِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ بَيْتِ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات یعنی کوڑا خانے، بوچڑ خانے قبرستان، راستے، حمام، اونٹوں کے باڑے اور بیت اللہ شریف (کی چھت) پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۲۱۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ أَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ وَكَانَ ثِقَةً وَكَانَ الْحَكَمُ يَأْخُذُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

٢١١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا قَالَ لَا قَالَ أُصَلِّي فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ قَالَ لَا قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں پوچھا کیا میں ان کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا نہیں، عرض کیا کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں فرمایا نہیں پوچھا کیا میں ان کا گوشت استعمال کرنے پر وضو کروں (ہاتھ دھونا مراد ہے) فرمایا ہاں۔

٢١١٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں بکریوں اور اونٹوں کے باڑے کے علاوہ جگہ نہ ملے تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے بارے میں نہ پڑھو۔

٢١١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُصَلِّي فِي مَبَاءَاتِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أُصَلِّي فِي مَبَاءَاتِ الْإِبِلِ قَالَ لَا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا "ہاں"۔ پوچھا اونٹوں کے باڑے میں پڑھ لوں؟ فرمایا، "نہیں"۔

٢١٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جعفر بن ابی ثور، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢١٢١ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الصَّلٰوةَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک

فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ مَكْرُوهَةٌ **وَاحْتَجُّوا** بِهٰذِهِ الْآثَارِ حَتّٰى غَلَطَ بَعْضُهُمْ فِي حُكْمِ ذٰلِكَ فَأَفْسَدَ الصَّلٰوةَ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَأَجَازُوا الصَّلٰوةَ فِي ذٰلِكَ الْمَوْطِنِ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ إِنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الَّتِي نَهَتْ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ قَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي مَعْنَاهَا وَفِي السَّبَبِ الَّذِي كَانَ مِنْ أَجْلِهِ النَّهْيُ فَقَالَ قَوْمٌ أَصْحَابُ الْإِبِلِ مِنْ عَادَتِهِمُ التَّغَوُّطُ بِقُرْبِ إِبِلِهِمْ وَالْبَوْلُ فَيُنَجِّسُونَ بِذٰلِكَ أَعْطَانَ الْإِبِلِ فَنَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِذٰلِكَ لَا لِعِلَّةِ الْإِبِلِ وَإِنَّمَا هُوَ لِعِلَّةِ النَّجَاسَةِ الَّتِي تَمْنَعُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ مَا كَانَتْ وَأَصْحَابُ الْغَنَمِ مِنْ عَادَتِهِمْ تَنْظِيفُ مَوَاضِعِ غَنَمِهِمْ وَتَرْكُ الْبَوْلِ فِيهِ وَالتَّغَوُّطِ فَأُبِيحَتِ الصَّلٰوةُ فِي مَرَابِضِهَا لِذٰلِكَ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يُفَسِّرُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى وَقَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ لَيْسَ مِنْ قِبَلِ هٰذِهِ الْعِلَّةِ عِنْدِي جَاءَ النَّهْيُ وَلٰكِنْ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْإِبِلَ يُخَافُ وُثُوبُهَا فَيَعْطَبُ مَنْ يُلَاقِيهَا حِينَئِذٍ أَلَا تَرَاهُ قَالَ فَإِنَّهَا جِنٌّ مِنْ جِنٍّ خُلِقَتْ وَفِي حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ وَهٰذَا غَيْرُ مَخُوفٍ مِنَ الْغَنَمِ فَأَمَرَ بِاجْتِنَابِ الصَّلٰوةِ فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ خَوْفَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهَا لَا لِأَنَّ لَهَا نَجَاسَةً لَيْسَتْ لِلْغَنَمِ مِثْلُهَا وَأُبِيحَتِ الصَّلٰوةُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ لِأَنَّهُ لَا يُخَافُ مِنْهَا مَا يُخَافُ مِنَ الْإِبِلِ۔

قوم کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا حتیٰ کہ بعض نے اس میں سختی کرتے ہوئے فسادِ نماز کا حکم دیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس مقام پر نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ جن احادیث میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے ان کے مفہوم اور جس سبب سے منع کیا گیا ہے اس میں محدثین نے گفتگو کی ہے۔ ایک قوم نے کہا کہ اونٹ رکھنے والوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے اونٹوں کے قریب ہی قضائے حاجت اور پیشاب کرتے ہیں لہٰذا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے محض اونٹ ہونے کی وجہ سے نہیں اس ممانعت کی علت نجاست ہے اور وہ جہاں بھی ہو وہاں نماز پڑھنا منع ہے جبکہ بکریاں رکھنے والوں کی عادت یہ ہے کہ وہ ان کے باڑوں کو صاف رکھتے ہیں اور وہاں قضائے حاجت اور پیشاب نہیں کرتے لہٰذا اس وجہ سے بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے حضرت شریک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے وہ اس حدیث کی وضاحت اسی مفہوم کے ساتھ کرتے ہیں۔ حضرت یحییٰ بن آدم فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک اس علت کی بناء پر نہی وارد نہیں ہوئی بلکہ اس وجہ سے منع ہے کہ اس کے کودنے کا خدشہ ہوتا ہے جس سے وہاں موجود شخص ہلاک ہو سکتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا وہ (اونٹ) جنوں میں سے ایک جن ہے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں سے اسی طرح وحشت ہوتی ہے جیسے وحشی جانوروں سے ہوتی ہے اور بکریوں سے اس بات کا خوف نہیں ہوتا لہٰذا اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے اجتناب کا حکم ان کے اس فعل کی وجہ سے ہے اس لیے نہیں کہ وہ ناپاک ہیں اور بکریاں اس طرح نہیں ہیں بکریوں کے باڑے میں نماز کا جواز اس بنیاد پر ہے کہ اونٹوں سے جو خوف ہوتا ہے وہ ان سے نہیں ہوتا۔

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنِیْ خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ شُجَاعٍ الثَّلْجِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ آدَمَ بِالتَّفْسِیْرَیْنِ جَمِیْعًا

۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ عِیَاضًا قَالَ اِنَّمَا نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ لِاَنَّ الرَّجُلَ یَسْتَتِرُ بِهَا لِیَقْضِیَ حَاجَتَهٗ۔

فَهٰذَا التَّفْسِیْرُ مُوَافِقٌ لِتَفْسِیْرِ شَرِیْكٍ۔

۲۱۲۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ اِلٰی بَعِیْرِهٖ۔

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ بُكَیْرٍ الْعَبْدِیُّ قَالَ اَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ زِیَادٍ الْمُصْفَرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مِقْدَامٍ الرَّهَاوِیِّ قَالَ جَلَسَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ وَالْحَارِثُ بْنُ مُعَاوِیَةَ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَیُّكُمْ یَحْفَظُ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ صَلّٰی بِنَا اِلٰی بَعِیْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَقَالَ عُبَادَةُ اَنَا قَالَ فَحَدِّثْ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَعِیْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ ثُمَّ مَدَّ یَدَهٗ فَاَخَذَ قُرَادَةً مِنَ الْبَعِیْرِ فَقَالَ مَا یَحِلُّ لِیْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَهُوَ مَرْدُوْدٌ فِیْكُمْ۔

فَفِیْ هٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ اِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ اِلَی الْبَعِیْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الصَّلٰوةَ اِلَی الْبَعِیْرِ جَائِزَةٌ وَاَنَّهٗ لَمْ یَنْهَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ لِاَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ الصَّلٰوةُ بِحِذَائِهَا وَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ الْكَرَاهَةُ لِعِلَّةِ مَا یَكُوْنُ مِنَ الْاِبِلِ فِیْ مَعَاطِنِهَا

حضرت ابن شجاع ثلجی، حضرت یحییٰ بن آدم سے یہ دونوں وضاحتیں نقل کرتے ہیں۔

حضرت معاویہ بن صالح فرماتے ہیں حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے اسلیئے منع فرمایا کہ آدمی اونٹ کی اوٹ میں قضائے حاجت کے لیے پردہ حاصل کرتا ہے۔

یہ وضاحت حضرت شریک رضی اللہ عنہ کے بیان کے موافق ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو سامنے رکھتے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔

حضرت مقدام رہاوی فرماتے ہیں حضرت عبادہ بن صامت، ابو درداء اور حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کس کو یہ حدیث یاد ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اونٹ کے سامنے ہمیں نماز پڑھائی۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے پھر انھوں نے بیان کرتے ہوئے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے اونٹ کے پیچھے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہاتھ بڑھایا اور اونٹنی کے جسم کا کنارہ پکڑ کر فرمایا تمہارے مال غنیمت سے میرے لیے خمس (پانچویں حصے) کے علاوہ اتنا بھی حلال نہیں یہ سب تمہاری طرف لوٹا دیا جائے گا۔

پس ان حدیثوں میں اونٹ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا جواز ہے اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کو سامنے رکھتے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے اس لیے منع کیا گیا کہ اس کے سامنے نماز جائز نہیں۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ کراہت کی وجہ اونٹوں کے باڑوں میں ان کی لید اور پیشاب کا پایا

مِنْ اَرْوَاثِهَا وَ اَبْوَالِهَا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا مَرَابِضَ الْغَنَمِ كُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ عَلٰى جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ الرِّوَايَاتُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حُكْمُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْاِبِلِ فِيْ اَعْطَانِهَا مِنْ اَبْوَالِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ حُكْمَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْغَنَمِ فِيْ مَرَابِضِهَا مِنْ اَبْوَالِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ لَا فَرْقَ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فِيْ نَجَاسَةٍ وَلَا طَهَارَةٍ لِاَنَّ مَنْ جَعَلَ اَبْوَالَ الْغَنَمِ طَاهِرَةً جَعَلَ اَبْوَالَ الْاِبِلِ كَذٰلِكَ وَمَنْ جَعَلَ اَبْوَالَ الْاِبِلِ نَجِسَةً جَعَلَ اَبْوَالَ الْغَنَمِ كَذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ اُبِيْحَتْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ نَهٰى فِيْهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ ثَبَتَ اَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ لَيْسَ لِعِلَّةِ النَّجَاسَةِ مَا يَكُوْنُ مِنْهَا اِذْ كَانَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْغَنَمِ حُكْمُهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْعِلَّةَ الَّتِيْ لَهَا كَانَ النَّهْيُ هُوَ مَا قَالَ شَرِيْكٌ اَوْ مَا قَالَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ فَاِنْ كَانَ لِمَا قَالَ شَرِيْكٌ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَكْرُوْهَةٌ حَيْثُ يَكُوْنُ الْغَائِطُ وَالْبَوْلُ كَانَ عَطَنًا اَوْ غَيْرَهٗ وَاِنْ كَانَ لِمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَكْرُوْهَةٌ حَيْثُ يُخَافُ عَلَى النُّفُوْسِ كَانَ عَطَنًا اَوْ غَيْرَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَاَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْهَا جَائِزَةٌ وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ فَقَدْ رَاَيْنَا حُكْمَ لُحْمَانِ الْاِبِلِ كَحُكْمِ لُحْمَانِ الْغَنَمِ فِيْ طَهَارَتِهَا وَرَاَيْنَا حُكْمَ اَبْوَالِهَا كَحُكْمِ اَبْوَالِهَا فِيْ طَهَارَتِهَا اَوْ نَجَاسَتِهَا فَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الصَّلٰوةِ فِيْ مَوْضِعِ الْاِبِلِ كَهُوَ فِيْ مَوْضِعِ الْغَنَمِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

۲۱۲۶ - وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ

جاتا ہو۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ بکریوں کے باڑوں میں جوازِ نماز پر سب کا اتفاق ہے اور اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں جنھیں ہم نے ذکر کیا ہے اور اونٹوں کے باڑوں میں ان کے پیشاب وغیرہ کا حکم وہی ہے جو بکریوں کے باڑوں میں ان کے پیشاب وغیرہ کا ہے۔ نجاست و طہارت کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جس نے بکریوں کے پیشاب کو پاک قرار دیا اس کے نزدیک اونٹوں کا پیشاب بھی اسی طرح ہے اور جس نے اونٹوں کے پیشاب کو ناپاک کہا اس کے نزدیک بکریوں کا پیشاب بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ پس جس حدیث میں اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے اس میں بکریوں کے باڑوں میں جوازِ نماز کا ذکر ہے تو ثابت ہوا کہ اس سے ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں کیونکہ بکریوں کی نجاست کا حکم بھی تو وہی ہے بلکہ اس نہی کی علت وہی ہے جو حضرت شریک رضی اللہ عنہ یا حضرت یحییٰ بن آدم نے بیان فرمائی ہے اگر اس کی علت وہ ہو جو حضرت شریک نے بیان کی ہے تو ہر اس جگہ نماز مکروہ ہوگی جہاں بول و براز ہو اونٹوں کا باڑا ہو یا کوئی دوسری جگہ۔ اور حضرت یحییٰ بن آدم کی بیان کردہ علت مراد ہو تو جہاں جان کا خوف ہوگا نماز مکروہ ہوگی۔ اونٹوں کا باڑا ہو یا کوئی دوسری جگہ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کی یہ بہترین توجیہ ہے۔ اور قیاس کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بکریوں کے باڑے کے سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں اور ان میں نماز جائز ہے، اختلاف اونٹوں کے باڑوں میں ہے تو ہم نے دیکھا کہ طہارت کے سلسلے میں اونٹوں اور بکریوں کے گوشت کا حکم ایک جیسا ہے اور طہارت و نجاست کے اعتبار سے ان کے پیشاب کا حکم بھی ایک طرح کا ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اونٹوں کی جگہ میں نماز کا حکم وہی ہو جو بکریوں (کے باندھنے) کی جگہ کا ہے یہی قیاس اور غور و فکر کا تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن ابی مریم فرماتے ہیں حضرت لیث بن سعد نے

اَبِی مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ هٰذِہٖ نُسْخَۃُ رِسَالَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نَافِعٍ اِلَی اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ بِذِکْرٍ فِیْھَا اَمَّا مَاذَکَرْتَ مِنْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ فَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ ذٰلِکَ یُکْرَہُ وَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَقَدْ کَانَ ابْنُ عُمَرَ وَمَنْ اَدْرَکْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِ اَرْضِنَا یَعْرِضُ اَحَدُھُمْ نَاقَتَہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ یُصَلِّیْ اِلَیْھَا وَھِیَ تَبْعَرُ وَتَبُوْلُ۔

ہم سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اس خط کا نسخہ ہے جو حضرت عبداللہ بن نافع نے ان (لیث بن سعد) کو لکھا اس میں مذکور ہے کہ جو کچھ تم نے اونٹوں کے باڑے میں ذکر کیا ہے تو ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ مکروہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے اور ہم حضرت ابن عمر اور اپنے علاقے کے بہترین لوگوں کو یوں دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی اونٹنی کو اپنے اور قبلہ کے درمیان کر کے نماز پڑھتے اور وہ مینگنیاں اور پیشاب بھی کرتی۔

بَابُ ۸۲ الْاِمَامِ یَفُوْتُہٗ صَلٰوۃُ الْعِیْدِ هَلْ یُصَلِّیْهَا مِنَ الْغَدِ اَمْ لَا

باب ۸۲: امام سے عید کی نماز رہ جائے تو دوسرے دن پڑھے یا نہ

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمُ بْنُ بَشِیْرٍ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَیَاسٍ عَنْ اَبِیْ عُمَیْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمُوْمَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ الْھِلَالَ خَفِیَ عَلَی النَّاسِ فِیْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحُوْا صِیَامًا فَشَھِدُوْا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ اَنَّھُمْ رَاَوُا الْھِلَالَ اللَّیْلَۃَ الْمَاضِیَۃَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالْفِطْرِ فَاَفْطَرُوْا تِلْکَ السَّاعَۃَ وَخَرَجَ بِھِمْ مِنَ الْغَدِ فَصَلّٰی بِھِمْ صَلٰوۃَ الْعِیْدِ۔

حضرت ابو عمیر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے میرے انصاری چچاؤں نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رمضان المبارک کی آخری شب لوگوں سے چاند مخفی رہا، انھوں نے دوسرے دن روزہ رکھا پھر کچھ لوگوں نے بارگاہ نبوی میں گواہی دی کہ انھوں نے گذشتہ رات چاند دیکھا ہے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں روزہ توڑنے کا حکم دیا چنانچہ انھوں نے اسی وقت روزہ توڑ دیا اور دوسرے دن آپ ان کو لے کر (عیدگاہ کی طرف) تشریف لے گئے اور انھیں عید کی نماز پڑھائی

بَیَانُ الْمَسْئَلَۃِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذَا فَقَالُوْا اِذَا فَاتَ النَّاسَ صَلٰوۃُ الْعِیْدِ فِیْ صَدْرِ یَوْمِ الْعِیْدِ صَلَّوْھَا مِنْ غَدِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فِی الْوَقْتِ الَّذِیْ یُصَلُّوْنَھَا وَمِمَّنْ ذَھَبَ اِلٰی ذٰلِکَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِذَا فَاتَتِ الصَّلٰوۃُ یَوْمَ الْعِیْدِ حَتّٰی زَالَتِ الشَّمْسُ مِنْ یَوْمِہٖ لَمْ یُصَلِّ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَا فِیْمَا بَعْدَہٗ وَمِمَّنْ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے وہ فرماتے ہیں جب عید کے دن شروع وقت میں لوگ عید کی نماز نہ پڑھ سکیں تو دوسرے دن اس وقت پڑھیں جس وقت پڑھا کرتے ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جب عید کے دن نماز رہ جائے حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے تو نہ اس دن پڑھیں اور نہ اس کے بعد، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات

قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الْحُفَّاظَ مِمَّنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هُشَيْمٍ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ أَنَّهٗ صَلّٰى بِهِمْ مِنَ الْغَدِ فَمِمَّنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ هٰذَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَهُوَ أَضْبَطُ النَّاسِ لِأَلْفَاظِ هُشَيْمٍ وَهُوَ الَّذِيْ بَيَّنَ لِلنَّاسِ مَا كَانَ هُشَيْمٌ يُدَلِّسُ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

کے قائل ہیں اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے۔ حضرت ہشیم (راوی) سے جن حفاظ حدیث نے یہ حدیث روایت کی ہے انھوں نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ آپ نے ان کو آئندہ روز عید کی نماز پڑھائی۔ جن لوگوں نے حضرت ہشیم سے روایت کرتے ہوئے اس بات کا ذکر نہیں کیا ان میں یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور بھی ہیں اور وہ حضرت ہشیم کے الفاظ کو زیادہ یاد رکھنے والے ہیں انھوں نے ہی ان کی تدلیس کو بیان کیا (تدلیس یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ کی بجائے اس کے شیخ سے روایت کرے۔

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ أَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُمُوْمَتِيْ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا أُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْطِرُوْا مِنْ يَوْمِهِمْ ثُمَّ لِيَخْرُجُوْا لِعِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ إِلٰى مُصَلَّاهُمْ۔

حضرت ابوعمیر بن انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ مجھے میرے انصاری چچاؤں نے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بتایا کہ ہم پر شوال کا چاند مخفی رہا تو ہم نے دوسرے دن روزہ رکھا۔ پھر دن کے آخر میں سواروں کا ایک دستہ آیا اور انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گواہی دی کہ کل انھوں نے چاند دیکھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو روزہ توڑنے اور آئندہ روز عید گاہ کی طرف جانے کا حکم دیا۔

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام، حضرت ابوبشر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَأَمْرُهٗ إِيَّاهُمْ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْغَدِ لِعِيْدِهِمْ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ أَنْ يَجْتَمِعُوْا فِيْهِ لِيَدْعُوْا وَلِيُرٰى كَثْرَتُهُمْ فَيَتَنَاهٰى ذٰلِكَ إِلٰى عَدُوِّهِمْ فَتَعْظُمَ أُمُوْرُهُمْ عِنْدَهٗ لَا لِأَنْ يُصَلُّوْا كَمَا يُصَلّٰى لِلْعِيْدِ وَقَدْ رَأَيْنَا الْمُصَلّٰى فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ قَدْ كَانَ أُمِرَ بِحُضُوْرِهٖ مَنْ لَا يُصَلِّيْ۔

اس حدیث کی اصل یہ ہے ایسے نہیں جیسے حضرت عبداللہ بن صالح نے روایت کیا (حدیث ۲۱۱۷) اور آپ نے ان کو دوسرے دن عید منانے کے لیے نکلنے کا حکم فرمایا تو ممکن ہے آپ کی مراد یہ ہو کہ وہ وہاں جمع ہو کر دعا مانگیں یا اپنی کثرت کا اظہار کریں۔ یہ بات دشمن تک پہنچے اور وہ ان کی عظمت کو تسلیم کرے۔ اس لیے نہیں کہ وہ نماز عید کی طرح نماز پڑھیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن ان لوگوں کو بھی عید گاہ میں حاضری کا حکم فرمایا جن کے ذمہ نماز نہیں تھی۔

٢١٣٠ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا مَنْصُوْرٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ يَوْمَ الْعِيْدِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ هُشَيْمٌ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدِنَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا جِلْبَابًا بِهَا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن حیض والی اور پردہ دار عورتوں کو بھی (عیدگاہ کی طرف) جانے کا حکم فرماتے۔ حیض والی عورتیں الگ بیٹھی رہتیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتیں حضرت ہشیم فرماتے ہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی ایک پاس (بڑی) چادر نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا اپنی دوسری بہن سے عاریتاً حاصل کرے۔

فَلَمَّا كَانَ الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ لَا لِلصَّلٰوةِ وَلٰكِنْ لِأَنْ يُصِيْبَهُنَّ دَعْوَةُ الْمُسْلِمِيْنَ احْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْخُرُوْجِ مِنْ غَدِ الْعِيْدِ لِأَنْ يَجْتَمِعُوْا فَيَدْعُوْنَ فَيُصِيْبَهُمْ دَعْوَتُهُمْ لَا لِلصَّلٰوةِ **وَقَدْ** رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ كَمَا رَوَاهُ سَعِيْدٌ وَيَحْيٰى لَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ۔

تو جب حیض والی عورتیں نماز کے لیے نہیں بلکہ مسلمانوں کی دعا حاصل کرنے جاتی تھیں تو اس بات کا احتمال ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید کے دوسرے دن محض اجتماع اور دعا کے لیے جانے کا حکم دیا۔ اس حدیث کو حضرت شعبہ نے حضرت ابوالبشر سے اسی طرح روایت کیا جیسے حضرت سعید اور یحییٰ نے روایت کیا حضرت عبداللہ بن صالح کی روایت (حدیث ۲۱۱۷) کی طرح روایت نہیں کیا۔

٢١٣١ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْرِ بْنَ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَمَرَهُمْ إِذَا أَصْبَحُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا إِلٰى مُصَلَّاهُمْ فَمَعْنٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَعْنٰى مَا رَوٰى يَحْيٰى وَسَعِيْدٌ عَنْ هُشَيْمٍ وَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى حُكْمِ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْغَدِ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الصَّلَوَاتِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَمِنْهَا مَا الدَّهْرُ كُلُّهُ لَهَا وَقْتٌ غَيْرَ الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ لَا يُصَلّٰى فِيْهَا الْفَرِيْضَةُ فَكَانَ مَا فَاتَ مِنْهَا فِيْ وَقْتِهِ فَالدَّهْرُ كُلُّهُ لَهَا وَقْتٌ يُقْضٰى فِيْهِ غَيْرَ مَا نُهِيَ عَنْ قَضَائِهَا فِيْهِ مِنَ الْأَوْقَاتِ وَمِنْهَا مَا جُعِلَ لَهُ وَقْتٌ خَاصٌّ وَلَمْ يُجْعَلْ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَهُ فِيْ غَيْرِ

حضرت شعبہ نے حضرت ابوالبشر سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ آپ نے اگلی صبح عید کی طرف جانے کا حکم دیا تو اس کا مطلب وہی ہے جو حضرت یحییٰ اور سعید کی حضرت ہشیم سے مروی روایت کا ہے یہ اصل حدیث ہے اس حدیث میں اس اختلافی مسئلے یعنی اگلے دن نماز عید پڑھنے پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ نماز کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہے کہ تمام زندگی اس کا وقت ہے سوائے ان اوقات کے جن میں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے۔ ان نمازوں میں سے جو اپنے وقت سے رہ جائے تو تمام زمانہ اس کا وقت ہے اسے قضا کیا جا سکتا ہے سوائے ان اوقات کے جن میں قضا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور بعض نمازوں کے لیے وقت مخصوص ہے ان کو کسی دوسرے وقت میں قضا کرنا جائز نہیں۔ جمعۃ المبارک (کی نماز) بھی ان میں سے ہے اس کا حکم یہ ہے کہ وہ صرف جمعہ کے دن سورج ڈھلنے سے لے کر عصر کا وقت شروع ہونے تک پڑھ سکتے ہیں

ذلك الوقت من ذلك الجمعة حكمها ان تصلى يوم الجمعة من حين تزول الشمس الى ان يدخل وقت العصر فاذا خرج الوقت فاتت ولم يجز ان تصلى بعد ذلك في يومها ذلك ولا فيما بعد لا فكان ما لا يقضى في بقية يومه بعد فوات وقته لا يقضى بعد ذلك وما يقضى فوات وقته في بقية يومه ذلك قضى من الغد و بعد ذلك وكل هذا مجمع عليه وكانت صلوة العيد جعل لها وقت خاص في يوم العيد آخره زوال الشمس وكل قد اجمع على انها اذ لم تصل يومئذ حتى زالت الشمس انها لا تصلى في بقية يومها فلما ثبت ان صلوة العيد لا يقضى بعد خروج وقتها في يومها ذلك انها لا تقضى بعد ذلك في غد ولا غيره لا رأينا ما للذي فاته ان يقضيه من غد يومه جائز له ان يقضيه من بقية اليوم الذى وقته فيه وما ليس للذي فاته ان يقضيه من بقية يومه ذلك فليس له ان يقضيه من غده فصلوة العيد كذلك لما ثبت انها لا تقضى اذا فاتت في بقية يومها ثبت انها لا تقضى في غد فهذا هو النظر في هذا الباب وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى فيما رواه عنه بعض الناس ولم نجده في رواية ابي يوسف عنه هكذا كان في رواية احمد رحمهما الله تعالى۔

باب ۸۳ الصلوة في الكعبة

۲۱۳۲۔ حدثنا ابو بكرة بكار بن قتيبة القاضي قال ثنا ابو عاصم النبيل قال ثنا ابن جريج قال قلت لعطاء اسمعت ابن عباس يقول انما امرنا بالطواف ولم نؤمر بدخوله يعني البيت فقال

جب یہ وقت نکل جائے تو یہ نماز فوت ہو گئی تو اب اسی دن یا اس کے بعد اسے پڑھنا جائز نہیں۔ لہٰذا جو نماز اپنے وقت سے فوت ہونے کے بعد اس دن کے بقیہ حصے میں قضا نہ کی جا سکے وہ اس کے بعد (دوسرے دنوں میں) بھی قضا نہیں ہو سکتی اور جو نماز وقت سے رہ جانے کے بعد باقی ماندہ دن میں قضا ہو سکے وہ آئندہ روز اور اس کے بعد بھی قضا کی جا سکتی ہے۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔ عید کی نماز کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے جو زوال آفتاب تک ہے اور اس بات پر سب متفق ہیں کہ جب وہ اپنے وقت سے رہ جائے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے تو اس دن کے باقی اوقات میں ادا نہیں کر سکتے۔ پس جب ثابت ہوا کہ عید کی نماز اپنے وقت سے رہ جانے کے بعد اسی دن قضا نہیں کی جا سکتی تو ثابت ہوا کہ وہ آئندہ کل یا اس کے بعد بھی قضا نہیں ہو سکتی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جس فوت شدہ نماز کو آئندہ روز قضا کیا جا سکتا ہے اُسے اس دن کے بقیہ حصے میں بھی قضا کیا جا سکتا ہے جس (دن) میں اس کا وقت ہے اور جسے فوت ہونے کے بعد اس دن قضا نہیں کیا جا سکتا اسے دوسرے دن قضا کرنا بھی جائز نہیں تو عید کا حکم بھی یہی ہے کیونکہ جب فوت ہونے کے بعد اسے اسی دن قضا نہیں کیا جا سکتا تو ثابت ہوا کہ دوسرے دن بھی قضا نہیں ہو سکتی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے آپ سے نقل کیا ہے لیکن ہم حضرت امام ابو یوسف اور امام احمد (یعنی امام محمد) رحمہما اللہ کی ان سے روایت میں اس طرح نہیں پاتے۔ (معلوم ہوتا ہے امام محمد کی جگہ امام احمد کا نام غلطی سے لکھا گیا۔)

باب ۸۳: کعبہ شریف میں نماز پڑھنا

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں بیت اللہ شریف کے طواف کا حکم دیا گیا ہے اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا۔

لَمْ يَكُنْ يَنْهى عَنْ دُخُوْلِهٖ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِىْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ شَيْئًا حَتّٰى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَلَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهٗ لَمَّا خَرَجَ صَلّٰى عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ۔

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ زَيْدِ الْفَرَائِضِىُّ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيْهَا سِتُّ سَوَارِىْ فَقَامَ اِلٰى كُلِّ سَارِيَةٍ وَلَمْ يُصَلِّ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِى الْكَعْبَةِ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَبِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَلّٰى خَارِجًا مِنَ الْكَعْبَةِ اَنَّ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ **وَخَالَفَهُمْ** فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِى الْكَعْبَةِ وَقَالُوْا قَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ مَا ذَكَرْتَا وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِهٖ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ الَّتِىْ يُصَلِّىْ اِلَيْهَا اِمَامُكُمُ الَّذِىْ تَاْتَمُّوْنَ بِهٖ وَعِنْدَهَا يَكُوْنُ مَقَامُهٗ فَاَرَادَ بِذٰلِكَ تَعْلِيْمَهُمْ مَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ مِنْ قَوْلِهٖ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ط وَلَيْسَ فِىْ تَرْكِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فِيْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِيْهَا **وَقَدْ** رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْهَا۔

انھوں نے فرمایا اس میں داخل ہونے سے منع نہیں کیا گیا البتہ میں نے ان سے سُنا فرماتے ہیں مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی اور اس میں نماز نہیں پڑھی حتی کہ باہر تشریف لائے جب باہر آگئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپ نے نماز نہیں پڑھی البتہ جب باہر تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کے دروازے کے پاس دو رکعتیں پڑھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور اس میں چھ ستون تھے آپ ہر ستون کے پاس کھڑے ہوئے لیکن (وہاں) نماز نہیں پڑھی۔

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کی وہ کہتے ہیں کعبہ شریف میں نماز جائز نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا کہ یہ قبلہ ہے آپ نے کعبہ شریف سے باہر نماز پڑھنے کے بعد یہ بات فرمائی۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ یہ قبلہ ہے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور اس مراد کا بھی احتمال ہے کہ یہ وہ قبلہ ہے کہ جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو تمہارے امام کا قبلہ یہ ہے اور وہ یہاں کھڑا ہو تو آپ نے ان کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعلیم دینا چاہی "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔ مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز بناؤ) اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں نماز نہ پڑھنا اس میں نماز کے ناجائز ہونے کی دلیل نہیں

ہے جبکہ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ آپ نے اس میں نماز پڑھی ہے۔

٢١٣٥- **فمن** ذلك ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة هو واسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة الحجبي واغلقها عليهم ومكث فيها قال ابن عمر فسالت بلالا حين خرج ماذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جعل عمودا على يساره وعمودين على يمينه وثلاثة اعمدة وراءه وكان البيت يومئذ على ستة اعمدة ثم صلى وجعل بينه وبين الجدار نحوا من ثلاثة اذرع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کا دروازہ بند کر کے وہاں ٹھہرے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے باہر آنے پر ان سے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا عمل کیا انہوں نے فرمایا آپ کی بائیں جانب ایک ستون، دائیں طرف دو ستون اور پیچھے تین ستون تھے ان دنوں بیت اللہ شریف کے چھ ستون ہوتے تھے پھر آپ نے نماز پڑھی آپ کے اور دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔

٢١٣٦- **حدثنا** علي بن زيد قال ثنا موسى بن داود قال ثنا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله وانه صلى بين العمودين اليمانيين الا انه لم يذكر كيف جعل العمد التي ذكرها مالك في حديثه۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور یہ کہ آپ نے دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی البتہ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ آپ نے ان ستونوں کو کیسے رکھا جن کا حضرت مالک نے اپنی روایت (گذشتہ روایات) میں ذکر کیا ہے۔

٢١٣٧- **حدثنا** محمد بن عزيز الايلي قال ثنا سلامة بن روح عن عقيل قال اخبرني ابن شهاب قال اخبرني سالم ان ابن عمر اخبره فذكر باسناده مثله۔

حضرت سالم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٢١٣٨- **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا دحيم بن اليتيم قال ثنا عمر بن عبد الواحد عن الاوزاعي قال حدثني نافع عن ابن عمر مثله غير انه قال اخبرني انه صلى على وجهه حين دخل بين العمودين عن يمينه۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ نے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جب دائیں طرف والے دو ستونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔

٢١٣٩- **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا موسى بن اسمعيل قال ثنا حماد بن سلمة عن

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے حضرت اسامہ بن زید رضی

ايوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل يوم فتح مكة ورديفه اسامة بن زيد فاناخ في ظل الكعبة قال ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وبلال واسامة في البيت فقلت لبلال من وراء الباب اين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلى بحيالك بين الساريتين -

۲۱۴۰ - حدثنا علی بن زيد قال ثنا موسى بن داود قال ثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن ابن عمر عن بلال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في الكعبة -

۲۱۴۱ - حدثنا حسين بن نصر قال ابن ابي مريم قال اخبرني محمد بن جعفر قال اخبرني العلاء بن عبد الرحمن قال كنت مع ابي فلقينا عبد الله بن عمر فسأله ابي وانا اسمع اين رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دخل البيت فقال ابن عمر دخل النبي صلى الله عليه وسلم بين اسامة بن زيد وبلال فلما خرجا سألتهما اين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالا على جهته -

۲۱۴۲ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا احمد بن اشكاب قال ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة عن ابي الشعثاء عن ابن عمر قال رايته دخل البيت حتى اذا كان بين الساريتين مضى حتى لزق بالحائط فقام يصلي فجئت فقمت الى جنبه فصلى اربعا فقلت اخبرني اين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من البيت فقال ههنا اخبرني اسامة انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى -

فهذا اسامة بن زيد قد روى عنه عبد الله بن عمر انه راى النبي صلى الله عليه وسلم صلى في البيت فقد اختلف هو وابن

اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے آپ نے کعبۃ اللہ کے سائے میں اونٹ بٹھایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ آگے کو بڑھے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت بلال، اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیت اللہ شریف میں داخل ہو چکے تھے میں نے دروازے کی آڑ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی انھوں نے فرمایا کہ آپ نے تمہارے سامنے کے دو ستونوں کے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف میں نماز ادا فرمائی۔

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ تھا تو ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی میرے والد نے ان سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو کہاں نماز پڑھی ؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے درمیان (کعبہ شریف) میں داخل ہوئے جب وہ دونوں باہر آئے تو میں نے ان دونوں سے پوچھا

حضرت ابوالشعثاء فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو میں نے بیت اللہ شریف میں داخل ہوتے دیکھا جب وہ دو ستونوں کے درمیان پہنچے تو آگے۔ چل پڑے حتیٰ کہ دیوار تک پہنچ گئے وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھی میں آیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپ نے چار رکعات پڑھیں۔ میں نے عرض کیا بتایئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں کس جگہ نماز پڑھی ہے انھوں نے فرمایا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

تو یہ ہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا

عَبَّاسٍ فِيمَا رَوَيَا عَنْ أُسَامَةَ مِنْ ذٰلِكَ وَرَوَى ابْنُ عُمَرَ أَيْضًا عَنْ بِلَالٍ مِثْلَ مَا رَوَى عَنْ أُسَامَةَ فَكَانَ يَنْبَغِي لِمَا تَضَادَّتْ عَنْ أُسَامَةَ وَتَكَافَأَتْ أَنْ تَرْتَفِعَ وَيَثْبُتَ مَا رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ إِذْ كَانَ لَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ **وَقَدْ** رَوَى ابْنُ عُمَرَ مُطْلَقًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ ـ

پس اس سلسلے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) کا اختلاف ہو گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا پس جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات ایک دوسرے کے متضاد اور برابر ہوئیں تو چاہیے کہ وہ ختم ہو جائیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت ہو کیونکہ اس سلسلے میں ان سے روایت میں اختلاف نہیں ہے

۲۱۴۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ هُوَ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ وَسَيَأْتِيكَ مَنْ يَنْهَاكَ فَتَسْمَعُ قَوْلَهُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ ـ

حضرت سماک حنفی فرماتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھی ہے اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا کہ کس نے روکا ہے اور اس کی بات سُنی جائے گی یعنی وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

۲۱۴۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا تَجْعَلْ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ خَلْفَكَ وَأْتَمَّ بِهِ جَمِيعًا وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ أُسَامَةَ وَبِلَالٍ ـ

حضرت سماک حنفی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بیت اللہ شریف کے کسی حصے کو اپنے پیچھے نہ کرو اور اس تمام کی طرف متوجہ ہو اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرات کے واسطے سے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

۲۱۴۵ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَدُنْدِرْ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالُوا تُجَاهَكَ فَقُلْتُ كَمْ صَلّٰى قَالُوا رَكْعَتَيْنِ ـ

حضرت ابوصفوان یا حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا سُنا تو اپنا لباس درست کیا میں نے آپ کو بیت اللہ شریف سے نکلتے ہوئے پایا (حضرت مجاہد فرماتے ہیں) میں نے پوچھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں کہاں نماز پڑھی ہے؟ تو صحابہ کرام نے بتایا تمہارے سامنے (والی جگہ)، میں نے پوچھا کتنی رکعات پڑھی ہیں تو بتایا دو رکعتیں ـ

۲۱۴۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

حضرت مجاہد، حضرت عبدالرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ

حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے روایات لی ہے

إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

۲۱۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ حُكِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا حَكَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ اُسَامَةَ وَبِلَالٍ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ **وَقَدْ** رُوِيَ اَيْضًا عَنْ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۲۱۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّجَّاجِ قَالَ اَتَيْتُ شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عُثْمَانَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَلَمْ يُصَلِّ قَالَ بَلٰى صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ثُمَّ اَلْزَقَ بِهِمَا ظَهْرَهٗ۔

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے کیا عمل کیا انھوں نے فرمایا دو رکعتیں پڑھیں۔

حضرت ابوالولید نے حضرت جریر بن عبدالحمید سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیت اللہ شریف میں نماز کے بارے میں نقل کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت ابوالزبیر حضرت جابر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

حضرت شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن زجاج فرماتے ہیں میں حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا اے ابوعثمان! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے نماز نہیں پڑھی انھوں نے فرمایا کیوں نہیں! آپ نے اگلے دو ستونوں کے پاس دو رکعتیں ادا کیں پھر ان ستونوں کے ساتھ پیٹھ مبارک لگائی۔

حضرت عبدالرحیم بن سلیمان حضرت عبداللہ بن مسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ہشام بن عروہ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے تمہارے

الله صلى الله عليه وسلم دخل البيت فصلى فيه ركعتين وجاهك بين الساريتين قال ابو جعفر فان كان هذا الباب يؤخذ من طريق تصحيح تواتر الآثار فان الآثار قد تواترت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد صلى في الكعبة ما لم تتواتر بمثله انه لم يصل وان كان يؤخذ بان يلقى ما يضاد منها عمن يضاد ذلك عنه ويعمل بما سوى ذلك فان اسامة بن زيد الذي حكى عنه ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دخل الكعبة خرج منها ولم يصل فقد روى عنه ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دخلها صلى فيها فقد تضاد ذلك عنه فتنافيا ثم قد روي عن عمر وبلال وجابر و شيبة بن عثمان وعثمان بن طلحة ما يوافق ما روى ابن عمر عن اسامة فذلك اولى مما تفرد به ابن عباس عن اسامة ثم قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من قوله ما يدل على جواز الصلوة فيها۔

سامنے (والی جگہ) دو ستونوں کے درمیان دو رکعتیں پڑھیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اگر اس بات کو تواتر روایات کے طور پر لیا جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کے بارے میں جس تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں نہ پڑھنے کے بارے میں اسی قدر تواتر نہیں ہے اور اگر باہم متضاد روایات کو چھوڑ دیا جائے اور اس کے علاوہ اس پر عمل کیا جائے تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہونے کے بعد نماز پڑھے بغیر باہر تشریف لائے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے تو آپ نے وہاں نماز پڑھی جب یہ دونوں باہم متضاد ہوئیں تو انھوں نے ایک دوسرے کی نفی کر دی۔ پھر حضرت عمر فاروق، حضرت بلال، جابر، شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم سے حضرت ابن عمر کی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق مروی ہے تو یہ اس روایت سے اولیٰ ہے جس میں حضرت ابن عباس تنہا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ارشاد گرامی بھی مروی ہے جو اس میں نماز کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔

۲۱۵۲۔ حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن منصور بن صفية عن صفية بنت شيبة ام منصور قالت اخبرتني امرأة من بني سليم ولدت عامة اهل دارنا قالت ارسل النبي صلى الله عليه وسلم الى عثمان بن طلحة فقال اني كنت رأيت قرني الكبش حين دخلت البيت فنسيت ان آمرك ان تخمرهما فانه لا ينبغي ان يكون في البيت شيء يشغل مصليا۔

حضرت منصور کی والدہ حضرت صفیہ بنت شیبہ فرماتی ہیں مجھے بنو سلیم کی ایک عورت نے جو ہمارے خاندان کے اکثر بچوں کی دایہ تھی بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور فرمایا میں نے بیت اللہ شریف میں داخلے کے وقت مینڈھے کے سینگ دیکھے تو میں تمہیں حکم دینا بھول گیا کہ ان کو چھپا دے کیونکہ بیت اللہ شریف میں ایسی چیز کا ہونا مناسب نہیں جس سے نمازی کی توجہ بٹ جائے۔

۲۱۵۳۔ وقد روي عنه ايضا في ذلك ملحد ثنا ابن ابي داود قال ثنا ابن ابي مريم قال انا ابن ابي الزناد قال ثنا علقمة عن امه عن عائشة قالت

اس سلسلے میں بھی آپ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں خانہ کعبہ میں داخل ہونا پسند کرتی تھی تاکہ اس میں نماز پڑھوں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر

كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ وَقَالَ إِنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا فِي بِنَائِهَا فَأَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ فَإِذَا أَرَدْتِ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْبَيْتِ فَصَلِّي فِي الْحِجْرِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنْهُ۔

حطیم میں داخل کیا اور فرمایا جب تمہاری قوم نے کعبہ شریف کو بنایا تو اس کی عمارت میں کمی کر دی حطیم کو بیت اللہ شریف سے نکال دیا۔ پس جب تم بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا چاہو تو حطیم میں پڑھ لیا کرو۔ یہ اس کا ایک ٹکڑا ہے۔

فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ الصَّلٰوةَ فِي الْحِجْرِ الَّذِي هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا تَصْحِيحُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى إِجَازَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْبَيْتِ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَأَمَّا حُكْمُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيهِ إِنَّمَا نَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْبَيْتَ كُلَّهُ عِنْدَهُمْ قِبْلَةٌ قَالُوا فَمَنْ صَلّٰى فِيهِ فَقَدِ اسْتَدْبَرَ بَعْضَهُ فَهُوَ كَمُسْتَدْبِرِ بَعْضِ الْقِبْلَةِ فَلَا تُجْزِيهِ صَلَاتُهُ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا مَنِ اسْتَدْبَرَ الْقِبْلَةَ أَوْ وَلَّاهَا يَمِينَهُ أَوْ شِمَالَهُ أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ سَوَاءٌ وَإِنَّ صَلٰوتَهُ لَا تُجْزِيهِ وَكَانَ مَنْ صَلّٰى مُسْتَقْبِلَ جِهَةٍ مِنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ أَجْزَأَتْهُ الصَّلٰوةُ بِاتِّفَاقِهِمْ وَلَيْسَ هُوَ فِي ذٰلِكَ مُسْتَقْبِلُ جِهَاتِ الْبَيْتِ كُلِّهَا لِأَنَّ مَا عَنْ يَمِينِهِ فَاسْتَقْبِلْ مِنَ الْبَيْتِ وَمَا عَنْ يَسَارِهِ لَيْسَ هُوَ مُسْتَقْبِلَهُ وَكَمَا كَانَ لَمْ يَتَعَبَّدْ بِاسْتِقْبَالِ كُلِّ جِهَاتِ الْبَيْتِ فِي صَلٰوتِهِ وَإِنَّمَا بِاسْتِقْبَالِ جِهَةٍ مِنْ جِهَاتِهِ وَلَا يَضُرُّهُ تَرْكُ اسْتِقْبَالِ مَا بَقِيَ

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے ایک حصے حطیم میں نماز پڑھنے کی اجازت فرمائی۔ پس ہماری مذکورہ بحث سے ان لوگوں کے قول کی حجت ثابت ہوگئی جن کے نزدیک اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ معانی آثار کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور قیاس کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ جو لوگ اس میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں وہ اس لیے روکتے ہیں کہ ان کے نزدیک تمام بیت اللہ شریف قبلہ ہے۔ وہ کہتے ہیں جو شخص اس میں نماز پڑھے گا وہ اس کے بعض حصے کی طرف پیٹھ کرے گا تو وہ بعض قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے والا ہوگا پس اس کی نماز جائز نہ ہوگی۔ ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جو شخص قبلہ کی طرف پیٹھ کرے یا اس کو اپنی دائیں بائیں جانب رکھے تو یہ سب باتیں ایک جیسی ہیں اور اس کی نماز جائز نہ ہوگی اور جو شخص خانہ کعبہ کی کسی ایک جہت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے بالاتفاق اس کی نماز جائز ہے حالانکہ وہ کعبہ شریف کی تمام جہات کی طرف منہ نہیں کر رہا کیونکہ وہ اس کی دائیں اور بائیں منہ نہیں کر رہا تو جیسے وہ بیت اللہ شریف کی تمام جہات کی طرف منہ کر کے عبادت نہیں کرتا بلکہ اس کی صرف ایک جہت کی طرف رُخ کر کے عبادت کر رہا ہے تو دیگر جہات کا چھوڑنا اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہے اسی طرح جو شخص اس کے اندر نماز پڑھتا ہے وہ بھی کسی ایک جہت کی طرف رُخ اور دوسری طرف پیٹھ کرتا ہے تو اس میں پیٹھ کا حکم وہی ہوگا جو اس (بیت اللہ شریف) سے باہر والے کی دائیں اور بائیں جانب کا ہے اس سے بھی ان لوگوں کا قول ثابت ہوگیا تو بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا جائز قرار دیتے

مِنْ جِهَاتِهٖ بَعْدَهَا كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اِنَّ مَنْ صَلّٰى فِيْهِ فَقَدِ اسْتَقْبَلَ اِحْدٰى جِهَاتِهٖ وَاسْتَدْبَرَ غَيْرَهَا نَمَا اسْتَدْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِىْ حُكْمِ مَا كَانَ عَنْ يَمِيْنِ مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ وَعَنْ يَسَارِهٖ اِذَا كَانَ خَارِجًا مِنْهُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَيْضًا قَوْلُ الَّذِيْنَ اَجَازُوا الصَّلٰوةَ فِى الْبَيْتِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِىَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

تلخیص ابواب طحاوی شریف

کتاب الطہارۃ

باب ـــــ پانی میں نجاست کا گرنا

پانی میں نجاست گر جانے سے وہ پاک ہی رہتا ہے یا ناپاک ہو جاتا ہے اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

(۱) حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جب تک پانی کا رنگ، بُو یا ذائقہ نہ بدلے، پاک رہے گا وہ فرماتے ہیں حدیث شریف میں ہے "پانی ناپاک نہیں ہوتا" اور بیر بضاعہ میں مردار اور حیض کے کپڑے وغیرہ ڈالے جاتے تھے اس کے باوجود اس سے وضو کیا جاتا تھا۔

(۲) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جب پانی دو قلوں (مشکوں) کی مقدار ہو جائے تو نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا اس سے کم ہو تو ناپاک ہو جاتا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کو پہنچ جائے، تو نجاست نہیں اٹھاتا (ناپاک نہیں ہوتا)

(۳) حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر جاری پانی میں نجاست گر جائے تو جب تک رنگ، بُو یا ذائقہ نہ بدلے ناپاک نہیں ہوگا لیکن ٹھہرا ہوا پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کھڑے غیر جاری پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل بھی کرتا ہے۔

احناف کی طرف سے حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی پیش کردہ دلیل کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ بیر بضاعہ میں اختلاف ہے ایک گروہ کے نزدیک وہ باغوں کی طرف جانے والا راستہ تھا اس میں پانی ٹھہرتا نہیں تھا لہٰذا اس کا حکم وہی ہے جو نہروں کے پانی کا ہے یعنی جب تک رنگ، بُو اور ذائقہ نہ بدلے ناپاک نہیں ہوتا۔

حدیث میں جو فرمایا گیا کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے جاری پانی مراد ہے کیوں کہ اس میں نجاست نہیں ٹھہرتی جب کہ کھڑے پانی میں نجاست داخل ہو کر مل جاتی ہے اگر امام مالک رحمہ اللہ کی اس دلیل کو تسلیم کیا جائے تو پھر مسلمان کے بارے میں جو حدیث میں آیا ہے کہ وہ ناپاک نہیں، اسی طرح زمین کے بارے میں بھی مروی ہے کہ وہ ناپاک نہیں اس کا کیا مطلب ہوگا حالانکہ جب ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کیا، تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پانی بہانے کا حکم فرمایا معلوم ہوا یہ بات مطلقاً نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کو یوں جواب دیا جاتا ہے کہ ان روایات میں قلتین کی مقدار بیان نہیں کی گئی ممکن ہے ان سے مقام ہجر کے مٹکے یا انسان کا قد مراد ہو کیونکہ جب دو آدمیوں کے قد کے برابر پانی ہوگا تو وہ جاری پانی کہلائے گا۔ ایک حبشی زمزم کے کنویں میں گر گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حکم سے اس کا سارا پانی نکالا گیا اگر دو مشکوں کی مقدار پانی ناپاک نہ ہوتا تو یہ پانی کیوں نکالا جاتا، اسی طرح کنویں میں چوہا گر گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پانی نکالنے کا حکم فرمایا، بلی، پرندہ اور مرغی وغیرہ کے بارے میں اسی طرح کی روایات آئی ہیں اگر کہا جائے کہ برتن کی طرح کنویں کو کیوں نہیں دھویا جاتا تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ چونکہ اس کا دھونا ناممکن ہے اور وہ یوں کہ جس پانی کے ساتھ دھویا جائے گا وہی پانی اس میں واپس جائے گا لہٰذا اس سے پانی کا نکالنا ہی دھونے

کے قائم مقام ہے۔

باب ۲ ـــــــ بلی کا جھوٹا

ایک جماعت جن میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک بلی کا جھوٹا بلا کراہت پاک ہے ان کی دلیل حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہیں یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، بلی کے جھوٹے سے غسل کرتے تھے نیز آپ بلی کے جھوٹے سے وضو بھی فرماتے۔

دوسری جماعت جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں بلی کے جھوٹے کو مکروہ جانتے ہیں ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلی کسی برتن میں منہ مارے تو اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے، یہ حدیث صحت سند کے اعتبار سے پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات سے افضل ہے پھر اسے صحابہ کرام اور تابعین عظام مثلاً حضرت ابو ہریرہ، ابن عمر، سعید بن مسیب، حسن، ہشام اور یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہم کی روایات سے بھی تائید حاصل ہے جن میں کتے، خنزیر، گدھے اور بلی کے منہ لگائے ہوئے برتن کو دھونے کا حکم ہے، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بلی کے ناپاک ہونے کا ذکر ہے اس کے جھوٹے کے پاک یا ناپاک ہونے کا کوئی تذکرہ نہیں۔

علاوہ ازیں دوسرے گروہ کے قول کو قیاس سے بھی تائید حاصل ہے وہ کہتے ہیں گوشت چار قسم کا ہوتا ہے (۱) پاک گوشت جسے کھایا بھی جاتا ہے مثلاً گائے بکری وغیرہ کا گوشت (۲) پاک گوشت جسے کھایا نہیں جاتا مثلاً انسان کا گوشت (۳) ناپاک گوشت مثلاً کتے اور خنزیر کا گوشت چونکہ جھوٹے کا تعلق لعاب سے ہے اور اس کا تعلق گوشت سے ہوتا ہے لہٰذا پہلی دو قسموں کا جھوٹا پاک اور تیسری قسم کا ناپاک ہے (۴) وہ گوشت جس کے کھانے سے روکا گیا۔ مثلاً بلی کا گوشت، اس کے کھانے سے ممانعت ہے اور یہ کراہت کے باعث ہے لہٰذا اس کا جھوٹا بھی مکروہ ہے

باب ۳ ـــــــ کتے کا جھوٹا

کتے کے جھوٹے کے بارے میں تین مذاہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک پانی پاک رہتا ہے لیکن برتن کو حکم شرعی کی تعمیل کے طور پر سات بار دھویا جائے اس گروہ کا خیال صحیح نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں (مٹکے یا انسانی قد) کو نہ پہنچے نجاست کو نہیں اٹھاتا گویا اس سے کم پانی ناپاک ہو جاتا ہے پس جب اتنا زیادہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے تو کتے کا جھوٹا بدرجہ اولیٰ ناپاک ہوگا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک کتے کا جھوٹا ناپاک ہے اور برتن کو سات مرتبہ یوں دھویا جائے کہ پہلی بار مٹی استعمال کریں ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتا جب برتن میں منہ مارے تو اسے سات بار دھویا جائے۔

تیسرا گروہ جس میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ کتے کے جھوٹے کو ناپاک سمجھتا ہے لیکن اس کے نزدیک برتن کو اسی طرح دھویا جائے جیسے عام نجاستوں سے پاک کیا جاتا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند سے بیدار ہونے والے شخص کو اپنے ہاتھ دو یا تین بار دھونے کا حکم دیا کیونکہ نہ معلوم اس کا ہاتھ کہاں پہنچا ہوا اور چونکہ اس دور میں (عام طور پر) پانی سے استنجا نہیں کیا جاتا تھا اس لیے ممکن تھا کہ پیشاب اور پاخانے کے مقام پر پسینہ آیا ہوا اور وہاں ہاتھ لگ جائے تو جب پیشاب اور پاخانہ لگنے سے ناپاک ہونے والے ہاتھ کو صرف دو یا تین بار دھونے کا حکم ہے حالانکہ یہ نہایت غلیظ نجاستیں ہیں تو اس سے کم درجے کی نجاست دو یا تین بار دھونے سے کیسے زائل نہ ہو گی پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس برتن میں کتا اور بلی منہ مارے اسے تین بار دھویا جائے۔ پس حسن ظن کا تقاضا ہے کہ ان کے نزدیک سات بار دھونے سے متعلق روایت منسوخ ہوگئی اور اگر مخالف فریق اسے منسوخ نہ سمجھے بلکہ احتیاط پر عمل کرے تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اَولیٰ ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے کہ سات بار دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی استعمال کی جائے، اس طرح مخالف فریق حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما دونوں کی روایتوں پر عمل کر سکے گا۔

باب ۴ ــــــ انسان کا جھوٹا

بعض حضرات کے نزدیک انسان کا جھوٹا مکروہ ہے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن سرجس، حضرت حکم غفاری اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے جھوٹے سے غسل اور وضو کرنے سے منع فرمایا۔

دوسری جماعت کے نزدیک انسان کا جھوٹا پاک ہے امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی نظریہ ہے ان حضرات نے امہات المومنین حضرت عائشہ، ام سلمہ، ام میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے متعدد طرق سے روایت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ بیک وقت ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے تو کہا جائے گا کہ کچھ ایسی روایات بھی ہیں جن کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات ایک دوسرے کے بعد پانی لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے آپ مجھ سے پہلے پانی لیتے اس سے ثابت ہوا کہ مرد کے جھوٹے سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق ایک ام المومنین رضی اللہ عنہا نے غسل جنابت کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے وضو کیا اور فرمایا "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی" جب دونوں قسم کی روایات میں تضاد پایا گیا تو ایک ضابطے کی طرف رجوع کیا جائے گا وہ یہ کہ اگر مرد اور عورت اکٹھے ایک برتن سے پانی لیں تو ان سے پانی ناپاک نہیں ہوتا حالانکہ کوئی بھی نجاست وضو سے پہلے یا بعد پانی میں گرے تو اس کا حکم ایک ہی ہے تو جب دونوں کا اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں کرتا تو ایک دوسرے کے بعد وضو کرنے سے بھی ناپاک نہیں ہوتا اس طرح دوسرے فریق کا مذہب ثابت ہوگیا۔

باب ۵ ــــــ وضو میں بسم اللہ پڑھنا

وضو کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا ضروری ہے یا اس کے بغیر بھی وضو ہو جاتا ہے اس سلسلے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے بعض کے نزدیک بسم اللہ کے بغیر وضو نہیں ہوتا ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک بسم اللہ چھوڑنا غلطی ہے لیکن اس کے بغیر بھی طہارت حاصل ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اس وقت آپ وضو فرما رہے تھے تو آپ نے فارغ ہونے سے پہلے جواب نہ دیا اور فرمایا میں نے صرف اس لیے جواب نہ دیا کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام وضو کے بغیر لینا پسند نہ فرمایا اور پہلے وضو کیا گویا ذکر سے پہلے وضو کا پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وضو کے لیے بسم اللہ ضروری نہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ پہلے گروہ نے جو روایت پیش کی ہے اس کا کیا مطلب ہے تو اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو انہوں نے ذکر کیا اور وضو کے کامل نہ ہونے کا بھی احتمال ہے جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے ایک یا دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لوٹا دیں وہ مسکین

نہیں، تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ واقعی مسکین نہیں اور اس کے لیے صدقہ لینا حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ کامل مسکین نہیں اسی طرح آپ نے فرمایا جس کے پڑوسی بھوکے ہوں اور وہ پیٹ بھر کر کھانا کھائے تو وہ مومن نہیں یہاں بھی کمال کی نفی ہے۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہے، لہٰذا اس حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ اس شخص کا وضو کامل نہیں اسے طہارت حاصل ہو جائے گی لیکن ثواب سے محروم رہے گا۔

جب پہلی حدیث میں دونوں باتوں کا احتمال ہے اور کسی ایک کو قطعیت حاصل نہیں تو وہ احتمال مراد ہوگا جو حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہوگا۔

احناف کے موقف کو قیاس کی تائید بھی حاصل ہے وہ یوں کہ بعض امور مثلاً عقود وغیرہ کلام کے ذریعے منعقد ہوتے ہیں، بعض کام، کلام کے ذریعے شروع ہوتے ہیں مثلاً نماز تکبیر کے ساتھ اور حج تلبیہ کے ساتھ شروع ہوتا ہے لہٰذا یہ ان امور کے ارکان میں شامل ہیں۔ جب کہ وضو ان میں سے کسی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا نہ تو کلام کے ذریعے اس کا انعقاد ہوتا ہے اور نہ ہی آغاز۔ پس معلوم ہوا کہ بسم اللہ، وضو کا رکن نہیں۔ اگر اسے ذبیحہ پر قیاس کیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ذبیحہ پر جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑنے سے اس کا کھانا حلال ہے یا حرام؟ اس ضمن میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا کھانا جائز ہے اور بعض کے نزدیک وہ حرام ہو جاتا ہے وہ کہتے ہیں بسم اللہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذبح کرنے والا کون ہے اگر وہ بسم اللہ پڑھے تو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان یا غیر مسلم کتابی ہے اور اس کا ذبیحہ حلال ہے۔ لہٰذا یہاں بسم اللہ پڑھنا اس لیے لازم ہے کہ ذابح کی ملت و دین کا علم ہو سکے اور وضو میں اس بات کی ضرورت نہیں، پھر نماز کے دیگر اسباب و شرائط مثلاً ستر عورت وغیرہ کے لیے بسم اللہ شرط نہیں تو وضو بھی ایک سبب ہے اس کے لیے بھی یہ شرط نہیں ہونی چاہیے۔

باب — وضو میں اعضاء کا دھونا

وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھونا ضروری ہے یا ایک ایک بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھویا اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے یہی بات فرمائی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب، ابن عباس، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک بار اور حضرت ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ نے ایک ایک اور تین تین بار (دونوں طرح) دھوتے دیکھا۔ دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل ہو سکتا ہے کہ ایک ایک بار دھونے سے فرض ادا ہو جائے اور تین تین بار دھونا باعث فضیلت ہو، احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب — وضو میں سر کا مسح

بعض حضرات کے نزدیک پورے سر کا مسح فرض ہے جب کہ دوسرا گروہ پورے سر کے مسح کو فرض نہیں مانتا، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی (دوسرا) مسلک ہے۔

پہلا گروہ اپنے موقف پر حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی، طلحہ بن معرف کے جد امجد اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے استدلال کرتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کیا آخر تک لے گئے اور پھر واپس آگے کی طرف لائے۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں اس حدیث سے پورے سر کے مسح کی فرضیت نہیں، بلکہ استحباب ثابت ہوتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں آپ نے وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھویا تو ایک ایک بار دھونا فرض اور تین تین بار دھونا باعث فضیلت ہوا نیز ایسی روایات بھی آئی ہیں جن سے سر کے بعض حصے پر مسح کرنا ثابت ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور عمامہ مبارک اور پیشانی پر مسح فرمایا، گویا مسح صرف پیشانی پر تھا اور وہ سر کا بعض حصہ ہے یہی باقی سر کے مسح کے لیے بھی کفایت کرتا ہے کیونکہ اگر باقی سر کا مسح عمامہ کے مسح سے ثابت کیا جائے تو وہ موزوں کی طرح ہونا چاہیے یعنی موزے میں تمام پاؤں چھپے ہوتے ہیں اگر پاؤں کا کچھ حصہ ننگا ہو تو اسے دھونا اور باقی کا مسح جائز نہیں اسی طرح اگر عمامہ پر مسح ثابت ہو تو سر کے بعض حصے کا ننگے اور بعض کا عمامہ کے نیچے ہونے کی صورت میں مسح ہوگا اور یہ جائز نہیں لہٰذا پیشانی پر مسح تمام سر کا مسح قرار پائے گا باقی سر کا مسح باعث فضیلت ہے۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بعض حصے کا مسح فرض ہو کیونکہ وضو میں بعض اعضاء کا دھونا اور بعض کا مسح فرض ہے جس عضو کا دھونا فرض ہے وہ بالاتفاق مکمل دھویا جائے گا لیکن مسح کے سلسلے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک پورے سر کا اور بعض کے نزدیک بعض سر کا مسح فرض ہے تو ہم نے موزوں کو دیکھا کہ ان کا حکم کیا ہے موزوں کے بارے میں اگرچہ یہ اختلاف تو ہے کہ ظاہری حصے پر مسح کیا جائے یا باطنی پر، لیکن اس بارے میں اتفاق ہے کہ موزوں کے بعض حصے پر مسح کیا جائے گا۔ لہٰذا سر کے مسح کا بھی یہی حکم ہوگا۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سر کے اگلے حصے کا مسح کیا۔

باب ۔۔۔۔۔۔ وضو میں کانوں کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک وضو میں کانوں کے ظاہر کا وہی حکم ہے جو چہرے کا ہے یعنی اسے دھویا جائے اور پچھلے حصے کا حکم سر کے حکم جیسا ہے یعنی اس کا مسح کیا جائے ان کی دلیل ایک طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے چہرے کے ساتھ کانوں کے سامنے کا حصہ بھی دھویا اور سر کا مسح کرتے ہوئے کانوں کے پچھلے حصے کا بھی مسح کیا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک کانوں کے اگلے اور پچھلے دونوں حصوں کا مسح کیا جائے گا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی، ابن عباس، مقدام بن معدیکرب، تمیم انصاری، عبداللہ بن زید، عمرو بن شعیب کے جد امجد، ابوامامہ باہلی اور ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی کیفیت بتاتے ہوئے ذکر کیا کہ آپ نے کانوں کے اگلے اور پچھلے حصے کا مسح کیا اور فرمایا "کان، سر سے ہیں" اور اس سلسلے میں جس تواتر کے ساتھ احادیث آئی ہیں اس کے خلاف پر اتنی احادیث مروی نہیں ہیں۔

قیاس بھی اسی گروہ کی تائید کرتا ہے کیونکہ احرام والی عورت کے لیے چہرہ ڈھانپنا جائز نہیں وہ سر کو "ڈھانپے گی اسی طرح وہ بالاتفاق کانوں کو بھی ڈھانپے گی معلوم ہوا کانوں کا تعلق سر سے ہے لہٰذا ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے چہرے کا نہیں۔

دوسری عقلی دلیل یہ ہے کہ وضو میں سر، چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے دھونے پر سب متفق ہیں تو جس عضو کا دھونا فرض ہے اس میں مسح نہیں اور جس کا مسح فرض ہے اس میں دھونا نہیں لہٰذا کانوں کا بھی مکمل طور پر مسح ہی ہوگا بعض کا دھونا اور بعض کا مسح نہ ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا یہی عمل تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی حدیث حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کی پھر ان کا قول بھی اس دوسرے موقف کے مطابق ہے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت منسوخ ہے۔

باب ۹ ——— وضو میں پاؤں کا حکم

وضو کرتے وقت پاؤں کا دھونا فرض ہے یا مسح؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے، بعض حضرات کے نزدیک سر کی طرح پاؤں کا بھی مسح کیا جائے جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے پہلے گروہ کا استدلال یہ ہے کہ حضرت ابن عباس، علی المرتضیٰ، ابن عمر، رفاعہ بن رافع اور عباد بن تمیم کے چچا رضی اللہ عنہم سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت پاؤں کا مسح کرتے تھے۔

دوسرے گروہ کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ، عثمان بن عفان، مستورد بن شداد قرشی، ابو رافع، ربیع، ابو ہریرہ، عمرو بن شعیب کے جد امجد عبداللہ بن زید بن عاصم اور ابو جبیر کندی رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے پاؤں مبارک دھوئے۔

نیز اس سلسلے میں آپ نے اسی بات کا حکم بھی فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جہاں آپ نے وضو کرنے والوں کے گناہ جھڑنے کا ذکر کیا وہاں فرمایا جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف وہ چل کر گیا۔

حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی، عمرو بن عبسہ اور ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی مرفوع روایات مروی ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے ورنہ سر کے دھونے پر بھی یہ ثواب حاصل ہوتا۔

پھر آپ نے پاؤں نہ دھونے یا اس میں کوتاہی کرنے والوں کو تنبیہ بھی فرمائی جو دھونے کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاؤں میں کچھ جگہ دیکھی جسے دھویا نہیں گیا تھا تو فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

حضرت عائشہ، عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی مرفوع روایات آئی ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ہم سفر میں تھے نماز عصر کا وقت ہوا تو ہم نے وضو کرتے ہوئے پاؤں پر مسح کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو یا تین بار بلند آواز سے فرمایا ایڑیوں کے لیے جہنم سے خرابی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے مسح کا حکم تھا جو بعد میں منسوخ ہو گیا۔

قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ پاؤں کو دھویا جائے کیونکہ اس پر ثواب کا ذکر کیا گیا ہے اس کا حکم سر کی طرح نہیں اس کا مسح کیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص سر کو دھوئے تو اسے ثواب نہیں ملتا لہٰذا اگر پاؤں کا بھی مسح فرض ہوتا تو دھونے پر ثواب نہ ملتا۔

دراصل آیت وضو "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ" آخر تک میں "وارجلکم" کی قرأت میں اختلاف اس مسئلے کی بنیاد ہے حضرت ابن مسعود، ابن عباس، مجاہد، عروہ اور بشیر بن خوشب رضی اللہ عنہم "وَاَرْجُلَكُمْ" نصب کے ساتھ پڑھتے ہیں اس طرح اس کا عطف "وُجُوهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ" پر ہوتا ہے اور پاؤں کا دھونا فرض قرار پاتا ہے حضرت شعبی فرماتے ہیں قرآن پاک مسح کے (حکم کے) ساتھ اترا اور سنت دھونا ہے۔

حضرت مجاہد اور حسن نے کسرہ کے ساتھ "وَاَرْجُلِكُمْ" پڑھا صحابہ کرام بھی پاؤں کو دھوتے تھے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر، عمر بن خطاب، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ پاؤں دھوتے تھے۔ عبدالملک نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ کو کسی صحابی کے بارے میں خبر ملی ہے کہ وہ پاؤں کا مسح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تیمم کی صورت میں ہاتھوں اور چہرے کا مسح کیا جاتا ہے لیکن سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ وضو میں سر اور پاؤں کا حکم ایک جیسا ہے ورنہ تیمم میں پاؤں کا بھی مسح کیا جاتا۔

اس بات کا جواب یہ ہے کہ غسل جنابت میں سارا بدن دھونا پڑتا ہے لیکن پانی نہ ہونے کی صورت میں غسل جنابت کے لیے تیمم میں باقی تمام جسم کو

کو چھوڑ کر صرف ہاتھوں اور چہرے کا مسح ہوتا ہے تو باقی اعضاء کا چھوڑنا غسل میں ان کے مسح کی دلیل نہیں لہذا تیمم میں پاؤں کا مسح نہ کرنا بھی وضو میں اس کے مسح کی دلیل نہیں۔

باب ۱۱ ——— ہر نماز کے لیے وضو کرنا

بعض حضرات کے نزدیک غیر مسافر کو ہر نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے ان کی دلیل حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے صرف فتح مکہ کے دن آپ نے ایک وضو کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کیں اور موزوں پر مسح فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے استفسار پر آپ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

اکثر ائمہ جن میں تینوں جلیل القدر حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک بے وضو ہونے کی صورت میں وضو واجب ہوتا ہے اور آپ کا ہر نماز کے لیے وضو کرنا حصول فضیلت کی خاطر تھا یا پہلے حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم ملا لیکن یہ دونوں باتیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مخصوص ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک انصاری خاتون کے ہاں تشریف لے گئے بھونی ہوئی بکری کا گوشت تناول فرمایا پھر ظہر کی نماز پڑھی اس کے بعد باقی گوشت تناول فرمایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا۔
ہر نماز کے لیے وضو میں فضیلت کے سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ ظہر کی نماز پڑھ کر گھر میں اپنی نشست گاہ پر تشریف لائے پھر عصر کی نماز کے لیے اذان ہوئی تو وضو فرمایا پھر مغرب کی نماز کے لیے بھی وضو فرمایا حضرت ابو غطیف ہذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے فرمایا میرے لیے صبح کا وضو تمام نمازوں کو کفایت کرتا ہے لیکن میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص طہارت کے باوجود وضو کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اسے بھتیجے! اسی لیے مجھے یہ مرغوب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت اسماء بنت زید بن خطاب (رضی اللہ عنہم) فرماتی ہیں حضرت عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر نے ان سے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم تھا جب آپ پر یہ مشکل ہو گیا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیا گیا اور مسواک کا حکم آپ سے مختص ہے امت کے بارے میں آپ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ جانتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اس حدیث کو حضرت علی المرتضیٰ، ابن عمر، زید بن خالد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت کیا۔

قیاس کے مطابق بھی ہر نماز کے لیے وضو ضروری نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں طہارت کی دو قسمیں ہیں (۱) وضو (۲) غسل ——— غسل اس وقت فرض ہوتا جب جماع یا احتلام وغیرہ پایا جائے وقت کے نکلنے سے غسل نہیں ٹوٹتا اور اس سلسلے میں مقیم اور مسافر دونوں برابر ہیں لہذا وضو کا حکم بھی وہی ہوگا صحابہ کرام کا عمل بھی یہی تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جب تک بے وضو نہ ہوں ایک وضو سے نماز پڑھتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ "اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ" پڑھتے اور ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے (امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس آیت سے ہر نماز کے لیے وضو کا وجوب ثابت نہیں ہوتا اگر ایسا ہوتا تو مسافر کے لیے بھی یہی حکم ہوتا حالانکہ سب کا اتفاق ہے کہ مسافر پر واجب نہیں جبکہ اس سے مسافر اور مقیم دونوں مخاطب ہیں ابن فغو فرماتے ہیں، لوگ بے وضو ہوتے تو جب تک وضو نہ کر لیتے کلام نہ کرتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں بتایا گیا کہ وضو نماز کے لیے ضروری ہے گفتگو کے لیے نہیں لہذا اس آیت کے نزول کا مقصد یہ تھا اب مفہوم یہ ہوگا کہ جب تم نماز کا ارادہ کرو اور بے وضو ہو تو وضو کر لو۔

باب ۱۱ ــــــ مذی کا حکم

مذی آنے کی صورت میں صرف وضو واجب ہوتا ہے یا اعضائے مخصوصہ کو دھونا بھی ضروری ہے، اس ضمن میں دونوں قسم کی احادیث آئی ہیں جن کی بنیاد پر اس مسئلے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہوا ایک جماعت کے نزدیک اعضائے مخصوصہ کو دھونا بھی ضروری ہے وہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھنے کا حکم فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے مخصوص اعضاء کو دھوئے اور وضو کرے اور ان حضرات نے اسی طرح کی بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے کہ آپ نے سلیمان بن ربیعہ باہلی کو فرمایا "اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھوؤ اور نماز کی طرح کا وضو کرو۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک صرف نجاست کی جگہ کو دھونا اور نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے اعضائے مخصوصہ کو دھونا ضروری نہیں۔

حضرت ابن عباس، محمد بن حنیفہ، ابوعبدالرحمن، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، ہانی بن ہانی حصین ابن قبیصہ اور عائش بن انس رضی اللہ عنہم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو اور منی میں غسل ہے۔

یہ حضرات پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا جواب یوں دیتے ہیں کہ اعضائے مخصوصہ کو دھونے کا حکم وجوب کے لیے نہیں تھا اور نہ یہ کہ اس کے بغیر طہارت حاصل نہیں ہوتی بلکہ مذی کو روکنے کے لیے تھا جیسے قربانی کے جانور کے تھنوں پر پانی ڈال کر دودھ کو روکا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس، حضرت حسن اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم بھی یہی بات فرماتے ہیں کہ جسے مذی آئے وہ عضو مخصوصہ کا کنارہ دھو کر وضو کرے۔

قیاس سے بھی ان حضرات کے موقف کو تائید حاصل ہوتی ہے وہ یوں کہ پیشاب اور قضائے حاجت کی صورت میں صرف اسی جگہ کو دھویا جاتا ہے جہاں نجاست لگتی ہے اسی طرح جن لوگوں کے نزدیک خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان کے نزدیک خون نکلنے کی صورت میں صرف اسی جگہ کو دھویا جاتا البتہ نماز کے لیے وضو بھی کرنا ہوتا ہے لہذا مذی نکلنے کی صورت میں صرف جائے نجاست کو دھویا جائے گا تمام اعضائے مخصوصہ کو نہیں۔

باب ۱۲ ــــــ منی پاک ہے یا ناپاک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو کھرچتی تھیں، اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات کے نزدیک منی پاک ہے اس کے گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس کا حکم وہی ہے جو رینٹھ (یا بلغم وغیرہ) کا ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک منی ناپاک ہے ان کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا روایت کا جواب یہ ہے کہ یہ بات لباسِ شب باشی کے بارے میں ہے نماز کے لباس سے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی دھوتی تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان باقی ہوتا اور آپ ہی کا قول ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے ہمبستری کے لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

پہلے گروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت پیش کی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس نماز سے منی کھرچتی تھیں اس کے جواب میں کہا گیا کہ اس حدیث سے منی کی طہارت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اس سے محض کپڑے کا پاک ہونا ثابت کیا جا سکتا ہے جیسے جوتے وغیرہ

سے نجاست کو رگڑنے سے جوتا پاک ہو جاتا ہے لیکن نجاست کے پاک ہونے کی دلیل نہیں معلوم ہوا نفسِ منی کے پاک یا ناپاک ہونے کا کوئی ذکر نہیں۔
جب نفس منی کے بارے میں دیکھا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کپڑے کو منی لگ جانے کی صورت میں اگر وہ دکھائی دے تو دھو لو ورنہ پانی چھڑکو۔ اس کے جواب میں پہلے گروہ کی طرف سے کہا گیا کہ دیگر نجاستوں کا حکم یہ ہے کہ نظر نہ آنے کی صورت میں تمام کپڑے کو دھویا جاتا ہے لہٰذا اس کا حکم ان سے مختلف ہوا صحابہ کرام سے بھی مختلف روایات آئی ہیں حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے سے منی کو کھرچتے تھے تو اس میں دونوں باتوں کا احتمال ہے پاک ہونے کا بھی اور نجاست کا بھی، جیسے لید وغیرہ کو کھرچا جاتا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کپڑے کو منی لگنے کی صورت میں اگر دکھائی دے تو اسے دھو لو ورنہ تمام کپڑے کو دھوؤ تو یہ نجاست کی دلیل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اذخر گھاس سے رگڑو۔ یہ پاک ہونے کی دلیل ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا تو فرمایا پانی چھڑکو، تو ممکن ہے چھڑکنے سے دھونا مراد ہو۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جن کپڑوں میں جماع کیا گیا ان میں نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں تو انہوں نے فرمایا پڑھ سکتا ہے البتہ اس میں کچھ (منی) دیکھے تو دھوئے پانی نہ چھڑکے کیونکہ اس سے نجاست بڑھ جاتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی دھونے کا حکم دیتے ہیں۔
اب اختلاف کی صورت میں جب کہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کچھ بھی مروی نہیں قیاس کی راہ اختیار کی گئی تو وہ دوسرے گروہ کا مؤید ہے یعنی منی ناپاک ہے کیونکہ پیشاب، پاخانہ، حیض اور نفاس نیز لوگوں کے خون وغیرہ جن سے طہارت زائل ہو جاتی ہے ذاتی طور پر ناپاک بھی ہیں اسی طرح منی بھی ناپاک ہے البتہ خشک ہونے کی صورت میں ہمارے نزدیک وہی حکم ہوگا جو حدیث سے ثابت ہے یعنی اسے کھرچا جاسکتا ہے۔

باب ۱۴ ——— انزال کے بغیر جماع

بعض حضرات کے نزدیک انزال کے بغیر جماع سے محض وضو فرض ہوتا ہے غسل کرنا ضروری نہیں جب کہ دوسرے گروہ کے نزدیک اس صورت میں غسل فرض ہو جاتا ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا موقف بھی یہی ہے۔
پہلے گروہ نے دو قسم کی احادیث سے استدلال کیا ہے۔ پہلی قسم کی روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو وضو کا حکم دیا حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو جماع کرتا ہے لیکن انزال نہیں ہوتا انہوں نے فرمایا اس پر صرف وضو لازم ہے اور یہ بات انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ، ابی بن کعب، ابو سعید خدری اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا، دوسری قسم کی حدیث حضرت ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی، پانی سے ہے یعنی انزال کی صورت میں غسل واجب ہوتا ہے۔
دوسرے حضرات کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے آپ سے پوچھا گیا ایک شخص جماع کرتا ہے لیکن انزال نہیں ہوتا تو اس کا کیا حکم ہے انہوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (ختنی) شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل کرتے تھے پہلے گروہ نے جو روایت پیش کی ہے کہ پانی، پانی سے ہے اس سے احتلام مراد ہے جماع نہیں جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا۔ دوسری قسم کی احادیث جن میں وضو کا حکم دیا گیا ہے ان کے خلاف بھی مروی ہے مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ احادیث کا تعلق ہے تو ان سے ثابت شدہ حکم اسلام کے آغاز میں تھا پھر منسوخ ہو گیا حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں انزال کی صورت میں غسل کا حکم دیا تھا پھر اس سے روک دیا گیا اور غسل کا حکم فرمایا چنانچہ صحابہ کرام کے درمیان جب اس مسئلہ میں اختلاف ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں فیصلہ فرمایا کہ شرمگاہ کے شرمگاہ سے متجاوز ہونے کی صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ایسا عمل کرنے کے بعد غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

قیاس سے بھی اسی موقف کو تائید حاصل ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں جماع کی صورت میں انزال ہو یا نہ، حج اور روزہ فاسد ہو جاتے ہیں حج کی صورت میں قربانی اور قضاء دونوں لازم ہوتے اور روزے کی صورت میں قضاء اور کفارہ واجب ہوتے ہیں۔ زانی کو اگرچہ انزال نہ ہو اس پر حد لازم ہوتی ہے اور اگر شبہے کی بنیاد پر ہو تو حد ساقط ہو کر مہر لازم ہو جائے گا۔ جیسے انزال کے ساتھ جماع کی صورت میں یہ چیزیں لازم ہوتی ہیں اسی طرح انزال کے بغیر بھی ان کا یہی حکم ہے لہٰذا جب یہ حد درجہ کا حدث ہوا تو اس سے طہارت بھی اعلیٰ درجہ کی لازم ہو گی اور وہ غسل ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے زنا کا ارتکاب کرے تو اس پر حد لازم ہوتی ہے اور اگر اسے انزال ہو تو بھی وہی سزا ہو گی کوئی زائد سزا لازم نہ ہو گی لہٰذا اصول طہارت کے سلسلے میں بھی یہی حکم ہو گا یعنی انزال کے بغیر جماع ہو یا انزال بھی ہو دونوں صورتوں میں غسل لازم ہو۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں نے سنا ہے انصار کی عورتیں فتویٰ دیتی ہیں کہ انزال کے بغیر جماع کی صورت میں عورت پر غسل لازم ہو گا مرد پر نہیں حالانکہ یہ بات نہیں بلکہ جب شرمگاہ، شرمگاہ کو پار کر جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے تو گویا انصار کے نزدیک انزال کی صورت میں جماع سے جماع کرنے والے مردوں پر غسل واجب ہوتا ہے عورتوں پر نہیں اور مرد عورت کے باہم ملنے سے عورتوں پر غسل واجب ہوتا ہے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انزال کی صورت میں مرد و عورت دونوں غسل کرنے میں برابر ہیں لہٰذا انزال نہ ہونے کی صورت میں بھی دونوں کا ایک جیسا حکم ہو گا اور دونوں پر غسل لازم ہو گا۔

باب ۱۴ ——— آگ پر پکی ہوئی چیز اور وضو

بعض حضرات کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز استعمال کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بدلنے والی چیز سے وضو لازم ہو جاتا ہے اس مضمون کی احادیث حضرت ابوطلحہ، زید بن ثابت، عائشہ صدیقہ، ام حبیبہ، ابوہریرہ، اسہل بن حنظلیہ اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ان احادیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور عمل دونوں کا ذکر ہے۔

دوسرے گروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے استدلال کیا کہ آپ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت ام سلمہ جابر بن عبداللہ، ام حکیم، ابورافع، ابوسعید خدری کی پھوپھی، عبداللہ بن حارث زبیدی، عمرو بن امیہ، سوید بن نعمان، عمرو بن عبداللہ، ام عامر بن یزید رضی اللہ عنہم سے بھی ایسی روایات مروی ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکی ہوئی چیز تناول فرمانے کے بعد وضو نہیں فرمایا۔

لہٰذا پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث میں وضو سے یا تو حقیقی وضو مراد ہوگا یا محض ہاتھ دھونا، اگر ہاتھ دھونا مراد ہو تو احادیث میں تضاد نہ ہوگا اور اگر اصطلاحی حقیقی وضو مراد ہو تو دیکھنا ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل کیا تھا تاکہ اسے ناسخ اور اس کے خلاف کو منسوخ قرار دیا جا سکے۔ تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو نہ کرنا تھا لہٰذا آپ کا وضو والا عمل منسوخ ہو گیا۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت مثلاً حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر بن خطاب، ابن مسعود، عثمان بن عفان، ابن عباس، ابن عمر، ابو امامہ رضی اللہ عنہم کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے کہ یہ حضرات آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ضروری قرار نہیں دیتے پھر کچھ ایسے حضرات جن سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنے کے بارے میں ارشاد مروی ہے، سے بھی وضو کا ضروری نہ ہونا مروی ہے ان میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس صورت میں وضو واجب نہ ہو کیونکہ جب آگ پر گرم کیا ہوا پانی وضو نہیں توڑتا اور اس کا یہی حکم ہے جو گرم نہ کئے ہوئے پانی کا ہے تو باقی چیزوں کا بھی وہی حکم ہوگا یعنی آگ پر گرم کئے جانے سے پہلے جس طرح ناقض وضو نہیں اسی طرح بعد میں بھی ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پھر اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق کیا گیا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا بکری کے گوشت سے چاہو تو وضو کرو اور چاہو تو نہ کرو اور اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کا حکم دیا تو یہاں بھی محض ہاتھ دھونا مراد ہے اور فرق کی وجہ یہ ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چکنائی زیادہ اور بکری کے گوشت میں کم ہوتی ہے۔

قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں کے بھنے ہوئے گوشت کا حکم ایک ہو جیسے ان کی خرید و فروخت ان کا دودھ پینے اور گوشت کی طہارت کا حکم یکساں ہے۔

معلوم ہوا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو لازم نہیں ہوتا جن احادیث میں اس کا ذکر ہے وہاں محض ہاتھ دھونا مراد ہے یا وہ منسوخ ہیں۔

باب ۱۵ —— شرمگاہ کو ہاتھ لگنے سے وضو

بعض حضرات کے نزدیک شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شرمگاہ کو ہاتھ لگانے والے شخص کو وضو کا حکم دیتے تھے، انہوں نے اس ضمن میں حضرت ہشام، ابو الاسود، اور ایک نامعلوم شخص کے واسطہ سے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نیز بواسطہ عروہ حضرت زید بن خالد اور حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ، جابر بن عبداللہ، ام حبیبہ، عمرو بن شعیب کے دادا سے بھی روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے جن میں سے ایک روایت حضرت ملازم، عبداللہ بن بدر سے وہ قیس بن طلق سے وہ حضرت طلق سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں حضرت ملازم کی یہ روایت

حضرت بُسرہ کی حدیث سے احسن ہے۔

ان حضرت کو قیاس سے تائید حاصل ہے کیونکہ ہتھیلی کی پیٹھ اور بازوؤں سے شرمگاہ کو چھونے سے وضو واجب نہیں ہوتا تو ہتھیلی سے چھونے کی صورت میں بھی واجب نہ ہوگا اسی طرح ران جو ستر ہے، اسکے ساتھ شرمگاہ کو چھوا جائے تو وضو واجب نہیں ہوتا لہذا ہتھیلی کے ساتھ چھونے کا حکم بھی یہی ہوگا۔

پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا جواب یُوں دیا جاتا ہے کہ حضرت بُسری کی روایت حضرت عروہ کو قبول نہیں حضرت زہری کو حضرت عروہ سے سماع حاصل نہیں وہ عبداللہ بن ابی بکر کے واسطے سے روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت قابل اعتماد نہیں ہشام بن عروہ کو اپنے والد سے سماع حاصل نہیں ابوالاسود کی روایت میں ابوالہیعہ راوی خود مخالف کے نزدیک قابل حجت نہیں غیر معلوم شخص سے روایت ظلم ہے، زید بن خالد کی روایت میں محمد بن اسحاق کو مخالف حجت تسلیم نہیں کرتے پھر یہ حدیث منکر ہے حضرت عروہ کے واسطے سے حضرت زید بن خالد سے روایت کی گئی حالانکہ خود حضرت عروہ کو اس حدیث کا علم نہیں حضرت عائشہ کی روایت میں عمر بن شریح راوی ہیں جنہیں مخالف اپنے مدمقابل سے حجت نہیں مانتا خود کیسے استدلال کر سکتا ہے حضرت ابن عمر سے صدقہ بن عبداللہ راوی کی روایت خود مخالف کے نزدیک ضعف ہے علاء بن سلیمان کا بھی یہی حال ہے حضرت ابوہریرہ کی روایت میں یزید بن عبدالملک منکرالحدیث ہے حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت منقطع ہے اور وہ خود تمہارے نزدیک حجت نہیں حضرت ام حبیبہ کی روایت میں مکحول عنبسہ ابن ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں حالانکہ انہیں ان سے سماعت نہیں عمرو بن شعیب بواسطہ والد دادا سے روایت کرتے ہیں حالانکہ ان کو اپنے والد سے سماعت حاصل نہیں۔

تو اس طرح یہ تمام روایات مضطرب ہیں حضرت مصعب بن سعد اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں روایت مروی ہے تو وضو واجب نہ ہونے سے متعلق بھی روایت موجود ہے لہذا دونوں روایتوں پر عمل کرنے کی صورت یہی ہوگی کہ وضو سے ہاتھ دھونا مراد ہوگا۔

حضرت علی المرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود، عمار بن یاسر، حذیفہ بن یمان عمران بن حصین رضی اللہ عنہم نیز حضرت سعید بن صبیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کے نزدیک بھی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بارے میں روایات آئی ہیں۔

باب ۱۶ ——— مدت مسح

موزوں پر مسح کی مدت میں اختلاف ہے بعض لوگوں کے نزدیک اس میں وقت کی پابندی نہیں جب کہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات مقرر ہے۔

پہلے گروہ کا استدلال حضرت ابوعمارہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی پھر عرض کیا "یارسول اللہ! میں موزوں پر مسح کرسکتا ہوں؟" آپ نے فرمایا "ہاں"، پوچھا "یارسول اللہ ایک دن؟" آپ نے فرمایا "ہاں اور دو دن"، پوچھا "دو دن یارسول اللہ؟" فرمایا "ہاں اور تین دن"۔ عرض کیا "تین دن یارسول اللہ؟" فرمایا "ہاں"، حتیٰ کہ سات تک پہنچے پھر فرمایا جیسے چاہو مسح کرو۔

نیز حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ شام سے آئے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے وہ جمعہ کے دن وہاں

سے پہلے اور دوسرے جمعہ کو مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے فرماتے ہیں میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے موزے پہن رکھے تھے انہوں نے فرمایا عقبہ! موزے کب اتارو گے! میں عرض کیا جمعہ کو پہنے تھے اور اب جمعہ ہے فرمایا تم نے سنت کو پا لیا۔

دوسرے گروہ نے حضرت علی المرتضٰی، خزیمہ بن ثابت، عبداللہ بن مسعود، صفوان بن عسال، ابوبکرہ، عوف بن مالک اشجعی اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہم کی روایات پیش کی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں پر مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن راتیں ہے۔ تو ان متواتر روایات کو حضرت ابوعمارہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ترجیح ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جس روایت کے پیچھے ذکر گزر چکا ہے آپ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے حضرت بنانہ جعفی کے پوچھنے پر انہوں نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے حضرت اسود، ابوعثمان اور زید بن وہب رضی اللہ عنہم بھی ان سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لہٰذا ان کی پہلی روایت کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ایسے راستے سے آئے تھے جہاں پانی نہیں تھا تو آپ نے پوچھا کیا تم نے تیمم کیا تو موزوں کو کب اتارو گے تو اس کے جواب میں انہوں نے وہ بات فرمائی، نیز ان کا یہ فرمانا کہ تم نے سنت کو پا لیا اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مراد نہیں ہوگی کیونکہ خلفاء راشدین کے طریقہ مبارکہ کو بھی سنت کہا جاتا ہے لہٰذا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے تھی اور وہ تیمم کی صورت ہو سکتی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی یہ مدت منقول ہے، مثلاً حضرت علی المرتضٰی، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی موزوں پر مسح کے لیے وقت کی پابندی کا ذکر فرماتے ہیں تو صحابہ کرام اس پر متفق ہیں کہ مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات ہے لہٰذا کسی کو اس بات کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔

باب — جنبی، حائضہ اور بے وضو کا ذکر اذکار کرنا اور قرآن پاک پڑھنا

جنبی، حائضہ اور بے وضو شخص ذکرِ خداوندی کر سکتا ہے یا نہیں نیز اس حالت میں اسے قرآن پاک پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

پہلا مذہب: کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف اسی حالت میں کر سکتا ہے جس میں وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

دوسرا مذہب: جو شخص حالتِ حدث میں ہو وہ سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کرے سلام کے علاوہ کے بارے میں یہ مذہب، پہلے مذہب کے موافق ہے۔

تیسرا مذہب: قرآن پاک کی تلاوت حالتِ جنابت میں جائز نہیں اس کے علاوہ اذکار ہر حالت میں ہو سکتے ہیں۔

پہلے مذہب کے قائلین حضرت جابر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا اس وقت آپ وضو فرما رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر پسند نہیں کرتا۔

دوسرے مذہب کے قائلین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ اس وقت پیشاب کر رہے تھے۔ آپ نے جواب دیا حتیٰ کہ ایک دیوار کے پاس تشریف لائے اور تیمم فرمایا ——— تو جس طرح وضو میں مشغول ہونے کی وجہ سے تاخیر کے خدشہ سے نماز عید اور جنازے کے لیے تیمم کی اجازت ہے اسی طرح سلام کا جواب دینے کے لیے بھی اجازت دی گئی۔

تیسرے مذہب کے قائلین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن پاک پڑھتے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے، اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن پاک نہ پڑھیں تو احادیث کے تعارض کو یوں دور کیا جائے گا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت متاخر ہونے کی وجہ سے پہلے دو مذاہب کے سلسلے میں مروی روایات کے لیے ناسخ ہے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کہ حضور علیہ السلام جب بھی بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو وضو فرماتے تو یہ ان کی پہلی روایت کے خلاف نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ پیشاب کے بعد ہمیشہ وضو کرتے ہوں اس طرح آپ طہارت اور طہارت کے بغیر دونوں حالتوں میں ذکر کرتے ہوں تو یوں تیسرا مذہب ثابت ہوا۔

امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

باب ۱۸ ——— دودھ پیتے بچوں کے پیشاب کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک اور بچی کا پیشاب ناپاک ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دونوں کا پیشاب ناپاک ہے۔

پہلے گروہ کا استدلال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد و عمل ہے کہ آپ نے فرمایا لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے آپ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں آپ نے لڑکے کے پیشاب پر پانی ڈالنے کے لیے لفظ "نضح" استعمال فرمایا جس کا معنیٰ چھڑکنا نہیں بلکہ دھونا ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ چونکہ لڑکی کی شرمگاہ کشادہ ہونے کی وجہ سے پیشاب پھیل جاتا ہے اس لیے اسے اچھی طرح پانی بہا کر دھویا جائے گا اور لڑکے کی پیشاب گاہ تنگ ہونے کی وجہ سے اس کا پیشاب پھیلتا نہیں لہٰذا پانی بہا دینا کافی ہوتا ہے۔

حتیٰ کہ خود حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے اور آپ ان کے لیے دعا فرماتے ایک دفعہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی ڈالو۔

نیز قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ لڑکے کا پیشاب بھی ناپاک ہو کیونکہ جب لڑکا اور لڑکی کھانا کھانے لگ جاتے ہیں تو اس کے بعد دونوں کا پیشاب ناپاک ہوتا ہے تو دودھ پینے کی عمر میں بھی دونوں کے پیشاب کا ایک ہی حکم ہونا چاہیے

باب ۱۹ ——— کھجور کے نبیذ سے وضو کا حکم

ایک جماعت کے نزدیک اگر حالت سفر میں صرف کھجور کا رس (نبیذ) دستیاب ہو تو اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے دوسری جماعت جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کھجور کے رس سے وضو کرنا جائز نہیں اگر پانی وغیرہ نہ ملے

تو تیمم کیا جائے پہلے گروہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ لیلۃ الجن میں وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پانی نہ پایا تو آپ نے کھجور کے رس سے وضو فرمایا، دوسرے گروہ کہتا ہے کہ اپنی سند کے اعتبار سے یہ روایت قابل حجت نہیں بلکہ یہ ثابت ہی نہیں کیونکہ خود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں حضور علیہ السلام کے ساتھ نہیں تھا، پھر قیاس کا تقاضا بھی یہی کہ اس سے وضو جائز نہ ہو کیونکہ انگور کے رس اور سرکے سے وضو کے عدم جواز پر اتفاق ہے تو کھجور کے رس کا بھی یہی حکم ہونا چاہیئے۔ نیز اس بات پر بھی اجماع ہے کہ پانی کی موجودگی میں اس سے وضو جائز نہیں کیونکہ یہ پانی نہیں تو جب یہ پانی کے حکم سے خارج ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں بھی اس کا یہی حکم ہوگا۔

باب ۲۰ ——— جوتوں پر مسح

کیا جوتوں پر مسح کیا جا سکتا ہے؟ اس ضمن میں تین قسم کی روایات آئی ہیں۔

پہلی قسم کی روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعلین مبارک پر مسح فرماتے تھے۔

یہ حدیث حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے ——— بعض حضرات کا یہی موقف ہے۔

دوسری قسم کی روایت حضرت ابو موسیٰ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا تیسری قسم کی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ جوتا پہنے ہوتے تو پاؤں کی پیٹھ پر مسح فرماتے ہیں اور بتاتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

ان روایات کی روشنی میں ایک گروہ کا مسلک یہ ہے کہ جوتوں پر مسح جائز نہیں البتہ جرابیں ایسی ہوں جو پانی کو جذب نہ کریں اور پاؤں پر ٹھہر سکتی ہوں تو ان پر مسح جائز ہے البتہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ان پر چمڑا چڑھا ہونا ضروری ہے۔

دوسرے گروہ نے پہلے حضرات کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جرابوں پر مسح کرتے ہوں اور اس کے ساتھ ہی جوتوں پر بھی ہاتھ پھیر لیتے ہوں لہذا جرابیں موزوں کے قائم ہوں تو ان پر مسح (دھونے کے قائم مقام) فرض ہوگا اور جوتوں پر اضافی عمل قرار پائے گا۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جوتوں پر مسح جائز نہ ہو کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں اگر موزے پھٹے ہوئے ہوں تو پاؤں کو دھونا ضروری ہے مسح جائز نہیں، مسح صرف اسی صورت میں ہوگا جب پاؤں موزوں میں غائب ہوں اور جوتوں میں پاؤں غائب نہیں ہوتے لہذا ان پر مسح بھی جائز نہ ہوگا۔

باب ۲۱ ——— مستحاضہ کی طہارت

مستحاضہ نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے اس ضمن میں تین مسلک ہیں۔

پہلا مذہب یہ ہے کہ وہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کی زوجہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہی حکم فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح فتویٰ دیتے تھے۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے، مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کے لیے غسل کرے ظہر کی نماز کو آخر وقت تک موخر کرے اور نماز عصر کو وقت کے شروع میں پڑھے اس طرح یہ دونوں نمازیں ظاہراً اکٹھی ہو جائیں گی یونہی مغرب کو آخر وقت میں

اور عشاء کو شروع وقت پڑھے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں ایک مسلمان عورت مستحاضہ ہو گئی تو آپ نے اسی طرح حکم دیا حضرت زینب بنت جحش، حضرت عائشہ، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

یہ حضرات پہلے مسلک کے قائلین کی پیش کردہ روایت کا جواب یُوں دیتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیتے تھے پھر جب انہیں یہ کام مشکل معلوم ہوا تو آپ نے ظہر و عصر، مغرب و عشاء اور صبح کے لیے غسل کا حکم فرمایا حضرت عائشہ حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے

تیسرا موقف یہ ہے کہ مستحاضہ عورت حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے صرف وضو کرے احناف کا یہی مسلک ہے۔

ان حضرات کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے، بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خُون آتا ہے اور وہ نہیں رُکتا تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیں پھر غسل کریں اور ہر نماز کے لیے وضو کریں اگرچہ خون کے قطرے چٹائی (مُصلے) پر گریں۔

حضرت عدی بن ثابت کے دادا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے جب تین قسم کی احادیث وارد ہوئیں تو دیکھنا ہوگا کہ ان میں سے کس پر عمل کرنا صحیح ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فتویٰ یہ تھا کہ مستحاضہ عورت ایام حیض کو چھوڑ دے پھر ایک بار غسل کر کے ہر نماز کے لیے وضو کرے حالانکہ پہلی دونوں قسم کی روایات بھی ان سے مروی ہیں تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک ہر نماز کے لیے غسل کرنے یا دو دو نمازوں کے لیے ایک غسل کے بارے میں مروی احادیث منسوخ ہو چکی ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ام حبیبہ کو غسل کا حکم صرف اس لیے دیا ہو کہ ان کا خُون رُک جائے حصول طہارت کے لیے نہیں۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلسل خُون آنے کی وجہ سے ایام حیض کی پہچان نہ ہو سکتی ہو لہٰذا ہر نماز کے وقت حیض سے طہارت کا احتمال ہونے کی وجہ سے غسل کا حکم دیا گیا۔

پھر جن حضرات کے نزدیک ہر نماز کے لیے صرف وضو کی ضرورت ہے ان میں اختلاف ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو کرے یا ہر وقت کے لیے! احناف کے نزدیک ہر وقت کے لیے وضو کرے اور اس سے جو نماز چاہے پڑھ سکتی ہے کیونکہ نماز کا پڑھنا حدث کا باعث نہیں بنتا بلکہ حدث کا موجب وقت کا نکلنا ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض طہارتیں، حدث کی وجہ سے ٹوٹتی ہیں مثلاً پیشاب وغیرہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض طہارتیں، وقت پُورا ہونے سے ٹوٹ جاتی ہیں مثلاً موزوں پر مسح وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا یہاں بھی وقت ہی ناقض طہارت ہوگا اور جب تک ایک نماز کا وقت موجود ہے طہارت برقرار رہے گی۔

باب ۲۲ ——— جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

بعض حضرات جن میں امام محمد رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ قبیلہ عُرینہ کے کچھ لوگ جو مدینہ طیبہ آکر بیمار ہو گئے تھے ان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کا دودھ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے مطابق ان کا پیشاب پینے کی ترغیب دی۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ متعدد روایات کے مطابق حرام چیزوں میں شفا نہیں اگر یہ پیشاب ناپاک (یا حرام) ہوتا تو اس میں بھی شفا نہ ہوتی۔ علاوہ ازیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں پیٹ کی غدود کی شفا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں یہ پیشاب ناپاک اور حرام ہے اور ان کا وہی حکم ہے جو ان چیزوں کے خون کا ہے جہاں تک قبیلہ عرینہ

کے لوگوں سے متعلق واقعہ کا تعلق ہے تو وہ ضرورت کے تحت تھا اس سے اباحت ثابت نہیں ہوتی بعض اوقات ضرورت کے تحت کچھ حرام اشیاء کو مباح کیا گیا جیسے حضرت ابن زبیر اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے تحت ریشمی قمیص پہننے کی اجازت فرمائی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ریشم حلال ہو گیا جہاں تک شراب وغیرہ میں شفا نہ ہونے کا تعلق ہے تو چونکہ وہ لوگ اسے عظیم سمجھتے اور باعث شفا خیال کرتے تھے تو ان کے غلط عقیدے کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ حرام میں شفا نہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پیشاب ناپاک ہو کیونکہ انسان کے گوشت کے پاک ہونے پر سب کا اتفاق ہے لیکن اس کا پیشاب ناپاک ہے کیونکہ اس کا وہی حکم ہے جو اس کے خون کا ہے لہٰذا جس طرح اونٹوں وغیرہ کا خون ناپاک ہے پیشاب بھی ناپاک ہوگا۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ متقدمین کا بھی اس مسئلے میں اختلاف ہے تاہم جن روایات میں پیشاب پینے کی اجازت ہے ان کی تاویل اسی طرح ہوگی کہ یہ محض ضرورت کے پیش نظر ہے

باب ۲۳ ——— تیمم کا طریقہ

طریقہ تیمم کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ تیمم دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لیے ہے اور دوسری ضرب سے کاندھوں تک ہاتھوں کا مسح کیا جائے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ ہاتھ کا کہنیوں تک مسح کیا جائے گا جب کہ تیسرے گروہ کے نزدیک صرف چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا جائے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں جب آیت تیمم نازل ہوئی تو میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ہم نے ایک ضرب چہرے کے لیے ماری اور دوسری ضرب سے ہاتھ کا کاندھوں کے اندر باہر سمیت مسح کیا۔

دوسرے دونوں فریق کہتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا ذکر نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ طریقہ سکھایا ہو سکتا ہے ان کا یہ عمل پوری آیت تیمم نازل ہونے سے پہلے کا ہو اور طریقے سے متعلق حصہ بعد میں اترا ہو۔ اور اس بات کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے اور وہ یوں کہ جس سفر میں آیت تیمم نازل ہوئی وہاں پانی نہ ملنے کی وجہ سے صحابہ کرام نے تیمم کیا اس کے بعد آیت نازل ہوئی بعض حضرات نے ہاتھوں کا اور بعض نے کاندھوں تک مسح کیا۔ علاوہ ازیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ہتھیلیوں اور چہرے (کے مسح) کا حکم فرمایا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے ان ہی سے ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے اور کہنیوں کے نصف تک مسح کیا۔ بہرحال یہ تو ثابت ہو گیا کہ کاندھوں اور بغلوں تک مسح نہیں ہوگا بلکہ دوسرے مذاہب میں سے ایک ثابت ہوگا اور چونکہ دونوں کے بارے میں احادیث مروی ہیں لہٰذا قیاس کی طرف رجوع کیا تو ہم دیکھتے ہیں بعض وہ اعضاء جن کو وضو میں دھویا جاتا یا مسح کیا جاتا ہے تیمم میں ان پر مسح نہیں ہوتا مثلاً سر اور پاؤں تیمم کے مسح میں شامل نہیں تو جب تیمم میں بعض ایسے اعضاء کو چھوڑا گیا جن کو وضو میں دھویا جاتا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا کہ تیمم میں مسح کرتے ہوئے اس حد پر اضافہ کیا جائے جو وضو میں مقرر ہے لہٰذا بغلوں اور کاندھوں تک مسح نہ ہوگا۔ اور چونکہ وضو میں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا جاتا ہے لہٰذا تیمم کے مسح میں بھی کہنیاں شامل ہوں گی۔

حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۲۴ —— غسلِ جمعہ کا حکم

غسلِ جمعہ کے بارے میں دو مسلک ہیں پہلا یہ کہ جمعہ کے دن غسل واجب ہے اور دوسرے مسلک میں یہ فضیلت کا باعث ہے واجب نہیں بلکہ سُنت ہے۔ پہلا گروہ اپنے موقف پر حضرت ابن عباس، ابن عمر، عمر بن خطاب، حفصہ، عائشہ، جابر، ابوسعید خدری اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی روایات پیش کرتا ہے کہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم فرمایا جو وجوب کی علامت ہے۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں۔

کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کے دن غسل کا حکم دینا اس لیے تھا کہ ان دنوں لوگ محنت مشقت کرتے اُونی لباس پہنے ہوئے ہوتے مسجد تنگ تھی، چھت قریب تھی گرمیوں کے دن لوگوں کو پسینہ آیا ہوا تھا جس سے پاس بیٹھنے والوں کو اذیت ہو رہی تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ دن ہو تو غسل کر لیا کرو۔ اور تیل و خوشبو لگاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر حالات اچھے ہو گئے اور مسجد وسیع ہو گئی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ یہ محض طہارت کے لیے ہے اور افضل ہے واجب نہیں حضرت عائشہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی جنہوں نے وجوب سے متعلق احادیث روایات کی ہیں: سے مروی ہے کہ غسلِ جمعہ اچھا ہے ضروری نہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن تاخیر سے تشریف لائے اور صرف وضو کر کے آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو واپس غسل کے لیے نہ بھیجا ——— اسی طرح خود حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو بہتر ہے اور جس نے غسل کیا اس نے اچھا کیا۔ جن دیگر صحابہ کرام مثلاً حضرت ابوہریرہ، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں غسل کی تاکید ہے اس سے بھی فضیلت مراد ہے (تفصیلی جواب کتاب میں ملاحظہ کیجیے۔)

باب ۲۵ —— استنجاء میں ڈھیلوں کا استعمال

ڈھیلوں سے استنجاء کے بارے میں مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں بعض احادیث میں تین ڈھیلوں سے استنجاء کا حکم ہے بعض میں محض طاق کا ذکر ہے تعداد کا بیان نہیں۔

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو استنجاء کے لیے ڈھیلے لانے کا حکم دیا تو ان کو دو ڈھیلے اور ایک لید ملی تو آپ نے صرف دو پتھروں سے استنجاء فرمایا بعض روایات میں ہے آپ نے فرمایا جو شخص پتھر ڈھیلے استعمال کرے تو اسے چاہیے کہ طاق استعمال کرے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا ورنہ کوئی حرج نہیں۔

بعض حضرات نے پہلی قسم کی احادیث کو اپناتے ہوئے تین ڈھیلوں کا استعمال ضروری قرار دیا ہے جبکہ دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک تمام روایات پر اس طرح عمل ہو سکتا ہے کہ کوئی خاص تعداد فرض نہ سمجھی جائے جتنے ڈھیلوں سے طہارت حاصل ہو جائے ان کا استعمال ضروری ہے تین ڈھیلوں کا استعمال افضل ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیوں کہ استنجاء کے لیے پانی کے استعمال میں بھی صرف ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے طہارت ایک بار دھونے سے حاصل ہو۔ دو سے یا تین سے، حسب ضرورت پانی استعمال کیا جائے۔ لہٰذا ڈھیلوں کا استعمال بھی اسی طرح ہو گا۔

باب ۲۶ ——— ہڈیوں سے استنجاء

ہڈیوں سے طہارت حاصل کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود سلمان، ابوہریرہ اور حضرت رویفع رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے ان روایات کی بنیاد پر بعض حضرات کے نزدیک ہڈیوں سے طہارت حاصل نہیں ہوتی جبکہ دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اگرچہ ہڈیوں سے استنجاء جائز نہیں لیکن طہارت حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ ممانعت کی وجہ یہ نہیں کہ ان سے پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی بلکہ آپ نے اس لئے منع فرمایا کہ یہ جنوں کی خوراک ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی اور لید سے استنجاء نہ کرو یہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہے۔

باب ۲۷ ——— جنبی کا وضو کرنا

کیا جنبی کو سونے، کھانے پینے یا جماع کے لیے وضو کرنا ضروری ہے بعض حضرات کے نزدیک جُنبی آدمی اگر یہ امور بجالانا چاہے تو اس پر وضو کرنا لازم نہیں ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی استعمال کئے بغیر آرام فرما ہو جاتے حالانکہ آپ جنبی ہوتے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک جنبی کو وضو کرنا چاہیے انہوں نے اس ضمن میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تواتر کے ساتھ روایات نقل کی ہیں۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں کھانا کھانے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ دھوتے۔

لیکن آپ سے دوسری احادیث میں یوں مروی ہے کہ نماز کے وضو جیسا وضو کرتے اس تضاد کو دُور کرنے کے لیے غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ کا وضو کرنا اس لیے تھا کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز نہ تھا تو آپ کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے یا ذکر خداوندی کی حالت میں سونا چاہتے تو وضو فرماتے پھر جب جنابت کی حالت میں ذکر کی اجازت ہوگئی تو یہ علت ختم ہوگئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر وضو کئے بغیر دوبارہ کرتے۔

معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت میں سونے، کھانے پینے یا دوبارہ جماع کے لیے وضو کرنے کا حکم منسوخ ہوگیا اب محض فضیلت کا باعث ہے جیسے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تو ہر ایک کے پاس جاتے ہوئے غسل فرماتے آپ سے عرض کیا گیا اگر آپ ایک بار غسل کریں تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے گویا یہ ضروری نہیں بلکہ بہتر ہے اور یہی وجہ ہے کہ کبھی آپ صرف ایک غسل سے تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تھے جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

کتاب الصلوٰۃ

باب ۲۸ ——— اذان کا طریقہ

اذان سے متعلق دو مذہب ہیں (۱) اذان کے شروع میں "اللہ اکبر" کے کلمات دوبار "اللہ اکبر اللہ اکبر" ہوں گے اور شہادتین میں ترجیع ہوگی

یعنی اشهد ان لا اله الا الله " دوبار پڑھ کر دوبارا اشهد ان محمد رسول الله پڑھیں گے پھر ان کو کلمات اتنی بار ہی بلند آواز سے لوٹائیں گے گویا شہادتیں میں سے ہر ایک چار بار ہو گی۔

ان حضرات کی دلیل حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان اسی طرح سکھائی ہے

(۲) دوسرے حضرات کا اس میں دو جگہ اختلاف ہے ایک یہ کہ اذان کے شروع میں اللہ اکبر چار بار پڑھیں اور شہادتین میں ترجیع نہیں۔ وہ بھی حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان انیس کلمات سکھائی ہے اللہ اکبر (چار بار) پھر پہلی روایت کی مثل ہے ——— امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس کی روشنی میں یہ روایت زیادہ صحیح ہے کیونکہ اذان کے بعض کلمات دو جگہ آتے ہیں مثلاً اللہ اکبر شروع میں بھی ہے اور آخر میں بھی، اور بعض کلمات صرف ایک جگہ آتے ہیں جیسے " حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح تو جو کلمات دو جگہ آتے ہیں وہ آخر میں پہلی بار سے نصف ہو کر آتے ہیں مثلاً لا اله الا الله آخر میں ایک بار ہے تو شروع میں دو بار ہے تو جب اللہ اکبر اذان کے آخر میں دو بار ہے تو شروع میں چار بار ہو گا۔ امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے پہلے قول کی طرح بھی مروی ہے۔ جہاں تک ترجیع کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اس کی نفی ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں "آسمان سے ایک شخص اترا جس پر سبز رنگ کے دو کپڑے یا (فرمایا) دو چادریں تھیں اس نے دیوار کے پر کھڑے ہو کر اذان دی" اس میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل ہے البتہ ترجیع کا ذکر نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے جو کچھ تم نے دیکھا وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھاؤ۔

توجیہ دونوں روایات میں اختلاف ہوا تو اسے یوں حل کیا جائے گا کہ ممکن ہے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے اس قدر آواز بلند نہ کی ہو جس قدر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے تو آپ نے دوبارہ یہ کلمات کہنے کا حکم فرمایا جب یہ احتمال بھی ہے تو صحیح قول معلوم کرنے کے لیے قیاس کی طرف رجوع کریں گے تو ہم دیکھتے ہیں قیاس بھی ترجیع کے خلاف ہے وہ یوں کہ ترجیع کے سلسلے میں اختلاف صرف کلمات شہادت میں ہے باقی کلمات میں اتفاق ہے کہ ترجیع نہیں ہو گی تو مختلف فیہ مقام کو اس مقام پر قیاس کریں گے جہاں اختلاف نہیں یعنی باقی کلمات میں ترجیع نہ ہونے پر اتفاق ہے لہذا یہاں بھی ترجیع نہ ہو گی۔ تینوں حنفی ائمہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۹ ——— اقامت کا طریقہ

اقامت کے سلسلے میں تین قسم کی روایات مروی ہیں اسی بنیاد پر اس سلسلے میں تین مذاہب اختیار کیے گئے، پہلی قسم کی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام، اعلان نماز کے لیے ناقوس بجانا یا آگ جلانا چاہتے تھے تو ایک صحابی نے خواب میں دیکھا (جیسے گزر گیا) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان میں کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت میں ایک ایک بار کہیں۔

دوسری قسم کی روایت حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اذان کے کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہوں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " دوبارہ کہیں اس طرح یہ دو مذہب ہو گئے پہلا یہ کہ اذان کے کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہوں دوسرا مذہب یہ کہ اقامت کے باقی کلمات ایک ایک بار ہوں لیکن " قد قامت الصلوٰۃ " کے دوبارہ کہے جائیں دوسرے مذہب کے قائلین قیاس سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ یوں کہ جس طرح اذان کے وہ کلمات جو دو دو جگہوں میں آتے ہیں دوسری بار پہلے سے نصف ہو کر آتے ہیں چونکہ اقامت، اذان کے بعد ہوتی ہے لہذا یہ اسی کا حصہ ہے بنا بریں اس کے کلمات اذان سے نصف ہو کر آنے چاہئیں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " کے الفاظ چونکہ اذان میں نہیں ہیں لہذا وہ دو بار ہی ہوں۔

تیسرا مذہب یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے کلمات میں کوئی فرق نہیں البتہ "قد قامت الصلوٰۃ" کے الفاظ اقامت میں ہوں گے اذان میں نہیں۔ ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا وہ آسمان سے اترا اس پر دو سبز کپڑے یا چادریں تھیں وہ دیوار کے اُوپر کھڑا ہوا اور اس طرح اذان دی جس طرح پہلے باب میں گزر چکا ہے پھر وہ بیٹھ گیا اس کے بعد کھڑے ہو کر اذان کی طرح اقامت کہی حضرت عبداللہ بن زید نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر بتایا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے جو کچھ تم نے دیکھا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔ پھر خود حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اذان اور اقامت کے کلمات دو دو بار کہتے تھے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے البتہ اس میں "قد قامت الصلوٰۃ" کے الفاظ نہیں ہیں۔ تو تیسرا مذہب ثابت ہو گیا کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ السلام کے بعد اس پر عمل اس کی تائید کرتا ہے جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو چونکہ اقامت ایک مستقل عمل ہے لہٰذا وہ بھی اذان کی طرح ہو گی پھر سب کا اتفاق ہے کہ آخر میں "اللہ اکبر" دوبار کہا جائے گا اگر یہ اذان سے نصف ہو کر آتی ہے تو اللہ اکبر ایک بار کہا جاتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اقامت، اذان ہی کی طرح مروی ہے

حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت ثوبان اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہم اسی طرح اقامت کہتے تھے حضرت مجاہد فرماتے ہیں حکمرانوں نے اقامت میں تخفیف پیدا کی گویا یہ عمل بدعت ہے اصل یہی ہے کہ کلمات جوڑا جوڑا ہوں۔

باب۳ ——— صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا

بعض لوگوں کے نزدیک صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث میں جو اذان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائی گئی اس میں یہ الفاظ نہیں۔ دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک "حی علی الفلاح" کے بعد "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا مستحب ہے، وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے حضرت عبداللہ بن زید کی روایت میں اس کا ذکر نہیں لیکن اس کا حکم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں دیا تھا جیسے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صبح کی پہلی اذان میں "قد قامت الصلوٰۃ" کے کلمات سکھائے۔

حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم بھی یہی فرماتے ہیں۔

باب ——— اذانِ فجر کا وقت

فجر کی اذان، وقت سے پہلے دی جائے یا وقت داخل ہونے کے بعد؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان وقت داخل ہونے سے پہلے دی جائے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں وہ چونکہ نابینا تھے اس لیے جب تک ان سے نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے وہ اذان نہ دیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ ان دونوں کی اذان میں اتنا وقفہ ہوتا کہ ایک اوپر چڑھتا تو دوسرا اترتا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دوسری اذانوں کی طرح فجر کی اذان بھی وقت داخل ہونے کے بعد دی جائے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان جو وقت سے پہلے ہوتی تھی وہ نماز کے لیے نہیں بلکہ

کسی اور مقصد کے لیے ہوتی تھی جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو حضرت
بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں (نداء یا اذان کا لفظ فرمایا) کہ غائب لوٹ آئے اور سویا ہوا جاگ
جائے یہی وجہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب فجر کی اذان وقت سے پہلے دی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لوٹانے کا حکم دیا
جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی یہی بتاتی ہیں کہ فجر کی اذان، طلوع فجر کے بعد ہی ہوتی تھی۔
یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بینائی میں کچھ کمزوری کی وجہ سے وقت کی صحیح پہچان نہ کر سکتے ہوں اور وقت سے پہلے اذان دیتے
ہوں جب کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے بتانے پر اذان دیتے تھے یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے بلال آپ اس وقت اذان دیتے ہیں جب فجر (کی روشنی) اوپر کو جاتی ہے یہ صحیح نہیں صبح اس طرح (دائیں بائیں) پھیلتی ہے۔
قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دوسری نمازوں میں چونکہ وقت داخل ہونے کے بعد اذان ہوتی ہے لہذا فجر کی اذان بھی دخولِ وقت کے
بعد ہو۔

باب ۳۲ —— جو شخص اذان کہے کیا وہی اقامت بھی کہے

کیا اقامت وہی شخص کہے جس نے اذان کہی یا کوئی دوسرا شخص بھی کہہ سکتا ہے۔
اس سلسلے میں دو مذہب ہیں پہلا یہ ہے کہ اقامت وہی شخص کہے جس نے اذان کہی ہے۔ دوسرا نہیں کہہ سکتا ان لوگوں کی دلیل یہ ہے
کہ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا جب صبح ہوئی تو آپ نے مجھے فرمایا اذان دو میں نے
اذان دی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے کے لئے آئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارے بھائی صداء نے اذان دی ہے
وہی اقامت کہیں۔

دوسرے حضرات جن میں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کوئی دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید سے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہے لہذا انہیں کلمات اذان سکھاؤ تاکہ وہ اذان
کہیں پھر حضرت عبداللہ سے فرمایا تم اقامت کہو۔
پس جب دونوں روایتوں میں تضاد ہوا تو قیاس کے ذریعے ایک کو ترجیح ہوگی اور قیاس دوسری روایت کو ترجیح دیتا ہے وہ یوں
کہ ایک متفق علیہ قاعدہ ہے کہ دو آدمیوں کا ایک ہی اذان کہنا جائز نہیں یعنی ایسے نہیں ہو سکتا کہ اذان کا بعض حصہ کوئی کہے اور کچھ حصہ دوسرا کہے
تو اب یہاں دو احتمال ہیں یا تو اذان اور اقامت کو ایک ہی تصور کیا جائے تو دونوں کو ایک ہی شخص انجام دے گا اگر الگ الگ تصور کئے جائیں
تو ایک شخص اذان اور دوسرا اقامت کہہ سکتا ہے۔ اب ہم نماز کو دیکھتے ہیں نماز کی طرف بلانے والے اسباب مثلاً اذان اور اقامت نماز
سے پہلے ہیں اور یہ تمام نمازوں میں ہیں جمعۃ المبارک میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا لازمی ہے گویا وہ بھی نماز کا ایک حصہ ہے اور وہی شخص خطبہ
پڑھتا ہے جو نماز پڑھاتا ہے دونوں کے لیے الگ الگ آدمی ہونا ضروری نہیں لیکن اقامت نماز کا ایک سبب ہونے کے باوجود ضروری
نہیں کہ جو شخص نماز پڑھاتا ہے وہی اقامت بھی کہے تو جب اقامت اذان کی نسبت نماز کے زیادہ قریب ہے اور نماز و اقامت کے لیے
الگ الگ آدمی ہو سکتے ہیں تو اذان اس سے دور ہے اس کے لیے بھی الگ آدمی ہو سکتا ہے۔

باب ۴۳ —— اذان کا جواب دینا

اذان سننے والا جواب میں کیا کہے؛ اس بارے میں ایک مذہب یہ ہے کہ جو الفاظ موذن کہتا ہے وہی الفاظ یہ بھی کہے، دوسرا مذہب یہ ہے کہ "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" کے جواب میں "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کہے باقی اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہے جو موذن کہتا ہے پہلے قول کے قائلین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں کہ جب موذن کو اذان کہتے ہوئے سنو تو اس کی مثل کہو ایک حدیث میں ہے کہ جب موذن سے اذان سنو تو وہی کلمات کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کا سوال کرو اور وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے لیے مناسب ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ پس جو شخص میرے لیے وسیلے کا سوال کرے گا اس کے لیے میری شفاعت جائز ہو جائے گی۔

دوسرے قول کے قائلین کہتے ہیں موذن "حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح" کے ذریعے لوگوں کو نماز اور فلاح کی طرف بلاتا ہے جب کہ سننے والا یہ کلمات بطور ذکر کہتا ہے اور یہ الفاظ کلماتِ ذکر نہیں لہٰذا وہ ان کی جگہ وہ کلمات پڑھے جن کا دوسری احادیث میں ذکر ہے اور وہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کے کلمات ہیں حضرت عمر بن خطاب ابو رافع اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے پہلی حدیث میں جو فرمایا گیا کہ جو کچھ موذن کہتا ہے وہی کچھ تم بھی کہو اس کا مطلب یہ ہے کہ اذان میں جو کلمات ذکر ہیں وہ کہو کیونکہ مقصود تو ذکر خداوندی ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں کلمات شہادت کی تخصیص ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن کلمات شہادت پڑھے تو تم بھی اسی طرح کہو۔ دیگر روایات میں بھی کچھ الفاظ ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اذان سننے والے کی طرف سے جواب اذان ذکر کے طور پر ہے۔

دوسرا اختلاف یہ ہے کہ بعض حضرات کے نزدیک اذان کے جواب میں وہی کلمات کہنا واجب ہے جب کہ دوسرے حضرات اسے مستحب سمجھتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضور علیہ السلام نے اللہ اکبر کے جواب میں "علی الفطرۃ" کے الفاظ کہے اور کلمات شہادت کے جواب میں فرمایا "جہنم سے بچ گیا" تو اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

باب ۴۴ —— اوقات نماز

اوقاتِ نماز کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا جاتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بیت اللہ شریف کے پاس دو بار نماز پڑھائی ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو گیا، مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، عشاء کی نماز شفق غائب ہونے پر پڑھائی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہوا مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا اور صبح کی نماز سفیدی میں پڑھانے کے بعد کہا اے محمد مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ان دو وقتوں کے درمیان نمازوں کا وقت ہے یہ آپ سے پہلے انبیاء کرام کا وقت ہے۔

حضرت ابوسعید خدری، ابوہریرہ، جابر بن عبداللہ، ابوموسیٰ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس مفہوم کی روایات مروی ہیں۔

وقت فجر فجر کے وقت میں کوئی اختلاف نہیں اس حدیث کی روشنی میں بالاتفاق فجر کا پہلا وقت طلوعِ فجر اور آخری وقت طلوعِ شمس ہے۔

وقت ظہر ظہر کے پہلے وقت میں کوئی اختلاف نہیں اور وہ زوالِ شمس ہے البتہ اس کے آخری وقت میں اختلاف ہے حضرت ابن عباس، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت میں ہے کہ دوسرے دن جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوگیا تو آپ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا اس بنا پر ظہر کا وقت ایک مثل پر ختم نہیں ہوتا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب سایہ ایک مثل ہونے لگا تو آپ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی اس صورت میں ایک مثل پر وقت ظہر ختم ہوجاتا ہے امام ابویوسف، امام محمد اور امام طحاوی رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

وقت عصر وقتِ عصر کے آغاز میں اسی طرح اختلاف ہے جیسے ظہر کے آخری وقت میں ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہوجائے تو عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے ان کا استدلال یہی حدیث مذکورہ بالا ہے کہ پہلے دن جب سایہ ایک مثل ہوا تو آپ نے نمازِ عصر ادا فرمائی۔ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دو مثل پر عصر کا وقت شروع ہوتا ہے ان کی دلیل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ظہر کا پہلا وقت زوالِ آفتاب ہے اور آخری وقت وہ ہے جب عصر شروع ہوجائے اور چونکہ ان حضرات کے نزدیک ظہر کا آخری وقت ایک مثل کے بعد ہوتا ہے لہٰذا وقتِ عصر کا آغاز بھی اسی وقت ہوگا۔ ترمذی شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ نماز کا وقتِ آغاز بھی ہے اور آخری رفت بھی، موطا امام محمد میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی وضاحت میں فرمایا ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہوجائے اور عصر کی نماز اس وقت ادا کرو جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہوجائے اور اس قسم کی وضاحت اپنی طرف سے نہیں کی جاتی اور یہ وضاحت امامت جبریل کی روایت کے بعد کی ہے۔

عصر کے آخری کے وقت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ جب سایہ دو مثل ہوجائے تو وقت عصر ختم ہوجاتا ہے دوسرا یہ کہ سورج ڈوبنے تک اس کا وقت ہے اور اس سلسلے میں متعدد روایات آئی ہیں لہٰذا دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل ہوگا کہ عصر کا وقت اگرچہ غروبِ آفتاب تک ہے لیکن افضل وقت سائے کے دو مثل ہونے تک ہے۔

وقت مغرب احادیث کی روشنی میں مغرب کا وقت غروبِ آفتاب سے شروع ہوجاتا ہے البتہ بعض حضرات کے نزدیک جب ستارے ظاہر ہوں تو مغرب کا وقت داخل ہوتا ہے وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا اس کے بعد نماز نہیں حتیٰ کہ شاہد طلوع ہو، تو یہ حضرات شاہد سے ستارے مراد لیتے ہیں لیکن یہ حضرت لیث کی اپنی رائے ہے ممکن ہے اس سے رات کا آنا مراد ہو اور متواتر روایات سے اسی بات کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے پس پردہ چلے جانے کے بعد نمازِ مغرب ادا کرتے تھے۔

مغرب کا وقت کب ختم ہوتا ہے اس سلسلے میں اختلاف ہے حدیث شریف میں ہے کہ عشاء کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب شفق غائب ہوگئی چونکہ شفق کی تفسیر میں اختلاف ہے اس لیے وقتِ مغرب کے نکلنے میں بھی اختلاف ہے، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک شفق سے سرخی مراد ہے لہٰذا جب سرخی ختم ہوجائے تو مغرب کا وقت ختم ہوگیا جب کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے سفیدی مراد ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول قیاس کے موافق ہے کیونکہ فجر کے وقت پہلے سرخی اور پھر سفیدی ہوتی ہے اور یہ ایک ہی نماز کا وقت ہے اور وہ فجر کی نماز ہے جب دونوں ختم ہو جائیں تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مغرب کے وقت بھی یہ دونوں (سرخی اور سفیدی) جمع ہوں۔

وقت عشاء چونکہ عشاء کا وقت، وقت مغرب ختم ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اس لیے اس کے پہلے وقت میں وہی اختلاف ہوگا جو مغرب کے آخری وقت میں ہے یعنی تمام ائمہ کے نزدیک شفق کے غائب ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے لیکن چونکہ شفق کی تفسیر میں اختلاف ہے لہذا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک سفیدی ختم ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہوگا اور صاحبین کے نزدیک سرخی ختم ہونے پر وقت عشاء کا آغاز ہوگا۔

البتہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے شفق غائب ہونے سے پہلے نماز عشاء پڑھی تو ہو سکتا ان کے نزدیک شفق سے سفیدی مراد ہو اور دوسرے حضرات کے نزدیک سرخی تاکہ حدیثوں میں تضاد ثابت نہ ہو۔

عشاء کے آخری وقت کے بارے میں مختلف احادیث آتی ہیں کسی روایت میں ہے کہ آپ نے رات کی پہلی تہائی تک نماز عشاء کو موخر کیا، کہیں آپ خود فرماتے ہیں کہ عشاء کا وقت نصف رات تک ہے۔ تو دونوں قسم کی روایات پر یوں عمل کیا جائے کہ پہلی تہائی تک افضل وقت ہے اور نصف رات تک موخر کرنے سے فضیلت کم ہو جاتی ہے البتہ وقت باقی رہتا ہے اور بعض روایات میں نصف رات گزرنے پر نماز کی ادائیگی کا ذکر بھی پایا جاتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ طلوع فجر تک عشاء کا وقت ہے اور یوں یہ تین اوقات ہیں پہلی تہائی کے اختتام تک۔ اور یہ افضل ہے نصف رات تک اور یہ فضیلت میں پہلے وقت سے کم ہے، اور طلوع فجر تک، اس کی فضیلت پہلے دو وقتوں سے کم ہے۔

باب ۳۵ ——— دو نمازیں جمع کرنا

کیا دو وقت کی نمازیں ایک وقت میں جمع کرنا جائز ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک ظہر و عصر کا وقت ایک ہے اسی طرح مغرب اور عشاء کا وقت بھی ایک ہے ان حضرات کی دلیل حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں اکٹھی ادا فرماتے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل، عبد اللہ بن عباس، جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مفہوم کی روایات مروی ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کرنے کا ذکر ہے۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک ہر نماز کا الگ وقت مقرر ہے جس میں اس کی ادائیگی فرض ہے لہذا لکھن ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کرنے کی صورت یہ ہو کہ نماز ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کی نماز کو اس کے پہلے وقت میں ادا فرماتے، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بھی یہی طریقہ اختیار فرماتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر (کی نماز) کو موخر کرتے اور عصر کو مقدم فرماتے، مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کی نماز مستحب وقت سے مقدم کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ آپ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق غائب ہونے پر مغرب اور عشاء کو جمع کرتے دوسری روایت میں ہے کہ جب شفق غائب ہونے لگی تو آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔ اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی کی صورت میں اسی طرح کرتے دیکھا ہے گویا جب شفق غائب ہونے کے قریب ہوتی تو آپ مغرب کی نماز پڑھتے اس سے فارغ ہوتے تو شفق غائب ہو جاتی اور عشاء کا وقت داخل ہو جاتا چنانچہ آپ عشاء کی نماز پڑھتے۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ صبح کی نماز کے بارے میں اتفاق ہے کہ اسے وقت سے مقدم و موخر کرنا جائز نہیں تو معلوم ہوا کہ دوسری نمازوں کا بھی یہی حکم ہے۔ عرفات اور مزدلفہ میں حج کے موقعہ پر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا جاتا ہے لیکن یہ اس دن اور اس مقام کے ساتھ خاص ہے یہی وجہ ہے کہ اگر امام عرفات میں ظہر و عصر کو اپنے اپنے وقت پر پڑھے اور اسی طرح مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو اپنے اپنے وقت پر پڑھے تو گناہ گار ہوگا حالانکہ باقی دنوں یا باقی مقامات پر ایسا نہیں لہٰذا عرفات اور مزدلفہ میں پڑھی جانے والی نمازوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

باب ۳۶ —— درمیانی نماز کونسی ہے

قرآن پاک میں جس صلوٰۃ وُسطیٰ (درمیانی نماز) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی" تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو، اس سے کون سی نماز مراد ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے نمازِ ظہر مراد ہے قریش کے ایک گروہ کے پاس سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ گزرے تو انہوں نے آپ سے درمیانی نماز کے بارے میں معلوم کیا آپ نے فرمایا نماز ظہر مراد ہے کیونکہ حضور علیہ السلام ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھاتے تو آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتیں اس وقت لوگ قیلولہ کر رہے ہوتے یا تجارت میں مصروف ہوتے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھر جلا دوں گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہ بات مروی ہے اس بنا پر ایک جماعت کے نزدیک اس سے نمازِ ظہر مراد ہے۔

لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ بیان ہوا وہ ان کا اپنا قول ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نہیں لہٰذا اس میں نماز ظہر کے صلوٰۃ وسطیٰ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ آیت کریمہ تمام نمازوں کی حفاظت کے سلسلے میں نازل ہوئی ہو اور اس میں ظہر کی نماز بھی شامل ہے اور وہ جس نماز کی حاضری میں کوتاہی کرتے تھے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ اور آپ کا یہ ارشاد نماز جمعہ سے پیچھے رہنے والوں اور بقول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز عشاء میں شامل نہ ہونے والوں کے بارے میں ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ مروی ہے وہ بھی ان کا اپنا قول ہے جبکہ خود ان سے ہی مروی ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے نماز عصر مراد ہے۔ جب ان سے مروی روایات متضاد ہوئیں تو معلوم ہوا کہ ان کے پاس اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کچھ نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے فجر کی نماز مراد ہے وہ فرماتے ہیں آیت کریمہ کے ساتھ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ کے الفاظ بھی ہے اور قنوت نماز فجر میں ہوتی تھی۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ نماز میں گفتگو کی جاتی تھی لہٰذا خاموشی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا "وقوموا للہ قانتین" نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے تو جب روایات میں تضاد ثابت ہوا تو دیگر صحابہ کرام کی روایات کو دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہد رسالت میں "حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطی وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین" پڑھتے تھے۔

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے نسخہ قرآن میں "والصلوٰۃ الوسطیٰ وھی صلوٰۃ العصر" کے الفاظ ہیں۔ تو تواتر کے ساتھ مروی روایات کے مطابق اس سے نماز عصر مراد ہے اور اسے درمیانی نماز اس لیے کہا گیا کہ یہ دن کی دو نمازوں فجر اور ظہر اور رات کی دو نمازوں مغرب و عشاء کے درمیان ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۳۷ ——— نمازِ فجر کا وقت

بعض حضرات کے نزدیک فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے ان کی دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں نماز فجر ادا کی پھر سفیدی میں پڑھی اس کے بعد وصال تک کبھی روشنی میں نہیں پڑھی۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مسلمان عورتیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتیں اور انہوں نے چادریں لپیٹی ہوتیں پھر واپس گھروں کو لوٹتیں تو انہیں کوئی پہچان نہ سکتا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک صبح کی نماز اندھیرے کی بجائے روشنی میں پڑھنا افضل ہے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا تو آپ نے قربانی کے دن فجر کی نماز فجر ہوتے ہی ادا فرمائی پھر فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس موقعہ پر یہاں مغرب اور فجر کی نمازیں اپنے وقت سے پھیری گئی ہیں" گویا مزدلفہ میں جس وقت نمازِ فجر ادا کی جاتی ہے دوسرے مقامات پر اس کا وہ وقت نہیں لہٰذا عام طور پر اس کو روشن کر کے پڑھا جاتا تھا۔

پھر بعض روایات میں واضح طور پر نمازِ فجر روشنی میں ادا کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح روشن کر کے پڑھو جب بھی روشن کرو گے اس کا ثواب بہت زیادہ ہوگا ——— اس قسم کی روایات میں افضلیت کا بیان ہے جب کہ پہلی دو قسم کی روایات میں بیان جواز ہے تاکہ امت کے لیے آسانی رہے۔ جیسے ممکن ہو پڑھ لیں نیز دونوں قسم کی احادیث پر یوں بھی عمل کیا جا سکتا ہے کہ نماز اندھیرے میں شروع کی جائے اور طویل قرآت کے ساتھ ادا کرتے ہوئے روشنی میں ختم کی جائے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

درحقیقت شروع میں نماز دو، دو رکعتیں فرض ہوئی جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مغرب اور فجر کے علاوہ نمازوں میں ان کی مثل یعنی دو رکعتیں ملا دیں، مغرب کی نماز کو طاق رکھا اور فجر کی نماز میں قرآت کی طوالت کو ان دو رکعتوں کے قائم مقام رکھا گیا لیکن حالت سفر میں مختصر قرآت کی جاتی۔

بنا بریں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جس بات کا ذکر ہے کہ عورتیں پہچانی نہ جاتیں یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز فجر کی قرآت مختصر تھی اس کے بعد قرآت بڑھا کر اسے اندھیرے میں شروع کیا جاتا اور روشنی میں یہ نماز مکمل ہوتی۔

باب ۳۸ ——— نمازِ ظہر کا مستحب وقت

ایک جماعت کے نزدیک سال بھر میں نمازِ ظہر جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ یہ حضرات حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ خباب، عائشہ صدیقہ، ابو ہریرہ، انس بن مالک اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلتے ہی ظہر کی نماز ادا فرماتے۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک سردیوں میں نمازِ ظہر جلدی پڑھی جائے اور گرمیوں میں تاخیر کی جائے تاکہ وقت ٹھنڈا ہو جائے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے پس جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ حضرت ابوذر، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے اس حدیث کی روشنی میں گرمیوں میں ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم ہے اور جن احادیث میں یہ نماز جلدی پڑھنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہیں حضرت

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز زوال آفتاب کے فوراً بعد پڑھائی پھر فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے پس نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو اور حضرت انس بن مالک اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں تاخیر فرماتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم گرم ترین زمین میں ہو لہذا وقت کے ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرو اور پھر اذان دو۔

تو سنت طریقہ یہی ہے سفر ہو یا حضر سایہ دار جگہ ہو یا نہ، گرمیوں میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت تک موخر کی جائے اور سردیوں میں جلدی پڑھی جائے نماز ظہر میں مطلقاً جلدی کرنے سے متعلق احادیث منسوخ ہیں۔

باب ۳۹ ــــــ نماز عصر کا مستحب وقت

عصر کا مستحب وقت کونسا ہے؟ اس سلسلے میں مختلف روایات کو باہم مطابق کرتے ہوئے کہا گیا کہ نماز عصر دیر سے پڑھی جائے لیکن اتنی تاخیر نہ ہو کہ سورج کا رنگ زرد ہو جائے، اس ضمن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کچھ روایات مروی ہیں۔

حضرت ابو الابیض فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز عصر پڑھاتے تو سورج سفید ہوتا۔ پھر میں مدینہ طیبہ کے ایک کنارے میں اپنی قوم کی طرف لوٹتا تو وہ بیٹھے ہوتے میں ان سے کہتا اٹھو اور نماز پڑھو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت علاء بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں ظہر کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے یا خود انہوں نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا تو فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ منافقین کی نماز ہے کہ ایک شخص بیٹھ جائے جب سورج کا رنگ زرد پڑ جائے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جائے تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرے۔

ان دونوں قسم کی روایات پر یوں عمل کیا جائے گا کہ پہلی روایت میں جو وقت بیان ہوا اس وقت نماز پڑھنا مستحب ہے اور دوسری روایت میں جس تاخیر کا ذکر کیا گیا وہ مکروہ وقت تک موخر کرنا ہے جس سے منع کیا گیا۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرتے تو ابھی تک دھوپ میرے حجرے میں ہوتی، تو اس حدیث سے نماز عصر کا جلدی پڑھنا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے ام المؤمنین کا حجرہ مبارکہ چھوٹا ہو اور غروب آفتاب تک دھوپ رہتی ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی نماز عصر تاخیر سے پڑھنا منقول ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے آپ نے نماز عصر نہ پڑھی تو ہم نے بار بار عرض کیا چنانچہ آپ نے اس وقت نماز ادا فرمائی جب ہم نے سورج کو مدینہ طیبہ کے بلند ترین پہاڑ پر دیکھا۔

اگر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت سے جلدی پڑھنے پر استدلال کیا جائے کہ وہ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر پڑھنے کے بعد اونٹ ذبح کرتے پھر اسے دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر پکا کر کھاتے تو ابھی سورج غروب نہ ہوتا تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ وہ لوگ یہ کام جلدی جلدی کرتے تھے لہذا یہ بات نماز عصر کی تاخیر کے خلاف نہیں۔ احناف کا یہی مذہب ہے کہ نماز عصر میں تاخیر کی جائے لیکن اتنی زیادہ نہیں کہ سورج کا رنگ بدل جائے۔

باب ۴۰ ـــــ نماز کے شروع میں ہاتھ کہاں تک اُٹھائے جائیں

نماز کے آغاز میں ہاتھ اُٹھانے کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔

ایک یہ کہ ہاتھ بلند کئے جائیں لیکن اس کے لیے کوئی مقدار مقرر نہیں ان کا استدلال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کھینچتے ہوئے بلند کرتے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ کاندھوں تک بلند کئے جائیں اس گروہ کا استدلال حضرت علی المرتضیٰ، عبد اللہ بن عمر اور ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہم کی روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کاندھوں تک ہاتھ اُٹھاتے۔

اس کے نزدیک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث میں نماز شروع کرنے سے پہلے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھانے کا ذکر ہے اس طرح دونوں قسم کی حدیثوں میں کوئی تضاد نہ ہوگا۔

تیسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی نرم جگہ (لَو) کے قریب ہو جاتے۔

ان مختلف قسم کی احادیث پر عمل صرف تیسرے گروہ کے مسلک کے مطابق کیا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت فیصلہ کن ہے، وہ فرماتے ہیں میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو دیکھا تکبیر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے پھر آئندہ سال آیا تو ان (صحابہ کرام) پر چادریں اور لمبی ٹوپیاں تھیں تو انہوں نے ہاتھ اُٹھائے حضرت شریک (راوی) فرماتے ہیں سینے تک اُٹھائے۔ معلوم ہوا کہ جب نمازی پر کوئی چادر وغیرہ ہو تو ہاتھ کاندھوں اُٹھائے جا سکتے ہیں لیکن چادر وغیرہ نہ ہو تو کانوں تک اُٹھائے اس طرح تمام احادیث پر عمل ہوگا۔

باب ۴۱ ـــــ تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد " سبحانک اللّٰھم ـــــ ولا الٰہ غیرک " تک پڑھی جائے۔
حضرت عائشہ صدیقہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح مروی ہے۔

امام ابو یوسف اور دوسرے حضرات کے نزدیک ثناء کے ساتھ " وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفًا مسلمًا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین " بھی پڑھنا مستحب ہے کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح مروی ہے۔

باب ۴۲ ـــــ نماز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا

نماز میں بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔
ایک گروہ کے نزدیک یہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہے لہٰذا اسے سورۂ فاتحہ کی طرح پڑھا جائے۔ وہ کہتے ہیں حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا "غیر المغضوب علیھم والضالین" پر پہنچے تو "آمین" کہا تو لوگوں نے بھی آمین کہا پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم سب سے زیادہ میری نماز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہے۔ حضرت ابن عمر، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے اسی طرح منقول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو سورۂ فاتحہ کی سات آیات میں شمار کیا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہ پڑھی جائے۔

تیسرے گروہ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ مطلقاً نہ پڑھی جائے۔

یہ دونوں گروہ پہلے گروہ کے خلاف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع کرتے اور خاموشی بھی اختیار نہ کرتے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو آپ دوسری رکعت میں فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھتے تو یہ حدیث سند کی استقامت اور صحت کے اعتبار سے نعیم بن مجمر کی روایت سے اولیٰ ہے۔ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے دیکھا تو فرمایا بیٹے یہ بدعت ہے اس سے بچو میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے لیکن اسے کسی ایک سے نہیں سنا لہٰذا "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع کیا کرو۔ ان روایات سے بسم اللہ کا ترک لازم نہیں آتا کیونکہ یہاں قرأت مراد ہے اور وہ ثناء کی طرح بسم اللہ کو بطور ذکر پڑھتے تھے اسی لیے اسے بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بسم اللہ، اعوذ باللہ اور آمین، بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

تو جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ نے بسم اللہ کو آواز بلند نہیں پڑھا تو معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ کا حصہ نہیں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۳ — ظہر و عصر میں قرأت

بعض حضرات کے نزدیک ظہر و عصر کی نمازوں میں قرأت نہیں وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ سے جب اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے نفی فرمائی۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ظہر و عصر کی نمازوں میں قرأت ہے وہ متعدد روایات سے استدلال کرتے ہیں اور قیاس بھی ان کی تائید کرتا ہے۔ تینوں حنفی ائمہ کا یہی مسلک ہے۔ حضرت ابوقتادہ، علی المرتضیٰ، ابوسعید خدری، جابر بن سمرہ، عمران بن حصین، ابن عمر، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے مروی روایات میں ظہر و عصر کی نمازوں میں قرأت ہے بلکہ ان سورتوں کے نام بھی مذکور ہیں جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان نمازوں میں پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ان نمازوں میں قرآن پاک پڑھنا مروی ہے اور آپ کی اپنی رائے بھی یہی تھی لہٰذا اسے ترجیح حاصل ہوگی۔ قیاس کے طور پر دوسرے گروہ کا مسلک یوں ثابت ہوتا ہے کہ قیام، رکوع، سجدہ اور آخری قعدہ نماز کے فرائض سے ہیں اور یہ تمام نمازوں میں فرض ہیں تو قرأت بھی جب فرائض نماز سے ہے تو تمام نمازوں میں فرض ہونی چاہیے جو لوگ قرأت فرض نہیں مانتے ان کے نزدیک بھی مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے اور باقی رکعات میں آہستہ قرأت

ہوتی ہے تو جب ان نمازوں میں جہر کے ساقط ہونے سے قرأت ساقط نہیں ہوتی تو ظہر و عصر کی نمازوں میں جہر کا ساقط ہونا قرأت کے سقوط کا باعث کیسے بنے گا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۴ ——— نماز مغرب میں قرأت

نماز مغرب کی قرأت میں اختلاف ہے بعض حضرات کے نزدیک طویل سورتیں پڑھی جائیں جب کہ دیگر حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک قصار مفصل (سورہ بینۃ (۹۸ نمبر سورۃ) سے آخر قرآن تک) ہیں سے قرأت کی جائے پہلے گروہ کی دلیل حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا حضرت ام الفضل بنت حارث اور زید بن ثابت رضی اللہ سے بھی اسی قسم کی روایات مروی ہیں جن میں سورہ "مرسلات" اور "اعراف" کا ذکر ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں دو باتوں کا احتمال ہے ممکن ہے سورہ طور وغیرہ کا بعض حصہ پڑھا ہو اور ہو سکتا ہے پوری سورت پڑھتے ہوں کیونکہ لغت میں بعض پر کل کا اطلاق جائز ہے۔

لہٰذا اب دیکھیں گے کہ کیا کوئی ایسی روایات ہیں جو ان میں سے ایک تاویل کو ترجیح دیتی ہوں تو دیگر روایات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا مسلک صحیح ہے۔ وہ یوں کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت کریمہ "ان عذاب ربك لواقع" پڑھتے ہوئے سنا اس سے معلوم ہوا کہ آپ سورہ طور کا بعض حصہ پڑھتے تھے اعراف کے بارے میں بھی یہی تاویل ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز مغرب کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تیر اندازی کرتے تو تیر لگنے کی جگہ نظر آتی اسی طرح وہ دو دو تین تین میل کے فاصلے پر گھروں کو جاتے اور انہیں تیر لگنے کی جگہ دکھائی دیتی معلوم ہوا کہ مغرب میں طویل قرأت نہ تھی۔ اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس اپنے لوگوں کو نماز پڑھاتے ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے نماز میں تاخیر فرمائی حضرت معاذ واپس آئے تو نماز پڑھاتے ہوئے سورہ بقرہ شروع کر دی ایک شخص نے الگ نماز پڑھی پھر حضور کی خدمت میں ماجرا عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے معاذ! کیا لوگوں کو فتنے میں ڈالتے ہو۔ اگر یہ نماز مغرب تھی تو اس میں طویل سورت پڑھنے سے ممانعت ہوئی اور اگر عشاء کی نماز مراد ہو تو پھر نماز مغرب میں مختصر قرأت ثابت ہوتی ہے کیونکہ جب عشاء میں طویل سورت پڑھنے سے منع فرمایا گیا تو مغرب میں بدرجہ اولیٰ ممانعت ہوئی اور اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں "والشمس وضحٰها" جیسی سورتیں پڑھتے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں "والتین والزیتون" وغیرہ سورتیں پڑھتے تو دونوں قسم کی احادیث پر عمل اسی طرح ہو سکتا ہے کہ جن میں طویل سورتوں کا ذکر ہے وہاں سورت کا بعض حصہ مراد ہے

باب ۴۵ ——— امام کے پیچھے قرأت کرنا

کیا امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے؟ اس سلسلے میں دو موقف ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک مقتدی کے لیے بھی سورہ فاتحہ کی قرأت ضروری ہے ان کی دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرأت بھاری ہو گئی تو سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا سورہ فاتحہ کے علاوہ ایسا نہ کرو کیونکہ جس نے اسے نہ پڑھا اس کی نماز نہیں ہوئی حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایات مروی

ہیں حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ظہر و عصر کی نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں مروی ہے۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک جب کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے لہٰذا ان احادیث میں جو سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کے نامکمل ہونے کا ذکر ہے اس سے امام اور تنہا پڑھنے والے کی نماز مراد ہے انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ امام مقتدیوں کو کفایت کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن شداد، علی المرتضیٰ، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت مروی ہے۔

دونوں قسم کی احادیث میں پائے جانے والے تعارض کو دُور کرنے کے لیے قیاس کی طرف رجوع کیا گیا تو اس سے بھی دوسرے گروہ کو تائید حاصل ہوتی ہے۔

وہ یُوں کہ جب کوئی شخص نماز میں اس وقت آئے جب امام رکوع میں ہو تو تکبیر اور قیام کو چھوڑ کر رکوع میں شامل ہو سکتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کا قرأت ترک کرنا محض ضرورت کے تحت نہیں ورنہ دیگر فرائض یعنی تکبیر تحریمہ اور قیام کو بھی چھوڑ سکتا بلکہ قرأت کو چھوڑنے کی اس لیے اجازت ہے کہ یہ مقتدی پر نہیں بلکہ امام پر فرض ہے۔

باب ۴۶ —— نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کو مکمل نہیں کرتے تھے اس حدیث کی بنیاد پر بعض حضرات نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہتے۔

جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں نماز میں نیچے جاتے اور اوپر اُٹھتے ہوئے دونوں حالتوں میں تکبیر کے قائل ہیں۔

یہ حضرات جن احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں وہ تواتر کے ساتھ مروی ہیں حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کرام کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔

نیز قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے —— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اُٹھتے تو تکبیر کہتے۔

حضرت ابومسعود، ابوہریرہ، ابن عباس، علی المرتضیٰ، ابوموسیٰ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں۔ لہٰذا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ اولیٰ ہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ نیچے جاتے ہوئے بھی تکبیر کہی جائے کیونکہ نماز میں ایک حالت سے دوسرے حالت کی طرف انتقال تکبیر کے ذریعے ہوتا ہے تو رکوع اور سجدے میں جاتے ہوئے بھی تکبیر کہی جائے گی۔

باب ۴۷ —— رکوع اور سجدے کی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھانا

بعض حضرات کے نزدیک رکوع کے لیے جاتے ہوئے، رکوع سے اُٹھتے وقت اور قعدے سے قیام کی طرف انتقال کے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی اُٹھانے چاہیں۔

جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اُٹھائے جائیں گے احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت علی ابن ابی طالب، عبداللہ بن عمر، ابوحمید ساعدی، وائل بن حجر، مالک بن حویرث اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ، رکوع میں جاتے اور اس سے اُٹھتے وقت نیز قعدے سے قیام کی طرف منتقل ہوتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی اٹھاتے تھے۔

دوسرے گروہ کہتا ہے کہ حضرت براء بن عازب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مختلف طرق سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے دوبارہ یہ عمل نہیں کرتے تھے۔

پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں یہ بھی مروی ہے کہ آپ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ اب دو صورتیں ہیں یا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی پہلی روایت صحیح نہیں یا صحیح ہے لیکن وہ منسوخ ہو چکی ہے ورنہ آپ اس کے خلاف عمل نہ کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی اسی طرح مروی ہے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی رکوع وغیرہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے سے متعلق حدیث منسوخ ہے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے جو کچھ مروی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحبت میں مقدم ہیں اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو زیادہ سمجھتے ہیں کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نماز میں آپ کے قریب کھڑے ہوتے تھے۔

اگر کہا جائے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت ابراہیم کی روایت متصل نہیں تو جواباً کہا جائے گا کہ وہ آپ سے اسی وقت روایت کرتے جب ان کے نزدیک حدیث کی صحت اور تواتر ثابت ہو جاتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کو اسماعیل بن عیاش نے روایت کیا اور یہ حضرات خود اسماعیل کی غیر شامیوں سے روایت کو حجت نہیں مانتے تو دوسروں کے خلاف اس سے کیسے استدلال کر سکتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت مرفوع نہیں موقوف ہے۔

معلوم ہوا کہ رکوع و سجود وغیرہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے سے متعلق روایات یا تو منسوخ ہیں یا غیر ثابت۔

قیاس سے بھی دوسرے مسلک کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت ہاتھ نہ اٹھانے پر سب کا اتفاق ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ رکوع میں جاتے یا اس سے اُٹھنے اور قعدہ سے قیام کی طرف منتقل ہوتے وقت کی تکبیر کا تعلق کس کے ساتھ ہے تو تکبیر تحریمہ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں کیونکہ وہ فرض ہے اور یہ فرض نہیں لہٰذا ان کا تعلق سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ ہوگا کیونکہ یہ سب تکبیریں سنت ہیں لہٰذا ہاتھ اٹھانے سے متعلق بھی یہی مسئلہ ہوگا کہ اسے تکبیر تحریمہ پر نہیں سجدوں کی تکبیر پر قیاس کیا جائے گا اور چونکہ وہاں ہاتھ نہیں اٹھائے جاتے لہٰذا یہاں بھی نہ اُٹھائے جائیں۔

باب ۴۸ —— رکوع میں تطبیق

رکوع کی حالت میں ہاتھ کیسے رکھے جائیں؟ بعض حضرات کے نزدیک تطبیق کی جائے یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھا جائے ان حضرات کی دلیل حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ وہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ان کو نماز پڑھائی اذان اور اقامت کا حکم نہ دیا اور تطبیق فرمائی اور بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک رکوع میں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کرتے ہوئے گھٹنوں پر رکھا جائے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عمر فاروق ابو مسعود بدری، ابو حمید، وائل بن حجر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے وقت گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے گویا آپ نے ان کو پکڑ رکھا ہو۔

تو یہ روایات، پہلی روایت کے مخالف ہیں اور ان میں تواتر بھی ہے تو اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کونسی ناسخ اور کونسی منسوخ ہیں تو حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھتے ہوئے میں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے انہوں نے فرمایا بیٹا! ہم اسی طرح کرتے تھے تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہتھیلیوں کو گھٹنوں کے اُوپر رکھیں ——— اس ۸ سے معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

قیاس سے بھی اسی مسلک کی تائید ہوتی ہے کیونکہ تطبیق میں ہاتھوں کو ملایا جاتا ہے جب کہ ہم دیکھتے کہ رکوع اور سجدے میں اعضاء کو ایک دوسرے سے دُور رکھنے کا حکم ہے اس طرح حالت قیام میں بھی پاؤں کے درمیان فاصلہ ہونا چاہیئے تو معلوم ہوا کہ رکوع میں گھٹنوں پر انگلیوں کو کشادہ کر کے رکھا جائے۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۴۹ ——— رکوع اور سجدے کی کم از کم مقدار

ایک گروہ کے نزدیک رکوع کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ تین بار " سبحان ربی العظیم " پڑھا جائے اسی طرح سجدہ اتنا ہو کہ اس میں کم از کم تین بار " سبحان ربی الاعلی " پڑھا جا سکے۔

ان کی دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع میں تین بار " سبحان ربی العظیم " کہہ دے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ کم از کم ہے اور جب سجدہ میں تین بار " سبحان ربی الاعلی " کہہ دے تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ بھی کم از کم ہے۔

دوسرے گروہ کے نزدیک رکوع کی مقدار یہ ہے کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ سجدے کا بھی یہی حکم ہے۔ ایک شخص کو نماز لوٹانے کا حکم دیتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

آپ نے فرمایا " پھر رکوع کرو یہاں تک مطمئن ہو جاؤ اس کے بعد کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے پھر بیٹھو حتیٰ کہ مطمئن ہو جاؤ جب ایسا کرو گے تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی۔

دونوں حدیثوں پر عمل اس طرح ہو سکتا ہے کہ جو کچھ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے وہ تکمیل نماز کے لیے ہے اور جو کچھ پہلی روایات میں بیان ہوا وہ باعث فضیلت ہے۔ علاوہ ازیں پہلی حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے دوسری حدیث کے برابر بھی نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۵۰ ——— رکوع اور سجدے میں کیا پڑھا جائے۔

رکوع اور سجدے میں کیا پڑھا جائے! اس ضمن میں تین مسلک ہیں۔ پہلا یہ کہ رکوع اور سجدے میں نمازی جو دعا چاہے پڑھ سکتا ہے اس بات کے قائلین حضرت علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن عباس، عائشہ صدیقہ، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتے ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع اور سجدے میں مختلف دعاؤں کے پڑھنے کا ذکر ہے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ رکوع میں صرف " سبحان ربی العظیم " پڑھا جائے البتہ سجدے میں خوب دعا مانگیں ان کا استدلال حضرت علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات سے ہے جس سے پہلے مسلک کے قائلین نے استدلال کیا۔ ان کے نزدیک آیت کریمہ " فسبح باسم ربك العظيم " رکوع کی دعاؤں کے لیے ناسخ ہے جب کہ سجدے میں جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں

تیسرا مسلک یہ ہے کہ رکوع میں صرف " سبحان ربی العظیم " اور سجدے میں " سبحان ربی الاعلیٰ " پڑھا جائے۔ وہ کہتے ہیں جن احادیث میں دعاؤں کا ذکر ہے وہ منسوخ ہو چکی ہیں کیونکہ جب آیت کریمہ " فسبح باسم ربك العظيم " نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے رکوع میں کر لو اور جب آیت کریمہ " سبح اسم ربك الاعلیٰ " نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اسے اپنے سجدے میں کر لو۔ حضرت عامر جہنی اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے ایک رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے رکوع اور سجدے میں یہی کلمات پڑھے۔ احناف کا یہی مسلک ہے

قیاس سے بھی اسی مسلک کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ نماز کے آغاز میں اور ارکان کی تبدیلی کے وقت تکبیر کہی جاتی ہے اور وہ ذکر خداوندی ہے قعدے میں تشہد پڑھی جاتی ہے وہ بھی ذکر ہے اور جب ان میں کمی زیادتی نہیں کی جاتی تو رکوع اور سجدے کی تسبیحات بھی ذکر خداوندی ہیں لہٰذا وہی الفاظ پڑھے جائیں جو ان سے منصوص ہیں البتہ تشہد سے فارغ ہو کر جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔

باب ۵۱ ——— کیا امام ربنا ولك الحمد بھی کہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک امام " سمع الله لمن حمده " اور مقتدی " ربنا ولك الحمد " کہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی تو فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو وہ سجدہ کرے تو تم بھی کرو جب وہ " سمع الله لمن حمده " کہے تو تم " اللهم ربنا ولك الحمد " کہو الخ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک امام بھی " ربنا ولك الحمد " کہے، امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں وہ کہتے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے کہ مقتدی " ربنا ولك الحمد " کہے، تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے اس کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی تو امام کے لیے کیوں ثابت ہو گی، نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ ثابت ہے اس سلسلے میں حضرت علی بن ابی طالب، ابن عباس، ابن ابی اوفیٰ اور ابو سعید خدری، رضی اللہ عنہم سے روایات آئی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ نماز میں امام اور تنہا نماز پڑھنے والے کا حکم ایک جیسا ہے تو جب منفرد " ربنا ولك الحمد " کہتا ہے۔ تو امام کو بھی یہ کلمات کہنے چاہیں۔

باب ۵۲ ——— فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا

نماز فجر میں قنوت پڑھا جائے یا نہ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ فجر کی نماز میں قنوت ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھا جائے گا۔ پہلا گروہ دو جماعتوں میں منقسم ہے بعض کے نزدیک رکوع سے پہلے قنوت پڑھا جائے اور کچھ کے نزدیک رکوع کے بعد پڑھیں۔ پہلے گروہ نے حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، براء بن عازب، عبد اللہ بن مسعود خفاف ابن ایماء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں مکہ مکرمہ

میں محبوس مسلمان قیدیوں کی رہائی کی دعا مانگتے اور کفار کے چند قبیلوں کے لیے بددعا کرتے ان روایات میں سے بعض میں ہے کہ آپ نے تیس دن ایسا کیا، بعض میں بیس دن کا ذکر ہے کسی روایت میں ہے کہ آیت کریمہ " او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظلمون " نازل ہونے پر آپ نے اسے چھوڑ دیا ایک روایت کے مطابق جب قیدیوں کو رہائی مل گئی تو آپ نے نماز فجر میں قنوت ترک کر دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب تک میں آپ کے ساتھ رہا آپ قنوت پڑھتے رہے۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک نماز فجر میں قنوت پڑھا جاتا تھا لیکن بعد میں منسوخ ہو گیا وہ ایک خاص موقعہ کے لیے تھا نہ اس سے پہلے پڑھا گیا اور نہ ہی بعد میں۔

وہ فرماتے ہیں قنوت کی روایت کرنے والے راویوں میں ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے ایک مہینہ قنوت پڑھا نہ اس سے پہلے پڑھا اور نہ ہی بعد میں ــــ بلکہ جب عصیہ اور ذکوان قبیلوں پر غلبہ حاصل ہو گیا تو آپ نے قنوت چھوڑ دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی قنوت کی روایت کی ہے لیکن آپ ہی بتاتے ہیں کہ (مندرجہ بالا) آیت کریمہ کے نزول پر یہ حکم منسوخ ہو گیا، بلکہ آپ قنوت پڑھنے والوں کا انکار کرتے اور لاعلمی کا اظہار فرماتے ہیں۔

عبدالرحمن بن ابی بکر اور خفاف بن ایماء بھی قنوت کے راویوں میں سے ہیں لیکن ان کے نزدیک بھی نزول آیت کریمہ پر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے فجر اور مغرب میں قنوت مروی ہے لیکن جب مخالفین کا مغرب میں قنوت کے نسخ پر اجماع ہے تو فجر میں بھی منسوخ ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دونوں طرح کی روایات مروی ہیں لہذا ان کی روایت سے استدلال نہیں ہو سکتا اگر کہا جائے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نماز فجر میں قنوت پڑھتے تھے تو جواب دیا جائے گا ہو سکتا ہے انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا علم ہو لیکن آیت کریمہ کا علم نہ ہو سکا ہو، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حالت جنگ میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت ابو درداء اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم بھی اس کا انکار کرتے ہیں قیاس بھی اسی مذہب کی تائید کرتا ہے کیونکہ ظہر و عصر وغیرہ سب کے نزدیک قنوت نہیں وتروں میں اکثر فقہاء کے نزدیک پورا سال قنوت ہے فجر اور مغرب میں لڑائی نہ ہونے کی حالت میں قنوت نہیں تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جنگ کی حالت میں بھی ان نمازوں میں قنوت نہ ہو۔

باب ۵۳ ــــ سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے

بعض حضرات کے نزدیک سجدے میں پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہی تھا اور آپ نے اسی بات کا حکم فرمایا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایات ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متضاد روایات مروی ہیں لہذا ان کا اعتبار ساقط ہو گیا اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترجیح حاصل ہو گی۔ کیونکہ ان سے مروی روایت میں اختلاف نہیں۔

پھر قیاس سے بھی دوسرے مسلک کو تقویت و تائید حاصل ہوتی ہے وہ یوں کہ اعضائے سجدہ سات ہیں لہٰذا جن اعضا کے رکھنے میں اتفاق ہے ان پر ہاتھ اور گھٹنوں کے رکھنے کو قیاس کر لیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بعد سر کو زمین پر رکھا جاتا ہے اور اٹھتے وقت پہلے سر اٹھایا جاتا ہے پھر ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اٹھائے جاتے ہیں اس پر سب کا اتفاق ہے لہٰذا رکھنے میں اس کے اُلٹ ترتیب ہوگی یعنی پہلے گھٹنے اس کے بعد ہاتھ اور اس کے بعد سر رکھا جائے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۴ —— سجدے میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

سجدے میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟ اس ضمن میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ ہاتھ کاندھوں کے برابر رکھے جائیں حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ناک اور پیشانی رکھتے بازوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر رکھتے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ شامل ہیں کے نزدیک ہاتھ کانوں کے برابر رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھتے تھے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں دونوں گروہوں کے مسلک کی بنیاد تکبیر میں ہاتھوں کا اُٹھانا ہے۔

جن کے نزدیک کانوں تک ہاتھ اُٹھائے جائیں وہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کے قائل ہیں اور جو حضرات تکبیر میں ہاتھوں کو کاندھوں تک اُٹھانے کا قول کرتے ہیں ان کے نزدیک سجدے میں ہاتھ کاندھوں کے برابر ہونے چاہئیں اور چونکہ تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھ اُٹھانے کا قول ثابت ہو چکا ہے لہٰذا سجدے میں ہاتھوں کا کانوں کے برابر ہونا ثابت ہوگا۔

باب ۵۵ —— نماز میں بیٹھنے کا طریقہ کیا ہے

نماز میں کیسے بیٹھا جائے؟ اس ضمن میں تین قول ہیں۔

۱۔ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرے اور زمین پر بیٹھے۔

۲۔ آخری قعدہ میں اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے قول کے قائلین کا خیال ہے لیکن پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

۳۔ دونوں قعدوں میں دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

پہلا گروہ حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرتا ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو بچھاؤ۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمانا کہ یہ نماز کی سنت ہے اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ یہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے افعال پر بھی سنت کا اطلاق ہوتا ہے۔ نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں زمین پر بیٹھنے کا ذکر نہیں۔ جب کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کا طریقہ یوں بیان کیا ہے کہ آپ پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر اور آخری قعدہ میں سرین کی بائیں جانب پر بیٹھتے۔

تیسرے گروہ کا استدلال حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے۔

جہاں تک ابو حمید رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے۔

تو محدثین اس قسم کی حدیث سے استدلال نہیں کرتے کیوں کہ وہ محمد بن عمرو سے غیر متصل مروی ہے کیونکہ اس میں ہے کہ وہ ابو حمید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے حالانکہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس سے ایک عرصہ پہلے انتقال فرما چکے تھے کیونکہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ شہید ہوئے اور آپ نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی، اور حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے جو متصل روایت مروی ہے وہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے۔ لہٰذا یہ تیسرا قول ثابت ہوا حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۵۶ ــــــ نماز میں تشہد کی کیفیت

تشہد کے الفاظ میں اختلاف ہے کیونکہ اس ضمن میں مختلف قسم کے الفاظ مروی ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر پر تشریف فرما ہو کر صحابہ کرام کو یوں تشہد سکھایا۔ التحیات للہ الزاکیات للہ الصلوٰت للہ السلام علیك ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته الخ

چنانچہ بعض حضرات کے نزدیک اسی پر عمل ہے کیونکہ مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ سکھائے لیکن کسی نے انکار نہیں کیا۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اگر یہ بات ہوتی جو تم نے کہی ہے تو کوئی صحابی بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ تشہد کے خلاف تشہد نقل نہ کرتا۔ حالانکہ اس کے خلاف متعدد صحابہ کرام کا قول وفعل منقول ہے اور ان میں سے اکثر نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو یوں کہتے "السلام علی اللہ السلام علی جبریل، السلام علی میکائیل" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا السلام علی اللہ نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہو "التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیك ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته (آخر تک) ــــ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس تشہد کے بارے میں فرماتے ہیں میں نے (یہ) تشہد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حاصل کیا آپ نے مجھے یہ (تشہد) ایک ایک کلمہ کر کے سکھایا ــــ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہو کر ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے جس طرح تم بچوں کو کتاب سکھاتے ہو پھر اس تشہد ابن مسعود کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عباس، ابن زبیر، ابو موسیٰ اشعری اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تشہد کے خلاف مروی ہے۔

البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات میں المبارکات کا لفظ زائد ہے۔

محدثین کے نزدیک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے راوی ابو الزبیر حدیث ابن مسعود کے راویوں اعمش، منصور اور مغیرہ کے برابر نہیں اور نہ ہی وہ (ابو الزبیر) حدیث ابی موسیٰ کے راوی ابو قتادہ اور حدیث ابن عمر کے راوی ابو بشر کے برابر ہیں۔

اور اگر بعض حضرات کے بقول الفاظ کی زیادتی کے باعث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو اولیٰ قرار دیا جائے تو ابن زبیر

رضی اللہ عنہا کی روایت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا اضافہ ہے۔ لہٰذا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سند کی صحت کے اعتبار سے زیادہ ثابت ہے امام طحاوی فرماتے ہیں اگر دیگر صحابہ کرام کی روایات سند کے اعتبار سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے برابر بھی ہو جائیں تب بھی یہ اولیٰ ہے کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تشہد اپنی طرف سے نہیں پڑھا جاسکتا بلکہ جو الفاظ مروی ہیں وہی پڑھے جائیں اور جو کچھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس پر سب کا اتفاق ہے اور دیگر صحابہ کرام کی روایات میں اضافہ ہے اور پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارکہ کا اتنا خیال فرماتے تھے کہ اپنے شاگردوں سے اس پر قسم لیتے تو ثابت ہوا کہ تشہد ابن مسعود پر ہی عمل زیادہ بہتر ہے امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۵۷ ــــــ نماز میں سلام کا طریقہ

ایک جماعت کے نزدیک نماز کے آخر میں صرف ایک سلام سامنے کی طرف پھیرا جائے ان حضرات کی دلیل حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں صرف ایک سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم" کے الفاظ فرماتے تھے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک دائیں اور بائیں دونوں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے سلام پھیرا جائے۔ وہ کہتے ہیں پہلے گروہ نے جو حدیث پیش کی ہے وہ حضرت مصعب بن ثابت راوی سے صرف محمد بن عبدالعزیز دراوردی نے روایت کی ہے جب کہ حضرت مصعب بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دیگر حضرات اس کی مخالفت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مبارک اور حضرت محمد بن عمرو نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے رخ انور کی سفیدی ادھر سے بھی اور ادھر سے بھی نظر آتی۔ اور حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ ضبط و حفظ کے لحاظ سے بلند مقام کے مالک ہیں نیز حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت فرمائی ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت ابوموسیٰ، ابن مسعود، عمار بن یاسر، عبداللہ بن عمر، جابر بن سمرہ، براء بن عازب، وائل بن حجر، ابومالک اشعری، طلق بن علی، اوس بن اوس (یا اوس بن ابی اوس) رضی اللہ عنہم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام کا عمل اسی طرح منقول ہے اگر کوئی شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک سلام کی روایت پیش کرے تو اسے جواب دیا جائے گا کہ یہ حدیث آپ پر موقوف ہے مرفوع نہیں، اگر مخالف، حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرے جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ایک سلام کا ذکر ہے تو جواباً کہا جائے گا کہ کوفیوں کی ایک جماعت نماز جنازہ میں ایک ہلکا سا سلام پھیرتی ہے اور باقی نمازوں میں وہ دونوں طرف سلام پھیرتے ہیں لہٰذا دونوں حدیثوں پر اس طرح عمل ہوگا کہ جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دونوں طرف سلام مذکور ہے وہاں عام نمازیں مراد ہیں اور جہاں ایک سلام کا ذکر ہے اس سے نماز جنازہ مراد ہوگا۔

لہٰذا جمہور کا مسلک یہی ہے کہ دونوں طرف سلام پھیرا جائے صحابہ کرام کا یہی عمل تھا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۸ ــــــ نماز میں سلام فرض ہے یا سنت!

نماز میں سلام کی کیا حیثیت ہے فرض ہے یا سنت! اس سلسلے میں تین قول ہیں پہلا قول یہ ہے کہ سلام فرض ہے لہٰذا جو شخص سلام

کے بغیر نماز سے باہر آئے اس کی نماز فاسد ہو۔ یعنی ان کی دلیل حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی چابی، طہارت ہے اس کا احرام تکبیر اور اس کا حلال (باہر لانے والا) سلام پھیرنا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ تشہد کی مقدار بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ سلام نہ پھیرے جب کہ تیسرا قول یہ ہے کہ آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ تشہد نہ پڑھے اور سلام بھی نہ پھیرے۔

دوسرے دو گروہ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ جب نمازی آخری سجدے سے سر اٹھائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی لہذا معلوم ہوا کہ " احلا لها التسليم " کا مطلب وہ نہیں جو پہلے گروہ کی مراد ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نماز تو پہلے ہی مکمل ہو چکی اب نماز سے باہر آنے کے لیے لفظ سلام استعمال کیا جائے۔

اگر کہا جائے کہ حدیث شریف میں " واحرامها التكبير " کے الفاظ بھی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ تکبیر کے بغیر نماز شروع نہیں ہوتی تو سلام کے بارے میں بھی یہی حکم ہونا چاہئے اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے کسی کام کو شروع کرنے کے لیے وہی الفاظ استعمال کرنا ضروری ہیں جن کا حکم دیا گیا لیکن اس سے باہر آنے کے لیے مامور بہ اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی اختیار کیا جا سکتا مثلاً جو عورت عدت گزار رہی ہو اس سے نکاح کرنا منع ہے اور اگر کر لیا تو نافذ نہیں ہوگا اسی طرح جو عورت طہارت کی حالت میں نہ ہو (حائضہ ہو) اسے اس حالت میں طلاق دینا منع ہے لیکن اگر کسی نے اس حالت میں طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگرچہ وہ گناہ گار ہوگا، یہی صورت نماز کی ہے کہ اس کا آغاز تکبیر کے سوا نہیں ہو سکتا لیکن باہر آنے کے لیے کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے نماز فاسد نہ ہوگی۔

جن لوگوں کے نزدیک آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی پیش کردہ روایت میں اختلاف ہے کہیں یہ ہے کہ جب وہ آخری سجدے سے سر اٹھائے اور بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگی، کہیں اس طرح ہے کہ جب امام نماز مکمل کر کے بیٹھے اور سلام پھیرنے سے پہلے وہ یا ان لوگوں میں کوئی ایک بے وضو ہو جائے جن کے ساتھ وہ نماز مکمل کر رہا ہے تو نماز مکمل ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں اور یہ بھی ہے کہ جب نمازی نماز کے آخر (آخری سجدے) سے سر اٹھائے اور تشہد پورا کرے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی اسے نہ لوٹائے ان میں سے پہلی اور تیسری روایت دونوں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں تیسرا گروہ جن کے نزدیک تشہد کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی اور سلام فرض نہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تشہد سکھایا اور فرمایا جب تم نے یہ پڑھ لیا یا اسے پورا کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تشہد سے نماز مکمل ہو جاتی ہے سلام پھیرنا اس کا اعلان ہے۔ اسی طرح کی دیگر روایات بھی مروی ہیں قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کیونکہ پہلا قعدہ بھول کر کھڑے ہونے والے شخص کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا جاتا جب کہ آخری قعدہ بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدے سے پہلے پہلے جب یاد آئے بیٹھ جائے معلوم ہوا یہ فرض (واجب) ہے لہذا اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوگی امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۹ ——— وتر

وتروں کے بارے میں تین قسم کے نظریات ہیں ایک گروہ کے نزدیک وتر صرف ایک رکعت ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر، رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔ دوسرے دونوں

گروہوں کے نزدیک وتر تین رکعتیں ہیں البتہ ان میں سے ایک گروہ انہیں دوبار سلام کے ساتھ مانتا ہے یعنی دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا جائے اور پھر ایک رکعت پڑھی جائے' جب کہ دوسرے گروہ کے نزدیک تینوں رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھی جائیں احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات پہلے گروہ کے استدلال کا یوں جواب دیتے ہیں کہ "وتر ایک رکعت ہے" کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے سے پہلی جوڑا جوڑا نماز کو وتر (طاق) بنا دیتی ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک رکعت نماز ہے کیونکہ حضور علیہ اسلام نے ایسی نماز سے منع فرمایا نیز آپ نے فرمایا نماز دو' دو رکعتیں ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جو شخص چاہے پانچ یا سات رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھے ایک روایت میں تین کا ذکر ہے اور جس سے نہ ہو سکے وہ ایک رکعت کے ساتھ ادا کرے تو ممکن ہے یہ تین وتروں کے حکم سے پہلے کی بات ہو اس وقت انہیں اختیار تھا کہ جیسے چاہیں پڑھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کا اس کے خلاف پر اجماع ہوگیا تو یہ نسخ کی دلیل ہے۔ حضرت عروہ' حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعتیں پڑھتے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے اور ان میں قعدہ نہ کرتے اسے ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن وہ اس میں منفرد ہیں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے جو عام راویوں نے روایت کیا وہ اس کے خلاف ہے لہٰذا اکثر پر اعتماد کیا جائے۔

نیز حضرت عروہ نے ہی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے کہ سرکاردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات پڑھتے اور ہر دو دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بناتے ایک روایت میں ان ہی سے تیرہ رکعات کا ذکر ہے پس یہ حدیث مضطرب ہے اور وہ جو حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وتر ایک رکعت ہے تو ان دونوں حضرات سے وتروں کی تین رکعات بھی مروی ہیں لہٰذا تاویل ضروری ہے حضرت سعد' حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے تو جن حضرات نے ان سے ایک رکعت نقل کی ہے ان کی اکثریت نے ان سے تین رکعات کی روایت بھی کی ہے۔ وتروں کے تین رکعات ہونے سے متعلق احادیث حدتواتر کو پہنچتی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ انہوں نے نماز فجر سے پہلے اور طلوع آفتاب کے وقت تین رکعات وتر قضا کیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وتروں کی دو رکعتوں کے بعد سلام اور گفتگو ثابت ہے اور وہ اس کے بعد ایک رکعت پڑھتے تھے لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا سے دو رکعتوں پر سلام پھیرنے والے کے خلاف مروی ہے حضرت عمر فاروق' انس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے سلام نہ پھیرنا بھی ثابت ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینہ طیبہ کے اکثر علماء و فقہاء نے اس بات پر اجماع کیا کہ وتر تین رکعات ہیں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھرا جائے' قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ جب فرض نماز میں دو رکعتوں پر نہیں بلکہ نماز کے آخر میں سلام پھیرا جاتا ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

باب ------- فجر کی سنتوں میں قرأت

بعض حضرات کے نزدیک فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قرأت نہیں جب کہ کچھ حضرات ان میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ ان دونوں گروہوں کی دلیل حضرت جعفر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب موذن صبح کی اذان سے فارغ ہوتا تو آپ (فرض) نماز کے ساتھ کھڑے ہونے سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھتے---- اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض نے کہا کہ آپ بالکل قرأت نہیں کرتے تھے اور بعض نے کہا کہ صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے تیسرے گروہ کے نزدیک

فجر کی سنتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کسی دوسری سورت کا پڑھنا ضروری ہے اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ انس بن مالک اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں میں سورۃ کافرون سورہ اخلاص اور دیگر آیات پڑھتے تھے۔ بلکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں طویل قیام کی فضیلت مروی ہے اور آپ سے فجر کی دو سنتوں کی عظمت بھی منقول ہے تو کیسے ہوسکتا ہے کہ فجر کی دو رکعتوں میں طویل قیام کو ترک کیا جائے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۶۱ ——— عصر کے بعد دو رکعتیں

عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں یا نہیں! ایک گروہ کے نزدیک عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عصر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے، دوسرا گروہ جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک عصر کے بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا حضرت عمر فاروق، علی المرتضیٰ، عائشہ صدیقہ، معاذ بن عفراء ابوسعید خدری، عبداللہ بن عمر، معاویہ بن سفیان اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے تو درحقیقت یہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کیونکہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا حضرت ام سلمہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بنوتمیم کا وفد آنے کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکے اور انہیں عصر کے بعد قضا کیا لیکن آپ نے دوسروں کو ایسے کرنے سے منع فرمادیا۔

باب ۶۲ ——— امام کے ساتھ دو نمازی ہوں تو وہ کہاں کھڑے ہوں

امام کے ساتھ دو نمازی ہوں تو وہ کہاں کھڑے ہوں بعض حضرات کے نزدیک اس کے دائیں بائیں اور بعض کے نزدیک پیچھے کھڑے ہوں۔

جن حضرات کے نزدیک دائیں بائیں کھڑے ہوں ان کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضرت عبدالرحمن بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے چچا مقام ہاجرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے نماز پڑھاتے ہوئے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کیا اور فرمایا جب (کل) تین نمازی ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے۔

دوسرے حضرات، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر دائیں طرف پھیر دیا پھر حضرت جبار ابن صخر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور آپ کی بائیں جانب کھڑے ہوگئے تو آپ نے ہم دونوں کو ہاتھ سے اپنے پیچھے کر دیا ——— حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کا، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی یہی عمل تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی تھا۔

قیاس کے ذریعے بھی اس دوسرے موقف کو ترجیح حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ایک نمازی ہو تو وہ امام کی دائیں جانب کھڑا

ہوتا ہے جب کہ دو سے زیادہ نمازی امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ دو کے بارے کیا حکم ہوگا۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اور اس سے زائد جماعت ہے۔

وراثت کے سلسلے میں بھی دو کا حکم وہی ہے جو جمع کا ہے مثلاً ماں کی طرف سے بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملتا ہے اور اگر وہ تین ہوں تو تیسرا حصہ ملے گا اسی طرح دو کو بھی تیسرا حصہ ہی ملتا ہے۔

بنا بریں یہاں دو نمازیوں کو جمع پر قیاس کرتے ہوئے امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا حکم دیا جاتا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۶۳ —— نماز خوف کا طریقہ

بعض لوگوں کے نزدیک نمازِ خوف ایک رکعت ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر حالت اقامت میں چار، سفر میں دو اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

لیکن جمہور کے نزدیک یہ بات صحیح نہیں کیونکہ قرآن پاک میں ہے "اور جب آپ ان میں تشریف فرما ہوں اور ان کے لیے نماز قائم کریں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے کہ اپنا اسلحہ پکڑے رکھیں جب وہ سجدہ کرلیں تو وہ آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی جائے۔ پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔

اس آیت کریمہ کے مطابق امام حالت خوف میں دو رکعتیں پڑھے گا اور چونکہ یہ اس حدیث کے خلاف ہے لہٰذا قرآن پاک پر عمل ہوگا اور اس کے مقابل حدیث کو چھوڑ دیا جائے گا۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت مجاہد کے علاوہ جن لوگوں نے روایت کیا نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی اس نص قرآنی کی طرح مروی ہے۔

اور یہ بات محال ہے کہ امام دو رکعتیں پڑھے اور مقتدی ایک رکعت لہٰذا امام اور مقتدی دونوں پر دو دو رکعتیں لازم ہیں حضرت ابن عباس، جابر اور زید رضی اللہ عنہم سے ایک ایک رکعت کی قضا مروی ہے لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق دونوں گروہ ایک ہی وقت نماز شروع نہ کریں۔ قرآن پاک سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر وہ گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح دوسرا گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھنے کے بعد دوسری رکعت امام سے پہلے نہ پڑھے تاکہ امام سے پہلے مقتدی کا اپنی نماز پورا کرنا لازم نہ آئے اور نہ ہی امام دو مرتبہ ایک نماز ادا کرے کیونکہ دو مرتبہ نماز پڑھنا منسوخ ہو چکا ہے۔

پھر حضرت جابر اور ابو عیاش رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اگر دشمن قبلہ کی جانب ہو تو دونوں گروہ امام کے ساتھ تکبیر کہیں پھر پہلا گروہ امام کے ساتھ سجدہ کرے اس کے بعد وہ ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ سجدہ کرے اسی طرح کریں حتیٰ کہ اکٹھے سلام پھیریں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے لیکن طرفین کے نزدیک دونوں گروہ باری باری آئیں۔

باب ۶۴ —— حالت جنگ میں سوار کا سواری پر نماز پڑھنا

بعض حضرات کے نزدیک سواری پر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں اگرچہ وہ ایسی حالت میں ہو کہ سواری سے اتر نہ سکتا ہو۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خندق کے دن عصر کی نماز ادا نہ کر سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اگر سوار لڑ رہا ہو تو سواری پر نماز نہ پڑھے اور اگر لڑائی میں مصروف نہ ہو اور اترنا بھی ممکن نہ ہو تو سواری پر پڑھ سکتا ہے جہاں تک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ خندق کے دن نماز نہ پڑھنے کا تعلق تو ممکن ہے۔ آپ لڑائی میں مصروف ہوں اور یہ عمل ہے جو دوران نماز جائز نہیں اور ہو سکتا ہے ان دنوں سواری کی حالت میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ ہو تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے واضح ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کا نماز چھوڑنا اس بنیاد پر تھا کہ سواری کی حالت میں نماز مباح نہ تھی اور اس سلسلے میں آیت کریمہ "فرجالاً اور رکباناً" بعد میں نازل ہوئی اب حالت جنگ میں سواری سے اترنا ممکن نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھنا جائز ہے اس طرح زمین پر ہو لیکن کھڑے ہونے کی صورت میں درندے یا کسی انسان کی طرف سے قتل کا خوف ہو تو بیٹھ کر اشارے سے پڑھ سکتا ہے۔

باب ۶۵ ــــــ کیا استسقاء کی نماز ہے!

طلب بارش کے لیے صرف دعا مانگی جائے یا نماز بھی پڑھی جائے اگر نماز پڑھی جائے تو قرأت بلند آواز سے ہو یا آہستہ؟ خطبہ پڑھا جائے یا نہ؟

ایک گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں کے نزدیک استسقاء کے لیے صرف دعا ہے نماز نہیں ان کی دلیل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وہ طویل روایت ہے کہ جمعہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اموال ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے بارش کے لیے دعا کیجئے تو آپ نے دعا فرمائی حتی کہ مسلسل ایک ہفتہ بارش رہی۔ حضرت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ابویوسف اور دیگر فقہاء کرام کے نزدیک استسقاء کے لیے دو رکعتیں نماز پڑھی جائے اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی جائے اور عید کی طرح نماز کے بعد خطبہ بھی دیا جائے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید، عباد بن تمیم کے چچا، عبداللہ بن عباس، عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی مختلف روایات میں استسقاء کے لیے نماز، اس میں جہری قرأت، چادر الٹانے اور خطبہ کا ذکر کیا ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں جس طرح مخصوص دنوں میں پڑھی جانے والی نمازوں یعنی جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت ہے نماز استسقاء میں بھی قرأت جہری ہو اور چونکہ عیدین کی طرح استسقاء کا خطبہ ضروری نہیں لہٰذا نماز کے بعد ہوگا۔ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس میں اگرچہ دعا مانگنے کا ذکر ہے لیکن نماز کی نفی نہیں ہے یوں اس سلسلے میں مروی تمام روایات پر عمل ہو سکتا ہے

باب ۶۶ ــــــ سورج گرہن کی نماز

سورج گرہن کی نماز (نماز کسوف) میں کتنے رکوع ہیں؟ اس سلسلے میں پانچ مذاہب ہیں پہلا یہ کہ ایک رکعت میں دو رکوع ہیں جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

دوسرا یہ کہ ہر رکعت میں چار رکوع ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ ہر رکعت میں تین رکوع ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا عمل بھی یہی تھا۔

چوتھا مذہب یہ ہے کہ کوئی تعداد مقرر نہیں جب تک سورج روشن نہ ہو جائے رکوع اور سجدہ کرتے رہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

پانچواں مذہب یہ ہے کہ یہ نماز بھی دوسری نمازوں کی طرح ہے۔ ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس طرح روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمرو، علی المرتضیٰ، سمرہ، ابو بکرہ، نعمان اور مغیرہ رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں عام نمازوں کی طرح دو رکعتیں پڑھ کر دعا و استغفار میں مشغول ہو جائیں حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

لہٰذا نماز کو طویل کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں مختصر پڑھنا چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں لیکن رکوع و سجود کی تعداد وہی ہے جو عام نمازوں میں ہے۔

مختلف روایات میں جو ایک رکعت میں دو یا تین یا چار رکوع بیان ہوئے ہیں درحقیقت نماز کی طوالت کے باعث ان حضرات پر اصل حقیقت واضح نہ ہو سکی۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ جب تمام فرض اور نفل نمازوں کی ہر رکعت میں ایک رکوع ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

باب ۶ ——— نماز کسوف کی قرأت

نماز کسوف میں قرآن پاک بلند آواز سے پڑھا جائے یا آہستہ! بعض حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک آہستہ قرأت کی جائے۔

ان کی دلیل حضرت ابن عباس اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی تو ہم نے آپ سے کوئی آواز نہ سنی۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک نماز کسوف میں جہری قرأت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ دن کی نمازیں دو قسم کی ہیں بعض وہ ہیں جو ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں مثلاً ظہر و عصر تو ان میں قرأت آہستہ ہوتی ہے اور بعض نمازیں کبھی کبھی ہوتی ہیں جیسے جمعہ اور عیدین کی نمازیں ہیں ان میں جہری قرأت ہے تو نماز کسوف چونکہ کبھی کبھی پائی جاتی ہے لہٰذا اس میں جہری قرأت ہوگی۔

جہاں تک حضرت ابن عباس اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو وہ اپنی جگہ صحیح ہے لیکن ہو سکتا ہے انہوں نے دُور ہونے کی وجہ سے قرأت نہ سنی ہو۔

باب ۶۵ ——— رات اور دن کے نوافل

بعض حضرات کے نزدیک رات ہو یا دن ایک سلام کے ساتھ صرف دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ اور شاید یہ مرفوع روایت ہے کہ رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں حضرت عمری نے بھی بواسطہ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک دن کے وقت چار رکعات تک اور رات کو آٹھ رکعات تک نوافل ایک سلام سے پڑھے جا سکتے ہیں دن کے نوافل میں تو تینوں حنفی ائمہ متفق ہیں البتہ رات کے نوافل میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا اختلاف ہے وہ فرماتے ہیں ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے جن میں سے تین وتر اور آٹھ نفل ہوتے زوال شمس کے بعد بھی آپ چار رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھتے تھے جمعہ کے بعد عید الفطر اور عید الاضحی کے بعد بھی چار رکعات ایک سلام کے ساتھ ادا فرمائے۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رات اور دن میں دو دو رکعتوں سے متعلق روایت کا تعلق ہے تو آپ ہی کا عمل دن کی چار رکعات سے متعلق مروی ہے۔

لہٰذا اس پہلی روایت کا اعتبار نہ رہا اور اس کا فساد ظاہر ہو گیا۔

باب ۶۹ ——— جمعہ کے بعد کی سنتیں

جمعۃ المبارک کی دو فرض، نماز کے بعد سنتوں کی تعداد میں اختلاف ہے بعض حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک چار سنتیں ہیں، بعض فقہاء دو رکعتیں مانتے ہیں اور ایک جماعت جن میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک چھ رکعات ہیں پہلے گروہ کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار رکعتیں ادا کرے۔ دوسرے حضرات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

تیسرا گروہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تو آپ نے اس کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعات ادا کیں، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے تو ہو سکتا ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے چار رکعات پڑھتے ہوں اور پھر دو رکعتوں کا اضافہ فرمایا البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے چار رکعات پڑھی جائیں پھر دو رکعتیں تاکہ جمعہ کے بعد اس کی مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

باب ۷۰ ——— بیٹھ کر نماز شروع کرنے والا کھڑے ہو کر رکوع کر سکتا ہے یا نہیں

بیٹھ کر نوافل پڑھنے والا رکوع اسی حالت میں کرے یا کھڑا ہو کر رکوع میں جا سکتا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک وہ بیٹھ کر ہی رکوع اور سجدہ کرے گا کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز نہیں ان کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھڑے ہو کر نماز شروع فرماتے کبھی بیٹھ کر کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو اسی حالت سے رکوع میں جاتے اور اگر بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع بھی اسی حالت میں کرتے۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ بیٹھ کر نماز شروع کرنے والا رکوع کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے ان کی دلیل بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس چالیس آیات پڑھ کر رکوع کرتے تو یہ حدیث پہلی روایت کے

خلاف نہیں کیونکہ آپ کا بیٹھنے کی حالت میں رکوع کرنا کھڑے ہو کر رکوع کرنے کے خلاف نہیں اور آپ کا کھڑا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس طرح بھی جائز ہے بنا بریں دوسری روایت اولیٰ ہے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱ ـــــ مساجد میں نوافل ادا کرنا

بعض حضرات کے نزدیک مساجد میں نوافل ادا کرنا صحیح نہیں صرف وہی نماز مسجد میں پڑھی جائے جس کی ادائیگی لازم ہے مثلاً ظہر یا مغرب کے بعد کی دو رکعتیں (سنتیں)، تحیۃ المسجد کی نماز۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مسجد میں نوافل پڑھتے دیکھ کر فرمایا لوگو! یہ نماز گھر میں پڑھی جائے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ مجھے یہ نماز مسجد کی نسبت گھر میں پڑھنا زیادہ پسند ہے۔

دوسری جماعت جن میں امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک مسجد میں بھی نوافل پڑھنا اچھا ہے البتہ گھر میں افضل ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ٹھہرا تو آپ نے عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں نوافل ادا کئے یہاں تک کہ مسجد میں کوئی نہ رہا۔ لہذا مسجد میں بھی نوافل پڑھے جا سکتے ہیں لیکن گھر میں افضل ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا آدمی کی غیر فرض نماز گھر میں بہتر ہے۔ اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو جائے گا۔

باب ۲ ـــــ وتروں کے بعد نفل پڑھنا

ایک جماعت کے نزدیک وتر ادا کرنے کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے تھے پھر درمیان شب پڑھنے لگے اور آخر میں رات کے آخری حصے میں وتروں کی ادائیگی مستقل ہو گئی اور یہ طلوع فجر کے قریب کا وقت ہے۔

بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت عثمان، ابو بکر صدیق، علی المرتضیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مسلک ہے اور حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جو شخص رات کو وتر پڑھے پھر نفل پڑھنا چاہیے تو وتر دوبارہ پڑھے۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک وتر پڑھنے کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

حضرت انس، ابو امامہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مفہوم کی روایات مروی ہیں۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا تعلق ہے تو وہ بھی اپنی جگہ صحیح ہیں لیکن رات کے آخر میں وتر پڑھنے سے یہ کیسے لازم آتا ہے کہ اس کے بعد نفل نہیں پڑھے جا سکتے اور دوسری بات یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو وتر نہیں لہذا نفل پڑھنے کے بعد دوبارہ وتر پڑھنے والی بات صحیح نہ ہوئی اگر کہا جائے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں وتروں کے بعد جن دو رکعتوں کا ذکر ہے، ہو سکتا ہے وہ صبح کی دو رکعات ہوں تو جواباً کہا جائے گا کہ یہ بات دو وجہ سے صحیح نہیں ایک یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور علیہ السلام کی رات کی نماز سے متعلق سوال ہوا تھا آپ نے اس کا جواب دیا دوسری وجہ یہ کہ وہ رکعتیں آپ نے بیٹھ کر ادا کیں جب کہ صبح کی دو رکعتیں بلاعذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں جہاں تک دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد رکعات کے طاق نہ رہنے کا تعلق ہے تو اس کا جواب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں دیا گیا ہے کہ اگر میں تین اونٹ ذبح کروں پھر دو ذبح کروں تو کیا یہ طاق نہیں رہیں گے۔ حضرت ابن عباس، عائذ بن عمرو، عمار، ابو ہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک بھی وتروں کے بعد نوافل پڑھنے سے وتر نہیں ٹوٹتے۔

باب۳ — شبینہ نماز کی قرأت

رات کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی جائے یا آہستہ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک آواز بلند کرنا ضروری ہے وہ حضرت ابن عباس اور حضرت ام ہانی (رضی اللہ عنہم) کی روایات سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ رات کو نماز پڑھتے تو گھر سے باہر آواز آتی۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دونوں طرح صحیح ہے چاہے بلند آواز سے قرأت کرے چاہے آہستہ، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی قرأت میں کبھی آواز بلند کرتے اور کبھی آہستہ پڑھتے تو یہ حدیث جامع ہے اس سے حضرت ابن عباس اور ام ہانی (رضی اللہ عنہم) کی روایت کا رد نہیں ہوتا بلکہ دونوں پر عمل ہوتا ہے۔

باب۴ — ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کرنا

ایک جماعت کے نزدیک ایک رکعت میں صرف ایک سورت پڑھنا جائز ہے۔ اس سے زائد نہیں ان کا استدلال حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جس نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ہر سورت کے لیے ایک رکعت ہے اسی طرح کی ایک روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

دوسری جماعت جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں کیونکہ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھتے تھے نیز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں طویل قرأت ہو۔ حضرت ابن عمر مغرب کی ایک رکعت میں دو سورتیں جمع فرماتے تھے دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ لہٰذا روایات کے تواتر اور صحت سند کے اعتبار سے اس مفہوم کی روایات کو ترجیح حاصل ہے۔

نیز قیاس بھی اس کا موید ہے اور وہ اس طرح کہ جب سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت ملائی جاتی ہے تو وہاں بھی دو سورتیں جمع ہو جاتی ہیں حالانکہ اسے مخالف فریق بھی جائز جانتا ہے۔

باب۵ — قیام رمضان گھر میں افضل ہے یا با جماعت

رمضان المبارک کی راتوں میں نوافل امام کے ساتھ پڑھنا افضل ہے یا تنہا گھر میں؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ ایک جماعت کے نزدیک امام کے ساتھ قیام افضل ہے ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھ کر گھر لوٹے اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک امام کے ساتھ نماز پڑھنے کی بجائے گھر میں پڑھنا افضل ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز کے علاوہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رمضان المبارک میں نوافل امام کے پیچھے نہیں پڑھتے تھے اسی طرح کئی دیگر صحابہ کرام بھی الگ نماز پڑھتے تھے۔

دونوں قسم کی روایات میں تطبیق یوں ہو گی کہ گھر میں پڑھنا افضل ہے لیکن مسجد میں پڑھنے سے باقی رات بھی عبادت میں لکھی جاتی ہے

امام طحاوی فرماتے ہیں ان آثار و روایات سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں نوافل تنہا گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

نوٹ:۔ حضرت علامہ وصی احمد محدث سُورتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس نماز سے تہجد کی نماز مراد ہے حضرت امام نووی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے ارشادِ گرامی کہ آدمی کی گھر میں پڑھی جانے والی نماز افضل ہے"، کے عموم سے وہ نفل نماز خارج ہے جس کے لیے جماعت مشروع ہے اور اسلام کے شعائر میں سے ہے مثلاً عید کی نماز سورج گرہن اور استسقاء کی نماز اور اسی طرح نمازِ تراویح اور تحیۃ المسجد کی نمازیں گھر میں افضل نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسجد، صحرا اور میدانوں میں پڑھی جاتی ہیں۔

باب۶ ــــــ مفصل میں سجدہ ہے یا نہیں

سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں سورہ بروج تک طوال مفصل ہے سورہ بروج سے " لم یکن الذین کفروا " تک اوساط مفصل اور اس کے بعد والناس تک قصار مفصل کہلاتا ہے مفصل میں سجدہ تلاوت ہے یا نہیں اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ ان سورتوں میں سجدۂ تلاوت نہیں۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان سورتوں میں بھی تلاوت کے سجدے ہیں امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم پڑھی گئی تو ہم میں سے کسی نے سجدہ نہ کیا معلوم ہوا کہ اس میں سجدہ نہیں دوسرا گروہ اس روایت کی وضاحت یُوں کرتا ہے کہ آپ کا سجدہ نہ کرنا مندرجہ ذیل وجوہ میں سے کسی وجہ سے ہو سکتا ہے۔

(۱) ہو سکتا ہے اس وقت آپ باوضو نہ ہوں۔

(۲) ممکن ہے یہ وہ وقت ہو جب سجدہ کرنا جائز نہیں۔

(۳) شاید اُس وقت سجدہ اختیاری ہو واجب نہ ہو۔

(۴) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سورت میں سجدہ نہ ہو۔

جب یہ چار احتمالات پائے گئے تو دیکھنا ہو گا کہ کیا آپ نے اس کے علاوہ بھی کبھی مفصل کی سورتیں پڑھتے ہوئے سجدہ نہیں کیا اگر کیا ہے تو پہلے تین احتمالات میں سے کوئی احتمال ہو سکتا ہے چوتھا نہیں تو ہم دیکھتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی تو ہم میں سے ہر شخص نے سجدہ کیا البتہ ایک بوڑھے نے مٹی کی ایک مُٹھی اُٹھائی اور کہا مجھے یہی کافی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس شخص کو بعد میں حالتِ کفر میں قتل ہوتے دیکھا۔

حضرت ابن عمر، ابوہریرہ، ابو درداء اور مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عمار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مفصل کی سورتوں میں سجدوں کا قول اور عمل مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت آخری قرأت ہے۔ انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے سال دو مرتبہ آپ کے سامنے قرآن پاک پڑھا لہٰذا آپ نسخ اور تبدیلی کے بارے میں بہتر جانتے ہیں اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین سال پہلے اسلام لائے تو آپ کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کا زیادہ علم ہے تو جب یہ حضرات مفصل میں سجدوں کا ذکر کرتے ہیں تو یقیناً مفصل میں آیاتِ سجدہ ہیں۔

باب ــــــ گھر میں نماز پڑھنے کے بعد جماعت کو پانے والا کیا کرے

اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھ لے پھر مسجد میں آئے اور جماعت کھڑی ہو تو کیا کرے ایک گروہ کے نزدیک وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو چاہے کسی وقت کی نماز ہو ان حضرات کی دلیل حضرت محجن دئلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ظہر یا عصر کی نماز گھر پر ادا کی پھر مسجد میں گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف فرما دیکھا صحابہ کرام آپ کے گرد تھے اس کے بعد نماز کھڑی ہوئی تو میں بیٹھا رہا نماز کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم مسلمان نہیں! میں نے عرض کیا مسلمان ہوں آپ نے فرمایا تو کس چیز نے تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا میں نے عرض کیا، میں گھر میں پڑھ چکا تھا آپ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ پڑھو اگرچہ گھر میں پڑھ چکے ہو۔ حضرت ابوذر اور یزید بن اسود سوائی رضی اللہ عنہما سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک، فجر، عصر اور مغرب کی نماز کے علاوہ نمازیں امام کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہیں ان حضرات کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع شمس تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع کرنا ہے اور چونکہ بعد میں جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز نفل ہوئی اور نفل طاق رکعتیں نہیں ہوتے لہذا مغرب کے بعد بھی جماعت میں شامل ہونا جائز نہیں تو گویا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر اور عصر کے بعد نوافل پڑھنے سے ممانعت پہلی روایت کے لیے ناسخ ہے۔ حضرت ام سلمہ کے غلام نافع بن اجبل رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں مغرب کی نماز کے لیے مسجد میں جاتا تو کچھ لوگوں مسجد کے آخر میں بیٹھے ہوئے دیکھتا وہ صحابہ کرام گھر میں مغرب کی نماز ادا کرتے پھر مسجد میں جماعت میں شریک نہ ہوتے۔

باب ــــــ خطبۂ جمعہ کے وقت نماز پڑھنا

جو شخص مسجد میں اس وقت آئے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو کیا وہ دو رکعتیں پڑھ سکتا ہے؟

اس مسئلے میں دو موقف ہیں ایک یہ کہ وہ دو مختصر رکعتیں پڑھے۔ جب کہ دوسرا موقف اس کے خلاف ہے۔

پہلا گروہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (خطبہ دے رہے) تھے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے آپ نے فرمایا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں عرض کیا نہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا اُٹھ کر دو رکعتیں پڑھو۔ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اس مفہوم کی روایت مروی ہے۔

دوسرے گروہ کی دلیل وہ متواتر روایات ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن خطبۂ امام کے دوران اپنے ساتھی سے کہا خاموش رہو تو اس نے لغو کام کیا۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا تعلق ہے تو یہ اس وقت کی بات جب نماز میں گفتگو کرنا جائز تھا پھر جب نماز میں گفتگو کی ممانعت ہوگئی تو خطبہ میں بھی کلام کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔ قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہو کیونکہ یہ بات متفق علیہ ہے کہ جو شخص پہلے سے مسجد میں ہو وہ خطبہ کے دوران نماز نہیں پڑھ سکتا تو باہر سے آنے والے کا بھی یہی حکم ہوگا۔

اگر کہا جائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے

پہلے دو رکعتیں پڑھے، تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ اس وقت کے بارے میں ہے جب نماز پڑھنا جائز ہو یہی وجہ ہے کہ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت، دوپہر کو یا غروب شمس کے وقت مسجد میں آئے اس کے لیے دو رکعتیں پڑھنا جائز نہیں۔ احناف بھی اسی دوسرے مسلک کے قائل ہیں۔

باب۹ ——— فجر کی جماعت کھڑی ہو تو سنتوں کا کیا حکم ہے

جب کوئی شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو تو کیا وہ سنتیں پڑھ سکتا ہے؟ ایک گروہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز جائز نہیں، نیز ان کا استدلال اس روایت سے بھی ہے کہ فجر کی جماعت کھڑی ہوئی تو ایک شخص فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو تین بار فرمایا کیا تم چار رکعتیں پڑھتے ہو۔ علاوہ ازیں ایک شخص آیا اور اس نے جماعت کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر جماعت میں شامل ہوا سلام پھیرنے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں! کیا اسے نماز شمار کرتے ہو جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے یا اسے جو تنہا ادا کی ہے۔

دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے سنتیں ادا نہ کی ہوں اور وہ سمجھتا ہو کہ سنتیں ادا کر کے میں جماعت میں شریک ہو سکوں گا تو وہ پہلے سنتیں پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام نماز پڑھا رہا تھا تو آپ نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) ادا فرمائیں دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت پیش کی ہے وہ ان کا اپنا قول ہے مرفوع حدیث نہیں دیگر روایات میں جو ممانعت ہے وہ جماعت کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے سے متعلق ہے اگر مسجد کے بالکل آخر میں یا کسی کونے میں پڑھنے کے بعد جماعت میں شامل ہو کوئی حرج نہیں علاوہ ازیں فجر کی سنتوں کی بہت زیادہ تاکید وارد ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی (دوسرا) مسلک ہے۔

باب۱۰ ——— ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

اگر کسی شخص کے پاس دو کپڑے ہوں تو کیا وہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اس کی نماز جائز ہوگی یا نہیں۔ اور اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اسے کیسے پہنا جائے ———

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں پہلا مذہب یہ ہے کہ دو کپڑوں کی موجودگی میں صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر کسی کو دوسرا کپڑا حاصل نہ ہو تو ایک کو اپنے اوپر لپیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اسے بطور تہبند استعمال کیا جائے۔

ان حضرات کا استدلال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ آپ نے ایک شخص کو کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا تم میں سے کوئی شخص کپڑا لپیٹ کر نماز نہ پڑھے اور یہودیوں سے مشابہت کا اختیار نہ کرو اگر کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اسے تہبند کے طور پر استعمال کرے۔ تو اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی ہے۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج

نہیں چاہیے دوسرے کپڑے پر قادر بھی ہو ایک شخص نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے آپ نے فرمایا کیا ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہوتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (بعض اوقات) ایک سے زائد کپڑوں کی موجودگی میں صرف ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ جہاں تک ایک کپڑے کو پہننے کے طریقے کا تعلق ہے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھوں پر کچھ نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل بھی اسی صورت میں مروی ہے اور اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں۔ البتہ کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو ازار بھی باندھی جا سکتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کپڑا کشادہ ہو تو اسے کاندھوں پر ڈالو اور تنگ ہو تو ازار باندھ کر نماز پڑھو۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اسے تہبند۔ باندھنے کی بجائے اس کے کناروں کو کاندھوں پر دائیں بائیں کر کے ڈالا جائے۔

باب ۸۱ —— اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

بعض حضرات کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ کچھ حضرات نے شدت اختیار کرتے ہوئے اسے فاسد قرار دیا ہے ان کی دلیل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں پوچھا کیا میں ان کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا نہیں (ضروری نہیں) پوچھا کیا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں فرمایا نہیں عرض کیا ان کا گوشت استعمال کرنے کے بعد وضو کرنا ہوگا فرمایا ہاں۔ اس مضمون کی دیگر روایات بھی مروی ہیں۔

دوسرے گروہ کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے البتہ اجتناب بہتر ہے وہ کہتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے منع کرنا اس لیے نہیں کہ وہ جگہ ناپاک ہے ورنہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز جائز نہ ہوگی اور ناپاک جگہ کوئی بھی ہو وہاں نماز پڑھنا جائز نہیں اس میں اونٹوں کے باڑے کی تخصیص نہیں ممانعت کی وجہ یا تو یہ ہے کہ اونٹوں کے مالک عام طور پر ان کی آڑ میں پیشاب کرتے ہیں لہذا انہیں جگہ کے ناپاک ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت شریک کی روایت میں ہے یا اس لیے منع کیا گیا کہ اونٹ وحشی جانور ہے لہذا نقصان کا خطرہ ہوتا ہے جیسے حضرت یحییٰ بن آدم کی روایت میں ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھتے تھے گویا مطلقاً ممانعت نہیں۔ قیاس بھی اسی دوسرے موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ گوشت اور پیشاب کے اعتبار سے اونٹ اور بکری کا حکم ایک ہے اور جب بکریوں کے باڑے میں نماز جائز ہے تو اونٹوں کے باڑے میں بھی جائز ہوگی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

باب ۸۲ —— عید کی نماز دوسرے دن پڑھنا

بعض حضرات جن میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اگر عید کے دن نماز عید رہ جائے تو دوسرے دن پڑھی جائے جب کہ دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ دوسرے دن یہ نماز نہ پڑھی جائے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عید کا چاند نظر آیا دوسرے دن زوال آفتاب کے بعد چاند

دیکھنے کی اطلاع ملی، آپ نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور دوسرے دن عید گاہ میں جا کر ان کو نماز پڑھائی۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ حدیث جو تم نے پیش کی ہے حفاظِ حدیث نے حضرت ہشیم (راوی) سے روایت کرتے ہوئے نماز پڑھنے کا ذکر نہیں کیا حضرت یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور حضرت ہشیم کے الفاظ کو زیادہ یاد رکھنے والے ہیں وہ نماز پڑھنے کے الفاظ ذکر نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ عید گاہ کی طرف جانا محض دعا اور شوکت اسلام کے اظہار کے لیے تھا چنانچہ اسی مقصد کے لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حیض والی عورتوں کو بھی عید گاہ کی طرف نکلنے کا حکم دیتے تھے حالانکہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

تو جب حدیث پاک سے اس اختلاف کا فیصلہ نہ ہوا تو قیاس کی طرف رجوع کیا گیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نمازیں دو طرح کی ہیں ایک وہ جو اپنے وقت سے رہ جائیں تو اسی دن ان کو قضا کیا جا سکتا ہے مثلاً پانچ اوقات کی نمازیں ہیں، ایسی نمازیں دوسرے دن بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور بعض ایسی نمازیں ہیں جو اپنے وقت سے رہ جائیں تو اس دن کے باقی کسی حصے میں انہیں نہیں پڑھ سکتے لہٰذا یہ نمازیں دوسرے دن بھی پڑھنا جائز نہیں مثلاً جمعۃ المبارک کی نماز ہے۔ جب عید کی نماز کو دیکھا تو وہ دوسری قسم کی نمازوں کے مشابہ ہے لہٰذا اگر پہلے دن نہ پڑھ سکیں تو دوسرے دن بھی نہیں پڑھیں گے۔

باب ۸۳ —— کعبہ شریف میں نماز پڑھنا

کعبہ شریف کی عمارت میں نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اس ضمن میں دو مذہب ہیں ایک جماعت کے نزدیک ناجائز ہے ان کی دلیل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقعہ پر) بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے تمام کناروں میں دعا مانگی لیکن اس میں نماز نہیں پڑھی باہر تشریف لائے تو فرمایا یہ قبلہ ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ انہوں نے متعدد روایات سے ثابت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بیت اللہ شریف داخل ہوئے جب باہر تشریف لائے تو میں نے پوچھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے انہوں نے بتایا کہ سامنے کی طرف —— چونکہ حضرت اسامہ بن زید سے دو مختلف روایتیں آئی ہیں لہٰذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا جائے گا۔ اور وہ نماز پڑھنے کے بارے میں ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ بیت اللہ شریف کی پوری عمارت قبلہ ہے اور وہاں نماز پڑھنے والا پورے قبلہ کی طرف رُخ نہیں کرتا تو اس کا جواب یوں دیا جائے گا کہ بیت اللہ شریف کی عمارت کے باہر نماز پڑھنا سب کے نزدیک جائز ہے حالانکہ وہاں عمارت کے کسی ایک کونے کی طرف رُخ کر لیا جائے تو نماز جائز ہو گی اسی طرح عمارت کے اندر بھی ایک کونے کی طرف رُخ ہو گیا تو نماز جائز ہو گی۔

جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے کے بعد یہ بات فرمانے کا تعلق ہے کہ یہ قبلہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے اگر تم یہاں امام کے ساتھ نماز پڑھو تو امام کا قبلہ یہ ہے —— اس کا مطلب یہ نہیں کہ عمارت کے اندر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعہ

طحاوی شریف
(عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف

محدث جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ وتلخیص

مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ

ناشر

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ۳۸-اُردو بازار لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ
فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف: محدّثِ جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالٰی

۲۳۹ھ ـــــ ۳۲۱ھ
۸۵۳ء ـــــ ۹۲۳ء

ترجمہ وتلخیص: علّامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین

تقدیم: علّامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	شرح معانی الآثار (اُردو ترجمہ طحاوی شریف)
تصنیف	:	محدثِ جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم	:	مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی
تصحیح	:	مولانا محمد طفیل (جلد اول)
	:	مولانا خادم حسین (جلد دوئم)
مطبع	:	روی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور
طبع باراوّل	:	اکتوبر ۱۹۹۳ء
طبع باردوئم	:	صفر ۱۴۲۴ھ / اپریل ۲۰۰۳ء

تقسیم کار

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

HAMID & COMPANY®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

حامد اینڈ کمپنی میٹ منزل ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
فون نمبر ۷۱۲۳۴۳۵۔۷۳۱۲۱۷۳۔۰۹۲۔۴۲
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹
ای میل: info@faridbookstall.com
ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

فہرست مضامین

٨٤ - باب من صلى خلف الصف وحده

صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے والا

١- حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة ح وحدثنا علي ابن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت هلال بن يساف يحدث عن عمرو بن راشد عن وابصة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يصلي في خلف الصف وحده فأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يعيد الصلوة۔

حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔

٢- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال سعيد بن منصور قال ثنا هشيم عن حصين عن هلال ابن يساف قال أخذ بيدي زياد بن أبي الجعد فأقامني على وابصة بن معبد بالرقة فقال حدثني أبي أن رجلا صلى خلف الصف وحده فأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يعيد الصلوة۔

حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں زیاد بن ابی جعد نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مقام رقہ میں حضرت وابصہ بن معبد کے سامنے لاکھڑا کیا اور فرمایا مجھ سے میرے باپ (وابصہ بن معبد) نے بیان کیا کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔

٣- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا ملازم بن عمرو قال ثنا عبد الله بن بدر السحيمي عن عبد الرحمن بن علي بن شيبان السحيمي عن أبيه وكان أحد الوفد قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى صلاته ورجل فرد يصلي خلف الصف فقام نبي الله صلى الله عليه وسلم حتى قضى

حضرت عبدالرحمن بن علی بن شیبان سحیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ وفد کے ایک رکن تھے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے نماز کو پورا کیا تو ایک شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھ رہا تھا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے اپنی نماز مکمل کر لی۔ پھر آپ نے فرمایا نئے سرے سے نماز پڑھو صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ فَلَا صَلٰوةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ صَفٍّ مُنْفَرِدًا فَصَلَاتُهُ بَاطِلَةٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَسَاءَ وَصَلَاتُهُ مُجْزِئَةٌ عَنْهُ وَقَالُوا لَيْسَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ مَا قُلْنَا وَذٰلِكَ أَنَّكُمْ رَوَيْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الَّذِي صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَهُ بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ

وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَهُ بِذٰلِكَ لِمَعْنًى آخَرَ كَمَا أَمَرَ الَّذِي دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَهَا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا فِي حَدِيثِ رِفَاعَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رض فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلٰكِنَّهُ لِمَعْنًى آخَرَ غَيْرَ ذٰلِكَ وَهُوَ تَرْكُهُ إِصَابَةَ فَرَائِضِ الصَّلٰوةِ فَيَحْتَمِلُ أَيْضًا مَا رَوَيْتُمْ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الَّذِي صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ لَا لِأَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَلٰكِنْ لِمَعْنًى آخَرَ كَانَ مِنْهُ فِي الصَّلٰوةِ وَفِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ مَعْنًى زَائِدٌ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي فِي حَدِيثِ وَابِصَةَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَرَجُلٌ فَرْدٌ يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ

ایک جماعت کا موقف ہے کہ جو شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے اس کی نماز باطل ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص نے غلطی کی لیکن اس کی نماز جائز ہے۔ وہ کہتے ہیں ان روایات میں ہمارے قول کے خلاف کوئی دلالت نہیں اور وہ اس لیے کہ تم نے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جو صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا تو ہو سکتا ہے۔ آپ نے اسے صف کے پیچھے نماز پڑھنے کی وجہ سے یہ حکم فرمایا ہو اور ممکن ہے کہ کسی دوسری وجہ سے حکم دیا ہو۔ جیسا کہ حضرت رفاعہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی تو آپ نے اسے لوٹانے کا حکم دیا پھر دوبارہ پڑھنے کا حکم فرمایا حتیٰ کہ کئی بار ایسا کیا تو یہ اس لیے نہیں تھا کہ اس شخص نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی بلکہ اس کی کوئی دوسری وجہ تھی اور وہ یہ کہ اس نے فرائض نماز میں کوتاہی کی۔ تو تمہاری روایت کردہ حدیث کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو نماز لوٹانے کا حکم دیا، میں یہ بھی احتمال ہے کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنے کی وجہ سے نہیں بلکہ نماز میں کسی دوسری خرابی کی وجہ سے لوٹانے کا حکم فرمایا اور حضرت علی بن شیبان کی روایت میں حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے زائد معنیٰ بھی پایا جاتا ہے وہ یہ کہ آپ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے نماز مکمل کی (دیکھا کہ) ایک شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھ رہا تھا آپ اس کے پاس کھڑے ہو گئے۔ جب وہ نماز مکمل کر چکا تو فرمایا نئے سرے سے نماز پڑھو کیونکہ صف کے پیچھے تنہا شخص کی نماز نہیں ہوتی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ آپ نے اس شخص کو نماز لوٹانے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ صف کے

فَقَامَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ اسْتَقْبِلْ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَّكُوْنَ أَمْرُهُ إِيَّاهُ بِإِعَادَةِ الصَّلٰوةِ كَانَ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ وَصَفْنَا فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ وَابِصَةَ وَأَمَّا قَوْلُهُ لَا صَلٰوةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ كَقَوْلِهِ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ وَكَالْحَدِيْثِ الْآخَرِ لَا صَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ إِذَا صَلّٰى كَذٰلِكَ كَانَ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ قَدْ صَلّٰى صَلٰوةً تُجْزِئُهُ وَلٰكِنَّهَا لَيْسَتْ بِمُتَكَامِلَةِ الْأَسْبَابِ فِي الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ لِأَنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ مَعَ الْإِمَامِ اتِّصَالُ الصُّفُوْفِ وَسَدُّ الْفُرَجِ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ خَلْفَ الْإِمَامِ أَنْ يَّفْعَلَ فَإِنْ قَصَّرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَدْ أَسَاءَ وَصَلَاتُهُ تُجْزِئُهُ وَلٰكِنَّهَا لَيْسَتْ بِالصَّلٰوةِ الْمُتَكَامِلَةِ فِيْ فَرَائِضِهَا وَسُنَنِهَا فَقِيْلَ لِذٰلِكَ لَا صَلَاةَ لَهُ أَيْ لَا صَلٰوةَ لَهُ مُتَكَامِلَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يُعْرَفُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِهِ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ إِنَّمَا مَعْنَاهُ لَيْسَ هُوَ بِالْمِسْكِيْنِ الْمُتَكَامِلِ فِي الْمَسْكَنَةِ إِذْ هُوَ يَسْأَلُ فَيُعْطٰى مَا يَقُوْتُهُ وَيُوَارِيْ عَوْرَتَهُ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ وَلَا يَعْرِفُوْنَهُ فَيَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهِ نَفٰى فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

پیچھے تنہا نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی تو یہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے اس بنیاد پر نماز لوٹانے کا حکم فرمایا جو ہم نے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان کی اور آپ کا یہ فرمانا کہ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ بات ”جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضو نہیں“ کی طرح ہو اور جسے آپ نے فرمایا مسجد کے پڑوسی کی نماز، مسجد کے علاوہ نہیں ہوتی تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب وہ اس طرح پڑھے تو نہ پڑھنے والے کے حکم میں ہوگا بلکہ (مطلب یہ ہے کہ) وہ نماز پڑھ چکا جو اس کو کفایت کرتی ہے۔ لیکن فرائض وسنن کے اسباب کے اعتبار سے کامل نہیں۔ کیونکہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو اسی طرح کرنا چاہیے اگر اس میں کوتاہی کرے گا تو گناہ گار ہوگا لیکن نماز جائز ہوگی۔ البتہ فرائض وسنن کے اعتبار سے کامل نہ ہوگی۔

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو کھجوریں لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کی پہچان نہ ہو پس اسے صدقہ دیا جائے اور وہ لوگوں سے سوال نہیں کرتا۔ تو اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ جو شخص ایک یا دو کھجوروں کے ذریعے واپس ہو جائے وہ مسکین نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شخص کامل مسکین نہیں کیونکہ وہ مانگتا ہے پھر اس کو اس قدر دیا جاتا ہے جس سے وہ ایک وقت کی روزی حاصل کر لے اور اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ لے لیکن مسکین وہ ہے جو لوگوں سے نہیں مانگتا اور نہ ہی وہ (محتاجی میں) معروف ہے تو لوگ اس کو دیتے ہیں۔ پس اس حدیث میں اس مسکین کی نفی ہے جو اسباب احتیاج کے اعتبار سے کامل مسکین نہیں۔ تو آپ کے اس فرمان میں کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی، میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس کی نماز جائز تو ہے لیکن کامل نہ ہونے کے اعتبار سے اس کی نفی فرمائی۔

مَنْ كَانَ مُسْكِيْنًا غَيْرَ مُتَكَامِلِ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ أَنْ يَكُوْنَ مِسْكِيْنًا فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا إِنَّمَا نَفَى بِقَوْلِهِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ أَنْ يَكُوْنَ مُصَلِّيًا لِأَنَّهٗ غَيْرُ مُتَكَامِلِ أَسْبَابِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَدْ صَلّٰى صَلٰوةً تُجْزِئُهٗ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ تَجِدُوْنَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا شَيْئًا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْتُمْ قِيْلَ لَهٗ نَعَمْ۔

۴۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ زِيَادَ الْأَعْلَمَ أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَرَكَعْتُ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَيْتُ إِلَى الصَّفِّ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ أَيُّكُمُ الَّذِيْ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ قَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ أَنَا قَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

۵۔ **حَدَّثَنَا** الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۶۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ زِيَادِنِ الْأَعْلَمِ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ فَلَمْ

اگر کوئی معترض کہے کہ کیا تم اپنے اس قول پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات (روایت) پاتے ہو؟ تو اس سے کہا جائے گا ہاں ـــــــ

حضرت حسن (البصری) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے۔ میرا سانس پھول گیا تھا تو میں نے صف کے پیچھے ہی رکوع کر لیا پھر صف کی طرف چلا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کر چکے تو فرمایا تم میں سے کس نے صف سے باہر رکوع کیا فرماتے ہیں میں نے کہا میں ہوں (یا رسول اللہ) فرمایا اللہ تمہاری حرص میں اضافہ فرمائے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

حضرت عفان بن مسلم فرماتے ہیں ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن عروبہ، بواسطہ زیاد اعلم، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے صف کے پیچھے رکوع کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو بڑھائے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے صف کے پیچھے رکوع کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ الصَّلٰوةِ فَلَوْ كَانَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ لَا تُجْزِيْهِ صَلَاتُهُ لَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ لَا خَلْفَ الصَّفِّ يَكُوْنُ دَاخِلًا فِيْهَا۔ اَلَا تَرٰى اَنَّ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مَكَانٍ قَذِرٍ اَنَّ صَلَاتَهُ فَاسِدَةٌ وَمَنِ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ عَلٰى مَكَانٍ قَذِرٍ ثُمَّ صَارَ اِلٰى مَكَانٍ نَظِيْفٍ اِنَّ صَلَاتَهُ فَاسِدَةٌ فَكَانَ كُلُّ مَنِ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَوْطِنٍ لَا يَجُوْزُ لَهُ فِيْهِ اَنْ يَاْتِيَ بِالصَّلٰوةِ فِيْهِ بِكَمَالِهَا لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا كَانَ دُخُوْلُ اَبِيْ بَكْرَةَ فِي الصَّلٰوةِ دُوْنَ الصَّفِّ دُخُوْلًا صَحِيْحًا كَانَتْ صَلٰوةُ الْمُصَلِّيْ كُلُّهَا دُوْنَ الصَّفِّ صَلٰوةً صَحِيْحَةً فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى قَوْلِهِ وَلَا تَعُدْ قِيْلَ لَهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا يَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ يَحْتَمِلُ وَلَا تَعُدْ اَنْ تَرْكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ حَتّٰى تَقُوْمَ فِي الصَّفِّ كَمَا قَدْ رَوٰى عَنْهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ۔

انھیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں فرمایا اگر صف سے پیچھے پڑھنے والے کی نماز جائز نہ ہوتی تو صف کے پیچھے نماز میں داخل ہونے والا نماز میں داخل شمار نہیں ہوتا۔ ——— کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص ناپاک جگہ نماز پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور جو آدمی ناپاک جگہ نماز شروع کر کے پھر پاک جگہ چلا جائے تو اس کی نماز بھی فاسد ہے تو جس جگہ نماز کے شروع کر لینے سے اسے وہاں مکمل کرنا جائز نہیں وہاں نماز کا شروع کرنا بھی جائز نہیں تو جب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا صف کے پیچھے نماز میں داخل ہونا صحیح تھا تو نمازی کی مکمل نماز صف سے پیچھے (تنہا) صحیح ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ "لا تعد" (آئندہ ایسا نہ کرنا) کا کیا مطلب ہے؟ تو اسے کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس میں دو معنوں کا احتمال ہے یہ بھی احتمال ہے کہ آئندہ صف کے پیچھے رکوع نہ کرنا حتیٰ کہ تم صف میں کھڑے ہو جاؤ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فَلَا يَرْكَعْ دُوْنَ الصَّفِّ حَتّٰى يَاْخُذَ مَكَانَهُ مِنَ الصَّفِّ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے آئے تو صف کے پیچھے رکوع نہ کرے حتیٰ کہ صف میں اپنی جگہ پر چلا جائے۔

وَيَحْتَمِلُ قَوْلُهُ وَلَا تَعُدْ اَيْ وَلَا تَعُدْ اَنْ تَسْعَى الصَّلٰوةَ سَعْيًا يَحْفِزُكَ فِيْهِ النَّفَسُ كَمَا قَدْ جَاءَ عَنْهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ آئندہ نماز کے لیے اس طرح دوڑتے ہوئے نہ آنا کہ تمہارا سانس پھول جائے جیسا کہ دیگر احادیث میں آیا ہے۔

٨۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون سے چلتے ہوئے آؤ جو کچھ (امام کے ساتھ) پاؤ اسے پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اسے پورا کر لو۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا۔

۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فَاقْضُوْا۔

حضرت ابن شہاب حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں ("اتموا" کی جگہ) "فاقضوا" کے الفاظ ہیں (یعنی باقی نماز اٹھ کر پوری کرو)

۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن عمر، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری، بواسطہ حضرت سعید اور ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ایوب، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ثنا القعنبي قال ثنا مالك عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن أبيه عن أبي هريرة رضـ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ثوب بالصلوٰة فلا تأتوها وأنتم تسعون وأتوها وعليكم السكينة والوقار فما أدركتم فصلوا وما فاتكم فأتموا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اقامت ہو جائے تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون و وقار سے آؤ (امام کے ساتھ) جس قدر (نماز) پاؤ اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کر لو۔

۱۶۔ **حدثنا** يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن العلاء عن أبيه وإسحٰق بن عبد الله إنهما سمعا أبا هريرة رضـ يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله وزاد فإن أحدكم في صلوٰة ما كان يعمد إلى الصلوٰة۔

حضرت علاء اپنے والد اور حضرت اسحٰق بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا، پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص جب نماز کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے۔

۱۷۔ **حدثنا** علي بن معبد قال ثنا عبد الوهاب قال أنا حميد الطويل عن أنس رضـ عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا جاء أحدكم يعني الصلوٰة فليمش على هيأته فليصل ما أدرك وليقض ما سبق به منها۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کی طرف آئے تو اپنی رفتار پر چلے جو کچھ (امام کے ساتھ) پا لے اسے پڑھے اور جو گزر گیا اسے (بعد میں) پورا کرے۔

قال أبو جعفر فالنظر عندنا يدل على أن من صلى خلف الصف فصلاته جائزة وذلك أنهم لا يختلفون في رجل كان يصلي وراء الإمام في صف فخلا موضع رجل أمامه أنه ينبغي له أن يمشي إليه حتى يقوم فيه وكذلك روي عن عبد الله بن عمر رضـ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک غور و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ جو کچھ شخص صف کے پیچھے (تنہا) نماز پڑھے اس کی نماز جائز ہے اور یہ اس لیے کہ ان (ائمہ) کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب کوئی شخص امام کے پیچھے صف میں نماز پڑھ رہا ہو پھر اس کے آگے ایک آدمی کی جگہ خالی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اس طرف چل پڑے حتیٰ کہ وہاں کھڑا ہو جائے،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۸۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا أبو الوليد قال ثنا شعبة قال ثنا عمرو بن مرة قال سمعت خيثمة بن عبد الرحمٰن يقول صليت إلى جنب ابن عمر رضـ فرأى في الصف خللا فجعل يغمزني أن أتقدم إليه وجعلت إنما يمنعني أن أتقدم الضيق بمكاني إذا جلس

حضرت خیثمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اگلی صف میں خالی جگہ دیکھی تو مجھے آگے بڑھنے کے لیے کونچا مارا لیکن وہاں بیٹھنے کے لیے جگہ کی تنگی نے مجھے روکے رکھا جب انھوں نے یہ بات دیکھی تو وہ خود آگے

أَنْ أَبْعَدَ مِنْهُ فَلَمَّا أَنْ رَأَى ذٰلِكَ تَقَدَّمَ هُوَ وَالَّذِي يَتَقَدَّمُ مِنْ صَفٍّ إِلَى صَفٍّ عَلَى مَا ذَكَرْنَا هُوَ فِيمَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فِي غَيْرِ صَفٍّ فَلَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَوْ كَانَتِ الصَّلٰوةُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِقِيَامٍ فِي صَفٍّ لَفَسَدَتْ عَلَى هٰذَا صَلَاتُنَا بِمَا صَارَ فِي غَيْرِ صَفٍّ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ أَقَلَّ الْقَلِيلِ كَمَا أَنَّ مَنْ وَقَفَ عَلَى مَكَانٍ نَجِسٍ وَهُوَ يُصَلِّي أَقَلَّ الْقَلِيلِ أَفْسَدَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ۔

فَلَمَّا أَجْمَعُوا أَنَّهُمْ يَأْمُرُونَ هٰذَا الرَّجُلَ بِالتَّقَدُّمِ إِلَى مَا خَلَا أَمَامَهُ مِنَ الصَّفِّ وَلَا يُفْسِدُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ كَوْنُهُ فِيمَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فِي غَيْرِ صَفٍّ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مَنْ صَلَّى دُونَ الصُّفُوفِ صَلَاتُهُ مُجْزِئَةٌ عَنْهُ۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَكَعُوا دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَوْا إِلَى الصَّفِّ وَاعْتَدُّوا بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ الَّتِي رَكَعُوهَا دُونَ الصَّفِّ۔

بڑھ گئے۔ تو جو شخص ایک صف سے دوسری صف کی طرف بڑھتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ دو صفوں کے درمیان ہوتا ہے کسی صف میں نہیں ہوتا تو یہ عمل اسے نقصان نہیں پہنچاتا اور نہ اسے نماز سے نکالتا ہے پس اگر صف میں کھڑا ہونے ہی سے نماز جائز ہوتی تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جاتی کیونکہ وہ صف کے علاوہ جگہ میں چلا گیا اگرچہ یہ بہت قلیل عمل ہے جیسے کوئی شخص ناپاک جگہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھے اگرچہ بہت قلیل وقت ہو تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

تو جب اس بات پر اجماع ہو گیا کہ وہ (ائمہ کرام) اس شخص کو اگلی صف میں خالی جگہ جانے کا حکم دیتے ہیں اور دو صفوں کے درمیان ہونے اور صف کے اندر نہ ہونے کے باوجود اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی تو یہ اس بات پر دلت ہے کہ جو شخص صف کے پیچھے نماز پڑھے اس کی نماز جائز ہوگی۔ ——— صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ انھوں نے صف سے پیچھے ایک رکعت ادا کی پھر صف کی طرف چلے اور انھوں نے صف کے پیچھے پڑھی جانے والی اس رکعت کو شمار کیا اسی سے یہ ہے۔

۱۹۔ **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ رض فَأَدْرَكْنَا الْإِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعْنَا ثُمَّ مَشَيْنَا حَتَّى اسْتَوَيْنَا بِالصَّفِّ فَلَمَّا قَضَى الْإِمَامُ الصَّلٰوةَ قُمْتُ لِأَقْضِيَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ أَدْرَكْتَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے امام کو رکوع میں پایا ہم نے رکوع کیا پھر ہم چل کر صف میں کھڑے ہو گئے۔ امام نے نماز مکمل کی تو میں باقی نماز پڑھنے کھڑا ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے (مکمل) نماز حاصل کر لی ہے۔

۲۰۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بَشِيرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ عَنْ طَارِقٍ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ جُلُوسًا فَجَاءَ آذِنُهُ فَقَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

حضرت طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ کے دربان نے بتایا کہ نماز کھڑی ہو گئی ہے تو آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ

فَقَامَ وَقُمْنَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى النَّاسَ رُكُوْعًا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَرَكَعَ وَمَشٰى وَفَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ۔

کھڑے ہو گئے آپ مسجد میں داخل ہوئے تو کچھ لوگوں کو مسجد کے اگلے حصے میں رکوع کرتے ہوئے دیکھا آپ نے تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور آگے چل پڑے ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔

فَاِنِ اعْتَلَّ فِي هٰذَا مُعْتَلٌّ بِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ صَارَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ صَفًّا۔

اگر کوئی شخص یہ دلیل دے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایسا اس لیے کیا کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں سے مل کر صف مکمل ہو گئی تھی۔ اس شخص کو جواباً کہا جائیگا کہ اس سلسلے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے عمل مروی ہے

۲۱۔ **قِيْلَ** لَهٗ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ رَاَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ رُكُوْعٌ فَمَشٰى حَتّٰى اِذَا اَمْكَنَهٗ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ وَهُوَ رَاكِعٌ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ دَبَّ وَهُوَ رَاكِعٌ حَتّٰى وَصَلَ الصَّفَّ۔

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کو رکوع میں دیکھا آپ آگے چلے گئے۔ یہاں تک کہ آپ کو صف میں پہنچنا ممکن ہوا تو آپ نے جھکتے ہوئے تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر اسی حالت میں چلے یہاں تک کہ صف میں پہنچ گئے۔

۲۲۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک اور ابن ابی ذئب نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَرْكَعُ عَلٰى عَتَبَةِ الْمَسْجِدِ وَوَجْهُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَمْشِيْ مُعْتَرِضًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَعْتَدُّ بِهَا اِنْ وَصَلَ اِلَى الصَّفِّ اَوْ لَمْ يَصِلْ۔

حضرت خارجہ بن زید فرماتے ہیں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد کی چوکھٹ پر سجدہ کرتے اور آپ کا چہرہ قبلہ کی طرف ہوتا پھر آگے بڑھتے ہوئے دائیں جانب کی طرف چلتے اور اس رکعت کو شمار کرتے پہنچتے یا نہ،

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاَنْتُمْ تُخَالِفُوْنَ مَا قَدْ رَوَيْتُمُوْهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَزَيْدٍ وَتَقُوْلُوْنَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرْكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ۔ **قِيْلَ** لَهٗ نَعَمْ وَلٰكِنْ اِحْتَجَجْنَا بِذٰلِكَ عَلَيْكَ لِتَعْلَمَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهُمْ لَا يُبْطِلُوْنَ صَلٰوةَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ وُصُوْلِهٖ اِلَى الصَّفِّ۔ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَمَا الَّذِيْ ذَهَبْتُمْ اِلَيْهِ

اگر کوئی شخص کہے کہ تم اسی بات کی مخالفت کرتے ہو جو تم نے حضرت ابن مسعود اور حضرت زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور تم کہتے ہو کہ کسی شخص کے لیے صف سے پیچھے رکوع کرنا جائز نہیں۔ اس شخص کو کہا جائے گا ہاں لیکن ہم نے اس (روایت) سے تمہارے خلاف استدلال کیا۔ ہے تاکہ تم جان لو کہ تمام صحابہ کرام اس شخص کی نماز کو باطل قرار نہیں دیتے جو صف میں داخل ہونے سے پہلے نماز شروع کرتا ہے۔
اگر کوئی شخص کہے کہ تم ایسی بات کی طرف گئے ہو کہ تم نے

حَتّٰى خَالَفْتُمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَزَيْدًا۔ قِيْلَ لَهٗ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض لَا يَرْكَعُ أَحَدُكُمْ دُوْنَ الصَّفِّ حَتّٰى يَأْخُذَ مَكَانَهٗ مِنَ الصَّفِّ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ الْحَسَنُ۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهٗ كَرِهَ أَنْ يَرْكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ وَكُلُّ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ هٰذَا وَمِنْ إِجَازَةِ صَلٰوةِ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی۔ تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہم نے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کہ کوئی شخص صف سے پیچھے رکوع نہ کرے حتیٰ کہ وہ صف میں اپنی جگہ پر پہنچ جائے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی ہے۔

حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ صف سے پیچھے نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

ہم نے اس باب میں یہ جو کچھ بیان کیا اور یہ کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۸۵ الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَيُصَلِّيْ مِنْهَا رَكْعَةً ثُمَّ تَطْلُعُ الشَّمْسُ!

باب ۸۵: نماز فجر کی ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج کا طلوع ہونا

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَوٰى عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهٖ فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ صَلّٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ثُمَّ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ صَلّٰى إِلَيْهَا أُخْرٰى وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْأَثَرِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَسَدَتْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عطاء بن یسار اور دیگر راویوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت پائے اس نے نماز کو پالیا۔ ___ ہم نے اسے اس کی اسناد کے ساتھ اوقاتِ نماز کے باب میں بیان کیا ہے۔ ___ ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے ایک رکعت پالے پھر سورج طلوع ہو جائے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائے، انھوں نے اس (مندرجہ بالا) روایت سے استدلال کیا۔ ___ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جب کوئی شخص حالتِ نماز میں ہو اور سورج

عَلَيْهِ وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْاَثَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِاَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ قَدْ يَحْتَمِلُ مَا قَالَهُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ عَنٰى بِهِ الصِّبْيَانَ الَّذِيْنَ يَبْلُغُوْنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَالْحُيَّضُ اللَّاتِيْ يَطْهُرْنَ وَالنَّصَارٰى الَّذِيْنَ يُسْلِمُوْنَ لِاَنَّهُ لَمَّا ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْاَثَرِ الْاِدْرَاكَ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّلٰوةَ فَيَكُوْنُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ سَمَّيْنَاهُمْ وَمَنْ اَشْبَهَهُمْ مُدْرِكِيْنَ لِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَيَجِبُ عَلَيْهِمْ قَضَاؤُهَا وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْتِهَا اَقَلَّ مِنَ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُصَلُّوْنَهَا فِيْهِ **قَالُوْا** وَهٰذَا الْحَدِيْثُ هُوَ الَّذِيْ ذَهَبْنَا فِيْهِ اِلٰى اَنَّ الْمَجَانِيْنَ اِذَا اَفَاقُوْا وَالصِّبْيَانُ اِذَا بَلَغُوْا وَالنَّصَارٰى اِذَا اَسْلَمُوْا وَالْحُيَّضُ اِذَا طَهُرْنَ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْتِ الصُّبْحِ مِقْدَارُ رَكْعَةٍ اَنَّهُمْ لَهَا مُدْرِكُوْنَ فَلَمْ نُخَالِفْ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا خَالَفْنَا تَاْوِيْلَ اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى۔

۲۵۔ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَاسٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى۔

۲۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ

طلوع ہو جائے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی وہ کہتے ہیں اس روایت میں پہلے گروہ کے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جس نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت پائی اس نے نماز کو پا لیا میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے وہ بچے مراد ہوں جو طلوع شمس سے پہلے بالغ ہوئے وہ حائضہ عورتیں جو پاک ہوئیں اور وہ عیسائی مراد ہوں جنہوں نے اسلام قبول کیا کیونکہ جب آپ نے "ادراک" (پا لینے) کا ذکر فرمایا اور نماز کا ذکر نہ کیا تو یہ لوگ جن کا ہم نے ذکر کیا اور ان جیسے دوسرے لوگ اس نماز کو پانے والے ہوئے اور ان پر اس کی قضا واجب ہے اگرچہ ان کے لیے اس مقدار سے کم وقت بچے جس میں وہ یہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

یہ حضرات کہتے ہیں یہی وہ حدیث ہے جس سے ہم نے استدلال کیا کہ جب پاگل ٹھیک ہو جائیں، بچے بالغ ہو جائیں، عیسائی اسلام قبول کر لیں اور حیض والی عورتیں پاک ہو جائیں اور وقت فجر سے ایک رکعت کی مقدار باقی ہو تو وہ اس نماز کو پانے والے ہیں تو ہم اس حدیث کے خلاف نہیں بلکہ اس مفہوم کے خلاف ہیں جو پہلے قول والوں نے بیان کیا ہے۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی نماز سے ایک رکعت پالی وہ اس کے ساتھ دوسری ملا لے۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُہٗ وَاِذَا اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُہٗ۔

وسلم نے فرمایا جس نے غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پائی اس کی نماز پوری ہو گئی اور جب اسے نماز فجر سے ایک رکعت مل گئی تو فجر کی نماز پوری ہو گئی۔

فَفِیْمَا رَوَیْنَا ذِکْرُ الْبِنَاءِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ عَلٰی مَا قَدْ دَخَلَ فِیْہِ قَبْلَ طُلُوْعِھَا۔ **فَکَانَ** مِنَ الْحُجَّۃِ عَلٰی اَھْلِ ھٰذِہِ الْمَقَالَۃِ اِنَّ ھٰذَا قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ کَانَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَھْیِہٖ عَنِ الصَّلٰوۃِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ثُمَّ اِنَّہٗ قَدْ نَھٰی عَنْ ذٰلِکَ وَتَوَاتَرَتْ عَنْہُ الْاٰثَارُ بِنَھْیِہٖ عَنْ ذٰلِکَ وَقَدْ ذَکَرْنَا تِلْکَ الْاٰثَارَ فِیْ بَابِ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ مَا کَانَ فِیْہِ الْاِبَاحَۃُ ھُوَ مَنْسُوْخٌ بِمَا فِیْہِ النَّھْیُ۔

تو جو کچھ ہم نے روایت کیا ہے اس میں طلوع آفتاب کے بعد اس نماز پر بنا کا ذکر ہے جسے اس نے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے شروع کیا۔ ——— تو اس قول کے قائلین کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرنے سے پہلے کی ہو اور آپ نے اس سے منع فرمایا اس ممانعت پر تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں۔ ہم نے ان روایات کو اوقات نماز کے باب میں ذکر کیا ہے لہذا ممکن ہے جن روایات میں اباحت کا ذکر ہے وہ نہی کی روایات سے منسوخ ہو چکی ہوں۔

فَقَالُوْا اِنَّمَا النَّھْیُ عَنِ التَّطَوُّعِ خَاصَّۃً لَا عَنْ قَضَاءِ الْفَرَائِضِ لَا تَرٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ عِنْدَنَا وَعِنْدَکُمْ بِمَانِعٍ اَنْ تُقْضٰی صَلٰوۃٌ فَائِتَۃٌ فِیْ ھٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ فَکَذٰلِکَ مَا رَوَیْتُمْ عَنْہُ مِنَ النَّھْیِ عَنِ الصَّلٰوۃِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لَا یَکُوْنُ مَانِعًا عِنْدَنَا اَنْ تُقْضٰی حِیْنَئِذٍ صَلٰوۃٌ فَائِتَۃٌ اِنَّمَا ھُوَ مَانِعٌ مِّنْ صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ خَاصَّۃً۔

وہ (پہلے قول کے قائلین) کہتے ہیں ممانعت نوافل سے مخصوص ہے فرائض کی قضا سے نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا تو ہمارے اور تمہارے سب کے نزدیک ان دو وقتوں میں قضا نماز سے ممانعت نہیں ہے تو اسی طرح آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طلوع آفتاب کے وقت جس ممانعت کا ذکر کیا ہے وہ ہمارے نزدیک فوت شدہ نمازوں کی قضاء سے ممانعت نہیں بلکہ وہ صرف نوافل سے نہی ہے۔

فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لِلْاٰخَرِیْنَ عَلَیْھِمْ اَنَّہٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ الْفَائِتَاتِ قَدْ دَخَلَتْ فِیْمَا نَھٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِھَا۔

دوسرے قول کے قائلین ان کے خلاف جو حجت پیش کرتے ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فوت شدہ فرض نمازیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت میں داخل ہیں۔

٢٧۔ **وَذٰلِكَ** اَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَرَيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ اَوْ قَالَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَمَّا كَانَ اٰخِرُ السَّحَرِ عَرَّسْنَا فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتّٰى اَيْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَثِبُ فَزِعًا دَهِشًا فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا فَارْتَحَلْنَا مِنْ مَسِيْرِنَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَزَلْنَا فَقَضَى الْقَوْمُ حَوَائِجَهُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا نَقْضِيْهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبٰوا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ۔

٢٨۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَنَامَ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ فَاَذَّنَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى اشْتَعَلَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَ فَاَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

٢٩۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ اَسْرٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَّسْنَا مَعَهٗ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ اِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَتْ صَلَاتُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لشکر میں چلے (غزوہ یا سریہ کا لفظ فرمایا) جب سحری کا آخری وقت ہوا تو ہم سو گئے پس ہم جاگ نہ سکے حتیٰ کہ سورج کی گرمی نے ہمیں بیدار کیا تو ہم میں سے ہر شخص گھبرایا ہوا دہشت زدہ اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے ہمیں کوچ کرنے کا حکم فرمایا ہم وہاں سے چل پڑے حتیٰ کہ سورج بلند ہوا تو قوم نے اپنی حاجت سے فراغت حاصل کی پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انھوں نے اذان کہی تو آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا ہم اسے کل اپنے وقت پر قضا نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ تمہیں (اس وقت) نفل نماز سے بھی منع کرتا ہے پھر تم سے قبول بھی کرے گا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک سفر میں تھے تو صبح کی نماز سے آرام فرما رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا آپ کے حکم سے اذان دی گئی۔ آپ نے سورج کے روشن ہونے کی انتظار کی پھر حکم دیا تو اقامت کہی گئی اور آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں رات کو لے کر چلے اور آپ نے رات کے آخر میں پڑاؤ کیا تو سورج کی گرمی تک ہم جاگ نہ سکے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری نماز رہ گئی۔ تو آپ نے فرمایا تمہاری نماز فوت نہیں ہوئی اس جگہ سے کوچ کر دو چنانچہ آپ نے قریب کی ایک جگہ کی

لَمْ تَذْهَبْ صَلَاتُكُمْ اِرْتَحِلُوْا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ فَارْتَحَلَ قَرِيْبًا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ مِنْ غَزَوَاتِهٖ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ بِلَالٌ اَنَا اُوْقِظُكُمْ فَنَزَلَ الْقَوْمُ فَاضْطَجَعُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاُلْقِيَ عَلَيْهِمُ النَّوْمُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ اَيْنَ مَا قُلْتَ يَا بِلَالُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا اِلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ فَاَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ فَاَذَّنَهُمْ فَتَوَضَّؤُوْا فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ عَنْ رَوْحٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْفَصْلِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ الْقَوْمِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَمِعَنِيْ عِمْرَانُ

کی طرف کوچ فرمایا پھر اترے اور نماز پڑھی۔

حضرت ابو رجاء، حضرت عمران سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ کے موقع پر رات کو چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے بعض صحابہ نے عرض کیا کیا اچھا ہوتا اگر آپ یہاں اتر تے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تم نماز سے (غافل ہو کر) سو جاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ سب کو جگاؤں گا چنانچہ لوگ اترے اور لیٹ گئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کجاوے سے ٹیک لگائی اور ان پر بھی نیند غالب آگئی۔ صحابہ کرام بیدار ہوئے تو سورج کا کنارہ طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا بلال! تمہاری بات کہاں گئی؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس طرح کی نیند مجھے کبھی نہیں آئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری ارواح کو قبض کر لیا اور جس وقت چاہا لوٹا دیا۔ لوگوں کے لیے نماز کا اعلان کرو چنانچہ انھوں نے اذان دی اور صحابہ کرام نے وضو کیا جب سورج بلند ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں پھر نماز فجر ادا فرمائی۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے حضرت حصین نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبد اللہ بن رباح، حضرت ابو قتادہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں جو انھوں نے حضرت روح سے روایت کی اور جسے ہم نے اس فصل کے شروع میں ذکر کیا ہے البتہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کا ذکر نہیں کیا۔ حضرت عبد اللہ بن رباح فرماتے ہیں حضرت عمران

ثنا عبد الله بن رباح الانصاري فقال القوم اعلم بحديثهم انظر كيف تحدث فاني احد السبعة تلك الليلة فلما فرغت قال ما كنت احسب ان احدا يحفظ هذا الحديث غيري **قال** حماد قال ثنا حميد الطويل عن بكر عن عبد الله بن رباح عن ابي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

بن حصین نے مجھے جامع مسجد میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں عبداللہ بن رباح انصاری ہوں انھوں نے فرمایا لوگ اپنی حدیث کو زیادہ جانتے ہیں دیکھو کیسے بیان کر رہے ہو میں اس رات سات میں سے ایک تھا (حضرت عبداللہ فرماتے ہیں) جب میں فارغ ہوا تو انھوں نے فرمایا میرا خیال نہیں تھا کہ کوئی مجھ سے زیادہ اس حدیث کو یاد رکھنے والا ہے حضرت حماد فرماتے ہیں ہم سے حمید طویل نے بیان کیا وہ حضرت بکر سے وہ حضرت عبداللہ بن رباح سے وہ حضرت

۳۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي قال ثنا حماد بن سلمة عن عمرو بن دينار عن نافع بن جبير عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في سفر فقال من يكلأنا الليلة لا ينام حتى الصبح فقال بلال انا فاستقبل مطلع الشمس فضرب على اذانهم حتى ايقظهم حر الشمس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فتوضأ وتوضؤا ثم قعدوا هنية ثم صلوا ركعتي الفجر ثم صلوا الفجر۔

حضرت نافع بن جبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو آپ نے فرمایا رات کو کون ہماری حفاظت کرے گا اور وہ صبح تک نہ سوئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں" چنانچہ انھوں مقام طلوع آفتاب کی طرف رُخ کیا اور ان (صحابہ کرام) کے کانوں نے سننا چھوڑ دیا حتیٰ کہ سورج کی گرمی نے انھیں جگایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے وضو فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی وضو کیا پھر تھوڑی دیر بیٹھے اس کے بعد صبح کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں پھر فجر کی نماز ادا کی۔

۳۵۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا ابو مصعب الزهري قال ثنا ابن ابي حازم عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عرس ذات ليلة بطريق مكة فلم يستيقظ هو ولا احد من اصحابه حتى ضربتهم الشمس فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذا منزل به شيطان فاقتاد رسول الله صلى الله عليه وسلم واقتاد اصحابه حتى ارتفع الضحى فاناخ رسول الله صلى الله عليه وسلم واناخ اصحابه فامهم فصلى الصبح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات مکہ مکرمہ کے راستے میں اترے تو آپ اور صحابہ کرام بیدار نہ ہو سکے حتیٰ کہ ان پر دھوپ آگئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا اس جگہ شیطان ہے پس آپ وہاں سے چل پڑے صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ چلے حتیٰ کہ چاشت کا وقت ہو گیا تو آپ نے اونٹ بٹھایا صحابہ کرام نے بھی اونٹ بٹھائے تو حضور علیہ السلام نے ان کی امامت کرتے ہوئے انھیں صبح کی نماز پڑھائی۔

فَلَمَّا رَأَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ لَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ فَرِيْضَةٌ فَلَمْ يُصَلِّهَا حِيْنَئِذٍ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ قَالَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ نَهْيَهُ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالنَّوَافِلُ وَأَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ اسْتَيْقَظَ فِيْهِ لَيْسَ بِوَقْتٍ لِلصَّلٰوةِ الَّتِيْ نَامَ عَنْهَا۔ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ قُلْتَ بِبَعْضِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَتَرَكْتَ بَعْضَهُ فَقُلْتَ مَنْ صَلّٰى مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً ثُمَّ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ أَنَّهُ يُصَلِّيْ بَقِيَّتَهَا۔ **قِيْلَ** لَهُ لَمْ نَقُلْ بِبَعْضِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا بِشَيْءٍ مِّنْهُ بَلْ جَعَلْنَاهُ مَنْسُوْخًا كُلَّهُ بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَبِمَا قَدْ دَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ جُبَيْرٍ وَعِمْرَانَ وَأَبِيْ قَتَادَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى أَنَّ الْفَرِيْضَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ وَأَنَّهَا لَا تُصَلّٰى حِيْنَئِذٍ كَمَا لَا تُصَلَّى النَّافِلَةُ وَأَمَّا الصَّلٰوةُ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ لِعَصْرِ يَوْمِهِ فَإِنَّا قَدْ ذَكَرْنَا الْكَلَامَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ۔ **فَهٰذَا** وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا وَقْتَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِلٰى أَنْ تَرْتَفِعَ وَقْتًا قَدْ نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ حُكْمِ الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ يُنْهٰى فِيْهَا عَنِ الْأَشْيَاءِ هَلْ يَكُوْنُ عَلَى التَّطَوُّعِ مِنْهَا دُوْنَ الْفَرَائِضِ أَوْ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ فَرَأَيْنَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جب ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج طلوع ہونے کے بعد نماز کو مؤخر کیا حالانکہ یہ فرض نماز تھی تو اس وقت ادا نہ کی حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا اور آپ نے دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت میں فرائض و نوافل سب داخل ہیں اور جس وقت آپ بیدار ہوئے وہ اس نماز کا وقت نہیں جس سے سو گئے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا اور باقی چھوڑ دیا کیوں؟ تم نے کہا کہ جو شخص عصر کی ایک رکعت پڑھ لے پھر سورج غروب ہو جائے تو وہ باقی نماز کو بھی پڑھ لے،

ہم کہتے ہیں کہ ہم اس حدیث کے بعض حصے بلکہ اس سے کسی بات کے بھی قائل نہیں ہیں ہم تو اس تمام حدیث کو اس حدیث سے منسوخ مانتے ہیں جس میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا نیز اس کے ساتھ جس پر حضرت جبیر، حضرت عمران، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت دلالت کرتی ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس (ممانعت) میں فرض نماز بھی داخل ہے اور اس وقت نوافل کی طرح اسے بھی نہ پڑھا جائے جہاں تک غروب آفتاب کے وقت اسی دن کی نماز عصر کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ہم نے اوقات نماز کے باب میں گفتگو کی ہے۔

معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا یہ بیان ہے اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں سورج طلوع ہونے کے وقت نماز سے منع کیا گیا ہے جب تک وہ بلند نہ ہو جائے تو ہم نے ان اوقات کو دیکھا جن میں ممانعت ہے کیا وہاں صرف نوافل سے منع کیا گیا ہے فرائض سے نہیں یا تمام سے منع کیا گیا۔ تو ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو دیکھتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس پر آپ کی طرف سے دلیل بھی قائم ہو گئی تو تمام علماء کے نزدیک ان دنوں میں فرض اور نفل دونوں قسم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَنْهُ بِذٰلِكَ فَكَانَ ذٰلِكَ النَّهْيُ عِنْدَ جَمِيْعِ الْعُلَمَاءِ عَلٰى اَنْ لَا يُصَامَ فِيْهِمَا فَرِيْضَةٌ وَلَا تَطَوُّعٌ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِ طُلُوْعِ الشَّمْسِ الَّذِيْ قَدْ نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ لَا تُصَلّٰى فِيْهِ فَرِيْضَةٌ وَلَا تَطَوُّعٌ وَكَذٰلِكَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَاَمَّا نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ لَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهِمَا لِلْوَقْتِ وَاِنَّمَا نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهِمَا لِلصَّلٰوةِ وَقَدْ رَاَيْنَا ذٰلِكَ الْوَقْتَ يَجُوْزُ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ الْفَرِيْضَةَ وَالصَّلٰوةَ الْفَائِتَةَ فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِيَ النَّاهِيَةُ كَانَتْ اِنَّمَا تَنْهٰى عَنْ غَيْرِ شَكْلِهَا مِنَ النَّوَافِلِ لَا عَنِ الْفَرَائِضِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ۔

کے روزوں کی ممانعت ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت بھی اسی طرح کی ہو اس میں فرض اور نفل دونوں نہ پڑھے جائیں۔ غروب آفتاب کے وقت سے متعلق بھی قیاس اسی بات کا مقتضی ہے جہاں تک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک نماز سے منع کرنے کا تعلق ہے تو ان دونوں وقتوں میں نماز کی ممانعت وقت کی وجہ سے نہیں بلکہ نماز کی وجہ سے ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہو وہ اس وقت فرض نماز اور فوت شدہ نماز پڑھ سکتا ہے توجب نماز ہی مانع ہوئی حالانکہ وہ فرض ہے تو وہ اپنی دوسری شکل یعنی نوافل کے لیے مانع ہوگی فرض کے لیے نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت حکم اور حضرت حماد بھی یہی بات فرماتے ہیں۔

٣٦- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاؤدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَاَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ فَيَسْتَيْقِظُ وَقَدْ طَلَعَ مِنَ الشَّمْسِ شَيْءٌ قَالَا لَا يُصَلِّيْ حَتّٰى تَنْبَسِطَ الشَّمْسُ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز سے سویا رہا پھر بیدار ہوا تو سورج کا کچھ حصہ طلوع ہو چکا تھا (تو وہ کیا کرے) ان دونوں نے فرمایا سورج کی روشنی پھیلنے تک نماز نہ پڑھے

بَابُ ٨٦ صَلٰوةِ الصَّحِيْحِ خَلْفَ الْمَرِيْضِ۔

باب ۸۶: بیمار کے پیچھے تندرست کی نماز

٣٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَأَبُوْ بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُوْ بَكْرٍ لِيُسْمِعَنَا فَبَصُرَ بِنَا قِيَامًا فَقَالَ اجْلِسُوْا أَوْمٰى بِذٰلِكَ إِلَيْهِمْ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ كِدْتُمْ أَنْ تَفْعَلُوْا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ بِعُظَمَائِهِمْ ائْتَمُّوْا بِأَئِمَّتِكُمْ فَإِنْ صَلَّوْا قِيَامًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّوْا جُلُوْسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا۔

۳۸۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعِيْنَ۔

۳۹۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۴۰۔ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۴۱۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

آپ کے پیچھے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہمیں سنانے کے لیے تکبیر کہی جب آپ نے ہمیں کھڑا دیکھا تو ارشاد کرتے ہوئے فرمایا بیٹھ جاؤ نماز ادا کر چکے تو فرمایا قریب ہے کہ تم اپنے ائمہ کے ساتھ ایرانیوں اور رومیوں جیسا طریقہ اختیار کرو پس اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی قیام کی حالت میں نماز ادا کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے زخمی ہو کر گر پڑے جس سے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو سب بھی بیٹھ کر ادا کرو۔

حضرت لیث اور یونس حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اس کی مثل بیان کیا۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خانۂ اقدس میں نماز

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا فَصَلّٰى خَلْفَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ ابْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعِينَ۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ ابْنُ أَبِي

ادا فرمائی اور آپ بیمار تھے تو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ آپ کے پیچھے کچھ لوگ کھڑے ہو کر پڑھنے لگے تو آپ نے انکی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ، اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل

حضرت علی بن مسہر، حضرت ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی فرمانبرداری کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری حکم عدولی کی۔ جب وہ (امیر یعنی امام) کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی قیام کی صورت میں نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عقبہ بن ابی الصہباء باہلی فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان

الصَّهْبَاءِ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض اَنَّهٗ كَانَ يَوْمًا مِّنَ الْاَيَّامِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَهُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ فَقَالُوْا بَلٰى نَشْهَدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ اَنَّ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ قَالُوْا بَلٰى نَشْهَدُ

اَنَّهٗ مَنْ اَطَاعَكَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ قَالَ فَاِنَّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَنْ تُطِيْعُوْنِيْ وَاِنَّ مِنْ طَاعَتِيْ اَنْ تُطِيْعُوْا اَئِمَّتَكُمْ فَاِنْ صَلَّوْا قُعُوْدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِيْنَ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا مَنْ صَلّٰى بِقَوْمٍ قَاعِدًا مِّنْ عِلَّةٍ صَلَّوْا خَلْفَهٗ قُعُوْدًا وَّاِنْ كَانُوْا يُطِيْقُوْنَ الْقِيَامَ۔ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُصَلُّوْنَ خَلْفَهٗ قِيَامًا وَّلَا يَسْقُطُ عَنْهُمْ فَرْضُ الْقِيَامِ بِسُقُوْطِهٖ عَنْ اِمَامِهِمْ۔

۷۴۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَا ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رض مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الشَّامِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ كَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ رض فَقَالَ اُدْعُوْا لِيْ عَلِيًّا رض فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض اَلَا نَدْعُوْ لَكَ اَبَابَكْرٍ رض قَالَ اُدْعُوْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ اَلَا

بیان کیا کہ وہ ایک دن نبی کریم صلی کے پاس تھے اور آپ کے پاس صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی۔ آپ نے ان سے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں (رسول ہوں) انھوں نے عرض کیا ہاں! کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات نازل فرمائی کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی۔ انھوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ جس نے آپ کا حکم مانا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ آپ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں سے ہے کہ تم میری بات مانو اور میری اطاعت سے یہ بات بھی ہے کہ تم اپنے ائمہ کی فرمانبرداری کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائے تو وہ بھی اس کے پیچھے بیٹھ کر ادا کریں۔ لیکن دوسرے حضرات اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ (مقتدی) اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھیں امام سے قیام کی فرضیت ساقط ہونے کی وجہ سے ان سے ساقط نہیں ہوگی انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے —— حضرت ارقم بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے شام تک سفر کیا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں تھے آپ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو میری طرف بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس نہ بلائیں، فرمایا ان کو بلاؤ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خدمت اقدس میں نہ بلائیں فرمایا ان کو بھی بلاؤ۔ حضرت ام الفضل

فَدَعَوْا لَكَ عُمَرَ رض قَالَ ادْعُوهُ فَقَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ أَلَا نَدْعُو لَكَ الْعَبَّاسَ عَمَّكَ قَالَ ادْعُوهُ فَلَمَّا حَضَرُوا رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَلَمَّا أَحَسَّهُ أَبُو بَكْرٍ سَبَّحُوا بِهِ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَكَ فَاسْتَتَمَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ انْتَهَى أَبُو بَكْرٍ رض مِنَ الْقِرَاءَةِ وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَأْتَمَّ أَبُو بَكْرٍ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَائْتَمَّ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ رض فَمَا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ حَتَّى ثَقُلَ فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَإِنَّ رِجْلَيْهِ لَتَخُطَّانِ بِالْأَرْضِ فَمَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُوصِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض ائْتَمَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَهٰذَا مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَا قَالَ فِي الْأَحَادِيثِ الَّتِي فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ۔

۸۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا مُوسَى ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رض فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ بَلَى كَانَ النَّاسُ عُكُوفًا فِي الْمَسْجِدِ

رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا ہم آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہا کو آپ کی خدمت میں نہ بلائیں۔ آپ نے فرمایا ان کو بھی بلالو۔ جب یہ تمام حضرات حاضر ہوئے تو آپ نے سر انور اٹھایا پھر فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی (اسی اثناء میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ میں کچھ افاقہ پایا تو دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو محسوس کیا تو انھوں نے (صحابہ کرام نے) تسبیح کہی، حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے (آگے) قرأت مکمل کی جہاں تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ کھڑے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور کے پیچھے اور صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر کے پیچھے اپنی نماز مکمل کی۔ ابھی نماز سے فراغت نہیں ہوئی تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارک بھاری ہوگئی چنانچہ آپ دو آدمیوں کے سہارے چل کر تشریف لائے۔ آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹتے تھے پھر آپ کا وصال ہوگیا اور آپ نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کا یہ عمل اس ارشاد گرامی کے بعد کا ہے جس کا باب کے شروع میں روایت کردہ احادیث میں ذکر کیا گیا۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کیا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے بارے میں مجھے نہیں بتائیں گی؟ انھوں نے فرمایا کیوں نہیں، لوگ مسجد میں سر جھکائے نماز عشاء کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ

يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ بِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ اَلَّا يَتَاَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ فَجَعَلَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَعَرَضْتُ حَدِيْثًا عَلَيْهِ فَمَا اَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا۔

۴۹۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ بِلَالٌ رضی يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ ائْتُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ اَنْ يُّصَلِّيَ بِهِمْ فَاِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَمَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ قَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاَمَرُوْا اَبَابَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ

سله

لوگوں کو نماز پڑھائیں پس اُن دنوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھاتے تھے پھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ میں کچھ افاقہ محسوس کیا تو دو آدمیوں کے سہارے نماز ظہر کے لیے تشریف لائے (اس وقت) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو اور ان دونوں سے فرمایا مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ انھوں نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ——— حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور ام المؤمنین کی یہ روایت ان کے سامنے پیش کی تو انھوں نے اس میں سے کسی چیز کا بھی انکار نہ کیا۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارک بوجھل ہو گئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع کرتے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (ام المؤمنین فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرمائیں کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (تو اچھا ہے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے۔ آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ انھوں (صحابہ کرام) نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بتایا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب انھوں نے نماز شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا اور آپ دو

فِی الْاَرْضِ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰی اِلَيْهِ اَنْ صَلِّ كَمَا اَنْتَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی جَلَسَ عَنْ يَسَارِ اَبِیْ بَكْرٍ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ بِالنَّاسِ وَاَبُوْبَكْرٍ يَقْتَدِیْ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِیْ بَكْرٍ۔

آدمیوں کے درمیان سہارے سے چل کھڑے ہوئے آپ کے قدم مبارک زمین کو چھو رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (آپ کی آمد کو) محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی طرح نماز پڑھنے کا اشارہ کیا اور آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہونے کی حالت میں آپ کی اقتداء کر رہے تھے جبکہ صحابہ کرام،

فَقَالَ قَائِلُوْنَ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ مَاْمُوْمًا۔

کچھ لوگوں نے کہا کہ اس حدیث میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں مقتدی تھے۔

۵۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍؓ قَاعِدًا۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِیُّ اَبُوْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا يَحْيٰی بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ بُرْدٍ مُخَالِفٌ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَكَانَتْ اٰخِرَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک کپڑے یعنی چادر میں نماز ادا فرمائی اس کے کنارے ایک دوسرے کے الٹ ڈال رکھے تھے۔ اور یہ آپ کی آخری نماز تھی جسے ادا فرمایا۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَزْدِیُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ ابْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُؓ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ فَقَالَ مُرُوْا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے تو فرمایا حضرت ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رقیق القلب شخص ہیں تو آپ نے (پھر) فرمایا ابوبکر کو کہو نماز پڑھائیں تم تو حضرت یوسف

أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ قَالَ فَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ إِنَّمَا قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي قَدْ ذَكَرُوهُ وَلٰكِنَّ أَفْعَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوتِهِ تِلْكَ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ إِمَامًا وَذٰلِكَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي حَدِيثِ الْأَسْوَدِ عَنْهَا فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ وَذٰلِكَ قُعُودُ الْإِمَامِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِمَامًا لَهُ لَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُدُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الْإِمَامُ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ هُوَ الْمَأْمُومُ۔

وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ انْتَهٰى أَبُو بَكْرٍ۔

فَفِي ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَطَعَ الْقِرَاءَةَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُ كَانَ الْإِمَامُ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يَقْرَأْ لِأَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ كَانَتْ صَلٰوةً يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لِمَا عَلِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْضِعَ الَّذِي انْتَهٰى إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَلَا عَلِمَهُ مَنْ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا أَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ كَانَتْ مِمَّا يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ وَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا۔

وَكَانَ النَّاسُ جَمِيعًا لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ الْمَأْمُومَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ كَمَا يَقْرَأُ الْإِمَامُ

علیہ السلام والی عورتوں کی طرح ہو حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظاہری) زندگی میں (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہوئے۔

ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جو حدیث انہوں نے ذکر کی ہے وہ مروی ہے لیکن اس نماز میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال مبارکہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ امام تھے اور یہ اس لیے کہ حضرت اسود کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے اور یہ امام کا بیٹھنا ہے (یعنی امام بائیں جانب بیٹھتا ہے) اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امام ہوتے تو حضور علیہ السلام ان کی دائیں جانب بیٹھتے۔ پس جب آپ ان کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے اور حضرت ابوبکر آپ کی دائیں جانب تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی امام تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی تھے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی حدیث میں فرمایا "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے قرأت شروع کی جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ختم کی تھی۔ اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرأت چھوڑ دی اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت فرمائی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ہی امام تھے اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ قرأت نہ کرتے کیونکہ یہ وہ نماز تھی جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو حضور علیہ السلام کو معلوم نہ ہوتا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرأت کہاں چھوڑی ہے اور پیچھے والوں کو بھی پتہ نہ چلتا۔ پس جب ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ یہ وہ نماز تھی جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قرأت فرمائی اور اس بارے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ مقتدی

روایات کے طریقے سے بیان یہ ہے قیاس اور غور وفکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم ایک متفق علیہ قاعدہ دیکھتے

ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ اِمَامًا فَهٰذَا وَجْهُ
هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ. وَاَمَّا وَجْهُهٗ
مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْاَصْلَ الْمُجْتَمَعَ
عَلَيْهِ اَنَّ دُخُوْلَ الْمَاْمُوْمِ فِيْ صَلٰوةِ الْاِمَامِ
قَدْ يُوْجِبُ فَرْضًا عَلَى الْمَاْمُوْمِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ
قَبْلَ دُخُوْلِهٖ وَلَمْ نَرَهٗ يُسْقِطُ عَنْهُ فَرْضًا قَدْ
كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهٖ فَمِنْ ذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا
الْمُسَافِرَ يَدْخُلُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ فَيَجِبُ
عَلَيْهِ اَنْ يُّصَلِّيَ صَلٰوةَ الْمُقِيْمِ اَرْبَعًا وَلَمْ
يَكُنْ ذٰلِكَ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهٖ مَعَهٗ وَ
اِنَّمَا اَوْجَبَهٗ عَلَيْهِ دُخُوْلُهٗ مَعَهٗ وَرَاَيْنَا
مُقِيْمًا لَوْ دَخَلَ فِيْ صَلٰوةِ مُسَافِرٍ صَلّٰى بِصَلَاتِهٖ
حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اَتٰى بِتَمَامِ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ فَلَمْ
يَسْقُطْ عَنِ الْمُقِيْمِ فَرْضٌ بِدُخُوْلِهٖ مَعَ الْمُسَافِرِ
وَكَانَ فَرْضُهٗ عَلٰى حَالِهٖ غَيْرَ سَاقِطٍ مِّنْهُ شَيْءٌ
فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ الصَّحِيْحُ
الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ فَرْضُ الْقِيَامِ اِذَا دَخَلَ مَعَ
الْمَرِيْضِ الَّذِيْ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ
فِيْ صَلٰوتِهٖ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ذٰلِكَ الدُّخُوْلُ مُسْقِطًا
عَنْهُ فَرْضًا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهٖ فِي الصَّلٰوةِ.
فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْعَبْدَ
الَّذِيْ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِ يَدْخُلُ فِي الْجُمُعَةِ فَيُجْزِيْهِ
مِنَ الظُّهْرِ وَيَسْقُطُ عَنْهُ فَرْضٌ قَدْ كَانَ عَلَيْهِ
قَبْلَ دُخُوْلِهٖ مَعَ الْاِمَامِ فِيْهَا. **قِيْلَ** لَهٗ هٰذَا
يُؤَكِّدُ مَا قُلْنَا وَذٰلِكَ اِنَّ الْعَبْدَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ
جُمُعَةٌ قَبْلَ دُخُوْلِهٖ فِيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ فِيْهَا مَعَ
مَنْ هِيَ عَلَيْهِ كَانَ دُخُوْلُهٗ اِيَّاهَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ
مَا هُوَ وَاجِبٌ عَلٰى اِمَامِهٖ فَصَارَ بِذٰلِكَ اِذَا

ہیں کہ مقتدی کے امام کے ساتھ نماز میں شامل ہوجانے سے اس پر
وہ بات فرض ہوجاتی ہے جو پہلے اس پر فرض نہیں تھی اور ہم نہیں
سمجھتے کہ جو چیز پہلے سے اس پر فرض تھی وہ اس سے ساقط ہوجائے
اسی سلسلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ مسافر مقیم کے ساتھ نماز
میں شریک ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ مقیم کی نماز چار
رکعتیں ادا کرے حالانکہ امام کے ساتھ شریک ہونے سے پہلے
یہ اس پر واجب نہ تھیں اس شمولیت نے اس پر اسے واجب کیا
اور ہم دیکھتے ہیں کہ مقیم مسافر کی نماز میں شریک ہوجائے تو
اپنی نماز (چار رکعات) پڑھے گا۔ یہاں تک کہ امام فارغ ہوجائے
تو یہ مقیم والی نماز پوری کرے گا۔ اور مسافر امام کے ساتھ شمولیت
سے مقیم سے کوئی فرض ساقط نہیں ہوگا بلکہ وہ اپنی حالت پر
رہے گا تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ تندرست آدمی جس پر
قیام فرض ہے جب مریض (امام) جس سے قیام ساقط ہوگیا ہے
کے ساتھ شریک ہو تو اس شرکت کے باعث وہ فرض ساقط نہ
ہوگا جو اس نماز میں داخل ہونے سے پہلے اس پر لازم تھا۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ ہم اس شخص کو جس پر جمعہ فرض
نہیں دیکھتے ہیں کہ جمعہ کی نماز میں شامل ہوجائے تو وہ اسے ظہر کی
جگہ کفایت کرتا ہے اور اس سے وہ فرض ساقط ہوجاتا ہے جو
امام کے ساتھ شمولیت سے پہلے اس پر لازم تھا ــــ اس
شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ بات ہمارے قول کی تائید کرتی
ہے وہ یوں کہ نماز میں شامل ہونے سے پہلے اس پر جمعہ فرض
نہیں تھا جب ان لوگوں کے ساتھ جن پر یہ فرض ہے، نماز میں
داخل ہوا تو محض شرکت سے ہی وہ چیز واجب ہوگئی جو اس کے

وَجَبَ عَلَيْهِ مَا هُوَ وَاجِبٌ عَلٰى إِمَامِهِ فِيْ حُكْمِ مُسَافِرٍ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِ دَخَلَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَدْ صَارَتْ وَاجِبَةً عَلَيْهِ لِوُجُوْبِهَا عَلٰى إِمَامِهِ وَصَارَتْ مُجْزِئَةً عَنْهُ مِنَ الظُّهْرِ لِأَنَّهَا صَارَتْ بَدَلًا مِنْهَا فَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَمَّا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ بِدُخُوْلِهِ فِيْهَا أَجْزَأَتْهُ مِنَ الظُّهْرِ لِأَنَّهَا صَارَتْ بَدَلًا مِنْهَا۔ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ دُخُوْلَ الرَّجُلِ فِيْ صَلٰوةِ غَيْرِهِ قَدْ يُوْجِبُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهِ فِيْهَا وَلَا يُسْقِطُ عَنْهُ مَا كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهِ۔ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّحِيْحَ الَّذِيْ الْقِيَامُ فِي الصَّلٰوةِ وَاجِبٌ عَلَيْهِ إِذَا دَخَلَ مَعَ مَنْ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ فِيْ صَلٰوتِهِ لَمْ يَكُنْ يَسْقُطُ عَنْهُ بِدُخُوْلِهِ مِنَ الْقِيَامِ مَا كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ رحمهما الله وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَقُوْلُ لَا يَجُوْزُ لِصَحِيْحٍ أَنْ يَأْتَمَّ بِمَرِيْضٍ يُصَلِّيْ قَاعِدًا وَإِنْ كَانَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَيَذْهَبُ إِلٰى أَنَّ مَا كَانَ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِيْ مَرَضِهِ بِالنَّاسِ وَهُمْ قِيَامٌ مَخْصُوْصٌ لِأَنَّهُ قَدْ فَعَلَ فِيْهَا مَا لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ مِنْ أَخْذِهِ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ انْتَهٰى أَبُوْ بَكْرٍ وَخُرُوْجِ أَبِيْ بَكْرٍ رضي الله عنه مِنَ الْإِمَامَةِ إِلٰى أَنْ صَارَ مَأْمُوْمًا فِيْ صَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَهٰذَا لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعًا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ خُصَّ فِيْ صَلَاتِهِ تِلْكَ بِمَا مُنِعَ مِنْهُ غَيْرُهُ۔

امام پر واجب تھی۔ تو جب اس پر وہ چیز واجب ہو گئی جو اس کے امام پر واجب تھی تو اس سے وہ اس مسافر کے حکم میں ہو گیا جس پر جمعہ فرض نہیں تھا لیکن جماعت میں شرکت سے امام پر واجب ہونے کی وجہ سے اس پر بھی واجب ہو گیا اور ظہر کی جگہ کفایت کر گیا کیونکہ وہ اس کا بدل بن گیا اسی طرح جس بندے پر شرکت نماز کی وجہ سے جمعہ فرض ہوتا ہے تو وہ اس کے لیے (نماز) ظہر کی جگہ کافی ہوتا ہے کیونکہ یہ اس کا بدل ہے۔ —— تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ شریک نماز ہو جائے اس پر وہ چیز واجب ہو جاتی ہے جو اس سے پہلے اس پر واجب نہ تھی اور جو کچھ پہلے سے واجب ہے وہ ساقط نہیں ہو گا۔ —— تو اس سے ثابت ہوا کہ جب تندرست آدمی جس پر قیام فرض ہے اس شخص کے ساتھ نماز میں شریک ہو جس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو گئی ہے تو اس (داخل ہونے والے) سے محض شرکت کی وجہ سے واجب قیام ساقط نہ ہو گا۔ یہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا قول ہے۔ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے امام کے پیچھے تندرست آدمی کی نماز صحیح نہیں اگرچہ وہ رکوع اور سجدہ بھی کرے وہ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھانا جبکہ صحابہ کرام کھڑے تھے، آپ سے مخصوص ہے کیونکہ آپ نے اس میں وہ عمل کیا جو آپ کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں مثلاً آپ نے وہاں سے قرات شروع کی جہاں تک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنچے تھے اسی طرح ایک ہی نماز میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت سے نکل کر مقتدی بن گئے اور اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق کہ آپ کے بعد کسی کے لیے یہ عمل جائز نہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ عمل مخصوص ہے جس سے دوسروں کو منع کیا گیا ہے۔

بَابُ (۸۷) الرَّجُلِ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ خَلْفَ مَنْ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا۔

نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والا۔

۵۳۔ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيْهَا بِقَوْمِهٖ فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْ بَابِ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ يُصَلِّي النَّافِلَةَ وَيَأْتَمُّ بِهٖ مَنْ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْاَثَرِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ لِرَجُلٍ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرِيْضَةً خَلْفَ مَنْ يُّصَلِّيْ نَافِلَةً وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ هٰذَا اَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ بِقَوْمِهٖ كَانَ نَافِلَةً لَّهٗ اَوْ فَرِيْضَةً فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلَةً ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ فَرِيْضَةً فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيْضَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ بِقَوْمِهٖ تَطَوُّعًا كَمَا ذَكَرْتُمْ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ يَحْتَمِلُ الْمَعْنَيَيْنِ لَمْ يَكُنْ اَحَدُهُمَا اَوْلٰى مِنَ الْاٰخَرِ وَلَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّصْرِفَهٗ اِلٰى اَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُوْنَ الْمَعْنَى الْاٰخَرِ اِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا فِيْ بَعْضِ الْاٰثَارِ اَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ بِقَوْمِهٖ هُوَ تَطَوُّعٌ وَاَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيْضَةٌ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عشاء ادا کرتے پھر واپس لوٹ کر بنو سلمہ میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتے۔ ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) نے اس (حدیث) کو اس کی سند کے ساتھ نماز مغرب میں قرأت کے باب میں ذکر کیا ہے۔ ___ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ ایک شخص نفل نماز پڑھ رہا ہو تو فرض پڑھنے والا اس کی اقتداء کر سکتا ہے۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ ___ لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی شخص کے لیے نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنا جائز نہیں وہ کہتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں اس بات کا ذکر نہیں کہ جو کچھ وہ اپنی قوم کو پڑھاتے تھے وہ ان کے لیے نفل تھے یا فرض؟ ہو سکتا ہے وہ حضور علیہ السلام کے ساتھ نفل پڑھتے ہوں پھر قوم کے پاس آ کر ان کو فرض پڑھاتے ہوں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو تمہارے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں اور ممکن ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض پڑھتے ہوں پھر اپنی قوم کے ساتھ نفل ادا کرتے ہوں جیسا کہ تم نے ذکر کیا ہے پس جب اس حدیث میں دونوں باتوں کا احتمال ہے اور ان میں سے ایک دوسری سے اولیٰ نہیں اور کسی شخص کو یہ اختیار نہیں کہ کسی دلالت کے بغیر ایک معنی کو چھوڑ کر دوسرا معنی مراد لے تو پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں ہم بعض روایات میں پاتے ہیں کہ جو کچھ وہ قوم کے ساتھ پڑھتے وہ نفل نماز ہوتی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فرض نماز ادا کرتے تھے۔

٥٤- وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْهَا بِهِمْ هِيَ لَهٗ تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيْضَةٌ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ اَنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَجَاءَ بِهٖ تَامًّا وَسَاقَهٗ اَحْسَنَ مِنْ سِيَاقِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ فِيْهِ هٰذَا الَّذِيْ قَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ هِيَ لَهٗ تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيْضَةٌ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ قَوْلِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ قَوْلِ جَابِرٍ فَمِنْ اَيِّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ كَانَ الْقَوْلُ فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى حَقِيْقَةِ فِعْلِ مُعَاذٍ اَنَّهٗ كَذٰلِكَ اَمْ لَا لِاَنَّهُمْ لَمْ يَحْكُوْا ذٰلِكَ عَنْ مُعَاذٍ اِنَّمَا قَالُوْا قَوْلًا عَلٰى اَنَّهٗ عِنْدَهُمْ كَذٰلِكَ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْحَقِيْقَةِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَلَوْ ثَبَتَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ مُعَاذٍ لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهٗ كَانَ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخْبَرَهٗ بِهٖ لَاَقَرَّهٗ عَلَيْهِ اَوْ غَيَّرَهٗ۔ وَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض لَمَّا اَخْبَرَهٗ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجَامِعُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَغْتَسِلُوْنَ حَتّٰى يُنْزِلُوْا فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ اَفَاَخْبَرْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَرَضِيَهٗ لَكُمْ قَالَ لَا فَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ عُمَرُ رض حُجَّةً فَكَذٰلِكَ هٰذَا

انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے حضرت ابن جریج سے مروی ہے حضرت عمر فرماتے ہیں مجھے حضرت جابر (رضی اللہ عنہما) نے بتایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کرتے پھر اپنی قوم کی طرف جا کر انھیں نماز پڑھاتے تو یہ ان کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض نماز ہوتی۔

ان کے خلاف دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کو ابن عیینہ نے حضرت عمرو بن دینار سے اسی طرح روایت کیا جس طرح حضرت جریج نے روایت کیا لیکن وہ اسے مکمل اور ابن جریج کی نسبت اچھے انداز میں لائے ہیں البتہ انھوں نے یہ بات نہیں کہی جو ابن جریج نے کہی ہے کہ یہ نماز ان کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض ہوتی لہٰذا ہو سکتا ہے یہ ابن جریج کا اپنا قول ہو اور ممکن ہے حضرت عمرو بن دینار کا قول ہو اور ہو سکتا ہے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو۔ تو ان تینوں میں سے جس کا بھی قول ہو اس میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فعل کی حقیقت پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ اسی طرح تھا یا نہیں کیونکہ انھوں نے یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل نہیں کی انھوں نے تو یہ کہا ہے کہ ان کے نزدیک ایسا ہے ممکن ہے حقیقت میں اس کے خلاف بات ہو اور اگر یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہوتی تو پھر بھی اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ ان کا عمل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تھا اور نہ اس بات پر (کوئی دلیل ہے) کہ اگر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ کو اس بات کی خبر دیتے تو آپ انھیں اس پر قائم رکھتے یا کوئی دوسری بات ہوتی۔ ——— اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ وہ (صحابہ کرام) عہد رسالت میں جماع کرتے لیکن جب تک انزال نہ ہوتا غسل نہ کرتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی اور آپ نے اسے تمہارے لیے پسند فرمایا؟ انھوں نے عرض کیا "نہیں" تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو دلیل قرار نہ دیا اسی طرح یہ

الْفِعْلُ لَوْ ثَبَتَ اَنَّ مُعَاذًا فَعَلَهٗ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهٗ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ ـ

فعل بھی ہے اگر ثابت ہو جائے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا کیا تو یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایسا کیا۔ اور ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف پر دلالت کرنے والی احادیث روایات کی ہیں۔

۵۵ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَا ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يُقَالُ لَهٗ سُلَيْمٌ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّا نَظَلُّ فِيْ اَعْمَالِنَا فَنَاْتِيْ حِيْنَ نُمْسِيْ فَنُصَلِّيْ فَيَاْتِيْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَيُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَنَاْتِيْهِ فَيُطَوِّلُ عَلَيْنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ لَا تَكُنْ فَتَّانًا اِمَّا اَنْ تُصَلِّيَ مَعِيْ وَاِمَّا اَنْ تُخَفِّفَ عَنْ قَوْمِكَ ـ

فَقَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لِمُعَاذٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ اَحَدَ الْاَمْرَيْنِ اِمَّا الصَّلٰوةَ مَعَهٗ اَوْ بِقَوْمِهٖ وَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَجْمَعُهُمَا لِاَنَّهٗ قَالَ اِمَّا اَنْ تُصَلِّيَ مَعِيْ اَيْ وَلَا تُصَلِّ بِقَوْمِكَ وَاِمَّا اَنْ تُخَفِّفَ بِقَوْمِكَ اَيْ وَلَا تُصَلِّ مَعِيْ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَكَانَ فِيْ هٰذَا الْاَثَرِ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ بِهٰذَا الْاَثَرِ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ لِمُعَاذٍ شَيْءٌ مُتَقَدِّمٌ

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی حضرت معاذ بن رفاعہ زرقی سے روایت کرتے ہیں کہ بنو سلمہ میں سے ایک شخص جسے سلیم کہا جاتا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا ہم دن بھر کام میں مصروف رہتے ہیں شام ہوتی ہے تو ہم نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لاتے ہیں تو نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے اور ہم حاضر ہوتے ہیں۔ وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! (لوگوں کو) فتنے میں ڈالنے والے نہ ہو یا تو ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرو یا اپنی قوم کو ہلکی پھلکی نماز پڑھاؤ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ دو کاموں میں سے ایک کرتے تھے' یا تو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے یا اپنی قوم کے ساتھ، دونوں کو جمع نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا یا تو میرے ساتھ پڑھو یعنی قوم کے ساتھ نہ پڑھو، یا اپنی قوم کو ہلکی پھلکی نماز پڑھاؤ یعنی میرے ساتھ نہ پڑھو تو جب پہلی روایات میں وہ بات ہے جو ہم نے ذکر کی ہے تو اس روایت سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس سلسلے میں پہلے کچھ نہیں فرمایا تھا اور اس ضمن میں بعد میں بھی آپ سے کچھ بات ہمارے علم میں نہیں، تو اس بات کو دلیل بنانا ہم پر لازم ہے اگر اس سلسلے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات مروی ہے جس طرح پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات اس وقت سے ثابت ہوگی جب فرض نماز دوبارہ پڑھی جاتی تھی تو آغاز اسلام میں اس طرح کیا جاتا تھا یہاں تک

وَلَا عَلِمْنَا أَنَّهُ كَانَ فِي ذَٰلِكَ أَيْضًا مِنْهُ نَهْيٌ مُتَأَخِّرٌ فَيَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ عَلَيْنَا وَلَوْ كَانَ فِي ذَٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذَٰلِكَ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَقْتٍ مَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ تُصَلَّى مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ ذَٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ حَتَّى نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَٰلِكَ بِأَسَانِيدِهِ فِي بَابِ صَلَاةِ الْخَوْفِ۔ **فَفِعْلُ** مُعَاذٍ الَّذِي ذَكَرْنَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَبْلَ النَّهْيِ عَنْ ذَٰلِكَ ثُمَّ كَانَ النَّهْيُ فَنَسَخَهُ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي أَحَدِ الْوَقْتَيْنِ إِلَّا كَانَ لِمُخَالِفِهِ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي الْوَقْتِ الْآخَرِ فَهَٰذَا حُكْمُ هَٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ۔ **وَأَمَّا** حُكْمُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا صَلَاةَ الْمَأْمُومِينَ مُضَمَّنَةً بِصَلَاةِ إِمَامِهِمْ بِصِحَّتِهَا وَفَسَادِهَا يُوجِبُ ذَٰلِكَ النَّظَرُ الصَّحِيحُ۔ **مِنْ** ذَٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْإِمَامَ إِذَا سَهَا وَجَبَ عَلَى مَنْ خَلْفَهُ لِسَهْوِهِ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ وَلَوْ سَهَوْا هُمْ وَلَمْ يَسْهُ هُوَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِمْ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا سَهَا فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْمَأْمُومِينَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ حُكْمُ السَّهْوِ لِسَهْوِ الْإِمَامِ وَيَنْتَفِي عَنْهُمْ حُكْمُ السَّهْوِ بِانْتِفَائِهِ عَنِ الْإِمَامِ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ حُكْمُ الْإِمَامِ فِي صَلَاتِهِ وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ مُضَمَّنَةً بِصَلَاتِهِ وَلَمَّا كَانَتْ صَلَاتُهُمْ مُضَمَّنَةً بِصَلَاتِهِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُونَ صَلَاتُهُمْ خِلَافَ صَلَاتِهِ۔ **فَثَبَتَ** بِذَٰلِكَ

کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔ ہم نے یہ بات نماز خوف کے بیان میں سندوں کے ساتھ ذکر کی ہے

تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا عمل جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس ممانعت سے پہلے کا ہو سکتا ہے پھر نہی کے آنے سے منسوخ ہو گیا اور ہو سکتا ہے (نہی کے) بعد کا ہو تو کوئی شخص اس کو کسی ایک وقت پر محمول نہیں کر سکتا کیونکہ دوسرا اسے دوسرے وقت پر محمول کر سکتا ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا حکم یہ ہے (جو ذکر کیا گیا)

اور غور و فکر کے طور پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مقتدیوں کی نماز صحت و فساد کے اعتبار سے امام کی نماز میں شامل ہوتی ہے صحیح غور و فکر سے یہی بات واجب ہوتی ہے۔

اسی بات سے ہے کہ ہم دیکھتے ہیں امام کے بھولنے سے مقتدیوں پر وہی بات واجب ہوتی ہے جو امام پر واجب ہے اور اگر وہ بھول جائیں اور امام نہ بھولے تو مقتدیوں پر وہ چیز واجب نہ ہوگی جو امام کے بھولنے سے اس پر واجب ہوتی ہے۔ پس جب ثابت ہوا کہ امام کے بھولنے سے مقتدیوں پر سہو کا حکم ثابت ہوتا ہے اور امام پر سہو کا حکم نہ لگے تو مقتدیوں سے بھی اس کی نفی ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ نماز میں ان کا حکم، امام کی نماز کا حکم ہی ہے اور امام کی نماز ان کی نماز کو شامل ہوتی ہے تو جب امام کی نماز ان کی نماز کو بھی شامل ہے تو ان کے لیے اس کی خلاف ورزی جائز نہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ مقتدی کی نماز کا امام کی نماز کے

أَنَّ الْمَأْمُوْمَ لَا يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ صَلٰوتُهُ خِلَافَ صَلٰوةِ إِمَامِهِ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُّصَلِّيَ تَطَوُّعًا خَلْفَ مَنْ يُّصَلِّيْ فَرِيْضَةً فَكَمَا كَانَ الْمُصَلِّيْ تَطَوُّعًا يَجُوْزُ أَنْ يَأْتَمَّ بِمَنْ يُصَلِّيْ فَرِيْضَةً كَانَ كَذٰلِكَ يَجُوْزُ لِلْمُصَلِّيْ فَرِيْضَةً أَنْ يُّصَلِّيَهَا خَلْفَ مَنْ يُّصَلِّيْ تَطَوُّعًا۔ قِيْلَ لَهُ إِنَّ سَبَبَ التَّطَوُّعِ هُوَ بَعْضُ سَبَبِ الْفَرِيْضَةِ وَذٰلِكَ إِنَّ الَّذِيْ يَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يُرِيْدُ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ نَافِلَةٍ وَلَا فَرِيْضَةٍ يَكُوْنُ بِذٰلِكَ دَاخِلًا فِيْ نَافِلَةٍ وَإِذَا نَوَى الدُّخُوْلَ فِي الصَّلٰوةِ وَنَوَى الْفَرِيْضَةَ كَانَ بِذٰلِكَ دَاخِلًا فِي الْفَرِيْضَةِ فَصَارَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ دَاخِلًا فِي الْفَرِيْضَةِ بِالسَّبَبِ الَّذِيْ دَخَلَ بِهِ فِي النَّافِلَةِ وَبِسَبَبٍ اٰخَرَ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ كَانَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا وَهُوَ يَأْتَمُّ بِمُصَلٍّ فَرِيْضَةً هُوَ فِيْ صَلٰوةٍ لَهُ فِيْ كُلِّهَا إِمَامٌ وَالَّذِيْ يُصَلِّيْ فَرِيْضَةً وَيَأْتَمُّ بِمَنْ يُّصَلِّيْ تَطَوُّعًا هُوَ فِيْ صَلٰوةٍ لَهُ فِيْ بَعْضِ سَبَبِهَا الَّذِيْ بِهِ دَخَلَ فِيْهَا إِمَامٌ وَلَيْسَ لَهُ فِيْ بَقِيَّتِهَا إِمَامٌ فَلَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا عَنْ عُمَرَ رض أَنَّهُ صَلّٰى بِالنَّاسِ جُنُبًا فَأَعَادَ وَلَمْ يُعِيْدُوْا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ صَلٰوتَهُمْ لَمْ تَكُنْ مُضَمَّنَةً بِصَلَاتِهِ۔ فَقَالَ مُخَالِفُهُمْ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَتَيَقَّنْ بِأَنَّ الْجَنَابَةَ كَانَتْ مِنْهُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَأَخَذَ لِنَفْسِهِ بِالْحَوْطَةِ فَأَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْ غَيْرَهُ بِالْإِعَادَةِ۔

۵۶- وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

خلاف ہونا جائز نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں دیکھتے کہ کوئی شخص فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل پڑھ سکتا ہے تو جس طرح نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے امام کی اقتداء کر سکتا ہے اسی طرح فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ نفل کا سبب، فرض کے سبب کا بعض حصہ ہے۔ وہ یوں کہ جو شخص نماز میں داخل ہوتا ہے اور وہ اس کے علاوہ فرض یا نفل وغیرہ (میں سے کسی) کا ارادہ نہیں کرتا تو وہ نفل نماز میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ نماز شروع کرتے ہوئے فرض نماز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرض نماز میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کا سبب وہی ہے جس سے وہ نفل نماز میں داخل ہوا اور اس کے علاوہ بھی۔ جب بات اس طرح ہے تو نفل پڑھنے والا جو فرض پڑھنے والے کی اقتداء کرتا ہے وہ اس کی تمام نماز میں امام ہے لیکن فرض پڑھنے والا جب نفل پڑھنے والے کا مقتدی بنتا ہے تو وہ اس بعض سبب سے اس کی نماز میں داخل ہوتا ہے جس سے امام نماز میں داخل ہوا اور باقی اسباب میں وہ اس کا امام نہیں ہوتا لہٰذا یہ (اقتداء) جائز نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حالت جنابت میں نماز پڑھائی پھر آپ نے لوٹائی لیکن صحابہ کرام نے نہ لوٹائی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی نماز مقتدیوں کی نماز کو شامل نہ تھی۔

ان کے مخالفین جواب دیتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ عمل اس لیے کیا کہ ان کو نماز سے پہلے جنابت کا یقین نہ تھا اس لیے انھوں نے اپنے لیے احتیاط کا راستہ اختیار کیا اور نماز لوٹائی لیکن ان مقتدیوں کو لوٹانے کا حکم نہ دیا۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے حضرت

خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِیُّ قَالَ اَنَا زَائِدَۃُ بْنُ قُدَامَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ زُبَیْدِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ قَالَ عُمَرُ اِنِّیْ قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّیْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ ثُمَّ قَالَ اَغْسِلُ مَا رَاَیْتُ وَاَنْضِحُ مَا لَمْ اَرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰی مُتَمَکِّنًا وَقَدِ ارْتَفَعَ الضُّحٰی۔

زبید بن صلت فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ مجھے احتلام ہوا لیکن مجھے پتا نہ چل سکا چنانچہ میں نے غسل کیے بغیر نماز پڑھ لی۔ پھر فرمایا جو کچھ دیکھتا ہوں اسے دھوتا ہوں اور جو کچھ نظر نہیں آتا۔ اس پر چھینٹے مارتا ہوں (اچھی طرح نہیں دھوتا) پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ اس وقت چاشت ہو چکی تھی۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ زُبَیْدِ بْنِ الصَّلْتِ اَنَّہٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَنَظَرَ فَاِذَا ھُوَ قَدِ احْتَلَمَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَغْتَسِلْ فَقَالَ وَاللہِ مَا اَرَانِیْ اِلَّا وَقَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّیْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ قَالَ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَاٰی فِیْ ثَوْبِہٖ وَنَضَحَ مَا لَمْ یَرَ وَاَذَّنَ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ الضُّحٰی مُتَمَکِّنًا۔

حضرت زبید بن صلت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا انھوں نے دیکھا کہ ان کو احتلام ہوا ہے وہ غسل کیے بغیر نماز پڑھ چکے تھے فرمایا اللہ کی قسم! میں دیکھتا ہوں کہ مجھے احتلام ہوا ہے لیکن مجھے پتا نہ چل سکا اور میں نے غسل کیے بغیر نماز پڑھ لی۔ (راوی) فرماتے ہیں پھر انھوں نے غسل کیا اور جو کچھ کپڑے میں دیکھا اس کو دھویا اور جو کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا اس پر پانی چھڑکا اذان دی اور اقامت کہی پھر اچھی طرح چاشت ہونے پر نماز ادا فرمائی۔

فَدَلَّ ھٰذَا عَلٰی اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لَمْ یَکُنْ تَیَقَّنَ بِاَنَّ الْجَنَابَۃَ کَانَتْ مِنْہُ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس بات کا یقین نہ تھا کہ نماز سے پہلے انھیں جنابت تھی اور اس بات کی دلیل کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ امام کی نماز کے فساد سے مقتدیوں کی نماز کو فاسد سمجھتے تھے

۵۸۔ وَالدَّلِیْلُ عَلٰی اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَدْ کَانَ یَرٰی اَنَّ صَلٰوۃَ الْمَاْمُوْمِ تَفْسُدُ بِفَسَادِ صَلٰوۃِ الْاِمَامِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ نَسِیَ الْقِرَاءَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَاَعَادَ بِھِمُ الصَّلٰوۃَ۔

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں قرأت بھول گئے۔ تو ان (مقتدیوں) کو دوبارہ نماز پڑھائی۔

فَلَمَّا اَعَادَ بِھِمْ عُمَرُ رضی اللہ عنہ الصَّلٰوۃَ لِتَرْکِہِ الْقِرَاءَۃَ وَفِیْ فَسَادِ الصَّلٰوۃِ بِتَرْکِ الْقِرَاءَۃِ اخْتِلَافٌ کَانَ اِذَا صَلّٰی بِھِمْ جُنُبًا اَحْرٰی اَنْ یُّعِیْدَ بِھِمُ الصَّلٰوۃَ۔ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ

تو جب ترکِ قرأت کی وجہ سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو دوبارہ نماز پڑھائی حالانکہ قرأت کے چھوٹنے سے نماز کے فاسد ہونے میں اختلاف ہے تو آپ نے جو نماز حالتِ جنابت میں پڑھائی اسے ان کے ساتھ لوٹانا زیادہ لائق تھا۔ ——— اگر کوئی شخص کہ حضرت عمر فاروق رضی

رُوِیَ عَنْ عُمَرَ رض خِلَافُ ذٰلِكَ۔

۵۹۔ **فَذَكَرَ** مَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرٰهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ إِنِّیْ صَلَّيْتُ صَلٰوةً لَمْ اَقْرَأْ فِيْهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رض اَلَيْسَ قَدْ اَتْمَمْتَ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالَ بَلٰی قَالَ تَمَّتْ صَلَاتُكَ قَالَ شُعْبَةُ فَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِیُّ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ إِبْرٰهِيْمَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ مِنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ۔ **قِيْلَ** لَهٗ قَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنْ عُمَرَ رض مِنْ حَيْثُ ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّ الَّذِیْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْمَا بَدَأْنَا بِذِكْرِهٖ مُتَّصِلُ الْإِسْنَادِ عَنْ عُمَرَ وَهَمَّامٌ حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْهُ فَمَا اتَّصَلَ إِسْنَادُهٗ عَنْهُ فَهُوَ اَوْلٰی اَنْ يُّقْبَلَ عَنْهُ مِمَّا خَالَفَهٗ۔ **وَهٰذَا** اَيْضًا مِمَّا يَدُلُّ عَلَيْهِ النَّظَرُ وَذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ رَجُلًا لَوْ صَلّٰی خَلْفَ جُنُبٍ وَهُوَ يَعْلَمُ بِذٰلِكَ اَنَّ صَلَاتَهٗ بَاطِلَةٌ وَجَعَلُوْا صَلَاتَهٗ مُضَمَّنَةً بِصَلٰوةِ الْإِمَامِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ إِذَا كَانَ يَعْلَمُ بِفَسَادِ صَلٰوةِ إِمَامِهٖ كَانَ كَذٰلِكَ فِی النَّظَرِ إِذَا كَانَ لَا يَعْلَمُ بِهَا اَلَا تَرٰی اَنَّ الْمَاْمُوْمَ لَوْ صَلّٰی وَهُوَ جُنُبٌ وَهُوَ يَعْلَمُ اَوْ لَا يَعْلَمُ كَانَتْ صَلَاتُهٗ بَاطِلَةً فَكَانَ مَا يُفْسِدُ صَلَاتَهٗ فِیْ حَالِ عِلْمِهٖ بِهٖ هُوَ الَّذِیْ يُفْسِدُ صَلَاتَهٗ فِیْ حَالِ جَهْلِهٖ بِهٖ وَكَانَ عِلْمُهٗ بِفَسَادِ صَلٰوةِ إِمَامِهٖ تَفْسُدُ بِهٖ صَلَاتُهٗ فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ

۶۰۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِیِّ عَنْ طَاوٗسٍ وَمُجَاهِدٍ فِیْ إِمَامٍ صَلّٰی بِقَوْمٍ وَهُوَ عَلٰی غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَا يُعِيْدُوْنَ الصَّلٰوةَ

رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے اور وہ یوں ذکر کرتے۔

حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے نماز پڑھتے ہوئے قرأت نہیں کی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے رکوع اور سجدہ مکمل نہیں کیا۔ اس نے کہا جی ہاں مکمل کیا ہے، فرمایا تمہاری نماز مکمل ہوگئی۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر عمری نے مجھ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے حضرت محمد بن ابراہیم سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے انھوں نے فرمایا حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے (سنی ہے)۔

اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی مروی ہے جس طرح تم نے ذکر کیا لیکن جو کچھ ہم نے شروع میں ان سے روایت کیا ہے اس کی سند حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک متصل ہے اور حضرت ہمام خود وہاں موجود تھے تو جس کی سند متصل ہے وہ اس کے خلاف کی نسبت قبولیت کے زیادہ لائق ہے اور اس پر بھی قیاس کی دلالت پائی جاتی ہے وہ یوں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی جنبی آدمی کے پیچھے نماز پڑھے اور اسے اس بات کا علم بھی ہو تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اسے وہ امام کی نماز میں شامل سمجھتے ہیں تو جب امام کی نماز کے فاسد ہونے کا علم ہونے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ علم نہ ہونے کی صورت میں بھی یہی حکم ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اگر کوئی شخص حالت جنابت میں نماز پڑھے اسے (جنابت کا) علم ہو یا نہ، اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ تو جاننے کی صورت میں جس چیز نے اس کی نماز کو باطل کیا ہے عدم علم کی صورت میں بھی وہی چیز اس کی نماز کو باطل کر دیتی ہے تو امام کی نماز کے بطلان کا علم اس کی نماز کو باطل کر دیتا ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ امام کی نماز کے بطلان کو نہ جاننے کی صورت میں بھی اس کی نماز فاسد ہو جائے یہی قیاس ہے۔ اور حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف

حضرت جابر جعفی، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہما سے اس امام کے بارے میں جو بغیر وضو کے لوگوں کو نماز پڑھائے، روایت کرتے ہیں کہ وہ سب نماز کو لوٹائیں۔

جَمِيعًا. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي اخْتِلَافِ صَلٰوةِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِينَ۔

امام اور مقتدیوں کی نماز میں اختلاف کے سلسلے میں متقدمین سے بھی ہمارے مذہب کے موافق مروی ہے۔

٦١۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِقَوْمٍ هِيَ لَهُ الظُّهْرُ وَلَهُمُ الْعَصْرُ قَالَ يُعِيدُونَ وَلَا يُعِيدُ۔

حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو کسی قوم کو نماز پڑھائے خود وہ ظہر کی نماز پڑھ رہا ہو اور مقتدی عصر کی نماز پڑھتے ہوں تو وہ (مقتدی) لوٹائیں امام نہ لوٹائے۔

٦٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ جَاءَ عِبَادٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَوَجَدَهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ فَصَلَّى مَعَهُمْ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا الظُّهْرُ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا صَلَّوْا فَإِذَا هِيَ الْعَصْرُ فَأَتَى الْحَسَنَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا۔

حضرت یونس بن عبید فرماتے ہیں حضرت عباد رضی اللہ عنہ بارش کے دن مسجد میں آئے تو لوگوں کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پایا انھوں نے ظہر کی نماز خیال کرتے ہوئے ان کے ساتھ شرکت کی۔ انھوں نے نماز ظہر ادا نہیں کی تھی جب وہ نماز پڑھ چکے تو معلوم ہوا کہ عصر کی نماز تھی چنانچہ وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے ان کو دونوں نمازیں (دوبارہ) پڑھنے کا

٦٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ يَقُولَانِ يُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا۔

حضرت سعید بن ابی عروبہ فرماتے ہیں حضرت حسن اور ابن سیرین رضی اللہ عنہما فرماتے تھے۔ دونوں نمازیں ادا کرے۔

قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ قَالَ يُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا۔

(امام ابوجعفر طحاوی) فرماتے ہیں۔ حضرت ابومعشر نے امام نخعی سے نقل کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ وہ دونوں نمازیں ادا کرے۔

٦٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی قَالَ يُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ ظہر کی نماز پڑھ کر عصر کی نماز ادا کرے۔

بَابُ (٨٨) التَّوْقِيتِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ۔

باب ۸۸: نماز میں قرأت کا تعین

٦٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی اور عید الفطر کی نماز میں پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى"

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الضُّحٰى وَالْفِطْرِ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

اور دوسری رکعت میں "هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ يَوْمُ عِيْدٍ وَيَوْمُ جُمُعَةٍ قَرَأَ بِهِمَا فِيْهِمَا جَمِيْعًا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى" اور "هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے اور جب عید اور جمعہ کا دن اکٹھے ہوتے تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں تلاوت فرماتے۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت جریر بن عبد الحمید، حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ۔

حضرت سمرہ بن جندب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کے بارے میں اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے جمعہ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وہبی فرماتے ہیں ہم سے مسعودی نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ

حضرت معبد بن خالد، حضرت زید بن عقبہ فزاری رضی

قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ هُمَا اللَّتَانِ يَنْبَغِيْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَقْرَأَ بِهِمَا فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا يُجَاوِزُ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهٖ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ تَوْقِيْتٌ بِعَيْنِهٖ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُجَاوِزَ إِلٰى غَيْرِهٖ وَلٰكِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يَقْرَأَ بِهِمَا وَلَهٗ أَنْ يَقْرَأَ بِغَيْرِهِمَا۔

۷۲۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ وَابْنَ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ضَمْرَةَ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ قَالَ سَأَلَنِيْ عُمَرُ بِمَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ قُلْتُ قٓ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ح قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ضَمْرَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ رض سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذَا أَبُوْ وَاقِدٍ قَدْ أَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَرَأَ فِي الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ مَا أَخْبَرَ بِهٖ مَنْ رَوَى الْآثَارَ الْأُوَلَ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَرَأَ فِي الْجُمُعَةِ بِغَيْرِ مَا ذُكِرَ عَنْهُ أَيْضًا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ۔

۷۴۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا

اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ امام کو عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ یہی دو سورتیں پڑھنی چاہئیں، کسی دوسری طرف تجاوز نہ کرے انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں کسی معین سورت کو مقرر نہیں کیا جا سکتا کہ اس سے دوسری طرف متجاوز نہ ہو سکے بلکہ امام کو چاہیے کہ یہ سورتیں پڑھے البتہ ان کے علاوہ بھی پڑھ سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ان کے دلائل سے اس طرح ہے۔ حضرت ابوواقد فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں کیا پڑھتے تھے میں نے کہا "قٓ" اور "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ"

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ پھر انہوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

تو یہ حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتے ہیں کہ آپ نے عیدین کی نماز میں پہلی روایات میں مذکورہ قرأت کے علاوہ (سورتوں کی) قرأت کی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں ان سورتوں کے علاوہ بھی قرأت فرمائی جن کا پہلی روایات میں ذکر کیا گیا ہے اس سلسلے میں یوں مروی ہے
حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ حضرت ضحاک بن قیس

يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدِ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَثَرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

نے حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے بعد کیا پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا کہ آپ " هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ " پڑھتے تھے۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهٖ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ الْجُمُعَةَ وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

حضرت مالک بن انس سے بھی اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ حضرت ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ (کی نماز) میں کیا پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا سورۂ جمعہ اور سورہ " هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ "۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ (کی نماز) میں سورۂ جمعہ اور " هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ " پڑھتے تھے۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّهٗ قَرَءَ فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ غَيْرَ مَا جَآءَ عَنْهُ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ لَمْ يَجُزْ اَنْ يُحْمَلَ ذٰلِكَ عَلَى التَّضَادِّ وَالتَّكَاذُبِ وَلٰكِنَّا نَحْمِلُهٗ عَلَى الْاِتِّفَاقِ وَالتَّصَادُقِ فَنَجْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قَدْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ بِهٰذَا

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب ان روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے عیدین اور جمعہ (کی نمازوں) میں اس کے علاوہ قرأت کی جس کا پہلی روایات میں ذکر ہے تو جائز نہیں کہ اسے تضاد اور ایک دوسرے کی تکذیب پر محمول کیا جائے بلکہ ہم اسے اتفاق اور باہمی تصدیق پر محمول کرتے ہیں۔ ہم ان میں سے ہر ایک کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرار دیتے ہیں کبھی آپ نے اسے پڑھا اور کبھی اُس کی

مَرَّةً وَبِهٰذَا مَرَّةً نَحْكِي عَنْهُ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ مَا حَضَرَهُ مِنْهُ فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَّا تَوْقِيْتَ لِلْقِرَاءَةِ فِيْ ذٰلِكَ وَأَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَّقْرَأَ فِيْ ذٰلِكَ مَعَ مَا فَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَيَّ الْقُرْاٰنِ شَاءَ وَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

تلاوت فرمائی۔ تو ہر فریق نے اپنی حاضری (اور مشاہدے) کے مطابق آپ سے روایت کیا۔ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ نماز میں قرأت مقرر نہیں۔ اور امام کو حق حاصل ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ قرآن میں سے جہاں سے چاہے پڑھے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کے دن کی نماز فجر کی قرأت بھی مروی ہے۔

۷۸۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ وَشَرِيْكٌ عَنْ مِخْوَلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر میں "الٓمّٓ تَنْزِيْلُ" اور "هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ" پڑھتے تھے۔

۷۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عزرہ، حضرت سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ لَا يَتَجَاوَزُ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهٖ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحْكَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَا يُقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتٰبِ غَيْرُ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ حَتّٰى لَا يَجُوْزَ خِلَافُ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَخْبَرَ مَنْ رَوَاهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِهِمَا فِيْهِمَا كَمَا أَخْبَرَ النُّعْمَانُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ ان دو سورتوں سے تجاوز نہیں کرتے تھے کیونکہ آپ سے یہ قول منقول نہیں کہ جمعہ کے دن نماز فجر میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ ان دو سورتوں کے علاوہ کچھ نہ پڑھا جائے کہ اس کے خلاف جائز نہ ہو بلکہ جن حضرات نے یہ دو حدیثیں روایت کی ہیں انھوں نے بتایا ہے کہ آپ ان دو رکعتوں میں یہ دو سورتیں پڑھتے تھے۔ جس طرح حضرت نعمان اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں وہ قرأت کرتے تھے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ پھر دوسرے حضرات سے مروی ہوا کہ آپ نے اس کے خلاف بھی قرأت کی ہے کیونکہ

بِمَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قَدْ جَاءَ عَنْ غَيْرِهِمَا أَنَّهُ قَرَأَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَرَأَ بِهٰذَا مَرَّةً وَبِهٰذَا مَرَّةً فَكَذٰلِكَ مَا حُكِيَ عَنْهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ قَرَأَ بِهٖ مَرَّةً أَوْ قَرَأَ بِهٖ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ بِغَيْرِهٖ فَيَحْكِيْ كُلُّ مَنْ حَضَرَهُ مَا سَمِعَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ التَّوْقِيْتِ وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

آپ نے ایک بار اسے پڑھا اور دوسری بار اس (دوسری سورت) کی قرأت فرمائی اسی طرح جمعہ کے دن نماز فجر کی جو قرأت آپ سے منقول ہے اس میں بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے ایک بار پڑھا یا کئی بار اسی کی قرأت کی پھر اس کے علاوہ کو پڑھا۔ پس حاضرین میں سے جس نے جو کچھ سنا اسے بیان کر دیا۔ اس میں قرأت کے تعین پر کوئی دلیل نہیں۔ اس باب میں جو کچھ ہم نے اختیار کیا وہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ (۸۹) صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

باب ۸۹: مسافر کی نماز

۸۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ قَصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَتَمَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں نماز میں قصر بھی کی اور پوری نماز بھی پڑھی۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُسَافِرَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَتَمَّ صَلَاتَهُ وَإِنْ شَاءَ قَصَرَهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۸۱۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّيْ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا مذہب ہے کہ مسافر کو اختیار ہے چاہے تو اپنی نماز پوری کرے اور اگر چاہے تو قصر کرے انھوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث اور حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ حضرت یعلیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "نماز میں قصر کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں اگر تمہیں ڈر ہو کہ کفار تمہیں فتنے میں ڈالیں گے"۔ اب لوگوں کو امن حاصل ہو گیا۔ انھوں نے فرمایا مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا جس پر تم متعجب ہو۔ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے لہٰذا اس کا صدقہ قبول کرو۔

فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَزِيْدَ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَاِنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ فَاِنْ كَانَ قَعَدَ فِي الثِّنْتَيْنِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَصَلَاتُهٗ تَامَّةٌ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَقْعُدْ فِيْهَا قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَصَلَاتُهٗ بَاطِلَةٌ۔

دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دو رکعتوں سے زائد پڑھنا مناسب نہیں ہے۔ اگر اس نے نماز مکمل کی اور ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار قعدہ کیا تو اس کی نماز مکمل ہوجائے گی، اور اگر تشہد کی مقدار قعدہ نہ کیا تو اس کی نماز باطل ہوجائے گی۔

۸۲- **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَدِيْثَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ ابْنَ اَبِيْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا مُرَجَّا بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى اِلٰى كُلِّ صَلٰوةٍ مِثْلَهَا غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ وَصَلٰوةُ الصُّبْحِ لِطُوْلِ قِرَاءَتِهَا وَكَانَ اِذَا سَافَرَ عَادَ اِلٰى صَلٰوتِهِ الْاُوْلٰى۔

پہلے قول کے قائلین جنہوں نے مذکورہ دو حدیثوں سے استدلال کیا ہے، کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا شروع شروع میں دو دو رکعتیں نماز فرض تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ تو آپ نے مغرب اور فجر کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل ادا کی۔ مغرب دن کے وتر ہیں اور فجر کی نماز میں قرأت طویل ہے اور جب آپ قرأت فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹ آتے۔ (دو دو رکعتیں ادا کرتے)۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ رض تُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى اِلٰى كُلِّ صَلٰوةٍ مِثْلَهَا وَاَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَافَرَ عَادَ اِلٰى صَلٰوتِهِ الْاُوْلٰى فَاَخْبَرَتْ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سَفَرِهٖ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُؤْمَرَ بِتَمَامِ الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ رَكْعَتَانِ فَذٰلِكَ خِلَافُ حَدِيْثِ فَهْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ

تو یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جو بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل کو ملا کر ادا کیا اور آپ جب سفر فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹتے تو ام المومنین نے بتایا کہ آپ سفر میں اسی طرح نماز ادا کرتے جیسے تکمیل نماز کے حکم سے پہلے ادا کرتے تھے۔ اور یہ دو رکعتیں تھیں تو یہ حضرت فہد کی اس روایت کے خلاف ہے جس کا ہم نے شروع میں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز پوری بھی پڑھتے اور قصر بھی کرتے تھے۔

فِي السَّفَرِ وَقَصَرَ. وَأَمَّا حَدِيثُ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ فَإِنَّ أَهْلَ الْمَقَالَةِ الْأُولَى احْتَجُّوا بِالْآيَةِ الْمَذْكُورَةِ فِيهِ وَهِيَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ الْآيَةَ قَالُوا فَذَلِكَ الرُّخْصَةُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي التَّقْصِيرِ لَا عَلَى الْحَتْمِ عَلَيْهِمْ بِذَلِكَ وَهُوَ كَقَوْلِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا فَذَلِكَ عَلَى التَّوْسِعَةِ مِنْهُ لَهُمْ فِي الْمُرَاجَعَةِ لَا عَلَى إِيجَابِهِ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ.

اور حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکورہ آیت سے پہلے قول والوں نے استدلال کیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے "اور جب تم زمین پر چلو ـــــ آخر تک" وہ کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف قصر نماز کی رخصت ہے ان پر لازم نہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "ان دونوں پر رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں"۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو رجوع میں آسانی اور وسعت دی گئی ہے ان پر اسے واجب نہیں کیا گیا۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرَى أَنَّ هَذَا اللَّفْظَ قَدْ يَكُونُ عَلَى مَا ذَكَرُوا وَيَكُونُ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ قَالَ اللهُ تَعَالَى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَذَلِكَ عَلَى الْحَتْمِ عِنْدَ جَمِيعِ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا. فَلَمَّا كَانَ نَفْيُ الْجُنَاحِ قَدْ يَكُونُ عَلَى التَّخْيِيرِ وَقَدْ يَكُونُ عَلَى الْإِيجَابِ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَ ذَلِكَ عَلَى أَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُونَ الْمَعْنَى الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيلٍ يَدُلُّهُ عَلَى ذَلِكَ مِنْ كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ.

دوسرے قول والے ان کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں کہ ان الفاظ سے کبھی وہی بات مراد ہوتی ہے جو انھوں نے ذکر کی اور کبھی اس کے علاوہ بات مراد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جس نے بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کیا تو اسے ان دونوں (صفا اور مروہ) پر چکر لگانے میں حرج نہیں"۔ اور یہ تمام علماء کے نزدیک لازمی ہے کیونکہ کسی بھی حج یا عمرہ کرنے والے کے لیے ان دونوں کا چکر چھوڑنا جائز نہیں۔ ـــــ تو جب حرج کی نفی کبھی اختیار کے لیے اور کبھی ایجاب کے لیے ہوتی ہے تو کسی کو اس بات کا حق نہیں کہ کتاب، سنت یا اجماع سے ثابت دلیل کے بغیر اسے کسی ایک معنیٰ پر محمول کرے۔

وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَقْصِيرِهِ فِي أَسْفَارِهِ كُلِّهَا.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام سفروں میں قصر کرنے پر متواتر روایات مروی ہیں۔

۸۳- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت ابن سمط فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالحلیفہ (مقام) پر دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمٰنُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ اَوْ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ رض رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ عُمَرَ رض رَکْعَتَیْنِ فَلَیْتَ حَظِّیْ مِنْ اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ رَکْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھی دو رکعتیں ادا کی ہیں۔ کاش میری چار رکعتوں میں سے دو رکعتیں قبول ہو جائیں (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو چار رکعات پڑھتا ہوں ان میں سے دو رکعات ہی قبول ہو جائیں)

۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَیْتَ حَظِّیْ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ۔

دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عبداللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے، البتہ اس میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا قول "کاش میری چار رکعتوں میں سے دو رکعتیں قبول ہوں" نہیں ہے۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ فِی السَّفَرِ وَیُفْطِرُ وَیُصَلِّی الرَّکْعَتَیْنِ لَا یَدَعُهُمَا یَعْنِیْ لَا یَزِیْدُ عَلَیْهِمَا ۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں (کبھی) روزہ رکھتے اور کبھی چھوڑ بھی دیتے تھے اور دو رکعتیں ادا کرتے انھیں نہ چھوڑتے یعنی ان پر اضافہ نہ کرتے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ یَوْمًا یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا اور سترہ دن ٹھہرے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ [1]

۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ شُفَیٍّ قَالَ جَعَلَ النَّاسُ یَسْاَلُوْنَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنْ اَهْلِهٖ لَمْ

حضرت سعید بن شفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز کے بارے میں پوچھنے لگے تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے تشریف لے جاتے تو واپس لوٹنے تک صرف دو رکعتیں پڑھتے

[1] اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے وہاں سترہ دن قیام کی نیت نہ کی تھی ورنہ آپ مکمل نماز پڑھتے کیونکہ پندرہ دن کی نیت سے آدمی مقیم شمار ہوتا ہے۔ ۱۲ (ہزاروی)

يُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ۔

۸۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ حَيْثُ فُتِحَ مَكَّةُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ۔

حضرت عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پندرہ دن ٹھہرے تو آپ نماز میں قصر کرتے تھے۔

۹۰۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رض رَكْعَتَيْنِ وَعُمَرُ رض رَكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانُ رض رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ رض صَلَّاهَا بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ صَلّٰى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں دو رکعتیں ادا کرتے۔ اس کے بعد انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ ہوتے تو چار رکعات ادا کرتے اور جب تنہا پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

۹۱۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رض رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رض رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رض رَكْعَتَيْنِ سِتَّ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے منیٰ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دو رکعتیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دو رکعتیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ یا آٹھ سال دو رکعتیں ادا کیں۔ اس کے بعد انہوں (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے مکمل نماز پڑھی۔

۹۲۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ أَنَّ فَتًى سَأَلَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَعَدَلَ إِلٰى مَوْضِعِ الْعَوَقَةِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْفَتٰى سَأَلَنِي عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَاحْفَظُوهَا عَنِّي مَا

حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سفر کے بارے میں پوچھا تو وہ مقام عوقہ کی طرف گئے اور فرمایا اس نوجوان نے مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفری نماز کے بارے میں سوال کیا ہے تو اسے مجھ سے یاد رکھو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سفر میں واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھتے آپ فتح مکہ کے

سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَفَرًا اِلَّا صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی یَرْجِعَ وَاِنَّہٗ اَقَامَ بِمَکَّۃَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانَ عَشْرَۃَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا اَھْلَ مَکَّۃَ قُوْمُوْا وَصَلُّوْا رَکْعَتَیْنِ اُخْرَاوَیْنِ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ ثُمَّ غَزَا حُنَیْنًا وَالطَّائِفَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الْجِعْرَانَۃِ فَاعْتَمَرَ مِنْھَا فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ ثُمَّ غَزَوْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ رض وَاعْتَمَرْتُ مَعَ عُمَرَ رض فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رض صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِہٖ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ رض بَعْدَ ذٰلِکَ صَلّٰی اَرْبَعًا بِمِنًی۔

موقعہ پر اٹھارہ دن مکہ مکرمہ میں رہے تو دو رکعتیں پڑھتے پھر فرماتے اے اہل مکہ اٹھ کر پچھلی دو رکعتیں پڑھو ہم مسافر لوگ ہیں۔ پھر آپ غزوۂ حنین اور طائف کی طرف تشریف لے گئے تو وہ دو رکعتیں پڑھتے رہے پھر جعرانہ مقام کی طرف لوٹے تو وہاں سے ہی ذلیقعدہ میں عمرہ کیا (حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں) پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا تو دو دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں ان کے ہمراہ عمرہ کیا تو دو دو رکعتیں ادا کیں اس کے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ منیٰ میں چار چار رکعات پڑھنے لگے۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُھَیْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَابْنُ جُرَیْجٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْکَدِرِ حَدَّثَھُمْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر مدینہ طیبہ میں چار چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں ادا کیں۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ قَالَ ثَنَا وُھَیْبٌ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ

حضرت یحییٰ بن ابی اسحق فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ ہم سرکار

قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ اَقَمْتُمْ قَالَ عَشْرًا۔

دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھتے (راوی کہتے ہیں) میں نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) پوچھا آپ وہاں کتنا عرصہ ٹھہرے انھوں نے فرمایا "دس دن"

۹۷۔ حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَهٗ لِاَنَسٍ رض

حضرت سفیان، حضرت یحییٰ بن ابی اسحٰق سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کا ذکر نہیں۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رض رَكْعَتَيْنِ شَطْرَ اِمَارَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

حضرت محمد بن عبد اللہ (ابن ابی سلیم) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں ان کے ساتھ بھی دو دو رکعتیں نماز ادا کی۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَلَا تَنْقُصُ فِيْ سَفَرٍ وَّلَا حَضَرٍ وَّصَلَّى الْعِشَاءَ اَرْبَعًا وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَصَلّٰى فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ وَّصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار رکعات نماز ادا کی اور اس کے بعد کچھ نہیں (یعنی نماز عصر پڑھی) مغرب کی نماز تین رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں ادا کیں اور آپ نے فرمایا یہ دن کے وتر ہیں۔ یہ سفر و حضر میں کم نہیں ہوتے۔ عشاء کی نماز چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات پڑھیں۔ فرماتے ہیں سفر میں ظہر کی نماز دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ عصر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد کچھ نہیں۔ مغرب کی تین رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں، عشاء کی دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ

حضرت مروان بن ابی جحیفہ فرماتے ہیں۔ میں نے

قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ۔

اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقام بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ ظہر و عصر کی نماز دو دو رکعتیں پڑھائیں۔ آپ کے سامنے سے عورت اور گدھا گزرتا تھا۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُسَافِرًا فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ۔

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے گئے تو آپ واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا وَآمَنُهُ۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھائیں حالانکہ ہم اس وقت زیادہ پُرامن تھے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُونَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرِهٖ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِهٖ۔ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي أَسْفَارِهِمْ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ صحابہ کرام آپ سے خبر دیتے ہیں کہ آپ سفر میں گھر لوٹنے تک (نماز میں) قصر کرتے تھے۔ پھر آپ کے بعد صحابہ کرام سے بھی مروی ہے کہ وہ اپنے سفروں میں اسی طرح کرتے تھے اس ضمن میں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس فصل میں روایت کیا ہے۔

۱۰۳۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْفَصْلِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رض وَمِنْهُ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ صَلّٰى بِمَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ۔

اور اسی سلسلے میں یہ بھی مروی ہے حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں دو رکعتیں پڑھائیں پھر فرمایا اے اہل مکہ! تم اپنی نماز مکمل کرو ہم مسافر لوگ ہیں۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَقَ وَرَوْحٌ وَوَهْبٌ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رض مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَمَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ رض أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت اسلم (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام) فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو ______ اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رض مِثْلَهُ۔

حضرت سالم اپنے والد سے وہ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رض إِلَى صِفِّينَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْجِسْرِ وَالْقَنْطَرَةِ۔

حضرت عبد الرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ صفین کی طرف نکلے تو انھوں نے جسر اور قنطرہ کے درمیان دو رکعتیں پڑھائیں۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ خَرَجَ سَلْمَانُ رض فِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَكَانَ سَلْمَانُ رض أَسَنَّهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوا تَقَدَّمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَتَقَدَّمُ أَنْتُمُ الْعَرَبُ وَمِنْكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ فَتَقَدَّمَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ سَلْمَانُ مَا لَنَا وَلِلْمُرَبَّعَةِ إِنَّمَا يَكْفِينَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ۔

حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک غزوہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نکلے۔ حضرت سلمان ان میں سے عمر رسیدہ تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو نماز کے لیے اقامت کہی گئی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ! (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ) آپ آگے بڑھیں انھوں نے فرمایا۔ میں آگے نہیں بڑھتا تم عربی ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تم میں سے ہیں لہٰذا تم میں سے کوئی ایک آگے بڑھے چنانچہ ایک صحابی آگے بڑھے اور انھوں نے چار رکعات پڑھائیں۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں چار رکعات (پڑھنے کی) کیا ضرورت ہے۔ ہمارے لیے دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ

حضرت عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ملک شام کی ایک بستی میں

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الشَّامِ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَنُصَلِّي نَحْنُ أَرْبَعًا فَنَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ سَعْدٌ نَحْنُ أَعْلَمُ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور ہم چار رکعات ادا کرتے ہم ان سے اس بارے میں پوچھتے تو وہ فرماتے ہم زیادہ جانتے ہیں۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ كَانُوا جَمِيعًا فِي سَفَرٍ فَكَانَ سَعْدٌ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَيُفْطِرُ وَكَانَا يُتِمَّانِ الصَّلٰوةَ وَيَصُومَانِ فَقِيلَ لِسَعْدٍ إِنَّكَ تَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَتُفْطِرُ وَيُتِمَّانِ فَقَالَ سَعْدٌ نَحْنُ أَعْلَمُ۔

حضرت زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے انھیں حضرت عبدالرحمٰن بن مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص، مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبد یغوث رضی اللہ عنہم تمام ایک سفر میں تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نماز میں قصر کرتے اور روزہ چھوڑ دیتے اور دوسرے دونوں حضرات مکمل نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نماز میں قصر کرتے اور روزہ چھوڑتے ہیں اور وہ دونوں مکمل کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم خوب جانتے ہیں۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض يَعُودُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتْمَمْنَا لِأَنْفُسِنَا أَرْبَعًا۔

حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن صفوان (رضی اللہ عنہم) کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انھوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يُصَلِّي وَرَاءَ الْإِمَامِ بِمِنًى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں امام کے پیچھے چار رکعات پڑھتے اور جب تنہا پڑھتے تو دو رکعتیں ادا کرتے۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُصَلِّي صَلٰوةَ سَفَرٍ مَا لَمْ أُجْمِعْ إِقَامَةً وَإِنْ مَكَثْتُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں جب تک اقامت کی نیت نہ کر لوں۔ نماز سفر ادا کرتا ہوں اگرچہ بارہ راتیں رہوں۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ

حضرت ابو نجیح فرماتے ہیں میں حضرت سالم کے

أَبِي نَجِيحٍ قَالَ أَتَيْتُ سَالِمًا أَسْأَلُهُ وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا صَدَرَ الظُّهْرُ وَقَالَ نَحْنُ مَاكِثُونَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَإِذَا قَالَ الْيَوْمَ وَغَدًا قَصَرَ وَإِنْ مَكَثَ عِشْرِينَ لَيْلَةً۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَ يُصَلِّي لِلْفَرِيضَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض إِلَى شِقِّ سِيرِينَ فَأَمَّنَا فِي السَّفِينَةِ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ بِالْأَهْوَازِ صَلَّى الْعَصْرَ قُلْتُ فَكَمْ صَلَّى قَالَ رَكْعَتَيْنِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقْصُرُونَ فِي السَّفَرِ وَيُنْكِرُونَ عَلَى مَنْ أَتَمَّ أَلَا تَرَى أَنَّ سَعْدًا لَمَّا قِيلَ لَهُ إِنَّ الْمِسْوَرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ يُتِمَّانِ قَالَ نَحْنُ أَعْلَمُ وَلَمْ يَعْذِرْهُمَا فِي إِتْمَامِهِمَا وَأَنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قَدَّمَهُ سَلْمَانُ وَمَعَهُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ مَا لَنَا وَلِلْمُرَبَّعَةِ إِنَّمَا يَكْفِينَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ وَلَمْ

پاس پوچھنے آیا تو وہ مسجد کے دروازے کے پاس تھے۔ میں نے پوچھا آپ کے والد کیا طریقہ اختیار کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا جب ظہر شروع ہوتی اور وہ فرماتے ہم ٹھہرنے والے ہیں تو مکمل نماز پڑھتے اور جب فرماتے آج اور کل (ٹھہریں گے) تو قصر کرتے اگرچہ بیس راتیں رہتے۔

حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہم سفر رہا تو آپ فرض نماز دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (مقام) سیرین کے ایک کنارے کی طرف نکلے تو انھوں نے کشتی میں کپڑا بچھا کر ہمیں نماز پڑھائی ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد عصر کی دو رکعتیں ادا کیں۔

حضرت شعبہ سے مروی ہے حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو برزہ اسلمی کو مقام اہواز میں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (حضرت شعبہ فرماتے ہیں)۔ میں نے پوچھا کتنی رکعتیں پڑھیں انھوں نے فرمایا "دو رکعتیں"۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو سفر میں قصر کرتے اور پوری نماز پڑھنے والوں کی مخالفت کرتے تھے۔ کیا تم نہیں دیکھتے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت مسور اور عبدالرحمن بن عبدیغوث رضی اللہ عنہما پوری نماز پڑھتے ہیں تو انھوں نے فرمایا ہم زیادہ جانتے ہیں اور نماز مکمل کرنے کے سلسلے میں ان کو معذور نہیں سمجھتے سمجھتے تھے اور وہ شخص جن کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے آگے کیا اور آپ کے ساتھ تیرہ صحابہ کرام تھے اس نے چار رکعات پڑھائیں تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں چار رکعات پڑھنے کی کیا ضرورت ہے ہمیں دو رکعتیں کافی ہیں اور وہاں موجود

يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَذَاهِبَهُمْ لَمْ تَكُنْ إِبَاحَةَ الْإِتْمَامِ فِي السَّفَرِ

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ أَتَمَّ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الَّذِي قَدَّمَهُ سَلْمَانُ رض وَالْمِسْوَرُ وَهُمَا صَحَابِيَّانِ فَقَدْ ضَادَّ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ سَلْمَانُ وَمَنْ تَابَعَهُ عَلَى تَرْكِ الْإِتْمَامِ فِي السَّفَرِ۔

قِيلَ لَهُ مَا فِي هٰذَا دَلِيلٌ عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمِسْوَرُ رض وَذٰلِكَ الرَّجُلُ الَّذِي أَتَمَّا لِأَنَّهُمَا لَمْ يَكُونَا يَرَيَانِ فِي ذٰلِكَ السَّفَرِ قَصْرًا لِأَنَّ مَذْهَبَهُمَا أَنْ لَا تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ غَزَاةٍ فَإِنَّهُ قَدْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَيْضًا غَيْرُهُمَا فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رُوِيَ عَنْهُمَا مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ ثَبَتَ التَّقْصِيرُ عَنْ أَكْثَرِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُجْعَلْ ذٰلِكَ مُضَادًّا لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ إِذْ كَانَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ وَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض فَقَدْ صَلَّى بِمِنًى أَرْبَعًا فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رض وَمَنْ أَنْكَرَ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ عُثْمَانُ إِنَّمَا فَعَلَهُ لِمَعْنًى رَأَى بِهِ إِتْمَامَ الصَّلٰوةِ مِمَّا سَنَصِفُهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللهُ تعـ فَلَمَّا كَانَ الَّذِي ثَبَتَ لَنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَصْحَابِهِ هُوَ تَقْصِيرُ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ لَا إِتْمَامِهَا لَمْ يَجُزْ لَنَا أَنْ نُخَالِفَ ذٰلِكَ إِلَى غَيْرِهِ

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ رَوَيْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا

حضرات نے اس بات کی مخالفت نہ کی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان سب کے مذہب میں سفر میں پوری نماز پڑھنا جائز نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس شخص کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے آگے کیا وہ اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ دونوں صحابی تھے اور یہ بات (ان دونوں کا عمل) حضرت سلمان اور ان کے ساتھیوں کی اس روایت کے خلاف ہے کہ سفر میں نماز مکمل نہ کی جائے۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا اس میں تمہاری مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے حضرت مسور اور وہ دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما نے نماز کو اس لیے مکمل کیا ہو کہ وہ اس سفر میں قصر کو جائز نہ سمجھتے ہوں کیونکہ ان کا مذہب یہ ہے کہ حج عمرہ اور جہاد کے علاوہ قصر نہ کی جائے۔ کیونکہ ان کے علاوہ بھی کچھ حضرات کا یہ موقف ہے تو جب ان کے بارے میں مروی بات کا احتمال پایا گیا اور اکثر صحابہ کرام سے قصر ثابت ہے تو اسے صحابہ کرام سے مروی روایات کے متضاد قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ ہو سکتا ہے اس کی کوئی اور وجہ ہو۔ اور یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، انھوں نے منیٰ میں چار رکعات ادا کیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کے ساتھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی مخالفت کی۔ اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا اس بنیاد پر کیا کہ آپ اس مکمل نماز پڑھنے کے قائل تھے۔ ہم ان شاء اللہ اس بات کو اس باب میں بیان کریں گے۔

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ہمارے لیے نماز سفر میں قصر ثابت ہو گئی اور پورا پڑھنا ثابت نہ ہوا تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم اس کی مخالفت کر کے دوسری راہ اختیار کریں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات روایت کی ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ سفر

يَدُلُّكُمْ عَلٰى اَنَّ فَرَائِضَ الصَّلٰوةِ رَكْعَتَانِ فِى السَّفَرِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَاطِعًا لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مُخَالِفُكُمْ قُلْنَا نَعَمْ۔

میں فرض نماز دو رکعتیں ہے تاکہ یہ تمہارے مخالف کی بات کا قلع قمع کر دے ہم کہتے ہیں "ہاں"

۱۱۸۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الضَّرِيْرُ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهُ قَالَ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِى الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِى السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت مجاہد، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حالت اقامت میں چار اور سفر میں دو رکعتیں نماز فرض کی ہے۔

۱۱۹۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عُمَرَ رض قَالَ صَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ لَيْسَ بِقَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: عید الاضحیٰ کی نماز دو رکعتیں ہیں، عید الفطر کی نماز دو رکعتیں ہیں، نماز جمعہ دو رکعتیں ہیں اور سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں اور یہ مکمل نماز ہے اس میں کمی نہیں۔ یہ تمہارے نبی کی زبان سے بیان ہوا۔

۱۲۰۔ **وَحَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رض فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن طلحہ، حضرت زبید سے وہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۱۔ **وَحَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ عُمَرُ رض فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت زبید سے وہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ـــــ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۲۔ **وَحَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ

حضرت ابو اسحٰق، حضرت محمد بن طلحہ سے اور

الضَّرِيرُ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

وہ حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثنا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثنا زُبَيْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحیٰی، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت زبید نے بیان کیا انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے ایک ثقہ راوی سے اور انھوں نے حضرت عمر

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثنا شَرِيكٌ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عَنِ الثِّقَةِ۔

حضرت شریک حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے "عن الثقہ" (ایک ثقہ راوی سے) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوسَى ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ إِنِّي أُقِيمُ بِمَكَّةَ فَكَمْ أُصَلِّي قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت قتادہ، حضرت موسیٰ بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھتے ہوئے کہا کہ میں مکہ مکرمہ میں مقیم ہوں کتنی رکعات پڑھوں؟ انھوں نے فرمایا دو رکعتیں پڑھو۔ یہ حضرت ابوالقاسم (رسول اکرم) صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ ثنا الْقَاسِمُ ابْنُ جَمِيلٍ قَالَ ثنا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ قَالَا سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهِيَ تَمَامٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں سفر میں دو رکعتیں پڑھنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور یہ پوری نماز ہے۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا رَوْحٌ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا رَوْحٌ قَالَ ثنا شُعْبَةُ قَالَ ثنا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ أَخْشٰى أَنْ تُكَذِّبَ عَلَيَّ رَكْعَتَانِ مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ كَفَرَ۔

حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سفری نماز کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تم دو رکعتوں کے بارے میں مجھے جھٹلاؤ لیکن جس نے سنت کی مخالفت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا رَوْحٌ قَالَ ثنا شُعْبَةُ قَالَ ثنا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ سَأَلَ صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت مورّق فرماتے ہیں حضرت صفوان بن محرز نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا —— پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَا أُحَدِّثُكَ أَنَا سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ فَرَضَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ فَكَمَا يَتَطَوَّعُ هٰهُنَا قَبْلَهَا وَمِنْ بَعْدِهَا فَكَذٰلِكَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت طاؤس سے سفر میں نفلی نماز کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ حضرت حسن بن مسلم نے فرمایا میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ میں نے حضرت طاؤس سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حالتِ اقامت میں چار اور سفر میں دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں تو جس طرح یہاں (فرض نماز سے) پہلے اور بعد نفل پڑھے جاتے ہیں اسی طرح سفر میں بھی (فرض نماز سے) پہلے اور بعد نفل پڑھے جائیں۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں شروع شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض کی گئی پھر نماز سفر کو اسی طرح برقرار رکھا گیا اور حالتِ اقامت کی نماز میں اضافہ کیا گیا۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَكُلْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ اُدْنُ حَتّٰى أُخْبِرَكَ عَنِ الصَّوْمِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ شَطْرَ الصَّلٰوةِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ۔

حضرت ابو قلابہ، بنو عامر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کھانا تناول فرما رہے تھے آپ نے فرمایا آؤ تم بھی کھاؤ، اس نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں، آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاؤں بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نماز کا نصف اور حاملہ عورت نیز دودھ پلانے والی سے روزہ اٹھا لیا ہے۔ ؎

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

حضرت ابو العلاء، اپنی قوم کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا ——— پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

؎ مطلب یہ ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی نیز مسافر کو روزہ کی ادائیگی میں رخصت دے دی البتہ قضا واجب ہے لیکن مسافر کے لیے نماز میں قصر ہی ہوگی۔ بعد میں مزید دو رکعتیں نہیں پڑھے گا۔ ۱۲ ہزاروی)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

١٣٥- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ۔

حضرت ابوقلابہ، ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں کسی کام سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صبح کا کھانا تناول فرمارہے تھے۔ فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اور روزہ اُٹھالیا ہے۔

١٣٦- حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي قُشَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ ثُمَّ لَقِينَاهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ أَبُو قِلَابَةَ حَدِّثْهُ يَعْنِي أَيُّوبَ فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُ ذَهَبَ فِي إِبِلٍ لَهُ فَانْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ۔

حضرت ایوب فرماتے ہیں مجھ سے ابوقلابہ نے بیان کیا انھوں نے بنو قشیر کے ایک بزرگ سے اور انھوں نے اپنے چچا سے روایت کیا پھر ایک دن ہم ان (بزرگ) سے ملے تو حضرت ابوقلابہ نے ان سے کہا ان (حضرت ایوب) سے بیان کیجئے تو شیخ نے فرمایا مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا کہ وہ اپنے اونٹوں کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ــــ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا اور اس میں "حاملہ اور دودھ پلانے والی" کا اضافہ کیا۔

١٣٧- حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت انس بن مالک (یعنی ابوامامہ کعبی) رضی اللہ عنہ بنوعبداللہ بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہم پر حملہ آور ہوا ــــ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ

حضرت ہانی بن عبداللہ بن شخیر، بلحریش (بنو بلحریش) کے ایک شخص سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم سفر میں تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کھانا تناول فرمارہے تھے آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا آؤ میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاؤں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور نماز کا نصف

اَلصِّيَامَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

١٣٩۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اُمَيَّةَ اَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ اَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ فَرْضَ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَاِنَّهُ فِيْ رَكْعَتَيْهِ كَالْمُقِيْمِ فِيْ اَرْبَعَتِهِ فَكَمَا لَيْسَ لِلْمُقِيْمِ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ صَلَاتِهِ عَلٰى اَرْبَعَتِهِ شَيْئًا فَكَذٰلِكَ لَيْسَ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ صَلَاتِهِ عَلٰى رَكْعَتَيْهِ شَيْئًا **وَكَانَ النَّظَرُ** عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا الْفُرُوْضَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهَا لَابُدَّ لِمَنْ هِيَ عَلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ بِهَا وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ خِيَارٌ فِيْ اَنْ لَّا يَاْتِيَ بِمَا عَلَيْهِ مِنْهَا وَكَانَ مَا اُجْمِعَ عَلَيْهِ اَنَّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّاْتِيَ بِهِ اِنْ شَاءَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ يَاْتِ بِهِ فَهُوَ التَّطَوُّعُ اِنْ شَاءَ فَعَلَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ فَهٰذِهِ هِيَ صِفَةُ التَّطَوُّعِ وَمَا لَابُدَّ مِنَ الْاِتْيَانِ بِهِ فَهُوَ الْفَرْضُ وَكَانَتِ الرَّكْعَتَانِ لَابُدَّ مِنَ الْمَجِيْءِ بِهِمَا وَمَا بَعْدَهُمَا فَفِيْهِ اخْتِلَافٌ فَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّؤْتٰى بِهِ وَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَّجِيْءَ بِهِ اِنْ شَاءَ وَلَهٗ اَنْ لَّا يَجِيْءَ بِهِ فَالرَّكْعَتَانِ مَوْصُوْفَتَانِ بِصِفَةِ الْفَرْضِ فَهُمَا فَرِيْضَةٌ وَمَا بَعْدُ الرَّكْعَتَيْنِ مَوْصُوْفٌ بِصِفَةِ التَّطَوُّعِ فَهُوَ تَطَوُّعٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْمُسَافِرَ فَرْضُهٗ

اٹھا لیا ہے۔

حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں مجھ سے ابوامیہ نے یا (فرمایا) ایک شخص نے ابوامیہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا میں ایک سفر سے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے ابوامیہ تم کھانے کے منتظر ہو میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

مذکورہ روایات جنھیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مسافر کی فرض نماز دو رکعتیں ہیں اور وہ اپنی ان دو رکعتوں کے ساتھ مقیم کے چار رکعتوں کے ساتھ ہونے کی طرح ہے تو جس طرح مقیم کے لیے چار رکعات پر اضافہ جائز نہیں اسی طرح مسافر بھی دو رکعتوں پر اضافہ نہیں کرسکتا۔

اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں فرض نماز کو مکمل طور پر پڑھنا متفق علیہ ہے اور اسے اس میں سے کچھ چھوڑنے کا اختیار حاصل نہیں اور یہ بات بھی متفق علیہ ہے کہ جس عمل کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہو وہ نفلی ہے چاہے تو عمل کرے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ یہ نفلی عمل کی تعریف ہے۔ اور جس عمل کا کرنا لازمی ہو وہ فرض ہے، (اور یہاں) دو رکعتوں کا ادا کرنا ضروری ہے جبکہ بعد والی دو رکعتوں میں اختلاف ہے ایک گروہ کہتا ہے کہ انھیں ادا نہیں کرنا چاہیے اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ مسافر کو یہ دو رکعتیں بھی پڑھنی چاہییں اور اگر چاہے تو نہ پڑھے پس دو رکعتوں پر فرض کی تعریف صادق آتی ہے لہٰذا وہ فرض ہیں اور بعد والی رکعتیں نفل کے وصف سے موصوف ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ مسافر پر دو ہی رکعتیں فرض ہیں جبکہ مقیم پر چار رکعتیں فرض ہیں تو جس طرح مقیم سلام پھیرے بغیر چار رکعتوں کے بعد کچھ نہیں پڑھ سکتا اسی طرح مسافر بھی سلام سے پہلے دو رکعتوں کے بعد کچھ نہیں پڑھ سکتا۔ اس باب ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ

رَكْعَتَانِ وَكَانَ الْفَرْضُ عَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا فِيمَا يَكُونُ فَرْضُهُ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ فَكَمَا لَا يَنْبَغِي لِلْمُقِيمِ أَنْ تُصَلِّيَ بَعْدَ الْأَرْبَعِ شَيْئًا مِنْ تَسْلِيمٍ فَكَذَلِكَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُسَافِرِ أَنْ تُصَلِّيَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ شَيْئًا بِغَيْرِ تَسْلِيمٍ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُتِمُّونَ۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے پوری نماز (چار رکعات) پڑھنا بھی مروی ہے اور وہ اس سلسلے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا منیٰ میں عمل اور دیگر روایات کا ذکر کرے۔

۱۴۰۔ **وَذَكَرَ** فِي ذَلِكَ مَا قَدْ فَعَلَهُ عُثْمَانُ رض بِمِنًى وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلَ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أُكْمِلَتْ أَرْبَعًا وَأُثْبِتَتْ لِلْمُسَافِرِ قَالَ صَالِحٌ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ عُرْوَةُ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي فِي السَّفَرِ أَرْبَعًا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی پھر چار رکعات مکمل کی گئیں اور مسافر کے لیے ان (دو) کو ہی باقی رکھا گیا۔ حضرت صالح فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ وہ سفر میں چار رکعات پڑھتی تھیں۔

۱۴۱۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ حُذَيْفَةَ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدَائِنِ أَوْ مِنَ الْمَدَائِنِ إِلَى الْكُوفَةِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ آذَنُ لَكَ عَلَى أَنْ لَا تُفْطِرَ وَلَا تَقْصُرَ قَالَ قُلْتُ وَأَنَا أَكْفُلُ لَكَ أَنْ لَا أَقْصُرَ وَلَا أُفْطِرَ۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رمضان المبارک میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کوفہ سے مدائن یا مدائن سے کوفہ کی طرف جانے کی اجازت مانگی تو انھوں نے فرمایا میں تمہیں اس شرط پر اجازت دیتا ہوں کہ نہ روزہ چھوڑنا اور نہ ہی (نماز میں) قصر کرنا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں آپ کو ضمانت دیتا ہوں کہ نہ قصر کروں گا اور نہ ہی روزہ چھوڑوں گا۔

۱۴۲۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَدْرَكْتُ

حضرت ابن عون فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ گیا تو عشاء کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) پائی۔ میں نے اپنی رائے سے کچھ

رَكْعَةً مِنَ الْعِشَاءِ فَصَنَعْتُ شَيْئًا بِرَأْيِيْ فَسَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَكُنْتَ تَرَى أَنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُكَ لَوْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا كَانَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ رض تُصَلِّيْ أَرْبَعًا وَتَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ يُصَلُّوْنَ أَرْبَعًا۔

عمل کیا پھر میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تمہارا خیال ہے کہ چار رکعات پڑھنے پر اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چار رکعات ادا کرتیں اور فرماتی تھیں کہ مسلمان چار رکعات پڑھتے ہیں۔

۱۴۳- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْفِي الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَائِشَةَ رض وَسَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کون کون سے صحابہ کرام سفر میں پوری نماز پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا میں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا۔

فَهٰذَا عَطَاءٌ قَدْ حَكٰى ذٰلِكَ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ خِلَافَ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَحَبِيْبِ ابْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ۔

تو یہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حالانکہ ہم ان سے حضرت زہری اور حبیب بن ابی ثابت کی روایت میں اس کے خلاف روایت کر چکے ہیں۔

۱۴۴- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبَّانَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّيْ مِنْ بَعْثِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَكَيْفَ أُصَلِّيْ قَالَ إِنْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا فَأَنْتَ فِيْ مِصْرٍ وَإِنْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَأَنْتَ مُسَافِرٌ۔

حضرت حبان بارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں اہل عراق کے لشکر سے ہوں میں کیسے نماز پڑھوں؟ انھوں نے فرمایا اگر چار رکعات پڑھو تو تم شہر میں ہو اور اگر دو رکعتیں پڑھو تو تم مسافر ہو۔

فَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَعَائِشَةُ رض وَابْنُ عُمَرَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ إِتْمَامِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيْ مَذْهَبِهِ الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ مَعْنًى سَنُبَيِّنُهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ مَا يَجِبُ بِهِ بِقَوْلِهِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ **فَأَمَّا** عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض فَالَّذِيْ ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ إِتْمَامُهُ الصَّلٰوةَ بِمِنًى فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَنْكَرَ التَّقْصِيْرَ فِي السَّفَرِ وَكَيْفَ يُتَوَهَّمُ ذٰلِكَ

تو یہ حضرت عثمان بن عفان، حذیفہ بن یمان، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں جن سے سفر میں پوری نماز پڑھنا مروی ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ان میں سے ہر ایک کے لیے اپنے مذہب میں جس کی طرف وہ گئے ہیں ایک وجہ ہے جسے ہم عنقریب اس باب میں بیان کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم وہ بات بھی بیان کریں گے جو قیاس کے طریقے پر ان کے قول سے لازم آتی ہے اور جو کچھ ان پر واجب ہے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)۔

رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مسئلہ تو جو کچھ ہم نے ان سے منیٰ میں مکمل نماز پڑھنے کا ذکر کیا ہے تو وہ اس لیے نہیں تھا کہ وہ سفر میں قصر کے مخالف تھے اور ان کے بارے میں یہ بات کیسے متصور ہو سکتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "جب تم زمین

عَلَيْهِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ الْآيَةَ. فَأَبَاحَ اللّٰهُ لَهُمُ التَّقْصِيْرَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا خَافُوْا أَنْ يَفْتِنَهُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ لَهُمْ وَإِنْ أَمِنُوْا فِيْ حَدِيْثِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ رض فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَهُمْ أَكْثَرُ مَا كَانُوْا وَآمَنُهُ وَعُثْمَانُ مَعَهُ فَلَمْ يَكُنْ إِتْمَامُ الصَّلٰوةِ بِمِنًى لِأَنَّهُ أَنْكَرَ التَّقْصِيْرَ فِي السَّفَرِ وَلٰكِنْ لِمَعْنًى قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ.

پر طو تو تم پر کوئی حرج نہیں کہ نماز میں قصر کرو" تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے نماز میں قصر کرنا جائز قرار دیا گیا جب انھیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ کفار ان کو فتنہ میں ڈالیں گے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ یہ (قصر) ان پر واجب ہے، اگرچہ وہ پُرامن ہوں یہ حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جسے ہم نے اس باب کے شروع میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ حالانکہ اس وقت صحابہ کرام پہلے سے زیادہ پُرامن تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے تو آپ نے منیٰ میں نماز کو اس لیے طویل نہیں کیا کہ آپ سفر میں قصر کا انکار فرماتے تھے بلکہ اس کے سبب میں اختلاف کیا گیا ہے۔

١٤٥- **فَحَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ أَزْمَعَ عَلَى الْمُقَامِ بَعْدَ الْحَجِّ.

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں کیونکہ آپ حج کے بعد وہاں ٹھہر گئے تھے۔

فَأَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ إِتْمَامَ عُثْمَانَ رض إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ نَوَى الْإِقَامَةَ فَصَارَ إِتْمَامُهُ ذٰلِكَ وَهُوَ مُقِيْمٌ قَدْ خَرَجَ مِمَّا كَانَ فِيْهِ مِنْ حُكْمِ السَّفَرِ وَدَخَلَ فِيْ حُكْمِ الْإِقَامَةِ فَلَيْسَ فِيْ فِعْلِهِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَذْهَبِهِ كَيْفَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ هَلْ هُوَ الْإِتْمَامُ أَوِ التَّقْصِيْرُ. **وَقَدْ** قَالَ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا غَيْرَ ذٰلِكَ.

تو حضرت زہری نے ہمیں اس حدیث میں بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا مکمل نماز پڑھنا اس لیے تھا کہ انھوں نے اقامت کی نیت کر لی تھی تو آپ نے مقیم ہونے کی وجہ سے مکمل نماز پڑھی اور آپ مسافر کے حکم سے نکل کر مقیم کے حکم میں داخل ہو گئے تو اس حدیث میں ان کے مذہب پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ نمازِ سفر کے سلسلے میں کیا تھا۔ نماز کو مکمل کرنا یا قصر کرنا۔ حضرت زہری نے اس کے علاوہ بھی روایت کیا ہے۔

١٤٦- **فَحَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا أَيُّوْبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا صَلّٰى عُثْمَانُ رض بِمِنًى أَرْبَعًا لِأَنَّ الْأَعْرَابَ كَانُوْا أَكْثَرَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ فَأَحَبَّ أَنْ يُخْبِرَهُمْ أَنَّ الصَّلٰوةَ أَرْبَعٌ.

حضرت ایوب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات اس لیے پڑھیں کہ اس سال دیہاتی کافی تعداد میں تھے تو آپ نے ان کو بتانا چاہا کہ نماز چار رکعات ہے۔

فَهٰذَا يُخْبِرُ أَنَّهُ فَعَلَ مَا فَعَلَ

تو یہ روایت اس بات کی خبر دیتی ہے کہ آپ نے یہ عمل اس

لِيَعْلَمَ الْاَعْرَابَ بِهٖ اَنَّ الصَّلٰوةَ اَرْبَعٌ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا اَرَادَ اَنْ يُّرِيَهُمْ ذٰلِكَ نَوَى الْاِقَامَةَ فَصَارَ مُقِيْمًا فَرْضُهٗ اَرْبَعٌ فَصَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعًا وَهُوَ مُقِيْمٌ بِالسَّبَبِ الَّذِيْ حَكَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَهُوَ مُسَافِرٌ لِتِلْكَ الْعِلَّةِ **وَالتَّاْوِيْلُ** الْاَوَّلُ اَشْبَهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِاَنَّ الْاَعْرَابَ كَانُوْا بِالصَّلٰوةِ وَاَحْكَامِهَا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْهَلَ مِنْهُمْ بِهَا وَبِحُكْمِهَا فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رض وَهُمْ بِاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ حِيْنَئِذٍ اَحْدَثُ عَهْدًا فَهُمْ كَانُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْعِلْمِ بِفَرَائِضِ الصَّلٰوةِ اَحْوَجَ مِنْهُمْ اِلٰى ذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رض فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُتِمَّ الصَّلٰوةَ لِتِلْكَ الْعِلَّةِ وَلٰكِنْ قَصَرَهَا لِيُصَلُّوْا مَعَهٗ صَلٰوةَ السَّفَرِ عَلٰى حُكْمِهَا وَيُعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ الْاِقَامَةِ

لیے کیا کہ اس کے ذریعے دیہاتیوں کو بتادیں کہ نماز چار رکعات ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ جب آپ نے ان کو یہ بات بتانے کا ارادہ کیا تو اقامت کی نیت بھی کر لی۔ پس آپ مقیم ہو گئے جس پر چار رکعات فرض ہیں تو آپ نے ان کو چار رکعات پڑھائیں اور اس کی وجہ وہی تھی جو اس سے پہلے حضرت معمر نے حضرت زہری سے نقل کی۔ (یعنی آپ وہاں مقیم ہو گئے تھے) اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے مسافر رہتے ہوئے اس علت کی بنا پر ایسا کیا ہو۔ لیکن ہمارے نزدیک پہلا احتمال زیادہ مناسب ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

کیونکہ اعرابی، دورِ عثمانی کی نسبت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز اور اس کے احکام سے زیادہ بے علم تھے اور اس وقت وہ دورِ جاہلیت کے قریب تھے لہٰذا وہ لوگ عثمانی دور کی نسبت اس زمانے میں نماز کے فرائض جاننے کے زیادہ محتاج تھے تو جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علت کی وجہ سے مکمل نماز نہیں پڑھی بلکہ قصر کیا تاکہ وہ آپ کے ساتھ سفر کی نماز اس کے احکام کے ساتھ پڑھیں اور آپ ان کو سفر میں ہی اقامت کی نماز مع اس کے احکام کے بتا دیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے زیادہ مناسب تھا کہ اس علت کی بنا پر ان کو مکمل نماز نہ پڑھائیں بلکہ ان کو سفر کے احکام کے ساتھ نماز پڑھائیں اور انھیں حالت اقامت میں اس کا حکم بتائیں

عَلٰى حُكْمِهَا فِي السَّفَرِ كَانَ عُثْمَانُ رض اَحْرٰى اَنْ لَّا يُتِمَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ لِتِلْكَ الْعِلَّةِ وَلٰكِنَّهٗ يُصَلِّيْهَا بِهِمْ عَلٰى حُكْمِهَا فِي السَّفَرِ وَيُعَلِّمُهُمْ كَيْفَ حُكْمُهَا فِي الْحَضَرِ **فَقَدْ** عَادَ مَعْنٰى مَا صَحَّ مِنْ تَاْوِيْلِ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ قَالَ اٰخَرُوْنَ اِنَّمَا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَذْهَبُ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يَقْصُرُهَا اِلَّا مَنْ حَلَّ وَارْتَحَلَ۔

تو اب ایوب کی زہری سے روایت کا مفہوم حضرت معمر کی زہری سے روایت کی طرف لوٹ گیا۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے اس مذہب کی بنیاد پر نماز کو مکمل کیا کہ ان کے نزدیک قصر وہی کر سکتا ہے جو سفر پر ہو

۱۴۷۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ قَالَ حَمَّادٌ وَاَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض اِنَّمَا يَقْصُرُ

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز میں وہ شخص قصر کرے جو زادِ راہ اور توشہ دان لے کر وہاں جائے۔

الصَّلٰوةَ مَنْ حَمَلَ الزَّادَ وَالْمَزَادَ وَحَلَّ وَارْتَحَلَ۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضـ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهِ اَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ جَابٍ وَلَا نَاءٍ وَلَا تَاجِرٌ وَاِنَّمَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ مَنْ كَانَ مَعَهُ الزَّادُ وَالْمَزَادُ۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ وَاَبُوْ عُمَرَ قَالَا اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيَّ اَخْبَرَهُمْ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ عَنْ عَمِّهِ اَبِي الْمُهَلَّبِ قَالَ كَتَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضـ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ اِمَّا لِتِجَارَةٍ وَاِمَّا لِجِبَايَةٍ وَاِمَّا لِحَشْرٍ ثُمَّ يَقْصُرُوْنَ الصَّلٰوةَ وَاِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا اَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ قَالَ وَكَانَ مَذْهَبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضـ اَنْ لَا يَقْصُرَ الصَّلٰوةَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَحْتَاجُ اِلٰى حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ وَمَنْ كَانَ شَاخِصًا فَاَمَّا مَنْ كَانَ فِيْ مِصْرٍ مُسْتَغْنِيًا بِهٖ عَنْ حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ فَاِنَّهُ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ۔

قَالُوْا وَلِهٰذَا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ بِمِنًى لِاَنَّ اَهْلَهَا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ كَثُرُوْا حَتّٰى صَارَتْ مِصْرًا اسْتَغْنٰى مَنْ حَلَّ بِهٖ عَنْ حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ وَهٰذَا الْمَذْهَبُ عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِاَنَّ مِنًى لَمْ تَصِرْ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضـ اَعْمَرَ مِنْ مَكَّةَ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

اور حالت سفر میں ہو۔

حضرت عیاش بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کو لکھا کہ خراج جمع کرنے والا، گھر کو لوٹنے والا، اور تاجر دو رکعتیں نہ پڑھیں دو رکعتیں وہ پڑھے جس کے پاس زاد راہ اور توشہ دان ہو۔

حضرت ابوالمہلب فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ تجارت یا خراج جمع کرنے کے لیے (گھر سے) نکلتے ہیں پھر نماز میں قصر کرتے ہیں، قصر وہ شخص کرے جو واپس آنے والا ہو یا دشمن کے مقابلے میں ہو۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مذہب تھا کہ قصر وہی کرے جو زادِ راہ اور توشہ دان لے جانے کا محتاج ہو یا جو شخص واپس لوٹنے والا ہو اور جو شخص شہر میں زاد راہ اور توشہ دان سے بے نیاز ہو وہ پوری نماز پڑھے۔

وہ کہتے ہیں اسی لیے آپ نے منیٰ میں مکمل نماز پڑھی کیونکہ اس وقت وہاں کے رہنے والے بہت ہو گئے حتیٰ کہ وہ شہر بن گیا اور وہاں جانے والا شخص توشہ اور توشہ دان لے جانے سے بے نیاز ہو گیا۔ ہمارے نزدیک یہ مذہب فاسد ہے کیونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں منیٰ اس قدر آباد نہیں تھا جس قدر مکہ مکرمہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آباد تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہاں اسی طرح نماز پڑھی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

صَلّٰى بِهَا اَبُوْ بَكْرٍ رضؓ بَعْدَهٗ كَذٰلِكَ ثُمَّ صَلّٰى بِهَا عُمَرُ رضؓ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ رضؓ كَذٰلِكَ فَاِذَا كَانَتْ مَكَّةُ مَعَ عَدَمِ اِحْتِيَاجِ مَنْ حَلَّ بِهَا اِلٰى حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ يَقْصُرُ فِيْهَا الصَّلٰوةَ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْمَوَاطِنِ اَحْرٰى اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ

کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی طرح نماز ادا کی جب مکہ مکرمہ میں زادِ راہ اور توشہ دان لے جانے کے بعد بھی قصر کی جاتی تھی تو اس کے علاوہ دوسرے مقامات میں ایسا عمل زیادہ مناسب ہے۔

فَقَدِ انْتَفَتْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبُ كُلُّهَا بِفَسَادِهَا عَنْ عُثْمَانَ رضؓ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ اَجْلِ شَيْءٍ مِنْهَا قَصَرَ الصَّلٰوةَ غَيْرَ الْمَذْهَبِ الْاَوَّلِ الَّذِيْ حَكَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَاِنَّهٗ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ اَجْلِهِ اَتَمَّهَا وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَنَّ اِتْمَامَهٗ لِنِيَّتِهِ الْاِقَامَةَ عَلٰى مَا رَوَيْنَا فِيْهِ وَعَلٰى مَا كَشَفْنَا مِنْ مَعْنَاهُ

تو جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان گزشتہ مذاہب کی بنیاد پر قصر کی نفی ہوگئی تو ان تمام مذاہب کی نفی ہوگئی، البتہ پہلا مذہب جسے حضرت معمر نے زہری سے نقل کیا ہے اس میں احتمال ہے کہ اسی وجہ سے مکمل نماز پڑھی ہو اور اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے اسلیے مکمل نماز ادا کی کہ انھوں نے وہاں ٹھہرنے کی نیت کرلی جیسا کہ ہم نے روایت کیا اور جس طرح ہم نے اس کا مفہوم واضح کیا۔

وَاَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ حُذَيْفَةَ فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ اَيْضًا عَلَى الْاِتْمَامِ فِي السَّفَرِ كَانَ ذٰلِكَ سَفَرَ طَاعَةٍ اَوْ غَيْرَ طَاعَةٍ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ مِنْ رَاْيِهٖ اَنْ لَّا يَقْصُرَ الصَّلٰوةَ اِلَّا حَاجٌّ اَوْ مُعْتَمِرٌ اَوْ مُجَاهِدٌ كَمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ۔

اور جو کچھ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں بھی سفر میں نماز کی تکمیل پر کوئی دلیل نہیں وہ عبادت کے لیے سفر ہو یا غیر عبادت کے لیے، کیونکہ ممکن ہے ان کی رائے میں حاجی، عمرہ کرنے والے یا مجاہد کے لیے ہی قصر جائز ہو۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۵۰۔ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرَى التَّقْصِيْرَ اِلَّا لِحَاجٍّ اَوْ مُعْتَمِرٍ اَوْ مُجَاهِدٍ۔

حضرت عمارہ بن عمیر، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حاجی، عمرہ کرنے والے اور مجاہد کے علاوہ کسی کے لیے قصر کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ ہو سکتا ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب بھی یہی ہو۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَذْهَبُ حُذَيْفَةَ كَانَ كَذٰلِكَ فَاَمَرَ التَّيْمِيَّ اِذْ كَانَ يُرِيْدُ سَفَرًا لَا لِحَجٍّ وَلَا لِجِهَادٍ اَنْ لَّا يَقْصُرَ الصَّلٰوةَ فَانْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِمَنْ يَرٰى لِلْمُسَافِرِ اِتْمَامَ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

تو جب حضرت تیمی حج اور جہاد کے علاوہ سفر کرتے تو حضرت حذیفہ ان کو حکم دیتے کہ قصر نہ کریں پس سفر میں مکمل نماز کے قائلین کے لیے ان کی روایت میں دلیل کی نفی ہوگئی۔

وَاَمَّا مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّ حَدِيْثَ حَيَّانَ هُوَ عَلٰى اَنَّهٗ سَاَلَهٗ وَهُوَ فِيْ

اور جو کچھ ہم نے اس ضمن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تو حضرت حیان کی روایت یہ ہے کہ انھوں نے

مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ فَقَالَ لَهٗ اِنِّي مِنْ بَعْثِ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَكَيْفَ اُصَلِّيْ فَاَجَابَهٗ ابْنُ عُمَرَ رض فَقَالَ اِنْ صَلَّيْتَ اَرْبَعًا فَاَنْتَ فِيْ مِصْرٍ وَاِنْ صَلَّيْتَ اِثْنَتَيْنِ فَاَنْتَ مُسَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَذْهَبَهٗ فِيْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فِي الْاَمْصَارِ هٰكَذَا۔ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ حِيْنَ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَ جَوَابُهٗ لَهٗ اِنْ قَالَ هِيَ رَكْعَتَانِ مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ كَفَرَ فَذٰلِكَ عَلَى الصَّلٰوةِ فِيْ غَيْرِ الْاَمْصَارِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ ذٰلِكَ وَمَا رَوٰى حَيَّانُ فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ حَيَّانَ عَلٰى صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فِي الْاَمْصَارِ وَحَدِيْثُ صَفْوَانَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ غَيْرِ الْاَمْصَارِ وَسَنُبَيِّنُ الْحُجَّةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فِيْ اٰخِرِهٖ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۵۱۔ فَاِنَّ اَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا كَانَ يَحْمِلُ عَائِشَةَ عَلٰى اَنْ تُصَلِّيَ فِي السَّفَرِ اَرْبَعًا فَقَالَ تَاَوَّلَتْ مَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ رض فِيْ اِتْمَامِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا مَا تُاُوِّلَ فِيْ اِتْمَامِ عُثْمَانَ رض الصَّلٰوةَ بِمِنًى فَكَانَ مَا صَحَّ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ اَنَّهٗ كَانَ مِنْ اَجْلِ نِيَّتِهٖ لِلْاِقَامَةِ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تُتِمُّ الصَّلٰوةَ فَاِنَّهٗ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ كَانَتْ لَا يَحْضُرُهَا صَلٰوةٌ اِلَّا نَوَتْ اِقَامَةً فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ يَجِبُ عَلَيْهَا اِتْمَامُ الصَّلٰوةِ فَتُتِمُّ الصَّلٰوةَ لِذٰلِكَ فَيَكُوْنُ اِتْمَامُهَا وَهِيَ فِيْ حُكْمِ الْمُقِيْمِيْنَ لَا فِيْ حُكْمِ الْمُسَافِرِيْنَ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهَا لِمَعْنًى غَيْرِ هٰذَا وَهُوَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ عُمَرَ كَانَتْ

ایک شہر میں موجودگی کے وقت آپ سے سوال کیا کہ میں اہل عراق کے لشکر سے ہوں تو کیسے نماز پڑھوں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ اگر تم چار رکعات پڑھو تو تم شہر میں ہو اور اگر تم دو رکعتیں پڑھو تو تم مسافر ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شہروں میں مسافر کی نماز کے بارے میں ان کا یہی مذہب تھا ـــــ حضرت صفوان بن محرز بھی ان سے روایت کرتے ہیں کہ جب انھوں نے سفر میں نماز کے بارے میں سوال کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جواب تھا کہ یہ دو رکعتیں ہیں جس نے سنت کی خلاف ورزی کی اس نے نعمت کا انکار کیا تو یہ شہر سے باہر نماز کے بارے میں ہے تاکہ یہ روایت، حضرت حیان کی روایت کے خلاف نہ ہو۔ تو حضرت حیان کی روایت مسافر کی شہروں میں نماز اور حضرت صفوان کی حدیث شہروں کے علاوہ نماز کے بارے میں ہے ـــــ ہم باب کے آخر میں دلیل پیش کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ـــــ اور وہ جو اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سفر میں چار رکعات پڑھنے پر کس چیز نے متوجہ کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ام المومنین نے وہی تاویل کی جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات پڑھنے کے بارے میں کی ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات کی جو توجیہ کی ہے وہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں۔ تو ان (توجیہات) میں سے جو صحیح توجیہ مروی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے وہاں اقامت کی نیت کرنے کی وجہ سے ایسا کیا اگر اسی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز مکمل پڑھتی تھیں تو ممکن ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ وہاں ٹھہرنے کی نیت کرتیں جس کے باعث ان پر نماز کو مکمل کرنا واجب ہوتا پس وہ نماز کو پورا کرتیں لہٰذا آپ کا مکمل نماز پڑھنا اس لیے تھا کہ آپ مقیم لوگوں کے حکم میں تھیں مسافروں کے حکم میں نہیں تھیں۔ ـــــ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ کسی اور وجہ سے ایسا کرتی تھیں وہ یہ کہ میں نے حضرت ابو بکرہ کو فرماتے ہوئے

عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ فَكَانَتْ تَقُولُ كُلُّ مَوْضِعٍ أَنْزِلُهُ فَهُوَ مَنْزِلُ بَعْضِ بَنِيَّ فَتَعُدُّ ذٰلِكَ مَنْزِلًا لَهَا وَتُتِمُّ الصَّلٰوةَ مِنْ أَجْلِهٖ **وَهٰذَا** عِنْدِيْ فَاسِدٌ لِأَنَّ عَائِشَةَ وَإِنْ كَانَتْ هِيَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو الْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ أَوْلٰى بِهِمْ مِنْ عَائِشَةَ بِهِمْ فَقَدْ كَانَ يَنْزِلُ فِيْ مَنَازِلِهِمْ فَلَا يَخْرُجُ بِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ السَّفَرِ الَّذِيْ يُقْصَرُ فِيْهِ الصَّلٰوةُ إِلٰى حُكْمِ الْإِقَامَةِ الَّتِيْ تُكْمَلُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ **وَقَدْ** قَالَ قَوْمٌ كَانَ مَذْهَبُ عَائِشَةَ رض فِيْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ إِنَّهٗ يَكُوْنُ لِمَنْ حَمَلَ الزَّادَ وَالْمَزَادَ عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنْ عُثْمَانَ رض وَكَانَتْ تُسَافِرُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كِفَايَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَتَرَكَتْ لِهٰذَا الْمَعْنٰى قَصْرَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ التَّاوِيْلَاتُ فِيْ فِعْلِ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ لَزِمَنَا أَنْ نَنْظُرَ حُكْمَ قَصْرِ الصَّلٰوةِ مَا يُوْجِبُهٗ. **فَكَانَ** الْأَصْلُ فِيْ ذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا كَانَ مُقِيْمًا فِيْ أَهْلِهٖ وَحُكْمُهٗ فِي الصَّلٰوةِ حُكْمُ الْإِقَامَةِ وَسَوَاءٌ كَانَ فِيْ إِقَامَتِهٖ فِيْ طَاعَةٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ لَا يَتَغَيَّرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حُكْمُهٗ فَكَانَ حُكْمُ تَمَامِ الصَّلٰوةِ يَجِبُ عَلَيْهِ بِالْإِقَامَةِ خَاصَّةً لَا بِطَاعَةٍ وَلَا بِمَعْصِيَةٍ ثُمَّ إِذَا سَافَرَ خَرَجَ بِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْإِقَامَةِ فَقَدْ جَرٰى فِيْ هٰذَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَقَالَ قَوْمٌ لَا يَجِبُ لَهٗ حُكْمُ التَّقْصِيْرِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ السَّفَرُ سَفَرَ طَاعَةٍ وَقَالَ آخَرُوْنَ يَجِبُ لَهٗ حُكْمُ التَّقْصِيْرِ فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيْعًا فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الْإِتْمَامِ

سنا کہ حضرت ابوعمر فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مؤمنوں کی ماں تھیں پس آپ فرماتیں کہ میں جس جگہ اتروں، وہ میری بعض اولاد کی منزل ہے تو وہ اسے اپنی منزل شمار کرتیں اور اسی وجہ سے مکمل نماز پڑھتیں ــــــ میرے نزدیک یہ بات صحیح نہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اگرچہ مومنوں کی ماں ہیں لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو مومنوں کے باپ ہیں اور آپ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت لوگوں کے زیادہ قریب ہیں۔ پھر بھی آپ ان (لوگوں) کے گھروں میں تشریف لے جاتے لیکن اس کی وجہ سے اس سفر کے حکم سے جس میں قصر کیا جاتا ہے نکل کر اقامت کے حکم میں داخل نہ ہوتے جس میں مکمل نماز پڑھی جاتی ہے۔ ــــــ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قصر کے نماز کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب یہ تھا کہ یہ اس کے لیے ہے جو زاد راہ اور اور توشہ دان اٹھائے رکھے جیسا کہ ہم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ام المومنین، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس (زادِ راہ وغیرہ) سے بے نیاز ہو کر سفر کرتی تھیں لہٰذا انھوں نے نماز میں قصر کرنا چھوڑ دیا۔ جب حضرت عثمان غنی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے عمل میں یہ تاویلات برابر ہوئیں تو ہم پر لازم ہے کہ ان اسباب کو دیکھیں جو قصر کو واجب کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی جب اپنے گھر میں مقیم ہوتا ہے تو نماز میں اس کا حکم حالتِ اقامت والا ہوتا ہے چاہے وہ عبادت کی حالت میں مقیم ہو یا گناہ کا مرتکب ہو ان میں سے کسی بات سے حکم تبدیل نہیں ہوتا بلکہ محض اقامت کی وجہ سے اس پر تکمیلِ نماز واجب ہے اطاعت و معصیت کا اعتبار نہیں پھر جب وہ سفر کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ حکم اقامت سے نکل جاتا ہے اس ضمن میں اختلاف ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ جب تک اچھے کام کے لیے سفر نہ ہو قصر کا حکم واجب نہ ہوگا جبکہ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں قصر واجب ہے تو جب اطاعت و معصیت کا اعتبار کیے بغیر محض اقامت کی وجہ سے مقیم پر تکمیل نماز واجب ہے تو قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ سفر میں قصر واجب ہو اچھے کام کے لیے

يَجِبُ لَهُ إِلَّا تَامَّةً خَاصَّةً لَا بِطَاعَةٍ وَلَا بِغَيْرِهَا كَانَ كَذٰلِكَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ التَّقْصِيْرِ يَجِبُ لَهُ فِي السَّفَرِ بِالسَّفَرِ خَاصَّةً لَا بِطَاعَةٍ وَلَا غَيْرِهَا قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا بَيَّنَّا وَشَرَحْنَا وَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ التَّقْصِيْرَ إِنَّمَا يَجِبُ لَهُ بِحُكْمِ السَّفَرِ خَاصَّةً لَا بِغَيْرِهِ ثَبَتَ أَنَّهُ يَقْصُرُ مَا كَانَ مُسَافِرًا فِي الْأَمْصَارِ وَفِيْ غَيْرِهَا وَأَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِيْ لَهَا تَقْصُرُ هِيَ السَّفَرُ الَّذِيْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ بِدُخُوْلِهِ الْأَمْصَارَ وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَصَحَّحْنَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

سفر ہو یا بُرے کاموں کے لیے' جیسا کہ ہم نے وضاحت سے بیان کیا تو جب ثابت ہوا کہ صرف سفر کی وجہ سے نماز میں قصر واجب ہوتی ہے کسی اور وجہ سے نہیں تو ثابت ہوا کہ جو شخص مسافر ہو وہ قصر کرے چاہے وہ کسی شہر میں ہو یا نہ، کیوں کہ قصر کی علت محض سفر ہے' کسی شہر میں داخل ہونے کی وجہ سے وہ سفر سے خارج نہیں ہوتا یہ جو کچھ ہم نے اس باب میں بیان کیا اور اسے صحیح قرار دیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۹۰ الْوِتْرُ هَلْ يُصَلّٰى فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَمْ لَا۔

باب ۹۰: کیا سفر میں وتر نماز سواری پر پڑھی جا سکتی ہے یا نہ

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز پڑھتے اُسی طرف رُخ کرتے جدھر وہ (سواری) متوجہ ہوتی اور اُس پر وتر بھی پڑھتے البتہ فرض نہ پڑھتے۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيْرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيْتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ

حضرت عبد اللہ بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ مکرمہ کے راستے میں جا رہا تھا جب مجھے صبح کا ڈر ہوا تو اتر گیا اور وتر پڑھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم کہاں تھے میں نے عرض کیا مجھے فجر کا ڈر ہوا تو میں نے اتر کر وتر پڑھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کیا تمہارے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رض اَوَلَیْسَ لَکَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُسْوَۃٌ فَقُلْتُ بَلٰی وَاللّٰہِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ عَلَی الْبَعِیْرِ۔

سیرت میں نمونہ نہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۴۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ وَاِبْرَاھِیْمُ ابْنُ اَبِی الْوَزِیْرِ قَالَا ثَنَا مَالِکُ ابْنُ اَنَسٍ رض عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْعُمَرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ اَبِی الْحُبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر نماز ادا کرتے تھے۔

قَالَ اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ اَبِی الْوَزِیْرِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذَا فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِاَنْ یُّصَلِّیَ الْمُسَافِرُ الْوِتْرَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ کَمَا یُصَلِّیْ سَائِرَ التَّطَوُّعِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِیَّۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِفِعْلِ ابْنِ عُمَرَ رض مِنْ بَعْدِہٖ **وَخَالَفَھُمْ** فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ یُّصَلِّیَ الْوِتْرَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ وَلٰکِنَّہٗ یُصَلِّیْہِ عَلَی الْاَرْضِ کَمَا یُفْعَلُ فِی الْفَرَائِضِ

حضرت ابراہیم بن ابی الوزیر فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابومعشر نے بیان کیا۔ انھوں نے بواسطہ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔ ———— حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ مسافر کو سواری پر وتر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جیسے تمام نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات اور آپ کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کسی شخص کے لیے سواری پر وتر پڑھنا جائز نہیں بلکہ وہ انھیں زمین پر پڑھے جیسے فرائض میں کیا جاتا ہے۔

۱۵۵۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَیُوْتِرُ بِالْاَرْضِ وَیَزْعَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ کَذٰلِکَ۔

انھوں نے اس سلسلے میں اسی طرح استدلال کیا ہے حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سواری پر (نفلی) نماز پڑھتے اور وتر زمین پر ادا کرتے۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

فَھٰذَا خِلَافُ مَا احْتَجَّ بِہٖ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی لِقَوْلِھِمْ فِیْمَا قَدْ رَوَیْنَاہُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

پس یہ اس روایت کے خلاف ہے جس سے پہلے قول کے قائلین نے استدلال کیا اور ہم نے اسے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ثُمَّ** رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ فِعْلِهٖ مَا يُوَافِقُ هٰذَا۔

عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی ان کا فعل دوسرے طریقے پر مروی ہے جو اس (دوسرے قول) کے موافق ہے۔

۱۵۶۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَبَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ اَيْنَ مَا تَوَجَّهَ بِهٖ فَاِذَا كَانَ فِي السَّحَرِ نَزَلَ فَاَوْتَرَ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں اپنے اونٹ پر نماز ادا کرتے وہ جدھر بھی متوجہ ہوتا جب سحری کا وقت ہوتا تو اتر کر وتر پڑھتے۔

۱۵۷۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ رض فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت مجاہد ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحبت اختیار کی ——— پھر انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۸۔ **حَدَّثَنَا** اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض نَحْوَهٗ۔

حضرت عبید اللہ بن ابی زیاد، حضرت مجاہد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

قَالُوْا فَفِيْمَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهٖ مَا يُخَالِفُ مَا رَوَاهُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّهُمْ لَا يُعَارِضُوْنَ الزُّهْرِيَّ بِحَنْظَلَةَ وَاَمَّا مَا رَوَوْا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِنْ وِتْرِهٖ عَلَى الْاَرْضِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَلَهٗ اَنْ يُوْتِرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ كَمَا يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا عَلَى الْاَرْضِ وَلَهٗ اَنْ يُصَلِّيَهٗ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَصَلَاتُهٗ اِيَّاهُ عَلَى الرَّاحِلَةِ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَهٗ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَصَلَاتُهٗ اِيَّاهُ عَلَى الْاَرْضِ لَا تَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَهٗ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

پس جو کچھ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا نیز ان کے عمل کے بارے میں جو کچھ روایت کیا وہ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ہے۔ تو پہلے قول کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ حضرت حنظلہ کی روایت (نمبر ۱۵۵) حضرت زہری کی روایت (نمبر ۱۵۲) کے خلاف نہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو زمین پر وتر پڑھنے کے بارے میں مروی ہے تو ممکن ہے انھوں نے ایسا کیا ہو اور آپ نے سواری پر وتر پڑھے ہوں جیسے نوافل زمین پر بھی پڑھے جاتے ہیں اور سواری پر بھی پڑھ سکتے ہے تو آپ کا سواری پر پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ سواری پر پڑھ سکتے ہیں اور زمین پر پڑھنا سواری پر پڑھنے کے منافی نہیں۔

۱۵۹۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يُوْتِرُ

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر نماز سواری پر پڑھتے تھے اور بعض اوقات اتر کر زمین پر پڑھتے تو آپ کا زمین پر وتر پڑھنا سواری پر پڑھنے کی نفی نہیں کرتا۔

عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَرُبَّمَا نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَی الْاَرْضِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مُجَاهِدٌ رَاٰهُ يُوْتِرُ عَلَى الْاَرْضِ وَلَمْ يَعْلَمْ كَيْفَ كَانَ مَذْهَبُهٗ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَاَخْبَرَ بِمَا رَاٰى مِنْهُ مِنْ وِتْرِهٖ عَلَى الْاَرْضِ وَوِتْرُهٗ عَلَى الْاَرْضِ فِيْمَا لَا يَنْفِيْ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَيْضًا ثُمَّ جَاءَ سَالِمٌ وَّنَافِعٌ وَّاَبُو الْحُبَابِ فَاَخْبَرُوْا عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَالْوَجْهُ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ اِنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحْكُمَ الْوِتْرُ وَيُغَلَّظَ اَمْرُهٗ ثُمَّ اُحْكِمَ بَعْدُ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِيْ تَرْكِهٖ۔

تو ممکن ہے حضرت مجاہد نے ان کو زمین پر وتر پڑھتے دیکھا ہو لیکن انھیں یہ معلوم نہ ہو کہ سواری پر وتر پڑھنے کے بارے میں ان کا مذہب کیا ہے تو انھوں نے ان کو زمین پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہی بیان کیا اور ان کا زمین پر وتر پڑھنا سواری پر پڑھنے کے منافی نہیں۔ پھر حضرت سالم، نافع اور ابوالحباب رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ وہ (حضرت ابن عمر) وتر سواری پر پڑھتے تھے۔

ہمارے نزدیک اس کی توجیہہ یہ ہے کہ ممکن ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی تاکید حکم آنے سے پہلے انھیں سواری پر پڑھتے ہوں۔ پھر اس نماز کی پابندی کا حکم دیا گیا اور اسے چھوڑنے کی اجازت نہ دی گئی۔

١٦٠۔ فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى ابْنُ اَيُّوْبَ الْغَافِقِيُّ عَنْ عَمِّهٖ اِيَاسِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَعَائِشَةُ رض مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَوْمَى اِلَيْهَا اَنْ تَنَحّٰى وَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ زِدْتُمُوْهَا۔

آپ سے اس سلسلے میں مروی ہے حضرت ایاس بن عامر، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو انھیں ہٹ جانے کا اشارہ فرماتے اور فرماتے یہ زائد نماز تمہیں عطا کی گئی ہے۔

١٦١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن مقریٔ فرماتے ہیں ہم سے حضرت موسیٰ بن ایوب نے بیان کیا۔ پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٢۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَاشِدٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ

حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نماز کے ساتھ تمہاری مدد کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔ وہ وتر ہیں وہ وتر ہیں۔

مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْوِتْرُ الْوِتْرُ۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ اَنَّ اَبَا تَمِيْمٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ الْجَيْشَانِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحٰبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ زَادَكُمْ صَلٰوةً فَصَلُّوْهَا مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ الْوِتْرُ الْوِتْرُ اَلَا وَاِنَّهٗ اَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ قَالَ اَبُوْ تَمِيْمٍ فَكُنْتُ اَنَا وَاَبُوْ ذَرٍّ رض قَاعِدَيْنِ فَاَخَذَ اَبُوْ ذَرٍّ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰى اَبِيْ بَصْرَةَ فَوَجَدْنَاهُ عِنْدَ الْبَابِ الَّذِيْ يَلِيْ دَارَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا بَصْرَةَ اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلٰوةً فَصَلُّوْهَا فِيْمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْوِتْرُ الْوِتْرُ فَقَالَ اَبُوْ بَصْرَةَ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ تَقُوْلُ سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ قَالَ نَعَمْ۔

فَاَكَّدَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَمْرَ الْوِتْرِ وَلَا يُرَخِّصُ لِاَحَدٍ فِيْ تَرْكِهٖ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْسَ فِي التَّاكِيْدِ كَذٰلِكَ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وِتْرِهٖ عَلَى الرَّاحِلَةِ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَبْلَ تَاكِيْدِهٖ اِيَّاهُ ثُمَّ اَكَّدَهٗ مِنْ بَعْدُ فَنَسَخَ ذٰلِكَ۔ **وَقَدْ** رَاَيْنَا الْاَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَنَّ

حضرت ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوتمیم عبداللہ بن مالک جیشانی فرماتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں مجھے ایک صحابی نے بتایا کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا فرمائی ہے۔ اسے عشاء اور فجر کی نماز کے درمیان پڑھو یہ وتر نماز ہے، یہ وتر نماز ہے۔ وہ صحابی حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت ابوتمیم فرماتے ہیں۔ میں اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوتے تھے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ کی طرف چلے ہم نے انھیں دروازے کے پاس پایا جو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مکان سے متصل تھا حضرت ابوذر نے فرمایا اے ابوبصرہ! آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا فرمائی ہے اسے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان پڑھو۔ وہ وتر ہیں وہ وتر ہیں۔ حضرت ابوبصرہ نے فرمایا ہاں، انھوں نے پوچھا آپ نے خود سنا ہے فرمایا ہاں، حضرت ابوذر نے فرمایا آپ فرماتے ہیں کہ آپ نے خود حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے انھوں نے فرمایا ہاں۔

تو ان روایات میں وتروں کی تاکید کی گئی ہے اور انہیں چھوڑنے کی کسی کو اجازت نہیں دی گئی۔ اس سے پہلے ان کی اس قدر تاکید نہ تھی تو ہو سکتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری پر وتر پڑھنے کے بارے میں جو کچھ روایت کیا وہ تاکید سے پہلے ہو۔ پھر اس (نماز) کی تاکید کی گئی تو یہ منسوخ ہو گیا۔

اور ہم ایک متفق علیہ قاعدہ دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص قیام

الصَّلٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ لَيْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّصَلِّيَهَا قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَهَا فِيْ سَفَرِهٖ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ وَالنُّزُوْلَ وَرَاَيْنَاهُ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَى الْاَرْضِ قَاعِدًا وَيُصَلِّيْهِ فِيْ سَفَرِهٖ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَكَانَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهِ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهِ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَالَّذِيْ لَا يُصَلِّيْهِ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ هُوَ الَّذِيْ لَا يُصَلِّيْهِ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ هٰكَذَا الْاُصُوْلُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ الْوِتْرُ بِاتِّفَاقِهِمْ لَا يُصَلِّيْهِ الرَّجُلُ عَلَى الْاَرْضِ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ لَّا يُصَلِّيَهٗ فِيْ سَفَرِهٖ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَهُوَ يُطِيْقُ النُّزُوْلَ فَمِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ عِنْدِيْ ثَبَتَ نَسْخُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ فَرِيْضَةٌ اَوْ تَطَوُّعٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پر قادر ہونے کی صورت میں فرض نماز بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا اور جب تک اسے قیام اور اترنے کی طاقت ہو سفر میں سواری پر نہیں پڑھ سکتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ نفل نماز زمین پر بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اور سفر میں سواری پر بھی پڑھ سکتا ہے تو جس نماز کو قیام پر طاقت کے باوجود بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اسی نماز کو سفر میں سواری پر بھی پڑھ سکتا ہے اور جس نماز کو قیام پر قدرت کی حالت میں بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا اسے سفر میں سواری پر بھی نہیں پڑھ سکتا۔ یہ اصول متفق علیہ ہے پھر اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جب کوئی شخص وتر نماز کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہو تو زمین پر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب کوئی شخص سفر میں (سواری سے) اترنے کی طاقت رکھتا ہو وہ وتر نماز سواری پر نہیں پڑھ سکتا تو اس اعتبار سے میرے نزدیک سواری پر وتر پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا لیکن اس میں اس نماز کے فرض یا نفل ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۹۱) الرَّجُلِ يَشُكُّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَا يَدْرِيْ اَثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا۔

باب ۹۱: جس شخص کو نماز میں شک ہو اور معلوم نہ ہو کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار (اس کا حکم)

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا زَمْعَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الشَّيْطٰنُ فَخَلَطَ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ فَلَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آ کر اس کی نماز خلط ملط کر دے پس اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھیں ہیں تو وہ بیٹھنے کی حالت میں ہی دو سجدے کر لے۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب، ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

حضرت عمرو بن حارث، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

١٦٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

١٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے بیان فرمایا ـــــ پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٧٠۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت فریابی، بواسطہ اوزاعی حضرت یحییٰ سے وہ حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٧١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ ثُمَّ يُسَلِّمُ ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔ انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا کہ پھر سلام پھیرے۔

١٧٢۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَإِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ يَلْتَمِسُ لِخِلَاطٍ فَإِذَا أَتٰى أَحَدَكُمْ مَنَّاهُ وَذَكَّرَهٗ مِنْ حَاجَتِهٖ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب نماز کا اعلان ہوتا ہے (یعنی اقامت ہوتی ہے) تو شیطان واپس پھر جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی ہے پھر جب نماز کھڑی ہوتی ہے تو وسوسے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے جب تم میں سے کسی کو خیالات پیدا ہوں اور کوئی کام یاد آئے جو پہلے یاد نہ تھا حتیٰ کہ اسے یہ بھی پتہ نہ چلے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو ایسی حالت پیدا ہونے کی صورت میں قعدے کی حالت میں دو سجدے کر لے۔

١٧٣۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَإِبْرَاهِيْمُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم

بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رض قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور اسے پتہ نہ چلے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھے ہوئے ہی دو سجدے کر لے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا حُكْمُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ الشَّكُّ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ أَزَادَ أَمْ نَقَصَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَبْنِي عَلَى الْأَقَلِّ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَتٰى بِمَا عَلَيْهِ يَقِينًا وَقَالُوا لَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمُصَلِّي غَيْرُ تَيْنِكَ السَّجْدَتَيْنِ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا قَدْ زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ وَأَوْجَبَ عَلَيْهِ قَبْلَ السَّجْدَتَيْنِ الْبِنَاءَ عَلَى الْيَقِينِ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا زَوَالَ مَا قَدْ كَانَ عِلْمُ وُجُوبِهِ عَلَيْهِ بِالْيَقِينِ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں یہ اس شخص کا حکم ہے جسے نماز میں شک ہو جائے اور معلوم نہ ہو سکے کہ اضافہ کر دیا ہے یا کم کیا ہے تو قعدہ کی حالت میں ہی دو سجدے کر لے پھر سلام پھیر لے اس پر اس کے علاوہ کچھ بھی لازم نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کم رکعات پر بنیاد رکھے حتیٰ کہ اسے یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ جو کچھ اس پر لازم تھا اس نے ادا کر دیا وہ کہتے ہیں اس حدیث میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ نمازی پر دو سجدوں کے علاوہ کچھ واجب نہیں۔ کیونکہ آپ سے اس سے زائد بھی مروی ہے اور آپ نے دو سجدوں سے پہلے یقین پر بنیاد کرنا واجب قرار دیا ہے تاکہ اسے اس بات کا یقینی علم حاصل ہو جائے کہ جو کچھ اس پر واجب تھا اس سے عہدہ برآ ہو گیا ہے۔

١٧٤- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيلُ الْمَكِّيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كُنْتُ أُذَاكِرُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض أَمْرَ الصَّلٰوةِ فَأَتٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَشْهَدُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَشَكَّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نماز کے سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مذاکرہ کر رہا تھا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے انھوں نے فرمایا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جسے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ہم نے کہا کیوں نہیں انھوں نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کو کمی کا شک ہو تو نماز پڑھتا رہے حتیٰ کہ اس کو زیادہ ہونے کا شک ہو جائے۔

الزِّيَادَةِ

۱۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ رض هَلْ سَمِعْتَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا نَسِيَ صَلَاتَهُ فَلَمْ يَدْرِ أَزَادَ أَمْ نَقَصَ مَا أُمِرَ فِيهِ قَالَ قُلْتُ مَا سَمِعْتَ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا قَالَ لَا وَاللهِ مَا سَمِعْتُ فِيهِ شَيْئًا وَلَا سَأَلْتُ عَنْهُ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ فِيمَا أَنْتُمَا فَأَخْبَرَهُ عُمَرُ رض فَقَالَ سَأَلْتُ هٰذَا الْفَتٰى عَنْ كَذَا فَلَمْ أَجِدْ عِنْدَهُ عِلْمًا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لٰكِنْ عِنْدِي لَقَدْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رض أَنْتَ عِنْدَنَا الْعَدْلُ الرِّضٰى فَمَاذَا سَمِعْتَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَشَكَّ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكَّ فِي الثَّلٰثِ أَوِ الْأَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلٰثًا حَتّٰى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ

۱۷۶- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَهْبُ اللهِ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ ثَلٰثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے فرمایا اے ابن عباس! کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں کچھ سنا جو نماز میں بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ جس قدر حکم دیا گیا ہے اس میں اضافہ کیا ہے یا کمی؟ (حضرت ابن عباس فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! آپ نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا۔ انھوں نے فرمایا آگاہ رہو! اللہ کی قسم! میں نے اس سلسلے میں کچھ نہ سنا اور نہ ہی آپ سے سوال کیا۔ اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے انھوں نے فرمایا تم کس بارے میں گفتگو کر رہے ہو؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بتاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اس نوجوان سے فلاں مسئلے کے بارے میں سوال کیا لیکن اس کے پاس (اس بات کا) علم نہ پایا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے۔ میں نے یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ ہمارے نزدیک عادل و پسندیدہ ہیں (بتایئے) آپ نے کیا سنا انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو اگر ایک اور دو میں شک ہو تو اسے ایک قرار دے۔ اگر تین اور چار میں شک ہو تو اسے تین قرار دے حتی کہ اسے زیادہ کا وہم ہو پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرلے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور اسے پتہ نہ چلے کہ تین پڑھی ہیں یا چار؟ تو یقین پر عمل کرے اور شک کو چھوڑ دے اگر نماز کم ہو تو مکمل کرے اور دو سجدے شیطان کی مخالفت میں ہوں گے اگر نماز مکمل کرلی ہے تو جو کچھ زائد ہے وہ سجدہ نفل

تَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَيَدَعُ الشَّكَّ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ نَقَصَتْ فَقَدْ أَتَمَّهَا وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمَانِ لِلشَّيْطٰنِ وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَ مَا زَادَ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةً۔

سمیت نفل ہو جائیں گے۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ۔

حضرت ہشام بن سعد، حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے "سلام سے پہلے" کے الفاظ نہیں کہے۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُوْنَ عَنْ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ۔

حضرت ماجشون نے حضرت زید سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا لیکن سلام سے پہلے کے الفاظ نہیں کہے۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَبَا سَعِيْدٍ رض۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں۔ مجھے حضرت مالک نے بتایا انھوں نے حضرت زید سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ ان کی روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ الْآثَارُ تَزِيْدُ عَلَى الْآثَارِ الْأُوَلِ لِأَنَّ هٰذِهِ تُوْجِبُ الْبِنَاءَ عَلَى الْأَقَلِّ وَالسَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهِيَ أَوْلٰى مِنْهَا لِأَنَّهَا قَدْ زَادَتْ عَلَيْهَا وَقَالَ آخَرُوْنَ الْحُكْمُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ يَنْظُرَ الْمُصَلِّيْ إِلٰى أَكْبَرِ رَأْيِهِ فِيْ ذٰلِكَ فَيَعْمَلُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ وَإِنْ كَانَ لَا رَأْيَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ بَنٰى عَلَى الْأَقَلِّ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِيْنًا أَنَّهُ قَدْ صَلّٰى مَا عَلَيْهِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات پہلی روایات سے زائد (مضمون پر مشتمل) ہیں کیونکہ یہ روایات کم از کم رکعات پر بنا اور اس کے بعد دو سجدوں کو واجب قرار دیتی ہیں۔ لہٰذا یہ ان سے زیادہ بہتر ہیں۔ کیونکہ ان میں ان کی نسبت اضافہ ہے۔ —— لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں حکم یہ ہے کہ نمازی اپنی بڑی رائے کو دیکھے اور اس پر عمل کرے پھر سلام کے بعد دو سجدے کرے اور اگر اس سلسلے میں اس کی کوئی رائے نہ ہو تو کم از کم پر بنا کرے حتیٰ کہ اُسے یقین ہو جائے کہ جو کچھ فرض تھا اسے ادا کر لیا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۱۸۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيْدَ

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نماز میں شک کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا، جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں اگر نفل پڑھ رہا ہوں تو نئے سرے سے

بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الشَّكِّ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاِنْ كَانَتِ التَّطَوُّعَ اسْتَقْبَلْتُ وَاِنْ كَانَتْ فَرِيْضَةً سَلَّمْتُ وَسَجَدْتُ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ اَثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّهُ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَيَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ وَيَتَشَهَّدُ۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْعَمَلُ بِالتَّحَرِّيْ وَتَصْحِيْحُ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ مَا يَقُوْلُ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ لِاَنَّ هٰذَا الْمَعْنٰى اِنْ بَطَلَ وَجَبَ اَنْ لَا يُعْمَلَ بِالتَّحَرِّيْ اِنْتَفٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ وَاِنْ وَجَبَ الْعَمَلُ بِالتَّحَرِّيْ اِذَا كَانَ لَهٗ رَأْيٌ وَالْبِنَاءُ عَلَى الْاَقَلِّ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ رَأْيٌ اِسْتَوٰى حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض وَحَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ رض وَ

پڑھتا ہوں اور اگر فرض نماز ہو تو سلام پھیر کر سجدہ کرتا ہوں (حضرت منصور) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے قول کو لے کر کیا کرو گے مجھ سے حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں بھول جائے تو غور وفکر کر کے دو سجدے کرلے۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو پس اسے یاد نہ ہو کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار؟ تو جو کچھ زیادہ بہتر ہو اس کا اعتبار کر کے نماز کو مکمل کرے۔ پھر سہو کے دو سجدے کر کے تشہد پڑھے اور سلام پھیرے۔

حضرت روح بن قاسم، حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں یہ نہیں فرمایا کہ تشہد پڑھے۔

حضرت زائدہ بن قدامہ حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

اس حدیث میں غور وفکر (سے ثابت ہونے والی بات) پر عمل کا ثبوت ہے۔ روایات کے معانی کی تصحیح سے پہلے قول والوں کی بات واجب قرار پاتی ہے۔ کیونکہ اگر یہ مفہوم باطل ہو اور غور وفکر پر عمل کرنا ضروری نہ ہو تو اس حدیث کی نفی ہو جائے گی۔ اور اگر اس کی اپنی رائے کی صورت میں غور وفکر پر عمل کرنا اور رائے نہ ہونے کی صورت میں کم از کم کا اعتبار کرنا ضروری ہو تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت، حضرت ابوسعید اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایات مساوی ہوں گی اور تمام روایات

حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ رض فَصَارَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
قَدْ جَاءَ فِي مَعْنًى غَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِي جَاءَ فِيهِ
الْآخَرُ وَهٰكَذَا يَنْبَغِي أَنْ تُخَرَّجَ عَلَيْهِ الْآثَارُ وَ
يُحْمَلَ عَلَى الْاِتِّفَاقِ مَا قُدِرَ عَلَى ذٰلِكَ وَلَا يُحْمَلُ
عَلَى التَّضَادِّ إِلَّا أَنْ لَّا يُوجَدَ لَهَا وَجْهٌ غَيْرُهٗ۔ فَهٰذَا
حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي
الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَ
مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

وَمِمَّا يُصَحِّحُ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ رض قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قَالَ هُوَ
رَأْيُهٗ إِنَّهٗ يَتَحَرّٰى۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا شَيْخٌ
أَحْسِبُهٗ أَبَا زَيْدٍ الْهَرَوِيَّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
إِدْرِيسُ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ قَالَ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض فِي الْوَهْمِ يَتَحَرّٰى۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض مِثْلُ ذٰلِكَ
أَيْضًا۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ
ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رض وَأَبُو
سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ رَجُلٍ سَهَا فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى
ثَلٰثًا أَمْ أَرْبَعًا فَقَالَا يَتَحَرّٰى أَصْوَبَ ذٰلِكَ
فَيُتِمُّهٗ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ
بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
عَنْ سُلَيْمٰنَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
أَنَّهٗ قَالَ فِي الْوَهْمِ يَتَحَرّٰى قَالَ قُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے دوسرے قول والوں کے خلاف مفہوم ثابت ہوگا۔ جس قدر ممکن ہو روایات کا مفہوم اسی طرح کہنا اور انھیں متفق علیہ بات پر محمول کرنا چاہیے اور تضاد پر محمول نہیں کرنا چاہیے۔ ماسوائے اس کے کہ اس کے لیے کوئی دوسرا مفہوم نہ پایا جائے۔

معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہی حکم ہے، امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی قول ہے۔

جن روایات سے ان کے مذہب کی صحت ثابت ہوتی ہے ان میں ایک سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا اور ہم نے اس باب کے شروع میں اسے ذکر کیا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ادریس نے اپنے والد سے سن کر مجھے بتایا وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (نماز میں) وہم کی صورت میں غور و فکر کرے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو (نماز میں) بھول گیا اور اسے یاد نہیں کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا ان میں سے بہتر کے بارے میں سوچے پھر اسے پورا کرکے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے۔

حضرت سلیمان یشکری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ وہم کی صورت میں غور و فکر کرے (حضرت سلیمان) فرماتے ہیں میں نے پوچھا یہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے انھوں نے فرمایا (ہاں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا رَوَاهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ إِذَا كَانَ لَا يَدْرِيْ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدُهُمَا أَغْلَبَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْآخَرِ فَأَمَّا إِذَا كَانَ أَحَدُهُمَا أَغْلَبَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْآخَرِ عَمِلَ عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رض لَمَّا جُمِعَ مَا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَجَابَ بِهِ الَّذِيْ سَأَلَهُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْآخِرَةِ لَا مَا قَالَ مَنْ خَالَفَهُمْ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ اس صورت سے متعلق ہے جب یہ معلوم نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار اور کسی ایک کے بارے میں غالب گمان نہ ہو لیکن جب کسی ایک کے بارے میں غالب گمان ہو تو اس پر عمل کرے۔

جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات اور جو کچھ انھوں نے آپ کے بعد پوچھنے والوں کو جواب دیا، کو جمع کیا گیا تو یہ دوسرے گروہ کے قول کے موافق ہو گیا ان کے مخالفین کے قول کے (مطابق) نہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض فِي التَّحَرِّيْ مِثْلُهُ

غور و فکر کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ رض عَنْ أَنَسٍ رض مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن سلمہ اور ابوعوانہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَقُوْلُ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلْيَتَوَخَّ الَّذِيْ يَظُنُّ أَنَّهُ نَسِيَ مِنْ صَلٰوتِهِ فَلْيُصَلِّهِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جب تم میں سے کسی ایک کو نماز میں شک واقع ہو تو جو کچھ بھول چکا ہے۔ اس کے بارے میں سوچ و بچار کر اسے پڑھے اور بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عمر بن محمد نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ النِّسْيَانِ فِيْ صَلٰوةٍ يَقُوْلُ لِيَتَوَخَّ أَحَدُكُمُ الَّذِيْ ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ مِنْ صَلٰوتِهِ فَلْيُصَلِّهِ۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز میں بھولنے کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے کہ تم میں سے ایک اس کے بارے میں غور کرے جس کے بارے میں اسے خیال ہے کہ نماز سے اسے بھول گیا۔ پھر اسے پڑھے۔

١٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض فِي التَّحَرِّي فِي الشَّكِّ فِي الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ نَفْسِهِ۔ **وَأَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَبْلَ دُخُولِهِ فِي الصَّلٰوةِ قَدْ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَمَّا شَكَّ فِي أَنْ يَكُونَ جَاءَ بِبَعْضِهَا وَجَبَ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ كَيْفَ كَانَ حُكْمُهُ فَرَأَيْنَاهُ لَوْ شَكَّ فِي أَنْ يَكُونَ جَاءَ بِبَعْضِهَا وَجَبَ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ كَيْفَ كَانَ حُكْمُهُ فَرَأَيْنَاهُ لَوْ شَكَّ فِي أَنْ يَكُونَ قَدْ صَلّٰى لَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ صَلّٰى وَلَا يَعْمَلُ فِي ذٰلِكَ بِالتَّحَرِّي فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى هٰذَا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ هُوَ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرْضٌ عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ جَاءَ بِهِ۔ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ إِنَّ الْفَرْضَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاجِبٍ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْهِ قِيلَ لَهُ لَيْسَ هٰكَذَا وَجَدْنَا الْعِبَادَاتِ كُلَّهَا لِأَنَّا قَدْ تَعَبَّدْنَا أَنَّهُ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْنَا فِي يَوْمِ ثَلٰثِينَ مِنْ شَعْبَانَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ رَمَضَانَ فَيَجِبُ عَلَيْنَا صَوْمُهُ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا يَكُونُ عَلَيْنَا صَوْمُهُ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْنَا صَوْمُهُ حَتّٰى نَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَنَصُومُهُ وَكَذٰلِكَ رَأَيْنَا آخِرَ شَهْرِ رَمَضَانَ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْنَا فِي يَوْمِ الثَّلٰثِينَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيَكُونُ عَلَيْنَا صَوْمُهُ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَوَّالٍ فَلَا يَكُونُ عَلَيْنَا صَوْمُهُ أُمِرْنَا

حضرت ایوب، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز میں شک پیدا ہونے کی صورت میں غور وفکر کے سلسلے میں حضرت ابن وہب کی روایت کی مثل روایت کرتے ہیں جو انھوں نے حضرت مالک کے واسطے سے اور بلاواسطہ بھی حضرت عمر بن محمد سے روایت کی ہے۔ ——— غور وفکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ اس سلسلے میں ہمارے سامنے ایک متفق علیہ ضابطہ ہے وہ یہ کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اس شخص پر چار رکعات فرض تھیں جب اسے بعض کی ادائیگی میں شک ہوا تو اس کا حکم معلوم کرنے کے لیے غور وفکر ضروری ہو گیا پس ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اسے (محض) پڑھنے میں شک ہو (کہ نماز پڑھی یا نہ؟) تو اس پر پڑھنا لازم ہے حتیٰ کہ وہ یقین کے ساتھ جان لے کہ اس نے نماز پڑھ لی ہے۔ اس میں محض سوچ سے کام نہیں لیا جائے گا تو نماز کے تمام فرائض جن کی ادائیگی اس پر لازم ہے کے سلسلے میں قیاس کا یہی تقاضا ہے حتیٰ کہ اسے ادائیگی کا یقین ہو جائے اگر کوئی شخص کہے کہ جب تک اسے عمل کے واجب ہونے کا یقین نہ ہو جائے اس پر اس کی ادائیگی لازم نہیں۔ ——— (جواب میں) کہا جائے گا کہ ہم تمام عبادات کو اس طرح نہیں پاتے کیونکہ جب تیس شعبان (کی رات) کو چاند نظر نہ آئے تو یہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ رمضان المبارک کا دن ہو تو ہم پر اس کا روزہ واجب ہوگا اور اس کے شعبان سے ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے پس اس کا روزہ فرض نہ ہوگا تو جب تک ہمیں یقین نہ ہو کہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے ہم پر روزہ فرض نہ ہوگا کہ ہم وہ روزہ رکھیں اسی طرح ہم رمضان کے آخر کو دیکھتے ہیں کہ جب تیس رمضان (کی رات) کو چاند نظر نہ آئے تو اس بات کا احتمال ہوگا کہ یہ رمضان المبارک کا دن ہو تو ہم پر اس کا روزہ فرض ہوگا اور اس کے شوال سے ہونے کا بھی احتمال ہوگا تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوگا۔ لیکن ہمیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا، جب تک ہم یقین سے جان نہ لیں کہ اس دن کا روزہ ہم پر فرض نہیں پس جو شخص کسی کام کو یقین کے ساتھ شروع کرتا ہے۔

بِاَنْ نَصُوْمَهُ حَتّٰى نَعْلَمَ يَقِيْنًا اَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْنَا صَوْمُهُ فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِيْ شَيْءٍ بِيَقِيْنٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ اِلَّا بِيَقِيْنٍ **فَالنَّظَرُ** عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ مَنْ دَخَلَ فِيْ صَلٰوتِهٖ بِيَقِيْنٍ اَنَّهَا عَلَيْهِ لَمْ يَحِلَّ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنْهَا اِلَّا بِيَقِيْنٍ اَنَّهُ قَدْ حَلَّ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنْهَا۔ **وَقَدْ** جَاءَ مَا اسْتَشْهَدْنَا بِهٖ مِنْ حُكْمِ الْاِغْمَاءِ فِيْ شَعْبَانَ وَشَهْرِ رَمَضَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرًا كَمَا ذَكَرْنَاهُ۔

وہ یقین کے بغیر نہیں نکل سکتا۔

تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص نماز میں اس یقین کے ساتھ داخل ہوتا ہے کہ وہ اس پر فرض ہے وہ اس وقت تک اس سے باہر نہیں آسکتا جب تک اسے یقین نہ ہوجائے کہ اس کے لیے نماز سے نکلنا جائز ہوگیا ہے شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں چاند کے نظر آنے کے حکم سے جو ہم نے استدلال کیا ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں جیسا کہ ہم نے اسے ذکر کیا ہے۔

۱۹۲۔ **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَعْجَبُ مِنَ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ قَبْلَ رَمَضَانَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِيْنَ۔

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت محمد بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے فرمایا میں ان لوگوں کو پسند کرتا ہوں جو رمضان المبارک سے پہلے روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی روزہ چھوڑو اور اگر وہ تم پر مخفی رہے تو تیس دن شمار کرو۔

۱۹۳۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۹۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۹۵۔ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عِكْرِمَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے عمرو نے بیان کیا انھوں نے حضرت محمد سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے ___ اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا ___ حضرت عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ___ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ___ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ رَأَيْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَسَأَلَهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ مَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِذَا أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں ہم نے رمضان المبارک کا چاند دیکھا تو ایک شخص کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا اس نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو چاند دیکھنے تک بڑھایا ہے اگر تم چاند نہ دیکھ سکو تو گنتی پوری کرو۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی روزہ (رکھنا) چھوڑو اگر وہ تم سے مخفی رہے تو اس کے لیے (دنوں کا) اندازہ لگالو۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں ان کو حضرت مالک نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اسامہ، حضرت نافع سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو قُرَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب حضرت سالم سے وہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا —— پھر اس کی مثل ذکر کیا البتہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ۔

انھوں نے فرمایا کہ تیس روزے پورے کرو۔

۲۰۳۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَصُمْ ثَلَاثِيْنَ إِلَّا أَنْ تَرَى الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو تیس دن روزے رکھو، مگر یہ کہ اس سے پہلے چاند دیکھ لو۔

۲۰۴۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُوْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو، اور (شوال کا) چاند دیکھ کر افطار کرو (روزہ رکھنا چھوڑ دو) اگر تمہیں چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔

۲۰۵۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو القاسم (رسول اکرم) صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُخْتَلَفُ فِيْهِ يَقُوْلُ فِرْقَةٌ مِنْ شَعْبَانَ وَيَقُوْلُ فِرْقَةٌ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن کے بارے میں بتائیے جس میں اختلاف کیا جاتا ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے یہ شعبان سے ہے اور دوسری جماعت کہتی ہے یہ رمضان المبارک سے ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۸- حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا زهير عن منصور عن ربعي بن حراش عن رجل او عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تتقدموا هذا الشهر حتى تروا الهلال او تكملوا العدة ولا تفطروا حتى تروا الهلال او تكملوا العدة۔

حضرت ربعی بن حراش ایک شخص سے یا (فرمایا) صحابہ کرام میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اس مہینے کو آگے نہ کرو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا گنتی مکمل کرو اور جب تک چاند نہ دیکھو یا گنتی پوری نہ کرلو روزہ نہ چھوڑو۔

فلما لم يامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالخروج من الافطار الذي قد دخلوا فيه الا بيقين انهم قد خرجوا منه ثم لم يخرجهم بعد ذلك ايضا من الصوم الذي قد دخلوا فيه الا بيقين انهم قد خرجوا منه كان كذلك ايضا يجيء في النظر ان يكون كذلك من دخل في صلوة وهو متيقن انها عليه لا يخرج منها الا بيقين منه انها تمت،

توجب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس افطار سے جس کو انھوں نے یقین کے ساتھ شروع کیا تھا یقین کے بغیر چھوڑنے کا حکم نہیں دیا پھر ان کو اس روزے سے بھی جسے یقین کے ساتھ شروع کیا تھا یقین کے بغیر باہر آنے کی اجازت نہیں دی تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص یقین کے ساتھ نماز میں داخل ہوتا ہے وہ بھی اس یقین کے ساتھ نماز سے باہر آئے کہ اس کے ذمہ کچھ بھی باقی نہیں۔

باب (۹۲) سجود السهو في الصلوة هل هو قبل التسليم او بعده؛

سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے یا بعد؟

۲۰۹- حدثنا ابو بكرة قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن عبد الرحمن الاعرج عن عبد الله ابن مالك هو ابن بحينة انه ابصر النبي صلى الله عليه وسلم وقام في الركعتين ونسي ان يقعد فمضى في قيامه ثم سجد سجدتين بعد الفراغ من صلوته۔

حضرت عبداللہ بن مالک (ابن بحینہ) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھنا بھول گئے تو آپ نے قیام جاری رکھا پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کیے۔

۲۱۰- حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد عن عبد الرحمن الاعرج عن عبد الله ابن بحينة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت یحییٰ بن سعید بواسطہ عبدالرحمن اعرج، حضرت عبداللہ بن بحینہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَلَمْ يُبَيِّنْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْفَرَاغَ مَا هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ الْفَرَاغُ هُوَ السَّلَامُ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ الْفَرَاغُ مِنَ التَّشَهُّدِ قَبْلَ السَّلَامِ ـ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں بیان نہیں کیا کہ فراغت سے کیا مراد ہے ہوسکتا ہے فراغت سلام ہو اور ممکن ہے سلام سے پہلے تشہد فراغت ہو۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو ـــــ

۲۱۱ - فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ كَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ ـ

حضرت ابن شہاب، حضرت عبدالرحمٰن اعرج سے روایت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن بحینہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا البتہ انھوں نے (مزید) فرمایا کہ جب آپ نماز مکمل کر چکے تو سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے ہی دو سجدے کیے۔ ہر سجدے کے لیے تکبیر کہی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دو سجدے کیے یہ اس قعدے کی جگہ تھے جسے آپ بھول گئے تھے۔

۲۱۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَعَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ـ

حضرت مالک اور عمرو، حضرت ابن شہاب سے وہ عبدالرحمٰن اعرج سے وہ ابن بحینہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۳ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ـ

حضرت ابن ابی ذئب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً نَظُنُّ اَنَّهَا الْعَصْرُ فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ وَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ـ

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج، حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی۔ ہمارا خیال ہے وہ عصر کی نماز تھی۔ دوسری رکعت کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور قعدہ نہ کیا۔ سلام پھیرنے سے پہلے آپ نے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اَنَّ الْفَرَاغَ الْمَذْكُوْرَ فِي الْاَحَادِيْثِ الَّتِيْ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ هُوَ قَبْلَ السَّلَامِ ـ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ان احادیث میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ اس باب کے شروع میں مذکورہ احادیث میں جس فراغ کا ذکر ہے وہ سلام سے پہلے ہے۔

٢١٥- حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن صالح قال ثنا بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير ان محمد بن عجلان مولى فاطمة رض حدثه عن محمد بن يوسف مولى عثمان حدثه عن ابيه ان معاوية بن ابي سفيان صلى بهم فقام وعليه جلوس فلم يجلس فلما كان في آخر صلاته سجد سجدتين قبل ان يسلم وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع۔

حضرت محمد بن یوسف (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما نے ان کو نماز پڑھائی تو قعدے کے بغیر کھڑے ہوگئے اور نہ بیٹھے جب نماز کا آخر ہوا تو سلام سے پہلے دو سجدے کیے اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢١٦- حدثنا محمد بن حميد قال ثنا ابن ابي مريم قال انا يحيى بن ايوب وابن لهيعة قال ثنا محمد بن عجلان فذكر باسناده مثله۔

حضرت یحییٰ بن ایوب اور ابن لہیعہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن عجلان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قال ابو جعفر فذهب الى هذه الآثار قوم فقالوا هكذا سجود السهو هو قبل السلام من الصلوة وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ما كان من سجود سهو لنقصان كان في الصلوة فهو قبل التسليم كما في حديث ابن بحينة وكما في حديث معاوية وما كان من سجود سهو وجب لزيادة زيدت في الصلوة فهو بعد التسليم۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ نماز کا سجدۂ سہو سلام سے پہلے ہے۔ لیکن دوسرے حضرت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز میں نقصان کی وجہ سے لازم ہونے والا سجدۂ سہو سلام پھیرنے سے پہلے ہے جیسا کہ حضرت ابن بحینہ کی روایت میں ہے اور جس طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مروی ہے اور جو سجدہ نماز میں اضافے کے باعث ہے وہ سلام کے بعد ہے

واحتجوا في ذلك بحديث ابي هريرة في خبر ذي اليدين وبحديث الخرباق وابن عمر في سجود النبي صلى الله عليه وسلم يومئذ لسهوه بعد التسليم۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جو حضرت ذوالیدین کی خبر سے متعلق ہے اور حضرت خرباق اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدۂ سہو کے بارے میں احادیث سے کہ آپ نے اس دن سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا، استدلال کیا ہے۔

٢١٧- فمن ذلك ما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا ابن وهب عن الليث عن يزيد ابن ابي حبيب عن عراك بن مالك عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سجد يوم ذي اليدين يعني سجدتي السهو بعد السلام۔

اسی سے ہے حضرت عراک بن مالک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ذوالیدین (والے واقعہ) کے دن سہو کے دو سجدے سلام کے بعد کیے اور ہم حضرت ذوالیدین کی حدیث اور یہ کہ وہ کیسے ہے، نماز میں کلام کے باب میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

وسنذكر حديث ذي اليدين وكيف هو

اس ضمن میں کچھ دوسرے لوگوں نے اختلاف کرتے ہوئے

فِي بَابِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ سَهْوٍ وَجَبَ فِي الصَّلٰوةِ بِزِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ فَهُوَ بَعْدَ السَّلَامِ۔

فرمایا کہ نماز میں ہر قسم کا سجدۂ سہو چاہے وہ نماز میں زیادتی سے واجب ہو یا کمی سے، سلام کے بعد ہے۔

۲۱۸۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَهَا فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحْنَا بِهٖ فَمَضٰى فَلَمَّا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ بھول کر دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے ہم نے (اطلاع کے لیے) تسبیح کہی۔ لیکن آپ نے نماز کو جاری رکھا جب نماز مکمل کر لی تو سہو کے دو سجدے کیے۔

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت علی بن شیبہ فرماتے ہیں ہم سے یزید نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ قَالَ اَنَا الْمُغِيْرَةُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت زیادہ بن علاقہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَالِكٍ الرُّوَاسِيُّ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يُحَدِّثُ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ سَهَا فِي السَّجْدَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فَسُبِّحَ بِهٖ فَاسْتَتَمَّ قَائِمًا حَتّٰى صَلّٰى اَرْبَعًا ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هٰذَا فِعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت علی بن مالک رواسی فرماتے ہیں ہم نے حضرت عامر کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پہلی دو رکعتوں میں بھول گئے تو تسبیح کہی گئی لیکن آپ پوری طرح کھڑے ہو گئے تھے یہاں تک کہ آپ نے چار رکعات مکمل کر لیں پھر سہو کے دو سجدے کیے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر، حضرت قیس بن حزم سے اور وہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ النَّاسُ خَلْفَهٗ

حضرت قیس بن حازم فرماتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو وہ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے آپ کے پیچھے لوگوں نے تسبیح کہی تو آپ نے ان کو کھڑا رہنے کا اشارہ فرمایا جب نماز مکمل کر چکے تو سلام پھیرا

فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا فَلَمَّا قَضَى صَلَوٰتَهُ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَتَمَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ۔

۲۲۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَائِمًا فَقُلْنَا سُبْحَانَ اللّٰهِ فَأَوْمَى وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَضَى فِي صَلَوٰتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوَى قَائِمًا مِنْ جُلُوسِهِ فَمَضَى فِي صَلَوٰتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَقَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَيْسَ عَلَيْهِ سَجْدَتَانِ فَإِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلْيَمْضِ فِي صَلَوٰتِهِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

فَهٰذَا الْمُغِيرَةُ يَحْكِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَجَدَ لِلسَّهْوِ لِمَا نَقَصَهُ مِنْ صَلَاتِهِ بَعْدَ السَّلَامِ وَهٰذِهِ الْأَحَادِيثُ قَدْ تَحْتَمِلُ وُجُوهًا فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَمُعَاوِيَةَ مِنْ سُجُودِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلَى كُلِّ سَهْوٍ وَجَبَ فِي الصَّلَوٰةِ مِنْ نُقْصَانٍ أَوْ زِيَادَةٍ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا فِي حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ مِنْ سُجُودِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ عَلَى كُلِّ سَهْوٍ أَيْضًا يَكُونُ فِي الصَّلَوٰةِ يَجِبُ لَهُ سُجُودُ السَّهْوِ مِنْ نُقْصَانٍ أَوْ زِيَادَةٍ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا فِي حَدِيثِ عِمْرَانَ رض وَأَبِي هُرَيْرَةَ رض وَابْنِ عُمَرَ رض مِنْ سُجُودِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ

اور سہو کے دو سجدے کیے پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی پوری طرح کھڑا ہو جائے تو نماز جاری رکھے اور سہو کے دو سجدے کرے اور اگر پوری طرح کھڑا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اس پر سہو (کا سجدہ) نہیں۔

حضرت مغیرہ بن شبیل، حضرت قیس بن حازم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ دو رکعتوں کے بعد سیدھے کھڑے ہو گئے۔ ہم نے کہا "سبحان اللہ" تو انھوں نے بھی اشارہ کرتے ہوئے "سبحان اللہ" کہا اور نماز جاری رکھی جب نماز مکمل کر چکے اور سلام پھیرا تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے پھر فرمایا ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ قعدے کی بجائے سیدھے کھڑے ہو گئے آپ نے نماز کو جاری رکھا نماز مکمل کر چکے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتے ہوئے قعدے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو جب تک پوری طرح نہ کھڑا ہوا ہو بیٹھ جائے اور اس پر دو سجدے نہیں اور اگر

تو یہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب آپ کی نماز میں کمی واقع ہوئی تو آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے اور ان احادیث میں کئی معانی کا احتمال ہے ممکن ہے جو کچھ ہم نے حضرت بحینہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سجدے کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپ نے سلام سے پہلے سجدہ کیا وہ ہر سہو کے بارے میں ہو جو نماز میں کمی یا زیادتی کی وجہ سے واجب ہوا۔ اور ہو سکتا ہے جو کچھ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے ہر قسم کے سہو میں سلام کے بعد سجدہ کیا وہ بھی اسی طرح ہر سہو کے متعلق ہو چاہے کمی کی وجہ سے واجب ہو یا زیادتی کی وجہ سے، اور ہو سکتا ہے جو کچھ حضرت عمران، ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کے بعد سجدے کا

السَّلَامِ لِمَا زَادَهُ فِي الصَّلٰوةِ سَاهِيًا يَكُونُ كَذٰلِكَ كُلُّ سُجُودٍ وَجَبَ لِسَهْوٍ فَهُنَاكَ يَسْجُدُ وَلَا يَكُونُ قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى التَّفْرِقَةِ بَيْنَ السُّجُودِ لِلزِّيَادَةِ وَبَيْنَ السُّجُودِ لِلنُّقْصَانِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ قَصَدَ بِذٰلِكَ التَّفْرِقَةَ بَيْنَهُمَا۔ **فَنَظَرْنَا** فِي ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ حَضَرَ سُجُودَ سَهْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ ذِي الْيَدَيْنِ لِلزِّيَادَةِ الَّتِي كَانَ زَادَهَا فِي صَلَاتِهِ مِنْ تَسْلِيمِهِ فِيهَا وَكَانَ سُجُودُهُ ذٰلِكَ بَعْدَ السَّلَامِ فَوَجَدْنَاهُ قَدْ سَجَدَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنُقْصَانٍ كَانَ مِنْهُ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

۲۲۵۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَقْرَأْ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى شَيْئًا فَلَمَّا كَانَتِ الثَّانِيَةُ قَرَأَ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْقُرْاٰنِ وَسُورَةٍ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

فَصَارَ سُجُودُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ عَلِمَهُ عُمَرُ لِلزِّيَادَةِ الَّتِي كَانَ زَادَهَا فِي صَلٰوتِهِ وَسُجُودُهُ لَهَا بَعْدَ السَّلَامِ دَلِيلًا عِنْدَهُ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ كُلِّ سُجُودِ سَهْوٍ فِي الصَّلٰوةِ مِثْلُهُ۔ **وَقَدْ** فَعَلَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۲۲۶۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقَالُوا سُبْحٰنَ

ذکر ہے جو آپ نے بھول کر نماز میں اضافہ کی وجہ سے کیا وہ بھی اسی طرح ہو کہ ہر قسم کا سجدۂ سہو مراد ہو کہ جب بھی سجدہ واجب ہو اسی طرح (سلام کے بعد) کیا جائے آپ نے کمی یا زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو کے واجب ہونے میں تفریق کا قصد نہ فرمایا اور ممکن ہے آپ نے دونوں کے درمیان تفریق کا ارادہ فرمایا ہو ——— پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذوالیدین والے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدۂ سہو میں حاضر تھے جو اضافے کے باعث تھا کہ آپ نے نماز میں ایک سلام کا اضافہ فرمایا اور آپ نے سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کمی ہو جانے کی وجہ سے بھی سلام کے بعد سجدہ کیا۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن ابن حنظلہ بن راہب فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز مغرب پڑھائی تو پہلی رکعت میں کچھ بھی قرأت نہ کی جب دوسری رکعت ہوئی تو اس میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت دو بار پڑھی اور سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سجدۂ سہو سے جو آپ نے زیادتی کی وجہ سے کیا تھا اور وہ سلام کے بعد تھا بطور دلیل جانا کہ نماز میں ہر قسم کے سجدہ کا یہی حکم ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا ہے۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں ہمیں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تو انھوں (مقتدیوں) نے "سبحان اللہ" کہا انھوں نے بھی سبحان اللہ کہہ کر نماز جاری رکھی

اللهِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ فَمَضٰى فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

جب سلام پھیرا تو سہو کے دو سجدے کیے۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رض وَابْنِ الزُّبَيْرِ رض وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُمْ سَجَدُوا لِلسَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے کہ انھوں نے سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ السَّهْوُ أَنْ يَقُومَ فِي قُعُودٍ أَوْ يَقْعُدَ فِي قِيَامٍ أَوْ يُسَلِّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَيَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سہو یہ ہے کہ قعدے کی بجائے کھڑا ہو جائے یا قیام کی بجائے بیٹھ جائے یا دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا سہو کے دو سجدے سلام کے بعد ہیں۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ رض قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ الْقَوْمُ فَقَامَ فَأَتَمَّ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ قَالَ عَطَاءٌ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَذَكَرْتُ لَهُ مَا فَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رض فَقَالَ أَحْسَنَ وَأَصَابَ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہا کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر لیا لوگوں نے تسبیح کہی تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز مکمل کی جب سلام پھیرا تو اس کے بعد دو سجدے کیے حضرت عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا عمل بتایا تو انھوں نے فرمایا

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ صَلّٰى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ رض فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَسَبَّحْنَا بِهِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِمْ فَقَضٰى مَا عَلَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

حضرت یوسف بن مالک فرماتے ہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے ہم نے سبحان اللہ کہا تو انھوں نے بھی سبحان اللہ کہا اور ان (نمازیوں) کی طرف توجہ نہیں کی جو کچھ باقی تھا اسے مکمل کیا پھر سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشیم فرماتے ہیں حضرت ابو بشر نے ہمیں

سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۳۲۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَهِمُ فِيْ صَلَاتِهٖ لَا يَدْرِيْ اَزَادَ اَمْ نَقَصَ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسے اپنی نماز میں وہم ہو جاتا ہے اور اسے پتا نہیں چلتا کہ اس نے (نماز میں) اضافہ کیا ہے یا کمی؟ تو انھوں نے فرمایا سلام

۲۳۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ رض اَنَّهٗ صَلّٰى وَرَآءَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض فَاَوْهَمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

حضرت ضمرہ بن سعید فرماتے ہیں انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ان کو وہم ہو گیا پس انھوں نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

۲۳۴۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّهٗ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ فَاسْتَتَمَّ اَرْبَعًا ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِذَا وَهِمْتُمْ فَافْعَلُوْا هٰكَذَا۔

وَهٰذَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَدْ حَضَرَ سُجُوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخِرْبَاقِ لِلزِّيَادَةِ الَّتِيْ كَانَ زَادَهَا فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ السَّلَامِ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ السُّجُوْدَ لِلسَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَلَمْ يَفْصِلْ بَيْنَ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ لِزِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ اَنَّ السُّجُوْدَ الَّذِيْ حَضَرَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّهْوِ الَّذِيْ كَانَ سَهَاهُ حِيْنَئِذٍ فِيْ صَلَاتِهٖ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى اَنَّ كُلَّ سُجُوْدٍ لِكُلِّ سَهْوٍ يَكُوْنُ فِي الصَّلٰوةِ كَذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دوسری رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے لوگوں نے تسبیح کہی تو آپ نے چار رکعات پوری کیں۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے اس کے بعد فرمایا جب تمہیں وہم ہو تو اسی طرح کرو۔

تو یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہیں جو یوم خرباق رضی اللہ عنہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سجدۂ سہو میں موجود تھے جو اضافے کے باعث تھا اور وہ سلام کے بعد تھا پھر انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرمایا کہ سجدۂ سلام کے بعد ہے اور انھوں نے اس کے زیادتی یا کمی کے باعث ہونے کا فرق نہیں کیا

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سجدۂ سہو میں حاضر ہوئے اور وہ نماز میں بھولنے کی وجہ سے تھا، ان کے نزدیک وہ اس بات پر محمول ہے کہ نماز میں ہر قسم کے سہو کا سجدہ اسی طرح ہو گا۔

۲۳۵۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ خَالِدَ الْحَذَّاءَ اَخْبَرَهُمْ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ فِيْ

حضرت ابوقلابہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے سجدۂ سہو کے بارے میں فرمایا کہ سلام پھیرے پھر سجدہ کرے اور اس کے بعد

سَجَدَ فِی السَّهْوِ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

وَقَدْ ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ سُجُوْدَ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَمْ يَأْخُذْ بِهٖ۔

۲۳۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ السُّجُوْدُ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَمْ يَأْخُذْ بِهٖ۔

فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ **وَأَمَّا** وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا سَهَا فِي صَلَاتِهٖ لَمْ يُؤْمَرْ بِالسُّجُوْدِ لِلسَّهْوِ سَاعَةَ كَانَ السَّهْوُ وَأُمِرَ بِتَأْخِيرِهٖ فَقَالَ قَائِلُونَ إِلٰى مَا بَعْدَ السَّلَامِ وَقَالَ آخَرُونَ إِلٰى آخِرِ صَلَاتِهٖ قَبْلَ السَّلَامِ وَكَانَ مَنْ تَلَا سَجْدَةً فِي صَلَاتِهٖ فَوَجَبَ عَلَيْهِ بِتِلَاوَتِهٖ أَوْ ذَكَرَ وَهُوَ فِي صَلَاتِهٖ أَنَّ عَلَيْهِ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْهَا سَجْدَةً أَنَّهُ يُؤْمَرُ أَنْ يَأْتِيَ بِهَا حِينَئِذٍ وَلَا يُؤْمَرُ بِتَأْخِيرِهَا إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ مِنْ صَلَاتِهٖ فَكَانَ مَا يَجِبُ مِنَ السُّجُوْدِ فِي الصَّلٰوةِ يُؤْتٰى بِهٖ حَيْثُ وَجَبَ مِنْهَا وَلَا يُؤَخَّرُ إِلٰى مَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَكَانَ سُجُوْدُ السَّهْوِ قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى تَأْخِيرِهٖ عَنْ مَوْضِعِ السَّهْوِ حَتّٰى يَمْضِيَ كُلُّ الصَّلٰوةِ إِلَّا السَّلَامَ فَإِنَّهُ قَدِ اخْتُلِفَ فِي تَقْدِيمِهٖ قَبْلَ السُّجُوْدِ لِلسَّهْوِ وَفِي تَقْدِيمِ السُّجُوْدِ لِلسَّهْوِ عَلَيْهِ۔ **فَكَانَ** النَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ السَّلَامِ الْمُخْتَلَفِ فِيْهِ حُكْمَ مَا قَبْلَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمُجْتَمَعِ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ مُقَدَّمًا عَلٰى سُجُوْدِ السَّهْوِ كَانَ كَذٰلِكَ السَّلَامُ أَيْضًا مُقَدَّمًا عَلٰى سُجُوْدِ السَّهْوِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پھر سلام پھیرے۔

حضرت امام زہری رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے سلام سے پہلے سجدۂ سہو کا ذکر کیا تو انھوں نے اسے قبول نہ کیا۔

حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں مجھ سے حضرت زہری نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے سلام سے پہلے کا ذکر کیا تو انھوں نے اسے نہ اپنایا۔

معانیٔ روایات کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان تھا۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص نماز میں بھول جائے اسے اسی وقت سجدۂ سہو کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ اسے تاخیر کا حکم دیا جاتا ہے تو بعض حضرات نے کہا کہ سلام کے بعد تک اور کچھ حضرات نے فرمایا کہ نماز کے سلام سے پہلے نماز کے آخر تک (مؤخر کیا جائے) اور جو شخص نماز میں آیتِ سجدہ تلاوت کرے یا اسے یاد آئے کہ اس پر پہلے سجدہ ہے تو اسے اسی وقت ادائیگی کا حکم ہے، نماز میں کسی دوسری جگہ تک مؤخر کرنے کا حکم نہیں تو نماز میں جو سجدۂ تلاوت واجب ہو وہ اسی وقت ادا کرنا ضروری ہے بعد تک مؤخر نہیں کیا جائے گا اور سجدۂ سہو کے بھولنے کے وقت سے نماز کے آخر تک مؤخر کرنے پر اتفاق ہے۔ البتہ اختلاف اس بات میں ہے کہ سلام سجدے سے پہلے ہوگا یا سجدہ سلام سے پہلے؟ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ سلام جس میں اختلاف ہے کا حکم نماز کے متفق علیہ حصے کی طرح ہو تو جب وہ (باقی نماز) سجدہ سہو سے پہلے ہے تو سلام بھی اس سے پہلے ہونا چاہیے قیاس اسی بات کا متقاضی ہے۔

یہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۹۳ اَلْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ لِمَا يَحْدُثُ فِيْهَا مِنَ السَّهْوِ۔

باب ۹۳: نماز میں بھول واقع ہونے کی صورت میں کلام کرنا

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شَيْخٌ اَحْسِبُهُ اَبَا زَيْدٍ الْهَرَوِيَّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهٖ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَلَّمَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ الْخِرْبَاقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلٰثًا قَالَ فَجَاءَ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ظہر کی تین رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیرا اور واپس لوٹ گئے حضرت خرباق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تین رکعات پڑھی ہیں فرماتے ہیں پھر آپ تشریف لائے اور ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اس کے بعد سہو کے دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فَقَامَ اِلَيْهِ الْخِرْبَاقُ وَزَعَمَ اَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

حضرت وہیب (وہب) حضرت خالد حذاء سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کا خیال تھا کہ یہ نماز عصر ہے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ مُغْضَبًا فَقَامَ الْخِرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيْطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ قَالَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ فَسَاَلَ فَاُخْبِرَ فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِيْ كَانَ تَرَكَ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

حضرت ابوالمہلب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات کے بعد سلام پھیرا پھر غصے کی حالت میں حجرۂ مبارکہ میں داخل ہوئے تو حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے ہاتھ کشادہ تھے، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے؟ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور آپ نے (اس سلسلے میں) پوچھا جب آپ کو بتایا گیا تو جو رکعت چھوڑی تھی اسے پڑھ کر سلام پھیرا پھر دو سجدے کر کے سلام پھیرا۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دو رکعتیں پڑھائیں اور آپ بھول گئے تو حضرت ذوالیدین نے عرض کیا پھر انھوں نے

صَلّٰی لِلنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ فَسَهَا فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ وَهِشَامٍ وَحَدِيْثُهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اَنُقِصَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَاوَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرِ وَاَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهٗ ذَكَرَ الظُّهْرَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ قَالَ وَخَرَجَ سَرْعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا اُقْصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي النَّاسِ اَبُوْبَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض فَهَابَاهُ اَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ طَوِيْلُ الْيَدَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوةُ قَالَ بَلْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَجَاءَ فَصَلّٰى بِنَا الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَابْنِ عَوْنٍ وَسَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا

ابن عون اور ہشام کی حدیث کی مثل روایت کیا ان دونوں کی روایت میں ہے کہ حضرت ذوالیدین (خرباق رضی اللہ عنہ) نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی ہے آپ نے فرمایا نہیں پھر آپ نے دوسری دو رکعات پڑھ کر سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں یعنی ظہر و عصر میں سے ایک نماز پڑھائی (حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں) میرا غالب گمان یہ ہے کہ انھوں نے ظہر کا ذکر کیا، تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر کھڑے ہو کر مسجد کے اگلے حصے میں ایک لکڑی کی طرف تشریف لے گئے اس پر اپنے ہاتھ اس طرح رکھے کہ ایک ہاتھ دوسرے پر تھا اور آپ کے چہرۂ انور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا جلدی جانے والے لوگ مسجد سے نکل گئے پھر لوگوں نے کہا کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ ان میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے انھوں نے آپ سے گفتگو کرنے سے خوف محسوس کیا تو ایک صحابی جن کے ہاتھ لمبے تھے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ذوالیدین رکھا تھا کھڑے ہوئے انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی آپ نے فرمایا نہ میں بھولا اور نہ ہی نماز کم ہوئی انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ سے بھول واقع ہوئی ہے۔ آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ انھوں نے عرض کیا جی ہاں! تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں باقی دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر عام سجدے کی طرح یا لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا تکبیر کہی اور عام سجدے جیسا یا اس سے لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

ابن عون اور سلمہ بن علقمہ، حضرت ابن سیرین سے وہ حضرت ابوہریرہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ

حَدَّثَهُ عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ مَا ذَكَرَهُ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم نے دو رکعتوں پر سلام پھیرا تو حضرت ذوالیدین نے عرض کیا کیا نماز کم ہو گئی۔ اس کے بعد اسی طرح ذکر کیا جیسے حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت (نمبر ۲۴۱) میں ہے لیکن اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، ذکر نہیں کیا جب کہ حضرت حماد کی روایت میں مذکور ہے۔

۲۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ صَلَّى بِنَا۔

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ لیکن اس روایت میں حضرت ابوبکرہ راوی نے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی) یہ بات نقل نہیں کی کہ سرکار دوعالم

۲۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

ابن ابی احمد کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوسفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں ہم سے ابوسلمہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاؤُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأُخْبِرَ بِمَا صَنَعَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی؟ فرمایا کیا بات ہے؟ پس آپ کو بتایا گیا جو عمل آپ نے کیا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اس کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیئے۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَدْرَكَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنُقِصَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ لَمْ تَنْقُصْ وَلَمْ أَنْسَ فَقَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا پھر لوٹ گئے۔ حضرت ذوالیدین کی آپ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی اور نہ ہی میں بھولا۔ عرض کیا ہاں کیوں نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین ٹھیک کہتے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! تو آپ نے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا إِدْرِيْسُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

حضرت ابن ہرمز، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ السَّلَامَ الَّذِيْ قَبْلَ السُّجُوْدِ۔

حضرت مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا، اس کے بعد انھوں اس کی مثل ذکر کیا لیکن سجدے سے پہلے سلام کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ لِإِمَامِهِمْ لِمَا كَانَ مِنْهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَإِنَّ الْكَلَامَ مِنَ الْإِمَامِ وَمِنَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک جماعت کا موقف ہے کہ نماز میں مقتدیوں کا امام سے ایسی گفتگو کرنا جو نماز سے متعلق ہو نماز کو نہیں توڑتی اور امام یا مقتدیوں کے نماز

المأمومين فيها على السهو لا يقطع الصلوة واحتجوا في مذهبهم في كلام المأموم للإمام لما قد تركه من الصلوة بكلام ذي اليدين لرسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار التي رويناها وفي مذهبهم في الكلام على السهو أن لا يقطع الصلوة بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لذي اليدين لم تقصر ولم أنس وهو يرى أنه ليس في الصلوة قالوا فلما بنى رسول الله صلى الله عليه وسلم على ما صلى ولم يكن ذلك قاطعا عليه ولا على ذي اليدين الصلوة ثبت بذلك أن الكلام لإصلاح الصلوة مباح في الصلوة وأن الكلام في الصلوة على السهو غير قاطع للصلوة وخالفهم في ذلك آخرون وقالوا لا يجوز الكلام في الصلوة إلا بالتكبير والتهليل وقراءة القرآن ولا يجوز أن يتكلم فيها بشيء حدث من الإمام فيها۔

میں بھول کر گفتگو کرنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔ انھوں نے مقتدیوں کے امام سے گفتگو کے سلسلے میں حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو سے استدلال کیا ہے جیسا کہ ہم نے ان (مذکورہ بالا) روایات میں ذکر کیا ہے اور ان کے اس مذہب پر کہ بھول کر کلام کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ذوالیدین سے گفتگو کہ نہ تو نماز کم ہوئی اور نہ میں بھولا، دلیل ہے حالانکہ ان کا خیال تھا کہ وہ نماز میں ہیں۔
یہ حضرات کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی گئی نماز پر بنا کی اور نہ آپ کی نماز ٹوٹی اور نہ ہی ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی، تو اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں اس کی اصلاح کے لیے گفتگو جائز ہے نیز نماز میں بھول کر گفتگو کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نماز میں تکبیر، تہلیل اور قرآن پاک کی قرأت کے سوا کوئی کلام جائز نہیں۔

٢٥٣- واحتجوا في ذلك بما حدثنا محمد بن عبد الله بن ميمون قال ثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن هلال بن أبي ميمونة عن عطاء بن يسار عن معاوية بن الحكم السلمي قال بينا أنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة إذ عطس رجل فقلت يرحمك الله فحدقني القوم بأبصارهم فقلت واثكل أماه ما لكم تنظرون إلي قال فضرب القوم بأيديهم على أفخاذهم فلما رأيتهم يسكتوني لكي سكت فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم من صلاته دعاني فبأبي وأمي ما رأيت معلما قبله ولا بعده أحسن تعليما منه والله ما ضربني ولا كهرني ولا سبني ولكن قال

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عطاء بن یسار، حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اس دوران کہ میں نماز میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ایک شخص کو چھینک آئی۔ میں نے "یرحمک اللہ" (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہا تو لوگ مجھے گھورنے لگے میں نے (دل میں کہا) اس کی ماں اسے گم پائے، تمہیں کیا ہوا کہ مجھے گھور رہے ہو۔ اس پر لوگوں نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے۔ جب میں نے دیکھا کہ لوگ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تا کہ میں خاموش ہو جاؤں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے آپ سے بہتر معلم نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ بعد، قسم بخدا! آپ نے نہ تو مجھے مارا، نہ جھڑکا اور نہ گالی دی بلکہ مجھے فرمایا کہ دنیوی گفتگو ہماری اس نماز کے لائق نہیں یہ تو تکبیر، تسبیح اور تلاوت قرآن ہے۔

لِي إِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيْرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ۔

۲۵۴۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت بشر بن بکر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت اوزاعی نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۵۵۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَإِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَأْنُكَ۔

أَوَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلَّمَ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ إِذْ تَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَهٗ إِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَلَمَّا لَمْ يَقُلْ لَهٗ أَوْ يَنُوْبُكَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّمَّا تَرَكَهٗ إِمَامُكَ فَتَكَلَّمْ بِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ يَقْطَعُهَا۔ **ثُمَّ** قَدْ عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا يَفْعَلُوْنَ لِمَا يَنُوْبُهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ۔

حضرت فلیح بن سلیمان، حضرت ہلال بن علی سے وہ عطاء بن یسار سے اور وہ معاویہ بن حکم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب تم اس (نماز) میں ہو تو تمہارا وہی کام ہونا چاہیے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو نماز میں کلام کرنے پر تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ ہماری اس نماز میں دنیوی کلام غیر مناسب ہے یہ تو تسبیح، تکبیر اور قراءت قرآن ہے اور جب آپ نے ان سے یہ نہیں فرمایا یا وہ بات جو تمہیں پیش آئے کہ امام نے اسے چھوڑ دیا ہو تو اس کے ساتھ کلام کر سکتے ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز میں تسبیح، تکبیر اور قراءت قرآن کے علاوہ کلام اسے توڑ دیتا ہے۔ پھر اس کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سکھایا کہ اگر انھیں نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ کیا کریں۔

۲۵۶۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور مردوں کے لیے تسبیح کہنا ہے۔

۲۵۷۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَجَاءَ حِيْنُ الصَّلٰوةِ وَلَيْسَ بِحَاضِرٍ فَتَقَدَّمَ

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک قبیلہ کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت آیا تو آپ موجود نہ تھے، ہم میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے ہوئے وہ اسی حالت میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

أبو بكر رضي الله عنه فبينما هو كذلك إذ جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فصفّح القوم فأشار إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يثبت فأبى أبو بكر رض حتى نكص فتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلما قضى صلاته قال لأبي بكر رض ما منعك أن تثبت كما أمرتك قال لم يكن لابن أبي قحافة أن يتقدم أمام رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فأنتم ما لكم صفّحتم قالوا لنؤذن أبا بكر قال التصفيح للنساء والتسبيح للرجال۔

۲۵۸۔ حدثنا نصر قال ثنا الخصيب قال ثنا وهيب عن أبي حازم فذكر بإسناده مثله۔

۲۵۹۔ حدثنا أبو أمية قال ثنا قبيصة قال ثنا الثوري عن أبي حازم عن سهل بن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من نابه في صلاته شيء فليسبح فإن التسبيح للرجال والتصفيق للنساء۔

۲۶۰۔ حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التسبيح للرجال والتصفيق للنساء۔

۲۶۱۔ حدثنا أبو أمية قال ثنا يعلى بن عبيد قال ثنا الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال والتصفيق للنساء قال الأعمش فذكرت ذلك لإبراهيم فقال كانت أمي تفعله۔

۲۶۲۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا مسدد عن يحيى بن سعيد عن عوف قال ثنا محمد عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (وہیں) ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے آگئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ نے نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: نہیں وہاں ٹھہرنے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ انھوں نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ کے رسول سے آگے بڑھے پھر آپ نے (صحابہ کرام سے) فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ تم نے ہاتھوں پر ہاتھ مارا؟ انھوں نے عرض کیا تاکہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو (آپ کی آمد سے) آگاہ کریں۔ آپ نے فرمایا ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے اور مردوں کے لیے

حضرت خصیب فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہیب نے بیان کیا وہ حضرت ابو حازم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ تسبیح کہے بیشک تسبیح مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔

حضرت اعمش، حضرت ابو صالح سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔ حضرت اعمش فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا میری ماں اسی طرح کرتی تھیں۔

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٦٣- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَعَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ فِي كُلِّ نَائِبَةٍ تَنُوبُهُمْ فِي الصَّلٰوةِ التَّسْبِيحَ وَلَمْ يُبِحْ لَهُمْ غَيْرَهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ كَلَامَ ذِي الْيَدَيْنِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَلَّمَهُ بِهِ فِي حَدِيثِ عِمْرَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ.

٢٦٤- وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ الرَّبِيعَ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا وَانْصَرَفَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَرَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ هُوَ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ.

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَانَ تَرَكَ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ يَكُنْ أَمْرُهُ بِلَالًا بِالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَاطِعًا لِصَلَاتِهِ وَلَمْ يَكُنْ أَيْضًا مَا كَانَ مِنْ بِلَالٍ مِنْ أَذَانِهِ وَإِقَامَتِهِ قَاطِعًا لِصَلَاتِهِ.

وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ فَاعِلًا لَوْ فَعَلَ هٰذَا الْآنَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ بِهِ قَاطِعًا لِلصَّلٰوةِ

حضرت ابو غطفان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز میں پیش آنے والے کام کے بارے میں سبحان اللہ کہنے کی تعلیم دی اور اس کے علاوہ ان کے لیے کوئی بات جائز قرار نہیں دی لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کا کلام کرنا جیسا کہ حضرت عمران، حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے۔ نماز میں کلام کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ روایات جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے یہ ہے۔ —— حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی اور ابھی ایک رکعت باقی تھی کہ سلام پھیر دیا ایک شخص آپ کو ملا اور اس نے عرض کیا نماز میں سے ایک رکعت باقی ہے۔ آپ مسجد کی طرف واپس ہوئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے تکبیر کہی تو آپ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی (حضرت معاویہ بن خدیج) فرماتے ہیں میں نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو انھوں نے پوچھا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو میں نے کہا نہیں البتہ یہ کہ اس کو دیکھ لوں۔ پھر وہ میرے پاس سے گزرا تو میں نے کہا یہی وہ شخص ہے انھوں نے کہا یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان و تکبیر کہی پھر آپ نے وہ نماز پڑھی جو رہ گئی تھی تو آپ کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان و اقامت کا حکم دینا نماز کے لیے قاطع نہ ہوا اور نہ ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اذان اور اقامت کہنے سے نماز ٹوٹی۔

(حالانکہ) اس پر سب متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص اب اس طرح کرے اور وہ نماز میں ہو تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی تو یہ

فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ جَمِيعَ مَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رض وَعِمْرَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رض كَانَ وَالْكَلَامُ مُبَاحٌ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ نُسِخَ بِنَسْخِ الْكَلَامِ فِيهَا فَعَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رض وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ **وَمِمَّا** يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ ذِي الْيَدَيْنِ ثُمَّ قَدْ حَدَثَتْ بِهِ تِلْكَ الْحَادِثَةُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ فِيهَا بِخِلَافِ مَا كَانَ مِنْ عَمَلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ۔

اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں جو عمل ذکر کیا گیا نیز حضرت ابن عمر، حضرت عمران اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں جو کچھ ہے یہ اس وقت کا عمل ہے جب نماز میں گفتگو جائز تھی پھر کلام کے منسوخ ہونے کے ساتھ یہ بھی منسوخ ہو گیا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد لوگوں کو وہ تعلیم دی جس کا ہم نے حضرت معاویہ بن حکم، حضرت ابوہریرہ اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم کی روایات میں ذکر کیا ہے۔ اور اس پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ذوالیدین والے واقعہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انھیں نماز میں اسی قسم کا حادثہ پیش آیا لیکن انھوں نے اس عمل کے خلاف کیا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دن کیا تھا۔

۲۶۵ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ صَلَّى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض بِأَصْحَابِهِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي جَهَّزْتُ عِيرًا مِنَ الْعِرَاقِ بِأَحْمَالِهَا وَأَحْقَابِهَا حَتّٰى وَرَدَتِ الْمَدِينَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ۔ **فَدَلَّ** تَرْكُ عُمَرَ رض لِمَا قَدْ عَلِمَهُ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ هٰذَا وَعَمَلِهِ بِخِلَافِهِ عَلَى نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ وَعَلَى أَنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِي تِلْكَ الْحَادِثَةِ فِي زَمَنِهِ بِخِلَافِ مَا كَانَ فِي يَوْمِ ذِي الْيَدَيْنِ **وَقَدْ** كَانَ فِعْلُ عُمَرَ رض هٰذَا أَيْضًا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ قَدْ حَضَرَ بَعْضُهُمْ فِعْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُنْكِرُوا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُولُوا لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ خِلَافَ مَا فَعَلْتَ **فَدَلَّ**

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا۔ پھر واپس لوٹ گئے۔ اس سلسلے میں آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں عراق کے لیے ایک قافلہ تیار کرنے لگا اس میں اس کا پالان اور بوجھ بھی شامل تھا یہاں تک کہ میں شہر تک پہنچ گیا پھر آپ نے ان کو چار رکعات پڑھائیں۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اس عمل کو چھوڑ دینا جو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تھا اور اس کے خلاف عمل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک وہ عمل منسوخ ہو چکا ہے اور آپ کے زمانے میں وہی عمل تھا جو آپ نے کیا بخلاف اس کے جو حضرت ذوالیدین والے واقعہ کے دن ہوا۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ عمل ان صحابہ کرام کی موجودگی میں کیا جن میں سے بعض حضرات ذوالیدین (کے واقعہ) والے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے وقت بھی موجود تھے۔ لیکن انھوں نے (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے) اس عمل کی مخالفت نہیں کی اور نہ یہ کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین کے دن آپ کے اس عمل کے خلاف کیا تھا۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو بھی

وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوخٌ وَأَنَّ الْعَمَلَ عَلَى خِلَافِهِ أَنَّ الْأُمَّةَ قَدْ أَجْمَعَتْ أَنَّ رَجُلًا لَوْ تَرَكَ إِمَامُهُ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا أَنَّهُ يُسَبِّحُ بِهِ لِيَعْلَمَ إِمَامُهُ مَا قَدْ تَرَكَ فَيَأْتِيَ بِهِ وَذُو الْيَدَيْنِ فَلَمْ يُسَبِّحْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَلَا أَنْكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامَهُ إِيَّاهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ مَا عَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ مِنَ التَّسْبِيحِ لِنَائِبَةٍ تَنُوبُهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَنْ ذٰلِكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا وَعِمْرَانَ رض مَا يَدُلُّ عَلَى النَّسْخِ وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ مَضَى إِلَى خَشَبَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ عِمْرَانُ ثُمَّ مَضَى إِلَى حُجْرَتِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنِ الْقِبْلَةِ وَعَمِلَ عَمَلًا فِي الصَّلَاةِ لَيْسَ مِنْهَا مِنَ الْمَشْيِ وَغَيْرِهِ فَيَجُوزُ هٰذَا لِأَحَدٍ الْيَوْمَ أَنْ يُصِيبَهُ ذٰلِكَ وَقَدْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاتِهِ بَقِيَّةٌ فَلَا يُخْرِجُهُ ذٰلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ نَعَمْ لَا يُخْرِجُهُ ذٰلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ لِأَنَّهُ فَعَلَهُ وَلَا يَرَى أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ۔ لَزِمَهُ أَنْ يَقُولَ لَوْ طَعِمَ أَيْضًا أَوْ شَرِبَ وَهٰذِهِ حَالَتُهُ لَمْ يُخْرِجْهُ ذٰلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ وَكَذٰلِكَ إِنْ بَاعَ أَوِ اشْتَرَى أَوْ جَامَعَ أَهْلَهُ فَكَفَى بِقَوْلِهِ فَسَادًا أَنْ يَلْزَمَ هٰذَا قَائِلَهُ فَإِنْ كَانَ شَيْءٌ مِمَّا ذَكَرْنَا يُخْرِجُ الرَّجُلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِنْ فَعَلَهُ عَلَى أَنَّهُ يَرَى أَنَّهُ لَيْسَ فِيهَا كَذٰلِكَ الْكَلَامُ الَّذِي لَيْسَ مِنْهَا يُخْرِجُهُ مِنْ صَلَاتِهِ وَإِنْ كَانَ قَدْ تَكَلَّمَ بِهِ وَهُوَ لَا يَرَى أَنَّهُ فِيهَا وَقَدْ زَعَمَ الْقَائِلُ بِحَدِيثِ ذِي الْيَدَيْنِ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح اس حکم کے منسوخ ہونے کا علم تھا۔

اس کے منسوخ ہونے اور اس کے خلاف پر عمل کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ اگر کسی شخص کا امام نماز کے دوران نماز میں سے کچھ چھوڑ دے تو وہ تسبیح کہے تاکہ امام کو اس متروک کا علم ہو جائے اور وہ اسے بجا لائے جبکہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسبیح نہیں کہی اور نہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گفتگو کرنے پر اعتراض کیا۔ ——— تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز میں کوئی واقعہ پیش آنے پر سبحان اللہ کہنے کا جو حکم دیا ہے وہ اس واقعہ سے بعد کی بات ہے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عمران رضی اللہ عنہما کی روایات میں بھی اس عمل کے نسخ پر دلالت پائی جاتی ہے وہ یوں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا پھر مسجد کی ایک لکڑی کی طرف تشریف لے گئے اور حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ حجرۂ مبارکہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ——— یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے قبلہ شریف سے رخ پھیر لیا تھا اور چلنے کا عمل کیا جو نماز سے متعلق نہیں تو کیا آج یہ عمل کسی کے لیے جائز ہے جبکہ اس پر کچھ نماز باقی ہو وہ اس طرح کرے اور یہ عمل اسے نماز سے نہ نکالے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہاں یہ (عمل) اسے نماز سے نہیں نکالتا کیونکہ وہ اس وقت یہ عمل کرتا ہے جب وہ اپنے خیال میں نماز کے اندر نہیں ہوتا۔ تو ایسے قائل پر لازم ہے کہ وہ کہے کہ اگر اس حالت میں کوئی کھائے یا پیئے تو بھی نماز سے باہر نہیں آئے گا اسی طرح اگر وہ بیچے یا خریدے یا بیوی سے جماع کرے (تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی) تو اس شخص کے قول کے فاسد ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اس پر یہ بات لازم آتی ہے۔

پس جن کاموں کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں سے کوئی چیز اسے نماز سے خارج کر دیتی ہے اگرچہ وہ یہ کہتا ہو کہ وہ نماز میں نہیں تو وہ کلام بھی جس کا نماز سے تعلق نہیں، اسے نماز سے خارج کر دیتا ہے۔ اگرچہ وہ یہ سمجھتے ہوئے کلام کرے کہ وہ نماز میں نہیں ہے۔

حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی حدیث کے قائل نے خیال کیا ہے

أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ يَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ وَيَجِبُ بِهِ الْعَمَلُ فَقَدْ أَخْبَرَ ذُو الْيَدَيْنِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَخْبَرَهُ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ مَأْمُوْنٌ فَالْتَفَتَ بَعْدَ إِخْبَارِهِ إِيَّاهُ بِذٰلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَكَانَ مُتَكَلِّمًا بِذٰلِكَ بَعْدَ عِلْمِهِ بِأَنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مُخْرِجًا لَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ لَزِمَهُ بِهٰذَا عَلٰى أَصْلِهِ أَنَّ ذٰلِكَ الْكَلَامَ كَانَ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ۔

کہ خبرِ واحد سے استدلال کیا جاسکتا ہے اور اس پر عمل واجب ہے اور حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی اور وہ صحابی ہونے کی وجہ سے مامون ومحفوظ ہیں تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خبر دینے کے بعد صحابہ کرام کی طرف توجہ فرمائی اور پوچھا کیا نماز میں کمی ہوئی؟ تو اس مخالف کے مذہب کے مطابق آپ نے یہ جاننے کے بعد کہ آپ نماز میں ہیں، کلام فرمایا اور اس کی وجہ سے آپ نماز سے خارج نہ ہوئے تو اس ضابطے کے مطابق لازم آیا کہ یہ واقعہ نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے۔

وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ وَقَدْ كَانَ يُمْكِنُهُمْ أَنْ يُّوْمِئُوْا إِلَيْهِ بِذٰلِكَ فَيُعْلِمُهُ مِنْهُمْ فَقَدْ كَلَّمُوْهُ بِمَا كَلَّمُوْهُ بِهِ مَعَ عِلْمٍ مِّنْهُمْ أَنَّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْإِعَادَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا كَانَ فِي حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ كَانَ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رض قَدْ كَانَ حَاضِرَ ذٰلِكَ وَإِسْلَامُ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ۔

ایک اور دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ کیا حضرت ذوالیدین ٹھیک کہتے ہیں تو انھوں نے عرض کیا جی ہاں، تو یہ حضرات آپ کو اشارے سے بھی بتا سکتے تھے۔ حالانکہ انھوں نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ نماز میں ہیں کلام کیا لیکن سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی ان کو نماز لوٹانے کا حکم دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ — اگر کوئی شخص کہے کہ اس کا نسخِ کلام سے پہلے ہونا کیسے جائز ہوگا حالانکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

۲۶۶۔ وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رض فَقُلْنَا حَدِّثْنَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ سِنِيْنَ۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔ حضرت قیس بن حازم فرماتے ہیں ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا ہم سے حدیث بیان کیجئے۔ انھوں نے فرمایا میں تین سال سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا

قَالُوْا فَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رض إِنَّمَا صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ سِنِيْنَ وَهُوَ حَضَرَ

تو یہ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تین سال بارگاہِ نبوی میں رہے اور وہ اس نماز میں بھی حاضر تھے جبکہ نماز میں

تِلْكَ الصَّلٰوةَ وَنَسْخُ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ فِي حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ مِمَّا لَمْ يُنْسَخْ بِنَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ إِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَنْ ذٰلِكَ۔ **قِيْلَ** لَهُ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ وَقْتِ إِسْلَامِ أَبِي هُرَيْرَةَ رض فَهُوَ كَمَا ذَكَرْتَ وَأَمَّا قَوْلُكَ إِنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَمَنْ رَوٰى لَكَ هٰذَا وَأَنْتَ لَا تَحْتَجُّ إِلَّا بِمُسْنَدٍ وَلَا تُسَوِّغُ لِخَصْمِكَ الْحُجَّةَ عَلَيْكَ إِلَّا بِمِثْلِهِ فَمَنْ أَسْنَدَ لَكَ هٰذَا وَعَمَّنْ رَوَيْتَهُ **وَهٰذَا** زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ الْأَنْصَارِيُّ يَقُوْلُ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا وَصُحْبَةُ زَيْدٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَتْ بِالْمَدِيْنَةِ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِحَدِيْثِهِ هٰذَا أَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ مَعَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض لَمْ يَحْضُرْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلًا لِأَنَّ ذَا الْيَدَيْنِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَحَدُ الشُّهَدَاءِ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ وَغَيْرُهُ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ۔

۲۶۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ حَدِيْثُ ذِي الْيَدَيْنِ فَقَالَ كَانَ إِسْلَامُ أَبِي هُرَيْرَةَ بَعْدَ مَا قُتِلَ ذُو الْيَدَيْنِ۔

وَإِنَّمَا قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ عِنْدَنَا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِالْمُسْلِمِيْنَ وَهٰذَا جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ

کلام اس وقت منسوخ ہوا جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے ــــــ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی روایت میں نماز کے دوران جس کلام کا ذکر ہے یہ اس میں سے ہے جو نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے منسوخ نہیں ہوا اگر وہ اس سے متاخر ہے۔ اس شخص کو کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسلام کا ذکر کیا تو وہ اسی طرح ہے لیکن نماز میں کلام کا نسخ اس وقت ہوا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں تھے تو یہ بات تم سے کس نے بیان کی اور تم تو غیر مسند بات سے استدلال نہیں کرتے اور اپنے مخالف سے بھی اسی قسم کی دلیل قبول کرتے ہو پس آپ کے سامنے کس نے یہ بات بیان کی اور آپ نے کس سے روایت کیا ــــــ اور یہ حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں ہم نماز میں کلام کیا کرتے تھے حتیٰ کہ آیت نازل ہوئی " وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ " اور اللہ تعالیٰ کے سامنے باادب کھڑے ہو جاؤ تو ہمیں خاموشی کا حکم دیا گیا اور ہم نے ان سے یہ حدیث اس کتاب میں دوسرے مقام پر بھی روایت کی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی اور وہ مدینہ طیبہ میں تھے ــــــ تو ان کی اس روایت سے ثابت ہوا کہ نماز میں نسخ کلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد مدینہ طیبہ میں ہوا جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بالکل شریک نہیں ہوئے کیونکہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر کے دن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (تھے اور) شہید ہوئے اور وہ شہداء (بدر) میں سے ایک تھے۔ محمد بن اسحٰق وغیرہ نے اس بات کو ذکر کیا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے موافق مروی ہے ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے حضرت ذوالیدین کی روایت ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ذوالیدین کی شہادت کے بعد اسلام لائے

تو ہمارے نزدیک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی سے مسلمان مراد ہیں اور یہ لغت میں جائز ہے ۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ـ

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۲۶۸ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَاَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاِيَّاكُمْ كُنَّا نُدْعٰى بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ بَنُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ بَنُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ لِقَوْمِ النَّزَّالِ ـ

حضرت عبدالملک بن میسرہ حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا میں اور تم بنو عبد مناف کہلاتے تھے آج تم بنو عبداللہ ہو اور ہم بھی بنو عبداللہ ہیں آپ نے یہ بات قوم نزال سے فرمائی۔

فَهٰذَا النَّزَّالُ يَقُوْلُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَمْ يَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ قَالَ لِقَوْمِنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رض فَلَمْ يَاْخُذْ مِنَ الْخَضْرَاوَاتِ شَيْئًا وَطَاؤُسٌ لَمْ يُدْرِكْ ذٰلِكَ لِاَنَّ مُعَاذًا اِنَّمَا كَانَ قَدِمَ الْيَمَنَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُوْلَدْ طَاؤُسٌ حِيْنَئِذٍ فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ قَدِمَ عَلَيْنَا اَيْ قَدِمَ بَلَدَنَا وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ يُرِيْدُ خُطْبَتَهٗ بِالْبَصْرَةِ وَالْحَسَنُ لَمْ يَكُنْ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَئِذٍ لِاَنَّ قُدُوْمَهٗ لَهَا اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ صِفِّيْنَ بِعَامٍ

تو یہ نزال فرماتے ہیں ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالانکہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں تھا۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ ہماری قوم سے فرمایا ——— حضرت طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو انھوں نے سبزیوں میں سے کچھ بھی نہ لیا حالانکہ حضرت طاؤس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یمن میں تشریف لے گئے اور اس وقت حضرت طاؤس کی ولادت بھی نہ ہوئی تھی تو ان کے قول کے مطابق ہمارے پاس تشریف لائے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے شہر میں تشریف لائے۔

حضرت حسن (بصری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمیں حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اس سے ان کا وہ خطبہ مراد لیا

۲۶۹ـ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَتٰى قَدِمْتَ الْبَصْرَةَ فَقَالَ قَبْلَ صِفِّيْنَ بِعَامٍ

حضرت ابو رجاء سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ بصرہ کب تشریف لائے انھوں نے فرمایا جنگ صفین سے ایک سال پہلے۔

فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّزَّالِ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعْنٰى قَوْلِ طَاؤُسٍ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذٌ وَمَعْنٰى قَوْلِ الْحَسَنِ خَطَبَنَا عُتْبَةُ اِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ قَوْمَهُمْ وَبَلَدَهُمْ لِاَنَّهُمْ مَا حَضَرُوْا ذٰلِكَ وَلَا شَهِدُوْهُ فَكَذٰلِكَ قَوْلُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض فِيْ حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُرِيْدُ بِهٖ صَلّٰى بِالْمُسْلِمِيْنَ لَا عَلٰى اَنَّهٗ شَهِدَ ذٰلِكَ

تو حضرت نزال رضی اللہ عنہ کے قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت طاؤس کے قول کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے قول کہ ہمیں حضرت عتبہ نے خطبہ دیا سے مراد ان کی قوم اور شہر ہے کیونکہ وہ اس وقت موجود نہ تھے اسی طرح حضرت ذوالیدین کی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول کہ ہمیں اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کو نماز پڑھائی یہ مطلب

وَلَا حَضَرَهُ **فَانْتَفٰى** بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَّكُوْنَ فِيْ قَوْلِهٖ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ بَعْدَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ۔

٢٧٠۔ **وَمِمَّا** يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ كُنَّا نَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ۔

وَأَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَعَلَّهٗ فِي السِّنِّ أَيْضًا دُوْنَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ بِدَهْرٍ طَوِيْلٍ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَهَا هُوَ ذَا يُخْبِرُ أَنَّهٗ قَدْ كَانَ أَدْرَكَ إِبَاحَةَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ۔

٢٧١۔ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ وَنَأْمُرُ بِالْحَاجَةِ فَقَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَبَشَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَأَخَذَنِيْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدَثَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهٖ مَا شَاءَ۔

٢٧٢۔ **حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَأَنَّ مِمَّا أَحْدَثَ قَضٰى أَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ۔

فَقَدْ أَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَسَخَ الْكَلَامَ فِي الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَسْتَثْنِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰى كُلِّ الْكَلَامِ

نہیں کہ آپ وہاں حاضر تھے۔ ____ پس ہماری مذکورہ گفتگو سے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، میں اس بات پر پائی جانی والی دلالت کی نفی ہوگئی کہ یہ واقعہ نسخ کلام کے بعد کا ہے۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا کہ نماز میں کلام کا نسخ مدینہ طیبہ میں ہوا اس پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے حضرت عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نماز میں سلام کا جواب دیتے تھے حتیٰ کہ ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، عمر میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کئی سال چھوٹے ہیں اور یہ بات اسی طرح ہے لیکن اس کے باوجود وہ خبر دیتے ہیں کہ انھوں نے نماز میں گفتگو کے جواز کو پایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے

حضرت ابووائل فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نماز میں حاجات وغیرہ کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ ہم حبشہ سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام پیش کیا تو آپ نے جواب نہ دیا میں پہلے اور آج کی حالت کو دیکھ کر سوچ میں پڑ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کچھ نازل ہوا ہے فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جو چاہتا ہے ظاہر فرماتا ہے۔

حضرت سفیان، حضرت عاصم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ جو کچھ اس نے حکم دیا اس میں سے یہ فیصلہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کرو۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں کلام کو منسوخ فرمایا اور اس سے کچھ استثناء نہیں کی تو یہ ہر قسم کے کلام (کے منسوخ ہونے) پر دلالت ہے

الَّذِي كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلٰوةِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ يَدْخُلُ فِيْهَا الْعِبَادُ تَمْنَعُهُمْ مِنْ اَشْيَاءَ فَمِنْهَا الصَّلٰوةُ تَمْنَعُهُمْ مِنَ الْكَلَامِ وَالْاَفْعَالِ الَّتِي لَا تُفْعَلُ فِيْهَا وَمِنْهَا الصِّيَامُ يَمْنَعُهُمْ مِنَ الْجِمَاعِ وَالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَمِنْهَا الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ يَمْنَعَانِهِمْ مِنَ الْجِمَاعِ وَالطِّيْبِ وَاللِّبَاسِ وَمِنْهَا الْاِعْتِكَافُ يَمْنَعُهُمْ مِنَ الْجِمَاعِ وَالتَّصَرُّفِ فَكَانَ مَنْ جَامَعَ فِي صِيَامِهِ اَوْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا مُخْتَلَفًا فِي حُكْمِهِ فَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا يُخْرِجُهُ ذٰلِكَ مِنْ صِيَامِهِ تَقْلِيْدًا لِلْاٰثَارِ رَوَوْهَا وَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَخْرَجَهُ ذٰلِكَ مِنْ صِيَامِهِ وَكُلٌّ مَنْ جَامَعَ فِي حَجَّتِهِ اَوْ عُمْرَتِهِ اَوْ اعْتِكَافِهِ مُتَعَمِّدًا اَوْ نَاسِيًا فَقَدْ خَرَجَ بِذٰلِكَ مِمَّا كَانَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ مَا يُخْرِجُكَ مِنْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا فَهُوَ يُخْرِجُهُ مِنْهَا اِذَا فَعَلَهُ غَيْرَ مُتَعَمِّدٍ وَكَانَ الْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِذَا كَانَ عَلَى التَّعَمُّدِ كَذٰلِكَ **فَالنَّظَرُ** عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اَيْضًا يَقْطَعُهَا اِذَا كَانَ عَلَى السَّهْوِ وَيَكُوْنُ حُكْمُ الْكَلَامِ فِيْهَا عَلَى الْعَمْدِ وَالسَّهْوِ سَوَاءً كَمَا كَانَ حُكْمُ الْجِمَاعِ فِي الْاِعْتِكَافِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ عَلَى الْعَمْدِ وَالسَّهْوِ سَوَاءً **فَهٰذَا** هُوَ النَّظَرُ اَيْضًا فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ وَافَقَ مَا صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيَ الْاٰثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **فَاِنْ** سَاَلَ سَائِلٌ عَنِ الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ لَمْ يَاْمُرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ بِاِعَادَةِ الصَّلٰوةِ لَمَّا تَكَلَّمَ فِيْهَا **قِيْلَ** لَهُ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْحُجَّةَ لَمْ تَكُنْ قَامَتْ عِنْدَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِتَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَاْمُرْهُ

جو وہ نماز میں کرتے تھے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ ہے۔ ـــــ جبکہ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض ایسے امور ہیں کہ جب انسان ان کو شروع کرتا ہے تو وہ بعض دوسری باتوں سے روک دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک نماز ہے جو گفتگو اور ایسے افعال سے روکتی ہے جس کا نماز سے تعلق نہیں انھی سے روزہ ہے جو جماع، کھانے اور پینے سے روکتا ہے ان میں سے حج اور عمرہ بھی ہے جو جماع، خوشبو اور (سلے ہوئے) لباس سے روکتا ہے ان امور میں سے ایک اعتکاف ہے جو جماع اور باقی تصرفات سے روکتا ہے تو جو شخص روزے کی حالت میں بھول کر جماع کرے یا کھائے، یا پیئے اس کے حکم میں اختلاف ہے ایک جماعت روایات کی روشنی میں کہتی ہے کہ یہ امور اسے روزے سے نہیں نکالتے جبکہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اس سے وہ روزے سے باہر ہو گیا اور جو شخص حج، عمرے یا اعتکاف کی حالت میں جان بوجھ کر یا بھول کر جماع کرتا ہے تو وہ اس عمل سے باہر ہو جاتا ہے تو جن امور کے قصداً کرنے سے وہ اس عبادت سے خارج ہو جاتا ہے ارادے کے بغیر کرے تب بھی خارج ہوتا ہے اور نماز میں قصداً کلام کرنا نماز کو توڑ دیتا ہے۔

تو ہماری مذکورہ گفتگو پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب یہ بھول کر ہو تب بھی توڑ دے اور نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر کلام کرنے کا حکم برابر ہے جیسے اعتکاف، حج اور عمرے میں قصد و سہو کا حکم ایک جیسا ہے اس باب میں قیاس کا یہی تقاضا ہے اور ہم نے جن روایات کے معانی کی صحت بیان کی ہے یہ ان کے موافق بھی ہے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اگر کوئی سائل پوچھے کہ کس مفہوم کی بنیاد پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو نماز کے لوٹانے کا حکم نہیں دیا جب انھوں نے اس میں کلام کیا۔ ـــــ اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ان کے نزدیک اس سے پہلے نماز میں کلام کے حرام ہونے پر حجت تمام نہیں ہوئی تھی لہٰذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں نماز لوٹانے کا حکم نہ دیا لیکن

رسول الله صلى الله عليه وسلم باعادة الصلوة لذلك فاما من فعل مثل ذلك بعد قيام الحجة بنسخ الكلام في الصلاة فعليه ان يعيد الصلوة۔ وقد يجوز ايضا ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امره باعادة الصلوة ولكن لم ينقل ذلك في حديثه وكذ قال قوم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسجد يوم ذي اليدين۔

جو شخص نماز میں کلام کے منسوخ ہونے پر حجت قائم ہونے کے بعد ایسا کرے اس پر نماز کو لوٹانا واجب ہے ـــــ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں نماز لوٹانے کا حکم دیا ہو لیکن یہ بات ان کی روایت میں منقول نہ ہوئی۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین والے (واقعہ کے) دن سجدہ (سجدۂ سہو) نہیں فرمایا۔

٢٧٣۔ حدثنا بذلك ربيع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابي ذئب عن الزهري قال سألت اهل العلم بالمدينة فما اخبرني احد منهم انه صلاهما يعني سجدتي السهو يوم ذي اليدين۔

حضرت زہری فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ کے اہل علم حضرات سے (اس بارے میں) پوچھا تو ان میں سے کسی ایک نے بھی نہیں بتایا کہ آپ نے وہ سجدے کیے یعنی ذوالیدین والے دن سہو کے دو سجدے (نہیں کیے)

فمعنى هذا عندنا والله اعلم انه انما يجب سجود السهو في الصلوة اذا فعل فيها ما لا ينبغي ان يفعل فيها مثل القيام من القعود او القعود في غير موضع القعود او ما اشبه ذلك مما لو فعل على العمد كان فاعله مسيئا فاما ما فعل فيها مما ليس بمكروه فيها فليس فيه سجود سهو وكان حكم الصلوة يوم ذي اليدين لا بأس بالكلام فيها والتصرف فيها فلما فعل ذلك فيها على السهو وكان فاعله على العمد غير مسيء كان فاعله على السهو غير واجب عليه سجود السهو فهذا مذهب الذين ذهبوا الى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسجد يومئذ فيها۔ وهذا حجة لاهل المقالة التي بيناها في هذا الباب وكان مذهب الذين ذكروا انه سجد يومئذ ان الكلام والتصرف وان كانا قد كانا مباحين في الصلوة يومئذ فلم يكن من المباح يومئذ ان يسلم في الصلوة قبل اوان السلام فلما سلم النبي صلى الله

تو ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے، کہ نماز میں سجدہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب نماز میں ایسا عمل کرے جس کا وہاں کرنا جائز نہیں مثلاً قعدے کی بجائے کھڑا ہوجانا جہاں قعدہ نہیں وہاں قعدہ کرنا اور اس کی مثل وہ افعال کہ ان کو جان بوجھ کرے تو کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ ـــــ لیکن جو کام اس (نماز) میں مکروہ نہیں ان کے کرنے پر سجدہ سہو نہیں اور ذوالیدین والے دن نماز میں کلام کرنے اور کسی اور قسم کا تصرف کرنے میں کوئی حرج نہ تھا تو جب انھوں نے یہ عمل بھول کر کیا جبکہ جان بوجھ کر کرنے سے فاعل گنہگار نہیں ہوتا تو بھول کر کرنے والے پر سجدۂ سہو نہ ہوگا۔ یہ ان لوگوں کا مذہب ہے جو کہتے ہیں کہ اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ سہو نہیں کیا۔

اور یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جن کا قول ہم نے اس باب میں بیان کیا لیکن جو حضرات کہتے ہیں کہ اس دن آپ نے سجدہ کیا ان کا مذہب یہ ہے کہ اس دن اگرچہ نماز میں کلام اور تصرف جائز تھا لیکن سلام کے وقت سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہ تھا تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سلام پھیرا تو آپ اسے مکمل سمجھتے ہوئے باہر آنے کا ارادہ فرما رہے تھے اور یہ ان باتوں میں سے ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ سَلَامًا اَرَادَ بِهِ الْخُرُوْجَ مِنْهَا عَلٰى اَنَّهُ قَدْ كَانَ اَتَمَّهَا وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ لَوْ فَعَلَهُ فَاعِلٌ عَلَى الْعَمْدِ كَانَ مُسِيْئًا بِمَا فَعَلَهُ عَلَى السَّهْوِ وَجَبَ فِيْهِ سُجُوْدُ السَّهْوِ وَهٰذَا مَذْهَبُ اَهْلِ الْمَقَالَةِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ایسا کرے تو گنہگار ہوتا ہے جبکہ بھول کر کرنے کی صورت میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ یہ ان لوگوں کا مذہب ہے جو اس حدیث پر گفتگو کرتے ہیں۔

بَابُ الْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اشارہ کرنا

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ غَطَفَانَ بْنِ طَرِيْفٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ وَمَنْ اَشَارَ فِيْ صَلَاتِهِ اِشَارَةً تُفْهَمُ مِنْهُ فَلْيُعِدْهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے ہے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے۔ اور جو شخص نماز میں اشارہ کرے جو سمجھا جا سکتا ہے وہ نماز کو لوٹائے۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِشَارَةَ الَّتِيْ تُفْهَمُ اِذَا كَانَتْ مِنَ الرَّجُلِ فِي الصَّلٰوةِ قَطَعَتْ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ وَحَكَمُوْا لَهَا بِحُكْمِ الْكَلَامِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا تَقْطَعُ الْاِشَارَةُ الصَّلٰوةَ۔

تو ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ جب کوئی شخص نماز میں ایسا اشارہ کرے جو سمجھا جاتا ہو تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی انہوں نے اس پر کلام والا حکم لگایا ہے وہ اس مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ ____ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز میں اشارہ کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ ____ انہوں نے یوں استدلال کیا ہے

۲۷۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى قُبَاءَ فَسَمِعَتْ بِهِ الْاَنْصَارُ فَجَاءُوْهُ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهِ بَاسِطًا كَفَّهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقام قباء تشریف لے گئے انصار کو پتا چلا تو وہ حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کرنے لگے اور آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے حالت نماز میں ہی ہتھیلی کو کشادہ کرتے ہوئے ان کی طرف اشارہ کیا۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ اَوْ صُهَيْبٍ كَيْفَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَالَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ۔

حضرت ابن وہب ہشام سے وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت بلال یا حضرت صہیب رضی اللہ عنہما سے پوچھا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتے

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُوْحٍ

حضرت عبدالرحمن بن غزوان، ہشام سے روایت کرتے ہیں

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ رضی اللہ عنہ كَيْفَ كَانَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ۔

انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ ان کو کس طرح جواب دیتے تھے۔

۲۷۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ اِلَيَّ اِشَارَةً قَالَ مَرْزُوْقٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ لَيْثٌ اَحْسِبُهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام پیش کیا تو آپ نے مجھے اشارے کے ساتھ جواب دیا حضرت ابن مرزوق اپنی روایت میں فرماتے ہیں حضرت لیث نے فرمایا کہ میرا خیال ہے انھوں نے (حضرت صہیب نے) فرمایا کہ آپ نے انگلی کے ساتھ (اشارہ کیا)

۲۷۹۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ اِشَارَةً وَقَالَ كُنَّا نَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَنُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ نے اشارے سے جواب دیا اور فرماتے ہیں ہم نماز میں سلام کا جواب دیتے تھے پھر ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا قَدْ دَلَّ اَنَّ الْاِشَارَةَ لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَقَدْ جَاءَتْ مَجِيْئًا مُتَوَاتِرًا غَيْرَ مَجِيْءِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ خَالَفَهَا فَهِيَ اَوْلٰى مِنْهُ وَلَيْسَتِ الْاِشَارَةُ فِي النَّظَرِ مِنَ الْكَلَامِ فِيْ شَيْءٍ لِاَنَّ الْاِشَارَةَ اِنَّمَا هِيَ حَرَكَةُ عُضْوٍ وَقَدْ رَاَيْنَا حَرَكَةَ سَائِرِ الْاَعْضَاءِ غَيْرَ الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَكَذٰلِكَ حَرَكَةُ الْيَدِ۔ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَاِذَا كَانَتِ الْاِشَارَةُ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَكُمْ قَدْ ثَبَتَ اَنَّهَا بِخِلَافِ الْكَلَامِ وَاَنَّهَا لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ كَمَا يَقْطَعُهَا الْكَلَامُ وَاحْتَجَجْتُمْ فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ رَوَيْتُمُوْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ كَرِهْتُمْ رَدَّ السَّلَامِ مِنَ الْمُصَلِّيْ بِالْاِشَارَةِ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اشارہ نماز کو نہیں توڑتا اور جس قدر تواتر کے ساتھ یہ احادیث آئی ہیں اس کے خلاف اس قدر متواتر نہیں ہیں پس یہ ان سے اولیٰ ہیں اور قیاس کے مطابق اشارہ کلام میں سے نہیں کیونکہ اشارہ ایک حرکت عضو ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ نماز میں ہاتھ کے علاوہ اعضاء کی حرکت نماز کو نہیں توڑتی تو ہاتھ کی حرکت بھی اسی طرح ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اگر تمہارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ نماز میں اشارہ کلام (کی جنس) سے نہیں اور وہ نماز کو نہیں توڑتا جیسا کہ کلام سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا تو تم نمازی کے لیے ہاتھ کے اشارے سے کلام کا جواب کیوں مکروہ جانتے ہو جیسا کہ تمہاری نقل کردہ روایات کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے

فِيْمَا رَوَيْتُمُوْهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَلٰكِنْ كَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً لَكُمْ فِيْ اَنَّ الْاِشَارَةَ لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَاِنَّهُ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ فِيْ اَنَّ الْاِشَارَةَ لَا بَأْسَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ۔

قِيْلَ لَهُ اَمَّا مَا احْتَجَجْنَا بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنْ اَجْلِهِ وَهُوَ اَنَّ الْاِشَارَةَ لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَدْ ثَبَتَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ عَلٰى مَا احْتَجَجْنَا بِهِ مِنْهَا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اِبَاحَةِ الْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ رَدِّ السَّلَامِ فَلَيْسَ فِيْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى ذٰلِكَ وَذٰلِكَ اَنَّ الَّذِيْ فِيْهَا هُوَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَارَ اِلَيْهِمْ فَلَوْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ تِلْكَ الْاِشَارَةَ اَرَدْتُّ بِهَا رَدَّ السَّلَامِ عَلٰى مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْمُصَلِّيْ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَقُلْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ تِلْكَ الْاِشَارَةُ كَانَتْ رَدًّا مِنْهُ لِلسَّلَامِ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ كَانَتْ مِنْهُ نَهْيًا لَهُمْ عَنِ السَّلَامِ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ وَاحْتَمَلَتْ مِنَ التَّاْوِيْلِ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الْفَرِيْقَيْنِ لَمْ يَكُنْ مَا تَاَوَّلَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ اَوْلٰى مِنْهَا مِمَّا تَاَوَّلَ الْاٰخَرُ اِلَّا بِحُجَّةٍ يُقِيْمُهَا عَلٰى مُخَالِفِهِ اِمَّا مِنْ كِتَابٍ وَاِمَّا مِنْ سُنَّةٍ وَاِمَّا مِنْ اِجْمَاعٍ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَمَا دَلِيْلُكُمْ عَلٰى كَرَاهَةِ ذٰلِكَ۔

۲۸۰۔ **قِيْلَ** لَهُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ

تو اگر یہ تمہارے لیے اس بات کی دلیل ہے کہ اشارے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو یہ تمہارے خلاف اس بات پر بھی دلیل ہے کہ نماز میں اشارہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

جواباً اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم نے ان روایات سے جس بات کے لیے استدلال کیا ہے وہ یہ ہے کہ اشارہ نماز کو نہیں توڑتا اور یہ بات ان روایات سے ثابت ہے جیسا کہ ہم نے استدلال کیا ہے اور جو کچھ تم نے ذکر کیا کہ نماز میں سلام کا جواب دینے کے لیے اشارہ کرنا جائز ہے تو اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں وہ یوں کہ اس حدیث میں جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ فرمایا پس اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرماتے کہ میں نے اس اشارے سے اس آدمی کو سلام کا جواب دینے کا ارادہ کیا جس نے مجھے سلام کیا تو اس سے ثابت ہوتا کہ نمازی کو جب نماز میں سلام دیا جائے تو اس کا حکم یہ ہے لیکن آپ نے تو اس سلسلے میں کچھ نہیں فرمایا۔ پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ اشارہ آپ کی طرف سے سلام کا جواب ہو جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ نماز پڑھتے وقت سلام دینے سے ممانعت ہو پس جب ان روایات میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں اور ہر فریق کے موقف کے مطابق تاویل کا احتمال ہے تو کسی فریق کی تاویل کو دوسرے کے مقابلے میں بہتر قرار نہیں دیا جائے گا جب تک اس کے مخالف کے خلاف قرآن پاک، سنت یا اجماع سے کوئی دلیل قائم نہ ہو جائے۔ ____ اگر کوئی شخص کہے کہ اس کی کراہت پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے تو اسے کہا جائے گا۔

حضرت ابو وائل سے مروی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں گفتگو کرتے اور اپنی حاجت دکا حل،

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ وَنَأْمُرُ بِالْحَاجَةِ وَنَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَكُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ يُعْلَمُ اسْمُهٗ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَبْشَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَاَخَذَنِيْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَآءُ۔

طلب کرتے تھے ہم کہتے ، اللہ پر سلام حضرت جبریل و میکائیل اور ہر اس نیک بندے پر سلام جس کا نام آسمان اور زمین میں جانا جاتا ہے۔ میں حبشہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا تو گذشتہ اور آج کی حالت (میں فرق) دیکھ کر مجھے فکر لاحق ہوئی آپ نے نماز مکمل فرمائی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہو گیا ہے فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم کرتا ہے۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ حَاجَةٍ وَنَحْنُ يُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا۔

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ایک کام کے لیے نکلا اور (ان دنوں) ہم نماز میں ایک دوسرے کو سلام کہا کرتے تھے پھر میں واپس آیا اور سلام عرض کیا تو (حضور علیہ السلام نے) جواب نہ دیا اور (بعد میں) فرمایا بے شک ہی نماز میں مشغولیت ہے۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَدِمْتُ مِنَ الْحَبْشَةِ وَعَهْدِيْ بِهِمْ وَهُمْ يُسَلِّمُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ وَيَقْضُوْنَ الْحَاجَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ لِنَبِيِّهٖ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَآءُ وَقَدْ اَحْدَثَ لَكُمْ اَنْ لَّا تَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ وَاَمَّا اَنْتَ اَيُّهَا الْمُسْلِمُ فَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حبشہ سے آیا اس وقت لوگ نماز میں ایک دوسرے کو سلام کرتے اور ضرورتیں پوری کرتے تھے۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا جب نماز مکمل کر چکے تو فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے کاموں میں سے جو چاہے اپنے نبی کے لیے ظاہر کر دیتا ہے اور تمہارے لیے حکم دیا کہ نماز میں کلام نہ کرو اور اے مسلمان! تم پر اللہ کی رحمت ہو۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ اَبِي الرَّضْرَاضِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَجَدْتُّ فِيْ نَفْسِيْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَآءُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرتا تو آپ اس کا جواب دیتے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں نے سلام عرض کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا۔ میرے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا۔ میں نے یہ بات آپ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو بات چاہتا ہے اس کا حکم دیتا ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الَّذِيْ سَلَّمَ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْهَا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ فِي الصَّلٰوةِ رَدُّ السَّلَامِ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ لَأَغْنَاهُ عَنِ الرَّدِّ عَلَيْهِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ كَمَا يَقُوْلُ الَّذِيْ يَرَى الرَّدَّ فِي الصَّلَاةِ بِالْإِشَارَةِ وَأَنَّ الْمُصَلِّيْ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِمَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الرَّدُّ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ صَلٰوتِهِ. وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ أَيْضًا عَنْ مُؤَمَّلٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَأَخَذَنِيْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ رَدٌّ أَصْلًا بِالْإِشَارَةِ وَلَا غَيْرِهَا لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ رَدَّ عَلَيْهِ بِإِشَارَتِهِ لَمْ يَقُلْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَقَالَ رَدَّ عَلَيَّ إِشَارَةً وَلَمَا أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَخْبَرَ أَنَّهُ أَصَابَهُ مِمَّا قَدُمَ وَمِمَّا حَدُثَ وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ الْمُصَلِّيَ مَعْذُوْرٌ بِذٰلِكَ الشُّغْلِ عَنْ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْمُسَلِّمِ عَلَيْهِ وَنَهْيٌ لِغَيْرِهِ عَنِ السَّلَامِ عَلَيْهِ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بواسطہ حضرت ابوبکرہ حضرت ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو نماز سے فراغت پر جواب دیا جس نے آپ کو حالت نماز میں سلام کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز کے دوران آپ کی طرف سے سلام کا جواب نہیں تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد جواب دینے کی ضرورت نہ پڑتی جیسا کہ وہ شخص جو نماز میں اشارے کے ساتھ جواب دینا جائز سمجھتا ہے کہتا ہے کہ نمازی جب نماز میں سلام کرنے والے کو جواب دیدے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس پر جواب دینا واجب نہیں۔ ـــــ حضرت مؤمل سے حضرت ابوبکرہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا تو پہلی اور آج کی حالت (میں فرق) دیکھ کر مجھے کچھ پریشانی ہوئی تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے سلام کا جواب دیا ہی نہیں نہ اشارے کے ساتھ اور نہ اس کے بغیر، کیونکہ آپ اشارے کے ساتھ بھی جواب دیتے تو وہ نہ فرماتے کہ آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا بلکہ یوں کہتے کہ اشارے کے ساتھ جواب دیا اور آپ کو وہ اذیت نہ پہنچتی جس کے بارے میں فرمایا کہ پہلی اور موجودہ حالت (میں فرق) دیکھ کر مجھے کچھ پریشانی ہوئی۔ حضرت علی بن شیبہ کی روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی مسلمان کو سلام کا جواب دینے سے معذور ہے اور اس بات سے بھی ممانعت ہے کہ کوئی اسے (اس حالت میں) سلام کرے۔

۲۸۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ.

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اپنا قول بھی مروی ہے۔ حضرت ابراہیم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو نماز کی حالت میں سلام کہنا ناپسند کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ نَظِيْرُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت کیا ہے۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت

قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَرَأَيْتُهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَلَمَّا سَلَّمَ رَدَّ عَلَيَّ۔

۲۸۶۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي۔

فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَيْضًا قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَأَنَّهُ لَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ رَدَّ عَلَيْهِ فَالْكَلَامُ فِي هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيمَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَفِي حَدِيثِ جَابِرٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَذٰلِكَ يَنْفِي أَنْ يَكُونَ رَدَّ عَلَيْهِ بِإِشَارَةٍ أَوْ غَيْرِهَا۔

۲۸۷۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَوْمٰى بِيَدِهِ ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَكَتَ ثَلٰثًا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي۔

فَهٰذَا جَابِرٌ رض قَدْ أَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْمٰى إِلَيْهِ بِيَدِهِ حِينَ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا میں اس کی طرف چلا گیا پھر واپس آیا تو آپ سواری پر تھے میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ رکوع اور سجدہ کر رہے ہیں۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ نے (میرے سلام کا) جواب دیا۔

حضرت ابوداؤد کہتے ہیں ہم سے حضرت ہشام نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے سلام کا جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے سلام کا جواب دینے سے صرف اس بات نے روکا کہ میں حالتِ نماز میں تھا ــــــ تو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے سلام کا جواب نہ دیا اور جب فارغ ہوئے تو جواب دیا تو اس حدیث میں بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت جیسی گفتگو ہے جو ہم پہلے روایت کر چکے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے صرف اس بات نے سلام کا جواب دینے سے روکا کہ میں نماز میں تھا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ آپ نے (حالتِ نماز میں) جواب بالکل نہیں دیا تو اس سے اشارے کے ساتھ یا اس کے بغیر ہر طرح سے جواب دینے کی نفی ہو گئی۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کسی کام کے لیے بھیجا وہ واپس آئے تو آپ سواری پر نماز پڑھ رہے تھے انھوں نے سلام کیا تو آپ خاموش رہے پھر ہاتھ سے اشارہ کیا پھر سلام کیا تو خاموش رہے تین بار ایسا ہوا جب فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

تو اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا جب انھوں نے سلام عرض کیا، پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ مجھے سلام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَدَّ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ ۔ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ تِلْكَ الْإِشَارَةَ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ تَكُنْ رَدًّا وَإِنَّمَا كَانَتْ نَهْيًا وَهٰذَا جَائِزٌ ۔ فَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا ۔

۲۸۸۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ مَا أُحِبُّ أَنْ أُسَلِّمَ عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي وَلَوْ سَلَّمَ عَلَيَّ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ ۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔

فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ كَرِهَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الْمُصَلِّي وَقَدْ كَانَ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ إِلَيْهِ فَلَوْ كَانَتِ الْإِشَارَةُ الَّتِي كَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدًّا لِلسَّلَامِ عَلَيْهِ إِذًا لَمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَهُ عَنْهُ وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِأَنَّ إِشَارَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ كَانَتْ عِنْدَهُ نَهْيًا مِنْهُ لَهُ عَنِ السَّلَامِ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ قَالَ جَابِرٌ فِي حَدِيثِكُمْ هٰذَا وَلَوْ سَلَّمَ عَلَيَّ لَرَدَدْتُ قِيلَ لَهُ أَفَقَالَ جَابِرٌ لَرَدَدْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَرَدَدْتُ أَيْ بَعْدَ فَرَاغِي مِنَ الصَّلٰوةِ ۔

۲۹۰۔ وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ مِنْ مَذْهَبِهِ مَا حَدَّثَنَا

کا جواب دینے سے صرف یہ بات رکاوٹ تھی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ آپ نے ان کے سلام کا جواب نہ دیا۔

پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے نماز میں جو اشارہ فرمایا وہ سلام کا جواب نہ تھا بلکہ ممانعت تھی اور یہ جائز ہے۔ اور یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

حضرت ابوسفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے میں کسی نماز پڑھتے ہوئے آدمی کو سلام کہنا پسند نہیں کرتا اور اگر وہ مجھے سلام کر دے تو میں جواب دیتا ہوں۔

حضرت ابومعاویہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کسی نمازی کو سلام کہنا ناپسند فرمایا جبکہ انھوں نے خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے ان کی طرف اشارہ کیا تو اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اشارہ سلام کا جواب ہوتا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس (سلام کہنے) کو ناپسند نہ کرتے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہ فرمایا لیکن انھوں نے اسے ناپسند کیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اشارہ نماز کی حالت میں آپ کو سلام کہنے سے ممانعت کے لیے تھا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی سلام کرے تو میں جواب دیتا ہوں، تو (ان کا جواب یہ ہے) کہا جائے گا کہ کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نماز کے اندر ہی اس کا جواب دوں گا ممکن ہے آپ کے اس قول کہ جواب دوں گا سے نماز سے فراغت کے بعد کا وقت مراد ہو اور اس بات

حضرت سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ

عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً سَأَلْتَ جَابِرًا عَنِ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَقَالَ لَا تَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْضِيَ صَلَاتَكَ فَقَالَ نَعَمْ۔

نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اس حالت میں تمہیں سلام کرے کہ تم نماز پڑھ رہے ہو اور انھوں نے فرمایا کہ جب تک نماز مکمل نہ کر لو جواب نہ دو۔ فرمایا ہاں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الرَّدَّ الَّذِي أَرَادَ جَابِرٌ رض فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ هُوَ الرَّدُّ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَلَّ مِنْ مَعْنَاهُ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي هٰذَا نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جو جواب مراد لیا ہے وہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جواب دینا ہے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے موافق ہے اور اس کا مفہوم ہماری مذکورہ بات پر دلالت کرتا ہے۔ ــــــ اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا وَغَمَزَهُ بِيَدِهِ۔

حضرت عطاء سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سلام کیا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے تو انھوں نے جواب نہ دیا اور اسے ہاتھ سے کونچا مارا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَيْضًا لَمْ يَرُدَّ فِي صَلَاتِهِ عَلَى الَّذِي سَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيهَا وَلٰكِنَّهُ غَمَزَهُ بِيَدِهِ عَلَى الْكَرَاهَةِ مِنْهُ لِمَا فَعَلَ فَلَمَّا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رض وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض وَقَدْ كَانَا سَلَّمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي قَدْ كَرِهَا مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ عَلَى الْمُصَلِّي فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ إِشَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي قَدْ عَلِمَاهَا مِنْهُ لَمْ يَكُنْ رَدًّا وَإِنَّمَا كَانَتْ نَهْيًا لِأَنَّ الصَّلٰوةَ لَيْسَتْ بِمَوْضِعِ سَلَامٍ لِأَنَّ السَّلَامَ كَلَامٌ وَجَوَابُهُ أَيْضًا كَذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ لَيْسَتْ بِمَوْضِعِ كَلَامٍ يَكُونُ رَدُّ السَّلَامِ لَمْ يَكُنْ أَيْضًا بِمَوْضِعِ سَلَامٍ وَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْكِينِ الْأَطْرَافِ فِي الصَّلٰوةِ۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ انھوں نے حالت نماز میں سلام دینے والے کو جواب نہ دیا بلکہ اس کے فعل کو ناپسند کرتے ہوئے ہاتھ سے کونچا مارا۔ پس جب حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم نے جنھوں نے خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں سلام کیا آپ کے بعد نمازی کے لیے اسے پسند نہ فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ جسے ان دونوں حضرات نے معلوم کیا وہ (سلام کے) جواب کے لیے نہ تھا بلکہ ممانعت کے لیے تھا کیونکہ نماز سلام کا محل نہیں سلام تو کلام ہے اور اس کا جواب بھی اسی طرح کلام ہے۔ تو جب نماز کلام کا محل نہیں تو جواب سلام کا محل بھی نہیں۔ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اعضاء کو سکون کے ساتھ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت مسیب بن رافع، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ وَقَدْ رَفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ تَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ۔

سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا انہوں نے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا وہ ابلق[1] گھوڑوں کی دُم ہیں۔ نماز میں سکون اختیار کرو۔

فَلَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّكُوْنِ فِي الصَّلٰوةِ وَكَانَ رَدُّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِيْهِ خُرُوْجٌ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّ فِيْهِ رَفْعَ الْيَدِ وَتَحْرِيْكَ الْاَصَابِعِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهُ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا اَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَسْكِيْنِ الْاَطْرَافِ فِي الصَّلٰوةِ وَهٰذَا قَوْلُ الَّذِيْ بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

توجب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم دیا اور اشارے سے سلام کا جواب دینے کی صورت میں اس حکم سے خروج لازم آتا ہے کیونکہ اس میں ہاتھ کو اٹھانا اور انگلیوں کو حرکت دینا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بحالت نماز میں اعضاء کو ساکن رکھنا بھی شامل ہے۔ یہ قول جو ہم نے اس باب میں بیان کیا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ (۹۵) الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ هَلْ يَقْطَعُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ صَلَاتَهُ اَمْ لَا۔

باب ۹۵: نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو توڑتا ہے یا نہیں۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ وَقَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَالْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَاَلْتَنِيْ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ شَيْطَانٌ۔

حضرت عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی جب اس کے سامنے کجاوے کے پچھلے حصے جتنی چیز ہو اور فرمایا عورت گدھا اور سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ (حضرت عبداللہ بن صامت) فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے ابوذر! سرخ و سفید کو چھوڑ کر سیاہ کتے کی تخصیص کیوں ہے؟ فرمایا اے بھتیجے! تم نے مجھ سے ایسی بات کا سوال کیا جس کا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سترہ کے

[1] ابلق وہ گھوڑا ہے جس میں سفید و سیاہ رنگ ملا جلا ہو۔ ۱۲

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ۔

کے سامنے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہونا چاہیے شیطان اس پر اس کی نماز کو نہیں توڑتا۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض رَفَعَهُ شُعْبَةُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ۔

حضرت شعبہ، حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن زید سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت شعبہ نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے (حضرت ابن عباس یا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں حیض والی عورت یا کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ أَحْسِبُهُ قَدْ أَسْنَدَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْخِنْزِيرُ وَيَكْفِيكَ إِذَا كَانُوا مِنْكَ قَدْرَ رَمْيَةٍ لَمْ يَقْطَعُوا عَلَيْكَ صَلٰوتَكَ

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حائضہ عورت کتا، گدھا، یہودی، عیسائی اور خنزیر یہ نماز کو توڑ دیتے ہیں اور جب یہ ہوں تو تمہیں ایک تیر کا اندازہ کافی ہے تمہاری نماز کو نہیں توڑیں گے۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے سیاہ کتے، عورت اور گدھے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں سے کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۲۹۸۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ وَنَحْنُ عَلٰى

ـــــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہم آئے اور ہم ایک دراز گوش پر سوار تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات

أَتَانٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا۔

میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ہم صف کے بعض حصے کے آگے سے گزر گئے اترے اور اس (گدھی) کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کچھ بھی مواخذہ نہ فرمایا۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنٰى۔

حضرت مالک اور یونس، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے یہ بھی فرمایا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَرَوْحٌ وَوَهْبٌ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْجَزَّارِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَأَنَا عَلٰى حِمَارٍ وَمَعِيْ غُلَامٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَلَمْ يَنْصَرِفْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں دراز گوش پر سوار تھا اور میرے ساتھ بنو ہاشم کا ایک لڑکا بھی تھا تو آپ نے نماز سے رجوع نہ کیا۔

فَفِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُمَا مَرَّا عَلَى الصَّفِّ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَا مَرَّا عَلَى الْمَأْمُوْمِيْنَ دُوْنَ الْإِمَامِ فَكَانَ ذٰلِكَ غَيْرُ قَاطِعٍ عَلَى الْمَأْمُوْمِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ مُرُوْرِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ وَلٰكِنْ فِيْ حَدِيْثِ صُهَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْصَرِفْ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مُرُوْرَ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ أَيْضًا غَيْرُ قَاطِعٍ لِلصَّلٰوةِ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ دَاوُدَ أَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فِيْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا مَعَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ قَالَ وَأَحْسِبُهٗ قَدْ أَسْنَدَهٗ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَصُهَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض مُخَالِفٌ لِذٰلِكَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْلَمَ أَيُّهُمَا نَسَخَ الْآخَرَ۔

تو حضرت ابن عباس سے حضرت عبید اللہ کی روایت میں ہے کہ وہ دونوں صف کے آگے سے گزرے تو ہو سکتا ہے وہ دونوں مقتدیوں کے آگے سے گزرے ہوں امام کے آگے سے نہیں تو اس سے مقتدیوں کی نماز نہیں ٹوٹی۔ اس میں امام کے آگے سے گدھے کے گذرنے کے حکم پر کوئی دلیل نہیں۔ لیکن حضرت صہیب نے جو حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے (نمبر ۳۰۰) کہ آپ سرکار دو عالم کے سامنے سے گذرے لیکن آپ نے نماز سے نہ پھرے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام کے آگے سے بھی گدھے کا گذرنا نماز کو نہیں توڑتا۔

جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث جسے حضرت ابن داؤد نے روایت کیا اور ہم نے اس باب کے شروع میں اسے ذکر کیا ہے اس میں دیگر چیزوں کے ساتھ گدھے کا بھی ذکر ہے کہ اس (کے گذرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ میرے خیال میں یہ مرفوع حدیث ہے۔ اور یہ حدیث جس کو ہم نے بواسطہ حضرت عبید اللہ اور صہیب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اس کے خلاف ہے تو ہم نے چاہا کر دیکھیں ان میں سے کس نے دوسری کو منسوخ کیا۔

۳۰۱۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ

ہم نے اس سلسلے میں دیکھا تو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے ان چیزوں

قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رض مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالُوْا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَمَا يَقْطَعُ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ يُكْرَهُ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَدْ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحِمَارَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَصُهَيْبٌ كَانَ مُتَاَخِّرًا عَمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عِكْرِمَةُ مِنْ ذٰلِكَ۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْحِمَارَ أَيْضًا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ۔

۳۰۲۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارٌ تَرْعَيَانِ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُزْجَرَا وَلَمْ يُؤَخَّرَا۔

۳۰۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

۳۰۴۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثَ صُهَيْبٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذَيْنِ قَدْ مَنَا ذِكْرَهُمَا

کا ذکر کیا گیا جن (کے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ انہوں (اہل مجلس) نے کہا کہ وہ کتا اور گدھا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف پاکیزہ کلمات جاتے ہیں اور اس سے نماز نہیں ٹوٹتی البتہ

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرما رہے ہیں کہ گدھے (کے گذرنے) سے نماز نہیں ٹوٹتی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو کچھ حضرت عبید اللہ اور صہیب رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کیا ہے وہ اس سے متاخر ہے جو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ بواسطہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیث مروی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ گدھے (کے گزرنے) سے نماز نہیں

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگل میں ہمارے ہاں تشریف لائے ہمارے پاس ایک چھوٹا سا کتا اور گدھا تھا جو چر رہے تھے آپ نے عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تھے نہ تو ان کو جھڑکا گیا اور نہ ہی پیچھے کیا گیا۔

حضرت یحییٰ بن ایوب نے حضرت محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبد اللہ بن صالح اور حضرت ابن ابی مریم، حضرت یحییٰ بن ایوب سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ حضرت عبد اللہ بن صالح کی روایت میں محمد بن عمر اور حضرت ابن ابی مریم کی روایت میں محمد بن عمر ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے تشریف لائے

تو یہ حدیث، حضرت صہیب اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی روایات کے موافق ہے جن کا ہم نے اس سے پہلے ذکر

فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حُكْمِ مُرُورِ الْكَلْبِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي كَيْفَ هُوَ وَهَلْ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ أَمْ لَا فَكَانَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ رَوَيْنَا فِي حَدِيثِ الْفَضْلِ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَا مَا قَدْ خَالَفَهُ ثُمَّ رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدُ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ عَنْهُ أَنَّ الْكَلْبَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى ثُبُوتِ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ وَعَلَى أَنَّ مَا رَوَاهُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ مُتَأَخِّرًا لِمَا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَصَلَ بَيْنَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنْ غَيْرِهِ مِنَ الْكِلَابِ فَجَعَلَ الْأَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَجَعَلَ مَا سِوَاهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي وَجَبَ بِهِ قَطْعُهُ إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ شَيْطَانٌ۔ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ عَارَضَ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

۳۰۵۔ فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعَنَّ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُو ظَفَرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ

کیا ہے۔ پھر ہم نمازی کے آگے سے کتے کے گزرنے کے حکم کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ وہ کیا ہے اور کیا وہ نماز کو توڑتا ہے یا نہیں تو جن حضرات نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ نماز کو توڑ دیتا ہے ان میں سے ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں ہم نے ان سے یہ بات باب کے شروع میں روایت کی ہے پھر ہم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس کے خلاف ذکر کیا پھر ہم نے ان کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) کے بعد کا قول نقل کیا جو حضرت عکرمہ کی حدیث میں (مذکور) ہے کہ کتا نماز کو نہیں توڑتا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ منسوخ ہے اور جو کچھ حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ حضرت ابن عباس کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے متاخر ہے۔ البتہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ انھوں نے سیاہ کتے اور دوسرے رنگ کے کتوں میں فرق کیا۔ ان کے نزدیک سیاہ کتے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے دوسروں کا حکم الگ ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز ٹوٹنے کا باعث اس کا شیطان ہونا ہے۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا کوئی بات اس کے مقابل بھی ہے (تو ہم نے دیکھا)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ کسی شخص کو ہرگز سامنے سے نہ گزرنے دے اور جس قدر ممکن اسے دور کرے اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ كُلَّ مَارٍّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي شَيْطَانٌ وَقَدْ سُوِّيَ فِي هٰذَا بَيْنَ بَنِي آدَمَ وَبَيْنَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي۔ وَقَدْ رَوَوْا مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدَقَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ شَيْطَانٌ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَمَعْنَى هٰذَا مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ سَوَاءٌ فَإِنَّ ابْنَ آدَمَ فِي مُرُورِهِ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيهِ الْمُصَلِّي مُرُورٌ بِقَرِينِهِ أَيْضًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ شَيْطَانٌ ثُمَّ قَدْ أُجْمِعَ عَلَى أَنَّ مُرُورَ بَنِي آدَمَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فِي صَلَاتِهِمْ لَا يَقْطَعُهَا قَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُطَّلِبَ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِي سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ

کرتے ہیں۔

حضرت عطاء بن یسار اور زید بن اسلم دونوں حضرت عبدالرحمن بن ابوسعید سے وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ جو بھی نمازی کے آگے سے گزرتا ہے وہ شیطان ہے تو اس حدیث میں نمازی کے آگے سے گزرنے والا انسان اور سیاہ کتا برابر قرار دیے گئے ہیں۔

انھوں نے (محدثین نے) بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت صدقہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو بھی سامنے سے نہ گذرنے دے اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ اس کا شیطان ساتھی ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کا مفہوم ایک ہے اور انسان کا اپنے نمازی بھائی کے سامنے سے گزرنا اس کے شیطان ساتھی کا گزرنا ہے جو اس کے سامنے ہوتا ہے۔

پھر اس بات پر اجماع ہے کہ نمازی کے آگے سے آدمی کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ اور یہ بات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت کثیر بن کثیر اپنے بعض اہل خانہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت مطلب کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باب بنو سہم سے متصل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور لوگ آگے سے گزرتے تھے آپ کے

يَدَيْهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ۔

۳۱۰۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ سُتْرَةٌ قَالَ سُفْيَانُ فَحَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ بَعْدَ مَا سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَهْلِي وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي۔

۳۱۱۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنَا هِشَامٌ أُرَاهُ عَنِ ابْنِ عَمِّ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

۳۱۲۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ تَذَاكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ رض مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالُوا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض لَقَدْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحَمِيرِ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلٰى وَسَطِ السَّرِيرِ وَأَنَا عَلَيْهِ مُضْطَجِعَةٌ وَالسَّرِيرُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَتَكُونُ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأُوذِيَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ انْسِلَالًا۔

۳۱۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ كَرِهْتُ أَنْ أَقُومَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا۔

۳۱۴۔ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔

حضرت کثیر بن کثیر اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت کرتے ہیں انھوں کی اس کی مثل روایت کیا۔ مگر انھوں نے فرمایا کہ آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان سترہ نہیں تھا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے یہ بات ابن جریج سے سنی اس کے بعد حضرت کثیر بن کثیر نے ہم سے بیان کیا انھوں نے فرمایا مجھ سے میرے بعض اہل خانہ نے بیان کیا اور میں نے اپنے باپ سے نہیں سنا۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت ہشام نے بتایا اور میرا خیال ہے انھوں نے مطلب بن ابی وداعہ کے چچازاد بھائی سے انھوں نے کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے انھوں نے اپنے باپ سے اور انھوں نے ان کے دادا سے انھوں

حضرت مسلم بن صبیح، حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نماز کو توڑنے والی چیز کے بارے میں مذاکرہ کرتے ہوئے کہا کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم نے ہمیں کتوں اور گدھوں سے ملا دیا حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی کے درمیان کی طرف نماز پڑھتے اور میں اس پر لیٹی ہوتی تھی۔ چارپائی آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھی۔ مجھے کوئی حاجت ہوتی تو میں آپ کے سامنے بیٹھ کر آپ کو اذیت دینا پسند نہ کرتی اور اپنے پاؤں کی جانب سے آرام کے ساتھ نکل جاتی۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اس حال میں کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان ہوتی جب میں اٹھنا چاہتی تو آپ کے سامنے سے اٹھنا ناپسند کرتی اور آرام سے اٹھ جاتی۔

حضرت ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمَةَ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ وَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَاَشْهَبُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ اَمُدُّ رِجْلِي قِبْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَرَفَعْتُهُمَا فَاِذَا قَامَ مَدَدْتُهُمَا۔

کہتے ہیں انھوں نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کی طرف پاؤں پھیلاتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے جب سجدہ کرتے تو مجھے کونچا مارتے۔ میں پاؤں اٹھا لیتی جب آپ کھڑے ہوتے تو پھر پھیلا دیتی۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ اَمَامَهُ فِي الْقِبْلَةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ غَمَزَهَا بِرِجْلِهٖ فَقَالَ تَنَحِّي۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے سامنے قبلہ کی جانب آرام فرما ہوتیں۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو ان کو پاؤں کے ساتھ کونچا مارتے اور فرماتے ہٹ جا!

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَمِّهٖ اِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ الْغَافِقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ وَعَائِشَةُ رض مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتیں۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَرْقُدُ عَلَيْهِ هُوَ وَاَهْلُهُ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِي فَاَوْتَرْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس بچھونے پر لیٹی ہوتی جس پر آپ اور آپ کے اہل خانہ آرام کرتے جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں وتر پڑھتی۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے سامنے لیٹی ہوتیں۔

۳۱۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كَانَ يُفْرَشُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے کے سامنے بچھونا بچھایا جاتا آپ نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے ہوتی۔

لِي حِيَالَ مُصَلَّى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَاِنِّي حِيَالَهُ ۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَهُوَ يُصَلِّي ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ بَنِيْ اٰدَمَ لَا يَقْطَعُوْنَ الصَّلٰوةَ وَقَدْ جَعَلَ كُلَّ مَارٍّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْطَانًا وَاَخْبَرَ اَبُوْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ اِنَّمَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ لِاَنَّهُ شَيْطَانٌ فَكَانَتِ الْعِلَّةُ الَّتِيْ لَهَا جَعَلَهُ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَدْ جُعِلَتْ فِيْ بَنِيْ اٰدَمَ اَيْضًا وَقَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ لَا يَقْطَعُوْنَ الصَّلٰوةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ كُلَّ مَارٍّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مِمَّا هُوَ سِوٰى بَنِيْ اٰدَمَ كَذٰلِكَ اَيْضًا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ ۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَيْضًا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَعَ رِوَايَتِهِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ مِنْ بَعْدِهِ ۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ ۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میری خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میرا بچھونا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے کے سامنے ہوتا بعض اوقات آپ کا کپڑا مجھ پر لگتا اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ انسان (کے گزرنے) سے نماز نہیں ٹوٹتی ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عمر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم کی روایات میں نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو شیطان قرار دیا گیا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتا ہے کیونکہ وہ شیطان ہے تو اس میں پائی جانے والی جس بات کو نماز توڑنے کی علت قرار دیا ہے انسان میں وہی بات علت قرار دی ہے ۔ —— اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ثابت ہے کہ ان (انسانوں) سے نماز نہیں ٹوٹتی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ انسان کے علاوہ بھی جو چیز نمازی کے آگے سے گزرے اس سے نماز نہیں ٹوٹتی ۔

ہماری مذکورہ گفتگو کی صحت پر یہ بھی دلیل ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کے باوجود جو ہم نے ان کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ، آپ کے بعد ان کا قول اس طرح مروی ہے ۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کتے اور گدھے (کے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی ۔

حضرت نافع اور حضرت سالم ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی (گزرنے والی) چیز

عن ابن عمر رض قال لا يقطع الصلوٰة شيءٌ وادرءوا ما استطعتم۔

۲۲۳۔ حدثنا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم عن عبيد عن نافع عن ابن عمر رض مثله۔

فهذا ابن عمر رض قد قال هذا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سمع ذلك من النبي صلى الله عليه وسلم فقد دل هذا على ثبوت نسخ ما كان سمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى صار ما قال به من هذا اولى عنده من ذلك۔ واما القتال المذكور في حديث ابن عمر رض وابي سعيد من المصلي لمن اراد المرور بين يديه فقد يحتمل ان يكون ذلك ابيح في وقت كانت الافعال فيه مباحة في الصلوٰة ثم نسخ ذلك بنسخ الافعال في الصلوٰة فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار واما وجهه من طريق النظر فانا رأيناهم لا يختلفون في الكلب غير الاسود ان مروره بين يدي المصلي لا يقطع الصلوٰة فاردنا ان ننظر في حكم الاسود هل هو كذلك ام لا فرأينا الكلاب كلها حرام اكل لحومها ما كان منها اسود وما كان منها غير اسود فلم يكن حرمة لحومها لالوانها ولكن لعللها في انفسها وكذلك كل ما نهي عن اكله من كل ذي ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير ومن الحمر الاهلية لا يفترق في ذلك حكم شيء منها لاختلاف الوانها وكذلك اسآرها كلها فالنظر على ذلك ان يكون حكم الكلاب كلها في مرورها بين يدي المصلي سواءً فكما كان غير الاسود منها لا يقطع الصلوٰة فكذلك الاسود فلما ثبت

نماز کو نہیں توڑتی اور جس قدر ممکن ہو اسے دور کرو۔

حضرت عبید اللہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ بات فرمائی حالانکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سن چکے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ منسوخ ہو گیا حتیٰ کہ ان کے نزدیک، یہ بات اُس سے زیادہ بہتر قرار پائی۔ حضرت ابن عمر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کی روایات میں نمازی کے آگے سے گزرنے والے سے جس لڑائی کا ذکر کیا گیا ہے اس میں یہ احتمال ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز میں کوئی کام کرنا جائز تھا پھر نماز میں افعال کے منسوخ ہونے کے ساتھ ہی یہ بھی منسوخ ہو گیا۔ —— معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے یہ اس بات کا بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ نمازی کے آگے سے غیر سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا سیاہ کتے کا حکم بھی یہی ہے یا نہیں؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ تمام کتوں کا گوشت کھانا حرام ہے وہ سیاہ ہوں یا غیر سیاہ، تو ان کے گوشت کی حرمت، رنگ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان علتوں کی وجہ سے ہے جو ان کے اندر پائی جاتی ہیں اسی طرح ہر پنجے والا درندے اور کچلیوں والے پرندے کے کھانے سے منع کیا گیا ہے نیز گھریلو گدھوں کا کھانا ممنوع ہے تو اس ضمن میں ان کے رنگوں کی وجہ سے فرق نہیں۔ یہی حال ان کے جھوٹوں کا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بارے میں تمام کتوں کا حکم ایک جیسا ہو جس طرح غیر سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی سیاہ کتے کا حکم بھی یہی ہے جب کتے کے بارے میں وہ بات ثابت ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو گدھے کا حکم اسی طرح ہونا اولیٰ ہے کیونکہ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے اس کی

فِي الْكِلَابِ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا كَانَ الْحِمَارُ أَوْلٰى أَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَجَازَهُ قَوْمٌ وَكَرِهَهُ آخَرُوْنَ فَإِذَا كَانَ مَا لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَقْطَعُ مُرُوْرُهُ الصَّلٰوةَ كَانَ مَا اخْتُلِفَ فِيْ أَكْلِ لَحْمِهِ أَحْرٰى أَنْ لَّا يَقْطَعَ مُرُوْرُهُ الصَّلٰوةَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرْنَا بَعْضَ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

اجازت دی ہے اور بعض نے اسے مکروہ قرار دیا ہے تو جس چیز کا گوشت نہ کھانے پر مسلمان کا اتفاق ہے اس کا گزرنا نماز کو نہیں توڑتا تو جس کا گوشت کھانے میں اختلاف ہے وہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس کے گزرنے سے نماز نہ ٹوٹے۔ اس باب میں قیاس یہی ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی قول ہے۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات مروی ہے ان کی بعض روایات ہم نے اس سے پہلے اس باب میں ذکر کی ہیں۔

۳۲۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ رض قَالَا لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

اور ان سے مزید یوں مروی ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے فرمایا مسلمان کی نماز کو کوئی (گزرنے والی) چیز نہیں توڑتی اور جس قدر ممکن ہو اسے دور کرو۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ الْكَلْبُ وَلَا الْحِمَارُ وَلَا الْمَرْأَةُ وَلَا مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الدَّوَابِّ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کتے، گدھے اور عورت (کے گزرنے) سے مسلمان کی نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی کسی دوسرے جانور سے ٹوٹتی ہے اور جس قدر ممکن ہو اسے دور کرو۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ قَالَ فَمَنَعْتُهُ فَغَلَبَنِيْ إِلَّا أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض وَكَانَ خَالَ ابْنِهِ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ۔

حضرت سعد بن ابراہیم (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو ان کے سامنے سے ایک شخص گزرا فرماتے ہیں میں نے اسے روکا تو وہ زبردستی میرے سامنے سے گزرنے لگا۔ میں نے یہ بات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اور وہ ان کے برادر نسبتی تھے۔ انھوں نے فرمایا یہ بات تمہیں ضرر نہیں دیتی۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ

حضرت بکیر فرماتے ہیں کہ حضرت بسر بن سعد اور سلیمان بن یسار نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابراہیم بن عبد الرحمٰن

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ بِشْرَ بْنَ سَعِيدٍ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُمَا أَنَّهُ كَانَ فِي صَلٰوةٍ فَمَرَّ بِهِ سَلِيطُ بْنُ أَبِي سَلِيطٍ فَجَذَبَهُ إِبْرَاهِيمُ فَخَرَّ فَشُجَّ فَذَهَبَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي مَا هٰذَا فَقُلْتُ مَرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فَرَدَدْتُهُ لِئَلَّا يَقْطَعَ صَلَاتِي قَالَ وَيَقْطَعُ صَلَاتَكَ قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَقْطَعُ صَلَاتَكَ۔

بن عوف (رضی اللہ عنہم) نے ان سے بیان کیا کہ وہ نماز میں تھے تو سلیط بن ابی سلیط ان کے سامنے سے گزرے۔ حضرت ابراہیم نے انھیں کھینچا تو وہ گر پڑے اور ان کا سر زخمی ہو گیا وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ (حضرت ابراہیم فرماتے ہیں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ میرے سامنے سے گزرے اور میں نے ان کو لوٹنے کا کہا تاکہ میری نماز نہ ٹوٹے انھوں نے فرمایا کیا تمہاری ٹوٹ جاتی؟ میں نے کہا آپ زیادہ جانتے

٣٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ ثَنَا الزِّبْرِقَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ۔

حضرت کعب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے فرمایا کہ نماز کو کوئی (گزرنے والی) چیز نہیں توڑتی۔

بَابُ (٩٦) الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ يَنْسَاهَا كَيْفَ يَقْضِيهَا۔

باب ۹۶: جو شخص نماز کے وقت سویا رہے یا اُسے بھول جائے تو وہ اسے کیسے قضا کرے

٣٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ ذِي مِخْبَرِ بْنِ أَخِي النَّجَاشِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنِمْنَا فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَتَنَحَّيْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ حِينَ بَزَغَ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الصَّلٰوةَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ هٰذِهِ صَلَاتُنَا بِالْأَمْسِ۔

نجاشی کے بھتیجے ذو مخبر فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم سو گئے سورج کی حرارت تک جاگ نہ سکے۔ پھر ہم اس مقام سے دُور ہو گئے فرماتے ہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی دوسرے دن جب سورج چمکا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے اقامت کہی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی نماز پڑھ چکے تو فرمایا یہ ہماری کل کی نماز ہے۔

٣٣٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص نماز کو بھول جائے تو اسے دوسرے دن اسی وقت پڑھے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا مِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ۔

۳۳۱۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْحَارِثِ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت بشر بن حارث فرماتے ہیں میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——— پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا هٰكَذَا يَفْعَلُ مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ أَوْ نَسِيَهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ۔ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يُصَلِّيهَا مَعَ الَّتِي تَلِيهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص نماز کے وقت سویا رہے یا اسے یاد نہ رہے تو وہ اسی طرح کرے اس سلسلے میں انہوں نے ان (مذکورہ بالا) دو حدیثوں سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں وہ شخص آنے والی

۳۳۲۔ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدٍ السَّمُرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خُبَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى بَنِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهُمْ إِذَا شَغَلَ أَحَدُهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ نَسِيَهَا حَتّٰى يَذْهَبَ حِينُهَا الَّذِي تُصَلّٰى فِيهِ أَنْ يُصَلِّيَهَا مَعَ الَّتِي تَلِيهَا مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ۔

حضرت حبیب بن سلیمان اپنے والد سے اور وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جو نماز کے وقت مشغول ہو یا اسے بھول جائے حتی کہ اس کا وقت نکل جائے حکم فرماتے تھے کہ آنے والی فرض نماز کے ساتھ پڑھے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يُصَلِّيهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ دُخُولِ وَقْتِ الَّتِي تَلِيهَا وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِحَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ وَعِمْرَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَامَ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّاهَا بَعْدَ مَا اسْتَوَتْ وَلَمْ يَنْتَظِرْ دُخُولَ وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيدِهِ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی یاد آئے پڑھ لے اگرچہ آنے والی نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے ہو اس پر مزید کچھ لازم نہیں۔ ——— انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابوقتادہ، عمران اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کے وقت آرام فرما رہے تھے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا تو آپ نے اس کے اچھی طرح روشن ہونے کے بعد نماز پڑھی اور ظہر کا وقت داخل ہونے کا انتظار نہیں فرمایا اور یہ حدیث ہم اس کتاب میں دوسری جگہ

مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ۔

۳۳۳۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلّٰى بِهِمُ الْمَكْتُوبَةَ۔

۳۳۴۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَلَمَّا كُنَّا بِدَهَاسٍ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ بِلَالٌ أَنَا قَالَ إِذًا تَنَامُ فَنَامَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالُوا تَكَلَّمُوا حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلُوا مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُ مَنْ نَامَ أَوْ نَسِيَ۔

۳۳۵۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا قَالَ هَمَّامٌ ثُمَّ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهِ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَقَالَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي۔

۳۳۶۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا

۳۳۷۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

اسناد کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت یزید بن ابی مریم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نماز فجر کے وقت آرام فرما رہے تھے۔ حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انھوں نے اذان کہی آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر حکم فرمایا تو انھوں نے اقامت کہی تو آپ نے ان کو فرض نماز پڑھائی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم نرم زمین پر پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون آج رات ہماری حفاظت کرے گا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں یا رسول اللہ!" فرمایا ہم آرام کرتے ہیں پھر وہ بھی سو گئے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا پھر فلاں فلاں بیدار ہوئے انھوں نے کہا گفتگو کرو تاکہ حضور بیدار ہو جائیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے فرمایا اسی طرح کرو جس طرح سونے یا بھولنے والا آدمی کرتا ہے۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بھی مروی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو جب اسے یاد آئے پڑھ لے حضرت ہمام فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اس کے بعد اسے بیان کرتے ہوئے (یہ آیت) پڑھتے "اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي" جب میری یاد آئے نماز قائم کرو۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو جب یاد آئے

حضرت عبداللہ بن رباح، حضرت ابو قتادہ سے اور

عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰی اَنْ لَّا شَیْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ قَضَائِهَا لِاَنَّهٗ ذَكَرَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً ثُمَّ اَخْبَرَ بِمَا عَلَيْهِ۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ اَيْضًا فِیْ ذٰلِكَ فِیْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا قَدْ زَادَ عَلٰی هٰذَا اللَّفْظِ۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ وَيَزِيْدُ فِيْهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَاِنَّ كَفَّارَتَهَا اَنْ يُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

فَلَمَّا قَالَ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ اِسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ اِذًا لَمَا كَانَ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَهَا۔ وَقَدْ رَوَی الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِیْ حَدِيْثِ النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا بِهِمْ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَقْضِيْهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهٗ مِنْكُمْ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِیْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فَلَمَّا سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَجَابَهُمْ بِمَا ذَكَرْنَا اِسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنُوْا عَرَفُوْا اَنْ يَقْضُوْهَا مِنَ

وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس شخص پر قضاء کے علاوہ کچھ نہیں کیونکہ آپ نے بھولی ہوئی نماز کو یاد کیا اور پھر جو کچھ لازم ہوا اس کا ذکر فرمایا۔ ——— آپ سے اس کے علاوہ بھی روایت مروی ہے جس میں کچھ زائد الفاظ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے اسے جب بھی یاد آئے پڑھے اس کا کفارہ صرف یہی ہے (حضرت ہمام فرماتے ہیں) پھر میں نے ان (حضرت قتادہ) سے سنا وہ بیان کرتے ہوئے "اقم الصلوٰۃ لذکری"

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے یا سویا رہے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔

جب آپ نے فرمایا کہ یہی کفارہ ہے تو محال ہے کہ اس کے علاوہ بھی کچھ اس کے ذمہ ہو کیونکہ اس کے علاوہ بھی کچھ لازم ہوتا تو (صرف) یہ اس کا کفارہ نہ ہوتا۔

حضرت حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے طلوع آفتاب تک سونے سے متعلق حدیث میں روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے کل اس کے وقت پر نہ پڑھ لیں تو آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ تمہیں (اس وقت نفل نماز سے) منع بھی کرتا ہے پھر قبول بھی کرے گا۔ ہم نے کتاب میں دوسری جگہ اسے سند کے ساتھ ذکر کیا ہے پس جب انھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے وہ جواب دیا جو ہم نے ذکر کیا ہے پس محال ہے کہ انھوں نے آئندہ روز

الْعَشِيِّ إِلَّا بِمُعَايَنَتِهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ فِيمَا تَقَدَّمَ أَوْ أَمْرِهِمْ بِهِ أَمْرًا دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى نَسْخِ مَا رَوَى ذُو مِخْمَرٍ وَسَمُرَةُ وَأَنَّ هٰذَا كَانَ مُتَأَخِّرًا عَنْهُ فَهُوَ أَوْلَى مِنْهُ لِأَنَّهُ نَاسِخٌ لَهُ **فَهٰذَا** وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَأَمَّا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْجَبَ الصَّلَوَاتِ لِمَوَاقِيتِهَا وَأَوْجَبَ الصِّيَامَ لِمِيقَاتِهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ جَعَلَ عَلَى مَنْ لَمْ يَصُمْ شَهْرَ رَمَضَانَ عِدَّةً مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ فَجَعَلَ قَضَاءَهُ فِي خِلَافِهِ مِنَ الشُّهُورِ وَلَمْ يَجْعَلْ مَعَ قَضَائِهِ بِعَدَدِ أَيَّامِهِ قَضَاءَ مِثْلِهَا فِيمَا بَعْدَ ذٰلِكَ۔ **فَالنَّظَرُ** عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الصَّلٰوةُ إِذَا نُسِيَتْ أَوْ فَاتَتْ أَنْ يَكُونَ قَضَاؤُهَا يَجِبُ فِيمَا بَعْدَهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ وَقْتُ مِثْلِهَا وَلَا يَجِبُ مَعَ قَضَائِهَا مَرَّةً قَضَاؤُهَا ثَانِيَةً قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الصِّيَامِ الَّذِي وَصَفْنَا هٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى **وَقَدْ** رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ۔

۳۴۰۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَذَكَرَهَا مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ ثُمَّ لِيُصَلِّ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لِيُصَلِّ الْأُخْرَى بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۳۴۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۳۴۲۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَقَوْلَهُ

قضا کرنے کے بارے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی پہلے عمل یا حکم کے بغیر معلوم کیا ہو تو یہ حضرت ذو مخمر اور سمرہ رضی اللہ عنہما کی روایت کے نسخ پر دلیل ہے اور یہ اس (روایت) سے موخر ہے پس یہ اولیٰ ہے کیونکہ اس کے لیے ناسخ ہے۔ روایات کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور غور و فکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں ان کے اوقات پر فرض کی ہیں۔ روزے، رمضان المبارک میں اپنے وقت پر فرض کیے، پھر وہ شخص جو رمضان المبارک میں روزے نہ رکھ سکے اسے دوسرے دنوں میں قضا کا حکم دیا تو دوسرے مہینوں میں قضا مقرر کی لیکن اُن دنوں میں قضا کے ساتھ بعد میں اس کی مثل روزے رکھنے کا حکم نہیں دیا۔ ـــــ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب نماز (پڑھنا) بھول جائے یا رہ جائے تو بعد میں قضا واجب ہے اگرچہ اس کی مثل وقت داخل نہ ہو لیکن ایک بار قضا کے ساتھ دوسری دفعہ قضا واجب نہ ہوگی جو کچھ روزے کے بارے میں ہم نے بیان کیا ہے اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے اور یہ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ـــــ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے پھر امام کے ساتھ اسے یاد آئے تو اس کے ساتھ نماز پڑھ کر بھولی ہوئی نماز پڑھے پھر اس کے بعد دوسری نماز پڑھے۔

حضرت عبید اللہ بن عمر، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت لیث حضرت سعید بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا لیکن مرفوعًا بیان نہیں کیا اور ان کے قول کہ امام کے ساتھ پڑھے، میں

فَلْيُصَلِّ مَعَهُ فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ عِنْدَنَا أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهَا لَهُ تَطَوُّعٌ۔

ہمارے نزدیک اس بات کا احتمال ہے کہ اسے نفل سمجھ کر پڑھے۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الظُّهْرَ فَذَكَرَهَا وَهُوَ فِي الْعَصْرِ قَالَ يَنْصَرِفُ فَلْيُصَلِّ ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو ظہر کی نماز (پڑھنا) بھول گیا عصر کی نماز میں اسے یاد آیا تو وہ سلام پھیر کر ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز ادا کرے۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا مَنْصُورٌ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يُتِمُّ الْعَصْرَ الَّتِي دَخَلَ فِيهَا ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

حضرت منصور اور حضرت یونس، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے کہ عصر کی نماز کو جسے شروع کیا ہے پورا کرے پھر اس کے بعد نماز ظہر پڑھے۔

بَابُ (۹۷) دِبَاغِ الْمَيْتَةِ هَلْ يُطَهِّرُهَا أَمْ لَا۔

باب ۹۷: مردار کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے یا نہ؟

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پڑھا گیا ہم سرزمین جہینہ میں تھے اور میں نوجوان لڑکا تھا، کہ مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالملک بن ابی عتبہ نے حکم سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ فرمایا کہ ہمارے پاس رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی آیا۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت شیبانی، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خط لکھا۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ

حضرت عبداللہ بن عکیم فرماتے ہیں مجھ سے حضرت

قَالَ ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَشْيَاخُ جُهَيْنَةَ قَالُوْا أَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ۔

جہینہ کے شیوخ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی آیا یا ہم پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پڑھا گیا کہ مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ کرو۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ جُلُوْدَ الْمَيْتَةِ لَا تَطْهُرُ وَإِنْ دُبِغَتْ وَلَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ عَلَيْهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا إِذَا دُبِغَ جِلْدُ الْمَيْتَةِ أَوْ عَصَبُهَا فَقَدْ طَهُرَ وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ وَالْاِنْتِفَاعِ بِهِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ۔ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى الَّذِيْ ذَكَرْنَا أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ مَا دَامَ مَيْتَةً غَيْرَ مَدْبُوْغٍ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ يُسْأَلُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِشَحْمِ الْمَيْتَةِ فَأَجَابَ الَّذِيْ سَأَلَهُ بِمِثْلِ هٰذَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ مردار کا چمڑا پاک نہیں اگرچہ اسے دباغت دی جائے اور نہ اس پر نماز جائز ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ______ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب مردار کے چمڑے یا اس کے پٹھوں کو دباغت دی جائے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں۔ ان کو بیچنے، ان سے نفع حاصل کرنے اور ان پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل حضرت ابن ابی لیلیٰ والی روایت (نمبر ۳۴۵) ہے جو ہم نے ذکر کر دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو تو اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب تک وہ مردار رہے اور اس کو دباغت نہ دی گئی ہو، کیونکہ مردار کی چربی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے سائل کو اسی طرح کا جواب دیا۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ نَاسٌ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ سَفِيْنَةً لَنَا انْكَسَرَتْ وَإِنَّا وَجَدْنَا نَاقَةً سَمِيْنَةً مَيْتَةً فَأَرَدْنَا أَنْ نَدْهِنَ بِهَا سَفِيْنَتَنَا وَإِنَّمَا هِيَ عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْمَيْتَةِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے۔ کچھ لوگ آئے اور انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری کشتی ٹوٹ گئی ہے ہمارے پاس ایک موٹی تازی مردار اونٹنی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس سے اپنی کشتی کو تیل لگائیں وہ ایک لکڑی ہے اور پانی پر ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ کرو۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ

حضرت ابو عاصم فرماتے ہیں ہم سے حضرت زمعہ نے

ثنا ابو عاصم قال ثنا معه فذكر باسناده مثله۔

بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فاخبر جابر بن عبد الله رض بالسؤال الذي كان قول النبي صلى الله عليه وسلم لا تنتفعوا بالميتة جوابا له وان ذلك على النهي عن الانتفاع بشحومها۔ **فاما** ما كان يدبغ منها حتى يخرج من حال الميتة ويعود الى غير معنى الاهب فانه يطهر بذلك **وقد** جاءت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم آثار متواترة صحيحة المجيء مفسرة المعنى تخبر عن طهارة ذلك بالدباغ۔

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس سوال کی خبر دی جس کے جواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردار سے نفع حاصل نہ کرو اور یہ چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت پر محمول ہے لیکن جسے دباغت دی جائے حتیٰ کہ وہ مردار والی حالت سے نکل کر اب کی بجائے کوئی اور معنیٰ اختیار کر لے تو وہ پاک ہو جائے گا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر صحیح اور مفہوم کی وضاحت پر مبنی روایات آئی ہیں جو دباغت کے ساتھ طہارت کی خبر دیتی ہیں۔

۳۵۱۔ **فمما** روي في ذلك ما حدثنا ابو بكرة رض قال ثنا ابراهيم بن بشار قال ثنا سفيان قال ثنا عمرو عن عطاء عن ابن عباس رض قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بشاة ميتة لميمونة رض فقال لو اخذوا اهابها فدبغوه فانتفعوا به۔

اس سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس کا چمڑا اتار کر اسے دباغت دیتے پھر اس سے نفع اٹھاتے۔

۳۵۲۔ **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب قال انا اسامة عن عطاء بن ابي رباح عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاهل شاة ماتت الا نزعتم جلدها فدبغتموه فاستمتعتم به۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری والوں سے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتار کر اس کو دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے۔

۳۵۳۔ **حدثنا** ابو بشر الرقي قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار قال اخبرني عطاء منذ حين عن ابن عباس رض قال اخبرتني ميمونة عن شاة ماتت فقال النبي صلى الله عليه وسلم هلا دبغتم اهابها فاستمتعتم به۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک مردار بکری کے بارے میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی کہ اس سے فائدہ اٹھاتے۔

۳۵۴۔ **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث واسد بن موسى قال ثنا الليث بن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک بکری مر گئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے

سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِهَا أَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ۔

سے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا کہ اسے دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّ دِبَاغَ الْأَدِيمِ طُهُورُهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس کے چمڑے سے نفع نہیں اٹھاتے؟ انھوں نے عرض کیا یہ تو مردار ہے آپ نے فرمایا چمڑوں کی دباغت ان کو پاک کر دیتی ہے۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی جائے، وہ پاک ہو جاتا ہے۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُبِغَ الْأَدِيمُ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چمڑے کو دباغت دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض إِنَّا نَغْزُو أَرْضَ الْمَغْرِبِ وَإِنَّمَا أَسْقِيَتُنَا جُلُودُ الْمَيْتَةِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا مَسْكٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت عبدالرحمن بن وعلہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ ہم سرزمین مغرب میں جہاد کرتے ہیں اور ہمارے مشکیزے مردار کے چمڑوں سے ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس چمڑے کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بُكَيْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْخَيْرِ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ إِنَّا نَغْزُو هٰذَا الْمَغْرِبَ وَلَهُمْ

حضرت ابوالخیر، ابن وعلہ سے خبر دیتے ہیں انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ہم اس مغرب میں جہاد کرتے ہیں ان لوگوں کے پاس مشکیزے ہیں جن میں پانی ہوتا ہے اور وہ بت پرست ہیں۔ حضرت ابن عباس

قَرْبٌ يَكُونُ فِيهَا الْمَاءُ وَهُوَ أَهْلُ وَدَنٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلدِّبَاغُ طُهُوْرٌ فَقَالَ لَهُ ابْنُ وَعْلَةَ عَنْ رَأْيِكَ أَمْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رضی اللہ عنہما نے فرمایا، دباغت پاک کر دیتی ہے۔ ابن وعلہ نے پوچھا اپنی رائے سے فرما رہے ہیں یا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے انھوں نے فرمایا نہیں، بلکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ سَهْلٍ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى الْعَبَسِيُّ قَالَا جَمِيعًا عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا فَمَا زِلْنَا نَنْتَبِذُ فِيهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا۔

حضرت ابن عباس، ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ ہماری ایک بکری مر گئی۔ ہم نے اس کے چمڑے کو دباغت دی پھر ہم ہمیشہ اس میں نبیذ بناتے رہے حتیٰ کہ وہ مشکیزہ پرانا ہو گیا۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِبَاغُ الْمَيْتَةِ طُهُورُهَا هٰذَا لَفْظُ مُحَمَّدٍ وَأَمَّا فَهْدٌ فَقَالَ دِبَاغُ الْمَيْتَةِ ذَكَاتُهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار (کے چمڑے) کو دباغت دینا اس کی طہارت ہے، محمد بن علی (راوی) کے الفاظ یہ ہیں اور حضرت فہد (راوی) فرماتے ہیں مردار کی دباغت (گویا) اس کو ذبح کرنا ہے۔ (یعنی پاک کرنا ہے)

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِبَاغُ الْمَيْتَةِ طُهُورُهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار (کے چمڑے) کی دباغت اس کی طہارت (کا باعث) ہے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ ثَنَا أَصْحَابُنَا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اعمش فرماتے ہیں ہمارے اصحاب نے حضرت عائشہ سے انھوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اس کی مثل بیان کیا۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

حضرت اسود فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مردار کے چمڑوں کے بارے میں پوچھا تو

عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رض عَنْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ فَقَالَتْ لَعَلَّ دِبَاغَهَا يَكُوْنُ طُهُوْرَهَا۔

انھوں نے فرمایا شاید اس کی دباغت اسے پاک کر دیتی ہے۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔

حضرت عالیہ بنت سبیع حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کچھ لوگ ایک مردہ بکری کو گدھے کی طرح کھینچتے ہوئے گزرے تو آپ نے ان سے فرمایا اچھا ہوتا اگر تم اس سے چمڑا اُتار لیتے انھوں نے عرض کیا یہ تو مردار ہے فرمایا پانی اور درخت سلم کے پتے اس کو پاک کر دیتے ہیں۔ (دباغت سے پاک ہو جاتا ہے)۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عمرو بن حارث اور لیث نے حضرت کثیر بن فرقد سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقِرْبَةٍ مِنْ عِنْدِ امْرَأَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَبَغْتِيْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا۔

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس سے مشکیزہ منگوایا جس میں پانی تھا اس نے کہا یہ مردار (کے چمڑے سے) ہے آپ نے پوچھا تم نے اس کو دباغت دی ہے؟ اس نے عرض کی "جی ہاں" فرمایا اس کی دباغت ہی اس کا ذبح ہے۔

فَقَدْ جَاءَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً فِيْ طُهُوْرِ جِلْدِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ وَهِيَ ظَاهِرَةُ الْمَعْنٰى فَهِيَ أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ الَّذِيْ لَمْ يَدُلَّنَا عَلٰى خِلَافِ مَا جَاءَتْ بِهِ هٰذِهِ الْآثَارُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَةِ دِبَاغِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ وَطَهَارَتِهَا وَبِذٰلِكَ الدِّبَاغِ إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْمَيْتَةِ فَإِنَّ الْحُجَّةَ

یہ متواتر روایات، دباغت سے چمڑے کی طہارت کے بارے میں آئی ہیں اور ان کا مفہوم واضح ہے۔ پس یہ حضرت عبداللہ بن عکیم کی اس روایت سے اولیٰ ہے جس میں ان روایات کے مضمون کے خلاف پر ہمارے لیے کوئی راہنمائی نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ مردار کے چمڑے کی دباغت کا جواز اور اس کے ساتھ حصول طہارت مردار کی حرمت سے پہلے کی بات ہے تو اس سلسلے میں اس کے خلاف دلیل اور اس بات پر استدلال

عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ بَعْدَ تَحْرِيْمِ الْمَيْتَةِ وَأَنَّ هٰذَا كَانَ غَيْرَ دَاخِلٍ فِيْمَا حَرَّمَ رَبُّهَا۔

۳۶۸ - **مِنْهَا** أَنَّ ابْنَ أَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ رض بِنْتِ زَمْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَتْ فُلَانَةُ تَعْنِي الشَّاةَ قَالَ فَلَوْلَا أَخَذْتُمْ مَسْكَهَا فَقَالَتْ نَأْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ قَدْ مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تعالٰی قُلْ لَا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ الْآيَةَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَنْ تَدْبُغُوْهُ فَتَنْتَفِعُوْا بِهِ قَالَتْ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهَا فَسَلَخَتْ مَسْكَهَا فَدَبَغَتْهُ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ قِرْبَةً حَتّٰى تَخَرَّقَتْ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ قَرَأَ عَلَيْهَا الْآيَةَ الَّتِيْ نَزَلَ فِيْهَا تَحْرِيْمُ الْمَيْتَةِ فَأَعْلَمَهَا بِذٰلِكَ أَنَّ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِمْ بِتِلْكَ الْآيَةِ مِنَ الشَّاةِ حِيْنَ مَاتَتْ إِنَّمَا هُوَ الَّذِيْ يَطْعَمُوْنَهَا إِذَا ذُكِّيَتْ لَا غَيْرُ وَأَنَّ الْاِنْتِفَاعَ بِجُلُوْدِهَا إِذَا دُبِغَتْ غَيْرُ دَاخِلٍ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ حُرِّمَ مِنْهَا۔ **وَقَدْ** رَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ۔

۳۶۹ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ رض مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا

کہ یہ بات مردار کو حرام قرار دینے کے بعد ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ میں داخل نہیں (یہ روایات ہیں)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں یعنی بکری مر گئی ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا، انھوں نے عرض کیا کیا ہم اس بکری کا چمڑا اتاریں جو مُردار ہو گئی نبی کریم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قُلْ لَا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ (آخر تک) فرما دیجئے میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا خنزیر کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا۔ ۶ - ۱۴۵)۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس کو دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاؤ فرماتی ہیں میں نے وہ بکری منگوائی اور ... اس کی کھال اتار کر اس کو دباغت دی تو میں نے اس سے مشکیزہ بنایا حتیٰ کہ وہ پرانا ہو کر پھٹ گیا۔

تو اس حدیث میں (اس بات پر دلالت) ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب انھوں (حضرت سودہ) نے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے ان کو وہ آیت سنائی جو مردار کی حرمت کے بارے میں ہے تو اس کے ذریعے آپ نے ان کو بتایا کہ اس آیت کے ذریعے مردار بکری کا کھانا حرام قرار دیا گیا اگرچہ اسے ذبح (بھی) کر دیا جائے اس کے علاوہ نہیں اور دباغت کے بعد اس کے چمڑے سے نفع حاصل کرنا اس حرمت میں داخل نہیں۔ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری کو پایا جو حضرت میمونہ کی لونڈی کو صدقے میں دی گئی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی کھال سے نفع کیوں حاصل نہیں کرتے انھوں نے عرض کیا یہ مردار ہے آپ نے فرمایا اس کا صرف کھانا حرام ہے۔

إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الَّذِيْ حَرُمَ مِنَ الشَّاةِ بِمَوْتِهَا هُوَ الَّذِيْ يُرَادُ مِنْهَا لِلْأَكْلِ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ جُلُوْدِهَا وَعَصَبِهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ۔ **وَأَمَّا** وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ الْعَصِيْرَ لَا بَأْسَ بِشُرْبِهِ وَالْاِنْتِفَاعِ بِهِ مَا لَمْ يَحْدُثْ فِيْهِ صِفَاتُ الْخَمْرِ فَإِذَا أَحْدَثَتْ فِيْهِ صِفَاتُ الْخَمْرِ حَرُمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَا يَزَالُ حَرَامًا كَذٰلِكَ حَتّٰى تَحْدُثَ فِيْهِ صِفَاتُ الْخَلِّ فَإِذَا حَدَثَتْ فِيْهِ حَلَّ فَكَانَ يَحِلُّ بِحُدُوْثِ الصِّفَةِ وَيَحْرُمُ بِحُدُوْثِ صِفَةٍ غَيْرِهَا وَإِنْ كَانَ بَدَنًا وَاحِدًا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ جِلْدُ الْمَيْتَةِ يَحْرُمُ بِحُدُوْثِ صِفَةِ الْمَوْتِ فِيْهِ وَيَحِلُّ بِحُدُوْثِ صِفَةِ الْأَمْتِعَةِ فِيْهِ مِنَ الثِّيَابِ وَغَيْرِهَا فِيْهِ وَإِذَا دُبِغَ فَصَارَ كَالْجُلُوْدِ وَالْأَمْتِعَةِ فَقَدْ حَدَثَتْ فِيْهِ صِفَةُ الْحَلَالِ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَحِلَّ أَيْضًا بِحُدُوْثِ تِلْكَ الصِّفَةِ فِيْهِ **وَحُجَّةٌ** أُخْرٰى إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَسْلَمُوْا لَمْ يَأْمُرْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرْحِ نِعَالِهِمْ وَخِفَافِهِمْ وَأَنْطَاعِهِمُ الَّتِيْ كَانُوا اتَّخَذُوْهَا فِيْ حَالِ جَاهِلِيَّتِهِمْ وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ مَيْتَةٍ أَوْ مِنْ ذَبِيْحَةٍ وَذَبِيْحَتُهُمْ حِيْنَئِذٍ إِنَّمَا كَانَتْ ذَبِيْحَةَ أَهْلِ الْأَوْثَانِ فَهِيَ فِيْ حُرْمَتِهَا عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ كَحُرْمَةِ الْمَيْتَةِ فَلَمَّا لَمْ يَأْمُرْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرْحِ ذٰلِكَ وَتَرْكِ الْاِنْتِفَاعِ بِهِ ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَدْ خَرَجَ مِنْ حُكْمِ الْمَيْتَةِ وَنَجَاسَتِهَا بِالدِّبَاغِ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ بکری کے مردار ہونے سے اس کی وہی چیز حرام ہوتی ہے جسے کھانے کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ کھال اور پٹھے وغیرہ نہیں روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

اور غور وفکر کے طور پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم ایک متفق علیہ قاعدہ دیکھتے ہیں کہ (انگور وغیرہ کے) رس میں جب تک شراب کی صفات نہ پائی جائیں اسے پینا اور اس سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ جب اس میں شراب کی صفات پیدا ہو جائیں تو وہ اس وجہ سے حرام ہو جاتا ہے پھر وہ مسلسل حرام رہتا ہے حتیٰ کہ اس میں سرکے کی صفات پیدا ہو جائیں پھر سرکے کی صفات پیدا ہونے سے حلال ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا وجود ایک ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مردار کا چمڑا بھی اسی طرح ہو، موت کی صفت پیدا ہونے سے حرام ہو جائے اور سامان یعنی کپڑے وغیرہ کی صفت پیدا ہونے سے حلال ہو جائے، لہٰذا جب اسے دباغت دی جائے تو وہ چمڑوں اور سامان کی طرح ہو جاتا ہے پس اس میں صفت حلت پیدا ہو جاتی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس پر قیاس کرتے ہوئے ان صفات کے پیدا ہونے سے یہ بھی حلال ہوگا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں صحابہ کرام نے جب اسلام قبول کیا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ جوتے، موزے اور چمڑے کے بچھونے پھینکنے کا حکم نہیں دیا جو انھوں نے دور جاہلیت میں بنائے تھے وہ یا تو مردار سے تھے یا ذبح کیے ہوئے جانور سے، اور اس وقت ان کا ذبیحہ بت پرستوں کا ذبیحہ تھا اور وہ مسلمان پر حرام ہونے کے اعتبار سے مردار کی حرمت جیسا تھا۔ تو جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ چیزیں پھینکنے اور ان سے نفع حاصل کرنے کا حکم نہیں دیا تو ثابت ہوا کہ وہ دباغت کے باعث مردار اور اس کی نجاست کے حکم سے خارج ہو کر دیگر اشیاء اور ان کی طہارت کے حکم میں آ گئے اس طرح وہ (صحابہ کرام) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جب مشرکین کے شہروں کو فتح کرتے تو

إِلَى حُكْمِ سَائِرِ الْأَمْتِعَةِ وَطَهَارَتِهَا وَكَذٰلِكَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحُوا بَلَدًا أَنَّ الْمُشْرِكِينَ لَا يَأْمُرُهُمْ بِأَنْ يَتَحَامَوْا خِفَافَهُمْ وَنِعَالَهُمْ وَأَنْطَاعَهُمْ وَسَائِرَ جُلُودِهِمْ فَلَا يَأْخُذُوا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا بَلْ كَانَ لَا يَمْنَعُهُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ أَيْضًا عَلَى طَهَارَةِ الْجُلُودِ بِالدِّبَاغِ. **وَلَقَدْ رُوِيَ** فِي هٰذَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

آپ ان کو ان (مشرکین) کے موزوں، جوتوں اور چمڑے کے بچھونوں اور تمام چمڑوں سے بچنے کا حکم نہ دیتے کہ وہ ان میں سے کچھ نہ لیں بلکہ آپ ان کو ان میں سے کسی چیز سے منع نہ فرماتے پس یہ دباغت کے ذریعے چمڑوں کے پاک ہونے کی دلیل ہے۔ اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

٣٧٠۔ مَا قَدْ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصِيبُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغَانِمِنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ الْأَسْقِيَةَ فَنَقْتَسِمُهَا وَكُلُّهَا مَيْتَةٌ فَنَنْتَفِعُ بِذٰلِكَ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ ہم دورِ رسالت میں مشرکین سے مال غنیمت میں مشکیزے بھی حاصل کرتے ہم انہیں باہم تقسیم کرتے اور وہ تمام مردار (جانوروں سے) تھے ہم ان سے نفع حاصل کرتے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَهٰذَا جَابِرٌ يَقُولُ هٰذَا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ بِمُضَادٍّ لِهٰذَا فَثَبَتَ أَنَّ مَعْنَى حَدِيثِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ غَيْرُ مَعْنَى حَدِيثِهِ الْآخَرِ وَأَنَّ الشَّيْءَ الْمُحَرَّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ هُوَ غَيْرُ الْمُبَاحِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُكَيْمٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا نَهَى عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِهِ مِنَ الْمَيْتَةِ وَهُوَ غَيْرُ مَا أَبَاحَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ أُهُبِهَا الْمَدْبُوغَةِ حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا يُضَادُّ بَعْضُهَا بَعْضًا وَهٰذَا الَّذِي ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَهَارَةِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي

یہ بھی ہماری مذکورہ بات پر دلالت ہے اور یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ بات فرماتے ہیں حالانکہ انھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ کرو تو یہ اس کے خلاف نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ ان کی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کہ مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ کرو کا مطلب کچھ اور ہے اور اس حدیث میں مردار کی جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ اس حدیث میں بھی حلال نہیں۔ اسی طرح جو کچھ بواسطہ حضرت عکیم بن عبداللہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس میں مردار سے نفع حاصل کرنے سے منع کیا گیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے جو ان روایات میں دباغت دیئے ہوئے چمڑے کی حلت کے بارے میں ہے تاکہ یہ روایات باہم متفق ہوں اور ایک دوسرے کے متضاد نہ ہوں اس باب میں جو کچھ ہم نے اختیار کیا کہ مردار کے چمڑے دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ (۹۸) الْفَخِذِ هَلْ هُوَ مِنَ الْعَوْرَةِ اَمْ لَا۔

۳۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ وَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ رض فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هَيْأَتِهِ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ رض بِمِثْلِ هٰذِهِ الصِّفَةِ ثُمَّ جَاءَ اُنَاسٌ مِّنْ اَصْحٰبِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هَيْأَتِهِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ رض فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لَهُ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ فَتَجَلَّلَهُ فَتَحَدَّثُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَعَلِيٌّ رض وَنَاسٌ مِّنْ اَصْحٰبِكَ وَاَنْتَ عَلٰى هَيْأَتِكَ فَلَمَّا جَاءَ عُثْمَانُ رض تَجَلَّلْتَ ثَوْبَكَ فَقَالَ اَوَلَا اَسْتَحِيْ مِمَّنْ يَسْتَحِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ قَالَتْ وَسَمِعْتُ اَبِيْ وَغَيْرَهٗ يُحَدِّثُوْنَ نَحْوًا مِّنْ هٰذَا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْفَخِذَ لَيْسَتْ مِنَ الْعَوْرَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَقَالُوْا قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ عَلٰى غَيْرِ مَا رَوَاهُ الَّذِيْنَ احْتَجَجْتُمْ بِرِوَايَتِهِمْ۔

۳۷۲- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا

باب ۹۸: ران ستر سے ہے یا نہیں

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا دونوں رانوں کے درمیان رکھا ہوا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے اجازت مانگی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں اجازت دے دی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ اسی حالت میں رہے۔ پھر کچھ دوسرے صحابہ کرام حاضر ہوئے تو آپ اسی حالت پر رہے۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے انھوں نے اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا لیا اور اس کے اوپر ڈال دیا۔ باہم گفتگو ہوئی پھر وہ حضرات چلے گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، علی المرتضیٰ اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے لیکن آپ اپنی اسی حالت میں رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ نے کپڑا لے لیا۔ آپ نے فرمایا کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ حضرت ام المومنین فرماتی ہیں میں نے اپنے والد اور دوسرے حضرات کو بھی اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں ران ستر سے نہیں انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ران ستر ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث اہل بیت کی ایک جماعت نے اس کے خلاف روایت کی ہے۔ جس سے تم استدلال کرتے ہو۔

اسی سے ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

إبراهيم بن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر بن فارس قال أنا مالك بن أنس عن الزهري عن يحيى بن سعيد عن أبيه عن عائشة رض أن أبا بكر استأذن على النبي صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم لابس مرط أم المؤمنين فأذن له فقضى إليه حاجته ثم خرج ثم استأذن عليه عمر رض وهو على تلك الحال فقضى إليه حاجته ثم خرج فاستأذن عليه عثمان رض فاستوى جالسا وقال لعائشة اجمعي عليك ثيابك فلما خرج قالت له عائشة رض ما لك لم تفزع لأبي بكر رض و عمر رض كما فزعت لعثمان رض فقال إن عثمان رض رجل كثير الحياء ولو أذنت له على تلك الحال خشيت أن لا يبلغ في حاجته۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، آپ ام المؤمنین کی چادر لپیٹے ہوئے تھے اجازت دے دی ان کی حاجت پوری کی اور پھر وہ تشریف لے گئے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور آپ نے اسی حالت میں ان کی حاجت کو پورا فرمایا پھر وہ بھی تشریف لے گئے، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو سیدھے ہو کر تشریف فرما ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنے اوپر کپڑے درست کر لو جب وہ تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا بات ہے آپ نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی آمد پر اس قدر اہتمام نہ فرمایا جس قدر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری پر تیاری فرمائی آپ نے فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت حیا والے ہیں میں اگر اسی حالت میں ان کو اجازت دیتا تو وہ اپنی ضرورت تک نہ پہنچ سکتے۔

۳۷۳۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن يحيى بن سعيد عن أبيه عن عائشة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

۳۷۴۔ حدثنا محمد بن عزيز الأيلي قال ثنا سلامة بن روح قال ثنا عقيل حدثني ابن شهاب قال أخبرني يحيى بن سعيد بن العاص أن سعيد بن العاص أخبره أن أبا بكر رض استأذن على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله۔

حضرت یحییٰ بن سعید بن عاص فرماتے ہیں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی ـــــ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۷۵۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثني الليث بن سعد قال حدثني عقيل عن ابن شهاب عن يحيى بن سعيد بن العاص أن سعيد بن العاص أخبره أن عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم وعثمان حدثاه أن أبا بكر رض استأذن على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله۔

حضرت سعید بن عاص بتاتے ہیں کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے ان کو بتایا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی ـــــ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَهٰذَا اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ كَشْفِ الْفَخِذَيْنِ اَصْلًا۔ وَقَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ صِحَاحٌ فِيْهَا اَنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کی اصل یہ ہے اور اس میں رانوں کے کھلنے کا قطعاً ذکر نہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر صحیح روایات مروی ہیں کہ ران ستر ہے۔

۳۷۶۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران ستر ہے۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى فَخِذَ رَجُلٍ فَقَالَ فَخِذُ الرَّجُلِ مِنْ عَوْرَتِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، تو ایک شخص کی ران کو (ننگا) دیکھا فرمایا آدمی کی ران ستر سے ہے۔

۳۷۸۔ وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى مَعْمَرٍ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ كَاشِفًا عَنْ طَرَفِ فَخِذِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرْ فَخِذَكَ يَا مَعْمَرُ اِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ۔

حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے صحن میں حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے ان کی ران کا کچھ حصہ کھلا تھا آپ نے ان سے فرمایا اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپو رانیں، ستر ہیں۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن ابی حازم، ابن کثیر سے وہ محمد بن جحش سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْشِيْ فِي السُّوْقِ فَمَرَّ بِمَعْمَرٍ جَالِسًا ....

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بازار میں جا رہا تھا آپ حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ اپنے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی ران برہنہ تھی۔ آپ نے فرمایا اپنی ران کو ڈھانپو کیا تم نہیں جانتے

علیٰ بَابِہٖ مَکْشُوْفَۃٌ فَخِذُہٗ فَقَالَ خَمِّرْ فَخِذَکَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّہَا مِنَ الْعَوْرَۃِ۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَیْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْھَدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخِذُ الرَّجُلِ مِنْ عَوْرَتِہٖ اَوْ قَالَ مِنَ الْعَوْرَۃِ۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنٌ ھُوَ ابْنُ صَالِحِ بْنِ حَیٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَیْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَرْھَدٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ زُرْعَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَرْھَدٍ عَنْ اَبِیْہِ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّۃِ اَنَّہٗ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَمِّہٖ زُرْعَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَرْھَدٍ عَنْ جَدِّہٖ جَرْھَدٍ قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ بُرْدَۃٌ قَدْ کَشَفَتْ عَنْ فَخِذِیْ فَقَالَ غَطِّ فَخِذَکَ الْفَخِذُ عَوْرَۃٌ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَھٰذِہِ الْاٰثَارُ الْمَرْوِیَّۃُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَۃٌ وَلَمْ یُضَادَّھَا اَثَرٌ صَحِیْحٌ فَقَدْ ثَبَتَ بِھَا اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَۃٌ تَبْطُلُ الصَّلٰوۃُ بِکَشْفِھَا کَمَا تَبْطُلُ بِکَشْفِ مَا سِوَاھَا مِنَ الْعَوْرَاتِ فَھٰذَا وَجْہُ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ۔ وَاَمَّا وَجْہُ ذٰلِکَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَیْنَا الرَّجُلَ یَنْظُرُ مِنَ الْمَرْاَۃِ الَّتِیْ لَا مَحْرَمَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلٰی وَجْھِھَا وَکَفَّیْھَا وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی مَا فَوْقَ ذٰلِکَ مِنْ

کہ یہ ستر ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسلم بن جرہد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی ران، اس کے ستر سے ہے یا (فرمایا) ستر سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن جرہد اسلمی اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زرعہ بن عبدالرحمٰن بن جرہد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ اصحاب صُفّہ میں سے تھے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما ہوئے اور میری ران کھلی تھی۔

حضرت جرہد فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میرے اوپر چادر تھی اور میری ران ننگی تھی۔ آپ نے فرمایا اپنے آپ کو ڈھانپو کیا تم نہیں جانتے کہ ران ستر ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ران ستر ہے اور کوئی صحیح روایت ان کے خلاف نہیں ان روایات سے ثابت ہوا کہ ران ستر ہے اس کے ننگا ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جس طرح باقی قابل ستر اعضاء کے ننگا ہونے سے ٹوٹتی ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں غیر محرم شخص (بوقت ضرورت) عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتا ہے اس سے اوپر سر کو یا اس سے نیچے پیٹ، پیٹھ، رانوں اور پنڈلیوں کو دیکھنا جائز نہیں

مِنْ رَأْسِهَا وَلَا إِلَى أَسْفَلَ مِنْهُ مِنْ بَطْنِهَا وَظَهْرِهَا وَفَخِذَيْهَا وَسَاقَيْهَا وَرَأَيْنَاهُ فِي ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ مِنْهَا إِلَى صَدْرِهَا وَشَعْرِهَا وَوَجْهِهَا وَرَأْسِهَا وَسَاقِهَا وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَا بَيْنَ ذٰلِكَ مِنْ بَدَنِهَا وَكَذٰلِكَ رَأَيْنَاهُ يَنْظُرُ مِنَ الْأَمَةِ الَّتِي لَا مِلْكَ لَهُ عَلَيْهَا وَلَا مَحْرَمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَكَانَ مَمْنُوعًا مِنَ النَّظَرِ مِنْ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ وَمِنَ الْأَمَةِ الَّتِي لَيْسَتْ بِمَحْرَمٍ لَهُ وَلَا مِلْكَ لَهُ عَلَيْهَا إِلَى فَخِذِهَا كَمَا كَانَ مَمْنُوعًا مِنَ النَّظَرِ إِلَى فَرْجِهَا فَصَارَ حُكْمُ الْفَخِذِ مِنَ النِّسَاءِ كَحُكْمِ الْفَرْجِ لَا كَحُكْمِ السَّاقِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مِنَ الرِّجَالِ أَيْضًا كَذٰلِكَ وَأَنْ يَكُونَ حُكْمُ فَخِذِ الرَّجُلِ فِي النَّظَرِ إِلَيْهِ كَحُكْمِ فَرْجِهِ فِي النَّظَرِ إِلَيْهِ لَا كَحُكْمِ سَاقِهِ فَلَمَّا كَانَ النَّظَرُ إِلَى فَرْجِهِ مُحَرَّمًا كَانَ كَذٰلِكَ النَّظَرُ إِلَى فَخِذِهِ مُحَرَّمًا وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا كَانَ حَرَامًا إِلَى الرَّجُلِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ مِنْهُ إِلَى ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ فَحَرَامٌ عَلَى الرِّجَالِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَكُلُّ مَا كَانَ حَلَالًا أَنْ يَنْظُرَ ذُو الْمَحْرَمِ مِنَ الْمَرْأَةِ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَهُ الرِّجَالُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ **فَهٰذَا** هُوَ أَصْلُ النَّظَرِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا جَاءَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

لیکن محرم کے لیے اس کے سینے، بالوں، چہرے، سر اور پنڈلیوں کو (حسبِ ضرورت) دیکھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ اس کے درمیان بدن کو نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے کی لونڈی جو اس کی محرم بھی نہیں کے جسم سے ان اعضاء کو دیکھ سکتا ہے تو گویا کہ محرم اور غیر محرم اور لونڈی غیر ملک کی ران کو دیکھنا ممنوع ہے جیسے اس کی شرمگاہ کو دیکھنا منع ہے تو گویا عورتوں کی ران کا حکم شرمگاہ کے حکم جیسا ہے پنڈلیوں کی طرح نہیں۔ پس قیاس کا تقاضا ہے کہ مردوں کی ران) کا حکم بھی اسی طرح ہو اور اس کی ران اور شرمگاہ کا حکم ایک جیسا ہو تو جب شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے تو ران کی طرف دیکھنا بھی حرام ہوگا۔ تو محرم کے لیے عورت کے جس عضو کو دیکھنا حرام ہے مردوں کے لیے ایک دوسرے کے ان اعضاء کو دیکھنا حرام ہوگا اور محرم کے لیے عورت کے جس عضو کو دیکھنا جائز ہے مرد ایک دوسرے کا وہ عضو دیکھ سکتے ہیں۔

اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کے موافق ہے جن کو ہم نے ذکر کیا۔ ہمارا یہی مؤقف ہے اور امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ (۹۹) الْأَفْضَلِ فِي الصَّلَوَاتِ التَّطَوُّعِ هَلْ هُوَ طُوْلُ الْقِيَامِ أَوْ كَثْرَةُ

باب ۹۹: نفل نماز میں لمبا قیام افضل ہے یا رکوع و سجود کی کثرت

الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَخَدِيجٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْمُخَارِقِ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَمَرَرْنَا بِالرَّبَذَةِ فَوَجَدْنَا أَبَا ذَرٍّ قَائِمًا يُصَلِّي فَرَأَيْتُهُ لَا يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَكَلَّمْتُهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ مَا أَلَوْتُ أَنْ أُحْسِنَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ كَثْرَةَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ أَفْضَلُ فِي الصَّلَوَاتِ التَّطَوُّعِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا طُولُ الْقِيَامِ فِي ذٰلِكَ أَفْضَلُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ وَفِي بَعْضِ مَا رَوَيْنَاهُ فِي ذٰلِكَ طُولُ الْقِيَامِ فَفَضَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ إِطَالَةَ الْقِيَامِ عَلَى كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ الَّذِي ذَكَرْنَا خِلَافٌ لِهٰذَا عِنْدَنَا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَكَعَ لِلّٰهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَةً عَلَى مَا قَدْ أُطِيلَ قَبْلَهُ مِنَ الْقِيَامِ وَيَجُوزُ أَيْضًا مَنْ رَكَعَ لِلّٰهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَإِنْ زَادَ مَعَ ذٰلِكَ طُولَ الْقِيَامِ كَانَ أَفْضَلَ وَكَانَ مَا يُعْطِيهِ اللّٰهُ عَلَى

حضرت مخارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حج کے لیے روانہ ہوئے مقام ربذہ سے گزرے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کھڑے نماز پڑھتے ہوئے پایا میں نے دیکھا کہ آپ طویل قیام نہیں کرتے تھے اور رکوع وسجود کثرت سے کرتے تھے میں نے ان سے اس سلسلے میں بات کی تو فرمایا میں نے نیکی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ایک رکوع اور ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتا اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ نفلی نمازوں میں رکوع وسجود کی کثرت قیام و قرأت کی طوالت سے افضل ہے انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ـــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ لمبا قیام افضل ہے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل وہ روایت ہے جو اس سے پہلے ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کر چکے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا جس میں قیام لمبا ہو اور بعض روایات میں "طول قنوت" کی بجائے "طول قیام" کے الفاظ ہیں۔ تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس (ارشاد گرامی) کے ذریعے طول قیام کو رکوع وسجود کی کثرت پر فضیلت دی اور ہمارے نزدیک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو ہم نے روایت کی ہے اس کے خلاف کچھ نہیں کیونکہ ممکن ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے رکوع اور سجدہ کیا۔ (آخر تک) اس بات پر محمول ہو کہ اس سے پہلے طویل قیام کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے رکوع وسجود کرے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند کرتا اور اس کا گناہ مٹا دیتا ہے اور اگر اس کے ساتھ طوالت قیام کا اضافہ بھی

ذٰلِكَ مِنَ الثَّوَابِ اَكْثَرُ. فَهٰذَا اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لِئَلَّا يُضَادَّ الْاَحَادِيْثَ الْاُخَرَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ الْاٰخَرِ فِيْ اِطَالَةِ الْقِيَامِ وَاَنَّهٗ اَفْضَلُ مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض رَاٰى فَتًى وَهُوَ يُصَلِّيْ قَدْ اَطَالَ صَلٰوتَهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنْهَا قَالَ مَنْ يَعْرِفُ هٰذَا قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ اَعْرِفُهٗ لَاَمَرْتُهٗ اَنْ يُطِيْلَ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا قَامَ الْعَبْدُ يُصَلِّيْ اُتِيَ بِذُنُوْبِهٖ فَجُعِلَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ وَعَاتِقَيْهِ فَكُلَّمَا رَكَعَ اَوْ سَجَدَ تَسَاقَطَتْ عَنْهُ.

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَفْضِيْلُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ عَلَى الْقِيَامِ. فَقِيْلَ لَهٗ مَا فِيْهِ مَا ذَكَرْتَ وَاِنَّمَا فِيْهِ مَا يُعْطَاهُ الْمُصَلِّيْ عَلَى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مِنْ حَطِّ الذُّنُوْبِ عَنْهُ وَلَعَلَّهٗ يُعْطٰى بِطُوْلِ الْقِيَامِ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ. وَاَمَّا مَا فِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض فَاِنَّ الَّذِيْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَفْضِيْلِهٖ طُوْلَ الْقِيَامِ اَوْلٰى مِنْهُ.

تَمَّ كِتَابُ الصَّلٰوةِ.

✲ ✲ ✲

کرے تو افضل ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ جو اسے ثواب عطا فرمائے گا وہ زیادہ ہوگا اس حدیث کو اس مفہوم پر محمول کرنا زیادہ اچھا ہے تاکہ دوسری مذکورہ احادیث سے متضاد نہ ہو، رکوع و سجود پر طوالت قیام کی فضیلت کے قائلین میں حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی ہیں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک نوجوان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس نے لمبی نماز پڑھی جب اس نے سلام پھیرا تو انہوں نے فرمایا اس شخص کو کون جانتا ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا میں (جانتا ہوں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر میں اسے جانتا تو اسے رکوع و سجود لمبا کرنے کا حکم دیتا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ لاکر اس کے سر اور کاندھوں پر رکھے جاتے ہیں جب وہ رکوع اور سجدہ کرتا ہے تو اس سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں قیام پر رکوع اور سجدے کی فضیلت (کا ذکر) ہے تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا ذکر نہیں جو تم کہتے ہو بلکہ اس میں اس چیز کا ذکر ہے جو نمازی کو رکوع و سجود کے صلے میں دی جاتی ہے کہ اس سے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور ممکن ہے کہ طویل قیام کی وجہ سے اسے اس سے افضل (ثواب) عطا کیا جائے۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے طول قیام کی فضیلت کے بارے میں مروی حدیث اس روایت سے اولیٰ و افضل ہے۔

نماز کی کتاب مکمل ہوگئی۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ!

جنازوں کی کتاب

بَابُ (۱) الْمَشْيِ فِي الْجَنَازَةِ كَيْفَ هُوَ۔

جنازے کے ساتھ چلنے کا طریقہ

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ أَوْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رض فَكَانُوْا يَمْشُوْنَ بِهَا مَشْيًا لَيِّنًا قَالَ فَكَانَ أَبَا بَكْرَةَ انْتَهَرَهُمْ وَرَفَعَ عَلَيْهِمْ صَوْتَهُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَرْمُلُ بِهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالْبَقِيْعِ فَطَلَعَ عَلَيْنَا بِجَنَازَةٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا ابْنُ جَعْفَرٍ يَتَعَجَّبُ مِنْ مَشْيِهِمْ بِهَا فَقَالَ عَجَبًا لِمَا تَغَيَّرَ مِنْ حَالِ النَّاسِ وَاللّٰهِ إِنْ كَانَ إِلَّا الْجَمْزُ وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُلَاحِي الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ لَكَأَنَّكَ قَدْ جُمِزَ بِكَ۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أُمَامَةَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

حضرت عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ یا (فرمایا) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں (شریک) تھے لوگ اس کے ساتھ آہستہ آہستہ جارہے تھے تو گویا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو جھاڑ پلائی اور بلند آواز سے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تیز تیز چلا کرتے تھے۔

حضرت ابن ابی الزناد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ جنت البقیع میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے سامنے ایک جنازہ نمودار ہوا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے وہ ان لوگوں کی رفتار پر تعجب کر رہے تھے انھوں نے فرمایا لوگوں کی حالت بدلنے پر تعجب ہے۔ اللہ کی قسم! ہم اس قدر تیز چلتے تھے کہ لوگ ایک دوسرے سے کہتے خدا کا خوف کرو تمہیں بھی تیز لے جایا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جنازہ جلدی جلدی لے جاؤ اگر وہ نیک تھا تو تم اسے بھلائی کے قریب کر دو اور اگر اس کے علاوہ تھا تو وہ بُرا ہے اسے اپنی گردنوں سے اتار دو۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَمْعَۃُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت زہری حضرت سعید بن مسیب سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِھْرَانَ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رض حِیْنَ حَضَرَتْہُ الْوَفَاۃُ قَالَ اَسْرِعُوْا بِیْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلٰی سَرِیْرِہٖ قَالَ قَدِّمُوْنِیْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ السُّوْءُ عَلٰی سَرِیْرِہٖ قَالَ یٰوَیْلَتِیْ اَیْنَ تَذْھَبُوْنَ بِیْ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن مہران فرماتے ہیں جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آ گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے جلدی لے جانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی نیک بندہ چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے کرو مجھے آگے کرو اور جب بُرے آدمی کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ السُّرْعَۃَ فِی السَّیْرِ بِالْجَنَازَۃِ اَفْضَلُ مِنْ غَیْرِ ذٰلِکَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ۔ وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا بَلْ یَمْشِیْ بِھَا مَشْیًا لَیِّنًا فَھُوَ اَفْضَلُ مِنْ غَیْرِ ذٰلِکَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جنازہ کے ساتھ تیز چلنا اس کے غیر سے افضل ہے انہوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ آہستہ آہستہ چلیں یہی افضل ہے انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۳۹۳۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ ابْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ لَیْثِ ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَۃٍ وَھُمْ یُسْرِعُوْنَ بِھَا فَقَالَ لِیَکُنْ عَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ۔

حضرت لیث بن ابوسلیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا وہ اسے تیزی سے لے جا رہے تھے آپ نے فرمایا تم پر اطمینان اختیار کرنا لازم ہے۔

فَلَمْ یَکُنْ عِنْدَنَا فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ حُجَّۃٌ عَلٰی اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی لِاَنَّہٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ مَشْیِھِمْ ذٰلِکَ عَنَفٌ یُجَاوِزُ مَا اُمِرُوْا بِہٖ فِی الْاَحَادِیْثِ الْاُوَلِ مِنَ السُّرْعَۃِ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ

تو ہمارے نزدیک اس حدیث میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے ان کی رفتار میں اس قدر تیزی ہو جو اس تیزی سے تجاوز کر جائے جس کا پہلی احادیث میں حکم دیا گیا ہے تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا کہ ہم کوئی ایسی بات پاتے ہیں جو

هَلْ نَجِدُ فِيهِ دَلِيلًا يَدُلُّنَا عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ۔

اس پر دلالت کرے۔

۳۹۴- فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مُرَّ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُسْرِعُونَ بِهَا الْمَشْيَ وَهُوَ يَمْخَضُ تَمَخُّضَ الزِّقِّ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ بِجَنَائِزِكُمْ ۔

حضرت لیث بن ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا جسے وہ تیزی سے لے جا رہے تھے اور اس سے وہ میت اس طرح حرکت کرتی تھی جس طرح چھاچھ بلوتے ہوئے مشکیزہ ہلتا ہے آپ نے فرمایا تم پر جنازوں کو درمیانی چال سے لے جانا لازم ہے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ اَنَّ الْمَيِّتَ كَانَ يَتَمَخَّضُ لِتِلْكَ السُّرْعَةِ تَمَخُّضَ الزِّقِّ فَيَحْتَمِلُ اَنْ تَكُونَ اَمْرُهُمْ بِالْقَصْدِ لِاَنَّ تِلْكَ السُّرْعَةَ سُرْعَةٌ يُخَافُ مِنْهَا اَنْ يَكُونَ مِنَ الْمَيِّتِ شَيْءٌ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَكَانَ مَا اَمَرَهُمْ بِهِ مِنَ السُّرْعَةِ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ هِيَ اَقْصَدُ مِنْ هٰذِهِ السُّرْعَةِ ۔ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ اَيْضًا هَلْ رُوِيَ فِيهِ شَيْءٌ يَدُلُّنَا عَلَى شَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْمَعْنٰى ۔

اس حدیث میں یہ ہے کہ اس تیزی کی وجہ سے میت اس طرح حرکت کرتی تھی جس طرح مشکیزہ حرکت کرتا ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے ان کو میانہ روی کی تعلیم دی ہو کیونکہ یہ تیزی ایسی ہے جس سے میت کے ساتھ کچھ واقعہ پیش آسکتا ہے تو آپ نے ان کو اس سے منع فرمایا پس آپ نے پہلی روایات میں جس تیزی کا حکم دیا وہ اس کے مقابلے میں معتدل ہے۔ تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

۳۹۵- فَاِذَا اَبُو اُمَيَّةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ اَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى الْجَابِرِ عَنْ اَبِي مَاجِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ سَاَلْنَا نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّيْرِ بِالْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ الْخَبَبِ فَاِنْ يَكُ مُؤْمِنًا فَمَا عُجِّلَ فَخَيْرٌ وَاِنْ يَكُ كَافِرًا فَبُعْدًا لِاَهْلِ النَّارِ ۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا دوڑنے سے کم رفتار ہو اگر وہ مومن ہے تو جو جلدی کی گئی ہے وہ بہتر ہے اور اگر کافر ہے تو جہنمیوں سے دوری اچھی ہے۔

فَاَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ اَنَّ السَّيْرَ بِالْجَنَازَةِ هُوَ مَا دُونَ الْخَبَبِ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا دُونَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ فِي حَدِيثِ اَبِي مُوسٰى حَتّٰى اَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَمَرَهُمْ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ وَمِثْلُ مَا اَمَرَهُمْ بِهِ مِنَ السُّرْعَةِ فِي حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ رض فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَاَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بتایا کہ جنازے کو اس طرح لے جائیں کہ دوڑنے سے کم رفتار ہو پس ہمارے نزدیک یہ اس سے کم ہے جس کا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر ہے حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ حکم دیا اور یہ وہ رفتار ہے جس کا حکم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۰۱) الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ اَيْنَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ مِنْهَا۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رض يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رض وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ ثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَاَبُوْ بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَعُثْمَانُ رض وَكَذٰلِكَ السُّنَّةُ فِي اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَابْنُ عُمَرَ رض وَالْخُلَفَاءُ

باب ۱۰۱: جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے کہاں ہونا چاہیے

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت ابن شہاب نے بتایا کہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت لیث بن سعد فرماتے ہیں ہم سے حضرت عقیل بن خالد نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی جنازے کے آگے چلتے تھے۔ جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے سُنّت طریقہ یہی ہے۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلتے تھے۔ حضرت ابن عمر اور خلفائے راشدین اسی طرح کرتے تھے اور آج تک یہی طریقہ جاری ہے۔

هَلُمَّ جَرًّا إِلَى يَوْمِنَا هٰذَا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا: اَلْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ عُيَيْنَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ قَدْ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رض يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَصَارَ فِي ذٰلِكَ خَبَرًا مِنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَمَّا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض يَفْعَلُونَهُ فِي ذٰلِكَ۔ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا كَانُوا يَفْعَلُونَ شَيْئًا وَغَيْرُهُ عِنْدَهُمْ أَفْضَلُ مِنْهُ لِلتَّوْسِعَةِ كَمَا قَدْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً وَالْوُضُوءُ اثْنَتَيْنِ اثْنَتَيْنِ أَفْضَلُ مِنْهُ وَالْوُضُوءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَلٰكِنَّهُ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ لِلتَّوْسِعَةِ۔ ثُمَّ قَدْ خَالَفَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثِ كُلُّ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَهُ فَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَقَطَعَهُ ثُمَّ رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رض وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رض يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ هٰذَا مَعْنَاهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَفْظُهُ كَذٰلِكَ لِأَنَّ أَصْلَ حَدِيثِهِ إِنَّمَا هُوَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ هٰذَا مَعْنَاهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَفْظُهُ كَذٰلِكَ لِأَنَّ أَصْلَ حَدِيثِهِ إِنَّمَا هُوَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَكَذٰلِكَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جنازے کے آگے چلنا پیچھے چلنے سے افضل ہے انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ آگے چلنے کی بجائے پیچھے چلنا افضل ہے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عیینہ کی روایت جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے انھوں نے اسے زہری سے انھوں نے بواسطہ حضرت سالم ان کے والد سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے تو پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا اس کی خبر دی ہے۔ —— تو ہو سکتا ہے انھوں نے یہ عمل بیان جواز کے لیے کیا ہو جبکہ ان کے نزدیک اس کا غیر افضل ہو جیسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اعضاء کو ایک ایک بار دھویا جبکہ دو دو بار دھونا اس سے افضل ہے اور تین تین بار وضو کرنا ان سب سے افضل ہے لیکن آپ نے یہ عمل محض وسعت پیدا کرنے کے لیے کیا پھر اس حدیث کی سند میں ابن عیینہ نے حضرت زہری کے دیگر تمام شاگردوں کی مخالفت کی ہے حضرت مالک حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلتے تھے تو انھوں نے حدیث منقطع بیان کی، پھر اسے عقیل اور یونس نے ابن شہاب سے انھوں نے حضرت سالم سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے آگے چلتے تھے یہ اس کا معنیٰ ہے اگرچہ اس کے الفاظ اس طرح نہیں ہیں کیونکہ اصل حدیث تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلتے تھے اسی طرح نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَعُثْمَانُ رض نَصَارَ هٰذَا الْكَلَامُ كُلُّهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ مِنْ سَالِمٍ لَا مِنِ ابْنِ عُمَرَ رض فَصَارَ حَدِيْثًا مُنْقَطِعًا وَفِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عُقَيْلٍ وَكَذٰلِكَ السُّنَّةُ فِي اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ زِيَادَةٌ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَسَلَامَةَ عَنْ عُقَيْلٍ فَكَذٰلِكَ اَيْضًا لَا حُجَّةَ فِيْهِ لِاَنَّهُ اِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ سَالِمٍ اَوْ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض خِلَافُهُ مِمَّا سَنَذْكُرُهُ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کرتے تھے تو اس حدیث میں یہ تمام کلام حضرت سالم سے ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نہیں تو یہ حدیث منقطع ہوئی بواسطہ حضرت یحییٰ بن ایوب، حضرت عقیل کی روایت میں "جنازے کے ساتھ جانے کا مسنون طریقہ یہی ہے" کے الفاظ حضرت عقیل کی اس روایت پر اضافہ ہے جو لیث اور سلامہ نے ان سے روایت کی —— اس حدیث میں اس لیے بھی حجت نہیں کیونکہ یا تو یہ حضرت سالم کا کلام ہے یا حضرت زہری کا —— اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف مروی ہے جسے ہم اس باب میں اس کے مقام پر نقل کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وَقَالَ اَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

پہلے قول کے قائلین نے فرمایا کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے۔

۴۰۲۔ **وَذَكَرُوْا** مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ رَبِيْعَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْهُدَيْرِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رض يُقَدِّمُ النَّاسَ اَمَامَ جَنَازَةِ زَيْنَبَ رض۔

حضرت ابن منکدر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ربیعہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے میں لوگوں کو آگے کر رہے تھے۔

۴۰۳۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک، حضرت ابن منکدر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۰۴۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْمَشْيِ اِمَامَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ نَعَمْ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

حضرت عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہاں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے ہوتے دیکھا ہے۔

۴۰۵۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ اَبَا رَاشِدٍ مَوْلٰى مُعَيْقِيْبِ بْنِ اَبِيْ فَاطِمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاٰى عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ يَفْعَلُوْنَهُ۔

حضرت عبیداللہ بن مغیرہ فرماتے ہیں ان کو معیقیب بن ابی فاطمہ کے آزاد کردہ غلام ابو راشد نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان، طلحہ بن عبیداللہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

۴۰۶۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

حضرت توأمہ کے آزاد کردہ غلام حضرت صالح فرماتے

ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ اَنَّهُ رَاٰى اَبَا هُرَيْرَةَ رضى وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَاَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ وَاَبَا قَتَادَةَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

قَالُوْا فَقَدْ دَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّ الْمَشْيَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ اَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا۔ قِيْلَ لَهُمْ مَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّهُ اَبَاحَ الْمَشْيَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَهٰذَا مِمَّا لَا يُنْكِرُهُ مُخَالِفُهُمْ اَنَّ الْمَشْيَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ مُبَاحٌ وَاِنَّمَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَاِيَّاهُ فِي الْاَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ وَمِنَ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَ عِنْدَكُمْ اَثَرٌ صَحِيْحٌ فِيْهِ اَنَّ الْمَشْيَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ اَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قُلْتُمْ وَاِلَّا فَقَوْلُهُ اِلَى الْاٰنَ مُكَافِئٌ لِقَوْلِكُمْ۔

۴۰۷۔ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ الْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ مِنْ خَطَاءِ السُّنَّةِ۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا كَلَامُ ابْنِ شِهَابٍ فَقَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ كَقَوْلِكُمْ اِذْ كَانَ لِمُخَالِفِهِ وَمُخَالِفِكُمْ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ مَا سَنَذْكُرُهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنَ الْاٰثَارِ هَلْ فِيْهِ شَيْءٌ يُبِيْحُ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ۔

۴۰۸۔ فَاِذَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ رضى وَعُمَرَ رضى كَانُوْا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَخَلْفَهَا۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمر، ابواُسید ساعدی اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم کو جنازے کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

وہ فرماتے ہیں یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جنازے کے آگے چلنا پیچھے چلنے سے افضل ہے۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ ان باتوں میں سے کسی پر دلالت نہیں کرتی جن کا تم نے ذکر کیا ہے بلکہ اس سے جنازے کے آگے چلنا کا جواز ثابت ہوتا ہے اس بات سے تمہارا مخالف بھی انکار نہیں کرتا کہ جنازے کے آگے چلنا جائز ہے تمہارا اور ان کا اختلاف آگے اور پیچھے چلنے میں سے افضل کے بارے میں ہے۔ پس اگر تمہارے پاس کوئی ایسی روایت ہے جس میں جنازے کے آگے چلنے کو پیچھے چلنے سے افضل قرار دیا گیا ہو تو اس سے تمہارا قول ثابت ہو جائے گا ورنہ ابھی تک اس (مخالف) کا قول تمہارے قول کے مساوی ہے۔

اور اگر وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کریں۔ ——— حضرت مالک حضرت ابن شہاب (زہری) رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ جنازے کے پیچھے چلنا سنت نہیں ہے اور ابن شہاب (زہری) فرماتے ہیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا خلاف سنت ہے۔

تو ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ ابن شہاب کا قول ہے اور اس سلسلے میں ان کا قول تمہارے قول کی طرح ہے اور ان کے خلاف تمہارے مخالف کی دلیل وہ ہے جسے ہم عنقریب ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔ ——— پھر ہم نے اس باب میں مروی روایات کی طرف رجوع کیا کہ کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو جنازے کے پیچھے چلنے کو جائز قرار دیتی ہو۔ (تو وہ یوں ہے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے بھی چلتے تھے اور پیچھے بھی۔

حضرت محمد بن بکر برسانی، حضرت یونس بن یزید سے

قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبَرْسَانِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِيْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ كَمَا كَانَ يَمْشِيْ أَمَامَهَا فَإِنْ كَانَ مَشْيُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض أَمَامَ الْجَنَازَةِ حُجَّةً لَكُمْ أَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا فَكَذٰلِكَ مَشْيُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض خَلْفَهَا حُجَّةٌ لِمُخَالِفِكُمْ عَلَيْكُمْ أَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا فَقَدِ اسْتَوٰى خَصْمُكُمْ وَأَنْتُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْهِ عَلَيْهِ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح جنازے کے آگے چلتے تھے اسی طرح پیچھے بھی چلتے تھے تو اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا جنازے کے آگے چلنا تمہارے لیے حجت ہے کہ یہ پیچھے چلنے سے افضل ہے تو اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا جنازے کے پیچھے چلنا تمہارے مخالفت کے لیے تمہارے خلاف حجت ہے کہ یہ آگے چلنے سے افضل ہے اس باب میں تم اور تمہارا مخالف برابر ہو گئے پس اس میں ان کے خلاف تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں۔

۴۱۰۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازے کے پیچھے رہے اور پیدل چلنے والا جہاں چاہے چلے۔

فَأَبَاحَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ كَمَا أَبَاحَ الْمَشْيَ أَمَامَهَا وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا مَا يَدُلُّ عَلَى الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض مَا مَعْنَاهُ قَرِيْبٌ مِنْ مَعْنٰى حَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو اس حدیث میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے کے پیچھے چلنا جائز قرار دیا جیسا کہ اس کے آگے چلنا جائز فرمایا اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس میں کسی بات کی افضلیت پر دلالت نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے انھوں نے (اسے) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کیا۔

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض فِي الرَّجُلِ يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ قَالَ إِنَّمَا أَنْتُمْ مُشَيِّعُوْنَ لَهَا فَامْشُوْا بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا۔

حضرت حمید الطویل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو جنازے کے ساتھ جاتا ہے آپ نے فرمایا تم اسے الوداع کہنے جا رہے ہو لہٰذا اس کے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں چلو۔

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ أَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ

حضرت یحییٰ بن ایوب، حضرت حمید سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

مَالِكٍ رضؓ مِثْلَهٗ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایات بھی مروی ہیں۔

٤١٣۔ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ اللَّخْمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے کی اتباع کا حکم فرمایا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اَمَرَهُمْ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَالْمُتَّبِعُ لِلشَّيْءِ هُوَ الْمُتَاَخِّرُ عَنْهُ لَا الْمُتَقَدِّمُ اَمَامَهٗ فَفِيْمَا ذَكَرْنَا مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى فَسَادِ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ مِنْ خَطَاءِ السُّنَّةِ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ان کو جنازے کی اتباع کا حکم دیا اور کسی چیز کی اتباع کرنے والا اس سے پیچھے ہوتا ہے، آگے نہیں چلتا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں حضرت زہری کے اس قول کہ جنازے کے پیچھے جانا خلاف سنت ہے' کے فساد پر

٤١٤۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضؓ مَا تَقُوْلُ فِي الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضؓ اَلْمَشْيُ خَلْفَهَا اَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ اَمَامَهَا كَفَضْلِ الْمَكْتُوْبَةِ عَلَى التَّطَوُّعِ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ رضؓ وَعُمَرَ رضؓ يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا فَقَالَ اِنَّهُمَا يَكْرَهَانِ اَنْ يُّحْرِجَا النَّاسَ۔

حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے عرض کیا کہ آپ جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو انھوں نے فرمایا پیچھے چلنا، آگے چلنے سے افضل ہے جیسے فرض نماز کو نفلی نماز پر فضیلت حاصل ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو اس (جنازے) کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرات لوگوں کو حرج میں ڈالنا پسند نہیں کرتے تھے

٤١٥۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ فِيْ جَنَازَةٍ فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ رضؓ وَعُمَرُ رضؓ وَعَلِيٌّ رضؓ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رضؓ وَعُمَرُ يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا وَعَلِيٌّ رضؓ يَمْشِيْ خَلْفَهَا يَدِيْ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ عَلِيٌّ رضؓ اَمَا اِنَّ فَضْلَ الرَّجُلِ يَمْشِيْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ عَلَى الَّذِيْ يَمْشِيْ اَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ وَاِنَّهُمَا لَيَعْلَمَانِ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ الَّذِيْ اَعْلَمُ

حضرت ابن ابزیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں ایک جنازے کے ساتھ جا رہا تھا حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اس کے آگے چلتے تھے جبکہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے جاتے تھے۔ میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جنازے کے پیچھے چلنا، آگے چلنے سے اسی طرح افضل ہے جیسے با جماعت نماز کو تنہا آدمی کی نماز پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ دونوں حضرات (حضرت

وَلٰكِنَّهُمَا سَهْلَانِ يُسَهِّلَانِ عَلَى النَّاسِ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ تَفْضِيلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ عَلَى الْمَشْيِ أَمَامَهَا وَقَوْلُهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض يَعْلَمَانِ مِثْلَ مَا أَعْلَمُ وَإِنَّهُمَا إِنَّمَا يَتْرُكَانِ ذٰلِكَ لِلتَّسْهِيلِ عَلَى النَّاسِ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ وَهٰذَا مِمَّا لَا يُقَالُ بِالرَّأْيِ إِنَّمَا يُقَالُ وَيُعْلَمُ بِمَا قَدْ وَقَفَهُمْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَهُمْ إِيَّاهُ مِنْ ذٰلِكَ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِتَصْحِيحِ مَا رَوَيْنَا أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا۔

۲۱۶۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ عَلَى جَنَازَةٍ فَرَأَى مَعَهَا نِسَاءً فَوَقَفَ ثُمَّ قَالَ رُدُّوهُنَّ فَإِنَّهُنَّ فِتْنَةُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ثُمَّ مَضَى فَمَشَى خَلْفَهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَيْفَ الْمَشْيُ فِي الْجَنَازَةِ أَمَامَهَا أَمْ خَلْفَهَا فَقَالَ أَمَا تَرَانِي أَمْشِي خَلْفَهَا۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْمَشْيِ فِي الْجَنَازَةِ أَجَابَ سَائِلَهُ أَنَّهُ خَلْفَهَا وَهُوَ الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي أَمَامَهَا۔ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ عَلَى جِهَةِ التَّخْفِيفِ عَلَى النَّاسِ لِيُعَلِّمَهُمْ أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَإِنْ كَانَ أَفْضَلَ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا لَيْسَ هُوَ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا مِمَّا يَحْرُجُ تَارِكُهُ وَلٰكِنَّهُ مِمَّا لَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ وَيَفْعَلَ غَيْرَهُ۔ **وَكَذٰلِكَ** مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَرَوَى عَنْهُ سَالِمٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى إِبَاحَةِ

صدیق اکبر و فاروق اعظم) بھی میری طرح اس بات کو جانتے ہیں۔ لیکن وہ آسانی چاہنے والے ہیں لوگوں پر آسانی چاہتے ہیں۔

تو اس حدیث کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جنازے کے پیچھے چلنے کو آگے چلنے پر فضیلت دی ہے اور ان کا یہ قول کہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی میری طرح اس بات کو جانتے ہیں اور وہ لوگوں کی آسانی کے لیے اسے چھوڑتے ہیں۔ اس لیے نہیں کہ اس کے علاوہ کو فضیلت حاصل ہے۔ اور یہ ان باتوں میں سے ہے جنھیں رائے کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا بلکہ اس کا کہنا اور اسے جاننا اس بنیاد پر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آگاہی بخشی اور سکھایا تو ہماری روایت کردہ روایت کی تصحیح

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازے کے ساتھ تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا آپ نے اس کے ساتھ عورتیں دیکھیں تو ٹھہر گئے پھر فرمایا انھیں واپس کر دو یہ زندہ اور مُردہ کے لیے فتنہ ہیں پھر اس (جنازے) کے پیچھے چلے میں نے عرض کیا اے ابو عبد الرحمٰن! جنازے کے ساتھ کیسے چلنا چاہیے آگے یا پیچھے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پیچھے چل رہا ہوں۔

تو یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جب ان سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے سائل کو جواب دیا کہ پیچھے چلنا ہے اور یہ وہی ہیں جن سے ہم نے باب کے شروع میں روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس (جنازے) کے آگے آگے چلتے تھے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل لوگوں پر آسانی کے لیے کرتے تھے تاکہ ان کو سکھائیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا اگرچہ اس کے آگے چلنے سے افضل ہے لیکن وہ ضروری نہیں اور نہ ہی اس کے چھوڑنے والے پر کوئی حرج ہے بلکہ یہ ایسا عمل ہے کہ اسے بھی کر سکتا ہے اور اس کے علاوہ پر بھی عمل پیرا ہو سکتا ہے اور اسی طرح اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ مروی ہے کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے تو یہ جنازے کے آگے چلنے کے جواز پر

الْمَشْيِ اَمَامَهَا لَا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ اَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا ثُمَّ رَوٰى عَنْهُ نَافِعٌ اَنَّهُ مَشٰى خَلْفَهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى اِبَاحَةِ الْمَشْيِ خَلْفَهَا لَا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ اَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ فَلَمَّا سَاَلَهُ اَخْبَرَهُ بِالْمَشْيِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَفْعَلَ فِي الْجَنَازَةِ اِنَّهُ خَلْفَهَا عَلٰى اَنَّهُ هُوَ الَّذِيْ هُوَ اَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ - **وَقَدْ** رَوَيْنَا فِيْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَالْاَغْلَبُ مِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ هُوَ الْمَشْيُ خَلْفَهَا اَيْضًا فَصَارَ بِذٰلِكَ مِنْ حَقِّ الْجَنَازَةِ اِتِّبَاعُهَا وَالصَّلٰوةُ عَلَيْهَا فَكَانَ الْمُصَلِّيْ عَلَيْهَا يَكُوْنُ فِيْ صَلَاتِهِ عَلَيْهَا مُتَاَخِّرًا عَنْهَا - **فَالنَّظَرُ** عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ الْمُتَّبِعُ لَهَا فِي اتِّبَاعِهِ لَهَا مُتَاَخِّرًا عَنْهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ مَعَ مَا قَدْ وَافَقَهُ مِنَ الْاٰثَارِ -

دلالت ہے پیچھے چلنے سے اس کے افضل ہونے پر نہیں۔ پھر حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا کہ وہ اس (جنازے) کے پیچھے چلتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پیچھے چلنا جائز ہے افضلیت پر دلالت نہیں لیکن جب ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے بتایا کہ جنازے کے ساتھ چلنے میں مناسب طریقہ اس کے پیچھے چلنا ہے کیونکہ وہ اس کے غیر سے افضل ہے۔ ـــــ اور ہم نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنازے کی اتباع کا حکم دیا اور اس کا زیادہ غالب مفہوم بھی پیچھے چلنا ہی ہے تو اس طرح جنازے کا حق اس کے پیچھے چلنا اور اس پر نماز پڑھنا ہے اور نماز پڑھنے والا بھی اس کے پیچھے ہی ہوتا ہے۔

پس قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کے ساتھ جانے والا بھی پیچھے چلے یہی قیاس ہے اور یہ روایات کے موافق بھی ہے۔

۲۷۴۱ - **وَقَدْ** حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيْكٍ الْعَامِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لَهُ نَصْرَانِيَّةٍ مَاتَتْ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَاْمُرُ بِاَمْرِكَ وَاَنْتَ بَعِيْدٌ مِنْهَا ثُمَّ تَسِيْرُ اَمَامَهَا فَاِنَّ الَّذِيْ يَسِيْرُ اَمَامَ الْجَنَازَةِ لَيْسَ مَعَهَا -

حضرت حارث بن ربیعہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنی ایک عیسائی ام ولد کے بارے میں پوچھا جو مر گئی تھی، تو انھوں نے فرمایا اپنی ذمہ داری پوری کرو اور اس سے دور رہو پھر اس کے آگے آگے چلو کیونکہ جو جنازے کے آگے چلتا ہے وہ اس کے ساتھ شمار نہیں ہوتا۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ اَنَّ الَّذِيْ يَسِيْرُ اَمَامَ الْجَنَازَةِ لَيْسَ مَعَهَا فَاسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ وَقَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ - **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ اَنَّ اَصْلَ حَدِيْثِ سَالِمٍ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اِنَّمَا هُوَ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَوْقُوْفًا اَوْ كَمَا رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ مَوْقُوْفًا لَا كَمَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ مَرْفُوْعًا -

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو بتاتے ہیں کہ جو شخص جنازے کے آگے چلتا ہے وہ اس کے ساتھ نہیں ہوتا تو محال ہے کہ ان کے نزدیک اس طرح ہو (آگے چلنا افضل ہو) حالانکہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازے کے پیچھے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت سالم کی اصل روایت جو ہم نے باب کے شروع میں نقل کی ہے وہ اس طرح ہے جس طرح حضرت مالک نے حضرت زہری سے موقوفاً روایت کی ہے یا جیسے عقیل اور یونس نے حضرت زہری سے انھوں نے حضرت سالم سے موقوفاً روایت کی ہے ایسے نہیں جیسے حضرت ابن عیینہ نے حضرت زہری سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابن عمر

۴۱۸- حَدَّثَنَا ابن ابی مریم قال ثنا الفریابی قال ثنا اسرائیل قال ثنا ابو یحیی عن مجاهد قال کنت مع عبد الله ابن عمر رض جالسا فمرت جنازة فقام ابن عمر رض ثم قال ثم قال انی رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم قام لجنازة یهودی مرت علیه فقیل هل لک ان تتبعها فان فی اتباع الجنازة اجرا فانطلقنا نمشی معها ننظر فرأی ناسا فقال ما اولئک الذین بین یدی الجنازة قلت هم اهل الجنازة فقال ما هم مع الجنازة ولکن کنفیها او وراءها فبینما هو یمشی اذا سمع رانة فاستدارنی وهو قابض علی یدی فاستقبلها فقال لها شرا حرمتنا هذه الجنازة اذهب یا مجاهد فانک ترید الاجر وهذا ترید الوزر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهانا ان نتبع الجنازة معها رانة۔

فَإِنْ قال قائل وکیف یجوز ان یکون المشی خلف الجنازة افضل من المشی امامها وقد کان عمر بن الخطاب بحضرة اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فی جنازة زینب یقدم الناس امامها فذلک دلیل علی انه کان لا یری المشی خلفها اصلا ولولا ذلک لاباحه لمن مشی خلفها۔ فَقِیلَ له وکیف یجوز ما ذکرت وقد قال علی بن ابی طالب رض انهما یرید ابا بکر رض وعمر رض یعلمان ان المشی خلفها افضل من المشی امامها ثم یفعل هذا المعنی الذی ذکرت ولکنه فعل ذلک عندنا والله اعلم لعارض لما النساء کن خلفها فکره للرجال مخالطتهن فامرهم بتقدم

حضرت مجاہد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہو گئے پھر فرمایا تم بھی کھڑے ہو جاؤ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے پوچھا گیا کہ کیا آپ جنازے کے ساتھ بھی جائیں گے کیونکہ اس کے ساتھ جانا باعث اجر ہے چنانچہ ہم اس کے ساتھ چلنے لگے پھر آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا تو فرمایا جنازے کے آگے یہ کون لوگ ہیں میں نے عرض کیا وہ اہلِ جنازہ ہیں فرمایا وہ جنازے کے ساتھ نہیں جنازے کے ساتھ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس کے دائیں بائیں یا پیچھے ہوں پھر اس دوران کہ آپ چل رہے تھے ایک بین کرنے والی کو سنا تو مجھے واپس پھیر لیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس کے سامنے تشریف لے گئے اور فرمایا یہ بری بات ہے تم نے ہمیں اس جنازے (کے ساتھ جانے) سے محروم کر دیا اے مجاہد! چلے جاؤ تم ثواب چاہتے ہو اور یہ گناہ کا ارادہ کرتی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا جس کے ساتھ بین کرنے والی ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جنازے کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل کیسے ہوا حالانکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی موجودگی میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے میں لوگوں کو آگے کرتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ پیچھے چلنے کو بالکل جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اسے پیچھے چلنے والوں کے لیے جائز سمجھتے۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ تمہاری بات کس طرح جائز ہو سکتی ہے جب کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ دونوں یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما جانتے تھے کہ جنازے کے پیچھے چلنا، آگے چلنے سے افضل ہے پھر وہ اس وجہ سے ایسا کرتے ہوں جو تم نے بیان کی بلکہ ہمارے خیال میں انہوں نے کسی عارضہ کی وجہ سے ایسا کیا یا تو پیچھے عورتیں تھیں تو مردوں کے ان سے اختلاط کو مناسب نہ سمجھا تو ان کو جنازے

الْجَنَازَةِ لِذٰلِكَ الْعَارِضِ لَا لِاَنَّهٗ اَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا۔ وَقَدْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مَنْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَهُوَ اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى لَا يُضَادَّ مَا ذَكَرَهٗ عَلِيٌّ رض عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض۔

سے آگے ہونے کا حکم دیا اس لیے نہیں کہ وہ پیچھے چلنے سے افضل ہے۔

میں (امام طحاوی) نے حضرت یونس سے سنا وہ حضرت ابن وہب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بعض اہل علم کو کہتے ہوئے سنا کہ اس حدیث کو اس معنیٰ پر محمول کرنا زیادہ اچھا ہے تاکہ یہ اس بات کے خلاف نہ ہو جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق رضی اللہ

۴۱۹۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا كَانَ مَعَهَا نِسَاءٌ اَخَذَ بِيَدِيْ فَتَقَدَّمْنَا نَمْشِيْ اَمَامَهَا فَاِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نِسَاءٌ مَشَيْنَا خَلْفَهَا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اسود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جب عورتیں ہوتیں تو وہ میرا ہاتھ پکڑتے اور ہم جنازے کے آگے آگے چلتے اور اگر عورتیں نہ ہوتیں تو پیچھے چلتے۔

فَهٰذَا الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَلٰى طُوْلِ صُحْبَتِهٖ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَعَلٰى صُحْبَتِهٖ لِعُمَرَ قَدْ كَانَ قَصْدُهٗ فِي الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ اِلَى الْمَشْيِ خَلْفَهَا اِلَّا اَنْ يَعْرِضَ لَهٗ عَارِضٌ فَيَمْشِيْ اَمَامَهَا لِذٰلِكَ الْعَارِضِ لَا لِاَنَّ ذٰلِكَ اَفْضَلُ عِنْدَهٗ مِنْ غَيْرِهٖ وَكَذٰلِكَ عُمَرُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْمَا فَعَلَهٗ فِيْ جَنَازَةِ زَيْنَبَ هُوَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

تو یہ حضرت اسود بن یزید ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ طویل صحبت کے باوجود جنازے کے پیچھے چلنے کا قصد کرتے۔ سوائے اس کے کہ کوئی عارضہ پیش آتا تو اس کے باعث آگے چلتے اس لیے نہیں کہ ان کے نزدیک ایسا کرنا دوسری صورت سے افضل ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جو عمل ہم نے روایت کیا ہے اس کا بھی یہی مطلب ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر

۴۲۰۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ح وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ السَّيْرَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ لوگ جنازے کے آگے چلنا پسند نہیں کرتے تھے۔

فَهٰذَا اِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ هٰذَا وَاِذَا قَالَ كَانُوْا فَاِنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَدْ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ هٰذَا ثُمَّ يَفْعَلُوْنَهٗ لِلْعُذْرِ وَلِاَنَّ ذٰلِكَ هُوَ اَفْضَلُ مِنْ مُخَالَطَةِ النِّسَاءِ اِذَا قَرُبْنَ مِنَ الْجَنَازَةِ فَاَمَّا اِذَا بَعُدْنَ مِنْهَا اَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نِسَاءٌ فَاِنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا اَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ اَمَامَهَا وَعَنْ

تو یہ حضرت ابراہیم ہیں جو یہ بات فرما رہے ہیں اور جب وہ کہتے ہیں کہ "وہ لوگ ایسا کرتے تھے" تو اس سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد مراد ہوتے ہیں وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے پھر عذر کی وجہ سے ایسا کرتے کیونکہ عورتوں کے جنازے کے قریب ہونے کی صورت میں ان سے اختلاط کی بجائے یہ افضل ہے لیکن جب وہ اس سے دور ہوتیں یا جنازے کے ساتھ عورتیں بالکل

يَمِيْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ (۱۰۲) الْجَنَازَةِ تَمُرُّ بِالْقَوْمِ أَيَقُوْمُوْنَ لَهَا أَمْ لَا۔

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَنَّاحٍ أَنَّ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُوْضَعَ أَوْ تُخَلِّفَكُمْ۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتَ جَنَازَةً فَقُمْ۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ

ذہرتیں تو اس صورت میں جنازے کے آگے دائیں اور بائیں چلنے کی نسبت پیچھے چلنا افضل ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۰۲: جنازہ گزرے تو لوگ اس کے لیے اٹھ کھڑے ہوں یا نہ؟

حضرت موسیٰ بن عمران ابن مناح فرماتے ہیں کہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے۔

حضرت سعید بن مسلم بن ہشام ابن عبدالملک حضرت اسماعیل بن امیہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا مگر یہ کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ اسے رکھ دیا جائے یا تم سے الگ ہو جائے۔

حضرت ابراہیم بن ابوالوزیر فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

حضرت سالم، حضرت ابن عمر سے وہ حضرت عامر بن ربیعہ

قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُوضَعَ أَوْ تُخَلِّفَكُمْ۔

(رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ حتی کہ اسے رکھ دیا جائے یا تم سے دور ہو جائے۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا أَسَدٌ قَالَ ثنا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت لیث، حضرت نافع سے وہ بواسطہ حضرت ابن عمر، حضرت عامر بن ربیعہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَمُرُّ بِنَا جَنَازَةُ الْكَافِرِ أَفَنَقُومُ لَهَا قَالَ نَعَمْ فَإِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُومُونَ لَهَا إِنَّمَا تَقُومُونَ إِعْظَامًا لِلَّذِي يَقْبِضُ النُّفُوسَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس سے کافر کا جنازہ گزرتا ہے ہم اس کے لیے کھڑے ہوں فرمایا ہاں تم اس کے احترام میں کھڑے نہیں ہوتے بلکہ تم تو ارواح کو قبض کرنے والے کے احترام میں کھڑے ہوتے ہو۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مَجُوسِيٌّ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ أَلَيْسَ مَيِّتًا أَوْ لَيْسَ نَفْسًا۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما قادسیہ میں تھے ان کے پاس سے جنازہ گزرا تو کھڑے ہو گئے عرض کیا گیا یہ تو اس زمین کا آدمی ہے یعنی مجوسی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا کہ رسول اکرم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے۔ عرض کیا گیا کہ یہ یہودی ہے فرمایا کیا یہ میت نہیں یا فرمایا کیا یہ جان نہیں۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا أَسَدٌ قَالَ ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ لِجَنَازَةٍ حَتَّى تَوَارَتْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہی ایک جنازے کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ اوجھل ہو گیا۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضـ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِ جَنَازَةٌ فَقُمْنَا لِنَحْمِلَهَا فَإِذَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ أَوْ يَهُودِيَّةٍ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ أَوْ يَهُودِيَّةٍ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا ہم اُسے اٹھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو پتہ چلا کہ یہودی مرد یا یہودی عورت ہے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ یہودی مرد یا عورت کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا موت باعث غم ہے جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونَةَ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت اوزاعی، حضرت یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضـ قَالَ مَرَّ عَلَى مَرْوَانَ بِجَنَازَةٍ فَلَمْ يَقُمْ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقَامَ مَرْوَانُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مروان بن حکم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ کھڑا نہ ہوا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے تو مروان بھی کھڑا ہو گیا۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو اس کے ساتھ جائے وہ اس کے رکھنے تک نہ بیٹھے۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت ابو سلمہ سے وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے

أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْسَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ہم سے اس کی مثل بیان کیا۔

۴۳۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْكُهَيْتِيْ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ عَلٰى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَمْشِ مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى تَغِيْبَ عَنْهُ وَإِنْ مَشٰى مَعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے ایک میت پر نماز جنازہ پڑھے اور اس (جنازے) کے ساتھ نہ چلے تو کھڑا رہے حتیٰ کہ وہ اوجھل ہو جائے اور اگر اس کے ساتھ جائے تو جب تک اسے رکھا نہ جائے، نہ بیٹھے۔

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَاتَّبَعُوْهَا وَجَعَلُوْهَا أَصْلًا وَقَلَّدُوْهَا وَأَمَرُوْا مَنْ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ أَنْ يَقُوْمَ لَهَا حَتّٰى تَتَوَارٰى عَنْهُ وَمَنْ مَشٰى مَعَهَا أَنْ لَا يَقْعُدَ حَتّٰى تُوْضَعَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ عَلٰى مَنْ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ أَنْ يَقُوْمَ لَهَا وَلِمَنْ تَبِعَهَا أَنْ يَجْلِسَ وَإِنْ لَمْ تُوْضَعْ وَقَالُوْا إِنَّمَا قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ الْيَهُوْدِيِّ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَاهُ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ مِنْ حُكْمِ الْجَنَازَةِ

حضرت امام ابوطحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت ان روایات کی طرف گئی ہے انھوں نے ان کی اتباع کی اور انھیں دلیل قرار دیا ان کو اپنایا اور حکم دیا کہ جس کے پاس سے جنازہ گزرے وہ کھڑا ہو جائے یہانتک کہ وہ اس سے اوجھل ہو جائے اور جو اس کے ساتھ جائے وہ اس کے رکھنے تک نہ بیٹھے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس کے پاس سے جنازہ گزرے اس پر اس کے لیے کھڑا ہونا لازم نہیں اور ساتھ جانے والا بیٹھ سکتا ہے اگرچہ اسے رکھا نہ گیا ہو وہ فرماتے ہیں قیس بن سعد اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما کی روایت میں مذکور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا یہودی کے جنازے کے لیے تھا اور اس کا مقصد جنازہ کی وجہ سے کھڑا ہونا نہ تھا جس کا ذکر انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا ہے۔

۴۳۸۔ **وَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَوْعَنْ أَحَدِهِمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ لَهَا وَقَالَ آذَانِيْ رِيْحُهَا۔

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد بن علی بن عمر سے سنا وہ حضرت حسن اور ابن عباس رضی اللہ عنہم (دونوں) سے یا ان میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا مجھے اس کی بدبو نے اذیت دی ہے۔

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى أَنَّ قِيَامَهُ كَانَ لِمَا آذَاهُ رِيْحُهَا لِيَتَبَاعَدَ عَنْهُ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ۔ **وَأَمَّا** مَا رُوِيَ مِنْ قِيَامِهِ لِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا۔

پس یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ کا کھڑا ہونا اس کی بدبو سے پہنچنے والی اذیت کی وجہ سے تھا تاکہ اس سے دور ہو جائیں کسی اور مقصد کے لیے نہیں۔

۴۳۹۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رض مَرَّتْ بِهِمَا

حضرت حسن فرماتے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے لیکن حضرت

جَنَازَةٌ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَلَمْ يَقُمِ الْحَسَنُ رض
فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلْحَسَنِ رض
أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ عَلَيْهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْحَسَنُ رض لِلْعَبَّاسِ رض أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ۔

حسن رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے انھوں نے فرمایا ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھتے تھے۔ انھوں نے فرمایا ہاں۔

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ قِيَامَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا لَا لِأَنَّ مِنْ سُنَّتِهَا أَنْ يُقَامَ لَهَا۔ **وَأَمَّا** مَا ذُكِرَ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ وَمِنْ تَرْكِ الْقُعُوْدِ إِذَا تُبِعَتْ حَتّٰى تُوْضَعَ فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ۔

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا اس لیے تھا کہ اس پر نماز جنازہ پڑھیں اس لیے نہیں کہ اس کے لیے کھڑا ہونا اس کے طریقے سے ہے' اور وہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے لیے کھڑا ہونے اور ساتھ جانے والے کو اس کے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھنے کا حکم مذکور ہے وہ پہلے تھا اب منسوخ ہوگیا۔

۴۴۰۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رض قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى تُوْضَعَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَهُمْ بِالْقُعُوْدِ۔

حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جنازے کے ساتھ کھڑے رہے حتیٰ کہ اسے رکھا گیا اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے رہے اس کے بعد آپ بیٹھے اور ان کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔

۴۴۱۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ وَبَحْرٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت مسعود بن حکم زرقی، حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۴۲۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ۔

حضرت مسعود بن حکم فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا اس کے بعد آپ تشریف فرما ہوئے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم فرمایا۔

۴۴۳۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةً بِالْعِرَاقِ فَرَأَيْتُ رِجَالًا قِيَامًا يَنْتَظِرُونَ أَنْ تُوضَعَ وَرَأَيْتُ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رض يُشِيرُ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ بَعْدَ الْقِيَامِ۔

حضرت اسماعیل بن مسعود بن حکم زرقی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں عراق میں ایک جنازے کے ساتھ گیا میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ کھڑے اس کے رکھے جانے کا انتظار کر رہے تھے اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہیں بیٹھنے کا اشارہ کر رہے تھے۔ (اور فرما رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے ہونے کے بعد بیٹھنے کا حکم دیا۔

۴۴۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رض قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَرَأَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا۔

حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے دیکھا تو ہم کھڑے ہوئے اور آپ کو بیٹھتے دیکھا تو ہم بیٹھ گئے۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقِيَامَ لِلْجَنَازَةِ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ فَقَالَ قَوْمٌ إِنَّمَا نُسِخَ ذٰلِكَ لِخِلَافِ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ پہلے جنازے کے لیے کھڑا ہونے کا حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ اہل کتاب کی مخالفت میں منسوخ ہوا۔

۴۴۵۔ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعَ جَنَازَةً لَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ قَالَ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰكَذَا نَفْعَلُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنازے کے ساتھ تشریف لے جاتے تو جب تک اُسے قبر میں نہ اُتارا جاتا آپ نہ بیٹھتے (حضرت عبادہ) فرماتے ہیں یہودیوں کے ایک عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو اس نے کہا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم ہم اسی طرح کرتے تھے۔ فرماتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو۔

وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ۔

ہمارے نزدیک یہ حدیث ان کے مؤقف کی دلیل نہیں کیونکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۴۴۶۔ **لِأَنَّ** رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَدْ** رُوِيَ عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو لٹکاتے تھے جبکہ مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالتے تھے۔ اہل کتاب بھی اپنے بالوں کو لٹکاتے تھے اور نبی اکرم صلی

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرِقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ۔

اللہ علیہ وسلم ان امور میں جہاں آپ کو (کوئی خاص) حکم نہ دیا جاتا اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے۔ اس کے بعد آپ سر میں مانگ نکالنے لگے۔

۴۴۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت عبیداللہ نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّبِعُ أَهْلَ الْكِتَابِ حَتّٰى يُؤْمَرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الْقُعُوْدِ فِيْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ هُوَ بِخِلَافِ أَهْلِ الْكِتَابِ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِخِلَافِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ لٰكِنَّ حُكْمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى شَرِيْعَةِ النَّبِيِّ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَهُ حَتّٰى يُحْدَثَ لَهُ شَرِيْعَةٌ تَنْسَخُ مَا تَقَدَّمَهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ وَلٰكِنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ حِيْنَ أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ شَرِيْعَةً فِيْ ذٰلِكَ وَهُوَ الْقُعُوْدُ يَنْسَخُ مَا قَبْلَهَا وَهُوَ الْقِيَامُ۔ **وَقَدْ** رُوِيَ هٰذَا الْمَذْهَبُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رض۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے طریقے کو اپناتے یہاں تک کہ اس کے خلاف کا حکم دیا جاتا تو محال ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو بیٹھنے کا حکم دیا گیا وہ اہل کتاب کے خلاف ہو اور اس وقت تک ان کی مخالفت کا حکم نہ دیا گیا ہو کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نبی کی شریعت کے مطابق حکم دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے لیے ایسا شرعی حکم آجاتا جو پہلے حکم کو منسوخ کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے راہ دکھائی پس آپ ان کی راہ کو اپنائیے۔"

لیکن ہمارے نزدیک جب اللہ تعالیٰ نے نیا حکم یعنی بیٹھنے کا حکم دیا تو پہلے حکم یعنی بیٹھنے کو منسوخ کر دیا۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ مذہب مروی ہے۔

۴۴۸۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رض نَنْتَظِرُ جَنَازَةً فَمَرَّتْ بِنَا أُخْرٰى فَقُمْنَا فَقَالَ مَا هٰذَا الْقِيَامُ فَقُلْتُ مَا تَأْتُوْنَا بِهِ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ أَوْ يَهُوْدِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ

حضرت ابن سخبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک جنازے کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک دوسرا جنازہ گزرا ہم اُٹھ کھڑے ہوئے۔ انھوں نے فرمایا یہ کھڑا ہونا کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اصحاب رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم) آپ ہمیں اس سلسلے میں کیا بتاتے ہیں تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مسلمان، یہودی یا عیسائی کا جنازہ

تَقُوْمُوْا فَاِنَّكُمْ لَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ اِنَّمَا صَنَعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَّاحِدَةً كَانَ يَتَشَبَّهُ بِاَهْلِ الْكِتٰبِ فِي الشَّيْءِ فَاِذَا نُهِيَ عَنْهُ تَرَكَهٗ۔

فَاَخْبَرَ عَلِيٌّ رض فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ قَامَ مَرَّةً فِيْ بَدْءِ اَمْرِهٖ عَلَى التَّشَبُّهِ مِنْهُ بِاَهْلِ الْكِتَابِ وَعَلَى الْاِقْتِدَاءِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهٗ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى اَحْدَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ خِلَافَ ذٰلِكَ وَهُوَ الْقُعُوْدُ۔ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ مَا صَرَفْنَا اِلَيْهِ وَجْهَ حَدِيْثِ عُبَادَةَ۔

۹۴۴۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا الْقِيَامَ اِلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ عَلِيٍّ رض فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ قَدْ كُنَّا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلِيٌّ رض ذٰلِكَ وَاَنْتُمْ يَهُوْدٌ۔

فَمَعْنٰى هٰذَا اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى شَرِيْعَتِهِمْ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِشَرِيْعَةِ الْاِسْلَامِ فِيْهِ۔

وَقَدْ ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا نَسْخُ مَا رَوَيْنَاهُ فِيْ اَوَّلِهٖ مِنَ الْاٰثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ بِالْاٰثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۵۰۴۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ اُنَيْسِ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رض وَاَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُوْنَ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رض قَدْ كَانَ يَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ رَوٰى عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ تم اس کے لیے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ اس کے ساتھ موجود فرشتوں کے لیے کھڑے ہوتے ہو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایک مرتبہ کیا آپ کسی چیز میں اہل کتاب کی مشابہت اختیار کرتے۔ جب اس سے روکا جاتا تو چھوڑ دیتے۔

تو اس حدیث میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں اہل کتاب سے مشابہت اور پہلے انبیاء کرام کی اقتداء میں کھڑے ہوتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف یعنی بیٹھنے کا حکم ظاہر فرمایا

تو اس سے وہی بات ثابت ہوئی جس پر ہم نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو محمول کیا ہے۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جنازے کے لیے اٹھنے (کے مسئلہ) پر مذاکرہ کر رہے تھے تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کھڑے ہوا کرتے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کام کرو گے کیا تم یہودی ہو؟

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی شریعت کے مطابق کھڑے ہوتے تھے پھر اسلامی شریعت سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا اس کے مطابق بعد والی روایات سے جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا وہ حکم منسوخ ہو گیا جو پہلے مروی روایات میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

حضرت انیس بن ابی یحییٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو یہ عمل کرتے تھے حالانکہ انھوں نے بواسطہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ،

وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ. فَدَلَّ تَرْكُهُ لِذٰلِكَ اِلٰى مَا كَانَ يَفْعَلُ عَلٰى ثُبُوْتِ نَسْخِ مَا حَدَّثَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ.

۲۷۵۱- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَيْضًا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ اَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَجْلِسُ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ وَلَا يَقُوْمُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْمُوْنَ لَهَا اِذَا رَاَوْهَا يَقُوْلُوْنَ فِيْ اَهْلِكِ مَا اَنْتَ فِيْ اَهْلِكَ مَا اَنْتَ

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ رض تُنْكِرُ الْقِيَامَ لَهَا اَصْلًا وَتُخْبِرُ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ اَفْعَالِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَذْهَبُوْنَ فِيْ كُلِّ مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلٰى مَا قَدْ بَيَّنَّا نَسْخَهٗ لِمَا قَدْ خَالَفَهٗ وَبِهٖ نَاْخُذُ.

بَابُ ۱۳ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ عَلَى الْمَيِّتِ اَيْنَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَقُوْمَ مِنْهُ.

۲۷۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهَا وَسْطَهَا.

۲۷۵۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا هُوَ الْمَقَامُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے تو ان کا
اپنے عمل کی بنیاد پر اس کو (روایت) کو چھوڑنا اس بات کی دلیل ہے کہ جو
[پہلے انھوں نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ منسوخ ہے۔]

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان سے بیان کیا کہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے اور اس کے لیے کھڑے بھی نہیں ہوتے تھے۔ اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دیتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ دور جاہلیت میں جنازے کو دیکھ کر اس کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور کہتے تھے تم اپنے اہل سے جدا ہو گئے تم اپنے اہل سے جدا ہو گئے۔

تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جو (جنازے کے لیے) کھڑے ہونے کا بالکل انکار فرماتی ہیں اور بتاتی ہیں کہ یہ دور جاہلیت کے کاموں میں سے تھا۔ اس باب میں جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے کہ پہلا حکم منسوخ ہوا اور بعد والی روایات اس کے لیے ناسخ ہیں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے اور ہم بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

باب ۱۰۳: نماز جنازہ پڑھنے والا کہاں کھڑا ہو؟

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت ام کعب کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ حالت نفاس میں تھیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے ان کے وسط میں کھڑے ہوئے

حضرت ہمام فرماتے ہیں ہم سے حضرت حسین معلم نے بیان فرمایا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا وہ فرماتے ہیں نماز جنازہ پڑھنے والے

أَنْ يَقُوْمَهُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَمِنَ الرَّجُلِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا أَمَّا الْمَرْأَةُ فَهٰكَذَا يَقُوْمُ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهَا وَأَمَّا الرَّجُلُ عِنْدَ رَأْسِهٖ۔

۴۵۴۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَالِبٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهٖ وَجِيْءَ بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ فَقَامَ عِنْدَ وَسْطِهَا فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ نَعَمْ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ فَقَالَ احْفَظُوْا۔

۴۵۵۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَرْأَةِ حَيْثُ قُمْتَ وَمِنَ الرَّجُلِ حَيْثُ قُمْتَ قَالَ نَعَمْ۔

۴۵۶۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ عِنْدَ رَأْسِ الرَّجُلِ وَعَجِيْزَةِ الْمَرْأَةِ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَبَيَّنَ أَنَسٌ رض فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ الرَّجُلِ عِنْدَ رَأْسِهٖ وَمِنَ الْمَرْأَةِ وَسْطَهَا عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ فَوَافَقَ حَدِيْثَ سَمُرَةَ فِيْ حُكْمِ الْقِيَامِ مِنَ الْمَرْأَةِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيْهَا كَيْفَ هُوَ وَزَادَ عَلَيْهِ حُكْمَ الرَّجُلِ فِي الْقِيَامِ مِنْهُ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَهُوَ أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ۔

وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ يُوْسُفَ رح فِيْمَا حَدَّثَنِيْ بِهِ ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ

کو اس مقام پر ہونا چاہیے (میت) مرد ہو یا عورت، لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت ہو تو اسی جگہ کھڑا ہونا چاہیے لیکن مرد (میت) کے سر کے سامنے کھڑا ہو۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا، حضرت ابو غالب فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھتے ہوئے اس کے سر کے سامنے کھڑے ہوئے، ایک عورت کا جنازہ آیا تو آپ اس کے درمیان کھڑا ہوئے حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا: اے ابو حمزہ! کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں"۔ پھر حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اسے یاد رکھو۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت ہمام نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور اس میں یہ اضافہ فرمایا کہ حضرت علاء بن زیاد نے فرمایا اے ابو حمزہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے جنازے میں اسی مقام پر کھڑے ہوتے تھے جہاں آپ کھڑے ہوئے اور مرد کے لیے وہاں جہاں آپ کھڑے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرد کے سر کے سامنے اور عورت کے وسط میں کھڑے ہوتے تھے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرد کے سر کے سامنے اور عورت کے وسط میں کھڑے ہوتے تھے جیسا کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے پس یہ حدیث عورت کے جنازے کے سامنے کھڑے ہونے کے بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اس میں مرد کی نماز جنازہ میں کھڑے ہونے کا حکم بھی بیان ہوا پس یہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کو اختیار کیا جیسا کہ مجھ (امام طحاوی) سے ابن ابی عمران نے بیان کیا انھوں نے محمد بن شجاع

شُجَاعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ رح وَأَمَّا قَوْلُهُ الْمَشْهُورُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ فَمِثْلُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رض قَالَ يَقُومُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ بِحِذَاءِ الصَّدْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ بَيْنَ أَبِي حَنِيفَةَ رح وَأَبِي يُوسُفَ فِي ذٰلِكَ خِلَافًا۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ۔

سے انھوں نے حسن بن ابی مالک سے اور انھوں نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کیا۔ لیکن ان کا مشہور قول حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کی مثل ہے۔ حضرت محمد بن حسنؒ حضرت امام ابو یوسف سے اور وہ امام ابو حنیفہ (رحمہم اللہ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا مرد اور عورت (دونوں کی نماز جنازہ میں امام ان) کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے درمیان اختلاف کا ذکر نہیں کیا۔

۴۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَقُومُ الرَّجُلُ الَّذِي يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ صَدْرِهَا۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نماز جنازہ پڑھنے والا سینے کے سامنے کھڑا ہو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَحَبُّ إِلَيْنَا لِمَا قَدْ شَدَّهُ مِنَ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک پہلا قول زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اسے ان روایات کی وجہ سے مضبوطی حاصل ہے جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

بَابُ (۱۰۴) الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ هَلْ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ فِي الْمَسَاجِدِ أَوْلَا

باب ۱۰۴: مساجد میں نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں۔

۴۵۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رض حِينَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ أَدْخِلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَقَدْ صَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انہیں مسجد میں لے چلو تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھوں تو صحابہ کرام نے اس بات کو تسلیم نہ کیا حضرت ام المومنین نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

۴۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت مالک حضرت ابو النضر سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۶۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ

حضرت عباد بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے

قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَمَرَتْ بِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنْ يُمَرَّ بِهٖ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَعْقُوْبَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (کی میت) کے بارے میں حکم فرمایا کہ اسے مسجد میں لے جایا جائے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسَاجِدِ۔

۴۶۱- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ صُلِّيَ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوا الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسَاجِدِ۔

۴۶۲- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِيْ مَسْجِدٍ فَلَا شَيْءَ لَهٗ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ مساجد میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ —— انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے بھی استدلال کیا۔ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے مساجد میں نماز جنازہ پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کے لیے کچھ (ثواب) نہیں۔

فَلَمَّا اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ فِيْمَا رَوَيْنَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسَاجِدِ وَفِيْمَا رَوَيْنَا فِي الْفَصْلِ الثَّانِيْ كَرَاهَةُ ذٰلِكَ احْتَجْنَا اِلٰى كَشْفِ ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ الْمُتَاَخِّرَ مِنْهُ فَنَجْعَلَهٗ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ فِيْهِ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا تَرَكُوا الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ اَنْ كَانَتْ تُفْعَلُ فِيْهِ حَتّٰى اِرْتَفَعَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَذَهَبَتْ مَعْرِفَةُ ذٰلِكَ مِنْ عَامَّتِهِمْ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهَا لِكَرَاهَةٍ حَدَثَتْ وَلٰكِنْ كَانَ

پس جب اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات باہم مختلف ہیں۔ پہلی روایات میں مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا جواز اور دوسری میں کراہت کا ذکر ہے۔ تو ہم نے اس کی وضاحت کی ضرورت محسوس کی تاکہ بعد والی روایات معلوم کر سکیں اور انھیں پہلی روایات کے لیے ناسخ قرار دیں۔ پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں (صحابہ کرام) نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا تھا جبکہ اس سے پہلے اس میں یہ عمل ہوتا تھا حتیٰ کہ انھوں نے یہ عمل چھوڑ دیا اور عام لوگوں میں اس کی پہچان بھی نہ رہی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک یہ کسی نو پیدا اعتراض کی وجہ سے نہ تھا بلکہ ان کے نزدیک یہ اس لیے تھا کہ صحابہ کرام کے لیے مساجد میں نماز جنازہ

ذٰلِكَ عِنْدَهَا لِاَنَّ لَهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ وَلَهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا عَلَيْهَا فِي غَيْرِهٖ وَلَا يَكُوْنُ صَلَاتُهُمْ فِي غَيْرِهٖ دَلِيْلًا عَلٰى كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ كَمَا لَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُمْ فِيْهِ دَلِيْلًا عَلٰى كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي غَيْرِهٖ فَقَالَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ مَا قَالَتْ لِذٰلِكَ وَاَنْكَرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ النَّاسُ وَهُمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض قَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْخَ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ سَمِعَهٗ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ وَاَنَّ ذٰلِكَ التَّرْكَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ اَنْ كَانَ يَفْعَلُهَا فِيْهِ تَرْكُ نَسْخٍ فَذٰلِكَ اَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ لِاَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ رض اِخْبَارٌ عَنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَالِ الْاِبَاحَةِ الَّتِيْ لَمْ يَتَقَدَّمْهَا نَهْيٌ وَفِي حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اِخْبَارٌ عَنْ نَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ قَدْ تَقَدَّمَتْهُ الْاِبَاحَةُ فَصَارَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رض لِاَنَّهٗ نَاسِخٌ لَهٗ وَفِي اِنْكَارِ مَنْ اَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلٰى عَائِشَةَ رض وَهُمْ يَوْمَئِذٍ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا عَلِمُوْا فِي ذٰلِكَ خِلَافَ مَا عَلِمَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنَ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَكَرَاهَتِهَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ اَيْضًا غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ الْاِمْلَاءِ رَوَوْا عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ فِي ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا كَانَ مَسْجِدٌ قَدْ اُفْرِدَ لِلصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يُّصَلّٰى عَلَى الْجَنَائِزِ فِيْهِ۔

پڑھنا بھی جائز تھا اور وہ دوسری جگہ بھی پڑھ سکتے تھے اور دوسری جگہ پڑھنا مسجد میں پڑھنے کی کراہت پر دلیل نہیں جیسے مسجد میں پڑھنا، دوسری جگہ پڑھنے کی کراہت پر دلیل نہیں تھی۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے وصال کے دن ام المومنین نے وہ بات فرمائی جبکہ صحابہ کرام اور ان کے متبعین نے اس سے انکار کیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہونے کے بارے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا تو آپ کا پہلے مساجد میں نماز جنازہ پڑھنا پھر اسے چھوڑنا نسخ کی دلیل ہے پس یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ ام المومنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کی خبر دی ہے جو جواز کی حالت میں تھا اور ابھی تک ممانعت نہیں آئی تھی جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ممانعت کی خبر دی گئی ہے جس سے پہلے جواز تھا لہٰذا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت، حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے اولیٰ ہوئی کیونکہ یہ اس کے لیے ناسخ ہے، اور صحابہ کرام کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سے انکار اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو ام المومنین کے خلاف معلومات حاصل تھیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو ان کی مخالفت نہ کرتے یہ جو ہم نے مسجد میں نماز جنازہ کی ممانعت اور کراہت کا ذکر کیا ہے حضرت امام ابوحنیفہ، اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ البتہ ان (مسائل کو) نقل کرنے والوں نے امام ابویوسف رحمہ اللہ سے اس سلسلے میں یوں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب مسجد خاص نماز جنازہ کے لیے بنائی گئی ہو تو اس میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

باب (۱۰۵) التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَائِزِ كَمْ هُوَ

۴۶۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُصَلِّيْ عَلٰى جَنَائِزِنَا فَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا فَكَبَّرَ يَوْمًا خَمْسًا فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَقَالَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا اَوْ كَبَّرَهَا۔

۴۶۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى اَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَسَاَلَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ اَنَسِيْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَا اَتْرُكُهٗ اَبَدًا۔

۴۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عِيْسٰى مَوْلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ مَا وَهِمْتُ وَلَا نَسِيْتُ وَلٰكِنِّيْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ مَوْلَايَ وَوَلِيُّ نِعْمَتِيْ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا ثُمَّ الْتَفَتَ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَائِزِ خَمْسًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هِيَ اَرْبَعٌ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُزَادَ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا يُنْقَصَ مِنْهُ۔

باب ۱۰۵: نماز جنازہ میں کتنی تکبیریں ہیں

حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازے پڑھاتے تو چار تکبیریں کہتے ایک دن آپ نے پانچ تکبیریں کہیں۔ آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ حضرت ابوبکرہ کی روایت میں ہے انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں کہی ہیں اور حضرت ابن مرزوق کی روایت میں ہے انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تکبیریں کہتے تھے یا آپ نے کہیں۔

حضرت اسرائیل بن یونس فرماتے ہیں حضرت عبدالاعلیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کیا آپ بھول گئے تھے؟ انھوں نے فرمایا نہیں، بلکہ میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے پانچ تکبیریں کہیں۔ پس میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

حضرت یحییٰ بن عبداللہ تیمی فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عیسیٰ کے پیچھے ایک میت کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا مجھے وہم ہوا نہ میں بھولا، بلکہ میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جیسے میرے مولا اور ولی نعمت یعنی حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پڑھا تو اس پر پانچ تکبیریں پڑھیں پھر (حضرت حذیفہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جنازے پر پانچ تکبیریں ہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ چار ہی تکبیریں ہیں ان پر کمی زیادتی مناسب نہیں۔

۴۶۶۔ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ رض أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلٰى مَيِّتٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا۔

انھوں نے اس سلسلے میں استدلال کرتے ہوئے کہا حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک میت کی نماز جنازہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

[illegible]

۴۶۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُكَيْنِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى النَّجَاشِيِّ أَرْبَعًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی (کے جنازے)

۴۶۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ فُلَانَةَ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فلانہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔

۴۶۹۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ قَالَ ثَنَا سُوَيْدٌ أَبُوْ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیریں کہیں۔

۴۷۰۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْمُؤَذِّنِ قَالَ تُوُفِّيَ أَبُوْ سَرِيْحَةَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فَقُلْنَا مَا هٰذَا؟ فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت ابوسلمان مؤذن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوسریحہ کا انتقال ہوا تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔ ہم نے پوچھا یہ کیا ہے۔ فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۴۷۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُوْدُ فُقَرَاءَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے فقراء کی عیادت کیا کرتے تھے۔ آپ کو ایک عورت کے فوت ہونے کی اطلاع دی گئی۔ انھوں نے اسے رات کو ہی دفن کر دیا۔ صبح ہوئی تو انھوں نے آپ کو اطلاع دی آپ اس کی

إِنَّهُ أُخْبِرَ بِامْرَأَةٍ مَاتَتْ فَدَفَنُوهَا لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ آذَنُوهُ فَمَشَى إِلَى قَبْرِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

قبر کی طرف تشریف لے گئے نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابو امامہ بعض صحابہ کرام کے واسطہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا ابْنُ أَبِي أَوْفَى عَلَى ابْنَةٍ لَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا ثُمَّ وَقَفَ فَانْتَظَرْنَا بَعْدَ الرَّابِعَةِ تَسْلِيمَهُ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُكَبِّرُ الْخَامِسَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَرَأَكُمْ ظَنَنْتُمْ أَنِّي سَأُكَبِّرُ الْخَامِسَةَ وَلَمْ أَكُنْ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ وَهٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت ابراہیم ہجری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے ہمیں اپنی صاحبزادی کی نماز جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں پھر کھڑے ہو گئے۔ ہم چوتھی تکبیر کے بعد سلام کا انتظار کر رہے تھے حتی کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ پانچویں تکبیر کہیں گے پھر آپ نے سلام پھیرا اس کے بعد فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے خیال میں، میں پانچویں تکبیر کہنے والا تھا لیکن میں نے ایسا نہیں کرنا تھا کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (یعنی چار تکبیریں)

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْهَجَرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت خالد بن عبد اللہ، حضرت ہجری سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْهَجَرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حضرت ہجری سے روایت کرتے ہیں۔ پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر لوگوں کو اسی دن دیدی جس دن وہ فوت ہوئے پھر آپ عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے لوگوں کی صف بندی کی اور چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ

حضرت عقیل، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب نے بواسطہ حضرت

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے مجھے اس کی مثل کی خبر دی۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زہری، حضرت سعید بن مسیب سے وہ کسی صحابی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ عَلَى الْمَيِّتِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میت پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔

وَقَالُوا فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِي هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا قَبْلَ الْمَرَّةِ الَّتِي كَبَّرَ فِيهَا خَمْسًا فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ خِلَافَهُ إِلَّا لِمَعْنًى قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهُوَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ سَلْمَانُ الْمُؤَذِّنُ فِي صَلَاتِهِ عَلَى أَبِي شُرَيْحَةَ فِي تَكْبِيرِهِ عَلَيْهِ أَرْبَعًا وَيَحْتَمِلُ تَكْبِيرُهُ عَلَى تِلْكَ الْجَنَازَةِ خَمْسًا أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ لِأَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ الْمَيِّتِ أَنْ يُكَبَّرَ عَلَيْهِ خَمْسًا لِأَنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوا يُفَضَّلُونَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ عَلَى مَا يُكَبَّرُ عَلَى غَيْرِهِمْ۔

انھوں نے (دوسرے گروہ نے) فرمایا کہ حضرت زید بن ارقم کی روایت سے جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے چار تکبیریں ہی کہتے تھے اب پانچ تکبیریں کہیں تو یہ نہیں ہو سکتا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عمل کرتے دیکھا اس کے خلاف بلاوجہ کیا ہو انھوں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوشریحہ کے جنازے پر چار تکبیریں پڑھیں جس طرح ابوسلمان مؤذن کی روایت میں ہے تو ان (حضرت زید بن ارقم) کا پانچ تکبیریں کہنا اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ اس میت پر پانچ تکبیروں کا ہی حکم ہوگا کیونکہ وہ اہل بدر سے تھے اور انھیں نماز جنازہ کی تکبیرات میں دوسروں پر فضیلت دی جاتی تھی۔

۴۸۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ خَمْسٌ وَأَرْبَعٌ فَأَمَرَ عُمَرُ النَّاسَ بِأَرْبَعٍ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں طرح تکبیریں تھیں، چار بھی اور پانچ بھی۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار تکبیریں کہنے کا حکم دیا۔ یہ نماز جنازہ کی بات ہے۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم

ثنا عبد الله بن عمرو عن زيد يعني ابن أبي أنيسة عن حماد عن ابراهيم قال قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس مختلفون في التكبير على الجنائز لا تشاء ان تسمع رجلا يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر سبعا وآخر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر خمسا وآخر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر اربعا الا سمعته فاختلفوا في ذلك فكانوا على ذلك حتى قبض ابو بكر رضي الله عنه فلما ولي عمر رضي الله عنه ورأى اختلاف الناس في ذلك شق ذلك عليه جدا فارسل الى رجال من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انكم معاشر اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم متى تختلفون على الناس يختلفون من بعدكم ومتى تجتمعون على امر يجتمع الناس عليه فانظروا امرا تجتمعون عليه فكانما ايقظهم فقالوا نعم ما رأيت يا امير المؤمنين فاشر علينا فقال عمر رضي الله عنه بل اشيروا انتم علي فانما انا بشر مثلكم فتراجعوا الامر بينهم فاجمعوا امرهم على ان يجعلوا التكبير على الجنائز مثل التكبير في الاضحى والفطر اربع تكبيرات فاجمع امرهم على ذلك۔

فهذا عمر رضي الله عنه قد رد الامر في ذلك الى اربع تكبيرات بمشورة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك عليه وهم حضروا من فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رواه حذيفة وزيد بن ارقم فكان ما فعلوا من ذلك عندهم اولى مما قد كانوا علموا فذلك نسخ لما قد كانوا علموا لانهم مأمونون على ما قد

صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد لوگوں میں تکبیرات جنازہ میں اختلاف تھا اگر تم سننا چاہتے تو ضرور سنتے کہ کوئی کہتا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات تکبیریں کہتے ہوئے سُنا ہے دوسرا کہتا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ تکبیریں کہتے ہوئے سنا ہے۔ ایک اور کہتا میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو چار تکبیریں کہتے ہوئے سنا ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال تک وہ اسی طرح رہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اس سلسلے میں لوگوں کے درمیان اختلاف دیکھا جو آپ پر نہایت گراں گزرا۔ انھوں نے صحابہ کرام کو بلا بھیجا اور فرمایا تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت ہو جب آپ میں اختلاف ہوگا تو بعد والے بھی آپس میں اختلاف کریں گے اور جب آپ لوگ کسی بات پر اتفاق کریں گے تو بعد والے بھی باہم متفق ہوں گے۔ پس ایک متفق علیہ بات پر غور کرو گویا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بیدار کر دیا تو انھوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ جنازے کی تکبیرات عیدین کی تکبیرات کی طرح چار ہوں تو آپ نے ان کو ایک بات جمع کر دیا۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کے مشورے سے ان کو چار تکبیروں کی طرف لوٹا دیا اور وہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کے وقت موجود تھے جیسے حضرت حذیفہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا تو انھوں نے جو عمل کیا وہ ان کے علم سے اولیٰ ہے پس یہ اس بات کے لیے ناسخ ہوگا جو انھوں نے جانا۔ کیونکہ جس طرح وہ روایت کرنے میں با اعتماد تھے اسی طرح وہ عمل میں بھی دیانت دار تھے۔ اور یہ اس طرح ہے جس طرح انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شراب کی حد مقرر کرنے اور

فَعَلُوا كَمَا كَانُوا مَأْمُونِينَ عَلَى مَا قَدْ رَوَوْا وَهَذَا كَمَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْقِيتِ عَلَى حَدِّ الْخَمْرِ وَتَرْكِ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ فَكَانَ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى مَا قَدْ أَجْمَعُوا عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ حُجَّةً وَإِنْ كَانُوا قَدْ فَعَلُوا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ فَكَذَلِكَ مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ مِنْ عَدَدِ التَّكْبِيرِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فَهُوَ حُجَّةٌ وَإِنْ كَانُوا قَدْ عَلِمُوا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ وَمَا فَعَلُوا مِنْ ذَلِكَ وَأَجْمَعُوا عَلَيْهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ نَاسِخٌ لِمَا قَدْ كَانَ فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ نَاسِخًا وَقَدْ كَبَّرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ ذَلِكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ۔

امہات الولد کی بیع چھوڑنے پر اتفاق کیا تو ان کا اجماع حجت ہے۔ اگرچہ وہ دورِ رسالت میں اس کے خلاف کرتے تھے اسی طرح نماز جنازہ کی تکبیرات پر ان کا اتفاق بھی حجت ہے اگرچہ انھیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف معلوم ہو تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد انھوں نے جس پر عمل اور اتفاق کیا وہ آپ کے عمل کے لیے ناسخ ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ کس طرح ناسخ ہو سکتا ہے جب کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اس کے بعد بھی چار سے زیادہ تکبیرات کہی ہیں اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

۴۸۲۔ **وَذَكَرُوا** فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عَامِرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُعَقَّلٍ أَنَّ عَلِيًّا رض صَلَّى عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا۔

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چھ تکبیریں کہیں۔

۴۸۳۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَلِيًّا صَلَّى عَلَى أَبِي قَتَادَةَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعًا۔

حضرت موسیٰ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سات تکبیریں کہیں۔

قِيلَ لَهُ أَنَّ عَلِيًّا إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لِأَهْلِ بَدْرٍ كَانَ كَذَلِكَ حُكْمُهُمْ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ يُزَادُ فِيهَا مِنَ التَّكْبِيرِ عَلَى مَا يُكَبَّرُ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایسا اس لیے کیا کہ نماز جنازہ کے سلسلے میں اہل بدر پر دوسروں کی نسبت زیادہ تکبیریں کہنے کا حکم تھا۔

۴۸۴۔ **وَالدَّلِيلُ** عَلَى ذَلِكَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُعَقَّلٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ رض عَلَى

اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں پھر متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ اہل بدر سے ہیں ــــ پھر میں نے ان کے پیچھے کئی جنازوں پر

جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ رض عَلَى جَنَائِزَ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَيْهَا أَرْبَعًا۔

نماز جنازہ پڑھی لیکن وہ چار تکبیریں ہی کہتے تھے۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ صَلَّى عَلِيٌّ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ۔

حضرت ابن معقل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے ان پر سات تکبیریں کہیں، پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ اہل بدر سے ہیں۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رض يُكَبِّرُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا وَعَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعَلَى سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا فَهٰكَذَا كَانَ حُكْمُ الصَّلٰوةِ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، اہل بدر پر چھ تکبیریں، دیگر صحابہ کرام پر پانچ اور عام لوگوں پر چار تکبیریں کہتے تھے تو اہل بدر پر نماز جنازہ کا حکم اسی طرح تھا۔

۴۸۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بَشِيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْأَسْوَدِ ابْنِ يَزِيْدَ وَهَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ وَإِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَكَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا قَالَ هَمَّامٌ وَجَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض النَّاسَ عَلَى أَرْبَعٍ إِلَّا عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ عَلَيْهِمْ خَمْسًا وَسَبْعًا وَتِسْعًا۔

حضرت سلیمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسود بن یزید، ہمام بن حارث اور ابراہیم بن نخعی کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی ہے وہ چار تکبیریں کہتے تھے۔ حضرت ہمام فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار تکبیروں پر جمع فرمادیا البتہ اہل بدر پر وہ پانچ، سات اور نو تکبیریں کہتے تھے۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا كَانُوْا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْ عَدَدِ التَّكْبِيْرِ الْأَرْبَعِ فِي عَهْدِ عُمَرَ رض إِنَّمَا كَانَ عَلَى غَيْرِ أَهْلِ بَدْرٍ وَتَرَكُوْا حُكْمَ أَهْلِ بَدْرٍ عَلَى مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ فَمَا رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ مِمَّا ذَكَرْنَا إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ كَانَ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْمَذْهَبِ فِيْمَا نُرٰى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ کرام نے چار تکبیرات پر جو اجماع کیا وہ اہل بدر کے علاوہ لوگوں کے لیے تھا۔ اہل بدر کا حکم اسی طرح چار سے زیادہ پر ہی رہنے دیا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے ذکر کی ہے تو ہمارے خیال میں ان کا مذہب بھی یہی تھا اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

۴۸۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمارے پاس شام کے کچھ لوگ آئے ان کا ایک آدمی مرگیا تو

ثنا داود بن ابی هند عن الشعبی عن علقمة بن قیس قال قدم ناس من اهل الشام فمات لهم میت فکبروا علیه خمسا فاردت ان ازجرهم فاخبرت ابن مسعود رضی الله عنه فقال لیس فیه شیء معلوم

انھوں نے اس پر پانچ تکبیریں کہیں میں نے چاہا کہ ان کو منع کردوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتایا تو انھوں نے فرمایا اس سلسلے میں کوئی معروف بات نہیں ہے۔

فهذا یحتمل ما ذکرنا فی اختلاف حکم الصلوة علی البدریین و علی غیرهم فکان عبد الله اراد بقوله لیس فیه شیء معلوم ای لیس فیه شیء یکبر فی الصلوة علی الناس جمیعا لا یجاوز الی غیره. وقد روی هذا الحدیث بغیر هذا اللفظ.

اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے اہل بدر اور دوسرے لوگوں کی نماز میں فرق کے سلسلے میں کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کہ "اس میں کوئی اور بات معلوم نہیں"، چار تکبیروں سے زائد کے بارے میں کوئی بات معلوم نہیں۔

یہ حدیث دوسرے الفاظ میں بھی مروی ہے۔

۴۸۹۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا موسی بن اسمعیل قال ثنا عبد الواحد بن زیاد قال ثنا الشیبانی قال ثنا عامر عن علقمة انه ذکر ذلك لعبد الله فقال عبد الله اذا تقدم الامام فکبروا بما کبر فانه لا وقت ولا عدد.

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا جب امام آگے ہو تو جتنی تکبیریں وہ کہے تم بھی کہو اس میں وقت اور تعداد کی کوئی قید نہیں۔

وهذا عندنا معناه ما ذکرنا ایضا لان الامام قد کان یصلی حینئذ علی البدریین و علی غیرهم فان صلی علی البدریین وذلك ما فوق الاربع فکبروا ما کبر وان صلی علی غیر البدریین فکبر اربعا کما یکبر علیهم فکبروا کما کبر لا وقت ولا عدد فی التکبیر فی الصلوة علی جمیع الناس من البدریین وغیرهم لا یجاوز ذلك الی ما هو اکثر منه.

ہمارے نزدیک اس کا وہی معنیٰ ہے جو ذکر کیا گیا۔ کیونکہ امام کبھی اہل بدر کی نماز جنازہ پڑھاتا ہے اور کبھی دوسروں کی، اگر وہ بدریوں کی نماز جنازہ پڑھائے اور ان پر اس طرح تکبیر کہے جیسے اہل بدر پر کہی جاتی ہے اور یہ چار سے زائد ہیں تو تم بھی اتنی ہی تکبیریں کہو اور اگر وہ غیر بدریوں کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہے جیسے ان پر کہی جاتی ہیں تو تم بھی اتنی ہی تکبیریں کہو اہل بدر اور دوسرے لوگوں میں سے کسی کی نماز جنازہ میں کوئی تعداد مقرر نہیں کہ اس پر اضافہ نہ کیا جائے۔

وقد روی هذا الحدیث ایضا عن عبد الله بغیر هذا اللفظ.

یہی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسرے الفاظ میں بھی مروی ہے۔

۴۹۰۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زهیر قال ثنا ابو اسحق عن علقمة عن عبد الله قال التکبیر علی الجنازة لا وقت ولا عدد ان شئت اربعا وان شئت خمسا وان شئت ستا.

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا نماز جنازہ کی تکبیرات میں کوئی تعداد مقرر نہیں۔ چاہو تو چار تکبیریں کہو، چاہو پانچ کہو اور اگر چاہو تو چھ تکبیریں کہو۔

فهذا معناه غير معنى ما حكى عامر عن علقمة وما حكى عامر عن علقمة من هذا فهو أثبت لأن عامرا قد لقي علقمة وأخذ عنه وأبو إسحاق لم يلقه ولم يأخذ عنه ولأن عبد الله قد روي عنه في التكبير أنه أربع من غير هذا الوجه.

۴۹۱ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن علي بن الأقمر عن أبي عطية قال سمعت عبد الله يقول التكبير على الجنائز أربع كالتكبير في العيدين.

۴۹۲ - حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم ح وحدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو مؤمل قالا حدثنا سفيان عن علي بن الأقمر عن أبي عطية عن عبد الله قال التكبير في العيدين أربع كالصلوة على الميت.

۴۹۳ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة عن علي بن الأقمر فذكر بإسناده مثله.

فهذا عبد الله لما سئل عن التكبير على الجنازة أخبر أنه أربع وأمرهم في حديث علقمة أن يكبروا ما كبر إمامهم فلو انقطع الكلام على ذلك لكان وجه حديثه عندنا على أن أصل التكبير عنده أربع وعلى أن من صلى خلف من يكبر أكثر من أربع كبر كما كبر إمامه لأنه قد فعل ما قد قاله بعض العلماء. وقد كان أبو يوسف يذهب إلى هذا القول ولكن الكلام لم ينقطع على ذلك وقال لا وقت ولا عدد فدل ذلك على أن معناه في ذلك لا وقت عندي للتكبير في الصلوة على الجنائز ولا عدد على المعنى الذي ذكرناه في أهل بدر وغيرهم أي لا وقت ولا عدد في التكبير في الصلوة على الناس جميعا ولكن جملته

تو یہ مفہوم بواسطہ عامر حضرت علقمہ کی روایت کے خلاف ہے اور وہ روایت (حضرت عامر کی روایت) اس سے زیادہ ثابت ہے کیونکہ حضرت عامر نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے حدیث لی، حضرت ابو اسحٰق نے نہ تو ان سے ملاقات کی اور نہ ان سے حدیث حاصل کی اور اس لیے بھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریقے پر چار تکبیریں مروی ہیں۔

حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے تھے۔ عیدین کی تکبیرات کی طرح نماز جنازہ کی تکبیرات بھی چار ہیں۔

حضرت ابو عطیہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میت پر نماز کی طرح عیدین کی تکبیرات بھی چار ہیں۔

حضرت شعبہ، حضرت علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جب نماز جنازہ کی تکبیرات کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے بتایا کہ چار ہیں اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں انھوں نے حکم دیا کہ امام جتنی تکبیریں کہے اتنی ہی تکبیریں وہ بھی کہیں اگر اس پر بحث ختم ہو سکتی تو ہمارے نزدیک ان کی روایت کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک تکبیریں چار ہی ہیں لیکن زائد تکبیریں کہنے والے امام کی اقتداء کرنے والا، امام کی طرح تکبیریں کہے کیونکہ بعض علماء نے اس قول پر عمل کیا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اپنایا ہے لیکن اس پر بحث ختم نہیں ہوتی انھوں نے فرمایا اس میں کوئی تعداد مقرر نہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ میرے نزدیک نماز جنازہ میں اس معنی کے اعتبار سے کوئی وقت یا تعداد مقرر نہیں جو ہم نے اہل بدر اور ان کے غیر کے بارے میں ذکر کیا یعنی

لَا وَقْتَ لَهَا وَلَا عَدَدَ اِنْ كَانَ اَهْلُ بَدْرٍ هٰكَذَا حُكْمُ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى غَيْرِهِمْ عَلٰى مَا رَوٰى عَنْهُ اَبُوْ عَطِيَّةَ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ اَكْثَرِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ اَنَّهُمْ كَبَّرُوْا فِيْهَا اَرْبَعًا۔

اہل بدر ہوں دوسرے لوگ جو بھی ہوں سب کی نماز جنازہ میں تعداد مقرر نہیں لیکن ان کا جملہ کہ "کوئی وقت اور تعداد مقرر نہیں" تو اہل بدر کی نماز جنازہ کا یہی حکم ہوگا لیکن دوسرے لوگوں کی نماز جنازہ میں وہ حکم ہوگا جو حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا تاکہ اس میں تضاد نہ ہو۔ —— پھر اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انھوں نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی ہیں۔

۴۹۴ - فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض جَمَعَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمْ عَنِ التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ فَاَخْبَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِمَا رَاٰى وَبِمَا سَمِعَ فَجَمَعَهُمْ عُمَرُ رض عَلٰى اَرْبَعِ تَكْبِيْرَاتٍ كَاَطْوَلِ الصَّلَوَاتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ۔

اس سلسلے میں حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو جمع کر کے ان سے تکبیرات جنازہ کے بارے میں سوال کیا تو ان میں سے ہر ایک نے جو کچھ دیکھا اور سنا، بیان کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو چار تکبیروں پر جمع فرمایا جیسے سب سے طویل نماز ظہر کی چار رکعات ہیں۔

۴۹۵ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض عَلٰى زَيْنَبَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے مدینہ طیبہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

۴۹۶ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُمَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ رض عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا۔

حضرت عمیر بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے یزید بن مکفف کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

۴۹۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَيْرٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابواحمد فرماتے ہیں ہم سے حضرت مسعر نے بیان کیا انھوں نے حضرت عمیر سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسماعیل بن خالد فرماتے ہیں میں نے حضرت عمیر بن سعید سے سنا انھوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهٗ۔

حضرت اعمش، حضرت عمیر بن سعید سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رض صَلّٰى عَلٰى جَنَائِزِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَجَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيْهِ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهِمْ اَرْبَعًا۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے مردوں اور عورتوں کے کچھ جنازوں پر نماز پڑھائی مردوں کو اپنے آگے اور عورتوں کو قبلے کی جانب رکھا پھر ان پر چار تکبیریں کہیں۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا۔

حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی تو انھوں نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَكَانَ مِنْ كُبَرَاءِ الْاَنْصَارِ وَعُلَمَائِهِمْ وَاَبْنَاءِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يُكَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ سِرًّا فِيْ نَفْسِهٖ ثُمَّ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ فِي التَّكْبِيْرَاتِ الثَّلٰثِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ الَّذِيْ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ مِنْ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْفِهْرِيِّ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ مِثْلَ الَّذِيْ حَدَّثَكَ اَبُوْ اُمَامَةَ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی اور وہ اکابر انصار اور ان کے علماء میں سے تھے اور ان لوگوں کی اولاد تھے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، فرماتے ہیں ایک صحابی نے ان کو بتایا کہ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پھر دل میں سورۂ فاتحہ پڑھے پھر تین تکبیروں میں نماز ختم کرے۔ حضرت زہری فرماتے ہیں میں نے جو کچھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے سنا، محمد بن سوید فہری سے عرض کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ضحاک بن قیس سے سنا وہ حضرت حبیب بن مسلمہ سے نماز جنازہ کے بارے میں اسی طرح بیان کرتے تھے جیسے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے تم سے بیان کیا۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَبَّرَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض اَرْبَعًا۔

حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

وَهٰذَا خِلَافُ مَا كَانَ عُمَرُ رض وَعَلِيٌّ رض يَرَيَانِهٖ فِيْ اَهْلِ بَدْرٍ اَنْ يُكَبَّرَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ مَا جَاوَزَ الْاَرْبَعَ۔

یہ روایت حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے خلاف ہے کہ اہل بدر کی نماز جنازہ میں چار سے زائد تکبیریں کہی جائیں۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ

حضرت ثابت بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے

زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا۔

پیچھے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے چار تکبیریں کہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے بھی اس پر چار تکبیریں کہیں۔

۵۰۵ وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى ابْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رض عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

حضرت شرحبیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَالَ أَجْتَمَعْتُمْ فَقُلْنَا نَعَمْ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت مہاجر بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی انھوں نے فرمایا تم جمع ہو گئے ہم نے عرض کیا جی ہاں، پھر انھوں نے چار تکبیریں کہیں۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَلٰى جَنَائِزَ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَسَوّٰى بَيْنَهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے مردوں اور عورتوں کے کئی جنازوں پر نماز پڑھی تو انھوں نے ان کو برابر کرکے چار تکبیریں کہیں۔

فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُوْرُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ قَدْ كَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ فِيْ صَلَاتِهِمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ۔ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ حُكْمُ التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَأَنَّ مَا زَادَ عَلَى التَّكْبِيْرَاتِ الْأَرْبَعِ فَإِنَّمَا كَانَ لِمَعْنًى خَاصٍّ خُصَّ بِهٖ بَعْضُ الْمَوْتٰى مِمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ عَلٰى سَائِرِ النَّاسِ۔ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا عَلَى النَّاسِ جَمِيْعًا مِنْ بَعْدِ أَهْلِ بَدْرٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَكَانَ مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح وَسُفْيَانَ رح وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِي التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَائِزِ أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا۔

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کا ان روایات میں ذکر ہے وہ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہتے ہیں پھر کسی نے بھی ان کی مخالفت نہیں کی۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز جنازہ میں تکبیر کا یہی حکم ہے اور وہ جو تکبیرات میں اضافہ ہوا وہ کسی خصوصیت کی بناء پر تھا جس سے بعض فوت ہونے والوں کو عام لوگوں سے خاص کیا گیا جس طرح ہم نے اہل بدر کا ذکر کیا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ اہل بدر کے بعد تمام لوگوں کے جنازوں میں قیامت تک چار تکبیریں ہی ہیں۔ تکبیرات جنازہ کے سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے جو ہم نے ذکر کیا۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات مروی ہے۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُو حَمْزَةَ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ قَالَ شَهِدْتُ وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَوَلِيَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت ابوحمزہ عمران ابن ابی عطاء فرماتے ہیں میں طائف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات پر حاضر ہوا حضرت محمد بن حنفیہ نے بطور ولی ان کی نماز پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت سفیان، حضرت عمران بن ابی عطاء سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ

بَابُ ۱۰۶ الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَآءِ

باب ۱۰۶: شہداء کی نماز جنازہ

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِدَفْنِ قَتْلَى أُحُدٍ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک فرماتے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کو ان کے خونوں سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی، اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا يُصَلَّى عَلَى مَنْ قُتِلَ مِنَ الشُّهَدَاءِ فِي الْمَعْرَكَةِ وَلَا عَلَى مَنْ جُرِحَ مِنْهُمْ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُحْمَلَ مِنْ مَكَانِهِ كَمَا لَا يُغَسَّلُ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ عَلَى مُخَالِفِهِمْ أَنَّ الَّذِي فِي حَدِيثِ جَابِرٍ إِنَّمَا هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ تَرَكَهُ ذٰلِكَ لِأَنَّ سُنَّتَهُمْ أَنْ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِمْ كَمَا كَانَ مِنْ سُنَّتِهِمْ أَنْ لَا يُغَسَّلُوا وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَصَلَّى عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ لِمَا كَانَ بِهِ حِينَئِذٍ مِنْ أَلَمِ الْجِرَاحِ وَكَسْرِ الرَّبَاعِيَةِ وَمَا أَصَابَهُ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں معرکہ میں شہید ہونے والوں اور ان لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے جو زخمی ہونے کے بعد وہاں سے اٹھائے جانے سے پہلے فوت ہوگئے جیسا کہ ان کو غسل بھی نہیں دیا جاتا۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اس سلسلے میں مخالفین کے خلاف ان کی دلیل وہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی تو ہوسکتا ہے آپ کا چھوڑنا اس لیے ہو کہ اس وقت ان پر نماز جنازہ پڑھی نہ جاتی ہو جیسا کہ ان کو غسل نہیں دیا جاتا تھا اور ممکن ہے کہ آپ نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی ہو لیکن دوسرے حضرات نے پڑھی ہو کیونکہ اس وقت آپ کو زخموں اور دانتوں کے شہید ہونے کے باعث تکلیف تھی اور مشرکین کی طرف سے بھی اذیت پہنچی تھی۔ (اس کے باعث آپ نے

۵۱۱ - فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَعِيدٌ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ قَالَ سَهْلٌ كُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَجُرِحَ وَجْهُهُ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رض تَغْسِلُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ رض يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رض أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ يَخْتَلِفُ لَفْظُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَسَعِيدٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کہ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر کونسی دوائی لگائی گئی تھی؟ انھوں نے فرمایا آپ کے سر انور پر خود ٹوٹ گئی تھی۔ سامنے کے دانت شہید ہوئے تھے اور چہرۂ انور پر زخم آئے تھے۔ حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا دھوتی تھیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ڈھال کے ساتھ پانی ڈالتے تھے۔ حضرت خاتون جنت نے دیکھا کہ دھونے سے خون میں اضافہ ہو رہا ہے تو انھوں نے بوریئے کا ایک ٹکڑا لیا اس کو جلایا اور زخم میں اس کی راکھ بھر دی تو خون ٹھہر گیا اس حدیث میں حضرت ابن ابی حازم اور حضرت سعید کے الفاظ ملے جلے ہیں مفہوم ایک ہی ہے۔

۵۱۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي وَجْهِهِ فَجُرِحَ وَأَنَّ فَاطِمَةَ رض ابْنَتَهُ أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَجَعَلَتْهُ رَمَادًا وَأَلْصَقَتْهُ عَلَى وَجْهِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ رَسُولِ اللهِ۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احد کے دن چہرۂ انور میں زخم پہنچا تو آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بوریئے کا ایک ٹکڑا جلا کر راکھ بنائی اور اسے آپ کے چہرۂ انور (کے زخم) میں بھر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہوگا جس نے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو زخمی کر دیا۔

۵۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَجُرِحَ وَجْهُهُ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوۂ اُحد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور میں خود ٹوٹ گئی آپ کے دانت مبارک شہید ہوئے اور چہرۂ انور زخمی ہو گیا۔

۵۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس قوم پر اللہ تعالیٰ

عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ تعالیٰ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا دَمَّوْا وَجْهَهُ يَوْمَئِذٍ وَهَشَمُوا عَلَيْهِ الْبَيْضَةَ وَكَسَرُوا رُبَاعِيَتَهُ۔

کا سخت غضب ہو جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو خون آلود کیا اور اس دن انہوں نے آپ کے چہرۂ انور کو خون آلود کیا تھا۔ آپ کی خود توڑی اور دانت مبارک شہید کیے تھے۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهُ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رُبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہو گئے اور آپ کا چہرہ انور زخمی ہوا آپ اپنے رخ انور سے خون کو پونچھتے ہوئے فرماتے تھے وہ قوم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو زخمی کیا، اس کے دانت شہید کیے حالانکہ وہ ان کو اللہ کی طرف بلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ "آپ کو اس بات کا اختیار نہیں"۔

فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَلَّفَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ لِمَا نَزَلَ بِهِ وَصَلَّى عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ۔

تو ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تکلیف کی وجہ سے ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی ہو اور دوسرے حضرات نے پڑھی ہو۔

۵۱۶۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ شہداء احد کو غسل نہیں دیا گیا انہیں ان کے خون کے ساتھ ہی دفن کیا گیا ان پر نماز بھی نہیں پڑھی گئی۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَنْفِي الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ غَيْرِهِ۔

تو اس حدیث کے مطابق نہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ دوسرے حضرات نے۔

فَنَظَرْنَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ زِيدَ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ فِيهِ شَيْءٌ۔

تو ہم نے دیکھا کہ اس حدیث کی کیا کیفیت ہے کیا ابن وہب کی روایت (نمبر ۵۱۶) پر کچھ اضافہ ہے۔

۵۱۷۔ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ أَنَا أُسَامَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ بِحَمْزَةَ وَقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجْزَعَ صَفِيَّةُ لَتَرَكْتُهُ

حضرت زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی میت) کے پاس سے گزرے ان کے اعضاء کاٹے گئے تھے اور ان کو مثلہ بنایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے حضرت صفیہ (حضور علیہ السلام کی پھوپھی)۔

حَتّٰی يَحْشُرَهُ اللّٰهُ مِنْ بُطُوْنِ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ فَكَفَّنَهُ فِيْ نَمِرَةٍ إِذَا خُمِّرَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا خُمِّرَ رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَخَمَّرَ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرَهُ وَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَئِذٍ عَلٰى أَحَدٍ مِّنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرَ حَمْزَةَ فَإِنَّهُ صَلّٰى عَلَيْهِ وَهُوَ أَفْضَلُ شُهَدَاءِ أُحُدٍ فَلَوْ كَانَ مِنْ سُنَّةِ الشُّهَدَاءِ أَنْ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ لَمَا صَلّٰى عَلٰى حَمْزَةَ كَمَا لَمْ يَغْسِلْهُ إِذْ كَانَ مِنْ سُنَّةِ الشُّهَدَاءِ أَنْ لَا يُغَسَّلُوْا وَصَارَ مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى حَمْزَةَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى غَيْرِهِ **فَهٰذَا** يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُصَلِّ عَلٰى غَيْرِهِ لِشِدَّةِ مَا بِهِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَصَلّٰى عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ مِنَ النَّاسِ۔ **وَقَدْ** جَاءَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَئِذٍ عَلٰى حَمْزَةَ وَعَلٰى سَائِرِ الشُّهَدَاءِ۔

۵۱۸۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ عَشَرَةٌ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى حَمْزَةَ ثُمَّ يُرْفَعُ الْعَشَرَةُ وَحَمْزَةُ مَوْضُوْعٌ ثُمَّ يُوْضَعُ عَشَرَةٌ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى حَمْزَةَ مَعَهُمْ۔

۵۱۹۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِالْقَتْلٰى فَجَعَلَ يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ فَيُوْضَعُ تِسْعَةٌ وَحَمْزَةُ فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ

رضی اللہ عنہا کے رونے پیٹنے کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو چھوڑ دیتا حتیٰ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو پرندوں اور درندوں کے پیٹوں سے اٹھاتا۔ ان کو ایک چادر میں کفن پہنایا گیا جب ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ننگا ہو جاتا تو آپ نے ان کا سر ڈھانپ دیا اور ان کے علاوہ شہداء احد میں سے کسی ایک کی بھی نماز نہ پڑھی اور فرمایا میں قیامت کے دن تم پر گواہ ہوں گا۔ —— تو اس حدیث میں ہے کہ اس دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ شہداء احد میں سے کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی ان کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ شہداء احد میں سے افضل تھے تو اگر شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ جاری نہ ہوتا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر بھی نہ پڑھتے جیسا کہ ان کو غسل نہیں دیا کیونکہ شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا تو اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی دوسروں کی نہیں پڑھی۔ —— تو اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے شدت تکلیف کے باعث ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی صحابہ کرام نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ —— دوسری حدیث میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دن حضرت حمزہ اور دیگر شہداء رضی اللہ عنہم کی نماز جنازہ پڑھی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے احد کے دن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دس شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاشیں رکھی گئیں آپ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی پھر دس کو اٹھا لیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت موجود رہی پھر دس کو رکھا گیا تو حضرت حمزہ اور ان دس پر نماز جنازہ پڑھی (اسی طرح دس دس کر کے رکھی جاتیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت ہر بار موجود رہتی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اُحد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کی لاشیں لانے کا حکم دیا آپ ان پر نماز پڑھنے لگے تو شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم کو رکھا جاتا آپ ان پر سات تکبیریں کہتے پھر وہ اٹھا لیے جاتے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جاتا پھر نو کو لایا جاتا اور

سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ حَمْزَةُ ثُمَّ يُجَاءُ بِتِسْعَةٍ فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعًا حَتّٰى فَرَغَ عَنْهُمْ۔

آپ ان پر سات تکبیریں کہتے یہاں تک کہ آپ ان سے فارغ ہو گئے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بِحَمْزَةَ فَسُجِّيَ بِبُرْدِهِ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ أُتِيَ بِالْقَتْلٰى يُصَفُّوْنَ وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ مَعَهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا کہ ان کو ایک چادر سے ڈھانپا گیا پھر آپ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی تو نو تکبیریں کہیں پھر دوسرے شہداء کو لایا گیا ان کو ترتیب سے رکھا گیا تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے ساتھ ہی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر بھی نماز پڑھی۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ خَالَفَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْهُ قَبْلَ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا أَيْضًا عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ۔

تو حضرت ابن عباس اور ابن زبیر (رضی اللہ عنہم) پہلے مروی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف بیان کرتے ہیں اور حضرت ابومالک غفاری سے اس کی مثل مروی ہے۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ الْغِفَارِيَّ قَالَ كَانَ قَتْلٰى أُحُدٍ يُؤْتٰى بِتِسْعَةٍ وَعَاشِرُهُمْ حَمْزَةُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُحْمَلُوْنَ ثُمَّ يُؤْتٰى بِتِسْعَةٍ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ وَحَمْزَةُ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت حصین بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے حضرت ابومالک غفاری رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں احد کے شہداء کو لایا جاتا وہ نو ہوتے اور دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نماز جنازہ پڑھتے اور حضرت حمزہ کی میت بدستور وہیں ہوتی حتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی نماز جنازہ پڑھی۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ مَقْتَلِهِمْ بِثَمَانِ سِنِيْنَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر ان کی شہادت کے آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ إِنَّ آخِرَ مَا خَطَبَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى شُهَدَاءِ أُحُدٍ ثُمَّ رَقِيَ

حضرت ابوالخیر فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیں آخری خطبہ دیا وہ یہ تھا کہ آپ نے شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا میں تم سے آگے جانے والا ہوں[1] اور میں تم پر

---

[1] فرط آگے جانے والے کو کہتے ہیں یعنی آپ نے فرمایا کہ میں آگے جا کر جنت میں تمہاری مہمان نوازی کا انتظام کروں گا یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم کا یوم وفات نہیں منایا جاتا کیونکہ آپ کا تشریف لے جانا بھی مسلمانوں کے لئے بہتر ہے۔ دوسری بات یہ کہ آپ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں اس سے اندازہ ہوتا کہ

عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّىْ لَكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ۔

گواہ ہوں۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ۔

حضرت عقبہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے تو شہداء اُحد پر عام میت جیسی نماز پڑھی۔

فَفِىْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ مَقْتَلِهِمْ بِثَمَانِ سِنِيْنَ فَلَا يَخْلُوْا صَلٰوتُهُ عَلَيْهِمْ فِىْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ أَحَدِ ثَلٰثَةِ مَعَانِىْ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ سُنَّتُهُمْ كَانَتْ أَنْ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ الْحُكْمُ بَعْدُ بِأَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ أَوْ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلٰوةُ الَّتِىْ صَلَّاهَا عَلَيْهِمْ تَطَوُّعًا وَلَيْسَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ أَصْلٌ فِى السُّنَّةِ وَالْإِيْجَابِ أَوْ يَكُوْنَ مِنْ سُنَّتِهِمْ أَنْ لَّا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ بِحَضْرَةِ الدَّفْنِ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِمْ بَعْدَ طُوْلِ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا يَخْلُوْا فِعْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِى الثَّلٰثَةِ۔ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا أَمْرَ الصَّلٰوةِ عَلٰى سَائِرِ الْمَوْتٰى هُوَ أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِمْ قَبْلَ دَفْنِهِمْ ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِى التَّطَوُّعِ عَلَيْهِمْ قَبْلَ أَنْ يُّدْفَنُوْا أَوْ بَعْدَ مَا يُدْفَنُوْنَ فَجَوَّزَ ذٰلِكَ قَوْمٌ وَكَرِهَهُ اٰخَرُوْنَ فَأَمْرُ السُّنَّةِ فِيْهِ أَوْكَدُ مِنَ التَّطَوُّعِ لِاجْتِمَاعِهِمْ عَلَى السُّنَّةِ وَاخْتِلَافِهِمْ فِى التَّطَوُّعِ فَإِنْ كَانَ قَتْلٰى أُحُدٍ مِمَّنْ تُطُوِّعَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ كَانَ فِىْ ثُبُوْتِ ذٰلِكَ السُّنَّةِ فِى الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ قَبْلَ أَوَانِ وَقْتِ التَّطَوُّعِ بِهَا عَلَيْهِمْ وَكُلُّ تَطَوُّعٍ فَلَهٗ أَصْلٌ فِى الْفَرْضِ فَإِنْ ثَبَتَ أَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ كَانَتْ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعًا تَطَوَّعَ بِهٖ فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا وَالصَّلٰوةُ عَلَيْهِمْ سُنَّةٌ كَالصَّلٰوةِ

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر ان کی شہادت کے آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی تو اس وقت آپ کا ان کی نماز جنازہ پڑھنا تین میں سے کسی ایک وجہ سے ہوگا۔ یا تو اس لیے کہ پہلے شہداء پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی تھی پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا کہ اب ان پر نماز پڑھی جائے یا یہ کہ آپ نے ان پر بطور نفل نماز پڑھی۔ ان پر نماز پڑھنے کا طریقہ رائج نہ تھا اور نہ ہی یہ واجب تھی یا یہ کہ دفن کرتے وقت ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے بلکہ ایک عرصہ دراز گزرنے کے بعد پڑھی جائے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ان تین وجوہ سے خالی نہیں۔

جب ہم نے اس پر غور کیا تو تمام فوت ہونے والوں کا حکم یوں پایا کہ ان کو دفن کرنے سے پہلے نماز جنازہ پڑھی جائے پھر نفلی نماز جنازہ میں بھی فقہاء نے گفتگو کی ہے چاہے وہ دفن کرنے سے پہلے ہو یا بعد۔ ایک جماعت نے اسے جائز قرار دیا جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ تو نفل کے مقابلے میں سنت والی بات زیادہ مؤکد ہے کیونکہ سنت ہونے پر اجماع ہے اور نفل میں اختلاف ہے تو اگر شہداء اُحد ان لوگوں میں سے تھے جن پر نفلی نماز پڑھی گئی تو اس میں اس بات کا ثبوت ہے کہ نفلی نماز کے وقت سے پہلے ان پر نماز کا طریقہ تھا اور ہر نفلی نماز کی فرض نماز میں اصل ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز بطور نفل پڑھی ہے تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب دوسروں کی طرح ان پر نماز پڑھنے کا طریقہ بھی رائج ہو اگر ان پر نماز اس لیے پڑھی کہ دفن کے وقت ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا تو آپ کی ان پر اس نماز سے لازم آتا ہے کہ ان پر نماز پڑھنے کا طریقہ رائج تھا اور دفن

عَلٰی غَیْرِهِمْ وَاِنْ کَانَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَیْهِمْ لِعِلَّةٍ نُسِخَ بِعِلَّتِهِ الْاَوَّلُ وَتَرْکُ الصَّلٰوةِ عَلَیْهِمْ فَاِنَّ صَلَاتَهٗ هٰذِهٖ عَلَیْهِمْ تُوْجِبُ اَنَّ مِنْ سُنَّتِهِمُ الصَّلٰوةَ عَلَیْهِمْ وَاَنَّ تَرْکَهُ الصَّلٰوةَ

عَلَیْهِمْ عِنْدَ دَفْنِهِمْ مَنْسُوْخٌ وَاِنْ کَانَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَیْهِمْ اِنَّمَا کَانَتْ لِاَنَّ هٰکَذَا سُنَّتُهُمْ اَنْ لَّا یُصَلّٰی عَلَیْهِمْ اِلَّا بَعْدَ هٰذِهِ الْمُدَّةِ وَاَنَّهُمْ خُصُّوْا بِذٰلِكَ فَقَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ کَذٰلِكَ حُکْمُ سَائِرِ الشُّهَدَآءِ اَنْ لَّا یُصَلّٰی عَلَیْهِمْ اِلَّا بَعْدَ مُضِیِّ مِثْلِ هٰذِهِ الْمُدَّةِ وَیَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ سَائِرُ الشُّهَدَآءِ یُعَجَّلُ الصَّلٰوةُ عَلَیْهِمْ غَیْرَ شُهَدَآءِ اُحُدٍ فَاِنَّ سُنَّتَهُمْ کَانَتْ تَاْخِیْرُ الصَّلٰوةِ عَلَیْهِمْ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ بِکُلِّ هٰذِهِ الْمَعَانِیْ اَنَّ مِنْ سُنَّتِهِمْ ثُبُوْتَ الصَّلٰوةِ عَلَیْهِمْ اِمَّا بَعْدَ حِیْنٍ وَاِمَّا قَبْلَ الدَّفْنِ ثُمَّ کَانَ الْکَلَامُ بَیْنَ الْمُخْتَلِفِیْنَ فِیْ وَقْتِنَا هٰذَا اِنَّمَا هُوَ فِیْ اِثْبَاتِ الصَّلٰوةِ عَلَیْهِمْ قَبْلَ الدَّفْنِ اَوْ فِیْ تَرْکِهَا اَلْبَتَّةَ

کے وقت ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا اور اگر اس لیے ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی کہ اتنی مدت کے بعد ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور یہ ان کے ساتھ مخصوص ہے تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ تمام شہداء کے لیے یہی حکم ہو کہ اتنا عرصہ گزرنے کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور ہو سکتا ہے کہ شہداء احد کے علاوہ دوسروں پر جلدی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہو اور ان کے لیے تاخیر کا طریقہ جاری ہو۔ بہر حال ان تینوں وجوہ سے ثابت ہوا کہ شہداء پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے چاہے ایک عرصہ بعد ہو یا دفن سے پہلے پھر اختلاف تو اس بات کا تھا کہ دفن سے پہلے ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہ، تو جب اس حدیث سے دفن کے بعد ان کی نماز جنازہ ثابت ہو گئی تو دفن سے پہلے تو زیادہ مناسب ہے۔

فَلَمَّا ثَبَتَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ الصَّلٰوةُ عَلَیْهِمْ بَعْدَ الدَّفْنِ کَانَتِ الصَّلٰوةُ عَلَیْهِمْ قَبْلَ الدَّفْنِ اَحْرٰی وَاَوْلٰی ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَیْرِ شُهَدَآءِ اُحُدٍ اَنَّهٗ صَلّٰی عَلَیْهِمْ۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہداء احد کے علاوہ پر نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔

۵۲۴۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عِکْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ ابْنَ اَبِیْ عَمَّارٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَآءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ وَقَالَ اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصٰی بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ

حضرت شداد بن ہارون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دیہاتی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا آپ پر ایمان لایا آپ کی پیروی کی اور عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں بعض صحابہ کرام کو (کچھ) تاکیدی حکم دیا۔ اس کے بعد جب غزوہ ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اشیاء بطور غنیمت حاصل کیں۔ آپ نے ان کو تقسیم فرمایا تو اس کا حصہ بھی مقرر کیا۔ جو کچھ اس کے لیے مقرر فرمایا وہ صحابہ کرام کو دیا۔ وہ ان کے اونٹ چرایا

فلما كانت غزاة غزا رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها أشياء فقسم وقسم له فأعطى أصحابه ما قسم له وكان يرعى ظهرهم فلما جاء دفعوه إليه فقال ما هذا قالوا قسم قسمه لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذه فجاء به النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد ما هذا قال قسمته لك قال ما على هذا اتبعتك ولكني اتبعتك أن أرمى ههنا وأشار إلى حلقه بسهم فأموت وأدخل الجنة فقال إن تصدق الله يصدقك فلبثوا قليلا ثم نهضوا إلى العدو فأتي به النبي صلى الله عليه وسلم يحمل قد أصابه سهم حيث أشار فقال النبي صلى الله عليه وسلم أهو هو قالوا نعم قال صدق الله فصدقه وكفنه النبي صلى الله عليه وسلم في جبة النبي صلى الله عليه وسلم ثم قدمه فصلى عليه فكان مما ظهر من صلاته عليه اللهم إن هذا عبدك خرج مهاجرا في سبيلك فقتل شهيدا أنا شهيد عليه۔

ففي هذا الحديث إثبات الصلوة على الشهداء الذين لا يغسلون لأن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث لم يغسل الرجل وصلى عليه فثبت بهذا الحديث أن كذلك حكم الشهيد المقتول في سبيل الله في المعركة يصلى عليه ولا يغسل فهذا حكم هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار۔ وأما النظر في ذلك فإنا رأينا الميت حتف أنفه يغسل ويصلى عليه ورأينا إذا صلي عليه ولم يغسل كان في حكم من لم يصل عليه فكانت الصلوة عليه مضمنة بالغسل الذي يتقدمها فإن كان الغسل قد كان جازت الصلوة عليه وإن لم يكن غسل لم تجز الصلوة

کرتا تھا جب وہ آیا تو انھوں نے اس کا حصہ اسے دے دیا اس نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا یہ تمہارا حصہ ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے وہ اسے لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ عرض کیا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے یہ تیرا حصہ رکھا ہے اس نے کہا میں نے اس بات پر آپ کی بیعت نہیں کی بلکہ اس لیے آپ کی بیعت کی ہے کہ اس جگہ تیر لگے اس نے حلق کی طرف اشارہ کیا پھر مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بات کو سچ کر دے گا تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد صحابہ کرام دشمن کی طرف اٹھے پھر وہ بارگاہ رسالت میں اس طرح لایا گیا کہ جس جگہ کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا وہاں تیر لگا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہی شخص ہے انھوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اس نے اللہ کی تصدیق کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سچ کر دی آپ نے اسے اپنے جبہ مبارکہ میں کفن دیا اور اسے آگے کر کے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ کی نماز سے جو کچھ ظاہر ہوا اس میں یہ الفاظ بھی تھے۔ یا اللہ! بے شک یہ تیرا بندہ ہے تیرے راستے میں ہجرت کرتے ہوئے نکلا پھر اس نے شہادت کی موت پائی میں اس پر گواہ ہوں ـــــ اس حدیث میں ان شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا ثبوت ہے جنھیں غسل نہیں دیا جاتا کیونکہ اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو غسل نہیں دیا اور نماز پڑھی۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ معرکہ جنگ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے کا یہی حکم ہے کہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے لیکن اسے غسل نہ دیا جائے۔ ـــــ اس باب کا تصحیح معانی روایات کے طور پر یہ بیان ہے جبکہ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں طبعی موت مرنے والے میت کو غسل دیا جاتا ہے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب غسل دیے بغیر اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے تو وہ اس شخص کے حکم میں ہے جس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی تو گویا

عَلَيْهِ ثُمَّ رَأَيْنَا الشَّهِيْدَ قَدْ سَقَطَ أَنْ يُغْسَلَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَسْقُطَ مَا هُوَ مَضْمُوْنٌ بِحُكْمِ الْغُسْلِ۔

فَفِيْ هٰذَا مَا يُوْجِبُ تَرْكَ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى وَهُوَ إِنَّا رَأَيْنَا غَيْرَ الشَّهِيْدِ يُغْسَلُ لِيُطَهَّرَ وَهُوَ قَبْلَ أَنْ يُغْسَلَ فِيْ حُكْمِ غَيْرِ الطَّاهِرِ لَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَلَا دَفْنُهُ عَلٰى حَالِهِ تِلْكَ حَتّٰى يُنْقَلَ عَنْهَا بِالْغُسْلِ ثُمَّ رَأَيْنَا الشَّهِيْدَ لَا بَأْسَ بِدَفْنِهِ عَلٰى حَالِهِ تِلْكَ قَبْلَ أَنْ يُغْسَلَ وَهُوَ فِيْ حُكْمِ سَائِرِ الْمَوْتٰى الَّذِيْنَ قَدْ غُسِلُوْا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ فِيْ حُكْمِ سَائِرِ الْمَوْتٰى الَّذِيْنَ قَدْ غُسِلُوْا هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَعَ مَا قَدْ شَهِدَ لَهٗ مِنَ الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اس کی نماز پہلے دیے جانے والے غسل کو شامل ہوتی ہے اگر غسل پایا گیا تو جنازہ جائز ہے اگر نہیں دیا گیا تو نماز جائز نہیں پھر ہم شہید کو دیکھتے ہیں کہ اس سے غسل ساقط ہوگیا۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جو چیز غسل کے ساتھ مشروط وہ بھی ساقط ہو تو قیاس کے مطابق شہید پر نماز جنازہ کا ترک لازم آتا ہے لیکن یہاں ایک اور بات ہے وہ یہ کہ ہم دیکھتے ہیں کہ غیر شہید کو پاک کرنے کے لیے غسل دیا جاتا ہے وہ غسل سے پہلے غیر طاہر کے حکم میں ہوتا ہے لہٰذا اس پر نماز پڑھنا مناسب نہیں اور نہ اسے اس حالت میں دفن کرنا اچھا ہے حتیٰ کہ غسل کے ذریعے یہ حالت بدل دی جائے۔ پھر ہم شہید کو دیکھتے ہیں کہ اسے غسل سے پہلے دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں اور وہ ان میتوں کے حکم میں ہے جن کو غسل دیا گیا تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان (شہداء) کی نماز جنازہ کا حکم وہی ہو جو ان فوت شدہ کا ہے جن کو غسل دیا گیا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے اور اسے روایات کی تائید بھی حاصل ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

٥٢٥۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يَسْأَلُ عُبَادَةَ بْنَ أَوْفَى النُّمَيْرِيَّ عَنِ الشُّهَدَاءِ يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ فَقَالَ عُبَادَةُ نَعَمْ۔

حضرت سعید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت عبادہ بن اوفی نمیری رضی اللہ عنہ سے شہداء کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھ رہے تھے تو انھوں نے فرمایا ہاں (پڑھی جائے)۔

فَهٰذَا عُبَادَةُ بْنُ أَوْفٰى يَقُوْلُ هٰذَا وَمَغَازِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ جُلُّهَا غَزَوَاتِ نَحْوِ الشَّامِ فَلَمْ يَكُنْ يَخْفٰى عَلٰى أَهْلِهِ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ بِشُهَدَائِهِمْ مِنَ الْغُسْلِ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ۔

تو یہ حضرت عبادہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بڑی بڑی لڑائیاں ملک شام کی طرف ہوئیں تو وہاں کے رہنے والوں پر یہ بات مخفی نہ تھی کہ شہداء کے غسل اور نماز جنازہ کے بارے میں وہ کیا عمل کرتے تھے۔

بَابُ الطِّفْلِ يَمُوْتُ أَيُصَلّٰى عَلَيْهِ أَمْ لَا

باب: بچے کی میت پر نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہ؟

٥٢٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

ابن اسحٰق عن عبد الله بن ابي بكر عن عمرة عن عائشة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دفن ابنه
ابراهيم ولم يصل عليه۔

۵۲۷۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا محمد بن
يحيى النيسابوري قال ثنا يعقوب فذكر باسناده مثله۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى انه لا
يصلى على الطفل واحتجوا في ذلك بهذا الحديث
ورووا في ذلك ايضا عن سمرة بن جندب۔

۵۲۸۔ حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا ابو معمر قال
ثنا عبد الوارث قال ثنا عقبة بن يسار قال حدثني عثمان
بن جحاش وكان ابن اخي سمرة بن جندب قال مات ابن
لسمرة قد كان سقي فسمع بكاء فقال ما هذا فقالوا على فلان
مات فنهى عن ذلك ثم دعا بطست او نقير فغسل بين يديه
وكفن بين يديه ثم قال لمولاه فلان انطلق به الى حفرته
فاذا وضعته في لحده فقل بسم الله وعلى سنة رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثم اطلق عقد راسه وعقد رجليه وقل
اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده قال ولم يصل عليه۔

۵۲۹۔ حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب قال
ثنا شعبة يعني عن خلاس عن ابن جحاش عن سمرة بن
جندب ان صبيا له مات فقال ادفنوه ولا تصلوا عليه
فانه ليس عليه اثم ثم ادعوا الله لابويه ان يجعله لهما فرطا واجرا

وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا بل يصلى
على الطفل۔

۵۳۰۔ واحتجوا في ذلك بما حدثنا يونس قال
انا سفيان عن طلحة بن يحيى بن طلحة عن عمته
عائشة بنت طلحة عن عائشة زوج النبي صلى
الله عليه وسلم قالت جاءت الانصار بصبي
لهم الى النبي صلى الله عليه وسلم ليصلي عليه
فقلت او قيل له هنيئا له يا رسول الله لم يعمل

کو دفن کیا لیکن ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

حضرت محمد بن یحییٰ نیشاپوری فرماتے ہیں ہم سے
حضرت یعقوب نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی
طرف گئی ہے کہ بچے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے انھوں نے اس سلسلے میں اس
حدیث سے استدلال کیا اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا۔

حضرت عثمان بن جحاش جو حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے
کے بھتیجے ہیں فرماتے ہیں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا ایک صاحبزادہ
فوت ہو گیا جسے دودھ پلایا گیا تھا۔ انھوں نے رونے کی آواز سنی
تو فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا فلاں مرنے والے پر رو رہے ہیں تو
انھوں نے منع فرمایا پھر ایک تھال اور نقیر (کھجور کے تنے کو اندر
سے کھرچ کر برتن بنایا جاتا ہے) منگوایا اور اپنے سامنے غسل دلوایا
اور کفن پہنایا پھر اپنے ایک خادم سے فرمایا اسے اس کی قبر پر لے جاؤ
اور جب قبر میں رکھو تو کہو بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
اللہ کے نام سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر رکھ رہا ہوں،

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کا
ایک بچہ فوت ہو گیا انھوں نے فرمایا اسے دفن کرو اور اس پر نماز
جنازہ نہ پڑھو۔ کیونکہ یہ بے گناہ ہے پھر اس کے ماں باپ کے
لیے دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ اسے ان کے لیے وسیلۂ نجات بنائے۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بچے کی
نماز جنازہ پڑھی جائے۔ انھوں نے یوں استدلال کیا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں انصار اپنے
ایک بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ
آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں میں نے عرض کیا یا کسی نے کہا یا رسول اللہ!
اسے مبارک ہو اس نے بالکل گناہ نہیں کیا اور نہ اس کا وقت پایا یہ جنت
کے چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے آپ نے فرمایا کیا کوئی اور بات بھی ہے
اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو اس کے اہل بھی پیدا کیے اور وہ اپنے

سُوءٍ اَقَطُّ وَلَمْ يُدْرِكْهُ عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَا فِيْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ اَوَ غَيْرُ ذٰلِكَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْجَنَّةَ خَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ۔

آباء کی پشتوں میں ہیں اور جہنم کو پیدا کیا تو وہاں جانے والے بھی پیدا کیے اور وہ اپنے آباء کی پشتوں میں ہیں

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُمَيْرِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ حِيْنَ تُوُفِّيَ فَاَتَاهُمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَاءَهٗ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَرَاءَ اَبِيْ طَلْحَةَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ وَاِنَّمَا كَانَ تَزَوَّجَ اَبِيْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ بَعْدَ قُدُوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ بِمُدَّةٍ وَعُمَيْرٌ وَلَدُهٗ مِنْهَا فِيْ ذٰلِكَ النِّكَاحِ تُوُفِّيَ وَهُوَ طِفْلٌ۔

حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمیر بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا آپ تشریف لائے اور نماز جنازہ پڑھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تھے حضرت ابوطلحہ آپ کے پیچھے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ان کے پیچھے تھیں ان کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے ایک عرصہ بعد حضرت ام سلیم سے نکاح کیا تھا۔ اسی نکاح سے حضرت عمیر پیدا ہوئے جو فوت ہو گئے تھے اور ابھی بچے تھے۔

فَهٰذَا اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهِ۔

تو ان کے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَعِيْدِ الْجُبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ فِيْمَا يَحْسَبُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَشُكُّ فِيْ اَبِيْهِ خَاصَّةً عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مرنے والے) بچے کی نماز پڑھی جائے۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ مَنْ صَلَّيْتُمْ عَلَيْهِ اَطْفَالُكُمْ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن پر تم نماز جنازہ پڑھتے ہو تو ان میں بچے زیادہ حقدار ہیں۔

وَقَدْ قَالَ عَامِرُ الشَّعْبِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ صَلّٰى عَلٰى اِبْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ اِلَّا وَقَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهٗ۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی، اور وہ یہ بات ثبوت کے بغیر نہیں کہہ سکتے۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت جابر، حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا سولہ ماہ کی عمر میں وصال ہوا تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا۔

حضرت شریک، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ سولہ مہینوں یا اٹھارہ ماہ کے تھے۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِثْبَاتُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ فَلَمَّا تَضَادَّتِ الْاٰثَارُ فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ اَنْ نَنْظُرَ اِلٰى مَا عَلَيْهِ عَمَلُ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْ قَدْ جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَاتُهُمْ فَيُعْمَلُ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَكُوْنُ نَاسِخًا لِمَا خَالَفَهٗ فَكَانَتْ عَادَةُ الْمُسْلِمِيْنَ الصَّلٰوةَ عَلٰى اَطْفَالِهِمْ فَثَبَتَ مَا وَافَقَ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ وَانْتَفٰى مَا خَالَفَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ۔ وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْاَطْفَالَ يُغَسَّلُوْنَ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَقَدْ رَاَيْنَا الْبَالِغِيْنَ كُلَّ مَنْ غُسِّلَ مِنْهُمْ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُغَسَّلْ مِنَ الشُّهَدَاءِ فَفِيْهِ اِخْتِلَافٌ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَكَانَ الْغُسْلُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا وَبَعْدَهٗ صَلٰوةٌ وَقَدْ يَكُوْنُ الصَّلٰوةُ وَلَا غُسْلَ قَبْلَهَا فَلَمَّا كَانَ الْاَطْفَالُ يُغَسَّلُوْنَ كَمَا يُغَسَّلُ الْبَالِغُوْنَ ثَبَتَ اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ كَمَا يُصَلّٰى عَلَى الْبَالِغِيْنَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ وَافَقَ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ

ان روایات میں بچوں کی نماز جنازہ کا ثبوت ہے توجب روایات میں بظاہر تضاد ہے تو ہم پر واجب ہے کہ ہم دیکھیں مسلمانوں کا معمول کیا ہے تاکہ اس پر عمل کیا جائے اور وہ دوسرے حکم کے لیے ناسخ قرار پائے تو مسلمانوں کی عادت بچوں کی نماز جنازہ پڑھنا ہے پس اس کے مطابق روایات ثابت ہوگئیں اور مخالف روایات کی نفی ہوگئی۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے اور غور وفکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں (میت) بچوں کو بالاتفاق غسل دیا جاتا ہے اور جن بالغوں کو غسل دیا جاتا ہے ان کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور جن شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا ان کی نماز جنازہ میں اختلاف ہے تو بعض لوگوں کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور بعض کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی تو جہاں غسل ہوگا اس کے بعد نماز ہوگی اور بعض اوقات نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے لیکن اس سے پہلے غسل نہیں ہوتا۔ توجب بڑوں کی طرح بچوں کو بھی غسل دیا جاتا ہے تو ثابت ہوا کہ بالغوں کی طرح ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور یہ مسلمانوں کے معمول کے بھی موافق ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی مروی ہے۔

عَادَةُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْأَطْفَالِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى فِي الدَّارِ عَلٰى مَوْلُوْدٍ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ نَحْمِلَ فَدُفِنَ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اپنے ایک (فوت شدہ) بچے کی نماز جنازہ پڑھی پھر اسے اٹھانے کا حکم دیا تو اسے دفن کر دیا گیا۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وُرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بچہ (پیدا ہونے کے بعد) آواز نکالے تو اس کی وراثت بھی تقسیم کی جائے اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ أَبِيْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ اُسْتُفْتِيَ فِيْ صَبِيٍّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ أَيُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت منصور بن ابو منصور رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے اس بچے کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا جو پیدا ہوتے ہی مر گیا تو انہوں نے فرمایا "ہاں" (نماز جنازہ پڑھی جائے)۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض صَلّٰى عَلٰى مَنْفُوْسٍ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک نومولود پر جس نے ابھی کوئی گناہ نہیں کیا تھا، نماز پڑھتے ہوئے دیکھا میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا یا اللہ! اسے عذاب قبر سے بچا۔

بَابُ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ بِالنِّعَالِ

باب ۱۰۸: قبرستان میں جوتوں کے ساتھ چلنا۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ نَهِيْكٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَمْشِيْ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِيْ نَعْلَيْنِ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ۔

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قبرستان میں جوتوں سمیت چل رہا تھا۔ فرمایا اے چمڑوں (جوتوں) والے! تجھ پر افسوس ہے، جوتے اتار دے۔

۵۴۱۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا الحمانی قال ثنا وکیع عن الاسود فذکر باسنادہ مثلہ

قال ابو جعفر فذھب قوم الی ھذا الحدیث فکرھوا المشی بالنعال بین القبور و خالفھم فی ذلک آخرون فقالوا قد یجوز ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر ذلک الرجل بخلع النعلین لا لانہ کرہ المشی بین القبور بالنعال لکن لمعنی آخر من قذر راٰہ فیھما یقذر القبور وقد رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی وعلیہ نعلاہ ثم امر بخلعھما فخلعھما وھو یصلی فلم یکن ذلک علی کراھۃ الصلوۃ فی النعلین ولکنہ للقذر الذی کان فیھما۔ وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یدل علی اباحۃ المشی بین القبور بالنعال۔

۵۴۲۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا آدم بن ابی ایاس قال ثنا حماد بن سلمۃ قال ثنا محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر حدیثا طویلا فی المؤمن اذا دفن فی قبرہ والذی نفسی بیدہ انہ لیسمع خفق نعالھم حین تولوا عنہ مدبرین۔

۵۴۳۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبد الوھاب بن عطاء قال انا محمد بن عمرو فذکر باسنادہ مثلہ۔

۵۴۴۔ حدثنا فھد قال ثنا احمد بن حمید قال ثنا وکیع عن سفیان عن السدی عن ابیہ عن ابی ھریرۃ رض رفعہ مثلہ۔

فھذا یعارض الحدیث الاول اذا کان معناہ علی ما حملہ علیہ اھل المقالۃ الاولی

حضرت وکیع، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے قبرستان میں جوتوں سمیت چلنا ناپسند کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ان کو منع فرمانا اس لیے نہ ہو کہ آپ قبرستان میں جوتوں کے ساتھ چلنے کو ناپسند کرتے تھے بلکہ اس کی کوئی اور وجہ ہو مثلاً جوتوں میں کوئی نجاست وغیرہ دیکھی ہو جس کی وجہ سے قبروں کو نجاست لگ سکتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نعلین مبارک میں نماز پڑھی پھر اتارنے کا حکم دیا گیا تو آپ نے حالت نماز میں اتار دیں۔ تو یہ حکم اس لیے نہ تھا کہ جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ اس کوڑے کی وجہ سے تھا جو ان (نعلین) میں لگا ہوا تھا ـــــ حالانکہ خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات مروی ہیں جن سے قبرستان میں جوتوں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے بارے میں ایک طویل حدیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ جب اسے قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، وہ ان (لوگوں) کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ واپس لوٹتے ہیں۔

حضرت عبدالوہاب بن عطا فرماتے ہیں مجھے محمد بن عمرو نے خبر دی انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سدی اپنے باپ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں۔

یہ روایت پہلی حدیث کے خلاف ہے لیکن اس صورت میں جب اسے اس معنی پر محمول کیا جائے جو پہلے قول والوں نے مراد

وَلٰكِنَّا لَا نَحْمِلُهُ عَلَى الْمُعَارَضَةِ وَنَجْعَلُ الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحَيْنِ فَنَجْعَلُ النَّهْيَ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَدِيْثِ بَشِيْرٍ لِلنَّجَاسَةِ الَّتِيْ كَانَتْ فِي النَّعْلَيْنِ لِئَلَّا يُنَجِّسَ الْقُبُوْرَ كَمَا قَدْ نَهٰى اَنْ يُتَغَوَّطَ عَلَيْهَا اَوْ يُبَالَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَدُلُّ عَلٰى اِبَاحَةِ الْمَشْيِ بِالنِّعَالِ الَّتِيْ لَا قَذَرَ فِيْهَا بَيْنَ الْقُبُوْرِ۔ **فَهٰذَا** وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ نَعْلَيْهِ وَمِنْ خَلْعِهٖ اِيَّاهُمَا فِيْ وَقْتِ مَا خَلَعَهُمَا لِلنَّجَاسَةِ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْهِمَا وَمِنْ اِبَاحَتِهِ النَّاسَ الصَّلٰوةَ فِي النِّعَالِ۔

۵۴۵۔ **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَخَلَعَ مَنْ خَلْفَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى خَلْعِ نِعَالِكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْ اَحَدِهِمَا قَذَرًا فَخَلَعْتُهُمَا لِذٰلِكَ فَلَا تَخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ۔

۵۴۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ عُقَيْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَزْدِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ۔

۵۴۷۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رض اَتٰى اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ

لیا لیکن ہم اسے مخالفت پر محمول نہیں کرتے بلکہ ہم دونوں حدیثوں کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جس ممانعت کا ذکر ہے ہم اسے جوتوں میں نجاست ہونے کی صورت پر محمول کرتے ہیں تاکہ قبریں نجاست آلود نہ ہوں جیسا کہ ان پر قضائے حاجت یا پیشاب کرنے کی ممانعت ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ایسے جوتوں کے ساتھ قبرستان میں چلنے کے جواز کو ثابت کرتی ہے جن میں نجاست نہ ہو۔ ——— معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات میں آیا ہے کہ آپ نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے اور آپ نے ان کو کچھ کوڑا وغیرہ لگنے کی وجہ سے اتارا اور (اب بھی) لوگوں کے لیے جوتوں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز نعلین مبارک اتار دیئے آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں نے بھی اتار دیے آپ نے فرمایا تم نے جوتے کیوں اتارے انھوں نے عرض کیا ہم نے آپ کو نعلین مبارک اتارتے دیکھ کر اپنے جوتے اتار دیئے ہیں آپ نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ ان میں سے ایک کے ساتھ کوڑا وغیرہ لگا ہوا ہے تو میں نے اس لیے اتارے پس تم اپنے جوتے نہ اتارو۔

حضرت ابو سلمہ سعد بن یزید ازدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا ہاں۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انھیں ان سے سماعت حاصل نہیں فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے

أَبُو مُوسَى تَقَدَّمْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَإِنَّكَ أَقْدَمُ سِنًّا وَأَعْلَمُ فَقَالَ تَقَدَّمْ أَنْتَ يَا إِنَّمَا أَتَيْنَاكَ فِي مَنْزِلِكَ وَمَسْجِدِكَ فَأَنْتَ أَحَقُّ فَتَقَدَّمَ أَبُو مُوسَى فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مَا أَرَدْتَ إِلَى خَلْعِهِمَا أَبِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى أَنْتَ لَقَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْخُفَّيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوعبدالرحمٰن! آگے بڑھیں آپ ہم سے عمر اور علم کے اعتبار سے بڑے ہیں انھوں نے فرمایا آپ آگے ہوں ہم آپ کے گھر اور آپ کی مسجد میں آئے ہیں آپ کا حق زیادہ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ آگے ہوئے اور انھوں نے اپنے جوتے اتار دیے جب سلام پھیرا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے جوتے اتارنے کا قصد کیوں کیا، کیا آپ وادی مقدس میں ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور نعلین میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فِي نَعْلَيْهِ فَإِنْ كَانَ فِيهِمَا أَذًى أَوْ قَذَرٌ فَلْيَمْسَحْهُمَا ثُمَّ لِيُصَلِّ فِيهِمَا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں آئے تو اپنے جوتوں کو دیکھے اگر ان میں کوئی نجاست لگی ہو تو اسے صاف کر کے ان میں نماز پڑھے۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ نَهَيْتَ النَّاسَ أَنْ يُصَلُّوا فِي نِعَالِهِمْ فَقَالَ مَا نَعلتُ غَيْرَ أَنِّي وَرَبِّ هٰذِهِ الْحُرْمَةِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى هٰذَا الْمَقَامِ وَإِنَّ نَعْلَيْهِ عَلَيْهِ۔

بنو حارث بن کعب میں سے ایک شخص نے فرمایا کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے ابوہریرہ! آپ لوگوں کو جوتوں میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں فرمایا میں نے تو نہیں روکا، مجھے اس جگہ کی حرمت کی قسم! میں نے تو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر نعلین پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ۔

حضرت عبدالملک فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین مبارک میں نماز پڑھی ہے۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ زِيَادٍ الْحَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت زیاد ہادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت محمد بن اسماعیل فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مَجْمَعُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ مَا تَذْكُرُ مِنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا
خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَافِيًا وَمُتَنَعِّلًا۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ
عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ
سَمِعَ ابْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَأَبُو الْوَلِيدِ
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ فِي حَدِيثِ
وَهْبٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي الْوَلِيدِ
قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا جَدُّهُ أَوْسُ بْنُ أَبِي أَوْسٍ قَالَ
كَانَ جَدِّي يُصَلِّي فَيَأْمُرُنِي أَنْ أُنَاوِلَهُ نَعْلَيْهِ
فَيَنْتَعِلُ وَيَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ
فَذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ أَبُو بَكْرَةَ عَنْ وَهْبٍ۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ
قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيَّ عَنْ أَوْسِ
بْنِ أَوْسٍ أَوْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ أَقَمْتُ عِنْدَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ شَهْرٍ
فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ مُقَابَلَتَانِ۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا
أَبُو رَبِيعَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ

کے بارے میں کیا یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے نعلین
مبارک میں نماز پڑھی ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا
(رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم ننگے پاؤں اور جوتے پہن کر (دونوں طرح) نماز
پڑھتے تھے۔

حضرت سدی سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے اس شخص
نے خبر دی جس نے ابن حریث سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلے ہوئے یا (پیوند لگے ہوئے)
جوتوں میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

حضرت عمرو بن اوس سے (اور دوسری روایت کے مطابق)
حضرت اوس بن اوس کے پوتے سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں
میرے جد امجد نماز پڑھتے وقت مجھے حکم دیتے کہ میں ان کو
ان کا جوتا پکڑا دوں وہ اسے پہنتے اور فرماتے میں نے رسول
اکرم کو دیکھا آپ نعلین پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہب
نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا جو حضرت ابو بکرہ نے حضرت

حضرت اوس بن اوس یا حضرت اوس بن اویس رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں آدھا مہینہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑا ہوتا رہا میں نے دیکھا کہ آپ تسموں
والے جوتوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

حضرت سعید بن فیروز اپنے باپ سے روایت کرتے
ہیں کہ ثقیف کا ایک وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ

بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَرَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ مُقَابَلَتَانِ فَلَمَّا كَانَ دُخُوْلُ الْمَسَاجِدِ بِالنِّعَالِ غَيْرَ مَكْرُوْهٍ وَكَانَتِ الصَّلٰوةُ بِهَا اَيْضًا غَيْرَ مَكْرُوْهَةٍ كَانَ الْمَشْيُ بِهَا بَيْنَ الْقُبُوْرِ اَحْرٰى اَنْ لَّا يَكُوْنَ مَكْرُوْهًا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

میں حاضر ہوا وہ کہتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ نے جوتے پہنے ہوئے تھے۔ پس جب جوتوں کے ساتھ مساجد میں داخل ہونا مکروہ نہیں اسی طرح ان میں نماز پڑھنا بھی مکروہ نہیں تو قبرستان میں ان کے ساتھ چلنا اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ مکروہ نہ ہو، یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۱۰۹ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ!

باب ۱۰۹: رات کے وقت دفن کرنا

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ نُضَالَةَ قَالَ ثَنَا نَضْرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عَذْرَةَ دُفِنَ لَيْلًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰى عَنِ الدَّفْنِ لَيْلًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو عذرہ کے ایک شخص کو رات کے وقت دفن کیا گیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی آپ نے رات کو دفن کرنے سے منع فرما دیا۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْفِنُوْا مَوْتَاكُمْ بِاللَّيْلِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مُردوں کو رات کے وقت دفن نہ کرو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَرِهَ قَوْمٌ دَفْنَ الْمَوْتٰى فِي اللَّيْلِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالدَّفْنِ فِي اللَّيْلِ بَاْسًا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک رات کے وقت مُردوں کو دفن کرنا مکروہ ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ — لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہیں وہ رات کے وقت دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے

۵۶۱۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاٰى فِي الْمَقْبَرَةِ لَيْلًا نَارًا فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَبْرٍ وَهُوَ يَقُوْلُ نَاوِلُوْنِيْ صَاحِبَكُمْ۔

انھوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات قبرستان میں آگ (روشنی) دکھائی دی اچانک (دیکھا تو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں (کھڑے) فرما رہے تھے اپنے ساتھی کو میرے حوالے کرو۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَهُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ۔

فرماتے ہیں مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا یا فرمایا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل سنا اور یہ اضافہ فرمایا کہ یہ شخص قرآن پاک بلند آواز سے پڑھا کرتا تھا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ الدَّفْنِ فِي اللَّيْلِ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّهْيُ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ لَيْسَ مِنْ طَرِيْقِ كَرَاهَةِ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَلٰكِنْ لِإِرَادَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَمِيْعِ مَوْتَى الْمُسْلِمِيْنَ لِمَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَالْخَيْرِ بِصَلَاتِهِ عَلَيْهِمْ۔

تو اس حدیث میں رات کو دفن کرنے کا جواز ہے اور باب کے شروع میں ہم نے جس نہی کا ذکر کیا ہے ہو سکتا ہے وہ اس وجہ سے نہ ہو کہ رات کو دفن کرنا مکروہ ہے بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارادے کی وجہ ہو کہ آپ فوت ہونے والے تمام مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھیں کیونکہ آپ کا ان کی نماز جنازہ پڑھنا ان کے لیے فضیلت اور بہتری کا باعث ہے۔

۵۶۳- **فَإِنَّهُ** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَاتَ إِلَّا آذَنْتُمُوْنِيْ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَإِنَّ صَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ رَحْمَةٌ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر فوت ہونے والے مسلمان کا پتہ نہیں چلتا لہٰذا تم مجھے اطلاع دیا کرو۔ کیونکہ ان پر میری نماز رحمت ہے۔

۵۶۴- **وَكَمَا** حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ فَصَلَّى عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ وَقَالَ مُلِئَتْ هٰذِهِ الْمَقْبَرَةُ نُوْرًا بَعْدَ أَنْ كَانَتْ مُظْلِمَةً عَلَيْهِمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہیں کہ آپ قبرستان میں داخل ہوئے اور ایک شخص پر اس کے دفن ہونے کے بعد نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا یہ قبرستان نور سے بھر گیا جبکہ پہلے یہ ان پر تاریک تھا۔

فَيَكُوْنُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِنَهْيِهِ عَنْ دَفْنِ الْمَوْتَى فِي اللَّيْلِ لِيَكُوْنَ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْهِمْ فَيُصِيْبُوْنَ بِصَلَاتِهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْفَضْلِ **وَقَدْ** قِيْلَ إِنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْ ذٰلِكَ لِمَعْنًى غَيْرِ هٰذَا۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت دفن کرنے سے اس لیے منع فرمایا کہ آپ ان کی نماز جنازہ پڑھیں اور آپ کی نماز سے ان کو وہ فضیلت حاصل ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے کسی اور وجہ سے منع فرمایا۔

۵۶۵- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ قَوْمًا كَانُوْا

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک گروہ اپنے مُردوں کو اچھی طرح کفن نہیں دیتا تھا لہٰذا وہ رات کو دفن کر

يَكْفِنُونَ الْكِفَانَ مَوْتَاهُمْ فِيْهِ فَنُنْتُوْنَهُمْ لَيْلًا فَنَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَفْنِ اللَّيْلِ۔

فَأَخْبَرَ الْحَسَنُ اَنَّ النَّهْىَ عَنِ الدَّفْنِ لَيْلًا إِنَّمَا كَانَ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ لَا لِاَنَّ اللَّيْلَ يُكْرَهُ الدَّفْنُ فِيْهِ۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ۔

۵۶۶۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ هُوَ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ قُبِضَ فَكُفِّنَ غَيْرَ طَائِلٍ وَدُفِنَ لَيْلًا فَزَجَرَ اَنْ يُقْبَرَ رَجُلٌ لَيْلًا لِكَيْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ فَجَمَعَ فِيْ هٰذَا يَعْنِي الْحَدِيْثَ الْعِلَّتَيْنِ اللَّتَيْنِ

۵۶۷۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا عَلِمْنَا بِدَفْنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْنَا صَوْتَ الْمَسَاحِيْ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ لَيْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ۔

وَهٰذَا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُهُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ مِنْ نَّهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّفْنِ لَيْلًا اِنَّمَا كَانَ لِعَارِضٍ لَا لِاَنَّ اللَّيْلَ يُكْرَهُ الدَّفْنُ فِيْهِ اِذَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِعَارِضٍ **وَقَدْ** قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ وَاَنْ نَّقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى يَمِيْلَ وَحِيْنَ

دیتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت دفن کرنے سے منع فرما دیا۔

تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رات کو دفن کرنے کی کراہت اس وجہ سے تھی اس لیے نہیں کہ رات کو دفن کرنا مکروہ ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے ایک صحابی کا ذکر فرمایا جس کا انتقال ہوا تو اسے کوئی اچھا کفن نہ دیا گیا اور رات کو دفن کر دیا گیا پس آپ نے رات کو دفن کرنے پر ڈانٹ پلائی تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں البتہ اس بات (رات کو دفن کرنے) پر مجبور ہوں (تو کراہت نہیں) اور آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا ولی ہو تو اسے اچھا کفن دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کا اس وقت پتہ چلا جب ہم نے بدھ کی شب رات کے آخری حصے میں کدال کی آواز سنی۔

اور یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا اور کسی نے اس سے انکار نہیں کیا۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کے وقت دفن کرنے سے منع کرنا کسی اور وجہ سے تھا اس لیے نہیں کہ کسی عارضے کے بغیر بھی رات کو دفن کرنا مکروہ ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین اوقات ایسے ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور میت کو دفن کرنے سے روکتے تھے طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ بلند ہو جائے: دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور سورج غروب ہوتے وقت حتی کہ غروب ہو جائے۔

لا دفن بالليل۔

تَضَيَّفَ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔ وَقَدْ ذَكَرْنَا بِإِسْنَادِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا سِوٰى هٰذِهِ الْأَوْقَاتِ بِخِلَافِهَا فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَوْتٰى وَدَفْنِهِمْ فِي الْكَرَاهَةِ۔

ہم یہ حدیث اس کی سند کے ساتھ اس سے پہلے اپنی اس کتاب میں ذکر کر چکے ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان اوقات کے علاوہ اوقات میں میت پر نماز پڑھنے اور ان کو دفن کرنے کے سلسلے میں کراہت کے خلاف حکم رکھتا ہے۔

۵۶۸۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الضَّيْفِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَا جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَفَنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَيْلًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کو رات کے وقت دفن کیا۔

۵۶۹۔ **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عقیل، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا عَلِيٌّ رض لَمْ يَرَ بِالدَّفْنِ فِي اللَّيْلِ بَأْسًا وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو رات کے وقت تدفین میں کچھ حرج نہیں سمجھتے اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس بات پر اعتراض نہیں کرتے۔

۵۷۰۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دُفِنَ أَبُوْ بَكْرٍ لَيْلًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

۵۷۱۔ **حَدَّثَنَا** بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهٗ أَيُقْبَرُ بِاللَّيْلِ فَقَالَ نَعَمْ قُبِرَ أَبُوْ بَكْرٍ رض بِاللَّيْلِ فَلَا نَرٰى بِالدَّفْنِ لَيْلًا بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت موسیٰ بن علی فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا رات کو تدفین ہو سکتی ہے انھوں نے فرمایا ہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا پس ہم رات کے وقت دفن کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الْقُبُوْرِ

باب ۱۱: قبروں پر بیٹھنا

٥٧٢- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا إِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا۔

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قبروں کی طرف (منہ کر کے) نماز نہ پڑھو اور نہ ہی ان پر بیٹھو۔

٥٧٣- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ بِشْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيَّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد الرحمٰن ابن یزید بن جابر نے حضرت بشر بن عبید اللہ حضرمی سے سنا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٥٧٤- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بِشْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت بشر سے مروی ہے انہوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٥٧٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

٥٧٦- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيِّ ثُمَّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر دیکھا تو فرمایا قبر سے اتر جاؤ، صاحب قبر کو اذیت نہ دو اور نہ وہ تمہیں اذیت دے (یعنی اس کی وجہ سے تمہیں تکلیف نہ پہنچے)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ انْزِلْ عَنِ الْقَبْرِ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ فَلَا يُؤْذِيكَ ۔

۵۷۷۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِيصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا وَالْبِنَاءِ عَلَيْهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو بطور تکلف (اور زینت) چونا کرنے ان پر لکھنے ان پر بیٹھنے اور عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا۔ ؎

۵۷۸۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حفص، حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

۵۷۹۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا مُبَارَكُ ابْنُ فَضَالَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تَجْلِسَ عَلَى الْقُبُورِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۵۸۰۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ حَتّٰى تَحْرِقَ ثِيَابَهُ وَتَخْلُصَ إِلٰى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کا انگارے پر بیٹھنا کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جسم تک پہنچ جائے، قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوهَا وَكَرِهُوا مِنْ أَجْلِهَا الْجُلُوسَ عَلَى الْقُبُورِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ لِكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَلٰكِنَّهُ أُرِيدَ بِهِ الْجُلُوسُ لِلْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ وَذٰلِكَ جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ يُقَالُ جَلَسَ فُلَانٌ لِلْغَائِطِ وَجَلَسَ فُلَانٌ لِلْبَوْلِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایت کو اپناتے ہوئے قبروں پر بیٹھنے کو ناپسند کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے قبروں پر بیٹھنے کو ناپسند کرتے ہوئے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے بیٹھنا مراد ہے اور لغت میں یہ استعمال جائز ہے کہا جاتا فلاں قضائے حاجت کے لیے بیٹھا فلاں پیشاب کے لیے بیٹھا۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔ —— حضرت ابو امامہ فرماتے

۵۸۱۔ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

؎۔ قبر پر یوں عمارت بنانا کہ قبر اس کے اندر آجائے حسب ضرورت جائز ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں مثلاً اولیاء کرام کے مزارات پر اس نیت سے عمارت بنائی جاسکتی ہے کہ زائرین کے لیے آسانی ہو اور زینت کی نیت سے نہ ہو اور نہ ہی عام لوگوں کی قبروں پر عمارت بنائی جائے۔ ۱۲ ہزاروی۔

بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ هَلُمَّ يَا ابْنَ أَخِي أُخْبِرُكَ إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْقُبُوْرِ لِحَدَثِ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَبَيَّنَ زَيْدٌ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ الْجُلُوْسَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ مَا هُوَ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ أَبِي هُرَيْرَةَ رض نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (ان سے) فرمایا اے بھتیجے! آؤ میں تمہیں بتاؤں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے بیٹھنے سے منع فرمایا ——— تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں اس ممانعت کی وضاحت کر دی جس کا پہلی روایات میں ذکر ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۵۸۲۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ أَخْبَرَهُمْ قَالَ إِنَّمَا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ عَلَى قَبْرٍ يَبُوْلُ عَلَيْهِ أَوْ يَتَغَوَّطُ فَكَأَنَّمَا جَلَسَ عَلَى جَمْرَةِ نَارٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبر پر پیشاب یا قضائے حاجت کے لیے بیٹھے گویا وہ آگ کے انگارے پر بیٹھا۔

۵۸۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ عَلَى قَبْرٍ فَتَخَوَّطَ عَلَيْهِ أَوْ بَالَ فَكَأَنَّمَا قَعَدَ عَلَى جَمْرَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبر پر بیٹھ کر قضائے حاجت یا پیشاب کرے گویا وہ انگارے پر بیٹھا

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْجُلُوْسَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ هُوَ هٰذَا الْجُلُوْسُ فَأَمَّا الْجُلُوْسُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدْخُلْ فِي ذٰلِكَ النَّهْيِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔ **وَقَدْ** رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ پہلی روایات میں جس بیٹھنے سے ممانعت کا ذکر ہے وہ یہی ہے کسی دوسرے مقصد کے لیے بیٹھنا اس ممانعت میں داخل نہیں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی یہ بات مروی ہے۔

۵۸۴۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي

حضرت یحییٰ بن ابی محمد بیان کرتے ہیں کہ آل علی رضی اللہ عنہم کے ایک غلام نے ان سے بیان کیا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ قبروں پر بیٹھتے تھے وہ غلام فرماتے

مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَوْلًى لِاٰلِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ کَانَ یَجْلِسُ عَلَی الْقُبُوْرِ وَقَالَ الْمَوْلٰی کُنْتُ اَبْسُطُ لَهٗ فِی الْمَقْبَرَةِ فَیَتَوَسَّدُ قَبْرًا ثُمَّ یَضْطَجِعُ۔

ہیں میں آپ کے لیے (کپڑا) (وغیرہ) بچھاتا آپ قبر سے تکیہ لگا کر لیٹ جاتے۔

۵۸۵ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَکْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُکَیْرٍ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رض کَانَ یَجْلِسُ عَلَی الْقُبُوْرِ۔

حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبروں پر بیٹھ جایا کرتے تھے (قبر کے ساتھ بیٹھنا مراد ہے)۔

۴۔ کِتَابُ الزَّکٰوةِ

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ

باب: بنو ہاشم کو صدقہ دینا

۵۸۶ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَتْ عِیْرٌ اَلْمَدِیْنَةَ فَاشْتَرٰی مِنْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتَاعًا فَبَاعَهٗ بِرِبْحِ اَوَاقٍ فِضَّةٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلٰی اَرَامِلِ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ قَالَ لَا اَعُوْدُ اَنْ اَشْتَرِیَ بَعْدَهَا شَیْئًا اَبَدًا وَلَیْسَ ثَمَنُهٗ عِنْدِیْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک قافلہ مدینہ طیبہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ سامان خریدا پھر اسے چند اوقیہ چاندی کے نفع پر بیچ کر بنو عبدالمطلب کے محتاج لوگوں (اور بیواؤں) پر صدقہ کر دیا اور فرمایا میں اس کے بعد اس وقت تک کوئی چیز نہیں خریدوں گا جب تک میرے پاس اس کی قیمت نہ ہو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَاَبَاحُوا الصَّدَقَةَ عَلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ۔ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَجُوْزُ الصَّدَقَةُ مِنَ الزَّکٰوةِ وَالتَّطَوُّعِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ عَلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ وَهُمْ کَالْاَغْنِیَاءِ فَمَا حَرُمَ عَلَی الْاَغْنِیَاءِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَهِیَ عَلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ حَرَامٌ فُقَرَاءَ کَانُوْا اَوْ اَغْنِیَاءَ وَکُلُّ مَا یَحِلُّ لِلْاَغْنِیَاءِ مِنْ غَیْرِ بَنِیْ هَاشِمٍ فَهُوَ حَلَالٌ لِبَنِیْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز قرار دیا ہے ـــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بنو ہاشم کو زکوٰۃ اور نفلی صدقہ وغیرہ دینا جائز نہیں وہ مالدار لوگوں کی طرح ہیں پس جو صدقہ اغنیاء کو دینا حرام ہے وہ بنو ہاشم پر بھی حرام ہے وہ محتاج ہوں یا مالدار، اور جو کچھ بنو ہاشم کے علاوہ مالداروں کے لیے جائز ہے وہ بنو ہاشم کے فقراء اور امراء سب کے لیے جائز ہے۔ ہمارے نزدیک بہ سلسلہ

هاشم فقراؤهم وأغنياؤهم وليس على أهل
هذه المقالة عندنا حجة في الحديث الأول
لأنه يجوز أن يكون ما تصدق به النبي صلى
الله عليه وسلم من ذلك على أرامل بني عبد
المطلب لم يجعله من جهة الصدقة التي
تحرم على بني هاشم في قول من يحرمها عليهم
ولكن جعلها من جهة الصدقة التي تحل لهم
فإنا قد رأينا الأغنياء من غير بني هاشم قد
يتصدق الرجل على أحدهم بداره أو بعبده
فيكون ذلك جائزا حلالا ولا يحرمه عليه
ماله فكان ما يحرم عليه بماله من الصدقات
هو الزكوة والكفارات والصدقات التي يتقرب
بها إلى الله تعالى فأما الصدقات التي يراد بها
طريق الهبات وإن سميت صدقات فلا
كذلك بنو هاشم حرم عليهم لقرابتهم من
الصدقات مثل ما حرم على الأغنياء بأموالهم
فأما ما كان لا يحرم على الأغنياء بأموالهم فإنه
لا يحرم على بني هاشم بقرابتهم **فلهذا** جعلنا
ما كان تصدق به رسول الله صلى الله عليه وسلم
على أراملهم من جهة الهبات وإن سمي ذلك
صدقة وهذا الذي ينبغي أن يحمل تأويل
ذلك الحديث الأول عليه۔

۵۸۷۔ **لأنه** قد روي عن ابن عباس ما قد
حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا سعيد
وحماد ابنا زيد عن أبي جهضم موسى ابن سالم
عن عبيد الله بن عبد الله بن عباس رض قال دخلنا
على ابن عباس رض فقال ما اختصنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم بشيء دون الناس إلا بثلاث
أشياء إسباغ الوضوء وأن لا نأكل الصدقة وأن

حدیث میں اس قول والوں کے خلاف کوئی دلیل نہیں، کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد المطلب کے فقراء کو جو صدقہ دیا ہے ممکن ہے وہ اس صدقہ سے نہ ہو جو حرام قرار دینے والوں کے نزدیک بنو ہاشم پر حرام ہے بلکہ اس صدقہ سے ہو جو ان کے لیے حلال ہے ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات کوئی شخص غیر بنو ہاشم امراء کو اپنا مکان یا غلام وغیرہ دیتا ہے تو وہ اس کے لیے حلال اور جائز ہوتا ہے اور اس کا مال اسے اس پر حرام نہیں کرتا۔ اس کے مال کی وجہ سے اس پر جو صدقات حرام ہیں وہ زکوٰۃ کفارے اور وہ صدقات ہیں جن سے تقرب خداوندی مقصود ہوتا ہے لیکن جن صدقات سے ہبہ وغیرہ مقصود ہوتا ہے اگرچہ ان کا نام صدقہ رکھا گیا لیکن وہ حرام نہیں۔ اسی طرح بنو ہاشم پر یہ ان کی (سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے) قرابت کی وجہ سے حرام ہے لیکن جو چیز امراء پر ان کے اموال کی وجہ سے حرام نہیں وہ بنو ہاشم پر ان کی قرابت کی وجہ سے حرام نہیں۔ اسی لیے ہم نے اس صدقہ کو جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فقراء کو دیا، ہبہ کی جہت سے قرار دیا اگرچہ اس کو صدقہ کہا جاتا ہے اُس حدیث کو اسی معنیٰ پر محمول کرنا مناسب ہے، کیونکہ ــــــــــــ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین باتوں کے ساتھ مخصوص کیا وضو کو مکمل کرنا، صدقہ نہ کھانا اور گھوڑیوں پر گدھوں کو نہ چھوڑنا۔

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت ابوجہضم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا مُرَجَّا بْنُ رَجَاءٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مرجا بن رجاء، حضرت ابوجہضم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُنِيْ. هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَّهُمْ اَلَّا يَاْكُلُوا الصَّدَقَةَ فَلَيْسَ يَخْلُو الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ فَيَكُوْنُ مَا اَبَاحَ لَهُمْ فِيْهِ غَيْرَ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الثَّانِيْ وَيَكُوْنُ مَعْنٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَوْ يَكُوْنَ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ يُبِيْحُ مَا مُنِعَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ الثَّانِيْ فَيَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ الثَّانِيْ نَاسِخًا لَهٗ لِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِيْهِ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ مَخْصُوْصُوْنَ بِهٖ دُوْنَ النَّاسِ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اِلَّا وَهُوَ قَائِمٌ فِيْ وَقْتِهٖ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو اس حدیث میں بتلاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقہ نہ کھانے کے ساتھ مختص کیا تو پہلی حدیث اس بات سے خالی نہیں جس کا ہم نے ذکر کیا لہٰذا آپ نے جو کچھ ان کے لیے جائز قرار دیا وہ اس کا غیر ہے جو دوسری حدیث میں ان پر حرام قرار دیا مفہوم دونوں کا وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا یا پہلی حدیث میں وہ چیز حلال قرار دی گئی جس سے اس حدیث میں روکا گیا پس یہ اس کے لیے ناسخ ہوگی کیونکہ اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بتلاتے ہیں کہ یہ بات ہم سے خاص ہے دوسرے لوگوں کے لیے نہیں تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ حکم نہ ہو بلکہ آپ کی موجودگی میں ایسا ہی تھا۔

۵۹۰۔ فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ اِبَاحَةِ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ بِصَدَقَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رض تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاطِمَةُ حِيْنَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ

اگر مستدل، صدقہ کے جواز پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات سے استدلال کرتے ہوئے کہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مال وراثت دیا جائے اس وقت حضرت خاتون جنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ اور باغ فدک کے صدقات اور خیبر کے خمس میں سے باقی کا مطالبہ کر رہی تھیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہماری وراثت

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رض اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّا لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے کھاتے ہیں اور اللہ کی قسم! میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کو اس حال سے نہیں بدلوں گا جس پر وہ آپ کے عہد مبارک میں تھا اور اس میں وہی عمل کروں گا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عقیل، حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ الْمَدِيْنَةَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِّنْ قَوْمِكَ وَقَدْ اَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاَقْسِمْهُ فِيْهِمْ فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهٗ يَرْفَاُ فَقَالَ هٰذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدٌ وَالزُّبَيْرُ وَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ طَلْحَةَ اَمْ لَا يَسْتَاْذِنُوْنَ عَلَيْكَ فَقَالَ اِيْذَنْ لَهُمْ قَالَ ثُمَّ مَكَثْنَا سَاعَةً فَقَالَ هٰذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ رض يَسْتَاْذِنَانِ عَلَيْكَ فَقَالَ اِيْذَنْ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الرَّجُلِ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ فِيْمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ فَقَالَ الْقَوْمُ اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا اَمِيْرَ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان نضری فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا پھر فرمایا تمہاری قوم کے کچھ خاندان مدینہ طیبہ میں آئے ہیں ہم نے ان کو کچھ عطیات دینے کا حکم دیا ہے اور میں انھیں تقسیم کرتا ہوں اسی دوران حضرت یرفا آئے اور انھوں نے بتایا کہ حضرت عثمان، عبدالرحمٰن، سعد اور زبیر رضی اللہ عنہم تشریف لائے ہیں اور اجازت مانگتے ہیں (راوی کہتے ہیں) مجھے معلوم نہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا یا نہیں، آپ نے فرمایا ان کو اجازت دو فرماتے ہیں پھر ہم کچھ دیر ٹھہرے تو انھوں نے خبر دی کہ حضرت عباس اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں فرمایا ان کو اجازت دو جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو فرمایا اے امیر المومنین! میرے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ فرمائیں اور وہ دونوں اس وقت اس مال فیٔ[1] میں جھگڑ رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

[1] کفار سے جنگ کی صورت میں جو مال حاصل ہو اس کو غنیمت کہتے ہیں اور جو جنگ کے بغیر صلح کے ذریعے حاصل ہو اسے مال فیٔ کہا جاتا ہے۔ ۱۲۔ ہزاروی۔

الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْشُدُكُمُ اللهَ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّيْ سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا الْفَيْءِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرَهُ فَقَالَ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ هٰذِهٖ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ثُمَّ وَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَقَدْ قَسَمَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى أَهْلِهٖ رِزْقَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ مَا بَقِيَ مِنْهُ فَجَمَعَ مَالَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ أَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ وَأَثْبَتَ أَنَّ طَلْحَةَ كَانَ فِي الْقَوْمِ وَلَمْ يَقُلْ وَبَثَّهَا فِيْكُمْ۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا عَلٰى أَهْلِهٖ۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنْ سُفْيَانَ وَوَرْقَاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

بنو نضیر کے اموال سے عطا فرمایا اہل مجلس نے بھی عرض کیا کہ اے امیر المومنین! ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں اور ان میں سے ہر ایک کو دوسرے سے راحت پہنچائیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے انھوں نے عرض کیا ہاں) آپ نے یہ بات فرمائی ہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے بھی یہی بات فرمائی تو انھوں نے بھی فرمایا ہاں (ایسا فرمایا ہے) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا عنقریب میں تمہیں اس مال فے کے بارے میں بتاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے۔ "اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (بغیر جنگ) دلایا اور تم نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے (۵۹-۶) تو یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا آپ نے اسے تم سے روک کر جمع نہیں کیا اور نہ اس کے ذریعے تم پر کسی کو ترجیح دی بلکہ اسے تمہارے درمیان تقسیم کیا اور تم پر خرچ کیا حتی کہ اس سے یہ مال باقی رہ گیا آپ اس میں اپنے گھر والوں کا ایک سال کا خرچ نکالتے تھے پھر جو بچ جاتا اسے اللہ تعالیٰ کے مال کے طور پر جمع کرتے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اکرم

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور ثابت کیا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے "اور جو تم پر خرچ کیا" کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

حضرت مالک بن انس، حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا کہ آپ اپنے اہل بیت پر خرچ کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وراثت بطور دینار (روپیہ پیسہ) تقسیم نہ ہوگی میرے اہل خانہ کے نفقہ اور عاملوں کے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة أهلي ومؤنة عاملي فهو صدقة۔

قالوا ففي حديث أبي هريرة هذا ما يدل على أنها كانت صدقات في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم لقوله بعد مؤنة عاملي وعامله لا يكون إلا وهو حي۔ **قالوا** ففي هذه الآثار ما قد دل على أن الصدقة لبني هاشم حلال لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهله وفيهم فاطمة بنته قد كانوا يأكلون من هذه الصدقة في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فدل ذلك على إباحة سائر الصدقات لهم فالحجة عليهم في ذلك أن تلك الصدقة كصدقات الأوقاف وقد رأينا ذلك يحل للأغنياء۔ **ألا ترى** أن رجلا لو وقف دارا على رجل غني أن ذلك جائز ولا يمنعه ذلك غناه وحكم ذلك خلاف حكم سائر الصدقات من الزكوة والكفارات وما يتقرب به إلى الله عز وجل فكذلك من كان من بني هاشم ذلك لهم حلال وحكمه خلاف حكم سائر الصدقات التي قد ذكرنا۔ **ثم** قد جاءت بعد هذه الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم متواترة بتحريم الصدقة على بني هاشم۔

۵۹۶- **فمما** جاء في ذلك ما حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن بريد بن أبي مريم عن أبي الحوراء السعدي قال قلت للحسن بن علي ما تحفظ من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أذكر أني أخذت تمرة من تمر الصدقة فجعلتها

وظائف کے بعد جو کچھ ہے وہ صدقہ ہے۔

محدثین فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقات تھے کیونکہ آپ نے فرمایا "میرے عاملین کے وظائف کے بعد" اور آپ کے عاملین آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں تھے۔ وہ فرماتے ہیں ان روایت میں اس بات پر دلالت ہے کہ بنو ہاشم کے لیے صدقہ حلال ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں خود اور آپ کے اہل بیت جن میں آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں اسی صدقہ سے کھاتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے لیے تمام قسم کے صدقات حلال ہیں ___ پس ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ یہ تمام صدقات وقف مال کی طرح ہیں اور ہم دیکھتے تھے کہ وہ امراء کے لیے بھی حلال ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص اپنا مکان کسی مالدار آدمی کے لیے وقف کر دے تو یہ جائز ہے اور اس کا مالدار ہونا اسے اس سے نہیں روکتا اور اس کا حکم دیگر تمام صدقات یعنی زکوٰۃ کفاروں اور جن صدقات کے ذریعے تقرب خداوندی مقصود ہو ان سب کے خلاف ہے اسی طرح یہ بنو ہاشم کے لیے بھی حلال ہے اور اس کا حکم ان تمام صدقات کے حکم کے خلاف ہے جن کا ہم نے ذکر کیا۔

پھر ان روایات کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں جن میں بنو ہاشم پر صدقہ کی حرمت مذکور ہے۔

حضرت ابوالحوراء سعدی فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن [illegible]

فِیْ فِیْ فَاَخْرَجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلُعَابِهَا فَاَلْقَاهَا فِی التَّمْرِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَیْكَ فِیْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِیِّ قَالَ اِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا یَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ شَیْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ رض فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِیْ آخِرِهِ وَلَا لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِهِ۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اسْتُعْمِلَ اَرْقَمُ بْنُ اَرْقَمَ الزُّهْرِیُّ عَلَی الصَّدَقَاتِ فَاسْتَتْبَعَ اَبَا رَافِعٍ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ یَا اَبَا رَافِعٍ اِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَیْرِیَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِیْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا لَوْ بَعَثْنَا هٰذَیْنِ الْغُلَامَیْنِ لِیْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَلَی الصَّدَقَةِ فَاَدَّیَا مَا یُؤَدِّی النَّاسُ وَاَصَابَا مَا یُصِیْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَیْنَمَا هُمَا فِیْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رض فَوَقَفَ عَلَیْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِیٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَقَالَ رَبِیْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ مَا یَمْنَعُكَ مِنْ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةٌ عَلَیْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

فرمایا ہم آل محمد کے لیے صدقہ جائز نہیں۔

حضرت ثابت بن عمارہ حضرت ربیعہ بن شیبان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا پھر اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس کے لیے آخر میں یہ بھی فرمایا "اور نہ ہی آپ کی اہل میں سے کسی کے لیے جائز ہے"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت ارقم بن ابو ارقم رضی اللہ عنہ کو صدقات کا نگران مقرر کیا گیا انھوں نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے جانا چاہا چنانچہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو رافع! حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صدقہ حرام ہے اور کسی قوم کا غلام انہی سے ہوتا ہے۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث نے بیان فرمایا کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہما) اکٹھے ہوئے تو انھوں نے میرے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا کہ اگر ہم ان دو بچوں کو صدقات کے لیے بھیجیں تو دوسروں کی طرح یہ بھی اپنی ذمہ داری کو پورا کریں گے اور جو کچھ ان کو ملتا ہے یہ بھی پائیں گے۔ وہ یہی گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان دونوں کے پاس کھڑے ہو گئے انھوں نے ان سے بھی یہی بات کہی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ایسا نہ کرنا اللہ کی قسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ حضرت ربیعہ بن حارث نے فرمایا آپ ہمیں حسد کی وجہ سے روک رہے ہیں اللہ کی قسم! آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بنے تو ہم نے آپ پر حسد نہ کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابوالحسن ہوں (یعنی حسد کرنا میری شایانِ شان

وَسَلَّمَ بِمَا نَفَّسْنَاهُ عَلَيْكَ فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ أَنَا أَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ
وَاللهِ لَا أَرِيمُ مَكَانِي حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ
فَقُمْنَا عِنْدَ بَابِهَا حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِآذَانِنَا وَقَالَ
أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَ
هُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَتَوَاكَلْنَا
الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَحَدُنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْتَ أَبَرُّ
النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ وَقَدْ
جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلَى بَعْضِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ
إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدُّونَ وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُونَ فَسَكَتَ
حَتَّى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تَلْمَعُ
إِلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ فَقَالَ إِنَّ
الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ
النَّاسِ أُدْعُوَا إِلَيَّ مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَ
نَوْفَلَ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَاءَاهُ فَقَالَ
مَحْمِيَةَ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ
بْنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ فَأَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ
أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ فَأَنْكَحَنِي وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ
أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ أَصْدَقَ عَنْهُمَا مِنَ
الْخُمُسِ وَحُكْمُهُ حُكْمُ الصَّدَقَاتِ قِيْلَ لَهُ قَدْ
يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى
الَّذِي فِي الْخُمُسِ وَذٰلِكَ خَارِجٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ
الْمُحَرَّمَةِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُ إِنَّمَا حُرِّمَ عَلَيْهِمْ أَوْسَاخُ
النَّاسِ وَالْخُمُسُ لَيْسَ كَذٰلِكَ۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ
قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ
عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَرَدَّهَا وَأَتَيْتُهُ بِهَدِيَّةٍ فَقَبِلَهَا۔

نہیں) تم ان کو بھیجو وہ دونوں چلے گئے اور آپ لیٹ گئے (حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس فرماتے ہیں) جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو حجرۂ مبارکہ کی طرف آپ سے آگے بڑھے اور دروازے کے پاس کھڑے ہو گئے آپ تشریف لائے تو ہمارے کانوں کو پکڑ کر فرمایا جو کچھ تمہارے دل میں ہے بیان کرو، آپ اندر تشریف لے گئے اور ہم بھی اندر گئے اس دن آپ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے ہم نے آپس میں گفتگو کی پھر ہم میں سے ایک نے کلام کیا عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تمام لوگوں سے زیادہ حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں ہم بالغ ہو چکے ہیں ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہمیں بھی صدقات پر عامل بنائیں دوسروں کی طرح ہم بھی اپنی ذمہ داری نبھائیں اور ان کی طرح ہم بھی اپنا حصہ حاصل کریں۔ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گفتگو کرنا چاہی تو حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا پردے کے پیچھے سے اشارہ کرنے لگیں کہ آپ سے گفتگو نہ کرنا۔ (پھر) سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیلئے صدقہ حلال نہیں یہ لوگوں کی میل کچیل ہے حضرت محمیہ کو میری طرف بلاؤ اور وہ خمس پر مقرر تھے اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو بھی بلاؤ حضرت محمیہ سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ اس لڑکے کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دو چنانچہ انھوں نے نکاح کر دیا اور حضرت نوفل بن حارث سے فرمایا تم اپنی صاحبزادی اس لڑکے (عبدالمطلب بن ربیعہ) کے نکاح میں دے دو اور حضرت محمیہ سے فرمایا کہ خمس میں سے ان دونوں کا مہر اتنا اتنا دے دو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ آپ نے خمس میں سے مہر ادا کر دیا اور اس کا حکم وہی ہے جو صدقات کا ہے تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے یہ اہل قرابت کے اس حصے سے ہو جو خمس میں مقرر ہے اور یہ ان صدقات سے خارج ہے جو ان پر حرام ہیں کیونکہ ان پر لوگوں کی میل حرام ہے اور خمس ایسا نہیں ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں صدقہ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے واپس کر دیا اور ہدیہ لے کر حاضر ہوا تو قبول فرمایا۔

۶۰۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا ذَكَرَ فِيهِ أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا قَالَ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ جَمَعْتُ مَا كَانَ عِنْدِي ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِقُبَاءَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ لَيْسَ بِيَدِكَ شَيْءٌ وَإِنَّ مَعَكَ أَصْحَابًا لَكَ وَأَنْتُمْ أَهْلُ حَاجَةٍ وَغُرْبَةٍ وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ وَضَعْتُهُ لِلصَّدَقَةِ فَلَمَّا ذُكِرَ لِي مَكَانُكُمْ رَأَيْتُكُمْ أَحَقَّ بِهِ ثُمَّ وَضَعْتُهُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَأَمْسِكْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ أَنْ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَدْ جَمَعْتُ شَيْئًا فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ أَحْبَبْتُ أَنْ أُكْرِمَكَ بِهِ كَرَامَةً لَيْسَ بِصَدَقَةٍ فَأَكَلَ وَأَكَلَ أَصْحَابُهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا انھوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی اس میں ہے کہ میں ایک غلام تھا شام کے وقت میں نے اپنے پاس جو کچھ تھا جمع کیا پھر باہر آیا حتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ قبا میں تھے اور کچھ صحابہ کرام بھی حاضر خدمت تھے میں نے عرض کیا مجھے معلوم ہوا کہ اس وقت آپ کے پاس کچھ نہیں۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی ہیں جو ضرورت مند ہیں میرے پاس جو کچھ موجود تھا میں نے صدقہ کرنے کے لیے رکھا تھا جب میرے سامنے آپ کی اس حالت کا ذکر کیا گیا تو میں نے آپ لوگوں کو اس کا زیادہ مستحق سمجھا اور آپ کی خدمت میں رکھ دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خود اسے کھاؤ یا رکھ چھوڑو پھر جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میں حاضر خدمت ہوا میں نے کچھ جمع کر رکھا تھا۔ میں نے عرض کیا مجھے معلوم ہے کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے میرے پاس صدقہ کے علاوہ کچھ اور مال ہے جو آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کرنا چاہتا ہوں، تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی تناول فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی کھایا۔

۶۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ وَأَنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

حضرت ابن ابی رافع، اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مخزوم کا ایک شخص صدقہ پر مقرر فرما کر بھیجا اس شخص نے حضرت ابو رافع سے کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ کو بھی کچھ حاصل ہو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لوں۔ انھوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لیے صدقہ جائز نہیں اور کسی قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے (ابو رافع، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے)

۶۰۳- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں

قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِيٍّ رض فَقَالَتْ إِنَّ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهٗ هُرْمُزُ أَوْ كَيْسَانُ أَخْبَرَنِيْ أَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَدَعَانِيْ فَجِئْتُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ نُهِيْنَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ۔

۶۰۴۔ **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رض تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَأَدْخَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ أَلْقِهَا أَلْقِهَا أَمَا عَلِمْتَ إِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

۶۰۵۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالشَّيْءِ سَأَلَ أَهَدِيَّةٌ هُوَ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قَالُوْا هَدِيَّةٌ بَسَطَ يَدَيْهِ وَإِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهٖ كُلُوْا۔

۶۰۶۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَأَنَا آخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرَ إِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ مِنَّا مِنْهَا شَيْءٌ۔

۶۰۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ

حضرت ام کلثوم بنت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے ایک آزاد کردہ غلام نے جس کا نام ہرمز یا (فرمایا) کیسان تھا مجھے بتایا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو (وہ کہتا ہے) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابو فلاں! ہم اہل بیت کو صدقہ کھانے سے روکا گیا اور کسی قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے پس تم صدقہ نہ کھانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی اور اسے اپنے منہ میں داخل کر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہوں، ہوں" اسے پھینک دو، کیا تمہیں معلوم نہیں ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی چیز لائی جاتی تو پوچھتے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر وہ کہتے کہ ہدیہ ہے تو ہاتھ بڑھا دیتے اور اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو صحابہ کرام سے فرماتے تم اسے کھاؤ۔

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا چرنے والے چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون (وہ اونٹنی جو تیسرے سال میں داخل ہو جائے) ہے جو ثواب حاصل کرنے کے لیے دے اس کے لیے اس کا ثواب ہے اور جو نہ دے میں اس سے یہ اور نصف اونٹ لے لوں گا یہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے اور ہم (اہل بیت)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ

ثنا أبو الوليد قال ثنا حماد بن سلمة عن قتادة عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يمر في الطريق بالتمرة فما يمنعه من أخذها إلا مخافة أن تكون صدقة۔

علیہ وسلم راستے میں کھجوروں کے پاس سے گزرتے تو آپ اس خوف سے نہ لیتے کہ کہیں صدقے کی نہ ہو۔

۶۰۸۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى عن سفيان قال ثنا منصور عن طلحة عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى تمرة فقال لولا أني أخاف أن تكون صدقة لأكلتها۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور دیکھی تو فرمایا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔

۶۰۹۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا الحكم بن مروان الضرير ح وحدثنا ابن أبي داود قال ثنا أحمد بن يونس قال ثنا معرف بن واصل السعدي قال حدثتنا حفصة رض في سنة تسعين قال ابن أبي داود في حديثه ابنة طلق تقول ثنا رشيد بن مالك أبو عميرة قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فأتي بطبق عليه تمر فقال أصدقة أم هدية قال بل صدقة فوضعه بين يدي القوم والحسن يتعفر بين يديه فأخذ الصبي تمرة فجعلها في فيه فأدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم إصبعه وجعل يترفق به فأخرجها فقذفها ثم قال إنا آل محمد لا نأكل الصدقة۔

حضرت رشید بن مالک ابو عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم بارگاہِ نبوی میں حاضر تھے کہ کھجوروں کا ایک تھال لایا گیا آپ نے فرمایا صدقہ ہے یا ہدیہ؟ عرض کیا گیا بلکہ صدقہ ہے تو آپ نے اہل مجلس کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سامنے ایک مٹی میں کھیل رہے تھے ابھی بچے تھے انھوں نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک ڈال کر اسے آہستہ آہستہ نکال کر پھینک دیا پھر فرمایا ہم آل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہم صدقہ نہیں کھاتے۔

۶۱۰۔ حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا علي بن حكيم الأودي قال أنا شريك عن عبد الله بن عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبيه قال دخلت مع النبي صلى الله عليه وسلم بيت الصدقة فتناول الحسن تمرة فأخرجها من فيه وقال إنا أهل بيت لا تحل لنا الصدقة أو لا نأكل الصدقة۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت الصدقہ میں داخل ہوا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال دی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکال دیا اور فرمایا: ہم اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں یا فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

٦١١- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا أَهْلَ بَيْتٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَشُكَّ۔

٦١٢- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فِي بَيْتِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا۔

٦١٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ قَالَ ارْفَعْهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَهُ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ انْبَسِطُوا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ آثَارٌ كُلُّهَا قَدْ جَاءَتْ بِتَحْرِيمِ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا نَسَخَهَا وَلَا عَارَضَهَا إِلَّا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ مِمَّا لَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى مُخَالَفَتِهَا۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ تِلْكَ الصَّدَقَةُ إِنَّمَا هِيَ الزَّكٰوةُ خَاصَّةً فَأَمَّا مَا سِوَى ذٰلِكَ مِنْ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ فَلَا بَأْسَ بِهِ۔ قِيلَ لَهُ

حضرت محمد بن سعید فرماتے ہیں ہمیں حضرت شریک رضی اللہ عنہ نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے بغیر شک کے یہ الفاظ کہے کہ آپ نے فرمایا ہم اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گھر والوں کی طرف لوٹتا ہوں گھر میں فرش پر گری ہوئی کھجور پاتا ہوں پھر اسے کھانے کے لیے اٹھاتا ہوں لیکن اسے ڈر سے پھینک دیتا ہوں کہ کہیں صدقہ سے نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے سنا فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں ایک خوان پیش کیا جس میں کھجوریں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا آپ پر اور صحابہ کرام پر صدقہ ہے آپ نے فرمایا اسے اٹھا لو ہم صدقہ نہیں کھاتے انھوں نے اٹھایا پھر دوسرے دن اسی قسم کا خوان لائے اور آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے پوچھا سلمان یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ تحفہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا لو خوش ہو جاؤ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام روایات بنوہاشم پر صدقہ کے حرام ہونے سے متعلق ہیں ہمیں ان کے منسوخ ہونے یا ان کے مقابل روایات کا علم نہیں سوائے ان جو ہم نے اس باب میں ذکر کیں۔ لیکن ان میں ہمارے مخالف کے لیے کوئی دلیل نہیں ——— اگر کوئی شخص کہے کہ اس صدقہ سے خاص طور پر زکوٰۃ مراد ہے۔ دوسرے صدقات میں کوئی حرج نہیں ——— اسے کہا جائے گا۔ ان روایات میں تمہارے موقف کا

فی هذه الآثار ما قد دفع ما ذهبت إلیه وذلك أن فی حدیث بهز بن حکیم أن النبی صلی الله علیه وسلم کان إذا أتی بالشیء سأل أهدیة أم صدقة فإن قالوا صدقة قال لأصحابه کلوا واستغنی بقول المسئول أنه صدقة عن أن یسأله صدقة من زکوة أم غیر ذلك **فدل** ذلك علی أن حکم سائر الصدقات فی ذلك سواء وفی حدیث سلمان فقال فجئت فقال أهدیة أم صدقة فقلت بل صدقة لأنه بلغنی أنکم قوم فقراء فامتنع من أکلها لذلك وإنما کان سلمان یومئذ عبدا ممن لا یجب علیه زکوة۔ **فدل** ذلك علی أن کل الصدقات من التطوع وغیره قد کان محرما علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی سائر بنی هاشم **والنظر** أیضا یدل علی استواء حکم الفرائض والتطوع فی ذلك وذلك إنا رأینا غیر بنی هاشم من الأغنیاء والفقراء فی الصدقات المفروضات والتطوع سواء من حرم علیه أخذ صدقة مفروضة حرم علیه أخذ صدقة غیر مفروضة فلما حرم علی بنی هاشم أخذ الصدقات المفروضات حرم علیهم أخذ الصدقات غیر المفروضات فهذا هو النظر فی هذا الباب وهو قول أبی حنیفة و أبی یوسف ومحمد رحمهم الله تع وقد اختلف عن أبی حنیفة رض فی ذلك فروی عنه أنه قال لا بأس بالصدقات کلها علی بنی هاشم وذهب فی ذلك عندنا إلی أن الصدقات إنما کانت حرمت علیهم من أجل ما جعل لهم فی الخمس من سهم ذوی القربی فلما انقطع ذلك عنهم ورجع إلی غیرهم بموت رسول الله صلی الله علیه وسلم حل

رد پایا جاتا ہے وہ یوں کہ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ پوچھتے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر وہ جواب دیتے کہ صدقہ ہے تو آپ صحابہ کرام سے فرماتے تم کھاؤ اور جواب دینے والے کی بات پر اکتفاء فرماتے یہ نہ پوچھتے کہ یہ صدقہ، زکوٰۃ سے ہے یا اس کے علاوہ ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس سلسلے میں تمام صدقات کا حکم برابر ہے۔

اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں میں آیا تو آپ نے پوچھا ہدیہ ہے یا صدقہ؟ میں نے عرض کیا صدقہ ہے کیونکہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ لوگ فقراء ہیں تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے کھانے سے اجتناب فرمایا۔ ان دنوں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ غلام تھے ان پر زکوٰۃ واجب نہ تھی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ فرض اور نفل ہر قسم کی صدقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنو ہاشم پہ حرام ہیں

قیاس بھی اس حکم میں تمام صدقات کے برابری پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بنو ہاشم کے علاوہ لوگ مالدار اور فقراء فرض و نفل صدقے میں برابر ہیں یعنی جس پر فرض صدقہ حرام ہے اس پر غیر فرض بھی حرام ہے پس جب بنو ہاشم پر فرض صدقات حرام ہیں تو نفلی صدقات بھی حرام ہونگے۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اختلاف بھی منقول ہے آپ سے مروی ہے کہ بنو ہاشم کے لیے کسی قسم کے صدقہ میں کوئی حرج نہیں ہمارا خیال ہے کہ انھوں نے یہ موقف اس لیے اختیار فرمایا کہ ان پر صدقات اس لیے حرام تھے کہ خمس میں سے اہل قرابت کا حصہ مقرر تھا جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے یہ حصہ ان کی بجائے دوسروں کی طرف منتقل ہو گیا تو جو کچھ ان پر اس وجہ سے حرام تھا حلال ہو گیا۔

لهم بذلك ما قد كان محرمًا عليهم من أجل ما قد كان أحل لهم. وقد حدثني سليمان بن شعيب عن أبيه عن محمد عن أبي يوسف عن أبي حنيفة رح في ذلك مثل قول أبي يوسف رح فبهذا نأخذ. فإن قال قائل أفتكرهها على مواليهم قلت نعم لحديث أبي رافع الذي قد ذكرناه في هذا الباب وقد قال ذلك أبو يوسف في كتاب الإملاء وما علمت أحدًا من أصحابنا خالفه في ذلك. فإن قال قائل أفتكره للهاشمي أن يعمل على الصدقة قلت لا. فإن قال ولم وفي حديث ربيعة ابن الحارث والفضل بن عباس الذي ذكرت منع النبي صلى الله عليه وسلم إياهما من ذلك قلت ما فيه منع من ذلك لأنهم سألوه أن يستعملهم على الصدقة ليسدوا بذلك فقرهم فسد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرهم بغير ذلك. وقد يجوز أيضًا أن يكون أراد بمنعهم أن يوكلهم على العمل على أوساخ الناس لا لأن ذلك يحرم عليهم لاجتعالهم منه عمالتهم عليه وقد وجدنا ما يدل على هذا.

٦١٤- حدثنا أبو أمية قال ثنا قبيصة بن عقبة قال ثنا سفيان عن موسى بن أبي عائشة عن عبد الله بن أبي رزين عن أبي رزين عن علي رض قال قلت للعباس سل النبي صلى الله عليه وسلم يستعملك على الصدقات فسأله فقال ما كنت لأستعملك على غسالة ذنوب الناس.

أفلا ترى أنه إنما كره له الاستعمال على غسالة ذنوب الناس لا لأنه حرم ذلك عليه بحرمة الاجتعال منه عليه.

حضرت امام محمد بواسطہ امام ابو یوسف، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی مثل نقل کرتے ہیں ہم بھی اسی کو اپناتے ہیں ——— اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم اسے ان کے غلاموں کے لیے بھی ناپسند کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں ہاں اس حدیث کی وجہ سے جو ہم نے اس باب میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ "کتاب الاملاء" میں فرماتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ ہمارے اصحاب میں سے کسی نے اس کی مخالفت کی ہو۔ ——— اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم ہاشمی کا عامل بننا بھی ناپسند کرتے ہو۔ ——— میں کہتا ہوں "نہیں" میں کہتا ہوں اس حدیث میں اس بات سے ممانعت کا ذکر نہیں۔ ——— اگر وہ کہے کہ کیوں؟ حالانکہ حضرت ابن ربیعہ بن حارث اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کی مذکورہ روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اس سے منع فرمایا ——— میں کہتا ہوں اس میں ممانعت کا ذکر نہیں کیونکہ انھوں نے محتاجی کو دور کرنے کے لیے عامل بنائے جانے کا مطالبہ کیا تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بغیر ہی ان کے فقر کا ازالہ فرما دیا اور ممکن ہے آپ نے ان کو لوگوں کی میل پر عامل بنانے سے روکنا چاہا۔ یہ اس لیے نہیں کہ چونکہ اس سے ان کو تنخواہ دی جاتی ہے لہٰذا حرام ہے ——— اور ہم اس پر دلالت کرنے والی روایات پاتے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ وہ آپ کو صدقات پر عامل مقرر فرمائیں انھوں نے سوال کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا میں آپ کو لوگوں کے گناہوں کی میل پر عامل مقرر نہیں کروں گا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عامل بنانا صرف اس لیے ناپسند کیا کہ یہ لوگوں کے گناہوں کی میل ہے اس لیے حرام نہیں کہ اس سے عامل کو معاوضہ دیا جاتا ہے۔

وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ رح يَكْرَهُ لِبَنِي هَاشِمٍ أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا كَانَتْ جُعَالَتُهُمْ مِنْهَا قَالَ لِأَنَّ الصَّدَقَةَ تَخْرُجُ مِنْ مَالِ الْمُتَصَدِّقِ إِلَى الْأَصْنَافِ الَّتِي سَمَّاهَا اللهُ تَعَالَى فَيَمْلِكُ الْمُتَصَدَّقُ بَعْضَهَا وَهِيَ لَا تَحِلُّ لَهُ۔ وَاحْتَجَّ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِحَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ حِينَ سَأَلَهُ الْمَخْزُومِيُّ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُ لِيُصِيبَ مِنْهَا وَمُحَالٌ أَنْ يُصِيبَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا بِعُمَالَتِهِ عَلَيْهَا وَاجْتِعَالِهِ مِنْهَا۔ وَخَالَفَ أَبَا يُوسُفَ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَجْتَعِلَ مِنْهَا الْهَاشِمِيُّ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَجْتَعِلُ عَلَى عَمَلِهِ وَذٰلِكَ قَدْ يَحِلُّ لِلْأَغْنِيَاءِ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا لَا يَحْرُمُ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ الَّذِينَ يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ غِنَاهُمُ الصَّدَقَةُ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ لَا يَحْرُمُ ذٰلِكَ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ الَّذِينَ يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ نَسَبُهُمْ أَخْذُ الصَّدَقَةِ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهُ وَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

٦١٥ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجْلُ شَاةٍ مُعَلَّقَةٍ فَقَالَ مَا هٰذِهِ فَقُلْتُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَشُوِيَتْ۔

٦١٦ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بنو ہاشم کا صدقہ پر عامل بننا ناپسند کرتے تھے جبکہ اسی سے تنخواہ دی جائے۔ وہ فرماتے ہیں صدقہ اصدقہ دینے والے کے مال سے نکل کر ان لوگوں کی طرف جاتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن پاک میں) ذکر کیا ہے پھر جسے صدقہ دیا گیا وہ اس کا مالک ہو گیا حالانکہ یہ ان (بنو ہاشم) کے لیے حلال نہیں۔ ——— وہ اس ضمن میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں جب ایک مخزومی نے ان سے کہا کہ وہ بھی اس کے ساتھ جائیں تاکہ ان کو بھی حصہ ملے اور وہ حصہ ان کے عمل اور تنخواہ کے حساب سے ہی ان کو ملتا۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اس سے ہاشمی کو تنخواہ دینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اسے تو کام کی تنخواہ دی جاتی ہے اور وہ مالدار حضرات کے لیے بھی حلال ہے تو جب یہ عمل مالدار لوگوں پر بھی حرام نہیں کرتا حالانکہ ان کے مال کی وجہ سے ان پر صدقہ حرام ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان بنو ہاشم پر بھی یہ حرام نہ ہو جن پر ان کے نسب کے باعث صدقہ حرام ہے۔ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا (آپ کی باندی) کو صدقہ دیا گیا تو حضور علیہ السلام نے تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ وہ اس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گھر میں تشریف لائے گھر میں بکری کا ایک بازو لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ دیا گیا ہے تو انہوں نے ہمیں بطور تحفہ دیا آپ نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے پھر آپ کے حکم سے اسے بھونا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہنڈیا میں گوشت کا شوربہ ابل رہا تھا آپ نے فرمایا کیا میں ہنڈیا میں گوشت نہیں دیکھتا۔ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن یہ وہ گوشت ہے جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کے طور پر دیا گیا اور آپ تو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ وَلَكِنْ ذَاكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔

صدقہ نہیں کھاتے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ان (حضرت بریرہ) کے لیے صدقہ ہے ہمارے لیے ہدیہ ہے

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت سلیمان بن بلال، حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ بِصَدَقَةٍ فَأَهْدَتْ مِنْهَا لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَلَهَا صَدَقَةٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا گیا تو انھوں نے اس میں سے کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجا انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ تُصُدِّقَ عَلَى مَوْلَاةٍ لِي بِعُضْوٍ مِنْ لَحْمٍ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عَشَاءٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَوْلَاتِي فُلَانَةُ تُصُدِّقَ عَلَيْهَا بِعُضْوٍ مِنْ لَحْمٍ فَأَهْدَتْهُ لِي وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا فَهَاتِيهِ فَأَكَلَ مِنْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میری ایک لونڈی کو گوشت کا ایک ٹکڑا صدقہ میں دیا گیا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا تمھارے پاس کچھ کھانا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری فلاں لونڈی کو گوشت کا ایک ٹکڑا صدقہ دیا گیا تو اس نے مجھے تحفہ میں دیا اور آپ صدقے کا مال نہیں کھاتے۔ آپ نے فرمایا بلاشبہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گیا اسے لاؤ پھر آپ نے اس سے تناول فرمایا۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ السَّبَّاقِ عَنْ جُوَيْرِيَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت عبید بن سباق رضی اللہ عنہ نے بتایا انھوں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو پوچھا تمہارے پاس کچھ (کھانے کے لیے) ہے عرض کیا نہیں، البتہ وہ جو حضرت نسیبہ (ام عطیہ)

عَائِشَةَ رض فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بُعِثَتْ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

رضی اللہ عنہا نے اس بکری (کے گوشت) سے بھیجا ہے جو ان کو بطور صدقہ ملی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے مقام پر پہنچ گیا۔

۶۲۲- **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ بْنِ يَزِيدَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَّمَ غَنَمًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَرْسَلَ إِلَى زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ بِشَاةٍ مِنْهَا فَأَهْدَتْ زَيْنَبُ مِنْ لَحْمِهَا لَنَا فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمُونَا قُلْنَا لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَحْمًا إِنَّمَا أُدْخِلَ عَلَيْكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ذَاكَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَى زَيْنَبَ مِنَ الصَّدَقَةِ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَلَمْ نُحِبَّ أَنْ نُمْسِكَ مَا لَا تَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَدْرَكْتُهُ لَأَكَلْتُ مِنْهُ۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی بکریاں تقسیم فرمائیں تو ایک بکری حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجی۔ انھوں نے اس کا کچھ گوشت بطور تحفہ ہمارے ہاں بھیجا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا کیا تمہارے پاس ہمیں کھلانے کے لیے کچھ ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہمارے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا ابھی میں نے تمہارے پاس گوشت آتا ہوا نہیں دیکھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اس بکری کا گوشت ہے جو آپ نے صدقہ کے مال سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجی تھی۔ اور آپ تو صدقہ نہیں کھاتے اور جو کچھ آپ نہیں کھاتے ہم اسے رکھنا پسند نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگر میں اسے پاتا تو ضرور کھاتا۔

فَلَمَّا كَانَ مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ جَائِزًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلُهُ لِأَنَّهُ إِنَّمَا مَلَكَهُ بِالْهَدِيَّةِ جَازَ أَيْضًا لِلْهَاشِمِيِّ أَنْ يَجْتَعِلَ مِنَ الصَّدَقَةِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَمْلِكُهُ بِعَمَلِهِ لَا بِالصَّدَقَةِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ أَصَحُّ مِمَّا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو يُوسُفَ رح فِي ذٰلِكَ۔

تو جب وہ چیز جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ میں حاصل ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کا کھانا جائز تھا کیونکہ آپ ہدیہ کے طور پر اس کے مالک بنتے تھے۔ تو ہاشمی کے لیے بھی جائز ہے کہ صدقہ سے حاصل کرے کیونکہ وہ عمل کی وجہ سے اس کا مالک بنتا ہے۔ صدقہ کی وجہ سے نہیں، حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے موقف سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ ۱۱۲ ذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ الْفَقِيرِ هَلْ يَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ أَمْ لَا۔

باب ۱۱۲: تندرست فقیر کے لیے صدقہ حلال ہے یا نہیں

۶۲۳- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ

حضرت ریحان بن یزید ایک نہایت سچے اعرابی تھے

المنهال قال ثنا شعبة قال اخبرني سعد بن ابراهيم قال سمعت ريحان بن يزيد وكان اعرابيا صدوقا قال عبد الله بن عمرو لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي۔

فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا مالدار اور تندرست و توانا کے لیے صدقہ حلال نہیں۔

٦٢٤ - **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن سعد عن رجل من بني عامر عن عبد الله بن عمرو يقول ذلك۔

حضرت سعد، بنو عامر کے ایک شخص سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے یہ (مندرجہ بالا) بات فرمائی۔

٦٢٥ - **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو حذيفة ح وحدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان الثوري عن سعد بن ابراهيم عن ريحان بن يزيد عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ریحان بن یزید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٢٦ - **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا الحجاج بن المنهال قال ثنا عكرمة بن عمار اليمامي عن سماك ابي زميل عن رجل من بني هلال قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله۔

حضرت ابوزمیل سماک رضی اللہ عنہ بنو ہلال کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

٦٢٧ - **حدثنا** علي بن معبد قال ثنا معلى بن منصور قال ثنا ابو بكر بن عياش عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٢٨ - **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد عن ابي بكر بن عياش عن ابي حصين عن سالم بن ابي الجعد عن ابي هريرة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت سالم بن ابوالجعد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

٦٢٩ - **حدثنا** فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا ابو بكر بن عياش فذكر باسناده مثله۔

حضرت فہد فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوغسان نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوبکر بن عیاش نے بیان

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الصدقة لا تحل لذي المرة السوي وجعلوه فيها كالغني واحتجوا في ذلك بهذه الآثار **وخالفهم** في

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہی موقف ہے کہ تندرست و توانا شخص کے لیے صدقہ جائز نہیں انھوں نے اسے مالدار کی طرح قرار دیا اور ان (مذکورہ بالا) روایات

ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ فَقِيْرٍ مِنْ قَوِيٍّ وَّزَمِنٍ فَالصَّدَقَةُ لَهُ حَلَالٌ وَذَهَبُوْا فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ إِلٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ أَيْ أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ كَمَا تَحِلُّ لِلْفَقِيْرِ الزَّمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْدِرُ عَلٰى غَيْرِهَا فَيَأْخُذُهَا عَلَى الضَّرُوْرَةِ وَعَلَى الْحَاجَةِ مِنْ جَمِيْعِ الْجِهَاتِ مِنْهُ إِلَيْهَا فَلَيْسَ مِثْلَهُ ذُوا الْمِرَّةِ السَّوِيُّ الْقَادِرُ عَلَى اكْتِسَابِ غَيْرِهَا فِيْ حِلِّهَا لَهُ لِأَنَّ الزَّمِنَ الْفَقِيْرَ يَحِلُّ لَهُ مِنْ قِبَلِ الزَّمَانَةِ وَمِنْ قِبَلِ عَدَمِ قُدْرَتِهِ عَلٰى غَيْرِهَا وَذُوا الْمِرَّةِ السَّوِيُّ إِنَّمَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ جِهَةِ الْفَقْرِ خَاصَّةً وَإِنْ كَانَا جَمِيْعًا قَدْ يَحِلُّ لَهُمَا أَخْذُهَا فَإِنَّ الْأَفْضَلَ لِذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ تَرْكُهَا وَالْأَكْلُ مِنَ الْاِكْتِسَابِ بِعَمَلِهِ وَقَدْ يُغَلَّظُ الشَّيْءُ مِنْ هٰذَا فَيُقَالُ لَا يَحِلُّ أَيْ لَا يَكُوْنُ كَذَا عَلٰى أَنَّهُ غَيْرُ مُتَكَامِلِ الْأَسْبَابِ الَّتِيْ بِهَا يَحِلُّ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى قَدْ يَحِلُّ بِمَا دُوْنَ تَكَامُلِ تِلْكَ الْأَسْبَابِ مِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ وَلَا بِالَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَسْأَلُ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَكُنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَسْأَلُ خَارِجًا مِنْ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ وَأَحْكَامِهَا حَتّٰى لَا يَحِلَّ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ وَحَتّٰى لَا يُجْزِيَ مَنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا شَيْئًا مِمَّا أَعْطَاهُ مِنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ بِمِسْكِيْنٍ مُتَكَامِلٍ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ أَيْ أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ جَمِيْعِ الْأَسْبَابِ الَّتِيْ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ وَإِنْ كَانَ قَدْ تَحِلُّ لَهُ بِبَعْضِ تِلْكَ الْأَسْبَابِ۔

سے استدلال کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ فقیر صحیح الاعضاء قوی ہو یا شل اس کے لیے صدقہ حلال ہے وہ ان (مندرجہ بالا) روایات کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "تندرست وتوانا شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے لیے اس طرح صدقہ حلال نہیں جس طرح ایک شل آدمی کے لیے جائز ہے جو اس کے علاوہ مال پر قادر نہیں وہ ضرورت کی وجہ سے لیتا ہے اور وہ ہر اعتبار سے محتاج ہے۔ پس تندرست وتوانا جو کمائی پر قادر ہے صدقہ کے حلال ہونے میں شل فقیر کی طرح نہیں جس کے لیے اس کے شل ہونے اور کمائی نہ کرنے کے باعث صدقہ حلال ہے جبکہ تندرست فقیر کے لیے محض محتاجی کے باعث حلال ہے اگرچہ دونوں کے لیے جائز و حلال ہے تندرست شخص کے لیے صدقہ نہ لینا اور اپنے عمل سے کمانا افضل ہے کبھی اس وجہ سے کسی حکم میں سختی برتی جاتی ہے پس کہا جاتا ہے کہ حلال نہیں' یا اس وجہ سے کہ حلت کے اسباب کامل نہیں اگرچہ اسباب کامل نہ ہونے کی صورت میں بھی صدقہ لینا حلال ہے۔ اسی سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ مسکین وہ نہیں جو پھیری لگاتا ہے یا وہ جو ایک دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لے کر واپس ہو جاتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو نہ مانگتا ہے اور نہ اس کا پتا چلتا ہے کہ اسے صدقہ دیا جائے تو یہ بات نہیں کہ مانگنے والے میں محتاجی کے اسباب نہیں پائے جاتے اور نہ وہ اس حکم کے تحت آتا ہے کہ اس کے لیے صدقہ لینا حلال نہ ہو اور دینے والا اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ ایسا مسکین نہیں جس میں محتاجی کے تمام اسباب پائے جائیں اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ تندرست وتوانا کے لیے صدقہ حلال نہیں کا مطلب یہ ہے کہ اس میں وہ تمام اسباب نہیں پائے جاتے جن کی وجہ سے صدقہ لینا حلال ہوتا ہے اگرچہ بعض اسباب کی وجہ سے جائز ہے

۶۳۰۔ وَاحْتَجَّ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی لِمَذْھَبِھِمْ اَیْضًا بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِیْ اَنَّھُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَۃَ فَسَاَلَاہُ مِنْھَا فَرَفَعَ الْبَصَرَ وَخَفَضَہٗ فَرَاٰھُمَا جَلِدَیْنِ قَوِیَّیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ وَلَا حَقَّ فِیْھَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ۔

پہلے قول والے اپنے مذہب پر مزید دلائل پیش کرتے ہیں۔
حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میری قوم کے دو آدمیوں نے بیان کیا کہ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صدقے کا مال تقسیم فرما رہے تھے انھوں نے بھی سوال کیا آپ نے نگاہ اٹھائی پھر جھکا دی ان دونوں کو موٹے تازے دیکھ کر فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیتا ہوں لیکن اس میں کسی مالدار اور طاقت ور کا حق نہیں

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت عمرو بن حارث اور لیث بن سعد حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْھَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ وَھَمَّامٌ عَنْ ھِشَامٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ اور حضرت ہمام حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَقَدْ قَالَ لَھُمَا لَا حَقَّ فِیْھَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ الْقَوِیَّ الْمُکْتَسِبَ لَا حَظَّ لَہٗ فِی الصَّدَقَۃِ وَلَا تُجْزِیُٔ مَنْ اَعْطَاہُ مِنْھَا شَیْئًا۔ فَالْحُجَّۃُ لِلْاٰخَرِیْنَ عَلَیْھِمْ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّ قَوْلَہٗ اِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ وَلَا حَقَّ فِیْھَا لِغَنِیٍّ اَیْ اَنَّ غِنَاکُمَا یَخْفٰی عَلَیَّ فَاِنْ کُنْتُمَا غَنِیَّیْنِ فَلَا حَقَّ لَکُمَا فِیْھَا وَاِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ لِاَنِّیْ لَمْ اَعْلَمْ بِغِنَاکُمَا فَمُبَاحٌ لِیْ اِعْطَاؤُکُمَا وَحَرَامٌ عَلَیْکُمَا اَخْذُ مَا اَعْطَیْتُکُمَا اِنْ کُنْتُمَا تَعْلَمَانِ مِنْ حَقِیْقَۃِ اُمُوْرِکُمَا فِی الْغِنٰی خِلَافَ مَا اَرٰی مِنْ ظَاھِرِکُمَا الَّذِیْ اسْتَدْلَلْتُ بِہٖ عَلٰی فَقْرِکُمَا۔ فَھٰذَا مَعْنٰی قَوْلِہٖ اِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ وَلَا حَقَّ فِیْھَا لِغَنِیٍّ وَاَمَّا قَوْلُہٗ وَلَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ فَذٰلِکَ عَلٰی اَنَّہٗ لَا حَقَّ فِیْھَا لِلْقَوِیِّ الْمُکْتَسِبِ مِنْ جَمِیْعِ الْجِھَاتِ الَّتِیْ یَجِبُ الْحَقُّ فِیْھَا فَعَادَ مَعْنٰی ذٰلِکَ اِلٰی مَعْنٰی مَاذَکَرْنَا

وہ (پہلے قول والے) فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کہ اس میں طاقت ور کمانے والے کا کوئی حق نہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ طاقت ور کمانے والے کا صدقہ میں کوئی حصہ نہیں اور جو آدمی اسے دے اس کی طرف سے ادائیگی نہ ہوگی۔ دوسرے حضرات کی ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دوں لیکن اس میں مالدار کا کوئی حق نہیں یعنی تمہاری مالداری مجھ پر پوشیدہ ہے اگر تم واقعی مالدار ہو تو اس میں تمہارا کوئی حق نہیں اور اگر تم چاہو تو میں دے دوں کیونکہ مجھے تمہارے مالدار ہونے کا علم نہیں پس میرے لیے تمہیں دینا جائز ہے لیکن اگر تم مالداری کے سلسلے میں اپنی حقیقت سے آگاہ ہو تو تمہارے لیے لینا جائز نہیں۔ میں تو تمہارے ظاہری فقر سے استدلال کروں گا۔ تو آپ کے ارشاد گرامی کہ اگر تم چاہو تو میں ایسا کروں لیکن اس میں مالدار کا کوئی حق نہیں، کا یہ مطلب ہے اور آپ کے ارشاد گرامی کہ نہ ہی طاقت ور کمانے والے کا حق ہے کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ہر اعتبار سے طاقتور کا سب

مِنْ قَوْلِهِ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ وَقَدْ يُقَالُ فُلَانٌ عَالِمٌ حَقًّا إِذَا تَكَامَلَتْ فِيهِ الْأَسْبَابُ الَّتِي بِهَا يَكُونُ الرَّجُلُ عَالِمًا وَلَا يُقَالُ هُوَ عَالِمٌ حَقًّا إِذَا كَانَ دُونَ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ عَالِمًا فَكَذٰلِكَ لَا يُقَالُ فَقِيرٌ حَقًّا إِلَّا لِمَنْ تَكَامَلَتْ فِيهِ الْأَسْبَابُ الَّتِي يَكُونُ بِهَا الْفَقِيرُ فَقِيرًا وَإِنْ كَانَ فَقِيرًا وَبِهٰذَا قَالَ لَهُمَا وَلَا حَقَّ فِيهَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ أَيْ وَلَا حَقَّ لَهُ فِيهَا حَتّٰى يَكُونَ بِهِ مِنْ أَهْلِهَا حَقًّا وَهُوَ قَوِيٌّ مُكْتَسِبٌ وَلَوْلَا أَنَّهُ يَجُوزُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِعْطَاؤُهُ لِلْقَوِيِّ الْمُكْتَسِبِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا لَمَا قَالَ لَهُمَا إِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ **وَهٰذَا** أَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآثَارُ لِأَنَّهَا إِنْ حُمِلَتْ عَلٰى مَا حَمَلَهَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى ضَادَّتْ سِوَاهَا مِمَّا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۳۳۔ **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَزَلْتُ دَارَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِالْمَدِينَةِ فَضَمَّنِي وَإِيَّاهُ الْمَجْلِسُ فَقَالَ أَصْبَحُوا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ عَصَبُوا عَلٰى بَطْنِهِ حَجَرًا مِنَ الْجُوعِ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَوْ أُمُّهُ لَوْ أَتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتَهُ فَقَدْ أَتَاهُ فُلَانٌ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ وَأَتَاهُ فُلَانٌ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ وَأَتَاهُ فُلَانٌ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى أَطْلُبَ فَطَلَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ مَنِ اسْتَغْنٰى أَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَأَلَنَا إِمَّا أَنْ نَبْذُلَ لَهُ وَإِمَّا أَنْ نُوَاسِيَهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ عَنَّا أَوِ اسْتَغْنٰى أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّنْ سَأَلَنَا قَالَ فَرَجَعْتُ فَمَا سَأَلْتُ أَحَدًا بَعْدُ فَمَا زَالَ اللّٰهُ

ہے اس کا کوئی حق نہیں تو اس کا وہی مطلب ہوا جو ہم نے طاقت ور سالم الاعضاء کے بارے میں ذکر کیا، جب کسی شخص میں وہ تمام اسباب جمع ہوں جن کی وجہ سے وہ عالم بنتا ہے تو کہا جاتا ہے فلاں پکا سچا عالم ہے اگر ایسا نہ ہو تو اس کو پکا سچا عالم نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح اس شخص کو فقیر حق نہیں کہا جائے گا جس میں فقر کے تمام اسباب کامل طور پر نہ پائے جائیں اگرچہ وہ فقیر ہوتا ہے اسی لیے آپ نے ان دو آدمیوں سے فرمایا اس میں طاقت ور کمانے والے کا کوئی حق نہیں یعنی جب تک وہ کامل طور پر اس کا اہل نہ ہو جائے اس کا حق نہیں اور یہ تو طاقت ور کمانے والا ہے اگر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طاقت ور کمانے والے کو دینا جائز نہ ہوتا تو آپ ان سے یہ نہ فرماتے کہ اگر تم چاہو تو میں ایسا کر دوں ـــــ ان روایات کا یہ مفہوم لینا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اگر ان کو اس معنیٰ پر محمول کیا جائے جو پہلے قول والوں نے لیا تو دوسری روایات اور ان میں تضاد ہوگا۔

حضرت ہلال بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر اترا جب ہم اکٹھے بیٹھے تو انھوں نے بتایا کہ ایک دن انھوں نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ ان کی بیوی یا والدہ نے کہا کہ اگر تم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر کچھ مانگو (تو کیا حرج ہے) فلاں شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سوال کیا تو آپ نے عطا فرمایا فلاں آیا اس نے مانگا تو آپ نے عطا فرمایا (حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا اللہ کی قسم جب تک میں خود تلاش نہ کر لوں، ایسا نہیں کروں گا۔ میں نے (رزق کی) تلاش کی لیکن کچھ بھی نہ پایا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے فرمایا جو شخص بے نیازی دکھائے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے جو شخص (سوال کرنے سے) بچے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ فرماتا ہے اور جو شخص ہم سے مانگے گا تو ہم اسے عطا کریں گے یا اس سے اچھا سلوک کریں گے اور جو آدمی ہم سے نہ مانگے اور بچتا رہے وہ ہمیں مانگنے والوں سے زیادہ

يَرْزُقُنَا حَتّٰى مَا أَعْلَمُ بَيْتًا فِي الْمَدِينَةِ أَكْثَرَ سُؤَالًا مِنَّا۔

۴۶۳۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَعْوَزْنَا مَرَّةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ قَالَ قُلْتُ فَلَأَسْتَعِفَّنَّ فَيُعِفَّنِيَ اللّٰهُ وَلَأَسْتَغْنِيَنَّ فَيُغْنِيَنِي اللّٰهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ إِلَّا أَيَّامٌ حَتّٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ زَبِيبًا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا مِنْهُ ثُمَّ قَسَمَ شَعِيرًا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا مِنْهُ ثُمَّ سَالَتْ عَلَيْنَا الدُّنْيَا فَغَرَّقَتْنَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ۔

۴۶۳۵۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُصَيْنٍ أَخِي بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَيُخَاطِبُ بِذٰلِكَ أَصْحَابَهُ وَأَكْثَرُهُمْ صَحِيحٌ لَا زَمَانَةَ بِهِ إِلَّا أَنَّهُ فَقِيرٌ فَلَمْ يَمْنَعْهُمْ مِنْهَا الْمُتَحَرِّمُ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَفَضْلُ مَنِ اسْتَعَفَّ وَلَمْ يَسْأَلْ عَلٰى مَنْ سَأَلَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَبُو سَعِيدٍ لِذٰلِكَ وَلَوْ سَأَلَهُ لَأَعْطَاهُ إِذْ قَدْ كَانَ بَذَلَ ذٰلِكَ لَهُ وَلِأَمْثَالِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

پسند ہے (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں واپس لوٹ آیا اور اس کے بعد میں نے کسی سے سوال نہ کیا اور اللہ تعالیٰ ہمیں مسلسل ۱

حضرت بلال بن مرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم تنگدست ہو گئے میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ نے فرمایا جو شخص (مانگنے سے) بچتا رہے اللہ تعالیٰ اسے بچاتا ہے اور جو شخص بے نیازی اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو شخص ہم سے مانگے گا ہم اسے دیں گے فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا میں نہیں مانگوں گا تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے بچا لے اور میں بے نیازی اختیار کروں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مالدار کر دے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ابھی چند دن گزرے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کشمش تقسیم فرمائی تو اس میں سے ہمارے لیے بھی بھیجی پھر جو تقسیم فرمائے تو اس میں سے ہمارے پاس بھیجے پھر ایسے دن آئے کہ ۲

حضرت ہلال بن حصین، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابن ابی داؤد فرماتے ہیں یہی صحیح ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے اشارہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی ہم سے مانگے گا ہم اس کو دیں گے اور اکثر صحابہ کرام تندرست و توانا تھے معذور نہ تھے البتہ تنگ دست تھے تو ان کی صحت کی وجہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں فرمایا تو یہ ہماری مذکورہ بالا تقریر پر اور اس بات پر دلالت ہے کہ جو شخص مانگنے سے بچے وہ افضل ہے اسی لیے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی سوال نہیں کیا اور وہ مانگتے تو آپ ان کو ضرور عنایت فرماتے کیونکہ آپ نے ان پر اور ان جیسے دیگر صحابہ اکرام پر سوال کے بغیر بھی خرچ کیا۔ دوسرے طرق سے بھی رسول اکرم صلی اللہ ۳

۱: رزق دیتا رہا حتیٰ کہ مجھے مدینہ طیبہ کا کوئی ایسا گھر معلوم نہیں جہاں زیادہ مانگا جاتا ہو۔ ۲: دنیا ہم پر بہہ نکلی تو اس نے ہمیں ڈبو دیا مگر جس کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔

۳: علیہ وسلم سے روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

٩٣٦- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ يَقُولُ أَمَّرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي مِنْ صَدَقَاتِهِمْ فَفَعَلَ وَكَتَبَ لِي بِذٰلِكَ كِتَابًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيهَا هُوَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ مِنْهَا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا الصُّدَائِيُّ قَدْ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمِهِ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ أَمَّرَهُ وَبِهِ زَمَانَةٌ ثُمَّ قَدْ سَأَلَهُ مِنْ صَدَقَةِ قَوْمِهِ وَهِيَ زَكَاتُهُمْ فَأَعْطَاهُ مِنْهَا وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْهُ لِصِحَّةِ بَدَنِهِ ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّجُلُ الْآخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتَ مِنْ أَجْزَاءِ الَّذِينَ جَزَّأَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّدَقَةَ فِيهِمْ أَعْطَيْتُكَ مِنْهَا فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حُكْمَ الصَّدَقَاتِ إِلٰى مَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ الْآيَةَ فَكُلُّ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ صِنْفٍ مِنْ تِلْكَ الْأَصْنَافِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَاتِ الَّذِينَ جَعَلَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي كِتَابِهِ وَرَسُولُهُ فِي سُنَّتِهِ زَمِنًا كَانَ أَوْ صَحِيحًا۔ وَكَانَ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا فِي الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ قَوْلِهِ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ مَا حَمَلْنَاهَا عَلَيْهِ لِئَلَّا يَخْرُجَ مَعْنَاهَا

حضرت زیاد بن نعیم فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کا سردار مقرر فرمایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ان کے صدقات سے کچھ دیجئے چنانچہ آپ نے مجھے اس کے متعلق تحریر دے دی پھر ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ! مجھے مال صدقہ میں سے کچھ دیجئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ صدقات کے سلسلے میں نبی یا کسی اور شخص کے (ذاتی) فیصلے کو پسند نہیں کرتا حتیٰ کہ اس نے آسمان سے فیصلہ نازل فرمایا۔ اس نے ان صدقات کو آٹھ قسم کے لوگوں پر تقسیم فرمایا اگر تم بھی ان میں سے ہو تو آؤ میں تمہیں اس میں سے دیتا ہوں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت صدائی رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کا سردار مقرر فرمایا اور یہ بات محال ہے کہ ان کو سردار مقرر فرمائیں اور وہ معذور (شل) ہوں پھر انھوں نے اپنی قوم کے صدقہ میں سے سوال کیا اور وہ ان کی زکوٰۃ تھی تو آپ نے ان کو اس سے عنایت فرمایا اور صحت بدن کی وجہ سے منع نہ فرمایا پھر اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے سوال کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اگر تم ان لوگوں میں سے ہو جن پر اللہ تعالیٰ نے تقسیم صدقہ کا حکم دیا ہے تو میں تمہیں اس میں سے دیتا ہوں تو اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے حکم کو ان لوگوں کی طرف پھیر دیا جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے قول میں لوٹایا ہے "بے شک صدقات فقرا اور مساکین کے لیے ہیں ـــــ آخر تک۔ پس جو شخص بھی ان میں سے کسی نام کے تحت آئے گا وہ صدقہ کا اہل ہوگا یعنی جن لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں بیان فرمایا ہے وہ لوگ معذور ہوں یا صحیح و تندرست۔

پہلی روایات میں ہم نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ تندرست و توانا شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں اس کی تاویل میں وہی بات سب سے بہتر ہے جسے ہم نے ذکر کیا تاکہ اس کا معنیٰ مذکورہ بالا حکم آیت اور ان پچھلی روایات سے باہر نہ جائے۔ تمام روایات کا مفہوم

مِنَ الْآيَةِ الْمُحْكَمَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا وَلَا مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الْأُخَرِ الَّتِي رَوَيْنَا وَيَكُونُ مَعْنَى ذٰلِكَ كُلِّهِ مَعْنًى وَاحِدًا يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا. ثُمَّ قَدْ رَوَى قَبِيصَةُ بْنُ الْمُخَارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

ایک ہو اور وہ ایک دوسرے کی تصدیق کریں۔

پھر حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر دلالت کرنے والی روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هٰرُونَ بْنِ الْمُخَارِقِ أَنَّهُ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فِيهَا فَقَالَ نُخْرِجُهَا عَنْكَ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ أَوْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ حُرِّمَتْ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتّٰى تَكَلَّمَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ أَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ فَهُوَ سُحْتٌ۔

حضرت کنانہ بن نعیم رضی اللہ عنہ، حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کسی کے ضامن بنے پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور سوال کیا آپ نے فرمایا صدقہ کے اونٹوں یا (فرمایا) صدقہ کے جانوروں کے ذریعے اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جاؤ اے قبیصہ! تین آدمیوں کے علاوہ کے لیے سوال کرنا حرام ہے ایک وہ شخص جو کسی کی ضمانت دے اس کے لیے مانگنا حلال ہے یہاں تک اسے ادا کر دے پھر (مانگنے سے) رک جائے اور وہ شخص جس پر کوئی آفت آئے اور اس کا مال تباہ کر دے۔ اس کے لیے مانگنا جائز ہے حتی کہ اس کی معیشت قائم ہو جائے یا فرمایا مضبوط ہو جائے پھر وہ (سوال کرنے سے) باز رہے اور وہ شخص جس کو کوئی حاجت درپیش ہو یہاں تک اس کی قوم سے تین سمجھ دار آدمی بتائیں کہ اس کے لیے مانگنا جائز ہو گیا ہے پھر جب معاشی حالات بہتر ہو جائیں تو رک جائے ان تین صورتوں کے علاوہ مانگنا

۶۳۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هٰرُونَ بْنِ رِئَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

ایک دوسری سند سے حضرت قبیصہ بن مخارق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ رَجُلٌ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ عَنْ قَوْمِهِ أَرَادَ بِهَا الْإِصْلَاحَ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ہارون بن رئاب سے روایت کرنے میں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَأَبَاحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لِذِي الْحَاجَةِ أَنْ يَسْأَلَ لِحَاجَتِهِ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں حاجتمند کے لیے اپنی حاجت کو پورا کرنے کی خاطر مانگنا جائز قرار دیا حتی کہ اس کی معاشی حالت بہتر ہو جائے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ صحت کی وجہ سے صدقہ

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحْرُمُ بِالصِّحَّةِ اِذَا اَرَادَ بِهَا الَّذِيْ تُصُدِّقَ بِهَا عَلَيْهِ سَدَّ فَقْرِهٖ وَاِنَّمَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ اِذَا كَانَ يُرِيْدُ بِهَا غَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ التَّكَثُّرِ وَنَحْوِهٖ وَمَنْ يُّرِيْدُ بِهَا ذٰلِكَ فَهُوَ مِمَّنْ يَّطْلُبُهَا لِسِوَى الْمَعَانِي الثَّلٰثَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَهُوَ عَلَيْهِ سُحْتٌ وَقَدْ رَوٰى سَمُرَةُ اَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حرام نہیں ہوجاتا جب صدقہ لینے والا اپنے فقر کا ازالہ کرنا چاہتا ہو حرام اس صورت میں ہوگا جب وہ کچھ اور ارادہ کرے مثلاً زیادہ مال جمع کرنا چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ، جس شخص کا یہ ارادہ ہو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو ان تین صورتوں کے علاوہ مانگتے ہیں جو حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہیں اور یہ گناہ ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

٦٤٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ يَسْاَلَ فِيْ اَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مانگنا ایک زخم ہے اس سے انسان اپنے چہرے کو نوچ کر زخمی کرتا ہے پس جس کا جی چاہے وہ اسے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے مگر یہ کہ انسان حکمران سے طلب کرے یا ضرورت کے لیے مانگے۔

٦٤١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٦٤٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زید بن عقبہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ اَبَاحَ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْمَسْاَلَةَ فِيْ كُلِّ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ فِيْهِ فَدَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ مَا اُبِيْحَتْ فِيْهِ الْمَسْاَلَةُ فِيْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ وَزَادَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَيْهِ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا وَفِيْ ذٰلِكَ اِبَاحَةُ الْمَسْاَلَةِ بِالْحَاجَةِ خَاصَّةً لَا بِالزَّمَانَةِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہر اس کام کے سلسلے میں مانگنا جائز قرار دیا ہے جہاں مانگنا ضروری ہو۔ تو اس میں وہ بات بھی داخل ہے جس کے لیے حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مانگنا جائز قرار دیا گیا ہے اس حدیث میں ان ضروری امور کے علاوہ باتوں کا اضافہ بھی ہے اس میں صرف ضرورت کے تحت مانگنے کی اجازت دی گئی۔ معذور ہونے کی وجہ سے نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی سرکار دوعالم

٦٤٣۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَعْنٰى مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثٍ لِغُرْمٍ مُّوْجِعٍ اَوْ دَمٍ مُّفْظِعٍ اَوْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ۔

انصاری بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور انھوں نے سوال کیا آپ نے فرمایا صرف تین آدمیوں کے لیے سوال کرنا جائز ہے اذیت ناک قرض بھاری خون (دیت دغیرہ کی ادائیگی) اور سخت محتاجی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكُلُّ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فِي مَعْنٰى حَدِيْثِ سَمُرَةَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام ضروری اُمور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مفہوم میں داخل ہیں اس ضمن میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۶۴۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِمْرَانَ الْبَارِقِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ اَوْ يَكُوْنَ لَهُ جَارٌ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِي لَهُ اَوْ يَدْعُوْهُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مالدار کے لیے مانگنا جائز نہیں البتہ یہ کہ وہ خدا کی راہ میں ہو یا مسافر ہو یا اس کے پڑوسی کو صدقہ دیا جائے اور وہ تحفہ بھیجے یا اس کی دعوت کرے۔

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطیہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَاَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ فَقَدْ جَمَعَ ذٰلِكَ الصَّحِيْحَ وَغَيْرَ الصَّحِيْحِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ كَانَتْ مَعَهُ الزَّمَانَةُ اَوْ لَمْ تَكُنْ۔

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے جو خدا کی راہ میں ہو یا مسافر ہو صدقہ لینا جائز قرار دیا۔ اس میں تندرست اور غیر تندرست کو جمع فرمایا تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ صدقہ، محتاجی کی وجہ سے حلال ہوتا ہے آدمی معذور ہو یا نہ۔

۶۴۶۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبٍ

حضرت شعبی، حضرت وہب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ میدان عرفات میں کھڑے تھے اس نے آپ کی چادر مانگی آپ نے عطا فرمادی وہ لے کر چلا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ رِدَاءَهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَذَهَبَ بِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا مِنْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ فَإِنَّهُ خُمُوشٌ فِي وَجْهِهِ وَرَضْفٌ يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ إِنْ قَلِيلٌ فَقَلِيلٌ وَإِنْ كَثِيرٌ فَكَثِيرٌ۔

نے فرمایا سخت محتاجی یا بھاری قرضے کی وجہ سے مانگنا جائز ہے جو شخص مال جمع کرنے کے لیے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرے تو یہ اس کے چہرے پر زخم ہوگا اور جہنم کی روٹی کھائے گا، تھوڑا مانگا، تو تھوڑا اور زیادہ مانگا تو زیادہ ہوگا۔

فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ تَحِلُّ بِالْفَقْرِ وَالْغُرْمِ فَدَلَّ ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهَا تَحِلُّ بِهٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ خَاصَّةً وَلَا يَخْتَلِفُ فِي ذٰلِكَ حَالُ الزَّمِنِ وَلَا غَيْرِهِ۔

تو اس حدیث میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ محتاجی اور قرض کی وجہ سے مانگنا جائز ہو جاتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مطلقاً ان دو وجہوں سے مانگنا جائز ہو جاتا ہے اس میں معذوری وغیرہ کا فرق نہیں۔

۶۴۷- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُخَوَّلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص محتاجی کے بغیر سوال کرے وہ (آگ کا) انگارہ کھاتا ہے۔

۶۴۸- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو غسان فرماتے ہیں ہم سے حضرت اسرائیل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا حُبْشِيٌّ قَدْ حَكَى هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقَ مَا حَكَى مِنْ ذٰلِكَ مَا حَكَاهُ الْآخَرُونَ مِنْ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ إِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ **وَقَدْ** جَاءَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ مُتَوَاتِرَةً۔

تو یہ حضرت حبشی رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں تو انھوں نے جو کچھ نقل کیا وہ دوسروں سے منقول روایات کے موافق ہے کہ سوال کا باعث محتاجی ہی ہے (لیکن معذور ہونا نہیں) اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی متواتر روایات مروی ہیں۔

۶۴۹- **حَدَّثَنَا** الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَا جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَةً وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ إِلَّا جَاءَتْ شَيْئًا أَوْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غنا حاصل ہونے کے باوجود سوال کرتا ہے وہ اس کے لیے قیامت کے دن چہرے کا عیب یا خراش ہوگی (راوی کو شک ہے)۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ اغنا کیا ہے؟ فرمایا پچاس درہم یا اس کے برابر سونا ہو۔

كُدُوحًا أَوْ خُدُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِغْنَاؤُهُ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

٦٥٠- **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ وَلَمْ يَشُكَّ وَزَادَ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ لَوْ كَانَتْ عَنْ غَيْرِ حَكِيمٍ فَقَالَ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن آدم حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے شک کے بغیر فرمایا کہ اس کے چہرے پر خراش ہوگی اور یہ اضافہ بھی کیا کہ حضرت سفیان سے کہا گیا اگر یہ حدیث غیر حکیم سے مروی ہوتی ہے تو انھوں نے فرمایا ہم سے حضرت زبید (یا زید) نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے

٦٥١- **حَدَّثَنَا** أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا ظَهْرُ غِنًى قَالَ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ عِنْدَ أَهْلِهِ مَا يُغَدِّيهِمْ وَمَا يُعَشِّيهِمْ۔

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص مالداری کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے وہ جہنم کے بہت زیادہ انگارے اکٹھے کرتا ہے (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالداری کیا ہے فرمایا اسے معلوم ہو کہ اس کے گھر والوں کے پاس صبح وشام کا کھانا ہے۔

٦٥٢- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ شَيْنًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے غنی کر دے تو وہ قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے میں خرابی ہوگی۔

٦٥٣- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ۔

حضرت عبدالرحمٰن اپنے والد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مانگے کہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم چاندی) کی قیمت ہو تو اس نے زیادتی کی۔ (یعنی بلا ضرورت مانگا۔

٦٥٤- **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم

بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا هُوَ جَمْرٌ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ۔

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے مانگے تو وہ انگارہ ہے چاہے اسے کم کرے یا بڑھادے۔

۶۵۵ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي اذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ وَجَعَلُوا يَذْكُرُونَ حَاجَتَهُمْ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَوَلَّى الرَّجُلُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُفَضِّلُ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَعِنْدَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلَقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ قَالَ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِشَعِيرٍ وَزَبِيبٍ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللّٰهُ۔

حضرت عطاء بن یسار، بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور میرے گھر والے بقیع الغرقد (قبرستان) میں رہنے لگے میری بیوی نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور ہمارے کھانے کے لیے کچھ مانگ لاؤ۔ وہ اہل خانہ اپنی ضرورت کا ذکر کرنے لگے۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس ایک شخص کو سوال کرتے ہوئے پایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے میرے پاس تجھے دینے کو کچھ نہیں۔ وہ شخص ناراضگی کی حالت میں واپس لوٹا وہ کہہ رہا تھا میری عمر کی قسم آپ جس کو چاہتے ہیں فضیلت دیتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اس بات پر ناراض ہو رہا ہے کہ میرے پاس اسے دینے کو کچھ نہ تھا جس شخص کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر (سونا وغیرہ) ہو پھر وہ مانگے تو یہ اس کی زیادتی ہے وہ اسدی فرماتے ہیں میں نے کہا ہماری اونٹنی تو ایک اوقیہ سے بہتر ہے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے فرماتے ہیں میں بغیر مانگے لوٹ آیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کشمش اور مکھن آیا جو آپ نے ہمارے درمیان تقسیم فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے نیاز کر دیا۔

۶۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِي ثَلٰثٌ فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلٰى إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَاسْتَعْفِفْ مَا اسْتَطَعْتَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَإِذَا أَتَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ تین قسم کے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بلند ہے دینے والے کا ہاتھ اس سے ملا ہوا (نیچے ہے) اور مانگنے والے کا ہاتھ قیامت تک نیچے رہے گا تو جس قدر ممکن ہو بچتے رہو اور اپنے نفس سے عاجز نہ ہو جاؤ اور حسب ضرورت پر ملامت نہ کیے جاؤ گے[1]۔ اور جب اللہ تعالیٰ تمہیں مال دے تو وہ تم پر دکھائی دینا چاہیے

[1] یعنی جب تمہارے پاس ضرورت کے مطابق ہوگا پھر مانگو گے تو لوگ تمہیں ملامت کریں گے۔ ۱۲ ہزاروی۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَانَتِ الْمَسْأَلَةُ الَّتِي أَبَاحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا هِيَ لِلْفَقْرِ لَا غَيْرُ وَكَانَ تَصْحِيحُ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ عِنْدَنَا يُوجِبُ أَنَّ مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ هُوَ غَيْرُ مَنِ اسْتَثْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ وَهْبِ ابْنِ خَنْبَشٍ بِقَوْلِهِ إِلَّا مِنْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَأَنَّهُ الَّذِي يُرِيدُ بِمَسْأَلَتِهِ أَنْ يُكَثِّرَ مَالَهُ وَيَسْتَغْنِيَ مِنْ مَالِ الصَّدَقَةِ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

۶۵۷- فَإِنْ سَأَلَ سَائِلٌ عَنْ مَعْنَى حَدِيثِ عُمَرَ الْمَرْوِيِّ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْوٍ مِنْ هٰذَا وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذٰلِكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا أَتَّجِرُ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي قَدْ كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

قَالَ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ تَحْرِيمُ الْمَسْأَلَةِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محض فقر کی وجہ سے مانگنا جائز قرار دیا کسی اور وجہ سے نہیں تو ان روایات کے معانی کی تصحیح ہمارے نزدیک یوں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ کسی تندرست و توانا کے لیے صدقہ حلال نہیں تو وہ ان لوگوں کے علاوہ ہے جن کو حضرت وہب بن خنبش رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس قول کے ذریعے مستثنیٰ قرار دیا آپ نے فرمایا مگر شدید محتاجی اور بھاری قرض کی وجہ سے مانگ سکتا ہے تو یہ وہ شخص ہے جو بکثرت مال حاصل کرنا اور صدقہ کے مال سے غنی بننا چاہتا ہے (یہ مفہوم اختیار کرنا ضروری ہے) تاکہ یہ روایات بھی صحیح قرار پائیں اور ان کے معانی باہم متفق ہوں تضاد ثابت نہ ہو ان روایات سے

اگر کوئی پوچھنے والا اس حدیث کے بارے میں پوچھے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں روایت کی۔ حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ وہ حضرت عمر فاروق کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کیا مجھ سے بیان نہیں کیا گیا کہ تم لوگوں کے کاموں پر مامور ہوتے ہو لیکن جب تمہیں اجرت دی جاتی ہے تو نہیں لیتے۔ انھوں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو میں نے عرض کیا میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں تجارت کرتا ہوں اور میری اجرت مسلمانوں کو صدقے میں دی جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ میں نے بھی یہی چاہا تھا جو کچھ تم نے چاہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطیہ دیتے تھے میں کہتا آپ مجھ سے زیادہ محتاج کو دیجئے حتیٰ کہ ایک دفعہ آپ نے مجھے مال عنایت فرمایا تو میں نے وہی بات کہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لو اور اپنی ملکیت بناؤ، طمع اور سوال کے بغیر جو مال آئے اسے لے لو اور جو نہ آئے اس کے پیچھے نہ پڑو۔

معترض کہتا ہے کہ اس حدیث میں بھی مانگنے سے ممانعت

اَيْضًا۔ قِيْلَ لَهٗ لَيْسَ هٰذَا عَلٰى اَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ
اِنَّمَا هٰذَا عَلَى الْاَمْوَالِ الَّتِيْ يَقْسِمُهَا الْاِمَامُ عَلَى النَّاسِ
يَقْسِمُهَا عَلٰى اَغْنِيَائِهِمْ وَفُقَرَائِهِمْ كَمَا فَرَضَ عُمَرُ لِاَمْوَالٍ
الْاَمْوَالُ يُعْطَاهَا النَّاسُ لَا مِنْ جِهَةِ الْفَقْرِ وَلٰكِنْ
لِحُقُوْقِهِمْ فِيْهَا فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِعُمَرَ حِيْنَ اَعْطَاهُ مِنْهَا قَوْلَهٗ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ
اِلَيْهِ مِنِّيْ اَيْ اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَ ذٰلِكَ لِاَنَّكَ فَقِيْرٌ اِنَّمَا
اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى اٰخَرَ غَيْرِ الْفَقْرِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ
خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ
اَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ لِاَنَّ الْفَقِيْرَ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ
مِنَ الصَّدَقَاتِ مَا يَتَّخِذُهٗ مَالًا كَانَ ذٰلِكَ عَنْ مَسْاَلَةٍ
مِنْهُ اَوْ عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ ثُمَّ قَالَ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا
الْمَالِ الَّذِيْ هٰذَا حُكْمُهٗ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ اَيْ تَاْخُذُهٗ
بِغَيْرِ اِشْرَافٍ وَالْاِشْرَافُ اَنْ تُرِيْدَ بِهٖ مَا قَدْ نُهِيْتَ
عَنْهُ۔ وَقَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهٗ وَلَا مُشْرِفٍ اَيْ وَلَا تَاْخُذُ
مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ اَكْثَرَ مِمَّا يَجِبُ لَكَ فِيْهَا فَيَكُوْنُ
ذٰلِكَ شَرَفًا فِيْهَا وَلَا سَائِلٍ اَيْ وَلَا سَائِلٍ مِّنْهَا مَا لَا
يَجِبُ لَكَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
فَاَمَّا مَا جَاءَ فِيْ اَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ فَقَدْ اَتَيْنَا بِمَعَانِيْ
ذٰلِكَ فِيْمَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهٗ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَوَّنَ الدَّوَاوِيْنَ فَفَرَضَ لِلْاَغْنِيَاءِ مِنْهُمْ وَالْفُقَرَاءِ فَكَانَتْ تِلْكَ الْاَمْوَالُ

ہے۔ ــــــ اس شخص کو کہا جائے گا کہ یہ صدقے کے اموال سے متعلق
نہیں بلکہ یہ اس مال کے بارے میں ہے جسے حکمران' لوگوں میں تقسیم کرتا
ہے وہ اسے مالدار اور غریب تمام پر تقسیم کرتا ہے جس طرح عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے رجسٹر مرتب کرتے ہوئے صحابہ کرام کے لیے تقسیم فرمایا۔ ان
میں مالدار بھی تھے اور فقراء بھی۔ سو آپ ان کو یہ مال محتاجی کی وجہ سے
نہیں بلکہ ان کے حقوق کے اعتبار سے عطا فرماتے تھے۔ سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عطیہ دیا تو انھوں
نے عرض کیا مجھ سے زیادہ فقیر کو عنایت فرمائیں تو آپ نے ان کا یہ قول
پسند نہ کیا گویا آپ نے بتایا کہ میں تمھیں یہ مال اس لیے نہیں دیتا کہ تم محتاج
ہو بلکہ اس عطیہ کی وجہ کچھ اور ہے پھر آپ نے ان سے فرمایا اسے لے کر
اپنی ملک میں داخل کر دو تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اموالِ صدقہ
سے نہیں تھا کیونکہ فقیر کے لیے مال جمع کرنے کی خاطر صدقہ لینا جائز
نہیں مانگ کر لے یا ویسے ملے، پھر آپ نے فرمایا کہ جب تمھیں اس قسم
کا مال طمع کے بغیر حاصل ہو تو لے لو، اور طمع یہ ہے کہ تم اس مال
کا ارادہ کرو جس سے منع کیا گیا ہے" اور طمع نہ کرو" کے الفاظ میں اس
بات کا بھی احتمال ہے کہ مسلمانوں کا مال صرف اتنا ہی لو جو اس میں
تمہارے لیے واجب ہو ورنہ وہ طمع اور لالچ قرار پائے گی" اور نہ
مانگو" کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے لیے واجب نہیں اس کا سوال
نہ کرو ہمارے نزدیک اس باب کا بیان یہ ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے
اور اموالِ صدقہ کا حکم وہی ہے جو ہم نے اس سے پہلے اس باب میں ذکر کیا

بَابُ ۱۱۳ الْمَرْاَةِ هَلْ يَجُوْزُ لَهَا اَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهَا اَمْ لَا۔

باب ۱۱۳: کیا عورت اپنے مال سے شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ
غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ
عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں مسجد میں تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے مسجد میں دیکھ کر فرمایا صدقہ دیا کرو اگرچہ تمہارے
زیورات سے ہو، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت عبد اللہ
رضی اللہ عنہ اور ان یتیموں پر خرچ کرتی تھیں جو ان کی پرورش

عبد الله مثله سواء قالت كنت في المسجد فرأى النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد فقال تصدقن ولو من حليكن وكانت زينب تنفق على عبد الله وأيتام في حجرها فقالت لعبد الله سل رسول الله صلى الله عليه وسلم أيجزي عني أن أنفق عليك وعلى أيتام في حجري من الصدقة قال سلي أنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدت امرأة من الأنصار على الباب حاجتها مثل حاجتي فمر علينا بلال فقلت سل لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم هل يجزي عني أن أتصدق على زوجي وأيتام في حجري من الصدقة وقلنا لا تخبر بنا قالت فدخل فسأله فقال من هما قال زينب قال أي الزيانب هي قال امرأة عبد الله فقال نعم يكون لها أجر القرابة وأجر الصدقة۔

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن المرأة جائز لها أن تعطي زوجها من زكوة مالها واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وممن ذهب إلى ذلك أبو يوسف رح ومحمد رح وخالفهم في ذلك آخرون منهم أبو حنيفة رح فقالوا لا يجوز للمرأة أن تعطي زوجها من زكوة مالها كما لا يجوز له أن يعطيها من زكوة ماله وكان من الحجة لهم على أهل المقالة الأولى في حديث زينب الذي احتجوا به عليهم أن تلك الصدقة التي حض عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك الحديث إنما كانت من غير الزكوة۔

٦٥٩۔ وقد بين ذلك ما قد حدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا الليث عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبيد الله بن عبد الله عن رائطة

تھے انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ کیا میں صدقے سے آپ پر اور ان یتیموں پر خرچ کر سکتی ہوں جو میری پرورش میں ہیں انھوں نے فرمایا تم جا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو (فرماتی ہیں) میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی تو میں نے دروازے پر ایک انصاری عورت کو پایا اس کی حاجت وہی تھی جو میری تھی۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کیا میں اپنے صدقہ (کے مال) سے اپنے شوہر اور زیر پرورش یتیموں کو دے سکتی ہوں اور ہم نے کہا کہ ہمارے بارے میں نہ بتانا فرماتی ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر آ گئے اور انھوں نے پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں کون ہیں؟۔

انھوں نے عرض کیا حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں آپ نے فرمایا کونسی زینب؟ عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ، فرمایا ہاں (خرچ کر سکتی ہیں) ان کے لیے قرابت کا ثواب بھی ہوگا اور صدقہ کا بھی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ عورت کے لیے اپنے مال زکوٰۃ سے خاوند کو دینا جائز ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ان ہی میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں جس طرح خاوند اپنے مال کی زکوٰۃ اپنی بیوی کو نہیں دے سکتا اسی طرح عورت بھی اپنے مال سے خاوند کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔ پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی روایت میں جس صدقے کی ترغیب دی گئی ہے وہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ رابطہ بنت عبداللہ سے مروی ہے وہ ایک ہنرمند خاتون تھیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس مال نہ تھا وہ ان پر اور ان کے صاحبزادے

بنت عبد الله امرأة عبد الله بن مسعود وكانت امرأة صنعاء وليس لعبد الله بن مسعود مال فكانت تنفق عليه وعلى ولده منها فقالت لقد شغلتني والله أنت وولدك عن الصدقة فما أستطيع أن أتصدق معكم بشيء فقال ما أحب إن لم يكن لك في ذلك أجر أن تفعلي فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم هي وهو فقالت يا رسول الله إني امرأة ذات صنعة أبيع منها وليس لولدي ولا لزوجي شيء فيشغلوني فلا أتصدق فهل لي فيهم أجر فقال لك في ذلك أجر ما أنفقت عليهم

ففي هذا الحديث أن تلك الصدقة مما لم يكن فيه زكاة ورائطة هذه هي زينب امرأة عبد الله لا نعلم أن عبد الله كانت له امرأة غيرها في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم والدليل على أن تلك الصدقة كانت تطوعا كما ذكرنا قولها كنت امرأة صنعاء أصنع بيدي فأبيع من ذلك فأنفق على عبد الله فكان قول رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي في هذا الحديث وفي الحديث الأول جوابا لسؤالها هذا وفي حديث رائطة هذا كنت أنفق من ذلك على عبد الله وعلى ولده مني. وقد أجمعوا على أنه لا يجوز للمرأة أن تنفق على ولدها من زكاتها فلما كان ما أنفقت على ولدها ليس بالزكاة فكذلك ما أنفقت على زوجها ليس هو أيضا من الزكاة. وقد روي أيضا عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل أن تلك الصدقة التي أباح لها رسول الله صلى الله عليه وسلم إنفاقها على زوجها كانت من غير الزكاة.

٦٦٠- حدثنا فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا

پر جو ان خاتون ہی کے بطن سے تھے خرچ کرتی تھیں انھوں نے کہا اللہ کی قسم! آپ اور آپ کے بیٹے نے مجھے صدقہ سے روک رکھا ہے مجھ میں صدقہ دینے کی طاقت نہیں انھوں نے فرمایا اگر اس میں تمہیں ثواب نہ ہو تو میں نہیں چاہتا کہ تم مجھ پر خرچ کرو چنانچہ ان دونوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انھوں نے عرض کیا کہ میں ایک کاریگر عورت ہوں۔ اس (مصنوع) کو بیچتی ہوں جبکہ میرے بیٹے اور خاوند کے پاس کچھ بھی نہیں پس مجھے انھوں نے مشغول کر رکھا ہے۔ میں صدقہ نہیں کر سکتی کیا ان کو دینے میں مجھے اجر ملے گا آپ نے فرمایا جو کچھ تم ان پر خرچ کرتی ہو اس کا تمہیں ثواب ملے گا بس ان پر خرچ کرو۔

تو اس حدیث میں ہے کہ یہ صدقہ اس مال سے تھا جس میں زکوٰۃ فرض نہ تھی اور یہ حضرت رائطہ، حضرت زینب ہی ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دوسری عورت کا ہمیں علم نہیں۔ اس بات کی دلیل کہ یہ نفلی صدقہ تھا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا یہ ہے کہ انھوں نے فرمایا میں ایک کاریگر عورت ہوں ہاتھ سے (چیزیں) بنا کر فروخت کرتی ہوں۔ اس سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر خرچ کرتی ہوں اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس سوال کا جواب تھا اور حضرت رائطہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث میں ہے کہ میں اس میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور اپنے بیٹے پر خرچ کرتی ہوں اور اس بات پر اتفاق ہے کہ عورت کے لیے اپنی زکوٰۃ سے اپنے اولاد پر خرچ جائز نہیں پس جب بیٹے پر خرچ کیا ہوا مال زکوٰۃ سے نہ تھا تو جو انھوں نے اپنے خاوند پر خرچ کیا وہ بھی زکوٰۃ سے نہ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی حدیث مروی ہے جو اس بات پہ دلالت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے جو صدقہ خاوند پر خرچ کرنا جائز قرار دیا تھا وہ زکوٰۃ سے نہیں تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم

إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ بَنِيْهِ الْكَعْبِيِّ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ يَوْمًا فَأَتَى عَلَى النِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عُقُوْلٍ وَدِيْنٍ أَذْهَبَ بِعُقُوْلِ ذَوِي الْأَلْبَابِ مِنْكُنَّ وَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ أَنَّكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَتَقَرَّبْنَ إِلَى اللهِ بِمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَكَانَ فِي النِّسَاءِ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض فَانْقَلَبَتْ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض

فَأَخْبَرَتْهُ بِمَا سَمِعَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَتْ حُلِيًّا لَهَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض أَيْنَ تَذْهَبِيْنَ بِهٰذَا الْحُلِيِّ فَقَالَتْ أَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ لَعَلَّ اللهَ أَنْ لَا يَجْعَلَنِيْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ هَلُمِّيْ بِذٰلِكِ وَيْلَكِ تَصَدَّقِيْ بِهِ عَلَيَّ وَعَلٰى وَلَدِيْ فَقَالَتْ لَا وَاللهِ حَتّٰى أَذْهَبَ بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَتْ تَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذِهِ زَيْنَبُ تَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ قَالُوْا امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ مَقَالَةً فَرَجَعْتُ إِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَحَدَّثْتُهُ فَأَخَذْتُ حُلِيِّيْ أَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَيْكَ رَجَاءَ أَنْ لَا يَجْعَلَنِيَ اللهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض تَصَدَّقِيْ بِهِ عَلَيَّ وَعَلٰى بَنِيَّ فَإِنَّا لَهُ مَوْضِعٌ فَقُلْتُ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقِيْ بِهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى بَنِيْهِ فَإِنَّهُمْ لَهُ مَوْضِعٌ۔

صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن (نماز) فجر سے فارغ ہوئے تو مسجد میں (موجود) عورتوں کی طرف تشریف لے گئے فرمایا اے عورتوں کے گروہ! میں دین وعقل کے اعتبار سے ناقص اور عقل مند لوگوں کی عقل کو زیادہ لے جانا والا تم سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھتا میں نے دیکھا کہ قیامت کے دن تم بکثرت جہنم میں ہوگی لہٰذا جس قدر ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، خواتین میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ بھی تھیں وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور جو کچھ سنا تھا ان کو بتا دیا اور اپنا زیور اٹھایا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زیور کہاں لے جا رہی ہو انھوں نے عرض کیا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کر رہی ہوں شاید اللہ مجھے اہل جہنم سے نہ کرے انھوں نے فرمایا ادھر لاؤ تمہارے لیے ہلاکت ہو (بد دعا کے طور پر یہ بات نہیں فرمائی) اسے مجھ پر اور میرے بیٹے پر صدقہ کر دو۔ انھوں نے عرض کیا اللہ کی قسم جب تک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاؤں ایسا نہیں کروں گی وہ چلی گئیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی صحابہ اکرم نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت زینب رضی اللہ عنہا اجازت مانگتی ہیں آپ نے فرمایا یہ کونسی زینب ہیں؟ انھوں نے عرض کیا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ مطہرہ ہیں چنانچہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں نے آپ کے ارشادات مبارکہ سنے پھر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف واپس گئی اور ان سے بیان کیا، اپنا زیور اٹھایا کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اور آپ کا قرب حاصل کروں۔ اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ مجھے اہل جہنم سے نہ کرے تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مجھے اور میرے بیٹے کو بطور صدقہ دو کیونکہ ہم اس کے مستحق ہیں میں نے ان سے کہا کہ جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں ایسا نہیں کروں گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خاوند اور بیٹے پر صدقہ کر دو کیونکہ یہ اس کے مستحق ہیں۔

۶۶۱ ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ـ

حضرت ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت لیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَبَيَّنَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ تَصَدَّقْنَ الصَّدَقَةَ التَّطَوُّعَ الَّتِيْ تُكَفِّرُ الذُّنُوْبَ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ فَجَاءَتْ بِحُلِيٍّ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَصَدَّقُ بِهٖ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَنِيْهِ فَاِنَّهُمْ لَهٗ مَوْضِعٌ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى الصَّدَقَةِ بِكُلِّ الْحُلِيِّ وَذٰلِكَ مِنَ التَّطَوُّعِ لَا مِنَ الزَّكٰوةِ لِاَنَّ الزَّكٰوةَ لَا تُوْجِبُ الصَّدَقَةَ بِكُلِّ الْمَالِ وَاِنَّمَا تُوْجِبُ الصَّدَقَةَ بِجُزْءٍ مِّنْهُ ـ **فَهٰذَا** اَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى فَسَادِ تَاوِيْلِ اَبِيْ يُوْسُفَ رح وَمَنْ ذَهَبَ اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ **فَقَدْ** بَطَلَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ حَدِيْثِ زَيْنَبَ مَا يَدُلُّ اَنَّ الْمَرْاَةَ تُعْطِيْ زَوْجَهَا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهَا اِذَا كَانَ فَقِيْرًا وَاِنَّمَا نَلْتَمِسُ حُكْمَ ذٰلِكَ بَعْدُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَشَوَاهِدِ الْاُصُوْلِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْمَرْاَةَ بِاتِّفَاقِهِمْ لَا يُعْطِيْهَا زَوْجُهَا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهٖ وَاِنْ كَانَتْ فَقِيْرَةً وَلَمْ تَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ كَغَيْرِهَا لِاَنَّا رَاَيْنَا الْاُخْتَ يُعْطِيْهَا اَخُوْهَا مِنْ زَكٰوتِهٖ اِذَا كَانَتْ فَقِيْرَةً وَاِنْ كَانَ عَلٰى اَخِيْهَا اَنْ يُّنْفِقَ عَلَيْهَا وَلَمْ تَخْرُجْ بِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ مَنْ يُّعْطٰى مِنَ الزَّكٰوةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الَّذِيْ يَمْنَعُ الزَّوْجَ مِنْ اِعْطَاءِ زَوْجَتِهٖ مِنْ زَكٰوةِ مَالِهٖ لَيْسَ هُوَ وُجُوْبَ النَّفَقَةِ لَهَا عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ السَّبَبُ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا فَصَارَ ذٰلِكَ كَالنَّسَبِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ وَالِدَيْهِ

فقالت یا رسول اللہ حلی ہذا اتقرب بہ الی اللہ عز وجل والی رسولہ قال نعم فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "صدقہ کرو" سے نفلی صدقہ مراد ہے جو گناہوں کو مٹا دیتا ہے ان کی روایات میں یہ بھی ہے کہ وہ اپنا زیور لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے لیجئے میں اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے پر صدقہ کر دو وہ اس کے مستحق ہیں یہ پورے زیور کا صدقہ تھا اور ایسا نفل صدقہ سے ہوتا ہے زکوٰۃ سے نہیں کیونکہ زکوٰۃ میں پورا مال نہیں دیا جاتا اس کا کچھ صدقہ دیا جاتا ہے یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور ان لوگوں کا قول فاسد ہے جنھوں نے پہلی حدیث سے استدلال کیا تو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے یہ بات باطل ہوگئی کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ عورت اپنے فقیر خاوند کو اپنے مال کی زکوٰۃ دے سکتی ہے اس کے بعد ہم اس بات کا حکم قیاس اور غور وفکر کے طور پر تلاش کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ بالاتفاق خاوند اپنے مال کی زکوٰۃ بیوی کو نہیں دے سکتا چاہے وہ حاجت مند ہی ہو اور اس سلسلے میں وہ دوسری عورتوں کی طرح نہیں کیونکہ بھائی، بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے جبکہ وہ محتاج ہو اگرچہ اس کے بھائی کی ذمہ داری ہے کہ اس پر خرچ کرے لیکن اس کے باوجود وہ ان لوگوں کے حکم سے باہر نہیں ہوتی جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ بیوی کو زکوٰۃ دینے سے خاوند کے لیے یہ بات رکاوٹ نہیں کہ اس پر اس کا نفقہ واجب ہے بلکہ ان کے درمیان جو رشتہ ہے وہ مانع ہے پس یہ اس کے نسبی رشتہ کی طرح ہے جو آدمی اور اس کے والدین کے درمیان ہوتا ہے اور اس کے باعث وہ اسے اپنی زکوٰۃ نہیں دے

فِي ذٰلِكَ اِيَّاهُ مِنْ اِعْطَائِهِمَا مِنَ الزَّكٰوةِ. فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ سَبَبَ الْمَرْاَةِ الَّذِيْ مَنَعَ زَوْجَهَا اَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهِ وَاِنْ كَانَتْ فَقِيْرَةً هُوَ كَالنَّسَبِ الَّذِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدَيْهِ الَّذِيْ يَمْنَعُهُ مِنْ اِعْطَائِهِمَا مِنْ زَكٰوتِهِ وَاِنْ كَانَا فَقِيْرَيْنِ وَرَاَيْنَا الْوَالِدَيْنِ لَا يُعْطِيَانِهِ اَيْضًا مِنْ زَكَاتِهِمَا اِذَا كَانَ فَقِيْرًا فَكَانَ الَّذِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدَيْهِ مِنَ النَّسَبِ يَمْنَعُهُ مِنْ اِعْطَائِهِمَا مِنَ الزَّكٰوةِ وَيَمْنَعُهُمَا مِنْ اِعْطَائِهِ مِنَ الزَّكٰوةِ وَقَدْ رَاَيْنَا هٰذَا السَّبَبَ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ يَمْنَعُ مِنْ قَبُوْلِ شَهَادَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِصَاحِبِهِ فَجُعِلَا فِيْ ذٰلِكَ كَذِي الرَّحْمِ الْمُحَرَّمِ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ شَهَادَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِصَاحِبِهِ وَرَاَيْنَا اَيْضًا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لَا يَرْجِعُ فِيْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهِ فِيْ قَوْلِ مَنْ يُّجِيْزُ الرُّجُوْعَ فِي الْهِبَةِ فِيْمَا بَيْنَ الْقَرِيْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَ الزَّوْجَانِ فِيْمَا ذَكَرْنَا قَدْ جُعِلَا كَذِي الرَّحْمِ الْمُحَرَّمِ فِيْمَا مُنِعَ فِيْهِ مِنْ قَبُوْلِ الشَّهَادَةِ وَمِنَ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ كَانَا فِي النَّظَرِ اَيْضًا فِيْ اِعْطَاءِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ مِنَ الزَّكٰوةِ كَذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

(حاشیہ) فكذلك السبب الذي بين الزوج والمرأة لما كان يمنعه من اعطائها من الزكوة وكان ايضا يمنعها من اعطائه من الزكوة.

پس جب ہماری مذکورہ گفتگو سے ثابت ہوگیا کہ خاوند اپنی بیوی کو اس کے محتاج ہونے کے باوجود جس سبب سے زکوٰۃ نہیں دے سکتا یہ اس سبب کی طرح ہے جو ماں باپ اور اولاد کے درمیان ہے جو اولاد کے لیے ماں باپ کو زکوٰۃ دینے سے مانع ہے اگرچہ وہ محتاج ہوں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اولاد کے فقیر ہونے کے باوجود ماں باپ انہیں اپنی زکوٰۃ میں سے نہیں دے سکتے تو اس کی وجہ نسبی رشتہ ہے جس کی بناء پر نہ وہ اپنی اولاد کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور نہ اولاد ان کو دے سکتی ہے۔ اسی طرح مرد اور عورت کے درمیان جو رشتہ خاوند کے لیے بیوی کو زکوٰۃ دینے سے مانع ہے وہ بیوی کو اس بات سے روکتا ہے کہ خاوند کو زکوٰۃ دے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اسی سبب سے ان کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں غیر مقبول ہے۔ اور وہ ان قریبی رشتہ داروں کی طرح ہیں جو ایک دوسرے کے حق میں گواہی نہیں دے سکتے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ قریبی رشتہ داروں کے درمیان ہبہ کی واپسی کے قائل ہیں ان کے نزدیک بھی میاں بیوی ایک دوسرے سے ہبہ کی ہوئی چیز واپس نہیں لے سکتے۔ جب اس مذکورہ گفتگو کے مطابق بیوی اور خاوند قبول شہادت اور ہبہ کی واپسی کے سلسلے میں ذوی الارحام کی طرح ہیں تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ایک دوسرے کو زکوٰۃ (کا مال) دینے کے سلسلے میں بھی وہ اسی طرح ہوں۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

بَابُ ۱۱۴ الْخَيْلِ السَّائِمَةِ هَلْ فِيْهَا صَدَقَةٌ اَمْ لَا.

باب ۱۱۴: چرنے والے گھوڑوں میں زکوٰۃ ہے یا نہیں

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ تین قسم کے ہیں (۱) آدمی کے لیے باعث اجر و ثواب ہیں (۲) اس کے لیے باعث

هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْخَيْلَ فَقَالَ هِيَ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسٰى حَقَّ ظُهُوْرِهَا وَبُطُوْنِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا۔

پردہ ہیں (۳) آدمی پر بوجھ ہیں۔ جو گھوڑے اس کے لیے پردہ ہیں یہ وہ ہیں جن کو انسان عزت و آبرو کے لیے رکھتا ہے اور تنگ دستی کی حالت ہو یا فراوانی کی ان کی پیٹھ اور پیٹ کا حق نہیں بھولتا۔

۶۶۳۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا فِي ظُهُوْرِهَا فَقَطْ۔

حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے فرمایا ان کی گردنوں اور پیٹھوں میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھولتا۔

۶۶۴۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن سعد، حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى وُجُوْبِ الصَّدَقَةِ فِي الْخَيْلِ إِذَا كَانَتْ ذُكُوْرًا وَإِنَاثًا وَكَانَ صَاحِبُهَا يَلْتَمِسُ نَسْلَهَا وَاحْتَجُّوْا فِي إِيْجَابِهِمُ الزَّكٰوةَ فِيْهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا۔ **قَالُوْا** فَفِي هٰذَا دَلِيْلٌ أَنَّ لِلّٰهِ فِيْهَا حَقًّا وَهُوَ كَحَقِّهِ فِي سَائِرِ الْأَمْوَالِ الَّتِي يَجِبُ فِيْهَا الزَّكٰوةُ۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جب گھوڑے نر اور مادہ ملے جلے ہوں اور ان کا مالک افزائش نسل کا ارادہ کرتا ہو تو ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی انھوں نے وجوب زکوٰۃ کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے کہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حق نہ بھولے وہ کہتے ہیں اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان (گھوڑوں) میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور وہ ان تمام دوسرے مالوں کی طرح ہے جن میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی

۶۶۵۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي يُقَوِّمُ الْخَيْلَ وَيَدْفَعُ صَدَقَتَهَا إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضـ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو دیکھا وہ گھوڑوں کی قیمت مقرر کر کے ان کی زکوٰۃ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔

۶۶۶۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ رضـ كَانَ يَأْخُذُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک عربی گھوڑے کی زکوٰۃ دس درہم اور فارسی یا ترکی گھوڑے کی زکوٰۃ پانچ درہم لیتے تھے۔

۶۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابوعمر اور حجاج بن منہال فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هَذَا الْقَوْلِ أَيْضًا أَبُو حَنِيفَةَ وَزُفَرُ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ مِنْهُمْ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فَقَالُوا لَا صَدَقَةَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ الْبَتَّةَ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِيمَا احْتَجُّوا بِهِ لِقَوْلِهِمْ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِيهَا أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الْحَقُّ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ.

جن لوگوں کا یہ موقف ہے ان میں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام زفر رحمہما اللہ بھی شامل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی انھی میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ چرنے والے گھوڑوں میں زکوٰۃ بالکل نہیں۔ وہ پہلے قول کے قائلین کی دلیل کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ بھولو کا جواب یوں دیتے ہیں کہ ممکن ہے اس سے زکوٰۃ کے علاوہ حق مراد ہو۔

فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكٰوةِ وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے اور آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی۔ (ترجمہ) نیکی رلبس نیکی) نہیں کہ تم نماز میں) تم اپنا رخ مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی (کا کمال) تو یہ ہے کوئی شخص اللہ تعالیٰ، روز قیامت، فرشتوں، کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے اپنا مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دے ــــ آخر تک۔

فَلَمَّا رَأَيْنَا الْمَالَ قَدْ جُعِلَ فِيهِ حَقٌّ سِوَى الزَّكٰوةِ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْلِ هُوَ ذٰلِكَ الْحَقُّ أَيْضًا وَحُجَّةٌ أُخْرَى أَنَّ الزَّكٰوةَ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْخَيْلِ الْمُرْتَبَطَةِ لَا فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ.

ترجب ہم نے دیکھا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق رکھا گیا ہے تو ہو سکتا ہے گھوڑوں کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حق کا ذکر کیا ہے یہ بھی وہی ہو اور دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہم نے نقل کی ہے وہ باندھے ہوئے گھوڑوں کے بارے میں ہے چرنے والوں کے بارے میں نہیں ہے

وَحُجَّةٌ أُخْرَى إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْإِبِلَ السَّائِمَةَ أَيْضًا فَقَالَ فِيهَا حَقٌّ نُسْئِلَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ مَا هُوَ فَقَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيحَةُ سَمِينِهَا۔

ایک اور دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرنے والے اونٹوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں حق ہے۔ آپ سے اس کی وضاحت پوچھی گئی تو فرمایا اس کے نر کا جفت کرنا، اس کا ڈول ادھار دینا اور اس کی دودھ والی موٹی اونٹنی بطور منیحہ دینا (یعنی وہ دودھ حاصل کرے پھر مالک کو واپس کر دے۔)

٦٦٩۔ **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حضرت ابوالزبیر نے بواسطہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

فَلَمَّا كَانَتِ الْإِبِلُ أَيْضًا فِيهَا حَقٌّ غَيْرُ الزَّكٰوةِ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الْخَيْلُ۔

تو جب اونٹوں میں بھی زکوٰۃ کے علاوہ حق ہے تو ہو سکتا ہے گھوڑوں کا حکم بھی اسی طرح ہو۔

وَأَمَّا مَا احْتَجُّوا بِهِ مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيهِ أَيْضًا عِنْدَنَا لِأَنَّ عُمَرَ لَمْ يَأْخُذْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ عَلَى أَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ

اور وہ جو انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا تو ہمارے نزدیک اس میں ان کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم نے ان سے بطور واجب نہیں لیا۔

وَقَدْ بَيَّنَ السَّبَبَ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ أَخَذَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَارِثَةُ بْنُ مُضَرِّبٍ۔

حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لینے کا سبب بیان فرمایا ہے۔

٦٧٠۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمَعْرُوفُ بِسُحَيْمٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَتَاهُ أَشْرَافٌ مِنْ أَشْرَافِ أَهْلِ

حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو ان کے پاس شام کے کچھ معزز آئے انھوں نے عرض کیا اے امیر المومنین! ہمارے پاس مال اور جانور ہیں ہم سے صدقہ لے کر ہمیں پاک کیجیے وہ ہمارے لیے زکوٰۃ ہوگا آپ نے فرمایا یہ وہ کام ہے جو میرے پیش رو دونوں حضرات (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) نے نہیں کیا لیکن تم انتظار کرو تاکہ میں مسلمانوں سے پوچھ لوں۔ انھوں نے صحابہ کرام سے پوچھا

... يا أمير المؤمنين إن ... [illegible] ... صدقة [illegible] ... صلى الله عليه [illegible] ...

[illegible]

كذلك [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واجبا وقبول عمر ذلك منه أن عمر إنما كان أخذ منهم بسؤالهم إياه أن يأخذه منهم فيصرفه في الصدقات وأن لهم منع ذلك منه متى أحبوا ثم سلك عمر بالعبيد أيضا في ذلك مسلك الخيل ولم يكن ذلك بدليل على أن العبيد الذين لغير التجارة يجب فيهم صدقة وإنما كان ذلك على التبرع من أموالهم بإعطاء ذلك. وقد روي عن علي رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال عفوت لكم عن صدقة الخيل والرقيق.

صدقات کی مد میں خرچ کریں اور یہ کہ وہ جب چاہیں اسے روک سکتے ہیں ان سے یہ مال لیا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں کی طرح غلاموں میں بھی وہی طریقہ جاری کیا اور یہ اس بات پر دلالت نہیں کہ غیر تجارتی غلاموں میں صدقہ واجب ہے آپ نے ان کے اموال سے جو کچھ لیا وہ نفل صدقہ اور عطیہ کے طور پر تھا۔

بواسطہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے آپ نے فرمایا میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کی۔

۶۷۱- حدثنا فهد قال ثنا عمر بن حفص بن غياث قال ثنا أبي عن الأعمش قال ثنا أبو إسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۲- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال أنا سفيان وشريك عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت حارث رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۳- حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا يعقوب بن إسحاق بن أبي عباد قال ثنا إبراهيم بن طهمان عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت ابواسحاق سے وہ حضرت حارث سے وہ حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فذلك أيضا ينفي أن تكون في الخيل صدقة. فإن قال قائل فقد قرن مع ذلك الرقيق فكما كان ذلك لا ينفي أن تكون الصدقة واجبة في الرقيق إذا كانوا للتجارة فكذلك لا ينفي ذلك أن تكون الزكاة واجبة في الخيل إذا كانت سائمة وكما كان قوله قد عفوت لكم عن صدقة الرقيق للخدمة خاصة فكذلك قوله قد عفوت لكم عن صدقة الخيل إنما هو على خيل الركوب

تو یہ روایت بھی گھوڑے میں زکوٰۃ کی نفی کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ ان کو غلاموں کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے تو جب تجارت کے غلاموں میں وجوب زکوٰۃ کی نفی نہیں ہوتی تو اس بات کی نفی بھی نہ ہوگی کہ جب گھوڑے چرنے والے ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے لہٰذا جس طرح غلاموں سے متعلق آپ کا ارشاد گرامی کہ میں نے تم سے معاف کیا۔ خدمت کے غلاموں سے مخصوص ہے اسی طرح آپ کا ارشاد گرامی کہ میں نے تم سے گھوڑوں کی زکوٰۃ معاف کی، سواریوں کے گھوڑوں سے خاص ہوگا۔

خَاصَّةً - قِيْلَ لَهُ هٰذَا يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْتَ وَإِذَا بَطَلَ أَنْ يَنْتَفِيَ الزَّكٰوةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ انْتَفَتْ بِمَا ذَكَرْنَا قَبْلَهُ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ حَارِثَةَ لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِعُمَرَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى نَفْيِ الزَّكٰوةِ مِنْهَا وَإِنْ كَانَتْ سَائِمَةً - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَعْنَاهُ قَرِيْبٌ مِنْ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَاصِمٍ وَالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رض -

اس شخص کو کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے کہا اس میں اس بات کا احتمال ہے اور جب اس حدیث سے زکوٰۃ کی نفی باطل ہو گئی تو جو کچھ ہم نے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں پہلے ذکر کیا ہے اس سے اس کی نفی ہو جائے گی کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر شرکا اہل شام سے یہ صدقہ بطور فرض یا جزیہ نہ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے گھوڑوں کی زکوٰۃ کی نفی مراد ہے۔ چاہے وہ چرنے والے ہوں ___ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے جس کا مفہوم اس روایت کے قریب ہے جو بواسطہ حضرت عاصم اور حارث حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۶۷۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

۶۷۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۶۷۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ -

حضرت سفیان، حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۷۷ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ -

حضرت مالک، حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۶۷۸ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ فُلَيْحٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ بِلَالِ ابْنِ فُلَيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ -

حضرت سلمان، احمد بن علی (بلال بن فلیح کے صاحبزادے) سے وہ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٦٧٩- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عِرَاكٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مکحول حضرت عراک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٦٨٠- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت خثیم بن عراک سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ دَلِيلٌ عَلَى وُجُوبِ الزَّكٰوةِ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ وَكَانَ فِيهَا مَا يَنْفِي الزَّكٰوةَ مِنْهَا ثَبَتَ بِتَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ الَّذِينَ لَا يَرَوْنَ فِيهَا زَكٰوةً فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الَّذِينَ يُوجِبُونَ فِيهَا الزَّكٰوةَ لَا يُوجِبُونَهَا حَتّٰى تَكُونَ ذُكُورًا وَإِنَاثًا يَلْتَمِسُ مِنْهَا صَاحِبُهَا نَسْلَهَا وَلَا يَجِبُ الزَّكٰوةُ فِي ذُكُورِهَا خَاصَّةً وَلَا فِي إِنَاثِهَا خَاصَّةً وَكَانَتِ الزَّكَوَاتُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا فِي الْمَوَاشِي السَّائِمَةِ يَجِبُ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ ذُكُورًا كَانَتْ كُلُّهَا أَوْ إِنَاثًا فَلَمَّا اسْتَوٰى حُكْمُ الذُّكُورِ خَاصَّةً فِي ذٰلِكَ وَحُكْمُ الْإِنَاثِ خَاصَّةً وَحُكْمُ الذُّكُورِ وَالْإِنَاثِ وَكَانَتِ الذُّكُورُ مِنَ الْخَيْلِ خَاصَّةً وَالْإِنَاثُ مِنْهَا خَاصَّةً لَا يَجِبُ فِيهَا زَكٰوةٌ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ الْإِنَاثُ مِنْهَا وَالذُّكُورُ إِذَا اجْتَمَعَتْ لَا يَجِبُ فِيهَا زَكٰوةٌ

تو جب ان مذکورہ روایات میں چرنے والے گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بارے میں کوئی بات نہیں بلکہ ان میں زکوٰۃ کی نفی پر دلالت پائی جاتی ہے تو صحابی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو ان میں زکوٰۃ کو واجب نہیں سمجھتے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان اس طرح ہے۔ اور بطور قیاس اس باب کا بیان یوں ہے کہ جو لوگ ان میں زکوٰۃ کو واجب مانتے ہیں وہ اس صورت میں واجب قرار دیتے ہیں جب نر اور مادہ ملے جلے ہوں اور ان کا مالک نسل بڑھانا چاہتا ہو صرف نر یا صرف مادہ میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ حالانکہ جن جانوروں کی زکوٰۃ پر اتفاق ہے مثلاً اونٹ، گائے اور بکری تو ان کے نر اور مادہ دونوں میں واجب ہے تو جب ان جانوروں میں زکوٰۃ کا حکم ایک جیسا ہے چاہے صرف نر ہوں یا محض مادہ یا ملے جلے ہوں جبکہ نر گھوڑوں یا صرف مادہ گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب نر اور مادہ گھوڑے مخلوط ہوں تب بھی زکوٰۃ واجب نہ ہو۔

وَحُجَّةٌ أُخْرٰى إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لَا زَكٰوةَ فِيهَا وَإِنْ كَانَتْ سَائِمَةً وَالْإِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ فِيهَا الزَّكٰوةُ إِذَا كَانَتْ سَائِمَةً وَإِنَّمَا الْاِخْتِلَافُ فِي الْخَيْلِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيَّ الصِّنْفَيْنِ هِيَ بِهِ أَشْبَهُ فَنَعْطِفُ حُكْمَهُ عَلٰى حُكْمِهِ فَرَأَيْنَا الْخَيْلَ ذَوَاتَ حَوَافِرَ وَكَذٰلِكَ الْحَمِيرُ وَالْبِغَالُ هِيَ ذَوَاتُ حَوَافِرَ أَيْضًا وَكَانَتِ الْمَوَاشِي مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْإِبِلِ ذَوَاتَ أَخْفَافٍ

دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں خچروں اور گدھوں میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ چرنے والے ہوں جبکہ اونٹ، گائے اور بکری چرنے والے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے۔ اختلاف گھوڑوں میں ہے تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں گھوڑے ان دو قسموں میں سے کس کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتے ہیں تاکہ ان کا حکم اس کے حکم کے مطابق رکھیں تو ہم نے دیکھا کہ گھوڑا سُم والا جانور ہے اسی طرح گدھے اور خچر بھی سُم والے جانور ہیں جب کہ گائے بکری اور اونٹ کُھر والے جانور ہیں تو سُم والا جانور کُھر والے کی نسبت سُم والے سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے تو اس سے

فقدروا الحافر بذي الحافر أشبه منه بذي الخف ثبت بذلك أن لا زكوة في الخيل كما لا زكوة في الحمير والبغال وهذا قول أبي يوسف رحمه الله ومحمد رحمه الله وهو أحب القولين إلينا وقد روي ذلك عن سعيد بن المسيب.

ثابت ہوا کہ خچر اور گدھے کی طرح گھوڑے میں بھی زکوٰۃ نہیں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور ہمارے (امام طحاوی رحمۃ اللہ) کے نزدیک سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۶۸۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن عبد الله بن دينار قال قلت لسعيد بن المسيب على البراذين صدقة فقال أو على الخيل صدقة.

حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ براذین میں صدقہ ہے تو انھوں نے فرمایا کیا گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

باب ۱۱۵ الزكوة هل يأخذها الإمام أم لا.

باب ۱۱۵: کیا حکمران زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے۔

۶۸۲- حدثنا أحمد بن داود قال ثنا أبو الوليد قال ثنا حماد بن سلمة عن حميد عن الحسن عن عثمان بن أبي العاص أن وفد ثقيف قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم لا تحشروا ولا تعشروا.

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ثقیف کا ایک وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا زکوٰۃ دینے کے لیے گھروں سے باہر نہ جانا اور نہ عشر (ٹیکس) دینا۔

۶۸۳- حدثنا أحمد بن داود قال ثنا عبد الرحمن بن صالح قال ثنا ابن أبي زائدة عن إسرائيل بن يونس عن إبراهيم بن مهاجر البجلي عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر العرب احمدوا الله إذ رفع عنكم العشور.

حضرت عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عرب کے گروہ! اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو کہ اس نے تم سے ٹیکس اٹھا لیے۔

۶۸۴- حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو أحمد قال ثنا إسرائيل عن إبراهيم بن المهاجر عن رجل حدثه عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل فرماتے ہوئے سنا۔

يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَّالْحِمَّانِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ ۔

حضرت حرب بن عبید اللہ اپنے دادا ابو امیہ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں پر عشر (ٹیکس) نہیں، ٹیکس ذمی لوگوں پر ہے ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِمَامَ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّتَوَلّٰى عَلٰى اَخْذِ صَدَقَاتِهِمْ وَلٰكِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءُوْا اَدَّوْهَا اِلَى الْاِمَامِ فَتَوَلّٰى وَضْعَهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا الَّتِيْ اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَاِنْ شَاءُوْا فَرَّقُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ وَلَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّاْخُذَهَا مِنْهُمْ بِغَيْرِ طِيْبِ اَنْفُسِهِمْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک گروہ کا یہی موقف ہے کہ امام (حکمران) کو اس بات کا حق نہیں کہ کسی شخص کو مسلمانوں سے زکوٰۃ لینے پر مامور کرے بلکہ مسلمانوں کو اختیار ہے اگر چاہیں تو امام کو دیں پھر وہ ان مصارف پر خرچ کرے جہاں اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کا حکم دیا اور اگر چاہیں تو ان مصارف پر خود خرچ کریں امام کو ان کی مرضی کے بغیر لینے کا کوئی حق نہیں۔ انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں اور جو کچھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَكَانَ عُمَرُ يُعَشِّرُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ لَا ۔

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عشر لیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا نہیں ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لِلْاِمَامِ اَنْ يُّوَلِّيَ اَصْحَابَ الْاَمْوَالِ صَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ حَتّٰى يَضَعُوْهَا مَوَاضِعَهَا وَلِلْاِمَامِ اَيْضًا اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْهَا مُصَدِّقِيْنَ حَتّٰى يُعَشِّرُوْهَا وَيَاْخُذُوا الزَّكٰوةَ مِنْهَا ۔

دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ امام کو اختیار ہے کہ مال دار لوگوں کو خود اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے اور اس کے مصارف پر خرچ کرنے کی اجازت دے اور اس بات کا بھی اختیار ہے کہ عاملینِ زکوٰۃ کو بھیجے جو ان سے زکوٰۃ وصول کریں۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لَهُمْ اَنَّ الْعُشْرَ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهٗ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ هُوَ الْعُشْرُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْخَذُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ خِلَافُ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ الْمَكْسَ ۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف انکی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں سے جو عشر معاف فرمایا وہ ٹیکس تھا جو دورِ جاہلیت میں لیا جاتا تھا یہ زکوٰۃ نہیں تھی وہ اسے ٹیکس کہتے تھے ۔

۶۸۷۔ وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدٍ

یہی وہ ٹیکس ہے جس کے بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا ٹیکس لینے والا یعنی عاشر جنت میں داخل نہ ہوگا

بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَعْنِيْ عَاشِرًا۔

فَهٰذَا هُوَ الْعُشْرُ الْمَرْفُوْعُ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَمَّا الزَّكٰوةُ فَلَا۔

یہی ٹیکس مسلمانوں سے اٹھایا گیا زکوٰۃ نہیں اٹھائی گئی۔

۶۸۸۔ **وَقَدْ** بَيَّنَ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَخْوَالِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَعَلَّمَهُ الْاِسْلَامَ وَاَخْبَرَهُ بِمَا يَاْخُذُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلَّ الْاِسْلَامِ قَدْ عَلَّمْتَهُ اِلَّا الصَّدَقَةَ اَفَاَعْشُرُ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُعْشَرُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى۔

حضرت حرب بن عبید اللہ اپنے ایک ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عامل زکوٰۃ مقرر فرمایا اور انھیں اسلام کی تعلیم دی نیز بتایا کہ انھوں نے کیا وصول کرنا ہے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے صدقے کے علاوہ اسلام کی تمام باتیں معلوم ہوگئی ہیں تو کیا میں مسلمانوں سے عشر (ٹیکس) وصول کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹیکس تو یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا جاتا ہے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَاَمَرَهُ اَنْ لَّا يَعْشُرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ لَهُ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا اور حکم دیا کہ مسلمانوں سے ٹیکس نہ لیں اور فرمایا کہ ٹیکس تو یہود وانصاری پر ہوتا ہے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْعُشُوْرَ الْمَرْفُوْعَةَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ هِيَ خِلَافُ الزَّكٰوةِ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو عشر (مسلمانوں سے) اٹھایا گیا وہ زکوٰۃ کے خلاف ہے۔

۶۸۹۔ **وَمِمَّا** يُبَيِّنُ ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ نَصْرٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ خَالٍ لَهُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ اَعْشُرُهُنَّ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔

اس بات کو یہ روایت بھی واضح کرتی ہے کہ حضرت بکر بن وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر اونٹوں اور گایوں کے بارے میں پوچھا کہ ان کا عشر (ٹیکس) لوں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشر (ٹیکس) تو یہود ونصاریٰ کے ذمہ ہے۔ مسلمانوں پر نہیں۔

فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّ الْعُشْرَ الَّذِيْ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّمَا اُخِذَ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى هُوَ خِلَافُ الزَّكٰوةِ لِاَنَّ مَا يُؤْخَذُ مِنَ النَّصَارٰى وَالْيَهُوْدِ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ حَقٌّ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو عشر مسلمانوں کے ذمہ نہیں اور یہود ونصاریٰ سے لیا جاتا ہے وہ زکوٰۃ کے خلاف ہے کیونکہ جو کچھ یہود ونصاریٰ سے لیا جاتا ہے وہ مسلمانوں کا حق ہے اور ان پر جزیہ کی طرح واجب ہے جبکہ زکوٰۃ کی یہ صورت نہیں کیونکہ وہ مالدار کی

كَالْجِزْيَةِ الْوَاجِبَةِ لَهُمْ عَلَيْهِمْ وَالزَّكٰوةُ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّهَا إِنَّمَا تُؤْخَذُ طَهَارَةً لِرَبِّ الْمَالِ وَهُوَ يُثَابُ عَلٰى أَدَائِهَا وَالْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَيْسَ مَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ مِنَ الْعُشْرِ طَهَارَةً لَهُمْ وَلَا هُمْ مُثَابُوْنَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ مِمَّا لَا ثَوَابَ لَهُمْ عَلَيْهِ وَأَقَرَّ ذٰلِكَ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى۔

طہارت کے لیے لی جاتی ہے اور اس کی ادائیگی پر ثواب ملتا ہے جبکہ یہود و نصاریٰ سے جو عشر لیا جاتا ہے وہ ان کی طہارت کا باعث نہیں اور نہ ہی انھیں اس پر ثواب ملتا ہے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان (مسلمانوں) پر سے وہ چیز اٹھالی جس میں ان کے لیے ثواب نہیں اور اسے یہود و نصاریٰ پر برقرار رکھا۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ إِلٰى أَيُّوْبَ بْنِ شُرَحْبِيْلَ أَنْ خُذْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا وَمِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا إِذَا كَانُوْا يُدِيْرُوْنَهَا ثُمَّ لَا تَأْخُذْ مِنْهُمْ شَيْئًا حَتّٰى رَأْسِ الْحَوْلِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن مہران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت ایوب بن شرحبیل کو لکھا کہ مسلمانوں سے ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار اور اہل کتاب سے بیس دیناروں سے ایک دینار وصول کرو جبکہ وہ خود ادا کر دیں پھر سال بھر ان سے کچھ نہ لو کیونکہ میں نے یہ بات اس شخص سے سُنی ہے جس نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَمْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَدِّقِيْنَ أَنْ يَأْخُذُوْا مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا ذَكَرْنَا وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ مَا وَصَفْنَا۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا قَدْ وَافَقَ هٰذَا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینے والوں کو فرمایا کہ مسلمانوں کے مال سے وہی کچھ لیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور ذمیوں کے مال سے وہ چیز لیں جو ہم نے بیان کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ أَرٰى أَنِّيْ لَوْ أَمَرْتُكَ أَنْ تَعَضَّ عَلٰى حَجَرٍ كَذَا وَكَذَا ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ لَفَعَلْتَ اخْتَرْتُ لَكَ عَمَلًا فَكَرِهْتَهُ أَوَ أَكْتُبُ لَكَ سُنَّةَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ اكْتُبْ لِيْ سُنَّةَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فَكَتَبَ خُذْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بُلا بھیجا تو مجھے تاخیر ہو گئی پھر کسی کو بھیجا جب حاضر ہوا تو فرمایا مجھے معلوم ہے۔ اگر میں تمہیں کہوں کہ میری رضا جوئی کے لیے پتھر کو دانتوں کے ساتھ اس طرح اس طرح پکڑو تو تم ایسا کرو گے میں نے تمہیں کسی کام پر مقرر کیا تو تم نے اسے ناپسند کیا تو اب تمہارے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا طریقہ لکھ دوں فرماتے ہیں میں نے کہا میرے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا طریقہ لکھ دیجئے فرماتے

مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَمِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَمِمَّنْ لَا ذِمَّةَ لَهُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ دِرْهَمًا قَالَ قُلْتُ مَنْ لَا ذِمَّةَ لَهُ قَالَ الرُّومُ كَانُوا يَقْدَمُونَ مِنَ الشَّامِ.

فَلَمَّا فَعَلَ عُمَرُ رض هٰذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ أَحَدٌ مُنْكِرٌ. **كَانَ** ذٰلِكَ حُجَّةً وَإِجْمَاعًا مِنْهُمْ عَلَيْهِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَنَّهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَى أَرْبَابِ الْمَوَاشِي السَّائِمَةِ حَتّٰى يَأْخُذَ مِنْهُمْ صَدَقَةَ مَوَاشِيهِمْ إِذَا وَجَبَتْ فِيهَا الصَّدَقَةُ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُ فِي ثِمَارِهِمْ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي مَوَاضِعِ الزَّكٰوةِ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَأْبٰى ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ بَقِيَّةُ الْأَمْوَالِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَمْوَالِ التِّجَارَاتِ كَذٰلِكَ. **فَأَمَّا** مَعْنٰى قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فَعَلٰى مَا قَدْ فَسَّرْتُهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَحْكِي ذٰلِكَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الضَّرِيرِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ رح وَمُحَمَّدٍ رح. **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى مَعْنًى غَيْرُ الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ بِمُرُورِهِمْ عَلَى الْعَاشِرِ فِي أَمْوَالِهِمْ مَا لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا عَلَيْهِمْ لَوْ لَمْ يَمُرُّوا بِهَا عَلَيْهِ لِأَنَّ عَلَيْهِمْ

ہیں انھوں نے لکھا کہ مسلمانوں سے ہر چالیس درہم پر ایک اور ذمیوں سے ہر بیس درہم میں سے ایک درہم لو، غیر ذمیوں سے دس میں سے ایک درہم لو، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا غیر ذمی کون لوگ ہیں تو فرمایا رومی لوگ جو شام کی طرف سے آتے ہیں۔

جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ عمل کیا اور کسی صحابی نے بھی اس کی مخالفت نہ کی تو یہ اس مسئلے میں حجت اور اجماع ہے۔ طرق روایات کے طریقے سے اس باب کا بیان تھا۔ نظر و قیاس کے طور پر اس کا بیان یوں ہے اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ امام، چرنے والے جانوروں کے مالکوں کے پاس کسی کو ان کے جانوروں کی زکوٰۃ لینے کے لیے بھیج سکتا ہے جب ان میں زکوٰۃ واجب ہو، اسی طرح پھلوں میں بھی کرتا ہے پھر اس زکوٰۃ کو ان مصارف پر خرچ کرنا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اس بات سے کسی مسلمان کو انکار نہیں تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دیگر اموال یعنی سونا چاندی اور مال تجارت بھی اسی طرح ہوں جہاں تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا تعلق ہے کہ مسلمانوں پر عشر نہیں، عشر تو یہود و نصاریٰ پر ہے تو اس کی وضاحت وہی ہے جو ہم پہلے کر چکے ہیں میں (امام طحاوی) نے حضرت ابوبکرہ سے سنا وہ ابو عمر ضریر سے یہ بات نقل کرتے ہیں اور یہ سب کچھ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ عشر مسلمانوں پر نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ پر ہے حضرت یحییٰ بن آدم نے اس کی ایک دوسری توجیہہ بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں مسلمانوں پر محض عاشر (زکوٰۃ لینے والے) کے پاس سے گزرنے کی وجہ سے کچھ لازم نہیں آئے گا جب تک ان پر گزرنے کے بغیر واجب نہ ہو کیونکہ ان پر تو صرف زکوٰۃ واجب ہے وہ کسی بھی حالت میں ہوں اور یہود و نصاریٰ اگر عاشر کے پاس سے نہ گزریں تو ان پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا تو جو چیز مسلمانوں سے اٹھا لی گئی وہ

الزَّكٰوةَ عَلٰى اَيِّ حَالٍ كَانُوْا عَلَيْهَا وَالْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَمْ لَمْ يَمُرُّوْا بِاَمْوَالِهِمْ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِمْ فِيْهَا شَيْءٌ فَالَّذِيْ رُفِعَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ هُوَ الَّذِيْ يُوْجِبُهُ الْمُرُوْرُ بِالْمَالِ عَلَى الْعَاشِرِ وَلَمْ يُرْفَعْ ذٰلِكَ عَنِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى۔

وہی ہے جو عاشر کے پاس سے گزرنے کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اور اسے یہود و نصاریٰ سے معاف نہیں کیا گیا۔

بَابُ ۱۱۶ ذَوَاتِ الْعَوَارِ هَلْ تُؤْخَذُ فِيْ صَدَقَاتِ الْمَوَاشِيْ اَمْ لَا۔

باب ۱۱۶: زکوٰۃ میں عیب دار جانور لینا

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ خُذِ الشَّارِفَ وَالْبِكْرَ ذَوَاتِ الْعَيْبِ وَلَا تَاْخُذْ حَزَرَاتِ النَّاسِ قَالَ هِشَامٌ اَرٰى ذٰلِكَ لِيَتَاَلَّفَهُمْ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں۔ آغاز اسلام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے ایک شخص کو بھیجا تو فرمایا بوڑھا، جوان اور عیب دار سب قسم کے جانور لے لو اور لوگوں کے عمدہ مالوں سے بچو حضرت ہشام فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے (آغاز اسلام میں) تالیف قلوب کے لیے ایسا کیا پھر اس کے بعد یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ہشام اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى تَقْلِيْدِ هٰذَا الْخَبَرِ وَقَالُوْا هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْمُصَدِّقِ اَنْ يَّاْخُذَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَاْخُذُ فِي الصَّدَقَاتِ ذَاتَ عَيْبٍ وَاِنَّمَا يَاْخُذُ عَدْلًا مِنَ الْمَالِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اسی روایت کو اپنایا وہ کہتے ہیں صدقہ وصول کرنے والے کو اسی طریقے پر لینا چاہیے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ زکوٰۃ میں عیب دار جانور نہ لے بلکہ درمیانہ جانور لے۔

۶۹۴۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض اِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ

انھوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انھوں نے ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا اور یہ خط لکھ کر دیا کہ یہ زکوٰۃ ایک فریضہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں پر لازم کیا تو جو مصدق (زکوٰۃ لینے

هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ يَعْنِي الصَّدَقَةَ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهِ فَذَكَرَ فَرَائِضَ الصَّدَقَةِ وَقَالَ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ۔

والا) مسلمانوں سے اس (سنت) طریقے کے مطابق مانگے تو وہ اسے دے جو زیادہ مانگے اسے نہ دے پھر آپ نے صدقہ کی فرض مقدار کا ذکر فرمایا اور فرمایا صدقہ میں بوڑھا اور عیب دار جانور نیز بکرا نہ لیا جائے۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابًا إِلٰى أَهْلِ الْيَمَنِ فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ فَكَتَبَ فِيْهِ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ۔

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک تحریر بھیجی جس میں فرائض و سُنن کا ذکر تھا آپ نے اس میں لکھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھا، عیب دار اور بکرا نہ لیا جائے۔

فَهٰذَا كَانَتْ كُتُبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ رضـ وَعُمَرَ رضـ تَجْرِي مِنْ بَعْدِهٖ وَكُتُبُ عَلِيٍّ رضـ بَعْدَ ذٰلِكَ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى نَسْخِ مَا فِي حَدِيْثِ عَائِشَةَ رضـ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهٖ فِي هٰذَا الْبَابِ وَفِيْهِ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى تَقْدِيْمِهٖ بِمَا رَوَيْنَاهُ بَعْدَهُ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ رضـ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مُصَدِّقًا فِي صَدْرِ الْإِسْلَامِ فَأَمَرَهُ بِذٰلِكَ وَنَسْخُ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی تحریر ہے جس پر بعد میں بھی عمل رہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے بعد (اسی طرح) لکھا۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں مروی ہے اور ہم نے اس باب کے آغاز میں لکھا ہے وہ منسوخ ہے نیز اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو کچھ روایت فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آغاز اسلام میں صدقہ لینے والے کو بھیجتے تو اسے اس بات کا حکم دیتے۔ پس جو کچھ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط اور حضرت عمرو بن حزم کے خط کے حوالے سے ذکر کیا ہے اس سے وہ منسوخ ہو گیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ[۱۱۷] زَكٰوةِ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ

باب[۱۱۷]: زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق[۱] سے کم میں صدقہ نہیں

[۱] ہر ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں اور نہ پانچ اوقیہ[1] سے کم میں صدقہ ہے۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن سعید، حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہارون، حضرت یحییٰ بن سعید سے اور وہ حضرت عمرو بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى حَدَّثَهُمْ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، مالک، سفیان ثوری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ان سے حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت روح بن قاسم، حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن عمارہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن صعصعہ مازنی اپنے والد سے وہ حضرت ابوسعید خدری سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

[1] اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الزَّرْعِ أَوِ الْكَرْمِ حَتَّى يَكُونَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِي الرِّقَةِ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ۔

فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھیتی اور انگور جب تک پانچ وسق کو نہ پہنچ جائیں اور چاندی جب تک دو سو درہم نہ ہو اس میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں۔

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں۔

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَا خَمْسِ أَوَاقٍ وَلَا خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں اور پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں۔

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا لَيْثٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالوارث فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل (لیکن) غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض وسنن کا ذکر تھا آپ نے اس میں لکھا کہ جس کھیتی

صلی الله علیه وسلم کتب الی اهل الیمن بکتاب فیه الفرائض والسنن فکتب فیه ما سقت السماء او کان سیحا او بعلا ففیه العشر اذا بلغ خمسة اوسق وما سقی بالرشاء او بالدالیة ففیه نصف العشر اذا بلغ خمسة اوسق۔

قال ابوجعفر فذهب قوم الی هذه الآثار فقالوا لا تجب الصدقة فی شیء من الحنطة والشعیر والتمر والزبیب حتی یکون خمسة اوسق وکذلک کل شیء مما تخرج الارض مثل الحمص والعدس والماش وما اشبه ذلک فلیس فی شیء منه صدقة حتی یبلغ هذا المقدار ایضا وممن ذهب الی ذلک ابویوسف ومحمد واهل المدینة وخالفهم فی ذلک آخرون فاوجبوا الصدقة فی قلیل ذلک وکثیره۔

۷۱۰۔ واحتجوا فی ذلک بما حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابوبکر بن عیاش قال حدثنی عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن معاذ بن جبل قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن فامرنی ان آخذ مما سقت السماء العشر ومما سقی بعلا نصف العشر۔

۷۱۱۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عبدالحمید بن صالح قال ثنا ابوبکر بن عیاش فذکر باسناده مثله۔

۷۱۲۔ حدثنا احمد بن عبدالرحمن بن وهب قال ثنا عمی عبدالله بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن سالم عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما سقت السماء العشر وفیما سقی بالسانیة نصف العشر۔

۷۱۳۔ حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابوالاسود قال

کو بارش سے سیراب کیا جائے یا جاری پانی سے یا وہ بارانی زمین ہو تو اس میں دسواں حصہ ہے جب وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے اور جب اسے ڈول یا رہٹ کے ذریعے سیراب کیا جائے تو اس میں بیسواں حصہ ہے بشرطیکہ وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ گندم، جو، کھجور اور انگور وغیرہ جب تک پانچ وسق نہ ہوں ان میں صدقہ (عشر) نہیں اسی طرح ہر وہ چیز جو زمین سے نکلے مثلاً چنے، مسور، ماش اور ان جیسی دوسری اجناس میں اس وقت تک عشر نہیں ہوگا جب تک وہ اس مقدار (پانچ وسق) کو نہ پہنچیں۔ حضرت امام ابویوسف، امام محمد اور اہل مدینہ کا یہی مذہب ہے۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے قلیل وکثیر میں صدقہ واجب قرار دیتے ہیں۔

وہ یوں استدلال کرتے ہیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو حکم دیا کہ جس زمین کو بارش سے سیراب کیا جائے اس سے بیسواں حصہ لوں۔

حضرت عبدالحمید بن صالح فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوبکر بن عیاش رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زمین کو آسمان سیراب کرے اس سے دسواں اور جس کو اونٹنی کے ذریعے (پانی لاکر) سیراب کیا اس سے بیسواں حصہ ہے۔

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض فيما سقت الانهار والعيون او كان عثريا يسقى بالسماء العشور وفيما سقي بالناضح نصف العشور۔

عنہا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زمین میں جسے نہروں اور چشموں سے سیراب کیا جائے یا وہ عشر زمین جو بارش سے سیراب ہوتی ہو اس میں دسواں حصہ ہے اور جسے اونٹوں پر پانی لاکر سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔

٧١٤۔ **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا سعيد بن ابي مريم قال انا عبد الله بن وهب قال حدثني يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٧١٥۔ **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا ابن ابي مريم قال ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت یزید بن ابو حبیب، ابن شہاب سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے باپ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٧١٦۔ **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني عمرو بن الحارث ان ابا الزبير حدثه انه سمع جابر بن عبد الله يذكر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال فيما سقت الانهار والغيم العشور وفيما سقي بالسانية نصف العشور۔

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت ابوالزبیر نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا جس زمین کو بارش وغیرہ سے سیراب کیا جائے اس کی پیداوار میں عشر ہے اور جس کو اونٹوں پر پانی لاکر سیراب کیا جائے (اس میں بیسواں حصہ ہے)

قال ابو جعفر ففي هذه الآثار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل فيما سقت السماء ما ذكر فيها ولم يقدر في ذلك مقدارا ففي ذلك ما يدل على وجوب الزكوة في كل ما خرج من الارض قل او كثر۔ **فان** قال قائل ممن يذهب الى قول اهل المدينة ان هذه الآثار التي رويتها في هذا الفصل غير مضادة للآثار التي رويتها في الفصل الاول لان الاولى مفسرة وهذه مجملة فالمفسر من ذلك اولى من المجمل۔ **قيل** له هذا محال لان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبر في هذه الآثار ان ذلك الواجب من العشر

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش سے سیراب ہونے والی زمین میں صدقہ مقرر فرمایا جس کا ذکر کیا گیا لیکن کوئی مقدار مقرر نہیں فرمائی تو اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جو کچھ زمین سے نکلے کم ہو یا زیادہ اس میں صدقہ فرض ہے۔ ـــــ اگر اہل مدینہ کے قول کو اپنانے والا کوئی شخص کہے کہ تم نے اس فصل میں جو روایات نقل کی ہیں وہ پہلی فصل کی روایات سے متضاد نہیں ہیں۔ البتہ پہلی روایات میں وضاحت ہے اور ان میں اجمال۔ پس مفسر مجمل سے اولیٰ ہیں ـــــ تو اس شخص کو کہا جائے گا کہ یہ محال ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روایات میں بتایا کہ دسواں یا بیسواں حصہ اس زمین کی پیداوار میں واجب ہے جس کو نہروں، چشموں، ڈولوں یا رہٹ وغیرہ سے سیراب کیا جائے تو یہ کلام ہر اس چیز پر صادق

أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى بِالْأَنْهَارِ أَوْ بِالْعُيُونِ أَوْ بِالرِّشَاءِ أَوْ بِالدَّالِيَةِ فَكَانَ وَجْهُ الْكَلَامِ عَلَى كُلِّ مَا خَرَجَ مِمَّا سُقِيَ بِذٰلِكَ. وَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَدَّ مَاعِزًا عِنْدَ مَا جَاءَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَاءِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَمَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَرَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُنَيْسٍ أُغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَجَعَلْتُمْ هٰذَا دَلِيلًا عَلَى أَنَّ الْاِعْتِبَارَ بِالْإِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً وَاحِدَةً لِأَنَّ ذٰلِكَ ظَاهِرُ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا وَلَمْ تَجْعَلُوا حَدِيثَ مَاعِزٍ الْمُفَسَّرَ قَاضِيًا عَلَى حَدِيثِ أُنَيْسٍ هٰذَا الْمُجْمَلِ فَيَكُونُ الْاِعْتِرَافُ الْمَذْكُورُ فِي حَدِيثِ أُنَيْسٍ الْمُجْمَلِ هُوَ الْاِعْتِرَافُ الْمَذْكُورُ فِي حَدِيثِ مَاعِزٍ الْمُفَسَّرِ فَإِذَا كُنْتُمْ قَدْ فَعَلْتُمُوهُ هٰذَا فِيمَا ذَكَرْنَا فَمَا تُنْكِرُونَ عَلَى مَنْ فَعَلَ فِي أَحَادِيثِ الزَّكَوَاتِ مَا وَصَفْنَا بَلْ حَدِيثُ أُنَيْسٍ أَوْلَى أَنْ يَكُونَ مَعْطُوفًا عَلَى حَدِيثِ مَاعِزٍ لِأَنَّهُ ذُكِرَ فِيهِ الْاِعْتِرَافُ وَإِقْرَارُهُ مَرَّةً وَاحِدَةً لَيْسَ هُوَ اعْتِرَافًا بِالزِّنَا الَّذِي يُوجِبُ الْحَدَّ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ مُخَالِفِكُمْ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رضؓ فِي الزَّكٰوةِ إِنَّمَا فِيهِ ذِكْرُ إِيجَابِهَا فِيمَا سُقِيَ بِكَذَا وَفِيمَا سُقِيَ بِكَذَا فَذٰلِكَ أَوْلَى أَنْ يَكُونَ مُضَادًّا لِمَا فِيهِ ذِكْرُ الْأَوْسَاقِ مِنْ حَدِيثِ أُنَيْسٍ لِحَدِيثِ مَاعِزٍ وَقَدْ حُمِلَ حَدِيثُ مُعَاذٍ وَجَابِرٍ رضؓ وَابْنِ عُمَرَ رضؓ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَذَهَبَ مَنْ مَعْنَاهُ إِلَى مَا وَصَفْنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَمُجَاهِدٌ.

۱۷ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الصَّدَقَةُ.

آئے جو ان سے سیراب ہونے والی زمین سے پیدا ہو۔

اور تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے ان کو لوٹا دیا پھر اس کے بعد انھیں رجم کیا اور تم نے ہی روایت کیا کہ آپ نے انیس رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا کہ کل صبح اس عورت کے پاس جانا اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کرنا تو تم نے اسے اس بات کی دلیل قرار دیا کہ ایک مرتبہ اقرار زنا معتبر ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے آپ نے فرمایا اگر وہ اعتراف کرے تو اس کو رجم کرنا۔ تو تم نے حضرت ماعز کی مفسر روایت کو حضرت انیس کی اس مجمل روایت کی تفسیر قرار نہیں دیا تو جب تم نے وہاں (رجم کے سلسلے میں) یہ طریقہ اختیار کیا تو تم زکوٰۃ کی احادیث میں یہ طریقہ اختیار کرنے والوں کی مخالفت کیوں کرتے ہو۔ بلکہ حدیث انیس کو حدیث ماعز سے جوڑنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں ایک مرتبہ اعتراف و اقرار کا ذکر ہے جو تمہارے مخالفین کے نزدیک حدِ زنا کا موجب نہیں جبکہ حضرت معاذ، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات میں اس بات کا ذکر ہے کہ اگر فلاں پانی سے سیراب ہو تو اتنا واجب ہے اور فلاں سے ہو تو اتنا ہے۔ تو حضرت انیس اور حضرت ماعز کی روایات میں تضاد کی نسبت ان روایات کو ان روایات کے متضاد قرار دینا اولیٰ ہے جن میں وسقوں کا ذکر ہے، حضرت معاذ، حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت کو اسی مذکورہ معنیٰ پر محمول کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہما بھی اسی معنیٰ کی طرف گئے ہیں۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا زمین سے نکلنے والی ہر چیز میں صدقہ ہے

۷۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْنٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَاَلْتُهُ عَنْ زَكٰوةِ الطَّعَامِ فَقَالَ فِيْمَا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ **وَالنَّظْرُ** الصَّحِيْحُ اَيْضًا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا الزَّكٰوَاتِ تَجِبُ فِي الْاَمْوَالِ وَالْمَوَاشِيْ فِيْ مِقْدَارٍ مِنْهَا مَعْلُوْمٍ بَعْدَ وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ وَهُوَ الْحَوْلُ فَكَانَتْ تِلْكَ الْاَشْيَاءُ تَجِبُ بِمِقْدَارٍ مَعْلُوْمٍ وَوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ رَاَيْنَا مَا تُخْرِجُ الْاَرْضُ يُؤْخَذُ مِنْهُ الزَّكٰوةُ فِيْ وَقْتِ مَا تُخْرِجُ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهٖ وَقْتٌ فَلَمَّا سَقَطَ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ وَقْتٌ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ بِحُلُوْلِهٖ سَقَطَ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ مِقْدَارٌ تَجِبُ الزَّكٰوةُ فِيْهِ بِبُلُوْغِهٖ فَيَكُوْنُ حُكْمُ الْمِقْدَارِ وَالْمِيْقَاتِ فِيْ هٰذَا سَوَاءً اِذَا سَقَطَ اَحَدُهُمَا سَقَطَ الْاٰخَرُ كَمَا كَانَا فِي الْاَمْوَالِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا سَوَاءً لَمَّا ثَبَتَ اَحَدُهُمَا ثَبَتَ الْاٰخَرُ فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت خصیف فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے کھانے (غلے) کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کم ہو یا زیادہ دسواں یا بیسواں حصہ ہے۔

صحیح قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں مالوں اور مویشیوں میں زکوٰۃ معلوم مقدار میں معلوم وقت یعنی سال گزرنے کے بعد فرض ہے تو ان اشیاء میں معلوم مقدار اور معلوم وقت میں فرض ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ زمین سے نکلنے والی چیزوں میں اس وقت زکوٰۃ فرض ہوتی ہے جب وہ پیدا ہوں کسی دوسرے وقت کی انتظار نہیں کی جاتی۔ تو جب یہ بات ساقط ہو گئی کہ اس کے لیے کوئی وقت مقرر ہے جس کے گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ تو وہ مقدار بھی ساقط ہو گئی جس تک پہنچنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہو تو اس میں مقدار اور وقت (کا حکم) برابر ہے لہٰذا جب ان میں سے ایک چیز ساقط ہو گئی اور دوسری بھی ساقط ہو گی جس طرح دوسرے اموال میں یہ دونوں باتیں برابر ہیں کہ ایک کے ثابت ہونے سے دوسری بھی ثابت ہوتی ہے قیاس یہی ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْخَرْصِ۔

باب ۱۱۸: (پیداوار) کا اندازہ لگانا

۷۱۹ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكْرٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنَّ لِرَبِّ الْاَرْضِ مَا عَلَى السَّاقِيْ مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَةٌ مِّنَ التِّبْنِ لَا اَدْرِيْ كَمْ هُوَ قَالَ نَافِعٌ فَجَاءَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ وَاَنَا مَعَهٗ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى خَيْبَرَ يَهُوْدَ عَلٰى اَنَّهُمْ يَعْمَلُوْنَهَا وَيَزْرَعُوْنَهَا عَلٰى اَنَّ لَهُمْ نِصْفَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ تَمْرٍ اَوْ زَرْعٍ عَلٰى اَنْ نُقِرَّكُمْ فِيْهَا مَا بَدَا لَنَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمینوں کو اس طرح کرائے پر دیا جاتا تھا کہ مالک زمین کو اتنا ملے گا جتنا پانی دینے والے کے لیے ہوگا اور کچھ گھاس بھی، میں نہیں جانتا کہ وہ کتنا تھا حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ آئے اور میں ان کے ساتھ تھا اور انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط پر یہودیوں کو خیبر عطا فرمایا کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی باڑی کریں اور اس کے پیدا ہونے والے غلے اور پھل کا نصف ان کے لیے ہوگا اور جب تک ہم مناسب سمجھیں گے اسے تمہارے پاس

قَالَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَصَاحُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَرْصِهِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ أَنْتُمْ بِالْخِيَارِ إِنْ شِئْتُمْ فَهِيَ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَهِيَ لَنَا نَخْرُصُهَا وَنُؤَدِّيْ إِلَيْكُمْ نِصْفَهَا فَقَالُوْا بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ۔

٧٢٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوْنٍ الزِّيَادِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوْا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ أَنْتُمْ أَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ قَتَلْتُمْ أَنْبِيَاءَ اللّٰهِ وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ يَحْمِلُنِيْ بُغْضِيْ إِيَّاكُمْ أَنْ أَحِيْفَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ خَرَصْتُ عَلَيْكُمْ بِعِشْرِيْنَ أَلْفَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِيْ۔

٧٢١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ زَبِيْبًا كَمَا يُخْرَصُ الرُّطَبُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ أَنَّ الثَّمَرَةَ الَّتِيْ يَجِبُ فِيْهَا الْعُشْرُ هٰكَذَا حُكْمُهَا تُخْرَصُ وَهِيَ رُطَبٌ تَمْرًا فَيُعْلَمُ مِقْدَارُهَا فَتُسَلَّمُ إِلٰى رَبِّهَا وَيَمْلِكُ بِذٰلِكَ حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهَا وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ مِثْلُهَا بِمَكِيْلَةِ ذٰلِكَ تَمْرًا وَكَذٰلِكَ يُفْعَلُ فِي الْعِنَبِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ

رکھیں گے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس کا اندازہ لگایا تو انھوں نے اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے اگر چاہو تو تم اسے لے لو اور اگر چاہو تو ہم لے لیتے ہیں اور اس کا نصف تمہیں دے دیں گے انھوں نے کہا اسی (انصاف) کے ساتھ آسمان و زمین قائم ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خیبر عطا فرمایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (اہل خیبر) کو اس پر برقرار رکھتے ہوئے اس کی پیداوار کو اپنے (مسلمانوں کے) اور ان کے درمیان تقسیم کر دیا پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا انھوں نے اس پیداوار کا اندازہ کیا پھر فرمایا اے یہودیوں کی قوم! تم میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی نہایت ناپسندیدہ مخلوق ہو تم نے انبیاء کرام کو شہید کیا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا لیکن میری یہ نفرت مجھے تم پر ظلم کی ترغیب نہیں دیتی میں نے بیس ہزار وسق کھجوروں کا اندازہ کیا ہے اگر چاہو تو تم رکھ لو اور چاہو تو مجھے دے دو۔

حضرت عتاب ابن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں انگوروں کا اندازہ لگانے کا حکم دیا جیسے کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جس پھل میں عشر واجب ہے اس کا یہی حکم ہے کہ جب وہ تر کھجوریں ہوں تو ان کا اندازہ لگا کر مقدار معلوم کر لی جائے پھر مالک کے حوالے کر دی جائیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حق ثابت کر دیا جائے پھر (پکنے کے بعد) اسی قدر ماپ کر کھجوریں ادا کرے انگوروں میں بھی اسی طرح کیا جائے۔ ان حضرات نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت

وَقَالُوا لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ الثَّمَرَةَ كَانَتْ رُطَبًا فِيْ وَقْتِ مَا خُرِصَتْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ وَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ كَانَتْ رُطَبًا حِيْنَئِذٍ فَتُجْعَلُ لِصَاحِبِهَا حَقُّ اللّٰهِ فِيْهَا بِمَكِيْلَةِ ذٰلِكَ تَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ نَسِيْئَتُهٗ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَنَهٰى عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيْئَةً وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ عَنْهُ الْاٰثَارُ الْمَرْوِيَّةُ الصَّحِيْحَةُ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا وَلَمْ يَسْتَثْنِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلَيْسَ وَجْهُ مَا رَوَيْنَا فِي الْخَرْصِ عِنْدَنَا عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنْ وَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ اِنَّمَا اُرِيْدَ بِخَرْصِ ابْنِ رَوَاحَةَ لِيُعْلَمَ بِهٖ مِقْدَارُ مَا فِيْ اَيْدِيْ كُلِّ قَوْمٍ مِنَ الثِّمَارِ فَيُؤْخَذُ مِثْلُهٗ بِقَدْرِهٖ فِيْ وَقْتِ الصِّرَامِ لَا اَنَّهُمْ يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا مِمَّا يَجِبُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِبَدَلٍ لَا يَزُوْلُ ذٰلِكَ الْبَدَلُ عَنْهُمْ وَكَيْفَ يَجُوْزُ ذٰلِكَ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تُصِيْبَ الثَّمَرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ اٰفَةٌ فَتُتْلِفَهَا اَوْ نَارٌ فَتُحْرِقَهَا فَتَكُوْنُ مَا يُؤْخَذُ مِنْ صَاحِبِهَا بَدَلًا مِنْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهَا مَاْخُوْذًا مِنْهُ بَدَلًا مِمَّا لَمْ يُسَلَّمْ لَهٗ وَلٰكِنَّهٗ اِنَّمَا اُرِيْدَ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ مَا ذَكَرْنَا وَكَذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ فَهُوَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا

۷۲۲۔ **وَقَدْ** دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوْا

کرتے ہوئے اسے ناپسند کیا وہ فرماتے ہیں ان روایات سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اندازہ لگاتے وقت کھجوریں تر تھیں حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی احادیث میں اس طرح نہیں ہے اور یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ اس وقت وہ تر ہوں اور مالک کے لیے ان میں اللہ تعالیٰ کا حق یوں مقرر کیا جائے کہ اس وقت کا ماپ خشک کھجوروں سے ادا کیا جائے یہ تو اُدھار ہو جائے گا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں کے اوپر کھجوروں کو اتری ہوئی کھجوروں کے بدلے ماپ کے ذریعے بیچنے اور تر کھجوروں کو خشک کے بدلے بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا اس سلسلے میں آپ سے متعدد صحیح روایات مروی ہیں جنھیں ہم نے اپنی کتاب میں دوسری جگہ ذکر کیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کوئی استثناء نہیں فرمائی (یعنی یہ حکم مطلق ہے) لہٰذا ہمارے نزدیک اندازہ لگانے کے سلسلے میں وہ بیان نہیں جو تم نے ذکر کیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اندازۂ پھل کا مقصد ہر قوم کے حصے کی مقدار معلوم کرنا تھا تاکہ پھل اتارتے وقت اسی اندازے کے مطابق لیا جائے یہ مطلب نہیں کہ وہ اس سے اس چیز کے مالک ہو جائیں جس میں اللہ تعالیٰ کا حق واجب ہوتا ہے جس کا بدل ادا کرنا ضروری ہے اور یہ کیسے جائز ہوگا کیونکہ ممکن ہے اس کے بعد کسی آفت کے ذریعے پھل ضائع ہو جائے یا آگ سے جل جائے تو مالک سے اس چیز کا بدل لیا جائے گا جو اس نے وصول ہی نہیں کی، لہٰذا اس اندازہ لگانے سے وہی مراد ہے جس کا ہم نے ذکر کیا حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی بات پر محمول ہے۔

اس پر حضرت ابن مرزوق کی روایت بھی دلالت کرتی ہے وہ یوں ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (پھل کا) اندازہ لگاؤ تو اس میں سے تہائی چھوڑ دو اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔

الثُّلُثَ فَاِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔

فَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ فِيْ وَقْتِ مَا يُؤْخَذُ الزَّكٰوةُ لِاَنَّ ثَمَرَتَهٗ لَوْ بَلَغَتْ مِقْدَارَ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ لَمْ يُحَطَّ عَنْهُ شَيْءٌ مِمَّا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهَا فَاُخِذَ مِنْهُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهَا بِكَمَالِهٖ هٰذَا مِمَّا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَلٰكِنَّ الْحَطِيْطَةَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هِيَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِ مَا يَاْكُلُ مِنَ الثَّمَرَةِ اَهْلُهَا قَبْلَ اَوَانِ اَخْذِ الزَّكٰوةِ مِنْهَا فَاُمِرَ الْخُرَّاصُ اَنْ يُلْقُوْا مِمَّا يَخْرُصُوْنَ الْمِقْدَارَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِئَلَّا يُحْتَسَبَ بِهٖ عَلٰى اَهْلِ الثِّمَارِ فِيْ وَقْتِ اَخْذِ الزَّكٰوةِ مِنْهُمْ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ الْخُرَّاصَ بِذٰلِكَ اَيْضًا۔

۲۳۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض سَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ يَخْرُصُ عَلَى النَّاسِ فَاَمَرَهٗ اِذَا وَجَدَ الْقَوْمَ فِيْ نَخْلِهِمْ اَنْ لَا يَخْرُصَ عَلَيْهِمْ مَا يَاْكُلُوْنَ۔

فَهٰذَا اَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَيْضًا فِيْ صِفَةِ خَرْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

۲۴۔ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا الْوُحَاظِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِي الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةِ امْرَاَةٍ

اور ہم جانتے ہیں کہ یہ اس وقت کا حکم نہیں جب زکوٰۃ لی جاتی ہے کیونکہ جب اس کا پھل اس مقدار کو پہنچ جائے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو جو کچھ واجب ہوگا اس سے کم نہیں کیا جاتا بلکہ تمام واجب وصول کیا جاتا ہے اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے تو اس حدیث میں جس مقدار کے چھوڑنے کا ذکر ہے تو یہ اس سے پہلے اس وقت کی بات ہے جب ادائیگی زکوٰۃ سے پہلے مالکان اس سے کھاتے ہیں تو اندازہ لگانے والے کو حکم دیا کہ جس پھل وغیرہ کا وہ اندازہ لگائیں اس سے اتنی مقدار چھوڑ دیں جو حدیث (مذکورہ بالا) میں مذکور ہے تاکہ باغات والوں سے زکوٰۃ لیتے وقت اس کا حساب نہ کیا جائے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بھی اس بات کا حکم دیتے تھے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے پھلوں کا اندازہ لگانے بھیجا تو حکم دیا کہ اگر وہ لوگوں کو باغات میں کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھیں تو ان کھجوروں کا اندازہ نہ لگائیں۔

یہ بھی ہماری مذکورہ بات پر دلالت ہے۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازہ لگانے کا طریقہ مروی ہے جو ہماری بات پر دلالت ہے ——— حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم غزوۂ تبوک میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم وادی قریٰ میں ایک عورت کے باغ میں آئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا اندازہ لگاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی دس وسق کا اندازہ لگایا فرمایا اس کا وزن کر

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوْهَا فَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَصْنَاهَا عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَقَالَ اَحْصِيْهَا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمَّا قَدِمْنَا هَا سَاَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ تَمْرُهَا قَالَتْ عَشَرَةُ اَوْسُقٍ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا اَنَّهُمْ خَرَصُوْهَا وَاَمَرُوْهَا بِاَنْ تُحْصِيَهَا حَتّٰى يَرْجِعُوْا اِلَيْهَا۔ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهَا لَمْ تَمْلِكْ بِخَرْصِهِمْ اِيَّاهَا مَا لَمْ تَكُنْ مَالِكَةً لَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا اَرَادُوْا بِذٰلِكَ اَنْ يَّعْلَمُوْا مِقْدَارَ مَا فِيْ نَخْلِهَا خَاصَّةً ثُمَّ يَاْخُذُوْنَ مِنْهَا الزَّكٰوةَ فِيْ وَقْتِ الصِّرَامِ عَلٰى حَسْبِ مَا يَجِبُ فِيْهَا فَهٰذَا هُوَ الْمَعْنٰى فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ فِي الْخَرْصِ غَيْرَ هٰذَا الْقَوْلِ قَالُوْا اِنَّهٗ قَدْ كَانَ فِيْ اَوَّلِ الزَّمَانِ يُفْعَلُ مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى مِنْ تَمْلِيْكِ الْخُرَّاصِ اَصْحَابَ الثِّمَارِ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا وَهِيَ رُطَبٌ بِبَدَلٍ يَاْخُذُوْنَهٗ مِنْهُمْ تَمْرًا ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِنَسْخِ الرِّبٰوا فَرُدَّتِ الْاُمُوْرُ اِلٰى اَنْ لَّا يُؤْخَذَ فِي الزَّكٰوةِ اِلَّا مَا يَجُوْزُ فِي الْبِيَاعَاتِ۔

۷۲۵۔ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَرْصِ وَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ هَلَكَ الثَّمَرُ يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ مَالَ اَخِيْهِ بِالْبَاطِلِ۔

فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الزَّكٰوةَ تَجِبُ فِيْ اَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ مِنْهَا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالثِّمَارُ الَّتِيْ تُخْرِجُهَا الْاَرْضُ وَالنَّخْلُ وَ

کے محفوظ کر لینا یہاں تک کہ ہم واپس لوٹیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جب ہم واپس آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باغ کے پھل کی مقدار معلوم کی تو اس نے کہا دس وسق

تو اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ انھوں نے اس کا اندازہ لگایا اور اسے محفوظ کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ واپس آجائیں۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خاتون ان کے اندازہ لگانے سے اس کی مالک نہ بنتی اگرچہ پہلے سے اس کی مالک نہ ہوتی ان کا مقصد تو صرف اس کی کھجوروں کا اندازہ لگانا تھا تاکہ وہ پھل اتارتے وقت اس حساب سے زکوٰۃ وصول کریں جو اس میں واجب ہوتی ہمارے نزدیک ان روایات کا مفہوم یہی ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

کچھ لوگوں نے اندازہ لگانے کے سلسلے میں دوسری بات کہی ہے وہ کہتے ہیں پہلے دور میں اسی طرح کیا جاتا تھا جو پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں کہ اندازہ لگانے والے مالکان پھل کو اللہ تعالیٰ کے حق کا اس وقت مالک بنا دیتے جب وہ تر کھجوریں ہوتیں یہ ان خشک کھجوروں کا بدل ہوتا جو ان سے لیتے تھے پھر سود کے نسخ کے ساتھ یہ بھی منسوخ ہو گیا اور اعمال کو اس بات کی طرف پھیر دیا گیا کہ زکوٰۃ میں وہی چیز لی جائے جو خرید و فروخت میں جائز ہے۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر پھل تباہ ہو جائے تو کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اپنے بھائی کا مال ناحق طور پر کھائے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا حکم یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں زکوٰۃ مختلف اشیاء میں واجب ہوتی ہے انھی میں سونا، چاندی، زمین، کھجوروں کے درختوں اور عام درختوں سے حاصل ہونے والا (غلہ اور) پھل وغیرہ اور چرنے والے جانور ہیں۔ اس بات پر

الشَّجَرُ وَالْمَوَاشِي السَّائِمَةُ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ عَلَى مَالِهِ وَهُوَ ذَهَبٌ أَوْ فِضَّةٌ أَوْ مَاشِيَةٌ سَائِمَةٌ فَسَلَّمَ ذٰلِكَ لَهُ الْمُصَدِّقُ عَلَى مَا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْبِيَاعَاتُ أَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ۔ **أَلَا تَرَى** أَنَّ رَجُلًا لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيْ دَرَاهِمِهِ الزَّكٰوةُ فَبَاعَ ذٰلِكَ مِنْهُ الْمُصَدِّقُ بِذٰلِكَ نَسِيْئَةً أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ وَكَذٰلِكَ لَوْ بَاعَهُ مِنْهُ بِذَهَبٍ ثُمَّ فَارَقَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيْ مَاشِيَتِهِ الزَّكٰوةُ ثُمَّ سَلَّمَ ذٰلِكَ لَهُ الْمُصَدِّقُ بِبَدَلٍ مَجْهُوْلٍ أَوْ بِبَدَلٍ مَعْلُوْمٍ إِلَى أَجَلٍ مَجْهُوْلٍ فَذٰلِكَ كُلُّهُ حَرَامٌ غَيْرُ جَائِزٍ فَكَانَ كُلَّمَا حَرُمَ فِي الْبِيَاعَاتِ فِيْ بَيْعِ النَّاسِ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ حُكْمُ الْمُصَدِّقِ فِيْ بَيْعِهِ إِيَّاهُ مِنْ رَبِّ الْمَالِ الَّذِيْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ الَّتِيْ يَتَوَلَّى الْمُصَدِّقُ أَخْذَهَا مِنْهُ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ فِي الْأَمْوَالِ الَّتِيْ وَصَفْنَا كَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الثِّمَارِ فَكَمَا لَا يَجُوْزُ بَيْعُ رُطَبٍ وَتَمْرٍ نَسِيْئَةً فِيْ غَيْرِ مَا فِيْهِ الصَّدَقَاتُ فَكَذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ فِيْمَا فِيْهِ الصَّدَقَاتُ فِيْمَا بَيْنَ الْمُصَدِّقِ وَبَيْنَ رَبِّ الْمَالِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلَى مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ الْآثَارَ الْمَرْوِيَّةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

بَابُ (۱۱۹) مِقْدَارِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۲۷۶ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ

سب کا اجماع ہے اگر کسی شخص پر اس کے مال میں جبکہ وہ سونا چاندی اور چرنے والے جانور ہوں زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو یہ چیز اس کے بدلے دے دے جو تجارت میں جائز نہیں تو یہ بات جائز نہ ہوگی۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص کے درہموں میں زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے اس (مالک) پر سونے کے بدلے بطور ادھار بیچ دے تو یہ جائز نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر سونے کے بدلے بیچے پھر قبضہ کرنے سے پہلے جدا ہو جائے تو بھی جائز نہ ہوگا اسی طرح اگر اس کے چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہو پھر زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بدل مجہول کے ساتھ بیچے یا بدل معلوم کے ساتھ مجہول مدت تک بیچے تو یہ سب حرام اور ناجائز ہے تو جب لوگوں کے درمیان باہم خرید و فروخت میں یہ حرام ہے تو زکوٰۃ وصول کرنے والے کا صاحب مال پر وہ چیز بیچنا بھی حرام ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہے اور یہ اس کی وصولی کا اختیار رکھتا ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس کا حکم مذکورہ بالا اشیاء میں اسی طرح ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ پھلوں کا حکم بھی یہی ہو لہٰذا جس طرح صدقات کے علاوہ تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنا جائز نہیں اسی طرح جن پھلوں میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، صدقہ وصول کرنے والے اور صاحب مال کے درمیان بھی اس کا سودا جائز نہ ہوگا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے مفہوم کے سلسلے میں جو کچھ ذکر کیا ہے یہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

صدقۂ فطر کی مقدار

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رمضان

بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِيْ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ۔

کے مہینے کا صدقہ فطر غلے سے ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع دیتے تھے۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ۔

حضرت عیاض بن عبداللہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم غلے سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا کھجور سے ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع یا انگور سے ایک صاع صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِمَّا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ فَقَالَ أَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ يَعْدِلُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دور رسالت میں صدقہ فطر یا تو غلے سے ایک صاع دیتے تھے یا کھجور سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا انگور سے ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع، ہم ہمیشہ اسی طرح دیتے رہے حتیٰ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے آئے تو انھوں نے لوگوں کی گفتگو کے جواب میں فرمایا شام کی گندم سے دو مُد (نصف صاع) ادا کرو یہ جو کے ایک صاع کے برابر ہوتا ہے۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت داؤد بن قیس، حضرت عیاض سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ أَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ أَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُ۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت داؤد نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو ہمیشہ اسی طرح دوں گا جس طرح پہلے دیا کرتا تھا۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رمضان کا صدقہ جو شخص ایک صاع لاتا قبول کیے جاتے،

۵۔ ایک صاع ساڑھے چار سیر یا چار کلو کے برابر ہوتا ہے ۱۲ ہزاروی

الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانُوا فِي صَدَقَةِ رَمَضَانَ مَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ أَقِطٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ قُبِلَ مِنْهُ۔

جو آدمی ایک صاع پنیر لاتا اس سے بھی قبول کر لیا جاتا جو شخص ایک صاع کھجوریں لاتا وہ بھی قبول کی جاتیں اور جو ایک صاع انگور لاتا وہ بھی قبول کر لیے جاتے۔

۷۳۲- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ إِنَّمَا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ فَلَمَّا كَثُرَ الطَّعَامُ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ رض جَعَلُوهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دور رسالت میں کھجوروں سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع دیتے تھے اس کے علاوہ نہیں دیتے تھے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں غلہ زیادہ ہو گیا انھوں نے گندم سے دو مُد (نصف صاع) مقرر فرمائے۔

۷۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ لَا أُخْرِجُ إِلَّا مَا كُنْتُ أُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ فَقَالَ لَا تِلْكَ قِيمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا أَقْبَلُهَا وَلَا أَعْمَلُ بِهَا۔

حضرت عیاض بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے صدقہ فطر کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا میں تو وہی کچھ دیتا ہوں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیتا تھا وہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع انگور یا ایک صاع پنیر ہوتی تھی ایک شخص نے کہا یا گندم کی دو مُد (نصف صاع) فرمایا نہیں یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ ہے میں اسے قبول کرتا ہوں نہ اس پر عمل کرتا ہوں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنَ الْحِنْطَةِ أَعْطَاهَا صَاعًا وَكَذَلِكَ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنَ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ أَوِ الزَّبِيبِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفَ صَاعٍ وَمِمَّا سِوَى الْحِنْطَةِ مِنَ الْأَصْنَافِ الَّتِي ذَكَرْنَا صَاعًا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپنایا وہ کہتے ہیں جو شخص صدقہ فطر گندم سے دینا چاہے وہ ایک صاع گندم دے اور اگر جو یا کھجور یا انگور دینا چاہے تو وہ بھی اسی قدر دے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم سے نصف صاع دے اور گندم کے علاوہ دیگر چیزوں سے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ایک صاع ادا کرے۔ پہلے قول کے

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ الَّذِي احْتَجُّوا بِهِ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا فِيهِ إِخْبَارٌ عَمَّا كَانُوا يُعْطُونَ وَقَدْ يَجُوزُ إِنْ كَانُوا يُعْطُونَ مِنْ ذٰلِكَ مَا عَلَيْهِمْ وَيَزِيدُونَ فَضْلًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْحِنْطَةِ.

قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انھوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کیا ہے اس میں اس چیز کی خبر ہے جو وہ دیتے تھے اور ممکن ہے کہ وہ ان چیزوں سے واجب اور کچھ بطور نفل دیتے ہوں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے گندم کے بارے میں جو کچھ مروی ہے دوسرے حضرات سے اسکے خلاف مروی ہے۔

۷۳۴۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَتْ كُنَّا نُؤَدِّي زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ہم دورِ رسالت میں صدقۂ فطر دو مُد گندم ادا کرتے تھے۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِهَا الْحُرِّ مِنْهُمْ وَالْمَمْلُوكِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِالْمُدِّ أَوْ بِالصَّاعِ الَّذِي يَقْتَاتُونَ بِهِ.

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ وہ دورِ رسالت میں اپنے گھر والوں کی طرف سے وہ آزاد ہوتے یا غلام، دو مُد گندم یا ایک صاع کھجوریں اس مُد اور صاع کے ساتھ دیتی تھیں جسے وہ لوگ خرید و فروخت میں استعمال کرتے تھے۔

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَّيْنِ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہد رسالت میں دو مُد صدقۂ فطر نکالتے تھے۔

فَهٰذِهِ أَسْمَاءُ تُخْبِرُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُؤَدُّونَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونُوا يَفْعَلُونَ هٰذَا إِلَّا بِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ هٰذَا لَا يُؤْخَذُ حِينَئِذٍ إِلَّا مِنْ جِهَةِ تَوْقِيفِهِ إِيَّاهُمْ عَلَى مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ ذٰلِكَ. فَتَصْحِيحُ

تو یہ ہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ وہ لوگ عہدِ رسالت میں دو مُد گندم صدقۂ فطر دیتے تھے تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بغیر ایسا کرتے ہوں کیونکہ ان دنوں اس کے لینے کی صورت یہی تھی کہ آپ ان کو وہ مقدار بتاتے جو ان پر واجب ہوتی۔

تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت اور حضرت ابو سعید

مَا رُوِيَ عَنْ أَسْمَاءَ وَمَا رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنْ نَجْعَلَ مَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ عَلَى مَا ذَكَرُوْا يَعْنِيْ أَسْمَاءَ هُوَ الْفَرْضُ وَمَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ عَلَى مَا ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ زِيَادَةً عَلَى ذٰلِكَ هُوَ تَطَوُّعٌ۔

رضی اللہ عنہ کی روایت کی تصحیح اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ جو کچھ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا اس کی ادائیگی بطور فرض کرتے تھے اور جس چیز کی ادائیگی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے وہ اس سے زائد یعنی بطور نفل تھی۔

۷۳۷۔ **وَالدَّلِيْلُ** عَلَى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنِ ابْعَثْ إِلَيَّ بِزَكٰوةِ رَقِيْقِكَ فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ لِلرَّسُوْلِ أَنَّ مَرْوَانَ لَا يَعْلَمُ إِنَّمَا عَلَيْنَا أَنْ نُعْطِيَ لِكُلِّ رَأْسٍ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی صحت پر دلیل یہ ہے کہ حضرت حسن فرماتے ہیں مروان نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلاموں کا صدقۂ فطر میری طرف بھیجو۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا مروان کو معلوم نہیں کہ ہم پر ہر عید الفطر کے موقع پر ہر فرد کی طرف سے ایک صاع کھجور یا نصف صاع گندم دینا واجب ہے۔

فَهٰذَا أَبُوْ سَعِيْدٍ قَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا بِمَا عَلَيْهِ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ عَنْ عَبِيْدِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَأَنَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِمَّا زَادَ عَلَى ذٰلِكَ كَانَ اخْتِيَارًا مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ فَرْضًا۔ **وَقَدْ جَاءَتِ** الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا فَرَضَهُ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ مُوَافِقَةً لِهٰذَا أَيْضًا۔

تو یہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ ہیں جو بتاتے ہیں کہ ان پر غلام کا صدقۂ فطر کس قدر ہے تو یہ بھی ہماری مذکورہ بالا بات پر دلیل ہے جو کچھ ان سے زیادہ دینے کے بارے میں مروی ہے تو وہ ان کی اختیاری بات تھی ان پر فرض نہ تھا ــــــ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی صدقۂ فطر کی مقدار کے سلسلے میں اس کے موافق مروی ہے۔

۷۳۸۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَعَدَلَهُ النَّاسُ بِمُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور دینے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے اسے دو مُد گندم کے برابر قرار دیا۔

۷۳۹۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۰۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرِ التَّعْدِیْلَ۔

حضرت لیث بن سعد حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے برابری کا ذکر نہیں کیا۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَهٗ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ عَنْ کُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ ہر مسلمان (آزاد، غلام) مرد اور عورت کی طرف سے (ادا کرنے کا حکم فرمایا)

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ طَارِقٍ قَالَ اَنَا یَحْیَی ابْنُ اَیُّوْبَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهٗ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَکٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلٰی کُلِّ اِنْسَانٍ ذَکَرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض یَقُوْلُ جَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّیْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر، کھجوروں سے ایک صاع، جو سے ایک صاع، ہر مسلمان مرد پر آزاد ہو یا غلام واجب قرار دیا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے لوگوں نے دو مد گندم کو اس کے برابر ٹھہرا لیا۔

نقول اَبْنِ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّیْنِ مِنْ حِنْطَةٍ اِنَّمَا یُرِیْدُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْنَ یَجُوْزُ تَعْدِیْلُهُمْ وَیَجِبُ الْوُقُوْفُ عِنْدَ قَوْلِهِمْ۔ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ مِثْلُ ذٰلِكَ فِیْ کَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ اِنَّهٗ قَالَ لِیَسَارِ بْنِ نُمَیْرٍ اِنِّیْ اَحْلِفُ اَنْ لَّا اُعْطِیَ اَقْوَامًا شَیْئًا ثُمَّ یَبْدُوْلِیْ فَاَفْعَلُ فَاِذَا رَاَیْتَنِیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَطْعِمْ عَنْ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ کُلَّ مِسْکِیْنٍ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ۔ وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ وَسَنَذْکُرُ ذٰلِكَ فِیْ مَوْضِعِهٖ مِنْ کِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَعَ اَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ

ان کی مراد صحابہ کرام سے ہے جن کا اسے برابر ٹھہرانا جائز ہے اور جو کچھ وہ کہیں اس پر خاموشی بہتر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قسم کے کفارے کے بارے میں بھی اسی طرح مروی ہے انھوں نے یسار بن نمیر سے فرمایا میں قسم کھاتا ہوں کہ لوگوں کو کچھ نہیں دوں گا پھر میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسا کرنا چاہیے تو جب میں اپنے آپ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو دس مسکینوں کو کھانا دیتا ہوں ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور (دیتا ہوں)۔ ـــــ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے ہم اسے اپنی کتاب میں اس کی جگہ پر ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت عمر فاروق، ابوبکر صدیق اور حضرت

أبي بكر أيضا وعن عثمان بن عفان في صدقة الفطر أنها من الحنطة نصف صاع وسنذكر ذلك أيضا في هذا الباب إن شاء الله تعالى فدل ذلك على أنهم هم لمعدلون لما ذكرنا من الحنطة بالمقدار من الشعير والتمر الذي ذكرنا ولم يكونوا يفعلون ذلك إلا بمشاورة أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وإجماعهم لهم على ذلك فلو لم يكن روي لنا في مقدار ما يعطى من الحنطة في زكاة الفطر إلا هذا التعديل لكان ذلك عندنا حجة عظيمة في ثبوت ذلك المقدار من الحنطة وأنه نصف صاع فكيف وقد روي مع ذلك عن أسماء أنها كانت تخرج ذلك المقدار على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أيضا ثم قد روي في غير هذه الآثار التي ذكرناها عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يوافق ذلك أيضا۔

عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے بھی صدقۂ فطر کے بارے میں مروی ہے کہ وہ گندم سے نصف صاع ہے۔ اسے بھی ہم انشاء اللہ اس باب میں ذکر کریں گے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ گندم کی اس مذکورہ مقدار کو جو اور کھجوروں کی اس مقدار کے برابر ٹھہراتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا اور وہ ایسا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے اور اجماع سے کرتے تھے۔ اگر ہمارے لیے صدقۂ فطر میں گندم کے بارے میں صرف اسی برابری کے بارے میں روایات ہوتیں تو وہ گندم کی اس مقدار کے ثبوت کے سلسلے میں بہت بڑا ثبوت ہوتیں کہ وہ نصف صاع ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت بھی موجود ہے کہ وہ عہد رسالت میں یہی مقدار دیتی تھیں۔

پھر ان مذکورہ روایات کے علاوہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے موافق مروی ہے۔

۷۴۴۔ فمن ذلك ما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن النعمان بن راشد عن الزهري عن ثعلبة بن أبي صعير عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من بر أو قمح عن كل اثنين حر وعبد ذكر وأنثى أما غنيكم فيزكيه الله وأما فقيركم فيرد عليه مما أعطى۔

حضرت ثعلبہ بن ابو صعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے ہے آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورتیں اگر وہ مالدار ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پاک کرتا ہے اور اگر وہ فقیر ہے تو جس قدر اس نے دیا ہے اس سے زیادہ اس کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔

۷۴۵۔ حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن زيد عن النعمان ابن راشد عن الزهري عن ثعلبة بن أبي صعير عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أدوا زكاة الفطر صاعا من تمر أو صاعا من شعير أو نصف صاع من بر أو قال قمح عن كل إنسان صغير أو كبير ذكر أو أنثى حر أو مملوك غني أو فقير۔

حضرت ثعلبہ بن ابو صعیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کی طرف سے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، مالدار ہو یا فقیر، صدقۂ فطر کھجوروں سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا گندم سے نصف صاع ادا کرو۔ آپ نے لفظ بُرّ یا قمح فرمایا (راوی کو شک ہے)

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ زَكٰوةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيْرٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر آزاد و غلام، مرد و عورت، چھوٹے اور بڑے، غنی اور نادار کی طرف سے صدقہ فطر کھجوروں سے ایک صاع یا گندم سے نصف صاع ادا کرو۔ حضرت معمر فرماتے ہیں مجھے حضرت زہری سے خبر پہنچی ہے کہ وہ اسے مرفوعاً بیان کرتے تھے۔

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَعُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم سے صدقہ فطر دو مُد مقرر فرمایا۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن یوسف، حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يَقُوْلُوْنَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ بِمُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں انھوں نے حضرت سعید بن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں سے ایک صاع یا گندم سے دو مُد صدقۂ فطر دینے کا حکم فرمایا۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ قَالُوْا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ۔

حضرت سعید بن مسیب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، قاسم اور سالم رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں جَو کا ایک صاع یا دو مُد گندم دینے کا حکم فرمایا۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عقیل، حضرت ابن شہاب سے وہ حضرت سعید، حضرت عبیداللہ، حضرت قاسم اور حضرت سالم رضی اللہ عنہم سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٧٥٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الصَّدَقَةُ تُعْطٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے دور میں گندم سے صدقۂ فطر نصف صاع دیا جاتا تھا۔

فَقَدْ جَاءَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِنْطَةِ بِمِثْلِ مَا عَدَلَهُ النَّاسُ بَعْدَهُ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ وَلَمْ يُخَالِفْ مَا رُوِيَ عَنْهُ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهِ تِلْكَ قِيْمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا أَقْبَلُهَا وَلَا أَعْمَلُ بِهَا لِأَنَّمَا فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يُنْكِرِ الْقِيْمَةَ وَإِنَّمَا أَنْكَرَ الْمُقَوِّمَ فَهٰذَا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا بَعْضَ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض فِيْ ذٰلِكَ۔ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ۔

گندم کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ روایات اس کی شکل ہیں جو آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس کی (دیگر اجناس سے) برابری قائم کی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی رائے بھی اس کے موافق ہے اور جو کچھ ان سے حضرت عیاض بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قول کے سلسلے میں روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا میں اسے قبول نہیں کرتا اور نہ اس پر عمل کرتا ہوں۔ وہ بھی اس کے مخالف نہیں کیونکہ اس میں انہوں نے مقدار مقرر کرنے کا نہیں مقرر کرنے والے کا انکار کیا۔ تو یہ ہے وہ بات جو صدقۂ فطر کے سلسلے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے جو کچھ اس سلسلے میں مروی ہے اس سے بھی کچھ ہم نے ذکر کیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق

٧٥٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ وَهِلَالُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا أَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَنْ دَفَعَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ صَاعَ بُرٍّ بَيْنَ اثْنَيْنِ۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صدقۂ فطر پیش کرنے والے نے مجھے بتایا کہ ایک صاع گندم دو آدمیوں کی طرف سے ہے۔

٧٥٤- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ ذَهَبْتُ أَنَا وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ إِلٰى زِيَادِ بْنِ النَّضْرِ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّيْ رَجُلٌ مَمْلُوْكٌ فَهَلْ فِيْ مَالِيْ زَكٰوةٌ فَقَالَ عُمَرُ رض إِنَّمَا زَكَاتُكَ عَلٰى سَيِّدِكَ أَنْ يُؤَدِّيَ عَنْكَ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ تَمْرًا أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ۔

حضرت حجاج بن ارطاۃ فرماتے ہیں میں اور حکم بن عتبہ حضرت زیاد بن نضر کے پاس گئے تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن نافع سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ میں ایک غلام ہوں تو کیا میرے مال میں بھی زکوٰۃ واجب ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیری زکوٰۃ تیرے آقا کے ذمہ ہے وہ ہر عید الفطر پر جو یا کھجوروں کا ایک صاع

٧٥٥- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ صُعَيْرٍ قَالَ كُنَّا

حضرت ابن ابی صعیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں صدقۂ فطر نصف

نُخْرِجُ زَكوٰةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض نِصْفَ صَاعٍ۔

صاع (گندم) دیتے تھے۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ قَالَ خَطَبَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ اَدُّوْا زَكوٰةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ وَاُنْثٰى۔

حضرت ابوالاشعث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا صدقۂ فطر کھجوروں یا جَو سے ایک صاع ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام، مرد اور عورت کی طرف سے ادا کرو۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عُثْمَانَ رض اَنَّهٗ خَطَبَهُمْ فَقَالَ اَدُّوْا زَكوٰةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ۔

حضرت ابوزرعہ عبدالرحمن بن عمرو دمشقی فرماتے ہیں ہم سے قواریری نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا صدقۂ فطر گندم سے دو مُد (نصف صاع) ادا کرو اس کے علاوہ جو کچھ ابو داؤد نے (حدیث نمبر ۷۵۶ میں) ذکر کیا ہے انھوں نے اس

فَهٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَعُثْمَانُ رض قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى ذٰلِكَ مِمَّا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض۔

تو حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کا اس مذکورہ بات پر اجماع ہے۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اَمَرْتُ اَهْلَ الْبَصْرَةِ اِذْ كُنْتُ فِيْهِمْ اَنْ يُّعْطُوْا عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب میں بصرہ میں تھا تو میں نے چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے گندم کے دو مُد ادا کرنے کا حکم دیا۔

وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَغَيْرِهٖ مِنَ التَّابِعِيْنَ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز اور دیگر تابعین کی طرف سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ كِتَابًا فَقَرَاَهٗ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ وَاَنَا اَسْمَعُ اَمَّا بَعْدُ فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُّخْرِجُوْا زَكوٰةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عدی بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا انھوں نے اسے بصرہ کے منبر پر پڑھا میں اسے سن رہا تھا۔ (انھوں نے لکھا) حمد و صلوٰۃ کے بعد۔ میری طرف سے مسلمانوں کو حکم دیں کہ وہ کھجوروں سے ایک صاع یا گندم سے نصف صاع ادا کریں۔

٧٦٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمُجَاهِدٍ مِثْلَهُ۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٧٦١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي زَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى الْحِنْطَةِ وَالْحِنْطَةُ نِصْفُ صَاعٍ۔

حضرت منصور، حضرت مجاہد سے صدقۂ فطر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ گندم کے علاوہ ہر چیز سے ایک صاع ہے۔ گندم سے نصف صاع ہے۔

٧٦٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي زَكٰوةِ رَمَضَانَ قَالَ صَاعُ تَمْرٍ أَوْ نِصْفُ صَاعِ بُرٍّ۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے رمضان کی زکوٰۃ (صدقۂ فطر) کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کھجوروں سے ایک صاع اور گندم سے نصف صاع ہے۔

٧٦٣۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَرَاهُ عَفَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَقَالُوْا نِصْفُ صَاعِ حِنْطَةٍ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حکم اور حماد یا عبدالرحمن بن قاسم سے صدقہ فطر کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا نصف صاع گندم ہے۔

فَهٰذَا كُلُّ مَا رَوَيْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِمْ كُلُّهَا عَلٰى أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِمَّا سِوَى الْحِنْطَةِ صَاعٌ وَمَا عَلِمْنَا أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنَ التَّابِعِيْنَ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يُخَالِفَ ذٰلِكَ إِذْ كَانَ قَدْ صَارَ إِجْمَاعًا فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض وَعَلِيٍّ رض إِلٰى زَمَنِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنَ التَّابِعِيْنَ

اس باب میں جو کچھ ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام اور پھر تمام تابعین سے روایت کیا ہے کہ صدقۂ فطر گندم سے نصف صاع اور گندم کے علاوہ اجناس سے ایک صاع ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی صحابی یا تابعی سے اس کے خلاف مروی نہیں تو اب کسی کے لیے مناسب نہیں کہ اس کی مخالفت کرے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اس پر اجماع ہوا اور تابعین تک اسی طرح رہا۔

ثُمَّ النَّظَرُ أَيْضًا فَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّهَا مِنَ الشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ صَاعٌ فَنَظَرْنَا فِي حُكْمِ الْحِنْطَةِ فِي الْأَشْيَاءِ الَّتِي تُؤَدّٰى عَنْهَا التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ كَيْفَ هُوَ فَوَجَدْنَا كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ الطَّعَامَ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأَصْنَافِ أَيْضًا ثُمَّ اخْتُلِفَ فِي مِقْدَارِهَا مِنْهَا فَقَالَ قَوْمٌ مِقْدَارُ ذٰلِكَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِنَ الْحِنْطَةِ مُدٌّ مِثْلُ

پھر قیاس بھی اس کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ جَو اور کھجوروں سے ایک صاع ہے پھر ہم نے ان امور میں گندم کا حکم معلوم کیا جن میں کھجوریں اور جَو دیے جاتے ہیں کہ وہ کیا ہے؟ تو ہم نے دیکھا کہ قسموں کے کفارے میں ان ہی اجناس سے کھانا دینے پر اجماع ہے پھر اس کی مقدار میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت کہتی ہے کھجوروں اور جَو سے اس کی مقدار نصف ہے اور گندم سے اس کا نصف یعنی ایک مد ہے۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں گندم سے نصف صاع ہے اور باقی اجناس سے ایک صاع ہے

نِصْفِ ذٰلِكَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ هُوَ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ صَاعٌ وَكُلُّهُمْ قَدْ عَدَلَ الْحِنْطَةَ بِمِثْلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ وَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ كَانَتْ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْحِنْطَةِ مِثْلَ نِصْفِ ذٰلِكَ وَهُوَ نِصْفُ صَاعٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا جَاءَتْ بِهِ الْاٰثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ان تمام نے کھجوروں اور جو کے مقابلے میں دوگنا گندم مقرر کی ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب صدقۂ فطر کھجوروں اور جو سے ایک صاع ہے تو گندم اس کا نصف ہو اور وہ نصف صاع ہے اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہ ان روایات کے موافق ہے جنھیں ہم نے ذکر کیا ہمارا بھی مؤقف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۰) وَزْنِ الصَّاعِ كَمْ هُوَ

صاع کا وزن کتنا ہے؟

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ بَكَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ قَالُوْا ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رض فَاسْتَسْقٰى بَعْضُنَا فَأُتِيَ بِعُسٍّ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ مُجَاهِدٌ فَحَزَرْتُهُ فِيْمَا أَحْزِرُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ تِسْعَةَ أَرْطَالٍ عَشَرَةَ أَرْطَالٍ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم میں سے کسی نے پانی مانگا ایک بہت بڑا پیالہ لایا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم اس قدر پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے اس کا اندازہ آٹھ، نو اور دس رطل کے ساتھ کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ إِلٰى أَنَّ وَزْنَ الصَّاعِ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لَمْ يَشُكَّ مُجَاهِدٌ فِي الثَّمَانِيَةِ وَإِنَّمَا شَكَّ فِيْمَا فَوْقَهَا فَثَبَتَتِ الثَّمَانِيَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَانْتَفٰى مَا فَوْقَهَا وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رح۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا وَزْنُهُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثُ رِطْلٍ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاعٌ وَنِصْفٌ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات اسی جانب گئے ہیں کہ صاع کا وزن آٹھ رطل ہے انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں حضرت مجاہد نے آٹھ رطل میں شک نہیں کیا اس سے زائد میں شک کیا تو اس حدیث سے آٹھ رطل ثابت ہو گئے اور زائد کی نفی ہو گئی۔ اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس کا وزن پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہے (۵⅓ رطل) حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں انہوں نے فرمایا جس برتن سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے تھے وہ ڈیڑھ صاع تھا۔

۷۶۵۔ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ

انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا کہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے

أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْفَرَقُ۔

تھے اور وہ ایک فرق تھا۔

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن یعنی (بڑے) پیالے سے غسل کرتے تھے اسے فرق کہا جاتا تھا۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

حضرت لیث بن سعد فرماتے ہیں حضرت ابن شہاب نے مجھ سے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوا فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِي رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِيَ مِنَ الْفَرَقِ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ أَصْعٍ كَانَ مَا يَغْتَسِلُ بِهِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاعًا وَنِصْفًا فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ كَانَ الصَّاعُ ثُلُثَيْهَا وَهُوَ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثُ رِطْلٍ وَهٰذَا قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَيْضًا۔ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى أَنَّ حَدِيْثَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ إِنَّمَا فِيْهِ ذِكْرُ الْفَرَقِ الَّذِي كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ لَمْ تَذْكُرْ مِقْدَارَ الْمَاءِ الَّذِي كَانَ يَكُوْنُ فِيْهِ هَلْ هُوَ مِلْؤُهُ أَوْ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِيَ بِمِلْئِهِ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِيَ بِأَقَلَّ مِنْ مِلْئِهِ مِمَّا هُوَ صَاعَانِ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُغْتَسِلًا بِصَاعٍ مِنْ مَاءٍ وَيَكُوْنُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مُوَافِقًا لِمَعَانِي الْآثَارِ الَّتِي رُوِيَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ بِصَاعٍ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المؤمنین ایک فرق (پانی) سے غسل کرتے تھے تو جب یہ آٹھ رطل ہوا تو ایک صاع اس کا دو تہائی ہوگا اور وہ پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی ہے۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف دلیل دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جو عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' میں اس فرق کا ذکر ہے جس سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غسل کرتے تھے لیکن اس بات کا ذکر نہیں کہ اس میں کتنا پانی ہوتا تھا آیا وہ بھرا ہوا ہوتا تھا یا اس سے کم، ہو سکتا ہے کہ وہ بھرے ہوئے سے غسل فرماتے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے غسل کے وقت وہ بھرا ہوا نہ ہوتا ہو یعنی دو دو صاع ہو اور ہر ایک، ایک صاع پانی سے غسل کرتے ہوں اس طرح اس حدیث کا مفہوم ان احادیث سے موافق ہو جائے گا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔

۷۶۸۔ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ

فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو ایک مُد پانی سے اور غسل ایک صاع سے کرتے تھے

٧٦٩۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں

٧٧٠۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي الْمُلَائِيَّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

حضرت علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے۔

٧٧١۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِقَدْرِ الصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِقَدْرِ الْمُدِّ۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع کی مقدار (پانی) سے غسل اور ایک مُد کی مقدار سے وضو فرماتے تھے۔

٧٧٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا اَبَانٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔

حضرت قتادہ، حضرت صفیہ بنت شیبہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع (پانی) سے غسل اور ایک مُد (پانی) سے وضو کرتے تھے۔

٧٧٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بِالْمُدِّ وَنَحْوِهٖ۔

حضرت سعید، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ ایک مُد یا اس کی مثل سے (وضو کرتے تھے)۔

٧٧٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمِّيْ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

حضرت معاذہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے تھے۔

٧٧٥۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عُتْبَةَ ابْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ سَاَلْنَا اَنَسًا عَنِ الْوُضُوْءِ الَّذِيْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مِنْ مُدٍّ فَيَسْبِغُ الْوُضُوْءَ وَعَسٰى اَنْ يَفْضُلَ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلْنَاهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ كَمْ يَكْفِيْ مِنَ الْمَاءِ قَالَ الصَّاعُ فَسَاَلْتُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ الصَّاعُ قَالَ نَعَمْ مَعَ الْمُدِّ۔

حضرت عبداللہ بن جبیر بن عتیک فرماتے ہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس وضو کے بارے میں پوچھا جس میں انسان کو پانی کفایت کرے انھوں نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد پانی سے وضو کرتے تھے آپ کامل وضو کرتے اور ممکن ہے آپ سے بچ بھی جاتا ہو فرماتے ہیں ہم نے ان سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا کہ اس میں کتنا پانی کافی ہوتا ہے تو انھوں نے فرمایا ایک صاع (حضرت عتبہ بن ابی الحکیم فرماتے ہیں) میں نے ان (حضرت عبداللہ بن جبیر) سے پوچھا کیا انھوں (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے صاع کے بارے میں نقل کیا ہے انھوں نے فرمایا ہاں اور مُد کا بھی ساتھ ہی ذکر کیا۔

٧٧٦۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد (پانی) کے ساتھ وضو اور ایک صاع کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔

٧٧٧۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ وَيُوَضِّئُهُ الْمُدُّ مِنَ الْمَاءِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت سفینہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل اور ایک صاع مُد سے وضو فرماتے تھے۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِصَاعٍ وَلَيْسَ فِيْهَا مِقْدَارُ وَزْنِ الصَّاعِ كَمْ هُوَ وَفِيْ حَدِيْثِ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ ذِكْرُ وَزْنِ مَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهٖ وَهُوَ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ وَفِيْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ هُوَ الْفَرَقُ۔ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ مَا كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْهُ خَاصَّةً وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِيْ كَانَا يَغْتَسِلَانِ بِهٖ۔ وَفِي الْاٰثَارِ الْاُخَرِ ذِكْرُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِيْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِهٖ وَاَنَّهٗ

ان روایات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع (پانی) سے غسل کرتے تھے لیکن ان میں صاع کا وزن مذکور نہیں کہ وہ کتنا تھا جبکہ حضرت مجاہد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو کچھ روایت کیا ہے اس میں اس مقدار کا ذکر ہے جس سے آپ غسل فرماتے تھے اور وہ آٹھ رطل ہے بواسطہ حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث میں ہے کہ وہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور وہ فرق ہے۔ پس اس حدیث میں صرف اس برتن کا ذکر ہے جس سے آپ غسل فرماتے تھے لیکن اس مقدار کا ذکر نہیں جس سے غسل کرتے تھے۔ جبکہ دوسری روایات میں پانی کی اس مقدار کا ذکر ہے جس سے آپ غسل فرماتے تھے اور وہ ایک صاع ہے تو جب یہ تمام

كَانَ صَاعًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ لِمَا صَحَّحَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ وَجُمِعَتْ وَكُشِفَتْ مَعَانِيْهَا أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ وَبِصَاعٍ وَزْنُهُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ۔ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ أَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

روایات صحیح قرار پائیں ان کو جمع کیا گیا اور ان کا مفہوم واضح ہوا تو ثابت ہو گیا کہ آپ ایک برتن سے غسل فرماتے تھے جسے فرق کہا جاتا ہے اور آپ ایک صاع سے غسل فرماتے تھے جس کا وزن آٹھ رطل ہے اس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہو گیا حضرت امام محمد رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَهُوَ رِطْلَانِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد (پانی) سے وضو فرماتے تھے اور وہ دو رطل ہے۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِرِطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

حضرت ابن جبیر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دو رطل کے ساتھ وضو اور ایک صاع کے ساتھ غسل کرتے تھے۔

فَهٰذَا أَنَسٌ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ مُدَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِطْلَانِ وَالصَّاعُ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ الْمُدَّ رِطْلَانِ ثَبَتَ أَنَّ الصَّاعَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا۔

تو یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جو بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا مُد، دو رطل کا اور صاع چار مُد کا تھا پس جب ثابت ہوا کہ ایک مُد دو رطل کا ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔ (اشکال)

۷۸۰۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوْكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبیر نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد (پانی) کے ساتھ وضو اور پانچ مُد کے ساتھ غسل فرمایا کرتے تھے۔

قَالَ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الْأَوَّلَ۔ قِيْلَ لَهُ مَا فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا خِلَافٌ لَهُ لِأَنَّ حَدِيْثَ شَرِيْكٍ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور معترض کہے کہ یہ حدیث پہلی روایت کے خلاف ہے تو اسے (جواباً) کہا جائے گا ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس کے خلاف کوئی بات نہیں کیونکہ حضرت شریک رضی اللہ عنہ کی روایت

كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَقَدْ وَافَقَهُ عَلَى ذٰلِكَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ فَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا رَوَى شُعْبَةُ مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِالْمَكُّوكِ الْمُدَّ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ الْمُدَّ مَكُّوكًا فَيَكُونُ الَّذِي كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهِ مُدًّا وَيَكُونُ الَّذِي يَغْتَسِلُ بِهِ خَمْسَةَ مَكَاكِيَّ يَغْتَسِلُ بِأَرْبَعَةٍ مِنْهَا وَهِيَ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ وَهِيَ صَاعٌ وَيَتَوَضَّأُ بِآخَرَ وَهُوَ مُدٌّ فَجَمَعَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَا كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهِ لِلْجَنَابَةِ وَمَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ لَهَا وَأُفْرِدَ فِي حَدِيثِ عُتْبَةَ مَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ لَهَا خَاصَّةً دُونَ مَا كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَأَنَّ ذٰلِكَ الْوُضُوءَ لَهَا أَيْضًا وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِمْرَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الثَّلْجِيِّ يَقُولُ إِنَّمَا قُدِّرَ الصَّاعُ عَلَى وَزْنِ مَا يَعْتَدِلُ كَيْلُهُ وَوَزْنُهُ مِنَ الْمَاشِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَدَسِ فَإِنَّهُ يُقَالُ إِنَّ كَيْلَ ذٰلِكَ وَوَزْنَهُ سَوَاءٌ۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ وَبِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي يُوسُفَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ مَنْ أَثِقُ بِهِ صَاعًا فَقَالَ هٰذَا صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّرْتُهُ فَوَجَدْتُهُ خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثَ رِطْلٍ وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِمْرَانَ يَقُولُ يُقَالُ إِنَّ الَّذِي أَخْرَجَ هٰذَا لِأَبِي يُوسُفَ هُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رض وَسَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَذْكُرُ أَنَّ مَالِكًا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ تَحَرِّي عَبْدِ الْمَلِكِ لِصَاعِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَانَ مَالِكًا لَمَّا ثَبَتَ عِنْدَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ تَحَرَّى ذٰلِكَ مِنْ صَاعِ عُمَرَ رض وَصَاعُ عُمَرَ رض صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قُدِّرَ صَاعُ عُمَرَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ۔

میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد پانی سے وضو کرتے تھے۔ حضرت عتبہ بن ابی حکیم بھی اس ضمن میں ان کی موافقت کرتے ہیں وہ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں تو جب حضرت شعبہ نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت نقل کی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ "مکوک" سے مراد مُد ہو کیونکہ وہ مُد کو مکوک کہتے تھے تو آپ جس سے وضو کرتے تھے وہ ایک مُد پانی تھا اور جس کے ساتھ غسل کرتے وہ پانچ مکوک ہوتا تھا ان میں سے چار کے ساتھ غسل فرماتے اور وہ چار مُد ہوتے اور یہی صاع ہے اور جس کے ساتھ وضو فرماتے وہ ایک مُد ہوتا تو اس حدیث میں جنابت کے وقت وضو اور غسل کے لیے پانی کا اکٹھا ذکر کیا گیا جبکہ حضرت عتبہ کی حدیث میں صرف غسل کے پانی کی مقدار کا ذکر ہے وضو کے پانی کا نہیں اور اسی میں اس (جنابت) کے لیے وضو بھی ہو جاتا تھا اور میں نے حضرت ابن ابی عمران سے سنا فرماتے ہیں میں نے ابن ثلجی کو فرماتے ہوئے سنا کہ صاع کے وزن کا اندازہ لگایا گیا تو وہ ماش، انگور اور مسور کی دال کے وزن کے برابر ہے اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اس کا ماپ اور وزن برابر ہے۔

حضرت علی بن صالح اور بشر بن ولید دونوں حضرات ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو ایک معتمد علیہ شخص میرے پاس صاع لایا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے میں نے اس کا اندازہ لگایا تو وہ پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی تھا ــــ اور میں نے ابن ابی عمران سے سنا فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ حضرت امام ابو یوسف کے پاس جو شخص صاع لائے وہ حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ تھے اور میں نے ابو حازم سے سنا وہ ذکر کرتے تھے کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ عبد الملک نے اس کا اندازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع سے لگایا تھا تو جب حضرت امام مالک کے نزدیک ثابت ہو گیا کہ عبد الملک نے اس کا اندازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع سے لگایا تھا

٧٨٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ الْحَجَّاجِيُّ صَاعُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں، حجاجی صاع، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا صاع تھا۔

٧٨٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عَيَّرْنَا صَاعَ عُمَرَ فَوَجَدْنَاهُ حَجَّاجِيًّا وَالْحَجَّاجِيُّ عِنْدَهُمْ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ بِالْبَغْدَادِيِّ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع کا اندازہ لگایا تو اسے حجاجی پایا اور حجاجی صاع ان کے نزدیک بغدادی رطل کے ساتھ آٹھ رطل ہوتا تھا۔

٧٨٤- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرٍ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ وَعُبَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَضَعَ الْحَجَّاجُ قَفِيزَهُ عَلَى صَاعِ عُمَرَ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حجاج نے اپنے قفیز کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع کے مطابق رکھا۔

فَهٰذَا أَوْلَى مِمَّا ذَكَرَ مَالِكٌ مِنْ تَحَرِّي عَبْدِ الْمَلِكِ لِأَنَّ التَّحَرِّيَ لَيْسَ مَعَهُ حَقِيقَةٌ وَمَا ذَكَرَهُ إِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْعِيَارِ مَعَهُ حَقِيقَةٌ فَهٰذَا أَوْلَى وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ وَآخِرُ كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔

تو یہ حضرت عبدالملک کے اندازے سے جیسے امام مالک نے ذکر کیا، بہتر ہے کیونکہ محض اندازہ حقیقت نہیں بن جاتا اور جو کچھ حضرت ابراہیم اور موسیٰ بن طلحہ نے اندازہ بیان کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے پس یہ اعلیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

٥- كِتَابُ الصِّيَامِ

روزے کی کتاب

بَابُ (١٢١) الْوَقْتِ الَّذِي يَحْرُمُ فِيهِ الطَّعَامُ عَلَى الصِّيَامِ۔

روزہ دار پر کب کھانا حرام ہو جاتا ہے

٧٨٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَرَرْتُ بِمَنْزِلِ حُذَيْفَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِلِقْحَةٍ فَحُلِبَتْ وَبِقِدْرٍ فَسُخِّنَتْ ثُمَّ قَالَ

حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں میں سحری کھا کر مسجد کی طرف چلا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے گزرا تو اندر داخل ہو گیا انھوں نے ایک نئی بچہ جننے والی اونٹنی دوہنے کا حکم دیا اسے دوہا گیا اور ہنڈی کو گرم کرنے کا حکم دیا اسے گرم کیا گیا پھر فرمایا کھاؤ میں نے کہا میں نے روزہ

كُلْ فَقُلْتُ إِنِّيْ أُرِيْدُ الصَّوْمَ قَالَ وَأَنَا أُرِيْدُ الصَّوْمَ قَالَ فَأَكَلْنَا ثُمَّ شَرِبْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ صَنَعْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ بَعْدَ الصُّبْحِ غَيْرَ أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ أَكَلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ وَيَحْكِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ فَهُوَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَأَنَّهُ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهٖ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يُؤَذِّنُ لِيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ ثُمَّ وَصَفَ الْفَجْرَ بِمَا قَدْ وَصَفَهُ بِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ هُوَ الْمَانِعُ لِلطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا يَمْنَعُ مِنْهُ الصَّائِمُ فَهٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مُخَالِفَةٌ لِحَدِيْثِ حُذَيْفَةَ وَقَدْ يَحْتَمِلُ حَدِيْثُ حُذَيْفَةَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ۔

۷۸۶۔ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَنَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ

رکھنے کا ارادہ کیا ہے انھوں نے فرمایا میں نے بھی روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے کھایا اور دودھ نوش کیا پھر مسجد میں آئے تو نماز قائم کی گئی انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اسی طرح کیا یا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یہی عمل کیا میں نے پوچھا صبح کے بعد؟ فرمایا ہاں صبح کے بعد لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے صبح کے بعد کھانا کھایا حالانکہ وہ روزہ رکھنے کا ارادہ فرما رہے تھے وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ حالانکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے جو ہم نے اپنی اس کتاب میں اس سے پہلے ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں لہذا حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان تک تم کھا پی سکتے ہو۔ اور آپ نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہرگز سحری کھانے سے نہ روکے وہ تو اس لیے اذان دیتے ہیں کہ تمہارے سونے والے جاگ جائیں اور قیام کرنے والے واپس لوٹیں پھر آپ نے صبح کی تعریف بیان فرمائی، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کھانے پینے اور روزے کی دیگر ممنوعات سے یہی (صبح کا ہونا) مانع ہے تو یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہیں اور ہمارے نزدیک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بھی احتمال ہے (اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے) کہ یہ اس ارشاد خداوندی کے نزول سے پہلے کی بات ہو "کلوا و"[۲]

حضرت شعبی فرماتے ہیں مجھے حضرت عدی بن حاتم نے بتایا کہ جب یہ آیت "کلوا واشربوا" (آخر تک) نازل ہوئی تو میں نے دو رسیاں لیں ایک سیاہ تھی اور دوسری سفید میں ان کی طرف دیکھنے لگا لیکن میرے لیے سیاہ سے سفید واضح نہ ہوا صبح ہوئی تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا عمل بیان کیا تو

الخيط الأسود عمدت إلى عقالين أحدهما أسود والآخر أبيض فجعلت أنظر إليهما فلا يتبين لي الأبيض من الأسود فلما أصبحت غدوت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته بالذي صنعت فقال إن وسادك لعريض إنما ذلك بياض النهار وسواد الليل۔

۷۸۷۔ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا هشيم قال ثنا حصين بن عبد الرحمن عن الشعبي عن عدي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

۷۸۸۔ **حدثنا** محمد قال ثنا يوسف ابن عدي قال ثنا عبد الله بن إدريس الأودي عن حصين فذكر بإسناده مثله۔

۷۸۹۔ **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا الفضيل بن سليمان عن أبي حازم عن سهل بن سعد الساعدي قال لما نزلت وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود۔ جعل الرجل يأخذ خيطا أبيض وخيطا أسود فيضعهما تحت وسادة فينظر متى يستبينهما فيترك الطعام قال فبين الله عز وجل ذلك ونزلت من الفجر۔

فلما كان حكم هذه الآية قد كان أشكل على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بين الله عز وجل لهم من ذلك ما بين وحتى أنزل من الفجر بعد ما قد كان أنزل حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود فكان الحكم أن يأكلوا ويشربوا حتى يتبين ذلك لهم حتى نسخ الله عز وجل بقوله من الفجر على ما ذكرنا ما قد بينه سهل

آپ نے فرمایا تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے اس سے دن کی روشنی اور رات کا اندھیرا مراد ہے۔

حضرت شعبی حضرت عدی سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن ادریس اودی، حضرت حصین سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا جب آیت کریمہ "کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے" نازل ہوئی تو ایک صحابی نے سفید اور سیاہ دھاگے کر تکیے کے نیچے رکھ لیا وہ دیکھنے لگے کہ کب یہ ظاہر ہوگا تاکہ وہ کھانا چھوڑ دیں اس پر اللہ تعالےٰ نے "من الفجر" کے الفاظ نازل فرما کر اسے بیان فرمایا تو جب صحابہ کرام پر اس آیت کا حکم مشتبہ ہو گیا حتیٰ کہ اللہ نے اسے بیان فرمایا اور "حتی تیبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود" کے بعد "من الفجر" نازل فرمایا تو پہلے اس بات کا حکم تھا کہ وہ صبح کے روشن ہونے تک کھا پی سکتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے " " کے الفاظ نازل فرما کر اس حکم کو منسوخ کر دیا جیسا کہ ہم نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ضمن میں ذکر کیا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ جو کچھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ اس آیت کے نزول سے

فِيْ حَدِيْثِهٖ۔ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ مَا رَوٰى حُذَيْفَةُ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ تِلْكَ الْاٰيَةِ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الْاٰيَةَ اَحْكَمَ ذٰلِكَ وَرَدَّ الْحُكْمَ اِلٰى مَا بَيَّنَ فِيْهَا۔

پہلے کا حکم ہو جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو اسے پکا کر دیا اور اس کے درمیان کی طرف حکم لوٹا دیا۔

۷۹۰۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْحَضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ قَالَا ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ السَّحِيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَاَعْرَضَهَا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت قیس بن طلق فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیئو اور اوپر کو جانے والی روشنی تمہیں نہ روکے، کھاؤ پیئو یہاں تک کہ سرخی مائل روشنی پھیل جائے آپ نے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمایا اور اسے پھیلایا۔

فَلَا يَجِبُ تَرْكُ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تع نَصًّا وَاَحَادِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةٌ قَدْ قَبِلَتْهَا الْاُمَّةُ وَعَمِلَتْ بِهَا مِنْ لَدُنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَوْمِ اِلٰى حَدِيْثٍ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا بِمَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تع۔

تو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کسی آیت کو، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث کو جنہیں امت نے دور رسالت سے آج تک قبول کیا ہوا ہے، چھوڑنا جائز نہیں جبکہ اس کے منسوخ ہونے کا بھی امکان ہے جیسا کہ ہم نے اس باب میں ذکر کیا حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۲۲) اَلرَّجُلِ يَنْوِي الصِّيَامَ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ؛

باب ۱۲۲: طلوع فجر کے بعد روزے کی نیت کرنا

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔

قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا لَمْ يَنْوِ الدُّخُولَ فِي الصِّيَامِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَمْ يُجْزِهِ أَنْ يَصُومَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ بِنِيَّةٍ تَحْدُثُ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوا بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا هٰذَا الْحَدِيثُ لَا يَرْفَعُهُ الْحُفَّاظُ الَّذِينَ يَرْوُونَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَيَخْتَلِفُونَ عَنْهُ فِيهِ اخْتِلَافًا يُوجِبُ اضْطِرَابَ الْحَدِيثِ بِمَا هُوَ دُونَهُ وَلٰكِنْ مَعَ ذٰلِكَ نُثْبِتُهُ وَنَجْعَلُهُ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الصَّوْمِ وَهُوَ الصَّوْمُ الْفَرْضُ الَّذِي لَيْسَ فِي أَيَّامٍ بِعَيْنِهَا مِثْلُ الصَّوْمِ فِي الْكَفَّارَاتِ وَقَضَاءِ رَمَضَانَ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا مِنْ رِوَايَةِ الْحُفَّاظِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمِنِ اخْتِلَافِهِمْ عَنْهُ فِيهِ۔

۷۹۴۔ فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَائِشَةَ رض وَحَفْصَةَ رض بِذٰلِكَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ رض أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

حضرت عبد اللہ بن یوسف فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن لہیعہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت لیث بن سعد، حضرت یحییٰ بن ایوب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے تو اس دن اس کے بعد نیت کر کے روزہ رکھنا جائز نہیں انھوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس مسئلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کو روایت کرنے والے محدثین اسے حضرت ابن شہاب سے مرفوعاً روایت نہیں کرتے اور ان سے ایسا اختلاف نقل کرتے ہیں جس کی وجہ سے بعد میں حدیث میں اضطراب پیدا ہو گیا لیکن اس کے باوجود ہم اسے ثابت رکھتے ہیں اور خاص روزے سے متعلق کرتے ہیں اور وہ ایسا فرض روزہ ہے جس کے لیے کوئی دن معین نہیں جیسے کفاروں کا روزہ اور رمضان المبارک کی قضا وغیرہ۔ اور وہ جو ہم نے امام زہری سے حفاظ حدیث کی روایت اور اس میں ان کے اختلاف کا ذکر کیا ہے تو وہ یوں ہے:

حضرت ابراہیم بن مرزوق نے ہم سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے قعنبی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے مالک نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں جو ہم نے باب

حضرت ابن شہاب، حضرت حمزہ بن عبد اللہ سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ـ

۷۹۶ـ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رض بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ـ

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس حدیث کو غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَهُمُ الْحُجَّةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رَوَاهُ اَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَيْضًا ـ

تو یہ حضرت مالک، معمر اور ابن عیینہ ہیں اور یہ حضرات حضرت امام زہری سے حجت ہیں انھوں نے اس حدیث کی سند میں اختلاف کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حضرت زہری سے ان کے علاوہ لوگوں نے بھی عبداللہ بن ابی بکر کی روایت کے خلاف روایت کیا ہے۔

۷۹۷ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصَةَ رض وَلَمْ يَرْفَعْهُ ـ

حضرت صالح بن ابی اخضر، ابن شہاب سے وہ حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں لیکن نہ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہے اور نہ ہی یہ مرفوع ہے۔

۷۹۸ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ رض بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ـ

حضرت صالح بن ابی اخضر فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن شہاب نے سائب بن یزید سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے مطلب بن وداع سے اور انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے غیر مرفوع روایت کیا۔

ثُمَّ قَدْ رَوَاهُ نَافِعٌ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض بِذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصَةَ رض اَيْضًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ ـ

پھر حضرت نافع نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا لیکن نہ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا اور نہ ہی مرفوعاً۔

۷۹۹ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِثْلَهُ ـ

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِيْ اِبَاحَةِ الدُّخُوْلِ فِي الصِّيَامِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ـ

تو اس حدیث کی اصل یہ ہے (موقوف ہے) اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی طلوع فجر کے بعد روزہ شروع کرنے کی اباحت مروی ہے۔

۸۰۰ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالُوْا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا پسند فرماتے تھے ایک دن تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو پھر میں روزے دار ہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ طَعَامًا فَجَاءَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّيْ صَائِمٌ۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ثوری حضرت طلحہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الصَّوْمِ أَيْضًا وَهُوَ التَّطَوُّعُ يَنْوِيْهِ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ الْأَوَّلِ۔ وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

تو یہ ہمارے نزدیک خاص روزے یعنی نفل سے متعلق ہے کہ آدمی صبح کے بعد دن کے شروع میں نیت کر سکتا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کی ایک جماعت نے بھی اسی پر عمل کیا ہے۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ أَرَادَ الصَّوْمَ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ فَإِنَّهُ بِأَحَدِ النَّظَرَيْنِ۔

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص صبح کے بعد روزہ رکھنے کا ارادہ کرے تو اسے دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَتٰى أَصْبَحْتَ يَوْمًا فَأَنْتَ عَلٰى أَحَدِ النَّظَرَيْنِ مَا لَمْ تَطْعَمْ وَتَشْرَبْ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

حضرت ابوالاحوص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب تم کسی دن صبح کرو تو جب تک کھایا پیا نہ ہو تمہیں دو باتوں کا اختیار ہے چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ۔

حضرت ابواسحٰق، حضرت حارث اعور سے اور وہ حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ حُذَيْفَةَ بَدَا لَهُ الصَّوْمُ بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زوال آفتاب کے بعد روزہ رکھنے کا خیال پیدا ہوا تو روزہ رکھ لیا۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ لَزِمَ غَرِيْمًا لَهُ فَأَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ

قبیلہ بنو اسد کے حضرت مستورد، اپنے قبیلے کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے قرض دار کے در پے رہے پھر وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا میں ظہر تک

فَقَالَ إِنِّي لَزِمْتُ غَرِيمًا لِّي مِنْ مُرَادٍ إِلَى قَرِيبٍ
مِنَ الظُّهْرِ وَلَمْ أَصُمْ وَلَمْ أُفْطِرْ قَالَ إِنْ شِئْتَ
فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
إِنِّي تَسَحَّرْتُ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُفْطِرَ قَالَ إِنْ شِئْتَ
فَأَفْطِرْ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَجِيءُ فَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ
مِنْ طَعَامٍ فَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ
بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ يَزِيدَ الرَّحَبِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ أَبِي حُبَيْشٍ وَلَمْ يَكُنْ
بَقِيَ مِمَّنْ شَهِدَ قَتْلَ عُثْمَانَ رض غَيْرُهُ أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ
فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض
أَتَيَانِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَا لِي يَا عُثْمَانُ إِنَّكَ
مُفْطِرٌ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ
أَوْجَبْتُ الصِّيَامَ۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ
قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ حَتَّى
يُظْهِرَ ثُمَّ يَقُولُ وَاللهِ لَقَدْ أَصْبَحْتُ وَمَا أُرِيدُ
الصَّوْمَ وَمَا أَكَلْتُ مِنْ طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ مُنْذُ
الْيَوْمِ وَلَأَصُومَنَّ يَوْمِي هٰذَا۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ
ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا
طَلْحَةَ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ مِنَ الضُّحٰى فَيَقُولُ هَلْ
عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ فَإِنْ قَالُوا لَا صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ
ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْفَيْضِ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللهِ بْنَ سَيَّارٍ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ سَاوَمَ أَبُو الدَّرْدَاءِ

اپنے ایک قرض دار کے پیچھے لگا رہا جس کا قبیلہ مراد سے تعلق
ہے لہٰذا میں نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا انھوں نے فرمایا
اگر تم چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

حضرت ابو بشر فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں نے سحری کھائی
پھر مجھے روزہ چھوڑنے کا خیال ہوا فرمایا اگر چاہو تو چھوڑ دو
حضرت ابو طلحہ تشریف لاتے اور فرماتے کیا تمہارے پاس کھانا
ہے اگر وہ کہتے نہیں تو فرماتے میں روزہ دار ہوں۔

حضرت شہر بن ابو حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود لوگوں میں
سے صرف یہی باقی تھے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
جس دن شہید ہوئے اس صبح انھوں نے فرمایا آج رات حضرت
ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما میرے پاس
تشریف لائے انھوں نے مجھے فرمایا اے عثمان! آج رات تم ہمارے
پاس روزہ افطار کرو گے اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں
نے روزے کی نیت کر لی ہے۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں کہ (بعض اوقات) وہ ظہر کے بعد فرماتے
اللہ کی قسم! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں نے روزہ رکھنے
کا ارادہ نہیں اور نہ ہی میں نے کچھ کھایا پیا میں آج کا
روزہ رکھتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ چاشت کے وقت
اپنے گھر والوں کے پاس تشریف لاتے تو فرماتے کیا تمہارے
پاس ناشتے کے لیے کچھ ہے اگر وہ کہتے نہیں تو اس دن روزہ رکھ لیتے۔

حضرت عبد اللہ بن سیار دمشقی فرماتے ہیں حضرت
ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے گھوڑے کی قیمت
لگائی تو اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ اسے نہیں بیچے گا جب

رَجُلًا بِفَرَسٍ فَحَلَفَ الرَّجُلُ اَنْ لَّا يَبِيْعَهُ فَلَمَّا مَضٰى قَالَ تَعَالٰى اِنِّىْ اَكْرَهُ اَنْ اُوْثِمَكَ اِنِّىْ لَمْ اَعُدِ الْيَوْمَ مَرِيْضًا وَلَمْ اُطْعِمْ مِسْكِيْنًا وَلَمْ اُصَلِّ الضُّحٰى وَلٰكِنْ بَقِيَّةُ يَوْمِىْ صَائِمٌ۔

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ الدَّرْدَآءِ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَآءِ كَانَ يَجِيْئُ فَيَقُوْلُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ طَعَامٍ فَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ اِنِّىْ صَائِمٌ۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَآءٌ اَنَّهٗ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

فَهٰذَا الصِّيَامُ الَّذِىْ يَجْزِىْ فِيْهِ النِّيَّةُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الَّذِىْ جَآءَ فِيْهِ الْحَدِيْثُ الَّذِىْ ذَكَرْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ بِهٖ مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ اَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ هُوَ صَوْمُ التَّطَوُّعِ۔ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهٗ اَمَرَ النَّاسَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ بَعْدَ مَا اَصْبَحُوْا اَنْ يَّصُوْمُوْا وَهُوَ حِيْنَئِذٍ عَلَيْهِمْ صَوْمُهٗ فَرْضٌ كَمَا صَارَ صَوْمُ رَمَضَانَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَرْضًا وَرُوِيَتْ عَنْهُ فِىْ ذٰلِكَ اٰثَارٌ سَنَذْكُرُهَا فِىْ بَابِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فِيْمَا بَعْدُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمَّا جَآءَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا لَمْ يَجُزْ اَنْ تُجْعَلَ بَعْضُهَا مُخَالِفًا لِبَعْضٍ فَتَتَنَافٰى وَيَدْفَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا مَا وَجَدْنَا السَّبِيْلَ اِلٰى تَصْحِيْحِهَا وَتَخْرِيْجِهَا

وہ جانے لگا تو فرمایا ادھر آؤ میں تمہیں گناہ میں نہیں ڈالنا چاہتا میں نے آج کسی مریض کی عیادت نہیں کی نہ کسی مسکین کو کھانا کھلایا اور نہ ہی چاشت کی نماز پڑھی لیکن اب میں روزہ رکھتا ہوں۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ (گھر) تشریف لاتے تو پوچھتے کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اگر وہ جواب دیتے کہ نہیں تو فرماتے میں روزے دار ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاء کا خیال ہے کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

تو یہ روزہ جس میں طلوع فجر کے بعد نیت کرنا صحیح ہے جس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث اور آپ کے بعد صحابہ کرام کا عمل ہم نے ذکر کیا ہے نفلی روزہ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے عاشورہ کے دن صبح کے بعد لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور اس وقت ان پر یہ روزہ فرض تھا جس طرح بعد میں رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے اس سلسلے میں آپ سے روایات مروی ہیں جنہیں ہم اسی کتاب میں اس باب کے بعد عاشورہ کے روزے کے سلسلے میں ذکر کریں گے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات اس طرح وارد ہوتی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا تو ان کو ایک دوسرے کے خلاف قرار دینا جائز نہیں کیونکہ اس طرح وہ ایک دوسرے کے منافی ہوں گی اور ایک دوسری کا رد کریں گی جس کی وجہ سے ہم ان کی

وَجْهِهَا فَكَانَ حَدِيثُ عَائِشَةَ رض الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا فِي هٰذَا الْبَابِ فِي الصَّوْمِ التَّطَوُّعِ فَكَذٰلِكَ وَجْهُهُ عِنْدَنَا وَكَانَ مَا رُوِيَ فِي عَاشُورَاءَ فِي الصَّوْمِ الْمَفْرُوضِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي بِعَيْنِهِ فَكَذٰلِكَ حُكْمُ الصَّوْمِ الْمَفْرُوضِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ جَائِزٌ أَنْ يُعْقَدَ لَهُ النِّيَّةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَمِنْ ذٰلِكَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَهُوَ فَرْضٌ فِي أَيَّامٍ بِعَيْنِهَا كَيَوْمِ عَاشُورَاءَ إِذَا كَانَ فَرْضًا فِي يَوْمٍ بِعَيْنِهِ فَكَمَا كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يُجْزِئُ مَنْ نَوَى صَوْمَهُ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ فَكَذٰلِكَ شَهْرُ رَمَضَانَ يُجْزِئُ مَنْ نَوَى صَوْمَ يَوْمٍ مِنْهُ كَذٰلِكَ وَبَقِيَ بَعْدَ هٰذَا مَا رَوَيْنَا فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عِنْدَنَا فِي الصَّوْمِ الَّذِي هُوَ خِلَافُ هٰذَيْنِ الصَّوْمَيْنِ مِنْ صَوْمِ الْكَفَّارَاتِ وَقَضَاءِ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى لَا يُضَادَّ ذٰلِكَ شَيْئًا مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ غَيْرَهُ وَيَكُونَ حُكْمُ النِّيَّةِ الَّتِي يُدْخَلُ بِهَا فِي الصَّوْمِ عَلٰى ثَلٰثَةِ أَوْجُهٍ فَمَا كَانَ مِنْهُ فَرْضًا فِي يَوْمٍ بِعَيْنِهِ كَانَتْ تِلْكَ النِّيَّةُ مُجْزِئَةً قَبْلَ دُخُولِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِي اللَّيْلِ وَفِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَيْضًا وَمَا كَانَ مِنْهُ فَرْضًا لَا فِي يَوْمٍ بِعَيْنِهِ كَانَتِ النِّيَّةُ الَّتِي يُدْخَلُ بِهَا فِيهِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي قَبْلَهُ وَلَمْ تَجُزْ بَعْدَ دُخُولِ الْيَوْمِ وَمَا كَانَ مِنْهُ تَطَوُّعًا كَانَتِ النِّيَّةُ الَّتِي يُدْخَلُ بِهَا فِيهِ فِي اللَّيْلِ الَّذِي قَبْلَهُ وَفِي النَّهَارِ الَّذِي بَعْدَ ذٰلِكَ ـ فَهٰذَا هُوَ الْوَجْهُ الَّذِي يُخَرَّجُ عَلَيْهِ الْآثَارُ الَّتِي ذَكَرْنَا وَلَا تَتَضَادُّ فَهُوَ أَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ وَإِلٰى ذٰلِكَ كَانَ يَذْهَبُ أَبُو حَنِيفَةَ رح وَأَبُو يُوسُفَ رح وَمُحَمَّدٌ رح إِلَّا أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ مَا كَانَ مِنْهُ يُجْزِئُ النِّيَّةُ فِيهِ بَعْدَ

تصحیح اور صحیح معانی کی تخریج نہیں کر سکیں گے۔ لہٰذا اس باب میں ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جو روایت ذکر کی ہے وہ نفلی روزے کے بارے میں ہے ہمارے نزدیک بھی اس کا یہی مطلب ہے اور وہ جو یوم عاشورہ کے بارے میں مروی ہے وہ معین دن میں فرض روزے کے بارے میں ہے تو معین دن میں فرض روزے کی نیت طلوع فجر کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔ ماہ رمضان المبارک کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ وہ بھی یوم عاشورہ کی طرح معین دنوں کے فرض روزے ہیں تو جس طرح عاشورہ کے دن صبح کے بعد نیت کرنے والے کا روزہ صحیح تھا اسی طرح جو شخص رمضان المبارک میں طلوع فجر کے بعد نیت کرے اس کا روزہ بھی جائز ہے اس کے بعد وہ حدیث رہ گئی جو ہم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو ہمارے نزدیک وہ ان دو قسموں کے علاوہ مثلاً کفارے اور قضاء رمضان کے روزوں سے متعلق ہے (یہ اس لیے) تاکہ دوسری احادیث اس کے خلاف نہ ہوں جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہیں تو روزے کی نیت کے سلسلے تین صورتیں ہیں جو روزے معین دنوں میں فرض ہیں ان کی نیت رات کے وقت اور اس دن میں بھی (دونوں طرح) جائز ہے اور جو روزے غیر معین دنوں میں فرض ہیں ان کی نیت گزشتہ رات کو ہو سکتی ہے دن شروع ہونے کے بعد نہیں اور نفلی روزوں کے لیے گزشتہ رات اور اس کے بعد آنے والے دن میں نیت کی جا سکتی ہے۔

مذکورہ روایات کا یہی بیان ہے اور ان میں کوئی تضاد نہیں اس معنیٰ پہ ان کو محمول کرنا اولیٰ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اسی طرف گئے ہیں البتہ وہ فرماتے ہیں کہ جن روزوں میں طلوع فجر کے بعد نیت کرنا صحیح ہے ان میں دن کے شروع میں جائز ہے بعد میں نہیں

طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِمَّا ذَكَرْنَا فَإِنَّهَا تُجْزِئُ فِي صَدْرِ النَّهَارِ الْأَوَّلِ وَلَا تُجْزِئُ فِيمَا بَعْدَ ذٰلِكَ۔

بَابُ (۱۲۳) مَعْنَى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ!

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "عید کے دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے" کا مفہوم

۸۱۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید کے دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے۔

۸۱۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت خالد حذاء، حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ هٰذَيْنِ الشَّهْرَيْنِ لَا يَنْقُصَانِ فَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِي مَعْنَى ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْمٌ لَا يَنْقُصَانِ أَيْ لَا يَجْتَمِعُ نُقْصَانُهُمَا فِي عَامٍ وَاحِدٍ۔ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَنْقُصَ أَحَدُهُمَا وَهٰذَا قَوْلٌ قَدْ دَفَعَهُ الْعِيَانُ لِأَنَّا قَدْ وَجَدْنَاهُمَا يَنْقُصَانِ فِي أَعْوَامٍ وَقَدْ يَجْمَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا۔ فَدَفَعَ ذٰلِكَ قَوْمٌ بِهٰذَا وَبِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ أَنَّهُ قَالَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ وَبِقَوْلِهِ إِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَقَدْ يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ فَأَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ یہ دو مہینے کم نہیں ہوتے، ایک جماعت کہتی ہے کہ ایک سال میں دونوں اکٹھے کم نہیں ہوتے یہ ہو سکتا ہے کہ ایک کم ہو جائے لیکن یہ قول مشاہدہ کے خلاف ہے کیونکہ ہم دیکھتے کئی سالوں میں یہ دونوں کم ہوئے اور یہ بات دونوں میں پائی جاتی ہے

پس ایک قوم نے اس کی تاویل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کی ہے جسے ہم نے دوسری جگہ ذکر کیا ہے کہ آپ نے رمضان المبارک کے مہینے کے بارے میں فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اگر چاند تم سے پوشیدہ رہے تو تیس دن پورے کرو اور آپ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا، تو آپ نے بتایا کہ یہ بات (مہینے کا کم ہونا) ہر مہینے میں ممکن و جائز ہے۔ ہم یہ بات سند کے ساتھ اپنے مقام پر ذکر

فِي مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔
وَذَهَبَ آخَرُونَ إِلٰى تَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا وَقَالُوا أَمَّا قَوْلُهُ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَقَدْ يَكُونُ ثَلَاثِينَ فَذٰلِكَ كُلُّهُ كَمَا قَالَ وَهُوَ مَوْجُودٌ فِي الشُّهُورِ كُلِّهَا وَأَمَّا قَوْلُهُ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ فَلَيْسَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى نُقْصَانِ الْعَدَدِ وَلٰكِنَّهُمَا فِيهِمَا مَا لَيْسَ فِي غَيْرِهِمَا مِنَ الشُّهُورِ فِي أَحَدِهِمَا الصِّيَامُ وَفِي الْآخَرِ الْحَجُّ فَأَخْبَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا لَا يَنْقُصَانِ وَإِنْ كَانَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَهُمَا شَهْرَانِ كَامِلَانِ كَانَا ثَلَاثِينَ ثَلَاثِينَ أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لِيُعْلَمَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْأَحْكَامَ فِيهِمَا وَإِنْ كَانَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ مُتَكَامِلَةٌ فِيهِمَا غَيْرُ نَاقِصَةٍ عَنْ حُكْمِهِمَا إِذَا كَانَا ثَلَاثِينَ ثَلَاثِينَ فَهٰذَا وَجْهُ تَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي هٰذَا الْبَابِ وَاللهُ أَعْلَمُ۔

کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دوسرے حضرات ان احادیث کی تصحیح کی طرف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو تو یہ اس لیے کہ مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا، اور ایسا تمام مہینوں میں ہوتا ہے اور آپ کا ارشاد گرامی کہ "دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے" اس سے گنتی میں کمی مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو کچھ ان میں ہے وہ دوسرے مہینوں میں نہیں ایک میں روزے ہیں اور دوسرے میں حج ہے۔ تو ان کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ ناقص نہیں ہوتے اگرچہ انتیس دن کے ہوں، یہ دونوں مہینے کامل ہیں تیس تیس دن کے ہوں یا انتیس انتیس دن کے تاکہ اس سے معلوم ہو جائے کہ اگرچہ یہ انتیس انتیس دن کے ہوں پھر بھی ان کا حکم اس سے ناقص نہیں ہوگا جو تیس تیس دن ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس باب میں جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں ان کی تصحیح کا یہ بیان ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

بَابُ (۱۲۴) الْحُكْمِ فِيمَنْ جَامَعَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا۔

رمضان المبارک میں جان بوجھ کر بیوی سے ہمبستری کرنے کا کفارہ

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ احْتَرَقَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَمْرِهِ فَقَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ جل گیا ہے۔ آپ نے اس کا معاملہ دریافت کیا تو اس نے کہا میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہمبستری کی۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا جس کو عرق کہا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہاں ہے وہ جلنے والا؟ وہ شخص اٹھا تو آپ نے فرمایا اسے صدقہ کرو۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ مَنْ وَقَعَ بِاَهْلِهٖ فِیْ رَمَضَانَ فَعَلَیْهِ اَنْ یَّتَصَدَّقَ فَلَا یَجِبُ عَلَیْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ غَیْرُ الصَّدَقَةِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ یَجِبُ عَلَیْهِ اَنْ یُّعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ یَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اَوْ یُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا اَیَّ ذٰلِكَ مَا شَاءَ فَعَلَ۔

۸۱۸۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ اَوْ صِیَامِ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اَوْ اِطْعَامِ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا فَقَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَجِدُ اَحَدًا اَحْوَجَ اِلَیْهِ مِنِّیْ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُهٗ ثُمَّ قَالَ كُلْهُ۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَفْطَرَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ یُّعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ صِیَامَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اَوْ اِطْعَامَ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا۔

قَالُوْا فَاِنَّمَا اَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَاهُ مِمَّا اَمَرَهٗ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِهٖ بَعْدَ اَنْ اَخْبَرَهٗ بِمَا عَلَیْهِ فِیْ ذٰلِكَ مِمَّا بَیَّنَهٗ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ هٰذَا۔ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ اَیْضًا فَقَالُوْا بَلْ یُعْتِقُ رَقَبَةً اِنْ كَانَ لَهَا وَاجِدًا

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جو شخص رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرے اس پر صدقہ کرنا لازم ہے صدقہ کے علاوہ کوئی کفارہ واجب نہیں۔ وہ اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کرتے ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص پر ایک غلام آزاد کرنا یا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ان میں سے جو چاہے اختیار کرے

وہ اس طرح استدلال کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں دور رسالت میں رمضان المبارک میں ایک شخص نے روزہ توڑ دیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا آپ نے فرمایا اسے لو اور صدقہ کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے آپ سے زیادہ کسی کو محتاج نہیں پاتا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے پھر فرمایا اسے کھاؤ۔

حضرت حمید بن عبدالرحمن فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو جس نے رمضان المبارک میں روزہ توڑا تھا، ایک غلام آزاد کرنے یا دو مہینوں کے روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا۔

وہ محدثین فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جو کچھ عطا کیا اور اسے صدقہ کرنے کا حکم دیا وہ اس کے بعد کی بات ہے جب آپ نے اسے بتایا کہ اس پر کیا واجب ہے تو یہ اسی چیز (کفارے) سے ہے جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اس حدیث میں بیان کیا ۔۔۔۔ لیکن کچھ حضرات نے ان

اَوْ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِنْ كَانَ لِلرَّقَبَةِ غَيْرُ وَاجِدٍ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ ذٰلِكَ اَطْعَمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا.

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ حَدِيْثُ عَائِشَةَ رضـ كَمَا ذَكَرُوْا وَاَصْلُ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ ذٰلِكَ فِيْهِ مِنَ التَّبْدِئَةِ بِالرَّقَبَةِ اِنْ كَانَ الْمُجَامِعُ لَهَا وَاجِدًا وَالتَّثْنِيَةُ بِالصِّيَامِ بَعْدَهَا اِنْ كَانَ الْمُجَامِعُ لِلرَّقَبَةِ غَيْرَ وَاجِدٍ وَالتَّثْلِيْثُ بِالْاِطْعَامِ بَعْدَهُمَا اِنْ كَانَ الْمُجَامِعُ لَهُمَا غَيْرَ وَاجِدٍ هٰكَذَا اَصْلُ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ فِيْ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَنْهُ سَائِرُ النَّاسِ غَيْرَ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَبَيَّنُوْا فِيْهِ الْقِصَّةَ بِطُوْلِهَا كَيْفَ كَانَتْ وَكَيْفَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَفَّارَةِ فِيْ ذٰلِكَ۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ وَاَنَا صَائِمٌ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تَجِدُ طَعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر اسے غلام مہیا ہو تو اسے آزاد کرے اگر غلام نہ ملے تو دو مہینوں کے روزے رکھے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے اس سے پہلے روایت کی ہے اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی داخل ہے جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر جماع کرنے والے کے پاس غلام ہو تو پہلے اسے آزاد کرے پھر روزہ رکھنا ہے اگر جماع کرنے والے کے پاس غلام نہ ہو اس کے بعد تیسری صورت کھانا کھلانے کی ہے جبکہ ہم بستری کرنے والے کو پہلی دو چیزیں حاصل نہ ہوں۔ اس سلسلے میں حضرت زہری کی حدیث کی اصل بھی اسی طرح ہے حضرت مالک اور ابن جریج کے علاوہ دوسرے حضرات نے ان سے اسی طرح روایت کیا انہوں نے اس ضمن میں پورا قصہ بیان کیا کہ وہ کس طرح تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارے کا حکم کس طرح دیا۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم بارگاہِ نبوی میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو تمہیں کیا ہوا اس نے عرض کیا میں نے رمضان المبارک کے روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کر لیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے جسے تم آزاد کرو اس نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم دو مہینوں کے روزے رکھنے کی طاقت رکھتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں، اللہ کی قسم، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس ساٹھ مسکینوں کا کھانا ہے اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ہم اسی حالت پر تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا، عرق ٹوکرے کو کہتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ابھی سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ پھر فرمایا اسے لو اور صدقہ کر دو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ

أَيْنَ السَّائِلُ إِنَّمَا خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلٰى أَهْلِ أَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ قَالَ فَصَارَتِ الْكَفَّارَةُ إِلٰى عِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔

کیا اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں اللہ کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی شخص میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج نہیں، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک نظر آنے لگے پھر فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلاؤ تو کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو مہینوں کے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذَا هُوَ الْحَدِيْثُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَإِنَّمَا جَاءَ حَدِيْثُ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلٰى لَفْظِ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَصَارَتِ الْكَفَّارَةُ إِلٰى عِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَالتَّخْيِيْرُ هُوَ كَلَامُ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ مَنْ لَمْ يَحْكِهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت شعیب حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

تو یہ مکمل حدیث ہے اس میں حضرت مالک اور ابن جریج کی روایت حضرت زہری کے ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے جو اس حدیث میں مذکور ہیں تو کفارہ غلام آزاد کرنا یا دو مہینوں کے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوا پس ان میں اختیار دینا اس شخص کے نزدیک امام زہری کا قول ہے جس نے بواسطہ حضرت حمید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس (تخییر) کا ذکر نہیں کیا۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ فَصَارَتْ سُنَّةً إِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ۔

حضرت سفیان بن عیینہ، حضرت زہری سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے ان کا یہ قول کہ یہ سنت ہے (آخر تک) ذکر نہیں کیا۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت حجاج بن منہال فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت نعمان بن راشد، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن ابو حفصہ، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ

حضرت سفیان، حضرت منصور سے اور وہ حضرت زہری سے

قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَقَالَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا تَمْرًا وَلَمْ يَشُكَّ۔

٦٢٧۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْأَصْعَ۔

فَكَانَ مَا رَوَيْنَا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ مَا فِي الْحَدِيْثَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَتَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ مَا أَسْتَطِيْعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِكُلِّ صِنْفٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَصْنَافِ الثَّلٰثَةِ لَمَّا لَمْ يَكُنْ وَاجِدَ الصِّنْفِ الَّذِيْ ذَكَرَهُ لَهُ قَبْلَهُ فَلَمَّا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ أَنَّهُ غَيْرُ قَادِرٍ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَكَانَ ذِكْرُ الْعَرَقِ وَمَا كَانَ مِنْ دَفْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ إِلَى الرَّجُلِ وَأَمْرِهِ إِيَّاهُ بِالصَّدَقَةِ هُوَ الَّذِيْ رَوَتْهُ عَائِشَةُ رض فِيْ حَدِيْثِهَا الَّذِيْ بَدَأْنَا بِرِوَايَتِهِ فَحَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض هٰذَا أَوْلٰى مِنْهُ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ قَبْلَ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رض شَيْءٌ قَدْ حَفِظَهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ تَحْفَظْهُ عَائِشَةُ فَهُوَ أَوْلٰى لِمَا قَدْ زَادَهُ۔

وَأَمَّا حَدِيْثُ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ فَهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَقَدْ بَيَّنَّا الْعِلَّةَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْكَفَّارَةِ فِي الْإِفْطَارِ بِالْجِمَاعِ فِي الصِّيَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ مَا فِيْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا

روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور شک کے بغیر فرمایا کہ پندرہ صاع کھجوریں تھیں۔

حضرت اوزاعی فرماتے ہیں میں نے حضرت زہری سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کیا انھوں نے فرمایا مجھ سے حضرت حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے صاعوں کا ذکر نہیں کیا ـــــ تو جو کچھ ہم نے اس حدیث میں روایت کیا اس میں پہلی دو حدیثوں کا مفہوم بھی داخل ہوا۔ کیونکہ اس میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے اس نے عرض کیا نہیں، فرمایا پس دو مہینوں کے روزے رکھو اس نے عرض کیا مجھے اس کی طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان تینوں میں سے ہر ایک کا حکم دیا لیکن اس صورت میں جب وہ اسے نہ پائے جس کا پہلے ذکر ہوا اور جب اس شخص نے بتایا کہ وہ ان میں سے کسی بات پر قادر نہیں تو اس کے بعد آپ کے پاس کھجوروں کا ٹوکرا آیا تھا۔ تو ٹوکرے کا ذکر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کو وہ ٹوکرا دے کر صدقہ کرنے کا حکم دینا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں بھی مروی ہے جسے ہم نے شروع میں ذکر کیا پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اس سے اولیٰ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جس بات کا ذکر ہے یہ اس سے پہلے مذکور ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ یاد رہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یاد نہ رہا پس یہ اولیٰ ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے۔

جہاں تک حضرت مالک اور ابن جریج کی روایت کا تعلق ہے جیسے انھوں نے حضرت زہری سے روایت کیا اور ہم نے اسے ذکر کیا اور اس کی علت بھی اسی باب میں بیان کر دی تو اس سے وہ کفارہ ثابت ہو گیا جو رمضان المبارک میں جماع کی صورت میں لازم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت منصور، ابن عیینہ اور ان کی موافقت کرنے والوں

عن الزهري عن حميد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

نے حضرت زہری سے انہوں نے حمید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب (١٢٥) الصيام في السفر

سفر میں روزہ رکھنا

٨٢٨۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا شعبة عن محمد بن عبد الرحمن عن محمد بن عمرو بن الحسن عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فرأى زحاما ورجل قد ظلل عليه فسأل ما هذا فقالوا صائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس من البر أن تصوموا في السفر۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ آپ نے لوگوں کی ایک بھیڑ دیکھی جہاں ایک شخص پر سایہ کیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

٨٢٩۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو الوليد قال ثنا شعبة فذكر بإسناده مثله۔

حضرت ابوالولید فرماتے ہیں ہمیں حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٨٣٠۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن ميمون البغدادي قال ثنا الوليد بن مسلم قال ثنا الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان قال حدثني جابر بن عبد الله قال مر النبي صلى الله عليه وسلم برجل في سفر في ظل شجرة يرش عليه الماء فقال ما بال هذا قالوا صائم يا رسول الله قال ليس من البر الصيام في السفر فعليكم برخصة الله التي رخص لكم فاقبلوها۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو درخت کے سائے میں تھا اور اس پر پانی کے چھینٹے مسلسل دیے جا رہے تھے آپ نے فرمایا اسے کیا ہوا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو رخصت تمہیں دی ہے اسے اختیار کرو قبول کرو۔

٨٣١۔ حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا محمد بن مصفى قال ثنا محمد بن حرب الأبرش قال ثنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس من البر الصيام في السفر۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

٨٣٢۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا ابن جريج قال أخبرني ابن شهاب

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں رسول کریم صلی

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ صَفْوَانَ اَخْبَرَهٗ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ سُفْيَانُ فَذُكِرَ لِيْ اَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُوْلُ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَا مِنْهُ لَيْسَ مِنْ اَمْبِرِّ اَمْصِيَامُ فِيْ اَمْسَفَرِ۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت زہری سے سنا فرماتے ہیں مجھے سفیان بن عبداللہ نے بتایا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت زہری فرماتے تھے سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں لیکن میں نے خود ان سے نہیں سنا

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى الْاِنْطَارِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ وَزَعَمُوْا اَنَّهٗ اَفْضَلُ مِنَ الصِّيَامِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ اَنَّ مَنْ صَامَ فِي السَّفَرِ لَمْ يُجْزِهِ الصَّوْمُ وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهٗ فِيْ اَهْلِهٖ وَرَوَاهُ عَنْ عُمَرَ رض۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا کہ رمضان المبارک میں حالت سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ انہوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے کہا کہ اگر سفر میں روزہ رکھا تو جائز نہ ہوگا اور واپس گھر آکر اسے قضاء کرنا ہوگا انہوں نے یہ بات حضرت عمر

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ عُمَرَ رض اَمَرَ رَجُلًا صَامَ فِي السَّفَرِ اَنْ يُّعِيْدَ۔

وَرَوَيْنَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَيْضًا۔

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سفر میں روزہ رکھنے والے ایک شخص کو دوبارہ روزہ رکھنے کا حکم دیا انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ بات روایت کی ہے۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ النَّهْدِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ صُمْتُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَاَمَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض

حضرت محرر بن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حالت سفر میں رمضان المبارک کا روزہ رکھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں گھر جا کر دوبارہ روزہ رکھوں۔

أَنْ أُعِيدَ الصِّيَامَ فِي أَهْلِي۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ وَلَمْ يُفَضِّلُوْا فِي ذٰلِكَ فِطْرًا عَلٰى صَوْمٍ وَلَا صَوْمًا عَلٰى فِطْرٍ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ أَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ غَيْرَ مَا حَمَلُوْهُ عَلَيْهِ يَحْتَمِلُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الَّذِيْ هُوَ أَبَرُّ الْبِرِّ وَأَعْلٰى مَرَاتِبِ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ وَإِنْ كَانَ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ بِرًّا إِلَّا أَنَّ غَيْرَهُ مِنَ الْبِرِّ أَبَرُّ مِنْهُ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ قَالُوْا فَمَنِ الْمِسْكِيْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يَسْتَحْيِيْ أَنْ يَسْأَلَ وَلَا يَجِدُ مَا يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُعْطٰى۔

٨٣٧۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْهَجَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٨٣٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

٨٣٩۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

٨٤٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

٨٤١۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ اس سلسلے میں وہ روزے کو افطار پر اور افطار کو روزے پر فضیلت نہیں دیتے۔

پہلے قول والوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں، سے جو استدلال کیا ہے وہ (دوسرے قول والے) اس کے خلاف دلیل پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں کوئی دوسرا احتمال بھی ہو سکتا ہے یعنی یہ احتمال بھی ہے کہ سفر کی حالت میں روزہ رکھنا اعلیٰ درجے کی نیکی نہیں اگرچہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی ہے دوسری نیکیاں اس سے بڑھ کر ہیں جیسا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چکر لگانے والا جسے ایک یا دو کھجوریں یا ایک دو لقمے دے کر لوٹا دیا جائے مسکین نہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا جسے مانگنے سے حیا آئے حالانکہ اس کے پاس اتنا کچھ نہیں ہوتا جو اسے بے نیاز کر دے اسے

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت سفیان، حضرت ابراہیم ہجری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوالولید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوالزناد، حضرت اعرج سے وہ حضرت

حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمْ يَكُنْ مَعْنَى قَوْلِهِ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالطَّوَّافِ عَلَى مَعْنَى إِخْرَاجِهِ إِيَّاهُ مِنْ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ كُلِّهَا وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ لَيْسَ هُوَ الْمِسْكِينُ الْمُتَكَامِلُ الْمَسْكَنَةُ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الْمُتَكَامِلَ الْمَسْكَنَةِ الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ وَلَا يُعْرَفُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ لَيْسَ ذٰلِكَ عَلَى إِخْرَاجِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ مِنْ أَنْ يَكُونَ بِرًّا وَلٰكِنَّهُ عَلَى مَعْنَى لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الَّذِي هُوَ أَبَرُّ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ لِأَنَّهُ قَدْ يَكُونُ الْإِفْطَارُ هُنَاكَ أَبَرَّ مِنْهُ إِذَا كَانَ عَلَى التَّقَوِّي لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ **فَهٰذَا** مَعْنًى صَحِيحٌ وَهُوَ أَوْلَى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنَى هٰذِهِ الْآثَارِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هِيَ وَغَيْرُهَا مِمَّا قَدْ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کہ چکّر لگانے والا مسکین نہیں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس میں محتاجی کا کوئی سبب نہیں پایا جاتا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ کامل مسکین نہیں، کامل مسکین وہ ہے جو لوگوں سے نہیں مانگتا اور نہ ہی اسے پہچانا جاتا ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے، اسی طرح آپ کے ارشادِ گرامی کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں کا مطلب یہ نہیں کہ سفر میں روزہ رکھنے کو نیکی سے خارج کیا جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اعلیٰ درجے کی نیکی نہیں کیونکہ بعض اوقات ایسی صورت میں روزہ چھوڑنا زیادہ نیکی قرار پاتا ہے جبکہ دشمن وغیرہ کے مقابلے کی وجہ سے تقویٰ کی بنیاد پر ہو۔

۸۴۲۔ **فَإِنَّهُ** حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهُ وَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحْدَثِ فَالْأَحْدَثِ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ جب مقام کدید میں پہنچے پھر روزہ افطار کیا اور صحابہ کرام نے بھی افطار کر لیا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تازہ ترین حکم پر عمل کرتے تھے۔

۸۴۳۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ قَالَا أَنَا ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک اور ابن جریج فرماتے ہیں حضرت ابن شہاب نے ہمیں خبر دی انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۴۴۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَتَى

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے فرمایا کہ جب مقام عسفان

عسفان۔

۸۴۵۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابوداؤد قال ثنا شعبۃ فذکر باسنادہ مثلہ۔

۸۴۶۔ حدثنا فہد قال ثنا ابو غسان قال ثنا اسرائیل عن منصور عن مجاھد عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۸۴۷۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا ابو زرعۃ قال ثنا حیوۃ ابن شریح قال ثنا ابو الاسود عن عکرمۃ مولی ابن عباس حدثہ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ الکدید فبلغہ ان الناس شق علیہم الصیام فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقدح من لبن فامسکہ فی یدہ حتی راٰہ الناس وھو علی راحلتہ حولہ ثم شرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافطر فناولہ رجلا الی جنبہ فشرب فصام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر وافطر۔

۸۴۸۔ حدثنا علی قال ثنا روح قال ثنا حماد عن ابی الزبیر عن جابر رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سافر فی رمضان فاشتد الصوم علی رجل من اصحابہ فجعلت راحلتہ تھیم بہ تحت الشجر فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرہ فدعا باناء فلما راٰہ الناس علی یدہ افطروا۔

۸۴۹۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ وفھد قالا ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال ثنا ابن الھاد عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر رض قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ

میں پہنچے۔

حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں تشریف لے گئے آپ نے روزہ رکھا مقام کدید میں پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو گیا ہے آپ نے دودھ کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے اپنے ہاتھ مبارک پر رکھا یہاں تک کہ صحابہ کرام نے دیکھ لیا آپ سواری پر سوار تھے لوگ آپ کے ارد گرد تھے پھر آپ نے دودھ نوش فرما کر روزہ توڑ دیا اور پیالہ اپنے قریب کھڑے ایک شخص کو دے دیا اس نے بھی پیا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سفر کیا تو ایک صحابی کے لیے روزہ مشکل ہو گیا اور سواری انھیں (راستے کی بجائے) درخت کے نیچے لے گئی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کا معاملہ بتایا گیا تو آپ نے ایک برتن منگوایا صحابہ کرام نے اسے آپ کے ہاتھ پر دیکھا تو انھوں نے روزہ توڑ دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے گئے آپ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ آپ کراع الغمیم مقام پر پہنچے لوگوں نے بھی آپ کے

عَامَ الْفَتْحِ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ کُرَاعَ الْغَمِیْمِ فَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَبَلَغَهٗ اَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَیْهِمُ الصِّیَامُ یَنْظُرُوْنَ فِیْمَا فَعَلَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ فَبَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا بَعْدُ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ۔

ساتھ روزہ رکھا ۔۔۔ آپ کو خبر ملی کہ لوگوں کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو گیا ہے وہ آپ کے عمل کے منتظر ہیں۔ عصر کے بعد آپ نے پانی کا ایک پیالہ طلب کیا اور اسے لوگوں کے سامنے نوش فرمایا پھر آپ کو اطلاع ملی کہ کچھ لوگوں نے ابھی تک روزہ رکھا ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ گنہگار ہیں۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ قَزْعَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدٍ عَنْ صِیَامِ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ وَنَصُوْمُ حَتّٰی بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ اِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَكُمْ فَاَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ اِنَّكُمْ تُصَبِّحُوْنَ عَدُوَّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَكُمْ فَاَفْطِرُوْا فَكَانَتْ عَزِیْمَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَبَعْدَ ذٰلِكَ۔

حضرت ربیعہ بن یزید، حضرت قزعہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سفر کے دوران رمضان المبارک کے روزے کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا کہ ہم فتح کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں نکلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور ہم نے بھی روزہ رکھا حتیٰ کہ ایک پڑاؤ پر پہنچے آپ نے فرمایا تم دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو روزہ چھوڑنا تمہارے لیے زیادہ قوت کا باعث ہے تو صبح کے وقت ہم میں سے بعض روزے دار تھے اور کچھ کا روزہ نہیں تھا پھر ہم چلے اور ایک جگہ پڑاؤ کیا آپ نے فرمایا تم صبح دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہو لہٰذا تمہارے لیے روزہ نہ رکھنا زیادہ طاقت کا باعث ہے تو انھوں نے روزہ چھوڑ دیا تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عزیمت تھی پھر میں دیکھتا ہوں کہ میں اس سے پہلے اور بعد بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھتا تھا۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ اَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ سَفَرٍ وَمَعَهٗ اَصْحَابُهٗ فَشَقَّ عَلَیْهِمُ الصَّوْمُ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ۔

حضرت حمید الطویل فرماتے ہیں، حضرت بکر بن عبد اللہ المزنی رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے ان کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی کا) ایک برتن طلب کیا اور اسے نوش فرمایا آپ اپنی سواری پر تھے اور لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ

حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ فِي الْحَرِّ وَهُوَ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ فِي الْحَرِّ وَهُوَ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ۔

گرمی کے موسم میں مقام عرج میں دیکھا آپ اپنے سر انور پر پیاس اور گرمی کی وجہ سے پانی ڈال رہے تھے اور آپ روزہ دار تھے پھر جب مقام کدید میں پہنچے تو روزہ توڑ دیا۔

۸۵۳۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَيْلَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صُوَّامًا حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ فَأَمَرَنَا بِالْإِفْطَارِ فَأَصْبَحْنَا وَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَمَّا بَلَغْنَا مَرَّ الظَّهْرَانِ أَعْلَمَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَأَمَرَنَا بِالْإِفْطَارِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کی دو راتیں گزرنے کے بعد روزے کی حالت میں سفر پر نکلے جب مقام کدید میں پہنچے تو آپ نے ہمیں روزہ توڑنے کا حکم فرمایا تو ہم نے اس حالت میں صبح کی کہ کوئی روزے دار تھا اور کسی کا روزہ نہ تھا جب ہم مر الظہران میں پہنچے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دشمن سے مقابلے کی خبر دی اور روزہ نہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ثَبَاتُ جَوَازِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں حالت سفر میں روزہ رکھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور آپ نے صحابہ کرام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ تَرْكُهُ إِيَّاهُ إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ أَفَيَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ فِي ذٰلِكَ الصَّوْمِ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِرًّا لَا يَجُوزُ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ بِرٌّ وَقَدْ يَكُونُ الْإِفْطَارُ أَبَرَّ مِنْهُ إِذَا كَانَ يُرَادُ بِهِ الْقُوَّةَ لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالَّذِي أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ مِنْ أَجْلِهِ وَلِهٰذَا الْمَعْنَى قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ إِنَّ فِطْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَهُ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ بَعْدَ صَوْمِهِ وَصَوْمِهِمُ الَّذِي لَمْ يَكُنْ نَهَاهُمْ عَنْهُ نَاسِخٌ لِحُكْمِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ أَصْلًا **قِيلَ لَهُ** وَمَا دَلِيلُكَ عَلَى مَا ذَكَرْتَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ ذٰلِكَ **فَدَلَّ** هٰذَا الْحَدِيثُ عَلَى أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ إِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُورِ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مُبَاحٌ ۔

۸۵۴ **وَقَدْ** قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوَى عَنْهُ فِي إِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا **مَا حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ التَّيْسِيرَ عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَسَّرَ عَلَيْهِ الصِّيَامُ فَلْيَصُمْ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَيْهِ الْفِطْرُ فَلْيُفْطِرْ ۔

۸۵۵ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَجْعَلْ إِفْطَارَ النَّبِيِّ

پر دشوار ہونے کی وجہ سے اسے توڑا تو کیا کسی شخص کے لیے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ روزہ نیکی نہ تھا ایسا کہنا جائز نہیں بلکہ یہ نیکی تھی لیکن روزہ نہ رکھنا زیادہ نیکی تھی کیونکہ اس کا مقصد دشمن کے مقابلے میں قوت حاصل کرنا تھا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو اسی مقصد کے تحت افطار کا حکم فرمایا تھا۔ اسی وجہ سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنے کے بعد افطار کرنا اور صحابہ کرام کو بھی اس بات کا حکم دینا حالانکہ ان کو منع نہیں کیا تھا سفر میں روزہ رکھنے کے حکم کے لیے ناسخ ہے۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ تمہاری اس مذکورہ بات پر کیا دلیل ہے حالانکہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا' میں ہے کہ وہ اس کے بعد بھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں روزہ رکھتے تھے

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان روایات میں مروی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے افطار کے بعد بھی حالت سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو حدیث افطار کے راویوں میں سے ایک ہیں یہی بات فرماتے ہیں۔

حضرت طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزہ چھوڑنے کا حکم تمہاری آسانی کے لیے دیا ہے پس جس کے لیے روزہ رکھنا آسان ہو وہ روزہ رکھے اور جو افطار کرنے میں آسانی جانتا ہو وہ چھوڑ دے۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے رسول اکرم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ صِيَامِهِ فِيْهِ نَاسِخًا لِلصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَلٰكِنَّهُ جَعَلَهُ عَلٰى جِهَةِ التَّيْسِيْرِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِي ذَكَرْتَهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ وَكَانُوْا يَأْخُذُوْنَ بِالْأَحْدَثِ فَالْأَحْدَثِ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا عَلِمُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ أَنَّ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يُفْطِرَ فِي السَّفَرِ كَمَا لَيْسَ لَهُ أَنْ يُفْطِرَ فِي الْحَضَرِ وَكَانَ حُكْمُ الْحَضَرِ وَحُكْمُ السَّفَرِ فِي ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ سَوَاءً حَتّٰى أَحْدَثَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْفِعْلَ الَّذِي أَبَاحَهُ لَهُمُ الْإِفْطَارَ فِي أَسْفَارِهِمْ فَأَخَذُوْا بِذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ لَهُمُ الْإِفْطَارَ عَلَى الْإِبَاحَةِ وَلَهُمْ تَرْكُ الْإِفْطَارِ فَهٰذَا مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا وَيَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ الَّذِي وَصَفْنَا وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ قَرِيْبًا مِمَّا ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَهُ مِثْلُ مَعْنَاهُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ نہ رکھنے کو روزہ رکھنے کے لیے ناسخ قرار نہیں دیا بلکہ اسے آسانی کی بنیاد قرار دیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر نئے حکم کو اختیار کرتے تھے، اس کا کیا مطلب ہے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ صحابہ کرام اس سے پہلے اس بات کو نہیں جانتے تھے کہ مسافر سفر میں روزہ چھوڑ سکتا ہے جیسا کہ اسے حالت اقامت میں روزہ چھوڑنے کا حق نہیں، ان کے نزدیک سفر و حضر کا حکم برابر ہے حتیٰ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فعل کے ذریعے ان کے لیے سفر میں افطار کے جواز کو بیان فرمایا تو انھوں نے اسے اختیار کیا کہ (سفر میں) افطار اور ترک دونوں جائز ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کا بھی یہی مفہوم ہے اور اس پر ان کا وہ قول دلالت کرتا ہے جسے ہم نے بیان کیا بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے ہم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ حدیث بھی مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے نزدیک اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ الصَّوْمُ أَفْضَلُ۔

حضرت عاصم احول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سفر کے دوران ماہ رمضان کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا روزہ رکھنا افضل ہے۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ أَفْطَرْتَ فَرُخْصَةٌ وَإِنْ صُمْتَ

حضرت عاصم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر تم روزہ نہ رکھو تو اس کی اجازت ہے اور اگر رکھو تو یہ افضل ہے۔

فَالصَّوْمُ اَفْضَلُ۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ وَالصَّوْمُ اَفْضَلُ۔

وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ اَيْضًا اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِىْ دَفْعِهِمُ الصَّوْمَ فِى السَّفَرِ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِىْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ قَالُوْا فَلَمَّا كَانَ الصِّيَامُ مَوْضُوْعًا عَنْهُ كَانَ اِذَا صَامَهُ فَقَدْ صَامَهُ وَهُوَ غَيْرُ مَفْرُوْضٍ عَلَيْهِ فَلَا يُجْزِيْهِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِىْ ذٰلِكَ اِنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الصِّيَامُ الَّذِىْ وَضَعَهُ عَنْهُ هُوَ الصِّيَامُ الَّذِىْ لَا يَكُوْنُ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ فِىْ تِلْكَ الْاَيَّامِ كَمَا لَا بُدَّ لِلْمُقِيْمِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ الْحَامِلَ وَالْمُرْضِعَ اِذَا صَامَتَا رَمَضَانَ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْهِمَا وَاَنَّهُمَا لَا يَكُوْنَانِ كَمَنْ صَامَ قَبْلَ وُجُوْبِ الصَّوْمِ عَلَيْهِ بَلْ جَعَلْنَا يَجِبُ الصَّوْمُ عَلَيْهِمَا بِدُخُوْلِ الشَّهْرِ فَجُعِلَ لَهُمَا تَاْخِيْرُهُ لِلضَّرُوْرَةِ وَالْمُسَافِرُ فِىْ ذٰلِكَ مِثْلُهُمَا وَهٰذَا اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰثَارُ حَتّٰى لَا يُضَادَّ غَيْرَهُ مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِىْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلَى الَّتِىْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ الَّتِىْ وَصَفْنَاهَا اِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ اَبَاحَ لَهُمُ الْاِفْطَارَ فِى السَّفَرِ يَصُوْمُوْنَ فِيْهِ۔

۸۵۹۔ فَمِمَّا رُوِىَ فِىْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَرَبِيْعُ الْجِيْزِىُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت عاصم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو اور روزہ افضل ہے۔

پہلے قول والے سفر میں روزے کے خلاف بطور دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو بھی پیش کرتے ہیں جسے ہم نے دوسرے مقام پر ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اٹھا لیا۔ وہ کہتے ہیں جب اس سے روزہ اٹھا لیا گیا تو اس کا روزہ رکھنا فرض کی ادائیگی کے طور پر نہ ہوگا لہٰذا جائز نہیں۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات ان کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں کہ ممکن ہے جو روزہ اس سے اٹھایا گیا یہ وہ روزہ ہو جو اس کے لیے ان دنوں رکھنا ضروری تھا جیسا کہ مقیم کے لیے ضروری ہے اس حدیث میں اس بات پر دلالت بھی پائی جاتی ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا "اور حاملہ اور دودھ پلانے والی" (سے بھی اٹھایا گیا)"۔ اور تم نہیں دیکھتے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت رمضان المبارک میں روزہ رکھے تو اسے کفایت کرتا ہے اور یہ ان لوگوں کی طرح نہیں جو فرض ہونے سے پہلے روزہ رکھتے ہیں بلکہ ماہ رمضان داخل ہوتے ہی ان پر روزہ فرض ہو جاتا ہے پھر ضرورت کے تحت ان کو تاخیر کی اجازت دی گئی اس سلسلے میں مسافر بھی ان دونوں کی طرح ہے۔ روایات کو اس مفہوم پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ ان دوسری روایات کے ساتھ جنہیں ہم نے ذکر کیا تضاد نہ ہو۔

پہلے قول والوں کے خلاف دوسرے قول والے مذکورہ دلائل کے علاوہ یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں روزہ چھوڑنے کی اس اجازت کے بعد بھی صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزہ رکھتے تھے۔

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں دیکھتا ہوں ہم

قَالُوْا ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا صَائِمٌ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ۔

بعض سفروں میں موسم گرما میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ سخت گرمی کی وجہ سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا اور ہم میں سے صرف رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

---

۸۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَمْ يَكُنْ يَعِيْبُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے بعض نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض کا روزہ نہیں تھا لیکن کوئی بھی دوسرے پر اعتراض نہیں کرتا تھا۔

---

۸۶۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لِتِسْعَ عَشَرَةَ أَوْ لِسَبْعَ عَشَرَةَ مِنْ رَمَضَانَ فَصَامَ صَائِمُوْنَ وَأَفْطَرَ مُفْطِرُوْنَ فَلَمْ يَعِبْ هٰؤُلَاءِ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَلَا هٰؤُلَاءِ عَلَى هٰؤُلَاءِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم فتح مکہ کے دن جب کہ رمضان المبارک کی انیس یا سترہ تاریخ تھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ روزہ رکھنے والوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور نہ رکھنے والوں نے نہیں رکھا تھا تو نہ انھوں نے ان پر اعتراض کیا اور نہ انھوں نے ان پر اعتراض کیا۔

---

۸۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لِثِنْتَيْ عَشَرَةَ۔

حضرت سعید بن عروبہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا، البتہ انھوں نے فرمایا کہ بارہ تاریخ تھی۔

۸۶۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لِثَمَانَ عَشَرَةَ۔

حضرت ہشام بن ابوعبداللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے اٹھارہ تاریخ کا ذکر کیا۔

۸۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہشام نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

حضرت مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہشام نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا

غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَتْحَ مَكَّةَ۔

٨٦٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَأَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَسْتُرُ الشَّمْسَ بِيَدِهِ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ بِالْأَجْرِ الْيَوْمَ۔

٨٦٧۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ إِفْطَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرِهِ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ لَيْسَ عَلَى الْمَنْعِ مِنَ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَأَنَّهُ عَلَى الْإِبَاحَةِ لِلْإِفْطَارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَامَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ۔

٨٦٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ۔

٨٦٩۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

لیکن انھوں نے فتح مکہ کا ذکر نہیں فرمایا۔

حضرت مورق العجلی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، سخت گرمی کے دن ہم (ایک جگہ) اترے تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض کا روزہ نہیں تھا ہم گرم دن اترے ہم میں سے اکثر نے چادر سے سایہ کر رکھا تھا اور بعض اپنے ہاتھ کے ذریعے دھوپ سے بچ رہے تھے روزہ دار گر پڑے اور جن کا روزہ نہیں تھا وہ کھڑے رہے انھوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہ رکھنے والے آج اجر لے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رمضان المبارک میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو روزہ دار نے روزہ چھوڑنے والے اور چھوڑنے والے نے روزہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہ کیا۔

تو ان روایات میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا روزہ نہ رکھنا اور صحابہ کرام کو بھی اسی بات کا حکم دینا سفر میں روزہ رکھنے سے روکنا نہیں تھا بلکہ روزہ چھوڑنے کا جواز بیان کرنا تھا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں بھی روزہ رکھتے تھے اور اسے چھوڑتے بھی تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور اسے چھوڑا بھی۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ وَاَفْطَرَ۔

فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ لِلْمُسَافِرِ اَنْ یَّصُوْمَ وَلَہٗ اَنْ یُّفْطِرَ وَقَدْ سَاَلَ حَمْزَۃُ الْاَسْلَمِیُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ فَقَالَ لَہٗ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسافر کے لیے روزہ رکھنا بھی جائز ہے اور چھوڑنا بھی۔ ـــــ حضرت حمزہ اسلمی نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ان سے فرمایا چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ وَھِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ حَمْزَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ۔

یہ حدیث حضرت قتادہ نے سلیمان بن یسار سے اور انہوں نے حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ ابْنِ یَسَارٍ عَنْ حَمْزَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ مِثْلَہٗ۔

حضرت عمران بن ابوانس، حضرت سلیمان بن یسار وہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَہٗ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَمْزَۃَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِی السَّفَرِ وَکَانَ کَثِیْرَ الصِّیَامِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور وہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

فَھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ الصَّوْمَ فِی السَّفَرِ لِمَنْ شَاءَ ذٰلِکَ وَالْفِطْرَ لِمَنْ شَاءَ ذٰلِکَ وَ فَثَبَتَ بِھٰذَا وَبِمَا ذَکَرْنَاہُ قَبْلَہٗ اَنَّ صَوْمَ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ جَائِزٌ وَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّہٗ لَا فَضْلَ لِمَنْ صَامَ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ عَلٰی مَنْ اَفْطَرَ وَقَضَاہُ بَعْدَ ذٰلِکَ وَقَالُوْا لَیْسَ اَحَدُھُمَا اَفْضَلَ مِنَ الْاٰخَرِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِتَخْیِیْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَمْزَۃَ بْنَ عَمْرٍو وَبَیْنَ الْاِفْطَارِ فِی السَّفَرِ وَالصَّوْمِ

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں اس شخص کے لیے روزہ رکھنا جائز قرار دیا جو رکھنا چاہے اور جو نہ رکھنا چاہے اس کے لیے چھوڑنا جائز قرار دیا۔ ـــــ تو اس سے اور جو کچھ ہم نے پہلے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ سفر میں رمضان المبارک کا روزہ رکھنا جائز ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سفر میں روزہ رکھنے والے کو اس شخص پر کوئی فضیلت نہیں جو روزہ چھوڑے اور بعد میں قضا کرے، وہ کہتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی دوسرے پر فضیلت نہیں۔ وہ اس بات سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو حالتِ سفر

وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِأَحَدِهِمَا دُوْنَ الْآخَرِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْطَارِ وَقَالُوْا لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَخْيِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَمْزَةَ بَيْنَ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْفِطْرِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلَ مِنَ الْآخَرِ وَلٰكِنْ إِنَّمَا خَيَّرَهُ بِمَا لَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ مِنَ الْإِفْطَارِ وَالصَّوْمِ وَقَدْ رَأَيْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ يَجِبُ بِدُخُوْلِهِ الصَّوْمُ عَلَى الْمُسَافِرِيْنَ وَالْمُقِيْمِيْنَ جَمِيْعًا إِذَا كَانُوْا مُكَلَّفِيْنَ فَلَمَّا كَانَ دُخُوْلُ رَمَضَانَ هُوَ الْمُوْجِبُ لِلصِّيَامِ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا كَانَ مَنْ عَجَّلَ مِنْهُمْ أَدَاءَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مِمَّنْ أَخَّرَهُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ مِنَ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ نَفَرٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ۔

میں روزہ رکھنے اور چھوڑنے کا اختیار دیا اور ایک کو چھوڑ کر دوسری بات کا حکم نہیں دیا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزہ رکھنا چھوڑنے سے افضل ہے۔ وہ پہلے قول والوں سے کہتے ہیں کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو روزہ رکھنے اور چھوڑنے کے درمیان اختیار دیا اس میں کسی ایک کی دوسرے پر عدم فضیلت کی کوئی دلیل نہیں بلکہ آپ نے ان کو اختیار دیا کہ جو عمل چاہیں کریں روزہ رکھیں یا اسے چھوڑیں ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی مقیم و مسافر سب پر روزہ فرض ہو جاتا ہے جبکہ وہ مکلف ہوں تو جب رمضان المبارک کی وجہ سے روزہ فرض ہوتا ہے تو ادائیگی میں جلدی کرنے والا تاخیر کرنے والے سے افضل ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا چھوڑنے سے افضل ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے حضرت انس بن مالک اور کئی تابعین سے بھی یہی بات مروی ہے۔

۸۷۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الصَّوْمُ أَفْضَلُ وَالْإِفْطَارُ رُخْصَةٌ يَعْنِيْ فِي السَّفَرِ۔

حضرت حماد، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے اور نہ رکھنے کی بھی اجازت ہے۔

۸۷۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ أَنَّهُمْ قَالُوْا فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ إِنْ شِئْتَ صُمْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ وَالصَّوْمُ أَفْضَلُ۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم، سعید بن جبیر اور مجاہد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: سفر میں اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو لیکن روزہ رکھنا افضل ہے۔

۸۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَبِيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ يَصُوْمُ مَنْ شَاءَ إِذَا كَانَ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ مَا لَمْ يَتَكَلَّفْ أَمْرًا يَشُقُّ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْإِفْطَارِ

حضرت عمرو بن ہرم فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رمضان المبارک میں دوران سفر روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا جو شخص روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے بشرطیکہ اس کی طاقت رکھتا ہو اور ایسا کام نہ کرے جو اس کے لیے باعث مشقت ہو۔

التَّيْسِيْرُ عَلٰى عِبَادِهٖ۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فِي الْحَرِّ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهَا كَانَتْ تُبَادِرُ۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ كَانَتْ تَرَى الْمُبَادَرَةَ بِصَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلَ مِنْ تَاْخِيْرِ ذٰلِكَ الْحَضَرِ۔

۸۷۷۔ وَكَانَ اَيْضًا مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ مَنْ كَرِهَ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ مَنْصُوْرٍ الْكَلْبِيِّ اَنَّ دِحْيَةَ ابْنَ خَلِيْفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهٖ بِدِمَشْقَ اِلٰى قَدْرِ قَرْيَةِ عَقَبَةَ فِيْ رَمَضَانَ فَاَفْطَرَ وَمَعَهٗ اُنَاسٌ وَكَرِهَ اٰخَرُوْنَ اَنْ يُّفْطِرُوْا فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى قَرْيَتِهٖ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ اَرَاهُ اَنَّ قَوْمًا رَغِبُوْا عَنْ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لِلَّذِيْنَ صَامُوْا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ اسْتَحَبُّوا الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ دِحْيَةَ اِنَّمَا ذَمَّ مَنْ رَغِبَ عَنْ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَمَنْ صَامَ فِيْ سَفَرِهٖ كَذٰلِكَ فَهُوَ مَذْمُوْمٌ وَمَنْ صَامَ فِيْ سَفَرِهٖ غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْ هَدْيِهٖ بَلْ عَلَى التَّمَسُّكِ بِهَدْيِهٖ فَهُوَ مَحْمُوْدٌ۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ قَالَ اَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ الْاَسْلَمِيِّ

اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے کی اجازت بندوں پر آسانی کے لیے دی ہے۔

حضرت قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سفر میں گرمی کے باوجود روزہ رکھتی تھیں (حضرت یحییٰ بن کثیر فرماتے ہیں) میں نے (حضرت قاسم بن محمد سے) پوچھا وہ ایسا کیوں کرتی تھیں تو انھوں نے فرمایا وہ جلدی کے پیش نظر ایسا کرتی تھیں۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر کی حالت میں رمضان المبارک کا روزہ جلدی رکھنے کو گھر میں تاخیر کے ساتھ رکھنے سے افضل جانتی تھیں ـــــ سفر میں روزہ رکھنے کو مکروہ خیال کرنے والے مزید اس طرح استدلال کرتے ہیں۔ ـــــ حضرت منصور کلبی فرماتے ہیں حضرت دحیہ بن خلیفہ رمضان المبارک کے مہینے میں دمشق میں اپنی بستی سے ایک ایسی بستی کی طرف نکلے جس کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے عقبہ تک فاصلے بنتا تھا آپ نے اور آپ کے ساتھ کچھ لوگوں نے روزہ نہ رکھا جبکہ دوسرے حضرات نے روزہ چھوڑنا پسند نہ کیا جب وہ اپنی بستی کی طرف لوٹے تو فرمایا اللہ کی قسم! میں نے آج ایک ایسی بات دیکھی ہے جسے دیکھنے کا مجھے تصور بھی نہ تھا۔ ایک جماعت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرت سے اعراض کیا۔ یہ بات انھوں نے روزہ رکھنے والوں کے بارے میں فرمائی پھر دعا مانگی "یا اللہ! مجھے اپنی طرف اٹھا لے"۔

تو جو لوگ سفر میں روزہ رکھنا پسند کرتے ہیں ان کے لیے اس حدیث میں دلیل یہ ہے کہ حضرت دحیہ نے ان لوگوں کی مذمت کی جنھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرت سے اعراض کیا تو جو شخص سفر میں اس طریقے سے (سیرت نبوی سے اعراض کے طور پر) روزہ نہ رکھے وہ قابل مذمت ہے لیکن جو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے اعراض کی بجائے

حضرت ابومراوح اسلمی، صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم، وسلم، حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں مسلسل

عن حمزة بن عمرو الاسلمي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال يا رسول الله اني اسرد الصيام أفأصوم في السفر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هي رخصة من الله عز وجل للعباد من قبلها فحسن جميل ومن تركها فلا جناح عليه قال وكان حمزة يصوم الدهر في السفر والحضر وكان ابو مراوح كذلك وكان عروة كذلك۔

فدل ما ذكرنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصوم في السفر افضل من الافطار وان الافطار انما هو رخصة۔

۸۷۹۔ وقد حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابو زرعة قال انا حيوة قال ثنا ابو الاسود عن عروة بن الزبير ان عائشة كانت تصوم الدهر في السفر والحضر۔

باب ۱۲۶ صوم يوم عرفة

۸۸۰۔ حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا بشر بن بكر ح وحدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم ح وحدثنا بكر بن ادريس وصالح بن عبد الرحمن قالا ثنا ابو عبد الرحمن المقرئ قالوا ثنا موسى بن علي عن ابيه عن عقبة وقال بكر وصالح في حديثهما قال سمعت ابي يحدث عن عقبة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان ايام الاضحى وايام التشريق ويوم عرفة يوم عيد اهل الاسلام ايام اكل وشرب۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا الحديث فكرهوا به صوم يوم عرفة وجعلوا صومه كصوم يوم النحر وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا بأس بصوم يوم عرفة وكان من الحجة لهم في ذلك انه قد يجوز ان يكون النبي

روزے رکھتا ہوں تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ سکتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لیے رخصت ہے پس یہ اچھا عمل ہے اور جو چھوڑ دے تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ راوی فرماتے ہیں حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سفر وحضر میں روزہ رکھتے تھے۔ حضرت ابومراوح اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

ترجمہ کچھ ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا چھوڑنے سے افضل ہے اور روزہ چھوڑنے کی بھی اجازت ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر وحضر میں ہمیشہ روزہ رکھتی تھیں۔

یوم عرفہ کا روزہ

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قربانی کا دن، ایام تشریق (گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ) اور یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) مسلمانوں کی عید کے دن ہیں، کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جماعت نے اس حدیث کو اپنایا وہ یوم عرفہ کا روزہ مکروہ جانتے ہیں اور اسے قربانی کے دن کے روزے کی طرح قرار دیتے ہیں۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں، ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے رسول اکرم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِنَهْيِهِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ لِاَنَّهُ هُنَاكَ عِيْدٌ وَلَيْسَ فِيْ غَيْرِهِ كَذٰلِكَ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ۔

صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد میدانِ عرفات میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہو کیونکہ وہاں عید ہے' دوسری جگہ اس طرح نہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح بیان کیا۔

۸۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ وَابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَا ثَنَا حَوْشَبُ ابْنُ عُقَيْلٍ عَنْ مَهْدِيٍّ الْهَجَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ بَيْتِهِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔

فَاَخْبَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّهْيَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّمَا هُوَ بِعَرَفَةَ خَاصَّةً۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے خانۂ اقدس میں ان کے ساتھ تھے' انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن میدانِ عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرنا عرفات کے ساتھ خاص ہے۔

۸۸۲ - **فَاحْتَجَّ** اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَصُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ وَلَا عَلِيٌّ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

پہلے قول والے یوں بھی استدلال کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق' حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہم نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا اَيْضًا عِنْدَنَا عَلَى الصِّيَامِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس سے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ نہ رکھنا مراد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہمانے یہ بات دوسری حدیث میں بیان کی ہے۔

۸۸۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَاَبُوْ دَاؤُدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا

حضرت عبداللہ ابن ابو نجیح اپنے والد سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن میدانِ عرفات میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تو ہم نے روزہ نہ رکھا تو اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضرت نافع نے جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ میدان عرفات میں روزہ رکھنے سے

آمُرُكَ وَلَا أَنْهَاكَ فَإِنْ شِئْتَ فَصُمْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَصُمْهُ۔

فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ مَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَ عَلَى الصَّوْمِ فِي الْمَوْقِفِ۔

متعلق ہے۔

۸۸۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْأَمْرِ بِصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا رَقَبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ فَأَمَرَ بِصِيَامِهِمَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق بھی مروی ہے۔ حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے جمعۃ المبارک اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۸۸۵۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوَابِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ۔

حضرت ابن عمر اور ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہم کی روایات میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کا ثواب بھی بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ گزرے ہوئے اور آنے والے سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ یوم عرفہ کے روزے کو گزشتہ اور آئندہ سال (کے گناہوں) کا کفارہ بنا دے۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ حَرِيْزٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْدِلُهُ بِصَوْمِ سَنَةٍ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے اور اس روزے کو ایک سال کے روزے کے برابر قرار دیتے۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْاَثَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّرْغِيْبُ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا كُرِهَ مِنْ صَوْمِهٖ فِي الْاٰثَارِ الْاُوْلٰى هُوَ لِلْعَارِضِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ لِشِدَّةِ تَعَبِهِمْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے روزے کی ترغیب ثابت ہوئی پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی روایات کے مطابق (اس دن کے) روزے کی کراہت اس وجہ سے ہے جو ہم نے ذکر کی یعنی میدانِ عرفات میں ٹھہرنا کیونکہ اس میں مشقت زیادہ ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ[۲] صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

عاشورہ کا روزہ

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ هِنْدِ بْنِ اَسْمَاءَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِيْ مِنْ اَسْلَمَ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ فَلْيَصُوْمُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ وَّجَدْتَ مِنْهُمْ قَدْ اَكَلَ مِنْ صَدْرِ يَوْمِهٖ فَلْيَصُمْ اٰخِرَهٗ۔

حضرت حبیب بن ہند بن اسماء رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کی طرف بھیجا جن کا قبیلہ اسلم سے تعلق تھا اور فرمایا ان سے کہو یوم عاشورہ کا روزہ رکھو اور جسے تم پاؤ کہ اس نے دن کے شروع میں کچھ کھایا ہے تو اسے دن کے آخر میں روزہ رکھنا چاہیے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ هُوَ ابْنُ الْمِنْهَالِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ غَدَوْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبَيْحَةَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَقَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ اَصُمْتُمْ هٰذَا الْيَوْمَ فَقُلْنَا قَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ فَاَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی (ابن منہال) اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم یوم عاشورہ کی صبح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ہم ناشتہ کر چکے تھے آپ نے فرمایا کیا آج تم روزہ رکھو گے؟ ہم نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) ہم تو ناشتہ کر چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا دن کا باقی حصہ میں روزہ مکمل کر دو۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهٖ وَكَانَ مِنْ اَسْلَمَ اَنَّ نَاسًا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضُهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اَصُمْتُمُ الْيَوْمَ فَقَالُوْا لَا وَقَدْ اَكَلْنَا فَقَالَ فَصُوْمُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ۔

حضرت ابو المنہال اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور وہ اسلم قبیلے سے تعلق رکھتے تھے کہ لوگ یا ان میں سے بعض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں اور ہم نے کھانا بھی کھا لیا ہے آپ نے فرمایا باقی دن کا روزہ رکھ لو۔

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وُجُوْبُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَفِيْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ بِصَوْمِهٖ بَعْدَ مَا اَصْبَحُوْا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَنْ كَانَ فِيْ يَوْمٍ عَلَيْهِ صَوْمُهٗ بِعَيْنِهٖ وَلَمْ يَكُنْ نَوٰى صَوْمَهٗ مِنَ اللَّيْلِ اَنَّهٗ يُجْزِيْهِ اَنْ يَّنْوِيَ صَوْمَهٗ بَعْدَ مَا اَصْبَحَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ الزَّوَالِ عَلٰى مَا قَالَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ مَا زَادَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَمْصَارِ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ عَلٰى صَوْمِهٖ وَمَنْ كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ اٰخِرَ يَوْمِهٖ فَلَمْ نَزَلْ نَصُوْمُهٗ بَعْدُ وَنُصَوِّمُهٗ صِبْيَانَنَا وَهُمْ صِغَارٌ وَنَتَّخِذُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَاِذَا سَاَلُوْنَا الطَّعَامَ اَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَمْنَعُوْنَ صِبْيَانَهُمُ الطَّعَامَ وَيُصَوِّمُوْنَهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا عِنْدَنَا غَيْرُ جَائِزٍ لِاَنَّ الصِّبْيَانَ غَيْرُ مُتَعَبَّدِيْنَ بِصِيَامٍ وَلَا بِصَلٰوةٍ وَلَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَكَيْفَ يَكُوْنُوْنَ مُتَعَبَّدِيْنَ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ رَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُمُ الْقَلَمَ۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ الْاَعْمَشِ

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق عاشورہ کا روزہ واجب ہے اور صبح کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں روزہ رکھنے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ جب کوئی دن روزے کے لیے معین ہو اور رات کو نیت نہ کر سکے تو صبح کے بعد زوال سے پہلے پہلے نیت کرے جیسا کہ اس سلسلے میں اہل علم نے فرمایا ہے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں اس کے علاوہ بھی روایات مروی ہیں۔

حضرت خالد بن ذکوان فرماتے ہیں میں نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو شہروں میں بھیجا کہ جس شخص نے صبح سے روزہ رکھا ہوا ہے وہ پورا کرے اور جس نے صبح نہیں رکھا وہ دن کے باقی حصے میں رکھ لے اس کے بعد ہم مسلسل روزے رکھتے ہیں اور چھوٹے بچوں سے بھی رکھواتے ہیں ہم ان کے لیے کھلونا بناتے ہیں جب وہ ہم سے کھانا مانگتے ہیں تو ہم انہیں کھلونا دیتے ہیں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ بچوں سے کھانا روک لیتے اور عاشورہ کے دن ان سے روزہ رکھواتے اور ہمارے نزدیک یہ بات جائز نہیں کیونکہ بچے نماز، روزے اور کسی دوسری عبادت کے مکلف نہیں ہوتے اور وہ کیسے ان عبادات کے مکلف ہو سکتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے قلم اٹھا لیا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین قسم کے لوگوں

عن ابی ظبیان عن عبد الله بن عباس عن علی بن ابی طالب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال رفع القلم عن ثلثة عن الصبی حتی یکبر وعن النائم حتی یستیقظ وعن المجنون حتی یفیق۔

سے قلم اُٹھالیا گیا (۱) بچہ یہاں تک کہ بڑا ہو جائے (۲) سونے والا یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور (۳) پاگل حتیٰ کہ ٹھیک ہو جائے۔

۸۹۳۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

وقد روی فی نسخ صوم یوم عاشوراء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم آثار صحیحة

یوم عاشورہ کے روزے کے منسوخ ہونے کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح رطایات مروی ہیں۔

۸۹۴۔ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا الوهبی قال ثنا المبارك بن فضالة عن ابراهیم ابن اسمعیل عن شقیق بن سلمة قال دخلت علی ابن مسعود یوم عاشوراء وعنده رطب فقال ادنه فقلت ان هذا یوم عاشوراء وانا صائم فقال ان هذا الیوم امرنا بصیامه قبل رمضان.

حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عاشورہ کے دن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس تر کھجوریں تھیں انھوں نے فرمایا قریب آؤ میں نے عرض کیا آج عاشورہ ہے اور میں روزہ دار ہوں انھوں نے فرمایا رمضان المبارک (کی فرضیت) سے پہلے ہمیں اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔

۸۹۵۔ **حدثنا** سلیمن بن شعیب قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا سفیان عن ابیه عن عمارة بن عمیر عن قیس بن السکن عن ابن مسعود قال اتاه رجل وهو یاکل فقال له هلم فقال انی صائم فقال له عبد الله کنا نصومه ثم ترك یعنی یوم عاشوراء۔

حضرت قیس بن سکن، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور وہ کھانا کھا رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا آؤ کھاؤ اس نے کہا میں روزے دار ہوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ہم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے پھر چھوڑ دیا گیا۔

۸۹۶۔ **حدثنا** نصر بن مرزوق وابن ابی داؤد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثنی اللیث قال اخبرنی عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة بن الزبیر ان عائشة اخبرته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر بصیام یوم عاشوراء قبل ان یفرض رمضان فلما فرض رمضان فقال من شاء صام عاشوراء

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو فرمایا جو شخص چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

٨٩٧- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ وَشُعَيْبٌ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ عِرَاكًا اَخْبَرَهُ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عراک فرماتے ہیں حضرت عروہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

٨٩٨- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عَلَيْهِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرماتے اس کی تاکید فرماتے اور ہم سے اس کا وعدہ (لیتے) جب رمضان المبارک (کا روزہ) فرض ہوا تو آپ نے نہ تو ہمیں (عاشورہ کے روزے کا) حکم دیا نہ روکا اور نہ ہی ہم سے اس پر عہد لیا۔

٨٩٩- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ اَبِي عَمَّارٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ اَمَرَنَا بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ لَمْ نُؤْمَرْ وَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ۔

حضرت ابو عمار حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے ہمیں عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان المبارک (کا روزہ) فرض ہوا تو آپ نے نہ تو ہمیں اس کا حکم دیا اور نہ روکا اور ہم یہ روزہ رکھتے ہیں۔

٩٠٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُخَيْمِرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلَهُ۔

حضرت عمرو بن شرحبیل، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٠١- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ۔

حضرت حکم، حضرت قاسم بن مخیمرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ نَسْخُ وُجُوْبِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَدَلِيْلٌ اَنَّ صَوْمَهُ قَدْ رُدَّ اِلَى التَّطَوُّعِ بَعْدَ اَنْ كَانَ فَرْضًا **وَقَدْ** رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ اُخَرُ فِيْهَا دَلِيْلٌ

ان روایات میں یوم عاشورہ کے روزے کا منسوخ ہونا بیان کیا گیا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس (دن) کا روزہ نفل قرار دیا گیا جبکہ پہلے فرض تھا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ دوسری روایات بھی مروی ہیں جن میں اس بات پر دلیل پائی جاتی ہے کہ

عَلٰی اَنَّ صَوْمَهٗ کَانَ اِخْتِیَارًا لَا فَرْضًا۔

اس روزے کا اختیار تھا فرض نہ تھا۔

۹۰۲۔ **فَمِنْهَا** مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ وَعَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَجَدَ الْیَهُوْدَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا هٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ اَظْهَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْهِ مُوْسٰی عَلٰی فِرْعَوْنَ فَقَالَ اَنْتُمْ اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْهُمْ فَصُوْمُوْهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں، جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا آپ نے ان سے پوچھا تو انھوں نے جواب دیا اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا آپ نے (مسلمانوں سے) فرمایا تم ان یہودیوں) کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہو پس تم اس (دن) کا روزہ رکھو۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا صَامَهٗ شُکْرًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اِظْهَارِهٖ مُوْسٰی عَلٰی فِرْعَوْنَ فَذٰلِكَ عَلَی الْاِخْتِیَارِ لَا عَلَی الْفَرْضِ۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا روزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرعون پر غالب آنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے رکھا تو اس میں اختیار ہے فرض نہیں۔

۹۰۳۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِیْ یَزِیْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ عَلٰی غَیْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَوْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرے علم کے مطابق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس دن یعنی یوم عاشورہ یا رمضان المبارک کے علاوہ روزوں کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے تھے۔

۹۰۴۔ **حَدَّثَنَا** رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْرَقِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَةَ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِیَوْمٍ فَضْلٌ عَلٰی یَوْمٍ فِی الصِّیَامِ اِلَّا شَهْرَ رَمَضَانَ وَیَوْمَ عَاشُوْرَاءَ۔

حضرت عبیداللہ بن ابو یزید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا روزے کے سلسلے میں رمضان المبارک اور یوم عاشورہ کے علاوہ کسی دن کو دوسرے دن پر فضیلت حاصل نہیں۔

۹۰۵۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَکَمَ بْنَ الْاَعْرَجِ یَقُوْلُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبِرْنِیْ عَنْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ عَنْ اَیِّ بَالِهٖ تَسْاَلُ قُلْتُ

حضرت حکم بن اعرج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ مجھے یوم عاشورہ کے بارے میں بتائیے انھوں نے فرمایا اس کی کس بات کے بارے میں پوچھ رہے ہو میں نے کہا میں اس کے روزے کے بارے میں پوچھ

اَسْأَلُ عَنْ صِيَامِهِ اَيَّ يَوْمٍ اَصُوْمُ قَالَ اِذَا اَصْبَحْتَ مِنْ تَاسِعَةٍ فَاَصْبِحْ صَائِمًا قُلْتُ كَذٰلِكَ كَانَ يَصُوْمُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

رہا ہوں کہ کس دن روزہ رکھوں؟ انھوں نے فرمایا نویں تاریخ کی صبح کو روزے کی حالت میں صبح کر۔ میں نے پوچھا کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا ہاں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى صَوْمِهِ ذٰلِكَ اَنَّهُ كَانَ اِخْتِيَارًا لَا فَرْضًا مَا قَدْ رَوَاهُ سَعِيْدُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ اَخْبَارِهِ بِالْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا روزہ نفلی ہوتا تھا فرض نہیں۔ —— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان روایات میں جو انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہیں اس علت کو بیان کیا جس کے باعث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا۔

۹۰۶ وَقَدْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اَيْضًا مِنْ اَجْلِ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

تو ہو سکتا ہے یہ بھی اسی وجہ سے ہو جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا ہے۔

۹۰۷ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَصُوْمُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِصَوْمِهِ

حضرت ثور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن روزہ رکھو بے شک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس کے روزے کا حکم دیا کرتے تھے۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا اَيْضًا۔

تو ہو سکتا ہے اس کی علت وہ ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

۹۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْسَرَةَ اَبُوْ لَيْلٰى قَالَ ثَنَا مَزِيْدَةُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ اُمِّهِ اَنَّ عُثْمَانَ اسْتَعْمَلَ اَبَا مُوْسٰى عَلَى الْكُوْفَةِ فَقَالَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ صُوْمُوْا هٰذَا الْيَوْمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُهُ۔

حضرت مزیدہ بن جابر اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا عامل بنایا تو عاشورہ کے دن انھوں نے فرمایا آج کا روزہ رکھو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔

فهذا الحديث يحتمل ما في حديث ابن عباس ايضا۔

٩٠٩۔ حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا اسد قال ثنا ابو عوانة عن الحر بن الصياح عن هنيدة بن خالد عن امراته عن بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم كان يصوم نصف ذي الحجة ويوم عاشوراء وثلثة ايام من كل شهر۔

فهذا ايضا مثل الذي قبله۔

اس حدیث میں بھی اس بات کا احتمال ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔

حضرت ہنیدہ بن خالد اپنی زوجہ سے وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نویں اور دسویں ذوالحجہ اور ہر مہینے سے تین دن کا روزہ رکھتے تھے۔

یہ بھی پہلی بات کی طرح ہے۔

٩١٠۔ حدثنا فهد قال ثنا الحماني قال ثنا ابو اسامة قال ثنا ابو عميس عن قيس ابن مسلم عن طارق بن شهاب عن ابي موسى قال قال النبي صلى الله عليه وسلم قد كان يوم عاشوراء يوما يصومه اليهود ويتخذونه عيدا فصوموه انتم۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی یوم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے اور اسے عید قرار دیتے تھے پس تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

ففي هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بصومه لان اليهود كانت تصومه وقد اخبر ابن عباس في حديثه بالعلة التي من اجلها كانت اليهود تصومه انها على الشكر منهم لله تعالى في اظهاره موسى على فرعون وان رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضا صامه كذلك والصوم للشكر اختيار لا فرض۔

اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کا حکم اس لیے دیا کہ اس دن یہودی روزہ رکھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں وہ علت بیان کی ہے جس کے باعث یہودی اس دن کا روزہ رکھتے تھے یعنی وہ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی وجہ سے یہ روزہ رکھتے تھے اور شکر کے طور پر روزہ رکھنا اختیاری ہے۔

٩١١۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني عبد الله بن عمر والليث بن سعد عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احب منكم ان يصوم يوم عاشوراء فليصمه ومن لم يحب فليدعه۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص عاشورہ کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ چھوڑ دے۔

٩١٢۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا الوهبي قال ثنا ابن اسحق عن نافع عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا یوم عاشورہ کے بارے میں فرماتے تھے کہ قریش دور جاہلیت میں اس دن کا روزہ

فِی یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ کَانَتْ قُرَیْشٌ تَصُوْمُہٗ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَمَنْ شَاءَ اَنْ یَّصُوْمَہٗ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ شَاءَ اَنْ یَّتْرُکَہٗ فَلْیَتْرُکْہُ۔

رکھتے تھے۔ پس جو شخص اس دن کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو شخص اسے چھوڑنا چاہے چھوڑ دے۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ غَیْلَانَ ابْنَ جَرِیْرٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قُلْتُ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ الْاَنْصَارِیُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کے بارے میں فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفارہ بنا دے۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ غَیْلَانَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں ہم سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت غیلان سے سنا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مَھْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ وَحَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ غَیْلَانَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ۔

حضرت مہدی بن میمون اور حماد بن زید، حضرت غیلان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ اَمَرَھُمْ بِصَوْمِہٖ اِحْتِسَابًا لِمَا ذُکِرَ فِیْہِ مِنَ الْکَفَّارَۃِ وَلَیْسَ ھٰذَا بِمُخَالِفٍ عِنْدَنَا لِحَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِاَنَّہٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ کَانَ یَصُوْمُہٗ شُکْرًا لِلّٰہِ لِمَا اَظْھَرَ مُوْسٰی عَلٰی فِرْعَوْنَ فَیَشْکُرُ اللّٰہُ بِہٖ مَا شَکَرَہٗ بِہٖ مِنْ ذٰلِکَ فَیُکَفِّرُ بِہٖ عَنْہُ السَّنَۃَ الْمَاضِیَۃَ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ان کو اس دن کا روزہ اس کفارہ کی امید پر رکھنے کا حکم دیا جس کا ذکر کیا گیا۔ ہمارے نزدیک یہ حدیث، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے آپ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے یہ روزہ رکھا کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تو یہ شکرانے کا روزہ تھا اس کے لیے پہلے سے جاری؟

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ حُمَیْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ سَمِعَ مُعَاوِیَۃَ عَامَ حَجٍّ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ یَا اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَیْنَ عُلَمَاءُکُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ ھٰذَا یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ یُکْتَبْ عَلَیْکُمْ صِیَامُہٗ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْیَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْیُفْطِرْ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ اَرَادَ بِقَوْلِہٖ

حضرت حمید بن عبدالرحمن فرماتے ہیں انہوں نے حج کے موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر فرماتے تھے اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس دن کے بارے میں فرماتے تھے یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن کا روزہ تم پر فرض نہیں لیکن میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

ممکن ہے آپ کے قول "اور تم پر اس کا روزہ فرض نہیں

وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ أَيْ صِيَامُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ وَلَيْسَ فِي هٰذَا نَفْيُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ كَانَ كُتِبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فِيْمَا تَقَدَّمَ ذٰلِكَ الْعَامَ مِنَ الْأَعْوَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ **فَقَدْ** ثَبَتَ نَسْخُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ الَّذِيْ كَانَ فَرْضًا وَأُمِرَ بِذٰلِكَ عَلَى الْإِخْتِيَارِ وَأُخْبِرَ بِمَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الثَّوَابِ فَصَوْمُهُ حَسَنٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الْعَاشِرُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ وَذُكِرَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کیا گیا" سے مراد اس سال کا وہ دن ہو۔ اس میں گذشتہ سالوں میں اس کی فرضیت کی نفی نہیں ہے بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا جیسا کہ پہلی روایات میں گزرا ہے تو یوم عاشورہ کا روزہ جو پہلے فرض تھا اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا اور اب بطور اختیار اس کا حکم دیا گیا اور اس کا ثواب بیان کیا گیا پس اس دن روزہ رکھنا اچھا ہے اور یہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ ہے حکم بن اعرج رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد گرامی اسی طرح ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۹۱۷۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ الْعَامَ الْقَابِلَ لَأَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ يَعْنِيْ عَاشُوْرَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا، یعنی عاشورہ کا۔

۹۱۸۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ وَأَبُوْ دَاؤُدَ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَأَصُوْمَنَّ مِنْ عَاشُوْرَاءَ يَوْمَ التَّاسِعِ۔

حضرت ابوعامر اور ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ آپ نے فرمایا میں محرم کی نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔

۹۱۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ۔

حضرت روح فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن ابی ذئب نے بیان کیا پھر انھوں نے حضرت سلیمان کی روایت (۹۱۷) کی مثل بیان کیا۔

فَقَوْلُهُ لَأَصُوْمَنَّ عَاشُوْرَاءَ يَوْمَ التَّاسِعِ إِخْبَارٌ مِنْهُ عَلٰى أَنَّهُ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَقَوْلُهُ لَأَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ يَحْتَمِلُ لَأَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ مَعَ الْعَاشِرِ أَيْ لِئَلَّا أَقْصِدَ بِصَوْمِيْ إِلٰى يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ بِعَيْنِهِ كَمَا تَفْعَلُ الْيَهُوْدُ وَلٰكِنْ أَخْلِطُهُ بِغَيْرِهِ فَأَكُوْنُ قَدْ صُمْتُهُ بِخِلَافِ مَا تَصُوْمُهُ

تو آپ کا ارشاد گرامی کہ میں عاشورہ کا یعنی نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا، اس بات کی خبر ہے کہ یہی دن عاشورہ ہے اور آپ کا ارشاد گرامی کہ میں نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ نویں اور دسویں تاریخ کو ملا کر (دونوں کا) روزہ رکھوں گا یعنی صرف دسویں تاریخ کا قصد نہیں کروں گا جیسے یہودی کرتے ہیں بلکہ اسے دوسرے دن کے ساتھ ملاؤں گا، تو میرا روزہ یہودیوں کے روزے کے

يَهُوْدُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

خلاف ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس معنی کی روایات مروی ہیں۔

٩٢٠- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَصُوْمُوْا يَوْمَ التَّاسِعِ وَالْعَاشِرِ

حضرت عطاء سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہودیوں کی مخالفت کرو اور نویں اور دسویں تاریخ کا روزہ رکھو۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ صَرَفَ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ عِشْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ اِلٰى مَا صَرَفْنَاهُ اِلَيْهِ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں اور دسویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا کا وہی معنی بیان کیا ہے

٩٢١- وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ صُوْمُوْهُ وَصُوْمُوْا قَبْلَهٗ يَوْمًا اَوْ بَعْدَهٗ يَوْمًا وَلَا تَتَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے حضرت داؤد بن علی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں روایت کرتے ہیں (آپ نے فرمایا) اس سے ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ بھی رکھو اور یہودیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

٩٢٢- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوشہاب حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَا ذَكَرْنَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِصَوْمِ يَوْمِ التَّاسِعِ اَنْ يُدْخِلَ صَوْمَهٗ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِيْ غَيْرِهٖ مِنَ الصِّيَامِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ مَقْصُوْدًا اِلٰى صَوْمِهٖ بِعَيْنِهٖ كَمَا جَاءَ عَنْهُ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

تو اس حدیث سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نویں تاریخ کے روزے کا ارادہ اس لیے فرمایا کہ اس کے ذریعے وہ عاشورہ کے روزے میں داخل ہو تاکہ اس معین دن کا روزہ مقصود نہ ہو جیسا کہ آپ سے جمعہ کے روزے کے بارے میں آیا ہے۔

٩٢٣- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے انھوں نے روزہ رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا، انھوں نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جُوَيْرِيَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ لَهَا أَصُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ أَتَصُوْمِيْنَ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي إِذًا۔

عرض کیا "نہیں"، فرمایا کیا کل بھی روزہ رکھوگی؟ انھوں نے عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا تو پھر روزہ توڑ دو۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوْبَ الْعَتَكِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوایوب عتکی، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حماد بن سلمہ اور ہمام حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو ماسوائے اس کے کہ اس سے ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ بھی رکھو۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ۔

حضرت عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں میں نے بنو حارث بن کعب کے ایک شخص سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زِيَادٍ الْحَارِثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زیاد حارثی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِيْنٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَهٰى عَنْهُ إِلَّا فِي أَيَّامٍ مُتَتَابِعَةٍ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ رَافِعٍ عَنْ أَبِي

حضرت قاسم بن سلام بن مسکین فرماتے ہیں ہم سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یوم جمعہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا اس دن کے روزے سے منع کیا گیا البتہ

هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا فِىْ اَيَّامٍ قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ۔

۹۳۰- **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ حُذَيْفَةَ الْبَارِقِىَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ جُنَادَةَ ابْنَ اَبِىْ اُمَيَّةَ الْاَزْدِىَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهُمْ دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَرَّبَ اِلَيْهِمْ طَعَامًا فَقَالَ كُلُوْا فَقَالُوْا نَحْنُ صِيَامٌ فَقَالَ اَصُمْتُمْ اَمْسِ قَالُوْا لَا قَالَ اَفَصَائِمُوْنَ اَنْتُمْ غَدًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاَفْطِرُوْا۔

۹۳۱- **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ لُدَيْنٍ الْاَشْعَرِىِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيْرِ وَقَعْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِيْدُكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيْدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ اِلَّا اَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ۔

فَكَمَا كَرِهَ اَنْ يَّقْصِدَ اِلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِعَيْنِهٖ بِصِيَامٍ اِلَّا اَنْ يَّخْلِطَ بِيَوْمٍ قَبْلَهٗ اَوْ بِيَوْمٍ بَعْدَهٗ فَيَكُوْنُ قَدْ دَخَلَ فِىْ صِيَامٍ حَتّٰى صَارَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ عِنْدَنَا سَائِرُ الْاَيَّامِ لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يَّقْصِدَ اِلَى الصَّوْمِ يَوْمٍ مِنْهَا بِعَيْنِهٖ كَمَا لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يَّقْصِدَ اِلَى الصَّوْمِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِاَعْيَانِهِمَا وَلٰكِنْ يَقْصِدُ اِلَى الصِّيَامِ فِىْ اَىِّ الْاَيَّامِ كَانَ وَاِنَّمَا اُرِيْدَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْكَرَاهَةِ الَّتِىْ وَصَفْنَا التَّفْرِقَةَ بَيْنَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَبَيْنَ سَائِرِ مَا يَصُوْمُ النَّاسُ غَيْرَهٗ لِاَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ مَقْصُوْدٌ بِصَوْمِهٖ اِلٰى شَهْرٍ بِعَيْنِهٖ لِاَنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهٖ صَوْمُهُمْ اِيَّاهُ بِعَيْنِهٖ اِلَّا مَنْ عُذْرٍ مِنْهُمْ

کہ مسلسل دنوں میں آجائے پھر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت البزار نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا البتہ اگر اس سے پہلے یا بعد والے دن کا بھی روزہ رکھے۔

حضرت حذیفہ بارقی نے بیان کیا کہ حضرت جنادہ بن ابوامیہ ازدی نے ان سے بیان کیا کہ وہ جمعہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کو کھانا دیا اور فرمایا کھاؤ انھوں نے عرض کیا ہم روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کل کا روزہ رکھو گے؟ انھوں نے عرض کیا "نہیں" سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "روزہ توڑ دو"۔

حضرت عامر بن لدین اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تم نے خبر رکھنے والے سے رابطہ کیا میں نے رسول اللہ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جمعۃ المبارک عید کا دن ہے پس تم عید کے دن کو روزے کا دن نہ بناؤ مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد (والے دن) کا روزہ بھی رکھو۔

تو جس طرح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کوئی شخص جمعہ کے دن روزے رکھنے کا قصد کرے مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد کا روزہ بھی رکھے کہ یوں وہ مسلسل روزوں میں آجائے گا۔ ہمارے نزدیک تمام دنوں کا یہی حکم ہے کہ کسی معین دن کا قصد کرنا مناسب نہیں جیسے یوم عاشورہ یا جمعہ کے دن کا قصداً روزہ رکھنا مناسب نہیں بلکہ جس دن چاہے روزہ رکھنے کا ارادہ کرے اور جس کراہت کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ رمضان المبارک اور دوسرے دنوں میں فرق کیا جائے کیونکہ رمضان المبارک کے مہینے میں روزہ رکھنا معین طور پر مقصود ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کی تعیین کے ساتھ اس کے روزے فرض کیے ہیں البتہ بیماری یا سفر کے عذر کی وجہ سے چھوڑ سکتا ہے لیکن دوسرے مہینوں کا یہ مسئلہ نہیں، یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات

بِمَرَضٍ اَوْ سَفَرٍ وَغَيْرِهٖ مِنَ الشُّهُوْرِ لَيْسَ كَذٰلِكَ فَهٰذَا اَوْجَهُ مَا رُوِيَ فِي صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَشَرَحْنَاهُ۔

مروی ہیں ان کا وہی مطلب ہے جو ہم نے اس باب میں بیان کیا۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ [۱۲۸]

سنیچر کا روزہ

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمَنَّ يَوْمَ السَّبْتِ فِيْ غَيْرِ مَا افْتُرِضَ عَلَيْكُنَّ وَلَوْ لَمْ تَجِدْ اِحْدَاكُنَّ اِلَّا لِحَاءَ شَجَرَةٍ اَوْ عُوْدَ عِنَبٍ فَلْتَمْضَغْهُ۔

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی ہمشیرہ حضرت صماء (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو جب تک کہ وہ تم پر فرض نہ ہو جائے اگر تم درخت کا چھلکا یا انگور کی لکڑی ہی پاؤ تو اسے ہی چبا لو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا صَوْمَ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِصَوْمِهٖ بَأْسًا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ جَاءَ الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يُصَامَ قَبْلَهٗ يَوْمٌ اَوْ بَعْدَهٗ يَوْمٌ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فَالْيَوْمُ الَّذِيْ بَعْدَهٗ هُوَ يَوْمُ السَّبْتِ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِيْ هٰذَا اِبَاحَةُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا وَهِيَ اَشْهَرُ وَاَظْهَرُ فِيْ اَيْدِي الْعُلَمَاءِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الشَّاذِّ الَّذِيْ قَدْ خَالَفَهَا وَقَدْ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَحَضَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ اِنْ كَانَ يَوْمُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ جانتے ہیں۔ لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس دن کے روزے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث میں ہے آپ نے صرف جمعہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا روزہ بھی رکھے۔ ہم نے یہ روایات ان کی اسناد کے ساتھ گذشتہ باب میں ذکر کی ہیں تو اس (جمعہ) کے بعد والا دن، ہفتے کا دن ہوتا ہے۔ تو ان روایات میں ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا جواز ہے اور یہ حدیث علماء کے ہاں اس شاذ حدیث سے زیادہ مشہور ہے جو اس کے خلاف ہے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھنے کی اجازت دی اور اس کی ترغیب فرمائی لیکن آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہفتہ کا دن ہو تو یہ روزہ نہ رکھو

السَّبْتِ فَلَا تَصُومُوهُ فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى دُخُولِ كُلِّ الْاَيَّامِ فِيهِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاؤدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِي مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَفِي ذٰلِكَ اَيْضًا التَّسْوِيَةُ بَيْنَ يَوْمِ السَّبْتِ وَبَيْنَ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَقَدْ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا بِصِيَامِ اَيَّامِ الْبِيضِ۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں تمام دن داخل ہیں نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ ہم اس بات کو اسناد کے ساتھ اپنے مقام پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اس میں بھی ہفتے کا دن اور دوسرے دن برابر ہیں، (علاوہ ازیں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کا روزہ رکھنے کا (استحبابی) حکم فرمایا۔

۹۳۳- وَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحَكِيمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحُوتَكِيَّةِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اَمَرَهٗ بِصِيَامِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے فرمایا جس کو آپ نے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۹۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اَنْ نَصُومَ لَيَالِي الْبِيضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالَ هِيَ كَهَيْاَةِ الدَّهْرِ۔

حضرت عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے اور فرماتے یہ زمانہ بھر کے روزوں کی طرح ہے۔

وَقَدْ يَدْخُلُ السَّبْتُ فِي هٰذِهٖ كَمَا يَدْخُلُ فِيهَا غَيْرُهٗ مِنْ سَائِرِ الْاَيَّامِ فَفِيهَا اَيْضًا اِبَاحَةُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا وَلَقَدْ اَنْكَرَ الزُّهْرِيُّ حَدِيثَ الصَّمَّاءِ فِي كَرَاهَةِ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ وَلَمْ يَعُدَّهٗ مِنْ حَدِيثِ اَهْلِ الْعِلْمِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهٖ بِهٖ۔

تو اس میں دوسرے دنوں کی طرح ہفتے کا دن بھی داخل ہے پس اس میں بھی ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا جواز ہے۔ حضرت زہری نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت سے متعلق حضرت صماء رضی اللہ عنہا کی روایت کو منکر قرار دیا اور اس کی معرفت کے بعد اسے اہل علم کی روایت سے شمار نہیں کیا۔

۹۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ

حضرت لیث فرماتے ہیں حضرت امام زہری رضی اللہ

الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اللَّيْثُ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ فَقِيْلَ لَهُ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَرَاهِيَتِهِ فَقَالَ ذَاكَ حَدِيْثٌ حِمْصِيٌّ فَلَمْ يَعُدَّهُ الزُّهْرِيُّ حَدِيْثًا يُقَالُ بِهِ وَضَعَّفَهُ.

وَقَدْ يَجُوْزُ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ إِنْ كَانَ ثَابِتًا أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا نَهَى عَنْ صَوْمِهِ لِئَلَّا يُعَظَّمَ بِذٰلِكَ فَيُمْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجِمَاعِ فِيْهِ كَمَا تَفْعَلُ الْيَهُوْدُ **فَأَمَّا** مَنْ صَامَهُ لَا لِإِرَادَتِهِ تَعْظِيْمَهُ وَلَا لِمَا تُرِيْدُ الْيَهُوْدُ بِتَرْكِهَا السَّعْيَ فِيْهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ خُصَّ فِيْ صِيَامِ أَيَّامٍ بِعَيْنِهَا مَقْصُوْدَةً بِالصَّوْمِ وَهِيَ أَيَّامُ الْبِيْضِ فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَّا بَأْسَ بِالْقَصْدِ بِالصَّوْمِ إِلٰى يَوْمٍ بِعَيْنِهِ **قِيْلَ** لَهُ إِنَّهُ قَدْ قِيْلَ إِنَّ أَيَّامَ الْبِيْضِ إِنَّمَا أَمَرَ بِصَوْمِهَا لِأَنَّ الْكُسُوْفَ يَكُوْنُ فِيْهَا وَلَا يَكُوْنُ فِيْ غَيْرِهَا وَقَدْ أُمِرْنَا بِالتَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالصَّلٰوةِ وَالْعِتَاقِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ عِنْدَ الْكُسُوْفِ فَأَمَرَ بِصِيَامِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ بِرًّا مَفْعُوْلًا بِعَقِبِ الْكُسُوْفِ فَذٰلِكَ صِيَامٌ غَيْرُ مَقْصُوْدٍ بِهِ إِلٰى يَوْمٍ بِعَيْنِهِ فِيْ نَفْسِهِ وَلٰكِنَّهُ صِيَامٌ مَقْصُوْدٌ بِهِ فِيْ وَقْتٍ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَارِضٍ كَانَ فِيْهِ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ أَيْضًا يَوْمُ الْجُمُعَةِ إِذَا صَامَهُ رَجُلٌ شُكْرًا لِعَارِضٍ مِنْ كُسُوْفِ شَمْسٍ أَوْ قَمَرٍ لِشُكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَإِنْ لَمْ يَصُمْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ يَوْمًا.

عنہ سے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں عرض کیا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کراہت مروی ہے انھوں نے فرمایا یہ حمصی حدیث ہے تو حضرت زہری نے اسے ایسی حدیث شمار نہ کیا جس کو بیان کیا جائے اور انھوں نے اس کو ضعیف قرار دیا۔

ہمارے نزدیک یہ بات بھی ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اگر یہ حدیث ثابت ہو تو اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت اس لیے ہوگی کہ اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے اس میں کھانے پینے اور جماع سے نہ رک جائے جیسے یہودی کرتے ہیں اگر کوئی شخص اس دن روزہ رکھے لیکن اس کی تعظیم مقصود نہ ہو اور نہ یہودیوں کی طرح اس میں کام کا ترک مقصود ہو تو یہ مکروہ نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ قصداً معین دنوں کا روزہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے اور یہ ایام بیض ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کسی معین دن کا قصداً روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ایک قول کے مطابق ایام بیض کا روزہ رکھنے کا حکم اس بنیاد پر ہے کہ ان دنوں میں سورج گرہن ہوتا ہے دوسرے دنوں میں نہیں ہوتا اور ہمیں سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنے، غلام آزاد کرنے اور اس کے علاوہ نیک اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو ان دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تاکہ کسوف کے بعد نیک عمل کیا جائے تو یہ روزہ معین دن میں مقصود نہیں بلکہ ایسے وقت میں مقصود ہے جب ان اوقات میں کسی سبب سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہو لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص جمعہ کے دن چاند گرہن، سورج گرہن وغیرہ کی وجہ سے یا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے روزہ رکھے تو کوئی حرج نہیں اگرچہ اس سے پہلے یا بعد والے دن روزہ نہ رکھے۔

بَابُ ۱۲۹ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰی رَمَضَانَ

۹۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْقَاصِّ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتّٰى رَمَضَانَ ۔

شعبان کے آخری نصف کے روزے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نصف شعبان کے بعد رمضان المبارک تک روزہ رکھوں گا۔

بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی كَرَاهَةِ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰی رَمَضَانَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِصَوْمِ شَعْبَانَ كُلِّهِ وَهُوَ حَسَنٌ غَيْرُ مَنْهِيٍّ عَنْهُ ۔

۹۳۷ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ ۔

۹۳۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ

۹۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْغُصْنِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک نصف شعبان کے بعد رمضان المبارک تک روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ پورے ماہ شعبان کے روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں یہ اچھا اور غیر ممنوع ہے

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت نافع،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کو رمضان المبارک کے ساتھ ملاتے تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان المبارک کے علاوہ دو مہینے مسلسل روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے میں دو دنوں کے روزے رکھتے تھے انہیں نہیں چھوڑتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ لَا يَدَعُهُمَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ لَا تَدَعُ صَوْمَ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ أَيَّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ قَالَ ذَاكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الْاَعْمَالُ عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ۔

میں دیکھتا ہوں آپ ہر ہفتے میں دو دنوں کے روزے نہیں چھوڑتے چاہے وہ کوئی بھی دن ہوں' فرمایا کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا سوموار اور جمعرات؛ آپ نے فرمایا ان دو دنوں میں اعمال' تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزے سے ہوں۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مَا يَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا تَصُوْمُ مِنْ غَيْرِهٖ مِنَ الشُّهُوْرِ قَالَ هُوَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ اِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ اَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور اضافہ کیا کہ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں اس قدر روزے رکھتے نہیں دیکھا جس قدر روزے آپ شعبان المعظم میں رکھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ کو شعبان المعظم میں جس قدر روزے رکھتے دیکھتا ہوں اس قدر دوسرے مہینوں میں نہیں رکھتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں یہ رجب المرجب اور رمضان المبارک[۳]

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا نَافِعٌ عَنْ يَزِيْدَ يَعْنِيْ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ اَنَّ ابْنَ الْهَادِ حَدَّثَهٗ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ مَا كَانَ يَصُوْمُ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهٗ كُلَّهٗ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُهٗ كُلَّهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر شعبان کے مہینے میں روزے رکھتے تھے اس قدر دوسرے مہینوں میں نہیں رکھتے تھے چند دنوں کے علاوہ پورا مہینہ روزے رکھتے بلکہ (یوں سمجھئے کہ) پورا مہینہ روزے رکھتے۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصُوْمُ مِنَ السَّنَةِ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُهٗ كُلَّهٗ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سال میں شعبان المعظم سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ اس تمام مہینے (یعنی اکثر دنوں) کے روزے رکھتے۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا بِشْرٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے بیان

[۳] [illegible]

قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۹۴۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدِ اللَّیْثِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَكَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ۔

۹۴۵- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ الرِّشْكُ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ قَالَتْ سُئِلَتْ عَائِشَةُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهَا مِنْ اَیِّهٖ قَالَتْ مَا كَانَ یُبَالِیْ مِنْ اَیِّ الشَّهْرِ صَامَهَا۔

قَالُوْا فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنْ لَا بَأْسَ بِصَوْمِ شَعْبَانَ كُلِّهٖ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاَوَّلِیْنَ عَلَیْهِمْ اَنَّ الَّذِیْ رُوِیَ فِیْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ اِنَّمَا هُوَ اِخْبَارٌ عَنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِمَّا فِیْهِ النَّهْیُ اِخْبَارٌ عَنْ قَوْلِهٖ فَكَانَ یَنْبَغِیْ اَنْ یُصَحَّحَ الْحَدِیْثَانِ جَمِیْعًا فَیُجْعَلُ مَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُبَاحًا لَهٗ وَمَا نَهٰی عَنْهُ كَانَ مَحْظُوْرًا عَلٰی غَیْرِهٖ فَیَكُوْنُ حُكْمُ غَیْرِهٖ فِیْ ذٰلِكَ خِلَافَ حُكْمِهٖ حَتّٰی یُصَحَّحَ الْحَدِیْثَانِ جَمِیْعًا وَلَا یَتَضَادَّانِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ اُسَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ شَعْبَانَ هُوَ شَهْرٌ یَغْفُلُ النَّاسُ عَنْ صَوْمِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ صَوْمَهُمْ اِیَّاهُ اَفْضَلُ

کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ (بعض اوقات) روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب نہیں چھوڑیں گے اور (بعض اوقات) روزہ رکھنا چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے اب نہیں رکھیں گے، آپ شعبان المعظم یا اس کا کچھ حصہ روزے رکھتے۔

حضرت معاذہ عدویہ فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا ہاں انھوں نے پوچھا کن دنوں؟ فرمایا اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہینے کے کن دنوں میں روزہ رکھیں۔

وہ فرماتے ہیں ان روایات میں اس بات پر دلیل ہے کہ تمام شعبان کے روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ پہلے گروہ کی ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ان روایات میں جو کچھ روایت کیا گیا ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں خبر ہے اور اس سے پہلے جس ممانعت کا ذکر ہے وہ آپ کا ارشاد گرامی ہے تو دونوں حدیثوں کی تصحیح ہونی چاہیے پس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو صرف آپ کے لیے جائز قرار دیا جائے اور جس سے آپ نے منع فرمایا وہ دوسروں کے لیے ممنوع ہے لہٰذا اس سلسلے میں دوسروں کا حکم آپ کے حکم کے خلاف ہوگا تاکہ دونوں حدیثیں صحیح قرار پائیں اور ان میں تضاد نہ ہو۔

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ مہینہ ہے جس میں روزہ رکھنے سے لوگ غافل ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا روزہ رکھنا، نہ رکھنے سے افضل ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

مِنَ الْاِفْطَارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

ایسی روایات بھی مروی ہیں جو ہماری اس مذکورہ بات پر دلالت کرتی ہیں۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک کے بعد افضل روزے شعبان کے روزے ہیں۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ مُوْسَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ يَعْنِي بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ صَوْمُ شَعْبَانَ تَعْظِيْمًا لِرَمَضَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا روزہ افضل ہے؟ یعنی رمضان المبارک کے بعد آپ نے فرمایا رمضان المبارک کی تعظیم کے لیے شعبان المعظم کے روزے (افضل ہیں)۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا کیا تم شعبان کے آخر میں روزہ رکھا ہے انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا جب رمضان المبارک کے روزے ختم ہوں تو دو روزے رکھنا۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ صُمْ يَوْمًا۔

حضرت ابو العلاء، مطرف بن عبد اللہ (ابن شخیر) سے وہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ (اس میں ہے) آپ نے فرمایا ایک دن کا روزہ رکھو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَهٰذَا فِي اٰخِرِ شَعْبَانَ فَفِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ مَا قَدْ وَافَقَ فِعْلَهُ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے شعبان کا آخر مراد ہے اور ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو حکم مذکور ہے جو آپ کے فعل کے موافق ہے۔

۹۵۰۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلًا

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید مروی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ کوئی شخص (پہلے سے) روزہ رکھ رہا ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ ۔

٩٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٩٥٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت ابوسلمہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

٩٥٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٥٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ وَهِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت حسین معلم اور ہشام بن ابوعبداللہ نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٩٥٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ يَعْنِيْ يَحْيَى بْنَ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

٩٥٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت عبدالوہاب فرماتے ہیں حضرت محمد بن عمرو نے ہمیں بتایا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ فَلْيَصُمْهُ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى دَفْعِ مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَعَلٰى اَنَّ مَا بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰى رَمَضَانَ حُكْمُ صَوْمِهٖ حُكْمُ صَوْمِ سَائِرِ الدَّهْرِ الْمُبَاحِ صَوْمُهٗ

تو جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مگر یہ کہ یہ اس روزے کے موافق ہو جائے جو تم میں کوئی رکھتا ہے تو روزہ رکھ سکتا ہے۔ پہلے گروہ کے قول کے خلاف ہے نیز نصف شعبان کے بعد رمضان تک روزہ رکھنے کا حکم باقی تمام دنوں میں روزے کی طرح ہے

فَلَمَّا ثَبَتَ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لَمْ يَكُنْ اِلَّا عَلٰى

تو جب یہ معنیٰ جس کا ہم نے ذکر کیا ثابت ہو گیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس نہی کا ذکر ہے اور اسے ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْإِشْفَاقِ مِنْهُ عَلٰى صُوَّامِ رَمَضَانَ لَا لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ نَأْمُرُ مَنْ كَانَ الصَّوْمُ بِقُرْبِ رَمَضَانَ يُدْخِلُهُ بِهِ ضُعْفٌ يَمْنَعُهُ مِنْ صَوْمِ رَمَضَانَ أَنْ لَا يَصُوْمَ حَتّٰى يَصُوْمَ رَمَضَانَ لِأَنَّ صَوْمَ رَمَضَانَ أَوْلٰى بِهِ مِنْ صَوْمِ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ صَوْمُهُ فَهٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ يَنْبَغِيْ أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى لَا يُضَادَّ غَيْرَهُ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا أَمَرَ بِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

رمضان المبارک کا روزہ رکھنے والوں پر (کمزوری کا) ڈر محسوس کیا۔ کسی اور وجہ سے نہیں اسی طرح ہم بھی اس شخص کو جو رمضان المبارک کے قریب روزہ رکھنے کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے، حکم دیتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک تک روزہ نہ رکھے کیونکہ رمضان المبارک کا روزہ اس روزے سے افضل ہے جو اس پر فرض نہیں۔ تو اس حدیث کو اس معنی پر محمول کیا جائے تاکہ یہ دوسری احادیث سے متضاد نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس پر دلالت پائی جاتی ہے۔

۹۵۷۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہیں آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے۔

۹۵۸۔ **حَدَّثَنَا** بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْفَيَّاضِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو عیاض فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۵۹۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ انھوں نے نصف عمر روزہ رکھا۔

٩٦٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ يَعْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَأَلَهُ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ عَشْرَةُ اَيَّامٍ قَالَ زِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ بِيْ قُوَّةً قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ تِسْعَةُ اَيَّامٍ قَالَ زِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ بِيْ قُوَّةً قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ ثَمَانِيَةُ اَيَّامٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور روزوں کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا ایک دن کا روزہ رکھو، تمہیں دس دن کا ثواب ملے گا۔ انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اضافہ کیجئے مجھے اس کی طاقت حاصل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دنوں کے روزے رکھو اور تمہارے لیے نو دنوں کا ثواب ہوگا انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ! زیادہ کیجئے مجھے اس کی طاقت ہے آپ نے فرمایا تین دن کر لو اور تمہارے لیے آٹھ دنوں کا ثواب ہے۔

٩٦١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ حَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَةُ اَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ فَشَدَّدْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَشَدَّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ غَيْرَ ذٰلِكَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوٗدَ نَبِيِّ اللّٰهِ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہیں ہر مہینے سے تین روزے کافی ہیں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے تو یہ عمر بھر کے روزے ہیں (حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں) میں نے اپنے آپ پر سختی کی تو مجھ پر بھی سختی کی گئی میں نے عرض کیا کہ میں اس کے علاوہ (یعنی) اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھو میں نے عرض کیا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا آدھی زندگی۔

٩٦٢ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

٩٦٣ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَقُوْلُ لَاَصُوْمَنَّ الدَّهْرَ فَقَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ

حضرت بشر، حضرت اوزاعی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت یحییٰ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ میں نے کہا ہے میں عمر بھر روزہ رکھوں گا تو آپ نے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دو میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سب سے اچھا روزہ ہے۔

ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَّابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدًا اَخْبَرَهٗ وَاَبَا سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے ان کو اور ابو سلمہ کو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَّرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ هِلَالٍ اَوْ هِلَالِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا۔

حضرت طلحہ بن ہلال یا ہلال بن طلحہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سُنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عبداللہ! ہر مہینے تین روزے رکھو (کیونکہ) جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اس کے لیے اس کی دس مثل ہے۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھو وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمُهٗ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِّنْ اٰدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى

حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوالملیح نے بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ میں تمہارے والد حضرت زید بن عمرو کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے روزے کا ذکر کیا گیا فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لیے چمڑے کا تکیہ رکھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر تشریف فرما ہوئے اور

الْأَرْضِ وَقَالَ لِي إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَخَمْسَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَسَبْعَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَتِسْعَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا صِيَامَ فَوْقَ صِيَامِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَصُومُ قُلْتُ أَصُومُ فَلَا أُفْطِرُ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاقِصُنِي وَأُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ فَصُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ صَوْمَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ نَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ وَهَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ فَصُمْ صَوْمَ أَخِي دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

مجھے فرمایا تمہیں ہر مہینے سے تین دن کافی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (میں زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا پانچ دن، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا سات دن، میں نے عرض کیا یارسول (اضافہ کیجئے) فرمایا نو دن، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (اور زیادہ کیجئے) آپ نے فرمایا گیارہ دن میں نے عرض کیا یارسول اللہ (اس سے زیادہ) راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا تیرہ دن، میں نے عرض کیا یارسول اللہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا روزہ کیسے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں روزہ رکھتا ہوں اور (کبھی) نہیں چھوڑتا آپ نے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھو میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے اسی طرح ہم ایک دوسرے سے کمی کرتے رہے (یعنی آپ روزوں میں اور میں افطاری میں کمی کرتا رہا) یہاں تک کہ آپ نے فرمایا پھر وہ روزے رکھو جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہیں وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں ایک دن روزہ رکھنا اور دوسرے دن چھوڑ دینا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا مجھے بتایا نہیں گیا کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) مجھے اس کی طاقت ہے آپ نے فرمایا جب تم ایسا کرو گے تو نفس کمزور ہو جائے گا اور آنکھیں دھنس جائیں گی، انھوں نے عرض کیا مجھے اس کی طاقت ہے، آپ نے فرمایا پس تم ہر مہینے سے تین دن کے روزے رکھو انھوں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا میرے بھائی داؤد (علیہ السلام) کے روزوں کی طرح رکھو اور وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن چھوڑتے اور دشمن کے مقابلے سے بھاگتے

حضرت حبیب بن ثابت فرماتے ہیں میں نے ایک مکی شاعر ابوالعباس سے جنھیں حدیث کے سلسلے تہمت نہیں لگائی

الْعَبَّاسِ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

جاتی تھی، سُنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا شُرَيْحٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ وَّمُغِيْرَةُ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ صُمْ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مجاہد، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھو پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّيْ طُوِّقْتُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس شخص کا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن نہ رکھے فرماتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت حاصل ہو۔

فَلَمَّا اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ صَوْمَ يَوْمٍ وَّاِفْطَارَ يَوْمٍ مِّنْ سَائِرِ الدَّهْرِ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ صَوْمَ مَا بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِمَّا قَدْ دَخَلَ فِيْ اِبَاحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

توجب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان متواتر روایات میں ہمیشہ کے لیے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن چھوڑنے کو جائز قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے لیے جو روزے جائز قرار دیے ہیں شعبان کا آخری نصف بھی ان میں داخل ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا بوسہ لینا

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ الضَّبِّيِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقُبْلَةِ

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کی حالت میں بوسہ لینے والے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

لِلصَّائِمِ فَقَالَ أَفْطَرَ جَمِيْعًا۔

بیان المسئلہ

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُقَبِّلَ فِي صَوْمِهِ وَإِنْ قَبَّلَ فَقَدْ أَفْطَرَ۔

۹۷۴۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَرَأَيْتُهُ لَا يَنْظُرُنِي قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَأْنِي قَالَ أَلَسْتَ الَّذِي تُقَبِّلُ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَا أُقَبِّلُ بَعْدَ هٰذَا وَأَنَا صَائِمٌ فَأَقْرَبَهُ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ۔

وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ هَانِئٍ وَكَانَ يُسَمَّى الْهَزْهَازَ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ يَقْضِي يَوْمًا آخَرَ۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الْهَزْهَازِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کسی شخص کے لیے روزے کی حالت میں بوسہ لینا جائز نہیں اور اگر اس نے بوسہ لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

انھوں نے مزید اس طرح استدلال کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ میری طرف نہیں دیکھتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے حالت روزہ میں بوسہ نہیں لیا (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا میں آئندہ روزے کی حالت میں بوسہ نہیں لوں گا پھر حضور علیہ السلام نے ان کو اپنے قریب کیا پھر فرمایا ہاں۔

انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا

حضرت ہانی جن کو ہزہاز کہا جاتا تھا فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا دوسرے دن قضا کرے

حضرت منصور، حضرت ہلال سے وہ حضرت ہزہاز سے اور وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ارشاد گرامی سے بھی استدلال کیا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزہ دار کو بوسہ لینے سے منع فرماتے تھے۔

٩٧٨- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زَاذَانَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَعُضَّ عَلٰى جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُقَبِّلَ وَاَنَا صَائِمٌ۔

حضرت زاذان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے روزے کی حالت میں بوسہ لینے کی نسبت انگارے پر بیٹھنا (یا اسے منہ میں ڈالنا) زیادہ پسند ہے۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

٩٧٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ امْرَاَتَهٗ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ يَنْقُضُ صَوْمَهٗ۔

حضرت عبد الکریم، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے انھوں نے فرمایا کہ اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ بَاْسًا اِذَا لَمْ يَخَفْ مِنْهَا اَنْ تَدْعُوَهٗ اِلٰى غَيْرِهَا مِمَّا يُمْنَعُ مِنْهُ الصَّائِمُ وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبَاحَتِهِ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ مَا هُوَ اَظْهَرُ مِنْ حَدِيْثِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَاَوْلٰى اَنْ يُؤْخَذَ بِهٖ۔

لیکن دوسرے حضرات اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے روزہ دار کے لیے بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب کہ اسے اس بات تک پہنچنے کا ڈر نہ ہو جس سے روزہ دار کو منع کیا گیا۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بوسہ لینے کے جواز میں مروی حدیث ہے جو حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کی روایت سے زیادہ ظاہر ہے اور اسے اختیار کرنا اولیٰ ہے۔

٩٨٠- وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَعَلْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا عَظِيْمًا قَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَاَنْتَ صَائِمٌ فَقُلْتُ لَا بَاْسَ

حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے فرط محبت میں بوسہ لے لیا جبکہ میں روزہ دار تھا میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج میں نے ایک بہت بڑا جرم کیا ہے میں نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر تم حالت روزہ میں کلی کر لو (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا اس میں کوئی حرج نہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تمہیں کس بات کا ڈر ہے۔

بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِلْهُ۔

۹۸۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ اَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ مَعْرُوْفُ الرُّوَاةِ وَلَيْسَ كَحَدِيْثِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ الَّذِيْ رَوَاهُ عَنْهَا اَبُوْ يَزِيْدَ الضَّبِّيُّ وَهُوَ رَجُلٌ لَا يُعْرَفُ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُعَارِضَ حَدِيْثَ مَنْ ذَكَرْنَا بِحَدِيْثِ مِثْلِهٖ مَعَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثُهٗ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنٰى خِلَافِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُمَرَ هٰذَا وَيَكُوْنُ جَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ فِيْهِ جَوَابًا لِلسُّوَالِ سُئِلَ فِيْ صَائِمَيْنِ بِاَعْيَانِهِمَا عَلٰى قِلَّةِ ضَبْطِهِمَا لِاَنْفُسِهِمَا فَقَالَ ذٰلِكَ فِيْهِمَا اَيْ اِنَّهٗ اِذَا كَانَتِ الْقُبْلَةُ مِنْهُمَا فَقَدْ كَانَ مَعَهَا غَيْرُهَا مِمَّا قَدْ يَضُرُّهُمَا وَهٰذَا اَوْلٰى مِمَّا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنَاهُ حَتّٰى لَا يُضَادَّ غَيْرَهٗ وَاَمَّا حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ فَلَيْسَ اَيْضًا فِيْ اِسْنَادِهٖ كَحَدِيْثِ بُكَيْرٍ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَا لِاَنَّ عُمَرَ بْنَ حَمْزَةَ لَيْسَ مِثْلَ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ جَلَالَتِهٖ وَمَوْضِعِهٖ مِنَ الْعِلْمِ وَاِتْقَانِهٖ مَعَ اَنَّهُمَا لَوْ تَكَافَئَا لَكَانَ حَدِيْثُ بُكَيْرٍ اَوْلٰى هُمَا لِاَنَّهٗ قَوْلٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَقْظَةِ وَذٰلِكَ قَوْلٌ قَدْ قَامَتْ بِهِ الْحُجَّةُ عَلٰى عُمَرَ وَحَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى قَوْلٍ حَكَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ذٰلِكَ مِمَّا لَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ فَمَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ اَوْلٰى مِمَّا لَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ حَدَّثَ عَنْ اَبِيْهِ بِمَا حَكَاهُ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ اَبِيْهِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

حضرت شبابہ بن سوار فرماتے ہیں ہمیں حضرت لیث بن سعد نے خبر دی۔ پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

اس حدیث کی سند صحیح اور اس کے راوی معروف ہیں یہ حضرت میمونہ بنت سعد کی روایت کی طرح نہیں جسے ان سے حضرت ابویزید ضبی نے روایت کیا اور وہ غیر معروف ہیں پس وہ حدیث' ہماری اس مذکورہ حدیث کے معارض نہیں ہونی چاہیے' علاوہ ازیں ان کی اس روایت کا مفہوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے خلاف بھی ہو سکتا ہے اور اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ان دو مخصوص آدمیوں سے متعلق سوال کا جواب ہے جو اپنے نفس پر زیادہ کنٹرول نہیں رکھ سکتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے بارے میں یہ بات فرمائی یعنی جب ایسے دو شخص بوسہ لیں تو وہ اس کام کے مرتکب ہوں گے جو ان کے لیے (شرعاً) نقصان دہ ہے یہ (مفہوم) اس سے بہتر ہے جس معنی پر اس حدیث کو محمول کیا گیا ہے تاکہ یہ حدیث دوسری روایات سے متضاد نہ ہو۔

حضرت عمر بن حمزہ کی روایت اپنی سند کے اعتبار سے حضرت بکیر کی اس حدیث کی طرح نہیں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ حضرت عمر بن حمزہ اپنے جاہ و جلال، مقام علم اور پختگی کے اعتبار سے بکیر بن عبد اللہ کی طرح نہیں اور اگر دونوں برابر بھی ہوں پھر بھی حضرت بکیر کی روایت دونوں میں سے اولیٰ ہے کیونکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیداری کا قول ہے اور اس حدیث کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف حجت قائم ہو چکی ہے اور حضرت عمر بن حمزہ کی روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کا واقعہ نقل کرنے کی بنیاد پر ہے اور اس سے حجت قائم نہیں ہوتی پس جس کے ساتھ حجت قائم ہو وہ اس سے اولیٰ ہے جس کے ساتھ حجت قائم نہیں ہوتی۔

پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جسے حضرت عمر بن حمزہ نے اپنی حدیث میں نقل کیا ہے پھر اس کے بعد وہ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) اس کے خلاف ارشاد فرماتے ہیں۔

٩٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ.

فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا كَانَ عِنْدَهُ أَوْلَى مِمَّا حَدَّثَهُ بِهِ عُمَرُ مِمَّا ذَكَرَهُ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ فِي حَدِيثِهِ وَأَمَّا مَا قَدِ احْتَجُّوا بِهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا خِلَافُ ذٰلِكَ.

٩٨٣ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقٍ عَنْ حَكِيمِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُبَاشِرُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ.

فَقَدْ تَكَافَأَ هٰذَا الْحَدِيثُ وَمَا رَوَى الْهُزَازُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَمَّا مَا ذَكَرُوهُ مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ يَنْقُضُ صَوْمَهُ فَإِنَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَشْبِيهِهِ ذٰلِكَ بِالْمَضْمَضَةِ أَوْلَى مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ ثُمَّ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا سَنَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْهُمْ فِي آخِرِ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً بِأَنَّهُ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

٩٨٤ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصِيبُ مِنَ الرُّءُوسِ وَهُوَ صَائِمٌ.

٩٨٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ

حضرت مورق سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ان سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے بوڑھے کو اجازت دی اور نوجوان کے لیے ناپسند کیا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ اس حدیث سے اولیٰ ہے جو ان سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان کی اور حضرت عمر بن حمزہ نے اپنی حدیث میں اس کا ذکر کیا اور وہ جو انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول سے استدلال کیا ہے تو ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت حکیم بن جابر فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ لیٹتے۔

تو یہ حدیث حضرت ہزاز کی ان سے روایت ایک دوسرے کے مقابل ہوگئیں ۔ اور وہ جو انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو جو کچھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی کلی کے ساتھ مشابہت مذکور ہے وہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے قول سے اولیٰ ہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا یہی قول ہے جسے ہم اس باب کے آخر میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی متواتر احادیث مروی ہیں کہ آپ حالتِ روزہ میں بوسہ لیتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں سروں تک پہنچتے تھے (بوسہ لیتے تھے۔)

حضرت عبدالاعلیٰ، سعید بن عروبہ سے وہ ایوب سے وہ عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَمَا دَرَيْتُ مَا هُوَ حَتَّى قِيلَ الْقُبْلَةُ.

ہیں وہ (عبداللہ بن شقیق) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا کیا مطلب ہے حتیٰ کہ کہا گیا یہ بوسہ لینا ہے۔

۹۸۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ هُوَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے۔

۹۸۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت یحییٰ، حضرت ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۸۸ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَبَّلَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا بوسہ لیا اور آپ روزہ دار تھے۔

۹۸۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَرُّوْخٍ قَالَ اَتَتْ اُمَّ سَلَمَةَ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِي يُقَبِّلُنِي وَاَنَا صَائِمَةٌ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَاَنَا صَائِمَةٌ.

حضرت عبداللہ بن فروخ فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرا خاوند میرا بوسہ لیتا ہے جبکہ میں روزہ دار ہوتی ہوں۔ ام المؤمنین نے فرمایا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے حالانکہ آپ اور میں دونوں روزہ دار ہوتے۔

۹۹۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَبَّلَ وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا۔

۹۹۱ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُسْلِمٍ

حضرت منصور، حضرت مسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

نَذْكُرْ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَيْنِ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لیتے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے۔

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَنَا سَعِيْدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِسَنَدِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد، حضرت ہشام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَكَانَتْ تَقُوْلُ وَاَيُّكُمْ اَمْلَكُ لِاِرْبِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا اور یہ اضافہ کیا کہ آپ فرماتی تھیں تم میں سے کون رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اپنی خواہش پر کنٹرول کرنے والا ہے۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَحَدَّثَكَ اَبُوْكَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ قَالَ فَطَاطَا رَاْسَهٗ وَاسْتَحْيٰى

حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے پوچھا کیا آپ کے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے آپ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کا بوسہ لیتے تھے۔ حضرت سفیان فرماتے

قَلِيلًا وَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ۔

ہیں انھوں (حضرت عبدالرحمن) نے کچھ شرماتے ہوئے سر جھکا لیا اور ۲

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حالتِ روزہ میں ان کا بوسہ لیتے۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت بشر (ابن بکر) فرماتے ہیں ہم سے حضرت اوزاعی نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوسلمہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ لِيْ اَبِيْ اَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ فَاَدْخَلَهُمْ عَلَيَّ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْقُبْلَةِ يَعْنِيْ لِلصَّائِمِ فَقَالَتْ لَيْسَ بِذٰلِكَ بَاْسٌ قَدْ كَانَ مَنْ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ يُقَبِّلُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرے والد نے رمضان المبارک میں مجھے اور میری زوجہ کو ایک جگہ جمع کیا پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور ان سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں سب سے بہتر انسان (رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم) بوسہ لیا کرتے تھے۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقَبِّلَنِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَبَّلَنِيْ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن معمر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا بوسہ لینے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا میں بھی روزہ دار ہوں پھر آپ نے میرا بوسہ لیا۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

قَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیِّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْتَنِعُ مِنْ وُجُوْهِنَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ہمارے چہروں سے دور نہ رہتے (یعنی بوسہ لیتے)۔

۱۰۰۶۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰی عَائِشَةَ نَسْأَلُهَا عَنِ الْمُبَاشَرَةِ ثُمَّ خَرَجْنَا وَلَمْ نَسْأَلْهَا فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ۔

فَسُؤَالُ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ عَنْ هٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ عِنْدَهٗ فِیْ ذٰلِكَ شَیْءٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخْبَرَتْهُ بِهٖ عَائِشَةُ عَنْهُ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ مَا رُوِیَ عَنْهُ مِمَّا قَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَمَّا رُوِیَ عَنْهُ مِمَّا خَالَفَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان سے ہمبستری کے بارے میں پوچھیں پھر ہم بغیر پوچھے باہر آگئے پھر واپس آگئے اور ہم نے عرض کیا اے ام المومنین! کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ازواج مطہرات سے مباشرت کرتے (ساتھ لیٹتے اور بوسہ لیتے) انھوں نے فرمایا ہاں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انھیں اس ضمن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ معلوم نہ تھا حتیٰ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے انہیں بتایا۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو کچھ ان سے اس کے موافق مروی ہے وہ مخالف روایات سے م

۱۰۰۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ قَالَا سَاَلْنَا عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ اَمْلَكَ لِاِرْبِهٖ مِنْكُمَا اَوْ لِاَمْرِهٖ اَلشَّكُّ مِنْ اَبِیْ عَاصِمٍ۔

حضرت اسود اور مسروق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں مباشرت کرتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں، لیکن آپ کو خواہشات پر یا فرمایا اپنے کام پر (ابوعاصم راوی کو شک ہے) تم سے زیادہ کنٹرول تھا۔

۱۰۰۸۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ حُرَیْثِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَمَا قَبَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَاشَرَنِیْ وَهُوَ صَائِمٌ وَاَمَّا اَنْتُمْ فَلَا بَأْسَ بِهٖ لِلشَّیْخِ الْكَبِیْرِ الضَّعِیْفِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں بعض اوقات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے اور مجھے ساتھ لٹاتے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو بوڑھے کمزور کے لیے کوئی حرج نہیں۔

۱۰۰۹۔ **حَدَّثَنَا** رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ

حضرت عمرو بن میمون (راوی) فرماتے ہیں ہم نے

قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ هُوَ الْأَوْدِيُّ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حالت روزہ میں بوسہ لیتا ہے انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے ۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِيْ وَأَنَا صَائِمَةٌ۔

حضرت عمرو بن میمون، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے اور میں روزہ دار ہوتی ۔

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلْهَا أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَإِنْ قَالَتْ لَا فَقُلْ إِنَّ عَائِشَةَ تُخْبِرُ النَّاسَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَأَبْلَغْتُهَا السَّلَامَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقُلْتُ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَا فَقُلْتُ إِنَّ عَائِشَةَ تُخْبِرُ النَّاسَ أَنَّهُ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَعَلَّهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَتَمَالَكُ عَنْهَا حُبًّا أَمَّا إِيَّايَ فَلَا۔

حضرت ابوقیس فرماتے ہیں مجھے (میرے آقا) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ ان سے پوچھو کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت روزہ میں بوسہ لیتے تھے اگر وہ نفی میں جواب دیں تو کہنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوگوں کو بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حالت روزہ میں بوسہ لیتے تھے (ابوقیس فرماتے ہیں) میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا سلام پیش کیا اور عرض کیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے انھوں نے فرمایا "نہیں"۔ میں نے عرض کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوگوں کو بتاتی ہیں کہ آپ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے ۔ انھوں نے فرمایا شاید اس لیے کہ آپ ان سے محبت کے باعث الگ نہ ہوتے لیکن میرے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہوا۔

وَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْقُبْلَةَ غَيْرُ مُفَطِّرَةٍ لِلصَّائِمِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ خُصَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِ عَائِشَةَ وَأَيُّكُمْ كَانَ أَمْلَكَ لِإِرْبِهِ مِنْ رَسُوْلِ

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہے کہ آپ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم میں سے کون رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ إِنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ
هٰذَا إِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنَّهَا لَا تَأْمَنُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَأْمَنُوْنَ
عَلٰى أَنْفُسِهِمْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْمَنُهُ عَلٰى نَفْسِهِ لِأَنَّهُ كَانَ مَحْفُوْظًا وَ
الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ الْقُبْلَةَ عِنْدَهَا لَا تُفَطِّرُ الصَّائِمَ
مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ فَأَمَّا أَنْتُمْ فَلَا بَأْسَ
بِهِ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الضَّعِيْفِ أَرَادَتْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ
لَا يَخَافُ مِنْ أَرَبِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَنْ لَمْ
يَخَفْ مِنَ الْقُبْلَةِ وَهُوَ صَائِمٌ شَيْئًا اٰخَرَ وَ اُ مِنْ
عَلٰى نَفْسِهِ إِنَّهَا لَهُ مُبَاحَةٌ **وَقَدْ** ذَكَرْنَا عَنْهَا فِيْ
بَعْضِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ
فَقَالَتْ جَوَابًا لِذٰلِكَ السُّؤَالِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَوْ كَانَ حُكْمُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهَا
خِلَافَ حُكْمِ غَيْرِهِ مِنَ النَّاسِ إِذًا لَمَا كَانَ مَا عَلِمَتْهُ
مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا لِمَا سُئِلَتْ
عَنْهُ مِنْ فِعْلِ غَيْرِهِ **وَقَدْ** سَأَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عُمَرَ لَمَّا جَمَعَ لَهُ أَبُوْهُ أَهْلَهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ عَنْ مِثْلِ
ذٰلِكَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهٰذَا عِنْدَنَا لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْمَنُ عَلَيْهِ
فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى اسْتِوَاءِ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِرِ النَّاسِ عِنْدَهَا فِيْ حُكْمِ
الْقُبْلَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا الْخَوْفُ عَلٰى مَا بَعْدَهَا
مِمَّا تَدْعُوْ إِلَيْهِ **وَهُوَ** أَيْضًا فِي النَّظَرِ كَذٰلِكَ لِأَنَّا
قَدْ رَأَيْنَا الْجِمَاعَ وَالطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَدْ كَانَ
ذٰلِكَ كُلُّهُ حَرَامًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ صِيَامِهِ كَمَا هُوَ حَرَامٌ عَلٰى سَائِرِ أُمَّتِهِ فِيْ صِيَامِهِمْ
ثُمَّ هٰذِهِ الْقُبْلَةُ قَدْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا فِيْ صِيَامِهِ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

نفس پر زیادہ کنٹرول رکھتا ہے۔ اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ انہیں (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) اور دیگر صحابہ کرام کو اپنے نفسوں پر وہ کنٹرول حاصل نہیں جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر حاصل تھا۔ کیونکہ آپ محفوظ تھے۔ اس بات پر دلیل کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا وہ روایت ہے جو ہم نے ان سے روایت کی کہ انھوں نے فرمایا جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو بوڑھے کمزور کے لیے کوئی حرج نہیں آپ کی مراد یہ ہے کہ جس شخص کو شہوت کا ڈر نہ ہو۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب روزے کی حالت میں بوسہ لینے سے کسی دوسری بات کا ڈر نہ ہو اور وہ بے خوف ہو تو اس کے لیے یہ جائز ہے۔ اور ہم نے بعض احادیث میں ان سے روایت کیا کہ ان سے روزے دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے سوال کے جواب میں فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے پس اگر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اس بات کا حکم دوسروں کے حکم سے مختلف ہوتا تو آپ عام لوگوں کے بارے میں سوال کا جواب وہ نہ دیتیں جو آپ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے جانا تھا حضرت عبد اللہ بن عمر کے والد نے جب رمضان المبارک میں ان کے لیے ان کے اہل خانہ کو ایک جگہ جمع کیا تو انھوں نے بھی یہی سوال کیا تھا تو ام المومنین نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم یہ عمل کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک اس کی تاویل یہ ہے کہ وہ آپ کی طرف سے مطمئن تھیں۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بوسہ لینے کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور عام لوگوں کا حکم ایک جیسا ہے جبکہ اسے اس بات کا خوف نہ ہو جس کی طرف بوسہ دعوت دیتا ہے۔ (یعنی جماع کرنا) قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں روزے کی حالت میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر کھانا، پینا اور جماع اسی طرح حرام تھا جس طرح باقی لوگوں پر حرام تھا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حالت روزہ میں بوسہ لینا جائز تھا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ دوسروں کے لیے بھی روزے کی حالت میں یہ جائز ہو تو باقی امور کی طرح یہ حکم بھی سرکار

أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا حَلَالًا لِسَائِرِ أُمَّتِهِ فِيْ صِيَامِهِمْ أَيْضًا وَيَسْتَوِيْ حُكْمُهُ وَحُكْمُهُمْ فِيْهَا كَمَا يَسْتَوِيْ فِيْ سَائِرِ مَا ذَكَرْنَا۔

۱۰۱۲۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى اسْتِوَاءِ حُكْمِهِ وَحُكْمِ أُمَّتِهِ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ وَجْدًا شَدِيْدًا فَأَرْسَلَ امْرَأَتَهُ تَسْأَلُ لَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَدَخَلَتْ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا فَأَخْبَرَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَتْ فَأَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ زَوْجَهَا فَزَادَهُ شَرًّا وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُوْلِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ رَجَعَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ فَأَخْبَرَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتِيْهَا أَنِّيْ أَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَدْ أَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ إِلَى زَوْجِهَا فَأَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ شَرًّا وَقَالَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ مَا شَاءَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّيْ لَأَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهِ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

۱۰۱۳۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ

دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اُمت کے لیے برابر ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس مسئلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے لیے ایک جیسا حکم ہے۔ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا تو اسے اس بات کا سخت افسوس ہوا اس نے اپنی بیوی کو اس کا حکم پوچھنے کے لیے بھیجا وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور مسئلہ پیش کیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے بتایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ اس خاتون نے واپس آکر خاوند کو بتایا اسے مزید پریشانی ہوئی تو کہا کہ ہم تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جائز کر دے۔ پھر وہ خاتون حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پاس پایا۔ آپ نے فرمایا اس خاتون کا کیا مسئلہ ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اسے نہیں بتایا کہ میں بھی یہ عمل کرتا ہوں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے اسے بتایا تھا پھر یہ اپنے خاوند کے پاس چلی گئیں اور اسے بتایا لیکن وہ زیادہ پریشان ہوگیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جو چاہے جائز کر دیتا ہے (یہ سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوگئے اور فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اس کے احکام کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے جسے ہم نے ذکر کیا روایات کے طور پر اس باب کا یہ بیان ہے۔ اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اس سلسلے میں متقدمین سے بھی مروی ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپ روزے کی

قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَالِمٍ الدَّوْسِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَتُبَاشِرُ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَقَالَ نَعَمْ۔

حالت میں مباشرت کرتے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا "ہاں"

۱۰۱۴۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ فِيهَا لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روزے دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے اس سلسلے میں بوڑھے کو اجازت دے دی اور نوجوان کے لیے اسے ناپسند کیا۔

۱۰۱۵۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْنُوَ مِنْ أَهْلِكَ فَتُقَبِّلَهَا قَالَ أُقَبِّلُهَا وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ نَعَمْ

حضرت ابوالنضر سے روایت ہے حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ ان کے خاوند حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہم وہاں آگئے انھوں نے روزہ رکھا ہوا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ تمہارے لیے اپنی بیوی کے قرب سے کیا چیز مانع ہے تم ان کا بوسہ لے سکتے ہو انھوں نے عرض کیا کیا میں روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لوں؟ حضرت ام المومنین نے فرمایا "ہاں"۔

۱۰۱۶۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عُقَيْلٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا يَحْرُمُ عَلَيَّ مِنِ امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ قَالَتْ فَرْجُهَا۔

حضرت حکیم بن عقال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ روزے کی حالت میں مجھ پر میری بیوی سے کیا بات حرام ہے تو انھوں نے فرمایا "شرمگاہ" (یعنی جماع کرنا)

فَهٰذِهِ عَائِشَةُ تَقُولُ فِيمَا يَحْرُمُ عَلَى الصَّائِمِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَمَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ الْقُبْلَةَ كَانَتْ مُبَاحَةً عِنْدَهَا لِلصَّائِمِ الَّذِي يَأْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَكْرُوهَةً لِغَيْرِهِ لَيْسَ لِأَنَّهَا حَرَامٌ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ إِذَا فَعَلَهَا مِنْ أَنْ تَغْلِبَهُ شَهْوَتُهُ حَتّٰى يَقَعَ فِيمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ روزے دار پر اس کی بیوی سے کیا حرام ہے اور کیا جائز ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس روزہ دار کے لیے بوسہ لینا جائز تھا جو اپنے نفس پر کنٹرول رکھتا ہو اور دوسروں کے لیے مکروہ ہے یہ مطلب نہیں کہ وہ حرام ہے بلکہ وہ عمل کے وقت اس بات سے بے خوف نہیں کہ اس پر شہوت غالب آجائے اور وہ حرام کا مرتکب ہو جائے۔

۱۰۱۷۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ

یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عقیل نے بیان کیا انھوں نے ابن شہاب سے اور انھوں نے ثعلبہ بن صعیر عذری

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُذْرِيِّ هٰكَذَا قَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهٗ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ الصَّائِمَ عَنِ الْقُبْلَةِ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهَا تَجُرُّ اِلٰى مَا هُوَ اَكْبَرُ مِنْهَا۔

فَقَدْ بُيِّنَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ كَرِهَهَا مَنْ كَرِهَهَا لِلصَّائِمِ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا هُوَ خَوْفُهُمْ عَلَيْهِ مِنْهَا اَنْ تَجُرَّهٗ اِلٰى مَا هُوَ اَكْبَرُ مِنْهَا۔

فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ اِذَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ مُنِعُوْهُ مِنْهَا اَنَّهَا لَهٗ مُبَاحَةٌ۔

روایت کیا کہ حضرت ابن ابی مریم اسی طرح فرماتے ہیں اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا وہ بتاتے ہیں کہ انھوں نے صحابہ کرام سے سنا کہ وہ روزے دار کو بوسہ لینے سے روکتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ اپنے سے بڑے گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ ـــ تو اس حدیث میں وہ مفہوم بیان کیا گیا جس کے باعث روزہ دار کے لیے بوسہ لینے کو بعض لوگوں نے مکروہ قرار دیا اور وہ اس بات کا خوف ہے کہ کہیں یہ عمل ان کو گناہ کبیرہ کی طرف نہ لے جائے۔ ـــ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب یہ عذر ختم ہو جائے جس کے باعث ان کو بوسہ لینے سے روکا ہے تو یہ جائز ہوگا۔

١٠١٨۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الدِّمَشْقِيُّ الْعَطَّارُ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ فَقَالَ عَلِيٌّ يَتَّقِي اللّٰهَ وَلَا يَعُوْدُ فَقَالَ عُمَرُ اِنْ كَانَتْ هٰذِهٖ لَقَرِيْبَةٌ مِّنْ هٰذِهٖ فَقَالَ عَلِيٌّ يَتَّقِي اللّٰهَ وَلَا يَعُوْدُ يَحْتَمِلُ وَلَا يَعُوْدُ لَهَا ثَانِيَةً اَيْ لِاَنَّهَا مَكْرُوْهَةٌ لَهٗ مِنْ اَجْلِ صَوْمِهٖ وَيَحْتَمِلُ وَلَا يَعُوْدُ اَيْ يُقَبِّلُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَيُكْثِرُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَيَتَحَرَّكُ لَهٗ شَهْوَتُهٗ فَيُخَافُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مُوَاقَعَةُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَوْلُ عُمَرَ هٰذِهٖ قَرِيْبَةٌ مِّنْ هٰذِهٖ اَيْ اَنَّ هٰذِهِ الَّتِيْ كَرِهْتَهَا لَهٗ قَرِيْبَةٌ مِّنَ الَّتِيْ اَبَحْتَهَا لَهٗ اَوْ اَنَّ هٰذِهِ الَّتِيْ اَبَحْتَهَا لَهٗ قَرِيْبَةٌ مِّنَ الَّتِيْ كَرِهْتَهَا لَهٗ فَلَا دَلَالَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلٰكِنَّ الدَّلَالَاتِ فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَهٗ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلَهٗ۔

حضرت ابوحیان تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آئندہ ایسا نہ کرنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اسی کے قریب ہے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس قول کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آئندہ ایسا نہ کرنا میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ دوبارہ بوسہ نہ لینا کیونکہ یہ روزے کی وجہ سے مکروہ ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ بار بار بوسہ نہ لینا۔ کیونکہ اس کثرت کی وجہ سے شہوت کی تحریک ہوگی اور حرام میں پڑنے کا خوف ہوگا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول کہ یہ اس کے قریب ہے جسے آپ اس کے لیے جائز قرار دے رہے ہیں یا یہ کہ جو کچھ آپ نے ان کے لیے جائز قرار دیا ہے وہ اس کے قریب ہے جو آپ نے ان کے لیے ناپسند کیا ہے تو اس حدیث میں کوئی دلالت نہیں بلکہ جو کچھ پہلے مذکور ہو چکا ہے اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے۔

بَابُ ١٣ الصَّائِمِ يَقِئُ

١٠١٩۔ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا

روزہ دار کا قے کرنا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم

عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَعِیْشَ بْنِ الْوَلِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ۔

صلے اللہ علیہ وسلم کو قے آئی تو آپ نے روزہ توڑ دیا (حضرت معدان بن ابی طلحہ فرماتے ہیں) میں دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو انھوں نے فرمایا کہ انھوں (حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ) نے سچ فرمایا میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی ڈالا تھا۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَعِیْشَ بْنِ الْوَلِیْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ قَالَ ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ هٰکَذَا قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو۔

ایک دوسری سند سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے۔ ابن ابی داؤد فرماتے ہیں ابو معمر نے فرمایا کہ عبد الوارث عبد اللہ بن عمرو نے اسی طرح بیان کیا۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا اَبُو الْجُوْدِیِّ عَنْ بَلْجٍ رَجُلٍ مِنْ مَهْرَةَ عَنْ اَبِیْ شَیْبَةَ الْمَهْرِیِّ قَالَ قُلْتُ لِثَوْبَانَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ۔

حضرت ابو شیبہ مہری فرماتے ہیں میں نے حضرت ثوبان سے کہا کہ ہم سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کیجیے انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے قے کی اور روزہ توڑ دیا۔

بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا قَاءَ فَقَدْ اَفْطَرَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنِ اسْتَقَاءَ اَفْطَرَ وَاِنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ لَمْ یُفْطِرْ وَقَالُوْا قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ قَوْلُهٗ قَاءَ فَاَفْطَرَ اَیْ قَاءَ فَضَعُفَ فَاَفْطَرَ وَقَدْ یَجُوْزُ هٰذَا فِی اللُّغَةِ۔

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ روزہ دار کو جب قے آئے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ خود قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ قے کے غالب آجانے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ وہ فرماتے ہیں ممکن ہے ان کے قول کہ آپ نے قے کی اور روزہ توڑ دیا سے مراد ہو کہ آپ نے قے فرمائی پھر کمزوری کے

امام ابو حنیفہ ... اور ان کے اصحاب [illegible]

۱۰۲۲- واحتج الاولون لقولهم ايضا بما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا يزيد بن ابى حبيب قال اخبرنى ابو مرزوق عن حنش عن فضالة ابن عبيد قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بشراب فقال له بعضنا الم تصبح صائما يا رسول الله قال بلى ولكنى قئت۔

پہلے گروہ نے اپنے قول پر یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب طلب فرمایا تو ہم میں سے بعض نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے صبح روزہ نہیں رکھا تھا آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن مجھے قے آئی ہے۔

۱۰۲۳- حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج ح وحدثنا حسين بن نصر قال ثنا يحيى بن حسان قالوا ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن يزيد بن ابى حبيب عن ابى مرزوق عن حنش عن فضالة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت محمد بن اسحق، یزید بن ابی حبیب سے وہ ابو مرزوق سے وہ حضرت حنش سے وہ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قيل لهم وهذا ايضا مثل الاول يجوز ولكنى قئت فضعفت عن الصوم فافطرت وليس فى هذين الحديثين دليل على ان القئ كان مفطرا له انما فيه انه قاء فافطر بعد ذلك۔

ان حضرات سے کہا جائے گا کہ یہ بھی پہلی حدیث کی طرح ہے ممکن ہے آپ کا مطلب یہ ہو کہ مجھے قے آئی اور مجھ میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہی پس میں نے روزہ توڑ دیا ان دونوں حدیثوں میں اس بات پر دلیل نہیں کہ قے سے آپ کا روزہ ٹوٹ گیا تھا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے قے آنے یا خود قے کرنے کا حکم وضاحت سے مروی ہے۔

۱۰۲۴- وقد روى فى حكم الصائم اذا قاء او استقاء عن النبى صلى الله عليه وسلم مفسرا ما قد حدثنا احمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا عيسى بن يونس عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذرعه القئ وهو صائم فليس عليه قضاء ومن استقاء فليقض۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر روزے کی حالت میں قے غالب آجائے تو اس پر قضا نہیں اور جو شخص خود (قصداً) قے کرے وہ روزے کی قضا کرے۔

فبين هذا الحديث كيف حكم الصائم اذا ذرعه القئ او استقاء واولى الاشياء بنا ان نحمل الآثار على ما فيه اتفاقها وتصحيحها

تو اس حدیث نے واضح کر دیا کہ روزے دار کو قے آئے یا وہ خود قے کرے تو اس کا حکم کیا ہے اور سب سے بہتر بات یہ ہے کہ روایات کو متفق علیہ اور ایسے مفہوم پر محمول کیا جائے جس سے

لا على ما بينه تنافيهما وتضادهما فيكون معنى الحديثين الأولين على ما وصفنا حتى لا يتضاد معناهما معنى هذا الحديث فهذا حكم هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار وأما حكمه من طريق النظر فإنا رأينا القيء حدثا في قول بعض الناس وغير حدث في قول آخرين ورأينا خروج الدم كذلك وكل قد أجمع أن الصائم إذا فصد عرقا أنه لا يكون بذلك مفطرا وكذلك لو كانت به علة فانفجرت عليه دما من موضع من بدنه فكان خروج الدم من حيث ذكرنا من بدنه واستخراجه إياه سواء فيما ذكرنا وكذلك هما في الطهارة وكان خروج القيء من غير استخراج من صاحبه إياه لا ينقض الصوم فالنظر على ما ذكرنا أن يكون خروجه باستخراج صاحبه إياه كذلك لا ينقض الصوم فلما كان القيء لا يفطره في النظر كان ما ذرعه من القيء أحرى أن يكون كذلك فهذا حكم هذا الباب أيضا من طريق النظر ولكن اتباع ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أولى وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وعامة العلماء وقد روي ذلك عن جماعة من المتقدمين ـ

تمام روایات صحیح قرار پائیں اس پر نہیں جس سے ان کا باہم تضاد ثابت ہو تو پہلی دونوں حدیثوں کا مفہوم وہی ہوگا جو ہم نے بیان کیا تاکہ ان کا مفہوم اس کے معنی کے خلاف نہ ہو۔ تصحیح معانی کے اعتبار سے اس بات کا یہ حکم ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض لوگوں کے نزدیک قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ٹوٹتا اور خون نکلنے کا حکم بھی یہی ہے اور اس بات پر تمام متفق ہیں کہ روزہ دار رگ سے خون نکلوائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کسی تکلیف کے باعث جسم کے کسی حصے سے خون نکلے تو اس ضمن میں بدن سے خون کا نکلنا اور اسے نکالنا دونوں برابر ہیں طہارت کے سلسلے میں بھی وہ دونوں برابر ہیں اور قے جب تک خود نہ نکالی جائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہماری مذکورہ بات کے مطابق قیاس یہی چاہتا ہے کہ خود قے کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا تو جب قیاس کے مطابق قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو غالب آنے والی قے سے روزے کا نہ ٹوٹنا زیادہ مناسب ہے۔ ——— غور و فکر کے طریقے پر اس بات کا حکم بھی یہی ہے لیکن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی اتباع زیادہ بہتر ہے۔ یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اور عام علماء کا قول ہے۔

متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہی بات مروی ہے۔

١٠٢٥ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا روح قال ثنا مالك وصخر بن جويرية عن نافع عن ابن عمر أنه قال من استقاء وهو صائم فعليه القضاء ومن ذرعه القيء فليس عليه القضاء ـ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس نے روزے کی حالت میں خود قے کی تو اس پر قضاء ہے اور جس پر قے غالب آجائے اس پر قضاء نہیں۔

١٠٢٦ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا القعنبي قال ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر مثله ـ

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد یعنی ابن سلمہ، حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد، حضرت حمید سے اور وہ حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبَّازٍ السُّلَمِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد، حضرت حباز سلمی سے اور وہ حضرت قاسم بن محمد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَابُ ۱۳۲ الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ

روزہ دار کا سینگی لگوانا

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ يَحْتَجِمُ لَيْلًا فَقُلْتُ لَوْلَا كَانَ هٰذَا نَهَارًا فَقَالَ اَتَاْمُرُنِيْ اُهَرِيْقُ دَمِيْ وَاَنَا صَائِمٌ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

حضرت ابورافع فرماتے ہیں میں رات کے وقت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ سینگی لگوا رہے تھے میں نے کہا آپ نے دن کو کیوں نہیں لگوائی۔ انھوں نے فرمایا کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں روزے کی حالت میں اپنا خون بہاؤں حالانکہ میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ الْاَشْجَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَحْتَجِمُ لِثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

حضرت معقل اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں سینگی لگوا رہا تھا۔ رمضان المبارک کی انیس تاریخ تھی۔ آپ نے فرمایا سینگی لگوانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن عامر فرماتے ہیں ہم سے حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کا مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَابْلُتِّيُّ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ ثَمَانَ عَشْرَةَ فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو باہر تشریف لائے آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو سینگی لگوا رہا تھا آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ حَدَّثَهٗ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو قلابہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو اسماء رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان المبارک میں ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سینگی لگوا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ۔

١٠٣٩- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عاصم حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٠٤٠- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُسْتَحْجِمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

١٠٤١- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ۔

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

بيان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْحِجَامَةَ تُفْطِرُ الصَّائِمَ حَاجِمًا كَانَ أَوْ مَحْجُومًا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يُفْطِرُ الْحِجَامَةُ حَاجِمًا وَلَا مَحْجُومًا وَقَالُوا لَيْسَ فِيمَا رَوَيْتُمُوهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ مَا يَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ الْفِطْرَ كَانَ مِنْ أَجْلِ الْحِجَامَةِ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّهُمَا أَفْطَرَا بِمَعْنًى آخَرَ وَصَفَهُمَا بِمَا كَانَا يَفْعَلَانِهِ حِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمَا بِذٰلِكَ كَمَا يَقُولُ فَسَقَ الْقَائِمُ لَيْسَ أَنَّهُ فَسَقَ بِقِيَامِهِ وَلٰكِنَّهُ فَسَقَ بِمَعْنًى غَيْرِ الْقِيَامِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى ذٰلِكَ الْحَدِيثَ فِي هٰذَا الْمَعْنٰى۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ سینگی لگانے والا ہو یا لگوانے والا روزہ ٹوٹ جاتا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ سینگی سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے سینگی لگانے والا ہو یا لگوانے والا۔ وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا، اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ سینگی لگانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹا، ہوسکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور وجہ سے ان کا روزہ ٹوٹنے کا ذکر فرمایا ہو لیکن بیان کرتے وقت ان کے عمل کا ذکر کیا جیسے کوئی شخص کہے کہ کھڑا ہونے والا فاسق ہو گیا تو یہ مطلب نہیں کہ وہ کھڑا ہونے کی وجہ سے فاسق ہو گیا بلکہ کسی اور وجہ سے فاسق ہوا۔ ——— اس سلسلے میں اس حدیث کے ایک راوی حضرت ابو اشعث صنعانی سے بھی مروی ہے۔

۱۰۴۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَاظِیٌّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ رَبِیْعَةَ الدِّمَشْقِیُّ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ قَالَ اِنَّمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ لِاَنَّهُمَا کَانَا یَغْتَابَانِ۔

حضرت ابو اشعث صنعانی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ دونوں غیبت کر رہے تھے۔

وَهٰذَا الْمَعْنٰی مَعْنًی صَحِیْحٌ وَلَیْسَ اِفْطَارُهُمَا ذٰلِكَ كَالْاِفْطَارِ بِالْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَلٰكِنَّهٗ حَبِطَ اَجْرُهُمَا بِاغْتِیَابِهِمَا فَصَارَا بِذٰلِكَ مُفْطِرَیْنِ لَا اَنَّهٗ اِفْطَارٌ یُوْجِبُ عَلَیْهِمَا الْقَضَاءَ وَهٰذَا كَمَا قِیْلَ اَلْكِذْبُ یُفْطِرُ الصَّائِمَ لَیْسَ یُرَادُ بِهِ الْفِطْرُ الَّذِیْ یُوْجِبُ الْقَضَاءَ اِنَّمَا هُوَ عَلٰی حُبُوْطِ الْاَجْرِ بِذٰلِكَ كَمَا یَحْبَطُ بِالْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَهٰذَا نَظِیْرُ مَا حَمَلْنَاهُ نَحْنُ عَلَیْهِ مِنَ التَّاْوِیْلِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ مَعْنًی اٰخَرُ۔

یہ صحیح معنیٰ ہے اور ان کے روزے کا یوں ٹوٹنا کھانے پینے اور جماع کے ساتھ ٹوٹنے کی طرح نہیں بلکہ غیبت کی وجہ سے ان کا ثواب ضائع ہو گیا اس طرح وہ روزہ توڑنے والے قرار پائے۔ یہ ایسا ٹوٹنا نہیں جس سے قضاء واجب ہوتی ہے۔ اور یہ اسی طرح ہے کہ کہا جائے جھوٹ روزے دار کا روزہ توڑ دیتا ہے اس سے مراد وہ ٹوٹنا نہیں جس سے قضاء لازم آتی ہے بلکہ اجر کا ضیاع مراد ہے جیسے کھانے پینے سے اجر ضائع ہو جاتا ہے یہ اس تاویل کی مثل ہے جس پر ہم نے اسے محمول کیا اور اس کا ذکر کیا۔ ــــــ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس سلسلے میں ایک دوسرا مفہوم بھی مروی ہے۔

۱۰۴۳- حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ الْكَیْسَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّمَا كَرِهْنَا اَوْ كَرِهْتُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم یا (فرمایا) میں روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے کو اس کے کمزور ہونے کے پیش نظر ناپسند کرتا تھا۔

۱۰۴۴- حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سَاَلَ ثَابِتُ الْبُنَانِیُّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ۔

حضرت حمید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ لوگ روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا ناپسند کرتے تھے انھوں نے فرمایا نہیں البتہ کمزوری کے پیش نظر (ناپسند کرتے تھے)

۱۰۴۵- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَرٰی الْحِجَامَةَ تُكْرَهُ لِلصَّائِمِ اِلَّا مِنَ الْجُهْدِ۔

حضرت حمید الطویل سے مروی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے سینگی لگوانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا میں سوائے روزہ دار کی کمزوری کے (کسی اور وجہ سے) اس کے لیے سینگی لگوانے کو ناپسند نہیں کرتا۔

۱۰۴۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ

حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

خَالِدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَدَعُ الْحِجَامَةَ اِلَّا كَرَاهَةَ الْجُهْدِ ـ

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم صرف مشقت کی وجہ سے سینگی لگوانے کو چھوڑتے تھے۔ (کسی اور وجہ سے نہیں)۔

۱۰۴۷۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَمُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كَرِهْتُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ الضَّعْفِ ـ

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کمزوری کے سبب روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا ناپسند کرتا ہوں۔

فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَلٰى اَنَّ الْمَكْرُوْهَ مِنْ اَجْلِهِ الْحِجَامَةُ فِي الصِّيَامِ هُوَ الضَّعْفُ الَّذِيْ يُصِيْبُ الصَّائِمَ فَيُفْطِرُ مِنْ اَجْلِهِ بِالْاَكْلِ وَالشُّرْبِ **وَقَدْ** رُوِيَ نَحْوُهُ مِنْ هٰذَا الْمَعْنٰى عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ ـ

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ روزے کی حالت میں سینگی لگوانے کی کراہت کا باعث وہ کمزوری ہے جو روزے دار کو پہنچتی ہے اور وہ اس کی وجہ سے کھانے اور پینے کے ذریعے روزہ توڑ دیتا ہے۔ اس معنی کے قریب حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۱۰۴۸۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ اَنَّ اَبَا الْعَالِيَةِ قَالَ اِنَّمَا كَرِهْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُغْشٰى عَلَيْهِ قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ لِيْ اِنْ غُشِيَ عَلَيْهِ يُسْقَى الْمَاءُ ـ

حضرت عاصم احول سے مروی ہے حضرت ابوالعالیہ نے فرمایا کہ وہ بے ہوشی کے ڈر سے (سینگی لگوانا) ناپسند کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابوقلابہ کو بتائی تو انھوں نے مجھے فرمایا اگر وہ بیہوش ہو جائیں تو انھیں پانی پلایا جائے۔

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا بِعَيْنِهٖ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ـ

بعینہٖ یہ معنی حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۱۰۴۹۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ يَذْكُرُ قَوْلَ النَّاسِ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ فَقَالَ الْقَاسِمُ لَوْ اَنَّ رَجُلًا حَجَمَ يَدَهٗ اَوْ بَعْضَ جَسَدِهٖ مَا يُفْطِرُهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنَّمَا كَرِهْتُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ اَنْ يُغْشٰى عَلَيْهِ فَيُفْطِرَ ـ

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم بن محمد سے سنا وہ لوگوں کی اس بات کا ذکر رہے تھے کہ سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے انھوں نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ یا جسم کے کسی اور حصے سے خون نکالے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس پر حضرت سالم نے فرمایا میں روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا اس لیے ناپسند کرتا ہوں کہ کہیں وہ بیہوش ہو کر روزہ نہ توڑ بیٹھے۔

وَالْمَعْنَى الَّذِيْ رُوِيَ فِيْ تَاْوِيْلِ ذٰلِكَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ كَاَنَّهٗ اَشْبَهُ بِذٰلِكَ لِاَنَّ الضَّعْفَ

حضرت ابواشعث کی تاویل میں جس معنی کا ذکر کیا گیا ہے وہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ اگر ممانعت کی وجہ صرف کمزوری

لَوْ كَانَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ بِالنَّهْيِ إِلَيْهِ لَمَا كَانَ الْحَاجِمُ دَاخِلًا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا كَانَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ قَدْ جَمَعَا فِيْ ذٰلِكَ أَشْبَهَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى وَاحِدٍ هُمَا فِيْهِ سَوَاءٌ مِثْلُ الْغِيْبَةِ الَّتِيْ هُمَا فِيْهَا سَوَاءٌ كَمَا قَالَ أَبُو الْأَشْعَثِ.

ہوتی تو سینگی لگانے والا اس میں شامل نہ ہوتا پس جب اس میں سینگی لگانے اور لگوانے والا دونوں شامل ہیں تو وہی سب سے زیادہ مناسب ہوگا جو دونوں میں پایا جائے مثلاً غیبت کہ وہ دونوں میں برابر ہے جیسا کہ حضرت ابوالشعث نے فرمایا۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّمَا كُرِهَتْ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ أَيْضًا.

حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم سے بھی مروی ہے انھوں نے فرمایا یہ کمزوری پیدا ہونے کے باعث مکروہ ہے۔

۱۰۵۰- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ هُوَ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ إِنَّمَا كُرِهَتْ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ.

حضرت اعمش فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے روزہ دار کے سینگی لگوانے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ میں کمزوری کے باعث اسے مکروہ جانتا ہوں۔

۱۰۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا دَاؤُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِنَّمَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِأَنَّهَا تُضْعِفُهُ.

حضرت شعبی سے مروی ہے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں میں سینگی لگوانا اس لیے ناپسند کرتا ہوں کہ یہ کمزور کر دیتی ہے۔

۱۰۵۲- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے میں روایات آئی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

۱۰۵۳- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَهُوَ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت جعفر بن ربیعہ، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت حسن بن یزید، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

١٠٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ۔

حضرت میمون بن مہران، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام اور روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

١٠٥٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سینگی لگوائی جب کہ آپ نے احرام باندھا ہوا اور روزہ رکھا ہوا تھا۔

١٠٥٧- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ وَأَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت یزید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٠٥٨- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

١٠٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ۔

حضرت عبدالعزیز بن مسلم، حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ آپ روزہ دار اور محرم تھے۔

١٠٦٠- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ۔

حضرت حکم، حضرت مقسم سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے روزے کی حالت میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سینگی لگوائی۔

١٠٦١- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوطیبہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی اور آپ

عدي قال ثنا القاسم بن مالك عن عاصم عن انس ان ابا طيبة حجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو صائم فاعطاه اجره ولو كان حراما ما اعطاه۔

روزے کی حالت میں تھے آپ نے اس کی اجرت بھی عطا فرمائی اگر یہ کام حرام ہوتا تو آپ اجرت عطا نہ فرماتے۔

فدل فعله هذا صلى الله عليه وسلم على ان الحجامة لا تفطر الصائم ولو كانت مما يفطر الصائم اذا لما احتجم وهو صائم فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح الآثار واما وجهه من طريق النظر فانا رأينا خروج الدم اغلظ احواله ان يكون حدثا ينتقض به الطهارة وقد رأينا الغائط والبول خروجهما حدث ينتقض به الطهارة ولا ينقض الصيام فالنظر على ذلك ان يكون الدم كذلك وقد رأينا الصائم لا يفطره فصد العرق فالحجامة في النظر ايضا كذلك وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

تو آپ کا عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سینگی سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر یہ روزے کے مفسدات میں سے ہوتی تو آپ روزے کی حالت میں سینگی نہ لگواتے۔ تصحیح روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طریقے پر یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں خون کے نکلنے کی سخت ترین صورت یہ ہے کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ پاخانے اور پیشاب کے نکلنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن روزہ نہیں ٹوٹتا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ خون کا حکم بھی یہی ہو نیز ہم دیکھتے ہیں کہ رگ سے خون نکالنے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا تو قیاس کے مطابق سینگی لگوانا بھی اسی طرح ہے، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

١٠٦٢- وقد حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن يحيى بن سعيد ان سالم ابن عبد الله والقاسم بن محمد كانا لا يريان بالحجامة للصائم بأسا وقالا ارأيت لو احتجم على ظهر كفه اكان ذلك يفطره۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں حضرت سالم بن عبداللہ اور قاسم بن محمد رضی اللہ عنہم روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے وہ فرماتے ہیں تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص ہتھیلی کی پشت سے خون نکلوائے تو کیا اس سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (یعنی نہیں ٹوٹے گا)۔

باب ١٣٣ الرجل يصبح في يوم من شهر رمضان جنبا هل يصوم ام لا

جنابت کی حالت میں صبح کرنے والا روزہ رکھے یا نہ

١٠٦٣- حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا اخبره عن سمي مولى ابي بكر انه سمع ابا بكر بن عبد الرحمن يقول كنت انا

حضرت ابوبکر کے آزاد کردہ غلام حضرت سمی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں میں اور میرے والد ماجد امیر مدینہ مروان

وَاَبِی عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ وَهُوَ اَمِیْرُ الْمَدِیْنَةِ فَذُکِرَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ فَقَالَ مَرْوَانُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ لَتَذْهَبَنَّ اِلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ فَتَسْأَلُهُمَا عَنْ ذٰلِکَ قَالَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَذَهَبْتُ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ فَسَلَّمَ عَلَیْهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّا کُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ فَذُکِرَ لَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بِئْسَ مَا قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَتَرْغَبُ عَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ قَالَتْ فَاَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَتْ کَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْنَا حَتّٰی جِئْنَا اِلٰی مَرْوَانَ فَذَکَرَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا فَقَالَ مَرْوَانُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْکَبَنَّ دَابَّتِیْ فَاِنَّهَا بِالْبَابِ فَلْتَذْهَبَنَّ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَاِنَّهٗ بِاَرْضِهٖ بِالْعَقِیْقِ فَلْتُخْبِرَنَّهٗ بِذٰلِکَ فَرَکِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَرَکِبْتُ مَعَهٗ حَتّٰی اَتَیْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ فَتَحَدَّثَ مَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَکَرَ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا عِلْمَ لِیْ بِذٰلِکَ اِنَّمَا اَخْبَرَنِیْهِ مُخْبِرٌ۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَیْوَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عُقْبَةَ قَالَ اَصْبَحْتُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِیْدُ الصَّوْمَ فَاَتَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ لِیْ اَفْطِرْ فَاَتَیْتُ مَرْوَانَ فَسَأَلْتُهٗ

بن حکم کے پاس تھے تو میرے والد نے ذکر کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ اس دن کا روزہ نہ رکھے مروان نے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں اور ان دونوں سے اس بارے میں پوچھیں (حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے ان کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے بعد عرض کیا اے ام المومنین! ہم مروان کے پاس تھے اس کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو شخص حالت جنابت میں صبح کرے وہ اس دن روزہ نہ رکھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے عبدالرحمٰن! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اچھی بات نہیں کہی کیا تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے اعراض کرو گے انھوں نے عرض کیا اللہ کی قسم نہیں، ام المومنین نے فرمایا میں گواہی دیتی ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) جماع کی وجہ سے جنبی ہوتے احتلام کی وجہ سے نہیں[1] پھر اس دن کا روزہ رکھتے فرماتے ہیں پھر ہم نکلے حتی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ان سے بھی اس کے بارے میں پوچھا انھوں نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دیا تھا پھر ہم وہاں سے نکل کر مروان کے پاس آئے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اسے ان دونوں کا قول بتایا مروان نے کہا اے ابو محمد! میں تمہیں قسم دیتا ہوں آپ میری سواری پر جو میرے دروازے پر موجود ہے سوار ہو کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں وہ مقام عقیق میں اپنی زمین میں ہیں انھیں یہ بات بتائیں حضرت عبدالرحمٰن سوار ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ سوار ہوا۔ یہاں تک کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے حضرت عبدالرحمٰن رضی ...

حضرت یعلیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حالت جنابت میں صبح کی اور میں روزہ رکھنا چاہتا تھا میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا روزہ نہ رکھو پھر میں مروان کے پاس آیا اس سے پوچھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

[1] چونکہ احتلام میں شیطانی اثر ہوتا ہے لہٰذا انبیاء کرام اس سے پاک ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

وَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَبَعَثَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ اِلٰی عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ مِنْ جِمَاعٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَرَجَعَ اِلٰی مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِيْتِ اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَخْبِرْهُ فَاَتَاهُ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا حَدَّثَنِيْهِ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۶۵- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَقُلْتُ لِرَجَاءٍ مَنْ حَدَّثَكَ عَنْ يَعْلٰی قَالَ اِيَّایَ حَدَّثَ يَعْلٰی۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰی مَا رَوٰی اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ ذٰلِكَ عَنِ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا بِهٖ وَقَلَّدُوْهُ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَذَهَبُوْا فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی مَا رَوَيْنَاهُ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۶۶- وَاِلٰی مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَغْدُوْ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

کی بات بھی بتائی اس نے حضرت عبدالرحمٰن بن حارث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا انھوں نے ام المومنین سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لے جاتے تو آپ کے سر انور سے جماع کے (غسل کے سبب پانی کے) قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر آپ اس دن روزہ رکھتے۔ پھر وہ (حضرت عبدالرحمٰن) مروان کے پاس آئے اور اسے خبر دی ہے اس نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں انھوں نے فرمایا میں نے اس سلسلے میں نبی اکرم[۱]

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں حضرت ابن عون نے ہمیں بتایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا (حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں) ہمیں حضرت ابن عون نے خبر دی کہ میں نے حضرت رجاء سے پوچھا کہ آپ سے حضرت یعلی کی روایت[۲]

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات نے اس حدیث کو اپنایا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی انھوں نے اس حدیث کو اختیار کیا۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ وہ شخص (جنبی) غسل کرے اور اس دن کا روزہ رکھے وہ اس سلسلے میں حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔

وہ اس حدیث کو بھی اپناتے ہیں حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) حالت جنابت میں صبح کرتے پھر غسل فرماتے اور مسجد کی طرف تشریف لے جاتے اور آپ کے سر انور سے (پانی کے) قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر اس دن کا روزہ رکھ لیتے (فرماتے ہیں) میں نے یہ بات مروان کو بتائی تو اس نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جا کر بتاؤ (فرماتے

[۱] یعنی انہوں نے براہ راست یہ بات نہیں سنی بلکہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا ...

[۲] ... حضرت ابوبکر ... نے خود ... بیان کیا۔

فَاَخْبَرْتُهُ مَرْوَانَ فَقَالَ اِيْتِ اَبَاهُرَيْرَةَ فَاَخْبِرْهُ بِذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنَّهُ لِيْ صَدِيْقٌ فَاَعْفِنِيْ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتَاْتِيَنَّهُ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبِيْ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَائِشَةُ اَعْلَمُ مِنِّيْ قَالَ شُعْبَةُ وَفِي الصَّحِيْفَةِ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ۔

۱۰۶۷۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَخِيْهِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ وَلَا يُفْطِرُ فَدَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ يَوْمًا وَهُوَ مُفْطِرٌ فَقَالَ لَهُ مَا شَاْنُكَ الْيَوْمَ مُفْطِرًا قَالَ اِنِّيْ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فَلَمْ اَغْتَسِلْ حَتّٰى اَصْبَحْتُ فَاَفْتَانِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنْ اُفْطِرَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى عَائِشَةَ يَسْاَلُوْنَهَا فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ فَيَغْتَسِلُ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ ثُمَّ يَخْرُجُ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَيُصَلِّيْ لِاَصْحَابِهِ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

۱۰۶۸۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ اَبِيْ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ بَعَثَهُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ فَلَقِيْتُ غُلَامَهَا نَافِعًا يَعْنِيْ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَ فَاَرْسَلْتُهُ اِلَيْهَا فَرَجَعَ اِلَيَّ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا ثُمَّ اَتٰى عَائِشَةَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا غُلَامَهَا ذَكْوَانَ اَبَا عَمْرٍو فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا فَاَتَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ

ہیں) انہوں نے کہا کہ وہ میرے دوست ہیں لہٰذا مجھے معاف کیجئے! اس نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ان کے پاس ضرور جاؤ، (حضرت ابوبکر فرماتے ہیں) میں اور میرے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھیں یہ بات بتائی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہیں۔ حضرت شعبہ (راوی) فرماتے ہیں٭

٭ یعنی میری بانسبت وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو زیادہ جانتی ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالرحمٰن اپنے بھائی حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (مسلسل) روزے رکھتے اور ناغہ نہ کرتے ایک دن وہ اپنے والد کے پاس گئے اور ان کا روزہ نہیں تھا انھوں نے پوچھا کیا وجہ ہے آج تمہارا روزہ نہیں ہے انھوں نے بتایا کہ میں جنبی تھا اور صبح تک غسل نہ کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے روزہ چھوڑنے کا حکم دیا پھر انھوں نے کسی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان سے اس کے بارے میں پوچھیں تو حضرت ام المومنین نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے تو صبح کے بعد غسل فرماتے پھر تشریف لے جاتے اور آپ کے سر انور سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے۔ صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے پھر اس دن کا روزہ رکھتے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام فرماتے ہیں کہ مروان بن حکم نے ان کو حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا فرماتے ہیں میری ملاقات حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت نافع سے ہوئی میں نے ان کو حضرت ام المومنین کی خدمت میں بھیجا انھوں نے واپس آکر مجھے بتایا کہ وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) جنابت کی حالت میں صبح کرتے لیکن یہ احتلام کی وجہ سے نہ تھا۔ پھر آپ روزہ رکھتے، پھر وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کی خدمت میں ان کے غلام ابو عمرو ذکوان کو بھیجا تو انھوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) احتلام کے بغیر جنبی ہوتے، پھر صبح روزہ رکھ

الْحَكَمِ فَلَأُخْبِرَنَّهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتَأْتِيَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ فَلَتُخْبِرَنَّهُ بِقَوْلِهِمَا فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هُنَّ أَعْلَمُ۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَصُومُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ يُقْطُرُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَصُومُ يَوْمَهُ۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يَصُومُ۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا حَدَّثَتَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِي رَمَضَانَ۔

لیتے، وہ فرماتے ہیں میں مروان بن حکم کے پاس آیا اور ان دونوں کی بات بتائی اس نے کہا میں تجھے قسم دیتا ہوں حضرت ابوہریرہ کے پاس جا کر انھیں ان کا دونوں کا قول بتاؤ چنانچہ میں نے حاضر ہو کر ان کو ...

(مترجم: انہوں نے فضل سے سنا ہوگا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں صبح کرتے پھر اس دن کا روزہ رکھتے۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لیے تشریف لے جاتے اور غسل جنابت کی وجہ سے آپ کے سر انور سے قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر اس دن روزہ رکھتے۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) فجر کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے پھر روزہ بھی رکھ لیتے۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبدربہ بن سعید، حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے وہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں انھوں نے "رمضان میں" کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سمی، حضرت ابو بکر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانٍ قَالَ ثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابو صالح، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اَیْضًا۔

حضرت عامر بن ابو امیہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہمام، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت سعید بن ابی عروبہ نے حضرت قتادہ رضی عنہ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا

حضرت شعبہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت

رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَرَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ فُتْيَاهُ عَلٰى هٰذَا الْخَبَرِ۔

قَالُوْا فَلَمَّا تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجُزْ لَنَا خِلَافُ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهِ **فَكَانَ** مِنْ حُجَّةِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رَوَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ إِنَّمَا أَخْبَرَتَا بِهِ عَنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَ الْفَضْلُ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ حُكْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا وَيَكُوْنُ حُكْمُ سَائِرِ النَّاسِ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ الْخَبَرَانِ غَيْرَ مُتَضَادَّيْنِ عَلٰى مَا يَخْرُجُ عَلَيْهِ مَعَانِي الْآثَارِ فَكَانَ الْحُجَّةُ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى حَدِيْثَ الْفَضْلِ وَقَدْ رَجَعَ عَنْ فُتْيَاهُ إِلٰى قَوْلِ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَدَّ ذٰلِكَ أَوْلٰى مِمَّا حَدَّثَهُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا حُجَّةٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّا قَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ النَّاسِ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا كَحُكْمِهِ۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ وَأَنَا أَسْمَعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا

کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس خبر پر اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔

وہ (محدثین کرام) فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مذکورہ روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں تو ہمارے لیے اس کے خلاف دوسری طرف جانا جائز نہیں۔ ان کے خلاف پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں خبر ہے جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت میں حضرت فضل کی خبر اس کے خلاف ہے تو ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے وہی حکم ہے جس کا ذکر حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے اپنی روایات میں کیا ہے اور عام لوگوں کے لیے وہ حکم ہو جو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ معانیٔ روایت کی اس توجیہ پر احادیث باہم متضاد نہیں ہوں گی۔ لیکن دوسرے حضرات ان کے خلاف یوں دلیل دیتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں اپنے فتویٰ سے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف رجوع کر لیا اور اس حدیث کو حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اولیٰ قرار دیا۔ پس اس باب میں یہی حجت ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر دلالت ملتی ہے کہ اس سلسلے میں عام لوگوں کے لیے بھی وہی حکم ہے جو آپ کے لیے ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت ابو یونس بیان کرتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا اور آپ دروازے میں کھڑے تھے اور میں سن رہا تھا، یا رسول اللہ! میں نے حالت جنابت میں صبح کی اور میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی صبح کے وقت جنبی تھا اور روزہ رکھنے کا ارادہ بھی تھا پس میں نے غسل کیا اور روزہ رکھ لیا۔ اس نے عرض کیا:

أريد الصوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اصبح جنبا وانا اريد الصوم فاغتسل واصوم فقال يا رسول الله انك لست مثلنا قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال والله اني لارجو ان اكون اخشاكم لله واعلمكم بما اتقي۔

یارسول اللہ! آپ ہماری طرح نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دیئے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے اور فرمایا اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں اور مجھے تقویٰ کا بھی تم سے زیادہ علم ہے۔

فلما كان جواب النبي صلى الله عليه وسلم لذلك السائل هو اخباره عن فعل نفسه في ذلك ثبت بذلك ان حكمه في ذلك وحكم غيره سواء فهذا وجه هذا الباب من تصحيح معاني الآثار **واما** وجهه من طريق النظر في ذلك فانا قد رأيناهم اجمعوا ان صائما لو نام نهارا فاجنب ان ذلك لا يخرجه عن صومه فاردنا ان ننظر انه هل يكون داخلا في الصوم وهو كذلك او يكون حكم الجنابة اذا طرأت على الصوم خلاف حكم الصوم اذا طرأ عليها فرأينا الاشياء التي تمنع من الدخول في الصوم من الحيض والنفاس اذا طرأ ذلك على الصوم او طرأ عليه الصوم فهو سواء

جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سائل کو خبر دینا اپنی ذات کے بارے میں تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں آپ کا اور دوسرے لوگوں کا حکم ایک ہی تھا۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ تھا اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ اگر روزہ دار دن کو سو جائے اور پھر وہ جنبی ہو جائے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا وہ شخص جو حالت جنابت میں روزہ شروع کرتا ہے اس کا حکم اس کے خلاف ہے جو روزے کی حالت میں جنبی ہو جاتا ہے تو ہم نے ان باتوں کو دیکھا جو روزہ شروع کرنے سے مانع ہیں مثلاً حیض اور نفاس کہ اگر وہ روزے کی حالت میں شروع ہوں یا روزہ رکھنے سے پہلے موجود ہوں دونوں صورتوں میں برابر ہیں۔

الا ترى انه ليس لحائض ان تدخل في الصوم وهي حائض وانها لو دخلت في الصوم طاهرا ثم طرأ عليها الحيض في ذلك اليوم انها بذلك خارجة من الصوم فكانت الاشياء التي تمنع من الدخول في الصوم هي الاشياء التي اذا طرأت على الصوم ابطلته وكانت الجنابة اذا طرأت على الصوم باتفاقهم جميعا لم تبطله **فالنظر** على ما ذكرنا ان يكون كذلك اذا طرأ عليها الصوم لم تمنع من الدخول فيه فثبت

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حائضہ عورت، روزہ نہیں رکھ سکتی اور اگر وہ طہارت کی حالت میں روزہ رکھے پھر اسے حیض آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو جن باتوں کی وجہ سے روزہ شروع کرنا جائز نہیں وہ روزے کی حالت میں طاری ہو جائیں تو اسے توڑ دیتی ہیں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ روزے کی حالت میں جنابت سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ پس جیسا کہ ہم نے ذکر کیا قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ روزے سے پہلے جنابت کا پایا جانا روزہ شروع کرنے سے مانع نہیں تو اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات کے موافق ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بِذٰلِكَ مَا قَدْ وَافَقَ مَا رَوَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۱۳ الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الصِّيَامِ تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ

نفلی روزہ شروع کر کے توڑنا

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالُوْا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ اُمِّ هَانِيٍ اَوِ ابْنِ بِنْتِ اُمِّ هَانِيٍ عَنْ اُمِّ هَانِيٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا صَائِمَةٌ فَنَاوَلَنِيْ فَضْلَ شَرَابِهٖ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً وَاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّ سُؤْرَكَ فَقَالَ اِنْ كَانَ مِنْ قَضَاءِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَصُوْمِيْ يَوْمًا مَكَانَهٗ وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَاِنْ شِئْتِ فَاقْضِيْهِ وَاِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيْهِ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور میں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے مجھے اپنا بچا ہوا مشروب عطا فرمایا میں نے نوش کیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے تو روزہ رکھا تھا لیکن میں نے آپ کا جھوٹا واپس کرنا مناسب نہ سمجھا، آپ نے فرمایا اگر رمضان المبارک کا قضا روزہ رکھا تھا تو اسے کسی دن اس کی جگہ روزہ رکھ لینا اور اگر نفلی روزہ تھا تو اگر چاہو تو رکھ لینا اور اگر چاہو تو قضا نہ کرنا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَزَعَمُوْا اَنَّ مَنْ دَخَلَ فِيْ صَوْمٍ تَطَوُّعًا ثُمَّ اَفْطَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ عُذْرٍ اَنَّهٗ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا عَلَيْهِ قَضَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهٗ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ حَدِيْثَ اُمِّ هَانِيٍ اِنَّمَا رَوَاهُ كَمَا ذَكَرُوْا حَمَّادُ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔ ان کے خیال میں جو شخص نفلی روزہ رکھنے کے بعد اسے عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر توڑ دیتا ہے اس پر قضا نہیں۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ذمے ایک دن کی قضا ہے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی حدیث حماد بن سلمہ نے روایت کی ہے جب کہ ان کے علاوہ حضرات جو

بْنُ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ مِمَّنْ لَيْسَ فِي الضَّبْطِ بِدُوْنِهِ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ ـ

۱۰۸۵ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ هَانِئٍ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَنَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُهٗ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَكَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّ فَضْلَ سُؤْرِهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا تَقْضِيْنَ عَنْكِ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ ـ

۱۰۸۶ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ـ

۱۰۸۷ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلْتُ اَنَا وَفَاطِمَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَجَلَسْتُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ وَاَنَا صَائِمَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَانِيْ اِلَّا قَدْ اَثِمْتُ اَوْ اَتَيْتُ حِنْثًا عَرَضْتَ عَلَيَّ وَاَنَا صَائِمَةٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ فَقَالَ هَلْ كُنْتِ تَقْضِيْنَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ لَا قَالَ فَلَا بَاْسَ ـ

۱۰۸۸ ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یاد داشت میں ان سے کم نہیں اس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔

حضرت سماک بن حرب حضرت ام ہانی کے بیٹے (نواسہ مراد ہے) اپنی نانی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان سے سنا وہ فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ نے مجھے عطا فرمایا تو میں نے اسے نوش کیا حالانکہ میں روزے سے تھی میں نے آپ کا جھوٹا واپس لوٹانا پسند نہ کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی روزے کی قضا کر رہی تھیں؟ عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا پھر نہیں کوئی نقصان نہیں۔

حضرت اسد بن موسیٰ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سماک بن حرب، آل جعدہ بن ہبیرہ کے ایک شخص سے اور وہ اپنی نانی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فتح مکہ کے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں میں آپ کی دائیں جانب بیٹھ گئی آپ نے پانی طلب کیا اسے نوش فرمایا پھر مجھے پکڑا دیا میں نے پی لیا حالانکہ میں روزے سے تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا خیال ہے میں گناہ گار ہو گئی ہوں یا میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے آپ نے مجھے پانی عنایت فرمایا اور میں نے روزہ رکھا ہوا تھا میں نے واپس کرنا پسند نہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم رمضان المبارک کا کوئی م

م روزہ نفلی تھا کسی رمضان کی قضا نہیں اس لئے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں

حضرت ابوالاحوص، حضرت سماک بن حرب سے وہ ام ہانی کے بیٹے سے اور وہ حضرت ام ہانی سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ یوں تمہیں نقصان نہ ہوگا۔

نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ۔

فَقَدْ خَالَفَهُمْ مَا رَوَى قَيْسٌ وَأَبُو عَوَانَةَ وَأَبُو الْأَحْوَصِ مَا رَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ لِأَنَّ حَمَّادًا قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِنْ كَانَ قَضَاءً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا مَكَانَهُ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتِ فَاقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيهِ فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجِبُ الْقَضَاءُ عَلَيْهَا إِذَا كَانَ تَطَوُّعًا **وَقَالَ** الْآخَرُونَ فِي حَدِيثِهِمْ أَتَقْضِينَ شَيْئًا مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ أَيْ إِنَّكِ لَسْتِ بِآثِمَةٍ فِي إِفْطَارِكِ مِنْ هَذَا التَّطَوُّعِ وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا قَضَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهُ فَقَدِ اضْطَرَبَ حَدِيثُ سِمَاكٍ هَذَا **ثُمَّ** نَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِمَّا فِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۰۸۹ - **فَإِذَا** رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَصْبَحْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَأُهْدِيَ لَنَا طَعَامٌ فَأَفْطَرْنَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ اقْضِيَا يَوْمًا مَكَانَهُ۔

فَفِي هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ حُكْمَ الْإِفْطَارِ فِي الصَّوْمِ التَّطَوُّعِ أَنَّهُ مُوجِبٌ لِلْقَضَاءِ **فَكَانَ** مِمَّا يَحْتَجُّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِي فَسَادِ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَصْلَهُ لَيْسَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنَّمَا أَصْلُهُ مَوْقُوفٌ عَلَى مَنْ دُونَ عُرْوَةَ۔

۱۰۹۰ - **وَذَلِكَ** أَنَّ يُونُسَ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ

پس جو کچھ حضرت ابو قیس، ابوعوانہ اور ابوالاحوص نے روایت کیا ہے وہ حضرت حماد بن سلمہ کی روایت کے خلاف ہے کیونکہ حضرت حماد نے اپنی روایت میں فرمایا کہ اگر وہ رمضان المبارک کا روزہ ہے تو اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھنا اور اگر نفلی روزہ ہے تو اگر چاہو قضا کرنا اور چاہو تو نہ کرنا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ نفلی روزے کی قضا نہیں دوسرے حضرات اپنی روایت میں فرماتے ہیں (آپ نے پوچھا) کیا تم رمضان کے روزے کی قضا کر رہی ہو انھوں نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں یعنی اس نفلی روزے کے توڑنے میں کوئی گناہ نہیں، اس حدیث میں ان کے ذمہ قضا روزہ ہونے کی نفی نہیں۔ پس حضرت سماک رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اضطراب ہے

پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ان کے علاوہ بھی کسی سے ایسی حدیث مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو۔

تو حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے صبح کے وقت نفلی روزہ رکھا پھر ہمیں کھانے کا تحفہ دیا گیا تو ہم نے روزہ توڑ دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لینا۔

تو اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ نفلی روزہ توڑنے سے قضا واجب ہوتی ہے۔ اس حدیث کے فساد پر پہلے قول والوں نے جو استدلال کیا ہے وہ یہ ہے کہ اصل میں یہ حدیث بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی نہیں، اس کی اصل یہ ہے کہ یہ حضرت عروہ سے پہلے راوی پر موقوف ہے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے انہیں حضرت ابن شہاب سے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ

عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ اَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ الْحَدِيْثِ قَالُوْا وَقَدْ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ ذٰلِكَ هَلْ سَمِعَهُ مِنْ عُرْوَةَ فَقَالَ لَا۔

وہ فرماتے ہیں اصل حدیث یہ ہے اور حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا کیا انھوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے کچھ سنا ہے تو انھوں نے فرمایا نہیں۔

۱۰۹۱۔ **وَذَكَرُوْا** مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ اَصْبَحْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَقِيْلَ لَهُ اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ فَقَالَ لَا۔

اور انھوں نے یوں ذکر کیا حضرت ابن عیینہ فرماتے ہیں حضرت امام زہری سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے بیان کیا انھوں نے فرمایا نہیں۔

۱۰۹۲۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْطَرَ مِنْ تَطَوُّعِهٖ فَلْيَقْضِهٖ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ حُدِّثْتُ فِيْ خِلَافَةِ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن شہاب (امام زہری) سے پوچھا کہ کیا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے آپ سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے وہ اسے قضا کرے انھوں نے فرمایا میں نے اس سلسلے میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا لیکن سلیمان بن عبد الملک

۱۰۹۳۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ فِيْ خِلَافَةِ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اُنَاسٌ عَنْ بَعْضِ مَنْ كَانَ يَسْاَلُ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ يَعْنِيْ نَحْوَ حَدِيْثِ رَبِيْعِ الْجِيْزِيِّ۔

حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت روح نے بیان فرمایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا "لیکن سلیمان بن عبد الملک کی خلافت میں مجھ سے ان لوگوں میں سے بعض نے بیان کیا جنھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ انھوں نے فرمایا میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے روزے کی حالت میں صبح کی پھر انھوں نے ربیع جیزی کی روایت (حدیث ۱۰۸۹) کی مثل بیان کیا۔" تو یہ حدیث

فَقَدْ فَسَدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِمَا قَدْ دَخَلَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مِمَّا ذَكَرْنَا۔

اپنی سند کے اعتبار سے درست نہ ہوئی۔

۱۰۹۴۔ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ

اس سند کے علاوہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت یحییٰ بن سعید حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ـــــ انھوں نے حضرت ربیع جیزی کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت

عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعِ الْجِيْزِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَبَدَرَتْنِيْ حَفْصَةُ بِالْكَلَامِ وَكَانَتِ ابْنَةَ أَبِيْهَا۔

۱۰۹۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى فِيْ إِفْسَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مَوْقُوْفًا لَيْسَ فِيْهِ عَمْرَةُ۔

۱۰۹۶- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ الرَّمَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِذٰلِكَ يَعْنِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ عَمْرَةَ۔

۱۰۹۷- فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا فِيْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا قَدْ خَبَأْنَا لَكَ حَيْسًا فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ كُنْتُ أُرِيْدُ الصَّوْمَ وَلٰكِنْ قَرِّبِيْهِ سَأَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِدْرِيْسَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ عَامَّةَ مَجَالِسِهِ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ سَأَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ ثُمَّ إِنِّيْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيْثَ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ بِسَنَةٍ فَلَمَّا أَجَازَنِيْهِ سَأَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ وُجُوْبِ الْقَضَاءِ وَفِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ مَا قَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ وَلَيْسَ

حفصہ رضی اللہ عنہا نے (سوال کرنے میں) مجھ سے سبقت کی اور (ایسا کیوں نہ ہوتا) وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی ان کے والد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مثل ان میں بھی جرأت تھی)۔

حضرت احمد بن عیسیٰ مصری فرماتے ہیں ہم سے ابن وہب نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

پہلے قول والوں نے اس حدیث کے فساد پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ حضرت حماد بن زید نے اسے حضرت یحییٰ بن سعید سے موقوفاً روایت کیا اور اس میں حضرت عمرہ کا ذکر نہیں۔

حضرت علی بن مدینی فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے بیان کیا انھوں نے اسے حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کیا یعنی حضرت عمرہ کا ذکر نہیں کیا۔

تو یہ اصل حدیث ہے اس ضمن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ حضرت طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ اپنی پھوپھی حضرت عائشہ بنت طلحہ سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کے لیے حیس (ایک کھانا جو کھجور، پنیر اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے) تیار کر کے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا تھا لیکن لاؤ میں پھر کسی دن روزہ رکھ لوں گا ___ حضرت محمد (ابن ادریس) فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان کے ساتھ اپنی ایک مجلس میں سنا وہ اس بات کا ذکر نہیں کرتے تھے کہ (آپ نے فرمایا) میں پھر کسی دن روزہ رکھ لوں گا ___ پھر میں نے یہ حدیث ان کی وفات سے ایک سال پہلے ان کے سامنے پیش کی تو انھوں نے مجھے ان الفاظ کی بھی اجازت دے دی کہ "میں اس کی جگہ کسی دن روزہ رکھوں گا"۔

تو اس حدیث میں وجوب قضاء کا ذکر ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی اس کے موافق ہے جبکہ حضرت

فِي حَدِيثِ أُمِّ هَانِئٍ مَا يُخَالِفُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا
فَأَقَلُّ أَحْوَالِ حَدِيثِ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنْ يَكُونَ مَوْقُوفًا عَلَى مَنْ هُوَ دُونَهُمَا وَقَدْ
وَافَقَهُ حَدِيثٌ مُتَّصِلٌ وَهُوَ حَدِيثُ عَائِشَةَ بِنْتِ
طَلْحَةَ فَالْقَوْلُ بِذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْحَدِيثِ أَوْلَى
مِنَ الْقَوْلِ بِخِلَافِهِ **وَأَمَّا** النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّا
قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ تَجِبُ عَلَى الْعِبَادِ بِإِيجَابِهِمْ
إِيَّاهَا عَلَى أَنْفُسِهِمْ مِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ
وَالصِّيَامُ وَالْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَكَانَ مَنْ أَوْجَبَ
شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ عَلَى نَفْسِهِ فَقَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ كَذَا
وَكَذَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوَفَاءُ بِذٰلِكَ وَرَأَيْنَا أَشْيَاءَ
يَدْخُلُ فِيهَا الْعِبَادُ فَيُوجِبُونَهَا عَلَى أَنْفُسِهِمْ
بِدُخُولِهِمْ فِيهَا مِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالْحَجُّ
وَمَا ذَكَرْنَا فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ
ثُمَّ أَرَادَ إِبْطَالَهَا وَالْخُرُوجَ مِنْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ
ذٰلِكَ وَكَانَ بِدُخُولِهِ فِيهَا فِي حُكْمِ مَنْ قَالَ
لِلّٰهِ عَلَيَّ حَجَّةٌ فَعَلَيْهِ الْوَفَاءُ بِهَا **فَإِنْ** قَالَ
قَائِلٌ إِنَّمَا مَنَعْنَاهُ مِنَ الْخُرُوجِ مِنْهَا لِأَنَّهُ
يُمْكِنُهُ الْخُرُوجُ مِنْهَا إِلَّا بِتَمَامِهَا وَلَيْسَتِ
الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُمَا قَدْ يَبْطُلَانِ
وَيَخْرُجُ مِنْهُمَا بِالْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ
وَالْجِمَاعِ **قِيلَ** لَهُ إِنَّ الْحَجَّةَ وَالْعُمْرَةَ
وَإِنْ كَانَا كَمَا ذَكَرْتَ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاكَ تَزْعُمُ
أَنَّ مَنْ جَامَعَ فِيهِمَا فَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُمَا وَالْقَضَاءُ
يَدْخُلُ فِيهِ بَعْدَ خُرُوجِهِ مِنْهُمَا فَقَدْ جَعَلْتَ
عَلَيْهِ الدُّخُولَ فِي قَضَائِهِمَا إِنْ شَاءَ وَإِنْ أَبَى مِنْ
أَجْلِ إِفْسَادِهِ لَهُمَا فَهٰذَا الَّذِي يَقْضِيهِ بَدَلٌ
مِنْهُ مِمَّا كَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ بِدُخُولِهِ فِيهِ لَا بِإِيجَابٍ
كَانَ فِيهِ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَوْ كَانَتِ الْعِلَّةُ فِي لُزُومِ

ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس کے خلاف کچھ نہیں۔ حضرت عروہ اور عمرہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت زیادہ سے زیادہ ان سے پہلے راوی پر موقوف ہی ہیں جبکہ متصل حدیث ان کے موافق ہے اور وہ حضرت عائشہ بنت طلحہ کی روایت ہے تو حدیث کے اعتبار سے یہ مخالف قول سے اولیٰ ہے۔

اس سلسلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض اُمور ایسے ہیں جو بندے کے اپنے اوپر واجب کرنے سے واجب ہو جاتے ہیں ان میں سے نماز، صدقہ، روزہ، حج اور عمرہ ہیں تو جو شخص ان میں سے کسی چیز کو اپنے اوپر لازم کرتے ہوئے کہے مجھ پر اللہ کے لیے فلاں فلاں کام ہیں تو اس پر پورا کرنا واجب ہے اور بعض ایسے اُمور ہیں جو بندوں کے شروع کرنے سے واجب ہوتے ہیں مثلاً نماز، روزہ اور حج پس جو شخص حج یا عمرہ شروع کرنے کے بعد ان کو توڑنے اور ان سے باہر آنے کا ارادہ کرے تو اسے اس بات کا حق نہیں اور اس کام کو شروع کرنے سے وہ اس آدمی کے حکم میں ہو جاتا ہے جو کہتا ہے اللہ کے لیے مجھ پر حج ہے اور وہ اس پر لازم ہو جاتا ہے

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم ان دو کاموں (حج اور عمرہ) سے نکلنے سے اس لیے منع کرتے ہیں کہ انہیں مکمل کیے بغیر ان سے باہر نہیں آ سکتا جبکہ نماز اور روزے کی یہ صورت نہیں، کیونکہ وہ بعض اوقات باطل ہو جاتے ہیں اور کھانے پینے اور جماع کی وجہ سے وہ ان سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اگرچہ حج اور عمرے کی وہی صورت ہے جو تم ذکر کی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے خیال میں جو شخص ان میں جماع کرے اس پر ان کی قضا لازم ہے اور قضاء کو وہ تب شروع کرتا ہے جب وہ ان (کو توڑ کر ان) سے نکل جاتا ہے تو تم نے ان دونوں کو توڑنے کے باعث اس شخص پر قضاء کو لازم قرار دیا وہ چاہے یا نہ، تو اب جسے قضاء کر رہا ہے یہ اس عمل کا بدل ہے جو شروع کرنے سے اس پر واجب ہوا یہ نہیں کہ وہ پہلے سے اس پہ واجب تھا (محض زبانی طور پر کہنے سے) اگر احرام باندھنے کے بعد اس پر حج اور عمرہ کے

الحجة والعمرة اياه حين احرم بهما وبطلان الخروج منهما هي ما ذكرت من عدم رفضهما ولو لا ذلك كان له الخروج منهما كما كان له الخروج من الصلوة والصيام بما ذكرنا من الاشياء التي تخرجه منهما اذا لما وجب عليه قضاؤهما لانه غير قادر على ان لا يدخل فيه فلما كان ذلك غير مبطل عنه وجوب القضاء وكان في ذلك كمن عليه قضاء حجة قد اوجبها لله عز وجل على نفسه بلسانه كان كذلك ايضا في النظر من دخل في صلوة او صيام فاوجب ذلك لله عز وجل على نفسه بدخوله فيه ثم خرج منه فعليه قضاؤه **ويقال** له ايضا وقد رأينا العمرة مما قد يجوز رفضها بعد الدخول فيها في قولنا وقولك وبذلك جاءت السنة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله لعائشة دعي عنك العمرة واهلي بالحج وسنذكر ذلك باسناده في موضعه من كتابنا هذا ان شاء الله تعالى فلم يكن للداخل في العمرة اذا كان قادرا على رفضها والخروج منها ان يخرج منها فيبطلها ثم لا يجب عليه قضاؤها وكان من دخل فيها بغير ايجاب منه لها قبل ذلك ليس له الخروج منها قبل تمامها الا من عذر فان خرج منها فابطلها بعذر او بغير عذر فعليه قضاؤها فالصلوة والصوم ايضا في النظر كذلك ليس لمن دخل فيهما الخروج منهما وابطالهما الا من عذر وان خرج منهما قبل اتمامه اياهما بعذر او بغير عذر فعليه قضاؤهما **فهذا** هو النظر في هذا الباب وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد **وقد** روي مثل ذلك ايضا عن غير

واجب ہونے اور ان سے علیٰحدہ نہ ہونے کا سبب وہی ہے جو تم نے ذکر کیا کہ وہ انھیں چھوڑ نہیں سکتا اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو اس کے لیے ان سے فراغت جائز تھی جیسے وہ نماز، روزے اور دیگر اعمال کو چھوڑ سکتا ہے تو اس صورت میں اس پر ان کی قضا واجب نہ ہوگی کیونکہ وہ اس (قضاء) کو شروع کرنے پر قادر نہیں، تو جب یہ (عدم قدرت) وجوب قضاء کو باطل نہیں کرتی اور وہ اس سلسلے میں اس شخص کی طرح ہے جس کے ذمہ ایسے حج کی قضاء ہو جسے اس نے خود اپنی زبان سے اپنے اوپر لازم کیا تو قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ جو شخص نماز اور روزے کو شروع کرے اور یوں وہ انہیں شروع کر کے رضائے الٰہی کے لیے اپنے اوپر لازم کر دے پھر انھیں چھوڑ دے تو قضا لازم ہوگی۔

نیز اس شخص سے کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عمرہ ان کاموں میں سے ہے جسے ہمارے اور تمہارے (سب کے) نزدیک شروع کرنے کے بعد چھوڑنا جائز ہے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھو تو آپ کے اس ارشادِ گرامی کے مطابق یہ عمل سنت سے ثابت ہے ہم اس روایت کو اس کی سند کے ساتھ اپنے مقام پر ذکر کریں گے پس ایسا نہیں ہے کہ جو شخص عمرہ کرے پھر اسے چھوڑنے پر قادر ہو اور چھوڑ بھی دے تو اس پر قضا واجب نہ ہو اور جو شخص وجوب کے بغیر شروع کرے تو وہ اسے مکمل کیے بغیر بلا عذر نہیں چھوڑ سکتا اگر کسی عذر سے یا بلا عذر چھوڑ دے تو اس کے ذمہ قضاء ہے تو قیاس کے مطابق نماز اور روزے کا بھی یہی حکم ہے جو شخص انہیں شروع کر دے اس کے لیے بلا عذر چھوڑنا جائز نہیں اور اگر کسی عذر سے یا بغیر عذر چھوڑ دے تو اس پر قضاء لازم ہوگی۔

اس باب میں قیاس یہی ہے، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی یہی قول ہے —— اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ اَخْبَرَ اَصْحَابَهُ اَنَّهُ صَائِمٌ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالُوْا اَوَلَمْ تَكُ صَائِمًا قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ مَرَّتْ بِيْ جَارِيَةٌ لِّيْ فَاَعْجَبَتْنِيْ فَاَصَبْتُهَا وَكَانَتْ حَسَنَةً هَمَمْتُ بِهَا وَاَنَا قَاضِيْهَا يَوْمًا اٰخَرَ۔

۱۰۹۹- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ الْجَصَّاصِ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ صُمْتُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَجَهَدَنِي الصَّوْمُ فَاَفْطَرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ اقْضِ يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهُ۔

بَابُ ۳۵ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

۱۱۰۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ الْاَزْدِيُّ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوْا فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَقَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَرِهَ قَوْمٌ صَوْمَ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِصَوْمِهِ تَطَوُّعًا بَاْسًا قَالُوْا وَاِنَّمَا الصَّوْمُ الْمَكْرُوْهُ فِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ روزے سے ہیں پھر وہ باہر ان کے پاس آئے تو سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے انھوں نے عرض کیا کیا آپ کا روزہ نہیں تھا۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن میرے پاس سے میری لونڈی گذری مجھے وہ پسند آگئی وہ حسینہ تھی میں نے اس سے جماع کیا لہٰذا میں کسی دوسرے دن اس کی قضا کر دوں گا۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرفہ کے دن روزہ رکھا لیکن وہ مجھ پر گراں ہوا تو میں نے توڑ دیا پھر میں نے اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا اس کی جگہ کسی دوسرے دن قضا کر لینا۔

یوم شک کا روزہ

حضرت صلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک بھونی ہوئی بکری لائی گئی۔ انھوں نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ۔ ایک شخص اہل مجلس سے الگ ہو گیا اور اس نے کہا میں روزے دار ہوں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم (رسول اکرم) صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک یوم شک کا روزہ مکروہ ہے۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس دن نفلی روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں اس

هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ الصَّوْمُ عَلٰى اَنَّهٗ مِنْ رَمَضَانَ فَاَمَّا تَطَوُّعًا فَلَا بَأْسَ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ قَوْلِهٖ لَا تَتَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ فَلْيَصُمْهُ۔

حدیث میں جس کر وہ روزے کا ذکر ہے وہ، وہ روزہ ہے جسے رمضان المبارک کا روزہ سمجھ کر رکھا جائے نفلی روزے میں کوئی حرج نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے دوسری جگہ روایت کیا کہ آپ نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ یہ کہ وہ اس روزے کے موافق ہو جائے جو تم میں سے کوئی رکھ رہا تھا تو اسے رکھ لے۔

كتاب مناسك الحج

احکامِ حج

بَابُ[۱۳۶] الْمَرْأَةِ لَا تَجِدُ مَحْرَمًا هَلْ يَجِبُ عَلَيْهَا فَرْضُ الْحَجِّ اَمْ لَا

جس عورت کو محرم نہ ملے اس پر حج فرض ہے یا نہیں۔

۱۱۰۱۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدِ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اَحُجَّ بِامْرَأَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور جب تک اس کے پاس کوئی محرم نہ ہو، کوئی (غیر محرم) شخص اس کے پاس نہ جائے۔ ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھا گیا ہے اور میں نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا ارادہ کیا تھا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

۱۱۰۲۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن جریج، حضرت عمرو سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۰۳۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابو معبد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔

بيان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُسَافِرُ سَفَرًا قَرِيبًا أَوْ بَعِيدًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا كُلُّ سَفَرٍ هُوَ دُونَ الْبَرِيدِ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِلَا مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُونُ بَرِيدًا فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے قریب کا سفر ہو یا دُور کا۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ ـــــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ایک برید (تقریباً بارہ میل) سے کم سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے جبکہ ایک برید یا اس سے زیادہ کا سفر محرم کے بغیر جائز نہیں۔

۱۱۰۵۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ هُوَ الضَّرِيرُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ بَرِيدًا إِلَّا مَعَ زَوْجٍ وَذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت سعید بن ابوسعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت ایک برید مسافت کا سفر خاوند یا محرم کے بغیر نہ کرے۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالعزیز بن مختار، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوا فَفِي تَوْقِيتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرِيدَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَا دُونَهُ بِخِلَافِهِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِذَا كَانَ سَفَرٌ هُوَ دُونَ الْيَوْمِ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِلَا مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُونُ يَوْمًا فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ۔

وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک برید مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے کم کا حکم اس کے خلاف ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب ایک دن سے کم (مسافت) کا سفر ہو تو محرم کے بغیر بھی سفر کر سکتی ہے لیکن ایک دن یا زیادہ کا سفر ہو تو محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی۔

۱۱۰۷۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ

انھوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا ہے

قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُسَافِرُ يَوْمًا فَمَا فَوْقَهُ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ حُرْمَةٍ۔

حضرت ابو سعید خدری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایک دن یا اس سے زیادہ (مسافت) کا سفر جائز نہیں۔

۱۱۰۸- **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَمَا فَوْقَهُ۔

حضرت ابن ابو ذہب مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں "یا اس سے زائد دن" کے الفاظ نہیں۔

۱۱۰۹- **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک، حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۱۰- **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ابو ذہب مقبری، اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِيْ تَوْقِيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهُ بِخِلَافِهٖ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ سَفَرٍ هُوَ دُوْنَ اللَّيْلَتَيْنِ فَلَهَا اَنْ تُسَافِرَ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ لَيْلَتَيْنِ فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تُسَافِرَهُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ۔

وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک دن کا تعین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے کم مدت (کے سفر) کا حکم اس کے خلاف ہے۔ ـــــ لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دو راتوں سے کم مدت کا سفر بغیر محرم کے کر سکتی ہے لیکن دو راتوں یا اس سے زائد مدت کا سفر محرم کے
ان کی دلیل یہ ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عورت، خاوند یا محرم کے بغیر دو راتوں کی مسافت کا سفر نہیں کر سکتی۔

۱۱۱۱- **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا مَعَ زَوْجٍ اَوْ ذِيْ مَحْرَمٍ۔

۱۱۱۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن عمرو، حضرت عبد الملک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَفِي تَوْقِيْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ مَا هُوَ دُوْنَهُمَا بِخِلَافِ حُكْمِهِمَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ دُوْنَ ذٰلِكَ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ۔

وہ کہتے ہیں اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو راتوں کی مدت مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان سے کم (مدت کے سفر) کا حکم اس کے خلاف ہے۔ —— لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ عورت تین دن یا اس سے زیادہ (مسافت) کا سفر، محرم کے بغیر نہیں کر سکتی اور اس سے کم (مدت) کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے۔

۱۱۱۳- وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ۔

وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر تین دن کا سفر کرنا جائز نہیں۔

۱۱۱۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۱۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ رَجُلٍ يَحْرُمُ عَلَيْهَا نِكَاحُهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن کا سفر کرے جب تک اس کے ساتھ وہ شخص نہ ہو جس کے ساتھ اس کا نکاح حرام ہے۔

۱۱۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے تین دن یا اس سے زائد کا سفر جائز نہیں جب تک اس کے ساتھ

رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسافر المرأة سفرا ثلاثة أيام فصاعدا إلا ومعها زوجها أو ابنها أو أخوها أو ذو رحم محرم منها غير أن ابن نمير قال في حديثه فوق ثلاث۔

اس کے خاوند، بیٹے، بھائی یا کسی اور ذو رحم محرم سے کوئی ایک نہ ہو۔ ابن نمیر (راوی) کی روایت میں "فصاعداً" کی بجائے "فوق ثلث" کے الفاظ ہیں (مفہوم وہی ہے یعنی تین دن سے زائد)

۱۱۱۷- **حدثنا** فهد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا أبي عن الأعمش فذكر بإسناده مثله وقال سفر ثلاثة أيام۔

حضرت عمر بن حفص فرماتے ہیں میرے باپ نے ہم سے بیان کیا انھوں نے حضرت اعمش سے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا "تین دن کا سفر"

۱۱۱۸- **حدثنا** فهد قال ثنا موسى بن إسمعيل أبو سلمة قال ثنا وهيب بن خالد قال ثنا سهيل عن أبيه وعن المقبري حدثاه عن أبي هريرة رفعه قال لا تسافر امرأة فوق ثلاث ليال إلا مع بعل أو ذي رحم محرم۔

حضرت سہیل اپنے والد اور حضرت مقبری سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کوئی عورت تین دن سے زیادہ (مسافت) کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا کوئی محرم ہو۔

قالوا ففي توقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم الثلاث في ذلك دليل على أن حكم ما دون الثلاث بخلاف ذلك۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تین دنوں کا تعین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان سے کم کا حکم ان کے خلاف ہے۔

وممن قال بهذا القول أبو حنيفة و أبو يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **فقد** اتفقت هذه الآثار كلها عن النبي صلى الله عليه وسلم في تحريم السفر ثلاثة أيام على المرأة بغير ذي محرم واختلفت فيما دون الثلاث فنظرنا في ذلك فوجدنا النهي عن السفر بلا محرم مسيرة ثلاثة أيام فصاعدا ثابتا بهذه الآثار كلها وكان توقيته ثلاثة أيام في ذلك إباحة السفر دون الثلاث لها بغير محرم ولولا ذلك لما كان لذكره الثلاث معنى ونهى نهيا مطلقا ولم يتكلم بكلام يكون فضلا ولكنه ذكر الثلاث ليعلم أن ما دونها بخلافها وهكذا الحكيم يتكلم بما يدل على غيره ليغنيه عن ذكر ما يدل كلامه ذلك عليه ولا يتكلم بالكلام الذي لا يدل على

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اسی قول کے قائل ہیں تو ان تمام روایات میں یہ بات متفق علیہ ہے کہ عورت کے لیے محرم کے بغیر تین دن کا سفر حرام ہے تین دنوں سے کم میں اختلاف ہے پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ محرم کے بغیر تین دن یا اس سے زائد کے سفر سے ممانعت ان تمام روایات سے ثابت ہے اور ان روایات میں تین دنوں کے تعین سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت تین دن سے کم مدت کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو تین دنوں کے ذکر کا کوئی مطلب نہ ہوتا ممانعت مطلق ہے اور آپ نے کوئی زائد کلام نہیں فرمایا بلکہ صرف تین کا ذکر کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس سے کم مدت کا حکم اس کے خلاف ہے۔ دانا آدمی ایسی گفتگو کرتا ہے جو غیر پر بھی دلالت کرے اور جس پر اس کا کلام دلالت کرتا ہے اس کے بیان کی ضرورت نہ رہے اور جو بات اس کے غیر پر دلالت نہیں کرتی اس کے ساتھ کلام نہیں کرتا حالانکہ وہ اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ ایسی گفتگو کرے جو اس کے غیر پر بھی

غَيْرِهٖ وَهُوَ يَقْدِرُ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِهٖ وَهٰذَا تَفَضُّلٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اِذْ اٰتَاهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ طَبْعِ غَيْرِهٖ الْقُوَّةُ عَلَيْهِ **ثُمَّ** رَجَعْنَا اِلٰى مَا كُنَّا فِيْهِ فَلَمَّا ذَكَرَ الثَّلٰثَ وَثَبَتَ بِذِكْرِهٖ اِيَّاهَا اِبَاحَةُ مَا هُوَ دُوْنَهَا **ثُمَّ** مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ مَنْعِهَا مِنَ السَّفَرِ دُوْنَ الثَّلٰثِ مِنَ الْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ وَالْبَرِيْدِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ تِلْكَ الْاٰثَارِ وَمِنَ الْاَثَرِ الْمَرْوِيِّ فِي الثَّلٰثِ مَتٰى كَانَ بَعْدَ الَّذِيْ خَالَفَهٗ نَسَخَهٗ اِنْ كَانَ النَّهْيُ عَنْ سَفَرِ الْيَوْمِ بِلَا مَحْرَمٍ بَعْدَ النَّهْيِ عَنْ سَفَرِ الثَّلٰثِ بِلَا مَحْرَمٍ فَهُوَ نَاسِخٌ لَّهٗ وَاِنْ كَانَ خَبَرُ الثَّلٰثِ هُوَ الْمُتَاَخِّرُ عَنْهُ فَهُوَ نَاسِخٌ لَّهٗ فَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ اَحَدَ الْمَعَانِي اللَّتِيْ دُوْنَ الثَّلٰثِ نَاسِخَةٌ لِّلثَّلٰثِ اَوِ الثَّلٰثُ نَاسِخَةٌ لَّهَا فَلَمْ يَخْلُ خَبَرُ الثَّلٰثِ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْمُتَقَدِّمُ اَوْ يَكُوْنَ هُوَ الْمُتَاَخِّرُ فَاِنْ كَانَ هُوَ الْمُتَقَدِّمُ فَقَدْ اَبَاحَ السَّفَرَ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ بِلَا مَحْرَمٍ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَهُ النَّهْيُ عَنْ سَفَرٍ مَا هُوَ دُوْنَ الثَّلٰثِ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ فَحَرَّمَ مَا حَرَّمَ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ وَزَادَ عَلَيْهِ حُرْمَةً اُخْرٰى وَهُوَ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الثَّلٰثِ فَوَجَبَ اِسْتِعْمَالُ الثَّلٰثِ عَلٰى مَا اَوْجَبَهُ الْاَثَرُ الْمَذْكُوْرُ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ هُوَ الْمُتَاَخِّرُ وَغَيْرُهُ الْمُتَقَدِّمُ فَهُوَ نَاسِخٌ لِّمَا تَقَدَّمَهٗ وَالَّذِيْ تَقَدَّمَهٗ غَيْرُ وَاجِبٍ الْعَمَلُ بِهٖ فَحَدِيْثُ الثَّلٰثِ وَاجِبٌ اِسْتِعْمَالُهٗ عَلَى الْاَحْوَالِ كُلِّهَا وَمَا خَالَفَهٗ فَقَدْ يَجِبُ اِسْتِعْمَالُهٗ اِنْ كَانَ هُوَ الْمُتَاَخِّرُ وَلَا يَجِبُ اِنْ كَانَ هُوَ الْمُتَقَدِّمُ فَالَّذِيْ قَدْ وَجَبَ عَلَيْنَا اِسْتِعْمَالُهٗ وَالْاَخْذُ بِهٖ فِيْ كِلَا الْوَجْهَيْنِ اَوْلٰى مِمَّا قَدْ يَجِبُ اِسْتِعْمَالُهٗ فِيْ حَالٍ

دلالت کرے اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان ہے کہ آپ کو جامع کلمات کے ساتھ گفتگو کا وصف عطا فرمایا جبکہ کسی دوسرے کی فطرت میں یہ قوت نہیں۔

ہم پھر موضوع زیر بحث کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جب آپ نے تین کا ذکر فرمایا اور اس کے ساتھ کم مدت کے سفر کا جواز ثابت ہوا پھر آپ سے تین دن سے کم یعنی ایک دن، دو دن اور ایک برید کے سفر کی ممانعت بھی مروی ہے پس ان تمام روایات اور تین دنوں کے بارے میں روایت میں سے جو اپنی مخالف کے بعد کی ہوگی وہ اس کے لیے ناسخ ہوگی۔ اگر محرم کے بغیر عورت کے ایک دن سفر کرنے کی ممانعت تین دن سفر کی ممانعت سے مؤخر ہو تو وہ اس کے لیے ناسخ ہوگی اور اگر تین دن والی روایت متاخر ہو تو یہ ناسخ ہوگی تو ثابت ہوا کہ تین دن سے کم کے بارے میں جو کچھ مروی ہے ان میں سے کوئی روایت تین دن کے لیے ناسخ ہوگی یا تین دنوں والی روایت ان کے لیے ناسخ ہوگی تو تین دنوں کے بارے میں روایت ان دو باتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہیں وہ مقدم ہوگی یا مؤخر، اگر وہ مقدم ہو تو محرم کے بغیر تین دن سے کم کا سفر جائز ہوگا۔ پھر محرم کے بغیر تین دن سے کم مدت کے سفر کے بارے میں ممانعت وارد ہوئی تو اس نے وہ کچھ حرام کر دیا جو پہلی حدیث کی وجہ سے حرام تھا اور اس پر ایک حرمت کا اضافہ کر دیا اور یہ وہ مدت ہے جو اس کے اور تین دنوں کے درمیان ہے پس تین کا استعمال اس پر واجب ہوا جیسے اس مذکورہ روایت سے اس کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور اگر وہ متاخر ہو اور اس کے علاوہ روایات مقدم ہوں تو یہ ان مقدم روایات کے لیے ناسخ ہوگی اور جو مقدم ہے اس پر عمل واجب نہیں پس تین کے بارے میں حدیث پر عمل ہر حال میں واجب ہے اور جو کچھ اس کے خلاف ہے اگر وہ متاخر ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے لیکن مقدم ہونے کی صورت میں اس پر عمل واجب نہیں تو وہ بات جس پر عمل کرنا اور اسے اختیار کرنا، دونوں صورتوں میں واجب ہے وہ اس سے اولیٰ ہے جس پر کسی صورت میں عمل واجب ہوتا ہے اور کسی صورت میں نہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے ثابت ہونے میں اس بات پر دلیل ہے کہ عورت (کی رہائش) اور (مقام) حج کے درمیان تین دن کی مسافت ہو تو محرم کے

وَتَرْكُهُ فِي حَالٍ وَفِي ثُبُوتِ مَا ذَكَرْنَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَحُجَّ إِذَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْحَجِّ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ فَإِذَا عَدِمَتِ الْمَحْرَمَ وَكَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَكَّةَ الْمُسَافَةُ الَّتِي ذَكَرْنَا فَهِيَ غَيْرُ وَاجِدَةٍ لِلسَّبِيلِ الَّذِي يَجِبُ عَلَيْهَا الْحَجُّ بِوُجُودِهِ

بغیر حج نہیں کر سکتی جب محرم نہ ہو اور اس کے اور مکہ مکرمہ کے درمیان وہ مسافت ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ اس سبیل (طاقت) کو پانے والی نہ ہو گی جس کے پائے جانے سے حج واجب ہوتا ہے ۔

وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۱۹۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْهَا تَقُولُ فِي الْمَرْأَةِ تَحُجُّ وَلَيْسَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ فَقَالَتْ مَا لِكُلِّهِنَّ ذُو مَحْرَمٍ۔

وہ یوں استدلال کرتے ہیں حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انھوں نے ام المومنین سے سنا وہ اس عورت کے بارے میں فرما رہی تھیں جو محرم کے بغیر حج کرتی ہے کہ تم سب کو محرم میسر نہیں ہوتا ۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أُخْبِرَتْ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُفْتِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَتْ مَا لِكُلِّهِنَّ ذُو مَحْرَمٍ۔

حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے بتایا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں، ام المومنین نے فرمایا ہر عورت کو محرم میسر نہیں ہوتا ۔

فَإِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ مَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ حُجَّةٌ عَلَى كُلِّ مَنْ خَالَفَهَا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ الْحَجَّ لَمْ يَدْخُلْ فِي السَّفَرِ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْآثَارِ فَالْحُجَّةُ عَلَى ذَلِكَ الْقَائِلِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِي هَذَا الْبَابِ إِذْ يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَحُجَّ بِامْرَأَتِي وَقَدْ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ احْجُجْ بِامْرَأَتِكَ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّهَا

ان لوگوں کے خلاف وہ تمام روایات حجت ہیں جنھیں ہم نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا پس یہ مخالف کے خلاف حجت ہیں اگر کوئی شخص کہے کہ ان روایات میں جس سفر سے منع کیا ہے، حج (کا سفر) اس میں میں داخل نہیں تو اس قائل کے خلاف دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ) میں نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا ارادہ کیا ہے لیکن میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ حج کو جاؤ۔ ——— تو یہ اس بات پر دلالت

لا ينبغي لها أن تحج إلا به ولولا ذلك لقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم وما حاجتها إليك لأنها تخرج مع المسلمين وأنت فامض لوجهك فيما اكتتبت ففي ترك النبي صلى الله عليه وسلم أن يأمره بذلك وأمره أن يحج معها دليل على أنها لا يصلح لها الحج إلا به

ہے کہ وہ محرم کے بغیر حج نہیں کرسکتی اگر یہ بات نہ ہوتی تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس صحابی سے فرماتے اسے تمہاری کیا ضرورت ہے وہ مسلمانوں کے ساتھ چلی جائے گی۔ تم ادھر جاؤ تمہارا نام لکھا گیا ہے ـــــ تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسے یہ حکم نہ دینا اور بیوی کے ساتھ حج کے لیے جانے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے لیے محرم کے بغیر حج کرنا جائز نہیں۔

وقد قال قائل قد رويتم عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تسافر امرأة مسيرة ثلاثة أيام إلا مع ذي محرم وقد روي عنه من قوله بعد النبي صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك۔

کسی شخص نے یہ کہا کہ تم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت تین دن کی مسافت پر محرم کے بغیر سفر نہ کرے لیکن اس کے بعد ان کا اپنا قول اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۱۲۱ - **فذكر** ما حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن صالح قال ثنا بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير أن نافعا حدثه أنه كان يسافر مع ابن عمر مواليات له ليس معهن ذو محرم۔

حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت نافع نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ کچھ لونڈیاں سفر کر رہی تھیں اور ان کے ساتھ ان کا محرم نہ تھا۔

قيل له ما هذا بخلاف لما رويناه عن النبي صلى الله عليه وسلم لأنا لم نروه عن النبي صلى الله عليه وسلم نهيا أن تسافر المرأة سفرا أي سفر كان إلا بمحرم ولكنا رويناه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى أن تسافر المرأة سفرا ثلاثة أيام إلا مع ذي محرم فكان ذلك ناهيا لها عن السفر الذي مقدار مسافته الثلث إلا بمحرم ومبيحا لما هو أقل منه مسافة بغير محرم فقد يجوز أن يكون السفر الذي كان يسافره معه هؤلاء المواليات بغير محرم هو السفر الذي لم يدخل فيما نهى عنه مما رويناه عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ اس بات کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کیونکہ ہم نے ان کے واسطے سے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مطلق ممانعت روایت نہیں کی کہ عورت کوئی سفر بھی محرم کے بغیر نہیں کرسکتی بلکہ ہم نے ان کے واسطہ سے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے عورت کو محرم کے بغیر تین دن کا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے تو اس میں محرم کے بغیر تین دن کی مسافت پر سفر کرنے کی ممانعت اور اس سے کم مسافت کا سفر جائز قرار دیا ہے تو ہوسکتا ہے ان کے ساتھ محرم کے بغیر لونڈیوں کا سفر وہ سفر ہو جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ممانعت میں داخل نہیں۔

واحتج آخرون في إباحة السفر للمرأة بغير محرم

دوسرے حضرات نے عورت کے محرم کے بغیر سفر کرنے کے جواز پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت سے استدلال

بِمَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُسَافِرُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ

کیا ہے کہ آپ محرم کے بغیر سفر کرتی تھیں۔

۱۱۲۲- فَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلِ الرَّازِيِّ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ حُكَّامِ الرَّازِيِّ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ هَلْ تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ فَقَالَ لَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ اَبُوْهَا اَوْ ذُوْ رَحِمٍ مِنْهَا قَالَ حُكَّامٌ فَسَأَلْتُ الْعَرْزَمِيَّ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ

مجھ (امام طحاوی) سے بعض ساتھیوں نے حضرت محمد بن مقاتل سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں میں اس بات کو صرف حکام رازی سے جانتا ہوں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا کیا عورت محرم کے بغیر سفر کر سکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں کیونکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی عورت تین دن یا اس سے زائد مسافت کا سفر خاوند یا باپ یا کسی محرم کے بغیر کرے حضرت حکام فرماتے ہیں میں نے حضرت عرزمی سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں

۱۱۲۳- حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُسَافِرُ بِلَا مَحْرَمٍ قَالَ فَاَتَيْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَمْ يَدْرِ الْعَرْزَمِيُّ مَا رُوِيَ كَانَ النَّاسُ لِعَائِشَةَ مَحْرَمًا فَمَعَ اَيِّهِمْ سَافَرَتْ فَقَدْ سَافَرَتْ مَعَ مَحْرَمٍ وَلَيْسَ النَّاسُ لِغَيْرِهَا مِنَ النِّسَاءِ كَذٰلِكَ۔

حضرت عطاء سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا محرم کے بغیر سفر کرتی تھیں فرماتے ہیں میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں اس بات کی خبر دی انھوں نے فرمایا عرزمی کو معلوم نہیں وہ کیا بات روایت کرتے ہیں۔ تمام لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے محرم تھے۔ وہ جس کے ساتھ

وَكُلُّ الَّذِيْ اَثْبَتْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ مَنْعِ الْمَرْأَةِ مِنَ السَّفَرِ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ وَمِنْ اِبَاحَةِ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لَهَا مِنَ السَّفَرِ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَمِنْ اَنَّ الْمَرْأَةَ لَا يَجِبُ عَلَيْهَا فَرْضُ الْحَجِّ اِلَّا بِوُجُوْدِهَا الْمَحْرَمَ مَعَ وُجُوْدِ سَائِرِ السَّبِيْلِ الَّذِيْ يَجِبُ بِوُجُوْدِهَا فَرْضُ الْحَجِّ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یہ جو کچھ بھی ہم نے اس باب میں ثابت کیا کہ عورت تین دن (کی مسافت) کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی اور اس سے کم سفر محرم کے بغیر بھی جائز ہے نیز عورت پر اس وقت تک حج فرض نہیں ہوتا جب تک اس کے ساتھ محرم نہ ہو اور یہ اس سبیل میں شامل ہے جس کی وجہ سے حج فرض ہوتا (یہ سب) امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۱۳۷ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ لَا يَنْبَغِيْ لِمَنْ اَرَادَ الْاِحْرَامَ اَنْ يَتَجَاوَزَهَا اِلَّا مُحْرِمًا

میقات جہاں سے احرام کے بغیر گزرنا جائز نہیں

۱۱۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ

حضرت عبد اللہ بن دینار۔ حضرت عبد اللہ بن عمر

قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْهُ قِيْلَ لَهٗ فَالْعِرَاقُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عِرَاقٌ۔

رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم کو مقرر فرمایا (فرماتے ہیں) میں نے خود آپ سے نہیں سنا۔ ان سے پوچھا اور عراق؟ انھوں نے فرمایا ان دنوں عراق (دارالاسلام) نہیں تھا۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت صدقہ بن یسار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ اَهْلَ الْعِرَاقِ لَا وَقْتَ لَهُمْ فِي الْاِحْرَامِ كَوَقْتِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا كَذٰلِكَ سَائِرُ الْاَحَادِيْثِ الْاُخَرِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِكْرِ مَوَاقِيْتِ الْاِحْرَامِ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا لِلْعِرَاقِ ذِكْرٌ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ دوسرے شہروں کی طرح احرام کے لیے اہل عراق کی میقات نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں دوسری تمام احادیث جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے احرام کی میقاتوں کے بارے میں مروی ہیں ان میں بھی عراق کا ذکر نہیں۔

۱۱۲۶۔ ثُمَّ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَرَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ثُمَّ قَالَ فَهِيَ لَهُنَّ وَلِكُلِّ مَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ اَهْلُهٗ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ فَمِنْ حَيْثُ يَشَاءُ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ۔

پھر انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ اہل نجد کے لیے قرن اور یمن والوں کے لیے یلملم کو مقرر فرمایا پھر فرمایا یہ (میقات) ان کے لیے اور ان کے باہر سے آنے والوں کے لیے ہیں پس جس کے اہل خانہ میقات کے اندر رہیں تو وہ جہاں سے چاہے (احرام باندھے) یہاں تک کہ اہل مکہ کے پاس آجائے۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ عَنِ امْرَاَةٍ حَاجَّةٍ مَرَّتْ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَتْ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهَا يُجْزِيْهَا

حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن دینار سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو حج کا ارادہ کرتی ہے مدینہ طیبہ سے چل کر ذوالحلیفہ آجاتی ہے اور وہ حائضہ ہو جاتی ہے۔ انھوں نے فرمایا اگر وہ جحفہ کی

لَوْ تَقَدَّمْتَ اِلَى الْجُحْفَةِ فَاَحْرَمْتَ مِنْهَا فَقَالَ عَمْرٌو نَعَمْ حَدَّثَنَا طَاؤُسٌ وَلَا تَحْسَبَنَّ فِيْنَا اَحَدًا اَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ طَاؤُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِهِ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِهِ اٰخِرَ الْحَدِيْثِ۔

قَالُوْا فَكَذٰلِكَ اَهْلُ الْعِرَاقِ مَا اَتَوْا عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ فَهُوَ وَقْتٌ لَهُمْ وَمَا سِوَاهَا فَلَيْسَ بِوَقْتٍ لَهُمْ۔

۱۱۲۸۔ **وَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

۱۱۲۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ

۱۱۳۰۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا

طرف بڑھ جائے اور وہاں سے احرام باندھ لے تو یہ اس کے لیے کافی ہے حضرت عمرو نے فرمایا ہاں، ہم سے حضرت طاؤس نے بیان کیا اور تم ہم میں سے کسی کو حضرت طاؤس سے بڑھ کر سچا نہیں پاؤ گے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے ــــ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر فرمایا البتہ قول "کہ جس شخص کے اہل خانہ میقات کے اندر ہوں ــــ آخر تک" وہ کہتے ہیں اسی طرح اہل عراق ان میں سے جس میقات پر آجائیں وہ ان کی میقات ہوگی دوسری نہیں۔

انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا، حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام حجفہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ

بل ميقات اهل العراق ذات عرق وقّت ذلك لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم كما وقّت سائر المواقيت لاهلها۔

عراق والوں کی میقات ذات عرق ہے۔ ان کے لیے یہ میقات نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح مقرر فرمائی جس طرح دوسرے علاقوں میں رہنے والوں کے لیے میقات مقرر فرمائیں۔

۱۱۳۱- وذكروا في ذلك ما حدثنا محمد بن علي بن داود قال ثنا خالد بن يزيد القطربلي وهشام بن بهرام المدائني قالا ثنا المعافى بن عمران عن افلح بن حميد عن القاسم عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم وقّت لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام ومصر الجحفة ولاهل العراق ذات عرق ولاهل اليمن يلملم۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام اور مصر والوں کے لیے حجفہ، اہل عراق کے لیے ذات عرق اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔

۱۱۳۲- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عثمان بن الهيثم قال انا ابن جريج قال واخبرني ابو الزبير عن جابر انه سمعه يسأل عن المهل فقال سمعت ثم انتهى اراه يريد النبي صلى الله عليه وسلم يهل اهل المدينة من ذي الحليفة والطريق الآخر من الجحفة ويهل اهل العراق من ذات عرق ويهل اهل نجد من قرن ويهل اهل اليمن من يلملم۔

حضرت ابوالزبیر سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے احرام باندھنے والے کے بارے میں پوچھا گیا انھوں نے فرمایا میں نے سنا ہے (راوی کہتے ہیں) نیز میرا خیال ہے ان کی مراد سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور دوسرا راستہ حجفہ سے ہے۔ اہل عراق، ذات عرق سے اہل نجد، قرن سے اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں

۱۱۳۳- حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال ثنا حفص هو ابن غياث عن الحجاج عن عطاء عن جابر قال وقّت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل اليمن يلملم ولاهل العراق ذات عرق۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے حجفہ، یمن والوں کے لیے یلملم اور اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا

۱۱۳۴- حدثنا يحيى بن عثمان وعلي بن عبد الرحمن قالا ثنا سعيد بن ابي مريم قال اخبرني ابراهيم بن سويد قال حدثني هلال بن زيد قال اخبرني انس بن مالك انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقّت لاهل المدينة

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہل شام کے لیے حجفہ، اہل بصرہ کے لیے ذات عرق اور مدائن والوں کے لیے عقیق کو میقات مقرر فرمایا۔

ذُو الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْبَصْرَةِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ الْمَدَائِنِ الْعَقِيقَ فَقَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ وَقْتِ أَهْلِ الْعِرَاقِ كَمَا ثَبَتَ مَنْ سِوَاهُمْ بِالْآثَارِ الَّتِي قَبْلَهَا۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لیے میقات مقرر فرمائی جیسا کہ پہلی روایات سے دوسروں کے لیے میقات کا تقرر ثابت ہوا۔

۱۱۳۵- وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَوْقِيتِهِ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا ثُمَّ قَدْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ الطَّائِفِ قَرْنًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ النَّاسُ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے میقات مقرر کرنے کے سلسلے میں حدیث روایت کی جسے ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس سلسلے میں یوں فرماتے ہیں۔ حضرت میمون مہران حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل طائف کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں اہل مشرق کے لیے ذات عرق (کو میقات مقرر کیا)

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ قَالُوا ذٰلِكَ وَلَا يُرِيدُ ابْنُ عُمَرَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَهْلَ الْحُجَّةِ وَالْعِلْمِ بِالسُّنَّةِ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونُوا قَالُوا ذٰلِكَ بِآرَائِهِمْ لِأَنَّ هٰذَا لَيْسَ مِمَّا يُقَالُ مِنْ جِهَةِ الرَّأْيِ وَلٰكِنَّهُمْ قَالُوا بِمَا أَوْقَفَهُمْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ يَوْمَئِذٍ مَا وَقَّتَ وَالْعِرَاقُ إِنَّمَا كَانَتْ بَعْدَهُ قِيلَ لَهُ كَمَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الشَّامِ مَا وَقَّتَ وَالشَّامُ إِنَّمَا فُتِحَتْ بَعْدَهُ فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ بِمَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الشَّامِ مَنْ كَانَ فِي النَّاحِيَةِ الَّتِي افْتُتِحَتْ حِينَئِذٍ مِنْ قِبَلِ الْعِرَاقِ

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ لوگوں نے یہ بات کہی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں سے وہی لوگ مراد لیتے ہیں جو اہل حجت اور سنت کے عالم ہیں اور یہ بات محال ہے کہ وہ اپنی رائے سے یہ بات کہیں کیونکہ یہ ان باتوں میں سے نہیں جنہیں محض رائے سے کہا جائے بلکہ انہوں نے وہ بات کہی جس پر انہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مطلع فرمایا ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل عراق کے لیے میقات مقرر کرنا کیسے ممکن ہے جبکہ عراق اس کے بعد وجود میں آیا تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ شام کے لیے میقات مقرر فرمائی حالانکہ شام بعد میں فتح ہوا اگر اہل شام کی میقات سے مراد اس کے ارد گرد کا علاقہ ہے جو اس وقت شام سے پہلے فتح ہو چکا تھا تو عراق والوں کے میقات سے مراد بھی اس کی نواحی علاقوں

مِثْلُ جَبَلِ طَيٍّ وَنَوَاحِيهَا وَإِنْ كَانَ مَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الشَّامِ إِنَّمَا هُوَ لِمَا عَلِمَ بِالْوَحْيِ أَنَّ الشَّامَ سَتَكُونُ دَارَ إِسْلَامٍ فَكَذٰلِكَ مَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ إِنَّمَا هُوَ لِمَا عَلِمَ بِالْوَحْيِ أَنَّ الْعِرَاقَ سَتَكُونُ دَارَ إِسْلَامٍ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الْعِرَاقِ فِي زَكَوَاتِهِمْ مَعَ ذِكْرِهِ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الشَّامِ فِي زَكَوَاتِهِمْ۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالُوا ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ قَفِيزَهَا وَدِرْهَمَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ أَرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ كَمَا بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ كَمَا بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ كَمَا بَدَأْتُمْ ثُمَّ يَشْهَدُ عَلَى ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ۔

فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ مَنْعِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ عِرَاقٌ وَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي أَهْلِ الشَّامِ وَأَهْلِ مِصْرَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ الشَّامُ وَمِصْرُ لِمَا أَعْلَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كَوْنِهِمَا مِنْ بَعْدِهِ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرَهُ مِنَ التَّوْقِيتِ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ مَعَ ذِكْرِهِ التَّوْقِيتَ لِغَيْرِهِمُ الْمَذْكُورِينَ هُوَ لِمَا أَخْبَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ تَثْبِيتِ هٰذِهِ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا لِأَهْلِ الْعِرَاقِ وَلِمَنْ ذَكَرْنَا

والے لوگوں کی میقات سے جو اس وقت عراق سے پہلے فتح ہو چکے تھے جیسے طی کا پہاڑ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ، ——— اگر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے شام کے لیے میقات اس علم کی بنیاد پر مقرر فرمائی جو آپ کو شام کے عنقریب دارالاسلام ہونے کے بارے میں وحی کے ذریعے حاصل ہوا۔ تو اسی طرح اہل عراق کے لیے بھی میقات اسی وجہ سے مقرر فرمائی کہ آپ کو وحی کے ذریعے عراق کے عنقریب دارالاسلام ہونے کا علم حاصل ہوا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب [1]

حضرت سہیل بن ابو صالح اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل عراق اپنے قفیز اور درہم کو روکیں گے۔ شام والے اپنے مُد اور دینار کو روکیں گے، مصر والے اپنے اردب اور دینار کو روکیں گے اور تم پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ گے (تین بار یہ الفاظ فرمائے) پھر اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون گواہ ہے، اس حدیث کے واقعہ میں بعض (راویوں) نے بعض (راویوں) کے کلام) پر اضافہ کیا۔

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ عنقریب اہل عراق زکوٰۃ روکنے کے سلسلے میں کیا عمل اختیار کریں گے حالانکہ عراق اس وقت فتح نہیں ہوا تھا اہل شام اور اہل مصر کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا حالانکہ ابھی شام اور مصر دارالاسلام نہیں بنے تھے۔ آپ نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی بنیاد پر یہ بات فرمائی اسی طرح آپ نے دوسرے علاقوں کی میقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے اہل عراق کی میقات کے بارے میں جو کچھ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے فرمایا کہ عنقریب ایسا ہوگا تو یہ جو کچھ ہم نے ان مذکورہ علاقوں اور اہل عراق کے لیے ان میقاتوں کے ثبوت کے بارے میں ذکر کیا، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول

[1] معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو مستقبل کی باتوں پر مطلع فرمایا۔ ۱۲ ہزاروی

معهم قول ابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالیٰ

باب ۱۳۸ الاهلال من این ینبغی ان یکون

۱۱۳۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن قتادة عن ابی حسان عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی بذی الحلیفة ثم اتی براحلته فرکبها فلما استوت به علی البیداء اهل۔

۱۱۳۸۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد بن موسی قال ثنا حاتم بن اسمعیل قال ثنا جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع رکب ناقته القصواء فلما استوت به علی البیداء اهل۔

۱۱۳۹۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن میمون قال ثنا الولید بن مسلم قال ثنا ابو عمرو هو الاوزاعی عن عطاء هو ابن ابی رباح انه سمعه یحدث عن جابر یعنی سمعه یخبر عن اهلال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذی الحلیفة حین استوت به راحلته۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الی هذا فاستحبوا الاحرام من البیداء لاحرام النبی صلی الله علیه وسلم منها وخالفهم فی ذلک آخرون فقالوا قد یجوز ان یکون النبی صلی الله علیه وسلم احرم منها لا لانه قصد ان یکون احرامه منها خاصة لفضل فی الاحرام منها علی الاحرام مما سواها وقد رأیناه فعل اشیاء فی حجته فی مواضع لا لفضل قصده

احرام کہاں سے باندھا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ادا فرمائی پھر اپنی سواری کے پاس تشریف لائے اور اس پر سوار ہوئے۔ جب آپ کی سواری مقام بیداء میں پہنچی تو آپ نے احرام باندھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوئے جب وہ مقام بیداء میں پہنچی تو آپ نے احرام باندھا۔

حضرت عطاء یعنی ابن ابی رباح فرماتے ہیں انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذوالحلیفہ میں احرام باندھنے کی خبر دے رہے تھے۔ جب آپ کی اونٹنی وہاں پہنچی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے وہ مقام بیداء میں احرام باندھنے کو پسند کرتے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے احرام باندھا تھا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے احرام اس نیت سے نہ باندھا ہو کہ دوسرے مقامات کی نسبت وہاں سے احرام باندھنا باعث فضیلت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے موقعہ پر بعض مقامات پر کچھ امور انجام دیئے لیکن آپ کا مقصد

فِیْ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ مِمَّا يَفْضُلُ بِهٖ غَيْرُهَا مِنْ سَائِرِ الْمَوَاضِعِ مِنْ ذٰلِكَ نُزُوْلُهٗ بِالْمُحَصَّبِ مِنْ مِنًى فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ سُنَّةٌ وَلٰكِنَّهٗ لِمَعْنًى اٰخَرَ قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْهِ مَا هُوَ۔

۱۱۴۰۔ فَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَهٗ اِنَّمَا كَانَ مَنْزِلًا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَحَ لِلْخُرُوْجِ وَلَمْ يَكُنْ عُرْوَةُ يُحَصِّبُ وَلَا اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَكْرٍ۔

وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضْرِبَ لَهُ الْخَيْمَةَ وَلَمْ يَاْمُرْنِیْ بِمَكَانٍ بِعَيْنِهٖ فَضَرَبْتُهَا بِالْمُحَصَّبِ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ۔

۱۱۴۲۔ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ يَعْنِیْ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُحَصَّبُ لِاَنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تَخَافُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَوَادُّوْنَ فَيَخْرُجُوْنَ جَمِيْعًا فَجَرَى النَّاسُ عَلَيْهَا۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَتْ تَمِيْمٌ وَرَبِيْعَةُ يَخَافُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

یہ نہیں تھا کہ باقی مقامات کی نسبت یہاں عمل کرنا فضیلت کا باعث ہے جیسے آپ منیٰ میں وادی محصب میں اترے لیکن اس بنیاد پر نہیں کہ یہ سنت ہے بلکہ دیگر وجوہ سے ایسا کیا جن میں لوگوں کا اختلاف ہے۔

اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان (حضرت عروہ) سے فرمایا کہ وہ ایک منزل ہے جہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اترے کیونکہ وہاں سے (مدینہ طیبہ کی طرف) نکلنا آسان تھا (آپ وہاں سامان چھوڑ کر مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے پھر وہاں سے آکر مدینہ تشریف لے جاتے اور اس طرح آسانی رہتی) حضرت عروہ اور حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہم وادی محصب نہیں اترے تھے۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے لیے خیمہ نصب کردوں لیکن آپ نے کسی معین م

حضرت صالح بن کیسان، حضرت سلیمان بن یسار سے اور وہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے (مندرجہ بالا حدیث) روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت شعبہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے تحصیب (وادی محصب میں اترے) کے بارے میں فرمایا کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے ڈر رہتا تھا تو وہ اکھٹے ہو کر نکلتے تھے پھر لوگوں میں یہ طریقہ جاری ہو گیا۔

حضرت توأمہ کے غلام حضرت صالح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ قبیلہ بنو تمیم اور قبیلہ ربیعہ کو ایک دوسرے سے ڈر رہتا تھا۔

حضرت عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں تحصیب (وادی محصب میں اترنا)

قَالَ لَيْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کوئی چیز نہیں وہ ایک منزل ہے جہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اترے تھے۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَصَّبَ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ التَّحْصِيْبُ لِأَنَّهُ سُنَّةٌ فَكَذٰلِكَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَحْرَمَ حِيْنَ صَارَ عَلَى الْبَيْدَاءِ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ وَقَدْ أَنْكَرَ قَوْمٌ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ مِنَ الْبَيْدَاءِ وَقَالُوْا مَا أَحْرَمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

تو جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم وادی محصب میں اترے لیکن آپ کا یہ اترنا سنت نہیں تھا تو اسی طرح ہو سکتا ہے آپ کا مقام بیداء پر پہنچ کر احرام باندھنا (بھی) سنت ہونے کی وجہ سے نہ ہو۔

ایک جماعت نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام بیداء سے احرام باندھنے کا انکار کیا ہے وہ فرماتے ہیں آپ نے مسجد کے پاس احرام باندھا انھوں نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تم اس بیداء کے بارے میں اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذو الحلیفہ سے احرام باندھا تھا۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ مُوْسٰى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن وہب نے بتایا کہ حضرت مالک نے حضرت موسیٰ سے روایت کرتے ہوئے انہیں خبر دی پھر انھوں نے

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوْسٰى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وہیب بن خالد، حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۴۸۔ قَالُوْا وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں یہ عمل آپ کے سواری پر سوار ہونے کے بعد کا ہے انھوں نے یوں ذکر کیا حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت احرام باندھا جب آپ کی سواری آپ کے سامنے ٹھہر گئی۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُهِلُّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ۔

آپ کی سواری ٹھہر جاتی تو آپ احرام باندھتے وہ (حضرت نافع) فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى اَصْبَحَ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ وَاسْتَوَتْ بِهٖ اَهَلَّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذو الحلیفہ میں رات گزاری یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو آپ سواری پر سوار ہوئے اور آپ نے احرام باندھا۔

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَزْرَقُ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن شہاب نے بیان کیا انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

قَالُوْا وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا تَنْبَعِثُ بِهٖ نَاقَتُهٗ۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں یہ (احرام باندھنا) اس وقت ہونا چاہیے جب سواری کھڑی ہو جائے۔

۱۱۵۲۔ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ۔

وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت عبید ابن جریج حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کی سواری کھڑی ہو گئی۔

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام ذو الحلیفہ میں اس وقت احرام باندھا جب آپ نے رکاب میں پاؤں ڈالا اور آپ کی سواری کھڑی ہو گئی۔

فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ مِنْ اَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ۔

جب انھوں نے اس سلسلے میں اختلاف کیا تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں ان کی اختلاف کی بنیاد کیا ہے۔

۱۱۵۴۔ فَاِذَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ سَهْلٍ الْكُوْفِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا اِمْلَاءً قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيْدٍ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف کیسے رونما ہوا کہ ایک گروہ کہتا ہے آپ نے

بن جبیر قال قلت لابن عباس کیف اختلف الناس فی اھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت طائفۃ اھل فی مصلاہ وقالت طائفۃ حین استوت بہ راحلتہ وقالت طائفۃ حین علا علی البیداء فقال ساخبرکم عن ذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل فی مصلاہ فشھدہ قوم فاخبروا بذلک فلما استوت بہ راحلتہ اھل فشھدہ قوم لم یشھدوہ فی المرۃ الاولی فقالوا اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الساعۃ فاخبروا بذلک فلما علا علی البیداء اھل فشھدہ قوم لم یشھدوہ فی المرتین الاولیین فقالوا اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الساعۃ فاخبروا بذلک وانما کان اھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مصلاہ۔

فبین عبد اللہ بن عباس الوجہ الذی منہ جاء اختلافھم وان اھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی ابتدأ الحج ودخل بہ فیہ کان فی مصلاہ فبھذا ناخذ ینبغی للرجل اذا اراد الاحرام ان یصلی رکعتین ثم یحرم فی دبرھما کما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالی وقد روی عن الحسن بن محمد فی ذلک شیء مما روی عن ابن عباس۔

۱۱۵۵- حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا عثمان بن الھیثم قال ثنا ابن جریج قال اخبرنی حبیب بن ابی ثابت انہ سمع الحسن بن محمد بن علی یقول کل ذلک قد فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی جائے نماز سے احرام باندھا، دوسرا گروہ کہتا ہے جب آپ سواری پر تشریف فرما ہو گئے جبکہ تیسرا کہتا ہے جب آپ بیداء پر تشریف لے گئے (تو احرام باندھا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا عنقریب میں تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں گا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی جائے نماز سے احرام باندھا وہاں ایک جماعت حاضر تھی انھوں نے یہی بات بیان کر دی جب آپ سواری پر تشریف فرما ہوئے تو ایک جماعت وہاں موجود تھی جو پہلی بار نہ تھی۔ انھوں نے کہا کہ آپ نے اس وقت احرام باندھا لہٰذا انھوں نے اس کی خبر دی جب آپ بیداء پر تشریف لے گئے تو آپ نے احرام باندھا وہاں جو جماعت حاضر تھی وہ پہلے دو موقعوں پر موجود نہ تھی انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابھی احرام باندھا ہے لہٰذا انھوں نے اس کی خبر دی جبکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلے پر احرام باندھا تھا (باقی دو مقامات پر آپ نے صرف تلبیہ کہا اور ان حضرات نے سمجھا ابھی احرام باندھا ہے)۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اختلاف کی وجہ بیان فرما دی نیز یہ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس احرام کے ساتھ حج کی ابتداء فرمائی وہ مصلے پر باندھا تھا۔

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں آدمی کو چاہیے کہ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو دو رکعتیں پڑھنے کے بعد احرام باندھے جیسا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت حسن بن محمد سے بھی وہ بات مروی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

حضرت حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں انھوں نے حضرت حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم سے سنا فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام طریقے اختیار فرمائے کبھی سواری پر تشریف فرما ہونے کے بعد احرام باندھا اور کبھی اس وقت جب آپ بیداء میں

قد اهل حين استوت به راحلته وقد اهل حين جاء البيداء۔

باب التلبية كيف هي [۳۹]

۱۱۵۶- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا حماد بن زيد عن ابان بن تغلب عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال كانت تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك۔

۱۱۵۷- حدثنا فهد قال ثنا الحسن بن الربيع قال ثنا ابو الاحوص عن الاعمش عن عمارة عن ابي عطية قال قالت عائشة اني لاحفظ كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي ثم ذكرت ذلك ايضا۔

۱۱۵۸- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن نافع عن ابن عمر ان تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت كذلك وزاد والملك لا شريك لك۔

۱۱۵۹- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن منهال قال ثنا حماد بن سلمة قال انا ايوب وعبيد الله عن نافع عن ابن عمر مثله۔

۱۱۶۰- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حاتم ابن اسمعيل المديني قال ثنا جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لبى في حجته كذلك ايضا۔

۱۱۶۱- حدثنا ابو امية قال ثنا محمد بن زياد بن زبار قال ثنا شرقي بن قطامي قال انا ابو طلق العائذي قال سمعت شراحيل بن القعقاع يقول سمعت عمرو بن معديكرب يقول لقد رايتنا منذ قريب ونحن اذا حججنا نقول لبيك تعظيما اليك عذرا هذه زبيد قد اتتك قسرا

تشریف لے گئے۔

تلبیہ کا طریقہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم یوں تلبیہ کہتے تھے اللھم لبیک ـــــ آخر تک حاضر ہوں یا اللہ! حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک شکر و نعمت تیرے لیے ہے۔

حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے یاد ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیسے تلبیہ کہتے تھے پھر انھوں نے وہی (مندرجہ بالا) بات ذکر کی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ اسی طرح تھا البتہ انھوں نے " والملک لا شریک لک " بھی فرمایا یعنی بلا شرکت غیرے بادشاہی تیری ہے۔

حضرت ایوب اور عبید اللہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے موقع پر اسی طرح تلبیہ کہا ہے۔

حضرت شراحیل بن قعقاع فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہتے ہوئے سنا کہ میں دیکھتا ہوں ہم ماضی قریب میں حج کرتے تو ان الفاظ کے ساتھ تلبیہ کہتے تھے

تَغْدُوْا بِهِمْ مُضْمَرَاتٍ شُزَّبًا
يَقْطَعْنَ حِيْنًا وَحِيَا لَا وَعْرًا
قَدْ خَلَفُوا الْاَنْدَادَ خَلْقًا اصِفْرًا

وَنَحْنُ الْيَوْمَ نَقُوْلُ كَمَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَكَيْفَ عَلَّمَكُمْ فَذَكَرَ التَّلْبِيَةَ عَلٰى مِثْلِ مَا فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا۔

وہ فرماتے ہیں آج کل ہم وہ کلمات کہتے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائے فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ حضور نے تمہیں کیسے سکھائے تو انھوں نے اس تلبیہ کی طرح ذکر کیا جو اس سے پہلی حدیث میں گزر چکا ہے۔

فَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ جَمِيْعًا عَلٰى اَنَّهُ هٰكَذَا يُلَبِّيْ بِالْحَجِّ غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا لَا بَأْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْهَا مِنَ الذِّكْرِ لِلّٰهِ مَا اَحَبَّ وَهُوَ قَوْلُ مُحَمَّدٍ وَالثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ۔

تو مسلمانوں کا اس بات پہ اجماع ہے کہ حج کے لیے اسی طرح تلبیہ کہنا چاہیے البتہ ایک جماعت کہتی ہے کہ کوئی شخص اپنی پسند کے مطابق اس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اضافہ کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں حضرت امام محمد، امام ثوری اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا یہی م

١١٦٢- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَهُ وَقَالَ اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت یونس کی روایت سے استدلال کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ سے یہ الفاظ بھی تھے۔
"حاضر ہوں سچے معبود! حاضر ہوں"۔

١١٦٣- وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ قَالُوْا جَمِيْعًا عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَزِيْدُ فِي التَّلْبِيَةِ عَلَى التَّلْبِيَةِ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یہ بھی ذکر کیا حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس تلبیہ پر جسے ہم نے ذکر کیا یہ اضافہ بھی کرتے تھے "لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ" — الخ۔ حاضر ہوں حاضر ہوں حاضر ہوں تیری عبادت سے طاقت حاصل کرتا ہوں تمام بھلائی تیرے اختیار و قبضہ میں ہے حاضر ہوں، رغبت و عمل تیری طرف ہے۔

قالوا فلا بأس ان يزاد في التلبية مثل هذا او شبهه وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا ينبغي ان يزاد في التلبية على ما قد علمه رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس على ما ذكرنا في حديث عمرو بن معد يكرب ثم فعله هو في الاحاديث الاخر ولم يعلم ذلك من علمه وهو ناقص عن التلبية ولا قال له لب بما شئت مما هو من جنس هذا بل علمه كما علم التكبير في الصلاة وما ينبغي ان يفعل فيها مما سوى التكبير فكما لا ينبغي ان يتعدى في ذلك شيئا مما علمه فكذلك لا ينبغي ان يتعدى في التلبية شيئا مما علمه وقد روي نحو من هذا عن سعد ۔

وہ حضرات فرماتے ہیں اس قسم کے الفاظ کا تلبیہ میں اضافہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ـــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تلبیہ صحابہ کرام کو سکھایا ہے اس میں اضافہ مناسب نہیں ہم نے اسے حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا پھر دوسری احادیث کے مطابق آپ نے اس پر عمل بھی کیا اور آپ نے جسے یہ سکھایا تو ناقص نہیں سکھایا اور نہ ہی اس سے فرمایا کہ اس کی جنس سے جو چاہو کہو بلکہ اسے تکبیر نماز کی طرح سکھایا وہاں تکبیر کے سوا کوئی عمل کرنا مناسب نہیں تو جس طرح وہاں سکھائے گئے الفاظ پر زیادتی جائز نہیں اسی طرح تلبیہ میں بھی آپ کے سکھائے ہوئے الفاظ پر اضافہ مناسب نہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے،

۱۱۶۴- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا اصبغ بن الفرج قال ثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي عن محمد بن عجلان عن عبد الله بن ابي سلمة عن عامر بن سعد عن ابيه انه سمع رجلا يلبي يقول لبيك ذا المعارج لبيك قال سعد ما هكذا كنا نلبي على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک شخص کو تلبیہ کہتے ہوئے سُنا وہ کہہ رہا تھا "حاضر ہوں اے بلندیوں والے! حاضر ہوں" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس طرح تلبیہ نہیں کہتے تھے۔

فهذا سعد قد كره الزيادة على ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمهم من التلبية فبهذا نأخذ ۔

تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سکھائے ہوئے تلبیہ پر اضافے کو ناپسند فرمایا ہمارا یہی مؤقف ہے۔

باب التطييب عند الاحرام

احرام کے وقت خوشبو لگانا

۱۱۶۵- حدثنا ابو بكرة بكار بن قتيبة قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا ابي قال سمعت قيس بن سعد يحدث عن عطاء عن صفوان بن يعلى

حضرت صفوان بن یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جعرانہ مقام میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس پر

بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ
وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
اِنِّيْ قَدْ اَحْرَمْتُ وَاَنَا كَمَا تَرٰى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ
الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا
فِيْ حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوا
بِهِ التَّطَيُّبَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَقَالُوْا بِمَا رُوِيَ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ۔

۱۱۶۶۔ **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا
الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ
عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيْحَ طِيْبٍ وَهُوَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ
فَقَالَ مِمَّنْ هٰذِهِ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ
مِنِّيْ فَقَالَ عُمَرُ مِنْكَ لَعَمْرِيْ مِنْكَ لَعَمْرِيْ
فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ طَيَّبَتْنِيْ وَاَقْسَمَتْ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ
عُمَرُ وَاَنَا اُقْسِمُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنَّ اِلَيْهَا فَتَغْسِلُهُ
عِنْدَهَا فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَغَسَلَهُ فَلَحِقَ النَّاسَ بِالطَّرِيْقِ

۱۱۶۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ
قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۱۶۸۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ
مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

۱۱۶۹۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ
بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَسْلَمَ
عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

۱۱۷۰۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ
كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَرَاٰى رَجُلًا

اونی جُبّہ تھا اس کی داڑھی اور سر میں زردی تھی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے احرام باندھا اور میری حالت یہ ہے جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ نے فرمایا جُبّہ اُتار لو اور زردی دھو لو اور جو کچھ حج میں کرتے ہو اپنے عمرہ میں بھی کرو۔

ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ احرام باندھتے وقت خوشبو کو ناپسند کرتے ہیں وہ حضرت عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کی روایات کو اپناتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے ذوالحلیفہ میں خوشبو کی بو محسوس فرمائی، فرمایا یہ خوشبو کس سے آرہی ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ سے؟ اللہ کی قسم آپ سے (دو بار فرمایا) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین مجھ پر (عتاب میں) جلدی نہ کیجئے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خوشبو لگائی ہے اور مجھے قسم دی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ان (ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) کی طرف لوٹ جائیں اور وہاں ان کے پاس اسے دھو دیں چنانچہ وہ ان کی طرف واپس

حضرت حماد، حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت اسلم سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت لیث، حضرت نافع سے وہ حضرت اسلم سے اور وہ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ذوالحلیفہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو انہوں نے ایک شخص کو دیکھا وہ احرام

يُرِيْدُ اَنْ يُّحْرِمَ وَقَدْ دَهَنَ رَأْسَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَغَسَلَ رَأْسَهٗ بِالطِّيْنِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالتَّطَيُّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ بَأْسًا فَقَالُوْا اَمَّا حَدِيْثُ يَعْلٰى فَلَا حُجَّةَ فِيْهِ لِمَنْ خَالَفَنَا وَذٰلِكَ اَنَّ الطِّيْبَ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ اِنَّمَا كَانَ صُفْرَةً وَهُوَ خَلُوْقٌ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لِلرَّجُلِ لَا لِلْاِحْرَامِ وَلٰكِنَّهٗ لِاَنَّهٗ مَكْرُوْهٌ فِيْ نَفْسِهٖ فِيْ حَالِ الْاِحْلَالِ وَفِيْ حَالِ الْاِحْرَامِ وَاِنَّمَا اُبِيْحَ مِنَ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ مَا هُوَ حَلَالٌ فِيْ حَالِ الْاِحْلَالِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَعْلٰى مَا بَيَّنَ اَنَّ ذٰلِكَ الَّذِيْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ بِغَسْلِهٖ كَانَ خَلُوْقًا۔

باندھنے کا ارادہ کر رہا تھا اور اس نے سر میں تیل لگا رکھا تھا آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے مٹی کے ساتھ اپنا سر دھو لیا۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے احرام کے وقت خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہمارے مخالف کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس شخص پر جو خوشبو تھی وہ زرد رنگ کی تھی جسے خلوق کہتے ہیں اور وہ مرد کے لیے حرام ہے احرام کی وجہ سے نہیں کیونکہ وہ مطلقاً (مرد کے لیے) حرام ہے حالت احرام ہو یا نہ، وہ خوشبو احرام کے وقت جائز ہے جو غیر احرام کی حالت میں حلال و جائز ہے۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس خوشبو کے دھونے کا حکم دیا تھا وہ خلوق تھی۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا لَبّٰى بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَشَيْءٌ مِنْ خَلُوْقٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْزِعَ الْجُبَّةَ وَيَمْسَحَ خَلُوْقَهٗ وَيَصْنَعَ فِيْ عُمْرَتِهٖ مَا يَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِهٖ۔

حضرت عطاؒ حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے عمرہ کے لیے تلبیہ کہا اس پر جبہ اور کچھ خلوق تھی آپ نے اسے جبہ اتارنے خلوق پونچھنے اور عمرہ میں وہی کام کرنے کا حکم فرمایا جو حج میں کرتا ہے۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهٗ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن ابی رباح نے حضرت یعلیٰ بن منیہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔ انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاغْسِلْ عَنْكَ اَثَرَ الْخَلُوْقِ اَوِ الصُّفْرَةِ۔

حضرت صفوان بن یعلیٰ بن امیہ (منیہ) اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے آپ سے خلوق کے اثر یا زردی کو دھو ڈالو۔

۱۱۷۴ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَمَنْصُوْرٌ وَابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَحْرَمْتُ وَعَلَيَّ جُبَّتِيْ هٰذِهٖ وَعَلٰى جُبَّتِهٖ رَدْعٌ مِنْ خَلُوْقٍ وَالنَّاسُ يَسْخَرُوْنَ مِنِّيْ فَأَطْرَقَ عَنْهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِخْلَعْ عَنْكَ هٰذِهِ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ هٰذَا الزَّعْفَرَانَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ ۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے احرام باندھا ہے اور مجھ پر یہ جبہ ہے اس کے جبہ پر خلوق کی خوشبو کا کچھ اثر تھا لوگ مجھ سے مذاق کرتے ہیں، آپ نے کچھ دیر توقف فرمایا پھر ارشاد فرمایا یہ جبہ اُتار لو اور اپنے آپ سے یہ زعفران دھو لو اور عمرہ میں وہی طریقہ اختیار کرو جو حج میں کرتے ہو۔

فَبَيَّنَتْ لَنَا هٰذِهِ الْآثَارُ أَنَّ ذٰلِكَ الطِّيْبَ الَّذِيْ أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَسْلِهٖ كَانَ خَلُوْقًا وَذٰلِكَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ فِيْ حَالِ الْإِحْلَالِ وَحَالِ الْإِحْرَامِ فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِأَمْرِهٖ إِيَّاهُ بِغَسْلِهٖ لِمَا كَانَ مِنْ نَهْيِهٖ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ لَا لِأَنَّهٗ طِيْبٌ تَطَيَّبَ بِهٖ قَبْلَ الْإِحْرَامِ ثُمَّ حَرَّمَهٗ عَلَيْهِ الْإِحْرَامُ فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَهْيِهِ الرِّجَالَ عَنِ التَّزَعْفُرِ ۔

تو ان روایات سے واضح ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس خوشبو کو دھونے کا حکم فرمایا وہ خلوق تھی اور یہ احرام اور غیر احرام دونوں حالتوں میں ممنوع ہے تو ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس مقصد کے تحت دھونے کا حکم دیا ہو کہ آپ نے مرد کو زعفران لگانے سے منع فرمایا اس لیے نہیں کہ یہ وہ خوشبو تھی جو احرام سے پہلے لگائی جاتی ہے پھر احرام نے اس کو حرام کر دیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مردوں کو زعفران سے منع کرنے کے بارے میں یوں مروی ہے۔

۱۱۷۵ - فَإِنَّ ابْنَ أَبِيْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ۔

حضرت عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت عبد العزیز بن صہیب سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت حجاج فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۸۔ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِسْمٰعِیْلَ بْنِ عُلَیَّةَ قَالَ أُرَاهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ أَنْ یَّتَزَعْفَرَ۔

حضرت ابن وہب، حضرت اسماعیل بن علیہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے حضرت عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

۱۱۷۹۔ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ۔

حضرت ہشیم، حضرت عبدالعزیز بن صہیب سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

۱۱۸۰۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ وَابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ إِسْمٰعِیْلُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ عَلِیٌّ فِیْمَا ذَكَرَ ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ خَاصَّةً ثُمَّ لَقِیْتُ إِسْمٰعِیْلَ فَسَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَأَخْبَرْتُهٗ أَنَّ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا بِهٖ عَنْهُ فَقَالَ لِیْ لَیْسَ هٰكَذَا حَدَّثْتُهٗ إِنَّمَا حَدَّثْتُهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی أَنْ یَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ قَالَ ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ أَرَادَ بِذٰلِكَ أَنَّ النَّهْیَ الَّذِیْ كَانَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ وَقَعَ عَلَی الرِّجَالِ خَاصَّةً دُوْنَ النِّسَاءِ۔

حضرت اسماعیل بن ابراہیم، حضرت عبدالعزیز بن صہیب رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ حضرت ابن ابی عمران نے خاص طور پر ذکر فرمایا کہ حضرت علی بن جعد فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت اسماعیل سے ملاقات کر کے اس بارے میں پوچھا اور بتایا کہ حضرت شعبہ نے ان سے روایت کرتے ہوئے ہم سے یہ بات بیان کی انھوں نے فرمایا میں نے ان سے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ میں نے ان سے یوں بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا حضرت ابن ابی عمران فرماتے ہیں ان کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ نہی صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں۔

۱۱۸۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو یُحَدِّثُ عَنْ یَعْلٰی أَنَّهٗ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ فَقَالَ لَا فَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ۔

حضرت ابو حفص بن عمرو، حضرت یعلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اور انھوں نے (حضرت یعلیٰ نے) خلوق لگائی ہوئی تھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عورت ہو؟ انھوں نے عرض کیا نہیں، فرمایا جاؤ اور اسے دھو ڈالو۔

۱۱۸۲۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِیْفٍ

حضرت عطاء بن سائب، قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی سے وہ حضرت یعلیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت ابو بکرہ نے اپنی حدیث

عَنْ يَعْلٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هٰكَذَا قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَقَالَ عَلِيٌّ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو اَوْ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الثَّقَفِيَّ۔

ہیں اسی طرح فرمایا ہے۔ حضرت علی کی حضرت عطاء بن سائب سے روایت میں ہے کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابوحفص بن عمرو یا ابوعمرو بن حفص ثقفی سے سُنا۔

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَوْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنٌ اَلَا وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحٌ۔

حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! مردوں کی خوشبو میں بُو ہوتی ہے رنگ نہیں ہوتا اور سنو! عورتوں کی خوشبو میں رنگ ہے لیکن بُو نہیں۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا صَاعِدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمٍ الْعَلَوِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُفْرَةٌ فَلَمَّا قَامَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمَرْتُمْ هٰذَا يَدَعُ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوَاجِهُ الرَّجُلَ بِشَيْءٍ فِيْ وَجْهِهِ۔

حضرت سالم علوی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اس پر زرد رنگ تھا جب وہ کھڑا ہوا تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ تم اسے یہ زردی دُور کرنے کا مشورہ دیتے، حضرت انس فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو منہ پر منع نہیں کرتے تھے۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ جَدَّيْهِ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ رَجُلٍ فِيْ جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوْقٍ۔

حضرت ربیع بن انس اپنے دو دادوں سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوموسیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جس کے جسم پر کچھ خلوق لگی ہوئی ہو۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ كَانَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت ام حبیبہ ایک ایسے شخص سے روایت کرتی ہیں جو بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے وہ فرماتے ہیں میں ایک کام کی غرض سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ وَاَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ فَذَهَبْتُ فَاَخَذْتُ شَيْئًا فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ بِهِ وَضَرَهُ

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجَالَ فِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا عَنِ التَّزَعْفُرِ فَاِنَّمَا اَمَرَ الرَّجُلَ الَّذِي اَمَرَهُ بِغَسْلِ طِيْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ فِي حَدِيْثِ يَعْلٰى لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ طِيْبِ الرِّجَالِ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ مَنْ اَرَادَ الْاِحْرَامَ هَلْ لَهُ اَنْ يَتَطَيَّبَ بِطِيْبٍ يَبْقٰى عَلَيْهِ بَعْدَ الْاِحْرَامِ اَمْ لَا وَاَمَّا مَا رَوَوْهُ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ فِي ذٰلِكَ فَاِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُمَا فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَرَافَقَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ قَالَ اغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ بِهٰذَا الْخِطْمِيِّ الْاَبْيَضِ وَلَا يَمَسَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ غَيْرَهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَاَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ مَا اُحِبُّهُ وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُضَمِّخُ بِهِ رَاْسِي ثُمَّ اُحِبُّ بَقَاءَهُ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ خَالَفَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَابْنَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ فِي ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اِبَاحَتِهِ۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ يَعْنِي اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

ہوا میں نے خلوق لگائی ہوئی تھی آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے دھوؤ (راوی فرماتے ہیں) میں گیا اور اسے دھو کر پھر حاضر ہوا آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے دھوؤ (فرماتے ہیں) میں گیا اور کوئی چیز لے کر اس کے اثر کو زائل کرنے لگا۔

تو ان روایات کے مطابق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا حضرت یعلیٰ کی روایت کے مطابق آپ نے ایک شخص کو خوشبو دھونے کا حکم دیا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ مردوں کی خوشبو سے نہ تھی اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ جو شخص احرام باندھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ ایسی خوشبو جس کا اثر باقی رہتا ہو لگا سکتا ہے یا نہیں ـــــ اور جو کچھ انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے۔

حضرت عیینہ بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حج کرنے کے لیے چلا حضرت عثمان بن ابو العاص میرے رفیق سفر بنے۔ احرام کا وقت ہوا تو انھوں نے فرمایا اس سفید مٹی سے اپنے سروں کو دھو ڈالو اور تم میں سے کوئی بھی اس کے علاوہ خوشبو نہ لگائے (فرماتے ہیں) اس سے میرے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا میں مکہ مکرمہ میں آیا تو حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں پوچھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اسے سر میں لگاتا ہوں اور پھر اس کا باقی رہنا پسند کرتا ہوں۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق، عثمان غنی اور عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے جواز کے بارے میں بھی احادیث مروی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گویا میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سر انور (کی چوٹی) میں خوشبو کی

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

چمک دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ محرم تھے۔

۱۱۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ

۱۱۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن ابوعبداللہ، حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ وَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد اور عطاء بن سائب، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن اسود، اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۹۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَسْوَدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک بن مغول، حضرت عبدالرحمن بن اسود سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۱۹۴- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا تَجِدُ مِنَ الطِّيبِ قَالَتْ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ۔

حضرت ابواسحق، حضرت عبدالرحمن بن اسود سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ بہترین خوشبو لگاتیں جو انھیں میسر ہوتی فرماتی ہیں حتیٰ کہ میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سرانور اور داڑھی مبارک میں میں خوشبو کی چمک دیکھتی۔

۱۱۹۵- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْعُمَرِ قَالَ أَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے احرام کے وقت غالیہ (ایک خوشبو) لگاتی تھی۔

۱۱۹۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَخِيْهِ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ۔

کے احرام کے وقت آپ کو نہایت عمدہ خوشبو جو میسر ہوتی، لگاتی تھی۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے احرام کے لیے اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ قَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں حضرت قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت احرام کے لیے خوشبو لگائی۔
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوبکر بن حزم نے یہی بات حضرت عمرہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی انھوں نے ام

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ، حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت افلح (ابن حمید) نے حضرت قاسم سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ

حضرت ایوب، حضرت قاسم سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ وَلِحِلِّهٖ۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کے لیے اور احرام کے علاوہ بھی خوشبو لگائی۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ عِنْدَ اِحْلَالِهٖ وَقَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ۔

حضرت عثمان بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کس چیز کے ساتھ خوشبو لگاتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا میں آپ کو غیر محرم ہونے کی صورت میں اور احرام باندھنے سے پہلے نہایت اچھی خوشبو لگاتی تھی۔

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ وَلِحِلِّهٖ۔

حضرت عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو غیر محرم ہونے کی حالت میں اور احرام باندھتے وقت خوشبو لگاتی تھی۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ

حضرت ابن جریج، حضرت عطاء سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام نہ ہونے کی حالت میں اور احرام کے لیے خوشبو لگاتی تھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِبَاحَةِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ يَبْقٰى فِيْ مَفَارِقِهٖ بَعْدَ الْاِحْرَامِ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِمَّا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات کے مطابق احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا جائز ہے اور یہ احرام کے بعد بھی آپ کے سر انور (کی چوٹی) پر باقی رہتی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی بات مروی ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس باب میں ذکر کیا ہے اس سلسلے میں صحابہ کرام سے بھی روایات آئی ہیں۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ اَبُو الْكَرَوَّسِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُوْلُ كُنْتُ اُشَبِّعُ رَاْسَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ لِحُرْمِهٖ بِالطِّيْبِ۔

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ بنت سعد سے سنا وہ فرماتی ہیں میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے احرام کے لیے ان کے سر کو اچھی طرح خوشبو لگاتی۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں مجھ سے حضرت درہ

حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَتْنِي دُرَّةُ قَالَتْ كُنْتُ أُشْبِعُهُ بِالْغَالِيَةِ أُغَلِّفُ رَأْسَ عَائِشَةَ بِالْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ عِنْدَ إِحْرَامِهَا۔

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا فرماتی ہیں میں ان کو غالیہ (عطر شلبہ) سے ذکر کر دیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے احرام کے وقت میں ان کے سر میں کستوری اور عنبر سے خوشبو لگاتی۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي حُكَيْمَةُ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ ابْنَةُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ أُمِّهَا ابْنَةِ النَّجَّارِ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَجْعَلْنَ عَصَائِبَ فِيهِنَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ فَيَعْصِبْنَ بِهَا أَسَافِلَ شُعُورِهِنَّ عَلَى جِبَاهِهِنَّ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمْنَ ثُمَّ يُحْرِمْنَ كَذٰلِكَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ۔

حضرت ابن جریج سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت حکیمہ نے خبر دی ابو عاصم کی روایت میں بنت ابی حکیم ہے۔ وہ اپنی ماں بنت النجار سے روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس کچھ پٹیاں تھیں جن میں ورس اور زعفران لگا ہوتا تھا وہ احرام باندھنے سے پہلے ان کے ساتھ اپنے بالوں کے نچلے حصے کو پیشانی پر باندھتیں پھر احرام باندھتیں دوسرے راوی اس حدیث میں کچھ زیادتی کرتے ہیں۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يَتَطَيَّبُ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ احرام کے وقت عمدہ غالیہ کے ساتھ خوشبو لگاتے تھے۔

فَهٰذَا قَدْ جَاءَ فِي ذٰلِكَ عَمَّنْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا قَدْ رَوَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَطْيِيبِهِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَبِهٰذَا كَانَ يَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ يَذْهَبُ فِي ذٰلِكَ إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَابْنِ عُمَرَ مِنْ كَرَاهَتِهِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُ فِي ذٰلِكَ أَنَّ مَا ذُكِرَ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ مِنْ تَطْيِيبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّهَا كَانَتْ تُطَيِّبُهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ فَقَدْ يَجُوزُ

ان روایات میں صحابہ کرام سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے موافق مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم احرام کے وقت خوشبو لگاتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن حضرت امام محمد رحمہم اللہ نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق، عثمان بن عفان، عثمان بن ابو العاص اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات کو اپنایا کہ یہ مکروہ ہے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جو کچھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت خوشبو لگانے کا ذکر ہے تو وہ احرام کا ارادہ کرتے وقت کی بات ہے تو ہو سکتا ہے ام المومنین اس وقت ایسا کرتی ہوں، پھر آپ احرام باندھنے تک اسے دھو لیتے ہوں تو دھونے کی وجہ سے آپ کے جسم سے خوشبو چلی جاتی اور اثر باقی رہ جاتی۔

أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ تَفْعَلُ بِهٖ هٰذَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ إِذَا أَرَادَ
الْإِحْرَامَ فَيَذْهَبُ بِغُسْلِهٖ عَنْهُ مَا كَانَ عَلٰى
بَدَنِهٖ مِنْ طِيْبٍ وَّيَبْقٰى فِيْهِ رِيْحُهٗ فَإِنْ قَالَ
قَائِلٌ فَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ فِيْ حَدِيْثٍ كُنْتُ أَرٰى
وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِهٖ بَعْدَ مَا أَحْرَمَ
قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ وَقَدْ غَسَلَهٗ
كَمَا ذَكَرْنَا وَهٰكَذَا الطِّيْبُ رُبَمَا غَسَلَهُ الرَّجُلُ
عَنْ وَجْهِهٖ أَوْ عَنْ يَدِهٖ فَيَذْهَبُ وَيَبْقٰى وَبِيْصُهٗ
فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ ذٰلِكَ مَا
ذَكَرْنَا نَظَرْنَا هَلْ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهَا شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى
ذٰلِكَ۔

۱۲۲۱۔ فَإِذَا فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا
أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ
عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيْبِ عِنْدَ
الْإِحْرَامِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا يَنْضَحُ
مِنِّيْ رِيْحُ الطِّيْبِ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ بَنِيْهِ
إِلٰى عَائِشَةَ لِيُسْمِعَ أَبَاهُ مَا قَالَتْ قَالَ فَقَالَتْ
عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِيْ نِسَائِهٖ فَأَصْبَحَ مُحْرِمًا فَسَكَتَ
ابْنُ عُمَرَ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى
أَنَّهٗ قَدْ كَانَ بَيْنَ إِحْرَامِهٖ وَبَيْنَ تَطْيِيْبِهَا إِيَّاهُ
غُسْلٌ لِأَنَّهٗ لَا يَطُوْفُ عَلَيْهِنَّ إِلَّا اغْتَسَلَ فَكَأَنَّهَا
إِنَّمَا أَرَادَتْ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الْاِحْتِجَاجَ عَلٰى
مَنْ كَرِهَ أَنْ يُّوْجَدَ مِنَ الْمُحْرِمِ بَعْدَ إِحْرَامِهٖ رِيْحُ
الطِّيْبِ كَمَا كَرِهَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ فَأَمَّا بَقَاءُ
نَفْسِ الطِّيْبِ عَلٰى بَدَنِ الْمُحْرِمِ بَعْدَ مَا أَحْرَمَ
وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَطَيَّبَ بِهٖ قَبْلَ الْإِحْرَامِ فَلَا
نَتَفَهَّمُ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَإِنَّ مَعْنَاهُ مَعْنًى لَطِيْفٌ

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی حدیث میں فرمایا ہے کہ میں احرام کے بعد آپ کے سر انور پر خوشبو کی چمک دیکھتی تھی تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے دھونے کے بعد وہ باقی رہتی ہو جیسا کہ ہم نے ذکر کیا خوشبو کا یہی حال ہے بعض اوقات آدمی اسے اپنے چہرے یا ہاتھوں سے دھوتا ہے تو وہ زائل ہو جاتی ہے لیکن اس کی چمک باقی رہتی ہے

تو جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے ذکر کیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ کیا ان سے اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات مروی ہے۔

حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے احرام کے وقت خوشبو لگانے کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس حالت میں محرم بنوں جب مجھ سے خوشبو مہک رہی ہو پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک صاحبزادے کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ وہ اپنے والد (حضرت ابن عمر) کو ان کا قول سنائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے (جماع کیا) اس کے بعد م

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ آپ کے احرام باندھنے اور خوشبو لگانے کے درمیان غسل پایا گیا کیونکہ آپ ان (ازواج مطہرات) کے پاس غسل کے بغیر نہیں جاتے تھے تو گویا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان روایات سے ان لوگوں کے خلاف استدلال کیا ہے جن کے نزدیک احرام کے بعد محرم سے خوشبو آنا مکروہ ہے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسے ناپسند فرمایا —— احرام کے بعد محرم کے بدن پر خوشبو کا باقی رہنا اگرچہ اس نے احرام سے پہلے خوشبو لگائی ہو، مکروہ نہیں ہے پس اس حدیث کو سمجھا جائے اس کا مفہوم

فَقَدْ بَيَّنَّا وُجُوْهَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَاحْتَجْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَعْلَمَ كَيْفَ وَجْهُ مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنَ الْاِخْتِلَافِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْاِحْرَامَ يَمْنَعُ مِنْ لُبْسِ الْقَمِيْصِ وَالسَّرَاوِيْلَاتِ وَالْخِفَافِ وَالْعَمَائِمِ وَيَمْنَعُ مِنَ الطِّيْبِ وَقَتْلِ الصَّيْدِ وَاِمْسَاكِهٖ ثُمَّ رَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا اَوْ سَرَاوِيْلًا قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ اَحْرَمَ وَهُوَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ يُؤْمَرُ بِنَزْعِهٖ وَاِنْ لَمْ يَنْزِعْهُ وَتَرَكَهٗ عَلَيْهِ كَانَ كَمَنْ لَبِسَهٗ بَعْدَ الْاِحْرَامِ لُبْسًا مُسْتَقْبِلًا فَيَجِبُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ لَوِ اسْتَاْنَفَ لُبْسَهٗ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ وَكَذٰلِكَ لَوْ صَادَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ وَهُوَ حَلَالٌ فَاَمْسَكَهٗ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ اَحْرَمَ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ اُمِرَ بِتَخْلِيَتِهٖ وَاِنْ لَمْ يُخَلِّهٖ كَانَ اِمْسَاكُهٗ اِيَّاهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ بِصَيْدٍ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ اِحْرَامِهِ الْمُتَقَدِّمِ كَاِمْسَاكِهٖ اِيَّاهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ بِصَيْدٍ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ الطِّيْبُ مُحَرَّمًا عَلَى الْمُحْرِمِ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ كَحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ كَانَ ثُبُوْتُ الطِّيْبِ عَلَيْهِ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ وَاِنْ كَانَ قَدْ تَطَيَّبَ بِهٖ قَبْلَ اِحْرَامِهٖ كَتَطْيِيْبِهٖ بِهٖ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ۔

بَابُ ۱۴ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالُوْا

نہایت لطیف ہے۔ ان روایات کا مفہوم ہم نے بیان کر دیا اس کے بعد ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ قیاس کے طور پر اس اختلافی مسئلے کا حل معلوم کریں تو ہم دیکھتے ہیں احرام کی وجہ سے قمیص، شلوار، موزے اور دستاروں کے پہننے سے روکا گیا ہے، خوشبو لگانے، شکار کرنے اور اسے پکڑنے کی بھی ممانعت ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص احرام سے پہلے قمیص یا سلوار پہنتا ہے پھر احرام باندھتا ہے تو اسے اتارنے کا حکم ہے اور اگر وہ نہ اتارے بلکہ اپنے اوپر رہنے دے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے احرام کے بعد پہنا ہو تو اس پر وہی چیز لازم ہوگی جو احرام کے بعد نئے سرے سے پہننے والے پر لازم ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص غیر حرم میں حالتِ احرام کے بغیر شکار کر کے اسے ہاتھ میں روکے رکھے پھر وہ احرام باندھے اور وہ اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے چھوڑنے کا حکم دیا جائے گا اگر وہ نہ چھوڑے تو اس کا روکنا اس شکار کی طرح ہوگا جسے احرام کے بعد پکڑا اور روکا۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا جب اس کا معاملہ یوں ہے اور احرام کے بعد خوشبو لگانا ان دوسرے محرمات کی طرح حرام ہے تو اس خوشبو کا باقی رہنا جو احرام سے پہلے لگائی تھی۔ احرام کے بعد خوشبو لگانے کی طرح ہے، قیاس اور غور و فکر کا یہی تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، اس باب میں قیاس یہی ہے ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) اسی کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

محرم کا لباس

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے میدانِ عرفات میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جو شخص تہہ بند نہ پائے وہ سلوار پہن لے اور

ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ يَقُوْلُ مَنْ لَّمْ يَجِدْ إِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلًا وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ۔

جسے جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَرَفَةَ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر بن زید سے وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے عرفات کا ذکر نہیں کیا

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں ہمیں عمرو بن دینار نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ خطبہ دے رہے تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَهُوَ يَخْطُبُ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر بن زید سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ انھوں نے "اور آپ خطبہ دے رہے تھے" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قُلْتُ وَلَمْ يَقُلْ يَقْطَعُهُمَا قَالَ لَا۔

حضرت ابوالشعثاء سے مروی ہے ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ میں (امام طحاوی) نے (حضرت ابن مرزوق) سے پوچھا کہ انھوں نے ان (موزوں) کے کاٹنے کا ذکر نہیں کیا؟ فرمایا نہیں۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے اور جسے چادر میسر

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلًا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ قَوْمٌ فَقَالُوْا مَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ لَبِسَ سَرَاوِيْلًا وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ لُبْسِ الْمُحْرِمِ الْخُفَّ وَالسَّرَاوِيْلَ عَلٰى حَالِ الضَّرُوْرَةِ فَنَحْنُ نَقُوْلُ بِذٰلِكَ وَنُبِيْحُ لَهٗ لُبْسَهٗ لِلضَّرُوْرَةِ الَّتِيْ هِيَ بِهٖ وَلٰكِنَّا نُوْجِبُ عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةَ وَلَيْسَ فِيْمَا رَوَيْتُمُوْهُ نَفْيٌ لِوُجُوْبِ الْكَفَّارَةِ وَلَا فِيْهِ وَلَا فِيْ قَوْلِنَا خِلَافٌ لِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّا لَمْ نَقُلْ لَا يَلْبَسُ الْخُفَّيْنِ اِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ وَلَا السَّرَاوِيْلَ اِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا وَلَوْ قُلْنَا ذٰلِكَ كُنَّا مُخَالِفِيْنَ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلٰكِنَّا قَدْ اَبَحْنَا لَهُ اللِّبَاسَ كَمَا اَبَاحَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَوْجَبْنَا عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةَ بِالدَّلَائِلِ الْقَائِمَةِ الْمُوْجِبَةِ لِذٰلِكَ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ عَلٰى اَنْ يَقْطَعَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَيْنِ فَيَلْبَسُهُمَا كَمَا يَلْبَسُ النَّعْلَيْنِ وَقَوْلُهٗ مَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلًا عَلٰى اَنْ يَشُقَّ السَّرَاوِيْلَ فَيَلْبَسُهٗ كَمَا يَلْبَسُ الْاِزَارَ فَاِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اُرِيْدَ بِهٖ هٰذَا الْمَعْنٰى فَلَسْنَا نُخَالِفُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ بِذٰلِكَ وَنُثْبِتُهٗ وَاِنَّمَا وَقَعَ الْخِلَافُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فِي التَّاْوِيْلِ لَا فِيْ نَفْسِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا قَدْ صَرَفْنَا الْحَدِيْثَ اِلٰى وَجْهٍ يَحْتَمِلُهٗ فَاعْرِفُوْا مَوْضِعَ خِلَافِ

نہ ہو وہ سلوار پہن لے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص چادر نہ پائے اور وہ احرام باندھنا چاہتا ہو تو سلوار پہن لے اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا اور جسے جُوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور اس کے ذمہ بھی کچھ نہ ہوگا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تم نے محرم کے لیے ضرورت کے وقت موزوں اور شلوار کا ذکر کیا ہے ہم بھی اس کے قائل ہیں اور ضرورت کے تحت اس کا پہننا جائز سمجھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم اس پر کفارہ بھی لازم قرار دیتے ہیں اور جو کچھ تم نے روایت کیا اس میں کفارے کی نفی نہیں ہے نیز اس میں اور ہمارے قول میں کچھ اختلاف بھی نہیں کیونکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ جوتے اور تہہ بند نہ ملنے کی صورت میں وہ موزے اور سلوار نہیں پہن سکتا اگر ہم یہ بات کہتے تو اس حدیث کے مخالف ہوتے لیکن ہم نے اس کے لیے وہ لباس پہننا جائز قرار دیا ہے جسے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے جائز قرار دیا پھر ہم نے اس پر دلائل کے ساتھ کفارہ لازم کیا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادگرامی کہ جو شخص جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے میں اسی بات کا احتمال ہے کہ وہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر جوتوں کی طرح پہن لے، اور آپ کے ارشادگرامی کہ جو شخص تہبند نہ پائے وہ سلوار پہن لے میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ اسے (سلوار کو) کاٹ کر تہبند کی طرح پہن لے، اگر اس حدیث سے یہی مراد ہو تو ہم اس کے مخالف ظاہر نہیں ہوں گے ہم اس کے قائل اور اس کو ثابت کرنے والے ہوں گے ہمارے اور تمہارے درمیان تاویل میں اختلاف ہے، نفسِ حدیث میں نہیں کیونکہ ہم نے حدیث کو اس مفہوم کی طرف پھیرا جس کا یہ احتمال رکھتی ہے تو حدیث سے اختلاف اور تاویل میں اختلاف کا فرق پہچانو، دونوں مختلف باتیں ہیں جو شخص تمہاری تاویل کا مخالف ہے اسے تم حدیث کا مخالف قرار نہ دو۔ حضرت عبداللہ

التَّاوِيْلِ مِنْ مَوْضِعِ خِلَافِ الْحَدِيْثِ فَإِنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ وَلَا تُوْجِبُوْا عَلٰى مَنْ خَالَفَ تَأْوِيْلَكُمْ خِلَافًا لِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَقَدْ بَيَّنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ ذٰلِكَ۔

بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے بعض باتیں روایت کی ہیں۔

۱۲۱۹- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ اِذَا اَحْرَمْنَا فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهٗ نَعْلَانِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم احرام کے وقت کون سے کپڑے پہنیں، آپ نے فرمایا شلواریں، دستاریں برساتی، کوٹ اور موزے نہ پہنو مگر یہ کہ کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو ایسے موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں۔

۱۲۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن ابی ذئب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ قَالَا جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالعزیز بن مسلم اور حضرت مالک دونوں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِیْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ مَنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَلْیَشُقَّهُمَا مِنْ عِنْدِ الْکَعْبَیْنِ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عبداللہ بن دینار نے خبر دی انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص جوتا نہ پائے وہ موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں کے پاس سے کاٹ دے۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ یُخْبِرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلُبْسِ الْخُفَّیْنِ الَّذِیْ اَبَاحَهٗ لِلْمُحْرِمِ کَیْفَ هُوَ وَاَنَّهٗ بِخِلَافِ مَا یَلْبَسُ الْحَلَالُ وَلَمْ یُبَیِّنِ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَحَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ اَوْلٰهُمَا وَاِذَا کَانَ مَا اَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ مِنْ لُبْسِ الْخُفَّیْنِ هُوَ بِخِلَافِ مَا یَلْبَسُ الْحَلَالُ فَکَذٰلِکَ مَا اَبَاحَ لَهٗ مِنْ لُبْسِ السَّرَاوِیْلِ هُوَ بِخِلَافِ مَا یَلْبَسُ الْحَلَالُ فَهٰذَا حُکْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ وَاَمَّا النَّظَرُ عَلٰی ذٰلِکَ فَاِنَّا رَاَیْنَاهُمْ لَمْ یَخْتَلِفُوْا فِیْمَنْ وَجَدَ اِزَارًا اَنَّ لُبْسَ السَّرَاوِیْلِ لَهٗ غَیْرُ مُبَاحٍ لِاَنَّ الْاِحْرَامَ قَدْ مَنَعَهٗ مِنْ ذٰلِکَ وَکَذٰلِکَ مَنْ وَّجَدَ نَعْلَیْنِ فَحَرَامٌ عَلَیْهِ لُبْسُ الْخُفَّیْنِ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِیْ لُبْسِ ذٰلِکَ مِنْ طَرِیْقِ الضَّرُوْرَةِ کَیْفَ هُوَ وَهَلْ یُوْجِبُ کَفَّارَةً اَوْ لَا یُوْجِبُهَا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِکَ فَرَاَیْنَا الْاِحْرَامَ یَنْهٰی عَنْ اَشْیَاءَ قَدْ کَانَتْ مُبَاحَةً قَبْلَهٗ مِنْهَا لُبْسُ الْقَمِیْصِ وَالْعَمَائِمِ وَالْخِفَافِ وَالسَّرَاوِیْلَاتِ وَالْبَرَانِسِ وَکَانَ مَنِ اضْطُرَّ فَوَجَدَ الْحَرَّ فَغَطّٰی رَاْسَهٗ اَوْ وَجَدَ الْبَرْدَ فَلَبِسَ ثِیَابَهٗ اَنَّهٗ قَدْ

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے موزے پہننے کی خبر دیتے ہیں کہ آپ نے انھیں محرم کے لیے پہننے کا کیا طریقہ جائز قرار دیا نیز یہ کہ یہ طریقہ غیر محرم کے طریقے کے خلاف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں اس قسم کی کوئی بات بیان نہیں کی۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اولیٰ ہے تو جب آپ نے محرم کے لیے موزوں کے پہننے کا جائز طریقہ بیان فرما دیا اور وہ غیر محرم کے خلاف ہے تو اسی طرح اس کے لیے سلوار پہننے کا جو طریقہ جائز قرار دیا ہے وہ غیر محرم کے طریقے سے مختلف ہے ـــــــ تصحیح روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان تھا۔ جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ تہبند پانے والے کے لیے سلوار کا پہننا جائز نہیں کیونکہ احرام کی وجہ سے یہ اس کے لیے ناجائز ہے اسی طرح جس کو جوتا میسر ہو اس کے لیے ضرورت کے بغیر موزوں کا پہننا جائز نہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ دیکھیں ضرورت کی صورت میں ان کے پہننے کا طریقہ کیا ہے اور کیا اس سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں

تو ہم دیکھتے ہیں احرام کی وجہ سے کئی باتیں ممنوع ہیں جو اس سے پہلے جائز تھیں ان میں قمیص، دستار، موزوں، سلواروں اور کوٹوں کا پہننا ہے اب جو شخص گرمی کی وجہ سے مجبور ہو کر سر کو ڈھانپ لے یا سردی کی وجہ سے کپڑے پہن لے تو اس نے ایسا کام کیا ہے جو اس کے لیے جائز ہے لیکن اس پر کفارہ واجب ہوتا

نَعَلَ مَا هُوَ مُبَاحٌ لَهٗ فِعْلُهٗ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ مَعَ ذٰلِكَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْاِحْرَامُ اَيْضًا حَلْقَ الرَّأْسِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَكَانَ مَنْ حَلَقَ رَأْسَهٗ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَقَدْ فَعَلَ مَا هُوَ لَهٗ مُبَاحٌ وَالْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ وَاجِبَةٌ فَكَانَ حَلْقُ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ فِىْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ اِذَا اُبِيْحَ فِىْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ لَمْ يَكُنْ اِبَاحَتُهٗ تُسْقِطُ الْكَفَّارَةَ بَلِ الْكَفَّارَةُ فِىْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَاجِبَةٌ فِىْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ كَهِىَ فِىْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَكَذٰلِكَ لُبْسُ الْقَمِيْصِ الَّذِىْ حُرِّمَ عَلَيْهِ فِىْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ فَاِذَا كَانَتِ الضَّرُوْرَةُ فَاُبِيْحَ ذٰلِكَ لَهٗ لَمْ يَسْقُطْ بِذٰلِكَ الضَّمَانُ فَكَانَتِ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ وَاجِبَةً فِىْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَمْ يَكُنِ الضَّرُوْرَةُ فِىْ شَىْءٍ مِّمَّا ذَكَرْنَا تُسْقِطُ كَفَّارَةً كَانَتْ تَجِبُ فِىْ شَىْءٍ فِىْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَاِنَّمَا تُسْقِطُ الْاٰثَامَ خَاصَّةً فَكَذٰلِكَ الضَّرُوْرَاتُ فِىْ لُبْسِ الْخِفَافِ وَالسَّرَاوِيْلَاتِ لَا تُوْجِبُ سُقُوْطَ الْكَفَّارَاتِ الَّتِىْ كَانَتْ تَجِبُ لَوْ لَمْ تَكُنْ تِلْكَ الضَّرُوْرَاتُ وَلٰكِنَّهَا تَرْفَعُ الْاٰثَامَ خَاصَّةً فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ہے۔ احرام کی وجہ سے اس پر بلاضرورت سر منڈانا بھی حرام ہے تو اب جو شخص ضرورت کے تحت سر منڈاتا ہے وہ ایک جائز کام کرتا ہے لیکن اس پر کفارہ واجب ہے تو محرم کے لیے بلا ضرورت سر منڈانے کا عدم جواز جب ضرورت کی وجہ سے جواز میں بدل لے گا تو اس سے کفارہ ساقط نہ ہوگا بلکہ ضرورت کے بغیر سر منڈانے کی طرح ضرورت کے وقت بھی کفارہ واجب ہوگا۔ قمیص کا بھی یہی احتمال ہے کہ ضرورت کے بغیر اس کا پہننا ناجائز ہے تو جب ضرورت کے تحت جائز ہوگا تو اس سے ضمان ساقط نہ ہوگی اور ان تمام صورتوں میں اس پر کفارہ واجب ہوگا تو جب کفارہ ضرورت کے بغیر کسی عمل سے لازم آتا ہے وہ ضرورت کے باعث ایسا کرنے سے ساقط نہ ہوگا صرف گناہ ساقط ہوں گے یونہی موزوں اور سلواروں کے پہننے کی ضرورت بھی اس کفارے کو ساقط نہیں کرتی جو بغیر ضرورت استعمال سے لازم آتا ہے صرف گناہوں کو اٹھا دیتی ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ لُبْسِ الثَّوْبِ الَّذِىْ قَدْ مَسَّهٗ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ فِى الْاِحْرَامِ

احرام کی حالت میں ورس اور زعفران والا (خوشبودار) کپڑا پہننا

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَاَبُوْ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ قَالَا ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوْا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ يَعْنِىْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں ورس یا زعفران لگی ہوئی ہو یعنی احرام کی حالت میں نہ پہنو۔

فِی الْاِحْرَامِ۔

۱۲۲۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

۱۲۲۹ ۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ۔

۱۲۳۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا کُلُّ ثَوْبٍ مَسَّہٗ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ فَلَا یَحِلُّ لُبْسُہٗ فِی الْاِحْرَامِ وَاِنْ غُسِلَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُبَیِّنْ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ مَا غُسِلَ مِنْ ذٰلِکَ مِمَّا لَمْ یُغْسَلْ فَنَھْیُہٗ عَلٰی ذٰلِکَ کُلِّہٖ وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا غُسِلَ مِنْ ذٰلِکَ حَتّٰی صَارَ لَا یَنْفُضُ فَلَا بَاْسَ بِلُبْسِہٖ فِی الْاِحْرَامِ لِاَنَّ الثَّوْبَ الَّذِیْ صُبِغَ اِنَّمَا نُھِیَ عَنْ لُبْسِہٖ فِی الْاِحْرَامِ لِمَا کَانَ قَدْ دَخَلَہٗ مِمَّا ھُوَ حَرَامٌ عَلَی الْمُحْرِمِ فَاِذَا غُسِلَ فَخَرَجَ ذٰلِکَ مِنْہُ ذَھَبَ الْمَعْنَی الَّذِیْ لَہٗ کَانَ النَّھْیُ وَعَادَ الثَّوْبُ اِلٰی اَصْلِہِ الْاَوَّلِ قَبْلَ اَنْ یُصِیْبَہٗ ذٰلِکَ غُسِلَ مِنْہُ وَقَالُوْا ھٰذَا کَالثَّوْبِ الطَّاھِرِ یُصِیْبُہُ النَّجَاسَۃُ فَیَنْجُسُ اِنَّکَ بِذٰلِکَ فَلَا تَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ فِیْہِ فَاِذَا غُسِلَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْہُ النَّجَاسَۃُ طَھُرَ وَحَلَّتِ الصَّلٰوۃُ فِیْہِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّہٗ اسْتَثْنٰی مِمَّا حَرَّمَہٗ عَلَی الْمُحْرِمِ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ غَسِیْلًا ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت نافع سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کی۔

حضرت ایوب حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جس کپڑے میں ورس یا زعفران لگی ہوئی ہو احرام کی حالت میں اس کا پہننا جائز نہیں، اگرچہ اسے دھویا جائے کیونکہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان روایات میں دھوئے جانے والے (کپڑے) کو اس سے ممتاز نہیں فرمایا جسے نہ دھویا جائے پس ممانعت ان دونوں صورتوں سے متعلق ہوگی۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جسے دھولیا جائے حتیٰ کہ اس سے خوشبو نہ مہکتی ہو تو احرام کی حالت میں اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ رنگے ہوئے کپڑے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسے کپڑے کے ساتھ احرام میں داخل ہو رہا ہے جو محرم پر حرام ہے جب دھو دیا جائے گا تو اس حکم سے خارج ہو جائے گا ممانعت کا سبب دور ہو جائے گا اور کپڑا اپنی پہلی اور اصلی حالت کی طرف لوٹ آئے گا جو اس کے پہنچنے سے پہلے کی حالت تھی وہ فرماتے ہیں یہ اس پاک کپڑے کی طرح ہے جسے نجاست لگ جائے تو اب اس کے ساتھ نماز جائز نہ ہوگی پھر جب اسے دھو لیا جائے یہاں تک کہ نجاست دور ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گا اور اس کے ساتھ نماز جائز ہوگی۔ اس سلسلے میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے محرم پر حرام ہونے والی صورت میں سے مستثنیٰ صورت کو بیان فرمایا اور

بیان المسئلة

١٢٣١- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْاَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَزَادَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ غَسِيْلًا قَالَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَرَاَيْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ وَهُوَ يَتَعَجَّبُ مِنَ الْحِمَّانِيِّ اَنْ يُحَدِّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا عِنْدِيْ ثُمَّ وَثَبَ مِنْ فَوْرِهٖ فَجَاءَ بِاَصْلِهٖ فَاَخْرَجَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ كَمَا ذَكَرَهٗ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ فَكَتَبَهٗ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اسْتِثْنَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَسِيْلَ مِمَّا قَدْ مَسَّهٗ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔

١٢٣٢- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُحْرِمَ وَلَيْسَ لِيْ اِلَّا هٰذَا الثَّوْبُ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِزَعْفَرَانٍ قَالَ اَللّٰهِ مَا تَجِدُ غَيْرَهٗ فَحَلَفَ فَقَالَ اغْسِلْهُ وَاَحْرِمْ فِيْهِ۔

١٢٣٣- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ اِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ زَعْفَرَانٌ اَوْ وَرْسٌ فَغُسِلَ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُحْرِمَ فِيْهِ۔

بیان مسئلہ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں جو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کی لیکن اس میں یہ اضافہ ہے "مگر یہ کہ دھویا ہوا ہو" حضرت ابن ابی عمران فرماتے ہیں میں نے یحیی بن معین کو دیکھا اور وہ حضرت حمانی سے اس حدیث کو روایت کرنا پسند کرتے تھے حضرت عبدالرحمن نے ان سے فرمایا یہ میرے پاس ہے پھر وہ فوراً کود پڑے اور اپنی اصل (بیاض) لے آئے اس میں یہ حدیث حضرت ابو معاویہ کی روایت سے اسی طرح نکالی جیسے یحیی حمانی نے ذکر کیا تھا تو حضرت یحیی بن معین نے ان سے لکھ لیا۔

ترجمہ: جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ورس اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے سے دھلے ہوئے کو مستثنیٰ فرمایا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کچھ متقدمین سے بھی یہ بات مروی ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے احرام باندھنے کا ارادہ کیا ہے لیکن میرے پاس صرف یہی کپڑا ہے جو زعفران سے رنگا ہوا ہے۔ انھوں نے فرمایا حلفاً کہتے ہو کہ تمہارے پاس اس کے علاوہ نہیں اس

حضرت لیث، حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا ہو تو اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الثَّوْبِ يَكُوْنُ فِيْهِ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ فَغُسِلَ اَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا اَنْ يُحْرِمَ فِيْهِ۔

حضرت مغیرہ حضرت ابراہیم سے اس کپڑے کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس میں ورس یا زعفران ہو پھر اسے دھو لیا جائے کہ اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ ۱۴۳ الرَّجُلِ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ كَيْفَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَخْلَعَهُ

احرام باندھنے والا قمیص کیسے اتارے

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدَّ قَمِيْصَهُ مِنْ جَيْبِهِ حَتّٰى اَخْرَجَهُ مِنْ رِجْلَيْهِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَمَرْتُ بِبُدْنِي الَّتِيْ بَعَثْتُ بِهَا اَنْ يُقَلَّدَ الْيَوْمَ وَيُشْعَرَ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فَلَبِسْتُ قَمِيْصِيْ وَنَسِيْتُ فَلَمْ اَكُنْ لِاُخْرِجَ قَمِيْصِيْ مِنْ رَأْسِيْ وَكَانَ بَعَثَ بِبُدْنِهٖ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے اپنی قمیص کا گریبان چاک کیا اور اسے قدموں کی جانب سے اتار دیا۔ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے قربانی کا جو جانور بھیجا ہے اس کے گلے میں پٹہ ڈالنے اور اسے اشعار کرنے کا حکم دیا میں قمیص پہنے ہوئے تھا اور اسے اتارنا بھول گیا پس میں اسے سر کی طرف سے نہیں اتاروں گا، اور آپ نے جانور بھیج دیا تھا جبکہ خود مدینہ طیبہ میں تشریف فرما تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَخْلَعَهُ كَمَا يَخْلَعُ الْحَلَالُ قَمِيْصَهُ لِاَنَّهُ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ غَطّٰى رَأْسَهُ وَذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَاُمِرَ بِشَقِّهٖ لِذٰلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْزِعُهُ نَزْعًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ الَّذِيْ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْزِعَهَا نَزْعًا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ حَدِيْثَ جَابِرٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَاِسْنَادُهٗ اَحْسَنُ مِنْ اِسْنَادِهٖ فَاِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ تُثْبِتُ بِصِحَّةِ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ حَدِيْثَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں محرم کو قمیص اس طرح نہیں اتارنی چاہیے جس طرح غیر محرم اتارتا ہے کیونکہ جب وہ اس طرح کرے گا تو اپنے سر کو ڈھانپ لے گا اور یہ اس پر حرام ہے لہٰذا اسے اس کے پھاڑنے کا حکم دیا جائے۔ ــــــ لیکن دوسرے حضرات اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اسے اتارے، انھوں نے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ انھوں نے احرام باندھا اور وہ جبہ پہنے ہوئے تھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ نے ان کو اتارنے کا حکم فرمایا یہ بات ہم نے احرام کے وقت خوشبو لگانے کے باب میں ذکر کی ہے لیکن حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اس کے خلاف ہے اور

يعلى معه من صحة الإسناد ما ليس مع حديث جابر، وأما وجهه من طريق النظر، فإنا رأينا الذين كرهوا نزع القميص إنما كرهوا ذلك لأنه يغطي رأسه إذا نزع قميصه، فأردنا أن ننظر هل يكون تغطية الرأس في الإحرام على كل الجهات منهيا عنها أم لا؟ فرأينا المحرم نهي عن لبس القلانس والعمائم والبرانس، فنهي أن يلبس رأسه شيئا كما نهي أن يلبس بدنه القميص، ورأينا المحرم لو حمل على رأسه شيئا ثيابا أو غيرها لم يكن بذلك بأس، ولم يدخل ذلك فيما قد نهي عنه من تغطية الرأس بالقلانس وما أشبهها، لأنه غير لابس، فكان النهي إنما وقع من ذلك على تغطية ما يلبسه الرأس، لا على غير ذلك مما يغطى به، كذلك الأبدان نهي عن إلباسها القميص، ولم ينه عن تجليلها بالأزر، فلما كان ما وقع عليه النهي من هذا في الرأس إنما هو الإلباس لا التغطية التي ليست بإلباس، وكان إذا نزع قميصه فلاقى ذلك رأسه فليس ذلك بإلباس منه لرأسه شيئا، إنما ذلك تغطية منه لرأسه، وقد ثبت بما ذكرنا أن النهي عن لبس القلانس لم يقع على تغطية الرأس، وإنما وقع على إلباس الرأس في حال الإحرام ما يلبس في حال الإحلال، فلما خرج بذلك ما أصاب الرأس من القميص المنزوع من حال تغطية الرأس المنهي عنها ثبت أنه لا بأس بذلك قياسا ونظرا على ما ذكرنا، وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى، وقد اختلف المتقدمون في ذلك۔

اس کی سند اس کی سند سے عمدہ ہے مگر یہ بات صحت سند کے اعتبار سے ثابت ہوئی حضرت یعلیٰ کی روایت کو وہ مقام حاصل ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کو حاصل نہیں ہے اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ جو لوگ قمیص کو اتارنا ناپسند کرتے ہیں ان کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ قمیص اتارتے ہوئے وہ سر کو ڈھانپ لے گی تو ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا احرام کی حالت میں ہر صورت میں سر ڈھانپنا منع ہے یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ محرم کو ٹوپی، دستار اور کوٹ وغیرہ پہننے سے منع کیا گیا تو سر پر بھی کوئی چیز پہننے سے منع کیا گیا جیسے بدن پر قمیص پہننے سے منع کیا گیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر محرم سر پر کوئی کپڑا وغیرہ رکھے تو کوئی حرج نہیں اور یہ سر کو ٹوپی وغیرہ کے ساتھ ڈھانپنے کے حکم میں نہیں کیونکہ وہ اسے پہننے والا نہیں تو ممانعت صرف اس صورت میں ہے کہ کوئی چیز پہن کر سر کو ڈھانپے محض ڈھانپنے سے نہیں کیونکہ بدن پر قمیص پہننے سے منع کیا گیا لیکن چادر وغیرہ کے ساتھ ڈھانپنے سے منع نہیں کیا گیا تو جب پہننے کی ممانعت ہے سر ڈھانپنے کی نہیں جو پہننا قرار نہیں پاتا اور جب قمیص اتارتے ہوئے سر سے لگے گی تو یہ پہننا نہیں ہے بلکہ سر کو ڈھانپنا ہے۔ لہٰذا یہ منع نہ ہوگا)۔

اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ ٹوپی پہننے کی ممانعت کا اطلاق محض سر کو ڈھانپنے پر نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد وہ چیز پہننے کی ممانعت ہے جو غیر محرم کی حالت میں پہنی جاتی ہے۔ تو جب قمیص اتارتے ہوئے اس کے سر سے لگنے کی صورت میں وہ ڈھانپنا نہیں پایا جاتا جو ممنوع ہے تو قیاس کے مطابق بھی اس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور متقدمین کا اس میں اختلاف ہے۔

١٢٣٦- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ اَخْبَرَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ اَنَّهُمْ قَالُوْا اِذَا اَحْرَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ فَلْيَخْرِقْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں ہمیں حضرت یونس نے حضرت حسن بن محمد بن علی سے اور حضرت مغیرہ نے حضرت ابراہیم اور شعبی سے خبر دی ان سب نے فرمایا کہ جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس نے قمیص پہن رکھی ہو تو اسے پھاڑ کر اتارے۔

١٢٣٧- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت شریک حضرت سالم سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٢٣٨- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَحَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَحْرَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ قَالَ اَحَدُهُمَا يَشُقُّهٗ وَقَالَ الْاٰخَرُ يَخْلَعُهٗ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ۔

حضرت شعبہ نے حضرت مغیرہ سے اور حضرت حماد نے حضرت ابراہیم سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس پر قمیص ہو تو ان میں سے ایک فرماتے ہیں اسے چاک کر دے اور دوسرے فرماتے ہیں اسے پاؤں کی طرف سے اتارے۔

١٢٣٩- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْزِعَهَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اِنَّمَا كُنَّا نَرٰى اَنْ يَشُقَّهَا فَقَالَ عَطَاءٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں ایک شخص نے جنھیں یعلیٰ بن امیہ کہا جاتا تھا احرام باندھا ان پر ایک جُبّہ تھا تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اتارنے کا حکم فرمایا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاءؒ سے کہا کہ ہمارے خیال میں اسے چاک کر دینا چاہیے تو حضرت عطاء نے فرمایا اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔

١٢٤٠- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ الْاَزْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ قَالَ يَخْلَعُهٗ۔

حضرت ابوسلمہ ازدی فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے احرام باندھا اور اس نے قباء پہنی ہوئی تھی تو انھوں نے فرمایا وہ اسے اتارے۔

فَهٰذَا عَطَاءٌ وَعِكْرِمَةُ قَدْ خَالَفَا اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيَّ وَسَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَذَهَبَا اِلٰى مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ يَعْلٰى۔

تو یہ حضرت عطاء اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے حضرت ابراہیم شعبی اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی اور ہماری طرح حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا۔

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ مُحْرِمًا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا حجۃ الوداع کا احرام

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ هُوَ ابْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم نکلے اور ہم اسے صرف حج ہی خیال کرتے تھے۔

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَوْمَ النَّحْرِ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقع پر نکلے تو ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف حج کا احرام باندھا تو جس نے صرف عمرے کا احرام باندھا اس نے احرام کھول دیا لیکن جس نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اس نے قربانی کے دن تک احرام نہ کھولا۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبْدَأَ بِالْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَلْيَفْعَلْ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔

حضرت علقمہ بن ابی علقمہ اپنی ماں سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ

حضرت منصور بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ سے

قال ثنا وهيب عن منصور بن عبد الرحمن عن أمه عن أسماء قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه مهلين بالحج۔

اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام صرف حج کا احرام باندھے ہوئے تشریف لائے۔

۱۲۴۶۔ **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا حاتم بن إسمعيل قال ثنا جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله في حديثه الطويل فقال فأهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتوحيد ولم يزد رسول الله صلى الله عليه وسلم على الناس شيئا ولسنا ننوي إلا الحج ولا نعرف العمرة۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا اور لوگوں کو بھی آپ نے مزید کسی بات کا حکم نہیں دیا ہم نے بھی صرف حج کی نیت کی تھی اور ہم عمرہ کو جانتے ہی نہ تھے۔

۱۲۴۷۔ **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني الليث وابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر قال أقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلين بالحج مفردا۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حج کا احرام باندھے ہوئے آگے بڑھے۔

بيان المسئلة

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى هذا فقالوا الإفراد أفضل من التمتع والقران وقالوا به كان أحرم رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا التمتع بالعمرة إلى الحج أفضل من الإفراد والقران وقالوا هو الذي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله في حجة الوداع۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے حج افراد، تمتع اور قران سے افضل ہے وہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کا احرام باندھا تھا۔ — لیکن دوسرے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمتع، حج افراد اور قران سے افضل ہے وہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔

۱۲۴۸۔ **وذكروا** في ذلك ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن سعيد بن المسيب قال اجتمع علي وعثمان بعسفان وعثمان ينهى عن المتعة فقال له علي ما تريد إلى أمر قد فعله رسول

وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما عسفان میں اکٹھے ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمتع سے روکتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جس کام کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا آپ اس سے کیوں

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَنْھٰی عَنْہُ فَقَالَ دَعْنَا مِنْکَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَدَعَکَ ثُمَّ اَھَلَّ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بِھِمَا جَمِیْعًا۔

۱۲۴۹۔ **حَدَّثَنَا** رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَۃَ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ حَجَّ عُثْمَانُ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰی۔

۱۲۵۰۔ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاکَ بْنَ قَیْسٍ عَامَ حَجِّ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ وَھُمَا یَذْکُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاکُ لَا یَصْنَعُ ذٰلِکَ اِلَّا مَنْ جَھِلَ اَمْرَ اللّٰہِ فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ یَا ابْنَ اَخِیْ فَقَالَ الضَّحَّاکُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَھٰی عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَنَعْنَاھَا مَعَہٗ۔

۱۲۵۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

۱۲۵۲۔ **حَدَّثَنَا** فَھْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ سُلَیْمٰنَ التَّیْمِیِّ عَنْ غُنَیْمِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِکٍ عَنْ مُتْعَۃِ الْحَجِّ فَقَالَ فَعَلْنَاھَا وَھُوَ یَوْمَئِذٍ مُشْرِکٌ بِالْعُرُشِ یَعْنِیْ مُعَاوِیَۃَ یَعْنِیْ عُرُوْشَ بُیُوْتِ مَکَّۃَ۔

۱۲۵۳۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُسْلِمٍ وَھُوَ الْقُرِّیُّ قَالَ سَمِعْتُ

روک سکتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہمیں چھوڑ دیجئے۔ حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا پھر انھوں نے دونوں (حج اور عمرہ) کا احرام باندھا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ نفع اٹھاؤ (حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو) انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل بن عبد المطلب نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت سعید بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے اس سال سنا جس سال حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور دونوں عمرہ کے ساتھ حج کا نفع اٹھانے (تمتع) کا ذکر کر رہے تھے۔ حضرت ضحاک نے فرمایا یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لاعلم ہو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! تم نے ٹھیک بات نہیں کہی۔ حضرت ضحاک نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ

حضرت بشر بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت غنیم بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہم نے ایسا کیا ہے اور اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اسلام نہیں لائے تھے اور مکہ مکرمہ کی جھونپڑیوں میں رہتے تھے۔

حضرت مسلم قری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے

ابن عباس يقول أهلّ أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج وأهلّ هو بالعمرة فمن كان معه هدي فلم يحل ومن لم يكن معه هدي حل وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم وطلحة ممن معهما الهدي فلم يحلا۔

تھے صحابہ کرام نے حج کا احرام باندھا، اور انھوں نے (خود) عمرہ کا احرام باندھا جن لوگوں کے پاس قربانی کے جانور تھے انھوں نے احرام نہیں کھولا اور جن کے پاس نہیں تھے انھوں نے احرام کھول دیا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں تھے جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے

١٢٥٤۔ **حدثنا** أحمد بن عبد المؤمن المروزي قال ثنا علي بن الحسن بن شقيق قال ثنا أبو حمزة عن ليث هو ابن أبي سليم ح وحدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا سفيان عن ليث عن طاؤس عن ابن عباس قال تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى مات وأبو بكر حتى مات وعثمان حتى مات قال سليمن في حديثه وأول من نهى عنها معاوية

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا حضرت ابو بکر، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی وصال تک یہی عمل کیا حضرت سلیمان اپنی حدیث میں فرماتے ہیں کہ اس سے منع کرنے والے سب سے پہلے شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔

١٢٥٥۔ **حدثنا** فهد قال ثنا الحماني قال ثنا شريك بن عبد الله عن عبد الله بن شريك قال تمتعت فسألت ابن عمر وابن عباس وابن الزبير فقالوا هديت لسنة نبيك تقدم فتطوف ثم تحل۔

حضرت عبد اللہ بن شریک فرماتے ہیں میں نے تمتع کیا تو حضرت ابن عمر، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے پوچھا انھوں نے فرمایا تمہاری راہنمائی اپنے نبی کی سنت کی طرف کی گئی آگے بڑھ کر طواف کرو اور احرام کھول دو۔

١٢٥٦۔ **حدثنا** فهد قال ثنا أبو غسان قال ثنا شريك فذكر بإسناده نحوه غير أنه قال قال أبو غسان أظنه قال لسنة نبيك افعل كذا ثم أحرم يوم التروية وافعل كذا وافعل كذا۔

حضرت فہد سے مروی ہے حضرت ابو غسان فرماتے ہیں ہم سے حضرت شریک نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابو غسان نے فرمایا میرا خیال ہے انھوں نے فرمایا کہ اپنے نبی کی سنت کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی اس طرح کرو پھر آٹھ ذوالحجہ کو احرام باندھو

۲۔ فلاں فلاں افعال ادا کرو

١٢٥٧۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن أبي حمزة قال تمتعت فنهاني ناس عنها فسألت ابن عباس فأمرني بها فتمتعت فنمت فأتاني آت في المنام فقال عمرة متقبلة وحج مبرور فأتيت ابن عباس فأخبرته فقال الله أكبر سنة أبي القاسم أو سنة

حضرت شعبہ، حضرت ابو حمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے تمتع کیا تو کچھ لوگوں نے مجھے اس سے روک دیا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے مجھے اس کا حکم دیا چنانچہ میں نے حج تمتع کیا پھر سو گیا تو خواب میں ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا تمہارا عمرہ مقبول اور حج منظور ہے (فرماتے ہیں) پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ هُوَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ اِنِّيْ لَجَالِسٌ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَسَأَلَهٗ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَسَنٌ جَمِيْلٌ فَقَالَ فَاِنَّ اَبَاكَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَيْلَكَ فَاِنْ كَانَ اَبِيْ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَدْ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِهٖ فَبِقَوْلِ اَبِيْ تَاْخُذُ اَمْ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ عَنِّيْ۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ۔

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَمَتُّعِهٖ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الَّذِيْ اَخْبَرَنِيْ بِهٖ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ

عنہا کے پاس آیا اور ان کو خبر دی انھوں نے فرمایا اللہ اکبر، یہ ابوالقاسم ﷺ

حضرت زہری، حضرت سالم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ اہل شام میں سے ایک شخص آیا اس نے ان سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہایت اچھا ہے اس شخص نے عرض کیا آپ کے والد تو منع کرتے تھے انھوں نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو، اگر میرے والد نے منع کیا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا کیا اور اس کا حکم بھی دیا تو کیا میرے باپ کی بات مانو گے یا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم؟ اس نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم (مانوں گا) فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ۔

حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج تمتع کیا اور قربانی دی آپ قربانی کا جانور ذوالحلیفہ سے ساتھ لے گئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا، صحابہ کرام نے بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے حج تمتع کیا اور صحابہ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ حج تمتع کیا یہ خبر ایسی ہی تھی جیسی حضرت سالم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے دی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے اس باب کے شروع میں حضرت

فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ بِخِلَافِ هٰذَا أَفَرَوَيْتُمْ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَرَوَيْتُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَرَوَيْتُمْ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ **قِيلَ لَهُ** قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْإِفْرَادُ الَّذِي ذَكَرَهُ هٰذَا عَلَى مَعْنًى لَا يُخَالِفُ مَعْنَى مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْإِفْرَادُ الَّذِي ذَكَرَهُ الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ بِهِ إِفْرَادَ الْحَجِّ فِي وَقْتِ مَا أَحْرَمَ بِهِ وَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْرَمَ بَعْدَ خُرُوجِهِ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ فَأَرَادَتْ أَنَّهُ لَمْ يَخْلِطْهُ فِي وَقْتِ إِحْرَامِهِ بِهِ بِإِحْرَامِ بِعُمْرَةٍ كَمَا فَعَلَ غَيْرُهُ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ **وَأَمَّا** حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَإِنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ مِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ لَا حَجَّةَ مَعَهَا وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ يَعْنِي مَقْرُونَتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي ذٰلِكَ التَّمَتُّعَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الَّذِي قَدْ كَانُوا أَحْرَمُوا بِالْعُمْرَةِ أَحْرَمُوا بَعْدَهَا بِحَجَّةٍ لَيْسَ حَدِيثُهَا هٰذَا يَنْفِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَإِنَّهَا قَالَتْ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْحَجُّ الْمُفْرَدُ بَعْدَ عُمْرَةٍ قَدْ كَانَتْ تَقَدَّمَتْ مِنْهُ مُفْرَدَةً فَيَكُونُ قَدْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ وَمُحَمَّدِ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے خلاف روایت کیا تم نے حضرت قاسم سے روایت کیا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور تم نے حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انھوں نے حضرت عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقع پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا کچھ نے حج اور عمرے کا اور بعض نے صرف حج کا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف حج کا احرام باندھا اور تم نے حضرت ام علقمہ سے روایت کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج افراد کا احرام باندھا اور عمرہ نہیں کیا ۔۔۔ اس شخص سے کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے یہ افراد اس طریقے پر ہو کہ وہ حضرت زہری کی اس روایت کے مفہوم کے خلاف نہ ہو جو انھوں نے بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ وہ یوں کہ ممکن ہے کہ جس افراد کا حضرت قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا ہے اس سے ام المومنین کی مراد یہ ہو کہ آپ نے جس وقت اس کا احرام باندھا اس وقت صرف حج کیا اگرچہ بعد میں اس سے فراغت کے بعد عمرے کا احرام باندھا تو ان کا مقصد یہ ہے کہ حج کے احرام کے ساتھ عمرے کے احرام کو نہیں ملایا جیسا کہ آپ کے ہمراہ صحابہ کرام نے کیا۔

جہاں تک حضرت محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا تعلق جو انھوں نے بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے تو اس میں انھوں نے خبر دی ہے کہ ان میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اس کے ساتھ حج کی نیت نہیں کی، بعض نے حج اور عمرے کا احرام ملا کر باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اس میں تمتع کا ذکر نہیں تو ہو سکتا ہے جنھوں نے پہلے عمرے کا احرام باندھا انھوں نے بعد میں حج کا بھی احرام باندھا ہو یہ حدیث اس بات کی نفی نہیں کرتی۔

ام المومنین نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔ ممکن ہے یہ حج اس عمرے کے بعد ہو جو اس سے پہلے آپ کر چکے ہوں تو اس طرح آپ نے صرف عمرے کا احرام باندھا جیسا

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ ثُمَّ اَحْرَمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَجَّةٍ عَلٰى مَا فِىْ حَدِيْثِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْاٰثَارُ وَلَا تَتَضَادُّ فَاَمَّا مَعْنٰى مَا رَوَتْ اُمُّ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمْ يَعْتَمِرْ فِىْ وَقْتِ اِحْرَامِهٖ بِالْحَجِّ كَمَا فَعَلَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهٗ وَلٰكِنَّهُ اعْتَمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْمَاءَ لَمَّا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيْلٌ ظُهُوْرُنَا قَلِيْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِىْ عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِىِّ بِالْحَجِّ۔

فَهٰذِهٖ اَسْمَاءُ تُخْبِرُ اَنَّ مَنْ كَانَ حِيْنَئِذٍ اِبْتَدَاَ بِعُمْرَةٍ فَقَدْ اَحْرَمَ بَعْدَهَا بِحَجَّةٍ فَصَارَ بِهَا مُتَمَتِّعًا۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فِيْهَا الْقُرْاٰنُ فَلَمْ يَنْهَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَىْءٌ ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَا شَاءَ۔

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

کہ حضرت قاسم اور محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم کی حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے پھر اس کے بعد حج کا احرام باندھا جیسے حضرت زہری کی حضرت عروہ سے مروی روایت میں ہے تاکہ تمام روایات باہم متفق ہوں اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو۔

جو کچھ حضرت علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور عمرہ نہ کیا تو ہو سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ آپ نے حج کا احرام باندھتے وقت عمرہ نہیں کیا جیسا کہ آپ کے بعض ساتھیوں نے کیا بلکہ آپ نے اس کے بعد عمرہ کیا۔

حضرت ابوالاسود سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہم) نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے سنا جب آپ جبل حجون سے گزریں تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہم آپ کے ہمراہ یہاں اترے ہمارے تھیلے ہلکے پھلکے تھے سواریاں کم تھیں اور زاد راہ بھی تھوڑا تھا میں، میری بہن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت زبیر اور فلاں فلاں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عمرہ کیا جب ہم نے بیت اللہ شریف کو چھوا تو ہم نے احرام کھول دیا پھر شام کو حج کا احرام باندھا ــــ تو یہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہیں جو بتاتی ہیں کہ جن حضرات نے اس وقت عمرہ کے ساتھ ابتداء کی تھی انھوں نے بعد میں حج کا احرام باندھا اور (متمتع ہو گئے)

حضرت مطرف، حضرت عمران رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا اور اس کے بارے میں قرآن پاک (میں حکم بھی) نازل ہوا لیکن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں روکا اور نہ ہی اس میں سے کچھ منسوخ کیا پھر کوئی شخص اپنی رائے سے جو چاہے کہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عہد رسالت میں حج تمتع کیا آپ نے ہمیں نہ روکا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت میں کچھ نازل فرمایا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَةَ الْحَجِّ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهَا وَلَمْ يُنْزِلِ اللّٰهُ فِيْهَا نَهْيًا۔

١٢٦٤۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَاِنَّ الرَّسُوْلَ هُوَ الرَّسُوْلُ وَاِنَّهُمَا كَانَتَا مُتْعَتَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَةُ الْحَجِّ فَافْصِلُوْا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَاِنَّهُ اَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ وَالْاُخْرٰى مُتْعَةُ النِّسَاءِ فَاَنْهٰى عَنْهَا وَاُعَاقِبُ عَلَيْهَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمتع کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انھوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا بے شک قرآن، قرآن ہے اور رسول، رسول ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو متعے تھے ایک حج کا متعہ پس حج اور عمرہ کے درمیان دفقہ کرو۔ یہ تمہارے حج اور عمرے کو مکمل کرنے والا ہے دوسرا عورتوں کا متعہ ہے جس سے آپ نے منع فرمایا اور میں اس پر سزا دوں گا۔

١٢٦٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مُتْعَتَانِ فَعَلْنَاهُمَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ اِلَيْهِمَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم دورِ رسالت میں دو متعے کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے منع فرمایا اب ہم ان کی طرف نہیں لوٹیں گے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کا قول مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

١٢٦٦۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَانُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ۔

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ان لوگوں کا کیا حال ہے جنھوں نے عمرے کا احرام کھول دیا، حالانکہ آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے سر پر گوند لگایا ہے اور قربانی کے جانور کو قلادہ ڈالا لہٰذا میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّهٗ كَانَ مُتَمَتِّعًا لِاَنَّ الْهَدْيَ الْمُقَلَّدَ لَا يَمْنَعُ مِنَ الْحِلِّ اِلَّا فِي الْمُتْعَةِ خَاصَّةً هٰذَا اِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ مِنْهُ بَعْدَ طَوَافِهٖ لِلْعُمْرَةِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ متمتع تھے کیونکہ قلادہ والا قربانی کا جانور، احرام کھولنے سے صرف تمتع کی صورت میں مانع ہوتا ہے۔ آپ نے یہ بات عمرے کا طواف کرنے کے بعد فرمائی ـــــ اور ہو سکتا ہے آپ کا یہ ارشاد گرامی حج کا احرام

تَكُوْنَ هٰذَا الْقَوْلُ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ بِالْحَجِّ وَقَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ لِلْعُمْرَةِ فَكَانَ ذٰلِكَ حُكْمُهُ لَوْلَا سِيَاقَةُ الْهَدْيِ يَحِلُّ كَمَا يَحِلُّ النَّاسُ بَعْدَ اَنْ يَّطُوْفَ فَلَمْ يَطُفْ حَتّٰى اَحْرَمَ بِالْحَجِّ فَصَارَ قَارِنًا فَلَيْسَ يَخْلُوْ حَدِيْثُ حَفْصَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنْ اَحَدِ هٰذَيْنِ التَّاوِيْلَيْنِ وَعَلٰى اَيِّهِمَا كَانَ فِي الْحَقِيْقَةِ فَاِنَّهُ قَدْ نَفٰى قَوْلَ مَنْ قَالَ اِنَّهُ كَانَ مُفْرِدًا بِحَجَّةٍ لَمْ يَتَقَدَّمْهَا عُمْرَةٌ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهَا عُمْرَةٌ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلِ الْقِرَانُ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ اَفْضَلُ مِنْ اِفْرَادِ الْحَجِّ وَمِنَ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَقَالُوْا كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

باندھنے سے پہلے کا ہو اور عمرے کا طواف کرنے سے بھی پہلے کا ہو تو اگر آپ قربانی کا جانور نہ لے گئے ہوتے تو دوسرے حضرات کی طرح طواف کے بعد احرام کھول دیتے پس آپ نے طواف سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا۔ اور اس طرح آپ قارن ہو گئے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت جسے ہم نے ذکر کیا ان دو میں سے ایک تاویل سے خالی نہیں۔ حقیقت میں ان میں جو صورت بھی ہو اس نے ان لوگوں کے قول کی نفی کر دی جو کہتے ہیں کہ آپ نے حج افراد کیا اور اس سے پہلے یا اس کے ساتھ عمرہ نہیں کیا۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ حج افراد اور تمتع کی نسبت قران (حج اور عمرہ کو ملانا) افضل ہے وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

۱۲۶۷۔ **وَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرْتُ لَهُ اِهْلَالِيْ فَقَالَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ اَوْ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت شقیق بن سلمہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک تغلبی شخص نے جسے ابن معبد کہا جاتا ہے بیان کیا کہ انہوں نے حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا فرماتے ہیں جب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے اپنے احرام کا ذکر کیا انہوں نے فرمایا اپنے نبی یا (فرمایا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی۔

۱۲۶۸۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ مِثْلَهُ۔

حضرت شریک نے حضرت منصور اور حضرت اعمش نے حضرت ابو وائل سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۶۹۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ اَنَّ الصُّبَيَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت صبی بن معبد نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۷۰۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت ابو وائل سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

وَائِلٍ مِثْلَهٗ۔

١٢٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت عاصم بن بہدلہ، حضرت ابو وائل سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٢٧٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابووائل سے سنا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٢٧٣۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمن بن زیاد، حضرت شعبہ سے وہ حضرت حکم سے اور وہ حضرت ابووائل سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٢٧٤۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت اعمش، حضرت ابووائل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا صبی بن معبد نے فرمایا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَالَ الَّذِيْنَ اَنْكَرُوا الْقِرَانَ اِنَّمَا قَوْلُ عُمَرَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ عَلَى الدُّعَاءِ مِنْهُ لَهٗ لَا عَلٰى تَصْوِيْبِهٖ اِيَّاهُ فِيْ فِعْلِهٖ۔

جو لوگ قران کے منکر ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول "نبی کی سنت کی طرف تمہاری رہنمائی کی گئی ہے" سے اس کے لیے دعا کرنا مراد ہے فعل کی درستگی مراد نہیں۔

١٢٧٥۔ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ مِنْ عُمَرَ عَلٰى جِهَةِ الدُّعَاءِ اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ كُنْتُ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِنَصْرَانِيَّةٍ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ لَمْ آلُ اَنْ اَجْتَهِدَ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ جَمِيْعًا فَمَرَرْتُ بِالْعُذَيْبِ لِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ فَسَمِعَانِيْ وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَيُّهُمَا جَمِيْعًا وَقَالَ الْاٰخَرُ دَعْهُ فَهُوَ اَضَلُّ مِنْ بَعِيْرِهٖ قَالَ فَانْطَلَقْتُ وَكَانَ بَعِيْرِيْ عَلٰى عُنُقِيْ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَصَصْتُ

اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل اور اس بات پر دلالت کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول دعا سے متعلق نہیں تھا یہ ہے کہ حضرت صبی بن معبد فرماتے ہیں میں کچھ عرصہ پہلے عیسائی تھا جب اسلام لایا تو اجتہاد میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ میں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا۔ مقام عذیب میں حضرت سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے مجھے حج اور عمرہ کے اکٹھے نیت کرتے ہوئے سنا تو ان میں سے ایک نے کہا یہ دونوں کو ساتھ لا رہا ہے دوسرے نے کہا چھوڑو یہ تو اپنے اونٹ سے زیادہ بھٹکا ہوا ہے۔ فرماتے ہیں میں چل پڑا اور میرا اونٹ میرے پیچھے پیچھے تھا میں مدینہ شریف پہنچا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے واقعہ بیان کیا انہوں نے فرمایا ان دونوں نے کوئی اچھی بات نہیں کی۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی۔

عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُوْلَا شَيْئًا هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ۔

۱۲۷۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا وَكِيْعٌ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنِ الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ أَهْلَلْتُ بِهِمَا جَمِيْعًا فَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ فَعَابَا ذٰلِكَ عَلَيَّ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُوْلَا شَيْئًا هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَدَلَّ قَوْلُهُ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ بَعْدَ قَوْلِهِ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُوْلَا شَيْئًا أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ عَلَى التَّصْوِيْبِ مِنْهُ لَا عَلَى الدُّعَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۱۲۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ يَقُوْلُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ۔

۱۲۷۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَأَخْبَرَ عُمَرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ آتٍ مِنْ رَبِّهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ أُمِرَ أَنْ يَجْعَلَ عُمْرَةً فِيْ حَجَّةٍ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ مَا فَعَلَ خِلَافًا لِمَا

حضرت صبی بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے دونوں (حج اور عمرہ) کا احرام باندھا میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے گزرا تو انھوں نے میرے اس عمل کو ناپسند کیا جب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے یہ بات ذکر کی انھوں نے فرمایا ان دونوں نے کوئی اچھی بات نہیں کہی۔ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی ہے تو آپ کا اس بات کے بعد کہ انھوں نے کوئی اچھی نہیں کی یہ فرمانا کہ سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی۔ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقصد اس کے عمل کو صحیح قرار دینا تھا، دعا کرنا مقصود نہ تھا۔ بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ مقام عقیق میں تھے آپ نے فرمایا آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو حج اور عمرہ ایک ساتھ کرتا ہوں۔

حضرت علی بن مبارک فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے آپ سے کہا کہو میں عمرہ اور حج اکٹھا کرتا ہوں تو جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ حج میں عمرہ کو داخل کریں تو محال ہے کہ آپ اس بات کے خلاف کریں جس کا آپ

أُمِرَ بِهِ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُنْقَلَ هٰذَا عَنْ عُمَرَ وَقَدْ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ ذَكَرْتُمْ ذٰلِكَ عَنْهُ فِي حَدِيثِ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ۔

١٢٧٩- **وَذَكَرُوا** فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَى عَنْهُمَا وَأُعَاقِبُ عَلَيْهِمَا مُتْعَةُ النِّسَاءِ وَمُتْعَةُ الْحَجِّ۔

١٢٨٠- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَمُتْعَةِ الْحَجِّ۔

قَالُوا فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُعَاقِبَ أَحَدًا عَلَى أَمْرٍ قَدْ عَلِمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِهِ رَسُولَهُ **قِيلَ** لَهُ لَيْسَتْ هٰذِهِ الْمُتْعَةُ الَّتِي فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هِيَ الْمُتْعَةُ الَّتِي اسْتَحَبَّهَا أَهْلُ الْمَقَالَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا وَلٰكِنْ هٰذِهِ الْمُتْعَةُ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ هِيَ الْإِحْرَامُ الَّذِي كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمُوهُ بِحَجَّةٍ ثُمَّ طَافُوا لَهَا وَسَعَوْا قَبْلَ عَرَفَةَ وَحَلَقُوا وَحَلُّوا فَتِلْكَ مُتْعَةٌ قَدْ كَانَتْ تُفْعَلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نُسِخَتْ وَسَنَذْكُرُهَا وَمَا رُوِيَ فِيهَا وَفِي نَسْخِهَا فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِي كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللهُ **فَهٰذِهِ** الْمُتْعَةُ الَّتِي نَهَى عَنْهَا عُمَرُ وَتَوَاعَدَ مَنْ فَعَلَهَا بِالْعُقُوبَةِ **فَأَمَّا** مُتْعَةٌ قَدْ ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ بِقَوْلِهِ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

کو حکم دیا گیا۔ —— اگر کوئی شخص کہے کہ اس بات کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہونا کیسے صحیح ہو سکتا ہے جبکہ آپ نے متعہ (تمتع) سے منع فرمایا اور تم نے یہ بات ان سے حضرت مالک کی روایت میں ذکر کی ہے، حضرت مالک، حضرت زہری سے وہ محمد بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل۔

اور وہ شخص (معترض) اس سلسلے میں یوں ذکر کرے کہ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو متعے تھے میں ان دونوں سے روکتا اور ان پر سزا دیتا ہوں ایک عورتوں کا متعہ اور دوسرا حج کا متعہ (حج تمتع) ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عورتوں کے متعہ اور حج کے متعہ سے روکتے تھے وہ کہتے ہیں کیسے جائز ہے کہ آپ کسی شخص کو اس کام پر سزا دیں جس کے بارے میں آپ کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے کرنے کا حکم دیا ہے۔

اس (معترض) کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس حدیث میں مذکور متعہ وہ نہیں جسے پہلے گروہ نے مستحب گردانا ہے اور ہم نے اس سے پہلے اس کا ذکر کیا۔ بلکہ ہمارے نزدیک اس متعہ سے مراد وہ احرام ہے جو صحابہ کرام نے حج کے لیے باندھا پھر انھوں نے آٹھ ذوالحجہ سے پہلے اس کے لیے طواف کیا اور سعی کی، سر منڈایا اور احرام کھول دیا یہ متعہ ہے جو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کیا جاتا تھا پھر منسوخ ہو گیا (واللہ اعلم بالصواب) اور جو کچھ اس کے بارے میں مروی ہے نیز اس کے منسوخ ہونے کے بارے میں اس کتاب میں کسی دوسری جگہ ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس تمتع سے منع فرمایا اور اس پر عمل پیرا ہونے والے کو سزا سے ڈرایا —— جہاں تک اس تمتع کا

إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ الْآيَةَ وَفَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَمُحَالٌ أَنْ يَنْهَى عَنْهَا عُمَرُ بَلْ قَدْ رَوَيْنَا عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَحَبَّهَا وَحَضَّ عَلَيْهَا۔

۱۲۸۱- **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ عُمَرَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ عُمَرُ لَوِ اعْتَمَرْتُ فِي عَامٍ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ حَجَجْتُ لَجَعَلْتُهَا مَعَ حَجَّتِي۔

۱۲۸۲- **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ عُمَرُ نَهَى عَنِ التَّمَتُّعِ وَذَكَرَ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَحَبَّ الْقِرَانَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمُتْعَةَ الَّتِي تَوَاعَدَ عُمَرُ مَنْ فَعَلَهَا بِالْعُقُوبَةِ هِيَ الْمُتْعَةُ الْأُخْرَى **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِفْرَادِ الْحَجِّ۔

۱۲۸۳- **وَذَكَرَ** فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ أَفْرِدُوا بِالْحَجِّ۔

قِيلَ لَهُ لَيْسَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى كَرَاهَتِهِ لِمَا سِوَى الْإِفْرَادِ مِنَ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَلٰكِنَّهُ لِإِرَادَتِهِ مَعْنًى آخَرَ سِوَى ذٰلِكَ قَدْ بَيَّنَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ۔

۱۲۸۴- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

[illegible]

کا تعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا "جو شخص عمرہ کیساتھ حج کا نفع اٹھائے تو قربانی کا جو جانور میسر ہو (دے جائے)" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا تو محال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے منع فرمائیں بلکہ ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ م

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا لیکن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں سال میں دو بار عمرہ کروں پھر حج کروں تو حج کے ساتھ بھی عمرہ کروں۔

حضرت سفیان، سلمہ بن کہیل سے وہ حضرت طاؤس سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے تمتع کی ممانعت کا انکار فرماتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ انھوں نے قران کو پسند فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس تمتع کے کرنے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ڈرایا وہ دوسرا تمتع ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے آپ نے حج افراد کیا ——— اور وہ (معترض) یوں ذکر کرے حضرت ابراہیم بن عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت سوید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا حج افراد کرو۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس کا مطلب اس کے علاوہ یعنی حج تمتع اور قران کو ناپسند کرنا نہیں ہے لیکن آپ نے کوئی دوسرا معنی مراد لیا جسے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے حج اور عمرہ کے درمیان فرق کرو یعنی تم میں سے کسی ایک کے

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ افْصِلُوْا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَاِنَّهُ اَتَمُّ لِحَجِّ اَحَدِكُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِهِ اَنْ يَّعْتَمِرَ فِيْ غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ

۱۲۸۵- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ لِسَالِمٍ بِمَ نَهٰى عُمَرُ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَعَلَهَا النَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنَّ اَتَمَّ الْعُمْرَةِ اَنْ تُفْرِدُوْهَا مِنْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَالْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَاَخْلِصُوْا فِيْهِنَّ الْحَجَّ وَاعْتَمِرُوْا فِيْمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الشُّهُوْرِ فَاَرَادَ عُمَرُ بِذٰلِكَ تَمَامَ الْعُمْرَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ **وَذٰلِكَ** اَنَّ الْعُمْرَةَ الَّتِيْ يَتَمَتَّعُ بِهَا الْمَرْءُ بِالْحَجِّ لَا تَتِمُّ اِلَّا بِاَنْ يُّهْدِيَ صَاحِبُهَا هَدْيًا اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَاَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ تَتِمُّ بِغَيْرِ هَدْيٍ وَّلَا صِيَامٍ فَاَرَادَ عُمَرُ بِالَّذِيْ اَمَرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ يُّزَارَ الْبَيْتُ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّتَيْنِ وَكَرِهَ اَنْ يَّتَمَتَّعَ النَّاسُ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَيَلْزَمُ النَّاسُ ذٰلِكَ فَلَا يَاْتُوْنَ الْبَيْتَ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً فِي السَّنَةِ۔

فَاَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ اِنَّمَا اَمَرَ بِاِفْرَادِ الْعُمْرَةِ مِنَ الْحَجِّ لِئَلَّا يَلْزَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَلَا يَاْتُوْنَ الْبَيْتَ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً فِي السَّنَةِ لَا لِكَرَاهَتِهِ التَّمَتُّعَ لِاَنَّهُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ **فَاَمَّا** قَوْلُهُ اِنَّهُ اَتَمُّ لِعُمْرَةِ اَحَدِكُمْ وَحَجَّتِهِ اَنْ يُّفْرِدَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْ صَاحِبَتِهَا فَاِنَّ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ رَاْيِهِ خِلَافًا لِذٰلِكَ اَيْضًا۔

حج کو بھی پورا کرنے والا ہے اور عمرہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ اسے حج کے مہینوں کے علاوہ کیا جائے۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تمتع سے منع کیا حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے تو انھوں نے جواب دیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمرہ کی تکمیل یہ ہے کہ اسے حج کے مہینوں سے الگ کرو اور حج کے مہینے معلوم ہیں ان مہینوں میں صرف حج کرو اور اس کے علاوہ دوسرے مہینوں میں عمرہ کرو تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمرہ کی تکمیل کا ارادہ فرمایا جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے" اور حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو" ـــ اور یہ اس لیے کہ جس عمرے کے ساتھ آدمی حج کا نفع حاصل کرتا ہے وہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ شخص قربانی کا جانور نہ لے جائے یا قربانی کا جانور نہ ملنے کی صورت میں روزہ رکھے جبکہ حج کے مہینوں کے علاوہ عمرہ قربانی کے جانور اور روزے کے بغیر بھی مکمل ہو جاتا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم کا مقصد یہ تھا کہ سال میں دو بار بیت اللہ شریف کی زیارت کی جائے اور حج کے ساتھ عمرہ کے تمتع کو ناپسند کیا تاکہ لوگ اسے ضروری قرار دے کر سال میں صرف ایک بار ہی بیت اللہ شریف میں حاضر نہ ہوں (بلکہ بار بار آئیں)

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے بتایا کہ انھوں نے حج اور عمرہ الگ کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگ اسے لازمی نہ سمجھ لیں اور پھر وہ سال میں ایک بار بیت اللہ شریف حاضری دیں اس لیے تمتع کو ناپسند نہیں فرمایا کہ وہ سنت نہیں اور آپ کا یہ قول کہ اس طرح تمہارے عمرے اور حج کی تکمیل یہ ہے کہ ہر ایک کو الگ کیا جائے تو جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے ـــ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ہم نے ان کی رائے اس کے خلاف روایت کی ہے۔

١٢٨٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ وَاَبُوْ يَعْفُوْرٍ سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَاَنْ اَعْتَمِرَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِيْ۔

١٢٨٧۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ عُمْرَةٌ فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِيْ فَحَدَّثْتُ بِهٖ نَافِعًا فَقَالَ نَعَمْ عُمْرَةٌ فِيْهَا هَدْيٌ اَوْ صِيَامٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ عُمْرَةٍ لَيْسَ فِيْهَا هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ۔

١٢٨٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ حَجَجْنَا وَفِيْنَا رَجُلٌ اَعْجَمِيٌّ فَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَعِبْنَا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَسَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ فَقُلْنَا اِنَّ رَجُلًا مِنَّا لَبّٰى بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَمَا كَفَّارَتُهٗ قَالَ يَرْجِعُ بِاَجْرَيْنِ وَتَرْجِعُوْنَ بِاَجْرٍ وَاحِدٍ۔

١٢٨٩۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَاُهْدِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَيْضًا قَدْ فَضَّلَ الْعُمْرَةَ الَّتِيْ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ الَّتِيْ فِيْ غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى صِحَّةِ مَا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لِاَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَوْ كَانَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ عُمَرَ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِذًا لَمَا قَالَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ قَدْ سَمِعَ اَبَاهُ قَالَهٗ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُهٗ عَلَيْهِ

حضرت صدقہ بن یسار اور ابو یعفور سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں اگر میں ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں عمرہ کروں تو مجھے یہ دوسرے عشروں میں عمرہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت صدقہ بن یسار سے مروی ہے انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں عمرہ کرنا مجھے دوسرے دنوں میں عمرہ کرنے سے زیادہ پسند ہے وہ (حضرت صدقہ) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا ہاں جس عمرہ میں ہدی (قربانی کا جانور) یا روزے ہوں مجھے ۲؎

حضرت کثیر بن جمہان فرماتے ہیں ہم نے عمرہ کیا اور ہمارے درمیان ایک عجمی شخص تھا اس نے عمرہ اور حج کے لیے تلبیہ کہا ہم نے اسے اس بات پر عیب لگایا پھر ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اور عرض کیا کہ جو شخص حج اور عمرہ کا اکٹھا تلبیہ کہتا ہے اس کا کفارہ کیا ہے انھوں نے فرمایا اس نے دو اجر حاصل کیے اور تم نے ایک اجر پایا۔

حضرت صدقہ بن یسار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اللہ کی قسم! ذوالحجہ کے مہینہ میں میرا حج سے پہلے عمرہ کرنا اور قربانی کا جانور لے جانا حج کے بعد عمرہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو دوسرے مہینوں میں عمرہ کرنے پر فضیلت دی ہے پس یہ اس بات کی صحت پر دلالت ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ کیونکہ اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنتے جیسا کہ حضرت عقیل نے حضرت زہری سے روایت کیا تو وہ اس کے خلاف نہ فرماتے کیونکہ انھوں نے اپنے والد سے سنا ہوتا کہ آپ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ بات فرمائی

۲؎ اس عمرہ سے زیادہ پسند ہے جس میں ہدی یا روزے نہ ہوں۔

مُنكرٌ ولا يدفعه عنه دافعٌ وهو ايضًا فلا يدفعه عنه ولا يقول له انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان فعل هذا ولكن المحكي في ذلك عن عمر هو ارادة عمران يزار البيت وباقي الكلام بعد ذلك فكلام سالم خلطه الزهري بروايته فلم يتميز فاما قوله ان العمرة في اشهر الحج لا تتم الا بالهدي لمن يجد الهدى او بالصيام لمن لا يجد الهدى فثبت بذلك تمام العمرة في غير اشهر الحج اذا كان ذلك غير واجب فيها واوجب النقصان في العمرة التي في اشهر الحج اذا كان واجبا فيها وهذا كله اذا كان الحج يتلوها فانّ الحجة على من ذهب الى ذلك عندنا والله اعلم انا رأينا الهدى الذي يجب في المتعة والقران يؤكل منه باتفاق المتقدمين جميعا ورأينا الهدى الذي يجب لنقصان في العمرة او في الحجة لا يؤكل منه باتفاقهم جميعا فلما كان الهدى الواجب في المتعة والقران يؤكل منه ثبت انه غير واجب لنقصان في العمرة او في الحجة التي بعدها لانه لو كان لنقصان لكان من اشكال الدماء الواجبة للنقصان ولكان لا يؤكل منه كما لا يؤكل منها ولكنه دم فضل واصابة خير.

۱۲۹- وقد حدثنا احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا وكيع ح وحدثنا فهد قال ثنا الخضر بن محمد الحراني قال انا عيسى بن يونس وابو اسامة قالوا جميعا عن الاعمش عن مسلم البطين عن علي بن حسين عن مروان ابن الحكم قال كنا نسير مع عثمان بن عفان فاذا رجل يلبي بالحج والعمرة فقال عثمان من هذا

اور کوئی بھی اس کا انکار نہ کرتا اور نہ ان کے قول کو رد کرتا۔ اور وہ خود بھی اس کا رد کرتے ہوئے یہ نہ فرماتے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے کیا بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جو کچھ بیان کیا گیا وہ آپ کا یہ ارادہ تھا کہ بیت اللہ شریف کی زیارت کی جائے، اس کے بعد باقی کلام، حضرت سالم کا کلام ہے۔ حضرت زہری نے اسے اپنی روایت میں مخلوط کر دیا اور اس کی تمیز نہ ہو سکی اور ان کا قول کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کی تکمیل اسی شخص کے لیے ہوتی ہے جس کو ہدی میسر ہو یا ہدی نہ پانے کی صورت میں روزے رکھے تو اس سے ثابت ہوا کہ حج کے مہینوں کے علاوہ بھی عمرہ کی تکمیل ہو جاتی ہے جب کہ وہ (ہدی) اس میں واجب نہ ہو اور حج کے مہینوں میں ہدی کا پہنچنا کسی نقصان کے سبب سے واجب ہو اور یہ دونوں صورتیں اس وقت ہیں جب عمرہ کے بعد حج ہو اس بات کے قائلین کے خلاف ہمارے نزدیک دلیل یہ ہے (اور اللہ بہتر جانتا ہے) کہ ہم دیکھتے ہیں جو ہدی، تمتع اور قران میں واجب ہوتی ہے اس سے کھایا جا سکتا ہے اس بات پر تمام متقدمین متفق ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ عمرہ یا حج میں نقصان کو پورا کرنے کے لیے جو ہدی واجب ہوتی ہے اس سے بالاتفاق نہیں کھا سکتے تو جب تمتع اور قران میں واجب ہدی سے کھایا جا سکتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ عمرے یا اس کے بعد حج میں نقصان سے واجب نہیں کیونکہ اگر یہ اس نقصان کی وجہ سے ہوتی تو یہ ان قربانیوں سے ہوتی جو نقصان کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اور اس سے کھانا جائز نہ ہوتا جیسا کہ ان قربانیوں سے کھانا جائز نہیں بلکہ یہ فضیلت اور اچھا عمل کرنے کی قربانی ہے۔

حضرت علی بن حسین، مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جا رہے تھے تو ایک شخص حج اور عمرہ کے لیے تلبیہ کہہ رہا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا کیا آپ نہیں جانتے کہ میں نے اس سے روکا ہے تو انھوں نے فرمایا ہاں (مجھے معلوم ہے)

فَقَالُوا عَلِيٌّ فَأَتَاهُ عُثْمَانُ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنِّي نَهَيْتُ عَنْ هٰذَا فَقَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَدَعَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ۔

لیکن آپ کے قول کی خاطر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کو ترک نہیں کر سکتا۔

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُرَيْثُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعُذْرِيُّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ لَبَّى بِهِمَا جَمِيعًا فَنَهَاهُ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَأَيْتَ۔

حضرت حریث بن سلیم عذری، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے دونوں (حج اور عمرہ) کے لیے اکٹھا تلبیہ کہا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انھیں روکا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا آپ دیکھ لیجئے۔

فَهٰذَا عَلِيٌّ قَدْ أَخْبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَفَعَلَ فِي ذٰلِكَ خِلَافَ مَا أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ وَأَنْكَرَ عَلَى عُثْمَانَ مَا أَمَرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَدَلَّ هٰذَا مِنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَدْ كَانَ عِنْدَهُ تَفْضِيلُ الْقِرَانِ عَلَى الْإِفْرَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا أَنْكَرَ عَلَى عُثْمَانَ مَا رَأَى وَلَا فَضَّلَ رَأْيَهُ عَلَى رَأْيِ عُثْمَانَ فِي ذٰلِكَ إِذْ كَانَا كِلَاهُمَا إِنَّمَا أَمَرَا بِمَا أَمَرَا بِهِ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ شَيْءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الرَّأْيُ وَلٰكِنْ خِلَافُهُ لِعُثْمَانَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ فَضْلَ الْقِرَانِ عَلَى مَا سِوَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَرَنَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ اور حج کے ملانے کی ممانعت کے خلاف خبر دی اور اس سلسلے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم کے خلاف عمل کیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم پر اعتراض کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کے نزدیک نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم افراد پر قران کو فضیلت دیتے تھے اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ کی رائے کا انکار نہ کرتے اور نہ ہی اپنی رائے کو ان کی رائے پر ترجیح دیتے کیونکہ دونوں حضرات نے جو فیصلہ کیا وہ ان کی اپنی رائے تھی لیکن ان کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرنا ہمارے نزدیک اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے قران کی اس کے غیر پر فضیلت معلوم کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر قران کیا۔

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْجُحْفَةِ وَعُمْرَتَهُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمْرَتَهُ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَعُمْرَتَهُ مَعَ حَجَّتِهِ وَحَجَّ حَجَّةً وَاحِدَةً۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے عمرہ جحفہ، آنے والے سال کا عمرہ، جعرانہ سے عمرہ اور ایک عمرہ حج کے ساتھ، جبکہ آپ نے حج، صرف ایک بار کیا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَقْبَلُونَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ فِي بَدْءِ أَمْرِهِ بِعُمْرَةٍ فَمَضَى فِيهَا مُتَمَتِّعًا بِهَا ثُمَّ أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ قَبْلَ طَوَافِهِ فَكَانَ فِي بَدْءِ أَمْرِهِ مُتَمَتِّعًا وَفِي آخِرِهِ قَارِنًا فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ بِتَمَتُّعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْفِيَ قَوْلَ مَنْ كَرِهَ الْمُتْعَةَ وَأَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الثَّانِي بِقِرَانِهِ عَلَى مَا كَانَ صَارَ إِلَيْهِ أَمْرُهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِالْحَجَّةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَمَتِّعًا بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى أَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ فَصَارَ بِذٰلِكَ قَارِنًا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم یہ بات کس طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تسلیم کرتے ہو حالانکہ تم اس سے پہلے شروع شروع میں ان ہی سے روایت کر چکے ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا۔ اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے شروع میں عمرے کا احرام باندھا ہو پھر اس کو تمتع کے طور جاری رکھا پھر طواف سے پہلے حج کا احرام باندھا تو شروع میں آپ متمتع تھے اور آخر میں قارن ـــــ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی حدیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمتع کی خبر دی تاکہ تمتع کو مکروہ جاننے والوں کے قول کی نفی کر دیں اور دوسری حدیث میں قران کی خبر دی کیونکہ حج کا احرام باندھنے کے بعد آپ کا عمل یہی صورت اختیار کر گیا تھا۔ ـــــ تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر عمرے کا احرام باندھنے کے بعد متمتع تھے حتیٰ کہ آپ نے حج کا احرام باندھا تو اس وجہ سے قارن ہو گئے۔

۱۲۹۳ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا سِوَى عُمْرَتِهِ الَّتِي قَرَنَهَا بِحَجَّتِهِ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ انھوں نے فرمایا دو عمرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عمرے کے علاوہ جسے اپنے حج کے ساتھ ملایا تین عمرے کیے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَقْبَلُونَ مِثْلَ هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا قَدْ رَوَيْتُمْ مِنْ إِفْرَادِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتُّعِهِ عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ قِيلَ لَهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلَى نَظِيرِ مَا صَحَّحْنَا عَلَيْهِ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيَكُونُ مَا عَلِمَتْ عَائِشَةُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ابْتَدَأَ فَأَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَقْرِنْهَا حِينَئِذٍ بِحَجَّةٍ

اگر کوئی شخص کہے کہ تم اس قسم کی بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیسے تسلیم کرتے ہو حالانکہ تم ان ہی سے باب کے شروع میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حج افراد اور تمتع کے بارے میں روایت کر چکے ہو ـــــ اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک یہ اسی طرح ہے جس طرح ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی صحت بیان کی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جیسے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل معلوم کیا اسی طرح ہو گا کہ آپ نے ابتداءً عمرے کا احرام باندھا اور اس وقت اس کے ساتھ حج کو نہیں

فَمَضٰى فِيهَا عَلٰى اَنْ يَّحُجَّ وَقْتَ الْحَجِّ فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ مُتَمَتِّعًا بِهَا ثُمَّ اَحْرَمَ بِحَجَّةٍ مُفْرَدَةٍ فِيْ اِحْرَامِهٖ بِهَا لَمْ يَبْتَدِئْ مَعَهَا اِحْرَامًا بِعُمْرَةٍ فَصَارَ بِذٰلِكَ قَارِنًا لَهَا اِلٰى عُمْرَتِهِ الْمُتَقَدِّمَةِ فَقَدْ كَانَ فِيْ اِحْرَامِهٖ عَلٰى اَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ كَانَ فِيْ اَوَّلِهٖ مُتَمَتِّعًا ثُمَّ صَارَ مُحْرِمًا بِحَجَّةٍ اَفْرَدَهَا فِيْ اِحْرَامِهٖ فَلَزِمَتْهُ مَعَ الْعُمْرَةِ الَّتِيْ قَدْ كَانَ قَدَّمَهَا فَصَارَ فِيْ مَعْنَى الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ وَاَرَادَتْ يَعْنِيْ عَائِشَةَ بِذِكْرِهَا الْاِفْرَادَ خِلَافًا لِلَّذِيْنَ يَرَوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا ـ

ملایا اسے جاری رکھا یہاں تک کہ حج کے وقت حج کیا اس وقت آپ متمتع تھے پھر اسی احرام کے اندر صرف حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرے کا احرام نہ باندھا تو یوں آپ پہلے عمرے کی وجہ سے قارن ہو گئے، لہٰذا آپ کے احرام میں مختلف اُمور تھے۔ شروع میں آپ متمتع تھے پھر صرف حج کے ساتھ محرم ہوئے تو یہ اس عمرے کے احرام کے ساتھ لازم ہو گیا جو پہلے باندھ چکے تھے پس آپ قارن اور متمتع کے حکم میں ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا بطور افراد ذکر کرتے ہوئے ان لوگوں کے رد کا ارادہ فرمایا جن کے خیال میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا۔

۱۲۹۴۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ مُهِلًّا بِالْعُمْرَةِ مَخَافَةَ الْحَصْرِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمَا اِلَّا وَاحِدًا اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ اِلٰى عُمْرَتِيْ هٰذِهٖ حَجَّةً ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے آپ نے رکاوٹ کے خوف سے صرف عمرے کا احرام باندھا پھر فرمایا دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اس عمرے کے ساتھ حج کو لازم کر لیا پھر آگے بڑھے اور دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔

۱۲۹۵۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ هُوَ ابْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدًا اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ حَتّٰى

حضرت نافع فرماتے ہیں جس سال حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر چڑھائی کی اس سال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا ارادہ کیا تو عمرے کا احرام باندھا ان سے کہا گیا کہ لوگوں کے درمیان لڑائی ہو رہی ہے اور ہم ڈر رہے ہیں کہ کہیں آپ کو بیت اللہ شریف سے رکاوٹ پیش نہ آئے انھوں نے فرمایا بے شک تمہارے لیے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے" میں وہی عمل کروں گا جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کو لازم کر لیا۔ پھر تشریف لے گئے جب مقام بیداء میں پہنچے تو فرمایا حج اور عمرہ کا معاملہ ایک ہی ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی نیت بھی کر لی پس آپ دونوں کا احرام باندھے ہوئے چلے۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچے، بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان چکر لگائے اور اس پر کچھ زائد نہ کیا نہ قربانی دی

يَوْمَ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ بِطَوَافِهٖ ذٰلِكَ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٢٩٦- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اِنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَانُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدًا اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ وَاَهْدٰى هَدْيًا اِشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَكَذٰلِكَ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَقْبَلُوْنَ مِثْلَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ فَجَوَابُنَا لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ جَوَابِنَا لَهٗ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ۔

١٢٩٧- وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ

اور نہ سر منڈایا اور نہ کسی حرام ہونے والی چیز کو حلال جانا یہاں تک کہ قربانی کے دن سر منڈایا اور خیال کیا کہ انھوں نے پہلے طواف کے ساتھ ہی حج کا طواف بھی کر لیا ہے پھر فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سال حج کا ارادہ فرمایا جس سال حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی۔ ان سے کہا گیا کہ لوگوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے اور ہمیں ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ شریف سے رک جائیں انھوں نے فرمایا بے شک تمہارے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اچھا نمونہ ہے" میں وہی عمل کروں گا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں نے عمرے کے ساتھ حج کا بھی ارادہ کر لیا ہے اور قربانی کا جانور بھیجا ہے جو مقام قدید سے خریدا ہے پھر دونوں (حج اور عمرے) کے احرام کے ساتھ تشریف لے گئے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان چکر لگائے اس پر کچھ اضافہ نہ کیا نہ قربانی دی اور نہ سر منڈایا اور نہ ہی بال کٹوائے اور جو کچھ (احرام کی وجہ سے) حرام ہوا تھا اسے حلال نہ سمجھا یہاں تک کہ جب قربانی کا دن ہوا تو قربانی کی سر منڈایا اور خیال کیا کہ انھوں نے پہلے طواف میں ہی حج اور عمرے کا طواف کر لیا ہے۔ (اور فرمایا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیسے قبول کرتے ہو حالانکہ تم نے اس سے پہلے ان سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا۔ تو ہم اسے وہی جواب دیں گے جو ہم نے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی حدیث کے سلسلے میں دیا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔

بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عِمْرَانَ اَيْضًا فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ فَكَيْفَ تَقْبَلُوْنَ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ

فَجَوَابُنَا لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ جَوَابِنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۲۹۸- وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَبّٰى بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ فَذَكَرَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلَ اَنَسٍ قَالَ ذَهِلَ اَنَسٌ اِنَّمَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهْلَلْنَا بِهٖ مَعَهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ قَالَ بَكْرٌ فَرَجَعْتُ اِلٰى اَنَسٍ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَزَلْ يَذْكُرُ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ۔

۱۲۹۹- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهٗ قَالَ بَكْرٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ ذَهِلَ اَنَسٌ اِنَّمَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهْلَلْنَا بِهٖ۔

۱۳۰۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ هُوَ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حُمَيْدٌ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ وَزَادَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَكَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَلَمْ يَحِلَّ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے اس باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمتع کرتے تھے تو تم ان سے یہ بات کیسے قبول کرتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا۔

اس سلسلے میں ہمارا جواب وہی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے سلسلے میں دیا گیا۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے عمرے اور حج کا اکٹھا احرام باندھا اور فرمایا میں حج اور عمرے کے ساتھ حاضر ہوں۔ بکر بن عبد اللہ مزنی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قول کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھول ہوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ اسی کا احرام باندھا جب ہم مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے فرمایا جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہو وہ احرام کھول دے۔ حضرت بکر فرماتے ہیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا اور ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بتایا تو آپ وصال تک اس بات کا ذکر کرتے تھے۔

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت بکر بن عبد اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا۔ حضرت بکر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی تو انھوں نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھول ہوئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت حمید نے بتایا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا اور اضافہ کیا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے فرمایا جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کا جانور تھا لہٰذا

۱۳۰۱- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حميد عن بكر قال اخبرت ابن عمر بقول انس فقال نسي انس فلما رجع قال بكر لانس ان ابن عمر يقول نسي فقال ان يعدونا الا صبيانا بل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لبيك بعمرة وحجة معا. افلا ترى ان ابن عمر انما انكر على انس قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل بهما جميعا وانما كان الامر عند ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم اهل بحجة ثم صيرها عمرة بعد ذلك واضاف اليها حجة فصار حينئذ قارنا فاما في بدء احرامه فانه كان عنده مفردا ثم قد تواترت الروايات بعد ذلك عن انس بدخول النبي صلى الله عليه وسلم فيهما جميعا.

حضرت حمید حضرت بکر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول بتایا تو انھوں نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھول ہوئی واپس لوٹے تو حضرت بکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان سے بھول ہوئی ہے انھوں نے فرمایا وہ ہمیں بچہ شمار کرتے ہیں بلکہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ میں حج اور عمرہ کے ساتھ حاضر ہوں ـــــــ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اس قول پر اعتراض کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک بات یوں تھی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا پھر اس کے بعد اسے عمرہ میں بدلا اور اس کے ساتھ حج کو ملایا اور اس وقت آپ قارن بن گئے جہاں تک آپ کے حج کے احرام سے ابتداء کرنے کا تعلق ہے تو اس وقت آپ مفرد تھے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی متواتر روایا[ت] ہیں۔

۱۳۰۲- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حبان قال ثنا وهيب قال ثنا ايوب عن ابي قلابة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم لما استوت به راحلته على البيداء جمع بينهما

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری جب مقام بیداء پر ٹھہری تو آپ نے دونوں کو جمع فرمایا۔

۱۳۰۳- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الله بن بكر عن حميد عن انس ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد قال ثنا شعبة عن ابي قزعة عن انس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لبيك بعمرة وحجة.

حضرت حمید اور حضرت ابو قزعہ رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ میں حج اور عمرہ کے ساتھ حاضر ہوں۔

۱۳۰۴- حدثنا فهد قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا ابو شهاب عن ابن ابي ليلى عن ثابت البناني عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله

حضرت ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۰۵- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حميد عن انس عن النبي صلى

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو وَھُوَ الرَّقِّیُّ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ وَحُمَیْدِ بْنِ ھِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَرُكْبَتِیْ تَمَسُّ رُكْبَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَزَالُوْا یَصْرُخُوْنَ بِھِمَا جَمِیْعًا بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ۔

حضرت ابو قلابہ اور حمید بن ہلال حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں (سواری پر) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا اور میرے گھٹنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کو چھو رہے تھے آپ مسلسل حج اور عمرہ کے ساتھ آواز بلند کر رہے تھے۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ بِعُمْرَۃٍ وَحَجَّۃٍ مَعًا۔

حضرت یحییٰ بن ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کے ساتھ "لبیک" کہتے ہوئے سنا۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِیُّ ح وَحَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ الْكَیْسَانِیُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَا ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمْرَۃً مِّنَ الْجُحْفَۃِ وَعُمْرَۃً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمْرَۃً مِّنَ الْجِعْرَانَۃِ وَعُمْرَۃً حَیْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَیْنٍ وَعُمْرَۃً مَعَ حَجَّتِہٖ وَحَجَّ حَجَّۃً وَّاحِدَۃً۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ مقام جحفہ سے کیا ایک عمرہ آنے والے سال کیا ایک عمرہ مقام جعرانہ سے کیا ایک عمرہ اس وقت کیا جب غزوہ حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا جبکہ حج صرف ایک بار کیا۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰی وَابْنُ نُفَیْلٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا نَصْرُخُ بِالْحَجَّۃِ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّۃَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّجْعَلَھَا عُمْرَۃً وَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَجَعَلْتُھَا عُمْرَۃً وَّلٰكِنِّیْ سُقْتُ الْھَدْیَ وَقَرَنْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ۔

حضرت ابو اسماء، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نکلے اور ہم حج کے لیے آواز بلند کر رہے تھے جب مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرہ بنا دیں آپ نے فرمایا اگر مجھے اس عمرے کے بارے میں پہلے معلوم ہوتا جو کچھ بعد میں معلوم ہوا (یعنی تمتع کا جواز) تو میں عمرہ ادا کرتا لیکن میں نے ہدی چلائی ہے اور حج وغیرہ کو ملایا ہے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی صِحَّۃِ قَوْلِ مَنْ اَخْبَرَ مِنْ فِعْلِہٖ بِمَا یُوَافِقُ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا قول ہے کہ آپ نے حج اور عمرے کو ملایا تو یہ ان لوگوں کی بات کی صحت پر دلالت ہے جو بتاتے ہیں کہ آپ کا عمل اس کے موافق تھا۔

١٣١٠ - وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّهُ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ مَوَالِيَّ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهِلُّوا يَا آلَ مُحَمَّدٍ بِعُمْرَةٍ فِي حَجَّةٍ۔

حضرت اسلم (ابو عمران) فرماتے ہیں میں نے اپنے آقاؤں کے ہمراہ حج کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے سنا آپ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا" اے آل محمد! حج کے ساتھ عمرے کا احرام بھی باندھو۔"

وَهٰذَا أَيْضًا مِثْلُ ذٰلِكَ۔

تو یہ بھی اس کی مثل ہے۔

١٣١١ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالُوا جَمِيعًا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

حضرت ابن عباس، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملا کر کیا۔

١٣١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَقَرَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

حضرت عبدالملک بن میسرہ زراد فرماتے ہیں میں نے حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے قیامت تک عمرہ کو حج میں داخل کر دیا۔ ـــــ وہ (حضرت سراقہ بن مالک) فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر قران کیا۔

فَقَدِ اخْتَلَفُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْرَامِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَا كَانَ فَقَالُوا مَا رُوِّينَا وَتَنَازَعُوا فِي ذٰلِكَ عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُنَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا عَلَى أَحَدِ تِلْكَ الْمَنَازِلِ الثَّلَاثَةِ إِمَّا مُتَمَتِّعٌ وَإِمَّا مُفْرِدٌ وَإِمَّا قَارِنٌ فَأَوْلَى بِنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلَى مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ وَنَكْشِفَهَا لِنَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ فِيهَا وَنَقِفَ مِنْ

تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقعہ پر احرام کے بارے میں ان (محدثین) کا اختلاف ہے کہ اس کی کیا صورت تھی تو انھوں نے وہ بات کہی جسے ہم نے بیان کیا اور اس سلسلے میں باہم اختلاف کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور ہمارے علم کے مطابق آپ تین میں سے کسی ایک حالت پر تھے آپ متمتع، مفرد یا قارن تھے تو ہمارے لیے زیادہ مناسب یہی ہے کہ ہم ان روایات کے معانی کو دیکھیں اور انھیں واضح کریں تاکہ معلوم ہو کہ اختلاف کہاں سے پیدا

ذلك على إحرامه صلى الله عليه وسلم ما كان فاعتبرنا ذلك فوجدنا الذين يقولون انه افرد يقولون كان إحرامه بالحج مفردا لم يكن منه قبل ذلك إحرام بغيره **وقال** آخرون بل قد كان قبل إحرامه بتلك الحجة إحرام بعمرة ثم أضاف إليها هذه الحجة هكذا يقول الذين قالوا قرن **وقد** أخبر جابر في حديثه وهو أحد الذين قالوا ان النبي صلى الله عليه وسلم افرد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم احرم بالحجة حين استوت به ناقته على البيداء وقال ابن عمر من عند المسجد وهو أيضا ممن قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افرد بالحج في أول إحرامه فكان بدء إحرامه عليه السلام عند ابن عمر وجابر بعد خروجه من المسجد **وقد** أثبتنا عنه فيما تقدم من كتابنا هذا انه قد كان احرم في دبر الصلاة في المسجد فيحتمل ان يكون الذين قالوا انه قرن سمعوا تلبيته في المسجد بالعمرة ثم سمعوا بعد ذلك تلبيته الأخرى خارجا من المسجد بالحج خاصة فعلموا انه قرن وسمعه الذين قالوا انه افرد وقد لبى بالحج خاصة ولم يكونوا سمعوا تلبيته قبل ذلك بالعمرة فقالوا افرد وسمعه قوم أيضا وقد لبى في المسجد بالعمرة ولم يسمعوا تلبيته بعد خروجه منه بالحج ثم رأوه بعد ذلك يفعل ما يفعل الحاج من الوقوف بعرفة وما أشبه ذلك وكان ذلك عندهم بعد خروجه من العمرة فقالوا تمتع فروى كل قوم ما علموا وقد دخل جميع ما علمه الذين قالوا افرد وما علمه الذين

ہوا نیز ہم سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام سے واقفیت حاصل کر سکیں ——— تو غور و فکر کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ جو لوگ احرام افراد کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں آپ کا احرام حج افراد کا احرام تھا اس سے پہلے آپ نے کسی قسم کا احرام نہیں باندھا تھا ——— دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس احرام حج سے پہلے آپ نے عمرے کا احرام باندھا پھر اس کے ساتھ حج کو ملایا، قران کے قائلین یہی بات کہتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو حج افراد کے قائلین میں سے ایک ہیں، فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مقام بیداء پر پہنچی تو آپ نے حج کا احرام باندھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو حج افراد کے قائلین میں سے ہیں فرماتے ہیں آپ نے شروع میں مسجد کے قریب سے حج کا احرام باندھا۔ تو حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کے نزدیک آپ کے احرام کا آغاز مسجد سے باہر تشریف لانے کے بعد ہوا۔

ابھی سے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز کے بعد احرام باندھا، تو اس بات کا احتمال ہے کہ جن لوگوں نے قران کا قول کیا انھوں نے مسجد میں آپ سے عمرے کا تلبیہ سنا پھر مسجد سے باہر دوسرا تلبیہ صرف حج کے لیے سنا اور انھوں نے خیال کیا کہ آپ نے قران فرمایا اور جو لوگ افراد کے قائل ہیں انھوں نے سنا کہ آپ نے صرف حج کا تلبیہ کہا انھوں نے اس سے پہلے عمرے کا تلبیہ نہیں سنا تھا لہٰذا انھوں نے افراد کا قول کیا اور کچھ لوگوں نے آپ کو مسجد میں عمرے کا تلبیہ کہتے ہوئے سنا لیکن مسجد سے باہر حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نہ سنا پھر انھوں نے دیکھا کہ آپ نے حاجیوں کی طرح میدان عرفات میں وقوف فرمایا اور اس قسم کے دوسرے مناسک ادا کیے۔ ان کے نزدیک یہ عمل عمرے سے فراغت کے بعد تھا لہٰذا انھوں نے فرمایا کہ آپ نے تمتع کیا۔

پس جس گروہ نے جو کچھ دیکھا اسے بیان کر دیا لہٰذا جن لوگوں نے حج افراد یا تمتع کا قول کیا ان کی معلومات ان لوگوں کی معلومات میں شامل ہو گئیں جو قران کے قائل ہیں کیونکہ انھوں نے عمرے کے تلبیہ

قَالُوْا اِنَّهٗ تَمَتَّعَ فِيْمَا عَلِمَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّهٗ قَرَنَ لِاَنَّهُمْ اَخْبَرُوْا عَنْ تَلْبِيَتِهٖ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ عَنْ تَلْبِيَتِهٖ بِالْحَجَّةِ بِعَقِبِ ذٰلِكَ فَصَارَ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَمَا رَوَوْا اَوْلٰى مِمَّا ذَهَبَ اِلَيْهِ مَنْ خَالَفَهُمْ وَمَا رَوَوْا ثُمَّ قَدْ وَجَدْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَفْعَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ قَارِنًا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَخْتَلِفُ عَنْهُ اِنَّهٗ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّحِلُّوْا اِلَّا مَنْ كَانَ سَاقَ مِنْهُمْ هَدْيًا وَثَبَتَ هُوَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُ اِلَّا فِيْ وَقْتِ مَا يَحِلُّ الْحَاجُّ مِنْ حَجِّهٖ وَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ لَيْسَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً هٰكَذَا اَحْكَاهُ عَنْهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مِمَّنْ يَّقُوْلُ اِنَّهٗ اَفْرَدَ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ وَمَا رُوِيَ فِيْهِ فِيْ بَابِ فَسْخِ الْحَجِّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَوْ كَانَ اِحْرَامُهٗ ذٰلِكَ كَانَ بِحَجَّةٍ لَكَانَ هَدْيُهُ الَّذِيْ سَاقَهٗ تَطَوُّعًا وَالْهَدْيُ التَّطَوُّعُ لَا يَمْنَعُ مِنَ الْاِحْلَالِ الَّذِيْ يُحِلُّهُ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ وَلَكَانَ حُكْمُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ قَدْ سَاقَ هَدْيًا كَحُكْمِ مَنْ لَمْ يَسُقْ هَدْيًا لِاَنَّهٗ لَمْ يَخْرُجْ عَلٰى اَنْ يَّتَمَتَّعَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْهَدْيُ لِلْمُتْعَةِ فَيَمْنَعُهٗ مِنَ الْاِحْلَالِ الَّذِيْ كَانَ يَحِلُّهٗ لَوْ لَمْ يَسُقْ هَدْيًا اَلَا تَرٰى اَنَّ رَجُلًا لَوْ خَرَجَ يُرِيْدُ التَّمَتُّعَ فَاَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ اَنَّهٗ اِذَا طَافَ لَهَا وَسَعٰى وَحَلَقَ حَلَّ مِنْهَا وَلَوْ كَانَ سَاقَ هَدْيًا لِمُتْعَتِهٖ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ وَلَوْ سَاقَ هَدْيًا تَطَوُّعًا حَلَّ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْعُمْرَةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ هَدْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ قَدْ

اور اس کے بعد حج کے تلبیہ کی خبر دی لہٰذا ان کا موقف اور جو کچھ انہوں نے روایت کیا، ان کے مخالفین کے مسلک اور مرویات سے اولیٰ قرار پایا۔

پھر اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال مبارکہ آپ کے قارن ہونے پر دلالت کرتے ہیں وہ یوں کہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ سوائے ہدی چلانے والوں کے باقی لوگ احرام کھول دیں۔ آپ نے بھی اپنا احرام برقرار رکھا اور اسے صرف اس وقت کھولا جب حج کرنے والا حج کا احرام کھولتا ہے آپ نے فرمایا اگر وہ بات جو مجھ پر بعد میں منکشف ہوئی پہلے ظاہر ہوتی تو میں ہدی نہ چلاتا اور اسے عمرہ بنالیتا۔ پس جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنالے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے اسی طرح نقل کیا حالانکہ وہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جو آپ کے حج افراد کے قائل ہیں۔ ہم عنقریب اسے اور جو کچھ آپ کے فسخ حج کے بارے میں مروی ہے، ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اگر آپ کا یہ احرام حج کا احرام ہوتا تو ہدی کا لے جانا نفل ہوتا اور نفلی ہدی اس احرام کے کھولنے سے مانع نہیں جسے ہدی نہ لے جانے والا کھولتا ہے۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدی لے جانے کے باوجود اس شخص کی طرح حکم ہوتا جو ہدی نہیں لے جاتا کیونکہ وہ متمتع ہونے سے خارج نہیں ہوتا پس یہ متمتع کی ہدی ہوتی ہے جو اس احرام کے کھولنے سے رکاوٹ نہیں جسے ہدی نہ لے جانے کی صورت میں وہ کھولتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص تمتع کے ارادے سے جائے اور عمرے کا احرام باندھے جب وہ اس کے لیے طواف کرتا ہے، پھر سعی کرتا اور سر منڈاتا ہے تو احرام کھول دیتا ہے اور اگر وہ تمتع کے لیے ہدی چلاتا ہے تو قربانی کے دن سے پہلے احرام کھول دیتا ہے

اس سے ثابت ہوا کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی احرام کھولنے میں رکاوٹ تھی اور اس لیے آپ کے احرام کو

مَنَعَهُ مِنَ الْإِحْلَالِ وَلَوَجَبَ ثُبُوتُهُ عَلَى الْإِحْرَامِ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ أَنَّ حُكْمَهُ غَيْرُ حُكْمِ هَدْيِ التَّطَوُّعِ فَانْتَفَى بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّهُ كَانَ مُفْرِدًا وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ إِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَعَلَى أَنَّ ذٰلِكَ الْهَدْيَ كَانَ هَدْيًا بِسَبَبِ عُمْرَةٍ يُرَادُ بِهَا قِرَانٌ أَوْ مُتْعَةٌ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا حَفْصَةُ قَدْ دَلَّ حَدِيثُهَا هٰذَا عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِمَكَّةَ لِأَنَّهُ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ مَا حَلَّ النَّاسُ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ طَافَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَوْ لَمْ يَطُفْ فَإِنْ كَانَ قَدْ طَافَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ مِنْ بَعْدُ فَإِنَّمَا كَانَ مُتَمَتِّعًا وَلَمْ يَكُنْ قَارِنًا لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ طَوَافِ الْعُمْرَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ طَافَ قَبْلَ ذٰلِكَ حَتَّى أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ فَقَدْ كَانَ قَارِنًا لِأَنَّهُ قَدْ لَزِمَتْهُ الْحَجَّةُ قَبْلَ طَوَافِهِ لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا كَانَ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ هٰذِهِ الْآثَارَ عَلَى مَا فِيهِ اتِّفَاقُهَا لَا عَلَى مَا فِيهِ تَضَادُّهَا فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةُ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ وَرَوَيْنَا عَنْهُمْ أَنَّهُ قَرَنَ وَقَدْ ثَبَتَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ قَدِمَ مَكَّةَ وَلَمْ يَكُنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنْ جَعَلْنَا إِحْرَامَهُ بِالْحَجَّةِ كَانَ قَبْلَ الطَّوَافِ لِلْعُمْرَةِ ثَبَتَ الْحَدِيثَانِ

قربانی کے دن تک برقرار رکھا۔ تو اس کا حکم نفلی ہدی کے حکم جیسا تھا پس ان لوگوں کے قول کی نفی ہو گئی جو کہتے ہیں کہ آپ نے حج افراد کیا۔ اس سے پہلے ہم نے اسی باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا وجہ ہے صحابہ کرام نے احرام کھول دیا اور آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے اپنی ہدی کو قلادہ ڈالا اور سر پر گوند لگائی ہے پس میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

تو یہ ہماری مذکورہ گفتگو اس بات پر دلالت ہے کہ وہ ہدی عمرے کے باعث تھی اس سے قران مراد لیا جائے یا تمتع۔

ہم نے اس میں غور کیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات مکہ مکرمہ میں فرمائی کیونکہ آپ نے یہ بات لوگوں کے احرام کھول لینے کے بعد فرمائی اور ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلے طواف کیا ہو یا نہ کیا ہو اگر آپ نے پہلے طواف کر لیا تھا پھر اس کے بعد حج کا احرام باندھا تو آپ متمتع تھے، قارن نہیں تھے کیونکہ آپ نے عمرے کے طواف سے فراغت کے بعد حج کا احرام باندھا۔ اور اگر آپ نے حج کا احرام باندھنے سے پہلے طواف نہیں کیا تھا تو آپ قارن تھے کیونکہ عمرے کا طواف کرنے سے پہلے آپ پر حج لازم ہو گیا۔

تو جب ان مذکورہ باتوں کا احتمال ہے تو بہترین بات یہ ہے کہ ہم ان روایات کو متفق علیہ بات پر محمول کریں اس پر نہیں جس سے تضاد ثابت ہو تو حضرت علی بن ابی طالب، ابن عباس، عمران بن حصین اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے ہم نے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ان ہی سے ہم نے روایت کیا کہ آپ نے قران کیا اور آپ کے ارشاد گرامی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور اس سے پہلے آپ نے حج کے لیے احرام نہیں باندھا تھا پس اگر ہم آپ کے احرام حج کو عمرہ کے طواف سے پہلے قرار دیں تو دونوں حدیثیں ثابت ہوں گی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھنے تک متمتع تھے پھر آپ قارن ہو گئے اور اگر آپ کا احرام حج، عمرہ کے طواف

جمیعًا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان متمتعًا الی ان احرم بالحجۃ فصار قارنًا وان جعلنا احرامہ بالحجۃ کان بعد طوافہ للعمرۃ جعلناہ متمتعًا ونفینا ان یکون قارنًا فجعلناہ متمتعًا فی حال وقارنًا فی حال **فثبت** بذلک ان طوافہ للعمرۃ کان بعد احرامہ بالحجۃ فثبت بذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فی حجۃ الوداع قارنًا **فقال** قائل ممن کرہ القران والتمتع لمن استحبھما اعتللتم علینا بقول اللہ عزوجل فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی فی اباحۃ المتعۃ ولیس ذلک کذلک وانما تاویل ھذہ الآیۃ ما روی عن عبد اللہ بن الزبیر۔

کرنے کے بعد قرار دیں تو آپ کو متمتع قرار دیں گے اور آپ کے قارن ہونے کی نفی کریں گے۔ اس طرح ہم آپ کو ایک حال میں متمتع اور دوسرے حال میں قارن قرار دیں گے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کا عمرہ کے لیے طواف حج کا احرام باندھنے کے بعد تھا اور اس سے ثابت ہوگا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر قارن تھے

قران اور تمتع کو ناپسند کرنے والوں میں سے ایک ان لوگوں سے کہتا ہے جو ان دونوں کو اچھا سمجھتے ہیں کہ تم نے ارشادِ خداوندی "اور جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کا نفع حاصل کرے تو اسے جو قربانی میسر ہو اسے جائے") سے تمتع کے جواز پر استدلال کیا حالانکہ یہ بات اس طرح نہیں بلکہ اس کی تاویل وہ ہے جو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

۱۳۱۳ - **فذکر** ما حدثنا محمد بن الحجاج و نصر بن مرزوق قالا ثنا الخصیب بن ناصح قال ثنا وھیب بن خالد عن اسحق بن سوید قال سمعت عبد اللہ بن الزبیر وھو یخطب یقول یا ایھا الناس الا انہ واللہ ما التمتع بالعمرۃ الی الحج کما تصنعون ولکن التمتع بالعمرۃ الی الحج ان یخرج الرجل حاجًا فیحبسہ عدو او مرض او امر یعذر بہ حتی تذھب ایام الحج فیاتی البیت فیطوف بہ سبعًا ویسعی بین الصفا والمروۃ ویتمتع بحلہ الی العام المقبل فیحج ویھدی۔

حضرت اسحق بن سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے اے لوگو! حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع وہ نہیں جو تم کرتے ہو بلکہ حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع یہ ہے کہ کوئی شخص حج کی نیت سے جائے پھر اسے دشمن یا بیماری یا کسی اور وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو جائے اور وہ معذور قرار پائے یہاں تک کہ حج کے دن چلے جائیں پھر وہ بیت اللہ شریف کے پاس آئے۔ سات چکر لگاتے ہوئے اس کا طواف کرے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اور احرام کھول کر آئندہ سال حج کا نفع اٹھائے اور قربانی دے۔

۱۳۱۴ - **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا اسحق بن سوید فذکر نحوہ۔

حضرت حماد فرماتے ہیں حضرت اسحق بن سوید نے خبر دی انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قال فھذا تاویل ھذہ الآیۃ **قیل** لھم لئن وجب ان یکون تاویلھا کذلک بقول

وہ فرماتے ہیں اس آیت کا یہ مفہوم ہے: ـــــ اس سے جواباً کہا جائے گا کہ اگر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے قول کے

ابْنِ الزُّبَیْرِ فَاِنَّ تَاْوِیْلَھَا اَحْرٰی اَنْ لَّا یَکُوْنَ کَذٰلِکَ لِمَا رَوَیْنَاہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَصْحَابِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ مِثْلَ عُمَرَ وَعَلِیٍّ وَمَنْ ذَکَرْنَا مَعَھُمَا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ۔

۱۳۱۵- وَقَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَوْ مَالِکِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ نَصْرٍ قَالَ اَھْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَاَدْرَکْتُ عَلِیًّا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَھْلَلْتُ بِالْحَجِّ اَفَاَسْتَطِیْعُ اَنْ اَضُمَّ اِلَیْہِ عُمْرَۃً فَقَالَ لَا لَوْ کُنْتَ اَھْلَلْتَ بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ اَرَدْتَّ اَنْ تُضِیْفَ اِلَیْھَا الْحَجَّ فَعَلْتَ۔

۱۳۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ کُنَّا مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَسَمِعْنَا رَجُلًا یُھِتُّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَقَالَ عُثْمَانُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا عَلِیٌّ فَسَکَتَ۔

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ حُرَیِّ بْنِ کُلَیْبٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ اَنَّ عُثْمَانَ خَطَبَ یَنْھٰی عَنِ الْمُتْعَۃِ فَقَامَ عَلِیٌّ فَلَبّٰی بِھِمَا فَاَنْکَرَ عُثْمَانُ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ اِنَّ اَفْضَلَنَا فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ اَشَدُّنَا اِتِّبَاعًا لَّہٗ۔

۱۳۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ الْیَشْکُرِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَوْ اَھْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ طُفْتُ لَھُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا وَّلَکُنْتُ مُھْدِیًا

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَھٰذَا مَنْ ذَکَرْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ صَرَفَ تَاْوِیْلَ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ تَمَتَّعَ

مطابق اس آیت کی یہ تاویل واجب ہے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام مثلاً حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی روایات اور جو کچھ ہم نے اس سے پہلے روایت کیا، کی روشنی میں اس تاویل کا نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔

حضرت ابو نصر سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حج کا احرام باندھا۔ پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا میں نے حج کا احرام باندھا ہے کیا میں اس کے ساتھ عمرہ ملا سکتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا نہیں البتہ اگر تم نے عمرے کا احرام باندھا ہوتا پھر تم اس کے ساتھ حج (کے احرام) کو ملانا چاہتے تو ایسا کر سکتے تھے۔

حضرت مروان بن حکم سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ہم نے ایک آدمی کو حج اور عمرہ (کے احرام) کے ساتھ آواز بلند کرتے ہوئے سنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ ہیں تو وہ خاموش ہو گئے۔

حضرت حری بن کلیب اور عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے تمتع سے منع فرمایا اس پر حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان دونوں کا تلبیہ کہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان پر اعتراض کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اس بات میں ہم میں سے افضل وہ ہے جو آپ کی زیادہ اتباع کرنے والا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اگر میں حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھوں تو ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کروں گا اور ہدی لے جانے والا ہوں گا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جن صحابہ کرام کا ہم نے ذکر کیا ہے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَۃِ" کی تاویل حضرت عبداللہ بن زبیر رضی

بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ إِلَى
خِلَافِ مَا صَرَفَهُ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَهُوَ
أَصَحُّ التَّأْوِيلَيْنِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّ فِي الْآيَةِ
مَا يَدُلُّ عَلَى فَسَادِ تَأْوِيلِ ابْنِ الزُّبَيْرِ لِأَنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا
اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَالصِّيَامُ فِي الْحَجِّ لَا يَكُونُ بَعْدَ
فَوْتِ الْحَجِّ وَلٰكِنَّهُ قَبْلَ فَوْتِهِ ثُمَّ قَالَ وَسَبْعَةٍ
إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ
يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَانَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَعَلَ الْمُتْعَةَ وَأَوْجَبَ فِيهَا مَا أَوْجَبَ
عَلَى مَنْ فَعَلَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ أَنَّ مَنْ كَانَ أَهْلُهُ
حَاضِرِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَوْ غَيْرَ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ فَفَاتَهُ الْحَجُّ أَنَّ حُكْمَهُ فِي ذٰلِكَ وَحُكْمَ
غَيْرِهِ سَوَاءٌ وَأَنَّ حَالَهُ بِحُضُورِ أَهْلِهِ الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ لَا يُخَالِفُ حَالَهُ بِبُعْدِهِمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ الْمُتْعَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هِيَ الَّتِي يَفْتَرِقُ
فِيهَا مَنْ كَانَ أَهْلُهُ بِحَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَنْ
كَانَ أَهْلُهُ بِغَيْرِ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَذٰلِكَ
فِي التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ الَّتِي كَرِهَهَا مُخَالِفُنَا

۱۳۱۹ - **وَقَدْ** رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ
أَفْجَرِ الْفُجُورِ قَالَ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ
وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ وَانْسَلَخَ

اللہ عنہ کی بیان کردہ تاویل کے خلاف کی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ زیادہ صحیح تاویل ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کیونکہ آیت کریمہ میں ہی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی تاویل کے فساد پر دلیل پائی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اور جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کا نفع اٹھائے تو اسے جو جانور میسر ہو (لے جائے) اور جو شخص نہ پائے وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے" ـــــ اور حج میں روزے اس کے فوت ہونے کے بعد نہیں بلکہ اس سے پہلے ہوتے ہیں پھر فرمایا" اور سات روزے رکھو جب واپس لوٹو یہ دس پورے ہیں یہ اس شخص کے لیے جس کا گھر مسجد حرام کے پاس نہ ہو"، تو اللہ تعالیٰ نے تمتع اور جو کچھ اس کے کرنے والے پر واجب ہوتا ہے ان لوگوں کے لیے مقرر فرمایا جو مکہ مکرمہ کے رہنے والے نہ ہوں ـــ اور اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ اہل مکہ اور غیر اہل مکہ سے حج فوت ہو جائے تو دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ مسجد احرام کے قرب کی وجہ سے اس کا حکم اس حکم کے خلاف نہ ہوگا جو مسجد حرام سے دوری کی وجہ سے ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں جس تمتع کا ذکر کیا ہے یہ وہی ہے جس میں اہل حرم اور غیر اہل حرم کا حکم مختلف ہے اور یہ حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع ہے جسے ہمارے مخالف مکروہ جانتے ہیں۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ حج کے مہینے میں عمرہ کرنے کو بہت گناہ سمجھتے تھے۔ محرم کا نام صفر رکھتے اور کہتے جب (اونٹ کی) پیٹھ کا زخم ٹھیک ہو جائے نشان مٹ جائے اور صفر (کا مہینہ) نکل جائے تو جو شخص عمرہ کرنا چاہے اس کے لیے یہ جائز ہو جاتا ہے۔

صبح حلت العمرة لمن اعتمر فقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه صبيحة رابعة وهم ملبون بالحج فامرهم ان يجعلوها عمرة قالوا يا رسول الله اي حل نحل قال الحل كله۔

فهذا ابن عباس قد اخبر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فسخ الحج الى العمرة ليعلم الناس خلاف ما كانوا يكرهون في الجاهلية وليعلموا ان العمرة في اشهر الحج مباحة كهي في غير اشهر الحج **فان** قال قائل فقد ثبت بهذا عن ابن عباس ان احرام رسول الله صلى الله عليه وسلم انما كان بحجة مفردة فقد خالف هذا ما روينا عنه من تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقرانه **قيل** له ما في هذا اختلاف لذلك لانه قد يجوز ان يكون احرامه اولا كان بحجة حتى قدم مكة ففسخ ذلك بعمرة ثم اقام عليها على انها عمرة وقد عزم ان يحرم بعدها بحجة فكان في ذلك متمتعا ثم لم يطف للعمرة حتى احرم بالحجة فصار بذلك قارنا **فهذه** وجوه احاديث ابن عباس قد صحت والتأمت على ان القران كان قبله التمتع والافراد فلم تتضاد الا ان في قوله لولا اني سقت الهدي لحللت كما حل اصحابي دليلا على ان سياقه الهدي قد كانت في وقت قد احرم فيه بعمرة يريد بها التمتع الى الحجة لانه لو لم يكن فعل ذلك لكان هديه ذلك تطوعا والتطوع من الهدي غير مانع من الاحلال الذي يكون لو لم يكن الهدي **فدل** ذلك على ان احرام رسول

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام چار تاریخ کی صبح تشریف لائے اور انھوں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا آپ نے انھیں حکم دیا کہ اسے عمرہ میں بدل دیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم کس چیز کو حلال سمجھیں۔ آپ نے فرمایا (ان) تمام کاموں کو حلال سمجھو (جو احرام حج کی وجہ سے تم پر حرام تھیں)

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کو فسخ کرکے عمرے میں بدل دیا تاکہ لوگوں کو اس کے خلاف عمل بتائیں جسے وہ دورِ جاہلیت میں مکروہ جانتے تھے اور بتائیں کہ دوسرے مہینوں کی طرح حج کے مہینوں میں بھی عمرہ کرنا جائز ہے۔ ——— اگر کوئی شخص کہے کہ اس سے ثابت ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھ رکھا تھا تو یہ اس بات کے خلاف ہے جو تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آپ کے تمتع اور قران کے بارے میں روایت کی ہے۔ اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں اس کے خلاف کچھ نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ نے شروع میں حج کا احرام باندھا ہو حتیٰ کہ آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اسے عمرہ میں بدل دیا پھر اسے عمرہ کے طور پر برقرار رکھا تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ اس کے بعد حج کا احرام باندھیں گے تو اس میں آپ متمتع تھے پھر آپ نے حج احرام سے پہلے طواف نہ فرمایا تو یوں آپ قارن بن گئے۔ ——— حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات کی یہ توجیہات ہیں جو صحیح بھی ہیں اور باہم متفق بھی کہ قران سے پہلے تمتع اور افراد تھا پس تضاد نہ ہوگا البتہ آپ کے ارشاد گرامی کہ اگر میں ہدی نہ لے گیا ہوتا تو اپنے صحابہ کرام کی طرح حرم کھول دیتا، میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے ہدی اس وقت چلائی جب آپ نے تمتع کی نیت سے عمرے کا احرام باندھ لیا تھا کیونکہ اگر آپ نے ایسا نہ کیا ہوتا تو آپ کی قربانی نفل ہوتی اور نفل قربانی اس اِحلال (احرام کھولنے) سے مانع نہیں جو ہدی نہ لے جانے کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا احرام شروع ہی عمرہ کے لیے تھا آپ نے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلًا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَتْبَعَهَا حَجَّةً عَلَى السَّبِيْلِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ **وَلَمَّا** ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا إِبَاحَةُ الْعُمْرَةِ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلِ الْهَدْيُ الْوَاجِبُ فِي الْقِرَانِ كَانَ لِنُقْصَانٍ دَخَلَ الْعُمْرَةَ أَوِ الْحَجَّةَ إِذَا قَرَنَتَا أَمْ لَا فَرَأَيْنَا ذٰلِكَ الْهَدْيَ يُؤْكَلُ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ۔

١٣٢٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ قَالَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مِائَةَ بُدْنَةٍ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ وَنَحَرَ عَلِيٌّ سَبْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ فَأَشْرَكَ عَلِيًّا فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ أَخَذَ مِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِضْعَةً فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ أَنَّهُ قَرَنَ وَأَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ هَدْيٌ ثُمَّ أَهْدٰى هٰذِهِ الْبُدْنَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَأَكَلَ مِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ مَا وَصَفْنَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ إِبَاحَةُ الْأَكْلِ مِنْ هَدْيِ الْمُتْعَةِ وَالْقِرَانِ **فَلَمَّا** كَانَ ذٰلِكَ الْهَدْيُ مِمَّا يُؤْكَلُ مِنْهُ اعْتَبَرْنَا حُكْمَ الدِّمَاءِ الْوَاجِبَةِ لِلنُّقْصَانِ هَلْ هِيَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الدَّمَ

• اس کے بعد حج کا احرام اس طریقے پر باندھا جو ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں ذکر کیا۔

جب ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا قِران میں واجب قربانی اس نقصان کی وجہ سے ہے جو حج اور عمرہ کو ملانے کی وجہ سے ہوا یا نہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس ہدی سے (گوشت) کھایا جاتا ہے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی لے کر آئے تھے اور ہدی (کے جانوروں) کی مجموعی تعداد جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم لائے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے تھے ایک سو اونٹ تھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کیے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سینتیس (۳۷) اونٹ ذبح کیے۔ آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنی ہدی میں شریک فرمایا پھر ہر ہدی سے ایک ایک ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں ڈالا گیا اور اسے پکایا گیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے گوشت سے تناول اور شوربے سے نوش فرمایا۔

تو جب ہماری اس مذکورہ گفتگو سے ثابت ہوا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے قِران کیا اور اس وجہ سے آپ کے ذمہ ہدی تھی پھر آپ نے وہ اونٹ ذبح کیے جن کا ہم نے ذکر کیا اور آپ نے ہر اونٹ کے گوشت سے تناول فرمایا۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ تمتع اور قران کی ہدی سے کھانا جائز ہے تو جب یہ ہدی ان (قربانیوں) میں سے تھی جن سے کھایا جاتا ہے تو ہم نے نقصان کے باعث واجب ہونے والی قربانیوں کے بارے میں غور کیا کہ کیا وہ بھی اسی طرح ہیں یا نہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ناخن کاٹنے، بال منڈانے

الواجب من قص الاظفار وحلق الشعر و الجماع وكل دم يجب لترك شيء من الحجة لا يؤكل من شيء من ذلك فكان كل دم وجب لإساءة او لنقصان لا يؤكل منه وكان دم المتعة والقران يؤكل منهما فثبت بذلك انهما وجبا لمعنى خلاف الإساءة والنقصان فهذا حجة قاطعة على من كره القران و التمتع بالعمرة الى الحج ثم الكلام بعد ذلك بين الذين جوزوا التمتع والقران في تفضيل بعضهم القران على التمتع وفي تفضيل الآخرين التمتع على القران فنظرنا في ذلك فكان في القران تعجيل الاحرام بالحج وفي التمتع تاخيره فكان ما عجل من الاحرام بالحج فهو افضل واتم لذلك الاحرام وقد روي عن علي في قول الله عز وجل واتموا الحج والعمرة لله قال اتمامهما ان تحرم بهما من دويرة اهلك۔

۱۳۲۱۔ حدثنا بذلك ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن مسلمة عن علي۔

فلما كان في القران تقديم الاحرام بالحج على الوقت الذي يحرم به في التمتع كان القران افضل من التمتع وكل ما ثبتنا و صححنا في هذا الباب قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

باب ۱۴۵ الهدي يساق لمتعة او قران هل يركب ام لا

۱۳۲۲۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور جماع کرنے کی وجہ سے واجب ہونے والی قربانی اور ہر اس قربانی سے کھانا جائز نہیں جو حج میں کسی عمل کے چھوڑنے کے باعث لازم ہوتی ہے تو جب قربانی گناہ یا (اعمالِ حج میں) کمی کے باعث واجب ہوتی ہے تو اس سے کھانا جائز نہیں جبکہ تمتع اور قران کی قربانی سے کھایا جا سکتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ قربانیاں (تمتع اور قران کی قربانیاں) گناہ یا کوئی عمل چھوڑنے کے علاوہ کسی وجہ سے واجب ہوتی ہیں پس یہ ان لوگوں کے خلاف قطعی دلیل ہے جو حج اور عمرہ کے قران اور تمتع کو مکروہ جانتے ہیں۔ ——— پھر اس کے بعد تمتع اور قران کو جائز ماننے والوں کے درمیان فضیلت کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے قران کو تمتع پر اور دوسرے حضرات نے تمتع کو قران پر فضیلت دی ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ قران کی صورت میں حج کا احرام جلدی باندھا جاتا ہے جبکہ تمتع کی صورت میں اس میں تاخیر ہوتی ہے۔ تو جس صورت میں حج کا احرام جلدی باندھا جاتا ہے وہ افضل اور احرام کے اعتبار سے زیادہ مکمل ہے۔ حضرت علی

حضرت عمرو بن مرہ، حضرت عبد اللہ بن سلمہ سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے (اس طرح) بیان کرتے ہیں۔

پس جب قران میں حج کا احرام، احرامِ تمتع کے وقت سے پہلے ہوتا ہے تو قران افضل ہوا اور یہ جو کچھ ہم نے اس باب میں ثابت کیا اور صحیح قرار دیا، یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تمتع اور قران کی ہدی پر سواری کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو (قربانی کا) اونٹ لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ،

رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بُدْنَۃً قَالَ اِرْکَبْھَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا بُدْنَۃٌ قَالَ اِرْکَبْھَا وَیْلَکَ۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَھْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمِّہٖ مُوْسٰی بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ اِرْکَبْھَا وَیْحَکَ۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ھُوَ ابْنُ سَلَمَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ یَسُوْقُ بُدْنَۃً قَالَ اِرْکَبْھَا قَالَ اِنَّھَا بُدْنَۃٌ قَالَ اِرْکَبْھَا۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بُدْنَۃً قَالَ اِرْکَبْھَا قَالَ اِنَّھَا بُدْنَۃٌ قَالَ اِرْکَبْھَا بِسَیْرِھَا الَّذِیْ فِیْ عُنُقِھَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ یُسَایِرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عُنُقِھَا نَعْلٌ۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاۃَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بُدْنَۃً

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بدنہ (قربانی کا جانور) ہے، فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو سوار ہو جاؤ۔

حضرت عجلان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

حضرت موسیٰ ابن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا تجھے ہلاکت ہو سوار ہو جا۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو ہدی لے جارہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔

حضرت موسیٰ بن ابوعثمان اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا جانور لے جارہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا اس کے گلے میں پٹہ رہنے دو اور سوار ہو جاؤ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے اسے دیکھا وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ (اس پر سوار ہو کر) جارہا تھا

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے اونٹ کو چلارہا تھا انھوں نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ تم سرکار

قَالَ ارْكَبْهَا وَمَا أَنْتُمْ بِمُسْتَنِّينَ سُنَّةً أَهْدٰى مِنْ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَاقَ بَدَنَةً لِمُتْعَةٍ أَوْ قِرَانٍ أَنَّ لَهُ أَنْ يَرْكَبَهَا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا إِنَّمَا كَانَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِضَرٍّ رَآهُ مِنَ الرَّجُلِ فَأَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ لِذٰلِكَ وَهٰكَذَا نَقُوْلُ نَحْنُ لَا بَأْسَ بِرُكُوْبِهَا فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَلَا يَجُوْزُ فِي حَالِ الْوُجُوْدِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ لِلضَّرُوْرَةِ كَمَا قَالُوْا وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لَا لِلضَّرُوْرَةِ وَلٰكِنْ لِأَنَّ حُكْمَ الْبُدْنِ كُلِّهَا كَذٰلِكَ تُرْكَبُ فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَفِي حَالِ الْوُجُوْدِ۔

دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اچھا طریقہ تو اختیار نہیں کر سکتے۔

حضرت حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے اونٹ لے جارہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آدمی جب تمتع یا قران کا اونٹ لے جائے تو اسے اس پر سوار ہونے کی اجازت ہے۔ انھوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت سوار ہونا اس ضرر کی بنیاد پر تھا جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص میں دیکھا تو اسے اس بات کا حکم فرمایا ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ ضرورت کے وقت سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں بلا ضرورت جائز نہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ضرورت کے تحت حکم فرمایا ہو جیسے یہ حضرات کہتے ہیں اور ہو سکتا ہے ضرورت کے بغیر ہو لیکن چونکہ ضرورت کے وقت قربانی کے تمام جانوروں پر سواری جائز ہے پس ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

بیان المسئلة

۱۳۳۱۔ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً وَقَدْ

بیان مسئلہ

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ قربانی کا اونٹ لے جارہا تھا اور وہ شخص تھک چکا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا جانور

جَهْدَ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بُدْنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا۔

ہے۔آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔

۱۳۳۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ وَالنُّفَيْلِيُّ قَالَا ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بُدْنَةً فَكَاَنَّهُ رَاٰى بِهٖ جُهْدًا فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بُدْنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَاِنْ كَانَتْ بُدْنَةً۔

حضرت حمید طویل، حضرت ثابت سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ لے جاتے ہوئے دیکھا گویا آپ نے اسے تھکا ہوا پایا تو فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے۔آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ اگرچہ قربانی کا جانور ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ حَرْفٌ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس بات پر دلالت کرنے والے الفاظ مروی ہیں۔

۱۳۳۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ اِذَا سَاقَ بُدْنَةً فَاَعْيٰى رَكِبَهَا وَمَا اَنْتُمْ بِمُسْتَنِّيْنَ سُنَّةً هِيَ اَهْدٰى مِنْ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں جو قربانی کا جانور لے جاتا ہے فرماتے ہیں کہ جب وہ تھک جائے تو سوار ہو جائے اور تم سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے اچھا طریقہ تو نہیں اپنا سکتے۔

۱۳۳۴- فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ مَا اَمَرَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ وَاَخْبَرَ اَنَّهُ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ رُكُوْبُ الْبُدْنَةِ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فِيْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ هَلْ نَجِدُ لَهٗ ذِكْرًا فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

تو یہ روایت بھی تو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جس بات کا حکم دیا اور بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے وہ ضرورت کے وقت قربانی کے جانور پر سوار ہونا ہے۔ پھر ہم نے ضرورت کے بغیر قربانی کے جانور پر سواری کا حکم تلاش کیا کہ ہم ان روایات کے علاوہ کہیں اس کا ذکر پاتے ہیں۔

۱۳۳۵- فَاِذَا فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى تَجِدُوْا ظَهْرًا۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے جانور پر مناسب طریقے پر سوار ہو حتیٰ کہ تم (دوسری) سواری پاؤ۔

۱۳۳۶- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فِيْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہدی پر سواری کے بارے میں فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم اس کی طرف مجبور ہو تو مناسب طریقے سے اس پر سوار ہو سکتے ہو۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

فَأَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ رُكُوبَهَا فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَمَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ إِذَا ارْتَفَعَتِ الضَّرُورَةُ وَوَجَدَ غَيْرَهَا **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا حُكْمُ الْهَدْيِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ تُرْكَبُ لِلضَّرُورَاتِ وَتُتْرَكُ لِارْتِفَاعِ الضَّرُورَاتِ **ثُمَّ** اعْتَبَرْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ كَيْفَ هُوَ فَرَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ عَلَى ضَرْبَيْنِ **فَمِنْهَا** مَا الْمِلْكُ فِيهِ مُتَكَامِلٌ لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ يُزِيلُ عَنْهُ شَيْئًا مِنْ أَحْكَامِ الْمِلْكِ كَالْعَبْدِ الَّذِي لَمْ يُدَبِّرْهُ مَوْلَاهُ وَكَالْأَمَةِ الَّتِي لَمْ تَلِدْ مِنْ مَوْلَاهَا وَكَالْبُدْنَةِ الَّتِي لَمْ يُوجِبْهَا صَاحِبُهَا فَكُلُّ ذٰلِكَ جَائِزٌ بَيْعُهُ وَجَائِزٌ الْاِنْتِفَاعُ بِهِ وَجَائِزٌ تَمْلِيكُ مَنَافِعِهِ بِأَبْدَالٍ وَبِلَا أَبْدَالٍ **وَمِنْهَا** مَا قَدْ دَخَلَهُ شَيْءٌ مُنِعَ مِنْ بَيْعِهِ وَلَمْ يُزِلْ عَنْهُ حُكْمَ الْاِنْتِفَاعِ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ أُمُّ الْوَلَدِ الَّتِي لَا يَجُوزُ لِمَوْلَاهَا بَيْعُهَا وَالْمُدَبَّرُ فِي قَوْلِ مَنْ لَا يَرَى بَيْعَهُ فَذٰلِكَ لَا بَأْسَ بِالْاِنْتِفَاعِ بِهِ وَبِتَمْلِيكِ مَنَافِعِهِ لِلَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا بِبَدَلٍ أَوْ بِلَا بَدَلٍ فَكَانَ مَا لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ فَلَهُ أَنْ يُمَلِّكَ مَنَافِعَهُ مَنْ شَاءَ بِأَبْدَالٍ وَبِلَا أَبْدَالٍ ثُمَّ رَأَيْنَا الْبُدْنَةَ إِذَا أَوْجَبَهَا رَبُّهَا فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُؤَاجِرَهَا وَلَا يَتَعَوَّضَ بِمَنَافِعِهَا بَدَلًا فَلَمَّا كَانَ لَيْسَ لَهُ تَمْلِيكُ مَنَافِعِهَا بِبَدَلٍ كَانَ كَذٰلِكَ لَيْسَ لَهُ الْاِنْتِفَاعُ بِهَا وَلَا يَكُونُ لَهُ الْاِنْتِفَاعُ بِشَيْءٍ إِلَّا شَيْءٌ لَهُ التَّعَوُّضُ بِمَنَافِعِهِ أَبَدًا إِلَّا مِنْهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ **وَقَدْ** رُوِيَ ذٰلِكَ

یہاں تک کہ تم (دوسری) سواری پاؤ۔

تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ضرورت کے وقت اس پر سواری کو جائز قرار دیا ہے، اور جب ضرورت ختم ہو جائے اور دوسری سواری مل جائے تو منع فرما دیا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ روایات کی روشنی میں قربانی کے جانور پر سواری ضرورت کے وقت جائز ہے لیکن بلا ضرورت اسے ترک کیا جائے —— پھر ہم نے قیاس کے طور پر اس کا حکم دیکھا کہ وہ کیا ہے تو ہم اشیاء کو دو صورتوں میں دیکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن میں ملکیت کامل ہوتی ہے کوئی چیز اس سے ملکیت کے احکام کو زائل نہیں کر سکتی جیسے وہ غلام جس کو مالک نے مدبر نہیں بنایا اور وہ لونڈی جس نے اپنے مالک سے کوئی بچہ نہیں جنا اور قربانی کا وہ جانور جسے اس کے مالک نے خود اپنے اوپر واجب نہیں کیا ان تمام کا سودا بھی جائز ہے اور ان سے نفع اٹھانا بھی، اور کسی چیز کے بدلے میں یا بدلے کے بغیر ان کا کسی کو مالک بنانا بھی جائز ہے

اور ان میں سے بعض وہ چیزیں ہیں کہ ان پر کسی چیز کے داخل ہونے سے ان کی خرید و فروخت تو ناجائز ہے لیکن ان سے حصول نفع کا حکم زائل نہیں ہوتا ان میں ام ولد (لونڈی) اور مدبر (غلام) ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک جو ان کو بیچنا صحیح نہیں سمجھتے، ان کا سودا جائز نہیں۔ ان سے نفع اٹھانا بھی جائز ہے اور جو شخص بدل یا بدل کے بغیر ان سے نفع حاصل کرنا چاہے اسے ان کے منافع کا مالک بنایا جا سکتا ہے تو جو شخص ان سے نفع اٹھا سکتا وہ بدل کے ساتھ یا بغیر بدل جسے چاہے ان کے منافع کا مالک بنا سکتا ہے پھر ہم قربانی کے اس جانور کو دیکھتے ہیں جسے اس کے مالک نے واجب کیا تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اسے اجرت پر دینا اور اس کے منافع کا بدل لینا جائز نہیں تو جب بدل کے ساتھ اس کے منافع کا مالک بنانا جائز نہیں تو ان سے نفع اٹھانا بھی جائز نہیں پس اس چیز سے نفع حاصل کیا جا سکتا ہے جس کے منافع کے عوض کا لین دین جائز ہو۔ یہی قیاس ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف

عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ أُرَاهُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُشْرَبُ لَبَنُ الْبُدْنَةِ وَلَا يَرْكَبُهَا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذٰلِكَ۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ الْبُدْنَةُ إِذَا احْتَاجَ إِلَيْهَا سَائِقُهَا رَكِبَهَا رُكُوْبًا غَيْرَ قَادِحٍ۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ۔

۱۳۴۰۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَحَبَّانٍ عَنْ حَمَّادٍ كِلَيْهِمَا عَنِ ابْنِ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَأَلْبَانِهَا وَأَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا حَتَّى تَصِيْرَ بُدْنًا۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ هِيَ الْإِبِلُ يُنْتَفَعُ بِهَا حَتَّى تُقَلَّدَ۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ إِنِ احْتَاجَ إِلَى ظَهْرِهَا رَكِبَ وَإِنِ احْتَاجَ إِلَى لَبَنِهَا شَرِبَ يَعْنِي الْبُدْنَ۔

اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ ـــــ متقدمین کی ایک ج

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قربانی کے جانور کا دودھ نہ پیا جائے اور نہ ہی مجبوری کے بغیر اس پر سواری کرے۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا قربانی کے جانور کو لے جانے والا اگر اس پر سوار ہونے کی ضرورت محسوس کرے تو سوار ہو جائے اس پر کوئی الزام نہیں۔

حضرت حماد، حضرت قیس سے اور وہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

متقدمین سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "اور تمہارے لیے ان میں ایک مقررہ وقت تک منافع ہیں" کے بارے میں مروی ہے حضرت ابو نجیح، حضرت مجاہد سے "مذکورہ بالا ارشاد خداوندی" کے بارے میں روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اس کی پیٹھ، دودھ، اُون اور بالوں میں منافع ہیں یہاں تک کہ وہ بدنہ (قربانی کا جانور) ہو جائے۔

حضرت مجاہد ہی سے مروی ہے۔ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس اونٹ سے قلادہ (گلے میں پٹہ) ڈالنے تک نفع حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر انسان پر سواری کا محتاج ہو تو سوار ہو جائے اور اگر ان کا دودھ پینے کی ضرورت ہو تو پی سکتا ہے۔ (قربانی کے جانور مراد ہیں۔)

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

محرم کس جانور کو قتل کر سکتا ہے۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَجْلَانِ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَاللَّيْثِ يَعْنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْحِدَأُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ وَالْحَيَّةَ وَالذِّئْبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

حضرت ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مالک اور حضرت لیث کی طرح روایت کرتے ہیں یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کو حرم میں بھی قتل کیا جائے بچھو، چیل، کوا، چوہا اور باؤلا کتا البتہ انھوں نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ سانپ، بھیڑیا اور کاٹنے والا کتا۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْكَلْبُ الْعَقُورُ الْاَسَدُ۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت ابو صالح سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کاٹنے والا کتا، شیر ہے۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ سَيْلَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت ابو سیلان سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قول اهل العلم

اقوال اہل علم

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى هٰذَا فَقَالُوا الْكَلْبُ الْعَقُورُ الَّذِي اَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَهُ هُوَ الْاَسَدُ وَكُلُّ سَبُعٍ عَقُورٍ فَهُوَ دَاخِلٌ فِي ذٰلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُونَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْعَقُورُ هُوَ الْكَلْبُ الْمَعْرُوفُ وَلَيْسَ الْاَسَدُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ وَقَالُوا لَيْسَ فِي حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُورَ هُوَ الْاَسَدُ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں جس کاٹنے والے کتے کا قتل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا وہ شیر ہے اور ہر کاٹنے والا درندہ اس حکم میں داخل ہے۔ ــــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کاٹنے والے کتے سے مراد معروف کتا ہے شیر کا اس میں کوئی تعلق نہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مروی نہیں ہے کہ کاٹنے والا کتا شیر

وَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔

۱۳۴۶۔ وَقَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدْفَعُ ذٰلِكَ وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمَّارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَقُلْتُ آكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ وَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ ۔

ہے بلکہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا رد فرمایا۔ حضرت عبدالرحمن بن ابو عمار فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں انھوں نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا کیا میں اس کا شکار کر سکتا ہوں انھوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انھوں نے فرمایا ہاں۔

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ وَشَيْبَانُ وَهُدْبَةُ قَالُوْا ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا ثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الصَّيْدِ وَجَعَلَ فِيْهَا إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بجو کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ شکار ہے اور آپ نے اس کا شکار کرنے والے پر ایک مینڈھا لازم فرمایا۔

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ كَامِلٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ أَآكُلُهَا فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابو عمار سے مروی ہے انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا میں اس کا شکار کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انھوں نے فرمایا "ہاں"۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ

حضرت عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے اس میں یہ

الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَجَعَلَ فِيهَا إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا مُسِنًّا وَتُؤْكَلُ۔

١٣٥٠ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَضٰى فِي الضَّبُعِ إِذَا قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ بِكَبْشٍ۔

فَلَمَّا كَانَتِ الضَّبُعُ هِيَ سَبُعٌ وَلَمْ يُبِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَهَا وَجَعَلَهَا صَيْدًا وَجَعَلَ عَلٰى قَاتِلِهَا الْجَزَاءَ دَلَّنَا ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُورَ لَيْسَ هُوَ السَّبُعُ وَبَطَلَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ الْكَلْبُ الَّذِي تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ لَا تُبِيحُونَ قَتْلَ الذِّئْبِ **قِيلَ** لَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ فَذَكَرَ الْخَمْسَ مَا هُنَّ فَذِكْرُ الْخَمْسِ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ غَيْرَ الْخَمْسِ حُكْمُهُ غَيْرُ حُكْمِهِنَّ وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِهِ الْخَمْسَ مَعْنًى فَالَّذِينَ أَبَاحُوا قَتْلَ الذِّئْبِ أَبَاحُوا قَتْلَ جَمِيعِ السِّبَاعِ وَالَّذِينَ مَنَعُوا قَتْلَ الذِّئْبِ حَظَرُوا قَتْلَ سَائِرِ السِّبَاعِ غَيْرَ الْكَلْبِ الْعَقُورِ خَاصَّةً **وَقَدْ** ثَبَتَ خُرُوجُ الضَّبُعِ مِنَ الْقَتْلِ وَلَمْ يَكُنْ كَلْبًا عَقُورًا وَثَبَتَ أَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُورَ هُوَ الْكَلْبُ الَّذِي تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ۔

١٣٥١ - **فَأَمَّا** مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يُقْتَلُ فِي الْإِحْرَامِ وَالْحَرَمِ **فَمَا حَدَّثَنَا** عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

اضافہ کیا کہ آپ نے اس کا شکار کرنے والے پر ایک مینڈھا لازم فرمایا جس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے۔

حضرت عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ محرم بجو کو قتل کرے تو ایک مینڈھے کا فیصلہ کیا جائے۔

تو جب بجو درندہ ہے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا قتل جائز قرار نہیں دیا بلکہ اسے شکار قرار دیا اور اس کے قاتل پر تاوان لازم کیا تو اس میں ہمارے لیے راہنمائی ہے کہ کاٹنے والا کتا درندہ نہیں اور اس سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مذہب باطل ہو گیا اور کاٹنے والے کتے سے وہی کتا مراد ہے جسے عام لوگ پہچانتے ہیں۔
اگر کوئی شخص کہے کہ تم بھیڑیے کو قتل کرنا کیوں جائز نہیں سمجھتے تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ چونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنھیں حرم میں اور حالت احرام میں بھی قتل کیا جائے، آپ نے ان پانچ کا ذکر بھی فرمایا کہ وہ کون سے ہیں تو پانچ کا ذکر اس بات پر دلالت ہے کہ ان پانچ کے علاوہ کا حکم ان کے حکم کے خلاف ہے ورنہ پانچ کے ذکر کا کوئی مطلب نہیں بنتا اور جن لوگوں نے بھیڑیے کا قتل جائز قرار دیا ہے انھوں نے تمام درندوں کو مارنا جائز کہا اور جنھوں نے بھیڑیے کے قتل سے روکا انھوں نے کاٹنے والے کتے کے علاوہ تمام درندوں کے قتل سے روکا ہے۔

اور وہ جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حالت احرام اور حرم میں قتل کے بارے میں مروی ہے تو اسی سے یہ ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنھیں محرم مار سکتا ہے کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْغُرَابُ وَالْحِدَأُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا جنھیں محرم مار سکتا ہے انھوں نے فرمایا مجھے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے بتایا کہ آپ حکم دیتے تھے ـــــ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ محرم کس کس جانور کو مار سکتا ہے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۵۵ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت لیث، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جریر، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع اور حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶۰- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں میں نے حضرت مالک کے سامنے پڑھا انھوں نے حضرت عبداللہ بن دینار سے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں[1]

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَهُوَ مَتْنًا قِيْلَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ نے حضرت عبداللہ بن دینار سے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان (حضرت عبداللہ بن دینار) سے پوچھا کیا انھوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے اسے[2]

۱۳۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۳۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ الْغُرَابُ الْاَبْقَعُ۔

حضرت مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے سفید نشان والے کوّے کا ذکر کیا۔

۱۳۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْفَارَةُ وَالْحِدَاُ وَالْغُرَابُ وَالْعَقْرَبُ

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنھیں حل و حرم میں قتل کیا جائے۔ کاٹنے والا کتا، چوہا، چیل، کوا اور بچھو۔

۱۳۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا محرم سانپ، بچھو، اور فاسق چوہیا کو قتل کر سکتا ہے۔

[1] ہم سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا انھوں نے ... نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔
[2] ...

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْفَارَةَ الْفُوَيْسِقَةَ قَالَ يَزِيْدُ وَعَدَّ غَيْرَ هٰذَا فَلَمْ أَحْفَظْ قَالَ قُلْتُ وَلِمَ سُمِّيَتِ الْفَارَةُ الْفُوَيْسِقَةَ قَالَ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ أَخَذَتْ فَارَةٌ فَتِيْلَةً لِتُحْرِقَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَتَلَهَا وَأَحَلَّ قَتْلَهَا لِكُلِّ مُحْرِمٍ أَوْ حَلَالٍ۔

فَهٰذَا مَا أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلَهُ فِيْ إِحْرَامِهِ وَأَبَاحَ لِلْحَلَالِ قَتْلَهُ فِي الْحَرَمِ وَعَدَّ ذٰلِكَ خَمْسًا فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ أَشْكَالِ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ كَحُكْمِ هٰذِهِ الْخَمْسِ إِلَّا مَا اتُّفِقَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَاهُ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَأَيْنَا الْحَيَّةَ مُبَاحًا قَتْلُهَا فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَكَذٰلِكَ جَمِيْعُ الْهَوَامِّ فَإِنَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَقْرَبَ خَاصَّةً فَجَعَلْتُمْ كُلَّ الْهَوَامِّ كَذٰلِكَ فَمَا تُنْكِرُوْنَ أَنْ يَكُوْنَ السِّبَاعُ كَذٰلِكَ أَيْضًا فَيَكُوْنُ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَقْرَبَ خَاصَّةً فَجَعَلْتُمْ كُلَّ الْهَوَامِّ كَذٰلِكَ فَمَا تُنْكِرُوْنَ أَنْ يَكُوْنَ السِّبَاعُ كَذٰلِكَ أَيْضًا فَيَكُوْنُ مَا ذُكِرَ إِبَاحَةُ قَتْلِهِ مِنْهُنَّ إِبَاحَةً مِثْلِهِ لِقَتْلِ جَمِيْعِهِنَّ **قِيْلَ** لَهُ قَدْ أَوْجَدْنَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصًّا فِي الضَّبُعِ وَهِيَ مِنَ السِّبَاعِ أَنَّهَا غَيْرُ دَاخِلَةٍ فِيْمَا أَبَاحَ قَتْلَهُ مِنَ الْخَمْسِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ قَتْلَ سَائِرِ السِّبَاعِ بِإِبَاحَتِهِ قَتْلَ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ وَإِنَّمَا أَرَادَ بِذٰلِكَ خَاصًّا مِنَ السِّبَاعِ **ثُمَّ** قَدْ رَأَيْنَاهُ أَبَاحَ مَعَ ذٰلِكَ أَيْضًا قَتْلَ الْغُرَابِ وَالْحِدَأَةِ وَهُمَا مِنْ

یزید بن ابوزیاد فرماتے ہیں انھوں نے اس کے علاوہ کا بھی ذکر کیا لیکن مجھے یاد نہیں، حضرت موسیٰ بن اعین فرماتے ہیں میں نے پوچھا چوہیا کو فاسق کیوں فرمایا، انھوں نے جواب دیا کہ ایک رات سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو دیکھا کہ چوہیا نے بتی منہ میں پکڑ رکھی تھی تاکہ آپ کے مکان کو جلا دے آپ اس کی طرف اُٹھے اور اسے مار دیا اور ہر شخص کے لیے اسے مارنا جائز قرار دیا محرم ہو یا غیر محرم۔

تو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم کے لیے احرام کی حالت میں اور غیر محرم کے لیے حرم میں اس کا قتل جائز فرمایا اور پانچ چیزوں کا شمار کیا۔ اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ ان کے ہم شکل جانوروں کا حکم بھی یہی ہے البتہ جس کے بارے میں اتفاق ہو جائے کہ سرکار دوعالم کی مراد یہی ہے ــــــ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں ان تمام صورتوں میں سانپ کو مارنا جائز ہے اور باقی تمام حشرات الارض کا حکم بھی یہی ہے جبکہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف بچھو کا ذکر فرمایا اور تم نے تمام حشرات الارض کے لیے اسی حکم کا قول کیا پھر تم درندوں کے لیے اس حکم کا انکار کیوں کرتے تو جن جانوروں کے قتل کے جواز کا ذکر کیا گیا ان کی مثل جانوروں کے قتل کا حکم بھی یہی ہونا چاہیے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم نے تمہیں بجو کے بارے میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا واضح حکم بتایا اور وہ درندہ ہے لیکن ان پانچ میں داخل نہیں جن کا قتل آپ نے جائز فرمایا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کاٹنے والے کتے کا قتل جائز قرار دیتے ہوئے تمام درندے مراد نہیں لیے بلکہ خاص درندے مراد لیے ہیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے باوجود آپ نے کوے اور چیل کو مارنا جائز قرار دیا اور وہ پنجوں والے پرندوں میں سے ہیں اور اس بات پر اجماع

ذوی المخلب من الطیر وقد اجمعوا انہ لم یرد بذلک کل ذی مخلب من الطیر لانہم قد اجمعوا ان العقاب والصقر والبازی ذو مخلب وانہم غیر مقتولین فی الحرم کما یقتل الغراب والحدأ وانما الاباحۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقتل الغراب والحدأ علیہما خاصۃ لا علی ما سواہما من کل ذی مخلب من الطیر واجمعوا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اباح قتل العقرب فی الاحرام والحرم واجمعوا ان جمیع الہوام مثلہا وان مراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باباحۃ قتل العقرب اباحۃ قتل جمیع الہوام فذو الناب من السباع بذی المخلب من الطیر اشبہ منہ بالہوام مع ما قد بین ذلک وشدہ ما رواہ جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث الضبع **فان** قال قائل انما جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم الضبع کما ذکرت لانہا توکل فاما ما کان لا یوکل من السباع فہو کالکلب **قیل** لہ قد غلطت فی التشبیہ لانا قد راینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اباح قتل الغراب والحدأ والفارۃ واکل لحوم ہؤلاء مباح عندکم فلم یکن اباحۃ اکلہن مما یوجب حرمۃ قتلہن فکذلک الضبع لیس اباحۃ اکلہا اوجب حرمۃ قتلہا وانما منع من قتلہا انہا صید وان کانت سبعا فکل السباع کذلک الا الکلب الذی خصہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما خصہ بہ **فان** قال قائل فکیف تکون سائر السباع کذلک وہی لا توکل **قیل** لہ قد یکون من الصید ما لا

ہے کہ آپ نے پنجے والے تمام پرندے مراد نہیں لیے کیونکہ اس بات پر اتفاق ہے کہ شکرا اور باز پنجے والے پرندے ہیں لیکن انھیں حرم میں قتل نہیں کر سکتے جبکہ کوے اور چیل کو مارا جائے گا تو کوے اور چیل کو مارنا ان کے ساتھ خاص ہے ہر پنجے والا پرندہ مراد نہیں، اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ احرام اور حرم میں بچھو کو مارنا جائز ہے اور یہ بات بھی متفق علیہ ہے کہ تمام حشرات الارض اس کی مثل ہیں اور بچھو کے قتل سے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد تمام حشرات الارض کو قتل کرنا ہے، اور کچلیوں والے درندے حشرات الارض کی نسبت پنجوں والے پرندوں کے زیادہ مشابہ ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے یہ بات بیان فرمائی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نے اسے مزید تقویت دی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کا حکم بیان فرمایا جیسا کہ تم نے ذکر کیا کیونکہ اسے کھایا جاتا ہے لیکن جن درندوں کو کھایا نہیں جاتا ان کا حکم کتے کے حکم جیسا ہے

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ تم نے تشبیہ میں غلطی کی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوے چیل اور چوہیا کا قتل جائز قرار دیا اور تمہارے نزدیک ان کا کھانا جائز ہے تو ان کے کھانے کے جواز نے ان کے قتل کی حرمت کو واجب نہیں کیا اسی طرح بجو کے کھانے کے جواز سے اس کے قتل کی حرمت کو واجب نہیں کیا اسے مارنے سے اس لیے منع کیا گیا کہ وہ شکار ہے اگرچہ وہ درندہ ہے لہٰذا کتے کے علاوہ ہر درندے کا یہی حکم ہے کتے کو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص کیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تمام درندوں کے لیے یہ حکم کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ وہ کھائے نہیں جاتے، اسے کہا جائے گا کہ بعض شکار کھائے نہیں جاتے لیکن آدمی کے لیے ان کا شکار حلال ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے کتوں کو

يؤكل ومباح للرجل صيده ليطعمه كلابه إذا كان في الحل حلا لا -

١٣٦٦- وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في قتل الحية أيضا في الحرم ما حدثنا أبو أمية قال ثنا موسى بن داؤد قال ثنا حفص عن الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عبد الله قال أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الحية ونحن بمنى فقد دل ذلك أن سائر الهوام مباح قتله في الإحرام والحرم وجميع ما صححنا في هذا الباب قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى غير الذئب فإنهم جعلوه في ذلك كالكلب سواء

باب الصيد يذبحه الحلال في الحل هل للمحرم أن يأكل منه أم لا

١٣٦٧- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قالا ثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن عبد الله بن الحارث بن نوفل أن عثمان بن عفان نزل قديدا فأتي بالحجل في الجفان شائلة بأرجلها فأرسل إلى علي فجاءه والخبط يتحات من يديه فأمسك علي فأمسك الناس فقال علي من ههنا من أشجع هل علمتم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءه أعرابي ببيضات وتمير أو بحمير وحش فقال أطعمهن أهلك فإنا حرم قالوا نعم -

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى هذا الحديث فقالوا لا يحل للمحرم أن يأكل لحم صيد

کھلائے جب کہ وہ حرم کے باہر ہو اور محرم نہ ہو۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حرم میں سانپ کو مارنے کے بارے میں بھی مروی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں سانپ کو مارنے کا حکم دیا ——— تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حالتِ احرام میں اور حرم میں بھی تمام حشرات کو مارنا جائز ہے۔ اس باب میں ہم نے جس بات کی تصحیح بیان کی ہے وہ حضرات امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے البتہ انھوں نے اس سلسلے میں بھیڑیے کو کتے کی طرح قرار دیا ہے۔

غیر محرم کا حرم سے باہر شکار محرم کھا سکتا ہے یا نہیں۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مقام کدید میں اترے تو اونچے کھٹوں میں چکور پیش کیے گئے انھوں نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا وہ تشریف لائے اور ان کے ہاتھوں سے پتے گر رہے تھے۔ وہ کھانے سے رک گئے تو لوگ بھی رک گئے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہاں کون شخص زیادہ بہادر ہے کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی انڈے اور سوکھا ہوا گوشت یا فرمایا جنگلی گدھے کا گوشت لایا، آپ نے فرمایا اسے اپنے اہل وعیال کو کھلاؤ ہم محرم ہیں (اس پر) ان سب نے کہا ہم جانتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا وہ فرماتے ہیں محرم کے لیے

قَدْ ذَبَحَهُ حَلَالٌ لِأَنَّ الصَّيْدَ نَفْسَهُ حَرَامٌ عَلَيْهِ فَلَحْمُهُ أَيْضًا حَرَامٌ عَلَيْهِ۔

ایسے شکار کا گوشت کھانا حلال نہیں جسے غیر محرم نے شکار کیا کیونکہ اس (محرم) پر شکار حرام ہے تو اس کا گوشت بھی حرام ہوگا۔

۱۳۶۸- وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمِ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَأْكُلْهُ۔

انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس شکار کا گوشت لایا گیا اور آپ محرم تھے پس آپ نے نہ کھایا۔

۱۳۶۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ وَشِيقَةُ ظَبْيٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ يُونُسُ سَمِعْتُهُ كُلَّهُ مِنْ سُفْيَانَ غَيْرَ قَوْلِهِ وَشِيقَةٌ فَإِنِّي لَمْ أَفْهَمْ ذَلِكَ مِنْهُ۔ وَحَدَّثَنِيهِ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْهُ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ عِلَّةِ رَدِّهِ لَحْمَ الصَّيْدِ مَا هِيَ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لِعِلَّةِ الْإِحْرَامِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَلَا دَلَالَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِأَحَدٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ رَأْيِهَا فِي الصَّيْدِ يَصِيدُهُ الْحَلَالُ فَيَذْبَحُهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ لِلْمُحْرِمِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہرن کا خشک گوشت لایا گیا، اور آپ محرم تھے چنانچہ آپ نے لوٹا دیا۔ حضرت یونس فرماتے ہیں میں نے یہ تمام حدیث حضرت سفیان سے سنی البتہ "وشیقہ" کا لفظ مجھے ان سے معلوم نہ ہوا بلکہ مجھ سے ان کے بعض شاگردوں نے ان سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

اور اس حدیث میں شکار کا گوشت رد کرنے کی علت مذکور نہیں ہے یہ بھی احتمال ہے کہ احرام کی وجہ سے ایسا ہوا ہو اور ہو سکتا ہے اس کی کوئی دوسری وجہ ہو اس حدیث میں کسی ایک پر دلالت نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس شکار کے بارے میں جسے غیر محرم شکار کرتا اور ذبح کرتا ہے، ان کی اپنی رائے مروی ہے کہ محرم کے لیے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۳۷۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ لَخَيْرُ الشُّيُوخِ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عِمْرَانَ الْقُرَيْعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَمَّاسٍ يَقُولُ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ لَحْمِ الصَّيْدِ يَصِيدُهُ الْحَلَالُ ثُمَّ يُهْدِيهِ لِلْمُحْرِمِ فَقَالَتْ اخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْهُمْ مَنْ

حضرت عبداللہ بن شماس فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شکار کے گوشت کے بارے میں پوچھا جسے غیر محرم شکار کر کے محرم کو تحفہ پیش کرتا ہے انھوں نے فرمایا کہ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہے ان میں سے بعض نے اسے حرام قرار دیا اور بعض حلال سمجھتے جبکہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی۔

حَرَّمَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ اَحَلَّهٗ وَمَا اَرٰی بِشَیْءٍ مِنْهُ بَأْسًا

۱۳۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَوْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

بنو تمیم کے ایک شخص حضرت عمران بن عبداللہ یا عبیداللہ بن عمران، حضرت عبداللہ بن شماس سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ لَمْ یَكُنْ رَدُّ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الصَّیْدِ عَلَى الْحَلَالِ عِنْدَهَا عَلٰی مَا قَدْ دَلَّهَا عَلٰی حُرْمَتِهٖ عَلَى الْمُحْرِمِ۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر محرم کے شکار کا گوشت اس لیے واپس نہیں کیا کہ محرم پر اس کا کھانا حرام ہے۔

۱۳۷۲- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لِزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدَّثْتَنِیْ اَنْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِیَ لَهٗ عُضْوُ صَیْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ یَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

انھوں نے (پہلے گروہ نے) اس سلسلے میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا "آپ نے مجھ سے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک عضو پیش کیا گیا اور آپ محرم تھے تو آپ نے اسے قبول نہ فرمایا۔"

۱۳۷۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَتَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَهْدٰی رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ صَیْدٍ فَرَدَّهٗ وَقَالَ اِنِّیْ حَرَامٌ۔

حضرت طاؤس سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انھوں نے فرمایا ایک صحابی نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا تو آپ نے واپس کر دیا اور فرمایا میں محرم ہوں۔

۱۳۷۴- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِیَ لَهٗ عُضْوُ صَیْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ یَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ کو معلوم ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک عضو پیش کیا گیا اور آپ محرم تھے پس آپ نے اسے قبول نہ فرمایا تو انھوں نے کہا ہاں۔

[illegible]

فَهٰذَا اَیْضًا مِثْلُ حَدِیْثِ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا رَدَّ ذٰلِكَ الْعُضْوَ عَلَى الَّذِیْ اَهْدَاهُ اِلَیْهِ لِاَنَّهٗ حَرَامٌ۔

تو یہ بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح ہے اور اس میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدیہ پیش کرنے والے کو شکار کا وہ عضو اس لیے واپس کیا کہ آپ محرم تھے۔

۱۳۷۵- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ

انھوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت

قَالَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جُثَامَةَ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِي قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مقام ابواء یا ودان میں تھا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں نے آپ کی خدمت میں گورخر کے گوشت کا تحفہ پیش کیا تو آپ نے مجھے واپس کر دیا جب میرے چہرے پر پریشانی کے اثرات دیکھے تو فرمایا ہم یہ گوشت واپس نہ کرتے لیکن بات یہ ہے کہ ہم محرم ہیں۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثنا أَسَدٌ قَالَ ثنا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مسعودی، اسحٰق بن راشد سے اور وہ حضرت زہری (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقِيلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ مُضْطَرِبٌ قَدْ رَوَاهُ قَوْمٌ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَرَوَاهُ آخَرُونَ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهْدَى إِلَيْهِ حِمَارًا وَحْشِيًّا

ان حضرات کو کہا گیا کہ یہ حدیث مضطرب ہے بعض لوگوں نے اس طرح روایت کیا جیسے ہم نے ذکر کیا اور دوسرے حضرات نے اسے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی خدمت میں گورخر پیش کیا گیا۔

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جُثَامَةَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِ عَنْ سُفْيَانَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر پیش کیا، پھر حضرت یونس نے حضرت سفیان سے مروی روایت کی طرح بیان کیا۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت ابن ابی ذئب نے بتایا انھوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اسکی مثل ذکر کیا۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثنا شُعَيْبُ ابْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعیب بن لیث نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت زہری سے روایت کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِي هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ أَنَّ الْهَدِيَّةَ الَّتِي رَدَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّعْبِ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ حَرَامٌ كَانَتْ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَإِنَّ هٰذَا لَا يَخْتَلِفُ أَحَدٌ فِي حُرْمَتِهِ عَلَى الْمُحْرِمِ غَيْرَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَزَادَ فِيهِ حَرْفًا

ان احادیث میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس ہدیہ کو حرام جان کر حضرت صعب رضی اللہ عنہ کو واپس کیا وہ گورخر تھا اگر یہ بات اسی طرح ہے تو اس کے محرم پر حرام ہونے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں البتہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ

عَلٰی مَا رَوَاہُ عُبَیْدُ اللّٰہِ بَیَّنَ بِذٰلِکَ الْحَرْفِ اَنَّ الْحِمَارَ کَانَ مَذْبُوْحًا۔

۱۳۸۰- حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الْھُذَیْلِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِیًّا فَرَدَّہٗ وَکَانَ مَذْبُوْحًا۔

۱۳۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِیًّا یَقْطُرُ دَمًا فَرَدَّہٗ عَلَیْہِ وَقَالَ اِنِّیْ حَرَامٌ۔

فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ ذٰلِکَ کَانَ مَذْبُوْحًا وَقَدْ رَدَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ حَرَامٌ وَقَدْ رُوِیَ اَیْضًا عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ کَانَ عَجُزَ حِمَارٍ وَحْشٍ اَوْ فَخِذَ حِمَارٍ۔

۱۳۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَامِرٍ وَوَھْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَھْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجُزَ حِمَارٍ وَحْشٍ وَھُوَ بِقُدَیْدٍ یَقْطُرُ دَمًا فَرَدَّہٗ۔

۱۳۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْھَالِ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عُتَیْبَةَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ رِجْلَ حِمَارٍ۔

۱۳۸۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ وَحَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَھْدٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

کی روایت پر ایک بات کا اضافہ کیا ہے جس میں اس بات کا بیان ہے کہ وہ گورخر ذبح کیا ہوا تھا۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر بطور ہدیہ پیش کیا تو آپ نے واپس کر دیا اور وہ ذبح کیا ہوا تھا۔

حضرت حبیب بن ابو ثابت، حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گورخر کا ہدیہ پیش کیا جس سے خون بہہ رہا تھا آپ نے اسے واپس لوٹا دیا اور فرمایا میں محرم ہوں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ ذبح کیا ہوا تھا اور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم ہونے کی وجہ سے اسے واپس کر دیا

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ گورخر کی ران تھی (عجز کا لفظ فرمایا یا فخذ کا لیکن مفہوم ایک ہے۔) ____ حضرت حکم، حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جثامہ رضی اللہ عنہ نے مقام قدید میں ایک گورخر کی ران سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جس سے خون بہہ رہا تھا۔

حضرت منصور، حضرت حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ وہ گورخر کی ٹانگ تھی۔

حضرت حکم اور حبیب بن ابو ثابت حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا ان میں ایک کہتے ہیں کہ گورخر کا

صلى الله عليه وسلم قال احدهما عجز حمار وقال الاخر فخذ حمار وحش يقطر دما فرده۔

فقد اتفقت هذه الاثار المروية عن ابن عباس في حديث الصعب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في رده الهدية عليه انها كانت في لحم صيد غير حي فذلك حجة لمن كره للمحرم اكل لحم الصيد وان كان الذي تولى صيده وذبحه حلالا وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك۔

پچھلا حصہ تھا اور دوسرے فرماتے ہیں گورخر کی ران تھی اس سے خون جاری تھا آپ نے اسے واپس لوٹا دیا۔

حضرت صعب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہدیہ واپس لوٹا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ان تمام روایات میں اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ایسے شکار کا گوشت تھا جو زندہ نہیں تھا پس یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو محرم کے لیے شکار کا گوشت (کھانا) مکروہ جانتے ہیں اگرچہ اسے غیر محرم نے شکار اور ذبح کیا ہو ——— رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۳۸۵- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يعقوب بن عبد الرحمن ويحيى بن عبد الله بن سالم عن عمرو مولى المطلب عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لحم الصيد حلال لكم وانتم حرم لم تصيدوه او يصاد لكم۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے جبکہ تم محرم ہو اور تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے لیے شکار کیا جائے۔

۱۳۸۶- حدثنا ربيع المؤذن قال اسد قال ثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي عن عمرو بن ابي عمرو عن رجل من الانصار عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عمرو بن ابو عمرو ایک انصاری سے وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۸۷- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابن ابي مريم قال انا ابراهيم بن سويد قال حدثني عمرو بن ابي عمرو عن المطلب عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عمرو بن ابو عمرو، حضرت مطلب سے وہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فذهب قوم الى هذا فقالوا كل صيد صيد من اجل محرم فان كان الذي صاده حلالا فهو حرام على ذلك المحرم كما يحرم عليه ما تولى هو صيده بنفسه وخالفهم في ذلك

ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شکار محرم کے لیے کیا جائے چاہے وہ غیر محرم نے ہی کیا ہو وہ اس محرم پر اسی طرح حرام ہے جیسے خود اس کا اپنا کیا ہوا شکار حرام ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ

آخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ صَيْدٍ صَادَهُ حَلَالٌ فَلَحْمُهُ حَلَالٌ لِكُلِّ مُحْرِمٍ وَحَلَالٍ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ حَدِيْثِ الْمُطَّلِبِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٖ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ بِاَمْرِكُمْ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَاِنَّهُمْ اَيْضًا كَذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ صَيْدٍ صَادَهُ حَلَالٌ لِمُحْرِمٍ بِاَمْرِهٖ فَهُوَ حَرَامٌ عَلٰى ذٰلِكَ الْمُحْرِمِ **وَقَدْ** رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثُ جَاءَتْ مَجِيْئًا مُتَوَاتِرًا فِيْ اِبَاحَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِيْ قَدْ صَادَهُ الْحَلَالُ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَكُنْ صَادَهُ بِاَمْرِهٖ وَلَا بِمَعُوْنَتِهٖ اِيَّاهُ عَلَيْهِ۔

ہر وہ شکار جسے غیر محرم شکار کرے محرم اور غیر محرم سب کے لیے حلال ہے ــــ حدیث کا مطلب جسے ہم نے ذکر کیا اس میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "یا تمہارے لیے شکار کیا جائے" میں اس بات کا احتمال ہے کہ تمہارے حکم سے شکار کیا جائے اگر یہ بات اسی طرح ہے تو وہ بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ ہر وہ شکار جسے غیر محرم محرم کے حکم سے کرے وہ اس محرم پر حرام ہے ــــ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات میں مروی ہے کہ اس شکار کا گوشت محرم کے لیے حلال ہے جسے غیر محرم نے اس کے حکم یا اس کی مدد سے شکار نہ کیا ہو۔

۱۳۸۸ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِيَ لَهٗ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَكَلَهٗ فِيْمَنْ اَكَلَهٗ وَقَالَ اَكَلْتُهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبدالرحمن بن عثمان فرماتے ہیں ہم حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور ہم محرم تھے آپ کو تحفے میں ایک پرندہ پیش کیا گیا۔ حضرت طلحہ آرام فرما رہے تھے۔ ہم میں سے بعض نے کھایا اور کچھ نے اجتناب کیا۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور وہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو انھوں نے کھانے والوں کے ساتھ تناول فرمایا اور بتایا کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھی کھایا ہے۔

۱۳۸۹ - **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَهْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَوْحَاءَ فَاِذَا هُوَ بِحِمَارٍ وَحْشٍ عَقِيْرٍ فِيْهِ سَهْمٌ قَدْ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ حَتّٰى يَجِيْءَ صَاحِبُهٗ فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِيَ رَمِيَّتِيْ فَكُلُوْهُ فَاَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّقَسِّمَهٗ بَيْنَ الرِّفَاقِ

حضرت عمیر بن سلمہ، بہز قبیلے کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مقام روحاء سے گزرے تو وہاں ایک زخمی گورخر تھا جس میں تیر پیوست تھا اور وہ مر چکا تھا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو حتی کہ اس کا مالک آجائے وہ بہزی شخص آیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرے تیر سے شکار ہوا ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اسے جماعت میں تقسیم کر دو اور وہ تمام محرم تھے پھر چل پڑے حتی کہ مقام اثابہ

وهم محرمون ثم سار حتى إذا كان بالأثاية إذا هو بظبي مستظل في حقف جبل فيه سهم وهو حي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل قف ههنا لا يراه أحد حتى تمضي الرفاق۔

١٣٩٠- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن يحيى ابن سعيد أنه قال أخبرني محمد بن إبراهيم ثم ذكر بإسناده مثله۔

١٣٩١- حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا أبو الأسود قال أنا نافع بن يزيد عن ابن الهاد أن محمد بن إبراهيم حدثه عن عيسى بن طلحة عن عمير بن سلمة الضمري قال بينا نحن نسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ببعض أفناء الروحاء وهو محرم إذا حمار معقور فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه فيوشك صاحبه أن يأتيه فجاء رجل من بهز هو الذي عقر الحمار فقال يا رسول الله شأنكم بهذا الحمار فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر فقسمه بين الناس ثم ذكر نحوا مما في حديث يزيد عن يزيد بن هرون۔

١٣٩٢- حدثنا محمد بن خزيمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني ابن الهاد ثم ذكر بإسناده مثله۔

ففي حديث طلحة وعمير بن سلمة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه أباح للمحرمين أكل لحم الصيد الذي تولى صيده الحلال فقد خالف ذلك حديث علي وزيد بن أرقم والصعب بن جثامة عن النبي صلى الله عليه وسلم غير أن حديث طلحة وحديث عمير بن سلمة هذين ليس فيهما دليل على حكم القبيل إذا

میں پہنچے تو پہاڑ کے دامن میں ایک ہرن پڑی ہوئی تھی جس میں تیر پیوست تھا اور وہ زندہ تھی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اس پر (اوٹ کر کے) کھڑے ہو جاؤ تاکہ اسے کوئی دیکھ نہ سکے یہاں تک کہ پوری جماعت گزر جائے۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن ابراہیم نے بتلایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روحاء کے ایک صحرا میں جا رہے تھے اور آپ محرم تھے کہ اچانک ایک زخمی گدھا دیکھا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو ممکن ہے اس کا مالک آجائے پھر قبیلہ بہز کا ایک شخص آیا جس نے اسے زخمی کیا تھا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ آپ کے لیے ہے تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور انھوں نے اسے صحابہ کرام کے درمیان تقسیم کر دیا پھر یزید بن سنان کی اس حدیث کی طرح بیان کیا جو انھوں نے حضرت یزید بن ہارون سے روایت کی ہے۔

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابن ہاد نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو حضرت طلحہ اور حضرت عمیر بن سلمہ رضی اللہ عنہما نے جو کچھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے احرام والوں کے لیے غیر محرم کے شکار کا کھانا حلال قرار دیا۔ تو یہ حدیث حضرت علی المرتضیٰ، زید بن ارقم، اور صعب بن جثامہ کی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے روایت کے خلاف ہے البتہ حضرت طلحہ اور حضرت عمیر بن سلمہ رضی اللہ عنہما کی ان احادیث میں اس شکار

أَرَادَ الْحَلَالُ بِهِ الْمُحْرِمَ۔

۱۳۹۳ - فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ حَتّٰى نَزَلُوْا عُسْفَانَ فَإِذَا هُمْ بِحِمَارِ وَحْشٍ قَالَ وَجَاءَ أَبُوْ قَتَادَةَ وَهُوَ حِلٌّ فَنَكَسُوْا رُءُوْسَهُمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُحِدُّوْا أَبْصَارَهُمْ فَيَفْطِنَ فَرَاٰهُ فَرَكِبَ فَرَسَهُ وَأَخَذَ الرُّمْحَ فَسَقَطَ مِنْهُ فَقَالَ نَاوِلُوْنِيْهِ فَقَالُوْا مَا نَحْنُ بِمُعِيْنِيْكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ فَجَعَلُوْا يَشْوُوْنَ مِنْهُ ثُمَّ قَالُوْا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَالَ وَكَانَ تَقَدَّمَهُمْ فَلَحِقُوْهُ فَسَأَلُوْهُ فَلَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَأْسًا۔

۱۳۹۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ عَلٰى فَرَسٍ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مُحْرِمُوْنَ فَبَصُرَ بِحِمَارِ وَحْشٍ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيْنُوْهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَصَرَعَ أَتَانًا فَأَكَلُوْا مِنْهُ۔

۱۳۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ فِيْ قَوْمٍ مُحْرِمِيْنَ وَلَيْسَ هُوَ مُحْرِمًا وَهُمْ يَسِيْرُوْنَ

کے حکم پر کوئی دلیل نہیں ہے جسے غیر محرم محرم کے لیے شکار کرے۔

ہم نے اس سلسلے میں دیکھا تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو صدقہ (کے اونٹوں) کی طرف بھیجا اور خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام احرام باندھ کر نکلے یہاں تک کہ جب عسفان میں اترے تو وہاں ایک گورخر تھا، فرماتے ہیں اسی اثنا میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی آگئے وہ غیر محرم تھے۔ صحابہ کرام نے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے نگاہیں جھکا لیں کہ کہیں وہ ان کی آنکھوں سے (شکار کا) اشارہ نہ سمجھ لیں انھوں نے یہ بات دیکھی تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور نیزہ ہاتھ میں لیا لیکن وہ گر گیا فرمایا یہ مجھے پکڑا دو انھوں نے فرمایا ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے (کیونکہ ہم محرم ہیں) بہر حال انھوں نے اس (گورخر) پر حملہ کیا اور اسے زخمی (شکار) کر دیا۔ صحابہ کرام اسے بھوننے لگے پھر کہنے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہیں (یعنی ہمیں مسئلہ پوچھ لینا چاہیے) اور آپ ان سے آگے بڑھ گئے تھے وہ آپ سے آملے اور اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے کوئی حرج نہ بتایا۔

حضرت عباد بن تمیم، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ گھوڑے پر سوار تھے اور وہ غیر محرم تھے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام محرم تھے انھوں نے ایک گورخر دیکھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو ان (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے سے منع فرما دیا۔ چنانچہ انھوں نے خود اس پر حملہ کر کے اس مادہ گورخر کو گرا دیا پھر ان سب نے اس سے کھایا۔

حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک ایسی جماعت میں تھے جنھوں نے احرام باندھا ہوا تھا جب کہ وہ خود محرم نہیں تھے یہ تمام حضرات جا رہے تھے پھر انھوں نے ایک گورخر دیکھا وہ (حضرت ابو قتادہ) گھوڑے پر سوار ہوئے

فَرَأَى حِمَارًا فَرَكِبَ فَرَسَهُ فَصَرَعَهُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَشَرْتُمْ أَوْصِدْتُمْ أَوْقَتَلْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

انھوں نے اسے بچھاڑ دیا پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور اس کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا؟ شکار کیا؟ یا قتل کیا؟ انھوں نے جواب دیا "نہیں" آپ نے فرمایا "پھر کھاؤ"!

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبٰى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوْهَا اللهُ۔

حضرت ابو قتادہ ربعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ جب مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں پہنچے تو بعض صحابہ کرام کے ہمراہ جو حالت احرام میں تھے پیچھے رہ گئے اور وہ خود (حضرت ابو قتادہ) محرم نہیں تھے۔ انھوں نے ایک گورخر دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہوئے پھر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ان کی لاٹھی اٹھا دیں چنانچہ انھوں نے اسے خود اٹھایا پھر گورخر پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا بعض صحابہ کرام نے اس سے تناول فرمایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اس سے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالےٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ لَمْ يَصِدْهُ فِيْ وَقْتِ مَا صَادَهُ إِرَادَةً مِنْهُ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ خَاصَّةً وَإِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ وَلِأَصْحَابِهِ الَّذِيْ كَانُوْا مَعَهُ فَقَدْ أَبَاحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ لَهُ وَلَهُمْ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ عَلَيْهِمْ لِإِرَادَتِهِ أَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ مَعَهُ

حضرت زید بن اسلم، حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان کو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بتایا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت سے کچھ ہے؟ تو ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے شکار کرتے وقت صرف اپنے لیے شکار کا ارادہ نہیں کیا بلکہ ان کا ارادہ تھا کہ یہ ان کے لیے اور دیگر صحابہ کرام کے لیے بھی جائز قرار دیا ہو اور اس بنیاد پر کہ انھوں (حضرت ابو قتادہ) نے اپنے ساتھ ان کا بھی ارادہ کیا، سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حلال قرار دیا حرام قرار نہیں دیا۔

وَفِيْ حَدِيْثِ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا تم نے

اللہ علیہ وسلم سألهم فقال اشرتم او صدتم او قتلتم قالوا لا قال فكلوا فدل ذلك انه انما يحرم عليهم اذا فعلوا شيئا من هذا ولا يحرم عليهم بما سوى ذلك وفي ذلك دليل ان معنى قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث عمرو مولى المطلب او يصاد لكم انه على ما صيد لهم بامرهم فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار المروية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد قال بهذا القول ايضا عمر بن الخطاب۔

۱۳۹۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا هرون بن اسمعيل قال ثنا علي بن المبارك قال ثنا يحيى عن ابي سلمة عن ابي هريرة ان رجلا من اهل الشام استفتاه في لحم الصيد وهو محرم فامره باكله قال فلقيت عمر بن الخطاب فاخبرته بمسألة الرجل فقال بما افتيته فقلت باكله فقال والذي نفسي بيده لو افتيته بغير ذلك لعلوتك بالدرة انما نهيت ان تصطاده۔

۱۳۹۹۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيى ابن سعيد انه سمع سعيد بن المسيب يحدث عن ابي هريرة فذكر مثله غير انه قال لفعلت بك يتواعده۔

۱۴۰۰۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن سالم انه سمع ابا هريرة يحدث عن عمر فذكر مثله۔

۱۴۰۱۔ حدثنا نصر بن مرزوق وابن ابي داود قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثنا عقيل عن ابن شهاب فذكر باسناده مثله۔

اشارہ کیا؟ شکار کیا یا اسے قتل کیا؟ انھوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا پس کھاؤ ___ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ یہ ان پر صرف اس صورت میں حرام ہوگا جب وہ خود شکار کریں اس کے علاوہ حرام نہیں ہوگا ___ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مطلب کے مولیٰ حضرت عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "یا تمہارے لیے شکار کیا جائے" سے مراد وہ شکار ہے جو ان کے حکم سے کیا جائے ___ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شامی آدمی نے ان سے شکار کا گوشت کھانے کا حکم پوچھا جبکہ وہ خود محرم ہو تو انھوں نے کھانے کی اجازت دی۔ فرماتے ہیں پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان کو اس شخص کے سوال کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے پوچھا آپ نے کیا فتویٰ دیا۔ فرماتے ہیں میں نے اسے کھانے کی اجازت دی۔ انھوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ اس میں فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ اس طرح پیش آتا وہ م

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے پھر انھوں نے

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عقیل نے بیان کیا اور انھوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ لِيُعَاقِبَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فُتْيَاهُ فِي هٰذَا بِخِلَافِ مَا يَرَى وَالَّذِي عِنْدَهُ فِي ذٰلِكَ مِمَّا يُخَالِفُ مَا أَفْتَى بِهِ رَأْيًا وَلٰكِنْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ أَخَذَ عِلْمَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ جِهَةِ الرَّأْيِ۔

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ كَعْبًا سَأَلَ عُمَرَ عَنِ الصَّيْدِ يَذْبَحُهُ الْحَلَالُ فَيَأْكُلُهُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَرَكْتَهُ لَرَأَيْتُكَ لَا تَفْقَهُ شَيْئًا۔

۱۴۰۳۔ قِيلَ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ الْمُخَالِفُونَ لِهٰذَا الْقَوْلِ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا قُرِّبَ إِلَيْهِمْ طَعَامٌ قَالَ فَرَأَيْتُ جَفْنَةً كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرَاقِيبِ الْيَعَاقِيبِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ قَالَ فَقَامَ مَعَهُ نَاسٌ قَالَ فَقِيلَ وَاللّٰهِ مَا أَشَرْنَا وَلَا أَمَرْنَا وَلَا صِدْنَا فَقِيلَ لِعُثْمَانَ مَا قَامَ هٰذَا وَمَنْ مَعَهُ إِلَّا كَرَاهِيَةً لِطَعَامِكَ فَدَعَاهُ فَقَالَ مَا كَرِهْتَ مِنْ هٰذَا فَقَالَ عَلِيٌّ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ عَلِيٌّ إِلَى أَنَّ الصَّيْدَ وَلَحْمَهُ حَرَامٌ عَلَى الْمُحْرِمِ۔

قِيلَ لَهُمْ فَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَعَائِشَةُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا يَحْتَمِلُ

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کسی صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے فتویٰ پر صرف اس لیے عتاب نہ فرماتے کہ وہ ان کی رائے کے خلاف ہے جب تک انھیں نص کے ذریعے معلوم نہ ہوتا۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے غیر محرم کے شکار کے بارے میں پوچھا کہ کیا اسے محرم کھا سکتا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو میں سمجھتا کہ تم کسی بات کی سمجھ نہیں رکھتے۔

مخالفین نے اس سلسلے میں حضرت محمد بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا حضرت عبداللہ بن حارث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ ہم فلاں فلاں مقام پر پہنچے تو کھانا پیش کیا گیا فرماتے ہیں میں نے ایک بڑا پیالہ دیکھا گویا میں چکوروں کے پاؤں دیکھ رہا ہوں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے راوی فرماتے ہیں آپ کو بتایا گیا کہ اللہ کی قسم نہ ہم نے اشارہ کیا نہ حکم دیا اور نہ ہی شکار کیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ آپ کے کھانے کو ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ گئے ہیں چنانچہ انھوں نے دعوت دی اور فرمایا آپ نے اس سے کیا بات ناپسند فرمائی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا یہ تمہارے لیے اور مسافروں کے لیے سامان ہے اور تم پر خشکی کا شکار حرام کیا گیا جب تک محرم ہو۔" پھر وہ چلے گئے۔ وہ ؎

ان سے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب، طلحہ بن عبید اللہ، عائشہ صدیقہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے ان کی مخالفت کی ہے۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات ان کے اس موقف کی تائید کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "تم پر حالت احرام میں خشکی کا شکار حرام کیا گیا" میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے

مَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنْهُ هُوَ أَنْ يَصِيدُوهُ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي هٰذِهِ الْآيَةِ عَنْ قَتْلِ الصَّيْدِ وَأَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الْجَزَاءَ فِي قَتْلِهِمْ إِيَّاهُ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الَّذِي حُرِّمَ عَلَى الْمُحْرِمِينَ مِنَ الصَّيْدِ هُوَ قَتْلُهُ وَقَدْ رَأَيْنَا النَّظَرَ أَيْضًا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ الصَّيْدَ يُحَرِّمُهُ الْإِحْرَامُ عَلَى الْمُحْرِمِ وَيُحَرِّمُهُ الْحَرَمُ عَلَى الْحَلَالِ وَكَانَ مَنْ صَادَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ فَذَبَحَهُ فِي الْحِلِّ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْحَرَمَ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ إِيَّاهُ فِي الْحَرَمِ وَلَمْ يَكُنْ إِدْخَالُهُ لَحْمَ الصَّيْدِ الْحَرَمَ كَإِدْخَالِهِ الصَّيْدَ نَفْسَهُ وَهُوَ حَيٌّ الْحَرَمَ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ كَذٰلِكَ لَنُهِيَ عَنْ إِدْخَالِهِ وَلَمُنِعَ مِنْ أَكْلِهِ إِيَّاهُ فِيهِ كَمَا يُمْنَعُ مِنَ الصَّيْدِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ وَلَكَانَ إِذَا أَكَلَهُ فِي الْحَرَمِ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ فَلَمَّا كَانَ الْحَرَمُ لَا يَمْنَعُ مِنْ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِي صِيدَ فِي الْحِلِّ كَمَا يَمْنَعُ مِنَ الصَّيْدِ الْحَيِّ كَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الْإِحْرَامُ أَيْضًا يُحَرِّمُ عَلَى الْمُحْرِمِ الصَّيْدَ الْحَيَّ وَلَا يُحَرِّمُ عَلَيْهِ لَحْمَهُ إِذَا تَوَلَّى الْحَلَالُ ذَبْحَهُ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْحَرَمِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ

خود ان کا شکار کرنا مراد ہو۔" ____ کیا تم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کو نہیں دیکھتے "اے ایمان والو! بحالت احرام میں شکار کو قتل نہ کرو اور تم میں سے جو شخص اسے جان بوجھ کر قتل کرے گا تو جو جانور قتل کیا اس کی مثل سے بدلہ دینا ہوگا"۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو شکار کے قتل سے منع فرمایا اور خود ان کے قتل کرنے کی صورت میں ان پر تاوان واجب فرمایا۔ ____ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ احرام والوں پر صرف شکار کرنا حرام ہے۔ ____ اور ہم دیکھتے ہیں قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے وہ یوں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ احرام محرم پر شکار کو حرام کر دیتا ہے اور حرم شریف کی وجہ سے غیر محرم پر بھی شکار حرام ہو جاتا ہے۔ اب جو شخص غیر حرم میں شکار کر کے اسے حرم میں لے جائے تو حرم میں اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور شکار کے گوشت کو حرم میں لے جانا زندہ شکار کو حرم میں لے جانے کی طرح نہیں کیونکہ اگر وہ بھی اس طرح ہوتا تو اس کے حرم میں لے جانے اور وہاں کھانے سے بھی روکا جاتا جیسا کہ وہاں شکار کرنے کی ممانعت ہے اور حرم شریف میں اس کے کھانے پر بھی تاوان واجب ہوتا جس طرح وہاں شکار کرنے کی صورت میں لازم ہوتا ہے تو جب حرم شریف اس شکار کے گوشت سے مانع نہیں جسے حرم کے باہر شکار کیا گیا۔ بخلاف حرم میں شکار کرنے کے کہ وہ منع ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ احرام کا بھی یہی حکم ہو وہ محرم پر زندہ شکار کو (شکار کرنا) حرام کر دے لیکن جب کوئی غیر محرم شکار کرے تو اس (محرم) پر اس کا گوشت حرام نہیں ہونا چاہیے حرم شریف کے حکم پر قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ اس باب کا بطور قیاس اور غور و فکر یہی حکم ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بیت اللہ شریف کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ

حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُرْفَعُ الْاَيْدِىْ فِىْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِىْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَعِنْدَ الْبَيْتِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِعَرَفَاتٍ وَبِالْمُزْدَلِفَةِ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ۔

وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سات مواقع پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔ نماز شروع کرتے وقت، بیت اللہ شریف کے پاس، صفا اور مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور دو جمروں کے پاس۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِىُّ قَالَ ثَنَا الْمُحَارِبِىُّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بیان المسئلة

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَاْخُوْذًا بِهٖ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا خَالَفَ شَيْئًا مِنْهُ غَيْرَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْبَيْتِ فَاِنَّ قَوْمًا ذَهَبُوْا اِلٰى ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوْا رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

۱۴۰۶۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِىْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ قَزَعَةَ الْبَاهِلِىِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَفْعِ الْاَيْدِىْ عِنْدَ الْبَيْتِ فَقَالَ ذَاكَ شَىْءٌ يَفْعَلُهُ الْيَهُوْدُ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کو اختیار کیا جاتا تھا ہم کسی ایک کو بھی نہیں جانتے جس نے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے علاوہ ان میں کسی بات کی مخالفت کی ہو ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا اور انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کو ناپسند کیا ہے۔

۱۴۰۶۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت مہاجر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا یہ وہ کام ہے جسے یہودی کرتے تھے۔ ہم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو آپ نے ایسا نہیں کیا۔

فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُخْبِرُ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ الْيَهُوْدِ وَلَيْسَ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَاَنَّهُمْ قَدْ حَجُّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ هٰذَا الْاِسْنَادَ اَحْسَنُ مِنْ اِسْنَادِ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ

تو یہ ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ یہودیوں کا عمل ہے اہل اسلام کے اعمال میں سے نہیں ہے تو انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا لیکن آپ نے یہ عمل نہیں فرمایا تو اگر یہ حکم سند کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے تو اس حدیث کی سند پہلی حدیث کی سند سے زیادہ اچھی ہے اور اگر معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس حکم کو معلوم کرنا ہے تو حضرت جابر رضی

مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ فَاِنَّ جَابِرًا قَدْ اَخْبَرَ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ الْيَهُوْدِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِهٖ عَلَى الْاِقْتِدَاءِ مِنْهُ بِهِمْ اِذْ كَانَ حُكْمُهٗ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى شَرِيْعَتِهِمْ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ حَتّٰى يُحْدِثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ شَرِيْعَةً تَنْسَخُ شَرِيْعَتَهُمْ ثُمَّ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَالَفَهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِذًا مِنْ مُخَالَفَتِهِمْ فَحَدِيْثُ جَابِرٍ اَوْلٰى لِاَنَّ فِيْهِ مَعَ تَصْحِيْحِ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ يُثْبِتُ النَّسْخَ لِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الرَّفْعَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَمِنْهُ رَفْعٌ لِتَكْبِيْرِ الصَّلٰوةِ وَمِنْهُ رَفْعٌ لِلدُّعَاءِ فَاَمَّا مَا لِلصَّلٰوةِ فَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَاَمَّا مَا لِلدُّعَاءِ فَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَةَ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ فَهٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۰۷۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِعَرَفَةَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِعَرَفَةَ وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ نَحْوَ ثَنْدُوَتِهٖ۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ اَمْ لَا فَرَاَيْنَا الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى ذٰلِكَ ذَهَبُوْا اَنَّهٗ لَا لِعِلَّةِ الْاِحْرَامِ وَلٰكِنْ لِتَعْظِيْمِ الْبَيْتِ وَقَدْ رَاَيْنَا الرَّفْعَ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الدُّعَاءِ فِي الْمَوْطِنِ

اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ یہ یہودیوں کا عمل ہے۔ پس ممکن ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا عمل اختیار کرنے کا حکم دیا ہو کیونکہ آپ ان لوگوں کا طریقہ اختیار فرماتے ہیں کیونکہ وہ اہل کتاب تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت عطاء فرمائی جس نے ان کی شریعت کو منسوخ کر دیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو ان کی مخالفت کرتے ہوئے ہاتھوں کو نہ اٹھایا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے۔ کیونکہ اس میں ان دونوں حدیثوں یعنی حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی احادیث کی تصحیح ہے۔ اور اگر یہ حکم بطور قیاس اور غور و فکر معلوم کرنا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ہاتھ اٹھانے کا جو ذکر ہے اس کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک تکبیر نماز کے لیے ہاتھ اٹھانا اور دوسری دعا کے لیے اٹھانا ہے جس کا تعلق نماز سے ہے تو وہ آغاز نماز میں ہاتھ اٹھانا ہے اور جو دعا سے متعلق ہے تو وہ صفا، مروہ، مزدلفہ، عرفات اور دونوں جمروں کے پاس ہاتھ اٹھانا ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں ہاتھ اٹھانے کے بارے میں بھی مروی ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عرفات میں دعا مانگتے اور ہاتھوں کو سینے تک اٹھاتے۔ پس ہم نے ارادہ کیا کہ بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے بارے میں معلوم کریں کہ وہ بھی اسی طرح ہے یا نہیں تو ہم نے دیکھا جو لوگ اس بات کے قائل ہیں وہ احرام کی وجہ سے نہیں بلکہ بیت اللہ شریف کی تعظیم کے طور پر اس بات کو اپناتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں عرفات اور مزدلفہ میں جمرتین کے پاس اور صفا اور مروہ پر جہاں وقوف کیا جاتا ہے دعا کی صورت میں ہاتھ اٹھانے کا حکم احرام کی وجہ سے دیا جاتا ہے (تعظیم کی وجہ سے نہیں) یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص عرفات یا مزدلفہ کی طرف یا کنکریاں مارنے کی جگہ کی طرف یا صفا اور مروہ پر جاتا ہے

الَّذِيْ جَعَلَ ذٰلِكَ الْوُقُوْفَ فِيْهِ لِعِلَّةِ الْاِحْرَامِ وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ صَارَ اِلٰى عَرَفَةَ اَوْ مُزْدَلِفَةَ اَوْ مَوْضِعِ رَمْيِ الْجِمَارِ اَوِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ اَنَّهٗ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ لِتَعْظِيْمِ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ لَا يُؤْمَرُ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ الْمَوَاطِنِ اِلَّا لِعِلَّةِ الْاِحْرَامِ وَلَا يُؤْمَرُ بِهٖ مِنْ غَيْرِ الْاِحْرَامِ كَانَ كَذٰلِكَ لَا يُؤْمَرُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ لِرُؤْيَةِ الْبَيْتِ فِيْ غَيْرِ الْاِحْرَامِ فَاِذَا ثَبَتَ اَنْ لَا يُؤْمَرَ بِذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ الْاِحْرَامِ ثَبَتَ اَنْ لَا يُؤْمَرَ بِهٖ اَيْضًا فِي الْاِحْرَامِ وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّا قَدْ رَأَيْنَا مَا يُؤْمَرُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَهٗ فِي الْاِحْرَامِ مَا كَانَ مَأْمُوْرًا بِالْوُقُوْفِ عِنْدَهٗ مِنَ الْمَوَاطِنِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا وَقَدْ رَأَيْنَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ كَغَيْرِهَا مِنَ الْجِمَارِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُوْقَفُ عِنْدَهَا فَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ رَفْعٌ فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ الْبَيْتُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ وُقُوْفٌ اَنْ لَا يَكُوْنَ عِنْدَهٗ رَفْعٌ قِيَاسًا وَّنَظْرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِيْ ثَبَّتْنَاهُ بِالنَّظْرِ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اور وہ محرم نہیں ہوتا تو ان میں سے کسی کی تعظیم کے لیے ہاتھ نہیں اٹھاتا۔ پس جب ثابت ہوا کہ ان مقامات پر احرام کی وجہ سے ہاتھ اٹھانے کا حکم ہے اور احرام کے بغیر اس کا حکم نہیں دیا جاتا تو احرام کے بغیر بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی صورت میں ہاتھوں کو اٹھانے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ ـــــ پس جب ثابت ہوا کہ احرام کے بغیر اس کا حکم نہیں دیا جاتا تو ثابت ہوا کہ احرام کی حالت میں بھی اس بات کا حکم نہیں دیا جائے گا ـــــ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن مقامات پر احرام کی حالت میں ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے ان مقامات پر وقوف کا بھی حکم ہے ہم ان مقامات کا ذکر کر چکے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ جمرہ عقبہ، دوسرے جمروں کی طرح ایک جمرہ ہے لیکن اس کے پاس نہیں ٹھہرتے پس وہاں ہاتھ بھی نہیں اٹھائے جاتے۔ تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب بیت اللہ شریف کے پاس ٹھہرا نہیں جاتا۔ تو اس کے پاس ہاتھوں کو بھی اٹھایا نہیں جائیگا۔ یہی قیاس ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا یہ جو کچھ ہم نے ثابت کیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۴۰۸۱- وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ تُرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِيْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَفِي التَّكْبِيْرِ لِلْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ وَفِي الْعِيْدَيْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ فَاَمَّا فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَفِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْوِتْرِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَيَجْعَلُ ظَهْرَ كَفَّيْهِ اِلٰى وَجْهِهٖ وَاَمَّا فِي الثَّلٰثِ

اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت طلحہ بن مصرف سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔ آغاز نماز میں، وتروں میں تکبیر قنوت کے وقت، عیدین میں، حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت، صفا اور مروہ پر، مزدلفہ اور عرفات میں اور دو جمروں کے پاس ٹھہرتے وقت ـــــ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں نماز شروع کرتے وقت، عیدین میں، وتروں میں اور حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھ کو چہرے کی طرف کرے جب کہ باقی تین میں ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ چہرے

الأخر فيستقبل بباطن كفيه وجهه۔

فأما ما ذكرنا في افتتاح الصلوة فقد اتفق المسلمون على ذلك جميعا وأما التكبيرة في القنوت في الوتر فإنها تكبيرة زائدة في تلك الصلوة وقد أجمع الذين يقنتون قبل الركوع على الرفع معها فالنظر على ذلك أن يكون كذلك كل تكبيرة زائدة في كل صلوة فتكبير العيدين الزائد فيهما على سائر الصلوة كذلك أيضا وأما عند استلام الحجر فإن ذلك جعل تكبيرا يفتتح به الطواف كما يفتتح بالتكبير الصلوة وأمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم أيضا۔

۱۴۰۹۔ حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن أبي يعفور العبدي قال سمعت أميرا كان على مكة من صرف الحجاج عنها سنة ثلث وسبعين يقول كان عمر رجلا قويا وكان يزاحم على الركن فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يا أبا حفص أنت رجل قوي وإنك تزاحم على الركن فتؤذي الضعيف فإذا رأيت خلوة فاستلمه وإلا فكبر وامض۔

۱۴۱۰۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا أبو عوانة عن أبي يعفور عن رجل من خزاعة قال وكان الحجاج استعمله على مكة ثم ذكر مثله۔

فلما جعل ذلك التكبير يفتتح به الطواف كالتكبير الذي جعل يفتتح به الصلوة أمر بالرفع فيه كما يؤمر بالرفع في التكبير لافتتاح الصلوة ولا سيما إذ قد جعل النبي صلى الله عليه وسلم الطواف بالبيت صلوة۔

۱۴۱۱۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد ح وحدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا الفضيل بن عياض عن

کی طرف کرے۔

جو کچھ ہم نے آغازِ نماز کے بارے میں ذکر کیا تو اس پر تمام مسلمان متفق ہیں اور وتروں میں تکبیر قنوت اس نماز میں ایک زائد تکبیر ہے اور جو لوگ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے ہیں وہ اس کے ساتھ ہاتھ اٹھانے پر اتفاق کرتے ہیں۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز کی ہر زائد تکبیر اسی طرح ہو اور عیدین کی تکبیرات بھی باقی نمازوں کی نسبت ان میں زائد ہیں۔

جہاں تک حجرِ اسود کو بوسہ دینے کی بات ہے تو اسے طواف شروع کرنے کی تکبیر قرار دیا گیا ہے جیسے آغازِ نماز کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی حکم فرمایا۔

حضرت ابو یعفور عبدی فرماتے ہیں میں نے امیر مکہ سے سنا جو ۷۳ھ میں حجاج بن یوسف کی طرف سے مقرر تھا وہ کہتا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مضبوط شخص تھے وہ حجر اسود پر لوگوں سے مزاحمت کر کے آگے بڑھ جاتے تھے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابو حفص! آپ ایک توانا شخص ہیں اور حجر اسود پر لوگوں سے مزاحمت ہوتے ہیں اس طرح کمزور کو اذیت پہنچتی ہے پس سب

حضرت ابو یعفور، خزاعہ قبیلے کے ایک شخص سے جسے حجاج نے امیر مکہ مقرر کیا تھا، روایت کرتے ہوئے اسی کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

تو جب اس تکبیر کو طواف شروع کرنے کے لیے مقرر کیا گیا جیسے نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے تو نماز کی ابتدائی تکبیر کی طرح اس میں بھی ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا گیا خصوصاً جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے طواف کو نماز قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف نماز ہے سوا

عطاء ابن السائب عن طاؤس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الطواف بالبيت صلوة الا ان الله عز وجل قد احل لكم المنطق فمن نطق فلا ينطق الا بخير۔

فهذه العلة التي لها وجب الرفع فيما زاد على ما في الحديث الاول واما الرفع على الصفا والمروة وبجمع وعرفات وعند المقامين عند الجمرتين فان ذلك قد جاء منصوصا في الخبر الاول وهذا الذي وصفنا من هذه المعاني التي ثبتناها قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

باب ۱۴۹ الرمل في الطواف

۴۲۱۲ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا حماد بن سلمة عن ابي عاصم الغنوي عن ابي الطفيل قال قلت لابن عباس زعم قومك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رمل بالبيت وان ذلك سنة قال صدقوا وكذبوا قلت ما صدقوا وما كذبوا قال صدقوا رمل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت وكذبوا ليست بسنة ان قريشا قالت زمن الحديبية دعوا محمدا واصحابه حتى يموتوا موت النغف فلما صالحوه على ان يجيء في العام المقبل فيقيموا ثلثة ايام بمكة فقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه والمشركون على جبل قعيقعان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه ارملوا بالبيت ثلثا وليست بسنة۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے (اس میں) تمہارے لیے گفتگو کو جائز قرار دیا ہے پس جو شخص گفتگو کرے تو وہ بھلائی کی بات ہی کرے۔

تو اس علت کی بنیاد پر ان مواقع پر بھی ہاتھ اٹھانا واجب ہے جو پہلی حدیث میں مذکورہ مقامات سے زائد ہیں (عیدین اور تکبیر قنوت)، جہاں تک صفا اور مروہ نیز مزدلفہ اور عرفات میں اور جمروں کے پاس ٹھہرنے کے وقت ہاتھ اٹھانے کا تعلق ہے تو پہلی حدیث میں اسے بیان کیا گیا ہے۔ یہ مفہوم جسے ہم نے بیان اور ثابت کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

طواف میں رمل کرنا

حضرت ابوالطفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ آپ کی قوم کا کیا خیال ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف (کے طواف) میں رمل کیا اور یہ سنت ہے انھوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے سچ کہا اور جھوٹ بھی بولا۔ میں نے عرض کیا کیا سچ کہا اور کیا جھوٹ بولا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا انھوں نے سچ کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے طواف میں رمل کیا لیکن ان لوگوں کی یہ بات صحیح نہیں کہ یہ سنت ہے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر قریش نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو چھوڑ دو کہ وہ بیماری سے مر جائیں پس جب انھوں نے آئندہ سال آنے اور مکہ مکرمہ میں تین دن ٹھہرنے پر صلح کر لی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تشریف لائے مشرکین قعیقعان پہاڑی پر بیٹھے ہوئے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے تین بار رمل کرو۔ اور یہ سنت نہیں۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الرمل في الطواف ليس بسنة واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وقالوا انما كان الرمل ليرى المشركون ان بهم قوة وانهم ليسوا بضعفاء لا لان ذلك سنة۔

۱۴۱۳۔ واحتجوا في ذلك ايضا بما حدثنا ابن ابي داود قال ثنا سليمان بن حرب قال ثنا حماد عن ايوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة واصحابه فقال المشركون انه يقدم عليكم قوم قد وهنتهم حمى يثرب فلما قدموا قعد المشركون مما يلي الحجر فامر النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه ان يرملوا الاشواط الثلثة وان يمشوا ما بين الركنين قال ابن عباس ولم يمنعه ان يامرهم بان يرملوا الاشواط الاربعة الا ابقاء عليهم۔

۱۴۱۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حجاج بن يصير قال ثنا فطر بن خليفة عن ابي الطفيل قال قلت لابن عباس زعم قومك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رمل بالبيت وانها سنة قال صدقوا وكذبوا قد رمل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت وليست بسنة ولكن قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة والمشركون على قعيقعان وبلغه انهم يقولون ان به وباصحابه هزالا فقال لاصحابه ارملوا اروهم ان بكم قوة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمل من الحجر الاسود الى الركن

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہی موقف ہے کہ طواف میں رمل سنت نہیں انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ رمل مشرکین کو یہ بتانے کے لیے تھا کہ مسلمان طاقتور ہیں کمزور نہیں ہیں اس لیے نہیں کہ یہ سنت ہے۔

انھوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مشرکین نے کہا تمہارے پاس ایک ایسی قوم آئی ہے جسے یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے جب وہ تشریف لائے تو مشرکین حجر اسود کی جانب بیٹھ گئے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تین چکروں میں رمل کرو اور دو رکنوں کے درمیان عام رفتار پر چلو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے آپ نے ان کو دوسرے چار چکروں میں رمل سے بطور شفقت منع فرمایا۔

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل کیا اور یہ سنت ہے انھوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے سچ بھی کہا اور جھوٹ بھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں رمل کیا لیکن یہ سنت نہیں بلکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے اور مشرکین قیقعان پہاڑی پر تھے آپ کو خبر ملی کہ وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو بیماری نے کمزور کر دیا ہے آپ نے فرمایا رمل کر کے ان کو اپنی طاقت دکھاؤ تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود

۱۔ کاندھوں کو حرکت دے کر یوں چلنا جیسے میدان جنگ میں دعوت مبارزت دینے والا چلتا ہے، رمل کہلاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

الْيَمَانِي فَإِذَا تَوَارَى عَنْهُمْ مَشَى۔

قَالُوْا أَفَلَا تَرَى أَنَّهُ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْشُوا فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ فِيمَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ حَيْثُ لَا يَرَاهُمُ الْمُشْرِكُونَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا فِيمَا بَقِيَ مِنْ هٰذِهِ الْأَشْوَاطِ لِيَرَوْهُمْ فَلَمَّا كَانَ قَدْ أَمَرَهُمْ بِالرَّمَلِ حَيْثُ يَرَوْنَهُمْ وَبِتَرْكِهِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُمْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الرَّمَلَ كَانَ مِنْ أَجْلِهِمْ لَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سُنَّةٌ **قَالُوْا** وَمِمَّا دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ لَمَّا حَجَّ۔

۱۳۱۵۔ وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ فِي الْعُمْرَةِ وَمَشَى فِي الْحَجِّ أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي حَجَّتِهِ حَيْثُ عُدِمَ الَّذِينَ مِنْ أَجْلِهِمْ رَمَلَ فِي عُمْرَتِهِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا الرَّمَلُ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ الْأُوَلِ سُنَّةٌ لَا يَنْبَغِي تَرْكُهَا

۱۳۱۶۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَشْوَاطٍ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا وَقَدْ كَانَ فِي بَعْضِهَا حَيْثُ يَرَاهُ الْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِهَا حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ **فَفِي** رَمَلِهِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَجْلِهِمْ رَمَلَ وَلٰكِنْ لِمَعْنًى آخَرَ۔

۱۳۱۷۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

سے رکن یمانی تک رمل کرتے جب ان سے چھپ جاتے تو عام طریقے پر چلتے۔

وہ (پہلے قول والے) کہتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے ان کو پہلے تین چکروں میں دو رکنوں کے درمیان عام چال سے چلنے کا حکم فرمایا جہاں مشرکین انہیں نہیں دیکھ رہے تھے اور حکم دیا کہ باقی چکروں میں رمل کر کے دکھائیں تو جب انہیں کفار کے دیکھنے کی صورت میں رمل کرنے اور نہ دیکھنے کی صورت میں اسے چھوڑنے کا حکم فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ ان (مشرکین) کی وجہ سے رمل تھا سنت ہونے کی وجہ سے نہیں۔

وہ کہتے ہیں جو بات اس پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے موقع پر ایسا نہیں کیا۔

وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرتے ہیں حضرت مجاہد سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ میں رمل کیا اور حج میں عام رفتار سے چلے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں رمل اس لیے نہیں کیا کہ وہ لوگ موجود نہیں تھے جن کی وجہ سے عمرے میں رمل کیا تھا۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے تین پھیروں میں رمل سنت ہے حج اور عمرہ میں اسے چھوڑنا جائز نہیں۔ —— انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔ حضرت ابوالطفیل، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جعرانہ سے عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تو بیت اللہ شریف (کے طواف) میں تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے —— تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے پورے چکر میں رمل کیا کچھ حصہ میں یوں کہ مشرکین دیکھ رہے تھے اور بعض میں وہ نہیں دیکھتے تھے۔ —— تو آپ کے اس رمل میں جسے وہ دیکھ نہیں رہے تھے اس بات کی دلیل ہے کہ رمل ان کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس کی کوئی دوسری وجہ تھی۔

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا تو یہ پہلی حدیث کی طرح ہے۔

الحجر الى الحجر فهذا الحديث مثل الذى قبله۔

۱۴۱۸- حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال ثنا اسباط بن محمد عن عبيد الله بن عمر عن نافع قال كان ابن عمر يرمل من الحجر ثلثا ويمشى اربعا على هيئته قال ابن عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تین پھیروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرتے اور چار پھیروں میں اپنی چال پر چلتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۱۴۱۹- حدثنا على بن عبد الرحمن قال ثنا عفان قال ثنا سليم بن اخضر قال ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يرمل من الحجر الى الحجر۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرتے تھے۔

فهذا مثل الذى قبله ايضا وقد استدل بذلك عبد الله بن عمر على ما ذكرنا ففعله بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله الا انه ليس فى ذلك انه فعله فى حج ولا فى عمرة فقد يجوز ان يكون ذلك كان منه وهو حاج فخالف ذلك ما روى عنه مجاهد وقد يجوز ان يكون ذلك كان منه فى عمرة فيكون مذهبه كان ان يرمل فى العمرة ولا يرمل فى الحجة ومما يدل ايضا على ثبوت الرمل وانه سنة ماضية فى الحج والعمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد فعله فى حجة الوداع حيث لا عدو يريه قوته۔

یہ بھی پہلی حدیث کی طرح ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے استدلال کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی طرح ہی عمل کیا، البتہ اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ نے یہ عمل حج میں کیا یا عمرے میں، تو ممکن ہے آپ نے حج کرتے ہوئے ایسا کیا ہو، تو یہ اس روایت کے خلاف ہوگی جسے حضرت مجاہد نے ان سے روایت کیا اور ممکن ہے عمرے کے موقع پر ایسا کیا ہو تو ان کا مذہب ہوگا کہ عمرے میں رمل کرتے اور حج کے موقع پر نہ کرتے ___ رمل کے ثبوت اور حج و عمرہ میں اس کے سنت پر ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایسا کیا حالانکہ اس وقت آپ کا کوئی دشمن آپ کی طاقت کو دیکھ نہیں رہا تھا۔

۱۴۲۰- فمما روى عنه فى ذلك ما حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابو بكر الحنفى قال ثنا عبد الله بن نافع عن ابيه عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سعى ثلثة ومشى اربعة حين قدم فى الحج والعمرة حين كان اعتمر۔

اس سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تو عمرہ کرتے ہوئے آپ نے تین چکروں میں دوڑ لگائی اور باقی میں اپنی رفتار پر چلے۔

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے معنیٰ کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَمَلَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلٰثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے۔ بواسطہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رمل کیا۔ ——— حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر سات پھیروں میں طواف کیا تین میں رمل کیا اور چار میں عام رفتار پر چلے۔

۱۴۲۳- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حاتم بن اسماعیل فرماتے ہیں ہم سے حضرت جعفر بن محمد نے بیان کیا۔ پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۲۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ فِيْ ثَلٰثَةٍ مِنْهُنَّ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کرتے ہوئے سات چکر لگائے ان میں سے تین میں حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا۔

فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَمَلَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَا عَدُوَّ وَثَبَتَ أَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْهُ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ مِنْ أَجْلِ الْعَدُوِّ وَلَوْ كَانَ فَعَلَهٗ إِذَا كَانُوْا مِنْ أَجْلِهِمْ لَمَا فَعَلَهٗ فِيْ وَقْتِ عَدَمِهِمْ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الرَّمَلَ فِي الطَّوَافِ مِنْ سُنَنِ الْحَجِّ الْمَفْعُوْلَةِ فِيْهِ الَّتِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهَا وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

پس جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رمل کیا حالانکہ اس وقت وہاں دشمن نہیں تھے تو ثابت ہوا کہ دشمنوں کی موجودگی میں آپ نے دشمنوں کی وجہ سے رمل نہیں کیا اور اگر ان کی موجودگی میں ان کی وجہ سے رمل کرتے تو ان کی عدم موجودگی میں نہ کرتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حج میں رمل ان سنتوں میں سے ہے جنہیں عمل میں لایا جائے اور چھوڑنا نہیں چاہیے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح کیا۔

۱۴۲۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحُنَيْنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ فِيْمَا الرَّمَلُ الْآنَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ نَفَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الشِّرْكَ وَأَهْلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا عَلِمْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ لَمَّا حَجَّ عُمَرُ رَمَلَ ثَلَاثًا وَهٰذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ أَحَدٌ۔

۱۴۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فَتَبِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَرَمَلَ ثُمَّ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِذَا لَبّٰى بِهَا مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَرْمُلْ بِالْبَيْتِ وَأَخَّرَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ وَكَانَ لَا يَرْمُلُ يَوْمَ النَّحْرِ۔

فَفِيْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمُلُ فِي الْحَجَّةِ إِذَا كَانَ إِحْرَامُهُ بِهَا مِنْ غَيْرِ مَكَّةَ فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَاهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَخْلُوْ مَا رَوَاهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا فَمَا نَسَخَهُ فَهُوَ أَوْلٰى مِنْهُ أَوْ يَكُوْنَ غَيْرَ صَحِيْحٍ عَنْهُ فَهُوَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُعْمَلَ بِهِ وَأَنْ يَجِبَ الْعَمَلُ بِخِلَافِهِ وَلَمَّا ثَبَتَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الرَّمَلِ عَنْ رَسُوْلِ

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اب رمل اور کاندھوں کو ننگا رکھنے کے بارے میں فرمایا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے شرک اور مشرکین کو دور کر دیا ہے لیکن ہم ایسے عمل کو نہیں چھوڑیں گے جسے ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیکھا۔

حضرت عطاء، حضرت یعلے بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو تین چکروں میں رمل کیا اور یہ صحابہ کرام موجود تھے ان میں سے کسی نے اس پر انکار نہیں کیا۔

حضرت شقیق حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں عمرہ کرنے آیا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے چلا وہ مسجد حرام میں داخل ہوئے اور تین چکروں میں رمل کیا جبکہ باقی میں اپنی عام رفتار سے چلے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے اور رمل کرتے پھر صفا اور مروہ کے درمیان پھیرے لگاتے اور جب آپ مکہ مکرمہ سے ہی تلبیہ کہتے (احرام باندھتے) تو بیت اللہ شریف کے طواف میں رمل نہ کرتے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کو قربانی کے دن تک موخر کرتے اور قربانی کے دن رمل نہ کرتے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب غیر مکہ سے احرام باندھتے تو حج میں رمل کرتے۔

تو یہ اس روایت کے خلاف ہے جو حضرت مجاہد نے ان کے واسطے سے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو حضرت مجاہد کی روایت دو باتوں میں سے ایک سے خالی نہیں، یا تو وہ منسوخ ہوگی اور اس کی ناسخ روایت اس سے اولیٰ ہے یا یہ روایت ان سے صحیح نہیں تو اس پر عمل نہ کرنا اور اس کے خلاف پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہے ـــــ اور جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ عَدَمِ الْمُشْرِكِيْنَ وَعَنْ اَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهٖ فِي الْاَشْوَاطِ الْاُوَلِ الثَّلٰثَةِ ثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ سُنَّةِ الطَّوَافِ عِنْدَ الْقُدُوْمِ وَاَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنَ الرِّجَالِ تَرْكُهٗ اِذَا كَانَ قَادِرًا عَلَيْهِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ـ

اور صحابہ کرام سے مشرکین کی عدم موجودگی میں پہلے تین پھیروں میں رمل کرنا ثابت ہوگیا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ طواف قدوم کی سنت ہے کسی مرد کے لیے اسے چھوڑنا مناسب نہیں جبکہ اس پر قادر ہو، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۵۰ مَا يُسْتَلَمُ مِنَ الْاَرْكَانِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں کن ارکان کو بوسہ دیا جائے

۱۴۲۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ كُلَّهَا ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم تمام ارکان کو چومتے تھے۔

۱۴۲۹ - وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طُهْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهٗ ـ

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت ابو الزبیر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بيان المسئلة

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَيَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّسْتَلِمَ اَرْكَانَهٗ كُلَّهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّسْتَلَمَ مِنَ الْاَرْكَانِ فِي الطَّوَافِ غَيْرُ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ـ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس کی طرف گئی ہے کہ جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرے اسے چاہیے کہ تمام ارکان کا بوسہ لے انھوں نے اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ دو یمانی رکنوں کے علاوہ کسی رکن کو چومنا نہیں چاہیے۔

۱۴۳۰ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَمُرُّ بِهٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْاَسْوَدِ وَالْيَمَانِيْ اِلَّا اسْتَلَمَهُمَا فِي الطَّوَافِ وَلَا يَسْتَلِمُ

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طواف کرتے ہوئے جب ان دو رکنوں یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کے پاس سے گزرتے تو ان دونوں کو چومتے لیکن دوسرے دو رکنوں کو نہیں چومتے تھے۔

هٰذَيْنِ الْاٰخَرَيْنِ ۔

۱۴۳۱ ۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت یزید بن سنان فرماتے ہیں ابو عاصم نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۲ ۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا اَبُوْصَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم کو ان دو یمانی رکنوں کے علاوہ کو چومتے نہیں دیکھا۔

۱۴۳۳ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ مِنْ نَحْوِ دَارِ الْجُمَحِيِّيْنَ ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ارکان بیت اللہ میں سے صرف رکن اسود اور اس رکن کو چومتے تھے جو دار جمحیین کی جانب اس سے ملا ہوا ہے۔

۱۴۳۴ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت لیث، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۵ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ ۔

حضرت عبید بن جریج سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ صرف دو یمانی رکنوں کو چومتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ[۲]

۱۴۳۶ ۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ طَافَ بِالْبَيْتِ الْحَرَامِ فَجَعَلَ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ كُلَّهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَ تَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ شَيْءٌ مَهْجُوْرٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ صَدَقْتَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کا طواف کیا تو تمام ارکان کو چومنے لگے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا آپ ان دو رکنوں کو کیوں چومتے ہیں حالانکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہیں چوما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیت اللہ شریف کی کسی چیز کو چھوڑا نہیں جاتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (آیت کریمہ پڑھتے ہوئے) فرمایا "بے شک تمہارے لیے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں بہترین ہے۔"[۴]

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ كُلُّهَا تُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ فِيْ طَوَافِهٖ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَمَعَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَيْسَ مَعَ الْاَثَرِ الْاَوَّلِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِمَنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَيْضًا عَلٰى مَنْ ذَهَبَ اِلٰى مَا خَالَفَهَا اَنَّ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ هُمَا مَبْنِيَّانِ عَلٰى مُنْتَهَى الْبَيْتِ مِمَّا يَلِيْهِمَا وَالْاٰخَرَانِ لَيْسَا كَذٰلِكَ لِاَنَّ الْحِجْرَ وَرَاءَهُمَا وَهُوَ مِنَ الْبَيْتِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ لَا يُسْتَلَمُ لِاَنَّهٗ لَيْسَ بِرُكْنٍ لِلْبَيْتِ فَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الرُّكْنَانِ الْاٰخَرَانِ لَا يُسْتَلَمَانِ لِاَنَّهُمَا لَيْسَا بِرُكْنَيْنِ لِلْبَيْتِ۔

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ تمام روایات بتاتی ہیں کہ آپ طواف کرتے ہوئے رکن یمانی کے علاوہ کسی رکن کو نہیں چومتے تھے پھر ان روایات میں جو تواتر ہے وہ پہلی روایت میں نہیں ۔ ان روایات کو اپنانے والے اپنے مخالفین کے خلاف یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ دونوں یمانی رکن بیت اللہ شریف کے منتہا پر بنے ہوئے ہیں جبکہ دوسرے رکنوں کی یہ صورت نہیں کیونکہ حطیم ان سے باہر ہے اور وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ دونوں یمانی رکنوں کے درمیان کا بوسہ نہیں لیا جاتا کیونکہ وہ بیت اللہ شریف کے رکن نہیں ہیں تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دوسرے دو رکنوں کو بھی نہ چوما جائے کیونکہ وہ بیت اللہ شریف کے ارکان نہیں ہیں ۔

١٤٣٧ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجْرِ اَنَّهُ الْبَيْتُ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ فَقَالَ فَقَالَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ يُدْخِلُوْهُ فِيْهِ قَالَ عَجَزَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں مروی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے فرماتی ہیں میں نے پوچھا کہ ان (قریش) کے لیے اسے بیت اللہ شریف میں داخل کرنے سے کیا چیز مانع ہوئی آپ نے فرمایا ان کے پاس خرچہ کم تھا۔

١٤٣٨ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ اَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ مَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ مَا شَاْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعٌ قَالَ فَعَلَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ

حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں پوچھا کہ وہ بیت اللہ شریف سے ہے آپ نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا تو پھر ان قریش نے اسے بیت اللہ شریف میں داخل کیوں نہیں کیا آپ نے فرمایا تمہاری قوم کے پاس خرچہ کم تھا۔ میں نے پوچھا کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ بلند کیوں ہے؟ فرمایا تمہاری قوم نے ایسا اس لیے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے

حَدِيثُ عَهْدٍ هِمْ بِجَاهِلِيَّةٍ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ ذٰلِكَ لَنَظَرْتُ اَنْ اُدْخِلَ الْحِجْرَ فِي الْبَيْتِ وَاَنْ اُلْزِقَ بَابَهُ بِالْاَرْضِ -

چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم دورِ جاہلیت سے قریب نہ ہوتی اور ان کے دلوں کے انکار کا خوف نہ ہوتا تو میرا خیال تھا کہ میں حطیم کو بیت اللہ شریف میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔

۱۴۳۹- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ مِيْنَاءَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَاَلْزَقْتُهَا بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَلَزِدْتُ سِتَّةَ اَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ فِي الْبَيْتِ اِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْهُ لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ -

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تمہاری قوم نئی نئی جہالت سے نہ نکلی ہوتی تو میں کعبہ اللہ کو گرا کر اسے زمین سے ملا دیتا۔ مشرق و مغرب کی طرف اس میں دو دروازے بنا دیتا اور حطیم کا چھ ہاتھ ٹکڑا بیت اللہ شریف میں داخل کر دیتا جسے قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کے وقت اسے کم کر دیا تھا۔

۱۴۴۰- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اِذْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتّٰى اَزِيْدَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ نَقُوْلُهُ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْكَ قَبْلَ اَنْ اَهْدِمَهُ فَنَتْرُكَهُ -

حضرت ابو قزعہ سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر کو ہلاک کرے انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ باندھا۔ وہ کہتے ہیں میں نے ام المومنین کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نومسلم نہ ہوتی تو میں کعبۃ اللہ کو گرا کر اس کو حطیم میں شامل کر دیتا۔ اس پر حضرت حارث بن عبدالرحمن بن ابو ربیعہ نے فرمایا اے امیر المومنین (عبدالملک بن مروان) یہ بات نہ کہو میں نے بھی یہ بات حضرت ام المومنین کو فرماتے ہوئے سنا ہے اس نے کہا مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں اسے گرانے سے (کاش میں نے یہ بات اس سے پہلے سن لی ہوتی تو اسے ابن زبیر کی بنیاد پر رہنے دیتا۔)

فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ وَاَنَّ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِهِ لَيْسَا بِرُكْنَيْنِ لِلْبَيْتِ ثَبَتَ اَنَّهُمَا كَمَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فَكَمَا كَانَ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ لَا يُسْتَلَمُ فَكَذٰلِكَ هٰذَانِ اَيْضًا فِي النَّظَرِ لَا يُسْتَلَمَانِ وَقَدِ اسْتَدَلَّ

پس جب ثابت ہوا کہ حطیم بیت اللہ شریف کا حصہ ہے اور اس سے ملنے والے دو رکن بیت اللہ شریف کے رکن ہیں تو ثابت ہوا کہ وہ اس جگہ کی طرح ہیں جو دو یمانی رکنوں کے درمیان ہے جسے چوما نہیں جاتا قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ ان دو رکنوں کا بوسہ بھی نہ لیا جائے۔ ——— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِمَا اسْتَدَلَّ لَنَا بِهٖ مِنْ هٰذَا فِیْ تَرْكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِلَامَ ذَیْنِكَ الرُّكْنَيْنِ۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ حِیْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا ذَكَرْنَا وَاَنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُسْتَلَمَ مِنْ اَرْكَانِ الْبَیْتِ اِلَّا الرُّكْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

عنہمانے بھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان دو رکنوں کا بوسہ چھوڑنے کے سلسلے میں اسی بات سے استدلال کیا ہے جس سے ہم نے استدلال کیا۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتیں تمہاری قوم نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کے وقت اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا۔ وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ اسے ابراہیمی بنیادوں کی طرف نہیں لوٹائیں گے۔ آپ نے فرمایا اگر تمہاری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی (تو میں ایسا کرتا) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حطیم سے ملے ہوئے رکن کا بوسہ لینا اسی لیے چھوڑ دیا کہ وہ ابراہیمی بنیادوں پر مکمل نہیں۔

ان روایات سے ہماری مذکورہ بات ثابت ہوئی نیز ثابت ہوا کہ بیت اللہ شریف کے یمانی رکنوں کے علاوہ کسی رکن کو چومنا

بَابُ ۱۵ الصَّلٰوةِ لِلطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

صبح اور عصر کے بعد طواف کی نماز

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنِ ابْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا یَطُوْفُ بِهٰذَا الْبَیْتِ وَیُصَلِّیْ اَیَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ مَرْدَانِبَةَ

حضرت ابن باباہ حضرت جبیر بن مطعم سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! کسی شخص کو اس گھر کے طواف اور نماز سے رات اور دن میں کسی وقت بھی نہ روکو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد مناف کے بیٹو! اگر یہ کام (بیت اللہ شریف کی تولیت)

عن عطاء عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا بني عبد المناف ان وليتم هذا الامر فلا تمنعوا احدا طاف بهذا البيت وصلى اى ساعة شاء من ليل او نهار۔

تمہارے سپرد ہو تو کسی شخص کو اس گھر کے طواف اور نماز سے نہ روکو رات اور دن کی کسی بھی ساعت میں ہو۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى اباحة الصلوة للطواف في الليل والنهار فلا يمنع من ذلك عندهم وقت من الاوقات المنهي عن الصلوة فيها واحتجوا في ذلك بهذه الآثار وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا حجة لكم في هذه الآثار لان ما اباح رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها وامر بني عبد المطلب او بني عبد مناف ان لا يمنعوا احدا منه من الطواف والصلوة هو الطواف على سبيل ما ينبغي ان يطاف والصلوة على سبيل ما ينبغي ان تصلى فاما على ما سوى ذلك فلا الا ترى ان رجلا لو طاف بالبيت عريانا او على غير وضوء او جنبا ان عليهم ان يمنعوه من ذلك لانه طاف على غير ما ينبغي الطواف عليه وليس ذلك بداخل فيما امرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يمنعوا منه من الطواف فكذلك قوله لا تمنعوا احدا يصلي هو على ما قد امر ان يصلي عليه من الطهارة وستر العورة واستقبال القبلة في الاوقات التي قد ابيحت الصلوة فيها فاما ما سوى ذلك فلا وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيا عاما عن الصلوة عند طلوع الشمس وعند غروبها ونصف النهار وبعد الصبح حتى تطلع الشمس

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک رات اور دن میں طواف کے لیے نماز پڑھنا جائز ہے ان کے نزدیک اس سے ان اوقات میں بھی منع نہ کیا جائے جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے انھوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔ ــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے لیے ان روایات میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں جو کچھ جائز قرار دیا اور بنو عبد المطلب یا بنو عبد مناف کو حکم دیا کہ وہ طواف اور نماز سے نہ روکیں۔ تو اس سے وہ طواف مراد ہے جو کیا جا سکتا ہے اور اس طریقے پر نماز پڑھنا ہے جس کی ادائیگی جائز ہے اس کے علاوہ جائز نہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص ننگے ہو کر یا وضو کے بغیر یا جنابت کی حالت میں طواف کرے تو انھیں اس کو اس سے روکنے کا حق حاصل ہے کیونکہ اس نے غیر مناسب طریقے پر طواف کیا اور یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم میں داخل نہیں کہ وہ طواف سے نہ روکیں اسی طرح آپ کے ارشادگرامی کہ "وہ کسی کو نماز پڑھنے سے نہ روکیں" سے بھی وہی مذکورہ صورت مراد ہے کہ وہ باوضو ہو، قابلِ ستر اعضاء کو ڈھانپے، قبلہ رخ ہو اور ان اوقات میں پڑھے جن میں نماز پڑھنا جائز ہے اس کے علاوہ مراد نہیں اور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے عمومی ممانعت فرمائی۔ اس سلسلے میں تواتر سے روایات مروی ہیں جنھیں میں نے اس کتاب میں دوسرے مقام پر ان کی اسناد کے ساتھ

وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ۔

ذکر کیا ہے

۱۴۴۴۔ فَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ قَالَ طَافَ اَبُو الدَّرْدَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى قَبْلَ مَغَارِبِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ اَنْتُمْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُوْنَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ لَيْسَ كَسَائِرِ الْبُلْدَانِ۔

پہلے قول کے قائلین اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن باباہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد طواف کیا اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھی تو میں نے کہا تم سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام فرماتے ہو کہ عصر کے بعد نماز پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب جائے تو انھوں نے فرمایا یہ شہر دوسرے شہروں کی طرح نہیں۔

فَقَالُوْا فَقَدْ دَلَّ قَوْلُ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَلٰى اَنَّ الصَّلٰوةَ لِلطَّوَافِ لَمْ يَدْخُلْ فِيْهَا نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ ذَكَرْتُمْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَاكُمْ تَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ بِمَكَّةَ فِي الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا لِغَيْرِ الطَّوَافِ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ الْاَوْقَاتِ وَلَا تُخْرِجُوْنَ حُكْمَ مَكَّةَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَدْ اَخْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِي احْتَجَجْتُمْ بِهٖ حُكْمَ مَكَّةَ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ سِوَاهَا فِي الْمَنْعِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِيْ ذٰلِكَ وَاَخْبَرَ اَنَّ النَّهْيَ لَمْ يَدْخُلْ حُكْمُهَا فِيْهِ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا اُرِيْدَ بِهٖ مَا سِوَاهَا مَعَ اَنَّهٗ قَدْ خَالَفَ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِيْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

تو یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طواف کے لیے نماز ان اوقات میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس ممانعت میں داخل نہیں جس کا تم نے ذکر کیا ہے ـــــ ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم بھی اس روایت کے قائل نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں تم بھی نماز طواف کے علاوہ ان اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ جانتے ہو کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور اس سلسلے میں مکہ مکرمہ کا حکم دوسرے شہروں سے الگ نہیں کرتے جس حدیث سے تم نے استدلال کیا ہے اس میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے نماز سے ممانعت کے سلسلے میں مکہ مکرمہ کا حکم دیگر شہروں سے الگ بیان کیا ہے اور انھوں نے بتایا کہ نہی کا اس شہر سے تعلق نہیں بلکہ اس سے دوسرے شہر مراد ہیں پھر اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری فرماتے ہیں حضرت

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ طَافَ عُمَرُ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الصُّبْحِ فَلَمْ يَرْكَعْ فَلَمَّا صَارَ بِذِيْ طُوًى وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کیا تو نماز نہ پڑھی جب مقام ذی طوی میں پہنچے اور سورج طلوع ہوا تو دو رکعتیں ادا کیں۔

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک نے حضرت ابن شہاب سے انھوں نے حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عبد القاری سے روایت کیا۔

فَهٰذَا عُمَرُ لَمْ يَرْكَعْ حِيْنَئِذٍ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ وَقْتُ صَلٰوةٍ وَاَخَّرَ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَهٰذَا بِحَضْرَةِ سَائِرِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ عِنْدَهُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ لِلطَّوَافِ لَصَلّٰى وَلَمَا اَخَّرَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ طَافَ بِالْبَيْتِ اَنْ لَا يُصَلِّيَ حِيْنَئِذٍ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ مِثْلُ ذٰلِكَ وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنھوں نے اس وقت نماز نہ پڑھی کیونکہ ان کے نزدیک اس وقت نماز جائز نہ تھی انھوں نے اسے اس وقت تک موخر کیا جب نماز کا پڑھنا جائز ہو گیا اور نماز ادا کی تو یہ عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا اور کسی نے ان پر اعتراض نہیں کیا اگر ان کے نزدیک اس وقت طواف کی نماز پڑھنا جائز ہوتی تو آپ ادا فرماتے اور اسے موخر نہ کرتے، کیونکہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والے کے لیے اس وقت بلا عذر نماز چھوڑنا جائز نہیں۔ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے جسے ہم نے اس کتاب (کتاب مناسک الحج) سے پہلے بیان کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ اَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ مَكَّةَ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَطَافَ وَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز فجر کے وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ نے طواف کیا لیکن نماز طواف سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھی۔

وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ ذٰلِكَ فِيْ سَائِرِ الْبُلْدَانِ سَوَاءٌ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ نُهِيَ عَنِ الصَّلَوَاتِ فِيْهَا فِيْ سَائِرِ الْبُلْدَانِ كُلِّهَا عَلَى السَّوَاءِ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ

قیاس بھی اسی بات پہ دلالت کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ ممانعت تمام شہروں سے متعلق ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ نماز سے ممانعت کے اوقات کے سلسلے میں بھی تمام شہروں کا حکم ایک جیسا ہو لہٰذا اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو نماز سے ممانعت کے اوقات میں بھی طواف کی نماز پڑھنا جائز

اِلٰی اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ لِلطَّوَافِ فِی الْاَوْقَاتِ الْمَنْھِیِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْهَا ثُمَّ اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ خَالَفُوْا اَھْلَ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی فِیْ ذٰلِكَ عَلٰی فِرْقَتَیْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِّنْهُمْ لَا یُصَلّٰی فِیْ شَیْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْاَوْقَاتِ لِلطَّوَافِ كَمَا لَا یُصَلّٰی فِیْهَا لِلتَّطَوُّعِ مِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَاَبُوْیُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَقَدْ وَافَقَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ مَا رَوَیْنَا عَنْ عُمَرَ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَابْنِ عُمَرَ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ یُصَلّٰی لِلطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ اِصْفِرَارِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا یُصَلّٰی لِذٰلِكَ فِی الْاَوْقَاتِ الثَّلٰثَةِ الْبَوَاقِیْ الْمَنْهِیِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ مُجَاهِدٌ وَاِبْرَاهِیْمُ النَّخْعِیُّ وَعَطَاءٌ۔

سمجھتے ہیں۔

پھر پہلے قول والوں کے مخالفین دو گروہوں میں منقسم ہو گئے ایک گروہ کہتا ہے کہ ان پانچوں اوقات میں طواف کی نماز نہ پڑھی جائے جیسے ان میں نفل نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

جو کچھ ہم نے حضرت عمر فاروق، معاذ بن عفراء اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا وہ ان کے موافق ہے

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ عصر کے بعد سورج کے زرد پڑ جانے تک اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک طواف کی نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن باقی تین ممنوعہ اوقات میں یہ نماز نہ پڑھے۔ حضرت مجاہد، ابراہیم نخعی اور عطاء رضی اللہ عنہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ طُفْ وَصَلِّ مَا كُنْتَ فِیْ وَقْتٍ فَاِذَا ذَهَبَ الْوَقْتُ فَاَمْسِكْ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں طواف کرو اور وقت ہو تو نماز پڑھ لو، پس جب وقت نکل جائے تو رک جاؤ۔

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ غَنِیَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ عَنْ عَطَاءٍ مِّثْلَهٗ۔

حضرت عبدالملک بن ابو سلیمان، حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ وَعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ طُفْ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلِّ مَا كُنْتَ فِیْ وَقْتٍ وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ فِیْ وَقْتِ صَلٰوةٍ۔

حضرت عثمان بن اسود، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا طواف کرو، حضرت عبیداللہ (راوی) فرماتے ہیں یعنی صبح اور عصر کے بعد اور فرمایا جب تک وقت ہو نماز پڑھو، حضرت ابن رجاء (راوی) فرماتے ہیں یعنی نماز کے وقت میں (نماز پڑھو)۔

وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

ابْنُ اَبِیْ عُیَیْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَطُوْفُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَیُصَلِّیْ مَا کَانَتِ الشَّمْسُ بَیْضَاءَ حَیَّةً فَاِذَا اصْفَرَّتْ وَتَغَیَّرَتْ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا حَتّٰی یُصَلِّیَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ یُصَلِّیْ وَیَطُوْفُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَیُصَلِّیْ مَا کَانَ فِیْ غَلَسٍ فَاِذَا اَسْفَرَ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا ثُمَّ یَجْلِسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَیُمْکِنَ الرُّکُوْعُ۔

ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عصر کے بعد طواف کرتے اور جب تک سورج روشن چمکتا ہوتا نماز پڑھتے اور جب وہ پیلا پڑ جاتا اور اس کا رنگ بدل جاتا تو ایک اور طواف کرتے حتیٰ کہ مغرب کی نماز پڑھ کر (طواف کی) نماز پڑھتے اور صبح کے بعد طواف کرتے تو جب تک اندھیرا ہوتا نماز طواف پڑھتے جب سفیدی ہو جاتی تو ایک طواف کرتے پھر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ سورج بلند ہو جاتا اور نماز پڑھنا جائز ہو جاتا۔

۱۴۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَعَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَطُوْفُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ اُسْبُوْعًا وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مَا کَانَ فِیْ وَقْتِ صَلٰوةٍ۔

حضرت سالم اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صبح اور عصر کے بعد طواف کے سات پھیرے لگاتے اور اگر نماز کا وقت ہوتا تو دو رکعتیں پڑھتے

فَهٰذَا عَطَاءٌ قَدْ قَالَ بِرَأْیِهٖ مَا قَدْ ذَکَرْنَا وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا یَطُوْفُ بِهٰذَا الْبَیْتِ وَیُصَلِّیْ اَیَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَقَدْ حَمَلَ ذٰلِکَ عَلٰی خِلَافِ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی وَکَانَ النَّظَرُ فِیْ ذٰلِکَ لَمَّا اخْتَلَفُوْا هٰذَا الْاِخْتِلَافَ اَنَّا رَاَیْنَا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَغُرُوْبَهَا وَنِصْفَ النَّهَارِ یَمْنَعُ مِنْ قَضَاءِ الصَّلٰوةِ الْفَائِتَاتِ وَبِذٰلِکَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تَرْکِهٖ قَضَاءَ الصُّبْحِ الَّتِیْ نَامَ عَنْهَا اِلَی ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ وَبَیَاضِهَا فَاِذَا کَانَ مَا ذَکَرْنَا یَنْهٰی عَنْ قَضَاءِ الْفَرَائِضِ الْفَائِتَاتِ فَهُوَ عَنِ الصَّلَوَاتِ لِلطَّوَافِ اَنْهٰی وَقَدْ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّیَ فِیْهِنَّ وَاَنْ نَقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ حَتّٰی تَمِیْلَ وَحِیْنَ تَضَیَّفُ

تو حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی رائے سے وہی بات فرمائی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ ——— بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی شخص کو اس گھر کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو رات اور دن کی جو ساعت بھی ہو۔ ——— تو یہ حدیث پہلے قول والوں کے خلاف پر محمول ہے۔ اس اختلاف کی صورت میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، طلوع آفتاب غروب شمس اور دوپہر کے وقت فوت شدہ نمازوں کی قضاء ممنوع ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہی تھا کہ جب آرام فرما ہونے کی وجہ سے نماز فجر قضاء ہو گئی تو آپ نے سورج کے بلند ہونے تک اسے نہ پڑھا ——— تو جب (ان اوقات میں) فوت شدہ فرائض کی قضاء ممنوع ہے تو نماز طواف بدرجہ اولیٰ ممنوع ہو گی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین اوقات ایسے ہیں جن میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور مرنے والوں کی تدفین (نماز جنازہ) سے روکتے تھے۔ طلوع شمس کے وقت حتیٰ کہ بلند ہو جائے دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور جب سورج ڈوبنے لگے حتیٰ کہ غروب ہو جائے ہم نے یہ بات اس

الشمس للغروب حتى تغرب وقد ذكرنا ذلك باسناده فيما تقدم من كتابنا هذا فاذا كانت هذه الاوقات تنهى عن الصلوة على الجنائز فالصلوة للطواف ايضا كذلك وكذلك كانت الصلوة بعد العصر قبل تغير الشمس وبعد الصبح قبل طلوع الشمس مباحة على الجنائز ومباحة في قضاء الصلوة الفائتة ومكروهة في التطوع وكان الطواف يوجب الصلوة حتى يكون وجوبها كوجوب الصلوة على الجنائز فالنظر على ما ذكرنا ان يكون حكمها بعد وجوبها كحكم الفرائض التي قد وجبت وحكم الصلوة على الجنازة التي قد وجبت فتكون الصلوة للطواف تصلى في كل وقت يصلى فيه على الجنازة وتقضى فيه الصلوة الفائتة ولا تصلى في كل وقت لا يصلى فيه على الجنازة ولا تقضى فيه صلوة فائتة فهذا هو النظر عندنا في هذا الباب على ما قال عطاء وابراهيم ومجاهد وعلى ما قد روي عن ابن عمر واليه نذهب وهو قول سفيان وهو خلاف قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

سے پہلے اسی کتاب میں سند کے ساتھ بیان کی ہے تو جب ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ہے تو طواف کی نماز کا بھی یہی حکم ہوگا اسی طرح عصر کے بعد سورج کا رنگ بدلنے سے پہلے اور فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نماز جنازہ پڑھنا اور فوت شدہ نماز قضا کرنا جائز ہے البتہ نفل پڑھنا مکروہ ہے اور طواف کی وجہ سے نماز واجب ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کا وجوب نماز جنازہ کے وجوب (فرضیت) کی طرح ہو جاتا ہے۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اس (نماز طواف) کے وجوب کے بعد اس کا حکم وہی ہو جو فرائض اور نماز جنازہ کا ہے جو فرض ہے پس نماز طواف ہر اس وقت پڑھی جا سکتی ہے جس وقت نماز جنازہ پڑھنا اور فوت شدہ نمازوں کی قضاء جائز ہے اور جن اوقات میں نماز جنازہ اور قضاء جائز نہیں ان میں یہ نماز بھی نہیں پڑھ سکتے۔

ہمارے نزدیک اس باب میں یہی قیاس ہے جیسے حضرت عطاء، حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہم نے فرمایا اور جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے۔

باب من احرم بحجة فطاف لها قبل ان يقف بعرفة

حج کے محرم کا وقوفِ عرفات سے پہلے طواف کرنا

١٢٥٣- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عثمان بن الهيثم قال ثنا ابن جريج قال اخبرني عطاء ان ابن عباس كان يقول لا يطوف احد بالبيت حاج ولا غيره الا حل به قلت له من اين كان ابن عباس ياخذ ذلك قال من قبل قول الله تعالى ثم محلها الى البيت العتيق قلت له

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جو شخص حج وغیرہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے وہ اس کے ذریعے احرام سے نکل جاتا ہے (حضرت ابن جریج فرماتے ہیں) میں نے پوچھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات کہاں سے معلوم کی انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے

فَاِنَّمَا ذٰلِكَ بَعْدَ الْمَعْرُوْفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلَ الْمَعْرُوْفِ وَبَعْدَهُ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْخُذُهَا مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَحِلُّوْا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَهَا لِيْ غَيْرَ مَرَّةٍ۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُرْوَةَ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَضْلَلْتَ النَّاسَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا عُرَيَّةُ قَالَ تُفْتِي النَّاسَ اَنَّهُمْ اِذَا طَافُوْا بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلُّوْا وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يَجِيْئَانِ مُلَبِّيَيْنِ بِالْحَجِّ فَلَا يَزَالَانِ مُحْرِمَيْنِ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِهٰذَا ضَلَلْتُمْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُوْنِيْ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ عُرْوَةُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا اَعْلَمَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ۔

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانِ الرَّقَاشِيَّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ يَا اَبَا عَبَّاسٍ مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَفَشَّعَتْ عَنْكَ اَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ قَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ زَعَمْتُمْ۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ

اس ارشادِ گرامی "ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ" سے (فرماتے ہیں) میں نے کہا یہ تو عرفات میں ٹھہرنے کے بعد کا حکم ہے تو انھوں نے جواب دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک یہ وقوفِ عرفات سے پہلے اور بعد دونوں طرح ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سرکارِ دو عالم

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا اے ابن عباس! آپ نے لوگوں کو بہکا دیا انھوں نے پوچھا (اے عریہ) وہ کیسے؟ فرمایا آپ لوگوں کو فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ بیت اللہ شریف کے طواف کے بعد محرم نہیں رہتے حالانکہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آتے تو قربانی کے دن تک محرم رہتے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس وجہ سے تم بھٹک گئے ہیں تم سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان کرتا ہوں اور تم مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا عمل بیان کرتے ہو اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی نسبت حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما،

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوحسان رقاشی سے سنا کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا اے ابن عباس! یہ کیا فتویٰ ہے جو آپ کی جانب سے مشہور ہوا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والا احرام سے نکل آتا ہے۔ انھوں نے فرمایا تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگرچہ تمہارے خیال میں یہ مکروہ ہو۔

حضرت طارق بن شہاب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ وادی بطحاء میں قیام فرما تھے آپ نے فرمایا تم نے کس چیز کے ساتھ احرام باندھا ہے میں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا کیا بیت اللہ شریف کا طواف کرو، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرو پھر احرام کھول دو (فرماتے ہیں) میں نے اسی طرح کیا پھر میں قبیلہ

لِي بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ فَفَعَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ حَتَّى كَانَ زَمَانُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي رَجُلٌ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ رُوَيْدًا بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ فِيهِ فَأْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ أَتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي عُمَرُ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ مَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ وَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں چنانچہ میں لوگوں کو بھی یہی فتویٰ دینے لگا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آیا تو ایک شخص نے مجھے کہا اے عبداللہ بن قیس اپنے بعض فتویٰ کو چھوڑ دو تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد حضرت امیر المومنین نے مناسک حج میں کیا طریقہ جاری کیا میں نے کہا اے لوگو! جنہیں ہم فتویٰ دیا کرتے تھے انہیں صبر سے کام لینا چاہیے اس سلسلے میں امیر المومنین مقدم ہیں ان کی اقتدا کرو جب آپ تشریف لائے تو میں نے آپ سے تذکرہ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اختیار کریں تو بے شک کتاب الٰہی ہمیں (مناسک حج) مکمل کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنائیں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی کا جانور قربان گاہ تک نہ پہنچ گیا۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ طیبہ میں) نو سال ٹھہرے اور آپ نے حج نہیں فرمایا پھر دسویں سال لوگوں میں حج کا اعلان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے والے ہیں چنانچہ مدینہ طیبہ میں بہت سے لوگ آئے جو آپ کی اقتدا کرنا چاہتے تھے پھر ہم نکلے حتیٰ کہ ذوالحلیفہ میں آئے تو آپ نے مسجد میں دو رکعتیں ادا کیں پھر قصواء سواری پر سوار ہوئے۔ جب آپ کی سواری مقام بیداء میں پہنچی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے اور آپ پر قرآن پاک نازل ہو رہا تھا اور آپ اس کا مطلب سمجھتے تھے آپ نے جس بات پر عمل کیا ہم نے بھی اسی پر عمل کیا آپ نے صرف حج کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے بھی اسی کا احرام باندھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کسی بات کا حکم نہیں دیا تھا۔ آپ نے اسی (حج) کا

شَيْئًا وَلَزِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا آخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عُمْرَتُنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرٰى فَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ هٰكَذَا فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَقَوْلُ سُرَاقَةَ هٰذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهٖ عُمْرَتُنَا هٰذِهٖ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ لِلْأَبَدِ أَوْ لِعَامِنَا هٰذَا لِأَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْرِفُونَ الْعُمْرَةَ فِيمَا مَضٰى فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَيَعُدُّونَ ذٰلِكَ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هِيَ لِلْأَبَدِ۔

۱۴۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ سُرَاقَةَ وَلَا جَوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ۔

۱۴۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا طَافُوا بِالْبَيْتِ

تلبیہ لازم فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم صرف حج کی نیت کرتے تھے اور ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے حتی کہ جب عمرہ کا آخری چکر تھا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے وہ بات پہلے سے معلوم ہوتی جو اب معلوم ہوئی ہے (یعنی تمتع) تو میں ہدی نہ چلاتا اور اسے (حج کو) عمرہ میں بدل دیتا لہٰذا جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ (طواف کے بعد) احرام سے نکل کر اسے عمرہ میں بدل دے پس لوگوں نے احرام کھولا اور بال کٹوائے ماسوائے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی تھی حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہمارا یہ عمرہ اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے (راوی فرماتے ہیں) سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا عمرہ حج میں اسی طرح (انگلیوں کی طرح) داخل ہو گیا ہے پس سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جن لوگوں

[illegible]

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال اور ان کو آپ کے جواب میں اس بات کا احتمال ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ حج کے مہینوں میں ہمارا یہ عمرہ ہمیشہ کے لیے ہے یا صرف اسی سال کے لیے؟ کیونکہ اس سے پہلے ان کے ہاں حج کے مہینوں میں عمرہ معروف نہیں تھا بلکہ وہ اسے بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہمیشہ کے لیے یہی حکم ہے۔

حضرت ابن ہاد، حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے سوال اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے جب بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو آپ نے فرمایا اسے عمرہ میں بدل دو جب آٹھویں ذوالحجہ

وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ لَبُّوْا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ قَدِمُوْا فَطَافُوْا بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۱۴۶۰- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صُبْحَةَ رَابِعَةٍ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قُلْنَا أَيُّ حِلٍّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِيْ تَصْنَعُوْنَ۔

۱۴۶۱- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ سَأَلَ النَّاسَ بِمَاذَا أَحْرَمْتُمْ فَقَالَ أُنَاسٌ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ آخَرُوْنَ قَدِمْنَا مُتَمَتِّعِيْنَ وَقَالَ آخَرُوْنَ أَهْلَلْنَا بِإِهْلَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ قَدِمَ وَلَمْ يَسُقْ هَدْيًا فَلْيَحْلِلْ فَإِنِّيْ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَا سُقْتُ الْهَدْيَ حَتّٰى أَكُوْنَ حَلَالًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عُمْرَتُنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ بَلْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ۔

۱۴۶۲- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهٗ قَالَ أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَلْنَا مَعَهٗ بِالْحَجِّ خَالِصًا حَتّٰى إِذَا قَدِمْنَا مَكَّةَ رَابِعَةً

کا دن ہوا تو انھوں نے (حج کا احرام باندھا) اور تلبیہ کہا اور قربانی کے دن (عرفات سے) واپس آکر بیت اللہ شریف کا طواف کیا، لیکن صفا مروہ کے درمیان چکر نہیں لگائے۔

حضرت عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم چار ذوالحجہ کی صبح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! احرام سے کس قسم کا باہر ہونا مراد ہے آپ نے فرمایا مکمل طور پر باہر ہو جاؤ (یعنی جو کچھ احرام کی وجہ سے حرام تھا اب وہ سب کچھ حلال ہے) اگر مجھے پہلے سے اس بات کا علم ہوتا جس کا اب علم ہوا تو میں اسی طرح

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقعہ پر جب ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ تم نے کس کا احرام باندھا ہے بعض صحابہ کرام نے جواب دیا کہ ہم نے حج کا احرام باندھا ہے کچھ نے بتایا کہ ہم نے تمتع کیا ہے جبکہ بعض دوسرے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہم نے اسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا آپ نے باندھا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جو شخص ہدی کے بغیر آیا ہے وہ احرام کھول دے اگر مجھے وہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جس کا اب علم ہوا ہے تو میں ہدی نہ چلاتا حتی کہ احرام کھول دیتا۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہمارا یہ عمرہ اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ ہم نے بھی صرف حج کا احرام باندھا حتی کہ جب چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ میں آئے تو ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ذِالْحَجَّةِ فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ هَدْيًا اَنْ يَّحِلَّ قَالَ وَلَمْ يَعْزِمْ فِيْ اَمْرِ النِّسَاءِ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْنَا تَرَكْنَا حَتّٰى اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسُ لَيَالٍ اُمِرْنَا اَنْ نَّحِلَّ فَنَأْتِىْ عَرَفَاتٍ وَالْمَذْىُ يَقْطُرُ مِنْ مَذَاكِيْرِنَا وَلَمْ يَحْلِلْ هُوَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَاقَ الْهَدْىَ فَبَلَغَ قَوْلُنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الَّذِىْ بَلَغَهٗ مِنْ قَوْلِهِمْ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّىْ اَصْدَقُكُمْ وَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا اَنِّىْ سُقْتُ الْهَدْىَ اَحْلَلْتُ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ قَالَ جَابِرٌ فَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَحَلَلْنَا۔

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّىٌّ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا وَهُوَ يُخْبِرُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْنَا بَعْدَ مَا طُفْنَا اَنْ نَّحِلَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَدْتُّمْ اَنْ تَنْطَلِقُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهِلُّوْا فَاَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَا نَخْلِطُهٗ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ فَلَمَّا طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً وَّاَنْ نَّحِلَّ اِلَى النِّسَاءِ فَقُلْنَا لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسُ لَيَالٍ فَنَخْرُجُ اِلَيْهَا وَذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ جس نے ہدی نہیں چلائی وہ احرام کھول دے لیکن آپ نے عورتوں سے جماع کے بارے میں کچھ نہ بتایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے سوچا کہ اب عرفات سے جانے میں صرف پانچ دن باقی ہیں تو ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا گیا ہے تو کیا ہم عورتوں سے جماع کر کے عرفات میں جائیں گے۔ خود سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ نے ہدی چلائی تھی۔ آپ تک ہماری بات پہنچ گئی۔ آپ نے کھڑے ہو کر صحابہ کرام کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد صحابہ کرام کی اس بات کا ذکر فرمایا جو آپ تک پہنچی تھی۔ آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سب سے زیادہ سچا، متقی اور نیکوکار ہوں اگر میں نے ہدی نہ چلائی ہوتی تو احرام کھول دیتا اور اگر مجھے وہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جس کا اب علم ہوا ہے تو ہدی نہ چلاتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے پس ہم نے سنا اور اطاعت کرتے ہوئے احرام کھول دیا۔

حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بتا رہے تھے کہ جب ہم طواف کر چکے تو ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا گیا اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم منیٰ جانے کا ارادہ کرو تو احرام باندھ لینا چنانچہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔

حضرت اوزاعی، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان سے سنا وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذوالحلیفہ سے صرف حج کا احرام باندھا اس میں عمرہ شامل نہ کیا۔ چار ذوالحجہ کو ہم مکہ مکرمہ پہنچے جب ہم بیت اللہ شریف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس (احرام) کو عمرہ میں بدلنے کا حکم فرمایا نیز یہ کہ ہمارے لیے عورتوں کے پاس جانا جائز ہے ہم نے سوچا کہ نویں ذوالحجہ تک پانچ راتیں باقی ہیں تو کیا ہم عرفات کی طرف عورتوں سے ہم بستری کر کے جائیں گے۔ رسول اکرم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا بَرُّكُمْ وَأَصْدَقُكُمْ فَلَوْلَا الْهَدْيُ لَحَلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مُتْعَتُنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ۔

فَكَانَ سُؤَالُ سُرَاقَةَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُوْرُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِنَّمَا هُوَ عَلَى الْمُتْعَةِ أَيْ إِنَّا قَدْ صَارَتْ حَجَّتُنَا الَّتِي كُنَّا دَخَلْنَا فِيْهَا أَوَّلًا عُمْرَةً ثُمَّ قَدْ أَحْرَمْنَا بَعْدَ حِلِّنَا مِنْهَا بِحَجَّةٍ فَصِرْنَا مُتَمَتِّعِيْنَ فَمُتْعَتُنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا هٰذَا خَاصَّةً فَلَا نَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْمَا بَعْدُ أَمْ لِلْأَبَدِ فَنَتَمَتَّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ كَمَا تَمَتَّعْنَا فِي عَامِنَا هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ لِلْأَبَدِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ لَهُمْ فِيْمَا بَعْدُ أَنْ يَحِلُّوْا مِنْ حَجَّةٍ قَبْلَ عَرَفَةَ لِطَوَافِهِمْ بِالْبَيْتِ وَلِسَعْيِهِمْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَسَنَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَعْدَ هٰذَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ الْإِحْلَالَ الَّذِي كَانَ مِنْهُمْ قَبْلَ عَرَفَةَ خَاصًّا لَهُمْ لَيْسَ لِمَنْ بَعْدَهُمْ وَنَضَعُهُ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى۔

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ قَدِمُوْا مَكَّةَ مُلَبِّيْنَ بِالْحَجِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ۔

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے (سنا تو) فرمایا بیشک میں تم سب سے زیادہ متقی اور سچا ہوں اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا یہ تمتع اسی سال کے ساتھ خاص ہے یا ہمیشہ؟

تو اس حدیث میں مذکور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کا سوال متمتع کے بارے میں تھا یعنی ہم نے جو حج شروع کیا تھا وہ عمرہ میں بدل گیا پھر ہم نے احرام کھولنے کے بعد دوبارہ حج کے لیے احرام باندھا تو ہم متمتع ہو گئے تو کیا ہمارا یہ تمتع اسی سال کے ساتھ خاص ہے آئندہ ہم ایسا نہ کریں یا ہم ہمیشہ حج کے ساتھ عمرہ کا نفع اٹھا سکتے ہیں جس طرح ہم نے اس سال کیا ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے لیکن یہ بات نہیں کہ وہ آئندہ بھی بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر کے یوم عرفہ سے پہلے حج کا احرام کھول دیں۔ عنقریب ہم اسی باب میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے روایت کریں گے کہ عرفات میں جانے سے پہلے احرام کھولنا ان حضرات کے ساتھ خاص تھا بعد والوں کو اس کی اجازت نہیں ہم یہ بات اپنی جگہ پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے اسے عمرہ میں بدل دے ماسوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم صرف حج کے لیے نکلے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے طواف کیا اور احرام نہ کھولا کیونکہ آپ کے ساتھ ہدی تھی۔ آپ کے ساتھ ازواج مطہرات اور صحابہ کرام نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ ہدی نہ تھی انھوں نے

مَنْ مَعَهٗ مِنْ نِسَائِهٖ وَاَصْحَابِهٖ فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ۔

احرام کھول دیا۔

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا طُفْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمَّا كَانَ عَشِيَّةُ عَرَفَةَ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم مدینہ طیبہ سے حج کے لیے آواز بلند کرتے ہوئے (تلبیہ کہتے ہوئے) نکلے جب مکہ مکرمہ آئے تو طواف کیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو عمرہ میں بدل دو سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی ہے پھر عرفہ کی شام (آٹھ ذوالحجہ) کو ہم نے حج کا احرام باندھا۔

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ الْهَدْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحْلِلْ قَالَتْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِيْ عَامَئِذٍ هَدْيٌ فَاَحْلَلْتُ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام حج کا احرام باندھے ہوئے آئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہدی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس سال میرے ساتھ ہدی نہ تھی پس میں نے احرام کھول دیا۔

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى اَصْبَحَ فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا انْبَعَثَتْ بِهٖ سَبَّحَ وَكَبَّرَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحِلُّوْا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات ادا کیں اور صبح تک وہاں رات گذاری۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے جب وہ کھڑی ہو گئی تو آپ نے تسبیح و تکبیر کہی یہاں تک کہ جب آپ کی سواری بیداء میں پہنچی تو آپ نے (حج و عمرہ) دونوں کا تلبیہ کہا جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو احرام کھولنے کا حکم دیا آٹھویں ذوالحجہ کو انہوں نے پھر حج کا احرام باندھا

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا پنے کپڑے اتارتے ہوئے

صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنا عائشۃ تنزع ثیابہا فقال لہا مالک قالت انبئت انک قد احللت واحللت اہلک فقال احل من لیس معہ ہدی فاما نحن فلم نحلل لان معنا ہدیا حتی نبلغ عرفات۔

بیان المسئلۃ

قال ابوجعفر فذہب قوم الی ہذہ الآثار فقلدوہا وقالوا من طاف بالبیت قبل وقوفہ بعرفۃ ولم یکن ساق ہدیا فقد حل وخالفہم فی ذلک آخرون فقالوا لیس لاحد دخل فی حجۃ ان یخرج منہا الا بتمامہا ولا یحلہ منہا شیٔ قبل یوم النحر من طواف ولا غیرہ وقالوا اما ماذکرتموہ من قول اللہ عزوجل ثم محلہا الی البیت العتیق فہذا فی البدن لیس فی الحاج ومعنی البیت العتیق ہہنا ہو الحرم کلہ کما قال فی الآیۃ الاخری یبلغ الہدی محلہ فالحرم ہو محل الہدی لانہ ینحر فیہ فاما بنو آدم فانما محلہم فی حجہم یوم النحر واما ما احتجوا بہ من الآثار التی ذکرناہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امرہ اصحابہ بالحل من حجہم بطوافہم الذی طافوہ قبل عرفۃ فان ذلک عندنا کان خاصا لہم فی حجتہم تلک دون سائر الناس بعدہم۔

۱۴۷۱۔ والدلیل علی ذلک ما حدثنا ابن ابی عمران قال ثنا سعید بن منصور واسحق بن ابی اسرائیل عن عبدالعزیز بن محمد عن ربیعۃ ابن ابی عبدالرحمٰن عن ابن بلال بن الحارث عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارأیت نسخ حجنا ہذا لنا خاصۃ ام للناس عامۃ قال بل لکم خاصۃ۔

۱۴۷۲۔ حدثنا ابن ابی داؤد وصالح بن عبدالرحمٰن

پایا۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ انھوں نے عرض کیا مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے احرام کھول دیا اور گھر والوں کو اس بات کا حکم فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص احرام کھولے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو لیکن ہم عرفات جانے سے

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان آثار پر عمل کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص عرفات میں وقوف سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور اس نے ہدی نہ چلائی ہو تو وہ احرام کھول سکتا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص حج شروع کرتا ہے وہ اسے مکمل کیے بغیر نہیں چھوڑ سکتا۔ وقوف عرفات سے پہلے طواف وغیرہ کسی عمل کی بنیاد پر بھی وہ احرام نہیں کھول سکتا وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے ارشاد خداوندی "پھر ان (قربانیوں) کا آزاد گھر (خانہ کعبہ) تک پہنچنا ہے"۔ قربانی کے جانوروں کے بارے میں ہے حاجی کے بارے میں نہیں اور یہاں بیت عتیق سے تمام حرم مراد ہے جیسا کہ دوسری آیت "یہاں تک کہ ہدی اپنی قربان گاہ تک پہنچ جائے"۔ میں ہے پس حرم ہدی کا منتہیٰ ہے کیونکہ اسے وہاں ذبح کیا جاتا ہے لیکن حج کی صورت میں انسانوں کا منتہیٰ قربانی کا دن ہے۔ اور پہلے گروہ نے جن مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وقوف عرفات سے پہلے طواف کے باعث حج کا احرام کھولنے کا حکم دیا تو ہمارے نزدیک یہ ان صحابہ کرام کے حج کے ساتھ

اس کی دلیل یہ ہے حضرت ابن بلال حضرت ابن حارث سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے ہمارا حج کو فسخ کرنا ہمارے ساتھ خاص ہے یا عام لوگوں کے لیے بھی ہے آپ نے فرمایا بلکہ تمہارے ساتھ خاص ہے۔

حضرت دراوردی فرماتے ہیں میں نے حضرت ربیعہ

قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا مَنْصُورٌ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ۔

بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ حضرت حارث بن بلال بن حارث مزنی سے اور وہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۷۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّمَا كَانَ فَسْخُ الْحَجِّ لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت یحییٰ بن سعید انصاری، حضرت مرقع بن صیفی سے اور وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا حج کو فسخ کرنا ان سواروں کے لیے تھا جو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

۱۴۷۴۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرَقَّعِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَا أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَنَّ تِلْكَ كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ النَّاسِ۔

حضرت مرقع اسدی، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حج کو عمرہ میں بدلنے اور احرام کی وجہ سے حرام ہونے والی تمام باتوں کے حلال ہونے کا حکم فرمایا تو یہ آپ کی طرف سے صرف ہمارے لیے رخصت تھی باقی لوگوں کے لیے یہ حکم نہیں۔

۱۴۷۵۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ هُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُرَقَّعُ الْأَسَدِيُّ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا كَانَ لِأَحَدٍ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ إِلَّا الرَّكْبَ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت مرقع اسدی فرماتے ہیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھنے کے بعد اسے فسخ کرکے عمرہ میں بدل دے سوائے اس دستہ کے جو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

۱۴۷۶۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُرَقَّعُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ مَا كَانَ لِأَحَدٍ بَعْدَنَا أَنْ يُحْرِمَ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَفْسَخَهُ بِعُمْرَةٍ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے بعد کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھ کر پھر اسے عمرہ میں بدل دے۔

۱۴۷۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْأَكْرَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ لَيْسَتْ لَكُمْ وَلَسْتُمْ

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حج تمتع کے بارے میں فرمایا کہ یہ تمہارے لیے نہیں اور نہ ہی تمہارا اس کے ساتھ کوئی تعلق ہے

مِنْهَا فِیْ شَیْءٍ ۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ لَنَا خَاصَّةً أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَةَ الْحَجِّ ۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا حج تمتع ہمارے یعنی صحابہ کرام کے ساتھ خاص تھا۔

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ وَهُوَ الْأَعْمَشُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ يَعْنِي الْفَسْخَ ۔

حضرت شجاع بن ولید، حضرت سلیمان بن مہران یعنی حضرت اعمش رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ فسخ حج جائز نہیں۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ كَانَتْ لَنَا لَيْسَتْ لَكُمْ ۔

حضرت ابراہیمی تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا وہ ہمارے لیے تھا تمہارے لیے نہیں ہے۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَصَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ عُثْمَانُ أَوْ سَأَلْتُهُ ۔

حضرت ابوعوانہ اور صالح بن موسیٰ طلحی نے حضرت معاویہ بن اسحاق سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا یا (فرمایا) میں نے ان سے پوچھا۔

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ قَالَ ثَنَا أَبُو نَضْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيبًا حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ رَخَّصَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ أَلَا وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ بِهِ فَأَحْصِنُوا فُرُوجَ هٰذِهِ النِّسَاءِ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ كَمَا أَمَرَكُمْ ۔

حضرت ابونضرہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت مرحمت فرمائی سنو! اللہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس (اجازت) کے ساتھ تشریف لے گئے پس تم ان عورتوں کی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور جس طرح آپ نے حکم دیا حج اور عمرہ کو مکمل کرو۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا

حضرت ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لیے تلبیہ کہتے ہوئے نکلے مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ شریف کا طواف

قَدِ مُنَا مَلَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَحْرَمْنَا بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ يُرَخِّصُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا شَاءَ فَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَيَدْخُلُ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثُ أَبِي مُوسَى الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ.

۱۴۸۴ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مُتْعَتَانِ فَعَلْنَاهُمَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَنْ نَعُودَ إِلَيْهِمَا۔

۱۴۸۵ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ عَنْ بَعْضِ أَجْدَادِهِ أَوْ أَعْمَامِهِ أَنَّهُ قَالَ مَا كَانَ لِأَحَدٍ بَعْدَنَا أَنْ يُحْرِمَ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَفْسَخَهُ بِعُمْرَةٍ۔

۱۴۸۶ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِلَالٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَقَدْ بَيَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ ذٰلِكَ الْفَسْخَ الَّذِي كَانَ أَمَرَ بِهِ أَصْحَابَهُ خَاصًّا لَهُمْ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ بَعْدَهُمْ وَخَلَطْنَا بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَاهُ عَمَّنْ ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْفَصْلِ مِنْ أَصْحَابِهِ لِأَنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا مِمَّا لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا قَالُوهُ بِآرَائِهِمْ وَإِنَّمَا قَالُوهُ مِنْ جِهَةِ مَا وَقَفُوا عَلَيْهِ فَهُمْ فِيمَا قَالُوا فِي ذٰلِكَ كَمَنْ أَضَافَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر آٹھویں ذوالحجہ کو ہم نے احرام باندھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت ہوا تو انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے اپنے نبی صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت مرحمت فرماتا ہے پس تم حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ ——— حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم

حضرت ابونضرہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم دو متعے کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے ہمیں ان دونوں سے روک دیا پس ہم ان کی طرف نہیں لوٹیں گے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے کثیر بن عبداللہ نے بتایا انھوں نے قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے روایت کیا اس نے اپنے ایک دادا یا چچا سے روایت کیا انھوں نے فرمایا کہ ہمارے بعد کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھ کر

حضرت کثیر بن عبداللہ، حضرت بکر بن عبدالرحمٰن سے اور وہ صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن ہلال رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں ان میں آپ نے بیان فرمایا کہ آپ نے صحابہ کرام کو جس فسخ حج کا حکم دیا تھا وہ ان کے ساتھ خاص تھا بعد والوں کے لیے یہ جائز نہیں تو ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں اس روایت کو بھی ملا دیا جو صحابہ کرام سے مروی ہیں اور ہم نے انھیں اس باب کے شروع میں ذکر کیا کیونکہ ہمارے نزدیک یہ ان باتوں میں سے ہے کہ صحابہ کرام کے لیے اپنے رائے سے کچھ کہنا جائز نہیں انھوں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مطلع ہونے کے بعد یہ قول کیا تو گویا انھوں نے

عليه وسلم **فقد** ثبت بتصحيح هذه الآثار ان الخروج بالحج لا يكون الا بالطواف بالبيت

۱۴۸۷ - **وقد** انكر قوم فسخ الحج وذكروا في ذلك ما حدثنا احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد بن كاسب قال ثنا عبد الله بن رجاء عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم حجاجا فما احللنا من شئ احرمنا به حتى كان يوم النحر۔

فمن الحجة على من احتج بهذا ان يكون عبد الله قد روى عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه قدموا مكة ملبين بالحج فقال من شاء ان يجعلها عمرة فليفعل الا من كان معه الهدى وقد ذكرنا ذلك باسناده في هذا الباب **ففي** هذا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل لهم ان يحلوا ان شاؤا الا انه عزم عليهم بذلك فيجوز ان يكونوا لم يحلوا وقد كان لهم ان يحلوا فقد عاد ذلك الى فسخ الحج لمن شاء ان يفسخه الى عمرة۔

۱۴۸۸ - **وقد** روي عن عائشة ايضا في ذلك ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالك عن محمد بن عبد الرحمن ابن نوفل عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فمنا من اهل بعمرة ومنا من اهل بحج وعمرة ومنا من اهل بالحج واهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج فاما من اهل بعمرة فحل واما من اهل بالحج او جمع الحج والعمرة فلم يحلوا حتى كان يوم النحر۔

اسے آپ کی طرف ہی منسوب کیا۔ —— تو ان روایات کی تصیح سے ثابت ہوا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کیے بغیر حج کے احرام سے نکلنا جائز نہیں۔ —— ایک جماعت نے فسخِ حج کا انکار کیا ہے انھوں نے یوں ذکر کیا حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے نکلے تو قربانی کے دن تک ہم احرام سے نہ نکلے۔

اس حدیث سے استدلال کرنے والوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے آپ نے فرمایا جو شخص اسے عمرہ میں بدلنا چاہے وہ ایسا کرے سوائے اس شخص کے جس کے ساتھ ہدی ہو۔ ہم نے یہ بات اسی باب میں سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔ —— تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی کہ اگر وہ چاہیں تو احرام کھول سکتے ہیں بلکہ آپ نے انھیں تاکیداً فرمایا تو ہو سکتا ہے انھوں نے احرام نہ کھولا ہو حالانکہ انھیں کھولنے کی اجازت تھی تو یہ اس بات کی طرف رجوع ہے کہ جو شخص حج کو عمرہ میں بدلنا چاہے وہ حج کو فسخ کر سکتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا۔ بعض نے حج وعمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا ہوا تھا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس نے احرام کھول دیا اور جن لوگوں نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا۔ انھوں نے قربانی کے دن تک احرام نہ کھولا۔

فقد يجوز ان يكون ذلك عندها كما كان عند ابن عمر على ما قد ذكرنا فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار **واما** وجهه من طريق النظر فانا قد وجدنا الاصل ان من احرم بعمرة وطاف لها وسعى انه قد فرغ منها وله ان يحلق ويحل هذا اذا لم يكن ساق هديا ورأيناه اذا كان قد ساق هديا لمتعة فطاف لعمرته وسعى لم يحل من عمرته حتى يوم النحر فيحل منها ومن حجته احلالا واحدا وبذلك جاءت السنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم جوابا لحفصة لما قالت له ما بال الناس حلوا ولم تحل انت من عمرتك قال اني لبدت رأسي وقلدت هديي فلا احل حتى انحر فكان الهدي الذي ساق لمتعته التي لا يكون عليه فيها هدي الا بان يحج بعدها يمنعه من ان يحل بالطواف حتى يوم النحر لان عقد احرامه هكذا كان ان يدخل في عمرة فيتمها فلا يحل منها حتى يحرم بحجة ثم يحل منها ومن العمرة التي قدمها قبلها معا وكانت العمرة لو احرم بها منفردة حل منها بفراغه منها اذا حلق ولم ينتظر به يوم النحر وكان اذا ساق الهدي لحجة يحرم بها بعد فراغه من تلك العمرة بقي على احرامه الى يوم النحر فلما كان الهدي الذي هو من سبب الحج يمنعه من الاحلال بالطواف بالبيت قبل يوم النحر كان دخوله في الحج احرى ان يمنعه من ذلك الى يوم النحر **فهذا** هو النظر ايضا عندنا وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

تو ہو سکتا ہے ام المومنین رضی اللہ عنہا کے نزدیک اس کی وہی صورت ہو جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک تھی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ـــــ معانی روایات کی تصحیح کی بنیاد پر اس باب کی توجیہ یہ ہے ـــــ اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے۔ ہم نے ایک ضابطہ پایا کہ جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا اور اس کے لیے طواف اور سعی کی تو وہ اس سے فارغ ہو گیا اس کے لیے سر منڈانا اور احرام کھولنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس نے ہدی نہ چلائی ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمتع کے لیے ہدی چلانے کی صورت میں عمرہ کے لیے طواف اور سعی کرنے کے بعد وہ شخص قربانی کے دن تک عمرہ کے احرام سے نہیں نکل سکتا وہ حج اور عمرہ دونوں کے احرام سے بیک وقت نکلتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اسی طرح ہے جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے لوگوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے نہیں کھولا تو آپ نے فرمایا میں نے سر پہ گوند لگایا اور ہدی کو قلادہ ڈالا (یعنی ہدی چلائی) ہے پس میں قربانی تک احرام نہیں کھولوں گا تو آپ نے تمتع کے لیے ہدی چلائی جو حج کے بغیر آپ پر لازم نہ تھی۔ اس کے باعث آپ نے طواف کے بعد احرام نہ کھولا حتیٰ کہ قربانی کا دن آ گیا کیونکہ آپ کے یوں احرام باندھنے سے ضروری ہو گیا کہ آپ عمرہ شروع کر کے اسے مکمل کریں اور احرام نہ کھولیں حتیٰ کہ حج کا احرام باندھیں پھر اس سے اور عمرہ سے جو اس سے پہلے تھا بیک وقت باہر آئیں۔ اور اگر آپ صرف عمرہ کا احرام باندھتے تو اس سے فارغ ہوتے ہی سر منڈانے کے بعد احرام کھول دیتے اور قربانی کے دن کا انتظار نہ کرتے اور جب آپ حج کے لیے ہدی چلاتے اور اس عمرہ سے فراغت کے بعد اس (حج) کا احرام باندھتے تو قربانی کے دن تک احرام برقرار رہتا پس جب حج کے سبب سے ہدی قربانی کے دن سے پہلے طواف کرنے کے بعد احرام کھولنے سے مانع ہے تو حج شروع کرنے کی وجہ سے زیادہ مناسب ہے کہ یوم نحر سے پہلے احرام نہ کھولے ـــــ ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

بَابُ ۱۵۳ الْقَارِنِ كَمْ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ لِعُمْرَتِهِ وَلِحَجَّتِهِ

قارن پر حج اور عمرہ کے کتنے طواف ہیں

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کو جمع کیا اسے ان دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے پھر احرام نہ کھولے یہاں تک کہ دونوں سے اکٹھا احرام کھولے۔

بيان المسئلة

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا عَلَى الْقَارِنِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافٌ وَاحِدٌ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ غَيْرُهُ وَ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَطُوْفُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَيَسْعٰى لَهُمَا سَعْيًا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا اَصْلُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَفْسِهِ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَهُمْ مَعَ هٰذَا فَلَا يَحْتَجُّوْنَ بِالدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَصْلًا فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهِ فِيْ هٰذَا۔

۱۴۹۰۔ فَاَمَّا مَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا قَرَنَ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَاِذَا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں حج اور عمرہ کو جمع کرنے والے قارن پر ایک طواف لازم ہے اس کے علاوہ اس پر کوئی طواف واجب نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ دونوں کے لیے الگ الگ طواف اور سعی کرے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں خطاء واقع ہوئی ہے حضرت دراوردی (راوی) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا، حالانکہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا قول ہے۔ حفاظ حدیث نے اسی طرح روایت کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ بات یہ ہے کہ وہ (پہلا گروہ) بواسطہ دراوردی عبید اللہ سے مروی حدیث سے بالکل استدلال نہیں کرتے تو اس سلسلے میں

جو کچھ حفاظ حدیث نے اس سلسلے میں حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ یوں ہے۔ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جب کوئی حج اور عمرہ کو ملائے تو دونوں کے لیے ایک طواف کرے اور اگر دونوں کو جدا جدا کرے تو ہر ایک کے لیے الگ الگ،

فَرَقَ طَافَ لِكُلٍّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا طَوَافًا وَسَعْيًا۔

۱۴۹۱۔ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَى أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعُودُ مَعْنَاهُ إِلَى مَعْنَى مَا رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ۔

۱۴۹۲۔ **وَقَدْ** ذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ مُهِلًّا بِعُمْرَةٍ مَخَافَةَ الْحَصْرِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ قَرَنْتُ إِلَى عُمْرَتِي حَجَّةً ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۹۳۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

قَالُوا فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا مَا رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۹۴۔ **قِيلَ** لَهُمْ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ تَقْبَلُوا هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ۔

طواف اور سعی کرے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ایوب بن موسیٰ اور موسیٰ بن عقبہ نے حضرت نافع سے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیث روایت کی ہے جس کا مفہوم حضرت دراوردی کی روایت کے مفہوم جیسا ہے۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے ـــــ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف عمرے کا احرام باندھ کر نکلے کیونکہ انہیں (راستے میں) رکاوٹ کا ڈر تھا پھر فرمایا ان دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کو حج سے ملا دیا ہے پھر آگے بڑھے اور دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث، حضرت دراوردی کی اس روایت کے موافق ہو گئی جو انھوں نے حضرت عبید اللہ سے انھوں نے حضرت نافع سے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے

ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تمہارا اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قبول کرنا کیسے جائز ہے حالانکہ حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھایا (تمتع کیا) اور ذوالحلیفہ سے ہدی چلائی، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے آپ کے ہمراہ حج کے ساتھ عمرہ کا نفع اٹھایا۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَمَتِّعًا وَاَنَّهُ بَدَاَ فَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ ۔

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتلاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر متمتع تھے اور آپ نے پہلے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

۱۳۱۵ - وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ قَدِمُوْا مَكَّةَ مُلَبِّيْنَ بِالْحَجِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ ۔

حضرت بکر بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے اسے عمرہ میں بدل دے ماسوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی ہے۔

فَاَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ فِي حَدِيْثِ بَكْرٍ هٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ وَهُوَ مُلَبٍّ بِالْحَجِّ وَقَدْ اَخْبَرَ فِي حَدِيْثِ سَالِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ فَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ فَهٰذَا مَعْنَاهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ اَحْرَمَ اَوَّلًا بِحَجَّةٍ عَلٰى اَنَّهَا حَجَّةٌ ثُمَّ فَسَخَهَا فَصَيَّرَهَا عُمْرَةً فَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ تَمَتَّعَ بِهَا اِلَى الْحَجِّ حَتّٰى يَصِحَّ حَدِيْثُ سَالِمٍ وَبَكْرٍ هٰذَيْنِ وَلَا يَتَضَادَّ اِذْ فَسْخُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ الَّذِيْ كَانَ فَعَلَهُ وَاَمَرَ بِهِ اَصْحَابَهُ هُوَ بَعْدَ طَوَافِهِمْ بِالْبَيْتِ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَابِ فَسْخِ الْحَجِّ فَاَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهِ هٰهُنَا فَاسْتَحَالَ بِذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ الطَّوَافُ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لِلْعُمْرَةِ الَّتِي انْقَلَبَتْ اِلَيْهَا حَجَّتُهُ مُجْزِيًا عَنْهُ مِنْ طَوَافِ حَجَّتِهِ الَّتِيْ اَحْرَمَ بِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ وَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهُ لَمْ يَطُفْ لِحَجَّتِهِ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ لِاَنَّ الطَّوَافَ الَّذِيْ يُفْعَلُ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ فِي الْحَجَّةِ اِنَّمَا يُفْعَلُ لِلْقُدُوْمِ لَا لِاَنَّهُ مِنْ صُلْبِ الْحَجَّةِ فَاكْتَفٰى ابْنُ عُمَرَ بِالطَّوَافِ الَّذِيْ كَانَ فَعَلَهُ بَعْدَ الْقُدُوْمِ فِي عُمْرَتِهِ عَنْ اِعَادَتِهِ فِي حَجَّتِهِ

تو حضرت بکر بن عبد اللہ کی حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے اور حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی روایت میں انھوں نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آغاز عمرہ کے احرام سے کیا۔ —— ہمارے نزدیک اس کا معنی یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے شروع میں صرف حج کا احرام باندھا پھر اسے توڑ کر عمرہ میں بدل دیا اور عمرہ کا تلبیہ کہا پھر اس کے ساتھ اس حج کا نفع اٹھایا جسے آپ نے کیا اور صحابہ کرام کو بھی حکم دیا اور یہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد کی بات ہے اسے ہم "فسخ حج" کے باب میں ذکر کر چکے ہیں یہاں اسے دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس ایسا نہیں ہو سکتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عمرہ کے لیے طواف جسے آپ نے حج سے (عمرہ میں) بدلا اس حج کے لیے بھی کفایت کرے جس کے لیے آپ نے بعد میں احرام باندھا لیکن ہمارے نزدیک اس کی یہ توجیہ ہو سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے یوم نحر سے پہلے حج کا طواف نہیں کیا کیونکہ حج کی صورت میں قربانی کے دن سے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے وہ طوافِ قدوم ہوتا ہے حج کے فرائض سے نہیں ہوتا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس طواف (کے ذکر) پر اکتفا کیا جسے آپ نے (مکہ مکرمہ) تشریف لانے کے بعد اس عمرہ کی حالت میں کیا جسے آپ نے حج کو بدل کر اختیار کیا تھا۔

وهذا مثل ما قد روي عن ابن عمر أيضاً من فعله۔

١٤٩٦- **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حماد عن أيوب عن نافع أن ابن عمر كان إذا قدم مكة رمل بالبيت ثم طاف بين الصفا والمروة وإذا لبى من مكة بها لم يرمل بالبيت وأخر الطواف بين الصفا والمروة إلى يوم النحر وكان يرمل يوم النحر۔

فدل ما ذكرنا أن ابن عمر كان إذا أحرم بالحجة من مكة لم يطف لها إلى يوم النحر فكذلك ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من إحرامه بالحجة التي أحرم بها بعد فسخ حجته الأولى لم يكن طاف لها إلى يوم النحر فليس في حديث ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم من حكم طواف القارن لعمرته وحجته شيء **وثبت** بما ذكرنا أيضاً خطأ الدراوردي في حديث عبيد الله الذي وصفناه۔

١٤٩٧- **واحتج** أهل المقالة الأولى لقولهم أيضاً بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالك ح وحدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فأهللنا بعمرة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه هدي فليهلل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعاً فقدمت مكة وأنا حائض لم أطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انقضي رأسك وامتشطي وأهلي بالحج ودعي العمرة فلما قضيت

تو یہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل کی طرح ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے اور جب مکہ مکرمہ ہی سے تلبیہ کہتے (احرام باندھتے) تو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل نہ کرتے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کو قربانی کے دن تک مؤخر کرتے اور قربانی کے دن بھی رمل نہ کرتے۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھتے تو قربانی کے دن تک اس کے لیے طواف نہ کرتے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حج کے احرام کے بارے میں اسی طرح مروی ہے جس کے لیے آپ نے پہلا حج فسخ کرنے کے بعد احرام باندھا۔ آپ نے یوم نحر تک اس کے لیے طواف نہیں کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جو کچھ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں قارن کے طواف سے متعلق کوئی بات نہیں۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے بھی حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں دراوردی کی خطا ثابت ہو گئی۔

پہلے قول کے قائلین اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقعہ پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس ہدی ہو اور وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے پھر احرام نہ کھولے حتی کہ دونوں کا احرام بیک وقت کھولے (فرماتی ہیں) میں مکہ مکرمہ آئی تو حائضہ تھی میں نے بیت اللہ شریف کا طواف نہ کیا اور نہ ہی صفا مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا سر کے بال کھول دو اور کنگھی کرو پھر حج کا احرام باندھ لو، عمرہ ترک کر دو، (فرماتی ہیں) جب میں حج کر چکی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا آپ نے فرمایا یہ تمہارے اس عمرہ کی جگہ ہے (ام المومنین فرماتی

الحج ارسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابي بكر الى التنعيم فاعتمرت فقال هذه مكان عمرتك قالت فطاف الذين اهلوا بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منى لحجهم واما الذين جمعوا بين الحج والعمرة فانما طافوا لهما طوافا واحدا۔

ہیں) جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انھوں نے بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر احرام کھول دیا پھر منیٰ سے واپسی پر حج کے لیے طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو یکجا کیا تھا انھوں نے دونوں کے لیے ایک طواف کیا۔

قالوا فهذه عائشة قد قالت فاما الذين جمعوا بين الحج والعمرة فانما طافوا طوافا واحدا وهم كانوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وبامره كانوا يفعلون ففي ذلك ما يدل على ان على القارن لحجته وعمرته طوافا واحدا ليس عليه غير ذلك فكان من حجتنا عليهم لمخالفهم انا قد روينا عن عقيل عن الزهري عن عروة عن عائشة فيما تقدم من هذا الباب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع تمتع وتمتع الناس معه والمتمتع قد علمنا انه الذي يهل بحجة بعد طوافه للعمرة ثم قالت عائشة في حديث مالك عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فاهللنا بعمرة فاخبرت انهم دخلوا في احرامهم كما يدخل المتمتعون قالت ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه هدي فليهلل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يهل منهما ولم يبين في هذا الحديث الموضع الذي قال لهم هذا القول فيه فقد يجوز ان يكون قاله لهم قبل دخول مكة او بعد دخول مكة قبل الطواف فيكونون قارنين بتلك الحجة العمرة التي كانوا احرموا بها قبلها ويجوز ان يكون

یہ حضرات فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ لوگ جنھوں نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کیا انھوں نے ایک ہی طواف کیا حالانکہ وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ کے حکم سے ہی ایسا کرتے تھے ــــ تو اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ حج وعمرہ کو ملانے والے (قارن) پر ایک طواف ہے اس کے علاوہ نہیں ــــ تو ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم اس باب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر چکے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تمتع کیا اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام نے بھی تمتع کیا اور ہم جانتے ہیں کہ متمتع وہ شخص ہوتا ہے جو عمرہ کے لیے طواف کرنے کے بعد حج کا احرام باندھتا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت مالک کی روایت میں جسے انھوں نے حضرت زہری سے انھوں نے حضرت عروہ سے اور انھوں نے حضرت ام المومنین سے روایت کیا فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا ــــ تو ام المومنین نے بتایا کہ صحابہ کرام احرام میں اسی طرح داخل ہوئے جس طرح تمتع کرنے والے داخل ہوتے ہیں، فرماتی ہیں پھر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھے پھر بیک وقت دونوں کا احرام کھولے۔ اس حدیث میں بیان نہیں کیا گیا کہ آپ نے اللہ سے یہ بات کس مقام پر فرمائی۔ ہو سکتا ہے آپ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے انھیں یہ حکم دیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد لیکن طواف سے پہلے فرمایا ہو تو یوں وہ اس حج کو اس عمرہ کے ساتھ ملانے والے (قارن) ہوئے جس کے لیے انھوں نے اس سے پہلے احرام باندھا تھا اور

قَالَ لَهُمْ ذٰلِكَ بَعْدَ طَوَافِهِمْ لِلْعُمْرَةِ فَيَكُوْنُوْنَ مُتَمَتِّعِيْنَ بِتِلْكَ الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَرَهُمْ بِالْاِحْرَامِ بِهَا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَاَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَا فِيْ حَدِيْثِهِمَا اللَّذَيْنِ رَوَيْنَاهُمَا عَنْهُمَا فِيْ بَابِ فَسْخِ الْحَجِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ الْقَوْلَ فِيْ آخِرِ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ فَعَلِمْنَا اَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ فِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ اِنَّهَا تَعْنِيْ جَمْعَ مُتْعَةٍ لَا جَمْعَ قِرَانٍ قَالَتْ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا اَيْ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ جَمْعِهِمْ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ الَّتِيْ قَدْ كَانُوْا طَافُوْا لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا لِاَنَّ حَجَّتَهُمْ تِلْكَ الْمَضْمُوْمَةَ مَعَ الْعُمْرَةِ كَانَتْ مَكِّيَّةً وَالْحَجَّةُ الْمَكِّيَّةُ لَا يُطَافُ لَهَا قَبْلَ عَرَفَةَ اِنَّمَا يُطَافُ لَهَا بَعْدَ عَرَفَةَ عَلٰى مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى مَا رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَمَا صَحَّحْنَا مِنْ ذٰلِكَ لِنَفْيِ التَّضَادِّ عَنْهُ اِلٰى مَعْنٰى مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَمَا صَحَّحْنَا مِنْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى حُكْمِ الْقَارِنِ حَجَّةً كُوْفِيَّةً مَعَ عُمْرَةٍ كُوْفِيَّةٍ كَيْفَ طَوَافُهُ لَهُمَا هَلْ هُوَ طَوَافٌ وَاحِدٌ اَوْ طَوَافَانِ۔

۳۴۹۸- وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ الْقَارِنَ يُجْزِيْهِ لِعُمْرَتِهٖ وَحَجَّتِهٖ طَوَافٌ وَاحِدٌ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِذَا رَجَعْتِ اِلٰى مَكَّةَ فَاِنَّ طَوَافَكِ يَكْفِيْكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ۔

قَالُوْا فَقَدْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ممکن ہے آپ نے انھیں یہ حکم اس وقت دیا ہو جب وہ عمرہ کے لیے طواف کر چکے ہوں تو اس طرح وہ اس حج کے ساتھ جس کے احرام کا آپ نے حکم دیا متمتع قرار پائیں گے۔ —— ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے اپنی ان روایات میں جن کو ہم نے فسخ حج کے باب میں ذکر کیا ہے بتایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات مروہ پر آخری چکر کے وقت فرمائی تو معلوم ہوا کہ حدیث مالک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کہ "جن لوگوں نے حج وعمرہ کو جمع کیا" سے مراد تمتع کے طور پر جمع کرنا ہے قران کی صورت میں نہیں، وہ فرماتی ہیں انھوں نے ایک طواف کیا یعنی عمرہ کا طواف کرنے کے بعد جب انھوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تو ایک طواف کیا کیونکہ ان کا یہ حج جو عمرہ سے ملایا گیا تھا مکہ سے ہی کیا گیا اور ایسا حج جس کا احرام مکہ مکرمہ ہی سے باندھا جائے اس کے لیے عرفات (میں وقوف) سے پہلے طواف نہیں کیا جاتا بلکہ عرفات کے بعد کیا جاتا ہے جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے اور یہ بات ہم ان سے روایت کر چکے ہیں۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو کچھ ہم نے روایت کیا اس کا مفہوم اور تضاد کو دور کرنے کے لیے جو ہم نے روایات کی تصحیح بیان کی دونوں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مفہوم اور جو کچھ ہم نے ان سے صحیح قرار دیا اسی کی طرف لوٹ گئیں تو اس میں ایسے قارن کے بارے میں کوئی حکم مذکور نہیں جو کوفہ (یعنی غیر مکہ) سے حج کرتے ہوئے قران کرتا ہے کہ وہ ایک طواف کرے یا دو؟

قارن کے حج وعمرہ کے لیے ایک طواف کو کافی سمجھنے والے یوں بھی استدلال کرتے ہیں۔ حضرت عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف واپس ہوئیں تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارا ایک طواف حج وعمرہ (دونوں) کے لیے کافی ہے۔

وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ

وَسَلَّمَ اَنَّ الَّذِیْ عَلَیْهَا لِحَجَّتِهَا وَعُمْرَتِهَا طَوَافٌ وَاحِدٌ قِیْلَ لَهُمْ لَیْسَ هٰکَذَا لَفْظُ هٰذَا الْحَدِیْثِ الَّذِیْ رَوَیْتُمُوْهُ اِنَّمَا لَفْظُهُ اَنَّهُ قَالَ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ یُجْزِیْكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَاَخْبَرَ اَنَّ الطَّوَافَ الْمَفْعُوْلَ لِلْحَجِّ یُجْزِیْكِ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَاَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ هٰذَا اِنَّمَا تَقُوْلُوْنَ اَنَّ طَوَافَ الْقَارِنِ طَوَافٌ لِقِرَانِهٖ لَا لِحَجَّتِهٖ دُوْنَ عُمْرَتِهٖ وَلَا لِعُمْرَتِهٖ دُوْنَ حَجَّتِهٖ مَعَ اَنَّ غَیْرَ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ مِنْ اَصْحَابِ عَطَاءٍ قَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ بِعَیْنِهٖ عَنْ عَطَاءٍ عَلٰی مَعْنًی غَیْرِ هٰذَا الْمَعْنٰی۔

۱۴۹۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنَا حَجَّاجٌ وَاَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكُلُّ اَهْلِكَ یَرْجِعُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ غَیْرِیْ قَالَ اِنْفِرِیْ فَاِنَّهُ یَكْفِیْكِ قَالَ حَجَّاجٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَلَحَّتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَخْرُجَ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَتُهِلَّ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ مَعَهَا اَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَهَلَّتْ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَدِمَتْ فَطَافَتْ وَسَعَتْ وَقَصَّرَتْ وَذَبَحَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ذَبَحَ عَنْهَا بَقَرَةً۔

فَاَخْبَرَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ بِقِصَّتِهَا بِطُوْلِهَا وَاَنَّهَا اِنَّمَا اَحْرَمَتْ بِالْعُمْرَةِ فِیْ وَقْتِ مَا كَانَ لَهَا اَنْ تَنْفِرَ بَعْدَ فَرَاغِهَا مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ وَاَنَّ الَّذِیْ ذَكَرَ اَنَّهُ یَكْفِیْهَا هُوَ الْحَجُّ مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ لَا الطَّوَافُ فَقَدْ بَطَلَ اَنْ یَكُوْنَ فِیْ حَدِیْثِ عَطَاءٍ هٰذَا حُجَّةٌ فِیْ حُكْمِ طَوَافِ الْقَارِنِ كَیْفَ هُوَ۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا پر حج وعمرہ دونوں کی وجہ سے ایک ہی طواف لازم ہے۔ ـــــ ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے جو حدیث روایت کی ہے اس کے الفاظ اس طرح نہیں ہیں۔ اس کے الفاظ یوں ہیں کہ آپ نے فرمایا تمہارا حج کے لیے طواف تمہارے حج وعمرہ کے لیے کافی ہے تو آپ نے بتایا کہ حج کے لیے کیا جانے والا طواف تمہارے حج وعمرہ کے لیے کفایت کرتا ہے اور تم اس بات کے قائل نہیں بلکہ تم کہتے ہو کہ قارن کا طواف قران کے لیے ہوتا ہے محض حج یا صرف عمرہ کے لیے نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود حضرت ابن ابونجیح کے علاوہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کے دیگر شاگردوں نے اسی حدیث کو ان سے دوسرے مفہوم میں روایت کیا ہے۔

حضرت عبدالملک، حضرت عطاء سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے علاوہ آپ کے تمام اہل خانہ حج اور عمرہ کے ساتھ واپس لوٹیں گے؟ آپ نے فرمایا تم چلو تمہیں بھی حج کافی ہے۔ حضرت حجاج نے حضرت عطاء سے روایت کرتے ہوئے فرمایا جب ام المومنین نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے ان کو تنعیم کی طرف جانے اور وہاں سے احرام باندھنے کا حکم دیا اور ان کے ساتھ ان کے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو بھیجا چنانچہ انھوں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا پھر آکر طواف اور سعی کی نیز بال کٹوائے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ نے ان کی طرف سے قربانی دی۔ حضرت عبدالملک، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے ان کی طرف سے گائے ذبح کی تو حضرت عبدالملک نے حضرت عطاء سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے طویل واقعہ ذکر کیا اور ام المومنین نے عمرہ کا احرام اس وقت باندھا جب حج وعمرہ سے فراغت کے بعد واپس جانے کا وقت ہو گیا تھا اور وہ جو ذکر کیا کہ انھیں وہی کافی ہے اس سے مراد حج وعمرہ میں سے صرف حج تھا طواف مراد نہیں تھا تو یہ بات باطل ہو گئی کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی اس

١٥٠٠ - وَاحْتَجَّ مَنْ ذَهَبَ اَيْضًا فِي الْقَارِنِ اَنَّهُ يَطُوْفُ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَالَكِ تَبْكِيْنَ قَالَتْ اَبْكِيْ لِاَنَّ النَّاسَ حَلُّوْا وَلَمْ اَحْلِلْ وَطَافُوْا بِالْبَيْتِ وَلَمْ اَطُفْ وَهٰذَا الْحَجُّ قَدْ حَضَرَ كَمَا تَرٰى فَقَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاغْتَسِلِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ ثُمَّ حُجِّيْ وَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّيْ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَلَمَّا طَهُرْتُ قَالَ طُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ عُمْرَتِيْ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ طُفْتُ حَتّٰى حَجَجْتُ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ ۔

١٥٠١ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

قَالُوْا فَقَدْ اَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ اَنْ تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَتَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَحِلَّ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ الْقَارِنِ فِيْ طَوَافِهِ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ هُوَ كَذٰلِكَ وَاَنَّهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ غَيْرُهُ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰى اَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ هٰذَا قَدْ رُوِيَ عَلٰى غَيْرِ مَا ذَكَرْنَا ۔

١٥٠٢ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ ابْنُ

قارن کے حج و عمرہ کے لیے ایک طواف کے قائلین کی ایک دلیل یہ ہے۔ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں آپ نے فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ انھوں نے عرض کیا میں اس لیے رو رہی ہوں کہ لوگوں نے احرام کھول دیا اور میں نے نہیں کھولا انھوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور میں نے نہیں کیا اور حج کا وقت آگیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ (حیض) ایک حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لازم کر دیا ہے پس تم غسل کر کے حج کا احرام باندھو پھر حج کرو اور وہ تمام مناسک پورے کرو جنھیں حاجی پورا کرتے ہیں البتہ بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو اور نماز بھی نہ پڑھو۔ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا جب میں حیض سے پاک ہوگئی تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرو پھر تم حج و عمرہ کے احرام سے باہر آجاؤ (فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں کہ ام المومنین نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے پھر احرام سے باہر آنے کا حکم دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حج و عمرہ کو ملانے والے (قارن) کا حکم اسی طرح ہے اور اس پر صرف ایک طواف ہے اس کے علاوہ کوئی طواف نہیں ___ تو اس قول کے قائلین کے خلاف دلیل (جواب) یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس مذکورہ صورت کے علاوہ بھی مروی ہے۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم

عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُهِلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَتْ فَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَامْتَشِطَ وَأَدَعَ عُمْرَتِي۔

نے ہمیں حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص چاہے حج کا احرام باندھے اور جو چاہے عمرہ کا احرام باندھے (آپ فرماتی ہیں) میں ان لوگوں میں سے تھی جنھوں نے عمرے کا احرام باندھا پھر میں حائضہ ہو گئی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو حکم دیا کہ میں بال کھول کر سر میں کنگھی کروں اور عمرہ ترک کر دوں۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت زید بن حسن، حضرت عکرمہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا حِينَ حَاضَتْ أَنْ تَدَعَ عُمْرَتَهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا فَكَيْفَ يَكُونُ طَوَافُهَا فِي حَجَّتِهَا الَّتِي أَحْرَمَتْ بِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهَا مِنْ حَجَّتِهَا تِلْكَ وَمِنْ عُمْرَتِهَا الَّتِي قَدْ رَفَضَتْهَا هٰذَا الْمُحَالُ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ ام المومنین کے حائضہ ہونے کے بعد سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو عمرہ چھوڑنے کا حکم فرمایا اور یہ طواف سے پہلے کی بات ہے تو ان کا اس حج کے لیے طواف کرنا جس کا بعد میں احرام باندھا۔ حج اور اس عمرہ (دونوں) کی طرف سے کفایت کرے گا جس کو چھوڑ دیا تھا، یہ محال ہے۔

۱۵۰۵۔ وَقَدْ رَوَى الْأَسْوَدُ عَنْهَا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طَافَ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَ وَحَاضَتْ هِيَ قَالَتْ فَقَضَيْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجَّتِنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجٍّ قَالَ أَمَا كُنْتِ طُفْتِ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقِي مَعَ أَخِيكِ

اس سلسلے میں حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ام المومنین فرماتی ہیں ہم نکلے اور ہم نے صرف حج کا ارادہ کیا تھا۔ جب حضور علیہ السلام مکہ مکرمہ تشریف لائے تو طواف کیا اور احرام نہ کھولا کیونکہ آپ کے ساتھ ہدی تھی۔ آپ کے ہمراہ ازواج مطہرات اور صحابہ کرام نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی، انھوں نے احرام کھول دیا۔ راوی فرماتے ہیں ام المومنین حائضہ ہو گئیں۔ آپ فرماتی ہیں ہم نے اپنے مناسک حج ادا کیے جب حصب کی رات یعنی واپسی کی رات ہوئی (جس رات واپسی پر وادی محصب میں اترتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے صحابہ کرام حج و عمرہ کے ساتھ لوٹیں گے اور میں صرف حج کے ساتھ واپس

إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا قَدْ كَانَتْ خَرَجَتْ مِنْ عُمْرَتِهَا الَّتِي صَارَتْ مَكَانَ حَجَّتِهَا بِفَسْخِ الْحَجِّ بِمُضِيِّهَا إِلَى عَرَفَةَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا أَيْ لَوْ كُنْتِ طُفْتِ كَانَتْ قَدْ تَمَّتْ لَكِ عُمْرَتُكِ مَعَ حَجَّتِكِ الَّتِي قَدْ فَرَغْتِ مِنْهَا فَلَمَّا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ طَافَتْ لَيَالِيَ قَدِمُوا جَعَلَهَا بِمَا فَعَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ لِحَجِّهَا مِنْ وُقُوفِهَا بِعَرَفَةَ أَوْ تَوَجُّهِهَا إِلَيْهَا خَارِجَةً مِنْ عُمْرَتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَمِرَ أُخْرَى مَكَانَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَكَيْفَ يَجُوزُ لِقَائِلٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّ طَوَافَهَا بِالْبَيْتِ لِحَجَّةٍ هِيَ فِيهَا يَكُونُ لِتِلْكَ الْحَجَّةِ وَلِعُمْرَةٍ أُخْرَى قَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ۔

۱۵۰۶ - وَقَدْ رَوَى الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقُلْتُ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَحُجَّ الْعَامَ أَوْ لَمْ أَخْرُجِ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ فَلَمَّا جِئْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اجْعَلُوهَا

جاؤں گی آپ نے فرمایا کیا تم نے آنے کے بعد طواف نہیں کیا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا نہیں' آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جا کر عمرے کا احرام باندھو یہ تمہارے اس عمرے کا بدل ہوگا — اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ فسخ حج کے باعث جو عمرہ حج کی جگہ پر آیا اس کے لیے طواف کرنے سے پہلے ام المومنین کے عرفات کی طرف جانے کے باعث وہ عمرہ ختم ہو گیا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہم آئے تو تم نے طواف نہیں کیا یعنی اگر تم نے طواف کیا ہوتا تو اس حج کے ساتھ جس سے ابھی فراغت حاصل کی ہے عمرہ بھی مکمل ہو جاتا۔ جب ام المومنین نے بتایا کہ انہوں نے مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد طواف نہیں کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد کے افعال مثلاً وقوف عرفات یا ادھر جانے کو حج کے لیے قرار دیا نیز یہ کہ وہ عمرہ کو چھوڑنے والی قرار پائیں چنانچہ آپ نے ان کو اس عمرہ کی جگہ مقام تنعیم سے (دوسرا) عمرہ کرنے کا حکم دیا تو کسی شخص کا یہ کہنا کیسے جائز ہوگا کہ ان کا حج کے لیے طواف حج کے لیے بھی تھا اور اس عمرہ کے لیے بھی جسے انہوں نے اس سے پہلے ترک کر دیا تھا' ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے۔

اس سلسلے میں حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما نے بھی حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لیے نکلے جب مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے رلایا ہے (فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا اچھا ہوتا اگر میں اس سال حج نہ کرتی یا (فرمایا) اس سال نہ آتی۔ آپ نے فرمایا شاید تمہیں حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ بات آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے جو کچھ حاجی کرتے ہیں تم بھی کرو البتہ بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو (فرماتی ہیں) جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے (حج کو) عمرہ میں بدل دو۔ پس جن لوگوں کے پاس ہدی نہ تھی انہوں نے احرام کھول دیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَهُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَذِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ فَأَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْتُ فَأُتِيَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالُوا أَهْدَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ فَإِنِّي لَأَذْكُرُ أَنِّي كُنْتُ أَنْعَسُ فَيَضْرِبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ حَتَّى جِئْنَا التَّنْعِيمَ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ جَزَاءَ عُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا بِهَا۔

فَهٰذَا مِثْلُ الْحَدِيثِ الَّذِي قَبْلَهُ وَقَدْ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَبْيَنَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۱۵۰۷- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِالْعُمْرَةِ فَلْيُهِلَّ فَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُهِلُّ بِالْحَجِّ لِأَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَأَتَانِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِي عَنْكِ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي شَعْرَكِ وَامْتَشِطِي ثُمَّ لَبِّي بِالْحَجِّ فَلَبَّيْتُ بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَطَهُرْتُ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَلَبَّيْتُ بِالْعُمْرَةِ قَضَاءً لِعُمْرَتِهَا

فَبَيَّنَتْ عَائِشَةُ أَنَّ حَجَّتَهَا كَانَتْ مَفْسُولَةً

حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی اور ذوالیسار رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہدی تھی پھر انھوں نے حج کا احرام باندھا (قران کی نیت)، قربانی کا دن آیا تو میں حیض سے پاک ہوگئی اور میں نے طواف افاضہ (طواف زیارت) کیا پھر گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے حتیٰ کہ واپسی کی رات ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ کے ساتھ واپس جائیں گے اور میں صرف حج کے ساتھ واپس لوٹوں گی۔ (اس پر) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا مجھے یاد ہے کہ مجھے اونگھ آتی اور میرا چہرہ کجاوے کے پچھلے حصے سے جا لگتا، حتیٰ کہ ہم مقام تنعیم میں آئے تو میں نے اس عمرہ کی جگہ جو صحابہ کرام کر چکے تھے عمرے کا احرام باندھا۔

یہ بھی گذشتہ حدیث کی طرح ہے البتہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سے بھی واضح حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم اس وقت نکلے جب ذوالحجہ کا مہینہ قریب آچکا تھا (اس وقت ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھے لیکن میں تو صرف حج کا احرام باندھوں گا کیونکہ میرے ساتھ ہدی ہے۔ ام المومنین فرماتی ہیں ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھا اور کچھ نے عمرہ کا۔ لیکن میں نے عمرہ کا احرام باندھا عرفہ کے دن مجھے حیض آگیا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور بالوں کو کھول کر کنگھی کرو پھر حج کے لیے تلبیہ کہو۔ چنانچہ میں نے حج کا تلبیہ کہا جب واپسی کی رات ہوئی اور میں حیض سے پاک ہوگئی تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ مجھے تنعیم لے گئے تو میں نے عمرہ کی قضا کرتے ہوئے عمرہ کا احرام باندھا۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ان کا حج عمرہ سے

مِنْ عُمْرَتِهَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ فِيمَا بَيْنَهُمَا نَقَضَتْ شَعْرَهَا وَامْتَشَطَتْ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ طَوَافُهَا لِحَجَّتِهَا الَّتِي بَيْنَهَا وَبَيْنَ عُمْرَتِهَا مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِحْلَالِ يُجْزِي عَنْهَا لِعُمْرَتِهَا وَحَجَّتِهَا هٰذَا مُحَالٌ وَهُوَ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَ فِيهِ جَابِرٌ بِقِصَّةِ عَائِشَةَ وَأَنَّهَا لَمْ تَكُنْ حَلَّتْ بَيْنَ عُمْرَتِهَا وَحَجَّتِهَا وَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ فِي هٰذَا بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَبْلَ دُخُولِهَا فِي حَجَّتِهَا أَنْ تَدَعَ عُمْرَتَهَا وَأَنْ تَفْعَلَ مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ مِمَّا ذُكِرَتْ فِي حَدِيثِهَا وَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى أَنَّ حَدِيثَ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ عَنْهُ الْحَجَّاجُ وَعَبْدُ الْمَلِكِ لَا كَمَا رَوَاهُ عَنْهُ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ۔

۱۵۰۸۔ وَاحْتَجَّ أَيْضًا الَّذِينَ قَالُوا يَطُوفُ الْقَارِنُ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا۔

قِيلَ لَهُمْ مَا أَعْجَبَ هٰذَا أَنَّكُمْ تَحْتَجُّونَ بِمِثْلِ هٰذَا وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ قَدِمُوا صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَهُوَ عَلَى الصَّفَا فِي آخِرِ طَوَافٍ فَكَيْفَ تَقْبَلُونَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَدَعُونَ مِثْلَ هٰذَا۔

جدا تھا اور ان دونوں کے درمیان انھوں نے بالوں کو کھولا اور کنگھی کی تو کیسے جائز ہوگا کہ ان کا اس حج کے لیے طواف کرنا جس کے اور عمرہ کے درمیان مذکورہ احرام باندھا تھا، عمرہ اور حج دونوں کے لیے کافی ہو، یہ محال ہے اور یہ حضرت ابوالزبیر کی روایت سے جسے انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، اولیٰ ہے کیونکہ اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان کیا اور اس میں حج وعمرہ کے درمیان احرام کھولنے کا ذکر نہیں جب کہ اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حج شروع کرنے سے پہلے عمرہ چھوڑنے اور غیر محرم جیسے اعمال کرنے کا حکم دیا اور انھوں نے ایسا کیا (عمرے کا احرام کھول دیا)۔

یہ اس بات پر بھی دلالت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عطاء کی روایت اس طرح ہے جیسے ان سے حجاج اور عبدالملک نے روایت کی، ابن ابونجیح کی روایت کی طرح نہیں۔

حج عمرہ کے لیے ایک ہی طواف کے قائلین یوں بھی استدلال کرتے ہیں

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کو ملایا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

ان حضرات کو جواباً کہا جائے گا کہ کس قدر تعجب کی بات ہے تم اس حدیث سے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم نے حضرت جعفر بن محمد سے روایت کیا انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا، حضرت ابن جریج، اوزاعی، عمرو بن دینار اور قیس بن سعد حضرت عطاء سے اور وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ چار ذوالحجہ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عمرے میں بدلنے کا حکم دیا اس وقت آپ صفا پہ آخری چکر لگا رہے تھے۔ تو تم کیسے اس بات کو قبول کرتے ہو اور اس قسم کی حدیث

١٥٠٩۔ فَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى طَوَافٍ وَاحِدٍ۔

قِيْلَ لَهُمْ إِنَّمَا يَعْنِيْ جَابِرٌ بِهٰذَا الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ عَنْهُ أَبُو الزُّبَيْرِ۔

اور اگر وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کریں کہ حضرت رباح بن ابومعروف حضرت عطاء سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے ایک طواف پر اضافہ نہیں کیا۔

تو ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مراد صفا مروہ پر سعی کرنا ہے۔ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ بات روایت کی ہے۔

١٥١٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا۔

حضرت ابن جریج، حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے صفا مروہ پر ایک ہی بار سعی کی۔

وَإِنَّمَا أَرَادَ جَابِرٌ بِهٰذَا أَنْ يُخْبِرَهُمْ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَا يُفْعَلُ فِيْ طَوَافِ يَوْمِ النَّحْرِ وَلَا فِيْ طَوَافِ الصَّدْرِ كَمَا يُفْعَلُ فِيْ طَوَافِ الْقُدُوْمِ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا عَلَى الْقَارِنِ مِنَ الطَّوَافِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ هُوَ طَوَافٌ وَاحِدٌ أَوْ طَوَافَانِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ صَحَّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ فِي الْقَارِنِ أَنَّهُ يَطُوْفُ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا فَإِلٰى قَوْلِ مَنْ تُخَالِفُوْنَ قَوْلَهُ فِيْ ذٰلِكَ قِيْلَ لَهُ إِلٰى قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ارادہ ان کو یہ بتانا تھا کہ قربانی کے دن کے طواف اور طواف صدر (واپسی کا طواف) میں صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کی جائے جیسے طواف قدوم میں کی جاتی ہے۔ اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ قارن پر عمرے اور حج کا ایک ہی طواف ہے یا دو طواف ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح ثابت ہے انھوں نے قارن کے بارے میں فرمایا کہ وہ عمرے اور حج کے لیے ایک ہی طواف کرے تو تم ان کے قول کو چھوڑ کر کس کا قول اپناتے ہو۔ اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کو اپناتے ہیں۔

١٥١١۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَوْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ نَصْرٍ قَالَ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَأَدْرَكْتُ عَلِيًّا فَقُلْتُ لَهُ إِنِّيْ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ أَفَأَسْتَطِيْعُ أَنْ أُضِيْفَ إِلَيْهِ عُمْرَةً قَالَ لَا لَوْ كُنْتَ أَهْلَلْتَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَرَدْتَ أَنْ تَضُمَّ إِلَيْهَا الْحَجَّ ضَمَمْتَهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا أَرَدْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَصُبُّ عَلَيْكَ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُحْرِمُ بِهِمَا جَمِيْعًا وَتَطُوْفُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا۔

حضرت ابونصر فرماتے ہیں میں نے حج کا احرام باندھا پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی میں نے عرض کیا کہ میں نے حج کا احرام باندھا ہے کیا میں اس کے ساتھ عمرہ کو ملا سکتا ہوں؟ انھوں نے فرمایا "نہیں" اگر تم عمرے کا احرام باندھتے پھر اس کے ساتھ حج کو ملانا چاہتے تو ملا سکتے تھے۔ میں نے عرض کیا اگر میں اس طرح کرنا چاہوں تو کیا طریقہ اختیار کروں انھوں نے فرمایا اپنے اوپر پانی کا ایک چھاگل بہا دو پھر دونوں کا احرام باندھو اور ہر ایک کے لیے الگ طواف کرو۔

١٥١٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا

حضرت مالک بن حارث، حضرت ابونصر سلمی سے اور وہ

شعبة قال اخبرني منصور عن مالك ابن الحارث عن ابي نصر السلمي عن علي مثله قال ابو داود قال منصور فذكرت ذلك لمجاهد فقال ما كنا نفتي الناس الا بطواف واحد فاما الان فلا ـ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں حضرت قیس نے فرمایا حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا ہم لوگوں کو ایک ہی طواف کا فتویٰ دیا کرتے تھے لیکن اب ایسا نہیں ۔

۱۵۱۳ ـ حدثنا محمد بن الحجاج قال ثنا الخصيب قال ثنا يزيد بن عطاء عن الاعمش عن ابراهيم ومالك بن الحارث عن عبد الرحمن بن اذينة قال سألت عليا فذكر مثله ـ

حضرت عبدالرحمٰن بن اذینہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۱۴ ـ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانة عن سليمن فذكر باسناده مثله ـ

حضرت ابوعوانہ، حضرت سلیمان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۱۵ ـ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانة عن منصور عن ابراهيم عن مالك عن ابي نصر مثله قال منصور فذكرت ذلك لمجاهد فقال ما كنت افتي الناس الا بطواف واحد فاما الان فلا ـ

حضرت مالک، حضرت ابونصر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مجاہد سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا میں لوگوں کو صرف ایک طواف کا فتویٰ دیا کرتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہے ۔

۱۵۱۶ ـ حدثنا ابن ابي عمران قال ثنا شجاع بن مخلد ح وحدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قالا ثنا هشيم عن منصور بن زاذان عن الحكم عن زياد ابن مالك عن علي وعبد الله قالا القارن يطوف طوافين ويسعى سعيين ـ

حضرت زیاد بن مالک، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں قارن دو بار طواف اور ایک بار سعی کرے ۔

فهذا علي وعبد الله قد ذهبا في طواف القارن الى خلاف ما ذهب اليه ابن عمر واما وجه ذلك من طريق النظر فانا رأينا الرجل اذا احرم بحجة وجبت عليه بما فيها من طواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ووجب عليه في انتهاك ما قد حرم عليه باحرامه بها من الكفارات ما يجب عليه في ذلك وكذلك اذا احرم بعمرة وجبت عليه ايضا بما فيها

تو حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے قارن کے طواف کے سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے موقف کے خلاف مذہب اختیار کیا ہے۔ غور و فکر کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی شخص حج کا احرام باندھتا ہے تو اس پر حج کے احکام مثلاً بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کی سعی لازم ہو جاتی ہے اور احرام کی وجہ سے جو کچھ اس پر حرام ہوتا ہے اس کی خلاف ورزی پر اسے کفارے ادا کرنے پڑتے ہیں جو اس صورت میں اس پہ لازم ہوتے ہیں ۔ اسی طرح جو شخص عمرے کا احرام باندھتا ہے تو اس طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی لازم ہو

مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَوَجَبَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ بِهَا مِنَ الْكَفَّارَاتِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ وَفِي ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا جَمَعَهُمَا فَكُلٌّ قَدْ اجْتَمَعَ أَنَّهُ فِي حُرْمَتَيْنِ حُرْمَةِ حَجٍّ وَحُرْمَةِ عُمْرَةٍ فَكَانَ يَجِيءُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَجِبَ عَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْكَفَّارَاتِ فِي انْتِهَاكِ الْحُرَمِ الَّتِي حُرِّمَتْ عَلَيْهِ بِهَا مَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ لَهَا لَوْ أَفْرَدَهَا فَأُدْخِلَ عَلَى هٰذَا الْقَوْلِ فَقِيلَ فَقَدْ رَأَيْنَا الْحَلَالَ يُصِيبُ الصَّيْدَ فِي الْحَرَمِ فَيَجِبُ عَلَيْهِ الْجَزَاءُ لِحُرْمَةِ الْحَرَمِ وَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ يُصِيبُ صَيْدًا فِي الْحِلِّ فَيَجِبُ عَلَيْهِ الْجَزَاءُ لِحُرْمَةِ الْإِحْرَامِ وَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ إِذَا أَصَابَ صَيْدًا فِي الْحَرَمِ وَجَبَ عَلَيْهِ جَزَاءٌ وَاحِدٌ لِحُرْمَةِ الْإِحْرَامِ وَدَخَلَ فِيهِ حُرْمَةُ الْجَزَاءِ لِحُرْمَةِ الْحَرَمِ وَهُوَ فِي وَقْتِ مَا أَصَابَ ذٰلِكَ الصَّيْدَ فِي حُرْمَتَيْنِ فِي حُرْمَةِ إِحْرَامٍ وَحُرْمَةِ حَرَمٍ فَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْحُرْمَتَيْنِ مَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ لَهَا لَوْ أَفْرَدَهَا قَالُوا فَكَذٰلِكَ الْقَارِنُ فِيمَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْ عُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ لَوْ أَفْرَدَهَا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ لَمَّا جَمَعَهُمَا إِلَّا مِثْلُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي إِحْدَاهُمَا وَيَدْخُلُ مَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ لِلْأُخْرَى لَوْ كَانَتْ مُفْرَدَةً فِي ذٰلِكَ قِيلَ لَهُ إِنَّكُمْ لِمَ تَقْطَعُونَ إِنَّمَا يَجِبُ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِ الصَّيْدَ فِي الْحَرَمِ جَزَاءٌ وَاحِدٌ وَقَدْ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ أَنَّ الْقِيَاسَ كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ جَزَاءَانِ جَزَاءٌ لِحُرْمَةِ الْإِحْرَامِ وَجَزَاءٌ لِحُرْمَةِ الْحَرَمِ وَأَنَّهُمْ إِنَّمَا خَالَفُوا ذٰلِكَ اسْتِحْسَانًا وَلٰكِنَّا لَا

جاتی ہے اور عمرے کے احرام کی وجہ سے جو کچھ اس پر حرام ہو جاتا ہے اس کے ارتکاب کی وجہ سے اس پر وہ کفارے لازم ہوتے ہیں جو اس صورت میں اس پر واجب ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ دونوں کو جمع کرے تو بالاتفاق اسے دو احرام حاصل ہوتے ہیں ایک حج کا احرام اور دوسرا عمرے کا احرام، تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس شخص پہ دونوں (حج وعمرے) میں سے ہر ایک کی طرف سے طواف اور سعی لازم ہو گی اور جو کچھ اس پر حرام ہوا اس کی خلاف ورزی کی صورت میں وہ کفارے لازم ہوتے ہیں جو صرف ایک کا احرام باندھنے کی حالت میں لازم ہوتے ہیں۔

اس قول پر اعتراض کیا گیا چنانچہ کہا گیا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ غیر محرم، حرم میں شکار کرے تو حرم کی بے حرمتی کی وجہ سے اس پہ بدلہ لازم ہوتا ہے اور محرم غیر حرم میں شکار کرے تو احرام کی حرمت کے باعث اس پر جزا لازم ہوتی ہے اور جب وہ دو حرمتوں یعنی حرمت احرام اور حرمت حرم میں شکار کرے تو ہر حرمت کے باعث وہ چیز لازم نہیں ہوتی جو ان کے الگ الگ ہونے کی صورت میں واجب ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں قارن کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ حج وعمرہ میں مفرد ہو تو اس صورت میں جو کچھ لازم ہوتا ہے تو دونوں کو جمع کرنے کی صورت میں بھی وہی کچھ واجب ہو گا جو انفرادی صورت میں ہوتا ہے اور انفرادی صورت میں جو کچھ دوسرے عمل کی وجہ سے واجب ہوتا ہے وہ اسی میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم کس طرح قطعی طور پر کہتے ہو کہ محرم کے حرم میں شکار کرنے پر ایک ہی جزا واجب ہوتی ہے جب کہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ ان کے نزدیک قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس پر دو جزا واجب ہوں۔ یعنی ایک حرمت احرام اور دوسری حرمت حرم کی وجہ سے لیکن انھوں نے استحساناً اس کی مخالفت کی اور ہم اس سلسلے میں ان کی طرح نہیں کہتے بلکہ ہمارے نزدیک قیاس وہ ہے جسے انھوں نے استحسان قرار دیا

نَقُولُ فِي ذٰلِكَ كَمَا قَالُوا بَلِ الْقِيَاسُ عِنْدَنَا فِي ذٰلِكَ مَا ذَكَرُوا اَنَّهُمُ اسْتَحْسَنُوهُ وَذٰلِكَ اَنَّا رَأَيْنَا الْاَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَنَّهُ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ حَجَّتَيْنِ وَلَا بَيْنَ عُمْرَتَيْنِ فَكَانَ لَهُ اَنْ يَجْمَعَ بِاِحْرَامٍ وَاحِدٍ بَيْنَ شَكْلَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فَيَدْخُلُ بِذٰلِكَ فِيهِمَا وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْئَيْنِ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ كَانَ لَهُ اَنْ يَجْمَعَ اَيْضًا بِاَدَائِهِ جَزَاءً وَاحِدًا مَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِحُرْمَتَيْنِ مُخْتَلِفَتَيْنِ وَهُمَا حُرْمَةُ الْحَرَمِ الَّتِي لَا يُجْزِئُ فِيهَا الصَّوْمُ وَحُرْمَةُ الْاِحْرَامِ الَّتِي يُجْزِئُ فِيهَا الصَّوْمُ وَيَكُونُ بِذٰلِكَ الْجَزَاءِ الْوَاحِدِ مُؤَدِّيًا عَمَّا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِمَا فَلَمْ يَكُنْ لَهُ اَنْ يَجْمَعَ بِاَدَائِهِ جَزَاءً وَاحِدًا عَمَّا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَتَيْنِ مُؤْتَلِفَتَيْنِ مِنْ شَكْلٍ وَاحِدٍ وَهُمَا حُرْمَةُ الْعُمْرَةِ وَحُرْمَةُ الْحَجِّ كَمَا لَمْ يَكُنْ لَهُ اَنْ يَدْخُلَ بِاِحْرَامٍ وَاحِدٍ فِي حُرْمَةِ شَيْئَيْنِ مُؤْتَلِفَيْنِ وَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا اَيْضًا كَذٰلِكَ وَكَانَ الطَّوَافُ لِلْحَجَّةِ وَالطَّوَافُ لِلْعُمْرَةِ مِنْ شَكْلٍ وَاحِدٍ لَمْ يَكُنْ بِطَوَافٍ وَاحِدٍ دَاخِلًا فِيهِمَا وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الطَّوَافُ مُجْزِئًا عَنْهُمَا وَاحْتَاجَ اَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دُخُولًا عَلٰى حِدَةٍ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِمَّا يَجْمَعُهُ بِاِحْرَامٍ وَاحِدٍ مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ الْمُخْتَلِفَتَيْنِ وَمِمَّا ذَكَرْنَا لَا يَجْمَعُهُ مِنَ الْحَجَّتَيْنِ الْمُؤْتَلِفَتَيْنِ وَالْعُمْرَتَيْنِ الْمُؤْتَلِفَتَيْنِ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَأَيْنَاهُ يَحِلُّ مِنْ حَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ بِحَلْقٍ وَاحِدٍ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ اَيْضًا يَطُوفُ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَيَسْعٰى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ **قِيلَ** لَهُ قَدْ رَأَيْنَاهُ يَحِلُّ

اس مسئلہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں متفق علیہ قاعدہ یہ ہے کہ انسان کے لیے حج و عمرہ کو جمع کرنا جائز ہے لیکن دو عمرے یا دو حج جمع نہیں کر سکتے پس ایک احرام کے ساتھ دو مختلف صورتوں کو جمع کر سکتا ہے اس طرح وہ دونوں میں داخل ہو جائے گا لیکن ایک قسم کی دو عبادتوں کو جمع نہیں کر سکتا تو جب صورتحال یوں ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا تو ایک بدل جو دو مختلف حرمتوں کے باعث لازم ہوگا، کی ادائیگی سے دونوں کا جامع ہوگا۔ ایک حرمت حرم ہے جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں اور دوسری حرمت احرام ہے جس میں روزہ رکھنا جائز ہے تو اس ایک جزا کے ساتھ وہ اس چیز کو ادا کرنے والا ہوگا جو ان دونوں کی وجہ سے اس پر لازم ہوئی لیکن یہ بات جائز نہیں کہ وہ ایک ہی شکل کی دو حرمتوں یعنی حرمت عمرہ اور حرمت حج کی خلاف ورزی پر صرف ایک بدل ادا کرے جیسے وہ ایک احرام کے ساتھ ایک جیسی دو عبادتوں کی حرمت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جب وہ بات بھی اسی طرح ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور حج کے لیے طواف کی ایک ہی شکل ہے تو ایک ہی طواف سے دونوں میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی دونوں کی طرف سے ایک طواف کافی ہوگا اور اس بات کی ضرورت ہوگی کہ دونوں میں علیحدہ علیحدہ داخل ہو۔ قیاس کا تقاضا یہی ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ ایک ہی احرام سے حج و عمرہ کو جمع کر سکتا ہے لیکن متصل دو حج یا دو عمروں کو (ایک احرام سے) جمع نہیں کر سکتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں وہ حج و عمرہ سے ایک بار سر منڈانے سے باہر آجاتا ہے اس کے علاوہ اس پر کچھ لازم نہیں ہوتا تو اس پر طواف و سعی بھی اسی طرح ایک ایک بار ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ اس پر کچھ لازم نہ ہو۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں وہ ایسے دو مختلف احراموں سے ایک حلق کے ساتھ باہر

بِحَلْقٍ وَاحِدٍ مِنْ اِحْرَامَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ لَا يُجْزِيْهِ فِيْهِمَا اِلَّا طَوَافَانِ مُخْتَلِفَانِ وَذٰلِكَ اَنَّ رَجُلًا لَوْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ لَهَا وَسَعٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهٖ فَصَارَ بِذٰلِكَ مُتَمَتِّعًا اَنَّهٗ كَانَ حُكْمُهٗ يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ يَّحْلِقَ حَلْقًا وَاحِدًا فَيَحِلُّ بِذٰلِكَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَكَانَ يَحِلُّ بِحَلْقٍ وَاحِدٍ مِنْ اِحْرَامَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ قَدْ كَانَ دَخَلَ فِيْهِمَا دُخُوْلًا مُتَفَرِّقًا وَلَمْ يَكُنْ مَا وَجَبَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْحَلْقِ مُوْجِبًا اَنَّ حُكْمَ الطَّوَافِ لَهُمَا كَانَ كَذٰلِكَ وَاِنَّهٗ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَلْ هُوَ طَوَافَانِ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَلْقِ الْقَارِنِ لِعُمْرَتِهٖ وَحَجَّتِهٖ حَلْقًا وَاحِدًا لَا يَجِبُ بِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ طَوَافِهٖ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَلَمَّا كَانَ قَدْ يَحِلُّ فِي الْاِحْرَامَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ دَخَلَ فِيْهِمَا دُخُوْلًا مُتَفَرِّقًا بِحَلْقٍ وَاحِدٍ كَانَ فِي الْاِحْرَامَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ دَخَلَ فِيْهِمَا دُخُوْلًا وَاحِدًا اَحْرٰى اَنْ يَّحِلَّ مِنْهُمَا كَذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِنْ وُجُوْبِ الطَّوَافِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ وَعَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ النَّظَرِ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْبِ الْجَزَاءِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي انْتِهَاكِ حُرْمَتِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

آجاتا ہے جن میں دو مختلف طواف ضروری ہیں وہ یوں کہ اگر ایک شخص عمرہ کا احرام باندھ کر اس کے لیے طواف وسعی کرے اور ہدی بھی چلائے پھر اسی سال حج کرے تو وہ متمتع ہوگا اس کے لیے قربانی کے دن ایک بار سر منڈانے کا حکم ہے اس کے ذریعے وہ دونوں احراموں سے نکل جائے گا۔ اس طرح وہ ایک حلق کے ذریعے دو مختلف احراموں سے باہر آجائے گا حالانکہ اس نے ان کو متفرق طور پر شروع کیا تھا، اور ایک بار حلق کا حکم، ایک ہی طواف کا موجب نہ ہوگا بلکہ اس کے ذمہ دو طواف ہوں گے یوں ہی قارن کے حج وعمرہ کے لیے بھی حلق ایک بار ہوگا لیکن اس سے یہ بات لازم نہ ہوگی کہ اس کے ذمہ طواف بھی ایک ہی ہو تو جب ان دو احراموں سے جن میں متفرق طور پر داخل ہوا ایک حلق سے باہر آسکتا ہے تو جن دو احراموں میں داخلہ ایک ہی بار ہوا ان سے اسی طرح (ایک حلق سے) باہر آنا زیادہ مناسب ہے۔

اس باب میں قیاس یہی ہے جیسے حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے عمرے اور حج کے لیے الگ الگ طواف واجب ہونے کا قول کیا اور جس طرح ہم نے ذکر کیا کہ ان دونوں کی حرمت توڑنے میں الگ الگ جزا ہوگی، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ [۱۵۴] حُكْمِ الْوُقُوْفِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں ٹھہرنا

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ وَقَدْ اَنْضَيْتُ رَاحِلَتِيْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا هٰذِهٖ

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ (مزدلفہ میں) دو نمازوں (مغرب وعشاء) کو جمع فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میرا حج ہوگا میں نے تو اپنی سواری کو تھکا دیا آپ نے فرمایا جس نے ہمارے ساتھ

الصَّلٰوةَ وَقَدْ وَقَفَ مَعَنَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَاَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ۔

١٥١٨۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ وَاِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَدَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

١٥١٩۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَدَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيَّ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُزْدَلِفَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيٍّ وَوَاللّٰهِ مَا جِئْتُ حَتّٰى اَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَاَنْضَيْتُ رَاحِلَتِيْ وَمَا تَرَكْتُ جَبَلًا مِنْ هٰذِهِ الْجِبَالِ اِلَّا وَقَدْ وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَقَدْ كَانَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ زَكَرِيَّا فِيْهِ وَكَانَ اَحْفَظَ الثَّلٰثَةِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْتُ هٰذِهِ السَّاعَةَ مِنْ جَبَلَيْ طَيٍّ قَدْ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِيْ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نُفِيْضَ وَقَدْ كَانَ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

یہ نماز پڑھی اور اس سے پہلے ہمارے ساتھ دن یا رات میں وقوف کیا اور عرفات سے واپس لوٹا اس کا حج مکمل ہوگیا اور اس نے احرام سے باہر آنے کے افعال ۔

حضرت شعبی، حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت مضرس بن اوس بن حارثہ لام الطائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مزدلفہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں طئی پہاڑ سے آیا ہوں حتیٰ کہ میں تھک گیا اور سواری کو چھوڑ دیا اور میں ان پہاڑوں میں سے ہر ایک پر ٹھہرا ہوں تو کیا مجھے حج کا ثواب ملے گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ مزدلفہ میں اس نماز "نماز فجر" میں حاضر ہوا اور اس سے پہلے اس نے رات یا دن کو عرفات میں وقوف کیا ہے تو اس کا حج مکمل ہوگیا اور وہ احرام سے باہر آنے کا مستحق ہوگیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں حضرت زکریا نے جو اس حدیث کو یاد رکھنے والے تین میں سے ایک تھے یہ اضافہ کیا کہ (حضرت عروہ بن مضرس نے فرمایا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت میں جبل طئی سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا اور خود تھک گیا ہوں کیا میرا حج ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ اس نماز میں شریک ہوا اور ہمارے ساتھ واپسی تک ٹھہرا اور اس سے پہلے وہ دن یا رات کے وقت عرفات میں ٹھہر چکا ہو تو اس کا حج پورا ہوگیا اور احرام سے باہر آنے کا مستحق ہوگیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں حضرت داؤد بن ابو ہند کی روایت میں یہ اضافہ ہے وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو صبح چمک چکی تھی۔ پھر باقی حدیث ذکر کی۔

بِرِقَ الْفَجْرُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْوُقُوْفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَرْضٌ لَا يَجُوْزُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ وَقَالُوْا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ كَمَا ذَكَرَ عَرَفَاتٍ وَذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُنَّتِهٖ فَحُكْمُهُمَا وَاحِدٌ لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهِمَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ فَهُوَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهٖ وَاَمَّا الْوُقُوْفُ بِمُزْدَلِفَةَ فَلَيْسَ كَذٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْوُجُوْبِ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا ذَكَرَ الذِّكْرَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقُوْفَ وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ لَوْ وَقَفَ بِمُزْدَلِفَةَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ حَجَّهٗ تَامٌّ فَاِذَا كَانَ الذِّكْرُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْكِتَابِ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ فَالْمَوْطِنُ الَّذِيْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الذِّكْرُ فِيْهِ الَّذِيْ لَمْ يُذْكَرْ فِي الْكِتَابِ اَحْرٰى اَنْ لَّا يَكُوْنَ فَرْضًا وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَشْيَاءَ فِيْ كِتَابِهٖ مِنَ الْحَجِّ وَلَمْ يُرِدْ بِذِكْرِهَا اِيْجَابَهَا حَتّٰى لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهَا فِيْ قَوْلِ اَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ لَوْ حَجَّ

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ مزدلفہ میں ٹھہرنا فرض ہے وہاں جانے کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ انھوں نے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے "پس جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو"۔ نیز انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا جو ہم نے ذکر کی ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مشعر حرام کا اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح عرفات کا ذکر فرمایا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں اس کا ذکر فرمایا پس دونوں کا حکم ایک جیسا ہے جب تک دونوں میں نہ پہنچے حج نہیں ہوتا۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عرفات میں ٹھہرنا حج کے فرائض میں سے ہے اس پہنچنے کے بغیر حج جائز نہیں لیکن مزدلفہ میں وقوف کا یہ حکم نہیں —— اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "پس جب عرفات سے واپس لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو" میں وجوب کی دلیل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کے بارے میں فرمایا لیکن وقوف کا ذکر نہیں کیا اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مزدلفہ میں ٹھہرے لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس کا حج مکمل ہو جاتا ہے تو جب قرآن پاک میں مذکور "ذکر" حج کے فرائض میں سے نہیں تو وہ ٹھہرنا جس میں یہ ذکر پایا جاتا ہے اور اس کا قرآن پاک میں بھی ذکر نہیں اس کا فرض نہ ہونا زیادہ مناسب ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حج کے بارے میں کئی امور کا ذکر فرمایا لیکن ان کے ذکر سے وجوب مراد نہیں لیا کہ کسی بھی مسلمان کے نزدیک ان کی عدم ادائیگی سے حج صحیح نہ ہو۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں پر چکر لگائے" اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص حج کرتے ہوئے صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو اس کا حج مکمل ہو گیا البتہ اس کو چھوڑنے کی وجہ سے دم (قربانی کرنا)

وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنَّ حَجَّهُ قَدْ تَمَّ وَعَلَيْهِ دَمٌ مَكَانَ مَا تَرَكَ مِنْ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فِي كِتَابِهِ لَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى إِيجَابِهِ حَتّٰى لَا يُجْزِئَ الْحَجُّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ **وَأَمَّا** مَا فِي حَدِيثِ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ فَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ أَيْضًا عَلَى مَا ذَكَرُوا لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ فِيهِ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا صَلَاتَنَا هٰذِهِ وَقَدْ كَانَ أَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ فَذَكَرَ الصَّلٰوةَ وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلٰى أَنَّهُ لَوْ بَاتَ بِهَا وَوَقَفَ وَنَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يُصَلِّهَا مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى فَاتَتْهُ أَنَّ حَجَّهُ تَامٌّ فَلَمَّا كَانَ حُضُورُ الصَّلٰوةِ مَعَ الْإِمَامِ الْمَذْكُورِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ الَّذِي لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ كَانَ الْمَوْطِنُ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ تِلْكَ الصَّلٰوةُ الَّذِي لَمْ يُذْكَرْ فِي الْحَدِيثِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَكُونَ كَذٰلِكَ فَلَمْ يَتَحَقَّقْ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْفَرْضِ إِلَّا لِعَرَفَةَ خَاصَّةً وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّيلِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

١٥٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَاتٍ فَأَقْبَلَ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ وَمَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْدَفَ خَلْفَهُ

لازم ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب میں مشعر حرام کے ذکر میں بھی اس کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کہ اس کے بغیر حج جائز نہ ہو۔

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اس پر کوئی دلیل نہیں جیسا کہ انھوں نے ذکر کیا ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھی —— اور اس سے پہلے رات یا دن کے وقت وہ عرفات میں جاچکا ہو تو اس کا حج مکمل ہوگیا اور وہ احرام سے باہر آنے کا مستحق ہوگیا تو آپ نے نماز کا ذکر فرمایا اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اگر وہ وہاں رات گزارے اور ٹھہرے پھر صبح کی نماز کے وقت سو جائے اور اسے امام کے ساتھ نہ پڑھے حتیٰ کہ وہ نماز رہ جائے تو اس کا حج مکمل ہوگیا تو جب اس حدیث میں مذکور امام کے ساتھ نماز میں حاضری فرائض حج میں سے نہیں کہ اس کے بغیر حج صحیح نہ ہو تو جس وقت میں نماز ہوگی اور اس کا حدیث میں ذکر نہیں اس کا اس طرح (فرض) نہ ہونا زیادہ مناسب ہے تو اس حدیث میں صرف عرفات (میں وقوف) کی فرضیت کا ذکر ثابت ہوا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر دلالت کرنے والی حدیث روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ٹھہرتے ہوئے دیکھا آپ کے پاس نجد کے کچھ لوگ آئے اور انھوں نے آپ سے حج کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا حج عرفہ کے دن ہوتا ہے اور جو شخص صبح کی نماز سے پہلے مزدلفہ میں پہنچ جائے اس نے حج کو پا لیا منیٰ کے دن، تین دن یعنی ایام تشریق ہیں اور جو شخص دو دنوں (کے بعد واپس آنے) میں جلدی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو آدمی (تیسرے دن ٹھہرے کے ساتھ) تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں پھر

رَجُلًا يُنَادِي بِذٰلِكَ۔

١٥٢١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ أَهْلِ نَجْدٍ وَلَا إِرْدَافَهُ الرَّجُلَ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ أَهْلَ نَجْدٍ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَجِّ فَكَانَ جَوَابُهُ لَهُمُ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ جَوَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْجَوَابُ التَّامُّ الَّذِي لَا نَقْصَ فِيْهِ وَلَا فَضْلَ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ آتَاهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ فَلَوْ كَانَ عِنْدَ مَا سَأَلُوْهُ عَنِ الْحَجِّ أَرَادُوْا بِذٰلِكَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ فِي الْحَجِّ لَكَانَ يَذْكُرُ عَرَفَةَ وَالطَّوَافَ وَمُزْدَلِفَةَ وَمَا يُفْعَلُ مِنَ الْحَجِّ فَلَمَّا تَرَكَ ذِكْرَ ذٰلِكَ فِي جَوَابِهِ إِيَّاهُمْ عَلِمْنَا أَنَّ مَا أَرَادُوْا بِسُؤَالِهِمْ إِيَّاهُ عَنِ الْحَجِّ هُوَ مَا إِذَا فَاتَ فَاتَ الْحَجُّ فَأَجَابَهُمْ بِأَنْ قَالَ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ فَلَوْ كَانَتْ مُزْدَلِفَةُ كَعَرَفَةَ لَذَكَرَ لَهُمْ مُزْدَلِفَةَ مَعَ ذِكْرِهِ عَرَفَةَ وَلٰكِنَّهُ ذَكَرَ عَرَفَةَ خَاصَّةً لِأَنَّهَا صُلْبُ الْحَجِّ الَّذِي إِذَا فَاتَ فَاتَ الْحَجُّ ثُمَّ قَالَ كَلَامًا مُسْتَأْنِفًا لِيَعْلَمَ النَّاسُ مَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ لَيْسَ عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهُ أَدْرَكَ جَمِيْعَ الْحَجِّ لِأَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ فِي أَوَّلِ كَلَامِهِ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَأَوْجَبَ بِذٰلِكَ أَنَّ فَوْتَ عَرَفَةَ فَوْتُ الْحَجِّ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ لَيْسَ عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَجِّ شَيْءٌ لِأَنَّ بَعْدَ ذٰلِكَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ وَهُوَ وَاجِبٌ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلٰكِنْ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ۔

پھر آپ نے اپنے پیچھے ایک شخص کو بٹھایا جس نے اس بات کا اعلان کیا۔

حضرت بکیر بن عطاء، حضرت عبد الرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا لیکن انھوں نے اہل نجد کے سوال اور ایک شخص کو پیچھے بٹھانے کا ذکر نہیں کیا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ اہل نجد نے آپ سے حج کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انھیں جواب دیا حج، عرفہ کا دن ہے اور ہم جانتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا جواب مکمل تھا اس میں کمی زیادتی نہ تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جامع کلمات کے ساتھ گفتگو کا وصف عطا فرمایا اگر حج کے بارے میں سوال کے وقت ان کا ارادہ یہ ہوتا کہ حج میں کیا کیا امور ضروری ہیں تو آپ عرفات، طواف، مزدلفہ اور ان تمام امور کا ذکر فرماتے جو حج میں کیے جاتے ہیں تو جب آپ نے جواب میں اس بات کو چھوڑ دیا تو معلوم ہوا کہ ان کے سوال کا مطلب یہ تھا کہ حج میں کون کون سے امور ہیں جن کے ترک سے حج فوت ہو جاتا ہے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج، یوم عرفہ کا نام ہے اگر مزدلفہ کا حکم بھی عرفات کی طرح ہوتا تو عرفات کے ساتھ مزدلفہ کا بھی ذکر فرماتے لیکن آپ نے صرف عرفات کا ذکر فرمایا کیونکہ وہ حج کے فرائض میں سے ہے جس کے رہ جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے پھر آپ نے نیا کلام فرمایا تاکہ لوگوں کو تعلیم دیں آپ نے فرمایا جس نے طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ کو پا لیا اس نے حج کو پا لیا، یہ مطلب نہیں کہ اس نے تمام حج کو پا لیا کیونکہ پہلے کلام سے ثابت ہو گیا کہ حج عرفات (میں وقوف) کا نام ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ عرفات (میں وقوف) کا رہ جانا، حج کا فوت ہونا ہے۔ پھر فرمایا جس نے طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ کو پا لیا اس نے حج کو پا لیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس پر حج کا کوئی عمل باقی نہیں رہا۔ کیونکہ اس کے بعد طواف زیارت ہے اور وہ واجب (فرض) ہے جس کی ادائیگی ضروری ہے (مطلب یہ ہے کہ) اس نے پہلے پائے جانے والے وقوف عرفات کی وجہ سے حج کو پا لیا۔

بِمَا تَقَدَّمَ لَهُ مِنَ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ فَهٰذَا أَحْسَنُ مَا خَرَجَ مِنْ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ وَصَحَّتْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَتَضَادَّ وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ لِلضَّعَفَةِ أَنْ يَتَعَجَّلُوا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَكَذٰلِكَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَخَّصَ لِسَوْدَةَ فِي تَرْكِ الْوُقُوفِ بِهَا۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ثَبِطَةً ثَقِيلَةً فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ أَنْ تَقِفَ فَأَذِنَ لَهَا وَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَسَقَطَ عَنْهُمُ الْوُقُوفُ بِمُزْدَلِفَةَ لِلْعُذْرِ وَرَأَيْنَا عَرَفَةَ لَا بُدَّ مِنَ الْوُقُوفِ بِهَا وَلَا يَسْقُطُ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ فَهُوَ الَّذِي لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ فَلَا يَسْقُطُ بِعُذْرٍ وَلَا بِغَيْرِهِ فَهُوَ الَّذِي مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ أَلَا تَرَى أَنَّ طَوَافَ الزِّيَارَةِ هُوَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ وَأَنَّهُ لَا يَسْقُطُ عَنِ الْحَائِضِ بِالْعُذْرِ وَأَنَّ طَوَافَ الصَّدَرِ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ وَهُوَ يَسْقُطُ عَنِ الْحَائِضِ بِالْعُذْرِ وَهُوَ الْحَيْضُ فَلَمَّا كَانَ الْوُقُوفُ بِمُزْدَلِفَةَ مِمَّا يَسْقُطُ بِالْعُذْرِ كَانَ مِنْ شَكْلِ مَا لَيْسَ بِفَرْضٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا وَصَفْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ان روایات کے معانی کی یوں تصحیح زیادہ مناسب ہے تاکہ تضاد ثابت نہ ہو، قیاس اور غور و فکر کے طور پر اس کی توجیہ یہ ہے کہ ہم ایک متفق علیہ ضابطہ پاتے ہیں وہ یہ کہ کمزور لوگ مزدلفہ سے رات کو واپس لوٹ سکتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کے غلاموں کو بھی اسی بات کا حکم دیا۔ ہم اسے اپنے مقام پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور آپ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو مزدلفہ میں وقوف چھوڑنے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھرکم اور سست رفتار تھیں انہوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ میں وقوف سے پہلے واپسی کی اجازت مانگی آپ نے انہیں اجازت دے دی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں بھی اجازت مانگتی تو آپ مجھے اجازت دے دیتے)

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان سے عذر کے باعث مزدلفہ میں وقوف ساقط ہو گیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ وقوف عرفات ضروری ہے اور یہ کسی عذر کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا پس وہ (وقوف مزدلفہ) حج کے فرائض سے نہیں اور جس کی ادائیگی ضروری ہے وہ عذر یا بغیر عذر کسی صورت میں ساقط نہیں ہوتا وہ فرائض حج سے ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ طواف زیارت حج کے فرائض سے ہے پس وہ عذر یعنی حیض کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے تو جب وقوف مزدلفہ ان امور میں سے ہے جو عذر کی وجہ سے ساقط ہو جاتے ہیں تو وہ غیر فرض امور سے ہوگا اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو ہم نے بیان کی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام ابو محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب الجمع بين الصلاتين بجمع كيف هو

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِلٰى مَكَّةَ فَلَمَّا اَتٰى جَمْعًا صَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا جب وہ مزدلفہ میں پہنچے تو انھوں نے دو نمازیں اس طرح پڑھیں کہ ہر ایک کے لیے اذان بھی کہی اور تکبیر بھی، اور ان کے درمیان نماز نہیں پڑھی۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ كُلَّ صَلٰوةٍ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مزدلفہ میں دو نمازیں یوں پڑھیں کہ ہر ایک کے لیے اذان اور تکبیر کہی، اور ان دونوں کے درمیان شام کا کھانا تناول فرمایا۔

بيان المسئلة

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ فَزَعَمُوْا اَنَّ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِمُزْدَلِفَةَ بِاَذَانَيْنِ وَاِقَامَتَيْنِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا الْاُوْلٰى مِنْهُمَا فَتُصَلّٰى بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ وَاَمَّا الثَّانِيَةُ فَتُصَلّٰى بِلَا اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ وَقَالُوْا اَمَّا مَا كَانَ مِنْ فِعْلِ عُمَرَ وَمِنْ تَاْذِيْنِهٖ لِلثَّانِيَةِ فَاِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِاَنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوْا تَفَرَّقُوْا لِعَشَائِهِمْ فَاَذَّنَ لِيَجْمَعَهُمْ وَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ نَحْنُ اِذَا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنِ الْاِمَامِ لِعَشَاءٍ اَوْ لِغَيْرِهٖ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ لِيَجْتَمِعُوْا لِاَذَانِهٖ فَهٰذَا مَعْنٰى مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا عَنْ عُمَرَ وَالَّذِيْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ مِثْلُ هٰذَا اَيْضًا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان دونوں حدیثوں کو اپناتے ہوئے خیال کیا کہ مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو دو اذانوں اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کیا جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ پہلی نماز کو اذان واقامت کے ساتھ پڑھا جائے البتہ دوسری نماز اذان واقامت کے بغیر پڑھی جائے وہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا اور دوسری نماز کے لیے اذان کا حکم دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ کھانا کھانے کے لیے بکھر گئے تھے تو آپ نے ان کو جمع کرنے کے لیے اذان دی۔ اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں کہ جب لوگ کھانا کھانے یا کسی اور بات کے لیے امام سے دور ہو جائیں تو وہ مؤذن کو حکم دے پھر وہ اذان کہے تاکہ وہ اس کی اذان پر جمع ہو جائیں۔ اس ضمن میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کا یہی م فہوم ہے (اور) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو روایت ہے وہ بھی اسی کی مثل ہے۔

۱۵۲۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَجْعَلُ الْعَشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ۔

فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا إِلٰى مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَيْضًا ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ إِذَا صَلَّيْنَاهُمَا مَعًا كَيْفَ نَفْعَلُ فِيْهِمَا

۱۵۲۶- فَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَجْمَعُ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ۔

۱۵۲۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ۔

۱۵۲۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَا صَلّٰى بِنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِإِقَامَةٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْعِشَاءِ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ بِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ بِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۵۲۹- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ سَعِيْدَ بْنَ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں شام کا کھانا دو نمازوں کے درمیان تناول فرماتے تھے۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کا بھی وہی مفہوم ہوا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ہے۔ پھر ہم نے اس سلسلے میں مروی روایت میں غور کیا کہ ہم ان کو اکٹھا پڑھتے

حضرت حکم سے مروی ہے انھوں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز پڑھی انھوں نے ایک اقامت کے ساتھ مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتوں کو جمع کیا۔ پھر انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح کیا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس مقام پر اسی طرح کیا۔

حضرت حکم سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مزدلفہ میں مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع فرمایا پھر انھوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی طرح کیا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر اسی طرح کیا تھا۔

حضرت حکم بن عتیبہ اور سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک اقامت کے ساتھ مغرب کی تین رکعات پڑھائیں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر عشاء کی دو رکعتیں (سفری نماز) ادا کیں پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بتایا کہ انھوں نے بھی اسی طرح کیا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اس مقام پر اسی طرح (نماز) پڑھائی تھی۔

حضرت شعبہ، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت

جُبَيْرٍ اَقَامَ بِجَمْعٍ الصَّلٰوةَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ اَذَّنَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِالْاِقَامَةِ الْاُوْلٰى وَحَدَّثَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ فِىْ هٰذَا الْمَكَانِ هٰذَا وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

میں حاضر ہوا انھوں نے مزدلفہ میں نماز قائم کی، (حضرت شعبہ فرماتے ہیں) میرا خیال ہے انھوں نے (حضرت حکم نے) فرمایا کہ اذان کہی پھر مغرب کی تین رکعات ادا کیں پھر کھڑے ہوئے اور اسی پہلی اقامت کے ساتھ عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں اور بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس مقام پر اسی طرح کیا اور انھوں[۲]

[۲] نے بیان کیا کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اسی طرح کیا تھا۔

۱۵۳۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء (کی نمازوں) کو ایک اقامت کے ساتھ ادا کیا۔

۱۵۳۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مالک، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدِ الثَّوْرِىُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ فَقِيْلَ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا هٰذَا فَقَالَ صَلَّيْتُهُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْمَكَانِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں ایک اقامت کے ساتھ ادا کیں ان سے پوچھا گیا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس مقام پر ایک اقامت کے ساتھ یہ دونوں نمازیں پڑھی ہیں۔

۱۵۳۳- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ بِاِقَامَةٍ لَيْسَ مَعَهَا اَذَانٌ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ خَالِدُ بْنُ مَالِكِ الْحَارِثِىُّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ يَا اَبَا

حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں مغرب کی نماز تین رکعات اقامت کے ساتھ (اور) اذان کے بغیر پڑھائیں اس کے بعد سلام پھیرا اور فرمایا "نماز" (پڑھو) پھر کھڑے ہو کر عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا حضرت خالد بن مالک حارثی رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے ابو عبدالرحمٰن! یہ کیسی نماز ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے اس جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ صَلَّيْتُ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ لَيْسَ مَعَهُمَا اَذَانٌ.

۱۵۳۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ ثِقَةٌ مِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَلِيٌّ الْاَزْدِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّاهُمَا وَلَمْ يُؤَذِّنْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يُقِمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا شَيْءٌ بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

۱۵۳۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا لَمْ يُنَادِ فِيْ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اِلَّا بِالْاِقَامَةِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اَثَرِ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا۔

۱۵۳۶- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يُنَادِ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اَثَرِ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اِلَّا بِاِقَامَةٍ وَهٰكَذَا حِفْظِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ غَيْرَ اَنِّيْ وَجَدْتُّهٗ فِيْ كِتَابِيْ كَمَا نَصَصْتُهٗ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا۔

۱۵۳۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ لَمْ يُنَادِ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اِلَّا بِاِقَامَةٍ وَّلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا۔

کے ہمراہ یہ دو رکعتیں اذان کے بغیر پڑھی ہیں۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں مجھ سے چار (محدثین) نے بیان فرمایا اور وہ تمام ثقہ (معتبر) ہیں ان میں حضرت سعید بن جبیر اور علی ازدی رضی اللہ عنہم بھی ہیں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت کے ساتھ ادا کیں۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتلاتے ہیں کہ آپ نے ان دو نمازوں کو یوں ادا کیا کہ ان کے درمیان اذان و اقامت نہیں تھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں دوسرے الفاظ سے بھی روایات مروی ہیں۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں دونوں میں اقامت کے علاوہ کوئی ندا (اذان) نہ دلوائی اور دونوں کے درمیان اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک کے بعد تسبیح کہی (یعنی سنتیں نہ پڑھیں)۔

حضرت عبداللہ بن نافع، حضرت ابن ابوذئب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان اور ان میں سے کسی ایک کے بعد اقامت کے علاوہ ندا نہیں دی گئی ۔ مجھے حضرت یونس سے اسی طرح یاد ہے اور انھوں نے ابن وہب سے روایت کیا ہے لیکن میں نے اپنی کتاب میں اسی طرح پایا جس طرح میں نے پہلی حدیث میں ذکر کیا ہے۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں دو نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع فرمایا اور ان کے درمیان ندا (اذان و اقامت) نہیں دی گئی اور نہ ہی ان کے درمیان تسبیح کہی گئی۔ (یعنی سنتیں وغیرہ نہیں پڑھیں)

فَقَوْلُهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُنَادِ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا فَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الْإِقَامَةَ الَّتِيْ أَقَامَهَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَيُحْتَمَلُ الْإِقَامَةَ الَّتِيْ أَقَامَهَا لَهُمَا غَيْرَ أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلَى الْإِقَامَةِ الَّتِيْ أَقَامَهَا لَهُمَا لِيَتَّفِقَ مَعْنٰى ذٰلِكَ وَمَعْنٰى مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مَا يُوَافِقُ مِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

تو اس حدیث میں ان کا یہ قول کہ ان کے درمیان اقامت کے علاوہ ندا نہیں دی گئی اور نہ ہی تسبیح کہی گئی، اس میں بھی احتمال ہے کہ اس اقامت سے ان میں سے ہر نماز کے لیے اقامت کہنا مراد ہو اور ان دونوں کے لیے ایک اقامت کا بھی احتمال ہے لیکن بہتر بات یہ ہے کہ ہم اسے اس اقامت پر محمول کریں جو دونوں نمازوں کے لیے کہی تاکہ اس روایت اور اس سے پہلے والی روایت جو بواسطہ حضرت سعید بن جبیر از حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، کا مفہوم باہم متفق ہو جائے۔

حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

١٥٣٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّوْمِيِّ قَالَ أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ أَنَا غَيْلَانُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت کے ساتھ ادا کیں۔

١٥٣٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن یزید، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُصَلِّي الْأُوْلٰى مِنْهُمَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَالثَّانِيَةَ بِإِقَامَةٍ بِلَا أَذَانٍ۔

کچھ دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی نماز کو اذان اور اقامت کے ساتھ پڑھے اور دوسری کو اذان کے بغیر صرف اقامت کے ساتھ ادا کرے۔

القول الثالث

تیسرا قول

١٥٤٠۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب مزدلفہ تشریف لائے تو ان کو مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِعَرَفَةَ يُؤَذَّنُ لَهَا وَيُقَامُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِجَمْعٍ۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَنَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

فَقَدِ اخْتُلِفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاتَيْنِ بِمُزْدَلِفَةَ هَلْ صَلَّاهُمَا مَعًا اَوْ عَمِلَ بَيْنَهُمَا عَمَلًا فَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَاُسَامَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ كَيْفَ صَلَّاهُمَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ لَيْسَ مَعَهُمَا اَذَانٌ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِمُزْدَلِفَةَ وَهُمَا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ كَمَا يُجْمَعُ بَيْنَ

کے ساتھ پڑھائیں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ ادا فرمائی یہ روایت اس روایت کے خلاف ہے جسے حضرت مالک بن حارث نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس بات پر اتفاق ہے کہ عرفات میں جن دو نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے ان میں سے پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جاتی ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ مزدلفہ میں اکٹھی پڑھی جانے والی دو نمازوں میں سے پہلی نماز کا بھی وہی حکم ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت کریب رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں انھوں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس لوٹے یہاں تک کہ وادی میں پہنچے تو اترے اور پیشاب فرمایا پھر وضو فرمایا لیکن اسے مکمل نہ کیا۔ میں نے پوچھا کیا نماز ادا فرمائیں گے آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھیں گے چنانچہ آپ سوار ہو گئے یہاں تک کہ مزدلفہ میں تشریف لائے اتر کر پیشاب فرمایا اور کامل وضو کیا پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی آپ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی پھر ہر شخص نے اپنا اونٹ اپنی منزل میں بٹھایا اس کے بعد عشاء کے لیے اقامت کہی گئی

تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ میں دو نمازیں پڑھنے کے بارے میں مختلف روایات منقول ہیں کہ آیا آپ نے ان کو ملا کر پڑھا یا ان کے درمیان کوئی عمل کیا اس سلسلے میں وہ بات مروی ہے جو ہم نے حضرت ابن عمر اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ذکر کی ہے، ان نمازوں کی کیفیت میں بھی اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ہے بعض حضرات فرماتے ہیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ہے جبکہ کچھ حضرات کہتے ہیں ایک اقامت کے ساتھ ہے اور کسی ایک نماز کے ساتھ بھی اذان نہیں ہے تو جب ان کے درمیان وہ اختلاف ہے جو ہم نے ذکر کیا اور مزدلفہ میں

الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَهُمَا الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ فَكَانَ هٰذَا الْجَمْعُ فِي هٰذَيْنِ الْمَوْطِنَيْنِ جَمِيْعًا لَا يَكُوْنُ إِلَّا لِمُحْرِمٍ فِي حُرْمَةِ الْحَجِّ فَلَا يَكُوْنُ لِحَلَالٍ وَلَا لِمُعْتَمِرٍ غَيْرِ حَاجٍّ وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ بِعَرَفَةَ تُصَلّٰى إِحْدٰهُمَا فِي أَثَرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلًا وَكَانَتَا يُؤَذَّنُ لَهُمَا أَذَانًا وَاحِدًا وَيُقَامُ لَهُمَا إِقَامَتَيْنِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ الصَّلَاتَانِ بِمُزْدَلِفَةَ كَذٰلِكَ وَأَنْ تَكُوْنَ إِحْدٰهُمَا تُصَلّٰى فِي أَثَرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلًا وَأَنْ يُؤَذَّنَ لَهُمَا أَذَانًا وَاحِدًا وَيُقَامُ لَهُمَا إِقَامَتَيْنِ كَمَا يُفْعَلُ بِعَرَفَةَ سَوَاءً هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَذْهَبُوْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ إِلٰى مَا ذَكَرْنَا وَيَذْهَبُوْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِمُزْدَلِفَةَ إِلٰى أَنْ يَجْعَلُوْا ذٰلِكَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَيَحْتَجُّوْنَ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَذْهَبُ فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يُصَلِّيَهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَا أَذَانَ مَعَهُمَا عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ مِنْ هٰذَا أَحَبُّ إِلَيْنَا لِمَا يَشْهَدُ لَهُ مِنَ النَّظَرِ ثُمَّ وَجَدْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ قَدْ عَادَ إِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ جَابِرٍ۔

مغرب وعشاء کی نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے جیسا کہ عرفات میں ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے تو ان دو مقامات پر (نمازوں کا) یہ اجتماع اس شخص کے لیے ہے جس نے حج کا احرام باندھا ہو غیر محرم اور ایسا شخص جو حج کے بغیر عمرہ کر رہا ہو اس کے لیے نہیں ہے۔ عرفات میں ایک نماز دوسری کے بعد پڑھی جاتی ہے اور دونوں کے درمیان کوئی عمل نہیں کیا جاتا۔ ان دونوں کے ایک اذان اور دو اقامتیں ہوتی ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مزدلفہ کی نمازیں بھی اسی طرح ہوں ایک کے بعد دوسری کو یوں پڑھا جائے کہ ان کے درمیان کوئی عمل نہ ہو، ان کے لیے ایک اذان اور دو اقامتیں کہی جائیں جیسا کہ عرفات میں کیا جاتا ہے اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہ بات حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک عرفات میں نمازوں کو اسی طرح جمع کیا جائے جیسے ہم نے ذکر کیا لیکن مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا جائے وہ اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت استدلال کرتے ہیں۔ حضرت سفیان ثوری کا مذہب یہ ہے کہ ان کو ایک اقامت کے ساتھ پڑھے اور دونوں کے درمیان اذان نہ ہو جیسا کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور جو کچھ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اس پر قیاس شاہد ہے پھر اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مفہوم ایک ہی ہے (وہ حسب ذیل ہے۔)

۱۵۴۲- وَذٰلِكَ أَنَّ هٰرُوْنَ بْنَ كَامِلٍ وَفَهْدًا حَدَّثَانَا قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَهِيَ الْمُزْدَلِفَةُ

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا مغرب کی تین رکعات پڑھیں پھر سلام پھیرا اس کے بعد عشاء کے لیے اقامت کہی اور اس کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا ان دونوں کے درمیان نوافل ادا نہیں کیے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا کہ آپ نے ان کو دو اقامتوں کے بعد ادا

صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ. فَهٰذَا يُخْبِرُ اَنَّهُ صَلَّاهُمَا بِاِقَامَتَيْنِ وَقَدْ وَجَدْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَفْسِهِ مِمَّا لَمْ يَرْفَعْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَذَّنَ لَهُمَا.

کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غیر مرفوع روایت میں ہے کہ انھوں نے دونوں کے لیے اذان کہی۔

۱۵۴۳ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. فَكَانَ مُحَالًا اَنْ يَّكُوْنَ اَدْخَلَ فِيْ ذٰلِكَ اَذَانًا اِلَّا وَقَدْ عَلِمَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ مِنْ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيْنَا لِمَا شَهِدَ لَهُ مِنَ النَّظَرِ.

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا اور ان کے درمیان کچھ نہیں پڑھا اور یہ بات محال ہے کہ انھوں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیے بغیر اذان کہی ہو اور جو کچھ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ قیاس اس کی تائید کرتا ہے۔

بَابُ وَقْتِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لِلضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ يُرَخَّصُ لَهُمْ فِيْ تَرْكِ الْوُقُوْفِ بِمُزْدَلِفَةَ

جن کمزور لوگوں کو وقوفِ مزدلفہ میں چھوٹ دی گئی ان کے لیے کنکریاں مارنے کا حکم

۱۵۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ بَعَثَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ مَعَ الْفَجْرِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں قربانی کے دن سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو بھیجا میں بھی ان میں سے تھا تو ہم نے فجر کی نماز کے ساتھ ہی کنکریاں ماریں۔

۱۵۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الصُّفَيْرِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اِذْهَبْ بِضُعَفَائِنَا وَنِسَائِنَا فَلْيُصَلُّوا الصُّبْحَ

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہمارے کمزور لوگوں اور خواتین کے ساتھ جائیں وہ منیٰ میں صبح کی نماز ادا کریں اور لوگوں کی بھیڑ سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکریاں

بِمِنًى وَلْيَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُمْ دَفْعَةُ النَّاسِ قَالَ فَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهُ بَعْدَ مَا كَبِرَ وَضَعُفَ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ لِلضَّعَفَةِ أَنْ يَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَرْمُوهَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنْ رَمَوْهَا قَبْلَ ذَلِكَ أَجْزَأَتْهُمْ وَقَدْ أَسَاءُوا وَقَالُوا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ مَوْلَاهُ أَنَّهُمْ رَمَوُا الْجَمْرَةَ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِذَلِكَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا فَعَلُوا ذَلِكَ بِالتَّوَهُّمِ مِنْهُمْ أَنَّهُ وَقْتُ الرَّمْيِ لَهَا وَوَقْتُهُ فِي الْحَقِيقَةِ غَيْرُ ذَلِكَ وَأَمَّا مَا رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَقْتَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ هَلْ هُوَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ۔

۱۵۴۶- وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ رَخَّصَ لِأُولَئِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرَى أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُمْ فِي

ماریں اسماعیل بن عبدالملک فرماتے ہیں حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بڑھاپے اور کمزوری پیدا ہو جانے کے بعد اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ کمزور لوگ طلوع فجر کے بعد جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار سکتے ہیں انھوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ طلوع آفتاب تک کنکریاں مارنا مناسب نہیں اور اگر انھوں نے اس سے پہلے کنکریاں ماریں تو انھیں کفایت کریں گی لیکن وہ گنہگار ہوں گے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے طلوع فجر کے وقت کنکریاں ماری تھیں۔ ہو سکتا ہے انھوں نے اپنے طور پر یہ خیال کر کے کنکریاں ماری ہوں کہ یہ مارنے کا وقت ہے جبکہ حقیقت میں اس کا وقت اس کے علاوہ ہو اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان سے روایت کیا ہے اس میں انھوں نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت ذکر نہیں کیا کہ وہ پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کمزور اہل خانہ کو آگے بھیجتے تھے وہ رات کے وقت مشعر حرام اور مزدلفہ کے پاس ٹھہرتے اور جس قدر ممکن ہوتا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے پھر امام کے وہاں وقوف کرنے اور چلنے سے پہلے چلے جاتے ان میں سے بعض نماز فجر کے وقت منیٰ میں آتے اور کچھ اس کے بعد پہنچتے اور جب وہ آ جاتے تو جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اجازت دی تھی۔

ان کے خلاف دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات مذکور نہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس وقت جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے

رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ حِيْنَئِذٍ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الرُّخْصَةُ الَّتِيْ كَانَ رَخَّصَهَا لَهُمْ هِيَ الدَّفْعُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ بِلَيْلٍ خَاصَّةً۔

۱۵۲۷- وَاحْتَجُّوْا اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَيْ بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَهِيَ تُصَلِّيْ وَنَزَلَتْ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ قَالَ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ اَيْ بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ وَقَدْ غَابَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوْا اِذًا فَارْتَحَلْنَا ثُمَّ مَضَيْنَا بِهَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا يَا بُنَيَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ التَّغْلِيْسَ فِي الدَّفْعِ مِنْ مُزْدَلِفَةَ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ التَّغْلِيْسَ فِي الرَّمْيِ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لَهُمْ فِي التَّغْلِيْسِ لَمَّا سَاَلَهَا عَنِ التَّغْلِيْسِ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

۱۵۲۸- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ وَقْتَ رَمْيِهِمْ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَنَا كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ نِسَاءَهُ وَثَقَلَهُ صَبِيْحَةَ جَمْعٍ اَنْ يُّفِيْضُوْا مَعَ اَوَّلِ الْفَجْرِ بِسَوَادٍ وَلَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ اِلَّا مُصْبِحِيْنَ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِالْاِفَاضَةِ مَعَ اَوَّلِ الْفَجْرِ وَاَنْ لَا يَرْمُوْا حَتّٰى يُصْبِحُوْا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ اَمَرَهُمْ بِالرَّمْيِ فِيْهِ لَيْسَ اَوَّلُهُ

کا حکم دیا ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صرف اس بات کی اجازت دی ہو کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت جا سکتے ہیں۔

انھوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت ابن جریج (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام) حضرت عبداللہ سے اور وہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے مزدلفہ کی رات جبکہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں اور وہاں مزدلفہ میں اتری تھیں، فرمایا اے بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا، میں نے عرض کیا نہیں انھوں نے کچھ دیر مزید نماز پڑھی پھر فرمایا اے بیٹے! چاند غائب ہو گیا؟ اور وہ ڈوب چکا تھا میں نے کہا جی ہاں، فرمایا اچھا اب چلو، چنانچہ ہم نے کوچ کیا اور ان کے ساتھ چلتے رہے حتی کہ انھوں نے کنکریاں ماریں پھر واپس لوٹیں اور اپنی منزل میں فجر کی نماز ادا کی میں نے عرض کیا جی! آپ نے تو ہمیں اندھیرے میں جگا دیا۔ انھوں نے فرمایا کوئی بات نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس بات کی اجازت دی ہے۔

تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ انھوں نے مزدلفہ سے اندھیرے میں واپسی مراد لی ہو اور ہو سکتا ہے کنکریاں مارتے وقت کا اندھیرا مراد ہو، تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کے پوچھنے پر بتایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے الکو اندھیرے میں اس کی اجازت دی ہے

جن لوگوں کے نزدیک کنکریاں مارنے کا وقت طلوع شمس کے بعد ہے ان کی دلیل یہ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم نے حکم دیا کہ عورتوں اور سامان کو مزدلفہ کی صبح اندھیرے میں بھیجیں اور صبح ہونے تک کنکریاں نہ ماریں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو فجر کے شروع میں جانے اور صبح کے بعد کنکریاں مارنے کا حکم دیا —— یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو جس وقت کنکریاں مارنے کا حکم دیا اس کا آغاز طلوع فجر سے نہیں بلکہ اس کے بعد وقت صبح ہے۔

طُلُوْعَ الْفَجْرِ وَلٰكِنْ اَوَّلَهُ الْاِصْبَاحُ الَّذِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۱۵۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي الثَّقَلِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجِمَارَ حَتّٰى تُصْبِحُوْا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْاِصْبَاحُ هُوَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

حضرت مقسم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سامان کے ساتھ بھیجا۔ اور فرمایا صبح تک کنکریاں نہ مارنا ___ تو ہو سکتا ہے یہاں صبح سے طلوع شمس مراد ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس سے پہلے کا وقت ہو۔ پس ہم نے اس پر غور کیا۔

۱۵۵۰- فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ يَا بَنِيْ اَخِيْ تَعَجَّلُوْا قَبْلَ زِحَامِ النَّاسِ وَلَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم سے فرمایا اے میرے بھتیجو! لوگوں کی بھیڑ سے پہلے چلے جاؤ لیکن سورج طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔

۱۵۵۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهِ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَالَ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانًا مِنْهُمْ فَحَرَّكَ فَخِذَهُ وَقَالَ لَا تَرْمِيَنَّ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت مقسم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنے کمزور اہل خانہ کو آگے بھیجا وہ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک آدمی کے پاس تشریف لائے اور اس کی ران کو ہلا کر فرمایا طلوع آفتاب تک جمرۂ عقبہ کو کنکریاں نہ مارنا۔

۱۵۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اَيْ بُنَيَّ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت حسن عرنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات ہمیں یعنی بنو عبد المطلب کے بچوں کو آگے بھیجا آپ ہماری رانوں پر ہاتھ مارتے اور فرماتے بیٹو! سورج طلوع ہونے تک کنکریاں نہ مارنا۔

۱۵۵۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَكَانَ يَأْخُذُ بِعَضُدِ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنَّا

حضرت حکم، حضرت مقسم سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ آپ ہم میں سے ہر ایک کے بازو کو پکڑتے۔

۱۵۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَفَضْنَا مِنْ جَمْعٍ فَلَمَّا أَنْ صِرْنَا بِمِنًى قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَبَيَّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقْتَ الْإِصْبَاحِ الَّذِي أَمَرَهُمْ بِالرَّمْيِ فِيهِ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا وَأَنَّهُ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَهٰذَا الْحَدِيثُ هُوَ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ لِأَنَّ هٰذَا قَدْ تَوَاتَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَلِأَنَّ الْإِفَاضَةَ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِنَّمَا رَخَّصَ لِلضُّعَفَاءِ فِيهَا لَيْلًا لِئَلَّا يُصِيبَهُمْ حَطْمَةُ النَّاسِ فِي وَقْتِ إِفَاضَتِهِمْ فَإِذَا صَارُوا إِلَى مِنًى أَمْكَنَهُمْ مِنْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَبْلَ مَجِيءِ النَّاسِ مَا يُمْكِنُ غَيْرَ الضُّعَفَاءِ إِذَا جَاؤُوا لِأَنَّ غَيْرَ الضُّعَفَاءِ إِنَّمَا يَأْتُونَهُمْ فِي وَقْتِ مَا يُفِيضُونَ وَذٰلِكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ هٰكَذَا أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت حسن عرنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم مزدلفہ سے واپس لوٹے جب ہم منیٰ میں پہنچے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج طلوع ہونے تک جمرۂ عقبہ کو کنکریاں نہ مارنا۔

تو اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اس وقت صبح کی وضاحت فرمائی جس میں انھیں کنکریاں مارنے کا حکم دیا تھا اور وہ اس سے پہلے مذکور ہوئی اور وہ طلوع آفتاب کے بعد کا وقت ہے تو یہ حدیث حضرت شعبہ کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ نے ان کو اس مذکورہ بات کا حکم دیا۔ نیز مزدلفہ سے رات کے وقت واپسی کی اجازت کمزور لوگوں کو دی گئی تاکہ وہ لوگوں کی بھیڑ سے محفوظ رہیں پس جب منیٰ میں پہنچ جائیں تو ان کے لیے لوگوں کے آنے سے پہلے طلوع آفتاب کے بعد جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا ممکن ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ غیر ضعیف لوگوں کو وہاں سے آنے کے بعد کنکریاں مارنا ممنوع ہو جاتا ہے کیونکہ غیر ضعیف ان کی واپسی کے وقت آتے ہیں اور یہ طلوع آفتاب سے پہلے کا وقت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی طرح حکم دیا۔

۱۵۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا مَعَ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَإِنَّ

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ دور جاہلیت کے لوگ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس نہیں لوٹتے تھے اور کہتے اے ثبیر پہاڑ چمک اٹھ (یعنی) سورج چمکے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے خلاف سورج طلوع ہونے سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَأَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

۱۵۵۶- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَا ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ أَشْرِقْ ثَبِيْرُ كَيْمَا نُغِيْرُ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَأَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ بِقَدْرِ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ۔

فَلَمَّا كَانَ غَيْرُ الضُّعَفَاءِ إِنَّمَا يُفِيْضُوْنَ مِنْ مُزْدَلِفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ بِهٰذِهِ الْمُدَّةِ الْيَسِيْرَةِ أَمْكَنَ لِلضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ قَدْ تَقَدَّمُوْهُمْ إِلٰى مِنًى أَنْ يَرْمُوا الْجَمْرَةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَبْلَ مَجِيْءِ الْآخَرِيْنَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَكُنْ لِلرُّخْصَةِ لِلضُّعَفَاءِ أَنْ يَرْمُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مَعْنًى لِأَنَّ الرُّخْصَةَ إِنَّمَا تَكُوْنُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا لِلضَّرُوْرَةِ وَهٰذَا لَا ضَرُوْرَةَ فِيْهِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ فِيْ تَأْخِيْرِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ إِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پہلے واپس لوٹے۔

حضرت ابواسحاق، حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے فرمایا دورِ جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب سے پہلے واپس نہ لوٹتے اور کہتے اے ثبیر چمک (تم پر سورج چمکے) تاکہ ہم جلدی جلدی چلیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے خلاف سورج طلوع ہونے سے پہلے اتنی دیر پہلے چلے جتنی دیر میں مسافر صبح کی نماز پڑھتا ہے۔

توجب طاقتور لوگ سورج طلوع ہونے سے بالکل تھوڑی دیر پہلے مزدلفہ سے واپس لوٹتے تھے تو کمزور لوگ جو پہلے منیٰ میں آجاتے ان کے لیے طلوع آفتاب کے بعد اور دوسرے لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں مارنا ممکن ہوجاتا لہٰذا کمزور لوگوں کو طلوع شمس سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت دینے کا کوئی مطلب نہیں کیونکہ ایسے مقام پر ضرورت کے تحت اجازت دی جاتی ہے اور یہاں کوئی حاجت نہیں۔

اس سے وہ بات ثابت ہوگئی جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے ضمن میں ذکر کی کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کو طلوع آفتاب تک مؤخر کیا جائے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۵۷ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

قربانی کی رات جمرہ عقبہ کو طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارنا

۱۵۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ يَوْمَ أُمِّ سَلَمَةَ دَارَ إِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن قربانی کے دن پڑا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات ان کو حکم دیا کہ وہ واپس (منیٰ کی طرف) لوٹیں تو انھوں نے جمرہ عقبہ

لَيْلَةَ جَمْعٍ أَنْ تُفِيضَ فَرَمَتْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمَكَّةَ۔

بيان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ جَائِزٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوا لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُوْنَ صَلَّتِ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ إِلَّا وَقَدْ كَانَ رَمْيُهَا لِجَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِبُعْدِ مَا بَيْنَ الْمَوْضِعَيْنِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْمِيَهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَمَنْ رَمَاهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَهُوَ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَرْمِ وَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيْدَ الرَّمْيَ فِي وَقْتِ الرَّمْيِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَانَ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ دَمٌ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَرُوِيَ عَنْهُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْهُ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ۔

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ تُوَافِيَ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ

۱۵۵۹۔ فِيْمَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصَلِّيَ يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى فَأَذِنَ لَهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً فَوَدِدْتُ أَنِّي اسْتَأْذَنْتُهُ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ۔

کو کنکریاں ماریں اور فجر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا فرمائی۔

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ قربانی کی رات طلوع فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا جائز ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا اور فرمایا کہ حج کی نماز مکہ مکرمہ میں اسی صورت میں پڑھی جا سکتی تھی کہ انھوں نے طلوع فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماری ہوں۔ کیونکہ دونوں مقامات کے درمیان فاصلہ ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارنا جائز نہیں اور جو شخص طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارے وہ نہ مارنے والے کے حکم میں ہے اور اس پر لازم ہے کہ کنکریاں مارنے کے وقت میں دوبارہ مارے اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس پر دم (قربانی دینا) لازم ہوگا! اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ منقول ہیں؟

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت زینب بنت ابو سلمہ سے اور وہ ام سلمہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن انہیں حکم دیا کہ وہ آپ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز میں موافقت کریں

اس سلسلے میں مروی روایات میں سے یہ بھی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز منیٰ میں پڑھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی اور وہ کمزور خاتون تھیں تو میں نے آپ سے اسی طرح اجازت مانگنا چاہی جس طرح انھوں نے مانگی تھی۔

١٥٦٠ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن سالم بن شوال أنه سمع أم حبيبة تقول كنا نغلس على عهد النبي صلى الله عليه وسلم من المزدلفة إلى منى.

ففي هذا أنهم كانوا يفيضون بعد طلوع الفجر فهذا أبعد لهم مما في الحديث الأول وقد ذكرنا في الباب الذي قبل هذا الباب في حديث أسماء أنها رمت ثم رجعت إلى منزلها فصلت الفجر فقال لها عبد الله لقد غلستنا فقالت رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم للظعن فأخبرت أن ما قد كان رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك للظعن هو الإفاضة من المزدلفة في وقت ما يصيرون إلى منى في حال ما لهم أن يصلوا صلاة الصبح ولما اضطرب حديث هشام بن عروة على ما ذكرنا لم يكن العمل بما رواه حماد بن سلمة أولى مما رواه محمد بن خازم وقد ذكر حماد بن سلمة في حديثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما أراد بتعجيله أم سلمة إلى حيث عجلها لأنه يومها أي ليصيب منها في يومها ذلك ما يصيب الرجل من أهله ورسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم النحر فلم يبرح بمنى ولم يطف طواف الزيارة إلى الليل.

١٥٦١ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا يحيى بن سعيد القطان قال ثنا سفيان الثوري قال حدثني محمد بن طارق عن طاوس وأبو الزبير عن عائشة وابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخر طواف الزيارة إلى الليل.

١٥٦٢ - حدثنا فهد بن سليمان قال ثنا أحمد بن حميد قال ثنا أبو خالد الأحمر عن محمد بن إسحاق عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة

حضرت سالم بن شوال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عہد میں مزدلفہ سے منیٰ کی طرف صبح کے اندھیرے میں جاتے تھے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ لوگ طلوع فجر کے بعد (منیٰ کی طرف) لوٹتے تھے تو یہ پہلی حدیث کے مضمون کے خلاف ہے اور اس سے پہلے باب میں ہم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت کے ضمن میں ذکر کیا ہے کہ انھوں نے کنکریاں ماریں پھر اپنی منزل کی طرف لوٹ آئیں تو نماز فجر ادا کی تو ان کے غلام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے ہمیں اندھیرے میں جگایا۔

انھوں نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس بات کی اجازت دی ہے تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جس بات کی اجازت دی وہ مزدلفہ سے ایسے وقت واپسی تھی کہ منیٰ میں جاکر صبح کی نماز پڑھ سکیں۔

توجب حضرت ہشام بن عروہ کی روایت میں اضطراب ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو محمد بن خازم کی روایت (۱۵۵۸) کے مقابلہ میں حماد بن سلمہ کی روایت (۱۵۵۷) پر عمل کرنا اولیٰ نہ ہوگا۔

کیونکہ حضرت حماد بن سلمہ نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس لیے جلدی جانے کا حکم دیا کہ وہ ان کی باری کا دن تھا اور آپ ان سے وہ کچھ چاہتے تھے جو ایک مرد اپنی بیوی سے چاہتا ہے حالانکہ اس دن آپ نے منیٰ سے کوچ نہیں کیا اور رات تک طواف زیارت بھی نہیں کیا۔

حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو رات تک مؤخر فرمایا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دن کے آخر میں واپس لوٹے تو

أَنَّهَا قَالَتْ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَطُفْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ بِهِ إِلَى حُضُورِ أُمِّ سَلَمَةَ إِلَى مَكَّةَ قَبْلَ ذٰلِكَ حَاجَةٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يُرِيدُهَا لِأَنَّهُ فِي يَوْمِهَا وَلِيُصِيبَ مِنْهَا مَا يُصِيبُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ وَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا إِلَّا بَعْدَ الطَّوَافِ فَأَشْبَهُ الْأَشْيَاءِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَهَا أَنْ تُوَافِيَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فِي غَدِ يَوْمِ النَّحْرِ فِي وَقْتٍ يَكُونُ فِيهِ حَلَالًا بِمَكَّةَ وَقَدْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ وَقْتَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ بِفِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن شام تک طواف زیارت نہ کیا۔ تو یہ بات محال ہے کہ آپ کو اس (طواف) سے پہلے مکہ مکرمہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی حاجت ہو کیونکہ یہ ان کی باری کا دن تھا اور آپ نے ان سے وہی بات چاہی جو ایک مرد اپنی بیوی سے چاہتا ہے اور یہ طواف کے بعد ہی حلال ہو سکتا تھا تو ہمارے نزدیک زیادہ مناسب بات یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے ان کو قربانی کے دوسرے دن مکہ مکرمہ میں نماز فجر میں موافقت کا حکم فرمایا جس وقت آپ مکہ مکرمہ میں غیر محرم تھے اور مسلمانوں کو قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے معلوم ہو چکا تھا۔

١٥٦٣۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَمَا سِوَاهَا بَعْدَ الزَّوَالِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور دوسرے دنوں میں زوال کے بعد ماریں۔

١٥٦٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٥٦٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن جریج، حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَعَلِمَ الْمُسْلِمُونَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي رَمٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الْجِمَارَ هُوَ وَقْتُهَا فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رَخَّصَ لِلضَّعَفَةِ فِي الرَّمْيِ قَبْلَ ذٰلِكَ أَمْ لَا فَوَجَدْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَقَدَّمَ إِلَى ضَعَفَةِ بَنِي هَاشِمٍ حِينَ تَقَدَّمَهُمْ إِلَى مِنًى أَنْ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ الضَّعَفَةَ لَمْ يُرَخَّصْ

تو اس سے مسلمانوں کو معلوم ہو گیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کنکریاں ماریں وہی ان کا وقت ہے۔ تو ہم نے غور کیا کہ آپ نے کمزور لوگوں کو اس سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت دی یا نہیں؟ تو ہم نے دیکھا کہ جب آپ نے بنو ہاشم کے کمزور لوگوں کو منیٰ کی طرف آگے بھیجا تو ان کی طرف بڑھے اور حکم دیا کہ طلوع آفتاب کے بعد ہی کنکریاں ماریں اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ آپ نے کمزور لوگوں کو غیر کمزوروں سے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی اور یہ کہ ان

لَهُمْ فِي ذٰلِكَ اَنْ يَتَعَدَّوْا عَلٰى غَيْرِ الضَّعَفَةِ وَاَنَّ وَقْتَ رَمْيِهِمْ جَمِيْعًا وَقْتٌ وَاحِدٌ وَهُوَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَهٰذَا هُوَ وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لِلْيَوْمِ الثَّانِيْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فِي اللَّيْلِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اَنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ رَمْيُهُ لَهَا فِيْ يَوْمِهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هِيَ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ لَا يَجُوْزُ اَنْ تُرْمٰى اِلَّا فِيْ يَوْمِهَا وَاِنْ كَانَ بَعْضُ يَوْمِهَا فِيْ ذٰلِكَ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ كَمَا اَنَّ بَعْضَ الْيَوْمِ الثَّانِي الرَّمْيُ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنَ الرَّمْيِ فِيْ بَعْضِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

سب کے لیے کنکریاں مارنے کا وقت ایک ہی ہے۔ اور وہ طلوع آفتاب کے بعد کا وقت ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے ــــ اور قیاس کے طور پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص دوسرے دن کی کنکریاں یوم نحر کے بعد طلوع فجر سے پہلے رات کو مارتا ہے تو یہ اس کے لیے کفایت نہیں کرتیں جب تک وہ دن کو نہ مارے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ قربانی کے دن کنکریوں کا بھی یہی حکم ہو کہ وہ اسی دن مارنا جائز ہوں اگرچہ اس سلسلے میں دن کا بعض حصہ دوسرے بعض سے افضل ہے جیسا کہ دوسرے دن کے بعض حصے میں کنکریاں مارنا دوسرے بعض سے افضل ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

وَقَدْ وَجَدْتُّ فِيْ كِتَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ بِخَطِّهٖ عَنِ الْاَثْرَمِ مِمَّا ذَكَرَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُوَيْدٍ اَنَّ الْاَثْرَمَ اَجَازَهٗ لِمَنْ كَتَبَهٗ مِنْ خَطِّهٖ ذٰلِكَ وَاَجَازَهٗ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْاَثْرَمِ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ۔

۱۵۶۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تُوَافِيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَكَّةَ وَلَمْ يُسْنِدْ ذٰلِكَ غَيْرُ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ خَطَأٌ قَالَ اَحْمَدُ وَقَالَ وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تُوَافِيَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَكَّةَ اَوْ نَحْوَ هٰذَا قَالَ وَهٰذَا اَيْضًا عَجَبٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَصْنَعُ بِمَكَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ كَاَنَّهٗ يُنْكِرُ ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰى يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ

اور میں نے حضرت عبداللہ بن سوید کی بیاض میں ان کے قلم سے لکھا ہوا پایا وہ حضرت اثرم سے روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن سوید فرماتے ہیں حضرت ابوبکر اثرم نے اس کی اجازت ہر شخص کو دی جو ان کی بیاض سے نقل کرے اور حضرت عبداللہ بن سوید نے ہمیں بھی اس کی اجازت دی۔ وہ (حضرت اثرم) فرماتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل ؒ

حضرت زینب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو قربانی کے دن مکہ مکرمہ میں اپنے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حضرت ابومعاذ کے علاوہ کسی نے مسند بیان نہیں کی اور یہ خطا ہے۔ حضرت امام احمد فرماتے ہیں حضرت وکیع نے حضرت ہشام سے اور انھوں نے اپنے والد سے مرسلاً روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (حضرت ام سلمہ) کو قربانی کے دن مکہ مکرمہ میں اپنے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اسی قسم کے الفاظ فرمائے۔ یہ بھی عجیب بات ہے حضرت امام احمد (ابو عبداللہ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قربانی کے دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں کیا کام تھا گویا کہ وہ اس حدیث کا انکار کرتے ہیں (حضرت عبداللہ بن سوید فرماتے ہیں) پھر میں حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس آیا

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تُوَافِيَ لَيْسَ شَأْنُهُ قَالَ وَبَيْنَ ذِي فَرْقٍ يَوْمَ النَّحْرِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ بِالْأَبْطَحِ قَالَ وَقَالَ لِي يَحْيٰى سَلْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ تُوَافِي ثُمَّ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ يَحْيٰى مَا كَانَ أَضْبَطَهُ وَأَشَدَّهُ كَانَ مُحَدِّثًا وَأَثْنٰى عَلَيْهِ فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ۔

بَابُ ۱۵۸ الرَّجُلِ يَدَعُ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمِيهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

١٥٦٧- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاعِي يَرْعٰى بِالنَّهَارِ وَيَرْمِي بِاللَّيْلِ۔

قول اهل العلم

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ أَبُو حَنِيفَةَ إِلٰى أَنَّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةً عَلٰى أَنَّ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقْتٌ وَاحِدٌ لِلرَّمْيِ فَقَالَ إِنْ تَرَكَ رَجُلٌ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ رَمَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي بَعْدَهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَرْمِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ مِنْ غَدِهِ رَمَاهَا وَعَلَيْهِ دَمٌ لِتَأْخِيرِهِ إِيَّاهَا إِلٰى خُرُوجِ وَقْتِهَا وَهُوَ طُلُوعُ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمَئِذٍ وَخَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ فَقَالَا إِذَا ذَكَرَهَا فِي شَيْءٍ مِنْ أَيَّامِ الرَّمْيِ رَمَاهَا وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ دَمٍ وَلَا غَيْرِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْهَا حَتّٰى مَضَتْ أَيَّامُ الرَّمْيِ فَذَكَرَهَا لَمْ يَرْمِهَا وَكَانَ عَلَيْهِ ـ

اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کو ساتھ رہنے کا حکم دیا اور یہ آپ کے شایان شان نہیں۔ اور فرمایا کہ قربانی کے دن فجر کی نماز میں وادی ابطح میں مقام ذی فرق میں پڑھی جائے گی (حضرت عبداللہ بن سعید) فرماتے ہیں حضرت یحییٰ بن سعید نے مجھے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی سے پوچھو فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ حضرت سفیان حضرت ہشام سے اور وہ اپنے والد سے "توافیہ" کی بجائے "توافی" کے الفاظ روایت کرتے ہیں اس کے بعد حضرت امام احمد بن حنبل نے مجھ سے ...

قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی رہ جانے کی صورت میں اس کے بعد رمی کا حکم

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چرواہا دن کو بکریاں چرائے اور رات کو کنکریاں مارے۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ اس طرف گئے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ کنکریاں مارنے کے لیے رات اور دن ایک ہی وقت ہیں وہ فرماتے ہیں اگر کسی شخص سے قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی رہ جائے پھر اس کے بعد آنے والی رات میں کنکریاں مارے تو اس پر کفارہ لازم نہ ہوگا۔ اور اگر آئندہ صبح تک نہ مار سکے تو اب مارے اور تاخیر کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہوگی کیونکہ رمی کا وقت دوسرے دن کی صبح تک رہتا ہے ـــــ لیکن اس سلسلے میں حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ رمی کے دنوں میں جب بھی یاد آئے کنکریاں مارے اور اس پر دم وغیرہ کچھ بھی لازم نہ ہوگا اور اگر اسے یاد نہ آئے حتیٰ کہ رمی کے دن گزر جائیں پھر اسے

فِي تَرْكِهَا دَمٌ -

١٥٦٨ - وَاحْتَجَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي ذٰلِكَ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَتَعَاقَبُوا فَكَانُوا يَرْمُونَ غَدْوَةَ يَوْمِ النَّحْرِ وَيَدَعُونَ لَيْلَةً وَيَوْمًا ثُمَّ يَرْمُونَ مِنَ الْغَدِ -

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرْمُونَ غَدْوَةَ يَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ يَدَعُونَ يَوْمًا وَلَيْلَةً ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَ فَقَدْ كَانُوا يَرْمُونَ رَمْيَ الْيَوْمِ الثَّانِي فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِمُوجِبٍ عَلَيْهِمْ دَمًا وَلَا بِمُوجِبٍ أَنَّ حُكْمَ الْيَوْمِ الثَّالِثِ فِي الرَّمْيِ لِلْيَوْمِ الثَّانِي خِلَافُ حُكْمِ الْيَوْمِ الرَّابِعِ فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ مَنْ تَرَكَ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ فَذَكَرَهَا فِي شَيْءٍ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنَّهُ يَرْمِي وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ثُمَّ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ يَشْهَدُ لِهٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ تُفْعَلُ فِي الْحَجِّ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقْتٌ لَهَا مِنْهَا السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَطَوَافُ الصَّدَرِ وَمِنْهَا أَشْيَاءُ تُفْعَلُ فِي وَقْتٍ خَاصٍّ هُوَ وَقْتُهَا خَاصَّةً مِنْهَا رَمْيُ الْجِمَارِ فَكَانَ مَا الدَّهْرُ وَقْتٌ لَهُ مِنْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ مَتَى فَعَلَ فَلَا شَيْءَ عَلَى فَاعِلِهِ مَعَ فِعْلِهِ إِيَّاهُ مِنْ دَمٍ وَلَا غَيْرِهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا لَهُ وَقْتٌ خَاصٌّ مِنَ الدَّهْرِ إِذَا لَمْ يُفْعَلْ فِي وَقْتِهِ وَجَبَ عَلَى تَارِكِهِ الدَّمُ فَكَانَ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ لِبَقَاءِ وَقْتِهِ فَلَا شَيْءَ عَلَى فَاعِلِهِ غَيْرُ فِعْلِهِ إِيَّاهُ وَمَا كَانَ مِنْهَا لَا يُفْعَلُ لِعَدَمِ وَقْتِهِ وَجَبَ مَكَانَهُ الدَّمُ وَكَانَتْ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ إِذَا

یاد آئے تو اب کنکریاں نہ مارسکے اور اس ترک کی وجہ سے دم (لازم) ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہم اللہ نے اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کے خلاف یوں استدلال کیا ہے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرانے والوں کو یوم نحر کے بعد بھی رمی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ وہ یوم نحر سے اگلی صبح کنکریاں مارتے اور ایک رات دن چھوڑ دیتے پھر اگلے دن مارتے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ یوم نحر کی صبح کنکریاں مارنے پھر ایک رات دن چھوڑ کر اگلی صبح کنکریاں مارتے تو (اس طرح) وہ دوسرے دن کی رمی تیسرے دن کرتے اور اس سے ان پر دم لازم نہ ہوتا اور نہ ہی یہ بات لازم آتی کہ دوسرے دن کی رمی تیسرے دن کرنے کا حکم چوتھے دن کے حکم کے خلاف ہے تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو کنکریاں نہ مار سکے اور اسے ایام تشریق میں یاد آجائے تو وہ کنکریاں مارے اور اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا پھر قیاس بھی اس قول کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حج کے بعض افعال ایسے ہیں کہ عمر بھر ان کا وقت ہے ان میں سے صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا اور طواف صدر ہے اور ان میں سے بعض مخصوص اوقات میں کیے جاتے ہیں عمر بھر ان کا وقت نہیں جمروں کو کنکریاں مارنا بھی ان افعال میں سے ہے تو جو اعمال عمر بھر میں (کسی وقت بھی) کیے جا سکتے ہوں تو وہ جب بھی ادا کیے جائیں اس کے فاعل پر دم وغیرہ لازم نہیں ہوتا اور جن کے لیے ایک وقت مخصوص ہے جب انہیں وقت پر ادا نہ کیا جائے تو چھوڑنے والے پر قربانی لازم ہے پس ان میں سے جو اپنے باقی وقت میں کیے جا سکتے ہیں ان کے فاعل پر صرف ان کی ادائیگی لازم ہے اور جو امور وقت باقی نہ رہنے کی وجہ سے ادا نہیں کیے جا سکتے ان کی جگہ قربانی لازم ہوگی۔ اور جمرۂ عقبہ کو یوم نحر کے بعد آنے والی صبح کنکریاں مارنا یوم نحر کی رمی کی قضا ہے تو یہ ایسے وقت میں رمی ہے جو اس کے اوقات میں سے ہے اگر ایسی بات نہ ہوتی تو اس رمی کا حکم نہ دیا جاتا جیسے اس شخص کو رمی کا حکم نہیں دیا جاتا جو

رُمِيَتْ مِنْ غَدِ يَوْمِ النَّحْرِ قَضَاءً عَنْ رَمْيِ يَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ رُمِيَتْ فِي يَوْمٍ هُوَ مِنْ وَقْتِهَا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا أُمِرَ بِرَمْيِهَا كَمَا لَا يُؤْمَرُ تَارِكُهَا إِلَى بَعْدِ انْقِضَاءِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِرَمْيِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي مِنْ أَيَّامِ النَّحْرِ هُوَ وَقْتٌ لَهَا وَقَدْ ذَكَرْنَا مِمَّا قَدْ أَجْمَعُوا عَلَيْهِ أَنَّ مَا فُعِلَ فِي وَقْتِهِ مِنْ أُمُورِ الْحَجِّ فَلَا شَيْءَ عَلَى فَاعِلِهِ كَانَ كَذٰلِكَ هٰذَا الرَّامِي لَهَا لِمَا رَمَاهَا فِي وَقْتِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا أَوْجَبْنَا عَلَيْهِ الدَّمَ بِتَرْكِهِ رَمْيَهَا يَوْمَ النَّحْرِ وَفِي اللَّيْلَةِ الَّتِي بَعْدَهُ لِلْإِسَاءَةِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ قِيلَ لَهُ فَقَدْ رَأَيْنَا تَارِكَ طَوَافِ الصَّدَرِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَتَارِكَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ مُسِيئَيْنِ وَأَنْتَ تَقُولُ إِنَّهُمَا إِذَا رَجَعَا فَفَعَلَا مَا كَانَا تَرَكَا مِنْ ذٰلِكَ إِنَّ إِسَاءَتَهُمَا لَا تُوجِبُ عَلَيْهِمَا دَمًا لِأَنَّهُمَا قَدْ فَعَلَا مَا فَعَلَا مِنْ ذٰلِكَ فِي وَقْتِهِ فَكَذٰلِكَ الرَّامِي الْيَوْمَ الثَّانِي مِنْ أَيَّامِ مِنًى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لَمَّا كَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ رَامِيًا لَهَا فِي وَقْتِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ غَيْرُ رَمْيِهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَوْلُ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ایام تشریق ختم ہونے تک کنکریاں نہ مارے تو جب یوم نحر کے بعد والا دن اس (رمی) کا وقت ہے اور ہم نے اس بات پر اجماع ذکر کیا ہے کہ امور حج میں سے جو کام اپنے وقت پر کیے جائیں ان کے فاعل پر کچھ بھی لازم نہیں اسی طرح جب یہ شخص اپنے وقت پر کنکریاں مارتا ہے تو اس پر بھی کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم نے اس شخص پر قربانی اس لیے لازم قرار دی کہ اس نے قربانی کے دن اور بعد والی رات میں کنکریاں نہ مار کر گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں طواف صدر کو چھوڑنے والا جب گھر لوٹ آتا ہے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کو چھوڑنے والا واپس گھر آجاتا ہے تو یہ دونوں گناہ گار ہوتے ہیں اور تم کہتے ہو کہ یہ دونوں جب واپس آجائیں اور جو عمل ترک کیا ہے اسے بجا لائیں تو ان کے اس گناہ سے ان پر قربانی لازم نہ ہوگی کیونکہ انھوں نے یہ عمل اپنے وقت میں کیا اسی طرح جو شخص قربانی کے دوسرے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتا ہے تو اگرچہ یہ رمی قربانی والے دن واجب تھی لیکن دوسرے دن مارنے سے گویا اس نے اپنے وقت پر رمی کی تو اس پر سوائے کنکریاں مارنے کے کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے اور حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ مَتٰى يَقْطَعُهَا الْحَاجُّ ۵۹

۱۵۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ هُوَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

حاجی تلبیہ کب ختم کرے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم نویں ذوالحجہ کی صبح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم میں سے بعض "لا الٰہ الا اللہ" کہتے اور کچھ "اللہ اکبر" کہتے اور ہم تکبیر کہہ رہے تھے اور ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضرت عبد اللہ بن ابو سلمہ فرماتے ہیں میں نے

اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبَيْحَةَ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُهِلُّ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ فَاَمَّا نَحْنُ نَكُنَّا نُكَبِّرُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ الْعَجَبُ لَكُمْ كَيْفَ لَمْ تَسْأَلُوْهُ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ عَلَى التَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَكَانَ اِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اَدْرَكْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ فَقَالَ سَاُخْبِرُكَ كُنْتُ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَلَسْتُ اَثْبَتَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا تعجب کی بات ہے تم نے ان سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل کیا تھا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں نویں ذوالحجہ کی شام میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا۔ آپ تکبیر و تہلیل پر اضافہ نہ فرماتے اور جب آپ کشادہ جگہ پاتے تو تیز چلتے۔

حضرت محمد بن ابوبکر ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور اس وقت وہ دونوں عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ اس دن تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کیا عمل کرتے تھے انھوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی "لا الٰہ الا اللہ" کہتا اور اس پر اعتراض نہ کیا جاتا اور کچھ "اللہ اکبر" کہتے اور اس پر

حضرت عبداللہ بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ہم منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے میں نے پوچھا آپ لوگ اس دن کیا عمل کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا عنقریب میں تمہیں بتاؤں گا۔ میں ان سواروں میں تھا جن میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تھے بعض لوگ تہلیل کرتے اور اس بات کا انکار نہ کیا جاتا اور کچھ لوگ "اللہ اکبر" کہتے اور اس پر بھی اعتراض نہ ہوتا۔ اور مجھے یاد نہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْإِهْلَالِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ كُنَّا نُهِلُّ مَا دُوْنَ عَرَفَةَ وَنُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

بیان المسئلة

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْحَاجَّ لَا يُلَبِّيْ بِعَرَفَةَ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ قَطْعِهِ لِلتَّلْبِيَةِ مَتٰى يَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ فَقَالَ قَوْمٌ حِيْنَ يَتَوَجَّهُ إِلَى عَرَفَاتٍ وَقَالَ قَوْمٌ حِيْنَ يَقِفُ بِعَرَفَاتٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُلَبِّي الْحَاجُّ حَتّٰى يَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَقَالُوْا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي احْتَجَجْتُمْ بِهَا عَلَيْنَا لِأَنَّ الْمَذْكُوْرَ فِيْهَا أَنَّ بَعْضَهُمْ كَانَ يُكَبِّرُ وَبَعْضَهُمْ كَانَ يُهِلُّ لَا يَمْنَعُ أَنْ يَكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَهُمْ أَنْ يُلَبُّوْا فَإِنَّ الْحَاجَّ فِيْمَا قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ لَهُ أَنْ يُكَبِّرَ وَلَهُ أَنْ يُهِلَّ وَلَهُ أَنْ يُلَبِّيَ فَلَمْ يَكُنْ تَكْبِيْرُهُ وَتَهْلِيْلُهُ يَمْنَعَانِهِ مِنَ التَّلْبِيَةِ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَهْلِيْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكْبِيْرِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ لَا يَمْنَعُ ذٰلِكَ مِنَ التَّلْبِيَةِ وَقَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ بِتَلْبِيَتِهِ بَعْدَ عَرَفَةَ إِلَى أَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۱۵۷۴۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ وَقَفْتُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَكَانَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ كَانَ أَبِيْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ صَدَقَ أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ أَخِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰى حَتّٰى

نویں ذوالحجہ کے دن تلبیہ کہنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہم نویں ذوالحجہ کے علاوہ تلبیہ کہتے اور اس دن تکبیر کہتے تھے۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ حاجی نویں الحجہ کو تلبیہ نہ کہے اور ان میں تلبیہ ختم کرنے کے وقت میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت کہتی ہے جب عرفات کی طرف متوجہ ہو (تو تلبیہ ختم کر دے) جب کہ دوسرا گروہ کہتا ہے عرفات میں وقوف کے وقت ختم کرے۔ انھوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ حاجی جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہے وہ فرماتے ہیں جن روایات سے تم نے استدلال کیا ہے ان میں ہمارے خلاف کوئی دلیل نہیں کیونکہ ان میں بعض کی تہلیل اور بعض کی تکبیر کا ذکر ہے اور یہ اس بات سے مانع نہیں کہ انھوں نے یہ بھی کیا ہو اور تلبیہ بھی کہا ہو کیونکہ حاجی نویں ذوالحجہ سے ایک دن قبل تکبیر تہلیل اور تلبیہ (تینوں) کہہ سکتا تھا تو اس کی تکبیر و تہلیل، تلبیہ سے مانع نہ تھے تو اسی طرح جو کچھ تم نے نویں ذوالحجہ کے دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تہلیل و تکبیر کا ذکر کیا ہے وہ تلبیہ سے مانع نہیں ـــــ جبکہ نویں ذوالحجہ کے بعد جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات مروی ہیں۔

ان میں سے یہ ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ہمراہ وقوف کیا تو وہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے میں نے پوچھا اے ابوعبداللہ! یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میرے والد ماجد بھی اسی طرح کرتے تھے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے (حضرت عکرمہ) فرماتے ہیں پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کو یہ بات بتائی حضرت ابن عباس نے فرمایا "انھوں نے سچ فرمایا ہے" مجھے میرے بھائی حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کہتے رہے،

انتهى اليها وكان رديفه.

حتیٰ کہ آپ جمرۂ عقبہ تک پہنچے اور وہ آپ کے پیچھے سوار تھا۔

١٥٧٥- حدثنا علي بن معبد قال ثنا اسحق بن منصور قال ثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن الفضل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لبى حتى رمى جمرة العقبة.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔

١٥٧٦- حدثنا يونس قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن عبد الكريم بن مالك عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن الفضل قال كنت ردف النبي صلى الله عليه وسلم فذكر مثله.

حضرت عبدالکریم بن مالک، حضرت سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت فضل (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا پھر انھوں نے اس (مذکورہ بالا) کی مثل ذکر کیا۔

١٥٧٧- حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا يحيى بن عيسى ح وحدثنا حسين بن نصر قال ثنا ابو نعيم قالا ثنا سفيان عن حبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لبى حتى رمى جمرة العقبة.

حضرت حبیب بن ابی ثابت حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔

١٥٧٨- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج ابن منهال قال ثنا حماد عن قيس عن عطاء عن ابن عباس عن الفضل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت فضل (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٥٧٩- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا عبيد الله بن موسى قال انا شريك عن ثوير عن ابيه قال حججت مع عبد الله فلم يزل يلبي حتى رمى جمرة العقبة قال ولم يسمع الناس يلبون عشية عرفة فقال ايها الناس انسيتم والذي نفسي بيده لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى جمرة العقبة.

حضرت ثویر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو وہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے وہ فرماتے ہیں انھوں نے لوگوں کو نویں ذوالحجہ کی شام تلبیہ کہتے ہوئے نہ سنا تو فرمایا اے لوگو! کیا تم بھول گئے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں

١٥٨٠- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر الزهراني قال ثنا شعبة قال اخبرني الحكم

حضرت عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا جب وہ

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا اَفَاضَ اِلٰى جَمْعٍ جَعَلَ يُلَبِّيْ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَسِيَ النَّاسُ اَمْ ضَلُّوْا ثُمَّ لَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

مزدلفہ کی طرف واپس لوٹے تو تلبیہ کہہ رہے تھے ایک دیہاتی آدمی نے کہا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ یا تو بھول گئے یا بھٹک گئے پھر تلبیہ کہا حتیٰ کہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ لَبّٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى عَرَفَاتٍ فَقَالَ اُنَاسٌ مَنْ هٰذَا الْاَعْرَابِيُّ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَضَلَّ النَّاسُ اَمْ نَسُوْا وَاللّٰهِ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ اِلَّا اَنْ يَخْلِطَ ذٰلِكَ بِتَهْلِيْلٍ اَوْ تَكْبِيْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن سخبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے عرفات کی طرف جاتے ہوئے تلبیہ کہا تو لوگوں نے کہا یہ کون دیہاتی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا لوگ بھٹک گئے یا بھول گئے ہیں۔ اللہ کی قسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں البتہ اس میں تکبیر و تہلیل کو بھی شامل کیا۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ مُجَاهِدٍ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ غَدَوْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ غَدَاةَ جَمْعٍ وَهُوَ يُلَبِّيْ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَضَلَّ النَّاسُ اَمْ نَسُوْا اَشْهَدُ لَكُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

حضرت مجاہد مکی، حضرت ابن سخبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مزدلفہ کی صبح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور وہ تلبیہ کہہ رہے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا لوگ بھٹک گئے یا بھول گئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ نے تلبیہ کہا حتیٰ کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يُلَبِّيْ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم مزدلفہ میں تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اس ذات کو یہاں "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" کہتے ہوئے سنا جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْاَوَّلِ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت سفیان نے حضرت حصین سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم)

بْنُ مَعِينٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِلَى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا عرفات سے مزدلفہ تک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا تو وہ دونوں فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمرۂ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

فَقَدْ جَاءَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَصَحَّ مَجِيئُهَا وَلَمْ يُخَالِفْهَا عِنْدَنَا مَا قَدَّمْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لِمَا قَدْ شَرَحْنَا وَبَيَّنَّا وَهٰذَا الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَقَدْ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ يُلَبِّي حِينَئِذٍ وَبَعْدَ ذٰلِكَ وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ أُسَامَةَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَلَمْ يَكُنْ يَزِيدُ عَلَى التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ فَدَلَّتْ تَلْبِيَتُهُ بَعْدَ عَرَفَةَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يُلَبِّيَ أَيْضًا بِعَرَفَةَ وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ تَكْبِيرُهُ وَتَهْلِيلُهُ بِعَرَفَةَ كَمَا كَانَ لَهُ قَبْلَهَا لَا أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَ التَّلْبِيَةِ تَهْلِيلًا وَتَكْبِيرًا

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں ہے کہ آپ جمرۂ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے یہ صحیح طور پر مروی ہیں اور جو روایات باب کے شروع میں آئی ہیں اور ہم نے ان کی تشریح و توضیح کی ہے وہ ان کے خلاف نہیں ہیں۔ عرفات سے واپسی پر حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے انھوں نے آپ کو عرفات میں اور اس کے بعد بھی تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا اور ہم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں عرفات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا اور آپ تہلیل و تکبیر پر اضافہ نہیں فرماتے تھے تو عرفہ کے بعد آپ کا تلبیہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ عرفات میں بھی تلبیہ کہہ سکتے تھے آپ کا عرفات میں تکبیر و تہلیل کہنا اسی طرح تھا جیسے آپ اس سے پہلے کہتے تھے یہ بات نہیں کہ آپ نے تلبیہ کی جگہ تکبیر و تہلیل کہی۔

أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي حَدِيثِ مُجَاهِدٍ لَبَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ إِلَّا أَنَّهُ رُبَّمَا كَانَ خَلَطَ ذٰلِكَ بِتَكْبِيرٍ وَتَهْلِيلٍ فَأَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَخْلِطُ التَّكْبِيرَ بِالتَّهْلِيلِ وَكَانَ التَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ لَا يَدُلَّانِ عَلَى أَنْ لَا تَلْبِيَةَ فِي وَقْتِهِمَا وَالتَّلْبِيَةُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت مجاہد کی روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا البتہ بعض اوقات آپ اس میں تکبیر و تہلیل کو بھی شامل کرتے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ میں تکبیر و تہلیل بھی فرماتے تھے اور آپ کا اس وقت تکبیر و تہلیل کہنا تلبیہ کا وقت نہ ہونے پر دلیل نہیں اور اس وقت تلبیہ کا ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ تلبیہ کا وقت ہے پس

تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ كَانَ وَقْتَ تَلْبِيَتِهٖ فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ وَقْتَ التَّلْبِيَةِ اِلٰى اَنْ يَّرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ مَا صَحَّحْتُمْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰثَارَ۔

ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ تلبیہ کا وقت قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے ان روایات کی اس تصحیح کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۵۸۶- **وَذَكَرَ** مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُهِلُّ يَوْمَ عَرَفَةَ حَتّٰى يَرُوْحَ۔

حضرت مصعب بن ثابت نے اپنے چچا حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر سے اور انھوں نے اپنے والد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب نویں ذوالحجہ کو موقف کی طرف جانے سے پہلے تلبیہ کہتے۔

۱۵۸۷- **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا وَهْبٌ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ اِذَا رَاحَتْ اِلَى الْمَوْقِفِ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین جب موقف کی طرف جاتیں تو تلبیہ چھوڑ دیتیں۔

فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰى اَنَّ الْقَاسِمَ لَمْ يُخْبِرْ فِيْ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ التَّلْبِيَةَ تَنْقَطِعُ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَاِنَّمَا اَخْبَرَ عَنْ فِعْلِهَا فَقَالَ كَانَتْ تَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ اِذَا رَاحَتْ اِلَى الْمَوْقِفِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ كَانَتْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَا عَلٰى اَنَّ وَقْتَ التَّلْبِيَةِ قَدِ انْقَطَعَ وَلٰكِنْ لِاَنَّهَا تَاْخُذُ فِيْمَا سِوَاهَا مِنَ الذِّكْرِ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ كَمَا لَهَا اَنْ تَفْعَلَ ذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ اَيْضًا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلَى انْقِطَاعِ التَّلْبِيَةِ وَخُرُوْجِ وَقْتِهَا **وَكَذٰلِكَ** مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا هُوَ مِثْلُ هٰذَا

ان کے خلاف پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے ان سے روایت کیا یہ نہیں بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عرفات میں وقوف سے پہلے تلبیہ ختم کر دیا جائے۔ انھوں نے صرف ان کے فعل کا ذکر کیا چنانچہ انھوں نے بتایا کہ ام المومنین موقف کی طرف جاتے ہوئے تلبیہ چھوڑ دیتی تھیں تو ہو سکتا ہے آپ یہ عمل اس لیے نہ کرتی ہوں کہ تلبیہ کا وقت ختم ہو گیا بلکہ آپ اس کے علاوہ دوسرا ذکر مثلاً تہلیل و تکبیر اختیار کرتیں۔ جیسا کہ آپ یوم عرفہ سے پہلے اس طرح کر سکتی تھیں تو یہ تلبیہ کے چھوڑنے اور اس کا وقت ختم ہونے کی دلیل نہیں اسی طرح جو کچھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں روایت کیا ہے وہ بھی اس کی مثل ہے۔

۱۵۸۸- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ الْاَسْوَدِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَخَطَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا لَمْ يَسْمَعْهُ يُلَبِّيْ صَعِدَ اِلَيْهِ الْاَسْوَدُ فَقَالَ

حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا جب نویں ذوالحجہ کا دن ہوا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے عرفات میں خطبہ دیا اور جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے ان سے تلبیہ نہ سنا تو ان کی طرف اٹھے اور پوچھا کہ آپ کو تلبیہ کہنے سے کس چیز نے روکا ہے انھوں

مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُلَبِّيَ فَقَالَ اَوَ يُلَبِّي الرَّجُلُ اِذَا كَانَ فِيْ مِثْلِ مَقَامِيْ هٰذَا قَالَ الْاَسْوَدُ نَعَمْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُلَبِّيْ فِيْ مِثْلِ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى صَدَّرَ بَعِيْرَهٗ عَنِ الْمَوْقِفِ قَالَ فَلَبّٰى ابْنُ الزُّبَيْرِ۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ تَسْبِيْحٍ وَّ تَكْبِيْرٍ وَّ تَهْلِيْلٍ فَسَبِّحُوْا وَكَبِّرُوْا وَجَاءَ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَسْوَدَ يُحَرِّشُ النَّاسَ حَتّٰى صَعِدَ اِلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَشْهَدُ عَلٰى عُمَرَ اَنَّهٗ لَبّٰى عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ الْاَسْوَدَ لَمَّا اَخْبَرَ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِتَلْبِيَةِ عُمَرَ فِيْ مِثْلِ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَاَخَذَ بِهٖ فَلَبّٰى وَلَمْ يَقُلْ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ عُمَرَ لَا يُلَبِّيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ عَلٰى مَا قَدْ رَوَاهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ وَلٰكِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ اِنَّمَا حَضَرَ مِنْ عُمَرَ تَرْكَ التَّلْبِيَةِ يَوْمَئِذٍ وَلَمْ يُخْبِرْهُ عُمَرُ اَنَّ ذٰلِكَ التَّرْكَ اِنَّمَا كَانَ مِنْهُ لِخُرُوْجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ ابْنِ الزُّبَيْرِ لِخُرُوْجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ فَلَمَّا اَخْبَرَهُ الْاَسْوَدُ عَنْ عُمَرَ بِاَنَّهٗ لَبّٰى يَوْمَئِذٍ عَلِمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ لَبّٰى فِيْهِ وَقْتٌ لِلتَّلْبِيَةِ وَاَنَّ ذٰلِكَ التَّرْكَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ عُمَرَ اِنَّمَا كَانَ لِغَيْرِ خُرُوْجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ فَتَوَهَّمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هُوَ اَنَّهٗ لِخُرُوْجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَلَبّٰى وَرَاٰى اَنَّ مَا اَخْبَرَهُ بِهِ الْاَسْوَدُ عَنْ عُمَرَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ اَوْلٰى مِمَّا رَاٰهُ هُوَ مِنْهُ فِيْ تَرْكِ التَّلْبِيَةِ۔

نے فرمایا کیا اس قسم کے مقام پر بھی آدمی تلبیہ کہتا ہے حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس قسم کے مقام پر تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے پھر وہ مسلسل تلبیہ کہتے یہاں تک کہ انھوں نے اپنا اونٹ موقف (عرفات) سے واپس لوٹایا۔ فرماتے ہیں پھر

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو عرفات کے دن خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ انھوں نے فرمایا یہ تسبیح تکبیر اور تہلیل کا دن ہے پس تسبیح و تکبیر کہو (راوی فرماتے ہیں) میرے والد حضرت اسود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ڈراتے ہوئے آئے حتیٰ کہ ان کی طرف بڑھے اور وہ منبر پر تھے انھوں نے فرمایا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے اس دن اس منبر پر تلبیہ کہا اس پر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ . . . . . " پڑھا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ اس سے پہلے اس جیسے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تلبیہ کہتے تھے اور انھوں نے اس عمل کو اختیار کیا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے تلبیہ کہا اور یہ نہیں فرمایا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اس دن تلبیہ نہیں کہتے تھے جیسا کہ حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بواسطہ اپنے والد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا لیکن حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اس دن حاضر ہوئے جس دن آپ نے تلبیہ چھوڑا لیکن انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ انھوں نے اسے اس کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے چھوڑا ہے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے نزدیک یہ ترک انقطاع وقت کی وجہ سے تھا پس جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس دن تلبیہ کہا ہے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہو گیا کہ جس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تلبیہ نہیں کہا تھا وہ اس کا وقت تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسے چھوڑنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ تلبیہ کا وقت نہیں رہا۔ تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو وہم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے وقت ختم ہونے کی وجہ سے چھوڑا حالانکہ بات اس طرح نہ

١٥٩٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ صَعِدَ الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَارَّهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ نَزَلَ فَلَمَّا نَزَلَ الْاَسْوَدُ لَبّٰى ابْنُ الزُّبَيْرِ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّ الْاَسْوَدَ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ ۔

١٥٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُلَبِّيْ غَدَاةَ الْمُزْدَلِفَةِ ۔

١٥٩٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بِعَرَفَةَ فَلَبّٰى عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ يُلَبِّيْ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ تَلْبِيَتِهٖ شَيْئًا مَا سَمِعْتُهُ مِنْ اَحَدٍ لَبَّيْكَ عَدَدَ التُّرَابِ

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُلَبِّيْ بِعَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ بَعْدِهٖ لَمَّا اَخْبَرَهُ الْاَسْوَدُ بِهٖ عَنْ عُمَرَ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْاٰفَاقِ فَذٰلِكَ اِجْمَاعٌ وَحُجَّةٌ وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِفِعْلِ مَنْ ذَكَرْنَا لِمُوَافَقَتِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فِعْلِهٖ ذٰلِكَ اَنَّ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ لَا تَنْقَطِعُ حَتّٰى تُرْمٰى جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

حضرت وبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نویں ذی الحجہ کو حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے اور وہ منبر پر تھے انھوں نے ان سے کچھ سرگوشی کی اور اتر گئے جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ اترے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ کہا (اس سے) لوگ سمجھے کہ حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے انھیں اس بات کا حکم دیا ہے۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ میں نے مزدلفہ کی صبح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں میدان عرفات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تلبیہ کہتے رہے حتی کہ انھوں نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ ایک شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہے جو اس جگہ تلبیہ کہہ رہا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے وہ بات سنی جو کسی سے نہیں سنی تھی انھوں نے فرمایا "لَبَّيْكَ عَدَدَ التُّرَابِ" (مٹی کی گنتی برابر حاضر ہوں۔) ـــــ تو ان روایات میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میدان عرفات میں منبر پر تلبیہ کہتے تھے اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی بعد میں یہ عمل اختیار کیا جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا تو اس پر اطراف کے کسی بھی شخص نے اعتراض نہیں کیا پس یہ اجماع اور حجت ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا تو جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا چونکہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی لہٰذا ان کے عمل سے ثابت ہوا کہ حج میں جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ نہ چھوڑا جائے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ اللِّبَاسِ وَالطِّيْبِ مَتٰى يَحِلَّانِ لِلْمُحْرِمِ ۶۰

١٥٩٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ اُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُكَّاشَةَ بْنَ وَهْبٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخًا لَهٗ اٰخَرَ جَاءَا هَا حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَلْقَيَا قَمِيْصَهُمَا فَقَالَتْ مَا لَكُمَا فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ اَفَاضَ مِنْهَا فَلْيُلْقِ ثِيَابَهٗ وَكَانُوْا تَطَيَّبُوْا وَلَبِسُوا الثِّيَابَ.

١٥٩٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ وَاٰخَرُ فِيْ مِنًى مَسَاءَ يَوْمِ الْاَضْحٰى فَنَزَعَا ثِيَابَهُمَا وَتَرَكَا الطِّيْبَ فَقُلْتُ مَا لَكُمَا فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مَنْ لَمْ يُفِضْ اِلَى الْبَيْتِ مِنْ عَشِيَّةِ هٰذِهٖ فَلْيَدَعِ الثِّيَابَ وَالطِّيْبَ.

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوْا لَا يَحِلُّ اللِّبَاسُ وَالطِّيْبُ لِاَحَدٍ حَتّٰى يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ وَذٰلِكَ حِيْنَ يَطُوْفُ طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِذَا رَمٰى وَحَلَقَ حَلَّ لَهُ اللِّبَاسُ وَاخْتَلَفُوْا فِي الطِّيْبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ حُكْمُهٗ حُكْمُ اللِّبَاسِ فَيَحِلُّ كَمَا يَحِلُّ اللِّبَاسُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْجِمَاعِ فَلَا يَحِلُّ

محرم کے لیے لباس اور خوشبو کب جائز ہوجاتے ہیں

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عکاشہ اور ان کے دوسرے بھائی قربانی کے دن غروب آفتاب کے بعد آئے تو انھوں نے اپنی قمیضیں اتار دیں۔ حضرت جدامہ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص اس (منیٰ) سے واپس نہیں لوٹتا وہ اپنے کپڑے اتار دے جبکہ اس وقت انھوں نے خوشبو لگائی ہوئی اور کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عکاشہ بن محصن اور ایک دوسرا شخص قربانی کے دن منیٰ میں شام کے وقت میرے پاس آئے تو انھوں نے اپنے کپڑے بھی اتار دیئے اور خوشبو بھی چھوڑ دی۔ میں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا انھوں نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس شام بیت اللہ شریف کی طرف نہ جائے وہ کپڑے اور خوشبو ترک کر دے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے کپڑے اور خوشبو اس وقت تک حلال نہیں ہوتے جب تک اس کے لیے بیوی (کے پاس جانا) حلال نہ ہو جائے اور یہ اس وقت (حلال) ہوتا ہے جب وہ طواف زیارت کرے انھوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ رمی کرے اور سر منڈوا لے تو اس کے لیے لباس پہننا جائز ہو جاتا ہے البتہ انھوں نے خوشبو لگانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے ان میں

حَتّٰی یَحِلَّ الْجِمَاعُ۔

سے بعض کہتے ہیں اس کا حکم لباس کے حکم جیسا ہے لہٰذا لباس کی طرح اس کا پہننا بھی جائز ہے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں اس کا حکم جماع کے حکم کی

۱۵۹۵- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَیْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الطِّیْبُ وَالثِّیَابُ وَكُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ۔

انھوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کنکریاں مارو اور سر منڈوا لو تو تمہارے لیے خوشبو لگانا اور سلا ہوا لباس پہننا اور ہر عمل (جو احرام کی وجہ سے جائز نہ تھا) ماسوائے عورتوں کے پاس جانے کے حلال ہو جاتا ہے۔

۱۵۹۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری، حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۵۹۷- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ حِیْنَ حَلَّ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ قَالَ اُسَامَةُ وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام کھولنے کے لیے خوشبو لگائی جب آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے سے پہلے احرام کھولا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوبکر بن حزم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عمرہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۵۹۸- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت افلح بن حمید، حضرت قاسم سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۶۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ

حضرت سفیان، حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہا

عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت قاسم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت زہیر فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا پس انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتی ہیں۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ تُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّيْبِ بَعْدَ الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فَقَدْ عَارَضَ ذٰلِكَ حَدِيْثَ ابْنِ لَهِيْعَةَ الَّذِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهٖ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَهٰذِهٖ اَوْلٰى لِاَنَّ مَعَهُمَا مِنَ التَّوَاتُرِ وَصِحَّةِ الْمَجِيْءِ مَا لَيْسَ مَعَ غَيْرِهَا مِثْلُهٗ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ زَادَ عَلَيْهِ مَعْنًى اٰخَرَ۔

تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جو بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمی اور حلق کے بعد لیکن طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو یہ حدیث حضرت ابن لھیعہ کی روایت سے جسے ہم نے باب کے شروع میں بیان کیا ٹکراتی ہے لیکن یہ یہ روایت اولیٰ ہے کیونکہ تواتر اور صحت کے اعتبار سے دوسری حدیث اس کی مثل نہیں۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔ لیکن انھوں نے اس میں ایک اور معنیٰ کا اضافہ کیا۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَالطِّيْبُ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت حسن عرنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب تم جمرہ کو کنکریاں مار دو تو تمہارے لیے عورتوں (سے ہمبستری) کے علاوہ (وہ) سب کچھ جائز ہوتا ہے (جو احرام کی وجہ سے حرام ہوا تھا) ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے سر انور پر کستوری لگاتے تھے، کیا وہ خوشبو

وَسَلَّمَ يَضْمَخُ رَأْسَهُ بِالْمِسْكِ أَطْيَبُ هُوَ۔
فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ إِبَاحَةِ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ إِذَا رُمِيَتِ الْجَمْرَةُ وَلَا يَذْكُرُ فِي ذٰلِكَ الْحَلْقَ وَفِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْمَخُ رَأْسَهُ بِالْمِسْكِ وَلَمْ يُخْبِرْ بِالْوَقْتِ الَّذِي فَعَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْحَلْقِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ بَعْدَهُ إِلَّا أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلَى مَا يُوَافِقُ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَائِشَةَ لَا عَلَى مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَيَكُونُ مَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ بَعْدَ رَمْيِهِ الْجَمْرَةَ وَحَلْقِهِ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدُ بِرَأْيِهِ إِذَا رَمَى فَقَدْ حَلَّ لَهُ بِرَمْيِهِ أَنْ يَحْلِقَ حَلَّ لَهُ أَنْ يَلْبَسَ وَيَتَطَيَّبَ وَهٰذَا مَوْضِعٌ يَحْتَمِلُ النَّظَرَ وَذٰلِكَ أَنَّ الْإِحْرَامَ يَمْنَعُ مِنْ حَلْقِ الرَّأْسِ وَاللِّبَاسِ وَالطِّيبِ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ حَلْقُ الرَّأْسِ إِذَا حَلَّ حَلَّتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ وَاحْتَمَلَ أَنْ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَكُونَ الْحَلْقُ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْمُعْتَمِرَ يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ فِي عُمْرَتِهِ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ فِي حَجَّتِهِ ثُمَّ إِنَّا رَأَيْنَاهُ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَلَا يَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ وَلَا الطِّيبُ وَلَا اللِّبَاسُ حَتّٰى يَحْلِقَ فَلَمَّا كَانَتْ حُرْمَةُ الْعُمْرَةِ قَائِمَةً حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ حَتّٰى يَحْلِقَ وَلَا يَكُونُ إِذَا حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ فِي حُكْمِ مَنْ قَدْ حَلَّ لَهُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ اللِّبَاسِ وَالطِّيبِ كَانَ كَذٰلِكَ فِي الْحَجَّةِ

سے ہے؟
اس حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے ہم نے ذکر کیا کہ جمرہ (جمرۂ عقبہ) کو کنکریاں مارنے کے بعد عورتوں (سے جماع) کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔ وہ اس میں سر منڈوانے کا ذکر نہیں کرتے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ انھوں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر انور پر کستوری لگائی لیکن انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل کس وقت کیا ممکن ہے آپ نے سر منڈانے سے پہلے یہ کام کیا ہو اور ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد ایسا کیا ہو مگر زیادہ بہتر بات یہی ہے کہ ہم اسے اس بات پر محمول کریں جو اس روایت کے موافق ہو جسے ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا اس کے خلاف پر محمول نہ کریں تو انھوں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے جس فعل کو دیکھا وہ جمرہ کو کنکریاں مارنے اور سر منڈانے کے بعد تھا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی رائے سے فرمایا کہ رمی کے بعد حلق حلال ہو جاتا ہے اور حلق کے بعد لباس پہننا اور خوشبو لگانا جائز ہو جاتا ہے یہ جگہ غور و فکر کا محل ہے۔ وہ یوں کہ احرام سر منڈانے (سلا ہوا) لباس پہننے اور خوشبو لگانے سے منع کرتا ہے تو یہ بھی احتمال ہے کہ جب سر منڈانا جائز ہو جائے تو باقی امور بھی جائز ہو جاتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ حلق تک یہ تمام امور جائز نہیں ہوتے۔ ہم نے اس پر غور و فکر کیا تو دیکھا کہ عمرہ کرنے والے پر احرام کی وجہ سے وہی باتیں حرام ہوتی ہیں جو حج کے احرام کے سبب سے حرام ہوتی ہیں پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب وہ بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر لیتا ہے تو اس کے لیے سر منڈانا جائز ہو جاتا ہے لیکن عورتوں کے پاس جانا، خوشبو لگانا اور لباس پہننا اس وقت تک جائز نہیں ہوتا جب تک سر نہ منڈالے۔ پس حرمت عمرہ ابھی قائم ہوتی ہے کہ اس کے لیے سر منڈانا جائز ہو جاتا ہے لیکن حلق کے جائز ہونے سے وہ اس شخص کے حکم میں نہیں ہوتا جس کے لیے اس کے علاوہ مثلاً لباس اور خوشبو لگانا جائز ہوتا ہے تو حج میں بھی اسی طرح ہے کہ جب حلق جائز

لَا يَجِبُ لِمَا حَلَّ لَهُ الْحَلْقُ فِيْهَا اَنْ يَحِلَّ لَهُ شَيْءٌ مِمَّا سِوَاهُ مِمَّا كَانَ حَرُمَ عَلَيْهِ بِهَا حَتّٰى يَحْلِقَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ فِي الْعُمْرَةِ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلَى النَّظَرِ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ جَمِيْعًا وَبَيْنَ اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلَى الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى حَدِيْثِ عُكَاشَةَ فَرَاَيْنَا الرَّجُلَ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ يَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَاللِّبَاسُ وَالصَّيْدُ وَالْحَلْقُ وَسَائِرُ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ بِالْاِحْرَامِ فَاِذَا اَحْرَمَ حَرُمَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ كُلُّهُ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْاِحْرَامُ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ كَمَا حَرُمَتْ عَلَيْهِ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ اَنْ يَحِلَّ مِنْهَا اَيْضًا بِسَبَبٍ وَاحِدٍ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَحِلَّ مِنْهَا بِاَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ اِحْلَالًا بَعْدَ اِحْلَالٍ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّهُ اِذَا رَمٰى فَقَدْ حَلَّ لَهُ الْحَلْقُ هٰذَا مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْمَعُوْا اَنَّ الْجِمَاعَ حَرَامٌ عَلَيْهِ عَلٰى حَالَةِ الْاُوْلٰى فَثَبَتَ اَنَّهُ حَلَّ مِمَّا قَدْ كَانَ حَرُمَ عَلَيْهِ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ بِاَسْبَابٍ مُخْتَلِفَةٍ فَبَطَلَ بِهٰذِهِ الْعِلَّةُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ الْحَلْقَ يَحِلُّ لَهُ اِذَا رَمٰى وَاَنَّهُ مُبَاحٌ لَهُ بَعْدَ الْحَلْقِ رَاْسَهُ اَنْ يَحْلِقَ مَا شَاءَ مِنْ شَعْرِ بَدَنِهِ وَيَقُصَّ اَظْفَارَهُ اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ حُكْمُ اللِّبَاسِ حُكْمُ ذٰلِكَ اَوْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْجِمَاعِ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ الْجِمَاعُ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْمُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِذَا جَامَعَ قَبْلَ اَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ فَسَدَ حَجُّهُ وَرَاَيْنَاهُ اِذَا حَلَقَ شَعْرَهُ اَوْ قَصَّ اَظْفَارَهُ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ فِدْيَةٌ وَلَمْ يُفْسِدْ بِذٰلِكَ حَجَّهُ وَرَاَيْنَاهُ لَوْ لَبِسَ ثِيَابًا قَبْلَ وُقُوْفِهِ بِعَرَفَةَ لَمْ يُفْسِدْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ اِحْرَامَهُ وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ فِدْيَةٌ فَكَانَ حُكْمُ اللِّبَاسِ قَبْلَ عَرَفَةَ مِثْلَ حُكْمِ

ہوتا ہے تو اس سے ان دیگر امور کا جواز لازم نہیں آتا جو اس پر اس (احرام) کی وجہ سے حرام ہوئے تھے حتیٰ کہ وہ سر منڈا لے۔ یہ اس بات پہ قیاس ہے جو عمرہ میں تمام کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ ——— پھر ہم نے ان دو فریقوں اور پہلے گروہ جنہوں نے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا کے درمیان اختلاف کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ احرام سے پہلے آدمی کے لیے عورتوں کے پاس جانا خوشبو لگانا (سلا ہوا) لباس پہننا، شکار کرنا، سر منڈانا اور وہ تمام امور جو احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں، حلال ہوتے ہیں، پھر جب وہ احرام باندھتا ہے تو صرف ایک سبب یعنی احرام کی وجہ سے یہ تمام کام اس پر حرام ہو جاتے ہیں تو جس طرح یہ ایک ہی سبب سے حرام ہوتے ہیں اس بات کا احتمال ہے کہ ایک ہی سبب سے حلال بھی ہو جائیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ مختلف چیزوں سے حلال ہوں ایک حلت کے بعد دوسری حلت آئے تو ہم نے اس پر غور و فکر کیا اور دیکھا کہ اس بات پر تمام (ائمہ) کا اتفاق ہے کہ رمی کے بعد حلق جائز ہو جاتا ہے اس مسئلے میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ (اس وقت) جماع پہلے کی طرح اس پر حرام رہتا ہے تو ثابت ہوا کہ اس پر جو امور ایک سبب سے حرام ہوتے ہیں وہ مختلف اسباب سے جائز ہو جاتے ہیں تو اس سے وہ علت باطل ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا۔ پس جب ثابت ہوا کہ رمی کے بعد حلق جائز ہو جاتا ہے اور سر منڈانے کے بعد اس کے لیے جائز ہے کہ وہ جسم کے جس حصے سے چاہے بال منڈوا لے یا اپنے ناخن کاٹے تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا لباس کا بھی یہی حکم ہے یا اس کا حکم، جماع کے حکم جیسا ہے تو وہ اس وقت تک حلال نہ ہوگا جب تک جماع جائز نہ ہو جائے تو ہم نے اس پر غور کرتے ہوئے حج کا احرام باندھنے والے کو دیکھا کہ اگر وہ عرفات میں وقوف سے پہلے جماع کر لے تو اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے بال یا ناخن کاٹے تو اس پر اس وجہ سے فدیہ لازم ہوتا ہے اور اس سے حج فاسد نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں اگر وہ وقوف عرفات سے پہلے کپڑے پہن لے تو اس سے اس کا احرام فاسد نہیں ہوتا اور اس پر

قَصِّ الشَّعْرِ وَالْاَظْفَارِ لَا مِثْلَ حُكْمِ الْجِمَاعِ فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ یَكُوْنَ حُكْمُهٗ اَیْضًا بَعْدَ الرَّمْیِ وَالْحَلْقِ كَحُكْمِهِمَا لَا كَحُكْمِ الْجِمَاعِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِیْ ذٰلِكَ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَاَیْنَا الْقُبْلَةَ حَرَامًا عَلَی الْمُحْرِمِ بَعْدَ اَنْ یَّحْلِقَ وَهِیَ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ فِیْ حُكْمِ اللِّبَاسِ لَا فِیْ حُكْمِ الْجِمَاعِ فَلِمَ لَا كَانَ اللِّبَاسُ بَعْدَ الْحَلْقِ اَیْضًا كَهِیَ قِیْلَ لَهٗ اِنَّ اللِّبَاسَ بِالْحَلْقِ اَشْبَهُ مِنْهُ بِالْقُبْلَةِ لِاَنَّ الْقُبْلَةَ هِیَ بَعْضُ اَسْبَابِ الْجِمَاعِ وَحُكْمُهَا حُكْمُهٗ تَحِلُّ حَیْثُ یَحِلُّ وَتَحْرُمُ حَیْثُ یَحْرُمُ فِی النَّظَرِ فِی الْاَشْیَاءِ كُلِّهَا وَالْحَلْقُ وَاللِّبَاسُ لَیْسَا مِنْ اَسْبَابِ الْجِمَاعِ اِنَّمَا هُمَا مِنْ اَسْبَابِ اِصْلَاحِ الْبَدَنِ فَحُكْمُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِحُكْمِ صَاحِبِهٖ اَشْبَهُ مِنْ حُكْمِهٖ بِالْقُبْلَةِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاللِّبَاسِ بَعْدَ الرَّمْیِ وَالْحَلْقِ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

فدیہ لازم ہوتا ہے تو عرفات میں وقوف سے پہلے لباس کا حکم بال اور ناخن کاٹنے کے حکم جیسا ہے جماع کے حکم کی طرح نہیں۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ رمی اور حلق کے بعد بھی اس کا حکم ان دونوں کے حکموں جیسا ہو جماع کے حکم جیسا نہ ہو۔ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے ——— اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں محرم پر بوسہ لینا حلق کے بعد بھی حرام ہے اور وقوف عرفات سے پہلے یہ لباس کے حکم میں ہے جماع کے حکم میں نہیں تو حلق کے بعد لباس اس (بوسہ لینے) کے حکم میں کیوں نہیں ہوتا تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ لباس بوسہ لینے کی نسبت سر منڈانے سے زیادہ مشابہ ہے کیونکہ بوسہ، جماع کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور اس کا حکم جماع کے حکم جیسا ہوگا جب وہ حلال ہوگا تو یہ بھی حلال ہوگا اور جب وہ حرام ہوگا تو یہ بھی حرام ہوگا۔ اشیاء کے غور و فکر میں یہی تقاضا ہے۔ حلق اور لباس، اسباب جماع میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ اصلاح بدن کے اسباب سے ہیں تو ان میں سے ہر ایک کا حکم، بوسہ لینے کے حکم کی نسبت اس جیسے عمل (حلق وغیرہ) کے حکم سے لامحالہ زیادہ مناسب ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ رمی اور حلق کے بعد لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں سرکارؐ

١٦٠٥- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ مُوْسَی بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا حَلَقْتُمْ وَرَمَیْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّیْبَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم سر منڈا لو اور رمی کر چکو تو تمہارے لیے عورتوں اور خوشبو کے علاوہ (وہ) سب کچھ حلال ہے (جو احرام کی وجہ سے حرام تھا)۔

١٦٠٦- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٠٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میدان عرفات میں لوگوں کو خطبہ دیا، پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٠٨- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِیْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَمُوْسٰی عَنْ نَافِعٍ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اپنے ناخن، مونچھیں اور داڑھی کاٹتے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ اَظْفَارِهٖ وَشَارِبِهٖ وَلِحْيَتِهٖ يَعْنِىْ قَبْلَ اَنْ يَّزُوْرَ۔

تھے یعنی طواف سے پہلے یہ عمل کرتے تھے۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ اَبَاحَ لَهُمْ اِذَا رَمَوْا وَحَلَقُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَقَدْ خَالَفَتْهُ عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِي الطِّيْبِ خَاصَّةً فَاَمَّا عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے حلق اور رمی کے بعد عورتوں اور خوشبو کے علاوہ تمام باتیں جائز قرار دیں حضرت عائشہ، ابن عباس، اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے صرف خوشبو کے بارے میں ان کی مخالفت کی ہے۔ ان دونوں سے ہم یہ بات اس سے پہلے اسی باب میں ذکر کر چکے ہیں۔

۱۶۰۹۔ **وَاَمَّا** ابْنُ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى فَقَدْ حَلَّ لَهٗ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَاءَ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے جب جمرہ کبریٰ (جمرۂ عقبہ) کو کنکریاں مار چکے تو جو کچھ اس پر (احرام کی وجہ سے) حرام ہوا تھا، حلال ہو جاتا ہے البتہ عورتوں کے قریب جانا، طواف بیت اللہ شریف تک جائز نہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا اَيْضًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۶۱۰۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ فَذَكَرَ مِثْلَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ فَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُّؤْخَذَ بِهَا مِنْ سُنَّةِ عُمَرَ۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا جو ہم نے اس سے پہلے ان سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارتے تو (منیٰ سے) واپسی سے پہلے میں آپ کو خوشبو لگاتی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے طریقے کی نسبت، سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل زیادہ ضروری ہے۔

وَالنَّظَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا لِاَنَّ حُكْمَ الطِّيْبِ بِحُكْمِ اللِّبَاسِ اَشْبَهُ مِنْ حُكْمِهٖ بِحُكْمِ الْجِمَاعِ لِمَا قَدْ فَسَّرْنَا مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

اس کے بعد قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ خوشبو کا حکم، جماع کی نسبت لباس کے حکم سے زیادہ مشابہ ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں اس کی وضاحت کی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام ابو محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ

تابعین کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١٦١١- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ قَالَ دَعَانَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَوْمَ النَّحْرِ اَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ شِهَابٍ فَسَاَلَهُمْ عَنِ الطِّيْبِ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ قَبْلَ اَنْ يُفِيْضَ فَقَالُوْا تَطَيَّبْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا قَدْ رَاٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اَنَاخَ فَنَحَرَ وَحَلَقَ ثُمَّ مَضٰى مَكَانَهٗ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ۔

١٦١٢- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ وَرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ سَاَلَ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ اَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَحَلَقَ عَنِ الطِّيْبِ فَنَهَاهُ سَالِمٌ وَرَخَّصَ لَهٗ خَارِجَةُ۔

بَابُ (١٦) الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَمَا طَافَتْ لِلزِّيَارَةِ قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ لِلصَّدَرِ

١٦١٣- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزُّجَاجِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ

حضرت ابوبکر بن حزم فرماتے ہیں سلیمان بن عبدالملک نے قربانی کے دن ہمیں بلایا۔ اس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز، قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر، خارجہ بن زید اور ابن شہاب زہری (رضی اللہ عنہم) کو بلا بھیجا اور ان سے پوچھا کہ اس دن واپسی سے پہلے خوشبو لگانا کیسا ہے تو حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے علاوہ سب نے کہا امیر المؤمنین! خوشبو لگا لیجئے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک ایسے شخص تھے جنھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو وہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اونٹنی سے اترتے قربانی کرتے سر منڈاتے پھر اپنی جگہ چلے جاتے اور بیت اللہ شریف کی طرف رخصت ہوجاتے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن ابوبکر اور ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہوتے ان سے بیان کیا کہ ولید بن عبدالملک نے جمرۂ عقبہ کی رمی اور حلق کرانے کے بعد حضرت سالم بن عبداللہ اور حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہما سے خوشبو لگانے کے بارے میں پوچھا تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے روک دیا اور حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی۔

طواف زیارت کے بعد اور طواف صدر سے پہلے عورت کو حیض آنا۔

حضرت حارث بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جسے طواف (وداع) سے پہلے حیض آجاتا ہے انھوں نے فرمایا اسے آخر میں طواف کرنا ہوتا

الْخَطَّابِ عَنْ امْرَأَةٍ حَاضَتْ قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ قَالَ تَجْعَلُ آخِرَ عَهْدِهَا الطَّوَافَ قَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَأَلْتُهٗ فَقَالَ لِيْ عُمَرُ اَرَأَيْتَ تَكْرِيْرَكَ لِحَدِيْثٍ سَأَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْمَا اُخَالِفَهٗ۔

۱۶۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ۔

۱۶۱۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَمَتْنِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ تَحِيْضُ

ہے۔ حضرت حارث فرماتے ہیں میں نے کہا کہ جب میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے مجھ سے اسی طرح بیان کیا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا اس حدیث کے بارے میں مجھ سے پوچھنا جس کے بارے میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکے ہو کس مقصد کے لیے تھا شاید اس لیے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت

حضرت عفان فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ سند و متن کے اعتبار سے حضرت ابن مرزوق کی روایت (نمبر ۱۶۱۳) کی طرح بیان کیا۔ البتہ انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر فاروق

بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّنْفِرَ حَتّٰى يَطُوْفَ طَوَافَ الصَّدَرِ وَلَمْ يَعْذِرُوْا فِيْ ذٰلِكَ حَائِضًا بِحَيْضِهَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَهَا اَنْ تَنْفِرَ وَاِنْ لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ وَعَذَرُوْهَا بِالْحَيْضِ هٰذَا اِذَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

۱۶۱۶- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمٰنَ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُوْنَ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث کو اپنایا، وہ کہتے ہیں کسی شخص کے لیے طواف صدر کیے بغیر واپس ہونا جائز نہیں انھوں نے اس سلسلے میں حائضہ عورت کو حیض کی وجہ سے معذور قرار نہیں دیا۔ ـــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ عورت طواف کے بغیر بھی واپس جا سکتی ہے انھوں نے اس کو حیض کے باعث معذور کر دیا لیکن یہ اس وقت ہے جب وہ اس سے پہلے طواف زیارت کر چکی ہو۔

انھوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ ہر طرح (طواف کر کے اور بغیر طواف کے) نکل آتے تھے۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بیت اللہ شریف کا آخری طواف کیے بغیر نہ جائے۔

١٦١٧- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ۔

١٦١٨- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنْتَ الَّذِيْ تُفْتِي الْحَائِضَ اَنْ تَصْدُرَ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَقَالَ سَلْ فُلَانَةَ الْاَنْصَارِيَّةَ هَلْ اَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَصْدُرَ فَسَاَلَ الْمَرْاَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرَاكَ اِلَّا قَدْ صَدَقْتَ۔

١٦١٩- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَابْنَ عَبَّاسٍ اِخْتَلَفَا فِي الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ مَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ زَيْدٌ يَكُوْنُ آخِرُ عَهْدِهَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَنْفِرُ اِذَا شَاءَتْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نُتَابِعُكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَنْتَ تُخَالِفُ زَيْدًا فَقَالَ سَلُوْا صَاحِبَتَكُمْ اُمَّ سُلَيْمٍ فَسَاَلُوْهَا فَقَالَتْ حِضْتُ بَعْدَ مَا طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْفِرَ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ الْخَيْبَةُ لَكِ حَبَسْتِ اَهْلَنَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْفِرَ۔

١٦٢٠- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ حَاضَتْ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لوگوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ آخر میں بیت اللہ شریف کا طواف کریں البتہ انہوں نے حیض والی عورت پر تخفیف فرمائی۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ حائضہ عورت پر فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ آخر میں طواف کیے بغیر بھی جا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" حضرت زید نے فرمایا ایسا نہ کریں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا فلاں انصاری عورت سے پوچھ لیں کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپسی کی اجازت دی (یا نہیں) چنانچہ انہوں نے عورت سے پوچھا اور پھر واپس آکر فرمایا مجھے معلوم م

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان اس عورت کے بارے میں اختلاف ہوا جسے قربانی کے دن بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد حیض آتا ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے آخر میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنا ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ جب چاہے واپس جا سکتی ہے۔ انصار نے کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! ہم اس سلسلے میں آپ کی پیروی نہیں کر سکتے کیونکہ آپ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مخالفت کر رہے ہیں انہوں نے فرمایا تم اپنی بہن (یعنی انصاریہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھ لو چنانچہ انہوں نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: قربانی کے دن طواف کرنے کے بعد مجھے حیض آگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

حضرت انس حضرت ام سلیم (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں قربانی کے دن طواف زیارت کے بعد حیض آگیا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جانے کی اجازت دے دی۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنْفِرَ ۔

۱۶۲۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْفِرَ رَاٰى صَفِيَّةَ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً وَقَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ اِذًا ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو خیمے کے دروازے پر نہایت غمگین دیکھا اور انہیں حیض آ گیا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمیں روکو گی کیا تم نے قربانی کے طواف زیارت کیا تھا انھوں نے عرض کیا "جی ہاں" آپ نے فرمایا فرمایا پھر جا سکتی ہو۔

۱۶۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن رجاء فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اسکی مثل ذکر کیا۔

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ التَّغْلِبِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ روایت کرتے ہیں۔

۱۶۲۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۲۵ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ وَهِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ۔

حضرت ابن شہاب اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ فَلَا اِذًا۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہیں میں نے عرض کیا وہ طواف زیارت کر چکی ہیں آپ نے فرمایا تو اب کوئی رکاوٹ نہیں۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر، حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَسُلَيْمَانَ خَالِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ قَرِيْبًا مِنْ سَنَتَيْنِ يَنْهٰى اَنْ تَنْفِرَ الْحَائِضُ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ نُبِّئْتُ اَنَّهٗ قَدْ رُخِّصَ لِلنِّسَاءِ۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تقریباً دو سال تک حائضہ عورت کو بیت اللہ شریف کا طواف کیے بغیر واپسی سے روکتے رہے پھر فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ عورتوں کو اس کی اجازت دی گئی ہے۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ طَاؤُسُ الْيَمَانِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُسْاَلُ عَنْ حَبْسِ النِّسَاءِ عَنِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ اِذَا حِضْنَ قَبْلَ النَّفْرِ وَقَدْ اَفَضْنَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةً لِلنِّسَاءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِعَامٍ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت طاؤس یمانی نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے ان عورتوں کے رک جانے کے بارے میں پوچھا گیا جو طواف زیارت کے بعد واپسی سے پہلے حائضہ ہو جائیں تو انھوں نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کی اجازت کے بارے میں ذکر کرتی تھیں یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وفات سے ایک سال قبل کی بات ہے۔

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ ابْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلْحَائِضِ إِذَا أَفَاضَتْ أَنْ تَنْفِرَ قَالَ طَاوُسٌ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ تَنْفِرُ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت ابن عباس) حائضہ عورتوں کو واپسی کی اجازت دیتے تھے جب کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہوں۔ حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے وہ عورت نہیں جا سکتی پھر اس کے بعد ان سے سنا تو فرماتے ہیں کہ وہ جا سکتی ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی۔

۱۶۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ خَلَفٍ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جو شخص اس گھر کا حج کرے تو وہ آخر میں بیت اللہ شریف کا طواف بھی کرے البتہ حیض والی عورتوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے چھوڑنے کی) اجازت دی ہے۔

[illegible]

فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ ثَبَتَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحَائِضَ لَهَا أَنْ تَنْفِرَ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الصَّدَرِ إِذَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ قَبْلَ ذٰلِكَ طَاهِرًا وَرَجَعَ قَوْمٌ إِلَى ذٰلِكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ قَدْ كَانَ قَالَ بِخِلَافِهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجَعَلَا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ لِلْحَائِضِ رُخْصَةً وَإِخْرَاجًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُكْمِهَا مِنْ حُكْمِ سَائِرِ النَّاسِ فِيمَا كَانَ أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ هٰذِهِ الْآثَارِ لِحَدِيثِ الْحَارِثِ بْنِ أَوْسٍ وَمَا كَانَ ذَهَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِي بَيَّنَّا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

تو ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوتا ہے کہ حیض والی عورتیں طواف صدر سے پہلے جا سکتی ہیں جب کہ وہ اس سے پہلے طہارت کی حالت میں طواف زیارت کر چکی ہوں بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت زید بن ثابت اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) جو اس کے خلاف کے قائل تھے انھوں نے بھی اسی بات کی طرف رجوع کر لیا تھا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض والی عورت کو جو اجازت دی تھی انھوں نے بھی اسے اجازت قرار دیا اور باقی لوگوں پر جو کچھ (طواف صدر) واجب کیا تھا اس سے انہیں مستثنیٰ قرار دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت حارث بن اوس کی حدیث اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول سے ان روایات کا نسخ ثابت ہو گیا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۶۲ مَنْ قَدَّمَ مِنْ حَجِّهِ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ

حج کے افعال میں تقدیم وتاخیر کا بیان

۱۶۳۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ اِحْلِقْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ -

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف افاضہ کر لیا آپ نے فرمایا سر منڈا لو کوئی حرج نہیں (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں پھر ایک دوسرے شخص نے آکر عرض کیا یارسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی دی۔ آپ نے فرمایا کنکریاں مارو کوئی حرج نہیں۔

بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الطَّوَافِ قَبْلَ الْحَلْقِ فَقَالَ اِحْلِقْ وَلَا حَرَجَ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اِبَاحَةً مِنْهُ لِلطَّوَافِ قَبْلَ الْحَلْقِ وَتَوْسِعَةً مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لِلْحَاجِّ اَنْ يُقَدِّمَ مَا شَاءَ مِنْ هٰذَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهِ وَفِيْهِ اَيْضًا اَنَّ آخَرَ جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ فَذٰلِكَ اَيْضًا يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْنَا فِيْ جَوَابِهِ فِي السُّؤَالِ الْاَوَّلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ -

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حلق سے قبل طواف کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا سر منڈواؤ اور کوئی حرج نہیں۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ حلق سے پہلے طواف کرنا جائز ہو اور اس سلسلے میں آپ کی طرف سے وسعت دی گئی ہو اور آپ نے حاجی کو اجازت دی ہو کہ ان دو افعال میں سے جس کو چاہے دوسرے پر مقدم کرے اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ دوسرے شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے جانور ذبح کر لیا تو آپ نے فرمایا (اب) ذبح کرو اور کوئی حرج نہیں اس میں بھی اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے پہلے مسئلہ کے سلسلہ میں ذکر کی۔ ـــــ اس سلسلے[۲] میں بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے۔

۱۶۳۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ اَوْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ذبح سے پہلے حلق کروا تا یا حلق سے پہلے ذبح کرتا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

فَقَالَ لَاحَرَجَ لَاحَرَجَ ۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى فِي النَّحْرِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيْمِ وَالتَّاخِيْرِ فَقَالَ لَاحَرَجَ ۔

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَمَّنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ لَاحَرَجَ لَاحَرَجَ ۔

فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ مَا يَحْتَمِلُهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اِرْمِ وَلَاحَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَلَاحَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُفْتُ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَلَاحَرَجَ ۔

فَهٰذَا اَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ وَالْكَلَامُ فِيْهِ مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْمَا قَبْلَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُئِلَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ اَوْ ذَبَحَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے قربانی کے دن جبکہ آپ منیٰ میں تھے، قربانی، حلق، رمی اور ان میں تقدیم وتاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس دن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی عمل کو دوسرے عمل سے مقدم کرتا ہے تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

تو اس میں بھی اسی بات کا احتمال ہے جس کا احتمال پہلی روایت میں ہے۔ اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ[2]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے رمی سے پہلے قربانی کر دی ہے آپ نے فرمایا کنکریاں مارو کوئی حرج نہیں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ذبح سے پہلے حلق کروا لیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کرو کوئی حرج نہیں ایک اور شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے ذبح سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کر لیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کرو۔

تو یہ بھی پہلی روایات کی طرح ہے اور اس میں اسی طرح کی گفتگو ہے۔ بواسطہ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ضمن میں مروی ہے۔

حضرت زیاد بن علاقہ، حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ذبح سے پہلے حلق کرواتا یا حلق سے پہلے ذبح کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جب انہوں نے بار بار پوچھا

قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ فَقَالَ لَا حَرَجَ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلَيْهِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ رُفِعَ الْحَرَجُ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ اَخِيْهِ شَيْئًا ظُلْمًا فَذٰلِكَ الْحَرَجُ۔

فَهٰذَا اَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ لَا حَرَجَ هُوَ عَلَى الْاِثْمِ اَيْ لَا حَرَجَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْتُمُوْهُ مِنْ هٰذَا لِاَنَّكُمْ فَعَلْتُمُوْهُ عَلَى الْجَهْلِ مِنْكُمْ بِهٖ لَا عَلَى التَّعَمُّدِ بِخِلَافِ السُّنَّةِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ مُبَيَّنًا مَشْرُوْحًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فرمایا اے لوگو! حرج اٹھا لیا گیا ہے البتہ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے زیادتی کے ساتھ کوئی چیز لیتا ہے تو یہ حرج ہے۔

تو یہ بھی پہلی روایات کی طرح ہے اور ہو سکتا ہے یہاں عدم گناہ مراد ہو یعنی جو کچھ تم نے کیا اس پر کوئی گناہ نہیں کیوں کہ تم نے جان بوجھ کر نہیں بلکہ لاعلمی میں خلاف سنت یہ عمل کیا ہے پس اس سلسلے میں تم پر کوئی حرج نہیں۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت واضح روایات بھی مروی ہیں۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اُرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهُ رَجُلٌ فِيْ حَجَّتِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَمَيْتُ وَاَفَضْتُ وَنَسِيْتُ وَلَمْ اَحْلِقْ قَالَ فَاحْلِقْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّيْ رَمَيْتُ وَحَلَقْتُ وَنَسِيْتُ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ فَانْحَرْ وَلَا حَرَجَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے اپنے حج کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض کیا کہ میں نے رمی اور طواف کر لیا لیکن حلق کروانا بھول گیا۔ آپ نے فرمایا حلق کرواؤ۔ کوئی حرج نہیں۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا میں نے رمی کی اور حلق کروایا لیکن قربانی کرنا بھول گیا، آپ نے فرمایا قربانی کرو کوئی حرج نہیں۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا وَيُوْنُسَ حَدَّثَاهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهٗ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کے لیے ٹھہرے، وہ آپ سے (مسائل) پوچھتے تھے چنانچہ ایک شخص نے آکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے پتہ نہ چل سکا اور میں نے ذبح سے پہلے سر منڈوا لیا آپ نے فرمایا ذبح کرو اور کوئی حرج نہیں، دوسرا شخص آیا اور اس نے عرض کیا میں نے نادانستہ طور پر رمی سے پہلے قربانی کر دی ہے آپ نے فرمایا رمی کرو کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس دن آپ سے جس عمل میں بھی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ إِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

۱۶۴۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ إِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ إِرْمِ وَلَا حَرَجَ۔

۱۶۴۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ عَطَاءَ ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ يَعْنِي أَنَّهُ وَقَفَ لِلنَّاسِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ إِرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ إِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ إِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَسْقَطَ الْحَرَجَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ لِلنِّسْيَانِ لَا أَنَّهُ أَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰى يَكُونَ لَهُمْ مُبَاحٌ أَنْ يَفْعَلُوا ذٰلِكَ فِي الْعَمْدِ وَقَدْ رَوَى أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۱۶۴۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنَ الْجَمْرَتَيْنِ عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ

تقدیم وتاخیر سے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا (اسے) کر لو کوئی حرج نہیں۔

حضرت عیسیٰ بن طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ میں نے ذبح سے پہلے حلق کروا لیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کر لو کوئی حرج نہیں' دوسرے شخص نے عرض کیا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے (جانور) ذبح کر لیا ہے[۲]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عطا ابن ابورباح نے ان سے بیان کیا انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں یعنی آپ حجۃ الوداع کے دن لوگوں کے لیے کھڑے ہوئے وہ آپ سے سوال کرتے تھے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے غیر شعوری طور پر رمی سے پہلے قربانی کر دی۔ آپ نے فرمایا رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے غیر شعوری طور پر ذبح سے پہلے سر منڈوا لیا۔ آپ نے فرمایا ذبح کر لو کوئی حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں[۳]

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھولنے کے باعث حرج کو دور فرمایا اس لیے نہیں کہ یہ ان کے لیے جائز ہے یہاں تک کہ اگر وہ جان بوجھ کر بھی ایسا کریں تو یہ ان کے لیے جائز ہوگا —— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر دلالت کرنیوالی حدیث روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوزبید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو جمروں کے درمیان تھے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو رمی سے پہلے حلق کروا لیتا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اور اس شخص کے بارے میں (پوچھا گیا) جو

[۲] آپ نے فرمایا کنکریاں مار دو کوئی حرج نہیں۔

[۳] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس عمل میں بھی تقدیم وتاخیر کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا (اب) کر لو کوئی حرج نہیں۔

قَالَ لَاحَرَجَ وَعَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَرْمِيَ قَالَ لَاحَرَجَ ثُمَّ قَالَ عِبَادَ اللّٰهِ وَضَعَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْحَرَجَ وَالضِّيْقَ وَتَعَلَّمُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ۔

رمی سے پہلے قربانی کرتا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں پھر آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تم سے حرج اور تنگی کو دور کر دیا ہے۔ مناسک (حج) سیکھو وہ تمہارے دین سے ہیں۔

اَفَلَا تَرٰی اَنَّهٗ اَمَرَهُمْ بِتَعَلُّمِ مَنَاسِكِهِمْ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُحْسِنُوْنَهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَرَجَ وَالضِّيْقَ الَّذِيْ رَفَعَهُ اللّٰهُ عَنْهُمْ هُوَ لِجَهْلِهِمْ بِاَمْرِ مَنَاسِكِهِمْ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ ابْنِ شَرِيْكٍ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے ان کو مناسک سیکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ انھیں اچھی طرح ادا نہیں کرتے تھے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس حرج اور تنگی کو اللہ تعالیٰ نے ان سے دور کیا ہے وہ ان کے مناسک حج سے لاعلمی کی بنیاد پر تھا کسی اور وجہ سے نہیں۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کی جو روایت اس سے پہلے ہم نے باب کے شروع میں نقل کی ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۶۴۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ اَنَّ الْاَعْرَابَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءَ ثُمَّ قَالُوْا هَلْ عَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا وَهَلْ عَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ رَفَعَ الْحَرَجَ عَنْ عِبَادِهٖ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ اَخِيْهِ شَيْئًا ظُلْمًا فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دیہاتیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ امور کے بارے میں سوال کیا پھر انھوں نے کہا کہ کیا فلاں بات میں ہم پر کوئی حرج ہے، فلاں بات میں ہم پر کوئی حرج ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے حرج کو اٹھا لیا سوائے اس شخص کے جو اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی چیز بطور ظلم لیتا ہے پس یہ حرج اور ہلاکت ہے۔

اَفَلَا تَرٰی اَنَّ السَّائِلِيْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانُوْا اَعْرَابًا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَنَاسِكِ الْحَجِّ فَاَجَابَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ لَاحَرَجَ عَلَى الْاِبَاحَةِ مِنْهُ لَهُمُ التَّقْدِيْمَ فِيْ ذٰلِكَ وَالتَّاْخِيْرَ فِيْمَا قَدَّمُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَاَخَّرُوْا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ مَا ذَكَرَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَتَعَلَّمُوْا مَنَاسِكَكُمْ **ثُمَّ** قَدْ جَاءَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے والے دیہاتی تھے انھیں مناسک حج کا علم نہیں تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جواب دیا کوئی حرج نہیں یعنی ان کے لیے تقدیم و تاخیر جائز ہے پھر انہیں وہ بات فرمائی جسے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں ذکر کیا (آپ نے فرمایا) اپنے مناسک سیکھو۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی روایت مروی ہے۔ جو اس معنیٰ پر دلالت کرتی ہے۔

۱۶۴۷۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل

يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا مِنْ حَجِّهٖ اَوْ اَخَّرَهٗ فَلْيُهْرِقْ لِذٰلِكَ دَمًا۔

کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص حج کی کسی بات کو آگے یا پیچھے کرے وہ خون بہائے (قربانی کرے)۔

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُوْجِبُ عَلٰى مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا مِنْ نُسُكِهٖ اَوْ اَخَّرَهٗ دَمًا وَهُوَ اَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ مِنْ اَمْرِ الْحَجِّ اِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ فَلَمْ يَكُنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَهٗ مَعْنَى الْاِبَاحَةِ فِيْ تَقْدِيْمِ مَا قَدَّمُوْا وَلَا فِيْ تَاْخِيْرِ مَا اَخَّرُوْا مِمَّا ذَكَرْنَا اِذْ كَانَ يُوْجِبُ فِيْ ذٰلِكَ دَمًا وَلٰكِنْ كَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى اَنَّ الَّذِيْنَ فَعَلُوْهُ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى الْجَهْلِ مِنْهُمْ بِالْحُكْمِ فِيْهِ كَيْفَ هُوَ فَعَذَرَهُمْ بِجَهْلِهِمْ وَاَمَرَهُمْ فِي الْمُسْتَاْنَفِ اَنْ يَّتَعَلَّمُوْا مَنَاسِكَهُمْ وَتَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْقَارِنِ اِذَا حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ دَمٌ وَقَالَ زُفَرُ عَلَيْهِ دَمَانِ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَاحْتَجَّا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْنَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَا فِي الْاٰثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَبِجَوَابِهٖ لَهُمْ اَنْ لَا حَرَجَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمَا فِيْ ذٰلِكَ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَزُفَرَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ شَرْحِ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَحُجَّةٌ اُخْرٰى وَهِيَ اَنَّ السَّائِلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُعْلَمْ هَلْ كَانَ قَارِنًا اَوْ مُفْرِدًا اَوْ مُتَمَتِّعًا فَاِنْ كَانَ مُفْرِدًا

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص پر دم (قربانی) واجب قرار دیتے ہیں جو حج کے کسی عمل میں تقدیم یا تاخیر کرتا ہے اور آپ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اس دن آپ سے حج کے کسی عمل کی تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، تو ان کے نزدیک اس کا مطلب تقدیم و تاخیر کا جواز نہیں، کیونکہ وہ اس میں قربانی واجب قرار دیتے ہیں بلکہ ان کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ جن لوگوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج (حجۃ الوداع) کے موقعہ پر ایسا کیا وہ اس کے حکم سے ناواقف تھے تو آپ نے ان کی لاعلمی کے باعث ان کو معذور قرار دیا اور ان کو حکم دیا کہ آئندہ مناسک کو سیکھیں اس کے بعد فقہاء نے اس قارن کے بارے میں گفتگو کی جو ذبح سے پہلے سر منڈواتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس پر ایک قربانی واجب ہے۔ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر قربانیاں لازم ہیں حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر کچھ بھی لازم نہیں انہوں نے اس سلسلہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا جو آپ نے پوچھنے والوں سے فرمایا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا اس پر کوئی حرج نہیں۔ اس سلسلے میں ان دونوں حضرات کے خلاف حضرت امام ابوحنیفہ اور امام زفر رحمہما اللہ کی دلیل وہ ہے جو ہم نے ان روایات کے مفہوم کی تشریح بیان کرتے ہوئے ذکر کی ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے والے کے بارے میں معلوم نہیں کہ وہ قارن تھا مفرد تھا یا متمتع، اگر وہ مفرد تھا تو حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام زفر

فَأَبُو حَنِيفَةَ وَزُفَرُ لَا يُنْكِرَانِ أَنْ يَكُونَ لَا يَجِبُ
عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ دَمٌ لِأَنَّ ذٰلِكَ الذَّبْحَ الَّذِي قُدِّمَ
عَلَيْهِ الْحَلْقُ ذَبْحٌ غَيْرُ وَاجِبٍ وَلٰكِنْ كَانَ فَضْلُ
لَهُ أَنْ يُقَدِّمَ الذَّبْحَ قَبْلَ الْحَلْقِ وَلٰكِنَّهُ إِذَا قَدَّمَ
الْحَلْقَ أَجْزَاهُ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ قَارِنًا أَوْ مُتَمَتِّعًا
فَكَانَ جَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ فِي
ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فَقَدْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
فِي التَّقْدِيمِ فِي الْحَجِّ وَالتَّأْخِيرِ أَنَّ فِيهِ دَمًا وَأَنَّ
قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ لَا
يَدْفَعُ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ لَا حَرَجَ لَا يَنْفِي عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ
وُجُوبَ الدَّمِ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا لَا يَنْفِيهِ عِنْدَ
أَبِي حَنِيفَةَ وَزُفَرَ وَكَانَ الْقَارِنُ ذَبْحُهُ ذَبْحٌ وَاجِبٌ
عَلَيْهِ يَحِلُّ بِهِ **فَأَرَدْنَا** أَنْ نَنْظُرَ فِي الْأَشْيَاءِ
الَّتِي يَحِلُّ بِهَا الْحَاجُّ إِذَا أَخَّرَهَا حَتّٰى يَحِلَّ كَيْفَ
حُكْمُهَا فَوَجَدْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَالَ وَلَا تَحْلِقُوا
رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَكَانَ الْمُحْصَرُ
يَحْلِقُ بَعْدَ بُلُوغِ الْهَدْيِ مَحِلَّهُ فَيَحِلُّ بِذٰلِكَ وَ
إِنْ حَلَقَ قَبْلَ بُلُوغِهِ مَحِلَّهُ وَجَبَ عَلَيْهِ دَمٌ وَهٰذَا
إِجْمَاعٌ فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ
الْقَارِنُ إِذَا قَدَّمَ الْحَلْقَ قَبْلَ الذَّبْحِ الَّذِي
يَحِلُّ بِهِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَمٌ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى
مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ فَبَطَلَ بِهٰذَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ
أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَثَبَتَ مَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ
أَوْ مَا قَالَ زُفَرُ **فَنَظَرْنَا** فِي ذٰلِكَ فَإِذَا هٰذَا الْقَارِنُ
قَدْ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي وَقْتِ الْحَلْقِ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَهُوَ
فِي حُرْمَةِ حَجَّةٍ وَفِي حُرْمَةِ عُمْرَةٍ وَكَانَ الْقَارِنُ
مَا أَصَابَ فِي قِرَانِهِ مِمَّا لَوْ أَصَابَهُ وَهُوَ فِي
حَجَّةٍ مُفْرَدَةٍ أَوْ فِي عُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ وَجَبَ عَلَيْهِ

رحمہا اللہ اس پر قربانی واجب نہ ہونے کا انکار نہیں کرتے کیونکہ اس نے جس قربانی پر حلق کو مقدم کیا وہ واجب نہیں تھی بلکہ حج سے پہلے ذبح افضل ہے لیکن جب اس نے حلق کو مقدم کیا تو یہ اس کے لیے کفایت کرتا ہے اور اس پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور اگر وہ قارن یا متمتع تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا وہی مطلب ہے جو ہم نے ذکر کیا ہم نے حج میں تقدیم و تاخیر کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ اس میں قربانی لازم ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ کوئی حرج نہیں وہ اس کی نفی نہیں کرتا۔ تو جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی "کوئی حرج نہیں" وجوب قربانی کی نفی نہیں کرتا تو حضرت امام ابو حنیفہ اور امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اس کی نفی نہیں کرے گا اور قارن کا جانور ذبح کرنا ایسے جانور کا ذبح کرنا ہے جو اس پر واجب تھا اور وہ اس کے ذریعے احرام سے نکلتا ہے۔

تو ہم نے ارادہ کیا کہ ان امور کو دیکھیں جن کے ذریعے حاجی احرام سے باہر آتا ہے کہ اگر وہ ان کو مؤخر کرے یہاں تک کہ احرام سے نکل آئے تو اس کا کیا حکم ہے، تو ہم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی پایا ارشاد خداوندی ہے "اور سروں کو نہ منڈاؤ حتی کہ قربانی قربان گاہ تک پہنچ جائے" پس محصر (جسے حج سے رکاوٹ ہو جائے) قربانی کے قربان گاہ تک پہنچنے کے بعد حلق کرواتا ہے اور اس سے وہ احرام سے نکل آتا ہے اور اگر وہ اس کے مقام تک پہنچنے سے پہلے حلق کروائے تو اس پر دم واجب ہوتا ہے یہ اجماع ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ قارن کا بھی یہی حکم ہو کہ جب وہ اس ذبح سے پہلے حلق کروائے جس کے ذریعے وہ احرام سے نکلتا ہے تو اس پر دم واجب ہوگا۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس پر قیاس کا یہی تقاضا ہے اس سے حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا مذہب باطل اور حضرت امام ابو حنیفہ یا حضرت امام زفر رحمہما اللہ کا مذہب ثابت ہوگیا۔ —— پس ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو اس قارن نے اس وقت سر منڈایا جب سر منڈانا اس پر حرام تھا یعنی جب وہ

دمٌ فاذا اصابه وهو قارنٌ وجب عليه دمان فاحتمل ان يكون حلقه ايضا قبل وقته يوجب عليه ايضا دمين كما قال زفر فنظرنا في ذلك فوجدنا الاشياء التي توجب على القارن دمين فيما اصاب في قرانه هي الاشياء التي لو اصابها وهو في حرمة حجة او في حرمة عمرة وجب عليه دمٌ فاذا اصابها في حرمتها وجب عليه دمان كالجماع وما اشبهه وكان حلقه قبل ان يذبح لم يحرم عليه بسبب العمرة خاصة ولا بسبب الحج خاصة انما وجب عليه بسببهما وبحرمة الجمع بينهما لا بحرمة الحجة خاصة ولا بحرمة العمرة خاصة **فاردنا** ان ننظر في حكم ما يجب بالجمع هل هو شيئان او شيءٌ واحدٌ فنظرنا في ذلك فوجدنا الرجل اذا احرم بحجة مفردة او بعمرة مفردة لم يجب عليه شيءٌ واذا جمعهما جميعا وجب عليه لجمعه بينهما شيءٌ لم يكن يجب عليه في انفراده كل واحدة منهما فكان ذلك الشيء دما واحدا فالنظر على ذلك ان يكون كذلك الحلق قبل الذبح الذي منع منه الجمع بين العمرة والحج فلا يمنع منه واحدة منهما لو كانت مفردة ان يكون الذي يجب به فيه دمٌ واحدٌ فيكون اصل ما يجب على القارن في انتهاكه الحرم في قرانه ان ننظر فيما كان من تلك الحرم تحرم بالحجة خاصة وبالعمرة خاصة فاذا جمعتا جميعا فتلك الحرمة محرمة لشيئين مختلفين فيكون على من انتهكهما كفارتان وكل حرمة لا تحرمها الحجة على الانفراد ولا العمرة على الانفراد انما يحرمها الجمع بينهما فاذا

حج یا عمرہ کے احرام میں ہو اور قارن جب حالت قران میں ایسا عمل کرے کہ اگر وہ عمل حج افراد یا عمرہ کرنے والا کرتا تو اس پر ایک قربانی واجب ہوتی۔ اس (قارن) پر دو قربانیاں واجب ہوں گی تو اس بات کا احتمال ہے کہ وقت سے پہلے حلق کی صورت میں بھی اس پر دو قربانیاں لازم ہوں جیسا کہ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس ہم نے اس پر غور کیا تو دیکھا کہ بعض ایسے امور ہیں جو قارن پر دو قربانیاں واجب کرتے ہیں اور ان ہی امور کا ارتکاب حج افراد یا عمرہ کرنے والا کرے تو اس پر ایک قربانی واجب ہوگی، قارن، حالت احرام میں وہ عمل کرے تو دو قربانیاں لازم ہوتی ہیں جیسے جماع یا اس کے مشابہ امور ہیں اور ذبح سے پہلے حلق کروانا محض عمرہ کی وجہ سے حرام نہیں ہوتا اور نہ صرف حج کی وجہ سے حرام ہوتا ہے وہ ان دونوں (کے اجتماع) کی وجہ سے حرام ہوتا ہے۔ صرف حج یا عمرہ کے احرام سے حرام نہیں ہوتا۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں ان دونوں کے جمع ہونے سے کیا چیز لازم ہوتی ہے کیا وہ دو چیزیں ہیں یا ایک ہی ہے؟ ہم نے اس پر غور کیا تو دیکھا کہ جب کوئی شخص صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں آتا اور جب دونوں کو اکٹھا کرتا ہے تو اس اجتماع کی وجہ سے وہ چیز لازم آتی ہے جو ہر ایک کو انفرادی صورت میں کرنے سے لازم نہ ہوتی اور وہ ایک قربانی ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ذبح سے پہلے حلق جسے حج اور عمرہ کے اجتماع نے منع کیا ہے اس کا حکم بھی یہی ہو۔ پس اگر ان میں سے کوئی ایک (حج یا عمرہ) ہوتا تو وہ اسے منع نہ کرتا تو جو چیز قارن پر حالت قران میں حرام کی خلاف ورزی پر لازم آتی ہے اسے دیکھنا چاہیے کہ وہ صرف حج یا صرف عمرہ کے احرام کے باعث ہے پس جب وہ دونوں جمع ہو جائیں تو یہ حرمت دو مختلف امور کی وجہ سے ہوگئی پس ان دونوں کی خلاف ورزی پر دو کفارے لازم ہوں گے تو ہر وہ حرمت جو صرف حج یا صرف عمرہ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ ان دونوں کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے پس جو شخص اسے توڑ دے گا اس پر ایک قربانی لازم ہوگی کیونکہ اس نے اس حرمت کو توڑا ہے جو ایک ہی سبب سے حرام ہوتی تھی اس باب میں قیاس یہی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب بھی یہی ہے اور ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔

اُنْتُهِكَتْ نَعْلَى الَّذِى اِنْتَهَكَهَا دَمٌ وَاحِدٌ لِاَنَّهُ اِنْتَهَكَ حُرْمَةً حُرِّمَتْ عَلَيْهِ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِى هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِى حَنِيْفَةَ وَ بِهٖ نَاْخُذُ۔

بَابُ ۱۶۳ الْمَكِّيِّ يُرِيْدُ الْعُمْرَةَ مِنْ اَيْنَ يَنْبَغِى لَهٗ اَنْ يُحْرِمَ بِهَا

عمرہ کا ارادہ کرنے والا مکی کہاں سے احرام باندھے؟

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ اَخْبَرَنِى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِى بَكْرٍ قَالَ اَمَرَنِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُرْدِفَ عَائِشَةَ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاُعْمِرَهَا۔

حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سوار کر کے تنعیم پر لے جاؤں اور ان کو عمرہ کروا لاؤں۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِى مَرْيَمَ قَالَ اَنَا دَاؤُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى بَكْرٍ اَرْدِفْ اُخْتَكَ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَاِذَا اَهْبَطْتَ بِهَا مِنَ الْاَكَمَةِ فَمُرْهَا فَلْتُحْرِمْ فَاِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ۔

حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا اپنی بہن کو اپنے پیچھے سوار کر کے تنعیم سے عمرہ کراؤ۔ جب ٹیلے سے اترو تو انھیں کہو کہ وہ احرام باندھ لیں۔ یہ مقبول عمرہ ہے۔

قول اهل العلم

اہل علم کا قول

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْعُمْرَةَ لِمَنْ كَانَ بِمَكَّةَ لَا وَقْتَ لَهَا غَيْرَ التَّنْعِيْمِ وَجَعَلُوا التَّنْعِيْمَ خَاصَّةً وَقْتًا لِعُمْرَةِ اَهْلِ مَكَّةَ وَقَالُوْا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں ہو اس کے عمرہ کے لیے تنعیم کے علاوہ میقات نہیں۔ انھوں نے اہل مکہ کے عمرہ کے لیے صرف

لا ينبغي لهم ان يجاوزوا كما لا ينبغي لغيرهم ان يجاوزوا ميقاتا مما وقته له رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يريد الاحرام الا محرما وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا وقت اهل مكة الذي يحرمون منه بالعمرة الحل فمن اي الحل احرموا بها اجزأهم ذلك والتنعيم وغيره من الحل عندهم في ذلك سواء وكان من الحجة لهم في ذلك انه يجوز ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم قصد الى التنعيم في ذلك لانه كان اقرب الحل منها لا لان غيره من الحل ليس هو في ذلك كهو ويحتمل ايضا ان يكون اراد به التوقيت لاهل مكة في العمرة وان لا يجاوزوه لها الى غيره۔

١٦٥١ - فنظرنا في ذلك فاذا يزيد بن سنان قد حدثنا عثمان بن عمر قال ثنا ابو عامر صالح بن رستم عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم بسرف وانا ابكي فقال ما ذاك قلت حضت قال لا تبكي اصنعي ما يصنع الحاج فقدمنا مكة ثم اتينا منى ثم غدونا الى عرفة ثم رمينا الجمرة تلك الايام فلما كان يوم النفر ارتحل فنزل الحصبة قالت والله ما نزلها الا من اجلي فامر عبد الرحمن بن ابي بكر فقال احمل اختك فاخرجها من الحرم قالت والله ما ذكر الجعرانة ولا التنعيم فلتهل بعمرة فكان ادنانا من الحرم التنعيم فاهللت بعمرة فطفنا بالبيت وسعينا بين الصفا والمروة ثم اتيناه فارتحل۔

فاخبرت عائشة ان النبي صلى الله

تنعیم کو میقات قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو احرام کا ارادہ رکھتے ہیں اس سے احرام کے بغیر گذرنا اسی طرح ناجائز ہے جیسے دوسرے لوگوں کے لیے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ میقات سے احرام کے بغیر گذرنا جائز نہیں۔ ——— لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اہل مکہ کی میقات جہاں سے انھوں نے عمرہ کا احرام باندھنا ہے وہ حِل (حرم سے باہر کا علاقہ) ہے حرم کے باہر سے جس جگہ سے احرام باندھیں انھیں کافی ہے اس سلسلے میں حرم سے باہر تنعیم اور دوسری جگہیں برابر ہیں۔ اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنعیم کا ارادہ اس لیے کیا ہو کہ وہ قریب ہے یہ مقصد نہیں کہ حرم سے باہر دوسرے مقامات اس کی طرح نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے عمرہ کے لیے اہل مکہ کی میقات قرار دینے کا ارادہ فرمایا ہو اور یہ کہ وہ اس سے دوسری جگہوں کی طرف تجاوز نہ کریں۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو حضرت ابن ابو ملیکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں مقام سرف میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے حیض آیا ہے آپ نے فرمایا مت روؤ۔ وہ کچھ کرو جو حاجی کرتا ہے پھر ہم مکہ مکرمہ آئے پھر منیٰ میں گئے اگلی صبح عرفات گئے پھر انہی دنوں میں ہم نے کنکریاں ماریں جب واپسی کا دن ہوا تو آپ نے کوچ فرمایا وادیٔ محصب میں اترے اور اللہ کی قسم آپ صرف میری وجہ سے اترے تھے۔ آپ نے حضرت عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیتے ہوئے فرمایا اپنی بہن کو سوار کر کے حرم سے باہر لے جاؤ۔ حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں اللہ کی قسم! آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم جعرانہ سے یا تنعیم سے احرام باندھیں (چونکہ) ہمارے لیے حرم سے تنعیم زیادہ قریب تھا لہٰذا میں نے (وہاں سے) احرام باندھا پھر ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر واپس آئے تو آپ نے کوچ فرمایا۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْصِدْ لِمَا اَرَادَ اَنْ يُّعْمِرَهَا اِلَّا اِلَى الْحِلِّ لَا اِلٰى مَوْضِعٍ مِنْهُ بِعَيْنِهِ خَاصًّا وَاَنَّهُ اِنَّمَا قَصَدَ بِهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ التَّنْعِيْمَ لِاَنَّهُ كَانَ اَقْرَبَ الْحِلِّ اِلَيْهِمْ لَا لِمَعْنًى فِيْهِ يَبِيْنُ بِهٖ مِنْ سَائِرِ الْحِلِّ غَيْرِهٖ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَ اَهْلِ مَكَّةَ لِعُمْرَتِهِمْ هُوَ الْحِلُّ وَاَنَّ التَّنْعِيْمَ فِيْ ذٰلِكَ وَغَيْرَهٗ سَوَاءٌ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں عمرہ کرانے کا ارادہ فرمایا تو صرف غیر حرم کا ارادہ فرمایا خاص طور پر کسی معین مقام کا قصد نہیں فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے تنعیم کا مقصد فرمایا کیونکہ وہ حل (حرم سے باہر) کے قریب جگہ ہے اس لیے نہیں کہ وہ کسی وجہ سے دوسرے مقامات سے ممتاز ہے اس سے ثابت ہوا کہ اہل مکہ کے لیے نئے عمرہ کی میقات حل ہے اور اس ضمن میں تنعیم اور دوسرے مقامات برابر ہیں۔ یہ تمام حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ[۱۶] الْهَدْيِ يُصَدُّ عَنِ الْحَرَمِ هَلْ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّذْبَحَ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ اَمْ لَا

اگر ہدی کو حرم پہنچنے میں رکاوٹ ہو جائے تو اسے حرم سے باہر ذبح کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

۱۶۵۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ اَسْاَلُهٗ عَنْ لُحُوْمِ الْهَدْيِ۔

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں حدیبیہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ ہدی کے گوشت کے بارے میں سوال کروں۔

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْهَدْيَ اِذَا صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ نُحِرَ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لَمَّا نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُدْنَ بِالْحُدَيْبِيَةِ اِذْ صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ لِمَنْ مُنِعَ مِنْ اِدْخَالِ هَدْيِهِ الْحَرَمَ اَنْ يَّذْبَحَهٗ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ نَحْرُ الْهَدْيِ اِلَّا فِي الْحَرَمِ وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب ہدی حرم سے رک جائے تو اسے حرم کے باہر ذبح کیا جائے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں جانوروں کو ذبح کیا جب کہ وہ حرم سے رک گئے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس شخص کو اپنی ہدی حرم میں لے جانے سے روکا جائے وہ اسے حرم سے باہر ذبح کر دے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہدی کو صرف حرم میں ذبح

عزّ وجلّ هديًا بالغ الكعبة فكان الهدي قد جعله الله عزّ وجلّ ما بلغ الكعبة فهو كالصيام الذي جعله الله عزّ وجلّ متتابعًا في كفارة الظهار وكفارة القتل فلا يجوز غير متتابع وإن كان الذي وجب عليه غير مطيق الإتيان به متتابعًا فلا يبيحه الضرورة أن يصومه متفرقًا فكذلك الهدي الموصوف ببلوغ الكعبة لا يجزئ الذي هو عليه كذلك وإن صدّ عن بلوغ الكعبة للضرورة أن يذبحه فيما سوى ذلك **وكان** من الحجة لهم على أهل المقالة الأولى في نحر النبي صلى الله عليه وسلم لذلك الهدي الذي نحره بالحديبية لما صدّ عن الحرم وتصدق بلحمه بقديد أن قومًا قد زعموا أن نحره إياه كان في الحرم.

١٦٥٣- حدثنا إبراهيم بن أبي داود قال ثنا مخول بن إبراهيم بن مخول ابن راشد عن إسرائيل عن مجزأة بن زاهر عن ناجية بن جندب الأسلمي عن أبيه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم حين صدّ الهدي فقلت يا رسول الله ابعث معي بالهدي فلأنحره في الحرم قال وكيف تأخذ به قلت آخذ به في أودية لا يقدرون عليّ فيها فبعثه معي حتى نحرته في الحرم.

فقد دلّ هذا الحديث أن هدي النبي صلى الله عليه وسلم ذلك نحر في الحرم **وقال** آخرون كان النبي صلى الله عليه وسلم بالحديبية وهو يقدر على دخول الحرم قالوا ولم يكن صدّ إلا عن البيت.

١٦٥٤- واحتجوا في ذلك بما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا سفيان بن بشر الكوفي قال ثنا يحيى

کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی "کعبہ تک پہنچنے والی ہدی" ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہدی قرار دیا جو کعبۃ اللہ تک پہنچنی ہو وہ ان روزوں کی طرح ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کفارہ ظہار اور کفارۂ قتل میں مسلسل رکھنے کا حکم دیا ہے وہ غیر مسلسل طور پر جائز نہیں اگر وہ شخص جس پر یہ روزے فرض ہیں مسلسل رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے ضرورت کے تحت متفرق طور پر رکھنا جائز نہیں اسی طرح جو ہدی کعبۃ اللہ تک پہنچنے سے موصوف ہے۔ وہ کعبۃ اللہ سے روک دی جائے تو جس شخص پر یہ لازم ہے وہ ضرورت کے تحت بھی اسے دوسری جگہ ذبح نہیں کرسکتا۔

وہ ہدی جو حرم سے رُک گئی اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حدیبیہ میں ذبح کرکے مقام قدید میں اس کا گوشت صدقہ کیا اس کے بارے میں پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک جماعت کے خیال میں آپ نے اسے حرم میں ذبح کیا تھا۔

حضرت ناجیہ بن جندب اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب ہدی روک دی گئی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ ہدی بھیجیں تاکہ میں اسے حرم میں ذبح کروں۔ آپ نے فرمایا تم اسے کیسے لے جاؤ گے (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا میں اسے وادیوں میں سے لے جاؤں گا وہ لوگ مجھ پر قابو نہیں پاسکیں گے چنانچہ آپ نے میرے ساتھ ہدی بھیج دی اور میں نے اسے حرم میں ذبح کیا۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی حرم شریف میں ذبح کی گئی۔ ـــــ کچھ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے اور آپ حرم شریف میں داخل ہونے پر قادر تھے۔ آپ کو صرف بیت اللہ شریف سے رکاوٹ ہوئی تھی۔

وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کرتے ہیں حضرت عروہ، حضرت مسور (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ

بْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ خِبَاؤُہٗ فِی الْحِلِّ وَمُصَلَّاہُ فِی الْحَرَمِ۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ وَاَنَّہٗ قَدْ کَانَ یَصِلُ اِلٰی بَعْضِہٖ وَلَا یَجُوْزُ فِیْ قَوْلِ اَحَدٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ لِمَنْ قَدَرَ عَلٰی دُخُوْلِ شَیْءٍ مِّنَ الْحَرَمِ اَنْ یَّنْحَرَ هَدْیَہٗ دُوْنَ الْحَرَمِ **فَلَمَّا** ثَبَتَ بِالْحَدِیْثِ الَّذِیْ ذَکَرْنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصِلُ اِلٰی بَعْضِ الْحَرَمِ اِسْتَحَالَ اَنْ یَّکُوْنَ نَحَرَ الْهَدْیَ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ لِاَنَّ الَّذِیْ یُبِیْحُ نَحْرَ الْهَدْیِ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ اِنَّمَا یُبِیْحُہٗ فِیْ حَالِ الصَّدِّ عَنِ الْحَرَمِ لَا فِیْ حَالِ الْقُدْرَۃِ عَلٰی دُخُوْلِہٖ فَانْتَفٰی بِمَا ذَکَرْنَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحَرَ الْهَدْیَ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۱۶۵۵۔ وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِیْ تَجْوِیْزِ نَحْرِ الْهَدْیِ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ بِمَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ فَاشْتَکَی الْحَسَنُ بِالسُّقْیَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَاَصَابَہٗ بِرْسَامٌ فَاَوْمٰی اِلٰی رَأْسِہٖ فَحَلَقَ عَلٰی رَأْسِہٖ وَنَحَرَ عَنْہُ جَزُوْرًا فَاَطْعَمَ اَهْلَ الْمَاءِ۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ یَحْیٰی فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ عُثْمَانَ وَلَا اَنَّ الْحَسَنَ کَانَ مُحْرِمًا۔
فَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ لِاَنَّ فِیْہِ اَنَّ

علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے۔ آپ کا خیمہ حرم سے باہر اور مصلیٰ حرم کے اندر تھا۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم سے رکاوٹ نہیں ہوئی تھی اور آپ اس کے بعض تک پہنچ چکے تھے اور کسی بھی عالم (فقیہ) کے نزدیک اس شخص کے لیے حرم سے باہر ہدی ذبح کرنا جائز نہیں جو حرم کے کسی بھی حصے میں داخل ہونے پر قادر ہو ـــــ تو جب ہماری مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم حرم کے بعض حصے تک پہنچ چکے تھے تو محال ہے کہ آپ نے حرم سے باہر قربانی کی ہو کیونکہ حرم سے باہر ہدی ذبح کرنے کا جواز ـــــ تو اس صورت میں ہے جب حرم سے رکاوٹ ہو جائے حرم میں داخل ہونے کی طاقت حاصل ہونے کی صورت میں نہیں تو ہماری اس مذکورہ بحث سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم سے باہر ہدی ذبح کی، یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ـــــ ایک جماعت نے حرم سے باہر ہدی ذبح کرنے کے بارے میں یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر کے آزاد کردہ غلام حضرت ابواسماء (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے ہمراہ نکلا تو مقام سقیا میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ علیل ہو گئے آپ کو برسام ( ) ہو گیا انہوں نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا تو حضرت علی المرتضیٰ نے ان کا سر منڈوا دیا اور اونٹ ذبح کر کے وہاں پانی والوں (وہاں کے باشندوں) کو کھلا دیا۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے حضرت یحییٰ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا تو اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ بتایا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ محرم تھے۔ انہوں نے اس حدیث سے

عَلِيًّا نَحَرَ الْجَزُوْرَ دُوْنَ الْحَرَمِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ لَا يُبِيْحُوْنَ لِمَنْ كَانَ غَيْرَ مَمْنُوْعٍ مِنَ الْحَرَمِ اَنْ يَذْبَحَ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ وَاِنَّمَا يَخْتَلِفُوْنَ اِذَا كَانَ مَمْنُوْعًا عَنْهُ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى اَنَّ عَلِيًّا لَمَّا نَحَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ وَهُوَ وَاصِلٌ اِلَى الْحَرَمِ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اَرَادَ بِهِ الْهَدْيَ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ بِهِ مَعْنًى آخَرَ مِنَ الصَّدَقَةِ عَلٰى اَهْلِ ذٰلِكَ الْمَاءِ وَالتَّقَرُّبَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِذٰلِكَ مَعَ اَنَّهُ لَيْسَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهُ اَرَادَ بِهِ الْهَدْيَ فَكَمَا يَجُوْزُ لِمَنْ حَمَلَهُ عَلٰى اَنَّهُ هَدْيٌ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ يَجُوْزُ لِمَنْ حَمَلَهُ عَلٰى اَنَّهُ لَيْسَ بِهَدْيٍ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ بَدَاْنَا بِالنَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ وَذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَاَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهِ هٰهُنَا۔

سے استدلال کیا کیونکہ اس میں (مذکور) ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حرم سے باہر اونٹ ذبح کیا۔ ـــــ ان لوگوں کے خلاف حجت یہ ہے کہ جو شخص حرم سے روکا نہ گیا ہو وہ اس کے لیے غیر حرم میں ذبح کرنا جائز قرار نہیں دیتے۔ اختلاف اس صورت میں ہے جب رکاوٹ بن جائے۔ ـــ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس حدیث کے مطابق جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حرم سے باہر ذبح کیا اور آپ حرم تک پہنچنے والے تھے تو آپ نے اس سے ہدی کا ارادہ نہیں بلکہ وہاں پانی والوں پر صدقہ وغیرہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ فرمایا پھر حدیث میں بھی یہ بات نہیں کہ آپ نے اس سے ہدی کا ارادہ فرمایا تو جس طرح اسے ہدی قرار دینے والے ہدی پر محمول کر سکتے ہیں۔ ہدی پر محمول نہ کرنے والے اسے غیر ہدی بھی قرار دے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں نظر و قیاس کا بیان باب کے شروع میں ہو چکا ہے اس جگہ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

بَابُ ۱۶۵ الْمُتَمَتِّعِ الَّذِيْ لَا يَجِدُ هَدْيًا وَّلَا يَصُوْمُ فِي الْعَشْرِ

اس متمتع کا حکم جس کے پاس ہدی نہ ہو اور نہ ہی وہ دس دنوں میں روزہ رکھے

۱۶۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُتَمَتِّعِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ اَنَّهُ يَصُوْمُ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس متمتع کے بارے میں جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ دس دنوں میں روزہ نہ رکھ سکے، فرمایا کہ وہ ایام تشریق میں روزہ رکھے۔

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ يُرَخِّصْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَوْمِ

حضرت عروہ، حضرت عائشہ اور حضرت سالم حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ دونوں فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت صرف محصر یا متمتع کو دی ہے۔

أَيَّامَ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمُحْصَرٍ أَوْ مُتَمَتِّعٍ۔

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمَا كَانَا يُرَخِّصَانِ لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَكُنْ صَامَ قَبْلَ عَرَفَةَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں ایسے متمتع کو ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت دیتے تھے جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ نویں ذوالحجہ سے پہلے روزے بھی نہ رکھ سکے۔

بیان المسئلۃ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا وَأَبَاحُوا صِيَامَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ لِلْمُتَمَتِّعِ وَالْقَارِنِ وَالْمُحْصَرِ إِذَا لَمْ يَجِدُوا هَدْيًا وَلَمْ يَكُونُوا صَامُوا قَبْلَ ذٰلِكَ صَامُوا هٰذِهِ الْأَيَّامَ وَمَنَعُوا مِنْهَا مَنْ سِوَاهُمْ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَيْسَ لِهٰؤُلَاءِ وَلَا لِغَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا هٰذِهِ الْأَيَّامَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَلَا فِي تَطَوُّعٍ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَالْقَارِنِ الْهَدْيُ لِمُتْعَتِهِمَا وَقِرَانِهِمَا وَهَدْيٌ آخَرُ لِأَنَّهُمَا حَلَّا بِغَيْرِ هَدْيٍ وَلَا صَوْمٍ۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے انھوں نے متمتع، قارن اور محصر کے لیے ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز قرار دیا ہے جب ان کے پاس ہدی نہ ہو اور نہ ہی اس سے پہلے انھوں نے روزہ رکھا ہو اور اس کے علاوہ لوگوں کو ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ اور ان کے علاوہ دوسرے تمام لوگ ایام تشریق میں اس مقصد کے لیے یا کسی کفارہ میں یا نفلی طور پر کسی قسم کا روزہ بھی نہیں رکھ سکتے کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا البتہ متمتع اور قارن پر دو دو قربانیاں واجب ہوں گی ایک قران و تمتع کی وجہ سے اور دوسری ہدی اور روزے کے بغیر احرام سے باہر آنے کے باعث (واجب ہوگی)۔

۱۶۶۰- وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجَ مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ۔

انھوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایام تشریق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی باہر آیا اور اس نے اعلان کیا کہ یہ دن کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

۱۶۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنَادِيَ أَيَّامَ مِنًى أَنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ فَلَا صَوْمَ فِيْهَا يَعْنِيْ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ۔

حضرت اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (حضرت سعد بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں منیٰ کے دنوں (ایام تشریق) میں اعلان کروں کہ یہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں پس ان دنوں میں روزہ نہیں ہے۔

۱۶۶۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

۱۶۶۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَذٰلِكَ الْغَدَ أَوْ بَعْدَ الْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰى فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ عَمْرٌو طَعَامًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو أَفْطِرْ فَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِفِطْرِهَا وَيَنْهَانَا عَنْ صِيَامِهَا فَأَفْطَرَ عَبْدُ اللّٰهِ فَأَكَلَ وَأَكَلْتُ۔

حضرت عقیل بن ابو طالب کے آزاد کردہ غلام ابو مرہ فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہم) عید الاضحیٰ کے دوسرے یا تیسرے دن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان کو کھانا پیش کیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا روزہ توڑ دو، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان دنوں میں روزہ توڑنے کا حکم دیتے تھے یا (فرمایا) ہمیں ان دنوں میں روزہ رکھنے سے روکتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روزہ توڑ کر کھانا کھایا۔

۱۶۶۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ دَخَلَ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَدَعَاهُ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ إِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ الثَّانِيَةَ كَذٰلِكَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ قَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت سعید بن کثیر فرماتے ہیں حضرت جعفر بن عبدالمطلب نے ان کو بتایا کہ حضرت عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے ان کو کھانے کی دعوت دی انھوں نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پھر دوسری اور تیسری بار یہی جواب دیا تو انھوں نے فرمایا ایسا نہ کرو البتہ اگر تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو (تو ٹھیک ہے) انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي النَّهْيَ عَنِ الصِّيَامِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ۔

تشریق میں روزہ رکھنے سے روکتے تھے۔

۱۶۶۵۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ۔

حضرت سلیمان بن یسار، حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایام تشریق میں اعلان کرنے کا حکم دیا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۶۶۶۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ حُذَافَةَ أَنْ يَطُوفَ فِي أَيَّامِ مِنًى أَلَا لَا تَصُومُوا هٰذِهِ الْأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایام تشریق میں طواف کریں (اور اعلان کریں کہ) سنو ان دنوں میں روزہ نہ رکھو یہ کھانے پینے اور ذکرِ خداوندی کے دن ہیں۔

۱۶۶۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور ذکرِ الٰہی کے دن ہیں۔

۱۶۶۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالملیح ہذلی، حضرت نبیشہ ہذلی سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۶۹۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ سَمَّاهُ نَافِعٌ فَنَسِيتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ يُقَالُ لَهُ بِشْرُ بْنُ سُحَيْمٍ

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن دینار نے خبر دی کہ حضرت نافع بن جبیر نے ان کو ایک صحابی سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت نافع نے ان کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا (وہ فرماتے ہیں) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام منیٰ میں

ثُمَّ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ فِي اَيَّامِ مِنًى۔

بنو غفار قبیلے کے ایک شخص جسے بشر بن سحیم کہا جاتا تھا، سے فرمایا! اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

۱۶۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع بن جبیر حضرت بشر بن سحیم سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حبیب بن ابو ثابت، حضرت نافع بن جبیر سے وہ حضرت بشر بن سحیم سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷۲ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ وَمَرْزُوْقٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ الثَّلٰثَةِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ۔

حضرت یزید رقاشی سے مروی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم نحر کے بعد ایام تشریق کے تین دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۷۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

حضرت ربیع بن صبیح، حضرت یزید رقاشی سے وہ حضرت انس بن مالک سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيِّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بِمِنًى لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدٌ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ۔

حضرت معمر بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں منیٰ میں بھیجا کہ میں اعلان کر دوں کہ کوئی شخص روزہ نہ رکھے، یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۶۷۵ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ وَقَبِيْصَةَ

حضرت ابو النضر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت سلیمان بن یسار اور قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ دونوں حضرت ام الفضل زوجہ حضرت عباس (رضی اللہ عنہما)

بن ذویب یحدثان عن ام الفضل امرأة عباس بن عبد المطلب قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بمنی ایام التشریق فسمعت منادیا یقول ان هذه الایام ایام طعم وشرب وذکر الله قالت فارسلت رسولا من الرجل ومن امرہ فجاءنی الرسول فحدثنی انه رجل یقال له حذافة یقول امرنی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

۱۶۷۶ - **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا روح قال ثنا موسی بن عبیدة قال اخبرنی المنذر عن عمر بن خالدة الزرقی عن امه قالت بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم علی بن ابی طالب فی اوسط ایام التشریق ینادی فی الناس لا تصوموا فی هذه الایام فانها ایام اکل وشرب وبعال۔

۱۶۷۷ - **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا ابن اسحق عن حکیم بن حکیم عن مسعود بن الحکم الزرقی قال حدثتنی امی قالت لکانی انظر الی علی بن ابی طالب علی بغلة النبی صلی الله علیه وسلم البیضاء حتی قام الی شعب الانصار وهو یقول یا معشر المسلمین انها لیست بایام صوم انها ایام اکل وشرب وذکر لله عز وجل۔

۱۶۷۸ - **حدثنا** محمد بن عمرو بن تمام قال ثنا یحیی بن عبد الله ابن بکیر قال حدثنی میمون بن یحیی قال حدثنی مخرمة بن بکیر عن ابیه قال سمعت سلیمن بن یسار یزعم انه سمع ابن الحکیم الزرقی یقول حدثنا ابی انهم کانوا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بمنی فسمعوا راکبا وهو یصرخ لا یصومن احد فانها ایام اکل وشرب۔

سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم ایام تشریق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے تو میں نے ایک پکارنے والے (منادی) کو پکارتے ہوئے سنا کہ یہ دن کھانے پینے اور ذکر خداوندی کے دن ہیں فرماتی ہیں میں نے ایک قاصد بھیجا کہ یہ کون شخص ہے اور اسے کس نے حکم دیا ہے قاصد نے واپس آکر بتایا کہ یہ ایک شخص ہیں جنھیں حضرت حذافہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے

حضرت عمر بن خلدہ زرقی اپنے والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں سے دوسرے دن حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ ان دنوں میں روزہ نہ رکھو۔ یہ کھانے، پینے اور جماع کے دن ہیں۔

حضرت مسعود بن حکم زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میری والدہ نے بیان کیا وہ فرماتی ہیں گویا میں حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہی ہوں۔ آپ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیضا پر سوار تھے حتیٰ کہ آپ انصار کی ایک گھاٹی میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! یہ روزہ رکھنے کے دن ہیں یہ کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

حضرت مخرمہ بن بکیر فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمان بن لیسار سے سُنا ان کا خیال ہے کہ انھوں نے ابن حکم زرقی کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا کہ وہ منیٰ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو انھوں نے ایک سوار کو اعلان کرتے ہوئے سُنا کہ کوئی شخص روزہ نہ رکھے یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۶۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَسْعُوْدًا حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهِ نَحْوَهُ۔

حضرت بکیر، حضرت سلیمان بن یسار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان سے بیان کیا کہ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ان سے بیان کیا۔

۱۶۸۰ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ يُوْسُفَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے انھوں نے یوسف بن مسعود بن حکم زرقی سے سنا وہ فرماتے ہیں مجھ سے میری دادی نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ اَنْ يَّرْكَبَ رَاحِلَتَهُ اَيَّامَ مِنًى فَيَصِيْحَ فِي النَّاسِ اَلَا لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدٌ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يُنَادِيْ بِذٰلِكَ

حضرت مسعود بن حکم انصاری ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایام منیٰ میں اپنی سواری پر سوار ہو کر اعلان کریں کہ خبردار کوئی شخص روزہ نہ رکھے کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں (وہ صحابی فرماتے ہیں) میں نے ان کو سواری پر یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

قَالُوْا فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيُ عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَكَانَ نَهْيُهُ عَنْ ذٰلِكَ بِمِنًى وَالْحَاجُّ مُقِيْمُوْنَ بِهَا وَفِيْهِمُ الْمُتَمَتِّعُوْنَ وَالْقَارِنُوْنَ وَلَمْ يَسْتَثْنِ مِنْهُمْ مُتَمَتِّعًا وَلَا قَارِنًا دَخَلَ الْمُتَمَتِّعُوْنَ وَالْقَارِنُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ النَّهْيِ اَيْضًا فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ صَارَ هٰذَا اَوْلٰى مِمَّا رَوَيْتُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قِيْلَ لَهُ مِنْ قِبَلِ صِحَّةِ مَا جَاءَ فِيْ هٰذَا وَتَوَاتُرِ الْاٰثَارِ بِهِ وَفَسَادِ مَا جَاءَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ مِنْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَلَامٍ عَنْ شُعْبَةَ فَهُوَ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا يُثْبِتُهُ اَهْلُ الْعِلْمِ بِالرِّوَايَةِ لِضُعْفِ يَحْيَى بْنِ سَلَامٍ عِنْدَهُمْ وَابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَفَسَادِ

یہ حضرات فرماتے ہیں جب ان روایات کے ذریعے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت ثابت ہو گئی اور آپ نے منیٰ میں ان کو منع فرمایا جبکہ حاجی صاحبان ہیں مقیم تھے ان میں متمتع اور قارن بھی تھے اور آپ نے متمتع اور قارن کو مستثنیٰ بھی نہیں فرمایا تو اس نہی میں متمتع اور قارن بھی شامل ہیں۔ —— اگر کوئی شخص کہے کہ اس باب میں مروی روایات سے یہ روایات کیسے اولیٰ قرار پائیں؟ —— تو اسے کہا جائے گا کہ اس کی وجہ ان روایات کی صحت و تواتر اور پہلی فصل میں مروی روایات کا فساد ہے —— اسی سے یحییٰ بن سلام کی حضرت شعبہ سے مروی روایت ہے اور وہ حدیث منکر ہے علماء روایت یحییٰ بن سلام اور ابن ابی لیلیٰ کے ضعف اور فساد حفظ کی وجہ سے اس کو ثابت نہیں مانتے اس کے باوجود میں کسی بھی عالم پر طعن کرنا پسند نہیں کرتا لیکن جو کچھ

حِفْظِهِمَا مَعَ اَنِّیْ لَا اُحِبُّ اَنْ اَطْعَنَ عَلٰی اَحَدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِشَیْءٍ وَلٰکِنْ ذَکَرْتُ مَا تَقُوْلُ اَهْلُ الرِّوَایَةِ فِیْ ذٰلِكَ **وَمِنْ** ذٰلِكَ حَدِیْثُ یَزِیْدَ بْنِ سِنَانٍ الَّذِیْ ذَکَرْنَاهُ مِنْ بَعْدِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ اَنَّهُمَا قَالَا لَمْ یُرَخَّصْ لِاَحَدٍ فِیْ صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ اِلَّا لِمُحْصَرٍ اَوْ مُتَمَتِّعٍ فَقَوْلُهُمَا ذٰلِكَ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَا عَنَیَا بِهٰذِهِ الرُّخْصَةِ مَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ کِتَابِهٖ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ فَعَدَّاهَا اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ مِنْ اَیَّامِ الْحَجِّ فَقَالَا رُخِّصَ لِلْحَاجِّ الْمُتَمَتِّعِ وَالْمُحْصَرِ فِیْ صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ وَلِاَنَّ هٰذِهِ الْاَیَّامَ عِنْدَهُمَا مِنْ اَیَّامِ الْحَجِّ وَخَفِیَ عَلَیْهِمَا مَا کَانَ مِنْ تَوْقِیْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ مِنْ بَعْدُ عَلٰی اَنَّ هٰذِهِ الْاَیَّامَ لَیْسَتْ بِدَاخِلَةٍ فِیْمَا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَهٗ مِنْ ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَیْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ یَوْمَ النَّحْرِ لَا یُصَامُ فِیْهِ شَیْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ اِلٰی اَیَّامِ الْحَجِّ اَقْرَبُ مِنْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ لِمَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهْیِ عَنْ صَوْمِهٖ مِمَّا سَنَذْکُرُهٗ فِیْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَمَّا کَانَ نَهْیُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ یَدْخُلُ فِیْهِ الْمُتَمَتِّعُوْنَ وَالْقَارِنُوْنَ وَالْمُحْصَرُوْنَ کَانَ کَذٰلِكَ نَهْیُهٗ عَنْ صِیَامِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ یَدْخُلُوْنَ فِیْهِ اَیْضًا۔

۱۶۸۲ **فَمِمَّا** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّهْیِ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ النَّحْرِ **مَا حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی

اہل روایت نے اس سلسلے میں کہا ہے وہ ذکر کرتا ہوں۔

اسی سے یزید بن سنان کی روایت ہے جسے ہم نے اس کے بعد حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا وہ دونوں فرماتے ہیں ایام تشریق میں محصر اور متمتع کے علاوہ کسی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی تو ممکن ہے انھوں نے اپنے اس قول سے وہ بات مراد لی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا (یعنی حج کے دنوں میں تین دن کے روزے ہیں) تو انھوں نے ایام تشریق کو حج کے دنوں میں سے قرار دیا اور فرمایا کہ متمتع حاجی اور محصر کو اس آیت کی بنیاد پر ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے اور ان کے نزدیک یہ دن، ایام حج میں شامل ہیں اور ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات پر آگاہ کرنا کہ یہ ایام، ان دنوں میں سے نہیں جن میں روزہ رکھنا جائز ہے مخفی رہا۔ روایات کی تصحیح معانی کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور غور وفکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ قربانی کے دن کسی قسم کا روزہ رکھنا جائز نہیں اور وہ ایام تشریق کی نسبت ایام حج کے زیادہ قریب ہے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت آئی ہے جیسا کہ ہم اس باب میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ تو جس طرح اس نہی میں متمتع، قارن اور محصر سب داخل ہیں اسی طرح ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت بھی ان سب کو شامل ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم نحر کے روزے کی ممانعت میں وارد احادیث سے یہ ہے۔ ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عبید سے مروی ہے فرماتے ہیں میں عید کے دن حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا وہ

ابنِ ازهر قال شهدتُ العيد مع عليٍّ وعثمانَ فكانا يصلّيانِ ثم ينصرفانِ يذكّرانِ الناسَ فسمعتُهما يقولانِ نهى رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم عن صيامِ هذينِ اليومينِ يومِ النحرِ ويومِ الفطرِ۔

دونوں نماز سے سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کو وعظ فرماتے میں نے ان دونوں کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں یعنی قربانی کے دن اور عید الفطر میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۸۳- حدثنا يونسُ قال انا ابنُ وهبٍ انّ مالكاً حدّثه عن ابنِ شهابٍ عن ابي عُبيدٍ قال شهدتُ العيدَ مع عمرَ فقال هذانِ يومانِ نهى رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم عن صيامِهما يومَ الفطرِ ويومَ النحرِ فامّا يومُ الفطرِ فيومُ فطرِكم من صيامِكم وامّا يومُ النحرِ فيومٌ تأكلونَ فيه من نُسُكِكم۔

حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں عید کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں یعنی عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ عید الفطر کا دن روزوں سے افطاری کا دن ہے اور قربانی کا دن وہ ہے جس دن تم اپنی قربانیوں (کے گوشت) سے کھاتے ہو۔

۱۶۸۴- حدثنا ابو اميّة قال ثنا عبيدُ اللهِ بنُ موسى قال انا ابراهيمُ بنُ اسمعيلَ بنِ مجمّعٍ و سفيانُ بنُ عيينةَ عن الزهريِّ عن ابي عُبيدٍ مولى عبدِ الرحمنِ بنِ عوفٍ قال صلّيتُ العيدَ مع عمرَ فذكر مثلَه۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو عبید فرماتے ہیں میں نے عید کی نماز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۸۵- حدثنا فهدٌ قال ثنا عليُّ بنُ معبدٍ قال ثنا اسمعيلُ بنُ ابي كثيرٍ الانصاريُّ عن سعيدِ بنِ سعيدٍ عن عمرةَ عن عائشةَ عن رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم انّه نهى عن صومِ يومينِ يومِ الفطرِ ويومِ النحرِ۔

حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے دو دنوں یعنی عید الفطر اور یوم نحر کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۸۶- حدثنا محمدُ بنُ خزيمةَ قال ثنا حجّاجٌ قال ثنا حمّادٌ عن قتادةَ عن ابي نضرةَ عن ابي سعيدٍ الخدريِّ عن رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم مثلَه۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۸۷- حدثنا بحرُ بنُ نصرٍ قال ثنا ابنُ وهبٍ قال اخبرني عمرُو بنُ الحارثِ انّ المنذرَ بنَ عبيدٍ المدنيَّ حدّثه انّ ابا صالحٍ السمّانَ حدّثه

حضرت ابو صالح سمان بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل کی خبر دیتے تھے۔

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت یزید رقاشی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قزعہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ خَارِجًا مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَمَتِّعِ الصَّوْمَ فِيْهَا بَدَلًا مِنَ الْهَدْيِ لِمَا قَدْ أَخْرَجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيَّامِ الَّتِيْ يُصَامُ فِيْهَا بِنَهْيِهِ عَنْ صَوْمِهِ كَانَ كَذٰلِكَ أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ خَارِجَةً مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَمَتِّعِ الصَّوْمَ فِيْهَا بَدَلًا مِنَ الْهَدْيِ لِمَا قَدْ أَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَيَّامِ الَّتِيْ تُصَامُ بِنَهْيِهِ عَنْ صَوْمِهَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ لَيْسَ لِأَحَدٍ صَوْمُهَا فِيْ مُتْعَةٍ وَلَا قِرَانٍ وَلَا إِحْصَارٍ وَلَا غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَلَا مِنَ التَّطَوُّعِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

تو جب یوم نحر، ان ایام حج سے خارج ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے متمتع کو ہدی کی جگہ روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ علیہ وسلم نے منع فرما کر اسے ان دنوں سے خارج کر دیا جن میں روزہ رکھا جاتا ہے تو اسی طرح ایام تشریق بھی ان ایام حج سے خارج ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے متمتع کو ہدی کی جگہ روزہ رکھنے کا حکم دیا کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرما کر ان کو روزہ رکھنے کے دنوں سے خارج کر دیا ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ ایام تشریق میں کسی شخص کے لیے بھی کسی قسم کا روزہ رکھنے کی اجازت نہیں متمتع ہو، قران یا احصار ہو یا کسی قسم کے کفارے کا روزہ ہو یا نفلی روزہ، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ —— حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے قربانی کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حَجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّيْ تَمَتَّعْتُ وَلَمْ أُهْدِ وَلَمْ أَصُمْ فِي الْعَشْرِ فَقَالَ سَلْ فِيْ قَوْمِكَ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَيْقِيْبُ أَعْطِهِ شَاةً۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ لَمْ يَقُلْ لَهُ فَهٰذِهِ أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ فَصُمْهَا فَدَلَّ تَرْكُهُ ذٰلِكَ وَأَمْرُهُ إِيَّاهُ بِالْهَدْيِ أَنَّ أَيَّامَ الْحَجِّ عِنْدَهُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَمَتِّعَ بِالصَّوْمِ فِيْهَا هِيَ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ وَأَنَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَمَا بَعْدَهُ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ لَيْسَ مِنْهَا۔

بَابُ[۱۶۶] حُكْمِ الْمُحْصَرِ بِالْحَجِّ

۱۶۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَرِجَ أَوْ كُسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ۔

۱۶۹۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذِكْرَ عِكْرِمَةَ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

۱۶۹۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا سَأَلْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ عَمْرٍو عَمَّنْ حُبِسَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں نے تمتع کیا لیکن نہ تو میرے پاس ہدی ہے اور نہ ہی میں نے دس دنوں میں روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا اپنی قوم سے سوال کرو، پھر (ناظم بیت المال سے) فرمایا اے معیقیب! اس شخص کو ایک بکری دے دو۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے یہ نہیں فرمایا کہ ان ایام تشریق میں روزہ رکھ لو۔ پس آپ کا اس بات کو چھوڑ دینا اور اسے ایام حج میں ہدی کا حکم دینا اس بات پر دلالت ہے کہ آپ کے نزدیک ایام حج جن میں اللہ تعالیٰ نے متمتع کو روزہ رکھنے کا حکم دیا وہ یوم نحر سے پہلے کے دن ہیں اور بعد کے ایام تشریق ان دنوں میں شامل نہیں

حج کے محصر کا حکم

حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لنگڑا ہو جائے یا اس کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے وہ احرام سے نکل گیا اور اس پر دوسرا حج (بطور قضا لازم) ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا وہ سچ کہتے ہیں۔

حضرت ابو عاصم حضرت حجاج صواف سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اس کی مثل بیان کیا لیکن انہوں نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ بات بیان کی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کو حالت احرام میں (حج سے) کوئی رکاوٹ ہو جائے انہوں نے فرمایا کہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُحْرِمَ بِالْحَجِّ اَوْ بِالْعُمْرَةِ اِذَا كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ حِيْنَئِذٍ وَعَلَيْهِ قَضَاءُ مَا حَلَّ مِنْهُ اِنْ كَانَتْ حَجَّةً فَحَجَّةً وَّاِنْ كَانَتْ عُمْرَةً فَعُمْرَةً وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب عمرہ کا محرم لنگڑا ہوجائے یا اس کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے تو وہ اسی وقت احرام سے نکل آتا ہے اور اب احرام کھولنے کے باعث اس پر قضا ہوگی اگر حج تھا تو حج کرے اور اگر عمرہ ہو تو اس کی قضا کرے انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَحِلُّ حَتّٰى يُنْحَرَ عَنْهُ الْهَدْيُ فَاِذَا نُحِرَ عَنْهُ الْهَدْيُ حَلَّ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس وقت تک احرام سے نہیں نکلتا جب تک اس کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح نہ ہو۔

۱۶۹۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرُّوْمِيِّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الثَّوْرِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن حلق سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اسی بات کا حکم دیا۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا عَرَضَ لِلْمُحْرِمِ عَدُوٌّ فَاِنَّهُ يَحِلُّ حِيْنَئِذٍ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَبَسَتْهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ عَنِ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ وَحَلَّ هُوَ وَاَصْحَابُهُ ثُمَّ رَجَعُوْا حَتّٰى اِعْتَمَرُوْا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ۔

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب محرم کے راستہ میں دشمن حائل ہوجائے تو وہ اسی وقت احرام کھول دے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کفار قریش نے بیت اللہ شریف کے عمرہ سے روکا تو آپ نے ہدی ذبح فرمائی، حلق کروایا اور احرام کھول دیا صحابہ کرام نے بھی اسی طرح کیا پھر واپس لوٹے حتیٰ کہ آئندہ سال عمرہ کیا۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ بِالْاِحْصَارِ فِيْ عُمْرَتِهٖ بِحَصْرِ

تو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمرہ میں دشمن کی طرف سے رکاوٹ پیدا ہوتے ہی نہیں بلکہ قربانی کرنے کے بعد احرام

الْعَدُوِّ إِيَّاهُ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ دَلَّ ذَلِكَ أَنَّ كَذَلِكَ حُكْمَ الْمُحْصَرِ لَا يَحِلُّ بِالْإِحْصَارِ حَتَّى يَنْحَرَ الْهَدْيَ وَلَيْسَ فِيمَا رَوَيْنَاهُ أَوَّلًا خِلَافٌ لِهَذَا عِنْدَنَا لِأَنَّ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَحِلَّ لَا عَلَى أَنَّهُ قَدْ حَلَّ بِذَلِكَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَيَكُونُ هَذَا كَمَا يُقَالُ قَدْ حَلَّتْ فُلَانَةُ لِلرِّجَالِ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ عِدَّةٍ عَلَيْهَا مِنْ زَوْجٍ قَدْ كَانَ لَهَا قَبْلَ ذَلِكَ لَيْسَ عَلَى مَعْنَى أَنَّهَا قَدْ حَلَّتْ لَهُمْ فَيَكُونُ لَهُمْ وَطْؤُهَا وَلَكِنْ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ قَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَتَزَوَّجُوهَا تَزْوِيجًا يَحِلُّ لَهُمْ بِهِ وَطْؤُهَا هَذَا كَلَامٌ جَائِزٌ مُسْتَسَاغٌ **فَلَمَّا** كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ قَدِ احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَا وَجَاءَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ مَا قَدْ وَصَفْنَا ثَبَتَ بِذَلِكَ هَذَا التَّأْوِيلُ **وَقَدْ** بَيَّنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَلَمَّا أَمَرَ اللهُ تَعَالَى الْمُحْصَرَ أَنْ لَا يَحْلِقَ رَأْسَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ عُلِمَ بِذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ الْمُحْصَرُ مِنْ إِحْرَامِهِ إِلَّا فِي وَقْتِ مَا يَحِلُّ لَهُ حَلْقُ رَأْسِهِ فَهَذَا قَدْ دَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى ثُمَّ فِعْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ ذَلِكَ التَّأْوِيلِ أَيْضًا أَنَّ حَدِيثَ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو قَدْ ذَكَرَ عِكْرِمَةُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ فَصَارَ ذَلِكَ الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا **وَقَدْ** قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْصَرِ مَا قَدْ وَافَقَ التَّأْوِيلَ الَّذِي صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ

کھولا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ محصر کا حکم یہ ہے کہ وہ رکاوٹ پیدا ہونے کے بعد جب تک جانور ذبح نہ کرلے، احرام نہ کھولے

اور جو کچھ ہم نے شروع میں روایت کیا اس میں ہمارے نزدیک اس بات کے خلاف کچھ نہیں، کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جس شخص کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام سے نکل گیا" میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس شخص کے لیے احرام کھولنا جائز ہو گیا یہ مطلب نہیں کہ وہ احرام سے نکل گیا یہ اسی طرح ہے کہ جب کسی عورت کی عدت ختم ہو جائے تو کہا جاتا ہے کہ وہ عورت مردوں کے لیے حلال ہو گئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب وہ اس سے وطی کر سکتے ہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اب وہ اس سے نکاح کر سکتے ہیں جس کے ذریعے اس سے وطی کرنا جائز ہوگا یہ کلام جائز اور صحیح ہے۔ ـــــ پس جب اس حدیث میں ہماری مذکورہ بات کا احتمال ہے اور حضرت مسور سے حضرت عروہ (رضی اللہ عنہما) کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی بات آئی ہے جو ہم نے بیان کی تو اس سے یہ مفہوم ثابت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یوں ارشاد فرمایا "اور اگر تمہیں رکاوٹ ہو جائے تو جو ہدی میسر ہو (بھیج دو) اور جب تک ہدی اپنی قربان گاہ تک نہ پہنچے اپنے سروں کو نہ منڈواؤ" تو جب اللہ تعالیٰ نے محصر کو حکم دیا کہ وہ قربانی (ہدی) کے قربان گاہ میں پہنچنے تک سر نہ منڈوائے تو اس سے معلوم ہوا کہ محصر اس وقت احرام کھولے گا جب اس کے لیے سر منڈوانا جائز ہوگا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی اسی بات پر دلالت کرتا ہے پھر حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

اس تاویل کی صحت کی دلیل یہ بھی ہے کہ حجاج بن عمرو کی روایت میں ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ انھوں نے یہ بات حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا کہ وہ سچ کہتے ہیں تو یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) کی طرف سے بھی قرار پائی۔ پھر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے محصر کے بارے میں اس

حَدِیْثَ الْحَجَّاجِ۔

۱۶۹۷۔ وَدَلَّ عَلَیْهِ مَاحَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ قَالَ اِذَا اُحْصِرَ الرَّجُلُ بَعَثَ الْهَدْیَ وَلَا تَحْلِقُوْا رُؤُسَكُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِیْضًا اَوْبِهٖ اَذًی مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فَاِنْ عَجَّلَ فَحَلَقَ قَبْلَ اَنْ یَّبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ فَعَلَیْهِ فِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ صِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ اَوْتَصَدَّقَ عَلٰی سِتَّةِ مَسَاكِیْنَ كُلَّ مِسْكِیْنٍ نِصْفَ صَاعٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَاِذَا اَمِنَ مِمَّا كَانَ بِهٖ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَاِنْ مَضٰی مِنْ وَّجْهِهٖ ذٰلِكَ فَعَلَیْهِ حَجَّةٌ وَاِنْ اَخَّرَ الْعُمْرَةَ اِلٰی قَابِلٍ فَعَلَیْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ اٰخِرُهَا یَوْمُ عَرَفَةَ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ فَقَالَ هٰذَا قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَقَدَ ثَلٰثِیْنَ۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ شُرَیْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِیَّا بْنِ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَنَا فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ قَالَ مَنْ حُبِسَ اَوْ مَرِضَ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ فَقَالَ هٰكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ یَجْعَلْهُ یَحِلُّ مِنْ اِحْرَامِهٖ بِالْاِحْصَارِ حَتّٰی یُنْحَرَ عَنْهُ الْهَدْیُ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

مفہوم کے موافق بات فرمائی جو ہم نے حدیث حجاج کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔

اور اس پر حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کرتی ہے وہ آیت کریمہ "اور حج و عمرہ کو پورا کرو پس اگر تمہیں رکاوٹ ہو جائے تو جو جانور میسر ہو (بھیج دو)" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو رکاوٹ ہو جائے تو وہ ہدی بھیج دے اور ارشاد خداوندی "اور جب تک ہدی قربان گاہ میں نہ پہنچ جائے حلق نہ کرواؤ اور جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو روزوں یا صدقہ یا قربانی کے ذریعے فدیہ ہے تین دن کے روزے رکھے تو اگر جلدی کرتے ہوئے ہدی کے قربان گاہ تک پہنچنے سے پہلے سر منڈائے تو اس پر روزے یا صدقہ یا قربانی کے ذریعے فدیہ ہے تین دن کے روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یعنی ہر مسکین کو نصف صاع (دو کلو گندم) دے اور "نسک" بکری ہے جب اس رکاوٹ سے مامون (محفوظ) ہو جائے تو جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ بھی اٹھائے تو اگر اس نے اپنا یہ عمل جاری رکھا تو اس پر حج لازم ہے اور اگر عمرہ کو دوسرے سال تک مؤخر کیا تو اس پر حج اور عمرہ دونوں لازم ہیں (ارشاد خداوندی) اور جو ہدی میسر ہو (وہ ذبح کرے) پس جو شخص (ہدی نہ پائے) تو وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے آخری دن یوم عرفہ ہے اور سات روزے واپس آکر رکھے حضرت ابراہیم (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور انھوں نے تیس کی گرہ بنائی۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "فان احصرتم" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس شخص کو (حج) سے روک دیا جائے یا وہ بیمار ہو جائے، حضرت ابراہیم فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح فرمایا۔ ——— تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے احصار (رکاوٹ) کی بنیاد پر اس کے احرام کو اسی وقت کھولنا جائز قرار دیا جب اس کی طرف سے ہدی ذبح کر دی جائے انھوں

مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَعْنٰى فَقَدْ حَلَّ عِنْدَهٗ اَىْ لَهٗ اَنْ يَّحِلَّ عَلٰى مَا ذَهَبْنَا فِىْ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِىَ ذٰلِكَ اَيْضًا مِّنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ شَدَّادِ الْعَبْدِىُّ صَاحِبُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لُدِغَ صَاحِبٌ لَّنَا بِذَاتِ الشُّقُوْقِ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِعُمْرَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا فَلَقِيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَذَكَرْنَا لَهٗ اَمْرَهٗ فَقَالَ يَبْعَثُ بِهَدْيٍ وَّيُوَاعِدُ اَصْحَابَهٗ مَوْعِدًا فَاِذَا نُحِرَ عَنْهُ حَلَّ۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِىٌّ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَهَلَّ رَجُلٌ مِّنَ النَّخَعِ بِعُمْرَةٍ يُّقَالُ لَهٗ عُمَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ فَلُدِغَ فَبَيْنَا هُوَ صَرِيْعٌ فِى الطَّرِيْقِ اِذَا طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَكْبٌ فِيْهِمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ ابْعَثُوْا بِالْهَدْيِ وَاجْعَلُوْا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ يَوْمًا اَمَارَةً فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَلْيَحِلَّ قَالَ الْحَكَمُ وَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّكَانَ حَدَّثَنِىْ بِهٖ

نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جس شخص کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام سے نکل گیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ اب اس کے لیے احرام کھولنا جائز ہے جیسا کہ ہم نے موقف اختیار کیا —— حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہ مروی ہے۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمارے ایک ساتھی کو ایک زہریلے سانپ نے ڈسا اور انھوں نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا۔ یہ بات ہمارے لیے پریشانی کا باعث بن گئی تو ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے اس کا واقعہ ذکر کیا انھوں نے فرمایا وہ اپنی ہدی بھیجے اور اپنے ساتھیوں سے ایک وقت مقرر کر لے۔ جب اس کی طرف سے ہدی ذبح ہو جائے تو وہ احرام کھول دے۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کے بعد اس کے ذمہ عمرہ ہے۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت سلیمان اعمش سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں قبیلہ نخع کے ایک شخص نے جس کو عمیر بن سعید کہا جاتا تھا، عمرے کا احرام باندھا پھر اسے سانپ نے ڈسا وہ راستے میں پڑا ہوا تھا کہ سواروں کا ایک دستہ آیا جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہدی بھیجو اور اپنے اور اس کے درمیان ایک دن مقرر کرو جب وہ دن آجائے تو وہ احرام کھول دے حضرت حکم فرماتے ہیں حضرت عمارہ بن عمیر فرماتے ہیں میں نے تم سے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَعَلَيْهِ الْعُمْرَةُ مِنْ قَابِلٍ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَهُ بِهِ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ الْحَكَمُ سَوَاءً

١٧٠٣- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ الْمُحْصَرُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنِ اضْطَرَّ اِلٰى شَيْءٍ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الَّتِيْ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا وَالدَّوَاءِ صَنَعَ ذٰلِكَ وَافْتَدٰى۔

یہ حدیث حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر آئندہ سال عمرہ کی قضا ہے حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمانؒ

حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا محصر اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کر لے اور اگر اس کے لیے لباس پہننا یا دوائی استعمال کرنا ضروری ہے تو ایسا کر لے اور فدیہ دے۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ اَيْضًا عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا تَاَوَّلْنَا عَلَيْهِ حَدِيْثَ الْحَجَّاجِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے بھی وہی بات ثابت ہوئی جو ہم نے حجاج کی روایت کے مفہوم کے سلسلے میں بیان کی ہے۔

ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْاِحْصَارِ الَّذِيْ هٰذَا حُكْمُهُ بِاَيِّ شَيْءٍ هُوَ وَبِاَيِّ مَعْنًى يَكُوْنُ فَقَالَ قَوْمٌ يَكُوْنُ بِكُلِّ حَابِسٍ مَا يَحْبِسُهُ مِنْ مَرَضٍ اَوْ غَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَا يَكُوْنُ الْاِحْصَارُ الَّذِيْ حُكْمُهُ مَا وَصَفْنَا اِلَّا بِالْعَدُوِّ خَاصَّةً وَلَا يَكُوْنُ بِالْاَمْرَاضِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ۔

اس کے بعد اس احصار کے بارے میں جس کا یہ (مذکورہ بالا) حکم ہے اختلاف ہوا کہ اس کا باعث کیا چیز ہوتی ہے تو ایک جماعت کہتی ہے کہ جس شخص کو بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جائے (وہ محصر ہے) حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے ہم نے یہ اس سے پہلے اسی باب میں حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں ہم نے جس احصار کا حکم بیان کیا وہ صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے بیماریوں سے نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی قول ہے

١٧٠٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا اَبُوْ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَكُوْنُ الْاِحْصَارُ اِلَّا مِنْ عَدُوٍّ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا احصار صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے۔

١٧٠٥- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ حُبِسَ دُوْنَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جو شخص بیماری کی وجہ سے بیت اللہ شریف سے رک جائے وہ اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ

فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ۔

فَلَمَّا وَقَعَ فِي هٰذَا الْاِخْتِلَافُ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيثِ الْحَجَّاجِ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْاِحْصَارَ يَكُونُ بِالْمَرَضِ كَمَا يَكُونُ بِالْعَدُوِّ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ **وَأَمَّا** مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ إِحْصَارَ الْعَدُوِّ يَجِبُ بِهٖ لِلْمُحْصَرِ الْإِحْلَالُ كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا وَاخْتَلَفُوا فِي الْمَرَضِ فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْعَدُوِّ فِي ذٰلِكَ إِذْ كَانَ قَدْ مَنَعَهٗ مِنَ الْمُضِيِّ فِي الْحَجِّ كَمَا مَنَعَهُ الْعَدُوُّ **وَقَالَ** آخَرُونَ حُكْمُهٗ بَائِنٌ مِنْ حُكْمِ الْعَدُوِّ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ مَا أُبِيحَ بِالضَّرُورَةِ مِنَ الْعَدُوِّ هَلْ يَكُونُ مُبَاحًا بِالضَّرُورَةِ بِالْمَرَضِ أَمْ لَا فَوَجَدْنَا الرَّجُلَ إِذَا كَانَ يُطِيقُ الْقِيَامَ كَانَ فَرْضُهٗ أَنْ يُصَلِّيَ قَائِمًا وَإِنْ كَانَ يَخَافُ إِنْ قَامَ أَنْ يُعَايِنَهُ الْعَدُوُّ فَيَقْتُلَهٗ أَوْ كَانَ الْعَدُوُّ قَائِمًا عَلٰى رَأْسِهٖ فَمَنَعَهٗ مِنَ الْقِيَامِ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهٗ قَدْ حَلَّ لَهٗ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا وَسَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ وَأَجْمَعُوا أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَهٗ مَرَضٌ أَوْ زَمَانَةٌ فَمَنَعَهٗ ذٰلِكَ مِنَ الْقِيَامِ أَنَّهٗ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ وَحَلَّ لَهٗ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ إِذَا أَطَاقَ ذٰلِكَ أَوْ يُومِي إِنْ كَانَ لَا يُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا مَا أُبِيحَ لَهٗ مِنْ هٰذَا بِالضَّرُورَةِ مِنَ الْعَدُوِّ قَدْ أُبِيحَ لَهٗ بِالضَّرُورَةِ مِنَ الْمَرَضِ

کے درمیان سعی نہ کرے۔

جب اس مسئلے میں اختلاف واقع ہوا اور ہم حضرت حجاج بن عمرو، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی حدیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جس شخص کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے وہ احرام سے نکل گیا، کے ضمن میں ذکر کرچکے ہیں کہ اس پر دوسرا حج لازم ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح دشمن کی وجہ سے احصار ہوتا ہے اسی طرح بیماری کے باعث بھی ہوتا ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ تھا۔

اور غور وفکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ دشمن کی وجہ سے احصار (رکاوٹ) کی صورت میں محصر پر احرام کے کھولنے کا وجوب متفق علیہ ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لیکن بیماری کے بارے میں اختلاف ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ اس سلسلے میں اس کا حکم دشمن کے حکم جیسا ہے اس کا حج کو جاری رکھنے سے روکنا دشمن کے روکنے کی طرح ہے لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا حکم دشمن کے حکم سے جدا ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں آیا وہ کام جو دشمن کے باعث ضرورت کے تحت جائز ہے وہ بیماری کی وجہ سے بھی جائز ہوتا ہے یا نہیں؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو تو اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہے اور اگر اسے ڈر ہو کہ کھڑا ہونے کی صورت میں دشمن اسے دیکھ کر قتل کر دے گا یا دشمن اس کے سر پر کھڑا ہو اور وہ اسے کھڑا ہونے سے روکے تو سب کا اتفاق ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار یا شل ہو جائے اور اس وجہ سے وہ کھڑا نہ ہو سکے تو اس سے فرضیت قیام ساقط ہو جاتی ہے اور اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے طاقت ہو تو رکوع اور سجدہ کرے ورنہ اشارے سے پڑھے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے جو کام دشمن کے باعث ضرورت کے تحت جائز ہوتا ہے وہ مرض کی وجہ سے بھی حسب ضرورت جائز ہوتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی شخص اور پانی کے درمیان دشمن حائل ہو جائے تو اس سے وضو کی فرضیت ساقط ہو جاتی

وَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا حَالَ الْعَدُوُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَاءِ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْوُضُوءِ وَتَيَمَّمَ وَصَلَّى وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَتْ بِهِ عِلَّةٌ يَضُرُّهَا الْمَاءُ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا يَسْقُطُ عَنْهُ فَرْضُ الْوُضُوءِ وَيَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي فَكَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ الَّتِي تُعْذَرُ فِيهَا بِالْعَدُوِّ وَقَدْ عُذِرَ فِيهَا أَيْضًا بِالْمَرَضِ وَكَانَ الْحَالُ فِي ذٰلِكَ سَوَاءً ثُمَّ رَأَيْنَا الْحَاجَّ الْمُحْصَرَ بِالْعَدُوِّ وَقَدْ عُذِرَ فَجُعِلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ أَنْ يَفْعَلَ مَا جُعِلَ لِلْمُحْصَرِ أَنْ يَفْعَلَ حَتَّى يَحِلَّ وَاخْتَلَفُوا فِي الْمُحْصَرِ بِالْمَرَضِ فَالنَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَا وَجَبَ لَهُ مِنَ الْعُذْرِ بِالضَّرُورَةِ بِالْعَدُوِّ يَجِبُ لَهُ أَيْضًا بِالضَّرُورَةِ بِالْمَرَضِ وَيَكُونُ حُكْمُهُ فِي ذٰلِكَ سَوَاءً كَمَا كَانَ حُكْمُهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً فِي الطَّهَارَاتِ وَالصَّلَوَاتِ **ثُمَّ** اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْمُحْرِمِ بِعُمْرَةٍ يُحْصَرُ بِعَدُوٍّ أَوْ بِمَرَضٍ فَقَالَ قَوْمٌ يَبْعَثُ بِهَدْيٍ وَيُوَاعِدُهُمْ أَنْ يَنْحَرُوهُ عَنْهُ فَإِذَا نُحِرَ حَلَّ وَقَالَ آخَرُونَ بَلْ يُقِيمُ عَلَى إِحْرَامِهِ أَبَدًا وَلَيْسَ لَهَا وَقْتٌ كَوَقْتِ الْحَجِّ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّهُ يَحِلُّ مِنْهَا بِالْهَدْيِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لَمَّا أُحْصِرَ بِعُمْرَةٍ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَصَرَتْهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَنَحَرَ الْهَدْيَ وَحَلَّ وَلَمْ يَنْتَظِرْ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ الْإِحْصَارُ إِذْ كَانَ لَا وَقْتَ لَهَا كَوَقْتِ الْحَجِّ بَلْ جَعَلَ الْعُذْرَ فِي الْإِحْصَارِ بِالْحَجِّ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهُمَا فِي الْإِحْصَارِ فِيهِمَا سَوَاءٌ وَأَنَّهُ يَبْعَثُ الْهَدْيَ حَتَّى يَحِلَّ بِهِ مِمَّا أُحْصِرَ بِهِ مِنْهُمَا إِلَّا أَنَّ عَلَيْهِ فِي الْعُمْرَةِ قَضَاءَ عُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهِ وَعَلَيْهِ فِي الْحَجَّةِ حَجَّةٌ مَكَانَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَةٌ لِإِحْلَالِهِ

ہے وہ تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے اسی طرح اگر اسے کوئی ضرر رساں بیماری ہو تو اس صورت میں بھی وضو کی فرضیت ساقط ہو جائے گی وہ تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے تو ان صورتوں میں جہاں وہ دشمن کی وجہ سے معذور ہوا اور کبھی بیماری کی وجہ سے معذور ہوتا ہے تو اس سلسلے میں ایک جیسا حکم ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جسے حج سے رکاوٹ ہو جائے تو وہ معذور قرار پاتا ہے اور اسے وہ عمل کرنے کا حکم ہے جو محصر کو کرنا چاہیے حتیٰ کہ وہ احرام کھول دے جبکہ بیماری کی وجہ سے رکنے والے (محصر) کے بارے میں ان (فقہاء کرام) کا اختلاف ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ دشمن کی وجہ سے ضرورت کے تحت جو عمل واجب ہے بیماری کے باعث بھی ضرورتاً واجب ہوگا اور ان دونوں کا حکم اسی طرح ایک جیسا ہوگا جیسے طہارت اور نماز میں دونوں کا حکم برابر ہے۔

پھر اس کے بعد اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جس نے عمرے کا احرام باندھا اور دشمن یا بیماری کی وجہ سے محصر ہو گیا۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ وہ ہدی بھیجے اور ان سے وعدہ کرے کہ وہ اسے اس کی طرف سے ذبح کریں جب وہ ذبح کرلیں تو یہ احرام کھول دے لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ مسلسل احرام باندھے رکھے اس کے لیے حج کی طرح وقت مقرر نہیں جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ ہدی کے ساتھ احرام سے نکل جائے ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جو ہم نے اس باب کے شروع میں نقل کی ہے کہ جب آپ کو حدیبیہ کے سال کفار قریش کی وجہ سے رکاوٹ ہو گئی تو آپ نے ہدی ذبح کی اور احرام کھول دیا اور اس بنیاد پر احصار کے ختم ہونے کا انتظار نہ کیا کہ اس کے لیے حج کی طرح وقت مقرر نہیں بلکہ اس کے لیے رکاوٹ کو اسی طرح عذر قرار دیا جس طرح حج سے رکاوٹ کے باعث معذور ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ احصار کی صورت میں دونوں کا حکم ایک جیسا ہے کہ وہ ہدی بھیجے اور اس کے بعد اس احصار کی وجہ سے دونوں کا احرام کھول دے البتہ اس پر عمرہ کی صورت میں عمرہ کی قضاء ہوگی اور حج کی صورت میں بطور قضا ایک حج اور احرام کھولنے کی وجہ سے عمرہ لازم ہوگا۔

وَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْعُمْرَةِ اَنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ الْمُحْرِمُ مُحْصَرًا بِهَا مَا قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ قَدْ فُرِضَتْ عَلَى الْعِبَادِ مِمَّا جُعِلَ لَهَا وَقْتٌ خَاصٌّ وَاَشْيَاءَ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ مِمَّا جُعِلَ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقْتًا لَهَا **فَمِنْهَا** الصَّلَوَاتُ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ فِيْ اَوْقَاتٍ خَاصَّةٍ تُؤَدّٰى فِيْ تِلْكَ الْاَوْقَاتِ بِاَسْبَابٍ مُتَقَدِّمَةٍ لَهَا مِنَ التَّطَهُّرِ بِالْمَاءِ وَسَتْرِ الْعَوْرَةِ **وَمِنْهَا** الصِّيَامُ فِيْ كَفَّارَاتِ الظِّهَارِ وَكَفَّارَاتِ الصِّيَامِ وَكَفَّارَاتِ الْقَتْلِ جُعِلَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُظَاهِرِ وَالْقَاتِلِ لَا فِي الْاَيَّامِ بِعَيْنِهَا بَلْ جُعِلَ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقْتًا لَهَا وَكَذٰلِكَ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ جَعَلَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الْحَانِثِ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَهِيَ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ثُمَّ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ فَرَضَ عَلَيْهِ الصَّلَوَاتِ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ يَتَقَدَّمُهَا وَالْاَسْبَابِ الْمَفْعُوْلَةِ فِيْهَا فِيْ ذٰلِكَ عُذْرًا اِذَا مُنِعَ مِنْهَا **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا جُعِلَ لَهٗ فِيْ عَدَمِ الْمَاءِ مِنْ سُقُوْطِ الطَّهَارَةِ بِالْمَاءِ وَالتَّيَمُّمِ **وَمِنْ** ذٰلِكَ مَا جُعِلَ لِمَنْ مُنِعَ مِنْ سَتْرِ الْعَوْرَةِ اَنْ يُصَلِّيَ بَادِيَ الْعَوْرَةِ **وَمِنْ** ذٰلِكَ مَا جُعِلَ لِمَنْ مُنِعَ مِنَ الْقِبْلَةِ اَنْ يُصَلِّيَ اِلٰى غَيْرِ قِبْلَةٍ **وَمِنْ** ذٰلِكَ مَا جُعِلَ لِلَّذِيْ مُنِعَ مِنَ الْقِيَامِ اَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَاِنْ مُنِعَ مِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا اَوْمٰى اِيْمَاءً فَجُعِلَ لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الْوَقْتِ مَا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ الْعُذْرُ وَيَعُوْدُ اِلٰى حَالِهٖ قَبْلَ الْعُذْرِ وَهُوَ فِي الْوَقْتِ لَمْ يَفُتْهُ وَكَذٰلِكَ جُعِلَ لِمَنْ لَا يَقْدِرُ عَلَى الصَّوْمِ فِي الْكَفَّارَاتِ الَّتِيْ اَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ فِيْهَا

اس سے پہلے ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ عمرہ کا محرم بھی کبھی محصر ہوتا ہے، روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے۔

اس سلسلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو امور امت پر فرض ہیں ان میں سے بعض کے لیے خاص وقت مقرر ہے اور کچھ فرض امور عمر بھر کیے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے نمازیں ہیں جو خاص اوقات میں فرض ہیں اور انہی اوقات میں ان اسباب کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں جو ان (اوقات) سے پہلے پائے جاتے ہیں مثلاً پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرنا اور ستر ڈھانپنا (وغیرہ) اور ان امور میں سے ظہار کے کفارے روزوں کے کفارے اور قتل کے کفارے ہیں جو ظہار کرنے والے اور قاتل پر مقرر دنوں میں لازم نہیں بلکہ زندگی میں جب چاہے ادا کر سکتا ہے اسی طرح قسم کا کفارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قسم توڑنے والے پر لازم کیا اور وہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا انھیں لباس پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے[1] پھر جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے پہلے سے پائے جانے والے اسباب اور نماز کے اندر پائے جانے والے امور کے ساتھ فرض فرمائی ہے۔ جب ان امور سے رکاوٹ ہو جائے تو اسے عذر قرار دیا ہے۔ ان باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس شخص کو پانی نہ ملے اس سے پانی کے ساتھ طہارت ساقط ہو جاتی ہے اور تیمم کرنا پڑتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر شرمگاہ ڈھانپنے کے لیے کچھ نہ ملے تو ننگے سر نماز پڑھ لے ایک بات یہ ہے کہ جو شخص قبلہ رخ نہ ہو سکے وہ غیر قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھ لے اور جسے قیام سے رکاوٹ ہو وہ بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھ لے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اشارے سے پڑھ لے اسے اس بات کی اجازت دی گئی اگرچہ اتنا وقت باقی ہو جس میں یہ عذر ختم ہو جائے اور وہ اس حالت کی طرف لوٹ آئے جو عذر سے پہلے تھی اور ابھی اس سے وقت نہ نکلا ہو اسی طرح جس شخص پر اللہ تعالیٰ نے کفاروں کے روزے واجب کیے ہیں۔ کسی بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو وہ معذور ہوگا حالانکہ ممکن ہے وہ اس کے بعد ٹھیک ہو جائے اور اس کی طاقت بحال ہو جائے اور اسے روزہ رکھنے سے کوئی چیز مانع

[1] لہ۔ اگر غلام آزاد نہ کر سکے یا کھانا اور لباس وغیرہ نہ دے سکے تو تین روزے رکھے۔ ۱۲ ہزاروی

الصَّوْمَ لِمَرَضٍ حَلَّ بِهِ مِمَّا قَدْ يَجُوزُ بُرْؤُهُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَرُجُوعُهُ إِلَى حَالِ الطَّاقَةِ لِذٰلِكَ الصَّوْمِ فَجُعِلَ ذٰلِكَ لَهُ عُذْرًا فِي إِسْقَاطِ الصَّوْمِ عَنْهُ بِهِ وَلَمْ يَمْنَعْ مِنْ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ مَا جُعِلَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّوْمِ لَا وَقْتَ لَهُ وَكَذٰلِكَ فِيمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِطْعَامِ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْعِتْقِ فِيهَا وَالْكِسْوَةِ إِذَا كَانَ الَّذِي فُرِضَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُعْدِمًا وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَجِدَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَكُونَ قَادِرًا عَلَى مَا أَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ فَوَاتٍ لِوَقْتِ شَيْءٍ مِمَّا كَانَ أُوجِبَ عَلَيْهِ فِعْلُهُ فِيهِ **فَلَمَّا** كَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ يَزُولُ فَرْضُهَا بِالضَّرُورَةِ فِيهَا وَإِنْ كَانَ لَا يُخَافُ فَوْتُ وَقْتِهَا فَجُعِلَ ذٰلِكَ وَمَا خِيفَ فَوْتُ وَقْتِهِ سَوَاءً مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي أَوَاخِرِ أَوْقَاتِهَا وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ **فَالنَّظَرُ** عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الْعُمْرَةُ وَإِنْ كَانَ لَا وَقْتَ لَهَا أَنْ يُبَاحَ فِي الضَّرُورَةِ فِيهَا مَا يُبَاحُ بِالضَّرُورَةِ فِي غَيْرِهَا مِمَّا لَهُ وَقْتٌ مَعْلُومٌ **فَثَبَتَ** بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهُ قَدْ يَكُونُ الْإِحْصَارُ بِالْعُمْرَةِ كَمَا يَكُونُ الْإِحْصَارُ بِالْحَجِّ سَوَاءً وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

نہ ہو کیونکہ اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں۔ اسی طرح کفاروں کی صورت میں کھانا کھلانے، غلام آزاد کرنے یا لباس پہنانے کا بھی حکم ہے کہ اگر ان میں سے کسی پر قادر نہ ہو تو دوسرے کے ساتھ قادر سمجھا جائے گا اور آئندہ کسی وقت حاصل ہونے والی قدرت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا تو جب ضرورت کے وقت ان امور کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اگرچہ وقت کے فوت ہو جانے کا خطرہ نہ ہو تو یہ امور اور وہ جن میں وقت کے نکلنے کا خطرہ ہوتا ہے مثلاً نماز وغیرہ، ایک جیسا حکم رکھتے ہیں۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا تقاضا یہ ہے کہ عمرہ جس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کے لیے بھی ضرورت کے تحت وہ بات جائز ہو جو ان امور کے لیے جائز ہے جن کے وقت مقرر ہے اس سے ان لوگوں کا مسلک ثابت ہو گیا جو حج کے احصار کی طرح عمرہ کے لیے بھی احصار کو تسلیم کرتے ہیں یہ حضرات امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

الْمَسْأَلَةُ الْأُخْرٰى

ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْمُحْصَرِ إِذَا نُحِرَ هَدْيُهُ هَلْ يَحْلِقُ رَأْسَهُ أَمْ لَا فَقَالَ قَوْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَحْلِقَ لِأَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ عَنْهُ النُّسُكُ كُلُّهُ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ آخَرُونَ بَلْ يَحْلِقُ فَإِنْ لَمْ يَحْلِقْ حَلَّ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَقَالَ آخَرُونَ يَحْلِقُ وَيَجِبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَى الْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ **فَكَانَ** مِنْ

دوسرا مسئلہ

پھر اس سلسلے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے کہ جب محصر کی ہدی ذبح ہو جائے تو وہ سر منڈوا سکتا ہے یا نہیں۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ اس پر حلق لازم نہیں کیونکہ اس کے تمام افعالِ حج ساقط ہو گئے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ حلق کروائے اور اگر وہ حلق نہ کروائے تو بھی احرام کھول سکتا ہے اور اس پر کچھ لازم نہ ہوگا۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں اور کچھ حضرات

حُجَّةِ اَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ فِي ذٰلِكَ اَنَّهُ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ بِالْاِحْصَارِ جَمِيْعُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَذٰلِكَ مِمَّا يَحِلُّ الْمُحْرِمُ مِنْ اِحْرَامِهِ اَلَا تَرٰى اَنَّهُ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ حَلَّ لَهُ اَنْ يَحْلِقَ فَيَحِلُّ لَهُ بِذٰلِكَ الطِّيْبُ وَاللِّبَاسُ وَالنِّسَاءُ قَالُوْا فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا يَفْعَلُهُ حَتّٰى يَحِلَّ فَسَقَطَ ذٰلِكَ عَنْهُ كُلُّهُ بِالْاِحْصَارِ سَقَطَ اَيْضًا عَنْهُ سَائِرُ مَا يَحِلُّ بِهِ الْمُحْرِمُ بِسَبَبِ الْاِحْصَارِ هٰذِهٖ حُجَّةٌ لِاَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ اَنَّ تِلْكَ الْاَشْيَاءَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيِ الْجِمَارِ قَدْ صُدَّ عَنْهُ الْمُحْرِمُ وَحِيْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَسَقَطَ عَنْهُ اَنْ يَفْعَلَهُ وَالْحَلْقُ لَمْ يُحَلْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يَفْعَلَهُ فَمَا كَانَ يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَفْعَلَهُ فَحُكْمُهُ فِيْهِ فِي غَيْرِ حَالِ الْاِحْصَارِ وَمَا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَفْعَلَهُ فِي حَالِ الْاِحْصَارِ فَهُوَ الَّذِيْ يَسْقُطُ عَنْهُ بِالْاِحْصَارِ فَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَاِذَا كَانَ حُكْمُهُ فِي وَقْتِ الْحَلْقِ وَهُوَ مُحْصَرٌ كَحُكْمِهٖ فِي وُجُوْبِهٖ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ مُحْصَرٍ كَانَ تَرْكُهُ اِيَّاهُ اَيْضًا وَهُوَ مُحْصَرٌ كَتَرْكِهٖ اِيَّاهُ وَهُوَ غَيْرُ مُحْصَرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ الْحَلْقِ بَاقٍ عَلَى الْمُحْصَرِيْنَ كَمَا هُوَ عَلٰى مَنْ وَصَلَ اِلَى الْبَيْتِ۔

۱۷۰۶- وَذٰلِكَ اَنَّ رَبِيْعَ الْمُؤَذِّنِ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَلَقَ رِجَالٌ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَصَّرَ اٰخَرُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا

فرماتے ہیں کہ وہ حلق کروالے اور یہ اس پر اسی طرح واجب ہے جیسے حاجی یا عمرہ کرنے والے پر واجب ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کی دلیل یہ ہے کہ احصار کی وجہ سے حج کے تمام مناسک مثلاً طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی وغیرہ ساقط ہو جاتے ہیں اور یہ ان امور میں ہے جن کے ذریعے محرم احرام سے باہر آتا ہے۔ —— کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب وہ قربانی کے دن بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے تو اس کیلئے حلق جائز ہو جاتا ہے اور اس سے اس کے لیے خوشبو لگانا، (سلا ہوا) لباس پہننا اور عورت کے قریب جانا جائز ہو جاتا ہے۔ وہ حضرات فرماتے ہیں جب یہ (حلق) ان امور میں سے ہے جنہیں حاجی، احرام کھولنے سے پہلے انجام دیتا ہے اور احصار کی وجہ سے یہ امور ساقط ہو گئے تو اب وہ تمام امور ساقط ہو جائیں گے جنہیں محرم، احصار کے سبب چھوڑ دیتا ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کی دلیل ہے۔ —— اس سلسلے میں دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی اور جمروں کو کنکریاں مارنے سے محرم کو رکاوٹ ہو گئی اور اس کے اور ان امور کے درمیان احصار حائل ہو گیا تو اس سے ان امور کی انجام دہی ساقط ہو گئی لیکن حلق اور ان کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں وہ اس کو بجالانے پر قادر ہے تو وہ شخص جو عمل کر سکتا ہے احصار کی صورت میں اس کا وہی حکم ہوگا جو حالتِ احصار کے علاوہ ہے اور جسے وہ حالتِ احصار میں انجام نہیں دے سکتا وہ احصار کی وجہ سے اس سے ساقط ہو جائے گا، ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے تو جب احصار کی صورت میں وجوبِ حلق کا حکم وہی ہے جو احصار کے علاوہ ہے تو اس کے چھوڑنے کا حکم بھی حالتِ احصار میں وہی ہوگا جو محصر نہ ہونے کی صورت

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن بعض صحابہ نے حلق کروایا اور بعض نے بال کٹوائے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم فرمائے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور قصر کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم فرمائے۔ انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! قصر کرنے والے کا کیا حکم ہے؟" آپ نے فرمایا اللہ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الْمُحَلِّقِيْنَ ظَاهَرْتَ لَهُمْ بِالتَّرَحُّمِ قَالَ إِنَّهُمْ لَمْ يَشُكُّوْا۔

تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم فرمائے" انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! قصر کرنے والوں کا کیا بنے گا؟ فرمایا "قصر کرنے والوں پر بھی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے"۔ انھوں نے پوچھا حلق کرنے والوں کی کیا خصوصیت ہے کہ آپ نے ان کو رحمت کی دعا کے ساتھ ترجیح دی۔ آپ نے فرمایا انھوں نے شکایت نہیں کی۔

١٧٠٧۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ادریس، حضرت ابن اسحق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٧٠٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ حدیبیہ کے دن حلق کرنے والوں کے لیے تین بار اور قصر کرنے والوں کے لیے ایک بار بخشش مانگ رہے تھے۔

١٧٠٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ أَنَّ أَبَا إِبْرَاهِيْمَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ اِسْتَغْفَرَ لِلْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَحَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رُؤُوْسَهُمْ غَيْرَ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن حلق کروانے والوں کے لیے تین بار اور قصر کروانے والوں کے لیے ایک بار بخشش طلب کی اور سرکار دو عالم نیز صحابہ کرام نے حلق کروایا البتہ دو آدمیوں ایک انصاری اور ایک قریشی نے حلق نہیں کروایا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا حَلَقُوْا جَمِيْعًا إِلَّا مَنْ قَصَّرَ مِنْهُمْ وَفَضَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَقَ مِنْهُمْ عَلٰى مَنْ قَصَّرَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ كَانَ عَلَيْهِمُ الْحَلْقُ وَالتَّقْصِيْرُ كَمَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَوْ وَصَلُوْا إِلَى الْبَيْتِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانُوْا فِيْهِ إِلَّا سَوَاءً وَلَا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ فَضِيْلَةٌ عَلٰى بَعْضٍ فَفِيْ تَفْضِيْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب بعض کے علاوہ سب نے حلق کروایا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قصر کروانے والوں پر حلق کروانے والوں کی فضیلت بیان فرمائی تو اس سے ثابت ہوا کہ ان پر حلق یا قصر لازم تھا جیسا کہ ان کے کعبہ شریف تک پہنچنے کی صورت میں لازم ہوتا اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ برابر ہوتے۔ بعض کو بعض پر فضیلت نہ ہوتی۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حلق کروانے والوں کو قصر کروانے والوں پر

ذٰلِكَ الْمُحَلِّقِيْنَ عَلَى الْمُقَصِّرِيْنَ وَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَغَيْرِ الْمُحْصَرِيْنَ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ حُكْمَ الْحَلْقِ اَوِ التَّقْصِيْرِ لَا يُزِيْلُهُ الْاِحْصَارُ وَاللّٰهَ اَسْاَلُهُ التَّوْفِيْقَ۔

فضیلت دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس سلسلے میں غیر محصر لوگوں کی طرح تھے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ احصار، حلق یا قصر کے حکم کو زائل نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق کا سوال کرتا ہوں۔

بَابُ حَجِّ الصَّغِيْرِ ۱۶۷

بچے کا حج

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبِيٍّ هَلْ لِهٰذَا مِنْ حَجٍّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بچے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کا حج صحیح ہے فرمایا ہاں اور تمہارے لیے ثواب ہے۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت ابراہیم بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ ماجشون نے حضرت ابراہیم بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

بَيَانُ الْمَسْاَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الصَّبِيَّ اِذَا حَجَّ قَبْلَ بُلُوْغِهِ اَجْزَاَهُ ذٰلِكَ مِنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اَنْ يَحُجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ بُلُوْغِهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُجْزِيْهِ مِنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ وَعَلَيْهِ بَعْدَ بُلُوْغِهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عِنْدَنَا عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ اَنَّ لِلصَّبِيِّ حَجًّا وَهٰذَا مِمَّا قَدْ اَجْمَعَ النَّاسُ جَمِيْعًا عَلَيْهِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا اَنَّ لِلصَّبِيِّ حَجًّا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ بچہ، بالغ ہونے سے پہلے حج کرے تو یہ اس کے لیے حج اسلام کی جگہ کفایت کرتا ہے اور بالغ ہونے کے بعد اس پر حج لازم نہیں انھوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے ــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوتے فرمایا کہ یہ حج اسے حج اسلام (فرض حج) کی جگہ کافی نہیں اور بالغ ہونے کے بعد اس پر دوسرا حج لازم ہے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ بچہ حج کر سکتا ہے اور اس بات پر سب متفق ہیں بچے کے حج کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں جیسا کہ

كَمَا أَنَّ لَهُ صَلوٰةً وَّلَيْسَتْ تِلْكَ الصَّلوٰةُ بِفَرِيْضَةٍ عَلَيْهِ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ حَجٌّ وَّلَيْسَ ذٰلِكَ الْحَجُّ بِفَرِيْضَةٍ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَا حَجَّ لِلصَّبِيِّ فَأَمَّا مَنْ يَقُوْلُ إِنَّ لَهُ حَجًّا وَإِنَّهُ غَيْرُ فَرِيْضَةٍ فَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَإِنَّمَا خَالَفَ تَأْوِيْلَ مُخَالِفِهٖ خَاصَّةً **وَهٰذَا** ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدْ صَرَفَ هُوَ حَجَّ الصَّبِيِّ إِلٰى غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ وَأَنَّهُ لَا يُجْزِيْهِ بَعْدَ بُلُوْغِهٖ مِنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ۔

وہ نماز پڑھ سکتا ہے لیکن یہ نماز فرض نہ ہوگی حج بھی اسی طرح ہے ممکن ہے کہ اس کا حج مقبول ہو اور یہ حج اس پر فرض نہیں۔ یہ حدیث ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جن کے خیال میں بچہ حج نہیں کر سکتا اور جو شخص اس کے حج کا قائل ہے لیکن اسے فرض نہیں سمجھتا ــــــ وہ اس حدیث کی کچھ بھی مخالفت نہیں کرتا۔ وہ صرف مخالف کی تاویل کی مخالفت کرتا ہے

اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے یہ حدیث سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی پھر انھوں نے اس سے غیر فرض حج مراد لیتے ہوئے بتایا کہ یہ حج اس کے بالغ ہونے کے بعد (فرض ہونے والے) حج اسلام کی جگہ کفایت نہیں کرتا۔

۱۷۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا مِنِّيْ مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا تَخْرُجُوْا تَقُوْلُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيُّمَا غُلَامٍ حَجَّ بِهٖ أَهْلُهٗ فَمَاتَ فَقَدْ قَضٰى حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَدْرَكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ وَأَيُّمَا عَبْدٍ حَجَّ بِهٖ أَهْلُهٗ فَمَاتَ فَقَدْ قَضٰى حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ۔

۱۷۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبِ الْحُلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَمْلُوْكِ إِذَا حَجَّ ثُمَّ عُتِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عَلَيْهِ الْحَجُّ أَيْضًا وَعَنِ الصَّبِيِّ يَحُجُّ ثُمَّ يَحْتَلِمُ قَالَ يَحُجُّ أَيْضًا

حضرت ابو السفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انھوں نے فرمایا۔ اے لوگو! مجھ سے سنو جو کچھ تم نے کہنا ہے یہ بات کہتے ہوئے (باہر) نہ نکلو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو بچہ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ حج کرے پھر مر جائے تو اس نے حج اسلام (فرض حج) ادا کر دیا اور اگر وہ بالغ ہو جائے تو اس پر حج کرنا لازم ہوگا اور جو غلام اپنے مالکوں کے ہمراہ حج کرے پھر وہ مر جائے تو اس نے حج اسلام ادا[۱] کر دیا اور اگر وہ آزاد ہو جائے تو اس پر حج لازم ہوگا

حضرت حماد بن یونس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس غلام کے بارے میں پوچھا جس نے حج کیا پھر وہ آزاد کر دیا گیا۔ انھوں نے فرمایا اس پر دوبارہ حج لازم ہوگا اور اس بچے کے بارے میں پوچھا جس نے حج کیا پھر بالغ ہوا تو انھوں نے فرمایا وہ بھی[۲] دوبارہ حج کرے گا

وَقَدْ زَعَمْتُمْ أَنَّ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا فَهُوَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيْلِهٖ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَيَجِبُ عَلٰى أَصْلِكُمْ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اور تمہارے خیال میں حدیث کو روایت کرنے والا اس کی مراد زیادہ جانتا ہے تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کی جسے ہم نے اس باب کے آغاز میں ذکر کیا ہے پھر انھوں نے وہ بات فرمائی جو ہم نے ذکر کی ہے تو تمہارے ضابطے کے مطابق یہ رسول اکرم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَمَا الَّذِيْ
دَلَّكَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْحَجَّ لَا يُجْزِيْهِ مِنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ
قُلْتُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ الصَّغِيْرِ حَتّٰى يَكْبُرَ وَقَدْ
ذَكَرْتُ ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ
مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ الْقَلَمَ عَنِ الصَّبِيِّ
مَرْفُوْعٌ ثَبَتَ اَنَّ الْحَجَّ عَلَيْهِ غَيْرُ مَكْتُوْبٍ وَقَدْ اَجْمَعُوْا
اَنَّ صَبِيًّا لَوْ دَخَلَ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَصَلَّاهَا ثُمَّ
بَلَغَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِهَا اَنَّ عَلَيْهِ اَنْ يُّعِيْدَهَا وَهُوَ
فِيْ حُكْمِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّهَا فَلَمَّا ثَبَتَ ذٰلِكَ مِنْ
اِتِّفَاقِهِمْ ثَبَتَ اَنَّ الْحَجَّ كَذٰلِكَ وَاَنَّهٗ اِذَا بَلَغَ وَقَدْ
حَجَّ قَبْلَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَّمْ يَحُجَّ وَعَلَيْهِ اَنْ
يَّحُجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَاَيْنَا فِي
الْحَجِّ حُكْمًا يُخَالِفُ حُكْمَ الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اَوْجَبَ الْحَجَّ عَلٰى مَنْ وَّجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا
اِلَى الْحَجِّ فَلَا حَجَّ عَلَيْهِ كَالصَّبِيِّ الَّذِيْ لَمْ يَبْلُغْ ثُمَّ
قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ مَنْ لَّمْ يَجِدْ سَبِيْلًا اِلَى الْحَجِّ فَحَمَلَ
عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَشٰى حَتّٰى حَجَّ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْهِ وَاِنْ
وَجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اَنْ
يَّحُجَّ ثَانِيَةً لِلْحَجَّةِ الَّتِيْ قَدْ كَانَ حَجَّهَا قَبْلَ وُجُوْدِهِ
السَّبِيْلَ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ
الصَّبِيُّ اِذَا حَجَّ قَبْلَ الْبُلُوْغِ فَفَعَلَ مَا لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اَجْزَاهُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَجِبْ
عَلَيْهِ اَنْ يَّحُجَّ ثَانِيَةً بَعْدَ الْبُلُوْغِ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّ الَّذِيْ
لَا يَجِدُ السَّبِيْلَ اِنَّمَا سَقَطَ الْفَرْضُ عَنْهُ لِعَدَمِ الْوُصُوْلِ
اِلَى الْبَيْتِ فَاِذَا مَشٰى فَصَارَ اِلَى الْبَيْتِ فَقَدْ بَلَغَ
الْبَيْتَ فَصَارَ مِنَ الْوَاجِدِيْنَ السَّبِيْلَ فَوَجَبَ
الْحَجُّ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا اَنَّهٗ اَجْزَاهُ حَجَّةٌ
لِاَنَّهٗ صَارَ بَعْدَ بُلُوْغِهِ الْبَيْتَ كَمَنْ كَانَ
مَنْزِلُهٗ هُنَالِكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ وَاَمَّا الصَّبِيُّ فَفَرْضُ

صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کے معنیٰ پر دلیل ہونی چاہیے۔
اگر کوئی شخص کہے کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ حج اسے حج اسلام کی جگہ
کفایت نہیں کرتا ـــــ تو میں (جواباً) کہتا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کا ارشاد گرامی ہے تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا، بچہ یہاں تک کہ
بڑا ہو جائے (آخر حدیث تک) اور میں نے اس حدیث کو اس کی اسناد
کے ساتھ اس کتاب کے دوسرے مقامات پر ذکر کیا ہے پس جب ثابت
ہوا کہ بچے سے قلم اُٹھا لیا گیا ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس کا حج، فرض حج نہیں
اور اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی بچہ نماز کے وقت میں نماز پڑھ لے
پھر اس کے بعد اس نماز کے وقت میں بالغ ہو جائے تو اس پر (نماز کا)
لوٹانا لازم ہے اور وہ نماز نہ پڑھنے والے کے حکم میں ہوگا تو جب
ان کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہو گئی تو ثابت ہوا کہ حج کا بھی یہی
حکم ہے اور جب وہ حج کرنے کے بعد بالغ ہو تو حج نہ کرنے والے
کے حکم میں ہوگا اور اس پر دوبارہ حج کرنا لازم ہوگا۔ ـــــ اگر
کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں حج کا حکم، نماز کے حکم کے خلاف ہے وہ
اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حج اس پر فرض فرمایا جسے وہاں تک پہنچنے کی
طاقت حاصل ہو، اس کے علاوہ پر فرض نہیں کیا تو گویا جس کو وہاں
تک پہنچنے کی طاقت نہ ہو۔ اس پر حج فرض نہیں جیسا کہ بچے کے بالغ
ہونے تک اس پر فرض نہیں پھر ان (فقہاء) کا اس بات پر اجماع ہے
کہ جس شخص کے پاس حج کے لیے خرچ نہ ہو اور وہ اپنے آپ کو مشقت میں
ڈالتے ہوئے پیدل چل کر حج کرے تو یہ اس کے لیے کفایت کرتا
ہے اور اس کے بعد اسے طاقت حاصل ہو جائے تو دوبارہ حج کرنا اس
وجہ سے ضروری نہ ہوگا کہ پہلے اس نے طاقت حاصل نہ ہونے کی
صورت میں حج کیا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ بچے کا بھی یہی
حکم ہو جب وہ بالغ ہونے سے پہلے حج کرلے اور ابھی اس پر فرض
نہ تھا تو یہ اس کے لیے کافی ہے بالغ ہونے کے بعد دوبارہ حج کرنے
کی ضرورت نہیں ہے۔ ـــــ اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ
جو شخص وہاں تک پہنچنے کی طاقت نہیں رکھتا اس سے فرضیت اس
لیے ساقط ہو جاتی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف تک پہنچ نہیں سکتا پس
اگر وہ پیدل چل کر بیت اللہ شریف تک پہنچ جائے اور وہاں تک

الْحَجَّ غَيْرُ وَاجِبٍ عَلَيْهِ قَبْلَ وُصُولِهِ إِلَى الْبَيْتِ وَ بَعْدَ وُصُولِهِ إِلَيْهِ لِرَفْعِ الْقَلَمِ عَنْهُ فَإِذَا بَلَغَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحِيْنَئِذٍ وَجَبَ عَلَيْهِ فَرْضُ الْحَجِّ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا إِنَّ مَا قَدْ كَانَ حَجَّهُ قَبْلَ بُلُوْغِهِ لَا يُجْزِيْهِ وَإِنَّ عَلَيْهِ يَسْتَأْنِفُ الْحَجَّ بَعْدَ بُلُوْغِهِ كَمَنْ لَمْ يَكُنْ حَجَّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

پہنچنے کی طاقت پانے والوں میں سے ہو جائے تو اس وجہ سے اس پر حج فرض ہوگا اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ یہ حج اس کے لیے کفایت کرتا ہے اور اس لیے بھی کہ بیت اللہ شریف تک پہنچنے کے بعد وہ وہاں کا باشندہ متصور ہوگا اور اس پر حج لازم ہوگا لیکن بچے پر تو بیت اللہ شریف تک پہنچنے سے پہلے اور بعد کسی صورت میں حج واجب نہیں کیونکہ اس سے قلم اٹھا لیا گیا ہے پس جب وہ اس کے بعد بالغ ہوگا تو اس وقت اس پر حج فرض ہوگا اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ جس نے بالغ ہونے سے پہلے حج

بَابُ ١٦٨ دُخُوْلِ الْحَرَمِ هَلْ يَصْلُحُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

کیا احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونا صحیح ہے۔

١٧١٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى ابْنُ مَنْصُوْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْأَوْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔

١٧١٦ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧١٧ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلٰى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا كُشِفَ الْمِغْفَرُ عَنْ رَأْسِهِ قِيْلَ لَهٗ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر مغفر (خود) تھا۔ جب آپ نے سر انور سے خود کو ہٹایا تو عرض کیا گیا کہ ابن خطل، کعبہ شریف کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

وَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِدُخُوْلِ الْحَرَمِ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ وَّاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَصْلُحُ لِاَحَدٍ كَانَ مَنْزِلُهٗ مِنْ وَّرَاءِ الْمِیْقَاتِ اِلَی الْاَمْصَارِ اَنْ یَّدْخُلَ مَكَّةَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَاخْتَلَفَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ وَكَذٰلِكَ النَّاسُ جَمِیْعًا مَنْ كَانَ بَعْدَ الْمِیْقَاتِ وَقَبْلَ الْمِیْقَاتِ غَیْرَ اَهْلِ مَكَّةَ خَاصَّةً **وَقَالَ** اٰخَرُوْنَ مَنْ كَانَ مَنْزِلُهٗ بَعْضَ الْمِیْقَاتِ وَفِیْمَا بَعْدَهَا اِلٰی مَكَّةَ فَلَهٗ اَنْ یَّدْخُلَ مَكَّةَ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ وَمَنْ كَانَ مَنْزِلُهٗ قَبْلَ الْمَوَاقِیْتِ لَمْ یَدْخُلْ مَكَّةَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَاَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ **وَقَالَ** اٰخَرُوْنَ اَهْلُ الْمَوَاقِیْتِ حُكْمُهُمْ مَنْ كَانَ قَبْلَ الْمَوَاقِیْتِ وَجَعَلَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَاَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ حُكْمَ اَهْلِ الْمَوَاقِیْتِ كَحُكْمِ مَنْ كَانَ مِنْ وَّرَائِهِمْ اِلٰی مَكَّةَ وَلَیْسَ النَّظَرُ فِیْ هٰذَا عِنْدَنَا مَا قَالُوْا لِاَنَّا رَاَیْنَا مَنْ یُّرِیْدُ الْاِحْرَامَ اِذَا جَاوَزَ الْمَوَاقِیْتَ حَلَالًا حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْ حَجَّتِهٖ وَلَمْ یَرْجِعْ اِلَی الْمَوَاقِیْتِ كَانَ عَلَیْهِ دَمٌ وَمَنْ اَحْرَمَ مِنَ الْمَوَاقِیْتِ كَانَ مُحْسِنًا وَكَذٰلِكَ مَنْ اَحْرَمَ قَبْلَهَا كَانَ كَذٰلِكَ اَیْضًا فَلَمَّا كَانَ الْاِحْرَامُ مِنَ الْمَوَاقِیْتِ فِیْ حُكْمِ الْاِحْرَامِ مِمَّا قَبْلَهَا لَا فِیْ حُكْمِ الْاِحْرَامِ مِمَّا بَعْدَهَا ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَ الْمَوَاقِیْتِ كَحُكْمِ مَا قَبْلَهَا لَا كَحُكْمِ مَا بَعْدَهَا فَلَا یَجُوْزُ لِاَهْلِهَا مِنْ دُخُوْلِ الْحَرَمِ اِلَّا مَا یَجُوْزُ لِاَهْلِ الْاَمْصَارِ الَّتِیْ قَبْلَ الْمَوَاقِیْتِ فَانْتَفٰی بِهٰذَا مَا قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَاَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ فِیْ حُكْمِ اَهْلِ الْمَوَاقِیْتِ **وَاحْتَجْنَا** اِلَی النَّظَرِ فِی الْاَخْبَارِ هَلْ فِیْهَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ احرام کے بغیر حرم میں جانے میں کوئی حرج نہیں، انھوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کا گھر میقات سے باہر کسی شہر میں ہو اس کا احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا صحیح نہیں۔ پھر ان میں بھی اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں کہ اہل مکہ کے علاوہ تمام لوگوں کے لیے یہی حکم ہے چاہے وہ میقات کے اندر رہتے ہوں یا باہر۔ جبکہ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ جس شخص کا گھر کسی میقات پر ہو یا اس سے اندر مکہ مکرمہ کی طرف ہو وہ احرام کے بغیر داخل ہو سکتا ہے اور جس کا گھر میقات سے باہر ہو وہ احرام کے بغیر اندر نہیں آسکتا۔ اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ —— کچھ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اہل میقات کا حکم وہی ہے جو میقات سے باہر والوں کا ہے، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے میقات والوں کو میقات کے اندر رہنے والوں کے حکم میں داخل کیا ہے ہمارے (امام طحاوی رحمہ اللہ) کے نزدیک جو کچھ انھوں نے فرمایا وہ قیاس کے مطابق نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص احرام کا ارادہ کرے پھر میقات سے احرام کے بغیر گزر جائے حتیٰ کہ حج سے فارغ ہو جائے اور وہ میقات کی طرف نہ لوٹا ہو تو اس پر دم (قربانی) لازم ہے اور جو شخص میقات سے احرام باندھے وہ نیکی کرنے والا ہے اسی طرح جو شخص اس سے پہلے احرام باندھے وہ بھی نیکوکار ہے۔ تو جب میقات سے احرام باندھنا اس کے باہر سے احرام باندھنے کی طرح ہے اندر سے احرام باندھنے کی طرح نہیں تو میقات کا حکم ماقبل کے حکم جیسا ہے مابعد کے حکم کی طرح نہیں پس میقات والوں کے لیے حرم میں داخل ہونا اسی حالت میں جائز ہے جس حالت میں میقات سے باہر والے داخل ہو سکتے ہیں اس (بحث) سے اہل میقات کے حکم سے متعلق حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم کے قول کی نفی ہو گئی۔

ہمیں احادیث میں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا ان میں

مَا يَدْفَعُ دُخُولَ الْحَرَمِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَهَلْ فِيهِمَا مَا يُنْبِئُ عَنْ مَعْنًى فِي هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ يَجِبُ بِذٰلِكَ الْمَعْنٰى أَنَّ ذٰلِكَ الدُّخُولَ الَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ خَاصَّةً لَهٗ فَاعْتَبَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

کوئی ایسی بات ہے جو احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونے کی نفی کرتی ہے اور کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ان گذشتہ دو حدیثوں کا معنی بتائے جس سے لازم آتا ہو کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا احرام کے بغیر داخل ہونا آپ کے ساتھ خاص تھا پس ہم نے اس پر غور کیا۔

۱۷۱۸- فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَوَضَعَهَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْأَخْشَبَيْنِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُرْفَعُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهٗ لَا غِنٰى لِأَهْلِ مَكَّةَ عَنْهُ لِبُيُوتِهِمْ وَقُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس دن مکہ مکرمہ کو حرم بنایا جس دن آسمانوں، زمین، سورج اور چاند کو پیدا فرمایا اور اسے ان دو پہاڑوں (ابو قبیس اور اس کے مقابل کا پہاڑ) کے درمیان رکھا یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا اس کا سبزہ نہ کاٹا جائے اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور وہاں گری پڑی چیز کو بھی وہی اٹھا سکتا ہے جس نے اس کی گمشدگی کا اعلان کرنا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اذخر (گھاس) مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ اہل مکہ کو اپنے گھروں اور قبروں کے لیے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اذخر کے (یعنی اسے کاٹ سکتے ہیں)

۱۷۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ قَدْ حَلَّتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أَحَلَّهَا لِي سَاعَةً۔

حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اسے لوگوں نے حرم نہیں بنایا۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اس میں ہرگز خون نہ بہائے اور نہ اس کے درخت کاٹے اگر کوئی رخصت کا قائل اس کی رخصت چاہتے ہوئے کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کی رخصت ختم کر دی گئی تو (جان لو) بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال قرار دیا اور لوگوں کے لیے حلال نہیں کیا اور میرے لیے بھی صرف ایک گھڑی حلال قرار دیا۔

۱۷۲۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ

حضرت سعید بن ابو سعید مقبری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ سَعِیْدِ الْبَعْثَ اِلٰی مَکَّۃَ لِغَزْوِ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَتَاہُ اَبُوْ شُرَیْحٍ فَکَلَّمَہٗ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی نَادِیْ قَوْمِہٖ فَجَلَسَ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَجَلَسْتُ مَعَہٗ قَالَ فَحَدَّثَ عَمَّا حَدَّثَ عَمْرًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا جَاوَبَہٗ بِہٖ عَمْرٌو قَالَ قُلْتُ اِنَّا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ مَکَّۃَ فَلَمَّا کَانَ الْغَدُ مِنْ یَّوْمِ الْفَتْحِ خَطَبَنَا فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَکَّۃَ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَھِیَ حَرَامٌ مِّنْ حَرَامِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِکَ فِیْھَا دَمًا وَّلَا یَعْضُدُ بِھَا شَجَرًا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ کَانَ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَلَمْ تَحِلَّ لِیْ اِلَّا ھٰذِہِ السَّاعَۃَ غَضَبًا عَلٰی اَھْلِھَا اَلَا ثُمَّ قَدْ عَادَتْ کَحُرْمَتِھَا بِالْاَمْسِ فَمَنْ قَالَ لَکُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَحَلَّھَا فَقُوْلُوْا لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَحَلَّھَا لِرَسُوْلِہٖ وَلَمْ یُحِلَّھَا لَکَ فَقَالَ لِیَ انْصَرِفْ اَیُّھَا الشَّیْخُ فَنَحْنُ اَعْرَفُ بِحُرْمَتِھَا مِنْکَ اِنَّھَا لَا تَمْنَعُ سَافِکَ دَمٍ وَّلَا مَانِعَ خَرْبَۃٍ وَّلَا خَالِعَ طَاعَۃٍ قُلْتُ قَدْ کُنْتُ شَاھِدًا وَّکُنْتَ غَائِبًا وَّقَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبَلِّغَ شَاھِدُنَا غَائِبَنَا وَقَدْ اَبْلَغْتُکَ۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا بَحْرٌ ھُوَ ابْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَیْبِ ابْنِ اللَّیْثِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

ہیں جب حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے لیے لشکر بھیجا تو ان کے پاس حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے جو کچھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا ان سے بیان کیا پھر اپنی قوم کی ایک مجلس کی طرف گئے اور بیٹھ گئے میں اٹھ کر ان کے پاس جا بیٹھا وہ فرماتے ہیں انھوں نے وہ بات بیان کی جو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول سے روایت کرتے ہوئے ان کو جواب دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ فتح مکہ کے وقت ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب فتح کا دوسرا دن ہوا تو آپ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دن مکہ مکرمہ کو حرم بنایا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا پس یہ قیامت تک حرمات خداوندی میں سے ایک حرم ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے اس میں خون بہانا اور اس کے درخت کاٹنا جائز نہیں۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی صرف ایک گھڑی حلال ہوا اور ایسا وہاں کے رہنے والوں پر غضب کی وجہ سے ہوا۔ پھر کل (گذشتہ) کی طرح اس کی حرمت لوٹ آئی پس اگر کوئی شخص تم سے کہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حرمت کو ختم کیا تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے رسول کے لیے حلال کیا تمہارے لیے حلال نہیں کیا انھوں نے مجھ سے کہا اے شیخ! واپس چلا جا ہم اس کی حرمت کو تم سے زیادہ جانتے ہیں۔ کہ مکرمہ کسی خون بہانے والے، تخریب کار، اور باغی کو روک نہیں سکتا۔ میں نے کہا کہ میں حاضر تھا اور تم غائب تھے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے جو حاضر ہو وہ غائب تک پہنچائے اور تحقیق میں نے تم تک بات پہنچا دی۔

حضرت شعیب بن لیث، اپنے والد سے وہ حضرت ابوسعید مقبری سے اور وہ ابوشریح خزاعی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٢٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجُوْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَمَا اُحِلَّتْ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَهِيَ بَعْدَ سَاعَتِهَا هٰذِهٖ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حجون پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا: اللہ کی قسم! تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ زمین ہے مجھ سے پہلے بھی تو کسی کے لیے حلال نہ تھی اور میرے بعد بھی نہیں ہوگی اور میرے لیے صرف ایک ساعت حلال ہوئی اور اس گھڑی کے بعد قیامت تک حرام ہے۔

١٧٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ التَّبُوْذَكِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ-

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٧٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ-

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو ہذیل نے بنولیث کے ایک شخص کو دور جاہلیت کے اپنے ایک مقتول کے بدلے میں قتل کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی کو روکا اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو ان پر مسلط کیا یہ (مکہ مکرمہ) مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا اور اس ساعت کے بعد وہ حرام ہے نہ اس کے درخت کاٹے جائیں نہ اس کے کانٹے اکھیڑے جائیں اور نہ ہی اس میں گری پڑی چیز اٹھائی جائے البتہ جو اس کی گمشدگی کا اعلان[۴]

۴- (لقطہ اعلان والا اٹھائے)

١٧٢٥- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ قَالَ وَلَا يُلْتَقَطُ

حضرت حرب بن شداد، حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی کو روکا اور فرمایا کہ وہاں گری ہوئی چیز کا اٹھانا صرف اعلان کرنے والے

ضَالَّتَهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ۔ فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ مَكَّةَ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلَهُ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدَهُ وَاِنَّهَا اِنَّمَا اُحِلَّتْ لَهُ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حَرَامًا كَمَا كَانَتْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ دَخَلَهَا يَوْمَ دَخَلَهَا وَهِيَ لَهُ حَلَالٌ فَكَانَ لَهُ بِذٰلِكَ دُخُوْلُهَا بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَّهِيَ بَعْدُ حَرَامٌ فَلَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ اِلَّا بِاِحْرَامٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّ مَعْنٰى مَا اُحِلَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا هُوَ شَهْرُ السِّلَاحِ فِيْهَا لِلْقِتَالِ وَسَفْكُ الدِّمَاءِ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ قِيْلَ لَهُ هٰذَا الْمُحَالُ اِنْ كَانَ الَّذِيْ اُبِيْحَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا هُوَ مَا ذَكَرْتَ فَاَمَّا اِذًا لَّمْ يَقُلْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَقَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ لَوْ غَلَبُوْا عَلٰى مَكَّةَ فَمَنَعُوا الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا اَنَّهُ حَلَالٌ لِّلْمُسْلِمِيْنَ قِتَالُهُمْ وَشَهْرُ السِّلَاحِ بِهَا وَسَفْكُ الدِّمَاءِ وَاِنَّ حُكْمَ مَنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُصَّ بِهٖ فِيْهَا وَاُحِلَّتْ لَهُ مِنْ اَجْلِهٖ لَيْسَ هُوَ الْقِتَالُ وَاِذِ انْتَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ الْقِتَالُ ثَبَتَ اَنَّهُ الْاِحْرَامُ اَلَا تَرٰى اِلٰى قَوْلِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَّ الْحَرَمَ لَا يَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ وَّلَا مَانِعَ خَرْبَةٍ وَّخَالِعَ طَاعَةٍ جَوَابًا لِّمَا حَدَّثَهُ بِهٖ اَبُوْ شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَبُوْ شُرَيْحٍ وَلَمْ يَقُلْ لَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِمَا حَدَّثْتُكَ عَنْهُ اَنَّ الْحَرَمَ قَدْ يُجِيْرُ كُلَّ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُ عَرَفَ ذٰلِكَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ

کے لیے جائز ہے۔

تو ان روایات میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ آپ سے پہلے اور بعد کسی کے لیے بھی مکہ مکرمہ حلال نہیں۔ آپ کے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا پھر قیامت تک اس کی حرمت پہلے کی طرح لوٹ آئی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوئے تو وہ آپ کے لیے حلال تھا اسی سبب سے آپ احرام کے بغیر داخل ہوئے لیکن اس کے بعد وہ حرم ہے پس کوئی شخص اس میں احرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کے حلال ہونے کا مطلب اس میں ہتھیار نکالنا، لڑائی اور خونریزی کرنا ہے کوئی دوسرا مفہوم نہیں۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ بات محال ہے اگر صرف اسی مقصد کے لیے حلال ہوا ہوتا جو تم نے ذکر کیا تو آپ یہ نہ فرماتے کہ میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں۔ —— اور ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر مشرکین کا مکہ مکرمہ پر غلبہ ہو جائے اور وہ مسلمانوں کو وہاں سے روک دیں تو مسلمانوں کا ان سے لڑنا، ہتھیار نکالنا اور خون بہانا جائز ہے۔ اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں کے لیے اس کے جواز کا وہی حکم ہے جو آپ کے لیے تھا پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جو بات خاص تھی اور جس مقصد کے لیے یہ آپ کے لیے حلال کیا گیا وہ لڑائی نہیں تھی اور جب اس کے لڑائی ہونے کی نفی ہو گئی تو ثابت ہو گیا کہ وہ احرام ہوگا۔ —— کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوشریح سے فرمایا کہ حرم کسی خون ریز، تخریب کار اور باغی کو پناہ نہیں دیتا تو حضرت ابوشریح نے ان کے قول سے انکار نہیں کیا اور یہ نہیں کہا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وہی مراد ہے جو میں نے بیان کی کہ ہر قسم کے لوگوں کو پناہ دیتا ہے لیکن انھوں نے اسے جانا اور اس کا انکار نہیں کیا۔

وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مِنْ رَأْيِهِ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْحَرَمَ إِلَّا بِإِحْرَامٍ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَدَلَّ قَوْلُهُ هٰذَا أَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أُحِلَّتْ لَهُ لَيْسَ هُوَ عَلَى إِظْهَارِ السِّلَاحِ بِهَا وَإِنَّمَا هُوَ عَلَى الْمَعْنَى الْآخَرِ لِأَنَّهُ لَمَّا انْتَفٰى هٰذَا الْقَوْلُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ وَغَيْرُ الْقَوْلِ الْآخَرِ ثَبَتَ الْقَوْلُ الْآخَرُ ثُمَّ احْتَجْنَا بَعْدَ هٰذَا إِلَى النَّظَرِ فِي حُكْمِ مَنْ بَعْدَ الْمَوَاقِيتِ إِلٰى مَكَّةَ هَلْ لَهُمْ دُخُولُ الْحَرَمِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَرَادَ دُخُولَ الْحَرَمِ لَمْ يَدْخُلْهُ إِلَّا بِإِحْرَامٍ وَسَوَاءٌ أَرَادَ دُخُولَ الْحَرَمِ لِإِحْرَامٍ أَوْ لِحَاجَةٍ غَيْرِ الْإِحْرَامِ وَرَأَيْنَا مَنْ أَرَادَ دُخُولَ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ الَّتِي بَيْنَ الْمَوَاقِيتِ وَبَيْنَ الْحَرَمِ لِحَاجَةٍ إِنَّ لَهُ دُخُولَهَا بِغَيْرِ إِحْرَامٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ إِذَا كَانَتْ تَدْخُلُ لِلْحَوَائِجِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ كَحُكْمِ مَا قَبْلَ الْمَوَاقِيتِ وَأَنَّ أَهْلَهَا لَا يَدْخُلُونَ الْحَرَمَ إِلَّا كَمَا يَدْخُلُهُ مَنْ كَانَ أَهْلُهُ وَرَاءَ الْمَوَاقِيتِ إِلَى الْآفَاقِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدِي فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

١٧٢٦ - وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ إِنَّمَا قَلَّدُوا فِيمَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ مِنْ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا بَلَغَ قُدَيْدًا بَلَغَهُ عَنْ جَيْشٍ

اور یہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی پھر اپنی رائے سے فرمایا کہ کوئی شخص حرم میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو ہم اس بات کو اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ——— تو ان کا یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کے حلال ہونے سے متعلق آپ کا ارشاد گرامی ہتھیاروں کے اظہار پر محمول نہیں بلکہ اس سے کوئی دوسرا معنیٰ مراد ہے کیونکہ جب اس قول کی نفی ہوگئی اور کوئی دوسرا سبب نہیں ہو سکتا تو دوسرا قول (یعنی احرام کا ہونا) ثابت ہوگیا پھر ہمارے لیے اس کے بعد ضروری ہے کہ دیکھیں مواقیت کے اندر مکہ مکرمہ تک (کے علاقہ) کا کیا حکم ہے کیا وہ لوگ احرام کے بغیر حرم شریف میں داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ جب کوئی شخص حرم شریف میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ احرام کے بغیر داخل نہیں ہوتا چاہے وہ حرم میں احرام کے ارادے سے داخل ہو یا کسی اور کام کے لیے جائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص مواقیت اور حرم کے درمیان ان مقامات میں جانا چاہے وہ بغیر احرام کے جا سکتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جب ان مقامات میں ضرورت کے سلسلے میں جاتے تو احرام کے بغیر جائے گا جیسا کہ مواقیت سے پہلے (کے مقامات) کا حکم ہے اور وہاں کے رہنے والے حرم میں اسی طرح داخل ہوں جس طرح میقات سے باہر کے آفاقی لوگ داخل ہوتے ہیں۔ اس باب میں میرے (امام طحاوی رحمہ اللہ) کے نزدیک قیاس یہی ہے اور یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے۔

اور یہ اس لیے کہ انھوں نے اپنے مذہب کے لیے ان روایات کا قلادہ باندھا (استدلال کیا ہے) حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کے ارادے سے نکلے جب مقام قدید میں پہنچے تو انھیں مدینہ طیبہ میں آنے والے ایک لشکر کی خبر ملی تو وہ واپس لوٹے اور احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہوگئے۔

قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَهُوَ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا لَقِيَهُ جَيْشُ بْنُ دَلْجَةَ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ حَلَالًا۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِقُدَيْدٍ بَلَغَهُ خَبَرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ حَلَالًا۔

فَقَلَّدُوْا ذٰلِكَ وَاتَّبَعُوْهُ وَكَانَ النَّظَرُ عِنْدَنَا خِلَافَ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُخَالِفُ هٰذَا۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا عُمْرَةَ عَلَى الْمَكِّيِّ إِلَّا أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَا يَدْخُلُهُ إِلَّا حَرَامًا فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَإِنْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ مَكَّةَ قَرِيبًا قَالَ نَعَمْ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ وَيَجْعَلُ مَعَ قَضَائِهَا عُمْرَةً۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْحَرَمَ إِلَّا بِإِحْرَامٍ فَقِيْلَ وَلَا الْحَطَّابُوْنَ قَالَ وَلَا الْحَطَّابُوْنَ ثُمَّ قَالَ بَلَغَنِيْ بَعْدُ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْحَطَّابِيْنَ۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کے ارادے سے نکلے جب قریب پہنچے تو ابن دلجہ کے لشکر سے ملاقات ہوئی۔ چنانچہ آپ لوٹ آئے اور احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ کی طرف سے تشریف لائے حتیٰ کہ مقام قدید میں پہنچے تو مدینہ طیبہ سے ایک خبر موصول ہوئی چنانچہ آپ لوٹ گئے اور مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہوئے۔

تو ان ائمہ کرام نے ان احادیث کو اپنایا اور ان کی اتباع کی اور اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس ان کے موقف کے خلاف ہے۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غیر سے اس کے خلاف مروی ہے۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مکی پر عمرہ نہیں البتہ یہ کہ وہ حرم سے نکل جائے پس وہ احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ سے قریب کی طرف نکلے تو بھی؟ فرمایا ہاں اپنی حاجت پوری کرے اور اس کے ساتھ ساتھ عمرہ کرے۔

حضرت علی بن حکم، حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ کوئی شخص حرم میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو کہا گیا لکڑیاں بیچنے والے بھی؟ انھوں نے فرمایا لکڑیاں بیچنے والے بھی۔ حضرت علی بن حکم فرماتے ہیں پھر مجھے بعد میں پتہ چلا کہ انھوں نے لکڑیاں بیچنے والوں کو اجازت دے دی۔

حضرت عطاء بن ابو رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کوئی شخص

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَاجِرٌ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ إِلَّا وَهُوَ مُحْرِمٌ ـ

تاجر ہو یا حاجتمند مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔

۱۷۳۲ ـ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذٰلِكَ ـ

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے حضرت یونس نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اسی طرح کہتے تھے۔

۱۷۳۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ إِلَّا مُحْرِمًا ـ

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ کوئی شخص بھی مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔

۱۷۳۴ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ إِلَّا مُحْرِمًا ـ

حضرت افلح بن حمید، حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کوئی شخص بھی مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل نہ ہو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَفَيَجُوزُ لِمَنْ كَانَ بَعْدَ الْمَوَاقِيتِ إِلَى مَكَّةَ أَنْ يَتَمَتَّعَ قِيلَ لَهُ نَعَمْ وَهُوَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا خِلَافُ أَهْلِ مَكَّةَ وَهٰذَا أَيْضًا خِلَافُ قَوْلِ أَصْحَابِنَا وَلٰكِنَّهُ النَّظَرُ عِنْدَنَا عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا وَحَاضِرُو الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عِنْدَنَا هُمْ أَهْلُ مَكَّةَ خَاصَّةً وَقَدْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ الَّذِي ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي هٰذَا نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ

اگر کوئی شخص کہے کہ کیا میقات کے اندر مکہ مکرمہ تک (کے علاقے میں) رہنے والا شخص تمتع کر سکتا ہے۔ اسے (جواباً) کہا جائے گا ہاں (کر سکتا ہے) اور اس سلسلے میں بھی اس کا حکم اہل مکہ کے خلاف ہے اور یہ بھی ہمارے اصحاب (تینوں حنفی ائمہ) کے خلاف ہے لیکن ہمارے (حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ) کے نزدیک قیاس یہی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور بیان کیا ہمارے نزدیک مسجد حرام کے پاس رہنے والوں سے (جن کا قرآن میں ذکر ہے) صرف اہل مکہ مراد ہیں اور یہ قول جسے ہم نے اپنایا ہے یہ حضرت نافع (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام) اور حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج کا قول ہے۔

۱۷۳۵ ـ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَجَوْفُ مَكَّةَ أَمْ حَوْلَهَا قَالَ جَوْفُ مَكَّةَ وَقَالَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَعْرَجِ ـ

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ "جن لوگوں کا گھر مسجد حرام کے پاس نہ ہو" سے خاص مکہ مکرمہ مراد ہے یا اس کا اردگرد بھی؟ انھوں نے فرمایا صرف مکہ مکرمہ مراد ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن اعرج نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

بَابُ ۱۶۹ الرَّجُلِ يُوَجِّهُ بِالْهَدْيِ إِلَى مَكَّةَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ هَلْ يَتَجَرَّدُ إِذَا قَلَّدَ الْهَدْيَ

مکہ مکرمہ کی طرف ہدی بھیجنے والے کا گھر میں حالتِ احرام میں رہنا۔

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَقَدَّ قَمِيصَهُ مِنْ جَيْبِهِ حَتَّى أَخْرَجَهُ مِنْ رِجْلَيْهِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُمِرْتُ بِبُدْنِي الَّتِي بَعَثْتُ بِهَا أَنْ تُقَلَّدَ الْيَوْمَ وَتُشْعَرَ عَلَى مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَلَبِسْتُ قَمِيصِي وَنَسِيتُ فَلَمْ أَكُنْ لِأُخْرِجَ قَمِيصِي مِنْ رَأْسِي وَكَانَ بَعَثَ بِبُدْنِهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے اپنی قمیص مبارک کو گریبان کی طرف سے پھاڑا حتیٰ کہ اسے پاؤں کی طرف سے نکال دیا۔ لوگوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں اپنے بھیجے جانے والے اونٹوں کے فلاں فلاں مقام پر اشعار کر کے ان کو قلادہ ڈالوں۔ پھر میں نے بھول کر قمیص پہن لی تو میرے لیے اس کا سر کی طرف سے اتارنا صحیح نہ تھا۔ آپ نے ہدی روانہ کر کے خود مدینہ طیبہ ہی میں قیام کیا تھا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَعَثَ بِالْهَدْيِ وَأَقَامَ فِي أَهْلِهِ فَقَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ أَنَّهُ يَتَجَرَّدُ فَيُقِيمُ كَذٰلِكَ حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ مِنْ حَجِّهِمْ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَوْا ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص ہدی بھیج کر خود گھر میں رہے اور ہدی کو اشعار کر کے قلادہ ڈالے تو وہ (محرم کی طرح) کپڑوں کے بغیر رہے وہ اسی حالت میں رہے حتیٰ کہ لوگ اپنے حج کے احرام سے نکل جائیں۔ انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا اور اسے حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کیا۔

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن فرماتی ہیں کہ حضرت زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص ہدی بھیجے اس پر

بْنَ اَبِی سُفْیَانَ کَتَبَ اِلٰی عَائِشَۃَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَھْدٰی ھَدْیًا حَرُمَ عَلَیْہِ مَا یَحْرُمُ عَلَی الْحَاجِّ حَتّٰی یُنْحَرَ ھَدْیُہٗ وَقَدْ بَعَثْتُ بِھَدْیِیْ فَاکْتُبِیْ اِلَیَّ بِاَمْرِکِ اَوْمُرِیْ صَاحِبَ الْھَدْیِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ لَیْسَ کَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ ھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ ثُمَّ قَلَّدَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ ثُمَّ بَعَثَ بِھَا مَعَ اَبِیْ فَلَمْ یَحْرُمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَیْءٌ اَحَلَّہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ حَتّٰی نُحِرَ الْھَدْیُ۔

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا بَعَثَ ھَدْیَہٗ وَھُوَ مُقِیْمٌ اَمْسَکَ عَمَّا یُمْسِکُ عَنْہُ الْمُحْرِمُ حَتّٰی یُنْحَرَ ھَدْیُہٗ۔

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا بَعَثَ بِھَدْیِہٖ اَمْسَکَ عَنِ النِّسَاءِ۔

وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَجِبُ عَلٰی اَحَدٍ تَجَرُّدٌ وَلَا تَرْکُ شَیْءٍ مِمَّا یَتْرُکُہُ الْمُحْرِمُ اِلَّا بِدُخُوْلِہٖ فِی الْاِحْرَامِ اِلَّا بِالْحَجِّ وَاِمَّا بِالْعُمْرَۃِ وَکَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِہٖ فِیْ ذٰلِکَ مَا قَدْ رَوَیْنَاہُ عَنْ عَائِشَۃَ فِیْمَا اَجَابَتْ بِہٖ زِیَادًا۔

۱۷۴۰۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اِنَّ رِجَالًا ھٰھُنَا یَبْعَثُوْنَ بِالْھَدْیِ اِلَی الْبَیْتِ

وہ تمام کام حرام ہو جاتے ہیں جو حاجی پر حرام ہوتے ہیں حتیٰ کہ اس کی ہدی ذبح کر دی جائے تو میں نے بھی ہدی بھیجی ہے مجھے لکھ کر دیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے یا صاحب ہدی کو حکم فرمائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو کچھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں بات اس طرح نہیں ہیں نے خود اپنے ہاتھ سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادے بٹے ہیں پھر سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اسے قلادہ ڈالا پھر میرے والد ماجد کے ہمراہ اسے (ہدی کو) بھیجا تو ہدی کے ذبح ہونے تک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی ایسی چیز حرام نہ ہوئی جسے اللہ تعالیٰ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا جب ہدی بھیجتے اور خود مقیم رہتے تو ہدی کے ذبح ہونے تک ہر (اس) چیز سے رُک جاتے جس سے محرم رُکتا ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی ہدی بھیجتے تو عورتوں (کے قریب جانے) سے رُک جاتے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام نہ باندھے اس پر سلے ہوئے کپڑوں کے بغیر رہنا یا ایسی چیز کو چھوڑنا جسے محرم چھوڑتا ہے واجب نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے استدلال کیا جو ہم نے اس سے پہلے حضرت زیاد اور اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ یہاں کچھ لوگ ہدی کو بیت اللہ شریف کی طرف بھیجتے ہیں اور جس کے ساتھ بھیجتے ہیں اس کے

وَيَأْمُرُوْنَ الَّذِيْ يَبْعَثُوْنَ مَعَهُ بِمَعْلَمٍ لَهُمْ يُقَلِّدُوْنَهَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَلَا يَزَالُوْنَ مُحْرِمِيْنَ حَتّٰى يَحِلَّ النَّاسُ فَصَفَقَتْ بِيَدِهَا فَسَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْكَعْبَةِ وَيُقِيْمُ فِيْنَا لَا يَتْرُكُ شَيْئًا مِّمَّا يَصْنَعُ الْحَلَالُ حَتّٰى يَرْجِعَ النَّاسُ۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ بِيَدِيْ لِبُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِالْهَدْيِ وَهُوَ مُقِيْمٌ بِالْمَدِيْنَةِ وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ الْحِلُّ قَبْلَ أَنْ يَّصِلَ اِلَى الْبَيْتِ۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَرُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُهٗ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهٖ ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَتُرْسَلُ أَوْ قَالَتْ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَلَالٌ ثُمَّ لَمْ يُحَرِّمْ

ساتھ ایک دن طے کر لیتے ہیں کہ وہ اس دن اسے قلادہ ڈالیں پھر وہ مسلسل حالت احرام میں رہتے ہیں یہاں تک کہ لوگ احرام کھول لیتے ہیں۔ ام المؤمنین نے ہاتھ پر ہاتھ مارا جسے میں نے پردے کے باہر سے سنا انھوں نے فرمایا سبحان اللہ! میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے اپنے ہاتھ سے قلادے بٹتی تھی پھر آپ اسے کعبۃ اللہ کی طرف بھیجتے اور خود ہمارے درمیان مقیم رہتے اور جو کچھ غیر محرم کرتا ہے اس میں سے کوئی کام بھی ترک نہ کرتے حتیٰ کہ لوگ واپس آجاتے۔

حضرت یعلیٰ بن عبید فرماتے ہیں ہم سے حضرت اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے (ہدی کے) اونٹوں کے لیے اپنے ہاتھ سے قلادے بٹتی پھر آپ ہدی بھیجتے اور خود مدینہ طیبہ میں مقیم رہتے اور اس کے بیت اللہ شریف تک پہنچنے سے پہلے (بھی) وہ تمام کام کرتے جو غیر محرم کرتا ہے۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں بعض اوقات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادے بٹتی پھر آپ اسے قلادہ ڈال کر بھیج دیتے۔ خود ٹھہر جاتے اور جن کاموں سے محرم اجتناب کرتا ہے آپ نہ کرتے۔

حضرت اسود بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم بکری کو قلادہ ڈالتے پھر اسے چھوڑ دیا جاتا یا (فرمایا) ہم اسے چھوڑ دیتے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم احرام کے بغیر ہوتے اور کسی (ایسی) چیز کو اپنے اوپر حرام نہ سمجھتے (جو محرم کے لیے حرام ہے)

مِنْهُ شَيْئٌ

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهٖ ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں بعض اوقات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادہ بٹتی پھر آپ اسے قلادہ ڈال کر بھیج دیتے اور خود ٹھہر جاتے اور کسی ایسی چیز سے اجتناب نہ کرتے جس سے محرم اجتناب کرتا ہے۔

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت منصور بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت وہیب، حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عروہ اور حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

حضرت افلح، حضرت قاسم سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا نَعْلَمُ الْمُحْرِمَ يُحِلُّهُ اِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ الَّتِيْ فِيْهِ عَلٰى مَا قَبْلَهُ۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ عَائِشَةَ بِمَا ذَكَرْنَا بِمَا لَمْ يَتَوَاتَرْ عَنْ غَيْرِهَا بِمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ هٰذَا يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْاَسَانِيْدِ فَاِنَّ اِسْنَادَ حَدِيْثِ عَائِشَةَ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ لَا تَنَازُعَ بَيْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْهِ وَلَيْسَ حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَذٰلِكَ لِاَنَّ مَنْ رَوَاهُ دُوْنَ مَنْ رَوٰى حَدِيْثَ عَائِشَةَ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ ظُهُوْرِ الشَّيْءِ وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ بِهٖ فَاِنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ اَيْضًا اَوْلٰى لِاَنَّ ذٰلِكَ مَوْجُوْدٌ فِيْهِ وَمَعْدُوْمٌ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الَّذِيْنَ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى حَدِيْثِ جَابِرٍ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْحُرْمَةَ الَّتِيْ تَجِبُ عَلٰى بَاعِثِ

حضرت سفیان بن عیینہ حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت لیث، حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت اوزاعی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ اضافہ کیا کہ ہم صرف بیت اللہ شریف کے طواف کو محرم کے احرام سے نکلنے کا سبب

حضرت ابن ابوبکر، حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے اس اضافہ کا ذکر نہیں کیا جو پہلی حدیث میں ہے۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایات جس تواتر کے ساتھ مروی ہیں ان کے خلاف کسی سے اس تواتر کے ساتھ احادیث مروی نہیں ہیں۔ اگر یہ مسئلہ صحت اسناد کے اعتبار سے اختیار کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔ اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس درجہ کی نہیں کیونکہ ان کے راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے راویوں سے کم درجہ کے حامل ہیں اور اگر اسے کسی چیز کے ظاہر ہونے اور روایت کے تواتر کی بنیاد پر اختیار کیا جائے تو پھر بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اولیٰ ہے۔ کیونکہ یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں پائی جاتی ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں مفقود ہے اور اگر اس مسئلے کو قیاس کے طور پر معلوم کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ حضرت جابر رضی

الهدي بتقليده إياه وإشعاره فيحل عنه
إذا حل الناس بغير فعل يفعله هو فيحل به
فأردنا أن ننظر في الإحرام المتفق عليه هل
هو كذلك أم لا فرأينا الرجل إذا أحرم بحج
أو عمرة فقد صار محرما إحراما متفقا عليه
ورأيناه غير خارج من ذلك الإحرام إلا
بأفعال يفعلها فيحل بها منه ولا يحل بغيرها
ألا ترى أنه إذا كان حاجا فلم يقف بعرفة
حتى مضى وقتها أن الحج قد فاته ولا يحل إلا
بفعل يفعله من الطواف بالبيت والسعي
بين الصفا والمروة والحلق أو التقصير ولو
وقف بعرفة وفعل جميع ما يفعله الحاج
غير الطواف الواجب لم يحل له النساء أبدا
حتى يطوف الطواف الواجب وكذلك العمرة
لا يحل منها أبدا إلا بالطواف بالبيت والسعي
بين الصفا والمروة والحلق الذي يكون منه
بعد ذلك فكانت هذه أحكام الإحرام
المتفق عليه لا يخرجه منه مرور مدة وإنما
يخرجه منه الأفعال وكان من أحرم بعمرة
وساق الهدي وهو يريد التمتع فطاف
لعمرته وسعى لم يحل حتى يفرغ من حجه
وينحر الهدي فكانت هذه حرمة زائدة
بسبب الهدي لأنه لولا الهدي لكان
إذا طاف لعمرته وسعى حلق وحل له
فإنما منعه من ذلك الهدي الذي ساقه
ثم كان إحلاله من تلك الحرمة أيضا إنما
يكون بفعل يفعله لا بمرور وقت فكانت
هذه الإحرام المتفق عليه لا يخرج منها
بمرور الأوقات ولا بأفعال غيره ولكن

اللہ عنہ کی روایت کو اپناتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہدی بھیجنے والے پر اس کو قلادہ ڈالنے اور اشعار کرنے کی وجہ سے جو حرمت واجب ہوتی ہے اس سے اس وقت کسی عمل کے بغیر باہر آ جائے گا جب لوگ احرام سے نکل جائیں گے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا متفق علیہ احرام بھی اسی طرح ہے یا نہیں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو وہ ایسے احرام سے محرم ہو جاتا ہے جس پر سب کا اتفاق ہے اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ اس احرام سے کچھ افعال کے ذریعے باہر آتا ہے ان کے علاوہ احرام سے نہیں نکلتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہیں کہ جب وہ حج کر رہا ہو پس وہ عرفات میں وقوف نہ کرے حتیٰ کہ اس کا وقت گزر جائے تو اس سے حج فوت ہو جاتا ہے لیکن وہ احرام سے کچھ افعال مثلاً بیت اللہ شریف کے طواف، صفا مروہ کے درمیان سعی، سر منڈانے یا بال کٹوانے کے ذریعے باہر آتا ہے اور اگر وہ میدان عرفات میں وقوف کرے اور طواف کے علاوہ باقی تمام افعال جنھیں حج کرنے والا کرتا ہے بجا لائے تو جب تک واجب طواف نہیں کرے گا اس کے لیے عورتیں حلال نہیں ہوں گی (جماع جائز نہیں ہوگا) اسی طرح عمرے سے بھی اسی صورت میں فارغ ہو سکتا ہے جب بیت اللہ شریف کا طواف، صفا مروہ کے درمیان سعی اور اس کے بعد حلق کروا لے۔ تو یہ متفق علیہ احرام کے احکام ہیں۔ وقت کا گزرنا اس احرام سے نکلنے کے باعث نہیں بلکہ اس سے نکلنے کے لیے کچھ افعال ہیں اور جو شخص عمرے کا احرام باندھ کر ہدی چلائے اور وہ تمتع کا ارادہ رکھتا ہو پس وہ عمرے کے لیے طواف اور سعی کرے تو جب تک حج سے فارغ نہ ہو جائے اور قربانی نہ کر لے احرام سے نکل نہیں سکتا تو ہدی کے سبب یہ زائد حرمت آئی ہے۔ کیونکہ اگر ہدی نہ ہوتی تو جب اس نے عمرے کے لیے طواف اور سعی کی اور سر منڈوایا تھا تو وہ احرام سے نکل جاتا اس سے وہ ہدی رکاوٹ بنی جسے اس نے چلایا ہے پھر اس احرام سے بھی کسی فعل کے ذریعے باہر آتا ہے وقت گزرنے کے ذریعے نہیں۔ تو یہ متفق علیہ احرام کے احکام ہیں جس سے وقت گزرنے یا کسی دوسرے

بِاَفْعَالٍ يَفْعَلُهَا هُوَ وَكَانَ مَنْ بَعَثَ بِهَدْيٍ وَّاَقَامَ فِيْ اَهْلِهٖ وَاَمَرَ اَنْ يُّقَلَّدَ وَيُشْعَرَ فَوَجَبَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ التَّجَرُّدُ فِيْ قَوْلِ مَنْ يُّوْجِبُ ذٰلِكَ يَحِلُّ مِنْ تِلْكَ الْحُرْمَةِ لَا بِفِعْلٍ يَفْعَلُهٗ وَلٰكِنْ فِيْ وَقْتٍ مَا يَحِلُّ النَّاسُ فَخَالَفَ ذٰلِكَ الْاِحْرَامَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَجِبْ ثُبُوْتُهٗ كَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا يَثْبُتُ الْاَشْيَآءُ الْمُخْتَلَفُ فِيْهَا اِذَا اَشْبَهَتِ الْاَشْيَآءَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهَا فَاِذَا كَانَتْ غَيْرَ مُشْبِهَةٍ لَهَا لَمْ يَثْبُتْ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَعَهَا التَّوْقِيْفُ الَّذِيْ يَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ فَيَجِبُ الْقَوْلُ بِهَا لِذٰلِكَ فَاِذَا وَجَبَ ذٰلِكَ انْتَفَى الْاِخْتِلَافُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا صِحَّةُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى حَدِيْثِ عَآئِشَةَ وَفَسَادُ قَوْلِ مَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ اِلٰى حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

۱۷۵۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا مُتَجَرِّدًا بِالْعِرَاقِ قَالَ فَسَاَلْتُ النَّاسَ عَنْهُ فَقَالُوْا اُمِرَ بِهَدْيِهٖ اَنْ يُّقَلَّدَ فَلِذٰلِكَ تَجَرَّدَ قَالَ رَبِيْعَةُ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ بِدْعَةٌ وَّرَبِّ الْكَعْبَةِ وَلَا يَجُوْزُ عِنْدَنَا اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَلَفَ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّهٗ بِدْعَةٌ اِلَّا وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ السُّنَّةَ خِلَافُ ذٰلِكَ ۔

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْعَثُ بِهَدْيِهٖ اَيُمْسِكُ عَنِ النِّسَآءِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا

شخص کے افعال سے باہر نہیں آتا بلکہ خود اپنے افعال کے ذریعے باہر آتا ہے اور جو شخص ہدی بھیج کر خود گھر میں مقیم رہے اور اس سے قلادہ ڈالنے اور اشعار کا حکم دے تو ان لوگوں کے نزدیک جو اس کے لیے لباس چھوڑنا واجب قرار دیتے ہیں۔ اسے (سلے ہوئے) لباس کے بغیر رہنا ہوگا۔ اس حرمت سے وہ کسی عمل کے ذریعے باہر نہیں آئے گا بلکہ جب لوگ احرام سے نکلیں گے یہ بھی احرام سے نکل جائیگا۔ تو یہ احرام متفق علیہ احرام کے خلاف ہوا تو اس طرح اس کا ثبوت لازم نہیں ہوگا کیونکہ جن اشیاء میں اختلاف ہے وہ اس صورت میں ثابت ہوتی ہیں جب وہ متفق علیہ اشیاء کے مشابہ ہوں اور جب ان کے مشابہ نہیں ہوں گی تو ثابت بھی نہیں ہوں گی، البتہ یہ کہ ان کے بارے میں ایسی آگاہی ہو جس سے استدلال کیا جا سکے اس وقت اس کا قول کرنا واجب ہوگا اور جب یہ واجب ہوگا تو اختلاف کی نفی ہو جائے گی۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کا قول صحیح ثابت ہوا جنھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اپنایا اور جن لوگوں نے اس کے خلاف حضرت جابر

حضرت ربیعہ بن عبد اللہ ابن ہدیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے عراق میں ایک شخص کو حالت احرام میں دیکھا فرماتے ہیں میں نے اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ اس شخص نے اپنی ہدی کو قلادہ ڈالنے کا حکم دیا اسی لیے اس نے (سلا ہوا) لباس چھوڑ رکھا ہے حضرت ربیعہ فرماتے ہیں پھر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا "رب کعبہ کی قسم یہ بدعت ہے" ہمارے نزدیک حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا اس کے بدعت ہونے پر قسم کھانا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ہدی بھیجتا ہے کہ کیا وہ عورتوں سے دور رہے۔ (یعنی بیوی سے جماع نہ کرے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

عَلِمْنَا الْمُحْرِمَ يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

فَمَعْنٰى هٰذَا أَنَّ الْمُحْرِمَ الَّذِيْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ النِّسَاءُ هُوَ الَّذِيْ يَحِلُّ مِنْ ذٰلِكَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَهٰذَا لَا طَوَافَ عَلَيْهِ فَلَا مَعْنٰى لِاجْتِنَابِهٖ ذٰلِكَ وَهٰذَا اِخْلَافُ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا وَابْنَ أَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَاهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ ابْنِ وَهْبٍ أَخِيْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ وَلَا يَخْطُبُ۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ

نے فرمایا کہ ہم یہی جانتے ہیں کہ محرم بیت اللہ شریف کا طواف کر کے ہی احرام سے نکلتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس محرم پر عورتیں حرام ہیں یہ وہی ہے جو اس حرمت سے اس وقت نکلتا ہے جب بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور اس شخص پر (جو ہدی بھیجتا ہے اور خود گھر میں ٹھہرتا ہے) طواف نہیں پس اس کے اجتناب کرنے کا کوئی مطلب نہیں اور یہ اس کے خلاف ہے جو ہم نے اس باب

مُحرِم کا نکاح کرنا

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ نکاح کر کے دے اور نہ پیغام نکاح دے۔

حضرت مالک نے حضرت نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا تو انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا البتہ یہ نہیں فرمایا کہ نکاح کا پیغام بھی نہ دے۔

حضرت ابان بن عثمان، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ نکاح کر دے اور نہ ہی پیغام نکاح دے۔

حضرت زید بن علی، حضرت ابان بن عثمان سے وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے "پیغام نکاح نہ دے" کے الفاظ نہیں فرمائے۔

لَمْ يَقُلْ وَلَا يَخْطُبُ۔

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسَى الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ نُبَيْهٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّنْكِحَ وَلَا يُنْكِحَ وَلَا يَخْطُبَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرٰى بِذٰلِكَ كُلِّهٖ بَاْسًا لِلْمُحْرِمِ وَلٰكِنَّهٗ اِنْ تَزَوَّجَ فَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا حَتّٰى يَحِلَّ۔

۱۷۶۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ ابْنُ صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ حَرَامٌ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلٰثًا فَاَتَاهُ حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِ الْعُزّٰى فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالُوْا اِنَّهٗ قَدِ انْقَضٰى اَجَلُكَ فَاخْرُجْ عَنَّا فَقَالَ وَمَا عَلَيْكُمْ لَوْ تَرَكْتُمُوْنِيْ فَعَرَّسْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَصَنَعْنَا لَكُمْ طَعَامًا فَحَضَرْتُمُوْهُ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ طَعَامِكَ فَاخْرُجْ عَنَّا فَخَرَجَ

حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان فرمایا کہ محرم نہ نکاح کرے اور نہ (کسی کا) نکاح کر کے دے۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس حدیث کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ محرم کے لیے نکاح کرنا، (کسی کا) نکاح کر کے دینا اور پیغام نکاح دینا جائز نہیں ——— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ان تمام کاموں میں محرم کے لیے کوئی حرج نہیں سمجھتے البتہ اگر وہ شادی کرے تو جب تک احرام سے نہ نکلے جماع نہ کرے۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالتِ احرام میں نکاح کیا پھر آپ مکہ مکرمہ میں تین دن ٹھہرے تیسرے دن حویطب بن عبدالعزیٰ قریش کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آپ کے پاس آیا اور انھوں نے کہا آپ کی مقررہ مدت پوری ہو چکی ہے لہٰذا آپ تشریف لے جائیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا تھا اگر تم مجھے اجازت دیتے اور میں تمہاری موجودگی میں شادی کرتا اور ہم تمہارے لیے کھانا تیار کرتے جس میں تم شریک ہوتے۔ انھوں نے کہا ہمیں آپ کے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہمارے پاس سے چلے جائیے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لے کر تشریف لے گئے اور مقام سرف میں رخصتی ہوئی۔

نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ بِمَيْمُونَةَ حَتّٰى عَرَّسَ بِهَا بِسَرِفٍ۔

۱۷۶۶- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

۱۷۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن طاؤس اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶۹- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۷۷۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا يُدْرِي يَزِيدَ بْنَ الْاَصَمِّ

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ___ حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابن شہاب زہری نے حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم غیر احرام کی حالت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور وہ ان (حضرت یزید بن اصم) کی خالہ تھیں ___ حضرت عمرو کہتے ہیں میں نے حضرت زہری سے پوچھا یزید بن اصم ایک دیہاتی تھا اسے اس حدیث

اعرابی بوال اتجعله مثل ابن عباس۔

کی کیا خبر کیا تم انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مثل سمجھتے ہو۔

۱۷۷۱۔ حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا معلی بن اسد قال ثنا ابو عوانة عن مغیرة عن ابی الضحی عن عائشة قالت تزوج رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بعض نسائه وهو محرم۔

حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات سے حالتِ احرام میں نکاح کیا۔

۱۷۷۲۔ حدثنا سلیمان بن شعیب قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا کامل ابو العلاء عن ابی صالح عن ابی هریرة قال تزوج رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وهو محرم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں نکاح کیا۔

فقال لهم اهل المقالة الاولی ومن یتابعکم ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم تزوج میمونة وهو محرم وهذا ابو رافع و میمونة یذکران ان ذلک کان منه وهو حلال

پہلے قول والے ان سے کہتے ہیں کہ کون شخص اس بات میں تمہاری اتباع کرے گا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں نکاح کیا جبکہ حضرت ابو رافع اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بتاتے ہیں کہ یہ عمل اس وقت ہوا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر محرم تھے۔

۱۷۷۳۔ **فذکروا** ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا حماد بن زید عن مطر عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن سلیمان بن یسار عن ابی رافع ان النبی صلی الله علیه وسلم تزوج میمونة حلالا وبنی بها حلالا وکنت الرسول بینهما۔

حضرت سلیمان بن یسار، حضرت ابو رافع سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے غیر احرام کی حالت میں نکاح کیا۔ اسی حالت میں ان کے پاس تشریف لے گئے اور میں ان دونوں کے درمیان پیغام رساں تھا۔

۱۷۷۴۔ حدثنا ربیع المؤذن وربیع الجیزی قال ثنا اسد ح وحدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمة عن حبیب بن میمون بن مهران عن یزید بن الاصم عن میمونة بنت الحارث قالت تزوجنی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بسرف ونحن حلالان بعد ان رجع من مکة ولم یقل ابن خزیمة بعد ان رجع من مکة۔

حضرت یزید بن اصم، حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مقام سرف میں نکاح کیا اور ہم دونوں احرام کے بغیر تھے اس وقت آپ مکہ مکرمہ سے واپس تشریف لائے تھے۔ حضرت ابن خزیمہ نے اپنی روایت میں "مکہ مکرمہ سے لوٹنے کے بعد" کے الفاظ نہیں دہرائے۔

۱۷۷۵۔ حدثنا یونس قال انا ابن وهب قال حدثنی جریر بن حازم انه سمع ابا فزارة

حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان

يحدث عن يزيد بن الاصم قال اخبرتني ميمونة ان النبي صلى الله عليه واله وسلم تزوجها حلالا۔

سے نکاح کیا تو آپ احرام کی حالت میں نہیں تھے۔

فكان من حجتنا عليهم ان هذا الامران كان يؤخذ من طريق صحة الاسناد واستقامته وهكذا مذهبهم فان حديث ابي رافع الذي ذكروا فانما رواه مطر الوراق ومطر عندهم ليس هو ممن يحتج بحديثه وقد رواه مالك وهو اضبط منه واحفظ نقطعه۔

ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ اگر اس مسئلہ کو سند کی صحت واستقامت کے ذریعے حاصل کیا جائے اور یہی ان کا مذہب بھی ہے تو حضرت ابورافع کی روایت جسے انھوں نے ذکر کیا اس کے راوی مطر وراق ہیں اور ان (پہلے گروہ) کے نزدیک مطر ان لوگوں میں سے نہیں جن کی روایت سے استدلال کیا جا سکے۔ اس روایت کو حضرت مالک نے روایت کیا جو ان سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔

١٧٧٦- حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ربيعة ابن ابي عبد الرحمن عن سليمان بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بعث ابا رافع مولاه ورجلا من الانصار فزوجاه ميمونة بنت الحارث وهو بالمدينة قبل ان يخرج۔

حضرت مالک، حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے اور وہ سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع اور ایک انصاری کو بھیجا انھوں نے حضرت میمونہ بنت حارث کے ساتھ آپ کا نکاح کیا۔ اس وقت آپ مدینہ طیبہ میں تھے اور ابھی (مکہ مکرمہ کی طرف) تشریف نہیں لے گئے۔

وحديث يزيد بن الاصم فقد ضعفه عمرو بن دينار في خطابه للزهري وترك الزهري الانكار عليه واخرجه من اهل العلم وجعله اعرابيا بوالا وهم يضعفون الرجل باقل من هذا الكلام وبكلام من هو اقل من عمرو بن دينار والزهري فكيف وقد اجمعا جميعا على الكلام بما ذكرنا في يزيد بن الاصم ومع هذا ان الحجة عندكم في ميمون بن مهران وهو جعفر بن برقان وقد روى هذا الحديث منقطعا۔

حضرت یزید بن اصم کی روایت کو حضرت عمرو بن دینار نے ضعیف قرار دیا۔ جب وہ حضرت زہری سے گفتگو کر رہے تھے حضرت زہری نے ان کو منکر قرار دیتے ہوئے چھوڑ دیا اسے اہل علم سے خارج قرار دیتے ہوئے دیہاتی بہت پیشاب کرنے والا قرار دیا اور وہ کسی شخص کو اس سے کم درجے کلام اور حضرت عمرو بن دینار سے کم درجہ شخص کے کلام کے ساتھ ضعیف قرار دیتے ہیں تو جب وہ دونوں یزید بن اصم پر جرح کرنے میں متفق ہو گئے تو وہ کیسے ضعیف نہیں ہوگا اور اس کے باوجود تمہارے نزدیک میمون بن مہران کے سلسلے میں جعفر بن برقان حجت ہیں اور انھوں نے اس حدیث کو منقطع روایت کیا ہے۔

١٧٧٧- حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا جعفر بن برقان عن ميمون بن مهران قال كنت عند عطاء فجاءه رجل فقال هل يتزوج المحرم فقال عطاء ما حرم الله عز وجل النكاح منذ احله قال ميمون فقلت له ان

حضرت جعفر بن برقان، حضرت میمون بن مہران سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اس نے پوچھا کیا محرم نکاح کر سکتا ہے، حضرت عطاء نے فرمایا جب سے اللہ تعالیٰ نے نکاح حلال کیا ہے اسے حرام نہیں کیا۔ حضرت

عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلَيَّ اَنْ اَسْأَلَ يَزِيْدَ بْنَ الْاَصَمِّ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ حَلَالًا اَوْ حَرَامًا فَقَالَ يَزِيْدُ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ فَقَالَ عَطَاءٌ مَا كُنَّا نَاْخُذُ هٰذَا اِلَّا عَنْ مَيْمُوْنَةَ كُنَّا نَسْمَعُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ

فَاَخْبَرَ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ بِالسَّبَبِ الَّذِيْ لَهٗ وَقَعَ اِلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ الْاَصَمِّ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ يَزِيْدَ لَا عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَلَا عَنْ غَيْرِهَا ثُمَّ حَاجَّ مَيْمُوْنٌ بِهٖ عَطَاءً فَذَكَرَهٗ عَنْ يَزِيْدَ وَلَمْ يُجَوِّزْهُ بِهٖ فَلَوْلَا كَانَ عِنْدَهٗ عَمَّنْ هُوَ اَبْعَدُ مِنْهُ لَاحْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِ لِيُؤَكِّدَ بِذٰلِكَ حُجَّتَهٗ فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ لَا عَنْ غَيْرِهٖ وَالَّذِيْنَ رَوَوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ اَهْلُ عِلْمٍ وَاَثْبَتُ اَصْحَابُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٌ وَطَاؤُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَعِكْرِمَةُ وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ اَئِمَّةٌ فُقَهَاءُ يُحْتَجُّ بِرِوَايَاتِهِمْ وَاٰرَائِهِمْ وَالَّذِيْنَ نَقَلُوْا عَنْهُمْ فَكَذٰلِكَ اَيْضًا مِنْهُمْ عَمْرُو ابْنُ دِيْنَارٍ وَاَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ فَهٰؤُلَاءِ اَيْضًا اَئِمَّةٌ يُقْتَدٰى بِرِوَايَاتِهِمْ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا مَا قَدْ وَافَقَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوٰى ذٰلِكَ عَنْهَا مَنْ لَا يَطْعَنُ اَحَدٌ فِيْهِ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ اَئِمَّةٌ يُحْتَجُّ بِرِوَايَاتِهِمْ

میمون فرماتے ہیں میں نے کہا حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا ہے کہ میں یزید بن اصم سے پوچھوں کہ سرکار دو عالم نے جب حضرت میمونہ سے نکاح کیا اس وقت محرم تھے یا غیر محرم۔ حضرت یزید نے کہا انھوں نے غیر محرم ہونے کی حالت میں نکاح کیا۔ حضرت عطاء نے فرمایا ہم یہ حدیث صرف حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے لیتے ہیں ہم سنتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں ان سے نکاح کیا۔

توحضرت جعفر بن برقان نے حضرت میمون بن مہران سے خبر دی کہ اس حدیث کے حضرت یزید بن اصم سے ان تک پہنچنے کا سبب کیا تھا نیز یہ حضرت یزید کا قول ہے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا یا ان کے علاوہ کسی شخص کا قول نہیں۔ پھر حضرت میمون نے حضرت عطاء سے بحث کرتے ہوئے حضرت یزید بن اصم کا قول نقل کیا تو انھوں نے اسے قبول نہ کیا اگر یہ سند ان (یزید) سے آگے بڑھتا توحضرت میمون اس سے ضرور استدلال کرتے تاکہ ان کی دلیل مضبوط ہو جاتی تو اس حدیث کی اصل یہ ہے کہ یہ یزید بن اصم سے مروی ہے ان کے غیر سے نہیں۔ اور جن لوگوں نے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نکاح کیا وہ اہل علم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے معتبر شاگرد ہیں یہ حضرت سعید بن جبیر، حضرت عطاء، حضرت طاؤس، حضرت مجاہد، حضرت عکرمہ اور حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہم ہیں یہ تمام لوگ فقہاء ہیں ان کی روایات اور آراء سے استدلال کیا جاتا ہے ان سے نقل کرنے والے لوگوں کا بھی یہی منصب ہے۔ ان میں حضرت عمرو بن دینار، ایوب سختیانی اور حضرت عبداللہ بن ابو نجیح ہیں یہ بھی ائمہ ہیں اور ان کی روایات کی اقتداء کی جاتی ہے۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کی روایت کے موافق مروی ہے۔ اور اسے ان لوگوں نے روایت کیا ہے جن پر کسی نے طعن نہیں کیا۔ حضرت ابو عوانہ، حضرت مغیرہ سے وہ ابو الضحیٰ سے اور وہ حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں یہ تمام لوگ ایسے ائمہ ہیں جن کی روایات قابل استدلال ہیں تو ان کی

فَمَا رَوَوْا مِنْ ذٰلِكَ اَوْلٰى مِمَّا رَوٰى مَنْ لَّيْسَ كَمِثْلِهِمْ فِي الضَّبْطِ وَالثَّبْتِ وَالْفِقْهِ وَالْاَمَانَةِ وَاَمَّا حَدِيْثُ عُثْمَانَ فَاِنَّمَا رَوَاهُ نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ وَّلَيْسَ كَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَّلَا كَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَّلَا كَمَنْ رَوٰى مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا لِنُبَيْهٍ اَيْضًا مَوْضِعٌ فِي الْعِلْمِ كَمَوْضِعِ اَحَدٍ مِّمَّنْ ذَكَرْنَا فَلَا يَجُوْزُ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ اَنْ يُّعَارِضَ بِهٖ جَمِيْعَ مَنْ ذَكَرْنَا مِمَّنْ رَوٰى بِخِلَافِ الَّذِيْ رَوٰى هُوَ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ فَاَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْمُحْرِمَ حَرَامٌ عَلَيْهِ جِمَاعُ النِّسَاءِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ عَقْدُ نِكَاحِهِنَّ كَذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّهٗ لَا بَاْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ بِاَنْ يَّبْتَاعَ جَارِيَةً وَّلٰكِنْ لَا يَطَاُهَا حَتّٰى يَحِلَّ وَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّشْتَرِيَ طِيْبًا لِّيَتَطَيَّبَ بِهٖ بَعْدَ مَا يَحِلُّ وَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّشْتَرِيَ قَمِيْصًا لِيَلْبَسَهٗ بَعْدَ مَا يَحِلُّ وَذٰلِكَ الْجِمَاعُ وَالتَّطَيُّبُ وَاللِّبَاسُ حَرَامٌ عَلَيْهِ كُلُّهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَكُنْ حُرْمَةُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ تَمْنَعُهٗ عَقْدَ الْمِلْكِ عَلَيْهِ وَرَاَيْنَا الْمُحْرِمَ لَا يَشْتَرِيْ صَيْدًا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ حُكْمُ عَقْدِ النِّكَاحِ كَحُكْمِ عَقْدِ شِرَى الصَّيْدِ اَوْ كَحُكْمِ عَقْدِ شِرَاءِ مَا وَصَفْنَا مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا مَنْ اَحْرَمَ وَفِيْ يَدِهٖ صَيْدٌ اُمِرَ اَنْ يُّطْلِقَهٗ وَمَنْ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ وَّفِيْ يَدِهٖ طِيْبٌ اُمِرَ اَنْ يَّطْرَحَهٗ عَنْهُ وَيَرْفَعَهٗ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ كَالصَّيْدِ الَّذِيْ يُؤْمَرُ بِتَخْلِيَتِهٖ وَبِتَرْكِ حَبْسِهٖ وَرَاَيْنَاهُ اِذَا اَحْرَمَ وَمَعَهُ امْرَاَةٌ لَمْ يُؤْمَرْ بِطَلَاقِهَا بَلْ يُؤْمَرُ بِحِفْظِهَا وَصَوْنِهَا فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ فِيْ

روایات ان لوگوں کی روایات کے مقابلے میں اولیٰ ہیں جو ضبط، ثابت قدمی فقہ اور امانت میں ان کی مثل نہیں ہیں ـــــ جہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اسے نبیہ بن وہب نے روایت کیا ہے وہ حضرت عمرو بن دینار اور جابر بن زید کی طرح نہیں ہیں اور ان لوگوں کی طرح ہیں جنھوں نے اس کے موافق بواسطہ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور نہ ہی حضرت نبیہ کا ان لوگوں جیسا علمی مقام ہے جب صورتِ حال یہ ہے تو وہ ان تمام مذکورہ حضرات جنھوں نے ان کے خلاف روایت کیا، کے مقابل نہیں ہو سکتے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے۔ اور اس سلسلے میں قیاس یہ ہے کہ محرم پر عورتوں سے جماع کرنا حرام ہے۔ تو اس بات کا احتمال ہے کہ عقد نکاح کا بھی یہی حکم ہو۔ چنانچہ ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو ان کو اس بات پر متفق پایا کہ محرم پر لونڈی خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ احرام سے نکلنے تک جماع نہیں کر سکتا، خوشبو خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن احرام سے فراغت کے بعد اسے استعمال کرے گا۔ قمیص خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن احرام سے نکلنے کے بعد اسے پہن سکتا ہے تو جماع کرنا، خوشبو لگانا اور لباس پہننا حالتِ احرام میں حرام ہے لیکن یہ حرمت اسے حصول ملکیت کے عقد سے منع نہیں کرتی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ محرم شکار خرید نہیں سکتا تو اس بات کا احتمال ہے کہ عقد نکاح کا حکم شکار خریدنے کی طرح ہو یا ان اشیاء کی طرح جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا۔ پس جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو (دیکھا کہ) جو شخص احرام باندھے اور اس کے ہاتھ میں شکار ہو تو اسے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جس نے احرام کے وقت قمیص پہنی ہوئی ہو اور اس کے ہاتھ میں خوشبو ہو تو اسے اس کے چھوڑنے اور الگ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے یہ اس شکار کی طرح نہیں جس کو چھوڑنے اور اس کی قید ختم کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس کے ساتھ عورت (بیوی) ہو تو اسے اس کے چھوڑنے کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ اس کی حفاظت کا حکم دیا جاتا ہے تو اس سلسلے میں عورت لباس اور خوشبو کی طرح ہے شکار کی طرح نہیں۔ تو اس سلسلے میں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ عقد نکاح کے

ذٰلِكَ كَاللِّبَاسِ وَالطِّيْبِ لَا كَالصَّيْدِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِىْ اِسْتِقْبَالِ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهَا فِىْ حُكْمِ اِسْتِقْبَالِ عَقْدِ الْمِلْكِ عَلَى الثِّيَابِ وَالطِّيْبِ الَّذِىْ يَحِلُّ لَهٗ بِهٖ لُبْسُ ذٰلِكَ وَاسْتِعْمَالُهٗ بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْاِحْرَامِ **فَقَالَ** قَائِلٌ فَقَدْ رَاَيْنَا مَنْ تَزَوَّجَ اُخْتَهٗ مِنَ الرَّضَاعَةِ كَانَ نِكَاحُهٗ بَاطِلًا وَلَوِ اشْتَرَاهَا كَانَ شِرَاءُهٗ جَائِزًا فَكَانَ الشِّرٰى يَجُوْزُ اَنْ يُّعْقَدَ عَلٰى مَنْ يَّحِلُّ وَطْؤُهَا وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ حَرَامًا عَلَى الْمُحْرِمِ جِمَاعُهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّحْرُمَ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا۔

سلسلے میں کپڑے اور خوشبو کے عقد ملک کی طرح ہو جس کا پہننا اور استعمال کرنا اس کے لیے احرام سے نکلنے کے بعد جائز ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص اپنی رضاعی بہن سے نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہوتا ہے اور اگر اسے خریدے تو خریدنا جائز ہے تو اس (عورت) کا خریدنا بھی جائز ہے جس کے ساتھ وطی جائز نہیں لیکن نکاح تو صرف اسی کے ساتھ جائز ہوگا جس سے وطی کرنا جائز ہے اور محرم کے لیے عورت سے جماع کرنا ناجائز ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس سے نکاح بھی حرام ہو۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِىْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الصَّائِمَ وَالْمُعْتَكِفَ حَرَامٌ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْجِمَاعُ وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ حُرْمَةَ الْجِمَاعِ عَلَيْهِمَا لَا يَمْنَعُهُمَا مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ لِاَنْفُسِهِمَا اِذَا كَانَ مَا حَرُمَ الْجِمَاعُ عَلَيْهِمَا مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ حُرْمَةُ دِيْنٍ كَحُرْمَةِ حَيْضِ الْمَرْاَةِ الَّذِىْ لَا يَمْنَعُهَا مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلٰى نَفْسِهَا فَحُرْمَةُ الْاِحْرَامِ فِى النَّظَرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ **وَقَدْ** رَاَيْنَا الرَّضَاعَ الَّذِىْ لَا يَجُوْزُ تَزْوِيْجُ الْمَرْاَةِ لِمَكَانِهٖ اِذَا طَرَاَ عَلَى النِّكَاحِ فَسَخَ النِّكَاحَ فَكَذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ اِسْتِقْبَالُ النِّكَاحِ عَلَيْهِ وَكَانَ الْاِحْرَامُ اِذَا طَرَاَ عَلَى النِّكَاحِ لَمْ يَفْسَخْهُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ لَا يَمْنَعُ اِسْتِقْبَالَ عَقْدِ النِّكَاحِ وَحُرْمَةُ الْجِمَاعِ بِالْاِحْرَامِ كَحُرْمَتِهٖ بِالصِّيَامِ سَوَاءٌ فَاِذَا كَانَتْ حُرْمَةُ الصِّيَامِ لَا تَمْنَعُ عَقْدَ النِّكَاحِ اَيْضًا **فَهٰذَا** هُوَ النَّظَرُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں روزہ دار اور معتکف پر جماع کرنا حرام ہے اور اس بات پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ انھیں جماع کی حرمت، نکاح کو منع نہیں کرتی۔ کیونکہ جماع کا حرام ہونا حرمتِ دین کی وجہ سے ہے جیسا کہ عورت کا حیض جو اس کے ساتھ عقد نکاح کو منع نہیں کرتا تو قیاس کے مطابق حرمتِ نکاح کی یہی صورت ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس رضاعت کی وجہ سے کسی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں جب وہ نکاح پر طاری ہو تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اسی طرح نیا نکاح کرنا بھی جائز نہیں لیکن جب نکاح پر احرام آجائے تو وہ اسے فسخ نہیں کرتا تو اس پر قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ نئے نکاح کی ممانعت نہ ہو اور احرام کی وجہ سے جماع کا حرام ہونا روزے کی وجہ سے اس کے حرام ہونے کے برابر ہے تو جب روزے کے باعث حرمت (حرمت جماع) عقد نکاح سے مانع نہیں تو احرام کے باعث حرمت بھی عقد نکاح سے مانع نہیں ہوگی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۱۷۷۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ محرم کے نکاح کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيْبِ الْمُعَلِّمِ وَقَيْسٍ وَّعَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمَانِ۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما محرم عورت و مرد کے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ فَقَالَ وَمَا بَاْسٌ بِهٖ هَلْ هُوَ اِلَّا كَالْبَيْعِ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نکاح محرم کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں یہ خرید و فروخت کی طرح ہے۔

الحمدللہ! آج یکم محرم الحرام ۱۴۱۲ھ کو طحاوی شریف جلد دوم کا ترجمہ مکمل ہوا۔

محمد صدیق ہزاروی سعیدی غفرلہٗ

تلخیص

باب ۸۴ ـــ صف کے پیچھے تنہا آدمی کا نماز پڑھنا

کیا کوئی شخص صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ سکتا ہے؟ اس مسئلے میں دو مسلک ہیں ایک جماعت کے نزدیک یوں نماز پڑھنا جائز نہیں جبکہ دوسرے گروہ نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلا گروہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتا ہے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھتے دیکھا تو اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ حضرت علی بن شیبان یحیٰی سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے۔ اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

دوسرا گروہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے۔ میرا سانس پھول گیا تھا چنانچہ میں نے صف کے پیچھے ہی رکوع کیا پھر صف کی طرف بڑھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا "تم میں سے کس نے صف کے پیچھے رکوع کیا ہے؟" میں نے عرض کیا "میں نے" آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو زیادہ کرے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا اگر یہ نماز جائز نہ ہوتی تو آپ ان کو نماز لوٹانے کا حکم دیتے۔

جہاں تک آپ کے ارشاد گرامی "لا تعد" (آئندہ ایسا نہ کرنا) کا تعلق ہے تو اس میں دو باتوں کا احتمال ہے ایک یہ کہ آئندہ صف کے پیچھے رکوع نہ کرنا بلکہ صف میں شامل ہونا۔ اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ آئندہ نماز کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آنا کہ سانس پھول جائے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی روایات میں اس بات کی تائید پائی جاتی ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون و وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ جو مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کر لو۔ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس میں دوسرے گروہ کے خلاف کوئی بات نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کسی دوسری وجہ سے نماز لوٹانے کا حکم دیا ہو اور ایک روایت میں مروی یہ الفاظ کہ "صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز نہیں ہوتی" سے مراد کامل نماز بھی ہو سکتی جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں یعنی کامل نہیں اور جیسے فرمایا کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد میں ہی ہوتی ہے تو یہاں بھی نماز کا کمال مراد ہے ورنہ گھر میں بھی نماز ہو جاتی ہے اسی

لہ ... یعنی باجماعت نماز میں کسی شخص کا صف میں تنہا کھڑا ہونا۔

طرح یہاں بھی کامل نماز کی نفی کی گئی، یہ مطلب نہیں کہ ایسے شخص کی نماز جائز ہی نہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس بھی دوسرے گروہ (احناف) کی تائید کرتا ہے کیونکہ جو شخص دوسری صف میں نماز پڑھ رہا ہو اور پہلی صف میں خالی جگہ دیکھے تو اسے آگے بڑھنا چاہیے۔ اب اس دوران جب وہ دو صفوں کے درمیان ہو گا تو تنہا ہو گا لیکن سب کے نزدیک اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا عمل بھی احناف کی تائید کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ رکوع میں تھے تو وہ چلتے ہوئے وہاں تک پہنچ گئے جہاں سے وہ رکوع کی حالت میں صف میں پہنچ سکتے تھے۔ وہاں انھوں نے رکوع کیا اور پھر اسی حالت میں چلتے ہوئے صف میں جا ملے۔

باب ۵۵ — نماز فجر کی ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج کا طلوع ہونا

اگر کوئی شخص نماز فجر شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لے پھر سورج طلوع ہو جائے تو کیا وہ اسے مکمل کر سکتا ہے یا اس کی یہ نماز نہیں ہوتی، اس سلسلے میں دو مؤقف ہیں۔ ایک جماعت کے نزدیک وہ شخص دوسری رکعت بھی پڑھ لے اگرچہ طلوعِ آفتاب ہو چکا ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز کو پا لیا۔

دوسرا گروہ جس میں تینوں حنفی ائمہ حضرات امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اس صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت کوئی نماز فرض ہو یا نفل، پڑھنا جائز نہیں چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ رات کے آخری حصے میں ایک جگہ اتر کر آرام کرنے لگے تو ہم میں سے کوئی بھی بیدار نہ ہوا حتی کہ سورج کی دھوپ نے ہمیں بیدار کیا ہر شخص گھبراہٹ میں اٹھ کھڑا ہوا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو ہمیں کوچ کرنے کا حکم دیا حتی کہ سورج بلند ہو گیا تو ہم اترے۔ ضروریات سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا پھر ہم نے دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ اس مضمون کی احادیث حضرت ابو قتادہ انصاری، حضرت جبیر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

اگر طلوع آفتاب کے وقت یہ نماز جائز ہوتی اور سورج کے طلوع ہونے سے فساد لازم نہ آتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت یہ نماز پڑھاتے جب بیدار ہوئے تھے کیونکہ خود آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا تعلق ہے تو اس میں ان کے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں جہاں ان کی بیان کردہ تاویل کا احتمال ہے وہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جو بچہ نماز فجر کی ایک رکعت پڑھ چکا ہو اور اب وہ بالغ ہو جائے تو یہ نماز اس پر فرض ہو گئی اگرچہ اس کی قضا کرے گا اسی طرح حیض والی عورتیں ایسے وقت میں پاک ہو جائیں یا کوئی غیر مسلم، مسلمان ہو جاتے کہ ابھی ایک رکعت کا وقت باقی ہے تو ان پر یہ نماز فرض ہو جائے گی اور انھیں اس کی قضا کرنا ہو گی۔ پہلے گروہ نے ایک دوسری روایت بھی پیش کی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے طلوعِ آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت مل گئی اس کی نمازِ فجر مکمل ہو گئی۔"

اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے یہ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت سے پہلے کی بات ہو پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا ہو۔

قیاس کے مطابق بھی طلوع آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت نوافل سے خاص نہیں بلکہ اس میں فرائض بھی شامل ہیں۔ وہ لیکن

کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا منع ہے تو یہ ممانعت ہر قسم کے روزے سے متعلق ہے فرض ہو یا نفل، لہٰذا نماز کی ممانعت میں بھی عموم ہوگا۔

باب ۵۶ ـــ مریض کی اقتدا میں تندرست کی نماز

امام بیماری کے باعث بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں یا ان کے لیے قیام ضروری ہے، اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں۔ دوسرے قول کے مطابق مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں، کیونکہ ان پر قیام فرض ہے، حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ جبکہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مریض کے پیچھے تندرست کی اقتدا صحیح نہیں۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی ہمیں سنانے کے لیے تکبیر کہتے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حالت قیام میں دیکھا تو بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ نماز پڑھ چکے تو فرمایا قریب ہے کہ تم وہ کام کرو جو ایرانی اور رومی اپنے اکابر کے لیے اختیار کرتے ہیں، اپنے ائمہ کی اقتدا کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت انس بن مالک، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی اس قسم کی روایات مروی ہیں۔

دوسرا گروہ (احناف) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتا ہے۔ حضرت ارقم بن شرحبیل فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ سے شام تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ سفر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب مرض وصال کے ساتھ علیل ہوئے تو اس وقت آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بلا لو۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بھی بلا لو۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بھی بلا لو، جب یہ تمام حضرات حاضر ہوگئے تو آپ نے سر مبارک اٹھایا پھر فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نماز پڑھانے لگے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا اور آپ دو آدمیوں کے سہارے چل کر تشریف لے گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے (آپ کی آمد کو) محسوس کیا اور صحابہ کرام نے بھی (مطلع کرنے کے لیے) تسبیح کہی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کر کے اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ سے قرأت شروع کر کے نماز مکمل کی جہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چھوڑی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے تھے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو طبیعت میں کچھ بوجھ محسوس کیا چنانچہ دو آدمیوں کے سہارے واپس تشریف لے گئے اور آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ اس کے بعد آپ کا وصال ہوگیا اور آپ نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ تھا کہ آپ بحیثیت امام بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اور صحابہ کرام مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ اور آپ کا یہ عمل اس ارشاد گرامی سے بعد کا ہے جو پہلے گروہ کی دلیل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی قسم کی حدیث مروی ہے۔ گویا پہلی حدیث منسوخ ہے۔

بعض حضرات نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کی روایت کے حوالے سے کہا ہے، کہ اس نماز میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء فرمائی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا عمل اس بات کی نفی کرتا ہے کیونکہ حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو حدیث روایت کی ہے اس میں ام المومنین نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوتے اور یہ امامت کی علامت ہے۔ اگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام ہوتے تو آپ ان کی دائیں جانب بیٹھتے، نیز حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں فرمایا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جہاں قرأت چھوڑی تھی وہاں سے آپ نے شروع کر کے اسے مکمل کیا۔ یہ بھی آپ کے امام ہونے کی دلیل ہے۔

قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ متفق علیہ قاعدے کے مطابق کوئی شخص امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتے تو بعض ایسے امور جو اس پر فرض نہیں تھے، فرض ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی بات پہلے سے اس پر فرض ہو تو وہ ساقط نہیں ہوتی مثلاً مسافر دو رکعتیں پڑھتا ہے لیکن مقیم امام کے ساتھ اس پر چار رکعتوں کا ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اگر مقیم، مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے چار رکعتیں پڑھنا ہوتی ہیں، دو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ کر باقی دو رکعتیں تنہا ادا کرتا ہے اسی طرح مقتدی جب تندرست ہو تو اس پر قیام فرض ہے لہٰذا بیمار امام کی اقتدار کی وجہ سے قیام کی فرضیت ساقط نہ ہوگی۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ قاعدہ صحیح نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں غلام پر جمعہ فرض نہیں لیکن اگر وہ امام کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شامل ہو جاتے تو یہ نماز صحیح ہو جاتی ہے اور ظہر کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے احناف کی تائید ہو رہی ہے کیونکہ غلام پر جمعہ فرض نہ تھا جب امام کے ساتھ شامل ہو گیا تو اس پر بھی فرض ہو گیا لیکن ظہر کی فرضیت ساقط نہیں ہوگی بلکہ جمعۃ المبارک کی نماز اس کا بدل بن گئی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم کی یہ نماز آپ کے ساتھ خاص تھی۔ اب کسی بیمار شخص کے پیچھے تندرست آدمی کی نماز جائز نہیں کیونکہ آپ نے اس نماز میں وہ عمل کیا ہے جس پر اب کوئی شخص عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔ مثلاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قرأت جہاں چھوڑی وہاں سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع فرمائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امامت سے نکل گئے گویا وہ ایک ہی نماز میں امام بھی ہوتے اور مقتدی بھی، اور یہ عمل بالاتفاق اب جائز نہیں۔

باب ۸۷ ـــــ نفل پڑھنے والے کی اقتدار میں فرض نماز پڑھنا

ایک جماعت کے نزدیک نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے فرض نماز پڑھی جا سکتی ہے جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک نفل پڑھنے والا، فرض پڑھنے والے کی اقتدار کر سکتا ہے لیکن نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنا جائز نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

عشاء کی نماز پڑھ کر بنو سلمہ (قبیلے میں) اپنی قوم کے پاس لوٹتے اور انہیں نماز پڑھاتے ــــــ ایک دوسرے طریقے سے حضرت ابن جریج، حضرت عمرو سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ یہ نماز ان کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض ہوتی ہے۔

احناف کی طرف سے ان کو یوں جواب دیا جاتا ہے کہ اس حدیث میں یہ الفاظ کہ "یہ نماز ان (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض ہوتی تھی کے بارے میں وضاحت نہیں کہ کس کا قول ہے ہوسکتا ہے حضرت ابن جریج کا قول ہو، ممکن ہے حضرت عمرو کا اور شاید حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو، ان میں سے کسی کا بھی قول ہو اسے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فعل پر دلالت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ہوسکتا ہے حقیقت اس کے خلاف ہو اور اگر یہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا قول ثابت ہوجائے تو بھی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ انھوں نے یہ عمل سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کیا اور نہ یہ کہ انھوں نے آپ کو خبر دی اور آپ نے اسے برقرار رکھا لہٰذا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں۔

بلکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف مروی ہے۔ حضرت معاذ بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو سلمہ کا ایک شخص مسمٰی سلیم، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کام کاج میں مصروف رہتے ہیں۔ شام کو گھر آکر نماز پڑھتے ہیں پھر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آتے ہیں اور نماز کے لیے اذان ہوتی ہے اور وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ (لوگوں کو) فتنے میں نہ ڈالو یا میرے ساتھ نماز پڑھو یا اپنی قوم کو ہلکی نماز پڑھاؤ۔

اس سے معلوم ہوا کہ وہ دو کاموں میں سے ایک کرتے تھے یا سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور یا اپنی قوم کو پڑھاتے کیونکہ آپ کے قول کا مطلب یہ تھا کہ یا تو میرے ساتھ پڑھو یعنی قوم کو نہ پڑھاؤ اور یا اپنی قوم کو ہلکی پھلکی نماز پڑھاؤ یعنی میرے ساتھ نہ پڑھو چونکہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد گرامی ہے لہٰذا یہ حجت ہے۔

اور اگر وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایسا کرتے تھے تو گویا وہ دونوں جگہ فرض نماز پڑھتے تھے۔ اور یہ آغاز اسلام کی بات ہے کیونکہ اس وقت اس کی ممانعت نہیں تھی۔ بہرحال اس حدیث میں کئی احتمال ہونے کی وجہ سے اس سے استدلال صحیح نہیں۔

قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ امام کی نماز، مقتدیوں کی نماز پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کی صحت سے ان کی نماز صحیح اور اس کے فساد سے ان کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ امام کے سہو سے مقتدی پر بھی سجدہ سہو لازم ہوتا ہے جبکہ مقتدی کے بھولنے سے امام اور مقتدی کسی پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا لہٰذا مقتدی کی نماز امام کی نماز کے خلاف نہیں ہونی چاہیے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل پڑھنا صحیح ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ نفل کا سبب، فرض کے سبب کا بعض ہے مثلاً مطلق نماز کی نیت سے نفل نماز شروع کرسکتا ہے فرض نہیں پڑھ سکتا اور جب فرض نماز کی نیت کرے تو فرض نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس میں دو باتیں ہیں ایک وہ جو نفل نماز کا سبب ہے یعنی مطلق نماز کی نیت اور دوسری فرض کی نیت، پس فرض پڑھنے والا امام، نفل پڑھنے والے مقتدی کی نماز کو بھی اپنی نماز میں شامل کرلیتا ہے۔

باب ۵۸ ــــ نماز میں مقررہ سورتوں کی قرأت

بعض حضرات کے نزدیک نماز میں قرأت کے لیے سورتیں معین ہیں ان کے علاوہ نہیں پڑھ سکتا۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں پہلی رکعت میں "سبح اسم

ربك الاعلیٰ۔ اور دوسری میں هل اتاك حديث الغاشية پڑھتے تھے۔
حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے بھی اسی قسم کی روایات مروی ہیں۔
لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ امام کے لیے ان سورتوں کو پڑھنا افضل اور مناسب تو ہے لیکن ضروری نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ سورتیں بھی پڑھی ہیں۔ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیدین کی نماز میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتایا کہ آپ نے "قٓ" اور "اقتربت الساعة وانشق القمر۔ کی تلاوت فرمائی۔ اسی طرح جمعہ کی نماز میں بھی سورۂ جمعہ" اذا جاءك المنافقون "اور دیگر سورتوں کے بارے میں روایات موجود ہیں۔
لہٰذا دونوں قسم کی احادیث میں مطابقت اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ کسی معین سورت کا قول نہ کیا جائے ورنہ تضاد لازم آئے گا۔
حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۸۹ ــــ مسافر کی نماز

مسافر پر قصر لازم ہے یا پوری نماز بھی پڑھ سکتا ہے؟ اس سلسلے میں دو مسلک ہیں ایک یہ کہ قصر ضروری نہیں چار رکعات بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ یہ گروہ قرآن پاک کی ایک آیت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:

لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا۔
تم پر نماز میں قصر کرنے کے سلسلے میں کوئی حرج نہیں اگر تمہیں کفار کی طرف سے فتنے کا ڈر ہو۔

ان حضرات کا کہنا ہے کہ آیت مذکورہ بالا کے مطابق قصر لازم نہیں بلکہ اس کی رخصت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم قصر کرو تو کوئی حرج نہیں۔
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے آپ فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالتِ سفر میں نماز میں قصر بھی کی ہے اور پوری نماز بھی پڑھی ہے۔
دوسرے حضرات کے نزدیک قصر ضروری ہے۔ احناف کا موقف بھی یہی ہے۔ حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں۔ شروع شروع میں دو دو رکعتیں فرض تھیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے مغرب کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل نماز ملا دی۔ نماز مغرب، دن کے وتر ہیں اور نماز فجر کو طول قرأت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا اور جب آپ سفر فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹ آتے (دو دو رکعات پڑھتے)
سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی سفر میں دو دو رکعات پڑھتے تھے اس ضمن میں تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عمران بن حصین، حضرت انس بن مالک اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے اسی مضمون کی روایات مروی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی عمل تھا۔
پہلے گروہ کی پیش کردہ آیت کا جواب یہ ہے کہ "لا جناح" یہاں محض جواز کے لیے نہیں بلکہ وجوب کے لیے ہے جیسا کہ حج اور عمرہ کے سلسلے میں ارشاد خداوندی ہے۔

فمن حج او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما۔ پس جو شخص حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں (صفا و مروہ) پر چکر لگاتے۔

یہاں بھی لاجناح کے الفاظ ہیں لیکن تمام علماء کے نزدیک سعی واجب ہے۔
اور جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے تو خود ان ہی سے مروی ہے۔ کہ شروع شروع میں نماز دو دو رکعتیں تھیں پھر اضافہ ہوا اور سفر کی نماز پہلی حالت پر رہی۔ گویا ان سے مروی روایات میں تضاد کی وجہ سے ان سے استدلال نہیں ہوگا۔
البتہ حضرت عائشہ، حضرت عثمان بن عفان، حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ سفر میں مکمل نماز پڑھتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے:
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے منیٰ میں دو رکعات پڑھنے کے بارے میں مختلف وجوہ بیان کی گئی ہیں جن میں یہ تاویل زیادہ مناسب ہے کہ آپ وہاں اقامت کی نیت کرتے تھے، جیسا کہ حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک وہ شخص قصر کر سکتا ہے جو کسی شہر میں نہ ٹھہرے بلکہ اپنا زادِ راہ اٹھائے پھرے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حضرت حذیفہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مسلک بھی یہی معلوم ہے۔
بہر صورت صحابہ کرام کی اکثریت سفر میں قصر کو لازم اور ضروری سمجھتی تھی اور یہی ان کا عمل تھا۔ جن حضرات کے نزدیک گناہ کے سفر یا کسی شہر میں نہ ٹھہرنے کی وجہ سے قصر نہیں ہوتی تو ان کا مؤقف قیاس کے بھی خلاف ہے کیونکہ قصر نماز کی بنیاد سفر ہے جس طرح مکمل نماز پڑھنے کے کے اقامت بنیاد ہے۔ اور مقیم نیکو کار ہو یا بدکار، شہر میں رہتا ہو یا دیہات میں چار رکعات پڑھتا ہے تو مسافر بھی ان قیود سے ہٹ کر محض سفر کی بنیاد پر دو رکعتیں پڑھے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر گھر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں نماز فرض فرمائی ہے۔

باب ۹۰ —— سفر میں وتر سواری پر پڑھنا

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز پڑھتے تھے۔ وہ جدھر بھی متوجہ ہوتی، اور آپ وتر نماز بھی سواری پر پڑھتے تھے۔ البتہ اس پر فرض نماز نہیں پڑھتے تھے۔
اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات کا مسلک یہ ہے کہ وتر نماز سواری پر پڑھنا جائز ہے۔ لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک وتر نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ سواری پر (نفل) نماز پڑھتے اور وتر زمین پر پڑھتے۔ وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایسا کرتے تھے۔ پہلی حدیث بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور یہ بھی۔
دونوں احادیث کا تضاد یوں ختم کیا جا سکتا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں وتر سواری پر پڑھتے تھے لیکن جب اس نماز کی زیادہ تاکید ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہوگیا جیسے ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سامنے آرام فرما ہوتیں لیکن جب وتر پڑھنے لگتے تو انھیں آگے سے ہٹنے کا اشارہ کرتے —— دیگر احادیث میں وتروں کی فضیلت بھی مروی ہے۔ پھر قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ متفق علیہ قاعدے کے مطابق قیام پر طاقت ہو تو فرض نماز

بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں اسی طرح حالت سفر میں سواری پر بھی وہی شخص پڑھ سکتا ہے جو کر قیام کر کے نہ پڑھ سکے پھر یہ بھی متفق علیہ قاعدہ ہے کہ اگر قیام کی طاقت ہو تو تر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے لہٰذا اترنے کی طاقت ہو تو سواری پر پڑھنا بھی جائز ہو گا۔
گویا اس نماز کا وہی حکم ہے جو فرض نماز کا ہے۔

باب ۹۱ ــــ نماز کی رکعات میں شک ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار

اگر کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے شک ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو اسے کیا کرنا چاہیے؟
اس سلسلے میں تین قول ہیں:
پہلا قول یہ ہے کہ وہ دو سجدے کر کے آخر میں سلام پھیر دے اس کے علاوہ اس پر کچھ بھی لازم نہیں۔ ان حضرات کی دلیل یہ حدیث ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آئے اور اس پر اس کی نماز مشتبہ کر دے اور اسے پتہ نہ چلے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو وہ قعدے کی حالت میں دو سجدے کرے۔
دوسرا قول یہ ہے کہ وہ کم تعداد رکعات پر بنیاد رکھتے ہوا اتنی نماز پڑھے کہ اسے نماز کے مکمل ہونے کا یقین ہو جائے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نماز کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذاکرہ کر رہا تھا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھوں نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں، سنائیے انھوں نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی ایک کو نماز پڑھتے ہوئے کمی کا شک ہو تو نماز پڑھتا رہے حتیٰ کہ زیادہ ہونے کا شک ہو جائے۔
تیسرا قول یہ ہے کہ ایسی صورت میں نمازی اپنی غالب رائے کا اعتبار کر کے اس پر عمل کرے پھر سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کرے۔
اور اگر کوئی رائے قائم نہ ہو سکے تو کم رکعات کا اعتبار کرے حتیٰ کہ اسے یقین ہو جائے کہ جتنی نماز اس پر فرض تھی وہ پڑھ چکا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بھول جائے تو سوچ و بچار کرے اور دو سجدے کرے۔
تمام روایات پر اسی صورت میں عمل ہو سکتا ہے جب یہ تیسرا قول اپنایا جائے، کیونکہ اس حدیث سے پہلے دو قسم کی احادیث کی نفی نہیں ہوتی جبکہ ان میں سے کسی ایک پر عمل کرنے سے اس حدیث کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ قیاس بھی اسی قول کی تائید کرتا ہے کیونکہ جس چیز کو یقین کے ساتھ شروع کیا جائے اس سے باہر آنے کے لیے بھی یقین چاہیے مثلاً شعبان کی تیس تاریخ یوم شک ہو تو ہم روزہ نہیں رکھتے بلکہ جب چاند کا یقین ہو جائے تب رکھتے ہیں پھر ہم رمضان المبارک کو بھی محض شک کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑتے بلکہ جب چاند کا یقین ہو جائے تو تب روزہ ترک کرتے ہیں اسی طرح جب نماز کو یقین کے ساتھ شروع کیا تو اس سے باہر آنے کے لیے بھی یقین کی ضرورت ہے۔

باب ۹۲ ــــ سجدہ سہو کس وقت کیا جائے

سجدۂ سہو، سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے یا بعد میں؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ سلام پھیرنے سے

پہلے سجدہ سہو کیا جاتے۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے فرماتے ہیں۔ میں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوگئے اور قعدہ بھول گئے۔ آپ نے نماز جاری رکھی پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کیے۔ یہاں فراغت سے مراد سلام سے پہلے کا وقت ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اگر نماز میں کمی کے باعث سجدہ سہو لازم ہوا تو وہ سلام سے پہلے ہوگا اور اگر اضافے کی وجہ سے ہوا تو سلام کے بعد ہوگا۔ ـــــ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ جس دن حضرت ذوالیدین والا واقعہ ہوا (یہ واقعہ آئندہ باب میں مذکور ہوگا) تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ نماز میں سہو کسی صورت میں ہو سجدہ سہو سلام کے بعد ہوگا۔ احناف کا موقف بھی یہی ہے۔

ان کی دلیل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ سے سہو ہوگیا آپ دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے ہم نے (متوجہ کرنے کے لیے) تسبیح کہی لیکن آپ نے نماز جاری رکھی جب نماز مکمل کر چکے تو سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کیے ـــــ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں بھولنے سے کمی واقع ہونے کی صورت میں آپ نے سلام کے بعد سجدہ سہو کیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ذوالیدین کے واقعہ میں موجود تھے اور وہاں نماز میں اضافہ کے باعث سجدہ سہو کیا گیا جو سلام سے پہلے تھا لیکن بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز میں سہو سے اضافے کے باعث بھی سلام کے بعد سجدہ کیا ـــــ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں اور قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ سجدۂ سہو بھولنے کے فوری بعد نہیں ہوتا جبکہ سجدہ تلاوت واجب ہونے کے بعد فوراً ادا کیا جاتا ہے اب اس بارے میں تو اتفاق ہے کہ سجدۂ سہو نماز کے آخر میں کیا جائے گا لیکن اختلاف یہ ہے کہ سلام سے پہلے ہوگا یا بعد میں۔ تو قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ جب تمام نماز سجدۂ سہو سے پہلے ہے تو سلام بھی پہلے ہونا چاہیے۔

باب ۹۳ ـــــ نماز کے دوران گفتگو کرنا

بعض حضرات کے نزدیک نماز میں گفتگو کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی چاہے مقتدی امام سے گفتگو کرے یا مقتدی اپنے طور پر اور امام اپنے طور پر بھول کر گفتگو کرے۔

جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک نماز میں گفتگو جائز نہیں۔ نماز میں صرف تکبیر، تہلیل اور قرآن پاک کی قرات کی جاسکتی ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیر کر تشریف لے گئے۔ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ (جنہیں ہاتھوں کی لمبائی کی وجہ سے ذوالیدین کہا جاتا تھا) نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تین رکعات پڑھائی ہیں چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کیے اور آخر میں سلام پھیرا۔ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی اور نہ میں بھولا ہوں۔ چنانچہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی جانب سے حضرت ذوالیدین کی تصدیق ہونے پر ایک رکعت پڑھائی۔

یہ حدیث حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں پہلے گروہ کا موقف ہے

کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے گفتگو کے بعد پہلی نماز پر بنا کی ۔ اگر کلام کرنے سے نماز ٹوٹتی تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نئے سرے سے نماز پڑھاتے ۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کی دلیل حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہیں، رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی میں نے "یرحمك الله ۔" کہا تو صحابہ کرام مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا تمہیں کیا ہوا کہ مجھے (یوں) دیکھ رہے ہو۔ صحابہ نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے۔ میں نے دیکھا تو وہ مجھے خاموش کرا رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو مجھے بلایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد آپ جیسا معلم نہیں دیکھا اللہ کی قسم! آپ نے نہ تو مجھے مارا نہ غصہ فرمایا اور نہ برا بھلا کہا بلکہ فرمایا لوگوں کا کلام (دنیوی کلام) ہماری اس نماز کے مناسب نہیں۔ یہ (نماز) تو تکبیر، تسبیح اور تلاوتِ قرآن (پر مشتمل) ہے ۔ پھر آپ نے صحابہ کرام کو یہ بھی بتایا کہ اگر نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو کیا کریں۔ آپ نے فرمایا عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور مردوں کے لیے تسبیح کہنا ہے ۔

معلوم ہوا کہ پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ نماز میں کلام کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ذوالیدین والے واقعہ میں موجود تھے لیکن بعد میں نماز پڑھتے ہوئے ایسا واقعہ پیش آیا تو آپ نے اس کے خلاف عمل کیا یعنی شروع سے نماز پڑھی ۔

اگر کہا جائے کہ یہ واقعہ نسخِ کلام سے پہلے کا نہیں ہے کیونکہ اس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ صرف تین سال سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اگرچہ اس حدیث کے راوی ہیں لیکن وہ اس واقعہ میں شریک نہیں تھے ان کا یہ واقعہ بیان کرنا ایسا ہی ہے جیسے حضرت طاؤس نے فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ نے سبزیوں میں سے کچھ بھی نہ لیا، حالانکہ حضرت طاؤس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی تھی۔ وہ عہد رسالت میں یمن سے آئے تھے اور اس وقت حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کی ولادت بھی نہیں ہوئی تھی، تو ان کے قول کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے شہر میں تشریف لاتے ۔

پھر قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حج، عمرے یا اعتکاف میں جان بوجھ کر یا بھول کر جماع کرے بہر صورت یہ اعمال ٹوٹ جاتے ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ نماز میں بھول کر کلام کرنے سے بھی نماز ٹوٹ جائے

باب ۹۴ ـــــ نماز میں اشارہ کرنا

کیا نماز میں اشارہ کیا جا سکتا ہے ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ نماز میں اشارہ کرنا جائز نہیں اور اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وہ اسے نماز میں کلام کی طرح قرار دیتے ہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح کہنا اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے ۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ اشارے سے نماز نہیں ٹوٹتی البتہ اشارے کے ساتھ سلام کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ احناف کا مسلک

بھی یہی ہے، ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قبا میں تشریف لائے تو انصار آپ کے بارے میں سن کر حاضر ہوتے آپ نماز پڑھ رہے تھے انھوں نے سلام کہنا شروع کیا تو آپ نے ہاتھ سے یوں اشارہ فرمایا کہ ہتھیلی مبارک کھلی ہوئی تھی۔

یہ حدیث پہلی روایت کے مقابلے میں تواتر کے ساتھ مروی ہے لہٰذا اس سے اولیٰ ہے اس کی اولویت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اشارہ ایک عضو کی حرکت ہے تو جس طرح دیگر اعضاء کی حرکت سے نماز نہیں ٹوٹتی ہاتھ کی حرکت سے بھی نہیں ٹوٹتی البتہ سلام کا جواب دینے کے لیے اشارہ کرنے سے منع کر دیا گیا ہے، لہٰذا اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دینا جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کی نماز کے دوران سلام عرض کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا مجھے کچھ پریشانی لاحق ہوئی جب میں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاہے ظاہر فرما دیتا ہے، سنن ابو داؤد میں ہے کہ آپ نے نماز کے بعد سلام کا جواب دیا۔ معلوم ہوا کہ نماز کے اندر جواب نہیں دیا تھا ورنہ بعد میں ضرورت نہ تھی۔

نماز میں سلام کا جواب دینے کی ممانعت پر متعدد احادیث وارد ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہیں ہے کہ وہ کسی کام کے لیے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور سلام پیش کیا آپ خاموش رہے پھر ہاتھ سے اشارہ کیا انھوں نے پھر سلام پیش کیا آپ خاموش رہے تین بار ایسا ہی ہوا جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے نماز مانع تھی ___ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نماز میں اشارہ فرمایا وہ سلام کا جواب نہ تھا بلکہ اس سے ممانعت کے لیے تھا اور اس کے لیے دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو میں اسے سلام کرنا پسند نہیں کرتا اور اگر وہ مجھے سلام کرے تو میں اسے (بعد میں) جواب دوں گا چنانچہ ایک دوسری روایت میں ہے حضرت سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا ہے جو تمہیں نماز کی حالت میں سلام کرے تو انھوں نے بتایا کہ نماز ختم ہونے تک جواب نہ دو، حضرت عطاء نے فرمایا "ہاں"، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے۔

باب ۹۵ ___ نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو توڑتا ہے یا نہیں

ایک جماعت کے نزدیک نمازی کے آگے سے سیاہ کتا، عورت، گدھا گزر جائیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے جبکہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف بھی شامل ہیں کے نزدیک اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نمازی کے آگے کجاوے کے پچھلے حصے جتنی چیز (سترہ) ہو تو کسی (گزرنے والی) چیز سے نماز نہیں ٹوٹتی اور آپ نے فرمایا عورت گدھے اور سیاہ کتے کا گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے (حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سرخ اور سفید کتے سے سیاہ کتے کے امتیاز کی کیا وجہ ہے تو انھوں نے فرمایا میں نے یہ بات سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس قسم کی حدیث مروی ہے۔

دوسرے گروہ کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ

عنہما آتے آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عرفات میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، ہم صف کے کچھ حصے سے گذر کر اتر گئے اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ بھی نہیں فرمایا، حضرت صہیب کی روایت میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گذرے اور آپ نماز سے نہیں پھرے ——— معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے سے گزرنا قاطع نماز نہیں ——— اور پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث منسوخ ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سیاہ کتے کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اُدھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو آگے سے کسی کو گزرنے نہ دے اور اسے حسب استطاعت روکے، اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے ——— معلوم ہوا کہ نماز سے گزرنے والا شیطان ہے چاہے وہ آدمی ہو یا کتا، (یعنی اس کے ساتھ شیطان ہے)۔ پھر اس بات پر اجماع ہے کہ انسان کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ حالانکہ اسے بھی شیطان قرار دیا گیا ہے تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ کتے کے گزرنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

نیز قیاس بھی دوسرے گروہ (احناف) کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ تمام کتوں کا گوشت حرام ہے وہ سیاہ ہوں یا سُرخ یا سفید، اور یہ حرمت ان کے رنگ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی ذات کے اعتبار سے ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ غیر سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو قیاس کا تقاضا ہے کہ سیاہ کتے کے گزرنے سے بھی نماز نہ ٹوٹے اور جب کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی حالانکہ اس کا گوشت حرام ہے تو گدھے کے گزرنے سے بدرجہ اولیٰ نہیں ٹوٹتی، کیونکہ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے میں اختلاف ہے اس کی حرمت متفق علیہ نہیں۔

باب ۹۶ ——— سو جانے یا بھُولنے کی وجہ سے رہ جانے والی نماز کی قضا

سو جانے یا بھُول جانے کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟
اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

۱۔ جب یاد آئے یا بیدار ہو تو پڑھ لے پھر آئندہ روز اس کی قضا بھی کرے۔

۲۔ بعد والی فرض نماز کے ساتھ پڑھ لے۔

۳۔ جب بھی یاد آئے پڑھ لے اور یہ اس کے لیے کافی ہے آئندہ روز قضا کی ضرورت نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے پہلے گروہ کی دلیل حضرت ذو مخبر (حضرت نجاشی کے بھتیجے) کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے ہم سو گئے اور سورج بلند ہونے تک جاگ نہ سکے پھر ہم اس جگہ سے ہٹ گئے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب دوسرے دن سورج چمکا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آذان و اقامت کا حکم دیا اور نماز پڑھائی پھر فرمایا یہ کل والی نماز کی جگہ ہے۔

دوسرے گروہ کا استدلال یوں ہے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں حکم دیتے کہ اگر کسی وجہ سے یا سوتے رہنے کی صورت میں نماز اپنے وقت سے رہ جائے اور وقت نکل جائے تو دوسرے وقت کی نماز کے ساتھ پڑھ لے۔

تیسرے گروہ نے حضرت ابو قتادہ، حضرت عمران اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت آرام فرما رہے تھے اور سورج طلوع ہو گیا تو آپ نے سورج کے بلند ہونے کے بعد نماز ادا

کی اور وقت ظہر کا انتظار نہیں کیا۔
پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو بھول جاتے یا سو جاتے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے اسے ادا کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے دو گروہوں کی پیش کردہ روایات منسوخ ہیں۔
پھر قیاس بھی اس کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ نماز اپنے اپنے اوقات پر فرض ہے اور روزہ ایک مخصوص مہینے میں فرض قرار دیا گیا ہے۔
اگر کسی شخص کے کچھ روزے رہ جائیں تو بعد میں اتنے روزوں کی قضاء کرتا ہے اور اس پر مزید کفارہ نہیں آتا تو اسی طرح جب نماز کی قضاء کر لی تو بطور کفارہ مزید نماز پڑھنے کی کوئی وجہ نہیں۔ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہی بات منقول ہے۔

باب ۹۷ — دباغت سے مردار کے چمڑے کا پاک ہونا

ایک جماعت کے نزدیک چمڑے کو دباغت دی جائے تو وہ پاک نہیں ہوتا اور نہ اس پر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اس کو بیچنا، اس سے نفع اٹھانا اور اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔
پہلے گروہ کی دلیل حضرت عبد اللہ بن حکیم کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہمارے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پڑھا گیا اس وقت ہم مقام جہینہ میں تھے اور میں نوجوان تھا، آپ نے فرمایا مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع نہ اٹھانا۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ مردار کا چمڑا دباغت سے بھی پاک نہیں ہوتا ممکن ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہو کہ جب تک اسے دباغت نہ دی جائے اس سے نفع نہ اٹھاؤ جہاں تک دباغت شدہ چمڑے کا تعلق ہے تو متعدد روایات میں اس کے پاک ہونے اور اس سے نفع اٹھانے کا ذکر موجود ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا اچھا ہوتا اگر اس کا چمڑا اتار کر اسے دباغت دیتے اور اس سے نفع اٹھاتے۔ —— انہی سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔
اگر یہ کہا جائے کہ دباغت سے چمڑے کا پاک ہونا اور اس سے نفع اٹھانے کا جواز مردار کو حرام قرار دینے سے پہلے کی بات ہے جب اسے حرام قرار دے دیا گیا تو اب سے نفع اٹھانا جائز نہ ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مردار کو حرام قرار دینے کے بعد بھی یہ حکم اسی طرح ہے جس طرح پہلے تھا چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سودہ بنت ربیعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بکری مر گئی۔ آپ نے فرمایا اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مردار بکری کا چمڑا اتار دیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا تو دباغت دے کر اس سے نفع اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے اس بکری کو بھیجا اس کی کھال اتاری گئی اور اس کو دباغت دے کر مشکیزہ بنایا حتیٰ کہ وہ پرانا ہو گیا۔
اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ مردار کے حرام ہونے کے باوجود اس کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور اس سے نفع

اٹھانا جائز ہے۔

قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ کھجور وغیرہ کے نبیذ (رس) میں جب تک شراب (خمر) کی صفت پیدا نہ ہو اسے پینا حلال ہے۔ شراب بن جائے تو حرام ہوگا پھر اگر وہ سرکہ بن جائے تو اس کا استعمال حلال ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی چیز صفت کے بدلنے سے مختلف احکام کی حامل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح موت کی وجہ سے چمڑا حرام ہو جاتا ہے لیکن جب اسے دباغت دی جائے تو اس میں حلت کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب صحابہ کرام ایمان لائے تو انھوں نے دور جاہلیت میں مُردار وغیرہ کے چمڑوں سے جو جوتے وغیرہ بنائے تھے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اُتارنے یا پھینکنے کا حکم نہیں دیا اسی طرح جب مسلمان، مشرکین پر فتح حاصل کرتے تو انھیں جوتوں کے اُتار پھینکنے کا حکم نہیں دیتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دباغت سے چمڑا پاک ہو جاتا ہے

باب ۹۸ ــــ ران ستر ہے یا نہیں

بعض حضرات کے نزدیک ران ستر نہیں ہے یعنی اس کا ڈھانپنا ضروری نہیں۔ جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ران کا ڈھانپنا ضروری ہے اور وہ اعضائے ستر میں سے ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کا استدلال ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ہے وہ فرماتی ہیں ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا دورانوں کے درمیان تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے اسی حالت میں اجازت دے دی پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے انھوں نے اجازت طلب کی تو آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی اور آپ اسی حالت میں رہے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دی اس کے بعد آپ نے اپنے آپ کو کپڑے سے ڈھانپا، صحابہ کرام گفتگو کرنے کے بعد تشریف لے گئے تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت ابو بکر صدیق، حضرت فاروق اعظم، حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آنے پر آپ اسی حالت پر رہے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر آپ نے اپنے جسم پر کپڑا ڈال لیا (اس کی کیا وجہ ہے) آپ نے فرمایا کیا میں اس سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔

دوسرے گروہ کہتا ہے کہ اس حدیث کو اہل بیت کی ایک جماعت نے تمہاری روایت کردہ حدیث کے خلاف روایت کیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کے لیے اجازت مانگی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین کی چادر پہنے ہوتے تھے۔ ان کو اجازت دے دی وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی۔ آپ اسی حالت میں رہے وہ بھی فارغ ہو کر تشریف لے گئے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اجازت مانگی تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنا لباس درست کر لو۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا بات ہے آپ نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے لیے وہ اہتمام نہیں فرمایا جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے کیا۔ آپ نے فرمایا وہ بہت حیا کرنے والے شخص ہیں اگر میں انھیں اسی حالت میں اجازت دیتا تو مجھے ڈر تھا کہ وہ اپنی حاجت پیش نہ کر سکتے۔

اس حدیث میں ران کے ننگے ہونے کا ذکر نہیں لہٰذا اس سے ران کے ستر نہ ہونے پر استدلال نہیں ہو سکتا پھر سرکار دو عالم

صلے اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے کہ ران اعضائے ستر سے ہے اور یہ حدیث تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو ایک شخص کی ران کو (برہنہ) دیکھا تو فرمایا ران، ستر سے ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ محمد بن جحش اور حکم بن جرہد رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

پھر قیاس بھی مسلک احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ محرم عورت ہو یا غیر محرم اس کی ران کو نہیں دیکھ سکتے اسی طرح لونڈی کی ران کو دیکھنا جائز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ران کا حکم شرمگاہ کے حکم کی طرح ہے۔ ہاتھ، پاؤں، چہرے، پیٹھ اور پیٹ کی طرح نہیں لہٰذا جس طرح مرد کی شرمگاہ ستر ہے۔ اس طرح اس کی ران بھی اعضائے ستر میں داخل ہے۔

باب ۹۹ —— طولِ قیام افضل ہے یا رکوع و سجود کی کثرت

بعض فقہاء کے نزدیک نفل نماز میں قیام و قرأت کی طوالت سے رکوع و سجود کا زیادہ ہونا (زیادہ رکعات پڑھنا) افضل ہے۔ ان کی دلیل حضرت مخارق کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم حج کے لیے گئے تو مقام ربذہ سے گزرتے ہوئے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوتے دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ قیام کو لمبا نہیں کرتے اور رکوع اور سجدے زیادہ کر رہے ہیں میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا:

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایک رکوع اور سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا درجہ بڑھا دیتا اور گناہ مٹا دیتا ہے۔

دوسرے فقہاء جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک طول قیام افضل ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے۔ آپ نے فرمایا جس کا قنوت لمبا ہو بعض روایات میں ہے جس کا قیام لمبا ہو۔ اس حدیث سے طولِ قیام کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ جہاں تک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو ممکن ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ جس نے طول قیام کے ساتھ زیادہ رکوع اور سجدے کیے اس کے درجات بلند ہوں اور گناہ مٹ جائیں گے دونوں قسم کی روایات کو جمع کر کے تضاد سے بچا جا سکتا ہے۔

کتاب الجنائز

باب ۱ —— جنازے کے ساتھ چلنے کا طریقہ

جنازے کو تیز تیز چلتے ہوئے لے جایا جائے یا آہستہ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک جنازہ آرام آرام سے لے جانا افضل ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابو بُردہ رضی اللہ عنہ کی اپنے والد سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

سے ایک جنازہ گزرا اور وہ تیز تیز جارہے تھے تو آپ نے فرمایا آرام سے چلو۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جنازے کو تیز لے جانا افضل ہے۔ ان کی دلیل حضرت عیینہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما کی روایت ہے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ یا حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے جنازے ہی تھے تو لوگ اسے آہستہ آہستہ لے جارہے تھے وہ فرماتے ہیں گویا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ان کو جھڑک رہے اور آواز بلند کر رہے تھے اور انھوں نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پہلوانوں کی طرح (تیز تیز) چلتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازے کو تیز تیز لے جاؤ اگر نیک ہے تو تم اسے خیر کے نزدیک کر رہے ہو اور اگر وہ بُرا ہے تو اسے اپنی گردنوں سے اُتار دو۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو ممکن ہے کہ وہ جنازہ بہت تیزی سے لے جایا جارہا ہو اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اعتدال کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت بھی موجود ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ لے جانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اتنا تیز نہ چلیں کہ میت ہچکولے کھائے

باب ۱۰۱ ــــــ میّت کے ساتھ چلنا

ایک جماعت کے نزدیک جنازے کے آگے آگے چلنا افضل ہے جب کہ دوسرا گروہ پیچھے چلنے کو افضل سمجھتا ہے۔ پہلے گروہ نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے آگے چلتے دیکھا ہے۔ انھی سے ایک دوسری روایت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مروی ہے۔

دوسرے گروہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے اور پیچھے (بھی) چلتے تھے۔

اسی طرح حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے کا حکم دیتے تھے۔ حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جنازے کے آگے آگے چلنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا پیچھے چلنا آگے چلنے سے اسی طرح افضل ہے جس طرح فرض نماز کو نفلی نماز پر فضیلت ہے۔ پھر خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جن سے جنازے کے آگے چلنے کی روایت مروی ہے، کے بارے میں حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ایک جنازے کے ساتھ گیا انھوں نے اس کے ساتھ کچھ عورتیں دیکھیں تو فرمایا ان کو واپس کر دو کیونکہ یہ زندہ اور مُردہ سب کے لیے فتنہ ہیں پھر آپ جنازے کے پیچھے چلے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن جنازے کے ساتھ آگے چلنا چاہیے یا پیچھے ؟ تو انھوں نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں میں پیچھے چل رہا ہوں۔

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے لیکن آگے چلنے کی بھی اجازت ہے تاکہ لوگوں کے لیے آسانی ہو، جس طرح وضو میں ایک ایک بار اعضاء کو دھونا بھی سُنّت ہے لیکن تین تین بار دھونا افضل ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آگے چلنے کے بارے میں جو کچھ مروی ہے وہ حضرت سالم یا حضرت زہری کا کلام ہے لہٰذا وہ حدیث منقطع ہے۔
حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک بھی جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے۔

باب ۱۰۲ جنازے کے لیے کھڑا ہونا

ایک جماعت کے نزدیک جس شخص کے پاس سے جنازہ گزرے اسے کھڑا ہونا چاہیے۔ اور اگر وہ ساتھ جائے تو جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے نہ بیٹھے۔

جب کہ دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ جنازے کے لیے کھڑا ہونا اور اس کے رکھے جانے سے پہلے بیٹھنا ضروری نہیں۔
پہلے گروہ کا استدلال حضرت موسیٰ بن عمران ابن مناخ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو وہ کھڑے ہوتے تھے اور انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے۔
نیز حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ رکھ دیا جائے یا آگے نکل جائے۔ دیگر متعدد روایات میں بھی اس قسم کا مضمون ہے۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جنازے کے لیے کھڑا ہونا اس لیے نہ تھا کہ یہ جنازے کے طریقے میں سے ہے۔ بلکہ اس کی کوئی وجہ تھی مثلاً اس سے بدبو کا آنا جیسے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اس کی بدبو نے مجھے اذیت دی ہے۔ نیز آپ کا کھڑا ہونا نماز جنازہ پڑھنے کے لیے بھی ہوتا تھا۔
چنانچہ حضرت امام حسن اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے جنازہ گزرا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے سے استدلال کیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ اس پر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے۔ جہاں تک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کا تعلق ہے تو وہ منسوخ ہو چکا ہے۔
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو جنازے کے لیے کھڑا ہوتے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہوئے اور پھر آپ کو بیٹھے ہوتے دیکھا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔ معلوم ہوا کہ جنازہ رکھنے تک کھڑا ہونے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔
حضرت امام اعظم ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۰۳ نماز جنازہ پڑھتے ہوئے کہاں کھڑا ہو

نماز جنازہ پڑھانے والا امام میت کے سامنے کہاں کھڑا ہو؟ اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک عورت اور مرد کا حکم الگ الگ ہے۔ میت مرد ہو تو سر کے سامنے اور عورت ہو تو اس کے وسط جسم کے سامنے کھڑا ہو۔ ان کی دلیل یہ

ہے کہ حضرت ابوغالب فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک مرد کا جنازہ پڑھاتے ہوئے سر کے سامنے کھڑا ہوتے دیکھا پھر ایک عورت کا جنازہ لایا گیا تو آپ اس کے وسط کے سامنے کھڑے ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرد کے سر اور عورت کے سرین کے سامنے کھڑے ہوتے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں بلکہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مشہور قول بھی یہی ہے کہ مرد ہو یا عورت اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی تو آپ ان کے وسطِ جسم کے سامنے کھڑے ہوتے۔

باب ۱۰۴ ـــــ مساجد میں نماز جنازہ پڑھنا

کیا مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انھیں مسجد میں لے جاؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز پڑھوں۔ صحابہ کرام نے انکار کیا تو انھوں نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔ اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں کسی میت پر نماز پڑھی اس کے لیے کچھ (ثواب) نہیں۔

دونوں قسم کی احادیث پر عمل یوں کیا جا سکتا ہے کہ شروع شروع میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھی جا سکتی تھی لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سے انکار سے بھی اس حکم کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر مسجد صرف نماز جنازہ کے لیے بنائی گئی ہو تو اس میں نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔

باب ۱۰۵ ـــــ جنازے کی تکبیرات

نماز جنازہ میں کتنی تکبیریں کہی جائیں؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک پانچ تکبیریں ہیں جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جنازے کی تکبیرات چار ہیں۔ پہلے گروہ کی دلیل حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازے پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہتے تھے۔ ایک بار انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں۔ اس سلسلے میں ان سے پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں کہی ہیں۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت آئی ہے۔

دوسرے گروہ کی دلیل تواتر کے ساتھ مروی روایات ہیں جن میں چار تکبیرات کا ذکر ہے۔ حضرت عبد اللہ بن ابو قتادہ، اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک جنازہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ، زید بن ثابت، زید بن ارقم، سہل بن حنیف، ابن ابی اوفیٰ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

صحابہ کرام کا عمل بھی یہی تھا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے اس میں بھی چار تکبیرات کا ذکر ہے لہٰذا انھوں نے جس صحابی کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں ممکن ہیں وہ اصحاب بدر سے ہو۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے صحابہ کرام کا تکبیرات کی تعداد میں اختلاف تھا تو آپ نے ان سب کو چار تکبیرات پر جمع فرمایا البتہ کسی خاص وجہ سے پانچ تکبیریں کہی جاتی تھیں جیسے عبد اللہ بن منفل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی امامت میں ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو آپ نے پانچ تکبیریں کہیں، پھر فرمایا یہ اہل بدر سے ہیں۔ اس کے بعد کئی جنازوں پر نماز پڑھی تو آپ چار تکبیریں ہی کہتے تھے۔

معلوم ہوا کہ جنازے کی تکبیرات چار ہیں اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔

باب ۱۰۶ — شہداء کی نماز جنازہ

شہید کی نماز پڑھی جائے یا نہ؟ ایک جماعت کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ نہیں ہوتی۔ ان کا استدلال حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کو ان کے خون کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔ اگر شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھی جاتی تو آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ نہ پڑھتے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے تمام شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ کے حکم سے دس دس شہداء کو رکھا جاتا جن میں ہر بار حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت بھی ہوتی باقی نو دیگر شہداء ہوتے اور آپ ان کی نماز پڑھتے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کی شہادت کے آٹھ سال بعد ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ پہلے پہل شہداء کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا، یا یہ نفل نماز تھی یا ان کے نزدیک شہید کی نماز فوری طور پر پڑھنے کی بجائے کچھ عرصہ ٹھہر کر پڑھی جاتی تھی۔

ان میں سے کوئی بھی صورت ہو یہ بات ثابت ہے کہ شہداء پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔ جہاں تک پہلے گروہ کی روایت کردہ حدیث کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے زخمی ہونے کی وجہ سے خود شہداء احد کی نماز جنازہ نہ پڑھی ہو اور صحابہ کرام کو حکم دیا ہو، یا ان تین صورتوں میں سے کوئی بات ہو جس کا ابھی چند سطور پہلے ذکر ہوا۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ شہداء کی نماز جنازہ پڑھی جائے کیونکہ نماز سے پہلے غسل ضروری ہے جب تک میت کو غسل نہ

دیا جائے نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی اور شہید کو غسل نہیں دیا جاتا گویا وہ اس میت کی طرح ہے جسے غسل دیا گیا اب نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔

باب ۱۰۱ ــــ بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہ

بعض حضرات کے نزدیک بچے کی میت پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے ، جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک بچے کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی گئی اور انہیں دفن کر دیا گیا۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا ایک صاحبزادہ فوت ہوا تو اس کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی گئی۔

دوسرے گروہ کی دلیل بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں انصار اپنے ایک بچہ کو لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عمیر کا انتقال ہوا تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

جب دونوں قسم کی احادیث مروی ہیں تو مسلمانوں کے عمل کو دیکھا جائے گا پس ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے ہاں بچے کی نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ مروج ہے لہٰذا اس عمل کے ذریعے جنازہ پڑھنے سے متعلق احادیث کو ثابت رکھا جائے گا اور اس کے خلاف کی نفی ہو جائے گی۔

قیاس بھی اسی مذہب کی تائید کرتا ہے کیونکہ تمام غیر شہید بالغ مسلمانوں کو جو فوت ہو جائیں غسل دیا جاتا ہے اور ان کی نماز جنازہ پڑھی جاتی جبکہ شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا اور ان کی نماز جنازہ میں اختلاف ہے۔

تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب بچے کی میت کو غسل دیا جاتا ہے تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔

باب ۱۰۸ ــــ قبرستان میں جوتوں سمیت چلنا

ایک جماعت کے نزدیک قبرستان میں جوتوں کے ساتھ چلنا مکروہ ہے کیونکہ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبرستان میں جوتوں سمیت چلتے دیکھا تو اتارنے کا حکم دیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک قبرستان میں جوتوں سمیت چلنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ان کے ساتھ کوئی گندگی وغیرہ نہ لگی ہو۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں انہوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا کہ جب مومن کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میری جان ہے وہ ان کے جوتوں کی آواز بھی سنتا ہے جب وہ واپس لوٹتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں جوتے پہن کر جانے میں کوئی حرج نہیں۔

جہاں تک پہلے گروہ کی روایت کردہ حدیث کا تعلق ہے تو ممکن ہے اس شخص کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور وجہ سے جوتے اتارنے کا حکم دیا ہو مثلاً ان کے ساتھ نجاست وغیرہ ہو۔ جیسا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے نعلین مبارک اتارنے کا حکم دیا کیونکہ ان کے ساتھ کچھ غبار وغیرہ تھی۔ اس وجہ سے نہیں کہ جوتوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ چنانچہ حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالتِ نماز میں جوتے اتارے تو آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں نے بھی اُتار دیئے۔ آپ نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان میں سے ایک میں کچھ خرابی ہے تو میں نے انہیں اُتار دیا لہٰذا تم نہ اتارو۔

دیگر متعدد روایات سے ثابت ہے کہ اگر جوتا پاک ہو تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے تو جب پاک جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہونا جائز ہے تو قبرستان میں جانا بدرجۂ اولیٰ مکروہ نہ ہوگا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۰۹ ـــــ رات کو دفن کرنا

میت کو رات کے وقت دفن کرنا جائز ہے یا نہ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک رات کے وقت میت کو دفن کرنا جائز نہیں، وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ بنو عذرہ قبیلہ کے ایک شخص کو رات کے وقت دفن کیا گیا اور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی تو آپ نے رات کے وقت دفن کرنے سے منع فرما دیا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک رات کو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں، احناف کا بھی یہی موقف ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک قبر میں رات کے وقت روشنی نظر آئی تو دیکھا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قبر میں اترے ہوتے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اپنا ساتھی مجھے دو۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رات کے وقت دفن کرنا جائز ہے۔ جہاں تک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ چاہتے تھے کہ ہر فوت ہونے والے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھیں کیونکہ اس میں ان کی بھلائی اور فضیلت ہے اس لیے آپ نے فرمایا کہ دن کو نماز جنازہ پڑھو تاکہ میں اس میں شریک ہو سکوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ہر فوت ہونے والے مؤمن کی مجھے خبر نہیں ہوتی لہٰذا مجھے اطلاع کر دیا کرو کہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھوں کیونکہ ان (مسلمانوں) پر میری نماز رحمت ہے۔

رات کو دفن کرنے سے ممانعت کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ بعض لوگ اپنے مُردوں کو اچھا کفن نہیں دیتے تھے لہٰذا رات کو دفن کر دیتے تو آپ نے رات کو دفنانے سے منع فرمایا پھر صحابہ کرام کی موجودگی میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین رات کے وقت ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی رات کے وقت دفن کیا گیا۔ علاوہ ازیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین اوقات میں نماز پڑھنے اور میّت کو دفن کرنے سے منع فرمایا۔ سورج طلوع ہوتے وقت حتیٰ کہ اچھی طرح بلند ہو جائے، دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور غروب آفتاب کے وقت حتیٰ کہ غروب ہو جائے ـــــ ان تینوں اوقات میں رات کا وقت شامل نہیں ـــــ

باب ۱۱۱ ـــــ قبروں پر بیٹھنا

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔ یہ حدیث حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اسی مضمون کی احادیث دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہیں۔ ان احادیث کی روشنی میں بعض حضرات نے فرمایا کہ قبروں پر بیٹھنا (یعنی ان سے ٹیک لگا کر بیٹھنا) مکروہ ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک قبروں پر بیٹھنا (یعنی ان سے تکیہ لگا کر بیٹھنا) جائز ہے۔ البتہ پیشاب اور قضائے حاجت کے لیے بیٹھنا جائز نہیں اور حدیث پاک میں جو ممانعت آئی ہے اس سے یہی مراد ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہی بات فرمائی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قبر پر پیشاب یا قضائے حاجت کے لیے بیٹھتا ہے گویا وہ آگ کے انگارے پر بیٹھتا ہے۔ لہٰذا ممانعت کی یہی وجہ ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ قبر کے ساتھ ٹیک لگا کر لیٹ جاتے اور بیٹھتے بھی تھے۔

زکوٰۃ کی کتاب

باب ۱۱۱ ـــــ بنو ہاشم کو صدقہ دینا

بنو ہاشم کے لیے صدقہ جائز ہے یا نہ؟ اور کیا بنو ہاشم کا کوئی فرد عامل زکوٰۃ بن کر اُجرت لے سکتا ہے یا نہ؟ اس باب میں ان باتوں سے متعلق مختلف مسالک کا ذکر کیا گیا ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک بنو ہاشم کو صدقہ دینا جائز ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک تجارتی قافلہ مدینہ طیبہ آیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کچھ سامان خرید کر چند اوقیہ چاندی کے نفع پر بیچ دیا اور اسے بنو عبد المطلب کے مساکین پر صدقہ کر دیا پھر فرمایا آئندہ میں اس وقت تک کوئی چیز نہیں خریدوں گا جب تک میرے پاس اس کی قیمت نہ ہو۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ بنو ہاشم کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں۔ وہ ان متعدد روایات سے استدلال کرتے ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم کو صدقہ کھانے سے منع فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز کے ساتھ دوسرے لوگوں سے الگ اور خاص نہیں کیا، وضو مکمل کرنا، صدقہ نہ کھانا اور گدھوں کو گھوڑوں پر نہ چھوڑنا۔

لہٰذا پہلے گروہ نے جس حدیث کو نقل کیا ہے تو ممکن ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد المطلب کو اس مال سے دیا ہو جو ان پر حرام نہیں جیسے مالدار لوگوں کو صدقہ دینا حرام ہے لیکن ہبہ کے طور پر مال دیا جا سکتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ ہو سکتا ہے ان کے لیے

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقات سے لینا جائز ہو جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خاتون جنت کے مطالبۂ میراث پر فرمایا تھا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے کھائیں گے تو ان لوگوں کو یوں جواب دیا جائے گا کہ یہ صدقہ وقف صدقات کی طرح تھا جو مالداروں کے لیے بھی حلال ہے۔ اگر کوئی کہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو صدقہ بنو ہاشم پر حرام کیا وہ صرف زکوٰۃ ہے۔ دوسرے صدقات نہیں، تو اس کو یوں جواب دیا جائے گا کہ روایات اس نظریے کی نفی کرتی ہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ پوچھتے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر وہ کہتے صدقہ ہے تو آپ صحابہ کرام سے فرماتے تم اسے کھا لو اور یہ نہ پوچھتے کہ کون سا صدقہ ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ان پر ہر قسم کا صدقہ حرام ہو، کیونکہ اس سلسلے میں ان کا حکم عام مالداروں کی طرح ہے تو جب ان پر ہر قسم کا صدقہ حرام ہے تو بنو ہاشم پر بھی حرام ہو گا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

جس طرح بنو ہاشم پر صدقہ حرام ہے، ان کے موالی (آزاد کردہ غلاموں) پر بھی اسی طرح حرام ہے کیونکہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابورافع! حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہل پر صدقہ حرام ہے اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں سے ہے۔

کیا بنو ہاشم کا کوئی فرد حصولِ زکوٰۃ کے لیے عامل بن کر اس سے تنخواہ وصول کر سکتا ہے تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں صدقہ دینے والے کا یہ مال ان لوگوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے لہٰذا عامل کا اس میں سے بعض کا مالک ہونا صحیح نہیں۔

دوسرے ائمہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں جب مالدار شخص جس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں، صدقہ وصول کرنے پر مقرر ہو سکتا ہے اور اس صدقہ میں سے اسے تنخواہ دی جا سکتی تو بنو ہاشم کے لیے بھی حلال ہے۔ اور اب اس کی حالت بدل جانے کی وجہ سے بھی اس کے لیے حلال ہے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو جو صدقہ دیا گیا تھا اسے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ تمہارے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ۔ تو جب سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو دیا گیا صدقہ بطور ہدیہ کھانا حلال تھا تو بنو ہاشم کو جو صدقہ بطور تنخواہ دیا جائے گا وہ بھی حلال ہو گا۔

باب ۱۱۲ ــــ تندرست و توانا فقیر کیلئے صدقہ جائز ہے یا نہ

بعض حضرات کے نزدیک ایسے فقیر کو صدقہ دینا جائز نہیں جو تندرست و توانا ہو ان کا استدلال حضرت ریحان بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا غنی اور تندرست و توانا (فقیر) کے لیے صدقہ جائز نہیں۔

علاوہ ازیں وہ حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے دو آدمیوں نے بیان کیا جو بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم صدقہ تقسیم فرما رہے تھے انھوں نے بھی سوال کیا تو آپ نے نگاہ اٹھائی پھر جھکالی۔ انہیں تندرست و توانا دیکھ کر فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں دینا ہوں اور مالدار نیز طاقت ور کمانے والے کے لیے اس میں کوئی حصہ نہیں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک حلتِ صدقہ کا سبب

فقر ہے چاہے فقیر تندرست صحیح الاعضاء ہو یا معذور ــــــ چنانچہ متعدد روایات میں ہے کہ آپ نے ان صحابہ کرام کو صدقہ کے مال سے دیا جو تندرست تھے اور ان کے اعضاء سلامت تھے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم فقر کا شکار ہو گئے تو میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مانگنے سے) بچتا رہے اللہ اسے بچاتا ہے جو شخص مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے اور جو آدمی مانگے گا ہم اسے دیں گے فرماتے ہیں میں نے سوچا اگر میں بچتا رہوں اور استغناء اختیار کر دوں تو اللہ تعالیٰ مجھے بچائے گا اور غنی کر دے گا۔ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! چند دن بعد نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انگور تقسیم فرمائے تو ہمارے لیے بھی بھیجے پھر جو تقسیم فرماتے تو وہ بھی بھیجے پھر ہم پر دنیا کا مال برسنا شروع ہوا تو اس نے ہمیں ڈبو دیا البتہ جس کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔

تو اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور آپ کے اہل خانہ کو صدقہ کے مال سے دیا حالانکہ وہ صحیح الاعضاء اور تندرست تھے۔

اس مسئلے سے متعلق متعدد روایات مروی ہیں لہٰذا دونوں قسم کی احادیث کو یوں جمع کیا جا سکتا ہے کہ پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث میں آپ نے اس بات کو واضح فرمایا کہ جو شخص تندرست و توانا ہو لیکن فقیر ہو وہ کامل طور پر مستحق نہیں کیونکہ اس کے استحقاق کی ایک ہی جہت یعنی فقر ہے جبکہ شل اور معذور آدمی میں دو جہتیں ہیں فقر اور معذور ہونا۔ لہٰذا وہ کامل طور پر مستحق ہے۔

نیز ان احادیث اور اس قسم کی دیگر احادیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تعلیم و تربیت مانگنے اور بالخصوص ضرورت کے لیے نہیں بلکہ مال کی کثرت حاصل کرنے کے لیے مانگنے سے بچنے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا جو شخص فقر کے بغیر مانگے وہ انگارے کھاتا ہے۔

باب ۱۱۳ ــــ عورت اپنے مال کی زکوٰۃ خاوند کو دے سکتی ہے یا نہ

کیا عورت اپنے مال کی زکوٰۃ خاوند کو دے سکتی ہے؟

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک یہ عمل جائز ہے وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ اپنے مال میں سے اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور زیر نگرانی یتیموں پر خرچ کرتی تھیں۔ اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں وہ خرچ کر سکتی ہیں۔ ان کو قرابت کا ثواب بھی ملے گا اور صدقہ کا بھی۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک عورت اپنے مال زکوٰۃ سے خاوند کو نہیں دے سکتی جیسے خاوند اپنے مال کی زکوٰۃ بیوی کو نہیں دے سکتا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت زینب جو کچھ اپنے خاوند پر خرچ کرتی تھیں وہ عام صدقہ تھا زکوٰۃ کا مال نہ تھا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت زینب کچھ چیزیں بنا کر بیچتی تھیں پھر اس مال کو اپنے خاوند حضرت ابن مسعود اور اپنی اس اولاد پر خرچ کرتی تھیں جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے تھی۔ اس سلسلے میں انھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ اس میں قرابت اور صدقے (دونوں) کا ثواب ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زکوٰۃ کا مال نہیں تھا ورنہ اس سے اپنی اولاد پر خرچ نہ کرتیں کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اولاد کو مال زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ پھر ایک دوسری روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مال زکوٰۃ نہیں تھا کیونکہ جب سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ دینے کی ترغیب فرمائی تو حضرت زینب اپنا زیور لے کر چل پڑیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہاں جا رہی ہو تو انھوں نے فرمایا اس کے ذریعے اللہ اور اس کے رسول کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہوں

تاکہ جہنم سے بچ جاؤں۔ انھوں نے فرمایا مجھ پر صدقہ کرو حضرت زینب نے فرمایا جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاؤں ایسا نہیں کروں گی چنانچہ حضور علیہ السلام نے اکو اجازت دیدی۔
تو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مال زکوٰۃ نہ تھا کیونکہ زکوٰۃ میں تمام زیور نہیں دیا جاتا اور یہاں تمام زیور کی بات کی گئی قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے
کیونکہ جب خاوند اپنی زکوٰۃ کا مال بیوی کو نہیں دے سکتا اگرچہ وہ محتاج ہو تو بیوی بھی زکوٰۃ کا مال اسے نہیں دے سکتی اگرچہ وہ محتاج ہو کیونکہ
ان کے درمیان قرابت کا رشتہ اسی طرح قائم ہو گیا جس طرح ماں باپ اور اولاد کے درمیان ہوتا ہے اور ماں باپ اپنی اولاد کو اور اولاد
اپنے ماں باپ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی لہٰذا یہاں بھی وہی حکم ہوگا۔ جس طرح خاوند بیوی کی شہادت ایک دوسرے کے حق میں قبول نہیں ہوتی
اسی طرح ان لوگوں کے نزدیک ہبہ میں رجوع ہو سکتا ہے ان کے نزدیک میاں بیوی ایک دوسرے کو کوئی چیز ہبہ کر کے واپس نہیں کر سکتے۔
یہ تمام امور اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ زکوٰۃ کے معاملے میں بھی ان کے درمیان یہی طریقہ جاری ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کو نہیں دے سکتے۔

باب ۱۱۴ — چرنے والے گھوڑوں میں زکوٰۃ

بعض حضرات کے نزدیک اگر گھوڑے ملے جلے (نر اور مادہ) ہوں اور ان کا مالک ان سے اولاد پیدا کرنا چاہتا ہو تو ان گھوڑوں
کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔ وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جو انسان کے لیے باعث
اجر ہیں دوسرے وہ ہیں جو اس کے لیے پردے کا باعث ہیں اور تیسری قسم ان گھوڑوں کی ہے جو انسان کے لیے بوجھ اور گناہ ہیں۔ اس
کے لیے ستر بننے والے گھوڑے وہ ہیں جنھیں وہ عزت و آبرو کے لیے اختیار کرتا ہے اور ان کی پیٹھوں اور پیٹوں کا حق نہیں بھولتا چاہے
تنگی کی حالت ہو یا آسانی کی۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ ان کی رکاب اور پیٹھوں میں اللہ تعالےٰ
کا حق نہیں بھولتا۔ اس سے معلوم ہوتا کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہے نیز وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عربی گھوڑے کی طرف سے دس اور فارسی گھوڑے کی طرف سے پانچ درہم لیتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ کے نزدیک بھی گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہے۔
دوسرے حضرات کے نزدیک گھوڑوں میں زکوٰۃ بالکل نہیں۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔
وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "اللہ تعالیٰ کا حق نہ بھولے" سے زکوٰۃ کے علاوہ حق مراد ہو سکتا ہے جیسا کہ ایک
حدیث میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔
ایک روایت میں ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے چرنے والے اونٹوں کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ان میں حق ہے
اس حق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نر اونٹ جفتی کے لیے اُدھار دینا اس کا ڈول بطور ادھار دینا اور موٹا تازہ اونٹ بطور عطیہ
دینا — اس سے اُس حق کی وضاحت ہو جاتی ہے۔
جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھوڑوں کی طرف سے مال لیتے تھے تو اس کی وضاحت حارثہ بن مضرب
کی روایت میں ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو آپ کے پاس شام کے کچھ معزز لوگ آئے انھوں نے
عرض کیا امیر المؤمنین! ہمارے پاس مال اور جانور ہیں ان کا صدقہ لے کر ہمیں پاک کیجئے اور یہ ہمارے لیے زکوٰۃ ہوگی۔ حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے دونوں پیش روؤں نے ایسا نہیں کیا میں مسلمانوں سے پوچھوں گا، صحابہ کرام سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا اچھا ہے
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خاموش رہے، پوچھنے پر انھوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام نے جو مشورہ دیا ہے وہ ٹھیک ہے اگر امر واجب نہ

ہو اور نہ جزیہ ہو جو اُن سے لیا جائے۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے ہر غلام کے بدلے دس اور ہر گھوڑے کے بدلے دس درہم لیے۔

معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے جو کچھ لیا وہ زکوٰۃ نہیں تھی۔

نیز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس طرح تجارتی غلاموں میں زکوٰۃ ہے اسی طرح چرنے والے گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہونی چاہیے کیونکہ دونوں کی ساتھ ساتھ نفی کی گئی حالانکہ تجارتی غلاموں میں زکوٰۃ واجب ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں زکوٰۃ کی نفی ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی جو گذشتہ روایت میں منقول ہے زکوٰۃ کی نفی ثابت ہو رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں گھوڑوں کی زکوٰۃ کی مطلقاً نفی مراد ہے چرنے والے ہوں یا دوسرے دیگر متعدد روایات میں بھی غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ کی نفی مذکور ہے۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ دوسرے جانور صرف نر ہوں یا صرف مادہ یا ملے جلے ان میں زکوٰۃ واجب ہے لیکن گھوڑوں میں زکوٰۃ کے قائلین اسی صورت میں واجب جانتے ہوں جب ملے جلے ہوں اور نسل بڑھانا مقصود ہو اور یہ قیاس کی خلاف ہے۔ نیز گھوڑے، گائے یا بکری کی بجائے گدھوں اور خچروں کے مشابہ ہیں تو جب ان میں زکوٰۃ واجب نہیں تو ان میں بھی نہیں ہو گی۔ یعنی ان کی زکوٰۃ کا حکم وہی ہو گا جو خچروں اور گدھوں کا ہے۔ گائے اور بکری وغیرہ والا حکم نہیں ہو گا۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بھی ان میں زکوٰۃ کی نفی کرتے ہیں۔

باب ۱۱۵ ــــ حکمران زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے یا نہیں

بعض حضرات کے نزدیک حکمران کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مسلمانوں سے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے کسی کو مقرر کرے بلکہ انھیں اختیار ہے کہ وہ حاکم کے پاس جمع کرائیں پھر وہ اسے اس کے مصارف پر خرچ کرے یا وہ لوگ خود اپنے طور پر مصارفِ زکوٰۃ پر خرچ کریں، حاکم ان کی مرضی کے بغیر زکوٰۃ وصول نہیں کر سکتا۔

ان کی دلیل حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفدِ ثقیف آیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ نہ تو اپنے گھروں سے باہر جا کر عامل زکوٰۃ کو ادائیگی کرو اور نہ تم سے دسواں حصہ لیا جائے۔ اسی طرح ان کا استدلال حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں سے عشر (دسواں حصہ) لیتے تھے انھوں نے فرمایا "نہیں"۔

دوسرے حضرات کے نزدیک امام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ لوگوں کو اپنے اموال کی زکوٰۃ اپنے طور پر ادا کرنے کی اجازت دے یا ان سے وصول کر کے مصارفِ زکوٰۃ پر صرف کرے۔ حضرت حرب بن عبید اللہ اپنے ایک ماموں سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو زکوٰۃ کی وصولی پر عامل مقرر فرمایا انھیں اسلامی احکام کی تعلیم دی اور بتایا کہ وہ کیا کچھ وصول کریں انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے صدقہ کے علاوہ تمام احکام اسلام سیکھ لیے ہیں کیا میں مسلمانوں سے بھی عشر لوں۔ فرمایا عشر (مال کا دسواں حصہ) صرف یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے عاملینِ زکوٰۃ مقرر فرماتے اور پہلے گروہ نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس میں عشر سے ٹیکس مراد ہے وہ مسلمانوں سے نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا تھا۔ متعدد احادیث میں اس مفہوم کا ذکر کیا گیا۔

قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ حکمران کو جب جانوروں اور پھلوں وغیرہ کی زکوٰۃ کے حصول کا اختیار حاصل ہے تو باقی اموال یعنی سونے چاندی اور مالِ تجارت کی زکوٰۃ وصول کرنے کا اختیار بھی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۱۶ ـــ زکوٰۃ میں عیب دار جانور لینا

ایک جماعت کے نزدیک زکوٰۃ میں عیب دار جانور لیا جا سکتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آغازِ اسلام میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینے والے کو بھیجا تو فرمایا کہ بوڑھی اور جوان اونٹنی نیز عیب والے جانور وصول کرو اور لوگوں کے عمدہ مال نہ لینا۔

دوسرے حضرات جن میں حنفی ائمہ کرام رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ میں عیب دار مال نہ لیا جائے بلکہ درمیانہ قسم کا مال لیا جائے۔

وہ فرماتے ہیں یہ آغازِ اسلام کی بات ہے بعد میں عیب دار مال لینے سے منع کر دیا گیا۔ چنانچہ عمرو بن حزم فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کو خط لکھا جس میں فرائض و سنن کا ذکر تھا اس میں آپ نے لکھا صدقہ میں بوڑھا اور کانا جانور بکریوں میں سے نر لیا جائے۔

باب ۱۱۷ ـــ زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ

اہلِ مدینہ، حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک غلہ جب تک پانچ وسق (تین سو صاع) نہ ہو اس میں زکوٰۃ (عشر) واجب نہیں ہوتا۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں نہ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ ہے اور نہ ہی پانچ اوقیہ (دو سو درہم) چاندی سے کم میں صدقہ ہے، یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری، حضرت جابر بن عبد اللہ بن عمر حضرت ابوہریرہ اور عمرو بن حزم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ بھی شامل ہیں، فرماتے ہیں کہ زمین سے نکلنے والی چیز کم ہو یا زیادہ اس میں عشر واجب ہے۔

ان کی دلیل یہ ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو حکم دیا کہ میں بارش یا اونٹوں کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار سے دسواں حصہ اور ڈولوں کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین کی زمین کی پیداوار سے بیسواں حصہ لوں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی احادیث مروی ہیں۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ زمین کی پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ کم ہو یا زیادہ اس میں عشر واجب ہے۔

اہلِ مدینہ کی طرف سے کہا گیا کہ ان احادیث میں کوئی تضاد نہیں بلکہ جن روایات سے انھوں نے استدلال کیا ہے وہ دوسرے فریق کی پیش کردہ احادیث کی تفسیر کر رہی ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان احادیث میں کوئی مقدار مقرر نہیں کہ کتنے غلہ پر زکوٰۃ آئے گی بلکہ

آپ نے فرمایا جو کچھ بھی زمین سے نکلے اس میں دسواں یا بیسواں حصہ ہے تو اس صورت میں وہ احادیث جن میں مقدار کا ذکر ہے ان کے لیے مفسر کیسے بن سکتی ہے۔ نیز وہ فرماتے ہیں کہ رجم کے سلسلے میں حضرت ماعز نے چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے رجم فرمایا اور حضرت انیس رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کے پاس بھیجا کہ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کر دو اس سے تم نے ثابت کیا کہ ایک بار اقرار کافی ہے اور وہاں تم نے حضرت ماعز کی روایت کو اس کی تفسیر قرار نہیں دیا تو یہاں کیسے دوسری حدیث کو تفسیر قرار دے رہے ہو۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ زمین سے پیدا ہونے والے غلہ میں نصاب مقرر نہ ہو، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اموال اور جانور کی زکوٰۃ کے لیے ایک سال گزرنے کی شرط ہے اور نصاب کی مقدار بھی معلوم ہے لیکن زمین سے پیدا ہونے والے غلہ کی زکوٰۃ کے لیے وقت مقرر نہیں بلکہ جب بھی غلہ حاصل ہو عشر دیا جائے پس جب اس کے لیے وقت مقرر نہیں ہے تو مقدار بھی مقرر نہ ہوگی۔

باب ۱۱ ــــ پھلوں کا اندازہ لگانا

اس عنوان کا مطلب یہ ہے کہ جب پھل درخت پر لگے ہوتے ہوں تو ان کا اندازہ لگا کر زکوٰۃ (عشر) کی مقدار مقرر کر لی جاتے اور اسے باغ کے مالک کے سپرد کر دیا جاتے اور جب پھل پک جاتے تو اس کی مثل زکوٰۃ وصول کی جاتے۔

بعض حضرات کے نزدیک جن پھلوں میں عشر واجب ہے ان میں یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جبکہ دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہیں۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خیبر کا علاقہ کسی جنگ کے بغیر عطا فرمایا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی حالت میں چھوڑا اور ان سے معاہدہ کر لیا پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انھوں نے اس پھل کا اندازہ لگایا پھر فرمایا اے یہودیو! میرے نزدیک تم بدترین مخلوق ہو کیونکہ تم نے انبیاء کرام کو شہید کیا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا، لیکن میری تم سے ناراضگی، تم پر ظلم کا باعث نہیں بنے گی۔ میں نے بیس ہزار وسق کھجوروں کا اندازہ لگایا اگر تم چاہو تو رکھ لو اور چاہو تو یہ میرے لیے ہو جائیں۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے جو استدلال کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں کیونکہ تر کھجوروں میں عشر متعین کر دینے کے بعد اسے اس کے مالک کے حوالے کرنا اور پھر خشک کھجوریں لینا، ادھار ہے اور یہ جائز نہیں۔ علاوہ ازیں جس وقت عشر کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد پھل پکنے سے پہلے ضائع بھی ہو سکتا ہے اور اس صورت میں اس پر عشر واجب نہ ہوگا۔

جہاں تک پھل کے درخت پر موجود ہونے کی صورت میں اندازہ لگانے کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ عاملین زکوٰۃ پھل کا اندازہ لگا کر اس کے تہائی یا چوتھائی پھل کے لیے مالک کو اجازت دے دیں تاکہ وہ اپنے اعزہ واقارب اور پڑوسیوں وغیرہ کو دے سکیں۔ باقی میں سے عشر دینا ہوگا اور یہ اس وقت واجب ہوگا جب پھل اتاریں گے۔

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پھل کا اندازہ لگاؤ تو تیسرا حصہ (مالک کے لیے) چھوڑ دو اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو ــــ اس بات پر تمام مسلمان متفق ہیں کہ اس حدیث میں جس حصے کو چھوڑنے کا ذکر ہے وہ اس وقت چھوڑا جاتا ہے جب لوگ پھل کھاتے ہیں اور ابھی عشر کی ادائیگی کا وقت نہیں ہوتا۔

دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ پہلے گروہ نے جو موقف اختیار کیا ہے۔ شروع شروع میں یہ حکم تھا لیکن جب سود حرام قرار دیا گیا تو یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا، لہٰذا پھل پکنے کے بعد اس میں سے عشر دیا جائے گا۔

باب ۱۱۹ ــــ صدقۂ فطر کی مقدار

گندم سے صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہونی چاہیے؟

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص صدقہ فطر میں گندم دینا چاہے تو باقی چیزوں کی طرح اس کا بھی ایک صاع دے۔

ان کی دلیل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم رمضان میں طعام سے ایک صاع یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر صدقہ فطر کے طور پر دیتے تھے۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ گندم سے صدقۂ فطر دینا ہو تو نصف صاع دیا جائے۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے گھر والوں کی طرف سے چاہے وہ غلام ہوں یا آزاد، دو مُد گندم یا ایک صاع کھجور دیتی تھیں ظاہر ہے کہ یہ بات سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم میں تھی اور آپ کے بتانے سے وہ ایسا کرتی تھیں۔ اور دو مُد گندم نصف صاع ہوتی ہے۔ لہٰذا گندم سے نصف صاع صدقۂ فطر دیا جائے گا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مروان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلام کی زکوٰۃ بھیجو تو انھوں نے قاصد سے فرمایا کہ مروان کو معلوم نہیں کہ ہم پر صرف اس قدر لازم ہے کہ ہر سال کے بعد عید الفطر کے موقع پر ایک صاع کھجور یا نصف صاع گندم دیں۔ دونوں قسم کی احادیث میں تطبیق یوں دی جا سکتی کہ صدقہ فطر کی واجب مقدار نصف صاع گندم ہے اور اس سے زائد نفل ہے لہٰذا جو کچھ وہ نصف صاع سے زیادہ دیتے تھے وہ بطور نفل ہوتا تھا۔

متعدد روایات میں نصف صاع گندم کا ذکر موجود ہے اور خلفاء راشدین بھی اسی بات پر متفق ہیں۔

پھر قیاس بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ قسموں کے کفاروں میں اختلاف ہے کہ کتنی مقدار میں غلہ دیا جائے۔ بعض حضرات کے نزدیک جو اور کھجوریں ایک ایک صاع اور گندم نصف صاع دی جائے۔

معلوم ہوا کہ صدقہ فطر کے علاوہ بھی جہاں کفارے وغیرہ میں غلہ دیا جاتا ہے جو اور کھجوروں کے مقابلے میں گندم کی نصف مقدار دی جاتے، لہٰذا صدقۂ فطر میں بھی یہی بات صحیح ہے۔

باب ۱۲۰ ــــ صاع کا وزن

صاع کے وزن کے بارے میں دو قول ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا وزن آٹھ رطل (چار سیر) ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ صاع پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی (۵⅓ رطل) ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم سے کسی نے پانی مانگا چنانچہ ایک بڑا پیالہ لایا گیا۔ ام المومنین نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اس جیسے برتن کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے اس کا اندازہ لگایا تو وہ آٹھ، نو اور دس رطل کا اندازہ تھا۔

اس حدیث کی روشنی میں کہا گیا کہ حضرت مجاہد نے آٹھ رطل کے بارے میں شک نہیں کیا۔

ادھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی کے ساتھ غسل فرماتے تھے معلوم ہوا کہ صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

دوسرے گروہ کا استدلال بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت ہے فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے اور وہ "فرق" تھا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں ایک "فرق" تین صاع کا ہوتا ہے اور چونکہ اس برتن سے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین دونوں غسل فرماتے تھے لہٰذا ہر ایک کے حصے میں ڈیڑھ ڈیڑھ صاع پانی آیا اور جب آپ نے آٹھ رطل پانی استعمال فرمایا اور وہ ڈیڑھ صاع تھا تو یہ پانچ رطل پورے اور ایک رطل کا تہائی ہوا۔

اس قول پر یہ اعتراض کیا گیا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے یہ نہیں بتایا کہ وہ برتن بھرا ہوا تھا یا نہ، ممکن ہے ان میں سے ہر ایک کے غسل کے لیے ایک صاع پانی استعمال ہوتا ہو جیسا کہ دوسری روایات اس کی تصدیق بھی کرتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دو مُدّ پانی سے وضو اور ایک صاع پانی کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم دو رطل کے ساتھ وضو فرماتے اور ایک صاع کے ساتھ غسل۔ انہی سے ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکوک (مُدّ) کے ساتھ وضو اور پانچ مکوک کے ساتھ غسل فرماتے۔ یعنی چار مکوک کے ساتھ غسل کرتے اور غسل کے ساتھ وضو میں ایک مُدّ پانی استعمال فرماتے اور ایک مُدّ دو رطل کا ہوتا ہے لہٰذا چار مُدّ آٹھ رطل کے ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا صاع، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صاع تھا اس کا اندازہ بھی آٹھ رطل کے ساتھ لگایا گیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا بھی وہی مسلک ہے جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے۔

کتاب الصیّام

باب ۱۲۱ ــــ روزہ دار پر کھانا کب حرام ہوتا ہے

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سحری کھا کر مسجد کی طرف گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مکان سے گزرتے ہوئے اندر چلا گیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اونٹنی کا دودھ دوہنے اور ہنڈیا گرم کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا کھاؤ۔ میں نے کہا میں نے روزہ رکھنے کا

ارادہ کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا میں نے بھی روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے، پھر ہم دونوں نے کھانا کھایا اور دودھ نوش کیا پھر مسجد میں آتے تو جماعت کھڑی ہوگئی تھی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یا فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی طرح کیا۔ حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں میں نے پوچھا صبح کے بعد؟ انھوں نے فرمایا صبح کے بعد، البتہ سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جو کچھ اس حدیث میں مروی ہے احادیث میں اس کے خلاف بھی آیا ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں پس تم کھاؤ پیو حتیٰ کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں اور آپ نے فرمایا نہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہرگز سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں کہ سوئے ہوئے جاگ جائیں اور عبادت گزار واپس لوٹیں۔ قرآن پاک کی آیت میں بھی طلوع فجر تک کھانے کی اجازت دی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگہ، سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے یعنی فجر ہو جائے۔"

لہٰذا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت اس آیت کریمہ کے نازل ہونے سے پہلے کے بارے میں ہے۔ امت مسلمہ کا بھی آج تک یہی عمل رہا ہے۔ کہ طلوع فجر سے کھانا پینا بند کر دیتے ہیں لہٰذا ہو سکتا ہے وہ حکم پہلے کا ہو اور پھر منسوخ ہو گیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۲۲ ــــ طلوع فجر کے بعد روزے کی نیت کرنا

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے رات کو نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے فرمایا کہ جو شخص رات کو روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ اگرچہ وہ طلوع فجر کے بعد نیت کرے۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک طلوع فجر کے بعد بھی نیت کی جا سکتی ہے۔

اس حدیث میں جس روزے کا ذکر ہے اس سے مراد وہ فرض روزے ہیں جن کے لیے کوئی خاص دن معین نہیں مثلاً کفاروں کے روزے اور قضائے رمضان کے روزے۔ علاوہ ازیں اس حدیث میں اضطراب ہے۔ حضرت ابن شہاب زہری سے روایت کرنے والے حفاظ حدیث اسے مرفوعاً روایت نہیں کرتے۔ حضرت مالک، معمر اور ابن عیینہ (رحمہم اللہ) جو حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں حجت مانے جاتے ہیں وہ اس حدیث کی سند میں اختلاف کرتے ہیں تاہم اس حدیث کو ثابت مانتے ہوئے بھی وہی فرض روزے مراد ہوں گے جن کے لیے کوئی دن متعین نہیں۔ کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے طلوع فجر کے بعد روزے کا ارادہ فرمایا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک خاص کھانا پسند فرماتے تھے۔ ایک دن تشریف لائے تو فرمایا وہ کھانا تمہارے پاس ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا پس میں روزہ رکھتا ہوں ــــ صحابہ کرام کی ایک جماعت کا بھی اس پر عمل ہے اور اس سے نفلی روزہ مراد ہے۔ اسی طرح رمضان المبارک کے روزے کے لیے بھی چونکہ دن متعین نہیں ہوتا لہٰذا طلوع فجر کے بعد نیت کی جا سکتی ہے لیکن زوال آفتاب سے پہلے پہلے نیت کی جائے۔

باب ۱۲۳ ـــ "دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے" کا کیا مطلب ہے

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مہینے یعنی رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے۔

سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا کیا مطلب ہے اس پر محدثین نے بحث کی ہے۔ بعض نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال میں دو مہینے کم نہیں ہوتے ایک مہینے کے دن کم ہوسکتے ہیں لیکن دونوں کے دن کم نہ ہوں گے۔

لیکن یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی۔ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ رکھنا ترک کرو اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو ـــ لہٰذا اس حدیث کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ باقی مہینوں کی نسبت ان دو مہینوں کی فضیلت زیادہ ہے گویا یہاں فضیلت کی کمی کا رد کیا جارہا ہے۔ دنوں کی تعداد مقرر نہیں ہے۔

باب ۱۲۴ ـــ رمضان المبارک میں جان بوجھ کر جماع کرنے کا کفارہ

اگر کوئی شخص رمضان المبارک کے مہینے میں دن کے وقت جان بوجھ کر اپنی بیوی سے جماع کرے تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟۔ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

۱۔ پہلا مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص پر کفارہ لازم نہیں بلکہ وہ صدقہ کردے۔

۲۔ دوسرا مسلک یہ ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینوں کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ان تینوں باتوں میں سے جسے چاہے اختیار کرے۔

۳۔ تیسرا مسلک یہ ہے کہ اگر غلام میسر ہو تو اسے آزاد کرے ورنہ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے اور اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یعنی جس چیز کا پہلے ذکر کیا گیا وہ نہ پانے کی صورت میں دوسری بات پر عمل ہوگا۔

پہلے قول کے قائلین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ وہ جل گیا ہے۔ آپ کے استفسار پر اس نے بتایا کہ اس نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ اس کے بعد سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا تو آپ نے فرمایا وہ جلنے والا کہاں ہے۔ وہ شخص کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا اسے صدقہ کرو۔

دوسرے حضرات کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص نے رمضان شریف کا روزہ توڑ دیا تو آپ نے اسے ایک غلام آزاد کرنے یا دو مہینے کے روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم فرمایا۔ اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں، پھر آپ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا اسے لے جا کر صدقہ کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں۔ اس پر سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے حتیٰ کہ آپ کے سامنے والے دانت مبارک ظاہر ہوگئے پھر فرمایا اسے (خود) کھاؤ۔

تیسرا گروہ کہتا ہے کہ اصل حدیث جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مندرجہ بالا روایت بھی داخل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو، کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے جسے آزاد کرو، اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس ساٹھ مسکینوں کے لیے کھانا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ اس کے بعد اسی طرح مذکور ہے جس طرح پہلی حدیث میں ذکر کیا ہے، معلوم ہوا کہ اصل حدیث میں اختیار کا ذکر نہیں، یہ امام زہری کا اپنا قول ہے۔

یہ حدیث ان پہلی دونوں روایتوں سے اولیٰ ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی وہی مسلک ہے جو تیسرے گروہ کا ہے۔

باب ۱۲۵ ــــ سفر میں روزہ رکھنا

ایک جماعت کے نزدیک رمضان شریف میں سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے روزہ رکھا تو وہ جائز نہ ہوگا بلکہ اس پر قضاء لازم ہوگی۔

ان حضرات کی دلیل سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے والے شخص کو اسے لوٹانے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک اختیار ہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے۔ دونوں میں سے کوئی بھی افضل نہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں" کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی بڑی نیکی نہیں محض نیکی کی نفی نہیں۔ جس طرح آپ نے فرمایا کہ وہ شخص مسکین نہیں جسے ایک دو لقمے دے کر لوٹا دیا جائے، یعنی وہ کامل مسکین نہیں، بلکہ مسکین وہ ہے جو مانگنے سے حیا کرے اور اسے حسب ضرورت روزی حاصل نہ ہو اور نہ اس کا پتا چلتا ہو کہ اسے کچھ دیا جائے۔

نیز متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ رکھا۔ البتہ جب آپ نے صحابہ کرام پر اسے مشقت کا باعث خیال فرمایا تو روزہ توڑ دیا گویا ایسے حالات میں جب روزے کی وجہ سے جہاد کے لیے قوت باقی نہ رہے تو روزہ نیکی نہیں۔

تیسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک رمضان شریف میں سفر کے دوران روزہ رکھنا افضل ہے بشرطیکہ اس سے مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی مقیم اور مسافر پر روزہ فرض ہو جاتا ہے۔

تو جب وجوب کا باعث رمضان المبارک کا مہینہ ہے تو جو شخص اس مہینے میں روزہ رکھے اس نے افضل کو اختیار کیا۔

باب ۱۲۶ ـــــ نویں ذوالحجہ کا روزہ

ایک جماعت کے نزدیک نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھنا ناپسندیدہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں اس دن کا روزہ عیدالاضحیٰ کے روزے کی طرح ہے۔
نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے دن ایام تشریق اور یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ) مسلمان کے ایام عید ہیں۔ یہ کھانے پینے کے دن ہیں
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ـــــ
وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اس دن میدانِ عرفات میں ہوتے ہیں ان کے لیے یہ عید کا دن ہے۔ چنانچہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے گھر میں تھے تو انھوں نے ہم سے بیان فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ جہاں تک دوسرے لوگوں کے روزہ رکھنے کا تعلق ہے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی فضیلت مروی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے لیے کفارہ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک بھی نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھنا جائز ہے۔

باب ۱۲۷ ـــــ عاشورہ کا روزہ

حضرت حبیب بن ہند بن اسماء رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم، جو اسلم قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی، کی طرف بھیجا، اور فرمایا ان سے کہو کہ وہ عاشورہ کا روزہ رکھیں جس کو یوں یاد کہ اس نے دن کے شروع میں کچھ کھایا ہو وہ آخر میں روزہ رکھے۔
اس حدیث کے حوالے سے بعض حضرات عاشورہ کے دن روزہ رکھنا واجب سمجھتے ہیں۔
لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا عاشورہ کا روزہ فرض نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اس کا نسخ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عاشورہ کے دن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس تر کھجوریں تھیں۔ انھوں نے فرمایا قریب ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا یہ عاشورہ کا دن ہے اور میں روزہ دار ہوں۔ انھوں نے فرمایا ہمیں رمضان المبارک (کے روزوں کی فرضیت) سے پہلے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔
علاوہ ازیں یہ روزہ شکرانہ کے طور پر رکھا جاتا ہے اور جو روزہ بطور شکر رکھا جائے وہ اختیاری ہوتا ہے فرض نہیں۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لاتے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ ان سے استفسار کیا تو انھوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا، ان کی نسبت تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہو۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت بھی یوم عاشورہ کے روزہ کے استحباب پر دلالت کرتی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص عاشورہ کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ چھوڑ دے۔
لہٰذا عاشورہ کا روزہ فرض نہیں بلکہ محض مستحب ہے اور اس کا رکھنا باعث ثواب ہے اور چونکہ یہ روزہ فرض نہیں اس لیے اس

کے ساتھ نویں تاریخ کے روزے کا بھی حکم ہے۔ جس طرح جمعہ کے دن روزہ رکھنا ہو تو اس کے آگے یا پیچھے مزید ایک دن کا روزہ رکھا جائے جبکہ رمضان المبارک کے بارے میں یہ بات نہیں کیونکہ وہ مہینہ روزہ رکھنے کے لیے معین و مقصود ہے۔

باب ۱۲۸ ـــــ ہفتہ کے دن کا روزہ

حضرت عبداللہ بن بسر، اپنی بہن حضرت صماء سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جب تک ہفتہ کے دن کا روزہ فرض نہ ہو، اسے نہ رکھو اگرچہ تمہیں لکڑی کا ایک چھلکا یا انگور کی لکڑی میسر ہو تو اسے ہی چبالو۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات ہفتہ کے دن نفلی روزہ رکھنا مکروہ جانتے ہیں۔

لیکن ان کی یہ بات درست نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا البتہ اس کے ساتھ پہلے یا بعد والا دن ہو اور بعد والا دن ہفتہ ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے عاشورہ کے روزے کی ترغیب فرمائی اور وہ ہفتے کا دن بھی ہو سکتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کو پسند فرمایا، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تو یقیناً ان میں ہفتے کا دن بھی ہوتا۔ ایام بیض (تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں (تاریخوں) کے روزے مستحب ہیں۔ اور ان میں ہفتہ بھی آ سکتا ہے۔

امام زہری نے اس حدیث کا انکار کیا جس میں ہفتہ کے روزے سے ممانعت کا ذکر ہے اور اگر اس حدیث کو ثابت بھی مانا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ اس دن کی تعظیم کے طور پر یہ روزہ نہ رکھو کیونکہ اس طرح یہودیوں سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

باب ۱۲۹ ـــــ نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا

بعض حضرات کے نزدیک نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا جائز نہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نصف شعبان کے بعد رمضان المبارک تک روزہ (جائز) نہیں۔

جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک ان دنوں کا روزہ رکھنا جائز ہے اور اس کی ممانعت نہیں ہے۔

ان حضرات نے متعدد و متواتر احادیث صحیحہ سے استدلال کیا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اسی طرح آپ ہر ہفتے سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے اور فرماتے کہ ان دنوں میں اعمال بارگاہ ربوبیت میں پیش ہوتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے آپ نے شعبان المعظم کے مہینے میں اکثر روزے رکھنے کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے اور اس سے لوگ غافل ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کو آپ پسند فرماتے تھے اور وہ ایک دن کا روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے۔ یقیناً ان دنوں میں شعبان کا نصف آخر بھی ہوتا تھا۔

ایک دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ یہ کہ کوئی شخص پہلے سے

ان دونوں کے روزے رکھتا ہو تو وہ رکھ لے۔
لہٰذا پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر شعبان المعظم کے نصف آخر میں روزے رکھنے سے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی طاقت نہ رہے تو یہ روزے نہ رکھے جائیں کیونکہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں اور یہ نفل۔ اس طرح احادیث میں تضاد ثابت نہیں ہوگا۔

باب ۱۳۰ ـــــ روزہ دار کا بوسہ لینا

کیا روزہ دار کے لیے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک ایسا کر لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کی دلیل حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔
اسی مفہوم کی روایات حضرت عمر فاروق، عبد اللہ بن مسعود اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔
دوسرے گروہ کے نزدیک بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، احناف کا بھی یہی مذہب ہے البتہ وہ کہتے ہیں کہ اگر بوسہ لینے سے جماع کی طرف بڑھنے کا خطرہ ہو تو مکروہ ہے۔
اور پہلے گروہ نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کا مطلب بھی یہی ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے جواز کے سلسلے میں روایات مروی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ اس مضمون کی روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں۔
یہ بھی کہا گیا کہ یہ بات سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ دوسروں کو اس کی اجازت نہیں، لیکن یہ قول حدیث کے بھی خلاف ہے اور قیاس کے بھی ـــــ حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں ایک شخص نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا پھر اسے سخت محسوس کرتے ہوئے اپنی بیوی کو مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا۔ اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی روزے کی حالت میں بوسہ لیتے ہیں۔ اس عورت نے واپس جا کر خاوند کو بتایا تو اس نے اور زیادہ محسوس کیا، چنانچہ اس نے کہا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جو کچھ چاہتا ہے جائز کر دیتا ہے۔ وہ خاتون دوبارہ حاضر ہوئیں تو سرکار دو عالم تشریف فرما تھے۔ آپ نے پوچھا ان کا کیا مسئلہ ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اسے نہیں بتایا کہ میں بھی ایسا کرتا ہوں۔ ام المومنین نے عرض کیا کہ میں نے اسے بتایا لیکن اس کے خاوند کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے جو کچھ چاہتا ہے جائز کر دیتا ہے۔ اس پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے اور فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے تم سب سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اس کی حدود کو سب سے زیادہ جانتا ہوں ـــــ معلوم ہوا کہ یہ حکم سب کے لیے برابر ہے۔
قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ روزے کی حالت میں کھانا پینا اور جماع کرنا دوسرے لوگوں کی طرح حضور علیہ السلام پر بھی حرام تھا تو جب بوسہ لینا آپ کے لیے جائز تھا تو امت کے لیے بھی جائز ہوگا۔

باب ۱۳۱ ــــ روزے دار کو قے آنا

ایک جماعت کے نزدیک قے آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اگر قے خود بخود آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

پہلے گروہ کا استدلال حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے فرمائی تو روزہ توڑ دیا۔

دوسرے حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جس میں یہ مسئلہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس پر قے غالب آجائے اس پر قضا نہیں اور جو خود بخود قے کرے وہ روزے کی قضا کرے۔ لہٰذا جن روایات میں روزہ توڑنے کا ذکر ہے ان کی صحت کو بھی برقرار رکھا جائے گا اور مطلب یہ ہوگا کہ قے کی وجہ سے کمزوری پیدا ہونے کی صورت میں روزہ توڑ دیا۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ جن لوگوں کے نزدیک قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہ خون کی طرح ہے ان کے نزدیک روزے دار خون نکلوائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا تو قے سے بھی نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

باب ۱۳۲ ــــ روزے دار کا سینگی لگوانا

ایک جماعت کے نزدیک روزے دار کے سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا" اس حدیث کو حضرت ابوموسیٰ، حضرت عائشہ، معقل اشجعی، حضرت ثوبان، شداد بن اوس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ روزے کے ٹوٹنے کا سبب سینگی لگوانا ہے ممکن ہے کسی اور وجہ سے روزہ ٹوٹا ہو، حضرت ابواشعث صنعانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے فرمائی ہے کہ وہ دونوں غیبت کرتے تھے اور روزے کے ٹوٹنے سے مراد اجر و ثواب کی کمی ہے۔

صحابہ کرام سے اس کی ایک دوسری وجہ بھی مروی ہے اور وہ کمزوری کا پیدا ہونا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے فرماتے ہیں ہم (یا فرمایا میں) روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کو کمزوری کے باعث ناپسند کرتے تھے، حضرت انس، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ایسے شخص کا روزہ نہ ٹوٹے کیونکہ پیشاب اور پاخانے کی طرح وضو کا نکلنا بھی وضو کے ٹوٹنے کا باعث ہے اور اس سلسلے میں ان کا ایک جیسا حکم ہے تو جب پیشاب اور پاخانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو خون کے نکلنے سے بھی نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

باب ۱۳۳ ــــــ جنبی کا روزہ

اگر کوئی شخص رات کو جنبی ہو جائے اور صبح تک جنبی رہے غسل نہ کر سکے تو کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے اور اس کا روزہ ہو جائے گا؟

اس سلسلے میں دو موقف ہیں بعض حضرات کے نزدیک ایسے شخص کا روزہ جائز نہیں ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک ایسے شخص کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ ان کی دلیل حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت جنبی ہوتے پھر غسل کر کے مسجد میں تشریف لے جاتے اور اس دن روزہ بھی رکھتے۔ یہ حدیث تواتر کے ساتھ مروی ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کیا ہے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف سنا تو فرمایا مجھے اس بات کا علم نہیں مجھے تو کسی نے (حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے) بتایا ہے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ازواج مطہرات اس بات کو زیادہ جانتی ہیں۔ گویا انھوں نے ازواج مطہرات کی روایت کو حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ قرار دیا۔

اور یہ بات سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ امت کے لیے بھی یہی حکم ہے چنانچہ جب ایک شخص کے مسئلہ پوچھنے پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بھی (بعض اوقات) صبح کے وقت حالت جنابت میں ہوتا ہوں لیکن غسل کر کے روزہ رکھ لیتا ہوں اس نے عرض کیا آپ تو گناہوں سے معصوم ہیں اس پر آپ غضب ناک ہوئے اور فرمایا میں تم سب سے زیادہ خوف خدا رکھتا ہوں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ایسے شخص کا روزہ جائز ہو کیونکہ اگر کسی روزہ دار کو دن کے وقت احتلام ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا تو بوقت صبح حالت جنابت میں ہونے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

گویا جو امور روزے کی حالت میں پیدا ہوں اور ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو ان کی موجودگی میں روزہ شروع کرنا بھی جائز نہ ہوگا مثلاً کسی عورت کو روزے کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر انھیں پہلے سے حیض یا نفاس ہو تو روزہ رکھنا جائز نہ ہوگا۔

اور جن امور کے روزے کی حالت میں طاری ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ان کی موجودگی میں بھی روزہ رکھنا جائز ہوگا۔ جنابت کا بھی یہی حکم ہے۔

باب ۱۳۴ ــــــ نفلی روزہ توڑ دینا

اگر کوئی شخص نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا اس پر قضاء واجب ہے؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف ہے کہ اس شخص پر قضا واجب نہیں۔ ان کی دلیل حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں میں روزے کی حالت میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی آپ نے مجھے اپنے مشروب سے بچا ہوا دیا میں نے نوش کرنے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ! میں روزے دار تھی لیکن میں نے آپ کا تبرک (جھوٹا) رد کرنا اچھا نہ سمجھا آپ نے فرمایا اگر یہ رمضان المبارک کا

قضاء روزہ تھا تو اس کی جگہ روزہ رکھنا اور اگر نفلی روزہ تھا تو چاہو تو رکھ لینا اور اگر چاہو تو نہ رکھنا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک نفلی روزہ توڑنے سے قضا واجب ہوتی ہے احناف کا بھی یہی موقف ہے۔

وہ فرماتے ہیں جس حدیث سے تم نے استدلال کیا اور حماد بن سلمہ کی روایت سے اسے نقل کیا اسی حدیث کو حضرت قیس، ابوعوانہ اور ابوالاحوص نے بھی روایت کیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے پوچھا کیا تم رمضان المبارک کے کسی روزے کی قضاء کر رہی تھیں انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں ——— تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس نفلی روزے کو توڑنے میں کوئی گناہ نہیں نہ یہ کہ قضاء بھی واجب نہیں۔

دوسرے حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا کہ ہمارے پاس کھانے کا تحفہ آیا۔ ہم نے روزہ توڑ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اس کی جگہ قضا کر لینا۔

پہلے گروہ نے اس حدیث کو موقوف قرار دیتے ہوئے تسلیم نہیں کیا لیکن اسی مضمون کی متصل حدیث بھی مروی ہے جو اس کی تائید کرتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم نے آپ کے لیے حلوہ تیار کر کے رکھا۔ آپ نے فرمایا میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا تھا لیکن میں عنقریب اس کی جگہ روزہ رکھوں گا۔

قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا ہے، کیونکہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور عمرہ ایسے افعال ہیں کہ انسان ان کی نذر مان کر انھیں اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے۔ اسی طرح یہ افعال شروع کرنے سے بھی لازم ہو جاتے ہیں اور ان کو چھوڑنا جائز نہیں پھر اگر کوئی شخص حج یا عمرہ شروع کر کے کسی وجہ سے باطل کر دیتا ہے تو قضاء واجب ہو جاتی ہے پس قیاس کا تقاضا ہے کہ جس طرح اپنے اوپر لازم کرنے کے اعتبار سے نماز اور روزے کا وہی حکم ہے جو حج اور عمرے کا ہے اسی طرح توڑنے کی صورت میں بھی نماز اور روزے کا حکم وہی ہو جو حج اور عمرے کا ہے یعنی قضاء واجب ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی نفلی روزہ توڑنے کے بعد اسے قضاء کرنے کا قول مروی ہے۔

باب ۱۳۵ ——— یوم شک کا روزہ

بعض حضرات کے نزدیک شک کے دن (شعبان المعظم کی تیئیس تاریخ) روزہ رکھنا جائز نہیں۔ وہ حضرت عمار کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرت صلہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک بھونی ہوئی بکری لائی گئی انھوں نے اہل مجلس سے فرمایا کھاؤ، ایک شخص الگ ہو گیا اور اس نے کہا میں روزے دار ہوں۔ حضرت عمار نے فرمایا جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

دوسرے حضرات کے نزدیک اس دن نفلی روزہ رکھنا جائز ہے وہ فرماتے ہیں اس حدیث میں جس روزے کی کراہت کا ذکر ہے وہ رمضان المبارک کا روزہ ہے یعنی اسے رمضان المبارک کا روزہ نہ سمجھا جائے۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ یہ کہ یہ روزہ اس روزے کے موافق ہو جائے جسے وہ پہلے سے رکھتا تھا" مثلاً کوئی شخص بدھ جمعرات کا روزہ رکھتا ہے اب انتیس تیس شعبان المعظم ان ہی دنوں میں آ گئیں یا ہر مہینے

کے آخری دو دنوں کا روزہ رکھتا ہے تو وہ ان تاریخوں میں روزہ رکھ سکتا ہے۔

مناسک حج

باب ۱۳۶ — محرم کے بغیر عورت کا حج

کیا عورت محرم کے بغیر حج کے لیے سفر کرسکتی ہے؟ اس ضمن میں چھ قول ہیں:

(۱)۔ محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا جائز نہیں قریب کا سفر ہو یا دور کا۔

(۲)۔ ایک برید ( ) سے کم مسافت کا سفر محرم کے بغیر کرسکتی ہے اس سے زائد نہیں۔

(۳)۔ ایک دن سے کم وقت کا سفر محرم کے بغیر کرسکتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔

(۴)۔ دو راتوں سے کم کا سفر محرم کے بغیر کرسکتی ہے اس سے زائد جائز نہیں۔

(۵)۔ تین دن یا اس سے زائد مسافت کا سفر محرم کے بغیر نہیں کرسکتی اس سے کم مسافت پر جا سکتی ہے، احناف کا یہی مسلک ہے۔

(۶)۔ بعض حضرات کے نزدیک عورت محرم کے بغیر سفر کرسکتی ہے کسی وقت کی پابندی نہیں۔

پہلے قول کے قائلین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھ دیا گیا ہے اور میں نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا ارادہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

دوسرے گروہ کا استدلال یوں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت ایک برید ( ) کی مسافت پر سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا خاوند یا ذو رحم محرم ہو۔

تیسرے گروہ نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایک دن یا اس سے زائد کا سفر جائز نہیں۔

چوتھے گروہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ عورت خاوند یا محرم کے بغیر دو راتوں کی مسافت پر سفر نہ کرے۔

پانچویں گروہ نے حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے مروی روایات سے استدلال کیا جن میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن کی مسافت پر سفر نہ کرے۔

چھٹے گروہ کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول سے ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو محرم میسر نہیں ہوتا۔

ان مختلف روایات کو سامنے رکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ جن روایات میں مطلق سفر، ایک برید، ایک رات یا دو راتوں کے سفر کی ممانعت ہے ان کے مطابق بھی تین دن کا سفر ناجائز ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کون سی روایات مقدم ہیں اور کون سی مؤخر تاکہ ناسخ و منسوخ کا علم ہو سکے۔ اگر تین دن سفر کی ممانعت والی روایت مقدم ہو تو دوسری روایت سے یہ حکم منسوخ ہو جائے گا لیکن اس کے باوجود تین دن کے سفر کی ممانعت برقرار

رہے گی۔ اور اگر تین دنوں کے سفر کی ممانعت سے متعلق روایت مؤخر ہو تو یہ ناسخ قرار پائے گی۔ بہرحال دونوں صورتوں میں تین دنوں کی مسافت یا اس سے زائد کا سفر محرم کے بغیر ناجائز ہی رہے گا لہٰذا اس حدیث پر ہر اعتبار سے عمل ضرور ہوگا۔ بنا بریں یہ روایت دیگر روایات سے اولیٰ قرار پائے گی۔
چونکہ چھٹے گروہ کا استدلال بھی ان متواتر روایات کے خلاف ہے لہٰذا وہ حجت نہ ہو گا ـــــ بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ لونڈیاں سفر کرتی تھیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ممانعت مطلقاً نہیں ہے اور ہو سکتا ہے یہ سفر اس ممانعت کے تحت نہ آتا ہو۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے محرم کے بغیر سفر کیا تو آپ نے فرمایا تمام لوگ ام المومنین کے محرم ہیں باقی عورتوں کی یہ حالت نہیں۔

باب ۱۴۷ ـــــ مواقیتِ احرام

حج یا عمرہ کرنے والا شخص جن مقامات سے احرام کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا ان کو مواقیت کہتے ہیں۔
مواقیت کے سلسلے میں یہ اختلاف ہے کہ کیا عراق کے لیے مستقل میقات مقرر ہے یا نہیں۔ ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ عراق کے لیے مستقل میقات مقرر نہیں وہ دیگر مقررہ مواقیت میں سے جس پر پہنچیں احرام باندھ لیں۔ ان حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن، اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا ـــــ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے خود یہ حدیث رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سُنی ـــــ اسی مضمون کی احادیث دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔
دوسرے حضرات کے نزدیک اہل عراق کے لیے میقات مقرر ہے اور وہ ذات عرق ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام و مصر کے لیے جحفہ، اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔
حضرت جابر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جن کی روایت میں عراق کا ذکر نہیں اور پہلے گروہ نے اس روایت سے استدلال کیا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل طائف کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا پھر فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ اہل مشرق کے لیے ذاتِ عرق کو میقات مقرر فرمایا ظاہر ہے کہ یہاں لوگوں سے اہل حجت اور سنت کو جاننے والے لوگ مراد ہیں اور وہ ایسی بات اپنی رائے سے نہیں کہہ سکتے جب تک انھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ سُنا ہو۔ دونوں قسم کی احادیث میں مطابقت کی صورت میں بھی عراق کے لیے ذاتِ عرق میقات قرار پاتا ہے کیونکہ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات میں عراق کے میقات کی نفی نہیں اور یہاں اثبات ہے لہٰذا دونوں میں کوئی منافات نہیں۔
بعض حضرات نے اعتراض کیا کہ اس وقت عراق فتح نہیں ہوا تھا تو اس کے لیے میقات کیسے مقرر ہو سکتی تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ میقات مقرر کرتے وقت شام بھی فتح نہ ہوا تھا تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے وحی کی بنیاد پر ان دونوں ملکوں کے لوگوں کے لیے میقات مقرر فرمائیں۔
حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا موقف بھی یہی ہے کہ اہل عراق کے لیے ذات عرق میقات ہے۔

....

باب ۱۳۸ ـــــ احرام کہاں سے باندھا جائے

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا اس سلسلے میں اختلاف ہے؟

بعض حضرات کے نزدیک مقام بیداء پر احرام باندھا اور (اہل مدینہ کو) اب بھی یہاں سے احرام باندھنا چاہیے۔ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ادا کی، پھر سواری کی پاس تشریف لائے جب اس پر سوار ہو گئے تو مقام بیداء میں احرام باندھا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بیداء کے مقام پر احرام باندھنا افضل اور سُنّت نہیں، سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی وجہ سے ایسا کیا جیسے آپ وادیٔ محصب میں اترے تو اس کی مختلف وجوہات تھیں اس لیے نہیں کہ وہاں اترنا افضل ہے۔

کچھ حضرات کے نزدیک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام بیداء پر احرام باندھنا ثابت ہی نہیں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں بیداء کے بارے میں تم جھوٹ کہتے ہو آپ نے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس احرام باندھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی فیصلہ کرتے ہیں، ان سے پوچھا گیا کہ اس مسئلہ میں لوگوں کا اختلاف کیوں ہے تو انھوں نے فرمایا دراصل سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں نماز ادا کی وہاں سے ہی (مسجد ذوالحلیفہ سے) احرام باندھا۔ کچھ لوگ وہاں موجود تھے انھوں نے وہاں کا ذکر کیا پھر آپ سواری پر سوار ہوئے تو کچھ لوگ جو پہلے وہاں موجود نہ تھے وہاں حاضر ہوتے انھوں نے آپ سے کلمات احرام سُنے تو انھوں نے کہا آپ نے یہاں سے احرام باندھا جب آپ مقام بیداء ہی پہنچے تو بعض نئے آنے والے حضرات نے یہ کلمات سُنے تو انھوں نے کہا یہاں سے احرام باندھا ہے۔ حقیقت میں آپ نے مسجد ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۳۹ ـــــ تلبیہ کے الفاظ

تلبیہ کے جو الفاظ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں وہ یہ ہیں، لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔ اور بعض روایات میں وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔ کا اضافہ بھی ہے۔

اس پر تو مسلمانوں کا اجماع ہے کہ تلبیہ کے یہی الفاظ کہے جائیں لیکن اس بارے میں اختلاف یہ ہے کہ کیا ان الفاظ پر کچھ اضافہ کیا جا سکتا ہے ایک جماعت کے نزدیک اضافہ ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "لبیک الٰه الحق لبیک" کا اضافہ فرماتے تھے۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی کچھ الفاظ کا اضافہ فرماتے تھے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک وہی الفاظ کہنے چاہییں جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اس کی جنس سے جو الفاظ چاہو کہو بلکہ نماز کی تکبیر کی طرح یہ الفاظ سکھاتے ہیں تو جس طرح تکبیر میں اضافہ نہیں ہو سکتا اسی طرح یہاں بھی نہیں ہونا چاہیے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی ان الفاظ پر اضافہ کو پسند نہیں کرتے تھے احناف کا بھی یہی موقف ہے۔

باب ۱۴۰ ___ احرام کے وقت خوشبو لگانا منع ہے

احرام کی حالت میں خوشبو لگانا منع ہے لیکن احرام کے وقت یعنی اس سے پہلے خوشبو لگائی جاسکتی ہے یا نہیں۔ حضرت امام محمد اور امام طحاوی رحمہما اللہ کے نزدیک احرام کے وقت خوشبو لگانا مکروہ ہے۔

جب کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک یہ جائز ہے۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے کہ مقام جعرانہ میں ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اُس پر اُونی کوٹ تھا اور داڑھی اور سر پر خوشبو لگی ہوئی تھی، اس نے عرض کیا یارسول اللہ! صلے اللہ علیہ وسلم میں نے احرام باندھا ہے اور میری حالت آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جبّہ اُتار دو اور اپنے آپ سے رنگ دھو ڈالو اور جو کچھ حج میں کرتے تھے وہی عمرہ میں کرو۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں خوشبو محسوس کی تو فرمایا یہ کس سے آرہی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھ سے۔ تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں اس کے دھونے کا حکم فرمایا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس خوشبو کو دھونے کا حکم دیا تھا وہ "خلوق" نامی خوشبو تھی جو احرام کے علاوہ بھی جائز نہیں چنانچہ حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں وضاحت کے ساتھ اس کا ذکر ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی متعدد روایات میں خلوق کی ممانعت آئی ہے کیونکہ یہ عورتوں کی خوشبو ہے مردوں کی نہیں۔

جہاں تک خوشبو لگانے کا تعلق ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گویا میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سر انور میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالتِ احرام میں تھے اور آپ فرماتی ہیں میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت آپ کو نہایت عمدہ بیش قیمت خوشبو لگاتی تھی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ ممکن ہے کہ جو خوشبو احرام کے وقت لگائی جاتی تھی اسے بعد میں دھو دیا جاتا ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے موقف پر قیاس سے بھی استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں:
اگر کسی شخص نے سلا ہوا کپڑا پہن رکھا ہو یا اس کے ہاتھ میں شکار ہو تو احرام کے بعد وہ کپڑا اتارنا اور شکار کو چھوڑنا ضروری ہے اسی طرح اگر کسی نے خوشبو لگائی ہو تو احرام کے بعد اسے بھی دھونا ہوگا۔

باب ۱۴۱ ___ محرم کا سلے ہوئے کپڑے پہننا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں سنا کہ جو شخص چادر نہ پاتے وہ سلوار پہن لے اور جو آدمی جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا کہ جو تہبند نہ پاتے اور وہ محرم ہو تو سلوار پہن لے اس پر کچھ بھی کفارہ وغیرہ نہیں اور جو شخص جوتا نہ پائے وہ موزے پہن لے اس کے ذمہ بھی کچھ نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک بلاضرورت سلا ہوا کپڑا یا موزہ پہننا جائز نہیں اور اگر وہ ضرورت کے تحت ایسا کرتا ہے تو اس پر کفارہ لازم ہوگا البتہ گناہ نہیں ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جس حدیث سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے اس میں کفارے کی نفی نہیں اور اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ایسا شخص موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر اور شلوار کو پھاڑ کر پہنے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس بات کا ذکر موجود ہے کہ ایک شخص کے سوال پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کی ہدایت فرمائی۔ قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص حالت احرام میں ضرورت کے تحت سر منڈائے تو اس پر کفارہ لازم ہوتا ہے تو یہاں بھی یہی حکم ہوگا۔

باب ۱۴۲ ـــ احرام میں ورس اور زعفران ملے ہوئے کپڑے پہننا

جن کپڑوں میں ورس (ایک خوشبو) اور زعفران لگا ہوا ہو احرام کی حالت میں ان کا پہننا کیسا ہے؟
اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک ان کا پہننا جائز نہیں، ان کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے آپ نے فرمایا (احرام میں) ایسے کپڑے نہ پہنو جن میں ورس یا زعفران لگا ہوا ہو۔
دوسرے حضرات کے نزدیک یہ حکم مطلق نہیں بلکہ اس صورت میں ہے جب ان کپڑوں کو دھو کر ان سے خوشبو دور نہ کی گئی ہو اگر ان کو دھو دیا گیا حتیٰ کہ اب ان سے خوشبو نہیں آتی تو وہ کپڑا اپنی اصل کی طرف لوٹ آئے گا اور اس کا پہننا جائز ہوگا جیسے ناپاک کپڑے کو دھو کر پاک کر لیا جائے تو اب اس میں نماز جائز ہے۔
سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں یہ استثنا موجود ہے کہ اگر وہ دھوتے ہوں تو جائز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۴۳ ـــ محرم، قمیص کیسے اتارے

اگر کسی محرم نے قمیص پہنی ہوئی ہو تو وہ اسے کیسے اتارے بعض حضرات کہتے ہیں عام لوگوں کی طرح نہ اتارے بلکہ پاؤں کی طرف سے اتارے کیونکہ اگر وہ عام طریقے سے اتارے گا تو سر ڈھانپ لے گا اور یہ جائز نہیں، وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی آپ کے پاس تھا۔ آپ نے اپنی قمیص کو گریبان سے پھاڑ کر پاؤں کی جانب سے نکالا صحابہ کرام نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے اپنے ان اونٹوں کو جنہیں مکہ مکرمہ کی طرف بھیجا، قلادہ ڈالنے اور اشعار (جانور کے ایک پہلو سے خون نکالنا) کا حکم دیا پھر میں نے بھول کر قمیص پہن لی اب میں سر کی جانب سے قمیص نہیں اتار سکتا تھا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا شخص عام طریقے کے مطابق قمیص اتارے وہ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں انھوں نے احرام باندھا اور ان پر جبہ تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اتارنے کا حکم دیا۔
حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت (مذکورہ بالا) سے اس روایت کی سند احسن ہے اگر صحت سند

کے اعتبار سے یہ بات کرنا ہے تو یہ حدیث، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے۔
اور اگر قیاس سے یہ مسئلہ ثابت کرنا ہے تو قیاس بھی دوسرے گروہ کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ محرم کے لیے ٹوپی وغیرہ پہننا جائز نہیں جیسے قمیص نہیں پہن سکتا۔ لیکن اگر وہ سر پر کپڑے وغیرہ اٹھائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ کوئی چیز سر پہ پہن نہیں رہا اسی طرح اگر قمیص اتارتے وقت وہ سر کے اوپر آجائے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ سر پر کسی چیز کا پہننا نہیں اور پہننے سے ممانعت ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۴۴ ___ حجۃ الوداع کے موقع پر سرکار دوعالم کا احرام کیسا تھا

حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج افراد (۲) حج قران (۳) حج تمتع۔
صرف حج کا احرام باندھ کر جانا اور عمرہ نہ کرنا حج افراد کہلاتا ہے۔
عمرے کا احرام باندھ کر جانا اور عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں ہی حج کا احرام باندھ کر حج کرنا تمتع کہلاتا ہے۔
حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھ کر جانا اور دونوں سے فراغت کے بعد احرام کھولنے کو حج قران کہتے ہیں۔
بعض حضرات کے نزدیک حج افراد افضل ہے، ایک گروہ حج تمتع کو افضل سمجھتا ہے اور ایک گروہ حج قران کو افضل قرار دیتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔
تینوں گروہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام سے استدلال کرتے ہیں، پہلا گروہ حضرت عائشہ، حضرت اسماء اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر کچھ صحابہ کرام نے صرف حج کا احرام باندھا بعض نے صرف عمرہ کا اور کچھ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا لیکن سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔
دوسرے حضرات جو حج تمتع کو افضل قرار دیتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد، حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کا اور پھر حج کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ تمتع کیا۔
تیسرے گروہ نے جن کے نزدیک قران افضل ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔
بنو تغلب کا ایک شخص ابن معبد نے کہا کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا جب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے احرام کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا تیرے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تیری راہنمائی کی گئی۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں میں نے مقام عقیق میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ گذشتہ رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو" حج میں عمرہ"
امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، تینوں مسالک کے لوگوں نے اپنے اپنے موقف پر احادیث پیش کی ہیں اب ہم نے دیکھنا ہے کہ اختلاف کہاں سے پیدا ہوا وہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز کے بعد احرام باندھا تو جن حضرات نے قران کا قول کیا ممکن ہے انھوں نے مسجد میں عمرہ کا تلبیہ اور پھر مسجد سے باہر حج کا تلبیہ سنا ہو جو لوگ حج افراد

کے قائل ہیں انھوں نے صرف حج کا تلبیہ سنا ہو اور اس سے پہلے عمرہ کا تلبیہ نہ سنا ہو تو انھوں نے کہا کہ حج افراد تھا اور بعض حضرات نے مسجد میں عمرہ کا تلبیہ سنا اور اس کے بعد حج کا تلبیہ نہ سنا اور بعد میں آپ کو حج کے افعال بجالاتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے خیال کیا کہ آپ نے عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد حج کا احرام باندھا لہٰذا یہ تمتع ہے۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ قران تھا کیونکہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ جن لوگوں نے ہدی چلائی ہے ان کے علاوہ حضرات احرام کھول دیں اور آپ نے خود اس وقت احرام کھولا جب حاجی، حج سے فارغ ہو کر احرام کھولتا ہے۔

قران کے افضل ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ قران کے لیے احرام میں تاخیر نہیں ہوتی یعنی حج اور عمرہ کا احرام بیک وقت باندھا جاتا ہے جب کہ تمتع میں تاخیر ہوتی ہے۔ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد حج کے دنوں میں احرام باندھا جاتا ہے تو جس کا احرام جلدی باندھا جائے وہ افضل ہے۔ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ سے "وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ" (حج اور عمرہ کو اللہ تعالٰی کے لیے پورا کرو) کی تفسیر میں منقول ہے کہ ان دونوں کا اپنی بستی سے (اکٹھا) احرام باندھنا اتمام ہے۔

احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۴۵ ـــــ تمتع اور قران کے جانور پر سواری کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک تمتع اور قران کی ہدی (جانور) پر سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو ہدی کا جانور لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہدی ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو سوار ہو جاؤ۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ایسے جانور پر ضرورت کے تحت ہی سوار ہونا جائز ہے مطلقاً نہیں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا (ہدی کا) جانور لے جا رہا تھا اور وہ تھک گیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہدی کا جانور ہے، آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔

معلوم ہوا کہ پہلے گروہ نے جس روایت سے استدلال کیا ہے اس میں بھی ضرورت کے وقت سوار ہونا ہی مراد ہے۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اشیاء کی دو قسم ہیں ایک وہ جن میں ملکیت مکمل ہوتی ہے اور کوئی ایسا سبب نہیں پایا جاتا جو ملکیت کے احکام کو زائل کر دے مثلاً جس غلام کو مدبر نہ بنایا گیا ہو یا لونڈی کو ام ولد نہ بنایا گیا ہو اسی طرح جس جانور کو مالک نے کسی سلسلے میں لازم نہ کیا ہو تو ایسی چیزوں کو بیچنا، ان سے نفع اٹھانا اور دوسرے کو نفع اٹھانے کے لیے دینا جائز ہے چاہے اس کا معاوضہ لے یا نہ؟ تو جس سے نفع اٹھا سکتا ہے اسے دوسروں کو نفع اٹھانے کے لیے دینا بھی جائز ہے اس کا معاوضہ لے یا نہ ـــــ لیکن جب جانور کا مالک اُسے (تمتع یا قران کے لیے) واجب کر دے تو بالاجماع اسے اجرت پر دینا اور اس کے منافع کا بدل لینا جائز نہیں لہٰذا خود بھی اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۴۶ ــــ محرم کن جانوروں کو ہلاک کرسکتا ہے

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کیا جائے، بچھو، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا ـــــ ایک روایت میں سانپ اور بھیڑیئے کا بھی ذکر ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کلب عقور" سے مراد شیر ہے۔
اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا کہ جس "کلب عقور" کو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں قتل کرنا جائز قرار دیا ہے اس سے مراد شیر ہے لہٰذا حالت احرام میں ہر قسم کے درندے کو قتل کرنا جائز ہے۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ کلب عقور سے معروف کتا ہی مراد ہے شیر مراد نہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں بھی یہ بات مذکور نہیں بلکہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔
بلکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی احادیث مروی ہیں جن سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ہر درندے کو قتل کرنا جائز نہیں۔
حضرت عبدالرحمٰن ابوعمار فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انھوں نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا کیا یہ شکار ہے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں"۔
ایک روایت میں ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "یہ شکار ہے" اور آپ نے اس کا شکار کرنے والے پر مینڈھا لازم فرمایا۔
حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب بجو درندہ ہے اور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو ناجائز قرار دیا بلکہ اس کے قتل پر تاوان رکھا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کلب عقور سے ہر درندہ نہیں بلکہ معروف "باؤلا کتا" ہی مراد ہے۔
اگر کہا جائے کہ اگر تمام درندوں کا یہ حکم نہیں تو بھیڑیئے کو قتل کرنا جائز کیوں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں اور پرندوں کا ذکر فرمایا جن کو حرم و احرام میں قتل کیا جا سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے علاوہ کو قتل کرنا جائز نہیں تو جن حضرات کے نزدیک ان میں بھیڑیا بھی شامل ہے ان کے نزدیک تمام درندوں کو قتل کرنا جائز ہے لیکن جو بھیڑیئے کو قتل کرنا جائز نہیں سمجھتے ان کے نزدیک کتے کے علاوہ درندوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی قیاس کرتے ہوئے کہے کہ چونکہ حالت احرام میں سانپ کو قتل کرنا جائز ہے اور اسی بنا پر تمام حشرات الارض کو ہلاک کرنا جائز نہیں تو کتے کو ہلاک کرنے کی اجازت سے تمام درندوں کو قتل کرنے کی اجازت ثابت ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہی بات ہوتی تو جس طرح کوے اور چیل کو مارنے کی اجازت ہے تمام پرندوں کے لیے یہی حکم ہوتا حالانکہ باز اور شکرے وغیرہ کا شکار جائز نہیں۔ لہٰذا باؤلے کتے کو مارنے کی اجازت سے ہر درندے کو مارنے کی اجازت ثابت نہ ہوگی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۴۷ ــــ غیر محرم کا حرم سے باہر کا شکار، محرم کھا سکتا ہے یا نہیں

حالت احرام میں شکار کرنا حرام ہے لیکن اگر کوئی ایسا شخص جو محرم نہ ہو، محرم کے حکم، اشارے یا مدد کے بغیر خود اپنے لیے

شکار کرے تو اس کا کھانا محرم کے لیے جائز ہے یا نہ؟

(۱)۔ بعض حضرات کے نزدیک محرم اس شکار کا گوشت نہیں کھا سکتا کیونکہ یہ شکار حرام ہے۔ لہٰذا اس کا گوشت بھی حرام ہے۔

(۲)۔ کچھ حضرات کا موقف یہ ہے کہ جو شکار، محرم کے لیے کیا گیا اگرچہ اسے غیر محرم نے کیا ہے وہ اسی طرح ہے جیسے خود محرم نے شکار کیا لہٰذا حرام ہے۔

(۳)۔ تیسرے گروہ کا مسلک یہ ہے کہ غیر محرم کا شکار، محرم اور غیر محرم دونوں کے لیے حلال ہے، احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے متعدد روایات سے استدلال کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی کچھ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دو ہم محرم ہیں ——— حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکار کا گوشت لایا گیا اور آپ محرم تھے تو آپ نے تناول نہ فرمایا۔ ——— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہرن کا ابلا ہوا گوشت پیش کیا گیا اور آپ محرم تھے تو آپ نے واپس لوٹا دیا۔

ان احادیث میں شکار کا گوشت لوٹانے کی علت مذکور نہیں کہ وہ کیا تھی آیا احرام کی وجہ سے لوٹایا یا کسی اور وجہ سے لہٰذا ان سے استدلال صحیح نہیں بلکہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا اس میں صحابہ کا اختلاف ہے لیکن میرے نزدیک اس (کے کھانے) میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی یہ بات مذکور ہے لیکن لوٹانے کی علت واضح نہیں۔ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کی وضاحت ہے لیکن وہ حدیث مضطرب ہے۔

دوسرے گروہ کا استدلال حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے حالتِ احرام میں شکار کا گوشت حلال ہے جب تک تم خود شکار نہ کرو اور تمہارے لیے شکار نہ کیا جائے۔

تیسرے گروہ نے ان حضرات کو یوں جواب دیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کہ "جب تک تمہارے لیے شکار کیا جائے" میں اس بات کا احتمال ہے کہ تمہارے حکم سے شکار کیا جائے ——— اگر یہ بات ہے تو وہ محرم پر حرام ہے۔

وہ فرماتے ہیں متعدد روایات سے ثابت ہے کہ اگر غیر محرم، محرم کے لیے اس کے حکم یا مدد کے بغیر شکار کرے تو وہ اس کے لیے حلال ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ جو محرم تھے لیکن وہ خود محرم نہیں تھے، جا رہے تھے تو ایک گورخر دیکھا وہ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اسے ہلاک کر دیا۔ جب صحابہ کرام بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا، خود شکار کیا یا قتل کیا، انھوں نے عرض کیا نہیں، فرمایا پس کھاؤ ——— معلوم ہوا کہ محرم پر وہی شکار حرام ہے جو اس نے خود کیا ہو۔

قیاس بھی اس مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص حرم سے باہر شکار کر کے حرم میں لے جائے تو یہ حرام نہیں اور اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ محرم پر جو چیز حرام ہے وہ زندہ جانور کو شکار کرنا ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۴۸ ـــــ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں، آغازِ نماز میں بیت اللہ شریف کے پاس، صفا اور مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور دو جمروں کے پاس ـــــــــ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کی مثل روایت ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانے کے قائل ہیں جبکہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف بھی شامل ہیں کے نزدیک بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔

ان حضرات کے موقف کو حدیث شریف اور قیاس سے تائید حاصل ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا یہ وہ عمل ہے جسے یہود کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو آپ نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند، پہلی حدیث کی سند سے احسن ہے نیز یہ ممکن ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کسی حکم شرعی کے آنے سے پہلے یہودیوں کے اس طریقے پر عمل کا حکم دیا ہو پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکتا ہے۔

قیاس بھی اس مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ حدیث میں جن مقامات پر ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے وہاں ہاتھ اٹھانے کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) تکبیر نماز کے لیے، (۲) دعا کے لیے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کی کیا وجہ ہے؟ تو جو حضرات اس کے جواز کے قائل ہیں وہ بیت اللہ شریف کی تعظیم کو اس کی علت قرار دیتے ہیں حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ صفا مروہ اور جمرتین وغیرہ میں جہاں دعا کے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں وہاں احرام کی صورت میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں ان مقامات کی تعظیم کے لیے نہیں۔ جب ثابت ہوا کہ ان مقامات پر احرام کی وجہ سے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں تو بیت اللہ شریف کے پاس بھی غیر احرام کی حالت میں ہاتھ نہیں اُٹھاتے جائیں گے تو جب غیر احرام کی حالت میں یہاں ہاتھ نہیں اٹھاتے تو احرام کی حالت میں بھی نہیں اٹھائے جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جن مقامات پر دعا کے لیے وقوف ہوتا ہے وہاں ہاتھ اٹھاتے ہیں لیکن جہاں وقوف نہیں ہوتا (مثلاً جمرہ عقبہ تو)۔ وہاں ہاتھ نہیں اٹھاتے تو بیت شریف کے پاس وقوف نہیں ہوتا تو وہاں بھی ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم کا یہی قول ہے۔

باب ۱۴۹ ـــــ طواف میں رمل کرنا

دونوں کاندھوں کو حرکت دیتے ہوتے پہلوانوں کی طرح چلنے کو رمل کہتے ہیں۔

کیا بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوتے رمل کرنا سنت ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا (طواف کرتے ہوئے) رمل کیا اور یہ سنت ہے انھوں نے فرمایا وہ سچ بھی کہتے ہیں اور

جھوٹ بھی، میں نے پوچھا سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا؟ فرمایا انھوں نے یہ بات سچ کہی ہے کہ آپ نے رمل فرمایا لیکن اس کے سنت ہونے کا قول غلط ہے۔ صلح حدیبیہ کے اگلے سال جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تشریف لائے تو مشرکین جبل قیقعان پر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے تین پھیروں میں رمل کرو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ رمل سنت نہیں اس موقع پر کفار کو بتانے کے لیے کہ مسلمان کمزور نہیں ہیں، رمل کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر رمل نہیں کیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک رمل سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کیا تو طواف کے تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیروں میں عام رفتار سے چلے۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس وقت مشرکین نہیں دیکھ رہے تھے۔ معلوم ہوا اس کی علت محض مشرکین کو دکھانا نہیں تھا بلکہ اس کی کوئی اور وجہ بھی تھی۔

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے رمل کے سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں۔ صحابہ کرام کا عمل بھی اسی طرح منقول ہے۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو بیت شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل کرتے اور اگر مکہ مکرمہ ہی سے تلبیہ شروع کرتے ہوتو طواف کو مؤخر کرتے اور رمل نہ کرتے۔ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل یوں مروی ہے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے موقعہ پر رمل نہ کرنے کے بارے میں حضرت مجاہد کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کے دو مطلب ہوسکتے ہیں یا تو وہ منسوخ ہو گی۔ یا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس حدیث کی روایت صحیح نہیں۔ معلوم ہوا کہ طواف قدوم میں رمل سنت ہے، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۵ ــــ طواف میں ارکان کو بوسہ دینا

بیت اللہ شریف کے چاروں ارکان[1] کو بوسہ دیا جائے یا صرف دو رکنوں کو؟

ایک جماعت کے نزدیک تمام ارکان کو بوسہ دینا (اور اگر ممکن نہ ہو تو چھڑی وغیرہ سے اُسے چھُو کر اسے چومنا) چاہیے۔ ان کا استدلال حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے فرماتے ہیں ہم تمام ارکان کو بوسہ دیتے تھے۔

دوسرے گروہ کے نزدیک صرف دو یمنی رکنوں کو بوسہ دینا چاہیے۔ وہ متواتر روایات سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی ان دو رکنوں یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کے پاس سے گذرتے تو بوسہ دیتے دوسرے دو رکنوں کو بوسہ نہیں دیتے تھے ــــ اس سلسلے میں روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں اور اس اعتبار سے انھیں پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث پر ترجیح حاصل ہے۔

ان حضرات نے یوں بھی استدلال کیا ہے کہ یہ دو رکن بیت اللہ شریف کے کنارے پر واقع ہیں جبکہ دوسرے دو رکن حطیم کی وجہ سے بیت اللہ شریف کے رکن نہیں ہیں تو جس طرح یمنی رکنوں کے درمیان والے حصے کو بوسہ نہیں دیا جاتا اسی طرح ان دو رکنوں (غیر یمنی رکنوں) کو بھی بوسہ نہ دیا جاتے۔ کیونکہ حطیم جو خانہ کعبہ سے باہر نصف دائرے کی شکل میں ہے خانہ کعبہ کا حصہ ہے اور اس کی وجہ سے یہ

[1] ۔ خانہ کعبہ کے چار کونے ارکان کہلاتے ہیں جس کونے میں حجر اسود ہے اسے رکن اسود اور اس کے مقابل والے کو رکن یمانی (یمنی)

دوسرے دو رکن اندر کا حصہ شمار ہوتے ہیں اس لیے رکن نہیں کہلاتے۔
حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۵۱ ـــــ صبح اور عصر کے بعد طواف کی نماز پڑھنا

اگر کوئی شخص ایسے وقت میں طواف کرتا ہے جس میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے تو کیا وہ طواف کے بعد نوافل ادا کر سکتا ہے؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک ادا کر سکتا ہے چاہے کوئی بھی وقت ہو۔ انھوں نے حضرت جبیر بن مطعم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنو عبدالمطلب! اگر تمہیں اس کام کا نگران بنایا جائے تو کسی شخص کو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکنا دن یا رات کا کوئی بھی وقت ہو۔

دوسرا قول حضرت مجاہد، حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہم کا ہے اور حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے وہ فرماتے ہیں عصر کے بعد سورج کے زرد ہونے سے پہلے اور فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے طواف کے نوافل پڑھ سکتا ہے لیکن باقی تین ممنوعہ اوقات (طلوع، غروب اور دوپہر) میں نہیں پڑھ سکتا۔ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا کہ آپ عصر کے بعد طواف کرتے اور نوافل ادا کرتے پھر جب سورج کا رنگ متغیر ہو جاتا تو طواف کرتے لیکن نوافل مغرب کی نماز پڑھ کر ادا کرتے۔

ان حضرات کا استدلال یوں بھی ہے کہ فجر کی نماز کے بعد اور نماز عصر کے بعد فوت شدہ نمازوں کی قضا جائز ہے اسی طرح ان اوقات میں نماز جنازہ بھی جائز ہے لیکن نوافل پڑھنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں اسی طرح جو شخص طواف کرتا ہے تو اس پر نوافل کی ادائیگی اسی طرح لازم ہو جاتی ہے جس طرح نماز جنازہ پڑھنا ضروری ہے۔ لہٰذا ان دو وقتوں میں طواف کے نوافل پڑھ سکتا ہے۔

تیسرا موقف یہ ہے کہ ان پانچوں اوقات میں طواف کے نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کو جو ہدایت دی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس طریقے پر طواف کر رہا ہے جو جائز ہے تو اسے طواف سے نہ روکو اور اسی طرح اگر نماز کی تمام شرائط پوری ہیں تو انھیں نوافل پڑھنے دو مطلق طواف یا نماز کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص ننگے ہو کر یا حالت جنابت میں طواف کرے تو وہ اسے منع کر سکتے ہیں اسی طرح اگر نماز کا وقت نہ ہو تو بھی منع کر سکتے ہیں۔

پہلے قول والوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ایک قول سے بھی استدلال کیا کہ یہ شہر دوسرے شہروں کی طرح نہیں تو ان حضرات کو جواب دیا گیا کہ اس بات کو تم خود تسلیم نہیں کرتے بلکہ جس طرح اوقات مکروہہ میں دیگر شہروں میں نماز پڑھنا مکروہ جانتے ہو اسی طرح مکہ مکرمہ میں بھی مکروہ سمجھتے ہو لہٰذا تمہارا یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ احناف نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے بھی استدلال کیا کہ آپ نے صبح کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کیا لیکن نوافل نہ پڑھے جب مقام ذوطویٰ میں پہنچے تو سورج طلوع ہو گیا تو دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اسی طرح منقول ہے اس سے معلوم ہوا کہ جن پانچ اوقات میں نماز پڑھنا ممنوع ہے اگر ان اوقات میں طواف کیا جائے

حاشیہ صفحہ سابقہ:۔ کہتے ہیں اور دونوں کو یمنی بھی کہہ دیتے ہیں۔

تو نماز بعد میں پڑھیں گے۔ احناف کا یہی موقف ہے اور اسے دوسرے مسالک پر ترجیح حاصل ہے۔

باب ۱۵۲ ـــ حاجی کا وقوف عرفات سے پہلے طواف کرنا

بعض حضرات کے نزدیک جو شخص وقوف عرفات سے پہلے طواف کرے اور وہ ہدی (قربانی کا جانور) بھی نہ لے گیا ہو تو وہ احرام سے نکل جاتا ہے لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک جب تک وہ حج کے تمام افعال مکمل نہ کرے، طواف یا کسی دوسری وجہ سے اس کا احرام ختم نہیں ہوتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کر لیتا ہے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے وہ ارشاد باری تعالیٰ " ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ " سے استدلال کرتے تھے۔ نیز ان لوگوں نے اس بات کو بھی دلیل بنایا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ جن لوگوں نے ہدی نہیں چلائی وہ احرام کھول دیں نیز آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے اس بات کا علم ہو جاتا جس کا اب علم ہوا تو میں ہدی نہ چلاتا۔

دوسرے گروہ کی طرف سے یوں جواب دیا جاتا ہے کہ " ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ " میں قربانی کے جانور کا ذکر ہے اس سے حاجی مراد نہیں اور بیت العتیق سے سارا حرم مراد ہے لہٰذا اس آیت سے استدلال صحیح نہیں ـــ رہا صحابہ کرام کا احرام کھولنا تو یہ ان کے ساتھ اس موقع پر خاص تھا کیونکہ اس وقت حج کے موقع پر عمرہ کرنا گناہ سمجھا جاتا تھا تو اب اس کی اجازت ملی انہوں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا جسے عمرہ میں بدلا گیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھے پھر اسے فسخ کر کے عمرہ میں بدل دے سوائے ان لوگوں کے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابہ کرام سے فرمایا یہ تمہارے ساتھ خاص ہے۔ گویا احرام سے نکلنا اس بنیاد پر تھا یہ مقصد نہیں کہ جو حاجی طواف کرے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص عمرہ کا احرام باندھتا ہے وہ طواف اور سعی کے بعد فارغ ہو جاتا ہے۔ لیکن جس نے اپنے ساتھ حج کے لیے ہدی بھی چلائی ہو وہ اس وقت احرام سے نکلتا ہے جب حج کے تمام افعال سے فارغ ہو جاتا ہے تو جب ہدی کی وجہ سے وہ طواف کے بعد احرام سے نہیں نکلتا تو حج کے شروع کرنے سے اس کا قربانی کے دن سے پہلے احرام سے نہ نکلنا زیادہ لائق ہے۔

باب ۱۵۳ ـــ قارن پر حج اور عمرہ کے کتنے طواف ہیں

جو شخص حج اور عمرہ کے لیے ایک احرام باندھتا ہے اور حج سے فراغت کے بعد احرام سے نکلتا ہے اسے قارن کہتے ہیں قارن پر حج اور عمرہ کے لیے الگ الگ طواف لازم ہیں یا صرف ایک بار طواف کرنا کافی ہے۔

اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک ایسے شخص کو ایک بار طواف کرنا کفایت کرتا ہے جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک حج اور عمرہ کے لیے الگ الگ طواف کرے گا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہا کی روایات سے استدلال کیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص حج اور عمرہ کو جمع کرے اسے ان دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے پھر بیک وقت دونوں کے احرام سے باہر آئے۔ دوسرے گروہ کی طرف سے جواب دیا گیا کہ یہ حدیث دراوردی سے مروی ہے اور اس میں ان سے خطا ہوئی کیونکہ یہ مرفوع حدیث نہیں بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور دراوردی کی روایت قبول نہیں کرتے تو یہاں کیسے قبول کر لی۔

علاوہ ازیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا یہ قران نہیں تھا۔ حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تمتع کیا تھا ـــــ آپ نے پہلے عمرہ کیا پھر حج کے لیے احرام باندھا، صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔ دراصل سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھ کر آئے تھے پھر آپ نے اسے فسخ کر کے عمرہ میں بدلا اور تمتع کیا۔ آپ نے صحابہ کرام کو بھی اسی بات کا حکم دیا اور اس وقت آپ بیت اللہ شریف کا طواف کر چکے تھے۔ تو آپ کے ارشاد گرامی کہ تمہیں ایک طواف کافی ہے سے مراد طواف قدوم ہے جو کیا جا چکا تھا یعنی وہ عمرہ کے لیے کافی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا انھوں نے ان دونوں کے لیے ایک طواف کیا، اس حدیث سے بھی پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے لیکن اس سے مراد قران نہیں بلکہ تمتع ہے یعنی وہ ان دونوں کو جمع کرنے کے بعد ایک طواف کریں کیونکہ عمرے کا طواف تو وہ پہلے ہی کر چکے تھے اور چونکہ انھوں نے مکہ مکرمہ ہی سے حج کا احرام باندھا تھا اس لیے ان پر یوم نحر سے پہلے طواف نہ تھا جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے۔

پہلے گروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں حج اور عمرہ کے لیے ایک طواف کافی ہے۔ اس کے جواب میں یوں کہا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! میرے علاوہ آپ کے تمام اہل خانہ حج اور عمرہ کے ساتھ لوٹیں گے تو آپ نے فرمایا چلو تمہارے لیے حج اور عمرہ کی طرف سے ایک طواف کافی ہے ـــــ دراصل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد حائضہ ہو گئی تھیں اور وہ طواف نہ کر سکیں اور نہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ لہٰذا جب انھوں نے قران نہیں کیا تو اس حدیث سے کیسے استدلال کیا جا سکتا ہے بلکہ ام المومنین نے بعد میں تنعیم پر جا کر احرام باندھا اور عمرہ کیا اور اس کے لیے سعی اور طواف کیا۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملایا اور دونوں کے لیے ایک طواف کیا، تو اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس سے مراد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے طواف کعبہ مراد نہیں، چنانچہ حضرت ابو زبیر کی روایت میں ہے فرماتے ہیں انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کی درمیان صرف ایک بار سعی کی۔

قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص صرف حج کا احرام باندھے تو اسے طواف اور سعی کرنا پڑتی ہے اور اگر وہ صرف عمرہ کا احرام باندھے تو بھی اس پر طواف کعبہ اور سعی لازم ہے اسی طرح اگر وہ جنایت کا ارتکاب کریں تو کفارہ لازم آتا ہے لہٰذا جب وہ دونوں کو ملائیں تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ ہر ایک لیے طواف بھی کریں اور سعی بھی۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۵۴ — مزدلفہ میں ٹھہرنے کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک مزدلفہ میں وقوف فرض ہے اور اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ ان کا استدلال قرآن پاک کی اس آیت سے ہے: فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ (پس جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

علاوہ ازیں وہ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مزدلفہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری اونٹنی کمزور ہو گئی تھی کیا میرا حج ہو گیا (یعنی میں اب حاضر ہوا ہوں کیا جو افعال میں نہیں کر سکا ان کی وجہ سے میرے حج میں فرق تو نہیں پڑا) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز (نماز فجر) پڑھی اور اس سے پہلے ہمارے ساتھ وقوف کر لیا، وہ رات یا دن کو میدان عرفات سے لوٹا تو اس کا حج پورا ہو گیا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ میدان عرفات میں وقوف فرائض حج سے ہے لیکن مزدلفہ کا وقوف حج کے فرائض سے نہیں ہے وہ فرماتے آیت کریمہ میں مشعر حرام کے پاس ذکر خداوندی کا ذکر کیا گیا ہے وقوف کا نہیں اور اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مزدلفہ میں ٹھہرے لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس کا حج مکمل ہو گا (یعنی اس کی وجہ سے فرق نہیں پڑے گا) تو جو بات آیت کریمہ میں مذکور نہیں (یعنی وقوف مزدلفہ) اس کے چھوٹنے سے حج کا مکمل ہونا زیادہ مناسب ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حج سے متعلق کئی باتوں کا ذکر فرمایا لیکن وہ فرض نہیں مثلاً صفا اور مروہ پہ سعی کا ذکر کیا گیا لیکن وہ فرض نہیں۔ جس حدیث سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ جس نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی اس کا حج مکمل ہو گیا حالانکہ اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جو شخص رات کو مزدلفہ میں ٹھہرے پھر صبح کے وقت سو جائے اور امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکے۔ حتیٰ کہ نماز قضا ہو جائے تو اس کا حج بھی مکمل ہو جاتا ہے۔ دوسرے گروہ نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا کہ نجد کے ایک گروہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے حج کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا، حج عرفات کے دن ہوتا ہے پس جس نے صبح کی نماز سے پہلے عرفات میں وقوف کر لیا اس کا حج مکمل ہو گیا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم جامع کلمات کے ساتھ گفتگو فرمایا کرتے تھے اس لیے آپ نے ایسا جواب دیا جو جامع تھا اگر مزدلفہ میں ٹھہرنا ضروری ہوتا تو آپ اس کا بھی ذکر فرماتے۔

اگر کہا جائے کہ صرف وقوف عرفات فرض نہیں بلکہ طواف زیارت بھی فرض ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں حج کے تمام فرائض کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ وقوف کے سلسلے میں وضاحت فرمائی یہ مطلب نہیں کہ اب اس کے ذمہ حج کا کوئی فرض باقی نہیں اس کے بعد طواف زیارت بھی فرض ہے۔

قیاس کے مطابق بھی دوسرے گروہ کا موقف درست قرار پاتا ہے وہ یوں کہ اس بات پر سب متفق ہیں کہ کمزور لوگ مزدلفہ کی رات منیٰ کی طرف واپس آ سکتے ہیں۔ جیسے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے وقوف مزدلفہ سے پہلے واپسی کی اجازت مرحمت فرمائی معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں ٹھہرنا ساقط ہو گیا جبکہ عذر کے باوجود عرفات میں وقوف ضروری ہے اگر دونوں کا حکم ایک جیسا ہوتا ہے تو عرفات سے واپسی کے لیے بھی عذر کارگر ہوتا، جیسے طواف زیارت

بیمں کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا کیونکہ وہ فرض ہے اور طواف صدر ساقط ہو جاتا ہے کیونکہ وہ واجب ہے معلوم ہوا کہ مزدلفہ میں وقوف فرض نہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۵۵ ـــــ مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنیکا طریقہ

عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں وقت عشاء میں جمع کی جاتی ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ اذان اور علیحدہ علیحدہ تکبیر کہی جائے یا کیا صورت اختیار کی جائے اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک ہر نماز کے لیے اذان اور تکبیر کہی جائے یعنی دو اذانیں اور دو تکبیریں ہوں۔ ان کی دلیل حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ شریف کی طرف نکلا جب وہ مزدلفہ میں تشریف لائے تو دو نمازوں کو جمع کیا اور ان کے لیے (الگ الگ) اذان اور اقامت کہی اور ان کے درمیان نماز نہیں پڑھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک صرف پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جو عمل مذکور ہوا اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلی نماز کے بعد لوگ بکھر گئے تھے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں دو نمازوں کے درمیان کھانے کا وقت رکھا تھا۔ لہٰذا اگر اس قسم کی صورت ہو تو دوبارہ اذان اور اقامت کہی جا سکتی ہے لیکن جب لوگ موجود ہوں اور پہلی نماز کے بعد کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہو جائیں تو پھر ایک اذان اور ایک اقامت کافی ہے۔ چنانچہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا اور فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے اور وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر اسی طرح کیا تھا۔ دیگر صحابہ کرام مثلاً حضرت ایوب انصاری حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت دونوں کہی جائیں اور دوسری نماز کے لیے صرف اقامت کہی جائے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے چنانچہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا اور قیاس سے بھی اپنے موقف کی تائید بیان کی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں تشریف لائے تو وہاں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ دو نمازوں کو جمع فرمایا ـــــ نیز چونکہ عرفات میں یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے لہٰذا یہاں بھی اسی طرح کیا جائے۔

باب ۱۵۶ ـــــ مزدلفہ سے جلدی واپس آنیوالے کمزور لوگوں کیلئے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنیکا وقت

مزدلفہ سے واپسی پر منیٰ میں جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے لیکن جو لوگ کمزوری وغیرہ کے

باعث رات کو واپس آجائیں تو کیا وہ طلوعِ شمس سے پہلے کنکریاں مار سکتے ہیں؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک وہ طلوعِ فجر کے بعد کنکریاں مار سکتے ہیں۔

ان کی دلیل حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنھیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (جلدی) واپس بھیجا تو ہم نے فجر کے ساتھ ہی کنکریاں ماریں۔ اسی طرح نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ ہمارے کمزور لوگوں اور عورتوں کو لے جائیں وہ مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھیں اور لوگوں کی بھیڑ سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک طلوعِ آفتاب سے پہلے کنکریاں نہیں مار سکتے۔ وہ فرماتے ہیں پہلے گروہ نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے ان میں اس بات کی وضاحت نہیں کہ طلوعِ آفتاب سے پہلے کنکریاں ماری گئی تھیں۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت دی تو اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اندھیرے میں مزدلفہ سے واپسی کی اجازت دی۔ چنانچہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم واپسی کی اجازت فرماتے لیکن کنکریاں مارنے کی اجازت نہ ہوتی۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم سے فرمایا اے میرے چچازاد بھائیو! لوگوں کی بھیڑ سے پہلے جلدی چلے جاؤ لیکن طلوعِ آفتاب تک کنکریاں نہ مارنا۔ اسی طرح دیگر احادیث میں بھی ہے تو پہلے گروہ کی پیش کردہ احادیث کا مطلب بھی یہی ہے کہ کمزور مردوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے جلدی واپسی کی اجازت دی گئی۔ کنکریاں مارنے کے لیے طلوعِ آفتاب کی پابندی تھی البتہ اگر کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں مارے تو اس کا یہ عمل کافی ہوگا لیکن وہ گنہ گار ہوگا۔

باب ۱۵۷ — طلوعِ فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا

بعض حضرات کے نزدیک قربانی کے دن طلوعِ فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا جائز ہے۔

ان کا استدلال حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ قربانی کے دن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باری تھی تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں مزدلفہ کی رات فرمایا کہ وہ واپس جائیں چنانچہ انھوں نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار کر فجر کی نماز مکہ مکرمہ میں جا پڑھی۔

دوسرے حضرات کے نزدیک طلوعِ فجر سے پہلے کنکریاں مارنا جائز نہیں اور اگر کوئی شخص ایسا کرے تو اس پر اعادہ ضروری ہے ورنہ قربانی دینا ہوگی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو مزدلفہ سے جلد واپسی کی اجازت دی ہے تو وہ صرف منیٰ میں آنے کی اجازت تھی کنکریاں مارنے کے بارے میں آپ نے فرمایا طلوعِ آفتاب سے پہلے رمی نہ کرنا۔

پہلے گروہ نے جو حدیث پیش کی ہے اس میں حضرت ہشام بن عروہ سے روایت میں اختلاف ہے۔ ایک روایت وہ ہے جس سے پہلے گروہ نے استدلال کیا جبکہ دوسری طریق پر مروی روایت میں ہے: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں قربانی کے دن حکم فرمایا کہ وہ مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز آپ کے ساتھ پڑھیں تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم

کا یہ حکم قربانی کے دن سے نہیں بلکہ بعد والے دنوں سے متعلق ہے اور یہ پہلی روایت کے خلاف ہے اور اس پر عمل اولیٰ ہے کیونکہ دیگر احادیث اس کی تائید کرتی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے قرب حاصل کرنا چاہتے تھے اور آپ نے قربانی کے دن شام تک طواف زیارت نہیں کیا تھا جیسا کہ حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت میں ہے تو کیسے ممکن ہے کہ اس سے یوم النحر کی صبح مراد ہو کیونکہ دوسرے دن طلوع فجر سے پہلے رمی کے عدم جواز پر اجماع ہے تو پہلے دن کا بھی یہی حکم ہوگا۔ حضرت امام احمد بن حنبل اس بات پر تعجب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس دن سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں کیا کام تھا۔ یعنی یوم نحر کو آپ مزدلفہ سے منی کی طرف تشریف لائے آپ مکہ مکرمہ میں نہیں تھے۔ لہٰذا پہلی روایت قابل عمل نہیں ہے۔

باب ۱۵۸ جو شخص یوم نحر میں کنکریاں نہ مار سکے

اگر کوئی شخص قربانی کے دن کنکریاں نہ مار سکے تو رات کو مارے اور اگر طلوع فجر تک ایسا نہ ہو سکے تو اس پر دم لازم ہوگا۔ یہ حدیث امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے جب کہ طرفین کے نزدیک اگر قربانی کے دنوں میں ہی کنکریاں مار لیتا ہے تو دم لازم نہ ہوگا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چرواہا دن کو (بکریاں) چرائے اور رات کو کنکریاں مارے۔

طرفین کی دلیل حضرت عاصم بن عدی کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو آگے پیچھے آنے کی اجازت فرمائی وہ یوم نحر کی صبح کنکریاں مارتے پھر ایک دن رات چھوڑ دیتے پھر اس سے اگلے دن مارتے۔

حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں یہ لوگ دوسرے دن کی رمی تیسرے دن کرتے لیکن ان پر دم نہیں آتا تھا۔

وہ قیاس سے بھی اپنے موقف کی تائید پیش کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں حج کے مختلف مناسک میں بعض ایسے ہیں جن کو زندگی میں کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے اور ان پر دم وغیرہ کچھ بھی لازم نہیں آتا۔ مثلاً صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف صدر ہے۔

بعض امور کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے اگر انھیں وقت پر نہ کرے تو دم لازم آئے گا تو جس کے لیے وقت باقی ہے اسے دم لازم ہوئے بغیر قضاء کیا جائے گا اور جس کے لیے وقت باقی نہیں اسے قضا نہیں کر سکتا اور دم لازم ہوگا تو جب کنکریاں دوسرے دن ماری جا سکتی ہیں تو معلوم ہوا ان کا وقت باقی ہے لہٰذا دم لازم نہیں ہوگا۔

باب ۱۵۹ تلبیہ کہنا کب چھوڑے

بعض حضرات کے نزدیک حاجی میدان عرفات میں تلبیہ نہ کہے رہا یہ مسئلہ کہ کب تلبیہ کہنا ختم کرے تو بعض کے نزدیک جب میدان عرفات کی طرف جانے لگے تو تلبیہ کہنا بند کر دے۔ جب کہ کچھ حضرات کے نزدیک وقوف عرفات کے وقت اسے ترک کرے۔

ان حضرات نے حضرت عبداللہ بن عمر، اسامہ بن زید، انس بن مالک اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا کہ عرفات میں ہم میں سے بعض تکبیر کہتے تھے اور بعض تہلیل، اور کسی کو بھی روکا نہیں جاتا تھا۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ حاجی جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہے وہ کہتے ہیں کہ جن روایات سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے ان میں تلبیہ کی نفی نہیں ہے۔ کیونکہ یوم عرفہ سے پہلے بھی تو حاجی تکبیر و تہلیل کہہ سکتا ہے حالانکہ اس وقت تلبیہ بھی کہا جاتا ہے لہٰذا ان روایات سے استدلال صحیح نہیں۔ پھر متواتر روایات سے ثابت ہے کہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا جاتا تھا۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔ حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے عرفہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ دن تسبیح، تکبیر اور تہلیل کا دن ہے تو حضرت اسود رضی اللہ عنہ منبر پر پہنچ گئے اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس دن اس منبر پر تلبیہ کہا چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ کہا۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کا وقت ہے۔

باب ۱۶ محرم کب لباس اور خوشبو استعمال کر سکتا ہے

حج کرنے والے کے لیے سلا ہوا لباس پہننا اور خوشبو لگانا کس وقت جائز ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ جب اس کے لیے جماع جائز ہو جاتا ہے اسی وقت سلا ہوا لباس پہننا اور خوشبو لگانا جائز ہوتا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ کنکریاں مارنے کے بعد جب سر منڈا لیتا ہے تو لباس پہننا اور خوشبو لگانا دونوں جائز ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ حلق کرانے کے بعد لباس تو پہن سکتا ہے لیکن خوشبو کا وہی حکم ہے جو جماع کا ہے جب تک طواف نہ کرلے جماع بھی نہیں کر سکتا اور خوشبو بھی نہیں لگا سکتا۔

پہلے قول والوں نے حضرت عکاشہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس شام (قربانی کے دن کی شام) تک بیت اللہ شریف کی طرف نہیں لوٹا وہ سلے ہوئے کپڑے اور خوشبو ترک کردے۔

دوسرے حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے کنکریاں ماریں اور حلق کروایا تو تمہارے لیے خوشبو لگانا (سلے ہوئے) کپڑے پہننا اور عورتوں سے (جماع) کے سوا باقی تمام امور (جو احرام کی وجہ سے جائز نہ تھے) جائز ہو گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جب تم نے کنکریاں ماریں تو اب تمہارے لیے عورتوں کے علاوہ سب کچھ جائز ہے۔ ایک شخص نے پوچھا خوشبو بھی؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر انور پر خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ ظاہر ہے کہ آپ کے اس ارشاد گرامی میں حلق کے بعد کا ہی ذکر ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو امور محرم پر حرام ہوتے ہیں وہ تمام امور احرام کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں لیکن کیا ان کی علت یک وقت ٹوٹ جاتی ہے تو ایسا نہیں بلکہ رمی کے بعد حلق جائز ہو جاتا ہے لیکن جماع کا حکم اسی طرح باقی رہتا ہے۔ ان دونوں باتوں پر اتفاق ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ خوشبو اور لباس کا حکم حلق کی طرح ہو گا یا جماع کے حکم جیسا؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ حج کا احرام باندھنے والا عرفات میں وقوف سے پہلے جماع کرے تو اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے لیکن اپنے جسم سے بال اتارے یا ناخن کاٹے تو اس پر فدیہ لازم ہوتا ہے اور اگر وقوف عرفات سے پہلے لباس پہنے تو بھی فدیہ لازم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ لباس کا حکم جماع کی طرح نہیں بلکہ بال اور ناخن اتارنے کے حکم جیسا ہے اور حلق کے بعد ناخن وغیرہ کاٹنا جائز ہو جاتا ہے لہٰذا لباس پہننا بھی جائز ہو گا۔ خوشبو کے بارے میں بھی یہی قیاس ہے۔

اگر کہا جائے کہ حلق کے بعد بوسہ لینا بھی حرام ہے حالانکہ وقوف عرفات سے پہلے اس کا حکم لباس کے حکم جیسا ہوتا ہے تو لباس پہننا بھی حرام ہونا چاہیے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بوسہ اسبابِ جماع میں سے ہے اور لباس اصلاحِ بدن سے ہے لہٰذا دونوں کا حکم مختلف ہو گا۔

باب ۱۶۱ —— طوافِ زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا

جس عورت کو طواف زیارت کے بعد اور طواف صدر سے پہلے حیض آجائے تو اس کا حکم کیا ہے؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ جب تک وہ طواف صدر نہ کرلے واپس نہیں لوٹ سکتی۔ وہ حضرت حارث بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کی ہدایت سے استدلال کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا اس کا آخری عمل طواف ہونا چاہیے۔ حضرت حارث نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی عورت نے طواف زیارت کر لیا پھر اسے حیض آیا تو وہ طواف صدر کے بغیر واپس جا سکتی ہے انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ آخر میں طواف کریں البتہ حائضہ عورت پر تخفیف فرمائی۔ حضرت ام سلیم اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہما کو یہ صورت پیش آئی تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں یہی حکم دیا تھا۔ حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی بات کی طرف رجوع فرمایا تو اس سے حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی روایت کا نسخ ثابت ہو گیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۶۲ —— مناسک حج میں تقدیم و تاخیر

اگر کوئی شخص کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈائے یا سر منڈانے سے پہلے طواف کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

اس سلسلے میں متعدد روایات میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اس سے بعض حضرات نے استدلال کیا کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ ان احادیث میں اگرچہ اس بات کا بھی احتمال ہے لیکن یہ احتمال بھی ہے کہ اگر کوئی شخص جہالت سے ایسا کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن جان بوجھ کر ایسا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں یوں

عرض کیا یارسول اللہ! میں نے غیر شعوری طور پر ذبح سے پہلے حلق کروا لیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ـــــ گویا یہ بھولنے کی صورت تھی، جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا جا سکتا۔ پھر ایک دوسری روایت میں یوں بھی ہے کہ آپ نے ان کو یہ بات فرمانے کے بعد کہ کوئی حرج نہیں، فرمایا کہ حج کے احکام سیکھو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی لوگوں نے ایسا کیا اور وہ مسائل سے واقف نہ تھے۔ نیز اس عمل کے عدم جواز پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی دلالت کرتی ہے وہ فرماتے ہیں جس نے حج کا کوئی عمل آگے یا پیچھے کیا تو وہ اس کے لیے خون بہائے (قربانی کرے) اگر قارن ذبح سے پہلے حلق کروائے تو اس پر دم (قربانی) لازم آئے گا یا نہیں، اگر لازم ہوگا تو ایک یا دو؟ اس سلسلے میں حنفی ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر ایک دم ہوگا۔ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں دو دم لازم ہوں گے جبکہ صاحبین کے نزدیک کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ صاحبین نے ان احادیث سے استدلال کیا جن میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن دوسری روایات جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا جا سکتا نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول کہ دم لازم ہے، صاحبین کے خلاف حجت ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر وہ شخص مفرد ہو تو ذبح کرنا واجب نہیں بلکہ افضل ہے لہٰذا تقدیم و تاخیر میں کوئی حرج نہیں لیکن قارن یا متمتع ہونے کی صورت میں قربانی واجب ہے پس تقدیم و تاخیر کی صورت میں دم واجب ہوگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر محصر (جسے رکاوٹ پیدا ہو جائے) قربانی کے قربان گاہ تک پہنچنے سے پہلے حلق کرواتے تو اس پر دم واجب ہوتا ہے اور اس بات پر اجماع ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ قارن کا بھی یہی حکم ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس پر دو دم آئیں گے یا ایک؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ قارن یا متمتع اگر صرف حج افراد یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوتا۔

جب اس نے دونوں کو جمع کیا تو ایک قربانی لازم ہوئی تو اب تقدیم و تاخیر سے بھی ایک ہی دم لازم ہونا چاہیے کیونکہ یہ دو حرمتیں نہیں بلکہ ایک ہی حرمت ہے اس لیے اس کا سبب ایک ہے۔ اس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف ثابت ہوا۔

باب ۱۶۳ ـــ اہل مکہ عمرہ کے لیے کہاں سے احرام باندھیں

عمرہ کرنے والے اہل مکہ کے لیے مقام تنعیم سے احرام باندھنا ضروری ہے یا حرم کے باہر کسی بھی مقام سے احرام باندھا جا سکتا ہے؟ کچھ حضرات کے نزدیک مقام تنعیم سے احرام باندھنا ضروری ہے۔

ان کا استدلال یوں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مقام تنعیم پر لے جائیں وہاں جب ٹیلوں کے پاس اتریں تو انھیں احرام باندھنے کا کہیں۔

دوسرے حضرات کے نزدیک مقام تنعیم کی پابندی نہیں بلکہ کسی بھی مقام سے احرام باندھا جا سکتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مقام تنعیم پر اس لیے احرام باندھا کہ وہ جگہ قریب تھی۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ کی قسم! سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ یا تنعیم کا ذکر نہیں فرمایا کہ وہاں سے احرام باندھیں لیکن حرم سے تنعیم قریب تھا اس لیے میں نے وہاں سے احرام باندھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ اہل مکہ عمرہ کرنے کے لیے حرم کے باہر سے احرام باندھیں، تنعیم کی تخصیص نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۶۴ — قربانی کا جانور حرم سے باہر ذبح کرنا

بعض حضرات کے نزدیک ہدی (قربانی کے جانور) کو حرم میں جانے سے روکا جائے تو اسے حرم سے باہر ذبح کیا جا سکتا ہے ان کا استدلال یوں ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے جانور ذبح فرمائے۔ نیز ایک موقعہ پر مقام سُقیا میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے سر میں تکلیف ہو گئی اور انھوں نے احرام باندھا ہوا تھا تو حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف سے اونٹ ذبح کر کے وہاں کے لوگوں کو کھلایا،

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقعہ پر جانور حرم کے اندر ذبح کیے گئے کیونکہ مسلمانوں کو خانہ کعبہ سے روکا گیا تھا حرم سے نہیں۔ چنانچہ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ میں تھے تو آپ کے خیمے حرم سے باہر اور مصلےٰ حرم کے اندر تھا اور حضرت ناجیہ بن جندب اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں میں نے جانور کو حرم میں ذبح کیا، لہٰذا صلح حدیبیہ کے واقعہ سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے جو اونٹ ذبح کیا گیا وہ صدقہ تھا، اور اس کے لیے حرم کی قید نہیں پھر قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کیونکہ جب کفارۂ ظہار وغیرہ میں مسلسل روزے رکھنے کا حکم ہے تو کسی عذر کی وجہ سے اس تسلسل کو چھوڑنا جائز نہیں اسی طرح جب قرآن مجید میں قربانی کے بارے میں "کعبۃ اللہ (یعنی حرم) تک پہنچنے والی قربانی" کے الفاظ مذکور ہیں تو حرم سے باہر نہیں ہو سکتی۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۶۵ — ایام تشریق میں روزہ رکھنا

اگر قارن، متمتع اور محصر، قربانی کا جانور نہ پاسکیں اور یوم عرفہ سے پہلے روزے بھی نہ رکھ سکیں تو ایام تشریق میں روزے رکھ سکتے ہیں یا نہیں ؟۔

اس سلسلے میں بعض حضرات کے نزدیک ایسا ہو سکتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے لیے ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز ہے۔ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے محصر اور متمتع کو ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت دی ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں متعدد روایات میں ہے کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کو کھانے پینے اور جماع کے ایام قرار دیا۔ یہ حدیث حضرت علی المرتضےٰ، حضرت عائشہ، عمرو بن عاص، عبد اللہ بن حذافہ، ابو ہریرہ، نبیشہ ہذلی اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ ان روایات میں قارن، متمتع اور محصر کی استثناء نہیں حالانکہ یہ لوگ بھی وہاں موجود تھے لہٰذا ان روایات کے مقابلے پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کمزور ہیں ان میں سے ایک حدیث یحییٰ بن سلام سے مروی ہے اور محدثین اہل علم کے نزدیک یہ شخص ضعیف ہے لہٰذا یہ حدیث منکر ہے۔ دوسری حدیث میں حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے تو انھوں نے ایام تشریق کو حج کے دن قرار دیتے ہوئے آیت کریمہ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ۔

کی روشنی میں ان لوگوں کے لیے اجازت ثابت کی، حالانکہ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنا سب کے لیے ناجائز ہو کیونکہ دسویں ذوالحجہ کو قارن، متمتع وغیرہ روزہ نہیں رکھ سکتے کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو ایام تشریق میں ممانعت بھی سب کے لیے ہوگی۔

لہٰذا یہ حضرات دو قربانیاں دیں گے ایک تمتع یا قران وغیرہ کی دوسری پہلی قربانی نہ دینے یا روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے لازم ہوگی، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔

باب ۱۶۶ ــــ محصر حج کے احکام

جس شخص کو حج یا عمرہ کے لیے جاتے ہوئے دشمن یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جائے تو اس کے لیے احرام سے نکلنے کی کیا صورت ہے۔ اس سلسلے میں چند امور مختلف فیہ ہیں۔

۱۔ کیا وہ اسی وقت احرام سے نکل جاتا ہے یا نہیں ؟

۲۔ کیا صرف دشمن کی وجہ سے رکاوٹ کے باعث اس کے لیے احرام کھولنا جائز ہے یا بیماری بھی عذر قرار پائے گی۔

۳۔ کیا اس کے لیے سر کا حلق ضروری ہے یا نہیں ؟

پہلے مسئلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ احصار کے ساتھ ہی وہ احرام سے نکل آتے۔ ان کی دلیل حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس کے پاؤں میں کوئی چوٹ آجائے یا ٹوٹ جائے تو وہ احرام سے نکل گیا اور اس پر ایک حج لازم ہے۔ حضرت حجاج فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بیان کی تو انھوں نے بھی میری تائید کی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب تک اس کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح نہ کیا جائے وہ احرام سے نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر حلق سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کیا اور صحابہ کرام کو بھی اس بات کا حکم دیا لہٰذا حضرت حجاج رضی اللہ عنہ کی روایت جس سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے، کا مطلب یہ ہے، کہ اب اس کے لیے احرام کھولنا جائز ہو گیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی جنھوں نے اس حدیث کی تصدیق کی تھی، اس کا یہی مفہوم بیان کرتے ہیں، قرآن پاک کی آیت "وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ" کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ شخص جلدی کرتے ہوئے ہدی کے اپنے مقام تک پہنچنے سے پہلے حلق کروائے تو اس پر فدیہ لازم ہوگا۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی یہی قول ہے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا بیماری کی وجہ سے بھی احصار ہوتا ہے ؟ تو بعض حضرات نے اس کا انکار کیا۔ وہ فرماتے ہیں صرف دشمن کی وجہ سے رکاوٹ معتبر ہے لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک بیماری کی وجہ سے بھی احصار ہوتا ہے۔

پہلے قول کے قائلین نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا انھوں نے فرمایا احصار صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے ــــ جبکہ احناف کی دلیل وہی حدیث ہے جو اس باب کے شروع میں حضرت حجاج بن عمرو، حضرت ابن عباس اور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی۔ اور اس میں زخمی ہونے کی وجہ سے احصار کا ذکر ہے۔ قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جس طرح دشمن کی طرف سے خطرے کے پیش نظر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اسی طرح بیماری کی وجہ سے بھی جائز ہے اور جس طرح دشمن سے خطرے کے باعث تیمم کرنا جائز ہے اسی طرح بیماری کی وجہ سے بھی جائز ہے۔ گویا دونوں کا حکم ایک جیسا ہے لہٰذا یہاں بھی دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہو گا۔

پھر بعض حضرات کے نزدیک جس شخص کو عمرے کے لیے جاتے ہوئے احصار ہو جائے تو جب اس کی قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے وہ احرام کھول سکتا ہے لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں وہ احصار کے ختم ہونے تک اسی حالت میں رہے گا۔ — پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقعہ پر قربانی کے بعد احرام کھول دیا تھا اور احصار کے ختم ہونے کی انتظار نہیں کی۔

احناف کا بھی یہی مسلک ہے اور اسے قیاس سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ جن اُمور کو عذر کی وجہ سے ساقط کیا جاتا ہے تو اگرچہ وقت باقی ہو انھیں عذر کی صورت میں رعایت کے ساتھ ادائیگی کا حکم دیا جاتا ہے۔ مثلاً پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کی اجازت ہے تو اب وقت کا باقی رہنا اس کو ساقط نہیں کرے گا اور وقت نکلنے کی انتظار نہیں کی جائے گی اگرچہ ممکن ہے کہ وقت کے اندر پانی مل جائے۔ اسی طرح عمرے کے لیے بھی اگرچہ کوئی خاص وقت مقرر نہیں لیکن اس عذر کی وجہ سے اسے احرام کھولنے کی اجازت دی گئی اور اس سلسلے میں حج اور عمرے کا حکم ایک جیسا ہے۔

پھر اس بارے میں اختلاف ہے کہ آیا محصر پر حلق لازم ہے یا نہیں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک ضروری نہیں ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک لازمی ہے طرفین فرماتے ہیں جب احصار کی وجہ سے اس سے وہ تمام مناسک حج ساقط ہو گئے جن کی بنیاد پر وہ احرام سے باہر آتا ہے مثلاً طواف اور سعی وغیرہ تو حلق کا بھی وہی حکم ہو گا۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ باقی امور سے انھیں رکاوٹ ہو گئی ہے لہٰذا انھیں چھوڑنا پڑتا ہے جب حلق کرانے میں کوئی رکاوٹ نہیں اور حدیبیہ کے موقعہ پر صحابہ کرام نے بھی حلق کروایا تھا۔ تو حلق کرانا ضروری ہے۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مسلک کو ترجیح دیتے ہیں۔

باب ۱۶۷ — بچے کا حج

اگر بچہ حج کرے تو کیا بالغ ہونے کے بعد اس پر حج فرض ہو گا یا یہی بچپن کا حج کفایت کرے گا؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس کے لیے یہ حج کافی ہے ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک عورت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بچے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے حج ہے فرمایا ہاں اور تمہارے لیے اجر ہے۔

دوسرے حضرات کا موقف ہے کہ بچپن میں کیا ہوا حج فرض حج کی جگہ کفایت نہیں کرتا، بالغ ہونے کے بعد بصورت استطاعت حج فرض ہو گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ حج بھی باعث ثواب ہے لیکن فرض حج کی جگہ یہ حج کفایت نہیں کرتا۔ چنانچہ خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اس حدیث کے مفہوم کو واضح کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں جس بچے نے اپنے گھر والوں کے ساتھ حج کیا تو اس نے حج اسلام کو پورا کیا پھر اگر وہ جوان ہو جائے تو اس پر حج لازم ہو گا یعنی بچپن کا حج باعث ثواب ہے۔

لیکن بالغ ہونے کے بعد فرض حج کی ادائیگی لازم ہوگی۔ آپ کے اس ارشاد سے پہلی حدیث کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے کہ اس سے فرض حج مراد نہیں۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا، بچے سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے (آخر تک) معلوم ہوا کہ اس پر حج فرض نہیں۔

پھر اس بات پر اجماع ہے کہ اگر بچہ کسی وقت کی نماز پڑھ لے پھر اس وقت کے اندر ہی وہ بالغ ہو جائے تو اسے وہ نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی کیونکہ پہلی نماز فرض نہ تھی۔

اگر کہا جائے کہ کوئی شخص جس پر عدم استطاعت کی وجہ سے حج فرض نہیں کسی طرح مکہ مکرمہ پہنچ جاتا ہے تو اس سے فرض حج ساقط ہو جاتا ہے تو بچے کا حکم بھی یہی ہونا چاہیے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب بالغ شخص پیدل چل کر یا کسی بھی طرح مکہ مکرمہ پہنچ جاتے تو وہ اہل مکہ کی طرح ہو گیا اب اس پر حج فرض ہے لیکن بچہ مکہ مکرمہ پہنچ بھی جائے تو اس پر حج فرض نہ ہوگا کیونکہ اس سے قلم اٹھا لیا گیا۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۶۸ ـــ حرم میں احرام کے بغیر داخل ہونا

کیا احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونا جائز ہے؟ اس سلسلے میں بعض حضرات جواز کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں حرم شریف میں احرام کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ شریف کو اس دن سے حرم بنایا جب زمین و آسمان کو پیدا فرمایا وہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال کیا گیا ـــــ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور سرکار دو عالم کے اس ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ جس دن آپ داخل ہوئے آپ کے لیے احرام کے بغیر داخل ہونا جائز قرار دیا گیا۔ اب قیامت تک احرام کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پھر ان حضرات کے درمیان بھی اختلاف ہے بعض کے نزدیک صرف اہل مکہ احرام کے بغیر داخل ہو سکتے ہیں باقی لوگ چاہے وہ میقات کے اندر ہوں یا باہر احرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے دوسرے حضرات کے نزدیک میقات پر رہنے والے اور میقات کے اندر رہائش پذیر لوگ احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتے ہیں میقات سے باہر کے نہیں، حنفی ائمہ کا یہی مسلک ہے۔

لیکن بعض دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اہل میقات کا حکم وہی ہے جو میقات سے باہر والوں کا ہے، حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص میقات سے پہلے یا میقات پر جا کر احرام باندھے تو اس پر دم لازم نہیں ہوتا جبکہ میقات سے احرام کے بغیر اندر جانے والے پر دم لازم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ میقات سے پہلے اور اس سے باہر کا حکم ایک جیسا ہے۔

اگر کہا جائے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "اب قیامت تک اس کی حرمت لوٹ آئی ہے" کا مطلب یہ ہے کہ اس میں خون بہانا جائز نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر (خدانخواستہ) کافر مکہ مکرمہ پر حملہ کریں تو مسلمانوں کے لیے ان سے لڑنا اور ہتھیار نکالنا جائز ہے۔ معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے احرام کے بغیر داخل ہونے کی ممانعت مراد ہے۔

باب ۱۶۹ ___ جو شخص اپنی ہدی مکہ مکرمہ بھیجے

جو شخص اپنی ہدی کو قلادہ ڈالے اور اشعار کر کے مکہ مکرمہ کی طرف بھیجے تو وہ لوگوں کے حج سے فارغ ہونے تک (سِلا ہوا) لباس پہن سکتا ہے یا نہیں؟

بعض حضرات کا خیال ہے کہ اسے لوگوں کے حج سے فارغ ہونے تک حالتِ احرام میں رہنا چاہیے۔ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے اپنی قمیص کو گریبان کی طرف سے پھاڑ کر پاؤں کی طرف سے اتارا۔ صحابہ کرام نے آپ کی طرف (تجسس کے طور پر) دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے اپنی ہدی کو جسے میں نے بھیجا ہے قلادہ ڈالنے اور فلاں فلاں جگہ اشعار کرنے کا حکم دیا تو میں نے بھول کر قمیص پہن لی اب میں اسے سر کی طرف سے اتار نہیں سکتا تھا ___ آپ نے قربانی کا جانور بھیجا تھا اور خود مدینہ طیبہ میں ٹھہرے رہے۔ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

لیکن دوسرا مسلک یہ ہے کہ جب تک کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام نہ باندھے اس پر کسی ایسی چیز کو چھوڑنا واجب نہیں جسے محرم چھوڑتا ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ کچھ لوگ ہدی کا جانور بیت اللہ شریف کی طرف بھیجتے ہیں اور اسے قلادہ ڈالنے کا حکم دیتے ہیں پھر وہ لوگوں کے احرام سے نکلنے تک احرام کی حالت میں رہتے ہیں۔ اس پر ام المومنین نے ہاتھ پر ہاتھ مارا (حضرت مسروق فرماتے ہیں) میں نے پردے کے پیچھے سے سنا انھوں نے فرمایا سبحان اللہ! میں اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جانور (ہدی) کے لیے قلادہ بٹتی تھی پھر آپ اسے مکہ مکرمہ کی طرف بھیجتے اور خود ہمارے پاس ٹھہرتے، آپ کسی ایسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے جسے غیر محرم بجا لاتا ہے۔

یہ حدیث ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے لہٰذا روایات کے تواتر کی روشنی میں دوسرے گروہ کا قول ثابت ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے اور اس سلسلے میں کسی کا اختلاف نہیں جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کی یہ صورت نہیں ہے۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ جب کوئی شخص حج کرتا ہے یا عمرہ، ہدی لے جاتا ہے یا نہیں، احرام سے نکلنے کے لیے اسے کچھ افعال ادا کرنے پڑتے ہیں مثلاً طواف، حلق، سعی وغیرہ، محض وقت کے گزرنے سے احرام سے نہیں نکلتا جبکہ یہ شخص جس کے لیے بعض حضرات نے احرام کو ضروری قرار دیا، کسی عمل کے بغیر محض وقت گزرنے پر احرام سے نکلتا ہے معلوم ہوا کہ اس کا حکم وہ نہیں جو حج یا عمرہ کرنے والوں کا ہے لہٰذا اس پر وہ امور حرام نہ ہوں گے جو حج یا عمرہ کرنے والے پر حرام ہوتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۷۰ ___ محرم کا نکاح

محرم، حالتِ احرام میں نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، بعض حضرات کے نزدیک محرم نکاح نہیں کر سکتا اور نہ ہی نکاح کا پیغام

دے سکتا ہے۔ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ اس کا نکاح کیا جاتے اور نہ ہی وہ پیغام نکاح دے۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ محرم کے لیے یہ تمام امور جائز ہیں۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں حضرت میمونہ بنت حارث سے نکاح کیا اور آپ تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ پہلے گروہ نے ابورافع کی حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ حالتِ احرام میں نہیں تھے ـــــــ اس حدیث کا جواب یوں دیا گیا کہ حضرت ابورافع کی روایت کو مطر وراق نے روایت کیا اور تمہارے نزدیک وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی روایت سے استدلال نہیں کیا جاتا۔

جہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اسے نبیہ بن وہب نے روایت کیا اور یہ حضرت عمرو بن دینار، جابر بن زید اور دیگر راویوں کی مثل نہیں جنھوں نے حضرت مسروق کی روایت کی مثل روایت کیا۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ محرم لونڈی خرید سکتا ہے لیکن اس سے جماع نہیں کر سکتا، خوشبو خرید سکتا ہے لیکن استعمال نہیں کر سکتا، اسی طرح قمیص خرید سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ تمام چیزیں احرام کی حالت میں حرام ہونے کے باوجود ان کا عقد جائز ہے۔ اسی طرح حالتِ احرام میں جماع حرام ہونے کے باوجود نکاح جائز ہوگا اس کا حکم شکار کی طرح نہ ہوگا کیونکہ جس محرم کے ہاتھ میں شکار ہو اسے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے لیکن جس کے ساتھ بیوی ہو اسے چھوڑنے کا حکم نہیں دیا جاتا۔

اگر کہا جائے کہ رضاعی بہن سے نکاح جائز نہیں لیکن اسے خریدنا جائز ہے معلوم ہوا کہ نکاح اور خریدنے کا حکم الگ الگ ہے لہٰذا نکاح کو خریدنے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ تمہارا استدلال صحیح نہیں کیونکہ رضاعی بہن سے نکاح اور محرم کے نکاح میں فرق ہے کیونکہ نکاح کے بعد رضاعت کا ثبوت نکاح کو فسخ کر دیتا ہے لیکن نکاح کی موجودگی میں احرام نکاح کو نہیں توڑتا۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

الحمد للہ! آج مورخہ ۱۵ / جمادی الاول ۱۴۱۲ھ، ۲۳ / نومبر بروز ہفتہ دوسری جلد کی تلخیص مکمل ہو گئی

محمد صدیق ہزاروی سعیدی

رِیاضُ الصّالحین

(عربی۔اُردو)

مکمل سیٹ ۲ جلد

تصنیف : شیخ الاسلام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی قدس سرہٗ

{ ۶۳۱ھ ——— ۶۷۶ھ }
{ ۱۲۳۳ء ——— ۱۲۷۷ء }

ترجمہ : مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہٗ
(مترجم جامع ترمذی، شمائل ترمذی و مؤلف تعارف علمائے اہل سنت)

ناشر

فرید بُک سٹال ۳۸ اُردو بازار لاہور

ادْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
تم اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعہ

غُنیۃ الطالبین (اردو)

از محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ: مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی

تقدیم: علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

فرید بک سٹال ۳۸، اردو بازار لاہور

مشکوٰۃ شریف مترجم

۳ جلد — ہدیہ ۳۶۰ روپے

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ

مترجم: افاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

طحاوی شریف مترجم (اولی ارادہ) مع خلاصۂ مضامین (سیٹ چار جلد پر مشتمل)

محدث جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مترجم: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین

جلد اول ۱۶۵ روپے جلد دوم ۱۶۵ روپے۔ سوم جلد زیر کتابت

شرح صحیح مسلم

تصنیف: علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

اس صدی کی بہترین شرح جس میں عصر حاضر کے جدید مسائل کا محققانہ حل پیش کیا گیا ہے۔

● —— یہ شرح قارئین کو دوسری شرحوں سے بے نیاز کرے گی۔

◎

جلد ہفتم زیر کتابت ہے

○ جلد اول — ۱۵۰ روپے ○ جلد چہارم — ۱۷۵ روپے

○ جلد دوم — ۲۰۰ روپے ○ جلد پنجم — ۱۷۵ روپے

○ جلد سوم — ۲۲۵ روپے ○ جلد ششم — ۲۲۵ روپے

سنن نسائی مترجم

۳ جلد — ہدیہ ۴۵۰ روپے

امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمۃ اللہ

ترجمہ مولانا دوست محمد شاکر و مولانا حافظ محمد عبد الستار قادری

سنن ابن ماجہ مترجم

۲ جلد — ہدیہ ۳۰۰ روپے

امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوینی رحمۃ اللہ

مترجم: مولانا عبد الحکیم خان اختر شاہجہان پوری

سنن ابوداؤد شریف مترجم

۳ جلد — ہدیہ ۵۰۰ روپے

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ

مترجم: مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

بخاری شریف مترجم

۳ جلدیں — ۵۷۰ روپے

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ

مترجم: مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

جامع ترمذی مترجم مع شمائل ترمذی

۲ جلد — ہدیہ ۴۲۵ روپے

محدث جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ

مترجم: مولانا علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی

○ —— دیگر مطبوعات کی فہرست کے لیے جوابی لفافہ ارسال فرمائیں

فرید بک سٹال ◎ ۳۸۔ اردو بازار ◎ لاہور ۲

فون ۳۱۲۱۷۳ / ۷۲۲۴۸۹۹

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعہ

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف

محدث جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ وتلخیص:

مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی

ناشر

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ۳۸- اردو بازار لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ

فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف، محدّثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالےٰ

۲۳۹ھ ——— ۳۲۱ھ

۸۵۳ء ——— ۹۳۳ء

ترجمہ و تلخیص: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین

تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب : شرح معانی الآثار (اُردو ترجمہ.....طحاوی شریف) جلد سوئم

شارح : محدثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وحواشی : علامہ مولینا محمد صدیق ہزاروی

تقدیم : علامہ مفتی غلام رسول سعیدی

تصحیح : مولانا خادم حسین رضوی (جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

کتابت : محمد یعقوب کیلانی

مطبع : ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور

الطبع الاوّل : ----- / مئی ۱۹۹۷ء

الطبع الثانی : ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ / مئی ۲۰۰۲ء

ہدیہ : 625/- روپے

ناشر

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ۳۸ اردو بازار لاہور

تقسیم کار

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔اُردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

فہرست مضامین طحاوی شریف جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کے بیان میں

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَخِطْبَتِهِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

کسی (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا کرنے اور اس کے پیغامِ نکاح پر پیغام دینے کی ممانعت

۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام دے۔

۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ

حضرت عبد الرحمٰن بن شماسہ مہری فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن، مومن کا بھائی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے یہاں تک کہ وہ (پہلا) اسے چھوڑ دے اور اپنے بھائی

أَخُو الْمُؤْمِنِ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبْتَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ۔

کے پیغام نکاح کی موجودگی میں پیغام نکاح بھی نہ دے حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن لہیعہ نے حضرت یزید بن ابو حبیب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ فَيَخْطُبُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بعض بعض کے سودے پر سودا نہ کریں اور نہ ہی تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح کی موجودگی میں نکاح کا پیغام دے یہاں تک کہ منگنی کا پیغام دینے والا (پہلا) شخص اسے چھوڑ دے یا اسے اجازت دے تو اب وہ پیغام نکاح دے سکتا ہے۔

۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ۔

حضرت داؤد بن صالح بن دینار اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے

۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ يَعْنِي أَنَّهُ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں یعنی تم میں سے کوئی، اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر منگنی کا پیغام نہ دے حتیٰ کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے اور نہ ہی اپنے (مسلمان)

أَنَّهُ قَالَ لَا يَخْطِبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيْهِ.

بھائی کے سودے پر سودا کرے۔

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت سہیل بن ابوصالح اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَخْطِبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی، اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے۔ یہاں تک کہ وہ نکاح کرلے یا چھوڑ دے۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطِبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيْهِ.

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی، اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت یحییٰ بن حبان، حضرت اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيْهِ

حضرت اوزاعی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اس

حَتّٰی يَشْتَرِيَ اَوْ يَتْرُكَ وَلَا يَخْطِبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ۔

کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام دے حتیٰ کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔

۱۵۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطِبُ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی تم میں سے کوئی، کسی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام دے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَسُوْمَ بِشَيْءٍ قَدْ يُسَاوِمُ بِهٖ غَيْرُهٗ حَتّٰى يَتْرُكَهُ الَّذِيْ قَدْ سَاوَمَ بِهٖ فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَخْطِبَ امْرَاَةً قَدْ خَطَبَهَا غَيْرُهٗ حَتّٰى يَتْرُكَهَا الْخَاطِبُ لَهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہی موقف ہے وہ فرماتے جس چیز کی کسی نے بولی لگا دی ہو تو دوسرے شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ اسکی قیمت لگائے یہاں تک کہ پہلے لگانے والا اسے چھوڑ دے اسی طرح جب کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کا پیغام دیا ہو تو دوسرے شخص کیلئے پیغامِ نکاح دینا جائز نہیں حتیٰ کہ منگنی کرنیوالا (پہلا) شخص اسکو چھوڑ دے۔ ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) ۲

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ كَانَ الْمُسَاوِمُ اَوِ الْخَاطِبُ قَدْ رَكَنَ اِلَيْهِ فَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَسُوْمَ عَلٰى سَوْمِهٖ وَلَا يَخْطِبُ عَلٰى خِطْبَتِهٖ حَتّٰى يَتْرُكَ قَالُوْا وَهٰذَا السَّوْمُ وَالْخِطْبَةُ الْمَذْكُوْرَانِ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ الْمَنْهِيُّ عَنْهُمَا اِنَّمَا النَّهْيُ فِيْهِمَا عَمَّا ذَكَرْنَاهُ فَاَمَّا مَنْ سَاوَمَ رَجُلًا بِشَيْءٍ اَوْ خَطَبَ اِلَيْهِ امْرَاَةً هُوَ وَلِيُّهَا فَلَمْ يَرْكَنْ اِلَيْهِ فَمُبَاحٌ لِغَيْرِهٖ مِنَ النَّاسِ اَنْ يَسُوْمَ بِمَا سَاوَمَ بِهٖ وَيَخْطِبَ بِمَا خَطَبَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر بولی لگانے والا یا منگنی کا پیغام دینے والا اس کی طرف مائل ہو گیا ہے تو کسی (دوسرے) کیلئے جائز نہیں کہ اسکی بولی پر اپنی بولی لگائے یا اسکی منگنی پر اپنی منگنی کا پیغام دے یہاں تک کہ وہ (پہلا) اسے چھوڑ دے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مندرجہ بالا روایات میں جس بولی اور پیغامِ نکاح سے منع کیا گیا ہے اس سے وہی مراد ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور اگر کوئی شخص کسی چیز کی بولی دے یا کسی ایسی عورت کے نکاح کا پیغام دے جس کا وہ شخص ولی ہے پھر وہ شخص (جس کو بولی دی گئی یا منگنی کا پیغام دیا گیا) اس کی طرف مائل نہ ہوا تو دوسرے آدمی کے لیے اس چیز کی بولی لگانا یا اس عورت کیلئے منگنی کا پیغام دینا جائز ہے۔

۱۶۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِذَا

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوبکر بن ابوجہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تمہاری عدت ختم ہو جائے تو مجھے مطلع کر دینا فرماتی ہیں (اس دوران) مجھے کچھ حضرات نے نکاح کا

انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَخَطَبَنِيْ خُطَّابٌ فِيْنَهُمْ مُعَاوِيَةُ وَاَبُو الْجَهْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُعَاوِيَةَ خَفِيْفُ الْحَالِ وَاَبُو الْجَهْمِ يَضْرِبُ النِّسَآءَ اَوْفِيْهِ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَآءِ وَلٰكِنْ عَلَيْكِ بِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

پیغام بھیجا ان میں حضرت امیر معاویہ اور حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مالی حالت اچھی نہیں اور حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ عورتوں کو مارتے ہیں یا (فرمایا) وہ عورتوں پر زیادہ سختی کرتے ہیں تم، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اختیار کرو۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهٗ۔

حضرت شعبہ، حضرت ابوبکر بن ابوجہم رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت ابوسلمہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَطَبَهَا اَبُو الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ كُلٌّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْنَ اَنْتَ مِنْ اُسَامَةَ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کی عدت ختم ہوگئی تو حضرت ابوجہم اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما نے ان کو پیغام نکاح بھیجا تو رسول اکرم صلی اللہ وسلم ان میں سے ہر ایک سے فرماتے کہ تمہارا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کیا مقابلہ؟

۲۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَمَّا حَلَلْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب (میری عدت ختم ہونے پر) مجھ سے نکاح جائز ہوگیا تو میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر حضرت معاویہ اور حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہما کے بارے میں بتایا کہ ان دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوجہم اپنے کاندھے سے لاٹھی نہیں اتارتے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نادار ہیں ان کے پاس

أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ مِنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ وَلٰكِنْ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتُبِطْتُ بِهِ.

۲۱- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَمَّا حَلَلْتُ خَطَبَنِي مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكِحِي أُسَامَةَ فَكَرِهْتُهُ فَقَالَ انْكِحِيهِ فَنَكَحْتُهُ.

۲۲- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا الْمُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ خَطَبَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا أُزَوِّجُكِ رَجُلًا أُحِبُّهُ فَقَالَتْ بَلَى فَزَوَّجَهَا أُسَامَةَ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَى أُسَامَةَ بَعْدَ عِلْمِهِ بِخِطْبَةِ مُعَاوِيَةَ وَأَبِي الْجَهْمِ إِيَّاهَا كَانَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ تِلْكَ الْحَالَ يَجُوزُ لِلنَّاسِ أَنْ يَخْطُبُوا فِيهَا وَثَبَتَ أَنَّ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ بِالْآثَارِ الْأُوَلِ خِلَافُ ذٰلِكَ فَيَكُونُ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ مَا فِيهِ الرُّكُونُ إِلَى الْخَاطِبِ وَمَا ذَكَرْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ مَا لَيْسَ فِيهِ رُكُونٌ إِلَى الْخَاطِبِ إِلٰى حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ فَتَتَّفِقُ مَعَانِيهَا وَلَا تَتَضَادُّ.

مال نہیں تم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کرلو، حضرت فاطمہ فرماتی ہیں میں نے انہیں ناپسند کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا حضرت اسامہ سے نکاح کرلو چنانچہ میں نے نکاح کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں بہتری پیدا کی اور مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

حضرت ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں (عدت ختم ہونے کے بعد) جب مجھ سے نکاح جائز ہوگیا تو حضرت معاویہ اور ایک دوسرے قریشی نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلو میں نے انہیں ناپسند کیا تو آپ نے فرمایا ان سے نکاح کرلو چنانچہ میں نے ان سے نکاح کرلیا۔

حضرت مجالد بن سعید رضی اللہ عنہ حضرت عامر سے اور وہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک قریشی (صحابی) نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا کیا میں تمہارا نکاح ایسے شخص سے نہ کروں جس سے مجھے محبت ہے انہوں نے عرض کیا "ہاں" تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہؓ م

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لیے حضرت فاطمہ بنت قیس کو پیغام دیا حالانکہ آپ کو حضرت معاویہ اور حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہما کے پیغام نکاح کا علم ہوچکا تھا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس حالت میں لوگوں کے لیے پیغام نکاح دینا جائز ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ پہلی روایات میں جس بات کی مخالفت ہے وہ اسکے خلاف ہے تو جو کچھ اس باب کے شروع میں گزرا وہ اس صورت میں ہے جب پیغام نکاح دینے والے کی طرف میلان ہوا اور جو کچھ ہم نے بعد میں ذکر کیا وہ اس حالت میں ہے جب پیغام دینے والے کی طرف میلان نہ ہوتا کہ تمام روایات صحیح قرار پائیں ان کے معانی متفق ہوں اور ان کے درمیان تضاد نہ رہے۔

وَكَذٰلِكَ الْمُسَاوَمَةُ هِيَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا۔

۲۳ - قَدْ بُيِّنَ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ اَهْلِ بَيْتٍ مَا اَرٰى اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْهِمْ حَتّٰى يَمُوْتَ بَعْضُهُمْ جُوْعًا قَالَ انْطَلِقْ هَلْ تَجِدُ مِنْ شَيْءٍ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِحِلْسٍ وَقَدَحٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْحِلْسُ كَانُوْا يَفْتَرِشُوْنَ بَعْضَهٗ وَيَلْتَفُّوْنَ بِبَعْضِهٖ وَهٰذَا الْقَدَحُ كَانُوْا يَشْرَبُوْنَ فِيْهِ فَقَالَ مَنْ يَاْخُذُهُمَا مِنِّيْ بِدِرْهَمٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ قَالَ هُمَا لَكَ فَدَعَا بِالرَّجُلِ فَقَالَ اشْتَرِ بِدِرْهَمٍ طَعَامًا لِاَهْلِكَ وَبِدِرْهَمٍ فَاْسًا ثُمَّ ائْتِنِيْ فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ انْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَلَا تَدَعَنَّ فِيْهِ شَوْكًا وَلَا حَطَبًا وَلَا تَاْتِنِيْ اِلَّا بَعْدَ عَشْرٍ فَفَعَلَ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ بُوْرِكَ فِيْمَا اَمَرْتَنِيْ بِهٖ قَالَ هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ وَجْهِكَ نُكَتٌ مِنَ الْمَسْاَلَةِ اَوْ خُمُوْشٌ مِنَ الْمَسْاَلَةِ اَلشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ فَلَمَّا اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْمُزَايَدَةَ وَفِيْ ذٰلِكَ سَوْمٌ بَعْدَ سَوْمٍ اِلَّا اَنَّ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ السَّوْمِ سَوْمٌ لَا رُكُوْنَ مَعَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ مَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بھاؤ پر) بھاؤ لگانے کا مفہوم بھی یہی ہے۔

اس روایت میں بھی یہی بات بیان کی گئی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر فاقہ کی شکایت کی پھر وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسے گھر والوں کے پاس سے آیا ہوں کہ میرا خیال ہے جب میں ان کے پاس لوٹوں گا تو ان میں سے بعض بھوک سے مر چکے ہوں گے آپ نے فرمایا "جا کر دیکھو کیا ان کے پاس کوئی چیز ہے؟" چنانچہ وہ چلے گئے پھر ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ٹاٹ ہے جس کا کچھ حصہ وہ نیچے بچھاتے اور کچھ حصہ اوپر لیتے تھے اور یہ پیالہ ہے جس میں وہ (پانی وغیرہ) پیتے تھے۔ آپ نے فرمایا کون شخص مجھ سے یہ دو چیزیں ایک درہم کے بدلے خریدتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا "میں" (خریدتا ہوں) آپ نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دے گا ایک صحابی نے عرض کیا میں دو درہموں کے بدلے لیتا ہوں آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں تمہاری ہوئیں، پھر آپ نے اس شخص کو بلا کر فرمایا ایک درہم کا اپنے گھر والوں کے لیے کھانا خریدو اور ایک درہم کی کلہاڑی لو، پھر میرے پاس آنا، اس نے ایسا ہی کیا پھر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اس وادی میں جاؤ اور کسی کانٹے اور لکڑی کو نہ چھوڑو، دس دن کے بعد میرے پاس آنا اس نے ایسا ہی کیا پھر حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ نے جس بات کا حکم دیا تھا اس میں برکت پیدا ہوئی ہے، آپ نے فرمایا یہ تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ تم قیامت میں یوں آؤ کہ مانگنے کی وجہ سے تمہارے چہرے پر کوئی نشان یا خراشیں ہوں (محمد بن بحر راوی کو شک ہے کہ کون سا لفظ فرمایا) تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں زیادہ قیمت لگانے کی اجازت دی اور اس میں بھاؤ پر بھاؤ لگایا ہے تو معلوم ہوا کہ جس بھاؤ کا پہلے ذکر ہوا اس سے وہ بھاؤ مراد ہے کہ (جب بیچنے والے کا) کسی کی طرف میلان نہ ہو تو یہ بھی اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بھاؤ پر بھاؤ لگانے سے منع فرمایا وہ اس کے خلاف ہے لہٰذا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَبَانَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنٰى مَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ وَبِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مَا نَهٰى عَنْهُ مِنْ خِطْبَةِ الرَّجُلِ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ صَحَّحْنَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآثَارَ فِيْمَا أَبَحْنَا فِيْهِ مِنَ السَّوْمِ وَالْخِطْبَةِ وَفِيْمَا مَنَعْنَا فِيْهِ مِنَ السَّوْمِ وَالْخِطْبَةِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

نے جس بھاؤ پر بھاؤ لگانے سے منع فرمایا، اس حدیث سے اس کا مفہوم واضح ہو گیا اور حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی روایت سے پیغام نکاح پر پیغام دینے کی ممانعت کا مفہوم بھی ظاہر ہو گیا۔ بھاؤ پر بھاؤ لگانے یا پیغام نکاح پر پیغام دینے کے جواز اور مخالفت کے بارے میں (مروی) روایات کی تصحیح کے سلسلے میں ہم نے جو معنیٰ بیان کیا ہے یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ إِجَازَةِ بَيْعِ مَنْ يَزِيْدُ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے حضرات سے بھی زیادہ قیمت دینے والے کیلئے بیع کے جواز پر احادیث مروی ہیں۔

۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ أَدْرَكْتُ النَّاسَ يَبِيْعُوْنَ الْغَنَائِمَ فِيْمَنْ يَزِيْدُ۔

حضرت لیث بن سعد، حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے لوگوں کو مالِ غنیمت نیلام کرتے ہوئے پایا۔

۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَسُوْمَ عَلٰى سَوْمِ الرَّجُلِ إِذَا كَانَ فِيْ صَحْنِ السُّوْقِ يَسُوْمُ هٰذَا وَهٰذَا فَأَمَّا إِذَا خَلَا بِهِ رَجُلٌ فَلَا يَسُوْمُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن ابو نجیح، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کسی شخص کی بولی دینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ بازار کے درمیان ہو یہ بھی بھاؤ لگائے اور وہ بھی، لیکن جب تنہا ایک شخص سودا کر رہا ہو تو بولی لگانا جائز نہیں۔

بَابُ [۱۲] النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ عَصَبَةٍ

عصبہ ولی کے بغیر نکاح کرنا

۲۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے، پھر اگر اس شخص نے اس (عورت) سے جماع کیا تو اس

باطل فان اصابها فلها مهرها بما استحل من فرجها فان اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی له.

(عورت) کے لئے مہر ہوگا کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا اور اگر ان کے درمیان اختلاف ہو جائے تو حکمران اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں۔

۲۷۔ حدثنا فهد قال حدثنا احمد بن یونس قال حدثنا زهیر بن معاویة قال حدثنا یحیی بن سعید عن ابن جریج فذكر باسناده مثله.

حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۸۔ حدثنا ابو بشر الرقی قال حدثنا المعتمر بن سلیمان الرقی عن الحجاج بن ارطاة عن الزهری فذكر باسناده مثله.

حضرت حجاج بن ارطاۃ نے حضرت زہری سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۹۔ حدثنا ربیع المؤذن قال حدثنا اسد قال حدثنا ابن لهیعة قال حدثنا جعفر بن ربیعة عن ابن شهاب فذكر باسناده مثله.

حضرت جعفر بن ربیعہ نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۰۔ حدثنا ربیع الجیزی قال حدثنا ابو الاسود قال اخبرنا ابن لهیعة عن عبید الله بن ابی جعفر عن ابن شهاب فذكر باسناده مثله.

حضرت عبیداللہ بن ابوجعفر نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قال ابو جعفر فذهب الی هذا قوم فقالوا لا یجوز تزویج المرأة نفسها الا باذن ولیها وممن قال ذلك ابو یوسف ومحمد بن الحسن رحمة الله علیهما واحتجوا فی ذلك بهذه الآثار.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ کسی عورت کے لیے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرنا جائز نہیں اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد بن حسن رحمہما اللہ بھی شامل ہیں، ان حضرات نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے

وخالفهم فی ذلك آخرون فقالوا للمرأة ان تزوج نفسها ممن شاءت ولیس لولیها ان یعترض علیها فی ذلك اذا وضعت نفسها حیث كان ینبغی لها ان تضعها وكان من الحجة لهم فی ذلك ان حدیث ابن جریج الذی ذكرناه عن سلیمان بن موسی قد ذكر ابن جریج انه سأل عنه ابن شهاب

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے اور ولی کو اس سلسلے میں اعتراض کا حق نہیں جب کہ وہ اپنے نفس کو ایسی جگہ پیش کرے (نکاح کرے) جہاں اس کا پیش کرنا مناسب ہو۔

اس سلسلے میں ان حضرات کی دلیل کہ ابن جریج کی وہ روایت ہے جسے ہم نے بروایت سلمان بن موسیٰ ذکر کیا اس کے بارے میں ابن جریج فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس سے متعلق ابن شہاب زہری

فَلَمْ يَعْرِفْهُ

۳۱- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِذٰلِكَ.

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ وَهُمْ يُسْقِطُوْنَ الْحَدِيْثَ بِاَقَلَّ مِنْ هٰذَا وَحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ فَلَا يُثْبِتُوْنَ لَهُ سَمَاعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدِيْثُهُ عَنْهُ عِنْدَهُمْ مُرْسَلٌ وَهُمْ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِالْمُرْسَلِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ فَهُمْ يُنْكِرُوْنَ عَلٰى خَصْمِهِمُ الْاِحْتِجَاجَ عَلَيْهِمْ بِحَدِيْثِهٖ فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهٖ عَلَيْهِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ مَا رَوَوْا مِنْ ذٰلِكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَكَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ.

۳۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَمِثْلِيْ يُصْنَعُ بِهٖ هٰذَا وَيُفْتَاتُ عَلَيْهِ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْمُنْذِرِ فَقَالَ الْمُنْذِرُ اِنَّ ذٰلِكَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا كُنْتُ اَرُدُّ اَمْرًا قَضَيْتِيْهِ فَقَرَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا.

۳۳- وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ

پوچھا تو (یہ روایت) ان کے علم میں نہیں تھی۔

حضرت ابن ابو عمر فرماتے ہیں ہمیں یحییٰ بن معین نے ابن علیہ سے نقل کرتے ہوئے ابن جریج سے اس بات کی خبر دی ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ (محدثین) اس سے کم بات پر حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں اور حجاج بن ارطاۃ کے لیے زہری سے سماع ثابت نہیں کرتے ان کے نزدیک حجاج کے روایت مرسل ہے اور وہ (محدثین) مرسل روایت سے استدلال نہیں کرتے اسی طرح وہ ابن لہیعہ کی روایت سے استدلال کو دوسروں سے قبول نہیں کرتے تو خود اس قسم کے مسئلہ میں اس سے کیسے استدلال کرتے ہیں اور اگر حضرت زہری سے مروی روایت ثابت بھی ہو جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس کے خلاف ہوگی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی (بھتیجی) حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا اس وقت حضرت عبدالرحمن موجود نہ تھے بلکہ وہ شام میں تھے حضرت عبدالرحمن تشریف لائے تو فرمایا کیا میرے جیسے آدمی کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جاتا ہے کہ میری لڑکی کے بغیر یہ کام کیا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت منذر کی طرف سے گفتگو کی حضرت منذر نے فرمایا حضرت عبدالرحمن کو اختیار ہے انہوں (حضرت عبدالرحمن) نے فرمایا میں ایسے کام کو رد نہیں کروں گا جس کا آپ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فیصلہ فرمایا چنانچہ حضرت حفصہ ان (حضرت منذر) کے پاس رہیں اور (حضرت عبدالرحمن کا) یہ قول طلاق نہ ہوا یعنی نکاح برقرار رہا)

حضرت لیث، حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت حنظلہ اور

وَهْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حَنْظَلَةُ وَأَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ فِي حَفْصَةَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

افلح نے حضرت قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہوئے حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) کے بارے میں اس کی مثل خبر دی۔

فَلَمَّا كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَدْ رَأَتْ أَنَّ تَزْوِيجَهَا بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِغَيْرِهِ جَائِزٌ وَرَأَتْ ذٰلِكَ الْعَقْدَ مُسْتَقِيمًا حَتّٰى أَجَازَتْ فِيهِ التَّمْلِيكَ الَّذِي لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ صِحَّةِ النِّكَاحِ وَثُبُوتِهِ اسْتَحَالَ عِنْدَنَا أَنْ تَكُونَ تَرٰى ذٰلِكَ وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي ذٰلِكَ۔

پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی صاحبزادی کا نکاح جائز سمجھا اور اس عقد کو صحیح خیال کیا یہاں تک کہ اس تملیک کو جائز قرار دیا جو ہمارے نزدیک صحت نکاح اور اس کے ثبوت کے بغیر نہیں ہو سکتی تو محال ہے کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات جانتے ہوئے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا، اس کو جائز قرار دیا ہو لہٰذا اس سے حضرت زہری کی روایت کا فساد ثابت ہو گیا۔

٣٥۔ وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَلٰى أَصْلِهِمْ أَيْضًا لَا يَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ وَذٰلِكَ أَنَّ مَنْ هُوَ أَثْبَتُ مِنْ إِسْرَائِيلَ وَأَحْفَظُ مِنْهُ مِثْلُ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ مُنْقَطِعًا۔

پہلے قول والوں نے بواسطہ اسرائیل، حضرت اسحٰق کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ حضرت ابو بردہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ان کے ضابطے کے مطابق اس حدیث سے بھی استدلال صحیح نہیں کیونکہ جو لوگ اسرائیل سے زیادہ مضبوط اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں مثلاً حضرت سفیان اور حضرت شعبہ وہ اس حدیث کو ابواسحٰق سے منقطع روایت کرتے ہیں۔

٣٦۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ۔

حضرت شعبہ، حضرت ابواسحٰق سے وہ حضرت ابو بردہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

٣٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو

حضرت سفیان ثوری، حضرت ابواسحٰق سے

عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

فَصَارَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِوَايَةِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عِنْدَهُمْ حُجَّةٌ عَلٰى اِسْرَائِيْلَ فَكَيْفَ اِذَا اجْتَمَعَا جَمِيْعًا۔

۳۸۔ فَاِنْ قَالُوْا فَاِنَّ اَبَا عَوَانَةَ قَدْ رَوَاهُ مَرْفُوْعًا كَمَا رَوَاهُ اِسْرَائِيْلُ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ قِيْلَ لَهُمْ قَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّا نَظَرْنَا فِيْ اَصْلِ ذٰلِكَ فَاِذَا هُوَ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَرَجَعَ حَدِيْثُ اَبِيْ عَوَانَةَ اَيْضًا عَلٰى حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ اَبِيْ عَوَانَةَ فِيْ هٰذَا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ شَيْءٌ

۴۰۔ فَاِنْ قَالُوْا فَاِنَّهٗ قَدْ رَوَاهُ

وہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اصلاً یہ حدیث بواسطہ حضرت ابو بردہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور یہ (روایت) حضرت شعبہ اور حضرت سفیان کی روایت سے مروی ہے اور ان میں سے ہر ایک (مخالفین) کے نزدیک اسرائیل پر حجت ہے تو دونوں کے جمع ہونے کی صورت میں کیسا ہوگا (یعنی بدرجہ اولیٰ حجت ہوں گے)۔

اگر وہ کہیں کہ حضرت ابو عوانہ نے اس حدیث کو اسرائیل کی طرح مرفوع روایت کیا

حضرت ابو عوانہ، حضرت اسحٰق سے وہ حضرت ابو بردہ سے وہ حضرت ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

تو ان کو کہا جائے گا کہ یہ حدیث ابو عوانہ سے اسی طرح مروی ہے جس طرح تم نے کہا لیکن ہم نے اس کی اصل کو دیکھا تو وہ بواسطہ ابو عوانہ، اسرائیل سے اور وہ حضرت ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہیں تو ابو عوانہ کی روایت بھی اسرائیل کی طرف لوٹ گئی۔

حضرت معلی بن منصور رازی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے بواسطہ اسرائیل، حضرت ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ اس سلسلے میں ابو عوانہ کے پاس ابو اسحٰق سے مروی کوئی بات ہو۔

اگر وہ کہیں کہ اس حدیث کو حضرت قیس بن ربیع نے

قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اَیْضًا کَمَا رَوَاهُ اِسْرَآئِیْلُ **وَذَکَرُوْا** فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ الْکُوْفِیُّ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَا ثَنَا قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ قِیْلَ لَهُمْ صَدَقْتُمْ قَدْ رَوَاهُ قَیْسٌ کَمَا ذَکَرْتُمْ وَقَیْسٌ عِنْدَهُمْ دُوْنَ اِسْرَآئِیْلَ فَاِذَا انْتَفٰی اَنْ یَکُوْنَ اِسْرَآئِیْلُ مُضَادًّا لِسُفْیَانَ وَلِشُعْبَةَ کَانَ قَیْسٌ اَحْرٰی اَنْ لَّا یَکُوْنَ مُضَادًّا لَهُمَا۔

فَاِنْ قَالُوْا فَاِنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ سُفْیَانَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ سُفْیَانَ مَرْفُوْعًا کَمَا رَوَاهُ اِسْرَآئِیْلُ وَقَیْسٌ وَذَکَرُوْا فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ قِیْلَ لَهُمْ قَدْ صَدَقْتُمْ قَدْ رَوٰی هٰذَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ کَمَا ذَکَرْتُمْ وَلٰکِنَّکُمْ لَا تَرْضَوْنَ مِنْ خَصْمِکُمْ بِمِثْلِ هٰذَا اِنِ احْتَجُّوْا عَلَیْهِ بِمَا رَوَاهُ اَصْحَابُ سُفْیَانَ اَوْ اَکْثَرُهُمْ عَنْهُ عَلٰی مَعْنًی وَیَحْتَجُّ هُوَ عَلَیْکُمْ بِمَا رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ بِمَا یُخَالِفُ ذٰلِکَ الْمَعْنٰی وَتَعُدُّوْنَ الْمُحْتَجَّ عَلَیْکُمْ بِمِثْلِ هٰذَا جَاهِلًا بِالْحَدِیْثِ فَکَیْفَ تُسَوِّغُوْنَ اَنْفُسَکُمْ عَلٰی مُخَالِفِکُمْ مَا لَا یُسَوِّغُوْنَهٗ عَلَیْکُمْ اِنَّ هٰذَا لَجَوْرٌ بَیِّنٌ۔

حضرت ابواسحٰق نے اسی طرح روایت کیا جس طرح اسے اسرائیل نے روایت کیا اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کریں۔

حضرت قیس بن ربیع، حضرت ابواسحٰق سے وہ حضرت ابوبردہ سے اور وہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا" تو انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے سچ کہا اس حدیث کو حضرت قیس نے اسی طرح روایت کیا جس طرح تم نے ذکر کیا لیکن قیس ان (محدثین) کے نزدیک اسرائیل سے بھی کم درجہ ہیں پس جب سفیان اور شعبہ کے مقابل، اسرائیل نہیں ہو سکتے تو قیس بدرجہ اولیٰ ان کے مقابل نہیں ہو سکتے۔

اگر وہ کہیں کہ ابوسفیان کے بعض شاگردوں نے ان سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا جس طرح اسرائیل اور قیس نے روایت کیا اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کریں

بشر بن منصور، سفیان سے وہ ابواسحٰق سے وہ ابوبردہ سے وہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"۔

تو انہیں (جواباً) کہا جائے گا تم نے صحیح کہا یقیناً اسے بشر بن منصور نے حضرت سفیان سے اسی طرح روایت کیا جسے تم نے ذکر کیا لیکن تم اپنے مخالف سے اس قسم کی روایت قبول نہیں کرتے اگر وہ کسی معنیٰ پر ابوسفیان کے بعض یا اکثر شاگردوں کی ان (ابوسفیان) سے روایت سے استدلال کریں اور وہ (تمہاری مخالف) بشر بن منصور کے واسطہ سے ابوسفیان کی اس معنیٰ کے خلاف روایت سے تمہارے خلاف استدلال کرے (تو تم اسے قبول نہیں کرتے) اور اپنے خلاف اس قسم کی (سند سے مروی) روایت سے استدلال کرنے والے کو حدیث سے جاہل شمار کرتے ہو تو تم اپنے مخالف پر وہ حکم کیوں جاری کرتے ہو جو اپنے اوپر جاری نہیں کرتے یہ تو واضح زیادتی ہے۔

وما كلامي في هذا إرادة مني الإزدراء على أحد ممن ذكرت ولا أعد مثل هذا طعنا ولكني أردت بيان ظلم هذا المحتج وإلزامه من حجة نفسه ما ذكرت ولكني أقول إنه لو ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم إنه قال لا نكاح إلا بولي لم يكن فيه حجة لما قال الذين احتجوا به لقولهم في هذا الباب لأنه قد يحتمل معاني **فيحتمل** ما قال هذا المخالف لنا إن ذلك الولي هو أقرب العصبة إلى المرأة **ويحتمل** أن يكون ذلك الولي من تولية المرأة من الرجال قريبا كان منها أو بعيدا وهذا المذهب يصح به قول من يقول لا يجوز للمرأة أن تتولى عقد نكاح نفسها وإن أمرها وليها بذلك ولا عقد نكاح غيرها ولا يجوز أن يتولى ذلك إلا الرجال.

۴۲ - **وقد روي** عن عائشة رضي الله تعالى عنها مثل ذلك **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا عبد الله بن إدريس عن ابن جريج عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة أنها أنكحت رجلا من بني أخيها جارية من بني أخيها فضربت بينهما بستر ثم تكلمت حتى إذا لم يبق إلا النكاح أمرت رجلا فأنكح ثم قالت ليس إلى النساء النكاح.

ويحتمل أيضا قوله لا نكاح إلا بولي أن يكون الولي هو الذي إليه الولاية

میرے اس کلام کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ جن لوگوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان پر عیب لگاؤں اور نہ ہی میں اس قسم کی بات کو طعن شمار کرتا ہوں بلکہ میرا ارادہ اس مستدل کی زیادتی کو بیان کرنا اور یہ بتانا ہے کہ جو کچھ میں نے بیان کیا وہ خود اس کے اپنے بیان سے اس پر لازم آتا ہے

اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا تو جن لوگوں نے اس باب میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے ان کے لیے اس میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں کئی معانی کا احتمال ہے جو کچھ ہمارے اس مخالف نے کہا اس کا بھی احتمال ہے کہ ولی سے قریب تر عصبہ مراد ہو اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ عورت کا ولی صرف مرد ہو سکتا ہے چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہو یا دور کا اس احتمال کی بنیاد پر اس شخص کا قول صحیح ہو سکتا ہے جس کے نزدیک عورت خود اپنا نکاح نہیں کر سکتی اگرچہ ولی اسے اس بات کی اجازت بھی دے اور نہ ہی وہ کسی دوسرے کا نکاح کر سکتی ہے (کیونکہ) ولایتِ نکاح تو صرف مردوں کو حاصل ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے کسی بھتیجے اور بھتیجی کا باہم نکاح کیا تو انہوں نے ان دونوں کے درمیان پردہ ڈال کر گفتگو کی یہاں تک کہ جب نکاح کے سوا کوئی بات نہ رہی تو ایک مرد کو حکم دیا چنانچہ اس نے نکاح کر دیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عورتوں کو نکاح کر کے دینے کا کوئی اختیار نہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "ولی کے بغیر نکاح نہیں" میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ (نکاح کا)

الْبُضْعِ مِنْ وَّالِدِ الصَّغِيْرَةِ اَوْ مَوْلَى الْاَمَةِ اَوْ بَالِغَةً حُرَّةً لِنَفْسِهَا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّعْقِدَ نِكَاحًا عَلٰى بُضْعٍ اِلَّا وَلِيُّ ذٰلِكَ الْبُضْعِ وَهٰذَا جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ فَقَالَ قَوْمٌ وَلِيُّ الْحَقِّ هُوَ الَّذِيْ لَهُ الْحَقُّ فَاِذَا كَانَ مَنْ لَّهُ الْحَقُّ يُسَمّٰى وَلِيًّا كَانَ مَنْ لَّهُ الْبُضْعُ اَيْضًا يُسَمّٰى وَلِيًّا لَهٗ فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رُوِّيْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ هٰذِهِ التَّاْوِيْلَاتِ انْتَفٰى اَنْ يُّصْرَفَ اِلٰى بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ اِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اِمَّا مِنْ كِتَابٍ وَاِمَّا مِنْ سُنَّةٍ وَاِمَّا مِنْ اِجْمَاعٍ۔

اختیار اسی کو ہے جسے ولایتِ بُضع حاصل ہو نابالغہ کا باپ ہو لونڈی کا مالک ہو یا آزاد بالغہ عورت خود ہو، تو اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ کسی بُضع کا نکاح وہی کر سکتا ہے جسے اس کی ولایت حاصل ہو اور لغوی اعتبار سے یہ معنی جائز ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "پس چاہیے کہ اس کا ولی انصاف سے لکھائے" تو ایک جماعت کہتی ہے ولی حق وہ ہے جس کا حق ہے تو اگر صاحبِ حق کو ولی کہا جا سکتا ہے تو جس کو بضع کی ملکیت حاصل ہو اسے ولی کیوں نہیں کہا جا سکتا؟ لہٰذا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "ولی کے بغیر نکاح نہیں" میں ان تمام معانی کا احتمال ہے تو کسی ایک معنی کو چھوڑ کر دوسرا معنیٰ (اس وقت تک) نہیں لے سکتے جب تک قرآنِ پاک، سنّت یا اجماع سے اس پر دلیل نہ ہو۔

۴۳- وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ

۷ وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اَخِيْ مَعْقِلٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اُخْتَهٗ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَاَبٰى عَلَيْهِ مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالُوْا فَلَمَّا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِيَّهَا بِتَرْكِ عَضْلِهَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ اِلَيْهِ عَقْدَ نِكَاحِهَا وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا قَدْ يَحْتَمِلُ مَا قَالُوْا وَيَحْتَمِلُ غَيْرَ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ عَضْلُ مَعْقِلٍ كَانَ تَزْهِيْدَهٗ لِاُخْتِهٖ فِي الْمُرَاجَعَةِ فَتَقِفُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاُمِرَ بِتَرْكِ ذٰلِكَ۔

جو لوگ ولی کے بغیر نکاح کو جائز نہیں سمجھتے انہوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھیں اس نے ان کو طلاق دے دی پھر رجوع کا ارادہ کیا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "پس ان کو ان کے (پہلے) خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم رضامند ہوں"۔ یہ حضرات فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اس کے ولی کو روکنے سے منع فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ عقدِ نکاح بھی وہی کرے گا۔ ہمارے نزدیک اس (آیت) میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو انہوں نے کہی اور اس کے علاوہ (مفہوم) کا بھی ہو سکتا ہے حضرت معقل رضی اللہ عنہ کے روکنے کا مطلب یہ ہو کہ انہوں نے اپنی بہن کو (رجوع کی) ترغیب دی اور وہ اس طرح ٹھہری رہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس بات (ترغیب نہ دینے) کو چھوڑنے کا حکم دیا۔

فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ دَلِيلٌ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى نَظَرْنَا فِيمَا سِوَاهَا هَلْ نَجِدُ فِيهِ شَيْئًا يَدُلُّ عَلَى الْحُكْمِ فِي هٰذَا الْبَابِ كَيْفَ هُوَ فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

تو جب ان روایات میں پہلے قول والوں کے موقف پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے ان کے علاوہ روایات کو دیکھا کہ کیا ہم اس سلسلے میں کوئی بات پاتے ہیں جو اس حکم پر دلالت کرے کہ وہ کیا ہے؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت اپنے ولی کی نسبت اپنے نفس کا زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ عورت سے اس بارے میں اجازت لی جائے اور اس کی خاموشی اجازت ہے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فَبَيَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بِقَوْلِهِ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا أَنَّ أَمْرَهَا فِي تَزْوِيجِ نَفْسِهَا إِلَيْهَا لَا إِلٰى وَلِيِّهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا۔

حضرت موہب، حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا تو سرکار دو عالم نے اس حدیث میں بیان کیے گئے الفاظ کے ذریعے بیوہ عورت کو اس کے نفس کا ولی کی نسبت زیادہ حقدار قرار دیا اور بتایا کہ اسے اپنا نکاح کرنے کا خود اختیار ہے (اس کے) ولی کو نہیں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر روایات بھی مروی ہیں جو اسی معنیٰ پر دلالت کرتی ہیں۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت ابوسلمہ کی وفات کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے مجھے اپنے ساتھ نکاح کی دعوت دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اس وقت)

الْمُغِیْرَۃِ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاۃِ اَبِیْ سَلَمَۃَ فَخَطَبَنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِیَآئِیْ شَاھِدًا فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْھُمْ شَاھِدٌ وَّلَا غَآئِبٌ یَکْرَہُ ذٰلِکَ قَالَتْ قُمْ یَا عُمَرُ فَزَوِّجِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَھَا۔

فَکَانَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَطَبَھَا اِلٰی نَفْسِھَا فَفِیْ ذٰلِکَ دَلِیْلٌ اَنَّ الْاَمْرَ فِی التَّزْوِیْجِ اِلَیْھَا دُوْنَ اَوْلِیَآئِھَا فَلَمَّا قَالَتْ لَہٗ اِنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِیَآئِیْ شَاھِدًا قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْھُمْ شَاھِدٌ وَّلَا غَآئِبٌ یَکْرَہُ ذٰلِکَ فَقَالَتْ قُمْ یَا عُمَرُ فَزَوِّجِ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعُمَرُ ھٰذَا ابْنُھَا وَھُوَ یَوْمَئِذٍ طِفْلٌ صَغِیْرٌ غَیْرُ بَالِغٍ لِاَنَّھَا قَدْ قَالَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِنِّی امْرَاَۃٌ ذَاتُ اَیْتَامٍ یَعْنِیْ عُمَرَ ابْنَھَا وَزَیْنَبَ بِنْتَھَا وَالطِّفْلُ لَا وِلَایَۃَ لَہٗ فَوَلَّتْہُ ھِیَ اَنْ یَّعْقِدَ النِّکَاحَ عَلَیْھَا فَفَعَلَ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ جَائِزًا وَکَانَ عُمَرُ بِتِلْکَ الْوَکَالَۃِ قَامَ مَقَامَ مَنْ وَّکَّلَہٗ فَصَارَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کَاَنَّھَا ھِیَ عَقَدَتِ النِّکَاحَ عَلٰی نَفْسِھَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا لَمْ یَنْتَظِرِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُضُوْرَ اَوْلِیَآئِھَا دَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ بُضْعَھَا اِلَیْھَا دُوْنَھُمْ وَلَوْ کَانَ لَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ حَقٌّ اَوْ اَمْرٌ لِمَا اَقْدَمَ النَّبِیُّ صَلَّی

میرا کوئی ولی موجود نہیں آپ نے فرمایا ان میں سے حاضر یا غائب کوئی بھی اس بات کو ناپسند نہیں کرے گا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے عمر! رضی اللہ عنہ اٹھو اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح کر دو چنانچہ انہوں نے ان کا نکاح کر دیا۔

اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذاتی طور پر نکاح کا پیغام دیا، تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ نکاح کا معاملہ عورت سے متعلق ہوتا ہے اس کے ولیوں سے نہیں (چنانچہ جب) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرے اولیاء میں سے کوئی بھی موجود نہیں تو آپ نے فرمایا ان میں سے کوئی حاضر یا غائب اس (نکاح) کو ناپسند نہیں کرے گا۔ (اس کے بعد) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے عمر! اٹھو اور حضور علیہ السلام کے ساتھ میرا نکاح کرو، اور یہ عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے اور وہ ان دنوں بچے بالغ نہیں تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایسی عورت ہوں جسکے یتیم بچے ہیں یعنی حضرت عمر اور حضرت زینب اور بچے کو ولایت حاصل نہیں ہوتی لیکن (اس کے باوجود) انہوں نے ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو نکاح کر کے دینے کا اختیار دیا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس نکاح میں وکیل کے قائم مقام ہوئے تو گویا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام سے اپنا نکاح خود کیا اور آپ کا ان کے کسی ولی کا انتظار نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اپنی بُضع کی خود مالک تھیں ان کے ولی نہیں، اور اگر اس سلسلے میں ان (اولیاء) کا کوئی حق یا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَقٍّ هُوَ لَهُمْ قَبْلَ إِبَاحَتِهِمْ ذٰلِكَ لَهُ **فَإِنْ قَالَ** قَائِلٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قِيْلَ لَهُ صَدَقْتَ هُوَ أَوْلٰى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ يُطِيْعُهُ فِي أَكْثَرَ مِمَّا يُطِيْعُ فِيْهِ نَفْسَهُ فَأَمَّا أَنْ يَكُوْنَ هُوَ أَوْلٰى مِنْ نَفْسِهِ فِي أَنْ يَعْقِدَ عَلَيْهِ عَقْدًا بِغَيْرِ أَمْرِهِ مِنْ بَيْعٍ أَوْ نِكَاحٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا وَإِنَّمَا كَانَ سَبِيْلُهُ فِي ذٰلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَبِيْلِ الْحُكَّامِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَكَانَتْ وَكَالَةُ عُمَرَ إِنَّمَا تَكُوْنُ مِنْ قِبَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ لَا مِنْ قِبَلِ أُمِّ سَلَمَةَ لِأَنَّهُ هُوَ وَلِيُّهَا فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَتِ الْوَكَالَةُ إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ قِبَلِ أُمِّ سَلَمَةَ فَعَقَدَ بِهَا النِّكَاحَ فَقَبِلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ مَلَكَ ذٰلِكَ الْبُضْعَ بِتَمْلِيْكِ أُمِّ سَلَمَةَ إِيَّاهُ لَا بِحَقِّ وِلَايَةٍ كَانَتْ لَهُ فِي بُضْعِهَا **أَوَلَا تَرٰى** أَنَّهَا قَدْ قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ هُوَ أَوْلٰى بِهَا مِنْهُمْ لَمْ يَقُلْ لَهَا ذٰلِكَ وَلَقَالَ لَهَا أَنَا وَلِيُّكِ دُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُ لَمْ يُنْكِرْ مَا قَالَتْ وَقَالَ لَهَا إِنَّهُمْ لَا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ فَهٰذَا أَوْجَهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ۔

اختیار ہوتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اجازت سے پہلے ان کے حق کی طرف نہ بڑھتے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر مومن پر اس کے نفس سے زیادہ ولایت حق رکھتے ہیں تو اسے کہا جائے گا آپ نے سچ کہا واقعی آپ اس کے نفس سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور مومن اپنی بات کی نسبت آپ کی بات کو زیادہ مانتا ہے لیکن آپ کے اولیٰ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح یا خرید وفروخت کر سکتے ہیں اس سلسلے میں آپ کا معاملہ وہی ہے جو آپ کے بعد والے حکام کا ہے۔ اور اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وکالت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے نہ ہوتی کیونکہ آپ ہی ان (ام سلمہ) کے ولی ہوتے تو جب بات اس طرح نہیں اور یہ وکالت حضرت ام سلمہ کی طرف سے تھی تو انہوں نے ان کا نکاح کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمایا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور علیہ السلام کو ان کی ملکیت بُضع ان کے مالک بنانے سے حاصل ہوئی اس وجہ سے نہیں کہ آپ کو حقِ ولایت حاصل تھا کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے عرض کیا میرا کوئی ولی موجود نہیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی حاضر و غائب اس (نکاح) کو ناپسند نہیں کرے گا تو اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان (اولیاء) سے زیادہ ولایت رکھتے تو یہ بات نہ فرماتے بلکہ یوں فرماتے کہ تمہارا ولی میں ہوں وہ نہیں ہیں لیکن آپ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات کا انکار نہیں فرمایا اور ان سے صرف یہ فرمایا کہ وہ اس کو پسند نہیں کریں گے معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس بات کا بیان یہ ہے۔

وَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ عَقْدَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا النِّكَاحَ عَلٰى بُضْعِهَا كَانَ جَائِزًا

تو جب ثابت ہوا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اولیاء کے بغیر جائز تھا تو واجب ہے کہ جن روایات

دُوْنَ اَوْلِيَائِهَا وَجَبَ اِنْ يُّحْمَلَ مَعَانِي الْآثَارِ الَّتِيْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِنْهَا وَلَا يَتَنَافٰى وَلَا يَخْتَلِفَ وَاَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْمَرْاَةَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا يَجُوْزُ اَمْرُ وَالِدِهَا عَلَيْهَا فِيْ بُضْعِهَا وَمَالِهَا فَيَكُوْنُ الْعَقْدُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلَيْهِ لَا اِلَيْهَا وَحُكْمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ حُكْمٌ وَاحِدٌ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ فَاِذَا بَلَغَتْ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ وِلَايَتَهٗ عَلٰى مَالِهَا قَدِ ارْتَفَعَتْ وَاِنَّ مَا كَانَ اِلَيْهِ مِنَ الْعَقْدِ عَلَيْهَا فِيْ مَالِهَا فِيْ صِغَرِهَا قَدْ عَادَ اِلَيْهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْعَقْدُ عَلٰى بُضْعِهَا يُخْرِجُ ذٰلِكَ مِنْ يَدِ اَبِيْهَا بِبُلُوْغِهَا فَيَكُوْنُ مَا كَانَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا قَدْ عَادَ اِلَيْهَا وَيَسْتَوِيْ حُكْمُهَا فِيْ مَالِهَا وَفِيْ بُضْعِهَا بَعْدَ بُلُوْغِهَا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَيْهَا دُوْنَ اَبِيْهَا وَيَكُوْنُ حُكْمُهَا مُسْتَوِيًا بَعْدَ بُلُوْغِهَا كَمَا كَانَ مُسْتَوِيًا قَبْلَ بُلُوْغِهَا۔

فَهٰذَا حُكْمُ النَّظَرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَيْضًا اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنْ زَوَّجَتِ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا مِنْ غَيْرِ كُفُوٍ فَلِوَلِيِّهَا فَسْخُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا وَكَذٰلِكَ اِنْ قَصَّرَتْ فِيْ مَهْرِهَا فَتَزَوَّجَتْ بِدُوْنِ مَهْرِ مِثْلِهَا فَلِوَلِيِّهَا اَنْ يُّخَاصِمَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَلْحَقَ بِمَهْرِ مِثْلِ نِسَائِهَا وَقَدْ كَانَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ بُضْعَ الْمَرْاَةِ اِلَيْهَا الْوِلَاءُ فِيْ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهِ لِنَفْسِهَا

کو ہم نے پہلے ذکر کیا ان کے معانی کو بھی اس پر محمول کیا جائے تاکہ ان روایات کے درمیان تضاد اور اختلاف و منافات نہ ہو۔ جہاں تک اس مسئلے میں غور و فکر (اور قیاس) کا تعلق ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ عورت کے بالغ ہونے سے پہلے اس کی بُضع اور مال میں اس کے والد کو ولایت حاصل ہوتی ہے اور اس وقت عقد کا اختیار مکمل طور پر باپ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں نہیں۔ اس سلسلے میں ان تمام امور کا حکم ایک ہی ہوتا ہے اس میں اختلاف نہیں ہوتا پھر جب وہ بالغ ہو جاتی ہے تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کے مال سے باپ کی ولایت اٹھ جاتی ہے اور اس کے مال کا عقد جو بچپن کی وجہ سے باپ کے اختیار میں تھا اب اس کی طرف لوٹ آتا ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ عقد بُضع بھی اسی طرح ہو کہ اس کے بالغ ہونے سے باپ کے ہاتھ سے نکل جائے اور بلوغت سے پہلے جو اختیار باپ کو حاصل تھا اب اس (لڑکی) کی طرف لوٹ جائے اور بالغ ہونے کے بعد اس کے مال اور بُضع کے سلسلے میں اس کا حکم ایک جیسا ہو پس یہ اختیار خود اسے حاصل ہوگا باپ کو نہیں اور جس طرح بلوغت سے پہلے اس کا حکم (مال و بُضع میں) ایک جیسا تھا، بالغ ہونے کے بعد بھی برابر ہو۔

اس باب میں قیاس کا یہی حکم ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے البتہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت غیر کفو میں خود اپنا نکاح کرے تو ولی کو اسے فسخ کرنے کا حق ہے اسی طرح اگر مہر کم رکھے اور مہر مثل سے کم پر نکاح کرے تو ولی اس سلسلے میں جھگڑا کر سکتا ہے حتیٰ کہ وہ اس جیسی دوسری لڑکیوں کے مہر جتنا (پورا) کر دے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عورت کے نکاح کے سلسلے میں بُضع کی ولایت خود اسے حاصل ہوگی ولی کو نہیں اور اگر وہ مہر مثل سے کم پر نکاح کرے تو ولی کو اعتراض کا حق نہیں اس کے بعد انہوں نے

دُوْنَ وَلِيِّهَا يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ اَنْ يَّعْتَرِضَ عَلَيْهَا فِيْ نُقْصَانِ مَا تَزَوَّجَتْ عَلَيْهِ عَنْ مَّهْرِ مِثْلِهَا ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ هٰذَا كُلِّهٖ اِلٰى قَوْلِ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَقَوْلُهُ الثَّانِيْ هٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

ان لوگوں کے قول کی طرف رجوع کیا جو کہتے ہیں کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ کا قول بھی (امام ابو یوسف) کے اس دوسرے قول کی طرح ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُرِيْدُ تَزَوُّجَ الْمَرْاَةِ هَلْ يَحِلُّ لَهُ النَّظْرُ اِلَيْهَا اَمْ لَا

جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اسے دیکھنا جائز ہے یا نہ؟

۴۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ اَبُوْ شِهَابِ الْحَنَّاطُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ عَمِّهٖ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ رَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ ثُبَيْتَةَ بِنْتَ الضَّحَّاكِ فَوْقَ اِجَّارٍ لَهَا بِبَصْرَةَ طَرْدًا شَدِيْدًا فَقُلْتُ اَتَفْعَلُ هٰذَا وَاَنْتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةُ امْرَاَةٍ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا۔

حضرت سلیمان بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ بصرہ میں ایک کھلی چھت پر سے ثبیتہ بنت ضحاک کو بہت زیادہ تاک جھانک کر رہے تھے میں نے کہا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر ایسا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کسی شخص کے دل میں کسی عورت سے منگنی کا خیال ڈال دیا جائے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَكَانَ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ امْرَاَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا اِذَا كَانَ اِنَّمَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا لِلْخِطْبَةِ وَاِنْ كَانَتْ

حضرت موسیٰ بن عبداللہ بن یزید، حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اس کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ تو اس کی طرف منگنی کے لیے دیکھ رہا ہے اگرچہ اس عورت کو

لا تعلم۔

۴۹۔ **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا الوهبی قال ثنا ابن اسحق عن داود بن الحصین عن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا خطب احدکم المراۃ فقدر علی ان یری منها ما یعجبه فلیفعل قال جابر فلقد خطبت امراۃ من بنی سلمۃ فکنت اتخبا فی اصول النخل حتی رایت منها بعض ما یعجبنی فخطبتها فتزوجتها۔

۵۰۔ **حدثنا** محمد بن النعمان السقطی قال ثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا یزید بن کیسان الیشکری عن ابی حازم عن ابی هریرۃ ان رجلا اراد ان یتزوج امراۃ من نساء الانصار فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم انظر الیها فان فی اعین نساء الانصار شیئا یعنی الصغر۔

۵۱۔ **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا عبد الرحمن بن مهدی قال ثنا سفیان عن عاصم الاحول عن بکر بن عبد الله المزنی ان المغیرۃ بن شعبۃ اراد ان یتزوج امراۃ فقال له النبی صلی الله علیه وسلم انظر الیها فانه احری ان یؤدم بینکما۔

۵۲۔ **حدثنا** محمد بن عمرو بن یونس قال ثنا ابو معاویۃ عن عاصم عن بکر بن عبد الله عن المغیرۃ بن شعبۃ قال

(اس بات کا) علم نہ ہو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح دے اور اس سے وہ بات دیکھنے پر قادر ہو جسے وہ پسند کرتا ہے تو ایسا کرے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بنو سلمہ کی ایک عورت کو پیغامِ نکاح دیا تو میں کھجور کی جڑوں میں چھپ جاتا حتی کہ میں نے اس سے بعض پسندیدہ چیزیں دیکھیں پھر منگنی کی اور اس کے بعد شادی کر لی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے یعنی چھوٹی ہوتی ہیں۔

حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اسے دیکھ لو یہ (دیکھنا) تمہارے درمیان دائمی تعلقات کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت کو منگنی کا پیغام دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ

خطبت امرأة فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم هل نظرت إليها فقلت لا فقال فانظر إليها فإنه أحرى أن يؤدم بينكما.

قال أبو جعفر ففي هذه الآثار إباحة النظر إلى وجه المرأة لمن أراد نكاحها ذهب إلى ذلك قوم وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا يجوز ذلك لمن أراد نكاح المرأة ولا لغير من أراد نكاحها إلا أن يكون زوجا لها أو ذا رحم محرم منها.

۵۳- واحتجوا في ذلك بما حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن سلمة بن أبي الطفيل عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا علي إن لك كنزا في الجنة وإنك ذو قرنيها فلا تتبع النظرة فإنما لك الأولى وليست لك الآخرة.

۵۴- حدثنا أبو العوام محمد بن عبد الله بن عبد الجبار المرادي قال ثنا يحيى بن حسان قال ثنا وهيب بن خالد وأبو شهاب عن يونس بن عبيد عن عمرو بن سعيد عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن جرير قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نظرة الفجاءة قال اصرف بصرك.

۵۵- حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا وهيب عن يونس فذكر بإسناده مثله.

وسلم نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ یہ تمہارے دائمی تعلقات کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کی طرف دیکھنا جائز ہے ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات کسی کے لیے جائز نہیں اس سے نکاح کا ارادہ کرنے والا ہو یا کوئی دوسرا، البتہ خاوند یا ذورحم محرم کے لیے (دیکھنا) جائز ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے علی! تمہارے لیے جنت میں خزانہ ہے اور تم اس کے دو کناروں کے مالک ہو، پس ایک نظر کے بعد نہ دیکھو بے شک پہلی (نظر) تمہارے لیے ہے (یعنی پہلی بار اچانک دیکھنا جائز ہے) اور دوسری تمہارے لیے (جائز) نہیں ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک (کسی پر) نظر پڑنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اپنی نظر پھیر لو (یعنی دوبارہ نہ دیکھو)

حضرت وہب، حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٥٦۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسماعیل بن علیۃ حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٥٧۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ رَبِيْعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَفَعَهٗ مِثْلَهٗ يَعْنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الثَّانِيَةُ۔

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے مرفوع روایت نقل کرتے ہیں یعنی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا (اچانک) ایک بار نظر پڑنے کے بعد دوبارہ نہ دیکھو بلاشبہ پہلی تمہاری لیے (جائز) ہے اور دوسری تمہارے لیے (جائز) نہیں ہے۔

٥٨۔ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّظْرَةُ الْأُوْلٰى لَكَ وَالْآخِرَةُ عَلَيْكَ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا پہلی نظر تمہارے لیے (جائز) ہے اور دوسری نظر تمہارے لیے (جائز) نہیں۔

قَالُوْا فَلَمَّا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ النَّظْرَةَ الثَّانِيَةَ لِأَنَّهَا يَكُوْنُ بِاخْتِيَارِ النَّاظِرِ وَخَالَفَ بَيْنَ حُكْمِهَا وَبَيْنَ حُكْمِ مَا قَبْلَهَا إِذَا كَانَتْ بِغَيْرِ اخْتِيَارٍ مِنَ النَّاظِرِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهٗ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى وَجْهِ الْمَرْأَةِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا مِنَ النِّكَاحِ أَوِ الْحُرْمَةِ مَا لَا يَحْرُمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهَا فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ الَّذِيْ أَبَاحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ هُوَ النَّظَرُ لِلْخِطْبَةِ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ نَظَرٌ بِسَبَبٍ هُوَ حَلَالٌ أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَظَرَ إِلٰى وَجْهِ امْرَأَةٍ لَا نِكَاحَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا لِيَشْهَدَ عَلَيْهَا وَلِيَشْهَدَ لَهَا أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ فَكَذٰلِكَ إِذَا نَظَرَ إِلٰى

یہ (دوسرے قول کے قائلین) حضرات فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری نظر کو حرام قرار دیا کیونکہ وہ دیکھنے والے کے اختیار سے ہوتی ہے اور اس کے اور پہلی نظر کے حکم میں فرق کیا جب کہ پہلی نظر دیکھنے والے کے اختیار سے نہ ہو تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب تک کسی مرد اور عورت کے درمیان نکاح یا ایسی حرمت کا رشتہ نہ ہو جس کی وجہ سے اسے دیکھنا حرام نہیں تو اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں ان کے خلاف پہلے قول کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ پہلے ذکر کی گئی روایات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کو جائز قرار دیا وہ منگنی کے سلسلے میں دیکھنا ہے اس کے علاوہ نہیں بس یہ حلال سبب سے دیکھنا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت کو جو اس کے نکاح میں نہیں اس کے خلاف یا اس کے حق میں گواہی دینے کے لیے دیکھے تو یہ جائز

وَجْهِهَا لِيَخْطُبَهَا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا لَهٗ اَيْضًا فَاَمَّا الْمَنْهِيُّ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ وَّجَرِيْرٍ وَّبُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَذٰلِكَ لِغَيْرِ الْخِطْبَةِ وَلِغَيْرِ مَا هُوَ حَلَالٌ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ مُّحَرَّمٌ.

وَقَدْ رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ نَظَرِ الرَّجُلِ اِلٰى صَدْرِ الْمَرْاَةِ الْاَمَةِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّبْتَاعَهَا اَنَّ ذٰلِكَ لَهٗ جَائِزٌ حَلَالٌ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا يَنْظُرُ اِلٰى ذٰلِكَ مِنْهَا لِيَبْتَاعَهَا لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَوْ نَظَرَ اِلٰى ذٰلِكَ مِنْهَا لَا لِيَبْتَاعَهَا وَلٰكِنْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامًا فَكَذٰلِكَ نَظَرُهٗ اِلٰى وَجْهِ الْمَرْاَةِ اِنْ كَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى هُوَ حَلَالٌ فَذٰلِكَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَعَلَهٗ لِمَعْنًى هُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لَهٗ وَاِذَا ثَبَتَ اَنَّ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِ الْمَرْاَةِ لِيَخْطُبَهَا حَلَالٌ خَرَجَ بِذٰلِكَ حُكْمُهٗ مِنْ حُكْمِ الْعَوْرَةِ وَلِاَنَّا رَاَيْنَا مَا هُوَ عَوْرَةٌ لَا يُبَاحُ لِمَنْ اَرَادَ نِكَاحَهَا النَّظَرُ اِلَيْهَا اَلَا تَرٰى اَنَّ مَنْ اَرَادَ نِكَاحَ امْرَاَةٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهِ النَّظَرُ اِلٰى شَعْرِهَا وَاِلٰى صَدْرِهَا وَاِلٰى مَا هُوَ اَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ بَدَنِهَا كَمَا يَحْرُمُ ذٰلِكَ مِنْهَا عَلٰى مَنْ لَّمْ يُرِدْ نِكَاحَهَا.

فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِهَا حَلَالٌ لِمَنْ اَرَادَ نِكَاحَهَا ثَبَتَ اَنَّهٗ حَلَالٌ اَيْضًا لِمَنْ لَّمْ يُرِدْ نِكَاحَهَا اِذَا كَانَ لَا يَقْصِدُ بِنَظَرِهٖ ذٰلِكَ لِمَعْنًى هُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَقَدْ قِيْلَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اَنَّ ذٰلِكَ الْمُسْتَثْنٰى هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ فَقَدْ وَافَقَ مَا ذَكَرْنَا

ہے تو اسی طرح اگر وہ اسے منگنی کرنے کی نیت سے دیکھے تو یہ بھی جائز ہوگا حضرت علی المرتضیٰ، حضرت جریر اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں جس دیکھنے سے منع کیا گیا ہے وہ منگنی اور کسی (دوسرے) حلال کام کے علاوہ دیکھنا ہے یہ مکروہ اور حرام ہے۔

اور ہم نے دیکھا کہ فقہاء کرام مرد کے لیے ایسی لونڈی کے سینے کو دیکھنا جائز قرار دیتے ہیں جس کو وہ خریدنا چاہتا ہے کیونکہ وہ اسے صرف خریدنے کی خاطر دیکھتا ہے کسی اور مقصد کے لیے نہیں اور اگر وہ اسے خریدنے کے علاوہ دیکھے تو یہ دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح اگر کسی جائز کام کے لیے کسی عورت کے چہرے کو دیکھے تو یہ اس کے لیے مکروہ نہیں ہوگا اور اگر حرام مقصد کے تحت دیکھے تو یہ مکروہ (حرام) ہوگا تو جب ثابت ہوا کہ عورت سے منگنی کی خاطر اس کی طرف دیکھنا جائز ہے تو اس سے وہ (اس کا چہرہ) حکم ستر سے نکل گیا نیز ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص نکاح کا ارادہ کرے وہ بھی عورت کے ستر کی طرف نہیں دیکھ سکتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس پر اس عورت کے بالوں، اس کے سینے اور اس سے نیچے بدن کی طرف دیکھنا حرام ہے جیسا کہ یہ اس شخص کے لیے حرام ہے جو نکاح کا ارادہ نہیں رکھتا۔

پس جب ثابت ہوگیا کہ نکاح کا ارادہ کرنے والے کے لیے عورت کے چہرے کی طرف دیکھنا حلال ہے تو ثابت ہوا کہ اس شخص کے لیے بھی (دیکھنا) حلال ہے جو نکاح کا ارادہ نہیں رکھتا البتہ اس کا مقصد کوئی حرام کام بھی نہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی میں فرمایا گیا اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں البتہ جو (پہلے سے) ظاہر ہو تو یہاں چہرہ اور ہتھیلیاں مستثنیٰ ہیں تو جو کچھ ہم نے حدیث سے ذکر کیا

مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا التَّاوِيْلَ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا التَّاوِيْلِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ بِذٰلِكَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

ہے وہ اس تاویل کے موافق ہو گیا حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی اسی تاویل کے قائل ہیں جیسا کہ ہم نے حضرت سلیمان بن شعیب سے روایت کیا انہوں نے بواسطہ اپنے والد حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے نقل کیا یہی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ التَّزْوِيْجِ عَلٰى سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ

قرآن پاک کی کسی سورت کے بدلے نکاح کرنا

۵۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا اِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا اِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ لَا اَجِدُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ فَقَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو اسے میرے نکاح میں دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اسے مہر میں دینے کے لیے تیرے پاس کچھ ہے اس نے عرض کیا میرے پاس صرف یہ تہبند ہے آپ نے فرمایا اگر تو یہ (ازار) اسے دے دے گا تو تہبند کے بغیر بیٹھ جائے گا (لہذا) کچھ تلاش کرو اس نے عرض کیا مجھے کچھ بھی نہیں مل رہا آپ نے فرمایا تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو راوی فرماتے ہیں اس نے تلاش کیا لیکن کچھ بھی نہ ملا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تجھے قرآن پاک سے کچھ یاد ہے اس نے عرض کیا جی ہاں فلاں فلاں سورت یاد ہے اس نے نام بتائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ قرآن پاک سے تجھے یاد ہے میں نے اس کے بدلے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ (اس روایت کے مطابق)

عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ قَدْ اَنْكَحْتُكَ مَعَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ اللَّيْثُ لَا يَجُوزُ هٰذَا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَوَّجَ بِالْقُرْاٰنِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ التَّزْوِيْجَ عَلٰى سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ مُسَمَّاةٍ جَائِزٌ وَقَالُوْا مَعْنٰى ذٰلِكَ عَلٰى اَنْ يُعَلِّمَهَا تِلْكَ السُّوْرَةَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ تَزَوَّجَ عَلٰى ذٰلِكَ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَّمْ يُسَمِّ مَهْرًا فَلَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا اِنْ دَخَلَ بِهَا اَوْ مَاتَا اَوْ مَاتَ اَحَدُهُمَا وَاِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَلَهَا الْمُتْعَةُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ سَهْلٍ مِّنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِنْ حُمِلَ ذٰلِكَ عَلَى الظَّاهِرِ وَكَذٰلِكَ مَذْهَبُ اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْ غَيْرِ هٰذَا فَذٰلِكَ عَلَى السُّوْرَةِ لَا عَلٰى تَعْلِيْمِهَا وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى السُّوْرَةِ فَهُوَ عَلٰى حُرْمَتِهَا وَلَيْسَتْ مِنَ الْمَهْرِ فِيْ شَيْءٍ كَمَا تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ عَلٰى اِسْلَامِهٖ۔

۶۲ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ

آپ نے فرمایا قرآن پاک سے جو کچھ تیرے پاس ہے میں نے اس کے بدلے اس کے ساتھ تیرا نکاح کیا۔

حضرت ابو حازم، حضرت سہل سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت لیث فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن پاک کے بدلے نکاح کرنا جائز نہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ قرآن پاک کی کسی مقررہ سورت کے بدلے نکاح کرنا جائز ہے وہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس (عورت) کو وہ سورت سکھائے ان حضرات نے اس سلسلے میں اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اس (قرآن پاک) کے بدلے نکاح کرے تو نکاح جائز ہو جائے گا لیکن وہ اس کے حکم میں ہوگا جس نے مہر مقرر نہیں کیا پس اس عورت کیلئے مہر مثل ہوگا اگر اس (مرد) نے جماع کیا یا وہ دونوں مر گئے یا ان میں سے ایک کا انتقال ہو گیا اور اگر وہ اسے جماع سے پہلے طلاق دے تو اس عورت کیلئے متعہ (کپڑوں کا جوڑا) ہوگا۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف انکی حجت یہ ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح قرآن پاک کے بدلے کیا جو تجھے یاد ہے کو اگر ظاہر پر محمول کیا جائے جیسا کہ غیر قرآن کے بارے میں پہلے قول والوں کا مذہب ہے تو وہ سورت پر محمول ہے تعلیم پر نہیں۔ اور اگر اس سے سورت مراد لی جائے تو اسکی تعظیم مقصود ہے اس کا مہر ہونا مراد نہیں جیسا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے انکے مسلمان ہونے کی وجہ سے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے انکے اسلام کی وجہ سے نکاح کیا اور میں (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے یہ بات نبی اکرم

أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ تَزَوَّجَ أُمَّ سُلَيْمٍ عَلَى إِسْلَامِهِ وَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَّنَهُ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْإِسْلَامُ مَهْرًا فِي الْحَقِيْقَةِ وَإِنَّمَا مَعْنٰى تَزَوَّجَهَا عَلٰى إِسْلَامِهِ أَيْ تَزَوَّجَهَا لِإِسْلَامِهِ وَقَدْ زَادَ بَعْضُهُمْ فِي حَدِيْثِ أَنَسٍ هٰذَا قَالَ أَنَسٌ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لَهَا مَهْرٌ غَيْرُهُ فَمَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَيْ مَا أَرَادَتْ مِنْهُ مَهْرًا غَيْرَهُ فَكَذٰلِكَ مَعْنٰى حَدِيْثِ سَهْلٍ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا وَمِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى أَنْ يُؤْكَلَ بِالْقُرْآنِ وَيُتَعَوَّضَ بِهِ شَيْءٌ مِنْ أُمُوْرِ الدُّنْيَا۔

۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ كُنْتُ أُعَلِّمُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ فَأَهْدٰى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا عَلٰى أَنْ أَقْبَلَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ يُطَوِّقَكَ اللّٰهُ بِهَا طَوْقًا مِنَ النَّارِ فَاقْبَلْهَا۔

۶۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے اس کی تحسین فرمائی یہ اسلام حقیقت میں مہر نہیں تھا اور اسلام پر نکاح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ان سے نکاح کیا بعض (محدثین) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! ان (حضرت ام سلیم) کے لیے اس کے علاوہ کوئی مہر نہ تھا تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، کہ انہوں (ام سلیم) نے اس کے علاوہ مہر کا ارادہ ہی نہیں کیا تو جس عورت کا ہم نے ذکر کیا اس کے بارے میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت کا مطلب بھی یہی ہے۔ پہلے قول والوں کے خلاف ان (دوسرے قول والوں) کی دلیل یہ بھی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے بدلے کھانے اور اس کے عوض کوئی دنیوی مفاد حاصل کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کچھ اصحاب صُفّہ کو قرآن پاک سکھایا کرتا تھا تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے ایک قوس (کمان) تحفہ دیا کہ میں اسے اللہ کے راستے میں قبول کروں میں نے یہ بات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کا طوق ڈالے تو اسے قبول کرلو۔

حضرت عبدالرحمن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پاک پڑھو لیکن نہ تو اس میں زیادتی کرو، نہ اس سے دور رہو نہ اسے کھانے کا ذریعہ بناؤ اور نہ

يقول اقرءوا القرآن ولا تغلوا فيه ولا تجفوا عنه ولا تأكلوا به ولا تستكثروا به۔

اس کے ذریعے مال بڑھاؤ۔

---

٦٥ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا ابان بن يزيد عن يحيى بن ابي كثير ح وحدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو سلمة موسى بن اسمعيل قال ثنا ابان قال ثنا يحيى قال ابن خزيمة في حديثه عن زيد وقال ابن ابي داود قال ثنا زيد ثم اجتمعا جميعا فقالا عن ابي سلام عن ابي راشد الحبراني عن عبد الرحمن بن شبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اقرءوا القرآن لا تغلوا فيه ولا تأكلوا به فحظر عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتعوضوا بالقرآن شيئا من عرض الدنيا۔

حضرت ابن خزیمہ اپنی روایت میں حضرت زید سے روایت کرتے ہیں اور حضرت ابن ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت زید نے بیان کیا پھر وہ دونوں بواسطہ ابوراشد حبرانی، حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے قرآن پاک پڑھو لیکن نہ تو اس میں زیادتی کرو اور نہ اسے کھانے کا ذریعہ بناؤ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات سے منع فرمادیا کہ وہ قرآن پاک کے بدلے دنیا کی کوئی چیز حاصل کریں۔

فعارض ذلك ما حمل عليه المخالف معنى الحديث الاول لو ثبت ان معناه كذلك ولم يثبت ذلك اذ كان يحتمل تاويله ما وصفنا وقد يحتمل ايضا معنى آخر وهو ان الله عز وجل اباح لرسوله صلى الله عليه وسلم ملك البضع بغير صداق ولم يجعل ذلك لاحد غيره قال الله عز وجل وامراة مؤمنة ان وهبت نفسها للنبي ان اراد النبي يستنكحها خالصة لك من دون المؤمنين فيحتمل ان يكون قد كان مما خصه الله عز وجل به من ذلك ان يملك غيره ما كان له تمليكه بغير صداق فيكون ذلك خاصا للنبي صلى الله

پس یہ حدیث اس بات کے خلاف ہے جس پر مخالف نے پہلی حدیث کو محمول کیا اگر وہ معنی ثابت ہو جائے لیکن وہ ثابت نہیں کیونکہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے بیان کی اور دوسرے معنی کا احتمال بھی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ملک بضع کو مہر کے بغیر جائز قرار دیا اور آپ کے علاوہ کسی کے لیے ایسا نہیں کیا ارشاد خداوندی ہے "اگر کوئی عورت اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کرے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کا ارادہ کریں تو یہ حکم خاص آپ کیلئے ہے عام مومنوں کے لیے نہیں ہے"۔ لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ اس کا تعلق اس چیز سے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خاص کیا لیکن کوئی دوسرا شخص مہر کے بغیر مالک نہیں ہو سکتا تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ.

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَكَانَ هٰذَا مَا ذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَهَا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا أَنَّهَا قَالَتْ لَهٗ زَوِّجْنِيْ مِنْهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ إِذْ كَانَ تَزْوِيْجُهٗ إِيَّاهَا مِنْهُ لَا بِقَوْلٍ تَأْتِيْ بِهٖ بَعْدَ قَوْلِهَا وَقَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ وَإِنَّمَا هُوَ بِقَوْلِهَا الْأَوَّلِ وَلَمْ تَكُ قَالَتْ لَهٗ قَدْ جَعَلْتُ لَكَ أَنْ تَهَبَنِيْ لِمَنْ شِئْتَ بِالْهِبَةِ الَّتِيْ لَا تُوْجِبُ مَهْرًا جَازَ النِّكَاحُ وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْهِبَةَ خَالِصَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ إِخْلَاصِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِيَّاهُ بِهَا دُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوْا خَالِصَةً لَكَ أَيْ بِلَا مَهْرٍ وَجَعَلُوا الْهِبَةَ نِكَاحًا لِغَيْرِهٖ يُوْجِبُ الْمَهْرَ وَقَالَ آخَرُوْنَ خَالِصَةً لَكَ أَيْ أَنَّ الْهِبَةَ تَكُوْنُ لَكَ نِكَاحًا وَلَا تَكُوْنُ نِكَاحًا لِغَيْرِكَ.

فَلَمَّا كَانَتِ الْمَرْأَةُ الْمَذْكُوْرُ أَمْرُهَا فِيْ حَدِيْثِ سَهْلٍ مَنْكُوْحَةً بِهِبَتِهَا نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ النِّكَاحَ خَاصٌّ كَمَا قَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى ذٰلِكَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعَ مَا ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيْثِ سُؤَالٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا مِنْهُ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يُنْقَلْ

کے ساتھ خاص ہوگا جیسا کہ حضرت لیث نے فرمایا۔

اور اس بات پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا تو وہ شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں تو اس کے ساتھ میرا نکاح کر دیں اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے اور یہ بات مذکور نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے اس کے نفس کے بارے میں مشورہ کیا اور نہ یہ کہ اس نے خود عرض کیا کہ اس سے میرا نکاح کر دیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب آپ نے اس عورت کا اس شخص سے نکاح کیا تو اس کی پہلی بات یعنی میں نے اپنے نفس کو آپ کے لیے ہبہ کیا کی بنیاد پر کیا اس کے بعد اس نے کوئی نئی بات نہیں کہی کہ میں نے آپ کو اختیار دیا آپ جس کے لیے چاہیں مجھے مہر کے بغیر ہبہ کر دیں تو اس سے وہ نکاح جائز ہو گیا۔ اور اس بات پر اتفاق ہے کہ ہبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ خاص کیا کسی دوسرے مومن کے لیے نہیں ہے البتہ بعض حضرات نے فرمایا کہ ”آپ کے لیے خالص ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ مہر کے بغیر ہے اور دوسروں کے لیے ہبہ کو نکاح قرار دیا جس سے مہر واجب ہو گا اور کچھ دیگر حضرات نے ”خالص آپ کے لیے ہے“ کا معنیٰ یہ کیا ہے کہ ہبہ آپ کے لیے نکاح ہے اور دوسروں کے لیے نکاح نہیں۔

پس جب وہ عورت جس کا حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر ہے حضور علیہ السلام کی خدمت میں اپنے نفس کو ہبہ کرنے سے منکوحہ ہو گئی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو ثابت ہوا کہ یہ نکاح خاص ہے جیسا کہ اس بات کے قائلین نے فرمایا اگر کوئی شخص کہے کہ ہماری اس مذکورہ گفتگو کے باوجود ہو سکتا ہے اس شخص نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا ہو کہ آپ اس عورت کا اس سے نکاح کر دیں اگرچہ یہ بات اس حدیث میں منقول ہو کر ہم تک نہیں پہنچی۔ تو اس

إِلَيْنَا فِي ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ قِيْلَ لَهٗ وَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا غَيْرَ السُّوْرَةِ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يُنْقَلْ إِلَيْنَا فِي الْحَدِيْثِ فَإِنْ حَمَلْتَ الْحَدِيْثَ عَلٰى ظَاهِرِهٖ عَلٰى مَا ذَهَبْتَ إِلَيْهِ أَنْتَ لَزِمَكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ ذٰلِكَ النِّكَاحَ كَانَ بِالْهِبَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَا وَإِنْ حَمَلْتَ ذٰلِكَ عَلَى التَّأْوِيْلِ عَلٰى مَا وَصَفْتَ فَلِغَيْرِكَ أَنْ يَّحْمِلَهٗ أَيْضًا مِنَ التَّأْوِيْلِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ثُمَّ لَا تَكُوْنُ أَنْتَ بِتَأْوِيْلِكَ أَوْلٰى مِنْهُ بِتَأْوِيْلِهٖ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ۔

شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے سورت کے علاوہ مہر مقرر کیا ہو اگرچہ یہ بات حدیث میں منقول ہو کر ہم تک نہیں پہنچی اور اگر تم اس حدیث کو ظاہر پر محمول کرو جیسا کہ تمہارا مذہب ہے تو تم پر وہ بات لازم آئے گی جس کا ہم نے ذکر کیا کہ یہ نکاح ھبہ کی صورت میں تھا جسے ہم نے بیان کیا اور اگر تم اسے اس تاویل پر محمول کرو جو تم نے بیان کی تو تمہارا غیر اس تاویل پر محمول کر سکتا ہے جو ہم نے بیان کی ہے پھر اس کی تاویل کے مقابلے میں تمہاری بیان کردہ تاویل اولیٰ نہ ہو گی۔ معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا یہ (مندرجہ بالا) بیان ہے۔

وَأَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ

فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا النِّكَاحَ إِذَا وَقَعَ عَلٰى مَهْرٍ مَجْهُوْلٍ لَمْ يَثْبُتِ الْمَهْرُ وَرُدَّ حُكْمُ الْمَرْأَةِ إِلٰى حُكْمِ مَنْ لَمْ يُسَمِّ لَهَا مَهْرًا فَاحْتِيْجَ إِلٰى أَنْ يَّكُوْنَ الْمَهْرُ مَعْلُوْمًا كَمَا تَكُوْنُ الْأَثْمَانُ فِي الْبِيَاعَاتِ مَعْلُوْمَةً وَكَمَا تَكُوْنُ الْأُجْرَةُ فِي الْإِجَارَاتِ مَعْلُوْمَةً وَكَانَ الْأَصْلُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ أَنَّ رَجُلًا لَوِ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا عَلٰى أَنْ يُّعَلِّمَهٗ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ سَمَّاهَا بِدَرَاهِمَ لَا يَجُوْزُ وَكَذٰلِكَ لَوِ اسْتَأْجَرَهٗ عَلٰى أَنْ يُّعَلِّمَهٗ شِعْرًا بِعَيْنِهٖ بِدَرَاهِمَ كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ أَيْضًا لِأَنَّ الْإِجَارَاتِ لَا تَجُوْزُ إِلَّا عَلٰى أَحَدِ مَعْنَيَيْنِ إِمَّا عَلٰى عَمَلٍ بِعَيْنِهٖ مِثْلِ غَسْلِ ثَوْبٍ بِعَيْنِهٖ أَوْ عَلٰى خِيَاطَتِهٖ أَوْ عَلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ لَا بُدَّ فِيْهِمَا مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ الْوَقْتُ مَعْلُوْمًا أَوْ

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب نکاح مہر مجہول کی ساتھ واقع ہو تو مہر ثابت نہیں ہوتا اور اس عورت کا حکم اس کے حکم کی طرف لوٹایا جاتا ہے جس کے لیے مہر مقرر نہیں ہوتا لہذا ضروری ہے کہ مہر معلوم ہو جیسے خرید و فروخت میں قیمت معلوم ہوتی ہے اور جیسے اجارات میں اجرت معلوم ہوتی ہے اور متفق علیہ ضابطہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ یوں اجارہ کرے کہ وہ اسے چند مقررہ درہموں کے بدلے قرآن پاک سکھا دے تو یہ جائز نہیں اور اسی طرح اگر چند مقررہ درہموں کے بدلے شعر سکھانے کا اجارہ کرے تو یہ بھی جائز نہیں کیونکہ اجارے دو صورتوں میں سے ایک کے ساتھ جائز ہوتے ہیں یا تو کام مقرر (وقت) ہو جیسے چند متعین کپڑے دھونا یا انکی سلائی کرنا یا معلوم وقت کے لیے ہو یعنی وقت کا معلوم ہونا ضروری ہے یا کام معلوم ہو اور جب وہ سورت قرآن سکھانے پر اجارہ کرے گا تو یہ معلوم وقت کے لیے نہیں یہ اجارہ تو محض اس (سورت) کے سکھانے کے لیے ہے اور انسان کبھی کم تعلیم حاصل

العمل معلوما وكان إذا استأجره على تعليم سورة فتلك إجارة لا على وقت معلوم ولا عمل معلوم إنما استأجره على أن يعلمه ذلك وقد يتعلم بقليل التعليم وبكثيره وفي قليل الأوقات وكثيرها وكذلك لو باعه داره على أن يعلمه سورة من القرآن لم يجز ذلك للمعاني التي ذكرناها في الإجارات

فلما كان ذلك كذلك في الإجارات والبياعات وقد وصفنا أن المهر لا يجوز على أموال ولا على منافع إلا على ما يجوز عليه البيع والإجارة وغير ذلك وكان التعليم لا تملك به المنافع ولا أعيان الأموال ثبت بالنظر على ذلك أن لا يملك به الأبضاع فهذا هو النظر وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم أجمعين.

باب ۱۷۵ الرجل تعتق أمته على أن عتقها صداقها

۶۶ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن إبراهيم قال ثنا أبان وحماد بن زيد قالا ثنا شعيب بن الحبحاب عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم أعتق صفية وجعل عتقها صداقها قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن الرجل إذا أعتق أمته على أن عتقها صداقها جاز ذلك فإن تزوجها فلا مهر لها غير العتاق وممن قال بهذا القول سفيان الثوري وأبو يوسف رحمة الله عليهما.

کرتا ہے اور کبھی زیادہ اسی طرح کبھی تھوڑے وقت میں سیکھ لیتا ہے اور کبھی زیادہ وقت میں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنا مکان بیچ کر دہ (خریدنے والا) اسے قرآن پاک کی ایک سورت سکھا دے تو ان شرائط کی بنیاد پر جو ہم نے اجاروں کے سلسلے میں ذکر کی ہیں، یہ اجارہ بھی جائز نہیں۔

تو جب یہ (عقد نکاح) اجاروں اور سودے کی طرح ہے اور ہم نے بیان کیا کہ مہر صرف اسی مال یا منافع کی صورت میں جائز ہے جو خرید و فروخت اور اجارے کی صورت میں جائز ہوتا ہے اور تعلیم کے ذریعے نہ تو منافع کی ملکیت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی کسی چیز کی تو اس پر قیاس کرنے سے ثابت ہوا کہ اس (تعلیم قرآن) سے بُضع (عورت کی شرمگاہ) کی ملکیت بھی ثابت نہیں ہوتی، یہی قیاس ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

مہر کے بدلے میں لونڈی کو آزاد کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور اس آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اس شرط پر آزاد کرے کہ اس کی آزادی ہی اس کا مہر ہوگی تو یہ جائز ہے پھر اگر وہ اس سے نکاح کرے تو اس آزادی کے علاوہ مہر نہیں ہوگا اس بات کے قائلین میں حضرت سفیان ثوری اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِاَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّفْعَلَ هٰذَا فَيَتِمَّ لَهُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ صِدَاقٍ سِوَى الْعِتَاقِ وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَاصًّا لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لَهُ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِغَيْرِ صِدَاقٍ وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرِهٖ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِغَيْرِ صِدَاقٍ كَانَ لَهُ اَنْ يَّتَزَوَّجَ عَلَى الْعِتَاقِ الَّذِيْ لَيْسَ بِصِدَاقٍ وَمَنْ لَّمْ يُبِحِ اللّٰهُ لَهُ اَنْ يَّتَزَوَّجَ عَلٰى غَيْرِ صِدَاقٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ اَنْ يَّتَزَوَّجَ عَلَى الْعِتَاقِ الَّذِيْ لَيْسَ بِصِدَاقٍ وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَزُفَرُ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ.

٦٧- وَمِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَعَلَ فِيْ جُوَيْرِيَةَ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا رَوٰى عَنْهُ اَنَسٌ اَنَّهُ فَعَلَهُ فِيْ صَفِيَّةَ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ نَافِعٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ جُوَيْرِيَةَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا اَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَقَدْ رَوٰى هٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں تو (اس صورت میں) اس کا نکاح مہر کے بغیر مکمل ہو جائے گا اور آزادی مہر نہیں ہوگی یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مہر کے بغیر بھی نکاح کرنا جائز قرار دیا اور آپ کے علاوہ کسی مومن کے لیے اسے جائز قرار نہیں دیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا " اگر کوئی مومن عورت اپنے نفس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کا ارادہ کریں تو یہ آپ کیلئے خاص ہے عام مومنوں کیلئے نہیں ہے تو (جب) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ وہ مہر کے بغیر نکاح کریں تو آپ کیلئے یہ بھی جائز ہے کہ آزادی کے سبب نکاح کریں جو مہر نہیں ہے اور جس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ نے مہر کے بغیر نکاح جائز قرار نہیں دیا تو اس کے لیے آزادی کے بدلے نکاح کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ مہر نہیں ہے اس قول کے قائلین میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام زفر امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے سلسلے میں وہی عمل کیا جو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آپ کا فعل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عون سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت نافع نے مجھے لکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ کو غزوہ بنو مصطلق میں حاصل کیا تو آپ نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دیا فرماتے ہیں مجھے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتائی اور وہ اس لشکر میں تھے تو یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جیسا کہ ہم نے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا اَنَّهٗ يُجَدِّدُ لَهَا صِدَاقًا۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ الْحُكْمَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى غَيْرِ مَا كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ سَمَاعًا سَمِعَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ دَلَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِيْ اِسْتَدَلَّ لَنَا بِهٖ نَحْنُ عَلٰى خُصُوْصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا وَصَفْنَا دُوْنَ النَّاسِ

ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ عِتَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جُوَيْرِيَةَ الَّتِيْ تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ وَجَعَلَهٗ صِدَاقَهَا كَيْفَ كَانَ فَاِذَا الرَّبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا هُوَ ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فِيْ سَهْمِ لِثَابِتِ ابْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهٗ فَكَاتَبَتْ عَلٰى نَفْسِهَا قَالَتْ وَكَانَتِ امْرَاَةً حُلْوَةً

ذکر کیا۔ پھر انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی قسم کے معاملے میں فرمایا کہ اسے مہر جدید دیا جائے (یعنی آزادی مہر نہیں بن سکتی)

حضرت عبید اللہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی قسم روایت کرتے ہیں۔ تو یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو اس بات کی طرف گئے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ حکم نہیں ہو گا جو آپ کے لیے تھا پس اس میں احتمال ہے کہ آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس بات پر اس معنی سے راہنمائی حاصل ہوتی ہو جس سے ہم نے استدلال کیا کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے دوسرے لوگوں کے لیے یہ حکم نہیں۔

پھر ہم نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جویریہ کو آزاد کرنا جسے آپ نے مہر قرار دے کر ان سے نکاح کیا، کیسا تھا تو حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں جب بنو مصطلق کے قیدی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ لگے تو حضرت جویرہ بنت حارث، ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے بھتیجے کے حصے میں آئیں انہوں نے اپنے لیے کتابت کر لی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں وہ نہایت شیریں کلام خاتون تھیں اور انہیں جو بھی دیکھتا وہ ان کی گرفت میں آجاتا (متاثر ہو جاتا) وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنی کتابت پر مدد مانگنے لگیں پس اللہ کی قسم! میں نے ان کو دروازے پر کھڑے دیکھا تو میں انہیں ناپسند کیا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ عنقریب آپ

لَا يَكَادُ يَرَاهَا اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَتْ بِنَفْسِهٖ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعِيْنُهٗ فِيْ كِتَابَتِهَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُهَا عَلٰى بَابِ الْحُجْرَةِ فَكَرِهْتُهَا وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَرٰى مِنْهَا مِثْلَ مَا رَاَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ضِرَارٍ سَيِّدِ قَوْمِهٖ وَقَدْ اَصَابَنِيْ مِنَ الْاَمْرِ مَا لَمْ يَخْفَ فَوَقَعْتُ فِيْ سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهٗ فَكَاتَبْتُهٗ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ عَلٰى كِتَابَتِيْ قَالَ فَهَلْ لَكِ فِيْ خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَقْضِيْ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَاَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ فَعَلْتُ وَخَرَجَ الْخَبَرُ اِلَى النَّاسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ فَقَالُوْا اَصْهَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوْا مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ قَالَتْ فَلَقَدْ اُعْتِقَ بِتَزْوِيْجِهٖ اِيَّاهَا مِائَةُ اَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَلَا نَعْلَمُ امْرَاَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا۔

فَبَيَّنَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا الْعِتَاقَ الَّذِيْ ذَكَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ وَجَعَلَهٗ مَهْرَهَا كَيْفَ هُوَ وَاِنَّهٗ اِنَّمَا هُوَ اَدَاؤُهٗ عَنْهَا مُكَاتَبَتَهَا اِلَى الَّذِيْ كَانَ كَاتَبَهَا لِتَعْتِقَ بِذٰلِكَ الْاَدَاءِ ثُمَّ كَانَ ذٰلِكَ الْعِتَاقُ الَّذِيْ وَجَبَ بِاَدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُكَاتَبَةَ اِلَى الَّذِيْ كَانَ كَاتَبَهَا مَهْرًا لَهَا

اس سے وہ کچھ دیکھیں گے جو میں نے دیکھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں قوم کے سردار حارث بن ابو ضرار کی بیٹی جویریہ ہوں اور میں ایسی مصیبت میں پھنسی ہوں جو پوشیدہ نہیں میں ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے بھتیجے کے حصہ میں دی گئی ہوں میں نے ان سے کتابت کر لی ہے تو میں اپنی کتابت پر مدد حاصل کرنے کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس سے بہتر میں رغبت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں تیری کتابت کی رقم ادا کر کے تجھ سے شادی کر لوں انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا "میں نے ایسا کیا" جب لوگوں کو خبر پہنچی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا ہے تو انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سسرالی قرابت قائم ہو گئی چنانچہ انہوں نے اپنے قیدی چھوڑ دیئے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ کے ان کے ساتھ نکاح کرنے کی وجہ سے بنو مصطلق کے ایک سو گھر والے آزاد ہو گئے پس ہم ان (حضرت جویریہ) سے بڑھ کر کسی عورت کو اپنی قوم کے لیے باعث برکت نہیں جانتے۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس آزادی کو واضح طور پر بیان کیا جس کا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بدلے نکاح کیا اور اسے مہر قرار دیا کہ اس کی کیا صورت تھی وہ آپ کی طرف سے بدل کتابت کا اس شخص کو ادا کرنا تھا جس نے ان سے کتابت کی تھی تاکہ اس ادائیگی کے بدلے وہ آزاد ہو جائیں پھر یہ آزادی جو سرکار دو عالم صلی اللہ وسلم کی طرف سے بدل کتابت ادا کرنے کی وجہ سے

عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَيْسَ لِهٰذَا الْاَحَدِ غَيْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤَدِّيَ عَنْ مُكَاتَبَةٍ مُكَاتَبَتَهَا اِلٰى مَوْلَاهَا عَلٰى اَنْ تَعْتِقَ بِاَدَائِهٖ ذٰلِكَ عَنْهَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْعِتَاقُ مَهْرًا لَهَا مِنْ قِبَلِ الَّذِيْ اَدّٰى عَنْهَا مُكَاتَبَتَهَا وَتَكُوْنُ بِذٰلِكَ زَوْجَةً لَهٗ۔

فَلَمَّا كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْعَلَ هٰذَا مَهْرًا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ خَاصٌّ لَهٗ دُوْنَ اُمَّتِهٖ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّجْعَلَ الْعِتَاقَ الَّذِيْ تَوَلَّاهُ هُوَ اَيْضًا مَهْرًا لِمَنْ اَعْتَقَهٗ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ خَاصٌّ لَهٗ دُوْنَ اُمَّتِهٖ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ اَبَا يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ النَّظَرُ عِنْدِيْ فِيْ هٰذَا اَنْ يَّكُوْنَ الْعِتَاقُ مَهْرَ الْمُعْتَقَةِ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهَا مَعَهٗ غَيْرُهٗ وَذٰلِكَ لِاَنَّا رَاَيْنَاهَا اِذَا وَقَعَ الْعِتَاقُ عَلٰى اَنْ تَزَوَّجَهٗ نَفْسَهَا ثُمَّ اَبَتِ التَّزْوِيْجَ اَنَّ عَلَيْهَا اَنْ تَسْعٰى فِيْ قِيْمَتِهَا قَالَ فَمَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهَا اَنْ تَسْعٰى فِيْهِ اِذَا اَبَتِ التَّزْوِيْجَ يَكُوْنُ مَهْرًا لَهَا اِذَا اَجَابَتْ اِلَى التَّزْوِيْجِ قَالَ وَاِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ كَانَ عَلَيْهَا اَنْ تَسْعٰى فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا اَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ۔

۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ اَمَتَهٗ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا قَالَ عَلَيْهَا اَنْ تَسْعٰى فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهَا

ہوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مہر قرار پائی جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کسی مکاتب کا بدل کتابت مکاتب کو ادا کرے کہ وہ اسے آزاد کردے اور یہ آزادی، بدل کتابت ادا کرنے والے کی طرف سے مہر قرار پائے اور وہ اس کی بیوی بن جائے۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اسے مہر قرار دینا آپ کی خصوصیت سے ہے امت کے لیے جائز نہیں تو جس آزادی کی آپ کو ولایت حاصل ہوئی اسے مہر قرار دینا بھی آپ کے ساتھ خاص تھا امت کے لیے نہیں۔ روایات کے طریقے پر اس بات کا بیان ہے غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے میں میرے نزدیک قیاس یہ ہے کہ جس عورت کو اس شرط پر آزاد کیا گیا اس کی آزادی ہی مہر ہو اس کے ساتھ کچھ اور نہ ہو ہم دیکھتے ہیں کہ جب آزادی اس شرط پر واقع ہو کہ وہ (عورت) اس (آزاد کرنے والے) سے نکاح کرے گی پھر وہ نکاح سے انکار کردے تو اس پر لازم ہے کہ اپنی قیمت (کی ادائیگی) کے لیے محنت مشقت کرے وہ فرماتے ہیں کہ نکاح سے انکار کی صورت میں جس چیز کے لیے اس پر محنت مشقت واجب ہوئی ہے یہی چیز اس کے لیے مہر قرار پائی اگر وہ نکاح سے انکار نہ کرتی وہ فرماتے ہیں اگر وہ اسے اس کے بعد جماع سے پہلے طلاق دے تو اس پر نصف قیمت کے لیے مال کمانا ضروری ہوگا۔ یہ بات حضرت حسن رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت اشعث، حضرت حسن سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا پھر جماع سے پہلے اسے طلاق دے دی تو اس عورت پر لازم ہے کہ نصف قیمت (کی ادائیگی) کے لیے محنت مشقت کرے اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِي هٰذَا عَلٰى أَبِي يُوسُفَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّ مَا ذَكَرَهُ مِنْ وُجُوبِ السِّعَايَةِ عَلَيْهَا إِذَا أَبَتْ فِي قِيمَتِهَا قَدْ قَالَ هُوَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ فَمَا لَزِمَهُمَا مِنْ ذٰلِكَ فِي قَوْلِهَا إِذَا أَجَابَتْ إِلَى التَّزْوِيجِ فَهُوَ لَازِمٌ لَهُمَا

وَأَمَّا زُفَرُ فَكَانَ يَقُولُ لَا سِعَايَةَ عَلَيْهَا إِذَا أَبَتْ لِأَنَّهُ وَإِنْ كَانَ شَرَطَ عَلَيْهَا النِّكَاحَ فِي أَصْلِ الْعِتَاقِ فَإِنَّمَا شَرَطَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا بِبَدَلٍ شَرَطَهُ لَهَا عَلٰى نَفْسِهِ هُوَ الصَّدَاقُ الَّذِي يَجِبُ لَهَا فِي قَوْلِهِ إِذَا أَجَابَتْ فَكَانَ الْعِتَاقُ وَاقِعًا عَلَيْهَا لَا بِبَدَلٍ وَالنِّكَاحُ الْمَشْرُوطُ عَلَيْهَا لَهُ بَدَلٌ غَيْرُ الْعِتَاقِ فَصَارَ ذٰلِكَ كَرَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدَهُ عَلٰى أَنْ يَخْدِمَهُ سَنَةً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَبِلَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ ثُمَّ أَبٰى أَنْ يَخْدِمَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ لَوْ خَدَمَهُ لَكَانَ يَسْتَحِقُّ عَلَيْهِ بِاسْتِخْدَامِهِ إِيَّاهُ أَجْرًا بَدَلًا مِنَ الْخِدْمَةِ فَكَذٰلِكَ إِذَا كَانَ مِنْ قَوْلِ زُفَرَ فِي الْأَمَةِ الْمُعْتَقَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ أَنَّهَا إِذَا أَجَابَتْ إِلَى التَّزْوِيجِ وَجَبَ لَهَا مَهْرٌ بَدَلٌ مِنْ بُضْعِهَا فَإِذَا أَبَتْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهَا بَدَلٌ مِنْ رَقَبَتِهَا لِأَنَّ رَقَبَتَهَا عُتِقَتْ لَا بِبَدَلٍ وَاشْتُرِطَ عَلَيْهَا نِكَاحٌ بِبَدَلٍ وَلَا يَثْبُتُ الْبَدَلُ مِنَ النِّكَاحِ إِلَّا بِثُبُوتِ النِّكَاحِ كَمَا لَا يَثْبُتُ الْبَدَلُ عَلَى الْخِدْمَةِ إِلَّا بِثُبُوتِ الْخِدْمَةِ فَلَيْسَ بُطْلَانُهُمَا وَلَا بُطْلَانُ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِمُوجِبٍ فِي الْعِتَاقِ الَّذِي وَقَعَ عَلٰى غَيْرِ شَيْءٍ

اللہ علیہ کے خلاف حجت یہ ہے کہ انہوں نے جو ذکر فرمایا کہ عورت جب نکاح سے انکار کر دے تو اپنی قیمت کی ادائیگی کے لیے محنت کرے تو یہی بات حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ نے بھی فرمائی تو نکاح کو قبول کرنے کی صورت میں جو کچھ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر لازم ہوتا ہے وہی ان (امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ) پر بھی لازم ہوگا۔

لیکن حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب وہ انکار کرے تو اس پر سعی (محنت مشقت) واجب نہیں کیونکہ اگرچہ آزادی کے سلسلے میں اس پر نکاح کی شرط رکھی گئی ہے لیکن یہ اس شرط کے بدلے میں ہے جو اس عورت کی طرف سے مرد پر لازم آتی ہے یعنی وہ مہر جو قبولیت نکاح کی صورت میں عورت کے لیے (مرد پر) واجب ہوتا ہے تو گویا عورت کو آزادی کسی عوض کے بغیر حاصل ہو گئی۔ اور مرد نے جس نکاح کی شرط رکھی ہے اس کے لیے آزادی کے علاوہ بدل ہے۔ اور یہ اس شخص کی طرح ہو گیا جس نے اپنے غلام کو اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ ایک ہزار درہم کے بدلے ایک سال آپ اس کی خدمت کرے غلام نے اسے قبول کر لیا پھر خدمت کرنے سے انکار کر دیا تو اس کے لیے مالک کے ذمہ کچھ نہ ہوگا کیونکہ اگر وہ اس کی خدمت کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اجرت کا مستحق ہوتا جو خدمت کا بدل قرار پاتا تو نکاح کی شرط پر آزاد کی گئی لونڈی کے بارے میں حضرت امام زفر رحمہ اللہ کا قول بھی اسی طرح ہے کہ جب وہ عورت نکاح کو قبول کرے تو اس کی بضع کے بدلے میں مہر واجب ہوگا اور اگر انکار کرے تو آزادی کی وجہ سے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا کیونکہ اسے کسی عوض کے بغیر آزاد کیا گیا اور نکاح کی شرط بدل کے ساتھ رکھی گئی اور نکاح کا بدل تب ثابت ہوگا جب نکاح ثابت ہوگا جس طرح خدمت کا بدل، خدمت کی صورت میں ثابت ہوتا ہے تو ان دونوں (ثبوت نکاح و ثبوت خدمت) کا بطلان یا ایک کا بطلان آزادی کے سلسلے میں کسی چیز کو واجب نہیں کرتا کیونکہ وہ بدل سے واقع ہوتی ہے۔ اس باب میں قیاس اسی طرح ہے جس طرح امام زفر رحمہ اللہ نے فرمایا

بَدَلًا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَمَا قَالَ زُفَرُ كَمَا قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ.

وَقَدْ كَانَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ يَذْهَبُ فِيْ تَزْوِيْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ عَلٰى عِتْقِهَا اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَزُفَرُ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَيْضًا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَعْتَقَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اُمَّ وَلَدٍ لَهٗ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ لَوْ كَانَ اَبَتْ عِتْقَهَا فَقُلْتُ اَلَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا فَقَالَ لَوْ اَنَّ امْرَاَةً وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَلَكَ لَهٗ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ هِشَامًا فَاَبَتْ عِتْقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَاَصْدَقَهَا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ رَاَيْتُ الرَّجُلَ يَعْتِقُ اَمَتَهٗ عَلٰى مَالٍ وَتَقْبَلُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَتَكُوْنُ حُرَّةً وَيَجِبُ لَهٗ عَلَيْهَا ذٰلِكَ الْمَالُ فَمَا تُنْكِرُ اَنْ يَكُوْنَ اِذَا اَعْتَقَهَا عَلٰى اَنَّ عِتْقَهَا صِدَاقُهَا فَقَبِلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ اَنْ تَكُوْنَ حُرَّةً وَيَجِبُ لَهٗ ذٰلِكَ الْمَالُ عَلَيْهَا قِيْلَ لَهٗ اِذَا اَعْتَقَهَا عَلٰى مَالٍ فَقَبِلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَجَبَ لَهَا عَلَيْهِ الْعِتَاقُ وَوَجَبَ لَهٗ عَلَيْهَا الْمَالُ فَوَجَبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِذٰلِكَ الْعَقْدِ الَّذِيْ تَعَاقَدَا بَيْنَهُمَا شَيْءٌ اَوْجَبَهٗ لَهٗ ذٰلِكَ الْعَقْدُ لَمْ يَكُنْ مَالِكًا لَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا اَعْتَقَهَا عَلٰى اَنَّ عِتْقَهَا صِدَاقُهَا فَقَدْ مَلَّكَهَا

اس طرح نہیں جس طرح حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے فرمایا۔

حضرت ایوب سختیانی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے سلسلے میں امام ابوحنیفہ، امام زفر اور امام محمد رحمہم اللہ کا موقف اختیار کیا ہے حضرت حماد فرماتے ہیں حضرت ہشام بن حسان نے اپنی ام ولد کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو مہر قرار دیا (فرماتے ہیں) میں نے یہ بات حضرت ایوب سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا اگر وہ اپنی آزادی سے انکار کرے تو (کیا ہوگا)؟ میں نے عرض کیا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کرکے انکی آزادی کو مہر قرار نہیں دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا اگر کوئی عورت اپنے آپ کو بارگاہ نبوی میں پیش کردے تو کرسکتی ہے میں نے یہ بات حضرت ہشام کو بتائی تو لونڈی نے آزادی سے انکار کردیا تو انہوں نے اس کو چار سو درہم دے کر اس سے نکاح کرلیا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں نے دیکھا ایک شخص اپنی لونڈی کو مال کے بدلے میں آزاد کرتا ہے اور وہ اس (شرط) کو قبول کرکے آزاد ہوجاتی ہے اور اس شخص کے لیے اس (لونڈی) کے ذمہ مال واجب ہوجاتا ہے تو جب وہ اسے یوں آزاد کرے کہ اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دے اور وہ اسے قبول بھی کرلے تو وہ آزاد ہوجاتی ہے اور اس پر مالک کے لیے مال واجب ہوجاتا ہے تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جب وہ اسے مال کے بدلے آزاد کرتا ہے اور وہ لونڈی اس شرط کو قبول کرلیتی ہے تو مالک کا اس کو آزاد کرنا اور لونڈی پر اسے (مالک کو) مال ... واجب ہوجاتا ہے تو اس عقد سے دونوں کے لیے ایک دوسرے پر وہ چیز واجب ہوجاتی ہے جس کے پہلے وہ مالک نہ تھے اور جب وہ اسے اس شرط پر آزاد کرتا ہے کہ اس کی آزادی مہر قرار پائے گی تو اس سے اسے (لونڈی) کو اس شرط پر اس کی گردن کا مالک بنایا کہ وہ اسے اپنی بضع (شرمگاہ) کا مالک بنائے پس وہ لونڈی کو اس کی

رَقَبَتَهَا عَلَى اَنْ مَلَّكَتْهُ بُضْعَهَا فَمَلَّكَهَا رَقَبَةً هُوَ لَهَا مَالِكٌ وَلَمْ تَكُنْ هِيَ مَالِكَةً لَهَا قَبْلَ ذٰلِكَ عَلَى اَنْ مَلَّكَتْهُ بُضْعَهَا هُوَ لَهُ مَالِكٌ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَمْ تُمَلِّكْهُ بِذٰلِكَ الْعِتَاقِ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ مَالِكًا لَهُ قَبْلَهُ اِنَّمَا مَلَّكَتْهُ بَعْضَ مَا قَدْ كَانَ لَهُ فَكَذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ لَهُ عَلَيْهَا بِذٰلِكَ الْعِتَاقِ شَيْءٌ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْعِتَاقُ لَهَا صِدَاقًا فَهٰذِهٖ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ يَقُوْلُ تَكُوْنُ زَوْجَةً لَهُ بِالْعِتَاقِ الَّذِيْ هُوَ لَهَا صِدَاقٌ۔

فَاَمَّا مَنْ يَقُوْلُ لَا تَكُوْنُ زَوْجَتَهُ اِلَّا بِنِكَاحٍ مُسْتَانِفٍ بَعْدَ الْعِتَاقِ وَالصِّدَاقُ لَهُ وَاجِبٌ عَلَيْهَا بِالْعِتَاقِ وَيَتَزَوَّجُهَا عَلَيْهِ مَتَى اَحَبَّ فَاِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ يُّقَالَ لَهُ فَلِمُعْتِقِهَا اَنْ يَّاْخُذَهَا بِغُرْمِ ذٰلِكَ الصِّدَاقِ الَّذِيْ قَدْ وَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا بِالْعِتَاقِ فَاِنْ قَالَ لَهُ اَنْ يَّاْخُذَهَا بِهٖ خَرَجَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ اَهْلِ الْعِلْمِ جَمِيْعًا وَاِنْ قَالَ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَّاْخُذَهَا بِهٖ قِيْلَ لَهُ فَمَا الصِّدَاقُ الَّذِيْ اَوْجَبَ لَهُ عَلَيْهَا الْعِتَاقُ اَمَالٌ هُوَ اَمْ غَيْرُ مَالٍ فَاِنْ كَانَ مَالًا فَلَهُ اَنْ يَّاْخُذَهَا بِمَا لَهُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَالِ اَحَبَّ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مَالٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا عَلَى غَيْرِ مَالٍ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ هٰذَا الْقَوْلِ اَيْضًا وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ ۱۷۶

۷۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ

گردن کا اس شرط پر مالک بناتا ہے کہ وہ اسے اپنی شرمگاہ کی مالک بنائے حالانکہ وہ پہلے اپنی گردن کی مالک نہ تھی جب کہ یہ پہلے بھی اس کی شرمگاہ کا مالک تھا لہذا لونڈی اس آزادی کے ذریعے اس کو کسی ایسی چیز کا مالک نہیں بناتی جس کا وہ پہلے مالک نہ ہو وہ اسے اس بعض چیز کا مالک بناتی ہے جس کا وہ پہلے بھی مالک تھا تو اسی طرح اس آزادی کے بدلے مرد کے لیے اس عورت پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور نہ ہی یہ آزادی اس کا مہر بنے گی۔

یہ اس شخص کے خلاف حجت ہے جو کہتا ہے کہ لونڈی اس آزادی کے بدلے جو مہر قرار پائی اسکی بیوی بن جائیگی لیکن جو حضرات کہتے ہیں کہ جب تک آزاد کرنے کے بعد نیا نکاح نہ کرے وہ اسکی بیوی نہیں بنتی اور آزادی کی وجہ سے مرد کے لیے عورت پر مہر واجب ہوگیا لہذا جب چاہے اس سے نکاح کرے تو اس سلسلے میں ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اس سے کہا جائے کہ کیا آزاد کرنے والے کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ اس مہر کے بدلے جو آزادی کی وجہ سے اس پر واجب ہوا ہے تاوان اس لونڈی کو پکڑ سکے پس اگر وہ کہے کہ وہ اسکو پکڑ سکتا ہے تو وہ تمام اہل علم کے قول سے باہر ہوگیا اور اگر کہے کہ وہ اس وجہ سے اسکو حاصل نہیں کرسکتا تو اسے کہا جائے گا کہ وہ مہر جو آزادی کی وجہ سے مرد کیلئے عورت پر واجب ہوا وہ کیا مال ہے یا کوئی دوسری چیز اگر وہ مال ہے تو مالک کو حق ہے کہ اپنے اس مال کی وجہ سے جو اس عورت پر واجب ہے جب چاہے اسے پکڑے اور اگر مال نہیں ہے تو غیر مال پر اس سے نکاح نہیں کر سکتا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے اس قول کا فساد بھی واضح ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

نکاح متعہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک

ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ ——
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نَغْزُوْ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ
لَیْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِیْ
فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَرَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْکِحَ بِالثَّوْبِ
اِلٰی اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبَاتِ
مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ
الْمُعْتَدِیْنَ۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَخْطُبُ وَ
هُوَ یُعَرِّضُ بِابْنِ عَبَّاسٍ یَعِیْبُ عَلَیْهِ قَوْلَهٗ
فِی الْمُتْعَةِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَسْاَلُ اُمَّهٗ اِنْ
کَانَ صَادِقًا فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ صَدَقَ ابْنُ
عَبَّاسٍ قَدْ کَانَ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ
شِئْتُ لَسَمَّیْتُ رِجَالًا مِنْ قُرَیْشٍ وُلِدُوْا
فِیْهَا۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا
اُمَیَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ
عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَتَاهُمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فِی الْمُتْعَةِ قَالَ اَبُوْ
جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا
لَا بَاْسَ اَنْ یَتَمَتَّعَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْاَةِ اَیَّامًا
مَعْلُوْمَةً بِشَیْءٍ مَعْلُوْمٍ فَلَمَّا مَضَتْ تِلْكَ
الْاَیَّامُ حُرِّمَتْ عَلَیْهِ لَا بِطَلَاقٍ وَلٰکِنْ
بِانْقِضَاءِ الْمُدَّةِ الَّتِیْ کَانَا تَعَاقَدَا عَلٰی

ہوتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہیں تھیں ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم اپنی شہوت کو ختم کرنے کے لیے خصی نہ ہو جائیں تو آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا اور ہمیں ایک کپڑے کے بدلے ایک خاص مدت تک نکاح کرنے کی اجازت دی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ ٹھہراؤ اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا کو سنا وہ خطبہ دیتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا پر تعریض (چوٹ) کر رہے تھے اور متعہ کے بارے میں ان کے قول کی وجہ سے ان کا عیب بیان کر رہے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر وہ (ابن زبیر) سچے ہیں تو اپنی والدہ سے پوچھ لیں تو انہوں نے (حضرت زبیر کی والدہ نے) فرمایا حضرت ابن عباس سچ فرماتے ہیں یہ حکم تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر میں چاہوں تو قریش کے ان چند افراد کے نام بتا دوں جن کی ولادت اس (متعہ کی) صورت میں ہوئی۔

حضرت جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہیں نکاح متعہ کی اجازت دی۔ حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ کسی عورت سے چند معلوم دنوں کے لیے معلوم شرائط کے ساتھ متعہ میں کوئی حرج نہیں جب یہ دن گزر جائیں تو وہ عورت اس پر حرام ہو جائے گی لیکن (یہ حرمت) طلاق کی وجہ سے نہیں بلکہ اس مدت کے ختم ہونے کی وجہ سے ہے جس میں انہوں نے متعہ کا عقد کیا تھا اور ان حضرات کے نزدیک وہ ایک دوسرے کے وارث بھی نہیں ہوں گے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت

الْمُتْعَةِ فِيهَا وَلَا يَتَوَارَثَانِ بِذٰلِكَ فِي قَوْلِهِمْ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ هٰذَا النِّكَاحُ وَاحْتَجُّوا بِأَنَّ الْآثَارَ الَّتِي احْتَجَّ بِهَا عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى قَدْ كَانَتْ ثُمَّ نُسِخَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ۔

وَذَكَرُوا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْهَا مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ فِيهَا النَّسْخُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَاهُ أَنَّ أَبَاهُمَا أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَأُسَامَةُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ۔

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ بِابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ قَدْ نَهٰى عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نکاح جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ جن روایات سے، پہلے قول والوں نے استدلال کیا ہے ان روایات پر عمل تھا لیکن اس کے بعد وہ منسوخ ہوگئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرمادیا۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات کا ذکر کیا جن میں حضور علیہ السلام نے (متعہ سے) منع فرمایا اور ان کے منسوخ ہونے کا (کہیں) ذکر نہیں حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن علی بن ابوطالب اور محمد بن علی (رضی اللہ عنہم) نے ان کو خبر دی کہ ان کے والد نے ان کو بتایا کہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سُنا آپ حضرت ابن عباس سے فرمانے تھے تم بھٹکے ہوئے مرد ہو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت یونس، اسامہ اور مالک رحہم اللہ نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے "تم بھٹکے ہوئے مرد ہو" کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔

حضرت عبداللہ اور حضرت حسن اپنے والد حضرت محمد بن حنیفہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے اور وہ عورتوں سے متعہ کے بارے میں فتویٰ دے رہے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ان سے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن اس (متعہ) سے اور گھریلو گدھوں

يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا يَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَمَا كُنَّا مُسَافِحِيْنَ۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ النَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِذْنِ فِيْهَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا فَكَانَ ذٰلِكَ النَّهْيُ نَاسِخًا لِمَا كَانَ مِنَ الْاِبَاحَةِ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ اِلَى امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْنِيْ فَقُلْتُ رِدَائِيْ وَقَالَ صَاحِبِيْ رِدَاءَيْنِ وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ اَجْوَدَ مِنْ رِدَائِيْ وَكُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰى رِدَاءِ صَاحِبِيْ اَعْجَبَهَا وَاِذَا نَظَرَتْ اِلَيَّ اَعْجَبْتُهَا فَقَالَتْ اَنْتَ وَرِدَاؤُكَ تَكْفِيْنِيْ فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

کے گوشت سے منع فرمایا۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا "حرام ہے" انہوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص اس کے (جواز کے) بارے میں قول کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم اسے معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فتح خیبر کے دن حرام قرار دیا اور ہم زناکار نہیں ہیں۔

تو ان روایات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے متعہ سے منع فرمایا تو اس بات کا احتمال ہے کہ جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت کے بارے میں ذکر کیا ہے وہ آپ کے منع کرنے سے پہلے کا ہے پھر آپ نے منع فرمایا تو یہ نہی پہلے پائے جانے والے جواز کے لیے ناسخ ہے۔ (چنانچہ) جب ہم نے اس سلسلے میں دیکھا تو حضرت ربیع بن سبرہ جہنی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ نے ہمیں متعہ کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ میں اور میرا ساتھی بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے گویا کہ وہ جوان موٹی ہے ہم نے اپنے آپ کو اس کے سامنے پیش کیا تو اس نے کہا مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا میں اپنی چادر دوں گا اور میرے دوست نے کہا د چادریں دوں گا اور میرے ساتھی کی چادر، میری چادر سے عمدہ تھی اور میں اس کے مقابلے میں زیادہ جوان تھا جب اس عورت نے میرے ساتھی کی چادروں کو دیکھا تو اسے پسند کیا اور جب مجھے دیکھا تو میں اسے پسند کرتا تھا اس نے کہا تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے چنانچہ میں اس کے ساتھ تین دن ٹھہرا

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَتَمَتَّعُ بِهِنَّ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُنَّ

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے پاس متعہ والی عورتیں ہوں وہ ان کا راستہ چھوڑ دے۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ۔

حضرت لیث، حضرت ربیع بن سبرہ جہنی سے اور وہ اپنے والد سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ نَبَّأَنِي رَجُلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَزَعَمَ مَعْمَرٌ أَنَّهُ الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ۔

حضرت ایوب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ سے منع فرمایا (حضرت ایوب فرماتے ہیں) میں نے پوچھا آپ نے کس سے سنا ہے انہوں نے فرمایا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تھا حضرت معمر کا خیال ہے کہ وہ حضرت ربیع بن سبرہ ہیں۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْمُتْعَةِ فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا هُوَ يُحَرِّمُهَا أَشَدَّ التَّحْرِيمِ وَيَقُولُ فِيهَا أَشَدَّ الْقَوْلِ۔

حضرت عبدالعزیز بن عمر نے حضرت ربیع بن سبرہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت دی تو ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اس کے بعد آپ نے اسے سختی کے ساتھ حرام کر دیا اور آپ اس کے بارے میں سخت بات کرتے تھے۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَذِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا۔

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے متعہ کی اجازت دی پھر اس سے منع فرما دیا۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَنَزَلَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو آپ ثنیۃ الوداع میں اترے آپ نے کچھ چراغ دیکھے اور کچھ عورتوں کو دیکھا جو رو رہی تھیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو

فَرَاَی مَصَابِیحَ وَنِسَآءً یَبْکِیْنَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِیْلَ نِسَآءٌ تَمَتَّعَ بِهِنَّ اَزْوَاجُهُنَّ وَ فَارَقُوْهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ اَوْهَدَمَ الْمُتْعَةَ بِالطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ وَالْعِدَّةِ وَالْمِيْرَاثِ۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَحْرِيْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُتْعَةَ بَعْدَ اِذْنِهِ فِیْهَا وَاِبَاحَتِهِ اِیَّاهَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا نَسْخُ مَا فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْهُمُ النَّهْیُ عَنْهَا اَیْضًا۔

۸۰- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ كَثِیْرِ بْنِ عُفَیْرٍ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی ابْنُ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللّٰهُ بِهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ وَلَوْ لَا نَهْیُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا مَا زَنٰی اِلَّا شَقِیٌّ قَالَ عَطَآءٌ كَاَنِّیْ اَسْمَعُهَا مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا شَقِیٌّ۔

۸۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرِ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ لَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَیْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّمَا كَانَتْ مُتْعَةُ النِّسَآءِ لَنَا خَاصَّةً۔

۸۲- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا یَتَمَتَّعُوْنَ مِنَ النِّسَآءِ حَتّٰی نَهَاهُمْ عُمَرُ۔

بتایا گیا کہ ان عورتوں سے ان کے خاوندوں نے متعہ کیا اور پھر چھوڑ دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے متعہ کو طلاق، نکاح، عدت اور وراثت کے ساتھ حرام یا (فرمایا) باطل کر دیا ہے۔

تو ان روایات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت دینے اور اسے جائز قرار دینے کے بعد حرام قرار دیا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے شروع میں مذکورہ روایات کا منسوخ ہونا ثابت ہوگیا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ممانعت ثابت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں متعہ، اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت تھی جس کے ذریعے اس نے امت پر رحم فرمایا اور اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے منع نہ فرماتے تو کوئی بدبخت ہی زنا کا مرتکب ہوتا حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں گویا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے شَقِیٌّ کے الفاظ سُن رہا ہوں۔

حضرت عبدالرحمٰن، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ عورتوں سے متعہ ہمارے ساتھ خاص تھا۔

حضرت عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام) عورتوں سے متعہ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرما دیا۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ فَقَالَ مَوْلًی لَهٗ اِنَّمَا کَانَ ذٰلِكَ فِی الْغَزْوِ وَالنِّسَآءُ قَلِیْلٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَدَقْتَ۔

حضرت ابوجمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو ان کے ایک آزاد کردہ غلام نے کہا یہ جہاد کے موقعہ پر ہوتا تھا جب کہ عورتیں تھوڑی ہوتی تھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تو نے سچ کہا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ قَدْ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَفِیْ هٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی مُتَابَعَتِهِمْ لَهٗ عَلٰی مَا نَهٰی عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ وَفِیْ اِجْمَاعِهِمْ عَلَی النَّهْیِ فِیْ ذٰلِكَ عَنْهَا دَلِیْلٌ عَلٰی نَسْخِهَا وَحُجَّةٌ ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ اِنَّمَا اُبِیْحَتْ وَالنِّسَآءُ قَلِیْلٌ اَیْ فَلَمَّا كَثُرْنَ ارْتَفَعَ الْمَعْنَی الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ اُبِیْحَتْ وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً فَقَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ كَانَتْ لَهُمْ لِلْمَعْنَی الَّذِیْ ذَكَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهَا اُبِیْحَتْ مِنْ اَجْلِهٖ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا لیکن ان میں سے کسی نے بھی ان کی اس بات کی مخالفت نہیں کی پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس ممانعت کے سلسلے میں انہوں نے آپ کی اتباع کی اور اس (متعہ) سے نہی پر اتفاق کیا نیز یہ اس (متعہ) کے منسوخ ہونے کی دلیل اور حجت ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ (اس وقت) جائز کیا گیا جب عورتیں کم تھیں یعنی جب وہ زیادہ ہوگئیں تو وہ وجہ ختم ہوگئی جس کے باعث اسے جائز کیا گیا تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ہمارے (صحابہ کرام) کے ساتھ خاص تھا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے جس کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ اس وجہ سے یہ جائز قرار دیا گیا۔

وَاَمَّا قَوْلُ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا نَتَمَتَّعُ حَتّٰی نَهَانَا عُمَرُ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ لَمْ یَعْلَمْ بِتَحْرِیْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاهَا حَتّٰی عَلِمَهٗ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ وَفِیْ تَرْكِهِمْ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبَاحَهٗ لَهُمْ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الْحُجَّةَ قَدْ قَامَتْ عِنْدَهُمْ عَلٰی نَسْخِ ذٰلِكَ وَتَحْرِیْمِهٖ فَوَجَبَ بِمَا ذَكَرْنَا نَسْخُ مَا رَوَیْنَا فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ اِبَاحَةِ مُتْعَةِ النِّسَآءِ۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ہم متعہ کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع فرمایا تو ہو سکتا ہے انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کا علم نہ ہوا ہو حتیٰ کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول سے اسے جانا اور ان کا اس کام کو چھوڑ دینا جسے سرکار دو عالم نے ان کے لیے جائز قرار دیا، اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس کے منسوخ اور حرام ہونے پر دلیل قائم ہو چکی تھی پس جو کچھ ہم نے باب کے شروع میں متعہ کے جواز کے سلسلے میں روایت کیا ہماری اس مذکورہ گفتگو سے اس کا نسخ واجب ہو گیا۔

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النِّكَاحَ اِذَا عُقِدَ عَلٰی مُتْعَةِ اَیَّامٍ فَهُوَ جَائِزٌ

بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب چند دنوں کے متعہ پر نکاح کیا جائے تو وہ نکاح ہمیشہ کے لیے جائز ہو جائے گا اور شرط باطل

عَلَى الْاَبَدِ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَهَاهُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ لَهُمْ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذِهِ النِّسَآءِ اللَّاتِيْ يُتَمَتَّعُ بِهِنَّ شَيْءٌ فَلْيُفَارِقْهُنَّ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْعَقْدَ الْمُتَقَدِّمَ لَا يُوْجِبُ دَوَامَ الْعَقْدِ لِلْاَبَدِ لِاَنَّهُ لَوْ كَانَ يُوْجِبُ دَوَامَ الْعَقْدِ لِلْاَبَدِ لَكَانَ يَفْسَخُ الشَّرْطُ الَّذِيْ كَانَا تَعَاقَدَا بَيْنَهُمَا وَلَا يَفْسَخُ النِّكَاحُ اِذْ كَانَ قَدْ ثَبَتَ عَلٰى صِحَّةٍ وَّجَوَازٍ قَبْلَ النَّهْيِ فَفِيْ اَمْرِهِ اِيَّاهُمْ بِالْمُفَارَقَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ الْعَقْدَ لَا يَجِبُ بِهٖ مِلْكُ بُضْعٍ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

ہو جائے گی اس قول کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرما دیا اور ان (صحابہ کرام) سے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ان عورتوں میں سے جن سے متعہ کیا جاتا ہے کوئی عورت ہو تو وہ اسے جدا کر دے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلے ہونے والا یہ عقد (متعہ) دائمی عقد کو واجب نہیں کرتا کیونکہ اگر وہ اس عقد کو ہمیشہ کے لیے واجب کرتا تو وہ شرط جس پر ان دونوں نے عقد کیا، باطل ہو جاتی اور نکاح فسخ نہ ہوتا اور جب نہی سے پہلے اس کی صحت اور جواز ثابت ہو گیا تو ان عورتوں کو جدا کرنے کے سلسلے میں صحابہ کرام کو آپ کا حکم اس بات کی دلیل ہے کہ اس قسم کے عقد سے ملک بضع حاصل نہیں ہوتی یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مِقْدَارِ مَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ عِنْدَ الثَّيِّبِ اَوِ الْبِكْرِ اِذَا تَزَوَّجَهَا

ثیبہ اور باکرہ کے پاس مرد کتنے دن رہے

۸۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا باکرہ عورت کے لیے سات اور ثیبہ کے لیے تین دن ہیں۔

۸۵- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَوْ قُلْتُ اِنَّهٗ قَدْ رَفَعَ الْحَدِيْثَ لَصَدَقْتُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ كَذٰلِكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ثیبہ کے بعد باکرہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن ٹھہرے پھر باری مقرر کرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے حضرت خالد اپنی روایت میں فرماتے ہیں اگر میں کہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوعاً روایت کیا تو سچ کہوں گا لیکن انہوں نے فرمایا کہ سنت اسی طرح ہے۔

۸۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ

حضرت خالد حذاء سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ السُّنَّۃُ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِکْرَ اَقَامَ عِنْدَھَا سَبْعًا وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ اَقَامَ عِنْدَھَا ثَلَاثًا۔

سنّت یہ ہے کہ جب (کوئی شخص) باکرہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن ٹھہرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے۔

۸۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَہٗ۔

حضرت ایوب، حضرت ابوقلابہ سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۸- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَمَۃَ الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ حُمَیْدِ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ الْبِکْرُ سَبْعٌ وَلِلثَّیِّبِ ثَلَاثٌ۔

حضرت حمید الطویل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا باکرہ کے لیے سات اور ثیبہ کے لیے تین دن ہیں۔

۸۹- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَہٗ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُنَّۃُ الْبِکْرِ سَبْعٌ وَالثَّیِّبِ ثَلَاثٌ۔

حضرت خالد بن عبد اللہ، حضرت حمید سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا باکرہ کے لیے سات دن اور ثیبہ کے لیے تین دن، سنّت ہے۔

۹۰- حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُھَیْرٌ قَالَ ثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِکْرَ وَعِنْدَہٗ غَیْرُھَا فَلَھَا سَبْعٌ ثُمَّ یَقْسِمُ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ فَثَلَاثٌ ثُمَّ یَقْسِمُ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب کوئی شخص کسی باکرہ عورت سے نکاح کرے اور اس کے پاس کوئی دوسری عورت ہو تو اس کے لیے سات دن ہیں پھر باری مقرر کرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو (اس کے لیے) تین دن ہیں پھر باری مقرر کرے۔

۹۱- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا ھِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَزَادَ اِنَّہٗ قَالَ وَلَوْ قُلْتُ اِنَّہٗ قَدْ رَفَعَ الْحَدِیْثَ لَصَدَقْتُ وَلٰکِنَّہٗ قَالَ السُّنَّۃُ کَذٰلِکَ۔

حضرت ہشام سے مروی ہے حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اس کی مثل فرمایا انہوں (حضرت ہشام) نے یہ اضافہ کیا کہ انہوں (حضرت حمید) نے فرمایا اگر میں کہوں کہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے اس حدیث کو مرفوعًا بیان کیا تو میں سچ کہوں گا لیکن انہوں نے فرمایا "سنّت اسی طرح ہے"۔

۹۲- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا ھِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی کو پایا اور انہیں

لَمَّا اَصَابَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ وَاتَّخَذَهَا اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَنَّهُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ سَبَّعَ لَهَا وَسَبَّعَ لِسَائِرِ نِسَائِهِ وَاِنْ شَاءَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا وَدَارَ عَلٰى بَقِيَّةِ نِسَائِهِ يَوْمًا يَوْمًا اَوْ لَيْلَةً لَيْلَةً وَاحْتَجُّوْا فِيْمَا ذَكَرُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَبِحَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَمَّا بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِلَّا فَثَلَّثْتُ ثُمَّ اَدُوْرُ.

۹۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حاصل کیا تو ان کے پاس تین دن ٹھہرے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ عورت سے نکاح کرے تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اس کے لیے سات دن مقرر کرے اور باقی بیویوں کے لیے بھی سات دن مقرر کرے اور اگر چاہے تو اس کے پاس تین دن قیام کرے اور باقی بیویوں کے پاس ایک ایک دن اور ایک ایک رات چکر لگائے انہوں نے اس مندرجہ بالا روایت سے اور حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کی (درج ذیل) روایت سے استدلال کیا ہے حضرت عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب زفاف حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے ان سے فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کو کچھ سبکی نہ ہوگی اگر چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں ورنہ تین دن (قیام کروں) پھر (دوسری ازواج کی طرف) چکر لگاؤں۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن (یعنی حارث بن عبدالرحمٰن) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو صبح کے وقت ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کو کوئی رسوائی نہ ہوگی اور اگر چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں اور ان (دوسری ازواج مطہرات) کے پاس بھی سات دن رہوں اور اگر چاہو تو تین دن قیام کروں پھر چکر لگاؤں انہوں نے عرض کیا تین دن قیام فرمائیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کے موقعہ پر فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کو کچھ سبکی نہ ہوگی اگر چاہو تو تمہارے پاس سات دن ٹھہروں اور اگر تمہارے پاس سات دن ٹھہروں گا تو پھر باقی ازواج کے

وَسَلَّمَ قَالَ لِاُمِّ سَلَمَةَ حِيْنَ تَزَوَّجَهَا مَا بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ ۔

قَالُوْا فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِلَّا فَثَلَّثْتُ ثُمَّ اَدُوْرُ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الثَّلَاثَ حَقٌّ لَهَا دُوْنَ سَائِرِ النِّسَاءِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ ثَلَّثَ لَهَا ثَلَّثَ لِسَائِرِ نِسَائِهٖ وَاِنْ سَبَّعَ لَهَا سَبَّعَ لِسَائِرِ نِسَائِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنْ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ سَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ ۔

۹۴ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا كَمَا بَنٰى بِهَا وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ ۔

۹۵ ۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيْدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر تم چاہو تو تمہارے لیے سات دن مقرر کروں ورنہ تین دن پھر (سب کے پاس) چکر لگاؤں" تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ تین دن ان کا حق تھا باقی ازواج کا نہیں لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس عورت کے لیے تین دن مقرر کرے تو تمام عورتوں کے لیے تین دن مقرر کرے اور اگر اس کے لیے سات دن مقرر کرے تو باقی عورتوں کیلئے بھی سات سات دن مقرر کرے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر میں تمہارے پاس سات دن رہوں گا تو ان (باقی ازواج مطہرات) کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا ۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتی ہیں) جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (شبِ زفاف) ان کے پاس تشریف لائے اور حقوقِ زوجیت ادا کئے اور انہوں نے آپ کے پاس صبح کی تو آپ نے فرمایا اگر چاہو تو تمہارے پاس سات دن ٹھہروں اور اگر تمہارے پاس سات دن رہوں گا تو باقی تمام ازواج کے پاس بھی سات سات دن ٹھہروں گا ۔

حضرت ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے خبر دیتے ہیں کہ

عمرو والقاسم بن محمد بن عبد الرحمن اخبراه انهما سمعا ابا بكر بن عبد الرحمن ابن الحارث يخبر عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم ورضي عنها انها اخبرته فذكر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

قالوا فلما قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سبعت لك سبعت لنسائي اي اعدل بينك وبينهن فاجعل لكل واحدة منهن سبعا كما اقمت عندك سبعا كان كذلك ايضا اذا جعل لها ثلاثا جعل لكل واحدة منهن كذلك ايضا وقال اصحاب المقالة الاولى فما معنى قوله ثم ادور قيل لهم يحتمل ثم ادور بالثلاث عليهن جميعا لانه لو كانت الثلاث حقا لها دون سائر النساء لكان اذا اقام عندها سبعا كانت ثلاث منهن غير محسوبة عليها ولوجب ان تكون لسائر النساء اربع اربع فلما كان الذي للنساء اذا اقام عندها سبعا سبعا لكل واحدة منهن كان كذلك اذا اقام عندها ثلاثا لكل واحدة منهن ثلاث ثلاث هذا هو النظر الصحيح مع استقامة تاويل هذه الآثار عليه وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم اجمعين۔

باب ۱۷۸ العزل

۹۶ - حدثنا ابراهيم بن محمد بن يونس وصالح بن عبد الرحمن قالا ثنا

انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر میں تمہارے لیے سات دن مقرر کروں گا تو باقی ازواج کے لیے بھی سات سات دن مقرر کروں گا یعنی تمہارے اور ان کے درمیان عدل قائم کروں گا پس میں ان میں سے ہر ایک کے لیے سات دن مقرر کروں گا جیسا کہ تمہارے پاس سات دن ٹھہروں گا تو اسی طرح اگر آپ ان کے لیے تین دن مقرر فرماتے تو دیگر ازواج مطہرات کے لیے بھی تین تین دن مقرر فرماتے
پہلے قول والے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "پھر چکر لگاؤں گا" کا کیا مطلب ہے؟ ان کو کہا جائے گا اس بات کا احتمال ہے کہ "پھر میں ان تمام کے پاس تین تین دن کے ساتھ چکر لگاؤں گا" کیونکہ اگر تین دن صرف ان (ام سلمہ) کا حق ہوتا باقی ازواج کا حق نہ ہوتا تو باقی ازواج کے پاس سات دن ٹھہرنے کی صورت میں ان کے تین دن حضرت ام سلمہ کی باری سے شمار نہ ہوتے اور لازم آتا کہ ہر ایک کے لیے چار چار دن ہوں تو جب حضرت ام سلمہ کے پاس سات دن ٹھہرنے کی صورت میں ہر ایک کے لیے سات سات دن ہوتے تو اسی طرح ان (ام سلمہ) کے پاس تین دن ٹھہرنے سے ان میں سے ہر ایک کے لیے تین تین دن مقرر ہوتے۔

ان روایات کے معانی کو قائم رکھتے ہوئے صحیح قیاس یہی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

عزل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھ سے حضرت جدامہ نے بیان کیا

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِیْ جُدَامَۃُ قَالَتْ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْعَزْلُ فَقَالَ ذٰلِکَ الْوَأْدُ الْخَفِیُّ۔

وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل[1] کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ پوشیدہ طور پر بچے کو زندہ درگور کرنا ہے۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا عُرْوَۃُ عَنْ عَآئِشَۃَ عَنْ جُدَامَۃَ بِنْتِ وَہْبٍ الْاَسَدِیَّۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ سے اور وہ حضرت جدامہ بنت وھب اسدیہ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَۃَ قَالَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَیْوَۃُ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّہٗ سَمِعَ عُرْوَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَۃَ عَنْ جُدَامَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَکَرِہَ قَوْمٌ الْعَزْلَ لِہٰذَا الْاَثَرِ الْمَرْوِیِّ فِیْ کَرَاہَۃِ ذٰلِکَ وَخَالَفَہُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ یَرَوْا بِہٖ بَأْسًا اِذَا اَذِنَتِ الْحُرَّۃُ لِزَوْجِہَا فِیْہِ فَاِنْ مَنَعَتْہُ مِنْ ذٰلِکَ لَمْ یَسَعْہُ اَنْ یَّعْزِلَ عَنْہَا۔

وَقَدْ خَالَفَہُمْ فِیْ ھٰذَا قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَہٗ اَنْ یَّعْزِلَ عَنْہَا اِنْ شَآءَتْ وَاِنْ اَبَتْ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ھٰذَا عِنْدَنَا اَصَحُّ الْقَوْلَیْنِ وَذٰلِکَ اِنَّا رَاَیْنَا الزَّوْجَ لَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ الْمَرْاَۃَ بِاَنْ یُّجَامِعَہَا وَاِنْ کَرِہَتْ ذٰلِکَ وَلَہٗ اَنْ یَّاْخُذَہَا بِاَنْ یُّفْضِیَ اِلَیْہَا وَلَا یَعْزِلُ عَنْہَا فَکَانَ لَہٗ اَنْ یَّاْخُذَہَا بِاَنْ تُفْضِیَ اِلَیْہَا فِیْ جِمَاعِہٖ اِیَّاہَا کَمَا یَاْخُذُہَا بِاَنْ یُّجَامِعَہَا وَکَانَ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تَاْخُذَ زَوْجَہَا بِاَنْ یُّجَامِعَہَا

ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا سرکار دوعالم صلی اللہ سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت مذکورہ بالا روایت کی روشنی میں عزل مکروہ خیال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب کہ عورت اپنے خاوند کو اس کی اجازت دے اور اگر وہ اسے روکے تو اسکے لیے عزل کی کوئی گنجائش نہیں

ایک اور جماعت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت چاہے یا نہ، خاوند عزل کر سکتا ہے۔ (امام طحاوی فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک ان دونوں میں سے پہلا قول زیادہ صحیح ہے یہ اس لیے کہ ہم دیکھتے ہیں خاوند عورت کو جماع کے لیے پکڑ سکتا ہے (زبردستی کر سکتا) اگرچہ عورت اس بات کو ناپسند کرے اور اسے یہ بھی اختیار ہے کہ اسے انزال کے لیے پکڑے (جبر کرے) اور اس سے (بوقت انزال) الگ نہ ہو تو گویا خاوند کو جماع کی صورت میں انزال کے لیے جبر کا حق ہے جس طرح وہ جماع کے سلسلے میں عورت کو پکڑ سکتا ہے۔ اور

[1] مرد کا انزال کے وقت عورت سے الگ ہو جانا تاکہ حمل نہ ٹھہرے عزل کہلاتا ہے ۱۲ ہزاروی

فَكَانَ لَهَا أَنْ تَأْخُذَهُ بِأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا كَمَا لَهُ
أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا وَأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا
وَكَانَ حَقُّ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ذٰلِكَ عَلَى صَاحِبِهِ
سَوَاءً وَكَانَ مِنْ حَقِّهِ أَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهَا
إِنْ أَحَبَّتْ وَإِنْ كَرِهَتْ هِيَ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلَى مَا
ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ مِنْ حَقِّهَا هِيَ أَيْضًا
عَلَيْهِ أَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهِ إِيَّاهَا إِنْ
أَحَبَّ ذٰلِكَ وَإِنْ كَرِهَ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ
رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

وَلِلْمَوْلَى فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا عِنْدَ مَنْ
كَرِهَ الْعَزْلَ أَصْلًا أَنْ يُجَامِعَ أَمَتَهُ وَيَعْزِلَ
عَنْهَا فِي جِمَاعِهِ وَلَا يَسْتَأْذِنُهَا فِي ذٰلِكَ وَإِنْ
كَانَتْ لِرَجُلٍ زَوْجَةٌ مَمْلُوكَةٌ فَأَرَادَ أَنْ
يَعْزِلَ عَنْهَا فَإِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَبَا يُوسُفَ وَ
مُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ كَانُوا يَقُولُونَ
فِي ذٰلِكَ فِيمَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ
أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ
أَنَّ الْإِذْنَ فِي ذٰلِكَ إِلَى مَوْلَى الْأَمَةِ وَقَدْ رُوِيَ
عَنْ أَبِي يُوسُفَ خِلَافُ هٰذَا الْقَوْلِ حَدَّثَنِي
ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِمْ قَالَ الْإِذْنُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْأَمَةِ
لَا إِلَى مَوْلَاهَا۔

قَالَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ
عَلَى أُصُولِ مَا بُنِيَ عَلَيْهِ هٰذَا الْبَابُ لِأَنَّهَا لَوْ
أَبَاحَتْ زَوْجَهَا تَرْكَ جِمَاعِهَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ
فِي سَعَةٍ وَلَمْ يَكُنْ لِمَوْلَاهَا أَنْ يَأْخُذَ زَوْجَهَا

عورت بھی جماع کے لیے اپنے خاوند کو (زبردستی) پکڑ سکتی ہے تو اسے یہ بھی اختیار ہے کہ خاوند کو (اپنے اندر) انزال پر مجبور کرے جیسے اس کو جماع پر مجبور کر سکتی ہے اس لیے دونوں کا حق ایک دوسرے پر برابر ہے خاوند کا حق کہ وہ جماع کی صورت میں عورت تک پہنچے چاہے عورت پسند کرے یا ناپسند۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ عورت کا بھی اسی طرح حق ہے کہ خاوند جماع کرتے ہوئے اس تک پہنچے (انزال ہو) مرد پسند کرے یا نہ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اور مولیٰ (لونڈی کے مالک) کے سلسلے میں تمام کا قول ہے حتیٰ کہ ان کے نزدیک بھی جو عزل کو بالکل مکروہ جانتے ہیں کہ مولیٰ اپنی لونڈی سے جماع کرتے وقت عزل کر سکتا ہے اور اس سلسلے میں اسے لونڈی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کسی شخص کی بیوی (کسی دوسرے کی) مملوکہ ہو اور وہ (خاوند) اس سے عزل کرنا چاہتا ہو تو اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد کا قول علی بن معبد، حضرت امام محمد بن حسن سے وہ حضرت امام ابویوسف سے اور امام ابوحنیفہ (رحمہم اللہ) سے نقل کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں لونڈی کے مالک سے اجازت لینا ہوگی۔ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے اس کے خلاف قول بھی مروی ہے حضرت حسن بن زیاد حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اس سلسلے میں اجازت کا حق لونڈی کو ہے اس کے مالک کو نہیں۔

حضرت ابن ابوعمران فرماتے ہیں کہ جس ضابطے پر اس باب کی بنیاد ہے اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے کیونکہ اگر وہ اپنے خاوند کو جماع چھوڑنے کی اجازت دے تو اسے یہ گنجائش حاصل ہوگی اور مولیٰ اس

بِاَنْ تُجَامِعَهَا فَلَمَّا كَانَ الْجِمَاعُ الْوَاجِبُ عَلٰى زَوْجِهَا اِلَيْهَا اَخَذَ زَوْجَهَا بِهٖ لَا اِلٰى مَوْلَاهَا كَانَ ذٰلِكَ الْاِفْضَاءُ فِيْ ذٰلِكَ الْجِمَاعِ الْاٰخَذُ بِهٖ اِلَيْهَا لَا اِلٰى مَوْلَاهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ فِيْ هٰذَا وَاَنْكَرَ هٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا الَّذِيْنَ اَبَاحُوا الْعَزْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ جُدَامَةَ مِمَّا رَوَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فِيْهِ اِنَّهُ الْوَادُ الْخَفِيُّ وَرَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْكَارَ ذٰلِكَ الْقَوْلِ عَلٰى مَنْ قَالَهُ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ جَارِيَةً وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْهَا وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ وَاَشْتَهِيْ مَا يَشْتَهِي الرِّجَالُ وَاِنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ هِيَ الْمَوْؤُدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَتْ يَهُوْدُ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَصْرِفَهُ

(خاوند) کو عورت سے جماع پر مجبور نہیں کر سکتا تو جب جماع جو اس کے خاوند پر واجب ہے کی اجازت عورت (لونڈی) کو حاصل ہے کہ وہ خاوند کو اس سلسلے میں پکڑ سکتی ہے (مجبور کر سکتی) مالک کو یہ اختیار حاصل نہیں تو اس جماع کے سلسلے میں انزال پر مجبور کرنے کا اختیار بھی لونڈی کو حاصل ہوگا اس کے مالک کو نہیں، اس سلسلے میں قیاس یہی ہے۔ ان تمام حضرات نے جنہوں نے عزل کو جائز قرار دیا حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس قول کا انکار کیا ہے کہ "یہ خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے"۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی روایت کا انکار کیا ہے۔ وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرتے ہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں (کیونکہ) مجھے اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں اور میں وہ کچھ چاہتا ہوں جو دوسرے مرد چاہتے ہیں اور یہودی کہتے ہیں کہ یہ چھوٹے قسم کا زندہ درگور کرنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں نے جھوٹ کہا ہے اگر اللہ تعالیٰ کسی (بچے) کو پیدا کرنا چاہے تو تم اس کو روک نہیں سکتے۔

١٠٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مُطِيْعِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت ابو مطیع بن رفاعہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠١ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ

حضرت موسیٰ بن وردان، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے

عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ الْعَزْلَ هِيَ الْمَوْؤُدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَتْ يَهُوْدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَفْضَيْتَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا بِقَدَرٍ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی کہ یہودی کہتے ہیں عزل چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے تو آپ نے فرمایا یہودی جھوٹ کہتے ہیں اور آپ نے (مزید) فرمایا اگر تم (عورت تک) پہنچ بھی جاؤ تو وہی ہو گا جو تقدیر میں ہے۔

۱۰۲- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَقَمْتُ جَارِيَةً لِيْ بِسُوْقِ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَمَرَّ بِيْ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْجَارِيَةُ لِيْ قَالَ أَكُنْتَ تُصِيْبُهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَعَلَّ فِيْ بَطْنِهَا مِنْكَ سَخْلَةً قَالَ قُلْتُ إِنِّيْ كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا قَالَ تِلْكَ الْمَوْؤُدَةُ الصُّغْرٰى فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ كَذَبَتْ يَهُوْدُ كَذَبَتْ يَهُوْدُ۔

حضرت ابو امامہ بن سہل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں بنو قینقاع کے بازار میں اپنی لونڈی کے ساتھ مقیم تھا تو میرے پاس سے ایک یہودی گزرا اس نے کہا یہ لونڈی کون ہے؟ میں نے کہا یہ میری لونڈی ہے اس نے کہا کیا تم نے اس سے جماع کیا میں نے کہا "ہاں" اس نے کہا شاید اس کے پیٹ میں تمہارا بچہ ہوگا (وہ فرماتے ہیں) میں نے کہا میں اس سے عزل کرتا تھا اس (یہودی) نے کہا یہ تو چھوٹے قسم کا زندہ درگور کرنا ہے (فرماتے ہیں) پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں یہ بات پیش کی آپ نے فرمایا یہودی نے جھوٹ کہا یہودی نے جھوٹ کہا۔

فَهٰذَا أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ حَكٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِذَابَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْعَزْلَ مَوْؤُدَةٌ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ وَالتَّنْبِيْهُ عَلٰى فَسَادِهِ بِمَعْنًى لَطِيْفٍ حَسَنٍ۔

تو یہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کا جھوٹا ہونا نقل کرتے ہیں جو عزل کو "زندہ درگور کرنا" خیال کرتا ہے پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس بات کا رفع اور اس کے فساد پر نہایت اور عمدہ تنبیہ مروی ہے۔

۱۰۳- **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي مَعْمَرُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ تَذَاكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عُمَرَ الْعَزْلَ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَقَالَ عُمَرُ قَدِ اخْتَلَفْتُمْ وَأَنْتُمْ أَهْلُ بَدْرٍ الْأَخْيَارِ فَكَيْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَكُمْ إِذْ

حضرت عبد اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں صحابہ کرام نے عزل پر باہم گفتگو کی تو ان کے درمیان اختلاف ہو گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اختلاف کرتے ہو حالانکہ تم اہل بدر اور بہترین لوگ ہو تمہارے بعد لوگوں کا کیا حال ہو گا اس دوران دو آدمی آپس میں سرگوشی کرنے لگے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سرگوشی کیا ہے؟ کسی نے کہا یہودیوں کا خیال ہے کہ یہ

ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔
ذکر کیا۔

۱۰۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ربیعہ بن عبدالرحمان، محمد بن یحیی بن حبان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوْسٰى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ الْمُحَيْرِيْزِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمْ اَصَابُوْا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ فَاَرَادُوْا اَنْ يَّسْتَمْتِعُوْا مِنْهُنَّ وَلَا تَحْمِلْنَ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، محمد بن یحیی بن حبان سے وہ ابن محیریز سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (جنگ) اوطاس کے دن انہیں کچھ قیدی عورتیں حاصل ہوئیں انہوں نے ارادہ کیا کہ ان سے جماع کریں لیکن حمل نہ ٹھہرے چنانچہ انہوں نے اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو (عزل نہ کرو) تو بھی کوئی حرج نہیں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک جسے پیدا کرنا ہے اسے لکھ دیا ہے۔

۱۱۰- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيْزٍ الْجُمَحِيُّ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُصِيْبُ سَبْيًا وَنُحِبُّ الْاَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَاِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا ذٰلِكُمْ فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ اَنْ تَخْرُجَ اِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن محیریز جمحی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے مجھے بتایا فرماتے ہیں کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک شخص آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں قیدی حاصل ہوئے ہیں اور ہمیں (ان کی) قیمتیں پسند ہیں (یعنی بیچنا چاہتے ہیں) تو عزل کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو اگر تم نہ بھی کرو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ جس جان کا ظاہر (پیدا) ہونا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ ظاہر ہوگی۔

۱۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ مَعْبَدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْنَا

حضرت معبد بن سیرین، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَا عَلَیْکُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ الْقَدَرُ ۔

۱۱۲ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ السَّبِیْعِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْوَدَّاکِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا اَصَبْنَا سَبْیَ خَیْبَرَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَیْسَ مِنْ کُلِّ الْمَآءِ یَکُوْنُ الْوَلَدُ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّخْلُقَ شَیْئًا لَمْ یَمْنَعْہُ شَیْءٌ ۔

۱۱۳ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْوَدَّاکِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَصَبْنَا سَبَایَا یَوْمَ خَیْبَرَ نَعْزِلُ عَنْھُنَّ نُرِیْدُ الْفِدَآءَ فَقُلْنَا لَوْ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ ۔

۱۱۴ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ تَذَاکَرْنَا الْعَزْلَ فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا عَلَیْکُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّمَا ھُوَ الْقَدَرُ ۔

۱۱۵ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی الْفَیْضِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مُرَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الزُّرَقِیِّ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَشْجَعَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا یُقَدِّرُ اللّٰہُ فِی الرَّحِمِ یَکُنْ ۔

۱۱۶ - **حَدَّثَنَا** فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِی الْمُغِیْرَۃِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْھُذَیْلِ عَنْ جَرِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ

ایسا نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ تو تقدیر کی بات ہے۔

حضرت ابو وداک، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب ہمیں خیبر کے قیدی حاصل ہوئے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا ہر پانی (نطفہ) سے بچہ پیدا نہیں ہوتا جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

ایک دوسری روایت میں ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں خیبر کے قیدی ملے اور ہم ان (قیدی عورتوں) سے عزل کرتے تھے اور ہم فدیہ دینے کا ارادہ کرتے تھے ہم نے کہا کہ (کیا اچھا ہوا گر) ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوالعالیہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عزل کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا عزل نہ بھی کرو تو کوئی ڈر نہیں کیونکہ تقدیر کی بات ہے (یعنی وہی ہو گا جو لکھا گیا)

حضرت عبداللہ بن مرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اشجع قبیلے کے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے رحم میں مقدر کیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمیں مشرکین

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا وَسَنَتْ إِلَيْكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِلَّا بِغُنْيَةٍ لِيْ أَوْ بِقِيْنَةٍ أَعْزِلُ عَنْهَا أُرِيْدُ بِهَا السُّوْقَ فَقَالَ جَاءَهَا مَا قُدِّرَ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْعَزْلَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ يَفْعَلُوْنَهُ لَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَنْهَهُمْ عَنْهُ وَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوْهُ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ أَيْ فَإِنَّ اللهَ إِذَا كَانَ قَدْ قَدَّرَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَانَ ذٰلِكَ الْوَلَدُ وَلَمْ يَمْنَعْهُ عَزْلٌ وَلَا غَيْرُهُ لِأَنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ مَعَ الْعَزْلِ إِفْضَاءٌ بِقَلِيْلِ الْمَاءِ الَّذِيْ قَدْ قَدَّرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُوْنَ مِنْهُ وَلَدٌ فَيَكُوْنُ مِنْهُ وَلَدٌ وَيَكُوْنُ مَا بَقِيَ مِنَ الْمَاءِ الَّذِيْ قَدْ يَمْتَنِعُوْنَ مِنَ الْإِفْضَاءِ بِهٖ بِالْعَزْلِ فَضْلًا وَقَدْ يَكُوْنُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَدَّرَ أَنْ لَا يَكُوْنَ مِنْ مَاءٍ وَلَدٌ فَيَكُوْنُ الْإِفْضَاءُ بِذٰلِكَ الْمَاءِ وَالْعَزْلُ سَوَاءٌ فِيْ أَنْ لَا يَكُوْنَ مِنْهُ وَلَدٌ فَكَانَ الْإِفْضَاءُ بِالْمَاءِ لَا يَكُوْنُ مِنْهُ وَلَدٌ إِلَّا بِأَنْ يَكُوْنَ فِيْ تَقْدِيْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَكُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ وَلَدٌ فَيَكُوْنُ كَمَا قَدَّرَ وَكَانَ الْعَزْلُ إِذَا كَانَ قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ تَقْدِيْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ الَّذِيْ يُعْزَلُ وَلَدًا وَصَلَ اللهُ إِلَى الرَّحِمِ مِنْهُ الْوَلَدَ فَأَعْلَمَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْإِفْضَاءَ لَا يَكُوْنُ بِهٖ وَلَدٌ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ سَبَقَ ذٰلِكَ فِيْ تَقْدِيْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّ الْعَزْلَ لَا يَمْنَعُ أَنْ يَكُوْنَ وَلَدٌ إِذَا كَانَ قَدْ سَبَقَ فِيْ عِلْمِ اللهِ أَنَّهُ كَائِنٌ وَلَمْ يَنْهَهُمْ فِيْ جُمْلَةِ ذٰلِكَ عَنِ الْعَزْلِ

سے آپ تک اس لیے پہنچا ہوں کہ میری ایک لونڈی ہے جس سے میں عزل کرتا ہوں کیونکہ میں اسے بازار لے جانا (بیچنا) چاہتا ہوں آپ نے فرمایا وہ اسے ہی لا ئے گی جو تقدیر میں لکھا گیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں بھی اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ عزل مکروہ نہیں ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب صحابہ کرام نے بتایا کہ وہ عزل کرتے ہیں تو آپ نے اس کا رد نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کو روکا البتہ فرمایا کہ اگر تم نہ بھی کرو تو کوئی ڈر نہیں کیونکہ یہ تو تقدیر کی بات ہے یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو مقدر فرمادیا ہے کہ ہوگا تو وہ بچہ پیدا ہوگا اور اسے عزل وغیرہ نہیں روک سکیں گے کیونکہ بعض اوقات عزل کے باوجود تھوڑا سا مادہ منویہ اندر چلا جاتا ہے جس سے بچے کی پیدائش اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمائی ہے پس اس سے بچہ پیدا ہوجاتا ہے اور باقی پانی (مادہ منویہ) جسے وہ عزل کے ذریعے آگے جانے سے روکتے ہیں زائد ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھا ہوتا ہے اس پانی سے بچہ پیدا نہیں ہوگا پس اس سلسلے میں اس پانی کا اندر جانا اور عزل برابر ہیں کہ بچہ پیدا نہیں ہوگا تو پانی کے اندر جانے سے بچہ اسی صورت میں پیدا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر میں ہوگا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ہو کہ جس پانی کا عزل کیا گیا ہے اس سے بچہ ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس میں سے کچھ رحم میں پہنچا دے گا۔ اگرچہ تھوڑا ہی ہو پس اس سے بچہ پیدا ہو جائے گا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابہ کرام) کو بتایا کہ محض انزال سے بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک پہلے سے تقدیر میں نہ لکھا ہو اور عزل بچے کی پیدائش کو نہیں روکتا جب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو کہ وہ پیدا ہوگا تو خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے عزل سے منع نہیں فرمایا۔

١١٧ - ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَتِهِ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِيْ جَارِيَةً تَسِيْرُ تَسْتَقِيْ عَلٰى نَاضِحِيْ وَأَنَا أُصِيْبُ مِنْهَا أَفَأَعْزِلُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَاعْزِلْ فَلَمْ يَلْبَثِ الرَّجُلُ أَنْ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَزَلْتُ عَنْهَا فَحَمَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّرَ اللّٰهُ

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے جواز کے بارے میں بھی احادیث مروی ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نصاری نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک لونڈی ہے جو اونٹ پر پانی لادنے جایا کرتی ہے اس سے جماع بھی کرتا ہوں تو کیا میں عزل کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا "ہاں" پس اس نے عزل کیا پھر زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ اس شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اس سے عزل کیا لیکن وہ حاملہ ہو گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نفس کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔

١١٨ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا جَابِرٌ قَدْ حَكٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظِيْرَ مَا حَكٰى عَنْهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ مَعَ ذٰلِكَ فِي الْعَزْلِ.

حضرت منصور، سالم بن جعد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان راویوں نے نقل کیا جن کا ہم نے اس سے پہلے باب کے شروع میں ذکر کیا کہ آپ نے اس کے باوجود عزل کی اجازت مرحمت فرمائی۔

١١٩ - ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ فِيْ إِبَاحَةِ الْعَزْلِ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ فِي الْعَزْلِ.

پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی عزل کے جواز کے بارے میں مروی ہے حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کی اجازت دی۔

---

١٢٠ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ.

حضرت عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہم دورِ رسالت میں عزل کرتے تھے اور قرآن پاک نازل ہو رہا تھا۔

١٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ جَابِرٍ فَقَالَ لَا.

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عزل کرتے تھے اور قرآن مجید نازل ہو رہا تھا حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ بات حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خود سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا "نہیں"۔

١٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْهَانَا عَنْ ذَلِكَ فَلَمَّا انْتَفَى الْمَعْنَى الَّذِي بِهِ كُرِهَ الْعَزْلُ وَمَا ذُكِرَ مِنْ ذِكْرٍ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ مِنَ الْمَوْؤُدَةِ وَثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ إِبَاحَتِهِ ثَبَتَ أَنْ لَا بَأْسَ بِالْعَزْلِ لِمَنْ أَرَادَ عَلَى الشَّرَائِطِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا وَفَصَّلْنَاهَا فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عزل کرتے تھے، تو آپ ہمیں اس سے منع نہیں فرماتے تھے۔ تو جب اس بات کی نفی ہوگئی جس کی وجہ سے عزل مکروہ ہے اور اس سلسلے میں جن لوگوں نے ذکر کیا انہوں نے اسے زندہ درگور کرنا قرار دیا (اور اس کی نفی ہوگئی) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اباحت بھی ثابت ہوگئی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو ثابت ہوا کہ جو شخص ہماری مذکورہ شرائط کے مطابق عزل کرنا چاہے اس کیلئے کوئی حرج نہیں اور وہ شرائط ہم نے باب کے شروع میں تفصیل سے بیان کی ہیں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ١٧٩ الْحَائِضِ مَا يَحِلُّ لِزَوْجِهَا مِنْهَا

حائضہ عورت سے خاوند کیلئے کیا کچھ جائز ہے

١٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ مَرَّةً يُبَاشِرُهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ایک کو (یعنی کسی بھی زوجہ مطہرہ کو) حکم فرماتے کہ وہ چادر باندھ لے اور وہ حائضہ ہوتیں پھر ان کے ساتھ لیٹ جاتے حضرت شعبہ فرماتے ہیں ایک بار انہوں نے (حضرت منصور راوی نے) فرمایا کہ حضور علیہ السلام ان (ازواج) سے مباشرت فرماتے (یعنی اپنے جسم کو ان کے جسم سے ملاتے)

١٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا حُرَيْثُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا بَاشَرَنِي النَّبِيُّ وَأَنَا حَائِضٌ فَوْقَ الْإِزَارِ.

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے تہبند کے اوپر مباشرت فرماتے جب کہ میں حائضہ ہوتی۔

١٢٥ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ أَخْبَرَنَا

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم

اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ فَوْقَ الْاِزَارِ وَهُنَّ حُيَّضٌ۔

کی ازواج مطہرات حیض کی حالت میں ہوتیں تو آپ ان کے ساتھ تہبند کے اوپر مباشرت فرماتے۔

۱۲۶- **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيْبٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نَدْبَةَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ اللَّيْثَ يَقُوْلُ بُدَيَّةَ مَوْلَاةَ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَائِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ اِذَا كَانَ عَلَيْهَا اِزَارٌ يَبْلُغُ اَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ اَوِ الرُّكْبَتَيْنِ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهٖ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی ندبہ (یا بدیّہ) ان سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کوئی حیض کی حالت میں ہوتیں تو ان سے اس صورت میں ہم بستر ہوتے کہ انہوں نے تہبند باندھا ہوتا جو رانوں کے نصف یا گھٹنوں تک پہنچتا حضرت لیث کی روایت میں ہے کہ انہوں نے ازار سے ستر ڈھانپا ہوتا۔

۱۲۷- **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ سَوَاءً قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْحَائِضَ لَا يَنْبَغِيْ لِزَوْجِهَا اَنْ يُجَامِعَهَا اِلَّا كَذٰلِكَ وَلَا يَطَّلِعُ مِنْهَا عَلٰى عَوْرَةٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِفِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَمِمَّنْ قَالَ بِهٖ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

حضرت اسد فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا پھر انہوں نے اسی طرح ذکر کیا جس طرح ابن وھب نے حضرت لیث سے روایت کیا۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ حائضہ عورت کے خاوند کے لیے اس طریقے کے علاوہ جماع جائز نہیں اور نہ ہی وہ اس کی شرمگاہ کی طرف دیکھے، انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے استدلال کیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائلین میں شامل ہیں۔

۱۲۸- **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الشَّامِيِّ عَنْ اَحَدِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ اَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

انہوں نے اس سلسلے میں مروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے بھی استدلال کیا ہے حضرت عاصم بن عمرو شامی اس گروہ میں سے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ تین آدمی تھے انہوں نے آپ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کی بیوی کو حدث ہو جائے یعنی حیض آجائے تو اس (مرد) کے لیے کیا جائز ہے حضرت عمر

وَكَانُوا ثَلٰثَةً فَسَأَلُوهُ مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا أَحْدَثَتْ يَعْنُونَ الْحَيْضَ فَقَالَ سَأَلْتُمُونِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ مِنَ التَّقْبِيلِ وَالضَّمِّ وَلَا يَطَّلِعُ عَلَى مَا تَحْتَهُ

١٢٩ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ أَنَّ قَوْمًا أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلُوهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

١٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ أَنَّ قَوْمًا أَتَوْا عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

١٣١ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى لِعُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ مِنْهَا وَمَا تَحْتَ الْإِزَارِ إِذَا اجْتَنَبَ مَوَاضِعَ الدَّمِ وَقَالُوا أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي ذٰلِكَ لِأَنَّ نَحْنُ لَا نُنْكِرُ إِنَّ لِزَوْجِ الْحَائِضِ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَيَكُونُ هٰذَا الْحَدِيثُ حُجَّةً عَلَيْنَا بَلْ نَحْنُ نَقُولُ لَهُ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَمَا تَحْتَهُ إِذَا اجْتَنَبَ مَوَاضِعَ الدَّمِ كَمَا لَهُ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ قَبْلَ حُدُوثِ الْحَيْضِ إِنَّمَا ذٰلِكَ الْحَدِيثُ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ أَنَّ لِزَوْجِ

فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے مجھ سے ایسی بات کا سوال کیا کہ جب سے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا کسی نے مجھ سے اس کے متعلق نہیں پوچھا آپ نے فرمایا اس مرد کے لیے تہبند سے اوپر اوپر جائز ہے یعنی بوسہ لے سکتا ہے اس کو اپنے ساتھ لٹا سکتا ہے لیکن اس کے نیچے نہیں جھانک سکتا۔

حضرت عاصم بن عمرو بجلی فرماتے ہیں ایک جماعت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انہوں نے آپ سے پوچھا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

ایک دوسرے روایت میں بھی حضرت عاصم بن عمرو بجلی فرماتے ہیں کہ ایک جماعت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عاصم بن عمرو، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام عمیر سے اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ تہبند سے اوپر ہو یا نیچے دونوں طرح کوئی حرج نہیں بشرطیکہ خون کی جگہ سے بچے انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں ذکر کیا ہے اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ حائضہ کے خاوند کو تہبند کے اوپر کا حق ہے کہ اس طرح یہ حدیث ہمارے خلاف حجت ہوتی بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اسے تہبند کے اوپر اور نیچے دونوں طرح حق ہے جب کہ خون کی جگہوں سے بچے (جماع نہ کرے) جیسا کہ اسے حیض سے پہلے یہ حق حاصل ہوتا ہے یہ حدیث تو ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو تہبند کے اوپر بھی خاوند کے حق کا انکار

الْحَائِضِ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَأَمَّا مَنْ أَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُ فَإِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمُ الْبُرْهَانُ بَعْدُ لِقَوْلِكُمْ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِنْهَا إِلَّا ذٰلِكَ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ نَحْنُ وَيُخَالِفُ مَا ذَهَبْتُمْ أَنْتُمْ إِلَيْهِ وَهِيَ أَحَدُ مَنْ رَوَيْتُمْ عَنْهَا مِمَّا كَانَ يَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِسَائِهِ إِذَا حِضْنَ مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ۔

۱۳۲۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِيْ فِيْ شِعَارٍ وَاحِدٍ وَأَنَا حَائِضٌ وَلٰكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ أَوْ أَمْلَكَ لِإِرْبِهِ۔

فَهٰذَا عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يُبَاشِرُهَا فِيْ إِزَارٍ وَاحِدٍ فَفِيْ ذٰلِكَ إِبَاحَةُ مَا تَحْتَ الْإِزَارِ فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا عَنْهَا وَقَدْ جَاءَ عَنْهَا أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا كَانَ هٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا مَرَّةً وَهٰكَذَا مَرَّةً وَفِيْ ذٰلِكَ إِبَاحَةٌ لِلْمَعْنَيَيْنِ جَمِيْعًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا يُوَافِقُ هٰذَا الْقَوْلَ الَّذِيْ صَحَّحْنَا عَلَيْهِ حَدِيْثَيْ عَائِشَةَ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا۔

۱۳۳۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا لَا يَأْكُلُوْنَ وَلَا يَشْرَبُوْنَ وَلَا يَقْعُدُوْنَ

کرتے ہیں لیکن جو حضرات اسے جائز سمجھتے ہیں ان کے خلاف حجت نہیں اب جب کہ تم صرف اسی بات (تہبند کے اوپر مباشرت) کو جائز سمجھتے ہو تو اس پر دلیل پیش کرو (کیونکہ) اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے جو کچھ بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، مروی ہے وہ ہمارے مذہب کے موافق ہے اور تمہارے موقف کے خلاف ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات سے ان کی حالت حیض میں کیا جانے والا فعل جو تم نے روایت کیا وہ صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے کپڑے کے اوپر سے ہمبستر ہوتے جب میں حالت حیض میں ہوتی لیکن آپ، تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر کنٹرول رکھنے والے تھے راوی کو شک ہے کہ "أملككم" فرمایا یا صرف "أملك" فرمایا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان سے ایک تہبند میں مباشرت فرماتے پس اس سے تہبند کے نیچے کا جواز (ثابت ہوتا) ہے تو جب یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور ان ہی سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ان کو تہبند باندھنے کا حکم دیتے پھر ان کے ساتھ لیٹتے تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی آپ اس طرح کرتے اور کبھی اس طرح تو اس سے دونوں باتوں کا جواز ثابت ہوا۔ ایک دوسرے طریقے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کی بات مروی ہے جو ہماری اس بات کے موافق ہے جسے ہم نے ام المومنین سے مروی دونوں حدیثوں کے ضمن میں صحیح قرار دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودی حیض والی عورتوں کے ساتھ نہ کھاتے، نہ پیتے اور نہ ہی ان کے ساتھ بیٹھتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

مَعَ الْحَيْضِ فِيْ بَيْتٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعِ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُمْ كَانُوْا قَدْ اُبِيْحُوْا مِنَ الْحَائِضِ كُلَّ شَيْءٍ مِّنْهَا غَيْرَ جِمَاعِهَا خَاصَّةً وَّذٰلِكَ عَلٰى جِمَاعِ الْفَرْجِ دُوْنَ مَا سِوَاهُ۔

١٣٤- **وَقَدْ رُوِيَ** هٰذَا الْقَوْلُ بِعَيْنِهٖ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَائِشَةَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَقَالَتْ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا فَرْجَهَا۔

١٣٥- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

١٣٦- **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ عِقَالٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا يَحْرُمُ عَلَيَّ مِنِ امْرَاَتِيْ اِذَا حَاضَتْ قَالَتْ فَرْجُهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ۔

وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْمَرْاَةَ قَبْلَ اَنْ تَحِيْضَ لِزَوْجِهَا اَنْ يُّجَامِعَهَا فِيْ فَرْجِهَا وَلَهٗ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَمَا تَحْتَ الْاِزَارِ اَيْضًا ثُمَّ اِذَا حَاضَتْ حَرُمَ

نازل، (ترجمہ) "آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے وہ ناپاکی ہے پس حیض کے دنوں میں عورتوں سے دور رہو" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماع کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔ تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وہ (صحابہ کرام) حیض والی عورتوں سے جماع کے علاوہ سب کچھ جائز سمجھتے تھے اور اس جماع سے مراد شرمگاہ کا جماع ہے اس کے علاوہ نہیں۔

بعینہ یہ قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب کوئی عورت حائضہ ہو تو اس کے خاوند کے لیے اس سے کیا کچھ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا شرمگاہ کے علاوہ سب کچھ جائز ہے۔

حضرت ابراہیم، حضرت مسروق سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابومرہ (حضرت عقیل کے آزاد کردہ غلام) حضرت حکیم بن عقال سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جب میری عورت حائضہ ہو تو اس سے میرے لیے کیا حرام ہے انہوں نے فرمایا اس کی شرمگاہ۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس بات کا یہ بیان ہے۔

اور قیاس کے طور پر اس کی توجیہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں حیض کے علاوہ عورت کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے اور وہ تہبند کے اوپر اور نیچے دونوں طرح اس کے لیے جائز ہے پھر جب اسے حیض آ جائے تو اس کی شرمگاہ میں جماع ناجائز ہے

عَلَيْهِ الْجِمَاعُ فِي فَرْجِهَا وَحَلَّ لَهُ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ بِاتِّفَاقِهِمْ وَاخْتَلَفُوا فِيمَا تَحْتَ الْإِزَارِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فَأَبَاحَهُ بَعْضُهُمْ فَجَعَلَ حُكْمَهُ حُكْمَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَمَنَعَ مِنْهُ بَعْضُهُمْ فَجَعَلَ حُكْمَهُ حُكْمَ الْجِمَاعِ فِي الْفَرْجِ.

فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ لِنَعْلَمَ أَيَّ الْوَجْهَيْنِ هُوَ أَشْبَهُ بِهِ فَنَحْكُمَ لَهُ بِحُكْمِهِ فَرَأَيْنَا الْجِمَاعَ فِي الْفَرْجِ يُوجِبُ الْحَدَّ وَالْمَهْرَ وَالْغُسْلَ وَرَأَيْنَا الْجِمَاعَ فِيمَا سِوَى الْفَرْجِ لَا يُوجِبُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا وَيَسْتَوِي فِي ذَلِكَ حُكْمُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ حُكْمَ مَا تَحْتَ الْإِزَارِ أَشْبَهُ بِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ مِنْهُ بِالْجِمَاعِ فِي الْفَرْجِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ هُوَ فِي حُكْمِ الْحَائِضِ فَيَكُونُ حُكْمُهُ حُكْمَ الْجِمَاعِ فَوْقَ الْإِزَارِ لَا حُكْمَ الْجِمَاعِ فِي الْفَرْجِ وَهَذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَبِهِ نَأْخُذُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ثُمَّ نَظَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي هَذَا الْبَابِ وَفِي تَصْحِيحِ الْآثَارِ فِيهِ فَإِذَا هِيَ تَدُلُّ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ لَا عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَذَلِكَ أَنَّا وَجَدْنَاهَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ فَنَوْعٌ مِنْهَا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ وَهُنَّ حُيَّضٌ فَوْقَ الْإِزَارِ فَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى مَنْعِ الْحَيْضِ مِنَ الْمُبَاشَرَةِ تَحْتَ الْإِزَارِ لِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هَذَا الْبَابِ وَنَوْعٌ آخَرُ مِنْهَا وَهُوَ مَا رَوَى عُمَيْرٌ مَوْلَى عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ

اور تہبند کے اوپر (نفع اٹھانا) جائز ہے یہ بات متفق علیہ ہے البتہ تہبند کے نیچے سے فائدہ اٹھانے میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا بعض نے اسے جائز قرار دیا اور اس کا حکم تہبند کے اوپر والے حکم جیسا قرار دیا لیکن بعض حضرات نے اس سے منع کیا انہوں نے اس کا وہی حکم بیان کیا جو شرمگاہ میں جماع کا ہے۔

تو جب ان کا اس بات میں اختلاف ہے تو غور و فکر کرنا ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ دونوں میں سے کونسی صورت اس کے زیادہ مشابہ ہے تاکہ اس پر بھی وہی حکم لگایا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ شرمگاہ میں جماع سے حد، مہر اور غسل لازم ہوتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ شرمگاہ کے علاوہ جماع کی صورت میں ان میں سے کچھ بھی لازم نہیں ہوتا اس سلسلے میں تہبند کے اوپر اور نیچے کا حکم برابر ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ تہبند کے نیچے کا حکم شرمگاہ میں جماع کی نسبت تہبند کے اوپر والے حکم کے زیادہ مشابہ ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ حائضہ کے سلسلے میں بھی حکم اسی طرح ہو لہٰذا اس کا حکم تہبند کے اوپر جماع کے حکم جیسا ہوگا شرمگاہ میں جماع کے حکم جیسا نہیں ہوگا حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اور ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) بھی اس کو ہی اختیار کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر میں نے اس باب میں غور کیا اور روایات کی تصحیح کو دیکھا تو وہ جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب پر دلالت کرتی ہے حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے مذہب کی تائید نہیں کرتی۔ اور وہ اس طرح کہ ہم ان احادیث کو تین اقسام میں دیکھتے ہیں ان میں سے ایک قسم وہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ لیٹ جاتے اور وہ حائضہ ہوتیں اور انہوں نے کپڑا باندھا ہوتا۔ اس قسم کی احادیث میں حائضہ عورت سے تہبند کے نیچے مباشرت (شرمگاہ کے علاوہ) پر کوئی دلیل نہیں جیسا کہ ہم نے اس باب میں اپنے مقام پر اسے ذکر کیا ہے دوسری قسم کی حدیث وہ ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے ان سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ ہم

فِیْ مَوْضِعِہٖ فَکَانَ فِیْ ذٰلِکَ دَلِیْلٌ مَنَعَ مِنْ جِمَاعِ الْحُیَّضِ تَحْتَ الْإِزَارِ لِأَنَّ مَا فِیْهِ مِنْ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَذِکْرُہٗ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَإِنَّمَا هُوَ جَوَابٌ لِسُؤَالِ عُمَرَ إِیَّاہُ مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِہٖ إِذَا کَانَتْ حَائِضًا فَقَالَ لَہٗ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَکَانَ ذٰلِکَ جَوَابُ سُؤَالِہٖ لَا نُقْصَانَ فِیْهِ وَلَا تَقْصِیْرَ۔

نے اسے اپنے مقام پر ذکر کیا اس میں حائضہ عورت سے چادر کے نیچے جماع سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام مبارک چادر سے اوپر کے بارے میں ہے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سوال کا جواب ہے انہوں نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی عورت حائضہ ہو تو اس کے خاوند کے لیے کیا جائز ہے؟ تو آپ نے فرمایا چادر کے اوپر، تو یہ سوال کا بلا کم و کاست جواب ہے۔

وَنَوْعٌ اٰخَرُ مَا هُوَ مَا رُوِیَ عَنْ أَنَسٍ عَلٰی مَا قَدْ ذَکَرْنَاہُ عَنْہُ فَذٰلِکَ مُبِیْحٌ لِإِتْیَانِ الْحُیَّضِ دُوْنَ الْفَرْجِ وَإِنْ کَانَ تَحْتَ الْإِزَارِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَیُّ هٰذَیْنِ النَّوْعَیْنِ تَأَخَّرَ عَنْ صَاحِبِہٖ فَنَجْعَلَہٗ نَاسِخًا لَہٗ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ فَإِذَا حَدِیْثُ أَنَسٍ فِیْهِ إِخْبَارٌ عَمَّا کَانَتِ الْیَهُوْدُ عَلَیْهِ وَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ بِخِلَافِهِمْ قَدْ رَوَیْنَا ذٰلِکَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا فِیْ کِتَابِ الْجَنَائِزِ وَکَذٰلِکَ أَمَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ قَوْلِہٖ أُولٰئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰہُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِہْ فَکَانَ عَلَیْهِ اتِّبَاعُ مَنْ تَقَدَّمَہٗ مِنَ الْأَنْبِیَاءِ حَتّٰی یُحْدِثَ لَہٗ شَرِیْعَةً تَنْسَخُ شَرِیْعَتَہٗ۔

فَکَانَ الَّذِیْ نَسَخَ مَا کَانَتِ الْیَهُوْدُ عَلَیْهِ مِنِ اجْتِنَابِ کَلَامِ الْحَائِضِ وَمُؤَاکَلَتِهَا وَالْاِجْتِمَاعِ مَعَهَا فِیْ بَیْتٍ هُوَ مَا هُوَ فِیْ حَدِیْثِ أَنَسٍ لَا وَاسِطَةَ بَیْنَهُمَا فَفِیْ حَدِیْثِ أَنَسٍ هٰذَا إِبَاحَةُ جِمَاعِهَا فِیْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ وَکَانَ الَّذِیْ فِیْ حَدِیْثِ عُمَرَ الْإِبَاحَةُ لِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالْمَنْعُ مِمَّا تَحْتَ الْإِزَارِ

ایک اور قسم ہے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا یہ حدیث، حائضہ عورت کے پاس شرمگاہ کے علاوہ جانے کو جائز قرار دیتی ہے اگرچہ چادر کے نیچے ہو۔ تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں ان پچھلی دو روایتوں میں مؤخر کونسی ہے تاکہ اسے دوسری کے لیے ناسخ قرار دیں ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہودیوں کے طرز عمل کا ذکر ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے جن کے بارے میں انکی مخالفت کا حکم نہ دیا گیا ہو۔ یہ بات ہم نے کتاب الجنائز میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں بھی اسی بات کا حکم دیا "یہ وہ لوگ ہیں (سابقہ انبیاء کرام) اللہ تعالیٰ نے جن کی راہنمائی فرمائی پس آپ ان کے طریقے کی پیروی کریں تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت میں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام" تو یہودیوں کے عمل یعنی حائضہ عورتوں سے کلام، ان کے ساتھ کھانے پینے اور ان کے ساتھ اکٹھے رہنے سے اجتناب کو جس چیز نے منسوخ کیا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا مضمون ہے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ان کے ساتھ شرمگاہ کے علاوہ جماع ثابت ہوتا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت میں چادر سے اوپر کا جواز اور چادر کے نیچے کی مخالفت مذکور ہے پس اگر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو

فَاسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مُتَقَدِّمًا بِحَدِيْثِ اَنَسٍ اِذَا كَانَ حَدِيْثُ اَنَسٍ هُوَ النَّاسِخُ لِاِجْتِنَابِ الْاِجْتِمَاعِ مَعَ الْحَائِضِ وَمُوَاكَلَتِهَا وَمُشَارَبَتِهَا فَثَبَتَ اَنَّهُ مُتَاَخِّرٌ عَنْهُ وَنَاسِخٌ لِبَعْضِ الَّذِيْ اُبِيْحَ فِيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا بِتَصْحِيْحِ الْاٰثَارِ وَ انْتَفٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

یہودیوں کے حائضہ عورتوں کے ساتھ اجتماع، کھانے اور پینے سے اجتناب والے عمل کے لیے ناسخ قرار دیا جائے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت اس سے مقدم نہ ہوگی پس ثابت ہوا کہ یہ بعد کی روایت ہے اور اس بعض کے لیے بھی ناسخ ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جائز قرار دیا گیا لہٰذا روایات کی تصحیح سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا اور امام محمد رحمہم اللہ کے مسلک کی نفی ہوگئی۔

بَابُ وَطْىِ النِّسَاءِ فِىْ اَدْبَارِهِنَّ

عورتوں سے غیر فطری فعل کرنا

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ امْرَاَتَهٗ فِىْ دُبُرِهَا فَاَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَقَالُوْا اَثْفَرَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ وَطْىَ الْمَرْاَةِ فِىْ دُبُرِهَا جَائِزٌ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَتَاَوَّلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى اِبَاحَةِ ذٰلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوْا وَطْىَ النِّسَاءِ فِىْ اَدْبَارِهِنَّ وَمَنَعُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَتَاَوَّلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا التَّاْوِيْلِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے اپنی بیوی سے غیر فطری فعل کیا تو لوگوں نے اسکی مذمت کی اور کہا کیا تو اسے ایسی عورت بنانا چاہتا ہے جس کا خاوند نہ ہو اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (ترجمہ) تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ (یعنی جماع کا مقام ایک ہی ہے البتہ طریقہ کوئی بھی اختیار کیا جا سکتا ہے)

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ عورتوں سے غیر فطری فعل جائز ہے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا اور اس آیت سے اس کا جواز مراد لیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل کو ناپسند کیا اور اس سے منع کیا انہوں نے اس آیت کا کچھ اور مفہوم بیان کیا ہے۔

۱۳۸۔ فَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا مَنْ اَتٰى امْرَاَتَهٗ فِىْ فَرْجِهَا مِنْ دُبُرِهَا خَرَجَ وَلَدُهَا اَحْوَلَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں نے کہا جو شخص اپنی عورت کے ساتھ دُبر کی طرف سے شرمگاہ میں جماع کرے اس کا بچہ بھینگا ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ۔"

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں حضرت محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے

الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ .

۱۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا أَبُو شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ أَهْلَهُ بَارِكَةً جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ قَالُوْا فَإِنَّمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ الْيَهُوْدِ مَا ذَكَرْنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ دَفْعًا لِقَوْلِهِمْ وَإِبَاحَةً لِلْوَطْيِ فِي الْفَرْجِ مِنَ الدُّبُرِ وَمِنَ الْقُبُلِ جَمِيْعًا وَقَدْ رَوٰى آخَرُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَزَادُوْا فِيْهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْفَرْجِ .

۱۴۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ يَهُوْدِيًّا قَالَ إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَأَةً مُجَبِّيَةً خَرَجَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ مُجَبِّيَةً وَإِنْ شِئْتُمْ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ .

۱۴۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا لِلْمُسْلِمِيْنَ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ جَاءَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَآؤُكُمْ

ان سے اس کی مثل بیان کیا۔

حضرت فریابی کہتے ہیں ہم سے حضرت سفیان ثوری نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں یہودیوں نے کہا جو شخص اپنی بیوی کو اونٹ کی طرح بٹھا کر ہمبستری کرے اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی، پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ یہودیوں کا قول تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بات کو رد کرنے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی اور دُبر کی طرف سے یا اگلی جانب سے ہو کر دونوں طرح شرمگاہ میں وطی کو جائز قرار دیا۔ کچھ دوسرے حضرات نے اس حدیث کو حضرت محمد بن منکدر سے اسی طرح روایت کیا جس طرح ہم نے ذکر کیا لیکن اس میں یہ اضافہ کیا کہ جب شرمگاہ میں ہو۔

حضرت محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے کہا جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر اس سے جماع کرے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ" اگر چاہو تو اوندھا کر کے کر سکتے ہو اگر دوسری طرح چاہو تو اس طرح کر لو جب کہ یہ ایک ہی سوراخ (شرمگاہ) میں ہو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ دُبر کی طرف سے جائے اس کے ہاں بھینگا بچہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جیسے چاہو یعنی) آگے کی طرف سے یا پیچھے کی طرف سے لیکن وہ

حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً مَا كَانَ فِي الْفَرْجِ فَفِيْ تَوْقِيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْفَرْجِ إِعْلَامٌ مِنْهُ إِيَّاهُمْ أَنَّ الدُّبُرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَقَدْ قِيْلَ فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ أَيْضًا غَيْرُ هٰذَا التَّأْوِيْلِ۔

۱۴۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ إِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَعْزِلْ وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مِنْ إِبَاحَةِ ذٰلِكَ كَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ قُرَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ وَأَبُوْ زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي الْغَمْرِ قَالَا قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ ثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْهُ يَعْنِيْ وَطْيَ النِّسَاءِ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

۱۴۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ مَا تَقُوْلُ فِي الْجَوَارِي الْحِمْضِ بِهِنَّ قَالَ وَمَا التَّحْمِيْضُ فَذَكَرْتُ الدُّبُرَ فَقَالَ وَهَلْ يَفْعَلُ

جو شرمگاہ میں ہو تو جب حضور علیہ السلام نے انہیں شرمگاہ کے بارے میں بتایا تو یہ آپ کی طرف سے انہیں بتانا ہے کہ دُبر (کا حکم) اس کے خلاف ہے اِس آیت کا دوسرا مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے۔

حضرت زائدہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں اگر چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو عزل نہ کرو۔ پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت سے بھی استدلال کیا جس سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے حضرت ابوالحباب سعید بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح بھی مروی ہے جو کچھ تم نے ذکر کیا لیکن اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت ابوالحباب سعید بن یسار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ لونڈیوں سے تحمیض کے بارے میں کیا کہتے ہیں انہوں نے فرمایا تحمیض کیا ہوتا ہے؟ فرماتے ہیں میں نے دُبر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان ایسا بھی کرتا ہے تو یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے خلاف ہے جسے پہلے قول والوں نے ان سے

ذلك احدٌ من المسلمين فقد ضاد هذا عن ابن عمر رضي الله عنهما
ما قد رواه عنه اهل المقالة الاولى مما قد
ذكرناه في ذلك والدليل على صحة هذا انكار
سالم بن عبد الله ان يكون ذلك كان من ابيه.

۱۳۶ - حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا ابن
ابي مريم قال اخبرنا عطاف بن خالد عن
موسى بن عبد الله بن الحسن ان اباه سأل سالم
بن عبد الله ان يحدثه بحديث نافع عن ابن عمر
رضي الله عنهما انه كان لا يرى باسا باتيان النساء
في ادبارهن فقال سالم كذب العبد او اخطأ
انما قال لا باس ان يؤتين في فروجهن من
ادبارهن ولقد قال ميمون بن مهران ان نافعا
انما قال ذلك بعد ما كبر وذهب عقله حدثنا
بذلك فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا
عبيد الله عن ميمون بن مهران فقد يضعف
ما هو اكثر من هذا باقل من قول ميمون
ولقد انكره نافع ابتداء على من رواه
عنه ايضا.

۱۳۷ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا
زكريا بن يحيى كاتب العمري قال ثنا المفضل
بن فضالة عن عبد الله بن عياش عن كعب بن
علقمة عن ابي النضر انه اخبره انه قال
لنافع مولى عبد الله بن عمر انه قد اكثر
عليك القول انك تقول عن ابن عمر انه افتى
ان تؤتى النساء في ادبارهن قال نافع كذبوا
علي ولكن ساخبرك كيف الامر ان ابن عمر
عرض المصحف يوما وانا عنده حتى بلغ
نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم
فقال يا نافع هل تعلم من امر هذه الاية قلت

نقل کیا۔ اس حدیث کی صحت پر دلیل حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا اس بات سے انکار کرنا ہے کہ وہ حدیث ان کے والد سے مروی ہے۔

حضرت موسیٰ بن عبد اللہ بن سالم رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث بیان کریں جو حضرت نافع نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ عورتوں سے غیر فطری فعل میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے حضرت سالم نے فرمایا غلام (حضرت نافع) نے جھوٹ کہا یا اس سے غلطی ہوئی انہوں نے تو یہ فرمایا تھا کہ ان (عورتوں) سے دُبر کی طرف سے شرمگاہ میں جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں حضرت نافع نے یہ بات اس وقت فرمائی جب وہ بوڑھے ہو گئے اور انکی عقل جاتی رہی یہ بات ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) سے حضرت فہد نے بیان کی وہ فرماتے ہیں ہم سے علی بن معبد عبید اللہ اور ان سے حضرت میمون بن مہران نے بیان کیا اور میمون بن مہران کے تھوڑے سے قول کے ساتھ اس حدیث کا اکثر حصہ ضعیف ہو جائے گا اور حضرت نافع نے تو شروع سے ہی ان لوگوں کا رد کیا جنہوں نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

حضرت کعب بن علقمہ حضرت ابو النضر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان کو بتایا کہ انہوں نے (ابو النضر نے) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے (آزاد کردہ) غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کے بارے میں اکثر کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے عورتوں سے غیر فطری فعل کا فتویٰ دیا ہے حضرت نافع نے فرمایا کہ ان لوگوں نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے میں عنقریب آپ کو بتاؤں گا کہ معاملہ کیا تھا۔ ایک دن حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے قرآن مجید کھولا جب وہ اس آیت پر پہنچے (ترجمہ) تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ" انہوں نے فرمایا اے نافع کیا تمہیں اس آیت کا معاملہ (پس منظر) معلوم ہے؟ میں نے

لا قَالَ إِنَّا كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نُجَبِّي النِّسَاءَ فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ وَنَكَحْنَا نِسَاءَ الْأَنْصَارِ أَرَدْنَا مِنْهُنَّ مِثْلَ مَا كُنَّا نُرِيدُ فَإِذَا هُنَّ قَدْ كَرِهْنَ ذٰلِكَ وَأَعْظَمْنَهُ وَكَانَتْ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذْنَ بِحَالِ الْيَهُودِ إِنَّمَا يُؤْتَيْنَ عَلَى جُنُوبِهِنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِنْكَارُ نَافِعٍ لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ إِبَاحَةِ وَطْيِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَإِخْبَارُهُ مِنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ تَأْوِيلَ قَوْلِهِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ لَيْسَ عَلٰى مَا تَأَوَّلَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى وَلٰكِنْ عَلٰى إِبَاحَةِ وَطْيِ النِّسَاءِ بَارِكَاتٍ فِي فُرُوجِهِنَّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَيْضًا نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

۱۴۸ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَبُو سَلَمَةَ التَّبُوذَكِيُّ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ أَتَيْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا أَسْتَحْيِي مِنْكِ فَقَالَتْ سَلْ يَا ابْنَ أَخِي عَنْ مَا بَدَا لَكَ قُلْتُ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا لَا يُجَبُّونَ وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يُجَبُّونَ وَكَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ مَنْ جَبّٰى خَرَجَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ نَكَحُوا نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَنَكَحَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ فَجَبَّاهَا فَأَبَتْ وَأَتَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَذَكَرَتْ لَهَا ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ

عرض کیا نہیں، انہوں نے فرمایا ہم قریش لوگ (جماع کے وقت) عورتوں کو اوندھا کر دیتے تھے جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے اور انصار کی عورتوں سے نکاح کیا تو ہم نے اس بات کا ارادہ کیا جس کا قصد کیا کرتے تھے تو انہوں نے اسے ناپسند کیا اور اسے بہت بڑی بات خیال کیا انصار کی عورتوں نے یہودیوں کا طریقہ اختیار کیا اور ان سے پہلو کے بل (لٹا کر) جماع کیا جاتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "نساءکم حرث لکم" (آخر تک)

تو اس حدیث کے مطابق حضرت نافع نے اس بات کا انکار کیا ہے جو ان کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عورتوں سے غیر فطری فعل جائز ہے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بات کی خبر دی ہے کہ آیت مذکورہ بالا کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول والوں نے بیان کیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر شرمگاہ میں وطی کرنا جائز ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں میں حضرت حفصہ بنت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے عرض کیا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ سے شرم آتی ہے انہوں نے فرمایا بھتیجے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھو، میں نے کہا عورتوں سے دبر میں وطی کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں انہوں نے فرمایا "حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انصار عورتوں کو اوندھا لٹا کر وطی نہیں کرتے تھے جب کہ مہاجرین انہیں اوندھا لٹا کر وطی کرتے تھے اور یہودی کہتے تھے کہ جو شخص الٹا لٹا کر وطی کرے گا اس کا بچہ بھینگا پیدا ہو گا۔ جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے اور انہوں نے انصاری عورتوں سے نکاح کیا تو ایک مہاجر نے انصاری عورت سے نکاح کیا انہوں نے اسے الٹا لٹا کر جماع کرنا چاہا تو اس نے انکار کر دیا وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں ان سے یہ واقع بیان کیا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا انصاری عورت حیا کی وجہ سے باہر چلی گئی نبی اکرم صلی اللہ

لَهٗ اُمُّ سَلَمَةَ فَاسْتَحْيَتِ الْاَنْصَارِيَّةُ وَخَرَجَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ اُدْعِيْهَا فَدَعَتْهَا فَقَالَ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ صِمَامًا وَّاحِدًا۔

فَقَدْ اَخْبَرَتْ اُمُّ سَلَمَةَ بِتَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَيْضًا بِتَوْقِيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِقَوْلِهٖ صِمَامًا وَّاحِدًا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ حُكْمَ ضِدِّ ذٰلِكَ الصِّمَامِ بِخِلَافِ حُكْمِ ذٰلِكَ الصِّمَامِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِقَوْلِهٖ صِمَامًا وَّاحِدًا مَعْنًى۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَا يَرْجِعُ مَعْنَاهُ اِلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا۔

۱۴۹- **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ حَنَشَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ حِمْيَرَ اَتَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ النِّسَآءِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْتِهَا مُقْبِلَةً وَّمُدْبِرَةً اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْفَرْجِ۔

ثُمَّ جَآءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِالنَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَآءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ۔

۱۵۰- **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا

علیہ وسلم نے فرمایا

اسے بلاؤ ام المومنین نے اسے بلایا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نساء کم حرث لکم" (آخر تک) تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ لیکن ایک ہی سوراخ سے آؤ۔

تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت کے معنیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے سے کہ ایک ہی سوراخ میں ہو، خبر دی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس ایک سوراخ (شرمگاہ) کے (دُبر) کا حکم اس کے حکم کے خلاف ہے اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کے ارشاد گرامی "ایک سوراخ" کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس آیت کا معنیٰ مروی ہے جو اسی مفہوم کی طرف لوٹتا ہے۔

حضرت حنش بن عبد اللہ شیبانی فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حمیر کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عورتوں کے بارے میں پوچھنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے آیت "نساء کم حرث لکم" (آخر تک) نازل فرمائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح بھی ہو آگے کی طرف سے یا پیچھے کی طرف سے جب کہ شرمگاہ میں ہو۔

پھر متواتر روایات آئی ہیں جن میں عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل سے منع کیا گیا۔

ان میں سے حضرت یونس کی روایت ہے۔ حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات (کے بیان) سے حیا نہیں فرماتا عورتوں

يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَآءَ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ.

١٥١ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِيْ عُمَرُ مَوْلٰى غَفْرَةَ بِنْتِ رِبَاحٍ اُخْتِ بِلَالٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرَمِيِّ الْخَطْمِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

١٥٢ - حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا تَرٰى اِتْيَانِ النِّسَآءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ فَاَعْرَضَ اَوْ سَكَتَ فَقَالَ هٰذَا شَيْخُ قُرَيْشٍ فَسَلْهُ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَلِيِّ ابْنِ السَّائِبِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ قَذَرًا وَلَوْ كَانَ حَلَالًا قَالَ خَرَمِيٌّ وَلَمْ يَكُنْ سَمِعَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّهُ لَقِيَ عَمْرَو بْنَ اَبِيْ اُحَيْحَةَ بْنِ الْجَلَّاحِ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ يَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰتِيْ اِمْرَاَتِيْ مِنْ دُبُرِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ ثُمَّ فَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْ اَيِّ الْخُرْطَتَيْنِ اَوْ فِيْ اَيِّ الْخَرَزَتَيْنِ اِمَّا مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا فَنَعَمْ وَاَمَّا فِيْ دُبُرِهَا

کے ساتھ ان کے دبروں میں جماع نہ کرو۔

حضرت عبد اللہ بن حرمی خطمی، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں میں حضرت محمد بن کعب قرظی کے پاس تھا کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا اے ابوحمزہ! عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو انہوں نے منہ پھیر لیا یا خاموش ہو گئے پھر حضرت عبداللہ بن علی بن سائب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ قریش کے بزرگ ہیں ان سے پوچھو۔ حضرت عبد اللہؓ نے فرمایا اے اللہ! یہ حلال بھی ہوتا تب بھی ناپاکی ہے خرمی کہتے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں سنا تھا فرماتے ہیں پھر حضرت عبدا للہ بن علی نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمرو بن ابواحیحہ بن جلاح سے ملاقات کی تو ان سے اس بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان کی شہادت کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں عورت کے پاس دبر کی طرف سے جا سکتا ہوں آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا "ہاں" وہ فرماتے ہیں پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے ارشاد فرمایا دو سوراخوں میں سے کس کی بات کرتے ہو۔ دبر کی طرف سے شرمگاہ میں جماع مراد ہے تو ٹھیک ہے کر سکتے ہو اور اگر دبر میں جماع

فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی نَهٰكُمْ اَنْ تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ۔

مراد ہے تو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے ساتھ دبر میں (جماع سے) منع فرمایا ہے[1]۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنِیْ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْاَنْصَارِیُّ ثُمَّ الْوَائِلِیُّ عَنْ حَرَمِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَائِلِیِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عورتوں سے غیر فطری فعل نہ کرو۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ مَوْلٰی مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ حَرَمِیِّ ابْنِ عَلِیٍّ الْخَطْمِیِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حرمی بن علی خطمی، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت صالح بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالرحمٰن نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَسَّانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوزرعہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت حیوہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت حسان نے بتایا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ حَسَّانٍ مَوْلٰی سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سہل بن عبدالعزیز کے (آزاد کردہ) غلام حضرت حسان، حضرت سعید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِیَ اللُّوْطِيَّةُ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ چھوٹی لواطت ہے یعنی عورتوں سے دبر میں

[1] چونکہ یہاں عورتوں کی بات ہو رہی ہے اس لیے ان کا ذکر فرمایا ورنہ مرد و عورت دونوں سے حرام ہے۔ ۱۲ ہزاروی

الصُّغْرٰی یَعْنِیْ وَطْیَ النِّسَآءِ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ۔

وطی کرنا۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ۔

حضرت حارث بن مخلد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے ان کے دُبروں میں جماع نہ کرو۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ مَخْلَدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی رَجُلٍ وَطِئَ اِمْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو کسی عورت سے غیر فطری عمل کرتا ہے۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ الْهَادِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِمْرَاَتَهٗ۔

حیوۃ بن شریح فرماتے ہیں مجھے حضرت یزید بن ہاد نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا جو اپنی بیوی سے (غیر فطری عمل کرتا ہے)

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَیْلٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت ابن الہاد، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ سُهَیْلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ کَاهِنًا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حائضہ عورت سے یا کسی عورت سے دبر میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی چیز (دین اسلام یا قرآن) کا انکار کیا [۱]

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَکِیْمٍ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ

حضرت ابو تمیمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ

---

[۱] کاہن نجومی کو کہتے ہیں جو غیب کی خبریں بتانے کا دعویٰ کرتے تھے اور جھوٹ بولتے تھے۔ ۱۲ ہزاروی

تميمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اتى حائضا او امراة في دبرها او كاهنا فقد كفر بما انزل على محمد.

نے فرمایا جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے یا کسی عورت سے غیر فطری فعل کرے یا کاہن کے پاس جائے تو اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترنے والے دین کا انکار کیا۔

١٦٥ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الله ابن يوسف قال ثنا اسمعيل بن عياش عن سهيل بن ابي صالح عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله لا يستحيي من الحق لا تاتوا النساء في محاشهن.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا (یعنی رُکتا نہیں) عورتوں کے پاس ان کے دُبروں میں نہ جاؤ۔

١٦٦ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا اسمعيل بن عياش عن سهيل ابن ابي صالح وعمر مولى عفرة عن محمد ابن المنكدر عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله لا يستحيي من الحق لا يحل اتيان النساء في حشوشهن.

حضرت محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیان حق سے حیا نہیں فرماتا عورتوں کے پاس ان کے دُبروں میں نہ جاؤ۔

١٦٧ - حدثنا محمد بن عمر بن يونس قال اخبرنا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن عيسى بن حطان عن مسلم بن سلام عن علي بن طلق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله لا يستحيي من الحق لا تاتوا النساء في اعجازهن.

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ حق بات بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا عورتوں کے پاس ان کی پچھلی طرف نہ جاؤ۔

١٦٨ - حدثنا ابو امية قال ثنا المعلى ابن منصور قال ثنا جرير عن عاصم الاحول. ح وحدثنا ابو امية قال ثنا محمد بن الصباح قال ثنا اسمعيل بن زكريا عن عاصم الاحول فذكر باسناده مثله.

حضرت اسماعیل بن زکریا نے حضرت عاصم احول سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اسکی مثل ذکر کیا۔

وقد احتج اهل المقالة الاولى ايضا

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس طرح بھی استدلال کیا ہے۔

١٦٩ - بما حدثنا ابن ابي داود قال ثنا

حضرت محمد بن کعب قرظی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِاِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ وَيَحْتَجُّ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ اَتَأْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُوْنَ اَيْ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ مِثْلَ ذٰلِكَ اِنْ كُنْتُمْ تَشْتَهُوْنَ۔

وہ عورتوں کے پاس پچھلی طرف جانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ اور وہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ گرامی سے استدلال کرتے ہیں "کیا تم دنیا والوں کے مردوں کے پاس جاتے ہو اور جو عورتیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پیدا کی ہیں انہیں چھوڑتے ہو بلکہ تم حد سے بڑھنے والی قوم ہو" یعنی اگر تمہیں خواہش ہے تو تمہاری عورتوں کے پاس بھی اس کی مثل ہے۔

قِيْلَ لَهُمْ وَمَنْ يُّوَافِقُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ عَلٰى هٰذَا التَّاوِيْلِ قَدْ قَالَ مُخَالِفُوْهُ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ مِمَّا قَدْ اَحَلَّ لَكُمْ مِنْ جِمَاعِهِنَّ فِيْ فُرُوْجِهِنَّ وَهٰذَا التَّاوِيْلُ عِنْدَنَا اَوْلٰى مِنَ التَّاوِيْلِ الْاَوَّلِ لِمُوَافَقَتِهٖ لِمَا جَآءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا وَلَئِنْ وَجَبَ اَنْ نُقَلِّدَ فِيْ هٰذَا الْقَوْلِ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ فَاِنَّ تَقْلِيْدَ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَوْلٰى۔

ان حضرات کو اور ان لوگوں کو جو (اس آیت کا) یہ مفہوم لینے میں محمد بن کعب بن علی کی موافقت کرتے ہیں، کہا جائے گا کہ ان کے مخالفین نے اس کا معنیٰ یوں بیان کیا ہے کہ تم اس چیز کو چھوڑتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پیدا کی یعنی تمہاری عورتوں سے شرمگاہوں میں جماع جائز قرار دیا۔ اور ہمارے نزدیک یہ تاویل، پہلی تاویل سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا روایات کے موافق ہے اور اگر اس قول میں محمد بن کعب کی تقلید ضروری ہے تو حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ کی تقلید اس سے اولیٰ ہے۔

۱۷۰- **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهُ اَبُوْ بَكْرٍ يَنْهَيَانِ اَنْ تُوْتَى الْمَرْاَةُ فِيْ دُبُرِهَا اَشَدَّ النَّهْيِ وَكَيْفَ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ مَنْ هُوَ اَجَلُّ مِنْهُمَا۔

حضرت ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سعید بن میسب اور ابو بکر بن عبد الرحمٰن (ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور میرا (امام طحاوی کا) زیادہ خیال یہ ہے کہ وہ ابو بکر بن عبد الرحمٰن ہیں، عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع کرنے کو بہت منع کرتے تھے اور کس طرح منع نہ کرتے جب کہ ان دونوں سے زیادہ جلیل القدر شخصیت نے یہ بات فرمائی ہے۔

۱۷۱- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الْقَعْقَاعِ الْجَرْمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَحَاشُّ النِّسَاءِ حَرَامٌ۔

حضرت ابو القعقاع جرمی، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عورتوں سے غیر فطری فعل حرام ہے۔

۱۷۲- **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا

حضرت ایوب، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فِي الَّذِيْ يَاْتِيْ اِمْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَالَ اللُّوْطِيَّةُ الصُّغْرٰى۔

وَمَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ وَتَابِعِيْهِمْ فِيْ مُوَافَقَةِ هٰذَا الْمَعْنٰى اِلٰى هُنَا فَاَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُّسْتَقْصٰى وَلٰكِنَّا حَذَفْنَا ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِنَا لِكَثْرَتِهٖ وَطُوْلِهٖ۔

فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ وَطْيِ الْمَرْاَةِ فِيْ دُبُرِهَا ثُمَّ جَاءَ عَنْ اَصْحَابِهٖ وَعَنْ تَابِعِيْهِمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ وَجَبَ الْقَوْلُ بِهٖ وَتَرْكُ مَا يُخَالِفُهٗ وَهٰذَا اَيْضًا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

بَابُ ۱۸۱ وَطْيِ الْحُبَالٰى

۱۷۳۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ غَنِيَّةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ قَتْلَ الْغَيْلِ يُدْرِكُ الْفَارِسَ الْبَطَلَ فَيُدَعْثِرُهٗ عَنْ ظَهْرِ فَرَسِهٖ۔

۱۷۴۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ ابْنِ السَّكَنِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے عورت کے ساتھ دُبر میں جماع کرنے والے کو چھوٹی لواطت کا مرتکب قرار دیا۔

اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے اس مفہوم کی موافقت میں جو کچھ مروی ہے وہ شمار سے باہر ہے اس سے ہم نے اس کی کثرت وطوالت کے باعث اسے اپنی کتاب سے حذف کر دیا۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت کے ساتھ غیر فطری عمل کی ممانعت میں روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں پھر اس کی موافقت میں صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال بھی آئے تو اس بات کو اپنانا اور اس کے خلاف کو چھوڑنا واجب ہے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

حاملہ عورتوں سے وطی کرنا

حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر (غیر شعوری طور پر) قتل نہ کرو بے شک حالتِ حمل میں جماع کا قتل بہادر نوجوان کو گھوڑے کی پیٹھ سے گرا دیتا ہے [1]

ایک دوسری طریق سے بھی حضرت اسماء سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو غیر شعوری طور پر قتل نہ کرو کیونکہ حالتِ حمل میں جماع کا

---

[1] مطلب یہ ہے کہ حمل کی حالت میں جماع کرنے سے بچہ کمزور رہ جاتا ہے گویا اسے غیر شعوری طور پر ہلاک کیا جا رہا ہے۔ ۱۲۔ ہزاروی

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ قَتْلَ الْغَیْلِ یُدْرِكُ الْفَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ فَرَسِهٖ فَیُدَعْثِرُهٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا فَکَرِهُوْا وَطْیَ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ اَوْ جَارِیَتَهٗ اِذَا کَانَتْ حُبْلٰی وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ۔

۱۷۵۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی ابْنُ اَیُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ اَخْبَرَ وَالِدَهٗ سَعْدَ ابْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِیْ قَالَ لِمَ قَالَ شَفَقًا عَلَی الْوَلَدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ کَذٰلِكَ فَلَا مَا کَانَ لِیَضُرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِبَاحَةُ وَطْیِ الْحُبَالٰی وَاِخْبَارٌ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ذٰلِكَ اِذَا کَانَ لَا یَضُرُّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ فَاِنَّهٗ لَا یَضُرُّ غَیْرَهُمْ فَخَالَفَ هٰذَا الْحَدِیْثُ حَدِیْثَ اَسْمَآءَ۔

۱۷۶۔ **فَاَرَدْنَا** اَنْ نَّنْظُرَ اَیُّهُمَا النَّاسِخُ لِلْاٰخَرِ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

۱۷۶۔ **فَوَجَدْنَا** یُوْنُسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَهٗ۔

۱۷۷۔ **وَوَجَدْنَا** مُحَمَّدَ بْنَ خُزَیْمَةَ قَدْ

قتل نوجوان کو گھوڑے کی پیٹھ پر نا پایا ہے تو اسے گرا دیتا ہے۔

حاملہ سے جماع

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی یا لونڈی سے جماع کرے انہوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ان کے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ایک شخص، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا (پیٹ میں موجود) بچے کے بارے میں ڈرتے ہوئے آپ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو عزل نہ کرو۔ وہ ایرانیوں اور رومیوں کو نقصان نہیں دیتا۔ (یعنی وہ حاملہ عورت سے جماع کرتے ہیں لیکن بچے کو نقصان نہیں پہنچتا)۔

تو اس حدیث سے حاملہ عورت کے ساتھ وطی کا جواز ثابت ہوتا ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جب یہ عمل رومیوں اور ایرانیوں کو نقصان نہیں پہنچاتا تو ان کے علاوہ کو بھی نقصان نہیں پہنچاتا تو یہ حدیث حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت کے خلاف ہے۔

تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں ان میں سے کونسی حدیث دوسری کے لیے ناسخ ہے چنانچہ ہم نے اس میں غور کیا تو یوں پایا کہ ابن وہب، ابومسہر اور ابراہیم بن وزیر سے الگ الگ سندوں سے مروی ہے وہ تینوں حضرت مالک بن انس سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت محمد بن

حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ۔

۱۷۸ - ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذُكِرْتُ اَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ۔

۱۷۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ ثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ هَمَّ اَنْ يَنْهٰى عَنِ الْغِيْلِ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يُغِيْلُوْنَ فَلَا يَضُرُّ ذٰلِكَ اَوْلَادَهُمْ۔

۱۸۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ يَعْنِيْ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ جُدَامَةُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۱۸۱ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ جُدَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

عبدالرحمٰن بن نوفل سے وہ

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ جدامہ بنت وھب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ حالت حمل سے منع کروں حتی کہ میرے سامنے ذکر کیا گیا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں لیکن ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

حضرت عروہ بن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت جدامہ بنت وھب اسدیہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے حالت حمل میں جماع کرنے سے منع فرمانے کا ارادہ کیا آپ فرماتے ہیں پھر میں نے غور کیا تو ایرانی اور رومی حالت حمل میں جماع کرتے ہیں لیکن ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

حضرت ابوالاسود، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عائشہ، حضرت جدامہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَّ بِالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَهُ اَوْ حَتّٰى ذُكِرَ اَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَفْعَلُوْنَهُ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ۔

فَفِيْ ذٰلِكَ اِبَاحَةُ مَا قَدْ حَظَرَهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ اَحَدُ الْاَمْرَيْنِ نَاسِخًا لِلْاٰخَرِ۔

۱۸۲۔ **فَنَظَرْنَا** فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْاِغْتِيَالِ ثُمَّ قَالَ لَوْ ضَرَّ اَحَدًا لَضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْاِبَاحَةُ بَعْدَ النَّهْيِ فَهٰذَا اَوْلٰى مِنْ غَيْرِهٖ وَجَاءَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَنَّهُ كَانَ مِنْ جِهَةِ خَوْفِهِ الضَّرَرَ وَمِنْ اَجْلِهٖ ثُمَّ اِبَاحَهُ لَمَّا تَحَقَّقَ عِنْدَهٗ اَنَّهُ لَا يَضُرُّ وَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَنَعَ مِنْهُ فِيْ وَقْتِ مَا مَنَعَ مِنْهُ مِنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ وَلَا مِنْ طَرِيْقِ مَا يَحِلُّ وَيَحْرُمُ وَلٰكِنَّهُ عَلٰى طَرِيْقِ مَا وَقَعَ فِيْ قَلْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ فَاَمَرَ بِهٖ عَلَى الشَّفَقَةِ مِنْهُ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ كَمَا قَدْ كَانَ اَمَرَ فِيْ تَرْكِ تَابِيْرِ النَّخْلِ۔

۱۸۳۔ **فَاِنَّهُ قَدْ** حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَخْلِ الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اُنَاسٌ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ يُلْقِحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ

نے اس سے روکنے کا ارادہ فرمایا حتیٰ کہ آپ تک یہ بات پہنچی یا آپ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں لیکن ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

تو اس میں اس بات کا جواز ہے جس سے پہلی روایت میں منع فرمایا لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ دو باتوں میں سے ایک دوسری کے لیے ناسخ ہے۔

پس ہم نے اس میں غور کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت حمل میں جماع سے منع فرماتے تھے پھر فرمایا اگر یہ عمل کسی (بچے) کو نقصان پہنچاتا تو ایران اور روم والوں کو پہنچاتا۔

تو اس حدیث سے نہی کے بعد جواز ثابت ہوا لہٰذا یہ (حدیث) دوسری روایات سے اولیٰ ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل سے اس لیے منع فرمایا کہ اس کی وجہ سے (بچے کے کمزور رہ جانے کا) ڈر تھا پھر جب آپ کے نزدیک ثابت ہو گیا کہ اس سے نقصان نہیں ہوتا تو اسے جائز قرار دیا۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ جب آپ نے اس سے روکا تھا تو وحی کے طریقے پر یا حرام وحلال کے طریقے پر نہیں روکا تھا بلکہ اس خیال کی بنیاد پر روکا جو آپ کے دل میں پیدا ہوا لہٰذا آپ نے اپنی امت پر اس کا خوف محسوس کرتے ہوئے (ایسا نہ کرنے کا) حکم فرمایا جیسا کہ آپ نے کھجور کی پیوندکاری چھوڑنے کا حکم دیا۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے باغات سے گزرا تو دیکھا کہ کچھ لوگ کھجوروں کے اوپر پیوندکاری کر رہے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں عرض کیا گیا نر کو مادہ سے ملاتے ہیں آپ نے فرمایا میرے خیال میں یہ بات ان کو کچھ فائدہ نہ دے گی ان لوگوں

فَقِيْلَ يَاخُذُوْنَ مِنَ الذَّكَرِ فَيَجْعَلُوْنَهٗ فِي الْاُنْثٰى
فَقَالَ مَا اَظُنُّ ذٰلِكَ يُغْنِيْ شَيْئًا فَبَلَغَهُمْ فَتَرَكُوْهُ
وَنَزَعُوْا عَنْهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهٗ اِنْ كَانَ يُغْنِيْ
شَيْئًا فَلْيَصْنَعُوْهُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَاِنَّمَا
هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهٗ وَالظَّنُّ يُخْطِئُ وَيُصِيْبُ وَلٰكِنْ
مَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللّٰهُ فَلَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ
عَبْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ جُمَيْعٍ قَالَ ثَنَا
سِمَاكٌ اَنَّهٗ سَمِعَ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ
عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَهٗ۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ
وَيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ
ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَ مِثْلَهٗ۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ
دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ
سِمَاكٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
اَنَّ مَا قَالَهٗ مِنْ جِهَةِ الظَّنِّ فَهُوَ فِيْهِ كَسَائِرِ
النَّاسِ فِيْ ظُنُوْنِهِمْ وَاَنَّ الَّذِيْ يَقُوْلُهٗ مِمَّا لَا
يَكُوْنُ عَلٰى خِلَافِ مَا يَقُوْلُهٗ هُوَ مَا يَقُوْلُهٗ عَنِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا كَانَ نَهْيُهٗ عَنِ الْغِيْلَةِ لِمَا
كَانَ خَافَ مِنْهَا عَلٰى اَوْلَادِ الْحَوَامِلِ ثُمَّ
اَبَاحَهَا لِمَا عَلِمَ اَنَّهَا لَا تَضُرُّهُمْ دَلَّ ذٰلِكَ
عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ نَهٰى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَّهٗ لَوْ كَانَ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَكَانَ يَقِفُ بِهٖ عَلٰى حَقِيْقَةِ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهٗ مِنْ

کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا اور اسے اتار لیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا وہ تو میرا ایک خیال تھا اگر اس کا کچھ فائدہ ہے تو انہیں کرنا چاہیے میں بھی (بظاہر) تمہاری طرح ایک انسان ہوں میں نے ایک خیال کیا اور خیال غلط بھی ہوتا ہے اور ٹھیک بھی، لیکن میں نے یہ تو نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں ہرگز اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بولوں گا۔

حضرت سماک فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ سے سُنا وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس کی مثل

حضرت سماک بن حرب، حضرت موسیٰ بن طلحہ سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ابو لوانہ، حضرت سماک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بتایا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ ایک گمان کے طور پر تھا اور اس سلسلے میں آپ کا حکم دوسرے لوگوں کے گمان کی طرح ہے اور آپ جو بات یوں فرماتے ہیں کہ اس کے خلاف نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرماتے ہیں تو جب آپ کا حالتِ حمل میں جماع سے روکنا ان بچوں پر خوف کی وجہ سے تھا جو حاملہ عورتوں کے پیٹ میں ہیں، پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ اس سے نقصان نہیں ہوتا تو آپ نے اُسے جائز قرار دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا منع کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تھا اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا تو آپ اس کی حقیقت سے واقف ہوتے بلکہ وہ آپ کا خیال تھا جس کے بارے میں بعد میں پتہ چلا کہ درحقیقت یہ ان امور میں سے نہیں جس

قَبْلَ ظِنِّهِ الَّذِیْ قَدْ وَقَفَ بَعْدَهُ عَلٰی اَنَّ مَا فِی الْحَقِیْقَةِ مِمَّا نَهٰی عَمَّا نَهٰی عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِهٖ بِخِلَافِ مَا وَقَعَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ وَطْیَ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ اَوْ اَمَتَهٗ حَامِلًا حَلَالٌ لَمْ یَحْرُمْ عَلَیْهِ قَطُّ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ۔

کی بنا پر آپ نے روکا تھا اور آپ کے دل میں جو خیال ہوا ہو وہ حقیقت کے خلاف ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ مرد کا عورت سے اس کی حالت حمل وطی کرنا جائز ہے اس کی بیوی ہو یا لونڈی، اور یہ بالکل حرام نہیں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۸۲ اِنْتِهَابِ مَا یُنْثَرُ عَلَی الْقَوْمِ مِمَّا یَفْعَلُهُ النَّاسُ فِی النِّكَاحِ

نکاح کے موقعہ پر جو کچھ نچھاور کیا جاتا ہے اسے لوٹنا

۱۸۷- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْ لَّا نَنْتَهِبَ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی کہ لوٹ مار نہیں کریں گے۔

۱۸۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ ثَنَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَیْسَ مِنَّا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۸۹- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ اَنَسٍ وَحُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَةِ وَقَالَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَیْسَ مِنَّا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار سے منع فرمایا اور فرمایا جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مَوْلٰی لِجُهَیْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْخُلْسَةِ وَالنُّهْبَةِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خالد جہنی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُچک لینے اور لوٹ مار کرنے سے منع فرمایا۔

۱۹۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ

حضرت سماک بن حرب فرماتے ہیں مجھے

قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَنْبَأَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ الْحَكَمِ أَخُو بَنِي لَيْثٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقُدُورٍ فِيهَا لَحْمُ غَنَمٍ انْتَهَبُوهُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ فَقَالَ إِنَّ النُّهْبَةَ لَا تَحِلُّ.

۱۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا فَانْتَهَبُوهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ النُّهْبَةُ ثُمَّ أَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ.

۱۹۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۹۴- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا أَبِي وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَثَرَ عَلَى قَوْمٍ شَيْئًا فَأَبَاحَهُمْ أَخْذَهُ أَنَّ أَخْذَهُ مَكْرُوهٌ لَهُمْ وَحَرَامٌ عَلَيْهِمْ وَذَهَبُوا فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنَّهُ مِنَ النُّهْبَةِ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا النُّهْبَةُ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ هِيَ نُهْبَةٌ مَا لَمْ يُؤْذَنْ فِي انْتِهَابِهِ فَأَمَّا مَا نَثَرَهُ رَجُلٌ عَلَى قَوْمٍ وَأَبَاحَهُمْ انْتِهَابَهُ وَ

بنو لیث کے بھائی ثعلبہ بن حکم نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کچھ ایسی ہنڈیوں کے پاس سے گزرے جن میں لُوٹ مار کی بکری کا گوشت تھا تو آپ کے حکم سے ان (ہنڈیوں) کو الٹ دیا گیا آپ نے فرمایا لوٹ مار جائز نہیں۔

حضرت ثعلبہ بن حکم فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک بکری ملی تو اسے لُوٹ لیا نبی اکرم صلی اللہ نے فرمایا لُوٹنا اچھا نہیں پھر آپ نے حکم فرمایا تو ہنڈیوں کو اُلٹ دیا گیا۔

حضرت اسرائیل فرماتے ہیں ہم سے حضرت سماک نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحیی بن ابو زائدہ فرماتے ہیں ہم سے میرے والد اور دوسرے حضرات نے حضرت سماک سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص لوگوں پر کچھ نچھاور کرے اور ان کے لیے اس کا لینا جائز قرار دے تب بھی ان کے لیے لینا مکروہ اور حرام ہے انہوں نے اس سلسلے میں یہ دلیل دی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ نے ان (مندرجہ بالا) روایات میں جس لوٹ مار سے منع فرمایا یہ بھی اس میں شامل ہے

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی لُوٹ مار سے منع فرمایا اس سے مراد وہ لُوٹ مار ہے جس کی اجازت نہ دی گئی ہو لیکن اگر کوئی شخص لوگوں پر کچھ نچھاور کرے اور ان کے لیے اس کا لینا

أَخَذَهُ فَلَيْسَ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ مَأْذُونٌ فِيهِ وَالْأَوَّلُ مَمْنُوعٌ مِنْهُ.

وَقَدْ وَجَدْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ قَدْ أَبَاحَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۵- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ لُحَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ قُرْطٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَيَّامِ إِلَى اللهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ عَرَفَةَ فَقُرِّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسًا أَوْ سِتًّا فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِلَّذِي كَانَ إِلَى جَنْبِي مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ.

فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ وَأَبَاحَ ذٰلِكَ دَلَّ هٰذَا أَنَّ مَا أَبَاحَهُ رَبُّهُ النَّاسَ مِنْ طَعَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَلَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا خِلَافُ النُّهْبَةِ الَّتِي نُهِيَ عَنْهَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ النُّهْبَةَ الَّتِي فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ هِيَ نُهْبَةٌ مَا لَمْ يُؤْذَنْ فِيهِ وَأَنَّ مَا أُبِيحَ مِنْ ذٰلِكَ وَأُذِنَ فِيهِ فَعَلَى مَا فِي هٰذَا الْأَثَرِ الثَّانِي.

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ مُنْقَطِعٌ قَدْ فَسَّرَ حُكْمَ النُّهْبَةِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا وَالنُّهْبَةِ الْمُبَاحَةِ وَإِنَّمَا أَرَدْنَا بِذِكْرِهِ هٰهُنَا تَفْسِيرَهُ لِمَعْنَى هٰذَا الْمُتَّصِلِ.

جائز قرار دے تو اس کا حکم یہ نہیں کیونکہ اس کی اجازت ہے پہلی قسم ممنوع ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جیسی لوٹ مار کی اجازت دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دن قربانی کا دن ہے پھر یوم عرفہ ہے (اس کے بعد) پانچ یا چھ اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیے گئے تو ان میں سے ہر ایک آپ کے قریب ہونے لگا کہ آپ کس سے ابتداء کریں جب وہ پہلوؤں کے بل گر گئے (ذبح ہو گئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہلکا سا کلمہ فرمایا جسے میں سمجھ نہ سکا میں نے اپنے قریب والے ساتھی سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ نے فرمایا جو چاہے کاٹ کر لے جائے۔

تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا جو چاہے کاٹ کر لے جائے اور اسے مباح قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس کھانے وغیرہ کا مالک اسے لوگوں کیلئے مباح قرار دے وہ اس سے لے سکتے ہیں اور یہ اس لوٹ کے خلاف ہے جس سے پہلی روایات میں منع فرمایا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ جس لوٹ مار کا ذکر پہلی روایات میں ہے اس سے مراد وہ لوٹ مار ہے جس کی اجازت نہ دی گئی ہو اور جسے مباح قرار دیا گیا اور اس کی اجازت دی گئی تو اس کا حکم وہ ہے جو ان بعد والی روایات میں مذکور ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک منقطع[1] حدیث مروی ہے جس میں آپ نے ممنوع لوٹ مار اور جائز لوٹ کی وضاحت فرمائی ہے ہم یہاں اس حدیث کو اس مذکورہ بالا مفہوم کی وضاحت کے طور پر ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

[1] حدیث منقطع وہ حدیث ہے جس کی سند میں ایک یا زیادہ راوی چھوڑ دیئے گئے ہوں۔ ۱۲۔ ہزاروی

١٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلَاكَ شَابٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا زَوَّجُوْهُ قَالَ عَلَى الْاُلْفَةِ وَالطَّيْرِ الْمَيْمُوْنِ وَالسَّعَةِ فِي الرِّزْقِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ دَفِّفُوْا عَلٰى رَاْسِ صَاحِبِكُمْ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَتِ الْجَوَارِيْ مَعَهُنَّ الْاَطْبَاقُ اللَّوْزُ وَالسُّكَّرُ فَاَمْسَكَ الْقَوْمُ اَيْدِيَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَنْتَهِبُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ كُنْتَ نَهَيْتَ عَنِ النُّهْبَةِ قَالَ تِلْكَ نُهْبَةُ الْعَسَاكِرِ فَاَمَّا الْعُرُسَاتُ قَالَ فَلَا قَالَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُجَاذِبُهُمْ وَيُجَاذِبُوْنَهٗ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافٌ اَيْضًا.

١٩٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ كَانَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ صِبْيَانٌ فِي الْكِتَابِ فَاَرَادُوْا اَنْ يَنْتَهِبُوْا عَلَيْهِمْ فَاشْتَرٰى لَهُمْ جَوْزًا بِدِرْهَمَيْنِ وَكَرِهَ اَنْ يَنْتَهِبُوْا مَعَ الصِّبْيَانِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْخَوْفِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النُّهْبَةِ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ.

١٩٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْهَيْثَمِ اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُوْضَعَ السُّكَّرُ فِي الْمِلَاكِ وَيَكْرَهُ اَنْ يُنْثَرَ.

١٩٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری نوجوان کے نکاح میں تشریف لے گئے جب انہوں نے اس کا نکاح کر دیا تو آپ نے فرمایا الفت، نیک فالی اور وسعتِ رزق کا باعث ہو اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے اپنے ساتھی (دولہا) کے سر پر دف بجاؤ تھوڑی دیر میں کچھ لڑکیاں آگئیں ان کے پاس اخروٹ اور شکر کے تھال تھے لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا لوٹتے نہیں؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو لوٹنے سے منع فرماتے تھے آپ نے فرمایا وہ لشکروں کو لوٹنا ہے لیکن شادی بیاہ کی لوٹ منع نہیں ہے راوی فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ ان پر جھپٹے اور وہ آپ پر جھپٹے۔

متقدمین کی ایک جماعت سے بھی اس مسئلے میں اختلاف مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہوں نے باہم لوٹ کا ارادہ کیا حضرت ابن مسعود نے ان کے دو درہموں کے اخروٹ خریدے اور بچوں کے ساتھ لوٹ میں شریک ہونا پسند نہ کیا تو ممکن ہے انہوں ایسا اس لیے کیا ہو کہ انہیں اس لوٹ مار کی وجہ سے بچوں (کے نقصان) کا ڈر تھا کسی اور وجہ سے منع نہیں کیا۔

حضرت مسعود، حضرت ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نکاح کے موقع پر شکر رکھنے کو پسند کرتے تھے لیکن اس کا بکھادر کرنا انہیں پسند نہ تھا۔

حضرت ابو سعید، حضرت عکرمہ سے روایت

بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ كَرِهَهٗ۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ فَتَذَاكَرَ اِنْتِثَارَ الْعُرْسِ فَكَرِهَهٗ اِبْرَاهِيْمُ وَلَمْ يَكْرَهْهُ الشَّعْبِيُّ فَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ اِبْرَاهِيْمُ كَرِهَ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ خَوْفِ الْعَطَبِ عَلَى الْمُنْتَهِبِيْنَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

۲۰۱۔ فَاِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي انْتِهَابٍ فِي الْعُرْسِ قَالَ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَهٗ لِلصِّبْيَانِ۔

فَدَلَّ مَا رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا مَعَ ذِكْرِهٖ عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهٗ مِمَّنْ يُقْتَدٰى بِهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَهٗ لِلصِّبْيَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ كَرَاهَتَهٗ فِي الْبَابِ الْاَوَّلِ لَيْسَ مِنْ جِهَةِ تَحْرِيْمِهٖ وَلٰكِنْ مِنْ جِهَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَاْسَ بِانْتِهَابِ الْجَوْزِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ يَصْنَعُوْنَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ۔

وَمَا فِيْهِ الْاِبَاحَةُ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عِنْدَنَا اَوْجَهُ فِي النَّظَرِ مِمَّا فِيْهِ الْكَرَاهِيَةُ مِنْهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

کرتے ہیں کہ وہ اسے ناپسند کرتے تھے۔

حضرت حکم فرماتے ہیں میں حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی کے درمیان چل رہا تھا انہوں نے شادی میں (چھوہارے وغیرہ) پھینکنے اور لوٹنے کے بارے میں بات چیت کی تو حضرت ابراہیم نے اسے ناپسند کیا لیکن حضرت شعبی نے مکروہ نہ جانا تو ہو سکتا ہے حضرت ابراہیم کا ناپسند کرنا بھی لوٹنے والوں کی ہلاکت کے خوف سے ہو جیسا کہ ہم نے ذکر کیا پس ہم نے اس میں غور کیا۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے شادی کے موقع پر لوٹ کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ وہ بچوں کے لیے لیتے تھے۔

تو اس سلسلے میں جو کچھ حضرت ابراہیم سے مروی ہے وہ اور جو کچھ انہوں نے پیش رو حضرات سے جو مقتدا ہیں، نقل کیا کہ وہ بچوں کے لیے تھے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ باب کے شروع میں ان کی جس ناپسندیدگی کا ذکر ہے وہ اس کے حرام ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے جو ہم نے ذکر کی۔

حضرت یونس، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اخروٹوں کی لوٹ میں کوئی حرج نہیں حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں وہ اپنے ہاتھوں میں لیا کرتے تھے۔

اور جو کچھ اس میں جواز کا ذکر ہے ہمارے نزدیک وہ کراہت کے مقابلے میں زیادہ مناسب ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸- کِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کے بیان میں

بَابُ ۱۸۳ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ مَتٰى يَكُوْنُ لَهٗ ذٰلِكَ

حائضہ عورت کو طلاق دینا اور پھر سنّت طلاق دینے کا ارادہ کرنا

۲۰۴- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَيْمَنَ يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَسَاَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَالَ ثُمَّ تَلَا اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ اَيْ فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ایمن سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھتے تھے جو اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دیتا ہے۔ انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا کیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں کہو کہ رجوع کریں حتیٰ کہ وہ (ان کی زوجہ حیض سے) پاک ہو جائے پھر اسے طلاق دیں فرماتے ہیں پھر آپ نے آیت کریمہ پڑھی "جب تم عورتوں کو طلاق دو

۲۰۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت سالم رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا انہیں حکم دو کہ جب ان کی

وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ۔

۲۰۶۔ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَّقْتُهَا وَهِيَ طَاهِرٌ۔

۲۰۷۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۲۰۸۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ وَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرَةَ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا غَيْرَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِيهِ۔

۲۰۹۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

زوجہ پاک ہو جائیں یا حاملہ ہوں تو رجوع کریں۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مجھ پر رد کر دیا حتیٰ کہ جب وہ پاک ہوگئیں تو میں نے انہیں طلاق دی۔

حضرت ہشیم، حضرت ابوالبشر سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیتا ہے انہوں نے فرمایا کیا تم عبداللہ بن عمر کو جانتے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا انہوں نے (عبداللہ بن عمر نے) اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حائضہ تھیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ معاملہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا انہیں کہو کہ وہ رجوع کریں جب پاک ہو جائیں تو انہیں طلاق دیں اور یہ طلاق بھی شمار کی جائے۔

حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حائضہ تھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات بارگاہ نبوی میں ذکر کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر جب پاک ہو جائے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْہَا فَاِذَا طَہُرَتْ فَلْیُطَلِّقْہَا فَقِیْلَ اَیَحْتَسِبُ بِہَا قَالَ فَمَہْ۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ قَالَ ثَنَا زُہَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ ابْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ کَیْفَ صَنَعْتَ فِیْ امْرَاَتِکَ الَّتِیْ طَلَّقْتَ قَالَ طَلَّقْتُہَا وَہِیَ حَائِضٌ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعُمَرَ فَاَتٰی عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْہَا ثُمَّ لِیُطَلِّقْہَا عِنْدَ طُہْرٍ قَالَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ فَیُعْتَدُّ بِالطَّلَاقِ الْاَوَّلِ قَالَ وَمَا یَمْنَعُنِیْ اِنْ کُنْتُ اَسَأْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ۔

۲۱۱ - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ ثَنِیْ مُغِیْرَۃُ بْنُ یُوْنُسَ ہُوَ ابْنُ جُبَیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ وَہِیَ حَائِضٌ فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ وَہِیَ حَائِضٌ فَاَتٰی عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرَاجِعَہَا ثُمَّ یُطَلِّقُہَا فِیْ قُبُلِ عِدَّتِہَا۔

تَحْقِیْقُ مَسْئَلَۃٍ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَہَبَ قَوْمٌ اِلٰی ہٰذِہِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا مَنْ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ وَہِیَ حَائِضٌ فَقَدْ اَثِمَ وَیَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یُّرَاجِعَہَا فَاِنَّ طَلَاقَہٗ ذٰلِکَ طَلَاقُ خَطَاءٍ فَاِنْ

تو طلاق دیں پوچھا گیا کیا یہ طلاق بھی شمار ہوگی تو انہوں نے فرمایا۔

حضرت ابن سیرین سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے اپنی زوجہ کے بارے میں کیا کیا جس کو آپ نے طلاق دی تھی انہوں نے فرمایا میں نے اسے حالتِ حیض میں طلاق دی پھر میں نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ذکر کی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر طہارت کی حالت میں طلاق دیں فرماتے ہیں میں نے

حضرت مغیرہ بن یونس (ابن جبیر) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دیتا ہے (تو اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے فرمایا تم عبد اللہ بن عمر کو جانتے ہو میں نے عرض کیا "جی ہاں" فرمایا عبد اللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سلسلے میں پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کریں اور پھر عدت (پوری ہونے) سے پہلے طلاق دیں۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے وہ گناہ گار ہوا اور اسے رجوع کرنا چاہئے کیونکہ اس کی یہ طلاق غلطی ہے اور اگر وہ چھوڑ دے

تَرَكَهَا تَمْضِيْ فِي الْعِدَّةِ بَانَتْ مِنْهُ بِطَلَاقٍ خَطَاءٍ
وَلٰكِنَّهٗ يُؤْمَرُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا لِيُخْرِجَهَا بِذٰلِكَ
مِنْ اَسْبَابِ الطَّلَاقِ الْخَطَاءِ ثُمَّ يَتْرُكُهَا
حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا
طَلَاقًا صَوَابًا فَتَمْضِيْ فِيْ عِدَّةٍ مِّنْ طَلَاقٍ
صَوَابٍ فَاِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا فَكَانَتْ
امْرَاَتَهٗ وَبَطَلَتِ الْعِدَّةُ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهَا
حَتّٰى تَبِيْنَ مِنْهُ بِطَلَاقٍ صَوَابٍ فَهٰذَا قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ
اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَزَعَمُوْا اَنَّهٗ
اِذَا طَلَّقَهَا حَائِضًا لَمْ يَكُنْ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ
اَنْ يُّطَلِّقَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ
ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ تَطْهُرَ مِنْهَا .

وَعَارَضُوْا الْاٰثَارَ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا
فِيْ مُوَافَقَةِ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ .

۲۱۲- **بِمَا حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ
وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ
قَالَ ثَنِيْ اللَّيْثُ قَالَ ثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ
ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ
حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ
لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ
فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ
يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ .

۲۱۳- **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا

(رجوع نہ کرے) حتیٰ کہ عدت گزر جائے تو اسی غلط طلاق کے ساتھ عورت جدا ہو جائے گی لیکن اسے رجوع کا حکم دیا جائے تاکہ اسے غلط طلاق کے اسباب سے نکال دے پھر چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ اس حیض سے پاک ہو جائے پھر درست طلاق دے اور وہ درست طلاق کی عدت گزارے اس کے بعد اگر وہ چاہے تو رجوع کرلے اب وہ اس کی بیوی ہو جائے گی اور عدت عدت باطل ہو جائے گی اور اگر چاہے تو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ درست طلاق کے سبب جدا ہو جائے یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ان میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں ان کا خیال ہے کہ جب وہ اسے حالتِ حیض میں طلاق دے تو اس وقت تک (دوبارہ) طلاق نہیں دے سکتا جب تک اس حیض سے پاک ہونے کے بعد دوسرے حیض سے بھی پاک نہ ہو جائے۔

انہوں نے پہلے قول کی موافقت میں ہماری روایت کردہ احادیث کے مقابلے میں روایات پیش کی ہیں۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالتِ حیض میں طلاق دی یہ بات بارگاہ نبوی میں عرض کی گئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے پھر فرمایا چاہیے کہ وہ رجوع کریں پھر پاک ہونے تک اسے روکے رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور (اس کے بعد) پاک ہو جائے اس کے بعد طلاق دینا ضروری ہو تو حالتِ طہارت میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دے اب یہ طلاق اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوگی۔

حضرت یزید بن سنان فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوصالح

أَبُو صَالِحٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔

۲۱۴ ۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ۔

۲۱۵ ۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ ۔

۲۱۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللهِ ....

۲۱۷ ۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

۲۱۸ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَرْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا ۔

۲۱۹ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنِي نَافِعٌ عَنْ

نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عہد رسالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حائضہ تھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر روک کے رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائیں پھر حیض آجائے پھر پاک ہوں تو یہ عدت رکھتی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کے لئے عورتوں کو طلاق دی جائے۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا (کہ آپ نے ارشاد فرمایا) پھر اسے چھوڑ دیں حتیٰ کہ پاک ہو جائے پھر دوسرا حیض آئے اور اس سے بھی پاک ہو جائے پھر چاہیں تو طلاق دے دیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ایوب اور عبید اللہ حضرت نافع سے وہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت یحییٰ بن سعید، موسیٰ بن عقبہ اور عبید اللہ بن عمر، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ ہے کہ جماع سے پہلے طلاق دے۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا پھر انہوں

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ـ

فَقَدْ اَخْبَرَ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ فَزَادَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَهُوَ اَوْلٰى مِنْهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ.

وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا وَجَدْنَا الْاَصْلَ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ نُهِيَ اَنْ يُّطَلِّقَ امْرَاَتَهٗ حَائِضًا وَنُهِيَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فِيْ طُهْرٍ قَدْ طَلَّقَهَا فِيْهِ وَقَدْ نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِي الطُّهْرِ الَّذِيْ قَدْ طَلَّقَهَا فِيْهِ كَمَا نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِي الْحَيْضِ ثُمَّ رَاَيْنَا هُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ رَجُلٍ جَامَعَ امْرَاَتَهٗ حَائِضًا ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ اَنَّهٗ مَمْنُوْعٌ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ الَّتِيْ كَانَ الْجِمَاعُ فِيْهَا وَمِنْ حَيْضَةٍ اُخْرٰى بَعْدَهَا وَجُعِلَ جِمَاعُهٗ اِيَّاهَا فِي الْحَيْضَةِ كَجِمَاعِهٖ اِيَّاهَا فِي الطُّهْرِ الَّتِيْ يَعْقُبُ تِلْكَ الْحَيْضَةَ فَكَمَا كَانَ حُكْمُ الطُّهْرِ الَّذِيْ بَعْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ كَحُكْمِ نَفْسِ الْحَيْضَةِ فِيْ وُقُوْعِ الطَّلَاقِ فِي الْجِمَاعِ فِيْ ذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ جَامَعَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ الْجِمَاعِ وَبَيْنَ الطَّلَاقِ الَّذِيْ يُوْقِعُهٗ حَيْضَةٌ كَامِلَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ اَنَّهٗ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ اَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ

نے اس کی مثل ذکر کیا۔

ان روایات میں حضرت سالم اور حضرت نافع رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ بیوی کو (اس حیض سے) پاک ہونے اور دوسرا حیض آنے پھر اس سے پاک ہونے تک روکے رکھیں یہ بات پہلی روایات سے زائد ہے لہٰذا یہ ان سے اولیٰ ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

اور قیاس کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہمیں ایک قاعدہ معلوم ہے وہ یہ کہ مرد کو منع کیا گیا کہ وہ عورت کو حالت حیض میں طلاق دے اور اس بات سے بھی منع کیا گیا کہ جس طہر میں طلاق دے چکا ہے اس میں (دوسری) طلاق دے تو جس طہر میں طلاق دے چکا ہے اس میں طلاق دینے سے اسی طرح منع کیا گیا جس طرح حالت حیض میں طلاق دینے سے منع کیا گیا پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ائمہ کا اس شخص کے بارے میں اتفاق ہے جس نے حالت حیض میں بیوی سے جماع کیا پھر اسے سنت طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک اس حیض سے پاک نہ ہو جائے جس میں جماع کیا، اور اسی طرح بعد والے حیض سے پاک نہ ہو جائے، طلاق دینا ممنوع ہے تو حالت حیض میں جماع کو اسی طرح قرار دیا جیسے اس طہر میں جماع کرنا جو اس پہلے حیض کے بعد آ رہا ہے تو جب طلاق کے سلسلے میں ہر حیض کے بعد والے طہر کا وہی حکم ہے جو خود حیض کا ہے کہ اس میں طلاق دینا اور جماع کرنا برابر ہے اور جو آدمی حائضہ عورت سے جماع کرے تو وہ اس کے بعد طلاق نہیں دے سکتا حتیٰ کہ اس جماع اور طلاق کے درمیان جو وہ دینا چاہتا ہے ایک آنے والا کامل حیض پایا جائے تو قیاس اسی طرح ہے کہ جب وہ بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے اور اس کے بعد پھر طلاق دینا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا حتیٰ کہ پہلی طلاق جو اس نے دی ہے اور دوسری طلاق کے درمیان ایک (مستقل) آنے

حَتّٰی یَکُوْنَ بَیْنَ الطَّلَاقِ الْاَوَّلِ الَّذِیْ کَانَ طَلَّقَهَا اِیَّاهُ وَبَیْنَ طَلَاقِهٖ اِیَّاهَا الثَّانِیْ حَیْضَةٌ مُّسْتَقْبِلَةٌ فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ عِنْدَنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ مَعَ مُوَافَقَةِ الْاٰثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَفِیْ مَنْعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ اَنْ یُّطَلِّقَ اِمْرَاَتَهٗ بَعْدَ الطَّلَاقِ الْاَوَّلِ حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَیْضٌ مُّسْتَقْبِلَةٌ فَیَکُوْنُ بَیْنَ التَّطْلِیْقَتَیْنِ حَیْضَةٌ مُّسْتَقْبِلَةٌ دَلِیْلٌ اَنَّ حُکْمَ طَلَاقِ السُّنَّةِ اَنْ لَّا یَجْمَعَ مِنْهُ تَطْلِیْقَتَانِ فِیْ طُهْرٍ وَّاحِدٍ فَافْهَمْ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

والا حیض پایا جائے۔

ہمارے نزدیک اس بات میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور روایات بھی اس کی ہم نوا ہیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کو پہلی طلاق دینے کے بعد اس وقت دوسری طلاق دینے سے منع کرنے میں جب تک دو طلاقوں کے درمیان ایک اور حیض نہ آجائے اس بات کی دلیل ہے کہ سنّت طلاق کا حکم یہ ہے کہ ایک طہر میں دو طلاقوں کو جمع نہ کرے اسے سمجھو، امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۸۴ الرَّجُلِ یُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا مَّعًا

بیک وقت تین طلاقیں دینا

۲۲۰ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اَنَّ الثَّلَاثَ کَانَتْ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، حضرت صدیق اکبر کے دور میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی تین سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں!

تَحْقِیْقُ مَسْئَلَةٍ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا مَّعًا فَقَدْ وَقَعَتْ عَلَیْهَا وَاحِدَةٌ اِذَا کَانَتْ فِیْ وَقْتِ سُنَّةٍ وَذٰلِكَ اَنْ تَکُوْنَ طَاهِرًا فِیْ غَیْرِ جِمَاعٍ وَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دے تو اس پر ایک طلاق واقع ہو گی جب کہ سنّت وقت میں دی گئی ہو وہ یوں کہ اس طہارت میں ہو جس میں جماع نہیں کیا گیا انہوں نے اس

احتجوا فی ذلک بهذا الحدیث وقالوا لما کان الله عز وجل انما امر عباده ان یطلقوا الوقت علی صفة فطلقوا علی غیر ما امرهم به لم یقع طلاقهم وقالوا الا ترون ان رجلا لو امر رجلا ان یطلق امراته فی وقت علی صفة فطلقها فی غیره او امره ان یطلقها علی شریطة فطلقها علی غیر تلک الشریطة ان ذلک لا یقع اذ کان قد خالف ما امر به قالوا فکذلک الطلاق الذی امر به العباد فاذا اوقعوا کما امروا به وقع واذا اوقعوا علی خلاف ذلک لم یقع

وخالفهم فی ذلک اکثر اهل العلم فقالوا الذی امر به العباد من ایقاع الطلاق فهو کما ذکرتم اذا کانت المراة طاهرا من غیر جماع او کانت حاملا وامروا بتفریق الثلاث اذا ارادوا ایقاعهن ولا یوقعونهن معا فاذا خالفوا ذلک فطلقوا فی الوقت الذی لا ینبغی لهم ان یطلقوا فیه واوقعوا من الطلاق اکثر مما امروا بایقاعه لزمهم ما اوقعوا من ذلک وهم اثمون فی تعدیهم ما امرهم الله عز وجل به ولیس ذلک کالوکالات لان الوکلاء انما یفعلون ذلک للموکلین فیحلون فی افعالهم تلک محلهم فان فعلوا ذلک کما امروا لزم وان فعلوا ذلک علی غیر ما امروا به لم یلزم والعباد فی طلاقهم انما یفعلونه لانفسهم لا لغیرهم لا لربهم عز وجل

سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا۔ وہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ طلاق اس کے وقت پر اور ایک خاص طریقے سے دیں پس اگر وہ اس کے حکم کے خلاف طلاق دیں تو ان کی طلاق واقع نہیں ہوگی وہ کہتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کو حکم دے کہ وہ اس کی بیوی کو ایک خاص وقت میں خاص طریقے پر طلاق دے اور وہ اس کو کسی دوسرے وقت طلاق دے یا کسی شرط پر طلاق دینے کا حکم دے اور وہ اس شرط کے خلاف طلاق دے تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس نے اس بات کے خلاف کیا جس کا اسے حکم دیا گیا تھا یہ حضرات فرماتے ہیں اسی طرح بندوں کو جس طریقے کا حکم دیا گیا اس کے مطابق طلاق دیں تو واقع ہوگی اور جب اس کے خلاف دیں تو واقع نہ ہوگی۔

لیکن اکثر اہل علم نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں طلاق دینے کے بارے میں جس بات کا بندوں کو حکم دیا گیا ہے وہ اسی طرح ہے جس طرح تم کہتے ہو کہ جب عورت پاک ہو اور (اس طہر میں) جماع بھی نہ ہوا ہو یا حاملہ ہو نیز اگر وہ تین طلاقیں دینا چاہیں تو الگ الگ دینے اور اکٹھی نہ دینے کا حکم ہے اب اگر وہ اس بات کے خلاف کرتے ہوئے اس وقت طلاق دیں جس وقت طلاق دینا ان کے لیے مناسب نہیں اور جتنی طلاقیں دینے کا حکم ہے اس سے زیادہ دیں تو انہوں نے جو کچھ کیا وہ لازم ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم میں تجاوز کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے یہ وکالت کی طرح نہیں کیونکہ وکیل (یہ عمل) اپنے موکل کے لیے کرتے ہیں پس وہ اپنے افعال میں ان (موکلین) کے قائم مقام ہوتے ہیں لہذا اگر وہ حکم کے مطابق کریں تو لازم ہو جائے گا اور اگر حکم کے خلاف کریں تو لازم نہیں ہوگا اور بندے طلاق دینے میں اپنی ذات کے لیے عمل کرتے ہیں دوسروں کے لیے نہیں اور نہ ہی اپنے رب عزوجل کے لیے کرتے ہیں اور وہ اپنے اس عمل میں کسی کے قائم مقام بھی نہیں ہوتے کہ ان سے اس بات کا قصد کیا جائے کہ وہ ان لوگوں کے حکم کے مطابق صحیح طلاق دیں

وَلَا يَحِلُّوْنَ فِيْ فِعْلِهِمْ ذٰلِكَ مَحَلَّ غَيْرِهِمْ فَيُرَادُ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ إِصَابَةُ مَا أَمَرَهُمْ بِهِ الَّذِيْنَ يَحِلُّوْنَ فِيْ فِعْلِهِمْ ذٰلِكَ مَحَلَّهُ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَزِمَهُمْ مَا فَعَلُوْا وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ نُهُوْا عَنْهُ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ مِمَّا قَدْ نَهَى اللّٰهُ تَعَالٰى الْعِبَادَ عَنْ فِعْلِهَا أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ إِذَا فَعَلُوْهَا أَحْكَامًا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّهُ نَهَاهُمْ عَنِ الظِّهَارِ وَوَصَفَهُ بِأَنَّهُ مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرٌ وَلَمْ يَمْنَعْ مَا كَانَ كَذٰلِكَ أَنْ تَحْرُمَ بِهِ الْمَرْأَةُ عَلٰى زَوْجِهَا حَتّٰى يَفْعَلَ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا رَأَيْنَا الظِّهَارَ قَوْلًا مُنْكَرًا وَزُوْرًا وَقَدْ لَزِمَتْ بِهِ حُرْمَةٌ كَانَ كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ هُوَ مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرٌ وَالْحُرْمَةُ بِهِ وَاجِبَةٌ۔

وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ طَلَاقِ عَبْدِ اللّٰهِ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَمَرَهُ بِمُرَاجَعَتِهَا وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ بِذٰلِكَ الْآثَارُ وَقَدْ ذَكَرْتُهَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْمُرَاجَعَةِ مَنْ لَمْ يَقَعْ طَلَاقُهُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْزَمَهُ الطَّلَاقَ فِي الْحَيْضِ وَهُوَ وَقْتٌ لَا يَحِلُّ إِيْقَاعُ الطَّلَاقِ فِيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَأَوْقَعَ كُلًّا فِيْ وَقْتِ الطَّلَاقِ لَزِمَهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَلْزَمَ نَفْسَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَعَلَهُ عَلٰى خِلَافِ مَا أُمِرَ بِهِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا لَوِ اكْتَفَيْنَا بِهِ كَانَتْ حُجَّةً قَاطِعَةً وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا كَانَ زَمَانُ عُمَرَ رَضِيَ

جن کے یہ قائم مقام ہیں تو جب بات یوں ہے تو جو کچھ انہوں نے کیا وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ یہ ان امور میں سے ہے جن سے منع کیا گیا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو بعض کاموں سے منع فرمایا لیکن عمل کرنے کی صورت میں احکام واجب کر دیئے ان باتوں میں سے ایک ظہار[1] ہے کہ اس سے منع کیا اور اسے بری بات اور جھوٹ قرار دیا لیکن اس کے باوجود جو ایسا کرے اس کی بیوی کے (خاوند پر) اس وقت تک حرام ہونے کو منع نہیں کیا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کفارہ ادا نہ کر دے تو جب ہم دیکھتے ہیں کہ ظہار بری بات اور جھوٹ ہے لیکن اس کے باوجود حرمت لازم ہو گئی اسی طرح جس طلاق سے منع کیا گیا وہ بھی بری بات اور جھوٹ ہے اس کی وجہ سے حرمت واجب ہو جاتی ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس طلاق کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں دی تھی تو آپ نے انہیں رجوع کا حکم دیا اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں۔ اور میں (امام طحاوی) نے انہیں گزشتہ باب میں ذکر کیا ہے اور جس شخص کی طلاق واقع نہ ہو اس کو رجوع کا حکم دینا جائز نہیں تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق ان پر لازم کر دی اور اس وقت دینا جائز نہیں اسی طرح جو شخص (ایکدم) تین طلاقیں دے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور جو کچھ اس نے نفس پر لازم کیا وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ اس نے یہ عمل مامور بہ کے خلاف کیا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔

اور جو کچھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے اگر ہم اس پر اکتفاء کریں تو وہ قطعی دلیل ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ نے فرمایا

[1] کسی شخص کا اپنی بیوی کو اپنی ماں کی پیٹھ وغیرہ کی طرح قرار دینا ظہار کہلاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِي الطَّلَاقِ اَنَاةٌ وَاِنَّهُ مَنْ تَعَجَّلَ اَنَاةَ اللّٰهِ فِي الطَّلَاقِ اَلْزَمْنَاهُ اِيَّاهُ۔

اے لوگو! تمہارے لیے طلاق میں ٹھہراؤ تھا اور جو شخص طلاق کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی (طرف سے دی گئی) تاخیر میں جلدی کرے تو وہ طلاق اس پر لازم ہو جائے گی۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي اِسْرَائِيلَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ۔

۷ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا اَبَا الصَّهْبَاءِ وَلَا سُؤَالَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاِنَّمَا ذَكَرَ مِثْلَ جَوَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَذَكَرَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ كَلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَخَاطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِذٰلِكَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَفِيْهِمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمُ الَّذِيْنَ قَدْ عَلِمُوْا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَلَمْ يَدْفَعْهُ دَافِعٌ فَكَانَ ذٰلِكَ اَكْبَرُ الْحُجَّةِ فِيْ نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ لَمَّا كَانَ فِعْلُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا فِعْلًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا اِجْمَاعُهُمْ عَلَى الْقَوْلِ اِجْمَاعًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ وَكَمَا كَانَ اِجْمَاعُهُمْ عَلَى النَّقْلِ بَرِيْئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ كَانَ كَذٰلِكَ اِجْمَاعُهُمْ عَلَى الرَّاْيِ بَرِيْئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ۔

اسحٰق بن اسرائیل اور احمد بن منصور رمادی، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ طاؤس سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس پہلی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی ہے البتہ ان دونوں حضرات نے (اپنی روایتوں میں) حضرت ابوالصہباء اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے سوال کا ذکر نہیں کیا انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس جواب کی طرح ذکر کیا جو اُس (پہلی) حدیث میں مذکور ہے اس کے بعد انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا جو ہم نے اس حدیث سے نقل کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو خطاب کیا جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں جنہیں اس بارے میں دورِ رسالت والی بات معلوم تھی لیکن ان میں سے کسی نے بھی اس (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات) کا انکار نہیں کیا اور نہ کسی رد کرنے والے نے اس کا رد کیا۔ لہٰذا یہ حدیث گزشتہ کے منسوخ ہونے پر بہت بڑی حجت ہے کیونکہ جب تمام صحابہ کرام کا فعل ایسا فعل ہے کہ اس سے حجت قائم ہوتی ہے تو ان کا کسی بات پر اجماع بھی قابل استدلال اجماع ہے نیز جس کسی بات کے نقل کرنے پر ان کا اجماع وہم اور خطا سے بری ہے اسی طرح کسی رائے پر ان کا اجماع بھی وہم اور خطا سے بری ہے۔

وَقَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعَانٍ فَجَعَلَهَا أَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ عَلٰى خِلَافِ تِلْكَ الْمَعَانِيْ لَمَّا رَأَوْا فِيْهِ مِمَّا قَدْ خَفِيَ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ فَكَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَهٗ مِنْ ذٰلِكَ تَدْوِيْنُ الدَّوَاوِيْنِ وَالْمَنْعُ مِنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ وَقَدْ كُنَّ يُبَعْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَالتَّوْقِيْتُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ تَوْقِيْتٌ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ مَا عَمِلُوْا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ وَوَقَفْنَا عَلَيْهِ لَا يَجُوْزُ لَنَا خِلَافُهٗ إِلٰى مَا قَدْ رَأَيْنَاهُ مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ فِعْلُهُمْ لَهٗ كَانَ كَذٰلِكَ مَا وَقَفُوْنَا عَلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُوْقَعِ مَعًا أَنَّهٗ يَلْزَمُ لَا يَجُوْزُ لَنَا خِلَافُهٗ إِلٰى غَيْرِهٖ مِمَّا قَدْ رُوِيَ أَنَّهٗ كَانَ قَبْلَهٗ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ۔

ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَدْ كَانَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ يُفْتِيْ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا مَعًا أَنَّ طَلَاقَهٗ قَدْ لَزِمَهٗ وَحَرَّمَهَا عَلَيْهِ۔

۲۲۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّ عَمِّيْ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثَةً فَقَالَ إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللّٰهَ فَأَتَمَّهُ اللّٰهُ وَأَطَاعَ الشَّيْطٰنَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا فَقُلْتُ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِلُّهَا لَهٗ فَقَالَ مَنْ يُخَادِعِ اللّٰهَ يُخَادِعْهُ۔

۲۲۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

اور ہم بعض باتوں کو دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان کا کچھ مفہوم تھا اور آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کچھ اور مراد لیا کیونکہ انہوں نے ان میں وہ باتیں دیکھیں جو بعد والوں پر پوشیدہ تھیں تو یہ پہلے قول کے نسخ پر دلیل ہے ان باتوں میں سے رجسٹروں کی تدوین اور ام ولد[1] لونڈیوں کی بیع سے روکنا ہے حالانکہ اس سے پہلے ان کا سودا ہوتا تھا اور شراب کی حد میں کوڑوں کی تعداد مقرر کرنا جبکہ اس سے پہلے ان کی مقدار مقرر نہ تھی تو جب انہوں نے اس پر عمل کیا اور ہمیں بھی اس سے واقفیت حاصل ہو گئی تو ہمارے لیے ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر اس (دوسرے حکم) کے خلاف ورزی جائز نہیں تو اسی طرح بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کے بارے میں ہمیں جو کچھ معلوم ہوا اس پر عمل کرنا ضروری ہے اور اسے چھوڑ کر اس کی طرف جانا جو پہلے مذکور ہوا جائز نہیں۔

پھر بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کے بعد فتویٰ دیتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دے تو اس کی طلاق لازم ہو جائے گی اور وہ عورت اس پر حرام ہو جائے گی۔

حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں آپ نے فرمایا تمہارے چچا نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے پس اللہ تعالیٰ نے اس (طلاق) کو پورا کر دیا اور اس نے شیطان کی اطاعت کی" تو آپ نے اس کے لیے کوئی راستہ نہ بنایا (راوی فرماتے ہیں) میں نے پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اس عورت کو حلال جانتا ہے تو انہوں نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے دھوکہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔

حضرت محمد بن ایاس بن بکیر فرماتے ہیں ایک شخص نے اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دے دیں پھر اسے نکاح کرنے کا خیال

---

[1] ام ولد وہ لونڈی ہوتی ہے جس سے اس کے مالک کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ اِمْرَاَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِيْ فَذَهَبْتُ مَعَهُ اَسْاَلُ لَهُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا لَا نَرٰى اَنْ تَنْكِحَهَا حَتّٰى تَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ طَلَاقِيْ اِيَّاهَا وَاحِدَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ اَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ۔

۲۲۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ اَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ ابْنُ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَمَاذَا تَرَيَانِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ مَا لَنَا فِيْهِ مِنْ قَوْلٍ فَاذْهَبْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاسْاَلْهُمَا ثُمَّ ائْتِنَا فَاَخْبِرْنَا فَذَهَبَ فَسَاَلَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَفْتِهِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَدْ جَاءَتْكَ مُعْضِلَةٌ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْوَاحِدَةُ تُبِيْنُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

۲۲۵- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ

ہوا چنانچہ وہ حکم پوچھنے کے لیے آیا تو میں اس کے ساتھ گیا تاکہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے پوچھوں ان دونوں نے فرمایا کہ ہم اس کے لیے اس عورت سے نکاح جائز نہیں سمجھتے حتیٰ کہ وہ دوسری عورت سے نکاح کرلے اس نے کہا میں نے تو ایک ہی وقت میں طلاق دی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو کچھ تیرے ہاتھ میں تھا اسے تو نے چھوڑ دیا اب مزید تیرے اختیار میں کچھ نہیں۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت بکیر بن اشج نے ان کو معاویہ بن ابوعیاش انصاری سے خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر (رضی اللہ عنہم) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس حضرت محمد بن ایاس بن بکیر آئے اور کہا کہ ایک دیہاتی شخص نے اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دے دی ہیں آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے آپ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) کے پاس جائیں اور ان سے پوچھیں چنانچہ ہم نے آکر اس کو بتایا تو اس نے جاکر ان دونوں سے پوچھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے اے ابوہریرہ! آپ بتائیں کیونکہ یہ ایک مشکل مسئلہ ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک طلاق اسے جدا کردیتی ہے اور تین طلاقیں اسے حرام کردیتی ہیں حتیٰ کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرلے۔

حضرت محمد بن ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس، ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے باکرہ عورت کو تین طلاقیں دینے کے بارے میں پوچھا اور میں (حضرت محمد بن ایاس) بھی اس شخص کے ساتھ تھا تو ان سب

عُمَرَ عَنْ طَلَاقِ الْبِكْرِ ثَلَاثًا وَهُوَ مَعَهُ فَكُلُّهُمْ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ ۔

(صحابہ کرام) نے فرمایا کہ وہ تجھ پر حرام ہو گئی۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو غیر مدخولہ عورت کو تین طلاقیں دیتا ہے فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں حتی کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرلے۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً فَقَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ فِي رَقَبَتِهِ إِنَّهُ اتَّخَذَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے وہ حرام ہوگئی اور ستانوے طلاقیں اس کی گردن پر ہیں (یعنی گناہ گار ہوا) بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مذاق کیا ہے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالاعلیٰ، حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَحُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً فَقَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ عورت تجھ سے جدا ہوگئی تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا کہ وہ تیرے نکلنے کی کوئی سبیل بناتا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کو ملحوظ رکھ کر طلاق دو (یعنی ایسے وقت میں طلاق دو کہ وہ عدت مکمل کرسکیں مطلب یہ ہے کہ حالتِ طہر میں طلاق دو) پھر ان کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ

حضرت ابو وائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دیتا ہے، فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

زَوْجًا غَيْرَهُ۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ مِائَةً قَالَ ثَلَاثٌ تُبِيْنُهَا مِنْكَ وَسَائِرُهَا عُدْوَانٌ۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دیتا ہے انہوں نے فرمایا تین اسے تم سے جدا کردیں گی اور باقی طلاقیں زیادتی (گناہ) ہے۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا قَالَ عَطَاءٌ فَقُلْتُ لَهُ طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّمَا اَنْتَ قَاصٌّ الْوَاحِدَةُ تُبِيْنُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دے دیں حضرت عطا فرماتے ہیں میں نے اس کہا کہ غیر مدخولہ عورت کی طلاق ایک ہوتی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم واعظ ہو ایک طلاق اسے جدا کردیتی ہے اور تین طلاقیں اسے حرام کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح کرلے۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا ثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ الْوَاحِدُ تُبِيْنُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا۔

حضرت عطاء بن یسار، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ایک طلاق اسے جدا کر دیتی ہے اور تین طلاقیں اسے حرام کر دیتی ہیں۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اُتِيَ بِرَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا اَوْجَعَ ظَهْرَهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ عورت اس (پہلے خاوند) کے لیے حلال نہیں یہاں تک کہ وہ دوسرے خاوند (کسی دوسرے شخص) سے نکاح کرلے اور فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی ایسا شخص آتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوتیں تو آپ اس کو سزا دیتے۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

حضرت شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دیتا ہے، فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں حتیٰ کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح کرلے۔

۲۳۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنِي شَقِيقٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ رَأَيْنَا الْعِبَادَ أُمِرُوا أَنْ لَا يَنْكِحُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى شَرَائِطَ مِنْهَا أَنَّهُمْ مُنِعُوا مِنْ نِكَاحِهِنَّ فِي عِدَّتِهِنَّ فَكَانَ مَنْ نَكَحَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا لَمْ يَثْبُتْ نِكَاحُهُ عَلَيْهَا وَهُوَ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَعْقِدْ عَلَيْهَا نِكَاحًا فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ هُوَ إِذَا عَقَدَ عَلَيْهَا طَلَاقًا فِي وَقْتٍ قَدْ نُهِيَ عَنْ إِيقَاعِ الطَّلَاقِ فِيهِ أَنْ لَا يَقَعَ طَلَاقُهُ ذَلِكَ وَأَنْ يَكُونَ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يُوقِعْ طَلَاقًا۔

فَالْجَوَابُ فِي ذَلِكَ أَنَّ مَا ذُكِرَ مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ كَذَلِكَ هُوَ وَكَذَلِكَ الْعُقُودُ كُلُّهَا الَّتِي يَدْخُلُ الْعِبَادُ بِهَا فِي أَشْيَاءَ لَا يَدْخُلُونَ فِيهَا إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرُوا بِالدُّخُولِ فِيهَا وَأَمَّا الْخُرُوجُ مِنْهَا فَقَدْ يَجُوزُ بِغَيْرِ مَا أُمِرُوا بِالْخُرُوجِ بِهِ مِنْ ذَلِكَ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الصَّلَوَاتِ قَدْ أُمِرَ الْعِبَادُ يَدْخُلُوهَا أَنْ لَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ وَالْأَسْبَابِ الَّتِي يَدْخُلُونَ فِيهَا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخْرُجُوا مِنْهَا إِلَّا بِالتَّسْلِيمِ فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلَوٰةِ بِغَيْرِ طَهَارَةٍ وَبِغَيْرِ تَكْبِيرٍ لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِيهَا وَكُلُّ مَنْ تَكَلَّمَ فِيهَا بِكَلَامٍ مَكْرُوهٍ أَوْ فَعَلَ فِيهَا شَيْئًا مِمَّا لَا يُفْعَلُ فِيهَا مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْمَشْيِ وَمَا أَشْبَهَهُ خَرَجَ بِهِ مِنَ الصَّلَوٰةِ وَكَانَ مُسِيئًا فِيمَا فَعَلَ مِنْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِهِ فَكَذَلِكَ الدُّخُولُ فِي النِّكَاحِ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ الْعِبَادُ بِالدُّخُولِ فِيهِ وَالْخُرُوجُ مِنْهُ قَدْ يَكُونُ بِمَا أُمِرُوا بِالْخُرُوجِ بِهِ مِنْهُ وَبِغَيْرِ ذَلِكَ فَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ

حضرت شفیق، حضرت انس بن مالک سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں بندوں کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ عورتوں سے کچھ شرائط کی بنیاد پر نکاح کریں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کو عدت کے دوران نکاح سے منع کیا گیا، پس جو شخص کسی عورت سے اس کی عدت کے دوران نکاح کرے اس کا اس سے نکاح ثابت نہیں ہوگا اور وہ نکاح نہ کرنے والے کے حکم میں ہوگا تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اگر وہ ایسے وقت میں طلاق دے جب طلاق دینا منع ہے تو طلاق واقع نہ ہو اور وہ طلاق نہ دینے والے کے حکم میں ہو۔

اس سلسلے میں جواب یہ ہے کہ عقد نکاح کے سلسلے میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے ان تمام عقود کا معاملہ اسی طرح ہے جن کے ذریعے بندے کسی کام میں داخل ہوتے ہیں یعنی وہ صرف اسی صورت میں ہی اس کام میں داخل ہوتے ہیں جو حکم کے مطابق ہو۔ لیکن (کسی کام سے) نکلنے کی صورت میں مامور بہ طریقے کے علاوہ بھی نکل سکتے ہیں۔

شلاً ہم دیکھتے ہیں کہ بندوں کو حکم دیا گیا کہ وہ نماز کو تکبیر اور ان اسباب کے ذریعے شروع کر سکتے ہیں جن کے ذریعے وہ نماز میں داخل ہوتے ہیں اور انہیں حکم ہے کہ سلام کے بغیر نماز سے نہ نکلیں اب جو شخص طہارت اور تکبیر کے بغیر نماز شروع کرتا ہے وہ نماز میں داخل نہیں ہوتا اور جو شخص نماز میں ناجائز کلام کرے یا کوئی ایسا کام کرے جو نماز میں نہیں کیا جاتا شلاً کھانا پینا اور چلنا وغیرہ تو نماز سے خارج ہو جاتا ہے اور جو عمل اس نے نماز کے دوران کیا اس کی وجہ سے گناہ گار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نکاح میں داخل ہونے کے لیے اس بات پر عمل ضروری ہے جس کا بندوں کو حکم دیا گیا لیکن نکاح سے نکلنا بعض اوقات ان امور کے ذریعے ہوتا ہے جن کے ساتھ نکلنے کا حکم دیا گیا اور بعض اوقات دیگر امور کے

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

بَابُ ۱۸۵ الْأَقْرَاءِ

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْأَقْرَاءِ الَّتِيْ تَجِبُ عَلَى الْمَرْأَةِ إِذَا طُلِّقَتْ فَقَالَ قَوْمٌ هِيَ الْحَيْضُ وَقَالَ آخَرُوْنَ هِيَ الْأَطْهَارُ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا الْأَطْهَارُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ حِيْنَ طَلَّقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ۔

قَالُوْا فَلَمَّا أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الطُّهْرِ وَجَعَلَهُ الْعِدَّةَ دُوْنَهَا وَنَهَاهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الْحَيْضِ [1] أَخْرَجَهُ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ عِدَّةً ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْأَقْرَاءَ هِيَ الْأَطْهَارُ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَمَا ذَكَرُوْا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا هُوَ أَتَمُّ مِنْ ذٰلِكَ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَمَرَ عُمَرَ أَنْ يَأْمُرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ وَقَالَ تِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهٖ فِي الْبَابِ الَّذِيْ

ذریعے ہوتا ہے یہ تمام بیان حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا قول ہے

لفظ "اقراء" کی تحقیق

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگوں (فقہاء) کا اس "اقراء" کے بارے میں اختلاف ہے جو مطلقہ عورت پر واجب ہوتا ہے ایک جماعت کے نزدیک اس سے حیض مراد ہے جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں یہ طہر ہیں

جو لوگ اسے طہر قرار دیتے ہیں ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر چھوڑ دیں حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے پھر اگر چاہیں تو طلاق دیں تو یہ عدت (وقت) جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے ہم نے اسے اس کی سند کے ساتھ گزشتہ باب میں ذکر کیا ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ انہیں حالت طہر میں طلاق دیں اور اسی کو عدت قرار دیا حیض کو نہیں نیز انہیں حالت حیض میں طلاق دینے سے منع کیا اور اسے عدت بننے سے خارج کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ "اقراء" سے مراد طہر ہیں۔

دوسرے حضرات کی طرف سے ان کے خلاف حجت یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح مروی ہے جس طرح انہوں نے ذکر کیا۔

لیکن ان ہی سے اس سے زیادہ مکمل حدیث مروی ہے ان سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان کو رجوع کے بارے میں فرمائیں پھر اسے (اپنی بیوی) کو چھوڑے رکھیں (یعنی طلاق نہ دیں) حتیٰ کہ وہ ایک ہو جائے پھر حیض آئے پھر پاک ہو اس کے بعد اگر چاہیں تو طلاق دے دیں اور فرمایا کہ یہ وہ گنتی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کے پورا ہونے پر عورتوں کو طلاق دی جائے ہم نے اس حدیث کو بھی

۱۔ جس عورت کو حیض آتا ہو اسے طلاق دی جائے اس کی عدت "ثلٰثة قروء" (تین قروء) بیان کی گئی احناف کے نزدیک قرء سے مراد حیض ہے۔

قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ فَلَمَّا نَهَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اِيْقَاعِ الطَّلَاقِ فِي الطُّهْرِ الَّذِيْ بَعْدَ الْحَيْضَةِ الَّتِيْ طَلَّقَ فِيْهَا حَتّٰى يَكُوْنَ طُهْرٌ وَحَيْضَةٌ اُخْرٰى بَعْدَهَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَوْ كَانَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ الْاَطْهَارَ اِذًا لَجَعَلَ لَهٗ اَنْ يُطَلِّقَهَا بَعْدَ طُهْرِهَا مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ وَلَا يَنْتَظِرَ مَا بَعْدَهَا لِاَنَّ ذٰلِكَ طُهْرٌ فَلَمَّا لَمْ يُبِحْ لَهُ الطَّلَاقَ فِيْ ذٰلِكَ الطُّهْرِ حَتّٰى تَكُوْنَ طُهْرًا اٰخَرَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ ذٰلِكَ الطُّهْرِ حَيْضَةٌ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ تِلْكَ الْعِدَّةَ الَّتِيْ اَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ اِنَّمَا هِيَ وَقْتٌ مَا تُطَلَّقُ النِّسَاءُ وَلَيْسَ لِاَنَّهَا عِدَّةٌ تُطَلَّقُ لَهَا النِّسَاءُ يَجِبُ بِذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ هِيَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ تَعْتَدُّ بِهَا النِّسَاءُ لِاَنَّ الْعِدَّةَ مُخْتَلِفَةٌ

مِنْهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

وَمِنْهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ.

وَمِنْهَا عِدَّةُ الْحَامِلِ اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا

فَكَانَتِ الْعِدَّةُ اِسْمًا وَاحِدًا لِمَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ وَلَمْ يَكُنْ كُلُّ مَا لَزِمَهٗ اِسْمُ عِدَّةٍ وَجَبَ اَنْ يَكُوْنَ قُرُوْءًا فَكَذٰلِكَ لَمَّا لَزِمَ اسْمُ الْوَقْتِ الَّذِيْ تُطَلَّقُ فِيْهِ النِّسَاءُ اسْمَ عِدَّةٍ لَمْ يَثْبُتْ لَهٗ بِذٰلِكَ اسْمُ الْقُرُوْءِ فَهٰذِهٖ مُعَارَضَةٌ صَحِيْحَةٌ وَلَوْ اَرَدْنَا اَنْ نُكْثِرَ هٰهُنَا لَاحْتَجَجْنَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ دَعِي الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِكِ فَنَقُوْلُ الْاَقْرَاءُ هِيَ الْحَيْضُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى

اس کی سند سے گزشتہ باب میں ذکر کیا تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طہر میں طلاق دینے سے روکا جو اس حیض کے بعد ہے جس میں طلاق دی تھی کہ ایک طہر گزرے اور پھر حیض آجائے اس سے ثابت ہوا کہ اگر آپ کے ارشاد گرامی "یہ وہ عدت (گنتی) ہے جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا۔" سے طہر مراد ہوتا تو آپ اس حیض کے بعد والے طہر میں طلاق دینا جائز قرار دیتے اور جو کچھ اس کے بعد ہے اس کی انتظار نہ فرماتے کیونکہ یہ طہر ہے تو جب اس طہر میں طلاق دینا جائز قرار نہیں دیا حتیٰ کہ ایک اور طہر آجائے اور ان دونوں طہروں کے درمیان حیض ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ جس گنتی کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کی اجازت دی ہے اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دی جائے یہ بات نہیں کہ چونکہ اس گنتی پر عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے تو واجب ہے کہ یہی وہ عدت ہو جسے عورتیں گزارتی ہیں کیونکہ عدت کی مختلف قسمیں ہیں۔

ان میں سے ایک بیوہ کی عدت ہے اور وہ چار مہینے دس دن ہیں۔

اور ان میں سے ایک مطلقہ عورت کی عدت ہے اور وہ تین قروء ہیں

ان میں سے ایک حاملہ کی عدت ہے کہ اس کا بچہ پیدا ہو جائے

تو لفظ عدت ایک اسم ہے جس کے مختلف معانی ہیں ایسا نہیں کہ جہاں بھی لفظ عدت آئے تو اس سے قروء ہی مراد ہو۔ تو اسی طرح جب اس وقت کو عدت کہا گیا جس میں عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے تو اس کے لیے قرور کا اسم ثابت نہیں ہوگا یہ صحیح معاوضہ ہے اور اگر ہم یہاں زیادہ گفتگو کرنا چاہیں تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں آپ نے مستحاضہ عورت سے فرمایا اپنے "اقراء" کے دنوں میں نماز چھوڑ دو تو یہاں اقراء سے مراد حیض ہے جو زبان رسالت سے بیان ہوا یہ وہی بات ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَكَانَ ذٰلِكَ مَا قَدْ تَعَلَّقَ بِهٖ بَعْضُ مَنْ تَقَدَّمَ وَلٰكِنَّا لَا نَفْعَلُ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تُسَمِّي الْحَيْضَ قَرْءًا وَتُسَمِّي الطُّهْرَ قَرْءًا وَتَجْمَعُ الْحَيْضَ وَالطُّهْرَ وَتُسَمِّيْهِمَا قَرْءًا۔

۲۲۷۔ **حَدَّثَنِيْ** بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ حَسَّانَ النَّحْوِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ۔

وَفِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا حُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ الَّذِيْ خَاطَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ دَلِيْلًا اَنَّ الْاَقْرَاءَ الْاَطْهَارُ اِذْ قَدْ جَعَلَ الْاَقْرَاءَ الْحِيَضَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَدْ خَاطَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ لَا دَلِيْلَ فِيْهِ عَلٰى اَنَّ الْقَرْءَ الطُّهْرُ كَانَ مَنْ بَعْدَهٗ فِيْهِ اَيْضًا كَذٰلِكَ وَسَنَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْاَقْرَاءَ الْاَطْهَارَ اَيْضًا۔

۲۲۸۔ **مَا قَدْ** حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا نَقَلَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ قَدْ جَادَلَهَا فِيْ ذٰلِكَ اُنَاسٌ

جس سے بعض متقدمین نے استدلال کیا لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے کیونکہ اہل عرب بعض اوقات حیض کو اور بعض اوقات طہر کو "قرء" کہتے ہیں بعض اوقات حیض اور طہر جمع ہوتے ہیں تو دونوں کا نام "قرء" رکھ دیتے ہیں"۔

یہ بات ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) سے محمود بن حسان نحوی نے بیان کی وہ عبدالملک بن ہشام سے وہ ابوزید سے اور وہ ابوعمرو بن علاء سے روایت کرتے ہیں۔

یہاں دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عدت (کی تکمیل) پر عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے اور آپ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) اسے اقراء کے طہر ہونے پر دلیل نہیں قرار دیتے تھے کیونکہ آپ کے نزدیک اقراء سے مراد حیض ہیں یہ بات آپ سے مروی ہے تو جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنہیں اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرمایا، کے نزدیک اس میں قرء بمعنی طہر پر دلیل نہیں تو بعد والوں کے نزدیک بھی اسی طرح ہو گا ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی قول اسی باب میں مناسب مقام پر ذکر کریں گے۔

"اقراء" سے طہر مراد لینے والوں کے دلائل میں سے یہ بھی ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا کو تیسرے حیض کے شروع ہونے پر (اپنے ہاں) منتقل کر لیا ابن شہاب فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت عمرہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں اس سلسلے میں صحابہ کرام نے حضرت ام المومنین سے جھگڑا کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے "ثلثة قروء" فرمایا ہے حضرت

وَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقْتُمْ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاَقْرَاءُ اِنَّمَا الْاَقْرَاءُ الْاَطْهَارُ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو لیکن کیا تم جانتے ہو کہ "اقراء" کیا ہیں اقراء سے طہر مراد ہیں۔

۲۳۹ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ مَا اَدْرَكْتُ اَحَدًا مِّنْ فُقَهَائِنَا اِلَّا وَهُوَ یَقُوْلُ هٰذَا یُرِیْدُ الَّذِیْ قَالَتْ عَائِشَةُ۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی فقیہ کو نہیں پایا مگر وہ یہی بات کہتا تھا یعنی جو کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

۲۴۰ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَدَخَلَتْ فِی الدَّمِ مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا وَلَا تَرِثُهٗ وَلَا یَرِثُهَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اسے تیسرے حیض کا خون آنا شروع ہو جائے تو وہ اس (خاوند) سے بری ہو گئی اور وہ (خاوند) اس (بیوی) سے بری ہو گیا نہ وہ اس کی وارث ہو گی اور نہ وہ اس کا وارث ہو گا۔

۲۴۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْاَزْرَقُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِذَا طَعَنَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِی الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا۔

حضرت سلیمان بن یسار، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب مطلقہ عورت کا تیسرا حیض شروع ہو جائے تو وہ خاوند سے اور خاوند اس سے بری ہو جاتا ہے۔

۲۴۲ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یونس فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۳ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَضٰی زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِیْ بِذٰلِكَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے یہ بات حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتائی۔

۲۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ مُعَاوِیَةَ كَتَبَ اِلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ یَسْاَلُهٗ فَكَتَبَ اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِی الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت سے یہ بات پوچھنے کے لیے انکو خط لکھا تو انہوں نے فرمایا جب تیسرا حیض شروع ہو جائے تو عورت اس سے جدا ہو جاتی ہے حضرت نافع فرماتے

مِنْهُ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُهُ

قَالُوا فَهٰذِهٖ أَقَاوِيلُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ تَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا لَوْ لَمْ يَخْتَلِفْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَأَمَّا إِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا ذَكَرْتُمْ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ بِمَا ذَكَرْتُمْ لَكُمْ حُجَّةٌ

فَمِمَّا رُوِيَ خِلَافُ مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَذْكُوْرَةِ عَمَّنْ رُوِيَتْ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّالَّةُ عَلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ غَيْرُ الْأَطْهَارِ۔

ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ بات (اس وقت دلیل) ہوتی جب اس سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف نہ ہوتا لیکن جب ان کے درمیان اختلاف ہے اور بعض نے وہ بات فرمائی جو تم کہتے ہو اور دوسرے صحابہ کرام اس کے خلاف قول کرتے ہیں تو تمہارے موقف پر اس کا دلیل بننا ضروری نہیں۔

جن مذکورہ روایات سے ان حضرات نے استدلال کیا ہے ان کے خلاف صحابہ کرام سے روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ "اقراء" سے طہر کے علاوہ معنیٰ مراد ہے۔

۲۴۵۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ زَوْجُهَا أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تک وہ تیسرے حیض سے غسل نہ کر لے اس کا خاوند زیادہ حق رکھتا ہے۔

۲۴۶۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ فَحَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ وَدَخَلَتِ الْمُغْتَسَلَ أَتَاهَا زَوْجُهَا فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُكِ ثَلَاثًا فَارْتَفَعَا إِلٰى عُمَرَ فَأَجْمَعَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى أَنَّهٗ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّلٰوةُ فَرَدَّهَا عُمَرُ عَلَيْهِ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اسے دو حیض آئے جب تیسرا حیض آیا اور وہ غسل خانہ میں داخل ہوئے تو اس کا خاوند آ گیا اس نے تین بار کہا "میں نے تجھ سے رجوع کر لیا پھر وہ دونوں اپنا مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے چنانچہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما اس بات پر متفق ہو گئے کہ جب تک اس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہو جاتا اس کا خاوند زیادہ حق رکھتا ہے (یعنی رجوع صحیح ہے) چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو (خاوند کی طرف) لوٹا دیا۔

۲۴۷۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے تو

عُمَرَ كَانَ يَقُولُ إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ ثِنْتَيْنِ فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ ۔

وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے چاہے وہ لونڈی ہو یا آزاد ، نیز آزاد عورت کی عدت تین حیض اور لونڈی کی عدت دو حیض ہیں ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ لَمْ يَدُلَّهُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ إِذَا كَانَ قَدْ جَعَلَهَا الْحِيَضَ ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور یہی اس بات کے راوی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمائی کہ یہ وہ عدت (مدت) ہے جس کے پورا ہونے پر عورتوں کو طلاق دی جائے تو یہ اس بات پر دلالت نہیں ہے کہ "اقراء" سے مراد طہارت ہے کیونکہ

۲۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَذَكَرَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَرَأَتْ أَوَّلَ قَطْرَةٍ مِنْ دَمٍ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا قَالَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ بِالْمَدِيْنَةِ فَبَلَغَنِيْ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَأَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانُوْا يَجْعَلُوْنَ لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةَ حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ

حضرت مکحول سے مروی ہے کہ وہ مدینہ طیبہ آئے تو سلیمان بن یسار نے ان کو بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر جب تیسرے حیض کا ایک قطرہ خون دیکھ لے تو اسے رجوع کا حق نہیں فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں اس سلسلے میں پوچھا تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب ، معاذ بن جبل اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم اسے رجوع کا حق دیتے ہیں یہاں تک کہ تیسرے حیض سے غسل کرلے ۔

۲۴۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ قَبِيْصَةُ بْنُ أَبِيْ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ الطَّلَاقُ إِلَى الرَّجُلِ وَالْعِدَّةُ إِلَى الْمَرْأَةِ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ حُرًّا وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ أَمَةً فَثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ وَالْعِدَّةُ عِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا وَامْرَأَتُهُ حُرَّةً طَلَّقَ طَلَاقَ الْعَبْدِ تَطْلِيْقَتَيْنِ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت قبیصہ بن ابوذویب نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے طلاق مرد کے اعتبار سے اور عدت عورت کے اعتبار سے ہے[1] اگر مرد آزاد ہو اور عورت لونڈی ہو تو تین طلاقیں ہوں گی اور لونڈی کی عدت دو حیض ہوں گے اگر خاوند غلام اور عورت آزاد ہو تو اسے غلام کے اعتبار سے دو طلاقیں ہوں گی اور آزاد

---

[1] حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک طلاق کا تعلق عورت سے ہے یعنی اگر وہ آزاد ہے تو اسکی تین طلاقیں ہیں چاہے اس کا خاوند آزاد ہو (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ ثَلَاثَ حِيَضٍ.

فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا الْاِخْتِلَافُ عَنْهُمْ ثَبَتَ اَنَّهُ لَا يَحْتَجُّ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ لِاَنَّهُ مَتٰى احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ بَعْضِهِمْ اِحْتَجَّ مُخَالِفُهُ عَلَيْهِ بِقَوْلِ مِثْلِهِ فَارْتَفَعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلَى الْفَرِيْقِ الْاٰخَرِ.

وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ جَعَلَ الْاَقْرَاءَ الْحَيْضَ عَلٰى مُخَالِفِهِ اَنْ قَالَ فَاِذَا كَانَتِ الْاَقْرَاءُ الْاَطْهَارَ فَاِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ وَهِيَ طَاهِرٌ فَحَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسَاعَةٍ فَحُسِبَ ذٰلِكَ لَهَا قُرْءٌ مَعَ قُرْئَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ كَانَتْ عِدَّتُهَا قُرْئَيْنِ وَبَعْضَ قُرْءٍ وَاِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ.

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ الْاَقْرَاءَ الْاَطْهَارُ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ قَالَ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ فَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا الْاَقْرَاءَ الثَّلَاثَةَ عَلٰى قُرْئَيْنِ وَبَعْضِ قُرْءٍ.

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي الْاَقْرَاءِ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَجِّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ وَاِنْ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ فَاَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ ثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا وَلٰكِنَّهُ اِنَّمَا قَالَ اَشْهُرٌ وَلَمْ يُقَيِّدْ ثَلَاثَةً فَاَمَّا مَا حَصَرَهُ بِالثَّلَاثَةِ فَقَدْ حَصَرَهُ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ فَلَا يَكُوْنُ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ كَمَا اَنَّهُ لَمَّا قَالَ وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ

عورت کی عدت یعنی تین حیض گزارے گی۔

توجب ان (صحابہ کرام) سے یہ اختلاف منقول ہے تو ثابت ہوا کہ ان میں سے کسی ایک کے قول سے بھی استدلال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جب کوئی دلیل پکڑنے والا بعض کے قول سے استدلال کرے گا تو اس کا مخالف اسی قسم کے قول) سے اس کے خلاف دلیل دے گا تو ان روایات کا کسی ایک فریق کے لیے دوسرے کے خلاف دلیل بننا ختم ہو گیا۔

جن لوگوں نے اقراء سے حیض مراد لیا ہے انہوں نے اپنے مخالف کے خلاف دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ جب اقراء سے طہر مراد لیے جائیں تو اس صورت میں جب خاوند اپنی بیوی کو حالتِ طہر میں طلاق دے پھر اسی وقت اسے حیض آجائے تو اس طہر کو بھی بعد میں آنے والے دو طہروں کے ساتھ شمار کیا جائے گا تو اس کی عدت دو مکمل طہر اور ایک طہر کا کچھ حصہ ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تین "قروء" ارشاد فرمایا (دیکھئے سورہ ۲ کی آیت ۲۲۸)

جو حضرات "اقراء" سے طہر مراد لیتے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "حج کے معلوم مہینے ہیں" اور اس سے مراد دو ماہ مکمل اور تیسرے مہینے کا کچھ حصہ ہے (دس دن) اسی طرح ہم بھی تین طہروں سے دو مکمل اور ایک طہر کا کچھ حصہ مراد لیتے ہیں۔

ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "اقراء" کے سلسلے میں تین قروء فرمایا ہے جب کہ حج کے بارے میں تین مہینے نہیں فرمایا اگر وہ تین مہینے فرماتا اور ہمارے حضرات دو مکمل اور ایک ناقص پر متفق ہوتے تو ہمارے مخالف کی بات درست ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ نے "اشہر" (مہینے) فرمایا تین کا لفظ نہیں فرمایا اور جن لوگوں نے اسے تین کے ساتھ مقید کیا انہوں نے معلوم عدد کی وجہ سے مقید کیا پس اس عدد سے کم نہیں ہوگا جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہو جائیں تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور اسی طرح وہ عورتیں جنہیں حیض نہ آتا ہو (ان کی عدت بھی

(بقیہ حاشیہ) یا غلام اور لونڈی ہے تو اس کی دو طلاقیں ہیں خاوند آزاد ہو یا غلام۔ ۱۲ ہزاروی۔

ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَحَصَرَ ذٰلِكَ بِالْعَدَدِ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلَىٰ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ وَكَذٰلِكَ لَمَّا حَصَرَ الْأَقْرَاءَ بِالْعَدَدِ فَقَالَ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلَىٰ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ.

وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَىٰ أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ أَيْضًا أَنْ قَالَ لَمَّا كَانَتِ الْهَاءُ تَثْبُتُ فِي عَدَدِ الْمُذَكَّرِ فَيُقَالُ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَتَنْتَفِي مِنْ عَدَدِ الْمُؤَنَّثِ فَيُقَالُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ فَثَبَتَ الْهَاءُ ثَبَتَ أَنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ مُذَكَّرًا وَهُوَ الطُّهْرُ لَا الْحَيْضُ.

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الشَّيْءَ إِذَا كَانَ لَهُ اسْمَانِ أَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ وَالْآخَرُ مُؤَنَّثٌ فَإِنْ جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ أُثْبِتَتِ الْهَاءُ وَإِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ أُسْقِطَتِ الْهَاءُ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثَوْبٌ وَهٰذِهِ مِلْحَفَةٌ فَإِنْ جُمِعَتْ بِالثَّوْبِ قُلْتَ ثَلَاثَةُ أَثْوَابٍ وَإِنْ جُمِعَتْ بِالْمِلْحَفَةِ قُلْتَ ثَلَاثُ مَلَاحِفَ وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ دَارٌ وَهٰذَا مَنْزِلٌ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ فَكَانَ الشَّيْءُ قَدْ يَكُوْنُ وَاحِدًا يُسَمَّى بِاسْمَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ أَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ وَالْآخَرُ مُؤَنَّثٌ فَإِذَا جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ فُعِلَ فِيْهِ كَمَا يُفْعَلُ فِيْ جَمْعِ الْمُذَكَّرِ فَأُثْبِتَتِ الْهَاءُ وَإِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ فُعِلَ فِيْهِ كَمَا يُفْعَلُ فِيْ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ فَأُسْقِطَتِ الْهَاءُ فَكَذٰلِكَ الْحَيْضَةُ وَالْقُرْءُ هُمَا اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ وَهُوَ الْحَيْضَةُ فَإِنْ جُمِعَ بِالْحَيْضَةِ سَقَطَتِ الْهَاءُ فَقِيْلَ ثَلَاثُ حِيَضٍ وَإِنْ جُمِعَ بِالْقُرْءِ ثَبَتَتِ الْهَاءُ فَقِيْلَ ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ فَكَذٰلِكَ كُلُّهُ اسْمَانِ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ فَانْتَفَىٰ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا احْتَجَّ بِهِ

یہی ہے) تو یہاں عدد کی وجہ سے تین مہینے پر انحصار کیا گیا لہٰذا اس سے کم نہیں ہوگا اسی طرح جب قروء کو تین میں بند کر دیا گیا اور فرمایا تین قروء" تو تین سے کم نہیں ہو سکتے۔

اقراء (قروء) سے طہر مراد لینے والوں کی ایک دلیل یہ ہے کہ جب حرف 'ہا' (تائے تانیت) مذکر عدد کے لیے ثابت ہے کہا جاتا ہے "ثلاثۃ رجال" اور مونث عدد میں یہ نہیں آتا ہے کہا جاتا ہے "ثلاث نسوۃ" اور اللہ تعالیٰ نے "ثلاثۃ قروء" فرما کر حرف "ہا" کو قائم رکھا تو ثابت ہوا کہ اس سے مذکر مراد ہے اور وہ طہر ہے حیض نہیں۔

اس سلسلے میں ان کے خلاف حجت یہ ہے کہ جب کسی چیز کے دو نام ہوں ایک مذکر اور دوسرا مونث ہو تو اگر مذکر کی صورت میں جمع لائیں تو "ہا" قائم ہوتی ہے اور اگر مونث کی صورت میں جمع کو لایا جائے تو حرف "ہا" گر جاتا ہے اسی سے تم کہتے ہو "ھذا ثوب" اور "ھذہ ملحفۃ" اور اگر "ثوب" کو جمع لائیں تو کہیں گے "ثلاثۃ اثواب" اور اگر "ملحفہ" کو جمع لائیں تو "ثلاث ملاحف" کہیں گے اسی طرح ایک ہی چیز کو "ھذہ دار" اور "ھذا منزل" کہتے گے تو ایک چیز کبھی دو مختلف ناموں سے موسوم ہوتی ہے ان میں سے ایک مذکر اور دوسرا مونث ہوتا ہے اگر اس کو جمع مذکر کی صورت میں لائیں تو وہی عمل کیا جائے گا جو جمع مذکر میں کیا جاتا ہے اور حرف "ہا" کو باقی رکھا جائے گا اور اگر جمع مونث کی شکل میں لائیں تو اس میں وہ عمل کیا جائے گا جو جمع مونث میں کیا جاتا ہے پس حرف "ہا" کو گرا دیں گے اسی طرح لفظ "حیضہ" اور لفظ "قرء" دونوں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اگر "حیضہ" کی جمع لائیں تو "ہا" گر جائے گی اور اگر لفظ قرء کی جمع لائیں تو حرف 'ہا' کے ساتھ آئے گی اس لیے "ثلاثۃ قروء" کہا گیا اور یہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ہمارے مخالف کے استدلال کی نفی ہوگئی۔

وَاَمَّا وَجْهُ الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ

فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْاَمَةَ جُعِلَ عَلَيْهَا فِي الْعِدَّةِ نِصْفُ مَا جُعِلَ عَلَى الْحُرَّةِ وَكَانَتِ الْاَمَةُ اِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ كَانَ عَلَيْهَا نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ اِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ وَذٰلِكَ شَهْرٌ وَنِصْفٌ فَاِذَا كَانَ مِمَّنْ تَحِيْضُ جُعِلَ عَلَيْهَا بِاتِّفَاقِهِمْ حَيْضَتَانِ وَاُرِيْدَ بِذٰلِكَ نِصْفُ مَا عَلَى الْحُرَّةِ وَلِهٰذَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدَرْتُ اَنْ اَجْعَلَهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا لَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَ مَا عَلٰى هٰذِهِ الْاَمَةِ هُوَ الْحَيْضُ لَا الْاَطْهَارُ وَذٰلِكَ نِصْفُ مَا عَلَى الْحُرَّةِ ثَبَتَ اَنَّ مَا عَلَى الْحُرَّةِ اَيْضًا هُوَ مِنْ جِنْسِ مَا عَلَى الْاَمَةِ وَهُوَ الْحَيْضُ لَا الْاَطْهَارُ۔

قیاس کے طریقے پر اس باب کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں لونڈی کی عدت آزاد عورت کی عدت کے مقابلے میں نصف مقرر کی گئی ہے جب لونڈی ان عورتوں میں سے ہو جن کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت اس آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے جس کو حیض نہیں آتا اور یہ ڈیڑھ مہینہ ہے اور اگر اسے حیض آتا ہو تو بالاتفاق اس (لونڈی) کی عدت دو حیض ہے اور اس سے مراد آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔ اسی لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں فرمایا کہ اگر میں اسے ڈیڑھ حیض کرنے پر قادر ہوتا تو ایسا کر دیتا تو جب لونڈی کی عدت حیض ہے طہر نہیں اور یہ عدت ، آزاد عورت کی عدت کا نصف ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ آزاد عورت کی عدت لونڈی کی عدت کی ہم جنس ہو گی اور وہ حیض ہے طہر نہیں۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا فِي الْقَرْءِ اِلٰى اَنَّهَا الْحَيْضُ وَانْتَفٰى قَوْلُ مُخَالِفِهِمْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو "قرء" سے حیض مراد لیتے ہیں اور ان کے مخالف کے قول کی نفی ہو گئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِدَّةِ الْاَمَةِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کی عدت کے بارے میں (یوں) مروی ہے۔

۲۵۰ - مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُظَاهِرِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ تَعْتَدُّ الْاَمَةُ حَيْضَتَيْنِ وَتُطَلَّقُ تَطْلِيْقَتَيْنِ۔

حضرت ابو القاسم ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی دو حیض عدت گزارے اور اسے دو طلاقیں دی جائیں۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

تو یہ بھی ہماری مذکورہ (بالا) گفتگو پر دلالت ہے۔

۲۵۱ - وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ

حضرت عبد اللہ بن عیسی ، حضرت عطیہ سے

ثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْجَحْدَرِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَبِيْبٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ ـ

بَابُ ۱۸۶ الْمُطَلَّقَةِ طَلَاقًا بَائِنًا مَاذَا لَهَا عَلٰى زَوْجِهَا فِيْ عِدَّتِهَا

۲۵۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مُغِيْرَةُ وَحُصَيْنٌ وَاَشْعَثُ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ وَدَاوٗدُ وَسَيَّارٌ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِي الْبَتَّةَ فَخَاصَمْتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَقَالَ مُجَالِدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ يَا ابْنَةَ قَيْسٍ اِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى عَلٰى مَنْ كَانَ لَهُ الرَّجْعَةُ ـ

۲۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَمَرَ لَهَا بِنَفَقَةٍ فَاسْتَقَلَّتْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ نَحْوَ الْيَمَنِ فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَقَالَ

وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں تو یہ بھی ہمارے موقف کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

مطلقہ بائنہ کی عدت کے دوران اس کے خاوند پر کیا لازم ہے

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا انہوں نے فرمایا میرے خاوند نے مجھے طلاق بائن دی تھی میں رہائش اور نفقہ کے سلسلے میں ان کے ساتھ اپنا مقدمہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی تو آپ نے مجھے رہائش اور نفقہ کچھ بھی نہ دیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزاروں، حضرت مجالد اپنی روایت میں فرماتے ہیں (آپ نے فرمایا) اے قیس کی بیٹی! رہائش اور نفقہ اس شخص پر ہوتا ہے جسے رجوع کا حق حاصل ہوگا۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ عمرو بن حفص مخزومی نے ان کو تین طلاقیں دیں تو ان کے لیے کچھ نفقہ کا حکم دیا انہوں نے (حضرت فاطمہ نے) اسے تھوڑا سمجھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (حضرت عمرو بن حفص کو) یمن کی طرف بھیجا تھا حضرت خالد بن ولید بنو مخزوم کے کچھ افراد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ فَاطِمَۃَ ثَلَاثًا فَھَلْ لَھَا نَفَقَۃٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ لَھَا نَفَقَۃٌ وَلَا سُکْنٰی وَاَرْسَلَ اِلَیْھَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلٰی اُمِّ شَرِیْکٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْھَا اَنَّ اُمَّ شَرِیْکٍ یَاْتِیْھَا الْمُھَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْتَقِلِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَاِنَّکِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَکِ لَمْ یَرَکِ۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت ابوعمرو بن حفص نے اپنی زوجہ حضرت فاطمہ کو تین طلاقیں دے دی ہیں کیا ان کے لیے نفقہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ انکے لیے نفقہ ہے اور نہ ہی رہائش، اور انہیں پیغام بھیجا کہ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں منتقل ہو جائیں پھر پیغام بھیجا کہ ام شریک کے پاس مہاجرین اولین کا آنا جانا ہے لہٰذا حضرت ابن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جائیں کیونکہ

۲۵۴۔ **حَدَّثَنَا** رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت بشر بن بکر فرماتے ہیں ہم سے حضرت اوزاعی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۵۵۔ **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قُرِئَ عَلٰی شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ اَخْبَرَکَ اَبُوْکَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ قَالَ سَاَلْتُ فَاطِمَۃَ بِنْتَ قَیْسٍ فَاَخْبَرَتْنِیْ اَنَّ زَوْجَھَا الْمَخْزُوْمِیَّ طَلَّقَھَا وَاَنَّہٗ اَبٰی اَنْ یُّنْفِقَ عَلَیْھَا فَجَآءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَۃَ لَکِ انْتَقِلِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَکُوْنِیْ عِنْدَہٗ فَاِنَّہٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِیْنَ ثِیَابَکِ عِنْدَہٗ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے (اس سلسلے میں) پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کے خاوند مخزومی نے ان کو طلاق دی اور نفقہ دینے سے انکار کر دیا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور معاملہ عرض کیا آپ نے فرمایا تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے تم حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر چلی جاؤ وہ نابینا شخص ہیں تم وہاں اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔

۲۵۶۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت عمرو بن خالد فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۵۷۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُکَیْرٍ قَالَ ثَنِی اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَکِّیِّ اَنَّہٗ سَاَلَ عَبْدَ الْحَمِیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ الْحَفْصِ عَنْ طَلَاقِ جَدِّہٖ اَبِیْ عَمْرٍو فَاطِمَۃَ بِنْتَ قَیْسٍ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الْحَمِیْدِ طَلَّقَھَا الْبَتَّۃَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْیَمَنِ وَوَکَّلَ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ فَاَرْسَلَ اِلَیْھَا عَیَّاشُ بِبَعْضِ النَّفَقَۃِ فَسَخِطَتْھَا فَقَالَ لَھَا

حضرت لیث، حضرت ابوالزبیر مکی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبدالحمید بن عبداللہ بن ابوعمرو بن حفص سے ان کے دادا حضرت ابوعمرو کے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کے بارے میں پوچھا تو حضرت عبدالحمید نے ان سے فرمایا انہوں (حضرت ابوعمرو) نے ان کو طلاق بائن دی پھر یمن کی طرف چلے گئے اور حضرت عیاش بن ابوربیعہ کو اپنا وکیل بنایا حضرت عیاش نے ان کو کچھ نفقہ بھیجا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا حضرت

عَيَّاشٌ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا مَسْكَنٍ فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِيهِ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا قَالَ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ وَلٰكِنْ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ أُخْرُجِي عَنْهُمْ فَقَالَتْ أَخْرُجُ إِلَى بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ وَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتَهَا يُوطَأُ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمٰى فَهُوَ أَوْلٰى۔

عیاش نے فرمایا ہم پر تمہارا نفقہ اور رہائش لازم نہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں آپ سے پوچھ لو انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تمہارے لیے نہ نفقہ ہے اور نہ رہائش، البتہ دستور کے مطابق کچھ سامان ہے وہاں سے چلی جائیں انہوں نے پوچھا حضرت ام شریک کے گھر چلی جاؤں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان کے گھر میں آمد و رفت ہوتی ہے تم حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نابینا کے گھر چلی جاؤ یہ زیادہ بہتر ہے۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ نَفْسِهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ حَرْفًا بِحَرْفٍ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، خود حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے حرف بحرف وہ بات روایت کرتے ہیں۔ جو حضرت لیث نے حضرت ابوالزبیر سے روایت کی۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِّي فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن. حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوعمرو بن حفص نے ان کو طلاق بائن دی اور وہ وہاں موجود نہ تھے ان کے وکیل نے حضرت فاطمہ کے پاس کچھ جو بھیجے تو انہوں نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا انہوں نے (وکیل نے) فرمایا اللہ کی قسم! تمہارا ہمارے ذمہ کچھ بھی نہیں چنانچہ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے تم حضرت ام شریک کے گھر عدت گزارو

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۲۶۱- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَأَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ مِنْ خُرُوْجِهَا قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ۔

حضرت یحییٰ بن عبداللہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت لیث نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ اضافہ کیا کہ جو کچھ وہ (نکاح) حلال ہونے سے پہلے نکلنے کے بارے میں ذکر کرتی تھیں لوگوں نے اس کا انکار کیا۔

۲۶۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَهْلِهِ تَبْتَغِي النَّفَقَةَ فَقَالُوْا لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِمُ النَّفَقَةُ وَعَلَيْكِ الْعِدَّةُ فَانْتَقِلِيْ إِلَى أُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ شَرِيْكٍ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِخْوَتُهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ انْتَقِلِيْ إِلَى أُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بنو مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو طلاق بائن دے دی حضرت فاطمہ نے ان (اپنے خاوند) کے گھر والوں کے پاس نفقہ کے حصول کے لیے پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا تمہارا، ہمارے اوپر کوئی حق نہیں یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے بھی فرمایا ان کے ذمہ تمہارا نفقہ نہیں ہے اور تم پر عدت لازم ہے ام شریک کے ہاں منتقل ہو جاؤ پھر فرمایا ام شریک کے ہاں ان کے مہاجر بھائی آتے جاتے ہیں تم حضرت ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ (رضی اللہ عنہم)

۲۶۳- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ عِنْدَهُ وَلَا سُكْنٰى وَكَانَ يَأْتِيْهَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَإِنَّهُ أَعْمٰى۔

حضرت ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمن ابن ثوبان رضی اللہ عنہما، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کے خاوند نے انہیں طلاق دی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے ان پر نہ نفقہ ہے اور نہ رہائش، اور وہاں ان (کے خاوند) کے احباب آتے تھے اس لیے آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزارو وہ نابینا ہیں۔

۲۶۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ

حضرت ثابت سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا اور وہ ایک مخزومی کے نکاح میں تھیں انہوں نے بتایا کہ ان کے خاوند نے ان کو تین طلاق دے دی ہیں اور وہ کسی جنگ کے لیے چلے گئے ہیں انہوں نے اپنے وکیل کو حکم دیا کہ ان کو کچھ

رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي وَأَمَرَ وَكِيلًا لَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَاسْتَقَلَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ إِلَى إِحْدَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ قَالَ صَدَقَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا وَلٰكِنِ انْتَقِلِي إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى فَانْتَقَلَتْ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا۔

نفقہ دے دیں حضرت فاطمہ نے اسے کم سمجھا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ کے پاس چلی گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ ان (ام المومنین) کے پاس تھیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت قیس ہیں ان کو فلاں نے طلاق دے دی اور کچھ نفقہ بھیجا لیکن انہوں نے رد کر دیا ان (کے خاوند) کا خیال ہے کہ یہ محض احسان کے طور پر ہے (یعنی ان پر کچھ لازم نہیں) آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا نیز فرمایا تم ام شریک کے گھر چلی جاؤ اور وہاں عدت گزارو پھر فرمایا ام شریک کے ہاں آنے جانے والوں کی کثرت ہے تم حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر چلی جاؤ وہ ایک نابینا شخص ہیں چنانچہ وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر چلی گئیں اور وہاں مکمل عدت گزاری۔

۲۶۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَائِنًا وَأَمَرَ أَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا بِنَفَقَتِهَا خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَلَمْ يَجْعَلْ لِي السُّكْنَى وَلَا النَّفَقَةَ قَالَ صَدَقَ فَاعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلٌ يُغْشٰى فَاعْتَدِّي فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ۔

حضرت ابوبکر بن جہم فرماتے ہیں میں اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے تو انہوں نے بیان کیا کہ ان کے خاوند نے ان کو طلاق بائن دی اور ابوحفص بن عمرو کو حکم دیا کہ ان کے پاس پانچ وسق (غلہ) بطور نفقہ بھیج دیں۔ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق دی ہے لیکن نہ تو مجھے نفقہ دیا اور نہ رہائش، آپ نے فرمایا اس نے ٹھیک کیا ہے تم حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت گزارو پھر فرمایا بے شک ابن ام مکتوم کے پاس زیادہ ہجوم ہوتا ہے تم ام فلاں کے گھر میں عدت گزارو۔

۲۶۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ صُخَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَكَانَ زَوْجُهَا قَدْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَالَتْ

حضرت شریک، ابوبکر بن صخیرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں اور ابوسلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہیں ان کے خاوند نے تین طلاقیں دی تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں نبی اکرم

اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے لیے رہائش اور نفقہ مقرر نہ فرمایا۔

۲۶۷۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

تَحْقِيْقُ الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَلَّدُوْهَا وَقَالُوْا لَا تَجِبُ النَّفَقَةُ وَلَا السُّكْنٰى اِلَّا لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ الرَّجْعَةُ۔ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ مُطَلَّقَةٍ فَلَهَا فِيْ عِدَّتِهَا السُّكْنٰى اِلَّا لِمَنْ كَانَتْ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَسَوَاءٌ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا اَوْ غَيْرَ بَائِنٍ فَاَمَّا النَّفَقَةُ فَاِنَّمَا تَجِبُ لَهَا اَيْضًا اِنْ كَانَ الطَّلَاقُ غَيْرَ بَائِنٍ وَاَمَّا اِذَا كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا فَهُمْ مُخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَهَا النَّفَقَةُ اَيْضًا مَعَ السُّكْنٰى حَامِلًا كَانَتْ اَوْ غَيْرَ حَامِلٍ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَفَقَةَ لَهَا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات پر عمل کیا اور فرمایا کہ نفقہ اور رہائش صرف اس (مطلقہ) عورت کیلئے جس سے رجوع ہو سکتا ہو۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لیے عدت کے دوران رہائش ہے مگر اس عورت کے لیے نہیں جس کا اپنا مکان ہو، (رہائش کی یہ سہولت) عدت کے ختم ہونے تک ہے طلاق بائن ہو یا غیر بائن، جہاں تک نفقہ کا تعلق ہے تو طلاق غیر بائن کی صورت میں اس کا حق ہے اور اگر طلاق بائن ہو تو اس میں بھی ان (فقہاء) کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں اسے رہائش کے ساتھ ساتھ نفقہ بھی ملے گا وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اس بات کے قائلین میں شامل ہیں اور بعض حضرات کے نزدیک غیر حاملہ کے لیے نفقہ نہیں ہے۔

۲۶۸۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ دَفْعِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ فِي الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَذَكَرُوا الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا فَقَالَ

ان حضرات نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت کا جواب دیتے ہوئے یوں استدلال کیا ہے حضرت ابواسحٰق فرماتے ہیں میں مسجد اعظم میں حضرت اسود بن یزید کے پاس تھا اور ہمارے ساتھ امام شعبی بھی تھے ان حضرات نے تین طلاقوں والی عورت کے بارے میں باہم گفتگو کی تو حضرت شعبی نے فرمایا مجھ سے حضرت فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

الشَّعْبِيِّ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَا سُكْنٰى لَكِ فَلَا نَفَقَةَ قَالَ فَرَمَاهُ الْاَسْوَدُ بِحَصَاةٍ قَالَ وَيْلَكَ اَتُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا قَدْ رُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَسْنَا بِتَارِكِيْ كِتَابِ رَبِّنَا وَسُنَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ اِمْرَاَةٍ لَا نَدْرِيْ لَعَلَّهَا كَذَبَتْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ الْاٰيَةَ۔

۲۶۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ قَدْ رُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ۔

۲۷۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ اَنَا اَبِيْ قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يَذْكُرُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى۔

۲۷۱- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا

نے ان سے فرمایا تمہارے لیے رہائش اور نفقہ کچھ نہیں راوی یہ بات سن کر (حضرت اسود نے حضرت شعبی کو کنکری ماری اور فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو (بددعا نہیں) ایسی باتیں بیان کرتے ہو یہ مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کو ایک عورت کی بات پر چھوڑ نہیں سکتے نہ معلوم اس نے غلط بیانی کی ہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "تم ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں"۔

حضرت سلمہ، حضرت شعبی سے اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کے خاوند نے انکو طلاق دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رہائش اور نفقہ مقرر نہ فرمایا، میں (حضرت سلمہ) نے یہ بات حضرت ابراہیم (نخعی) رحمہ اللہ سے عرض کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ہم ایک عورت کے کہنے پر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنّت کو نہیں چھوڑ سکتے اس کے لیے رہائش بھی ہے اور نفقہ بھی۔

حضرت ابراہیم، حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں جس عورت کو تین طلاقیں دی گئیں اس کے لیے رہائش بھی ہے اور نفقہ بھی، حضرت شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے تھے کہ آپ نے ان سے فرمایا تمہارے لیے نفقہ اور رہائش کچھ بھی نہیں۔

حضرت شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے خاوند نے ان کو تین طلاقیں دیں تو وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے نفقہ اور رہائش کچھ بھی نہیں حضرت حماد فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم نخعی کو بتائی تو انہوں نے فرمایا جب حضرت

نفقتك ولا سكنى قال فاخبرت بذلك النخعي
فقال قال عمر بن الخطاب واخبر بذلك لسنا
بتارك آية من كتاب الله تعالى وقول رسول
الله صلى الله عليه وسلم لقول امرأة لعلها
اوهمت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول لها السكنى والنفقة۔

۲۷۲- حدثنا نصر قال ثنی الخصیب
قال ثنی ابو عوانة عن الاعمش عن عمارة
بن عمیر عن الاسود ان عمر بن الخطاب و
عبد الله بن مسعود قالا في المطلقة ثلاثا
لها السكنى والنفقة۔

۲۷۳- قالوا فهذا عمر رضي الله تعالى
عنه قد انكر حديث فاطمة هذا ولم يقبله
وقد انكره عليها ايضا اسامة بن زيد۔

۲۷۴- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا
شعيب بن الليث عن جعفر
بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن ابي
سلمة بن عبد الرحمن قال كانت فاطمة
بنت قيس تحدث عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه قال لها اعتدي في بيت
ابن ام مكتوم وكان محمد بن اسامة بن
زيد يقول كان اسامة اذا ذكرت فاطمة
من ذلك شيئا رماها بما كان في يده۔

قال ابو جعفر فهذا اسامة بن زيد
قد انكر من ذلك ايضا ما انكره عمر رضي
الله عنه۔

وقد انكرت ذلك ايضا عائشة رضي
الله تعالى عنها۔

۲۷۴- حدثنا يونس قال ثنا انس بن

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خبر دی گئی تو انہوں نے فرمایا ہم ایک عورت کی بات پر کتاب اللہ کی ایک آیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو نہیں چھوڑ سکتے شاید انہیں وہم ہوگیا ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس (مطلقہ) کے لیے رہائش بھی ہے اور نفقہ بھی۔

حضرت عمارہ بن عمیر، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے تین طلاقوں والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ اس کے لیے رہائش اور نفقہ ہے۔

وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا انکار کیا اور اسے قبول نہیں کیا اسی طرح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بھی اس

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ان سے فرمایا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہا کے گھر عدت گزارو حضرت محمد بن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سلسلے میں کوئی بات ذکر کرتیں تو حضرت اسامہ کے ہاتھ میں جو کچھ ہوتا وہ انہیں دے مارتے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہیں جو اس بات کا انکار کرتے ہیں جس کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ انکار کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس بات کا انکار کیا ہے۔

حضرت قاسم بن محمد اور سلمان بن یسار (رضی اللہ عنہم)

عِيَاضٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ يَذْكُرَانِ اَنَّ يَحْيَى ابْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَكَمِ فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اَنِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدِ الْمَرْاَةَ اِلٰى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ غَلَبَنِيْ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ اَمَا بَلَغَكِ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَذْكُرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَ مَرْوَانُ اِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ ۔

ذکر کرتے ہیں کہ یحیی بن سعید بن عاص نے حضرت عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی کو طلاق دی حضرت عبدالرحمن بن حکم نے انہیں (اپنے ہاں) منتقل کر لیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے امیر مدینہ مروان (عبدالرحمن کا بھائی تھا) کو پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عورت کو اس کے گھر واپس لوٹا دو سلیمان کی روایت میں ہے کہ مروان نے کہا عبدالرحمن مجھ پر غالب آگئے ہیں اور حضرت قاسم کی روایت میں ہے کہ مروان نے کہا کیا آپ تک حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت نہیں پہنچی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تم فاطمہ بنت قیس کی روایت ذکر نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا مروان نے جواباً کہا اگر آپ کا مقصد شر ہے تو ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان جو شر ہے وہی کافی ہے (مقصد یہ ہے کہ آپ اس معاملہ کو چھوڑ دیں)

۲۷۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حسب سابق

۲۷۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا لِفَاطِمَةَ مِنْ خَيْرٍ فِيْ اَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ يَعْنِيْ قَوْلَهَا لَا نَفَقَةَ وَلَا سُكْنٰى ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کے لیے اس حدیث کے ذکر کرنے میں کوئی بھلائی نہیں یعنی ان کے اس قول میں کہ ان کے لیے نہ نفقہ ہے اور نہ رہائش۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمْ تَرَ الْعَمَلَ بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ اَيْضًا ۔

تو یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر عمل کرنا جائز نہیں سمجھتیں۔

وَقَدْ صَرَفَ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اِلٰى خِلَافِ الْمَعْنَى الَّذِيْ صَرَفَهٗ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے پہلے قول والوں کے برخلاف اس حدیث کا معنیٰ بیان کیا ہے۔ (وہ یوں ہے)

۲۷۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ الضَّرِيْرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا فَقَالَ فِيْ بَيْتِهَا فَقُلْتُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَقَالَ تِلْكَ

حضرت عمرو بن میمون اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئیں وہ اپنی عدت کہاں گزارے؟ انہوں نے فرمایا اپنے گھر میں میں نے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزارنے کا حکم نہیں دیا انہوں نے فرمایا کہ اس عورت نے لوگوں

ٱلْمَرْاَةَ اِفْتَتَنَتِ النَّاسَ وَاسْتَطَالَتْ عَلٰی اَحْمَائِهَا بِلِسَانِهَا فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَ كَانَ رَجُلًا مَكْفُوْفَ الْبَصَرِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ مَا رَوَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا سُكْنٰی لَكِ وَلَا نَفَقَةَ لَا دَلِيْلَ فِيْهِ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنْ لَّا نَفَقَةَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثًا وَ لَا سُكْنٰی اِذَا كَانَ قَدْ صَرَفَ ذٰلِكَ اِلَی الْمَعْنَی الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ۔

۲۷۸۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِی اللَّيْثُ قَالَ ثَنِیْ عَقِيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِعْتَدِّیْ فِیْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ بِهٖ مِنْ خُرُوْجِهَا قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ۔

فَهٰذَا اَبُوْ سَلَمَةَ يُخْبِرُ اَيْضًا اَنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوْا اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ عَلٰی فَاطِمَةَ وَفِيْهِمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ فَقَدْ اَنْكَرَ عُمَرُ وَاُسَامَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَعَ مَنْ سَمَّيْنَا مَعَهُمْ فِیْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ هٰذَا وَلَمْ يَعْمَلُوْا بِهٖ وَ ذٰلِكَ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَدَلَّ تَرْكُهُمُ النَّكِيْرَ فِیْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَنَّ مَذْهَبَهُمْ فِيْهِ

کو فتنے میں ڈال دیا اور اس نے اپنے دیوروں سے زبان دراز شروع کردی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزارنے کا حکم فرمایا اور ان (ابن ام مکتوم) کی آنکھوں میں بینائی نہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا قول " نہ تمہارے لیے رہائش ہے اور نہ نفقہ" نقل کیا تو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس میں تین طلاقوں والی عورت کے لیے نفقہ اور سکنی کے نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ انہوں (حضرت سعید بن مسیب) نے اس کا ایک دوسرا معنی بیان کیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے ان کو خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزارو تو جو کچھ وہ عدت گزارنے سے پہلے گھر سے نکلنے کے بارے میں بیان کرتی تھیں لوگوں نے اس سے انکار کیا۔

حضرت ابوسلمہ بھی اسی بات کی خبر دیتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی اس بات کا انکار کیا ان میں صحابہ کرام بھی شامل ہیں اور کچھ تابعین بھی، تو حضرت عمر فاروق، حضرت اسامہ، حضرت سعید بن مسیب اور دیگر حضرات جن کا ہم نے ان کے ساتھ ذکر کیا سب نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا اور اس پر عمل نہیں کیا سب نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا اور اس پر عمل نہیں کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی ایسا فرمایا لیکن کسی انکار کرنے والے نے ان کی بات کو رد نہیں کیا تو ان کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سے انکار نہ کرنا اس بات پر دلالت

كمذهبه.

فقال الذين ذهبوا إلى حديث فاطمة وعملوا به إن عمر رضي الله عنه إنما أنكر ذلك عليها لأنها خالفت عنده كتاب الله عز وجل يريد قول الله تعالى عز وجل أسكنوهن من حيث سكنتم من وجدكم فهذا إنما هو في المطلقة طلاقا لزوجها عليها فيه الرجعة وفاطمة كانت مبتوتة لا رجعة لزوجها عليها وقد قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها إنما النفقة والسكنى لمن كانت عليه الرجعة وما ذكر الله تعالى في كتابه من ذلك إنما هو في المطلقة التي لزوجها عليها الرجعة وفاطمة فلم تكن عليها رجعة فما روت من ذلك فلا يدفعه كتاب الله ولا سنة نبيه صلى الله عليه وسلم.

وقد تابعها غيرها على ذلك منهم عبد الله بن عباس والحسن.

٢٧٩ - **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال ثنا حجاج عن عطاء عن ابن عباس

ح وحدثنا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال ثنا يونس عن الحسن أنهما كانا يقولان في المطلقة ثلاثا والمتوفى عنها زوجها لا نفقة لهما وتعتدان حيث شاءتا.

قالوا فإن كان عمر وعائشة وأسامة رضي الله عنهم أنكروا على فاطمة ما روت عن النبي صلى الله عليه وسلم وقالوا بخلافه فهذا ابن عباس رضي الله عنهما قد وافقها على ما روت من ذلك فعمل به

ہے کہ اس سلسلے میں ان کا مذہب بھی وہی ہے جو آپ کا ہے۔

جن لوگوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اپنایا اور اس پر عمل کیا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی بات کا صرف اس لیے انکار کیا کہ ان کے نزدیک یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی آیت کریمہ "انہیں ٹھہراؤ جہاں تم ٹھہرتے ہو اپنی حیثیت کے مطابق" کے خلاف ہے تو یہ (آیت کریمہ) اس عورت کے بارے میں ہے جسے ایسی طلاق دی گئی ہو جس میں خاوند کو رجوع کا حق ہوتا ہے جبکہ حضرت فاطمہ کو طلاق بائن دی گئی تھی ان کے خاوند کو رجوع کا حق نہ تھا اور انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا رہائش اور نفقہ اس کے لیے ہوتا ہے جس پر رجوع ہو سکے اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو کچھ ذکر کیا ہے۔ وہ اس مطلقہ کے بارے میں ہے جس سے رجوع ہو سکے جب کہ حضرت فاطمہ سے رجوع نہیں ہو سکتا تھا پس جو کچھ انہوں نے روایت کیا اسے نہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب رد کرتی ہے اور نہ ہی اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت۔

اس سلسلے میں کچھ دوسرے حضرات نے بھی ان کی اتباع کی ہے ان میں حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت حسن (رضی اللہ عنہم) بھی شامل ہیں۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس اور حضرت یونس حضرت حسن (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں (حضرت ابن عباس اور حضرت حسن) اس عورت کے بارے میں جسے تین طلاقیں دی گئیں اور جس کا خاوند فوت ہو گیا فرماتے ہیں کہ ان دونوں (عورتوں) کے لیے نفقہ نہیں ہے اور وہ جہاں چاہیں عدت گزاریں۔

یہ حضرات (فقہاء کرام) فرماتے ہیں اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کا حضرت عمر فاروق حضرت عائشہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم انکار کرتے ہیں اور اس کے خلاف قول کرتے ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سلسلے میں ان کی روایت کی موافقت کرتے ہیں اور حضرت حسن بصری

وَتَابَعَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَسَنُ

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ اَنَّ مَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ دَفْعِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حُجَّةٌ صَحِيْحَةٌ۔

وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ثُمَّ قَالَ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا وَاَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِكَ الْاَمْرَ هُوَ الْمُرَاجَعَةُ ثُمَّ قَالَ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ ثُمَّ قَالَ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ يُرِيْدُ فِي الْعِدَّةِ فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اثْنَتَيْنِ لِلسُّنَّةِ عَلٰى مَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ ثُمَّ رَاجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا اُخْرٰى لِلسُّنَّةِ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا فِيْهَا السُّكْنٰى وَاَمَرَهَا فِيْهَا اَنْ لَّا تَخْرُجَ وَاَمَرَ الزَّوْجَ اَنْ لَّا يُخْرِجَهَا وَلَمْ يُفَرِّقِ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ هٰذِهِ الْمُطَلَّقَةِ لِلسُّنَّةِ الَّتِيْ لَا رَجْعَةَ عَلَيْهَا وَبَيْنَ الْمُطَلَّقَةِ لِلسُّنَّةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ فَلَمَّا جَآءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ فَرَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ خَالَفَتْ بِذٰلِكَ كِتَابَ اللّٰهِ نَصًّا لِاَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ السُّكْنٰى لِمَنْ لَا رَجْعَةَ عَلَيْهَا وَخَالَفَتْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوٰى عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوَتْ فَخَرَجَ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْهُ اَنْكَرَ عَلَيْهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رحمہ اللہ بھی ان کی اتباع کرتے ہیں۔

اس قول کے قائلین کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو دلیل دی ہے وہ صحیح دلیل ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ عورتوں کو طلاق دیں تو ان کی عدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے طلاق دیں پھر فرمایا تم نہیں جانتے کہ شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے اور اس بات پر اجماع ہے کہ اس امر سے رجوع مراد ہے پھر فرمایا اور انہیں ٹھہراؤ جہاں تم خود ٹھہرتے ہو جس قدر تمہیں طاقت ہو۔ اس کے بعد فرمایا "انہیں اپنے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں" اس سے عدت کے دوران نکلنا مراد ہے تو جس عورت کو اسکے خاوند نے سنت طریقے پر دو طلاقیں دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا پھر اس نے رجوع کیا اور اس کے بعد سنت طریقے پر ایک اور طلاق دے دی تو وہ اس پر حرام ہوگئی اور اس پر وہ عدت واجب ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے رہائش مقرر کی ہے اور اسے حکم دیا کہ وہ نہ نکلے اور خاوند کو حکم دیا کہ وہ اسے نہ نکالے تو جس عورت کو سنت کے مطابق ایسی طلاق دی گئی جس میں رجوع نہیں اور جس عورت کو سنت کے مطابق ایسی طلاق دی گئی جس میں رجوع ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فرق نہیں رکھا اور جب حضرت فاطمہ بنت قیس آئیں اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ رہائش اور نفقہ اس عورت کے لیے ہے جس سے رجوع ہو سکتا ہے تو انہوں (حضرت فاطمہ) نے اس روایت کے ساتھ کتاب اللہ کے واضح حکم کی مخالفت کی کیونکہ کتاب اللہ نے اس مطلقہ کے لیے بھی رہائش مقرر کی ہے جس سے رجوع نہیں ہو سکتا نیز انہوں نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مخالفت کی کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ کی حدیث کے خلاف روایت کیا ہے تو

مَا اَنْكَرَ خُرُوْجًا صَحِيْحًا وَبَطَلَ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِبِ الْعَمَلُ بِهٖ اَصْلًا لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے انکار کی وجہ صحیح ثابت ہوئی اور حضرت فاطمہ کی روایت باطل ہو گئی لہذا اس پر عمل کرنا بالکل واجب نہیں جیسا کہ ہم نے ذکر اور بیان کیا۔

فَقَالَ قَائِلٌ لَمْ يَجِئْ تَخْلِيْطُ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ اِلَّا مِمَّا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ عَنْهَا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ قَالَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ اَصْحَابِنَا الْحِجَازِيِّيْنَ۔

کسی کہنے والے نے کہا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حضرت شعبی کی روایت کی وجہ سے خلط ملط ہو گئی کیونکہ انہوں نے ہی حضرت فاطمہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رہائش اور نفقہ مقرر نہیں فرمایا، ہمارے حجازی اساتذہ کی روایت میں یہ بات نہیں ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاَغْفَلَ فِيْ ذٰلِكَ اَوْ ذَهَبَ عَنْهُ لِاَنَّهٗ لَمْ يَرَ مَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ بِكَمَالِهٖ كَمَا رَوَاهُ غَيْرُهٗ فَتَوَهَّمَ اَنَّهٗ قَدْ جَمَعَ كُلَّ مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَتَكَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ مَا حَكَيْنَاهُ عَنْهُ مِمَّا وَصَفْنَا وَلَيْسَ كَمَا تَوَهَّمَ لِاَنَّ الشَّعْبِيَّ اَضْبَطُ مِمَّا يَظُنُّ وَاَتْقَنُ وَاَوْثَقُ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس قائل نے اس سلسلے میں غفلت سے کام لیا یا اسے سہو ہو گیا کیونکہ اس باب میں جس طرح حضرت شعبی نے مکمل حدیث روایت کی ہے کسی دوسرے نے نہیں کی لہذا اس (قائل) کو وہم ہوا کہ اس نے اس میں مروی تمام روایات کو جمع کر لیا پھر اس پر گفتگو کی اور کہا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا حالانکہ بات اس طرح نہیں جس طرح اس نے وہم کیا کیونکہ حضرت شعبی نہایت پختہ حافظے والے معتبر اور قابل اعتماد ہیں۔

وَقَدْ وَافَقَهٗ عَلٰى مَا رَوٰى مِنْ ذٰلِكَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِهٖ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا يُغْنِيْنَا ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهٖ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ۔

ان (حضرت شعبی) سے مروی روایت کی ان لوگوں نے بھی موافقت کی ہے جن کا ہم نے اس حدیث کے ضمن میں باب کے شروع میں ذکر کیا اور اب اس جگہ [illegible]رانے کی ضرورت نہیں۔

وَيُقَالُ لَهٗ اِنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الَّذِيْ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ لَا سُكْنٰى لَكِ قَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِمِثْلِ مَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ عَنْهَا فَمَا جَاءَ مِنَ الشَّعْبِيِّ فِيْ هٰذَا تَخْلِيْطٌ وَاِنَّمَا جَاءَ التَّخْلِيْطُ مِمَّنْ رَوٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ فَحَذَفَ

اس (معترض) کو جواباً کہا جائے گا کہ حضرت عبداللہ بن یزید کی روایت جس میں مذکور ہے کہ تمہارے لیے رہائش نہیں ہے اسے حضرت لیث بن سعد نے حضرت عبداللہ بن یزید سے انہوں نے ابو سلمہ سے اور انہوں نے حضرت فاطمہ سے حضرت شعبی کی روایت کی مثل روایت کیا تو حضرت شعبی سے جو خلط ملط آیا ہے وہ ان راویوں کی وجہ سے ہے جنہوں نے حضرت ابو سلمہ کے واسطے سے حضرت فاطمہ سے روایت کیا انہوں نے بعض حصے کو حذف کر دیا اور بعض کو

بَعْضَ مَا فِيْهِ وَجَاءَ بِبَعْضٍ فَأَمَّا أَصْلُ الْحَدِيْثِ فَكَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ.

وَكَانَ مِنْ قَوْلِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا أَيْضًا أَنْ قَالَ وَلَوْ كَانَ أَصْلُ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ كَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ لَكَانَ مُوَافِقًا أَيْضًا لِمَذْهَبِنَا لِأَنَّ مَعْنٰى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ أَيْ لِأَنَّكِ غَيْرُ حَامِلٍ وَلَا سُكْنٰى لَكِ لِأَنَّكِ بَذِيَّةٌ وَالْبَذَاءُ هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ.

۲۸۱ - **وَذَكَرَ** فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَقَالَ الْفَاحِشَةُ الْمُبَيِّنَةُ أَنْ تَفْحَشَ عَلٰى أَهْلِ الرَّجُلِ وَتُؤْذِيَهُمْ فَقَالَ فَفَاطِمَةُ حُرِمَتِ السُّكْنٰى بِبَذَائِهَا وَالنَّفَقَةَ لِأَنَّهَا غَيْرُ حَامِلٍ.

قَالَ وَهٰذَا حُجَّةٌ لَنَا فِيْ قَوْلِنَا إِنَّ الْمَبْتُوْتَةَ لَا يَجِبُ لَهَا النَّفَقَةُ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا.

قِيْلَ لَهُ لَوْ خَرَجَ مَعْنٰى حَدِيْثِ فَاطِمَةَ مِنْ حَيْثُ ذَكَرْتَ لَوَقَعَ الْوَهْمُ عَلٰى عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأُسَامَةَ وَمَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلٰى فَاطِمَةَ مَعَهُمْ وَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ يُتْرَكَ أَمْرُهُمْ عَلَى الصَّوَابِ حَتّٰى يُعْلَمَ يَقِيْنًا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَكَيْفَ وَلَوْ صَحَّ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ لَكَانَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ عَلٰى غَيْرِ مَا حَمَلْتَهُ أَنْتَ عَلَيْهِ.

وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ

بیان کیا جہاں تک اصل حدیث کا تعلق ہے تو وہ اسی طرح ہے جس طرح امام شعبی نے بیان کی۔

اس مخالف کا ہم پر یہ اعتراض بھی ہے کہ اگر حضرت فاطمہ کی اصل روایت اس طرح ہے جس طرح امام شعبی نے روایت کیا تو وہ ہمارے مذہب کے موافق ہوگی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے کا مطلب یہ ہوگا کہ تم غیر حاملہ ہو اور تمہارے لیے رہائش نہیں کیونکہ تم بدکلام ہو، بذار فحش کلام کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مگر یہ کہ لائیں وہ واضح بے حیائی۔ (یعنی یہاں "بفاحشۃ مبینۃ" سے مراد بدکلامی ہے)

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرتے حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے قول "اور وہ (عورتیں) نہ نکلیں مگر یہ کہ وہ واضح طور پر بے حیائی کا ارتکاب کریں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا "فاحشۃ مبینۃ" سے مراد یہ ہے کہ وہ گھر والوں سے بدکلامی کرے اور ان کو اذیت پہنچائے انہوں نے (مزید) فرمایا کہ حضرت فاطمہ کو رہائش سے ان کی زبان درازی کی وجہ سے محروم کیا گیا اور نفقہ سے اس لیے کہ وہ غیر حاملہ تھیں۔

اور وہ (معترض) کہے کہ یہ حدیث ہمارے اس موقف کی دلیل ہے کہ طلاق بائن والی عورت کے لیے صرف اسی صورت میں نفقہ ہوگا جب وہ حاملہ ہو۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا وہ مفہوم ہوتا جو تم نے ذکر کیا ہے تو حضرت عمر فاروق، حضرت عائشہ حضرت اسامہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے حضرت فاطمہ کی روایت کا انکار کیا ہے کے بارے میں وہم پیدا ہوگا۔ مناسب تو یہ تھا کہ ان کی بات کو درست قرار دیا جاتا یہاں تک کہ اس کے علاوہ بات یقین کے ساتھ معلوم ہو جاتی اور کیسے نہیں ہوگا کیونکہ اگر حدیث فاطمہ کی روایت صحیح بھی ہو تو اس کا مفہوم تمہارے بیان کردہ مفہوم کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔

وہ اس طرح کہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَهَا السُّكْنٰى لِبَذَائِهَا كَمَا ذَكَرْتَ وَرَاٰى اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِيْ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَحَرَّمَهَا النَّفَقَةَ لِنُشُوْزِهَا بِبَذَائِهَا الَّذِيْ خَرَجَتْ بِهٖ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا لِاَنَّ الْمُطَلَّقَةَ لَوْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فِيْ عِدَّتِهَا لَمْ يَجِبْ لَهَا عَلَيْهِ نَفَقَةٌ حَتّٰى تَرْجِعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَكَذٰلِكَ فَاطِمَةُ مُنِعَتْ مِنَ النَّفَقَةِ لِنُشُوْزِهَا الَّذِيْ بِهٖ خَرَجَتْ مِنْ مَنْزِلِ زَوْجِهَا.

علیہ وسلم نے اس کی زبان درازی کی وجہ سے اسے رہائش سے محروم قرار دیا جس طرح تم نے ذکر کیا اور یہ خیال کیا ہو کہ یہ وہی فاحشہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اور نفقہ سے اس لیے محروم کیا کہ وہ بدکلامی کی وجہ سے نافرمان قرار پائی کہ وہ اس بدکلامی کی وجہ سے خاوند کے گھر سے نکلی کیونکہ جب مطلقہ عدت کے دوران خاوند کے گھر سے چلی جائے تو اس کے خاوند) پر نفقہ واجب نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ گھر لوٹ آئے اسی طرح حضرت فاطمہ کو اس نافرمانی کی وجہ سے نہ دیا گیا جس کی وجہ سے خاوند کے گھر سے چلی گئیں۔

فَهٰذَا مَعْنًى قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَهٗ اِنْ كَانَ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ صَحِيْحًا وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ مَا وَصَفْتَ اَنْتَ.

تو ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی معنیٰ مراد لیا ہو اگر حدیث فاطمہ صحیح ہو۔ اور ہو سکتا ہے وہ مفہوم مراد لیا ہو جو تم نے بیان کیا۔

وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ مَعْنًى غَيْرَ هٰذَيْنِ مِمَّا لَا يَبْلُغُهٗ عِلْمُنَا وَلَا يُحْكَمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَرَادَ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى بِعَيْنِهٖ دُوْنَ مَعْنًى كَمَا حَكَمْتَ اَنْتَ عَلَيْهِ لِاَنَّ الْقَوْلَ عَلَيْهِ بِالظَّنِّ حَرَامٌ كَمَا اَنَّ الْقَوْلَ بِالظَّنِّ عَلَى اللهِ حَرَامٌ.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کی مراد ان دو کے علاوہ کوئی معنیٰ ہو اور ہمیں اس کا علم نہ ہوا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ آپ نے فلاں معنیٰ ہی مراد لیا کوئی دوسرا معنیٰ مراد نہیں لیا جیسا کہ تم نے حضور علیہ السلام کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کیونکہ محض گمان سے آپ کے بارے میں کوئی بات کہنا حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں محض گمان سے بات کرنا حرام ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْفَاحِشَةِ الْمُبَيِّنَةِ غَيْرُ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے "فاحشہ مبینہ" کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیان کردہ معنیٰ کے خلاف مروی ہے۔

۲۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ قَالَ خُرُوْجُهَا مِنْ بَيْتِهَا فَاحِشَةٌ مُّبَيِّنَةٌ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول لاتخرجوھن من بیوتھن (آخر تک) کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس کا گھر سے نکلنا "فاحشہ مبینہ" ہے۔

وَقَدْ قَالَ اٰخَرُوْنَ اَنَّ الْفَاحِشَةَ الْمُبَيِّنَةَ اَنْ تَزْنِيَ فَتُخْرَجَ لِيُقَامَ عَلَيْهَا الْحَدُّ

دوسرے حضرات نے فرمایا کہ فاحشہ مبینہ" سے مراد زنا کرنا ہے پس اسے نکالا جائے تاکہ اس پر حد قائم کی جا سکے۔ تو آپ

فَمَنْ جَعَلَ لَكَ اَنْ تَثْبُتَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَتَحْتَجَّ بِهٖ عَلٰى مُخَالِفِكَ وَتَدَعَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

کو کس نے اختیار دیا ہے کہ اس آیت کے معنیٰ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو ثابت کریں اور اسے اپنے مخالف کے خلاف بطور دلیل پیش کریں اور جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسے چھوڑ دیں۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِيْ حَدِيْثِهَا مَعْنًى غَيْرُ مَا ذَكَرْنَا۔

حضرت فاطمہ بنت قیس سے ہمارے بیان کردہ معنیٰ کے خلاف مروی ہے۔

۴۸۳۔ وَذٰلِكَ اَنَّ اَبَا شُعَيْبٍ الْبَصْرِيَّ صَالِحَ بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الزَّمِنُ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ وَاِنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْتَحِمَ قَالَ انْتَقِلِيْ عَنْهُ۔

وہ اس طرح کہ حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے طلاق دی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کے پاس (ان کے دوست احباب کا) آنا جانا ہو آپ نے فرمایا وہاں سے (دوسری جگہ) منتقل ہو جاؤ۔

فَهٰذِهٖ فَاطِمَةُ تُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ حِيْنَ خَافَتْ زَوْجَهَا عَلَيْهَا۔

تو یہ حضرت فاطمہ بنت قیس ہیں جو اس حدیث میں بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اس وقت منتقل ہونے کا حکم دیا جب ان (حضرت فاطمہ) کو اپنے خاوند کیطرف سے ڈر محسوس ہوا۔

فَقَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوْزُ هٰذَا وَفِيْ بَعْضِ مَا قَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهٗ طَلَّقَهَا وَهُوَ غَائِبٌ اَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ غَابَ فَخَاصَمَتِ ابْنَ عَمِّهٖ فِيْ نَفَقَتِهَا وَفِيْ هٰذَا اِنَّهَا كَانَتْ تَخَافُهٗ فَاَحَدُ الْحَدِيْثَيْنِ يُخْبِرُ اَنَّهٗ كَانَ غَائِبًا وَالْاٰخَرُ يُخْبِرُ اَنَّهٗ كَانَ حَاضِرًا فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ۔

کسی معترض نے کہا یہ مفہوم کیسے صحیح ہو سکتا ہے جب کہ اس سلسلے میں مروی بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے جب انکو طلاق دی تو وہ خود موجود نہ تھے یا طلاق دینے کے بعد غائب ہو گئے تو انہوں (حضرت فاطمہ) نے ان (اپنے خاوند) کے بھتیجے سے اپنے نفقہ کے بارے میں جھگڑا کیا اور اس حدیث میں ہے کہ انہیں ان (خاوند) کا ڈر تھا تو ایک حدیث بتاتی ہے کہ وہ غائب تھے اور دوسری حدیث بتاتی ہے کہ وہ موجود تھے تو ان دونوں حدیثوں میں تضاد ہے۔

قِيْلَ لَهٗ مَا تَضَادَّ الْاَثَرَانِ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ فَاطِمَةُ لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا خَافَتْ عَلَى الْهُجُوْمِ عَلَيْهَا وَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا بِالنَّفَقَةِ ثُمَّ غَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَوَكَّلَ ابْنَ عَمِّهٖ بِنَفَقَتِهَا فَخَاصَمَتْ حِيْنَئِذٍ فِي النَّفَقَةِ وَهُوَ غَائِبٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ان دونوں حدیثوں میں تضاد نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جب حضرت فاطمہ کے خاوند نے ان کو طلاق دی تو انہیں اپنے پاس ہجوم کا ڈر محسوس ہوا اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا پھر وہ (ان کے خاوند) اس کے پاس نفقہ لے کر آئے اور اس کے بعد غائب ہو گئے اور اپنے چچا زاد بھائی کو وکیل بنا دیا اس وقت حضرت فاطمہ نے نفقہ کے سلسلے میں ان (وکیل)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ فَاتَّفَقَ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُرْوَةَ هٰذَا وَمَعْنٰى حَدِيْثِ الشَّعْبِيِّ وَاَبِيْ سَلَمَةَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ عَنْ فَاطِمَةَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ۔

سے جھگڑا کیا جبکہ ان کے خاوند موجود نہ تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے رہائش اور نفقہ کچھ نہیں تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا مفہوم، حضرت شعبی، حضرت ابوسلمہ اور ان دونوں کی موافقت میں حضرت فاطمہ سے روایت کرنے والوں کی روایات کا مفہوم ایک جیسا ہوا۔ روایات کے طریقے سے اس باب کا بیان ہے۔

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُطَلَّقَةَ طَلَاقًا بَائِنًا وَهِيَ حَامِلٌ مِنْ زَوْجِهَا اَنَّ لَهَا النَّفَقَةَ عَلٰى زَوْجِهَا وَبِذٰلِكَ حَكَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالَ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس عورت کو طلاق بائن دی گئی ہو اور وہ اپنے خاوند سے حاملہ ہو تو اس کے لیے خاوند پر نفقہ واجب ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اسی بات کا حکم دیا ارشاد خداوندی ہے "اور اگر وہ حمل والی ہوں تو بچہ پیدا ہونے تک ان پر خرچ کرو۔"

وَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ النَّفَقَةُ جُعِلَتْ عَلَى الْمُطَلِّقِ لِاَنَّهٗ يَكُوْنُ عَنْهَا مَا يَغْذِي الصَّبِيَّ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فَيَجِبُ عَلَيْهِ لِوَلَدِهٖ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُغَذِّيَهٗ فِيْ حَالِ رَضَاعِهٖ بِالنَّفَقَةِ عَلٰى مَنْ تُرْضِعُهٗ وَتُوْصِلُ الْغِذَاءَ اِلَيْهِ ثُمَّ يُغَذِّيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمِثْلِ مَا يُغَذّٰى بِهٖ مِثْلُهٗ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَيَحْتَمِلُ اَيْضًا اِذَا كَانَ حَمْلًا فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَنْ يَجِبَ عَلٰى اَبِيْهِ غِذَاؤُهٗ بِمَا يُغَذّٰى بِهٖ مِثْلُهٗ فِيْ حَالَتِهٖ تِلْكَ مِنَ النَّفَقَةِ عَلٰى اُمِّهٖ لِاَنَّ ذٰلِكَ يُوْصِلُ الْغِذَاءَ اِلَيْهِ۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ طلاق دینے والے پر یہ نفقہ اس لیے لازم ہو کہ وہ اس نفقہ میں سے بچے کو ماں کے پیٹ میں غذا پہنچاتا ہے لہٰذا بچے کی وجہ سے اس پر واجب ہوگا جیسا کہ بچے کے دودھ پینے کی حالت میں دودھ پلانے والی کو نفقہ دے کر بچے کو غذا پہنچانا اس (باپ) پر لازم ہے اس کے بعد بھی اس بچے کو کھانے پینے کی اشیاء کے ذریعے غذا پہنچانا ضروری ہے جو اسے بطور غذا دی جاتی ہیں تو اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو تو اس کے باپ پر اس کے مناسب حال غذا واجب ہو جو ماں کو دیے جانے والے نفقہ میں سے ہو کیونکہ وہ اسی کے ذریعے اس تک پہنچتی ہے۔

وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ النَّفَقَةُ اِنَّمَا جُعِلَتْ لِلْمُطَلَّقَةِ خَاصَّةً لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ لَا لِعِلَّةِ الْوَلَدِ الَّذِيْ فِيْ بَطْنِهَا فَاِنْ كَانَتِ النَّفَقَةُ عَلَى الْحَامِلِ اِنَّمَا جُعِلَتْ لَهَا لِمَعْنَى الْعِدَّةِ ثَبَتَ قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا لِلْمَبْتُوْتَةِ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى حَامِلًا كَانَتْ اَوْ غَيْرَ حَامِلٍ وَاِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ الَّتِيْ بِهَا وَجَبَتِ النَّفَقَةُ هِيَ الْوَلَدُ فَاِنَّ ذٰلِكَ

اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نفقہ صرف عورت کے لیے ہو اور اس کی علت عدت ہو اس کے پیٹ میں پائے جانے والا بچہ اس کی علت نہ ہو پس اگر اس وجہ سے حاملہ کے لیے نفقہ مقرر کیا گیا ہے تو ان لوگوں کا قول ثابت ہوگیا جو کہتے ہیں کہ مطلقہ بائنہ کے لیے نفقہ اور رہائش ہوگی حاملہ ہو یا غیر حاملہ، اور اگر نفقہ کے وجوب کی علت بچہ ہو تو یہ اس بات پر دلالت نہیں

لَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ النَّفَقَةَ وَاجِبَةٌ لِغَيْرِ الْحَامِلِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ كَيْفَ الْوَجْهُ فِيْمَا اَشْكَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

کہ غیر حاملہ کے لیے بھی نفقہ ہوگا پس ہم نے اس میں غور و فکر کیا تاکہ اس مشکل مسئلے کا صحیح حل معلوم کر سکیں۔

فَرَاَيْنَا الرَّجُلَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُّنْفِقَ عَلٰى ابْنِهِ الصَّغِيْرِ فِيْ رَضَاعِهٖ حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ عَنْ ذٰلِكَ وَيُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا يُنْفِقُ عَلٰى مِثْلِهٖ مَا كَانَ الصَّبِيُّ مُحْتَاجًا اِلٰى ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ غَنِيًّا عَنْهُ بِمَالٍ لَهٗ قَدْ وَرِثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ اَوْ قَدْ مَلَكَهٗ بِوَجْهٍ سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ هِبَةٍ اَوْ غَيْرِهَا لَمْ يَجِبْ عَلٰى اَبِيْهِ اَنْ يُّنْفِقَ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ وَاَنْفَقَ عَلَيْهِ مِمَّا وَرِثَ اَوْ مِمَّا وُهِبَ لَهٗ فَكَانَ اِنَّمَا يُنْفِقُ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ لِحَاجَتِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ فَاِذَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْاِنْفَاقُ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ وَلَوْ اَنْفَقَ عَلَيْهِ الْاَبُ مِنْ مَالِهٖ عَلٰى اَنَّهٗ فَقِيْرٌ اِلٰى ذٰلِكَ بِحُكْمِ الْقَاضِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ عَلِمَ اَنَّ الصَّبِيَّ قَدْ كَانَ وَجَبَ لَهٗ مَالٌ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمِيْرَاثٍ اَوْ غَيْرِهٖ كَانَ لِلْاَبِ اَنْ يَّرْجِعَ بِذٰلِكَ (الْمَالِ الَّذِيْ اَنْفَقَهٗ) فِيْ مَالِ الصَّبِيِّ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ بِالْوَجْهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا۔

تو ہم دیکھتے ہیں کہ مرد پر اپنے چھوٹے دودھ پیتے بچے کا خرچ واجب ہے یہاں تک کہ اسے اس (دودھ) کی حاجت نہ رہے اس کے بعد بھی جب تک بچہ ضرورت مند رہتا ہے، اس کی حالت کے مطابق اس پر خرچ کرتا ہے اور اگر وہ بچہ اپنے ذاتی مال کی وجہ سے بے نیاز ہو یعنی وہ مال جو اسے ماں کی طرف سے وراثت میں ملا یا کسی دوسرے ذریعے مثلاً ہبہ وغیرہ کے سبب اس کا مالک بنا تو اب باپ پر واجب نہیں کہ اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرے بلکہ وہ اس (بچے) کو ملنے والے مال وراثت یا ہبہ میں سے اس پر خرچ کرے تو۔ باپ اپنے مال سے بچے پر اس لیے خرچ کرتا ہے اس بچے کو اس کی ضرورت ہوتی ہے تو جب اس کی حاجت نہ رہے تو باپ پر اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرنا واجب نہیں ہوتا اور اگر باپ قاضی کے حکم سے بچے پر اس لیے خرچ کرتا ہے کہ وہ فقیر ہے لیکن بعد میں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس سے پہلے بچے کے لیے وراثت وغیرہ کے ذریعے مال واجب ہو گیا تھا تو باپ بچے کے مال سے وہ مال واپس لے سکتا ہے جو اس نے بچے پر خرچ کیا ہے اس کی وجہ ہم نے ذکر کر دی ہے۔

وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَامِلٌ وَحَكَمَ الْقَاضِيْ لَهَا عَلَيْهِ بِالنَّفَقَةِ فَاَنْفَقَ عَلَيْهَا حَتّٰى وَضَعَتْ وَلَدًا حَيًّا وَقَدْ كَانَ اَخٌ لَهٗ مِنْ اُمِّهٖ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَرِثَهُ الْوَلَدُ وَاُمُّهٗ حَامِلٌ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لِلْاَبِ فِيْ قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّرْجِعَ عَلٰى ابْنِهٖ بِمَا كَانَ اَنْفَقَ عَلٰى اُمِّهٖ بِحُكْمِ الْقَاضِيْ لَهَا عَلَيْهِ بِذٰلِكَ اِذَا كَانَتْ حَامِلًا بِهٖ۔

اور جب کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے اور قاضی کے حکم سے اس کو نفقہ دے حتیٰ کہ اس کا زندہ بچہ پیدا ہو جائے اور اس سے پہلے اس کا ماں کی طرف سے بھائی فوت ہو چکا ہو اور وہ ماں کے پیٹ میں اس کا وارث بن گیا ہو تو تمام حضرات کے نزدیک اس بچے سے وہ مال واپس نہیں لے سکتا جو اس نے قاضی کے حکم سے اس بچے کی ماں پر اس وقت خرچ کیا جب وہ حاملہ تھی۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ النَّفَقَةَ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ هِيَ لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ الَّتِيْ هِيَ فِيْهَا مِنَ الَّذِيْ

تو اس سے ثابت ہوا کہ حاملہ مطلقہ کا نفقہ اس کی عدت کی وجہ سے ہے جو وہ گزار رہی ہے اس بچے کی وجہ نہیں جس

طَلَّقَهَا لَا لِعِلَّةٍ مَّا هِيَ بِهٖ حَامِلٌ مِّنْهُ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ثَبَتَ اَنَّ كُلَّ مُعْتَدَّةٍ مِّنْ طَلَاقٍ بَائِنٍ فَلَهَا مِنَ النَّفَقَةِ مِثْلُ مَا لِلْمُعْتَدَّةِ مِنَ الطَّلَاقِ اِذَا كَانَتْ حَامِلًا قِيَاسًا وَّ نَظْرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِمَّا وَصَفْنَا وَبَيَّنَّا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

کے ساتھ وہ حاملہ ہے تو جب بات اس طرح ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا تو ثابت ہوا کہ ہر مطلقہ بائنہ کے لیے اسی طرح ہوگا جس طرح مطلقہ حاملہ کے لیے ہوتا ہے ہماری مذکورہ بالا گفتگو پر قیاس کا تقاضا یہی ہے یہی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ۔

حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی یہی بات مروی ہے اور ہم اپنی کتاب میں اسے ذکر کرچکے ہیں حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى۔

حضرت عبدالکریم جزری حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تین طلاقوں والی عورت کے لیے نفقہ اور رہائش ہے۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شجاع بن ولید، حضرت مغیرہ سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَابُ ۱۸۷ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا هَلْ لَّهَا اَنْ تُسَافِرَ فِيْ عِدَّتِهَا وَمَا دَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْمُطَلَّقَةِ فِيْ وُجُوْبِ الْاِحْدَادِ عَلَيْهَا فِيْ عِدَّتِهَا

بیوہ کا عدت کے دوران سفر کرنا اور مطلقہ کا عدت کے دوران بناؤ سنگھار چھوڑ دینا

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَةٌ لِّيْ فَاَرَادَتْ اَنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میری خالہ کو طلاق دی گئی تو عدت کے دوران انہوں نے اپنے کھجوروں کے باغ میں جانے کا ارادہ کیا ان سے ایک شخص نے کہا تمہارے لیے یہ جائز نہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

تَخْرُجَ فِي عِدَّتِهَا إِلَى نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُخْرُجِي إِلَى نَخْلِكِ وَجُدِّيهِ فَعَسَى أَنْ تَصَدَّقِي وَتَصْنَعِي مَعْرُوفًا۔

۲۸۷۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي أَنَّهَا طُلِّقَتِ الْبَتَّةَ فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رِجَالٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي وَتَفْعَلِي مَعْرُوفًا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ لِلْمُطَلَّقَةِ وَلِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تُسَافِرَا فِي عِدَّتِهِمَا إِلَى حَيْثُ مَا شَاءَتَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا أَمَّا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَإِنَّ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ فِي عِدَّتِهَا مِنْ بَيْتِهَا نَهَارًا وَلَا تَبِيتُ إِلَّا فِي بَيْتِهَا وَأَمَّا الْمُطَلَّقَةُ فَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا لَا لَيْلًا وَلَا نَهَارًا وَفَرَّقُوا بَيْنَهُمَا لِأَنَّ الْمُطَلَّقَةَ فِي قَوْلِهِمْ لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى فِي عِدَّتِهَا عَلَى زَوْجِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا فَذٰلِكَ يُغْنِيهَا عَنِ الْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهَا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا نَفَقَةَ لَهَا فَلَهَا أَنْ تَخْرُجَ فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا تَبْتَغِي مِنْ فَضْلِ رَبِّهَا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي حَدِيثِ جَابِرٍ الَّذِي احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ

کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا تم اپنے کھجوروں کے درختوں کی طرف جا سکتی ہو اور انہیں توڑ بھی سکتی ہے قریب ہے کہ تم صدقہ کرو اور اچھا کام کرو۔

حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں مجھے میری خالہ نے بتایا کہ ان کو طلاق بائن دی گئی انہوں نے اپنی کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا تو کچھ لوگوں نے انہیں نکلنے سے منع کیا وہ نبی اکرم صلی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں تم اپنی کھجوریں توڑ سکتی ہو قریب ہے کہ تم صدقہ کرو اور کوئی اچھا کام کرو۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں مطلقہ اور بیوہ عدت کے دوران جہاں تک چاہیں سفر کر سکتی ہیں انہوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنی عدت کے دوران دن کے وقت گھر سے باہر جا سکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارے گی اور مطلقہ عورت دن اور رات میں کسی وقت بھی گھر سے باہر نہیں نکل سکتی انہوں نے ان دونوں کے حکم میں فرق کیا ہے کیونکہ ان کے قول کے مطابق مطلقہ کے لیے عدت کے دوران اس خاوند پر نفقہ اور رہائش واجب ہے جس نے اسے طلاق دی ہے لہذا اس وجہ سے اسے گھر سے نکلنے کی ضرورت نہیں رہتی اور چونکہ بیوہ کے لیے نفقہ نہیں ہے لہذا وہ دن کی روشنی میں جا سکتی ہے تاکہ اپنے رب کا فضل (رزق) تلاش کرے۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے جس سے پہلے قول والوں

الْأُوْلٰى أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا ذُكِرَ فِيْهِ كَانَ فِيْ وَقْتٍ مَا لَمْ يَكُنِ الْإِحْدَادُ يَجِبُ فِيْ كُلِّ الْعِدَّةِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ۔

نے استدلال کیا یوں دلیل دی ہے کہ ہو سکتا ہے جو کچھ اس میں ذکر کیا گیا وہ اس وقت کی بات ہو جب ہر عدت میں سوگ واجب نہیں تھا اور اس وقت یہی حکم تھا۔

۲۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ أَيْضًا قَالَ ثَنَا حَبَّانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا جُبَارَةُ بْنُ مُغَلِّسٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا أَسَدٌ قَالُوْا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ لَمَّا أُصِيْبَ جَعْفَرٌ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَلَّبِيْ ثَلَاثًا ثُمَّ اصْنَعِيْ مَا شِئْتِ۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مختلف طرق سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "تین دن تک گ یں ٹھہرو پھر جو چاہو کرو"۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْإِحْدَادَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْمُعْتَدَّةِ فِيْ كُلِّ عِدَّتِهَا وَإِنَّمَا كَانَ فِيْ وَقْتٍ مِنْهَا خَاصٍّ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَأُمِرَتْ بِأَنْ تُحِدَّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ عدت گزارنے والی عورت پر ہر عدت میں سوگ نہیں تھا یہ ایک خاص وقت میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور اسے چار مہینہ دس دن سوگ میں رہنے کا حکم دیا گیا۔

۲۸۹- فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ خاوند کے علاوہ کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

۲۹۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِيْ سُفْيَانَ دَعَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ

حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضرت ابو سفیان کی وفات کی خبر پہنچی تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی اور اسے اپنے

بِذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ إِنِّيْ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةٌ لَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَوَاءً۔

۲۹۱ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ أُمِّ حَبِيْبَةَ ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ قَالَ حُمَيْدٌ وَحَدَّثَتْنِيْ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِنْتُ النَّحَّامِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّا نَخَافُ عَلٰى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تُحِدُّ عَلٰى زَوْجِهَا السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِيْ عَلٰى رَأْسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرِ۔

۲۹۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا وَأُمِّ حَبِيْبَةَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ عَنْهُمَا قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا رَأْسُ الْحَوْلِ فَقَالَتْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا مَاتَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ إِلٰى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيْهِ سَنَةً فَإِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ وَرَمَتْ بِبَعْرَةٍ مِنْ وَرَائِهَا۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ

بازوؤں اور دونوں رخساروں پر ملا اور فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا۔ اس کے بعد انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حمید بن نافع، حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اس کے بعد انہوں نے حضرت یونس کی روایت (روایت نمبر ۲۹۰) کی مثل ذکر کیا حضرت حمید فرماتے ہیں مجھ سے حضرت زینب بنت ام سلمہ نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتی ہیں ایک قریشی عورت جس کا نام بنت النحام تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا ہمیں اس کی آنکھوں کا ڈر ہے آپ نے فرمایا نہیں، وہ چار مہینے دس دن ہی عدت گزارے گی (دور جاہلیت میں) تم میں سے ایک اپنے خاوند پر ایک سال تک سوگ گزارتی پھر اس کے ختم ہونے پر مینگنی پھینکتی (اور سوگ سے نکلتی)

انصار کے آزاد کردہ غلام حضرت حمید بن نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ اپنی والدہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اسکی مثل روایت کرتی ہیں جو حضرت ربیع کی روایت (روایت نمبر ۲۹۱) میں ان دونوں سے مروی ہے حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت زینب سے پوچھا سال کے آخر کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ دور جاہلیت میں جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ اپنے نہایت گندے مکان کا قصد کرتی اور اس میں ایک سال تک بیٹھی رہتی جب سال گزر جاتا تو باہر نکلتی اور اپنے پیچھے ایک مینگنی پھینکتی۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر حضرت حمید بن نافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ نے ان کو ان تینوں احادیث کی خبر دی، وہ فرماتی ہیں میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اس کے بعد انہوں (نے) حضرت

دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ ثُمَّ ذَكَرَتْ عَنْهَا مِثْلَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَسَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَتْ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَذَكَرَتْ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنْ عَلِيٍّ وَفِيْ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ عَنْ شُعَيْبٍ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِهِمَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِنْتِ النَّحَّامِ.

۲۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِى اللَّيْثُ قَالَ ثَنِى ابْنُ الْهَادِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَنْهُمَا كِلْتَيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مُتَوَفًّى فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا.

۲۹۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُمُّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَاِنَّهَا

زینب) نے ان (حضرت ام حبیبہ) سے اس کی مثل روایت کیا جو ہم نے گزشتہ احادیث میں ان کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سُنا وہ فرماتی ہیں ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی۔ پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا جو ہم نے گزشتہ احادیث میں ذکر کیا وہ مزید فرماتی ہیں کہ میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی تو ان ــــ حضرت یونس کی حضرت علی بن معبد کی روایت (روایت ۲۹۲) اور حضرت ربیع کی حضرت شعیب سے روایت (روایت ۲۹۱) کے ضمن میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا قول جو انہوں نے بنت النحام کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، ذکر کیا۔

حضرت صفیہ بنت ابو عبید، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ بنت عمر، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) ان دونوں سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ کسی فوت ہونے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔

حضرت نافع، حضرت صفیہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ یعنی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ اس (خاوند) پر چار مہینے دس دن

تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

۲۹۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ۔

۲۹۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۲۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تُحِدَّ الْمَرْاَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ وَّلَا تَكْتَحِلَ وَلَا تَطَيَّبَ وَلَا تَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔

۲۹۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔

۳۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ زَيْنَبَ اَنَّ اُمَّهَا اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ بِنْتَ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيِّ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا

سوگ منائے۔

حضرت نافع، حضرت صفیہ بنت ابو عبید سے اور وہ کسی ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ خاوند کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔

حضرت حماد بن زید فرماتے ہیں، ہم سے حضرت ایوب نے بیان کیا انہوں نے حضرت نافع سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حفصہ، حضرت ام عطیہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے علاوہ کسی (میت) پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے (اور ان دنوں میں) نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو لگائے اور نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنے البتہ یمنی چادر پہن سکتی ہے)

ایک دوسرے طریقے سے بھی حضرت حفصہ، حضرت ام عطیہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں لیکن انہوں نے یمنی چادر کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت قاسم بن محمد، حضرت زینب سے خبر دیتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ نعیم بن عبداللہ عدوی کی بیٹی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور وہ سوگ منا رہی ہے اسکی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ

زَوْجُهَا وَهِيَ مُحِدَّةٌ وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا أَفَتَكْتَحِلُ فَقَالَ لَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهَا تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا فَوْقَ مَا تَظُنُّ أَفَتَكْتَحِلُ قَالَ لَا تَحِلُّ لِمُسْلِمَةٍ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ثُمَّ قَالَ أَوَنَسِيتُنَّ كُنْتُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُحِدُّ الْمَرْأَةُ السَّنَةَ وَتُجْعَلُ فِي السَّنَةِ فِي بَيْتٍ وَحْدَهَا إِلَّا أَنَّهَا تُطْعَمُ وَتُسْقٰى حَتّٰى إِذَا كَانَ رَأْسُ السَّنَةِ أُخْرِجَتْ ثُمَّ أُتِيَتْ بِكَلْبٍ أَوْ دَابَّةٍ فَإِذَا مَسَّتْهَا مَاتَتْ فَخُفِّفَ ذٰلِكَ عَنْكُنَّ وَجُعِلَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

وسلم اس کی آنکھوں میں آپ کے خیال سے بھی زیادہ تکلیف ہے کیا وہ سرمہ لگا لے آپ نے فرمایا کسی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کے علاوہ کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے پھر کیا تم بھول گئی ہو کہ دورِ جاہلیت میں تمہاری حالت یہ تھی کہ ایک عورت سال بھر سوگ مناتی اور پورا سال گھر میں اکیلی رہتی البتہ اسے کھانا دیا جاتا اور پانی پلایا جاتا تھا یہاں تک کہ جب سال پورا ہو جاتا تو اسے نکالا جاتا پھر اسے کسی کتے یا جانور کے پاس لایا جاتا جب وہ اسے چھوتی تو مر جاتی تو تمہارے لیے اس میں آسانی پیدا کی گئی اور (سوگ کے لیے) چار مہینے دس دن کی مدت مقرر کی گئی۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا قَدْ دَلَّ أَنَّ إِحْدَادَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَدْ جُعِلَ فِي كُلِّ عِدَّتِهَا وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ عِدَّتِهَا خَاصَّةً عَلٰى مَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ

تو ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ بیوہ عورت کا سوگ اس کی تمام مدت میں رکھا گیا ہے اس سے پہلے صرف اس کے عدت کے تین دنوں میں تھا جیسا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ

پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فریعہ بنت مالک کے بارے میں یوں مروی ہے۔

۳۰۱ - مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي الْفُرَيْعَةُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَتَاهَا نَعْيُ زَوْجِهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ فَأَدْرَكَهُمْ بِطَرَفِ الْقَدُومِ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ أَتَانِي نَعْيُ زَوْجِي وَأَنَا فِي دَارٍ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ شَاسِعَةٍ عَنْ دُورِ أَهْلِي وَأَنَا أَكْرَهُ الْقُعُودَ فِيهَا وَإِنَّهُ لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ وَلَا مَالٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ تُنْفَقُ عَلَيَّ

حضرت زینب بنت کعب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھے حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان نے خبر دی اور وہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں کہ انہیں اپنے خاوند کے انتقال کی خبر ملی اور وہ بھی کفار کے پیچھے نکلے تھے انہوں نے ان (کفار) کو طرف قدوم کے مقام پر پایا اور کفار نے ان کو قتل کیا وہ فرماتی ہیں میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اپنے خاوند کی وفات کی خبر پہنچی ہے اور میں انصار کے ایک گھر میں ہوں جو میرے گھر والوں سے بہت دور ہے میں اس میں رہنا ناپسند کرتی ہوں میرے خاوند نے مجھے کسی رہائش گاہ میں نہیں چھوڑا (اس کے پاس کچھ مال تھا) اور نہ نفقہ جو مجھ پر خرچ کیا جائے اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں اپنے بھائی کے پاس چلی جاؤں تاکہ ہم اکٹھے ہو جائیں یہ میرے

فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ الْحَقَّ بِأَخِي فَيَكُونُ أَمْرُنَا جَمِيعًا
فَإِنَّهُ أَجْمَعُ لِي فِي شَأْنِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ إِنْ شِئْتِ
فَالْحَقِي بِأَهْلِكِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرَةً
بِذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ
دَعَانِي أَوْ دُعِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ زَعَمْتِ
فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيثَ مِنْ أَوَّلِهِ فَقَالَ
اُمْكُثِي فِي الْبَيْتِ الَّذِي جَاءَكِ فِيهِ نَعْيُ زَوْجِكِ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ
فِيهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَأَرْسَلَ
إِلَيْهَا عُثْمَانُ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ فَقَضٰى بِهِ

۳۰۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ
ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ
ابْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۳۰۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۰۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنِي يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
قَالَ ثَنِي شُعْبَةُ وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ جَمِيعًا
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۳۰۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۰۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ
مِثْلَهُ.

۳۰۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا

حال کے زیادہ مناسب اور مجھے زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اپنے گھر والوں کے پاس جا سکتی ہو فرماتی ہیں میں خوشی خوشی باہر آتی حتی کہ جب حجرۂ مبارکہ یا مسجد شریف میں آئی تو آپ نے مجھے بلایا یا مجھے بلایا گیا آپ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے شروع سے پوری بات دوبارہ عرض کی تو آپ نے فرمایا اسی گھر میں رہو جہاں تمہیں اپنے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے حتی کہ مقررہ وقت پورا ہو جائے (فرماتی ہیں) چنانچہ میں نے اسی مکان میں چار مہینے دس دن گزارے فرماتی ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے میرے پاس کسی کو بھیج کر مسئلہ پوچھا تو میں نے اسے بتایا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی کے ساتھ فیصلہ کیا۔

حضرت یزید بن محمد، حضرت سعید بن اسحاق بن کعب سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحیی بن سعید حضرت سعد بن اسحٰق سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت شعبہ اور حضرت روح بن قاسم دونوں حضرت سعد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت یحیی بن عبد اللہ بن سالم، حضرت سعد بن اسحٰق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن وھب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت سعد بن اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے انہیں خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سفیان ثوری، حضرت سعد سے روایت کرتے ہیں

قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ عُثْمَانَ إِيَّاهَا وَلَا قَضَاءَهُ بِهِ۔

۳۰۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الْفَرْعَةُ وَلَمْ يَقُلِ الْفُرَيْعَةَ وَذَكَرَ أَيْضًا سُؤَالَ عُثْمَانَ إِيَّاهَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَضَاءَهُ بِهِ۔

۳۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَوْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَقَالَ الْفُرَيْعَةَ وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ سُؤَالَ عُثْمَانَ إِيَّاهَا وَقَضَاءَهُ بِهِ أَمْ لَا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَمَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُرَيْعَةَ مِنَ الْاِنْتِقَالِ مِنْ مَنْزِلِهَا فِي عِدَّتِهَا وَجَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ إِحْدَادِهَا۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا تَسَلَّبِي ثَلَاثًا ثُمَّ اصْنَعِي مَا شِئْتِ حِينَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَفِي ذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهَا أَنْ تُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوخٌ لِتَرْكِهِمْ ذٰلِكَ وَاسْتِعْمَالِهِمْ حَدِيثَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَمَا ذَكَرْنَا مَعَ ذٰلِكَ مِمَّا يُوجِبُ الْإِحْدَادَ فِي الْعِدَّةِ كُلِّهَا وَكُلُّ مَا ذَكَرْنَا فِي الْإِحْدَادِ إِنَّمَا قَصَدَ

انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضرت زینب سے سوال اور اس کے مطابق فیصلہ کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابن اسحٰق نے حضرت سعد سے روایت کیا وہ اپنی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فریعہ کی بجائے فرعہ فرمایا نیز انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ان سے سوال کا ذکر کیا لیکن اس کے مطابق ان کے فیصلے کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت زہیر بن معاویہ، حضرت سعد بن اسحاق سے یا حضرت اسحاق بن سعد سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت فریعہ کی بجائے حضرت "فرعہ" فرمایا اور یہ بات معلوم نہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا سوال اور اس (کے جواب) کے مطابق فیصلے کا ذکر کیا یا نہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فریعہ کو عدت کے دوران اپنے گھر سے منتقل ہونے سے منع فرمایا اور اس عدت کو ان کے سوگ سے قرار دیا۔

اور ہم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تین دن ٹھہرو پھر جو چاہو کرو یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کے خاوند حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اس روایت میں ہے کہ اس پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا لازم نہیں ہے اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ ان سب نے اسے چھوڑ کر حضرت زینب بنت جحش، حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ (رضی اللہ عنہن) کی روایات اور ان دیگر روایات پر عمل کیا جو ہم نے ان کے ساتھ ذکر کی ہیں اور ان کے مطابق تمام عدت میں سوگ واجب ہوتا ہے اور سوگ کے سلسلے میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے بیوہ کا سوگ مراد

بِذِكْرِهِ إِلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ فِي الْعِدَّةِ الَّتِي تَجِبُ بِعَقْدِ النِّكَاحِ فَتَكُونُ كَذَلِكَ الْمُطَلَّقَةُ عَلَيْهَا فِي ذَلِكَ مِنَ الْإِحْدَادِ فِي عِدَّتِهَا مِثْلُ مَا عَلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ خُصَّتْ بِهِ الْعِدَّةُ مِنَ الْوَفَاةِ خَاصَّةً.

فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ إِذَا كَانُوا قَدْ تَنَازَعُوا فِي ذَلِكَ وَاخْتَلَفُوا فَقَالَ قَائِلُونَ لَا يَجِبُ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِي عِدَّتِهَا إِحْدَادٌ وَقَالَ آخَرُونَ بَلِ الْإِحْدَادُ عَلَيْهَا فِي عِدَّتِهَا كَمَا هُوَ عَلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَرَأَيْنَا الْمُطَلَّقَةَ مَنْهِيَّةً عَنِ الْانْتِقَالِ مِنْ مَنْزِلِهَا فِي عِدَّتِهَا كَمَا نُهِيَتِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَذَلِكَ حَقٌّ عَلَيْهَا لَيْسَ لَهَا تَرْكُهُ كَمَا لَيْسَ لَهَا تَرْكُ الْعِدَّةِ فَلَمَّا سَاوَتِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي وُجُوبِ بَعْضِ الْإِحْدَادِ عَلَيْهَا سَاوَتْهَا فِي وُجُوبِ كُلِّهِ عَلَيْهَا.

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوبُ الْإِحْدَادِ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِي عِدَّتِهَا.

وَقَدْ قَالَ بِذَلِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ.

۳۱۰ - **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا أَتَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَمْ تَخْرُجَانِ فَقَالَ جَابِرٌ لَا فَقُلْتُ أَتَتَرَبَّصَانِ حَيْثُ أَرَادَتَا فَقَالَ جَابِرٌ لَا.

۳۱۱ - **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ

ہے پس اس بات کا احتمال ہے کہ یہ اس عدت میں ہو جو عقد نکاح کی وجہ سے واجب ہوتی ہے تو (اس صورت میں) مطلقہ عورت بھی اپنی عدت میں بیوہ کی طرح سوگ منائے گی اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ بیوہ کے ساتھ خاص ہے۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ فقہاء کے درمیان اختلاف ہے بعض حضرات نے فرمایا کہ مطلقہ عورت پر اس کی عدت کے دوران سوگ واجب نہیں ہے اور دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اس پر بھی بیوہ کی طرح عدت کے دوران سوگ لازم ہے تو ہم نے دیکھا کہ مطلقہ عورت کو عدت کے دوران اپنے گھر سے منتقل ہونے سے منع کیا گیا ہے جس طرح بیوہ کو روکا گیا ہے اور یہ اس پر واجب ہے تو جس طرح وہ عدت سے کنارہ کش نہیں ہو سکتی اسی طرح اس پر عمل کو بھی نہیں چھوڑ سکتی۔ اور جس طرح بعض سوگ کے سلسلے میں وہ بیوہ کے مساوی ہے تو تمام سوگ میں بھی اس کے برابر ہوئی۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوگیا کہ عدت کے دوران مطلقہ عورت پر بھی سوگ واجب ہے۔

متقدمین کی ایک جماعت نے یہی بات کہی ہے۔

حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا مطلقہ اور بیوہ عدت گزاریں یا وہاں سے چلی جائیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہ نکلیں میں نے عرض کیا جہاں چاہیں (عدت ختم ہونے کی) انتظار کریں؟ فرمایا نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے مطلقہ اور بیوہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ

كَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُطَلَّقَةِ إِنَّهَا لَا تَعْتَكِفُ وَلَا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَا تَخْرُجَانِ مِنْ بُيُوتِهِمَا حَتَّى تَوَفَّيَا أَجَلَهُمَا۔

نہ اعتکاف بیٹھیں اور نہ اپنے گھروں سے نکلیں یہاں تک کہ ان کی عدت پوری ہو جائے۔

۳۱۲ - فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذْنِهِ لِخَالَتِهِ فِي الْخُرُوجِ فِي جِدَادِ نَخْلِهَا فِي عِدَّتِهَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ثُمَّ قَدْ قَالَ هُوَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

اور یہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان کی خالہ کو عدت کے دوران کھوریں توڑنے کے لیے جانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی یہ حدیث ہم اس باب کے شروع میں ذکر کر چکے ہیں۔

۳۱۳ - فَهٰذَا دَلِيلٌ عَلَى ثُبُوتِ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ وَفِي حَدِيثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ تَسْوِيَتَهُ بَيْنَ الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَتَا فِي عِدَّتِهِمَا سَوَاءً فِي بَعْضِ الْإِحْدَادِ كَانَتَا كَذٰلِكَ فِي كُلِّ الْإِحْدَادِ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي بَعْضِ الْعِدَّةِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَجُعِلَ الْإِحْدَادُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مَا أُمِرَتْ بِهِ خَالَةُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ وَالْإِحْدَادُ إِنَّمَا هُوَ فِي الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ مِنَ الْعِدَّةِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَجُعِلَ الْإِحْدَادُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ۔

پھر وہ اس کے خلاف فرماتے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس بات کا منسوخ ہونا ثابت ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بات بھی ہم نے ذکر کی ہے کہ اس سلسلے میں بیوہ اور مطلقہ برابر ہیں تو جب وہ دونوں اپنی عدت کے دوران بعض سوگ میں برابر ہیں تو تمام سوگ میں بھی اسی طرح ہوں گی جب کہ شروع شروع میں بعض سوگ میں ایسا ہوتا تھا جیسا کہ ہم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث کے ضمن میں ذکر کیا پھر یہ منسوخ ہو گیا اور تمام عدت میں سوگ مقرر کر دیا گیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خالہ کو جو اجازت دی گئی تھی یہ اس وقت کی بات ہے جب سوگ تین دن ہوتا تھا پھر یہ منسوخ ہو گیا اور تمام عدت میں سوگ مقرر کر دیا گیا۔

۳۱۴ - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الْمُتَقَدِّمِينَ۔

اس سلسلے میں بھی متقدمین سے روایات آئی ہیں۔

مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مَنْصُورٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِسْوَةً

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ کی چند عورتوں کو جو بیوہ ہونے کے بعد گھر سے نکلی تھیں واپس لوٹا دیا۔

مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ تُوُفِّيَ عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ فَخَرَجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ۔

۳۱۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَا فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَبِهَا فَاقَةٌ شَدِيدَةٌ فَلَمْ يُرَخِّصَا لَهَا أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا وَتُصِيبَ مِنْ طَعَامِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا فَتَبِيتَ فِيهِ۔

۳۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَبِيتُ غَيْرَ بَيْتِهَا۔

۳۱۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ لَمَّا تُوُفِّيَ السَّائِبُ تَرَكَ زَرْعًا بِقَنَاةٍ فَجِئْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ السَّائِبَ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ضَيْعَةً مِنْ زَرْعٍ بِقَنَاةٍ وَتَرَكَ غِلْمَانًا صِغَارًا وَلَا حِيلَةَ لَهُمْ وَهِيَ لَنَا دَارٌ وَمَنْزِلٌ أَفَأَنْتَقِلُ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تَعْتَدِّي إِلَّا فِي الْبَيْتِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ زَوْجُكِ اذْهَبِي إِلَى ضَيْعَتِكِ بِالنَّهَارِ وَارْجِعِي إِلَى بَيْتِكِ بِاللَّيْلِ فَبِيتِي فِيهِ فَكُنْتُ أَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۳۱۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ

حضرت محمد بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا اور وہ سخت فاقے کا شکار تھی یہی فیصلہ کیا اور اسے گھر سے نکلنے کی اجازت نہ دی البتہ یہ کہ وہ دن کی روشنی میں جائے اور ان (خاندان والوں) کے ہاں کھانا کھا کر واپس آئے اور رات وہاں گزارے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیوہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے گھر کے علاوہ رات نہ گزارے۔

حضرت مسلم بن سائب رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں جب حضرت سائب کا انتقال ہوا تو انہوں نے "قناۃ" مقام میں کچھ زمین چھوڑی وہ فرماتی ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتی اور عرض کیا اے ابو عبدالرحمن! سائب انتقال کر گئے ہیں اور انہوں نے وادئ قناۃ میں کچھ زمین چھوڑی ہے انہوں نے چھوٹے چھوٹے بچے بھی چھوڑے ہیں جن کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے وہی ہمارا گھر بھی ہے اور ٹھکانا بھی، تو کیا میں وہاں منتقل ہو جاؤں؟ انہوں نے فرمایا تم اسی گھر میں عدت گزارو جس میں تمہارے خاوند کا انتقال ہوا اپنی زمین میں دن کے وقت جاؤ اور رات کو گھر واپس آجاؤ اور یہیں رات گزارو (فرماتی ہیں) پس میں اسی طرح کرتی تھی۔

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَۃُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ مَخْرَمَۃَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ اُمَّ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ تَقُوْلُ تُوُفِّیَ السَّائِبُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْخُرُوْجِ فَقَالَ لَا تَخْرُجِیْ مِنْ بَیْتِكِ اِلَّا لِحَاجَۃٍ وَلَا تَبِیْتِیْ اِلَّا فِیْہِ حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُكِ۔

۳۱۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا حُسَیْنُ ابْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَنْتَقِلُ الْمَبْتُوْتَۃُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِهَا فِیْ عِدَّتِهَا۔

۳۲۰ - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِی الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَۃِ ثَلٰثًا لَا تَنْتَقِلَانِ وَلَا تَبِیْتَانِ اِلَّا فِیْ بُیُوْتِهِمَا۔

۳۲۱ - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَتْ امْرَأَۃٌ فِیْ عِدَّتِهَا فَاشْتَکٰی اَبُوْهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنْ مَا تَرِیْنَ فَاِنَّ اَبِی اشْتَکٰی اَفَاٰتِیْهِ فَاُمَرِّضُهٗ فَقَالَتْ بِیْتِیْ فِیْ بَیْتِكِ طَرَفَیِ اللَّیْلِ۔

۳۲۲ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَۃُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ یَرٰی اَنْ تَخْرُجَ الْمُطَلَّقَۃُ اِلَی الْمَسْجِدِ قَالَ بُکَیْرٌ وَقَالَتْ عَمْرَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ تَخْرُجُ مِنْ غَیْرِ اَنْ تَبِیْتَ عَنْ بَیْتِهَا۔

۳۲۳ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ بِنْتَ سَعِیْدٍ کَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّۃَ فَانْتَقَلَتْ فَاَنْکَرَ ذٰلِكَ عَلَیْهَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ۔

وہ فرماتے ہیں میں نے ام مخرمہ سے سنا وہ فرماتی تھیں میں نے حضرت مسلم بن سائب کی ماں کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت سائب کا انتقال ہو گیا تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے باہر جانے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا ضرورت کے بغیر نہ نکلو اور رات بھی وہیں گزارو یہاں تک کہ تمہاری عدت ختم ہو جائے۔

حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس عورت کو طلاق بائن دی گئی ہو وہ عدت کے دوران اپنے خاوند کے گھر سے نہ نکلے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیوہ اور تین طلاقوں والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے گھروں سے منتقل نہ ہوں اور رات بھی اپنے گھر میں گزاریں۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک عورت اپنی عدت گزار رہی تھی تو اس کا باپ بیمار ہو گیا اس نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ کی کیا رائے ہے میرا باپ بیمار ہے کیا میں اس کے پاس جا کر بیمار پرسی کر سکتی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا رات کے دونوں کناروں میں اپنے گھر میں رہو (یعنی دن کو جا سکتی ہو)

حضرت مخرمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ مطلقہ عورت کا مسجد کی طرف جانا جائز سمجھتے تھے حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نکل سکتی ہے لیکن رات، اپنے گھر میں گزارے۔

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سعید کی صاجزادی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو طلاق بائن دی تو وہ اپنے گھر سے (دوسری جگہ) منتقل ہو گئیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بات کو ناپسند کیا۔

۳۲۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ يَمْنَعُهُنَّ مِنَ الْحَجِّ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیوہ عورتوں کو حج سے روکتے ہوئے مقام بیداء سے واپس کر دیتے تھے۔

۳۲۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَبِيتُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَا الْمُطَلَّقَةُ إِلَّا فِي بَيْتِهِمَا۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ بیوہ اور مطلقہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں ہی رات گزارے۔

۳۲۶ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدُّؤَلِيِّ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ طَلَّقَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ الْبَتَّةَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْعِرَاقِ فَسَأَلَتِ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَالْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَخَارِجَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ هَلْ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا فَكُلُّهُمْ يَقُولُ لَا تَقْعُدُ فِي بَيْتِهَا۔

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن دیلی (دؤلی) سے مروی ہے کہ حضرت علقمہ بن عبدالرحمٰن بن ابو سفیان نے اپنی ایک بیوی کو طلاق بائن دی پھر وہ عراق کی طرف چلے گئے ان کی بیوی نے حضرت ابن مسیب حضرت قاسم، حضرت سالم حضرت خارجہ اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ کیا وہ اپنے گھر سے باہر جا سکتی ہے؟ ان سب نے فرمایا نہیں وہ اپنے گھر میں بیٹھے۔

۳۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا وَالْمُخْتَلِعَةُ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُلَاعِنَةُ لَا تَخْتَضِبْنَ وَلَا تَتَطَيَّبْنَ وَلَا يَلْبَسْنَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَلَا يَخْرُجْنَ مِنْ بُيُوتِهِنَّ۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تین طلاقوں والی، خلع کرنے والی، بیوہ اور لعان کرنے والی عورتیں نہ خضاب لگائیں، نہ خوشبو لگائیں نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنیں اور نہ ہی اپنے گھروں سے نکلیں۔

فَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْآثَارَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ قَدْ مَنَعُوا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ السَّفَرِ وَالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا وَرَخَّصُوا لَهَا فِي الْخُرُوجِ فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا عَلَى أَنْ تَبِيتَ فِي بَيْتِهَا وَقَدْ قَرَنَ

تو یہ حضرات جن سے ہم نے یہ روایات نقل کی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ ہیں انہوں نے بیوہ عورت کو عدت کے دوران سفر کرنے اور گھر سے باہر جانے سے منع فرمایا البتہ دن کی روشنی میں باہر نکلنے کی اجازت دی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ رات، اپنے گھر میں گزارے ان میں سے بعض

بَعْدَهُمْ مَعَهَا الْمُطَلَّقَةَ الْمَبْتُوْتَةَ فَجَعَلَهَا كَذٰلِكَ فِيْ مَنْعِهِ إِيَّاهَا مِنَ السَّفَرِ وَالْإِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا وَلَمْ يُرَخِّصْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ لَهَا فِي الْخُرُوْجِ مِنْ بَيْتِهَا نَهَارًا كَمَا رَخَّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا.

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَنْعِهِمَا مِنَ السَّفَرِ فِيْ عِدَّتِهِمَا وَالْخُرُوْجِ مِنْ مَنْزِلِهِمَا إِلَّا مَا رُخِّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ بَيَاضِ نَهَارِهَا عَلَى الضَّرُوْرَةِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ كَانَتْ سَافَرَتْ بِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا.

۳۲۸- **وَذُكِرَ** فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ إِنَّ عَائِشَةَ حَجَّتْ بِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا.

۳۲۹- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنِيْ جَرِيْرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ حَجَّتْ عَائِشَةُ بِأُخْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ.

۳۳۰- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَجَّتْ بِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا.

۳۳۱- **حَدَّثَنَا** رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوْبَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت نے طلاق بائن والی عورت کو بھی اس کے ساتھ ملایا ہے اور اسے بھی عدت کے دوران سفر کرنے اور گھر سے دوسری جگہ منتقل ہونے میں اس کی طرح قرار دیا لیکن جس طرح بیوہ عورت کو دن کے وقت باہر جانے کی اجازت دی ہے اس کو نہیں دی۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ ان دونوں کو عدت کے دوران سفر کرنے اور گھر سے باہر جانے سے روکا جائے البتہ بیوہ کو ضرورت کے تحت دن کے وقت باہر جانے کی اجازت دی گئی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) کو ان کی عدت کے دوران اپنے ہمراہ سفر پر لے گئیں۔

حضرت عطا فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ہمشیرہ ام کلثوم کے ساتھ ان کی عدت کے دوران حج کیا۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن کو حج پر لے گئیں جب کہ وہ (حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے طلاق کی) عدت گزار رہی تھیں۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بہن حضرت ام کلثوم کی عدت کے دوران ان کے ساتھ حج کیا۔

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت عطاء بن ابو رباح سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت

مِثْلَهُ۔

قِيْلَ لَهُ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِلضَّرُوْرَةِ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ فِتْنَةٍ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ۔

۳۳۲۔ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَسَارَتْ عَائِشَةُ إِلٰى مَكَّةَ بَعَثَتْ عَائِشَةُ إِلٰى أُمِّ كُلْثُوْمٍ وَهِيَ بِالْمَدِيْنَةِ فَنَقَلَتْهَا إِلَيْهَا لَمَّا كَانَتْ تَتَخَوَّفُ عَلَيْهَا مِنَ الْفِتْنَةِ وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا فَهٰكَذَا نَقُوْلُ إِذَا كَانَتْ فِتْنَةٌ يُخَافُ عَلَى الْمُعْتَدَّةِ مِنَ الْإِقَامَةِ فِيْهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ فَهِيَ فِيْ سَعَةٍ مِّنَ الْخُرُوْجِ فِيْهَا إِلٰى حَيْثُ أَحَبَّتْ مِنَ الْأَمَاكِنِ الَّتِيْ تَأْمَنُ فِيْهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

بَابُ ۱۸۸ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ هَلْ لَهَا خِيَارٌ أَمْ لَا

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا فَلَمَّا عُتِقَتْ خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَجَعَلُوْا لِلْمُعْتَقَةِ الْخِيَارَ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَقَالُوْا إِنْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَلَهَا الْخِيَارُ وَإِنْ كَانَ حُرًّا فَلَا خِيَارَ لَهَا وَقَالُوْا إِنَّمَا كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا۔

کرتے ہیں۔

اس شخص کو (جواب میں) کہا جائے گا کہ یہ ضرورت کے تحت تھا کیونکہ وہ فتنہ کا دور تھا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ جانے لگیں تو انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو بلا لیا وہ اس وقت مدینہ طیبہ میں تھیں اور چونکہ انہیں ان کے بارے میں فتنے کا خوف تھا اس لیے انہوں نے ان کو وہاں سے منتقل کر لیا حالانکہ وہ عدت گزار رہی تھیں ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ جب حالت فتنہ ہو اور وہاں قیام سے عدت گزارنے والی عورت کے فتنے میں پڑنے کا خوف ہو تو اسے وہاں جانے کی اجازت ہے جہاں وہ فتنے سے محفوظ رہ سکتی ہو۔ وباللہ التوفیق۔

جس لونڈی کو آزاد کیا گیا اور اس کا خاوند بھی آزاد ہے تو کیا اسے (نکاح توڑنے کا) اختیار ہے یا نہ؟

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا جب حضرت بریرہ کو آزاد کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اختیار دی چنانچہ انہوں نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث کو اپناتے ہوئے آزاد کی جانے والی (لونڈی) کو اختیار دیا اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر اس کا خاوند غلام ہے تو اسے اختیار ہے اور اگر آزاد ہے تو اسے کوئی اختیار نہیں وہ فرماتے ہیں حضرت بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے۔

۳۳۴ - وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت بریرہ کا خاوند غلام تھا اور اگر وہ آزاد ہوتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے (حضرت بریرہ کو) اختیار نہ دیتے۔

۳۳۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُعْتِقَتْ بَرِيرَةُ خَيَّرَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا۔

حضرت اعمش، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت بریرہ آزاد کی گئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار دیا اور ان کا خاوند غلام تھا۔

قَالُوا فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تُخْبِرُ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْتُمُوهُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْهَا ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قِيلَ لَهُمْ أَمَّا هٰذَا الْحَرْفُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِنْ كَلَامِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِنْ كَلَامِ عُرْوَةَ۔ وَاحْتَجَّ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فِي تَثْبِيتِ مَا رَوَوْهُ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتا رہی ہیں کہ حضرت بریرہ کا خاوند غلام تھا تو یہ اس حدیث کے خلاف ہے جو تم نے بواسطہ حضرت اسود، ام المؤمنین سے روایت کی ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر وہ آزاد ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔

ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا ہو سکتا ہے یہ الفاظ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کلام سے ہوں اور ممکن ہے حضرت عروہ کے کلام سے ہوں۔

اس قول والوں نے حضرت بریرہ کے خاوند کے غلام ہونے کے بارے میں اپنی بات کو ثابت کرنے کے لیے اس طرح استدلال کیا ہے۔

۳۳۶ - بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُسَمّٰى مُغِيثًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ کا خاوند سیاہ فام تھا اور اس کا نام مغیث تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ کو اختیار دیا (اور پھر) عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔

۳۳۷ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے

قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ رَأَيْنَا زَوْجَهَا يَتْبَعُهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَكَلَّمَ لَهُ الْعَبَّاسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَطْلُبَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوْجُكِ وَأَبُوْ وَلَدِكِ فَقَالَتْ أَتَأْمُرُنِيْ بِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ قَالَتْ إِنْ كُنْتَ شَافِعًا فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ وَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ وَكَانَ عَبْدًا لِآلِ الْمُغِيْرَةِ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ.

ہیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو جب اختیار دیا گیا تو ہم نے ان کے خاوند کو دیکھا وہ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں ان کے پیچھے پیچھے جاتے تھے اور ان کے آنسو داڑھی پر بہہ رہے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی کہ وہ حضرت بریرہ کو طلب کریں (اور سمجھائیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ سے فرمایا وہ تیرا خاوند اور تیرے بچوں کا باپ ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اس بات کا حکم دے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ میں تو صرف سفارش کرتا ہوں، انہوں نے عرض کیا اگر آپ سفارش فرما رہے ہیں تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں اور انہوں نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا ان کو (حضرت بریرہ کے خاوند کو) مغیث کہا جاتا تھا اور وہ بنو مخزوم قبیلہ کے (خاندان) آل مغیرہ کے غلام تھے۔

قَالُوْا فَإِنَّمَا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ زَوْجَهَا كَانَ عَبْدًا.

یہ حضرات فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ کو صرف اس لیے اختیار دیا تھا کہ ان کے خاوند غلام تھے۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا إِذَا جَاءَتِ الْآثَارُ هٰكَذَا فَوَجَدْنَا السَّبِيْلَ إِلٰى أَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى غَيْرِ طَرِيْقِ التَّضَادِّ أَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا نَحْمِلَهَا عَلَى التَّضَادِّ وَالتَّكَاذُبِ وَيَكُوْنُ حَالُ رُوَاتِهَا عِنْدَنَا عَلَى الصِّدْقِ وَالْعَدَالَةِ فِيْمَا رَوَوْا حَتّٰى لَا نَجِدَ بُدًّا مِنْ أَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ قَدْ قِيْلَ فِيْهِ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا وَقِيْلَ فِيْهِ إِنَّهُ كَانَ حُرًّا جَعَلْنَاهُ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ عَبْدًا فِيْ حَالٍ حُرًّا فِيْ حَالٍ أُخْرٰى فَثَبَتَ بِذٰلِكَ تَأَخُّرُ إِحْدَى الْحَالَتَيْنِ عَنِ الْأُخْرٰى فَكَانَ الرِّقُّ قَدْ يَكُوْنُ بَعْدَهُ الْحُرِّيَّةُ وَالْحُرِّيَّةُ لَا يَكُوْنُ بَعْدَهَا رِقٌّ فَلَمَّا

ان حضرات کے خلاف پہلے قول والوں کی حجت یہ ہے کہ جب روایات اس (مذکورہ بالا) طریقہ پر مروی ہوں اور ہمارے پاس غیر متضاد معانی پر محمول کرنے کی سبیل ہو تو اس پر محمول کرنا بہتر ہے اس معنی پر محمول نہ کیا جائے جس سے ان روایات کا باہم تضاد اور ایک دوسرے کی تکذیب لازم آئے جبکہ ہمارے نزدیک ان روایات کے راوی بھی سچے اور عادل ہیں، ہاں اس کے خلاف معنی پر محمول کرنا ضروری ہو تو الگ بات ہے تو جب ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی یہی صورت ہے اور حضرت بریرہ کے خاوند کے بارے میں کہا گیا کہ وہ غلام تھے اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ آزاد تھے تو ہم انہیں یوں قرار دیں گے کہ وہ ایک حالت میں غلام تھے پھر دوسری حالت میں آزاد تھے تو ثابت ہوا کہ دونوں میں سے ایک حالت مؤخر ہے اور بعض اوقات غلامی کے بعد آزادی ہوتی ہے لیکن آزادی کے بعد غلامی نہیں ہوتی تو جب صورتِ حال یہ ہے تو ہم نے غلامی

كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا حَالَ الْعُبُوْدِيَّةِ مُتَقَدِّمَةً وَحَالَ الْحُرِّيَّةِ مُتَاَخِّرَةً۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ حُرًّا فِيْ وَقْتِ مَا خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ وَعَبْدًا قَبْلَ ذٰلِكَ هٰكَذَا تَصْحِيْحُ الْاٰثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَلَوِ اتَّفَقَتِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا عِنْدَنَا عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ عَبْدًا لِمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ اِذَا كَانَ حُرًّا زَالَ حُكْمُهٗ عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ لَمْ يَجِئْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا خَيَّرْتُهَا لِاَنَّ زَوْجَهَا عَبْدٌ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَانْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهَا خِيَارٌ اِذَا كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا فَلَمَّا لَمْ يَجِئْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَجَاءَ عَنْهُ اَنَّهٗ خَيَّرَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا نَظَرْنَا هَلْ يَفْتَرِقُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ الْحُرِّ وَحُكْمُ الْعَبْدِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْاَمَةَ فِيْ حَالِ رِقِّهَا لِمَوْلَاهَا اَنْ يَعْقِدَ النِّكَاحَ عَلَيْهَا لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَرَاَيْنَاهَا بَعْدَ مَا تُعْتَقُ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَسْتَاْنِفَ عَلَيْهَا عَقْدَ نِكَاحٍ لِحُرٍّ وَلَا لِعَبْدٍ فَاسْتَوٰى حُكْمُ مَا اِلَى الْمَوْلٰى فِي الْعَبِيْدِ وَالْاَحْرَارِ وَمَا لَيْسَ اِلَيْهِ فِي الْعَبِيْدِ وَالْاَحْرَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَرَاَيْنَاهَا اِذَا اُعْتِقَتْ بَعْدَ عَتْقِ مَوْلَاهَا نِكَاحَ الْعَبْدِ عَلَيْهَا يَكُوْنُ لَهَا الْخِيَارُ فِيْ حِلِّ النِّكَاحِ عَلَيْهَا كَانَ كَذٰلِكَ فِي الْحُرِّ اِذَا اُعْتِقَتْ يَكُوْنُ لَهَا حِلُّ نِكَاحٍ عَنْهَا قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ طَاؤٗسٍ۔

کی حالت کو مقدم اور آزادی کی حالت کو مؤخر قرار دیا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ جب حضرت بریرہ کو اختیار دیا گیا اس وقت وہ آزاد تھے اور اس سے پہلے غلام اس باب میں تصحیح روایات کی یہی صورت ہے اور اگر ہمارے نزدیک تمام روایات اس بات پر متفق بھی ہوں کہ وہ غلام تھے تب بھی اس میں ایسی بات نہیں پائی جاتی جو ان کے آزاد ہونے کی صورت میں اس حکم کو زائل کر دے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مروی نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا ہو میں نے اسے صرف اس لیے اختیار دیا ہے کہ اس کا خاوند غلام ہے اور اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار کی نفی ہو جاتی تو جب اس قسم کی بات مروی نہیں ہے اور روایات میں ہے کہ آپ نے اس حالت میں اختیار دیا کہ ان کے خاوند غلام تھے تو ہم نے غور و فکر کیا کہ کیا اس سلسلے میں آزاد اور غلام کے حکم میں فرق ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ لونڈی کا مالک اس کی غلامی کی حالت میں اس کا نکاح آزاد سے بھی کر سکتا ہے اور غلام سے بھی، اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس کی آزادی کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی خاوند آزاد ہو یا غلام، تو لونڈی کے مالک کا اختیار، آزاد یا غلام دونوں کے لیے ایک جیسا ہے اور جو اختیار اسے حاصل نہیں اس میں بھی آزاد اور غلام برابر ہیں تو جب بات پھر اسی طرح ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب مالک نے اس کا نکاح کسی غلام کے ساتھ کیا تو آزاد ہونے کے بعد اسے نکاح توڑنے کا اختیار ہوتا ہے تو ہمارے بیان کردہ قیاس کا تقاضا ہے کہ آزاد مرد کے ساتھ نکاح کی صورت میں بھی آزادی کے بعد اسے نکاح توڑنے کا اختیار ہو حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت طاؤس سے بھی مروی ہے۔

۳۳۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لِلْأَمَةِ الْخِيَارُ إِذَا أُعْتِقَتْ وَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ قُرَشِيٍّ ۔

حضرت سفیان، حضرت ابن طاؤس سے اور وہ حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ لونڈی کو جب آزاد کیا جائے تو اسے اختیار حاصل ہو جاتا ہے چاہے وہ کسی قرشی کی بیوی ہو۔

۳۳۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَهَا الْخِيَارُ يَعْنِي فِي الْعَبْدِ وَالْحُرِّ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

حضرت ابن جریج، ابن طاؤس سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اسے اختیار حاصل ہے یعنی خاوند آزاد ہو یا غلام (دونوں صورتوں میں) وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت حسن بن مسلم نے اسی کی مثل خبر دی ہے۔

بَابُ ۱۸۹ الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَتٰى يَقَعُ الطَّلَاقُ

جب بیوی کو کہے تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے تو کب طلاق واقع ہوگی۔

۳۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا تو آپ نے فرمایا یہ ہر رمضان المبارک کے تمام مہینے میں ہوتی ہے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا فِي كُلِّ رَمَضَانَ فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهَا قَدْ تَكُونُ فِي أَوَّلِهِ وَفِي وَسَطِهِ كَمَا قَدْ تَكُونُ فِي آخِرِهِ ۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَيَحْتَمِلُ أَنَّهَا فِي كُلِّ رَمَضَانَ تَكُونُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَعَ أَنَّ أَصْلَ هٰذَا الْحَدِيثِ مَوْقُوفٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْأَثْبَاتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ (رات) تمام رمضان المبارک میں ہوتی ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ اس باب کی دلیل ہے کہ جس طرح یہ رات کبھی مہینے کے آخر میں ہوتی ہے اسی طرح کبھی اس کے شروع میں اور (کبھی) درمیان میں بھی ہوتی ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ پورے رمضان میں ہوتی ہے، میں اس معنیٰ کا بھی احتمال ہے اور یہ احتمال بھی ہے کہ قیامت تک یہ رمضان المبارک کے پورے مہینے میں ہوگی باوجودیکہ اصل میں یہ حدیث موقوف ہے جیسا کہ معتبر راویوں نے ابو اسحٰق (ہمدانی) سے روایت کیا ہے

۳۴۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ

حضرت حسن بن صالح، ابو اسحٰق سے وہ حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن وہ اسے مرفوعاً نقل نہیں کرتے۔

٣٤٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت شعبہ، حضرت ابو اسحٰق ہمدانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِلَفْظٍ غَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ.

ابوالاحوص نے ابو اسحٰق سے ان الفاظ کے بغیر (دوسرے الفاظ سے) روایت کیا ہے۔

٣٤٣ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي رَمَضَانَ كُلِّهِ.

حضرت ابوالاحوص حضرت ابو اسحٰق سے اور وہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ پورے ماہ رمضان میں ہے۔

فَإِنْ كَانَ هَذَا هُوَ لَفْظُ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ يُرِيدُ أَنَّهَا فِي كُلِّ الشَّهْرِ.

اگر اس حدیث کے یہی الفاظ ہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ "فی کل رمضان" کا معنی یہ ہے کہ پورے مہینے میں ہوتی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذَلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

---

٣٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْجَارُودِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ تَحَرَّوْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسے ماہ رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

---

٣٤٥ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت اسماعیل بن جعفر، حضرت عبداللہ بن دینار سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت زہری نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایت بتائی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن دینار سے روایت کرتے ہوئے حضرت مالک کے سامنے پڑھا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام کے واسطہ سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ اَسَاَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَسْاَلُ النَّاسَ

حضرت مالک بن مرثد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں صحابہ کرام سے اس کے بارے میں پوچھتا تھا حضرت عکرمہ فرماتے ہیں ان کا مطلب ہے کہ میں بہت پوچھا کرتا تھا (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے عرض

عَنْهَا قَالَ عَنْ مَا يَعْنِي أَشْبَعُ سُؤَالًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي رَمَضَانَ هِيَ أَوْ فِي غَيْرِهِ قَالَ فِي رَمَضَانَ قُلْتُ وَتَكُونُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوا فَإِذَا رُفِعُوا رُفِعَتْ قَالَ بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قُلْتُ فِي أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ قَالَ فِي الْعَشْرِ الْأُوَلِ أَوْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فِي أَيِّ الْعَشْرَيْنِ هِيَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّي عَلَيْكَ لَتُخْبِرُنِي فِي أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ لَوْ شَاءَ لَأَطْلَعَكُمْ عَلَيْهَا الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا۔

کیا یا رسول اللہ! مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں بتائیے کہ وہ رمضان المبارک میں ہے یا کسی دوسرے مہینے میں؟ آپ نے فرمایا "رمضان المبارک کے مہینے میں" میں نے عرض کیا یہ انبیاء کرام کے ساتھ ہوتی جب وہ پردہ فرما لیتے ہیں تو یہ بھی اٹھائی جاتی ہے آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ یہ قیامت تک آتی رہے گی میں نے پوچھا یہ رمضان المبارک کے کس حصے میں ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا پہلے یا آخری عشرہ میں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی باتیں کرتے رہے اور میں بھی باتیں رہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دونوں میں سے کس عشرہ ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اس کے بعد مجھ سے کچھ نہ پوچھنا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں باتیں کرتے رہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو آپ پر ہے آپ مجھے ضرور بتائیں کہ وہ کس عشرہ میں ہوتی ہے؟ تو آپ نے مجھ پر اس قدر غصہ فرمایا کہ اس سے پہلے اور بعد کبھی اس قدر غصہ نہیں فرمایا پھر ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہیں اس پر مطلع کر دے گا اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو اس کے بعد مجھ سے کچھ نہ پوچھنا۔

۳۵۱ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَدْ خَلَتْ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي هٰذِهِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ الَّتِي بَقِيَتْ مِنَ الشَّهْرِ۔

حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن انیس انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا اس وقت بائیس راتیں گزر چکی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینے کی ان بقیہ سات راتوں میں تلاش کرو۔

---

۳۵۲ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّهُ

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے آج کی رات تلاش کرو اور وہ

سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ وَتِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا إِذًا أُوْلَى ثَمَانٍ فَقَالَ بَلْ أُوْلَى سَبْعٍ فَإِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا قَصَدَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ لِأَنَّ ذٰلِكَ الشَّهْرَ كَانَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ۔

۳۵۳۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ زَيْدِ بْنُ أَبِي الْغَمْرِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي عَلَى الْبَابِ إِذْ مَرَّ بِنَا ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ فَقَالَ أَبِي مَا سَمِعْتَ مِنْ أَبِيْكَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ يُنَازِعُنِي الْبَادِيَةُ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ آتِ فِيْهَا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ ائْتِ فِي لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

۳۵۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَخِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَجُلًا فِي زَمَنِ عُمَرَ قَالَ جَلَسَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أُنَيْسٍ فِي مَجْلِسِ جُهَيْنَةَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا يَحْيٰى هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ شَيْئًا فَقَالَ نَعَمْ جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ هٰذَا الشَّهْرِ

تیئسویں (۲۳) رات تھی ایک شخص نے کہا یہ (بقیہ) آٹھ میں سے پہلی ہوئی تو آپ نے فرمایا بلکہ سات میں سے پہلی کیوں کہ مہینہ (بعض اوقات) پورا نہیں ہوتا (یعنی انتیس دن کا ہوتا ہے)

تو اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ لیلۃ القدر آخری سات راتوں میں ہوتی ہے اور آپ نے تیئسویں (۲۳) رات کا قصد فرمایا کیونکہ وہ مہینہ انتیس دن کا تھا۔

حضرت یعقوب بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ گھر کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے پاس سے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے گزرے میرے والد نے پوچھا آپ نے اپنے والد سے کیا سنا کہ وہ لیلۃ القدر کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بات ذکر کرتے تھے انہوں نے فرمایا میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے تھے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! دیہاتی لوگ مجھ سے لیلۃ القدر کے بارے میں جھگڑتے ہیں تو مجھے بتایئے کہ میں کس رات مدینہ طیبہ میں آؤں؟ آپ نے فرمایا تیئسویں (۲۳) رات آنا۔

حضرت معاذ بن عبداللہ اپنے بھائی عبداللہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں تھے فرماتے ہیں رمضان المبارک کے آخر میں جہینہ کی مجلس میں حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بیٹھے میں نے ان سے عرض کیا اے ابو یحییٰ کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مبارک رات کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" ہم مہینے کے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم اس مبارک رات کو کب تلاش کریں؟ آپ نے فرمایا یہ رات تیئسویں (۲۳) رات کی شام کو تلاش

فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَتٰى نَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ فَقَالَ الْتَمِسُوْهَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لِمَسَاءِ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَهِيَ إِذًا أُوْلٰى ثَمَانٍ فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِأُوْلٰى ثَمَانٍ وَلٰكِنَّهَا أُوْلٰى سَبْعٍ مَا تُرِيْدُ بِشَهْرٍ لَا يَتِمُّ.

۳۵۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْبَادِيَةِ فَقُلْنَا إِنْ قَدِمْنَا بِأَهْلِنَا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَإِنْ خَلَّفْنَاهُمْ أَصَابَهُمْ ضَيْعَةٌ فَبَعَثُوْنِيْ وَكُنْتُ أَصْغَرَهُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَنَا بِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ.

۳۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ قَالَ سَأَلْتُ ضَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَكَانَ يَنْزِلُ كَذٰلِكَ.

۳۵۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِيْ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ كَأَنِّيْ أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ فَأَصَابَتْنَا لَيْلَةٌ مَطَرٌ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ

کہ ان لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا تو اس طرح یہ آٹھ میں سے پہلی رات ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ سات میں سے پہلی رات ہے جو مہینہ پورا نہ ہو اس کے بارے میں تیرا کیا حساب ہے (مطلب یہ ہے کہ یہ انتیس دنوں کا مہینہ ہے اور اس حساب سے بائیس راتوں بعد سات باقی رہ جاتی ہیں)

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم دیہات میں رہتے تھے تو ہم نے سوچا کہ اگر ہم اہل و عیال کے ساتھ آئیں تو مشقت اٹھانی پڑے گی اور اگر ہم ان کو پیچھے چھوڑ آئیں تو انہیں نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے تو سب نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور میں ان سب سے چھوٹا تھا میں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو آپ نے ہمیں تیئسویں رات (کو مدینہ طیبہ آنے) کا حکم دیا۔

حضرت بکیر بن الاشج فرماتے ہیں میں نے حضرت حمزہ بن عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے اپنے والد سے سُنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (نقل کرتے ہوئے) خبر دیتے تھے کہ اسے تیئسویں رات میں تلاش کرو تو وہ اس طرح (مدینہ طیبہ) اترتے تھے۔

حضرت بشر بن سعید، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو لیلۃ القدر میں یوں دیکھا کہ گویا میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں تو اس رات ہم پر بارش ہو گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے اور

فَرَأَيْتُهُ يَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ۔

فَأَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَإِنَّ فِيهِ الْأَمْرَ بِتَحَرِّيهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ فِي تِلْكَ السَّبْعِ دُونَ سَائِرِ الشَّهْرِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ فِي تِلْكَ السَّبْعِ وَأَنْ تَكُونَ فِي غَيْرِهَا مِنَ الشَّهْرِ إِلَّا أَنَّهَا أَكْثَرُ مَا تَكُونُ فِي تِلْكَ السَّبْعِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّحَرِّي فِيهَا كَذٰلِكَ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَحَرَّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنَ الشَّهْرِ۔

۳۵۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

۳۵۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَجُلٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي النَّوْمِ كَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ۔

فَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہ تیئسویں رات تھی۔

جو احادیث ہم نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہیں ان میں لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے۔

تو اس میں احتمال ہے کہ یہ رات ان سات راتوں میں ہو پورے مہینے میں نہ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان سات راتوں میں ہوتی ہو اور ان کے علاوہ مہینے کی دوسری راتوں میں بھی لیکن اکثر ان سات راتوں میں ہوتی ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے ان کو ان راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ اس رات کو مہینے (ماہ رمضان) کے آخری عشرہ میں تلاش کریں۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے خواب میں لیلۃ القدر کو دیکھا گویا وہ آخری عشرہ کی ستائیسویں یا انتیسویں رات تھی (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بھی تمہاری خواب جیسا خواب دکھایا گیا یہ دونوں متفق ہو گئے اسے آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے مطابق

وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنْ تُتَحَرَّى فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ كَمَا أَمَرَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَيْضًا أَنْ يَتَحَرَّوْا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَلَمْ يَكُنْ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِنْ أَمْرِهِ إِيَّاهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ تُلْتَمَسُ أَيْضًا فِيمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَلَمْ يَدُلَّ لَنَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ دُونَ سَائِرِ الشَّهْرِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ السَّبْعُ الْأَوَاخِرُ أَمَرَ بِالْتِمَاسِهَا فِيهِمَا بَعْدَ مَا أَمَرَ بِالْتِمَاسِهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ فَتَكُونُ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ تُتَحَرَّى دُونَ مَا سِوَاهَا مِنَ الشَّهْرِ وَذٰلِكَ تَحَرٍّ لَا حَقِيقَةَ مَعَهُ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری دس دنوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا جیسا کہ اس سے پہلی روایات میں جو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت کی ہیں آپ نے اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا

تو آخری سات راتوں میں تلاش کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پہلے بیان کی گئی اس روایت کی نفی نہیں کرتی جس میں دس دنوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس بات سے کہ وہ آخری ہفتہ میں ہے تمام مہینے میں نہیں، صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ سات دنوں میں تلاش کا حکم دس دنوں میں تلاش کرنے کے حکم سے بعد کا ہے جیسا کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے تو سات دنوں میں تلاش کرنا ہوگا اس کے علاوہ مہینے کے دوسرے دنوں میں نہیں اور یہ تلاش بھی کوئی قطعی بات نہیں۔

فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْلَمَ هَلْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ.

تو ہم نے ارادہ کیا کہ معلوم کریں کیا اس مفہوم پر دلالت کرنے والی کوئی بات بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۳۶۰ - فَإِذَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَإِنْ عَجَزَ أَحَدُكُمْ وَضَعُفَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي.

تو حضرت عقبہ بن حریث فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ آپ نے فرمایا اس کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور اگر تم میں سے کوئی عاجز آجائے اور کمزور ہوجائے تو باقی سات راتوں سے مغلوب نہ ہوجائے (یعنی ان میں ضرور تلاش کرے)

۳۶۱ - فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَدْ تَكُونُ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ أَحْرَى مِنْ أَنْ تَكُونَ فِيمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

تو جو کچھ ہم نے بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ رات کبھی آخری ہفتہ میں ہوتی ہے تو یہ بات آخری دس دنوں میں ہونے کی نسبت زیادہ مناسب ہے۔

٣٦٢ - وَ اَمَّا مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْاَمْرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْتَمِسَهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ وَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ تُلْتَمَسُ فِيْ كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ قَبْلَ السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَيَخْرُجُ ذٰلِكَ مِمَّا اُمِرَ فِيْهِ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ لِاَنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ لَّا يَنْقُصَ عَنْ ثَلَاثِيْنَ فَتَكُوْنُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ اُوْلٰى ثَمَانٍ بَقِيْنَ فَدَلَّ عَلٰى مَعْنٰى مَا اَشْكَلَ مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَهُ بِذٰلِكَ فِيْ شَهْرٍ كَانَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ اُوْلٰى سَبْعٍ لَا اُوْلٰى ثَمَانٍ فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْمَا اَمَرَ فِيْهِ بِالْتِمَاسِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ وَذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَى التَّحَرِّيْ لَا عَلَى الْيَقِيْنِ۔

٣٦٣ - وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَكُوْنُ بِبَادِيَةٍ يُقَالُ لَهَا الْوَطْاَةُ وَاِنِّيْ بِحَمْدِ اللّٰهِ اُصَلِّيْ بِهِمْ فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ اَنْزِلُهَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَاُصَلِّيْهَا فِيْهِ قَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَصَلِّهَا فِيْهِ وَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَسْتَتِمَّ اٰخِرَ الشَّهْرِ فَافْعَلْ وَاِنْ اَحْبَبْتَ فَكُفَّ فَكَانَ اِذَا صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَا يَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ

اور جو کچھ ہم نے حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسے تیئسویں رات میں تلاش کریں تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اسے ہر رمضان میں اسے صرف اسی رات میں تلاش کیا جائے پس اگر یہ بات اس طرح ہے تو ہو سکتا ہے کبھی یہ آخری ہفتہ سے پہلے ہو تو اس سے یہ آخری ہفتہ میں تلاش کرنے والے حکم سے خارج ہو جائے گا کیونکہ مہینہ بعض اوقات تیس دنوں سے کم نہیں ہوتا اس طرح یہ رات آخری آٹھ راتوں میں سے پہلی رات ہوگی تو اس سلسلے میں جو اشکال ہے اس کا حل اس روایت میں ہے جو ہم نے اس سے پہلے حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس بات کا حکم انتیس دنوں والے مہینے میں دیا تھا تو یہ رات آخری سات راتوں میں سے پہلی ہوگی آٹھ میں سے نہیں تو یہ بھی اس حکم میں شامل ہوگی جو آخری سات دنوں میں تلاش کرنے سے متعلق ہے ان سب باتوں کی بنیاد محض غور و فکر ہے یقین نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جنگل میں ہوتا ہوں جسے وطاۃ کہا جاتا ہے اور الحمد للہ! میں ان لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں تو مجھے اس رات کے بارے میں حکم فرمائیں جب میں اس مسجد (مسجد نبوی) میں آکر نماز پڑھوں آپ نے فرمایا تیئسویں رات کو آکر یہاں نماز پڑھنا پھر اگر تم مہینے کے باقی دن یہاں مکمل کرنا چاہو تو ایسا کر لینا اور اگر چاہو تو رک جانا (یعنی آئندہ دنوں میں نہ آنا چاہو تو نہ آنا) پس جب وہ عصر کی نماز پڑھتے تو مسجد میں داخل ہو جاتے اور کسی حاجت کے بغیر باہر نہ نکلتے حتیٰ کہ صبح کی نماز پڑھ لیتے جب صبح کی نماز پڑھتے تو ان کی سواری دروازے پر کھڑی ہوتی۔

[illegible]

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ اللَّيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فِي التَّحَرِّي مَا لَمْ يَجْعَلْ لِسَائِرِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

تو اس حدیث کے مطابق (لیلۃ القدر کی) تلاش کے سلسلے میں جو اہمیت تیئسویں رات کو دی گئی وہ آخری ہفتہ کی باقی راتوں کو نہیں دی گئی۔

۳۶۴ - وَقَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ ثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا فَأُنْسِيتُهَا فَتَحَرَّهَا فِي النِّصْفِ الْآخِرِ ثُمَّ عَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ تَمْضِي مِنَ الشَّهْرِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَأَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ كَانَ يُحْيِي لَيْلَةَ سِتَّ عَشْرَةَ إِلَى لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ تَقْصُرُ۔

حضرت عطیہ بن عبد اللہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا میں نے اسے دیکھا پھر وہ مجھے بھلا دی گئی پس تم اسے (رمضان المبارک کے) آخری نصف میں تلاش کرو، وہ پھر لوٹے اور سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب مہینے کی تیئس راتیں گزر جائیں (تو تلاش کرنا) حضرت عبد العزیز فرماتے ہیں مجھے میرے والد (حضرت بلال بن عبد اللہ بن انیس) نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن انیس سولہویں رات سے تیئسویں رات تک (لیلۃ القدر کو) تلاش کرتے پھر (تلاش میں) کمی کر دیتے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَحَرَّاهَا فِي النِّصْفِ الْأَخِيرِ مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يَتَحَرَّاهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَقَدْ رَجَعَ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ إِلَى مَعْنَى مَا رَوَيْنَا قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مہینے کے آخری نصف میں تلاش کرنے کا حکم دیا پھر حکم دیا کہ تیئسویں رات میں تلاش کریں تو اس حدیث کا مفہوم بھی اس حدیث کی طرف لوٹ گیا جو ہم نے اس سے پہلے حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ بِتَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَلَى أَنَّ تَحَرِّيَهُ ذٰلِكَ إِنَّمَا تَكُونُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ كَذٰلِكَ لِرُؤْيَاهُ الَّتِي كَانَ رَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَتْ قَدْ تَكُونُ فِي غَيْرِهَا مِنَ السِّنِينَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

تو ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو لیلۃ القدر کی تلاش کے سلسلے میں جو حکم دیا وہ اسی سال کے ساتھ خاص ہو کیونکہ آپ نے خواب میں اسی طرح دیکھا اور دوسرے سالوں میں اس کے خلاف ہو۔

فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي رُؤْيَاهُ الَّتِي كَانَ رَآهَا مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْهُ فِي حَدِيثِ بِشْرٍ

اور جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے سلسلے میں بشر بن سعید کی روایت

ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ -

۳۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اِعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةُ عِشْرِيْنَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ مَنْ كَانَ خَرَجَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّيْ أُرِيْتُ اللَّيْلَةَ وَإِنِّيْ أُنْسِيْتُهَا وَإِنِّيْ رَأَيْتُ أَنِّيْ أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ وِتْرٍ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ إِذَا سَحَابٌ مِثْلُ الْجِبَالِ فَمُطِرْنَا حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَسَقْفُهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ حَتّٰى رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ أَنْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهَا كَانَتْ عَامَئِذٍ فِيْ لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْعَامُ هُوَ عَامٌ آخَرُ خِلَافُ الْعَامِ الَّذِيْ كَانَتْ فِيْهِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ وَذٰلِكَ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّا -

۳۶۶- وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ

میں حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف مروی ہے۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں حضرت ابوسلمہ نے ان سے بیان کیا فرماتے ہیں میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا ہاں! ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کے درمیانے عشرہ میں اعتکاف بیٹھے جب بیس تاریخ کی صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا جو باہر نکلا ہے وہ واپس لوٹ جائے مجھے یہ رات دکھائی گئی پھر مجھے بھلا دی گئی اور میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں پس تم اسے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو حضرت ابوسعید فرماتے ہیں ہم نے آسمان پر کوئی بادل نہ دیکھا جب اکیسویں رات ہوئی تو پہاڑوں کی طرح بادل آئے اور بارش برسنا شروع ہوئی حتیٰ کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی ان دنوں مسجد کی چھت کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی میں نے یہاں تک دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہے ہیں حتیٰ کہ میں نے کیچڑ کا نشان آپ کی ناک مبارک پر دیکھا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ اس سال لیلۃ القدر اکیسویں رات تھی تو ہوسکتا ہے یہ کوئی دوسرا سال ہو وہ سال نہ ہو جس کا حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر ہے کہ اس میں تیئسویں رات لیلۃ القدر تھی۔ دونوں حدیثوں کو اس مفہوم پر کرنا بہتر ہے تاکہ تضاد ثابت نہ ہو۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی

غَسَّانٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ تَكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِى التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

٣٦٧ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهَا فِىْ لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا فَقَدْ اَمَرَهُمْ بَعْدَ رُؤْيَتِهٖ اِيَّاهَا اَنْ يَّتَحَرَّوْهَا فِيْمَا بَعْدُ فِى التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ فِىْ عَامٍ فِىْ لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِيْمَا بَعْدُ فِىْ لَيْلَةٍ غَيْرِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِىْ ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ اُنَيْسٍ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

وَقَدْ رُوِىَ فِىْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

٣٦٨ - مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِىْ بَعْضُ اَهْلِىْ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ۔

٣٦٩ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى

ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تاکہ ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتائیں تو دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا آپ نے فرمایا میں تعیین لیلۃ القدر کے بارے میں بتانے کے لیے باہر آیا تھا پس فلاں فلاں کے درمیان جھگڑا ہونے کی وجہ سے اُسے اٹھا لیا گیا ہو سکتا ہے یہ بات تمہارے لیے بہتر ہو تم اسے ان راتوں میں تلاش کرو جب مہینہ ختم ہونے میں نو، سات، یا پانچ راتیں رہتی ہوں (یعنی اکیسویں تیئیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو)

حضرت ثابت اور حمید بواسطہ حضرت انس، حضرت عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک معین رات میں دیکھا اور اسے دیکھنے کے بعد صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ اسے اکیسویں، تیئسویں یا پچیسویں رات میں تلاش کریں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ یہ رات کسی سال کوئی خاص رات ہوتی ہے اس کے بعد کوئی دوسری رات ہوتی ہے تو یہ اس معنیٰ پر دلالت ہے جسے ہم حضرت ابن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختیار کیا۔
اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے بعض گھر والوں نے بیدار کیا تو میں اسے بھول گیا پس تم اسے آنے والے دس دنوں (آخری عشرہ) میں تلاش کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنِيْ أَبُوْسَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ۔

۲۷۰- **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ كَانَ أُرِيَهَا أَنَّهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَذٰلِكَ قَبْلَ كَوْنِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمَرَ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْمَا بَعْدَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ عَامَيْنِ فَرَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَحَدِهِمَا مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ كَوْنِ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَذٰلِكَ لَا يَنْفِيْ أَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامِ مِنَ الْأَعْوَامِ الْجَائِيَةِ فِيْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ وَيَكُوْنُ مَا ذَكَرَهُ عُبَادَةُ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِعَيْنِهَا ثُمَّ خَرَجَ لِيُخْبِرَهُمْ بِهَا فَرُفِعَتْ ثُمَّ أَمَرَهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَعْوَامِ فِي السَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ وَالتَّاسِعَةِ وَذٰلِكَ أَيْضًا كُلُّهُ عَلَى التَّحَرِّيْ لَا عَلَى الْيَقِيْنِ۔

۲۷۱- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا

ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے وہ بھلا دی گئی پس تم اسے آخری دن دنوں میں تلاش کرو۔

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

تو اس حدیث میں یہ بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رات بطور لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی آپ اسے بھول گئے اور یہ بات اس رات کے آنے سے پہلے ہوئی اس لیے آپ نے اسے مہینے کے باقی دنوں میں سے آخری دس دنوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا۔

تو یہ بات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ یہ واقعہ دو سالوں میں ہوا ہو ایک سال آپ نے وہ کچھ دیکھا جس کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت کرتے ہوئے کیا کہ آپ نے لیلۃ القدر کو اس کے آنے سے پہلے دیکھا اور یہ اس بات کی نفی نہیں کرتی کہ آئندہ سالوں میں آپ نے اسے مہینے کے آنے سے پہلے دیکھا ہو اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کے بارے میں ایک معین رات پر آگاہی حاصل ہو چکی تھی پھر آپ صحابہ کرام کو بتانے کے لیے تشریف لائے تو اسے اٹھا لیا گیا پھر اس کے بعد آپ نے ان کو آنے والوں سالوں میں اسے ستائیسویں۔ پچیسویں اور انتیسویں راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا اور یہ سب کچھ تلاش اور غور و فکر پر مبنی

حضرت ابونضرہ، حضرت ابوسعید سے اور وہ نبی اکرم

أسد قال ثنا حماد بن سلمة عن حميد عن أبي نضرة عن أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال اطلبوا ليلة القدر في العشر الأواخر تسعا يبقين وسبعا يبقين وخمسا يبقين.

فقد يجوز أن يكون أراد بذلك العام الذي كان اعتكف فيه وأري ليلة القدر فأنسيها إلا أنه كان علم أنها في وتر فأمرهم بالتماسها في كل وتر من ذلك العشر ثم جاء المطر فاستدل بما أنها كانت في عامه ذلك في تلك الليلة بعينها وليس في ذلك دليل على وقتها في الأعوام الجائية بعد ذلك هل هي في تلك الليلة بعينها أو فيما قبلها أو فيما بعدها. وقد يجوز أيضا أن يكون ما حكاه أبو نضرة في هذا عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم هو الأعوام كلها فيعود معنى ذلك إلى معنى ما رويناه متقدما في هذا الباب عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما إلا أن في حديث أبي سعيد رضي الله عنه زيادة معنى واحد وهو أنها تكون في الوتر.

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا لیلۃ القدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو جب نو راتیں باقی رہیں، سات راتیں باقی رہیں اور پانچ رات باقی رہیں۔

تو ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ سال مراد ہو جس میں آپ نے اعتکاف فرمایا اور آپ کو لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر اسے بھلا دیا گیا البتہ آپ کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ یہ کسی طاق رات میں ہے تو آپ نے ان کو اس عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا پھر بارش نازل ہوئی تو آپ نے یوں استدلال کیا کہ اس سال یہ اُس خاص رات میں ہوئی ہے لیکن اس میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ کیا آئندہ سالوں میں بھی یہ اسی خاص رات میں ہے یا اس سے پہلے یا بعد ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس روایت میں جو کچھ حضرت ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ تمام سالوں کی بات ہو تو اس کا معنی بھی اسی معنی کی طرف لوٹ گیا جسے ہم نے اس سے پہلے اس باب میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا البتہ حضرت ابو سعید کی روایت میں ایک معنی کا اضافہ ہے کہ یہ

۳۷۲- **وقد** حدثنا أحمد بن داود قال ثنا عبد الرحمن بن صالح الأزدي قال ثنا حسين بن علي الجعفي عن زائدة عن عاصم بن كليب عن أبيه عن ابن عباس عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التمسوا ليلة القدر في العشر الأواخر من رمضان وترا.

حضرت ابن عباس، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

قال أبو جعفر فالكلام في هذا أيضا مثل الكلام في حديث أبي نضرة عن أبي سعيد رضي الله عنه.

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں اُس حدیث کی طرح کلام ہے جسے حضرت ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۷۳- **حدثنا** محمد بن عمرو بن يونس قال ثنا معاوية عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت قال رسول الله

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْهَا لِعَشْرٍ يَبْقَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا أَيْضًا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان المبارک کی دس راتیں باقی ہوں تو لیلۃ القدر کو تلاش کرو اس حدیث میں بھی وہی کلام ہے جو حضرت ابونضرہ کی روایت میں ہے۔

۳۷۴- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ يَعْنِيْ

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے (یعنی لیلۃ القدر کو) ستائیسویں رات میں تلاش کرو۔

۳۷۵- **حَدَّثَنَا** بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ أَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۷۶- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ أَنَّهَا لَيْلَةُ السَّابِعَةِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا لَيْلَةَ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ یہ آخری دس راتوں میں سے ساتویں رات میں ہے لہذا جو شخص اسے ڈھونڈنا چاہے وہ آخری دس راتوں میں سے ساتویں رات میں تلاش کرے۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ عَامٍ بِعَيْنِهِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ كُلِّ الْأَعْوَامِ كَذٰلِكَ إِلَّا أَنَّ ذٰلِكَ عَلَى التَّحَرِّيْ لَا عَلَى الْيَقِيْنِ وَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ مِمَّا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى التَّحَرِّيْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ لَمَّا قَدْ كَانَ أُرِيَهَا مِنْ وَقْتِهَا الَّذِيْ تَكُوْنُ فِيْهِ فَأُنْسِيَهَا فَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّنَا عَلَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَيُّ لَيْلَةٍ

اس بات کا احتمال ہے کہ یہ کبھی کسی معین سال کے بارے میں ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر سال اسی طرح ہوتا ہو لیکن یہ غور و فکر پر مبنی ہے یقینی نہیں ہے اس طرح جو کچھ ہم نے اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تو ہو سکتا ہے کہ اس سال تلاش و جستجو کی صورت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات آئی ہو کہ آپ کو اس کے وقوع کا وقت دکھایا گیا پھر اسے بھلا دیا گیا۔ تو ان روایات میں سے کوئی روایت بھی اس رات کے تعین پر دلالت نہیں کرتی البتہ

هِيَ بِعَيْنِهَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ هِيَ عَشْرُ الْأُوَلِ أَوْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ إِذْ سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِهَا عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِهِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ رمضان المبارک سے پہلے عشرہ میں یا آخری دس دنوں میں ہے یہ بات آپ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے لیلۃ القدر کا وقت پوچھنے پر فرمائی ہم نے باب کے شروع میں ان سے مروی حدیث میں اسے ذکر کیا ہے۔

فَنَفَى بِذَلِكَ أَنْ تَكُونَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ وَثَبَتَ أَنَّهَا فِي إِحْدَى الْعِشْرِينَ إِمَّا فِي الْأَوَّلِ وَإِمَّا فِي الْآخِرِ.

تو اس سے اس کے درمیانے عشرہ میں ہونے کی نفی ہوگئی اور ثابت ہوگیا کہ یہ بیس راتوں میں سے ایک ہے یا تو پہلے عشرہ میں ہے یا آخری عشرہ ہیں۔

وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا رُجُوعُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالسُّؤَالِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَيِّ الْعَشْرَيْنِ هِيَ وَجَوَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِأَنْ يَتَحَرَّاهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

اس حدیث میں بھی حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا سرکار دو عالم سے سوال کہ وہ کون سے عشرہ میں ہے) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو جواب کہ وہ آخری دس دنوں میں اسے تلاش کریں، مذکور ہے۔

فَنَظَرْنَا فِيمَا رُوِيَ فِي غَيْرِ هَذِهِ الْآثَارِ هَلْ فِيهِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا فِي لَيْلَةٍ مِنْ هَذَيْنِ الْعَشْرَيْنِ بِعَيْنِهَا.

تو ہم نے غور کیا کہ دیکھیں کیا ان کے علاوہ روایات میں کوئی ایسی بات ہے جو اس (لیلۃ القدر) کے آخری دو عشروں میں کسی خاص رات میں ہونے پر دلالت کرتی ہو۔

۳۷۷ - فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ.

تو حضرت ابو الخیر صنابحی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر چوبیسویں رات ہے۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا.

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وہ اس کے خاص رات میں ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذَلِكَ.

جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۳۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ قَالَ ثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس دن سورج

وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَعَلَامَتُهَا اَنَّ الشَّمْسَ تَصْعَدُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَاَنَّهَا طَبَعَتْ ۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَبَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ قَامَ السَّنَةَ كُلَّهَا اَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ اُبَيٌّ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقُوْمَهَا لَيْلَةَ صَبِيْحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَنْ قَامَ الْحَوْلَ اَدْرَكَهَا فَقَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُهُ يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِيْ قُلْتُ مَا عَلَّمَكَ بِذٰلِكَ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَبْنَا وَعَدَدْنَا فَاِذَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ يَعْنِيْ اَنَّ الشَّمْسَ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَيَنْفِيْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا ۔

بغیر شعاعوں کے بلند ہوتا ہے گویا کہ وہ ایک طشت (تھال) ہے ۔

حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان تک یہ بات پہنچی کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص پورا سال (رات کو) قیام کرتا ہے وہ لیلۃ القدر کو پا لیتا ہے حضرت اُبی بن کعب نے فرمایا اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (رات) رمضان المبارک میں ہے اور اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک میں جانتا ہوں کہ وہ کون سی رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس رات میں قیام کا حکم دیا جس کی صبح ستائیسویں تاریخ ہے۔

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص تمام سال قیام کرے وہ اسے حاصل کر لیتا ہے انہوں نے فرمایا حضرت ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود) پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، سنو! اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم کھائی جاتی ہے انہیں علم ہے کہ یہ (لیلۃ القدر) رمضان المبارک میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے (حضرت زر بن حبیش) فرماتے ہیں جب میں نے دیکھا کہ وہ قطعی طور پر (ان شاء اللہ کے بغیر) قسم کھا رہے ہیں تو میں نے عرض کیا آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے انہوں نے فرمایا مجھے اس نشانی سے معلوم ہوا جس کی خبر ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تو ہم نے اس کا شمار کیا اور گنتی کی تو وہ ستائیسویں رات ہے یعنی (اس دن) سورج کے شعاع نہیں ہوتی ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دیتے ہیں کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود کے اس قول کی نفی کرتے ہیں کہ جو شخص سال بھر قیام کرے وہ اسے

غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ عَلٰى مَا قَدْ حَلَفَ عَلَيْهِ أُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمَهُ وَلٰكِنَّهُ فِي خِلَافِ لَيْلَةِ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

البتہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے لیلۃ القدر کے بارے میں مروی ہے کہ وہ رمضان المبارک میں ہے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس بات پر قسم کھائی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہے لیکن وہ ستائیسویں رات کے خلاف تھے۔

۳۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُحَيْرٍ التَّغْلِبِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ صَبِيْحَتُهَا صَبِيْحَةُ بَدْرٍ وَإِلَّا فَفِي لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ أَوْ فِي ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

حضرت اسود، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی انیسویں رات میں تلاش کرو کہ اس کی صبح رات کی صبح جیسی ہوتی ہے اگر نہ ملے تو اکیسویں یا تیئیسویں رات میں تلاش کرو۔

فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهَا فِي لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقَدْ نَفَاهُ مَا حَكَاهُ أَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔

اور جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ انیس رات میں ہے تو اس کی نفی اس روایت سے ہوتی ہے جسے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ وہ پہلے یا آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ۔

اس سلسلے میں بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۳۸۲ - مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الصَّهْبَاوَاتِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَا وَاللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَبِيَدِيْ لَتَمَرَاتٌ أَتَسَحَّرُ بِهِنَّ وَأَنَا مُسْتَتِرٌ بِمُؤْخِرَةِ رَحْلِيْ مِنَ الْفَجْرِ وَذٰلِكَ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔

حضرت ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون صہباوات والی رات (وضاحت آگے آرہی ہے) کو پہچانتا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں میرے ہاتھ میں کچھ کھجوریں ہوتی ہیں اور میں ان کے ساتھ سحری کرتا ہوں اور میں اپنے اونٹ کے کجاوے کی آڑ میں صبح سے چھپا ہوں اور یہ طلوع فجر کا وقت ہوتا ہے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَخْبَرَهُمْ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ الصَّهْبَاوَاتِ فَوَصَفَهَا عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَا وَصَفَهَا بِهِ مِنْ

تو اس حدیث میں ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ان کو بتایا کہ وہ کونسی رات ہے اور صہباوات کی رات ہے پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا وصف بیان کیا کہ طلوع فجر کے وقت

ضَوْءِ الْقَمَرِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ۔

فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى مَا قَالَ اُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

وَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حٰمٓ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ فَاَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ فَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اُنْزِلَ فِيْهَا الْقُرْاٰنُ ثُمَّ قَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔

حٰمٓ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ احْتَجْنَا اِلٰى اَنْ نَعْلَمَ اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ مِنْ لَيَالِيْهِ فَكَانَ الَّذِيْ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ بِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةُ اَرْبَعٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ۔

وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنْ اُبَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ

چاند کی روشنی ہوتی ہے اور ایسا صرف مہینے کے آخر میں ہوتا ہے۔

یہ روایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت پر بھی دلالت کرتی ہے۔

اور قرآن پاک میں بھی لیلۃ القدر کے صرف رمضان المبارک میں ہونے پر دلالت موجود ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "روشن کتاب کی قسم، ہم نے اسے مبارک رات میں اتارا بے شک ہم ڈرانے والے ہیں اس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ ہوجاتا ہے" تو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ جس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ ہوجاتا ہے وہی لیلۃ القدر ہے اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا پھر ارشاد فرمایا "رمضان المبارک کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن پاک اتارا گیا۔"

تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ رات رمضان المبارک میں ہے اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم جانیں وہ رمضان المبارک کی راتوں میں سے کون سی رات ہے

تو اس پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جو ہم نے بواسطہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ چوبیسویں رات ہے اور جو کچھ بواسطہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ستائیسویں رات کے بارے میں ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل مروی ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مطرف بن عبد اللہ سے سنا وہ حضرت معاویہ

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ.

بن ابو سفیان سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ انتیسویں رات ہے۔

فَهٰذَا مُنْتَهٰى مَا وَقَفْنَا عَلَيْهِ مِنْ عِلْمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ مِمَّا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تو یہ لیلۃ القدر کے بارے میں ہمارے علم کی انتہا ہے کہ وہ کونسی رات ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت دلالت کرتی ہے۔

فَأَمَّا مَا رُوِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَتَابِعِيْهِمْ فَمَعْنَاهُ دَاخِلٌ فِي الْمَعَانِي الَّتِيْ ذَكَرْنَا وَإِنَّمَا احْتَجْنَا إِلٰى ذِكْرِ مَا رُوِيَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِمَا قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ أَصْحَابُنَا رَحِمَهُمُ اللهُ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَتٰى يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ فَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ إِنْ قَالَ لَهَا ذٰلِكَ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ لِمَا قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ مَوْضِعِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ لَيَالِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا رُوِيَ أَنَّهَا فِي الشَّهْرِ كُلِّهِ وَمِمَّا قَدْ رُوِيَ أَنَّهَا فِيْ خَاصٍّ مِنْهُ قَالَ رَحِمَهُ اللهُ فَلَا أَحْكُمُ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ الشَّهْرِ الَّتِيْ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ مَضَى الْوَقْتُ الَّذِيْ أَوْقَعَ الطَّلَاقَ فِيْهِ وَأَنَّ الطَّلَاقَ قَدْ وَقَعَ قَالَ رَحِمَهُ اللهُ وَإِنْ قَالَ ذٰلِكَ لَهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ أَوَّلِهِ أَوْ فِيْ آخِرِهِ أَوْ فِيْ وَسْطِهِ لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ مَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ وَحَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَيْضًا كُلُّهُ مِنَ السَّنَةِ الْقَابِلَةِ قَالَ رَحِمَهُ اللهُ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا مَضٰى مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ فَلَا يَقَعُ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ

اور جو کچھ اس کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہیں لیلۃ القدر کے بارے میں ان مذکورہ بالا روایات کو ذکر کرنے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ ہمارے اصحاب (احناف) کا اس شخص کے قول میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کو کہتا ہے "تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے" تو کب طلاق واقع ہوگی؟ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر اس نے یہ بات ماہ رمضان المبارک سے پہلے کہی ہے تو جب تک رمضان المبارک گزر نہ جائے طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ وہ رمضان المبارک کی کونسی رات ہے جیسا کہ ہم نے اس باب میں ذکر کیا کسی روایت میں ہے کہ وہ تمام مہینے میں ہے اور کسی میں ہے کہ وہ خاص رات میں ہے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں مہینے کے گزرنے پر طلاق کا حکم دوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس وقت اس نے طلاق دی ہے وہ گزر گیا اور اس میں طلاق واقع ہو چکی ہے آپ فرماتے ہیں اگر اس نے طلاق رمضان المبارک کے شروع یا آخر یا درمیان میں دی ہے تو جب تک مہینے کا باقی حصہ اور آئندہ سال کا مکمل رمضان نہ گزر جائے طلاق واقع نہیں ہوگی آپ فرماتے ہیں یہ بات اس لیے ہے کہ ہو سکتا ہے لیلۃ القدر اس مہینے کے ان دنوں میں ہو جو گزر چکے ہیں تو جب تک آنے والے سال کا رمضان المبارک مکمل طور پر نہ گزر جائے طلاق واقع نہ ہوگی

رَمَضَانَ كُلُّهُ مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ فَيَقَعُ الطَّلَاقُ فِيْهَا فَيَكُوْنُ كَمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيَكُوْنُ الطَّلَاقُ لَا يُحْكَمُ بِهِ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا أَشْكَلَ ذٰلِكَ لَمْ أَحْكُمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ إِلَّا بَعْدَ عِلْمِيْ بِوُقُوْعِهِ وَلَا أَعْلَمُ ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ وَشَهْرِ رَمَضَانَ الْجَائِيْ بَعْدَهُ۔

فَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَرَّةً بِهٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى إِذْ قَالَ لَهَا ذٰلِكَ الْقَوْلَ فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يُحْكَمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ حَتّٰى يَمْضِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ قَالَ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ فَقَدْ كَمُلَ الْحَوْلُ مُنْذُ قَالَ ذٰلِكَ الْقَوْلَ وَهِيَ فِيْ كُلِّ حَوْلٍ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ وُقُوْعَ الطَّلَاقِ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَهٰذَا الْقَوْلُ عِنْدِيْ لَيْسَ بِشَيْءٍ لِأَنَّهُ لَمْ يُقَلْ لَنَا إِنَّ كُلَّ حَوْلٍ يَكُوْنُ فَفِيْهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْحَوْلَ لَيْسَ فِيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ بِكَمَالِهِ مِنْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ وَإِنَّمَا قِيْلَ لَنَا إِنَّهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ هٰكَذَا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ

اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس موجودہ رمضان کے باقی دنوں میں ہو تو ان میں طلاق واقع ہوئی تو یہ اسی طرح ہوگا جب کوئی شخص رمضان المبارک سے پہلے اپنی بیوی سے کہے "تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے" تو رمضان المبارک کا مہینہ گزرنے کے بعد ہی طلاق ہوگی حضرت امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ بات مشکل ہے تو میں علم حاصل ہونے کے بعد ہی وقوع طلاق کا حکم دوں گا اور اس کا علم مجھے اس وقت حاصل ہوگا جب موجودہ ماہ رمضان اور اس کے بعد آنے والا رمضان المبارک گزر جائے۔

تو اس باب میں حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے۔

حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کبھی یہی بات فرماتے ہیں اور کبھی دوسرا قول کرتے ہیں جب کوئی شخص اپنی عورت کو یہ بات رمضان المبارک کے کچھ دن گزرنے کے بعد کہے تو جب تک آئندہ رمضان المبارک کے اتنے دن گزر نہ جائیں وہ طلاق نہیں دیتے وہ فرماتے ہیں یہ اس لیے ہے کہ جب اس کے قول سے اب تک سال مکمل ہوگیا اور یہ (لیلۃ القدر) سارے سال میں ہوتی ہے تو ہمیں وقوع طلاق کا علم حاصل ہوگیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک اس قول کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ہمیں یہ تو نہیں کہا گیا کہ ہر سال لیلۃ القدر ہوگی باوجودیکہ اس میں ماہ رمضان مکمل نہ ہو بلکہ ہمیں کہا گیا ہے کہ وہ ہر سال رمضان المبارک میں ہوتی ہے اس بات پر قرآن پاک کی دلالت اسی طرح ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یونہی فرمایا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں ذکر کیا تو جب بات یوں ہے تو جب وہ رمضان المبارک کے کسی حصے میں کہے "تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے" تو اس بات کا احتمال ہے کہ

اِحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ اِذَا قَالَ لَهَا فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اَنْ تَكُوْنَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِيْمَا مَضٰى مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ فَيَكُوْنُ اِذَا مَضٰى حَوْلٌ مِنْ حِيْنَئِذٍ اِلٰى مِثْلِهٖ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ لَا لَيْلَةَ قَدْرٍ فِيْهِ فَفَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ الَّذِيْ وَصَفْنَا وَثَبَتَ عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيْبِ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ كَانَ اَبُوْيُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اِذَا قَالَ لَهَا الْقَوْلَ فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِنَّ الطَّلَاقَ لَا يَقَعُ حَتّٰى تَمْضِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِلٰى اَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ اَنَّهَا فِيْ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعَيْنِهَا هُوَ حَدِيْثُ بِلَالٍ وَحَدِيْثُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاِذَا مَضَتْ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ عُلِمَ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ كَانَتْ فَحُكِمَ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ وَقَبْلَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ يُعْلَمُ كَوْنُهَا فَكَذٰلِكَ لَمْ يُحْكَمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ وَهٰذَا الْقَوْلُ تَشْهَدُ لَهُ الْاٰثَارُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

گزرے ہوئے دنوں میں لیلۃ القدر ہو پس جب اس وقت سے لے کر آئندہ ماہ رمضان کے ان دنوں تک سال گزر جائے تو اس میں لیلۃ القدر نہ ہو تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہ قول فاسد ہو گیا اور اس ترتیب سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ثابت ہو گیا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بعض اوقات فرماتے ہیں کہ اگر وہ رمضان المبارک کے کسی حصے اس کو یہ بات کہے تو جب تک ستائیسویں رات گزر جائے طلاق واقع نہ ہو گی ہمارے خیال میں انہوں نے یہ مسلک سرکار دو عالم سے مروی اس روایت کی بنیاد پر اپنایا ہے کہ یہ (لیلۃ القدر) رمضان المبارک کی کوئی خاص رات ہے اور یہ حضرت بلال اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کی روایات ہیں پس جب ستائیسویں رات گزر جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ لیلۃ القدر گزر چکی ہے لہذا وقوع طلاق کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس سے پہلے اس کے گزرنے کا علم نہ ہو گا لہذا وقوع طلاق کا حکم بھی نہیں دیا جائے گا اس قول پر وہ روایات گواہ ہیں جو ہم نے اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

باب ۱۹۰ طَلَاقِ الْمُكْرَهِ

جبراً طلاق لینے کا حکم

۳۸۴ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِيْ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاَ وَالنِّسْيَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی، بھول اور جس پر اسے مجبور کیا جائے، معاف کر دیا ہے

وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أُكْرِهَ عَلٰى طَلَاقٍ أَوْ نِكَاحٍ أَوْ يَمِيْنٍ أَوْ إِعْتَاقٍ أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ حَتّٰى فَعَلَهٗ مُكْرَهًا أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ بَاطِلٌ لِأَنَّهٗ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا تَجَاوَزَ اللّٰهُ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمَّتِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَلْزَمُهٗ مَا حَلَفَ بِهٖ حَالَ الْإِكْرَاهِ مِنْ يَمِيْنٍ وَيَنْفُذُ عَلَيْهِ طَلَاقُهٗ وَعِتَاقُهٗ وَنِكَاحُهٗ وَمُرَاجَعَتُهٗ لِزَوْجَتِهِ الْمُطَلَّقَةِ إِنْ كَانَ رَاجَعَهَا.

وَتَأَوَّلُوْا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنًى غَيْرَ الْمَعْنَى الَّذِيْ تَأَوَّلَهٗ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فَقَالُوْا إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الشِّرْكِ خَاصَّةً لِأَنَّ الْقَوْمَ كَانُوْا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِكُفْرٍ فِيْ دَارٍ كَانَتْ دَارَ كُفْرٍ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ إِذَا قَدَرُوْا عَلَيْهِمْ اسْتَكْرَهُوْهُمْ عَلَى الْإِقْرَارِ بِالْكُفْرِ فَيُقِرُّوْنَ بِذٰلِكَ بِأَلْسِنَتِهِمْ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ بِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِغَيْرِهٖ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فَنَزَلَتْ فِيْهِمْ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ وَرُبَّمَا سَهَوْا فَتَكَلَّمُوْا بِمَا جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَتُهُمْ قَبْلَ الْإِسْلَامِ وَرُبَّمَا أَخْطَئُوْا فَتَكَلَّمُوْا بِذٰلِكَ أَيْضًا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ غَيْرُ مُخْتَارِيْنَ لِذٰلِكَ وَلَا قَاصِدِيْنَ إِلَيْهِ وَقَدْ ذَهَبَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِلٰى هٰذَا التَّفْسِيْرِ أَيْضًا حَدَّثَنَا الْكَيْسَانِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْهُ فَالْحَدِيْثُ يَحْتَمِلُ هٰذَا الْمَعْنٰى وَيَحْتَمِلُ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کسی شخص کو طلاق، نکاح قسم، آزاد کرنے یا اس قسم کے کسی دوسرے کام پر مجبور کیا جائے حتیٰ کہ وہ اسے مجبور ہو کر بجالائے تو یہ سب کچھ باطل ہے کیونکہ یہ ان امور میں شامل ہو گیا جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے صدقے آپ کی امت سے معاف کر دیا ان حضرات نے اس (مذکورہ بالا) روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نے جبر کی صورت میں جو قسم اٹھائی وہ نافذ ہو جائے گی اسی طرح اس کی طلاق، آزاد کرنا اور نکاح نیز اگر وہ اپنی مطلقہ بیوی سے رجوع کرے تو وہ بھی نافذ ہو جائے گا۔

انہوں نے اس حدیث کا مفہوم پہلے قول کے قائلین کے بیان کردہ مفہوم سے الگ بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حکم صرف شرک کے بارے میں ہے کیونکہ وہ لوگ دار کفر میں تھے اور نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اس لیے جب بھی کفار کا ان پر بس چلتا انہیں اقرار کفر پر مجبور کرتے چنانچہ وہ اپنی زبانوں سے اس کا اقرار کرتے حضرت عمار بن یاسر اور بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا گیا تو ان کے حق میں آیت کریمہ نازل ہوئی "مگر جس کو مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو" اور بعض اوقات وہ بھول کر اسلام سے پہلے کی عادت کے مطابق کلمہ کفر کہہ دیتے، اور کبھی غلطی سے بھی اس قسم کا کلام کرتے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا کیونکہ اس میں ان کو کوئی اختیار نہ تھا اور نہ ہی وہ اس کا ارادہ کرتے تھے۔

حضرت امام ابویوسف رحمہم اللہ نے یہی تفسیر بیان کی ہے حضرت کیسانی نے اپنے والد کے واسطہ سے حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اسی طرح بیان کیا تو اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے اور پہلے قول والوں کے موقف کا بھی۔ پس جب اس بات کا احتمال ہے تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم پر اس کے معانی واضح ہوں تاکہ وہ دونوں میں سے ایک

احْتَجْنَا إِلَى كَشْفِ مَعَانِيهِ لِيَدُلَّنَا عَلَى أَحَدِ الشَّيْئَيْنِ فَيَتَبَيَّنُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِلَيْهِ فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَوَجَدْنَا الْخَطَأَ هُوَ مَا أَرَادَ الرَّجُلُ غَيْرَهُ فَفَعَلَهُ لَا عَنْ قَصْدٍ مِنْهُ إِلَيْهِ وَلَا إِرَادَةٍ مِنْهُ إِيَّاهُ وَكَانَ السَّهْوُ مَا قَصَدَ إِلَيْهِ فَفَعَلَهُ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُ إِلَيْهِ عَلَى أَنَّهُ سَاهٍ عَنِ الْمَعْنَى الَّذِي يَمْنَعُهُ مِنْ ذَلِكَ الْفِعْلِ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا نَسِيَ أَنْ تَكُونَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ لَهُ زَوْجَةً فَقَصَدَ إِلَيْهَا فَطَلَّقَهَا فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ طَلَاقَهُ عَامِلٌ وَلَمْ يُبْطِلُوا ذَلِكَ لِسَهْوِهِ وَلَمْ يَدْخُلْ ذَلِكَ السَّهْوُ فِي السَّهْوِ الْمَعْفُوِّ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ السَّهْوُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ لَيْسَ فِيهِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الطَّلَاقِ وَالْأَيْمَانِ وَالْعَتَاقِ كَانَ كَذَلِكَ الِاسْتِكْرَاهُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ لَيْسَ فِيهِ أَيْضًا مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَثَبَتَ بِذَلِكَ فَسَادُ قَوْلِ الَّذِينَ أَدْخَلُوا الطَّلَاقَ وَالْعَتَاقَ وَالْأَيْمَانَ فِي ذَلِكَ وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

مفہوم کے بارے میں ہماری راہنمائی کریں اور ہم اس حدیث کو اس معنی کی طرف پھیر دیں۔

تو ہم نے اس میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے لیکن اس کی بجائے کسی دوسرے کام کو بجا لائے جس کا اس نے قصد وارادہ نہیں کیا تو یہ خطاء ہے اور سہو (بھول) یہ ہے کہ کسی کام کو ارادتاً بجا لائے حالانکہ لیکن جو بات اس میں رکاوٹ تھی اسے بھول گیا[1] اب اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں بھول جائے کہ وہ اس کی بیوی ہے لیکن اس کے باوجود قصداً اس کو طلاق دے تو سب کا اتفاق ہے کہ اس کی یہ طلاق واقع ہو جائے گی اور وہ بھول کی وجہ سے اس طلاق کو باطل قرار نہیں دیتے اور یہ بھول اس بھول میں داخل نہ ہوگی جس کو معاف کر دیا گیا تو جب (بھول کر دی گئی) طلاق، قسم اور آزاد کرنا اس بھول میں داخل نہیں جس کو معاف کیا گیا تو اسی طرح یہ امور اس جبر سے متعلق بھی نہ ہوں گے جس کو معاف کیا گیا ہے۔

تو اس سے ان لوگوں کے قول کا فساد ثابت ہو گیا جنہوں نے طلاق، آزادی اور قسم کو اس میں شامل کیا۔

پہلے قول والوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی (درج ذیل) حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

حضرت علقمہ بن وقاص لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف، ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہوگی جس کی جانب اس نے ہجرت کی ہے۔

[1] جیسے روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کھانا لیکن روزے کو بھول گیا جو اس کھانے میں رکاوٹ تھا ۱۲ ہزاروی۔

۳۸۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت حماد بن زید نے حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ ثَبَتَ اَنَّ عَمَلًا لَا یَنْفُذُ مِنْ طَلَاقٍ وَّلَا عِتَاقٍ وَّلَا غَیْرِہٖ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ مَعَہٗ نِیَّۃٌ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے تو کوئی عمل بھی چاہے وہ طلاق ہو کسی کو آزاد کرنا یا کوئی دوسرا عمل ہو نیت کے بغیر نافذ نہیں ہوتا۔

فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لِلْاٰخَرِیْنَ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّ ھٰذَا الْکَلَامَ لَمْ یُقْصَدْ بِہٖ اِلَی الْمَعْنَی الَّذِیْ ذَکَرَہٗ ھٰذَا الْمُخَالِفُ وَاِنَّمَا قُصِدَ بِہٖ اِلَی الْاَعْمَالِ الَّتِیْ یَجِبُ بِھَا الثَّوَابُ اَلَا تَرَاہُ یَقُوْلُ الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰی یُرِیْدُ مِنَ الثَّوَابِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوْ اِلَی امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ فَذٰلِکَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا جَوَابًا لِسُؤَالٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّا لِلْمُھَاجِرِ فِیْ عَمَلِہٖ اَیْ فِیْ ھِجْرَتِہٖ فَقَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ حَتّٰی اَتٰی عَلَی الْکَلَامِ الَّذِیْ فِی الْحَدِیْثِ وَلَیْسَ ذٰلِکَ مِنْ اَمْرِ الْاِکْرَاہِ عَلَی الطَّلَاقِ وَالْعِتَاقِ وَالرَّجْعَۃِ وَالْاَیْمَانِ فِیْ شَیْءٍ۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس کلام سے اس معنیٰ کا قصد نہیں کیا گیا جسے اس مخالف نے ذکر کیا بلکہ اس سے وہ اعمال مراد ہیں جن سے ثواب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ فرما رہے ہیں اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی تو اس سے ثواب مراد ہے پھر فرمایا جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو تو اسکی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہوگی اور جس کی ہجرت، دنیا کی خاطر ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت (کی نیت) کی ہے تو یہ کسی سوال کا جواب ہی ہو سکتا ہے گویا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مہاجر کے عمل یعنی ہجرت کے ثواب سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے حتیٰ کہ آپ نے وہ کلام فرمایا جو حدیث میں مذکور ہے اور یہ طلاق عتاق (آزاد کرنے) رجعت اور قسم کے سلسلہ میں جبر کے بارے میں نہیں ہے۔

فَانْتَفٰی ھٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا اَنْ تَکُوْنَ فِیْہِ حُجَّۃٌ لِاَھْلِ الْمَقَالَۃِ الَّتِیْ بَدَاْنَا بِذِکْرِھَا عَلٰی اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الَّتِیْ ثَنَّیْنَا بِذِکْرِھَا۔

تو اس حدیث میں بھی پہلے قول والوں کی دوسرے قول والوں کے خلاف حجت کی نفی ہوگئی۔

۳۸۷ - وَکَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِہٖ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الثَّانِیَۃِ لِقَوْلِھِمُ الَّذِیْ ذَکَرْنَا مَا حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ جُمَیْعٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ

دوسرے قول والوں نے اپنے موقف پر بطور دلیل یہ حدیث بھی پیش کی ہے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے غزوۂ بدر میں شریک ہونے سے صرف اس بات نے روکا کہ میں اور میرے والد نکلے تو ہمیں قریش کے کفار نے پکڑ لیا

الطُّفَيْلِ قَالَ ثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّيْ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِيْ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا إِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُ إِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَأَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعُهُوْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ.

٣٨٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِيْ حُسَيْلٌ وَنَحْنُ نُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

قَالُوْا فَلَمَّا مَنَعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُضُوْرِ بَدْرٍ لِاسْتِحْلَافِ الْمُشْرِكِيْنَ الْقَاهِرِيْنَ لَهُمَا عَلَى مَا اسْتَحْلَفُوْهُمَا عَلَيْهِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْحَلْفَ عَلَى الطَّوَاعِيَةِ وَالْإِكْرَاهِ سَوَاءٌ وَكَذٰلِكَ الطَّلَاقُ وَالْعِتَاقُ.

وَهٰذَا أَوْلٰى مَا فُعِلَ فِي الْآثَارِ إِذَا وُقِفَ عَلَى مَعَانِيْ بَعْضِهَا أَنْ يُحْمَلَ مَا بَقِيَ مِنْهَا عَلَى مَا لَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى مَتٰى مَا قُدِرَ عَلَى ذٰلِكَ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ.

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الشِّرْكِ وَحَدِيْثُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَيْمَانِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ.

وَأَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ فِعْلَ الرَّجُلِ مُكْرَهًا لَا يَخْلُوْا مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ الْمُكْرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ إِذَا فَعَلَهُ

انہوں نے کہا تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا ہم تو صرف مدینہ طیبہ کا ارادہ کرتے ہیں تو انہوں نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا عہد اور پکا وعدہ لیا کہ ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ جائیں اور ہم حضور علیہ السلام کے ہمراہ لڑائی نہ لڑیں چنانچہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا تم واپس جاؤ ہم ان کے عہد کو پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی مدد چاہیں گے۔

حضرت ابوالطفیل، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور میرے باپ حسیل حضور علیہ السلام (تک پہنچنے) کا ارادہ کرتے ہوئے نکلے، اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بدر کی حاضری سے اس لیے منع فرمایا کہ ظالم مشرکوں نے ان سے وعدہ لیا تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ خوشی اور مجبوری دونوں حالتوں کی قسم برابر ہے تو طلاق اور عتاق کا بھی یہی حکم ہے۔

تو جب بعض روایات کے معانی سے آگاہی ہو تو باقی روایات کو بھی اسی معنیٰ پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ وہ اس معنیٰ کے خلاف نہ ہوں اور ان کے درمیان تضاد نہ پایا جائے۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے شرک کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اور طلاق، قسم اور اس جیسے دوسرے امور میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت ہوگئی۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ کسی شخص کا مجبوری کی حالت میں کوئی کام کرنا دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ شخص اس فعل کے ارتکاب سے اس شخص کے حکم میں ہوگا

مُكْرَهًا فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْهُ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَوْ يَكُونُ فِي حُكْمِ مَنْ فَعَلَهُ فَيَجِبُ عَلَيْهِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ لَوْ فَعَلَهُ غَيْرَ مُسْتَكْرَهٍ.

فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَكْرَهَهَا زَوْجُهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ حَاجَّةٌ فَجَامَعَهَا إِنَّ حَجَّهَا يَبْطُلُ وَكَذٰلِكَ صَوْمُهَا وَلَمْ يُرَاعُوا فِي ذٰلِكَ الْاِسْتِكْرَاهَ فَيُفَرِّقُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَاعِيَةِ وَلَا جُعِلَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا بَلْ قَدْ جُعِلَتْ فِي حُكْمِ مَنْ قَدْ فَعَلَ فِعْلًا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحُكْمُ وَرُفِعَ عَنْهَا الْإِثْمُ فِي ذٰلِكَ خَاصَّةً.

وَكَذٰلِكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَكْرَهَ رَجُلًا عَلَى جِمَاعِ امْرَأَةٍ اُضْطُرَّتْ إِلَى ذٰلِكَ كَانَ الْمَهْرُ فِي النَّظَرِ عَلَى الْمُجَامِعِ لَا عَلَى الْمُكْرِهِ وَلَا يَرْجِعُ بِهِ الْمُجَامِعُ عَلَى الْمُكْرِهِ لِأَنَّ الْمُكْرِهَ لَمْ يُجَامِعْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ بِجِمَاعِهِ مَهْرٌ وَمَا يَجِبُ فِي ذٰلِكَ الْجِمَاعِ فَهُوَ عَلَى الْمُجَامِعِ لَا عَلَى غَيْرِهِ.

فَلَمَّا ثَبَتَ فِي هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ أَنَّ الْمُكْرَهَ عَلَيْهَا مَحْكُومٌ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ كَذٰلِكَ فِي الطَّوَاعِيَةِ فَيُوجِبُونَ عَلَيْهِ فِيهَا مِنَ الْأَمْوَالِ مَا يَجِبُ عَلَى الْفَاعِلِ لَهَا فِي الطَّوَاعِيَةِ ثَبَتَ أَنَّهُ كَذٰلِكَ الْمُطَلِّقُ وَالْمُعْتِقُ وَالْمُرَاجِعُ فِي الْاِسْتِكْرَاهِ يُحْكَمُ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ فَيَلْزَمُهُ أَفْعَالُهُ كُلُّهَا.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ لَا أَجَزْتَ بَيْعَهُ وَإِجَارَتَهُ.

قِيلَ لَهُ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبُيُوعَ وَالْإِجَارَاتِ قَدْ تُرَدُّ بِالْعُيُوبِ وَبِخِيَارِ الرُّؤْيَةِ وَبِخِيَارِ الشَّرْطِ وَلَيْسَ النِّكَاحُ كَذٰلِكَ وَلَا الطَّلَاقُ وَلَا الْمُرَاجَعَةُ وَلَا الْعَتَاقُ فَمَا كَانَ

جس نے یہ عمل نہیں کیا تو اب اس پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور یا وہ عمل کرنے والے کے حکم میں ہوگا تو اب اس پر وہ چیز واجب ہوگئی جو مجبور نہ کرنے کی صورت میں عمل کی وجہ سے واجب ہوتی۔

تو ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ ان حضرات کا اس عورت کے بارے میں اختلاف نہیں جس کو اس کا خاوند جماع پر مجبور کرتا ہے اور اس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا ہوا تھا یا وہ حج کر رہی ہو تو جماع کرنے سے اس کا حج باطل ہوجاتا ہے اسی طرح روزہ بھی (ٹوٹ جاتا ہے) ان حضرات نے اس جبر کی کوئی رعایت نہیں کہ وہ اس عمل میں اور مرضی سے عمل کرنے میں فرق کرتے اور اس ضمن میں عورت کو عمل نہ کرنے والے کے حکم میں شمار نہیں کیا گیا بلکہ اسے اس شخص کے حکم میں شمار کیا گیا جس نے کوئی فعل کیا اور اس پر حکم واجب ہے یہاں صرف گناہ اُٹھ جائیگا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کسی ایسی عورت سے جماع کرنے پر مجبور کرے جو جماع کے لیے بے قرار ہو تو قیاس کے مطابق مہر جماع کرنے والے پر ہوگا جبر کرنے والے پر نہیں کیونکہ جبر کرنے والے نے جماع نہیں کیا کہ اس کے جماع سے اس پر مہر واجب ہوتا تو اس جماع کی صورت میں جماع کرنے والے پر مہر واجب ہوگا کسی دوسرے پر نہیں۔

جب ثابت ہوا کہ ان امور میں وہ شخص ہی فاعل کہلاتا ہے جس پر جبر کیا گیا جس طرح اپنی مرضی سے کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں لہذا یہ حضرات (علماء کرام) اس پر اسی طرح مال لازم کرتے ہیں جس طرح وہ مرضی سے عمل کرنے والے پر واجب قرار دیتے ہیں تو ثابت ہوا کہ جبر کی صورت میں طلاق دینے والے، آزاد کرنے والے اور رجوع کرنے والے پر فاعل کی طرح حکم لگایا جائے گا اور اس کے تمام افعال لازم (نافذ) ہوں گے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم اس شخص (جس پر جبر کیا گیا) کی تجارت اور اجارہ کو کیوں جائز قرار نہیں دیتے۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں خرید و فروخت اور اجاروں کو عیب خیار رویت اور خیار شرط کے ساتھ رد کر دیا جاتا ہے لیکن نکاح، طلاق، رجوع کرنا اور آزاد کرنا ایسا نہیں ہے تو جو چیز خیار شرط کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے اسی طرح ان اسباب

قَدْ تَنْتَقِضُ بِالْخِيَارِ الْمَشْرُوْطِ فِيْهِ وَبِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ فِيْ اَصْلِهِ مِنْ عَدَمِ الرُّؤْيَةِ وَالرَّدِّ بِالْعُيُوْبِ تَنْتَقِضُ بِالْاِكْرَاهِ وَمَا لَا يَجِبُ نَقْضُهٗ بِشَيْءٍ بَعْدَ ثُبُوْتِهِ لَمْ يَنْتَقِضْ بِالْاِكْرَاهِ وَلَا بِغَيْرِهِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

وَقَدْ رَاَيْنَا مِثْلَ هٰذَا فَجَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ۔

کے ذریعے جو اس کی اصل میں پائے جاتے ہیں مثلاً اسے (مبیع کو) نہ دیکھنا، بھی ٹوٹ جاتی ہے نیز عیب کی وجہ سے بھی اسے رد کر دیا جاتا ہے تو وہ مجبور کرنے کی صورت میں بھی ٹوٹ جائے گی اور جو چیز ثابت ہونے کے بعد کسی وجہ سے نہیں ٹوٹتی وہ جبر و اکراہ وغیرہ سے بھی نہیں ٹوٹتی یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی تائید میں حدیث بھی آئی ہے۔

۳۸۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ ابْنُ مَاهِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔

حضرت یوسف بن ماہک فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور ان میں مزاح بھی سنجیدگی ہے نکاح، طلاق اور رجوع کرنا۔

---

۳۹۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ وَاَسَدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ابوہریرہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل مروی ہے۔

---

۳۹۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ فَمَنَعَ النِّكَاحَ مِنَ الْبُطْلَانِ بَعْدَ وُقُوْعِهِ وَكَذٰلِكَ الطَّلَاقُ

ایک اور طریق سے بھی بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے توجب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں سنجیدگی میں بھی سنجیدگی ہیں اور مزاح میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہیں تو آپ نے نکاح کے واقع ہونے کے بعد اس کو باطل کرنے سے منع فرمادیا، طلاق اور رجوع کا بھی یہی حکم ہے اور تم نہیں دیکھو گے کہ خرید و فروخت کو اس معنیٰ پر محمول کیا گیا ہو بلکہ اس کو اس کے برخلاف معنیٰ پر محمول کیا گیا ہے لہٰذا جو شخص ہنسی مذاق میں کوئی چیز بیچتا ہے تو

وَالْمُرَاجَعَةُ وَلَمْ تَرَ الْبُيُوْعَ حُمِلَتْ عَلٰی ذٰلِكَ الْمَعْنٰی بَلْ حُمِلَتْ عَلٰی ضِدِّهٖ فَجُعِلَ مَنْ بَاعَ لَاعِبًا كَانَ بَيْعُهٗ بَاطِلًا وَكَذٰلِكَ مَنْ اٰجَرَ لَاعِبًا كَانَتْ اِجَارَتُهٗ بَاطِلًا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِلَّا لِاَنَّ الْبُيُوْعَ وَالْاِجَارَاتِ مِمَّا يَنْتَقِضُ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَنَقَضَتْ بِالْهَزْلِ كَمَا نَقَضَتْ بِذٰلِكَ وَكَانَتِ الْاَشْيَاءُ الْاُخَرُ مِنَ الطَّلَاقِ وَالْعِتَاقِ وَالرَّجْعَةِ لَا يُبْطَلُ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَجُعِلَتْ غَيْرَ مَرْدُوْدٍ بِالْهَزْلِ فَكَذٰلِكَ اَيْضًا فِي النَّظَرِ مَا كَانَ يَنْتَقِضُ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا نَقَضَ بِالْاِكْرَاهِ وَمَا كَانَ لَا يَنْتَقِضُ بِتِلْكَ الْاَسْبَابِ لَمْ يَنْتَقِضْ بِالْاِكْرَاهِ۔

وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَلَّافُ قَالَ ثَنَا ابْنُ سَوَآءٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُكْرَهِ جَائِزٌ۔

بَابُ [۱۹۱] الرَّجُلِ يَنْفِيْ حَمْلَ اِمْرَاَتِهٖ اَنْ يَكُوْنَ مِنْهُ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَفٰی حَمْلَ امْرَاَتِهٖ اَنْ يَكُوْنَ مِنْهُ لَاعَنَ الْقَاضِيْ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهٗ بِذٰلِكَ الْحَمْلِ وَاَلْزَمَهٗ اُمَّهٗ وَاَبَانَ الْمَرْاَةَ مِنْ زَوْجِهَا۔

۳۹۳۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثٍ يُحَدِّثُهٗ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی

اس کی بیع باطل ہے اسی طرح جو شخص کھیل کے طور پر اجارہ کرتا ہے تو اس کا اجارہ بھی باطل ہے لہٰذا ہمارے نزدیک یہ بات اس لیے ہے کہ خرید و فروخت اور اجارہ ان اسباب سے ٹوٹ جاتے ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا تو جس طرح وہ ان چیزوں سے ٹوٹ جاتے ہیں مذاق سے بھی ٹوٹ جائیں گے اور دوسرے اور مثلاً طلاق، عتاق اور رجعت وغیرہ نہیں ٹوٹتے لہٰذا یہ مذاق کی صورت میں رد نہیں کیے جائیں گے تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو چیزیں ہمارے ذکر کردہ اسباب سے ٹوٹ جاتی ہیں وہ جبر کی صورت میں بھی ٹوٹ جائیں گی اور جو امور ان اسباب سے نہیں ٹوٹتے وہ جبر سے بھی نہیں ٹوٹتے۔

یہ بات حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت ابو سنان فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے نشہ والے اور جس پر جبر کیا گیا دونوں کی طلاق جائز (نافذ) ہے۔

کسی شخص کا اپنی بیوی کے حمل کا خود سے نفی کرنا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے حمل کی اپنے آپ سے نفی کر دے تو قاضی ان کے درمیان اس حمل کی وجہ سے لعان کرے اور وہ حمل عورت کے لیے لازم کر دے نیز عورت کو مرد سے جدا کر دے۔

ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بِالْحَمْلِ.

وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ مَرَّةً وَلَيْسَ هُوَ بِالْمَشْهُوْرِ مِنْ قَوْلِهِ.

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُلَاعَنُ بِحَمْلٍ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ لَا يَكُوْنَ حَمْلًا لِأَنَّ مَا يَظْهَرُ مِنَ الْمَرْأَةِ مِمَّا يُتَوَهَّمُ بِهِ أَنَّهَا حَامِلٌ لَيْسَ يُعْلَمُ بِهِ حَمْلٌ عَلٰى حَقِيْقَةٍ إِنَّمَا هُوَ تَوَهُّمٌ فَنَفْيُ الْمُتَوَهَّمِ لَا يُوْجِبُ اللِّعَانَ.

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ احْتَجُّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ حَدِيْثٌ مُخْتَصَرٌ اخْتَصَرَهُ الَّذِيْ رَوَاهُ فَغَلِطَ فِيْهِ وَإِنَّمَا أَصْلُهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا وَهِيَ حَامِلٌ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا لِعَانٌ بِالْقَذْفِ لَا لِعَانٌ بِنَفْيِ الْحَمْلِ فَتَوَهَّمَ الَّذِيْ رَوَاهُ أَنَّ ذٰلِكَ لِعَانٌ بِالْحَمْلِ فَاخْتَصَرَ الْحَدِيْثَ كَمَا ذَكَرْنَا.

۳۹۴ - وَأَصْلُ الْحَدِيْثِ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عَشِيَّةً فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ رَجُلٌ إِنْ أَحَدُنَا رَأٰى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَإِنْ قَتَلَهُ قَتَلْتُمُوْهُ وَإِنْ هُوَ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوْهُ وَإِنْ هُوَ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ لَأَسْأَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَحَدُنَا رَأٰى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا

وجہ سے لعان کیا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بھی ایک بار یہی بات فرمائی تھی لیکن یہ آپ کا مشہور قول نہیں ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا حمل کی وجہ سے لعان نہ کیا جائے کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ حمل نہ ہو کیونکہ جو کچھ عورت سے ظاہر ہو رہا ہے اور اس کے ذریعے اس کے حاملہ ہونے کا وہم کیا ہے اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ واقعی حمل ہے وہ تو محض ایک وہم ہے لہذا وہم کرنے والے کی نفی سے لعان واجب نہ ہوگا۔

پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ جس حدیث سے انہوں نے استدلال کیا ہے وہ مختصر ہے اس کے راوی نے اسے اختصاراً بیان کیا ہے اس لیے اس میں غلطی کی اس کی اصل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان لعان کیا جب کہ وہ عورت حاملہ تھی تو ہمارے نزدیک یہ قذف (الزام تراشی) کی وجہ سے لعان تھا حمل کی نفی کا لعان نہ تھا تو اس کے راوی کو وہم ہوا کہ یہ حمل کا لعان ہے اس لیے اس نے حدیث کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اس ضمن میں اصل حدیث بواسطہ حضرت علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم شام کے وقت مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے کہا اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے پس وہ اسے قتل کر دے تو تم اسے قتل کر دو گے اور اگر وہ اس کے بارے میں کلام کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ گے اور اگر وہ خاموش رہے تو غصے کی حالت میں خاموش رہے گا میں ضرور بضرور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گا چنانچہ انہوں نے پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھے پھر اسے قتل کر دے تو آپ اسے قتل کریں گے

فَإِنْ قَتَلَهُ قَتَلْتُمُوْهُ وَإِنْ هُوَ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوْهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ اَللّٰهُمَّ احْكُمْ فَأُنْزِلَتْ اٰيَةُ اللِّعَانِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوَّلَ مَنِ ابْتُلِيَ بِهٖ ۔

۳۹۵ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ وَجَدَ رَجُلٌ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَابْتُلِيَ بِهٖ وَكَانَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاعَنَ امْرَأَتَهٗ فَلَمَّا أَخَذَتِ امْرَأَتُهٗ تَلْتَعِنُ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَالْتَعَنَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيْءَ بِهٖ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهٖ أَسْوَدَ جَعْدًا ۔

۳۹۶ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي اللِّعَانِ وَهُوَ لِعَانٌ بِقَذْفٍ كَانَ مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهٖ وَهِيَ حَامِلٌ لَا بِحَمْلِهَا ۔

وَقَدْ رَوَاهُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا غَيْرُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔

۳۹۷ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَأَتِهٖ وَكَانَتْ حُبْلٰى فَقَالَ زَوْجُهَا

اور اگر وہ (اس کے بارے میں) کلام کرے تو اسے کوڑے لگائیں گے اور اگر وہ خاموش رہے تو غصے کی حالت میں خاموش رہتا ہے یا اللہ! (اس سلسلے میں) حکم نازل فرما پس لعان کی آیت نازل ہوئی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ شخص سب سے پہلے اس میں مبتلا ہوا۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص جمعۃ المبارک کی رات مسجد نبوی میں کھڑا ہوا اس نے کہا مجھے بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ شخص اس میں مبتلا ہوا اور ایک انصاری شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی عورت سے لعان کیا جب وہ عورت لعان کرنے لگی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ٹھہر جاؤ پھر اس نے لعان کیا جب وہ واپس جانے لگی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو سکتا ہے اس کے ہاں سیاہ رنگ کا گھنگریالے بالوں والا بچہ پیدا ہو چنانچہ اس نے سیاہ رنگ کا گھنگریالے بالوں والا بچہ جنا۔

حضرت جریر، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو لعان کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اصل روایت یہ (مذکورہ بالا روایت) ہے اور یہ اس قذف کے سبب لعان ہے جو اس شخص نے اپنی بیوی پر لگایا جب وہ حاملہ تھی حمل کی وجہ

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام نے بھی روایت کیا ہے۔

حضرت قاسم بن محمد، حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجلانی اور ان کی بیوی کے درمیان لعان کیا اور وہ حاملہ تھیں ان کے خاوند نے کہا اللہ کی قسم جب سے ہم نے عفر کیا (درختوں کو سیراب کیا ہے) اس وقت سے میں اس کے قریب نہیں گیا "عفر" کا مطلب یہ ہے

وَاللّٰهِ مَا قَرَبْتُهَا مُنْذُ عَفَرْنَا وَالْعَفْرُ اَنْ تُسْقَى
النَّخْلُ بَعْدَ اَنْ تُتْرَكَ مِنَ السَّقْيِ بَعْدَ الْاِبَارِ بِشَهْرَيْنِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
بَيِّنْ فَزَعَمُوْا اَنَّ زَوْجَ الْمَرْاَةِ كَانَ حَمْشَ الذِّرَاعَيْنِ
وَالسَّاقَيْنِ اَصْهَبَ الشَّعْرَةِ وَكَانَ الَّذِيْ رُمِيَتْ بِهٖ
ابْنَ السَّحْمَاءِ قَالَ فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ اَسْوَدَ
جَعْدًا قَطَطًا عَبْلَ الذِّرَاعَيْنِ خَدْلَ السَّاقَيْنِ
قَالَ الْقَاسِمُ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ يَا اَبَا
عَبَّاسٍ اَهِيَ الْمَرْاَةُ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ
لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا وَلٰكِنْ تِلْكَ
امْرَاَةٌ كَانَتْ قَدْ اَعْلَنَتْ فِي الْاِسْلَامِ

۳۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ
عَامِرِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

۳۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ
اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِيْ
اَبِيْ اَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ سُوَالَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ
اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ

۴۰۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ
قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا
جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَالِيْ عَهْدٌ بِاَهْلِيْ مُنْذُ عَفَرْنَا النَّخْلَ فَوَجَدْتُ
مَعَ امْرَاَتِيْ رَجُلًا وَزَوْجُهَا مُصْفَرٌّ حَمْشٌ سَبِطُ
الشَّعْرِ وَالَّذِيْ رُمِيَتْ بِهٖ اِلَى السَّوَادِ جَعْدٌ قَطَطٌ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ

کہ کھجور کے درختوں کی پیوند کاری کے بعد دو مہینے تک پانی نہ دینے کے بعد انہیں سیراب کرنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا یا اللہ! اس کا حکم بیان فرما صحابہ کرام نے فرمایا کہ اس عورت کے خاوند کے بازو اور پنڈلیاں پتلی ہیں اور اس کے بال سرخی مائل سیاہ ہیں اور جس شخص کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا وہ ابن السحماء تھا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس کے ہاں کالے رنگ کا گھنگھریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا جس کے ہاتھ اور پنڈلیاں موٹی تھیں حضرت قاسم فرماتے ہیں ابن شداد بن ہاد نے کہا اے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کیا یہی وہ عورت ہے جس کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں گواہی کے بغیر کسی کو رجم کرتا تو اسے سنگسار کرتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "نہیں" البتہ یہ وہ عورت ہے جس کو اسلام میں اس سے پہلے لعان کیا گیا

حضرت ابوالزناد، حضرت قاسم سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ایک دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل مروی ہے البتہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن شداد کے سوال کا ذکر نہیں کیا۔ آخر حدیث تک اسی طرح ہے۔

حضرت قاسم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب سے ہم نے کھجوروں کو پانی دیا ہے میں اپنی بیوی کے پاس نہیں گیا اب میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو دیکھا ہے اس کا خاوند کمزور دبلی پنڈلیوں والا اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس شخص کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا وہ سیاہ رنگ کا گھنگھریالے بالوں والا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہ خداوندی میں عرض کیا یا اللہ! واضح حکم نازل فرما پھر آپ

بَيِّنْ ثُمَّ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا فَجَاءَتْ بِهِ يُشْبِهُ الَّذِي رُمِيَتْ بِهِ۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مُخَلَّدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيكَ بْنَ سَحْمَاءَ بِامْرَأَتِهِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنِّي لَصَادِقٌ يَقُولُ ذٰلِكَ مِرَارًا أَوَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَا يُبْرِئُ بِهِ ظَهْرِي مِنَ الْجَلْدِ فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ قَالَ فَدُعِيَ هِلَالٌ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ قَالَ ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْأَةُ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ فَتَلَكَّأَتْ حَتّٰى مَا شَكَكْنَا أَنْ سَتَعْتَرِفُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ الْقَضِيءُ الْعَيْنَيْنِ طَوِيلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ لَيْسَ بِمُفْتَرِحٍ

نے ان دونوں کے درمیان لعان کیا پھر اس کے ہاں اس شخص کے مشابہ بچہ پیدا ہوا جس کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا۔

حضرت ابن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء کو اپنی بیوی کے ساتھ الزام لگایا یہ مسئلہ بارگاہ نبوی میں پیش کیا گیا آپ نے فرمایا چار گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی اس نے عرض کیا اللہ کی قسم یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں راوی فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مسلسل یہی فرماتے رہے کہ چار گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی اس نے کئی بار یہی کہا (نیز کہا کہ) اور اللہ تعالیٰ آپ پر وہ چیز اتارے گا جو میری پیٹھ کو کوڑوں سے بچالے گی چنانچہ آیت لعان نازل ہوئی "اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سوا گواہ نہیں تو وہ خاوند چار بار گواہی دے کہ وہ (تہمت لگانے میں) سچا ہے چنانچہ حضرت ہلال کو بلایا گیا انہوں نے چار بار گواہی دی کہ وہ سچوں میں سے ہیں اور پانچویں بار کہا کہ اگر وہ جھوٹے ہوں تو ان پر خدا کی لعنت ہے۔ پھر عورت کو بلایا گیا اس نے چار بار گواہی دی کہ وہ (اس کا خاوند) جھوٹوں میں سے ہے جب پانچویں بار کہنے لگی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے روک لو کیونکہ یہ (غضب کے الفاظ) واجب کرنے والے ہیں راوی فرماتے ہیں کہ وہ کچھ رکی حتیٰ کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ وہ اقرار کرے گی پھر اس نے کہا آج کے دن میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی چنانچہ اُس نے قسم اٹھالی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھنا اگر اُس نے سفید رنگ، سیدھے بالوں والا اور سرخ آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر اس نے سرمگیں آنکھوں گھنگریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں پھر اس کے ہاں سرمگیں آنکھوں گھنگریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا سبقت نہ کر جاتا تو میں اس کے ساتھ کچھ معاملہ کرتا (یعنی اگر چار گواہوں کی شرط نہ ہوتی تو میں اسے حد لگاتا)، راوی فرماتے ہیں القضی العینین سے مراد وہ شخص ہے جس کی آنکھوں کے بال لمبے ہوں اور آنکھیں کھلی

الْعَيْنَيْنِ.

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ بِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ.

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ عُوَيْمِرًا جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ اَرَءَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَهٗ اَتَقْتُلُوْنَهٗ بِهٖ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَاصِمٌ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكُمْ قُرْاٰنًا فَدَعَاهُمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا ثُمَّ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَفَارَقَهَا وَمَا اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَحْمَرَ قَصِيْرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا اَرَاهُ اِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَعْيَنَ ذَا الْيَدَيْنِ فَلَا اَحْسَبُهٗ اِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا

نہ ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کا الزام لگایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نگرانی کرو اگر اس کے ہاتھ سفید رنگ، سیدھے بالوں اور سرخ آنکھوں والا بچہ پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہو گا اور اگر وہ (بچہ) سرگیں آنکھوں، گھنگھریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا ہو تو شریک بن سحماء کا ہو گا چنانچہ اس نے سرگیں آنکھوں، گھنگھریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ حضرت عویمر عاصم بن عدی کے پاس آئے اور پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں بتائیے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پا کے اور اس کو قتل کر دے کیا آپ لوگ اس کے بدلے میں اس کو قتل کریں گے اے عاصم! آپ میرے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھئے چنانچہ حضرت عاصم آئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند کیا اور اسے معیوب قرار دیا حضرت عویمر نے کہا اللہ کی قسم! میں ضرور بارگاہ نبوی میں حاضر ہوں گا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں قرآن نازل کیا ہے چنانچہ آپ نے ان دونوں کو بلایا وہ آگے بڑھے اور باہم لعان کیا پھر انہوں نے (خاوند نے) کہا یا رسول اللہ اگر میں اس کو روکے رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے چنانچہ انہوں نے اسے جدا کر دیا حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جدا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا چنانچہ اب دو لعان کرنے والوں میں یہ طریقہ جاری ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر یہ عورت سرخ کیڑے کی طرح سرخ رنگ اور پستہ قد کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے اس (عورت) پر جھوٹ بولا ہے اور اگر وہ خراب آنکھوں اور لمبے ہاتھوں والا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے سچ کہا ہے راوی فرماتے ہیں پھر اس نے بُری

قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ.

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ لَا حُجَّةَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ لِمَنْ يُوجِبُ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَهُوَ لِزَوْجِهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَهُوَ لِفُلَانٍ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْحَمْلَ هُوَ الْمَقْصُودُ بِالْقَذْفِ وَاللِّعَانِ.

فَجَوَابُنَا لَهُ فِي ذَلِكَ أَنَّ اللِّعَانَ لَوْ كَانَ بِالْحَمْلِ إِذًا لَكَانَ مُنْتَفِيًا مِنَ الزَّوْجِ غَيْرَ لَاحِقٍ بِهِ أَشْبَهَهُ أَوْ لَمْ يُشْبِهْهُ.

أَلَا تَرَى أَنَّهَا لَوْ كَانَتْ وَضَعَتْهُ قَبْلَ أَنْ يَقْذِفَهَا فَنَفَى وَلَدَهَا وَكَانَ أَشْبَهَ النَّاسِ بِهِ أَنَّهُ يُلَاعِنُ بَيْنَهُمَا وَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا وَيُلْزِمُ الْوَلَدَ أُمَّهُ وَلَا يُلْحَقُ بِالْمُلَاعِنِ لِشَبَهِهِ بِهِ فَلَمَّا كَانَ الشَّبَهُ لَا يَجِبُ بِهِ ثُبُوتُ نَسَبٍ وَلَا يَجِبُ بِعَدَمِهِ انْتِفَاءُ نَسَبٍ وَكَانَ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَهُوَ الَّذِي لَاعَنَهَا دَلَّ ذَلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ اللِّعَانُ نَافِيًا لَهُ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ نَافِيًا لَهُ إِذًا لَمَا كَانَ شَبَهُهُ بِهِ دَلِيلًا عَلَى أَنَّهُ مِنْهُ وَلَا شَبَهُهُ إِيَّاهُ دَلِيلًا عَلَى أَنَّهُ مِنْ غَيْرِهِ.

وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَعْرَابِيِّ الَّذِي سَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ.

۴۰۴ - مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي

شکل والا بچہ جنا۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ جو لوگ حمل کی وجہ سے لعان ثابت کہتے ہیں ان کے لیے اس میں کوئی حجت نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ اگر وہ اس طرح کا بچہ جنے تو وہ اس کے خاوند کا ہے اور اس طرح کا جنے تو وہ فلاں کا ہے اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ قذف اور لعان سے حمل ہی مقصود ہے۔

تو اس سلسلے میں ہمارا جواب یہ ہے کہ اگر لعان حمل کی وجہ سے ہوتا تو خاوند سے اس کی نفی ہو جاتی اسے اس کے ساتھ نہ ملایا جاتا اس کے مشابہ ہوتا یا نہ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر الزام لگنے سے پہلے بچہ پیدا ہوتا اور وہ (خاوند) اس سے بچے کی نفی کرتا حالانکہ وہ دوسروں کی نسبت اسی کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تو بھی ان کے درمیان لعان کیا جاتا اور ان میں تفریق کر کے بچے کو ماں کے حوالے کر دیا جاتا اور مشابہت کی وجہ سے لعان کرنے والے کے حوالے نہ کیا جاتا تو جب مشابہت کی وجہ سے نسب ثابت نہیں ہوتا اور عدم مشابہت کی وجہ سے نسب کی نفی ضروری نہیں ہوتی اور جو حدیث ہم نے ذکر کی ہے اس میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ ایسا بچہ جنے تو وہ اس کا ہوگا جس نے اس عورت سے لعان کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ لعان اس کی نفی نہیں کرتا اس لیے کہ اگر وہ اس کی نفی کرتا تو اس صورت میں بچے کی اس سے مشابہت اس بات

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے فرمایا جس نے آپ سے پوچھا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے (تفصیل یہ ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں آپ نے اس سے فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا

وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنِّي تَرَى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ۔

۵۰۴۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَسُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي نَفْيِهِ لِبُعْدِ شَبَهِهِ مِنْهُ وَكَانَ الشَّبَهُ غَيْرَ دَلِيلٍ عَلَى شَيْءٍ ثَبَتَ أَنَّ جَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَ الْمُلَاعَنَةِ مِنْ زَوْجِهَا إِنْ جَاءَتْ بِهِ عَلَى شَبَهِهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ اللِّعَانَ لَمْ يَكُنْ نَفَاهُ مِنْهُ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِهِ الَّذِينَ يَرَوْنَ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ۔

وَفِي ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرٰى وَهِيَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَلَا أَرَاهُ إِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَلَا أَرَاهُ إِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَكَانَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الظَّنِّ لَا عَلَى الْيَقِينِ۔

وَذٰلِكَ مِمَّا قَدْ دَلَّ أَيْضًا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ جَرٰى فِي الْحَمْلِ حُكْمٌ أَصْلًا فَثَبَتَ فَسَادُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى اللِّعَانِ بِالْحَمْلِ وَإِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِهِ لِمَنْ ذَهَبَ إِلَى خِلَافِهِ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِمَّنْ أَبَى اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَقَوْلُ أَبِي يُوسُفَ الْمَشْهُورُ۔

ہے اس نے عرض کیا سرخ رنگ ہے آپ نے فرمایا کیا ان میں کوئی سیاہی مائل بھی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں ان میں اس رنگ کے (اونٹ) بھی ہیں آپ نے فرمایا تمہارے خیال میں وہ رنگ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا آپ نے فرمایا شاید اسے بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل روایت کرتے ہیں تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عدم مشابہت کی وجہ سے نسب کی نفی اجازت نہ دی اور مشابہت کسی بات کی دلیل نہیں بن سکتی تو ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لعان کرنے والی عورت کے بچے کو باپ کی مشابہت کی وجہ سے اسی کا قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ لعان نے اس سے اس کی نفی نہیں کی۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کے استدلال کا فساد ثابت ہو گیا جو حمل کی وجہ سے لعان کے قائل ہیں۔

اور اس میں ایک اور حجت بھی ہے وہ یہ کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کا خیال رکھو اگر وہ اس قسم کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس شخص نے اس پر بہتان بازی کی ہے اور اگر وہ اس طرح کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے اس (عورت) کے بارے میں سچ کہا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول گمان کی بنیاد پر تھا یقین کی بنیاد پر نہیں۔

اور یہ بھی ان باتوں میں سے ہے جو حمل میں حکم کے قطعاً جاری نہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو اس سے ان لوگوں کے قول کا فساد ثابت ہو گیا جو حمل کی وجہ سے لعان کا موقف اختیار کرتے ہیں اور ہماری یہ تمام تحقیق ان حضرات کے موافق ہے جو اس کی مخالفت کرتے ہوئے حمل کی وجہ سے لعان کا انکار کرتے ہیں اور باب کے شروع میں ان کا ذکر ہوا حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مشہور قول ہے

بَابُ ۱۹۲ الرَّجُلُ يَنْفِي وَلَدَ امْرَأَتِهِ حِيْنَ يُوْلَدُ هَلْ يُلَاعِنُ بِهِ أَمْ لَا

بچے کی ولادت کے بعد خاوند اس کی نفی کرے تو لعان ہوگا یا نہیں

۴۰۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَا ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَبِيْعٌ فِيْ حَدِيْثِهِ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ۔

حضرت رباح سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ صاحب فراش (خاوند یا لونڈی کے مالک) کے لیے ہے۔

---

۴۰۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ خاوند کے لیے اور زانی کے لیے پتھر ہے۔

---

۴۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۰۹ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو امامہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۱۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ۔

حضرت عبید اللہ بن ابو یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کا خاوند کے لیے فیصلہ فرمایا۔

تَحْقِيقُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَفٰى وَلَدَ اِمْرَاَتِهٖ لَمْ تَنْتَفِ بِهٖ وَلَمْ يُلَاعَنْ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَقَالُوْا اَلْفِرَاشُ يُوْجِبُ حَقَّ الْوَلَدِ فِىْ ثُبَاتِ نَسَبِهٖ مِنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ فَلَيْسَ لَهُمَا اِخْرَاجُهٗ مِنْهُ بِلِعَانٍ وَّلَا غَيْرِهٖ۔

وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُلَاعَنُ بِهٖ وَيَنْتَفِىْ نَسَبُهٗ وَيُلْزَمُ اُمَّهٗ وَذٰلِكَ اِذَا كَانَ لَمْ يُقِرَّ بِهٖ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا حُكْمُهٗ حُكْمُ الْاِقْرَارِ وَلَمْ يَتَطَاوَلْ ذٰلِكَ۔

وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَاَلْزَمَ الْوَلَدَ اُمَّهٗ۔

قَالُوْا فَهٰذِهٖ سُنَّةٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا عَارَضَهَا وَلَا نَسَخَهَا فَعَلِمْنَا بِهَا اَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ لَا يَنْبَغِىْ اَنْ تَكُوْنَ اللِّعَانُ بِهٖ وَاجِبًا اِذَا نَفٰى اِذْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَاَجْمَعَ اَصْحَابُهٗ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ عَلٰى مَا حَكَمُوْا فِىْ مِيْرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ فَجَعَلُوْهُ لَا اَبَ لَهٗ وَجَعَلُوْهُ مِنْ قَوْمِ اُمِّهٖ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْ قَوْمِ الْمُتَلَاعِنِ بِهٖ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے بچے کی نفی کرے تو اس کی نفی نہیں ہوگی اور اس کی وجہ سے لعان بھی نہیں ہوگا انہوں نے اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے اس باب میں ذکر کیا وہ فرماتے ہیں بستر (یعنی نکاح) خاوند اور عورت سے نسبت کے ثبوت کو واجب کرتا ہے لہٰذا انہیں لعان وغیرہ کے ذریعے اس کی نفی کا حق نہیں ہے۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں بلکہ اس کی وجہ سے لعان ہوگا بچے کے نسب کی نفی ہو جائیگی اور اسے ماں کے حوالے کر دیا جائے گا اور یہ اس صورت میں ہے جب وہ (خاوند) اس کا اقرار نہ کرے اور نہ ہی اسکی طرف سے کوئی ایسی بات پائی جائے جس کا حکم، اقرار کے حکم۔۔۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کی اور بچے کو اس کی ماں کے حوالے کر دیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے ہمارے علم کے مطابق نہ تو کوئی بات اس کے خلاف ہے اور نہ ہی کوئی ناسخ، تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی "بچہ صاحب فراش کا ہے" وجوب لعان کی نفی نہیں کرتا جب وہ (خاوند) اس کی نفی کرے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس بات پر اجماع کیا کہ انہوں نے لعان کرنے والی عورت کے بچے کے لیے میراث کے سلسلے میں اسے باپ کے بغیر قرار دیا اسے ماں کی قوم کا فرد قرار دیا اور لعان کرنے والے کی قوم سے

ثُمَّ اتَّفَقَ عَلٰی ذٰلِكَ تَابِعُوْهُمْ مَنْ بَعْدَهِمْ ثُمَّ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰی ذٰلِكَ اِلٰی اَنْ شَذَّ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَهُمْ فَالْقَوْلُ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰی مَا فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَنْ بَعْدَهٖ وَتَابِعُوْهُمْ مَنْ بَعْدَهِمْ عَلٰی مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

خارج کردیا پھران کے بعد تابعین نے بھی اس بات پر اتفاق کیا۔ پھر لوگوں نے مسلسل اسی پر عمل کیا حتیٰ کہ اس مخالف نے ان سے علیحدگی اختیار کی ہمارے نزدیک اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد صحابہ کرام اور تابعین کے عمل کے مطابق قول کیا جائے گا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

كِتَابُ الْعِتَاقِ

غلام آزاد کرنا

بَابُ ۱۹۳ الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُهُ أَحَدُهُمَا

دو آدمیوں کے درمیان مشترک غلام کو ایک کا آزاد کرنا

۴۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ ضَمِنَ لِشُرَكَائِهِ حِصَصَهُمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا وہ اپنے شرکاء کے لیے ان کے حصوں کا ضامن ہو گا۔

---

۴۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ شُرَكَائِهِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَتَهُ وَعُتِقَ.

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے ایسا غلام آزاد کیا جو اس کے اور دوسرے شرکاء کے درمیان مشترک ہے تو اس کی قیمت لی جائے اور وہ غلام آزاد ہو جائے گا (یعنی آزاد کرنے والا دوسروں کے حصے کی قیمت ادا کرے گا)

۴۱۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ جُزْءًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ حُمِلَ عَلَيْهِ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ حَتَّى يُعْتَقَ كُلُّهُ جَمِيعًا.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنے غلام یا لونڈی کا ایک حصہ آزاد کیا تو اس کی قیمت کا باقی حصہ اس پر ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ غلام مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا۔

تحقيق المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان العبد اذا كان بين رجلين فاعتق احدهما نصيبه ضمن قيمة نصيب شريكه موسرا كان او معسرا وقالوا قد جعل العتاق من الشريك جناية على نصيب شريكه يجب عليه بها ضمان قيمته في ماله وكان من جنى على مال لرجل وهو موسر او معسر وجب عليه ضمان ما اتلف بجنايته ولم يفترق حكمه في ذلك ان كان موسرا او معسرا في وجوب الضمان عليه قالوا فكذلك لما وجب على الشريك ضمان قيمة نصيب شريكه لعتاقه لما كان موسرا وجب عليه ضمان ذلك ايضا اذا كان معسرا۔

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا يجب الضمان عليه لقيمة نصيب شريكه لعتاقه الا ان يكون موسرا وقالوا حديث ابن عمر رضي الله عنهما هذا انما الضمان المذكور فيه على الموسر خاصة دون المعسر قد بين ذلك عن ابن عمر رضي الله عنهما في غير هذه الآثار۔

فمما روي عنه في ذلك ما قد حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا اخبره عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اعتق شركا له في عبد فكان له مال يبلغ ثمن العبد قوم عليه قيمة العبد فاعطى شركاءه حصصهم وعتق عليه العبد والا فقد عتق عليه ما عتق۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جب کوئی غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو اپنے شریک کے حصے کے مطابق قیمت کا ضامن ہوگا مالدار ہو یا تنگ دست، وہ فرماتے ہیں کہ ایک شریک کی طرف سے غلام کو آزاد کرنا دوسرے شریک کے حصہ کی جنایت قرار دیا گیا ہے جس کے سبب اس کے مال میں شریک کے حصے کے مطابق قیمت کی ضمان ہوتی ہے اور جو شخص کسی کے مال کو نقصان پہنچاتا ہے وہ مالدار ہو یا تنگ دست اس پر اس چیز کی ضمان واجب ہوتی ہے جسے اس نے جنایت کے باعث ضائع کیا اور وجوب ضمان کے سلسلے میں یہ حضرات مالدار اور تنگ دست کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ وہ فرماتے ہیں اسی طرح جب غلام آزاد کرنے کی وجہ سے ایک شریک پر دوسرے شریک کے حصے کی قیمت بطور ضمان اس کے مالدار ہونے کی صورت میں لازم ہوتی ہے تو تنگدستی کی حالت میں بھی واجب ہوتی ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ آزادی کی صورت میں شریک کے حصہ کی قیمت اسی صورت میں واجب ہوگی جب وہ کشادہ حال ہو وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں جس ضمان کا ذکر ہے وہ صرف مالدار پر ہے، تنگ دست پر نہیں۔ اور یہ بات دیگر روایات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے بیان کی گئی ہے۔

اس سلسلے میں مروی روایات میں سے حضرت نافع کی روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنی رقم ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچتی ہو تو غلام کی قیمت کر کے اس کے شرکاء کو ان کا حصہ دیا جائے اور یہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔ ورنہ اس کی طرف سے اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا آزاد کیا گیا۔

۴۱۶ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ وَكَانَ الَّذِيْ يَعْتِقُ نَصِيْبَهٗ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَهُوَ عَتِيْقٌ كُلُّهٗ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مملوک (غلام) میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس آزاد کرنے والے کے پاس غلام کی قیمت کے برابر رقم ہو تو وہ پورا آزاد ہو جائے گا۔

۴۱۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهٗ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ فَيُقَوَّمُ قِيْمَةَ عَدْلٍ عَلَى الْمُعْتِقِ وَقَدْ عَتَقَ بِهٖ مَا عَتَقَ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اس پر پورا غلام آزاد کرنا لازم ہے بشرطیکہ اس کے پاس اتنا مال موجود اس کی قیمت کو پہنچتا ہو اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو آزاد کرنے والے کی طرف سے اس کی قیمت لگائی جائے اور اس کے ساتھ اتنا (حصہ) ہی آزاد ہوگا جو آزاد کیا گیا۔

۴۱۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ مَمْلُوْكٍ فَقَدْ عَتَقَ كُلُّهٗ فَاِنْ كَانَ لِلَّذِيْ اَعْتَقَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَعَلَيْهِ عِتْقُهٗ كُلُّهٗ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو وہ مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا پھر اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہے تو اس پر پورے غلام کو آزاد کرنا لازم ہے۔

۴۱۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس غلام یا لونڈی کے بارے میں جو چند افراد کے

٤٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا فَإِنَّهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ بِأَعْلَى الْقِيمَةِ ثُمَّ يُعْتَقُ قَالَ سُفْيَانُ وَرُبَّمَا قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قِيمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ فِيهَا وَلَا شَطَطَ.

فَثَبَتَ بِتَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ مَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُوسِرِ خَاصَّةً.

فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ عِتَاقِ الْمُعْسِرِ كَيْفَ هُوَ فَقَالَ قَائِلُونَ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا فَقَدْ عُتِقَ مِنْهُ مَا عُتِقَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ لَمْ يَدْخُلْهُ عِتَاقٌ فَهُوَ رَقِيقٌ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ عَلَى حَالِهِ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَسْعَى الْعَبْدُ فِي نِصْفِ قِيمَتِهِ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْهُ.

٤٢١ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ رَوَى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَزَادَ عَلَيْهِ شَيْئًا يُبَيِّنُ بِهِ كَيْفَ حُكْمُ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ بَعْدَ نَصِيبِ الْمُعْتِقِ.

٤٢٢ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شِرْكًا

حضرت عمرو بن دینار حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر وہ مالدار ہو تو اس کی طرف سے اعلیٰ قیمت لگائی جائے پھر وہ آزاد ہو جائے گا حضرت سفیان فرماتے ہیں بعض اوقات حضرت عمرو بن دینار فرماتے درمیانے انداز کی قیمت ہو نہ کم ہو نہ زیادہ۔

ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ صرف مالدار آدمی کے بارے میں ہے۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ تنگ دست کے آزاد کرنے کا حکم معلوم کریں وہ کیا ہے تو بعض حضرات نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی" ورنہ اس کی طرف سے اتنا حصہ آزاد ہو جائے گا جو آزاد کیا گیا اس بات کی دلیل ہے کہ غلام سے جو کچھ باقی رہے گا اس کو آزادی شامل نہ ہوگی بلکہ وہ اس شخص کی طرف سے [غلام ہی رہے گا جس نے آزاد نہیں کیا]

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ غلام اس شخص کیلئے جس نے آزاد نہیں کیا اپنی قیمت کے نصف میں محنت مشقت کرے

اس سلسلے میں انکی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی لیکن اس میں کچھ اضافہ کیا جس میں اس بات کو واضح کیا کہ آزاد کرنے والے کے حصے سے جو کچھ باقی رہ گیا ہے اس کا حکم کیا ہے۔

حضرت بشیر بن نہیک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے کسی مملوک میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اس پر اپنے مال سے پورے غلام کو آزاد کرنا لازم ہے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو

... فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ كُلُّهُ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

تو غلام سے مشقت کرائی جائے لیکن اسے زیادہ تکلیف میں مبتلا نہ کیا جائے۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابان بن یزید، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت جریر بن حازم، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حجاج بن ارطاۃ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن عروبہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن ابوعروبہ اور یحییٰ بن جبیح حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ فِيهِ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَفِيهِ وُجُوبُ السِّعَايَةِ عَلَى الْعَبْدِ إِذَا كَانَ مُعْتِقُهُ مُعْسِرًا۔

تو اس حدیث میں وہی بات ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے البتہ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ جب آزاد کرنے والا تنگ دست ہو تو غلام سے مشقت کرانا واجب ہے

۴۲۷۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَأَعْتَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيكٌ۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بھی مروی ہے حضرت قتادہ حضرت ابوالملیح سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام غلام اس کی طرف سے آزاد قرار دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوعمر حوضی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہمام نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَدَلَّ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی

لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيكٌ عَلَى أَنَّ الْعَتَاقَ إِذَا وَجَبَ بِهِ بَعْضُ الْعَبْدِ لِلّٰهِ انْتَفَى أَنْ يَكُونَ لِغَيْرِهِ عَلَى بَقِيَّتِهِ مِلْكٌ۔

کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب آزاد کرنے سے غلام کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو گیا تو اس بات کی نفی ہو گئی کہ باقی حصہ کسی اور کی ملک میں ہو۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ إِعْتَاقَ الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ جَمِيعًا يُبْرِئَانِ الْعَبْدَ مِنَ الرِّقِّ فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَادَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ وَعَلَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وُجُوبُ السِّعَايَةِ لِشَرِيكِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ إِذَا كَانَ الْمُعْتِقُ مُعْسِرًا فَتَصْحِيحُ هٰذِهِ الْآثَارِ يُوجِبُ الْعَمَلَ بِذٰلِكَ وَيُوجِبُ الضَّمَانَ عَلَى الْمُعْتِقِ الْمُوسِرِ لِشَرِيكِهِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ وَلَا يُوجِبُ الضَّمَانَ عَلَى الْمُعْتِقِ الْمُعْسِرِ وَلٰكِنَّ الْعَبْدَ يَسْعٰى فِي ذٰلِكَ لِلشَّرِيكِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَبِهِ نَأْخُذُ۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ مالدار اور تنگ دست دونوں کا آزاد کرنا غلام کو غلامی سے دور کر دیتا ہے تو یہ حدیث بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہو گئی البتہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں، اس حدیث اور جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے یہ بات زائد ہے کہ جس حصہ دار نے آزاد نہیں کیا اس کے لیے غلام سے محنت مزدوری کروانا ضروری ہے جب آزاد کرنے والا تنگ دست ہو، لہٰذا ان روایات کی تصحیح سے اس پر عمل واجب ہو گیا اور مالدار آزاد کرنے والے پر دوسرے حصے دار کے لیے جس نے آزاد نہیں کیا، ضمان واجب ہو گی لیکن تنگ دست پر ضمان نہیں ہو گی البتہ اس صورت میں غلام سے اس حصہ دار کے لیے محنت مشقت کرائی جائے گی یہ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے اور ہم (حضرت امام ابوجعفر طحاوی) بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ يَقُولُ إِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوسِرًا فَالشَّرِيكُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَعْتَقَ كَمَا أَعْتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَإِنْ شَاءَ اسْتَسْعَى الْعَبْدَ فِي نِصْفِ الْقِيمَةِ فَإِذَا أَدَّاهَا عَتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَإِنْ شَاءَ ضَمَّنَ الْمُعْتِقَ نِصْفَ الْقِيمَةِ فَإِذَا أَدَّاهَا عَتَقَ وَرَجَعَ بِهَا الْمُضَمِّنُ عَلَى الْعَبْدِ فَاسْتَسْعَاهُ فِيهَا وَكَانَ الْوَلَاءُ لِلْمُعْتِقِ وَإِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُعْسِرًا فَالشَّرِيكُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَعْتَقَ وَإِنْ شَاءَ اسْتَسْعَى الْعَبْدَ فِي نِصْفِ قِيمَتِهِ فَأَيُّهُمَا فَعَلَ فَالْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ۔

البتہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے چاہے تو اس کی طرح (اپنا حصہ) آزاد کر دے اور ولاء[1] ان دونوں کے درمیان نصف نصف ہو گی اور اگر چاہے تو نصف قیمت کے لیے غلام سے مشقت کروائے جب وہ (باقی رقم) ادا کر دے تو آزاد ہو جائے گا اور ولاء دونوں کے درمیان نصف نصف ہو گی اور اگر چاہے تو آزاد کرنے والے سے نصف قیمت بطور ضمان حاصل کرے جب وہ رقم ادا کر دے تو غلام آزاد ہو جائے گا اور ضمان دینے والا غلام پر رجوع کرے اور اس سے اس سلسلے میں محنت مشقت کروائے اب اس کی ولاء آزاد کرنے والے کیلئے ہو گی اور اگر آزاد کرنے والا تنگ دست ہو تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے اگر چاہے تو آزاد کرے اور اگر چاہے تو نصف قیمت میں اس سے محنت مشقت کروائے ان میں سے جو عمل بھی کرے ولاء دونوں کے درمیان برابر ہو گی۔

وَاحْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو

انہوں نے اس سلسلے میں ابو بشر الرقی کی روایت سے استدلال

[1] یعنی اس آزاد کردہ غلام کے مرنے کے بعد وہ دونوں اس کے برابر وارث ہوں گے۔

بشر الرقي قال ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد قال كان لنا غلام قد شهد القادسية فابلى فيها وكان بيني وبين امي وبين اخي الاسود فارادوا اعتقه وكنت يومئذ صغيرا فذكر ذلك الاسود لعمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه فقال اعتقوا انتم فاذا بلغ عبد الرحمن فان رغب فيما رغبتم اعتق والا ضمنكم۔

فَفِي هذا الحديث ان لعبد الرحمن بعد بلوغه ان يعتق نصيبه من العبد الذي قد كان دخله عتاق امه واخيه قبل ذلك فابو حنيفة رحمة الله عليه قال فلما كان له ان يعتق بلا بدل كان له ان ياخذ العبد باداء قيمة ما بقي له فيه حتى يعتق باداء ذلك اليه ولما كان للذي لم يعتق ان يعتق نصيبه من العبد فضمن الشريك المعتق رجع الى هذا المضمن من هذا العبد مثل ما كان الذي ضمنه فوجب له ان يستسعى العبد في قيمة ما كان لصاحبه فيه وفيما كان لصاحبه ان يستسعيه فيه

فهذا مذهب ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه في هذا الباب والقول الاول الذي ذهب اليه ابو يوسف ومحمد رحمهما الله اصح القولين عندنا لموافقته لما قد رويناه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم والله اعلم۔

کیا ہے حضرت ابراہیم، حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمارا ایک غلام تھا جو قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوا اور اس نے وہاں بہادری کے جوہر دکھائے وہ میرے میری ماں اور میرے بھائی اسود کے درمیان مشترک تھا انہوں نے اسے آزاد کرنے کا ارادہ کیا میں ان دنوں چھوٹا تھا حضرت اسود نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا تم سب آزاد کر دو حضرت عبدالرحمٰن کو بالغ ہونے کے بعد تمہاری طرح اس میں رغبت ہوئی تو آزاد کر دیں گے ورنہ اپنے حصہ کی ضمان لے لیں گے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن کو بالغ ہونے کے بعد اس غلام کو آزاد کرنے کا حق تھا جسے اس کی ماں اور بھائی نے پہلے آزاد کر دیا تھا تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب ان کو کسی بدل کے بغیر آزاد کرنے کا حق تھا تو انہیں اس بات کا بھی حق تھا کہ وہ اپنے حصّہ کی قیمت ادا کر کے غلام [illegible] لے حتیٰ کہ وہ قیمت کی ادائیگی کے بعد آزاد ہو جائے [illegible] نے آزاد نہیں کیا تھا اسے حق ہے کہ اپنا حصہ آزاد کرے اور پھر آزاد کرنے والے حصہ دار سے ضمان لے [illegible] والا اس مال کے لیے غلام کی طرف رجوع کرے گا جو اس نے بطور ضمان ادا کیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ غلام سے اس قیمت کے مطابق [illegible] مشقت کروائے جو اس کے مالک کے لیے اس پر واجب ہے [illegible] کو قیمت ادا کرنے کے لیے اس غلام سے سعی کروانا حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے لیکن پہلا قول جو حضرت امام [illegible] اور امام محمد رحمہما اللہ کا مذہب ہے ہمارے (امام [illegible]) نزدیک دونوں قولوں میں سے زیادہ صحیح ہے [illegible] وہ ان روایات کے موافق ہے جو ہم نے سرکار دو عالم [illegible] علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

بَابُ ۱۹۴ الرَّجُلِ يَمْلِكُ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِّنْهُ هَلْ يُعْتَقُ عَلَيْهِ أَمْ لَا

کوئی شخص اپنے قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہو جائے گا یا نہ

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد (کے احسانات) کا بدلہ نہیں دے سکتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنْ سُفْيَانَ هُوَ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت زہیر بن معاویہ، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ مَلَكَ أَبَاهُ لَمْ يُعْتَقْ عَلَيْهِ حَتَّى يُعْتِقَهُ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُعْتَقُ عَلَيْهِ بِمِلْكِهِ إِيَّاهُ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا يَحْتَمِلُ مَا قَالُوا وَيَحْتَمِلُ فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ بِشِرَائِهِ هٰذَا فِي الْكَلَامِ صَحِيحٌ وَهُوَ أَوْلَى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيثُ حَتَّى يَتَّفِقَ هُوَ وَغَيْرُهُ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَعْنَى۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص اپنے باپ کا مالک ہو جائے تو وہ (خود بخود) آزاد نہیں ہوتا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جونہی وہ اس کا مالک بنے گا، وہ آزاد ہو جائے گا۔

اس سلسلے میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ان حضرات نے فرمائی ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ وہ اسے خریدے اور خریدتے ہی وہ آزاد ہو جائے گا کلام میں یہ (مفہوم) صحیح ہے اور اس حدیث سے یہ بات مراد لینا زیادہ بہتر ہے تاکہ یہ حدیث اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیگر احادیث اس معنیٰ میں متفق ہو جائیں۔

٤٢٣ - فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَيْرِ بْنُ النَّحَّاسِ قَالَ ثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہے۔

٤٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ غِيَاثٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

حضرت حسن، حضرت سمرہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

٤٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت اسد، حضرت حماد بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٤٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُخَلَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

حضرت حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہو جاتا ہے۔

فَتَصْحِيحُ حَدِيثَيْ سَمُرَةَ هٰذَيْنِ يُوجِبُ أَنَّ ذَا الرَّحِمِ الْمَذْكُورَ فِيهِمَا هُوَ ذُو الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ وَأَنَّ ذَا الرَّحِمِ الْمَذْكُورَ فِيهِمَا هُوَ ذُو الْمَحْرَمِ مِنَ الرَّحِمِ فَيَكُونُ مَعْنَاهُمَا لَمَّا جُمِعَ مَا فِيهِمَا هُوَ مِثْلُ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ مَلَكَ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی ان دو روایتوں کی تصحیح سے لازم آتا ہے کہ ان روایات میں مذکور ذو رحم سے ذو رحم محرم مراد ہے[1] تو جب دونوں روایتوں کے مندرجات کو جمع کیا جائے تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی مثل ہو گا کہ جو شخص ذو رحم محرم کا مالک بن جائے تو وہ (مملوک)

[1] ذو رحم محرم سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کا قریبی رشتہ دار بھی ہو اور اس سے نکاح بھی جائز نہ ہو ۱۲ ہزاروی۔

ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

۴۳۷ - وَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مِنْ ذِيْ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

(فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ)

وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَتَابِعِيْهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَّا يُوَافِقُ هٰذَا اَيْضًا۔

۴۳۸ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

۴۳۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ اَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَ اَخِيْهِ مَمْلُوْكَتَهٗ فَوَلَدَتْ اَوْلَادًا فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَرِقَّ اَوْلَادَهَا فَاَتٰى ابْنُ اَخِيْهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنَّ عَمِّيْ زَوَّجَنِيْ وَلِيْدَتَهٗ وَاِنَّهَا وَلَدَتْ لِيْ اَوْلَادًا فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَرِقَّ وَلَدِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَذَبَ لَيْسَ لَهٗ ذٰلِكَ۔

۴۴۰ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ اِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ عَمَّتَهٗ اَوْ خَالَتَهٗ اَوْ اَخَاهُ اَوْ اُخْتَهٗ فَقَدْ عَتَقُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْتِقْهُمْ۔

آزاد ہو جائے گا۔

اور مجھے (امام طحاوی کو) یہ بات پہنچی ہے کہ محمد بن بکر برسانی حضرت حماد بن سلمہ سے وہ حضرت عاصم احول سے وہ حضرت حسن سے اور وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی (ذو رحم محرم قریبی رشتہ دار) کا مالک بن جاتا تو وہ (مملوک) آزاد ہو جاتا ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام سے بھی اس کے موافق روایات مروی ہیں۔

حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک بن جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہے۔

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت مستورد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی لونڈی کا نکاح اپنے بھتیجے سے کیا اس کے ہاں کچھ بچے پیدا ہوئے اس نے اس کے بچوں کو بھی اپنا غلام بنانا چاہا تو اس کا بھتیجا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے چچا نے میرا نکاح اپنی لونڈی سے کیا تھا اب میرے ہاں کچھ بچے پیدا ہوئے ہیں اور وہ (چچا) میرے بچوں کو بھی غلام بنانا چاہتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا اس نے جھوٹ کہا ہے اسے اس بات کا حق نہیں ہے۔

حضرت عطاء بن ابو رباح سے مروی فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی پھوپھی، خالہ، بھائی یا بہن کا مالک ہو جائے تو وہ خود بخود آزاد ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ ان کو آزاد نہ کرے۔

۴۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ أَظُنُّهُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَالشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا يَعْتِقُ إِلَّا الْوَالِدُ وَالْوَلَدُ۔

حضرت حجاج، حضرت عطاء اور شعبی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت ابراہیم فرماتے ہیں (اس صورت میں) صرف باپ اور بیٹا آزاد ہوں گے۔

فَلَمَّا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا وَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِهِ وَتَابِعِيهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَلَمْ نَعْلَمْ فِي ذٰلِكَ خِلَافًا عَنْ مِثْلِهِمْ وَجَبَ الْقَوْلُ بِمَا رُوِيَ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ وَتَرْكُ خِلَافِهِمْ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

تو جب ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا احادیث روایت کی ہیں اور جو کچھ ہم نے صحابہ کرام اور تابعین سے روایت کیا وہ بھی ان کی موافق ہے اور ان جیسے لوگوں کی طرف سے اختلاف بھی ہمارے علم میں نہیں تو ان کی روایات کے مطابق کرنا اور اس کے خلاف کو چھوڑنا ضروری ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۱۹۵ الْمُكَاتَبِ مَتٰى يَعْتِقُ

مکاتب کب آزاد ہوتا ہے

۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤَدَّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا (مقتول) مکاتب (کے وارثوں) کو اتنا حصہ آزاد کی دیت کے مطابق دیا جائے جتنا اس نے (مال کتابت) ادا کیا ہے اور باقی مال غلام کی دیت کے مطابق دیا جائے۔

۴۴۳ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

---

۴۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرِ بْنِ حَسَّانَ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُكَاتَبٍ قُتِلَ بِدِيَةِ الْحُرِّ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَيُقَامُ عَلَى الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول مکاتب کے سلسلے میں اتنے حصے میں آزاد کی دیت کا فیصلہ کیا جتنا وہ آزاد ہو گیا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مکاتب پر مملوک والی حد قائم کی جائے۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنِي الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى دِيَةَ الْحُرِّ وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب (کے ورثاء) کو دیت سے اتنا حصہ جتنا بدل کتابت وہ ادا کر چکا ہے، آزاد کی دیت کے مطابق دیا جائے اور جس قدر وہ غلام ہے، غلام کی دیت کے مطابق ادا کیا جائے۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُكَاتَبَ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْهِ حُكْمَ الْحُرِّ وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْمَا لَمْ يُؤَدِّ حُكْمَ الْعَبْدِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُعْتَقُ الْمُكَاتَبُ اِلَّا بِاَدَاءِ جَمِيْعِ الْكِتَابَةِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ مکاتب نے جس قدر بدل کتابت ادا کیا اتنا حصہ آزاد ہو جائے گا اور اس حصے میں اس کا حکم آزاد کی طرح ہوگا اور جس قدر بدل کتابت ادا نہیں کیا اس میں اس کا حکم غلام جیسا ہوگا۔ اس سلسلے میں انہوں نے اس (مسند جلد ۲) لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مکاتب، تمام بدل کتابت ادا کرنے سے آزاد ہوتا ہے۔

۴۴۶۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ دِرْهَمٌ۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب پر جب تک بدلِ کتابت کا ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہی ہے۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں اختلاف ہے۔ لہٰذا ہم نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایات کو دیکھا۔

۴۴۷۔ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ۔

حضرت معبد جہنی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی ہے۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ النِّصْفَ فَهُوَ غَرِيْمٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب مکاتب نصف (بدل کتابت) ادا کردے تو وہ قرضدار ہے۔

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تُكَاتِبُوْنَ مُكَاتَبِيْنَ فَأَيُّهُمْ أَدَّى النِّصْفَ فَلَا رَدَّ عَلَيْهِ فِي الرِّقِّ فَهٰذَا خِلَافُ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم غلاموں سے مکاتبت (کا معاملہ) کرتے ہو تو ان میں سے جو نصف (بدل کتابت) ادا کر دے تو وہ غلامی کی طرف نہیں لوٹے گا۔

یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ سَالِمٍ سَبَلَانَ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَاكِ إِلَّا سَتَحْتَجِبِيْنَ مِنِّي فَقَالَتْ مَا لَكَ فَقَالَ كَاتَبْتُ قَالَتْ إِنَّكَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ۔

حضرت سالم سبلان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضور علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ مجھ سے پردہ کریں گی انہوں نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا میں نے مکاتبت کی ہے ام المؤمنین نے فرمایا جب تک تم پر کچھ بھی باقی ہے تم غلام ہو۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَشُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَمْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ كِتَابَتِكَ قُلْتُ عَشْرُ أَوَاقٍ فَقَالَتْ أُدْخُلْ فَإِنَّكَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی تو انہوں نے فرمایا تم پر بدل کتابت سے کتنا باقی ہے میں نے عرض کیا دس اوقیہ[1] انہوں نے فرمایا داخل ہو سکتے ہو کیونکہ جب تک تم پر ایک درہم بھی باقی ہے، تم غلام ہو۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں عمرو بن میمون نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ

حضرت ابراہیم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب مکاتب (بدل کتابت کا) تہائی، یا چوتھائی ادا

[1] رطل کا ارہوال حصہ اوقیہ کہلاتا ہے تقریباً کوئی ساڑھے دس تولے کے برابر ہوتا ہے (النہایہ)

ثُلُثًا اَوْ رُبُعًا فَهُوَ غَرِیْمٌ۔

کرے تو وہ قرض دار ہوتا ہے۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا اَدَّی الْمُکَاتَبُ قِیْمَۃَ رَقَبَتِهٖ فَهُوَ غَرِیْمٌ۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب مکاتب اپنی گردن کی قیمت ادا کر دے تو وہ قرض دار ہے۔

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ وَشُرَیْحٌ یَقُوْلَانِ فِی الْمُکَاتَبِ اِذَا اَدَّی الثُّلُثَ فَهُوَ غَرِیْمٌ۔

حضرت جابر، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ اور حضرت شریح (رضی اللہ عنہم) مکاتب کے بارے میں فرماتے تھے کہ جب وہ تہائی حصہ ادا کر دے تو وہ قرض دار ہے۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ الْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَّا بَقِیَ عَلَیْهِ مِنْ کِتَابَتِهٖ شَیْءٌ۔

حضرت سعید بن ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمہ بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہے۔

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَمَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَّا بَقِیَ عَلَیْهِ مِنْ کِتَابَتِهٖ شَیْءٌ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مکاتب پر جب تک بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہے وہ غلام ہے۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ کَانَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ الْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَّا بَقِیَ عَلَیْهِ شَیْءٌ مِّنْ کِتَابَتِهٖ وَکَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ شُرُوْطُهُمْ جَائِزَۃٌ جَائِزَۃٌ فِیْمَا بَیْنَهُمْ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک بدل کتابت میں سے کچھ بھی اس کے ذمہ باقی ہے۔

فَلَمَّا کَانُوْا قَدِ اخْتَلَفُوْا فِیْ ذٰلِکَ کَمَا ذَکَرْنَا وَکُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ الْمُکَاتَبَ لَا یُعْتَقُ یُعْتَقُ بِعَقْدِ الْمُکَاتَبَۃِ وَاِنَّمَا یُعْتَقُ لِحَالٍ ثَانِیَۃٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تِلْکَ الْحَالُ هِیَ اَدَاءُ جَمِیْعِ الْمُکَاتَبَۃِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِیَ اَدَاءُ بَعْضٍ

تو جب اس سلسلے میں ان (صحابہ کرام) کا اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مکاتب محض عقد کتابت سے آزاد نہیں ہوتا وہ دوسری حالت میں آزاد ہوتا ہے تو بعض حضرات فرماتے ہیں یہ تمام بدل کتابت ادا کرنے والی حالت ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں یہ حالت بعض بدل کتابت ادا کرنے کی

الْمُكَاتَبَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا أَدَّى مِنْ مَالِ الْمُكَاتَبَةِ فَثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ قَدْ خَرَجَ مِنْ حُكْمِ الْمُعْتَقِ عَلٰى مَالٍ لِاَنَّ الْمُعْتَقَ عَلٰى مَالٍ يُعْتَقُ بِالْقَوْلِ قَبْلَ أَنْ يُّؤَدِّيَ شَيْئًا وَالْمُكَاتَبُ لَيْسَ كَذٰلِكَ لِاِجْمَاعِهِمْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا.

فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْمُكَاتَبَ لَا يَسْتَحِقُّ الْعَتَاقَ بِعَقْدِ الْمُكَاتَبَةِ فَاِنَّمَا يَسْتَحِقُّهُ بِحَالٍ ثَانِيَةٍ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ وَفِيْ سَائِرِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ لَا تَجِبُ بِالْعُقُوْدِ وَاِنَّمَا تَجِبُ بِحَالٍ أُخْرٰى بَعْدَهَا كَيْفَ حُكْمُهَا فَرَاَيْنَا الرَّجُلَ يَبِيْعُ الرَّجُلَ الْعَبْدَ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَلَا تَجِبُ لِلْمُشْتَرِيْ قَبْضُ الْعَبْدِ بِنَفْسِ الْعَقْدِ حَتّٰى يُؤَدِّيَ جَمِيْعَ الثَّمَنِ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ قَبْضُ بَعْضِ الْعَبْدِ بِاَدَائِهٖ بَعْضَ الثَّمَنِ وَكَذٰلِكَ الْاَشْيَاءُ الَّتِيْ هِيَ مَحْبُوْسَةٌ بِغَيْرِهَا مِثْلَ الرَّهْنِ الْمَحْبُوْسِ بِالدَّيْنِ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ الرَّاهِنَ لَوْ قَضَى الْمُرْتَهِنَ بَعْضَ الدَّيْنِ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ الرَّهْنَ اَوْ بَعْضَهٗ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى مِنَ الدَّيْنِ لَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ اِلَّا بِاَدَائِهٖ جَمِيْعَ الدَّيْنِ فَكَانَ هٰذَا حُكْمُ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ تُمْلَكُ بِاَشْيَاءَ اِذَا وَجَبَ اِحْتِبَاسُهَا فَاِنَّمَا تُحْبَسُ حَتّٰى يُؤْخَذَ جَمِيْعُ مَا جُعِلَ بَدَلًا مِّنْهَا فَلَمَّا خَرَجَ الْمُكَاتَبُ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ حُكْمِ الْمُعْتَقِ عَلَى الْمَالِ الَّذِيْ يُعْتَقُ بِالْعَقْدِ لَا بِحَالٍ ثَانِيَةٍ وَثَبَتَ اَنَّهٗ فِيْ حُكْمِ مَنْ يُّحْبَسُ لِاَدَاءِ شَيْءٍ ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَهٗ فِي الْمُكَاتَبَةِ وَفِي احْتِبَاسِ الْمَوْلٰى اِيَّاهُ كَحُكْمِ الْمَبِيْعِ فِي احْتِبَاسِ الْبَائِعِ اِيَّاهُ فَكَمَا كَانَ الْمُشْتَرِيْ غَيْرَ قَادِرٍ عَلٰى اَخْذِهٖ اِلَّا بَعْدَ اَدَاءِ جَمِيْعِ الثَّمَنِ كَانَ كَذٰلِكَ الْمُكَاتَبُ اَيْضًا غَيْرَ

حالت ہے اور کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ جس قدر مالِ کتابت ادا کیا اس کے مطابق آزاد ہوجائے گا تو ثابت ہوا کہ اس کا حکم وہ نہیں جو مال کے بدلے میں آزاد ہونے والے کا ہے کیونکہ جس کو مال کے بدلے آزاد کیا جائے وہ کچھ ادا کرنے سے پہلے محض کلام سے آزاد ہوجائے گا جب کہ مکاتب کا بالاجماع یہ حکم نہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

تو جب ثابت ہوا کہ مکاتب صرف عقد کتابت سے آزادی کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ وہ دوسری حالت میں اس کا مستحق ہوتا ہے نے اس سلسلے میں غور کیا اور ان تمام امور کو جو محض عقد سے لازم نہیں ہوتے بلکہ اس کے بعد دوسری حالت میں لازم ہوتے ہیں کو بھی دیکھا کہ ان کا حکم کیا ہے تو ہم نے دیکھا کہ ایک شخص اپنا غلام دوسرے شخص پر ایک ہزار درہم کے بدلے میں بیچتا ہے تو محض عقد سے مشتری پر قبضہ لازم نہیں ہوجاتا جب تک تمام قیمت ادا نہ کرے اور کچھ قیمت ادا کرنے سے غلام کے بعض حصہ پر قبضہ نہیں کرسکتا اور وہ چیزیں جو کسی وجہ سے قبضہ میں ہوں ان کا بھی یہی حکم ہے جیسے رہن قرض کی وجہ سے قبضہ میں ہے تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر رہن رکھنے والا، ہر شخص کے قرض کا کچھ حصہ ادا کر دے اور رہن رکھی ہوئی چیز واپس لینا چاہے یا جس قدر قرض ادا کیا اس کی مقدار واپس لینا چاہے تو ایسا نہیں کرسکتا جب تک تمام قرض ادا کر دے تو یہ ان اشیاء کا حکم ہے جن کی ملکیت دوسری اشیاء کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے جب ان کو روکنا ضروری ہو تو جب تک ان کا بدل مکمل طور پر نہ لیا جائے یہ روکی جائیں گی پس جب مکاتب اس غلام کے حکم سے نکل گیا جس کو مال کے بدلے میں آزاد کیا جاتا ہے کہ وہ محض عقد سے آزاد ہوجاتا ہے دوسری حالت میں نہیں اور ثابت ہوا کہ وہ ان چیزوں کے حکم میں ہے جن کو کسی چیز کی ادائیگی کے بدلے نہیں روکا جاتا ہے تو ثابت ہوا کہ مکاتبت میں اور مالک کے اسے روکنے کے سلسلے میں اس کا حکم اس مبیع کی طرح ہے جسے بائع اپنے پاس روکتا ہے تو جس طرح خریدنے والا تمام قیمت ادا کرنے کے بعد ہی اس کو لینے پر قادر ہوتا ہے اسی طرح مکاتب بھی مالک کی ملک سے اپنی گردن

قَادِرٌ عَلٰی اَخْذِ شَیْءٍ مِّنْ رَّقَبَتِہٖ مِنْ مِّلْكِ الْمَوْلٰی اِلَّا بِاَدَآءِ جَمِیْعِ الْمُكَاتَبَۃِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ الَّذِیْنَ كَانُوْا لَا یُعْتَقُ مِنَ الْمُكَاتَبِ شَیْءٌ اِلَّا بِاَدَآءِ جَمِیْعِ الْمُكَاتَبَۃِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ .

بَابُ ۱۹۶ الْاَمَۃِ یَطَاُهَا مَوْلَاهَا ثُمَّ یَمُوْتُ وَقَدْ كَانَتْ جَآءَتْ بِوَلَدٍ فِیْ حَیَاتِہٖ هَلْ یَكُوْنُ ابْنَہٗ وَتَكُوْنُ بِہٖ اُمَّ وَلَدٍ اَمْ لَا

۴۵۹ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَہٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَۃُ ابْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَۃِ زَمْعَۃَ مِنِّیْ فَاقْبِضْہُ اِلَیْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَہٗ سَعْدٌ وَقَالَ ابْنُ اَخِیْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ فَقَامَ اِلَیْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ فَقَالَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَۃِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِیْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَۃِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَۃَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ

(غلامی) کا کچھ حصہ حاصل کرنے پر اس وقت تک قادر نہیں ہوتا جب تک تمام بدل کتابت ادا نہ کر دے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جن کے نزدیک مکاتب کا کچھ حصہ بھی پورا بدل کتابت ادا کرنے کے بغیر آزاد نہیں ہوتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

مولیٰ نے اپنی لونڈی سے جماع کیا اور اس کی زندگی میں اولاد پیدا ہو گئی تو کیا وہ اس کی اولاد اور لونڈی ام ولد کہلائے گی

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وعدہ لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے لہٰذا اس پر قبضہ کر لینا جب فتح مکہ کا سال ہوا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لیا اور فرمایا کہ میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے اس کے بارے میں مجھ سے وعدہ لیا تھا اس پر عبد بن زمعہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے ان کے بستر پر پیدا ہوا وہ دونوں اپنا جھگڑا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بھائی کا بیٹا ہے اس نے اس کے بارے میں مجھ سے وعدہ لیا تھا عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے میرے باپ کے فراش (بستر) پر پیدا ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارے لیے ہے پھر آپ نے فرمایا بچہ صاحب فراش (جس کا نکاح ہوا لونڈی کا مالک ہو) کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے اس کے بعد آپ نے اس میں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اس سے پردہ کرو کیونکہ آپ نے اس میں حضرت عتبہ کے ساتھ مشابہت دیکھی تھی

اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ لَمَّا رَأَی بِهٖ مِنْ شِبْهِهٖ بِعُتْبَةَ قَالَتْ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی۔

حضرت سودہ فرماتی ہیں کہ اس نے مرتے دم تک انہیں (حضرت سودہ کو) نہیں دیکھا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْاَمَةَ اِذَا وَطِئَهَا مَوْلَاهَا فَقَدْ لَزِمَهٗ كُلُّ وَلَدٍ يَجِیْءُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ اِدَّعَاهُ اَوْ لَمْ يَدَّعِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ فَاَلْحَقَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَمْعَةَ لَا لِدَعْوَةِ ابْنِهٖ لِاَنَّ دَعْوَةَ الْاِبْنِ لِلنَّسَبِ لِغَيْرِهٖ مِنْ اَبِيْهِ غَيْرُ مَقْبُوْلَةٍ وَلٰكِنْ لِاَنَّ اُمَّهٗ كَانَتْ فِرَاشًا لِزَمْعَةَ بِوَطْئِهٖ اِيَّاهَا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کوئی مالک اپنی لونڈی سے وطی کرے تو اس کے بعد اس کی تمام اولاد اسی سے شمار ہوگی وہ اس کا دعویٰ کرے یا نہ انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ! وہ تمہارے لیے ہے پھر فرمایا کہ بچہ فراش والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زمعہ سے ملایا لیکن اس کے بیٹے کے دعویٰ کی وجہ سے نہیں کیونکہ باپ کے غیر سے نسب کے لیے بیٹے کا دعویٰ غیر مقبول ہے اس الحاق کی وجہ یہ تھی کہ اس کی ماں زمعہ کی فراش تھی اور اس نے اس سے وطی کی تھی۔

۴۶۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ يَعْزِلُوْنَهُنَّ لَا تَاْتِيْنِیْ وَلِيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا اَنْ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا قَدْ اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاعْزِلُوْا اَوْ اُتْرُكُوْا۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح بھی استدلال کیا ہے حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی لونڈیوں سے وطی کرتے ہوئے عزل[1] کرتے ہیں میرے پاس جو بھی ایسی لونڈی آئے کہ اس کا مالک اس سے جماع کا دعویٰ کرے میں اس (لونڈی) کا بیٹا اس (مالک) سے ملا دوں گا اب تم عزل کرو یا چھوڑ دو (تمہاری مرضی)

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ ثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھ سے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُنَّ يَخْرُجْنَ

حضرت نافع، حضرت صفیہ بنت ابوعبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی لونڈیوں سے جماع کرتے ہیں پھر انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ باہر نکلیں میرے پاس جو بھی ایسی

[1] جماع کرتے ہوئے انزال کے وقت عورت سے الگ ہو جانا عزل کہلاتا ہے۔

لَا تَأْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَأَرْسِلُوْهُنَّ بَعْدُ أَوْ أَمْسِكُوْهُنَّ۔

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ وَطِئَ أَمَةً ثُمَّ ضَيَّعَهَا فَأَرْسَلَهَا تَخْرُجُ ثُمَّ وَلَدَتْ فَالْوَلَدُ مِنْهُ وَالضَّيْعَةُ عَلَيْهِ قَالَ نَافِعٌ فَهٰذَا قَضَاءُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا جَاءَتْ بِهٖ هٰذِهِ الْأَمَةُ مِنْ وَلَدٍ فَلَا يَلْزَمُ مَوْلَاهَا إِلَّا أَنْ يُقِرَّ بِهٖ وَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقِرَّ بِهٖ لَمْ يَلْزَمْهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ لِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَلَمْ يَقُلْ هُوَ أَخُوْكَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِقَوْلِهٖ هُوَ لَكَ أَيْ هُوَ مَمْلُوْكٌ لَكَ لِحَقِّ مَا لَكَ عَلَيْهِ مِنَ الْيَدِ وَلَمْ يَحْكُمْ فِيْ نَسَبِهٖ بِشَيْءٍ۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ بِالْحِجَابِ مِنْهُ فَلَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَدْ جَعَلَهُ ابْنَ زَمْعَةَ إِذًا لَمَا حَجَبَ بِنْتَ زَمْعَةَ مِنْهُ لِأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَأْمُرُ بِقَطْعِ الْأَرْحَامِ بَلْ كَانَ يَأْمُرُ بِصِلَتِهَا وَمِنْ صِلَتِهَا التَّزَاوُرُ فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَأْمُرَهَا وَقَدْ جَعَلَهُ أَخَاهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ هٰذَا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ يَجُوْزُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَأْمُرُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنْ تَأْذَنَ

لونڈی آئے گی جو اس بات کا اقرار کرے کہ اس کے مالک نے اس سے جماع کیا ہے میں اس کے بچے کو اس (مالک) کے ساتھ ملا دوں گا اب تم ان کو چھوڑ دو یا روک لو (تمہاری مرضی)

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس نے لونڈی سے وطی کی پھر اسے ضائع کر دیا اور اسے باہر نکلنے کے لیے چھوڑ دیا پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ بچہ اسی (مالک) کا ہوگا اور اس کا نان نفقہ اسی کے ذمہ ہوگا حضرت نافع فرماتے ہیں یہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فیصلہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس لونڈی کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا وہ مالک کو لازم نہیں ہوگا البتہ یہ کہ وہ اس کا اقرار کرے اور اگر وہ اس کا اقرار کرنے سے پہلے مر جائے تو اسکو لازم نہیں ہوگا۔ پہلی حدیث میں ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد بن زمعہ سے فرمایا اے عبد بن زمعہ! وہ تمہارے لیے ہے اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ تیرا بھائی ہے تو ہو سکتا ہے آپ کے ارشاد "وہ تیرے لیے ہے" سے مراد یہ ہو کہ وہ تمہارا مملوک ہے کیونکہ مالک کو قبضہ کی وجہ سے حق حاصل ہوتا ہے اور آپ نے اس کے نسب کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا۔

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے زمعہ کا بیٹا قرار دیتے تو اس وقت حضرت سودہ بنت زمعہ ان سے پردہ نہ کرتیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رشتہ داروں سے تعلقات منقطع کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے بلکہ صلہ رحمی کا حکم فرماتے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھنا صلہ رحمی سے ہے تو یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ آپ اسے حضرت سودہ کا بھائی قرار دے کر اس سے پردے کا حکم دیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات جائز نہیں اور آپ سے یہ کیسے جائز ہو سکتی جب کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیتے تھے کہ وہ اپنے رضاعی چچا کو (اندر آنے کی) اجازت دیں پھر حضرت

لِعِلَّتِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ عَلَيْهَا ثُمَّ يَحْجُبُ سَوْدَةَ مِمَّنْ قَدْ جَعَلَهُ أَخَاهَا وَابْنَ أَبِيهَا.

سودہ اس سے پردہ کریں جسے آپ نے ان کا بھائی اور ان کے باپ کا بیٹا قرار دیا۔

وَلٰكِنْ وَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ حَكَمَ فِيهِ بِشَيْءٍ غَيْرِ الْيَدِ الَّتِي جَعَلَهَا لِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ وَلِسَائِرِ وَرَثَةِ زَمْعَةَ دُونَ سَعْدٍ.

لیکن ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے صرف اس پر قبضہ کی وجہ سے اسے عبد بن زمعہ اور ان کے دیگر ورثاء کے لیے قرار دیا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کیلئے قرار نہیں دیا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى قَوْلِهِ الَّذِي وَصَلَهُ بِهٰذَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

اگر کوئی شخص کہے کہ آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے جو آپ نے متصلاً فرمایا کہ: بچہ صاحب فراش کے لیے ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے"۔

قِيلَ لَهُ ذٰلِكَ عَلَى التَّعْلِيمِ مِنْهُ لِسَعْدٍ أَيْ إِنَّكَ تَدَّعِي لِأَخِيكَ وَأَخُوكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِرَاشٌ وَإِنَّمَا يَثْبُتُ النَّسَبُ مِنْهُ لَوْ كَانَ لَهُ فِرَاشٌ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِرَاشٌ أَنْزَلَ فَهُوَ عَاهِرٌ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ آپ کی طرف سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تعلیم تھی یعنی (اے سعد!) تم اپنے بھائی کے لیے دعویٰ کر رہے ہو جبکہ ان کا فراش نہیں[1] ان کا نسب تب ثابت ہوتا جب ان کا فراش ہوتا تو جب ان کا فراش نہیں تو وہ زانی قرار پائیں گے اور زانی کے لیے پتھر ہے۔

۴۲۶۴- وَقَدْ بَيَّنَ هٰذَا الْمَعْنَى وَكَشَفَهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَأُهَا وَكَانَ يُظَنُّ بِرَجُلٍ آخَرَ أَنَّهُ يَقَعُ عَلَيْهَا فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَانَ يُشْبِهُ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ يُظَنُّ بِهَا فَذَكَرَتْهُ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهُ وَأَمَّا أَنْتِ فَاحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكِ بِأَخٍ.

اس معنیٰ کو یہ حدیث واضح کرتی ہے حضرت یوسف بن زبیر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ جماع کرتے تھے اور ایک دوسرے شخص کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ اس نے اس سے جماع کیا ہے زمعہ کا انتقال ہو گیا اور وہ لونڈی حاملہ تھی اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا جو اس شخص کے مشابہ تھا جس کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا (کہ اس نے اس سے جماع کیا ہے) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا وراثت تو اس کے لیے ہو گی لیکن تم اس سے پردہ کرو کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ زَمْعَةَ كَانَ يَطَأُ تِلْكَ الْأَمَةَ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَوْدَةَ لَيْسَ هُوَ لَكِ بِأَخٍ يَعْنِي ابْنَ الْمَوْطُوءَةِ فَدَلَّ هٰذَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ قَضَى فِي نَسَبِهِ عَلَى زَمْعَةَ بِشَيْءٍ وَأَنَّ وَطْءَ زَمْعَةَ لَمْ يَكُنْ

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت زمعہ اس لونڈی سے وطی کرتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا وہ تمہارا بھائی نہیں اس سے مراد اس عورت کا بیٹا ہے جس سے وطی کی گئی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ سے اس کے نسب کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا اور آپ کے نزدیک زمعہ کی وطی اس بات کو واجب نہیں کرتی تھی کہ اس

[1] مطلب یہ ہے کہ جس لونڈی کا یہ بچہ ہے اگر وہ تمہارے بھائی کی لونڈی ہوتی تو وہ صاحب فراش کہلاتے جبکہ یہاں یہ بات نہیں۔

عنده بموجب ان ما جاءت به تلك المولودة من ولد منه۔

فان قال قائل ففي هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اما الميراث فله فهذا يدل على قضائه بنسبه۔

قيل له ما يدل ذلك على ما ذكرت لان عبد بن زمعة قد كان ادعاه وزعم انه ابن ابيه لان عائشة رضي الله عنها قد اخبرت في حديثها الذي ذكرناه عنها في اول هذا الباب ان عبد بن زمعة قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم حين نازعه سعد بن ابي وقاص اخي ابن وليدة ابي ولد على فراش ابي فقد يجوز ان تكون سودة قالت مثل ذلك وهما وارثا زمعة فكانا مقرين له بوجوب الميراث مما ترك زمعة فجاز ذلك عليهما في المال الذي كان يكون لهما لو لم يقرا بما اقرا به من ذلك ولم يجب بذلك ثبوت نسب يجب به حكم فيخلى بينه وبين النظر الى سودة۔

فان قال قائل انما كان امرها بالحجاب منه لما كان راى من شبهه بعتبة كما في حديث عائشة رضي الله عنها۔

قيل له هذا لا يجوز ان يكون كذلك لان وجود الشبه لا يجب به ثبوت نسب ولا يجب بعدمه انتفاء نسب۔

الا ترى الى الرجل الذي قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان امراتي ولدت غلاما اسود فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لك من ابل فقال

لونڈی کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا وہ زمعہ کا ہی ہوگا۔

اگر کوئی کہنے والے کہے کہ اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میراث اس کے لیے ہے اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے اس کے نسب کا فیصلہ فرمایا۔

اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری مذکورہ بات پر دلالت نہیں ہے کیونکہ عبد بن زمعہ نے اس کا دعویٰ کیا اور یہ خیال کیا کہ وہ اس کے باپ کا بیٹا ہے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا، خبر دی کہ عبد بن زمعہ سے جب حضرت سعد بن ابی وقاص کا جھگڑا ہوا تو عبد بن زمعہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے فراش پر پیدا ہوا تو ہو سکتا ہے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی قسم کی بات کہی ہو اور وہ دونوں زمعہ کے وارث تھے اور وہ دونوں حضرت زمعہ کے ترکہ میں وراثت کا اقرار کرتے تھے تو ان دونوں کا حضرت زمعہ کے مال میں وارث بننا جائز تھا جیسا کہ اقرار نہ کرنے کی صورت میں بھی وہ دونوں وارث بنتے تھے۔ لیکن اس سے نسب ثابت نہیں ہوتا کہ اس کے لیے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنا جائز ہوتا۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ آپ نے حضرت سودہ کو پردہ کرنے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ اس میں عتبہ کے ساتھ مشابہت دیکھی تھی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے۔

تو اس کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ایسی بات نہیں ہو سکتی کیونکہ مشابہت کے پائے جانے سے نسب ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی عدم مشابہت سے نسب کی نفی لازم آتی ہے۔

کیا تم اس شخص کی طرف نہیں دیکھتے جس نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کس رنگ کے ہیں؟ اس نے

نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا فَذَكَرَ كَلَامًا قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا أَوْرَقًا قَالَ مِمَّا تَرَى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ مِنْ عِرْقٍ نَزَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَلَّ هٰذَا مِنْ عِرْقٍ نَزَعَهُ۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا هٰذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ فِي بَابِ اللِّعَانِ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْيِهِ لِبُعْدِ شَبَهِهِ مِنْهُ وَلَا مَنَعَهُ مِنْ إِدْخَالِهِ عَلَى بَنَاتِهِ وَحُرَمِهِ بَلْ ضَرَبَ لَهُ مَثَلًا أَعْلَمَهُ بِهِ أَنَّ الشَّبَهَ لَا يُوجِبُ ثُبُوتَ الْأَنْسَابِ وَأَنَّ عَدَمَهُ لَا يُوجِبُ بِهِ انْتِفَاءَ الْأَنْسَابِ فَكَذٰلِكَ ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ لَوْ كَانَ وَطْءُ زَمْعَةَ لِأُمِّهِ يُوجِبُ ثُبُوتَ نَسَبِهِ مِنْهُ إِذًا لَمَا كَانَ لِبُعْدِ شَبَهِهِ مِنْهُ مَعْنًى وَلَكَانَ نَسَبُهُ مِنْهُ ثَابِتٌ وَلَدَخَلَ عَلَى بَنَاتِهِ كَمَا يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ غَيْرُهُ مِنْ بَنِيهِ۔

۴۶۵- **وَأَمَّا** مَا احْتَجُّوا بِهِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُمَا فَإِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُمَا فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

۴۶۶- **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْتِي جَارِيَةً لَهُ فَحَمَلَتْ فَقَالَ لَيْسَ مِنِّي إِنِّي أَتَيْتُهَا إِتْيَانًا لَا أُرِيدُ بِهِ الْوَلَدَ۔

۴۶۷- **حَدَّثَنَا** عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَعْزِلُ عَنْ جَارِيَةٍ فَارِسِيَّةٍ

پھر بتایا آپ نے فرمایا کیا ان میں کوئی مٹیالے رنگ کا بھی ہے اس نے عرض کیا جی ہاں مٹیالے رنگ کا بھی ہے آپ نے فرمایا تمہارے خیال میں وہ کہاں سے آیا اس نے عرض کیا کسی رگ نے اسے کھینچا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہو سکتا ہے یہ بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

اس حدیث کو ہم نے اس کی سند کے ساتھ باب لعان میں ذکر کیا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ عدم مشابہت کی وجہ سے نسبت کی نفی کو جائز قرار نہیں دیا اور نہ ہی اس کو اس کی بیٹیوں اور دیگر مستورات کے پاس آنے سے روکا بلکہ ایک مثال بیان فرما کر اسے بتایا کہ محض مشابہت سے نسب ثابت نہیں ہوتے اور نہ ہی مشابہت نہ ہونے سے نسب کی نفی ہوتی ہے تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ اگر زمعہ نے اس کی ماں سے وطی کی ہے تو اس کا اس سے نسب ثابت ہوگا اور اس صورت میں عدم مشابہت کا کوئی مطلب نہیں ہوگا بلکہ اس کا نسب ہوگا اور اس کے دوسرے بیٹوں کی طرح یہ بھی اس کی بیٹیوں کے پاس جا سکتا ہے۔

اور وہ جو انہوں نے حضرت عمر فاروق اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں روایت کیا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) نے ان کی مخالفت کی ہے۔

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی ایک لونڈی کے پاس تشریف لے جاتے تھے اسے حمل ٹھہر گیا انہوں نے فرمایا یہ مجھ سے نہیں کیونکہ میں اس کے پاس اس طریقے پر جاتا تھا کہ بچہ مقصود نہ ہوتا تھا (یعنی عزل کرتا تھا)

حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد ایک ایرانی لونڈی سے عزل کرتے تھے پھر بھی اسے حمل ہو گیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا میں نے تمہاری اولاد

فَحَمَلَتْ بِحَمْلٍ فَاَنْكَرَهُ وَقَالَ اِنِّىْ لَمْ اَكُنْ اُرِيْدُ وَلَدَكِ وَاِنَّمَا اَسْتَطِيْبُ نَفْسَكِ فَجَلَدَهَا وَاَعْتَقَهَا وَاَعْتَقَ الْوَلَدَ۔

۴۶۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَاَعْتَقَهَا وَاَعْتَقَ وَلَدَهَا۔

۴۶۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَلَدَتْ جَارِيَةٌ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ مِنِّىْ وَاِنِّىْ كُنْتُ اَعْزِلُ عَنْهَا

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدْ خَالَفَا عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ ذٰلِكَ فَقَدْ تَكَافَأَتْ اَقْوَالُهُمْ وَوَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا اَقَرَّ بِاَنَّ هٰذَا وَلَدُهُ مِنْ زَوْجَتِهِ ثُمَّ نَفَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ يَنْتَفِ وَكَذٰلِكَ لَوِ ادَّعٰى اَنَّ حَمْلَهَا مِنْهُ ثُمَّ جَاءَتْ بِوَلَدٍ مِنْ ذٰلِكَ الْحَمْلِ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يَنْفِيَهُ بِلِعَانٍ وَلَا بِغَيْرِهِ لِاَنَّ نَسَبَهُ قَدْ ثَبَتَ مِنْهُ۔

فَهٰذَا حُكْمُ مَا قَدْ وَقَعَتْ عَلَيْهِ الدَّعْوَةُ مِمَّا لَيْسَ لِمُدَّعِيْهِ اَنْ يَنْفِيَهُ وَرَاَيْنَاهُ لَوْ اَقَرَّ اَنَّهُ وَطِئَ امْرَاَتَهُ ثُمَّ جَاءَتْ بِوَلَدٍ فَنَفَاهُ لَكَانَ الْحُكْمُ فِىْ ذٰلِكَ اَنْ يُلَاعَنَ بَيْنَهُمَا وَيَخْرُجُ الْوَلَدُ مِنْ نَسَبِ الزَّوْجِ وَيَلْحَقُ بِاُمِّهِ فَلَمْ يَكُنْ اِقْرَارُهُ بِوَطْىِٔ

کا ارادہ نہیں کیا تھا میں تو صرف تمہیں خوش کرتا تھا پھر اسے کوڑے مارے اور آزاد کر دیا نیز بچے کو بھی آزاد کر دیا۔

حضرت ابوالزناد، حضرت خارجہ بن زید سے اور وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ اسے آزاد کر دیا اور اس کے بچے کو بھی آزاد کیا۔

حضرت قتادہ، حضرت شعیب بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی لونڈی نے بچہ جنا تو انہوں نے فرمایا یہ میرا نہیں میں تو اس سے عزل کرتا تھا۔

تو یہ حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی اب صحابہ کرام کے اقوال برابر برابر ہو گئے اور ہمارے لیے ضروری ہو گیا کہ غور و فکر کے ذریعے دونوں میں سے صحیح قول کو واضح کریں تو ہم نے دیکھا ایک شخص اقرار کرتا ہے کہ یہ اس کا بچہ ہے اس کی بیوی سے ہے اس کے بعد اس کی نفی کرتا ہے تو نفی نہ ہو گی اسی طرح اگر وہ دعویٰ کرے کہ عورت کا حمل اس سے ہے پھر اس حمل سے بچہ پیدا ہو تو لعان وغیرہ کے ذریعہ اس کی نفی نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا نسب اس سے ثابت ہو گیا ہے۔

تو یہ دعویٰ کی صورت میں حکم ہے کہ اب مدعی اس کی نفی نہیں کر سکتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے وطی کا اقرار کرے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ نفی کر دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان کے درمیان لعان ہو گا بچہ خاوند کے نسب سے نکل کر ماں کے ساتھ مل جائے گا تو بیوی کے ساتھ وطی کے اقرار

امرأته يجب به ثبوت نسب ما يلده منه ولم يكن في حكم ما قد لزمه مما ليس له نفيه.

فلما كان هذا حكم الزوجات كان حكم الإماء أحرى أن يكون كذلك فإن أقر رجل بولد أمته أنه منه أو أقر وهي حامل أن ما في بطنها منه لزمه ولم ينتف منه بعد ذلك أبدا وإن أقر أنه قد وطئها لم يكن ذلك في حكم إقراره بولدها أنه منه بل يكون بخلاف ذلك فيكون له أن ينفيه ويكون حكمه وإن أقر بوطئ أمته كحكمه لو لم يكن أقر بوطئها قياسا على ما وصفنا من الحرائر وهذا كله قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم أجمعين.

سے نسب کا ثبوت ضروری نہ ہوا اور یہ اس کے حکم میں نہ ہوگا کہ جو لازم ہوا اور اب اس کی نفی نہیں ہو سکتی۔

تو جب بیویوں کا حکم یہ ہے تو زیادہ مناسب ہے کہ لونڈیوں کا حکم بھی یہی ہو اگر کوئی شخص لونڈی کے بچے یا اس کے حمل کے بارے میں اقرار کرے کہ وہ اس کا ہے تو وہ لازم ہو جائے گا اور اس کے بعد کبھی بھی اس سے نفی نہ ہوگی اور اگر وہ وطی کا اقرار کرے تو اس بات کا اقرار نہ ہوگا کہ یہ بچہ اس کا ہے بلکہ یہ اس کے خلاف ہوگا اور وہ اس کی نفی کر سکتا ہے اور اگر وہ اپنی لونڈی سے وطی کا اقرار کرے تو یہ اقرار نہ کرنے کی طرح ہے جیسا کہ ہم نے آزاد عورتوں کے سلسلے میں بیان کیا اور یہ تمام موقف حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسموں اور کفاروں کا بیان[1]

باب ۱۹۷ الْمِقْدَارِ الَّذِیْ یُعْطٰی کُلُّ مِسْکِیْنٍ مِنَ الطَّعَامِ فِی الْکَفَّارَاتِ

۲۰۰ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَقَعْتُ بِاَهْلِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ لَهٗ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا اَجِدُهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ مَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ مَا اَجِدُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِکْتَلٍ فِیْهِ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعَ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ اَعَلٰی اَحْوَجَ مِنِّیْ وَاَهْلِ بَیْتِیْ قَالَ فَکُلْهُ اَنْتَ وَاَهْلُ بَیْتِکَ وَصُمْ یَوْمًا مَکَانَهٗ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۔

کفارہ میں ایک مسکین کو دیئے جانے والے کھانے کی مقدار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے (بارگاہ نبوی میں) عرض کیا یا رسول اللہ! میں، رمضان المبارک کے مہینے میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں آپ نے فرمایا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو اس نے عرض کیا مجھے اس کی طاقت نہیں آپ نے فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کی طاقت بھی نہیں پاتا، (حضرت ابوہریرہ) فرماتے ہیں اس کے بعد آپ کے پاس ایک ٹوکری لائی گئی جس میں تقریباً پندرہ صاع (صاع چار کلو کا ہوتا ہے) کھجوریں تھیں آپ نے فرمایا یہ لو اور اسے صدقہ کرو اس نے عرض کیا۔ کیا اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ حاجت مند لوگوں پر؟ آپ نے فرمایا تم اور تمہارے گھر والے کھاؤ اور اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھو نیز اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْاِطْعَامَ فِیْ کَفَّارَاتِ الْاَیْمَانِ اِنَّمَا هُوَ مُدٌّ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ قسموں کے کفاروں میں ہر مسکین کے لیے ایک مُد کھانا ہے کیونکہ اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ

[1] ایمان، یمین کی جمع ہے جس کا لغوی معنی دایاں ہاتھ ہے اب یہ قسم کو کہا جاتا ہے کیونکہ اہل عرب جب ایک دوسرے کو قسم دیتے تو باہم دایاں ہاتھ پکڑتے نذور، نذر کی جمع ہے

أَمَرَ الرَّجُلَ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا فَالَّذِي يُصِيبُ كُلَّ مِسْكِينٍ مِنْهُمْ مُدٌّ مُدٌّ.

قَالُوا وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ إِلَى مَا قُلْنَا.

۴۷۱ - فَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ كُلُّ مِسْكِينٍ مُدٌّ بَيْضَاءُ.

۴۷۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

۴۷۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَفَّرَ يَمِينَهُ فَأَطْعَمَ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ بِالْمُدِّ الْأَصْغَرِ رَأَى أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ.

۴۷۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ فَوَكَّدَهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ أَوْ كِسْوَةُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَلَمْ يُوَكِّدْهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَيْهِ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ.

۴۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ ساٹھ مسکینوں کو پندرہ صاع کھانا دے تو ہر مسکین کو ایک ایک مُد ملے گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ قسموں کے کفارے سے متعلق صحابہ کرام کی ایک جماعت کا یہی موقف ہے جو ہم نے کہا

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ قسموں کے کفاروں کے بارے میں فرماتے تھے کہ یہ دس مسکینوں کا کھانا ہے ہر مسکین کے لیے ایک سفید مُد ہے۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ قسم کا کفارہ ادا کرتے تو چھوٹے مُد کے ساتھ دس مسکینوں کو کھانا دیتے ان کے خیال میں یہ کفایت کرتا تھا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جس نے (کسی کام پر) قسم کھائی پھر اسے پکا کیا اس کے بعد توڑ دیا تو اس پر ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اور جس نے قسم کھائی اور اسے پکا نہیں کیا پھر توڑ دیا تو اس پر دس مسکینوں کھانا ہے ہر مسکین کے لیے گندم کا ایک مُد ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

(بقیہ حاشیہ) جس کا معنی وعدہ ہے اور شریعت میں کسی ایسی عبادت کو اپنے اوپر لازم کرنا جو پہلے سے لازم نہ ہو (حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ)

قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ يُجْزِئُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَهُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يُجْزِئُ فِي الْإِطْعَامِ فِي كَفَّارَةِ الْأَيْمَانِ إِلَّا مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ لِكُلِّ مِسْكِينٍ وَيُجْزِئُ مِنَ التَّمْرِ صَاعٌ كَامِلٌ وَكَذَا مِنَ الشَّعِيرِ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلِمَ حَاجَةَ الرَّجُلِ أَعْطَاهُ مَا أَعْطَاهُ مِنَ التَّمْرِ لِيَسْتَعِينَ بِهِ فِيمَا وَجَبَ عَلَيْهِ لَا عَلَى أَنَّهُ جَمِيعُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ كَالرَّجُلِ يَشْكُو إِلَى الرَّجُلِ ضُعْفَ حَالِهِ وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَيَقُولُ لَهُ خُذْ هَذِهِ الْعَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاقْضِ بِهَا دَيْنَكَ لَيْسَ عَلَى أَنَّهَا تَكُونُ قَضَاءً عَنْ جَمِيعِ دَيْنِهِ وَلَكِنْ عَلَى أَنْ تَكُونَ قَضَاءً بِمِقْدَارِهَا مِنْ دَيْنِهِ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِقْدَارُ مَا يَجِبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي كَفَّارَةٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَهِيَ مَا يَجِبُ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ فِي الْإِحْرَامِ مِنْ أَذًى فَجَعَلَ ذَلِكَ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُعَقَّلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

وہ فرماتے تھے کہ قسم کے کفارے میں ہر مسکین کے لیے گندم کا ایک مد کفایت کرتا ہے۔

حضرت ابن وھب فرماتے ہیں مجھے حضرت خلیل بن مرہ نے بتایا کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے بیان کیا، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ قسموں کے کفارے میں ہر مسکین کو دو مُد کھانے سے کم دینا جائز نہیں جبکہ کھجوروں سے ایک کامل صاع جائز ہے (ضروری ہے) اسی طرح جو سے بھی۔

اس سلسلے میں پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی حاجت کو دیکھ کر اس کو کھجوروں کی وہ مقدار عطا فرمائی ہو تاکہ وہ اپنے اوپر واجب ہونے والے کفارے کے سلسلے میں مدد حاصل کر سکے یہ بات نہیں تھی کہ اس پر صرف یہی واجب تھا، یہ اس شخص کی طرح ہے جو کسی کے پاس اپنی حالت کی کمزوری اور اس قرض کا ذکر کرتا ہے جو اس کے ذمہ ہے تو یہ کہتا ہے یہ دس درہم لو اور اس سے اپنا قرض ادا کرو، تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس پر کل قرض دس درہم ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ قرض میں سے اپنی مقدار ادا کر دے۔

اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفاروں میں سے ایک کفارے میں واجب کھانے کی مقدار مروی ہے اور وہ احرام کی حالت میں کسی تکلیف کی وجہ سے سر منڈانے کی صورت میں واجب ہونے والا کفارہ ہے تو آپ نے ہر مسکین کے لیے گندم سے دو مُد مقرر فرمائے۔

حضرت عبد الرحمن بن اصبہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں مسجد میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "پس فدیہ ہے روزہ رکھنے سے یا صدقہ

فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ فَقَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ حُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِىْ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَوْ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَلَكُمْ عَامَّةً فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَحْلِقَ رَاْسِىْ وَاَنْسُكَ نُسُكَهُ اَوْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْاِصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا فِىْ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ثَنِىْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّمْرَ۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ شُرَيْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَا جَمِيْعًا عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ

دینے یا قربانی سے" انہوں نے فرمایا یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی ہے مجھے اٹھا کر بارگاہ نبوی میں لایا گیا۔ اور جوئیں میرے چہرے پر پھیلی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا مجھے یہ گمان نہ تھا کہ تمہیں اس قدر تکلیف پہنچے گی تو یہ خاص میرے بارے میں نازل ہوئی لیکن اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں سر منڈواؤں اور قربانی دوں یا تین دن کے روزے رکھوں یا چھ مسکینوں کو یوں کھانا کھلاؤں کہ ہر مسکین کے لیے نصف صاع گندم ہو۔

حضرت عبداللہ بن مغفل، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یوں فرمایا کہ ایک فرق وہ (تین صاع کا پیمانہ) چھ مسکینوں کو کھلا دو۔

حضرت عامر شعبی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل بیان کیا البتہ انہوں نے فرمایا ہر مسکین کے لیے نصف صاع کھجوریں ہیں۔

حضرت ابو لیلیٰ، حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے کھجوروں کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت سفیان ثوری اور حضرت وھب دونوں حضرت ابو ایوب سے اور وہ حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالکریم جزری حضرت مجاہد

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۳ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابوبشر، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

۴۸۴ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت حمید بن قیس، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۴۸۵ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابن عون، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۶ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت یحییٰ بن جعدہ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۴۸۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدِيْ مَا أَنْسُكُ بِهٖ ۔

حضرت محمد بن کعب قرظی، حضرت کعب بن عجرہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ فرمایا کہ آپ کو معلوم ہو چکا تھا کہ میرے پاس قربانی دینے کے لیے کچھ نہیں

۴۸۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ الَّتِيْ فِيْهِ عَلٰى مَا فِي الْأَحَادِيْثِ الَّتِيْ قَبْلَهٗ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے اس اضافہ کا ذکر نہیں جو گزشتہ احادیث میں ہے۔

فَكَانَ الَّذِيْ أَمَرَهٗ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِطْعَامِ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مُتَوَاتِرُهَا هُوَ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ وَاجْمَعُوْا عَلَى الْعَمَلِ بِذٰلِكَ فِي كَفَّارَةِ حَلْقِ الرَّاسِ.

متواتر روایات کے مطابق آپ نے ان کو کھانا دینے کے سلسلے میں جو حکم فرمایا وہ ہر مسکین کے لیے نصف صاع گندم اور (محرم کے) سر منڈانے کے کفارے کے سلسلے میں اس پر اجماع ہے۔

وَجَاءَ عَنْهُ فِي إِطْعَامِ الْمَسَاكِيْنِ فِي الظِّهَارِ مِنَ التَّمْرِ.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفارہ ظہار میں مساکین کو کھجوریں کھلانے کے بارے میں بھی احادیث مروی ہیں۔

۴۸۹۔ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا فَرْوَةُ عَنْ أَبِي الْمُغِيْرَةِ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي خَوْلَةُ ابْنَةُ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَخِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَانَ زَوْجَهَا حِيْنَ ظَاهَرَ مِنْهَا بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَعَانَتْهُ هِيَ بِعَرَقٍ آخَرَ وَذٰلِكَ سِتُّوْنَ صَاعًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهِ وَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَارْجِعِي إِلَى زَوْجِكِ.

حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبادہ بن ثابت کے بھتیجے حضرت مالک کی صاحبزادی حضرت خولہ (رضی اللہ عنہم) سے بیان کیا کہ جب ان کے خاوند نے ظہار کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے ایک ٹوکرے کے ساتھ اور خود انہوں نے بھی ایک ٹوکرے کے ساتھ ان کی مدد کی اور یہ ساٹھ صاع تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ کرو اور (حضرت خولہ سے) فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے خاوند کی طرف لوٹ جاؤ۔

فَالنَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ إِطْعَامُ كُلِّ مِسْكِيْنٍ فِي كُلِّ الْكَفَّارَاتِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَّمِنَ التَّمْرِ صَاعٌ.

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ تمام کفاروں میں اسی طرح ہو ہر مسکین کے لیے گندم سے نصف صاع اور کھجوروں سے ایک صاع ہو۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ إِنِّي أَحْلِفُ أَنْ لَّا أُعْطِيَ أَقْوَامًا ثُمَّ يَبْدُوْ لِي أَنْ أُعْطِيَهُمْ فَإِذَا رَأَيْتَنِي فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَطْعِمْ عَنِّي عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ.

حضرت یسار بن نمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ کچھ لوگوں کو عطا نہیں کروں گا پھر میرے لیے واضح ہوتا ہے کہ ان کو کچھ دوں جب میں ایسا کرنا چاہتا ہوں تو اپنی طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہوں ہر مسکین کو کھجوروں کا ایک صاع دیتا ہوں۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

حضرت ابو وائل، حضرت یسار بن نمیر سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

عَنْ یَسَارِ بْنِ نُمَیْرٍ عَنْ عُمَرَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ عَشَرَۃَ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ نِصْفُ صَاعٍ حِنْطَۃٍ اَوْ صَاعُ تَمْرٍ۔

البتہ انہوں نے فرمایا کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہوں ہر مسکین کو گندم کا نصف صاع یا کھجوروں کا ایک صاع دیتا ہوں)

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ یَسَارٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ وَزَادَ اَوْصَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ۔

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے سنا وہ حضرت یسار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا "یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو"۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ یَسَارٍ مِثْلَہٗ۔

حضرت سفیان، حضرت منصور سے وہ حضرت ابو وائل سے اور وہ حضرت یسار (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں)

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا ھِلَالُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا اَبُوْیُوْسُفَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ یَسَارٍ مِثْلَہٗ۔

حضرت اعمش، حضرت ابو وائل سے اور وہ حضرت یسار سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَعَلِیُّ بْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْیُوْسُفَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ عَلِیٍّ فِیْ کَفَّارَاتِ الْاَیْمَانِ فَذَکَرَ نَحْوًا مِمَّا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ۔

حضرت عبد اللہ بن سلمہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے قسموں کے کفاروں کے بارے میں روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا حُسَیْنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ کَفَّارَۃِ الْیَمِیْنِ قَالَ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَۃٍ۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قسم کے کفارہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا گندم سے نصف صاع ہے۔

وَھٰذَا خِلَافُ مَا رَوَیْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْفَصْلِ الَّذِیْ قَبْلَ ھٰذَا فَھٰذَا عُمَرُ وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَدْ جَعَلَا الْاِطْعَامَ فِیْ کَفَّارَاتِ الْاَیْمَانِ مِنْ حِنْطَۃٍ مُدَّیْنِ مُدَّیْنِ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ وَمِنَ الشَّعِیْرِ وَالتَّمْرِ صَاعًا صَاعًا فَکَذٰلِکَ نَقُوْلُ وَکَذٰلِکَ کُلُّ اِطْعَامٍ فِیْ کَفَّارَۃٍ اَوْ غَیْرِھَا ھٰذَا مِقْدَارُہٗ عَلٰی مَا اُجْمِعَ مِنْ کَفَّارَۃِ الْاَدْنٰی۔

یہ روایت، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے خلاف ہے جو اس سے پہلے ان سے مروی ہے تو حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے قسموں کے کفاروں میں ہر مسکین کے لیے گندم سے دو دو مد مقرر فرمایا جبکہ جَو اور کھجوروں سے ایک ایک صاع مقرر کیا ہم بھی یہی بات کہتے ہیں اسی طرح جہاں بھی کھانا کھلانا ہو کفارہ ہو یا غیر کفارہ اسکی یہی مقدار ہے جیسا کہ کم از کم کفارہ کے سلسلے میں اس پر اجماع ہے۔

وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ بَيَّنَّاهُ فِىْ كِتَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ مِنْ مِقْدَارِهَا وَمَا ذَكَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ۔

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

بَابُ ۱۹۸ الرَّجُلِ يَحْلِفُ اَنْ لَّا يُكَلِّمَ رَجُلًا شَهْرًا كَمْ عَدَدُ ذٰلِكَ الشَّهْرِ مِنَ الْاَيَّامِ

۴۹۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِى الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا۔

۴۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الدِّمَشْقِىُّ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اَبِى الضُّحٰى الشَّهْرَ فَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَقَالَ بَعْضُنَا ثَلٰثُوْنَ قَالَ اَبُو الضُّحٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ وَعِنْدَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اَهْلُهَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَعِدَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِىْ غُرْفَةٍ لَّهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ فَدَعَاهُ بِلَالٌ

جو کچھ ہم نے صدقہ فطر کی کتاب میں اس کی مقدار بیان کی ہے اور اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا وہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔

یہی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا مسلک ہے۔

کسی سے مہینہ بھر کلام نہ کرنے کی قسم کھانا

حضرت محمد بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے (یعنی تین بار ہاتھوں کے انگلیوں سے اشارہ کیا) اور تیسری بار ایک انگلی کو کم رکھا۔

حضرت ابویعفور فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوالضحیٰ کے پاس مہینے کے بارے میں مذاکرہ کیا بعض حضرات کہنے لگے انتیس دن ہوتے ہیں اور بعض حضرات نے فرمایا تیس دن ہیں حضرت ابوالضحیٰ نے فرمایا ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم نے ایک دن اول صبح کی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رو رہی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کے پاس ان کے گھر والے تھے (بیٹھے ہوئے تھے) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (بالاخانے میں) حاضر ہو گئے سلام عرض کیا تو کسی نے جواب نہ دیا پھر سلام پیش کیا تو کسی نے جواب نہ دیا جب یہ حالت دیکھی تو واپس لوٹ گئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلایا اور آپ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے عرض کیا کیا آپ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ میں نے ان سے ایک

فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

۴۹۹ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَضَمَّ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ۔

۵۰۰ - حَدَّثَنَا بَكْرٌ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۵۰۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهُ۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا أَيْضًا آثَارًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

۵۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ السُّلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلٰى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ۔

۵۰۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

مہینے کے لیے ایلاء کیا ہے (قریب نہ جانے کی قسم کھائی ہے) انتیس دن ٹھہرنے کے بعد آپ نیچے اترے اور ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے؟

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ فرماتے ہوئے) فرمایا مہینہ اس طرح ہوتا ہے تیسری بار آپ نے انگوٹھے کو ساتھ ملا لیا (یعنی پہلی اور دوسری بار دس دس انگلیوں کے ساتھ اور تیسری بار نو انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا گویا انتیس دن کا اشارہ تھا)

حضرت سعید بن عمرو فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے جب تم اسے دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسے (عید کے چاند کو) دیکھو تو روزہ افطار کرو اور اگر چاند (بادلوں کی وجہ) چھپ جائے تو (مہینے کا) اندازہ کرو (تیس دن پورے کرو)

اس سلسلے میں ہم نے اسی کتاب میں اس سے پہلے بھی روایات ذکر کی ہیں۔

حضرت ابوالحکم سلمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینے کا ایلاء کیا پھر آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

حضرت ابوسلمہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت

صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا مہینہ (کبھی) انتیس دن کا ہوتا ہے۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ يَوْمًا۔

حضرت عکرمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک اپنی بعض ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی جب انتیس دن گزر گئے تو صبح یا شام کے وقت آپ تشریف لائے عرض کیا گیا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ان کے پاس ایک مہینہ نہ جانے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا (یہ) مہینہ انتیس دن کا ہے۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ هَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا وَكَانَ يَكُونُ فِي الْعُلُوِّ وَيَكُنَّ فِي السُّفْلِ فَنَزَلَ إِلَيْهِنَّ فِي تِسْعٍ وَّعِشْرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّكَ مَكَثْتَ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ هٰكَذَا هٰكَذَا بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ وَهٰكَذَا وَقَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ إِبْهَامَهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک مہینے تک چھوڑنے کی قسم کھائی اور آپ بالاخانے میں تھے اور وہ نچلی منزل میں تھیں انتیس دن بعد آپ ان کے پاس تشریف لائے تو ایک صحابی نے عرض کیا آپ انتیس ۔ انتیس ٹھہرے ہیں آپ نے انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا مہینہ اس طرح اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے تیسری بار انگوٹھے کو ملا لیا۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَآئِہٖ فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اٰلَیْتَ شَہْرًا فَقَالَ الشَّہْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَذَہَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا حَلَفَ لَا یُکَلِّمُ رَجُلًا شَہْرًا فَکَلَّمَہٗ بَعْدَ مُضِیِّ تِسْعَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ یَوْمًا اَنَّہٗ لَا یَحْنَثُ ۔

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ ۔

وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ کَانَ حَلَفَ مَعَ رُؤْیَۃِ الْھِلَالِ فَھُوَ عَلٰی ذٰلِکَ الشَّھْرِ الَّذِیْ کَانَ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ یَوْمًا وَاِنْ کَانَ حَلَفَ فِیْ بَعْضِ شَھْرٍ فَیَمِیْنُہٗ عَلٰی ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا ۔

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِالْحَدِیْثِ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ فِیْ اَوَّلِ ھٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوْا ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا اَفَلَا تَرَاہُ قَدْ اَوْجَبَ عَلَیْھِمْ اِذَا غُمَّ ثَلٰثِیْنَ وَجَعَلَہٗ عَلَی الْکَمَالِ حَتّٰی یَرَوُا الْھِلَالَ ذٰلِکَ وَکَذٰلِکَ فَعَلَ اَیْضًا فِیْ شَعْبَانَ اَمَرَ بِالصَّوْمِ بَعْدَ مَا یَرٰی ھِلَالَ شَھْرِ رَمَضَانَ فَاِذَا اُغْمِیَ عَلَیْھِمْ لَمْ یَصُوْمُوْا وَکَانَ شَعْبَانُ عَلَی الثَّلَاثِیْنَ اِلَّا اَنْ تَنْقَطِعَ ذٰلِکَ بِرُؤْیَۃِ الْھِلَالِ ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ غَیْرَ مَا فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ ۔

ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی، آپ انتیس دن بالاخانے میں ٹھہرے رہے پھر نیچے تشریف لائے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا (یہ) مہینہ انتیس دن کا ہے ۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ کسی دوسرے شخص سے ایک مہینے تک کلام نہیں کرے گا پھر انتیس دن گزرنے کے بعد کلام کرے تو اسکی قسم نہیں ٹوٹے گی ۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اگر اس نے چاند دیکھتے ہی قسم کھائی تھی تو وہ اس مہینے سے متعلق ہوگی وہ تیس دن کا ہو یا انتیس دن کا، اور اگر اس نے مہینے کے کچھ دن گزرنے پر قسم کھائی تھی تو اس کی قسم تیس دن کے لیے ہوگی ۔

انہوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا جس کو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے جب تم اسے (چاند کو) دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسے (عید کے چاند کو) دیکھو تو روزہ رکھنا ترک کر دو اگر وہ چھپ جائے تو تیس دن پورے کرو تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ چاند کے چھپ جانے کی صورت میں آپ نے تیس دن مقرر فرمائے اور اسے کامل مہینہ قرار دیا حتیٰ کہ وہ چاند دیکھ لیں اسی طرح شعبان کے سلسلے میں بھی کہا کہ ماہ رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھنے کا حکم دیا اور جب وہ ان پر مخفی ہو تو روزہ نہ رکھیں اور شعبان تیس دن کا ہوگا مگر یہ کہ چاند دکھائی دینے کی وجہ سے یہ مدت کم ہو جائے ۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی روایات کے علاوہ بھی (روایات) مروی ہیں ۔

٥٠٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَلَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَهْجُرَنَا شَهْرًا فَدَخَلَ عَلَيْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تُكَلِّمَنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک ہمیں چھوڑے رکھنے کی قسم کھائی پھر انتیس دن بعد ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہم سے ایک مہینے تک کلام نہیں فرمائیں گے اور آپ نے انتیس دن پورے کیے آپ نے فرمایا یہ مہینہ پورا نہیں ہے۔

فَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِنُقْصَانِ الشَّهْرِ فَهٰذَا دَلِيلٌ عَلَىٰ أَنَّهُ كَانَ حَلَفَ عَلَيْهِنَّ مَعَ غُرَّةِ الْهِلَالِ فَكَذٰلِكَ نَقُولُ وَقَدْ رُوِيَ فِي هٰذَا مَا هُوَ أَبْيَنُ مِنْ هٰذَا.

تو آپ نے بتایا کہ آپ نے مہینے کے کم ہونے کی وجہ ایسا کیا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے چاند دیکھتے ہی ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی تھی ہم بھی یہی بات کہتے ہیں ۔ اس سلسلے میں اس سے بھی زیادہ واضح روایات ہیں۔

٥٠٩ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَوْلُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَا وَاللهِ مَا كَذٰلِكَ قَالَ أَنَا وَاللهِ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ فِي ذٰلِكَ إِنَّمَا قَالَ حِينَ هَجَرَنَا لَأَهْجُرَنَّكُنَّ شَهْرًا فَجَاءَ حَتّٰى ذَهَبَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ شَهْرًا وَإِنَّمَا غِبْتَ عَنَّا تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّ شَهْرَنَا هٰذَا كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ يَمِينَهُ كَانَتْ مَعَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں صحابہ کرام کا قول کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اللہ کی قسم! آپ نے یوں نہیں فرمایا آپ نے جب ہمیں چھوڑا تو فرمایا میں تمہیں ایک مہینے تک چھوڑے رکھوں گا پھر انتیس راتیں گزرنے کے بعد آپ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ نے ایک مہینے کی قسم کھائی تھی جب کہ آپ ہم سے انتیس راتیں غائب رہے آپ نے فرمایا ہمارا یہ مہینہ انتیس راتوں کا تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے چاند دیکھتے ہی قسم کھائی تھی اس سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

---

٥١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ زُمَيْلٍ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات

اِيْلَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهٖ وَاَنَّهٗ نَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ۔

۵۱۱۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَيَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اِنَّمَا يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ قَبْلَ الثَّلَاثِيْنَ فَقَدْ دَلَّتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ لِمَا كَشَفَتْ عَمَّا ذَكَرْنَا۔

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ نَذَرَ اَنْ يَصُوْمَ شَهْرًا قَالَ اِنِ ابْتَدَاَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ صَامَ لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطَرَ لِرُؤْيَتِهٖ وَاِنِ ابْتَدَاَ فِيْ بَعْضِ الشَّهْرِ صَامَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

ہے ایلاء کا ذکر کیا اور یہ کہ آپ انتیس دن بعد نیچے تشریف لائے اور فرمایا کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا تو جب تم اسے (چاند کو) دیکھو تو روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر عید کرو اگر وہ تم پر چھپ جائے تو گنتی پوری کرو۔

تو اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ (مہینہ) تیس دن سے پہلے چاند نظر آنے کی صورت میں انتیس دن کا ہوتا ہے یہ روایات ہمارے بیان سے ظاہر ہونے والی بات پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے

حضرت اشعث نے حضرت حسن سے ایک شخص کے بارے میں روایت کیا جس نے ایک مہینہ روزہ رکھنے کی نذر مانی آپ نے فرمایا اگر وہ چاند کے ساتھ ابتدا کرے تو چاند دیکھ کر شروع کرے اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑ دے اور مہینے کی درمیان شروع کرے تو تیس دن روزہ رکھے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ۱۹۹ الرَّجُلِ يُوْجِبُ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ مَكَانٍ فَيُصَلِّيْ

کسی معیّن جگہ میں نماز پڑھنے کی نذر مان کر دوسری جگہ نماز پڑھنے

فی غیرہ | کا حکم

۵۱۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ نَذَرْتُ اِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ هٰهُنَا فَاَعَادَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَكَ اِذًا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فتح مکہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اسی جگہ نماز پڑھ لو اس نے دو یا تین بار یہی سوال کیا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جیسے چاہو کرو

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الَّذِيْ نَذَرَ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ مَنْ جَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ غَيْرِهٖ اَجْزَاهُ ذٰلِكَ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ اَبَا يُوْسُفَ قَدْ قَالَ فِيْ اِمْلَائِهٖ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَوْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْزَاهُ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ مَوْضِعِ الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ اَوْجَبَ الصَّلٰوةَ فِيْهِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر ماننے والے کو حکم دیا کہ وہ اس کے علاوہ کسی جگہ نماز پڑھ لے، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانے تو کسی دوسرے مقام پر نماز پڑھنا کافی ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے البتہ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ نے اپنی املاء میں فرمایا کہ جس نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی پھر مسجد حرام یا مسجد نبوی میں نماز پڑھی تو اس کے لیے یہ کفایت کرتی ہے کیونکہ اس نے ایسے مقام پر نماز پڑھی ہے جو اس جگہ سے افضل ہے جہاں نماز پڑھنے کو اس نے اپنے اوپر واجب کیا ہے۔ اور جو شخص مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی نذر مانے پھر بیت المقدس میں نماز پڑھے تو یہ جائز نہیں کیونکہ اس نے ایسی جگہ نماز پڑھی ہے جس میں نماز

يُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَصَلّٰى فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ يُجْزِهٖ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ صَلّٰى فِي مَكَانٍ لَيْسَ لِلصَّلٰوةِ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لِلصَّلٰوةِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِيْ اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الصَّلٰوةَ فِيْهِ وَاحْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کی وہ فضیلت نہیں جو اس جگہ میں ہے جہاں نماز پڑھنا اس نے اپنے اوپر لازم کیا تھا۔
انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مقامات میں ایک ہزار نماز سے افضل ہے۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيٌّ وَشُجَاعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا مَكِّيٌّ قَالَا ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِيْ نَافِعٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم

حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مُوْسٰى وَحَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت موسیٰ بن عقبہ (راوی) فرماتے ہیں مجھ سے یہ حدیث ابو عبد اللہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت قزعہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۲- حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ قَالَ ثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت سلمان اغرؒ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو عبد اللہ اغرؒ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت سلمان اغرؒ سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن سلمان، اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن ہلال، اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا ذکر سنا انہوں نے فرمایا نہیں، البتہ مجھ سے حضرت ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) بیان کرتے تھے انہوں نے اس (گزشتہ حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِهٖ عَلَى الصَّلٰوةِ فِيْ غَيْرِهٖ بِاَلْفِ صَلٰوةٍ غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ لَا فَضْلَ لِلصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَلَى الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِهٖ اَوْ تَكُوْنَ الصَّلٰوةُ فِيْ اَحَدِهِمَا اَفْضَلَ مِنَ

تحقیق مسئلہ

حضرت ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں نماز کو مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل قرار دیا۔ تو اس بات کا احتمال ہے کہ مسجد نبوی میں پڑھی جانے والی نماز پر مسجد حرام کی نماز کو فضیلت نہ ہو یا ان میں سے ایک مسجد کی نماز دوسری مسجد میں پڑھی جانے والی نماز سے

الصَّلٰوةِ فِی الْاٰخَرِ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

۵۲۹۔ فَاِذَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَبِيْبِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلٰوةٌ فِیْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلٰوةٍ فِیْ هٰذَا۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنِیْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

قَالَ سُفْيَانُ فَيَرَوْنَ اَنَّ الصَّلٰوةَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا فِیْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا فَضْلُهٗ عَلَيْهِ بِمِائَةِ صَلٰوةٍ۔

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلٰوةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ۔

قَالَ فَلَمَّا كَانَ فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِیْ بَعْضِ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ عَلٰى بَعْضٍ كَمَا قَدْ ذُكِرَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لَمْ يُجْزِ لِمَنْ اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ صَلٰوةً فِیْ شَیْءٍ مِنْهَا اِلَّا اَنْ يُصَلِّيَهَا حَيْثُ اَوْجَبَ

افضل ہو، تو ہم نے اس سلسلے میں غور کیا۔

حضرت عطاء بن زبیر (یا عطاء بن ابو الزبیر) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے کیونکہ اس میں پڑھی جانے والی نماز اس (مسجد نبوی) کی ایک سو نمازوں سے افضل ہے۔

حضرت سلیمان بن عتیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منبر پر سنا فرماتے تھے میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل لیکن غیر مرفوع ذکر کیا (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے)

حضرت سفیان فرماتے ہیں فقہاء کرام مسجد حرام میں نماز کو دیگر مساجد کی ایک لاکھ نمازوں کے برابر سمجھتے ہیں البتہ مسجد نبوی کی سو نمازوں کا درجہ اس کی ایک نماز کے برابر ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام میں نماز دیگر مساجد کی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے تو جب ان میں سے بعض مساجد کے مقابلے میں دیگر مساجد میں نماز کو فضیلت حاصل ہے جیسا کہ ان روایات میں ذکر کیا گیا تو وہ شخص جو اپنے اوپر نماز کو واجب کرتا ہے وہ صرف اسی جگہ جہاں کی اس نے نذر مانی ہے یا اس سے افضل جگہ

اَوْ فِيْمَا هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُ مِنَ الْمَوَاضِعِ -

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ عَلٰى اَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَا عَلَى التَّنَفُّلِ.

اَلَا تَرٰى اِلٰى قَوْلِهٖ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ لِاَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَوْلُهٗ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ خَيْرُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ بِهِمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي التَّطَوُّعِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَلَمَّا رُوِيَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا كَانَ تَصْحِيْحُ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ لَهَا الْفَضْلُ عَلَى الصَّلَوَاتِ فِي الْبُيُوْتِ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ هِيَ خِلَافُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَهِيَ الْمَكْتُوْبَةُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِهٖ اَبُوْ يُوْسُفَ وَثَبَتَ اَنَّ مَنْ اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ صَلٰوةً فِيْ مَكَانٍ فَصَلَّاهَا فِيْ غَيْرِهٖ اَجْزَاهُ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ.

وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَالصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَوْجَبَهَا قُرْبَةً حَيْثُ مَا كَانَتْ فَهِيَ عَلَيْهِ وَاجِبَةٌ ثُمَّ اَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِي الْمَوْطِنِ الَّذِيْ اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنْ يُّصَلِّيَهَا فِيْهِ هَلْ يَجِبُ

نماز پڑھ سکتا ہے۔

اس قول والوں کے خلاف حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "میری اس مسجد میں ایک نماز دیگر مساجد کی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے"۔ کا معنیٰ یہ ہے کہ اس سے فرض نمازیں مراد ہیں نوافل مراد نہیں۔

کیا تم حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ کے اس قول کو نہیں دیکھتے کہ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ کا ارشاد گرامی کہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے سوائے فرائض کے، اور آپ نے یہ بات اس وقت فرمائی جب آپ نے ارادہ فرمایا کہ رمضان المبارک میں ان کو نوافل پڑھائیں یہ بات ہم نے ان روایات کے ضمن میں دوسری جگہ بیان کی تو جب یہ روایات ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو روایات کی تصحیح سے لازم آتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جس نماز کو گھر کی نمازوں پر فضیلت حاصل ہے وہ اس نماز کے خلاف ہے یعنی وہ فرض نماز ہے تو اس سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے استدلال کا فساد ثابت ہو گیا اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ جو شخص کسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر مانے پھر دوسری جگہ پڑھے تو اس کے لیے یہ جائز ہے روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

اور قیاس کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم ایک شخص کو دیکھتے ہیں جب وہ کہتا ہے اللہ کے لیے مجھ پر مسجد حرام میں دو رکعتیں پڑھنا لازم ہے تو جس نماز کو اس نے بطور قرب (عبادت) لازم کیا وہ اس پر واجب ہوگی جہاں بھی پڑھے پھر ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں جس جگہ نماز پڑھنے کی اس نے نذر مانی ہے تو کیا وہ اس پر اسی طرح واجب ہے جس طرح یہ (مسجد

عَلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ تِلْكَ الصَّلٰوةَ اَمْ لَا فَرَاَيْنَاهُ لَوْ قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اَلْبَثَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَاعَةً لَمْ يَجِبْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ اللَّبْثُ هُوَ لَوْ فَعَلَهُ قُرْبَةً فَكَانَ اللَّبْثُ وَاِنْ كَانَ قُرْبَةً لَا يَجِبُ بِاِيْجَابِ الرَّجُلِ اِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ كَانَ مَنْ اَوْجَبَ لِلّٰهِ عَلٰى نَفْسِهِ صَلٰوةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اللَّبْثُ بِمَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حرام والی نماز) واجب ہے یا نہیں تو ہم نے اسے دیکھا کہ اگر اس نے کہا اللہ کے لیے مجھ پر لازم ہے کہ میں مسجد حرام میں ایک گھڑی ٹھہروں گا تو یہ اس پر واجب نہ ہوگا۔ اگرچہ یہ ٹھہرنا عبادت ہوتی اگر وہ ٹھہرتا تو (مسجد حرام میں) ٹھہرنا اگرچہ عبادت ہے لیکن آدمی کے اپنے واجب کرنے سے واجب نہیں ہوتی تو جب یہ بات یوں ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا تو جو شخص اپنے اوپر مسجد حرام میں نماز پڑھنا لازم کرے اس پر وہ نماز واجب ہو جائے گی اور اس سے مسجد حرام میں ٹھہرنا واجب نہ ہوگا اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ (۲۰) الرَّجُلِ يُوْجِبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ

۵۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْيَمَامِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ حُمَيْدَ الطَّوِيْلَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يُّهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْنِ لَهُ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ وَاَمَرَهُ اَنْ يَّرْكَبَ۔

۵۳۳ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حُمَيْدٍ

کسی شخص کا بیت اللہ شریف کی طرف پیدل جانے کی نذر ماننا

حضرت یحیی بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت حمید طویل نے ان کو بتایا انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے سے چل رہا تھا آپ نے اس کے بارے میں پوچھا تو صحابہ کرام نے بتایا اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے اور آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

حضرت یحیی بن حمید، حضرت ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَنْصُوْرٍ عَنْ دُخَيْنٍ الْحَجَرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً حَاسِرَةً فَاَتٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً حَاسِرَةً فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میری بہن نے نذر مانی کہ وہ کعبہ شریف کی طرف ننگے پاؤں ننگے سر جائے گی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا اسے کیا ہوا صحابہ کرام نے بتایا کہ اس نے کعبہ شریف کی طرف ننگے پاؤں برہنہ سر جانے کی نذر مانی ہے آپ نے فرمایا اسے کہو کہ سوار ہو اور دوپٹہ اوڑھے۔

تحقيق مسئله

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا مَنْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا اُمِرَ اَنْ يَرْكَبَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَرْكَبُ كَمَا جَاءَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَاِنْ كَانَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ لِلّٰهِ عَلَيَّ مَعْنَى الْيَمِيْنِ فَعَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ لِاَنَّ مَعْنٰى لِلّٰهِ عَلَيَّ قَدْ يَكُوْنُ فِيْ مَعْنٰى وَاللّٰهِ لِاَنَّ النَّذْرَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الْيَمِيْنِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فِی النَّذْرِ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ۔

فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِیْ غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت ان روایات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے اسے سوار ہونے کو کہا جائے اور اس پر اس کے علاوہ کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ سوار ہو جائے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اب اگر "اللہ کے لیے مجھ پر لازم ہے" کے الفاظ سے قسم مقصود تھی تو اس پر قسم کا کفارہ بھی لازم ہوگا کیونکہ "للہ علی" کے الفاظ بعض اوقات "واللہ" کے معنی میں (یعنی قسم کے لیے) آتے ہیں کیونکہ نذر اور قسم کا ایک ہی مطلب ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں احادیث مروی ہیں کہ نذر میں قسم کا کفارہ ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالتِ غصہ میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا ہے۔ (یعنی اس نذر کو پورا نہ کرے بلکہ کفارہ دے)

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَیْرِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت محمد بن زبیر سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْمِنْقَرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ ثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحَنْظَلِیُّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحیی بن ابی کثیر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت محمد بن زبیر حنظلی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبادہ بن عوام فرماتے ہیں: ہم سے حضرت محمد بن زبیر نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحَنْظَلِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبد اللہ اور حضرت عبد الوہاب بن عطاء دونوں نے بتایا کہ ہمیں محمد بن زبیر حنظلی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے خبر دی انہوں نے ایک شخص سے اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤٗدَ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ وَمُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ الَّذِیْ کَانَ یَسْکُنُ الْیَمَامَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ۔

حضرت سلیمان بن ارقم، حضرت یحیی بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں جو یمامہ میں رہتے تھے انہوں نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دیتے تھے انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام کی نذر نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا ہے۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ کَعْبِ بْنِ

حضرت عقبہ بن عامر، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

آپ نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۵۴۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بغیر نام لیے (مجہول) نذر مانے تو اس کا کفارہ، وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۵۴۳ - وَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ اُخْتَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُقْبَةُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ اُخْتَكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ۔

انہوں نے اس سلسلے میں مزید ذکر کیا حضرت ابو عبدالرحمن جبُلی حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی بہن نے ننگے پاؤں ننگے سر، کعبۃ اللہ کی طرف جانے کی نذر مانی، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عرض کی تو آپ نے فرمایا اپنی بہن سے کہو کہ وہ سوار ہو، دوپٹہ اوڑھے اور تین دن کا روزہ رکھے۔

۵۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الرُّعَيْنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مِثْلَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن زحر سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابو سعید رعینی سے سنا وہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۵۴۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سعید یحصبی، حضرت عبد اللہ بن مالک سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَتِلْكَ الثَّلٰثَةُ الْاَيَّامِ اِنَّمَا كَانَتْ كَفَّارَةً لِيَمِيْنِهَا الَّتِيْ كَانَتْ بِهَا حَالِفَةً بِقَوْلِهَا لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اَحُجَّ مَاشِيَةً۔

۵۴۶۔ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا لِتَحُجَّ رَاكِبَةً وَتُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهَا۔

وَخَالَفَ هٰؤُلَاءِ اَيْضًا اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ نَاْمُرُ هٰذَا الَّذِيْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا اَنْ يَرْكَبَ وَيُكَفِّرَ يَمِيْنَهُ اِنْ كَانَ اَرَادَ يَمِيْنًا وَنَاْمُرُهُ مَعَ هٰذَا بِالْهَدْيِ۔

۵۴۷۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ اُخْتَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً نَاشِرَةً شَعْرَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتُهْدِ هَدْيًا۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَتٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ اس کی قسم کا کفارہ ہے جو یہ کہہ کر اٹھائی تھی کہ "اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ پر پیدل حج لازم ہے"۔

اس پر یہ روایت دلالت کرتی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بہن نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کے اپنے آپ کو تنگی۔۔ مبتلا کرنے کی کوئی حاجت نہیں اسے چاہیے کہ سوار ہو کر حج کو جاتے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

کچھ دوسرے حضرات نے بھی ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں جس نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہو ہم اسے سوار ہونے اور اگر قسم کا ارادہ کیا تھا تو اس کا کفارہ دینے اور اس کے ساتھ اسے قربانی دینے کا بھی حکم دیتے ہیں۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ ان کی بہن نے کعبۃ اللہ کی طرف ننگے پاؤں اور کھلے بالوں کے ساتھ جانے کی نذر مانی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اسے کہو کہ وہ سوار ہو اور دوپٹہ اوڑھے اور جانور کی قربانی دے۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری بہن نے کعبۃ اللہ کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذر مانی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اسے کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے کعبۃ اللہ کی طرف پیدل جانے کی نذر مانی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهٰذِهِ؟ قَالُوْا نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً .

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِالْهَدْيِ لِمَكَانِ رُكُوْبِهَا فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا يُوْجِبُ اَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا اَنْ يَرْكَبَ اِنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ وَيُهْدِيْ هَدْيًا لِتَرْكِهِ الْمَشْيَ وَيُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِهِ لِحِنْثِهِ فِيْهَا وَبِهٰذَا كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَقُوْلُوْنَ .

وَاَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّ قَوْمًا قَالُوْا لَيْسَ الْمَشْيُ فِيْمَا يُوْجِبُهُ نَذْرٌ لِاَنَّ فِيْهِ تَعَبًا لِلْبَدَنِ وَلَيْسَ الْمَاشِيْ فِيْ حَالِ مَشْيِهِ فِيْ حُرْمَةِ اِحْرَامٍ فَلَمْ يُوْجِبُوْا عَلَيْهِ الْمَشْيَ وَلَا بَدَلًا مِنَ الْمَشْيِ .

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْحَجَّ فِيْهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَالْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ وَبِجَمْعٍ وَكَانَ الطَّوَافُ مِنْهُ مَا يَفْعَلُهُ الرَّجُلُ فِيْ حَالِ اِحْرَامِهِ وَهُوَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ وَمِنْهُ مَا يَفْعَلُهُ بَعْدَ اَنْ يَحِلَّ مِنْ اِحْرَامِهِ وَهُوَ طَوَافُ الصَّدَرِ وَكَانَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مِنْ اَسْبَابِ الْحَجِّ قَدْ يُرِيْدُ اَنْ يَفْعَلَهُ الرَّجُلُ مَاشِيًا وَكَانَ مَنْ فَعَلَهُ رَاكِبًا مُقَصِّرًا وَجُعِلَ عَلَيْهِ الدَّمُ هٰذَا اِذَا كَانَ فَعَلَهُ لَا مِنْ عِلَّةٍ وَاِنْ كَانَ فَعَلَهُ مِنْ عِلَّةٍ فَاِنَّ النَّاسَ مُخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ دَمٌ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا لِاَنَّ الْعِلَلَ اِنَّمَا تُسْقِطُ الْاٰثَامَ فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ وَلَا تُسْقِطُ الْكَفَّارَاتِ اَلَا تَرٰى اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى قَالَ وَلَا

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے اسے کہو کہ سوار ہو اور ہدیہ (گائے یا اونٹ) کی قربانی دے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سوار ہونے کی وجہ سے قربانی کا حکم دیا تو ان تمام روایات کی تصحیح سے لازم آیا کہ جو شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے وہ اگر چاہے تو سوار ہو اور پیدل چلنے سے رکنے کی وجہ سے جانور کی قربانی دے اور قسم توڑنے کی وجہ سے اس کا کفارہ دے حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد و ابو یوسف رحمہم اللہ یہی بات فرماتے تھے۔

قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ پیدل چلنے کو لازم کر دینا نذر نہیں ہے کیونکہ اس میں بدن کو تھکاوٹ میں مبتلا کر دینا ہے اور پیدل چلنے والا اس حالت میں احرام کی حرمت میں نہیں ہوتا اس لیے وہ حضرات نہ تو اس کے لیے پیدل چلنا ضروری قرار دیتے م

ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ حج میں بیت اللہ شریف کا طواف ہوتا ہے نیز عرفات اور مزدلفہ میں وقوف ہوتا ہے ایک طواف وہ ہے جسے آدمی احرام کی حالت میں کرتا ہے اور وہ طواف زیارت ہے ایک طواف وہ ہے جسے احرام سے نکلنے کے بعد کرتا ہے اور وہ طواف صدر ہے اور یہ تمام، اسباب حج میں ہیں بعض اوقات انسان ان امور کو پیدل چل کر کرنے کا ارادہ کرتا ہے اب اگر سواری کی حالت میں کرے تو وہ کوتاہی کرنے والا شمار ہوتا ہے اور اس پر قربانی لازم ہوتی ہے یہ اس وقت ہے جب وہ کسی عذر کے بغیر ایسا کرے اور اگر وہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا کرے تو اس میں اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں اس پر کچھ بھی لازم نہیں ان قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں بعض حضرات فرماتے ہیں اس پر قربانی لازم ہے ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے کیونکہ بیماریاں (عذر) حرمات کی خلاف ورزی کے گناہ کو ساقط کرتی ہیں کفاروں کو ساقط نہیں کرتیں کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اور سر کو نہ منڈاؤ حتیٰ کہ

تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهٗ وَكَانَ حَلْقُ الرَّأْسِ حَرَامًا عَلَى الْمُحْرِمِ فِىْ اِحْرَامِهٖ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ فَاِنْ حَلَقَهٗ فَعَلَيْهِ الْاِثْمُ وَالْكَفَّارَةُ وَاِنِ اضْطُرَّ اِلٰى حَلْقِهٖ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ فَكَانَ الْعُذْرُ يُسْقِطُ بِهِ الْاٰثَامَ وَلَا يَسْقُطُ بِهِ الْكَفَّارَاتُ فَكَانَ يَجِبُ فِى النَّظَرِ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ اِذَا كَانَ مَنْ طَافَهٗ رَاكِبًا لِلزِّيَارَةِ لَا مِنْ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَنْ طَافَهٗ مِنْ عُذْرٍ رَاكِبًا كَذٰلِكَ اَيْضًا فَهٰذَا حُكْمُ النَّظَرِ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قِيَاسُ قَوْلِ زُفَرَ وَلٰكِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ وَاَبَا يُوْسُفَ وَمُحَمَّدًا لَمْ يَجْعَلُوْا عَلٰى مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ طَوَافَ الزِّيَارَةِ رَاكِبًا مِنْ عُذْرٍ شَيْئًا۔

فَلَمَّا ثَبَتَ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا كَانَ كَذٰلِكَ الْمَشْىُ لَمَّا رَاَيْنَاهُ قَدْ يَجِبُ بَعْدَ فَرَاغِ الْاِحْرَامِ اِذْ كَانَ مِنْ اَسْبَابِهٖ كَمَا يَجِبُ فِى الْاِحْرَامِ كَانَ كَذٰلِكَ الْمَشْىُ الَّذِىْ قَبْلَ الْاِحْرَامِ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْمَشْىِ الْوَاجِبِ فِى الْاِحْرَامِ فَكَمَا كَانَ عَلٰى تَارِكِ الْمَشْىِ الْوَاجِبِ فِى الْاِحْرَامِ دَمٌ كَانَ عَلٰى تَارِكِ هٰذَا الْمَشْىِ الْوَاجِبِ قَبْلَ الْاِحْرَامِ دَمٌ اَيْضًا وَذٰلِكَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ فِىْ حَالِ قُوَّتِهٖ عَلَى الْمَشْىِ وَفِىْ حَالِ عَجْزِهٖ عَنْهُ فِىْ قَوْلِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ اَيْضًا وَذٰلِكَ دَلِيْلٌ لَنَا صَحِيْحٌ عَلٰى مَا بَيَّنَّاهُ مِنْ حُكْمِ الطَّوَافِ بِالْحَمْلِ فِىْ حَالِ الْقُوَّةِ عَلَيْهِ اَوْ فِىْ حَالِ الْعَجْزِ عَنْهُ

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ

قربانی کا جانور اپنی قربان گاہ تک پہنچ جائے اور محرم پر حالت احرام میں کسی عذر کے بغیر سر منڈانا حرام ہے اور اگر وہ منڈائے تو اس پر گناہ اور کفارہ ہے اور اگر وہ مجبوراً منڈائے تو اس پر صرف کفارہ ہے گناہ نہیں تو عذر کے ساتھ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں کفارے ساقط نہیں ہوتے تو قیاس کے مطابق بیت اللہ شریف کے طواف کا حکم بھی اسی طرح لازم ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص طواف زیارت کسی عذر کے بغیر سواری پر کرے تو اس پر قربانی لازم ہو گی اور جو شخص عذر کی وجہ سے سواری پر طوافِ زیارت کرے اس کا بھی یہی حکم ہے اس باب میں قیاس یہی ہے اور حضرت امام زفر رحمہ اللہ کے قول کا قیاس بھی اسی طرح ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے اس شخص پر کچھ بھی لازم نہیں کیا جو کسی عذر کے بغیر سوار ہو کر طواف زیارت کرتا ہے۔

تو جب قیاس سے وہ بات ثابت ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو پیدل چلنے کا حکم بھی یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بعض اوقات یہ احرام سے فراغت کے بعد واجب ہوتا ہے کیونکہ اس کے اسباب (شرائط) میں سے ہے یہ اسی طرح ہے جس طرح احرام کی حالت میں واجب ہوتا ہے اسی طرح جو پیدل چلنا احرام سے پہلے ہے اور وہ اس کے اسباب میں سے ہے اس کا حکم بھی اس چلنے کی طرح ہے جو احرام میں واجب ہو جاتا ہے تو جس طرح اس شخص پر قربانی واجب ہے جو حالتِ احرام میں ضروری چلنے کو چھوڑ دے اسی طرح حالتِ احرام سے پہلے ضروری چلنے کو چھوڑنے والے پر بھی قربانی واجب ہو گی اور یہ قربانی چلنے پر قادر ہونے اور عاجز ہونے دونوں صورتوں میں واجب ہو گی یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے مطابق ہے اور یہ اس بات کی صحیح دلیل ہے جسے ہم نے طواف کے ضمن میں بیان کیا کہ وہ قوت کی حالت میں یا عجز کی صورت میں (دونوں صورتوں میں برابر ہے)

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اگر پیدل حج کی نذر ماننے والے پر

الْمَشْيُ بِإِيجَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا وَكَانَ يَنْبَغِي إِذَا رَكِبَ أَنْ يَكُونَ فِي مَعْنَى مَا لَمْ يَأْتِ بِمَا أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ فَيَكُونُ عَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ بَعْدَ ذَلِكَ مَاشِيًا فَيَكُونُ كَمَنْ قَالَ لِلَّهِ عَلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا فَصَلَّاهُمَا قَاعِدًا۔

فَمِنَ الْحُجَّةِ عِنْدَنَا عَلَى قَائِلِ هَذَا الْقَوْلِ إِنَّا رَأَيْنَا الصَّلَوٰةَ الْمَفْرُوضَاتِ الَّتِي عَلَيْنَا أَنْ نُصَلِّيَهَا قِيَامًا لَوْ صَلَّيْنَاهَا قُعُودًا لَا لِعُذْرٍ وَجَبَ عَلَيْنَا إِعَادَتُهَا وَكُنَّا فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يُصَلِّهَا۔

وَكَانَ مَنْ حَجَّ مِنَّا حَجَّةَ الْإِسْلَامِ الَّتِي يَجِبُ عَلَيْنَا الْمَشْيُ فِي الطَّوَافِ لَهَا فَطَافَ ذَلِكَ الطَّوَافَ رَاكِبًا ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ لَمْ يُجْعَلْ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَطُفْ وَيُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ بَلْ قَدْ جُعِلَ فِي حُكْمِ مَنْ طَافَ وَأَجْزَاهُ طَوَافُهُ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ جُعِلَ عَلَيْهِ دَمٌ لِتَقْصِيرِهِ فَكَذَلِكَ الصَّلَوٰةُ الْوَاجِبَةُ بِالنَّذْرِ وَالْحَجُّ الْوَاجِبُ بِالنَّذْرِ هُمَا مَقِيسَانِ عَلَى الصَّلَوٰةِ وَالْحَجِّ الْوَاجِبَيْنِ بِإِيجَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

فَمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ مِمَّا يَجِبُ بِإِيجَابِ اللَّهِ يَكُونُ الْمُقَصِّرُ فِيهِ فِي حُكْمِ تَارِكِهِ كَانَ كَذَلِكَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ الْجِنْسِ بِإِيجَابِهِ إِيَّاهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَصَّرَ فِيهِ يَكُونُ بِتَقْصِيرِهِ فِيهِ فِي حُكْمِ تَارِكِهِ فَعَلَيْهِ إِعَادَتُهُ۔ وَمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ مِمَّا يَجِبُ بِإِيجَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ مُقَصِّرٌ فِيهِ فَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ وَلَمْ يَكُنْ بِذَلِكَ التَّقْصِيرِ فِي حُكْمِ تَارِكِهِ

پیدل حج کرنا واجب ہے اور سوار ہونے کی صورت میں وہ اس بات پر عمل کرنے والا نہ ہوگا جسے اس نے اپنے اوپر لازم کیا ہے تو ضروری ہونا چاہیئے کہ بعد میں پیدل حج کرے اور وہ اس شخص کی طرح ہو جائے گا جو کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے دو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھنا لازم ہیں پھر وہ بیٹھ کر پڑھتا ہے (یعنی لوٹانا ضروری ہے)

تو اس معترض کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو نمازیں کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہیں اگر ہم کسی عذر کے بغیر انہیں بیٹھ کر ادا کریں تو ہم پر ان کا لوٹانا واجب ہوگا اور ہم اس شخص کے حکم میں ہوں گے جس نے ان کو ادا نہیں کیا۔

اور ہم میں سے جو شخص فرض حج ادا کرتا ہے جس میں پیدل طواف کرنا ضروری ہے اور وہ سوار ہو کر طواف کرتا ہے پھر وہ اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ آتا ہے تو اسے طواف نہ کرنے والے کے حکم میں قرار نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی واپس جانے کو کہا جائے گا بلکہ اسے اس شخص کے حکم میں شمار کیا جائے گا جس نے طواف کیا اور اس کا یہ طواف اس کے لیے کافی ہوا البتہ اس کوتاہی کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہوگی اسی طرح جو نماز اور حج نذر کی وجہ سے واجب ہوا اسے اس نماز اور حج پر قیاس کیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے فرض کرنے سے لازم ہوئے۔

تو اس میں جو عبادت اللہ تعالیٰ کے واجب کرنے سے لازم ہوئی اس میں کوتاہی کرنے والا، چھوڑنے والے کے حکم میں ہوگا اسی طرح جو اس عبادت کی جنس سے ہو جو اس نے خود اپنے اوپر لازم کی پھر اس میں کوتاہی کی تو اس کوتاہی کی وجہ سے وہ اسے چھوڑنے والے کے حکم میں ہوگا اور اس پر اس (عبادت) کو لوٹانا واجب ہوگا۔ اور جو عبادت اللہ تعالیٰ کے واجب کرنے سے واجب ہوئی اور اس نے اس میں کوتاہی کی اور وہ اس کوتاہی کی وجہ سے اسے چھوڑنے والا قرار نہیں پاتا تو اس جنس

كَانَ كَذٰلِكَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْجِنْسِ بِإِيجَابِهِ إِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَقَصَّرَ فِيهِ فَلَا يَكُونُ بِذٰلِكَ التَّقْصِيرِ فِي حُكْمِ تَارِكِهِ فَيَجِبُ إِعَادَتُهُ وَلٰكِنَّهُ فِي حُكْمِ فَاعِلِهِ وَعَلَيْهِ لِتَقْصِيرِهِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ التَّقْصِيرِ فِي أَشْكَالِهِ مِنَ الدِّمَاءِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۲۰ الرَّجُلِ يَنْذُرُ وَهُوَ مُشْرِكٌ نَذْرًا ثُمَّ يُسْلِمُ

۵۴۹- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

۵۵۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَرَاهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَذْرًا وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ فَقَالَ فِ بِنَذْرِكَ۔

۵۵۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

کی اس عبادت کا حکم بھی یہی ہوگا جس کو اس نے خود اپنے اوپر لازم کیا پھر اس میں کوتاہی کی تو وہ اس کوتاہی کی وجہ سے چھوڑنے والے کے حکم میں نہیں ہوگا اور اس پر لوٹانا واجب نہ ہوگا بلکہ وہ فاعل کے حکم میں ہوگا اور اس کوتاہی کی وجہ سے وہی قربانی لازم ہوگی جو اس جیسی عبادت میں کوتاہی کی وجہ سے لازم ہوتی ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

مشرک کا نذر ماننے کی بعد مسلمان ہونا

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھوں گا آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں (حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں) میرا خیال ہے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے دولتِ اسلام عطا فرمائی، آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مقام جعرانہ میں سرکار

حَدَّثَنَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَنْ اَعْتَکِفَ یَوْمًا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَاعْتَکِفْ یَوْمًا۔

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھوں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور ایک دن اعتکاف بیٹھو۔

تَحْقِیْقُ مَسْئَلَہٗ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَوْجَبَ عَلٰی نَفْسِهٖ شَیْئًا فِیْ حَالِ شِرْکِهٖ مِنْ اِعْتِکَافٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ شَیْءٍ مِمَّا یُوْجِبُهُ الْمُسْلِمُوْنَ لِلّٰهِ ثُمَّ اَسْلَمَ اِنَّ ذٰلِکَ وَاجِبٌ عَلَیْهِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَجِبُ عَلَیْهِ مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ

۵۵۲۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ الْاَیْلِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَ اللّٰهَ فَلَا یَعْصِهٖ

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص حالتِ شرک میں اپنے اوپر کوئی چیز مثلاً اعتکاف یا صدقہ یا ایسی کوئی چیز جو مسلمان اپنے اوپر لازم کرتے ہیں، لازم کر دے پھر مسلمان ہو جائے تو وہ اس پر لازم ہوگی انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات ۲ سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پر کچھ بھی لازم نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبید اللہ بن عمر، حضرت طلحہ بن عبد الملک

ثَنَا یُوسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکٌ عَنْ طَلْحَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابن وھب فرماتے ہیں مجھے حضرت مالک نے حضرت طلحہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَۃَ الْمِنْقَرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَ اللّٰہَ فَلَا یَعْصِہٖ۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی (گناہ) کی نذر مانے تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت حرب بن شداد فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحیی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ کَعْبٍ الْحَلَبِیُّ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ حَرْمَلَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُغِیَ بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر اس چیز کی ہوتی ہے جس کے ذریعے رضائے خداوندی مطلوب ہو۔

قَالُوْا فَلَمَّا کَانَتِ النُّذُوْرُ اِنَّمَا تَجِبُ اِذَا کَانَتْ مِمَّا یُتَقَرَّبُ بِہٖ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا تَجِبُ اِذَا کَانَتْ مَعَاصِیَ اللّٰہِ وَکَانَ الْکَافِرُ اِذَا قَالَ لِلّٰہِ عَلَیَّ صِیَامٌ اَوْ قَالَ لِلّٰہِ عَلَیَّ اعْتِکَافٌ فَھُوَ لَوْ فَعَلَ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ بِہٖ مُتَقَرِّبًا اِلَی اللّٰہِ وَھُوَ فِیْ وَقْتِ مَا اَوْجَبَہٗ اِنَّمَا قَصَدَ بِہٖ اِلٰی رَبِّہِ الَّذِیْ یَعْبُدُہٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَذٰلِکَ مَعْصِیَۃٌ فَدَخَلَ ذٰلِکَ

توجب نذر ان امور کی صورت میں واجب ہوتی ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو تو واجب نہیں ہوتی (اسی لیے) اگر کافر کہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ پر روزہ رکھنا واجب ہے یا کہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ پر اعتکاف ہے پھر وہ اسے بجالائے تو اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہ ہوگا۔ اور جس وقت اس نے اسے واجب کیا تو اس سے اپنا وہ رب مراد لیا جس کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتا ہے اور یہ گناہ ہے پس یہ سرکار دوعالم صلی اللہ

فِیْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَقَدْ یَجُوْزُ اَیْضًا اَنْ یَکُوْنَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ فِ بِنَذْرِكَ لَیْسَ مِنْ طَرِیْقِ اَنَّ ذٰلِكَ کَانَ وَاجِبًا عَلَیْہِ وَلٰکِنْ اَنَّہٗ قَدْ کَانَ سَمَّحَ فِیْ حَالِ مَا نَذَرَہٗ اَنْ یَّفْعَلَہٗ فَھُوَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّفْعَلَہُ الْاٰنَ عَلٰی اَنَّہٗ طَاعَۃٌ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَکَانَ اَمْرُہٗ بِہٖ خِلَافُ مَا اِذَا کَانَ اَوْجَبَہٗ ھُوَ عَلٰی نَفْسِہٖ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

علیہ وسلم کے اس قول میں داخل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرمانا کہ اپنی نذر کو پورا کرو اس وجہ سے نہ ہو کہ وہ ان پر واجب تھی بلکہ جس وقت انہوں نے نذر مانی تھی اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی کی نافرمانی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اب پورا کرنے کا حکم دیا کیونکہ اب وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے تو آپ نے جس بات کا ان کو حکم دیا وہ اس کے خلاف ہے جسے انہوں نے اپنے اوپر واجب کیا تھا۔ یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

كِتَابُ الْحُدُودِ

حدود کا بیان

بَابُ ۲۰۲ حَدِّ الْبِكْرِ فِي الزِّنَاءِ

۵۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ۔

۵۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَبِّقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ۔

۵۶۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ

کنوارے زانی کی سزا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان (عورتوں) کے لیے راستہ نکال دیا ہے کنوارہ، کنواری کے ساتھ اور شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے تو کنوارے کو کوڑے لگائیں اور شہر بدر کیا جائے اور شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے۔

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان (عورتوں) کے لیے راستہ نکال دیا ہے کنوارہ، کنواری عورت سے زنا کرے تو ایک سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے اور شادی شدہ، شادی شدہ سے کرے تو ایک سو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت زید بن خالد جہنی اور حضرت شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

خَالِدِ الْجُهَنِيِّ وَشِبْلٍ قَالُوْا كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِي قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ الشَّاةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۵۰۶۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ فرمائیں اس کے مخالف نے جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا، کہا کہ اس نے ٹھیک کہا ہے ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ذریعے فیصلہ فرمائیں اور مجھے (بیان کرنے کی) اجازت دیں آپ نے فرمایا "کہو" اس نے کہا میرا بیٹا ان کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا میں نے اس کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک خادم بطور فدیہ دیا پھر میں نے کچھ اہل علم حضرات سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کرنا ہے اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا ایک سو بکریاں اور غلام تمہیں واپس دیا جائے گا تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے گا اور اے انیس! تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْبِكْرَ إِذَا زَنَى فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ جَمِيْعًا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْآثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا حَدُّ الْبِكْرِ إِذَا زَنَى جَلْدُ مِائَةٍ وَلَا نَفْيَ عَلَيْهِ مَعَ الْجَلْدِ إِلَّا أَنْ يَرَى الْإِمَامُ أَنْ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہ موقف ہے کہ غیر شادی شدہ زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے انہوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب کوئی غیر شادی شدہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں لیکن جلاوطن نہ کیا جائے البتہ اگر امام (حکمران) اس کے فسق کی وجہ سے جلاوطن

يَنْفِيَهُ لِلدَّعَارَةِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ فَيَنْفِيَهُ إِلَى حَيْثُ اَحَبَّ كَمَا يَنْفِي الدُّعَارَ فِيْهِ وَغَيْرَ الزُّنَاةِ ۔

کرنا چاہے تو جہاں چاہے جلا وطن کر دے جیسا کہ فساق اور غیر زانیوں کو جلا وطن کیا جاتا ہے۔

۵۶۳۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ فَقَالَ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا اَدْرِي اَبَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر محصنہ لونڈی کے زنا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مار پھر زنا کرے تو بھی کوڑے مارو پھر اسے بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہو حضرت مالک (راوی) فرماتے ہیں ابن شہاب نے فرمایا مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے تیسری بار کے بعد یا چوتھی بار کے بعد بیچنے کے بارے میں فرمایا۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ شِبْلِ بْنِ خَالِدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَالِكِ الْاَوْسِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِيْدَةُ اِذَا زَنَتْ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ الْبَيْعَ وَاَخْبَرَهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

حضرت عبد اللہ بن مالک اوسی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے، آگے اس کی مثل فرمایا البتہ تیسری یا چوتھی بار بیع کا ذکر فرمایا اور حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کو حضرت زید بن خالد صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثل خبر دی ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ هٰذَا خَطَأٌ شِبْلٌ هٰذَا ابْنُ خَلِيْدِ الْمُزَنِيُّ ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ غلط ہے اور یہ شبل، خلید مزنی کے بیٹے ہیں۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ هُوَ ابْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِبْلِ بْنِ خَلِيْدِ الْمُزَنِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَالِكِ الْاَوْسِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى

حضرت زہری، حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن شبل بن خلید مزنی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان کو خبر دی کہ ان کو حضرت عبد اللہ بن مالک اوسی نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ پھر زنا کرے تو کوڑے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِیْدَۃُ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَبِیْعُوْھَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ وَالضَّفِیْرُ الْحَبْلُ۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ ثَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتْ اَمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیَجْلِدْھَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْھَا قَالَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ ثُمَّ بِیْعُوْھَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ اَنَّ اَبَاہُ اَخْبَرَہٗ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ ثَنِیْ اُسَامَۃُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ اُوَیْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَۃُ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ بِیْعُوْھَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ۔

لگاؤ پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو اسے بیچ دو اگرچہ ایک ضفیر کے بدلے ہو اور ضفیر، رسی کو کہتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کی لونڈی زنا کرے تو وہ اسے بطور حد کوڑے لگائے اور اسے مزید جھڑک وغیرہ نہ کرے آپ نے یہ بات تین بار فرمائی تیسری یا چوتھی بار فرمایا پھر اسے بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہو۔

حضرت سعید بن مقبری، اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ انہوں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر، حضرت عباد بن تمیم سے اور وہ اپنے چچا سے جنہیں شرف صحابیت حاصل تھا، سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو پھر اسے بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے میں ہو۔

۵۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ مِثْلَهٗ -

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۵۷۱ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهٗ أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ -

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے مروی ہے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ وسلم نے فرمایا، پھر انہوں نے سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۵۷۲ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّغْلِبِيِّ عَنْ أَبِي جَمِيْلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمَةٍ لَهُمْ فَجَرَتْ فَأَرْسَلَنِي إِلَيْهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَانْطَلَقْتُ فَوَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا فَرَجَعْتُ فَقَالَ لِي فَرَغْتَ فَقُلْتُ وَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا فَقَالَ إِذَا هِيَ جَفَّتْ مِنْ دَمِهَا فَاجْلِدْهَا قَالَ عَلِيٌّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ -

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ایک لونڈی کے بارے میں بتایا جس نے زنا کیا تھا آپ نے مجھے اس کی طرف بھیجا اور فرمایا جاؤ اور اس پر حد قائم کرو فرماتے ہیں میں گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کا خون خشک نہ ہوا تھا میں واپس آپ کی خدمت میں آیا، آپ نے فرمایا کیا فارغ ہو گئے ہو؟ میں نے عرض کیا میں نے اسے ایسا پایا کہ اس کا خون خشک نہیں ہوا آپ نے فرمایا جب بھی اس کا خون خشک ہو اسے کوڑے مارو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے غلاموں اور لونڈیوں پر حدود قائم کرو۔

قَالُوْا فَلَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ أَنْ تُجْلَدَ وَلَمْ يَأْمُرْ مَعَ الْجَلْدِ بِنَفْيٍ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَاءِ إِذَا زَنَيْنَ هُوَ نِصْفُ مَا يَجِبُ

یہ حضرات فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کے بارے میں حکم فرمایا کہ جب وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں اور کوڑوں کے ساتھ جلاوطنی کا حکم نہیں دیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان پر آزاد عورتوں کی سزا کا نصف ہے تو اس سے ہم نے جانا کہ لونڈیوں کے زنا کرنے کی صورت میں ان پر جو کچھ

عَلَى الْحَرَائِرِ إِذَا زَنَيْنَ ثُمَّ ثَبَتَ أَنْ لَا نَفْيَ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ لَا نَفْيَ عَلَى الْحُرَّةِ إِذَا زَنَتْ۔

وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا أَنَّهُ نَهٰى أَنْ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَيْضًا أَنْ لَا تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِيْ حَدِّ الزِّنَاءِ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَفِيْ ذٰلِكَ إِبْطَالُ النَّفْيِ عَنِ النِّسَاءِ فِي الزِّنَاءِ فَإِذَا انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ يَجِبُ عَلَى النِّسَاءِ اللَّاتِيْ غَيْرِ الْمُحْصَنَاتِ نَفْيٌ فِي الزِّنَاءِ انْتَفٰى ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الرِّجَالِ وَكَانَ دَرْءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ عَنِ الْإِمَاءِ فِيْمَا ذَكَرْنَا كَانَ دَرْءًا عَنِ الْحَرَائِرِ وَفِيْ دَرْئِهِ إِيَّاهُ عَنِ الْحَرَائِرِ دَلِيْلٌ عَلٰى دَرْئِهِ إِيَّاهُ عَنِ الْأَحْرَارِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ نَفْيَ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ مِثْلُ نِصْفِ مَا تُنْفَى الْحُرَّةُ قَالَ لَمْ يَنْفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرْتُمُوْهُ عَنْهُ مِنْ جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا بِقَوْلِهِ ثُمَّ بِيْعُوْهَا فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ هٰذَا الْقَائِلُ يُخَالِفُ كُلَّ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَخَرَجَ مِنْ أَقَاوِيْلِهِمْ يُقَالُ لَهُ بَلْ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَبِعْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا نَفْيَ عَلَيْهَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا

ہے وہ اس کا نصف ہے جو آزاد عورتوں پر واجب ہے جب وہ زنا کریں پھر ثابت ہوا کہ لونڈی کے زنا کرنے کی صورت میں جلا وطنی (کی سزا) نہیں ہے اسی طرح جب آزاد عورت زنا کی مرتکب ہو تو اس پر بھی جلا وطنی نہ ہوگی۔

اور ہم نے اس سے پہلے اپنی اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ عورت کو محرم کے بغیر تین دن کے سفر سے روکا گیا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عورت محرم کے بغیر تین دن کا سفر نہ کرے پس یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ عورت زنا کی حد میں محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہ کرے اور اس میں زنا کی صورت میں عورتوں کی جلا وطنی کی نفی ہے تو جب زنا کی صورت میں غیر آزاد عورتوں سے جلا وطنی کی نفی ہو گئی تو مردوں سے بھی اس کی نفی ہو گئی اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسے لونڈیوں سے دور کرنا آزاد عورتوں سے دور کرنا ہوگا اور آزاد عورتوں سے اس کا دور کرنا، آزاد مردوں سے بھی دور کرنے کی دلیل ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ لونڈی کے زنا کی صورت میں چھ مہینے جلا وطن کرنا آزاد عورت کی جلا وطنی کا نصف ہے اور وہ کہے کہ جو کچھ تم لونڈی کے زنا کے سلسلے میں کوڑے لگانے اور چوتھی مرتبہ اسے بیچنے کا ذکر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اس میں آپ نے جلا وطنی کی نفی نہیں فرمائی۔ تو یہ معترض اہل علم کے ان تمام گزشتہ اقوال کی مخالفت کرنے والا اور ان سے باہر نکلنے والا ہوگا تو اسے کہا جائے گا کہ جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے لگائے پھر چوتھی بار کے بارے میں فرمایا کہ اسے بیچ دے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس پر جلا وطنی نہیں ہے کیونکہ آپ نے ان (صحابہ کرام) کو سکھایا

عِلْمُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَفْعَلُوْنَ بِإِمَائِهِمْ إِذَا زَنَيْنَ فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ يَقْصُرُ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ جَمِيْعِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِنَّ وَمُحَالٌ أَنْ يَأْمُرَ بِبَيْعِ مَنْ لَا يَقْدِرُ مُبْتَاعُهُ عَلٰى قَبْضِهِ مِنْ بَائِعِهِ وَلَا تَصِلُ إِلٰى ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ سِتَّةِ أَشْهُرٍ.

وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا قَدْ زَعَمْتَ أَنْتَ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا جَلْدَ عَلَيْهَا مَعَ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ إِبْطَالُ الْجَلْدِ لَمْ يُذْكَرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ مُعَارِضًا لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ فَإِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَكَ دَلِيْلًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَمَا تُنْكِرُ عَلٰى خَصْمِكَ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا عِنْدَهُ دَلِيْلًا عَلٰى إِبْطَالِ النَّفْيِ عَلَى الْأَمَةِ فَإِذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا عَلَى الْأَمَةِ فَإِذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا فِي السُّكُوْتِ عَنْ نَفْيِ الْأَمَةِ لَيْسَ يَرْفَعُ النَّفْيَ عَنْهَا فِيْمَا ذَكَرْتَ أَنْتَ أَيْضًا فِي السُّكُوْتِ عَنِ الْجَلْدِ مَعَ الرَّجْمِ لَا يَرْفَعُ الْجَلْدَ عَنِ الثَّيِّبِ الزَّانِيْ مَعَ الرَّجْمِ وَمَا يَلْزَمُ خَصْمَكَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا شَيْءٌ إِلَّا لَزِمَكَ مِثْلُهُ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.

کہ انہوں نے زنا کرنے والی لونڈیوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے تو محال ہے کہ آپ ان پر واجب ہونے والی تمام سزا میں کمی کریں اور پھر بھی محال ہے کہ آپ ایسی عورت کو بیچنے کا حکم دیں کہ اسے خریدنے والا اسے بائع سے اپنے قبضے میں لینے پر قادر نہ ہو اور وہ اس کے پاس چھ مہینے کے بعد پہنچے۔

اور اسے یہ بھی کہا جائے گا کہ تمہارے خیال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت انیس سے فرمانا کہ اس شخص کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرو، اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے ساتھ اس پر کوڑے نہیں ہوں گے اگرچہ کوڑوں کی نفی اس حدیث میں مذکور نہیں ہے اور تم نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے کے خلاف کر دیا پس اگر تمہارے نزدیک یہ اس بات کی دلیل ہے جسے ہم نے ذکر کیا تو تم اپنے مخالف پر اعتراض نہیں کر سکتے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی جب تم میں سے کسی ایک کی لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ اس کے نزدیک لونڈی سے جلا وطنی کی نفی کی دلیل ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ لونڈی کی جلاوطنی سے خاموشی اختیار کی گئی ہے، یہ (خاموشی) اس سے جلاوطنی کو نہیں اٹھاتی جیسا کہ تم نے ذکر کیا کہ رجم کے ساتھ کوڑوں کے ذکر سے سکوت شادی شدہ، زانی سے رجم کی سزا کے ساتھ کوڑے مارنے کی نفی نہیں کرتا تو جو کچھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارنے کے سلسلے میں تمہارے مخالف پر لازم ہوگا اس کی مثل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے تم پر بھی لازم ہوگا کہ آپ نے حضرت انیس سے فرمایا اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے رجم کرو۔

۵۷۵ - وَيُقَالُ لَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْيِ فِيْ غَيْرِ الزِّنَاءِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ عَبْدَهٗ مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً وَّنَفَاهُ سَنَةً وَّمَحَا اَرَاهُ سَهْمَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتِقَ رَقَبَةً فَلَمْ يَكُنْ مَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا مِنْ نَفْيِهِ الْقَاتِلَ سَنَةً دَلِيْلًا عِنْدَنَا وَلَا عِنْدَكَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ حَدٌّ وَاجِبٌ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهٗ وَاِنَّمَا كَانَ عَلٰى اَنَّهٗ لِلدَّعَارَةِ لَا لِاَنَّهٗ حَدٌّ فَمَا تُنْكِرُ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَمَرَ بِهٖ مِنْ نَفْيِ الزَّانِيْ عَلٰى اَنَّهٗ لِلدَّعَارَةِ لَا لِاَنَّهٗ حَدٌّ وَاجِبٌ كَوُجُوْبِ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ ـ

اور اسے یہ بھی کہا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زنا کے علاوہ بھی جلاوطنی کے سلسلے میں مروی ہے۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تو حضور علیہ السلام نے اسے ایک سو کوڑے مارے اور جلاوطن کر دیا اور میرا خیال ہے کہ آپ نے مسلمانوں میں سے اس کا حصہ مٹا دیا اور اسے ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل کرنے والے کو جلاوطن کرنا ہمارے اور تمہارے (دونوں کے) نزدیک اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ یہ واجب حد ہے اسے چھوڑا نہیں جا سکتا بلکہ وہ محض نافرمانی (گناہ) کی بنا پر تھا حد ہونے کی وجہ سے نہیں تھا تو تم اس بات کا انکار نہیں کر سکتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زانی کو جلاوطن کرنے کا حکم دینا اس کے فسق کی وجہ سے تھا کوڑوں اور رجم کی طرح واجب حد ہونے کی وجہ سے نہیں۔

بَابٌ ۲۰۳ حَدِّ الزَّانِي الْمُحْصِنِ مَا هُوَ

شادی شدہ زانی کی سزا

۵۷۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ اَحْصَنَ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ ـ

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے کوڑے لگائے گئے پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوْا هٰكَذَا حَدُّ الْمُحْصِنِ اِذَا زَنٰى الْجَلْدُ وَالرَّجْمُ جَمِيْعًا۔

وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ حَدُّهُ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ۔

وَقَالُوْا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا رَجَمَهُ لَمَّا اُخْبِرَ اَنَّهُ مُحْصِنٌ لِاَنَّ الْجَلْدَ الَّذِىْ كَانَ جَلَدَهُ اِيَّاهُ لَيْسَ مِنْ حَدِّهٖ فِىْ شَىْءٍ لِاَنَّ حَدَّهُ كَانَ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَجَمَهُ لِاَنَّ ذٰلِكَ الرَّجْمُ هُوَ حَدُّهُ مَعَ الْجَلْدِ۔

وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَيْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِىِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّىْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ يُجْلَدُ وَيُنْفٰى وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا حِطَّانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِىُّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّىْ فَقَدْ جَعَلَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ حضرات فرماتے ہیں جب شادی شدہ زنا کرے تو اس کی یہی سزا ہے یعنی کوڑے مارنا اور رجم کرنا (دونوں) لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف رجم کیا جائے کوڑے نہ لگائے جائیں۔

وہ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے رجم کیا ہو کہ آپ کو اس کے شادی شدہ ہونے کے بارے میں بتایا گیا کیونکہ آپ نے اسے جو کوڑے مارے تھے وہ اس کی حد نہ تھی کیونکہ اس کی حد رجم تھی، کوڑے نہیں تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس لئے رجم کیا ہو کہ کوڑوں کے ساتھ ساتھ رجم بھی اس کی سزا ہے۔

پہلے قول والوں نے یوں بھی استدلال کیا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لے لو بے شک اللہ تعالیٰ نے ان (زانی عورتوں) کے لیے راستہ نکال دیا ہے غیر شادی شدہ غیر شادی شدہ کے ساتھ (زنا کرے تو) کوڑے لگائے جائیں اور جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ، شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے تو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ نکال دیا ہے غیر شادی شدہ، غیر شادی شدہ کے ساتھ (مرتکب زنا) ہو تو سو کوڑے مارنا اور ایک سال کے لیے جلاوطن کرنا ہے اور شادی شدہ

اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ۔

وَقَالُوْا فَبِهٰذَا نَقُوْلُ نَرٰى اَنْ يُّجْلَدَ الْمُحْصِنُ ثُمَّ يُرْجَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرِهٖ اُنَيْسًا الْاَسْلَمِيَّ بِرَجْمِ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ اَمَرَهٗ اَنْ يَّغْدُوَ عَلَيْهَا وَيَرْجُمَهَا اِنِ اعْتَرَفَتْ وَلَمْ يَاْمُرْهُ اَنْ يَّجْلِدَهَا وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِي الْبَابِ الْاَوَّلِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَيْضًا اَنَّ الَّذِيْ قَامَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَعَهُ الْجَلْدَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَدَلَّ هٰذَا اَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَلْدِ فِي الزِّنَاءِ الَّذِيْ كَانَ مِنْهَا هُوَ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ۔

وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا فُعِلَ بِمَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۹۰۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَسْوَدُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ مَاعِزًا وَلَمْ يَذْكُرْ جَلْدًا۔

شادی شدہ کے ساتھ (مرتکب زنا) ہو تو ایک سو کوڑے مارنا اور رجم کرنا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ہمارا بھی یہی قول ہے ہمارا خیال ہے کہ شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں پھر اس کے بعد رجم کیا جائے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس اسلمی کو حکم دیا کہ وہ اس عورت کو رجم کریں جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ اس کے پاس جائیں اور اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کریں لیکن آپ نے ان کو کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ میں (امام طحاوی) نے یہ روایت اس کی سند سے پہلے باب میں ذکر کی ہے اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ جو شخص بارگاہ نبوی میں کھڑا ہوا اس نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے کئی اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی کو رجم کرنا ہے، اس کے ساتھ اس نے کوڑوں کا ذکر نہیں کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کا انکار (رد) نہیں فرمایا۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس کی تمام سزا جو زنا کی وجہ سے اس پر لازم ہوئی وہ صرف رجم ہے، کوڑے مارنا نہیں ہے۔

اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو حضرت ماعز کے ساتھ کئے جانے والے عمل کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو رجم کیا، انہوں نے کوڑے مارنے کا ذکر نہیں کیا۔

فَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ أَنَّ حَدَّ الْمُحْصَنِ هُوَ الرَّجْمُ دُونَ الْجَلْدِ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَلِمَ لَا كَانَ مَا فِيهِ الرَّجْمُ وَالْجَلْدُ أَوْلَى مِمَّا فِيهِ الرَّجْمُ خَاصَّةً.

قِيلَ لَهُ لِدَلَالَةٍ قَدْ دَلَّتْ عَلَى نَسْخِ الْجَلْدِ مَعَ الرَّجْمِ وَهِيَ إِنَّا رَأَيْنَا أَصْلَ مَا كَانَ عَلَى الزَّانِي قَبْلَ أَنْ نُفَرِّقَ بَيْنَ حُكْمِهِ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا وَبَيْنَ حُكْمِهِ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ مَا وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ بِقَوْلِهِ

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا.

فَكَانَ هٰذَا هُوَ حَدَّ الزَّانِيَةِ أَنْ تُمْسَكَ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى تَمُوتَ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا.

ثُمَّ نُسِخَ بِقَوْلِهِ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا فَذَكَرَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ السَّبِيلُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا فَجَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ السَّبِيلَ عَلَى مَا قَدْ بَيَّنَهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ فِي ذٰلِكَ الْجَلْدَ وَالرَّجْمَ عَلَى الثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ وَالنَّفْيَ عَلَى غَيْرِ الثَّيِّبِ.

فَعَلِمْنَا أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ قَدْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُولِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَأَنَّهُ لَمْ يَتَقَدَّمْ نُزُولَ الْآيَةِ وُجُوبُ الرَّجْمِ عَلَى الزَّانِي بِحَدِّهِ عَلَى مَا

تو اس سلسلے میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شادی شدہ کی سزا صرف رجم ہے کوڑے مارنا نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس روایت میں رجم اور کوڑوں کا ذکر ہے وہ صرف رجم والی روایت سے اولیٰ کیوں نہیں۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ رجم کے ساتھ کوڑوں کی سزا کے منسوخ ہونے پر دلالت موجود ہے وہ یہ کہ ہم زانی کی سزا کے سلسلے میں ایک ضابطہ دیکھتے ہیں پہلے کہ ہم شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کے حکم میں (فرق) کریں وہ ارشاد خداوندی ہے۔

اور تمہاری وہ عورتیں جو بے حیائی کا ارتکاب کریں ان کے خلاف اپنوں میں سے چار گواہ طلب کرو پس اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں روک دو حتیٰ کہ ان کو موت اٹھا لے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنا دے۔

تو زانیہ عورت کی یہ سزا تھی کہ اسے گھر میں روک دیا جائے حتی کہ وہ مر جائے یا اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ نکالے۔

پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے یہ حکم منسوخ ہو گیا آپ نے فرمایا مجھ سے لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ بنا دیا ہے پھر آپ نے وہ بات ذکر فرمائی جو ہم نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کی ہے اور یہی وہ سبیل ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنا دے" تو اللہ تعالیٰ نے یہ راستہ بنا دیا جیسا کہ اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے بیان کیا اور اس سلسلے میں شادی شدہ پر کوڑے اور رجم اور غیر شادی شدہ پر کوڑے اور جلا وطنی کو مقرر فرمایا۔

تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس آیت کے نزول کے بعد کا ہے اور زانی پر رجم کا وجوب، نزول آیت پر مقدم نہیں ہے کیونکہ اس کی سزا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق گھروں میں روکنا تھا اور ارشاد خداوندی "یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنا دے"

وَصَفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ مِنَ الْحَبْسِ فِي الْبُيُوتِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ قَوْلِهِ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا وَبَيْنَ حَدِيثِ عُبَادَةَ حُكْمٌ آخَرُ فَعَلِمْنَا أَنَّ حَدِيثَ عُبَادَةَ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَأَنَّ حَدِيثَ مَاعِزٍ الَّذِي سَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ عَنْ إِحْصَانِهِ لِتَفْرِقَتِهِ بَيْنَ حَدِّ الْمُحْصِنِ وَغَيْرِ الْمُحْصِنِ وَحَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ بَيْنَ حُكْمِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ فَجَعَلَ عَلَى الْبِكْرِ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَى الثَّيِّبِ الرَّجْمَ مُتَأَخِّرٌ عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ نَاسِخًا لَهُ لِأَنَّ مَا تَأَخَّرَ مِنْ حُكْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْسَخُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ فَلِهٰذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَحَدِيثِ مَاعِزٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ عُبَادَةَ مَعَ مَا قَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ الصَّحِيحِ۔

وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْعُقُوبَاتِ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ كُلِّهَا إِنَّمَا هِيَ شَيْءٌ وَاحِدٌ۔

مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا أَنَّ السَّارِقَ عَلَيْهِ الْقَطْعُ لَا غَيْرُ وَالْقَاذِفَ عَلَيْهِ الْجَلْدُ لَا غَيْرُ۔

فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الزَّانِي الْمُحْصَنُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَاحِدٌ لَا غَيْرُ فَيَكُونُ عَلَيْهِ الرَّجْمُ الَّذِي قَدِ اتُّفِقَ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَيَنْتَفِي عَنْهُ الْجَلْدُ الَّذِي لَمْ يُتَّفَقْ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي

اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت کے درمیان کوئی دوسرا حکم نہیں ہے تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس آیت کے نزول کے بعد ہے اور حضرت ماعز رضی اللہ عنہ جن کے شادی شدہ ہونے کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا تھا تاکہ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی سزا میں تفریق فرمائیں کی روایت اور حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باکرہ (غیر شادی شدہ) اور ثیبہ (شادی شدہ) کی سزا میں فرق کیا باکرہ کی سزا ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی اور ثیبہ پر رجم مقرر فرمایا، حضرت عبادہ کی روایت سے موخر ہے لہٰذا یہ اس کے لیے ناسخ ہوئی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم متاخر ہے وہ پہلے حکم کو منسوخ کرتا ہے پس جو کچھ ہم نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد کی حدیث نیز حضرت ماعز کی حدیث کے ضمن میں ذکر کیا ہے وہ حضرت عبادہ کی حدیث سے اولیٰ ہے پھر اسے صحیح قیاس سے بھی تقویت ملتی ہے۔

وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حرکات کو توڑنے کے سلسلے میں جن سزاؤں پر اتفاق ہے وہ ایک ہی سزا ہے۔

اس ضمن میں ہم دیکھتے ہیں کہ چور کی سزا صرف ہاتھ کاٹنا ہے اسکے علاوہ کچھ نہیں قاذف (الزام تراشی کرنیوالا) کی سزا صرف کوڑے ہیں اسکے

تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ شادی شدہ زانی کی سزا بھی صرف ایک ہی ہو اس کے علاوہ نہ ہو پس اس کی سزا صرف رجم ہوگی جس پر سب کا اتفاق ہے اور کوڑوں کی سزا جس پر اتفاق نہیں ہے اس کی نفی ہو گی۔ یہ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا

يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مَنْسُوْخًا وَقَدْ عَمِلَ بِهٖ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۸۰- فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ جَآءَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهَا شَرَاحَةُ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَتْ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَرَدَّدَهَا حَتّٰى شَهِدَتْ عَلٰى نَفْسِهَا اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَ بِهَا فَجُلِدَتْ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ۔

۵۸۱- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۵۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الرَّضْرَاضِ بْنِ اَسْعَدَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَلَدَ شَرَاحَةَ ثُمَّ رَجَمَهَا۔

۵۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ عَنْ حَبَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَتَتْهُ شَرَاحَةُ فَاَقَرَّتْ عِنْدَهٗ اَنَّهَا زَنَتْ فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ فَلَعَلَّكِ غَضِبْتِ نَفْسَكِ قَالَتْ اَتَيْتُ طَائِعَةً غَيْرَ مُكْرَهَةٍ قَالَ فَاَخَّرَهَا حَتّٰى وَلَدَتْ وَفَطَمَتْ وَلَدَهَا ثُمَّ جَلَدَهَا الْحَدَّ

قول ہے۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس کا منسوخ ہونا کیسے جائز ہوگا جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا۔

اور وہ یوں ذکر کرے حضرت عبدالرحمن بن ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمدان (کے علاقے) سے شراحہ نامی ایک عورت حضرت علی المرتضیٰ[3] رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میں نے زنا کیا ہے آپ نے اسے لوٹا دیا حتیٰ کہ اس نے اپنے نفس پر چار بار گواہی دی (اعتراف کیا) تو آپ کے حکم سے اسے کوڑے مارے گئے پھر اسے رجم کیا گیا۔

حضرت یوسف بن عدی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوالاحوص نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت قتادہ بن رضراض بن اسعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے شراحہ کو کوڑے مارے پھر اسے رجم کیا۔

حضرت حبہ عوفی، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ان کے پاس شراحہ نامی عورت آئی اور اس نے آپ کے پاس زنا کا اقرار کیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا شاید تم اپنے نفس پر غضب ناک ہوکر آئی ہو، اس نے کہا میں خوشی سے آئی ہوں مجھ پر کسی نے جبر نہیں کیا راوی فرماتے ہیں آپ نے اس (کی سزا) کو مؤخر کیا حتیٰ کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور پھر اس بچے نے دودھ پینا چھوڑا تو آپ نے اس کے اقرار کے سبب اسے کوڑے لگائے

بِاِقْرَارِهَا ثُمَّ دَفَنَهَا فِي الرَّحْبَةِ اِلٰى مَنْكِبِهَا ثُمَّ رَمَاهَا هُوَ اَوَّلُ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ اِرْمُوْا ثُمَّ قَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پھر اسے ایک کھلی جگہ میں (اگڑھا کھود کر) کندھوں تک دبا دیا پھر سب سے پہلے آپ نے اسے (پتھر) مارا اس کے بعد فرمایا اسے مارو، پھر فرمایا میں نے اسے قرآن پاک کے مطابق کوڑے لگائے اور حدیث نبوی کے مطابق رجم کیا۔

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَلَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَرَاحَةَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سلمہ، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو جمعرات کے دن کوڑے لگائے اور جمعہ کے دن اسے رجم کیا اور فرمایا میں نے کتاب اللہ کے مطابق کوڑے لگائے اور سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں رجم کیا۔

قِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰذَا وَاِنْ كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْنَا فَاِنَّ غَيْرَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اس (معترض) کو کہا جائے گا کہ اگرچہ یہ روایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لیکن دوسرے صحابہ کرام سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف مروی ہے۔

۵۸۵۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ ثُمَّ الْاَشْجَعِيَّ اَخْبَرَهٗ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ عُمَرَ مَقْدَمَهُ الشَّامَ بِالْجَابِيَةِ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ امْرَاَتِيْ زَنَتْ بِغُلَامِيْ فَهِيَ هٰذِهٖ تَعْتَرِفُ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَنِيْ فِيْ رَهْطٍ اِلَيْهَا نَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجِئْتُهَا فَاِذَا هِيَ جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ افْرُجْ فَاهَا الْيَوْمَ عَمَّا شِئْتَ فَسَاَلْتُهَا وَاَخْبَرْتُهَا بِالَّذِيْ قَالَ زَوْجُهَا فَقَالَتْ صَدَقَ فَبَلَّغْنَا ذٰلِكَ عُمَرَ فَاَمَرَ بِرَجْمِهَا۔

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوواقد لیثی نے ان کو بتایا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے تو جابیہ کے مقام پر ہم ان کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا اے امیر المؤمنین! میری عورت، میرے غلام کے ساتھ زنا کی مرتکب ہوئی ہے اور وہ اس بات کا اعتراف بھی کرتی ہے تو آپ نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ اس کے پاس بھیجا کہ ہم اس سے اس سلسلے میں پوچھیں میں اس کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ ایک نوجوان لڑکی ہے میں نے کہا یا اللہ! آج اس کا منہ (زبان) کھول دے جو کچھ تو چاہے۔ پھر میں نے اس سے سوال کیا اور اس کے خاوند نے جو کچھ کہا تھا اسے بتایا اس نے کہا کہ اس نے سچ کہا ہے ہم نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچائی تو آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔

۵۸۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ بِالشَّامِ فَذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ اِلَى امْرَاَتِهِ لِيَسْاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَاَتَاهَا وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ حَوْلَهَا فَذَكَرَ لَهَا الَّذِيْ قَالَهُ زَوْجُهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَخْبَرَهَا اَنَّهَا لَا تُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ وَجَعَلَ يُلَقِّنُهَا اَشْبَاهَ ذٰلِكَ لِتَنْتَزِعَ فَاَبَتْ اَنْ تَنْتَزِعَ وَتَبَتَتْ عَلَى الْاِعْتِرَافِ فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَرُجِمَتْ.

فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْلِدْهَا قَبْلَ رَجْمِهِ اِيَّاهَا فَهٰذَا خِلَافُ مَا فَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشَرَاحَةَ مِنْ جَلْدِهِ اِيَّاهَا قَبْلَ رَجْمِهَا فَهٰذَا اَوْلَى الْفِعْلَيْنِ عِنْدَنَا لِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ.

بَابُ ۲۴ الْاِعْتِرَافِ بِالزِّنَاءِ الَّذِيْ يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ مَا هُوَ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَقَرَّ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً وَاحِدَةً اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ الزِّنَاءِ.

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِهِ لِاُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شام میں ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ذکر کیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کو اس کی بیوی کے پاس بھیجا تاکہ اس سے اس سلسلے میں پوچھیں وہ اس کے پاس آئے تو وہاں کچھ عورتیں تھیں انہوں نے اس سے وہ بات ذکر کی جو اس کے خاوند نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی تھی اور فرمایا کہ اس کی بات پر تمہاری گرفت نہ ہو گی اور اس کو دوسری باتوں کی رغبت دی تاکہ وہ رجوع کرلے لیکن اس نے رجوع کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے اعتراف پر قائم رہی چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے رجم کیا گیا۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام کی موجودگی میں اسے رجم سے پہلے کوڑے نہیں مارے پس یہ عمل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے شراحہ سے متعلق فعل یعنی رجم سے پہلے کوڑے مارنے کے خلاف ہے ہمارے نزدیک دونوں فعلوں میں سے یہ اولیٰ ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

جس اعترافِ زنا کے ساتھ حد واجب ہوتی ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جب کوئی شخص زنا کا ایک بار اقرار کرے تو اس پر حد قائم کی جائے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے حضرت انیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے انیس! اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اور اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرو۔ وہ حضرات فرماتے ہیں اس میں اس

عَلٰی اَنَّ الْاِعْتِرَافَ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً وَّاحِدَةً يُوْجِبُ الْحَدَّ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ حَدُّ الزِّنَاءِ عَلَى الْمُعْتَرِفِ بِالزِّنَاءِ حَتّٰى يُقِرَّ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتُمْ مِنْ حَدِيْثِ اُنَيْسٍ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا قَدْ وَصَفْتُمْ۔

وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اُنَيْسٌ قَدْ كَانَ عَلِمَ الْاِعْتِرَافَ الَّذِيْ يُوْجِبُ حَدَّ الزِّنَاءِ عَلَى الْمُعْتَرِفِ بِهٖ مَا هُوَ بِمَا اَعْلَمَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَاعِزٍ وَغَيْرِهٖ فَخَاطَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخِطَابِ بَعْدَمَا عَلِمَهٗ اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ الْاِعْتِرَافَ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْحَدَّ مَا هُوَ وَقَدْ جَاءَ غَيْرُ هٰذَا الْاَثَرِ مِنَ الْاٰثَارِ مَا قَدْ بَيَّنَ الْاِعْتِرَافَ بِالزِّنَاءِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْحَدَّ عَلَى الْمُعْتَرِفِ مَا هُوَ۔

۵۸۸۔ **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ مَاعِزًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

۵۸۹۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمِقْدَامِ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

بات کی دلیل ہے کہ زنا کا ایک بار اقرار حد کو واجب کرتا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ زنا کے معترف پر اس وقت تک حد واجب نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے نفس کے خلاف چار بار اقرار نہ کرلے وہ فرماتے ہیں تم نے جو حدیث انیس ذکر کی ہے اس میں تمہاری بات پر کوئی دلیل نہیں۔

اور یہ اس لیے کہ ممکن ہے حضرت انیس رضی اللہ عنہ کو اس اعتراف کا علم ہو چکا ہو جس سے حد واجب ہوتی ہے اور وہ اس طرح کہ حضرت ماعز وغیرہ کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی خبر دی پھر اس علم کے بعد ان کو یہ خطاب فرمایا (اور اس وقت تک) ان کو علم ہو چکا تھا کہ کس قسم کا اعتراف حد کو واجب کرتا ہے اور اس روایت کے علاوہ روایات میں زنا کے اس اعتراف کا بیان ہے جس کے ذریعے معترف پر حد واجب ہوتی ہے۔

ان روایات میں سے ہے حضرت عبدالرحمن بن ابزی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو چار بار واپس بھیجا۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ایک شخص آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کے پاس زنا کا اقرار کیا حضور علیہ السلام نے اسے چار بار واپس بھیج دیا پھر تشریف لائے اور ہمیں حکم دیا چنانچہ ہم نے ایک گڑھا کھودا

سَفَرٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَقَرَّ عِنْدَهٗ بِالزِّنَاءِ فَرَدَّهٗ اَرْبَعًا ثُمَّ نَزَلَ فَاَمَرَنَا فَحَفَرْنَا لَهٗ حُفْرَةً لَيْسَتْ بِالطَّوِيْلَةِ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَارْتَحَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَئِيْبًا حَزِيْنًا فَسِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَمْ تَرَ اِلٰى صَاحِبِكُمْ غُفِرَ لَهٗ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔

جو زیادہ لمبا نہ تھا پھر آپ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غمگین حالت میں تشریف لے گئے ہم چلے حتیٰ کہ ایک منزل پر اترے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوذر! کیا تم نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اسے بخش دیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الزِّبْرِقَانُ وَاَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم زبرقان اور ابوخالد احمر، حضرت حجاج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزٍ اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّيْ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ اَتَيْتَ جَارِيَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَاَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز سے فرمایا تمہارے بارے میں جو خبر مجھے پہنچی ہے کیا وہ سچ ہے؟ انہوں نے عرض کیا آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے آل فلاں کی لونڈی سے زنا کیا ہے انہوں نے اپنے خلاف چار بار اقرار کیا تو آپ کے حکم سے انہیں رجم کیا گیا۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوغسان فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَحَدَّثَهٗ اَنَّهٗ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قبیلہ اسلم کا ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اس نے آپ کو پکارا اور آپ کے سامنے بیان کیا کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا وہ ادھر سے ہٹ کر اس طرف ہو گیا جدھر

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّهِ الَّذِيْ
ذَا عَرَضَ قِبَلَهُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ زَنٰى وَ شَهِدَ
عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ
قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ
بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتّٰى
اُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ بِهَا رَجْمًا .

۵۹۴- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ
عَامِرٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَشْعَرُ
قَصِيْرٌ ذُوْعَضَلَاتٍ فَاَقَرَّ لَهٗ بِالزِّنَاءِ
فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَاَتَاهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ الْاٰخَرِ
فَاَعْرَضَ عَنْهُ قَالَ لَا اَدْرِيْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا
فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ قَالَ فَذَكَرْ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ
بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ رَدَّدَهُ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ .

۵۹۵- **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ
ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ
مِثْلَهٗ قَالَ رَدَّدَهٗ مَرَّتَيْنِ .

فَقَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا اَنَّهٗ حَدَّ بَعْدَ
اِقْرَارِهٖ اَقَلَّ مِنْ اَرْبَعِ مَرَّاتٍ .

۵۹۶- **قِيْلَ لَهٗ** فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِلَّةٌ
وَذٰلِكَ اَنَّ رَبِيْعًا الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا
اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ
سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَاعْتَرَفَ
مَرَّتَيْنِ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ ثُمَّ رُدُّوْهُ فَاعْتَرَفَ

آپ نے رخ کیا تھا اور بتایا کہ اس نے زنا کیا ہے اس نے اپنے خلاف چار بار گواہی دی (اعتراف کیا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ اس نے کہا نہیں فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو اس نے کہا ہاں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عیدگاہ میں رجم کرنے کا حکم فرمایا جب اس پر پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ نکلا حتیٰ کہ پتھریلی زمین میں پکڑا گیا اور رجم کے طور پر ہلاک کیا گیا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ایک شخص آیا جس کے بال زیادہ قد چھوٹا اور جسم موٹا تھا اس نے زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر منہ پھیر لیا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں دو مرتبہ ایسے ہوا یا تین مرتبہ پھر آپ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا راوی فرماتے ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ بات ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا آپ نے چار بار واپس لوٹایا۔

حضرت وھب سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا وہ فرماتے ہیں آپ نے اسے دو بار رد کیا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس حدیث میں ہے کہ آپ نے چار بار سے کم اقرار کے بعد اسے حد لگائی۔

اس سلسلے میں اسے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں کچھ خرابی ہے کیونکہ حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ماعز کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا انہوں نے دو بار اعتراف کیا تو آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ پھر واپس لاؤ پھر انہوں نے دو بار اعتراف کیا حتیٰ کہ چار بار اعتراف ہو گیا تو رسول

مَرَّتَيْنِ حَتّٰى اِعْتَرَفَ اَرْبَعًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اَقَرَّ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ذَهَبُوْا بِهٖ ثُمَّ رَدُّوْهُ فَاَقَرَّ مَرَّتَيْنِ فَيَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَضَرَ الْمَرَّتَيْنِ الْاٰخِرَتَيْنِ وَلَمْ يَحْضُرْ مَا كَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَحَضَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْاِقْرَارَ كُلَّهٗ وَكَذٰلِكَ مَنْ وَافَقَهٗ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ اَرْبَعًا ۔

۵۹۷ ۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هَضَّاضٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ زَنٰى فَاَتٰى هَزَّالًا فَاَقَرَّ لَهٗ اَنَّهٗ زَنٰى فَقَالَ لَهٗ هَزَّالٌ اِيْتِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكَ قُرْاٰنٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ ۔

۵۹۸ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِّنْ اَسْلَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَحَدَّثَهٗ اَنَّهٗ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ بِاَنَّهٗ زَنٰى وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاکر رجم کرو۔

اس حدیث میں ہے کہ انہوں نے (حضرت ماعزنے) دو بار اعتراف کیا پھر انہیں لے گئے پھر واپس لائے اور دو بار اقرار کیا تو ہو سکتا ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بعد والے دو بار اقرار کے وقت موجود ہوں پہلے موجود نہ ہوں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تمام اقراروں کے وقت موجود ہوں جس نے بھی چار بار اقرار کے سلسلے میں ان کی موافقت کی ہے اسکے بارے میں یہی بات ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ماعز بن مالک نے زنا کا ارتکاب کیا پھر وہ ھزال کے پاس آئے اور زنا کا اقرار کیا حضرت ھزال نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ کو خبر دو اس سے پہلے کہ تمہارے بارے میں قرآن پاک (کا کوئی حکم) نازل ہو وہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے آپ نے رُخ انور پھیر لیا حتی کہ انہوں نے چار بار یہ بات کہی تو آپ کے حکم سے ان کو رجم کیا گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اس نے آپ کو مخاطب کر کے بیان کیا کہ اس نے زنا کیا ہے آپ نے چہرہ انور پھیر لیا وہ اس طرف ہٹ گیا جدھر آپ نے اعراض فرمایا تھا اور بتایا کہ اس نے زنا کیا ہے اس نے اپنے نفس کے خلاف چار بار گواہی دی (اقرار کیا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا کیا تم پاگل تو نہیں، عرض کیا نہیں فرمایا

وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ بِالْمُصَلّٰى۔

۵۹۹ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْغَنَوِيُّ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَقَالَ لَهٗ اِرْجِعْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَاهُ اَيْضًا فَاعْتَرَفَ عِنْدَهٗ بِالزِّنَاءِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ ثُمَّ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَسَاَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ تَرَوْنَ بِهٖ بَاْسًا اَوْ تُنْكِرُوْنَ مِنْ عَقْلِهٖ شَيْئًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهٖ شَيْئًا ثُمَّ عَادَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ اَيْضًا عِنْدَهٗ بِالزِّنَاءِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهِّرْنِيْ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَسَاَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا لَهٗ كَمَا قَالُوْا لَهٗ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى مَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهٖ شَيْئًا ثُمَّ رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعَةَ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهٗ بِالزِّنَاءِ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا تم شادی شدہ ہو عرض کیا جی ہاں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے عیدگاہ میں رجم کیا گیا۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا جسے ماعز بن مالک کہا جاتا تھا اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں نے زنا کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں آپ نے فرمایا لوٹ جاؤ جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر حاضر ہوا اور آپ کے پاس زنا اعتراف کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جاؤ پھر آپ نے کسی کو اس کی قوم کی طرف بھیجا جس نے ان سے پوچھا کہ ماعز بن مالک کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کیا تم اس میں کچھ تکلیف دیکھتے ہو یا اس کی عقل میں کچھ فتور سمجھتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس میں کوئی تکلیف نہیں دیکھتے اور نہ ہی اس کی عقل میں کچھ خرابی دیکھتے ہیں پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور زنا کا اعتراف کیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پاک کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قوم کے پاس کسی کو بھیجا اور ان سے استفسار کیا تو انہوں نے وہی پہلے والی بات کہی کہ ہم اس میں کوئی خرابی یا عقل میں فتور نہیں دیکھتے پھر چوتھی بار حضور علیہ السلام کی حضرت میں حاضر ہوا اور زنا کا اعتراف کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کے لیے ایک گڑھا کھودا گیا اور اس کو سینے تک اس میں رکھا گیا پھر لوگوں کو حکم دیا کہ اسے رجم کریں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے

فَحُفِرَتْ لَهُ حُفْرَةٌ فَجُعِلَ فِيهَا اِلٰى صَدْرِهٖ ثُمَّ اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَرْجُمُوْهُ قَالَ بُرَيْدَةُ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بَيْنَنَا اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ جَلَسَ فِيْ رَحْلِهٖ بَعْدَ اعْتِرَافِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَطْلُبْهُ وَاِنَّمَا رَجَمَهُ عِنْدَ الرَّابِعَةِ۔

ہیں ہم صحابہ کرام باہم گفتگو کرتے تھے کہ اگر تین بار اقرار کے بعد حضرت ماعز اپنی منزل میں بیٹھے رہتے تو آپ ان کو نہ بلاتے آپ نے ان کو چوتھے اقرار کے وقت رجم کیا۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْجُمْهُ بِاِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَّلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَدَّ لَمْ يَكُنْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ الْاِقْرَارِ ثُمَّ رَجَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِقْرَارِهٖ فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ۔

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک، دو اور تین بار کے اقرار پر رجم نہ کیا تو۔ اس بات پر دلالت ہے کہ اس اقرار کے ساتھ حد واجب نہیں ہوتی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھی بار اقرار کے بعد ان کو رجم کیا۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْاِقْرَارَ بِالزِّنَاءِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْحَدَّ عَلَى الْمُقِرِّ هُوَ اِقْرَارُهٗ بِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَمَنْ اَقَرَّ كَذٰلِكَ حُدَّ وَمَنْ اَقَرَّ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُحَدَّ وَقَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْمَعْنٰى مَارَوَيْنَاهُ عَنْ بُرَيْدَةَ مِمَّا كَانَ يَقُوْلُهٗ هُوَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ فَهْدٍ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ شَرَاحَةَ فَرَدَّهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

اس سے ثابت ہوا کہ زنا کا وہ اقرار جس سے اقرار کرنے والے پر حد واجب ہوتی ہے وہ چار بار کا اقرار ہے پس جس نے اس طرح اقرار کیا اسے حد لگائی جائے اور جو اس سے کم بار اقرار کرے اسے حد نہ لگائی جائے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں جو معنی مذکور ہے حضرت بریدہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سلسلے میں یہی بات کہتے ہیں جسے ہم نے حضرت فہد کی حدیث میں ذکر کیا وہ حضرت ابونعیم سے اور وہ حضرت بشر بن مہاجر سے روایت کرتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شراحہ کے سلسلے میں اسی پر عمل کیا اور اسے چار بار واپس کیا۔

بَابُ ۲۰۵ الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ

بیوی کی لونڈی سے زنا کرنا

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

حضرت قتادہ، حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ اِسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَعَلَيْهِ مِثْلُهَا۔

زنا کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس شخص نے اسے مجبور کیا تھا تو وہ آزاد ہے اور اس (مالکہ) کے لیے اس کی مثل (لونڈی) ہوگی اور اگر اس کی مرضی شامل تھی تو اس مرد پر اس کی مثل ہے (اور وہ لونڈی اس مرد کی ہو جائے گی)

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِيْنٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ قَبِيْصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَمْ يُقِمْ عَلَيْهِ حَدًّا۔

حضرت قاسم بن سلام بن مسکین فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت قبیصہ بن حریث انصاری نے بیان کیا انہوں نے حضرت سلمہ بن محبق سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا کہ آپ نے اس پر حد نافذ نہیں فرمائی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا هٰذَا هُوَ الْحُكْمُ فِيْمَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ هٰذَا وَقَالُوْا قَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اس کا یہی حکم ہے جیسا کہ حضرت ابوسلمہ کی اس حدیث میں ہے وہ (حضرات) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی پر عمل کیا۔

۶۰۲۔ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَمِّهٖ ابْنِ حَيَّانَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَقَالَ كَيْفَ صَنَعْتَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اِنْ كُنْتَ اِسْتَكْرَهْتَهَا فَاَعْتِقْهَا وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْكَ فَاَعْتِقْ وَعَلَيْكَ مِثْلُهَا۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت منصور اپنے چچا ابن حیان سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے انہوں نے فرمایا تو نے کیسے کیا؟

اس نے عرض کیا میں نے اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اللہ اکبر" اگر تو اسے ناپسند کرتا تھا تو اسے آزاد کر دے اور اگر اس نے تمہاری بات مانی تھی تو اسے آزاد کر اور تجھ پر اس کی مثل لونڈی لازم ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

فَقَالُوْا بَلْ نَرٰى عَلَيْهِ الرَّجْمَ اِنْ كَانَ مُحْصَنًا وَ الْجَلْدَ اِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ۔

۶۰۳ - وَكَانَ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَاَتَتِ امْرَاَتُهُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ اَمَا اِنَّ عِنْدِيْ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا ثَابِتًا اَخَذْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ اَذِنْتِ لَهٗ جَلَدْتُهٗ مِائَةً وَاِنْ كُنْتِ لَمْ تَاْذَنِيْ لَهٗ رَجَمْتُهٗ۔

۶۰۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَاَتِهٖ فَحَدَّثَنَا عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّهَا رُفِعَتْ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ جَلَدْتُهٗ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خِلَافُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ فِيْهِ اِنَّهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ اَذِنَتْ لَهٗ رُجِمَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَاِنْ كُنْتِ اَذِنْتِ لَهٗ جَلَدْنَاهُ مِائَةً فَتِلْكَ الْمِائَةُ عِنْدَنَا تَعْزِيْرٌ كَاَنَّهٗ دَرَاَ عَنْهُ الْحَدَّ بِوَطْئِهٖ بِالشُّبْهَةِ وَعَزَّرَهٗ بِرُكُوْبِهٖ مَا لَا يَحِلُّ لَهٗ۔

فرمایا کہ ہمارے خیال کے مطابق اسے رجم کیا جائے اگر وہ شادی شدہ ہے اور اگر غیر شادی شدہ ہے تو اسے کوڑے لگائے جائیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے حضرت ابوالبشر، حضرت حبیب بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کیا تو اس کی بیوی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان کو (اس بات کی) خبر دی انہوں نے: اس سلسلے میں میرے پاس ایک حدیث ہے جو ثابت ہے۔

میں نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے اگر تم نے اسے اجازت دی تھی تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا اور اگر تم نے اسے اجازت نہیں دی تھی تو میں اسے رجم کروں گا۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے وطی کی تو انہوں نے حضرت حبیب بن لیساف سے روایت کرتے ہوئے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر اس نے اس کو اجازت دی تھی تو میں ایسے (مرد کو) سو کوڑے ماروں گا اور اگر اس نے اس (مرد) کو اجازت نہیں دی تھی تو میں اسے رجم کروں گا۔

اس حدیث میں پہلی حدیث کے خلاف بیان ہے کیونکہ اس میں یہ ہے کہ اگر تو نے اسے اجازت نہیں دی تھی تو اسے رجم کیا جائے گا اور ان کا یہ قول کہ اگر تو نے اسے اجازت دی تھی تو ہم اسے کوڑے ماریں گے تو ہمارے نزدیک یہ سو کوڑے تعزیر ہے گویا انہوں نے وطی بالشبہ کی وجہ سے اس سے حد کو ساقط کر دیا اور حرام جگہ سواری کی وجہ سے اسے سزا دی۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَيَجُوْزُ التَّعْزِيْرُ بِمِائَةٍ قِيْلَ لَهٗ نَعَمْ قَدْ عَزَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةٍ فِيْ حَدِيْثٍ قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهٗ مُتَعَمِّدًا فِيْ بَابِ حَدِّ الْبِكْرِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرَ النُّعْمَانُ عِنْدَنَا نَاسِخٌ لِمَا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبَّقِ.

اگر کوئی معترض کہے کہ اس سے سو کوڑوں کے ساتھ تعزیر ثابت ہوئی اسے کہا جائے گا کہ ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تعزیر سو کوڑے مارے ہیں ہم نے اسی کتاب میں باکرہ (غیر شادی شدہ) عورت کی سزا کے سلسلے میں اس شخص کے بارے میں مروی حدیث میں ذکر کیا جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کیا تو جو کچھ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہمارے نزدیک وہ حضرت سلمہ بن محبق کی روایت کو منسوخ کرتا ہے۔

وَذٰلِكَ اَنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ يُوْجِبُ عُقُوْبَاتٍ بِاَفْعَالٍ فِيْ اَمْوَالٍ وَيُوْجِبُ عُقُوْبَاتٍ فِيْ اَبْدَانٍ بِاسْتِهْلَاكِ اَمْوَالٍ.

اور یہ اس لیے کہ آغاز اسلام میں بعض گناہوں کی مالی سزا واجب ہوتی اور مال کو ہلاک کرنے کی صورت میں جسمانی سزا لازم ہوتی تھی۔

۶۰۵- مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ بَابِ تَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَانِعِ الزَّكٰوةِ اِنَّا اٰخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهٖ عُقُوْبَةً لَهٗ لِمَا قَدْ صَنَعَ.

اسی سے ہے جو ہم نے بنو ہاشم پر صدقہ حرام ہونے کے باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے بارے میں قول نقل کیا جو زکوٰۃ نہیں دیتا تھا کہ آپ نے فرمایا ہم اس سے زکوٰۃ لیں گے اور اس کے مال کا کچھ حصہ اس کے اس جرم کی سزا کے طور پر وصول کیے۔

۶۰۶- وَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَحْسِبُهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ الْمَكْتُوْمَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا.

اسی ضمن میں وہ روایت ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپائے ہوئے (محفوظ) اونٹ کو گم کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ اس کا تاوان بھی ہوگا اور اس کے ساتھ اس کی مثل (مزید دینا) ہوگا۔

۶۰۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهِشَامُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ مُزَيْنَةَ اَتٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ اِلَّا مَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلے کا ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ پہاڑ میں محفوظ جانور کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا جانوروں (کی چوری) میں ہاتھ کاٹنا نہیں البتہ جسے باڑہ پناہ دے اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس میں ہاتھ کاٹنا ہے اور جو ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے اس میں اس کی دو گنا

ثَمَنَهُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ
يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَ
جَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ
هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ
مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلَّا مَا آوَاهُ الْجَرِينُ
فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِينِ فَبَلَغَ ثَمَنُهُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ
فَفِيهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ
فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ۔

تاوان ہے اور بطور سزا کوڑے الگ ہیں عرض کیا یا رسول اللہ! لٹکے ہوئے پھل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا وہ بھی اور اس کے ساتھ اس کی مثل بھی نیز سزا بھی ہوگی اور لٹکے ہوئے پھلوں میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے مگر جس کو سٹور میں رکھا جائے پس جو پھل سٹور سے لیا جائے اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس میں ہاتھ کاٹنا ہے اور جو ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے اس میں دوگنا تاوان ہے اور بطور سزا کوڑے مارنا ہے۔

فَكَانَتِ الْعُقُوبَاتُ جَارِيَةً فِيمَا
ذُكِرَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَى مَا ذُكِرَ فِيهَا حَتّٰى
نُسِخَ ذٰلِكَ بِتَحْرِيمِ الرِّبٰو فَعَادَ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ
لَا يُؤْخَذَ مِمَّنْ أَخَذَ شَيْئًا إِلَّا مِثْلَ مَا أَخَذَ وَ
أَنَّ الْعُقُوبَاتِ لَا تَجِبُ فِي الْأَمْوَالِ بِانْتِهَاكِ
الْحُرُمَاتِ الَّتِي هِيَ غَيْرُ أَمْوَالٍ فَحَدِيثُ
سَلَمَةَ عِنْدَنَا كَانَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ فَكَانَ
الْحُكْمُ عَلَى مَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ مُسْتَكْرِهًا
لَهَا عَلَيْهِ أَنْ تُعْتَقَ عُقُوبَةً لَهُ فِي فِعْلِهِ
وَيَغْرَمُ مِثْلَهَا لِامْرَأَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ
أَلْزَمَهَا جَارِيَةً زَانِيَةً وَأَلْزَمَهُ مَكَانَهَا
جَارِيَةً طَاهِرَةً وَلَمْ يُعْتِقْ هِيَ بِطَوَاعِيَتِهَا
إِيَّاهُ وَفَرَّقَ فِي ذٰلِكَ بَيْنَهُمَا إِذَا كَانَتْ
مُطَاوِعَةً لَهُ وَبَيْنَهُمَا إِذَا كَانَتْ مُسْتَكْرَهَةً
ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَرُدَّتِ الْأُمُورُ إِلَى أَنْ لَا
يُعَاقَبَ أَحَدٌ بِانْتِهَاكِ حُرْمَةٍ لَمْ يَأْخُذْ
فِيهَا مَالًا بِأَنْ يَغْرَمَ مَالًا وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ
الْعُقُوبَةُ الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ عَلَى سَائِرِ
الزُّنَاةِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا رَوَى النُّعْمَانُ
وَنُسِخَ مَا رَوٰى سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّقِ وَأَمَّا

تو یہ سزائیں جن کا ان روایات میں ذکر کیا گیا جاری رہیں حتیٰ کہ سود کے حرام ہونے سے یہ منسوخ ہو گئیں اور حکم اس بات کی طرف لوٹ گیا کہ جس نے کوئی چیز چوری کی ہو اس سے اس چیز کی مثل لی جائے اور غیر مالی حرمات کو توڑنے میں مالی سزا واجب نہ ہو گی پس ہمارے نزدیک حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ابتدائی دور سے متعلق ہے اس وقت جو اپنی بیوی کی لونڈی کو مجبور کر کے اس سے زنا کرتا تو اس پر بطور سزا لازم ہوتا کہ وہ اس کو آزاد کرے اور اپنی بیوی کو اس کی مثل لونڈی بطور تاوان دے اور اگر اس عورت کی مرضی شامل ہوتی تو (حاکم) زانیہ لونڈی اس کی مالکہ کے حوالے کر دیتا اور اس کی جگہ خاوند پر ایک پاکیزہ لونڈی لازم کر دیتا اور وہ (لونڈی) اس مرد کی بات ماننے کی وجہ سے آزاد نہ ہوتی اور اس سلسلے میں ان دونوں کے حکم میں فرق ہوتا یعنی اگر اس لونڈی کی مرضی شامل ہوتی (تو اور حکم ہوتا) اور اگر وہ ناپسند کرتی (تو دوسرا حکم ہوتا) پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور بات اس طرف لوٹ گئی کہ کسی ایسی حرمت کو توڑنے پر جس میں اس نے مال نہیں لیا مالی تاوان کے ساتھ سزا نہ دی جائے اور اس پر صرف وہی سزا لازم ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمام زنا کاروں پر واجب کی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت نعمان کی روایت ثابت اور حضرت سلمہ بن محبق کی روایت منسوخ ہو گئی۔ اور وہ جو انہوں

مَا ذَكَرُوْا مِنْ فِعْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَذْهَبِهٖ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى مِثْلِ مَا رَوٰى سَلَمَةُ فَقَدْ خَالَفَهٗ فِيْهِ غَيْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فعل ذکر کیا کہ وہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل ہے تو اس سلسلے میں دیگر صحابہ کرام نے ان کی مخالفت کی ہے۔

۷۰۸- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ لَا اُوْتٰى بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ اِلَّا رَجَمْتُهٗ۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرنے والا جو شخص بھی لایا جائے گا میں اسے رجم کروں گا۔

۷۰۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا عَلٰى سَعْدِ بْنِ هُذَيْمٍ فَاَتٰى حَمْزَةُ بِمَالٍ لِيُصَدِّقَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اَدِّيْ صَدَقَةَ مَالِ مَوْلَاكِ وَاِذَا الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ لَهٗ بَلْ اَنْتَ اَدِّ صَدَقَةَ مَالِ ابْنِكَ فَسَاَلَ حَمْزَةُ عَنْ اَمْرِهِمَا وَقَوْلِهِمَا فَاُخْبِرَ اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ زَوْجُ تِلْكَ الْمَرْاَةِ وَاَنَّهٗ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ لَهَا فَوَلَدَتْ وَلَدًا فَاَعْتَقَتْهُ امْرَاَتُهٗ قَالُوْا فَهٰذَا الْمَالُ لِابْنِهٖ مِنْ جَارِيَتِهَا فَقَالَ حَمْزَةُ لَاَرْجُمَنَّكَ بِاَحْجَارِكَ فَقِيْلَ لَهٗ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّ اَمْرَهٗ قَدْ رُفِعَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَلَدَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِائَةً وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ الرَّجْمَ فَاَخَذَ حَمْزَةُ بِالرَّجُلِ كَفِيْلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلَهٗ عَمَّا ذَكَرَ مِنْ جَلْدِ

حضرت محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت سعد بن ہذیم کے پاس زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا حضرت حمزہ مال لے کر آئے تاکہ صدقہ دیں تو دیکھا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے کہہ رہا تھا کہ اپنے غلام کے مال کا صدقہ دو اور عورت اس سے کہہ رہی تھی بلکہ تم اپنے بیٹے کے مال کا صدقہ دو حضرت حمزہ نے ان دونوں کے معاملہ اور گفتگو کے بارے میں پوچھا تو ان کو بتایا گیا کہ یہ شخص اس عورت کا خاوند ہے اور اس نے اس (عورت) کی لونڈی سے زنا کیا ہے اس سے ایک بچہ پیدا ہوا جسے اس کی بیوی نے آزاد کر دیا ان لوگوں نے بتایا کہ یہ مال اس شخص کے اس بچے کا ہے جو لونڈی سے پیدا ہوا حضرت حمزہ نے فرمایا میں تجھے تیرے ہی پتھروں سے رجم کروں گا آپ کو بتایا گیا اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے اس کا معاملہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اسے ایک سو کوڑے مارے تھے اور اس کے لیے رجم کی سزا تجویز نہ فرمائی حضرت حمزہ نے اس شخص کا ضامن لیا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے

عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِیَّاہُ وَلَمْ یَرَ عَلَیْہِ الرَّجْمَ فَصَدَّقَہُمْ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِذٰلِکَ مِنْ قَوْلِہِمْ وَقَالَ اِنَّمَا دَرَأَ عَنْہُ الرَّجْمَ اِنَّہٗ عَذَرَہٗ بِالْجَاہِلِیَّۃِ۔

٦١٠- فَھٰذَا حَمْزَۃُ بْنُ عَمْرٍو صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ رَاٰی اَنَّ عَلٰی مَنْ زَنٰی بِجَارِیَۃِ امْرَاَتِہِ الرَّجْمَ وَلَمْ یُنْکِرْ عَلَیْہِ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَا کَانَ عُمَرُ رَاٰی مِنْ ذٰلِکَ حِیْنَ کَفَلَ الرَّجُلَ حَتّٰی یَجِیْءَ اَمْرُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ اِقَامَۃِ الْحَدِّ عَلَیْہِ فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِکَ اَیْضًا مَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَمَا رَوَاہُ النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

٦١١- ثُمَّ مَا فِیْ حَدِیْثِ حَمْزَۃَ اَیْضًا مِنْ جَلْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ذٰلِکَ الرَّجُلَ بِمِائَۃِ جَلْدَۃٍ تَعْزِیْرًا بِحَضْرَۃٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی مَا رَوَی النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ جَلْدِ الزَّانِیْ بِجَارِیَۃِ امْرَاَتِہِ مِائَۃً اَنَّہٗ اَرَادَ بِذٰلِکَ التَّعْزِیْرَ اَیْضًا فَقَدْ وَافَقَ کُلُّ مَا فِیْ حَدِیْثِ حَمْزَۃَ ہٰذَا مَا رَوَی النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

٦١٢- وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَکَانَ عَلِمَ الْحُکْمَ الْاَوَّلَ الَّذِیْ رَوَاہُ سَلَمَۃُ بْنُ الْمُحَبِّقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَلَمْ یَعْلَمْ مَا نَسَخَہٗ مِمَّا رَوَاہُ النُّعْمَانُ وَعَلِمَ ذٰلِکَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ وَحَمْزَۃُ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ فَقَالُوْا بِہٖ وَقَدْ

اور ان کوڑوں کے بارے میں پوچھا جن کا ذکر کیا گیا تھا اور رجم کو مناسب نہ سمجھا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی بات کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ جاہلیت کے عذر کی وجہ سے اس سے رجم کی سزا کو ساقط کیا گیا۔

تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں جن کے خیال میں بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کی سزا رجم ہے اور جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ انہوں نے اس پر ایک ضامن بنایا ہے حتی کہ اس پر حد کے نفاذ کے سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حکم معلوم ہو گیا تو آپ نے اس بات کا انکار نہ فرمایا تو یہ بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کے موافق ہو گئی۔

پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس شخص کو سو کوڑے مارنے کا ذکر ہے یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں بطور تعزیر مارے گئے تو یہ بھی حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پر دلالت کرتی ہے کہ بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کو آپ کا سو کوڑے مارنا تعزیر کے طور پر تھا تو حضرت حمزہ کی اس روایت میں جو کچھ ہے وہ سب حضرت نعمان کی اس روایت کے موافق ہے جو انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو ان کو پہلا حکم جیسے حضرت سلمہ بن محبق نے روایت کیا، معلوم تھا لیکن حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس کا منسوخ ہونا معلوم نہ تھا اس بات کا علم حضرت عمر فاروق، علی المرتضیٰ اور حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کو ہوا اور انہوں نے اس کا قول کیا حضرت

أَنْكَرَ عَلِيٌّ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذَا قَضَاءَهُ بِمَا قَدْ نُسِخَ۔

۶۱۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ ذُكِرَ لِعَلِيٍّ شَأْنُ الرَّجُلِ الَّذِي أَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَامْرَأَتُهُ قَدْ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ حَدًّا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ أَتَانِي صَاحِبُ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ لَرَضَخْتُ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ فَلَمْ يَدْرِ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مَا حَدَثَ بَعْدَهُ فَلَمْ يَعْلَمِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِذٰلِكَ فَأَخْبَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَعَلَّقَ فِي ذٰلِكَ بِأَمْرٍ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَهُ فَلَمْ يَعْلَمِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ۔

وَقَدْ خَالَفَ عَلْقَمَةُ فِي ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا وَمَالَ إِلَى قَوْلِ مَنْ خَالَفَهُ عَلَى أَنَّهُ أَعْلَمُ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۶۱۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَتَى جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ مَا أُبَالِي إِيَّاهَا أَتَيْتُ أَوْ جَارِيَةَ امْرَأَةِ عَوْسَجَةَ۔

۶۱۵- فَهٰذَا عَلْقَمَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ أَجَلُّ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَعْلَمُهُمْ قَدْ تَرَكَ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي ذٰلِكَ لِمَا جَلَا لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَهُ وَصَارَ إِلَى غَيْرِهِ وَذٰلِكَ عِنْدَنَا

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے منسوخ حکم کے ساتھ فیصلے کرنے پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا رد کیا۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس شخص کا معاملہ ذکر کیا، گیا جو اپنی بیوی کے ہمراہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا تو آپ نے اس کے لیے حد تجویز نہ فرمائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میرے پاس آتے تو میں پتھروں کے ساتھ ان کا سر کچل دیتا حضرت ابن مسعود کو اتنا بھی معلوم نہ ہوا کہ بعد میں کیا ہوا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے بتایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں اس حکم کو اپنایا جو پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا لیکن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ ہو سکا۔

اس سلسلے میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے اور ان کے مخالفین کے قول کی طرف مائل ہو گئے حالانکہ وہ ان (حضرت ابن مسعود) کے فاضل شاگردوں میں سے تھے۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تم اس سے زنا کرو یا عوسجہ کی بیوی کی لونڈی سے، (یعنی کسی بھی لونڈی سے جماع زنا ہے)

یہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جلیل القدر اور فاضل شاگردوں میں سے ہیں انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول چھوڑ دیا اور دوسروں کا قول اختیار کیا باوجودیکہ ان کے نزدیک آپ کی جلالت علمی مسلمہ تھی ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

لِثُبُوتِ نَسْخِ مَا كَانَ ذَهَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ فِي ذٰلِكَ عِنْدَهُ فَكَذٰلِكَ نَقُولُ مَنْ زَنَىٰ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ حُدَّ إِلَّا أَنْ يَدَّعِيَ شُبْهَةً مِثْلَ أَنْ يَقُولَ ظَنَنْتُ أَنَّهَا تَحِلُّ لِي أَوْ تَكُونُ الْمَرْأَةُ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَيُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ وَيُعَزَّرُ وَيَجِبُ عَلَيْهِ الْعُقْرُ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

نے جو بات اختیار کی تھی ان (حضرت علقمہ) کے نزدیک اس کا نسخ ثابت تھا، ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے اسے حد لگائی جائے البتہ یہ کہ وہ شبہ کا دعوی کرے مثلاً وہ کہے کہ میں نے اسے اپنے لیے حلال خیال کیا یا بیوی نے اسے میرے لیے حلال قرار دیا تو اس سے حد دور کردی جائے گی اور اسے تعزیر ہو گی نیز مہر لازم ہو گا یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ٢٠٦ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَوْ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ دَخَلَ بِهَا

باپ کی بیوی یا محرم عورت سے نکاح کرکے جماع کرنا

٦١٦ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ أَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ أَوْ أَقْتُلَهُ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میری ملاقات اپنے ماموں سے ہوئی اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے پوچھا آپ کہاں جارہے ہیں انہوں نے بتایا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف بھیجا ہے جو اپنے باپ کے (انتقال کے) بعد اس کی بیوی سے نکاح کرتا ہے کہ میں اس کی گردن ماردوں یا اسے قتل کردوں۔

٦١٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ هُوَ ابْنُ مَنَازِلٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيُّ مَعَهُ اللِّوَاءُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ آتِيهِ بِرَأْسِهِ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے پاس سے میرے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار اسلمی گزرے ان کے پاس جھنڈا تھا، پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا البتہ یہ بھی فرمایا کہ میں اس کا سر آپ کے پاس لاؤں۔

٦١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے پاس سے حضرت حارث بن

هُشَيْمٌ حَدَّثَنَاهُ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَشْعَثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِيَ الْحَارِثُ بْنُ عَمْرٍو وَمَعَهُ لِوَآءٌ قَدْ عَقَدَهُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَعَثَكَ قَالَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ۔

عمرو گزرے اور ان کے پاس جھنڈا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا تھا میں نے پوچھا آپ کو کس کی طرف بھیجا ہے انہوں نے فرمایا اس شخص کی طرف جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا کہ میں اس کی گردن ماردوں۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ هُوَ ابْنُ مَنَازِلٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت حفص بن غیاث ، حضرت اشعث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَلَّتْ اِبِلٌ لِّيْ فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهَا فَاِذَا الْخَيْلُ قَدْ اَقْبَلَتْ فَلَمَّا رَاٰى اَهْلُ الْمَآءِ الْخَيْلَ انْضَمُّوْا اِلَيَّ وَجَآءُوْا اِلٰى خِبَآءٍ مِّنَ الْاَخْبِيَةِ فَاسْتَخْرَجُوْا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ اَعْرَسَ بِامْرَاَةِ اَبِيْهِ فَبَعَثَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرا ایک اونٹ گم ہو گیا میں اس کی تلاش میں نکلا تو گھڑ سواروں کے ایک دستے کو آتے ہوئے دیکھا پانی والوں نے سواروں کو دیکھا تو میری طرف آ گئے وہ لوگ ان خیموں میں سے ایک خیمے میں چلے گئے اور وہاں سے ایک شخص کو نکال کر اس کی گردن ماردی اور کہا کہ اس شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف (ان لوگوں کو) بھیجا اور (انہوں نے) اسے قتل کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِّنْهُ وَهُوَ عَالِمٌ بِحُرْمَتِهَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ بِهَا اِنَّ حُكْمَهُ حُكْمُ الزَّانِيْ وَاِنَّهُ يُقَامُ عَلَيْهِ حَدُّ الزِّنَآءِ الرَّجْمُ وَالْجَلْدُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

حضرت ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص کسی ذو محرم سے نکاح کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس پر حرام ہے پھر اس سے جماع بھی کرے تو اس کا وہی حکم ہے جو زانی کا ہے اس پر زنا کی حد رجم یا کوڑے لگائے جائیں ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے

وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ۔

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ وامام محمد بھی شامل ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ فِيْ هٰذَا حَدُّ الزِّنَآءِ وَلٰكِنْ يَجِبُ فِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَالْعُقُوْبَةُ الْبَلِيْغَةُ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص پر حد زنا واجب نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر اور پہنچنے والی (سخت) سزا ہوگی۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ ـ

حضرت امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ اسی بات کے قائلین میں سے ہیں ۔

۶۲۱ ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِّنْهُ فَدَخَلَ بِهَا قَالَ لَاحَدَّ عَلَيْهِ ـ

حضرت ابونعیم فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان سے سنا وہ اس شخص کے بارے میں جو کسی ذو محرم سے نکاح کرتا اور پھر اس سے جماع کرتا ہے، فرمارہے تھے کہ اس پر حد نہیں ہے ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا عَلَيْهِمَا بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ فِيْ تِلْكَ الْاٰثَارِ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلَهُ بِالْقَتْلِ وَلَيْسَ فِيْهَا ذِكْرُ الرَّجْمِ وَلَا ذِكْرُ اِقَامَةِ الْحَدِّ ـ

مخالفین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ ان روایات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کا حکم دیا لیکن اس میں رجم کا ذکر نہیں اور نہ ہی حد کا ذکر ہے!

وَقَدْ اَجْمَعُوْا جَمِيْعًا اَنَّ فَاعِلَ ذٰلِكَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ قَتْلٌ اِنَّمَا يَجِبُ فِيْ قَوْلِ مَنْ يُّوْجِبُ الْحَدَّ عَلَيْهِ الرَّجْمُ اِنْ كَانَ مُحْصِنًا ـ

اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ ایسی حرکت کرنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ جو لوگ اس پر حد لازم کرتے ہیں ان کے نزدیک اگر وہ شادی شدہ ہے تو رجم ہوگا ۔

فَلَمَّا لَمْ يَاْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّسُوْلَ بِالرَّجْمِ وَاِنَّمَا اَمَرَهُ بِالْقَتْلِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَتْلَ لَيْسَ بِحَدِّ الزِّنَاءِ وَلٰكِنَّهُ لِمَعْنًى خِلَافِ ذٰلِكَ

وَهُوَ اَنَّ ذٰلِكَ الْمُتَزَوِّجَ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْلَالِ كَمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَصَارَ بِذٰلِكَ مُرْتَدًّا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّفْعَلَ بِهٖ مَا يُفْعَلُ بِالْمُرْتَدِّ وَهٰكَذَا كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُوْلَانِ فِيْ هٰذَا الْمُتَزَوِّجِ اِذَا كَانَ اَتٰى فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْلَالِ اَنَّهٗ يُقْتَلُ فَاِذَا كَانَ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَنْفِيْ مَا يَقُوْلُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ عَلَيْهِمَا لِاَنَّ مُخَالِفَهُمَا لَيْسَ بِالتَّاوِيْلِ اَوْلٰى مِنْهُمَا ـ

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کا حکم نہیں دیا بلکہ قتل کا حکم فرمایا تو اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ قتل حدِ زنا نہیں بلکہ یہ اس کے خلاف مفہوم کے لیے ہے وہ یہ کہ نکاح کرنے والے نے اسے حلال سمجھ کر کیا جیسا کہ وہ دورِ جاہلیت میں کرتے تھے اس طرح وہ مرتد ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ اس نکاح کرنے والے کے بارے میں اسی طرح فرماتے تھے کہ اگر وہ اسے حلال سمجھ کر کرتا ہے تو اسے قتل کیا جائے۔ تو جب اس حدیث میں ایسی بات نہیں ہے جو حضرت امام اعظم اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ کی بات کی نفی کرتی ہو تو ان کے خلاف کوئی دلیل نہ ہو گی کیونکہ محض تاویل سے ان کا مخالف ان سے اولیٰ نہیں ہو سکتا۔

وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ لِأَبِي بُرْدَةَ الرَّايَةَ وَلَمْ تَكُنِ الرَّايَاتُ تُعْقَدُ إِلَّا لِمَنْ أُمِرَ بِالْمُحَارَبَةِ وَالْمَبْعُوثُ عَلَى إِقَامَةِ حَدِّ الزِّنَاءِ غَيْرُ مَأْمُوْرٍ بِالْمُحَارَبَةِ.

وَفِي الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّهُ بَعَثَهُ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ وَلَيْسَ فِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ بِهَا فَإِذَا كَانَتْ هٰذِهِ الْعُقُوبَةُ وَهِيَ الْقَتْلُ مَقْصُودًا بِهَا إِلَى الْمُتَزَوِّجِ لِتَزَوُّجِهِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهَا عُقُوبَةٌ وَجَبَتْ بِنَفْسِ الْعَقْدِ لَا بِالدُّخُولِ وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا وَالْعَاقِدُ مُسْتَحِلٌّ لِذٰلِكَ.

نے اس شخص کو ایسے آدمی کی طرف بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا لیکن حدیث میں یہ بات نہیں ہے کہ اس نے اس سے جماع بھی کیا تو جب اس کے نکاح کرنے کی وجہ سے ہی اسے سزا دینا مقصود تھی یعنی قتل کرنا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سزا صرف عقد سے واجب ہوتی دخول کی وجہ سے نہیں اور یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب عقد کرنے والا اسے حلال سمجھتا ہو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهُوَ عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَ وَدَخَلَ بِهَا.

اگر کوئی کہے کہ ہمارے نزدیک یہ سزا اس لیے تھی کہ اس نے نکاح کیا اور جماع بھی کیا۔

قِيلَ لَهُ وَهُوَ عِنْدَ مُخَالِفِكَ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَ وَاسْتَحَلَّ.

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ تمہارے مخالف کے نزدیک یہ اس لیے تھی کہ اس نے حلال سمجھ کر نکاح کیا۔

فَإِنْ قَالَ لَيْسَ لِلِاسْتِحْلَالِ ذِكْرٌ فِي الْحَدِيثِ.

اگر وہ کہے کہ حدیث میں حلال سمجھنے کا ذکر نہیں ہے۔

قِيلَ لَهُ وَلَا لِلدُّخُولِ ذِكْرٌ فِي الْحَدِيثِ فَإِنْ جَازَ أَنْ تُحْمَلَ مَعْنَى الْحَدِيثِ عَلَى دُخُولٍ غَيْرِ مَذْكُورٍ فِي الْحَدِيثِ جَازَ لِخَصْمِكَ أَنْ يَحْمِلَهُ عَلَى الِاسْتِحْلَالِ غَيْرِ مَذْكُورٍ فِي الْحَدِيثِ.

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ حدیث میں جماع کا ذکر بھی نہیں تو اگر یہ بات جائز ہے کہ حدیث میں ذکر نہ ہونے کے باوجود اسے جماع پر محمول کیا جائے تو تمہارے مخالف کے نزدیک حدیث میں مذکور نہ ہونے کے باوجود اسے حلال سمجھنے پر محمول کرنا جائز ہوگا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ حَرْفٌ زَائِدٌ عَلَى مَا فِي الْآثَارِ الْأَوَّلِ.

اس سلسلے میں پہلی روایات سے کچھ زائد بھی مروی ہے۔

۶۲۲۳ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ لَهُ إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ

حضرت یزید بن براء رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے ماموں سے ملے ان کے پاس جھنڈا تھا فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص

بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ نَکَحَ اِمْرَاَۃَ اَبِیْہِ اَنْ اَقْتُلَہٗ وَ اٰخُذَ مَالَہٗ۔

۶۲۴۔ وَقَدْ رُوِیَ نَحْوُ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنِ الْبَرَآءِ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاوٗدَ وَفَهْدٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَرْدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مَنَازِلَ الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ کَرِیْمَةَ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَدَّ مُعَاوِیَةَ اِلٰی رَجُلٍ عَرَّسَ بِامْرَاَۃِ اَبِیْہِ اَنْ یَّضْرِبَ عُنُقَهٗ وَ یُخَمِّسَ مَالَهٗ۔

فَلَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ بِاَخْذِ مَالِ الْمُتَزَوِّجِ وَتَخْمِیْسِہٖ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْمُتَزَوِّجَ کَانَ بِتَزَوُّجِہٖ مُرْتَدًّا مُحَارِبًا فَوَجَبَ اَنْ یُّقْتَلَ لِرِدَّتِہٖ وَکَانَ مَالُهٗ کَمَالِ الْحَرْبِیِّیْنَ لِاَنَّ الْمُرْتَدَّ الَّذِیْ لَمْ یُحَارِبْ کُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ فِیْ اَخْذِ مَالِہٖ عَلٰی خِلَافِ التَّخْمِیْسِ فَقَالَ قَوْمٌ وَھُمْ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَاَصْحَابُہٗ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ وَمَنْ قَالَ بِقَوْلِهِمْ مَالُهٗ لِوَرَثَتِہٖ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَالَ مُخَالِفُهُمْ مَالُهٗ کُلُّهٗ فَیْءٌ وَلَا تَخْمِیْسَ فِیْہِ لِاَنَّهٗ لَمْ یُوْجَفْ عَلَیْہِ خَیْلٌ وَّلَا رِکَابٌ۔

فَفِیْ تَخْمِیْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَالَ الْمُتَزَوِّجِ الَّذِیْ ذَکَرْنَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهٗ قَدْ کَانَتْ مِنْهُ الرِّدَّةُ وَالْمُحَارَبَةُ جَمِیْعًا فَانْتَفٰی بِمَا ذَکَرْنَا اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَسُفْیَانَ رَحِمَهُمَا اللّٰہُ فِیْ ذٰلِكَ

کو قتل کرنے اور اس کا مال لینے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے۔

اس قسم کی روایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ (مذکر) دادا کو ایسے شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا تاکہ ان کی گردن مار دیں اور اس کے مال کا پانچواں حصہ لے آئیں۔

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو حدیثوں میں اس نکاح کرنے والے کا مال لینے اور اس کا پانچواں حصہ وصول کرنے کا حکم دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ نکاح کرنے والا اس نکاح کی وجہ سے مرتد محارب ہو گیا تو مرتد ہونے کی وجہ سے اس کا قتل واجب ہوا اور اس کا مال حربیوں کے مال کی طرح ہوا کیونکہ مرتد غیر محارب کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اس کا مال پانچویں حصے کے خلاف لیا جائے گا حضرت امام ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب اور دیگر ان کے موقف کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اس کا مال اس کے مسلمان ورثاء کیلئے ہو گا جبکہ ان کے مخالفین کہتے ہیں کہ اس کا تمام مال فیئہ ہو گا اور اس میں پانچواں حصہ نہ ہو گا کیونکہ اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے گئے۔

اس طرح کرنے والے کے مال سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچواں حصہ لینا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مرتد بھی تھا اور محارب بھی، تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ اس حدیث میں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ کے

الْحَدِيثِ حُجَّةٌ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَأَيْنَا ذٰلِكَ النِّكَاحَ نِكَاحًا لَا يَثْبُتُ فَكَانَ يَنْبَغِي إِذَا لَمْ يَثْبُتْ أَنْ يَكُونَ فِي حُكْمِ مَا لَمْ يَنْعَقِدْ فَيَكُونُ الْوَاطِئُ عَلَيْهِ كَالْوَاطِئِ لَا عَلَى نِكَاحٍ فَيُحَدُّ۔

قِيلَ لَهُ إِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَلِمَ كَانَ فِي سُؤَالِكَ إِيَّانَا مَا ذَكَرْتَ ذِكْرَ التَّزْوِيجِ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ تَقُولَ رَجُلٌ زَنٰى بِذَاتِ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَإِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ كَانَ جَوَابُنَا لَكَ أَنْ نَقُولَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَإِنْ أَطْلَقْتَ اِسْمَ التَّزَوُّجِ وَسَمَّيْتَ بِذٰلِكَ النِّكَاحَ نِكَاحًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا فَلَا حَدَّ عَلَى وَاطِئٍ عَلَى نِكَاحٍ جَائِزٍ وَلَا فَاسِدٍ۔

۶۲۵۔ **وَقَدْ** رَأَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَضٰى فِي الْمُتَزَوِّجِ فِي الْعِدَّةِ الَّتِي لَا يَثْبُتُ فِيهَا نِكَاحُ الْوَاطِئِ عَلٰى ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِكَ۔

۶۲۶۔ **وَذٰلِكَ** أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طُلَيْحَةَ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا فَأُتِيَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَضَرَبَهَا بِالْمِخْفَقَةِ وَضَرَبَ زَوْجَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا فُرِّقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الَّذِي نَكَحَتْ ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ ثُمَّ اعْتَدَّتْ مِنَ الْآخَرِ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا أَبَدًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا

۶۲۷۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

خلاف دلیل ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں یہ نکاح ثابت نہیں ہوتا تو چاہیے کہ ثابت نہ ہونے کی وجہ سے اس نکاح کے حکم میں ہو جو منعقد ہی نہیں ہوتا لہذا اس صورت میں وطی کرنے والا ایسا ہوگا جو نکاح کے بغیر وطی کرتا ہے بس اسے حد لگائی جائے۔

تو تمہارے سوال میں تزویج کا ذکر کیوں آیا اس طرح کہنا چاہیے تھا کہ کسی شخص نے ذو محرم سے زنا کیا، اگر تم یہ بات کہتے تو ہم تمہیں یوں جواب دیتے کہ اس پر حد ہوگی اور اگر تم اس پر لفظ نکاح کا اطلاق کرو گے اور اسے نکاح قرار دو گے تو اگرچہ وہ ثابت نہ ہو نکاح کرنے والے پر حد نہیں ہوتی چاہے نکاح جائز ہو یا فاسد۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عدت کے دوران جس میں وطی کرنے والے کا نکاح ثابت نہیں ہوتا نکاح کرنے والے کے خلاف ایسا فیصلہ دیا جو تمہارے مذہب کے خلاف ہے۔

حضرت سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت طلیحہ نے عدت کے دوران نکاح کیا تو اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا آپ نے اسے چند ہلکے دُرے لگائے اس کے خاوند کو مارا اور ان کے درمیان تفریق کردی اور فرمایا جو عورت عدت کے دوران نکاح کرے تو اس کے اور اس خاوند کے درمیان جس سے اس نے نکاح کیا، تفریق کردی جائے پھر وہ پہلے خاوند سے باقی عدت گزارے اس کے بعد دوسرے خاوند سے عدت گزارے اگر اس (دوسرے) نے جماع کیا ہو۔ پھر اس سے کبھی بھی نکاح نہ کرے اور اگر اس (دوسرے خاوند) نے جماع نہیں کیا تو پہلے کی عدت مکمل کرے اور دوسرا پیغام نکاح دینے والوں میں سے ایک ہوگا۔

حضرت یونس، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس

فذكر بإسناده مثله۔

٦٢٨ - حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا هشام بن أبي عبد الله عن قتادة عن سعيد بن المسيب أن رجلا تزوج امرأة في عدتها فرفع إلى عمر فضربهما دون الحد وجعل لها الصداق وفرق بينهما وقال لا يجتمعان أبدا قال وقال علي رضي الله عنه إن تابا وأصلحا جعلتهما مع الخطاب۔

أفلا ترى أن عمر رضي الله عنه قد ضرب المرأة والزوج المتزوج في العدة بالمخفقة فاستحال أن يضربهما وهما جاهلان بتحريم ما فعلا لأنه كان أعرف بالله عز وجل من أن يعاقب من لم تقم عليه الحجة فلما ضربهما دل ذلك أن الحجة قد كانت قامت عليهما بالتحريم قبل أن يفعلا ثم هو رضي الله عنه لم يقم عليهما الحد وقد حضره أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتابعوه على ذلك ولم يخالفوه فيه فهذا دليل صحيح أن عقد النكاح إذا كان وإن كان لا يثبت وجب له حكم النكاح في وجوب المهر بالدخول الذي يكون بعده وفي العدة منه وفي ثبوت النسب وما كان يوجب ما ذكرنا من ذلك فمستحيل أن يجب فيه حد لأن الذي يوجب الحد هو الزناء لا يوجب ثبوت نسب ولا مهر ولا عدة۔

فإن قال قائل إن هذا الذي

کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے کسی عورت سے اس کی عدت کے دوران نکاح کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک یہ مسئلہ پہنچا تو آپ نے اسے حد سے کم مار ماری عورت کو مہر کی مستحق قرار دیا دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا یہ دونوں کبھی بھی اکٹھے نہ ہوں۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ توبہ کر کے اپنی اصلاح کریں تو میں انہیں دیگر منگنی کا پیغام دینے والوں کے ساتھ ملاتا ہوں (یعنی ایک دوسرے کو پیغام نکاح دے سکتے ہیں)

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اور جس شخص نے اس کی عدت کے دوران نکاح کیا ہلکے دُرے لگائے تو یہ بات محال ہے کہ آپ ان کو اس صورت میں دُرے لگائیں جب وہ اس فعل کے حرام ہونے سے لاعلم ہوں کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ پہچان رکھتے تھے اور اس بات سے ڈرتے تھے کہ کسی کو دلیل قائم ہونے کے بغیر سزا دیں تو جب آپ نے ان کو سزا دی تو معلوم ہوا کہ اس فعل سے پہلے ان دونوں پر حرمت کی دلیل قائم ہو چکی تھی پھر آپ نے ان پر حد قائم نہیں فرمائی اور اس وقت صحابہ کرام بھی موجود تھے انہوں نے بھی آپ کی اتباع کی اور مخالفت نہیں فرمائی تو یہ صحیح دلیل ہے کہ عقد نکاح پائے جانے کے بعد چاہے وہ ثابت نہ بھی ہو اس کے لیے نکاح کا حکم [illegible] یعنی نکاح کے بعد جماع کی صورت میں مہر واجب ہوگا [illegible] واجب ہو گی اور نسب ثابت ہوگا تو جس عمل سے مذکورہ چیزیں ثابت ہو رہی ہیں اس میں حد کا واجب ہونا محال ہے کیونکہ حد تو زنا سے واجب ہے اور اس سے نسب، مہر اور عدت ثابت نہیں ہوتی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جو کچھ تم نے ذو محرم سے

ذَكَرْتَ مِنْ وَطْىِ ذَاتِ الْمَحْرِمِ مِنْهُ عَلَى النِّكَاحِ الَّذِي وَصَفْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ زِنَاءً فَهُوَ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَا فَأَحْرٰى أَنْ يَجِبَ فِيهِ مَا يَجِبُ فِي الزِّنَاءِ۔

نکاح کے سلسلے میں ذکر کیا تو اگرچہ یہ زنا نہیں لیکن زنا سے زیادہ بُرا ہے تو زیادہ مناسب ہے کہ جو کچھ زنا کی صورت میں واجب ہوتا ہے اس میں بھی وہی واجب ہو۔

قِيلَ لَهُ قَدْ أَخْرَجْتَهُ بِقَوْلِكَ هٰذَا مِنْ أَنْ يَكُونَ زِنَاءً وَزَعَمْتَ أَنَّهُ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَاءِ وَلَيْسَ مَا كَانَ مِثْلَ الزِّنَاءِ أَوْ مَا كَانَ أَعْظَمَ مِنَ الزِّنَاءِ مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمُحَرَّمَةِ يَجِبُ فِي انْتِهَاكِهَا مِنَ الْعُقُوبَاتِ مَا يَجِبُ فِي الزِّنَاءِ لِأَنَّ الْعُقُوبَاتِ إِنَّمَا تُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيفِ لَا مِنْ جِهَةِ الْقِيَاسِ۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے اپنے قول سے اسے زنا سے نکال دیا اور تمہارے خیال میں یہ زنا سے زیادہ بُرا ہے لیکن وہ حرام امور جن کی خلاف ورزی پر سزا دی جاتی ہے ان میں سے کوئی عمل زنا کی مثل ہو یا اس سے بڑا، اس کی وہ سزا نہیں جو زنا کی ہے کیونکہ سزائیں توقیفی ہوتی ہیں (جو کچھ شریعت سے معلوم ہوا) قیاس سے ثابت نہیں ہوتیں۔

أَلَا تَرٰى إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ كَمَا حَرَّمَ الْخَمْرَ وَقَدْ جَعَلَ عَلٰى شَارِبِ الْخَمْرِ حَدًّا أَلَمْ يَجْعَلْ مِثْلَهُ عَلٰى أَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَلَا عَلٰى أَكْلِ لَحْمِ الْمَيْتَةِ وَإِنْ كَانَ تَحْرِيمُ مَا أَتٰى بِهِ كَتَحْرِيمِ مَا أَتٰى ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ قَذْفُ الْمُحْصَنَةِ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِ جَلْدَ ثَمَانِينَ وَسُقُوطَ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَإِلْزَامَ اسْمِ الْفِسْقِ وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ فِيمَنْ رَمٰى رَجُلًا بِالْكُفْرِ وَالْكُفْرُ فِي نَفْسِهِ أَعْظَمُ وَأَغْلَظُ مِنَ الْقَذْفِ فَكَانَتِ الْعُقُوبَاتُ قَدْ جُعِلَتْ فِي أَشْيَاءَ خَاصَّةً وَلَمْ يُجْعَلْ فِي أَمْثَالِهَا وَلَا فِي أَشْيَاءَ هِيَ أَعْظَمُ مِنْهَا وَأَغْلَظُ فَكَذٰلِكَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْحَدِّ فِي الزِّنَاءِ لَا يَجِبُ بِهِ أَنْ يَكُونَ وَاجِبًا فِيمَا هُوَ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَاءِ فَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کو اسی طرح حرام قرار دیا جس طرح شراب کو حرام قرار دیا اور شراب نوشی کرنے والے پر وہ حد مقرر فرمائی جو خنزیر کا گوشت کھانے والے پر نہیں اور نہ ہی مردار کھانے والے کے لیے وہ سزا ہے اگرچہ اس عمل کی حرمت بھی اس کی حرمت کی طرح ہے اسی طرح کسی پاکدامن پر زنا کے الزام کی سزا اللہ تعالیٰ نے اسّی کوڑے مقرر فرمائے، اس کی شہادت غیر مقبول ٹھہرائی اور اس کا نام فاسق رکھا جبکہ کسی کو کافر کہنے والے کی یہ سزا نہیں حالانکہ ذاتی طور پر کفر، قذف (الزام تراشی) سے بڑا گناہ ہے اور زیادہ بُرا ہے تو بعض امور میں خاص سزائیں رکھی گئیں جو ان جیسے دوسرے امور میں نہیں اور نہ ہی ان سے بڑے اور زیادہ برے گناہوں میں ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زنا کے سلسلے میں جو حد مقرر فرمائی ہے وہ زنا سے زیادہ بُرے عمل میں واجب نہ ہوگی یہ جو کچھ ہم نے اس باب میں ذکر کیا یہی قیاس ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ ۲۰۷ حَدِّ الْخَمْرِ

شراب نوشی کی سزا

۶۲۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الدَّانَاجِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيِّ أَبِي سَاسَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَلَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی پر چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں مکمل کرتے ہوئے اسّی کوڑے مارے اور یہ سب سنّت ہے۔

۶۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الدَّانَاجِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَقَدْ صَلَّى بِأَهْلِ الْكُوفَةِ الصُّبْحَ أَرْبَعًا وَقَالَ أَزِيدُكُمْ قَالَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَآهُ يَشْرَبُهَا وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَقِيئُهَا قَالَ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَقِئْهَا حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا بُنَيَّ الْحَسَنُ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ قَالَ فَقَالَ الْحَسَنُ

حضرت حضین بن منذر رقاشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ولید بن عقبہ کو لایا گیا تھا انہوں نے اہل کوفہ کو صبح کی نماز چار رکعات پڑھائیں اور کہا کہ میں تمہارے لیے زیادہ کروں راوی فرماتے ہیں ان کے خلاف حمران اور ایک دوسرے شخص نے گواہی دی ہے فرماتے ہیں ایک نے گواہی دی کہ اس نے انہیں شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے قے کرتے ہوئے دیکھا ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے کے بغیر تو قے نہیں کی ہوگی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس پر حد قائم کریں، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس پر حد قائم کیجئے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس کی مشقت اس کے سپرد کیجئے جو اس کی راحت حاصل کر رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ چونکہ خلافت کا منصب بنو امیہ کے پاس ہے لہٰذا

ولِّ حارّها من تولّی قارّها قال فقال
علیٌّ لعبد الله بن جعفر اقم علیه الحد
فاخذ السوط فجعل یجلده وعلیٌّ یعدّ
حتّٰی بلغ اربعین ثم قال له امسک ثم قال
ان النبی صلی الله علیه وسلم جلد اربعین
وجلد ابوبکر اربعین وجلد عمر ثمانین
وکلٌّ سنّة وهذا احبّ الیّ۔

قال ابوجعفر فذهب قوم الی ان
الحدّ الذی یجب علی شارب الخمر هذا
اربعون واحتجّوا فی ذلک بهذه الآثار۔

وخالفهم فی ذلک آخرون وادّعوا
فساد هذا الحدیث وانکروا ان یکون
علیٌّ رضی الله تعالی عنه قال من ذلک
شیئا لانه قد روی عنه ما یخالف ذلک
ویدفعه۔

۶۳۱- وهو ما حدثنا سلیمان بن شعیب
قال ثنا الخصیب ابن ناصح قال ثنا
عبدالعزیز بن مسلم عن مطرّف عن عمیر
بن سعید النخعی قال قال علیٌّ من شرب
الخمر فجلدناه فمات ودیناه لانه
شیءٌ صنعناه۔

۶۳۲- حدثنا فهد قال ثنا محمد
بن سعید الاصبهانی قال اخبرنا شریک
عن ابی حصین عن عمیر بن سعید عن
علیٍّ قال ما حددت احدا حدا فمات
فیه فوجدت فی نفسی شیئا الا الخمر
فان رسول الله صلی الله علیه وسلم
لم یسنّ فیها شیئا۔

فهذا علیٌّ رضی الله عنه یخبر

وہ ہی نافذ کریں[1] پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس پر حد قائم کیجئے، انہوں نے کوڑا لیا اور مارنے لگے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گنتے جاتے تھے حتی کہ چالیس تک پہنچے پھر فرمایا رک جاؤ اس کے بعد فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مارے اور یہ دونوں طریقے سنت ہیں اور یہی بات مجھے پسند ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ شراب پینے والے کی حد یہ چالیس کوڑے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان سے اختلاف کیا ہے وہ اس حدیث کے فاسد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں نیز وہ اس بات کا بھی انکار کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کچھ فرمایا ہے کیونکہ ان سے وہ بات مروی ہے جو اس کے خلاف ہے اور اس کا رد کرتی ہے۔

حضرت عمیر بن سعید نخعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو شخص شراب پیئے پھر ہم اسے کوڑے ماریں اور وہ مر جائے تو ہم اس کی دیت ادا کریں گے کیونکہ یہ عمل ہم نے کیا ہے۔

حضرت عمیر بن سعید رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے کسی شخص کو حد نہیں ماری جس سے وہ مر گیا تو میں اپنے دل میں کچھ (غم) محسوس کروں سوائے شراب کے، کیونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی طریقہ مقرر نہیں (سنت نہیں)

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ

---

[1] ایک روایت میں ہے کہ اس بات پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن پر ناراضگی کا اظہار فرمایا (حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ)

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ سَنَّ فِيْ شُرْبِ الْخَمْرِ حَدًّا۔

ثُمَّ الرِّوَايَةُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ شَارِبِ الْخَمْرِ عَلٰى خِلَافِ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اَيْضًا مِنْ اِخْتِيَارِهِ الْاَرْبَعِيْنَ عَلَى الثَّمَانِيْنَ۔

۶۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِيْ مَرْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ بِالنَّجَاشِيِّ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِيْ رَمَضَانَ فَضَرَبَهُ ثَمَانِيْنَ ثُمَّ اَمَرَ بِهِ اِلَى السِّجْنِ ثُمَّ اَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ فَضَرَبَهُ عِشْرِيْنَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا جَلَدْتُكَ هٰذِهِ الْعِشْرِيْنَ لِاِفْطَارِكَ فِيْ رَمَضَانَ وَجُرْاَتِكَ عَلَى اللّٰهِ۔

۶۳۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا شَرِبَ الْخَمْرَ فِيْ رَمَضَانَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۶۳۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهُ وَبْرَةُ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ يَجْلِدُ فِي الشَّرَابِ اَرْبَعِيْنَ وَكَانَ عُمَرُ يَجْلِدُ فِيْهَا اَرْبَعِيْنَ قَالَ فَبَعَثَنِيْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ خَالِدًا بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ قَالَ فِيْمَ قُلْتُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَخَافُوا الْعُقُوْبَةَ

شراب نوشی کی حد کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی طریقہ جاری نہیں فرمایا۔

پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے شراب پینے والے کے سلسلے میں اس پہلی حدیث کے خلاف روایت منقول ہے جس (پہلی حدیث) میں آپ نے اسی کوڑوں پر چالیس کو ترجیح دی تھی۔

حضرت عطاء بن ابی مروان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نجاشی لایا گیا جس نے رمضان المبارک کے مہینے میں شراب پی تھی آپ نے اسے اسی کوڑے لگائے پھر اسے قید خانے میں ڈالنے کا حکم دیا دوسرے دن اسے نکالا تو بیس کوڑے لگائے پھر فرمایا میں نے تمہیں یہ بیس کوڑے اس لیے لگائے ہیں کہ تم نے رمضان المبارک میں روزہ توڑا اور اللہ تعالیٰ پر جرأت کی۔

حضرت ابو مصعب اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان المبارک کے مہینے میں شراب پی، اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حمید بن عبدالرحمن ابن عوف نے ان سے بیان کیا کہ کلب قبیلے کا ایک شخص جسے وبرہ کہا جاتا تھا اس نے ان کو بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شراب نوشی پر چالیس کوڑے مارتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی چالیس کوڑے مارتے تھے وہ فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا میں نے حاضر ہو کر عرض کیا اے امیر المومنین! حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے انہوں نے پوچھا "کس سلسلے میں؟" میں نے عرض کیا لوگ سزا سے ڈرتے ہیں اور شراب نوشی میں مبتلا ہو گئے ہیں آپ کی اس سلسلے میں کیا رائے ہے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اردگرد والوں سے پوچھا تمہاری کیا رائے

وَاَنْهَمَكُوْا فِي الْخَمْرِ فَمَا تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهٗ مَا تَرَوْنَ فَقَالَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ نَرٰى يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَقَبِلَ ذٰلِكَ عُمَرُ فَكَانَ خَالِدٌ اَوَّلَ مَنْ جَلَدَ ثَمَانِيْنَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَاسًا بَعْدَهٗ۔

۶۳۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَوَجَدْتُّ عِنْدَهٗ عَلِيًّا وَّطَلْحَةَ وَزُبَيْرًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَهُمْ مُتَّكِئُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهٗ زَادَ فِيْ كَلَامِ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى وَعَلَى الْمُفْتَرِيْ ثَمَانُوْنَ وَتَابَعَهٗ اَصْحَابُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمَّا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ضَرَبَ اَمْثَالَ الْحُدُوْدِ كَيْفَ هِيَ ثُمَّ اسْتَخْرَجَ مِنْهَا حَدًّا بِرَاْيِهٖ فَجَعَلَهٗ كَحَدِّ الْمُفْتَرِيْ وَلَوْ كَانَ عِنْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مُّوَقَّتٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَغْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اِذًا لَّاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ اَخْذَ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْاِسْتِنْبَاطِ وَضَرْبِ الْاَمْثَالِ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْهُ وَمِنْهُمْ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُّقْبَلَ بَعْدَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا يُخَالِفُ هٰذَا۔

۶۳۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المومنین! ہمارے خیال میں اَسّی کوڑے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے قبول فرمایا تو سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اَسّی کوڑے لگائے پھر اس کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو کوڑے لگائے۔

حضرت روح بن عبادہ نے حضرت اسامہ بن زید لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا (کہ راوی فرماتے ہیں) پھر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کو پایا اور وہ سب مسجد میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے، پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا جو حضرت یونس کی روایت (حدیث) میں مذکور ہے البتہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ کے کلام میں یہ اضافہ کیا کہ جب کسی کو نشہ آتا ہے تو وہ بیہودہ بکتا ہے اور جب بیہودہ بکتا ہے تو جھوٹ بکتا ہے اور جو کسی پر جھوٹ بولتا ہے (الزام لگاتا ہے) اسکی سزا اسی کوڑے ہے ان کے شاگردوں نے م

م جبکہ اس سلسلے میں ان کے اصحاب نے ان کی موافقت کی

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے حدود کی مثالیں دیں کہ وہ کیسے ہیں پھر انہوں نے اپنی رائے سے (اس) حد کا حکم نکالا اور اسے جھوٹا الزام لگانے والے کی سزا کی طرح قرار دیا اور اگر ان کے پاس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی مقرر سزا ہوتی ہے تو ان کو اس (رائے) کی ضرورت نہ ہوتی اور اگر ان کے شاگردوں کے پاس اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی بات ہوتی تو وہ ان کے اجتہاد اور دیگر حدود کی روشنی میں اس سزا کے تقرر کے سلسلے میں ان کا رد کرتے تو جو کچھ ہم نے ان سے اور ان کے شاگردوں سے نقل کیا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے پاس اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی بات نہ تھی تو کیسے جائز ہوگا کہ اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف کوئی بات قبول کی جائے۔

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ شَرِبَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ
الْخَمْرَ وَعَلَيْهِمْ يَوْمَئِذٍ يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ
وَقَالُوْا هِیَ حَلَالٌ وَّتَاَوَّلُوْا لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا
الْاٰيَةَ فَكَتَبَ فِيْهِمْ اِلٰی عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ اَنِ ابْعَثْ
بِهِمْ اِلَیَّ قَبْلَ اَنْ يُّفْسِدُوْا مَنْ قِبَلَكَ فَلَمَّا
قَدِمُوْا عَلٰی عُمَرَ اسْتَشَارَ فِيْهِمُ النَّاسَ
فَقَالُوْا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ نَرٰی اَنَّهُمْ قَدْ
كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وَشَرَعُوْا فِیْ دِيْنِهِمْ مَّا لَمْ
يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ فَاضْرِبْ اَعْنَاقَهُمْ وَعَلِیٌّ
سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا الْحَسَنِ
قَالَ اَرٰی اَنْ تَسْتَتِيْبَهُمْ فَاِنْ تَابُوْا
ضَرَبْتَهُمْ ثَمَانِيْنَ ثَمَانِيْنَ لِشُرْبِهِمُ
الْخَمْرَ وَاِنْ لَّمْ يَتُوْبُوْا ضَرَبْتَ اَعْنَاقَهُمْ
فَاِنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وَشَرَعُوْا فِیْ
دِيْنِهِمْ مَّا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ فَاسْتَتَابَهُمْ
فَتَابُوْا فَضَرَبَهُمْ ثَمَانِيْنَ ثَمَانِيْنَ۔

۶۳۹ - فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ عَلِيًّا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا سَاَلَهُ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ حَدِّهِمْ اَجَابَهٗ اَنَّهٗ ثَمَانُوْنَ وَلَمْ يَقُلْ اِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهٗ اَرْبَعِيْنَ وَاِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهٗ ثَمَانِيْنَ۔

فَهٰذَا يَنْفِیْ مَا فِیْ حَدِيْثِ الدَّانَاجِ مِمَّا ذُكِرَ فِيْهِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَرْبَعِيْنَ وَمِنِ اخْتِيَارِهٖ هُوَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ شام کے کچھ لوگوں نے شراب پی ان دنوں وہاں یزید بن ابوسفیان کی حکمرانی تھی وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ حلال ہے اور انہوں نے اس آیت کی تاویل کی "ایمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں پر اس کے چکھنے پر کوئی حرج نہیں جب کہ وہ ڈریں" انہوں (یزید بن ابوسفیان) نے ان کا معاملہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے پہلے کہ وہ تمہاری طرف فساد پھیلائیں انہیں میرے پاس بھیجو، جب وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے ان کے بارے میں صحابہ کرام سے مشورہ کیا انہوں نے عرض کیا اے امیر المومنین! انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور اپنے دین میں ایسی بات جاری کی جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ان کی گردنیں اڑا دیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خاموش رہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوالحسن! آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ان سے توبہ کا مطالبہ کریں اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کو شراب نوشی پر اسی اسی کوڑے لگائیں اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان کی گردنیں مار دیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور اپنے دین میں وہ بات جاری کی جس کی اللہ تعالیٰ نے ان کو اجازت نہیں دی چنانچہ انہوں نے ان سے توبہ کا مطالبہ کیا اور انہوں نے توبہ کی پھر آپ نے ان کو اسی

تو اس حدیث میں ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی عنہ سے ان کی حد کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اسی کوڑے ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو چالیس کوڑے لگائیں اور اگر چاہیں تو اسی کوڑے لگائیں۔

تو یہ اس بات کی نفی کرتی ہے جو داناج (ابن داناج) کی روایت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس کوڑوں کے بارے میں مذکور ہے اور یہ کہ آپ نے بعد میں اسے اختیار کیا۔

۶۴۰۔ وَقَدْ رُوِیَ اَنَّ السَّوْطَ الَّذِیْ ضُرِبَ بِهٖ الْوَلِیْدُ کَانَ لَهٗ طَرَفَانِ فَکَانَتِ الضَّرْبَةُ ضَرْبَتَیْنِ۔

یہ بھی مروی ہے کہ ولید کو جس کوڑے سے مارا گیا تھا اس کی دو شاخیں تھیں تو ایک مار، دو ماروں کی جگہ تھی۔

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّ عَلِیًّا جَلَدَ الْوَلِیْدَ اَرْبَعِیْنَ بِسَوْطٍ لَهٗ طَرَفَانِ۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ولید کو دو شاخوں والے کوڑے سے چالیس کوڑے مارے۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ ثَنِیْ اَبُوالْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَلِیًّا جَلَدَ الْوَلِیْدَ بْنَ عُقْبَةَ بِسَوْطٍ لَهٗ ذَنَبَانِ اَرْبَعِیْنَ جَلْدَةً فِی الْخَمْرِ قَالَ وَذٰلِكَ فِیْ زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو شراب نوشی پر چالیس کوڑے مارے جس کی دو شاخیں تھیں وہ فرماتے ہیں یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور کا واقعہ ہے۔

۶۴۳۔ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ضَرَبَهٗ ثَمَانِیْنَ لِاَنَّ کُلَّ سَوْطٍ مِّنْ تِلْكَ الْاَسْوَاطِ سَوْطَانِ فَاسْتَحَالَ اَیْضًا اَنْ یَکُوْنَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اِنَّ الْاَرْبَعِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الثَّمَانِیْنَ ثُمَّ یَجْلِدُهٗ ثَمَانِیْنَ فَهٰذَا دَلِیْلٌ اَیْضًا عَلٰی فَسَادِ حَدِیْثِ الدَّانَاجِ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو اسّی کوڑے مارے کیونکہ ان میں سے ہر کوڑا دو کے قائم مقام تھا تو محال ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمائیں کہ مجھے اسّی کے مقابلے میں چالیس کوڑے پسند ہیں پھر وہ اسّی کوڑے ماریں یہ بھی حدیث دا ناج کے فساد کی دلیل ہے۔

وَقَدْ رَوٰی اٰخَرُوْنَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافَ ذٰلِكَ کُلِّهٖ۔

دوسرے حضرات نے بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت کیا ہے۔

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ وَعُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْهِ اِبْنِ وَهْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَلَدَ

حضرت محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو شراب نوشی پر اسّی کوڑے مارے البتہ صالح (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا کہ آپ نے

رَجُلًا فِي الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ فِي حَدِيْثِهٖ جَلَدَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ۔

بنو حارث بن خزرج کے ایک شخص کو کوڑے مارے۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا اَيْضًا فَاسِدٌ لَا يَثْبُتُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَا قَدْ رَوَاهُ عَنْهُ سَعِيْدٌ مِنْ قَوْلِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَاتَ وَلَمْ يَسُنَّ فِي الْخَمْرِ حَدًّا اِلَّا اَنَّهُمْ جَعَلُوْهُ ثَمَانِيْنَ بِالتَّمْثِيْلِ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَلَا يَجُوْزُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَّكُوْنَ يَحْتَاجُ فِي اِسْتِخْرَاجِ حَدِّ الْخَمْرِ مِنْ ذٰلِكَ وَعِنْدَهٗ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ہمارے نزدیک یہ روایت بھی فاسد ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے کیونکہ حضرت سعید نے ان سے روایت کیا (اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے) کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ نے شراب نوشی کی حد کا کوئی طریقہ نہیں چھوڑا اور صحابہ کرام نے (دوسری حدود کی) مثال سے اَسّی کوڑے مقرر فرمائے جیسا کہ ہم نے اسی باب میں ان سے روایت ذکر کی اور ہمارے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ شراب نوشی کی حد کے لیے اجتہاد کے محتاج نہ ہوتے اگر ان کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی وہ بات ہوتی جو اس حدیث میں ہے۔

وَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْصِدُ فِيْ حَدِّ الشَّارِبِ اِلٰى عَدَدٍ مِّنَ الضَّرْبِ مَعْلُوْمٍ حَتّٰى لَقَدْ بَيَّنَ فِيْ بَعْضِ مَا رُوِيَ عَنْهُ نَفْيُ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَلَمْ يَسُنَّ فِيْهِ حَدًّا۔

متواتر روایات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کی سزا کے سلسلے میں کوڑے مارنے کی ایک معلوم تعداد کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ بعض روایات میں اس کی نفی کا بیان ہے جیسے ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور اس کی حد مقرر نہیں فرمائی۔

۴۴۵- **فَمِمَّا** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰنَ وَهُوَ فِي الرِّحَالِ يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ

اس سلسلے میں حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ غزوۂ حنین کے دن کچھ لوگوں کے درمیان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی منزل تلاش کر رہے تھے آپ اسی حالت میں تھے کہ ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے مارو، تو ان میں سے بعض نے اسے جوتوں کے

لِلنَّاسِ اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيْتَخَةِ يُرِيْدُ الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْاَرْضِ فَرَمٰى بِهٖ فِيْ وَجْهِهٖ۔

ساتھ مارا بعض نے لاٹھی سے مارا اور کچھ نے کھجور کی ترشاخ (میتخہ) کے ساتھ مارا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی اٹھا کر اس کے چہرے پر ماری۔

۶۲۶- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَزْهَرَ الزُّهْرِيُّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْاَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَاُتِيَ بِسَكْرَانٍ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضَرَبُوْهُ بِمَا كَانَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ حَثَى عَلَيْهِ التُّرَابَ ثُمَّ اُتِيَ اَبُوْ بَكْرٍ بِسَكْرَانٍ فَتَوَخَّى الَّذِيْ كَانَ مِنْ ضَرْبِهِمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ اَرْبَعِيْنَ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر زہری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے غزوۂ حنین کے دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لوگوں کے درمیان حضرت خالد بن ولید کے منزل کے بارے میں پوچھ رہے تھے کہ ایک نشے والا لایا گیا آپ نے اپنے قریب والے حضرات کو حکم دیا تو انہوں نے جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھا اس سے اسے مارا پھر آپ نے اس پر مٹی پھینکی پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (کے دورِ خلافت میں ان) کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپ نے اس شخص کو بلانے کا قصد کیا جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ان (شراب نوشوں) کو مارا تھا پھر اسے چالیس کوڑے مارے۔

۶۲۷- **اَفَلَا تَرٰى** اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اِنَّمَا كَانَ ضَرَبَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ عَلَى التَّحَرِّيْ مِنْهُ لِضَرْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ وَقَّفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ بِعَيْنِهٖ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے مارنے پر غور فکر کر کے چالیس کوڑے مارے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سلسلے میں کسی معین مقدار سے آگاہ نہیں فرمایا تھا۔

۶۲۸- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ التَّيَّاحِ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَا اَشْرَبُ نَبِيْذَ الْجَرِّ بَعْدَ اِذْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَشْوَانٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

حضرت ابو وداک، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نشہ والا لایا گیا اس وقت سے میں گھڑے میں بنایا گیا نبیذ (جوس) نہیں پیتا، اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے شراب نہیں پی میں نے کدو کے برتن

شربت خمرا انما شربت نبیذ تمر و زبیب فی دباء فامر به النبی صلی الله علیه وسلم فنهر بالایدی وخفق بالنعال۔

میں کھجور اور کشمش کا جوس پیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اسے ہاتھوں اور جوتوں سے زدو کوب کیا گیا۔

۶۴۹ - حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا سعید بن ابی مریم قال اخبرنا نافع بن یزید قال ثنی ابن الهاد عن محمد بن ابراهیم حدثه عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی بشارب فقال اضربوه فمنهم من ضربه بیده وبثوبه وبنعله۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا آپ نے فرمایا اسے مارو تو ان میں سے کسی نے ہاتھ سے کسی نے اپنے کپڑے سے اور کسی نے اپنے جوتے کے ساتھ اسے مارا۔

---

۶۵۰ - حدثنا یونس قال اخبرنا انس بن عیاض عن یزید بن الهاد عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

---

۶۵۱ - حدثنا فهد قال ثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال ثنا محمد بن بشر قال ثنا محمد بن عمرو قال ثنا ابو سلمة بن عبد الرحمن ومحمد بن ابراهیم والزهری عن عبد الرحمن بن ازهر قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بشارب یوم حنین فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم للناس قوموا الیه فقام الناس فضربوهم بنعالهم۔

حضرت عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں غزوہ حنین کے دن ایک شراب نوشی کو بارگاہ نبوی میں لایا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا اس کی طرف اٹھو لوگ کھڑے ہوئے اور اسے اپنے جوتوں کے ساتھ مارا۔

---

۶۵۲ - حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا المعلی بن اسد قال ثنا وهیب عن ایوب عن عبد الله ابن ابی ملیکة عن عقبة بن الحارث قال اتی بالنعمان الی النبی

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نعمان کو نشہ کی حالت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَكْرَانُ قَالَ فَشَقَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةً شَدِيْدَةً قَالَ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَّضْرِبُوْهُ قَالَ فَضَرَبُوْهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ قَالَ عُقْبَةُ كُنْتُ فِيْمَنْ ضَرَبَهٗ۔

علیہ وسلم پر یہ بات نہایت گراں گزری فرماتے ہیں پھر آپ نے گھر میں موجود افراد کو حکم دیا کہ اسے ماریں تو انہوں نے جوتوں اور کھجور کی شاخوں کے ساتھ اسے مارا حضرت عقبہ فرماتے ہیں میں بھی مارنے والوں میں شامل تھا۔

۶۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوْ اِبْنِ النُّعَيْمَانِ۔

حضرت سلیمان بن حرب فرماتے ہیں ہم سے حضرت وھیب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ نعمان تھا یا ابن نعمان۔

۶۵۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عفان فرماتے ہیں ہم سے حضرت وھیب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَقِّفْهُمْ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ عَلٰى ضَرْبٍ مَعْلُوْمٍ كَمَا وَقَّفَهُمْ فِيْ حَدِّ الزِّنَاءِ لِغَيْرِ الْمُحْصِنِ وَفِيْ حَدِّ الْقَذْفِ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شراب نوشی کی حد کے سلسلے میں معلوم تعداد میں مارنے سے آگاہ نہیں فرمایا جیسا کہ غیر شادی شدہ زانی کی حد اور قذف (الزام تراشی) کی حد کے بارے میں آگاہ فرمایا۔

۶۵۵ - فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِنَعْلَيْنِ اَرْبَعِيْنَ اَرْبَعِيْنَ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِكُلِّ نَعْلٍ سَوْطًا۔

اگر کوئی کہنے والا کہے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سلسلے میں چالیس چالیس جوتے مارے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہر جوتے کو ایک کوڑا قرار دیا۔

۶۵۶ - قِيْلَ لَهٗ قَدْ صَدَقْتَ قَدْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ هُوَ ابْنُ مَطَرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ اَوْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا تم نے ٹھیک کہا ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا مَا يَدُلُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

لیکن اس حدیث میں بھی یہ بات نہیں ہے کہ آپ نے اس مارنے سے اسی کوڑوں کا قصد فرمایا تھا ہو سکتا ہے

وَسَلَّمَ قَصَدَ بِذٰلِكَ الضَّرْبِ إِلٰى ثَمَانِيْنَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَصَدَ إِلٰى ضَرْبٍ غَيْرِ مَعْلُوْمٍ فَضَرَبَ النَّاسَ فَكَانَ ضَرْبُهُمْ فِيْ جُمْلَتِهٖ ثَمَانِيْنَ فَتَوَخّٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذٰلِكَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يُّوْقِفَ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ فَجَعَلَ مَكَانَ كُلِّ نَعْلٍ سَوْطًا۔

آپ نے غیر معلوم ضرب کا ارادہ کیا ہو پھر لوگوں نے مارا تو وہ اسّی تک پہنچ گئیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک معلوم مقدار سے واقف کرنا چاہا تو ایک جوتے کی بجگہ ایک کوڑا رکھ لیا۔

---

۶۵۷ - وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُوْ بَكْرٍ أَرْبَعِيْنَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ دَعَا النَّاسَ فَقَالَ مَا تَرَوْنَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهٗ كَأَخَفِّ الْحُدُوْدِ وَتَجْعَلَ فِيْهِ ثَمَانِيْنَ فَلَوْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّ مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ تَوْقِيْفًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَلٰى حَدِّ الْخَمْرِ أَنَّهٗ ثَمَانُوْنَ إِذًا لَمَّا احْتَاجَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى شُوْرٰى وَلٰكِنَّهٗ إِنَّمَا شَاوَرَ لِيَسْتَنْبِطُوْا وَقْتًا مَّعْلُوْمًا فِيْ ذٰلِكَ لَا يُجَاوِزُهٗ إِلٰى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا يَنْقُصُهٗ إِلٰى أَقَلَّ مِنْهُ۔

اس بات پر یہ روایت بھی دلیل ہے حضرت ن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے مارا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حکمران بنے تو صحابہ کرام کو بلا کر پوچھا (شراب کی سزا) کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرا خیال ہے کہ آپ اسے سب سے کم حد کی طرح قرار دیں اور اس میں اسّی کوڑے مقرر فرمائیں۔

تو اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوتا کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صحابہ کرام کو شراب کی حد سے آگاہ کرنا ہے کہ وہ اسّی کوڑے ہیں تو آپ کو (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو) مشورے کی ضرورت نہ ہوتی لیکن آپ نے اس لیے مشورہ کیا تاکہ اس سلسلے میں ایک معین حد معلوم کر سکیں کہ نہ تو اس سے زیادہ کی طرف تجاوز کریں اور نہ ہی اس میں کمی کر سکیں۔

۶۵۸ - وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَا جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت شعبہ اور حضرت ہمام دونوں حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ کے حکم سے اسے دو شاخوں کے ساتھ

وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ شَرِبَ الْخَمْرَ فَأَمَرَ بِهِ فَضُرِبَ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ أَرْبَعِيْنَ ثُمَّ صَنَعَ أَبُوْبَكْرٍ مِّثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَخَفُّ الْحُدُوْدِ ثَمَانُوْنَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّوْقِيْفَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ عَلٰى جَلْدٍ مَّعْلُوْمٍ إِنَّمَا كَانَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَإِنَّمَا وَقَفُوْا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ ثَمَانِيْنَ وَلَمْ يُخَالِفْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِّنْهُمْ فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَّدَعَ ذٰلِكَ وَيَقُوْلُ بِخِلَافِهِ لِأَنَّ إِجْمَاعَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةٌ إِذَا كَانَ بَرِيْئًا مِّنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ وَهُوَ كَنَقْلِهِمُ الْحَدِيْثَ الْبَرِيْئَ مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ فَكَمَا كَانَ نَقْلُهُمُ الَّذِيْ نَقَلُوْهُ جَمِيْعًا حُجَّةً لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ خِلَافُهُ فَكَذٰلِكَ رَأْيُهُمُ الَّذِيْ رَوَاهُ جَمِيْعًا حُجَّةً لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ خِلَافُهُ۔

۶۵۹- وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخَذَ بِيَدِ ابْنٍ لَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ وَجَدْتُ مِنْ هٰذَا رِيْحَ الشَّرَابِ وَإِنِّيْ سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ سَكَرَ جَلَدْنَاهُ قَالَ السَّائِبُ فَرَأَيْتُ عُمَرَ جَلَدَ ابْنَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ۔

۶۶۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

تقریباً چالیس بار مارا گیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی عمل کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا اے امیرالمؤمنین! سب سے ہلکی حد اَسّی کوڑے ہیں چنانچہ آپ نے اسی طرح کیا۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ شراب نوشی کی حد کے سلسلے میں کوڑوں کی معلوم تعداد پر واقفیت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی اور اس سلسلے میں انہیں جس تعداد پر آگاہی ہوئی وہ اسّی کوڑے ہیں ان میں سے کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی لہٰذا کسی کے لیے مناسب نہیں کہ اسے چھوڑ کر اس کے خلاف قول کرے کیونکہ صحابہ کرام کا اجماع حجت ہے جبکہ وہ وہم اور لغزش سے پاک ہو جیسا کہ ان کا کسی ایسی حدیث کو نقل کرنا جو وھم اور لغزش سے پاک ہو، تو جس طرح ان سب کی نقل کردہ حدیث حجت ہے کسی کے لیے اس کی مخالفت جائز نہیں اسی طرح ان سے مروی ان کی مشترکہ رائے بھی حجت ہے کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس کے خلاف عمل کرے۔

حضرت ربیعہ بن سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو اپنے ایک بیٹے کا ہاتھ پکڑا پھر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! میں نے اس سے شراب کی بُو پائی ہے اور میں اس کے بارے میں پوچھوں گا اگر اسے نشہ آیا تو ہم اسے کوڑے لگائیں گے حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اس کے بعد آپ نے اپنے بیٹے کو اسی کوڑوں کی سزا دی۔

حضرت زہری فرماتے ہیں ہم سے حضرت سائب

قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنَا السَّائِبُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

وَهٰذَا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ لَهٗ۔

۶۶۱- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِي التَّوْقِيْفِ عَلٰى حَدِّ الْخَمْرِ اَنَّهٗ ثَمَانُوْنَ حَدِيْثٌ اِنْ كَانَ ثَابِتًا۔

وَهُوَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ الْاِفْرِيْقِيِّ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ بَسْقَةَ خَمْرٍ فَاجْلِدُوْهُ ثَمَانِيْنَ۔

فَهٰذَا الَّذِيْ وَجَدْنَا فِيْهِ التَّوْقِيْفَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ وَهُوَ ثَمَانُوْنَ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ ثَابِتًا فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ الثَّمَانُوْنَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ ثَابِتًا فَقَدْ ثَبَتَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ اِجْمَاعِهِمْ عَلَى الثَّمَانِيْنَ وَمِنِ اسْتِنْبَاطِهِمْ اِيَّاهَا مِنْ اَخَفِّ الْحُدُوْدِ فَذٰلِكَ مِنْ اِجْمَاعِهِمْ بَعْدَ مَا كَانَ خِلَافُهٗ كَاِجْمَاعِهِمْ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَتَكْبِيْرَاتِ الْجَنَائِزِ وَقَدْ كَانَ خِلَافُهٗ فَكَمَا لَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهُمْ فِيْ تَرْكِ بَيْعِ اُمَّهَاتِ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ایسا ہوا اور کسی نے بھی مخالفت نہیں کی لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے آپ کی اتباع کی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی شراب کی حد اسّی کوڑے ہونے کے بارے میں آگاہی سے متعلق حدیث مروی ہے بشرطیکہ وہ حدیث ثابت ہو۔

حضرت عبداللہ بن یزید، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیئے اسے اسّی کوڑے مارو۔

یہ وہ روایت ہے جس سے ہم نے شراب نوشی کی سزا اسّی کوڑے ہونے کے بارے میں آگاہی حاصل کی اگر یہ ثابت ہو تو اس سے اسّی کوڑے ثابت ہوں گے اور اگر یہ ثابت نہ ہو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اسّی کوڑوں پر اجماع ثابت ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا نیز انہوں نے کم از کم حد کو سامنے رکھ کر اجتہاد کیا تو یہ ان کا اجماع ہے جب کہ پہلے اس کے خلاف حکم تھا جیسا کہ انہوں نے ام ولد لونڈیوں کے بیچنے اور نماز جنازہ کی تکبیرات پر اجماع کیا جب کہ پہلے اس کے خلاف تھا تو جس طرح ام ولد لونڈیوں کی خرید وفروخت چھوڑنے میں ان کی مخالفت جائز نہیں اسی

الْاَوْلَادِ فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهُمْ فِيْ تَوْقِيْتِهِمُ الثَّمَانِيْنَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۲۰۸ مَنْ سَكِرَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ مَا حَدُّهٗ

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ شَرِبُوْا خَمْرًا فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ اِنْ شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ اِنْ شَرِبُوْا عِنْدَ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُمْ۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ مَعْبَدِ الْقَاصِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ائْتُوْنِيْ بِرَجُلٍ اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ لَّمْ اَقْتُلْهُ فَاَنَا كَذَّابٌ۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ

طرح شراب کی حد کے سلسلے میں اسی کوڑے مقرر کرنے میں بھی ان کی مخالفت جائز نہیں یہ حضرات امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

جسے چار بار نشہ آئے اس کی سزا

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو پھر اگر شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو پھر چوتھی بار پئیں تو انہیں قتل کردو۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ جدلی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں راوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس آدمی پر تین بار حد قائم ہوئی ہو اسے میرے پاس لاؤ اگر میں اسے قتل نہ کردوں تو میں جھوٹا ہوں۔

حضرت شہر بن حوشب، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

لیکن انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا قول نقل نہیں کیا۔

٦٦٦- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٦٧- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَوْدِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت خالد بن جریر، حضرت جریر سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٦٨- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ اَنَّ اَبَا سُلَيْمَانَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا رِمْثَةَ الْبَلَوِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ ثُمَّ شَرِبَ الثَّانِيَةَ فَاَتَوْا بِهِ فَضَرَبَهُ ثُمَّ شَرِبَ فَاَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَدْرِيْ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَاَمَرَ بِهِ فَجُعِلَ عَلَى الْعَجَلِ ثُمَّ ضَرَبَ عُنُقَهُ۔

حضرت ابن ہبیرہ بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابوسلیمان نے ان سے بیان کیا کہ ابو رمثہ بلوی نے ان کو بتایا کہ ایک شخص نے شراب پی لوگ اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو آپ نے اسے حد لگائی پھر دوسری بار شراب پی تو وہ اسے لائے آپ نے اسے مارا پھر شراب نوشی کی تو وہ اسے بارگاہ نبوی میں لائے راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں انہوں نے (ابو رمثہ بلوی نے) تیسری یا چوتھی دفعہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے ہر رکھ کر اس کی گردن اڑا دی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَلَّدُوْهَا وَزَعَمُوْا اَنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَحَدُّهُ الْقَتْلُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپنایا اور ان پر عمل کرتے ہوئے خیال کیا کہ جو شخص چار بار شراب پیے اس کی حد قتل ہے۔

خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی

حَدٌّ فِی الرَّابِعَۃِ کَحَدِّہٖ فِی الْاُوْلٰی۔

۶۶۹ - وَاحْتَجُّوْا عَلَیْہِمْ فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَیَّانُ بْنُ ہِلَالٍ وَبِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ اَبَا اُمَامَۃَ بْنَ سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ ہٰکَذَا قَالَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَقَالَ یَزِیْدُ فِیْ حَدِیْثِہٖ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ کُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَھُمْ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ عَلٰی لِمَ تَقْتُلُوْنِیْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمُفَارِقُ دِیْنَہٗ اَلتَّارِکُ لِلْجَمَاعَۃِ۔

مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ چوتھی بار بھی اس کی وہی حد ہے جو پہلی بار ہے انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے فرمایا مجھے کیوں شہید کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ کسی مسلمان آدمی کا خون بہانا تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور اپنے دین کو چھوڑنے والا جماعت سے الگ ہونے والا۔

---

۶۷۰ - حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُرَّۃَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۶۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ وَاَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَا ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا شَیْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت شیبان، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۶۷۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا قَبِیْصَۃُ بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت سفیان، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۷۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَۃُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ ح وَحَدَّثَنَا

مختلف طرق سے حضرت اعمش سے مروی ہے انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت سلیمان (راوی) فرماتے ہیں میں

اَبُوْ اُمَیَّۃَ اَیْضًا قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ قَالَ ثَنَا زَائِدَۃُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ فِیْ حَدِیْثِہٖ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ قَالَ سُلَیْمَانُ فَحَدَّثْتُ بِہٖ اِبْرَاہِیْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ۔

نے یہ بات حضرت ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت اسود نے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

---

۶۷۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ دَخَلَ الْاَشْتَرُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتْ اَرَدْتَّ قَتْلَ ابْنِ اُخْتِیْ فَقَالَ لَقَدْ حَرَصَ عَلٰی قَتْلِیْ وَ حَرَصْتُ عَلٰی قَتْلِہٖ فَقَالَتْ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرَتْ مِثْلَہٗ۔

حضرت عمرو بن غالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اشتر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ام المومنین نے فرمایا تو نے اپنے بھانجے کو قتل کرنے کا ارادہ کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس نے مجھے قتل کرنے کی حرص کی اور میں نے انہیں قتل کرنے کی خواہش کی ام المومنین نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَھٰذِہِ الْاٰثَارُ الَّتِیْ ذَکَرْنَا تَعَارَضَ الْاٰثَارَ الْاُوَلَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ مَنَعَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ اَنْ یَّحِلَّ الدَّمُ بِاِحْدَی الثَّلَاثِ الْخِصَالِ الْمَذْکُوْرَۃِ فِیْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ تَکُوْنَ ھٰذِہِ الْاٰثَارُ الَّتِیْ ذَکَرْنَا نَاسِخَۃً لِّلْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ ھَلْ نَجِدُ شَیْئًا مِّنَ الْاٰثَارِ یَدُلُّ عَلَیْہِ۔

یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں پہلی روایات کے خلاف ہے کیونکہ ان روایات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مذکورہ امور کے علاوہ خون کے حلال ہونے کو منع فرمایا البتہ یہ احتمال ہے کہ یہ روایات پہلی روایات کے لیے ناسخ ہوں تو ہم نے غور کیا کہ ہم اس بات پر دلالت کے لیے کوئی روایت پاتے ہیں۔

---

۶۷۵ - فَاِذَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ شَرِیْکٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْہُ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْہُ

تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیئے اسے کوڑے مارو اگر دوبارہ پیئے تو پھر کوڑے مارو اس کے بعد پیئے تو پھر کوڑے مارو، پھر اگر پیئے تو کوڑے مارو، راوی فرماتے ہیں اس سے کوڑے مارنا ثابت ہوا اور قتل کرنا موقوف

ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ قَالَ فَثَبَتَ الْجَلْدُ وَدُرِئَ الْقَتْلُ۔

ہوا۔

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ إِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ فَأُتِيَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَجَلَدَهُ وَوَضَعَ الْقَتْلَ عَنِ النَّاسِ۔

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت محمد بن منکدر نے ان سے بیان کیا کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کے بارے میں فرمایا اگر شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو تین بار ایسا کرو پھر چوتھی بار کے بارے میں فرمایا اسے قتل کر دو، پھر ایک شخص جس نے شراب پی تھی تین بار لایا گیا تو آپ نے اسے کوڑے مارے پھر چوتھی بار لایا گیا تو بھی کوڑے مارے اور لوگوں سے قتل کو اٹھا دیا۔

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت قبیصہ بن ذویب کعبی نے ان سے بیان کیا کہ انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے پھر انہوں نے حرف بحرف اس کی مثل بیان کیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقَتْلَ بِشُرْبِ الْخَمْرِ فِي الرَّابِعَةِ مَنْسُوْخٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ چوتھی بار شراب پینے کی وجہ سے قتل کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ روایات کے طریقے پر اس بات کا یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے۔

ثُمَّ عُدْنَا إِلَى النَّظَرِ فِي ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ مَا هُوَ فَرَأَيْنَا الْعُقُوْبَاتِ الَّتِيْ تَجِبُ بِانْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ مُخْتَلِفَةً فَمِنْهَا حَدُّ الزِّنَاءِ وَهُوَ الْجَلْدُ فِي غَيْرِ الْإِحْصَانِ فَكَانَ مَنْ زَنٰى وَهُوَ غَيْرُ مُحْصِنٍ فَحُدَّ ثُمَّ زَنٰى ثَانِيَةً كَانَ حَدُّهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ كَذٰلِكَ حَدُّهُ فِي الرَّابِعَةِ لَا يَتَغَيَّرُ عَنْ حَدِّهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَكَانَ مَنْ سَرَقَ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ فَحَدُّهُ قَطْعُ الْيَدِ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ ثَانِيَةً فَحَدُّهُ قَطْعُ الرِّجْلِ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ ثَالِثَةً فَفِي

پھر ہم نے اس سلسلے میں قیاس کی طرف رجوع کیا تاکہ معلوم کر سکیں کہ اس کی کیا صورت ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ حرمات کو توڑنے کی سزائیں مختلف ہیں ان میں سے ایک زنا کی حد ہے اور وہ غیر شادی شدہ کو سو کوڑے مارنا ہے تو جو غیر شادی شدہ زنا کا ارتکاب کرے اور اسے حد لگائی جائے پھر وہ دوسری بار زنا کرے تو اس کی سزا اسی طرح ہو گی پھر چوتھی بار بھی اس کی حد یہی ہو گی پہلی بار والی سزا (حد) تبدیل نہیں ہو گی۔ اسی طرح جو شخص ایسی چوری کرے جس میں ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے تو اس کی حد، ہاتھ کاٹنا ہے پھر اگر وہ دوسری بار چوری کرے تو اس کی سزا پاؤں کاٹنا ہے پھر تیسری بار چوری

حُكْمِهِ اخْتِلَافٌ بَيْنَ النَّاسِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ يُقْطَعُ يَدُهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ لَا يُقْطَعُ فَهٰذِهِ حُقُوقُ اللّٰهِ الَّتِي تَجِبُ فِيمَا دُونَ الْأَنْفُسِ۔

وَأَمَّا حُدُودُ اللّٰهِ الَّتِي تَجِبُ فِي الْأَنْفُسِ وَهِيَ الْقَتْلُ فِي الرِّدَّةِ وَالرَّجْمُ فِي الزِّنَاءِ إِذَا كَانَ الزَّانِي مُحْصَنًا فَكَانَ مَنْ زَنٰى مِمَّنْ قَدْ أَحْصَنَ رُجِمَ وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهِ أَنْ يَزْنِيَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَكَانَ مَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ قُتِلَ وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهِ أَنْ يَرْتَدَّ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

کرے تو اس کے حکم میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں (اس کا ہاتھ) نہ کاٹا جائے، یہ وہ حقوق ہیں جو نفس سے کم جنایت میں ہیں اور جو حقوق (سزائیں) نفس کے سلسلے میں واجب ہیں یعنی مرتد ہونے کی صورت میں قتل کرنا، زنا کی صورت میں رجم کرنا جب کہ زانی شادی شدہ ہو، تو جو شادی شدہ زنا کرے اسے رجم کیا جائے گا اور اس بات کا انتظار نہیں کیا جائے گا کہ وہ چار بار زنا کرے اور جو شخص اسلام سے پھر جائے اسے قتل کیا جائے گا اور اس بات کا انتظار نہیں کیا جائے گا کہ وہ چار بار مرتد ہو۔

وَأَمَّا حُقُوقُ الْآدَمِيِّينَ فَمِنْهَا أَيْضًا مَا يَجِبُ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ فَمِنْ ذٰلِكَ حَدُّ الْقَذْفِ فَكَانَ مَنْ قَذَفَ مَرَّاتٍ فَحُكْمُهُ فِيمَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِكُلِّ مَرَّةٍ مِنْهَا فَهُوَ حُكْمٌ وَاحِدٌ لَا يَتَغَيَّرُ وَلَا يَخْتَلِفُ مَا يَجِبُ فِي قَذْفِهِ إِيَّاهُ فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِقَذْفِهِ إِيَّاهُ فِي الْمَرَّةِ الْأُولٰى فَكَانَتِ الْحُدُودُ لَا تَتَغَيَّرُ فِي انْتِهَاكِ الْحُرَمِ وَحُكْمُهَا كُلُّهَا حُكْمٌ وَاحِدٌ كَمَا كَانَ مِنْهَا جُلِدَ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ فَحُكْمُهُ كَذٰلِكَ أَبَدًا وَمَا كَانَ مِنْهَا قُتِلَ قُتِلَ الَّذِي وَجَبَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْفِعْلُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهِ أَنْ يَتَكَرَّرَ فِعْلُهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

جہاں تک انسانوں کے حقوق کا تعلق ہے تو ان میں سے بھی بعض نفس سے کم میں واجب ہیں ان میں سے حد قذف ہے تو جو آدمی کسی بے گناہ پر کئی بار الزام لگائے تو ہر بار ایک ہی حکم ہو گا اس میں تبدیلی نہ ہو گی چوتھی بار قذف سے واجب ہونے والی سزا اور پہلی بار قذف سے واجب ہونے والی سزا ایک دوسرے سے مختلف نہ ہو گی تو شرعی احکام کی خلاف ورزی پر سزاؤں میں تبدیلی نہیں ہوتی ان کا ایک ہی حکم ہوتا تو جسے پہلی بار (جرم پر) کوڑے لگائے جائیں اسے (اس جرم پر) ہمیشہ کوڑے ہی لگائے جائیں گے اور جس کی سزا قتل ہے اسے اس کے جرم کی پاداش میں پہلی بار ہی قتل کیا جائے گا اور چار بار فعل کے پائے جانے کا انتظار نہیں کیا جائے گا

فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مَرَّةً فَحَدُّهُ الْجَلْدُ لَا الْقَتْلُ كَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا عُقُوبَتُهُ فِي شُرْبِهِ إِيَّاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَبَدًا كُلَّمَا شَرِبَهَا الْجَلْدُ لَا الْقَتْلُ وَلَا يَزِيدُ عُقُوبَتَهُ بِتَكَرُّرِ أَفْعَالِهِ كَمَا لَمْ يَزِدْ عُقُوبَةَ مَنْ وَصَفْنَا

تو جب بات اس طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کیا اور جو شخص ایک بار شراب پیئے اس کی سزا کوڑے ہیں قتل نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کی سزا ہمیشہ یہی ہو جب بھی شراب پیئے اس کو کوڑے مارے جائیں قتل نہ کیا جائے اور تکرار فعل سے سزا میں اضافہ نہ ہو جیسا کہ ان لوگوں کی سزا میں تکرار فعل سے اضافہ نہیں ہوتا جن

بِحَكُوْمِ اَفْعَالِهٖ فَهٰذَا الَّذِيْ وَصَفْنَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

کا ہم نے ذکر کیا تو یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا یہی قیاس ہے اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

بَابُ ۲۰۹ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُقْطَعُ فِيْهِ السَّارِقُ

کتنے مال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم تھی ۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت مالک بن انس، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت یونس فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابن وھب نے خبر دی کہ حضرت مالک نے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا ۔

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ سَرَقَ حَجَفَةً ثَمَنُهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ فَقَطَعَهٗ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے تین درہم مالیت کی ڈھال چوری کی تھی تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹا ۔

تَحْقِيْقُ مَسْئَلَةٍ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ حَجَفَةٍ قِيْمَتُهَا ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ فِيْهَا اَنَّهٗ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۸۳۔ فَاِذَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا صَالِحٌ اَبُوْ وَاقِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات کے مطابق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم تھی لیکن اس میں یہ بات نہیں کہ اس سے کم قیمت والی چیز پر ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا ہم نے اس سلسلے میں دیکھا (تو یوں مروی ہے)

حضرت عامر بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر ڈھال کی قیمت میں

فَعَلِمْنَا بِهٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّفَهُمْ عِنْدَ قَطْعِهٖ فِي الْمِجَنِّ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا قِيْمَتُهٗ اَقَلُّ مِنْ قِيْمَةِ الْمِجَنِّ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ السَّارِقَ يُقْطَعُ فِيْ هٰذَا الْمِقْدَارِ الَّذِيْ قَدَّرَهٗ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَهُوَ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَوْهُ مِنْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِيْمَا يُسَاوِيْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا۔

۶۸۴۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا

تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹتے وقت ان کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ ڈھال کی قیمت سے کم قیمت والی چیز کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

تو ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ چور کا ہاتھ صرف اس مقدار پر کاٹا جائے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ڈھال کی قیمت کے سلسلے میں مقرر فرمائی اور وہ تین درہم ہیں اس سے کم میں نہ کاٹا جائے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ چور کا ہاتھ صرف اس چیز کی چوری پر کاٹا جائے جو دس درہم کے برابر ہو یا اس سے زیادہ قیمت والی ہو۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ڈھال (کی

مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ قِیْمَۃُ الْمِجَنِّ الَّذِیْ قَطَعَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَشَرَۃَ دَرَاھِمَ۔

چوری) پر ہاتھ کاٹا اس کی قیمت دس درہم تھی۔

۶۸۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ قَالَا ثَنَا الْوَھْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابن اسحٰق، حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَۃُ ابْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَآءٍ عَنْ اَیْمَنَ الْحَبَشِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی مَا یُقْطَعُ فِیْہِ السَّارِقُ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ وَکَانَ یُقَوَّمُ یَوْمَئِذٍ دِیْنَارًا۔

حضرت ابن حبشی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کم ازکم جس چیز (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے وہ ڈھال کی قیمت ہے وہ فرماتے ہیں اور ان دنوں اس کی قیمت ایک دینار ہوتی تھی۔

۶۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَیْمَنَ بْنِ اُمِّ اَیْمَنَ عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِیْ حَجَفَۃٍ وَقُوِّمَتْ یَوْمَئِذٍ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا اَوْ عَشَرَۃَ دَرَاھِمَ۔

حضرت ایمن بن ام ایمن، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت (کے برابر چوری) پر کاٹا جائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم ہوتی تھی۔

فَلَمَّا اخْتُلِفَ فِیْ قِیْمَۃِ الْمِجَنِّ الَّذِیْ قَطَعَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُتِیْطَ فِیْ ذٰلِكَ فَلَمْ یُقْطَعْ اِلَّا فِیْمَا قَدْ اُجْمِعَ اَنَّ فِیْہِ وَفَآءً بِقِیْمَۃِ الْمِجَنِّ الَّتِیْ جَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِقْدَارًا لَا یُقْطَعُ فِیْمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهَا وَهِیَ عَشَرَۃٌ

توجب اس ڈھال کی قیمت میں اختلاف ہے جس کی چوری پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا تو اس میں احتیاط برتی جائے اور صرف اسی صورت میں ہاتھ کاٹا جائے جس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں اس ڈھال کی قیمت پوری ہو جاتی ہے جسے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدار قرار دیا اور اس سے کم پر نہ کاٹا جائے اور وہ

دَرَاهِمَ۔

وَقَالَ ذَهَبَ آخَرُوْنَ اِلٰى اَنَّهُ لَا يُقْطَعُ اِلَّا فِيْ اَرْبَعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

٦٨٨ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبُعِ الدِّيْنَارِ فَصَاعِدًا۔

قِيْلَ لَهُمْ لَيْسَ هٰذَا حُجَّةً اَيْضًا عَلٰى مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّهُ لَا يُقْطَعُ اِلَّا فِيْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ لِاَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّمَا اَخْبَرَتْ عَمَّا قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّهَا قَوَّمَتْ مَا قُطِعَ فِيْهِ فَكَانَتْ قِيْمَتُهُ عِنْدَهَا رُبُعَ دِيْنَارٍ فَجَعَلَتْ ذٰلِكَ مِقْدَارَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْهِ۔

٦٨٩ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

فَقَالُوْا هٰذَا اِخْبَارٌ مِّنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا ذَكَرْنَا عَنْهَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ مِنْ قَطْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا اِنَّمَا اَخَذَتْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ

(مقدار) دس درہم ہیں۔

کچھ دوسرے حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں کہ دینار کی چوتھائی یا اس سے زائد مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹتے تھے۔

ان سے کہا جائے گا کہ یہ (روایت) بھی ان لوگوں کے خلاف دلیل نہیں ہے جو کم از کم دس درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کے قائل ہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس چیز کی خبر دی جس کی چوری پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا تو ممکن ہے یہ اس بنیاد پر ہوگا کہ انہوں نے (حضرت ام المومنین نے) اس چیز کی قیمت لگائی جس پر ہاتھ کاٹا گیا تو ان کے نزدیک اس کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ تھا پس انہوں نے اسی کو وہ مقدار قرار دیا جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا۔

ان حضرات نے یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت عروہ اور حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ دینار کے چوتھے حصے یا زیادہ (کی چوری) پر کاٹا جائے۔

وہ حضرات فرماتے ہیں یہ ام المومنین کی طرف سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی خبر دینا ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ہم نے پہلی حدیث میں جو کچھ ان سے نقل کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد پر ہاتھ کاٹا ام المومنین نے اس بات کو اس لئے اختیار کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا وَقَّفَهَا
عَلَيْهِ عَلَى مَا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا مِنْ جِهَةِ
تَقْوِيْمِهَا لِمَا كَانَ قَطَعَ فِيْهِ.

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ لَوْلَمْ
يَخْتَلِفْ فِيْ ذٰلِكَ عَنْهَا
فَقَدْ رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي
الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ فَكَانَ ذٰلِكَ
إِخْبَارًا مِنْهَا عَنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا عَنْ قَوْلِهِ وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عِنْدَكُمْ
لَا يُقَادِبُ ابْنَ عُيَيْنَةَ فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِمَا
رَوَى وَتَدَعُوْنَ مَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ.

قَالُوْا فَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا
مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
كَمَا رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ.

۶۹۰- فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ
ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ
عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ يَدُ
السَّارِقِ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

قِيْلَ لَهُمْ كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٰذَا وَ
أَنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ مَخْرَمَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ
أَبِيْهِ حَرْفًا وَأَنَّ مَا رَوَى عَنْهُ مُرْسَلٌ وَأَنْتُمْ
لَا تَحْتَجُّوْنَ بِالْمُرْسَلِ.

۶۹۱- فَمِمَّا يَذْكُرُوْنَ مِمَّا يَنْفُوْنَ بِهِ سَمَاعَ
مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ
قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ خَالِهِ مُوْسَى بْنِ
سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ مَخْرَمَةَ بْنَ بُكَيْرٍ هَلْ سَمِعْتَ

نے ان کو اس بات سے آگاہ فرمایا جیسا کہ اس حدیث میں ہے اس وجہ سے نہیں کہ جس چیز پر ہاتھ کاٹا تھا ام المومنین نے خود اس کی قیمت لگائی۔

ان لوگوں کو کہا جائے گا کہ یہ اسی طرح ہوگا جس طرح تم نے ذکر کیا بشرطیکہ اس سلسلے میں ام المومنین سے مروی روایات میں اختلاف نہ ہو۔ ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ حدیث روایت کی ہے جسے ہم نے اس سے پچھلی فصل میں ذکر کیا اس میں ام المومنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی خبر دی ہے قول کی نہیں، اور تمہارے نزدیک یونس بن یزید، ابن عیینہ کا ہم پلہ نہیں تو کس طرح تم اس (یونس بن یزید) کی روایت سے استدلال کرتے ہو اور ابن عیینہ کی روایت کو چھوڑ دیتے ہو۔

وہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی بواسطہ حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے جس طرح اسے یونس بن یزید نے روایت کیا۔

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت مخرمہ اپنے والد سے وہ حضرت سلیمان بن یسار سے وہ حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ چور کا ہاتھ چار دیناروں یا اس سے زائد (کی چوری) میں ہی کاٹا جائے (کم پر نہ کاٹا جائے)

انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ تم اس حدیث سے کس طرح استدلال کرتے ہو حالانکہ تمہارے اپنے خیال کے مطابق مخرمہ نے اپنے باپ سے ایک حرف بھی نہیں سنا لہٰذا ان کی روایت مرسل ہے اور تم مرسل روایت سے استدلال نہیں کرتے۔

حضرت مخرمہ کو اپنے والد سے سماعت حاصل نہ ہونے کے بارے میں وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت ابن ابی مریم اپنے ماموں حضرت موسیٰ بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مخرمہ بن بکیر سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے والد سے کچھ سنا

مِنْ اَبِيْكَ شَيْئًا فَقَالَ لَا۔

٦٩٢ - قَالُوْا فَاِنَّهٗ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرَةَ كَمَا رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْهَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَيْضًا۔

٦٩٣ - وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

قِيْلَ لَهُمْ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى مَنْ هُوَ اَثْبَتُ مِنْ اَبَانٍ فَاَوْقَفَهٗ عَلٰى عَائِشَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٦٩٤ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ الْقَطْعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

٦٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا اَرْبَعَةٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَرْفَعُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَرُزَيْقُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَيْلِيُّ وَيَحْيَى وَعَبْدُ رَبِّهٖ اِبْنَا سَعِيْدٍ وَالزُّهْرِيُّ اَحْفَظُهُمْ كُلُّهُمْ اِلَّا اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى مَا قَدْ دَلَّ عَلَى الرَّفْعِ مَا نَسِيْتُ وَلَا طَالَ عَلَيَّ الْقَطْعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

٦٩٦ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا

ہے تو انہوں نے فرمایا نہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت عمرہ سے یحییٰ بن سعید نے بھی اسی طرح روایت کی ہے جس طرح اسے حضرت یونس بن یزید نے حضرت زہری سے اور انہوں نے حضرت ام المؤمنین سے روایت کیا

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ چار دینار یا اس سے زائد (مال کی چوری) پر کاٹا جائے۔

انہیں کہا جائے گا کہ اس حدیث کو حضرت ابان سے بھی زیادہ بااعتماد راوی نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا اور اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچایا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

حضرت مالک نے حضرت یحییٰ بن سعید سے اور انہوں نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہ تو زیادہ عرصہ گزرا اور نہ میں بھولی ہوں چار دیناروں اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹنا ہے۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے چار آدمیوں نے [illegible] حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے غیر مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں (وہ چار حضرات یہ ہیں) حضرت عبداللہ بن ابوبکر، حضرت زریق بن حکیم ایلی، حضرت سعید کے دونوں بیٹے حضرت یحییٰ اور عبد ربہ، حضرت زہری ان سب سے زیادہ حافظے والے ہیں مگر حضرت یحییٰ کی روایت میں ایک ایسا لفظ ہے جو اس حدیث کے مرفوع ہونے پر دلالت کرتا ہے وہ یہ کہ نہ میں بھولی ہوں اور نہ زیادہ عرصہ گزرا چار دیناروں اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹنا ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

فَكَانَ أَصْلُ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا رَوَاهُ عَنْهُ أَهْلُ الْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ لَا كَمَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ فَقَدْ عَادَ حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِلَى نَفْسِهَا إِمَّا لِتَقْوِيمِهَا مَا قَدْ خُولِفَ فِي تَقْوِيمِهِ وَإِمَّا لِتَوْقِيتِهَا مَا قَدْ خُولِفَ فِي تَوْقِيتِهِ وَلَمْ يَثْبُتْ فِيهِ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ.

وَأَمَّا مَا اسْتَدَلَّ بِهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَلَى أَنَّ حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا مِمَّا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْهَا مَرْفُوعٌ بِقَوْلِهَا مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيتُ **فَإِنَّ** ذَلِكَ عِنْدَنَا لَا دَلَالَةَ فِيهِ عَلَى مَا ذَكَرَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهَا فِي ذَلِكَ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيتُ مَا قَطَعَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا كَانَتْ قِيمَتُهُ عِنْدَهَا رُبُعَ دِينَارٍ وَقِيمَتُهُ عِنْدَ غَيْرِهَا أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَيَعُودُ مَعْنَى حَدِيثِهَا هَذَا إِلَى مَعْنَى مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ ذِكْرِهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيهِ وَمِنْ تَقْوِيمِهَا إِيَّاهُ بِرُبُعِ دِينَارٍ.

فَإِنْ قَالُوا فَقَدْ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِثْلَ مَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ

نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ چار دینار اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹنا ہے۔

تو حضرت یحییٰ کی حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے اصل روایت وہ ہے جسے ہم نے ذکر کیا اسے ان سے حضرت مالک اور ابن عیینہ جیسے حفظ و اعتماد والے حضرات نے روایت کیا یہ ابان بن یزید کی روایت کی طرح نہیں تو حضرت یحییٰ بن سعید کی بواسطہ حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ان کی ذات کی طرف لوٹ آئی یا تو اس چیز کی قیمت لگانے میں جس کی قیمت میں اختلاف کیا گیا (یعنی ڈھال کی قیمت) یا اس مقدار کے مقرر کرنے میں جس کے تقرر میں اختلاف کیا گیا اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ثابت نہیں (یعنی یہ حدیث مرفوع نہیں)

جہاں تک حضرت ابن عیینہ کے اس استدلال کا تعلق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عمرہ اور ان سے حضرت یحییٰ بن سعید کی روایت مرفوع ہے کیونکہ ام المومنین نے فرمایا نہ تو زیادہ وقت گزرا اور نہ ہی میں بھولی۔

تو ہمارے نزدیک اس میں اس مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی دینار قیمت کی چیز (چوری کرنے) پر ہاتھ کاٹا اس واقعہ کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور نہ ہی وہ بھولیں۔ ان کے نزدیک اس کی قیمت دینار کا چوتھائی تھی جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک اس کی قیمت زیادہ تھی تو اس حدیث کا مفہوم اس حدیث کے مفہوم کی طرف لوٹ گیا جسے ہم نے اس سے پہلے ان (ام المومنین) سے روایت کیا اور اس میں انہوں نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز (کی چوری) پر ہاتھ کاٹتے تھے اور انہوں نے اس کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ لگائی۔

اگر وہ کہیں کہ ابوبکر بن عمرو بن حزم نے بواسطہ حضرت عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا جو ابان بن یزید نے بواسطہ حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ

عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

عنہا سے روایت کیا۔

۶۹۷۔ وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ ثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کریں ابن الہاد، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا چور کے ہاتھ دینار کے چوتھے حصے یا اس زائد (کی چوری) کے علاوہ نہ کاٹے جائیں۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر، حضرت یزید بن ہاد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي ابْنُ الْهَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابن ہاد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن اسحاق، حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قِيلَ لَهُمْ قَدْ رُوِيَ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَى أُصُولِكُمْ أَنْ تُعَارِضُوا بِهٰذَا الْحَدِيثِ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ وَلَا مَا رَوَى يَحْيَى وَعَبْدُ رَبِّهِ ابْنَا سَعِيدٍ لِأَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ لَيْسَ لَهُ مِنَ الْإِتْقَانِ وَلَا مِنَ الْحِفْظِ مَا لِوَاحِدٍ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَلَا لِمَنْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ

ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جیسے تم نے ذکر کیا اسی طرح مروی ہے لیکن تم اس حدیث کو حضرت زہری کی روایت اور حضرت سعید کے دونوں بیٹوں حضرت یحییٰ اور حضرت عبدربہ کی روایت کے مقابلے میں پیش نہیں کرسکتے کیونکہ حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو وہ حفظ و اعتماد حاصل نہیں ہے جو ان حضرات میں سے کسی ایک کو حاصل ہے نیز جن حضرات نے یہ حدیث حضرت ابوبکر بن محمد سے روایت

أَيْضًا عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عِنْدَكُمْ مِنَ الْإِتْقَانِ لِلرِّوَايَةِ وَالْحِفْظِ مَا لِمَنْ رَوَى حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ وَيَحْيَى وَعَبْدِ رَبِّهِ ابْنَيْ سَعِيدٍ عَنْهُمْ۔

۷۰۱۔ **وَقَدْ** خَالَفَ أَيْضًا أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ فِيمَا رَوَى عَنْ عَمْرَةَ مِنْ هٰذَا ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ۔

۷۰۲۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

وَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا زُرَيْقُ بْنُ حَكِيمٍ فَرَوَاهُ عَنْ عَمْرَةَ مِثْلَ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَيَحْيَى وَعَبْدُ رَبِّهِ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ كَثْرَةِ الرُّوَاةِ فَإِنَّ مَنْ رَوَى حَدِيثَ عَمْرَةَ عَنْهَا بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ عَنْهَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَكْثَرُ عَدَدًا وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ الْإِتْقَانِ فِي الرُّوَاةِ وَالْحِفْظِ فَإِنَّ لِمَنْ رَوَى حَدِيثَ عَمْرَةَ عَنْهَا مِنْ يَحْيَى وَعَبْدِ رَبِّهِ مِنَ الْإِتْقَانِ فِي الرِّوَايَةِ وَالضَّبْطِ لَهَا مَا لَيْسَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ۔

فَإِنْ قَالُوا قَدْ رَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرَةَ مِثْلَ مَا رَوَاهُ عَنْهَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ۔

۷۰۳۔ **فَذَكَرُوا** فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ

کی اور وہ ابن ہاد اور محمد بن اسحٰق ہیں تمہارے نزدیک یہ حضرات حفظ و اعتماد میں ان حضرات کے ہم پلہ نہیں ہیں جنہوں نے حضرت زہری، یحییٰ بن سعید اور عبد ربہ بن سعید کی حدیث روایت کی ہے۔

نیز حضرت ابوبکر بن محمد کے بیٹے حضرت عبداللہ بن ابوبکر نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے سلسلے میں ان کی (باپ کی) مخالفت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر، حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاتھ کاٹنا، دینار کے چوتھائی اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہے۔

اس سلسلے میں حضرت زریق بن حکیم نے بھی ان کی مخالفت کی ہے انہوں نے حضرت عمرہ سے اس کی مثل روایت کیا جو حضرت عبداللہ بن ابوبکر، یحییٰ، اور عبد ربہ نے ان (حضرت عمرہ) سے روایت کیا (امام طحاوی) فرماتے ہیں اگر یہ حکم روایات کی کثرت کے اعتبار سے اختیار کیا جائے تو حضرت عمرہ کی حدیث جن حضرات نے حضرت ابوبکر بن محمد کی روایت کے خلاف روایت کی ہے ان کی تعداد زیادہ ہے اور اگر راویوں کے حفظ و اعتماد کا اعتبار کیا جائے تو حضرت یحییٰ اور عبد ربہ وغیرہ جنہوں نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی ہے انہیں حفظ و اعتماد میں وہ مقام حاصل ہے جو حضرت ابوبکر بن محمد کو حاصل نہیں ہے۔

اگر وہ کہیں کہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابوبکر بن محمد کی روایت کی مثل روایت کیا ہے۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کریں حضرت جعفر بن ربیعہ حضرت علاء بن اسود بن حارثہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور کثیر بن جنش سے روایت کرتے ہیں کہ ہاتھ کاٹنے کے سلسلے میں ان کا اختلاف ہوا

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَثِيرِ بْنِ خُنَيْسٍ أَنَّهُمْ تَنَازَعُوا فِي الْقَطْعِ فَدَخَلُوا عَلَى عَمْرَةَ يَسْأَلُونَهَا فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ.

تو وہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے کہ ان سے پوچھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کے چوتھے حصے (یا زائد) میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

قِيلَ لَهُمْ أَمَّا أَبُو سَلَمَةَ فَلَا نَعْلَمُ يَحْيَى بْنَ رَبِيعَةَ مِنْهُ سَمَاعًا وَلَا نَعْلَمُهُ لَقِيَهُ أَصْلًا فَكَيْفَ يَجُوزُ لَكُمْ أَنْ تَحْتَجُّوا بِمِثْلِ هٰذَا عَلَى مُخَالِفِيكُمْ وَتُعَارِضُوا بِهِ مَا قَدْ رَوَاهُ عَنْ عَمْرَةَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَا.

ان حضرات کو کہا جائے گا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ یحییٰ بن ربیعہ کو حضرت ابو سلمہ سے سماع حاصل ہو اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ انہوں نے ان سے ملاقات کی ہو تو یہ کیسے جائز ہے کہ تم اس قسم کی روایت سے اپنے مخالفین کے خلاف دلیل پیش کرو اور اس کے ساتھ اس روایت کا مقابلہ کرو جو حضرت عمرہ سے ان حضرات نے نقل کی جن کا ہم نے ذکر کیا۔

وَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِحَدِيثِ الزُّهْرِيِّ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

اور اگر وہ اس سلسلے میں حضرت زہری کی روایت سے استدلال کریں حضرت سفیان، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کے چوتھائی حصے یا اس سے زیادہ (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے۔

۵۰۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ الْيَدُ إِذَا سَرَقَ رُبْعَ دِينَارٍ قُطِعَ.

حجاج بن منہال، حضرت سفیان سے وہ حضرت زہری سے وہ حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چور دینار کا چوتھائی حصہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۵۰۰۶ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

حضرت ابراہیم بن سعد، حضرت زہری سے وہ حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے۔

قِيلَ لَهُمْ قَدْ رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيثَ

انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم نے یہ حدیث

عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ مِمَّا مَعْنَاهُ خِلَافُ هٰذَا الْمَعْنٰى وَهُوَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبُعِ الدِّيْنَارِ فَصَاعِدًا۔

فَلَمَّا اضْطَرَبَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَاخْتُلِفَ عَنْ غَيْرِهٖ عُمْرَةَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ فَلَمْ يَجِبِ الْحُجَّةُ بِشَيْءٍ مِّنْهُ اِذَا كَانَ بَعْضُهٗ يَنْفِيْ بَعْضًا وَرَجَعْنَا اِلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ فَاَجْمَعُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَعْنِ بِذٰلِكَ كُلَّ سَارِقٍ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا عَنٰى بِهٖ خَاصًّا مِّنَ السُّرَّاقِ لِمِقْدَارٍ مِّنَ الْمَالِ مَعْلُوْمٍ فَلَا يَدْخُلُ فِيْمَا قَدْ اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنٰى بِهٖ خَاصًّا اِلَّا مَا قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنَاهُ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ عَنٰى سَارِقَ الْعَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ سَارِقِ مَا هُوَ دُوْنَهَا فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ مِمَّنْ عَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ قَوْمٌ لَيْسَ هُوَ مِنْهُمْ فَلَمْ يَجُزْ لَنَا لَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ اَنْ نَشْهَدَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّهٗ عَنٰى مَا لَمْ يُجْمِعُوْا اَنَّهٗ عَنَاهُ وَجَازَ لَنَا اَنْ نَشْهَدَ فِيْمَا اَجْمَعُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَنَاهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهٗ عَنَاهُ فَجَعَلْنَا سَارِقَ الْعَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ فَمَا فَوْقَهَا دَاخِلًا فِي الْاٰيَةِ فَقَطَعْنَاهُ بِهَا وَجَعَلْنَا سَارِقَ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ خَارِجًا مِّنَ الْاٰيَةِ فَلَمْ نَقْطَعْهُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَ

اسی باب میں بواسطہ ابن عیینہ، حضرت ابن زہری سے لفظاً اور معناً اس کے خلاف روایت کی ہے وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار کی چوتھائی اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹتے تھے۔

تو جب حضرت زہری کی روایت میں اضطراب ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور دوسرے حضرات نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے اس کے خلاف روایت کیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا تو یہ تمام بحث ختم ہوگئی اور ان روایات میں سے کسی کے ساتھ بھی استدلال لازم نہ ہوا کیونکہ بعض، بعض کی نفی کرتی ہیں اور ہم نے قرآن پاک میں ارشاد خداوندی کی طرف رجوع کیا وہ یہ ہے "چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹو یہ ان کے عمل کا بدلہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے" اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا چور مراد نہیں لیا بلکہ ایک خاص معلوم مقدار کی چوری کرنے والے لوگ مراد ہیں لہٰذا ان کے اس اجماع میں کہ یہاں خاص چور مراد ہیں یہی لوگ داخل ہوں گے جن پر اجماع ہے اور اس بات پر بھی ان کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دس درہم کی چوری کرنے والا مراد لیا ہے اس سے کم قیمت کا مال چوری کرنے والے کے بارے میں ان کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ ان لوگوں میں شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے مراد لئے ہیں اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں وہ ان میں شامل نہیں تو جب اس میں ان کا اختلاف ہے تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ بغیر اجماع فقہاء کے ہم انہیں اللہ تعالیٰ کی مراد میں شامل کرنے کی گواہی دیں اور یہ بات جائز ہے کہ جس پر ان کا اجماع ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مراد ہیں، ان کے مراد خداوندی ہونے پر ہم گواہی دیں پس ہم نے دس درہم اور اس سے زائد (قیمت کا) مال چوری کرنے والے کو آیت میں شامل کیا اور اس پر ہاتھ کاٹنے کا حکم لگایا اور دس درہم سے کم مال کے چور کو آیت سے خارج کرتے ہوئے اس کا ہاتھ نہیں کاٹیں گے یہ حضرت

مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ -
وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَطَاءٍ وَّعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ -

۷۰۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي الدِّيْنَارِ اَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ -

۷۰۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كَانَ قَوْلُ عَطَاءٍ عَلٰى قَوْلِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ -

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔
یہی بات ابن مسعود، حضرت عطاء اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

حضرت قاسم بن عبد الرحمن سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دینار یا دس درھم (کی چوری) پر ہی ہاتھ کاٹا جائے۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاء کا قول بھی حضرت عمرو بن شعیب کے قول کی طرح ہے کہ دس درہموں سے کم (مال کی چوری) پر ہاتھ نہ کاٹا جائے اور تمام تعریفیں، تمام جہانوں کے پالنہار کے لیے ہیں۔

بَابُ الْاِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ الَّتِيْ تُوْجِبُ الْقَطْعَ

چوری کا اقرار جس سے ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے

۷۰۹- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ بِسَارِقٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ هٰذَا سَرَقَ فَقَالَ مَا اِخَالُهُ سَرَقَ فَقَالَ السَّارِقُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ ثُمَّ ائْتُوْنِيْ بِهٖ فَقُطِعَ ثُمَّ حُسِمَ ثُمَّ اُتِيَ بِهٖ فَقَالَ تُبْ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ تُبْتُ اِلَى اللهِ فَقَالَ تَابَ اللهُ عَلَيْكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا "میں اسے چوری کرنے والا گمان نہیں کرتا" چور نے کہا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! میں نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اس کا ہاتھ کاٹو پھر اسے کھولتے ہوئے تیل میں داغو اس کے بعد میرے پاس لاؤ۔[1] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسے لے جایا گیا ہاتھ کاٹنے اور داغنے کے بعد پھر اسے لایا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو اس نے کہا میں نے بارگاہ خداوندی میں توبہ کی، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی۔

۷۱۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ

حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان رضی اللہ عنہ

---

[1] ہاتھ کاٹنے کے بعد کھولتے ہوئے تیل میں اس کو داغنے سے خون بند ہو جاتا ہے۔

ثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ۔

حضرت سفیان ، حضرت یزید بن خصیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَیْجٍ یُحَدِّثُ اَنَّ یَزِیْدَ بْنَ خُصَیْفَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

حضرت ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ یزید بن خصیفہ نے انہیں بتایا انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ سَمُرَۃَ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ سَرَقْتُ جَمَلًا بَنِیْ فُلَانٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَنَا فَقَدْنَا جَمَلًا لَنَا فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ یَدُہٗ قَالَ ثَعْلَبَۃُ اَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِ حِیْنَ قُطِعَتْ یَدُہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ طَھَّرَنِیْ مِنْکِ اَرَادَ اَنْ یُدْخِلَ جَسَدِی النَّارَ ۔

حضرت عبدالرحمن بن ثعلبہ انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بنو فلاں کا اونٹ چوری کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا بھیجا انہوں نے عرض کیا ہمارا اونٹ گم ہوگیا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا حضرت ثعلبہ فرماتے ہیں میں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں جب اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو وہ کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے میرے جسم کو جہنم میں داخل ہونے سے پاک کر دیا (بچالیا)

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

الرَّجُلَ إِذَا أَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ مَرَّةً وَاحِدَةً قُطِعَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ وَمِنْهُمْ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالُوا لَا تُقْطَعُ حَتّٰى يُقِرَّ مَرَّتَيْنِ۔

۴۱۷۔ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ الزُّبَيْرِيُّ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلٰى أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ الْمَتَاعُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْهُ بِإِقْرَارِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً حَتّٰى أَقَرَّ ثَانِيَةً فَهٰذَا أَوْلٰى مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ فِيهِ زِيَادَةً عَلٰى مَا فِي الْأَوَّلِ۔

ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص چوری کرنے کا ایک بار اقرار کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) روایت سے استدلال کیا ہے حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ بھی اسی مسلک والوں میں شامل ہیں

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی ان میں شامل ہیں وہ فرماتے جب تک دو بار اقرار نہ کرے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت ابو مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا جس نے (چوری کا) اعتراف کیا لیکن اس کے پاس سامان نہ پایا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں خیال نہیں کرتا کہ تم نے چوری کی ہو اس نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین بار اس پر یہی بات لوٹائی اس نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ (میں نے چوری کی ہے) تو آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر اسے لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، کہو "میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں" اس نے کہا "میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں پھر آپ نے (بارگاہ خداوندی میں) عرض کیا اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ایک بار اقرار کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا حتیٰ کہ اس نے دوبارہ اقرار کیا پس یہ حدیث پہلی حدیث سے اولیٰ ہے کیونکہ اس میں پہلی کی نسبت اضافہ ہے۔

وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَحَدُهُمَا قَدْ نَسَخَ الْآخَرَ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ فَوَجَدْنَا السُّنَّةَ قَدْ قَامَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُقِرِّ بِالزِّنَاءِ أَنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعًا وَأَنَّهُ لَمْ يَرْجُمْهُ بِإِقْرَارِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَأَخْرَجَ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْإِقْرَارِ بِحُقُوْقِ الْآدَمِيِّيْنَ الَّتِي يُقْبَلُ فِيهَا الْإِقْرَارُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَرَدَّ حُكْمَ الْإِقْرَارِ بِذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهِ فَكَمَا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ غَيْرَ مَقْبُوْلَةٍ إِلَّا مِنْ أَرْبَعَةٍ فَكَذٰلِكَ جَعَلَ الْإِقْرَارَ بِهِ لَا يُوجِبُ الْحَدَّ إِلَّا بِإِقْرَارِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ أَيْضًا لِذٰلِكَ يُرَدُّ إِلَى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهَا فَكَمَا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ لَا يَجُوزُ إِلَّا مِنَ اثْنَيْنِ فَكَذٰلِكَ الْإِقْرَارُ بِهَا لَا يُقْبَلُ إِلَّا مَرَّتَيْنِ۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو منسوخ کیا ہو جب اس بات کا احتمال ہے تو ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا تو ہم نے زنا کا اقرار کرنے والے کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو یوں پایا کہ آپ نے اسے چار بار واپس کیا اور ایک بار اقرار کرنے پر اسے رجم نہیں فرمایا اور اسے (ان) انسانی حقوق سے جن میں ایک بار کا اقرار مقبول ہوتا ہے خارج کر دیا اور اس اقرار کے حکم کو گواہی کے حکم کی طرف لوٹا دیا تو جس طرح اس کے خلاف چار سے کم گواہوں کی گواہی مقبول نہیں زنا کے اقرار کو بھی اسی طرح قرار دیا گیا کہ جب تک چار بار اقرار نہ ہو حد واجب نہ ہو گی تو اس سے ثابت ہوا کہ چوری کے اقرار کو بھی اس کی گواہی کی طرف لوٹایا جائے گا تو جس طرح اس کے خلاف دو سے کم کی گواہی قبول نہیں اسی طرح اقرار بھی دو بار ہو گا تب قبول کیا جائے گا۔

وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ جَمِيعًا لَمَّا رَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُقِرِّ بِالزِّنَاءِ لَمَّا هَرَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خَلَّيْتُمْ سَبِيْلَهُ۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ ان سب راویوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زنا کا اقرار کرنے والے کے بارے میں روایت کیا کہ جب وہ بھاگ کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا تم نے اس کا راستہ چھوڑ کیوں نہ دیا۔

فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ عَلَى أَنَّ رُجُوْعَهُ مَقْبُوْلٌ وَاسْتَعْمَلُوْا ذٰلِكَ فِي سَائِرِ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلُوْا مَنْ أَقَرَّ بِهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبِلَ رُجُوْعَهُ وَلَمْ يَخُصُّوا الزِّنَاءَ بِذٰلِكَ دُوْنَ سَائِرِ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَكَذٰلِكَ لَمَّا جُعِلَ الْإِقْرَارُ فِي الزِّنَاءِ لَا يُقْبَلُ إِلَّا بِعَدَدِ مَا يُقْبَلُ عَلَيْهِ مِنَ الْبَيِّنَةِ

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک اس کا رجوع مقبول ہے اور انہوں نے تمام حدود میں اس بات پر عمل کیا نیز انہوں نے بتایا کہ جو شخص اقرار کر کے رجوع کرے تو اس کا رجوع قبول کیا جائے گا انہوں نے اس بات کو باقی حدود کو چھوڑ کر صرف زنا کے ساتھ خاص نہیں کیا تو اسی طرح جب زنا کے اقرار میں وہی تعداد معتبر ہے جو گواہی کے لیے قبول کی جاتی ہے تو تمام

اَنَّهٗ لَا يُقْبَلُ الْاِقْرَارُ بِسَائِرِ حُدُوْدِ اللّٰهِ اِلَّا بِعَدَدِ مَا يُقْبَلُ عَلَيْهَا مِنَ الْبَيِّنَةِ۔

فَاَدْخَلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا عَلٰى اَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لَوْ كَانَ لَا يُقْطَعُ فِي السَّرِقَةِ حَتّٰى يُقِرَّ بِهَا سَارِقُهَا مَرَّتَيْنِ لَكَانَ اِذَا اَقَرَّ اَوَّلَ مَرَّةٍ صَارَ مَا اَقَرَّ بِهٖ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْقَطْعُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ السَّارِقُ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِاَخْذِهٖ اِيَّاهُ دَيْنًا۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا لِاَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَوْ لَزِمَ ذٰلِكَ اَبَا يُوْسُفَ فِي السَّرِقَةِ لَلَزِمَ مُحَمَّدًا مِثْلُهٗ فِي الزِّنَاءِ اَيْضًا اِذَا كَانَ الزَّانِيْ فِيْ قَوْلِهِمْ لَا يُحَدُّ فِيْمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهِ مَهْرٌ كَمَا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَوْ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِلَّةُ الَّتِي احْتَجَّ بِهَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَبِيْ يُوْسُفَ يَجِبُ بِهَا فَسَادُ قَوْلِ اَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الْاِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ لَلَزِمَ مُحَمَّدًا مِثْلُ ذٰلِكَ فِي الْاِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمَّا اَقَرَّ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ حَدٌّ وَقَدْ اَقَرَّ بِوَطْىٍ لَا يُحَدُّ فِيْهِ بِذٰلِكَ الْاِقْرَارِ

فَوَجَبَ عَلَيْهِ مَهْرٌ

فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُحَدَّ فِيْ وَطْىٍ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهِ مَهْرٌ فَاِذَا كَانَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ فِي الْاِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ فَكَذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ فِي الْاِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ۔

حدود میں اسی طرح اتنی بار کا اقرار مقبول ہوگا جتنی گواہی ضروری ہے۔

اس سلسلے میں حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر اعتراض کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر چور کا ہاتھ اس وقت تک نہ کاٹا جائے جب تک وہ دو بار اقرار نہ کرے تو جب وہ پہلی بار اقرار کرے گا تو یہ مال اس پر قرض ہو جائے گا اور اس کے بعد اس کا ہاتھ کاٹنا جائز نہ ہوگا کیونکہ جو چیز اس کے لینے سے اس پر قرض ہو گئی اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حق میں ہماری دلیل یہ ہے کہ اگر یہ بات چوری کے سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر لازم آتی ہے تو زنا کے سلسلے میں اسی قسم کی بات حضرت امام محمد رحمہ اللہ پر بھی لازم آئے گی کیونکہ جب زانی پر مہر لازم ہوگا تو اس صورت میں بالاتفاق حد واجب نہ ہوگی جس طرح چوری میں قرض ہو جانے کی صورت میں اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جاتا پس اگر اس علت کی وجہ سے جس سے حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف استدلال کیا ہے چوری کے اقرار کے سلسلے میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کا فساد لازم آتا ہے تو زنا کے اقرار کے سلسلے میں حضرت امام محمد رحمہ اللہ پر بھی یہی بات لازم ہوگی کیونکہ جب اس نے ایک بار زنا کا اقرار کیا تو حد واجب نہ ہوگی اور اس نے ایسی وطی کا اقرار کر چکا ہے جس کی وجہ سے حد واجب نہیں پس اس پر مہر لازم ہوگا اب جس وطی سے مہر واجب ہو گیا اس کی وجہ سے حد واجب نہ ہو گی تو جب زنا کے اقرار کی صورت میں یہ بات (ایک بار اقرار سے حد کا ساقط ہونا) امام محمد کے خلاف حجت نہیں تو چوری کے اقرار کے سلسلہ میں یہ بات امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف بھی حجت نہیں ہوگی۔

وَقَدْ رَدَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي أَقَرَّ عِنْدَهُ بِالسَّرِقَةِ مَرَّتَيْنِ ۔

۷۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا أَقَرَّ عِنْدَهُ بِسَرِقَةٍ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ قَدْ شَهِدْتَ عَلٰى نَفْسِكَ شَهَادَتَيْنِ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَعُلِّقَهَا فِي عُنُقِهِ أَفَلَا تَرٰى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَدَّ حُكْمَ الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ إِلٰى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهَا فِي عَدَدِ الشُّهُودِ فَكَذٰلِكَ الْإِقْرَارُ بِحُدُودِ اللّٰهِ كُلِّهَا لَا يُقْبَلُ فِي ذٰلِكَ إِلَّا بِعَدَدِ مَا يُقْبَلُ مِنَ الشُّهُودِ عَلَيْهَا ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس شخص کو جس نے آپ کے پاس چوری کا اقرار کیا دو بار لوٹا دیا ر یعنی دو بار اقرار کرایا)

حضرت قاسم بن عبد الرحمن اپنے والد سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک شخص نے چوری کا دو بار اقرار کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اپنے نفس کے خلاف دو بار گواہی دی ہے راوی فرماتے ہیں پھر آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے چوری کے اقرار کے سلسلے میں گنتی کا حکم گواہی کے حکم کی طرف لوٹا دیا اللہ تعالیٰ کی تمام حدود میں اسی طرح ہو گا اور اتنی بار کا اقرار ہی قبول ہو گا جتنے لوگوں کی گواہی قبول کی جاتی ہے۔

بَابُ ۲۱۱ الرَّجُلِ يَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ فَلَا يَرُدُّهُ هَلْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ قَطْعٌ أَمْ لَا

ادھار لئے ہوئے زیورات واپس نہ کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ وَلَا تَرُدُّهُ قَالَ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ ۔

۷۱۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِجَالٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت معمر سے مروی ہے وہ حضرت زہری سے وہ حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت زیورات ادھار کے طور پر لیتی اور پھر واپس نہ کرتی اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں ایک مخزومیہ عورت بطور ادھار سامان لیتی اور اس کا انکار کر دیتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس کے گھر والے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سفارش کے لیے گفتگو کی حضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ أُسَامَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُسَامَةُ أَلَا أَرَاكَ تُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَقَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُ إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ قَطَعُوْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقَطَعَ يَدَ الْمَخْزُوْمِيَّةِ.

اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ نے فرمایا اے اسامہ! کیا میں نہیں دیکھتا کہ تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ جب ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا تو آپ نے مخزومیہ عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔

تَحْقِيْقُ مَسْئَلَةٍ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنِ اسْتَعَارَ شَيْئًا فَجَحَدَهُ وَجَبَ أَنْ يُقْطَعَ فِيْهِ وَكَانَ عِنْدَهُمْ بِذٰلِكَ فِيْ مَعْنَى السَّارِقِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُقْطَعُ وَيُضَمَّنُ.

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رَوَاهُ مَعْمَرٌ كَمَا ذَكَرُوْا وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ فَزَادَ فِيْهِ أَنَّ تِلْكَ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ فَلَا تَرُدُّهُ سَرَقَتْ فَقَطَعَهَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَرِقَتِهَا.

۷۱۷- فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص کوئی چیز ادھار کے طور پر لے پھر اس کا انکار کر دے تو اس کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے اور ان کے نزدیک یہ چور کے معنیٰ میں ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جائے البتہ اس کا تاوان لیا جائے۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کو حضرت معمر نے روایت کیا جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا لیکن ان کے علاوہ کچھ دوسرے حضرات نے بھی اضافہ کے ساتھ روایت کیا کہ جو عورت زیورات ادھار لے کر واپس نہیں دیتی تھی اس نے چوری کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹا۔

اس سلسلے یوں مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عہد رسالت میں فتح مکہ کے زمانے میں ایک عورت نے چوری کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ

زَمَنَ الْفَتْحِ فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُقْطَعَ فَكَلَّمَهُ فِيْهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ اُسَامَةُ اِسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ النَّاسَ مَنْ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا۔

وسلم سے بات چیت کی تو آپ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہوگیا اور فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے بخشش طلب کیجئے جب شام کا وقت ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جیسا کہ اس کے لائق ہے پھر فرمایا اما بعد! تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ جب ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر حضرت فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا پھر اس چوری کرنے والی عورت کے بارے میں حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

۷۱۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَاهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ قریش کو ایک چوری کرنے والی مخزومیہ عورت کے معاملے نے پریشان کیا تو انہوں نے (ایک دوسرے) کہا کہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بات کرنے کی کسے جرأت ہو سکتی ہے تو (بعض نے جواباً) کہا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون شخص اس بات کی جرأت کر سکتا ہے؟ پھر انہوں نے (راوی نے) اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْقَطْعَ كَانَ بِخِلَافِ الْمُسْتَعَارِ الْمَجْحُوْدِ۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اس چیز پر ہاتھ نہیں کاٹا گیا جو بطور ادھار لی گئی اور پھر اس کا انکار کر دیا گیا۔

۷۱۹- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدْفَعُ الْقَطْعَ فِي الْخِيَانَةِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

خیانت کی صورت میں ہاتھ نہ کاٹنے کے بارے میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنے والے مال اُچکنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ وَلَا عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَلْخِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِجَالٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

والے اور لوٹنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

حضرت مکی بن ابراہیم بلخی فرماتے ہیں ہم سے ابن جریج نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مغیرہ بن مسلم، حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا كَانَ الْخَائِنُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّارِقِ وَاَحْكَمَتِ السُّنَّةُ اَمْرَ السَّارِقِ الَّذِيْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَطْعُ اَنَّهُ الَّذِيْ سَرَقَ مِقْدَارًا مِنَ الْمَالِ مَعْلُوْمًا مِنْ حِرْزٍ وَكَانَ الْمُسْتَعِيْرُ اَخَذَ الْمَالَ الْمُسْتَعَارَ مِنْ غَيْرِ حِرْزٍ ثَبَتَ اَنَّهٗ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ لِعَدَمِ الْحِرْزِ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِمَّا صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

تو جب خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اور چور کے درمیان فرق کیا اور محکم سنت سے ثابت ہے کہ جس چور کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے اس سے وہ چور مراد ہے جو مال کی ایک معلوم مقدار کسی کی حفاظت سے پوری کرے جبکہ ادھار لینے والے نے ادھار مال، محفوظ مقام سے حاصل نہیں کیا تو چونکہ وہ مال محفوظ نہ تھا لہٰذا اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا تو روایات کے معانی کی تصحیح کے سلسلے میں یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ ۲۱۲ سَرِقَةِ الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ

پھل اور شگوفہ کی چوری

۷۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهٗ فِيْ حَائِطِ سَيِّدِهٖ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهٗ فَوَجَدَهٗ فَاسْتَعْدٰى عَلٰى

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے کسی شخص کے باغ سے کھجور کی شاخ چوری کر کے اپنے مالک کے باغ میں گاڑ دی شاخ کا مالک اپنی شاخ تلاش کرتے ہوئے نکلا اور اس غلام کو پا لیا وہ اسے مروان بن حکم کے پاس لے گیا مروان نے غلام کو قید خانے میں ڈال دیا اور اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا غلام کا مالک حضرت رافع بن خدیج کے پاس چلا گیا انہوں نے

الْعَبْدِ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَسَجَنَ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخَذَ غُلَامِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِيَ إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى مَعَهُ رَافِعٌ حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ فَقَالَ أَخَذْتَ عَبْدًا لِهَذَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ بِهِ قَالَ أَرَدْتُ قَطْعَ يَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ -

۳۲۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَجَاءَ بِهِ فَغَرَسَهُ فِي مَكَانٍ آخَرَ فَأُتِيَ بِهِ مَرْوَانُ فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَهُ فَشَهِدَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ وَلَا مِنَ الْكَثَرِ سَوَاءٌ عِنْدَهُمْ أُخِذَ مِنْ حَائِطِ صَاحِبِهِ أَوْ مَنْزِلِهِ بَعْدَ مَا قُطِعَ وَأُحْرِزَ فِيهِ وَقَالُوا لَا قَطْعَ أَيْضًا فِي جَرِيدِ النَّخْلِ وَلَا فِي خَشَبِهِ لِأَنَّ رَافِعًا لَمْ يَسْأَلْ عَنْ قِيمَةِ مَا كَانَ فِي الْوَدِيَّةِ

بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں اور شگوفوں (کی چوری) پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اس شخص نے عرض کیا کہ مروان بن حکم نے میرے غلام کو پکڑ رکھا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اس کے پاس جائیں اور جو کچھ آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسے بتائیں چنانچہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ تشریف لے گئے مروان کے پاس پہنچے تو فرمایا تم نے اس کا غلام پکڑا ہوا ہے اس نے کہا "جی ہاں" فرمایا اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا؟ اس نے کہا میں اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہوں حضرت رافع نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا پھلوں اور شگوفوں پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے چنانچہ مروان کے حکم پر غلام کو چھوڑ دیا گیا۔

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان، اپنے چچا حضرت واسع بن حبان سے روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام نے کسی شخص کے باغ سے شاخ چوری کر کے دوسری جگہ گاڑ دی وہ شخص (مالک) مروان کے پاس آیا مروان نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں اور شگوفوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ پھلوں اور شگوفوں کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے چاہے وہ کسی کے باغ سے چوری کرے یا اس کے گھر سے جبکہ اس نے کاٹ کر گھر میں محفوظ کر لیا ہو وہ فرماتے ہیں کھجور کی شاخ اور لکڑی میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے کیونکہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے نہ تو اس مسروقہ

الْمَسْرُوْقَةِ مِنَ الْجَرِيْدِ وَلَا عَنْ قِيْمَةِ جُذُوْعِهَا وَدَرَءَ الْقَطْعَ عَنِ السَّارِقِ فِيْ ذٰلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِيْ كَثَرٍ وَّهُوَ الْجُمَّارُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهُ لَا قَطْعَ فِي الْجُمَّارِ وَلَا فِيْمَا يَكُوْنُ عِنْدَهُ مِنَ الْجَرِيْدِ وَالْخَشَبِ وَالثَّمَرِ **وَمِمَّنْ** قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ حَكَاهُ رَافِعٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ وَهُوَ عَلَى الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ الْمَاخُوْذَيْنِ مِنَ الْحَوَائِطِ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِحِرْزٍ لِّمَا فِيْهَا فَاَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ اُحْرِزَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ سَائِرِ الْاَمْوَالِ وَيَجِبُ الْقَطْعُ عَلٰى مَنْ سَرَقَ مِنْ ذٰلِكَ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يَجِبُ الْقَطْعُ فِيْهِ۔

۷۲۴۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ لَا قَطْعَ فِيْهِ اِلَّا مَا اٰوَاهُ الْجَرِيْنُ وَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلِهٖ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ۔

۷۲۵۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اَيْضًا۔

فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

شاخ کی قیمت پوچھی اور نہ ہی تنے کی قیمت، اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کے سبب حد کو دور کر دیا کہ شگوفے کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ کھجور کے گودے میں ہاتھ کاٹنا نہیں اسی طرح شاخ، لکڑی اور پھل میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائلین میں ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جو کچھ انہوں نے بواسطہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ پھل اور شگوفے (گودے) کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں تو اس سے مراد وہ ہے جو باغ سے چوری کیا جائے اور وہ حفاظت میں نہیں ہوتا لیکن جسے محفوظ کر لیا گیا تو اس کا حکم باقی تمام مالوں جیسا ہو گا اور جس مقدار پر ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے اتنی مقدار کی چوری پر ہاتھ کاٹنا لازم ہو گا۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو ہم نے اسی کتاب کے کسی دوسرے باب میں روایت کی ہے کہ جب لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ہاتھ اسی میں کاٹا جائے گا جو کھلیان جگہ دے اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے اس میں ہاتھ کاٹنا ہو گا اور جو مال ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے اس میں اس کے برابر تاوان ہے اور بطور سزا چند کوڑے ہیں۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسروقہ

وَسَلَّمَ فِي الثِّمَارِ الْمَسْرُوقَةِ بَيْنَ مَا آوَاهُ الْجَرِينُ مِنْهَا وَبَيْنَ مَا لَمْ يُؤْوِهِ وَكَانَ فِي شَجَرِهِ فَجَعَلَ فِيمَا آوَاهُ الْجَرِينُ مِنْهَا الْقَطْعَ وَفِيمَا لَمْ يُؤْوِهِ الْجَرِينُ الْغُرْمَ وَالنَّكَالَ فَتَصْحِيحُ هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا رَوَاهُ رَافِعٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ أَنْ يُجْعَلَ مَا رَوٰى رَافِعٌ هُوَ عَلٰى مَا كَانَ فِي الْحَوَائِطِ الَّتِي لَمْ يُحْرَزْ مَا فِيهَا عَلٰى مَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَمَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِمَّا زَادَ عَلٰى مَا فِي حَدِيثِ رَافِعٍ فَهُوَ خِلَافُ مَا فِي حَدِيثِ رَافِعٍ فَفِي ذٰلِكَ الْقَطْعُ وَلَا قَطْعَ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ يَسْتَوِي هٰذَانِ الْأَثَرَانِ وَلَا يَتَضَادَّانِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پھلوں کے سلسلے میں سٹور میں محفوظ اور غیر محفوظ جو درخت کے اوپر ہے میں فرق کیا جو سٹور میں محفوظ ہے اس کی چوری پر ہاتھ کاٹنا لازم قرار دیا اور جو محفوظ نہیں اس میں تاوان اور سزا کا حکم فرمایا تو اس حدیث اور جو کچھ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ پھلوں اور گودے کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں دونوں کو یوں صحیح قرار دیا جا سکتا ہے کہ حضرت رافع کی حدیث سے وہ پھل مراد ہوں جو باغوں کے اندر ہیں اور محفوظ نہیں کئے گئے جیسا کہ حضرت رافع کی روایت سے زائد الفاظ ہیں جو حضرت رافع کی روایت کے خلاف ہیں (یعنی محفوظ پھل کا بھی ذکر ہے) اور اس پر ہاتھ کاٹنا ہے اور اس کے علاوہ پر ہاتھ کاٹنا نہیں لہٰذا یہ دونوں روایتیں برابر ہو گئیں اور ان میں اختلاف نہیں ہو گا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

كِتَابُ الْجِنَايَاتِ

جنایات کا بیان

بَابُ ۲۱۳ مَا يَجِبُ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ وَجِرَاحِ الْعَمْدِ

جان بوجھ کر قتل یا زخمی کرنے کی سزا

۴۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقْتَلَ وَإِمَّا أَنْ يُوْدَى وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ فِي حَدِيثِهِ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو حضرت ہذیل نے بنولیث کے ایک شخص کو اپنے ایک مقتول کے بدلے میں جسے دور جاہلیت میں قتل کیا گیا تھا، قتل کر دیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا آپ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا جس کا کوئی عزیز قتل کیا جائے تو وہ دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرلے (یا تو اسے قتل کرنے کا مطالبہ) کرے یا خون بہا لے۔ (اس حدیث کو محمد بن عبد اللہ اور ابو بکرہ دونوں نے روایت کیا لیکن) الفاظ حضرت محمد بن عبد اللہ کے ہیں حضرت ابو بکرہ نے اپنی روایت میں فرمایا کہ خزاعہ نے بنولیث کا ایک شخص قتل کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ مَا يَجِبُ فِي النَّفْسِ خَاصَّةً۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں وہ بات مذکورہ ہے جو صرف قتل نفس پر واجب ہوتی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ

بواسطہ حضرت ابو شریح خزاعی بھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاِنِّيْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ بَعْدَ مَقَالَتِيْ قَتِيْلٌ فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ بَيْنَ اَنْ يَّاْخُذُوا الْعَقْلَ وَبَيْنَ اَنْ يَّقْتُلُوْا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ بِخَبْلٍ يَعْنِيْ بِالْخَبْلِ الْجِرَاحَ فَوَلِيُّهٗ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ بَيْنَ اَنْ يَّعْفُوَ اَوْ يَقْتَصَّ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ فَاِنْ اَتَى الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ فَاِنْ قَبِلَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ ثُمَّ عَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبَّادٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ

وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت سعید مقبری فرماتے ہیں میں نے حضرت شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا سنو! تم خزاعہ کے گروہ نے ہذیل قبیلہ کے اس شخص کو قتل کیا اور میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا میری اس گفتگو کے بعد جس کا کوئی شخص قتل ہو گیا تو اس مقتول کے گھر والے دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کر سکتے ہیں دیت وصول کریں یا (اس قاتل کو) قتل کریں۔

دوسرے طرق سے بھی بواسطہ حضرت شریح خزاعی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نفس سے کم جنایت کے بارے میں اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت سفیان بن ابو العوجاء، حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قتل ہو جائے یا اسے زخم پہنچے (خبل سے مراد زخم ہے) تو اس کے ولی کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے معاف کر دے یا بدلہ لے یا دیت وصول کرے اگر وہ کوئی چوتھی بات اختیار کرے تو اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی روک دو) اور اگر وہ ان (تین) میں سے ایک بات قبول کرنے کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لیے جہنم ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

ایک دوسرے طریقے سے بھی حضرت ابو شریح، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ حُكْمَ الْجِرَاحِ الْعَمَدِ كَحُكْمِ الْقَتْلِ الْعَمَدِ فِيْمَا يَجِبُ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ الْقِصَاصِ وَالدِّيَةِ .

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَتَلَ عَمَدًا فَوَلِيُّهُ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اَنْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ اَوْ يَقْتَصَّ رَضِيَ بِذٰلِكَ الْقَاتِلُ اَوْ لَمْ يَرْضَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ .

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ اِلَّا بِرِضَاءِ الْقَاتِلِ .

۷۳۰ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ اَنَّ قَوْلَهُ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَيَجُوْزُ اَنْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ اِنْ اُعْطِيَهَا كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ خُذْ بِدَيْنِكَ اِنْ شِئْتَ دَرَاهِمَ وَاِنْ شِئْتَ دَنَانِيْرَ وَاِنْ شِئْتَ عُرُوْضًا وَلَيْسَ يُرَادُ بِذٰلِكَ اَنَّهُ يَاْخُذُ ذٰلِكَ رَضِيَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ بِذٰلِكَ اَوْ كَرِهَ وَلٰكِنْ يُرَادُ اِبَاحَةُ ذٰلِكَ لَهُ اِنْ اُعْطِيَهُ .

۷۳۱ - فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَمَا حَاجَتُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ هٰذَا قِيْلَ لَهُ لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۷۳۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْقِصَاصُ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ دِيَةٌ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ اِلٰى قَوْلِهِ فَمَنْ عُفِيَ

تو اس حدیث میں ہے کہ جان بوجھ کر زخمی کرنے کا حکم جان بوجھ کر قتل کرنے کے حکم جیسا ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں قصاص یا دیت واجب ہوتی ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کسی شخص کو جان بوجھ کر قتل کیا گیا تو اس کے ولی کو اختیار ہے معاف کر دے، دیت وصول کرے یا قصاص لے قاتل اس پر راضی ہو یا نہ۔ انہوں نے اس (مندرجہ بالا) روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ قاتل کی مرضی کے بغیر وہ دیت نہیں لے سکتا۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ آپ کے ارشاد گرامی "یا وہ دیت لے" سے وہ بات بھی مراد ہو سکتی ہے جو پہلے قول والوں نے کہی ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے لیے دیت لینا جائز ہے اگر اس کو دی جائے جیسے کسی شخص کو کہا جائے اپنے قرض کے بدلے اگر چاہو تو درہم لو، چاہو تو دینار لو اور اگر چاہو تو سامان لو، اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ (قرض خواہ) یہ چیز ضرور لے قرض دار اس پر راضی ہو یا اسے ناپسند کرے بلکہ اس سے محض جواز مراد ہے کہ اگر اسے دیا جائے تو وہ لے سکتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ان کو یہ بات ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی تو اسے کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تھا۔ دیت نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے بارے میں فرمایا "تم پر مقتولوں کے بارے میں قصاص فرض کیا گیا آزاد، آزاد کے بدلے" (آخر تک) پھر فرمایا پس جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کیا جائے (آخر تک) تو جان بوجھ کر قتل کرنے کی صورت

لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ وَّ الْعَفْوُ فِيْ اَنْ تَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمَدِ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِمَّا كَانَ كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

۷۳۳۔ فَاَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ دِيَةٌ اَيْ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا عَلَيْهِمْ اَنْ يَّاخُذُوْهُ اَوْ يَتَعَرَّضُوْا بِالدَّمِ بَدَلًا اَوْ يَتْرُكُوْهُ حَتّٰى يَسْفِكُوْهُ وَاَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا كَانَ كُتِبَ عَلَيْهِمْ فَخَفَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَنَسَخَ ذٰلِكَ الْحُكْمَ بِقَوْلِهٖ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ مَعْنَاهُ اِذَا وَجَبَ الْاَدَاءُ وَسَنُبَيِّنُ مَا قِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۷۳۴۔ فَبَيَّنَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى هٰذَا الْجِهَةِ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ وَلِيٌّ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اَنْ يَّقْتَصَّ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ الَّتِيْ اُبِيْحَتْ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَجَعَلَ لَهُمْ اَخْذَهَا اِذَا اُعْطُوْهَا هٰذَا وَجْهٌ يَحْتَمِلُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَيْسَ لِاَحَدٍ اِذَا كَانَ حَدِيْثٌ مِّثْلُ هٰذَا يَحْتَمِلُ وَجْهَيْنِ مُتَكَافِئَيْنِ اَنْ يَّعْطِفَهٗ عَلٰى اَحَدِهِمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ اِلَّا بِدَلِيْلٍ مِّنْ غَيْرِهٖ يَدُلُّ اَنَّ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا عَطَفَهٗ عَلَيْهِ۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ

میں معافی یہ ہے کہ دیت قبول کرے، یہ تمہارے رب کی طرف سے پہلی امتوں کی نسبت (تم پر) آسانی ہے۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں دیت نہیں تھی یعنی ان پر حرام تھا کہ وہ دیت لیں یا اس کی وجہ سے قصاص چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ خون بہائیں (یعنی خون بہانا ضروری تھا) یہ بات ان لوگوں پر فرض تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت پر آسانی فرمائی اور اپنے اس ارشاد سے کہ جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کیا جائے تو اچھے طریقے سے (دیت کا) تقاضا کرنا ہے اور عمدہ طریقے سے ادا کرنا ہے، اُس پہلے حکم کو منسوخ کر دیا، عمدگی کے ساتھ ادائیگی کا مطلب یہ ہے کہ جب اس کا ادا کرنا واجب ہو اس سلسلے میں جو گفتگو کی گئی ہے اسے ہم اسی باب میں اس کے (مناسب) مقام پر بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو اس جہت سے بھی بیان فرمایا آپ نے فرمایا جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے تو اسے اختیار ہے قصاص لے یا معاف کر دے یا دیت وصول کرے جو اس امت کے لیے حلال کی گئی اور جب انہیں دیت دی جائے تو ان کے لیے اس کا لینا جائز ہے۔ اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے اور کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ جب کسی حدیث میں اس طرح کی دو مساوی باتوں کا احتمال ہو تو وہ ایک کو چھوڑ کر دوسری پر محمول کرے البتہ اس پر کوئی دوسری دلیل پائی جاتی ہو جو اس معنیٰ کے مراد ہونے پر دلالت کرتی ہو (تو وہی معنیٰ مراد لیں گے)

تو ہم نے غور و فکر کیا کہ کیا ہم کوئی ایسی بات پاتے ہیں جو ان میں سے ایک مفہوم پر دلالت کرے تو پہلے قول والے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معاف

شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ الآية۔

فَأَخْبَرَ عَزَّ وَجَلَّ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَعْفُوَ وَيَتَّبِعَ الْقَاتِلَ بِإِحْسَانٍ فَاسْتَدَلُّوا بِذَلِكَ أَنَّ لِلْوَلِيِّ إِذَا عَفَا أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ مِنَ الْقَاتِلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ اشْتَرَطَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فِي عَفْوِهِ عَنْهُ۔

قِيلَ لَهُمْ مَا فِي هَذَا دَلِيلٌ عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ وَقَدْ يَحْتَمِلُ ذَلِكَ وُجُوهًا أَحَدُهَا مَا وَصَفْتُمْ وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي قُلْنَا بِرِضَاءِ الْقَاتِلِ أَنْ يُعْفَى عَنْهُ عَلَى مَا يُؤْخَذُ مِنْهُ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ فِي الدَّمِ الَّذِي يَكُونُ بَيْنَ جَمَاعَةٍ فَيَعْفُو أَحَدُهُمْ فَيَتَّبِعُ الْبَاقُونَ الْقَاتِلَ بِحِصَصِهِمْ مِنَ الدِّيَةِ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي ذَلِكَ إِلَيْهِمْ بِإِحْسَانٍ۔

هَذِهِ تَأْوِيلَاتٌ قَدْ تَأَوَّلَتِ الْعُلَمَاءُ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَيْهَا فَلَا حُجَّةَ فِيهَا لِبَعْضٍ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا بِدَلِيلٍ آخَرَ فِي آيَةٍ أُخْرَى مُتَّفَقٌ عَلَى تَأْوِيلِهَا أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ أَنْ يَعْفُوَ أَوْ يَقْتَصَّ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَجَعَلَ عَفْوَهُ غَيْرَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ۔

فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا عَفَا فَلَا دِيَةَ لَهُ وَإِذَا كَانَ لَا دِيَةَ لَهُ إِذَا عَفَا عَنِ الدَّمِ ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ الَّذِي كَانَ وَجَبَ لَهُ هُوَ الدَّمُ وَإِنْ أَخَذَهُ

کیا جائے تو اچھے طریقے سے تقاضا کرنا ہے اور نیکی کی ساتھ ادا کرنا ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور رحمت ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا کہ ولی کو معاف کرنے اور قاتل سے اچھے طریقے سے مطالبہ کرنے کا حق ہے انہوں نے اس سے استدلال کیا کہ ولی جب معاف کرے گا تو وہ قاتل سے دیت لے سکتا ہے اگرچہ اس کے معاف کرتے وقت یہ شرط نہ رکھی گئی ہو۔

ان کو کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا ہے اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں اور اس میں کئی باتوں کا احتمال ہے جن میں سے ایک وہ ہے جس کا تم نے قول کیا ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کیا جائے تو اس سے وہ بات مراد ہو جو ہم کہہ رہے ہیں کہ وہ قاتل کی رضا سے (قصاص) معاف کرکے اس کے بدلے میں (دیت) وصول کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ آیت اس خون کے بارے میں ہو جو ایک جماعت کے درمیان مشترک ہوتا ہے کہ اگر ان میں سے ایک معاف کر دے تو باقی حضرات قاتل سے اپنے اپنے حصے کی دیت اچھے طریقے سے طلب کریں اور وہ بھی ان کو اچھے طریقے سے دے۔

یہ وہ معانی ہیں جو اس آیت کے سلسلے میں علماء کرام نے بیان کئے ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے خلاف حجت نہیں جب تک کسی دوسری آیت میں دلیل نہ ہو جس کے معنی پر سب متفق ہوں یا سنت سے یا اجماع سے دلیل ہو۔ ابو شریح کے حضرت شریح کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے کہ وہ معاف کر دے یا قصاص لے یا دیت وصول کرے تو آپ نے معاف کرنے اور دیت (ادا کرنے) کو ایک دوسرے کا غیر قرار دیا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ جب وہ معاف کر دے تو دیت نہ ہو گی اور جب خون معاف کرنے کی صورت میں دیت لازم نہ ہوئی تو اس سے ثابت ہوا کہ جو چیز واجب وہ قصاص ہے اور دیت کا لینا قصاص کے بدل کے طور پر جائز قرار دیا گیا اور جو چیزیں بدل ہوتی ہیں

الدِّيَةَ الَّتِي أُبِيحَتْ لَهُ هُوَ بِمَعْنَى أَخْذِهَا
بَدَلًا مِنَ الْقَتْلِ وَالْأَبْدَالُ مِنَ الْأَشْيَاءِ
لَوْ نَجِدْهَا تَجِبُ إِلَّا بِرِضَاءِ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ وَرِضَاءِ مَنْ تَجِبُ
لَهُ فَإِذَا ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي الْقَتْلِ ثَبَتَ مَا ذَكَرْنَا
وَانْتَفَى مَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا۔

وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ
الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِقَوْلِهِمْ مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ نَظَرْنَا
هَلْ لِلْآخَرِينَ خَبَرٌ يَدُلُّ عَلَى مَا قَالُوا۔

۳۵۷۔ فَإِذَا أَبُو بَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ
مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَا ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ بْنِ
النَّضْرِ أَنَّ عَمَّتَهُ الرُّبَيِّعَ لَطَمَتْ جَارِيَةً
فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ
فَأَبَوْا وَالْأَرْشَ فَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَاخْتَصَمُوا
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ
فَعَفَوْا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ
أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى
بَعْضٍ

فَلَمَّا كَانَ الْحُكْمُ الَّذِي حَكَمَ بِهِ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

وہ ہماری معلومات کے مطابق ان لوگوں کی مرضی سے واجب ہوتی ہیں جن کے لیے وہ واجب ہوتی ہیں تو

جب قصاص کے سلسلے میں یہ بات ثابت ہو گئی تو جو کچھ ہم نے کہا وہ بھی ثابت ہو گیا اور ہمارے مخالف کی بات کی نفی ہو گئی۔

تو جب پہلے قول والوں کے لیے بات پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے دیکھا کہ کیا دوسروں کے لیے کوئی ایسی روایت ہے جو ان کی بات پر دلالت کرے۔

تو حضرت انس بن مالک بن نضر سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی ربیع نے اپنی لونڈی کو تھپڑ مار کر اس کے اگلے دانت توڑ دیئے انہوں نے (ربیع کے خاندان والوں نے) ان (لونڈی کے ورثا) سے معافی مانگی تو انہوں نے انکار کر دیا تاوان قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا صرف قصاص کا مطالبہ کیا وہ لوگ اپنا مقدمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا حضرت انس بن نضر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ حضرت ربیع کے دانت توڑیں گے نہیں یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان کے دانت نہیں توڑے جائیں گے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس! اللہ تعالیٰ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے، چنانچہ وہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں تو وہ اسے پورا کرتا ہے بعض راویوں نے کچھ زائد الفاظ نقل کیے ہیں۔

تو جس عورت کے دانت توڑے گئے تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ربیع سے اس کے قصاص

الرُّبَیِّعِ لِلْمَنْزُوْعَةِ ثَنِیَّتُهَا هُوَ الْقِصَاصُ وَلَمْ یُخَیِّرْهَا بَیْنَ الْقِصَاصِ وَاَخْذِ الدِّیَةِ وَحَاجَّ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ حِیْنَ اَبٰی ذٰلِكَ فَقَالَ یَا اَنَسُ کِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ

فَعَفَا الْقَوْمُ فَلَمْ یَقْضِ لَهُمْ بِالدِّیَةِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الَّذِیْ یَجِبُ بِکِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِی الْعَمْدِ هُوَ الْقِصَاصُ لِاَنَّهٗ لَوْ کَانَ یَجِبُ لِلْمَجْنِیِّ عَلَیْهِ الْخِیَارُ بَیْنَ الْقِصَاصِ وَبَیْنَ الْعَفْوِ مِمَّا یَاْخُذُ بِهِ الْجَانِیْ اِذًا لَخَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْلَمَهَا بِمَا لَهَا اَنْ تَخْتَارَهٗ مِنْ ذٰلِكَ۔

اَلَا تَرٰی اَنَّ حَاکِمًا لَوْ تَقَدَّمَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فِیْ شَیْءٍ یَجِبُ لَهٗ فِیْهِ اَحَدُ شَیْئَیْنِ فَثَبَتَ عِنْدَهٗ حَقُّهٗ اَنَّهٗ لَا یَحْکُمُ لَهٗ بِاَحَدِ الشَّیْئَیْنِ دُوْنَ الْاٰخَرِ وَاِنَّمَا یَحْکُمُ لَهٗ بِاَنْ یَّخْتَارَ مَا اَحَبَّ مِنْ کَذَا اَوْ مِنْ کَذَا فَاِنْ تَعَدّٰی ذٰلِكَ فَقَدْ قَصَّرَ عَنْ فَهْمِ الْحُکْمِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْکَمُ الْحُکَمَاءِ فَلَمَّا حَکَمَ بِالْقِصَاصِ وَاَخْبَرَ اَنَّهٗ کِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الَّذِیْ فِیْ مِثْلِ ذٰلِكَ هُوَ الْقِصَاصُ لَا غَیْرُهٗ۔

فَلَمَّا ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا وَجَبَ اَنْ یُّعْطَفَ عَلَیْهِ حَدِیْثُ اَبِیْ شُرَیْحٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَیُجْعَلُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْمَا فَهُوَ بِالْخِیَارِ بَیْنَ اَنْ یَّعْفُوَ

کا فیصلہ فرمایا اور اسے قصاص اور دیت لینے کے درمیان اختیار نہیں دیا حضرت انس بن نضر نے انکار کرتے ہوئے اختلاف کیا تو آپ نے فرمایا اے انس اللہ تعالیٰ کی کتاب میں قصاص کا حکم دیا گیا ہے تو قوم نے معاف کر دیا اور ان کے دیت کا فیصلہ نہ ہوا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جان بوجھ کر قتل کی صورت میں قرآن پاک اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف قصاص ثابت ہے کیونکہ جسے نقصان پہنچایا گیا اگر اسے قصاص اور معاف کرنے کا اختیار ہوتا کہ وہ اس کے بدلے میں جرم کرنے والے سے کچھ لے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اختیار دیتے اور انہیں بتا دیتے کہ انہیں کیا کیا چیز اختیار کرنے کا حق ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص حاکم کے پاس ایسا مقدمہ لے جائے جس میں اس کے لیے دو چیزوں میں سے ایک واجب ہوتی ہے تو حاکم کے ہاں اس کا یہ حق ثابت ہوگا کہ وہ (حاکم) کسی ایک چیز کے ساتھ فیصلہ کرے اور دوسری کو چھوڑ دے بلکہ وہ اس کے لیے یوں فیصلہ کرے گا کہ فلاں فلاں چیزوں میں سے جسے پسند کرے اختیار کرے پھر اگر وہ زیادتی کرتا ہے تو گویا اس نے فیصلے کی سمجھ میں کوتاہی کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر حاکم ہیں تو جب آپ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا اور بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا فیصلہ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ اس قسم کی صورت میں صرف قصاص ہوتا ہے کچھ اور نہیں۔

تو جب یہ حدیث ثابت ہو گئی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو حضرت ابو شریح اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی احادیث کو بھی اس کے مطابق کرنا ضروری ہوا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قول میں معاف کرنے، قصاص لینے یا دیت لینے کے درمیان اختیار کا

وَبَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ عَلَى الرِّضَاءِ مِنَ الْجَانِي بِغُرْمِ الدِّيَةِ حَتّٰى تَتَّفِقَ مَعَانِي هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ وَمَعْنَى حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ النَّظَرَ يَدُلُّ عَلٰى مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَذٰلِكَ أَنَّ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَسْتَحْيُوْا أَنْفُسَهُمْ فَإِذَا قَالَ الَّذِيْ لَهُ سَفْكُ الدَّمِ قَدْ رَضِيْتُ بِأَخْذِ الدِّيَةِ وَتَرْكِ سَفْكِ الدَّمِ وَجَبَ عَلَى الْقَاتِلِ اسْتِحْيَاءُ نَفْسِهِ فَإِذَا وَجَبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ مَالِهِ وَإِنْ كَرِهَ.

فَالْحُجَّةُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ عَلَى النَّاسِ اسْتِحْيَاءَ أَنْفُسِهِمْ كَمَا ذَكَرْتَ بِالدِّيَةِ بِمَا جَاوَزَ الدِّيَةَ وَجَمِيْعِ مَا يَمْلِكُوْنَ وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْوَلِيَّ لَوْ قَالَ لِلْقَاتِلِ قَدْ رَضِيْتُ أَنْ آخُذَ دَارَكَ هٰذِهِ عَلٰى أَنْ لَا أَقْتُلَكَ أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْقَاتِلِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ تَسْلِيْمُ ذٰلِكَ لَهُ وَحَقْنُ دَمِ نَفْسِهِ فَإِنْ أَبٰى لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ بِاتِّفَاقِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ ذٰلِكَ كُرْهًا فَيُدْفَعَ إِلَى الْوَلِيِّ.

فَكَذٰلِكَ الدِّيَةُ إِذَا طَلَبَهَا الْوَلِيُّ فَإِنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْقَاتِلِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ أَنْ يَسْتَحْيِيَ نَفْسَهُ بِهَا وَإِنْ أَبٰى ذٰلِكَ لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ كُرْهًا.

ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى

ذکر ہے وہ مجرم کی رضامندی پر موقوف ہے کہ وہ بطور تاوان دیت ادا کرے تاکہ ان دونوں حدیثوں اور حضرت انس بن نضر کے حدیث کے معانی ایک جیسے ہو جائیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ قیاس پہلے قول والوں کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ لوگوں پر اپنے آپ کو زندہ رکھنا لازم ہے تو جب وہ شخص جس کو خون بہانے (بدلہ لینے) کا حق ہے، کہے کہ میں دیت لینا اور خون نہ بہانا پسند کرتا ہوں تو قاتل پر اپنے نفس کو زندہ رکھنا واجب ہوگا اور جب یہ واجب ہے تو اس سے دیت لی جائے گی اگرچہ وہ ناپسند کرے۔

تو اس سلسلے میں اس شخص کے خلاف دلیل یہ ہے کہ یقیناً لوگوں پر اپنی جانیں بچانا واجب ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا ہے، وہ دیت کے ساتھ ہو اس کے علاوہ کسی چیز کے ساتھ بلکہ اپنی تمام مملوک کے ساتھ بھی ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء نے اس بات پر اجماع کیا کہ اگر ولی، قاتل سے کہے کہ میں اس بات پر راضی ہوں کہ تمہارا یہ مکان لے لوں اور تجھے قتل نہ کروں تو اللہ تعالیٰ اور اس قاتل کے درمیان اس شخص پر لازم ہوگا کہ وہ مکان دے کر اپنی جان بچائے لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس (قاتل) پر زبردستی نہیں کی جائے گی اور اس کی مرضی کے خلاف مکان لے کر ولی کو نہیں دیا جائے گا۔

اسی طرح دیت کا مسئلہ ہے کہ جب (مقتول کا) ولی اس کا مطالبہ کرے تو دیانتاً قاتل پر واجب ہے کہ وہ ادا کر کے اپنے نفس کو بچائے لیکن اگر وہ انکار کرے تو اس پر زبردستی نہیں کی جائے گی اور اس کی مرضی کے خلاف وصول نہیں کی جائے گی۔

پھر ہم پہلے قول والوں کی اس بات کی طرف لوٹتے ہیں

فِيْ قَوْلِهِمْ اَنَّ لِلْوَلِيِّ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ وَاِنْ كَرِهَ ذٰلِكَ الْجَانِيْ۔

فَنَقُوْلُ لَهُمْ لَيْسَ يَخْلُوْا ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ وُجُوْهٍ ثَلٰثَةٍ **اِمَّا** اَنْ تَكُوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّ الَّذِيْ لَهٗ عَلَى الْقَاتِلِ هُوَ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ جَمِيْعًا فَاِذَا عَفَا عَنِ الْقِصَاصِ فَاَبْطَلَهٗ بِعَفْوِهٖ كَانَ لَهٗ اَخْذُ الدِّيَةِ **وَاِمَّا** اَنْ تَكُوْنَ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ الْقِصَاصُ خَاصَّةً وَّلَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ بَدَلًا مِّنْ ذٰلِكَ الْقِصَاصِ **وَاِمَّا** اَنْ تَكُوْنَ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ اَحَدُ اَمْرَيْنِ اِمَّا الْقِصَاصُ وَاِمَّا الدِّيَةُ يَخْتَارُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَآءَ لَيْسَ يَخْلُوْا ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ الْوُجُوْهِ۔

کہ ولی کو دیت لینے کا حق ہے چاہے مجرم کو یہ ناپسند ہو۔

تو ہم کہتے ہیں کہ یہ تین صورتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہیں یا تو یہ اس لیے ہوگا کہ قاتل پر قصاص اور دیت دونوں لازم ہیں پس جب اس نے قصاص معاف کر دیا تو معافی کی وجہ سے اسے باطل کر دیا تو اب اسے دیت لینے کا حق ہوگا یا صرف قصاص واجب ہوگا اور وہ قصاص کے عوض دیت لے سکتا ہے یا دونوں میں سے ایک چیز واجب ہے قصاص ہو گا یا دیت، ان میں سے جو چاہے اختیار کرے لہٰذا یہ ان صورتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہ ہوگا۔

فَاِنْ قُلْتُمْ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ جَمِيْعًا فَهٰذَا فَاسِدٌ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوْجِبْ عَلٰى اَحَدٍ فَعَلَ فِعْلًا اَكْثَرَ مِمَّا فَعَلَ فَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَلَمْ يُوْجِبِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اَحَدٍ بِفِعْلِهٖ يَفْعَلُهٗ اَكْثَرَ مِمَّا فَعَلَ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَوَجَبَ اَنْ يَّقْتُلَ وَيَاْخُذَ الدِّيَةَ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهٗ بَعْدَ قَتْلِهٖ اَخْذُ الدِّيَةِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الَّذِيْ كَانَ وَجَبَ لَهٗ خِلَافُ مَا قُلْتُمْ **وَاِنْ قُلْتُمْ** اِنَّ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ الْقِصَاصُ وَلٰكِنْ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ بَدَلًا مِّنْ ذٰلِكَ الْقِصَاصِ فَاِنَّا لَا نَجِدُ حَقًّا لِرَجُلٍ يَكُوْنُ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ بِهٖ بَدَلًا بِغَيْرِ رِضَآءِ مَنْ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْحَقُّ

پس اگر تم کہو کہ قصاص اور دیت دونوں واجب ہیں تو یہ بات فاسد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی فعل کے مرتکب پر اس کے فعل سے زائد واجب نہیں کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ہم نے اس سلسلے میں ان پر فرض کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے" تو اللہ تعالیٰ نے کسی جرم کرنے والے پر اس کے جرم سے زائد واجب نہیں کیا اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو واجب ہوگا کہ وہ قتل بھی کرے اور دیت بھی لے تو جب قتل کرنے کے بعد دیت لینا نہیں ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو کچھ واجب ہے وہ تمہارے قول کے خلاف ہے — اور اگر تم کہو کہ واجب تو صرف قصاص ہے لیکن وہ اس کے عوض دیت لے سکتا ہے تو ہم یہ صورت نہیں پاتے کہ کوئی صاحب حق اس شخص کی مرضی کے خلاف جس کے ذمہ حق ہے اس کا بدل وصول کرے پس یہ معنیٰ بھی باطل ہو

فَبَطَلَ هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا وَاِنْ قُلْتُمْ اِنَّ الَّذِىْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ اَحَدُ اَمْرَيْنِ اِمَّا الْقِصَاصُ وَاِمَّا الدِّيَةُ يَاْخُذُ مِنْهُمَا مَا اَحَبَّ وَلَمْ يَجِبْ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ فَاِنَّهٗ يَنْبَغِىْ اِذَا عَفَا عَنْ اَحَدِهِمَا بِعَيْنِهٖ اَنْ لَّا يَجُوْزَ عَفْوُهٗ لِاَنَّ حَقَّهٗ اِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ الْمَعْفُوَّ عَنْهُ بِعَيْنِهٖ فَيَكُوْنُ لَهٗ اِبْطَالُهٗ اِنَّمَا كَانَ لَهٗ اَنْ يَّخْتَارَهٗ فَيَكُوْنُ هُوَ حَقَّهٗ اَوْ يَخْتَارَ غَيْرَهٗ فَيَكُوْنُ هُوَ حَقَّهٗ فَاِذَا عَفَا عَنْ اَحَدِهِمَا قَبْلَ اخْتِيَارِهٖ اِيَّاهُ وَقَبْلَ وُجُوْبِهٖ لَهٗ بِعَيْنِهٖ فَعَفْوُهٗ بَاطِلٌ۔

اَلَا تَرٰى اَنَّ رَجُلًا لَوْ جُرِحَ اَبُوْهُ عَمَدًا فَعَفَا عَنْ جَارِحِ اَبِيْهِ ثُمَّ مَاتَ اَبُوْهُ مِنْ تِلْكَ الْجِرَاحَةِ وَلَا وَارِثَ لَهٗ غَيْرُهٗ اَنَّ عَفْوَهٗ بَاطِلٌ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا عَفَا قَبْلَ وُجُوْبِ الْمَعْفُوِّ عَنْهُ لَهٗ۔

فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ الْعَفْوُ مِنَ الْقَاتِلِ قَبْلَ اخْتِيَارِهِ الْقِصَاصَ اَوِ الدِّيَةَ جَائِزًا ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْقِصَاصَ قَدْ كَانَ وَجَبَ لَهٗ بِعَيْنِهٖ قَبْلَ عَفْوِهٖ عَنْهُ وَلَوْلَا وُجُوْبُهٗ لَهٗ اِذًا لَمَا كَانَ لَهٗ اِبْطَالُهٗ بِعَفْوِهٖ كَمَا لَمْ يَجُزْ عَفْوُ الْاِبْنِ عَنْ دَمِ اَبِيْهِ قَبْلَ وُجُوْبِهٖ لَهٗ۔

فَفِىْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا وَانْتِفَاءِ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ الَّتِىْ وَصَفْنَا مَا يَدُلُّ اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْقَاتِلِ عَمَدًا اَوِ الْجَارِحِ عَمَدًا هُوَ الْقِصَاصُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ دِيَةٍ وَّلَا غَيْرِهَا اِلَّا اَنْ يَّصْطَلِحَ هُوَ اِنْ كَانَ حَيًّا اَوْ وَارِثُهٗ اِنْ كَانَ مَيِّتًا وَالَّذِىْ وَجَبَ ذٰلِكَ

گیا ___ اور اگر تم کہو کہ دو چیزوں میں سے ایک واجب ہے قصاص ہوگا یا دیت، جو کچھ پسند کرے لے لیکن اس کے لیے ضروری نہیں کہ ان میں سے کسی ایک ہی کو لے دوسری نہیں لے سکتا اس کے لیے مناسب ہے کہ جب دونوں میں کسی ایک معین کو معاف کر دیا تو یہ معاف کرنا جائز نہ ہو کیونکہ جو کچھ اس نے معاف کیا یہ معین طور پر اس کا حق نہ تھا لہذا وہ اس کو باطل کر سکتا ہے اسے اس بات کا حق تھا کہ وہ اسے اختیار کرے اس طرح وہ اس کا حق ہو جاتا یا دوسری کو اختیار کرے پس وہ اس کا حق ہو جاتا لہذا جب وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے اور بعینہٖ اس کے واجب ہونے سے پہلے دوسرے حق کو معاف کردے تو یہ معاف کرنا باطل ہوگا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو جان بوجھ کر زخمی کردے اور وہ اپنے باپ کو زخمی کرنے والے شخص کو معاف کردے پھر اس کا باپ اسی زخم کی وجہ سے مر جائے اور اس (لڑکے) کے علاوہ کوئی دوسرا وارث بھی نہ ہو تو اس کا معاف کرنا باطل ہوگا کیونکہ اس نے معاف کرنے کا حق ملنے سے پہلے معاف کر دیا۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا جب اس کا معاملہ اس طرح ہے اور قصاص یا دیت لینے سے پہلے قاتل کو معاف کرنا جائز ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ معاف کرنے سے پہلے صرف قصاص واجب تھا اور اگر وہ واجب نہ ہوتا تو وہ معافی کے ذریعے اسے باطل نہ کر سکتا جیسے بیٹا اپنے باپ کا خون اس وقت تک معاف نہیں کر سکتا جب تک وہ اس کے لیے واجب نہ ہو۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے ثبوت اور ان تین وجوہ کی نفی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والے یا جان بوجھ کر زخمی کرنے والے پر صرف قصاص واجب ہے کوئی دوسری چیز یعنی دیت وغیرہ لازم نہیں البتہ زندہ ہونے کی صورت میں قاتل خود اور اس کے مرنے کی صورت میں اس کے ورثا کسی چیز پر

عَلَيْهِ عَلٰى شَيْءٍ فَيَكُوْنُ الصُّلْحُ جَائِزًا عَلٰى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ دِيَةٍ اَوْ غَيْرِهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ.

صلح کرلیں تو وہ چیز واجب ہوگی اور دیت یا کسی دوسری چیز پر صلح جائز ہوگی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ٢١٤ الرَّجُلِ يَقْتُلُ رَجُلًا كَيْفَ يُقْتَلُ

کوئی شخص کسی کو قتل کرے تو اس کو کیسے قتل کیا جائے

٣٦ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ صَبِيٍّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُرَضَّ رَاْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک بچے کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچلا جائے۔

تَحْقِيْقُ مَسْئَلَةٍ

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَقَالُوْا يُقْتَلُ كُلُّ قَاتِلٍ بِمَا قَتَلَ بِهٖ.

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ قَوَدٌ لَمْ يُقْتَلْ اِلَّا بِالسَّيْفِ.

وَقَالُوْا هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ ذَكَرْتُمُوْهُ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْقَاتِلَ يَجِبُ قَتْلُهُ لِلّٰهِ اِذْ كَانَ اِنَّمَا قَتَلَ عَلٰى مَالٍ قَدْ بُيِّنَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس حدیث کی طرف گئی ہے اور انہوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر قاتل کو اسی چیز کے ساتھ قتل کیا جائے جس کے ساتھ اس نے

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص پر قصاص واجب ہو اسے صرف تلوار سے قتل کیا جائے۔

وہ فرماتے ہیں یہ حدیث جو تم نے روایت کی ہے اس میں احتمال ہے کہ نبی اکرم کے خیال میں اس کا قتل اللہ تعالیٰ کے لیے واجب ہو کیونکہ اس نے مال لینے کے لیے اس (بچے کو) کو قتل کیا تھا بعض احادیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔

٣٧ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُوْدِيٌّ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں ایک یہودی نے ایک بچی پر زیادتی کی اس کے زیورات اتار لیے اور اس کا سر (پتھر سے) کچل دیا اس (بچی) کے گھر والے اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے وہ آخری سانس

عَلٰی جَارِیَۃٍ فَاَخَذَ اَوْضَاحًا کَانَتْ عَلَیْہَا وَرَضَخَ رَأْسَہَا فَاَتٰی بِہَا اَہْلُہَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہِیَ فِیْ اٰخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ اُصْمِتَتْ فَقَالَ لَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَکِ اَفُلَانٌ لِغَیْرِ الَّذِیْ قَتَلَہَا فَاَشَارَتْ بِرَأْسِہَا اَیْ لَا فَقَالَ لِرَجُلٍ اٰخَرَ غَیْرِ الَّذِیْ قَتَلَہَا فَاَشَارَتْ بِرَأْسِہَا اَیْ لَا فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِہَا فَاَشَارَتْ اَیْ نَعَمْ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُہٗ بَیْنَ حَجَرَیْنِ۔

لے رہی تھی اور بالکل خاموش تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تجھے کس نے قتل کیا ہے کیا فلاں نے ؟ قاتل کے غیر کے بارے میں پوچھا، اس نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ نہیں پھر ایک دوسرے شخص کے بارے میں، جو قاتل نہیں تھا پوچھا، تو اس نے سر کے اشارے سے بتایا کہ نہیں، آپ نے قاتل کے بارے پوچھا کہ فلاں نے ؟ تو اس نے اشارہ کیا یعنی ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کے سر کو دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔

۳۸۔ فَاِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دَمَ ذٰلِکَ الْیَہُوْدِیِّ قَدْ وَجَبَ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ کَمَا یَجِبُ دَمُ قَاطِعِ الطَّرِیْقِ لِلّٰہِ تَعَالٰی فَکَانَ لَہٗ اَنْ یَّقْتُلَ کَیْفَ شَآءَ بِسَیْفٍ اَوْ بِغَیْرِ ذٰلِکَ وَالْمُثْلَۃُ حِیْنَئِذٍ مُبَاحَۃٌ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعُرَنِیِّیْنَ۔

اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کا خون بہانا اللہ تعالیٰ کے لیے واجب قرار دیا جیسا کہ ڈاکوؤں کا خون اللہ تعالیٰ کے لیے واجب ہوتا ہے تو آپ کے لیے جائز تھا کہ جیسے چاہیں تلوار سے یا کسی دوسری طرح اسے قتل کر دیں اور ان دنوں مثلہ (شکل بگاڑنا) جائز تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا۔

۳۹۔ فَاِنَّہٗ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَہْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَرِیْرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ ثَمَانِیَۃُ رَہْطٍ مِّنْ عُکْلٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِیْنَۃَ فَبَعَثَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ذَوْدٍ لَّہٗ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِہَا فَلَمَّا صَحُّوا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِیَ الْاِبِلِ وَسَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰثَارِہِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَیْدِیَہُمْ وَاَرْجُلَہُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَہُمْ وَتَرَکَہُمْ حَتّٰی مَاتُوْا۔

حضرت ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی مدینہ طیبہ آئے انہیں مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے اونٹوں کے پاس بھیج دیا انہوں نے ان کا دودھ پیا جب ٹھیک ہو گئے تو اسلام سے پھر گئے اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ لوگوں کو) ان کے پیچھے بھیجا انہوں نے ان کو پکڑ کر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیر کر چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ

حضرت حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ هُمْ مِّنْ عُكْلٍ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ ۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا ۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ حَيٍّ مِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ فَاَسْلَمُوْا وَبَايَعُوْهُ قَالَ فَوَقَعَ الْمُوْمُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْوَجَعُ قَدْ وَقَعَ فَلَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَخَرَجْنَا اِلَى الْاِبِلِ فَكُنَّا فِيْهَا يَعْنِيْ قَالَ نَعَمْ اُخْرُجُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهَا قَالَ فَخَرَجُوْا فَقَتَلُوْا اَحَدَ الرَّاعِيَيْنِ وَذَهَبُوْا بِالْاِبِلِ قَالَ وَجَآءَ الْاٰخَرُ وَقَدْ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ قَتَلُوْا صَاحِبِيْ وَذَهَبُوْا بِالْاِبِلِ

سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ آیت کریمہ "بے شک ان لوگوں کا بدلہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ قبیلہ عکل کے لوگ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں میں سلائیں پھیریں۔

حضرت عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں میں (لوہے کی) گرم سلائیں پھیریں اور ان کو (اسی حالت میں) چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

حضرت معاویہ بن قرہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اسلام لائے اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کی راوی فرماتے ہیں پھر انہیں برسام کی بیماری لاحق ہوئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں اگر آپ اجازت فرمائیں تو ہم اونٹوں کی طرف چلے جائیں اور وہاں رہیں آپ نے فرمایا ہاں جاؤ اور وہاں رہو فرماتے ہیں وہ چلے گئے پھر انہوں نے ایک چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے فرماتے ہیں دوسرا چرواہا بچ کر نکل آیا اس نے عرض کیا کہ انہوں نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لے گئے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقریباً بیس نوجوان انصار تھے آپ نے ان

قَالَ وَعِنْدَہٗ شُبَّانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَرِیْبٌ مِّنْ عِشْرِیْنَ قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَیْھِمُ الشُّبَّانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَعَھُمْ قَائِفًا فَقَصَّ اٰثَارَھُمْ فَاَتٰی بِھِمْ فَقَطَعَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ وَسَمَرَ اَعْیُنَھُمْ۔

فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعُرَنِیِّیْنَ مَا فَعَلَ بِھِمْ مِّنْ ھٰذَا فَلَمَّا حَلَّ لَہٗ مِنْ سَفْکِ دِمَائِھِمْ فَکَانَ لَہٗ اَنْ یَّقْتُلَھُمْ کَیْفَ اَحَبَّ وَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ تَمْثِیْلًا بِھِمْ لِاَنَّ الْمُثْلَۃَ کَانَتْ حِیْنَئِذٍ مُّبَاحَۃً ثُمَّ نُسِخَتْ بَعْدَ ذٰلِکَ وَنَھٰی عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَکُنْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّفْعَلَہٗ فَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ فَعَلَ بِالْیَھُوْدِیِّ مَا فَعَلَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِکَ بَعْدَ نَسْخِ الْمُثْلَۃِ وَیَحْتَمِلُ اَیْضًا اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرَ مَا وَجَبَ عَلَی الْیَھُوْدِیِّ مِنْ ذٰلِکَ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَلٰکِنَّہٗ رَاٰہُ وَاجِبًا لِاَوْلِیَاءِ الْجَارِیَۃِ فَقَتَلَہٗ لَھُمْ۔

فَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ قَتَلَہٗ کَمَا فَعَلَ لِاَنَّ ذٰلِکَ ھُوَ الَّذِیْ کَانَ وَجَبَ عَلَیْہِ۔

وَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ الَّذِیْ کَانَ وَجَبَ عَلَیْہِ ھُوَ سَفْکُ الدَّمِ بِاَیِّ شَیْءٍ مِّمَّا شَاءَ الْوَلِیُّ یَسْفِکُہٗ بِہٖ فَاخْتَارُوا الرَّضْخَ فَفَعَلَ ذٰلِکَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ھٰذِہٖ وُجُوْہٌ یَحْتَمِلُھَا ھٰذَا الْحَدِیْثُ وَلَا دَلَالَۃَ مَعَنَا یَدُلُّنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بَعْضَھَا دُوْنَ بَعْضٍ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَتَلَ ذٰلِکَ الْیَھُوْدِیَّ بِخِلَافِ مَا

جوانوں کو ان کے پیچھے بھیجا اور ان کے ساتھ ایک کھوجی کو بھیجا وہ ان کے نشانات کے مطابق چلا چنانچہ ان کو پکڑ کر لایا تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیں پھیر دیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرنیہ والوں کے ساتھ یہ سلوک کیا تو جب آپ کے لیے ان کا خون بہانا جائز تھا تو آپ جیسے چاہتے ان کو قتل کرتے اگرچہ ان کو مُثلہ بنانا ہوتا کیونکہ ان دنوں مثلہ بنانا جائز تھا پھر اس کے بعد منسوخ ہو گیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اب کسی شخص کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں۔ تو اس بات کا احتمال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے ساتھ یہ معاملہ اسی وجہ سے کیا ہو پھر مُثلہ کے منسوخ کے بعد یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کے خیال میں یہودی پر یہ قتل اللہ تعالیٰ کے حق کے سبب واجب نہ ہوا بلکہ آپ کے علم میں یہ لونڈی کے ورثا کیلئے واجب ہوا تھا تو آپ نے انکے حق کے طور پر اسے قتل کر دیا۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے اسے اسی طرح قتل کیا جیسے اس نے کیا تھا کیونکہ اس پر یہی واجب تھا۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ محض اس کا خون بہانا واجب ہو اور ولی کو اختیار ہو جس چیز کے ساتھ چاہے بہائے تو انہوں نے کچلنا پسند کیا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خاطر ایسا کیا۔

اس حدیث میں ان وجوہ کا احتمال ہے اور ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں جو اس بات پر دلالت کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک طریقے کو چھوڑ کر دوسرا اختیار فرمایا۔

آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے یہودی کو اس طریقے کے خلاف قتل کیا جس طریقے سے اس نے بچی کو قتل کیا تھا۔

كَانَ قَتَلَ بِهِ الْجَارِيَةَ۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو يَعْلَى مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ ثَنَا أَبُو صَفْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَكَانَ ثِقَةً وَرَفَعَهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ رَضَخَ رَأْسَ جَارِيَةٍ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى قُتِلَ۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَتَلَ ذَلِكَ الْيَهُودِيَّ رَجْمًا بِقَتْلِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْأَثَرِ وَفِيمَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الْآثَارِ وَهُوَ رَضْخُهُ رَأْسَهَا وَالرَّجْمُ قَدْ يُصِيبُ الرَّأْسَ وَغَيْرَ الرَّأْسِ فَقَدْ قَتَلَهُ بِغَيْرِ مَا كَانَ قَتَلَ بِهِ الْجَارِيَةَ فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ مَا كَانَ فَعَلَ كَانَ حَلَالًا يَوْمَئِذٍ ثُمَّ نُسِخَ بِنَسْخِ الْمُثْلَةِ۔

۷۴۵۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَسْخِ الْمُثْلَةِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَالْمُجَثَّمَةُ الشَّاةُ تُرْمَى بِالنَّبْلِ حَتَّى تُقْتَلَ۔

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ

حضرت ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی شخص نے ایک بچی کے سر کو اس کے زیورات کے لیے جو اس نے پہنے ہوئے تھے، کچل دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو پتھر مارے جائیں یہاں تک کہ وہ مر جائے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو بچی کے قتل کے سبب پتھر مار مار کر ہلاک کیا جیسا کہ ہم نے یہ واقعہ گزشتہ حدیث اور اس سے پہلے کی روایات میں ذکر کیا کہ اس نے اس بچی کے سر کو کچلا تھا اور رجم کبھی سر پہ ہوتا ہے اور کبھی دوسری جگہ، تو آپ نے اس صورت کے خلاف اسے قتل کیا جس انداز میں اس نے بچی کو قتل کیا تھا۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے جو کچھ کیا وہ ان دنوں جائز تھا پھر مُثلہ کے منسوخ ہونے کے ساتھ ہی یہ بھی منسوخ ہو گیا۔

مُثلہ کے منسوخ ہونے کے بارے میں ایک روایت

حضرت ابن جریج سے مروی ہے وہ حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع فرمایا مجثمہ یہ ہے کہ بکری کو تیر سے مارا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ

الْعَدَنِیُّ قَالَا اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ذی رُوح چیز کو نشانہ نہ بناؤ (یعنی باندھ کر نشانہ نہ بناؤ)

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت شعبہ نے خبر دی انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ وَسِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عاصم احول اور حضرت سماک حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہیں ان میں سے ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت سماک، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنِی الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَوْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِدَجَاجَةٍ قَدْ نُصِبَتْ تُرْمٰی فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی اَنْ یُّمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ۔

حضرت منہال بن عمرو، حضرت سعید بن جبیر یا حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرغی کے پاس سے گزرے جسے کھڑا کر کے تیر مارے جا رہے تھے انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے جانوروں کو کھڑا کر کے (باندھ کر) نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنِیْ عَمِّیْ وَهُوَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِیْعَةَ اَنَّ بُكَیْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُمَا عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ یَعْلٰی اَنَّهٗ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابو یعلیٰ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے حضرت عبد الرحمٰن بن خالد بن ولید (رضی اللہ عنہم) کے ہمراہ جہاد کیا تو دشمن کی طرف سے چار عجمی کافر لائے گئے حضرت عبد الرحمٰن کے حکم سے انہیں مشکیں باندھ کر تیروں سے قتل کیا گیا یہ بات حضرت ابو ایوب

ابْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَأُتِيَ بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِّنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلُوْا صَبْرًا بِالنَّبْلِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَتْ دُجَاجَةٌ مَّا صَبَرْتُهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ۔

انصاری رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ باندھ کر قتل کرنے سے منع فرماتے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اسے باندھ کر قتل نہ کرتا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے چار غلام آزاد کیے۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ بُكَيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت اسحٰق، حضرت بکر سے روایت کرتے انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ وَكَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا حضرت ابوایوب فرماتے ہیں اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اسے باندھ کر ہلاک نہ کرتا۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَيَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ۔

حضرت حسن، حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دیتے ہوئے صدقہ کا حکم دیتے اور مُثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُطْبَةً إِلَّا أَمَرَنَا فِيْهَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا فِيْهَا عَنِ الْمُثْلَةِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اکثر خطبوں میں صدقہ کا حکم دیتے اور مُثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا قَامَ فِيْنَا يَخْطُبُ إِلَّا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ

ایک دوسرے طریق سے حضرت حسن سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ہر خطبہ میں ہمیں صدقہ کا حکم دیتے اور مُثلہ سے منع فرماتے۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو کھڑا کر کے ہلاک کرنے سے منع فرمایا۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ صَفِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مُثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُنَيِّ ابْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنُ النَّاسِ قِتْلَةً اَهْلُ الْاِيْمَانِ۔

حضرت علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اہلِ ایمان، بہترین طریقے پر قتل کرنے والے ہیں[1]

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ شِبَاكًا عَنْ هُنَيٍّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ سے وہ حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ نَسْخُ الْمُثْلَةِ بَعْدَ اَنْ كَانَتْ مُبَاحَةً عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ الْعُرَنِيِّيْنَ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ لَمْ يَدْخُلْ مَا اخْتَلَفْنَا نَحْنُ وَاَنْتُمْ فِيْهِ مِنَ الْقِصَاصِ فِيْ هٰذَا لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ۔

قِيْلَ لَهٗ لَيْسَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يُرَادُ

ان روایات سے ثابت ہوا کہ مُثلہ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے جب کہ پہلے یہ جائز تھا جیسا کہ عرنیہ والوں کی حدیث میں ہم نے روایت کیا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ قصاص کے سلسلے میں جو کچھ ہمارے اور تمہارے میں اختلاف ہے وہ اس میں داخل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور اگر تم بدلہ لو تو اس کی مثل بدلہ لو جیسی تمہیں تکلیف دی گئی"۔

اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ اس آیت

[1] یعنی جہاں قتل کرنا ضروری ہو وہاں اذیت دینے کی بجائے آسانی کے ساتھ قتل کرتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

بِهَا هٰذَا الْمَعْنٰى اِنَّمَا اُرِيْدَ بِهَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ حَمْزَةُ وَمُثِّلَ بِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ ظَفِرْتُ بِهِمْ لَاُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ نَصْبِرُ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَا ثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى حَمْزَةَ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ فَنَظَرَ اِلٰى اَمْرٍ لَمْ يَنْظُرْ قَطُّ اِلٰى اَمْرٍ اَوْجَعَ لِقَلْبِهٖ مِنْهُ فَقَالَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَوَصُوْلًا لِلرَّحِمِ فَعُوْلًا لِلْخَيْرَاتِ وَلَوْلَا حُزْنٌ مِنْ بَعْدِكَ لَسَرَّنِيْ اَنْ اَدَعَكَ حَتّٰى تُحْشَرَ مِنْ اَفْوَاجٍ شَتّٰى وَاَيْمُ اللّٰهِ لَاُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِيْنَ مِنْهُمْ مَكَانَكَ فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بَعْدُ بِخَوَاتِيْمِ

سے یہ معنیٰ مراد نہیں بلکہ اس سے وہ مفہوم مراد ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور اسے حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرکے ان کا مثلہ کیا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے ان پر کامیابی حاصل ہوگئی تو میں سے ستر آدمیوں کو مثلہ بناؤں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ آیت کریمہ نازل فرمائی "اگر تم ان سے بدلہ لو تو اس کی مثل لو جو اذیت انہوں نے تمہیں پہنچائی اور اگر تم صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے" اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ ہم صبر کریں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور آپ نے ایک ایسا معاملہ دیکھا کہ اس سے زیادہ آپ کے دل کو دکھ دینے والا واقعہ کبھی نہیں دیکھا تھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ صلہ رحمی کرنے والے بہت نیکیاں کرنے والے تھے اگر آپ کے [illegible] خیال نہ ہوتا تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ آپ کو چھوڑ دیتا حتیٰ کہ آپ (جانوروں کے) جوڑوں میں سے اٹھائے جاتے اللہ کی قسم! میں آپ کی جگہ ان کے ستر آدمیوں کو مثلہ بناؤں گا ابھی آپ اپنی جگہ کھڑے ہی تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام سورۃ نحل

سُوْرَةِ النَّحْلِ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصّٰبِرِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ فَصَبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

کی آخری آیات لے کر اترے وان عاقبتم (آخر تک) چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر فرمایا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔

فَاِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى لَا فِي الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْتَ۔

تو یہ آیت اس مفہوم کے لیے نازل ہوئی اس بات کے لیے نہیں جس کا تم نے ذکر کیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تلوار کے بغیر قصاص نہ لیا جائے۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ عَازِبٍ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ۔

حضرت جابر، حضرت ابو عازب سے اور وہ حضرت نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلوار کے بغیر قصاص نہ لیا جائے۔

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ الْقَوَدَ لِكُلِّ قَتِيْلٍ مَا كَانَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِالسَّيْفِ۔

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مقتول کس قسم کا بھی ہو اس کا قصاص تلوار سے لیا جائے۔

وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَيْضًا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی آئی ہیں جو اس مذکورہ بات پر دلالت کرتی ہیں۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِجِرَاحٍ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَاْنُوْا بِهَا سَنَةً۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ زخمی لوگ لائے گئے تو آپ نے فرمایا ایک سال تک (ان زخموں کے ٹھیک ہونے کی) انتظار کرو

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْتَقَادُ مِنَ الْجُرْحِ حَتّٰى يَبْرَاَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا زخموں کی وجہ سے قصاص نہ لیا حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو جائیں۔

فلو كان يفعل بالجاني كما فعل كما قال أهل المقالة الأولى لم يكن للاستيناء معنى لأنه يجب على القاطع قطع يده إن كانت جنايته قطعا برء من ذلك المجني عليه أو مات.

فلما ثبت الاستيناء لينظر ما تؤول عليه الجناية ثبت بذلك أن ما يجب فيه القصاص هو ما تؤول إليه الجناية لا غير ذلك.

فإن طعن طاعن في يحيى بن أبي أنيسة وأنكر علينا الاحتجاج بحديثه فإن علي بن المديني قد ذكر عن يحيى بن سعيد أنه أحب إليه في حديث الزهري من محمد بن إسحاق.

وقد حدثنا إسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن إدريس الشافعي قال أخبرنا عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أبي الأشعث عن شداد بن أوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله كتب الإحسان على كل شيء فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح وليحد أحدكم شفرته وليرح ذبيحته.

فأمر النبي صلى الله عليه وآله وسلم الناس بأن يحسنوا القتلة وأن يريحوا ما أحل الله لهم ذبحه من الأنعام فما أحل لهم قتله من بني آدم فهو أحرى أن يفعل به ذلك.

اگر مجرم کے ساتھ وہی سلوک ہوتا جو اس نے کیا ہے جیسا کہ پہلے قول والے کہتے ہیں تو سال کی مہلت دینے کا کوئی مطلب نہ ہوتا کیونکہ ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ ضرور کاٹنا ہے اگر اس کا جرم ہاتھ کاٹنا ہے مظلوم ٹھیک ہو یا مر جائے۔

تو جب ایک سال تک انتظار کیا جاتا ہے تاکہ دیکھا جائے کہ جرم کا انجام کیا ہوتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ قصاص اسی صورت میں واجب ہوگا جس میں جنایت انجام کو پہنچے کسی اور صورت میں نہیں۔

اگر کوئی طعن کرنے والا یحییٰ بن ابی انیسہ (حدیث کے ایک راوی) پر طعن کرے اور ان کی روایت سے استدلال کا انکار کرے تو (اس کا جواب یہ ہے کہ) علی بن مدینی، حضرت یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ (یحییٰ بن ابی انیسہ) حضرت زہری کی محمد بن اسحٰق سے روایت میں مجھے زیادہ پسند ہیں۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں احسان کو لازمی قرار دیا پس جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں سے ایک اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ اچھے طریقے سے قتل کریں اور جن جانوروں کو ذبح کرنا اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حلال کیا ہے انہیں آرام پہنچائیں پس جن انسانوں کو قتل کرنا ان کے لیے جائز قرار دیا ان سے یہ سلوک کرنا زیادہ مناسب ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ لَا يُسْتَأْنَى بُرْءُ الْجِرَاحِ وَخَالَفَ مَا ذَكَرْنَا فِي ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ كَفَىٰ بِهِ جَهْلًا فِي خِلَافِهِ كُلَّ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَعَلَىٰ ذٰلِكَ فَإِنَّا نُفْسِدُ قَوْلَهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ.

وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا رَجُلًا لَوْ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ خَطَأً فَبَرَأَ مِنْهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ دِيَةُ الْيَدِ وَلَوْ مَاتَ مِنْهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ دِيَةُ النَّفْسِ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الْيَدِ شَيْءٌ وَدَخَلَ مَا كَانَ يَجِبُ فِي الْيَدِ فِيمَا وَجَبَ فِي النَّفْسِ فَصَارَ الْجَانِي كَمَنْ قَتَلَ وَلَيْسَ كَمَنْ قَطَعَ وَصَارَتِ الْيَدُ لَا يَجِبُ لَهَا حُكْمٌ إِلَّا وَالنَّفْسُ قَائِمَةٌ وَلَا يَجِبُ لَهَا حُكْمٌ إِذَا كَانَتِ النَّفْسُ تَالِفَةً فَصَارَ النَّظَرُ عَلَىٰ ذٰلِكَ يَكُونُ كَذٰلِكَ إِذَا قَطَعَ يَدَهُ عَمْدًا فَإِنْ بَرَءَ فَالْحُكْمُ لِلْيَدِ وَفِيهَا الْقَوَدُ وَإِنْ مَاتَ مِنْهَا فَالْحُكْمُ لِلنَّفْسِ وَفِيهَا الْقِصَاصُ لَا فِي الْيَدِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَىٰ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْخَطَاءِ.

وَيَدْخُلُ أَيْضًا عَلَىٰ مَنْ يَقُولُ إِنَّ الْجَانِي يُقْتَلُ كَمَا قَتَلَ أَنْ يَقُولَ إِذَا رَمَاهُ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ أَنْ يُنْصَبَ الرَّامِي فَيُرْمىٰ حَتَّىٰ يُقْتَلَهُ وَقَدْ نَهَىٰ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ ذِي الرُّوحِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصْبَرَ أَحَدٌ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ يُقْتَلُ قَتْلًا لَا يَكُونُ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ النَّهْيِ.

أَلَا تَرَىٰ أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَكَحَ رَجُلًا فَقَتَلَهُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَجِبُ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَفْعَلَ بِالْقَاتِلِ كَمَا فَعَلَ وَلٰكِنْ يَجِبُ لَهُ أَنْ

اگر کوئی شخص کہے کہ زخم کے ٹھیک ہونے کی انتظار نہیں کی جائے گی اور وہ ان روایات کی مخالفت کرے جو ہم نے ذکر کی ہیں تو اس کی جہالت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ متقدمین علماء کی مخالفت کرتا ہے اس کے باوجود ہم اس کے قول کو قیاس کے طور پر فاسد قرار دیتے ہیں۔

اور وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں اگر کوئی شخص غلطی سے کسی دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ دے اور وہ ٹھیک ہو جائے تو اس پر ہاتھ کی دیت واجب ہوتی ہے اور اگر وہ اس وجہ سے مرجائے تو اس پر ایک جان کی دیت واجب ہوتی ہے اور ہاتھ کے سلسلے میں کچھ بھی واجب نہیں ہوتا اور ہاتھ کے سلسلے میں واجب ہونے والی سزا نفس کی جنایت میں واجب ہونے والی سزا میں داخل ہو جاتی ہے اور جرم کرنے والا قاتل کی طرح ہوتا ہے ہاتھ کاٹنے والے کی طرح نہیں ہوتا ہاتھ کا حکم اس صورت میں واجب ہوتا جب نفس باقی ہو اور اگر اس کی جان ضائع ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم واجب نہیں ہوتا تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب وہ جان بوجھ کر ہاتھ کاٹے تو اسی طرح حکم ہو اگر وہ ٹھیک ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم ہوگا اور اس میں بدلہ ہوگا اور اگر وہ مرجائے تو نفس کا حکم ہوگا اور اس میں قصاص لازم ہوگا ہاتھ کا بدلہ نہ ہوگا خطا کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے۔

جو شخص کہتا ہے کہ قاتل کو اسی طرح قتل کیا جائے جیسے اس نے قتل کیا اس پر یہ اعتراض بھی ہوتا ہے کہ وہ کہے کہ اگر اس نے تیر سے ہلاک کیا تو اس تیر مارنے والے کو کھڑا کر کے تیر مارے یہاں تک کہ اسے ہلاک کر دے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جاندار چیز کو کھڑا کر کے مارنے سے منع فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کی وجہ سے اسے کھڑا کرنا صحیح نہیں بلکہ جس طریقے سے ممانعت نہ ہو اس طریقے پر قتل کیا جائے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی مرد سے بدفعلی کرے اور اس کے سبب سے اسے ہلاک کر دے تو ولی کو اس بات کا حق نہیں کہ قاتل کے ساتھ بھی وہی سلوک کرے جو اس نے کیا بلکہ اسے محض

يَقْتُلَهُ لِاَنَّ نِكَاحَهُ اِيَّاهُ حَرَامٌ عَلَيْهِ فَكَذٰلِكَ صَبْرُهُ اِيَّاهُ فِيْمَا وَصَفْنَا حَرَامٌ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ لَهُ قَتْلُهُ كَمَا يُقْتَلُ مَنْ حَلَّ دَمُهُ بِرِدَّةٍ اَوْ بِغَيْرِهَا هٰذَا هُوَ النَّظْرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ غَيْرَ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لَا يُوْجِبُ الْقَوَدَ عَلٰى مَنْ قَتَلَ بِحَجَرٍ وَسَنُبَيِّنُ قَوْلَهُ هٰذَا وَالْحُجَّةُ لَهُ فِيْ بَابِ شِبْهِ الْعَمَدِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

قتل کرنے کا حق ہے کیونکہ اس کے ساتھ بدفعلی کرنا بھی حرام ہے اسی طرح اسے باندھ کر ہلاک کرنا بھی حرام ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا البتہ اسے قتل کرنے کا حق ہے جیسے اس شخص کو قتل کیا جاتا ہے جس کا خون مرتد ہونے یا کسی اور وجہ سے مباح ہو جاتا ہے قیاس یہی ہے اور یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا قول ہے البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے پتھر کے ساتھ ہلاک کیا اس پر بدلہ واجب نہیں ہم آپ کے اس قول اور دلیل کو عنقریب شبہ عمد کے باب میں بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بَابُ ۲۱۵ شِبْهِ الْعَمَدِ الَّذِيْ لَا قَوَدَ فِيْهِ مَا هُوَ

شبہ عمد جس میں قصاص نہیں

۷۶۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ قَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ جَوْشَنٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ السَّدُوْسِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ خَطَأِ الْعَمَدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِيْهِ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا ۔

حضرت عقبہ بن اوس سدوسی، ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیا تو آپ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا سنو! شبہ عمد کا مقتول وہ ہے جو کوڑے، لاٹھی اور پتھر سے قتل ہو جائے اس میں دیت مغلظہ ہے یعنی سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں۔

تحقيق مسئله

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا قَوَدَ عَلٰى مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِعَصًا اَوْ حَجَرٍ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کو لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ

اَبُوْحَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَقَالُوْا اِذَا كَانَتِ الْخَشَبَةُ مِثْلُهَا يَقْتُلُ فَعَلَى الْقَاتِلِ بِهَا الْقِصَاصُ وَذٰلِكَ عَمَدٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلُهَا لَا يَقْتُلُ فَفِيْ ذٰلِكَ الدِّيَةُ وَذٰلِكَ شِبْهُ الْعَمَدِ۔

وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْنَا اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اِنَّ قَتِيْلَ خَطَاءِ الْعَمَدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِيْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا قَالُوْا لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ ذٰلِكَ الْعَصَا الَّتِيْ لَا تَقْتُلُ مِثْلُهَا الَّتِيْ هِيَ كَالسَّوْطِ الَّذِيْ لَا يَقْتُلُ مِثْلُهٗ فَاِنْ كَانَ اَرَادَ بِذٰلِكَ فَهُوَ الَّذِيْ قُلْنَا وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَرَادَ ذٰلِكَ وَاَرَادَ مَا قُلْتُمْ اَنْتُمْ فَقَدْ تَرَكْتَا الْحَدِيْثَ وَخَالَفْنَاهُ فَنَحْنُ بَعْدُ لَمْ نُثْبِتْ خِلَافَنَا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِذْ كُنَّا نَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْعَصَا مَا اِذَا قُتِلَ بِهٖ لَمْ يَجِبْ بِهٖ عَلَى الْقَاتِلِ قَوَدٌ وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ حَمَلْنَا عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَوْلٰى مِمَّا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِاَنَّ مَا حَمَلْنَاهُ عَلَيْهِ لَا يُضَادُّ حَدِيْثَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِيْجَابِهِ الْقَوَدَ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ الَّذِيْ رَضَخَ رَاْسَ الْجَارِيَةِ بِحَجَرٍ وَمَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى يُضَادُّ ذٰلِكَ وَيَنْفِيْهِ وَلِاَنْ يُحْمَلَ الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا يُوَافِقُ بَعْضُهٗ

اللہ بھی اسی بات کے قائلین میں شامل ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر لکڑی ایسی ہو کہ وہ ہلاک کر دیتی ہے تو اس میں قاتل پر قصاص ہے اور یہ قتل عمد (جان بوجھ کر قتل کرنا) ہے اور اگر اس جیسی لکڑی ہلاک نہیں کرتی تو اس میں دیت ہے اور یہ شبہ عمد ہے (یعنی عمد کے مشابہ ہے)

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "سنو! شبہ عمد، کوڑے، عصا اور پتھر سے قتل کرنا ہے اور اس میں ایک سو اونٹ (دیت) ہے" سے استدلال کیا ہے تو اس میں ان کے موقف پر دلیل نہیں ہے کیونکہ ہوسکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وہ لاٹھی مراد لی ہو جو ہلاک نہیں کرتی اور وہ اس کوڑے کی طرح ہے جس سے ہلاکت واقع نہیں ہوتی اگر آپ کی یہی مراد ہے تو اس سے ہماری بات ثابت ہوگئی اور اگر آپ کی مراد یہ نہیں بلکہ وہ بات مراد ہے جو تم نے کہی ہے تو ہم نے حدیث کو چھوڑ دیا اور اس کی مخالفت کی لیکن ہم نے ابھی تک اس حدیث کے خلاف ثابت نہیں کیا کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ کچھ لاٹھیاں اس قسم کی ہیں کہ ان سے ہلاکت کے سبب قاتل پر قصاص واجب نہیں ہوتا اور یہ معنیٰ جس پر ہم نے اس حدیث کو محمول کیا اس معنیٰ سے بہتر ہے جو پہلے قول والوں کی مراد ہے کیونکہ ہم نے اس حدیث سے جو مفہوم لیا ہے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف نہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس یہودی پر قصاص واجب قرار دیا جس نے ایک بچی کا سر پتھر سے کچل دیا تھا پہلے قول والوں نے اس سے جو معنی لیا ہے وہ اس روایت کے خلاف ہے اور اس کی نفی کرتا ہے اور حدیث کا وہ مفہوم لینا جس سے روایات ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں اس معنیٰ پر محمول کرنے

بَعْضًا اَوْلٰی مِنْ اَنْ یُّحْمَلَ عَلٰی مَا یُضَادُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔

سے بہتر ہے جس سے بعض کا بعض سے تضاد ثابت ہو۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاَنْتَ قَدْ قُلْتَ اِنَّ حَدِیْثَ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ فِی الْبَابِ الْاَوَّلِ فَکَیْفَ اَثْبَتَّ الْعَمَلَ بِهٖ هٰهُنَا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ تم نے پچھلے باب میں کہا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت منسوخ ہے تو کس طرح تم نے یہاں اس پر عمل کو ثابت کیا۔

قِیْلَ لَهٗ لَمْ نَقُلْ اِنَّ حَدِیْثَ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ مِّنْ جِهَةِ مَا ذَکَرْتَ وَقَدْ ثَبَتَ وُجُوْبُ الْقَوَدِ وَالْقَتْلِ بِالْحَجَرِ فِیْ حَدِیْثِ اَنَسٍ وَاِنَّمَا قُلْتُ اِنَّ الْقِصَاصَ بِالْحَجَرِ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ مَنْسُوْخًا لِّمَا قَدْ ذَکَرْتُ مِنَ الْحُجَّةِ فِیْ ذٰلِكَ فَحَدِیْثُ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ اِیْجَابِ الْقَوَدِ عِنْدَنَا غَیْرُ مَنْسُوْخٍ وَفِیْ کَیْفِیَّةِ الْقَوَدِ الْوَاجِبِ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ مَنْسُوْخًا عَلٰی مَا فَسَّرْنَا وَبَیَّنَّا فِی الْبَابِ الَّذِیْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت اس جہت سے منسوخ ہے جو تم نے ذکر کی ہے جب کہ اس روایت سے قصاص اور پتھر سے ہلاک کرنے کا وجوب ثابت ہو رہا ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ ممکن ہے پتھر کے ساتھ قصاص منسوخ ہو چکا ہو جیسا کہ اس سلسلے میں میں نے دلیل ذکر کی ہے تو ہمارے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت قصاص کے وجوب کے سلسلے میں منسوخ نہیں ہے البتہ واجب قصاص کے طریقے کے سلسلے میں منسوخ ہونے کا احتمال ہے جیسا کہ ہم نے گزشتہ باب میں وضاحت سے بیان کیا۔

فَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ الْقَتْلَ بِالْحَجَرِ لَا یُوْجِبُ الْقَوَدَ فِیْ دَفْعِ حَدِیْثِ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ مَا اَوْجَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَتْلِ فِیْ ذٰلِكَ حَقًّا لِّلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْیَهُوْدِیَّ کَقَاطِعِ الطَّرِیْقِ الَّذِیْ یَکُوْنُ مَا وَجَبَ عَلَیْهِ حَدًّا مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ کَانَ ذٰلِكَ کَذٰلِكَ فَاِنَّ قَاطِعَ الطَّرِیْقِ اِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ اَوْ بِعَصًا وَجَبَ عَلَیْهِ الْقَتْلُ فِیْ قَوْلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ لَا قَوَدَ عَلٰی مَنْ قَتَلَ بِعَصًا وَّقَدْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَهْلِ النَّظَرِ۔

تو جن لوگوں کے نزدیک پتھر کے ساتھ قتل کرنے سے قصاص لازم نہیں ہوتا ان کے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں حق خداوندی کے طور پر قصاص کو لازم کیا ہو اور یہودی کو اس ڈاکو کی طرح قرار دیا جس پر اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے حد لازم ہوتی ہے اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ڈاکو جب پتھر یا لاٹھی سے کسی کو ہلاک کرے تو اس شخص کے نزدیک بھی جو کہتا ہے کہ لاٹھی کے ساتھ قتل کی صورت میں قصاص واجب نہیں ہوتا، اس (ڈاکو) کا قتل واجب ہوگا۔ مجتہدین کی ایک جماعت نے یہی قول کہا ہے

وَقَدْ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِی الْخَنَّاقِ اَنَّ عَلَیْہِ الدِّیَۃَ وَاَنَّہٗ لَا یُقْتَلُ اِلَّا اَنْ یَّفْعَلَ ذٰلِکَ غَیْرَ مَرَّۃٍ فَیُقْتَلُ وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ حَدًّا مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے گلا گھونٹ کر مارنے والے کے بارے میں فرمایا کہ اس پر دیت ہوگی اور جب تک وہ کئی بار ایسا نہ کرے اسے قتل نہیں کیا جائے اس کے بعد اسے بطور حد قتل کیا جائے گا۔

فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَتَلَ الْیَہُوْدِیَّ عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِاَنَّہٗ وَجَبَ عَلَیْہِ الْقَتْلُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ کَمَا یَجِبُ عَلٰی قَاطِعِ الطَّرِیْقِ فَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ کَذٰلِکَ فَاِنَّ اَبَا حَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ کُلُّ مَنْ قَطَعَ الطَّرِیْقَ فَقَتَلَ بِعَصًا اَوْ حَجَرٍ اَوْ فَعَلَ ذٰلِکَ فِی الْمِصْرِ یَکُوْنُ حُکْمُہٗ فِیْمَا فَعَلَ حُکْمُ قَاطِعِ الطَّرِیْقِ وَکَذٰلِکَ الْخَنَّاقُ الَّذِیْ قَدْ فَعَلَ ذٰلِکَ غَیْرَ مَرَّۃٍ اَنَّہٗ یُقْتَلُ۔

تو ممکن ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کو اس لیے قتل کیا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس کا قتل واجب ہو گیا تھا جیسا کہ ڈاکو کا قتل واجب ہوتا ہے اگر یہ بات اسی طرح ہے تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص، ڈاکہ ڈالے اور لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کرے یا شہر کے اندر یہ کام کرے تو اس کا حکم ڈاکو کے حکم جیسا ہو گا اسی طرح جو کئی بار گلا گھونٹ کر ہلاک کرے تو اسے بھی قتل کیا جائے گا۔

وَقَدْ کَانَ یَنْبَغِیْ فِی الْقِیَاسِ عَلٰی قَوْلِہٖ اَنْ یَّکُوْنَ یَجِبُ عَلٰی مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً اَلْقَتْلُ وَیَکُوْنَ ذٰلِکَ حَدًّا مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ کَمَا یَجِبُ اِذَا فَعَلَہٗ مِرَارًا لِاَنَّا رَاَیْنَا الْحُدُوْدَ یُوْجِبُہَا انْتِہَاکُ الْحُرْمَۃِ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ لَا یَجِبُ عَلٰی مَنِ انْتَہَکَ تِلْکَ الْحُرْمَۃَ ثَانِیَۃً اِلَّا مَا وَجَبَ عَلَیْہِ فِی انْتِہَاکِہَا فِی الْبَدْءِ۔

ان کے قول پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جو شخص ایک بار ایسا کرے اس کا قتل واجب ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے حد قرار پائے جیسا کہ بار بار کرنے سے قتل واجب ہوتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بار حرمت کو توڑنے سے حدود لازم ہو جاتی ہیں پھر دوسری بار جب حرمت کو توڑا جاتا ہے تو وہی چیز لازم ہوتی ہے جو پہلی بار توڑنے سے لازم ہوئی تھی۔

فَکَانَ النَّظَرُ فِیْمَا وَصَفْنَا اَنْ یَّکُوْنَ الْجَانِی الْخَنَّاقُ کَذٰلِکَ اَیْضًا وَّ اَنْ یَّکُوْنَ حُکْمُہٗ فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ ہُوَ حُکْمُہٗ فِیْ اٰخِرِ مَرَّۃٍ ہٰذَا ہُوَ النَّظَرُ فِیْ ہٰذَا الْبَابِ وَفِیْ ثُبُوْتِ مَا ذَکَرْنَا مَا یَرْفَعُ اَنْ یَّکُوْنَ

تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ گلا گھونٹنے والے کا حکم بھی یہی ہو اور جو حکم پہلی بار سے لازم ہو دوسری بار ایسا کرنے سے بھی وہی حکم ہونا چاہیے اس باب میں قیاس یہی ہے اور ہماری بات کے ثابت ہونے کی صورت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث

فِي حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَجَرٍ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ۔

وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيْضًا فِي قَوْلِهِ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى الْحَجَرَ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ۔

٧٦٧ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضَى فِي مَا بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ وَالْغُرَّةُ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَغْرَمُ مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ

کا اس شخص کے خلاف حجت ہونا بھی ختم ہو جاتا ہے جو کہتا ہے کہ جس نے کسی شخص کو پتھر سے ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل یہ روایت بھی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ھذیل قبیلے کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مار کر اسے اور جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا دونوں کو قتل کر دیا وہ لوگ جھگڑا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے بچے (حمل) کی دیت ایک غلام لڑکا یا لڑکی ہے اور عورت کی دیت اس دوسری عورت کے خاندان پر ڈال دی اس (مقتولہ) کے بچے اور دیگر رشتہ داروں کو اس کا وارث قرار دیا حضرت حمل بن مالک ابن نابغہ ہذلی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کی دیت کیسے دوں جس نے پیا نہ کھایا نہ بات کی اور نہ ہی کوئی آواز نکالی اس قسم کا خون باطل ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مسجع کلام کی وجہ سے فرمایا یہ تو کاہنوں (نجومیوں) کے بھائیوں سے ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک عورت نے دوسری کو خیمہ کے ڈنڈے سے مارا جس سے وہ ہلاک ہو گئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ کے خاندان والوں پر دیت لازم فرمائی اور جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا (اور ہلاک ہو گیا) اس کے لیے ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کی دیت دوں جس نے کھایا نہ پیا، چیخا اور نہ آواز نکالی اس قسم کا خون باطل ہوتا ہے آپ نے فرمایا اس نے دیہاتیوں

وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ سَجَعَ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ۔

کی طرح مسجع کلام کیا۔

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبید بن نضلہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَقَالُوْا فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلِ الْمَرْاَةَ الْقَاتِلَةَ بِالْحَجَرِ وَلَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ وَعَمُوْدُ الْفُسْطَاطِ يُقْتَلُ مِثْلُهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا قَوَدَ عَلٰى مَنْ قَتَلَ بِخَشَبَةٍ وَاِنْ كَانَ مِثْلُهَا يُقْتَلُ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ عورت کو پتھر سے یا خیمے کے ڈنڈے سے قتل نہیں کیا حالانکہ خیمے کا ڈنڈا ان چیزوں میں سے ہے جن سے قتل کیا جا سکتا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو آدمی لکڑی سے قتل کیا جائے اس کا قصاص نہیں اگرچہ اس کی مثل لکڑی سے قتل کیا جاتا ہو۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ قَالَ فَقَدْ رَوٰى حَمَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ هٰذَا۔

اس سلسلے مخالفین حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حمل بن مالک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے۔

۷۶۹۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ وَاِنَّ اِحْدٰهُمَا ضَرَبَتِ الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ وَاَنْ تُقْتَلَ مَكَانَهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین (پیٹ کے بچے) کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا؟ تو حضرت حمل بن مالک نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ میں دو عورتوں کے درمیان تھا ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمہ کا کیل مارا جس سے وہ اور اس کے پیٹ کا بچہ ہلاک ہو گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے بارے میں ایک غلام (یا لونڈی) کا اور اس قاتلہ کو مقتولہ کی جگہ قتل کا فیصلہ فرمایا۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت

ثَنَا الْحُسَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَأَنْ تُقْتَلَ مَكَانَهَا۔

طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے ان کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ اس (قاتلہ) کو اس (مقتولہ) کی جگہ قتل کیا جائے۔

فَهٰذَا حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ الْمَرْأَةَ بِالَّتِيْ قَتَلَتْهَا بِالْمِسْطَحِ فَقَدْ خَالَفَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْمَا رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَضَائِهِ بِالدِّيَةِ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ تَكَافَأَتِ الْأَخْبَارُ فِيْ ذٰلِكَ فَلَمَّا تَكَافَأَتْ وَاخْتَلَفَتْ وَجَبَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا۔

تو یہ حضرت حمل بن مالک جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو قتل کیا جس نے دوسری عورت کو کیل مار کر ہلاک کیا تھا تو انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما کی اس روایت کی مخالفت کی جس میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ نقل کیا کہ آپ نے دیت لازم فرمائی تو اس طرح روایات باہم برابر ہوگئیں جب روایات باہم مقابل و برابر ہوگئیں تو غور و فکر ضروری ہو گیا تاکہ ہم دونوں میں سے صحیح قول نکال سکیں۔

فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْأَصْلَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَدِيْدَةٍ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ وَهُوَ آثِمٌ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا كَفَّارَةَ فِيْ قَوْلِ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ وَإِذَا قَتَلَهُ خَطَأً فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ وَالْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ وَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ فَكَانَتِ الْكَفَّارَةُ تَجِبُ حَيْثُ يَرْتَفِعُ الْإِثْمُ وَتَرْتَفِعُ الْكَفَّارَةُ حَيْثُ يَجِبُ الْإِثْمُ وَرَأَيْنَا شِبْهَ الْعَمْدِ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الدِّيَةَ فِيْهِ وَأَنَّ الْكَفَّارَةَ فِيْهِ وَاجِبَةٌ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ كَيْفِيَّتِهَا مَا هِيَ فَقَالَ قَائِلُوْنَ هُوَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا بِغَيْرِ سِلَاحٍ وَقَالَ آخَرُوْنَ هُوَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ لَا يَرَى أَنَّهُ يَقْتُلُهُ كَأَنَّهُ يَتَعَمَّدُ ضَرْبَ رَجُلٍ

پس ہم نے اس سلسلے میں قیاس کیا تو ایک متفق علیہ قاعدہ پایا وہ یہ کہ جو شخص کسی کو جان بوجھ کر لوہے (کے اوزار) سے قتل کر دے اس پر قصاص ہے اور وہ گناہ گار بھی ہوگا لیکن اکثر علماء کے نزدیک اس پر کفارہ نہیں اور اگر وہ غلطی سے قتل کرے تو اس کے خاندان پر دیت لازم ہوگی اور اس پر کفارہ ہوگا گناہ نہیں ہوگا تو کفارہ وہاں لازم ہوگا جہاں گناہ اٹھ جائے اور کفارہ وہاں اٹھ جائے گا جہاں گناہ لازم ہوگا پھر ہم نے شبہ عمد کو دیکھا تو سب کا اتفاق ہے کہ اس میں دیت ہے اور کفارہ بھی واجب ہے البتہ اس کی (شبہ عمد کی) تعریف میں اختلاف ہے کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو جان بوجھ کر کسی ہتھیار کے بغیر قتل کر دے (تو یہ شبہ عمد ہے) دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ کسی کا کسی کو ایسی چیز کے ساتھ ہلاک کرنا کہ اس کے خیال میں وہ اس سے ہلاک نہیں ہوگا گویا وہ کسی شخص کو قصداً کوڑا یا کوئی دوسری ایسی چیز مارتا ہے جس کی مثل

بِسَوْطٍ اَوْ بِشَیْءٍ لَا یَقْتُلُ مِثْلُهٗ فَیَمُوْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَهٰذَا شِبْهُ الْعَمَدِ عِنْدَهُمْ فَاِنْ كَرَّرَ عَلَیْهِ الضَّرْبَ بِالسَّوْطِ مِرَارًا حَتّٰی كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ یَقْتُلُ مِثْلُهٗ كَانَ ذٰلِكَ عَمَدًا وَّ وَجَبَ عَلَیْهِ فِیْهِ الْقَوَدُ وَكُلُّ مَنْ جَعَلَ مِنْهُمْ شِبْهَ الْعَمَدِ عَلٰی جِنْسٍ مِّنْ هٰذَیْنِ الْجِنْسَیْنِ اَوْجَبَ فِیْهِ الْكَفَّارَةَ وَقَدْ رَاَیْنَا الْكَفَّارَةَ فِیْمَا قَدْ اَجْمَعَ عَلَیْهِ الْفَرِیْقَانِ تَجِبُ حَیْثُ لَا یَجِبُ الْاِثْمُ وَتَنْتَفِیْ حَیْثُ یَكُوْنُ الْاِثْمُ وَكَانَ الْقَاتِلُ بِحَجَرٍ اَوْ بِعَصًا اَوْ مِثْلِ ذٰلِكَ یَقْتُلُ عَلَیْهِ اِثْمُ النَّفْسِ وَهُوَ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ رَبِّهٖ كَمَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَدِیْدَةٍ وَكَانَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِسَوْطٍ لَیْسَ مِثْلُهٗ یَقْتُلُ غَیْرَ اٰثِمٍ اِثْمَ الْقَتْلِ وَلٰكِنَّهٗ اٰثِمٌ اِثْمَ الضَّرْبِ فَكَانَ اِسْمُ الْقَتْلِ فِیْ هٰذَا عَنْهُ مَرْفُوْعًا لِاَنَّهٗ لَمْ یُرِدْهُ وَاِثْمُ الضَّرْبِ عَلَیْهِ مَكْتُوْبٌ لِاَنَّهٗ قَصَدَهٗ وَاَرَادَهٗ۔

سے۔ ہلاکت واقع نہیں ہوتی، پھر وہ اس سے مرجاتا ہے ان کے نزدیک یہ شبہ عمد ہے اگر بار بار کوڑے مارے حتی کہ وہ اس چیز کی طرح ہو جائے جس سے قتل کیا جاتا ہے تو یہ عمداً قتل ہو جائے گا اور اس پر قصاص لازم ہو گا تو ان میں سے جس نے بھی شبہ عمد کو ان دو جنسوں میں سے ایک جنس کے مطابق قرار دیا ہے انہوں نے کفارہ لازم قرار دیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں گروہوں کے کفارہ وہاں واجب ہوتا ہے جہاں گناہ نہیں ہوتا اور جہاں گناہ ہوتا ہے وہاں کفارے کی نفی ہو جاتی ہے اور جو شخص پتھر یا لاٹھی یا اس کی مثل کسی چیز سے قتل کرے اس پر گناہ ہو گا اور وہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے، جیسے کوئی شخص کسی کو لوہے (کے اوزار) سے قتل کرے اور جو شخص کسی کو کوڑے کے ساتھ قتل کرے کہ اس کی مثل کے ساتھ قتل نہیں کیا جاتا تو اس پر قتل کا گناہ نہیں ہو گا البتہ مارنے کا گناہ ہو گا گویا اس سے قتل کا گناہ اٹھا لیا گیا کیونکہ اس نے اس کا ارادہ نہیں کیا تھا اور مارنے کا گناہ لکھ دیا جائے گا کیونکہ اس نے اس کا ارادہ اور قصد کیا تھا۔

فَكَانَ النَّظَرُ اَنْ یَّكُوْنَ شِبْهُ الْعَمَدِ الَّذِیْ قَدْ اُجْمِعَ اَنَّ فِیْهِ كَفَّارَةً فِی النَّفْسِ هُوَ مَا لَا اِثْمَ فِیْهِ وَهُوَ الْقَتْلُ بِمَا لَیْسَ مِثْلُهٗ یَقْتُلُ الَّذِیْ یَتَعَمَّدُ بِهِ الضَّرْبَ وَلَا یُرَادُ بِهٖ تَلَفُ النَّفْسِ فَیَاْتِیْ ذٰلِكَ عَلٰی تَلَفِ النَّفْسِ۔

تو قیاس یہ ہے کہ شبہ عمد جس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں کفارہ نفس ہے یہ وہ ہے جس میں گناہ نہیں اور وہ ایسی چیز کے ساتھ قتل کرنا ہے جس سے عام طور پر قتل نہیں کیا جاتا اس سے مارنے کا ارادہ کیا جاتا ہے لیکن نفس کی ہلاکت مقصد نہیں ہوتا لیکن اس سے نفس کی ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا۔

اس سے اس بات کے قائلین کا موقف ثابت ہو گیا اور یہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا اور امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ عُمَرَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی

ابنِ الخطّابِ رضی اللہُ عنہُ۔

۲۷۷۔ حدّثنا ابنُ ابی داؤد قال ثنا عیسی بنُ ابراھیمَ البرکی قال ثنا عبدُ الواحدِ قال ثنا الحجّاجُ قال ثنی زیدُ بنُ جبیرٍ الجُشمی عن حُروۃَ بنِ حُمیدٍ عن ابیہِ قال قال عمرُ بنُ الخطّابِ یعمِدُ احدُکم فیضربُ اخاہُ مثلَ آکلۃِ اللّحمِ قال الحجّاجُ یعنی العصا ثُمّ یقولُ لا قودَ علیّ لا اُوتی باحدٍ فعلَ ذٰلکَ الّا اقدتُہُ۔

وقد رُوی عن علیٍّ رضی اللہُ عنہُ خلافُ ذٰلکَ۔

۲۷۸۔ حدّثنا محمّدُ بنُ خزیمۃَ قال ثنا یوسفُ بنُ عدیٍّ قال ثنا شریکٌ عن ابی اسحٰقَ عن عاصمِ بنِ ضمرۃَ عن علیٍّ قال شِبْہُ العمدِ بالعصا والحجرِ الثّقیلِ ولیسَ فیھما قودٌ واللہُ اعلمُ بالصّوابِ۔

اسی طرح مروی ہے۔

حضرت حروہ بن حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو مارنے کا ارادہ کرتا ہے اور اسے گوشت کھانے والی چیز سے مارتا ہے حجاج کہتے ہیں (اس سے) لاٹھی مراد ہے پھر کہتا ہے کہ مجھ پر قصاص نہیں میرے پاس اس جرم کا مرتکب جو شخص بھی لایا گیا میں اس سے قصاص لوں گا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

حضرت عاصم بن ضمرہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا شبہ عمد، لاٹھی اور بھاری پتھر سے مارنا ہے اور ان دونوں صورتوں میں قصاص نہیں اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بابُ شِبْہِ العمدِ ھل یکونُ فیما دونَ النّفسِ کما یکونُ فی النّفسِ

کیا نفس سے کم میں بھی شبہ عمد ہوتا ہے

قال ابوجعفرٍ فان قال قائلٌ لمّا ثبتَ عن رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ انّ النّفسَ قد یکونُ فیھا شبہُ عمدٍ کانَ کذٰلکَ فیما دونَ النّفسِ وذکرَ فی ذٰلکَ الآثارَ الّتی قد رَوَیناھا عن رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ الّتی فیھا الا انّ قتیلَ خطاءِ العمدِ بالسّوطِ والعصا والحجرِ فیہِ مائۃٌ من الابلِ منھا اربعونَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص کہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا کہ کبھی قتل نفس میں شبہ عمد بھی ہوتا ہے تو نفس سے کم میں بھی شبہ عمد ہوگا۔ اور وہ اس سلسلے میں ان روایات کا ذکر کرے جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔ جن میں آپ نے فرمایا سنو! شبہ عمد کا مقتول وہ ہے جو کوڑے، لاٹھی اور پتھر سے مارا گیا اس میں سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ

خَلِفَةً فِي بُطُوْنِهَا أَوْلَادُهَا۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْسِ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ وَهُوَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ بِإِسْنَادِهِ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ فِي خَبَرِ الرُّبَيِّعِ أَنَّهَا لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَاخْتَصَمُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ۔

وَقَدْ رَأَيْنَا اللَّطْمَةَ إِذَا أَتَتْ عَلَى النَّفْسِ لَمْ يَجِبْ فِيْهَا قَوَدٌ وَرَأَيْنَاهَا فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ قَدْ أَوْجَبَتِ الْقَوَدَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ فِي النَّفْسِ شِبْهَ عَمْدٍ أَنَّهُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ عَمْدٌ عَلَى تَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

بَابُ ۲۱ الرَّجُلِ يَقُوْلُ عِنْدَ مَوْتِهِ إِنْ مُتُّ فَفُلَانٌ قَتَلَنِيْ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ قَدْ رَوَيْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَ الْجَارِيَةَ الَّتِيْ رُضِخَ رَأْسُهَا مَنْ رَضَخَ رَأْسَكِ أَفُلَانٌ هُوَ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضْخِ رَأْسِهِ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَزَعَمُوْا أَنَّهُمْ قَلَّدُوْهُ وَقَالُوْا مَنِ ادَّعَى

اونٹنیاں ہوں۔

اس سلسلے میں ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل نفس کے بارے میں وہی بات مروی ہے جو اس حدیث میں ہے لیکن نفس سے کم (یعنی اعضاء) میں اس کے خلاف مروی ہے اور وہ روایت ہم نے اس کتاب کے شروع میں حضرت ربیع کے واقعہ میں نقل کی ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی کو تھپڑ مار کر اس کے اگلے دانت توڑ دیئے وہ لوگ اپنا مقدمہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر تھپڑ مارنے سے نفس کی ہلاکت واقع ہو تو اس صورت میں قصاص لازم نہیں ہوتا اور نفس سے کم میں قصاص واجب ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو عمل نفس کے بارے میں شبہ عمد قرار پاتا ہے وہ نفس کے علاوہ میں عمد (جان بوجھ کر قتل کرنا) بن جاتا ہے ان روایات کی تصحیح سے یہی ثابت ہوتا ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

کوئی شخص مرتے وقت کہے کہ اگر میں مرگیا تو فلاں نے مجھے قتل کیا ہے

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے اس کتاب کے شروع میں روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس لڑکی سے پوچھا جس کا سر کچلا گیا تھا کہ کس نے تمہارا سر کچلا کیا فلاں شخص نے؟ تو اس نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلنے کا حکم دیا۔

ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کا دعویٰ کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے موت کی حالت میں دعویٰ کیا کہ اسے

وَهُوَ فِي حَالِ الْمَوْتِ اَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ ثُمَّ مَاتَ قُبِلَ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ وَقُتِلَ الَّذِي ذَكَرَ اَنَّهُ قَتَلَهُ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ الْيَهُوْدِيَّ فَاَقَرَّ بِمَا ادَّعَتِ الْجَارِيَةُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَقَتَلَهُ بِاِقْرَارِهٖ لَا بِدَعْوَى الْجَارِيَةِ۔

فَاعْتَبَرْنَا الْاٰثَارَ الَّتِيْ قَدْ جَاءَتْ فِي ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهَا عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا۔

۷۷۵۔ **فَاِذَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَزَادَ قَالَ فَسَاَلَهٗ فَاَقَرَّ بِمَا ادَّعَتْ فَرَضَخَ رَاْسَهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۷۷۶۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَخَ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰى ذَكَرُوا الْيَهُوْدِيَّ فَاُتِيَ بِهٖ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَتَلَهٗ بِاِقْرَارِهٖ بِمَا ادُّعِيَ عَلَيْهِ لَا بِدَعْوَى الْجَارِيَةِ۔

فلاں نے قتل کیا ہے پھر وہ مرگیا تو اس سلسلے میں اس کی بات قبول کی جائے گی اور جس کا اس نے ذکر کیا کہ اس نے اسے قتل کیا اسے (قصاص میں) قتل کیا جائے گا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے بھی پوچھا ہو اور اس نے اس بات کا اقرار کیا جس کا اس لڑکی نے اس کے خلاف دعویٰ کیا تھا تو آپ نے اس کے اقرار کے اسے قتل کیا لڑکی کے دعویٰ کی وجہ سے نہیں۔

لہٰذا ہم نے اس سلسلے میں مروی روایات کو دیکھا ہم اس سلسلے میں ان میں کوئی دلیل پاتے ہیں۔

تو حضرت انس، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی بات روایت کرتے ہوئے کچھ زائد باتیں نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں آپ نے اس (یہودی) سے پوچھا تو اس نے لڑکی کے دعویٰ کے مطابق اقرار کیا چنانچہ آپ نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا اس سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ حتیٰ کہ یہودی کا ذکر کیا (اس نے ہاں میں جواب دیا) چنانچہ اس کو لایا گیا اور اس نے اعتراف کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کوٹا گیا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (یہودی) کو لڑکی کے دعویٰ کے مطابق اقرار کی بنیاد پر قتل کیا محض لڑکی کے دعویٰ پر نہیں۔

وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ اَيْضًا مَاقَدْ اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ

یہ بات اجماع کے اندر بھی بیان ہوئی ہے

اَلَا تَرٰى اَنَّ رَجُلًا لَوِ ادَّعٰى عَلٰى رَجُلٍ دَعْوٰى قَتْلًا اَوْ غَيْرَهٗ فَسَاَلَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ عَنْ ذٰلِكَ فَاَوْمٰى بِرَاْسِهٖ اَىْ نَعَمْ اَنَّهٗ لَايَكُوْنُ بِذٰلِكَ مُقِرًّا فَاِذَا كَانَ اِيْمَاءُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِرَاْسِهٖ لَا يَكُوْنُ مِنْهُ اِقْرَارًا يَجِبُ بِهٖ عَلَيْهِ حَقٌّ كَانَ اِيْمَاءُ الْمُدَّعِىْ بِرَاْسِهٖ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُوْجِبَ لَهٗ حَقًّا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص، کسی شخص پر قتل وغیرہ کا دعویٰ کرے (پھر حاکم) مدعیٰ علیہ سے پوچھے اور وہ سر کے ساتھ اشارہ کرے کہ ہاں تو اس سے وہ اقرار کرنے والا نہ ہوگا تو جب مدعیٰ علیہ کا سر کے اشارے سے ہاں کرنا اقرار نہیں بنتا کہ اس سے اس پر کوئی چیز لازم ہو تو مدعی کے اشارے سے حق کا نہ ثابت ہونا زیادہ لائق ہے۔

،،،۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَمَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطٰى اَحَدٌ بِدَعْوَاهُ دَمًا اَوْمَالًا وَلَمْ يُوْجِبْ لِلْمُدَّعِىْ فِيْهِ بِدَعْوَاهُ اِلَّا بِالْيَمِيْنِ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِى الْاٰثَارِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ پر دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ کریں گے لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی کو محض اس کے دعویٰ پر خون (کا حق) یا مال دیا جائے اور مدعی کے لیے اس میں کچھ بھی واجب قرار نہیں دیا مگر (مدعیٰ علیہ کی) قسم کے ساتھ، معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا حکم یہ ہے۔

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ رَجُلًا لَوِ ادَّعٰى فِىْ حَالِ مَوْتِهٖ اَنَّ لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ مَاتَ اِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ مِنْهُ وَاِنَّهٗ فِىْ ذٰلِكَ كَهُوَ فِىْ دَعْوَاهُ فِىْ حَالِ الصِّحَّةِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ فِىْ دَعْوَاهُ الدَّمَ فِىْ تِلْكَ الْحَالِ كَهُوَ فِىْ دَعْوَاهُ ذٰلِكَ فِىْ حَالِ الصِّحَّةِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

اور غور و فکر کے طور پر یہ کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مرتے وقت دعویٰ کرے کہ فلاں شخص کے ذمہ اس کے کچھ درہم ہیں پھر وہ مر جائے تو اس کی یہ بات مقبول نہ ہوگی اور اس کا یہ دعویٰ حالتِ صحت کے دعویٰ کی طرح (غیر مقبول) ہوگا تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اس حالت میں خون کے دعویٰ کا بھی وہی حکم ہو جو حالتِ صحت میں ہوتا ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۷۷۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ کُنْتُ عَامِلًا لِابْنِ الزُّبَیْرِ عَلَی الطَّائِفِ فَکَتَبْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ اِمْرَاَتَیْنِ کَانَتَا فِیْ بَیْتٍ تَحْرُزَانِ حَرِیْرًا لَّهُمَا فَاَصَابَتْ اِحْدٰهُمَا یَدَ صَاحِبَتِهَا بِالْاِشْفٰی فَجَرَحَتْهَا فَخَرَجَتْ وَهِیَ تَدْمِیْ وَفِی الْحُجْرَۃِ حَدَاثٌ فَقَالَتْ اَصَابَتْنِیْ فَاَنْکَرَتْ ذٰلِکَ الْاُخْرٰی فَکَتَبْتُ فِیْ ذٰلِکَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَکَتَبَ اِلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ وَلَوْ اَنَّ النَّاسَ اُعْطُوْا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰی نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ فَادْعُهَا فَاقْرَاْ هٰذِهِ الْاٰیَۃَ عَلَیْهَا اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا الْاٰیَۃَ فَقَرَاْتُ عَلَیْهَا الْاٰیَۃَ فَاعْتَرَفَتْ قَالَ نَافِعٌ فَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَرَّہٗ۔

اَفَلَا تَرٰی اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَدْ رَدَّ حُکْمَهَا فِیْ ذٰلِکَ اِلٰی حُکْمِ سَائِرِ مَا یَدَّعِی النَّاسُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف کے علاقے پر حاکم تھا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں دو عورتوں کا مقدمہ لکھ بھیجا کہ وہ دونوں ایک گھر میں ریشم (کا کپڑا) سی رہی تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کے ہاتھ میں سوئی چبھوئی اور اسے زخمی کر دیا وہ باہر نکلی اور خون بہہ رہا تھا؟ کچھ لوگ باتیں کر رہے تھے اس نے کہا اس نے مجھے زخمی کیا ہے دوسری نے انکار کیا تو میں یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا انہوں نے مجھے لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ پر قسم کا فیصلہ فرمایا اور اگر لوگوں کو محض ان کے دعووں پر دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ کریں گے تم اسے بلا کر اس کے سامنے یہ آیت پڑھو بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیات اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں" (یعنی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں) فرماتے ہیں میں نے اس کے سامنے آیت پڑھی تو اس نے اعتراف کر لیا حضرت نافع فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ اس پر خوش ہوئے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس (زخمی کرنے) کا حکم ان تمام باتوں کے حکم کی طرف لوٹا دیا جن کا لوگ دعویٰ کرتے ہیں۔

بَابُ ۲۱۸ الْمُؤْمِنِ یَقْتُلُ الْکَافِرَ مُتَعَمِّدًا

کوئی مومن کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرے

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمٌ سِوَى الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمٌ سِوَى الْقُرْاٰنِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا قَتَلَ الْكَافِرَ مُتَعَمِّدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُقْتَلُ بِهٖ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ الَّذِيْ حَكَاهُ اَبُوْ جُحَيْفَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مُنْفَرِدًا وَلَوْ كَانَ لَا احْتَمَلَ مَا قَالُوْا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ مَوْصُوْلًا بِغَيْرِهٖ۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلٰى عَلِيٍّ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا اِلَّا مَا كَانَ فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ كِتَابًا مِّنْ قِرَابِ سَيْفِهٖ فَاِذَا فِيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ

قرآن پاک کے علاوہ بھی کوئی علم ہے انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا ہمارے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس صحیفے میں کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا دیت کے احکام، قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے بدلے میں اسے قتل نہ کیا جائے انہوں نے اس سلسلے میں مندرجہ بالا

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے اس کے بدلے میں قتل کیا جائے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا جو کلام حضرت ابوجحیفہ نے نقل کیا ہے صرف یہی کلام نہیں اگر صرف یہی کلام ہوتا تو ان کے قول کا احتمال تھا لیکن اس کے ساتھ کچھ اور کلام بھی ملا ہوا ہے۔

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اور حضرت اشتر (حارث بن مالک) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف گئے اور پوچھا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کوئی وعدہ لیا ہے جو عام لوگوں سے نہ لیا ہو انہوں نے فرمایا "نہیں" البتہ جو کچھ میری اس کتاب میں ہے پھر انہوں نے اپنی تلوار کی میان سے ایک کتاب نکالی جس میں لکھا تھا کہ مومنوں کے خون باہم برابر ہیں اور ان کے عہد (کو پورا کرنے) کے لیے ادنیٰ مسلمان بھی کوشش کر سکتا ہے وہ دوسروں کے خلاف ایک قوت ہیں کسی

تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔

مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور نہ کسی معاہدہ والے کو معاہدے دوران قتل کیا جائے جس نے دین میں کوئی (ایسی) نئی بات نکالی (جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں) تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور جس نے کوئی (بری) بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے[1]۔

فَهٰذَا هُوَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِتَمَامِهٖ وَالَّذِيْ فِيْهِ مِنْ نَفْيِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ بِالْكَافِرِ هُوَ قَوْلُهٗ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا ذَكَرُوْا لَكَانَ ذٰلِكَ لَحْنًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَكَانَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذِيْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ۔

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مکمل حدیث یہ ہے۔ اس میں جو مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کرنے کا ذکر ہے تو وہ: کہ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے اور کسی معاہدہ والے کو معاہدے دوران قتل نہ کیا جائے تو اس کا وہ معنیٰ جو پہلے قول والوں نے لیا ہے محال ہے، کیونکہ اگر وہ معنیٰ ہوتا جو انہوں نے ذکر کیا ہے تو یہ غلط بات ہوتی اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سب لوگوں سے زیادہ دور رہنے والے ہیں اور مفہوم یہ ہوتا کہ کسی مومن کو کافر اور کسی معاہدہ والے کے بدلے میں اس کے معاہدہ کے دوران قتل نہ کیا جائے۔

فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَفْظُهٗ كَذٰلِكَ وَإِنَّمَا هُوَ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ عَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ ذَا الْعَهْدِ هُوَ الْمَعْنِيُّ بِالْقِصَاصِ فَصَارَ ذٰلِكَ كَقَوْلِهٖ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ بِكَافِرٍ۔

تو جب اس کے الفاظ یوں نہیں ہیں بلکہ اس کے الفاظ یوں ہیں کہ کسی معاہدہ والے کو اس کے معاہدہ کے دوران قتل نہ کیا جائے تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ قصاص سے عہد والے (ذمی) ہی مراد ہیں اب یہ قول یوں ہوگا کہ کسی مومن اور عہد والے (ذمی) کو اس کے عہد میں کسی کافر (غیر ذمی) کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ ذَا الْعَهْدِ كَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْكَافِرَ الَّذِيْ مَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ بِهِ الْمُؤْمِنُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ الْكَافِرُ الَّذِيْ لَا عَهْدَ لَهٗ فَهٰذَا مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُقْتَلُ بِالْكَافِرِ الْحَرْبِيِّ وَأَنَّ ذَا الْعَهْدِ الْكَافِرَ الَّذِيْ قَدْ صَارَ لَهٗ ذِمَّةٌ لَا يُقْتَلُ بِهٖ أَيْضًا۔

اور ہمیں یہ بات معلوم ہے کہ معاہدہ والا بھی کافر ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کافر کے بدلے میں مومن کے قتل سے منع فرمایا اس سے وہ کافر مراد ہے جس سے معاہدہ نہیں اور اس کے بارے میں ایمان والوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ حربی کافر کے بدلے میں مومن کو قتل نہ کیا جائے اور وہ کافر جس سے معاہدہ ہے اور وہ ذمی قرار پایا اسے بھی حربی کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

---

[1] بدعتی اس شخص کو کہتے ہیں جو دین میں ایسی بات نکالے جس کی دین میں کوئی اصل نہیں یا اس سے سنت کا ترک لازم آتا ہے ہر نئی چیز بدعت نہیں (ہزاروی)

وَقَدْ نَجِدُ مِثْلَ هٰذَا كَثِيْرًا فِي الْقُرْآنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ وَّاللَّائِيْ لَمْ يَحِضْنَ فَكَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ وَ

فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ اِنَّمَا مُرَادُهٗ فِيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ بِكَافِرٍ فَقَدَّمَ وَاَخَّرَ فَالْكَافِرُ الَّذِيْ مُنِعَ اَنْ يُّقْتَلَ بِهِ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَافِرُ غَيْرُ الْمُعَاهِدِ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ قَوْلُهٗ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ اِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ فَانْقَطَعَ الْكَلَامُ ثُمَّ قَالَ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ كَلَامًا مُسْتَانِفًا اَيْ وَلَا يُقْتَلُ الْمُعَاهِدُ فِيْ عَهْدِهٖ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلَيْهِ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا جَرٰى فِي الدِّمَآءِ الْمَسْفُوْكِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ لِاَنَّهٗ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ تَتَكَافَأُ دِمَآؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ ثُمَّ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ فَاِنَّمَا اَجْرَى الْكَلَامَ عَلَى الدِّمَآءِ الَّتِيْ تُؤْخَذُ قِصَاصًا وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى حُرْمَةِ دَمٍ بِعَهْدٍ فَيُحْمَلُ الْحَدِيْثُ عَلٰى ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهٌ۔

وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ اَنَّهٗ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ صَحِيْحٍ

اور ہم اس قسم کی بات (عبارت میں تقدم وتاخر) قرآن پاک میں بکثرت پاتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو جائیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور وہ جنہیں حیض نہ آتا ہو

اسی طرح آپ کا ارشاد ہے کہ کسی مومن کو کافر کے بدلے اور نہ کسی ذمہ والے کو اس کے عہد کے دوران قتل کیا جائے۔ آپ کی مراد یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کسی مومن اور کسی ذمی کو اس کے عہد کے دوران کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے تو عبارت میں تقدم و تاخر ہے پس جس کافر کے بدلے میں مومن کو قتل کرنے سے منع کیا گیا اس سے وہ کافر مراد ہے جس سے کوئی عہد و پیمان نہیں۔

اگر کوئی معترض کہے کہ آپ کا ارشاد گرامی "اور نہ کسی معاہد کو اس کے معاہدہ کے دوران" کا مفہوم یہ ہوگا کہ آپ نے "مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے" فرمانے کے بعد کلام توڑ دیا پھر نئے سرے سے کلام فرمایا کہ کسی معاہدہ والے کو اس کے عہد کے دوران قتل نہ کیا جائے۔

تو اس کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث اس خون کے بارے میں ہے جو کسی کے بدلے میں بہایا جائے کیونکہ آپ نے فرمایا مسلمانوں کو اپنے غیر پر قوت وغلبہ حاصل ہے اور ان کے عہد کو پورا کرنے کے لیے ان کا ادنیٰ بھی کوشش کرے پھر فرمایا کوئی مومن کسی کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی معاہدہ والا اپنے معاہدے کے دوران قتل کیا جائے تو یہ کلام اس خون کے بارے میں ہے جو قصاص کے طور پر بہایا جائے اور معاہدے کی وجہ سے خون کی حرمت کے بارے میں یہ کلام جاری نہیں ہوا لہٰذا اس حدیث کو اسی پر محمول کیا جائے گا یہ ایک دلیل ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث بواسطہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ صحیح سند کے ساتھ کسی دوسرے صحابی سے بھی مروی ہے لہٰذا وہ اس کی "تاویل کو زیادہ جانتے ہیں لہٰذا اگر یہ تمہارے

فَهُوَ كَانَ اَعْلَمُ بِتَاْوِيْلِهٖ وَتَاْوِيْلُهٗ فِيْهِ اِذْ كَانَ مُحْتَمِلًا عِنْدَكُمْ يَحْتَمِلُ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ الَّذَيْنِ ذَكَرْتُمْ وَدَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَعْنَاهُ فِى الْحَقِيْقَةِ هُوَ مَا تَاَوَّلَهٗ عَلَيْهِ۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِى اللَّيْثُ قَالَ ثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ حِيْنَ قُتِلَ عُمَرُ مَرَرْتُ عَلٰى اَبِىْ لُؤْلُؤَةَ وَمَعَهٗ هُرْمُزَانُ فَلَمَّا بَغَتُّهُمْ ثَارُوْا فَسَقَطَ مِنْ بَيْنِهِمْ خَنْجَرٌ لَهٗ رَاْسَانِ مُمْسِكَةٌ فِىْ وَسْطِهٖ قَالَ قُلْتُ فَانْظُرُوْا لَعَلَّهُ الْخَنْجَرُ الَّذِىْ قُتِلَ بِهٖ عُمَرُ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ الْخَنْجَرُ الَّذِىْ وَصَفَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَانْطَلَقَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَعَهُ السَّيْفُ حَتّٰى دَعَا الْهُرْمُزَانَ فَلَمَّا خَرَجَ اِلَيْهِ قَالَ انْطَلِقْ حَتّٰى تَنْظُرَ اِلٰى فَرَسٍ لِىْ ثُمَّ تَاَخَّرَ عَنْهُ اِذَا مَضٰى بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَاهُ بِالسَّيْفِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ السَّيْفِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَدَعَوْتُ حُفَيْنَةَ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا مِنْ نَصَارَى الْحِيْرَةِ فَلَمَّا خَرَجَ اِلَىَّ عَلَوْتُهٗ بِالسَّيْفِ فَصَلَّتُّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَتَلَ ابْنَةَ اَبِىْ لُؤْلُؤَةَ صَغِيْرَةً تَدَّعِى الْاِسْلَامَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ دَعَا الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ فَقَالَ اَشِيْرُوْا عَلَىَّ فِىْ قَتْلِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِىْ فَتَقَ فِى الدِّيْنِ مَا فَتَقَ فَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ فِيْهِ عَلٰى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ يَاْمُرُوْنَهٗ بِالشِّدَّةِ عَلَيْهِ وَيَحُثُّوْنَ عُثْمَانَ

نزدیک کس بات کا احتمال رکھتی ہے تو ان دو معنوں کا احتمال ہوگا جو تم نے ذکر کئے ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حقیقت میں اس کا معنیٰ وہی ہوگا جو انہوں نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو میں ابولؤلؤہ کے پاس سے [illegible] اس کے ساتھ ہرمزان تھا جب میں نے ان پر اچانک حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے اور ان کا خنجر گر پڑا جس کے دو سرے تھے اور دستہ درمیان میں تھا فرماتے ہیں میں نے کہا [illegible] یہ وہی خنجر ہے جس کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ [illegible] انہوں نے دیکھا تو یہ وہی خنجر تھا جس کے بارے میں [illegible] رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا حضرت [illegible] حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے [illegible] چل پڑے حتیٰ کہ انہوں نے ہرمزان کو [illegible] نکلا تو فرمایا چلو جا کر میرا گھوڑا [illegible] آپ پیچھے ہٹ گئے اور اس پر [illegible] دیکھی تو کلمہ طیبہ پڑھا حضرت عبیداللہ [illegible] حفینہ کو بلایا اور وہ [illegible] مقام حیرہ کے عیسائی [illegible] طرف آیا تو میں نے اس پر تلوار اٹھائی [illegible] کے درمیان لگی پھر حضرت عبیداللہ [illegible] کی چھوٹی بیٹی کو جو اسلام کا دعویٰ کرتی تھی قتل [illegible] غنی رضی اللہ عنہ تخت خلافت پر متمکن ہو [illegible] و انصار کو بلا کر فرمایا مجھے اس شخص کے قتل کے [illegible] وہ جس نے دین میں انتشار پھیلایا مہاجرین نے [illegible] کر لیا کہ وہ ان پر سختی کریں اور وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان (حضرت عبیداللہ) کے قتل پر ابھارنے لگے اور [illegible] حضرت عبیداللہ کے ساتھ تھی وہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے [illegible]

عَلٰی قَتْلِهٖ وَكَانَ فَوْجُ النَّاسِ الْاَعْظَمُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُوْنَ لِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانَ اَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافُ ثُمَّ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَعْفَاكَ اللّٰهُ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ بَعْدَمَا قَدْ بُوْيِعْتَ وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ عَلَى النَّاسِ سُلْطَانٌ فَاَعْرَضَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ خُطْبَةِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَوَدَى الرَّجُلَيْنِ وَالْجَارِيَةَ.

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ حُفَيْنَةَ وَهُوَ مُشْرِكٌ وَضَرَبَ الْهُرْمُزَانَ وَهُوَ كَافِرٌ ثُمَّ كَانَ اِسْلَامُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَشَارَ الْمُهَاجِرُوْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَتْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ فِيْهِمْ فَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ يُرَادُ بِهٖ غَيْرُ الْحَرْبِيِّ ثُمَّ يُشِيْرُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ عَلٰى عُثْمَانَ بِقَتْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِكَافِرٍ ذِمِّيٍّ وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ هُوَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ اِرَادَتِهِ الْكَافِرَ الَّذِيْ لَا ذِمَّةَ لَهٗ.

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ بِنْتًا لِاَبِيْ لُؤْلُؤَةَ صَغِيْرَةً تَدَّعِي الْاِسْلَامَ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اِنَّمَا اسْتَحَلُّوْا سَفْكَ دَمِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهَا لَا بِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانَ.

قِيْلَ لَهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَهٗ بِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانَ

اور ہرمزان کو دور کر دیا اب اس سلسلے میں اختلاف ہوا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المومنین! اس واقعہ کے آپ کی بیعت کے بعد واقع ہونے سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا یہ تو آپ کی حکمرانی سے پہلے کا ہے چنانچہ انہوں نے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے اعراض فرمایا اور صحابہ کرام حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے خطبے کے باعث چلے گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دو مردوں اور لڑکی کی دیت ادا کی۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے حفینہ کو قتل کیا اور وہ مشرک تھا اور ہرمزان کو مارا اور وہ کافر تھا پھر وہ اسلام لایا تو مہاجرین نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا مشورہ دیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ان میں موجود تھے تو محال ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے سے غیر حربی کافر مراد ہو پھر مہاجرین جن میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ایک ذمی کافر کے بدلے میں حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا مشورہ دیتے ہیں تو اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا کہ آپ کی مراد غیر ذمی کافر ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے ابولؤلؤہ کی چھوٹی بیٹی کو قتل کیا اور وہ اسلام کا دعویٰ کرتی تھی تو جائز ہے کہ انہوں نے اس کی وجہ سے حضرت عبید اللہ کا خون بہانا جائز قرار دیا ہو ان دو مردوں کی وجہ سے نہیں۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ انہوں نے حفینہ اور ہرمزان

وَهُوَ قَوْلُهُمْ اَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ فَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرَادَ اَنْ يَقْتُلَهُ بِغَيْرِهِمَا وَيَقُوْلُ النَّاسُ لَهُ اَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ ثُمَّ لَا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ قَتْلَهُ بِهٰذَيْنِ اِنَّمَا اَرَدْتُّ قَتْلَهُ بِالْجَارِيَةِ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ قَتْلَهُ بِهِمَا وَالْجَارِيَةِ۔

اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فَكَثُرَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافُ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا اَرَادَ قَتْلَهُ بِمَنْ قَتَلَ وَفِيْهِمُ الْهُرْمُزَانُ وَخُفَيْنَةُ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا صَحَّحَ عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَلِيِّ الْاَوَّلِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا فَانْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِمَنْ كَرِهَ اَنْ يُقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالذِّمِّيِّ۔

وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ اَيْضًا وَشَدَّهُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ قَتَلَ مُعَاهِدًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ عُنُقُهٗ قَالَ اَنَا اَوْلٰى مَنْ وَفٰى بِذِمَّتِهٖ۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

وَالنَّظَرُ عِنْدَنَا شَاهِدٌ لِذٰلِكَ اَيْضًا وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الْحَرْبِيَّ دَمُهٗ حَلَالٌ وَمَالُهٗ حَلَالٌ فَاِذَا

کے قتل کی وجہ سے ان کو قتل کرنا چاہا تھا اور یہاں لوگوں کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو (رحمت سے) دور کر دیا تو محال ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان مقتول کے علاوہ کسی اور کی وجہ سے ان کو قتل کرنے کا ارادہ فرمائیں جبکہ لوگ یہ کہہ رہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو دفع کر دیا پھر وہ فرمائیں کہ میں نے ان دونوں کی وجہ سے ان کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا بلکہ میں نے اس لڑکی کے قتل کی وجہ سے یہ ارادہ کیا ہے۔ آپ نے ۲

کیا تم نہیں دیکھتے کہ فرماتے ہیں اس میں اختلاف زیادہ ہو گیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان کو ان لوگوں کے بدلے قتل کرنے کا ارادہ فرمایا۔ نے قتل کیا تھا اور ان (مقتولین) میں ہرمزان اور حفینہ بھی۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے اس حدیث کا صحیح مفہوم ثابت ہو گیا کہ اس کا مطلب وہی ہے جو ہم نے بیان کیا اور اس بات کی نفی ہو گئی کہ یہ حدیث ذمی کے بدلے مسلمان کے قتل کے خلاف دلیل بن سکے۔

ایک دوسری حدیث اس کی موافق اور مؤید ہے اگرچہ وہ منقطع ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن بیلمانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مسلمان مرد کو لایا گیا جس نے ایک ذمی کو قتل کیا تھا آپ کے حکم سے اس کی گردن ماری گئی اور آپ نے فرمایا کہ اس کے عہد کو پورا کرنے کی زیادہ ذمہ داری میری ہے۔

حضرت محمد بن ابو حمید مدنی، حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں حربی کافر کا خون حلال ہے اور اس کا

۲ ان دونوں اور اس لڑکی [illegible]

صار ذميا حرم دمه وماله كحرمة دم المسلم ومال المسلم ثم رأينا من سرق من مال الذمي ما يجب فيه القطع قطع كما يقطع في مال المسلم فلما كانت العقوبات في انتهاك المال الذي قد حرم بالذمة كالعقوبات في انتهاك المال الذي حرم بالإسلام كان يجيء في النظر أيضا أن تكون العقوبة في الدم الذي قد حرم بالذمة كالعقوبة في الذي قد حرم بالإسلام.

مال بھی حلال ہے جب وہ ذمی بن جاتا ہے تو اس کا خون اور مال اسی طرح حرام ہو جاتے ہیں جس طرح مسلمان کے خون اور مال کی حرمت ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص ذمی کا اتنا مال چوری کرے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس (چور) کا ہاتھ اسی طرح کاٹا جائے گا جس طرح مسلمان کے مال میں کاٹا جاتا ہے جب ذمی کے مال کی حرمت توڑنے میں وہی سزا ہے جو مسلمان کے مال کی حرمت توڑنے میں واجب ہوتی ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ذمی کے خون کی حرمت توڑنے والے کو بھی وہی سزا ملے جو مسلمان کا خون بہانے والے کو ملتی ہے۔

فإن قال قائل فإنا قد رأينا العقوبات الواجبات في انتهاك حرمة الأموال قد فرق بينهما وبين العقوبات الواجبات في انتهاك حرمة الدم وذلك إنا رأينا العبد يسرق من مال مولاه فلا يقطع ويقتل مولاه فيقتل ففرق بين ذلك فما تنكرون أيضا أن يكون قد فرق بين ما يجب في انتهاك مال الذمي ودمه.

اگر کوئی معترض کہے کہ ہم دیکھتے ہیں مال کی حرمت توڑنے کی سزا اور خون کی حرمت توڑنے کی سزا میں فرق ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی غلام اپنے مالک کے مال سے چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور اگر وہ اپنے مالک کو قتل کرے تو اسے (قصاص میں) قتل کیا جاتا ہے پس دونوں میں فرق ہے تو تم اس بات کا بھی انکار نہیں کر سکتے کہ ذمی کے مال کی حرمت توڑنے اور اس کا خون بہانے کی سزا میں فرق ہے

قيل له هذا الذي ذكرت قد زاد ما ذهبنا إليه توكيدا لأنك ذكرت أنهم أجمعوا أن العبد لا يقطع في مال مولاه وأنه يقتل بمولاه وبعبيد مولاه كما وصفت من ذلك كما ذكرت فقد خففوا أمر المال ووكدوا أمر الدم فأوجبوا العقوبة في الدم حيث لم يوجبوها بالمال فلما ثبت توكيد أمر الدم وتخفيف أمر المال ثم رأينا مال الذمي يجب في انتهاكه على المسلم

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ جو کچھ تم نے ذکر کیا یہ ہمارے مذہب کی تاکید کو بڑھاتا ہے کیونکہ تم نے اس بات پر اجماع کا ذکر کیا کہ مالک کا مال چوری کرنے پر غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا لیکن اس کو قتل کرنے کی صورت میں اسے قتل کیا جاتا ہے اس طرح اگر مالک کے غلاموں کو قتل کرے تو بھی قتل کیا جاتا ہے تو جو کچھ تم نے ذکر کیا اس کے مطابق انہوں نے مال کے معاملے میں آسانی اور خون کے معاملے میں سختی رکھی ہے چنانچہ انہوں نے قتل کی صورت میں سزا واجب قرار دی جب کہ چوری کے سلسلے میں اسے واجب قرار نہیں دیا۔ تو جب خون کے معاملے کی تائید اور مالی معاملے کی آسانی ثابت ہوگئی پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ذمی کا مال چوری کرنے پر

مِنَ الْعُقُوبَةِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ مَالِ الْمُسْلِمِ كَانَ دَمُهُ أَحْرَى أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَتِهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ دَمِ الْمُسْلِمِ.

وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ ذِمِّيًّا لَوْ قَتَلَ ذِمِّيًّا ثُمَّ أَسْلَمَ الْقَاتِلُ أَنَّهُ يُقْتَلُ بِالذِّمِّيِّ الَّذِي قَتَلَهُ فِي حَالِ كُفْرِهِ وَلَا يُبْطِلُ ذَلِكَ إِسْلَامُهُ.

فَلَمَّا رَأَيْنَا الْإِسْلَامَ الطَّارِئَ عَلَى الْقَتْلِ لَا يُبْطِلُ الْقَتْلَ الَّذِي كَانَ فِي حَالِ الْكُفْرِ وَكَانَتِ الْحُدُودُ تَمَامُهَا أَحَدُهَا وَلَا يُوجَدُ عَلَى حَالٍ لَا يَجِبُ فِي الْبَدْءِ مَعَ تِلْكَ الْحَالِ.

أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ قَتَلَ رَجُلًا وَالْمَقْتُولُ مُرْتَدٌّ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَأَنَّهُ لَوْ جَرَحَهُ وَهُوَ مُسْلِمٌ ثُمَّ ارْتَدَّ عِيَاذًا بِاللَّهِ فَمَاتَ لَمْ يُقْتَلْ فَصَارَتْ رِدَّتُهُ الَّتِي تَقَدَّمَتِ الْجِنَايَةَ وَالَّتِي طَرَأَتْ عَلَيْهَا فِي دَرْءِ الْقَتْلِ سَوَاءً.

فَكَانَ كَذَلِكَ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُونَ الْقَاتِلُ قَبْلَ جِنَايَتِهِ وَبَعْدَ جِنَايَتِهِ سَوَاءً وَلَمَّا كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ جِنَايَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ بِهَا لَا يَدْفَعُ عَنْهُ الْقَوَدَ كَانَ كَذَلِكَ إِسْلَامُهُ الْمُتَقَدِّمُ جِنَايَتَهُ لَا يَدْفَعُ عَنْهُ الْقَوَدَ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

۴۸۵ - وَقَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ

بھی مسلمان کے لیے وہ سزا ہے جو مسلمان کا مال چوری کرنے پر اسے دی جاتی ہے تو یہ بات زیادہ لائق ہے کہ ذمی کو قتل کرنے کی صورت میں اسے وہی سزا دی جائے جو قتل مسلم پر دی جاتی ہے۔

اور اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی ذمی کسی ذمی کو قتل کرے پھر قاتل اسلام قبول کرلے تو اسے اس ذمی کے قصاص میں قتل کیا جائے گا جسے اس نے حالت کفر میں قتل کیا تھا اور اس کا اسلام لانا اس

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ قتل کے بعد کا اسلام حالتِ کفر

جانے والے قتل کو باطل نہیں کرتا اور تمام حدود ایک جیسی ہیں حد ایسی حالت میں نہیں پائی جاتی کہ وہ شروع میں واجب نہ ہو۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو قتل کردے اور مقتول مرتد ہو تو اس (قاتل) پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور وہ کسی مسلمان کو زخمی کرے پھر وہ (معاذ اللہ) مرتد ہو کر مرجائے تو اس (زخمی کرنے والے) کو قتل نہیں کیا جائے گا تو اس کا جنایت سے پہلے مرتد ہونا اور بعد میں مرتد ہونا دونوں قتل (قصاص) کو ساقط کرنے میں برابر ہیں

تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جرم کرنے سے پہلے اور بعد میں قاتل کا ایک ہی حکم ہو تو جب جنایت کے بعد اور قصاص سے پہلے اس کا مسلمان ہونا اس سے قصاص کو ساقط نہیں کرتا تو اسی طرح جنایت سے پہلے کا اسلام بھی قصاص کو ساقط نہیں کرتا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

حضرت عبدالملک بن میسرہ، حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک مسلمان نے ایک شخص (ایک نسخہ کے مطابق ایک کافر) کو قتل کیا اس کا بھائی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

الْمُسْلِمِیْنَ رَجُلًا مِّنَ الْعِبَادِ فَذَهَبَ اَخُوْهُ اِلٰی عُمَرَ فَکَتَبَ عُمَرُ اَنْ یُّقْتَلَ فَجَعَلُوْا یَقُوْلُوْنَ اُقْتُلْ جُبَیْرُ فَیَقُوْلُ حَتّٰی یَجِیْئَ الْغَیْظُ قَالَ فَکَتَبَ عُمَرُ اَنْ یُّوْدٰی وَلَا یُقْتَلَ۔

کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے لکھا کہ اس (قاتل) کو قتل کیا جائے صحابہ کرام نے فرمایا اے جبیر! اسے قتل کروا انہوں نے فرمایا ٹھہرو مجھے غصہ آنے دو راوی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اسکی دیت دی جائے اور (قاتل کو) قتل نہ کیا جائے۔

۷۸۶۔ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَاٰی اَیْضًا اَنْ یُّقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالْکَافِرِ وَکَتَبَ بِهٖ اِلٰی عَامِلِهٖ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکِرْهُ عَلَیْهِ مِنْهُمْ مُنْکِرٌ فَهٰذَا عِنْدَنَا مِنْهُمْ عَلٰی الْمُتَابَعَةِ مِنْهُمْ لَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ وَکِتَابُهٗ بَعْدَ هٰذَا لَا یُقْتَلُ فَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِكَ کَانَ مِنْهُ عَلٰی اَنَّهٗ کَرِهَ اَنْ یُّبِیْحَهٗ دَمَهٗ لِمَا کَانَ مِنْ وُقُوْفِهٖ عَنْ قَتْلٍ وَجَعَلَ ذٰلِكَ شُبْهَةً مَنَعَهٗ بِهَا مِنَ الْقَتْلِ وَجَعَلَ لَهٗ مَا یُجْعَلُ فِی الْقَتْلِ الْعَمَدِ الَّذِیْ تَدْخُلُهٗ شُبْهَةٌ وَهُوَ الدِّیَةُ۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جن کے نزدیک مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیا جائے اور انہوں نے یہ بات صحابہ کرام کی موجودگی میں اپنے عامل کو لکھی لیکن ان میں سے کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا تو ہمارے نزدیک یہ صحابہ کرام کی طرف سے ان کی متابعت تھی اور اس کے بعد ان کا لکھنا کہ قتل نہ کیا جائے تو ہو سکتا ہے انہوں نے قتل کی کیفیت سے آگاہ ہونے کے بعد اس کا قتل مباح نہ سمجھا ہو اور اس قتل کو "قتل شبہ" قرار دیا ہو جس بنیاد پر آپ قتل سے رک گئے اور انہوں نے وہی سزا دی جو قتلِ عمد میں شبہ پیدا ہونے کی صورت میں واجب ہے اور وہ دیت ہے۔

۷۸۷۔ وَقَدْ قَالَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا قَتَلَ الذِّمِّیَّ قَتْلَ غِیْلَةٍ عَلٰی مَالِهٖ اَنَّهٗ یُقْتَلُ بِهٖ فَاِذَا کَانَ هٰذَا عِنْدَهُمْ خَارِجًا مِّنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ فَمَا تُنْکِرُوْنَ عَلٰی مُخَالِفِکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ کَذٰلِكَ الذِّمِّیُّ الْمُعَاهَدُ خَارِجًا مِّنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَشْتَرِطْ مِنَ الْکُفَّارِ اَحَدًا فَکَمَا کَانَ لَهُمْ اَنْ یُّخْرِجُوْا مِنَ الْکُفَّارِ مَنْ اُرِیْدَ مَالُهٗ کَانَ لِمُخَالِفِهِمْ اَنْ یُّخْرِجَ اَیْضًا مَنْ وَجَبَتْ ذِمَّتُهٗ۔

اہل مدینہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی ذمی کو اس کا مال لینے کے لیے دھوکے سے قتل کر ڈالے تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے تو جب ان کے نزدیک یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے خارج ہے کہ "مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے" تو تم اپنے مخالفین کی اس بات پر اعتراض نہیں کر سکتے کہ ذمی جس کے ساتھ معاہدہ ہے وہ آپ کے اس قول سے کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے، خارج ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی کافر کے ساتھ مشروط نہیں فرمایا تو جس طرح انہوں نے اس حکم سے اس کافر کو خارج کر دیا جس کا مال چھیننے کا ارادہ کیا گیا تو ان کے مخالفین کو بھی اس بات کا حق ہے کہ ان لوگوں کو خارج کر دیں جن کے ساتھ عہد نبھانا واجب ہے (یعنی ذمی کو)

بَابُ الْقَسَامَةِ هَلْ تَكُوْنُ عَلٰى سَاكِنِي الدَّارِ الْمَوْجُوْدِ فِيْهَا الْقَتِيْلُ اَوْ عَلٰى مَالِكِهَا

۷۸۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ قَالَ وُجِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِي قَلِيْبٍ مِنْ قُلُبِ خَيْبَرَ فَجَاءَ اَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ اَحَدُ عَمَّيْهِ اِمَّا حُوَيِّصَةُ وَاِمَّا مُحَيِّصَةُ تَكَلَّمَ الْكَبِيْرُ مِنْهُمَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِي قَلِيْبٍ مِنْ قُلُبِ خَيْبَرَ وَذَكَرَ عَدَاوَةَ يَهُوْدَ لَهُمْ قَالَ اَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا اَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوْهُ قَالَ قُلْتُ وَكَيْفَ نَرْضٰى بِاَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ قَالَ فَيُقْسِمُ مِنْكُمْ خَمْسُوْنَ اَنَّهُمْ قَتَلُوْهُ قَالُوْا كَيْفَ نُقْسِمُ عَلٰى مَا لَمْ نَرَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ.

۷۸۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا

باب جس گھر میں مقتول پایا گیا اس میں رہنے والے کو قسم دی جائے یا اس کے مالک کو

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن سہل خیبر کے ایک کنویں میں مقتول پائے گئے تو ان کے بھائی عبد الرحمٰن بن ۔۔ اور ان کے دو چچا حضرت حویصہ اور محیصہ جو حضرت مسعود کے بیٹے تھے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عبد الرحمٰن بات کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار فرمایا بڑے کو بات کرنے دو پس ان کے ایک چچا حضرت حویصہ یا حضرت محیصہ نے لغۃ۔ ان میں سے جو بڑے تھے انہوں نے بات کی عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے حضرت عبد اللہ بن سہل کو خیبر کے ایک کنویں میں مقتول پایا انہوں نے اپنے ساتھ یہودیوں کی دشمن کا بھی ذکر کیا آپ نے فرمایا کیا یہودی پچاس قسمیں اٹھائیں کہ انہوں نے قتل نہیں کیا تو تم دست بردار ہو جاؤ گے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ہم ان کی قسموں پر کیسے راضی ہوں گے جب کہ وہ مشرک ہیں آپ نے فرمایا پھر تمہارے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ انہوں نے ان کو قتل کیا ہے انہوں نے عرض کیا ہم نے جو کچھ دیکھا نہیں اس پر کیسے قسم کھائیں اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت بشیر بن یسار نے انہیں خبر دی کہ حضرت عبد اللہ بن سہل انصاری اور حضرت محیصہ بن مسعود (رضی اللہ عنہم) خیبر کی طرف گئے اور اپنی اپنی ضرورتوں کے لیے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے حضرت عبد اللہ بن سہل شہید کر دیے گئے حضرت

فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَبَلَغَ مُحَيِّصَةَ فَاَتٰى
هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
سَهْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ لِمَكَانِهٖ مِنْ
اَخِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرَ شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ
فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ
سَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ
دَمَ قَاتِلِكُمْ اَوْ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَفَتُبْرِئُكُمْ
يَهُوْدُ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
كَيْفَ تَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ مَالِكٌ
قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ

۷۹۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ
قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ
بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ
سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ
قَوْمِهٖ انْطَلَقُوْا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا
فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيْلًا فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ
وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا
وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوْا
اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا اِلٰى خَيْبَرَ
فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْكُبْرَ
الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَاْتُوْنَ الْبَيِّنَةَ عَلٰى
مَنْ قَتَلَ قَالُوْا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُوْنَ
لَكُمْ قَالُوْا لَا نَرْضٰى بِاَيْمَانِ الْيَهُوْدِ فَكَرِهَ

محیصہ کو پتہ چلا تو وہ خود، ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عبدالرحمن نے اپنے بھائی کے سلسلے میں بات کرنا چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو (دو بار فرمایا) چنانچہ حضرت حویصہ اور محیصہ نے بات کی اور حضرت عبداللہ بن سہل کا واقعہ عرض کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کر اپنے قاتل یا (فرمایا) اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بن جاؤ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو وہاں موجود نہیں تھے اور نہ ہی ہم واقعہ کے گواہ ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہودیوں کی پچاس قسموں پر تم دست بردار ہوسکتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کافر لوگوں کی قسموں قبول کریں حضرت مالک فرماتے ہیں حضرت یحیی بن سعید نے فرمایا کہ حضرت بشیر کے خیال میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ان کی دیت ادا فرمائی۔

حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جن کو سہل بن ابوحثمہ کہا جاتا تھا انہوں نے ان کو بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر کی طرف گئے اور وہاں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے پھر انہوں نے اپنے ایک آدمی کو وہاں مقتول پایا تو جن لوگوں کے ہاں اسے پایا تھا انہیں کہنے لگے کہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم نے قتل کیا نہ ہمیں قاتل کا علم ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم خیبر کی طرف گئے تو ہم نے وہاں اپنے ایک آدمی کو مقتول پایا رسول اکرم نے فرمایا تم میں سے بڑا بات کرے پھر ان سے فرمایا قاتل کے خلاف گواہ لاؤ انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس گواہ نہیں فرمایا اگر وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں تو (قبول کر دگے)؟ انہوں نے عرض کیا ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبْطَلَ دَمُہٗ فَوَدَاہُ بِمِائَۃٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ رِجَالٌ مِّنْ کُبَرَآءِ قَوْمِہٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَھْلٍ وَمُحَیِّصَۃَ خَرَجَا اِلٰی خَیْبَرَ مِنْ جُھْدٍ اَصَابَھُمْ فَاَتٰی مُحَیِّصَۃُ فَاَخْبَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَھْلٍ قُتِلَ وَطُرِحَ فِیْ فَقِیْرٍ اَوْ عَیْنٍ فَاَتٰی یَھُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰہِ قَتَلْتُمُوْہُ فَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا قَتَلْنَاہُ فَاَقْبَلَ حَتّٰی قَدِمَ عَلٰی قَوْمِہٖ فَذَکَرَ لَھُمْ ذٰلِکَ ثُمَّ اَقْبَلَ ھُوَ وَاَخُوْہُ حُوَیِّصَۃُ وَھُوَ اَکْبَرُ مِنْہُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَھْلٍ فَذَھَبَ مُحَیِّصَۃُ لِیَتَکَلَّمَ وَھُوَ الَّذِیْ کَانَ بِخَیْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمُحَیِّصَۃَ کَبِّرْ کَبِّرْ یُرِیْدُ السِّنَّ فَتَکَلَّمَ حُوَیِّصَۃُ قَبْلُ ثُمَّ تَکَلَّمَ مُحَیِّصَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ یَّدُوْا صَاحِبَکُمْ وَاِمَّا اَنْ یُّؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَکَتَبَ اِلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ فَکَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰہِ مَا قَتَلْنَاہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحُوَیِّصَۃَ وَمُحَیِّصَۃَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِکُمْ قَالُوْا لَا قَالَ اَفَتَحْلِفُ لَکُمْ یَھُوْدُ قَالُوْا لَیْسُوْا بِمُسْلِمِیْنَ فَوَدَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

نے اس کے خون کا باطل ہونا ناپسند کرتے ہوئے صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک سو اونٹ دیت ادا فرمائی۔

حضرت سہل بن ابو حثمہ فرماتے ہیں انہیں اپنی قوم کے بڑوں میں سے ایک نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور محیصہ اس تکلیف کی وجہ سے جو انہیں پہنچی تھی، خیبر کی طرف نکلے پھر حضرت محیصہ نے آکر بتایا کہ حضرت عبداللہ بن سہل کو قتل کر کے ایک کنوئیں یا چشمے میں ڈال دیا گیا، یہودیوں کے پاس آئے اور فرمایا اللہ کی قسم! تم نے انہیں قتل کیا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم نے انہیں قتل نہیں کیا پھر وہ واپس اپنی قوم کے پاس آئے اور انہیں واقعہ بتایا پھر وہ اور ان کے بڑے بھائی حضرت حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت محیصہ نے بات کرنا چاہی اور وہی خیبر گئے تھے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو آپ کی مراد عمر میں بڑا ہونا تھا چنانچہ حضرت حویصہ نے بات کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ (یہودی) تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ان کو لکھا تو انہوں نے (جواباً) لکھا اللہ کی قسم! ہم نے ان کو قتل نہیں کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ، حضرت محیصہ اور حضرت عبدالرحمٰن سے فرمایا کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بنتے ہو انہوں نے عرض کیا وہ تو مسلمان نہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ان کی دیت ادا فرمائی اور ان کی طرف ایک سو اونٹنیاں بھیجیں حتیٰ کہ انہیں

مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارُ۔

قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ خَيْبَرَ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ لِاَنَّهُمْ اِفْتَتَحُوْهَا وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ عُمَّالَهُمْ فِيْهَا فَلَمَّا وُجِدَ فِيْهَا هٰذَا الْقَتِيْلُ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَسَامَةَ فِيْهِ عَلَى الْيَهُوْدِ السُّكَّانِ لَا عَلَى الْمَالِكِيْنَ قَالَ فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ كُلُّ قَتِيْلٍ وُجِدَ فِيْ دَارٍ اَوْ اَرْضٍ فِيْهَا سَاكِنٌ مُسْتَاجِرٌ اَوْ مُسْتَعِيْرٌ فَالْقَسَامَةُ فِيْ ذٰلِكَ وَالدِّيَةُ عَلَى السَّاكِنِ لَا عَلٰى رَبِّهَا الْمَالِكِ۔

وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُوْلَانِ الدِّيَةُ وَالْقَسَامَةُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْمَالِكِ لَا عَلَى السَّاكِنِ۔

وَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا لَهُمَا عَلٰى اَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَتِيْلَ لَمْ يُذْكَرْ لَنَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ وُجِدَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتُتِحَتْ اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اُصِيْبَ فِيْهَا بَعْدَ مَا افْتُتِحَتْ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اُصِيْبَ فِيْ حَالٍ مَا كَانَتْ صُلْحًا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِهَا فَاِنْ كَانَ مَوْجُوْدًا فِيْ حَالٍ مَا كَانَتْ صُلْحًا قَبْلَ اَنْ تُفْتَتَحَ فَلَا حُجَّةَ لِاَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ لَيْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا يَدُلُّ

ان کے گھر داخل کیا گیا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں معلوم ہے کہ خیبر مسلمانوں کا تھا کیونکہ انہوں نے اسے فتح کیا تھا اور یہودی وہاں ان کی طرف سے عامل تھے توجب مقتول وہاں پایا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں قسم، وہاں رہائش پذیر یہودیوں پر ڈالی مالکوں (مسلمانوں) پر نہیں وہ فرماتے ہیں ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ جو مقتول کسی ایسے مکان یا زمین میں پایا جائے جہاں کے رہائشی اجرت کے طور پر یا عاریتاً وہاں رہتے ہوں تو اس سلسلے میں قسم اور دیت وہاں کے رہنے والوں پر ہوگی اس کے مالک پر نہیں۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے میں دیت اور قسم مالک پر ہوگی وہاں رہنے والوں پر نہیں۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف ان دونوں کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ وہ مقتول فتح خیبر کے بعد وہاں سے ملا یا اس سے پہلے، ہوسکتا ہے وہ فتح کے بعد وہاں پایا گیا ہو تو اس صورت میں وہی حکم ہوگا جو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ وہ اس حالت میں پایا گیا ہو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور وہاں کے رہنے والوں کے درمیان صلح تھی تو اب اگر فتح سے پہلے حالتِ صلح میں مقتول پایا گیا تو اس حدیث میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی کوئی دلیل نہیں حضرت ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن کی روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ یہ زمانہ صلح تھا اور وہ یوں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ

أنها كانت يومئذ صلحا وذلك أنه فيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للأنصار رضي الله عنهم إما أن يدوا صاحبكم وإما أن تؤذنوا بحرب ولا يقال هذا إلا لمن كان في أمان وعهد في دار هي صلح بين أهلها وبين المسلمين۔

وقد بين ذلك سليمان بن بلال في حديثه عن يحيى بن سعيد۔

۷۹۲۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي قال ثنا سليمان ابن بلال عن يحيى بن سعيد أن عبد الله بن سهل بن زيد ومحيصة بن مسعود بن زيد الأنصاري من بني حارثة خرجا إلى خيبر في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي يومئذ صلح وأهلها يهود فتفرقا لحاجتهما فقتل عبد الله بن سهل فوجد في شربة مقتولا فدفنه صاحبه ثم أقبل إلى المدينة فمشى أخو المقتول عبد الرحمن بن سهل ومحيصة وحويصة فذكروا لرسول الله صلى الله عليه وسلم شأن عبد الله بن سهل وكيف قتل فزعم بشير بن يسار وهو يحدث عمن أدرك من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لهم تحلفون خمسين يمينا وتستحقون دم قتيلكم أو صاحبكم فقالوا يا رسول الله ما شهدنا ولا حضرنا قال أفتبرئكم

وسلم نے انصار سے فرمایا کہ یا تو وہ تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا جنگ کی اجازت دیں اور یہ بات انہی لوگوں کو کہی جاتی ہے جو امان اور معاہدے کے تحت ایسی جگہ رہتے ہوں جہاں کے رہنے والوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو۔

حضرت سلیمان بن بلال، حضرت یحیی بن _ سے روایت کرتے ہوئے اپنی حدیث میں اسے بیان کیا ہے۔

حضرت سلیمان بن بلال، حضرت یحیی بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا دونوں دورِ نبوت میں خیبر کی طرف نکلے ان دنوں کی ان لوگوں کے ساتھ صلح تھی اور وہاں یہودی رہتے تھے یہ دونوں اپنی اپنی ضرورت کے لیے الگ الگ ہو گئے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا اور وہ ایک چشمے میں مقتول پائے گئے ان کے ساتھی نے ان کو دفن کر دیا پھر وہ مدینہ طیبہ آئے ان (مقتول) کے بھائی حضرت عبدالرحمن بن سہل حضرت محیصہ اور حویصہ (تینوں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن سہل کا واقعہ ذکر کیا اور بتایا کہ وہ کیسے قتل ہوئے حضرت بشیر بن یسار بعض صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں جن سے ان کی ملاقات ہوئی کہ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کیا تم پچاس قسمیں کھا کر اپنے مقتول یا (فرمایا) اپنے ساتھی کے ساتھ خون کے مستحق بننا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم وہاں حاضر نہ تھے آپ نے فرمایا کیا یہودی پچاس قسمیں کھا کر تم سے برأت حاصل کر لیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کافر قوم کی قسمیں کیسے قبول کریں حضرت

يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهُ۔

فَبَيَّنَ لَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّهَا كَانَتْ فِيْ وَقْتِ وُجُوْدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فِيْهَا قَتِيْلًا دَارُ صُلْحٍ وَّمُهَادَنَةٍ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّلْزَمَ اَبَا حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدًا شَيْءٌ مِّمَّا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمَا اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ فَتْحَ خَيْبَرَ اِنَّمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا اَيْضًا وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا الدَّارَ الْمُسْتَاجَرَةَ وَالْمُسْتَعَارَةَ فِيْ يَدِ مُسْتَاجِرِهَا وَمُسْتَعِيْرِهَا لَا فِيْ يَدِ رَبِّهَا اَلَا تَرٰى اَنَّهُمَا وَرَبَّهَا لَوِ اخْتَلَفَا فِيْ ثَوْبٍ وُجِدَ فِيْهَا اَنَّ الْقَوْلَ فِيْهِ قَوْلُهُمَا لَا قَوْلُ رَبِّ الدَّارِ فَكَذٰلِكَ مَا وُجِدَ فِيْهَا مِنَ الْقَتْلٰى فَهُمْ مَوْجُوْدُوْنَ فِيْهَا وَهِيَ فِيْ يَدِ مُسْتَاجِرِهَا وَيَدِ مُسْتَعِيْرِهَا لَا فِيْ يَدِ رَبِّهَا فَمَا وَجَبَ بِذٰلِكَ مِنْ قَسَامَةٍ وَدِيَةٍ فَهِيَ عَلٰى مَنْ هِيَ فِيْ يَدِهٖ لَا عَلٰى مَنْ لَيْسَتْ فِيْ يَدِهٖ وَاِنْ كَانَ مِلْكُهَا لَهٗ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ قَالَ رَاَيْتُ اِجْمَاعَهُمْ قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ الْقَسَامَةَ تَجِبُ عَلَى الْمَالِكِ لَا عَلَى السَّاكِنِ وَذٰلِكَ اَنَّ رَجُلًا وَامْرَاَتَهٗ لَوْ كَانَتْ فِيْ اَيْدِيْهِمَا دَارٌ يَسْكُنَانِهَا وَهِيَ لِلزَّوْجِ فَوُجِدَ فِيْهَا

بشیر بن یسار کا خیال ہے کہ اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت ادا فرمائی۔

تو یہ حدیث بتاتی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن سہل وہاں مقتول پائے گئے ان دنوں وہ صلح کا گھر تھا تو حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے خلاف حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل سے جو کچھ لازم آتا تھا اس سے اس کی نفی ہو گئی کیونکہ خیبر اس کے بعد فتح ہوا تھا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیاس بھی ہماری بات پر دلالت کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں جو گھر اجرت پر یا بطور ادھار لیا گیا ہو وہ کرایہ دار یا ادھار لینے والے کے پاس ہوتا ہے مالک کے پاس نہیں ہوتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر وہ دونوں اور مالکِ مکان کسی کپڑے میں جھگڑ پڑیں جو وہاں پایا گیا تو ان دونوں کا قول کا اعتبار ہوگا مالک مکان کا نہیں اسی طرح وہاں جو مقتول پائے جائیں گے اور وہ گھر کرایہ دار یا ادھار والے کے قبضہ میں ہو مالک کے قبضہ میں نہ ہو تو اب جو قسم اور دیت لازم ہوگی تو وہ ان پر لازم ہوگی جن کے قبضہ میں مکان ہے اس پر نہیں جس کا قبضہ نہیں ہے اگرچہ وہ اس کی ملک میں ہے۔

اس سلسلے میں حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے فرماتے ہیں میں نے اس بات پر علماء کا اجماع دیکھا ہے کہ قسم، مالک پر واجب ہوگی، رہائشی پر نہیں وہ اس طرح کہ اگر ایک مکان خاوند اور اس کی بیوی کے پاس ہو اور وہ خاوند کا ہو پھر وہاں کوئی مقتول پایا جائے تو قسم اور دیت صرف خاوند کے رشتہ داروں پر ہوگی عورت

قَتِيْلٌ كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَةِ الزَّوْجِ خَاصَّةً دُوْنَ عَاقِلَةِ الْمَرْاَةِ وَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ اَيْدِيَهُمَا عَلَيْهَا وَاَنَّ مَا وُجِدَ فِيْهَا مِنْ ثِيَابٍ فَلَيْسَ اَحَدُهُمَا اَوْلٰى بِهٖ مِنَ الْاٰخَرِ اِلَّا لِمَعْنًى لَيْسَ مِنْ قِبَلِ الْمِلْكِ وَالْيَدِ فِيْ شَيْءٍ فَلَوْ كَانَتِ الْقَسَامَةُ يُحْكَمُ بِهَا عَلٰى مَنِ الدَّارُ فِيْ يَدِهٖ لَحُكِمَ بِهَا عَلَى الْمَرْاَةِ وَالرَّجُلِ جَمِيْعًا لِاَنَّ الدَّارَ فِيْ اَيْدِيْهِمَا وَلِاَنَّهُمَا سَكَنَاهَا فَلَمَّا كَانَ مَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الزَّوْجِ خَاصَّةً دُوْنَ الْمَرْاَةِ اِذْ هُوَ الْمَالِكُ لَهَا كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ فِيْ كُلِّ الْمَوَاضِعِ الْمَوْجُوْدِ فِيْهَا الْقَتْلٰى عَلٰى مَالِكِهَا لَا عَلٰى سَاكِنِهَا۔

کے رشتہ داروں پر نہیں ہوگی، حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ مکان ان دونوں کے قبضے میں ہے اور اگر وہاں کپڑا پایا جائے تو ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت زیادہ مستحق نہیں ہوگا البتہ یہ کہ کوئی چیز اس کی ملک اور قبضے میں ہو (تو اس کا استحقاق ہوگا) پس اگر قسم اس شخص پر ڈالی جاتی جس کے قبضہ میں مکان ہے تو عورت اور مرد دونوں پر ڈالی جاتی کیونکہ مکان ان دونوں کے قبضے میں ہے نیز دونوں وہاں رہائش پذیر ہیں تو جب اس صورت میں جو کچھ واجب ہوتا ہے وہ صرف خاوند پر واجب ہوتا ہے عورت پر نہیں کیونکہ وہی مالک ہے تو جہاں بھی مقتول پایا جائے، قسم اور دیت مالک پر ہوگی وہاں کے رہنے والوں پر نہیں۔

بَابُ ۲۲ الْقَسَامَةِ كَيْفَ هِيَ

باب ۲۲ قسم کیسے لی جائے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْقَتِيْلِ الْمَوْجُوْدِ فِيْ مَحَلَّةِ قَوْمٍ كَيْفَ الْقَسَامَةُ الْوَاجِبَةُ فِيْهِ فَقَالَ قَوْمٌ يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَحْلِفُوْا اُسْتُحْلِفَ الْمُدَّعُوْنَ وَاسْتَحَقُّوْا مَا ادَّعَوْا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کسی قوم کے محلے میں مقتول پایا جائے تو وہاں اس قسم کی کیا صورت ہوگی جو واجب ہو چکی ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ جن کے خلاف دعویٰ ہے وہ قسم کھائیں کہ اللہ کی قسم! ہم نے قتل نہیں کیا اور اگر وہ قسم کھانے سے انکار کر دیں تو مدعی حضرات سے قسم لی جائے۔

۳۷۹۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ۔

وہ اپنے دعویٰ کے مستحق ہوں گے۔ انہوں نے اس سلسلے میں حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے گزشتہ باب میں ذکر کیا۔

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ يُسْتَحْلَفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا حَلَفُوْا غَرِمُوا الدِّيَةَ۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے ہی قسم لی جائے جن کے خلاف دعویٰ ہے جب وہ قسم کھالیں تو تاوان ادا کریں

وَقَالُوْا قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اَتَحْلِفُوْنَ وَ

وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا کہ کیا تم قسم کھا کر اپنے مقتول کے مستحق بنتے ہو یہ بطور

تَسْتَحِقُّوْنَ اِنَّمَا كَانَ عَلَى النَّكِيْرِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ كَاَنَّهُ قَالَ اَتَدَّعُوْنَ وَتَاْخُذُوْنَ ۔

وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ اَفَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا فَقَالُوْا كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ اَيْ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَاِنْ كَانُوْا كُفَّارًا فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيْمَا تَدَّعُوْنَ عَلَيْهِمْ غَيْرُ اَيْمَانِهِمْ وَكَمَا لَا يُقْبَلُ مِنْكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ اَيْمَانُكُمْ فَتَسْتَحِقُّوْنَ بِهَا كَذٰلِكَ لَا يَجِبُ عَلَى الْيَهُوْدِ بِدَعْوَاكُمْ عَلَيْهِمْ غَيْرَ اَيْمَانِهِمْ ۔

۷۹۴ ۔ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّاوِيْلِ مَا قَدْ حَكَمَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِهٖ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ عِلْمٌ وَسِيَّمَا مِثْلُ مُحَيِّصَةَ وَقَدْ كَانَ حَيًّا يَوْمَئِذٍ وَسَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ وَلَا يُخْبِرُوْنَهُ بِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ لَيْسَ هٰكَذَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا عَلَى الْيَهُوْدِ ۔

۷۹۵ ۔ فَمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْاَزْمَعِ اَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ اَمَا تَدْفَعُ اَمْوَالُنَا اَيْمَانَنَا وَلَا اَيْمَانُنَا عَنْ اَمْوَالِنَا قَالَ لَا وَعَقَلَهُ ۔

۷۹۶ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ

انکار تھا گویا آپ نے فرمایا کہ کیا تم صرف دعویٰ کر کے لے لو گے۔

اور یہ اس طرح ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا یہودی پچاس قسموں کے ذریعے تم سے برأت حاصل کرلیں کہ وہ کہیں اللہ کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا تو انہوں نے عرض کیا ہم کافر قوم کی قسمیں کیسے قبول کریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم قسم کھا کر اس کے مستحق بنتے ہو؟ یعنی یہودی اگرچہ کافر ہیں لیکن ان کے خلاف دعویٰ میں تم صرف ان کو قسم دے سکتے ہو تو باوجود تمہارے مسلمان ہونے کے جس طرح تم صرف قسم سے دیت کے مستحق نہیں ہو سکتے یہودیوں کے خلاف تمہارے دعویٰ سے بھی سوائے قسموں کے ان پر کچھ واجب نہیں ہوتا۔

اس دعویٰ کی صحت پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ فیصلہ ہے جو آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کی موجودگی میں کیا اور ان میں سے کسی نے بھی ان پر اعتراض نہیں کیا اور یہ بات محال ہے کہ انصار کو اس بات کا علم ہو بالخصوص حضرت محیصہ جیسے لوگ جو ان دنوں زندہ تھے اور سہل بن ابوحثمہ بھی موجود تھے اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ان کی خبر نہ دیں اور انہیں یہ بات نہ کہیں کہ فیصلہ یوں نہیں ہے بلکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے خلاف ہمارے حق میں فیصلہ دیا۔

اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت حارث بن ازمع فرماتے ہیں انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کیا ہمارے مال، ہماری قسموں کو دُور نہیں کرتے اور کیا ہماری قسمیں ہمارے مالوں کی وجہ سے دفع نہیں ہوتیں آپ نے فرمایا نہیں اور آپ نے ان پر دیت لازم کردی۔

حضرت حارث بن ازمع فرماتے ہیں قبیلہ وداعہ اور ایک

قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْأَزْمَعِ قَالَ قُتِلَ قَتِيلٌ بَيْنَ وَادِعَةَ وَحَيٍّ آخَرَ وَالْقَتِيلُ إِلَى وَادِعَةَ أَقْرَبُ فَقَالَ عُمَرُ لِوَادِعَةَ يَحْلِفُ خَمْسُونَ رَجُلًا مِنْكُمْ بِاللهِ مَا قَتَلْنَا وَلَا نَعْلَمُ قَاتِلًا ثُمَّ اغْرِمُوا الدِّيَةَ فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ نَحْلِفُ وَتُغْرِمُنَا فَقَالَ نَعَمْ۔

دوسرے قبیلے کے درمیان ایک شخص قتل ہو گیا، مقتول، وداعہ کے زیادہ قریب تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وداعہ قبیلہ کے لوگوں سے فرمایا کہ تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے پھر تم دیت ادا کرو حارث نے کہا ہم قسم بھی کھائیں اور دیت بھی دیں آپ نے فرمایا "ہاں"

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ الْوَادِعِيِّ قَالَ أَصَابُوا قَتِيلًا بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ فَكَتَبُوا فِي ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ قِيسُوا بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ فَأَيَّتُهُمَا كَانَ إِلَيْهِ أَدْنَى فَخُذُوا خَمْسِينَ قَسَامَةً فَيَحْلِفُونَ بِاللهِ ثُمَّ غَرِّمْهُمُ الدِّيَةَ قَالَ الْحَارِثُ فَكُنْتُ فِيمَنْ أَقْسَمَ ثُمَّ غَرِمْنَا الدِّيَةَ۔

حضرت حارث وداعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں دو بستیوں کے درمیان ایک مقتول ملا۔ تو انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ دونوں بستیوں کے درمیان فاصلے کا اندازہ کرو جو بستی اس کے زیادہ قریب ہو ان کے پچاس آدمیوں سے قسم لو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں پھر ان سے بطور تاوان دیت وصول کرو حضرت حارث فرماتے ہیں میں بھی قسم کھانے والوں میں سے تھا پھر ہم نے دیت ادا کی۔

فَهٰذِهِ الْقَسَامَةُ الَّتِي حَكَمَ بِهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ أَنَّهُ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ فَسَوَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ بَيْنَ الْأَمْوَالِ وَالدِّمَاءِ وَحَكَمَ فِيهَا بِحُكْمٍ وَاحِدٍ فَجَعَلَ الْيَمِينَ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

جس قسامت (قسم) کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کے موافق ہے جو ہم نے دوسرے مقامات پر نقل کی ہیں آپ نے فرمایا اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ پر دے دیا جائے تو لوگ، دوسروں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ کریں گے لیکن مدعیٰ علیہ السلام پر قسم ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالوں اور خون کو برابر رکھتے ہوئے دونوں کے لیے ایک حکم فرمایا ان سب میں مدعیٰ علیہ پر قسم کو لازم قرار دیا۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَعْنَى حَدِيثِ سَهْلٍ أَيْضًا عَلَى مَا قَدْ تَأَوَّلْنَاهُ عَلَيْهِ۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت سہل کی روایت کا معنی بھی وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔

وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ

اس پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جسے ہم

فِی الْبَابِ الَّذِیْ قَبْلَ هٰذَا عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَعَاهُمْ بِالْبَیِّنَةِ فَلَمَّا ذَکَرُوْا اَنْ لَّا بَیِّنَةَ لَهُمْ قَالَ اَفَیَحْلِفُوْنَ لَکُمْ۔

نے گزشتہ باب میں ذکر کیا حضرت سعید بن عبید بشیر بن یسار سے اور وہ حضرت سہیل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گواہی پیش کرنے کا حکم دیا جب انہوں نے بتایا کہ ان کے پاس گواہ نہیں تو آپ نے فرمایا کیا وہ تمہارے لیے قسمیں اٹھائیں ؟

۷۹۹۔ فَدَلَّ مَا ذَکَرْنَا اَنَّ مَا کَانَ مِنْ حُکْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ هٰذَا وَکَانَ مَا زَادَ عَلَیْهِ مِمَّا فِیْ حَدِیْثِ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ لَیْلٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لَیْسَ عَلَی الْحُکْمِ وَلٰکِنْ عَلَی الْمَعْنَی الَّذِیْ تَاَوَّلْنَاهُمَا عَلَیْهِ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہی تھا اور جو کچھ یحیٰی بن سعید اور ابولیلیٰ بن عبداللہ کی روایت میں اضافہ ہے وہ فیصلہ نہیں بلکہ اس کا وہی مفہوم ہے جو ہم نے ذکر کیا

ثُمَّ هٰذَا الزُّهْرِیُّ قَدْ عَلِمَ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَةِ۔

پھر امام زہری رحمہ اللہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کا علم تھا۔

۸۰۰۔ فَمِمَّا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُوَیْدٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْقَسَامَةَ کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَاَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْهِ وَقَضٰی بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اُنَاسٍ فِیْ قَتِیْلٍ ادَّعَوْهُ عَلَی الْیَهُوْدِ۔

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت ابن شہاب، ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار سے وہ، کچھ انصاری صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ جاہلیت کے دور میں بھی قسامت کا رواج تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی حالت پر برقرار رکھا اور ایک مقتول جس کے ورثا اس کا دعویٰ یہود پر کرتے تھے، کے بارے میں فیصلہ فرمایا۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَیْمَانُ بْنُ یَسَارٍ عَنْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت زہری سے مروی ہے وہ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۰۲۔ ثُمَّ قَالَ الزُّهْرِیُّ فِی الْقَسَامَةِ اَیْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ

پھر امام زہری نے قسامت کے سلسلے میں یہ بھی فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ

الضَّرِيرُ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْقَسَامَةِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ۔

وسلم نے مدعیٰ علیہم پر قسامت کا فیصلہ فرمایا۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْقَسَامَةَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ لَا عَلَى الْمُدَّعِيْنَ عَلٰى مَا بَيَّنَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا وَاِنَّمَا كَانَ اَخْذُ الْقَسَامَةِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ هٰذَا مِمَّا اَخَذَهٗ عَنْهُمْ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان لوگوں کو قسم دی جائے گی جن کے خلاف دعویٰ ہے دعویٰ کرنے والوں کو نہیں حضرت زہری نے اس روایت میں اسی طرح بیان کیا ہے اور قسامت کا حکم حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار سے حاصل کیا گیا انہوں نے کچھ صحابہ کرام سے لیا تو امام زہری نے یہ ان صحابہ کرام سے لیا۔

وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّا فَعَلَهٗ وَحَكَمَ بِهٖ بِحَضْرَةِ سَائِرِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

اور یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمل اور اس حکم کے بھی موافق ہے جسے ہم نے روایت کیا اور انہوں نے یہ فیصلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں کیا لیکن ان میں سے کسی نے بھی آپ پر اعتراض نہیں کیا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۲۲ مَا اَصَابَتِ الْبَهَائِمُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

باب ۲۲ رات اور دن میں جانوروں کا کھیتوں کو کھا جانا

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَاقَةً لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْحَائِطِ بِحِفْظِهَا بِالنَّهَارِ وَعَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِيْ مَا اَفْسَدَتْ مَوَاشِيْهِمْ بِاللَّيْلِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے انصار میں سے ایک شخص کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوگئی اور اس نے اسے خراب کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ باغ والے دن کو اپنے باغ کی حفاظت کریں اور جانوروں والے اس کا تاوان دیں گے جو رات کے وقت ان کے جانور نقصان کریں۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِرَجُلٍ فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ فَقَضٰى

حضرت حرام بن سعید بن محیصہ فرماتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں داخل ہو گئی اور اس نے اسے خراب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَمَانٌ عَلٰى اَهْلِهَا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا مَا اَصَابَتِ الْبَهَائِمُ نَهَارًا فَلَا ضَمَانَ عَلٰى اَحَدٍ فِيْهِ وَمَا اَصَابَتْ لَيْلًا ضَمِنَ اَرْبَابُ تِلْكَ الْبَهَائِمِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا ضَمَانَ عَلٰى اَرْبَابِ الْمَوَاشِيْ فِيْمَا اَصَابَتْ مَوَاشِيْهِمْ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذَا كَانَتْ مُنْفَلِتَةً۔

۸۰۵ - **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّائِمَةُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ۔

۸۰۶ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ۔

۸۰۷ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ لَهُ السَّائِلُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَعَهٗ اَبُوْسَلَمَةَ فَقَالَ اِنْ كَانَ مَعَهٗ فَهُوَ مَعَهٗ۔

۸۰۸ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

نے فیصلہ فرمایا کہ باغ والے دن کو اس کی حفاظت کریں اور جو کچھ رات کے وقت جانور اجاڑیں ان کے مالک اس کے ضامن ہوں گے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ جس چیز کو جانور دن کے وقت نقصان پہنچائیں اس کی کسی پر ضمان (تاوان) نہیں اور جسے رات کے وقت نقصان پہنچائیں تو جانوروں کے مالکوں پر انکی ضمان ہوگی ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر جانور کھلے چھوڑے ہوئے ہوں تو وہ دن کے وقت (کسی کھیتی کو) نقصان پہنچائیں یا رات کو، ان کے مالکوں پر تاوان نہیں ہوگا۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہر چرنے والے جانوروں کا تاوان معاف ہے اور (معدنیات کی) کان (میں گرنے والے) کا تاوان معاف ہے [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانوروں (کے نقصان) کا تاوان معاف ہے اور کان کا تاوان معاف ہے۔

حضرت زہری حضرت سعید سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ایک شخص نے حضرت زہری سے پوچھا اے ابومحمد! حضرت سعید کے ساتھ ابوسلمہ بھی ہیں تو انہوں نے فرمایا اگر وہ ان کے ساتھ ہیں، تو ان کے ساتھ ہیں (یعنی اس حدیث کی روایت دونوں نے کی ہے)

حضرت ابن المسیب اور حضرت عبیداللہ بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

---

[1] مطلب یہ ہے کہ باہر چرنے والے جانور کسی کی کھیتی اجاڑ دیں تو جانور کے مالک پر تاوان نہیں ہوگا اسی طرح اگر کسی نے کان کھودی تو اس میں گرنے والے کا کان کے مالک پر تاوان نہیں ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالوہاب بن عطا فرماتے ہیں: حضرت محمد بن عمرو نے خبر دی انہوں نے سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۸۱۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً (یعنی حضور علیہ السلام سے) روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَتِ الْعَجْمَاءُ جُبَارًا وَالْجُبَارُ هُوَ الْهَدَرُ فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا تَقَدَّمَ مِمَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کا تاوان معاف فرمایا جسے جانور نقصان پہنچائیں لفظ جبار کا معنیٰ باطل کرنے (معاف کرنے) کے ہیں تو جو کچھ حضرت ابن محیصہ

لَا يَكُونُ بِمِثْلِهِ عِنْدَ الْمُحْتَجِّ بِهِ عَلَيْنَا حُجَّةٌ وَإِنْ كَانَ الْأَوْزَاعِيُّ قَدْ وَصَلَهُ فَإِنَّ مَالِكًا وَالْأَثْبَاتَ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ قَدْ قَطَعُوهُ وَمَعَ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْحُكْمَ الْمَذْكُورَ فِيهِ مَأْخُوذٌ مِنْ حُكْمِ سُلَيْمَانَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ الْغَنَمُ فَحَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ الْحُكْمِ حَتّٰى أَحْدَثَ اللهُ لَهُ هٰذِهِ الشَّرِيعَةَ فَنَسَخَتْ مَا قَبْلَهَا۔

فَمِمَّا دَلَّ عَلٰى هٰذَا الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ بَعْدَ مَا فِي حَدِيثِ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ مِنْ قَوْلِهِ فَقَضٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلٰى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَ مَوَاشِيهِمْ بِاللَّيْلِ وَعَلٰى أَهْلِ الزَّرْعِ حِفْظَ زَرْعِهِمْ بِالنَّهَارِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاشِيَةَ إِذَا كَانَ عَلٰى رَبِّهَا حِفْظُهَا مَضْمُونًا مَا أَصَابَتْ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا حِفْظُهَا غَيْرَ مَضْمُونٍ مَا أَصَابَتْ فِي ذٰلِكَ ضَمَانٌ فَأَوْجَبَ فِي ذٰلِكَ ضَمَانَ مَا أَصَابَ الْمُنْفَلِتَةُ بِاللَّيْلِ إِذْ كَانَ عَلٰى صَاحِبِهَا حِفْظُهَا ثُمَّ قَالَ فِي حَدِيثِ الْعَجْمَاءِ جُرْحُهَا جُبَارٌ فَكَانَتْ مَا أَصَابَتْ فِي انْفِلَاتِهَا جُبَارًا فَصَارَتْ لَوْ هَدَمَتْ حَائِطًا وَقَتَلَتْ رَجُلًا لَمْ يَضْمَنْ صَاحِبُهَا شَيْئًا وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ حِفْظُهَا حَتّٰى لَا تَنْفَلِتَ إِذَا كَانَتْ مِمَّا يُخَافُ عَلَيْهِ مِثْلُ هٰذَا۔

فَلَمَّا لَمْ يُرَاعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کی روایت کے حوالے سے پہلے بیان ہوا اسے اس حدیث نے منسوخ کر دیا اور اگر وہ حدیث منقطع ہے تو اس سے استدلال کرنے والا اسے ہمارے خلاف دلیل نہیں بنا سکتا اگرچہ امام اوزاعی نے اسے متصل بیان کیا ہے لیکن امام مالک اور ان کے معتبر شاگردوں نے اسے منقطع روایت کیا ہے اس کے باوجود اس میں مذکور حکم حضرت سلیمان علیہ السلام کے فیصلے سے لیا گیا ہے جو انہوں نے اس کھیت کے بارے میں فرمایا جسے کسی کا ریوڑ چر گیا تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی قسم کا فیصلہ فرمایا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے یہ شریعت نازل فرمائی جس نے سابقہ احکام کو منسوخ کر دیا

اس بات پر حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات دلالت کرتی ہیں کہ یہ حدیث حضرت حرام بن محیصہ کی حدیث کے بعد ہے وہ (ابن محیصہ) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جانوروں کے مالکوں پر رات کے وقت انکی حفاظت ضروری ہے اور کھیتی والوں پر دن کے وقت کھیتی کی حفاظت لازمی ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے پہنچائے ہوئے نقصان کو اس صورت میں قابلِ تاوان قرار دیا جب ان کے مالکوں پر ان کی حفاظت لازم ہو اور اگر ان پر ان کی حفاظت ضروری نہ ہو تو نقصان ناقابلِ تاوان ہوگا۔ تو آپ نے رات کے وقت کھلے رہنے والے جانوروں کے پہنچائے ہوئے نقصان کو قابلِ تاوان قرار دیا کیونکہ ان کے مالکوں پر ان کی حفاظت لازم قرار دی پھر دوسری حدیث میں فرمایا کہ جانوروں کا پہنچایا ہوا نقصان معاف ہے اور اب ان کے کھلے رہنے کی صورت میں نقصان معاف ہوگا لہٰذا اب اگر وہ باغ اجاڑ دیں یا کسی شخص کو ہلاک کر دیں تو ان کے مالک کسی چیز کے ضامن نہیں ہوں گے اگرچہ ان پر ان کی حفاظت ضروری تھی کہ وہ کھلنے نہ پائیں جب ان سے اس قسم کا خوف ہو۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وُجُوْبَ حِفْظِهَا عَلَيْهِ وَ
رَاعَىٰ انْفِلَاتَهَا فَلَمْ يُضَمِّنْهُ فِيْهَا شَيْئًا مِمَّا
اَصَابَتْ رَجَعَ الْاَمْرُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى اسْتِوَاءِ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا اَصَابَتْ لَيْلًا اَوْ
نَهَارًا اِذَا كَانَتْ مُنْفَلِتَةً فَلَا ضَمَانَ عَلٰى رَبِّهَا
فِيْهِ وَاِنْ كَانَ هُوَ سَيَّبَهَا فَاَصَابَتْ شَيْئًا فِيْ
فَوْرِهَا اَوْ فِيْ سَيْبِهَا ضَمِنَ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَهٰذَا
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَهُوَ اَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ
الْاٰثَارُ لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا۔

باب ۲۲۲ غُرَّةِ الْجَنِيْنِ الْمَحْكُوْمِ بِهَا فِيْهِ لِمَنْ هِيَ

۸۱۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ
مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ
جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ۔

۸۱۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ
لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَاَنَّ
الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا
وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا۔

۸۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ

اس حدیث میں ان کی حفاظت کی رعایت نہیں فرمائی بلکہ ان
ان کے کھلے رہنے کی رعایت فرماتی کہ وہ کسی نقصان کے ذمہ دار
نہیں ہوں گے تو اس سلسلے میں رات اور دن کا معاملہ ایک
جیسا ہو گیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جانور کھلے ہوں تو رات کو نقصان
پہنچائیں یا دن کو، ان کے مالکوں پر کوئی تاوان نہیں ہوگا اور اگر
مالک نے خود چھوڑا اور وہ اسی وقت یا بعد میں کھلے رہے
صورت میں کچھ کھا گئے تو مالک اس تمام کا تاوان دے
گا۔ یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ
کا قول ہے۔ اور ان روایات کو اس معنی پر محمول کرنا جیسا کہ
ہم نے بیان کیا بہتر ہے۔

جنین کے بدلے میں لازم کیا گیا غلام کس کا ہوگا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ قبیلہ ھذیل کی دو عورتوں میں سے ایک
نے دوسری کو مارا تو اس کا حمل گر گیا رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے
میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ
فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان کی ایک
عورت کے جنین کے بارے میں جو مردہ گر گیا تھا
ایک غلام (یا لونڈی) کا فیصلہ فرمایا جس عورت کے
خلاف فیصلہ دیا وہ بھی مر گئی تو آپ نے فیصلہ فرمایا
کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور خاوند
کے لیے ہوگی اور اس کی دیت (قاتلہ کے)
رشتہ داروں پر ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے

بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنِیْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ الَّذِیْ قُضِیَ عَلَیْهِ الْعَقْلُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِکَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا یَقُوْلُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ۔

۸۱۹- حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَجُلًا کَانَتْ لَهٗ اِمْرَاَتَانِ فَضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ اَوْ بِحَجَرٍ فَاَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الَّذِیْ یُخَاصِمُ کَیْفَ یُعْقَلُ اَوْ کَیْفَ یُوْدٰی مَنْ لَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ کَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ غُرَّةً وَجَعَلَ عَلٰی قَوْمِهَا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْغُرَّةَ الْوَاجِبَةَ فِی الْجَنِیْنِ اِنَّمَا تَجِبُ لِاُمِّ الْجَنِیْنِ لَمْ یُعْلَمْ اَنَّهٗ کَانَ حَیًّا فِیْ وَقْتِ وُقُوْعِ الضَّرْبَةِ بِاُمِّهٖ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ تِلْکَ الْغُرَّةُ الْمَحْکُوْمُ بِهَا لِلْجَنِیْنِ ثُمَّ یَرِثُهَا مَنْ کَانَ یَرِثُهٗ لَوْ کَانَ حَیًّا۔

وَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ مَا قَدْ ذَکَرْنَاهُ فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضٰی عَلَی الْمَحْکُوْمِ عَلَیْهِ بِالْغُرَّةِ قَالَ کَیْفَ یُعْقَلُ مَنْ لَا اَکَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنین کے بارے میں غلام یا لونڈی (دینے) کا فیصلہ فرمایا جس کے خلاف دیت (کی ادائیگی) کا فیصلہ فرمایا تھا اس نے کہا جس نے کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا اس کا خون معاف ہونا چاہیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو شاعروں جیسی باتیں کرتا ہے اس میں ایک غلام یا لونڈی ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی لکڑی یا پتھر مارا یہ معاملہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا جھگڑا کرنے والے نے کہا اس کی دیت کیسے ہوگی یا کیسے ادا کی جائے جو چیخا نہ چلایا اور نہ اس نے کچھ کھایا پیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اعراب (دیہاتی شعراء) کی طرح شعر گوئی کرتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا اور اسے اس عورت (مارنے والی) کی قوم پر ڈال دیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جنین کے سلسلے میں جو غلام واجب ہوگا وہ جنین کی ماں کے لیے ہوگا کیونکہ معلوم نہیں کہ ماں کو مارتے وقت جنین زندہ تھا یا نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس غلام کا فیصلہ کیا گیا وہ جنین (بچے) کا ہوگا پھر وہ لوگ اس کے وارث ہوں گے جو اس (بچے) کے زندہ ہونے کی صورت میں وارث ہوتے۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل وہ ہے جو ہم نے ان روایات کے ضمن میں ذکر کی کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام دینے کا فیصلہ فرمایا تو اس نے کہا اس کی دیت کیسے دی جائے جس نے کھایا نہ پیا اور نہ بات چیت کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں ایک غلام یا لونڈی ہے اور اس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ غُرَّةً عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ وَلَمْ يَقُلْ لِلَّذِيْ سَجَعَ ذٰلِكَ السَّجْعَ اِنَّمَا حَكَمْتُ بِهٰذَا لِلْجِنَايَةِ عَلَى الْمَرْاَةِ لَا فِي الْجَنِيْنِ۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ الْمَضْرُوْبَةَ مَاتَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الضَّرْبَةِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِالدِّيَةِ مَعَ قَضَائِهِ بِالْغُرَّةِ فَلَوْ كَانَتِ الْغُرَّةُ لِلْمَرْاَةِ الْمَقْتُوْلَةِ اِذًا لَمَا قَضٰى لَهَا بِالْغُرَّةِ وَلَكَانَ حُكْمُهَا حُكْمَ امْرَاَةٍ فَمَاتَتْ مِنْ ضَرْبِهَا فَعَلَيْهَا دِيَتُهَا وَلَا يَجِبُ عَلَيْهَا لِلضَّرْبَةِ اَرْشٌ۔

فَلَمَّا حَكَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ دِيَةِ الْمَرْاَةِ بِالْغُرَّةِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْغُرَّةَ دِيَةٌ لِلْجَنِيْنِ لَا لَهَا فَهِيَ مَوْرُوْثَةٌ عَنِ الْجَنِيْنِ كَمَا يُوْرَثُ مَالُهٗ لَوْ كَانَ حَيًّا فَمَاتَ اِتِّبَاعًا لِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

کا فیصلہ کرنے والے (شاعری کرنے والے) سے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے یہ حکم اس لیے دیا کہ عورت کو نقصان پہنچایا گیا ہے جنین کی وجہ سے یہ حکم نہیں۔

اور اس بات پر وہ روایات بھی دلالت کرتی ہیں جو ہم نے اس کتاب میں اس سے پہلے ذکر کی ہیں کہ اس مار کے بعد مضروبہ عورت مرگئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کے فیصلہ کے ساتھ ساتھ دیت کا فیصلہ بھی فرمایا اگر وہ (غلام) اس مقتولہ عورت کا ہوتا تو آپ غلام کا فیصلہ نہ فرماتے، اور اس کا حال اس عورت کے حال جیسا ہوتا جسے دوسری عورت مارے اور وہ اس کی ضرب سے مرجائے تو اس (قاتلہ) پر اس کی دیت ہوتی ہے اور مارنے کی وجہ سے کوئی تاوان نہیں ہوتا۔

تو جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی دیت کے باوجود، غلام کے ساتھ فیصلہ فرمایا تو ثابت ہوا کہ غلام، جنین کی دیت ہے اس عورت کی نہیں وہ اس بچے سے اس طرح وارث ہوگی جس طرح اس کے زندہ ہونے (اور پھر مرجانے) کی صورت میں اس کی وارث ہوتی اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کی اتباع ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۱۲

كِتَابُ السِّيَرِ

جہاد کے احکام

بَابُ ۲۳۳ الْإِمَامِ يُرِيدُ قِتَالَ أَهْلِ الْحَرْبِ هَلْ عَلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ أَنْ يَدْعُوَهُمْ أَمْ لَا

مسلم حکمران حربی کفار سے لڑنا چاہے تو کیا پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا لازمی ہے

۸۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ قَالَ لَهُ إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ اُدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُسْلِمِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ أَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَلَهُمْ مَا لَهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

حضرت ابن بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چھوٹے لشکر پر کسی کو امیر بناتے تو اس سے فرماتے جب تم اپنے دشمنوں مشرکین کے مقابل جاؤ تو انہیں تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلاؤ (آپ نے لفظ خلال یا خصال فرمایا دونوں ہم معنیٰ ہیں) وہ ان میں سے جو بات مان لیں تم ان سے قبول کرو اور ہاتھ روک لو، انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اگر وہ تمہاری بات مان جائیں تو ان سے قبول کرو اور ہاتھ روک لو، پھر ان کو اپنے علاقے سے مسلمانوں کے ملک کی طرف جانے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں تو ان پر وہی کچھ لازم ہوگا جو مہاجرین پر ہے اور انہیں وہ کچھ حاصل ہوگا جو مہاجرین کو حاصل ہے اور اگر وہ (وہاں جانے سے) انکار کردیں تو وہ اعرابی مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر اللہ تعالیٰ کا وہ حکم جاری ہوگا جو مومنوں پر جاری ہوتا ہے لیکن ان کے لیے غنیمت اور فَے میں کوئی حصہ نہیں ہوگا البتہ یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں اور اگر وہ اسلام لانے سے انکار کردیں۔

وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوْا فِي الْإِسْلَامِ فَسَلْهُمْ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

تو انہیں جزیہ دینے کا حکم دیں اگر مان جائیں تو ان سے قبول کر لو اور ان سے ہاتھ روک دو اور اگر انکار کر دیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد چاہو اور ان سے لڑو، حضرت علقمہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات مقاتل بن حیان سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے مسلم بن ہیصم نے نعمان بن مقرن سے روایت کرتے ہوئے بیان کی انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۸۲۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُقَاتِلٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ هَيْصَمٍ۔

حضرت ابو حذیفہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا لیکن انہوں نے حضرت علقمہ کی حضرت مقاتل سے روایت کا ذکر نہیں کیا۔

۸۲۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ أَبُوْ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت فہد ابو صالح اور روح بن فرج دونوں سند سے لیث بن سعد سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے جریر بن حازم نے بیان کیا انہوں نے حضرت شعبہ بن حجاج سے انہوں نے علقمہ بن مرثد حضرمی سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ إِلٰى خَيْبَرَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو خیبر کی طرف بھیجا اور ان کو جھنڈا عطا فرمایا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ میں ان سے لڑوں حتیٰ کہ وہ ہماری مثل ہو جائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے طریقے پر جاؤ حتیٰ کہ تم ان کے میدان میں اترو پھر انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اور انہیں بتاؤ کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق واجب ہے اللہ کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے ایک کو بھی ہدایت دے تو تمہارے

۸۲۴- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرٍّ عَنْ أَخِيْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ إِلَى قَوْمٍ يُقَاتِلُهُمْ ثُمَّ بَعَثَ فِيْ أَثَرِهِ يَدْعُوْهُ وَقَالَ لَهُ لَا تَأْتِهِ مِنْ خَلْفِهِ وَأْتِهِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ قَالَ وَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ لَّا يُقَاتِلَهُمْ حَتّٰى يَدْعُوَهُمْ۔

حضرت عمر بن ذر، حضرت انس بن مالک کے بھتیجے سے اور وہ اپنے چچا (حضرت انس بن مالک) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کی طرف جہاد کے لیے بھیجا پھر ان کے پیچھے کسی کو بلانے کے لیے بھیجا اور فرمایا کہ ان کے پیچھے کی طرف سے نہیں بلکہ سامنے کی طرف سے آنا راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جب تک ان (کفار) کو دعوتِ اسلام نہ دیں، ان سے لڑائی نہ کریں۔

۸۲۵- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا قَاتَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا حَتّٰى يَدْعُوَهُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم کو دعوتِ اسلام دینے سے پہلے ان سے لڑائی نہیں کی۔

۸۲۶- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حجاج فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن ابو نجیح نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۷- **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حجاج، حضرت ابن ابی نجیح سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۸- **حَدَّثَنَا** الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حفص بن غیاث، حجاج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِمَامَ وَأَهْلَ السَّرَايَا إِذَا أَرَادُوْا قِتَالَ الْعَدُوِّ أَدْعُوْهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ إِلَى مِثْلِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ امام اور لشکر والے جب دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو اس سے پہلے ان کو ان باتوں کی طرف بلائیں جو ہم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ

بُرَيْدَةَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَقَالُوْا إِنْ قَاتَلَهُمُ الْإِمَامُ أَوْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ سَرَايَاهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الدُّعَاءِ فَقَدْ أَسَاءُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِقِتَالِهِمْ وَالْغَارَةِ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يُدْعَوْا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

۸۲۹- **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغِرْ عَلٰى أُبْنٰى صَبَاحًا ثُمَّ حَرِّقْ۔

۸۳۰- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيْرُ عَلَى الْعَدُوِّ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَيَسْتَمِعُ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ۔

۸۳۱- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ زَاذَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۸۳۲- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ

علیہ وسلم سے روایت کی ہیں انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں اگر امام یا لشکر والوں میں سے کوئی ایک ان کو دعوت اسلام دیئے بغیر لڑے گا تو وہ گناہ گار ہوں گے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سے لڑنے اور ان پر لوٹ مار کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اس سے پہلے ان کو دعوتِ اسلام نہ دیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تم اُبنیٰ والوں پر صبح کے وقت حملہ کرو اور (ان کے باغوں وغیرہ کو) جلا دو۔

محمد بن حجاج، محمد بن خزیمہ، ابن ابی داؤد اور ابن مرزوق (چاروں) سے مروی ہے چاروں ایک ہی سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دشمن پر صبح کے وقت حملہ آور ہونے اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ آور ہونے کا حکم فرماتے۔

حضرت زاذان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ

إِسْحَاقَ قَالَ ثَنِيْ حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ فَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلْنَا عُمَّالُ خَيْبَرَ قَدْ أَخْرَجُوْا مَسَاحِيْهِمْ وَمُكَاتِلَهُمْ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْجَيْشَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَأَدْبَرُوْا هِرَابًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.

۴۳۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيْبٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ مَكِيْثٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَالِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ اللَّيْثِيَّ فِيْ سَرِيَّةٍ كُنْتُ فِيْهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشُنُّوا الْغَارَةَ عَلَى ابْنِ الْمُلَوَّحِ بِالْكَدِيْدِ قَالَ فَرَاحَتِ الْمَاشِيَةُ مِنْ إِبِلِهِمْ وَغَنَمِهِمْ فَلَمَّا احْتَلَبُوْا وَعَطَنُوْا وَاطْمَأَنُّوْا نِيَامًا شَنَنَّا عَلَيْهِمُ الْغَارَةَ فَقَتَلْنَا وَاسْتَقْنَا النَّعَمَ.

۴۳۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ جَاءَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِلَيَّ وَإِلَى صَاحِبٍ لِيْ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ اللَّيْثِيَّ فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ حَدِّثْ هٰذَيْنِ حَدِيْثَكَ

وسلم جب کسی قوم سے جہاد فرمانا چاہتے تو صبح تک حملہ آور نہ ہوتے (صبح کے وقت) اگر اذان سنتے تو رک جاتے اور اگر اذان نہ سنتے تو حملہ آور ہوتے ہم خیبر میں اترے جب صبح ہوئی اور آپ نے اذان نہ سنی تو آپ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ سوار ہو گئے میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہوا میرے قدم، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم سے لگتے تھے خیبر کے محنت کش ہمارے سامنے آئے وہ اپنے ٹوکرے اور کدالیں لے کر نکلے تھے جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، لشکر کے ہمراہ آئے ہیں اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے فرمایا خیبر خراب ہو گیا بلاشبہ جب ہم کسی قوم کی زمین پر اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بُری ہوتی ہے۔

حضرت جندب بن مکیث الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ لیثی کو ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا میں بھی ان میں تھا آپ نے حکم دیا کہ مقام کدید میں ابن ملوح پر لوٹ مار کریں راوی فرماتے ہیں شام کو جب ان کے اونٹ اور بکریاں واپس آئیں انہوں نے ان کا دودھ دوہا اور انہیں بٹھا دیا پھر اطمینان سے سو گئے تو ہم نے ان پر چاروں طرف سے حملہ کیا اور ان کو قتل کر کے ان کے جانور ہانک لائے۔

حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ابو العالیہ میرے اور میرے ایک ساتھی کے پاس آئے تو ہم ان کے ساتھ چلے حتیٰ کہ نصر بن عاصم لیثی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ابو العالیہ نے کہا ان دونوں سے اپنی حدیث بیان کریں انہوں نے فرمایا ہم سے حضرت عقبہ بن

قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَغَارَتْ عَلَى الْقَوْمِ فَشَذَّ رَجُلٌ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ السَّرِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا أَرَدْنَا مِنْهُ مَا فِيْهِ مِنْ ذِكْرِ الْغَارَةِ۔

مالک لیثی نے بیان کیا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا اس نے ایک قوم پر حملہ کیا ایک شخص حملہ آور ہوا تو لشکر میں سے ایک شخص اس کے پیچھے ہو لیا، پھر انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی جس کا ہم نے ان سے ارادہ کیا تھا اور اس میں حملہ آور ہونے کا ذکر تھا۔

۸۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَرُبْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَمَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ فَشَنَنَّا عَلَيْهِمُ الْغَارَةَ۔

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم مشرکین کے قریب ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے ہم نے ان پر چاروں طرف سے حملہ کیا۔

۸۳۶- فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَارَةِ وَالْغَارَةُ لَا تَكُوْنُ وَقَدْ تَقَدَّمَهَا الدُّعَاءُ وَالْإِنْذَارُ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدُ الْأَمْرَيْنِ مِمَّا رَوَيْنَا نَاسِخًا لِلْآخَرِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

تو ان روایات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار کا حکم فرمایا اور لوٹ مار اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک اس سے پہلے دعوت اسلام اور ڈرانا نہ ہو تو اس بات کا احتمال ہے کہ جو دو باتیں ہم نے روایت کی ہیں ان میں سے ایک دوسری کے لیے ناسخ ہو لہٰذا ہم نے اس سلسلے میں غور کیا۔

۸۳۷- فَإِذَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ قَالُوْا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلٰى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ أَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَأَنْعَامُهُمْ عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ۔

تو یزید بن سنان، ابوبکرہ اور ابن مرزوق تینوں اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عون نے فرمایا کہ میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو لکھ کر لڑائی سے پہلے دعوت اسلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ابتدائے اسلام میں تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر حملہ کیا وہ دوپہر کے وقت سوئے ہوئے تھے ان کے جانور پانی پر تھے آپ نے ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا اور دوسروں کو قیدی بنایا اس دن حضرت جویریہ بنت حارث (حضور علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ) آپ کو حاصل ہوئیں حضرت نافع فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں تھے۔

۸۳۸- وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا

حضرت ابن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت

قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ مِثْلَهُ۔

بشر بن عمر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے، ابن عون سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

وَإِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ قَدْ كُنَّا نَغْزُوْ فَنَدْعُوْا وَلَا نَدْعُوْا

حضرت سلیمان تیمی، حضرت ابوعثمان النہدی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دونوں باتیں تھیں بعض اوقات ہم جہاد کرتے تو ان کو دعوتِ اسلام دیتے اور بعض اوقات اسلام کی طرف نہ بلاتے۔

وَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْا فَنَدْعُوْ وَلَا نَدْعُوْ

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نہدی سے خبر دی کہ ہم جہاد کرتے ہوئے کبھی دعوتِ اسلام دیتے اور کبھی نہ دیتے۔

وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ لَيْسَ عَلَى الرُّوْمِ دَعْوَةٌ لِأَنَّهُمْ قَدْ دُعُوْا۔

حضرت مبارک بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت حسن فرماتے تھے کہ رومیوں کو دعوتِ اسلام ہو چکی ہے۔

وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ يَنْبَغِيْ أَنْ يُدْعُوْا فَقَالَ قَدْ عَلِمَتِ الرُّوْمُ عَلَى مَا يُقَاتَلُوْنَ وَقَدْ عَلِمَتِ الدَّيْلَمُ عَلَى مَا يُقَاتَلُوْنَ

حضرت ابو حمزہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں مشرکین کو دعوت دینی چاہیے انہوں نے فرمایا کہ رومیوں کو معلوم ہے کہ ان سے کس بات پر لڑائی کی جاتی ہے اور دیلمیوں کو بھی پتہ ہے کہ ان سے لڑائی کس وجہ سے کی جاتی ہے۔

وَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ دُعَاءِ الدَّيْلَمِ فَقَالَ قَدْ عَلِمُوْا مَا الدُّعَاءُ۔

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے دیلمیوں کو دعوتِ اسلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا انہیں معلوم ہے کہ دعوتِ اسلام کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَبَيَّنَ مَا رَوَيْنَا مِنْ هٰذَا أَنَّ الدُّعَاءَ إِنَّمَا كَانَ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِأَنَّ النَّاسَ حِيْنَئِذٍ لَمْ تَكُنِ الدَّعْوَةُ بَلَغَتْهُمْ وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ عَلَى مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِالدُّعَاءِ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ تَبْلِيْغًا لَهُمْ وَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے روایت کیا ہے اس سے واضح ہو گیا کہ یہ دعوت اسلام کے شروع میں تھی کیونکہ ان دنوں ان تک دعوت نہیں پہنچی تھی اور انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان سے جنگ کیوں کی جاتی ہے لہٰذا دعوت کا حکم دیا گیا تا کہ ان کو تبلیغ ہو جائے اور ان کو خبردار کیا جائے

اِعْلَامًا لَهُمْ مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْغَارَةِ عَلَى اٰخَرِيْنَ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ اِلَّا لِمَعْنًى لَمْ يُحْتَاجُوْا مَعَهٗ اِلَى الدُّعَاءِ لِاَنَّهُمْ قَدْ عَلِمُوْا مَا يُدْعَوْنَ اِلَيْهِ لَوْ دُعُوْا وَمَا لَوْ اَجَابُوْا اِلَيْهِ لَمْ يُقَاتَلُوْا فَلَا مَعْنٰى لِلدُّعَاءِ وَهٰكَذَا كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ قَوْمٍ قَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ فَاَرَادَ الْاِمَامُ قِتَالَهُمْ فَلَهٗ اَنْ يُّغِيْرَ عَلَيْهِمْ وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْعُوَهُمْ وَكُلُّ قَوْمٍ لَمْ تَبْلُغْهُمُ الدَّعْوَةُ فَلَا يَنْبَغِيْ قِتَالُهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمُ الْمَعْنَى الَّذِيْ عَلَيْهِ يُقَاتَلُوْنَ وَالْمَعْنَى الَّذِيْ اِلَيْهِ يُدْعَوْنَ۔

کہ ان سے لڑائی کا باعث کیا ہے پھر دوسرے لوگوں پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا تو اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ دعوت کے محتاج نہیں تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ انہیں کس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے اور یہ کہ اگر ان کو دعوت دینے کا کوئی مطلب نہیں، حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اسی طرح فرماتے ہیں کہ سب قوم تک دعوتِ اسلام پہنچ چکی اب اگر حکمران ان سے لڑائی کرنا چاہے تو وہ ان پر حملہ کر سکتا ہے اور اس پر لازم نہیں کہ ان کو دعوتِ اسلام دے اور جن لوگوں تک دعوت نہیں پہنچی ان سے لڑنا مناسب نہیں یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ ان سے لڑائی کی کیا وجہ ہے اور انہیں کس بات کی طرف بلایا جاتا ہے۔

وَقَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الْمُرْتَدِّ عَنِ الْاِسْلَامِ اَيُسْتَتَابُ اَمْ لَا فَقَالَ قَوْمٌ اِنِ اسْتَتَابَ الْاِمَامُ الْمُرْتَدَّ فَهُوَ اَحْسَنُ فَاِنْ تَابَ وَ اِلَّا قُتِلَ۔

اسلام سے پھر جانے والے (مرتد) کے بارے میں فقہاء نے کلام کیا کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے یا نہ؟ ایک جماعت کہتی ہے اگر حکمران، مرتد سے توبہ کا مطالبہ کرنے تو اچھا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ہے، ورنہ اس کو قتل کر دے۔

وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَا يُسْتَتَابُ وَجَعَلُوْا حُكْمَهٗ كَحُكْمِ الْحَرْبِيِّيْنَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ بُلُوْغِ الدَّعْوَةِ اِيَّاهُمْ وَمِنْ تَقْصِيْرِهَا عَنْهُمْ۔

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، دوسرے حضرات فرماتے ہیں اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے انہوں نے اس کا حکم، حربی کافروں کے حکم جیسا قرار دیا ہے جس طرح ہم نے ان کو دعوتِ اسلام دینے اور نہ دینے کے بارے میں بیان کیا۔

وَقَالُوْا اِنَّمَا يَجِبُ الْاِسْتِتَابَةُ لِمَنْ خَرَجَ عَنِ الْاِسْلَامِ لَا عَنْ بَصِيْرَةٍ مِّنْهُ بِهٖ فَاَمَّا مَنْ خَرَجَ مِنْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ عَلٰى بَصِيْرَةٍ فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ وَلَا يُسْتَتَابُ وَهٰذَا قَوْلٌ قَالَ بِهٖ اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ كِتَابِ الْاِمْلَاءِ قَالَ اَقْتُلُهٗ وَلَا اَسْتَتِيْبُهٗ اِلَّا اَنَّهٗ اِنْ بَدَرَنِيْ بِالتَّوْبَةِ خَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ وَ وَكَلْتُ اَمْرَهٗ اِلَى اللّٰهِ۔

وہ حضرات فرماتے اس شخص سے توبہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے جس نے اسلام سے عدم واقفیت کی وجہ سے اسے چھوڑا لیکن جس نے اسلام سے واقف ہونے ہوئے اسے چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کیا اسے قتل کیا جائے اور توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے حضرت امام ابویوسف نے یہ بات "کتاب الاملاء" میں فرمائی ہے وہ فرماتے ہیں میں تو اسے قتل کروں گا اور توبہ کا مطالبہ نہیں کروں گا البتہ یہ کہ وہ قتل سے پہلے توبہ کر لے تو اس کا راستہ چھوڑ دوں گا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دوں گا۔

وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ

سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے امام ابویوسف

أَبِيهِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ بِذٰلِكَ أَيْضًا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّ فِي تَرْكِهَا اخْتِلَافٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۳۹ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا فَتَحْنَا تُسْتَرَ بَعَثَنِي أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَا فَعَلَ حُجَيْنَةُ وَأَصْحَابُهُ وَكَانُوا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقُوا بِالْمُشْرِكِينَ فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فَأَخَذْتُ بِهِ فِي حَدِيثٍ آخَرَ فَقَالَ مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْبَكْرِيُّونَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقُوا مَعَهُمْ بِالْمُشْرِكِينَ فَقُتِلُوا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ يَكُونَ أَخَذْتُهُمْ سِلْمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ سَبِيلُهُمْ لَوْ أَخَذْتَهُمْ سِلْمًا إِلَّا الْقَتْلُ قَوْمٌ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقُوا بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَوْ أَخَذْتُهُمْ سِلْمًا لَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْبَابَ الَّذِي خَرَجُوا مِنْهُ فَإِنْ رَجَعُوا وَإِلَّا اسْتَوْدَعْتُهُمُ السِّجْنَ۔

۸۴۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أُخِذَ بِالْكُوفَةِ رِجَالٌ يُفْشُونَ حَدِيثَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ فَكَتَبَ فِيهِمْ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَتَبَ عُثْمَانُ أَنْ أَعْرِضْ عَلَيْهِمْ دِينَ الْحَقِّ وَشَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَمَنْ قَبِلَهَا وَتَبَرَّأَ مِنْ مُسَيْلِمَةَ فَلَا تَقْتُلْهُ وَمَنْ لَزِمَ دِينَ مُسَيْلِمَةَ فَاقْتُلْهُ

رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے یہ بات بیان کی۔

مرتد سے توبہ کا مطالبہ کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے اختلاف مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب ہم نے مقام تستر فتح کیا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا حجینہ اور اس کے ساتھیوں نے کیا کیا وہ لوگ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملے تھے مسلمانوں نے ان کو قتل کر دیا، پھر میں نے ایک دوسری بات شروع کر دی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا بکریوں کی جماعت کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا امیر المومنین! وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملے تو انہیں قتل کر دیا گیا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ان کو زندہ پکڑتا تو میرے لئے ان باتوں سے بہتر ہوتا (حضرت انس فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا امیر المومنین! اگر آپ ان کو زندہ بھی پکڑتے تو قتل ہی کا حکم دیتے وہ لوگ مرتد ہوئے اور مشرکین کے ساتھ مل گئے انہوں نے فرمایا اگر میں انہیں زندہ سلامت پکڑتا تو میں ان پر وہ دروازہ پیش کرتا جس سے وہ نکلے تھے اگر وہ لوٹ آتے تو ٹھیک، ورنہ میں انہیں قید خانے کے حوالے کر دیتا۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کوفہ میں کچھ لوگ پکڑے گئے جو مسیلمہ کذاب کی (جھوٹی) باتیں پھیلا رہے تھے انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں لکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (جواباً) لکھا کہ ان پر دین حق اور کلمہ شہادت پیش کرو جو قبول کرے اور مسیلمہ سے دست بردار ہو جائے اسے قتل نہ کرو اور جو مسیلمہ کے (جھوٹے) دین کو اختیار کئے رکھے اسے قتل کر دو چنانچہ بعض لوگوں نے دین اسلام قبول کیا تو انہیں چھوڑ دیا گیا اور کچھ لوگوں نے مسیلمہ کے دین کو اپنائے رکھا تو انہیں قتل

قَبْلَهَا رِجَالٌ مِّنْهُمْ فَتَرَكُوْا وَلَزِمَ دِيْنَ مُسَيْلِمَةَ رِجَالٌ فَقُتِلُوْا۔

۸۴۱- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ سَعْدٌ وَاَبُوْ مُوْسٰى تُسْتَرَ اَرْسَلَ اَبُوْ مُوْسٰى رَسُوْلًا اِلٰى عُمَرَ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى الرَّسُوْلِ فَقَالَ هَلْ كَانَتْ عِنْدَكُمْ مُغْرِبَةُ خَبَرٍ قَالَ نَعَمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخَذْنَا رَجُلًا مِّنَ الْعَرَبِ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَقَالَ عُمَرُ فَمَا صَنَعْتُمْ بِهٖ قَالَ قَدَّمْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهٗ فَقَالَ عُمَرُ اَفَلَا اَدْخَلْتُمُوْهُ بَيْتًا ثُمَّ طَيَّنْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَمَيْتُمْ اِلَيْهِ بِرَغِيْفٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّتُوْبَ اَوْ يُرَاجِعَ اَمْرَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اٰمُرْ وَلَمْ اَشْهَدْ وَلَمْ اَرْضَ اِذْ بَلَغَنِيْ۔

۸۴۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ رَجُلٌ مِّنْ قِبَلِ اَبِيْ مُوْسٰى ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۸۴۳- فَهٰذَا سَعْدٌ وَاَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يَسْتَتِيْبَاهُ وَاَحَبَّ عُمَرُ اَنْ يُّسْتَتَابَ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَرْجُوْ لَهُ التَّوْبَةَ وَلَمْ يُوْجِبْ عَلَيْهِمْ بِقَتْلِهِمْ شَيْئًا لِاَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا لَهُمْ اَنْ يَّرَوْهُ فَيَفْعَلُوْهُ وَاِنْ خَالَفَ رَاْيَ اِمَامِهِمْ۔

۸۴۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

کر دیا گیا۔

حضرت یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما نے تُستر کا علاقہ فتح کیا تو حضرت ابوموسیٰ نے ایک قاصد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا، پھر وہ ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قاصد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی صاف خبر ہے اس نے عرض کیا جی ہاں اے امیر المؤمنین! ہم نے عرب کے ایک ایسے شخص کو پکڑا جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو گیا تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے کہا ہم اس کے پاس آئے اور اسے قتل کر ڈالا حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کیا تم نے اسکو کسی کوٹھڑی میں بند نہ کیا کہ اس کی لپائی کر کے بند کر دیتے پھر تین دن اسکی طرف ایک روٹی پھینکتے شاید وہ توبہ کر لیتا یا اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کر لیتا یا اللہ! میں نے نہ اس کا حکم دیا نہ میں وہاں موجود تھا اور نہ ہی میں اس پر راضی ہوا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی آیا، پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

تو حضرت سعد اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بات کو پسند فرمایا کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جاتا تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کا عمل اس سے توبہ کی اُمید پر تھا لیکن آپ نے اس کے قتل کی وجہ سے ان لوگوں پر کچھ بھی واجب نہیں کیا کیونکہ انہوں نے جو کچھ مناسب سمجھا، کیا اگرچہ انہوں نے امیر کی رائے کے خلاف کیا۔

حضرت ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ ابن مغیر سعدی نے مجھ سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں صبح کے وقت اپنے گھوڑے کی تلاش میں نکلا تو میں بنو حنیفہ کی مساجد میں سے ایک مسجد کے پاس سے

قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ مُعَيْزٍ السَّعْدِيُّ قَالَ خَرَجْتُ اَطْلُبُ فَرَسًا لِّيْ بِالسَّحَرِ فَمَرَرْتُ عَلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ مَسَاجِدِ بَنِيْ حَنِيْفَةَ فَسَمِعْتُهُمْ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ اَمْرَهُمْ فَبَعَثَ الشُّرَطَ فَاَخَذُوْهُمْ فَجِيْءَ بِهِمْ اِلَيْهِ فَتَابُوْا وَرَجَعُوْا عَمَّا قَالُوْا وَقَالُوْا لَا نَعُوْدُ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُمْ وَقَدَّمَ رَجُلًا مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ النَّوَّاحَةِ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّاسُ اَخَذْتَ قَوْمًا فِيْ اَمْرٍ وَّاحِدٍ فَخَلَّيْتَ سَبِيْلَ بَعْضِهِمْ وَقَتَلْتَ بَعْضَهُمْ فَقَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَجَآءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَرَجُلٌ مَّعَهٗ يُقَالُ لَهٗ حَجَرُ بْنُ وَثَالٍ وَافِدَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُمَا اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا وَّفْدًا لَّقَتَلْتُكُمَا فَلِذٰلِكَ قَتَلْتُ هٰذَا۔

۸۴۵۔ **فَهٰذَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ قَتَلَ ابْنَ النَّوَّاحَةِ وَلَمْ يَقْبَلْ تَوْبَتَهٗ اِذْ عَلِمَ اَنَّ هٰكَذَا خُلُقُهٗ يُظْهِرُ التَّوْبَةَ اِذَا ظُفِرَ بِهٖ ثُمَّ يَعُوْدُ اِلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ اِذَا خُلِّيَ۔

۸۴۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ عَلِيًّا بَعَثَهٗ اِلٰى اَهْلِ النَّهْرِ وَاِنْ فَدَعَاهُمْ ثَلَاثًا۔

گزرا میں نے سنا کہ وہ لوگ مسیلمہ کے رسول ہونے کی گواہی دے رہے ہیں فرماتے ہیں میں واپس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کا معاملہ ذکر کیا انہوں نے کوتوال کو بھیجا جو انہیں پکڑ لایا ان لوگوں نے توبہ کی اور اپنے قول سے رجوع کیا اور کہا کہ ہم آئندہ ایسا نہیں کہیں گے چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا۔ پھر ان میں سے ایک شخص آیا جس کو عبداللہ بن نواحہ کہا جاتا تھا آپ نے اس کی گردن ماردی لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے ایک ہی معاملہ میں لوگوں کو پکڑا پھر بعض کو چھوڑ دیا اور بعض کو قتل کر دیا انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابن نواحہ اور اس کے ساتھ ایک دوسرا شخص جس کا نام حجر بن وثال تھا، مسیلمہ کی طرف سے بطور وفد آئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں انہوں نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، اگر میں کسی وفد کو قتل کرتا تو تم دونوں کو قتل کر دیتا (حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں) اسی لیے میں نے اس شخص کو قتل کیا۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے ابن نواحہ کو قتل کیا اور اس کی توبہ قبول نہیں فرمائی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ اس کی یہ عادت ہے جب اس پر قابو پایا جائے تو توبہ ظاہر کرتا ہے پھر جب چھوڑ دیا جائے تو اپنے پہلے خیالات و نظریات کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو نہروان والوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان لوگوں کو تین بار دعوت اسلام دی۔

٨٤٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلِيٌّ حَتّٰى نَزَلَ بِذِي قَارٍ فَأَرْسَلَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ فَأَبْطَؤُا عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ عَمَّارٌ فَخَرَجُوا قَالَ زَيْدٌ فَكُنْتُ فِيمَنْ خَرَجَ مَعَهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَأَصْحَابِهِمْ وَدَعَاهُمْ حَتّٰى بَدَؤُهُ فَقَاتَلَهُمْ.

٨٤٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَنَصَّرَ فَأُتِيَ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ وَجَدْتُ دِينَهُمْ خَيْرًا مِنْ دِينِكُمْ فَقَالَ لَهُ مَا تَقُولُ فِي عِيسٰى قَالَ هُوَ رَبِّي أَوْ هُوَ رَبُّ عَلِيٍّ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَتَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ عَلِيٌّ بَعْدَ ذٰلِكَ إِنْ كُنْتُ لَمُسْتَتِيبَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا.

٨٤٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ قَوْمًا ارْتَدُّوا وَكَانُوا نَصَارٰى فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَعْقِلَ بْنَ قَيْسٍ التَّيْمِيَّ فَقَالَ لَهُمْ إِذَا حَكَكْتُ رَأْسِي فَاقْتُلُوا الْمُقَاتِلَةَ وَاسْبُوا الذُّرِّيَّةَ فَأَتٰى عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فَقَالُوا كُنَّا قَوْمًا نَصَارٰى فَخُيِّرْنَا بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَبَيْنَ دِينِنَا فَاخْتَرْنَا الْإِسْلَامَ ثُمَّ رَأَيْنَا أَنْ لَا دِينَ أَفْضَلُ مِنْ دِينِنَا الَّذِي كُنَّا عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَصَارٰى فَحَكَّ

حضرت زید بن وھب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے حتیٰ کہ مقام ذی قار میں اترے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کوفہ والوں کی طرف بھیجا انہوں نے آنے میں دیر کر دی پھر ان لوگوں کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بلایا تو وہ باہر آئے حضرت زید فرماتے ہیں میں بھی ان باہر آنے والوں میں سے تھا فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور ان کے ساتھیوں سے درگزر فرمایا اور ان لوگوں (والوں) کو بلایا یہاں تک کہ جب وہ سامنے آئے تو آپ نے ان سے

حضرت جابر، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عیسائی اسلام لایا پھر عیسائی بن گیا اسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا اس بات پر تجھے کس چیز نے ابھارا اس نے کہا میں نے ان کے دین کو آپ کے دین سے بہتر پایا انہوں نے پوچھا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا وہ میرے رب ہیں یا (کہا کہ) وہ حضرت علی کے رب ہیں آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو تو اسے لوگوں نے قتل کیا اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اس سے تین بار توبہ کا مطالبہ کرتا (تو اچھا تھا) پھر آپ نے آیت کریمہ پڑھی (ترجمہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوتے پھر ایمان لائے پھر کفر کیا پھر کفر میں بڑھ گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی

حضرت ابوالطفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں کچھ لوگ مرتد ہو کر عیسائی بن گئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف حضرت معقل بن قیس تیمی کو بھیجا انہوں نے لوگوں سے فرمایا کہ جب میں سر کھجلاؤں تو تم لڑنے والوں کو قتل کرنا اور بچوں کو قیدی بنا لینا چنانچہ وہ ان کی ایک جماعت کے پاس آئے اور پوچھا تم کس دین پر ہو؟ انہوں نے کہا ہم عیسائی تھے ہمیں اسلام اور اپنے دین کے درمیان اختیار دیا گیا تو ہم نے اسلام کو اختیار کیا پھر ہم نے دیکھا کہ جس دین پر ہم تھے اس سے کوئی دین افضل نہیں تو ہم عیسائی ہو گئے انہوں نے سر کھجلایا تو لڑنے والوں کو قتل کر دیا گیا اور بچوں کو قیدی بنایا گیا۔ حضرت عمار فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو شیبہ نے بتایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ان لوگوں کے بچے لائے گئے تو آپ نے فرمایا کون

رَأْسَهُ نَقُتِلَتِ الْمُقَاتِلَةُ وَسُبِيَتِ الذُّرِّيَّةُ قَالَ عَمَّارٌ فَأَخْبَرَنِي أَبُو شَيْبَةَ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِمْ مِنِّي فَقَامَ مَسْقَلَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ الشَّيْبَانِيُّ فَاشْتَرَاهُمْ مِنْ عَلِيٍّ بِمِائَةِ أَلْفٍ فَأَتَاهُ بِخَمْسِينَ أَلْفًا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي لَا أَقْبَلُ الْمَالَ إِلَّا كَامِلًا فَدَفَنَ الْمَالَ فِي دَارِهِ وَأَعْتَقَهُمْ وَلَحِقَ بِمُعَاوِيَةَ فَنَفَذَ عَلَى عِتْقِهِمْ.

ہے جو مجھ سے ان کو خریدے؟ اس پر مسقلہ بن ہبیرہ شیبانی کھڑے ہوئے اور ان کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک لاکھ (درہموں) کے بدلے خریدا اور پچاس ہزار دیئے حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا میں پورا مال لوں گا (یہ سن کر) اس نے مال کو اپنے گھر میں دفن کیا ان بچوں کو آزاد کیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مل گیا انہوں نے ان کی آزادی کو برقرار رکھا۔

بَابُ ۲۲۴ مَا يَكُونُ الرَّجُلُ بِهِ مُسْلِمًا

باب۔ انسان کس بات کے ساتھ مسلمان ہوتا ہے

۸۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنِ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبَنِي فَأَبَانَ يَدِي ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَقْتُلُهُ أَمْ أَتْرُكُهُ قَالَ بَلْ أَتْرُكْهُ قُلْتُ وَقَدْ أَبَانَ يَدِي قَالَ نَعَمْ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَأَنْتَ مِثْلُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا وَهُوَ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ.

حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتلایئے اگر میرے اور کسی مشرک کے درمیان دو ضربوں کا تبادلہ ہو جائے وہ مجھے مارے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر کلمہ طیبہ پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا تم اسے چھوڑ دو میں نے عرض کیا اس نے میرا ہاتھ جدا کر دیا آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اگر تو اسے قتل کرے گا تو ایسا ہو جائے گا جیسے وہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا اور وہ تمہاری اس حالت کی طرح ہو جائے گا جو اسے قتل کرنے سے پہلے تھی۔

۸۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا قَالَ أَنَا لَقُعُودٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّفَّةِ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا وَيُذَكِّرُنَا إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ اذْهَبُوا فَاقْتُلُوهُ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ

حضرت حاتم بن ابو صغیرہ، حضرت نعمان بن عمرو بن اوس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان کو بتایا کہ حضرت اوس نے فرمایا ہم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صفہ (چبوترے) پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ہمیں واقعات سنا کر نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اس نے سرگوشی کی آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور قتل کر دو جب وہ شخص واپس پھرا تو آپ نے اسے بلایا اور پوچھا کیا تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہو؟ اس شخص نے کہا جی ہاں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کا راستہ چھوڑ دو مجھے حکم دیا گیا کہ میں

الرَّجُلُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبُوْا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ يَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا۔

لوگوں (کفار) سے لڑوں حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں پھر ان کے خون اور مال حرام ہوں گے البتہ اسلام کے حق ہیں (مواخذہ ہوگا)

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ کلمہ طیبہ پڑھیں جس نے لا الہ الا اللہ (آخر تک) کہا اس کا مال اور جان مجھ سے محفوظ ہو گئے مگر اس کے حق کے ساتھ (اسلامی احکام نافذ ہوں گے) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر اور حضرت ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عجلان فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس کی مثل بیان کرتے ہیں۔

۸۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ صَارَ بِهَا مُسْلِمًا لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

۸۵۸- وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَهُمْ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يُقَاتِلُ قَوْمًا لَا يُوَحِّدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا وَحَّدَ اللّٰهَ عَلِمَ بِذٰلِكَ تَرْكَهُ لِمَا قُوْتِلَ عَلَيْهِ وَخُرُوْجَهُ مِنْهُ وَلَمْ يَعْلَمْ دُخُوْلَهُ فِي الْاِسْلَامِ اَوْ فِيْ بَعْضِ الْمِلَلِ الَّتِيْ تُوَحِّدُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيَكْفُرُ بِجَحْدِهَا رُسُلَهُ وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ يَكْفُرُ بِهَا اَهْلُهَا مَعَ تَوْحِيْدِهِمْ لِلّٰهِ فَكَانَ حُكْمُ هٰؤُلَاءِ اَنْ لَّا يُقَاتَلُوْا اِذَا وَقَعَتْ هٰذِهِ الشُّبْهَةُ حَتّٰى تَقُوْمَ الْحُجَّةُ عَلٰى مَنْ يُقَاتِلُهُمْ بِوُجُوْبِ قِتَالِهِمْ فَلِهٰذَا كَفَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِتَالِ مَنْ كَانَ يُقَاتِلُ بِقَوْلِهِمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاَمَّا مَنْ سِوَاهُمْ مِنَ الْيَهُوْدِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ يَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَجْحَدُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسُوْا بِاِقْرَارِهِمْ بِتَوْحِيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِيْنَ اِنْ كَانُوْا جَاحِدِيْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَقَرُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِمَ بِذٰلِكَ خُرُوْجُهُمْ مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ وَلَمْ يُعْلَمْ بِهِ دُخُوْلُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنُوا انْتَحَلُوْا قَوْلَ مَنْ يَقُوْلُ اِنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جس نے لاالٰہ الا اللہ پڑھا وہ اس کلمہ کے ساتھ مسلمان ہو گیا اس کے حقوق وہی ہیں جو دوسرے مسلمانوں کے ہیں اور اس کی ذمہ داری بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ہے انہوں نے اس سلسلے میں ان مذکورہ بالا آثار سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث میں تمہارے لیے کوئی حجت نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے جہاد کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کو ایک نہیں مانتے تھے تو جب ان میں سے کوئی ایک اللہ تعالیٰ کی توحید کا قائل ہو جاتا تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ جس وجہ سے اس سے لڑائی کی جاتی ہے اس نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے باہر آگیا ہے لیکن اس سے اس کا اسلام میں یا کسی ایسے دین میں آنا معلوم نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ کی توحید کو مانتے ہیں لیکن اس کے رسولوں کا انکار کرنے کی وجہ سے یا اس کے علاوہ کسی ایسی بات کے سبب سے وہ کافر ہیں جس کے سبب آدمی باوجود موحّد ہونے کے کافر ہو جاتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کا حکم یہ ہے کہ شبہ کی وجہ سے ان سے لڑائی نہ کی جائے یہاں تک کہ ان سے لڑنے والے کے لیے ان سے جہاد کے وجوب پر دلیل قائم ہو جائے اس لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں سے جہاد کرتے ان کے لاالٰہ الا اللہ پڑھنے پر رک جاتے لیکن ان کے علاوہ یہودی وغیرہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں لہٰذا وہ اقرارِ توحید کے باوجود مسلمان نہیں کہلاتے کیونکہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں جب وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کریں تو اس سے ان کا یہودیت سے نکلنا معلوم ہو جائے گا لیکن اسلام میں داخل ہونا معلوم نہ ہوگا کیونکہ ممکن وہ محمد رسول اللہ" پڑھنے والے کے قول کو خاص عرب کے لیے قرار دیتے ہوں (یعنی آپ صرف عربوں کے لیے رسول ہیں۔

الْعَرَبِ خَاصَّةً۔

۸۵۹ - وَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلٰى خَيْبَرَ وَاَهْلُهَا يَهُوْدُ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَفَعَ الرَّايَةَ اِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ وَجَّهَهُ اِلٰى خَيْبَرَ قَالَ امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مَاذَا اُقَاتِلُ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ اَبَاحَ لَهُ قِتَالَهُمْ وَاِنْ شَهِدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَتّٰى يَشْهَدُوْا مَعَ ذٰلِكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ لِاَنَّهُمْ قَوْمٌ كَانُوْا يُوَحِّدُوْنَ اللّٰهَ وَلَا يُقِرُّوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا بِقِتَالِهِمْ حَتّٰى يَعْلَمَ خُرُوْجَهُمْ مِمَّا اَمَرَ بِقِتَالِهِمْ عَلَيْهِ مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ كَمَا اَمَرَ بِقِتَالِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ خُرُوْجَهُمْ مِمَّا قُوْتِلُوْا عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِيْ اِقْرَارِ الْيَهُوْدِ اَيْضًا بِاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَا يَجِبُ اَنْ يَكُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَلٰكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِتَرْكِ قِتَالِهِمْ اِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ لِاَنَّهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف بھیجا اور وہاں کے رہنے والے یہودی تھے تو آپ نے فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف بھیجتے ہوئے جھنڈا عنایت فرمایا تو ارشاد فرمایا چلو اور ادھر ادھر نہ دیکھنا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائے وہ کچھ دور تک چلے پھر گئے اور ادھر ادھر نہ دیکھا بلکہ آواز دی یا رسول اللہ! میں کس بات پر لڑائی کروں؟ آپ نے فرمایا ان سے لڑو حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جب وہ ایسا کریں تو انہوں نے تم سے اپنے خونوں اور مالوں کو بچا لیا مگر اس (اسلام) کے حق کے ساتھ (مواخذہ ہوگا) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لڑنا جائز قرار دیا اگرچہ وہ توحید خداوندی کی گواہی دیں جب تک اس کے ساتھ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کیونکہ وہ لوگ توحید خداوندی کو مانتے ہیں لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار نہیں کرتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جہاد کا حکم دیا یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ جس وجہ سے ان سے لڑا جاتا ہے انہوں نے اسے یعنی یہودیت کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ بت پرستوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ انہوں نے اس بات کو چھوڑ دیا جس کی بنا پر ان سے جہاد کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارے میں یہودیوں کے اقرار سے بھی ان کا مسلمان ہونا لازم نہیں آتا لیکن حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ جب وہ کلمہ کہیں تو ان سے لڑائی ترک کی جائے کیونکہ ہو سکتا ہے اس سے

قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا اَرَادُوْا بِهِ الْاِسْلَامَ اَوْ غَيْرَ الْاِسْلَامِ فَاَمَرَ بِالْكَفِّ عَنْ قِتَالِهِمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا اَرَادُوْا بِذٰلِكَ كَمَا ذَكَرْنَا فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ حُكْمِ مُشْرِكِي الْعَرَبِ وَقَدْ اَتَى الْيَهُوْدُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرُّوْا بِنُبُوَّتِهٖ وَلَمْ يَدْخُلُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُقَاتِلْهُمْ عَلٰى اِبَائِهِمُ الدُّخُوْلَ فِي الْاِسْلَامِ اِذْ لَمْ يَكُوْنُوْا عِنْدَهٗ بِذٰلِكَ الْاِقْرَارِ مُسْلِمِيْنَ ـ

۸۶۰ ـ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَاِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلِمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ حَتّٰى نَسْاَلَ هٰذَا النَّبِيَّ فَقَالَ لَهُ الْاٰخَرُ لَا تَقُلْ لَهٗ نَبِيٌّ فَاِنَّهٗ اِنْ سَمِعَهَا صَارَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَاهُ فَسَاَلَهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ وَلَا تَفِرُّوْا مِنَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةَ الْيَهُوْدِ اَنْ لَّا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا يَدَهٗ وَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا اَنْ لَّا يَزَالَ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخْشٰى اِنِ اتَّبَعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ ـ

انہوں نے اسلام کا ارادہ کیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسلام کا ارادہ نہ ہو تو آپ نے ترکِ جہاد کا حکم دیا یہاں تک کہ معلوم ہو جائے ان کا ارادہ کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے عرب کے مشرکین کے بارے میں ذکر کیا، اور یہودی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی نبوت کا اقرار کیا اور وہ اسلام میں داخل نہ ہوئے لیکن ان کے اسلام میں داخل ہونے سے انکار پر آپ نے ان سے لڑائی نہیں کی حالانکہ آپ کے نزدیک وہ اس اقرار کی وجہ سے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

حضرت ابراہیم بن مرزوق، حضرت ابوبکرہ، حضرت ابوبشر رقی اور حضرت ابن ابی داؤد اپنی اپنی سند سے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ اس نبی سے سوال کریں دوسرے نے کہا لفظ نبی نہ کہو کیونکہ اگر اس نے سن لیا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (یعنی خوش ہو جائیں گے) پھر وہ آپ کے پاس آیا اور اس آیت کے بارے میں پوچھا (ترجمہ) "ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو (۹) نشانیاں عطا کیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ان سے مراد یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور کسی نفس کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا، ناحق قتل نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، کسی بے گناہ کو حکمران کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کرے، کسی بے گناہ پر زنا کا الزام نہ لگاؤ لڑائی سے نہ بھاگو اور بالخصوص اے یہودیو! ہفتے کے دن حد سے تجاوز نہ کرو، راوی فرماتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے میری اتباع سے روکا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں نبی رہے اور ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ کی پیروی کریں تو ہمیں یہود قتل کر دیں گے۔

قال أبو جعفر ففي هذا الحديث أن اليهود قد كانوا أقروا بنبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم مع توحيدهم لله فلم يقاتلهم رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يقروا بجميع ما يقر به المسلمون فدل ذلك أنهم لم يكونوا بذلك القول مسلمين وثبت أن الإسلام لا يكون إلا بالمعاني التي تدل على الدخول في الإسلام وترك سائر الملل .

٨٦١- وقد روي عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يدل على ذلك .

٨٦٢- حدثنا يونس قال أخبرنا ابن وهب قال أخبرني يحيى بن أيوب عن حميد الطويل عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فإذا شهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وصلوا صلاتنا واستقبلوا قبلتنا وأكلوا ذبيحتنا حرمت علينا دماؤهم وأموالهم إلا بحقها لهم ما للمسلمين وعليهم ما عليهم .

٨٦٣- قال أبو جعفر فدل ما ذكر في هذا الحديث على المعنى الذي يحرم به دماء الكفار ويصيرون به مسلمين لأن ذلك هو ترك ملل الكفر كلها وجحدها والمعنى الأول من توحيد الله خاصة هو المعنى الذي نكف به عن القتال حتى نعلم ما أراد به قائله الإسلام أو غيره حتى تصح هذه الآثار ولا تتضاد فلا يكون

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق ان یہودیوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا اور وہ توحید خداوندی کو بھی مانتے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے نہیں لڑتے تھے تاکہ وہ ان تمام باتوں کا اقرار کریں جن کا مسلمان اقرار کرتے ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ اپنے اس قول سے مسلمان نہیں ہوئے تھے اور ثابت ہوا کہ ان امور کی وجہ سے معتبر ہوگا جو اسلام میں داخلے پر دلالت کرتے ہیں نیز وہ تمام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں (کفار سے) لڑوں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں جب وہ توحید و رسالت کی گواہی دے دیں اور ہماری (طرح) نمازیں پڑھیں ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کریں ہمارا ذبیحہ کھائیں تو ہم پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے مگر اس (اسلام) کے حق کے ساتھ (پکڑ ہوگی) ان کے حقوق و فرائض وہی ہوں گے جو دوسرے مسلمانوں کے ہیں ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں جو کچھ مذکور ہے وہ اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے جس کے باعث کفار کے خون حرام ہو جاتے ہیں اور اس عمل کے ذریعے وہ مسلمان ہو جاتے ہیں کیونکہ اس طرح تمام ادیان کو چھوڑنا اور ان کا انکار پایا جاتا ہے پہلی بات یعنی صرف توحید خداوندی، وہ عقیدہ ہے جس کے باعث ہم ان کے ساتھ لڑنے سے رک جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ کلمہ کہنے والا اسلام کا ارادہ کرتا ہے یا کسی اور بات کا، (ہم یہ بات اس لیے کہتے ہیں) تاکہ ان روایات کا مفہوم صحیح ہو اور ان کے

الْكَافِرُ مُسْلِمًا مَحْكُوْمًا لَهٗ وَعَلَيْهِ بِحُكْمِ الْاِسْلَامِ حَتّٰى يَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيَجْحَدُ كُلَّ دِيْنٍ سِوَى الْاِسْلَامِ وَيَتَخَلّٰى مِنْهُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فِيْمَا** حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَتْرُكُوْا مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيَّ دِمَآؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ۔

۴۸۶ ۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰيَةُ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَقُوْلَ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتُفَارِقُ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمَّا كَانَ جَوَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ لَمَّا سَاَلَهٗ عَنْ اٰيَةِ الْاِسْلَامِ اَنْ تَقُوْلَ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتُفَارِقُ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ التَّخَلِّيْ هُوَ تَرْكُ كُلِّ الْاَدْيَانِ اِلَى اللّٰهِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ كُلَّ مَنْ لَّمْ يَتَخَلَّ مِمَّا سِوَى الْاِسْلَامِ لَمْ يُعْلَمْ بِذٰلِكَ دُخُوْلُهٗ فِي الْاِسْلَامِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

درمیان تضاد ثابت نہ ہو اور کافر پر اسلام کا حکم اس وقت تک نہیں لگایا جا سکتا جب تک وہ توحید و رسالت کی گواہی دے کر اسلام کے سوا تمام دینوں کا انکار نہ کر دے اور ان سے الگ نہ ہو جائے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حضرت ابو مالک سعید بن طارق بن اشیم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ وہ "لا الہ الا اللہ" پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی پوجا کرتے ہیں اسے چھوڑ دیں جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے مگر دین کا حق (حدود وغیرہ) باقی ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

حضرت بہز بن حکیم ملے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کی نشانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم کہو "میں اللہ تعالیٰ کے لیے اسلام لایا (دوسرے) تمام ادیان سے الگ ہو جاؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو مشرکین سے جدا ہو کر مسلمانوں کے ساتھ مل جاؤ، تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی نشانی پوچھنے پر معاویہ بن حیدہ کو یہ جواب دیا کہ کہو میں اللہ تعالیٰ کے لیے اسلام لایا، پھر الگ ہو جاؤ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور مشرکوں سے الگ ہو کر مسلمانوں کے ساتھ جا ملو، اور علیحدگی کا مطلب تمام (باطل) ادیان کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف جانا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام کے علاوہ ادیان سے الگ نہیں ہوتا تو اس سے اس کا اسلام میں داخل ہونا معلوم نہیں ہوتا۔

باب ۲۲۵ بُلُوْغِ الصَّبِيِّ بِدُوْنِ الْاِحْتِلَامِ فَيَكُوْنُ بِهٖ فِيْ مَعْنَى الْبَالِغِيْنَ فِيْ سُهْمَانِ الرِّجَالِ وَفِيْ حِلِّ قَتْلِهٖ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اِنْ كَانَ حَرْبِيًّا

٨٦٥ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ حَكَمَ عَلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى وَاَنْ تُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ وَذَرَارِيْهِمْ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ حَكَمَ بِهٖ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ۔

٨٦٦ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّدُوْهُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَلَمْ يَرَوُا الْمُوْسٰى جَرَتْ عَلٰى شَعْرِهٖ يُرِيْدُ عَانَتَهٗ فَتَرَكُوْهُ مِنَ الْقَتْلِ۔

٨٦٧ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا يَوْمَ حَكَمَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَنْ يُّقْتَلَ مُقَاتِلُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيْهِمْ فَشَكُّوْا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ نَابِتَ الشَّعْرِ فَهَا اَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ۔

٨٦٨ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

باب۔ احتلام کے بغیر بچے کا بالغ ہونا کہ وہ مردوں کے دو حصے لے سکے اور حربی ہونے کی صورت میں دارالحرب میں اس کو قتل کیا جا سکے۔

حضرت عامر بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جو اُسترا استعمال کر سکتا ہو (زیر ناف صاف کرنے کی طرف اشارہ ہے) اسے قتل کیا جائے ان کے مال تقسیم کئے جائیں اور ان کی اولاد کو قیدی بنایا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے ساتھ فیصلہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے سات آسمان کے اوپر فرمایا:

حضرت مجاہد، بنو قریظہ کے ایک شخص عطیہ سے نقل کرتے ہیں اس نے ان کو بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے قریظہ کے دن (لڑائی کی طرف اشارہ ہے) ان کو برہنہ کیا تو دیکھا کہ ان کے زیر ناف بالوں پر اُسترا پھرا ہوا نہیں تھا تو انہوں نے اسے قتل نہ کیا۔

حضرت عطیہ قرظی کہتے ہیں، جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ کیا تو ان دنوں میں لڑکا تھا انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا جائے اور بچوں کو قیدی بنایا جائے لوگوں نے میرے بارے میں شکایت کی تو انہوں نے میرے بال اُگے ہوئے نہ پائے تو اب میں تمہارے درمیان ہوں (یعنی قتل سے بچ گیا)

حضرت عبیداللہ بن عمرو، عبدالملک بن عمیر سے اور وہ حضرت عطیہ سے اس کی مثل روایت کرتے

عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ مِثْلَهُ۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطِيَّةَ نَحْوَهُ۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطِيَّةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبْنَاءُ قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عُرِضُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ احْتَلَمَ أَوْ لَمْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ۔

ہیں۔

حضرت سفیان، حضرت عبدالملک بن عمیر سے، روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے عطیہ قرظی نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن ابی نجیح اور حضرت مجاہد سے وہ عطیہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حماد کہتے ہیں مجھے حضرت عبدالملک بن عمیر نے خبر دی وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عطیہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ربیع موذن، محمد بن خزیمہ اور احمد بن داؤد اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں، حضرت کثیر بن سائب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھ سے قریظہ کے بیٹوں نے بیان کیا کہ قریظہ کے دن انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو جسے احتلام آتا تھا یا اس کے زیر ناف بال اُگ آئے تھے اسے قتل کیا گیا اور جس کو احتلام نہیں آتا تھا یا اس کے زیر ناف بال نہیں اُگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا لَا يُحْكَمُ لِأَحَدٍ بِالْبُلُوْغِ إِلَّا بِالْاِحْتِلَامِ أَوْ بِإِنْبَاتِ عَانَتِهِ۔

ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أُمَرَاءِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان آثار کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ بالغ ہونے کا حکم اسی پر لگایا جائے جس کو احتلام آتا ہو یا اسکے زیر ناف بال اُگے ہوں۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال بھی ذکر کئے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت اسلم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کو لکھا کہ ان پر جزیہ نافذ کریں جو اُسترا

الْاَجْنَادِ اَنْ لَّا تَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ اِلَّا عَلٰى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى۔

استعمال کرتے ہوں۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ایوب اور حضرت عبید اللہ، حضرت نافع سے وہ حضرت اسلم سے اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَحْسِبُهٗ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ اُتِيَ بِغُلَامٍ قَدْ سَرَقَ فَقَالَ انْظُرُوْا اِخْضَرَّ مِيْزَرُهٗ فَاِنْ كَانَ قَدِ اخْضَرَّ فَاقْطَعُوْهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اخْضَرَّ فَلَا تَقْطَعُوْهُ۔

حضرت ابوحصین، حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کی تھی آپ نے فرمایا دیکھو اس کے زیر ناف سبز ہو چکی ہے (یعنی بال اگ آتے ہیں) اگر سبز ہو گئی ہے تو اس کا ہاتھ کاٹو اور اگر سبز نہیں تو نہ کاٹو۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ اَنَّ تَمِيْمَ بْنَ فَرْعٍ الْفَهْرِيَّ حَدَّثَنَا اَنَّهٗ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ فَتَحُوا الْاِسْكَنْدَرِيَّةَ فِي الْمَرَّةِ الْاٰخِرَةِ فَلَمْ يَقْسِمْ لِيْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مِنَ الْفَيْءِ شَيْئًا وَقَالَ غُلَامٌ لَمْ يَحْتَلِمْ حَتّٰى كَادَ يَكُوْنُ بَيْنَ قَوْمِيْ وَبَيْنَ نَاسٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فِيْ ذٰلِكَ ثَائِرَةٌ فَقَالَ الْقَوْمُ فِيْكُمْ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوْهُمْ فَسَاَلُوْا اَبَا نَضْرَةَ الْغِفَارِيَّ وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ صَاحِبَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا انْظُرُوْا فَاِنْ كَانَ قَدْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ فَاقْسِمُوْا لَهٗ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيَّ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاِذَا اَنَا قَدْ اَنْبَتُّ فَقُسِمَ لِيْ۔

حضرت حرملہ بن عمران تجیبی فرماتے ہیں کہ تمیم بن فرع فہری نے ان سے بیان کیا کہ وہ اس لشکر میں تھے جس نے دوسری بار اسکندریہ کو فتح کیا تھا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مال فے میں سے مجھے حصہ نہ دیا اور فرمایا یہ لڑکا ہے اور اسے احتلام نہیں ہوا حتی کہ قریب تھا کہ اس سلسلے میں میری قوم اور قریش کے کچھ لوگوں کے درمیان خون ریزی ہو جاتی کچھ لوگوں نے کہا کہ تمہارے درمیان بعض صحابہ کرام موجود ہیں ان سے پوچھو، انہوں نے ابونضرہ غفاری اور عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہما سے پوچھا یہ دونوں صحابی تھے انہوں نے فرمایا دیکھو اگر بال اُگ آئے ہیں تو انہیں حصہ دو وہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں نے مجھے دیکھا تو بال اُگے ہوئے تھے چنانچہ مجھے بھی حصہ دیا گیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ يَكُوْنُ الْبُلُوْغُ بِهٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ وَبِمَعْنًى ثَالِثٍ وَهُوَ اَنْ يَّمُرَّ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی وہ فرماتے ہیں کہ بلوغت کے لیے ان دو کے علاوہ ایک تیسرا سبب بھی ہے وہ یہ کہ

عَلَی الصَّبِیِّ خَمْسَ عَشْرَ سَنَۃً فَلَا یَحْتَلِمُ وَلَا یَنْبُتُ فَھُوَ اَیْضًا بِذٰلِکَ فِیْ حُکْمِ الْبَالِغِیْنَ ۔

۸۷۷- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ الضَّرِیْرُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَلَمْ یُجِزْنِیْ فِی الْمُقَاتِلَۃِ وَعُرِضْتُ عَلَیْہِ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَاَجَازَنِیْ فِی الْمُقَاتِلَۃِ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ ھٰذَا اَشْبَہُ لِلْحَدِّ بَیْنَ الذَّرَارِیِّ وَالْمُقَاتِلِ فَاَمَرَ اُمَرَاءَ الْاَجْنَادِ اَنْ یُّفْرَضَ لِمَنْ کَانَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فِی الذُّرِّیَّۃِ وَمَنْ کَانَ فِیْ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فِی الْمُقَاتِلَۃِ ۔

۸۷۸- حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ۔

۸۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا فِیْہِ مِنْ قَوْلِ نَافِعٍ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِکَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ۔

۸۸۰- قَالُوْا فَلَمَّا اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِخَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً وَرَدَّہٗ لِمَا دُوْنَھَا ثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ حُکْمَ ابْنِ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً حُکْمُ الْبَالِغِیْنَ فِیْ اَحْکَامِہٖ کُلِّھَا وَاَنَّ حُکْمَ مَنْ کَانَ سَنَۃً دُوْنَھَا حُکْمُ غَیْرِ الْبَالِغِیْنَ فِیْ اَحْکَامِہٖ کُلِّھَا

بچے پر پندرہ سال گزر جائیں اور اسے احتلام نہ ہو اور نہ ہی اس کے بال اُگیں تو وہ بھی بالغوں کے حکم میں ہوگا۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غزوۂ احد کے دن مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میں چودہ سال کا تھا تو آپ نے مجھے جہاد کی اجازت نہ دی اور غزوۂ خندق کے موقعہ پر جب کہ میں پندرہ سال کا تھا مجھے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے لڑنے کی اجازت دے دی حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا بچوں اور لڑنے والوں کے درمیان یہ حد زیادہ مناسب ہے چنانچہ انہوں نے امراءِ لشکر کو حکم دیا کہ پندرہ سال سے کم عمر والوں کو بچے شمار کیا جائے اور پندرہ سال والوں کو مجاہدین میں شامل کیا جائے۔

حضرت یعقوب بن ابراہیم (یعنی) امام ابو یوسف رحمہ اللہ حضرت عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن مبارک، حضرت عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا لیکن اس میں حضرت نافع کا قول کہ میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی (آخر تک) ذکر نہیں کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو پندرہ سال کی عمر میں اجازت دی اور کم عمر میں روک دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ تمام احکام میں پندرہ سالہ لڑکا بالغوں کی طرح ہے اور اس سے کم عمر والا نابالغوں کے حکم میں سے ہے البتہ یہ کہ پہلی دو وجوہ

إلا من ظهر بلوغه قبل ذلك لمعنى من المعنيين الأولين۔

۸۸۱- قالوا وقد شد هذا المعنى أخذ عمر بن عبد العزيز وتأويله ذلك الحديث عليه وهذا قول أبي يوسف وجماعة من أصحابنا غير أن محمد بن الحسن كان لا يرى الإنبات دليلا على البلوغ وغير أبي حنيفة فإنه كان لا يرى من مرت عليه خمس عشرة سنة ولم يحتلم ولم ينبت في معنى المحتلمين حتى يأتي عليه تسع عشرة سنة فيما حدثني سليمان بن شعيب عن أبيه عن محمد بن الحسن۔

۸۸۲- وقد روي عنه أيضا خلاف ذلك حدثنا أحمد بن أبي عمران قال ثنا محمد بن سماعة قال سمعت أبا يوسف يقول قال أبو حنيفة إذا أتت عليه ثماني عشرة سنة فقد صار بذلك في أحكام الرجال ولم يختلفوا عنه جميعا في هاتين الروايتين في الجارية أنها إذا مرت عليها سبع عشرة سنة أنها تكون بذلك كالتي حاضت وكان أبو يوسف رحمة الله عليه يجعل الغلام والجارية سواء في مرور الخمس عشرة سنة عليهما ويجعلهما بذلك في حكم البالغين وكان محمد بن الحسن رحمة الله عليه يذهب في الغلام إلى قول أبي يوسف رحمة الله وفي الجارية إلى قول أبي حنيفة رحمة الله عليه۔

وكان من الحجة لأبي حنيفة على أبي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم

سے اس کا بلوغ ظاہر ہو جائے

یہ حضرات مزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا اس حدیث کو قبول کرنا اور اس کی تاویل کرنا اسے مزید قوت دیتا ہے یہ، حضرت امام ابو یوسف اور ہمارے اصحاب (احناف) کی ایک جماعت کا قول ہے، حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بالوں کے اُگنے کو بالغ ہونے کی دلیل نہیں سمجھتے

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جو بچہ پندرہ [illegible] جائے اور اسے احتلام نہ آئے اور نہ اس کے زیر ناف بال [illegible] وہ اسے بالغوں کے حکم میں نہیں سمجھتے حتیٰ کہ وہ انیس سال کا ہو جائے سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت امام محمد بن حسن سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

حضرت احمد بن ابو عمران فرماتے ہیں محمد بن سماعہ نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب بچہ اٹھارہ سال کا ہو جائے تو وہ مردوں کے احکام کا پابند ہو جاتا ہے امام ابو حنیفہ کا تمام فقہاء کرام نے حضرت امام [illegible] رحمہ اللہ سے ان دو روایتوں میں لڑکی کا فرق نہیں کیا جب وہ [illegible] سال کی ہو جائے تو وہ حیض والی عورت کی طرح ہو جاتی ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ پندرہ سال گزرنے کے بعد لڑکے، لڑکی کو برابر قرار دیتے ہیں [illegible] صورت میں دونوں کو بالغوں [illegible] سمجھتے ہیں حضرت امام محمد رحمہ اللہ [illegible] کے معاملے میں حضرت امام ابو یوسف [illegible] قول کو اپناتے ہیں جب کہ لڑکی [illegible] سلسلے میں حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے خلاف حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر

فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهُ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً لَيْسَ لِأَنَّهُ غَيْرُ بَالِغٍ وَلَكِنْ لِمَا رَأَى مِنْ ضُعْفِهِ وَأَجَازَهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً لَيْسَ لِأَنَّهُ بَالِغٌ لَكِنْ لِمَا رَأَى مِنْ جَلَدِهِ وَقُوَّتِهِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ كَمْ سِنُّهُ فِي الْحَالَيْنِ جَمِيعًا وَقَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ مَا يَدُلُّ عَلَى هَذَا أَيْضًا.

۸۸۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْخَيَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ أُمَّهُ كَانَتْ امْرَأَةً جَمِيلَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ فَذَهَبَتْ بِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ صَبِيٌّ وَكَثُرَ خُطَّابُهَا فَجَعَلَتْ تَقُولُ أَلَا أَتَزَوَّجُ إِلَّا مَنْ يَكْفُلُ لِي بِابْنِي هَذَا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغِلْمَانِ الْأَنْصَارِ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهُ كَأَنَّهُ اسْتَضْعَفَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ فَرَضْتَ لِصَبِيٍّ وَلَمْ تَفْرِضْ لِي أَنَا أَصْرَعُهُ قَالَ صَارِعْهُ فَصَرَعْتُهُ فَفَرَضَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ لَمَّا صَارَعَ الْأَنْصَارِيَّ فَصَرَعَهُ لَا لِأَنَّهُ قَدْ بَلَغَ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ أَيْضًا مَا فَعَلَ فِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَجَازَهُ حِينَ أَجَازَهُ لِقُوَّتِهِ لَا لِبُلُوغِهِ وَرَدَّهُ حِينَ رَدَّهُ لِضُعْفِهِ لَا لِعَدَمِ بُلُوغِهِ فَانْتَفَى بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ حُجَّةٌ لِأَبِي يُوسُفَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لِاحْتِمَالِهِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ لِأَنَّ أَبَا

رضی اللہ عنہما کی حدیث میں حضور علیہ السلام کا ان کو چودہ سال کی عمر میں واپس کرنا اس لیے نہ تھا کہ وہ بالغ نہیں بلکہ ہو سکتا ہے ان میں کمزوری ملاحظہ فرمائی ہو اور پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان میں مضبوطی اور قوت دیکھ کر اجازت دی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں حالتوں میں ان کی عمر معلوم نہ کی ہو حضرت سمرہ بن جندب کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت عبدالحمید بن جعفر اپنے والد سے اور وہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ قبیلہ بنو فزارہ کی ایک خوبصورت خاتون تھیں وہ انہیں لے کر مدینہ طیبہ گئیں اس وقت وہ بچے تھے ان کی والدہ کو نکاح کے لیے بہت سے پیغام آئے تو وہ یہی کہتی تھیں میں اس سے نکاح کروں گی جو میرے اس بچے کی پرورش کرے گا تو ایک شخص نے اس شرط کو تسلیم کرتے ہوئے ان سے نکاح کر لیا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بچوں کے لیے وظیفہ مقرر فرمایا اور ان کے لیے مقرر نہ کیا گویا انہیں کمزور سمجھا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فلاں بچے کا وظیفہ مقرر فرمایا اور میرے لیے مقرر نہیں کیا میں اس کو پچھاڑ سکتا ہوں آپ نے فرمایا اسے پچھاڑو میں نے اس (بچے) کو پچھاڑ دیا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے وظیفہ بھی مقرر فرما دیا تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا وظیفہ اس وقت مقرر فرمایا جب انصاری بچے سے کشتی میں انہوں نے اسے پچھاڑ دیا اس لیے نہیں کہ وہ بالغ ہو چکے تھے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے معاملے میں بھی اسی بات کا احتمال ہے کہ جب آپ نے ان کو اجازت دی تو قوت کی وجہ سے اجازت دی، بالغ ہونے کی وجہ سے نہیں، اور جب ان کو واپس لوٹایا تو کمزوری کی وجہ سے واپس کیا، عدم بلوغ کی وجہ سے نہیں، تو ہماری مذکورہ گفتگو سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے لیے اس حدیث کے دلیل بننے کی نفی ہو گئی کیونکہ اس میں اُس بات کا احتمال ہے جو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ نے فرمائی ہے کیونکہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ

حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لَا يُنْكِرُ اَنْ يُفْرَضَ لِلصِّبْيَانِ اِذَا كَانُوْا يَحْتَمِلُوْنَ الْقِتَالَ وَيَحْضُرُوْنَ الْحَرْبَ وَاِنْ كَانُوْا غَيْرَ بَالِغِيْنَ۔

۸۸۴ - وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا۔

۸۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتَصْغَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَجَازَنَا يَوْمَ اُحُدٍ۔

۸۸۶ - قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَ ابْنَ عُمَرَ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَخَالَفَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَلَمَّا انْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلَى الْفَرِيْقِ الْاٰخَرِ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ الَّذَيْنِ ذَهَبَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِلٰى اَحَدِهِمَا وَاَبُوْ يُوْسُفَ اِلَى الْاٰخَرِ مِنْهُمَا قَوْلًا صَحِيْحًا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا اللهَ قَدْ جَعَلَ عِدَّةَ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ وَجَعَلَ عِدَّتَهَا اِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ مِنْ صِغَرٍ اَوْ كِبَرٍ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ فَجَعَلَ بَدَلًا مِنْ حَيْضَةٍ شَهْرًا وَقَدْ تَكُوْنُ الْمَرْاَةُ تَحِيْضُ فِيْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَفِيْ اٰخِرِهٖ فَيَجْتَمِعُ لَهَا فِيْ شَهْرٍ وَاحِدٍ حَيْضَتَانِ وَقَدْ تَكُوْنُ بَيْنَ حَيْضَتَيْهَا

اس بات سے انکار نہیں فرماتے کہ جب بچے لڑنے کے قابل ہو جائیں اور لڑائی میں شریک ہوں تو ان کا حصہ مقرر کیا جائے اگرچہ وہ بالغ نہ ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے معاملے میں جو کچھ خود ان سے مروی ہے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس کی خلاف مروی ہے۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بدر کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سامنے بلایا پھر ہمیں چھوٹا قرار دیا اور جنگ احد کے دن اجازت دے دی۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اُحد کے دن چودہ سال کی عمر میں (لڑنے کی) اجازت دے دی یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں مروی بات کے خلاف ہے تو جب یہ حدیث کسی ایک فریق کی دوسرے کے خلاف دلیل نہ ہو سکی تو ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا حکم تلاش کیا تاکہ ہم ان دو قولوں میں سے صحیح قول کو واضح کریں جن میں سے ایک کو امام اعظم رحمہ اللہ نے اور دوسرے کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنایا ہے تو ہم نے اس پر غور کر کے دیکھا کہ اگر عورت کو حیض آتا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عدت تین قروء (حیض) مقرر فرمائی ہے اور اگر کم عمری یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین ماہ مقرر فرمائی تو حیض کی جگہ مہینے کو رکھا بعض اوقات عورت کو مہینے کے شروع اور آخر میں حیض آتا ہے اس طرح ایک مہینے میں دو حیض جمع ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات اس کے دو حیضوں کے درمیان دو مہینے یا اس سے زیادہ ہوتے ہیں تو

شُهُوْرٍ وَالْاَكْثَرُ فَجُعِلَ الْخَلَفُ فِي الْحَيْضَةِ عَلٰى اَغْلَبِ اُمُوْرِ النِّسَآءِ لِاَنَّ اَكْثَرَهُنَّ تَحِيْضُ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ حَيْضَةً وَّاحِدَةً فَلَمَّا كَانَ كَذٰلِكَ وَرَاَيْنَا الْاِحْتِلَامَ يَجِبُ بِهٖ لِلصَّبِيِّ حُكْمُ الْبَالِغِيْنَ فَاِذَا عُدِمَ الْاِحْتِلَامُ وَاُجْمِعَ اَنَّ هُنَاكَ خَلَفًا مِّنْهُ فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ بُلُوْغُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَّقَالَ اٰخَرُوْنَ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ مِنَ السِّنِيْنَ جُعِلَ ذٰلِكَ الْخَلَفُ عَلٰى اَغْلَبِ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الْاِحْتِلَامُ فَهُوَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً لِاَنَّ اَكْثَرَ الْاِحْتِلَامِ اِحْتِلَامُ الصِّبْيَانِ وَحَيْضُ النِّسَآءِ فِيْ هٰذَا الْمِقْدَارِ يَكُوْنُ وَلَا يُجْعَلُ عَلٰى اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا عَلٰى اَكْثَرَ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا يَكُوْنُ فِي الْخَاصِّ وَلَا نَعْتَبِرُ حُكْمَ الْخَاصِّ فِيْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ نَعْتَبِرُ اَمْرَ الْعَامِّ كَمَا لَمْ نَعْتَبِرْ اَمْرَ الْخَاصِّ فِيْمَا جُعِلَ خَلَفًا فِي الْحَيْضِ وَاعْتُبِرَ اَمْرُ الْعَامِّ فَثَبَتَ بِالنَّظَرِ الصَّحِيْحِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كُلِّهٖ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِالنَّظَرِ لَا بِالْاَثَرِ وَانْتَفٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا نَحْوٌ مِّنْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْ يُوْسُفَ عَنْهُ۔

۴۸۶ - **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ اَيْ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَّمِثْلُهَا فِيْ سُوْرَةِ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ۔

عام عورتوں کے اعتبار سے حیض کا نائب مقرر فرمایا (یعنی تین مہینے) کیونکہ عام عورتوں کو ہر مہینے میں ایک حیض آتا ہے جب یہ معاملہ اس طرح ہے تو ہم دیکھتے ہیں احتلام سے بچے کے لیے بالغوں کا حکم واجب ہو جاتا ہے اور جب احتلام نہ ہو تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کا کوئی نائب ہے تو ایک جماعت نے کہا کہ وہ پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جانا ہے دوسروں نے فرمایا کہ وہ اس سے کچھ زیادہ ہے تو عام طور پر جس عمر میں احتلام ہوتا ہے اور وہ پندرہ سال کی عمر ہے تو اس اعتبار سے نائب مقرر کیا گیا کیونکہ عام طور پر بچوں کو احتلام اور بچیوں کو حیض اسی عمر میں آتا ہے اس سے کم یا زیادہ عمر کو مقرر نہیں کیا کیونکہ وہ خاص حالات میں ہوتا ہے اور اس سلسلے میں ہم خاص کا حکم معتبر نہیں مانتے بلکہ عام کے حکم کا اعتبار کرتے ہیں جس طرح حیض کے مسئلے میں عمومی حالات کا اعتبار کر کے نائب (تین ماہ) مقرر کیا گیا تو اس بات میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول صحیح قیاس سے ثابت ہو گیا حدیث سے ثابت نہ ہوا اور حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کے مذہب کی نفی ہو گئی۔

اس سلسلے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اس قول کی طرح مروی ہے جو حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

حضرت عطاء بن دینار، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں "اور یتیموں کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اچھے طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں" یعنی اٹھارہ سال کے ہو جائیں سورۃ بنی اسرائیل میں بھی اسی طرح ہے۔

باب ۲۲۶ مَا يُنْهَىٰ عَنْ قَتْلِهِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ فِي دَارِ الْحَرْبِ

۸۸۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْتُلُهُمْ۔

۸۸۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِيْنَ اَحَدًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَا حَاضِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْتُلُ مِنْهُمْ اَحَدًا۔

۸۸۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ ابْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ جُيُوْشَهٗ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ۔

۸۹۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدْتُ امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً فِيْ بَعْضِ الْمَغَازِيْ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ۔

۸۹۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ

باب۔ دارالحرب میں عورتوں اور بچوں کے قتل سے ممانعت

حضرت قتادہ، حضرت عکرمہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر بچوں کو قتل کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کو لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ ۔ ان کو قتل نہیں کرتے تھا۔

حضرت یزید بن ہرمز فرماتے ہیں نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھ کر پوچھا کہ کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے بچوں میں سے کسی کو قتل کرتے تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کرتے تھے۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لشکروں کو بھیجتے وقت فرماتے بچوں کو قتل نہ کرنا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک جنگ کے موقع پر ایک مقتولہ عورت پایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا

ابْنَ عُمَرَ۔

ذکر نہیں کیا۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْغَسَّانٍ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جویریہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ۔

حضرت مالک بن انس اور دوسرے حضرات حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ حِيْنَ بَعَثَ اِلَى ابْنِ اَبِي الْحُقَيْقِ۔

حضرت ابن کعب بن مالک اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو ابن ابی حقیق کی طرف بھیجا تو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا ابْنَ اَبِي الْحُقَيْقِ حِيْنَ خَرَجُوْا اِلَيْهِ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَالنِّسْوَانِ۔

حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جنہوں نے ابن ابی حقیق کو قتل کیا تھا جب وہ اس (ابن ابی حقیق) کی طرف نکلے تو بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً قَالَ لَهُمْ لَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَلَا امْرَاَةً۔

حضرت علقمہ بن مرثد، حضرت ابن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو ان سے فرماتے کہ کسی بچے اور عورت کو قتل نہ کرنا۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

حضرت ابن مرزوق اور حضرت ابوبشر رقی اپنی اپنی سند سے حضرت سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب

مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا كَانَ مِمَّا يُوْصِيْهِمْ بِهٖ اَنْ لَّا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هُشَيْمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۸۹۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ كَانَ مِمَّا يُوْصِيْهِ بِهٖ اَنْ لَّا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا۔

۸۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ هُمَا لِمَنْ غَلَبَ۔

۹۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُرَقِّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ عَنْ جَدِّهٖ رِبَاحِ ابْنِ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ

کوئی لشکر بھیجتے تو ان کو ایک وصیت یہ بھی فرماتے کہ کسی بچے کو قتل نہ کرنا حضرت ابوبشر رقی اپنی روایت میں فرماتے ہیں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت مقاتل بن حیان سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث مسلم بن ہشیم نے نعمان بن مقرن کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کی۔

حضرت فہد اور حضرت روح اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں حضرت سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اسے ایک نصیحت یہ بھی کرتے کہ کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ (عورتیں اور بچے) غالب ہونے والوں کو حاصل ہوں گے۔

حضرت مرقع بن صیفی اپنے دادا حضرت رباح بن حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں گئے حضرت خالد بن ولید لشکر کے اگلے حصے پر مقرر تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

غَزَاهَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مُقَدِّمَتِهٖ حَتّٰى لَحِقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ فَانْفَرَجُوْا عَنِ امْرَأَةٍ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهَا مَقْتُوْلَةً فَبَعَثَ اِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَنْهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ .

اونٹنی پر سواران سے جاملے صحابہ کرام ایک مقتولہ کو دیکھ رہے تھے انہوں نے راستہ دے دیا آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا جس میں ان کو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۹۰۱ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ اَخْبَرَنِي الْمُرَقِّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ عَنْ جَدِّهٖ رِبَاحِ بْنِ رَبِيْعٍ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَقْتُلُوْا ذُرِّيَّةً وَّلَا عَسِيْفًا .

حضرت ابوالزناد فرماتے ہیں مجھے مرقع بن صیفی نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ بچوں اور غلاموں (مزدوروں) کو قتل نہ کرو۔

۹۰۲ - **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

حضرت سعید بن منصور فرماتے ہیں ہم سے حضرت مغیرہ نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۰۳ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْمُرَقِّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِامْرَأَةٍ لَهَا خَلْقٌ وَقَدِ اجْتَمَعُوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا جَآءَ اَفْرَجُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ تُقَاتِلُ ثُمَّ اَتْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا اَنْ لَّا تَقْتُلَ امْرَأَةً وَّلَا عَسِيْفًا .

حضرت عبداللہ بن ذکوان، حضرت مرقع بن صیفی سے وہ حضرت حنظلہ کاتب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ آپ ایک عورت کے پاس سے گزرے جس پر لوگ جمع تھے جب آپ تشریف لائے تو وہ پیچھے ہٹ گئے آپ نے فرمایا یہ تو لڑتی نہیں تھی پھر آپ نے حضرت خالد بن ولید کو پیغام بھیجا کہ کسی عورت اور کسی غلام (خادم وغیرہ) کو قتل نہ کرنا۔

---

۹۰۴ - **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

حضرت فریابی فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ قَتْلُ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ دارالحرب میں

عَلٰى حَالٍ وَ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ اَنْ يُّقْصَدَ اِلٰى قَتْلِ غَيْرِهِمْ اِذَا كَانَ لَا يُؤْمَنُ فِيْ ذٰلِكَ تَلَفُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّ اَهْلَ الْحَرْبِ اِذَا تَتَرَّسُوْا بِصِبْيَانِهِمْ فَكَانَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَمْيَهُمْ اِلَّا بِاِصَابَةِ صِبْيَانِهِمْ فَحَرَامٌ عَلَيْهِمْ رَمْيُهُمْ فِيْ قَوْلِ هٰؤُلَاۗءِ وَكَذٰلِكَ اِنْ تَحَصَّنُوْا بِحِصْنٍ وَجَعَلُوْا فِيْهِ الْوِلْدَانَ فَحَرَامٌ عَلَيْنَا رَمْيُ ذٰلِكَ الْحِصْنِ عَلَيْهِمْ اِذَا كُنَّا نَخَافُ مِنْ ذٰلِكَ اِصَابَةَ صِبْيَانِهِمْ وَنِسَاۗءِهِمْ وَاحْتَجُّوْا بِالْاٰثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْبَابِ۔

وَوَافَقَهُمْ اٰخَرُوْنَ عَلٰى صِحَّةِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَعَلٰى تَوَاتُرِهَا وَقَالُوْا وَقَعَ النَّهْيُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى الْقَصْدِ اِلٰى قَتْلِ النِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ فَاَمَّا عَلٰى طَلَبِ قَتْلِ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ لَا يُوْصَلُ اِلٰى ذٰلِكَ مِنْهُ اِلَّا بِتَلَفِ صِبْيَانِهِمْ وَنِسَاۗئِهِمْ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ۔

۹۰۵۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ لَيْلًا فَيُصَابُ مِنْ نِسَاۗئِهِمْ وَصِبْيَانِهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ۔

۹۰۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْطَاَتْ خَيْلُنَا اَوْلَادًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنْ اٰبَاۗئِهِمْ۔

کسی عورت اور بچے کو کسی حالت میں قتل کرنا جائز نہیں اور ان کے علاوہ لوگوں کو بھی قتل کرنے کا ارادہ کرنا صحیح نہیں جب ان کے ضائع ہونے کا ڈر ہو مثلاً جب لڑائی لڑنے والے اپنے بچوں کو ڈھال بنائیں (آگے کردیں) اور مسلمان ان (بچوں اور عورتوں) پر تیراندازی کے بغیر اہل حرب پر تیر نہ برسا سکتے ہوں تو ان پر تیر برسانا حرام ہے اسی وہ قلعے میں بند ہوجائیں اور اس میں بچوں کو رکھیں تو اس پر تیراندازی کرنا بھی حرام ہے جبکہ ہمیں ڈر ہو کہ یہ تیر ان کے بچوں اور تک پہنچیں گے ان حضرات نے ان روایات سے استدلال کیا جنہیں ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا

دوسرے حضرات نے ان روایات کی صحت اور تواتر پر ان سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ عورتوں اور بچوں کو قصداً قتل کرنے کی ممانعت ہے البتہ اس صورت میں ان بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا جائز ہے جب دوسروں کو قتل کرنا مقصود ہو لیکن ان کو قتل کئے بغیر ان تک نہ پہنچ سکیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مشرکین کے بارے میں پوچھا گیا جو راتوں کو اپنے گھروں میں سوتے ہیں پھر ان کی عورتیں اور بچے پکڑے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ ان میں سے ہیں۔

ایک دوسری سند سے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھوڑوں نے مشرکین کے بچوں کو روند دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے باپ دادا میں سے ہیں۔

٩٠٧- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا شُرَيْحُ ابْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الدَّارُ مِنْ دُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ نَفْتَحُهَا فِي الْغَارَةِ فَنُصِيْبُ الْوِلْدَانَ تَحْتَ بُطُوْنِ الْخَيْلِ وَلَا نَشْعُرُ فَقَالَ اِنَّهُمْ مِنْهُمْ۔

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباس سے اور وہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوٹ مار میں مشرکین کا کوئی گھر فتح کرتے ہیں اور ان کے بچے ہمارے گھوڑوں کے پاؤں تلے روندے جاتے ہیں جب کہ ہمیں پتہ نہیں چلتا آپ نے فرمایا وہ ان میں سے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا لَمْ يَنْهَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغَارَةِ وَقَدْ كَانُوْا يُصِيْبُوْنَ فِيْهَا الْوِلْدَانَ وَالنِّسَاءَ الَّذِيْنَ يَحْرُمُ الْقَصْدُ اِلٰى قَتْلِهِمْ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا اَبَاحَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِمَعْنًى غَيْرَ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ حَظَرَ مَا حَظَرَ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَاَنَّ مَا حَظَرَ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ هُوَ الْقَصْدُ اِلٰى قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْ اَبَاحَ هُوَ الْقَصْدُ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَاِنْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ تَلَفُ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ لَا يَحِلُّ الْقَصْدُ اِلٰى تَلَفِهِمْ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَضَادُّ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار سے منع نہیں فرمایا اور اس میں ان کے بچوں اور عورتوں تک بھی پہنچتے تھے جن کو ارادتاً قتل کرنا حرام ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان روایات میں جواز کا سبب وہ نہیں ہے جو ان کے قتل کی حرمت کا باعث ہے اور وہ گزشتہ روایات میں مذکور ہے پہلی روایات میں جو ممانعت ہے وہ ان عورتوں اور بچوں کو قصداً قتل کرنا ہے اور جواز کی صورت یہ ہے کہ مشرکین کو قتل کرنے کا ارادہ کیا جائے اگرچہ اس میں وہ لوگ ہلاک ہو جائیں جن کو قصداً ہلاک کرنا جائز نہیں اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی تمام احادیث صحیح قرار پائیں گی اور ان کے درمیان تضاد نہیں ہوگا۔

وَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْغَارَةِ عَلَى الْعَدُوِّ وَاَغَارَ عَلَى الْاٰخَرِيْنَ فِيْ اٰثَارٍ عَدَدٍ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ بَابِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ وَلَمْ يَمْنَعْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ مَا يُحِيْطُ بِهٖ عِلْمُنَا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُؤْمَنُ مِنْ تَلَفِ الْوِلْدَانِ وَالنِّسَاءِ فِيْ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهٗ اَبَاحَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن پر حملہ آور ہونے کی اجازت دی اور آپ نے ان لوگوں پر حملہ کیا جیسا کہ ہم نے "جہاد سے پہلے اسلام کی دعوت" کے باب میں متعدد روایات ذکر کی ہیں اور جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ نے ان کو منع نہیں فرمایا حالانکہ آپ جانتے تھے کہ اس صورت میں ان کے بچے اور عورتیں ہلاکت سے بچ نہیں سکتے لیکن اس کے باوجود آپ نے ان کو اجازت

ذٰلِكَ لَهُمْ لِاَنَّ قَصْدَهُمْ كَانَ اِلٰى غَيْرِ تَلَفِهِمْ. فَهٰذَا يُوَافِقُ الْمَعْنَى الَّذِىْ ذَكَرْتُ مِمَّا فِىْ حَدِيْثِ الصَّعْبِ وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا.

دی کیونکہ ان کا ارادہ ان کو ہلاک کرنا نہ تھا۔

یہ تاویل اس معنی کے موافق ہے جو میں نے (امام طحاوی نے) حضرت صعب رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں ذکر کی اور قیاس بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔

۹۰۸۔ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الَّذِىْ عَضَّ ذِرَاعَهُ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ذِرَاعَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا الْعَاضِّ اَنَّهُ اَبْطَلَ ذٰلِكَ وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْاٰثَارُ فِىْ ذٰلِكَ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں روایت آئی ہے جس کا بازو کسی نے کاٹا تو اس نے اپنا بازو باہر نکالا جس سے اس (بازو کاٹنے والے) کے اگلے دانت ٹوٹ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا معاوضہ معاف کر دیا اس سلسلے میں آپ سے متواتر روایات مروی ہیں۔

۹۰۹۔ فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِىُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ عَمَّيْهِ سَلَمَةَ بْنِ اُمَيَّةَ وَيَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَبَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ فَيَعَضُّهُ عَضِيْضَ الْفَحْلِ ثُمَّ يَاْتِىْ يَطْلُبُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهُمَا فَاَبْطَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت صفوان بن عبد اللہ بن صفوان اپنے دو چچوں سلمہ بن امیہ اور یعلی بن امیہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے لیے گئے ہمارے ساتھ ہمارا ایک ساتھی بھی تھا وہ ایک مسلمان شخص سے لڑ پڑا تو اس شخص نے اس کا بازو کاٹا اس نے اسے اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے کے دانت نکل آئے وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دیت کا مطالبہ کرنے لگا آپ نے فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کے پاس جا کر اونٹ کی طرح اسے کاٹتا ہے پھر آکر دیت کا مطالبہ کرتا ہے ان دونوں کے لیے دیت نہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا معاوضہ باطل کر دیا۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ اَنَّ صَفْوَانَ ابْنَ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ حَدَّثَهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كَانَ لِىْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ قَالَ عَطَاءٌ حَسِبْتُ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں حضرت صفوان بن یعلی بن امیہ نے ان سے بیان کیا وہ حضرت یعلی بن امیہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے پاس ایک مزدور تھا اس نے ایک آدمی سے لڑائی کی تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو کاٹ دیا اس نے اپنی انگلی کھینچی تو اس (کاٹنے والے کے) سامنے کے دانت گر گئے وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کے دانتوں کا معاوضہ باطل قرار دیا حضرت عطاء فرماتے ہیں میرا خیال حضرت صفوان نے فرمایا کہ

عَلٰى اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَيَدَعُ يَدَهٗ فِىْ فِيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَقَضْمِ الْجَمَلِ۔

۹۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنِىْ اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كَقَضْمِ الْبَكْرِ۔

۹۱۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ذِرَاعَهٗ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا الَّذِىْ عَضَّهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَ يَدَ اَخِيْكَ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ فَاَبْطَلَهَا۔

۹۱۳- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا كَانَ الْمَعْضُوْضُ نَزْعُ يَدِهٖ وَاِنْ كَانَ فِىْ ذٰلِكَ تَلَفُ ثَنَايَا غَيْرِهٖ وَكَانَ حَرَامًا عَلَيْهِ الْقَصْدُ اِلٰى نَزْعِ ثَنَايَا غَيْرِهٖ بِغَيْرِ اِخْرَاجِ يَدِهٖ مِنْ فِيْهِ وَلَمْ يَكُنِ الْقَصْدُ فِىْ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِ التَّلَفِ كَالْقَصْدِ اِلَى التَّلَفِ فِى الْاِثْمِ وَلَا فِىْ وُجُوْبِ الْعَقْلِ كَانَ كَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ لَهٗ اَخْذُ شَىْءٍ وَّفِىْ اَخْذِهٖ اِيَّاهُ تَلَفُ غَيْرِهٖ مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيْهِ الْقَصْدُ اِلٰى تَلَفِهٖ كَانَ لَهُ الْقَصْدُ اِلٰى اَخْذِ مَالِهٖ اَخْذَهٗ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ تَلَفُ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ الْقَصْدُ اِلٰى تَلَفِهٖ فَكَذٰلِكَ الْعَدُوُّ قَدْ جُعِلَ لَنَا قِتَالُهُمْ وَحُرِّمَ عَلَيْنَا قَتْلُ نِسَائِهِمْ وَوِلْدَانِهِمْ فَحَرَامٌ عَلَيْنَا الْقَصْدُ اِلٰى مَا نُهِيْنَا عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تم اسے اونٹ کی طرح چباتے۔

حضرت حکم، حضرت مجاہد سے اور وہ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ جوان اُونٹ کی طرح چبالیتا۔

حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے آدمی کا بازو دانتوں سے کاٹا اس نے اپنا بازو کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت گر گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ارادہ تھا کہ اپنے بھائی کا ہاتھ چبالیتے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے آپ نے اس کا معاوضہ باطل قرار دیا۔

حضرت شعبہ، حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس آدمی کا ہاتھ کاٹا گیا جب اس نے اپنا ہاتھ نکالا اگرچہ اس میں دوسرے آدمی کے دانت ضائع ہوئے اور اس کے منہ سے ہاتھ نکالے بغیر دانتوں کو نکالنے کا قصد کرنا بھی حرام تھا اور اس سلسلے میں دانت ضائع کرنے کا ارادہ نہ کرنا اور اس کا ارادہ کرنا گناہ اور دیت کے اعتبار سے برابر نہیں، تو اسی طرح ہر وہ شخص جس کو کسی چیز کے لینے کا اختیار ہو اور اس کے لینے میں دوسرے کا ایسا نقصان ہوتا ہو جس کا قصد کرنا حرام ہے تو پھر بھی وہ شخص اپنی چیز لے سکتا ہے اگرچہ اس میں وہ چیز ضائع ہو رہی ہو جس کو قصداً ضائع کرنا حرام ہے یہی معاملہ دشمنوں کا ہے کہ ہمیں ان سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا ہم پر حرام ہے پس جس بات سے ہمیں روکا گیا ہے اس کا ارادہ کرنا حرام ہے لیکن جو کچھ ہمارے لیے جائز ہے اس کا ارادہ کرنا جائز

وَحَلَالٌ لَنَا الْقَصْدُ إِلَى مَا أُبِيحَ لَنَا وَإِنْ كَانَ فِيهِ تَلَفُ مَا قَدْ حُرِّمَ عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِمْ وَلَا ضَمَانَ عَلَيْنَا فِي ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

ہے اگرچہ اس میں وہ چیز ضائع ہوتی ہے جس کو ضائع کرنا حرام ہے لہذا اس سلسلے میں ہم پر کوئی تاوان نہیں ہوگا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۲ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ هَلْ يُقْتَلُ فِي دَارِ الْحَرْبِ أَمْ لَا

باب۔ بہت بوڑھے شخص کو دار الحرب میں قتل کر سکتے ہیں یا نہ؟

۹۱۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ.

حضرت ابو بردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابو عامر کی سربراہی میں ایک لشکر اوطاس کی طرف بھیجا درید بن صمہ کے ساتھ ان کا مقابلہ ہوا تو درید قتل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ فِي الْحَرْبِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبِأَنَّ دُرَيْدًا قَدْ كَانَ حِينَئِذٍ فِي حَالِ مَنْ لَا يُقَاتِلُ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ لڑائی میں بہت بوڑھے شخص کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور اُن دنوں درید لڑائی لڑنے کی حالت میں نہیں تھا (بہت بوڑھا تھا)

۹۱۵- وَرَوَوْا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ وَجَّهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ أَوْطَاسٍ فَأَدْرَكَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ رَبِيعَةُ بْنُ رُفَيْعٍ فَأَخَذَ بِخِطَامِ جَمَلِهِ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ امْرَأَةٌ فَإِذَا هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ مَاذَا تُرِيدُ مِنِّي قَالَ أَقْتُلُكَ ثُمَّ ضَرَبَهُ بِسَيْفِهِ قَالَ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا قَالَ بِئْسَمَا سَلَّحَتْكَ أُمُّكَ خُذْ سَيْفِي هٰذَا مِنْ مُؤَخَّرِ رَحْلِي ثُمَّ اضْرِبْ وَارْفَعْ عَنِ

انہوں نے اس سلسلے میں مزید روایت کیا ہے حضرت محمد بن اسحاق فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی طرف لشکر بھیجا تو ربیع بن رفیع نے درید بن صمہ کو پایا انہوں نے اس کے اونٹ کی لگام پکڑ لی ان کا خیال تھا کہ وہ کوئی عورت ہے دیکھا تو ایک بہت بوڑھا شخص تھا اس نے کہا آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا میں تجھے قتل کروں گا پھر اسے تلوار ماری لیکن اس نے کوئی کام نہ کیا درید نے کہا تمہاری ماں نے تمہیں ہتھیار پکڑنے کا کیا ہی برا طریقہ سکھایا میرے کجاوے کی پچھلی جانب سے میری تلوار لے کر مارو لیکن ہڈیوں اور دماغ سے دور رکھنا میں

الْعِظَامِ وَادْفَعْ عَنِ الدِّمَاغِ فَإِنِّیْ كَذٰلِكَ كُنْتُ أَقْتُلُ الرِّجَالَ۔

بھی لوگوں کو اسی طرح قتل کیا کرتا تھا۔

قَالُوْا فَلَمَّا قُتِلَ دُرَيْدٌ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَانٍ لَا يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الشَّيْخَ الْفَانِيَ يُقْتَلُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَأَنَّ حُكْمَهٗ الشُّبَّانُ لَا حُكْمُ النِّسْوَانِ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب درید کو قتل کیا گیا اور وہ بہت بوڑھا شخص تھا اپنا دفاع نہیں کر سکتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو ناپسند نہ فرمایا پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ دار الحرب میں بوڑھوں کو قتل کیا جا سکتا ہے اور ان کا حکم وہی ہے جو نوجوانوں کا ہے عورتوں والا حکم نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ قَتْلُ الشُّيُوْخِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ كَالنِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ دار الحرب میں بوڑھوں کو قتل کرنا جائز نہیں اور وہ اس سلسلے میں عورتوں اور بچوں کی طرح ہیں۔

۹۱۶ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا كَبِيْرًا۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابن بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو فرماتے کسی بوڑھے شخص کو قتل نہ کرنا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْمَنْعُ مِنْ قَتْلِ الشُّيُوْخِ۔

تو اس حدیث میں بوڑھوں کو قتل کرنے کی ممانعت ہے۔

۹۱۷ - وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْ حَدِيْثِ مُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ فِي الْمَرْأَةِ الْمَقْتُوْلَةِ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ تُقَاتِلُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَنْ أُبِيْحَ قَتْلُهٗ هُوَ الَّذِيْ يُقَاتِلُ وَلٰكِنْ لَمَّا رُوِيَ حَدِيْثُ دُرَيْدٍ هٰذَا وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ الْأُخَرُ وَجَبَ أَنْ تُصَحَّحَ وَلَا يَدْفَعُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ فَالنَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَتْلِ الشُّيُوْخِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ثَابِتٌ فِي الشُّيُوْخِ الَّذِيْنَ لَا مَعُوْنَةَ لَهُمْ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْحَرْبِ مِنْ قِتَالٍ وَلَا رَأْيٍ وَحَدِيْثُ دُرَيْدٍ

مرقع بن صیفی کی روایت میں ہے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقتولہ عورت کو دیکھا تو فرمایا یہ تو لڑتی نہیں تھی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اسی کو قتل کرنا جائز ہے جو لڑتا ہے لیکن جب درید کے سلسلے میں روایت اور دوسری روایات مروی ہیں تو ان کی تصحیح ضروری ہے تاکہ یہ روایات ایک دوسرے کو رد نہ کریں پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دار الحرب میں بوڑھوں کو قتل کرنے کی ممانعت ان بوڑھوں کے بارے میں ثابت ہے جو لڑائی میں حصہ لے کر یا اپنی رائے وغیرہ سے لشکر کی معاونت نہیں کرتے اور درید والی روایت ایسے بوڑھوں سے متعلق ہے جو لڑائی میں معاونت کرتے

عَلَى الشُّيُوخِ الَّذِي لَهُمْ مَعُونَةٌ فِي الْحَرْبِ
كَمَا كَانَ لِدُرَيْدٍ فَلَا بَأْسَ بِقَتْلِهِمْ وَإِنْ
لَمْ يَكُونُوا يُقَاتِلُونَ لِأَنَّ تِلْكَ الْمَعُونَةَ الَّتِي
تَكُونُ مِنْهُمْ أَشَدُّ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْقِتَالِ وَ
لَعَلَّ الْقِتَالَ لَا يَلْتَئِمُ لِمَنْ يُقَاتِلُ إِلَّا بِهَا
فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ قُتِلُوا۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ رَبَاحٍ
أَخِي حَنْظَلَةَ فِي الْمَرْأَةِ الْمَقْتُولَةِ مَا كَانَتْ
هَذِهِ تُقَاتِلُ أَيْ فَلَا تُقْتَلُ فَإِنَّهَا لَا تُقَاتِلُ
فَإِذَا قَاتَلَتْ قُتِلَتْ وَارْتَفَعَتِ الْعِلَّةُ الَّتِي
لَهَا مُنِعَ مِنْ قَتْلِهَا وَفِي قَتْلِهِمْ دُرَيْدَ بْنَ
الصِّمَّةِ لِلْعِلَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ
لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الْمَرْأَةِ إِذَا كَانَتْ أَيْضًا ذَاتَ
تَدْبِيرٍ فِي الْحَرْبِ كَالشَّيْخِ الْكَبِيرِ ذِي الرَّأْيِ
فِي أُمُورِ الْحَرْبِ۔

فَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا هُوَ الَّذِي يُوجِبُهُ
تَصْحِيحُ مَعَانِي هَذِهِ الْآثَارِ۔

وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ أَصْحَابِ الصَّوَامِعِ۔

۹۱۸- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ
بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ
بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ
جُيُوشَهُ قَالَ لَا تَقْتُلُوا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ۔

فَلَمَّا جَرَتْ سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى تَرْكِ قَتْلِ أَصْحَابِ
الصَّوَامِعِ الَّذِينَ حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ عَنِ النَّاسِ

ہیں جیسا کہ درید کرتا تھا پس ان کو قتل کرنے میں کوئی
حرج نہیں اگرچہ وہ لڑتے نہ ہوں کیونکہ ان
سے جو معاونت حاصل ہوتی ہے وہ لڑائی سے
بھی زیادہ شدید ہوتی ہے۔ کیونکہ لڑنے والے کی
لڑائی ایسی مدد سے ہی تو درست ہوتی
ہے۔

جب صورت حال یہ ہے تو انہیں …
جائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اس بات
جو حنظلہ کے بھائی رباح کی روایت میں منقول ہے آپ نے
عورت کے بارے میں فرمایا یہ تو لڑتی نہیں تھی یعنی اس کو قتل نہ
کیا جاتا کیونکہ یہ لڑتی نہیں تھی جب وہ لڑے تو اسے قتل
کیا جائے کیونکہ جس وجہ سے اس کو قتل کرنا منع تھا وہ ختم ہو
گئی اور اس مذکورہ علت کی وجہ سے ان کا درید بن صمہ کو قتل کرنا اس
بات کی دلیل ہے کہ اگر عورت لڑائی کی تدبیر بتانے والی ہو تو
اسے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسے لڑائی کے
امور میں ماہرانہ رائے دینے والے بوڑھے کو قتل …
معانی روایات کی تصحیح سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ
یہی ہے جسے ہم نے ذکر کیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت گاہوں میں عبادت
کرنے والوں کو قتل کرنے سے بھی منع فرمایا۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب
لشکروں کو بھیجتے تو فرماتے عبادت کے لیے
گوشہ نشینوں کو قتل نہ کرنا۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جاری ہے کہ
وہ لوگ جو دوسروں سے الگ ہو کر عبادت گاہوں میں بیٹھ جاتے
ہیں اور ان کی کنارہ کشی کی وجہ سے مسلمان بے خوف ہو جاتے …

وَانْقَطَعُوْا عَنْهُمْ وَاَمِنَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَاحِيَتِهِمْ دَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ اَمِنَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَاحِيَتِهٖ مِنِ امْرَاَةٍ اَوْ شَيْخٍ فَانٍ اَوْ صَبِيٍّ كَذٰلِكَ اَيْضًا لَا يُقْتَلُوْنَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ قِيَاسُ قَوْلِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمان جس شخص سے بھی اس کی علیحدگی کی وجہ سے بے خوف ہو جائیں وہ عورت ہو، بہت بوڑھا آدمی ہو یا بچہ ہو، ان کو قتل نہیں کیا جائے گا. اس باب کا یہی بیان ہے حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کا یہی قول ہے حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے قول کا قیاس بھی یہی ہے۔

بَابُ ۲۲۸ الرَّجُلِ يَقْتُلُ قَتِيْلًا فِىْ دَارِ الْحَرْبِ هَلْ يَكُوْنُ لَهٗ سَلَبُهٗ اَمْ لَا

باب۔ جو شخص دار الحرب میں کسی کو قتل کرے تو مقتول کا سامان اس کو ملے گا یا نہیں

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِىُّ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ۔

حضرت صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتول کا) سامان، قاتل کے لیے قرار دیا۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنْتَدَبَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَتَلَهٗ فَجَعَلَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے لڑائی کی دعوت دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ اس کی طرف نکلے اور اسے قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سامان، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے قرار دیا۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِىِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے اور وہ حضرت خالد بن ولید اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتول کے) سامان کا قاتل کے لیے فیصلہ فرمایا

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ

حضرت عوف بن مالک اشجعی سے مروی ہے فرماتے ہیں غزوۂ موتہ کے دن میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ

نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ يَوْمَ مُؤْتَةَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ قَالَ بَلَى۔

نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے مال و اسباب میں پانچواں حصہ نہیں رکھا انہوں نے فرمایا ہاں میں جانتا ہوں۔

۹۲۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ أَبَا قَتَادَةَ سَلَبَ قَتِيلٍ قَتَلَهُ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس مقتول کا مال بطور نفل (اضافی طور پر) دیا جسے انہوں نے قتل کیا تھا۔

۹۲۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ لَهُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ ضَرْبَةً حَتَّى قَطَعْتُ حَبْلَ الدِّرْعِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً حَتَّى وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابو محمد ان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے جب ہم آمنے سامنے ہوئے تو مسلمانوں نے حملہ کیا فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ مشرکین میں سے ایک شخص، ایک مسلمان پر حملہ آور ہوا میں اس کی طرف پھرا حتی کہ اس کے پیچھے سے آیا اور اس کی گردن پر تلوار ماری حتی کہ اس کی زرہ کی زنجیر کاٹ دی وہ میری طرف متوجہ ہوا اور مجھ سے اچھی طرح چمٹ گیا میں نے اس سے موت کی بو پائی پھر اسے موت آگئی تو اس نے مجھے چھوڑ دیا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملا اور پوچھا لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے فرمایا جیسے خدا کا حکم ہے پھر لوگ واپس لوٹ گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی شخص کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس گواہ موجود ہوں تو اس کا سامان اس (قاتل) کے لیے ہوگا فرماتے ہیں میں اٹھا اور کہا میری گواہی کون دے گا؟ پھر بیٹھ گیا پھر دوسری بار کہا تیسری بار بھی یہی بات کہی میں پھر کھڑا ہوگیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوقتادہ! کیا بات ہے میں نے سارا واقعہ سنادیا قوم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ سچ کہتے ہیں اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے یا رسول اللہ! انہیں میری طرف سے راضی کر دیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِيْ فَارْضِهٖ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ لَاهَاءَ اللّٰهُ اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُوْلِهٖ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَاَعْطَانِيْهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلَمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ۔

نے فرمایا نہیں خدا کی قسم، حضور ایسا نہیں کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑا اور اس کا سامان تمہیں دے دیں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس نے وہ سامان مجھے دے دیا میں نے زرہ بیچ کر اس سے بنو سلمہ میں کھجوریں خرید لیں اور یہ پہلا مال تھا جو اسلام میں مجھے ملا۔

۹۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَتَلَ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَنَفَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهٗ وَدِرْعَهٗ فَبَاعَهٗ بِخَمْسِ اَوَاقٍ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے ایک مشرک کو قتل کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا سامان اور زرع بطور نفل عطا فرمائی چنانچہ انہوں نے وہ زرہ پانچ اوقیہ (سونے) کے بدلے بیچ دی (ایک اوقیہ ڈیڑھ اونس کا ہوتا ہے۔

۹۲۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا فَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ۔

حضرت اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے دن فرمایا جس نے کسی شخص کو قتل کیا تو اس کا سامان اس کے لیے ہوگا چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمیوں کو قتل کر کے ان کا سامان حاصل کیا۔

۹۲۷- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَقَتَلْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ ثُمَّ جِئْتُ بِجَمَلِهٖ اَقُوْدُهٗ عَلَيْهِ رَحْلُهٗ وَسِلَاحُهٗ فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ فَقَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوازن قبیلے کے خلاف جہاد کیا تو میں نے ان کا ایک آدمی قتل کر دیا پھر اس کا اونٹ لے آیا جس پر اس کا کجاوہ اور دیگر سامان تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے آپ نے فرمایا اس شخص کو کس نے قتل کیا ہے ان سب نے کہا حضرت ابن اکوع رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا اس کا سارا سامان ان کے لیے ہے۔

أَجْمَعُ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ يَتَحَدَّثُ عِنْدَ أَصْحَابِهِ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ اُطْلُبُوهُ فَاقْتُلُوهُ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ فَنَفَّلَنِي إِيَّاهُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ كُلَّ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فِي دَارِ الْحَرْبِ فَلَهُ سَلَبُهُ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَكُونُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَإِنْ كَانَ قَالَ ذَلِكَ لِيُحَرِّضَ النَّاسَ عَلَى الْقِتَالِ فِي وَقْتٍ يَحْتَاجُ فِيهِ إِلَى تَحْرِيضِهِمْ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَسَلَبُهُ غَنِيمَةٌ وَحُكْمُهُ حُكْمُ الْغَنَائِمِ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى مِنَ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا أَنَّ قَوْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لِقَوْلٍ كَانَ تَقَدَّمَ مِنْهُ قَبْلَ ذَلِكَ جَعَلَ بِهِ سَلَبَ كُلِّ مَقْتُولٍ لِمَنْ قَتَلَهُ وَكَذَلِكَ مَا ذُكِرَ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الْآثَارِ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ لِهَذَا الْمَعْنَى أَيْضًا۔

حضرت ابن سلمہ بن اکوع، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکین کا ایک جاسوس آیا آپ صحابہ کرام کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگے تو وہ کھسک گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے تلاش کر کے قتل کر دو حضرت سلمہ اکوع فرماتے ہیں میں سب سے پہلے اس تک پہنچ کر قتل کیا اور اس کا سامان لے آیا تو حضور علیہ السلام نے وہ سامان مجھے عطا فرمایا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص دارالحرب میں کسی کو قتل کرے تو اس کا ساز و سامان اسی کا ہوگا اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک امام یہ نہ کہے کہ جس نے کسی کو قتل کیا اس کا سامان اس کے لیے ہے، اس وقت تک سامان قاتل کے لیے نہیں ہو گا اور اگر وہ ترغیب کی ضرورت کے [illegible] دینے کے لیے یہ الفاظ کہے تو اسی طرح ہوگا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ یہ الفاظ نہ کہے تو جو آدمی کسی کو قتل کرے اس کا سامان [illegible] قرار پائے گا اور اس کا حکم وہی ہوگا جو مال غنیمت کا ہے۔

پہلے قول والوں نے جن روایات سے استدلال کیا اس کے جواب میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت [illegible] اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما کا قول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے مال و اسباب کا فیصلہ قاتل کے [illegible] تو ہو سکتا ہے اس کا مطلب وہی ہو جس [illegible] ہوا کہ ہر مقتول کا سامان اس کے قاتل کو ملے گا [illegible] سکتا ہے کہ ان (بعد والی) روایات میں [illegible] کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کا سامان قاتل کو دیا اس کا یہ دوسرا مفہوم ہو۔

۹۲۹ - وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ السَّلَبَ لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ يَوْمَ بَدْرٍ بَيْنَ غُلَامَيْنِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ أَنِّي بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ أَتَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَعَجِبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَتَرَجَّلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمُ الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ أَمَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا قَالَ فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالْآخَرُ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ.

أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ لَهُمَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمَا قَتَلْتُمَاهُ ثُمَّ قَضَى بِالسَّلَبِ لِأَحَدِهِمَا دُونَ الْآخَرِ فَفِي هٰذَا دَلِيلٌ أَنَّ السَّلَبَ لَوْ كَانَ وَاجِبًا لِلْقَاتِلِ بِقَتْلِهِ إِيَّاهُ لَكَانَ قَدْ وَجَبَ سَلَبُهُ لَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ

اس بات پر کہ مقتول کا سامان قاتل کو دینا ضروری نہیں یہ روایات دلالت کرتی ہیں حضرت صالح بن ابراہیم اپنے باپ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غزوۂ بدر کے دن دو نو عمر لڑکوں کے درمیان کھڑا تھا بس چاہتا تھا کہ ان کی بجائے کسی زیادہ بہادر کے درمیان ہوتا ان دونوں میں سے ایک نے مجھے اشارہ کر کے پوچھا کہ چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں میں نے کہا اے بھتیجے! تمہارا اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اللہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس کے جسم سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ ہم سے جس نے جلدی مرنا ہو، مر جائے (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں) مجھے اس کی بات پر تعجب ہوا تو دوسرے نے مجھے اشارہ کرتے ہوئے وہی بات کہی زیادہ وقت نہ گزرا کہ میری نظر ابوجہل پر پڑی وہ لوگوں کے درمیان ٹہل رہا تھا میں نے کہا کیا تم دیکھ رہے ہو تمہارا مطلوب جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے یہی ہے وہ دونوں جلدی جلدی اس کی طرف بڑھے اور اپنی تلواروں سے مارتے ہوئے قتل کر دیا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ بتایا آپ نے فرمایا تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے تو ان میں ہر ایک نے کہا میں نے اسے قتل کیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلواروں کو دیکھا تو فرمایا تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے اور آپ نے اس کے سامان کا فیصلہ حضرت معاذ بن عمرو بن جموع کے حق میں کیا اور یہ دونوں حضرت معاذ بن عمرو بن ۲

۲ جموح اور معاذ بن عفراء تھے

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے پھر ان میں سے ایک کے لیے سامان کا فیصلہ فرمایا دوسرے کے لیے نہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر قاتل کو قتل کرنے کی وجہ سے سامان دینا واجب ہوتا تو ان دونوں کے لیے واجب

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَزِعُهُ مِنْ اَحَدِهِمَا فَيَدْفَعُهُ اِلَى الْاٰخَرِ۔

اَلَا تَرٰى اَنَّ الْاِمَامَ لَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقَتَلَ رَجُلَانِ قَتِيْلًا اِنَّ سَلَبَهٗ لَهُمَا نِصْفَيْنِ وَاِنَّهٗ لَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّحْرِمَهٗ اَحَدَهُمَا وَيَدْفَعَهٗ اِلَى الْاٰخَرِ لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لَهٗ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ مَا لِصَاحِبِهٖ وَهُمَا اَوْلٰى بِهٖ مِنَ الْاِمَامِ۔

فَلَمَّا كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَلَبِ اَبِيْ جَهْلٍ اَنْ يَّجْعَلَهٗ لِاَحَدِ قَاتِلَيْهِ دُوْنَ الْاٰخَرِ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ اَوْلٰى بِهٖ مِنْهُمَا لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ قَالَ يَوْمَئِذٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ۔

۹۳۰۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى بَدْرٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى اتَّبَعَهُمْ طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ وَاَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ بِالْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ فَلَمَّا نَفَى اللهُ الْعَدُوَّ وَرَجَعَ الَّذِيْنَ طَلَبُوْهُمْ قَالُوْا لَنَا النَّفْلُ نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ وَبِنَا نَفَاهُمُ اللهُ وَهَزَمَهُمْ وَقَالَ الَّذِيْنَ اَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَنْتُمْ بِاَحَقَّ مِنَّا بَلْ هُوَ لَنَا نَحْنُ اَحْدَقْنَا بِرَسُوْلِ

ہوتا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک سے لے کر دوسرے کو نہ دیتے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر امام اعلان کرے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو مقتول کا سامان اسے ملے گا پھر دو آدمی کسی کو قتل کریں تو دونوں کو نصف نصف ملے گا اور امام ایک کو محروم کر کے سارا سامان دوسرے کو نہیں دے سکتا کیونکہ ان دو میں سے ہر ایک کا دوسرے کے برابر حق ہے اور وہ اس سلسلے میں امام سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔

تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حق تھا کہ ابوجہل کا سامان اس کے ایک قاتل کو عطا فرمائیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کی نسبت زیادہ اختیار تھا کیونکہ آپ نے اس دن یہ اعلان نہیں فرمایا تھا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اس کا سامان اسے ہی ملے گا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے گئے تو آپ کا دشمنوں سے مقابلہ ہوا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو بھگا دیا تو مسلمانوں کا ایک گروہ انہیں قتل کرنے کے لیے ان کے پیچھے گیا ایک جماعت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد (آپ کی حفاظت کر رہی) تھی اور ایک جماعت ان کفار کے لشکر کو قابو کرنے اور غنیمت حاصل کرنے میں مصروف تھی جب دشمن بھاگ گئے اور ان کے پیچھے جانے والے واپس لوٹ آئے تو انہوں نے کہا غنیمت ہمارے لیے ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعے ان کو دور کیا اور بھگایا اور جو لوگ حضور علیہ السلام کی حفاظت کر رہے تھے انہوں نے کہا تم، ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے بلکہ وہ ہمارے لیے ہے کیونکہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے رہے کہ کہیں دشمن دھوکے سے آپ پر حملہ نہ کر دے اور جن لوگوں نے دشمن کے لشکر کو گھیرا اور مال حاصل کیا انہوں نے کہا اللہ کی قسم! تم لوگ ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے ہم نے اسے اکٹھا کیا

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَنَالُ مِنْهُ الْعَدُوُّ ذُخْرَةً وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتَوْلَوْا عَلَى الْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ وَاللهِ مَا اَنْتُمْ بِاَحَقَّ بِهٖ مِنَّا نَحْنُ حَوَيْنَا وَاسْتَوْلَيْنَا فَاَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَقَسَمَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ عَنْ فَوَاقٍ.

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَضِّلْ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ تَوَلَّوُا الْقَتْلَ عَلَى الْاٰخَرِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ سَلَبَ الْمَقْتُوْلِ لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِ بِقَتْلِهٖ صَاحِبَهٗ اِلَّا بِجَعْلِ الْاِمَامِ اِيَّاهُ لَهٗ عَلٰى مَا فِيْهِ صَلَاحُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِتَالِ عَدُوِّهِمْ.

۴۹۳۱ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَلْقَيْنِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لِمَنِ الْمَغْنَمُ قَالَ لِلّٰهِ سَهْمٌ وَّلِهٰؤُلَاءِ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ قُلْتُ فَهَلْ اَحَدٌ اَحَقُّ بِشَيْءٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ مِنْ اَحَدٍ قَالَ لَا حَتَّى السَّهْمِ يَاْخُذُهٗ اَحَدُكُمْ مِنْ جَنْبِهٖ فَلَيْسَ هُوَ بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَخِيْهِ.

۴۹۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَلْقَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ

قبضے میں رکھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی۔ "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے غنیمتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں۔ (آخر تک آیت)

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان مال غنیمت برابر تقسیم فرما دیا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں قتل کرنے والوں کو دوسروں پر کوئی فضیلت نہ دی اس سے ثابت ہوا کہ مقتول کا سامان، قاتل کے لیے قتل کی وجہ سے واجب نہیں البتہ اگر امام مسلمانوں کی بہتری کے لیے ان کو جہاد کی ترغیب دیتے ہوئے اسے مال دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ، بلقین (ایک جگہ کا نام) کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ وادی قریٰ میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مال غنیمت کس کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور (بقیہ) چار حصے ان (مجاہدین) کے لیے۔ میں نے پوچھا کیا مال غنیمت میں کسی شخص کا دوسرے کی نسبت زیادہ حق ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے جسم سے تیر نکالے تو اپنے دوسرے بھائی کی نسبت کا بھی زیادہ حقدار نہیں ہے۔

حضرت خالد حذاء حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ بلقین کے ایک شخص سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا تم نہیں

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعل الغنیمۃ خمسا منھا للہ تعالٰی واربعۃ اخماس لاصحابہ وبین فی ذلک فقال حتی لو ان احدکم رمی بسھم فی جنبہ فنزعہ لم یکن احق بہ من اخیہ فدل ذلک ان کل ما تولاہ الرجل فی القتال وکل ما تولی غیرہ ممن ھو حاضر القتال انھما فیہ سواء۔

فان قال قائل ان الذی ذکرتموہ من سلب ابی جھل ومما ذکرتموہ فی حدیث عبادۃ انما کان ذلک فی یوم بدر قبل ان تجعل الاسلاب للقاتلین ثم جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم حنین الاسلاب للقاتلین فقال من قتل قتیلا فلہ سلبہ فنسخ ذلک ما تقدمہ۔

قیل لہ ما دل ما ذکرت علی نسخ شیء مما تقدمہ لان ذلک القول الذی کان من رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی الہ وسلم یوم حنین قد یجوز ان یکون اراد بہ من قتل قتیلا فی تلک الحرب لا غیر ذلک کما قال یوم فتح مکۃ من القی سلاحہ فھو امن فلم یکن ذلک علی کل من القی سلاحہ فی غیر تلک الحرب۔

ولما ثبت ان حکم ما کان قبل حنین ان الاسلاب لا تجب للقاتلین ثم حدث فی یوم حنین ھذا القول من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاحتمل ان یکون ناسخا لما تقدم واحتمل ان لا یکون ناسخا لہ لم نجعلہ ناسخا حتی نعلم ذلک یقینا۔

۹۳۳ - **ومما** قد دل ایضا علی ان ذلک

دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ تعالٰی کے لیے اور باقی چار حصے صحابہ کرام کے لیے مقرر فرماتے اور اسے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی (کافر کے) پہلو میں تیر مارے پھر اسے نکالے تو تنہا اس کا حق دار نہیں ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ انسان جنگ میں جو کچھ حاصل کرتا ہے اور جو کچھ اس کا غیر حاصل کرتا ہے جو لڑائی کے وقت موجود ہو تو یہ دونوں اس (تمام مال) میں برابر ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جو کچھ تم نے ابوجہل کے مال ... اور جو کچھ تم نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذ... وہ بدر کے دن کا واقعہ ہے اور یہ قتل کرنے والوں کے لیے حصہ مقرر کرنے سے پہلے کی بات ہے پھر غزوۂ حنین کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین کا سامان قتل کرنے والوں کے لیے مقرر فرمایا آپ نے فرمایا جو شخص کسی کو قتل کرے اس کا سازوسامان اس (قاتل) کے لیے ہوگا۔ لہٰذا اس سے پہلا حکم منسوخ ہوگیا۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ پہلے حکم کے نسخ پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ غزوہ حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس نے اس لڑائی میں کسی کو قتل کیا، اس کے علاوہ مراد نہ ہو جس طرح آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اسے امن حاصل ہوگا تو اس سے کسی دوسری لڑائی میں ہتھیار ڈالنا مراد نہیں۔

پس جب ثابت ہوگیا کہ غزوہ حنین سے پہلے کا حکم اسلاب قاتل کے لیے نہیں ہوتا تھا پھر حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سامنے آیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ حکم، پہلے حکم کے لیے ناسخ ہو اور ہو سکتا ہے کہ ناسخ نہ ہو تو جب تک ہمیں یقین کے ساتھ ... ہم اسے ناسخ قرار نہیں دیں گے۔

اس کے ناسخ نہ ہونے پر یہ روایت بھی دلالت ...

الْقَوْلَ لَيْسَ بِنَاسِخٍ لِّمَا كَانَ قَبْلَهٗ مِنَ الْحُكْمِ
اَنَّ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ
عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الْبَرَاءَ
ابْنَ مَالِكٍ اَخَا اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَارَزَ مَرْزُبَانَ
الضَّرَادَةِ فَطَعَنَهٗ طَعْنَةً فَكَسَرَ الْقَرَبُوْسَ وَ
خَلَصَتْ اِلَيْهِ فَقَتَلَهٗ فَقَوَّمَ سَلَبَهٗ ثَلَاثِيْنَ
اَلْفًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الصُّبْحَ غَدَا عَلَيْنَا عُمَرُ
فَقَالَ لِاَبِیْ طَلْحَةَ اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْاَسْلَابَ
وَاِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا وَلَا اَرَانَا
اِلَّا خَامِسِيْهِ فَقَوَّمْنَاهُ ثَلَاثِيْنَ اَلْفًا
فَدَفَعْنَا اِلٰى عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سِتَّةَ
اٰلَافٍ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ
اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْاَسْلَابَ ثُمَّ خَمَّسَ سَلَبَ
الْبَرَاءِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُخَمِّسُوْنَ
وَلَهُمْ اَنْ يُّخَمِّسُوْا وَاَنَّ الْاَسْلَابَ لَا يَجِبُ
لِلْقَاتِلِيْنَ دُوْنَ اَهْلِ الْعَسْكَرِ وَقَدْ حَضَرَ
عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا كَانَ مِنْ قَوْلِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَلَمْ
يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى كُلِّ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا
فِیْ تِلْكَ الْحَرْبِ خَاصَّةً ۔

۹۳۴ ۔ وَقَدْ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَضَرَ ذٰلِكَ
اَيْضًا بِحُنَيْنٍ وَقَضٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَسْلَابِ الْقَتْلٰى
الَّذِيْنَ قَتَلَهُمْ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ
مُوْجِبًا بِخِلَافِ مَا اَرَادَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ فِیْ سَلَبِ الْمَرْزُبَانِ ۔

۹۳۵ ۔ وَقَدْ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَاضِرًا ذٰلِكَ اَيْضًا مِنْ رَّسُوْلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے بھائی براء بن مالک کی ضرارہ کے حاکم سے لڑائی ہوئی تو انہوں نے اسے نیزہ مارا جو اس کی زین کا پچھلا حصہ توڑ کر اس شخص تک پہنچ گیا جس سے وہ ہلاک ہوگیا اس کے سامان کی قیمت تیس ہزار لگائی جب ہم نے صبح کی نماز پڑھی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہم سامان کا خمس نہیں لیتے اور حضرت براء نے جو سامان حاصل کیا وہ بہت زیادہ مال ہے اور ہم اس کا صرف ایک خمس لیں گے راوی فرماتے ہیں ہم نے اس مال کی قیمت لگائی تو وہ تیس ہزار کا تھا چنانچہ ہم نے چھ ہزار، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیئے، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مقتول کے ساز و سامان کا خمس نہیں لیتے پھر حضرت براء رضی اللہ عنہ کے سامان کا خمس لے لیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خمس لیتے نہیں تھے لیکن لے سکتے تھے نیز یہ کہ وہ سامان لشکر کو چھوڑ کر صرف قاتلوں کو دینا واجب نہیں اور (یہ بات بھی ہے کہ) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کے وقت موجود تھے جب آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی کو قتل کیا تو اس کا سامان اس قاتل کے لیے ہوگا تو ان کے نزدیک یہ ارشاد گرامی صرف اسی لڑائی کے ساتھ خاص نہ تھا۔

اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی حنین کی جنگ میں موجود تھے اور انہوں نے جن لوگوں کو قتل کیا تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامان کا ان کے حق میں فیصلہ فرمایا اور آپ کے نزدیک یہ ضروری نہ تھا بخلاف اس کے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مرزبان کے مال میں فیصلہ فرمایا۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ غزوہ حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ وَمِنْ عُمَرَ
فِي يَوْمِ الْبَرَاءِ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ عَلِيٍّ مَا رَأَى عُمَرُ
عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
لَمْ يَجْعَلُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ
وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ
سَلَبُهٗ عَلَى النَّسْخِ لِلْحُكْمِ الْمُتَقَدِّمِ لِذٰلِكَ۔

۹۳۶ ـ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ
قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ
أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَأَلَ مَكْحُوْلًا أَيُخَمَّسُ
السَّلَبُ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْبَرَاءَ
ابْنَ مَالِكٍ بَارَزَ رَجُلًا مِّنْ عُظَمَاءِ فَارِسَ فَقَتَلَهٗ
فَأَخَذَ الْبَرَاءُ سَلَبَهٗ فَكَتَبَ فِيْهِ إِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ
عُمَرُ إِلَى الْأَمِيْرِ أَنِ اقْبِضْ إِلَيْكَ خُمُسَهٗ وَادْفَعْ
إِلَيْهِ مَا بَقِيَ فَقَبَضَ الْأَمِيْرُ خُمُسَهٗ۔

فَهٰذَا مَكْحُوْلٌ قَدْ ذَهَبَ أَيْضًا فِي
الْأَسْلَابِ إِلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

۹۳۷ ـ وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا
يَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ الْفَرَسُ مِنَ النَّفَلِ ثُمَّ عَادَ لِمَسْأَلَتِهٖ فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ ذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ الْأَنْفَالُ
الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ مَا هِيَ قَالَ الْقَاسِمُ
فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهٗ حَتّٰى كَادَ يُحْرِجُهٗ۔

۹۳۸ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ
عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ والے واقعہ کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے اور ان کے نزدیک بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ خیال اس (حضور علیہ السلام کے قول) کے خلاف تھا۔ تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ حنین والے دن کے قول کو بدر والے حکم کے لیے ناسخ قرار نہیں دیا۔

حضرت یحییٰ بن حمزہ فرماتے ہیں مجھے [illegible] بن ثابت بن ثوبان نے بیان کیا ان کو ان کے [illegible] نے خبر دی انہوں نے حضرت مکحول سے پوچھا کیا مقتول کے سامان سے پانچواں حصہ آ جائیگا انہوں نے فرمایا مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایران کے ایک بڑے آدمی سے لڑائی ہوئی تو انہوں نے اسے قتل کر کے اس کا سامان لے لیا پھر اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے امیر [illegible] پانچواں حصہ لے لیں اور باقی انکو دے دیں چنانچہ امیر نے پانچواں حصہ [illegible]

تو یہ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ [illegible] اسباب کے سلسلے میں وہی مذہب [illegible]

حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں [illegible] سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] بارے میں پوچھ رہا تھا حضرت ابن عباس نے [illegible] غنیمت سے ہے اس نے اپنا سوال دہرایا تو حضرت [illegible] نے وہی بات فرمائی پھر اس شخص نے پوچھا کہ اللہ [illegible] قرآن پاک میں جس انفال کا ذکر کیا وہ کیا ہے حضرت [illegible] فرماتے ہیں وہ مسلسل سوال کرتا رہا حتیٰ کہ قریب تھا [illegible] نکال دیتے۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما فرماتے [illegible] نے ایک آدمی کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا تو [illegible]

الْاَنْفَالِ فَقَالَ السَّلَبُ وَالْفَرَسُ مِنَ الْاَنْفَالِ۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ وَرَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا بِشْرُ ابْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيَ الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَهٗ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَسَاَلَهٗ عَنِ السَّلَبِ فَقَالَ السَّلَبُ مِنَ النَّفَلِ وَفِي النَّفَلِ الْخُمُسُ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَدْ جَعَلَ فِي السَّلَبِ الْخُمُسَ وَجَعَلَهٗ مِنَ الْاَنْفَالِ وَقَدْ كَانَ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ تَسْلِيْمِهٖ اِلَى الزُّبَيْرِ سَلَبَ الْقَتِيْلِ الَّذِيْ كَانَ قَتَلَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا تَقَدَّمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْسُوْخًا وَاَنَّ مَا قَضٰى بِهٖ مِنْ سَلَبِ الْقَتِيْلِ الَّذِيْ قَتَلَهُ الزُّبَيْرُ اِنَّمَا كَانَ لِقَوْلٍ كَانَ قَدْ تَقَدَّمَ مِنْهُ اَوْ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ۔

وَاَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْاِمَامَ لَوْ بَعَثَ سَرِيَّةً وَهُوَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَتَخَلَّفَ هُوَ وَسَائِرُ الْعَسْكَرِ عَنِ الْمُضِيِّ مَعَهَا فَغَنِمَتْ تِلْكَ السَّرِيَّةُ غَنِيْمَةً كَانَتْ تِلْكَ الْغَنِيْمَةُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ اَهْلِ الْعَسْكَرِ وَاِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا اَتَوَلَّوْا مَعَهُمْ قِتَالًا وَلَا تَكُوْنُ هٰذِهِ السَّرِيَّةُ اَوْلٰى بِمَا غَنِمَتْ مِنْ سَائِرِ اَهْلِ الْعَسْكَرِ وَاِنْ كَانَتْ قَاتَلَتْ حَتّٰى

نے فرمایا مقتول کا سامان اور گھوڑا مال غنیمت ہے۔

حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عراق کی جانب سے ایک آدمی آیا اس نے مقتول کے سامان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ سامان مال غنیمت میں سے ہے اور غنیمت میں خمس (پانچواں حصہ) ہے۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی مقتول کے سامان میں پانچویں حصے کے قائل ہیں اور وہ اسے مال غنیمت سے قرار دیتے ہیں حالانکہ انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسے ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا، معلوم تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے مقتول کا سامان انہیں عطا فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوہ بدر کا عمل جس کا ذکر ہو چکا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک منسوخ نہیں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے مقتول کا سامان انہیں دیا تو اس کی وجہ آپ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو پہلے گزر چکا یا کسی اور وجہ سے عطا فرمایا۔

روایات کی تصحیح معانی کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ تھا۔

اور غور و فکر (قیاس) کے اعتبار سے اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اگر امام کوئی لشکر بھیجے اور وہ دار الحرب میں ہو امام اور باقی لشکر اس چھوٹے لشکر کے ساتھ نہ جائیں پھر وہ چھوٹا لشکر مال غنیمت لے کر آئے تو یہ غنیمت ان کے اور باقی تمام لشکر کے درمیان تقسیم ہوگی اگرچہ وہ ان کے ساتھ لڑائی میں شریک نہ تھے اور یہ چھوٹا لشکر دوسروں کی نسبت مال غنیمت کا زیادہ حقدار نہ ہوگا اگرچہ جنگ انہوں نے لڑی اور اسی کی وجہ سے غنیمت حاصل ہوئی اور اگر امام اس لشکر کو بھیجتے ہوئے غنیمت میں سے پانچواں حصہ ان کے لیے مقرر کر

كَانَ عَنْ قِتَالِهَا مَا غَنِمَتْ وَلَوْ كَانَ الْإِمَامُ نَفَلَ تِلْكَ السَّرِيَّةَ لَمَّا بَعَثَهَا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمَتْ كَانَ ذٰلِكَ لَهَا عَلٰى مَا نَفَلَهَا إِيَّاهُ الْإِمَامُ وَكَانَ مَا بَقِيَ مِمَّا غَنِمَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ فَكَانَتِ السَّرِيَّةُ الْمَبْعُوثَةُ لَا تَسْتَحِقُّ مِمَّا غَنِمَتْ دُونَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ إِلَّا مَا خَصَّهَا بِهِ الْإِمَامُ دُونَهُمْ.

دے تو ان کو وہ ملے گا جو امام نے ان کے لیے مقرر کیا اور باقی مال ان کے اور باقی لشکر کے درمیان تقسیم ہوگا لہٰذا یہ لشکر باقی لشکر سے الگ صرف اتنے مال کا مستحق ہوگا جو امام نے ان کے لیے مخصوص کیا ہے۔

فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعَسْكَرِ فِي دَارِ الْحَرْبِ لَا يَسْتَحِقُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ شَيْئًا مِمَّا تَوَلّٰى أَخْذَهُ مِنْ أَسْلَابِ الْقَتْلٰى وَغَيْرِهَا إِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ سَائِرُ أَهْلِ الْعَسْكَرِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ نَفَلَهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَيَكُونُ ذٰلِكَ لَهُ بِتَنْفِيلِ الْإِمَامِ لَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے

ہیں جتنا لشکر ہے ان میں سے کوئی بھی اس سامان۔ حق کا جو اس نے مقتولین کے سامان وغیرہ سے حاصل کیا بلکہ وہ باقی لشکر کی طرح استحقاق رکھتا ہے البتہ یہ کہ امام اس کے پہلے میں سے کچھ مقرر فرما دے لہٰذا یہ امام کے عطا کرنے سے ملے گا کسی اور وجہ سے نہیں، اس باب میں قیاس یہی ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب بھی یہی ہے۔

---

۹۴۰ - وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفٍ قَالَ الْوَلِيدُ وَحَدَّثَنِي ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ عَوْفٍ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ مَدَدِيًّا رَافَقَهُمْ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَأَنَّ رُومِيًّا كَانَ يَشُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَيُغْرِي بِهِمْ فَتَلَطَّفَ لَهُ ذٰلِكَ الْمَدَدِيُّ فَقَعَدَ لَهُ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا مَرَّ بِهِ عَرْقَبَ فَرَسَهُ وَخَرَّ الرُّومِيُّ لِقَفَاهُ فَعَلَاهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَأَقْبَلَ بِفَرَسِهِ وَسَيْفِهِ وَسَرْجِهِ وَلِجَامِهِ وَمِنْطَقَتِهِ وَسِلَاحِهِ كُلِّ ذٰلِكَ مُذَهَّبٌ بِالذَّهَبِ وَالْجَوْهَرِ إِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَخَذَ مِنْهُ

حضرت خالد بن معدان حضرت جبیر سے وہ حضرت عوف بن مالک سے روایت کرتے ہیں [illegible] کے موقع پر ایک رومی [illegible] حملہ کرتا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اسے قتل کر دیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

خَالِدٌ طَائِفَةً وَنَفَّلَهُ بَقِيَّتَهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ مَا هٰذَا اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الْقَاتِلَ السَّلَبَ كُلَّهُ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّىْ اِسْتَكْثَرْتُهُ فَقُلْتُ اِنِّىْ وَاللّٰهِ لَاُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَوْفٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهُ خَبَرَهُ فَدَعَاهُ وَاَمَرَهُ اَنْ يَّدْفَعَ اِلَى الْمَدَدِىِّ بَقِيَّةَ سَلَبِهٖ فَوَلّٰى خَالِدٌ لِيَدْفَعَ سَلَبَهُ فَقُلْتُ كَيْفَ رَاَيْتَ يَا خَالِدُ اَوَلَمْ اَفِ لَكَ بِمَا وَعَدْتُّكَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهٖ فَاَقْبَلَ عَلَىَّ فَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا اُمَرَآئِىْ لَكُمْ صِفْوَةُ اَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ.

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ اَمَرَ خَالِدًا اَنْ يَّدْفَعَ بَقِيَّةَ السَّلَبِ اِلَى الْمَدَدِىِّ فَلَمَّا تَكَلَّمَ عَوْفٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهٖ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا اَنْ لَّا يَدْفَعَهُ اِلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ السَّلَبَ لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا لِلْمَدَدِىِّ بِقَتْلِهِ الَّذِىْ كَانَ ذٰلِكَ السَّلَبُ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ لَوْ كَانَ وَاجِبًا لَّهُ بِذٰلِكَ اِذًا لَّمَا مَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلَامٍ كَانَ مِنْ غَيْرِهٖ وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ خَالِدًا اَنْ يَّدْفَعَهُ اِلَيْهِ وَلَهُ دَفْعُهُ اِلَيْهِ وَاَمَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَنْعِهٖ مِنْهُ وَلَهُ مَنْعُهُ مِنْهُ كَقَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَبِىْ طَلْحَةَ فِىْ حَدِيْثِ الْبَرَآءِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِىْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْاَسْلَابَ وَاِنَّ سَلَبَ الْبَرَآءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا عَظِيْمًا

سامان دیا ہے انہوں نے کہا ہاں میں جانتا ہوں لیکن میرے خیال میں یہ بہت زیادہ مال ہے وہ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم میں تمہاری بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور عرض کروں گا حضرت عوف فرماتے ہیں جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ تک یہ بات پہنچا دی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بلا کر فرمایا لشکری کا باقی مال بھی اسے دے دو حضرت خالد وہ مال دینے کے لیے واپس لوٹے تو میں نے کہا اے خالد! تمہارا کیا خیال ہے کیا میں نے تم سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کیا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا اے خالد! اسے نہ دینا اور میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کیا تم میرے مقرر کردہ امیروں کو چھوڑ دو گے تمہارے لیے عمدہ چیزیں اور ان کے لیے خراب مال ہو۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا کہ باقی مال لشکری کو دے دیں پھر جب حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کچھ بات کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے مال نہ دیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سامان قتل کی وجہ سے لشکری کے لیے واجب نہیں ہوا تھا کیونکہ اگر وہ قتل کی وجہ سے واجب ہوتا تو کسی دوسرے شخص کی گفتگو کے باعث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہ روکتے لیکن آپ نے حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ مال دے دیں تو آپ کو دینے کا حق تھا اور پھر منع فرما دیا تو آپ کو روکنے کا حق بھی تھا جس طرح حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور ہم نے اسے اس باب میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہم پانچواں حصہ نہیں لیتے لیکن حضرت براء کو جو سامان ملا وہ بہت بڑا مال ہے اور ہم اس کا پانچواں حصہ لیں گے چنانچہ آپ نے خمس لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ مقتول کے مال سے خمس نہیں لیتے تھے لیکن انہیں خمس لینے کا اختیار ہے ان کا خمس نہ لینا اس

وَلَا أَرَانَا إِلَّا خَامِسَهُ قَالَ فَخَمَّسَهُ فَأَخْبَرَ عُمَرُ أَنَّهُمْ كَانُوا لَا يُخَمِّسُونَ الْأَسْلَابَ وَلَهُمْ أَنْ يُخَمِّسُوهَا وَإِنَّ تَرْكَهُمْ تَخْمِيسَهَا إِنَّمَا كَانَ بِتَرْكِهِمْ ذٰلِكَ لَا لِأَنَّ الْأَسْلَابَ قَدْ وَجَبَتْ لِلْقَاتِلِينَ كَمَا تَجِبُ لَهُمْ سِهَامُهُمْ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَكَذٰلِكَ مَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ أَمْرِهِ خَالِدًا بِمَا أَمَرَهُ بِهِ وَمِنْ نَهْيِهِ إِيَّاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَمَّا نَهَاهُ عَنْهُ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِمَا لَهُ أَنْ يَأْمُرَ بِهِ وَنَهَاهُ عَمَّا لَهُ أَنْ يَنْهَاهُ عَنْهُ وَفِيمَا ذَكَرْنَا دَلِيلٌ صَحِيحٌ أَنَّ السَّلَبَ لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِينَ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ

اختیار کی وجہ سے تھا اس لیے نہیں کہ وہ قتل کرنے والوں کے لیے واجب ہو گیا جیسا کہ ان کے لیے غنیمت سے حصہ واجب ہو جاتا ہے اسی طرح حضرت عوف کی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا کہ حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا پھر منع فرما دیا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اس کا حکم دینے اور منع کرنے باتوں کا اختیار رکھتے تھے جو کچھ ہم ذکر کیا اس میں اس بات کی صحیح دلیل پائی جاتی ہے اس وجہ سے قاتلین کے لیے سامان واجب نہیں ہوتا۔

---

۹۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ كَذَا أَوْ كَذَا فَلَهُ كَذَا أَوْ كَذَا فَذَهَبَ شُبَّانُ الرِّجَالِ وَجَلَسَتِ الشُّيُوخُ تَحْتَ الرَّايَاتِ فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنِيمَةُ جَاءَتِ الشُّبَّانُ يَطْلُبُونَ نَفَلَهُمْ فَقَالَ الشُّيُوخُ لَا تَسْتَأْثِرُوا عَلَيْنَا فَإِنَّا كُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ وَلَوِ انْهَزَمْتُمْ كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ يَقُولُ أَطِيعُونِي فِي هٰذَا الْأَمْرِ كَمَا رَأَيْتُمْ عَاقِبَةَ أَمْرِي حَيْثُ خَرَجْتُمْ وَأَنْتُمْ كَارِهُونَ فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوَاءِ بِمَا قَسَمَ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب غزوۂ بدر کا دن تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس طرح کیا اس کے لیے ایسا ایسا ہے پس نوجوان حضرات چلے گئے اور عمر رسیدہ حضرات جھنڈوں کے نیچے بیٹھے رہے جب مال غنیمت آیا تو نوجوان اپنا انعام طلب کرنے لگے بزرگوں نے کہا کہ تمہیں ہم پر ترجیح نہیں ہے ہم جھنڈوں کے نیچے تھے اگر تمہیں شکست ہوتی تو ہم تمہارے لیے پناہ کا کام دیتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں (آخر تک) آپ نے اسے پڑھا حتیٰ کہ آپ یہاں تک پہنچے "جیسا کہ آپ کا رب آپ کو آپ کے خانۂ اقدس سے حق کے ساتھ باہر لایا ایک گروہ ناپسند کرتا تھا" آپ نے فرمایا اس معاملے میں میری اطاعت کرو جیسا کہ تم میرے کام کا نتیجہ دیکھ چکے ہو جب تم نکلے تو بددل تھے، پھر آپ نے مال غنیمت برابر برابر تقسیم فرمایا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الشُّبَّانَ مَا كَانَ جَعَلَهٗ لَهُمْ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْاَسْلَابَ لَا تَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لِمَا مَنَعَهُمْ مِنْهَا وَلَا اَعْطَاهُمْ اَسْلَابَ مَنِ اسْتَاثَرُوْا بِقَتْلِهٖ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ تَخَلَّفَ عَنْهُمْ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا وَجْهُ مَنْعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ مَا كَانَ جَعَلَهٗ لَهُمْ۔

قِيْلَ لَهٗ لِاَنَّ مَا كَانَ جَعَلَهٗ لَهُمْ فَاِنَّمَا كَانَ لِاَنْ يَّفْعَلُوْا مَا هُوَ صَلَاحٌ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَيْسَ مِنْ صَلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ تَرْكُهُمُ الرَّايَاتِ وَالْخُرُوْجُ عَنْهَا وَاِضَاعَةُ الْحَافِظِيْنَ لَهَا فَلَمَّا خَرَجُوْا عَنْ ذٰلِكَ كَانُوْا قَدْ خَرَجُوْا عَنِ الْمَعْنَى الَّذِيْ بِهٖ يَسْتَحِقُّوْنَ مَا جَعَلَ لَهُمْ فَمَنَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ۲۲۹ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى

۹۴۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا اِلَيْهِ اَثَرَ الرَّحٰى فِيْ يَدِهَا وَقَدْ بَلَغَهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ سَبْيٌ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَلَمْ تَلْقَهٗ وَلَقِيَتْهَا عَائِشَةُ فَاَخْبَرَتْهَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ

تو اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو اس حصے سے روک دیا جو ان کے لیے مقرر فرمایا تھا پس اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ مقتولین کا سامان، قاتلوں کے لیے واجب نہیں ہوتا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ ان کو اس سے منع نہ فرماتے اور جنہوں نے قتل کیا تھا سامان کے ساتھ ان کو ترجیح دیتے دوسروں کو جو پیچھے رہ گئے تھے وہ مال نہ دیتے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال ان کے لیے مقرر کیا تھا تو نہ دینے کی کیا وجہ ہے؟

تو اسے جواباً کہا جائے گا کہ آپ نے ان کے لیے وہ مال اس وجہ سے مقرر فرمایا کہ وہ ایسا عمل کریں جس میں مسلمانوں کی بھلائی ہے اور جھنڈوں کو چھوڑ دینا ان سے نکل جانا اور ان کی حفاظت کرنے والوں کو ضائع کر دینا مسلمانوں کی بھلائی نہیں ہے جب وہ اس عمل سے نکل گئے تو ان کے استحقاق کا سبب باقی نہ رہا لہٰذا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہ مال روک دیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

باب۔ قرابت داروں کا حصہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھ پر چکی کے نشان کی شکایت کرنے لگیں انہیں خبر ملی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ہیں اس لیے وہ خادم کا سوال کرنے حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ ہوئی البتہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اور ان کو بات بتائی، جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو اس بات کی خبر دی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر

قَالَ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَھَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ مَکَانَکُمَا فَقَعَدَ بَیْنَنَا حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَیْہِ عَلٰی صَدْرِیْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّکُمَا عَلٰی خَیْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا تُکَبِّرَانِ اللّٰہَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ وَتُسَبِّحَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ تَحْمَدَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا فَاِنَّہٗ خَیْرٌ لَّکُمَا

٩٤٣- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَالَ لِفَاطِمَۃَ ذَاتَ یَوْمٍ قَدْ جَاءَ اللّٰہُ اَبَاکِ بِسَعَۃٍ وَّرَقِیْقٍ فَاْتِیْہِ فَاطْلُبِیْ مِنْہُ خَادِمًا فَاَتَتْہُ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَاُعْطِیْکُمَا وَاَدَعُ اَھْلَ الصُّفَّۃِ یَطْوُوْنَ بُطُوْنَھُمْ وَلَا اَجِدُ مَا اُنْفِقُ عَلَیْھِمْ وَلٰکِنْ اَبِیْعُھَا وَاُنْفِقُ عَلَیْھِمْ اَلَا اَدُلُّکُمَا عَلٰی خَیْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا عَلَّمَنِیْہِ جِبْرِیْلُ کَبِّرَا فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَّسَبِّحَا عَشْرًا وَّاحْمَدَا عَشْرًا وَّاِذَا اَوَیْتُمَا اِلٰی فِرَاشِکُمَا ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ مَا فِیْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ۔

٩٤٤- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ ثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِی الْفَضْلُ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَکَمِ اَنَّ اُمَّہٗ حَدَّثَتْہُ اَنَّھَا ذَھَبَتْ ھِیَ وَاُمُّھَا حَتّٰی دَخَلَتْ عَلٰی فَاطِمَۃَ فَخَرَجْنَ جَمِیْعًا فَاَتَیْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَقْبَلَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ وَمَعَہٗ رَقِیْقٌ فَسَاَلْتَہٗ اَنْ یُّخْدِمَھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ

چلے گئے تھے ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرے رہو چنانچہ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے حتی کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے سوال کیا ہے جب تم اپنے بستروں پر جاؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار ہی الحمد للہ پڑھو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں (نے ایک) دن حضرت خاتون جنت سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد ماجد کو بہت سا مال اور غلام عطا فرمائے ہیں پس ان کے پاس جا کر ایک خادم کا مطالبہ کرو حضرت خاتون جنت حاضر ہوئیں اور آپ کی خدمت میں یہ بات عرض کی آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دوں گا (بھوک کی وجہ سے) ان کے پیٹ خالی ہیں اور میرے پاس ان پر خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں لیکن میں ان غلاموں کو بیچ کر ان پر خرچ کروں گا کیا میں تمہیں تمہاری اس مطلوبہ چیز سے بہتر نہ بتاؤں حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے سکھایا ہے ہر نماز کے بعد دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ پڑھا کرو اور جب تم اپنے بستروں پر جاؤ تو بھی پڑھو پھر حضرت سلیمان کی روایت (گزشتہ روایت) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت فضل بن حسن بن عمرو بن حکم سے مروی ہے ان کی ماں نے ان سے بیان کیا کہ وہ اور ان کی والدہ حضرت خاتون جنت کے پاس حاضر ہوئیں پھر وہ اکٹھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے تھے اور آپ کے ساتھ کچھ غلام تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے ایک غلام کا سوال کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكُنَّ يَتَامٰى اَهْلِ بَدْرٍ -

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ ذَوِىْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا سَهْمَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ مَعْلُوْمٌ وَلَا حَظَّ لَهُمْ مِنْهُ خِلَافُ حَظِّ غَيْرِهِمْ قَالُوْا وَاِنَّمَا جَعَلَ اللهُ لَهُمْ مَّا جَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَبِقَوْلِهٖ مَآ اَفَآءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ بِحَالِ فَقْرِهِمْ وَحَاجَتِهِمْ فَاَدْخَلَهُمْ مَعَ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ فَكَمَا يَخْرُجُ الْفَقِيْرُ وَالْيَتِيْمُ وَالْمِسْكِيْنُ مِنْ ذٰلِكَ لِخُرُوْجِهِمْ مِّنَ الْمَعْنَى الَّذِىْ بِهٖ اِسْتَحَقُّوْا مَا اسْتَحَقُّوْا مِنْ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ ذَوُوْا قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَضْمُوْمُوْنَ مَعَهُمْ اِنَّمَا كَانُوْا ضُمُّوْا مَعَهُمْ لِفَقْرِهِمْ فَاِذَا اسْتَغْنَوْا خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَقَالُوْا لَوْ كَانَ لِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ ذٰلِكَ حَظٌّ لَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اِذْ كَانَتْ اَقْرَبَهُمْ اِلَيْهِ نَسَبًا وَاَمَسَّهُمْ بِهٖ رَحِمًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا حَظًّا فِى السَّبْىِ الَّذِىْ ذَكَرْنَا وَلَمْ يُخْدِمْهَا مِنْهُ خَادِمًا وَّلٰكِنَّهٗ وَكَلَهَا اِلٰى ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ لِاَنَّ مَا تَاْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا حُكْمُهَا فِيْهِ حُكْمُ الْمَسَاكِيْنِ فِيْمَا تَاْخُذُ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَاٰى اَنَّ تَرْكَهَا

فرمایا اہل بدر کے یتیم بچے تم سے سبقت لے گئے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لیے خمس (پانچویں حصہ) میں سے کوئی معلوم مقدار نہیں اور دوسروں کے حصے سے الگ کوئی حصہ نہیں وہ حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے وہی حصہ مقرر فرمایا جسے اس نے اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا (ترجمہ) "اور جان لو کہ جو کچھ تم مال غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے"، اور اس ارشاد گرامی میں بیان کیا (ترجمہ) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بستیوں والوں کے مال سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا وہ اللہ تعالیٰ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں کے لیے ہے" اور یہ اس صورت میں ہے جب وہ محتاج ہوں اور ان کو حاجت ہو تو ان (قرابت داروں) کو فقراء اور مساکین کے ساتھ شامل فرمایا پس جس طرح فقیر، یتیم اور مسکین اس حکم سے خارج ہو جاتے ہیں جب ان میں استحقاق کا سبب نہ پایا جائے اور وہ اس کے مستحق نہیں ہوں گے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار جن کو ان حضرات کے ساتھ ملایا گیا انہیں ان کی محتاجی کی وجہ سے ملایا گیا اور اگر وہ مالدار ہوں تو اس حکم سے خارج ہو جائیں گے۔ یہ حضرات مزید فرماتے ہیں اگر محض قرابت نبوی کی وجہ سے ان کا حصہ ہوتا تو حضرت خاتون جنت بھی ان میں سے ہوتیں کیونکہ وہ نسب کے اعتبار سے آپ کے زیادہ قریب اور رحم کے لیے زیادہ مستحق تھیں لیکن آپ نے ان کے لیے ان قیدیوں میں حصہ نہیں رکھا جن کا ہم نے ذکر کیا اور انہیں کوئی خادم عطا نہیں فرمایا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے حوالے کر دیا کیونکہ آپ اس میں سے جو کچھ حاصل کرتیں تو آپ صدقہ لینے کی وجہ سے مساکین میں ہوتیں تو آپ نے دیکھا کہ ان کا اس مطالبہ سے دست بردار ہونا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر، تسبیح اور تہلیل کی طرف متوجہ ہونا اس

ذٰلِكَ وَالْإِقْبَالَ عَلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَسْبِيحَهُ وَتَهْلِيلَهُ خَيْرٌ لَهُمَا مِنْ ذٰلِكَ وَأَفْضَلُ۔

۴۵ ۹۔ وَقَدْ قَسَمَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعَ الْخُمُسِ فَلَمْ يَرَيَا لِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ حَقًّا خِلَافَ حَقِّ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا هُوَ الْحُكْمُ عِنْدَهُمَا وَثَبَتَ إِذْ لَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخَالِفْهُمَا فِيْهِ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ رَأْيُهُمْ فِيْهِ أَيْضًا وَإِذَا ثَبَتَ الْإِجْمَاعُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمِنْ جَمِيْعِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِهٖ وَوَجَبَ الْعَمَلُ بِهٖ وَتَرْكُ خِلَافِهٖ۔

ثُمَّ هٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا صَارَ الْأَمْرُ إِلَيْهِ حَمَلَ النَّاسَ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۴۶ ۹۔ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ رَأَيْتَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ حَيْثُ وَلِيَ الْعِرَاقَ وَمَا وَلِيَ مِنْ أُمُوْرِ النَّاسِ كَيْفَ صَنَعَ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَالَ سَلَكَ بِهٖ وَاللّٰهِ سَبِيْلَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ قُلْتُ وَكَيْفَ وَأَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ أَهْلُهُ يَصْدُرُوْنَ إِلَّا عَنْ رَأْيِهٖ قُلْتُ فَمَا مَنَعَهُ قَالَ كَرِهَ وَاللّٰهِ أَنْ يُدَّعٰى عَلَيْهِ خِلَافُ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

فَهٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

سے بہتر اور افضل ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے تمام خمس تقسیم کر دیا اور قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ان کے لیے عام مسلمانوں کے حق سے الگ کوئی حق خیال نہ کیا اس سے ثابت ہوا کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک بھی یہی حکم ہے اور جب کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی ان کی مخالفت کی تو ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کی رائے بھی یہی تھی پس جب حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اجماع ہو گیا تو یہ قول ثابت ہو گیا اس پر عمل کرنا اور اس کے خلاف کو چھوڑنا واجب ہو گیا۔

پھر جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو [illegible] حاصل ہوئی تو انہوں نے بھی لوگوں کو اسی بات کی ترغیب دی۔

ان حضرات نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت [illegible] اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو جعفر سے سوال کرتے [illegible] کہا کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عراق کے حکمران بنے [illegible] کے معاملات آپ کے سپرد ہوئے تو آپ نے قرابت داروں [illegible] حصے سے متعلق کیا عمل کیا انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم [illegible] صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے راستے [illegible] چلے وہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا یہ کیسے ہوا حالانکہ [illegible] بات کرتے ہو، انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم ان کے ساتھی [illegible] کی بات مانتے ہیں میں نے پوچھا تو کس چیز نے انہیں روکا [illegible] فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ [illegible] خلاف حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی [illegible]

تو یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے [illegible]

عَنْهُ قَدْ اَجْرَاهُ عَلٰى مَا كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَجْرَيَاهُ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ رَاٰى ذٰلِكَ عَدْلًا وَّلَوْ كَانَ رَاٰيُهٗ خِلَافَ ذٰلِكَ مَعَ عِلْمِهٖ وَدِيْنِهٖ وَفَضْلِهٖ اِذًا لَرَدَّهٗ اِلٰى مَا رَاٰى۔

۹۲۷- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ قَالَ اَمَّا قَوْلُهٗ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ فَهُوَ مِفْتَاحُ كَلَامٍ لِلّٰهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ۔

وَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَوْمٌ مِّنْهُمْ سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ وَقَالَ قَوْمٌ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ ثُمَّ اَجْمَعُوْا رَاْيَهُمْ اَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالُوْا اَفَلَا تَرٰى اَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ اَجْمَعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَجَعَ اِلَى الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ الَّذِيْ تَكُوْنُ عُدَّةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ قِتَالِ عَدُوِّهِمْ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لِذَوِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَا مَنَعُوْا مِنْهُ وَلَمَا صَرَفُوْا اِلٰى غَيْرِهِمْ وَلَا يَخْفٰى ذٰلِكَ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَّعَ عِلْمِهٖ وَاَهْلِهٖ وَتَقَدُّمِهٖ فِيْهِمْ۔

اسی طرح جاری رکھا جس طرح حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جاری تھا کیونکہ وہ اسے انصاف کے مطابق سمجھتے تھے اور اگر وہ اس کے خلاف رائے رکھتے تو اپنے علم و فضل اور دین کے پیش نظر اپنی رائے کی طرف لوٹا دیتے۔

ان حضرات نے اس طرح بھی استدلال کیا ہے حضرت قیس بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن محمد بن علی (رضی اللہ عنہم) سے اللہ تعالیٰ کے قول (ترجمہ) "اور جان لو کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ ہے" تو یہ صرف تمہید ہے یعنی دنیا اور آخرت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے (پانچواں حصہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رشتہ داروں، یتیموں اور مساکین کے لیے ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام میں اختلاف ہوا ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ رشتہ داروں کا حق خلیفہ کی قرابت کی وجہ سے ہے بعض نے کہا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا حصہ خلیفۂ وقت کے لیے ہوگا پھر ان کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور جہاد کی تیاری پر صرف کریں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت میں یہی طریقہ رہا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ صحابہ کرام کا متفق علیہ فیصلہ ہے اور یہ حصہ ان گھوڑوں اور اسلحہ کی طرف لوٹتا ہے جسے دشمن کے مقابلے میں مسلمانوں نے تیار کیا اور اگر وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کی وجہ سے ہوتا تو وہ اسے نہ روکتے اور کسی دوسرے مصرف پر خرچ نہ کرتے اور یہ بات حضرت حسن بن محمد جیسے اہل علم اور ان میں سے مقدم شخص پر مخفی نہ رہتی۔

وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ جَوَابِهٖ لِنَجْدَةَ لَمَّا كَتَبَ اِلَيْهِ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى۔

۹۴۸ - وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ هُرْمُزَ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَجْدَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ لَنَا وَقَدْ كَانَ دَعَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِيُنْكِحَ مِنْهُ اَيِّمَنَا وَيَقْضِيَ عَنْهُ مَنْ غَارِمِنَا فَاَبَيْنَا اِلَّا اَنْ يُّسَلِّمَهٗ لَنَا كُلَّهٗ وَرَاَيْنَا اَنَّهٗ لَنَا۔

۹۴۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ ابْنُ عَامِرٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ وَفَرَضَ لَهُمْ فَكَتَبَ اِلَيْهِ وَاَنَا شَاهِدٌ كُنَّا نَرٰى اَنَّهُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُخْبِرُ اَنَّ قَوْمَهُمْ اَبَوْا عَلَيْهِمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهُمْ وَلَمْ يَظْلِمْ مَنْ اَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا اُرِيْدَ فِيْ ذٰلِكَ بِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْفَقْرِ وَالْحَاجَةِ فَهٰذِهٖ حُجَجُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ ذَوِي الْقُرْبٰى لَا سَهْمَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَاَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نجدہ کو جواب دیتے ہوئے یہی بات فرمائی تھی جب اس نے آپ سے قرابت داروں کے حصہ سے متعلق مسئلہ پوچھنے کے لیے آپ کو لکھا تھا۔

یہ حضرات اس سلسلے میں ذکر کرتے ہیں حضرت ابن شہاب سے مروی ہے یزید بن ہرمز نے ان سے بیان کیا کہ یمامہ کے حکمران نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر قرابت داروں کے حصے کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو لکھا کہ یہ ہمارے لیے ہے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تھا کہ اس سے وہ ہمارے خاندان کی بیوہ عورتوں کا نکاح کر دیں اور ہمارے قرض داروں کے قرض اتار دیں تو ہم نے انکار کیا مگر یہ کہ وہ تمام مال ہمیں دیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارا حق ہے۔

حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے نجدہ بن عامر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر قرابت داروں کے اس حصے کے بارے میں پوچھا جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا اور ان کے لیے مقرر کیا تو انہوں نے ان کو لکھا اور میں بھی موجود تھا کہ ہمارا خیال تھا اس سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مراد ہے لیکن ہماری قوم نے (ہمیں دینے سے) انکار کر دیا۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ان کی قوم نے اس بات سے انکار کر دیا کہ یہ حصہ ان کا ہو لیکن انہوں نے انکار کرنے والوں پر کوئی زیادتی نہیں کی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے جو کچھ مراد ہے وہ وہی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا یعنی فقر اور محتاجی کی صورت میں ان کا ہے۔ یہ ان لوگوں کے دلائل ہیں جن کا موقف ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لیے خمس میں کوئی حصہ نہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ بَعْدَهُ۔

وَقَدْ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ كَانَ لَهُمْ سَهْمٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّضَعَهُ فِيْمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ۔

۹۵۰- وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ الْبَغْدَادِيَّانِ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى اَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ يُعْطِ بَنِيْ اُمَيَّةَ شَيْئًا وَبَنِيْ نَوْفَلٍ فَاَتَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ هَاشِمٍ فَضَّلَهُمُ اللّٰهُ بِكَ فَمَا بَالُنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ فِي النَّسَبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ فَقَالَ اِنَّ بَنِي الْمُطَّلِبِ لَمْ يُفَارِقُوْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا الْاِسْلَامِ۔

قَالُوْا فَلَمَّا اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ السَّهْمَ بَعْضَ الْقَرَابَةِ وَحَرَمَ مَنْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ كَقَرَابَتِهِمْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ بِمَا جَعَلَ لِذَوِي الْقُرْبٰى كُلَّ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ خَاصًّا مِّنْهُمْ وَجَعَلَ الرَّاْيَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُهُ فِيْمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَاِذَا مَاتَ فَانْقَطَعَ رَاْيُهُ انْقَطَعَ مَا جُعِلَ لَهُمْ مِّنْ ذٰلِكَ كَمَا قَدْ جُعِلَ

اور آپ کے بعد ان کے لیے یہ حصہ نہیں تھا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ان کے لیے حصہ تھا اور وہ خمس کا خمس تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ ان میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا لیکن بنو امیہ اور بنو نوفل کو نہ دیا (وہ فرماتے ہیں) میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ان بنو ہاشم کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سے فضیلت عطا فرمائی تو ہمارا اور بنو مطلب کا کیا حال ہے حالانکہ ہم اور وہ (بنو ہاشم) نسبی اعتبار سے ایک ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو مطلب دور جاہلیت اور دور اسلام (دونوں) میں مجھ سے جدا نہیں ہوئے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حصہ بعض قرابت داروں کو عطا فرمایا اور کچھ لوگوں کو جو اسی درجے کی قرابت رکھتے تھے، محروم رکھا تو اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرابت داروں کے لیے جو حصہ مقرر فرمایا اس سے تمام قرابت دار مراد نہیں بعض خاص لوگ مراد ہیں اور یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صوابدید پر ہے ان میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں اور جب آپ کا وصال ہو گیا اور آپ کی رائے باقی نہ رہی تو ان (قرابت داروں) کا جو حصہ مقرر کیا گیا تھا، ختم ہو گیا جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے مال

لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصطفي من المغنم لنفسه سهم الصفي فكان ذلك ما كان حيا يختار لنفسه من المغنم ما شاء فلما مات انقطع ذلك.

وممن ذهب الى هذا القول ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد رحمة الله عليهم.

وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا بل ذووا القربى الذي جعل الله لهم من ذلك ما جعل هم بنو هاشم وبنو المطلب فاعطاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اعطاهم من ذلك بجعل الله عز وجل ذلك لهم ولم يكن له حينئذ ان يعطي غيرهم من بني امية وبني نوفل لانهم لم يدخلوا في الاية وانما دخل فيها من قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم بنو هاشم وبنو المطلب خاصة فلما اختلفوا في هذا الاختلاف فذهب كل فريق الى ما ذكرنا واحتجوا لقوله بما وصفنا وجب ان نكشف كل قول منها وما ذكرنا من حجة قائله لنستخرج من هذه الاقاويل قولا صحيحا فنظرنا في ذلك فابتدأنا بقول الذي نفى ان يكون لهم في الاية شيء بحق القرابة وانه انما جعل لهم فيها ما جعل لحاجتهم وفقرهم كما جعل للمسكين واليتيم فيها ما جعل لحاجتهما وفقرهما فاذا ارتفع الفقر عنهم جميعا ارتفعت حقوقهم من ذلك فوجدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قسم سهم ذوي القربى حين قسمه فاعطى بني هاشم وبني المطلب وعمهم

غنیمت میں سے کچھ صاف حصہ رکھتے تھے اور یہ آپ کی ظاہری حیات تک تھا کہ آپ مال غنیمت میں سے جو چاہتے اختیار فرماتے جب آپ کا وصال ہوگیا تو یہ سلسلہ بھی ختم ہوگیا۔

یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جن قرابت داروں کے لیے اللہ تعالیٰ [illegible] فرمایا وہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں اور انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ عطا فرمایا وہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر کیا تھا اور اس وقت آپ ان کے علاوہ بنی امیہ اور بنو نوفل کو نہیں دے سکتے تھے کیونکہ وہ آپ [illegible] میں داخل نہیں تھے بنو ہاشم اور بنو مطلب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خصوصی قرابت کے [illegible] داخل ہوئے تو جب فقہاء کرام کے درمیان اختلاف ہے تو ہر فریق نے وہ موقف اختیار کیا [illegible] کیا ہے اور اپنے قول پر وہ دلائل پیش کیے جو [illegible] بیان کیے ہیں تو ہم پر واجب ہے کہ [illegible] اور اس کی دلیل کو واضح کریں تاکہ ان اقوال [illegible] صحیح قول نکال سکیں۔ چنانچہ ہم نے اس میں [illegible] اس جماعت کے قول سے ابتداء کی جو آیت [illegible] داروں کے حصے کی نفی کرتی ہے انہوں [illegible] محتاجی کے باعث ان کا حصہ قرار دیا جیسا کہ [illegible] کے لیے ان کی حاجت اور فقر کی وجہ سے [illegible] ان سب کا فقر ختم ہو جائے گا تو اس سے ان [illegible] بھی ختم ہو جائیں گے۔ تو ہم نے دیکھا کہ رسول [illegible] علیہ وسلم نے تقسیم کے وقت قرابت داروں کا حصہ [illegible] تمام بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا اور ان میں مالدار بھی [illegible] فقیر بھی، اس سے ثابت ہوا کہ اگر ان کا حصہ فقر کی وجہ

بِذٰلِكَ جَمِيعًا وَقَدْ كَانَ فِيهِمُ الْغَنِيُّ وَالْفَقِيرُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ مَا جَعَلَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ هُوَ لِعِلَّةِ الْفَقْرِ لَا لِعِلَّةِ الْقَرَابَةِ إِذًا لَمَا دَخَلَ أَغْنِيَاؤُهُمْ فِي فُقَرَائِهِمْ فِي مَا جَعَلَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ وَلَقُصِدَ إِلَى الْفُقَرَاءِ مِنْهُمْ دُونَ الْأَغْنِيَاءِ فَأَعْطَاهُمْ كَمَا فَعَلَ فِي الْيَتَامَى فَلَمَّا أَدْخَلَ أَغْنِيَاءَهُمْ فِي فُقَرَائِهِمْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى أَعْيَانِ الْقَرَابَةِ لِعِلَّةِ قَرَابَتِهِمْ لَا لِعِلَّةِ فَقْرِهِمْ۔

۹۵۱ - **وَأَمَّا** مَا ذَكَرُوا مِنْ حَدِيثِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَيْثُ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْدِمَهَا خَادِمًا مِنَ السَّبْيِ الَّذِي كَانَ قَدِمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ وَوَكَلَهَا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّسْبِيحِ فَهٰذَا لَيْسَ فِيهِ عِنْدَنَا دَلِيلٌ لَهُمْ عَلَى مَا ذَكَرُوا لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ لَهَا حِينَ سَأَلَتْهُ لَا حَقَّ لَكِ فِيهِ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَبَيَّنَ ذٰلِكَ لَهَا كَمَا بَيَّنَهُ لِلْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حِينَ سَأَلَا أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمَا عَلَى الصَّدَقَةِ لِيُصِيبَا مِنْهَا فَقَالَ لَهُمَا إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ۔

وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ لَمْ يُعْطِهَا الْخَادِمَ حِينَئِذٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَسَمَ فَلَمَّا قَسَمَ أَعْطَاهَا حَقَّهَا مِنْ ذٰلِكَ وَأَعْطَى غَيْرَهَا أَيْضًا حَقَّهُ فَيَكُونُ تَرْكُهُ إِعْطَاءَهَا إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يَقْسِمْ وَدَلَّهَا عَلَى تَسْبِيحِ اللّٰهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَهْلِيلِهِ الَّذِي يَرْجُو لَهَا بِهِ الْفَوْزَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى وَالزُّلْفَى عِنْدَهُ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ

ہوتا، قرابت داری کی وجہ سے نہ ہوتا تو اس حصے میں ان کے فقراء کے ساتھ مالدار شریک نہ ہوتے اور صرف فقراء کا ارادہ کیا جاتا مالدار لوگوں کا حصہ نہ ہوتا اور آپ محتاجوں ہی کو دیتے جیسا کہ یتیم کے سلسلے میں کیا تو جب آپ نے ان کے فقراء میں مالداروں کو بھی داخل فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے اس کے ساتھ قرابت داروں کا ارادہ صرف ان کی قرابت کے سبب کیا ان کی محتاجی کی وجہ سے نہیں۔

اور وہ جو انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ذکر کی کہ جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان قیدیوں میں سے ایک غلام کی درخواست کی جو آپ کے پاس آئے تھے تو آپ نے خادم عنایت نہ فرمایا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تسبیح کی طرف متوجہ کیا تو ہمارے نزدیک اس میں ان کے موقف کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ جب انہوں نے سوال کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اس میں تمہارا حق نہیں اگر یہ بات اسی طرح ہوتی تو آپ حضرت خاتون جنت سے بھی اسی طرح بیان فرماتے جیسے حضرت فضل بن عباس اور حضرت ربیعہ بن حارث کو فرمایا تھا جب انہوں نے صدقہ پر عامل مقرر ہونا چاہا تاکہ اس سے کچھ حاصل کریں تو آپ نے فرمایا یہ لوگوں کی میل ہے اور یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے لیے جائز نہیں۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ نے اس وقت اس لیے نہ دیا ہو کہ ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھی جب تقسیم ہوئی تو آپ نے ان کو ان کا حق دے دیا اور دوسروں کو بھی ان کا حق عنایت فرمایا تو اس وقت نہ دینے کی وجہ عدم تقسیم تھی اور آپ نے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح تحمید اور تہلیل کا راستہ بنایا کہ آپ ان کلمات کے ذریعے ان کے لیے بارگاہ خداوندی سے کامیابی اور اس کے قرب کی امید رکھتے تھے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ نے ان کو تقسیم کے بعد غلام

أَخَذَ مِنْهَا مِنْ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَسَمَ وَلَا نَعْلَمُ فِي الْآثَارِ مَا يَدْفَعُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ۔

وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَنَعَهَا مِنْ ذٰلِكَ إِنْ كَانَ مَنَعَهَا مِنْهُ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ قَرَابَةً وَلٰكِنَّ أَقْرَبَ مِنَ الْقَرَابَةِ لِأَنَّ الْوَلَدَ لَا يُقَالُ هُوَ مِنْ قَرَابَةِ أَبِيْهِ إِنَّمَا يُقَالُ ذٰلِكَ لِمَنْ غَيْرُهُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُ۔

أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ فَجَعَلَ الْوَالِدَيْنِ غَيْرَ الْأَقْرَبِيْنَ لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْأَقْرَبِيْنَ فَكَمَا كَانَ الْوَالِدُ يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَةِ وَلَدِهٖ فَكَذٰلِكَ الْوَلَدُ يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَةِ وَالِدِهٖ۔

وَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نَحْوًا مِمَّا ذَكَرْنَا فِي رَجُلٍ قَالَ قَدْ أَوْصَيْتُ بِثُلُثِ مَالِيْ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ أَنَّ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَهٗ لَا يَدْخُلُوْنَ فِي ذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ وَلَيْسُوْا بِقَرَابَةٍ وَاحْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا۔

فَهٰذَا وَجْهٌ آخَرُ فَانْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ أَيْضًا بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰذَا حُجَّةٌ فِي نَفْيِ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى۔

۹۵۲۔ وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا فِي حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ فِعْلِهِمَا وَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا فَإِنَّ هٰذَا مِمَّا يَسَعُ فِيْهِ اجْتِهَادُ الرَّأْيِ فَرَأَيَاهُمَا ذٰلِكَ وَاجْتَهَدَا فَكَانَ مَا أَدَّاهُمَا إِلَيْهِ اجْتِهَادُهُمَا هُوَ مَا رَأَيَا فِي ذٰلِكَ فَحَكَمَا بِهٖ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ

عطا فرمایا ہو اور ہمیں روایات میں کوئی بات اس کے خلاف معلوم نہیں ہوتی۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر آپ نے ان کو غلام عطا نہیں فرمایا تو شاید اس لیے کہ ان کو قرابت حاصل نہ تھی بلکہ وہ تو قرابت سے بھی زیادہ قریبی تھیں کیونکہ اولاد کے بارے میں یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ باپ کے رشتہ داروں سے ہے بلکہ یہ لفظ اولاد کے غیر کے لیے استعمال ہوتا ہے کہ وہ اس کے زیادہ قریب ہے۔

کیا تم اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف نہیں دیکھتے فرمایا آپ فرما دیجیے جو کچھ تم اچھی چیز سے خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور زیادہ قریبی رشتہ داروں کے لیے ہے تو ماں باپ کو قرابت داروں کا غیر قرار دیا کیوں کہ وہ زیادہ قریبی لوگوں سے بھی زیادہ قریبی ہیں تو جس طرح انسان کی قرابت سے والد نکل جاتا ہے اسی طرح بیٹا بھی والد کی قرابت سے نکل جاتا ہے۔

حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے بھی اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں نے فلاں قرابت کی جب ... کی وصیت کی اس کے والدین اور اولاد اس میں داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ قرابت سے بھی زیادہ قریبی ہیں ... وہی بات کہی ہے جو ہم نے ذکر کی اور انہوں نے اس سلسلے میں اسی آیت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے ذکر کیا۔

تو یہ ایک دوسری وجہ ہے پس جو کچھ ہم نے ... اس سے اس بنیاد پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ... داروں کے حصہ کی نفی پر استدلال ختم ہو گیا۔

اور وہ جو انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا اور یہ کہ صحابہ کرام نے اس کا انکار نہیں کیا تو اس بارے میں اجتہاد کی گنجائش تھی ... نے اس میں غور و فکر کیا اور اپنے اجتہاد کے مطابق ... اور اسی پر کاربند رہے انہیں اس پر ثواب اور اجر ملے گا۔

اور ان حضرات کا یہ کہنا کہ صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا تو کسی کے لیے اس کا انکار کرنا کیسے جائز

عَلَيْهِمَا وَمِمَّا فِيْ ذٰلِكَ مُثَابَانِ مَاجُوْرَانِ وَ اَمَّا قَوْلُهُمْ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ تُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا اَحَدٌ وَهُمَا اِمَامَانِ عَدْلَانِ رَاٰيَا رَأْيًا فَحَكَمَا بِهٖ فَفَعَلَا فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ كُلِّفَا وَلٰكِنْ قَدْ رَاٰى فِيْ ذَالِكَ غَيْرُهُمَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ مَا رَاٰيَا فَلَمْ يُعَنِّفُوْهُمَا فِيْمَا حَكَمَا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ الرَّاْيُ فِيْ ذٰلِكَ وَاسِعًا وَ الْاِجْتِهَادُ لِلنَّاسِ جَمِيْعًا فَاَدّٰى اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَاْيُهُمَا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى مَا رَأَيَا وَحَكَمَا وَاَدّٰى غَيْرُهُمَا مِمَّنْ خَالَفَهُمَا اِجْتِهَادُهٗ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى مَا رَاٰهُ وَكُلٌّ مَاجُوْرٌ فِيْ اِجْتِهَادِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مُثَابٌ مُؤَدٍّ لِلْفَرْضِ الَّذِيْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُنْكِرْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَوْلَهٗ لِاَنَّ مَا خَالَفَ اِلَيْهِ وَهُوَ رَاْيٌ وَالَّذِيْ قَالَهٗ مُخَالِفُهٗ هُوَ رَاْيٌ اَيْضًا وَلَا تَوْقِيْفَ مَعَ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِقَوْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ وَّلَا اِجْمَاعٍ۔

ہو سکتا تھا جب کہ وہ دونوں عادل امام تھے ان کی ایک رائے تھی جس پر انہوں نے فیصلہ کیا تو انہوں نے اس سلسلے میں وہی کچھ کیا جس کا ان کو مکلف بنایا گیا تھا۔

البتہ دوسرے صحابہ کرام کی رائے ان کے خلاف تھی لیکن انہوں نے ان پر سختی نہیں کی کیونکہ اس میں رائے کی گنجائش تھی اور اجتہاد کی بھی سب کو اجازت تھی چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے ایک رائے اختیار کی اور فیصلہ کیا لیکن ان مخالفین نے ایک دوسری رائے اختیار کی جو ان کے اجتہاد کا تقاضا تھا اور یہ تمام حضرات اپنے ہر اجتہاد کا اجر و ثواب پائیں گے انہوں نے اپنی ذمہ داری کو پورا کیا لہذا انہوں نے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ اس کی بھی ایک رائے ہے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی قرآن و سنت اور اجماع سے صریح نص حاصل نہیں۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَا خُوْلِفَا فِيْمَا رَاٰيَا مِنْ ذٰلِكَ

قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كُنَّا نَرٰى اَنَّا نَحْنُ هُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَاَخْبَرَ اَنَّهُمْ قَدْ رَاَوْا فِيْ ذٰلِكَ رَاْيًا اَبَاهُ عَلَيْهِمْ قَوْمُهُمْ وَاَنَّ عُمَرَ دَعَاهُمْ اِلٰى اَنْ يُّزَوِّجَ مِنْهُ اَيِّمَهُمْ وَيَكْسُوَ مِنْهُ عَارِيَهُمْ قَالَ فَاَبَيْنَا عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُّسَلِّمَهٗ لَنَا كُلَّهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا عَلٰى هٰذَا الْقَوْلِ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ اَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا نَزَعُوْا عَمَّا كَانُوْا رَاَوْا مِنْ ذٰلِكَ

اس بات کی دلیل کہ اس سلسلے میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی رائے کی مخالفت کی گئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے وہ فرماتے ہیں ہم خیال کیا کرتے تھے کہ ہم ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار ہیں تو ہماری قوم نے اس بات کا انکار کیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اس سلسلے میں ان کی قوم نے ان کی رائے کی مخالفت کی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو دعوت دی کہ وہ اس حصے میں سے ان کی بیوہ عورتوں کا نکاح کردیں اور ان کے بے لباس لوگوں کو لباس پہنائیں وہ فرماتے ہیں ہم نے صرف اس بات کو تسلیم کیا کہ وہ تمام مال ہمیں عطا فرمائیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر

لِرَأْيِ أَبِيْ بَكْرٍ وَلَا رَأْيِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعِنْدَ سَائِرِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَحُكْمِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ تَخْتَلِفُ فِيْهَا الَّتِيْ يَسَعُ فِيْهَا اِجْتِهَادُ الرَّأْيِ۔

۹۵۴- وَأَمَّا قَوْلُهُمْ ثُمَّ أَفْضَى الْأَمْرُ إِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ يُغَيِّرْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ عَمَّا كَانَ وَضَعَهُ عَلَيْهِ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالُوْا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ رَأٰى فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مِثْلَ الَّذِيْ رَأَيَا فَلَيْسَ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرُوْا لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَقِيَ فِيْ يَدِ عَلِيٍّ مِمَّا كَانَ وَقَعَ فِيْ يَدِ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لِأَنَّهُمَا لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ وَقَعَ فِيْ أَيْدِيْهِمَا أَنْفَذَاهُ فِيْ وُجُوْهِهِ الَّتِيْ رَأَيَاهَا فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ أَفْضَى الْأَمْرُ إِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمْ يُعْلَمْ أَنَّهُ سَبٰى أَحَدًا وَّلَا ظَهَرَ عَلٰى أَحَدٍ مِّنَ الْعَدُوِّ وَلَا غَنِمَ غَنِيْمَةً يَجِبُ فِيْهَا خُمُسٌ لِلّٰهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ شَغْلُهُ فِيْ خِلَافَتِهِ كُلِّهَا بِقِتَالِ مَنْ خَالَفَهُ مِمَّنْ لَا يُسْبٰى وَلَا يُغْنَمُ وَإِنَّمَا يُحْتَاجُ بِقَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ لَوْ سَبٰى وَغَنِمَ فَفَعَلَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَعَلَا فِي الْأَخْمَاسِ وَأَمَّا إِذَا لَمْ يَكُنْ سَبْيٌ وَلَا غَنَمٌ فَلَا حُجَّةَ لِأَحَدٍ فِيْ تَغْيِيْرِ مَا كَانَ فُعِلَ قَبْلَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ بَقِيَ فِيْ يَدِهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِّمَّا كَانَ غَنِمَهُ مَنْ قَبْلَهُ فَحَرَّمَهُ ذَوِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا حُجَّةٌ تَدُلُّ عَلٰى مَذْهَبِهِ فِيْ ذٰلِكَ كَيْفَ كَانَ لِأَنَّ

فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اسی بات پر قائم رہے اور انہوں نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی رائے کی وجہ سے اپنی رائے کو نہ چھوڑا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس کا حکم حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک ان اشیاء کی طرح تھا جن میں اختلاف کیا جاتا ہے اور ان میں اجتہاد کی گنجائش ہوتی ہے

ان کا یہ کہنا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اس طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جو حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے وضع کیا تھا یہ حضرات فر کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ اللہ عنہ کی رائے بھی وہی تھی جو ان دونوں حضرات کی تھی لیکن یہ بات اس طرح نہیں جس طرح انہوں نے ذکر کی ہے کیونکہ جو کچھ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پاس تھا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قبضے میں نہیں تھا کیونکہ جو کچھ ان کو حاصل ہوا انہوں نے اپنی رائے کے مطابق جہاں مناسب سمجھا خرچ کیا پھر جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلافت حاصل ہوئی تو معلوم نہیں کہ انہوں نے کسی کو قیدی بنایا یا کسی دشمن پر کامیابی حاصل کی نہ انہوں نے ایسی غنیمت حاصل کی جس میں خمس واجب ہوتا ہے کیونکہ ان کا تمام دورِ خلافت ان مخالفین کے خلاف لڑائی میں گزرا جن سے نہ کوئی قیدی بنایا گیا اور نہ مال غنیمت حاصل ہوا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قول کی ضرورت تو تب ہوتی جب انہوں نے کسی کو قیدی بنایا ہوتا اور مالِ غنیمت حاصل کیا ہوتا اور آپ اس میں وہ عمل کرتے جو حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے خمس میں کیا لیکن جب قیدی اور غلام نہ تھے تو کوئی شخص اس بات کو دلیل نہیں بنا سکتا کہ پہلے سے جاری عمل میں تبدیلی کی گئی۔ اگر ان کے پاس پہلے سے بچا ہوا غنیمت میں سے کچھ مال ہوتا پھر وہ اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں پر حرام کرتے تو بھی یہ بات ان کے مذہب کی دلیل نہ بنتی اور یہ کیسے دلیل بن سکتی ہے جب کہ یہ مال ان تک اس وقت پہنچا جب پہلے امام کی طرف سے اس میں حکم

ذٰلِكَ اِنَّمَا صَارَ اِلَيْهِ بَعْدَ مَا نَفَذَ فِيْهِ الْحُكْمُ مِنَ الْاِمَامِ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَهٗ فَلَمْ يَكُنْ لَهٗ اِبْطَالُ ذٰلِكَ الْحُكْمِ وَاِنْ كَانَ هُوَ يَرٰى خِلَافَهٗ لِاَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ مِمَّا يَخْتَلِفُ فِيْهِ الْعُلَمَآءُ وَلَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى فِيْ ذٰلِكَ مَا كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاٰيَاهُ فِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ قَدْ خَالَفَهٗ لِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنَّا نَرٰى اِنَّا نَحْنُ هُمْ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَهٰذِهٖ جَوَابَاتُ الْحُجَجِ الَّتِيْ احْتَجَّ بِهَا الَّذِيْنَ نَفَوْا سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى اَنْ يَكُوْنَ وَاجِبًا لَهُمْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ حَيَاتِهٖ وَاَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَسَآئِرِ الْفُقَرَآءِ فَبَطَلَ هٰذَا الْمَذْهَبُ فَثَبَتَ اَحَدُ الْمَذَاهِبِ الْاُخَرِ۔

نافذ ہوگیا اب انہیں اس کو باطل کرنے کا حق نہ تھا اگرچہ ان کی رائے اس کی خلاف بھی ہوتی لیکن اس حکم میں علماء کا اختلاف ہے اور اگر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی رائے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی رائے کے موافق ہوتی تو یہاں مخالف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کے موافق کہتا کہ ہم اپنے آپ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار خیال کرتے تھے لیکن قوم نے اس سلسلے میں ہماری بات نہ مانی تو جو لوگ سرکار دو عالم کی حیات طیبہ اور وصال کے بعد آپ کے قرابت داروں کے حصہ کی نفی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ باقی فقراء کی طرح ہیں تو ان کے دلائل کے یہ جوابات ہیں پس یہ مذہب باطل ہوگیا اور دوسرے دو میں سے ایک مذہب ثابت ہوا۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَ لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ سَهْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ هَلْ لِذٰلِكَ وَجْهٌ فَرَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فُضِّلَ بِسَهْمِ الصَّفِيِّ وَبِخُمُسِ الْخُمُسِ وَجُعِلَ لَهٗ مَعَ ذٰلِكَ فِي الْغَنِيْمَةِ سَهْمٌ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ رَاَيْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ سَهْمَ الصَّفِيِّ لَيْسَ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ حُكْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافُ حُكْمِ الْاِمَامِ مِنْ بَعْدِهٖ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ حُكْمَهٗ فِيْ خُمُسِ الْخُمُسِ خِلَافُ حُكْمِ الْاِمَامِ مِنْ بَعْدِهٖ ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَهٗ فِيْمَا

تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس شخص کے قول کو دیکھیں جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسے خلیفہ کے قرابت داروں کے لیے قرار دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ خلیفہ کے لیے مقرر کیا کیا اس کی کوئی دلیل ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کو ایک صاف (خالص) حصے اور خمس کے پانچویں حصے کے ساتھ فضیلت حاصل تھی اس کے علاوہ مال غنیمت میں دوسرے مسلمانوں کی طرح آپ کا حصہ تھا پھر ہم دیکھتے ہیں اس بات پر سب متفق ہیں کہ جو خالص حصہ ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نہ ملے گا اور اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بعد والے حکمرانوں کے خلاف ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ خمس کے پانچویں حصے کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بعد والے حکمرانوں کے حکم کے خلاف ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بعد والے حکمرانوں کے احکام

وَصَفْنَاهُ خِلَافُ حُكْمِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ فَثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ قَرَابَتِهِ فِي ذٰلِكَ خِلَافُ حُكْمِ قَرَابَةِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ فَثَبَتَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ مِنَ الْآخَرَيْنِ۔

فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَكَانَ سَهْمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيًا لَهُ مَا كَانَ حَيًّا إِلٰى أَنْ مَاتَ وَانْقَطَعَ بِمَوْتِهِ وَكَانَ سَهْمُ الْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

ثُمَّ اخْتَلَفُوا فِي سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ لَهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ لَهُمْ فِي حَيَاتِهِ وَقَالَ قَوْمٌ قَدِ انْقَطَعَ عَنْهُمْ بِمَوْتِهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَمَعَ كُلَّ قَرَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَلِذِي الْقُرْبٰى فَلَمْ يَخُصَّ أَحَدًا مِنْهُمْ دُونَ أَحَدٍ ثُمَّ قَسَمَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطٰى مِنْهُمْ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً وَحَرَمَ بَنِي أُمَيَّةَ وَبَنِي نَوْفَلٍ وَقَدْ كَانُوا مَحْصُورِينَ مَعْدُودِينَ وَفِيمَنْ أَعْطَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ وَفِيمَنْ حَرَمَ كَذٰلِكَ فَثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ السَّهْمَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهُ فِي أَيِّ قَرَابَتِهِ شَاءَ فَصَارَ بِذٰلِكَ حُكْمُهُ حُكْمَ سَهْمِهِ الَّذِي كَانَ يَصْطَفِي لِنَفْسِهِ فَكَمَا

سے مختلف ہے پس ثابت ہوا کہ آپ کی قرابت کا حکم بھی بعد والے حکمرانوں کی قرابت کے حکم سے مختلف ہے پس پچھلے دو قولوں میں سے ایک قول ثابت ہوا۔

پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا ارشاد خداوندی ہے اور جان لو! جو کچھ تم مال غنیمت حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے اس کا پانچواں حصہ ہے تو جب تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی کے ساتھ) زندہ رہے آپ کا حصہ جاری رہا حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہوگیا اور آپ کے وصال کے ساتھ ہی یہ حصہ منقطع ہوگیا اور یتیموں، مساکین اور مسافروں کا حصہ، آپ کی وفات کے بعد اسی طرح رہا جیسے پہلے تھا۔

پھر قرابت داروں کے حصے میں اختلاف ہوا ایک جماعت نے کہا کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی ان کو ملے گا جیسا کہ آپ کی حیات طیبہ میں ان کے لیے تھا جب کہ دوسری جماعت یہ کہتی ہے کہ آپ کے وصال کی وجہ سے وہ ختم ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام رشتہ داروں کو "ولذی القربیٰ" میں جمع فرمایا اور ان میں سے کسی کو مخصوص نہیں کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حصہ تقسیم فرمایا تو ان میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا جبکہ بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم رکھا حالانکہ وہ چند گنتی کے افراد تھے اور جن کو آپ نے عطا فرمایا ان میں مالدار بھی تھے اور محتاج بھی اور جن کو نہیں دیا ان کا بھی یہی حال تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ حصہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا پس آپ نے جس رشتہ دار کو دینا چاہا عطا فرمایا تو اس طرح اس کا حکم آپ کے اس حصے کی طرح ہوگیا جو خالصتاً آپ کے لیے تھا تو جس طرح آپ کی وفات سے وہ حصہ ختم ہوگیا آپ کے بعد کسی کے

كَانَ ذٰلِكَ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ غَيْرَ وَاجِبٍ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ، كَانَ هٰذَا اَيْضًا كَذٰلِكَ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ غَيْرَ وَاجِبٍ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ـ

لیے واجب نہیں اسی طرح آپ کے وصال سے یہ حصہ بھی اُٹھ گیا اور آپ کے بعد کسی کے لیے واجب نہیں، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے ۔

بَابُ ٢٣ النَّفْلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ قِتَالِ الْعَدُوِّ وَاِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ

دشمن کے ساتھ لڑائی سے فراغت اور مالِ غنیمت جمع کرنے کے بعد غنیمت لینے کا حکم

٩٥٥ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ فِىْ بِدَايَتِهِ الرُّبُعَ وَفِىْ رَجْعَتِهِ الثُّلُثَ ـ

حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں چوتھا حصہ اور واپسی پر تیسرا حصہ لیتے تھے ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِمَامَ لَهٗ اَنْ يَّنْفُلَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَا اَحَبَّ بَعْدَ اِحْرَازِهٖ اِيَّاهَا قَبْلَ اَنْ يَّقْسِمَهَا كَمَا كَانَ لَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ـ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّنْفُلَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ فَاَمَّا مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ فَلَا لِاَنَّ ذٰلِكَ قَدْ مَلَكَتْهُ الْمُقَاتِلَةُ فَلَا سَبِيْلَ لِلْاِمَامِ عَلَيْهِ وَقَالُوْا قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفُلُهٗ فِى الرَّجْعَةِ هُوَ ثُلُثُ الْخُمُسِ بَعْدَ الرُّبُعِ الَّذِىْ نَفَلَهٗ كَانَ فِى الْبَدَاءَةِ فَلَا يَخْرُجُ مِمَّا قُلْنَا ـ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مالِ غنیمت اکٹھا کرنے کے بعد اور تقسیم سے پہلے امام جس قدر چاہے لے سکتا ہے جیسا کہ اسے اس سے پہلے لینے کا حق ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مالِ غنیمت اکٹھا کرنے کے بعد وہ صرف پانچواں حصہ لے سکتا ہے اس کے علاوہ نہیں لے سکتا کیونکہ یہ مال، جہاد کرنے والوں کی ملکیت ہے لہٰذا اس میں امام کا کوئی دخل نہیں وہ حضرات فرماتے ہیں کہ ممکن ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ واپسی پر لیتے تھے وہ پانچویں حصے کا تہائی ہو اور پہلے چوتھا حصہ لیتے ہوں اور یہ ہمارے قول سے خارج نہیں ۔

فَقَالَ لَهُمُ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّ الْحَدِيْثَ اِنَّمَا جَآءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ فِى الْبَدَاَةِ الرُّبُعَ وَفِىْ

پہلے قول والے حضرات جواب دیتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے آپ شروع میں چوتھا حصہ اور واپسی پر تیسرا حصہ لیتے تھے اور آپ

الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ وَكَمَا كَانَ الرُّبُعَ الَّذِيْ كَانَ الرُّبُعَ يَنْفُلُهُ فِي الْبَدْأَةِ هُوَ الرُّبُعُ قَبْلَ الْخُمُسِ فَكَذٰلِكَ الثُّلُثُ الَّذِيْ كَانَ يَنْفُلُهُ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ اَيْضًا قَبْلَ الْخُمُسِ وَاِلَّا لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِ الثُّلُثِ مَعْنًى۔

ابتداء میں جو چوتھا حصہ لیتے تھے وہ خمس سے پہلے ہوتا تھا اسی طرح جو تہائی حصہ آپ واپسی پر لیتے تھے وہ بھی خمس نکالنے سے پہلے ہوگا ورنہ تہائی حصے کے ذکر کا کوئی مطلب نہیں بنتا۔

قِيْلَ لَهُمْ بَلْ لَهٗ مَعْنًى صَحِيْحٌ وَذٰلِكَ اَنَّ الْمَذْكُوْرَ مِنْ نَفْلِهٖ فِي الْبَدْأَةِ هُوَ الرُّبُعُ مِمَّا يَجُوْزُ لَهُ النَّفْلُ مِنْهُ فَكَذٰلِكَ نَفْلُهٗ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ مِمَّا يَجُوْزُ لَهُ النَّفْلُ مِنْهُ وَهُوَ الْخُمُسُ۔

ان سے کہا جائے گا کہ ایسا نہیں بلکہ اس کا صحیح مفہوم ہے وہ یہ کہ ابتداء میں جس چوتھے حصے کا ذکر ہے یہ اس مال میں سے ہے جس سے آپ کے لیے لینا جائز تھا اسی طرح واپسی پر تیسرا حصہ بھی اس میں سے ہوگا جس سے آپ کے لیے لینا جائز تھا اور وہ خمس (پانچواں حصہ) ہے۔

۹۵۶۔ وَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَقَدْ رُوِيَ حَدِيْثُ حَبِيْبٍ هٰذَا بِلَفْظٍ يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ۔

پہلے قول والے فرماتے ہیں کہ یہ حضرت حبیب کی روایت ایسے الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے جو ہماری اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں چوتھا حصہ لیتے اور واپسی پر خمس کے بعد تیسرا حصہ لیتے تھے۔

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ۔

ایک دوسرے طریق سے حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچویں حصہ کے بعد تہائی حصہ لیتے تھے۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ فِي الْغَزْوِ الرُّبُعَ

ایک اور طریق سے حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے موقع پر خمس کے بعد چوتھا حصہ لیتے اور جب واپس لوٹتے تو خمس کا تیسرا حصہ لیتے تھے۔

بَعْدَ الْخُمُسِ وَيُنَفِّلُ إِذَا قَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ

قَالُوْا فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ ذٰلِكَ الثُّلُثَ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ بَعْدَ الْخُمُسِ.

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپسی پر غنیمت کا جو تہائی حصہ لیتے تھے وہ خمس کے بعد کا تہائی ہوتا تھا۔

۹۵۹۔ قِيْلَ لَهُمْ قَدْ يَحْتَمِلُ هٰذَا أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ أَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا بَادِيْنَ الرُّبُعَ وَيُنَفِّلُهُمْ إِذَا قَفَلُوا الثُّلُثَ.

ان سے کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے حضرت ابوامامہ باھلی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب وہ شروع میں نکلتے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چوتھا حصہ دیتے اور جب واپس لوٹتے تو تیسرا حصہ دیتے۔

قِيْلَ لَهُمْ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا قَدْ يَحْتَمِلُ مَا احْتَمَلَهُ حَدِيْثُ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الَّذِيْ أَرْسَلَهُ أَكْثَرُ النَّاسِ عَنْ مَكْحُوْلٍ أَنَّهُ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ.

ان کو کہا جائے گا کہ اس حدیث میں بھی وہی احتمال ہے جو حبیب بن مسلمہ کی اس روایت میں احتمال ہے جسے مکحول سے اکثر لوگوں نے مرسل روایت کیا ہے[1] کہ آپ ابتداء میں چوتھا حصہ لیتے اور واپسی پر تہائی حصہ لیتے۔

وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ عُبَادَةُ عَنٰى بِقَوْلِهٖ وَيُنَفِّلُهُمْ إِذَا قَفَلُوا الثُّلُثَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى قُفُوْلٍ مِّنْ قِتَالٍ إِلٰى قِتَالٍ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَ الثُّلُثُ الْمُنَفَّلُ هُوَ الثُّلُثُ قَبْلَ الْخُمُسِ فَذٰلِكَ جَائِزٌ عِنْدَنَا أَيْضًا لِأَنَّهُ يُرْجٰى بِذٰلِكَ صَلَاحُ الْقَوْمِ وَتَحْرِيْضُهُمْ عَلٰى قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فَأَمَّا إِذَا كَانَ الْقِتَالُ قَدِ انْقَطَعَ فَلَا يَجُوْزُ النَّفْلُ لِأَنَّهُ لَا مَنْفَعَةَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ.

ہوسکتا ہے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قول کہ آپ ان کو واپسی پر تیسرا حصہ دیتے، سے ایک جنگ سے دوسری جنگ کی طرف لوٹنا مراد لیا ہو۔ اگر یہ بات اسی طرح ہے اور غنیمت کا جو تہائی حصہ دیا گیا اس سے خمس سے پہلے کا تہائی مراد ہے تو ہمارے نزدیک یہ بات بھی جائز ہے کیونکہ اس سے قوم کی بہتری کی امید کی جاسکتی ہے اور انہیں دشمنوں سے لڑنے کی رغبت دی جاتی ہے لیکن جب لڑائی نہ ہو رہی ہو تو مال غنیمت میں سے دینا جائز نہیں کیونکہ اس میں مسلمانوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

[1] مرسل وہ حدیث ہوتی جہاں تابعی، صحابی کو چھوڑ کر براہ راست حضور علیہ السلام سے روایت کرے۔

۹۶۰ - وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ قَالَا ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَرُبْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ عَلَيْهِمْ فَنَفَّلَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ امْرَاَةً مِّنْ فَزَارَةَ اَتَيْتُ بِهَا مِنَ الْغَارَةِ فَقَدِمْتُ بِهَا الْمَدِيْنَةَ فَاسْتَوْهَبَهَا مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبْتُهَا لَهٗ فَفَادٰى بِهَا اُنَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم مشرکین کے قریب ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے ان پر اچانک حملہ کر دیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے قبیلہ فزارہ کی ایک عورت بطور غنیمت عطا فرمائی جسے میں لوٹ مار سے لایا تھا میں اسے مدینہ طیبہ لایا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ... کرنے کا حکم دیا چنانچہ میں نے وہ عورت آپ کو ہبہ کر دی تو آپ نے کئی مسلمانوں کے بدلے میں اسے (اس کی قوم کو) دیا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ نَفَّلَ سَلَمَةَ قَبْلَ انْقِطَاعِ الْحَرْبِ اَوْ بَعْدَ انْقِطَاعِهَا فَلَا حُجَّةَ فِيْ ذٰلِكَ۔

دوسرے حضرات اس حدیث سے پہلے قول والوں کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لڑائی ختم ہونے سے پہلے وہ عورت انہیں دی یا اس [illegible] سے بعد دی لہذا یہ حدیث دلیل نہیں بن سکتی۔

۹۶۱ - وَاحْتَجُّوْا لِقَوْلِهِمْ [illegible] اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا [illegible] مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا ابْنُ عُمَرَ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَكَانَتْ غَنَائِمُهُمْ لِكُلِّ اِنْسَانٍ اِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنَفَّلَ كُلَّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ بَعِيْرًا بَعِيْرًا سِوٰى ذٰلِكَ۔

انہوں نے اپنے مذہب پر اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس میں شامل تھے انہیں بہت سا مال غنیمت ملا چنانچہ ہر آدمی کو بارہ بارہ اونٹ ملے اس کے علاوہ بھی ان سب کو ایک ایک اونٹ ملا۔

---

۹۶۲ - قَالُوْا فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ اَنَّهُمْ قَدْ نُفِّلُوْا بَعْدَ سِهَامِهِمْ بَعِيْرًا بَعِيْرًا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو بتاتے ہیں کہ انہوں نے اپنے حصے سے زائد ایک ایک اونٹ حاصل کیا اور سرکار دو عالم نے ان پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔

قِيْلَ لَهُمْ مَا لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

ان سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں تمہارے لیے کوئی

مِنْ حُجَّةٍ وَ نَهُوَ اِلَى الْحُجَّةِ عَلَيْكُمْ اَقْرَبُ مِنْهُ اِلَى الْحُجَّةِ لَكُمْ لِاَنَّهُ فِيْهِ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُهُمْ اِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَ نَفَلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا۔

فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ مَا نَفَلُوْا مِنْهُ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ غَيْرِ مَا كَانَتْ فِيْهِ سُهْمَانُهُمْ وَهُوَ الْخُمُسُ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِي النَّفْلِ مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ۔

فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ مِنَ الْاٰثَارِ مَا يَجِبُ بِهٖ مَا قَالُوْا اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰى لِقَوْلِهِمْ مِنَ الْاٰثَارِ اَيْضًا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيْ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَخَذَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ بَعِيْرٍ ثُمَّ قَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِيْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اِلَّا الْخُمُسَ وَ الْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ فَاَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيْطَ قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَكْرَهُ الْاَنْفَالَ وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى ضَعِيْفِهِمْ۔

۴۹۶۳۔ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِيْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اِلَّا الْخُمُسَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا سِوَى الْخُمُسِ مِنَ الْغَنَائِمِ لِلْمُقَاتِلَةِ لَا حُكْمَ لِلْاِمَامِ فِيْ ذٰلِكَ ثُمَّ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

دلیل نہیں بلکہ تمہارے حق میں ہونے کی بجائے اس کا تمہارے خلاف ہونا زیادہ مناسب ہے کیونکہ اس میں یوں ہے کہ بارہ بارہ اونٹ ان کے حصے میں آئے اور پھر بطور غنیمت ایک ایک اونٹ مزید ملا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے اس میں سے جو کچھ حاصل کیا وہ ان کے حصے یعنی خمس کے علاوہ تھا پس تمہارے لیے اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ زائد مال غیر خمس میں سے ہے۔

تو جب پہلے قول والوں کے لیے اپنے موقف پر پیش کردہ روایات میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ واجب ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دوسرے قول والوں نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کو دیکھیں چنانچہ ہم نے ان کو دیکھا حضرت ابوامامہ باہلی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے دن اونٹ کے پہلو سے اُون لی پھر فرمایا اے لوگو! جو کچھ اللہ تعالیٰ تمہیں غنیمت عطا فرمائے اس میں سے میرے لیے خمس کے علاوہ کچھ بھی حلال نہیں اور خمس بھی تمہاری طرف لوٹا دیا جاتا ہے لہٰذا تم سوئی اور دھاگہ ادا کر دو۔ یعنی اگر تمہارے پاس مال غنیمت میں سے اتنا بھی ہے تو جمع کرا دو) راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کو پسند نہیں فرماتے تھے اور آپ نے فرمایا مالدار مومنوں کو چاہیے کہ کمزور (نادار) لوگوں کی طرف لوٹا دیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال غنیمت عطا فرمایا اس میں سے میرے لیے صرف خمس جائز ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ غنیمت میں سے خمس کے علاوہ مجاہدین کے لیے ہے اس میں امام کا حکم جاری نہیں ہوتا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَنْفَالَ وَقَالَ لِیَرُدَّ قَوِیُّ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی ضَعِیْفِهِمْ اَیْ لَا یَفْضُلُ اَحَدٌ مِّنْ اَقْوِیَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِمَّا اَفَاءَ اللہُ عَلَیْهِمْ لِقُوَّتِہٖ عَلٰی ضَعِیْفِهِمْ لِضُعْفِہٖ وَیَسْتَوُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ وَاسْتَحَالَ اَیْضًا اَنْ یَّکُوْنَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفَلَ مِنَ الْاَنْفَالِ مَا کَانَ یَکْرَہُ فَکَانَ النَّفَلُ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَکْرُوْہٍ هُوَ النَّفَلُ فِی الْخُمُسِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفَلَہٗ مِمَّا رَوَاہُ عُبَادَۃُ عَنْہُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ هُوَ مِنَ الْخُمُسِ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی صِحَّۃِ هٰذَا الْمَذْهَبِ۔

۹۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَکَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِی الْجُوَیْرِیَۃِ عَنْ مَعْنِ بْنِ یَزِیْدَ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نَفَلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ۔

وَمَعْنٰی قَوْلِہٖ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ عِنْدَنَا وَاللہُ اَعْلَمُ اَیْ حَتّٰی یُقْسَمَ الْخُمُسُ وَاِذَا قُسِمَ الْخُمُسُ انْفَرَدَ حَقُّ الْمُقَاتِلَۃِ وَهُوَ اَرْبَعَۃُ اَخْمَاسٍ فَکَانَ ذٰلِكَ النَّفَلُ الَّذِیْ یُنَفِّلُہُ الْاِمَامُ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَکْثَرَ بِہٖ اَنْ یَّفْعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْخُمُسِ لَا مِنَ الْاَرْبَعَۃِ الْاَخْمَاسِ الَّتِیْ هِیَ حَقُّ الْمُقَاتِلَۃِ۔

۹۶۶- وَقَدْ دَلَّ عَلٰی ذٰلِكَ اَیْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ

وسلم نے مال غنیمت (لینا) ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ مالدار مسلمان کمزوروں کی طرف لوٹا دیں یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو مال غنیمت عطا فرمایا اس میں طاقت والوں کو ان کی طاقت کی وجہ سے کمزوروں پر ان کی کمزوری کے باعث کوئی فضیلت نہیں بلکہ اس سلسلے میں وہ سب برابر ہیں اور یہ بات بھی محال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے کے باوجود مال غنیمت میں سے لیتے ہوں پس جو مال لینا مکروہ نہ تھا وہ خمس میں سے سے ثابت ہوا کہ اس حدیث میں حضرت عبادہ رضی اللہ نے جس زائد مال غنیمت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا ہے وہ خمس میں سے تھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مذہب کی صحت پر دلالت کرنے والی حدیث بھی مروی ہے۔

حضرت معن بن یزید سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا نفل (زائد مال) خمس کے بعد ہی ہوتا ہے۔

ہمارے نزدیک ان کے قول "خمس کے بعد" کا مطلب یہ ہے کہ خمس الگ کردیا جائے جب (تقسیم کے لیے) خمس الگ ہوگا تو مجاہدین کا حصہ یعنی چار خمس الگ ہو جائیں گے (اس لیے ... جاتا ہے) تو اب جو نفل (زائد مال) امام دینا چاہے ہیں اپنی مرضی سے کوئی راستہ اختیار کرے وہ اس خمس میں سے ہوتا تھا چار خمسوں سے نہیں جو مجاہدین کا حق ہے۔

اس بات پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے حضرت ابن سیرین سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک ایک

عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ
أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ
مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا
فَأَصَابُوْا سَبْيًا فَأَرَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنْ يُعْطِيَ
أَنَسًا مِنَ السَّبْيِ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ فَقَالَ أَنَسٌ
لَا وَلٰكِنِ اقْسِمْ ثُمَّ أَعْطِنِيْ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ
فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ لَا إِلَّا مِنْ جَمِيْعِ الْغَنَائِمِ فَأَبَى
أَنَسٌ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ وَأَبَى عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنْ يُعْطِيَهُ
مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا۔

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ
عَاصِمٍ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ۔

فَهٰذَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
لَمْ يَقْبَلِ النَّفْلَ إِلَّا مِنَ الْخُمُسِ۔

۹۶۷- **وَقَدْ** رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ
جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ
قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمٰنَ
ابْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ
فِيْ غَزْوَةِ الْمَغْرِبِ فَنَفَّلَ النَّاسَ وَمَعَنَا
أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ يَرُدَّ ذٰلِكَ غَيْرُ جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو۔

۹۶۸- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ
ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ
لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ
سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ النَّفْلِ فِي الْغَزْوِ فَقَالَ
لَمْ أَرَ أَحَدًا صَنَعَهُ غَيْرَ ابْنِ حُدَيْجٍ نَفَّلَنَا
بِأَفْرِيْقِيَّةَ النِّصْفَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَعَنَا مِنْ
أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنگ میں حضرت عبداللہ بن ابو بکرہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھے انہیں کچھ قیدی ملے حضرت عبداللہ نے ارادہ کیا کہ تقسیم سے پہلے ان میں سے کچھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا، تم پہلے تقسیم کرو پھر مجھے دو راوی فرماتے ہیں حضرت عبید اللہ نے فرمایا نہیں میں تو پورے مال غنیمت میں سے دوں گا لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لینے سے انکار کردیا اور حضرت عبید اللہ نے خمس میں سے کچھ دینے سے انکار کیا۔

حضرت کہمس بن حسن، حضرت محمد بن سیرین سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے خمس کے بغیر مال لینا پسند نہ فرمایا۔

حضرت جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مغرب کی جنگ میں حضرت معاویہ بن خدیج کے ہمراہ تھے انہوں نے لوگوں کو مال غنیمت دیا ہمارے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی تھے تو حضرت جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی نے واپس نہ کیا۔

حضرت خالد بن ابو عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے جہاد میں نفل دینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن خدیج رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا انہوں نے ہمیں افریقیہ میں خمس کے بعد نصف مال دیا اور ہمارے ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اولین مہاجرین صحابہ کرام میں سے بہت سے

مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ اُنَاسٌ كَثِيْرٌ فَاَبٰى
جَبَلَةُ بْنُ عَمْرٍو اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا۔
۹۶۹۔ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ سِوٰى جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو قَدْ قَبِلُوْا۔
قِيْلَ لَهٗ قَدْ صَدَقْتَ وَنَحْنُ فَلَمْ نُنْكِرْ
اَنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِىْ ذٰلِكَ فَمِنْهُمْ مَنْ
اَجَازَ لِلْاِمَامِ النَّفْلَ قَبْلَ الْخُمُسِ وَمِنْهُمْ
مَنْ لَّمْ يُجِزْهُ وَاَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوْا فِىْ ذٰلِكَ
مُخْتَلِفِيْنَ وَاِنَّمَا اَرَدْنَا بِمَا رَوَيْنَا عَنْ
اَنَسٍ وَجَبَلَةَ اَنَّهُمَا يُخْبِرَانِ قَوْلَنَا هٰذَا
مَعَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَا فِىْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۹۷۰۔ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِىَ اَيْضًا
عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ فِىْ هٰذَا۔
فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ
يُقَالُ لَهٗ بِشْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا
يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ فَقَتَلْتُهٗ فَبَلَغَ سَلَبُهٗ اِثْنَىْ
عَشَرَ اَلْفًا فَنَفَّلَنِيْهِ سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ۔
قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ سَعْدٌ نَفَّلَهٗ
ذٰلِكَ وَالْقِتَالُ لَمْ يَرْتَفِعْ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ
فَهٰذَا قَوْلُنَا اَيْضًا وَاِنْ كَانَ اِنَّمَا نَفَّلَهٗ
بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْقِتَالِ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ
جَعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْخُمُسِ فَاِنْ كَانَ جَعَلَهٗ
مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ فَهٰذَا فِيْهِ الَّذِىْ ذَكَرْنَا
مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَلَمْ يَكُنْ فِىْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ
لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ حُجَّةٌ اِذَا كَانَ قَدْ

حضرات تھے حضرت جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ لینے سے انکار کر دیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث کے مطابق حضرت جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی صحابہ کرام نے اسے قبول کر لیا۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے ٹھیک کہا ہے ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اس میں صحابہ کرام کا اختلاف تھا بعض نے خمس نکالنے سے پہلے امام کے لیے کسی کو عطا کرنا جائز قرار دیا اور بعض کے نزدیک ناجائز ہے۔ اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہے ہم تو صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دیگر صحابہ کرام جن کا ہم نے ذکر کیا، کے ساتھ ساتھ حضرت انس اور حضرت جبلہ رضی اللہ عنہما کی روایات بھی ہمارے قول کی خبر دیتی ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس سلسلے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور وہ یوں ذکر کرے۔

حضرت اسود بن قیس اپنی قوم کے ایک شخص جسے بشر بن علقمہ کہا جاتا تھا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے جنگ قادسیہ کے دن ایک شخص سے مقابلہ کیا تو اسے قتل کر دیا اس کا سامان بارہ ہزار کی قیمت کو پہنچا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے وہ مال بطور نفل (زائد) مجھے دیا۔

اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جنگ ختم ہونے سے پہلے یہ مال دیا ہو اگر یہ بات اس طرح ہے تو ہم بھی اس کے قائل ہیں اور اگر انہوں نے جنگ ختم ہونے کے بعد دیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ وہ خمس سے دیا ہو اور اگر انہوں نے غیر خمس میں سے دیا تو یہ بھی اختلافی بات ہے لہٰذا اس حدیث میں کسی فریق کے لیے بھی حجت نہ ہوگی اس میں اس مفہوم کا بھی احتمال ہے جو مخالف فریق

يَحْتَمِلُ مَا قَدْ صَرَفَهُ اِلَيْهِ مُخَالِفُهُ ،
وَوَجَبَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَكْشِفَ وَجْهَ هٰذَا الْبَابِ لِنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظْرِ فَكَانَ الْاَصْلُ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا قَالَ فِيْ حَالِ الْقِتَالِ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ اِنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا اَيْضًا وَلَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ عُشْرُ مَا اَصَبْنَا لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ لِاَنَّ هٰذَا لَوْ جَازَ جَازَ اَنْ تَكُوْنَ الْغَنِيْمَةُ كُلُّهَا لِلْمُقَاتِلِيْنَ فَيَبْطُلُ حَقُّ اللهِ تَعَالٰى فِيْهَا مِنَ الْخُمُسِ فَكَانَ النَّفْلُ لَا يَكُوْنُ قَبْلَ الْقِتَالِ اِلَّا فِيْمَا اَصَابَهُ الْمُنَفَّلُ بِسَيْفِهٖ وَلَا يَجُوْزُ فِيْمَا اَصَابَ غَيْرُهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْمَا حُكْمُهُ حُكْمُ الْاِجَارَةِ فَيَجُوْزُ ذٰلِكَ كَمَا يَجُوْزُ الْاِجَارَةُ كَقَوْلِهٖ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ فَذٰلِكَ جَائِزٌ ۔

فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَلَمْ يَجُزِ النَّفْلُ اِلَّا فِيْمَا اَصَابَهُ الْمُنَفَّلُ بِسَيْفِهٖ اَوْ فِيْمَا جُعِلَ لَهُ لِعَمَلِهٖ وَلَمْ يَجُزْ اَنْ يُنَفَّلَ مِمَّا اَصَابَهُ غَيْرُهُ كَانَ النَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ اَحْرٰى اَنْ لَّا يَجُوْزَ اَنْ يُنَفَّلَ مِمَّا اَصَابَ غَيْرُهُ فَفَسَدَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ اَجَازَ النَّفْلَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ وَرَجَعْنَا اِلٰى حُكْمِ مَا اَصَابَهُ هُوَ فَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّنَفِّلَهُ الْاِمَامُ اِيَّاهُ قَدْ وَجَبَ حَقُّ اللهِ تَعَالٰى فِيْ خُمُسِهٖ وَحَقُّ الْمُقَاتِلَةِ فِيْ اَرْبَعَةِ اَخْمَاسِهٖ فَلَوْ اَجَزْنَا النَّفْلَ اِذَا كَانَ حَقُّهُمْ قَدْ بَطَلَ بَعْدَ وُجُوْبِهٖ وَاِنَّمَا يَجُوْزُ النَّفْلُ فِيْمَا يَدْخُلُ فِيْ مِلْكِ الْمُنَفَّلِ

کی مراد ہے۔

اب اس کے بعد واجب ہے کہ قیاس کے طور پر اس بات کا حل تلاش کیا جائے تو اس میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر امام جنگ کے دوران اعلان کرے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اس (مقتول) کا سامان اسے ملے گا تو یہ جائز ہے اور اگر وہ کہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اسے اتنے درہم ملیں گے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر کہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا مال غنیمت میں سے اس دسواں حصہ ملے گا تو یہ جائز نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تمام مال غنیمت، مجاہدین کے لیے ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا حق یعنی خمس باطل ہو جاتا لہٰذا لڑائی سے پہلے نفل اسی مال میں سے ہو گا جسے نفل لینے والے نے اپنی تلوار کے ذریعے حاصل کیا یا اس کے عمل کی وجہ سے اس کے لیے مقرر کیا گیا جو کچھ دوسروں کو حاصل ہوا وہ اس کے لیے قرار نہیں دیا جائے گا

تو قیاس کے مطابق یہ بات زیادہ لائق ہے کہ غنیمت کا مال جمع کرنے کے بعد دوسروں کے حاصل کردہ مال میں سے دینا جائز نہ ہو، اس سے ان لوگوں کا قول فاسد ہو گیا جو غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل دینا جائز قرار دیتے ہیں لہٰذا یہ حکم اس چیز کی طرف لوٹ گیا جو اس نے خود حاصل کی ہے۔ تو امام کے اسے نفل دینے سے پہلے خمس میں امام کا اور چار خمسوں میں مجاہدین کا حق واجب تھا تو اگر ہم اسے دینا جائز قرار دیں تو ان کا حق واجب ہونے کے بعد باطل ہو جائے گا نفل صرف اس چیز میں ہو گا جو دشمن کی ملک سے نکل کر اس کی ملک میں آئی ہے اور جو اس سے پہلے دشمن کی ملک سے نکل کر (عام) مسلمانوں کی ملک میں آ چکی ہو اس

مِنْ مِلْكِ الْعَدُوِّ

وَاَمَّا مَا قَدْ زَالَ عَنْ مِلْكِ الْعَدُوِّ قَبْلَ ذٰلِكَ وَصَارَ فِيْ مِلْكِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا نَفْلَ فِيْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ مِنْ مَّالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنْ لَّا نَفْلَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ عَلٰى مَا قَدْ فَصَّلْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَبَيَّنَّا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

میں نفل نہیں ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کا مال ہے اس سے ثابت ہوا کہ مال غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل نہیں ہے جیسا کہ ہم نے یہ بات اس باب میں تفصیل کے ساتھ بیان کی ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۳۱ الْمَدَدِ يَقْدِمُوْنَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِتَالِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ الْقِتَالُ قَبْلَ قُفُوْلِ الْعَسْكَرِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ اَمْ لَا

اختتام جنگ کے بعد لشکر کی واپسی سے پہلے مدد کے لیے آنے والوں کو غنیمت سے حصہ ملے گا یا نہیں

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَانَ سَعِيْدٍ عَلٰى سَرِيَّةٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قِبَلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ اَبَانُ وَاَصْحَابُهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا فَتَحْنَا وَاِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيْفٌ فَقَالَ اَبَانُ اِقْسِمْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ شَيْئًا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَبَانُ اَتَيْتُ بِهَدَايَا وَفْدِ نَجْدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْلِسْ يَا اَبَانُ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ شَيْئًا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يُسْهَمُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ اِلَّا لِمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عنبسہ بن سعید نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے بیان کر رہے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابان سعید کی قیادت میں ایک لشکر مدینہ طیبہ سے نجد کی طرف بھیجا حضرت ابان اور ان کے ساتھی فتح خیبر کے بعد اسی مقام پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے گھوڑوں کی لگامیں کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھیں حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی تقسیم فرمائیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! انہیں حصہ نہ دیجئے حضرت ابان نے کہا میں نجد کے وفد کے تحائف لایا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابان! بیٹھ جاؤ اور آپ نے انہیں حصہ نہ دیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مال غنیمت سے حصہ صرف ان لوگوں کو ملے گا جو اس واقعہ میں موجود ہوں

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يُقْسَمُ لِكُلِّ مَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ وَلِمَنْ كَانَ غَائِبًا عَنْهَا فِیْ شَیْءٍ مِنْ اَسْبَابِهَا فَمِنْ ذٰلِكَ مَنْ خَرَجَ يُرِيْدُهَا فَلَمْ يَلْحَقْ بِالْاِمَامِ حَتّٰى ذَهَبَ الْقِتَالُ غَيْرَ اَنَّهٗ لَحِقَ بِهٖ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ قَبْلَ خُرُوْجِهٖ مِنْهَا قُسِمَ لَهٗ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مال غنیمت ان تمام لوگوں کے لیے تقسیم ہوگی جو جنگ میں حصہ لیں اور جو غائب ہوں لیکن اسباب جنگ میں ہوں ان میں وہ لوگ بھی ہوں جنہوں نے نکلنے کا ارادہ کیا لیکن امام کے ساتھ نہ مل سکے حتیٰ کہ جنگ ختم ہوگئی البتہ وہ امام کے دار الحرب سے لوٹنے سے پہلے وہاں جا ملے تو انہیں حصہ دیا جائے گا۔

۹۷۳- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ هَانِیُٔ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ بَدْرًا فَقَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهٗ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت حبیب بن ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے؟ انہوں نے فرمایا نہیں لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی حاجت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کام سے گئے ہیں چنانچہ آپ نے ان کے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے علاوہ کسی (غائب) کو نہیں دیا۔

۹۷۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَزْدِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ اِلٰى هُنَا۔

حضرت ابو اسحٰق فزاری، حضرت کلیب بن وائل سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل یہاں تک ذکر کیا۔

۹۷۵- اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ضَرَبَ لِعُثْمَانَ فِیْ غَنَائِمِ بَدْرٍ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَحْضُرْهَا لِاَنَّهٗ كَانَ غَائِبًا فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ حَضَرَهَا فَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ غَابَ عَنْ وَقْعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ بِاَهْلِ الْحَرْبِ بِشُغْلٍ يَشْغَلُهٗ بِهِ الْاِمَامُ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلَ اَنْ يَبْعَثَهٗ اِلٰى جَانِبٍ اٰخَرَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ لِقِتَالٍ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے بدر کی غنیمت میں سے حصہ مقرر فرمایا حالانکہ آپ وہاں موجود نہ تھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام میں غائب تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حاضرین کی طرح قرار دیا اسی طرح ہر وہ شخص جو کفار کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ سے غائب ہو کہ امام اسے مسلمانوں کے کسی کام میں مشغول رکھے مثلاً دار الحرب کی کسی دوسری جانب دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی کے لیے بھیجے پھر اس شخص کے جانے کے بعد امام کو مالِ

قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ فَیُصِیْبُ الْاِمَامُ غَنِیْمَةً بَعْدَ مُفَارَقَةِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ اِیَّاهُ اَوْ یَبْعَثُ بِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ اِلٰی دَارِ الْاِسْلَامِ لِیَمُدَّهُ بِالسِّلَاحِ وَالرِّجَالِ فَلَا یَعُوْدُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اِلَی الْاِمَامِ حَتّٰی یَغْنِمَ غَنِیْمَةً فَهُوَ شَرِیْكٌ فِیْهَا وَهُوَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَكَذٰلِكَ مَنْ اَرَادَهَا فَرَدَّهُ الْاِمَامُ عَنْهَا وَشَغَلَهُ بِشَیْءٍ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَهُوَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَعَلٰی هٰذَا الْوَجْهِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَسْهَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِیْ غَنَائِمِ بَدْرٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا اَسْهَمَ لَهُ كَمَا لَمْ یُسْهِمْ لِغَیْرِهِ مِمَّنْ غَابَ عَنْهَا لِاَنَّ غَنَائِمَ بَدْرٍ لَوْ كَانَتْ وَجَبَتْ لِمَنْ حَضَرَهَا دُوْنَ مَنْ غَابَ عَنْهَا اِذًا لَمَا ضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِغَیْرِهِمْ فِیْهَا بِسَهْمٍ وَلٰكِنَّهَا وَجَبَتْ لِمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ وَلِكُلِّ مَنْ بَذَلَ نَفْسَهُ لَهَا فَصَرَفَهُ الْاِمَامُ عَنْهَا وَشَغَلَهُ بِغَیْرِهَا مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَاَمَّا حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَ اَبَانًا اِلٰی نَجْدٍ قَبْلَ اَنْ یَتَهَیَّاَ خُرُوْجُهُ اِلٰی خَیْبَرَ فَتَوَجَّهَ اَبَانٌ فِیْ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَثَ مِنْ خُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ مَا حَدَثَ فَكَانَ مَا غَابَ فِیْهِ اَبَانٌ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ حُضُوْرِ خَیْبَرَ لَیْسَ هُوَ شُغْلًا شَغَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهِ عَنْ حُضُوْرِهَا بَعْدَ اِرَادَتِهِ اِیَّاهُ فَیَكُوْنُ كَمَنْ حَضَرَهَا۔

غنیمت حاصل ہو یا ان لوگوں میں سے جو دارالحرب میں اس کے ساتھ ہوں، کسی کو دارالاسلام میں بھیجے تاکہ ہتھیاروں اور لشکر کے ذریعے مدد حاصل کرے پھر وہ شخص امام کے غنیمت حاصل کرنے تک واپس نہ آئے تو وہ اس میں شریک ہوگا اور وہ ان موجودہ لوگوں کی طرح ہوگا اسی طرح جو آدمی (جنگ میں جانے کا) ارادہ کرے لیکن اس کو واپس کر کے مسلمانوں کے کسی کام میں معروف کردے تو وہ بھی اس جنگ میں حاضر لوگوں کی طرح ہوگا۔

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ہمارے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بدر کی غنیمت سے اسی وجہ سے حصہ دیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کو حصہ نہ دیتے جس طرح حاضر نہ ہونے والوں کو حصہ نہیں دیا کیونکہ اگر بدر کا مال غنیمت صرف حاضر ہونے والوں کے لیے واجب ہوتا غیر حاضر صحابہ کرام کے لیے نہ ہوتا تو اس صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے غیر کے لیے حصہ مقرر نہ فرماتے لیکن یہ ان کے لیے بھی واجب ہوا جو اس غزوہ میں حاضر تھے اور ان لوگوں کے لیے بھی جنہوں نے اپنے آپ کو اس کے لیے پیش کیا لیکن امام نے ان کو واپس کر کے مسلمانوں کے کسی دوسرے کام میں مشغول کردیا۔ اب وہ بھی حاضرین کی طرح حصہ دار ہوئے جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق ہے تو ہمارے خیال میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف جانے کی تیاری کرنے سے پہلے حضرت ابان کو نجد کی طرف بھیجا پھر آپ نے خیبر کی طرف جانے کا پروگرام بنایا۔ تو حضرت ابان رضی اللہ عنہ کا خیبر کی حاضری سے غائب ہونا اس بنیاد پر نہ تھا کہ انہوں نے ادھر جانے کا ارادہ کیا پھر حضور علیہ السلام نے ان کو کسی دوسری طرف مشغول کردیا کہ اب انہیں حاضرین میں شمار کیا جائے۔

فهذان الحديثان اصلان فكل من اراد الخروج مع الامام الى قتال العدو فرده الامام عن ذلك بامر آخر من امور المسلمين فتشاغل به حتى غنم الامام غنيمة فهو كمن حضر مع الامام يسهم له في الغنيمة كما يسهم لمن حضرها وكل شيء تشاغل به رجل من شغل نفسه او شغل المسلمين مما كان دخوله فيه متقدما ثم حدث للامام قتال العدو فتوجه له فغنم فلا حق لذلك الرجل في الغنيمة وهي بين من حضرها وبين من حكمه حكم الحاضر لها۔

واحتج اهل المقالة الاولى لقولهم ايضا بما حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن قيس بن مسلم قال سمعت طارق بن شهاب ان اهل البصرة غزوا نهاوند ومدهم اهل الكوفة فظفروا فاراد اهل البصرة ان لا يقسموا لاهل الكوفة وكان عمار على اهل الكوفة فقال رجل من بني عطارد ايها الاجدع تريد ان تشاركنا في غنائمنا فقال خير اذني سببت قال فكتب في ذلك الى عمر فكتب عمر ان الغنيمة لمن شهد الوقعة ۔

۹۷۷ - قالوا فهذا عمر رضي الله عنه قد ذهب ايضا الى ان الغنيمة لمن شهد الوقعة فقد وافق هذا قولنا ۔

قيل لهم قد يجوز ان يكون نهاوند فتحت وصارت دار الاسلام و احرزت الغنائم و قسمت قبل ورود اهل الكوفة

تو یہ دونوں حدیثیں اصل ہیں پس جو شخص جہاد کے لیے امام کے ہمراہ جانا چاہتا ہے لیکن امام اسے مسلمانوں کے کسی دوسرے کام کی وجہ سے واپس کر دیتا ہے وہ اس کام میں مشغول ہو جاتا ہے حتیٰ کہ امام مالِ غنیمت حاصل کر لیتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو امام کے ساتھ حاضر ہوا اور اسے بھی شریک جنگ حضرات کی طرح حصہ ملے گا۔ اور وہ شخص جو ذاتی کام میں مصروف رہا یا مسلمانوں کے کام میں مصروف ہوا لیکن اس جنگ سے پہلے اس میں مصروف ہو گیا تھا پھر امام دشمن کی طرف جانے کا پروگرام بنا کر مقابلے میں گیا اور مالِ غنیمت حاصل کیا تو اس شخص کا مالِ غنیمت میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور یہ شرکاءِ جنگ اور ان لوگوں کے درمیان ہوگا جن کو حکماً شریک قرار دیا۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس طرح بھی استدلال کیا حضرت قیس بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت طارق بن شہاب سے سنا کہ بصرہ والوں نے نہاوند میں جنگ لڑی کوفہ والوں نے ان کی مدد کی پھر انہیں فتح ہو گئی بصرہ والوں نے ارادہ کیا کہ کوفہ والوں کو حصہ نہ دیں حضرت عمار کوفہ والوں کی قیادت کر رہے تھے بنو عطارد میں سے ایک شخص نے کہا، اے کان کٹے! کیا تم ہمارے ساتھ غنیمت میں شریک ہونا چاہتے ہو انہوں نے کہا میرے کان عنقریب اُگ آئیں گے راوی فرماتے ہیں پھر انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے (جواباً) لکھا کہ جو لوگ جنگ میں شریک ہوں غنیمت (صرف) ان کو ملے گی)

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جن کے نزدیک غنیمت صرف ان لوگوں کے لیے ہوگی جو جنگ میں شریک ہوئے۔ پس یہ بات ہمارے قول کے موافق ہے۔

ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے نہاوند فتح ہو کر دارالاسلام بن گیا ہو اور مالِ غنیمت کو اکٹھا کر کے کوفہ والوں کے آنے سے پہلے اسے تقسیم کر دیا گیا ہو۔ اگر یہ بات اس طرح ہے

فإن كان ذلك كذلك فإنا نحن نقول أيضا إن الغنيمة في ذلك لمن شهد الوقعة وإن كان جواب عمر رضي الله عنه الذي في هذا الحديث لما كتب به إليه إنما هو لهذا السؤال فإن ذلك مما لا اختلاف فيه وإن كان على أن أهل الكوفة لحقوا بهم قبل خروجهم من دار الشرك بعد ارتفاع القتال فكتب عمر رضي الله عنه أن الغنيمة لمن شهد الوقعة فإن في ذلك الحديث ما يدل على أن أهل الكوفة قد كانوا طلبوا أن تقسم لهم وفيهم عمار بن ياسر ومن كان فيهم غيره من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فهو ممن يكافئ قول عمر رضي الله عنه بقولهم فلا يكون واحد من القولين أولى من الآخر إلا بدليل عليه إما من كتاب أو من سنة وإما من نظر صحيح

تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اس صورت میں غنیمت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو اس واقعہ میں شریک ہوئے اور اگر اس حدیث میں مذکور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مکتوب اسی سوال کا جواب ہے تو اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں اور اگر بات یہ ہے کہ لڑائی ختم ہونے کے بعد ان لوگوں کے دار شرک سے لوٹنے سے پہلے پہلے کوفہ والے وہاں پہنچ گئے تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ غنیمت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو جنگ میں شریک ہوں تو یہ اس حدیث کا مفہوم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوفہ والوں نے اپنے حصے کا مطالبہ کیا تھا تو ان میں عمار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جن کا قول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے برابر ہو جاتا ہے لہٰذا ان دونوں میں سے کوئی قول بھی اس وقت تک دوسرے قول سے بہتر قرار نہیں پاتا جب تک اسے قرآن پاک سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحیح قیاس سے دلیل حاصل نہ ہو۔

فنظرنا في ذلك فرأينا السرايا المبعوثة من دار الحرب إلى بعض أهل الحرب أنهم إذا غنموا فهو بينهم وبين سائر أصحابهم وسواء في ذلك من كان خرج في تلك السرية ومن لم يخرج لأنهم قد كانوا بذلوا من أنفسهم ما بذل الذين سروا فلم يفضل في ذلك بعضهم على بعض وإن كان ما لقوا من القتال مختلفا فالنظر على ذلك أن يكون كذلك من بذل نفسه بمثل ما بذل به نفسه من حضر الوقعة فهو في ذلك كمن حضر الوقعة إذا كان على الشرائط التي ذكرنا في هذا الباب

پس ہم نے اس سلسلے میں غور و فکر کیا تو ان لشکروں کو دیکھا جو دار الحرب سے ہی دار الحرب کے کسی حصے کی طرف بھیجے جاتے ہیں پھر وہ مال غنیمت لاتے ہیں تو وہ ان کے اور ان کے دیگر ساتھیوں کے درمیان برابر تقسیم ہوتا ہے اور اس سلسلے میں اس لشکر کے ساتھ جانے والے اور نہ جانے والے برابر ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے بھی اپنے آپ کو اسی طرح پیش کیا جس طرح جانے والوں نے پیش کیا لہٰذا ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت حاصل نہ ہوگی اگرچہ ان کی لڑائیاں مختلف ہیں تو اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو پیش کرتا ہے وہ اس کی مثل ہو جو شریک جنگ ہو کر اپنے آپ کو پیش کرتا ہے پس وہ اس سلسلے میں جنگ میں شریک ہونے کی طرح ہوگا بشرطیکہ وہ شرائط پائی جائیں جنہیں ہم نے اس باب میں ذکر

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

بَابٌ ۲۳۲ الْاَرْضِ تُفْتَحُ كَيْفَ يَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اَنْ يَفْعَلَ فِيْهَا

۹۷۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا اَنْ يَكُوْنَ النَّاسُ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى قَرْيَةٍ اِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

۹۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا فَتَحَ اَرْضًا عَنْوَةً وَجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يَقْسِمَهَا كَمَا يَقْسِمُ الْغَنَائِمَ وَلَيْسَ لَهُ اِحْتِبَاسُهَا كَمَا لَيْسَ لَهُ اِحْتِبَاسُ سَائِرِ الْغَنَائِمِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْاِمَامُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ خَمَّسَهَا وَقَسَمَ اَرْبَعَةَ اَخْمَاسِهَا وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهَا اَرْضَ خَرَاجٍ وَلَمْ يَقْسِمْهَا۔

۹۸۰- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ

کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

مفتوحہ زمین میں امام کیا طریق کار اختیار کرے

حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر بعد والے لوگوں کا خیال نہ ہو کہ ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر جو بستی بھی فتح فرماتا ہیں اسے تقسیم کر دیتا جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر امام کسی علاقے کو لڑائی کے ذریعے فتح کرے تو اس پر واجب ہے کہ اسے بھی مال غنیمت کی طرح تقسیم کر دے اسے یہ علاقہ روک رکھنے کا حق نہیں جیسا کہ وہ مال غنیمت کو روک نہیں سکتا۔ ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ امام کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس کا پانچواں حصہ لے اور باقی چار حصے تقسیم کر دے اور اگر چاہے تو اسے خراجی زمین کے طور پر چھوڑ دے اور تقسیم نہ کرے۔

حضرت ابن مبارک حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہا اللہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہا اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

عَلَيْهِمْ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

۹۸۱۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ ثُمَّ اَرْسَلَ ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَاسَمَهُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو نصف حصہ پر دیا پھر حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے ان کے درمیان تقسیم کر دیا۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال خیبر والوں سے کھیتی کی پیداوار کے نصف پر معاملہ طے فرمایا

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ الزِّيَادِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاءَ اللهُ خَيْبَرَ فَاَقَرَّهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوْا وَجَعَلَهَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خیبر کو بطور غنیمت عطا فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی طرح برقرار رکھا جس طرح وہ تھے اور اسے اپنے اور ان کے درمیان برابر رکھا پھر حضرت رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے اس کو اندازے سے تقسیم کیا۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن سابق فرماتے ہیں حضرت ابراہیم بن طہمان نے ہم سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ قَسَمَ خَيْبَرَ بِكَمَالِهَا وَلٰكِنَّهٗ قَسَمَ طَائِفَةً مِّنْهَا عَلٰى مَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو مکمل طور پر تقسیم نہیں فرمایا تھا بلکہ اس کا ایک حصہ تقسیم فرمایا تھا جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث میں اس سے استدلال کیا اور ایک حصہ تقسیم کے

وَتَرَكَ طَائِفَةً مِنْهَا فَلَمْ يَقْسِمْهَا عَلٰى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْاُخَرِ وَالَّذِيْ كَانَ قَسَمَ مِنْهَا هُوَ الشِّقُّ وَالْبُطَاةُ وَتَرَكَ سَائِرَهَا فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّهٗ قَسَمَ وَلَهٗ اَنْ يَقْسِمَ وَتَرَكَ وَلَهٗ اَنْ يَتْرُكَ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ هٰكَذَا حُكْمُ الْاَرَضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ لِلْاِمَامِ فَيَقْسِمُهَا اِنْ رَاٰى ذٰلِكَ صَلَاحًا لِلْمُسْلِمِيْنَ كَمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَسَمَ مِنْ خَيْبَرَ وَلَهٗ تَرْكُهَا اِنْ رَاٰى فِيْ ذٰلِكَ صَلَاحًا لِلْمُسْلِمِيْنَ اَيْضًا كَمَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ مِنْ خَيْبَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مَا رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ عَلَى التَّحَرِّيْ مِنْهُ لِصَلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

بغیر چھوڑ دیا جیسا کہ حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے ان دوسری روایات میں مروی ہے اس میں سے آپ نے شق اور بطاة بستیوں (یا قلعوں) کو تقسیم فرمایا اور باقی کو چھوڑ دیا تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ آپ نے تقسیم فرمایا تو اس کا آپ کو اختیار تھا اور آپ نے کچھ حصہ چھوڑ دیا تو آپ اس بات کا بھی اختیار رکھتے تھے۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ جن زمینوں کو فتح کیا جائے ان کے بارے میں امام کو اختیار ہوتا ہے اگر مسلمانوں کی بھلائی دیکھے تو اسے تقسیم کر دے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا کچھ حصہ تقسیم فرمایا اور اگر تقسیم نہ کرنے میں مسلمانوں کا فائدہ سمجھے تو تقسیم نہ کرے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا کچھ حصہ چھوڑ دیا غور و فکر کے بعد جو بات مسلمانوں کے لیے بہتر ہو اس پر عمل کرے۔

۹۸۵- وَقَدْ فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَرْضِ السَّوَادِ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فَتَرَكَهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ اَرْضَ خَرَاجٍ لِيَنْتَفِعَ بِهَا مَنْ يَجِيْءُ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْهُمْ كَمَا يَنْتَفِعُ بِهَا مَنْ كَانَ فِيْ عَصْرِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَفْعَلْ فِي السَّوَادِ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ مَا قُلْتُمْ وَلٰكِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعًا رَضُوْا بِذٰلِكَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا رَضُوْا بِذٰلِكَ اَنَّهٗ جَعَلَ الْجِزْيَةَ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَلَمْ يَخْلُ ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ جَعَلَهَا عَلَيْهِمْ ضَرِيْبَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ لِاَنَّهُمْ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق کی زمین میں یہی طریقہ اختیار فرمایا آپ نے اسے مسلمانوں کے لیے خراجی زمین کے طور پر چھوڑ دیا تاکہ بعد میں آنے والے لوگ بھی اس سے اسی طرح نفع اٹھائیں جس طرح اس دور کے مسلمانوں نے نفع اٹھایا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ ہو سکتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق کی سرزمین میں یہ عمل اس وجہ سے اختیار نہ کیا جو تم نے بیان کی ہے بلکہ تمام مسلمانوں نے اسی بات پر رضامندی ظاہر کی ہو ان کی رضامندی کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ان لوگوں پر جزیہ مقرر فرمایا تو یہ بات دو حال سے خالی نہیں یا تو آپ نے ان پر مسلمانوں کے لیے جزیہ اس لیے مقرر کیا کہ وہ ان کے غلام ہیں یا اس طرح مقرر کیا جیسے آزاد لوگوں پر جزیہ مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کے ذریعے ان کی جانوں کی حفاظت کی جائے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے ان کی عورتوں،

عبيد لهم أو يكون جعل ذلك عليهم كما
يجعل الجزية على الأحرار ليحقن بذلك
دماءهم فرأيناه قد أهمل نساءهم
ومشايخهم وأهل الزمانة منهم و
صبيانهم وإن كانوا قادرين على الاكتساب
أكثر مما يقدر عليه بعض البالغين فلم
يجعل على أحد ممن ذكرنا من ذلك شيئا
فدل ما بقي إن ذلك أن ما أوجب ليس
لعلة الملك ولكنه لعلة الذمة وقبل
ذلك جميع ما افتتح تلك الأرض أخذهم
ذلك منهم دليل على إجارتهم لما كان
عمر فعل ذلك ثم رأيناه وضع على الأرض
شيئا مختلفا فوضع على جريب الكرم شيئا معلوما ووضع
على جريب الحنطة شيئا معلوما وأهمل النخل فلم يأخذ
منها شيئا فلم يخل ذلك من أحد وجهين إما
أن يكون ملك به القوم الذين قد ثبتت
حرمتهم بثمار أرضيهم والأرض ملك
للمسلمين أو يكون جعل ذلك عليهم
كما جعل الخراج على رقابهم ولا يجوز
أن يكون الخراج يجب إلا فيما ملكه لغير
آخذ الخراج فإن حملنا ذلك على
التمليك من عمر رضي الله عنه إياهم
ثمر النخل والكرم بما جعل عليهم مما
ذكرنا جعل فعله ذلك قد دخل فيما قد نهى
عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من
بيع السنين ومن بيع ما ليس عندك
فاستحال أن يكون الأمر على ذلك ولكن
الأمر عندنا على أن تمليكه لهم الأرض
التي أوجب هذا عليهم فيما قد تقدم

بوڑھوں، معذوروں (جو شل تھے) اور ان کے بچوں کو چھوڑ دیا (ان پر جزیہ مقرر نہیں کیا) اگرچہ وہ بعض بالغ لوگوں سے زیادہ کمانے پر قادر تھے لیکن جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا ان میں سے کسی پر کچھ بھی مقرر نہیں کیا اب یہ اس بات کی دلیل ہے کہ باقی لوگوں پر جو کچھ واجب کیا وہ ان کی ملکیت کی وجہ سے نہیں بلکہ ذمی ہونے کی وجہ سے تھا اور اس سے پہلے تمام مفتوحہ زمین کا ان سے لینا ان کے اجارہ کی دلیل ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا۔

دیکھتے ہیں کہ انہوں نے زمین پر مختلف چیزیں مقرر انگور کی زمین پر متعین مقدار مقرر فرمائی گندم والی زمین پر بھی معلوم مقدار مقرر کی، لیکن کھجور کو چھوڑ دیا اور اس سے کچھ بھی نہ لیا۔ اب یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو یہ کہ جن لوگوں کی حرمت ثابت ہوئی وہ اپنے پھلوں کے مالک ہوئے لیکن زمین مسلمانوں کی ملک قرار پائی یا آپ نے ان پر اس طرح مقرر فرمایا جس طرح ان پر خراج لازم کیا، اور جب تک خراج لیے بغیر مالک نہ ہو جائے خراج واجب نہیں ہوتا اگر ہم اسے اس بات پر محمول کریں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے محصول کے بدلے میں انہیں کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں کا مالک بنایا تھا تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نہی میں داخل ہو جائے گا کہ آپ نے کئی سالوں کی بیع اور جس چیز کا مالک نہ ہو اس کی بیع سے منع فرمایا لیکن اس بات کا پایا جانا محال ہے بلکہ ہمارے نزدیک بات یہ ہے کہ آپ نے ان کو اس زمین کا مالک بنایا تھا جو پہلے اجرت پر دی تھی کہ اب یہ ان کی ملک خراجی ہو گی اور جو کچھ ان پر واجب ہوا اس کا یہی حکم ہے سب لوگوں نے آپ کے اس فیصلے کو قبول کیا اور آپ نے ان سے جو کچھ لیا تھا اس میں سے ان کو جو کچھ دیا انہوں نے اسے لے لیا لہذا ان کا اسے قبول کرنا ان کی طرف سے آپ کے اس فعل کی اجازت تھی

عَلٰی اَنْ تَکُوْنَ مِلْکُھُمْ لِذٰلِکَ مِلْکٌ خَرَاجِیٌّ فَھٰذَا حُکْمُہٗ فِیْمَا یَجِبُ عَلَیْھِمْ فِیْہِ وَ قِبَلَ النَّاسُ جَمِیْعًا مِّنْہُ ذٰلِکَ وَ اَخَذُوْا مِنْہُ مَا اَعْطَاھُمْ مِّمَّا اَخَذَ مِنْھُمْ فَکَانَ قَبُوْلُھُمْ لِذٰلِکَ اِجَازَۃً مِّنْھُمْ لِفِعْلِہٖ۔

قَالُوْا فَلِھٰذَا جَعَلْنَا اَھْلَ السَّوَادِ مَالِکِیْنَ لِاَرْضِھِمْ وَجَعَلْنَاھُمْ اَحْرَارًا بِالْعِلَّۃِ الْمُتَقَدِّمَۃِ وَ کُلُّ ھٰذَا اِنَّمَا کَانَ بِاِجَازَۃِ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ غَنِمُوْا تِلْکَ الْاَرْضَ وَلَوْ لَا ذٰلِکَ لَمَا جَازَ وَلَکَانُوْا عَلٰی مِلْکِھِمْ قَالُوْا فَکَذٰلِکَ نَقُوْلُ کُلُّ اَرْضٍ مُّفْتَتَحَۃٍ عَنْوَۃً فَحُکْمُھَا اَنْ تُقْسَمَ کَمَا تُقْسَمُ الْاَمْوَالُ خُمُسُھَا لِلّٰہِ وَ اَرْبَعَۃُ اَخْمَاسِھَا لِلَّذِیْنَ افْتَتَحُوْھَا لَیْسَ لِلْاِمَامِ مَنْعُھُمْ مِنْ ذٰلِکَ اِلَّا اَنْ تَطِیْبَ اَنْفُسُ الْقَوْمِ بِتَرْکِھَا کَمَا طَابَتْ اَنْفُسُ الَّذِیْنَ افْتَتَحُوا السَّوَادَ لِعُمَرَ بِمَا ذَکَرْنَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ہم نے اسی لیے اہلِ سواد کو ان کی زمینوں کا مالک قرار دیا اور پہلے بیان کی گئی علت کے باعث ہم نے انہیں آزاد قرار دیا اور یہ سب کچھ اس قوم کی اجازت سے ہوا جنہوں نے اس زمین کو بطور غنیمت حاصل کیا اگر ان کی مرضی نہ ہوتی تو یہ جائز نہ ہوتا اور وہ زمین ان کی ملک بھی رہتی یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جو زمین لڑائی کے ذریعے فتح کی جائے اس کا حکم یہ ہے کہ اسے بھی دیگر مالوں کی طرح تقسیم کیا جائے پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور چار حصے ان لوگوں کے لیے ہوں گے جنہوں نے اسے فتح کیا امام انکو روک نہیں سکتا البتہ یہ قوم خوشی سے اس کے چھوڑنے پر راضی ہو جائے جیسا کہ سواد کی زمین فتح کرنے والوں نے اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کیلئے چھوڑ دیا تھا جس طرح ہم نے ذکر کیا۔

فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لِلْاٰخَرِیْنَ عَلَیْھِمْ اَنَّا نَعْلَمُ اَنَّ اَرْضَ السَّوَادِ لَوْ کَانَتْ کَمَا ذَکَرَ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی لَکَانَ قَدْ وَجَبَ فِیْھَا خُمُسُ اللّٰہِ بَیْنَ اَھْلِہِ الَّذِیْنَ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَھُمْ وَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّجْعَلَ ذٰلِکَ الْخُمُسَ وَلَا شَیْئًا مِّنْہُ لِاَھْلِ الذِّمَّۃِ وَقَدْ کَانَ اَھْلُ السَّوَادِ الَّذِیْنَ اَقَرَّھُمْ عُمَرُ صَارُوْا اَھْلَ الذِّمَّۃِ وَقَدْ کَانَ السَّوَادُ بِاَسْرِہٖ فِیْ اَیْدِیْھِمْ۔

ان کے خلاف دوسرے لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں اگر سواد کی زمین اس طرح ہوتی جس طرح پہلے قول والوں نے کہا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے پانچواں حصہ واجب ہوتا جو اللہ تعالیٰ اور ان لوگوں کے درمیان ہوتا جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے قرار دیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ امام کے لیے پانچواں حصہ یا اس میں سے کوئی چیز ذمی لوگوں کو دینا جائز نہیں اور سواد کے جن لوگوں کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے برقرار رکھا وہ ذمی ہو چکے تھے اور سواد کا تمام علاقہ ان کے قبضہ میں تھا

فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ مَا فَعَلَہٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ ذٰلِکَ کَانَ مِنْ جِھَۃٍ غَیْرِ الْجِھَۃِ الَّتِیْ ذَکَرُوْا وَھُوَ عَلٰی اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ وَجَبَ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ ذٰلِکَ خُمُسٌ وَکَذٰلِکَ

تو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ عمل اس وجہ سے نہیں تھا جو ان حضرات نے ذکر کی ہے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے خمس (پانچواں حصہ) واجب نہیں ہوا تھا اسی طرح جو کچھ ان کی گردنوں کے سلسلے میں کیا تو آپ نے ان پر احسان

مَا فَعَلَ فِي رِقَابِهِمْ فَمَنَّ عَلَيْهِمْ بِأَنْ أَقَرَّهُمْ فِي أَرْضِيهِمْ وَنَفَى الرِّقَّ مِنْهُمْ وَأَوْجَبَ الْخَرَاجَ عَلَيْهِمْ فِي رِقَابِهِمْ وَأَرْضِيهِمْ فَمَلَكُوا بِذٰلِكَ أَرْضِيهِمْ وَانْتَفَى الرِّقُّ عَنْ رِقَابِهِمْ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَفْعَلَ هٰذَا بِمَا افْتَتَحَ عَنْوَةً فَيَنْفِي عَنْ أَهْلِهَا رِقَّ الْمُسْلِمِينَ وَعَنْ أَرْضِيهِمْ مِلْكَ الْمُسْلِمِينَ وَيُوجِبُ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا وَيَضَعُ عَلَيْهِمْ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ وَضْعُهُ مِنَ الْخَرَاجِ كَمَا فَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجَّ عُمَرُ بِذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ثُمَّ قَالَ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهٰجِرِينَ فَأَدْخَلَهُمْ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُرِيدُ بِذٰلِكَ الْأَنْصَارَ فَأَدْخَلَهُمْ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ فَأَدْخَلَ فِيهَا جَمِيعَ مَنْ يَجِيءُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ فَلِلْإِمَامِ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ وَيَضَعَهُ حَيْثُ رَأٰى وَضْعَهُ فِيمَا سَمَّى اللّٰهُ فِي هٰذِهِ السُّورَةِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَسُفْيَانُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

۹۸۶۔ **فَإِنِ** احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ مُحْتَجٌّ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ

فرمایا کہ انہیں ان کی زمینوں پر برقرار رکھا اور ان سے غلامی کو اٹھا دیا اور ان کی گردنوں اور زمینوں پر خراج لازم کیا اس طرح وہ اپنی زمینوں کے مالک بن گئے اور ان کی گردنوں سے غلامی کو دور کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جس زمین کو امام نے لڑائی کے ذریعے فتح کیا وہ اس میں یہ عمل اختیار کر سکتا ہے وہ ان کو مسلمانوں کے غلام ہونے اور ان کی زمینوں کو مسلمانوں کی ملکیت سے بچا کر ان پر خراج مقرر کر سکتا ہے جس طرح حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ایسا کیا اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے "اللہ تعالیٰ کچھ بستیوں والوں (کے مال) سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت عطا فرمائے تو وہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے پھر فرمایا مہاجر فقراء کے لیے ہے تو ان کو بھی ان میں داخل کیا، پھر فرمایا "اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ان کو گھر اور ایمان کا ٹھکانہ دیا اس سے انصار مراد ہیں چنانچہ ان کو بھی ان میں شامل کیا پھر فرمایا "اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے" اس طرح ان کے بعد آنے والے تمام مومنوں کو بھی اس میں شامل کیا۔ تو امام کو اس بات کا حق ہے اور وہ ان لوگوں کو جن کا اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں ذکر فرمایا جس کو مناسب سمجھے دے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے حضرت امام ابوجعفر اور حضرت سفیان رحمہما اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا اور یہی حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے۔

اگر اس سلسلے میں کوئی شخص اس روایت سے استدلال کرے حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں جب حضرت جریر بن عبداللہ اور عمار بن یاسر

بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ لَمَّا وَفَدَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فِي أُنَاسٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عُمَرُ لِجَرِيرٍ يَا جَرِيرُ وَاللهِ لَوْلَا أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ لَكُنْتُمْ عَلَى مَا قَسَمْتُ لَكُمْ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ أَرُدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَرَدَّهُ وَكَانَ رُبُعُ السَّوَادِ لِبَجِيْلَةَ فَأَخَذَهُ مِنْهُمْ وَأَعْطَاهُمْ ثَمَانِيْنَ دِيْنَارًا۔

کچھ دوسرے مسلمانوں کے ہمراہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت جریر سے فرمایا اے جریر! اللہ کی قسم! اگر میں ایسا قاسم نہ ہوتا جس سے سوال ہوگا تو تم اسی پر قائم رہتے جو میں نے تمہارے لیے تقسیم کیا لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ اسے مسلمانوں کی طرف لوٹا دوں چنانچہ آپ نے اسے لوٹا دیا اور سواد کا چوتھا حصہ بجیلہ والوں کے لیے تھا تو آپ نے ان سے لیا اور ان کو اسی دینار دیئے۔

۹۸۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ ثَنِيْ إِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ قَدْ أَعْطَى بَجِيْلَةَ رُبُعَ السَّوَادِ فَأَخَذْنَاهُ ثَلَاثَ سِنِيْنَ فَوَفَدَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَرِيرٌ إِلَى عُمَرَ وَمَعَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَالَ عُمَرُ وَاللهِ لَوْلَا أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ لَتَرَكْتُكُمْ عَلَى مَا كُنْتُ أَعْطَيْتُكُمْ فَأَرَى أَنْ تَرُدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَفَعَلَ قَالَ فَأَجَازَنِي عُمَرُ ثَمَانِيْنَ دِيْنَارًا۔

حضرت قیس بن جریر فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بجیلہ والوں کو سواد کا چوتھا حصہ عطا فرمایا پھر ہم نے ان سے تین سال تک کے لیے رکھا اس کے بعد حضرت جریر، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت عمار بن یاسر بھی ان کے ہمراہ تھے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا اللہ کی قسم! اگر میں ایسا تقسیم کرنے والا نہ ہوتا جس سے سوال ہوگا تو میں تمہیں اسی چیز پر چھوڑ دیتا جو تمہیں دی ہے لیکن میرا خیال ہے اسے مسلمانوں کی طرف لوٹا دو چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے اسی دینار (لینے) کی اجازت دی۔

قَالُوْا فَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ عُمَرَ قَدْ كَانَ قَسَمَ السَّوَادَ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ أَرْضَاهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَا أَعْطَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعُوْدَ لِلْمُسْلِمِيْنَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سواد کی زمین کو لوگوں میں تقسیم فرمایا پھر ان کو عطیہ دے کر اسے مسلمانوں کی طرف لوٹانے پر راضی کیا۔

قِيْلَ لَهُ مَا يَدُلُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ ظَاهِرُهُ عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ مَا فَعَلَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ السَّوَادِ فَجَعَلَهَا لِبَجِيْلَةَ ثُمَّ أَخَذَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَوَّضَهُمْ مِنْهُمْ عِوَضًا مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَكَانَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ الَّتِي جَرٰى فِيْهَا هٰذَا الْفِعْلَ

تو اس (استدلال کرنے والے) شخص کو جواب دیا جائے گا کہ اس حدیث کا ظاہر اس بات پر دلالت نہیں کرتا جسے تم نے ذکر کیا ہے لیکن ہو سکتا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ عمل سواد کے کسی ایک گروہ کے سلسلے میں کیا ہو اسے قبیلہ بجیلہ کے لیے قرار دیا پھر ان سے مسلمانوں کے لیے کر ان کو مسلمانوں کے مال سے عوضانہ عطا فرمایا تو یہ صرف ایک گروہ تھا جیسے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عوضانہ دے کر مسلمانوں

لِلْمُسْلِمِیْنَ بِمَا عَوَّضَ عُمَرُ اَهْلَهَا مَا عَوَّضَهُمْ مِنْهَا مِنْ ذٰلِكَ وَ مَا بَقِیَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ السَّوَادِ فَعَلَى الْحُكْمِ الَّذِیْ قَدْ بَیَّنَّا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَ لَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَتْ اَرْضُ السَّوَادِ اَرْضَ عُشْرٍ وَ لَمْ یَكُنْ اَرْضَ خَرَاجٍ۔

۹۸۸- **فَاِنِ** احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ بَجِیْلَةَ اِلٰی عُمَرَ فَقَالَتْ اِنَّ قَوْمِیْ رَضُوْا مِنْكَ مِنَ السَّوَادِ بِمَا لَمْ اَرْضَ وَلَسْتُ اَرْضٰی حَتّٰی تَمْلَاَ كَفِّیْ ذَهَبًا اَوْ جَمَلِیْ طَعَامًا اَوْ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهَا عُمَرُ۔

۹۸۹- **قِیْلَ** لَهُمْ ذٰلِكَ اَیْضًا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلَى الْجُزْءِ الَّذِیْ كَانَ سَلَّمَهٗ عُمَرُ لِبَجِیْلَةَ فَمَلَكُوْهُ ثُمَّ اَرَادَ اِنْتِزَاعَهٗ مِنْهُمْ بِطِیْبِ اَنْفُسِهِمْ فَلَمْ یُخْرِجْ حَقَّ تِلْكَ الْمَرْاَةِ مِنْهَا اِلَّا بِمَا طَابَتْ بِهٖ نَفْسُهَا فَاَعْطَاهَا عُمَرُ مَا طَابَتْ حَتّٰی رَضِیَتْ فَسَلَّمَتْ مَا كَانَ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ كَمَا سَلَّمَ سَائِرُ قَوْمِهَا حُقُوْقَهُمْ فَهٰذَا عِنْدَنَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ كُلِّهٖ مِنْ طَرِیْقِ الْاٰثَارِ وَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ عَلٰی مَا بَیَّنَّا وَ هُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَ سُفْیَانَ وَ اَبِیْ یُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

۹۸۹- **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ اَرْضِ مِصْرَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ السَّكُوْنِیْ عَنْ اَبِیْهِ

کے لیے یہ عمل جاری کیا اور سواد کے باقی حصے کا وہی حکم ہے جسے ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں بیان کیا ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی اور سواد کی زمین، عشری زمین ہوتی، خراجی نہ ہوتی۔

اگر وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کریں حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرماتے ہیں بجیلہ قبیلہ کی ایک عورت نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میری قوم سواد کی زمین کے سلسلے میں جس بات پر راضی ہوتی ہے میں اس پر راضی نہیں ہوں اور میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک میری ہتھیلی کو سونے سے یا میرے اونٹ کو غلہ سے نہ بھر دیں یا اس نے اسی قسم کا کلام کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا۔

ان حضرات کو کہا جائے گا کہ یہ بات بھی ہمارے نزدیک صرف اس حصے سے متعلق ہے جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بجیلہ کو عطا فرمایا تھا وہ اس کے مالک بن گئے پھر آپ نے ان کی مرضی سے اسے واپس لینے کا ارادہ کیا تو اس عورت کا حق اسی صورت میں ختم ہو سکتا تھا کہ وہ خوشی سے دیتی چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطالبہ کے مطابق اسے عنایت فرمایا یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئی اور اس نے بھی باقی قبیلے کی طرح جو کچھ ملا تھا آپ کے حوالے کر دیا ہمارے نزدیک روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ (مندرجہ بالا) بیان ہے اور قیاس کے طور پر بھی اسی طرح ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت سفیان، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مصر کی زمین کے بارے میں بھی اسی طرح مروی ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مصر کی زمین کو فتح فرمایا تو انہوں نے اپنے ساتھ موجود تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیا کہ اس زمین کو ان لوگوں کے درمیان

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَمَّا فَتَحَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَرْضَ مِصْرَ جَمَعَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَشَارَهُمْ فِيْ قِسْمَةِ أَرْضِهَا بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا كَمَا قَسَمَ بَيْنَهُمْ غَنَائِمَهُمْ وَكَمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا أَوْ يُوْقِفُهَا حَتّٰى رَاجَعَ فِيْ ذٰلِكَ رَأْيَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ نَفَرٌ مِّنْهُمْ فِيْهِمُ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَاللهِ مَا ذَاكَ إِلَيْكَ وَلَا إِلٰى عُمَرَ إِنَّمَا هِيَ أَرْضٌ فَتَحَ اللهُ عَلَيْنَا وَأَوْجَفْنَا عَلَيْهَا خَيْلَنَا وَرِجَالَنَا وَحَوَيْنَا مَا فِيْهَا فَمَا قِسْمَتُهَا بِأَحَقَّ مِنْ قِسْمَةِ أَمْوَالِهَا وَقَالَ نَفَرٌ مِّنْهُمْ لَا نَقْسِمُهَا حَتّٰى نُرَاجِعَ رَأْيَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْهَا فَاتَّفَقَ رَأْيُهُمْ عَلٰى أَنْ يَكْتُبُوْا إِلٰى عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ وَيُخْبِرُوْهُ فِيْ كِتَابِهِمْ إِلَيْهِ بِمَقَالَتِهِمْ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ وَصَلَ إِلَيَّ مَا كَانَ مِنْ إِجْمَاعِكُمْ عَلٰى أَنْ تَغْتَصِبُوْا عَطَايَا الْمُسْلِمِيْنَ وَمُؤُوْنَ مَنْ يَغْزُوْا أَهْلَ الْعَدُوِّ وَأَهْلَ الْكُفْرِ وَإِنِّيْ إِنْ قَسَمْتُهَا بَيْنَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِمَنْ بَعْدَكُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَادَّةٌ يَقْوَوْنَ بِهٖ عَلٰى عَدُوِّكُمْ وَلَوْلَا مَا أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَأَدْفَعُ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ مُؤُوْنِهِمْ وَأُجْرِيْ عَلٰى ضُعَفَائِهِمْ وَأَهْلِ الدِّيْوَانِ مِنْهُمْ لَقَسَمْتُهَا بَيْنَكُمْ فَأَوْقِفُوْهَا فَيْئًا عَلٰى مَنْ بَقِيَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنْقَرِضَ آخِرُ عِصَابَةٍ تَغْزُوْا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا قَدْ دَلَّ فِيْ حُكْمِ الْأَرَضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ عَلٰى

تقسیم کیا جائے جو جنگ کے لیے حاضر ہوئے جیسے آپ نے ان کے درمیان مالِ غنیمت کو تقسیم فرمایا اور جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین ان لوگوں کے درمیان تقسیم فرمائی جو وہاں حاضر تھے یا اسے اسی طرح چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ حضرت امیرالمؤمنین کی رائے معلوم کی جائے کچھ لوگوں نے جن میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بھی تھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ آپ کے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اختیار میں نہیں، یہ وہ زمین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں فتح کیا ہم نے ان پر اپنے گھوڑے اور آدمی دوڑائے اور جو کچھ اس میں ہے اسے ہم نے قابو کیا لہٰذا آپ کا اسے تقسیم کرنا مال کی تقسیم سے زیادہ ضروری ہے بعض لوگوں نے کہا ہم اسے تقسیم نہیں کریں حتیٰ کہ ہم حضرت امیرالمؤمنین رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف رجوع کریں چنانچہ وہ سب اس بات پر متفق ہو گئے کہ اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد مجھے تمہاری طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اس بات پر متفق ہو کہ تم مسلمانوں کے عطیات اور دشمن نیز کفار کے مقابلے میں لڑنے والوں کی محنت کو چھین لو اگر میں اسے تمہارے درمیان تقسیم کر دوں تو تمہارے بعد والے مسلمانوں کے لیے کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہے گی جس کے ذریعے وہ تمہارے دشمن کے خلاف مضبوط ہو سکیں اگر تمہیں اللہ کی راہ میں برانگیختہ کرنا، مسلمانوں سے ان کا بوجھ دور کرنا ان کے کمزوروں اور دیوان والوں پر اسے جاری کرنا نہ ہوتا تو میں اسے تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا لہٰذا اسے باقی مسلمانوں کے لیے بطور غنیمت رکھو حتیٰ کہ مسلمانوں کی آخری جماعت جنگ کرے، والسلام علیکم

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں مفتوحہ زمینوں کے حکم پر دلالت پائی جاتی

مَا ذَكَرْنَا وَاَنَّ حُكْمَهَا خِلَافُ حُكْمِ مَا سِوَاهَا مِنْ سَائِرِ الْاَمْوَالِ الْمَغْنُوْمَةِ مِنَ الْعَدُوِّ۔

ہے جیساکہ ہم نے ذکر کیا نیز اس کا حکم ان باقی تمام مالوں سے الگ ہے جو دشمن سے غنیمت کے طور پر حاصل ہوئے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ قَسَمَ خَيْبَرَ بَيْنَ مَنْ كَانَ شَهِدَهَا فَذٰلِكَ يَنْفِيْ اَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ حُجَّةٌ لِّمَنْ ذَهَبَ اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ وَمَنْ تَابَعَهُمَا فِيْ اِيْقَافِ الْاَرَضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس حدیث میں صحابہ کرام سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو ان لوگوں کے درمیان تقسیم فرمایا جو وہاں حاضر تھے لہٰذا خیبر کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ان لوگوں کی دلیل کی نفی کرتا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان اور ان کے متبعین کے مسلک پر چلتے ہیں کہ مفتوحہ زمینیں مسلمانوں کی ضرورت کے لیے چھوڑی جائیں۔

قِيْلَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ لَمْ يُفَسِّرْ لَنَا فِيْهِ كُلَّ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَقَدْ جَاءَ غَيْرُهٗ فَبَيَّنَ لَنَا مَا كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ حدیث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر سے متعلق پورے عمل کی وضاحت نہیں کرتی۔ دوسرے حضرات سے مروی روایات نے اس سلسلے میں وضاحت کی ہے۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلٰى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا۔

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو دو برابر حصوں میں تقسیم فرمایا نصف حصہ اپنی ضروریات کے لیے رکھا اور باقی نصف مسلمانوں کے درمیان اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيَانُ مَا كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَاَنَّهٗ اَوْقَفَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَقَسَمَ نِصْفَهَا بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَالَّذِيْ

تو اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر سے متعلق فیصلے کا بیان ہے کہ آپ نے اس کا نصف حصہ اپنی ضروریات کے لیے رکھا اور دوسرا نصف شریک ہونے والے مسلمانوں کے لیے رکھا جو حصہ وقف کیا (اپنے لیے رکھا)

كَانَ اَوْ قَفَهُ مِنْهَا هُوَ الَّذِیْ كَانَ دَفَعَهُ اِلَى الْيَهُوْدِ مُزَارَعَةً عَلٰى مَا فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَاهُمَا وَهُوَ الَّذِیْ تَوَلّٰى عُمَرُ قِسْمَتَهُ فِیْ خِلَافَتِهٖ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمَّا اَجْلَى الْيَهُوْدَ عَنْ خَيْبَرَ وَفِيْمَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ تَقْوِيَةٌ لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ فِیْ اِيْقَافِ الْاَرْضِيْنَ وَتَرْكِ قِسْمَتِهَا اِذَا رَاٰى الْاِمَامُ ذٰلِكَ۔

اسے یہودیوں کو مزارعت پر دیا جیسا کہ حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات کے ضمن میں ہم نے ذکر کیا اور یہ وہی حصہ کہ جب حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں یہودیوں کو جلاوطن کیا تو اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرمایا یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان رحمہما اللہ کے مذہب کی تقویت ہے کہ اگر امام چاہے تو ان (مفتوحہ) زمینوں کو وقف کر دے اور تقسیم نہ کرے۔

بَابُ ۲۳۳ الرَّجُلِ يَحْتَاجُ اِلَى الْقِتَالِ عَلٰى دَابَّةٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ

مجبوراً غنیمت کے جانور پر سوار ہو کر لڑنا

۹۹۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ التَّجِيْبِیِّ عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَامَ خَيْبَرَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَاْخُذْ دَابَّةً مِّنَ الْمَغَانِمِ فَيَرْكَبُهَا حَتّٰى اِذَا اَنْقَصَهَا رَدَّهَا فِی الْمَغَانِمِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِّنَ الْمَغَانِمِ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهُ رَدَّهَا فِی الْمَغَانِمِ۔

حضرت رویفع بن ثابت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے خیبر کے سال فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مال غنیمت میں سے جانور لے کر اس پر سوار نہ ہو حتیٰ کہ اسے ناقص بنا کر مالِ غنیمت میں لوٹا دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے یہاں تک کہ اسے پرانا کر کے مالِ غنیمت میں لوٹا دے۔

---

۹۹۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ التُّجِيْبِیِّ عَنْ حَنَشٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی بواسطہ حضرت رویفع بن ثابت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْهُمُ الْاَوْزَاعِیُّ اِلٰى اَنَّهُ لَا بَاْسَ اَنْ يَّاْخُذَ الرَّجُلُ السِّلَاحَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَيُقَاتِلُ بِهٖ فِیْ مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ مَا

ایک جماعت جن میں امام اوزاعی بھی شامل ہیں اس بات کی طرف گئی ہے کہ مالِ غنیمت میں ہتھیار لے کر لڑائی کے دوران ان کے ذریعے لڑنے میں کوئی حرج نہیں جب تک اسے ضرورت ہو

كَانَ اِلٰى ذٰلِكَ مُحْتَاجًا وَّلَا يَنْتَظِرُ بِرَدِّهٖ الْفَرَاغَ مِنَ الْحَرْبِ فَتَعْرِضُهٗ لِلْهَلَاكِ وَانْكِسَادِ الثَّمَنِ فِيْ طُوْلِ مَكْثِهٖ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۹۹۳- وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْمَا حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ اَنْ يَّاْخُذَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ السِّلَاحَ اِذَا احْتَاجَ اِلَيْهِ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاِمَامِ فَيُقَاتِلُ بِهٖ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الْحَرْبِ ثُمَّ يَرُدُّهٗ فِي الْمَغْنَمِ۔

۹۹۴- قَالَ اَبُوْيُوْسُفَ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا احْتَجَّ بِهِ الْاَوْزَاعِيُّ وَلِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَانٍ وَّوُجُوْهٌ وَّتَفْسِيْرٌ لَا يَفْهَمُهٗ وَلَا يُبْصِرُهٗ اِلَّا مَنْ اَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَنَا عَلٰى مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ عَنْهُ غَنِيٌّ يَّبْقٰى بِذٰلِكَ عَلٰى دَابَّتِهٖ وَعَلٰى ثَوْبِهٖ اَوْ يَاْخُذُ ذٰلِكَ يُرِيْدُ بِهِ الْخِيَانَةَ فَاَمَّا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ لَيْسَ مَعَهٗ دَابَّةٌ وَّلَيْسَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضْلٌ يَّحْمِلُوْنَهٗ اِلَّا دَوَابَّ الْغَنِيْمَةِ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّمْشِيَ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِيْنَ تَرْكُهٗ وَلَا بَأْسَ اَنْ يَّرْكَبَهَا هٰذَا شَاءُوْا اَوْ كَرِهُوْا وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ الْحَالُ فِي الثِّيَابِ وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ الْحَالُ فِي السِّلَاحِ وَالْحَالُ اَبْيَنُ وَاَوْضَحُ۔ اَلَا تَرٰى اَنَّ قَوْمًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَوْ تَكَسَّرَتْ سُيُوْفُهُمْ اَوْ ذَهَبَتْ وَلَهُمْ غِنًى عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ اَنَّهٗ لَا بَأْسَ اَنْ يَّاْخُذُوْا سُيُوْفًا مِّنَ الْغَنِيْمَةِ فَيُقَاتِلُوْا بِهَا مَا دَامُوْا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اَرَاَيْتَ وَلَوْ لَمْ يَحْتَاجُوْا اِلَيْهَا فِيْ

لیکن واپس لوٹا لے کے لیے لڑائی کے ختم ہونے کا منتظر نہ رہے کہ دارالحرب میں زیادہ دیر ٹھہرنے کی وجہ سے وہ (اسلحہ) ضائع ہو جائے یا اس کی قیمت کم ہو جائے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے ان میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں حضرت سلیمان بن شعیب اپنے والد سے اور وہ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان حضرات نے فرمایا کوئی شخص ضرورت کے تحت امام کی اجازت کے بغیر غنیمت میں سے اسلحہ لے کر شریک جنگ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن جب لڑائی سے فارغ ہو جائے تو مالِ غنیمت میں لوٹا دے۔

حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث جس سے حضرت امام اوزاعی نے استدلال کیا ہے ہم تک پہنچی ہے لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے کئی معانی و مطالب ہیں اور ایسی وضاحت ہے جسے وہی شخص جان سکتا ہے جو اس کی بصیرت رکھتا ہے جسے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو ہمارے نزدیک یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو ضرورت کے بغیر غنیمت سے جانور یا کپڑا لیتا ہے (اور اسے استعمال کرتا ہے) یا خیانت کے طور پر لیتا ہے لیکن وہ مسلمان شخص جس کے پاس دارالحرب میں کوئی جانور نہ ہو اور دوسرے مسلمانوں کے پاس غنیمت کے علاوہ کوئی زائد جانور نہ ہوں اور وہ پیدل بھی نہ چل سکتا ہو تو مسلمانوں کے لیے اسے چھوڑنا جائز نہیں اور اس پر سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں دیگر مسلمان پسند کریں یا ناپسند۔ کپڑے کا بھی یہی حکم ہے ہتھیار کا بھی یہی حال ہے بلکہ یہ حال تو بالکل واضح ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر مسلمان قوم کی تلواریں ٹوٹ جائیں یا ان کے پاس نہ رہیں اور مسلمانوں سے انہیں کچھ نہ مل سکے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ مالِ غنیمت سے تلواریں لے کر ان کے ساتھ لڑیں جب تک وہ دارالحرب میں ہوں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر وہ گھمسان کی جنگ میں ان (تلواروں) کے محتاج نہ ہوں اور اس کے دو دن بعد

مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ وَاحْتَاجُوْا اِلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَوْمَيْنِ اَغَارَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ اَيَقُوْمُوْنَ هٰكَذَا فِيْ وُجُوْهِ الْعَدُوِّ بِغَيْرِ سِلَاحٍ كَيْفَ يَصْنَعُوْنَ اَيَسْتَاْثِرُوْنَ هٰذَا الرَّاْيَ فِيْهِ تَوْهِيْنٌ لِّمَكِيْدَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَيْفَ يَحِلُّ هٰذَا فِي الْمَعْمَعَةِ وَ يَحْرُمُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

ان کی ضرورت محسوس کریں کہ دشمن ان پر اچانک حملہ کردے تو وہ اسی طرح ہتھیاروں کے بغیر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے وہ کیا کریں گے کیا وہ اس رائے کو ترجیح دیں گے جس میں مسلمانوں کے طریقہ جنگ کی توہین ہو اور یہ کیسے ہو گا کہ وہ لڑائی کے دوران تو حلال ہو لیکن اس کے بعد حرام ہو۔

۹۹۵- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ يَاْتِيْ اَحَدُنَا اِلٰى طَعَامٍ مِّنَ الْغَنِيْمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْهُ حَاجَتَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم خیبر کے موقعہ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم میں سے ایک غنیمت کے کھانے کی طرف آتا اور اس سے اپنی ضرورت کو پورا کرتا۔

فَاِذَا كَانَ الطَّعَامُ لَا بَاْسَ بِاَخْذِهٖ وَاَكْلِهٖ وَاسْتِهْلَاكِهٖ لِحَاجَةِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا لَا بَاْسَ بِاَخْذِ الدَّوَابِّ وَالسِّلَاحِ وَالثِّيَابِ وَاسْتِعْمَالِهَا لِحَاجَةٍ اِلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ الَّذِيْ اُرِيْدَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى هٰذَا غَيْرَ مَا اُرِيْدَ بِهٖ مِنْ حَدِيْثِ رُوَيْفِعٍ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

تو جب کھانا حاصل کرنے اسے کھانے اور مسلمانوں کی ضرورت کے لیے خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں تو اسی طرح جانوروں، ہتھیاروں اور کپڑوں کو لے کر ضرورت کے تحت استعمال کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں (یہ مفہوم) اس لیے مراد لیا گیا) تاکہ حضرت ابن ابی اوفی کی حدیث سے جو کچھ مراد ہے حضرت رویفع کی حدیث سے اس کے خلاف مفہوم مراد نہ لیا جائے اور وہ باہم متضاد نہ ہوں یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ہم بھی اسے ہی اپناتے ہیں۔

بَابُ ۲۳۴ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَعِنْدَهٗ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ

جو شخص دار الحرب میں اسلام لائے اور اس کے پاس چار بیویاں ہوں۔

۹۹۶- **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الشَّامِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت غیلان بن سلمہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی دس بیویاں تھیں

عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَیْلَانَ ابْنَ سَلَمَۃَ اَسْلَمَ وَتَحْتَہٗ عَشْرُ نِسْوَۃٍ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ خُذْ مِنْھُنَّ اَرْبَعًا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان میں سے چار کو رکھ لو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَسْلَمَ وَعِنْدَہٗ اَکْثَرُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَۃٍ قَدْ کَانَ تَزَوَّجَھُنَّ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ وَھُوَ مُشْرِکٌ اَنَّہٗ یَخْتَارُ مِنْھُنَّ اَرْبَعًا فَیُمْسِکُھُنَّ وَیُفَارِقُ سَائِرَھُنَّ وَسَوَآءٌ عِنْدَھُمْ کَانَ تَزْوِیْجُہٗ اِیَّاھُنَّ فِیْ عُقْدَۃٍ وَّاحِدَۃٍ اَوْ فِیْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَۃٍ وَمِمَّنْ قَالَ ھٰذَا الْقَوْلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَہُ اللّٰہُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص ایمان لائے اور اس کے پاس چار سے زیادہ بیویاں ہوں اس نے دارالحرب میں ان سے نکاح کیا ہو جب کہ وہ مشرک تھا تو ان میں سے چار کو اختیار کرے اپنے پاس روک لے اور باقی کو جدا کر دے ان کے نزدیک برابر ہے کہ ان سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا ہو یا متفرق طور پر نکاح میں لایا ہو، اس بات کے قائلین میں حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ کَانَ تَزَوَّجَھُنَّ فِیْ عُقْدَۃٍ وَّاحِدَۃٍ فَنِکَاحُھُنَّ کُلُّھُنَّ بَاطِلٌ وَّ یُفَرَّقُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھُنَّ وَاِنْ کَانَ تَزَوَّجَھُنَّ فِیْ عُقَدٍ مُّتَفَرِّقَۃٍ فَنِکَاحُ الْاَرْبَعِ الْاُوَلِ مِنْھُنَّ ثَابِتٌ وَیُفَرَّقُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ سَائِرِھِنَّ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا تھا تو ان سب کا نکاح باطل ہو جائے گا اب اس کے اور ان عورتوں کے درمیان تفریق کر دی جائے اور اگر ان سے متفرق طور پر نکاح کیا تھا تو ان میں سے پہلی چار کا نکاح ثابت ہو جائے گا اور اس کے اور باقی بیویوں کے درمیان تفریق کر دی جائے۔

وَمِمَّنْ ذَھَبَ اِلٰی ھٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَاَبُوْ یُوْسُفَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمَا۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

۹۹۷ - وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مُنْقَطِعٌ لَیْسَ کَمَا رَوَاہُ عَبْدُ الْاَعْلٰی وَاَصْحَابُہُ الْبَصْرِیُّوْنَ عَنْ مَعْمَرٍ اِنَّمَا اَصْلُہٗ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّہٗ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ ثَقِیْفٍ اَسْلَمَ وَعِنْدَہٗ اَکْثَرُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَۃٍ اَمْسِکْ مِنْھُنَّ اَرْبَعًا وَّفَارِقْ سَائِرَھُنَّ۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ مندرجہ بالا حدیث منقطع ہے یہ ایسے نہیں جس طرح عبدالاعلیٰ اور ان کے بصری ساتھیوں نے حضرت معمر سے روایت کی ہے اس کی اصل وہ ہے جو ہم (امام طحاوی) سے حضرت یونس نے بیان کی وہ فرماتے ہیں ہمیں ابن وہب نے خبر دی کہ حضرت مالک نے حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے ایک آدمی سے جو اسلام لایا تھا، اور اس کے پاس چار سے زیادہ بیویاں تھیں فرمایا کہ ان میں سے چار کو روک لو اور باقی کو جدا کر دو۔

۹۹۸ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ الْمَکِّیُّ

حضرت ابن عیینہ، حضرت معمر سے وہ حضرت ابن

قَالَ ثنا يَعْقُوبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

شہاب سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثنا يَعْقُوبُ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالرزاق، حضرت معمر سے وہ حضرت ابن شہاب سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيثِ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

تو اس حدیث کی اصل یہ ہے جیسے حضرت مالک نے حضرت زہری سے روایت کیا اور جیسے حضرت عبدالرزاق اور ابن عیینہ نے حضرت معمر سے اور انہوں نے حضرت زہری سے روایت کیا۔

وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَا يَدُلُّ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَخَذَهُ الزُّهْرِيُّ مِنْهُ۔

حضرت عقیل نے بھی حضرت زہری سے روایت کیا جو اس مقام پر دلالت کرتی ہے جہاں سے حضرت زہری نے یہ حدیث لی ہے۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثنا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِغَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ الثَّقَفِيِّ حِينَ أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ۔

حضرت عقیل، حضرت ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عثمان بن محمد بن ابوسوید رضی اللہ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ جب حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے اور ان کے پاس دس بیویاں تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار کو رکھ لو اور باقی کو جدا کر دو۔

۱۰۰۱۔ فَبَيَّنَ عُقَيْلٌ فِي هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ مَخْرَجَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَهُ عَمَّا بَلَغَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ الزُّهْرِيُّ عِنْدَهُ فِي هٰذَا شَيْءٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ فَيَدَعُ الْحُجَّةَ بِهِ وَيَحْتَجُّ بِمَا بَلَغَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أُتِيَ مَعْمَرٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ عَنِ

تو حضرت عقیل نے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ یہ حدیث کہاں سے آئی ہے انہوں نے اسے اس شخص سے لیا ہے جس تک یہ روایت حضرت عثمان بن محمد سے پہنچی اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے تو یہ بات محال ہے کہ اس سلسلے میں حضرت زہری کے پاس بواسطہ حضرت سالم ان کے والد سے کوئی روایت ہو تو وہ اس سے استدلال کرنے کی بجائے اس روایت سے استدلال کریں جو ان تک بواسطہ حضرت عثمان بن محمد بن ابوسوید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی لیکن اس حدیث میں حضرت معمر آئے ہیں کیونکہ ان

الزُّهْرِيِّ فِي قِصَّةِ غَيْلَانَ حَدِيثَانِ هٰذَا أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ طَلَّقَ نِسَاءَهُ وَقَسَمَ مَالَهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْتَجِعَ نِسَاءَهُ وَمَالَهُ وَقَالَ لَوْ مُتَّ عَلٰى ذٰلِكَ لَرَجَمْتُ قَبْرَكَ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخْطَأَ مَعْمَرٌ فَجَعَلَ إِسْنَادَ هٰذَا الْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ كَلَامُ عُمَرَ لِلْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَسَدَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ۔

ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ عَلٰى مَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَمَا كَانَتْ أَيْضًا فِيهِ حُجَّةٌ عِنْدَنَا عَلٰى مَنْ ذَهَبَ إِلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ لِأَنَّ تَزْوِيجَ غَيْلَانَ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ زَادَ أَنَّهُ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

فَكَانَ تَزْوِيجُ غَيْلَانَ لِلنِّسْوَةِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدَهُ حِينَ أَسْلَمَ فِي وَقْتٍ كَانَ تَزَوُّجُ ذٰلِكَ الْعَدَدِ جَائِزًا وَالنِّكَاحُ عَلَيْهِ ثَابِتٌ وَلَمْ يَكُنْ لِلْوَاحِدَةِ حِينَئِذٍ مِنْ ثُبُوتِ النِّكَاحِ إِلَّا مَا لِلْعَاشِرَةِ مِثْلُهُ ثُمَّ أَحْدَثَ اللّٰهُ

کے پاس حضرت غیلان کے واقعہ سے متعلق حضرت زہری سے مروی دو حدیثیں تھیں ان میں سے ایک یہ (مندرجہ بالا) ہے اور دوسری حضرت سالم کے واسطے سے ان کے والد سے مروی ہے کہ حضرت غیلان بن سلمہ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی اور اپنا مال تقسیم کر دیا یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے حکم دیا کہ اپنی عورتوں اور مال کے سلسلے میں رجوع کرو اور فرمایا اگر تم اسی حالت میں مر جاؤ گے تو میں تمہاری قبر کو سنگسار کروں گا جیسا کہ دور جاہلیت میں ابو رغال کی قبر کو۔ گیا تو اس حدیث میں حضرت معمر سے خطا ہوئی انہوں نے اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کلام تھا اس حدیث کی سند بنا دیا جس میں رسول۔

پھر اگر وہ روایت ثابت بھی ہو جائے جو حضرت عبد الاعلیٰ نے بواسطہ معمر، حضرت زہری سے روایت کی ہے تو بھی اس میں ہمارے نزدیک حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے مذہب پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ غیلان کا نکاح دور جاہلیت میں ہوا تھا جسے اس حدیث میں حضرت سعید بن ابو عروبہ نے حضرت معمر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

حضرت سعید بن ابو عروبہ، حضرت معمر سے وہ حضرت زہری سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں احمد بن داؤد کی روایت (۹۹۸) کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ ہے کہ انہوں نے ان (عورتوں) سے دور جاہلیت میں نکاح کیا تھا۔

تو غیلان کے اسلام لاتے وقت ان کی جو بیویاں تھیں ان سے انہوں نے اس وقت نکاح کیا تھا جب اتنی تعداد میں بیویوں کا ہونا جائز تھا اور ان کا نکاح ثابت تھا اس وقت ایک عورت سے نکاح کا ثبوت، دس عورتوں کے ثبوت جیسا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے دوسرا حکم ظاہر فرمایا اور چار سے زیادہ بیویاں کا

عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا آخَرَ وَهُوَ تَحْرِيْمُ مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ فَكَانَ ذٰلِكَ حُكْمًا طَارِئًا طَرَأَتْ بِهٖ حُرْمَةٌ حَادِثَةٌ عَلٰى نِكَاحِ غَيْلَانَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ أَنْ يُّمْسِكَ مِنَ النِّسَاءِ الْعَدَدَ الَّذِيْ أَبَاحَهُ اللّٰهُ وَيُفَارِقَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ وَجَعَلَ كَرَجُلٍ لَهٗ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ فَحُكْمُهٗ يَخْتَارُ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَيَجْعَلُ ذٰلِكَ الطَّلَاقَ عَلَيْهَا وَيُمْسِكُ الْأُخْرٰى وَكَذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُوْلَانِ فِيْ هٰذَا۔

حرام ہونا ہے لہٰذا حرمت کا یہ حکم حضرت غیلان کے نکاح پر طاری ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے ان کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں میں سے اتنی تعداد کو رکھ لیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا اور باقی کو جدا کر دیں اور انہیں اس شخص کی طرح قرار دیا جس کی چار بیویاں ہوں پھر وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو (طلاق کے لیے) اختیار کرے اسے طلاق دے دے اور دوسری بیویوں کو رکھ لے اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ بھی فرماتے ہیں۔

فَأَمَّا مَنْ تَزَوَّجَ عَشْرَ نِسْوَةٍ بَعْدَ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ مَا جَاوَزَ الْأَرْبَعَ فِيْ عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ فَإِنَّهٗ إِنَّمَا عَقَدَ النِّكَاحَ عَلَيْهِنَّ عَقْدًا فَاسِدًا فَلَا يَثْبُتُ لَهٗ بِذٰلِكَ نِكَاحٌ۔

لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عقد میں چار عورتوں سے زیادہ کے ساتھ نکاح کے حرام ہونے کے بعد دس عورتوں سے نکاح کرے تو اس نے ان سے فاسد عقد کیا ہے لہٰذا اس سے اس کا نکاح ثابت نہیں ہوگا۔

أَلَا تَرٰى أَنَّهٗ لَوْ تَزَوَّجَ ذَاتَ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِّنْهُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ ثُمَّ أَسْلَمَ أَنَّهَا لَا تَقِرُّ تَحْتَهٗ وَإِنْ كَانَ عَقْدُهٗ لِذٰلِكَ كَانَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا يُرَدُّ حُكْمُهٗ فِيْهِ إِلٰى حُكْمِ نِكَاحَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْمَا يَعْقِدُوْنَ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا حُكْمُهٗ فِي الْعَشْرِ نِسْوَةٍ اللَّاتِيْ تَزَوَّجَهُنَّ وَهُوَ مُشْرِكٌ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ يُرَدُّ حُكْمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى حُكْمِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ نِكَاحَاتِهِمْ فَإِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ فَنِكَاحُهُنَّ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ جَازَ نِكَاحُ الْأَرْبَعِ الْأُوَلِ مِنْهُنَّ وَبَطَلَ نِكَاحُ سَائِرِهِنَّ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص دارالحرب میں حالتِ شرک میں کسی محرم رشتہ دار عورت سے نکاح کرے پھر وہ اسلام لے آئے تو وہ اس کے نکاح میں نہیں رہے گی اگرچہ اس کا یہ نکاح دارالحرب میں اور حالتِ شرک میں ہوا جب اس صورت میں اس کا حکم مسلمان عورتوں سے نکاح کی طرف لوٹایا جاتا ہے جو دارالاسلام میں کیا جاتا ہے تو اس نے دارالحرب میں اور حالتِ شرک میں جن دس عورتوں سے نکاح کیا ہے اسے بھی مسلمانوں کے نکاح جیسا حکم دیا جائے گا اگر اس نے ایک عقد میں نکاح کیا تو ان کا نکاح باطل ہوگا اور اگر متفرق عقدوں میں کیا تو ان میں سے پہلی چار کا نکاح جائز ہوگا اور باقی کا نکاح باطل ہو جائے گا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ تَرَكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ قَوْلَهُمَا فِيْ شَيْءٍ قَالَاهُ فِيْ هٰذَا

اگر کوئی شخص کہے کہ اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہما اللہ نے اپنا قول چھوڑ دیا ہے اور وہ اس

المعنی وذلک انهما قالا فی رجل من اهل الحرب سبی وله اربع نسوۃ وسبین معه ان نکاحهن کلهن قد فسد ویفرق بینه وبینهن قال فقد کان ینبغی علی ما حملا علیه حدیث غیلان ان یجعلا له ان یختار منهن اثنتین فیمسکهما ویفارق الاثنتین الباقیتین لان نکاح الاربع قد کان کله ثابتا صحیحا وانما طرا الرق علیه فحرم علیه ما فوق الاثنتین کما انه لما طرا حکم الله فی تحریم ما فوق الاربع امر رسول الله صلی الله علیه وسلم غیلان باختیار اربع من نسائه وفراق سائرهن۔

قیل له ما خرج ابو حنیفة وابو یوسف رحمهما الله بما ذکرت عن اصلهما ولکنهما ذهبا الی ما قد خفی علیک۔

وذلک ان هذا کان تزوج الاربع فی وقت ما تزوجهن بعد ما حرم علی العبد تزوج ما فوق الاثنتین فاذا تزوج وهو حربی فی دار الحرب ما فوق اثنتین ثم سبی وسبین معه رد حکمه فی ذلک الی حکم تحریم قد کان قبل نکاحه فصار کانه تزوجهن فی عقدة بعد ما صار رقیقا وهو فی ذلک کرجل تزوج صبیتین صغیرتین فجاءت امراة فارضعتهما معا فانهما تبینان منه جمیعا ولا یؤمر بان یختار احدهما فیمسکها ویفارق الاخری لان حرمة الرضاع طرات علیه بعد نکاحه ایاهما وکذلک الرق الطاری علی النکاح الذی وصفنا حکمه حکم هذا الرضاع

طرح کہ جو حربی قید ہو گیا اور اس کی چار بیویاں تھیں جو اس کے ساتھ ہی قید ہوئیں تو ان سب کا نکاح فاسد ہو جائے گا اب اس کے اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے) وہ (معترض) کہتا ہے کہ انہوں نے حدیث غیلان کو جس بات پر محمول کیا اس اعتبار سے مناسب ہے کہ وہ اسے ان میں سے دو عورتوں کو چننے کا اختیار دیں پس وہ انہیں روک لے اور باقی دو کو چھوڑ دے کیونکہ چاروں کا نکاح صحیح ثابت تھا اس پر غلامی طاری ہوتی جس سے دو عورتوں حرام ہو گئیں جیسا کہ جب چار سے زائد عورتوں کی حرمت کا حکم طاری ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت غیلان کو اپنی بیویوں میں سے چار کو اختیار کرنے اور باقی کو چھوڑنے کا حکم دیا۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا ہے اس کی وجہ سے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ نے اپنے ضابطہ کو ترک نہیں کیا بلکہ انہوں نے وہ بات اختیار کی جو تم سے پوشیدہ ہے

اور یہ اس لیے کہ جس وقت اس نے چار عورتوں سے نکاح کیا اس وقت غلام پر دو عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہو چکا تھا جب اس نے دار الحرب میں حربی ہونے کی حیثیت سے دو سے زائد عورتوں سے نکاح کیا پھر وہ قید ہو گیا اور اس کے ساتھ وہ عورتیں بھی قیدی بن گئیں تو اس کا حکم اس تحریم کی طرف لوٹ گیا جو اس کے نکاح سے پہلے موجود تھی گویا اس نے غلام بننے کے بعد ایک عقد میں ان سے نکاح کیا اس سلسلے میں وہ اس شخص کی طرح ہو گا جس نے دو چھوٹی بچیوں سے نکاح کیا پھر کسی عورت نے آکر ان دونوں کو دودھ پلایا تو وہ دونوں اس سے جدا ہو جائیں گی اسے اس بات کا حکم نہیں دیا جائے گا کہ ان میں سے ایک کو اختیار کر کے روک لے اور دوسری کو جدا کر دے کیونکہ دودھ کی وجہ سے حرمت ان دونوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد طاری ہوئی ہے اسی طرح جو غلامی اس نکاح کے بعد طاری ہوئی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے تو اس کا حکم اس رضاعت جیسا ہو گا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ، اور یہ دونوں صورتیں اس صورت سے مختلف ہیں جو سرکار دو عالم

الَّذِیْ ذَکَرْنَا وَهُمَا جَمِیْعًا مُفَارِقَانِ لِمَا کَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَیْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ لِاَنَّ غَیْلَانَ لَمْ یَکُنْ حُرْمَةُ اللّٰهِ لِمَا فَوْقَ الْاَرْبَعِ تَقَدَّمَتْ نِکَاحَهُ فَیُرَدُّ حُکْمُ نِکَاحِهِ اِلَیْهَا وَاِنَّمَا طَرَأَتِ الْحُرْمَةُ عَلٰی نِکَاحِهِ بَعْدَ ثُبُوْتِهِ کُلِّهِ فَرَدَّتْ حُرْمَةُ مَا حَرَّمَ عَلَیْهِ مِنْ ذٰلِکَ اِلٰی حُکْمٍ حَادِثٍ بَعْدَ النِّکَاحِ فَوَجَبَ لَهُ بِذٰلِکَ الْخِیَارُ کَمَا یَجِبُ لَهُ فِی الطَّلَاقِ الَّذِیْ ذَکَرْنَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت غیلان کے نکاح سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کی حرمت نہیں آئی تھی کہ ان کے نکاح کا حکم اس کی طرف لوٹایا جاتا بلکہ نکاح کی حرمت اس وقت طاری ہوئی جب نکاح مکمل طور پر ثابت ہو چکا تھا لہٰذا اب جو کچھ ان پر حرام ہوگا اس کی نسبت نکاح کے بعد پیدا ہونے والے حکم کی طرف ہو گی لہٰذا اس سے ان کے لیے اختیار کا پایا جانا ضروری ہو گیا جیسا کہ اس طلاق میں اختیار واجب ہے جسے ہم نے بیان کیا۔

فَاِنِ احْتَجُّوْا اَیْضًا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ حُمَیْضَةَ بِنْتِ الشَّمَرْدَلِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ اَسْلَمْتُ وَعِنْدِیْ ثَمَانِیْ نِسْوَةٍ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَخْتَارَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا۔

اگر وہ اس حدیث سے استدلال کریں حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسلام لایا تو میری آٹھ بیویاں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ان میں سے چار کو اختیار کر لوں۔

۴۱۰۰- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مُغِیْرَةُ عَنْ بَعْضِ وُلْدِ الْحَارِثِ بْنِ قَیْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت مغیرہ، حضرت حارث بن قیس کے کسی صاحبزادے سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قِیْلَ لَهُ قَدْ یَحْتَمِلُ ذٰلِکَ مَا قَدْ ذَکَرْنَاهُ فِیْ حَدِیْثِ غَیْلَانَ وَقَدْ یَجُوْزُ اَیْضًا اَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ لَهُ اِخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا اَیْ اِخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا فَتَزَوَّجْهُنَّ وَلَا دَلَالَةَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَلٰی وَاحِدٍ مِنْ هٰذَیْنِ الْمَعْنَیَیْنِ۔

تو ان کو کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جسے ہم نے حضرت غیلان والی حدیث کے ضمن میں بیان کیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ان میں سے چار اختیار کرو، سے مراد یہ ہو کہ ان میں سے چار کو پسند کر کے ان سے نکاح کر لو، اور اس حدیث میں ان دونوں معنوں میں سے کسی پر بھی دلالت نہیں پائی جاتی۔

وَاِنِ احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِیْ وَهْبٍ الْجَیْشَانِیِّ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ

اور اگر وہ اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کریں حضرت ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں دو

فَيْرُوْزِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَسْلَمْتُ وَعِنْدِيْ اُخْتَانِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طَلِّقْ اِحْدٰهُمَا۔

بہنیں تھیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو طلاق دے دو۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ فَيْرُوْزِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَسْلَمْتُ وَعِنْدِيْ اُخْتَانِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ طَلِّقْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ضحاک بن فیروز دیلمی، ان کے والد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں میں نے بارگاہ نبوی حاضر ہو کر مسئلہ پوچھا تو آپ نے "ان میں سے جس کو چاہو طلاق دے دو"

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا يُوْجِبُ الْاِخْتِيَارَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَهُوَ اَوْضَحُ مِنْ حَدِيْثِ حَارِثِ بْنِ قَيْسٍ وَلٰكِنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَيَّرَهٗ لِاَنَّ نِكَاحَهٗ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ تَحْرِيْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا فَوْقَ الْاَرْبَعِ فَيَكُوْنُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللهُ وَفَسَدَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ وَقَدْ ذَهَبَ اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔

تو ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ حدیث اختیار کو واجب کرتی ہے جیسا کہ تم نے کہا اور یہ روایت حضرت حارث بن قیس کی حدیث سے زیادہ واضح ہے ممکن ہو سکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار اس لیے دیا ہو کہ ان کا نکاح دور جاہلیت میں (یعنی) چار سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کے حرام ہونے سے پہلے ہوا لہذا اس حدیث کا مفہوم، حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مفہوم جیسا ہوا تو جو کچھ ہم نے اس باب میں بیان کیا اس سے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا مذہب ثابت ہوا اور حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا موقف فاسد ہو گیا حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ جس طرف گئے ہیں بعض متقدمین کا بھی یہی مسلک ہے۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ اَوْ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ يَاْخُذُ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ وَالرَّابِعَةَ۔

حضرت بکر بن خلف فرماتے ہیں ہم سے حضرت غندر یا عبد الاعلیٰ نے بیان کیا انہوں نے حضرت سعید سے اور انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں پہلی دوسری تیسری اور چوتھی عورت کو رکھ لے۔

باب ۲۳۵ الْحَرْبِيَّةِ تُسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ فَتَخْرُجُ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ يَخْرُجُ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ مُسْلِمًا۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ بَعْدَ ثَلَاثِ سِنِيْنَ۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ أُمَّ حَكِيْمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ بَعْدَ أَشْهُرٍ أَوْ قَرِيْبٍ مِّنْ سَنَةٍ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَسْلَمَتْ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَجَاءَتْنَا مُسْلِمَةً ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَدْرَكَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ فَهِيَ امْرَأَتُهُ عَلَى حَالِهَا وَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهَا حَتّٰى تَخْرُجَ مِنَ الْعِدَّةِ فَلَا سَبِيْلَ لَهُ عَلَيْهَا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا سَبِيْلَ لَهُ عَلَيْهَا فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيْعًا وَّخُرُوْجُهَا عِنْدَهُمْ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ يَقْطَعُ الْعِصْمَةَ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا وَيُبِيْنُهَا مِنْهُ۔

۱۰۱۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ

کوئی حربیہ عورت دار الحرب اسلام لانے کے بعد دار الاسلام میں آجائے پھر اس کا خاوند مسلمان ہو کر آئے۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو تین سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا۔

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حکیم بنت حارث بن ہشام کو کچھ مہینوں یا سال کے قریب مدت کے بعد حضرت عکرمہ بن ابو جہل، رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی عورت دار الحرب میں اسلام لائے اور اسی حالت اسلام میں ہمارے پاس آجائے پھر اس کے بعد اس کا خاوند آئے اور وہ اسے حالت عدت میں پالے تو وہ بدستور اس کی بیوی ہوگی اور اگر وہ عدت کے ختم ہونے تک اسے نہ پا سکے تو اب اس کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا دونوں صورتوں میں اس کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں رہا ان کے نزدیک دار الحرب سے نکلنے کی وجہ سے وہ عصمت ختم ہو گئی جو اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان تھی اور وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیلئے حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

یَعْنِی ابْنَ غِیَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ زَیْنَبَ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ بِنِکَاحٍ جَدِیْدٍ۔

کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابن العاص کی طرف نئے نکاح کے ساتھ لوٹایا۔

۱۰۱۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِیِّ مِثْلَهٗ۔

حضرت حفص، حضرت داؤد سے اور وہ حضرت شعبی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا اخْتِلَافُ مَا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو کی اس حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ہے۔

۱۰۱۲ - وَقَدْ وَافَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَلٰی ذٰلِكَ عَامِرٌ الشَّعْبِیُّ مَعَ عِلْمِهٖ بِمَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَهٰذَا اَوْلٰی مِمَّا قَدْ خَالَفَهٗ لِمَعَانٍ سَنُبَیِّنُهَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو لے اس سلسلے میں حضرت عامر شعبی کی موافقت کی ہے حالانکہ انہیں حضور علیہ السلام کے غزوات کا علم تھا یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث چند وجوہ سے اپنی مخالف روایت سے اولیٰ ہے ان وجوہ کو ہم انشاء اللہ اسی باب میں بیان کریں گے

وَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ عَلٰی مَنْ ذَهَبَ اِلَی الْقَوْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اِنَّمَا فِیْ حَدِیْثِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلٰی اَبِی الْعَاصِ عَلَی النِّکَاحِ الْاَوَّلِ فَلَیْسَ فِیْ ذٰلِكَ دَلِیْلٌ اَنَّهٗ رَدَّهَا اِلَیْهِ لِاَنَّهَا فِی الْعِدَّةِ وَلَا کَیْفَ کَانَ الْحُکْمُ یَوْمَئِذٍ فِی الْمُشْرِکَةِ تُسْلِمُ وَزَوْجُهَا مُشْرِكٌ اَیُبِیْنُهَا ذٰلِكَ مِنْهُ اَوْ یَکُوْنُ زَوْجَةً لَّهٗ عَلٰی حَالِهَا وَاِنَّمَا یَکُوْنُ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حُجَّةً لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی لَوْ کَانَ فِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلٰی اَبِی الْعَاصِ لِاَنَّهٗ اَدْرَکَهَا وَهِیَ فِی الْعِدَّةِ۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان لوگوں کی ایک دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب کو حضرت ابن العاص کی طرف لوٹانے کا جو ذکر ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ آپ نے ان کو عدت کے باقی رہنے کی وجہ سے لوٹایا اور یہ بات (واضح) ہے کہ ان دنوں اس مشرکہ عورت کا حکم کیا تھا جو ایمان لائے اور اس کا خاوند مشرک ہی رہے کیا وہ اس سے جدا ہو جائے گی یا پہلے کی طرح اس کی بیوی ہی رہے گی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کی روایت پہلے قول والوں کی دلیل اس وقت بنتی جب اس میں یہ بات ہوتی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت ابن العاص رضی اللہ عنہا کی طرف اس لیے لوٹایا کہ انہوں نے ان کو عدت میں پا لیا۔

فَاَمَّا اِذَا لَمْ یَتَبَیَّنْ لَنَا الْعِلَّةُ الَّتِیْ لَهَا رَدَّهَا عَلَیْهِ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ هِیَ

توجب ہمارے لیے یہ بات واضح نہیں کہ آپ نے کس وجہ سے ان کو لوٹایا تو ہو سکتا ہے وہ عدت میں ہوں اور

الْعِدَّةُ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ لِأَنَّ الْإِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ حِيْنَئِذٍ يُبِيْنُهَا مِنْهُ وَلَا يُزِيْلُهَا عَنْ حُكْمِهَا الْمُتَقَدِّمِ۔

۱۰۱۳- وَلَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ مِنْ أَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ فِيْ زَيْنَبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ رَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ رَدَّهَا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ أَتَرٰى كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ لَمْ يَجِئْ اخْتِلَافُهُمْ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِنَّمَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ أَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَنْ تَرْجِعَ الْمُؤْمِنَاتُ إِلَى الْكُفَّارِ فِيْ سُوْرَةِ الْمُمْتَحِنَةِ بَعْدَ مَا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا حَلَالًا فَعَلِمَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ثُمَّ رَأٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَدَّ زَيْنَبَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ بَعْدَ مَا كَانَ عَلِمَ حُرْمَتَهَا عَلَيْهِ بِتَحْرِيْمِ اللّٰهِ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ إِلَّا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ فَقَالَ رَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ وَلَمْ يَعْلَمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِتَحْرِيْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ حَتّٰى عَلِمَ بِرَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ فَقَالَ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بَيْنَ إِسْلَامِهِ وَإِسْلَامِهَا فَسْخٌ لِلنِّكَاحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَمِنْ هٰهُنَا

اس وجہ سے لوٹانے کا امکان بھی ہے کہ ان دونوں اسلام اسے جدا نہیں کرتا تھا اور سابقہ حکم کو بھی اس سے زائل نہیں کرتا تھا۔

حضرت ابو توبہ بن ربیع نافع فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں اختلاف کہاں سے پیدا ہوا کہ بعض حضرات فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت ابو العاص کی طرف پہلے نکاح کے ساتھ لوٹایا اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ انہیں جدید نکاح کے ساتھ لوٹایا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ان میں ہر گروہ وہی بات کہتا ہے جو اس نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان کے درمیان اختلاف اس وجہ سے نہیں آیا بلکہ اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ ممتحنہ میں مومنات کے کفار کی طرف لوٹنے کو حرام قرار دیا جب کہ پہلے یہ عمل جائز اور حلال تھا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم تھی پھر انہوں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو حضرت ابو العاص کی طرف لوٹایا اس سے پہلے انہیں علم تھا کہ یہ بات جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنات کے کفار کی طرف رجوع کو حرام قرار دیا تو ان کے نزدیک یہ جدید نکاح کے ساتھ لوٹنا تھا لہٰذا انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جدید نکاح کے ساتھ لوٹایا جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنہ عورتوں کا کفار کی طرف لوٹنا حرام قرار دیا ہے حتیٰ کہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب کو حضرت ابو العاص کی طرف لوٹانے کا علم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے پہلے نکاح کے ساتھ لوٹایا کیونکہ ان کے نزدیک حضرت ابو العاص کے اسلام لانے اور حضرت زینب کے اسلام کے درمیان (مدت میں) فسخ نہیں ہوا تھا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس وجہ سے اختلاف

جَآءَ اِخْتِلَافُهُمْ لَا مِنْ اخْتِلَافٍ سَمِعُوْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذِكْرِهٖ مَارَدَّ زَيْنَبَ بِهٖ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ اَنَّهُ النِّكَاحُ الْاَوَّلُ اَوِ النِّكَاحُ الْجَدِيْدُ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَدْ اَحْسَنَ مُحَمَّدٌ فِيْ هٰذَا وَتَصْحِيْحُ الْاٰثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى الصَّحِيْحِ يُوْجِبُ صِحَّةَ مَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو۔

۱۰۱۴۔ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ يَقُوْلُ فِي النَّصْرَانِيَّةِ اِذَا اَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ تَكُوْنُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ اَوِ الْيَهُوْدِيِّ فَتُسْلِمُ هِيَ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامُ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى۔

۱۰۱۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلِ الْاِسْلَامُ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى۔

۱۰۱۶۔ اَفَيَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ النَّصْرَانِيَّةُ عِنْدَهٗ اِذَا اَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ وَزَوْجُهَا نَصْرَانِيٌّ اَنَّهَا تَبِيْنُ مِنْهُ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهَا اِسْلَامُهٗ اِلٰى اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْعِدَّةِ وَتَكُوْنُ الْحَرْبِيَّةُ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِكِتَابِيَّةٍ اِذَا اَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ثُمَّ جَاءَتْنَا مُسْلِمَةً يُنْتَظَرُ بِهَا

پیدا ہوا اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے حضور علیہ السلام سے حضرت زینب کو ابوالعاص کی طرف لوٹانے کا ذکر سن کر کہا کہ آپ نے پہلے نکاح کے ساتھ لوٹایا یا جدید نکاح کے ساتھ واپس کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں کتنی اچھی بات فرمائی ہے اس صحیح بات کی بنیاد پر روایات کے معانی کی تصحیح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے قول کی صحت واجب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اس نصرانیہ عورت کے بارے میں جو دارالاسلام میں اسلام لائی اور اس کا خاوند کافر ہے، اس بات کی دلیل ہے حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اس یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو نصرانی یا یہودی کے نکاح میں ہو اور اسلام قبول کرے کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے کیونکہ اسلام بلند ہے اور اس سے کوئی دین بلند نہیں ہے۔

حضرت عبدالکریم جزری، حضرت عکرمہ سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انہوں نے یہ ذکر نہیں کیے کہ اسلام بلند ہے اور اس سے کوئی دین بلند نہیں ہے۔

تو کیا یہ صحیح ہے کہ ان کے نزدیک یہ بات جائز ہے کہ جب دارالاسلام میں مسلمان ہو جائے اور اس کا خاوند نصرانی ہو تو وہ جدا ہو جاتی ہے اور اس کے خاوند کے اسلام کا انتظار نہ کیا جاتا یہاں تک کہ اس عورت کی عدت ختم ہو جائے اور وہ حربیہ عورت جو کتابیہ نہ ہو وہ دارالحرب میں اسلام لانے کے بعد ہمارے پاس آجائے تو اس کے خاوند کا اس کے ساتھ

اِلْحَاقُ زَوْجِهَا بِهَا مُسْلِمًا فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خُرُوْجِهَا مِنَ الْعِدَّةِ هٰذَا مُحَالٌ لِاَنَّ اِسْلَامَهَا فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ اِذَا كَانَ يُبِيْنُهَا مِنْ زَوْجِهَا النَّصْرَانِيِّ الذِّمِّيِّ فَاِسْلَامُهَا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَخُرُوْجُهَا اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ وَتَرْكُهَا زَوْجَهَا الْمُشْرِكَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اَحْرٰى اَنْ تُبِيْنَهَا.

ملانے کے لیے اس بات کا انتظار کیا جائے کہ عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے وہ اسلام قبول کرے یہ بات محال ہے کیونکہ جب اس کا دارالاسلام میں اسلام قبول کرنا اسے اس کے نصرانی ذمی خاوند سے جدا کر دیتا ہے تو دارالحرب میں اس کا اسلام لانا اور پھر دارالاسلام کی طرف آجانا جب کہ وہ اپنے مشرک خاوند کو دارالحرب میں چھوڑ آئے اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ وہ اس سے جدا ہو جائے۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَرَى الْعِصْمَةَ مُنْقَطِعَةً بِاِسْلَامِ الْمَرْاَةِ لَا بِخُرُوْجِهَا مِنَ الْعِدَّةِ وَاِذَا ثَبَتَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ اسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ تَرْكُ مَا قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ مِنْ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَدِّهِ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ عَلَى النِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَصَارَ اِلٰى خِلَافِهِ اِلَّا بَعْدَ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ.

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول سے ثابت ہوا کہ وہ عدت کے اسلام لانے کی وجہ سے عصمت کو منقطع سمجھتے تھے اس کی عدت ختم ہونے کی وجہ سے نہیں تو جب یہ بات ان کے قول سے ثابت ہوئی تو محال ہے کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب کو نکاح اول کے ساتھ حضرت ابوالعاص کی طرف لوٹانے والے حکم کو چھوڑ دیں جو ان کے نزدیک ثابت ہے اور وہ اس کے خلاف کو اختیار کریں یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ان کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہو چکا ہو روایات کے طریقے پر اس بات کا یہ (مندرجہ بالا) بیان ہے۔

وَاَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْمَرْاَةَ اِذَا اَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ فَقَدْ صَارَتْ اِلٰى حَالٍ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَسْتَاْنِفَ نِكَاحَهُ عَلَيْهَا لِاَنَّهَا مُسْلِمَةٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ اِلٰى مَا يَطْرَاُ عَلَى النِّكَاحِ مِمَّا لَا يَجُوْزُ مَعَهُ الْاِسْتِقْبَالُ لِلنِّكَاحِ كَيْفَ حُكْمُهُ فَرَاَيْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ الْاَخَوَاتِ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَكَانَ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً صَغِيْرَةً لَا رِضَاعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَاَرْضَعَتْهَا اُمُّهُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ وَانْفَسَخَ النِّكَاحُ فَكَانَ الرَّضَاعُ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ فِيْ حُكْمِ الرَّضَاعِ الْمُتَقَدِّمِ لِلنِّكَاحِ فِيْ اَشْبَاهٍ لِذٰلِكَ يَطُوْلُ

اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی عورت اسلام لاتی ہے اور اس کا خاوند کافر ہی رہتا ہے تو وہ ایسی حالت میں ہو جاتی ہے کہ اس آدمی کا اس سے نکاح جائز نہیں ہوتا کیونکہ وہ مسلمان ہے جب کہ وہ شخص کافر ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس حالت کا حکم معلوم کریں جو نکاح پر طاری ہوتی ہے اور وہ ایسی حالت ہے جس کی موجودگی میں نکاح کرے جن کے ساتھ اس کا رضاعی رشتہ نہ ہو پھر اس بچی کو اس مرد کی ماں دودھ پلائے تو اس سے وہ اس پر حرام ہو جائے گی اور نکاح ٹوٹ جائے گا اور نکاح پر طاری ہونے والی رضاعت نکاح سے پہلے پائی جانے والی رضاعت کی طرح ہوگی اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طویل ہو جائے گی اور کئی ایسے امور ہیں کہ اگر وہ نکاح سے پہلے ہوں یا نکاح پر طاری ہوں تو ان کا

الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا وَكَانَتْ ثَمَّةَ أَشْيَاءُ يَخْتَلِفُ فِيهَا الْحُكْمُ إِذَا كَانَتْ مُتَقَدِّمَةً لِلنِّكَاحِ أَوْ طَرَأَتْ عَلَى النِّكَاحِ.

مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ نِكَاحَ الْمَرْأَةِ فِي عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ الْعِدَّةَ مِنَ الْجِمَاعِ فِي النِّكَاحِ الْفَاسِدِ يَمْنَعُ مِنَ النِّكَاحِ كَمَا يَمْنَعُ إِذَا كَانَتْ بِسَبَبِ نِكَاحٍ صَحِيحٍ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ لَوْ وُطِئَتْ بِشُبْهَةٍ وَلَهَا زَوْجٌ فَوَجَبَتْ عَلَيْهَا بِذٰلِكَ عِدَّةٌ لَمْ تَبِنْ بِذٰلِكَ مِنْ زَوْجِهَا وَلَمْ يَجْعَلْ هٰذِهِ الْعِدَّةَ كَالْعِدَّةِ الْمُتَقَدِّمَةِ لِلنِّكَاحِ فَفَرَّقَ فِي هٰذَا بَيْنَ حُكْمِ الْمُسْتَقْبَلِ وَالْمُسْتَدْبِرِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ هَلْ تَبِينُ مِنْهُ بِذٰلِكَ وَيَكُونُ حُكْمُ مُسْتَقْبَلِ ذٰلِكَ وَمُسْتَدْبِرِهِ سَوَاءً كَمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الرَّضَاعِ الَّذِي ذَكَرْنَا أَوْ لَا تَبِينُ مِنْهُ بِإِسْلَامِهَا فَلَا يَكُونُ حُكْمُ إِسْلَامِهَا الْحَادِثِ كَهُوَ إِذَا كَانَ قَبْلَ النِّكَاحِ كَالْعِدَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَا الَّتِي فُرِّقَ بَيْنَ حُكْمِ الْمُسْتَقْبَلِ فِيهَا وَحُكْمِ الْمُسْتَدْبِرِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْعِدَّةَ الطَّارِئَةَ عَلَى النِّكَاحِ لَا يَجِبُ فِيهَا فُرْقَةٌ فِي حَالِ وُجُوبِهَا وَلَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَكَانَ الرَّضَاعُ الَّذِي ذَكَرْنَا يَجِبُ بِهِ الْفُرْقَةُ فِي حَالِ كَوْنِهِ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهَا شَيْءٌ بَعْدَهُ وَكَانَ الْإِسْلَامُ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ فُرْقَةً تَجِبُ بِهِ فَقَالَ قَوْمٌ تَجِبُ فِي وَقْتِ إِسْلَامِ الْمَرْأَةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ آخَرُونَ لَا تَجِبُ الْفُرْقَةُ حَتّٰى تُعْرَضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ

حکم بدل جاتا ہے۔

ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت سے نکاح حرام قرار دیا جو اپنے خاوند کی عدت میں ہو اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ نکاح فاسد کے سبب کئے گئے جماع کی عدت بھی نکاح کرنے کو منع کرتی ہے جس طرح وہ نکاح صحیح کی وجہ سے (عدت کے دوران) منع ہے اور اگر کسی عورت سے وطی بالشبہ کی جائے اور اس کا خاوند بھی موجود ہو تو اس پر عدت واجب ہوگی لیکن وہ اپنے خاوند سے جدا نہ ہوگی اور یہ عدت اس عدت کی طرح نہ ہوگی جو نکاح سے پہلے پائی جاتی ہے تو اس میں مقدم و موخر کا فرق کیا جائے گا[1] تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس عورت کے بارے میں معلوم کریں جو اسلام لائی اور اس کا خاوند کافر ہے کیونکہ وہ اس وجہ سے اس سے جدا ہو جائے گی اور اس میں مقدم و موخر کا حکم ایک جیسا ہوگا جیسا کہ رضاعت کے سلسلے میں ذکر کیا یا اسلام کی وجہ سے اس سے جدا نہ ہوگی اور اس کے ابھی اسلام قبول کرنے کو نکاح سے پہلے والے اسلام کی طرح قرار نہیں دیا جائے جیسا کہ عدت کا مسئلہ ہم نے ذکر کیا کہ اس میں مقدم و موخر کا حکم مختلف ہے تو ہم نے اس میں غور کیا تو نکاح پر طاری ہونے والی عدت کو یوں پایا کہ جس وقت وہ عدت واجب ہے اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی ان کے درمیان تفریق واجب نہیں ہوتی اور جس رضاعت کا ہم نے ذکر کیا اس سے فرقت واجب ہو جاتی ہے اور اس کے بعد کسی اور بات کی انتظار نہیں کی جاتی اور جو اسلام نکاح کے بعد آتا ہے اس کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اس سے جدائی واجب ہو جاتی ہے۔ تو ایک قوم کے نزدیک عورت کے اسلام لاتے ہی جدائی واجب ہو جاتی ہے اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک خاوند پر اسلام پیش نہ کیا جائے اور وہ انکار نہ کرے ان کے درمیان فرقت نہیں ہوگی اس وقت

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جب نکاح کی موجودگی میں عدت گزارے تو وہ نکاح باقی رہے گا یہ مقدم ہے اور عدت کے دوران نکاح کرنا چاہے تو جائز نہیں یہ موخر ہے ۱۲ ہزاروی

نَيَأْبَاهُ فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ أَوْ تَخْتَارُهُ فَتَكُوْنُ امْرَأَتُهُ عَلٰى حَالِهَا وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ هِيَ امْرَأَتُهُ مَا لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ اَرْضِ الْهِجْرَةِ وَهُوَ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَنَأْتِيْ اَسَانِيْدَ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ فِيْ اٰخِرِ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ اِسْلَامَ الزَّوْجَةِ الطَّارِئَ عَلَى النِّكَاحِ يُوْجِبُ الْفُرْقَةَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ زَوْجِهَا فِيْ حَالٍ مَّا ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ بِحُكْمِ الرَّضَاعِ اَشْبَهُ مِنْهُ بِحُكْمِ الْعِدَّةِ فَلَمَّا كَانَ الرَّضَاعُ تَجِبُ بِهِ الْفُرْقَةُ سَاعَةَ يَكُوْنُ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهِ خُرُوْجُ الْمَرْأَةِ مِنْ عِدَّتِهَا كَانَ كَذٰلِكَ الْاِسْلَامُ۔

فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ الْمَرْأَةَ تَبِيْنُ مِنْ زَوْجِهَا بِاِسْلَامِهَا فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ كَانَتْ اَوْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَقَدْ كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ يُخَالِفُوْنَ هٰذَا وَيَقُوْلُوْنَ فِي الْحَرْبِيَّةِ اِذَا اَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ اِنَّهَا امْرَأَتُهُ مَا لَمْ تَحِضْ ثَلَاثَ حِيَضٍ اَوْ تَخْرُجْ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ فَاَيُّ ذٰلِكَ كَانَتْ بَانَتْ بِهِ مِنْ زَوْجِهَا وَقَالُوْا كَانَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا اَنْ تَبِيْنَ مِنْ زَوْجِهَا بِاِسْلَامِهَا سَاعَةَ اَسْلَمَتْ وَقَالُوْا اِذَا اَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ امْرَأَتُهُ عَلٰى حَالِهَا حَتّٰى يَعْرِضَ الْقَاضِيْ عَلٰى زَوْجِهَا الْاِسْلَامَ فَيُسْلِمَ فَتَبْقٰى تَحْتَهُ اَوْ يَاْبٰى فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا وَقَالُوْا كَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ تَبِيْنَ مِنْهُ

ان کے درمیان تفریق کردی جائے گی یا وہ خاوند اسلام کو اختیار کرے تو وہ اسی طرح اس کی بیوی رہے گی یہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قول ہے کچھ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک وہ اسے دارالہجرہ (دارالحرب) سے نکال نہ دے یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا قول ہے ہم ان روایات کی اسناد اس باب کے آخر میں لائیں گے۔

جب ثابت ہوگیا کہ عورت کا نکاح کے بعد اسلام لانا بیوی اور خاوند کے درمیان تفریق کو واجب کرتا ہے چاہے کوئی بھی حالت ہو تو ثابت ہوا کہ اس کا حکم، عدت کے حکم کی بجائے، رضاعت کے حکم سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے تو جب رضاعت کی وجہ سے جدائی واجب ہوجاتی ہے جب بھی رضاعت پائی جائے اور عورت کے عدت سے نکلنے کا انتظار نہیں کیا جاتا تو اسلام لانے کا بھی یہی حکم ہوگا۔

قیاس کے طور پر اس باب کا یہ بیان ہے کہ عورت اسلام لاتے ہی خاوند سے جدا ہوجاتی ہے دارالاسلام میں ہو یا دارالحرب میں حضرت ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہما اللہ اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر حربیہ عورت، دارالحرب میں اسلام لائے اور اس کا خاوند کافر ہی رہے تو جب تک اس عورت کو تین حیض نہ آئیں یا وہ دارالاسلام کی طرف نہ نکلے وہ اس کی بیوی ہی رہے گی ان دونوں میں سے کوئی بھی بات پائی جائے تو وہ خاوند سے جدا ہوجاتے گی یہ حضرات (امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے علاوہ) یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے کہ وہ عورت اسلام قبول کرتے ہی خاوند سے جدا ہوجائے وہ فرماتے ہیں جب وہ اسلام لائے اور اس کا خاوند دارالاسلام میں ہو تو وہ پہلے کی طرح اس کی بیوی رہے گی یہاں تک قاضی اس کے خاوند پر اسلام پیش کرے پس وہ اسلام لے آئے تو اس کی بیوی رہے گی یا وہ انکار کرے تو ان کے درمیان تفریق کردی جائے۔ یہ حضرات مزید فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے کہ وہ عورت اسلام لاتے ہی

بِإِسْلَامِهَا سَاعَةً أَسْلَمَتْ وَلَكِنَّا قَلَّدْنَا مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

۱۰۱۷- فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ السَّفَّاحِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كُرْدُوسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَّا مِنْ بَنِي تَغْلِبَ نَصْرَانِيٌّ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ نَصْرَانِيَّةٌ فَأَسْلَمَتْ فَرُفِعَتْ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ وَإِلَّا فَرَّقْتُ بَيْنَكُمَا فَقَالَ لَمْ أَدَعْ هَذَا إِلَّا اسْتِحْيَاءً مِنَ الْعَرَبِ أَنْ يَقُولُوا إِنَّهُ أَسْلَمَ عَلَى بُضْعِ امْرَأَةٍ قَالَ فَفَرَّقَ عُمَرُ بَيْنَهُمَا۔

۱۰۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو يُوسُفَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ السَّفَّاحِ عَنْ كُرْدُوسِ بْنِ دَاوُدَ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

۱۰۱۹- فَقَلَّدُوا مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هَذَا الَّذِي أَسْلَمَتْ امْرَأَتُهُ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ وَجَعَلُوا الَّذِي أَسْلَمَتْ امْرَأَتُهُ فِي دَارِ الْحَرْبِ أَجَلًا إِنْ أَسْلَمَ فِيهِ وَإِلَّا وَقَعَتِ الْفُرْقَةُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ بَدَلًا مِنَ الْعَرْضِ الَّذِي كَانُوا يَعْرِضُونَهُ عَلَيْهِ لَوْ كَانَ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ وَهُوَ الْعِدَّةُ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الْمَرْأَةُ قَبْلَ ذَلِكَ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ فَيَنْقَطِعُ الْأَجَلُ بِذَلِكَ وَيَجِبُ بِهِ الْبَيْنُونَةُ وَنَحْنُ فِي هَذَا عَلَى مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ وُجُوبِ الْبَيْنُونَةِ بِالْإِسْلَامِ سَاعَةً يَكُونُ مِنَ الْمَرْأَةِ۔

۱۰۲۰- وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ فَمَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

اسی وقت اس سے جدا ہو جائے لیکن ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا ہے۔

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت داؤد بن کردوس سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم سے بنو تغلب کے ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک نصرانی شخص کی نصرانیہ بیوی تھی وہ اسلام لے آئی تو یہ مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا اسلام قبول کرو ورنہ میں تم دونوں کے درمیان کردوں گا اس نے کہا میں اس کو نہ چھوڑتا (یعنی اسلام قبول کرتا) لیکن مجھے عربوں سے شرم آتی ہے وہ کہیں گے یہ اپنی بیوی کی شرمگاہ کے لیے مسلمان ہو گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان تفریق کردی۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے۔

تو ان حضرات نے اس شخص کے سلسلے میں جس کی بیوی دارالاسلام میں مسلمان ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کی تقلید کی اور جس کی بیوی دارالحرب میں اسلام لائی ایک وقت مقرر کیا کہ اگر وہ اس مدت میں اسلام لے آئے تو ٹھیک ہے ورنہ اس شخص کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ہو جائے گی اور یہ اس اسلام کا بدل ہے جو اس کے دارالاسلام میں ہونے کی صورت میں اس پر پیش کیا جاتا اور یہ وقت عدت ہے البتہ یہ کہ عورت اس سے پہلے دارالاسلام کی طرف نکل جائے تو [illegible] مدت ختم ہو جائے گی اور ان کے درمیان تفریق واجب ہوگی اور ہم اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو اپناتے ہیں کہ عورت جس وقت بھی اسلام لائے جدائی واجب ہوگی۔

اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے [illegible] ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک وہ دار الہجرت [illegible]

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ هُوَ اَحَقُّ بِنِكَاحِهَا مَا كَانَتْ فِيْ دَارِ هِجْرَتِهَا.

۱۰۲۱- وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ فِيْ رَدِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ اِنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ وَاخْتَلَفَا فِيْمَا نَسَخَهُ.

۱۰۲۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ اَبَا الْعَاصِ بْنَ رَبِيْعَةَ اُخِذَ اَسِيْرًا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ اِبْنَتَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ الْفَرَائِضُ يَعْنِيْ اِبْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّهَا عَلٰى زَوْجِهَا.

۱۰۲۳- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ اِبْنَتَهُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ سُوْرَةُ بَرَاءَةَ.

بَابُ ۲۳۶ الْفِدَاءِ

۱۰۲۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَفَّلَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ امْرَاَةً مِّنْ فَزَارَةَ اَتَيْتُ بِهَا مِنَ الْغَارَةِ فَقَدِمْتُ بِهَا الْمَدِيْنَةَ فَاسْتَوْهَبَهَا مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَادٰى بِهَا اُنَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۱۰۲۵- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَيْرُ

(دارالحرب) میں ہے اس کا خاوند اس کے ساتھ نکاح کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

حضرت زہری اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب کو حضرت ابوالعاص (رضی اللہ عنہا) کی طرف لوٹانے کے سلسلے میں مروی ہے کہ یہ منسوخ ہے البتہ اس کے ناسخ کے سلسلے میں ان کا اختلاف ہے۔

حضرت سفیان بن حسین، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالعاص بن ربیعہ بدر کے دن قیدی بنائے گئے انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اپنی صاحبزادی ان کے حوالے کردی حضرت زہری فرماتے ہیں کہ یہ بات یعنی حضور علیہ السلام کی صاحبزادی کا ان کے خاوند کی طرف لوٹانا احکام فرائض (یعنی حرمت کے احکام) نازل ہونے سے پہلے تھا۔

حضرت سعید، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو حضرت ابوالعاص کی طرف لوٹایا حضرت قتادہ فرماتے ہیں یہ سورۂ برأت کے نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

فدیہ دینے کا بیان

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے فزارہ قبیلہ کی ایک عورت بطور نفل (غنیمت) دی جسے میں (لڑائی کی) لوٹ مار سے لایا تھا میں اسے لے کر مدینہ طیبہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مجھ سے بطور ہبہ طلب کرلیا چنانچہ آپ نے اس کے عوض کئی مسلمانوں کو چھڑایا

حضرت عمیر بن یونس، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے

بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ كَانُوْا أُسَارٰى بِمَكَّةَ.

روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ وہ مسلمان مکہ مکرمہ میں قید تھے۔

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادٰى بِرَجُلٍ مِّنَ الْعَدُوِّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے ایک شخص کے عوض کچھ مسلمانوں کو چھوڑایا۔

۱۰۲۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدٰى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ بَنِيْ عَقِيْلٍ.

حضرت ابوالمطلب حضرت عمران بن ـــ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعقیل کے ایک مشرک شخص کے بدلے دو مسلمانوں کو چھوڑا دیا۔

۱۰۲۸ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبْيًا فَأَرَدْنَا نُفَادِيْ بِهِنَّ فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا فَيَعْزِلُ عَنْهَا مَخَافَةَ أَنْ تَعْلَقَ مِنْهُ فَقَالَ افْعَلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ فَمَا يُقْضٰى مِنْ أَمْرٍ يَكُنْ وَإِنْ كَرِهْتُمْ.

حضرت ابوالوداک جبر بن نوف، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے کچھ لوگوں کو قیدی بنایا ہم نے ان کے ذریعے اپنے قیدیوں کو چھوڑانا چاہا تو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ایک شخص کے پاس لونڈی ہو تو وہ اس سے بچے کی پیدائش کے ڈر سے عزل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا جو چاہو کرو جس کام کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا اگرچہ تم ناپسند کرو۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهٗ لَا بَأْسَ أَنْ يُّفْدٰى مَا فِيْ أَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَسْرَى الْمُسْلِمِيْنَ بِمَنْ قَدْ مَلَكَهُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مسلمانوں کو اہل حرب سے جو مرد یا عورتیں ہاتھ آئیں ان کو ان مسلمان قیدیوں کا فدیہ دینے میں کوئی حرج نہیں جو مشرکین کے قبضہ میں ہیں ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْيُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

وَكَرِهَ اٰخَرُوْنَ اَنْ يُّفَادٰى بِمَنْ قَدْ وَقَعَ مِلْكُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ قَدْ صَارَتْ لَهٗ ذِمَّةٌ بِمِلْكِ الْمُسْلِمِيْنَ اِيَّاهُ فَكَرِهُوْهُ اَنْ يُّرَدَّ حَرْبِيًّا بَعْدَ اَنْ كَانَ ذِمَّةً۔

وَقَالُوْا اِنَّمَا كَانَ الْفِدَاءُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فِيْ وَقْتٍ كَانَ لَا بَاْسَ اَنْ يُّفَادٰى فِيْهِ بِمَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ فَيُرَدُّوْا اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى اَنْ يَّرُدُّوْا اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ اُسِرُوْا مِنْهُمْ كَمَا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ مَكَّةَ عَلٰى اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ مَنْ جَاءَ اِلَيْهِ مِنْهُمْ وَاِنْ كَانَ مُسْلِمًا۔

۱۰۲۹- فَمِمَّا بَيَّنَ اَنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَسَرَتْ ثَقِيْفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوْثَقٌ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلٰى مَا اُحْتُبِسَ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْاَسِيْرُ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ

حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائلین میں شامل ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان لوگوں کو مسلمانوں کے فدیہ میں دینا ناپسند کیا ہے جو مسلمانوں کی ملک میں آچکے ہیں کیونکہ اب مسلمانوں کی ملک میں آنے کی وجہ سے وہ ذمی قرار پاچکے ہیں تو ذمی بننے کے بعد ان کو حربی بنا نا مکروہ ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات میں جس فدیہ کا ذکر ہے وہ اس وقت کی بات ہے جب اہل حرب میں سے مسلمان ہونے والے کو بطور فدیہ مشرکین کی طرف لوٹایا جاتا تھا تاکہ وہ مسلمانوں میں سے قیدی بنائے گئے لوگوں کو مسلمانوں کی طرف واپس کریں جیسا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے اس بات پر مصالحت کی تھی کہ ان میں سے جو آپ کے پاس آئے گا اسے ان کی طرف لوٹادیں گے اگرچہ وہ مسلمان ہو۔

جن روایت سے واضح ہوتا کہ بات اس طرح تھی ان میں سے ایک یہ ہے حضرت ابوالمہلب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قبیلہ ثقیف نے صحابہ کرام میں سے دو آدمیوں کو قیدی بنا لیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بنو عامر بن صعصعہ کے ایک شخص کو قید کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو وہ بندھا ہوا تھا آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا مجھے کیوں قید کیا گیا ہے آپ نے فرمایا تمہارے حلیفوں کے جرم میں، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس نے آواز دی آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو قیدی نے عرض کیا میں مسلمان ہوگیا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو اس وقت یہ بات کہتا جب تو اپنے معاملے کا مالک تھا تو مکمل طور پر فلاح پاتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس نے پکارا آپ متوجہ ہوئے تو اس نے کہا میں بھوکا ہوں آپ نے فرمایا یہ تمہاری

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ أَيْضًا فَأَقْبَلَ فَقَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَذَكَ حَاجَتَكَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَاهُ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ كَانَتْ ثَقِيفٌ أَسَرَتْهُمَا۔

۱۰۳۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ أُسِرَ فَأُخِذَتِ الْعَضْبَاءُ مِنْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى مَا تَأْخُذُونِي وَتَأْخُذُونَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخُذُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ وَكَانَتْ ثَقِيفٌ قَدْ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَاسْقِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ حَاجَتُكَ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ فُدِيَ بِرَجُلٍ وَحَبَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَضْبَاءَ لِرَحْلِهِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا الْحَدِيثُ مُفَسَّرٌ قَدْ أَخْبَرَ فِيهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَى بِذَلِكَ الْمَأْسُورِ بَعْدَ أَنْ أَقَرَّ بِالْإِسْلَامِ وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ ذَلِكَ مَنْسُوخٌ وَأَنَّهُ لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يُفَادِيَ مَنْ أُسِرَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِمَنْ فِي يَدَيْهِ مِنْ أُسَارَى أَهْلِ الْحَرْبِ الَّذِينَ قَدْ

حاجت کو پورا کردوں گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان دو آدمیوں کے عوض میں دیا جنہیں بنو ثقیف نے قیدی بنایا تھا۔

حضرت ابو المہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عضباء (اونٹنی) بنو عقیل کے ایک شخص کی تھی جسے قید کیا گیا تھا۔ وہ اونٹنی لے لی گئی اس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس نے کہا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے کس بات پر پکڑا ہے اور اس اونٹنی کو بھی پکڑا جو سب حاجیوں سے آگے جانے والی تھی حالانکہ میں مسلمان ہو گیا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں تمہارے حلیفوں کے جرم میں پکڑا ہے اور بنو ثقیف نے دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو قیدی بنا لیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دراز گوش پر سوار تھے اور آپ پر ایک دھاری دار چادر تھی اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیں پیاسا ہوں پانی پلائیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری حاجت ہے پھر حضور علیہ السلام نے اس کے ایک صحابی کو چھڑا لیا اور اونٹنی کو اپنی سواری کے لیے رکھ لیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں وضاحت ہے اس میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے اسلام کا اقرار کرنے کے باوجود اسے قیدی صحابی کے عوض دے دیا اور اس پر اتفاق ہے کہ یہ منسوخ ہے اور امام کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ وہ اہل حرب میں سے حاصل ہونے والے ان قیدیوں جو مسلمان ہو جائیں، مسلمان قیدیوں کے عوض دے اور

أَسْلَمُوْا وَاَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ قَدْ نَسَخَ اَنْ تُرَدَّ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ اِلَى الْكُفَّارِ.

فَلَمَّا ثَبَتَ بِذٰلِكَ وَثَبَتَ اَنْ لَّا يُرَدَّ اِلَى الْكُفَّارِ مَنْ جَآءَنَا مِنْهُمْ بِذِمَّةٍ وَثَبَتَ اَنَّ الذِّمَّةَ تُحَرِّمُ مَا حَرَّمَهُ الْاِسْلَامُ مِنْ دِمَآءِ اَهْلِهَا وَاَمْوَالِهِمْ وَاَنَّهٗ يَجِبُ عَلَيْنَا مَنْعُ اَهْلِهَا مِنْ نَقْضِهَا وَالرُّجُوْعِ اِلٰى دَارِ الْحَرْبِ كَمَا يُمْنَعُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَقْضِ اِسْلَامِهِمْ وَالْخُرُوْجِ اِلٰى دَارِ الْحَرْبِ عَلٰى ذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ اَصَبْنَاهُ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ فَمَلَكْنَاهُ صَارَ بِمِلْكِنَا اِيَّاهُ ذِمَّةً لَّنَا وَاَعْتَقْنَاهُ لَمْ يُعَدَّ حَرْبِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ وَكَانَ لَنَا اَخْذُهٗ بِاَدَآءِ الْجِزْيَةِ اِلَيْنَا كَمَا نَاْخُذُ بِسَآئِرِ ذِمَّتِنَا وَعَلَيْنَا حِفْظُهٗ مِمَّا نَحْفَظُهُمْ مِنْهُ وَكَانَ حَرَامًا عَلَيْنَا اَنْ نُفَادِيَ بِعَبِيْدِنَا الْكُفَّارِ الَّذِيْنَ قَدْ وُلِدُوْا فِيْ دَارِنَا لِمَا قَدْ صَارَ لَهُمْ مِنَ الذِّمَّةِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ هٰذَا الْحَرْبِيُّ اِذَا اَسَرْنَاهُ فَصَارَ ذِمَّةً لَّنَا وَقَعَ مِلْكُنَا عَلَيْهِ اَنْ يَّحْرُمَ عَلَيْنَا الْمُفَادَاةُ بِهٖ وَرَدُّهٗ اِلٰى اَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی، "انہیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ" نے کسی مسلمان کو کفار کی طرف لوٹانے کے عمل کو منسوخ کر دیا۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص ذمی بن کر ہمارے پاس آئے اسے کفار کی طرف نہ لوٹایا جائے اور ثابت ہوا کہ جس طرح اسلام کی وجہ سے خونوں اور مالوں کو تحفظ حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح کسی سے عہد و پیمان (ذمہ) بھی ان چیزوں کو حرام کر دیتا ہے اور ہم پر واجب ہے کہ ہم اہل ذمہ کو اس (ذمہ) کے توڑنے اور انہیں دارالحرب کی طرف جانے سے روکیں جس طرح مسلمانوں کو اسلام کے چھوڑنے اور دارالحرب کی طرف جانے سے روکا جاتا ہے، اور جن اہل حرب کو ہم حاصل کریں اور ان کے مالک بن جائیں تو ہماری ملکیت کے باعث وہ ذمی ہو جاتے ہیں اور اگر ہم انہیں آزاد کریں تو اس کے بعد وہ حربی شمار نہیں ہوتے اور ہمارے لیے جائز ہے کہ ہم ان سے جزیہ لے کر اپنی طرف بلائیں جس طرح ہم تمام ذمی لوگوں کو اپنے ہاں لے لیتے ہیں اب ان تمام امور میں ان کی حفاظت ہمارے ذمہ ہوگی جن میں ہم ذمیوں کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ بات حرام ہے کہ جو کفار غلام ہمارے ملک میں پیدا ہوئے اور ذمی بن گئے ہم انہیں فدیہ میں دیں تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ یہ حربی جسے ہم نے قید کیا اور وہ ہمارے ذمہ میں آگیا اس کا بھی یہی حال ہونا چاہیے کہ اب اس میں ہماری ملک ثابت ہوگئی اسے فدیہ میں دینا اور مشرکین کے قبضہ میں دینا جائز نہیں یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

باب ۲۳ مَا اَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يَمْلِكُوْنَهٗ اَمْ لَا

مشرکین نے مسلمانوں کے جس مال پر قبضہ کیا کیا وہ ان کی ملکیت بن جاتی ہے۔

۱۰۳۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں عضباء اونٹنی تمام حاجیوں سے آگے جانے والی تھی مشرکین نے

عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ فَاَغَارَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰی سَرْحِ الْمَدِیْنَةِ فَذَهَبُوْا بِهٖ وَفِیْهِ الْعَضْبَاءُ وَاَسَرُوْا امْرَاَةً مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَكَانُوْا اِذَا نَزَلُوْا یُرْسِلُوْنَ اِبِلَهُمْ اَفْنِیَتِهِمْ فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَیْلَةٍ قَامَتِ الْمَرْاَةُ وَقَدْ نُوِّمُوْا فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ یَدَهَا عَلٰی بَعِیْرٍ اِلَّا رَغَا حَتّٰی اِذَا اَتَتْ عَلَی الْعَضْبَاءِ فَاَتَتْ عَلٰی نَاقَةٍ ذَلُوْلٍ فَرَكِبَتْهَا وَتَوَجَّهَتْ قِبَلَ الْمَدِیْنَةِ وَنَذَرَتْ لَئِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَیْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عُرِفَتِ النَّاقَةُ فَاَتَوْا بِهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ بِنَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَ مَا جَزَیْتِهَا اَوْ دَفَنْتِهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ غَنِیْمَةَ اَهْلِ الْحَرْبِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ مَرْدُوْدٌ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَبَعْدَهَا لِاَنَّ اَهْلَ الْحَرْبِ فِیْ قَوْلِهِمْ لَا یَمْلِكُوْنَ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِیْنَ بِاَخْذِهِمْ اِیَّاهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَالُوْا قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْاَةِ الَّتِیْ اَخَذَتِ الْعَضْبَاءَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ مَلَكَتْهَا بِاَخْذِهَا اِیَّاهَا مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ وَاَنَّ اَهْلَ الْحَرْبِ لَمْ یَكُوْنُوْا مَلَكُوْهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا اَخَذَهٗ اَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاَحْرَزُوْهُ فِیْ دَارِهِمْ فَقَدْ مَلَكُوْهُ وَزَالَ

مدینہ طیبہ کی چراگاہ میں لوٹ مار کرکے اسے (چراگاہ کے جانوروں کو) لے گئے اس میں غضباء بھی تھی انہوں نے مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قیدی بنا لیا ان کی عادت تھی کہ جب کسی جگہ اترتے تو اپنے اونٹوں کو ان کے میدانوں میں چھوڑ دیتے تھے۔ ایک رات وہ عورت کھڑی ہوئی اور وہ لوگ سو چکے تھے وہ جس اونٹ پر ہاتھ رکھتی وہ شور مچاتا حتیٰ کہ جب وہ غضباء کے پاس آئی تو گویا وہ ایک فرمانبردار اونٹنی کے پاس آئی، وہ اس سوار ہوکر مدینہ طیبہ کی طرف متوجہ ہوگئی اور نذر مانی ''اللہ تعالیٰ نے اسے بچا لیا تو وہ اس اونٹنی کو ذبح کرے گی جب وہ مدینہ طیبہ آئی تو اونٹنی پہچانی گئی چنانچہ صحابہ کرام اس عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اس نے آپ کو اپنی نذر کے بارے میں بتایا آپ نے فرمایا اگر تم یہ نذر پوری کرو تو تم نے برا بدلہ دیا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور غیر مملوک چیز میں نذر پوری نہیں کی جاتی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] اس بات کی طرف گئی ہے کہ مسلمانوں کا [illegible] اہل حرب سے بطور غنیمت حاصل ہوا [illegible] صورتوں میں مسلمانوں کی طرف لوٹایا جائے گا کیونکہ ان [illegible] قول کے مطابق حربی مسلمان جو مال حاصل کرتے ہیں اس کے [illegible] بنتے وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عورت [illegible] غضباء لی تھی یہ فرمانا کہ انسان جس چیز کا مالک نہ ہو [illegible] نہیں کی جاتی، اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اسے اہل حرب [illegible] کے بعد مالک نہیں بنی تھیں اور اہل حرب کو [illegible] دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کی [illegible] حاصل نہیں ہوئی تھی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرکین، مسلمانوں کا جو مال حاصل کرکے اسے دار الحرب میں محفوظ کرلیں وہ اس کے مالک بن جاتے ہیں اور اس سے

عَنْهُ مِلْكُ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِذَا اَوْجَفَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَاَخَذُوْا مِنْهُمْ فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ اَخَذَهُ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَاِنْ جَاءَ بَعْدَ مَا قُسِمَ اَخَذَهُ بِالْقِيْمَةِ ـ

مسلمانوں کی ملکیت زائل ہو جاتی ہے پس جب مسلمان اس پر گھوڑے دوڑائیں (حملہ کریں) اور ان سے واپس لے لیں پھر تقسیم سے پہلے اس کا مالک آجائے تو کسی عوض کے بغیر حاصل کرے گا اور اگر تقسیم کے بعد آئے تو قیمت دے کر حاصل کرے گا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ تَمْلِكَ الْمَرْاَةُ النَّاقَةَ لِاَنَّهَا قَالَتْ ذٰلِكَ وَهِيَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَكُلُّ النَّاسِ يَقُوْلُ اِنَّ مَنْ اَخَذَ شَيْئًا مِّنْ اَهْلِ الْحَرْبِ فَلَمْ يَتَحَوَّلْ بِهٖ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ اِنَّهٗ غير محرز لَهٗ وَغَيْرُ مَالِكٍ وَاِنَّ مِلْكَهٗ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ بِهٖ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ غَنِمَهٗ وَمَلَكَهٗ فَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَاْنِ الْمَرْاَةِ مَا قَالَ لِاَنَّهَا نَذَرَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْلِكَهَا اِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُهٗ لِاَنَّ نَذْرَهَا ذٰلِكَ كَانَ مِنْهَا قَبْلَ اَنْ يَّمْلِكَهَا ـ

پہلی حدیث میں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی "غیر مملوک چیز میں انسان کی نذر معتبر نہیں"، عورت کے اس اونٹنی کی ملکیت کے حصول سے پہلے کی بات ہے کیونکہ اس نے یہ بات دارالحرب میں کہی تھی اور سب لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص دارالحرب والوں سے کچھ لے اور اسے دارالاسلام کی طرف نہ لائے تو وہ اس کا محافظ اور مالک نہیں ہوگا اس چیز پر اس کی ملک واقع نہیں ہوگی جب تک اسے لے کر دارالاسلام کی طرف نہ نکلے جب وہ ایسا کرے گا تو وہ مالِ غنیمت ہوگا اور یہ شخص اس کا مالک بن جائے گا اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو کچھ فرمایا کیونکہ اس نے مالک بننے سے پہلے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات دی تو وہ اسے ذبح کرے گی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا انسان جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں اس کی نذر صحیح نہیں کیونکہ اس نے اس (اونٹنی) کی مالک بننے سے پہلے نذر مانی تھی۔

۱۰۳۲- فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ كَانُوْا مَلَكُوْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخْذِهِمْ اِيَّاهَا مِنْهُ اَمْ لَا وَلَا عَلٰى اَنَّ اَهْلَ الْحَرْبِ يَمْلِكُوْنَ مَا اَوْجَفُوْا عَلَيْهِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ اَيْضًا اَمْ لَا ـ

اس حدیث کا یہ بیان ہے اور اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اونٹنی لینے کے بعد مشرکین کو اس کی ملکیت حاصل ہوگئی تھی یا نہیں اور نہ اس بات کی کوئی دلیل ہے کہ اہل حرب مسلمانوں کے جس مال پر حملہ کریں تو انہیں اس کی ملکیت حاصل ہو جاتی ہے یا نہیں۔

۱۰۳۳- وَالَّذِيْ فِيْهِ الدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

اس بات کی دلیل اس حدیث میں ہے حضرت سماک بن حرب، حضرت تمیم بن طرفہ طائی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کے دشمن نے اس کا اونٹ لے لیا پھر ایک دوسرے

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرْفَةَ الطَّائِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ لَهُ الْعَدُوُّ بَعِيْرًا فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَجَآءَ بِهٖ فَعَرَفَهٗ صَاحِبُهٗ فَخَاصَمَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَهٗ ثَمَنَهُ الَّذِيْ اشْتَرَاهُ بِهٖ وَهُوَ لَكَ وَاِلَّا فَهُوَ لَهٗ۔

شخص نے اس سے خرید لیا وہ لے کر آیا تو مالک نے اپنا اونٹ پہچان لیا وہ اپنا مقدمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس شخص کو اس کی اتنی قیمت دے جس کے ساتھ اس نے اسے خریدا ہے اور یہ اونٹ تمہارا ہوگا ورنہ وہ اس کا ہوگا۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت سفیان ثوری، حضرت سماک سے، تمیم بن طرفہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا هُوَ الَّذِيْ فِيْهِ وَجْهُ الْحُكْمِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَيْفَ هُوَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔

اس باب میں یہی حکم ہے جو بیان ہوا اور یہی بات متقدمین کی ایک جماعت سے مروی ہے۔

۱۰۳۵۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ رَجَآءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِيْمَا اَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ فَاَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَعَرَفَهٗ صَاحِبُهٗ قَالَ اِنْ اَدْرَكَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْسَمَ فَهُوَ لَهٗ وَاِنْ جَرَتْ فِيْهِ السِّهَامُ فَلَا شَيْءَ لَهٗ۔

ان سے مروی روایات میں سے ایک یہ ہے حضرت قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے حضرت [illegible] خطاب رضی اللہ عنہ نے اس چیز کے بارے میں [illegible] پھر مسلمانوں نے اسے لے لیا، اس کے [illegible] پہچان لیا، فرماتے ہیں اگر اس نے [illegible] وہ اسی کی ہوگی اور اگر اس میں [illegible] گئے تو اس کے لیے کچھ نہ ہوگا۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ رَجَآءِ بْنِ حَيْوَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَاَبَا عُبَيْدَةَ قَالَا ذٰلِكَ۔

حضرت رجاء بن حیوہ سے مروی [illegible] حضرت عمر فاروق اور حضرت [illegible] اللہ عنہما نے یہ بات فرمائی۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت بکیر بن عبداللہ بن اشج، حضرت [illegible] بن یسار سے اور وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُشْرِكُونَ السَّبْيَ لِلْمُسْلِمِينَ فَأَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَدَرَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ فَهُوَ لَهُ وَإِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ بَعْدَ الْقِسْمَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ الَّذِي أَخَذَ بِهِ۔

حضرت زائدہ بن قدامہ، حضرت لیث سے اور وہ حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب مسلمانوں کا مال مشرکین کے ہاتھ لگ جائے پھر مسلمانوں کو حاصل ہو جائے اور تقسیم سے پہلے اس کا مالک اس پر قادر ہو جائے تو وہ اسی کا ہوگا اور اگر تقسیم کے بعد اس پر قادر ہو، تو جس قیمت پر اس نے لیا تھا وہ قیمت ادا کرکے لینے کا زیادہ مستحق ہے۔

۱۰۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غُلَامًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ وَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ قُسِمَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک غلام دشمن کی طرف بھاگ گیا اور مسلمانوں نے اس پر غلبہ حاصل کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا لیکن ابھی تک وہ تقسیم نہیں ہوا تھا۔

۱۰۴۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ جَارِيَةً مِنَ الْعَدُوِّ فَوَطِئَهَا فَوَلَدَتْ مِنْهُ فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ الْمُسْلِمُ أَحَقُّ أَنْ يَرُدَّ عَلَى أَخِيهِ بِالثَّمَنِ قَالَ فَإِنَّهَا قَدْ وَلَدَتْ مِنْهُ فَقَالَ أَعْتِقْهَا قَضَاءَ الْأَمِيرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

حضرت ایوب، حبیب اور ہشام، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دشمن سے ایک لونڈی خریدی اور اس سے وطی کی پھر اس سے بچہ پیدا ہوا تو اس کا مالک آیا اور اپنا مقدمہ حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس لے گیا راوی فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا مسلمانوں کے لیے مناسب ہے کہ اسے قیمت لے کر اپنے بھائی کی طرف لوٹا دے اس نے کہا اس سے بچہ پیدا ہوا ہے انہوں نے فرمایا اسے آزاد کردو اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے۔

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَامِرٍ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُمْ قَالُوا فِيمَا أَصَابَ الْمُشْرِكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ قَالُوا إِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ

حضرت ابراہیم اور حضرت عامر دونوں فرماتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ان سب نے فرمایا کہ مسلمانوں کا جو مال، مشرکین نے لے لیا پھر مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو اگر اس کا مالک تقسیم سے پہلے آ جائے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے۔

فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

۱۰۴۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَصَابُوْا فَرَسًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ فَاَخَذَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ الْمَقَاسِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ نَافِعٌ هُنَا قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ الْمَقَاسِمُ اِلَّا اَنَّ الْحُكْمَ بَعْدَ مَا يَقَعُ الْمَقَاسِمُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ۔

۱۰۴۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مَا اَحْرَزَ الْعَدُوُّ فَهُوَ جَائِزٌ۔

۱۰۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْحَسَنِ قَالَا مَا اَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ فَهُوَ فَيْءٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ لَا يُرَدُّ مِنْهُ شَيْءٌ۔

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْاٰثَارَ قَدْ ثَبَتَ مِلْكُ الْمُشْرِكِيْنَ لِمَا اَحْرَزُوْا مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ الْحَسَنُ وَالزُّهْرِيُّ اِنَّ مَا اَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَدَرَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا سَبِيْلَ لِصَاحِبِهٖ عَلَيْهِ۔

وَقَدْ خَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ شُرَيْحٌ وَمُجَاهِدٌ وَاِبْرَاهِيْمُ وَعَامِرٌ وَمَنْ تَقَدَّمَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَزَيْدٌ

حضرت ایوب، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گھوڑا لے گئے پھر مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تقسیم سے پہلے وہ لے لیا حضرت نافع نے یہاں یہ ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے تقسیم سے پہلے لیا لیکن ان کے نزدیک کے بعد اس کا حکم اس کے خلاف ہے۔

حضرت خلاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دشمن کسی چیز کو قابو کر لے تو اس کے بعد اسے خریدنا جائز ہے۔

حضرت زہری اور حضرت حسن رحمہما اللہ فرماتے ہیں جو چیز مشرکین کے قابو میں آ جائے وہ مسلمانوں کے لیے غنیمت ہے اس سے کچھ واپس نہ کیا جائے۔

تو یہ سب حضرات جن سے ہم نے یہ آثار نقل کیے ہیں کہ ہیں اس چیز میں مشرکین کی ملک کو ثابت کرتے ہیں جو انہوں نے مسلمانوں سے اپنے قبضے میں لے لی ان میں اختلاف یہ ہے حضرت حسن اور زہری فرماتے ہیں کہ مشرکین، مسلمانوں کے مال جب قابو میں کر لیں پھر اس کے بعد مسلمان ان پر قابو پا جائیں تو اب اس کے مالک کا کوئی حق نہیں۔

لیکن اس سلسلے حضرت شریح، حضرت مجاہد اور ان سے مقدم صحابہ کرام حضرت عمر فاروق، حضرت علی، حضرت ابوعبیدہ، حضرت ابن عمر اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے ان دونوں (حضرت زہری اور حضرت حسن) کی

ثَابِتٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَشَدَّ مَا قَالُوْهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمِ بْنِ طَرْفَةَ فَذٰلِكَ اَوْلٰى مِمَّا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَ النَّظْرُ مُخَالِفًا لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الْمُسْلِمِيْنَ يَسْبُوْنَ اَهْلَ الْحَرْبِ وَاَمْوَالَهُمْ فَيَمْلِكُوْنَ اَمْوَالَهُمْ كَمَا يَمْلِكُوْنَ رِقَابَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا اَسَرُوا الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَمْلِكُوْا رِقَابَهُمْ فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ لَّا يَمْلِكُوْنَ اَمْوَالَهُمْ وَيَكُوْنُ حُكْمُ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ كَحُكْمِ رِقَابِهِمْ كَمَا كَانَ حُكْمُ اَمْوَالِ الْمُشْرِكِيْنَ كَحُكْمِ رِقَابِهِمْ وَلٰكِنَّا مَنَعْنَا مِنْ ذٰلِكَ بِمَا حَكَمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا حَكَمَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ بَعْدِهٖ فَلَمَّا ثَبَتَ مَا حَكَمُوْا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ نَظَرْنَا اِلٰى مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ حُكْمِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فَاَخَذُوْهُ مِنْ اَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ فَجَآءَ صَاحِبُهٗ بَعْدَ مَا قُسِمَ هَلْ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهٗ بِالْقِيْمَةِ كَمَا قَالَ بَعْضُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَوْ لَا يَاْخُذُهٗ بِقِيْمَةٍ وَلَا غَيْرِهَا كَمَا قَدْ قَالَ بَعْضُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَكَمَ فِيْ مُشْتَرِي الْبَعِيْرِ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ اَنَّ لِصَاحِبِهٖ اَنْ يَّاْخُذَهٗ مِنْهُ بِالثَّمَنِ وَكَانَ ذٰلِكَ الْبَعِيْرُ قَدْ مَلَكَهُ الْمُشْتَرِيْ مِنَ الْحَرْبِيِّيْنَ كَمَا يَمْلِكُ الَّذِيْ يَقَعُ فِيْ سَهْمِهٖ مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَا يَقَعُ فِيْ سَهْمِهٖ مِنْهَا فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ

کی مخالفت کی ہے انہوں نے اپنے قول کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے موکد کیا ہے جسے ہم نے حضرت تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں روایت کیا ہے یہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف ہم گئے ہیں اگرچہ قیاس ان دونوں فریقوں کے خلاف ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں مسلمان، اہل حرب (کفار) کو قیدی بناتے اور ان کے مال پر قبضہ کر کے ان کے مالوں کے مالک بن جاتے ہیں جس طرح وہ ان کی گردنوں کے مالک ہوتے ہیں اور مشرکین جب مسلمانوں کو قیدی بناتے ہیں تو وہ ان کی گردنوں کے مالک نہیں بنتے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ وہ ان کے مالوں کے مالک بھی نہ بنیں اور مسلمانوں کے مال کا حکم وہی ہو جو ان کی گردنوں کا ہے جس طرح مشرکین کے مالوں کا حکم ان کی گردنوں کے حکم جیسا ہے لیکن ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد والے مسلمانوں کے حکم کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا تو جب اس سلسلے میں ان کا فیصلہ ثابت ہو گیا تو ہم نے مختلف فیہ مسئلے میں غور کیا یعنی جب مسلمان اس پر قادر ہو کر مشرکین کے ہاتھوں سے لے لیں اور پھر تقسیم کے بعد اس کا مالک آ جائے تو وہ قیمت کے ساتھ لے سکتا ہے جیسا کہ ان بعض حضرات نے فرمایا جن سے ہم نے اس باب میں روایت کیا ہے یا وہ قیمت کے ساتھ اور قیمت کے بغیر کسی طرح نہیں لے سکتا جس طرح بعض حضرات نے فرمایا اور ہم نے اس باب میں اسے روایت کیا۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حرب سے اونٹ خریدنے والے کے سلسلے میں فرمایا کہ اس کا مالک قیمتاً اسے لے سکتا ہے حالانکہ حربی کفار سے اس اونٹ کو خریدنے والا اس کا مالک بن چکا تھا جس طرح غنیمت سے حصہ حاصل کرنے والا اس حصے کا مالک بن جاتا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب امام، مال غنیمت تقسیم کر دے اور اس میں سے کوئی چیز کسی شخص کے قبضے میں آ جائے

تَكُوْنَ الْإِمَامُ إِذَا قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ فَوَقَعَ شَيْءٌ مِنْهَا فِيْ يَدِ رَجُلٍ وَقَدْ كَانَ أَسَرَ ذٰلِكَ مِنْ يَدِ اٰخَرَ اَنْ يَكُوْنَ الْمَاسُوْرُ مِنْ يَدِهٖ كَذٰلِكَ وَاَنْ يَكُوْنَ لَهٗ اَخْذُ مَا كَانَ أُسِرَ مِنْ يَدِهٖ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْ سَهْمِهٖ بِقِيْمَتِهٖ كَمَا يَأْخُذُ مِنْ يَدِ مُشْتَرِيْهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا بِثَمَنِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

حالانکہ یہ دوسرے کے ہاتھ سے قبضے میں گئی تھی تو اس ماسور (مقبوضہ) چیز کا یہی حکم ہوا اور جو کچھ اس کے ہاتھ سے کسی کے قبضہ میں گئی تھی اب اس آدمی سے جس کے حصے میں آئی ہے قیمت دے کر لے سکتا ہے جس طرح وہ خریدنے والے کو قیمت دے کر لے سکتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابٌ ۲۳۸ مِيْرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِمَنْ هُوَ

مرتد کی وراثت کسے ملے گی

۱۰۴۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

۱۰۴۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن وھب فرماتے ہیں حضرت یونس نے ابن شہاب سے نقل کرتے ہوئے مجھے خبر دی انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۴۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ۔

حضرت عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُرْتَدَّ اِذَا قُتِلَ عَلٰى رِدَّتِهٖ اَوْ مَاتَ عَلَيْهَا كَانَ مَالُهٗ لِبَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مرتد جب حالت ارتداد میں قتل ہو جائے یا مر جائے تو اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں جائے گا ان حضرات نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مِيْرَاثُهٗ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مال اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہوگا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ ذٰلِكَ الْكَافِرَ الَّذِي عَنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِيهِ أَيُّ كَافِرٍ هُوَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هُوَ الْكَافِرُ الَّذِي لَهُ مِلَّةٌ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هُوَ الْكَافِرُ كُلُّ كُفْرٍ كَانَ مَا كَانَ مِلَّةً أَوْ غَيْرَ مِلَّةٍ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَجُزْ أَنْ يُصْرَفَ إِلَى أَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُونَ الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا هَلْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا أَرَادَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

پہلے قول والوں کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کافر مراد لیا ہے اس کی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کون سا کافر ہے ہو سکتا ہے کہ یہ ایسا کافر ہو جس کا کسی ملت سے تعلق ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ مطلق کافر مراد ہو چاہے اس کا کسی ملت سے تعلق ہو یا نہ تو جب اس بات کا احتمال ہے تو کسی دلیل کے بغیر اسے کسی ایک معین معنیٰ کی طرف پھیرنا جائز نہیں تو ہم نے دیکھا کہ کیا کوئی ایسی روایت ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد پر دلالت کرتی ہو۔

۱۰۴۸- فَإِذَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

تو حضرت عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر کسی مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔

فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا عَلِمْنَا أَنَّهُ أَرَادَ الْكَافِرَ ذَا الْمِلَّةِ فَلَمَّا رَأَيْنَا الرِّدَّةَ لَيْسَتْ بِمِلَّةٍ وَرَأَيْنَاهُمْ مُجْمِعِينَ أَنَّ الْمُرْتَدِّينَ لَا يَرِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لِأَنَّ الرِّدَّةَ لَيْسَتْ بِمِلَّةٍ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ مِيرَاثِهِمْ حُكْمُ مِيرَاثِ الْمُسْلِمِينَ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتَ لَا تُوَرِّثُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَكَذٰلِكَ لَا تُوَرِّثُ الْمُسْلِمِينَ مِنْهُمْ۔

قِيلَ لَهُ مَا فِي هٰذَا دَلِيلٌ لَكَ عَلَى مَا ذَكَرْتَ لِأَنَّ قَدْ رَأَيْنَا مَنْ يَمْنَعُ الْمِيرَاثَ بِفِعْلٍ كَانَ مِنْهُ وَلَا يَمْنَعُ ذٰلِكَ الْفِعْلُ أَنْ

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت آئی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ نے صاحبِ ملت کافر مراد لیا ہے جب ہم نے دیکھا کہ ارتداد (مرتد ہونا) کوئی دین نہیں اور ہم نے اسی بات پر اجماع بھی پایا کہ مرتد ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے کیونکہ ارتداد کوئی دین نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ ان کی وراثت کا حکم، مسلمانوں کی وراثت کے حکم جیسا ہے۔

اگر کوئی کہنے والا یوں کہے کہ تم انہیں مسلمانوں کا وارث نہیں سمجھتے تو اسی طرح مسلمان بھی ان کے وارث نہیں ہوں گے۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی عمل کی وجہ سے وراثت سے محروم ہو جاتا ہے تو وہ اس کے مورث

يُوَرَّثَ ۔

بننے میں رکاوٹ نہیں بنتا ۔

مِنْ ذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ مَنْ قَتَلَ وَرَأَيْنَا لَوْ جَرَحَ رَجُلًا جِرَاحَةً ثُمَّ مَاتَ الْجَارِحُ ثُمَّ مَاتَ الْمَجْرُوْحُ مِنَ الْجِرَاحَةِ وَالْجَارِحُ أَبُو الْمَجْرُوْحِ أَنَّهُ يَرِثُهُ فَقَدْ صَارَ الْمَقْتُوْلُ يَرِثُ مِمَّنْ قَتَلَهُ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِمَّنْ قُتِلَ لِأَنَّ الْقَاتِلَ عُوْقِبَ بِقَتْلِهِ فَمُنِعَ الْمِيْرَاثُ مِمَّنْ قَتَلَهُ وَلَمْ يُمْنَعِ الْمَقْتُوْلُ مِنَ الْمِيْرَاثِ مِمَّنْ جَرَحَهُ الْجِرَاحَةَ الَّتِيْ قَتَلَتْهُ إِذَا كَانَ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا فَكَذٰلِكَ الْمُرْتَدُّ مُنِعَ مِنْ مِيْرَاثِ غَيْرِهِ عُقُوْبَةً لِمَا أَتَاهُ وَلَمْ يُمْنَعْ غَيْرُهُ مِنَ الْمِيْرَاثِ مِنْهُ إِذْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا يُعَاقَبُ عَلَيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ يُوَرِّثُ مِنَ الْمُرْتَدِّ وَرَثَتَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

اسی سے یہ بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں قاتل مقتول کا وارث نہیں بنتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کو زخمی کرتا ہے پھر زخمی کرنے والا مر جاتا ہے پھر وہ زخمی شخص اس زخم کی وجہ سے مر جاتا ہے اور زخمی کرنے والا، اس زخمی کا باپ ہے تو وہ اس کا وارث بن جائے گا تو مقتول اپنے قاتل کا وارث بن جاتا ہے اور قاتل، مقتول کا وارث نہیں بنتا کیونکہ قاتل کو اس کے قتل کرنے کی سزا دی گئی اور یوں وہ مقتول کی وراثت سے محروم ہو گیا لیکن مقتول اس شخص کی وراثت سے محروم نہیں ہوتا جس نے اسے ا زخم لگایا جس زخم کی وجہ سے وہ مر گیا کیونکہ اس نے کوئی فعل نہیں کیا ایسے طرح مرتد کو اس کے عمل کی سزا دیتے ہوئے دوسروں کی وراثت سے محروم رکھا جائے گا لیکن دوسروں کو اس کی وراثت سے محروم نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس (دوسرے) نے ایسا کام نہیں کیا جس کی اسے سزا دی جائے اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو مرتد کے مسلمان ورثا کو اس کی وراثت دینے کے قائل ہیں

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ أَيْضًا ۔

اس سلسلے میں متقدمین کی ایک جماعت سے بھی روایات آئی ہیں ۔

۱۰۴۹ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَعَلَ مِيْرَاثَ الْمُسْتَوْرِدِ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

حضرت ابو عمرو شیبانی ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مستورد کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے قرار دی ۔

۱۰۵۰ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْأَبْرَصِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِلْمُسْتَوْرِدِ عَلٰى دِيْنِ مَنْ أَنْتَ قَالَ عَلٰى دِيْنِ عِيْسٰى قَالَ عَلِيٌّ وَأَنَا عَلٰى دِيْنِ عِيْسٰى فَمَنْ رَبُّكَ فَزَعَمَ الْقَوْمُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ رَبُّهُ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِمَالِهِ ۔

حضرت ابن عبید بن ابرص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے مستورد سے فرمایا تم کس کے دین پر ہو؟ اس نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر، آپ نے فرمایا میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر ہوں، (پھر پوچھا) تمہارا رب کون ہے؟ قوم کا خیال ہے کہ اس نے کہا وہی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اس کے رب ہیں تو آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو لیکن آپ نے اس کے مال کو نہ چھیڑا ۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمُرْتَدُّ وَرِثَهُ وَلَدُهُ۔

حضرت قاسم بن عبدالرحمن، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب مرتد مرجائے تو اس کی اولاد اس کی وارث ہوتی ہے۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِيْرَاثُهُ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت حکم بن عتیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس (مرتد) کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مِيْرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَقَالَ هُوَ لِاَهْلِهِ۔

حضرت موسیٰ بن ابوکثیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرتد کی وراثت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ اس کے گھر والوں (ورثاء) کے لیے ہے۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُرْتَدِّيْنَ فَقَالَ نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُوْنَنَا۔

حضرت موسیٰ بن ابوکثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرتد لوگوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم ان کے وارث ہوں گے لیکن وہ ہمارے نہیں ہوں گے۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت موسیٰ بن ابوکثیر، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ الصَّبَّاحِ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ اَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ۔

حضرت موسیٰ بن صباح حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ کبھی "موسیٰ بن صباح" فرماتے اور کبھی "ابن صباح" ذکر کرتے۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُرْتَدِّ يَلْحَقُ بِدَارِ الْحَرْبِ قَالَ مَالُهُ بَيْنَ وَلَدِهِ مِنَ

حضرت اشعث، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ایسے مرتد کے بارے میں جو دارالحرب میں چلا جائے، نقل کرتے ہیں کہ قرآن پاک کے مطابق اس کا مال

الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ۔

١٠٥٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ الْحَسَنَ قَالَ مِيْرَاثُهٗ لِوَارِثِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِذَا ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ۔

فَهٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَا قَدْ جَعَلُوْا مِيْرَاثَ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَشَدَّ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ مَا قَدْ وَصَفْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا يُوْجِبُهُ النَّظَرُ۔

وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ اُخْرٰى مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ اَيْضًا وَهِيَ اَنَّا رَاَيْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُرْتَدَّ قَبْلَ رِدَّتِهٖ مَحْظُوْرٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ ثُمَّ اِذَا ارْتَدَّ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْحَظْرَ الْمُتَقَدِّمَ قَدِ ارْتَفَعَ عَنْ دَمِهٖ وَصَارَ دَمُهٗ مُبَاحًا وَمَالُهٗ مَحْظُوْرٌ فِيْ حَالَةِ الرِّدَّةِ بِالْحَظْرِ الْمُتَقَدِّمِ وَقَدْ رَاَيْنَا الْحَرْبِيِّيْنَ حُكْمُ دِمَائِهِمْ وَحُكْمُ اَمْوَالِهِمْ سَوَآءٌ قُتِلُوْا اَوْ لَمْ يُقْتَلُوْا فَلَمْ يَكُنِ الَّذِيْ يَحِلُّ بِهٖ اَمْوَالُهُمْ هُوَ الْقَتْلُ بَلْ كَانَ الْكُفْرُ وَكَانَ الْمُرْتَدُّ لَا يَحِلُّ مَالُهٗ بِكُفْرِهٖ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ مَالَهٗ لَا يَحِلُّ بِكُفْرِهٖ ثَبَتَ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ بِقَتْلِهٖ۔

وَقَدْ رَاَيْنَا اَمْوَالَ الْحَرْبِيِّيْنَ تَحِلُّ بِالْغَنَائِمِ فَتُمْلَكُ بِهَا وَرَاَيْنَا مَا وَقَعَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فِيْ دَارِنَا مَلَكْنَاهُ عَلَيْهِمْ وَغَنِمْنَاهُ بِالدَّارِ وَاِنْ لَمْ نَقْتُلْهُمْ فَلَمَّا كَانَ مَالُ الْمُرْتَدِّ غَيْرَ مَغْنُوْمٍ بِرِدَّتِهٖ كَانَ فِي النَّظَرِ اَيْضًا غَيْرَ مَغْنُوْمٍ بِسَفْكِ دَمِهٖ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ مَالَهٗ لَا يَدْخُلُ فِيْ حُكْمِ الْغَنَائِمِ لَمْ يَخْلُ مِنْ اَحَدٍ

اس کی مسلمان اولاد کے درمیان تقسیم کیا جائے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب وہ اسلام سے پھر جائے تو اس کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہو گی۔

تو یہ حضرات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے مرتد کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے قرار دیتے ہیں اور ان کے اس قول کو جو ہم نے اس باب میں بیان کیا اس بات سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے جو قیاس سے واجب ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر بھی دلیل پائی جاتی ہے وہ یوں کہ مرتد ہو جاتا ہے تو بالاتفاق اس کے خون کی وہ حرمت جو پہلے کی طرح محفوظ و محترم ہوتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ حربی کفار کی جانوں اور مالوں کا حکم برابر ہوتا ہے وہ قتل کیے جائیں یا قتل نہ کیے جائیں ان کے مال قتل کی وجہ سے نہیں بلکہ کفر کی وجہ سے حلال ہوتے ہیں جبکہ مرتد کا مال اس کے کفر کی وجہ سے حلال نہیں ہوتا تو جب ثابت ہو گیا کہ اس کا مال اس کے کفر کی وجہ سے حلال نہیں ہوتا تو ثابت ہوا کہ وہ اس کے قتل سے بھی حلال نہیں ہوتا۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اہل حرب کا مال غنیمت بن جانے کی وجہ سے حلال ہو جاتا ہے اور اس کی ملکیت حاصل ہو جاتی ہے اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ان کا جو مال ہمارے ملک میں آ جاتا ہے ہم اس کے مالک ہو جاتے ہیں اور اسے اپنے ملک میں غنیمت بنا لیتے ہیں اگرچہ ہم ان کو قتل نہیں کرتے تو جب مرتد کا مال اس کے ارتداد کی وجہ سے مال غنیمت نہیں بنتا، تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کا خون بہانے کے سبب سے بھی اس کا مال غنیمت نہ بنے لیں

وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَرِثَهُ وَرَثَتُهُ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَهُ لَوْ مَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ أَوْ يَصِيْرُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ صَارَ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ مَا قُلْنَا وَإِنْ صَارَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ وَرِثَ الْمُسْلِمُوْنَ مُرْتَدًّا۔

فَلَمَّا كَانَ الْمُرْتَدُّ فِيْ حَالِ مَنْ يَرِثُهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَخْرُجْ بِرِدَّتِهِ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَهُ هُمْ وَرَثَتُهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرِثُوْنَهُ لَوْ مَاتَ فِي الْإِسْلَامِ لَا غَيْرُهُمْ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَإِنَّمَا زَالَ مِلْكُ الْمُرْتَدِّ بِاللُّحُوْقِ بِدَارِ الْحَرْبِ لِخُرُوْجِهِ مِنْ دَارِنَا إِلَى دَارِ الْحَرْبِ عَلَى طَرِيْقِ الْاِسْتِحْقَاقِ مَعَ كَوْنِهِ مُقَاتِلًا لَنَا مُبَاحَ الدَّمِ فِيْ دَارِنَا بِدَلِيْلِ الْحَرْبِيِّ يَدْخُلُ إِلَيْنَا إِذَا عَادَ إِلَى دَارِ الْحَرْبِ وَخَلَّفَ مَالًا هٰهُنَا لَمْ يَزَلْ عَنْهُ مِلْكُهُ مَعَ وُجُوْدِ هٰذَا وَلَمْ يَخْرُجْ مُسْتَحِقًّا لِأَنَّهُ فِيْ أَمَانِنَا إِلَى أَنْ يَدْخُلَ دَارَ الْحَرْبِ۔

جب ثابت ہوا کہ اس کا مال غنیمتوں کے حکم میں داخل نہیں ہے تو وہ دو صورتوں سے خالی نہیں یا تو اس کے ورثا کو وراثت ملے گی جو اس کے حالتِ اسلام میں فوت ہونے کی وجہ سے وارث بنتے ہیں یا عام مسلمانوں کے لیے ہو جائے گا اگر وہ اس کے مسلمان ورثا کو ملے تو وہی بات ہے جو ہم نے کہی ہے اور اگر عام مسلمان اس کے وارث بن جائیں تو بھی مسلمان مرتد کے وارث ہو گئے۔

تو جب مرتد اس شخص کی طرح ہے جس کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کو حاصل ہوتی ہے اور وہ مرتد ہونے کی وجہ سے اس حکم سے خارج نہیں ہوتا تو اس کے ورثاء وہی لوگ ہوں گے جو اس صورت میں وارث ہو جاتے جب وہ حالتِ اسلام میں فوت ہوتا دوسرے لوگ وارث نہ ہوں گے یہ، حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے مرتد کے دار الحرب میں چلے جانے سے اس کی ملک اس لیے زائل ہو جاتی ہے کیونکہ وہ بطور استحقاق ہمارے ملک سے نکل کر دار الحرب میں چلا گیا حالانکہ ہمارے ملک میں ہم سے لڑنے کی وجہ سے اس کا خون مباح تھا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی حربی کافر ہمارے ملک میں آئے پھر دار الحرب طرف لوٹ جائے اور یہاں مال چھوڑ جائے تو اس کے باوجود اس کی ملکیت زائل نہ ہو گی کیونکہ وہ دار الحرب کا مستحق ہو کر نہیں نکلا اس لیے کہ وہ دار الحرب میں داخل ہونے تک ہماری حفاظت میں ہے۔

بَابُ ۲۳۹ إِحْيَاءِ الْأَرْضِ الْمَيْتَةِ

غیر آباد زمین کو آباد کرنا

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى أَرْضٍ فَهِيَ لَهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی زمین کے گرد دیوار بنا لے وہ اسی کے لیے ہے (یعنی ایسی زمین جو کسی کی ملک میں نہ ہو)

۱۰۶۰ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ

حضرت کثیر بن عبد اللہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ثنا كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احيى ارضا مواتا من ارض فهي له وليس لعرق ظالم حق.

١٠٦١ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احاط على شيء فهو له.

قال ابو جعفر فذهب ذاهبون الى ان من احيى ارضا ميتة فهي له اذن له الامام في ذلك او لم ياذن وجعلها له الامام او لم يجعلها له واحتجوا في ذلك بهذه الآثار.

وممن ذهب الى ذلك ابو يوسف و محمد بن الحسن رحمة الله عليهما وقالوا لما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احيى ارضا ميتة فهي له فقد جعل حكم احياء ذلك الى من احب فلا امر للامام في ذلك وقالوا قد دلت على هذا ايضا شواهد النظر.

الا ترى ان الماء الذي في البحار و الانهار من اخذ منه شيئا ملكه باخذه اياه وان لم يامره الامام باخذه ويجعله له وكذلك الصيد من اصطاده فهو له ولا يحتاج في ذلك الى اباحة من الامام ولا الى تمليك والامام في ذلك وسائر الناس سواء قالوا فكذلك الارض الميتة التي لا ملك لاحد عليها فهي كالطير الذي ليس بمملوك فمن اخذ من ذلك شيئا فهو له باخذه اياه ولا يحتاج في ذلك الى امر

جس نے کسی مردہ (بنجر) زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لیے ہے اور ظالم کے پسینے کا کوئی حق نہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی چیز (زمین) پر دیوار کھینچ لی وہ اسی کے لیے ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات اسی بات کی طرف گئے ہیں کہ جس نے کسی غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہوگی اس سلسلے میں امام اسے اجازت دے یا نہ دے امام اسے اس شخص کے لیے مختص کرے یا نہ کرے، ان حضرات نے اس سلسلے میں ان احادیث

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لیے ہوگی تو آپ نے اسے آباد کرنے کا اختیار ہر شخص کو دیا جو اسے پسند کرے لہذا اس میں امام کا اختیار نہیں یہ حضرات یہ فرماتے ہیں کہ اس پر قیاس کے شواہد بھی دلالت کرتے ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ سمندروں اور دریاؤں کے پانی سے اگر کوئی شخص کچھ پانی حاصل کرے تو وہ اس کے لینے سے مالک ہو جاتا ہے اگرچہ امام نے اسے لینے کا حکم نہ دیا ہو اور نہ اس کے لیے قرار دیا ہو اسی طرح اگر کوئی شخص شکار کرتا ہے تو وہ اسی کا ہوتا ہے اور اس سلسلے میں امام کی طرف سے مباح قرار دینے اور مالک بنانے کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ اس سلسلے میں امام اور دوسرے لوگ برابر ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ غیر مملوکہ بے آباد زمین کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ غیر مملوک پرندے کی طرح ہے کہ جو شخص اسے حاصل کرتا ہے وہ محض اس کے پکڑنے سے اس کا مالک ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں وہ امام کے حکم یا تملیک کا محتاج نہیں ہوتا جس طرح وہ

مِنَ الْإِمَامِ وَلَا إِلَى تَمْلِيكِهِ كَمَا لَا يَحْتَاجُ إِلَى ذٰلِكَ مِنْهُ فِي الْمَاءِ وَالصَّيْدِ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَا.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ مِنْهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالُوا لَا يَكُونُ الْأَرْضُ تُحْيٰى إِلَّا بِأَمْرِ الْإِمَامِ فِي ذٰلِكَ لِمَنْ يُحْيِيهَا وَجَعْلِهَا لَهُ وَقَالُوا لَيْسَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذُكِرَ فِي هٰذَا الْبَابِ بِدَافِعٍ لِمَا قُلْنَا لِأَنَّ ذٰلِكَ الْإِحْيَاءَ الَّذِي جَعَلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضَ لِلَّذِي أَحْيَاهَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يُفَسِّرْ لَنَا مَا هُوَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هُوَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ بِأَمْرِ الْإِمَامِ فَيَكُونُ قَوْلُهُ مَنْ أَحْيٰى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ أَيْ مَنْ أَحْيَاهَا عَلٰى شَرَائِطِ الْإِحْيَاءِ فَهِيَ لَهُ وَمِنْ شَرَائِطِهِ تَحْظِيرُهَا وَإِذْنُ الْإِمَامِ لَهُ فِيهَا وَتَمْلِيكُهُ إِيَّاهَا فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا هُوَ مَعْنَى الْحَدِيثِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عَلٰى مَا تَأَوَّلَهُ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُقْطَعَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوْلِ أَنَّهُ أَرَادَ مَعْنًى إِلَّا بِالتَّوْقِيفِ مِنْهُ أَوْ بِإِجْمَاعٍ مِمَّنْ بَعْدَهُ أَنَّهُ أَرَادَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى.

فَنَظَرْنَا إِذْ لَمْ نَجِدْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ حُجَّةً لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ هَلْ فِيهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پانی اور شکار کے سلسلے میں محتاج نہیں ہوتا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ان میں شامل ہیں وہ فرماتے ہیں زمین کو حکمران کے حکم سے آباد کیا جا سکتا ہے اور یہ اسی کے لیے ہوگی جو اسے آباد کرے اور حکمران اس زمین کو اس کے لیے قرار دے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ہماری بات کی نفی نہیں کرتا کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں جس آباد کاری کی بنیاد پر اس زمین کو آباد کرنے والے کے لیے قرار دیا ہے اس کی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کیا ہے ہو سکتا ہے اس سے مراد وہ زمین ہو جو حکمران کے حکم سے آباد کی ہیں آپ کے ارشاد گرامی کہ "جس نے مردہ زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لیے ہے" کا مطلب یہ ہوگا کہ جو آباد کرنے کی شرائط کے مطابق آباد کرے، اور اس کی شرائط میں سے اس کا کسی کے تصرف میں نہ ہونا، حکمران کی اجازت اور اس کا اس شخص کو مالک بنانا ہے تو ہو سکتا ہے حدیث کا یہی مفہوم ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کی تاویل کے مطابق ہو البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آپ نے اس سے فلاں معنی مراد لیا ہے جب تک ہمیں آپ کی طرف سے آگاہی حاصل نہ ہو یا آپ کے بعد والوں کا اس بات پر اجماع نہ ہو کہ آپ نے فلاں معنی مراد لیا ہے۔

تو جب ہم اس حدیث میں کسی ایک فریق کے لیے بھی دلیل نہیں پاتے تو ہم نے دوسری احادیث کو دیکھا کہ کیا ان میں اس بات پر دلالت کرنے والی کوئی بات ہے۔

تو حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی

يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِيْعَ وَقَالَ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

کے لیے چراگاہ نہیں۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع کو حرم قرار دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے چراگاہ نہیں ہے۔

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چراگاہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔

فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَالْحِمٰى مَا حُمِيَ مِنَ الْاَرْضِ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ الْاَرْضِيْنَ اِلَى الْاَئِمَّةِ لَا اِلٰى غَيْرِهِمْ وَاَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ غَيْرُ حُكْمِ الصَّيْدِ۔

توجب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے کوئی چراگاہ نہیں اور چراگاہ سے مراد وہ زمین ہے جسے محفوظ کیا گیا ہو تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ زمینوں کا اختیار حکمرانوں کو حاصل ہے دوسروں کو نہیں اور اس کا حکم، شکار کے حکم کے خلاف ہے۔

وَقَدْ بَيَّنَّا مَا يَحْتَمِلُهُ الْاَثَرُ الْاَوَّلُ فَكَانَ الْاَوْلٰى مِنَ الْاَشْيَاءِ بِنَا اَنْ نَحْمِلَ وَجْهَهٗ عَلٰى مَا يُخَالِفُ هٰذَا الْاَثَرُ الثَّانِيْ

پہلی روایت میں جس بات کا احتمال ہے ہم نے اسے بیان کر دیا اور سب سے بہتر بات یہ ہے کہ ہم اسے اس بات پر محمول کریں

وَاَمَّا مَا يَدْخُلُ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ النَّظَرِ مِمَّا يُفَرِّقُ بِهٖ بَيْنَ الْاَرْضِ الْمَوَاتِ وَبَيْنَ مَاءِ الْاَنْهَارِ وَالصَّيْدِ اِنَّا رَاَيْنَا الصَّيْدَ وَمَاءَ الْاَنْهَارِ لَا يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ تَمْلِيْكُ ذٰلِكَ اَحَدًا وَرَاَيْنَاهُ لَوْ مَلَّكَ رَجُلًا اَرْضًا مَيِّتَةً ثُمَّ مَلَّكَهَا لِرَجُلٍ اٰخَرَ جَازَ وَكَذٰلِكَ لَوِ احْتَاجَ الْاِمَامُ اِلٰى بَيْعِهَا فِيْ نَائِبَةٍ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَازَ بَيْعُهٗ لَهَا وَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ

جو اس دوسری روایت کے خلاف نہ ہو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف اس سلسلے میں جو بات بطور قیاس پائی جاتی ہے کہ غیر آباد زمینوں اور نہروں کے پانی یا شکار کے درمیان فرق کیا جاتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ امام کے لیے کسی کو شکار یا نہروں کے پانی کا مالک بنانا جائز نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ کسی شخص کو مردہ زمین کا مالک بنائے پھر کسی دوسرے شخص کو اس کا مالک بنائے تو جائز ہے اسی طرح اگر امام مسلمانوں کے مفادات میں اسے بیچنے کی ضرورت محسوس کرے تو اس کے لیے بیچنا جائز ہے لیکن نہر کے

فِيْ مَآءِ نَهْرٍ وَلَا فِيْ صَيْدِ بَرٍّ وَّلَا بَحْرٍ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ إِلَى الْإِمَامِ فِي الْأَرَضِيْنَ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهَا إِلَيْهِ وَأَنَّهَا فِيْ يَدِهٖ كَسَائِرِ الْأَمْوَالِ الَّتِيْ فِيْ يَدِهٖ لِلْمُسْلِمِيْنَ لَا رَدَّ لَهَا بِعَيْنِهِ وَلَا يَمْلِكُهَا أَحَدٌ بِأَخْذِهٖ إِيَّاهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الْإِمَامُ يُمَلِّكُهَا إِيَّاهُ عَلٰى حُسْنِ النَّظَرِ مِنْهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَلَمَّا كَانَ الصَّيْدُ وَالْمَآءُ لَيْسَ إِلَى الْإِمَامِ بَيْعُهُمَا وَلَا تَمْلِيْكُهُمَا أَحَدًا كَانَ الْإِمَامُ فِيْهِمَا كَسَائِرِ النَّاسِ وَكَانَ مِلْكُهُمَا يَجِبُ بِأَخْذِهِمَا دُوْنَ الْإِمَامِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْآثَارِ وَالدَّلَائِلِ الَّتِيْ ذَكَرَ۔

١٠٦٥- **فَإِنِ احْتَجَّ** مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا وَيُوْنُسَ بْنَ يَزِيْدَ أَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ أَحْيٰى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَذٰلِكَ أَنَّ رِجَالًا كَانُوْا يَتَحَجَّرُوْنَ مِنَ الْأَرْضِ۔

١٠٦٦- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

قِيْلَ لَهٗ لَا حُجَّةَ لَكَ فِيْ هٰذَا وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيٰى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ۔

١٠٦٧- **قَدْ** رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مُرَادَهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ مَا ذَكَرْنَاهُ۔

١٠٦٨- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ

پانی پر خشکی اور سمندر کے شکار کے سلسلے میں یہ بات جائز نہیں تو جب زمینوں کے سلسلے میں یہ اختیار حکمران کو حاصل ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان (زمینوں) کا حکم حکمران کے اختیار میں ہے اور یہ زمینیں اس کے قبضے میں مسلمانوں کے ان دیگر اموال کی طرح ہیں جو حکمران کے قبضے میں ہیں اسے معین طور پر کوئی رد نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی شخص اسے لے کر اس کا مالک بن سکتا ہے جب تک کہ حکمران مسلمانوں کی بھلائی دیکھتے ہوئے اسے اس کا مالک نہ بنا دے تو جب حکمران شکار اور پانی کو بیچ نہیں سکتا اور نہ ہی کسی کو ان کا مالک بنا سکتا ہے تو ان دونوں چیزوں کے معاملے میں حکمران دوسرے لوگوں کی طرح ہے اور ان دو چیزوں کو حاصل کرنے سے ان کی ملکیت واجب ہو جاتی ہے اس میں حکمران کا دخل نہیں ہوتا ہم نے روایات کا جو مفہوم بیان کیا اور جو دلائل ذکر کئے ہیں ان سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ

اگر کوئی شخص حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا وہ اسی کے لیے ہے آپ نے یہ بات اس لیے فرمائی کہ لوگ زمین کو (ارد گرد پتھر لگا کر) روک لیتے تھے۔

حضرت سفیان، حضرت زہری سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اس (استدلال کرنے والے) شخص کو جواب دیا جائے گا کہ اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں اور ہمارے نزدیک اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے ضمن میں ذکر کیا جس میں آپ نے فرمایا جس نے بے آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لیے ہے

اس حدیث کے علاوہ بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس حدیث سے وہی معنی مراد ہے جو ہم نے ذکر کیا۔

حضرت محمد بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں بصرہ والوں میں سے ایک شخص جسے ابو عبداللہ کہا جاتا تھا۔

بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ بِاَرْضِ الْبَصْرَةِ اَرْضًا لَا تَضُرُّ بِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَيْسَتْ مِنْ اَرْضِ الْخَرَاجِ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْطَعَنِيْهَا اَتَّخِذُهَا قَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا فِيْ نَخِيْلِيْ فَافْعَلْ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ الْفَلَايَا بِاَرْضِ الْبَصْرَةِ قَالَ فَكَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيْ اِنْ كَانَتْ حِمًى فَاَقْطِعْهَا اِيَّاهُ۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ عُمَرَ لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ اَخْذَهَا وَلَا جَعَلَ لَهٗ مِلْكَهَا اِلَّا بِاِقْطَاعِ خَلِيْفَتِهٖ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِيَّاهَا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَ يَقُوْلُ لَهٗ وَمَا حَاجَتُكَ اِلٰى اِقْطَاعِيْ اِيَّاكَ لِاَنَّ لَكَ اَنْ تُحْيِيَهَا دُوْنِيْ وَتَعْمُرَهَا فَتَمْلِكُهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْاِحْيَاءَ عِنْدَ عُمَرَ هُوَ مَا اَذِنَ الْاِمَامُ فِيْهِ لِلَّذِيْ يَتَوَلَّاهُ وَمَلَّكَهٗ اِيَّاهُ۔

۱۰۶۹۔ وَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَنَا رِقَابُ الْاَرْضِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ رِقَابَ الْاَرَضِيْنَ كُلِّهَا اِلٰى اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّهَا لَا تَخْرُجُ مِنْ اَيْدِيْهِمْ اِلَّا بِاِخْرَاجِهِمْ اِيَّاهَا اِلٰى مَنْ رَاَوْا عَلٰى حُسْنِ النَّظَرِ مِنْهُمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ عِمَارَةِ بِلَادِهِمْ وَصَلَاحِهَا فَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ بصرہ کی سرزمین میں ایک جگہ ایسی ہے اگر آپ چاہیں تو اسے میرے لیے مختص کر دیں میں اس میں سبزی، زیتون اور کھجوریں لگا لوں گا تو یہ پہلا شخص تھا جس نے سرزمین بصرہ میں جنگل کو حاصل کیا راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اگر وہ جگہ چراگاہ ہے تو اسے اس شخص کے لیے مختص کر دیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ ... اس شخص کے لیے اس کا لینا اور مالک بننا، خلیفہ کی تقسیم کے بغیر جائز قرار نہیں دیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ فرماتے کہ میری تقسیم کی کیا ضرورت ہے کیونکہ تم میری اجازت کے بغیر بھی ا... اور آباد کر سکتے ہو پس تم اس کے مالک ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ اسی کے لیے ہو گی جسے حکمران اس کا اختیار دے گا اور مالک بنائے گا۔

یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا زمین کی ملکیت ہمارے اختیار میں ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات پر دلالت ہے کہ تمام زمینوں کی ملکیت مسلمان حکمرانوں کو حاصل ہے ان کے ہاتھ سے یہ زمین اسی وقت نکلے گی جب وہ اپنی صوابدید کے مطابق اس کی آبادکاری اور بہتری کے لیے مسلمانوں کے حوالے کریں یہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ اِنْزَاءِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرانا

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ اَبِيْ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر بطور تحفہ پیش کی گئی صحابہ کرام نے عرض کیا اگر ہم گھوڑی کو گدھے

نَزِيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

سے جفتی کرائیں تو ہمارے لیے بھی اس کی طرح (خچر) ہو جائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو بے علم ہیں۔

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت عثمان بن علقمہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۷۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلَاثٍ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوسرے حضرات سے صرف تین باتوں کے ساتھ خاص کیا مکمل وضو کرنا، صدقہ نہ کھانا اور گھوڑی کو گدھے سے جفتی نہ کرنا

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَكَرِهُوْا اِنْزَاءَ الْحُمُرِ عَلَى الْخَيْلِ وَحَرَّمُوْا ذٰلِكَ وَمَنَعُوْا مِنْهُ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرنا مکروہ جانتے ہیں انہوں نے حرام قرار دیا اور اس سے روکا ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِذٰلِكَ بَاْسًا۔

لیکن دوسرے حضرات اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھے

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ مَكْرُوْهًا لَكَانَ رُكُوْبُ الْبِغَالِ مَكْرُوْهًا لِاَنَّهٗ لَوْلَا رَغْبَةُ النَّاسِ فِي الْبِغَالِ وَرُكُوْبِهِمْ اِيَّاهَا لَمَا اُنْزِيَتِ الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ کام ناپسند ہوتا تو خچر پر سوار ہونا بھی مکروہ ہوتا کیونکہ اگر لوگوں کو خچروں اور ان پر سواری کی رغبت نہ ہوتی تو گھوڑیوں کو گدھوں سے جفتی نہ کرایا جاتا

اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ لَمَّا نَهٰى عَنْ اِخْصَاءِ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب انسانوں کو خصی کرنے سے منع

بَنِيْ آدَمَ كُرِهَ بِذٰلِكَ اِتِّخَاذُ الْخِصْيَانِ لِاَنَّ فِيْ اِتِّخَاذِهِمْ مَا يَحْمِلُ مِنْ تَخْصِيْصِهِمْ عَلٰى اِخْصَائِهِمْ لِاَنَّ النَّاسَ اِذَا تَحَامَوْا اِتِّخَاذَهُمْ لَمْ يَرْغَبْ اَهْلُ الْفِسْقِ فِيْ اِخْصَائِهِمْ.

١٠٧٣- وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَفِيْفُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عِيْسَى الذَّهَبِيُّ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِخَصِيٍّ فَكَرِهَ اَنْ يَبْتَاعَهُ وَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُعِيْنَ عَلَى الْاِخْصَاءِ فَكُلُّ شَيْءٍ فِيْ تَرْكِ كَسْبِهٖ تَرْكٌ لِبَعْضِ اَهْلِ الْمَعَاصِيْ لِمَعْصِيَتِهِمْ فَلَا يَنْبَغِيْ كَسْبُهٗ فَلَمَّا اُجْمِعَ عَلٰى اِبَاحَةِ اِتِّخَاذِ الْبِغَالِ وَرُكُوْبِهَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ لَمْ يُرِدْ بِهِ التَّحْرِيْمَ وَلٰكِنَّهٗ اُرِيْدَ بِهٖ مَعْنًى اٰخَرُ.

١٠٧٤- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُكُوْبِ الْبِغَالِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرْعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

١٠٧٥- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

کہا گیا تو اس سے خصی لوگوں (غلاموں) کو حاصل کرنا مکروہ ہوگیا کیونکہ انہیں حاصل کرنے میں لوگوں کو خصی کرنے کی رغبت ہوتی اس لیے کہ جب لوگ انہیں حاصل کرنے سے پرہیز کریں تو فاسق وفاجر لوگ ان کو خصی کرنے میں رغبت نہیں کرتے۔

حضرت علاء بن عیسیٰ ذہبی فرماتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خصی لایا گیا تو آپ نے اس کو خریدنا ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا میں خصی کرنے کے عمل پر مدد نہیں کرتا۔ چیز کے کسب کو چھوڑنے سے بعض گناہگاروں کو چھوڑنا لازم ہو اس کا کسب مناسب نہیں تو جب خچر رکھنے اور ان پر سواری کرنے پر اتفاق ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام کرنے کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ آپ نے کسی دوسری بات کا ارادہ فرمایا۔

خچر پر سواری کے سلسلے میں رسول [illegible] سے مروی روایات میں سے یہ روایت [illegible] مروی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے [illegible] حضرت براء سے کہا اے ابو عمارہ! تم لوگ غزوۂ حنین [illegible] تو انہوں نے جواب دیا اللہ کی قسم! رسول اکرم [illegible] نہیں بھاگے بلکہ بعض جلد باز حضرات بھاگے تھے [illegible] کے تیر لگے اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اپنی سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت ابوسفیان بن [illegible] اس کی لگام پکڑ رکھی تھی آپ فرما رہے تھے [illegible] اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب [illegible] ہوں۔"

حضرت شعبہ، فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابو اسحاق نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ مِثْلَهٗ۔

حضرت علی بن جعد فرماتے ہیں حضرت ابواسحٰق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اس کی مثل بیان کیا

۱۰۷۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَاهُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَةٍ لَهٗ بَیْضَاءَ اَهْدَاهَا لَهٗ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِیُّ۔

حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں غزوہ حنین کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا تو میں اور حضرت ابو سفیان بن حارث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے آپ سے جدا نہ ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سفید خچر پر سوار تھے جو حضرت فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ کو بطور ہدیہ پیش کی تھی۔

۱۰۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اَبِیْهِ نَحْوَهٗ۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت زہری سے سنا وہ حضرت کثیر بن عباس سے اور وہ اپنے والد سے اس کی مثل بیان کرتے تھے۔

۱۰۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حُصَیْنٍ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِهٖ۔

حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوہ حنین کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور آپ اپنی خچر پر تھے۔

۱۰۸۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے قربانی کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۂ عقبہ کے پاس دیکھا آپ اپنی خچر پر سوار تھے۔

وَهُوَعَلٰی بَغْلَتِهٖ۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِیَۃُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِیَّاهُمْ وَهُوَ رَاکِبٌ عَلٰی بَغْلَتِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن بشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ اپنی خچر پر سوار تھے۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ ثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِیْ وَحُمَیْدُ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِهٖ شَهْبَآءَ فَمَرَّ عَلٰی حَائِطٍ لِبَنِی النَّجَّارِ فَاِذَا قَبْرٌ یُعَذَّبُ صَاحِبُهٗ فَحَاصَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ یُسْمِعُکُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر شہباء پر سوار تھے آپ بنو نجار کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو وہاں ایک قبر تھی اور صاحب قبر کو عذاب ہو رہا تھا خچر اُچھلی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ تم (مُردوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذابِ قبر سُنا دے۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِیْ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ ثَنَا فَائِدٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ رَاٰی بَغْلَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْبَآءَ وَکَانَتْ عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ۔

حضرت عبید اللہ بن علی بن ابو رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر شہباء کو دیکھا اور وہ حضرت علی بن حسین (حضرت امام زین العابدین) رضی اللہ عنہما کے پاس تھی۔

۱۰۸۴۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ یُوْنُسَ عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِیَاسُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُنَیْنًا فَذَکَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا فِیْهِ فَمَرَرْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلٰی بَغْلَتِهِ الشَّهْبَآءِ۔

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔ انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی اس میں یہ بات بھی ہے کہ میں بھاگتا ہوا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ اپنی خچر شہباء پر (سوار) تھے۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا

حضرت اسلم بن ابو عمران، حضرت عقبہ بن عامر رضی

ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَسْلَمَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر پر سوار ہوئے تو میں آپ کے پیچھے ہوا پھر انہوں نے حدیث ذکر کی۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبَاحَةِ رُكُوْبِ الْبِغَالِ۔

تو خچر پر سواری کے جواز پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ احادیث مروی ہیں۔

۱۰۸۶۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَشْوَعَ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِبَغْلَةٍ يَوْمَ الْأَضْحٰى فَرَكِبَهَا فَلَمْ يَزَلْ يُكَبِّرُ حَتّٰى أَتَى الْجَبَّانَةَ۔

اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت حنش بن معتمر فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا قربانی کے دن آپ کے پاس خچر لائی گئی تو آپ اس پر سوار ہوئے اور صحراء تک مسلسل تکبیر کہتے رہے۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَخَذَ بِخِطَامِ بَغْلَتِهِ فَسَأَلَهُ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ هُوَ يَوْمُكَ هٰذَا خَلِّ سَبِيْلَهَا۔

حضرت حکم فرماتے ہیں میں نے حضرت یحیی بن جزار سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ قربانی کے دن اپنی سفید خچر پر نماز کے ارادے سے نکلے تو ایک شخص آیا جس نے آپ کی خچر کی لگام پکڑ کر حج اکبر کے دن سے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا وہ یہی دن ہے اس (خچر) کا راستہ چھوڑ دو۔

۱۰۸۸۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "یہ عمل وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں علم نہیں" کا کیا مطلب ہے۔

قِيْلَ لَهُ قَدْ قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ مَعْنَاهُ أَنَّ الْخَيْلَ قَدْ جَاءَ فِي ارْتِبَاطِهَا وَاكْتِسَابِهَا وَعَلَفِهَا الْأَجْرُ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي الْبِغَالِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ علماء نے اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے کہ گھوڑے کے باندھنے، اسے حاصل کرنے اور اسے چارہ دینے میں ثواب ہے جب کہ خچر میں یہ بات نہیں ہے چنانچہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑی پر گھوڑا

إِنَّمَا يُنْزَأُ فَرَسٌ عَلَى فَرَسٍ حَتَّى يَكُونَ عَنْهُمَا مَا فِيهِ الْأَجْرُ وَيُحْمَلُ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ فَيَكُونُ عَنْهُمَا بَغْلٌ لَا أَجْرَ فِيهِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ أَيْ لِأَنَّهُمْ يَتْرُكُونَ بِذَٰلِكَ إِنْتَاجَ مَا فِي ارْتِبَاطِهِ الْأَجْرُ وَيُنْتِجُونَ مَا لَا أَجْرَ فِي ارْتِبَاطِهِ.

۱۰۸۹ - **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّوَابِ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْلِ فَقَالَ هِيَ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا مَنْ رَبَطَهَا عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَوْ طَوَّلَ لَهَا فِي مَرْجٍ خَصِيبٍ أَوْ رَوْضَةٍ خَصِيبَةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ وَعَدَدَ أَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَوِ انْقَطَعَ طِوَلُهَا ذَٰلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَتَبَ اللَّهُ عَدَدَ آثَارِهَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ مَرَّتْ بِنَهْرٍ عَجَّاجٍ لَا يُرِيدُ السَّقْيَ بِهِ فَشَرِبَتْ مِنْهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ وَمَنِ ارْتَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا كَانَتْ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ وَمَنِ ارْتَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَانَتْ لَهُ وِزْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا فَالْحُمُرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هَٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

جست کرے (اسے مال کرے) تاکہ ان دونوں سے وہ چیز حاصل ہو جس میں ثواب ہے گھوڑی پر گدھے کی جست وہ لوگ کرواتے ہیں جو بے علم ہیں کیونکہ ان دونوں سے خچر پیدا ہوتی ہے جس میں کوئی ثواب نہیں وہ (اپنی لاعلمی کی وجہ سے) اس سے اُس بچے کا حصول چھوڑ دیتے ہیں جسے باندھنے میں ثواب ہے اور وہ ایسا جانور حاصل کرتے ہیں جسے باندھنے میں کوئی ثواب نہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھوڑے باندھنے کے ثواب کے سلسلے میں روایات مروی ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھوڑے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ تین قسم کے لوگوں کیلئے ہیں ایک کیلئے اجر ہے دوسرے کیلئے پردہ اور تیسرے کیلئے بوجھ ہے جو شخص اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لیے گھر میں باندھتا ہے اور اسے زیادہ عرصہ تک سرسبز و شاداب چراگاہ یا سرسبز باغ میں رکھتا ہے تو جس قدر وہ کھاتا ہے اور جس قدر وہ لید کرتا ہے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اگر وہ زیادہ دیر نہ چرے بلکہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھے تو اس کے قدموں کے نشانات کے مطابق اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اگر وہ ٹاپیں مارتے دریا سے گزرے اور پانی پلانے کا ارادہ نہ ہو لیکن وہ اس سے پانی پی لے تو جس قدر اس نے پیا اللہ تعالیٰ اس کے مطابق اس شخص کیلئے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جو شخص اسے مالداری کے حصول اور (مانگنے سے) بچنے کے لیے باندھتا ہے پھر اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھلاتا وہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے آڑ بنے گا اور جو آدمی اسے تکبر ریاکاری اور مسلمانوں سے دشمنی کے لیے باندھتا ہے تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے بوجھ ہوگا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! گدھوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں مجھ پر اس ایک آیت کے سوا کچھ نازل نہیں ہوا۔ جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کرے وہ اسے دیکھ لے گا (پالے گا) اور جو آدمی ایک ذرہ کے برابر برائی کرے وہ (بھی) اسے دیکھے گا۔

۱۰۹۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت بکیر، حضرت ابوصالح سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے بھلائی وابستہ ہے۔

۱۰۹۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۱۰۹۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ اَبِي سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِمَوْعُوْدِ اللّٰهِ كَانَ شَبْعُهٗ وَرِيُّهٗ وَرَوْثُهٗ حَسَنَاتٍ فِي مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کے لیے) گھوڑا رکھتا ہے تو اس (گھوڑے) کا پیٹ بھر کر کھانا، سیراب ہونا اور اس کی لید، قیامت کے دن اس (شخص) کی نیکیوں میں شمار ہوں گے۔

۱۰۹۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمَهْدِيِّ عَنْ اَبِي الْمُصَبِّحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ وَالنَّيْلُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک بھلائی اور ثواب رکھا گیا ہے ان کے گلے میں ہار ڈالو لیکن تانت کا ہار نہ ڈالو ۔

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک بھلائی ثواب اور غنیمت وابستہ ہے ۔

۱۰۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت یزید بن زریع، حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں ۔

۱۰۹۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ نُعَيْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا كَبْشَةَ يُحَدِّثُ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ وَاَهْلُهَا مُعَانُوْنَ عَلَيْهَا وَالْمُنْفِقُ عَلَيْهَا كَالْبَاسِطِ يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ ۔

حضرت زیادہ بن نعیم سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ گھوڑوں کی پیشانیوں سے بھلائی وابستہ ہے ان کے مالک ان کی وجہ سے مشقت اٹھاتے ہیں اور ان پر خرچ کرنے والا صدقہ کرنے کے لیے ہاتھ پھیلانے والے کی طرح ہے ۔

۱۱۰۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں سے وابستہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ کیسے؟ فرمایا قیامت تک ثواب اور مال غنیمت ملتا ہے

الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ ذٰلِكَ قَالَ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَزَادَ فِيْهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ وَالْاِبِلُ عِزٌّ لِاَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ۔

گا ابن ادریس نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اونٹ، اپنے مالکوں کے لیے باعثِ عزت اور بکریاں برکت کا سبب ہیں۔

۱۱۰۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ وَقَفَ عَلَيْنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَنَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ اَبَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت فطر، حضرت ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت بارقی ہمارے پاس آکر ٹھہرے اور ہم ایک مجلس میں تھے انہوں نے ہم سے بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ سے سنا کہ قیامت تک ہمیشہ کے لیے گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھی گئی ہے۔

۱۱۰۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عیزار بن حریث، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ الْاَجْرَ وَالْغَنِيْمَةَ۔

حضرت جابر بن عامر، حضرت عروہ بارقی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے لفظ اجر اور غنیمت کا اضافہ کیا۔

۱۱۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَفْطَسُ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ قَيْسٍ السَّكُوْنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلُهَا مُعَانُوْنَ عَلَيْهَا۔

حضرت سلمہ بن قیس سکوی (یاسکری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھی گئی ہے اور ان کے مالک ان پر مشقت برداشت کرتے رہیں گے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ هَاشِمٍ بِالنَّهْيِ عَنْ اِنْزَاءِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف بنو ہاشم کو گھوڑیوں پر گدھوں کی جست سے منع کرنے کا کیا مطلب ہے۔

۱۱۰۵- قِيْلَ لَهٗ لِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ
قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُرَجّٰى
هُوَ ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَهْضَمٍ قَالَ
حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِلَّا بِثَلَاثٍ اَنْ لَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ
نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلٰى
فَرَسٍ قَالَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ وَهُوَ
يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ صَدَقَ كَانَتِ
الْخَيْلُ قَلِيْلَةً فِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَاَحَبَّ اَنْ تَكْثُرَ
فِيْهِمْ فَبَيَّنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بِتَفْسِيْرِهٖ
هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ اخْتَصَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ يُنْزُوْا
حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ وَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِلتَّحْرِيْمِ وَاِنَّمَا
كَانَتِ الْعِلَّةُ قِلَّةَ الْخَيْلِ فِيْهِمْ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ
تِلْكَ الْعِلَّةُ وَكَثُرَتِ الْخَيْلُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ صَارُوْا
فِيْ ذٰلِكَ كَغَيْرِهِمْ وَفِي اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ بِالنَّهْيِ عَنْ
ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَتِهٖ اِيَّاهُ لِغَيْرِهِمْ وَ
لَمَّا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ فِيْ
ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الثَّوَابِ وَالْاَجْرِ
وَسُئِلَ عَنِ ارْتِبَاطِ الْحَمِيْرِ فَلَمْ يَجْعَلْ فِيْ
ارْتِبَاطِهَا شَيْئًا وَالْبِغَالُ الَّتِيْ هِيَ
خِلَافُ الْخَيْلِ مِثْلُهَا كَانَ مَنْ تَرَكَ
اَنْ تُنْتِجَ مَا فِي ارْتِبَاطِهٖ وَكَسْبِهٖ
ثَوَابٌ وَانْتَجَ مَا لَا ثَوَابَ ارْتِبَاطِهٖ
وَكَسْبِهٖ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صرف تین باتوں کے ساتھ خاص کیا یہ کہ ہم صدقہ نہ کھائیں، وضو مکمل کریں اور گدھے سے گھوڑی کو جفتی نہ کریں حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں پھر میں حضرت عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ سے ملا اور وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے میں نے ان سے یہ بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) سچ فرمایا ہے بنو ہاشم کے گھوڑے کم تھے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کثرت کو پسند فرمایا، تو حضرت عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر سے اس بات کو واضح کر دیا جس کے سبب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم کو گدھوں سے گھوڑیوں کو جفتی کرنے سے منع فرمایا نیز یہ کہ یہ کام حرام نہیں ان کے پاس گھوڑوں کی قلت اس کا سبب تھا، جب یہ علت ختم ہو گئی اور ان کے پاس گھوڑے زیادہ ہو گئے تو وہ اس سلسلے میں دوسرے لوگوں کی طرح ہو گئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ان کو اس بات سے منع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ دوسروں کے لیے یہ عمل جائز ہے تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے باندھنے میں اجر و ثواب کا ذکر فرمایا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور آپ سے گدھوں کے باندھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ان کے باندھنے میں کوئی ثواب نہ بتایا تو خچر میں جو گھوڑوں کے خلاف ہیں وہ بھی ان (گدھوں) کی مثل ہیں تو جو شخص جانوروں کے وہ بچے لینا چھوڑ دے جن کو باندھنے اور حاصل کرنے میں ثواب ہے اور وہ بچے حاصل کرے جن میں ثواب نہیں ہے تو وہ بے علم لوگوں میں سے ہے۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا إِبَاحَةُ نِتَاجِ الْبِغَالِ لِبَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ وَإِنْ كَانَ إِنْتَاجُ الْخَيْلِ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ بنو ہاشم اور ان کے غیر کے لیے خچریں پیدا کرنا جائز ہے اگرچہ گھوڑوں کے بچے حاصل کرنا اس سے افضل ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے ۔

۱۳

كِتَابُ وُجُوهِ الْفَيْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ

فئ اور غنیمتوں کے خمس کی اقسام کا بیان

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ بستیوں والوں سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے تو وہ اللہ تعالیٰ اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں محتاجوں اور مسافروں کیلئے ہے نیز ارشاد فرمایا اور جان لو! جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو تو بے شک اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِى الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى هُوَ فِيْمَا صَالَحَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ اَهْلَ الشِّرْكِ مِنَ الْاَمْوَالِ وَفِيْمَا اَخَذُوْهُ مِنْهُمْ فِىْ جِزْيَةِ رِقَابِهِمْ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ وَكَانَ مَا ذَكَرَهٗ فِى الْاٰيَةِ الثَّانِيَةِ هُوَ خُمُسُ مَا غَلَبُوْا عَلَيْهِ بِاَسْيَافِهِمْ وَمَا اَشْبَهَهٗ مِنَ الرِّكَازِ الَّذِىْ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں جو کچھ ذکر فرمایا یہ مشرکین کے اس مال کے بارے میں ہے جس پر مسلمان مشرکین سے صلح کریں اور وہ مال جو ان سے ان کی جانوں کے جزیہ کے طور پر حاصل کریں اور اسی قسم کے دوسرے مال سے متعلق ہے اور جو کچھ دوسری آیت میں ذکر فرمایا تو وہ اس مال کا پانچواں حصہ ہے جس پر انہوں نے اپنی تلواروں کے ذریعے غلبہ حاصل کیا یا وہ مال مدفون ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے خمس قرار دیا اس سلسلے میں آپ سے متواتر احادیث مروی ہیں۔

۱۱۰۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدفون مال میں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ۔

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَمَعَهٗ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَالَ اِنْ كَانَ مَعَهٗ فَهُوَ مَعَهٗ فَكَانَ حُكْمُ جَمِيْعِ الْفَيْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ حُكْمًا وَاحِدًا ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ تَاْوِيْلِ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اٰيَةِ الْفَيْءِ فَلِلّٰهِ وَفِي الْغَنِيْمَةِ فَاَنَّ لِلّٰهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ وَجَبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ سَهْمٌ فِي الْفَيْءِ وَفِيْ خُمُسِ الْغَنِيْمَةِ فَجُعِلَ ذٰلِكَ السَّهْمُ فِيْ نَفَقَةِ الْكَعْبَةِ ۔

۱۱۰۸ - وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْغَنِيْمَةِ فَيَضْرِبُ بِيَدِهٖ فَمَا وَقَعَ فِيْهَا مِنْ شَيْءٍ جَعَلَهٗ لِلْكَعْبَةِ وَهُوَ سَهْمُ بَيْتِ اللّٰهِ ثُمَّ يَقْسِمُ مَا بَقِيَ عَلٰى خَمْسَةٍ فَيَكُوْنُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمٌ وَلِذِي الْقُرْبٰى سَهْمٌ وَلِلْيَتَامٰى سَهْمٌ وَلِلْمَسَاكِيْنِ سَهْمٌ وَلِابْنِ السَّبِيْلِ سَهْمٌ قَالَ وَالَّذِيْ جَعَلَهٗ لِلْكَعْبَةِ هُوَ السَّهْمُ الَّذِيْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

وَذَهَبَ اٰخَرُوْنَ اِلٰى مَا اَضَافَ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ مِفْتَاحٌ

خُمس (پانچواں حصہ ہے)

حضرت سفیان، حضرت زہری سے وہ حضرت سعید بن مسیب سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں کسی نے ان (حضرت سفیان) سے پوچھا اے ابومحمد! کیا ان کے ساتھ حضرت ابوسلمہ بھی تھے تو انہوں نے فرمایا اگر وہ ان کے ساتھ تھے تو تھے (ورنہ حضرت سعید بن مسیب تنہا بھی معتبر ہیں) تو تمام فئ اور غنیمتوں کے خُمس کا ایک ہی حکم ہے پھر اس کے بعد محدثین نے آیت فئ میں "فللہ" اور آیت غنیمت میں "فان للہ" کی تاویل میں گفتگو کی ہے ان میں سے بعض نے فرمایا کہ فئ میں اللہ تعالیٰ کے لیے ایک حصہ واجب ہے اسی طرح غنیمت کے خُمس میں بھی، انہوں نے اس حصے کو کعبۃ اللہ پر خرچ کے لیے قرار دیا۔

انہوں نے یہ بات حضرت ابوالعالیہ سے روایت کی ہے

حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت لایا جاتا تو آپ اس میں ہاتھ ڈالتے جو کچھ اس میں آجاتا اسے کعبہ شریف کے لیے قرار دیتے اور وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہوتا پھر جو کچھ بچتا اسے پانچ حصوں میں تقسیم کرتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک حصہ ہوتا آپ کے قرابت داروں کے لیے ایک حصہ ہوتا، یتیموں کے لیے ایک حصہ ہوتا، محتاجوں کے لیے ایک حصہ ہوتا اور مسافروں کے لیے ایک حصہ ہوتا، وہ (حضرت ابوالعالیہ) فرماتے ہیں کعبہ شریف کے لیے وہی حصہ قرار دیتے جو اللہ تعالیٰ کا حصہ ہوتا۔

دوسرے حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں کہ اس میں سے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا تو وہ محض

كَلَامٍ اِفْتَتَحَ بِهٖ مَا اَمَرَ مِنْ قِسْمَةِ الْفَيْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ فِيْهِ قَالُوْا وَكَذٰلِكَ مَا اَضَافَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آغاز کلام کے لیے ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ فئی اور غنیمتوں کے خمس کی تقسیم کے حکم کا آغاز کیا یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

۱۱۰۹ - وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ تُقْسَمُ عَلٰى خَمْسَةِ اَخْمَاسٍ فَاَرْبَعَةٌ مِّنْهَا لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهَا وَخُمُسٌ وَّاحِدٌ يُّقْسَمُ عَلٰى اَرْبَعَةٍ فَرُبُعٌ لِّلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِذِي الْقُرْبٰى يَعْنِيْ قَرَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ فَهُوَ لِقَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا وَّالرُّبُعُ الثَّانِيْ لِلْيَتَامٰى وَالرُّبُعُ الثَّالِثُ لِلْمَسَاكِيْنِ وَالرُّبُعُ الرَّابِعُ لِابْنِ السَّبِيْلِ وَهُوَ الضَّعِيْفُ الْفَقِيْرُ الَّذِيْ يَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِيْنَ۔

انہوں نے یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں مال غنیمت کو پانچ حصوں پر تقسیم کیا جاتا تھا ان میں سے حصے جہاد کرنے والوں کے لیے ہوتے پانچواں حصہ چار حصوں میں تقسیم ہوتا ایک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نیز آپ کے قرابت داروں کے لیے ہوتا، دوسرا حصہ یتیموں کے لیے تیسرا حصہ محتاجوں کے لیے اور چوتھا حصہ مسافروں کے لیے ہوتا اور مسافروں سے وہ کمزور محتاج لوگ مراد ہیں جو مسلمانوں کے پاس آکر ٹھہرتے۔

وَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ مِفْتَاحُ كَلَامٍ وَاَنَّ قَوْلَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ يَجِبُ بِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ سَهْمُهٗ وَكَذٰلِكَ مَا اَضَافَهٗ اِلٰى مَنْ ذَكَرَهٗ فِيْ اٰيَةِ خُمُسِ الْغَنَائِمِ جَمِيْعًا۔

ایک دوسری جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "فان للہ خمسہ" افتتاح کلام ہے اور "للرسول" کے الفاظ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حصہ واجب ہوتا ہے غنیمتوں کے خمس کے سلسلے میں جو کچھ انکی طرف مذکور ہے اس سے بھی یہی مراد ہے۔

۱۱۱۰ - وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

انہوں نے یہ بات حضرت حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔

۱۱۱۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثَنَا

[1] فرمایا "فان للہ خمسہ" دنیا اور آخرت میں تمہید کلام الٰہی ہے (اس کے بعد) رسول اکرم

[1] حضرت قیس بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن محمد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ" کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ۱۲

سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ الْآيَةَ قَالَ أَمَّا قَوْلُهُ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ فَهُوَ مِفْتَاحُ كَلَامِ اللهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ ثُمَّ أَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلٰى أَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِي سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ ذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں محتاجوں اور مسافروں کا حصہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہوا کسی کہنے والے نے کہا کہ قرابت داروں کا حصہ خلیفہ کے قرابت داروں کے لیے ہے کسی نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کا حصہ خلیفہ کے لیے ہے پھر اس بات پر وہ سب متفق ہو گئے کہ وہ ان دونوں حصوں کو جہاد کے لیے تیاری اور گھوڑوں پر خرچ کریں یہ بات حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دور میں ہوئی۔

فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْمَا يُقْسَمُ عَلَيْهِ الْفَيْءُ وَخُمُسُ الْغَنَائِمِ هٰذَا الْاِخْتِلَافَ فَقَالَ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ مَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ وَجَبَ أَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ فِيْهِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَاعْتَبَرْنَا قَوْلَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّهُمَا يُقْسَمَانِ عَلٰى سِتَّةِ أَسْهُمٍ وَجَعَلُوْا مَا أَضَافَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى نَفْسِهٖ مِنْ ذٰلِكَ يَجِبُ بِهٖ سَهْمٌ يُصْرَفُ فِي حَقِّ اللهِ تَعَالٰى كَمَا ذَكَرُوْا هَلْ لَهُ مَعْنًى أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الْغَنِيْمَةَ قَدْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰى مَنْ سِوٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الْأُمَمِ ثُمَّ أَبَاحَهُ اللهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ رَحْمَةً مِنْهُ إِيَّاهَا وَتَخْفِيْفًا مِنْهُ عَنْهَا وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ

جب اس سلسلے میں فقہاء کے درمیان مال فئی اور غنیمت کے خمس کی تقسیم پر اختلاف ہے اور ہر فریق نے وہ بات کہی ہے جو ہم نے ذکر کی تو ہم پر واجب ہے کہ اس سلسلے میں غور کریں تا کہ ان کے اقوال سے صحیح قول نکال سکیں پس ہم نے ان کے قول کا جائزہ لیا جو اسے چھ حصوں پر تقسیم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جس حصے کی اپنی ذات کی طرف نسبت کی ہے اسے وہ اللہ تعالیٰ کے حق پر خرچ کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا ہے، کہ کیا ان حضرات کے قول کا کوئی مفہوم ہے یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ اس امت کے علاوہ دیگر امتوں پر غنیمت حرام تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی خصوصی رحمت اور آسانی پیدا کرنے کی خاطر اس امت کے لیے حلال قرار دیا اس سلسلے میں رسول

الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات مروی ہیں۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنِيْمَةُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّؤُوْسِ قَبْلَنَا كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ تَنْزِلُ النَّارُ فَتَاْكُلُهَا فَنَزَلَتْ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِي الْكِتَابِ السَّابِقِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے پہلے کسی سیاہ سروں (بالوں) والی قوم کے لیے غنیمت حلال نہ تھی آسمان سے آگ اترتی اور مال غنیمت کو جلا دیتی پس آیت نازل ہوئی کہ اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا گزر نہ چکا ہوتا تو پہلے کے مطابق تمہیں عذاب پہنچتا۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا قَبِيْصُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنِيْمَةُ لِقَوْمٍ سُوْدِ الرُّؤُوْسِ قَبْلَكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَتَاْكُلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَوَقَعُوْا فِي الْغَنَائِمِ فَاخْتَلَفَ بِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ثُمَّ اِنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِي الْاَنْفَالِ فَانْتَزَعَهَا اللّٰهُ مِنْهُمْ ثُمَّ جَعَلَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے کسی سیاہ بالوں والی قوم کے لیے مال غنیمت حلال نہ تھا آسمان سے آگ آکر اسے جلا دیتی تھی حتیٰ کہ بدر کا دن آیا اور مسلمان مال غنیمت میں پڑ گئے اور ان میں اختلاف ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا گزر نہ چکا ہوتا تو جو کچھ تم نے (فدیہ) لیا اس کے بدلے میں بہت بڑا عذاب ہوتا پس جو مال غنیمت حاصل کرو اسے حلال اور پاکیزہ سمجھتے ہوئے کھاؤ پھر صحابہ کرام کے درمیان غنیمتوں کے بارے میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان سے لے لیا پھر اسے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرار دیا اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے غنیمتیں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں۔

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے گئے اور دشمن سے مقابلہ کیا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو بھگا دیا تو مسلمانوں کا ایک گروہ ان کے پیچھے چلا اور ان کو قتل کرنے لگا جب کہ دوسرا گروہ رسول اکرم صلی اللہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَدْرٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللّٰہُ اتَّبَعَتْهُمْ طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَقْتُلُوْنَهُمْ وَاَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ بِالْعَسْکَرِ وَالنَّهْبِ فَلَمَّا نَفَی اللّٰہُ الْعَدُوَّ وَرَجَعَ الَّذِیْنَ طَلَبُوْهُمْ قَالُوْا لَنَا النَّفْلُ نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ وَبِنَا نَفَاهُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَهَزَمَهُمْ وَقَالَ الَّذِیْنَ اَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَنْتُمْ بِاَحَقَّ مِنَّا نَحْنُ اَحْدَقْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنَالُ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتَوْلَوْا عَلَی الْعَسْکَرِ وَالنَّهْبِ وَاللّٰہِ مَا اَنْتُمْ اَحَقُّ بِهٖ مِنَّا نَحْنُ حَوَیْنَاهُ وَاسْتَوْلَیْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَقَسَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمْ عَنْ فَوَاقٍ۔

علیہ وسلم کی حفاظت کرتا تھا ایک گروہ لشکر پر غالب آیا اور ان کو لوٹنے لگا جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو بھگایا اور ان کے پیچھے جانے والے واپس آ گئے تو کہنے لگا مالِ غنیمت ہمارے لیے ہے کیونکہ ہم نے دشمن کا پیچھا کیا ہے اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دور کیا اور بھگایا جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تاکہ دشمن دھوکے سے آپ پر حملہ آور نہ ہو اور جنہوں نے دشمن پر غلبہ پایا اور لوٹ مار کی تھی، کہنے لگے اللہ تعالیٰ کی قسم! تم ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے ہم نے اسے گھیرے میں لیا اور حاصل کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے" غنیمتیں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں اگر تم مومن ہو" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان کے درمیان برابر برابر تقسیم فرمایا۔

۵ا۱۱- حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا اَبُوالنَّصْرِ قَالَ ثَنَا الْاَشْجَعِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ عُبَادَةَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَسَمَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ فَوَاقٍ بَیْنَهُمْ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ یَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْ غَیْرِ هٰذَا الْمَعْنٰی۔

حضرت مکحول، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا البتہ یہ فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان برابر برابر تقسیم فرمایا اور قرآن پاک کی آیت نازل ہوئی "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" آخر تک ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ آیت دوسرے معنیٰ میں نازل ہوئی ہے۔

١١١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ فِيْ قَوْلِهٖ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ قَالَ فَاِنَّهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ غَيْرِ قِتَالٍ مِّنْ دَآبَّةٍ وَّنَحْوِ ذٰلِكَ فَهُوَ نَفْلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّاْوِيْلِ مَا رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرِ اَبِيْ بَكْرَةَ۔

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالملک بن سلیمان نے بیان کیا وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آخر تک کے بارے میں حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ مشرکین کا جو جانور لڑائی کے بغیر بھاگ کر مسلمانوں کی طرف آجائے یا اس قسم کی کوئی صورت ہو تو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت اس تاویل کی صحت پر دلالت کرتی ہے۔

١١١٧- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مَنْ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ اَعْتَقَهٗ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرَةَ مِنْهُمْ فَهُوَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ طائف کے دن جو بھی حضور علیہ السلام کی طرف آگیا آپ نے اسے آزاد کر دیا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے تھے اور وہ آپ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

١١١٨- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ الْخَلِيْلِ الْكُوْفِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ مَنْ خَرَجَ اِلَيْهِ مِنْ عَبِيْدِ الطَّآئِفِ فَكَانَ مِمَّنْ عُتِقَ يَوْمَئِذٍ اَبُوْ بَكْرَةَ وَغَيْرُهٗ فَكَانُوْا مَوَالِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں طائف کے دن وہاں کا جو غلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا آپ نے اسے آزاد کر دیا اور اس دن آپ نے جن کو آزاد کیا ان میں حضرت ابو بکرہ اور دوسرے حضرات بھی تھے تو یہ حضرات آپ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

١١١٩- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْفَضْلِ

حضرت شعبی، ثقیف کے ایک مرد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حضرت

بْنِ مُهَلْهَلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّبَّاكِ عَنِ الشَّعْبِيْ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ ثَقِيْفٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْنَا اَبُوْبَكْرَةَ فَاَبٰى عَلَيْنَا وَقَالَ هُوَ طَلِيْقُ اللّٰهِ وَ طَلِيْقُ رَسُوْلِهٖ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْتَقَ اَبَا بَكْرَةَ وَمَنْ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنْ عَبِيْدِ الطَّائِفِ عِتْقًا صَارُوْا بِهٖ مَوَالِيَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مِلْكَهُمْ كَانَ وَجَبَ لَهٗ قَبْلَ الْعِتَاقِ دُوْنَ سَائِرِ مَنْ كَانَ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنَّهُمْ اِذَا اُخِذُوْا بِغَيْرِ قِتَالٍ كَمَا لَوْ لَمْ يُوْجَفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُ مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ اِنَّ تَاْوِيْلَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اُرِيْدَ بِهٖ مَعْنًى غَيْرُ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ ۔

۱۱۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا فَذَهَبَ شُبَّانُ الرِّجَالِ وَجَلَسَ شُيُوْخٌ تَحْتَ الرَّايَاتِ فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ جَآءَ الشُّبَّانُ يَطْلُبُوْنَ نَفْلَهُمْ فَقَالَ الشُّيُوْخُ لَا تَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْنَا فَاِنَّا كُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ وَلَوِ انْهَزَمْتُمْ كُنَّا رِدْءًا لَّكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو ہماری طرف لوٹا دیں تو آپ نے انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا آزاد کردہ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے آزاد شدہ ہے تو کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرہ اور طائف کی طرف سے آنے والے دوسرے غلاموں کو اس طرح آزاد کیا کہ اس سے وہ آپ کے موالی (آزاد کردہ غلام) بن گئے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کو آزاد کرنے سے پہلے ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ملک حاصل ہو چکی تھی باقی مسلمانوں کی حاصل نہ تھی اور جب وہ لڑائی کے بغیر پکڑے جائیں جیسا کہ وہ مال جس پر گھوڑے اور سواریاں دوڑائی نہیں گئیں تو یہ صرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں آپ کے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو ان کی ملک حاصل نہیں ہوتی ایک جماعت کہتی ہے کہ اس آیت سے ان دو معنوں کے علاوہ مفہوم مراد لیا گیا ہے۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب بدر کا دن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا ایسا کرے گا اس کے لیے اتنا اتنا اجر ہے پس نوجوان صحابہ کرام چلے گئے اور ضعیف العمر جھنڈوں کے نیچے بیٹھے رہے جب غنیمت کا مال آیا تو نوجوانوں نے آکر اپنا اپنا زائد حصہ مانگنا شروع کیا بزرگوں نے کہا کہ تمہیں ہم پر ترجیح نہیں ہے ہم جھنڈوں کے نیچے تھے اگر تمہیں شکست ہوتی تو ہم تمہارے لیے رکاوٹ (آڑ) بنے ہوئے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" آپ نے یہ آیت پڑھی یہاں تک کہ آپ اس مقام پر پہنچے "جیسا کہ آپ کا رب آپ کو گھر سے حق کے ساتھ باہر لایا اور بے شک ایک گروہ ناپسند کرتا تھا" آپ فرما رہے تھے کہ اس معاملے میں اطاعت کرو جیسا کہ تم میرے کام کا نتیجہ دیکھ رہے ہو کہ جب تم (گھروں سے) نکلنے تو ناخوش تھے۔

لَكَارِهُوْنَ يَقُوْلُ اَطِيْعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ كَمَا رَاَيْتُمْ عَاقِبَةَ اَمْرِيْ حَيْثُ خَرَجْتُمْ وَاَنْتُمْ كَارِهُوْنَ فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَسَمَهٗ كُلَّهٗ بَيْنَهُمْ كَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَكَانَ مَا اَضَافَهُ اللّٰهُ اِلٰى نَفْسِهٖ عَلٰى سَبِيْلِ الْفَرْضِ وَمَا اَضَافَهٗ اِلٰى رَسُوْلِهٖ عَلٰى سَبِيْلِ التَّمْلِيْكِ۔ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ وَجْهٌ اٰخَرُ اَيْضًا۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا يَوْمَ بَدْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ اَتُجْعَلُ كَمَنْ لَّا غِنٰى لَهٗ اَوْ قَالَ اَوْ جُعِلَ كَمَنْ لَا غِنٰى لَهُ الشَّكُّ مِنَ ابْنِ مَرْزُوْقٍ قَالَ وَنَزَلَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا اَنَّ اِبَاحَةَ الْغَنَائِمِ اِنَّمَا جُعِلَتْ فِيْ بَدْءِ تَحْلِيْلِهَا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَلَمْ يَكُنْ مَا اَضَافَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مِنْهَا اِلٰى نَفْسِهٖ عَلٰى اَنْ يُّصْرَفَ شَيْءٌ مِنْهَا فِيْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُصْرَفُ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَقِّ بِعَيْنِهٖ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّتَعَدّٰى اِلٰى غَيْرِهٖ وَيُصْرَفُ بِعَيْنِهَا اِلٰى سَهْمٍ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ مُقَسَّمَةً عَلٰى سَهْمَيْنِ مَصْرُوْفَةً فِيْ وَجْهَيْنِ بَلْ جُعِلَتْ كُلُّهَا

پس آپ نے ان کے درمیان برابر تقسیم فرمایا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ جوں ہی اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" نازل فرمائی تو آپ نے تمام مال ان کے درمیان تقسیم فرما دیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا وہ فرض ہے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جس کی نسبت کی وہ تملیک (مالک بنانے) کے طور پر۔ اس سلسلے میں ایک اور مفہوم بھی بیان ہے۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئی ہیں مجھے بدر کے دن ایک تلوار ملی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) یہ مجھے عطا کیجئے آپ نے فرمایا اسے جہاں سے لیا ہے وہاں ہی رکھ دیں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے عطا کیجئے آپ نے فرمایا اسے وہیں رکھو جہاں سے تم نے اسے لیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا کیجئے آپ نے فرمایا اسے وہاں ہی رکھیں جہاں سے لیا ہے کیا تجھے اس شخص کی طرح قرار دیا جائے جو مالدار نہیں یا فرمایا اسے اس کی طرح کر دیا جائے جسے مالدار نہیں (ابن مرزوق کو شک ہے) وہ فرماتے ہیں اس پر آیت کریمہ "اور آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" نازل ہوئی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان تمام روایات میں غنیمتوں کے حلال ہونے کا جو ذکر ہے تو ابتداء میں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرار دیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے حق پر خرچ کیا جائے وہ بعینہ اس کے حق پر خرچ کیا جائے اور کسی دوسری طرف اس کا پھرنا جائز نہ ہو، اور اسے بعینہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کی طرف پھیرا جائے اور اس کو دو حصوں پر تقسیم کر کے دو جگہوں پر خرچ کیا جائے بلکہ یہ تمام مال ایک ہی مصرف پر خرچ کیا جائے گا جیسا

مُتَصَرِّفَةً فِيْ وَجْهٍ وَّاحِدٍ وَّهُوَ اَنْ جُعِلَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْتَأْثِرْ بِهَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ وَلَمْ يَخُصَّ بِهَا بَعْضَهُمْ دُوْنَ بَعْضٍ بَلْ عَمَّهُمْ بِهَا جَمِيْعًا وَسَوّٰى بَيْنَهُمْ فِيْهَا وَلَمْ يُخْرِجْ مِنْهَا لِلّٰهِ خُمُسًا لِاَنَّ اٰيَةَ الْخُمُسِ فِي الْاَفْيَاءِ وَاٰيَةُ الْغَنَائِمِ لَمْ تَكُنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ حِيْنَئِذٍ فَفِيْمَا ذَكَرْنَا مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْغَنَائِمِ وَهِيَ الَّتِيْ وَقَعَ فِيْ تَاْوِيْلِهَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا اَنْ لَّا يَكُوْنَ مَا اَضَافَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا اِلٰى نَفْسِهٖ مِنَ الْغَنَائِمِ يَجِبُ بِهٖ لِلّٰهِ فِيْهَا سَهْمٌ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ السَّهْمُ خِلَافَ سَهْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ مِنْهُ عَلٰى اَنَّهٗ لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَرْضٌ اَنْ يُّقْسَمَ عَلٰى مَا سَمَّاهُ مِنَ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ الْغَنِيْمَةَ تُقْسَمُ عَلٰى سِتَّةِ اَسْهُمٍ.

۱۱۲۲- ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّهَا تُقْسَمُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَسْهُمٍ اِلٰى مَا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ وَاِنْ كَانَ خَبَرًا مُّنْقَطِعًا لَا يَثْبُتُ مِثْلُهٗ غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْاٰثَارِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ صَحِيْحٌ وَاَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَكُنْ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِنَّمَا اَخَذَ ذٰلِكَ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۱۱۲۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَهْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ

کہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ قرار دیا جائے پھر آپ اس کے ساتھ نہ تو صحابہ کرام کو ترجیح دیں اور نہ بعض کو چھوڑ کر دوسرے بعض کے لیے اسے خاص کریں بلکہ ان سب کو عطا فرمائیں اور ان کے درمیان برابر تقسیم کریں اور اس میں سے اللہ تعالیٰ کے لیے پانچواں حصہ نہ نکالا جائے کیونکہ آیت خمس مال فیٔ کے بارے میں نازل ہوئی اور اس وقت تک آپ پر غنیمتوں کے بارے میں آیت نازل نہیں ہوئی تھی تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب غنیمتوں والی آیت نازل ہوئی اور یہ وہ ہے جس کی تاویل میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے غنیمتوں سے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا اس سے اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا حصہ ثابت نہیں ہوتا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کے خلاف ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کا حصہ ان لوگوں پر تقسیم ہونا چاہیے جن کا ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جن کے نزدیک غنیمت کو چھ حصوں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

پھر ہم نے ان لوگوں کے قول کی طرف رجوع کیا جن کے نزدیک اسے چار حصوں میں تقسیم کیا جائے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا ہے اگرچہ یہ حدیث منقطع ہے اور اس قسم کی روایت ثابت نہیں ہوتی لیکن روایات کا علم رکھنے والی ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ صحیح ہے اور علی بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اگرچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں دیکھا لیکن انہوں نے یہ روایت حضرت مجاہد اور حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما سے لی ہے۔

حضرت علی بن حسین بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا فرماتے تھے اگر کوئی

ابْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ رَجُلًا رَحَلَ اِلٰى مِصْرَ
فَانْصَرَفَ مِنْهَا بِكِتَابِ التَّاوِيْلِ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ
صَالِحٍ مَا رَاَيْتُ رِحْلَتَهٗ ذَهَبَتْ بَاطِلَةً فَوَجَدْنَا
مَا اُضِيْفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالتَّحِيَّةُ فِيْ اٰيَةِ الْاَنْفَالِ قَدْ كَانَ عَلَى التَّمْلِيْكِ
لَا عَلٰى مَا سِوَاهُ فَقَدْ كَانَ فِيْ هٰذَا حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ
تُغْنِيْنَا عَنِ الْاِحْتِجَاجِ بِمَا سِوَاهَا عَلٰى اَهْلِ
هٰذَا الْقَوْلِ وَلٰكِنَّا نُرِيْدُ فِي الْاِحْتِجَاجِ عَلَيْهِمْ
فَنَقُوْلُ قَدْ وَجَدْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَضَافَ
اِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنَ
الْفَيْءِ فِيْ غَيْرِ الْاٰيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُمَا
فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى التَّمْلِيْكِ
مِنْهُ اِيَّاهُ مَا اَضَافَهٗ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ
عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ .

شخص مصر جا کر معاویہ بن صالح کی "کتاب التاویل" لے آئے تو میں اس کے اس سفر کو بے فائدہ نہیں سمجھتا پس ہم نے یوں پایا کہ آیت انفال میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے وہ محض تملیک کے لیے ہے کوئی دوسرا مفہوم نہیں اس میں قطعی دلیل ہے جو ہمیں کسی دوسری دلیل کے ساتھ ان لوگوں کے خلاف استدلال سے بے نیاز کر دیتی ہے لیکن ہم ان کے خلاف مزید دلیل پیش کرنا چاہتے ہیں پس ہم کہتے کہ جن دو آیتوں کا ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے ان کے علاوہ آیات میں بھی اللہ تعالیٰ نے فیٔ کا کچھ حصہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے اس سے مراد بھی "تملیک" ہے ارشاد خداوندی ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کفار سے بطور فیٔ عطا فرمایا تو تم نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔

۱۱۲۴- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ
قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا
مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ
بْنِ اَوْسِ النَّصْرِيِّ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ
الْمَدِيْنَةَ اَهْلُ اَبْيَاتِ قَوْمِكَ وَقَدْ اَمَرْنَا لَهُمْ
بِرَضْخٍ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ
جَاءَهٗ حَاجِبُهٗ يَرْفَأُ فَقَالَ هٰذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ
وَسَعْدٌ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ يَسْتَاْذِنُوْنَ عَلَيْكَ فَقَالَ
ائْذَنْ لَهُمْ ثُمَّ مَكَثْنَا سَاعَةً فَقَالَ هٰذَا الْعَبَّاسُ
وَعَلِيٌّ يَسْتَاْذِنَانِ عَلَيْكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَ
الْعَبَّاسُ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَ
بَيْنَ هٰذَا الرَّجُلِ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ فِيْمَا اَفَاءَ اللّٰهُ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ فَقَالَ الْقَوْمُ

حضرت مالک بن اوس نصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا کہ آپ کی قوم کے کچھ خاندان مدینہ طیبہ میں آئے ہیں اور ہم نے انہیں عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے لہٰذا آپ ان میں تقسیم فرمائیں (فرماتے ہیں) ہم اسی حالت میں تھے کہ آپ کا دربان یرفاء آگیا اس نے کہا حضرت عثمان، عبدالرحمٰن بن سعد، زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں فرمایا انہیں اجازت دو پھر ہم کچھ دیر ٹھہرے تو اس (دربان) نے کہا حضرت عباس اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اجازت دو حضرت عباس رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور فرمایا اے امیر المومنین میرے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ کیجیے وہ دونوں اسی وقت بنو نضیر سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونے والے مال فیٔ میں جھگڑ رہے تھے، حاضرین نے کہا اے امیر المومنین

اِقْضِ بَيْنَهُمَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهٖ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً قَالُوْا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ سَاُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا الْفَيْءِ اِنَّ اللّٰهَ خَصَّ نَبِيَّهٗ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ غَيْرَهٗ فَقَالَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ وَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى اَهْلِهٖ رِزْقَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ مَا بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ وَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى اَهْلِهٖ رِزْقَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ مَا بَقِيَ مَجْمَعَ مَالِ اللّٰهِ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ هُوَ عَلٰى فِيْ تَمْلِيْكِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ سَائِرِ النَّاسِ لَيْسَ عَلٰى مِفْتَاحِ الْكَلَامِ الَّذِيْ لَا يَجِبُ لَهٗ بِهٖ مِلْكٌ فَكَذٰلِكَ مَا اَضَافَهٗ اِلَيْهِ اَيْضًا فِيْ اٰيَتَيِ الْفَيْءِ وَفِيْ اٰيَةِ الْغَنِيْمَةِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُمَا فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ هُوَ عَلَى التَّمْلِيْكِ مِنْهُ لَهٗ لَيْسَ عَلٰى اِفْتِتَاحِ الْكَلَامِ الَّذِيْ لَا يَجِبُ لَهٗ بِهٖ مِلْكٌ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْفَيْءَ وَالْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ قَدْ كَانَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفَانِ فِيْ خَمْسَةِ اَوْجُهٍ لَا فِيْ اَكْثَرَ مِنْهَا وَلَا فِيْمَا دُوْنَهَا۔

ان کے درمیان فیصلہ کیجئے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے راحت پہنچائیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری (انبیاء کرام) کی وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے ان سب نے کہا (ہاں) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے پھر آپ نے ان دونوں حضرات سے یہی بات فرمائی ہے تو انہوں نے بھی جواباً "ہاں" فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا عنقریب میں تمہیں اس مال فئی کے بارے میں خبر دوں گا بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چیز کے ساتھ خاص فرمایا وہ کسی اور کو نہیں دی ارشاد خداوندی ہے "جو مال اللہ تعالیٰ نے ان کفار سے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دلایا تم نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے اللہ تعالیٰ کی قسم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مال تمہارے علاوہ کسی کے لیے اٹھا نہیں رکھا اور نہ ہی تم پر کسی کو ترجیح دی ہے آپ نے وہ مال تم لوگوں میں تقسیم کر دیا اور پھیلا دیا حتیٰ کہ اس سے یہ مال باقی رہ گیا آپ اس میں سے اپنے گھر والوں پر سال بھر خرچ فرماتے تھے پھر باقی مال کو اللہ تعالیٰ کا مال قرار دے کر جمع فرماتے کیا تم نے انہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی "جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کفار سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دلایا یہ اس فئی کے بارے ہیں جس کی ملکیت صرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی دوسرے لوگوں کو نہیں، اور یہ افتتاح کلام کے لیے نہیں کہ اس کے ساتھ ملک واجب نہ ہو اسی طرح آیت فئی اور آیت غنیمت جو ہم نے پہلے ذکر کی ہیں ان میں بھی آپ کی طرف نسبت تملیک کے طور پر ہے ایسے افتتاح کلام کے طور پر نہیں جس کے سبب آپ کے لیے اس کی ملک واجب نہیں ہوتی تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ فئی اور غنیمتوں کا خمس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پانچ مصارف پر صرف ہوتے تھے نہ اس سے زیادہ پر اور نہ کم پر۔

۱۱۲۵ - وَقَدْ كَتَبَ إِلَيَّ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُحَدِّثُنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ الْغَنَائِمَ تُجَزَّأُ خَمْسَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ تُسْهَمُ عَلَيْهِمْ فَمَا أَصَابَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ لَا يَتَخَيَّرُ۔

اور حضرت علی بن عبدالعزیز نے مجھے (امام طحاوی کو) لکھا وہ اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے حضرت نافع سے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ غنیمتیں پانچ حصوں میں تقسیم ہوتی تھیں پھر ان میں سے ہر ایک کو حصہ ملتا تھا جو کچھ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا وہ آپ ہی کے لیے ہوتا کسی اور کے لیے نہ کیا جاتا۔

۱۱۲۶ - ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبِي وَسَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ عَنْهُمَا۔

پھر مجھ (امام طحاوی) سے یہی حدیث یحییٰ بن عثمان نے بیان کی وہ فرماتے ہیں میرے والد اور سعید بن عفیر نے ہم سے بیان کیا۔ پھر انہوں نے ان دونوں کی سند و متن کا ذکر کیا

۱۱۲۷ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِمَّا أَصَابَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ وَيُقْسَمُ الْبَقِيَّةُ بَيْنَهُمْ وَقَدْ رُوِيَ ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ۔

حضرت ابن مبارک فرماتے ہیں ہمیں ابن لہیعہ نے خبر دیتے ہوئے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا مگر انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ ہی کے لیے ہوتا اور باقی ماندہ ان حضرات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہی بات حضرت یحییٰ بن جزار اور عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے

۱۱۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ يَقُولُ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسُ الْخُمُسِ۔

حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن جزار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ، خمس کا خمس (یعنی خمس کا پانچواں حصہ) ہوتا تھا۔

۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ خُمُسُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخُمُسُ الرَّسُولِ وَاحِدٌ ثُمَّ تَكَلَّمُوا فِي تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِذِي الْقُرْبَى مِنْهُمْ۔

حضرت عبدالملک بن ابی سلیمان حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا پانچواں حصہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچواں حصہ ایک ہی چیز ہے۔ پھر محدثین نے ارشاد خداوندی ولذی القربی (اور قرابت داروں کے لیے) کے مفہوم سے متعلق گفتگو کی ہے

١١٣٠ - فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ الَّذِيْنَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ لَا مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَمِنْ خُمُسِ الْغَنَائِمِ مَا جُعِلَ لَهُمْ مِنْهَا بَدَلًا مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الصَّدَقَةِ وَقَالَ قَوْمٌ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١١٣١ - وَقَالَ قَوْمٌ هُمْ قُرَيْشٌ كُلُّهَا الَّذِيْنَ يَجْمَعُهُ وَاٰبَاهُمْ اَقْصٰى اٰبَائِهٖ مِنْ قُرَيْشٍ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ يُقَارِبُهٗ مِنْ قِبَلِ اُمَّهَاتِهٖ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ قُرَيْشٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اَنْ يَعُمَّهُمْ اِنَّمَا كَانَ عَلَيْهِ اَنْ يُعْطِيَ مَنْ رَاٰى اِعْطَاءَهٗ مِنْهُمْ دُوْنَ بَقِيَّتِهِمْ۔

١١٣٢ - وَقَالَ قَوْمٌ هُمْ قَرَابَتُهٗ مِنْ قِبَلِ اٰبَائِهٖ اِلٰى اَقْصٰى اَبٍ لَهٗ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنْ قِبَلِ اُمَّهَاتِهٖ اِلٰى اَقْصٰى اُمٍّ لِكُلِّ اُمٍّ مِنْهُنَّ مِنَ الْعَشِيْرَةِ الَّتِيْ هِيَ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اَنْ يَعُمَّهُمْ بِعَطِيَّتِهٖ اِنَّمَا يُعْطِيْ مَنْ رَاٰى اِعْطَاءَهٗ مِنْهُمْ۔

١١٣٣ - وَقَدِ احْتَجَّ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ مَا يَلْزَمُهٗ مِنْ مَذْهَبِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَمَّا اَهْلُ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْهُ لِبَنِيْ هَاشِمٍ خَاصَّةً۔

١١٣٤ - فَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَخْتَصَّهُمْ بِذٰلِكَ بِتَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ قَوْلَهُمْ هٰذَا عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِاَنَّ

ان میں سے بعض نے فرمایا کہ اس سے بنو ہاشم مراد ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے صدقہ حرام کیا ہے ان کے علاوہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے قرابت دار مراد نہیں ہیں ان (بنو ہاشم) کے لیے اللہ تعالیٰ نے مال فئی اور غنیمتوں کے خمس سے حصہ مقرر فرمایا یہ اس صدقہ کا بدلہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام فرمایا، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان سے صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب مراد ہیں ان کے علاوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے رشتہ دار مراد نہیں ہیں۔

کچھ حضرات نے فرمایا اس سے وہ تمام قریش مراد ہیں جو ان (بنو ہاشم) کے ساتھ جد اعلیٰ قریش پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اس میں آپ کے وہ رشتہ دار داخل نہیں جو ماؤں کی طرف سے آپ کے قریبی ہیں لیکن قریش نہیں ہیں، لیکن آپ پر واجب نہیں تھا کہ ان سب کو عطا کریں بلکہ آپ جس کو دینا مناسب سمجھتے اس کو عطا کرنا واجب تھا دوسروں کو نہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے آباؤ و اجداد کی طرف سے قریش کے آخری باپ تک آپ سے رشتہ رکھتے ہوں اور آپ کی ماؤں کی طرف سے اس قبیلہ کی آخری ماں تک جس قبیلہ سے اس کا تعلق ہے البتہ ان سب کو دینا بھی واجب نہ تھا بلکہ آپ جسے مناسب سمجھتے عطا فرمائے۔

ان میں سے ہر مسلک والے نے اپنے موقف پر استدلال کیا ہے جسے ہم اپنی اس کتاب میں عنقریب ذکر کریں گے اس کے ساتھ ہی ہم وہ بات بھی ذکر کریں گے جو ان کے مذہب سے لازم آتی ہے (ان شاء اللہ تعالیٰ) پہلے قول والے جنہوں نے اسے صرف بنو ہاشم کے لیے قرار دیا ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ کے حرام ہونے کے سلسلے میں انہیں مختص کیا لیکن ہمارے نزدیک ان کا یہ قول صحیح نہیں کیونکہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَرَّمَتِ الصَّدَقَۃَ عَلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ قَدْ حَرَّمَھَا عَلٰی مَوَالِیْھِمْ کَتَحْرِیْمِہٖ اِیَّاھَا عَلَیْھِمْ وَتَوَاتَرَتْ عَنْہُ الْاٰثَارُ بِذٰلِکَ۔

علیہ وسلم نے جب بنو ہاشم پر صدقہ حرام کیا تو جس طرح ان پر حرام فرمایا اسی طرح ان کے غلاموں پر بھی حرام کیا ہے اس سلسلے میں متواتر روایات مروی ہیں

۱۱۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَکَمِ عَنِ الْمِقْسَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اُسْتُعْمِلَ اَرْقَمُ بْنُ اَرْقَمَ عَلَی الصَّدَقَاتِ فَاسْتَتْبَعَ اَبَا رَافِعٍ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا رَافِعٍ اِنَّ الصَّدَقَۃَ حَرَامٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ کو صدقات پر عامل مقرر کیا گیا ہے تو انہوں نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہا وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے ابو رافع! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صدقہ حرام ہے اور قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا بَکَّارُ بْنُ قُتَیْبَۃَ وَاِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اَصْحِبْنِیْ کَیْمَا تُصِیْبَ مِنْھَا فَقَالَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا یَحِلُّ لَھُمُ الصَّدَقَۃُ وَاِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ۔

حضرت حکم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع کے بیٹے سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مخزوم کے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے کہا اے ابو رافع! آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ کو بھی کچھ مال ہو انہوں نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیے بغیر نہیں جا سکتا پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور یہ معاملہ ذکر کیا آپ نے فرمایا آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے صدقہ حلال نہیں اور کسی قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے۔

۱۱۳۷ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمٍ ابْنَۃِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

حضرت ورقاء بن عمر، حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے ایک آزاد کردہ غلام

فَقَالَتْ اِنَّ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهٗ هُرْمُزُ اَوْ كَيْسَانُ اَخْبَرَ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَدَعَانِيْ فَقَالَ يَا فُلَانُ اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ قَدْ نُهِيْنَا اَنْ نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَلَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ فَلَمَّا كَانَتِ الصَّدَقَةُ الْمُحَرَّمَةُ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَدْ دَخَلَ فِيْهِمْ مَوَالِيْهِمْ وَلَمْ يَدْخُلْ مَوَالِيْهِمْ مَعَهُمْ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ قَوْلِ مَنْ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَتْ لِذَوِي الْقُرْبٰى فِيْ اٰيَةِ الْفَيْءِ وَفِيْ اٰيَةِ خُمُسِ الْغَنِيْمَةِ بَدَلًا مِمَّا حُرِّمَ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةُ۔

وَيَفْسُدُ هٰذَا الْقَوْلُ اَيْضًا مِنْ جِهَةٍ اُخْرٰى وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الصَّدَقَةَ لَوْ كَانَتْ حَلَالًا لِبَنِيْ هَاشِمٍ كَهِيَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ لَكَانَتْ حَرَامًا عَلٰى اَغْنِيَائِهِمْ كَحُرْمَتِهَا عَلٰى اَغْنِيَاءِ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّنْ سِوَاهُمْ وَقَدْ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْخَلَ بَنِيْ هَاشِمٍ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى جَمِيْعًا وَفِيْهِمُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَدْ كَانَ مُوْسِرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ جَمِيْعًا اَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَعَجَّلَ مِنْهُ زَكٰوةَ مَالِهٖ عَامَيْنِ فَلَمَّا رَاَيْنَا يَسَارَهٗ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَسَارُ يَمْنَعُهٗ مِنَ الصَّدَقَةِ قَبْلَ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ اِيَّاهَا عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى لَمْ يُجْعَلْ لِمَنْ يُجْعَلُ لَهٗ خَلَفًا مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ

ہرمز یا (فرمایا) کیسان نے خبر دی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا اے فلاں! ہم اہل بیت کو صدقہ کھانے سے روکا گیا ہے اور قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے لہٰذا تم بھی صدقہ نہ کھانا تو جب صدقہ کے حرام ہونے کے سلسلے میں بنو ہاشم میں ان کے غلام بھی شامل ہیں اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ قرابت داروں کے حصے میں ان کے ساتھ غلام شامل نہیں تو اس سے ان لوگوں کے قول کا فساد ثابت ہو گیا جو کہتے ہیں کہ آیت فئ اور خُمس غنیمت کی آیت میں قرابت داروں کا حصہ ان پر صدقہ کے حرام ہونے کے بدلے میں رکھا گیا ہے۔

یہ قول ایک اور وجہ سے بھی فاسد ہو جاتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر صدقہ بنو ہاشم کے لیے بھی حلال ہوتا جس طرح تمام مسلمانوں کے لیے حلال ہے تو ان کے مالداروں پر حرام ہوتا جس طرح دیگر مسلمانوں کے مالداروں پر حرام ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کے حصے میں تمام بنو ہاشم کو داخل فرمایا اور ان میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں حالانکہ وہ دور جاہلیت اور اسلام کے دور میں بھی مالدار تھے کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دو سال کی زکوٰۃ پیشگی وصول فرمائی تو جب ہم نے دیکھا کہ ان کی مالداری نے ان کو قرابت داروں کے حصے سے محروم نہیں کیا حالانکہ یہ مالداری بنو ہاشم پر صدقہ کے حرام ہونے سے پہلے بھی ان کے لیے صدقہ کو حرام کرتی تھی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جن لوگوں کے لیے یہ حصہ مقرر کیا گیا حرمت صدقہ کے بدلے میں مقرر نہیں کیا گیا اور جو لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ اس

حُرِّمَتْ عَلَيْهِ وَأَمَّا الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلَى أَنَّ ذَوِى الْقُرْبٰى فِى الْاٰيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا فِى أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً فَإِنَّهُمْ احْتَجُّوْا لِقَوْلِهِمْ بِمَا رَوٰى جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى ذٰلِكَ۔

باب کے شروع میں مذکور دو آیتوں میں جن قرابت داروں کا ذکر ہے وہ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيَّانِ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِى الْقُرْبٰى بِهِ أَعْطٰى بَنِى هَاشِمٍ وَبَنِى الْمُطَّلِبِ وَلَمْ يُعْطِ بَنِى أُمَيَّةَ شَيْئًا فَأَتَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ هَاشِمٍ فَضَّلَهُمُ اللّٰهُ بِكَ فَمَا بَالُنَا وَبَنِى الْمُطَّلِبِ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ فِى النَّسَبِ شَىْءٌ وَاحِدٌ فَقَالَ إِنَّ بَنِى الْمُطَّلِبِ لَمْ يُفَارِقُوْنِى

حضرت سعید بن مسیب، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو وہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ہی کو دیا بنو امیہ کو کچھ بھی نہ دیا (چنانچہ) میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ان بنو ہاشم کو تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے فضیلت دی ہے لیکن ہمارا اور بنو مطلب کا کیا معاملہ ہے وہ اور ہم نسب میں برابر ہیں آپ نے فرمایا وہ (بنو مطلب) جاہلیت اور اسلام [illegible] میں مجھ سے جدا نہیں ہوئے۔

قَالُوْا أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَمَّ بِعَطِيَّتِهٖ مَا أُمِرَ أَنْ يُعْطِيَهُ ذَوِى قُرْبَاهُ بَنِىْ هَاشِمٍ وَبَنِى الْمُطَّلِبِ وَحَرَّمَ مَنْ فَوْقَهُمْ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا وَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَنْ فَوْقَهُمْ لَيْسُوْا مِنْ ذَوِى قُرْبَاهُ وَهٰذَا الْقَوْلُ أَيْضًا عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُ قَدْ حَرَمَ بَنِىْ أُمَيَّةَ وَبَنِىْ نَوْفَلٍ وَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا قَرَابَةً وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُوْنَ قَرَابَةً وَمَوْضِعُهُمْ مِنْهُ كَمَوْضِعِ بَنِى الْمُطَّلِبِ فَلَمَّا كَانَ بَنُوْ أُمَيَّةَ وَبَنُوْ نَوْفَلٍ لَمْ يَخْرُجُوْا مِنْ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِهٖ إِعْطَاءَهُمْ كَانَ كَذٰلِكَ مَنْ فَوْقَهُمْ مِنْ

یہ علماء فرماتے ہیں جب [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کو عطیہ [illegible] مطابق بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ساتھ مختص کر دیا [illegible] والوں کو محروم کیا انہیں کچھ بھی نہ دیا تو یہ اس بات [illegible] کہ اوپر والے قرابت داروں میں سے نہیں [illegible] نزدیک یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں [illegible] نے بنو امیہ اور بنو نوفل دونوں کو محروم کیا [illegible] کیونکہ وہ قرابت دار نہ تھے تو وہ کیسے قرابت دار [illegible] گے جب کہ ان کا مقام وہی ہے جو بنو مطلب [illegible] تو جب غنیمت عطا کرنے کے باوجود بنو امیہ [illegible] سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے [illegible] ان سے اوپر کے جتنے بھی بطون قریش ہیں [illegible] کی وجہ سے آپ کی قرابت داری سے خارج نہیں [illegible]

سَائِرِ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ لَا يَخْرُجُوْنَ مِنْ قَرَابَتِهٖ بِتَرْكِهٖ إِعْطَاءَهُمْ وَقَدْ أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِّنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ لَّيْسَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَلَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَلٰكِنَّهٗ مِنْ قُرَيْشٍ مِّمَّنْ يَّلْقَاهُ إِلٰى أَبٍ هُوَ أَبْعَدُ مِنَ الْأَبِ الَّذِيْ يَلْقَاهُ عَنْهُ بَنُوْ أُمَيَّةَ وَبَنُوْ نَوْفَلٍ وَهُوَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کے حصہ سے ان لوگوں کو بھی عطا کیا جو نہ تو بنو ہاشم تھے اور نہ ہی بنو مطلب ، بلکہ وہ قریش کے اس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جو آپ سے اس پشت میں ملتے تھے جو بنو امیہ اور بنو نوفل کے آباء سے دُور کی پشت ہے اور وہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ ہیں۔

١١٣٩- **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمٌ لِذِي الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ.

حضرت یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے لیے چار حصے مقرر فرمائے ایک حصہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے دوسرا حصہ قرابت داری کا جو ان کی والدہ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب کے لیے اور دو حصہ گھوڑے کے لیے۔

١١٤٠- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ دَاوُدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ يَوْمَ خَيْبَرَ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبٰى.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ نے خیبر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو چار حصے عطا فرمائے عام مسلمانوں کے حصے کے ساتھ ایک حصہ ان کو دو حصے گھوڑے کے لیے اور ایک حصہ قرابت داری کا (حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو)

١١٤١- **حَدَّثَنَا** الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ الزُّبَيْرُ يُضْرَبُ لَهٗ فِي الْغَنَمِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ وَسَهْمَانِ لِذِي الْقُرْبٰى فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالزُّبَيْرُ لَيْسَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے مال غنیمت میں چار حصے مقرر کیے گئے دو حصے آپ کے گھوڑے کے لیے ایک حصہ قرابتدار (حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا) کیلئے تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ قرابت کی وجہ سے قرابت داروں کے حصے سے عطا فرمایا حالانکہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نہ تو بنو ہاشم سے تھے اور نہ ہی بنو مطلب سے،

وَلَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَقَدْ جَعَلَهُ فِيمَا أَعْطَاهَا مِنْ ذَلِكَ كَبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ دَلَّ ذَلِكَ أَنَّ ذَوِي الْقُرْبَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ وَمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ الزُّبَيْرَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنَّ أُمَّهُ مِنْهُمْ وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَبِهَذَا أَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ فَقَامَ عِنْدَهُ بِمَوْضِعِهِ مِنْهُ بِأُمِّهِ مَقَامَ غَيْرِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

قِيلَ لَهُ لَوْ كَانَ مَا وَصَفْتَ كَمَا ذَكَرْتَ إِذًا لَأَعْطَى مَنْ سِوَاهُ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ أُمُّهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَقَدْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ أُمَّهَاتُهُمْ هَاشِمِيَّاتٌ مِمَّنْ هُوَ أَمَسُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَسَبِ أُمِّهِ رَحِمًا مِنَ الزُّبَيْرِ مِنْهُمْ أُمَامَةُ ابْنَةُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَدْ حَرَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى إِذْ حَرَمَ بَنِي أُمَيَّةَ وَهِيَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَلَمْ يُعْطِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّهَا أَنَّهَا هَاشِمِيَّةٌ وَهِيَ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا وَحَرَمَ أَيْضًا جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ الْمَخْزُومِيَّ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا وَأُمُّهُ أُمُّ هَانِئٍ ابْنَةُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَلَمْ يُعْطِهِ بِأُمِّهِ شَيْئًا إِذْ كَانَتْ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي أَعْطَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انکو عطا فرما کر آپ نے بنو ہاشم، بنو مطلب اور ان کے علاوہ دیگر قرابتداروں کی طرح بنا دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ قرابتداروں سے بنو ہاشم، بنو مطلب اور ان کے علاوہ آپکے دیگر رشتہ دار مراد ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اگرچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بنو ہاشم سے نہ تھے لیکن ان کی والدہ تو ان (بنو ہاشم) سے تھیں اور وہ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب ہیں اسی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمایا جو کچھ عطا کیا، تو وہ اپنی والدہ کی وجہ سے بنو ہاشم کے دیگر افراد کی طرح ہو گئے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا اگر اس کی وجہ وہ ہوتی جو تم نے ذکر کی ہے تو آپ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ان دیگر غیر ہاشمیوں کو بھی عطا فرماتے جن کی مائیں بنو ہاشم سے تھیں۔ آپ کے سامنے ایسے لوگ بھی تھے جو بنو ہاشم سے نہیں تھے لیکن ان کی مائیں ہاشمی تھیں اور وہ ماں کے لحاظ سے آپ کے ساتھ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی نسبت زیادہ قرب رکھتے تھے۔ ان میں سے حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا ہیں لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں محروم رکھا اور قرابت داروں کے حصے میں سے انہیں کچھ بھی نہیں دیا کیونکہ یہ مال بنو امیہ پر حرام تھا اور وہ بنو امیہ سے تعلق رکھتی تھیں آپ نے ان کی ہاشمی والدہ یعنی حضرت زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا کی وجہ سے کچھ نہ دیا اسی طرح حضرت جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کو محروم کیا اور انہیں کچھ نہ دیا حالانکہ ان کی والدہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب بن عبد المطلب ہاشمیہ تھیں تو ان کی والدہ کے ہاشمیہ ہونے کے باوجود انہیں کچھ نہ دیا۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو قرابت داروں کے حصے سے جو کچھ دیا وہ مال

الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ مَا اَعْطَاهُ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى لَيْسَ لِقَرَابَتِهٖ لِاُمِّهٖ وَلٰكِنَّهٗ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ ذَوِي قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ وَمَنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ هُوَ لَهٗ قَرَابَةٌ مِنْ غَيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَمِنْ غَيْرِ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَقَدْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُوْلَهٗ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ فَلَمْ يَقْصُدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّذَارَةِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً بَلْ قَدْ اَنْذَرَ مِنْ قَوْمِهٖ مِمَّنْ هُوَ اَبْعَدُ مِنْهُ رَحِمًا مِنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَمِنْ بَنِيْ نَوْفَلٍ۔

کی وجہ سے (حاصل ہونے والی) قرابت کی بنیاد پر نہیں تھا بلکہ کسی اور وجہ سے تھا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں اور ان کے علاوہ وہ لوگ بھی جو اگرچہ بنو ہاشم یا بنو مطلب سے تعلق نہیں رکھتے لیکن انہیں آپ کے ساتھ قرابت ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے علاوہ ارشاد فرمایا "آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں"۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ڈرانے کے ساتھ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کا قصد نہیں فرمایا بلکہ آپ نے اپنی قوم کے ان لوگوں کو بھی ڈرایا جو آپ سے دور کا رشتہ رکھتے تھے اور ان کا بنو امیہ اور بنو نوفل سے تعلق تھا۔

۱۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اجْمَعْ لِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا اَوْ اَرْبَعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

حضرت عبادہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب آیت کریمہ "اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں" نازل ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی! بنو ہاشم کو میرے پاس جمع کرو اور وہ چالیس یا انتالیس مرد تھے پھر مکمل حدیث ذکر کی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ قَصَدَ بِالنِّذَارَةِ اِلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ خَاصَّةً۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ آپ نے صرف بنو ہاشم کو ڈرانے کا قصد فرمایا۔

۱۱۴۳ - فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِجْمَعْ لِيْ بَنِي الْمُطَّلِبِ۔

حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت ابن عباس سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا بنو مطلب کو میرے پاس بلاؤ۔

۱۱۴۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَضْفَةٍ مِّنْ جَبَلٍ فَعَلَا اَعْلَاهَا ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ اِنِّيْ نَذِيْرٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِدْخَالُهُ بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ مَعَ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْهُمْ مِّنْ قَرَابَتِهٖ۔

حضرت قبیصہ بن مخارق اور حضرت زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "اور اپنے قرابت داروں کو ڈرائیں" نازل ہوئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ کے گرم پتھریلے حصے پر تشریف لے گئے پھر اس کے اوپر چڑھ گئے اس کے بعد فرمایا اے بنو مناف! میں ڈرانے والا ہوں اس حدیث کے مطابق آپ نے بنو عبد مناف کو ان لوگوں میں شامل کیا جنہیں آپ کے ساتھ ان کی نسبت زیادہ قرب حاصل تھا۔

۱۱۴۵- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَا ثَنَا ضِمَامُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُوْسَى ابْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ يَا بَنِيْ قُصَيٍّ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ اَنَا النَّذِيْرُ وَالْمَوْتُ الْمُغِيْرُ وَالسَّاعَةُ الْمَوْعِدُ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ دَعَا بَنِيْ قُصَيٍّ مَعَ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْهُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا اے بنو ہاشم! اے بنو عبد مناف! میں ڈرانے والا ہوں موت لوٹنے والی ہے اور قیامت کا وعدہ ہے اس حدیث میں ہے کہ آپ نے زیادہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ قصی کی اولاد کو بھی بلایا۔

۱۱۴۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰى يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "اور قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں" نازل ہوئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے آواز دی اے کعب بن لوئی کی اولاد! اپنے آپ کو آگ (جہنم) سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اے عبد المطلب کی اولاد، اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ بے شک میں

أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَنْذَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ مَعَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ وَفِي الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّهُ جَعَلَهُمْ جَمِيعًا ذَوِي أَرْحَامٍ.

١١٤٧ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي عَدِيٍّ يَا بَنِي فُلَانٍ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ وَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ دَعَا بُطُونَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا.

١١٤٨ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں سوائے اس کے کہ قرابت داری ہے اسے تر رکھوں گا (صلہ رحمی کروں گا) تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے بنو کعب بن لوئ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھا جو ان کی نسبت آپ کے زیادہ قریب تھے تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ان سب کو ذوی الارحام بنایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا (پہاڑی) پر تشریف لے گئے اور پکارنے لگے اے بنو عدی! اے بنو فلاں! قریش کے تمام قبائل کو پکارا یہاں تک کہ وہ جمع ہو گئے حتیٰ کہ جو شخص نہیں آسکتا تھا اس نے اپنا قاصد بھیجا تاکہ وہ جائزہ لے ابولہب بھی آیا اور تمام قریش آئے پس وہ اکٹھے ہوئے تو آپ نے فرمایا بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ اس وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے عرض کیا "جی ہاں" ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا پایا آپ نے فرمایا تو پھر میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں تو اس حدیث میں ہے آپ نے قریش کے تمام قبائل کو بلایا۔

حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اے قریش کے گروہ! اللہ تعالیٰ سے اپنے نفسوں کا سودا کرو میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے تمہیں نہیں بچاؤں گا اے عبد مناف کی [illegible]

أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ
يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ
لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ
اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا
عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا
يَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ
مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اپنے نفسوں کو اللہ تعالیٰ سے سودا کرو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب کو دور نہیں کروں گا، اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں خدا کے عذاب سے نہیں بچاؤں گا، اے رسول اللہ کی پھوپھی حضرت صفیہ میں تم سے عذاب خداوندی کو دور نہیں کر دوں اے فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کے سلسلے میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔

۱۱۲۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ وَأَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَا صَفِيَّةُ يَا فَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُنْذِرَ عَشِيْرَتَهُ الْأَقْرَبِيْنَ أَنْذَرَ قُرَيْشًا بَعِيْدَهَا وَقَرِيْبَهَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ جَمِيْعًا ذَوُوْا قَرَابَتِهِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَقَصَدَ بِإِنْذَارِهِ إِلٰى ذَوِيْ قَرَابَتِهِ مِنْهُمْ وَتَرَكَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ بِذِيْ قَرَابَةٍ لَهُ فَلَمْ يُنْذِرْهُ كَمَا لَمْ يُنْذِرْ مَنْ يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُ أَبٌ غَيْرُ قُرَيْشٍ۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت سعید اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اے صفیہ! اے فاطمہ! تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قبیلے کو ڈرانے کا حکم دیا تو آپ نے قریش کے قریب و بعید تمام لوگوں کو ڈرایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ سب آپ کے قرابت دار ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ ان میں سے صرف قرابت داروں کو ڈرانے کا قصد فرماتے اور جو آپ کے قرابت دار نہ تھے ان کو چھوڑ دیتے اور نہ ڈراتے جیسا کہ آپ نے ان لوگوں کو نہیں ڈرایا جن کا آپ سے تعلق تھا لیکن ان کے باپ غیر قریشی تھے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّهُ إِنَّمَا جَمَعَ قُرَيْشًا كُلَّهَا فَأَنْذَرَهَا لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَهُ أَنْ يُنْذِرَ عَشِيْرَتَهُ الْأَقْرَبِيْنَ وَلَا عَشِيْرَةَ لَهُ أَقْرَبُ مِنْ قُرَيْشٍ فَلِذٰلِكَ دَعَا قُرَيْشًا كُلَّهَا إِذْ كَانَتْ بِأَجْمَعِهَا عَشِيْرَتَهُ الَّتِيْ هِيَ أَقْرَبُ الْعَشَائِرِ إِلَيْهِ۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ آپ نے تمام قریش کو جمع کیا اور انہیں ڈرایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں اور قریش سے زیادہ قریبی رشتہ دار کوئی نہیں تھا اس لیے آپ نے قریش کو بلایا کیونکہ وہ تمام آپ کے اس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جو دیگر قبائل کی نسبت آپ کے زیادہ قریب تھا۔

لہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن کسی کے کام نہیں آسکیں گے بلکہ محض تنبیہ ہے اور امت کو بتانا ہے کہ جب آپ کے خاندان والوں کے لیے عمل ضروری ہے تو دوسرے اس سے کیسے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔

قِيْلَ لَهٗ لَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ إِذَا كَانَ يَقُوْلُ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْقُرْبٰى وَلٰكِنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَقُلْ لَهٗ كَذٰلِكَ وَقَالَ لَهٗ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ فَأَعْلَمَهٗ أَنَّ كُلَّ أَهْلِ هٰذِهِ الْعَشِيْرَةِ مِنْ أَقْرِبَائِهٖ فَبَطَلَ بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ مَنْ جَعَلَ ذَا قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً وَفِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْحُجَّةِ الَّتِيْ احْتَجَجْنَا بِهَا مَا يُغْنِيْنَا عَنِ الْاِحْتِجَاجِ لِقَوْلِ مَنْ قَالَ إِنَّ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ قُرَيْشٌ كُلُّهَا۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح تم کہہ رہے ہو تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا "وانذر عشیرتك القربیٰ" (یعنی مفرد کا صیغہ ہوتا) لیکن اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا اور "وانذر عشیرتك الاقربین" فرمایا اور آپ کو بتایا کہ اس قبیلے کے تمام لوگ آپ کے زیادہ قریبی ہیں تو اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کو آپ کے قرابت دار قرار دیتے ہیں اور یہ دلیل جو ہم نے ذکر کی اور ہم نے اس سے استدلال کیا اس کی وجہ سے ان لوگوں کی دلیل لانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی جو کہتے ہیں کہ تمام قریش آپ کے قرابت دار ہیں۔

۱۱۵۰- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ تَأْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربیٰ" (آپ فرما دیجیے میں تم سے اس (تبلیغ دین) پر قرابت کی محبت کے علاوہ کوئی اجر نہیں مانگتا) کی تفسیر کے سلسلے میں ایسی بات مروی ہے جو اس معنیٰ پر دلالت کرتی ہے

۱۱۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ أَنْ تَصِلُوْا قَرَابَتِيْ وَلَا تُكَذِّبُوْنِيْ فَهٰذَا عَلَى الْخِطَابِ لِقُرَيْشٍ كُلِّهَا فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ قُرَيْشًا كُلَّهَا ذَوُوْ قَرَابَتِهٖ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عِكْرِمَةَ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا۔

حضرت شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد خداوندی "قل لا اسئلکم الایۃ" کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ میرے قرابت داروں سے صلہ رحمی کرو اور مجھے نہ جھٹلاؤ، اور یہ مفہوم تمام قریش کو خطاب کی صورت میں ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ تمام قریش آپ کے قرابت دار ہیں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس قسم کا مفہوم مروی ہے جو اس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے۔

۱۱۵۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ الْبَجَلِيُّ

حضرت یحییٰ بن ایوب بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ

قَالَ سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ كَانَتْ قَرَابَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ كُلِّهَا فَكَانُوْا أَشَدَّ النَّاسِ لَهُ أَذًى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔

تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی آپ نے فرما دیجئے میں تم سے اس (تبلیغ) پر اجرت نہیں مانگتا صرف اپنی قرابت داری کے سبب صلہ رحمی چاہتا ہوں۔

۱۱۵۳- **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوْخٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَتٰى رَجُلٌ عِكْرِمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ أَسَبَائِيٌّ أَنْتَ قَالَ لَسْتُ بِسَبَائِيٍّ وَلٰكِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَعْلَمَ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تَعْلَمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ حَيٌّ مِنْ أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَقَ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصِلُوْنَ أَرْحَامَهُمْ مِنْ قَبْلِهِ فَمَا عَدَا إِذَا جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَقَطَعُوْهُ وَمَنَعُوْهُ وَحَرَمُوْهُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى أَنْ تَصِلُوْنِيْ كَمَا كُنْتُمْ تَصِلُوْنَ بِهِ قَرَابَتَكُمْ قَبْلِيْ۔

حضرت حبیب بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ! ارشاد خداوندی "قل لا اسئلکم الایۃ" کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا کیا تو سبائی ہے[1] اس نے کہا میں سبائی نہیں ہوں لیکن میں جاننا چاہتا، آپ نے فرمایا اگر تو جاننا چاہتا ہے تو (جان لے کہ) قریش کے ہر قبیلے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رگ (اصل) تھی اس سے پہلے قریش اپنوں اور دوسروں سب سے صلہ رحمی کرتے تھے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے ان کو اسلام کی طرف بلایا تو انہوں نے آپ سے قطع تعلق کیا، آپ کو روکا اور محروم کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ فرما دیجئے میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا صرف قرابت کی صلہ رحمی چاہتا ہوں مجھ سے اسی طرح صلہ رحمی کرو جس طرح تم مجھ سے پہلے اپنے قرابتداروں سے کرتے تھے۔

۱۱۵۴- **وَقَدْ رُوِيَ** عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

اسی معنیٰ پر دلالت کرنے والی تفسیر حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۱۱۵۵- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهِ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ

حضرت ابن ابی نجیح، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "قل لا اسئلکم الایۃ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں (کہ آپ نے ارشاد فرمایا) میری اتباع

[1] سبائی۔ شیعہ کا ایک فرقہ ہے جو صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خدا کہتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک

عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ
وَتُصَدِّقُوْنِيْ وَتَصِلُوْا رَحِمِيْ فَفِيْ مَا رَوَيْنَا
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ
عِكْرِمَةَ وَعَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ
مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ قُرَيْشًا كُلَّهَا ذَوُوْ قَرَابَةٍ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
وَافَقَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ تَاْوِيْلِ قَوْلِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ
غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ تَاْوِيْلِ
هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَجْهٌ يُّخَالِفُ هٰذَا الْوَجْهَ .

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ
ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ هُشَيْمٍ
عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ قَوْلِهِ
قُلْ لَّا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي
الْقُرْبٰى قَالَ التَّقَرُّبُ اِلَى اللّٰهِ بِالْعَمَلِ
الصَّالِحِ فَاَمَّا مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ قُرَيْشًا
مِنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ مِنْ ذَوِي الْقُرْبٰى
اَيْضًا مَنْ مَسَّهُ بِرَحِمٍ مِنْ قِبَلِ اُمَّهَاتِهِ
اِلٰى اَقْصٰى كُلِّ اَبٍ لِكُلِّ اُمٍّ مِنْ اُمَّهَاتِهِ
مِنَ الْعَشِيْرَةِ الَّتِيْ هِيَ مِنْهَا فَاِنَّهُ احْتَجَّ
لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ بِالنَّظَرِ وَقَالَ
رَاَيْتُ الرَّجُلَ بِنِسْبَتِهِ مِنْ اَبِيْهِ وَمِنْ
اُمِّهِ مُخْتَلِفًا وَلَمْ يَمْنَعْهُ اخْتِلَافُ
نَسَبِهِ مِنْهُمَا اَنْ كَانَ ابْنًا لَهُمَا ثُمَّ
رَاَيْنَاهُ يَكُوْنُ لَهُ قَرَابَةٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا فَيَكُوْنُ بِمَوْضِعِهِ مِنْ اَبِيْهِ قَرَابَةٌ
لِذِيْ قَرَابَةِ اَبِيْهِ وَيَكُوْنُ بِمَوْضِعِهِ مِنْ
اُمِّهِ قَرَابَةٌ لِذِيْ قُرْبٰى اُمِّهِ اَلَا تَرٰى

کرو، میری تصدیق کرو اور مجھ سے صلہ رحمی کرو۔ تو جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عکرمہ اور حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہم) سے اس آیت کی تفسیر کے سلسلے میں ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت ہے کہ تمام قریش سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتدار ہیں، اور یہ مفہوم، آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" کی مذکورہ تفسیر کے موافق ہے البتہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس کے خلاف تفسیر مروی ہے۔

حضرت منصور بن زاذان، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ارشاد خداوندی "قل لا اسئلکم الآیہ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے اعمال صالح کے ساتھ قرب خداوندی حاصل کرنا مراد ہے اور جو لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ قریش سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتدار ہیں نیز وہ لوگ بھی قرابتدار ہیں جو آپ کی ماؤں کی طرف سے آپ سے صلہ رحمی رکھتے ہیں یہ سلسلہ آپ کی ماؤں کے قبیلے کی طرف سے ان کے جد اعلیٰ تک پہنچتا ہے اس شخص نے اپنے مذہب پر قیاس سے بھی دلیل لی ہے اس نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کو اپنے باپ اور ماں کی طرف سے مختلف نسبت حاصل ہوتی ہے تو اگر وہ ان دونوں کا بیٹا ہے تو یہ نسبت اس کو ان سے ہونے سے منع نہیں کرتی پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اسے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ قرابت حاصل ہوتی ہے تو وہ باپ کی قرابت کے سبب اس کے قرابتداروں میں سے ہوگا اور ماں کی طرف سے قرابت کے سبب اس کے قرابت داروں سے ہوگا کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ باپ کی طرف سے بھائیوں کا وارث بھی ہوتا ہے اور ماں کی طرف سے بھائیوں کا وارث بھی اسی طرح اس کے باپ کی طرف سے بھائی اور ماں کی طرف سے بھائی اس کے وارث بنتے ہیں اگرچہ ان بھائیوں

أَنَّهُ يَرِثُ إِخْوَتَهُ لِأَبِيهِ وَإِخْوَتَهُ لِأُمِّهِ وَتَرِثُهُ إِخْوَتُهُ لِأَبِيهِ وَإِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ وَإِنْ كَانَ مِيرَاثُ فَرِيقٍ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مُخَالِفًا لِمِيرَاثِ الْفَرِيقِ الْآخَرِ وَلَيْسَ اخْتِلَافُ ذَلِكَ بِمَانِعٍ مِنْهُ الْقَرَابَةَ فَلَمَّا كَانَ ذَوُو قُرْبَى أُمِّهِ قَدْ صَارُوا لَهُ قَرَابَةً كَمَا أَنَّ ذَوِي قُرْبَى أَبِيهِ قَدْ صَارُوا لَهُ قَرَابَةً كَانَ مَا يَسْتَحِقُّهُ ذَوُو قُرْبَى أَبِيهِ بِقَرَابَتِهِمْ مِنْهُ يَسْتَحِقُّ ذَوُو قُرْبَى أُمِّهِ بِقَرَابَتِهِمْ مِنْهُ مِثْلَهُ -

کی میراث ایک دوسرے کے خلاف ہے لیکن یہ اختلاف قرابت سے منع نہیں کرتا تو جب ماں کے قرابت دار اس کے بھی قرابت دار ہوئے جیسے باپ کے قرابت دار اس کے قریبی ہوتے ہیں تو جس چیز کے حق دار اس کے قرابت دار ہوں گے اس کی ماں کے قرابت دار بھی قرابت کی رو سے اسی طرح کے مستحق ہوں گے۔

وَقَدْ تَكَلَّمَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مِثْلِ هَذَا فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِذِي قَرَابَةِ فُلَانٍ بِثُلُثِ مَالِهِ فَقَالُوا فِي ذَلِكَ أَقْوَالًا سَنُبَيِّنُهَا وَنُبَيِّنُ مَذْهَبَ صَاحِبِ كُلِّ قَوْلٍ مِنْهَا الَّذِي أَدَّاهُ إِلَى قَوْلِهِ الَّذِي قَالَهُ مِنْهَا فِي كِتَابِنَا هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ لِكُلِّ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْ فُلَانٍ الْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ بِمَا أَوْصَى لَهُمْ بِهِ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ وَمِنْ قِبَلِ أُمِّهِ غَيْرَ أَنَّهُ يَبْدَأُ فِي ذَلِكَ بِمَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ عَلَى مَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ وَتَفْسِيرُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَمٌّ وَخَالٌ فَقَرَابَةُ عَمِّهِ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ كَقَرَابَةِ خَالِهِ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ فَيُبْدَأُ فِي ذَلِكَ عَمُّهُ عَلَى خَالِهِ فَيُجْعَلُ الْوَصِيَّةُ لَهُ وَكَانَ زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ يَقُولُ الْوَصِيَّةُ لِكُلِّ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ دُونَ مَنْ كَانَ

اہل علم نے اس قسم کے مسئلے میں بحث کی ہے کہ ایک شخص کسی کے قرابت دار کے لیے تہائی مال کی وصیت کرتا ہے تو اس سلسلے میں کئی اقوال ہیں جنہیں عنقریب ہم اپنی اسی کتاب میں بیان کریں گے اور ہر قول والے کے مذہب پر اس کی دلیل بھی ذکر کریں گے جس کی وجہ سے اس نے یہ مذہب اختیار کیا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے تھے یہ مال اس فلاں (جس کے قرابت داروں کے لیے وصیت کی گئی) کے ان ذو رحم محرموں کو ملے گا جنہیں اس کے باپ اور ماں کی طرف سے رشتہ داری حاصل ہے البتہ جن پر باپ کی طرف سے قرابت حاصل ہے انہیں ان (لوگوں) پر مقدم رکھا جائے گا جو ماں کی طرف سے اس کے رشتہ دار ہیں، اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ مثلاً اس کا چچا اور ماموں ہے تو باپ کی طرف سے چچا کی قرابت اسی طرح ہے جیسے ماں کی طرف سے ماموں کی قرابت ہے لہذا یہاں چچا کو ماموں پر مقدم کرتے ہوئے وصیت کو اس کے حق میں کیا جائے گا۔ حضرت زفر بن ہذیل فرماتے تھے کہ یہ وصیت ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے قریبی رشتہ دار ہے دور والے رشتہ دار مراد نہیں ہیں اسی میں موصیٰ لہ

أَبْعَدَ مِنْهُ مِنْهُمْ وَسَوَاءٌ فِي ذٰلِكَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ لِلْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا الْوَصِيَّةُ فِي ذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا أَبٌ وَاحِدٌ مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ وَسَوَّيَا فِي ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ بَعُدَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ مَنْ قَرُبَ وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مُحَرَّمَةً مِنْهُمْ وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ غَيْرَ مُحَرَّمَةٍ وَلَمْ يُفَضِّلَا فِي ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ عَلَى مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ.

کے ذو رحم محرم اور ان کے علاوہ رشتہ دار دونوں برابر ہیں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں، کہ مُوصیٰ لہ اور ان کا جدِ اعلیٰ ایک ہو جب سے ہجرت ہوئی خواہ ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے نیز اس میں دور کے رشتہ دار اور قریب کے، ذو رحم محرم اور غیر ذی رحم محرم برابر ہیں ان دونوں ائمہ نے باپ کی طرف سے رشتہ دار کو ماں کی طرف سے رشتہ دار پر فضیلت نہیں دی۔

وَكَانَ آخَرُونَ يَذْهَبُونَ فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنَّ الْوَصِيَّةَ بِمَا وَصَفْنَا لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَالْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ أَبُوهُ الثَّالِثُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ آخَرُونَ يَذْهَبُونَ فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنَّ الْوَصِيَّةَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا الْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ أَبُوهُ الرَّابِعُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ.

وَكَانَ آخَرُونَ يَذْهَبُونَ فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنَّ الْوَصِيَّةَ فِيمَا ذَكَرْنَا لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا الْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ أَبٌ وَاحِدٌ فِي الْإِسْلَامِ أَوْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِمَّنْ يَرْجِعُ بِآبَائِهِ أَوْ بِأُمَّهَاتِهِ إِلَيْهِ إِمَّا عَنْ أَبٍ وَإِمَّا عَنْ أُمٍّ إِلَى أَنْ يَلْقَاهُ يُثْبِتُ بِهِ الْمَوَارِيثَ وَيَقُومُ بِهِ الشَّهَادَاتُ فَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مِمَّا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْفَصْلِ فَفَاسِدٌ عِنْدَنَا

دوسرے حضرات اس سلسلے میں اس بات کی طرف گئے ہیں کہ جس وصیت کا ذکر ہم نے کیا یہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو وصیت کیے گئے شخص کے ساتھ تیسرے باپ اور اس سے نیچے رشتہ میں شریک ہو کچھ دوسرے حضرات اس سلسلے میں اس بات کی طرف گئے ہیں کہ یہ وصیت ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو اس (موصیٰ لہ) کے ساتھ چوتھے باپ (پردادا) اور اس سے نیچے کی قرابت میں شریک ہو۔ کچھ اور حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں کہ جس وصیت کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں وہ سب لوگ شریک ہیں جو اس (موصیٰ لہ) کے ساتھ اسلام یا جاہلیت میں ایک باپ کی قرابت میں ہوں اور وہ اپنے باپوں یا ماؤں کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہو یا باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے، یہاں تک کہ وہ اس سے مل جائے، اس رشتہ داری کے ساتھ وراثت ثابت ہوگی اور اس کے ساتھ شہادتیں قائم ہوں گی لیکن جس بات کی طرف حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گئے ہیں اور ہم نے اسے بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں

لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى اَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَاَكْثَرُهُمْ غَيْرُ ذَوِيْ اَرْحَامٍ مَحْرَمَةٍ۔

۱۱۵۷- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ اَبَا طَلْحَةَ اَنْ يَجْعَلَ شَيْئًا مِّنْ مَالِهٖ قَدْ جَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْعَلَ فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِهٖ فَجَعَلَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَلِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَاَمَّا حَسَّانُ فَيَلْقَاهُ عِنْدَ اَبِيْهِ الثَّالِثِ وَاَمَّا اُبَيٌّ فَيَلْقَاهُ عِنْدَ اَبِيْهِ السَّابِعِ وَلَيْسَا بِذَوِيْ اَرْحَامٍ مِّنْهُ مَحْرَمَةٍ۔

۱۱۵۸- وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ وَكَانَ دَارُ ابْنِ جَعْفَرٍ وَالدَّارُ الَّتِيْ تَلِيْهَا قَصْرُ حُدَيْلَةَ حَوَائِطَ قَالَ وَكَانَ قَصْرُ حُدَيْلَةَ حَائِطًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فِيْهَا بِيْرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا فَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا وَيَاْكُلُ ثَمَرَهَا فَجَاءَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ

کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ تقسیم کر کے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا حالانکہ ان میں سے اکثر ذو رحم محرم نہیں تھے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ اس مال میں سے جسے وہ آپ کے پاس لائے ہیں کچھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کر دیں۔ اور ان کو حکم دیا کہ (وہ مال) اپنے قرابتداروں کو دیں تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت ابی بن کعب اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے قرار دیا حالانکہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے ان کا رشتہ تیسرے باپ (پردادا) سے شروع ہوتا ہے جب کہ حضرت ابی بن کعب کے ساتھ ان کا سلسلہ ساتویں باپ پر جا کر ملتا ہے اور وہ ان کے ذو رحم محرم نہ تھے۔

اس سلسلے میں روایات آئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ اپنا پسندیدہ مال خرچ کرو" تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے حضرت ابن جعفر کا گھر اور جس گھر کے ساتھ ملے ہوئے تھے وہ باغ تھے راوی فرماتے ہیں قصر حدیلہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا باغ تھا اس میں ایک کنواں تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے اور اس کا پانی نوش فرماتے اور اس کا پھل تناول فرماتے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے حتیٰ کہ اپنا پسندیدہ مال خرچ کرو" تو میرا سب سے پیارا مال یہ کنواں ہے یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے میں اس کی نیکی اور ثواب

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ فَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ هٰذِهِ الْبِيْرُ فَهِيَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ اَرْجُوْا بِرَّهٗ وَذُخْرَهٗ اِجْعَلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ يَا اَبَا طَلْحَةَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ فَتَصَدَّقَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى ذَوِيْ رَحِمِهٖ فَكَانَ مِنْهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ فَبَاعَ حَسَّانٌ نَصِيْبَهٗ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ حَسَّانًا يَبِيْعُ صَدَقَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ لَا اَبِيْعُ صَاعًا بِصَاعٍ مِّنْ دَرَاهِمَ۔

اور ذخیرہ کی امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ! آپ جہاں مناسب سمجھیں اس کو خرچ فرمائیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ واہ ابوطلحہ! یہ نفع بخش مال ہے ہم نے تم سے قبول کیا اور واپس تمہاری طرف لوٹا دیا لہٰذا اسے اپنے قرابت داروں پر خرچ کرو راوی فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (وہ مال) اپنے ذی رحم حضرات پر صدقہ کر دیا ان میں حضرت ابی بن کعب اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی تھے راوی فرماتے ہیں حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اپنا حصہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر بیچ دیا ان (حضرت معاویہ) سے کہا گیا کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ کے صدقہ کو بیچتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کیا میں ایک صاع (کھجور) کو ایک صاع درھم کے بدلے نہ بیچوں۔

١١٥٩ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَوْ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِي الَّذِيْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا لَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ قَالَ اِجْعَلْهُ فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ وَفُقَرَاءِ اَهْلِكَ۔

حضرت حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "اور تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے حتی کہ اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو" نازل ہوئی یا انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے" تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باغ جو فلاں فلاں جگہ پر ہے اگر میں اسے چھپا سکتا تو اعلان نہ کرتا آپ نے فرمایا اسے اپنے محتاج قرابت داروں اور غریب گھر والوں کو دو۔

١١٦٠ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ اَنَسٌ كَانَتْ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اَرْضٌ فَجَعَلَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِجْعَلْهَا فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانٍ وَاُبَيٍّ قَالَ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس زمین تھی انہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کے لیے قرار دیا پھر وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اسے اپنے محتاج رشتہ داروں کو دو، تو انہوں نے وہ حضرت حسان اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو دے دیا حضرت محمد بن عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں میرے والد نے حضرت

اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَا اَقْرَبَ اِلَيْهِ مِنِّيْ ۔

۱۱۶۱ ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ حَائِطًا حُدَيْلَةَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَمْوَالِ اِلَيَّ الْحَائِطُ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهِ وَاَنَا اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَهَا فِيْ اُبَيٍّ وَحَسَّانٍ وَاِنَّمَا يَلْتَقِيْ هُوَ وَاُبَيٌّ عِنْدَ اَبِيْهِ السَّابِعِ لِاَنَّ اَبَا

ثمامہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں یہ دونوں حضرات (حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب) ان کے مجھ سے زیادہ قریبی رشتہ دار تھے

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اعتبار سے مدینہ طیبہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کا محبوب ترین مال حدیلہ کا باغ تھا اور وہ مسجد کے سامنے تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں) تشریف لے جاتے اور وہاں سے عمدہ پانی نوش فرماتے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ ”اور تم ہرگز نیکی نہیں پا سکتے جب تک اپنی محبوب ترین چیز خرچ نہ کرو“ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ”لن تنالوا البر الآیۃ“ اور میرا سب سے پسندیدہ مال باغ ہے تو وہ صدقہ ہے میں اللہ تعالیٰ سے اس کی نیکی (ثواب) اور ذخیرہ کی امید کرتا ہوں یا رسول اللہ! آپ جہاں چاہیں اسے استعمال کریں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ یہ تو نفع بخش مال ہے واہ یہ تو نفع بخش مال ہے اس کے بارے میں جو کچھ تو نے کہا وہ میں نے سن لیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے وہ باغ حضرت ابی بن کعب اور حضرت حسان رضی اللہ عنہما میں تقسیم کر دیا حالانکہ وہ اور

أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَنْذَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ مَعَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ وَفِي الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّهُ جَعَلَهُمْ جَمِيعًا ذَوِي أَرْحَامٍ.

۱۱۴۷ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي عَدِيٍّ يَا بَنِي فُلَانٍ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ وَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ دَعَا بُطُونَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا.

۱۱۴۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں سوائے اس کے کہ قرابت داری ہے اسے تر رکھوں گا (صلہ رحمی کروں گا) تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے بنو کعب بن لوئ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھا جو ان کی نسبت آپ کے زیادہ قریب تھے تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ان سب کو ذوی الارحام بنایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا (پہاڑی) پر تشریف لے گئے اور پکارنے لگے اے بنو عدی! اے بنو فلاں! قریش کے تمام قبائل کو پکارا یہاں تک کہ وہ جمع ہو گئے حتیٰ کہ جو شخص نہیں آسکتا تھا اس نے اپنا قاصد بھیجا تاکہ وہ جائزہ لے ابولہب بھی آیا اور تمام قریش آئے پس وہ اکٹھے ہوئے تو آپ نے فرمایا بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ اس وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے عرض کیا "جی ہاں" ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا پایا آپ نے فرمایا تو پھر میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں تو اس حدیث میں ہے آپ نے قریش کے تمام قبائل کو بلایا۔

حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اے قریش کے گروہ! اللہ تعالیٰ سے اپنے نفسوں کا سودا کرو میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچاؤں گا اے عبد مناف (کی اولاد)

قالوا قرابة الرجل كل من جمعه وإياه أبوه الرابع إلى من هو أسفل منه من آبائه ففاسد أيضا لأن أهله الذين ذهبوا إليه أيضا وتهم عليه فيما ذكروا إعطاء رسول الله صلى الله عليه وسلم من سهم ذوي القربى بني المطلب وهم بنو أبيه الرابع ولم يعط بني أبيه الخامس ولا بني أحد من آبائه الذين فوق ذلك وقد رأيناه صلى الله عليه وسلم حرم بني أمية وبني نوفل فلم يعطهم شيئا ليس لأنهم ليسوا من ذوي قرابته فكذلك يحتمل أيضا أن يكون إذ حرم من فوقهم أن يكون ذلك منه ليس لأنهم ليسوا من قرابته وهذا أبو طلحة فقد أعطى ما أمره الله والنبي صلى الله عليه وسلم بإعطائه إياه ذا قرابته الفقراء بعض بني أبيه السابع فلم يكن بذلك أبو طلحة رضي الله عنه لما أمره به رسول الله صلى الله عليه وسلم مخالفا ولا أنكر رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعله من ذلك وأما ما ذهب إليه أن قرابة الرجل كل من جمعه وإياه أبوه الثالث إلى من هو أسفل من ذلك فإنهم قالوا لما قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم سهم ذوي القربى أعطى بني هاشم جميعا وهم بنو أبيه الثالث فكانوا قرابته منه وأعطى بني المطلب ما أعطاهم لأنهم حلفاؤه ولو كان أعطاهم لأنهم قرابته لأعطى من هو في القرابة مثلهم من بني

جو انہوں نے ذکر کی یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ بنو مطلب کو دیا اور وہ چوتھی پشت میں آپ کے ساتھ شریک تھے اور آپ نے پانچویں پشت یا اس سے اوپر کے شرکاء کو عطا نہیں فرمایا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم کیا اور انہیں کچھ نہیں دیا کیونکہ وہ آپ کے قرابتداروں میں سے نہیں تھے اسی طرح اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جب آپ نے اوپر کے لوگوں کو محروم رکھا تو اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ وہ قرابت دار نہیں تھے حالانکہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اپنے بعض ایسے قرابت داروں کو عطا فرمایا جو ساتویں پشت میں آپ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں اس عمل میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کی اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس عمل پر اعتراض کیا اور جو لوگ یہ مذہب رکھتے ہیں کہ کسی شخص کے قرابتدار وہ لوگ ہیں جو اس کے ساتھ تیسری پشت سے نیچے تک جمع ہوتے ہیں تو ان کا کہنا یہ ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابتداروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو تمام بنو ہاشم کو دیا اور وہ آپ کے ساتھ تیسری پشت سے شریک تھے لہذا آپ کے ساتھ ان کو قرابت حاصل تھی اور بنو مطلب کو عطا فرمایا کیونکہ وہ آپ کے حلیف تھے اگر آپ ان کو قرابتداری کی وجہ سے عطا فرماتے تو جو قرابت داری میں ان کی مثل تھے یعنی بنو امیہ اور بنو نوفل تو ان کو بھی عطا کرتے تو ہمارے نزدیک۔ یہ قول فاسد ہے کیونکہ اگر حضور علیہ السلام بنو مطلب کو معاہدے کی وجہ سے عطا کرتے قرابتداری

أُمَيَّةَ وَبَنِي نَوْفَلٍ فَهٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ أَعْطَى بَنِي الْمُطَّلِبِ بِالْحِلْفِ لَا بِالْقَرَابَةِ لَأَعْطَى جَمِيْعَ حُلَفَائِهِ فَقَدْ كَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَهُ وَلَقَدْ نَاشَدَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْخُزَاعِيُّ بِذٰلِكَ الْحِلْفِ۔

١١٦٢ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لَمَّا وَادَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ بَنُوْ بَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِي صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَتْ بَنُوْ بَكْرٍ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَنِي بَكْرٍ بَعْدُ قِتَالٌ فَأَمَدَّتْهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ وَظَلَّلُوْا عَلَيْهِمْ وَظَهَرَتْ بَنُوْ بَكْرٍ عَلَى خُزَاعَةَ فَقَتَلُوْا فِيْهِمْ فَقَدِمَ وَافِدُ خُزَاعَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ وَدَعَاهُ إِلَى النُّصْرَةِ وَأَنْشَدَ فِي ذٰلِكَ

لَاهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدَا
حِلْفَ أَبِيْنَا وَأَبِيْهِ الْأَتْلَدَا
وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدَا
إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا
وَزَعَمُوْا أَنْ لَسْتُ أَدْعُوْ أَحَدَا
وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
وَجَعَلُوْا لِي بِكَدَاءٍ رُصَّدَا

کی وجہ سے نہ دیتے تو اپنے تمام حلیفوں کو عطا فرماتے بنو خزاعہ بھی آپ کے حلیف تھے عمرو بن سالم خزاعی نے آپ کے سامنے حلف کے اشعار پڑھے تھے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے صلح کی اور خزاعہ جاہلیت کے دور میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف تھے جب کہ بنو بکر قریش کے حلیف تھے تو خزاعہ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح میں داخل ہوئے اور بنو بکر قریش کی صلح میں داخل ہوئے اس کے بعد خزاعہ اور بنو بکر کے درمیان لڑائی ہوئی تو قریش نے ہتھیاروں اور کھانے کے ساتھ بنو بکر کی مدد کی اور ان پر سایہ بھی کیا تو اس طرح بنو بکر، خزاعہ پر غالب آگئے اور انہوں نے ان کو قتل کیا چنانچہ خزاعہ کا وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور قوم نے جو کچھ کیا سب آپ کو بتایا اور آپ سے مدد کی درخواست کی اور اس سلسلے میں یہ اشعار پڑھے۔

اے اللہ! میں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ، اور ان کے جد امجد کے درمیان طے پانے والا معاہدہ یاد دلاتا ہوں ہم والد تھے (عمر میں بڑے تھے) اور آپ فرزند تھے بے شک قریش نے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور انہوں نے گمان کیا کہ میں کسی کو نہیں بلاؤں گا انہوں نے آپ سے مضبوط میثاق کو توڑ دیا اور کداء (مکہ مکرمہ کے بلند حصہ میں مقام) میں میرے لیے گھات بنا

وَهُمْ أَذَلُّ وَأَقَلُّ عَدَدًا
وَهُمْ أَتَوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدًا
نَتْلُوا الْقُرْاٰنَ رُكَّعًا وَّ سُجَّدًا
ثُمَّةَ أَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا
فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا عَتِيْدًا
وَابْعَثْ جُنُوْدَ اللّٰهِ تَأْتِيْ مَدَدًا
فِيْ فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَأْتِيْ مُزْبِدًا
فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا
إِنْ سِيْمَ خَسْفًا وَجْهُهٗ تَرَبَّدَا

قَالَ حَمَّادٌ وَّ هٰذَا الشِّعْرُ بَعْضُهٗ عَنْ أَيُّوْبَ وَبَعْضُهٗ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَازِمٍ وَأَكْثَرُهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَغَيْرِهٖ نَحْوَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ ذَكَرَ أَنَّ الْمُنَاشِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الشِّعْرِ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُدْخِلْ خُزَاعَةَ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى لِلْحِلْفِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ اِسْتَحَالَ أَنْ يَّكُوْنَ إِعْطَاءُهٗ بَنِي الْمُطَّلِبِ لِلْحِلْفِ وَلَوْ كَانَ أَعْطَاهُمْ لِلْحِلْفِ أَيْضًا لَأَعْطٰى مَوَالِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَهُوَ فَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا وَأَمَّا مَا ذَهَبَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُمَا فَهُوَ أَحْسَنُ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ كُلِّهَا عِنْدَنَا لِأَنَّا رَأَيْنَا النَّاسَ فِيْ دَهْرِنَا هٰذَا يَنْتَسِبُوْنَ إِلَى الْعَبَّاسِ وَكَذٰلِكَ آلُ عَلِيٍّ

رکھی ہے وہ نہایت کمزور اور کم تعداد ہیں وہ ہم پر وتیر مقام سے پچھلے پہر آئے (جبکہ) ہم اسی جگہ رکوع و سجود میں قرآن پڑھتے رہے ہم نے امن پسندی اختیار کی اور ہاتھ نہیں کھینچا اے اللہ! اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مضبوط مدد فرما اور مدد کے لیے خدائی لشکر بھیج دے اتنا بڑا لشکر جو سمندر کی طرح جھاگ چھوڑتا ہو ان میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم بے نیام تلوار کے ساتھ ہوں اگر ذلت و رسوائی پہنچے تو آپ کے چہرہ انور سے الگ رہے۔

حضرت حماد فرماتے ہیں ان میں سے بعض اشعار ایوب سے بعض یزید بن حازم سے اور اکثر محمد بن اسحق سے مروی ہیں۔

حضرت محمد بن اسحق، حضرت، زہری وغیرہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ اشعار پڑھنے والا شخص عمرو بن سالم تھا۔ توجب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور خزاعہ کے درمیان معاہدے کی وجہ سے ان کو قرابت داروں کے حصے میں شریک نہیں کیا تو محال ہے کہ بنو مطلب کو معاہدے کی وجہ سے عطا فرماتے اگر آپ معاہدے کی وجہ سے عطا فرماتے تو بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں کو بھی دیتے لیکن آپ نے ان کو کچھ نہیں دیا حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے جو موقف اختیار کیا اور جسے ہم نے ذکر کیا ہے ہمارے نزدیک وہ ان تمام اقوال سے بہتر ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اس زمانے میں لوگ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اسی طرح آلِ علی، آلِ جعفر، آلِ عقیل، آلِ زبیر اور آلِ طلحہ ہیں ان سب کی اولاد اپنے جدِ اعلیٰ

وَاٰلُ جَعْفَرٍ وَاٰلُ عَقِيْلٍ وَاٰلُ الزُّبَيْرِ وَطَلْحَةُ
كُلُّ هٰؤُلَاءِ يَنْتَسِبُ اَوْلَادُهُمْ اِلٰى اٰبَائِهِمْ
اِلَّا عَلِيٌّ فَيُقَالُ بَنُو الْعَبَّاسِ وَبَنُو عَلِيٍّ وَّبَنُوْ
مَنْ ذَكَرْنَا حَتّٰى قَدْ صَارَ ذٰلِكَ يَجْمَعُهُمْ وَحَتّٰى
قَدْ صَارُوْا بِاٰبَائِهِمْ مُتَفَرِّقِيْنَ كَاَهْلِ
الْعَشَائِرِ وَالْمُخْتَلِفَةِ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَّرَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي
الْقُرْبٰى اِنَّمَا جَعَلَهُ فِيْمَنْ يَجْمَعُهُ وَاِيَّاهُ
اَبٌ جَاهِلِيٌّ فَكَانَ بَنُوْ ذٰلِكَ الْاَبِ مِنْ ذَوِيْ
قَرَابَتِهٖ وَكَذٰلِكَ مَنْ اَعْطَاهُ اَبُوْ طَلْحَةَ
مَا اَعْطَاهُ مِمَّنْ ذَكَرْنَا فَاِنَّمَا يَجْمَعُهُمْ
وَاِيَّاهُ اَبٌ جَاهِلِيٌّ فَلِمَ قُلْتُمْ اَنَّ قَرَابَةَ
الرَّجُلِ هِيَ مَنْ جَمَعَهُ وَاِيَّاهُ اَقْصٰى اٰبَائِهٖ
فِي الْاِسْلَامِ۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ
مِنَّا فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْطٰى قَرَابَةً
وَّمَنَعَ قَرَابَةً وَقَدْ كَانَ كُلُّ مَنْ اَعْطَاهُ
وَكُلُّ مَنْ حَرَمَهُ مِمَّنْ لَّمْ يُعْطِهِ مِمَّنْ
مَّوْضِعُهٗ مِنْهُ وَمَوْضِعُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ
يَجْمَعُهُ وَاِيَّاهُمْ عَشِيْرَةٌ وَّاحِدَةٌ
يُنْسَبُوْنَ اِلَيْهَا حَتّٰى يُقَالُ لَهُمْ جَمِيْعًا هٰؤُلَاءِ
الْقُرَيْشِيُّوْنَ وَلَا يُنْسَبُوْنَ اِلٰى مَا بَعْدَ
قُرَيْشٍ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ الْكِنَانِيُّوْنَ فَصَارَ
اَهْلُ الْعَشِيْرَةِ جَمِيْعًا بَنِيْ اَبٍ وَّاحِدٍ وَّقَرَابَةً
وَّاحِدَةً وَّبَانُوْا مِمَّنْ سِوَاهُمْ فَلَمْ يُنْسَبُوْا
اِلَيْهِ فَكَذٰلِكَ اَيْضًا كُلُّ اَبٍ حَدَثَ فِي الْاِسْلَامِ
صَارَ فَخِذًا اَوْ صَارَ عَشِيْرَةً يُنْسَبُ

کی طرف منسوب ہوتی ہے کہا جاتا ہے بنو عباس، بنو علی اور اسی طرح جن کا ہم نے ذکر کیا ان کی اولاد بھی، حتیٰ کہ یہ امر (جدِ اعلیٰ کا ایک ہونا) ان کو جمع کرتا ہے اور وہ اپنے آباء و اجداد کی وجہ سے الگ الگ ہوتے ہیں جس طرح مختلف قبائل ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرابتداروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو ان لوگوں کو دیا جو آپ کے ساتھ دورِ جاہلیت کے باپ میں شریک تھے تو اس باپ کی اولاد آپ کے قرابتدار تھے اسی طرح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو عطا کیا اور ہم نے ان کا ذکر کیا ان کی بھی یہی صورت تھی تو آپ یہ بات کیوں کہتے ہیں کہ کسی شخص کی قرابت میں وہ لوگ شامل ہیں جن کے ساتھ وہ اسلام میں جدِ اعلیٰ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ہم نے اپنی اس کتاب میں پہلے ذکر کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض قرابتداروں کو دیا اور بعض سے روکا تو آپ نے جن کو عطا فرمایا اور جن کو نہیں دیا وہ سب آپ کے ساتھ ایک ہی قبیلے میں جمع ہوتے ہیں اور اسی قبیلے کی طرف منسوب ہوتے ہیں حتیٰ کہ ان سب کو قریشی کہا جاتا ہے اور وہ قریش کے بعد کی طرف منسوب نہیں کیے جاتے کہ ان کو کنانی کہا جائے تو وہ سب ایک قبیلے کے افراد ہوئے ایک باپ کی اولاد ہیں اور ایک ہی قرابت سے تعلق رکھتے ہیں اور باقی لوگوں سے جدا ہو گئے اور ان کی طرف منسوب نہیں ہوتے اسی طرح جو باپ اسلام میں سامنے آیا تو وہ فخذ یا عشیرہ ہوا اس کی اولاد اسلام میں اس کی طرف منسوب ہوتی ہے تو وہ اور اس کی اولاد

وَلَدُهٗ إِلَيْهِ فِي الْإِسْلَامِ فَكَانَ هُوَ وَوَلَدُهٗ يُنْسَبُوْنَ جَمِيْعًا إِلَى عَشِيْرَةٍ وَاحِدَةٍ قَدْ تَقَدَّمَ مِنَ الْإِسْلَامِ فَهُمْ جَمِيْعًا مِنْ أَهْلِ تِلْكَ الْعَشِيْرَةِ هٰذَا أَحْسَنُ الْأَقْوَالِ فِي هٰذَا الْبَابِ عِنْدَنَا وَاللّٰهَ نَسْأَلُهُ التَّوْفِيْقَ۔

ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَا أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَوِي قُرْبَاهُ فَوَجَدْنَا النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَعْطَاهُ بِحَقٍّ قَدْ وَجَبَ لَهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِيَّاهُمْ فِي آيَةِ الْغَنَائِمِ وَفِي آيَةِ الْفَيْءِ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا التَّخَطِّيْ بِهٖ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ وَلَا نَفْسِهِمْ مِنْ خُمُسِ جَمِيْعِ الْفَيْءِ وَمِنْ خُمُسِ خُمُسِ جَمِيْعِ الْغَنَائِمِ كَمَا لَيْسَ لَهٗ مِنْهُ مَنْعَ الْمُقَاتِلَةِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِ الْغَنَائِمِ وَلَا التَّخَطِّيْ بِهٖ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ۔

وَقَالَ آخَرُوْنَ لَمْ يَجِبْ لِذِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فِي الْفَيْءِ وَلَا فِي خُمُسِ الْغَنَائِمِ بِالْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِي أَوَّلِ كِتَابِنَا هٰذَا وَإِنَّمَا وَكَّدَ اللّٰهُ أَمْرَهُمْ بِذِكْرِهٖ إِيَّاهُمْ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ثُمَّ لَا يَجِبُ بَعْدَ ذٰلِكَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ إِلَّا كَمَا يَجِبُ لِغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ لَا قَرَابَةَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔

سب ایک قبیلہ (عشیرہ) کی طرف منسوب ہوتے ہیں جو اسلام سے پہلے ہوا اور وہ سب اس قبیلہ (عشیرہ) سے تعلق رکھتے ہیں[1] ہمارے نزدیک اس باب میں یہ سب سے اچھا قول ہے اور ہم اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق مانگتے ہیں۔

پھر ہم نے اس مال (کے بیان) کی طرف رجوع کیا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرابت داروں کو عطا فرمایا تو ہم نے دیکھا کہ اس سلسلے میں لوگوں (محدثین) کا اختلاف ہے ان میں سے بعض فرماتے ہیں کہ آپ نے ان کو وہ حق دیا جسے اللہ تعالیٰ نے آیتِ غنیمت اور آیتِ فئ میں ذکر کرتے ہوئے ان کے لیے واجب کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار نہیں تھا کہ آپ ان سے یہ حق روکتے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو عطا فرماتے ان کے لیے تمام فئ کے پانچویں حصے میں سے اور تمام مال غنیمت کے پانچویں حصے میں سے ہوتا جیسا کہ غنیموں کے پانچ حصوں میں چار حصے مجاہدین سے روکنے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو عطا کرنے کا آپ کو اختیار نہیں تھا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابتداروں کے لیے فئ اور غنیمتوں کے خمس میں جو حق واجب ہوا وہ ان دو آیتوں کے باعث نہیں جنہیں اس کتاب کے شروع میں ذکر کیا گیا اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس حق کا تاکیداً ذکر فرمایا پھر ان کے لیے فئ اور غنیمت کے خمس میں اسی طرح واجب ہوا جس طرح ان دیگر فقراء مسلمانوں کے لیے واجب ہے جنہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت حاصل نہ تھی یہ قول حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے۔

[1] خلاصہ یہ ہے کہ دورِ جاہلیت میں جو باپ ہے اس کی اولاد عشیرہ کہلاتی ہے پھر آگے اسلام میں جو جدِ اعلیٰ ہوگا اسکی اولاد فخذ کہلائے گی۔ گویا فخذ عشیرہ کے تحت ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

١١٦٤ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتُ بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عَنْ عَمِّهِ أَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ هٰذَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الْفَيْءِ وَالْمَغْنَمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَائِرَ وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ فَشَرَعَ فِيْهِ الدِّيْنَ وَأَنْهَجَ بِهِ السَّبِيْلَ وَصَرَّفَ بِهِ الْقَوْلَ وَبَيَّنَ مَا يُؤْتٰى مِمَّا يُنَالُ بِهِ مِنْ رِضْوَانِهِ وَمَا يُنْتَهٰى عَنْهُ مِنْ مَنَاهِيْهِ وَمَسَاخِطِهِ ثُمَّ أَحَلَّ حَلَالَهُ الَّذِيْ وَسَّعَ بِهِ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَجَعَلَهُ مَرْغُوْبًا عَنْهُ مَسْخُوْطًا عَلٰى أَهْلِهِ وَجَعَلَ مِمَّا رَحِمَ بِهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ وَوَسَّعَ بِهِ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَّ مِنَ الْمَغْنَمِ وَبَسَطَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْظُرْهُ عَلَيْهِمْ كَمَا أُبْتُلِيَ بِهِ أَهْلُ النُّبُوَّةِ وَالْكِتَابِ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُمْ فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ مَا نَفَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَاصَّتِهِ دُوْنَ النَّاسِ مِمَّا غَنِمَهُ مِنْ أَمْوَالِ بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ إِذْ يَقُوْلُ اللهُ حِيْنَئِذٍ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلٰكِنَّ اللهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَمْوَالُ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجِبْ فِيْهَا خُمُسٌ وَلَا مَغْنَمٌ لِيُوَلِّيَ اللهُ رَسُوْلَهُ أَمْرَهُ وَأَخْتَارَ أَهْلَ الْحَاجَةِ بِهَا السَّابِقَةَ عَلٰى مَا يُلْهِمُهُ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ اپنے چچا حضرت ابو سہیل بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ فیٔ اور غنیمت کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا خط ہے فرماتے ہیں (حمد وصلوٰۃ کے بعد!) اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح نازل فرمایا کہ وہ مومنین کے لیے باعث بصیرت اور رحمت ہے۔ اس میں دین کو ظاہر کیا، راستہ مقرر فرمایا اور طرح طرح کا کلام کیا، اس میں ان چیزوں کی عطا کا ذکر ہے جن سے اس کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اس کے ذریعے اس کی منع کردہ اور باعث غضب امور سے اجتناب کیا جاتا ہے پھر بعض چیزوں کو حلال کر کے اس میں وسعت عطا فرمائی اور کچھ چیزوں کو حرام کر کے ان سے نفرت دلائی اور ان کو حاصل کرنے والوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اس اس امت پر جن چیزوں کے ذریعے وسیع رحمت فرمائی ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے لیے مال غنیمت کو حلال کیا اس کے بارے میں کشادگی عطا فرمائی اور انہیں اس سے منع نہیں کیا جیسا کہ اس سے پہلے انبیاء کرام اور اہل کتاب کو اس میں بتلا کیا گیا اور اس میں سے وہ مال ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو قریظہ اور بنو نضیر سے بطور فیٔ حاصل ہوا وہ آپ کے ساتھ خاص تھا لوگوں کے لیے نہیں تھا اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ان پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جس پر چاہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے یہ اموال سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھے ان میں خمس واجب نہیں تھا اور نہ یہ مال غنیمت تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اختیار دیتا اور آپ اللہ تعالیٰ کے

وَيَأْذَنْ لَهُ بِهِ فَلَمْ يَضْرِبْ بِهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخْتَرْهَا
لِنَفْسِهِ وَلَا لِأَقَارِبِهِ وَلَمْ يُخَصِّصْ
بِهٰذَا مِنْهُمْ بِفَرْضٍ وَّلَا سُهْمَانٍ وَّلٰكِنْ
اٰثَرَ بِأَوْسَعِهَا وَأَكْثَرِهَا أَهْلَ الْحَقِّ وَ
الْقِدَمِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا
مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ
أُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ وَقَسَمَ اللّٰهُ طَوَائِفَ
مِنْهَا فِي أَهْلِ الْحَاجَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَحَبَسَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيْقًا
مِّنْهَا لِنَائِبَتِهِ وَحَقِّهِ وَمَا يَعْرُوْهُ غَيْرَ مُفْتَقِدٍ
شَيْئًا مِّنْهَا وَلَا مُسْتَأْثِرٌ بِهِ وَلَا مُرِيْدٌ أَنْ
يُّوْرِثَهُ أَحَدًا بَعْدَهُ فَجَعَلَهُ صَدَقَةً لَّا يُرَاثُ
لِأَحَدٍ فِيْهِ هَادَةً فِي الدُّنْيَا وَمُحَقِّرَةً لَّهَا
وَاٰثِرَةً لِّمَا عِنْدَ اللّٰهِ فَهٰذَا الَّذِيْ لَمْ يُوْجَفْ
فِيْهِ خَيْلٌ وَّلَا رِكَابٌ وَّمِنَ الْأَنْفَالِ الَّتِيْ أَثَرَ
اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ وَلَمْ يَجْعَلْ لِّأَحَدٍ فِيْهَا
مِثْلَ الَّذِيْ جَعَلَ لَهُ مِنَ الْمَغْنَمِ الَّذِيْ فِيْهِ
إِخْتِلَافٌ مَنِ اخْتَلَفَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا
أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى
وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْلَا يَكُوْنَ دُوْلَةً
بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ثُمَّ قَالَ وَمَا اٰتٰكُمُ
الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ فَأَمَّا
قَوْلُهُ فَلِلّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى غَنِيٌّ
عَنِ الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا وَكُلِّ مَا فِيْهَا وَلَهُ
ذٰلِكَ كُلُّهُ وَلٰكِنَّهُ يَقُوْلُ إِجْعَلُوْهُ فِيْ

بتانے سے ان میں پہلے حاجتمندوں کا انتخاب فرماتے تو رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تقسیم نہ فرمایا اور اپنے یا اپنے
رشتہ داروں کے لیے اسے اختیار بھی نہ کیا اور نہ ہی ان میں
سے کسی کو مقرر حصے یا دو حصوں کے ساتھ خاص کیا بلکہ اس
میں سے زیادہ اور وسیع مال کے ساتھ حق داروں اور قدیم
مہاجرین کو ترجیح دی جنہیں ان کے گھروں اور مالوں
سے نکالا گیا وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضا تلاش کرتے
ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
دین کی مدد کرتے ہیں وہی لوگ سچے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس
کا حصہ انصار میں سے حاجتمند لوگوں میں تقسیم فرمایا رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ اپنی ضرورتوں اور
حق کے لیے رکھا اور وہ مال جو آپ کے پاس یوں ہوتا کہ
آپ اس میں کسی چیز کو گم نہ پاتے اور نہ اس کے ساتھ
کسی کو ترجیح دیتے اور نہ ہی اس کے بعد کسی کو دینے
کا ارادہ فرماتے اسے آپ صدقہ قرار دیتے اس میں سے
کسی کو وراثت نہ ملتی دنیا میں سخاوت کرتے ہوئے
اسے (دنیا کو) حقیر سمجھتے ہوئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے
پاس ہے اسے ترجیح دیتے ایسا کرتے یہ وہ مال ہے
جس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے گئے اور یہ اس
مال غنیمت سے ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دی اور اس میں کسی شخص
کے لیے اس مال غنیمت کی طرح حصہ قرار نہیں دیا جس
میں اختلاف کرنے والوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول
میں اختلاف کیا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ بستیوں والوں کے مال
سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا پس وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (آپ کے) قرابتداروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کے لیے
ہے تاکہ وہ تمہارے دولتمندوں کے درمیان گردش نہ کرتا رہے پھر فرمایا جو
کچھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دے دیں اسے لے لو اور
جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے

سَبِيْلِهِ الَّتِيْ اَمَرَ بِهَا وَ قَوْلُهٗ وَلِلرَّسُوْلِ فَاِنَّ الرَّسُوْلَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ حَظٌّ فِي الْمَغْنَمِ اِلَّا كَحَظِّ الْعَامَّةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلٰكِنَّهٗ يَقُوْلُ اِلَى الرَّسُوْلِ قِسْمَتُهٗ وَ الْعَمَلُ بِهٖ وَالْحُكُوْمَةُ فِيْهِ فَاَمَّا قَوْلُهٗ وَلِذِي الْقُرْبٰى فَقَدْ ظَنَّ جَهَلَةٌ مِّنَ النَّاسِ اَنَّ اَنَّ لِذِيْ قُرْبٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَهْمًا مَّفْرُوْضًا مِّنَ الْمَغْنَمِ قَطَعَ عَنْهُمْ وَلَمْ يُؤْتِهِ اِيَّاهُمْ وَلَوْ كَانَ كَذٰلِكَ لَبَيَّنَهٗ كَمَا بَيَّنَ فَرَآئِضَ الْمَوَارِيْثِ فِي النِّصْفِ وَالرُّبُعِ وَالسُّدُسِ وَالثُّمُنِ وَ مَا نَقَصَ حَظُّهُمْ مِّنْ ذٰلِكَ غِنَاءٌ كَانَ عِنْدَ اَحَدِهِمْ اَوْ فَقْرًا كَمَا لَا يُقْطَعُ ذٰلِكَ حَظُّ الْوَرَثَةِ مِنْ سِهَامِهِمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَفَلَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا مِّنَ الْمَغْنَمِ مِنَ الْعِقَارِ وَ السَّبْيِ وَالْمَوَاشِيْ وَالْعُرُوْضِ والصَّامِتِ وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَرْضٌ يُعْلَمُ وَلَا اَثَرٌ يُقْتَدٰى بِهٖ حَتّٰى قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ قَسَمَ فِيْهِمْ قَسْمًا يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ يَعُمَّ بِذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ عَامَّتَهُمْ وَلَمْ يُخَصِّصْ قَرِيْبًا دُوْنَ اٰخَرَ اَحْوَجَ مِنْهُ لَقَدْ اَعْطٰى يَوْمَئِذٍ مَّنْ لَّيْسَتْ لَهٗ قَرَابَةٌ وَّ ذٰلِكَ لَمَّا شَكَوْا اِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَمَا كَانَ مِنْهُمْ فِيْ جَنْبِهٖ مِنْ قَوْمِهِمْ وَمَا خَلَصَ اِلٰى حُلَفَائِهِمْ مِّنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يُفَضِّلْهُمْ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ وَلَوْ كَانَ لِذِي الْقُرْبٰى حَقٌّ كَمَا ظَنَّ اُولٰٓئِكَ لَكَانَ اَخْوَالُهٗ ذَوِيْ

ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے جہاں تک اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فللہ" کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور اس کے رہنے والوں اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بے نیاز ہے اور یہ سب کچھ اس کی ملکیت ہے لیکن وہ فرماتا ہے کہ اسے اُس کے راستے میں خرچ کرو جس کا اس نے حکم دیا اور ارشاد خداوندی "وللرسول" کا جہاں تک تعلق ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مالِ غنیمت میں حصہ، عام مسلمانوں کے حصے کی طرح تھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تقسیم، اس پر عملدرآمد اور فیصلے کا اختیار حاصل تھا۔ ارشاد خداوندی "ولذی القربیٰ" کے بارے میں جاہل لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کے لیے حصہ مقرر ہے اور آپ نے ان سے دور کر دیا ان کو عطا نہیں فرمایا اگر ایسی بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ بیان فرما دیتا جیسا کہ وراثتوں کے سلسلے میں نصف، چوتھا حصہ، چھٹا اور آٹھواں حصہ بیان فرمایا اور ان کا حصہ اس سے کم نہ ہوتا ان میں سے کوئی مالدار ہوتا یا محتاج جیسا کہ ورثاء کا حصہ ان سے رد کا نہیں جاتا۔ بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مالِ غنیمت کچھ مال زمین، قیدی، سامان اور سونا چاندی دیا لیکن اس میں سے کچھ بھی فرض نہ تھا جو جانا جائے اور نہ سنت جس کی پیروی کی جائے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا، البتہ آپ نے ان کے درمیان خیبر کے دن یوں تقسیم فرمایا کہ اس دن ان کو عمومی طور پر عطا نہ فرمایا اور نہ کسی ایسے قریبی کو جو دوسرے کی نسبت زیادہ محتاج تھا، خاص کیا اس دن آپ نے ان لوگوں کو بھی دیا جنہیں آپ سے قرابت نہ تھی اور یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے آپ کی خدمت میں ضرورت کی شکایت کی ان لوگوں کو آپ سے قرابت حاصل نہ تھی اور نہ ہی وہ آپ کے حلیف تھے تو انہیں قرابت داری کی وجہ سے دوسرے لوگوں پر فضیلت نہیں دی اگر قرابتداروں کا حق ہوتا جیسا کہ ان لوگوں کا خیال ہے تو آپ کے ماموں آپ کے باپ دادا کے

قُرْبٰی وَاَخْوَالَ اَبِیْہِ وَجَدِّہٖ وَکُلُّ مَنْ
ضَرَبَہٗ یَرْحَمُ فَاِنَّہَا الْقُرْبٰی کُلُّہَا وَکَمَا
لَوْکَانَ ذٰلِكَ کَمَا ظَنُّوْا لَاَعْطَاہُمْ اِیَّاہُ
اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ بَعْدَ مَا وَسِعَ الْفَیْءُ وَکَثُرَ
وَاَبُوالْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا حِیْنَ مَلَكَ
مَامَلَكَ وَلَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ فِیْہِ قَائِلٌ اَفَلَا
عَلَّمَہُمْ مِنْ ذٰلِكَ اَمْرًا یُعْمَلُ بِہٖ فِیْہِمْ وَ
یُعْرَفُ بَعْدَہٗ وَلَوْکَانَ ذٰلِكَ کَمَا زَعَمُوْا
لَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَیْلَا یَکُوْنَ دُوْلَۃً بَیْنَ
الْاَغْنِیَآءِ مِنْکُمْ فَاِنَّ مِنْ ذَوِیْ قَرَابَۃِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَنْ
کَانَ غَنِیًّا وَّکَانَ فِیْ سِعَۃٍ یَّوْمَ یُنَزَّلُ
الْقُرْاٰنُ وَبَعْدَ ذٰلِكَ فَلَوْکَانَ ذٰلِكَ السَّہْمُ
جَائِزًا لَہٗ وَلَہُمْ کَانَتْ تِلْكَ دَوْلَۃً بَلْ کَانَتْ
مِیْرَاثًا لِقَرَابَتِہٖ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ قَطْعُہَا وَلَا
نَقْضُہَا وَلٰکِنَّہٗ یَقُوْلُ لِذِیْ قُرْبٰی بِحَقِّہِمْ
وَقَرَابَتِہِمْ فِی الْحَاجَۃِ وَالْحَقِّ اللَّازِمِ
کَحَقِّ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ مَسْکَنَتِہٖ وَحَاجَتِہٖ فَاِذَا
اسْتَغْنٰی فَلَا حَقَّ لَہٗ وَالْیَتِیْمُ فِیْ یُتْمِہٖ
وَاِنْ کَانَ الْیَتِیْمُ وَرِثَ عَنْ وَّارِثِہٖ فَلَا
حَقَّ لَہٗ وَابْنُ السَّبِیْلِ فِیْ سَفَرِہٖ وَصَیْرُوْرَتِہٖ
اِنْ کَانَ کَبِیْرَ الْمَالِ مُوْسِعًا عَلَیْہِ فَلَا
حَقَّ لَہٗ فِیْہِ وَرَدَّ ذٰلِكَ الْحَقَّ اِلٰی اَھْلِ
الْحَاجَۃِ وَبَعَثَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ بَعَثَ وَذَکَرَ
الْیَتِیْمَ ذَا الْمَقْرَبَۃِ وَالْمِسْکِیْنَ ذَا
الْمَتْرَبَۃِ کُلُّ ھٰؤُلَاءِ ھٰکَذَا لَمْ یَکُنْ نَّبِیُّ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا صَالِحٌ
مَنْ مَّضٰی لِیَدْعُوَا حَقًّا فَرَضَہُ اللّٰہُ عَزَّ
وَجَلَّ لِذِیْ قَرَابَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ماموں یا اور آپ کے تمام ذی رحم محارم، "ذوی القربیٰ" میں شامل ہوتے کیونکہ یہ سب آپ کے قرابتدار تھے اور اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح یہ حضرات خیال کرتے ہیں تو مال فئی کے زیادہ ہونے کے بعد حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ان کو عطا فرماتے اور جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو ان پر کوئی اعتراض کرنے والا بھی نہ تھا تو انہوں نے اس سلسلے ان (قرابتداروں) کو وہ بات یاد نہ دلائی جس پر ان کے لیے عمل کیا جاتا اور بعد میں مشہور ہو جاتی نیز اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح ان لوگوں نے خیال کیا تو اللہ تعالیٰ یوں نہ فرماتا "تاکہ وہ تمہارے مالداروں کے درمیان گردش نہ کرے" کیونکہ نزول قرآن کے وقت اور اس کے بعد بھی سرکار دوسرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں میں مال دار لوگ بھی تھے اگر یہ حصہ ان کے لیے جائز ہوتا تو یہ ان کے درمیان گردش کرنے والی دولت ہوتی بلکہ آپ کی قرابت کی وجہ سے مالِ وراثت بن جاتا کسی کو اس کے توڑنے کا حق نہ ہوتا لیکن وہ فرماتا ہے کہ قرابتداروں کا حق ان کی قرابت کی وجہ سے حاجت کے وقت ہے اور لازم حق، محتاج اور حاجت کے وقت مسلمانوں کے حق کی طرح ہے پس جب وہ ضرورت مند نہ رہے تو اس کا کوئی حق نہیں اور یتیم کا حق یتیمی کی حالت میں ہے اگر وہ اپنے وارث سے حصہ لیتا ہے تو اب اس کا کوئی حق نہیں "ابن السبیل" کا حق سفر کی حالت میں ہے اور اگر وہ زیادہ مالدار ہے اور اس کے پاس وسیع مال ہے تو اس کا کوئی حق نہیں بلکہ یہ حق، ضرورتمندوں کی طرف لوٹایا جائے گا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا اور قرابت دار یتیم کا ذکر کیا اور لیس مسکین کا ذکر کیا جو محتاج ہے ان سب کا یہی حکم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین میں سے کوئی آپ کے قرابتداروں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ حق کو چھوڑنے والا نہ تھا۔ بلکہ وہ سب ان کا حق ادا کرتے تھے جیسا کہ ارشاد خداوندی اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْمُوْنَ لَهُمْ بِحَقِّ اللّٰهِ
فِيْهِ كَمَا قَالَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَحْكَامُ الْقُرْاٰنِ وَلَقَدْ عَلٰى ذٰلِكَ اَمْضَوْا
عَطَايَا مِنْ عَطَايَا وَضَعَهَا فِيْ اَفْيَاءِ النَّاسِ وَاِنَّ
بَعْضَ مَنْ اَعْطٰى مِنْ تِلْكَ الْعَطَايَا لِمَنْ هُوَ
عَلٰى غَيْرِ دِيْنِ الْاِسْلَامِ فَاَمْضَوْا ذٰلِكَ
لَهُمْ فَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هٰذَا كَانَ مُفْتَرِيًا
مُتَقَوِّلًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِهٖ
وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا غَيْرَ
الْحَقِّ وَاَمَّا قَوْلُ مَنْ يَقُوْلُ فِي الْخُمُسِ
اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَهٗ فَرَائِضَ مَعْلُوْمَةً
فِيْهَا حَقُّ مَنْ سَمّٰى فَاِنَّ الْخُمُسَ فِيْ هٰذَا
الْاَمْرِ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْنَمِ وَقَدْ اَتَى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَاَخَذَ مِنْهُ
اُنَاسًا وَّتَرَكَ ابْنَتَهٗ وَقَدْ اَرَاتْهُ يَدَيْهَا
مِنْ مَحَلِّ الرَّحٰى فَوَكَلَهَا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَالتَّسْبِيْحِ فَهٰذِهٖ اِدَّعَتْ حَقًّا لِقَرَابَتِهٖ
وَلَوْ كَانَ هٰذَا الْخُمُسُ وَالْفَيْءُ عَلٰى مَا
ظَنَّ مَنْ يَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ كَانَ ذٰلِكَ
حَيْفًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَاعْتِرَاضًا لِمَا اَفَاءَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَمَا عَطَّلَ قَسْمُ ذٰلِكَ فِيْمَنْ
يَدَّعِيْ فِيْهِ بِالْقَرَابَةِ وَالنَّسَبِ وَالْوِرَاثَةِ
وَلَدَخَلَتْ فِيْهِ سَهْمَانُ الْعَصَبَةِ وَالنِّسَاءِ
اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَ يَرٰى مَنْ تَفَقَّهَ فِي
الدِّيْنِ اَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مُوَافِقٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ وَمَا
اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ
الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَقَوْلُ الْاَنْبِيَاءِ لِقَوْمِهِمْ

وغیرہ احکام قرآن (پر وہ عمل کرتے تھے) بلاشبہ انہوں نے ان عطیات کو جاری رکھا جو لوگوں کے مال غنیمت میں رکھا تھا جن لوگوں کو عطیات دیئے گئے ان میں سے بعض وہ بھی تھے جو دین اسلام پر نہیں تھے تو ان حضرات نے ان کے لیے اسے جاری رکھا اب جو شخص اس کے علاوہ بات کہے وہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اتباع کرنے والے نیک مسلمانوں پر جھوٹ باندھتا اور ناحق بات کہنے کا الزام لگاتا ہے اور وہ لوگ جو خمس کے بارے میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے ان کا حصہ مقرر فرمایا تو یہ خمس غنیمت کی طرح ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیدی عطا فرمائے تو ان میں کچھ صحابہ کرام کو دیئے جب کہ اپنی صاحبزادی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) کو نہ دیا حالانکہ انہوں نے آپ کو اپنے ہاتھ دکھائے جن پر چکی پیسنے کے نشانات تھے آپ نے ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تسبیح پر توکل کا حکم دیا حالانکہ انہوں نے اپنی قرابتداری کا حق مانگا تھا تو جس طرح ان لوگوں نے گمان کیا ہے اگر یہ خمس اور فئی اسی طرح ہوتا تو یہ مسلمانوں پر زیادتی اور اس کے خلاف جو اللہ تعالیٰ نے ان کو غنیمت کے طور پر عطا فرمایا اور اس کا حصہ معطل نہ ہوتا جو اس سلسلے میں قرابت، نسب اور وراثت کا دعویٰ کرتا اور اس میں دو حصے داخل ہوتے، عصبہ،

اور اولاد کے ماں ہونے کا اب جس شخص کو دین کی سمجھ حاصل ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس قول کے موافق نہیں ہے جو اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائی ہے، آپ فرما دیجئے میں تم سے جو اجرت مانگتا ہوں وہ تمہارے ہی لیے ہے اور میں اس (تبلیغ دین) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی اپنی قوموں سے یہی فرمایا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نہ تھے کہ

مِثْلُ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدَّعِيَ مَا لَيْسَ لَهٗ وَلَا لِيَدَّعِ حَظًّا وَّلَا قَسْمًا لِنَفْسِهٖ وَلَا لِغَيْرِهٖ وَاخْتَارَهُ اللّٰهُ لَهُمْ وَامْتَنَّ عَلَيْهِمْ بِهٖ وَلَا لِيَحْرِمَهُمْ اِيَّاهُ وَلَقَدْ سَاَلَهٗ نِسَآءُ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ الْفَكَاكَ وَتَخْلِيَةَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ سَبَايَاهُمْ بَعْدَ مَا كَانُوْا فَيْئًا فَفَكَّهُمْ وَاَطْلَقَهُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْاَلُ مِنْ اَنْعَامِهِمْ لَدٰى شَجَرَةٍ بِرِدَآئِهٖ فَظَنَّ اَنَّهُمْ نَزَعُوْهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ عَدَدُ شَجَرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ وَمَا اَنَا بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْكُمْ بِقَدْرِ وَبَرَةٍ اٰخُذُهَا مِنْ كَاهِلِ الْبَعِيْرِ اِلَّا الْخُمُسَ فَاِنَّهٗ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ فَفِيْ هٰذَا بَيَانُ مَوَاضِعِ الْفَيْءِ الَّتِيْ وَجَّهَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ بِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَدْلِ قَضَائِهٖ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ هٰذَا اَوْ اَلْحَدَ فِيْهِ وَسَمّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ مَا سَمَّاهُ بِهٖ رَبُّهٗ كَانَ بِذٰلِكَ مُفْتَرِيًا مُكَذِّبًا مُحَرِّفًا لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ مَصِيْرًا بِذٰلِكَ وَمَنْ تَابَعَهٗ عَلَيْهِ عَلَى التَّكْذِيْبِ وَاِلٰى مَا صَارَ اِلَيْهِ ضُلَّالُ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَدَّعُوْنَ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَّقَالَ اٰخَرُوْنَ اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ اَمْرَ الْخُمُسِ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَضَعُهٗ فِيْمَنْ رَاٰى وَضَعَهٗ فِيْهِ مِنْ قَرَابَتِهٖ غَنِيًّا كَانَ اَوْ فَقِيْرًا ثُمَّ مَنْ اَمَرَ اَنْ يُّعْطِيَهٗ

آپ کے لیے نہ ہوتا اس کا مطالبہ کرتے اور نہ ہی آپ اپنا یا دوسروں کا حصہ چھوڑتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے لیے پسند فرمایا اور ان پر احسان کیا اسی طرح آپ ان کو محروم کرنے والے بھی نہ تھے بنو سعد بن بکر کی عورتوں نے آپ سے اپنے قیدی چھوڑنے اور ان کو مسلمانوں سے لینے کا مطالبہ کیا حالانکہ وہ مال فے بن چکے تھے تو آپ نے ان کو رہا کر دیا اور چھوڑ دیا اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی چادر مبارک پکڑ کر ان جانوروں کا مطالبہ کیا گیا جو درخت کے پاس تھے اور آپ نے خیال کیا کہ وہ آپ سے چادر لے گئے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر تہامہ کے درختوں کے برابر جانور ہوتے تو میں تمہی تم میں تقسیم کر دیتا میں خمس کے علاوہ اونٹ کی گردن کے بالائی حصے کے بالوں کے برابر بھی تم سے زیادہ حق نہیں رکھتا اور وہ خمس بھی تمہاری طرف لوٹایا جاتا ہے۔ تو یہ ان مواقع کا بیان ہے جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم اور اپنے انصاف پر مبنی فیصلے کے مطابق فے کو رکھا لہٰذا جو شخص اس سے اعراض کرے اور اس سلسلے میں دین سے نکل جائے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک رکھا اس کے علاوہ نام لے تو وہ افتراء باندھنے والا جھٹلانے والا اور اللہ تعالیٰ کے قول کو اس کی جگہوں سے بدلنے والا ہے اور جو شخص اس پر اس کی اتباع کرے گا وہ تکذیب اور اس عمل کی طرف جانے والا ہوگا جس کی طرف اہل کتاب کے وہ گمراہ لوگ گئے ہیں جو اپنے انبیاء کرام علیہم السلام پر جھوٹے دعوے کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسرے لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خمس کا اختیار اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تاکہ وہ اپنے قرابت داروں میں سے جس کو چاہیں عطا فرمائیں وہ مالدار ہوں یا محتاج لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو بھی عطا فرمائیں جن کو خمس سے

مِنَ الْخُمُسِ سِوَاهُمْ مِمَّنْ تَبَيَّنَ فِي آيَةِ
الْخُمُسِ وَلِذٰلِكَ أَمَرَهُ فِي آيَةِ الْفَيْءِ
أَيْضًا فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِي هٰذِهِ الْاِخْتِلَافِ
الَّذِي وَصَفْنَا وَجَبَ أَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ
لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ هٰذِهِ قَوْلًا صَحِيحًا
فَاعْتَبَرْنَا قَوْلَ مَنْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطٰى مِنْ قَرَابَتِهِ
مَنْ أَعْطٰى مَا أَعْطَاهُ بِحَقٍّ وَاجِبٍ لَهُمْ
لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ إِيَّاهُمْ فِي آيَةِ الْغَنَائِمِ
وَفِي آيَةِ الْفَيْءِ فَوَجَدْنَا هٰذَا الْقَوْلَ فَاسِدًا
لِأَنَّا رَأَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطٰى قَرَابَةً وَمَنَعَ قَرَابَةً فَلَوْ كَانَ مَا
أَضَافَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ فِي آيَةِ
الْغَنَائِمِ وَفِي آيَةِ الْفَيْءِ عَلٰى طَرِيقِ
الْعَرْضِ مِنْهُ لَهُمْ إِذًا لَمَا حَرَمَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَحَدًا
وَلَعَمَّهُمْ بِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى لَا يَكُونَ
فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ خَارِجًا عَمَّا أَمَرَهُ اللّٰهُ
بِهِ فِيهِمْ أَلَا يُرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَوْصٰى لِذِي
قَرَابَةِ فُلَانٍ بِثُلُثِ مَالِهِ وَهُمْ يُحْصَوْنَ
وَيُعْرَفُونَ أَنَّ الْقَائِمَ بِوَصِيَّتِهِ لَيْسَ
لَهُ وَضْعُ الثُّلُثِ فِي بَعْضِ الْقَرَابَةِ دُونَ
بَقِيَّتِهِمْ حَتّٰى يَعُمَّهُمْ جَمِيعًا بِالثُّلُثِ الَّذِي
يُوصٰى لَهُمْ بِهِ وَيُسَوِّي بَيْنَهُمْ فِيهِ وَإِنْ
فَعَلَ فِيهِ مَا سِوٰى ذٰلِكَ كَانَ مُخَالِفًا لِمَا
أَمَرَ بِهِ وَحَاشَ لِلّٰهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنْ
فِعْلِهِ لِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ مُخَالِفًا وَلِحُكْمِهِ
تَارِكًا فَلَمَّا كَانَ مَا أَعْطٰى مِمَّا صَرَفَهُ فِي

دینے کا حکم دیا جس کا اظہار آیہ خمس سے ہونا چاہیے اس لیے
آیت فے میں بھی اس کا حکم دیا تو جب اس سلسلے میں انہوں
نے یہ اختلاف کیا جو ہم نے بیان کیا تو ہمارے لیے اس میں غور
کرنا ضروری ہو گیا تاکہ ہم ان کے ان اقوال سے صحیح قول نکال سکیں
چنانچہ ہم نے اس شخص کے قول میں غور کیا جو کہتا ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرابتداروں میں سے جن
لوگوں کو جو کچھ عطا کیا وہ ان کے لیے واجب تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ
نے غنیمتوں سے متعلق آیت اور آیت فے میں ان کا ذکر نہیں کیا
پس ہم نے اس قول کو فاسد پایا کیونکہ ہم دیکھتے کہ سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض قرابتداروں کو عطا فرمایا اور
کچھ کو عطا نہیں کیا آیت غنیمت اور آیت فے میں ان کی طرف
جس چیز کی اضافت کی گئی ہے اگر وہ ان کے لیے فرض کے
طور پر ہوتی تو اس صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان
میں سے کسی ایک کو بھی محروم نہ فرماتے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ
نے ان حضرات کے لیے مقرر فرمایا ان سب کو عطا فرماتے
حتی کہ آپ ان کے بارے میں حکم خداوندی سے ذرا بھر بھی باہر
نہ جاتے کیا وہ نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے
قرابتداروں کے لیے اپنے مال کے تیسرے حصے کی وصیت
کرے اور انہیں یہ بات معلوم ہے کہ جس شخص کو وصیت کی
گئی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ بعض رشتہ داروں کو
تہائی حصہ دے اور دوسروں کو چھوڑ دے بلکہ جس
تہائی مال کی وصیت کی گئی ہے وہ ان سب کو دینا ہو گا
اور وہ ان کے درمیان برابر تقسیم کرے گا اگر وہ اس کے
خلاف کرے تو اس بات کا حکم دیا گیا ہے وہ اس کی خلاف
ورزی کرنے والا ہو گا اور پناہ بخدا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے افعال میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی
کرنے والے اور اس کے حکم کو چھوڑنے والے ہوں تو جب
آپ نے اپنے رشتہ داروں کو جو کچھ دیا وہ سب رشتہ داروں
کو نہ دیا تو یہ بات محال ہے کہ آپ اپنے رشتہ داروں

ذَوِي قُرْبَاهُ لَمْ يَعُمَّهُمْ بِهِ قَرَابَتَهُ كُلَّهَا اِسْتَحَالَ بِذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِقَرَابَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ مَنَعَهُمْ مِنْهُ لِاَنَّ قَرَابَتَهُ لَوْ كَانَ جُعِلَ لَهُمْ شَيْءٌ بِعَيْنِهِ كَانُوْا كَذَوِي قَرَابَةِ فُلَانٍ الْمُوْصٰى لَهُمْ بِثُلُثِ الْمَالِ الَّذِيْ لَيْسَ لِلْمُوْصِيْ مَنْعُ بَعْضِهِمْ وَلَا اِيْثَارُ اَحَدِهِمْ دُوْنَ اَحَدٍ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ هٰذَا الْقَوْلُ ثُمَّ اعْتَبَرْنَا قَوْلَ الَّذِيْ قَالُوْا لَمْ يَجِبْ لِذِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فِيْ اٰيَةِ الْفَيْءِ وَلَا فِيْ اٰيَةِ الْغَنَائِمِ وَاِنَّمَا ذَكَرَ اَمْرَهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اِيَّاهُمْ اَيْ نُعْطُوْنَ لِقَرَابَتِهِمْ وَلِفَقْرِهِمْ وَلِحَاجَتِهِمْ فَوَجَدْنَا هٰذَا الْقَوْلَ فَاسِدًا لِاَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَمَا قَالُوْا لَمَا اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْنِيَاءَ بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْهُمُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَقَدْ اَعْطَاهُ مَعَهُمْ وَكَانَ مُوْسِرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ حَتّٰى لَقَدْ تَعَجَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ ذِي الْقُرْبٰى لَيْسَ لِلْفَقْرِ لٰكِنْ لِمَعْنًى سِوَاهُ وَلَوْ كَانَ لِلْفَقْرِ اَعْطَاهُمْ لَكَانَ مَا اَعْطَاهُمْ مَا سَبِيْلُهُ سَبِيْلُ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ۔

سے متعلق اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ کو روک دیتے کیونکہ اگر ان سب کے لیے کوئی حصہ مقرر ہوتا تو وہ اس فلاں موصیٰ لہ (جس کے لیے وصیت کی گئی) کے قرابتداروں کی طرح ہوتے جن کے لیے مال کے تہائی کی وصیت کی گئی تھی تو وہاں وصیت کرنے والے کے لیے جائز نہیں کہ ان میں سے بعض کو نہ دے اور کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دے تو اس سے یہ قول باطل ہو گیا۔ پھر ہم نے ان لوگوں کے قول کا جائزہ لیا جو کہتے ہیں کہ آیت فئے اور آیت غنیمت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کے لیے کچھ بھی واجب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر محض تاکید کے لیے کیا یعنی ان کو ان کی قرابت اور فقر واحتیاج کی وجہ سے دیا جائے تو ہم نے اس قول کو بھی فاسد پایا کیونکہ اگر بات اس طرح ہوتی جس طرح وہ کہتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو ہاشم کے مالدار لوگوں کو عطا نہ فرماتے جن میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں آپ نے انہیں عطا فرمایا حالانکہ وہ جاہلیت اور اسلام دونوں حالتوں میں مالدار تھے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کو فوری طور پر جو کچھ عنایت فرمایا وہ ان کے فقر کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ کسی اور وجہ سے تھا اگر آپ ان کو محتاجگی کی وجہ سے عنایت فرماتے تو جو کچھ عطا فرماتے وہ صدقہ ہوتا جب کہ صدقہ ان پر حرام ہے۔

١١٦٥- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ

حضرت ابو الجوزاء سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے

السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا تَحْفَظُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَذْكُرُ اَنِّيْ اَخَذْتُ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ فَاَخْرَجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ فَقَالَ اِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ۔

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَمَّارَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ وَلَا لِاَحَدٍ مِّنْ اَهْلِهٖ ۔

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ وَّسَعِيْدٌ ابْنَا زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ مُوْسٰى بْنِ سَالِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلَاثٍ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ ۔

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

کیا بات یاد کی ہے انہوں نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ میں نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اسے اپنے منہ میں ڈالا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکالا پھر اسے کھجوروں میں ڈال دیا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بچے کے لیے اس کھجور میں آپ پر کوئی حرج نہ تھا، آپ نے فرمایا ہم آل محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

حضرت ربیعہ بن سنان فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس کے آخر میں فرمایا کہ نہ آپ کے گھر والوں کے لیے (حلال ہے)

حضرت ابو جہضم موسیٰ بن سالم، حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے لوگوں سے الگ ہمیں صرف تین باتوں کے ساتھ خاص کیا یہ کہ ہم وضو مکمل طور پر کریں صدقہ نہ کھائیں اور گدھے سے گھوڑی کو جفتی نہ کریں۔

حضرت ابو عمر حوضی فرماتے ہیں ہم سے حضرت شبابہ بن سوار نے بیان کیا اور حضرت سلیمان بن شعیب فرماتے ہیں ہم سے عبد الرحمٰن بن زیاد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اسے اپنے منہ میں ڈال

زِيَادٍ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَأَدْخَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخْ كَخْ أَلْقِهَا أَلْقِهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ۔

دیا تو حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا کخ کخ (یہ کلمہ بچے کو جھڑکنے کے لیے بولا جاتا ہے) اسے پھینک دو پھینک دو کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے ۔

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَأَنَا آخُذُهَا مِنْهُ وَشَطْرَ إِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ مِّنَّا مِنْهَا شَيْءٌ ۔

حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ چرنے والے اونٹوں (کی زکوٰۃ) کے بارے میں فرماتے تھے ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون (اونٹ کا وہ بچہ جو تیسرے سال میں داخل ہو گیا) ہے جو شخص ثواب حاصل کرنے کے لیے دے گا اس کے لیے اس کا ثواب ہے اور جو اسے روکے گا تو میں خود اس سے لے لوں گا اور اس کے اونٹوں کا حصہ ہمارے رب کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے ہم میں سے کسی کے لیے اس میں سے کچھ بھی حلال نہیں۔

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِيْرُ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَا ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ وَاصِلٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَةَ فِيْ سَنَةِ تِسْعِيْنَ قَالَ ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ابْنَةَ طَلْقٍ تَقُوْلُ ثَنَا رُشَيْدُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِطَبَقٍ عَلَيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَصَدَقَةٌ أَمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ بَلْ صَدَقَةٌ قَالَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْحَسَنُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ الصَّبِيُّ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ

حضرت علی بن معبد فرماتے ہیں ہم سے حکم بن مروان نابینا نے حدیث بیان کی اور حضرت ابراہیم بن ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے احمد بن عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی پھر یہ دونوں (الحکم بن مروان اور احمد بن عبد اللہ) معروف بن واصل سعدی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ۹۰ھ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے سنا ابن ابی داؤد فرماتے ہیں وہ (حضرت حفصہ) حضرت طلق کی بیٹی ہیں وہ فرماتی ہیں ہم سے رشید بن مالک ابو عمیر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ کھجوروں کا ایک تھال لایا گیا آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ (لانے والے نے) عرض کیا صدقہ ہے راوی کہتے ہیں آپ نے اسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے ننھے بچے یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور لے کر

فَاَدْخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَهٗ وَجَعَلَ يَتَرَفَّقُ بِهٖ فَاَخْرَجَهَا فَقَذَفَهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

اپنے منہ میں ڈال دی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی مبارک ان کے منہ میں ڈال کر آرام سے کھجور نکالی اور اسے پھینک دیا پھر فرمایا ہم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صدقہ نہیں کھاتے۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَوْدِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ الصَّدَقَةِ فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ تَمْرَةً فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صدقہ والے کمرے میں داخل ہوا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال دی آپ نے فرمایا ہم اہل بیت کے لیے صدقہ جائز نہیں۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَشُكَّ۔

حضرت محمد بن سعید اصبہانی فرماتے ہیں ہمیں حضرت شریک نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے (یوں نقل کیا کہ آپ نے) فرمایا ہم اہل بیت ہیں ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں (یہ بات کسی شک کے بغیر فرمائی)

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَفَلَا يَرٰى اَنَّ الصَّدَقَةَ الَّتِیْ تَحِلُّ لِسَائِرِ الْفُقَرَاءِ مِنْ غَيْرِ بَنِیْ هَاشِمٍ مِنْ جِهَةِ الْفَقْرِ لَا تَحِلُّ لِبَنِیْ هَاشِمٍ مِنْ حَيْثُ تَحِلُّ لِغَيْرِهِمْ فَكَذٰلِكَ الْفَیْءُ وَالْغَنِيْمَةُ لَوْ كَانَ مَا يُعْطَوْنَ مِنْهَا عَلٰى جِهَةِ الْفَقْرِ اِذًا لَمَا حَلَّ لَهُمْ فَاَمَّا مَا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ لِقَوْلِهِمْ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِالتَّسْبِيْحِ عِنْدَمَا سَاَلَتْهُ اَنْ يُخْدِمَهَا خَادِمًا عِنْدَ قُدُوْمِ السَّبْیِ عَلَيْهِ فَوَكَّلَهَا اِلٰى مَا اَمَرَهَا بِهٖ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَلَمْ يُخْدِمْهَا مِنَ السَّبْیِ اَحَدًا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا یہ شخص نہیں دیکھتا کہ جو صدقہ غیر بنو ہاشم کے لیے محتاجی کی وجہ سے حلال ہے وہ بنو ہاشم کے لیے اس طرح حلال نہیں جس طرح دوسروں کے لیے حلال ہے مال فے اور غنیمت کا بھی یہی حکم ہے اگر ان کو یہ مال فقر کی وجہ سے دیا جاتا تو اس صورت میں حلال نہ ہوتا یہ حضرات اپنے قول پر جو دلیل پیش کرتے ہیں وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تسبیح پڑھنے کا حکم ہے جب انہوں نے قیدیوں کے آنے پر آپ سے ایک خادم کی درخواست کی تھی تو آپ نے انہیں تسبیح پڑھنے کا حکم دیا اور قیدیوں میں سے کوئی غلام نہ دیا۔

فَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا اِلَيْهِ اَثَرَ الرَّحٰى فِيْ يَدَيْهَا وَبَلَغَهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَاهُ سَبْيٌ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَلَمْ تَلْقَهٗ وَلَقِيَتْهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا اَنْ نَقُوْمَ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا تُكَبِّرَانِ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ تُسَبِّحَانِ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَاِنَّهٗ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

۱۱۷۴- حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ جَاءَ اللّٰهُ اَبَاكِ بِسَعَةٍ مِّنْ رَّقِيْقٍ فَاسْتَخْدِمِيْهِ فَاَتَتْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اُعْطِيْكُمَا وَاَدَعُ اَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ وَلَا اَجِدُ مَا اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَبِيْعُهَا وَاُنْفِقُ عَلَيْهِمْ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا

اس (مستدل) نے یوں ذکر کیا حضرت شعبہ حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھوں پر چکی (پیسنے) کے نشانات کی شکایت کی اور انہیں یہ خبر ملی تھی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو وہ خادم کا سوال کرنے حاضر ہوئیں لیکن آپ سے ملاقات نہ ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان کو سارا قصہ بتایا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ام المومنین نے ساری صورت حال عرض کی (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم لیٹ گئے تھے ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس چیز سے بہتر کی راہنمائی نہ کروں جس کا تم دونوں نے سوال کیا ہے جب تم لیٹنے لگو تو چونتیس بار (۳۴) اللہ اکبر تینتیس بار (۳۳) سبحان اللہ اور تینتیس بار (۳۳) الحمد للہ پڑھا کرو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت عطاء بن سائب، اپنے والد سے اور وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا آپ کے والد ماجد کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے غلام دیئے ہیں تو ان میں سے ایک خادم مانگ لاؤ وہ حاضر ہوئیں اور حضور کی خدمت میں یہ بات عرض کی تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں اصحاب صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دوں گا کہ (بھوک کی وجہ سے) ان کے پیٹوں میں بل پڑ رہے ہیں اور میرے پاس ان پر خرچ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو لیکن میں ان غلاموں کو فروخت کر کے ان پر خرچ کروں گا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے سوال کیا یہ

سَأَلْتُمَا عَلَّمَنِيهِ جِبْرِيلُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ كَبِّرَا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلوٰةٍ عَشْرًا وَاحْمَدَا عَشْرًا وَسَبِّحَا عَشْرًا فَإِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ شُعَيْبٍ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَفَلَا يَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخْدِمْهُمَا مِنَ السَّبْيِ خَادِمًا وَلَوْ كَانَ لَهَا فِيهِ حَقٌّ بِمَا ذَكَرَ اللهُ مِنْ ذَوِي الْقُرْبَى فِي آيَةِ الْغَنِيمَةِ وَفِي آيَةِ الْفَيْءِ إِذًا لَمَا مَنَعَهَا مِنْ ذٰلِكَ وَآثَرَ غَيْرَهَا عَلَيْهَا أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ وَاللهِ لَا أُعْطِيكُمَا وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ وَلَا أَجِدُ مَا أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ۔

قِيْلَ لَهُ مَنْعُهُ إِيَّاهَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ لِأَنَّهَا لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ قَرَابَةً وَلٰكِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ لِأَنَّ الْوَلَدَ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُقَالَ هُوَ قَرَابَةُ أَبِيهِ إِنَّمَا الْقَرَابَةُ مَنْ بَعُدَ الْوَلَدُ أَلَا يُرَى إِلَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ فَجَعَلَ الْوَالِدَيْنِ غَيْرَ الْأَقْرَبِيْنَ فَكَمَا كَانَ الْوَالِدَانِ يَخْرُجَانِ مِنْ قَرَابَةِ وَلَدِهِمَا فَكَذٰلِكَ وَلَدُهُمَا يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَتِهِمَا وَلَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ لِذِي قَرَابَةِ فُلَانٍ أَنَّ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَهُ لَا يَدْخُلُوْنَ فِي ذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُعْطِ فَاطِمَةَ مَا سَأَلَتْهُ لِهٰذَا الْمَعْنَى۔

۱۱۷۵- **فَإِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ

بات مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے سکھائی ہے ہر نماز کے بعد دس بار اللہ اکبر دس بار الحمد للہ اور دس بار سبحان اللہ پڑھا کرو اور جب لیٹنے لگو (تو بھی پڑھو) اس کے بعد سلیمان بن شعیب کی روایت (حدیث نمبر ۱۱۷۳) کی طرح ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

اگر کوئی معترض ہے کہ کیا اس شخص نے نہیں دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خاتون جنت کو قیدیوں میں سے کوئی خادم نہیں دیا اگر آیت غنیمت اور آیت فے میں قرابتداروں کے ذکر کی وجہ سے اس میں ان کا حق ہوتا تو آپ ان سے نہ روکتے اور دوسرں کو ان پر ترجیح نہ دیتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دوں گا کہ بھوک کی وجہ سے انکے پیٹوں میں بل پڑ رہے ہوں اور میرے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جو ان پر خرچ کروں تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا آپ کے ان کو عطا کرنے میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ انہیں آپ کے ہاں قرابت نہ ہو کیونکہ وہ تو قرابت سے بھی بڑھ کر قریب تھیں کیونکہ اولاد کے بارے میں یہ بات کہنا جائز نہیں کہ وہ اپنے باپ کے قریبی ہیں قرابت تو اولاد کے بعد شروع ہوتی ہے کیا وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کو نہیں دیکھتا جو اس نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا آپ فرما دیجئے جو کچھ تم اچھی چیز سے خرچ کرو وہ ماں باپ کے لیے اور قریبی رشتہ داروں کے لیے ہے تو ماں باپ کو غیر قریبی قرار دیا تو جس طرح والدین، اولاد کی قرابت سے خارج ہیں اسی طرح ان کی اولاد بھی ان کی قرابت سے خارج ہے حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں جو فلاں کے قرابت داروں کے لیے تہائی مال کی وصیت کرتا ہے، فرماتے ہیں کہ اس (فلاں) کے والدین اور اولاد اس میں داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ تو قرابت سے زیادہ قریبی ہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کے سوال پر اس (مذکورہ بالا) وجہ سے (غلام) عطا نہ فرمایا ہو۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ آپ سے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی

أَيْضًا فِي غَيْرِ فَاطِمَةَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ مِثْلَ
هٰذَا أَيْضًا۔

١١٧٦ - فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ
قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا
زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْحَكَمِ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ هِيَ وَ
أُمُّهَا حَتّٰى دَخَلَتَا عَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
فَخَرَجْنَ جَمِيْعًا فَأَتَيْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَقْبَلَ مِنْ بَعْضِ
مَغَازِيْهِ وَمَعَهُ رَقِيْقٌ فَسَأَلْنَهُ أَنْ يُخْدِمَهُنَّ
فَقَالَ سَبَقَكُنَّ يَتَامٰى أَهْلِ بَدْرٍ۔

١١٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ
صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ
أَمْلٰى عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ
عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ
الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ
أُمِّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا
قَالَتْ أَصَابَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِيْ فَاطِمَةُ
ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا
إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيْهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يُعْطِيَنَا شَيْئًا
مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَبَقَكُنَّ يَتَامٰى بَدْرٍ وَلٰكِنْ سَأَدُلُّكُنَّ عَلٰى
مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ تُكَبِّرْنَ اللهَ عَلٰى أَثَرِ كُلِّ
صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً وَثَلَاثًا
وَثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ
تَحْمِيْدَةً وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ

اللہ عنہا کے علاوہ دوسرے بنو ہاشم کے بارے میں بھی
اس کی مثل مروی ہے۔

اور وہ یوں ذکر کرتے حضرت فضل بن حسن، حضرت عمرو
بن حکیم سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی ماں نے ان سے بیان
کیا کہ وہ اور ان کی ماں (یعنی حضرت عمرو بن حکیم کی نانی) حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں پھر وہ سب وہاں سے نکل کر
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ا
آپ کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے تھے آپ کے
کچھ غلام تھے حضرت خاتون جنت نے ان سب کے
لیے غلام مانگے تو آپ نے فرمایا اہلِ بدر کے
یتیم تمہاری نسبت پچھاڑے ہوئے (رعایت مند)
ہیں۔

حضرت عیاش بن عقبہ حضرمی سے روایت۔

فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت
زبیر بن عبد المطلب کی صاحبزادی ام حکیم یا ضباعہ کے بیٹے
نے ان میں سے ایک سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان
کیا وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ
قیدی آئے تو میں اور میری بہن یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور کی
خدمت میں حاضر ہوئیں ہم نے اپنی حالت کی شکایت کی اور
آپ سے سوال کیا کہ قیدیوں میں سے کچھ ہمیں عطا فرمائیں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر والوں کے یتیم تم پر
سبقت رکھتے ہیں لیکن میں عنقریب تمہیں اس سے بہتر
بات کی راہنمائی کروں گا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر
پڑھو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور ایک
بار لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ
قدیر پڑھو حضرت عیاش فرماتے ہیں وہ دونوں
(حضرت ام حکیم اور حضرت ضباعہ) رسول اکرم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچا زاد بہنیں تھیں۔

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاحِدَةً قَالَ عَيَّاشٌ وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١١٧٨۔ **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَلَا اَدْرِيْ مَا اسْمُ الرَّجُلِ وَلَا اِسْمُ اَبِيْهِ۔

قِيْلَ لَهٗ لَيْسَ هٰذَا حُجَّةً تَكُ عَلٰى مَنْ اَوْجَبَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى لِاَنَّهٗ اِنَّمَا يُوْجِبُهٗ لِمَنْ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْثَارَهٗ بِهٖ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ اٰثَرَ بِهٖ ذَا قُرْبَاهُ مِنْ يَتَامٰى اَهْلِ بَدْرٍ وَّمِنَ الضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ قَدْ صَارُوْا لِضُعْفِهِمْ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَلَمَّا انْتَفٰى قَوْلُ مَنْ رَاٰى سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى وَاحِدٍ بِحَمْلَتِهِمْ عَلٰى اَنَّهُمْ عِنْدَهٗ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً لَا يَتَخَطُّوْنَ اِلٰى غَيْرِهِمْ وَقَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّ حَقَّ ذَوِي الْقُرْبٰى فِيْ خُمُسٍ فِي الْغَنَائِمِ وَفِي الْفَيْءِ بِفَقْرِهِمْ وَلِحَاجَتِهِمْ بِمَا احْتَجَجْنَا بِهٖ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْقَوْلَيْنِ ثَبَتَ الْقَوْلُ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّخُصَّ بِهٖ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَحَرَمَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَمَا دَلِيْلُكَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ ذَكَرْنَا مِنَ الدَّلَائِلِ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ مَا يُغْنِيْنَا عَنْ اِعَادَتِهٖ هٰهُنَا مَعَ اَنَّا نَزِيْدُ فِيْ ذٰلِكَ بَيَانًا اَيْضًا۔

حضرت اسبغ بن فرج فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن وہب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس شخص (راوی) اور اس کے باپ کا نام معلوم نہیں۔

اس قائل سے کہا جائے گا کہ یہ بات تمہارے لیے ان لوگوں کے خلاف دلیل نہیں بن سکتی جو قرابتداروں کا حصہ واجب قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ اسے ان لوگوں کے لیے واجب قرار دیتا ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ترجیح دینا مناسب سمجھیں تو ہوسکتا ہے کہ آپ نے اس کے ساتھ اپنے قرابتداروں میں اہل بدر کے یتیموں اور ان کمزور لوگوں کو ترجیح دی ہو جو اپنی کمزوری کی وجہ سے اہل صفہ میں سے ہو گئے۔ تو جب ہمارے دلائل سے دونوں قولوں کی نفی ہو گئی یعنی اس شخص کے قول کی بھی جو قرابتداروں کے لیے ایک ہی حصہ قرار دیتا ہے یعنی وہ ان کے نزدیک صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے ان سے دوسروں کی طرف تجاوز نہیں کرتا، اور اس شخص کا قول بھی جو غنیمتوں کے خمس اور مال فئے میں ان کا حصہ ان کی محتاجی اور حاجت کی وجہ سے قرار دیتا تو دوسرا قول ثابت ہو گیا وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ اس کے ساتھ ان میں سے جس کو چاہیں خاص کریں اور جسے چاہیں محروم کریں۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے تو اسے کہا جائے گا کہ ہم نے اس کتاب میں اس سے پہلے دلائل ذکر کر دیئے ہیں اب ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں البتہ ہم اس کی وضاحت کے لیے کچھ اضافہ کرتے ہیں۔

۱۱۷۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ لِيْ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَاَصَابَا مَا يُصِيْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَقَالَا مَا يَمْنَعُكَ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةً عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَا عَلَيْكَ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ اَرْسِلَاهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِاٰذَانِنَا فَقَالَ اَخْرِجَا مَا تُضْمِرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ وَقَدْ جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيْ اِلَيْكَ كَمَا يُؤَدُّوْنَ وَنُصِيْبُ كَمَا يُصِيْبُوْنَ فَسَكَتَ حَتّٰى اَرَدْنَا اَنْ نُكَلِّمَهُ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تَلْمَعُ اِلَيْنَا مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ اَنْ لَّا

حضرت مالک بن انس حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن نوفل بن حارث نے ان سے بیان کیا کہ عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبد المطلب اکٹھے ہوئے اور باہم گفتگو کی کہ اگر ہم ان دو بچوں میرے اور حضرت فضل بن عباس کے بارے میں فرمایا، صدقہ کی وصولی کے لیے بھیجیں تو جو کچھ لوگ دیتے ہیں یہ بھی دیں اور جو کچھ لوگ حاصل کرتے ہیں یہ بھی حاصل کریں راوی فرماتے ہیں وہ دونوں اسی حالت میں تھے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان دونوں کے پاس کھڑے ہو گئے انہوں نے آپ کے سامنے ذکر کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو اللہ کی قسم! حضور علیہ السلام ایسا نہیں کریں گے ان دونوں نے فرمایا کہ آپ بخل کی وجہ سے اس بات سے رک رہے ہیں اللہ کی قسم! آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں لیکن ہم آپ سے بخل نہیں کرتے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابو حسن ہوں (یعنی میں خوبیوں کا مالک ہوں. حسد نہیں کرتا) ان دونوں کو بھیجو پھر وہ دونوں چلے گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ لیٹ گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھ چکے تو ہم آپ سے پہلے حجرہ مبارک میں پہنچ گئے اور وہاں کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ تشریف لائے اور آپ نے ہم دونوں کے کان پکڑ کر فرمایا جو کچھ تمہارے دل میں ہے ظاہر کرو پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اندر گئے آپ ان دنوں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے ہم نے ایک دوسرے کو بات کرنے کا وکیل بنایا پھر ہم میں سے ایک نے کلام کیا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ لوگوں میں سے سب سے زیادہ نیکی کرنے والے اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں ہم نکاح کی عمر کو

تُكَلِّمَاهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ اُدْعُ لِي مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَاءَاهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَأَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ فَأَنْكَحَنِي فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ وَكَذَا أَفَلَا يُرٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مَحْمِيَةَ أَنْ يُصْدِقَ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ وَلَمْ يَقْسِمِ الْخُمُسَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ عَدَدِ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَيُعْلَمَ مِقْدَارُ مَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ أَنَّ مَا سَمَّى اللّٰهُ لِذَوِي الْقُرْبٰى فِي الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِي صَدْرِ كِتَابِنَا هٰذَا لَيْسَ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ إِذًا لَوَجَبَ التَّسْوِيَةُ فِيهِ بَيْنَهُمْ وَإِذًا أَنَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُهُ فِي يَدِ مَحْمِيَةَ دُونَ أَهْلِهِ حَتّٰى يَضَعَهُ فِيهِمْ كَمَا لَمْ يَحْبِسْ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِ الْغَنَائِمِ عَنْ أَهْلِهَا وَلَمْ يُوَلِّ عَلَيْهَا حَافِظًا دُونَ أَهْلِهَا فَفِي تَوْلِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمُسِ مِنَ الْغَنَائِمِ مَنْ يَحْفَظُهُ حَتّٰى يَضَعَهُ فِيمَنْ يَأْمُرُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ حُكْمَهُ إِلَيْهِ فِيمَنْ يَرٰى فِي ذَوِي قُرْبَاهُ وَلَوْ كَانَ لِذَوِي الْقُرْبٰى حَقٌّ بِعَيْنِهِ لَا يَجُوزُ أَنْ يُصْرَفَ سَهْمٌ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ حَظُّهُ مِنْهُ إِلٰى مَنْ سِوَاهُ وَإِنْ كَانُوا

پہنچ چکے ہیں ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوتے ہیں کہ آپ ہمیں بعض صدقات (کی وصولی) پر مقرر فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح آپ تک مال پہنچائیں اور دوسروں کی طرح ہم بھی فائدہ حاصل کریں آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے ارادہ کیا کہ آپ سے (دوبارہ) کلام کریں حضرت زینب رضی اللہ عنہا پردہ کے پیچھے سے ہمیں بات نہ کرنے کا اشارہ کر رہی تھیں آپ نے فرمایا آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ حلال نہیں یہ تو لوگوں کی میل ہے محمیہ کو میرے پاس بلاؤ اور وہ خمس پر مقرر تھے اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو بھی بلاؤ جب وہ آئے تو آپ نے حضرت محمیہ سے فرمایا اس لڑکے یعنی حضرت فضل بن عباس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو چنانچہ انہوں نے نکاح کر دیا اور نوفل بن حارث سے فرمایا اس لڑکے (عبدالمطلب بن ربیعہ) سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو تو انہوں نے میرے ساتھ نکاح کر دیا پھر حضرت محمیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کی طرف سے خمس میں سے اتنا اتنا مہر ادا کرو تو کیا وہ (معترض) نہیں جانتا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ کو خمس میں سے ان دونوں کی طرف سے مہر ادا کرنے کا حکم فرمایا اور اس کے بعد بنو ہاشم اور بنو مطلب کی تعداد کے مطابق خمس تقسیم نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوتا کہ ان میں سے ہر ایک کے لیے کتنی مقدار ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو آیتوں میں جن کا ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا قرابتداروں کا جو حصہ بیان کیا ہے وہ قرابتداری کی وجہ سے کسی معین جماعت کے لیے نہیں اگر ایسا ہوتا تو اس صورت میں ان کے درمیان برابری ضروری ہوتی اور اس صورت میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اہلِ بیت سے الگ کر کے حضرت محمیہ کے پاس نہ رکھتے حتیٰ کہ وہ ان سب کو عطا فرماتے جیسا کہ آپ نے غنیمت کے چار حصے ان کے مستحقین سے نہیں روکے اور ان سے روک کر اس پر کوئی محافظ مقرر نہیں فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

أُولِي قُرْبَى لَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُ حَقًّا لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَلَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا عَنْ غَيْرِهِمَا حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ حَقَّهُ وَلَمَا احْتَاجَ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَعَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ أَنْ يُّصَدِّقَ عَنْهُمَا شَيْئًا قَدْ جَعَلَهُ اللهُ لَهُمَا بِالْآيَةِ الَّتِي ذَكَرَهُمْ فِيهَا فَفِي انْتِفَاءِ مَا ذَكَرْنَا دَلِيلٌ صَحِيحٌ وَّحُجَّةٌ قَائِمَةٌ أَنَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهُ فِي ذَوِي قُرْبَاهُ الَّذِينَ جَعَلَهُ فِيهِمْ وَمَا قَدْ كَانَ لَهُ صَرَفُهُ عَنْهُمْ إِلَى ذَوِي قُرْبَاهُ مِثْلَهُمْ وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَمْ يَكُنْ أَوْلَى بِهِ مِنْ بَعْضٍ إِلَّا مَنْ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَضْعَهُ فِيهِ مِنْهُمْ فَيَكُونُ بِذَلِكَ أَوْلَى مِمَّنْ رَأَى يُخْطِيَهُ بِهِ مِنْهُمْ.

١١٨٠ - فِي ذَلِكَ أَيْضًا حُجَّةٌ أُخْرَى وَهِيَ أَنَّ فَهْدَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ قَدْ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَلْقِيْنَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لِمَنِ الْمَغْنَمُ فَقَالَ لِلهِ سَهْمٌ وَهَؤُلَاءِ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ قُلْتُ فَهَلْ أَحَدٌ أَحَقُّ بِشَيْءٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ مِنْ أَحَدٍ قَالَ لَا حَتَّى السَّهْمِ يَأْخُذُهُ أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ فَلَيْسَ بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَخِيهِ.

١١٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

کا غنیمت کے خمس پر کسی کو مقرر کرنا پھر آپ کے حکم سے اس کا کسی کو عطا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا اختیار آپ کو حاصل تھا کہ قرابتداروں میں سے جیسے مناسب سمجھیں عطا فرمائیں اگر قرابتداروں کا مقررہ حصہ ہوتا تو آپ کسی ایک قرابتدار کا حصہ دوسرے کو عطا نہ فرماتے اگرچہ وہ قریبی ہوں اور آپ یقیناً حضرت فضل بن عباس، عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث اور ان کے علاوہ دوسروں کا حق نہ روکتے؟! ان میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیتے اور (اس صورت) حضرت فضل بن عباس اور عبدالمطلب بن ربیعہ اس بات کے محتاج نہ ہوتے کہ ان کی طرف سے کوئی چیز بطور مہر ادا کی جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ کے ذریعے اسے ان کے لیے قرار دیا جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات کی نفی پر صحیح دلیل اور مضبوط حجت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں اپنے قرابتداروں کے لیے جو عمل کیا کہ بعض کو عطا فرمایا اور دوسروں کو نہ دیا حالانکہ ان میں سے بعض دوسروں سے زیادہ قریبی نہ تھے تو اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ آپ کو اس بات کا اختیار تھا کہ ان میں سے جس کو چاہیں مقدم کریں۔

اس سلسلے میں ایک اور دلیل بھی ہے وہ یہ ہے حضرت بدیل بن میسرہ، حضرت عبداللہ بن شقیق سے اور وہ بلقین کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وادیٔ قریٰ میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالِ غنیمت کس کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے ایک حصہ ہے اور ان لوگوں کے لیے چار حصے ہیں میں نے پوچھا کیا کوئی شخص دوسرے کی نسبت غنیمت کا زیادہ حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے حصہ لیتا ہے تو وہ اپنے بھائی کی نسبت اس کا زیادہ حق نہیں رکھتا۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت عبداللہ بن شقیق،

يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بِلْقِيْنَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ـ

بلقین کے ایک شخص سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۲- حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَصْلٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَنَا وَنُدْخِلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللهِ وَحْدَهٗ قَالَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ ـ

حضرت شعبہ، حضرت ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کون سی قوم ہے یا (فرمایا) کون وفد ہے انہوں نے عرض کیا "ربیعہ" آپ نے فرمایا قوم یا وفد کا آنا مبارک ہو نہ ذلت ہو نہ پشیمانی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) میں آسکتے ہیں (باقی مہینوں میں لڑائی کا خطرہ ہوتا ہے) آپ ہمیں اصل اور فیصلہ کن بات بتادیں تاکہ ہم اپنے پچھلوں کو بتائیں اور اس کے ذریعے ہم جنت میں داخل ہوں آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کیا ہے انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ (خمس) دو۔

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعُلِمَ اَنَّهٗ قَدْ اَضَافَ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُضِفْ اِلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَخْمَاسِهَا وَاَنَّ مَا سِوَاهُ مِنْهَا

حضرت ابوحمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عبدالقیس کا وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس سے معلوم ہوا کہ خمس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا اور باقی چار حصوں کو اس کی طرف منسوب نہیں کیا خمس کے علاوہ کو قوم کے لیے غیر معین طور پر رکھا حضور علیہ السلام جس کو چاہیں عطا فرمائیں اگر یہ قرابت داروں کی معلوم تعداد کے لیے ہوتا تو اس طرح نہ ہوتا کیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ

لِقَوْمٍ بِغَيْرِ أَعْيَانِهِمْ يَضَعُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ عَلٰى مَا
يَرٰى وَلَوْ كَانَ لِذِي الْقُرْبٰى الْمَعْلُوْمِ عَدَدُهُمْ
لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ أَفَلَا يُرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ الْخُمُسَ
لِيَضَعَهُ فِيْمَا يَرٰى وَضْعَهُ وَيَقْسِمُ مَا بَقِيَ
بَعْدَهُ عَلَى السُّهْمَانِ فَدَلَّ أَنَّ مَا كَانَ
يَقْسِمُهُ عَلَى السُّهْمَانِ أَنَّهُ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ
لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ مَنْعُهُمْ مِنْهُ وَأَنَّ الَّذِيْ
يَأْخُذُهُ لَا يَقْسِمُهُ حَتّٰى يُدْخِلَ فِيْهِ رَأْيَهُ
هُوَ الَّذِيْ لَيْسَ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ وَأَنَّهُ
مَرْدُوْدٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى يَضَعَهُ فِيْمَا يَرٰى ثُمَّ تَكَلَّمَ
النَّاسُ فِيْ حُكْمِ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُهُ فِيْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ
فِيْ حَيَاتِهِ كَيْفَ حُكْمُهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلُوْنَ هُوَ رَاجِعٌ
مِنْ قَرَابَتِهِ إِلٰى قَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ مِنْ
بَعْدِهِ وَقَالَ آخَرُوْنَ هُوَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ
وَلِبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً وَقَالَ آخَرُوْنَ
وَهُمُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ مَا كَانَ فِيْ
حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ
رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضْعَهُ
فِيْهِ مِنْ قَرَابَتِهِ هُوَ مُنْقَطِعٌ عَنْهُمْ
بِوَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَظَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْهَا
قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ حَيَاتِهِ لَهُ
مِنَ الْمَغْنَمِ سَهْمُ الصَّفِيِّ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ

علیہ وسلم جس طرح مناسب سمجھیں صرف فرمائیں
اور جو باقی بچے اسے حصوں میں تقسیم فرمائیں تو یہ اس بات پر دلالت
ہے کہ جو کچھ آپ مختلف حصوں میں تقسیم فرماتے وہ معین قوم کے
لیے تھا کسی کے لیے جائز نہ تھا کہ ان سے روکے اور جو آپ
لیتے اور اپنی رائے کے بغیر تقسیم نہ فرماتے یہ وہ مال تھا جو کسی
معین قوم کے لیے نہ تھا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
لوٹایا جاتا آپ جہاں مناسب سمجھتے خرچ کرتے پھر لوگوں نے
اس بارے میں گفتگو کی کہ جو کچھ آپ اپنی حیات طیبہ میں
قرابتداروں کو دیتے تھے آپ کے وصال کے بعد اس کا
کیا ہوگا؟ کچھ کہنے والوں نے فرمایا کہ آپ کے بعد
وہ آپ کی قرابت سے خلیفہ وقت کی قرابت کی
طرف لوٹے گا دوسرے حضرات [illegible]
بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے ہے [illegible]
ہیں جو کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ [illegible]
اپنی حیات طیبہ میں اپنے [illegible]
قرابت داروں کو دیتے تھے [illegible]
وصال سے وہ حصہ ختم ہو گیا [illegible]
ہم نے ان اقوال میں غور کیا [illegible]
ان سے صحیح قول نکال سکیں تو ہم [illegible]
ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
میں آپ کے لیے ایک منتخب [illegible]
تھا اس سلسلے میں علماء کے
کوئی اختلاف نہیں۔

أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ۔

۱۱۸۴- وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيهِ مَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنُحَدِّثُ بِهِ مَنْ بَعْدَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنْ تُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَتُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَتُعْطُوا سَهْمَ اللّٰهِ مِنَ الْغَنَائِمِ وَالصَّفِيَّ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۱۱۸۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذِي الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ۔

۱۱۸۶- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى الْهَمْدَانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيِّ قَالَ كَانَ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ الصَّفِيُّ يَصْطَفِي بِهِ إِنْ شَاءَ عَبْدًا وَإِنْ شَاءَ أَمَةً وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا۔

حضرت ابوحمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عبدالقیس کا وفد، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے اور ہمارے درمیان یہ مُضر کا قبیلہ حائل ہے اور ہم آپ کے پاس حرمت والے مہینوں کے علاوہ آنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں آپ کوئی بات بتائیں جسے ہم اختیار کریں اور اپنے پچھلے لوگوں سے بھی بیان کریں آپ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور مالِ غنیمت میں اللہ تعالیٰ کا حصہ اور منتخب حصہ نکالنا اور تمہیں سبز گھڑے، کدو سے بنائے گئے برتن، لکڑی کے برتن اور زنار کول لگے ہوئے برتن سے منع کرتا ہوں (ان برتنوں میں شراب بنائی جاتی تھی اس لیے منع فرمایا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ذوالفقار تلوار کو بطور نفل (زائد) لیا۔

حضرت مطرف فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے حضور علیہ السلام کے حصے اور منتخب حصے کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ایک عام مسلمان کی طرح ہوتا تھا اور جو منتخب حصہ ہوتا آپ خود اس کا انتخاب فرماتے غلام یا لونڈی یا گھوڑا جو چاہتے لیتے۔

۱۱۸۷ - حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا عبد الرحمن بن أبي الزناد عن أبيه عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال تنفل رسول الله صلى الله عليه وسلم سيفه ذا الفقار يوم بدر وهو الذي رأى فيه الرؤيا يوم أحد۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالفقار (نامی) تلوار بدر کے دن بطور نفل لی اور یہ وہی تلوار ہے جس کے بارے میں آپ نے غزوۂ احد کے دن خواب دیکھا تھا۔

۱۱۸۸ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني عبد العزيز بن محمد عن أسامة بن زيد الليثي عن ابن شهاب عن مالك بن أوس أن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال فيما يحتج به كانت لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثلاث صفايا بني النضير وخيبر وفدك فأما بنو النضير فكانت فجزأها ثلاثة أجزاء فقسم منها جزءا بين المسلمين وحبس جزءا للنفقة فما فضل عن أهله رده إلى فقراء المهاجرين رضوان الله عليهم۔

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (فرماتے ہیں) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی دلیل میں فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین منتخب مال تھے یعنی بنو نضیر اور خیبر (کا مال) اور فدک (کا باغ) بنو نضیر (سے حاصل ہونے والے مال) کو آپ نے تین حصوں میں تقسیم فرمایا ایک حصہ مسلمانوں میں تقسیم فرما دیا ایک حصہ اپنے خرچ کے لیے رکھا اور جو کچھ آپ کے گھر والوں سے بچا اسے مہاجرین فقراء (رضی اللہ عنہم) کی طرف لوٹا دیا۔

۱۱۸۹ - حدثنا مالك بن يحيى الهمداني قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء قال أخبرنا الجريري عن أبي العلاء قال بينما أنا مع مطرف بأعلى المربد في سوق الإبل إذا أتى علينا أعرابي معه قطعة أديم أو قطعة جراب شك الجريري فقال هل فيكم من يقرأ فقلت أنا أقرأ قال ها فاقرأه فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتبه لنا فإذا فيه من محمد النبي لبني زهير بن قيس حي من عكل أنهم شهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وفارقوا المشركين وأقروا بالخمس في غنائمهم

حضرت جریری، حضرت ابوالعلاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس دوران کہ میں اونٹوں کے بازار میں مربد کے بالائی حصہ میں تھا کہ اچانک ہمارے پاس ایک اعرابی آیا اس کے پاس چمڑے یا جراب (تلوار کا میان) کا ایک ٹکڑا تھا حضرت جریری کو شک ہے، اس نے کہا کیا تم میں سے کوئی پڑھا ہوا ہے (حضرت ابوالعلاء فرماتے ہیں) میں نے کہا میں پڑھتا ہوں اس نے کہا یہ لو اور پڑھو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہمارے لیے لکھا ہے دیکھا تو اس میں (یوں تحریر) تھا حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنو زہیر بن قیس کی طرف جو عکل قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے

وَسَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفِيِّهِ فَإِنَّهُمْ آمِنُوْنَ بِأَمَانِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تُحَدِّثُنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّذْهَبَ عَنْهُ وَحَرُ الصَّدْرِ فَلْيَصُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا أَرَاكُمْ تُرَوْنَ أَنِّيْ أَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَدَّثْتُكُمُ الْيَوْمَ حَدِيْثًا فَأَخَذَهَا ثُمَّ انْطَلَقَ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَأَجْمَعُوْا جَمِيْعًا أَنَّ هٰذَا السَّهْمَ لَيْسَ لِلْخَلِيْفَةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ كَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ الْخَلِيْفَةُ لَا يَخْلُفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ لَهُ مِمَّا خَصَّهُ اللّٰهُ بِهِ دُوْنَ سَائِرِ الْمُقَاتِلِيْنَ مَعَهُ كَانَتْ قَرَابَتُهُ أَحْرٰى أَنْ لَّا تَخْلُفَ قَرَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ لَهُمْ فِيْ حَيَاتِهِ مِنَ الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ فَبَطَلَ بِهٰذَا قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى مَا قَالَ النَّاسُ سِوٰى هٰذَا الْقَوْلِ مِنْ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ فَأَمَّا مَنْ خَصَّ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِّنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى لَهُمْ خَاصَّةً فَقَدْ ذَكَرْنَا فَسَادَ قَوْلِهِ

رسول ہیں وہ مشرکین سے جدا ہو گئے انہوں نے اپنی غنیمتوں میں خمس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ اور آپ کے منتخب (صفی) مال کا اقرار کیا انہیں اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ امن ہے حاضرین میں سے بعض نے کہا کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے جو ہم سے بیان کرے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے سینے سے بغض جاتا رہے وہ صبر کے مہینے (رمضان المبارک کے مکمل) اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے قوم میں سے ایک شخص نے کہا کیا تم نے یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ اس نے کہا میرے خیال میں تم مجھے حضور علیہ السلام پر جھوٹ بولنے والا سمجھتے ہو کوئی حدیث ہرگز نہیں سناؤں گا پھر وہ چلا گیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بات پر ان سب کا اتفاق ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ حصہ خلیفہ کو نہیں ملے گا اور وہ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں ہے تو جب خلیفہ اس مال میں جو مجاہدین کے علاوہ صرف آپ کے ساتھ خاص ہے، آپ کا نائب نہیں بن سکتا۔ تو یہ بات زیادہ مناسب ہے کہ آپ کی قرابت کو آپ کی حیات طیبہ میں جو کچھ غنیمت اور مال فے سے ملتا تھا اس میں خلیفہ کی قرابت کو نیابت حاصل نہ ہو۔ اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو کہتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے قرابتداروں کا حصہ خلیفہ کے قرابتداروں کے لیے ہو گا۔ پھر ہم اس قول کے علاوہ دوسرے اقوال کی طرف لوٹتے ہیں جن کا ہم نے اس فصل میں ذکر کیا تو جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی قرابتداروں کو چھوڑ کر اسے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ساتھ خاص کیا تو ہم نے اس سے پہلے اپنی اس کتاب میں اس کے قول کا فساد ذکر کیا ہے لہٰذا اب اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ مال آپ کے ان رشتہ داروں کے لیے ہے جو محتاج ہوں مالداروں کے لیے نہیں اور انہوں نے ان لوگوں کو دوسرے مسلمانوں کے فقراء کی

فِيمَا تَقَدَّمَ فِي كِتَابِنَا هٰذَا فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهٖ هٰهُنَا وَكَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَهٗ لِفُقَرَاءِ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ أَغْنِيَائِهِمْ وَجَعَلَهُمْ كَغَيْرِهِمْ مِّنْ سَائِرِ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ ذَكَرْنَا أَيْضًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فَسَادَ قَوْلِهٖ فَأَغْنَانَا عَنْ إِعَادَتِهٖ هٰهُنَا وَبَقِيَ قَوْلُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهٗ أَنْ يَّضَعَهٗ فِيْمَنْ رَأَى وَضْعَهٗ فِيْهِ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهٖ وَإِنَّ أَحَدًا مِّنْهُمْ لَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يُعْطِيَهٗ إِيَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهٗ أَنْ يَّصْطَفِيَ مِنَ الْمَغْنَمِ لِنَفْسِهٖ مَا رَأَى فَكَانَ ذٰلِكَ مُنْقَطِعًا بِوَفَاتِهٖ غَيْرَ وَاجِبٍ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِ وَفَاتِهٖ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ مَا لَهٗ أَنْ يَّخُصَّ بِهٖ مَنْ رَّأَى مِنْ ذَوِي قُرْبَاهُ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُ مِنْ ذَوِي قُرْبَاهُ فِي حَيَاتِهٖ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ إِلٰى أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِ وَفَاتِهٖ وَلَمَّا بَطَلَ أَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ إِلٰى أَحَدٍ بَعْدَ وَفَاتِهٖ بَطَلَ أَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ السَّهْمُ لِأَحَدٍ مِّنْ ذَوِي قَرَابَتِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ۔

طرح قرار دیا ہے تو ہم نے اس کتاب میں ان لوگوں کے قول کا فساد بھی ذکر کر دیا ہے لہٰذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں اب ان لوگوں کا قول باقی رہ گیا جو کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ ان قرابت داروں میں سے جسے مناسب سمجھیں عطا فرمائیں اور جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عطا نہ فرمائیں ان میں سے کوئی مستحق نہیں آپ کو یہ بھی حق تھا کہ مالِ غنیمت میں سے اپنی ذات کے لیے جو کچھ چاہیں چن لیں تو یہ آپ کے وصال سے منقطع ہو گیا آپ کے بعد کسی کے لیے واجب نہیں تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کو اپنی زندگی میں اختیار تھا اپنے قرابت داروں میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں اور دوسروں کو چھوڑ دیں آپ کے وصال کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں تو پھر جب آپ کے وصال کے بعد کسی کے لیے اس اختیار کا ہونا باطل ہو گیا تو آپ کی وفات کے بعد اس حصے کا آپ کے کسی قرابتدار کے لیے ہونا بھی باطل ہو گیا۔

۱۱۹۰- فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ أَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ حَدَّثَهٗ أَنَّ نَجْدَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ كَتَبَ إِلَى

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس بات میں تم سے اختلاف کرتے ہیں حضرت ابن شہاب حضرت یزید بن ہرمز سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نجدہ صاحب یمامہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "ذوی القربٰی" کا حصہ معلوم کرنے کے لیے ان کو خط لکھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو لکھا کہ وہ (حصہ) ہمارے لیے تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَسْأَلُہُ عَنْ سَہْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی فَکَتَبَ إِلَیْہِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا أَنَّہُ لَنَا وَقَدْ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعَانَا لِیُنْکِحَ مِنْہُ أَیِّمَنَا وَیَقْضِیَ مِنْہُ غَارِمَنَا فَأَبَیْنَا أَنْ یُسَلِّمَہٗ لَنَا کُلَّہٗ وَرَأَیْنَا أَنَّہٗ لَنَا۔

بلایا تاکہ وہ اس مال سے ہمارے رنڈووں کا نکاح کریں اور اس سے ہمارے قرضوں کو ادا کریں تو ہم نے انکار کیا مگر یہ کہ وہ مال ہمیں دیں ہمارا یہی خیال ہے کہ وہ ہمارا حق ہے۔

۱۱۹۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا أَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ قَیْسًا یُحَدِّثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ ھُرْمُزَ قَالَ کَتَبَ نَجْدَۃُ إِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَسْأَلُہٗ عَنْ سَہْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی الَّذِیْنَ ذَکَرَھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَضَ لَھُمْ فَکَتَبَ إِلَیْہِ وَأَنَا شَاھِدٌ کِتَابَہٗ أَنَّھُمْ قَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَبٰی ذٰلِکَ عَلَیْنَا قَوْمُنَا۔

حضرت یزید بن ہرمز فرماتے ہیں حضرت نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک تحریر کے ذریعے ان "ذوی القربیٰ" کے بارے میں پوچھا جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا اور ان کا حصہ مقرر کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا اور میں ان کی تحریر کا گواہ ہوں کہ ہم ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت ہیں لیکن ہماری قوم نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔

قِیْلَ لَہٗ إِنَّا لَمْ نَدَّعِ أَنْ یَکُوْنَ قَدْ خُوْلِفْنَا فِیْمَا ذَھَبْنَا إِلَیْہِ مِمَّا ذَکَرْنَا وَلٰکِنْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رَأٰی فِیْ ذٰلِکَ أَنَّ سَہْمَ ذَوِی الْقُرْبٰی ثَابِتٌ وَأَنَّھُمْ بَنُوْ ھَاشِمٍ فِیْ حَیٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ وَفَاتِہٖ وَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّ قَوْمَہٗ أَبَوْا ذٰلِکَ عَلَیْہِ وَفِیْھِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَمَنْ تَابَعَہٗ مِنْھُمْ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ عَلٰی ذٰلِکَ فَمِثْلُ مَنْ ذَکَرْنَا یَکُوْنُ قَوْلُہٗ مُعَارِضًا لِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔

تو اس معترض کو جواب دیا جائے گا کہ ہم اس بات کا رد نہیں کرتے کہ ہمارے مذکورہ بالا موقف پر ہماری مخالفت کی گئی لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اس سلسلے میں خیال یہ ہے کہ ذوی القربیٰ کا حق ثابت ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی اور آپ کے بعد بھی بنوہاشم کے لیے ہے اور انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کی قوم نے ان کی اس بات کا انکار کیا۔ ان (انکار کرنے والوں) میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور آپ کی اتباع کرنے والے دوسرے حضرات بھی ہیں تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے خلاف ہے۔

۱۱۹۲- وَلَقَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰی قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِیِّ عَنِ ابْنِ حَبِیْبٍ قَالَ وَقَعَتْ جَرَّۃٌ فِیْھَا وَرِقٌ مِّنْ دَیْرِ خَرِبٍ فَأَتَیْتُ بِھَا عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ

حضرت عبداللہ بن بشر خثعمی، حضرت ابن حبیب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چاندی کا ایک گھوڑا گرا ہوا تھا میں اسے لے کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا اسے پانچ حصوں میں تقسیم کر کے چار حصے لے لو اور پانچواں حصہ میرے پاس لاؤ

أَقْسِمْهَا عَلٰى خَمْسَةِ أَخْمَاسٍ فَخُذْ أَرْبَعَةً وَّهَاتِ خُمُسًا فَلَمَّا أَدْبَرْتُ قَالَ إِنَّ فِيْ نَاحِيَتِكَ مَسَاكِيْنُ فُقَرَاءُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ أَفَلَا يَرٰى أَنَّ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ أَمَرَهُ أَنْ يَّقْسِمَ الْخُمُسَ مِنَ الرِّكَازِ فِيْ فُقَرَاءِ نَاحِيَتِهِ فَلَمْ يُوْجِبْ عَلَيْهِ وَقَعَ شَيْءٌ مِّنْهُ إِلٰى أَحَدٍ مِّنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا خِلَافُ مَا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَآهُ فِيْ ذٰلِكَ.

جب اس نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے پڑوس میں کچھ مساکین فقراء ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں تو فرمایا یہ لو اور ان کے درمیان تقسیم کر دو تو کیا یہ شخص نہیں دیکھتا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ وہ مدفون مال میں سے اپنی پڑوسی فقراء پر تقسیم کرے اور آپ نے اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی رشتہ دار کے لیے کچھ بھی واجب نہ فرمایا تو یہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے موقف کے خلاف ہے۔

١١٩٣ - وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُمَيَّةَ اللّٰهُمَّ أَوْ حَدَّثَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيْهِمْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ ظُهْرًا فَأَتَيْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ سَمِعْتُ نَحِيْبًا شَدِيْدًا فَقُلْتُ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ أَغَيْرِيْ عُمَرَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَدَخَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَا بَأْسَ بِكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ أَعْجَبَكَ مَا رَأَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَا إِنَّ الْخَطَّابَ عَلَى اللّٰهِ لَوْكَرَسْنَا عَلَيْهِ كَانَ حَدًا إِلٰى صَاحِبِيْ قَبْلِيْ قَالَ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ بِنَا نَتَفَكَّرُ فَكَتَبْنَا الْمُحَقِّقِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكَتَبْنَا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ دُوْنَ ذٰلِكَ فَأَصَابَ الْمُحَقِّقِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَرْبَعَةَ الْآفٍ وَّأَصَابَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِنَّ وَمَنْ دُوْنَ ذٰلِكَ أَلْفًا

حضرت عمیر بن اسحٰق فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ جانتا ہے) حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن امیہ نے مجھ سے یا قوم سے بیان کیا اور میں بھی ان میں تھا فرمایا مجھ سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ظہر کے وقت کسی کو میری طرف بھیجا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں دروازے تک پہنچا تو میں نے بہت زیادہ بلند آواز سے رونے کی آواز سنی میں نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا کیا یہ میرے سردار حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں میں اندر گیا حتیٰ کہ ان کے پاس پہنچا تو میرا ہاتھ ان پر لگا میں نے عرض کیا امیر المومنین! آپ کو کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا اس پر تمہیں تعجب ہوا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا دیکھو اگر میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر سختی سے عمل پیرا ہوں تو میرے پہلے ساتھی (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی برابری ہوگی فرماتے ہیں پھر فرمایا ہمارے پاس بیٹھو تاکہ ہم غور و فکر کریں ہم نے ان لوگوں کے نام لکھے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں مستحق ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور ان کے علاوہ دوسروں کے نام بھی لکھے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مستحق ہیں ان کو چار ہزار ملے جب کہ ازواج مطہرات اور دوسرے لوگوں کو ایک ہزار، حتیٰ کہ ہم نے مال کو

حَتّٰی رَدَّ عَنِ الْمَالِ اَفَلَا تَرٰی اَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ قَدْ سَوَّیَا بَیْنَ الْمُحِقِّیْنَ وَبَیْنَ اَهْلِ الدَّرَجَةِ الَّتِیْ بَعْدَهُمْ وَلَمْ یُدْخِلْ فِیْ ذٰلِكَ ذَوِیْ قُرْبٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِقَرَابَتِهِمْ كَمَا اَدْخَلَا الْاِسْتِحْقَاقَ بِاسْتِحْقَاقِهِمْ ۔

١١٩٤ - وَقَدْ حَدَّثَنَا اَیْضًا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ الْهَاشِمِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰی غُفْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِیَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَیْهِ مَالٌ مِّنَ الْبَحْرَیْنِ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْیَاْتِنِیْ وَلْیَاْخُذْ فَاَتٰی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ مَالٌ مِّنَ الْبَحْرَیْنِ اَعْطَانِیْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِلْأَ كَفَّیْهِ قَالَ خُذْ بِیَدِكَ فَاَخَذَ بِیَدِهٖ فَوَجَدَهَا خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ اُعْدُدْ اِلَیْهَا اَلْفًا ثُمَّ اَعْطٰی مَنْ كَانَ وَعَدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا ثُمَّ قَسَمَ بَیْنَ النَّاسِ مَا بَقِیَ فَاَصَابَ كُلَّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ جَاءَهٗ مَالٌ كَثِیْرٌ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَسَمَهٗ بَیْنَ النَّاسِ فَاَصَابَ كُلَّ اِنْسَانٍ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا وَفَضَلَ مِنَ الْمَالِ فَضْلٌ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فَضَلَ فَضْلٌ وَلَكُمْ خَدَمٌ یُعَالِجُوْنَ لَكُمْ وَیَعْمَلُوْنَ لَكُمْ فَاِنْ شِئْتُمْ رَضَخْنَا لَهُمْ

تقسیم کر دیا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما نے مستحقین اور ان کے بعد قرابت داروں میں مساوات قائم کی ان میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو قربت کی وجہ سے شامل نہ کیا جیسا کہ مستحقین کو ان کے استحقاق کی وجہ سے شامل کیا۔

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر بن عبداللہ (غفرہ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ کے پاس بحرین سے مال آیا آپ نے فرمایا جس کسی سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا ہو وہ میرے پاس آئے اور (وعدہ کے مطابق) لے جائے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جب بحرین سے مال آیا تو آپ مجھے اتنا اتنا دیں گے تین مرتبہ ہاتھوں کو ملا کر فرمایا آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے لے پس انہوں نے اپنے ہاتھ سے لیا تو اسے پانچ سو پایا فرمایا اس کے ساتھ ایک ہزار گن لو پھر جس جس سے حضور علیہ السلام کا وعدہ تھا اسے عطا فرمایا پھر باقی ماندہ کو صحابہ کرام میں تقسیم کر دیا تو ہر شخص کو دس درھم ملے جب دوسرا سال ہوا تو آپ کے پاس پہلے سے بھی زیادہ مال آیا آپ نے اسے صحابہ کرام کے درمیان تقسیم کر دیا تو ہر شخص کو بیس درہم ملے اور کچھ مال بچ گیا آپ نے فرمایا اے لوگو! کچھ مال بچ گیا ہے تم سے کچھ لوگ مقدم ہیں وہ تمہارے لیے محنت اور کام کاج کرتے ہیں اگر تم چاہو تو ہم انہیں (مزید) دے دیں چنانچہ ان کو پانچ درھم عطا فرمائے عرض کیا اے خلیفۂ رسول! اگر آپ مہاجرین وانصار کو ان کی فضیلت کے باعث زیادہ دیتے (تو اچھا تھا) آپ نے فرمایا ان کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے یہ مال غنیمت ہے اور مال غنیمت میں کسی کو ترجیح دینے کی بجائے مساوات افضل ہے جب

فَرَضَ لَهُمْ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقِيْلَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَضَّلْتَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ بِفَضْلِهِمْ قَالَ اِنَّمَا اُجُوْرُهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّمَا هٰذَا مَغَانِمُ وَالْاُسْوَةُ فِي الْمَغَانِمِ اَفْضَلُ مِنَ الْاَثَرَةِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاسْتُخْلِفَ عُمَرُ فُتِحَتْ عَلَيْهِ الْفُتُوْحُ وَجَاءَهُمْ مَالٌ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْمَالِ رَاْيٌ وَلِيْ رَاْيٌ اٰخَرُ رَاٰى اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يُقْسَمَ بِالسَّوِيَّةِ وَرَاَيْتُ اَنْ اُفَضِّلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ وَلَا اَجْعَلُ مَنْ قَاتَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ قَاتَلَ مَعَهُ فَفَضَّلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ فَجَعَلَ لِمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْهُمْ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَمَنْ كَانَ لَهُ اِسْلَامٌ كَاِسْلَامِهِمْ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَلِلنَّاسِ عَلٰى قَدْرِ اِسْلَامِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ وَفَرَضَ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ اِلَّا صَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ فَرَضَ لَهُمَا سِتَّةَ اٰلَافٍ سِتَّةَ اٰلَافٍ فَاَبَتَا اَنْ تَاْخُذَا فَقَالَ اِنَّمَا فَرَضْتُ لَكُنَّ بِالْهِجْرَةِ فَقَالَتَا اِنَّمَا فَرَضْتَ لَهُنَّ لِمَكَانِهِنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنَا مِثْلُ مَكَانِهِنَّ فَاَبْصَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَهُنَّ سَوَاءً وَفَرَضَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا لِقَرَابَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ لِنَفْسِهٖ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَفَرَضَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَرُبَمَا زَادَ الشَّيْءَ وَفَرَضَ لِلْحَسَنِ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ پر فتوحات کا دروازہ کھل گیا اور اس سے مسلمانوں کے پاس بہت زیادہ مال آیا انہوں نے فرمایا اس مال کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک رائے تھی لیکن میری اور رائے ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ اسے برابر تقسیم کیا جائے اور میرا خیال ہے کہ میں مہاجرین و انصار کو فضیلت دوں اور جس شخص نے (حالتِ کفر میں) رسول اکرم اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کی ہے اسے اس کی طرح قرار نہ دوں جس نے آپ کے ساتھ مل کر (کفار سے) لڑائی کی چنانچہ آپ نے مہاجرین و انصار کو ترجیح دی ان میں سے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ان کے لیے پانچ پانچ ہزار اور جو ان کے ساتھ ہی مسلمان ہوئے لیکن بدر میں شریک نہیں ہوئے ان کو چار چار ہزار عطا فرمایا دوسرے حضرات کو ان کے اسلام لانے اور مقام و مرتبہ کے اعتبار سے عطا فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کے لیے بارہ ہزار مقرر فرمائے البتہ حضرت صفیہ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے انہوں نے لینے سے انکار کر دیا آپ نے فرمایا میں نے تمہارے لیے ہجرت کی وجہ سے مقرر کیا ہے تو انہوں نے فرمایا ازواج مطہرات کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی نسبت کی وجہ سے مقرر ہوا اور ہمارے لیے بھی ان کے برابر مقام ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سمجھ گئے اور ان سب کا حصہ برابر برابر کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کی وجہ سے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے لیے بارہ ہزار مقرر فرمائے اور اپنے لیے پانچ ہزار مقرر کیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بھی پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ اور بعض اوقات زائد بھی دیا حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کی وجہ سے ان

وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَمْسَةَ اٰلَافٍ خَمْسَةَ اٰلَافٍ اَلْحَقَهُمَا بِاَبِيْهِمَا لِقَرَابَتِهِمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَّفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثَلَاثَةَ اٰلَافٍ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِاَيِّ شَيْءٍ زِدْتَهٗ عَلَيَّ فَمَا كَانَ لِاَبِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لَّكَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لِّيْ فَقَالَ اِنَّ اَبَاهُ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ فَكَانَ هُوَ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْكَ وَفَرَضَ لِاَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا اَلْفَيْنِ اَلْفَيْنِ فَمَرَّ بِهٖ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ زِدُوْهُ اَلْفًا يَا غُلَامُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ لِاَيِّ شَيْءٍ زِدْتَهٗ عَلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِاَبِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لِاٰبَائِنَا قَالَ فَرَضْتُ لِاَبِيْ سَلَمَةَ اَلْفَيْنِ وَزِدْتُهٗ لِاُمِّ سَلَمَةَ اَلْفًا فَلَوْ كَانَتْ لَكَ اُمٌّ مِثْلُ اُمِّ سَلَمَةَ زِدْتُّكَ اَلْفًا وَّفَرَضَ لِاَهْلِ مَكَّةَ ثَمَانِيْ مِائَةٍ فِي الشَّرَفِ مِنْهُمْ ثُمَّ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ وَفَرَضَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ثَمَانِيْ مِائَةٍ وَّفَرَضَ لِلنَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ فِيْ اَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهٗ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ جَاءَكَ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو وَنَسَبَهٗ اِلٰى جَدِّهٖ فَفَرَضْتَ لَهٗ ثَمَانِيْ مِائَةٍ وَّجَاءَكَ هَنْبَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَفَرَضْتَ لَهٗ فِيْ اَلْفَيْنِ فَقَالَ اِنِّيْ لَقِيْتُ اَبَا هٰذَا يَوْمَ اُحُدٍ فَسَاَلَنِيْ

دونوں کو ان کے والد کے ساتھ ملایا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے چار ہزار مقرر کئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے کس وجہ سے انہیں مجھ سے زیادہ دیا ان کے والد کو آپ کی طرح فضیلت حاصل نہیں اور انہیں مجھ سے بڑھ کر فضیلت نہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے والد تمہارے والد سے زیادہ محبوب تھے اور وہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تم سے زیادہ محبوب تھے بدر میں شریک ہونے والے مہاجرین و انصار کے بچوں کے لیے دو دو ہزار مقرر فرمائے عمر بن ابی سلمہ وہاں سے گزرے تو آپ نے فرمایا اے غلام! (تقسیم کرنے والے سے فرمایا) انہیں کچھ زیادہ دے دو حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما نے عرض کیا آپ نے ان کو مجھ سے زیادہ کس وجہ سے دیا اللہ کی قسم ان کے والد کو ہمارے آباء و اجداد سے زیادہ فضیلت حاصل نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے حضرت ابوسلمہ کے لیے دو ہزار مقرر فرمائے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ایک ہزار کا اضافہ کیا اگر تمہاری ماں بھی حضرت ام سلمہ کی طرح ہوتی تو میں تمہیں بھی ایک ہزار زائد دیتا اہل مکہ کے لیے ان کی عزت و احترام کی وجہ سے آٹھ سو مقرر کیا پھر ان لوگوں کو ان کے مرتبے کے مطابق عطا فرمایا حضرت عثمان بن عبداللہ بن عثمان بن عمرو کے لیے آٹھ سو مقرر فرمائے حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ کو دو ہزار دیئے حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے عرض کیا آپ کے پاس حضرت عثمان بن عمرو کا بیٹا آیا (دادا کی طرف نسبت کی) تو آپ نے اس کے لیے آٹھ سو مقرر کئے اور انصار کا ایک سست (ادنیٰ) آدمی آیا تو آپ نے اس کے لیے دو ہزار مقرر کر دیئے آپ نے فرمایا میں نے غزوہ اُحد کے دن اس کے باپ سے ملاقات کی اس نے مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ قُتِلَ فَسَلَّ سَيْفَهُ وَكَسَرَ غِمْدَهُ وَقَالَ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ وَهٰذَا يَرْعَى الْغَنَمَ بِمَكَّةَ أَفَتَرَانِيْ أَجْعَلُهُمَا سَوَاءً قَالَ فَعَمِلَ عُمَرُ عُمْرَهُ كُلَّهُ بِهٰذَا حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ السَّنَةِ الَّتِيْ قُتِلَ فِيْهَا سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ حَجَّ فَقَالَ أُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ لَوْ مَاتَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قُمْنَا إِلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فَبَايَعْنَاهُ قَالَ أَبُوْ مَعْشَرٍ يَعْنُوْنَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الْمَدِيْنَةَ خَطَبَ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ رَأَى أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ رَأْيًا رَأَى أَنْ يَقْسِمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَرَأَيْتُ أَنْ أُفَضِّلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ بِفَضْلِهِمْ فَإِنْ عِشْتُ هٰذِهِ السَّنَةَ أَرْجِعُ إِلٰى رَأْيِ أَبِيْ بَكْرٍ فَهُوَ خَيْرٌ مِّنْ رَأْيِيْ أَفَلَا تَرٰى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَسَمَ سَوّٰى بَيْنَ النَّاسِ جَمِيْعًا فَلَمْ يُقَدِّمْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ سَهْمًا فِيْ ذٰلِكَ الْمَالِ أَبَانَهُمْ بِهِ عَنِ النَّاسِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى لَهُمْ بَعْدَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فِيْ مَالِ الْفَيْءِ سِوٰى مَا يَأْخُذُوْنَهُ كَمَا يَأْخُذُ مَنْ لَيْسَ بِذِي الْقُرْبٰى ثُمَّ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا أَفْضٰى إِلَيْهِ الْأَمْرُ وَرَأَى التَّفْضِيْلَ بَيْنَ النَّاسِ عَلَى الْمَنَازِلِ لَمْ يَجْعَلْ لِذَوِي الْقُرْبٰى سَهْمًا

کے بارے میں پوچھا میں نے کہا میرا خیال ہے آپ شہید ہو گئے ہیں چنانچہ اس نے تلوار نکال کر اس کی میان کو توڑ دیا اور کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے لیکن خدا تو زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی اور لڑتے رہے حتی کہ شہید ہو گئے اور یہ شخص مکہ مکرمہ میں بکریاں چراتا رہا تو تمہارا کیا خیال ہے میں ان کو برابر کر دوں۔ راوی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی ساری زندگی اس پر عمل پیرا رہے حتی کہ جب اس سال کا آخر ہوا جس میں آپ کو شہید کیا گیا یعنی ۲۳ھ تو آپ نے حج کیا بعض لوگوں نے کہا اگر امیر المومنین انتقال فرما جائیں تو فلاں بن فلاں کی طرف اٹھیں گے اور ان کی بیعت کریں گے حضرت ابو معشر فرماتے ہیں ان کی مراد حضرت طلحہ بن عبید اللہ تھے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا اس مال میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک رائے تھے ان کا خیال تھا کہ اسے لوگوں میں برابر تقسیم کریں اور میرا خیال تھا کہ میں مہاجرین وانصار کو ان کی فضیلت کے باعث ترجیح دوں اگر میں اس سال زندہ رہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف رجوع کروں گا وہ میری رائے سے بہتر ہے۔

تو کیا وہ نہیں دیکھتا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کے درمیان برابر برابر تقسیم فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کو دوسروں پر مقدم نہیں کیا اور ان کے لیے اس مال میں ایسا حصہ مقرر نہیں کیا جس کے باعث وہ دوسروں سے ممتاز ہوں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے قرابتداروں کے لیے مال فے میں صرف وہی حق سمجھتے تھے جیسے وہ دوسروں (غیر قرابتداروں) کی طرح لیتے تھے پھر یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جب حکومت ان کو ملی اور انہوں نے صحابہ کرام میں درجات کے اعتبار سے فضیلت کو مناسب سمجھا تو انہوں نے بھی اہل قرابت کے لیے ایسا حصہ

يَمُنُّوْنَ بِهٖ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّهٗ جَعَلَهُمْ وَسَائِرَ
النَّاسِ سَوَآءً وَفَضَّلَ بَيْنَهُمْ بِالْمَنَازِلِ غَيْرَ
مَا يَسْتَحِقُّوْنَهٗ بِالْقَرَابَةِ لَوْ كَانَ لِاَهْلِهَا سَهْمٌ
قَائِمٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ مِنْ
اِرْتِفَاعِ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ رُوِيَ
عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا
ابْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ
عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ
كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ فَجَاءَهٗ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
يَخْتَصِمَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الْكَذَا الْكَذَا قَالَ
حَمَّادٌ اَنَا اُكَنِّيْ عَنِ الْكَلَامِ فَقَالَ وَاللّٰهِ
لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تُوُفِّيَ وَوَلِيَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَتَهٗ
فَقَوِيَ عَلَيْهَا وَاَدَّى فِيْهَا الْاَمَانَةَ فَزَعَمَ
هٰذَا اَنَّهٗ خَانَ وَفَجَرَ وَكَلِمَةً قَالَهَا اَيُّوْبُ
قَالَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهٗ مَا خَانَ وَلَا فَجَرَ وَلَا
كَذَا قَالَ حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ
عَنْ مَالِكٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ
قَالَ لَقَدْ كَانَ فِيْهَا رَاشِدًا تَابِعًا لِلْحَقِّ ثُمَّ
رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَيُّوْبَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْبَكْرٍ
وَلِيْتُهَا بَعْدَهٗ فَقَوِيْتُ عَلَيْهَا فَاَدَّيْتُ فِيْهَا
الْاَمَانَةَ وَزَعَمَ هٰذَا اَنِّيْ خُنْتُ وَلَا فَجَرْتُ
وَلَا تِلْكَ الْكَلِمَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ
وَلَقَدْ كُنْتُ فِيْهَا رَاشِدًا تَابِعًا لِلْحَقِّ ثُمَّ
رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ ثُمَّ اَتَيَانِيْ فَقَالَ لَا

مقرر نہیں کیا جس کی وجہ سے انہیں دوسرے لوگوں پر برتری حاصل ہو بلکہ انہوں نے ان کو اور باقی تمام لوگوں کو برابر رکھا اور ان کے درمیان صرف مراتب کے لحاظ سے اس فضیلت کو قائم کیا تھا جو قرابت کی وجہ سے ان کو حاصل ہوتا قرابت داروں کا کوئی حصہ ہوتا۔ تو یہ ہمارے اس موقف کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی وجہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے قرابتداروں کا حصہ اٹھ گیا۔

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جھگڑتے ہوئے آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے امیر المومنین میرے اور اس کے درمیان جو ایسا ایسا ہے فیصلہ کر دیجئے حضرت حماد راوی فرماتے ہیں میں اشارۃً کلام کرتا ہوں انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! میں ضرور ضرور تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صدقہ کے مختار بنے تو وہ اس پر مضبوط رہے اور انہوں نے اس میں امانت کو ادا کیا اس شخص نے گمان کیا کہ انہوں نے خیانت کی اور گناہ کیا ایوب نے یہ بات روایت کی (ایوب راوی ہیں) "اور اللہ تعالیٰ کی جانتا ہے کہ انہوں نے نہ خیانت کی اور نہ ہی گناہ کیا اور نہ ہی کچھ اور" حماد کہتے ہیں ہم سے عمرو بن دینار نے، حضرت مالک اور کئی دوسرے لوگوں کے واسطہ سے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ وہ یقیناً اس سلسلے میں راہ راست پر ہے حق کی اتباع کرنے والے تھے، پھر حماد، ایوب کی حدیث کی طرف لوٹے (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا) جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کے بعد مجھے اختیارات حاصل ہوئے تو میں اس میں مضبوط رہا اور امانت ادا کی اور اس کا گمان ہے کہ میں نے خیانت کی اور گناہ گار ہوا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے خیانت نہیں کی اور نہ میں (اس

إِذْ دَفَعَ إِلَيْنَا صَدَقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَ هٰذَا ابْنِ هٰذَا أَعْطِنِيْ نَصِيْبِيْ مِنِ ابْنِ أَخِيْ وَقَالَ هٰذَا ابْنِ هٰذَا أَعْطِنِيْ نَصِيْبِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ مِنْ أَبِيْهَا وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرَثُ مَا تَرَكَ صَدَقَةٌ وَفِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّا لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ ثُمَّ تَلَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا الْاٰيَةَ فَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَآءِ ثُمَّ تَلَا وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ثُمَّ قَالَ وَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَآءِ وَفِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مَا أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَاصَّةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْهِ خَيْلًا وَّلَا رِكَابًا فَكَانَ يَأْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ قُوْتَهٗ وَقُوْتَ أَهْلِهٖ وَيَجْعَلُ بَقِيَّةَ الْمَالِ لِأَهْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى حَدِيْثِ أَيُّوْبَ ثُمَّ تَلَا مَا أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ثُمَّ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ فَهٰؤُلَآءِ الْمُهَاجِرُوْنَ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ حَتّٰى فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ قَالَ فَهٰؤُلَآءِ الْأَنْصَارُ قَالَ

سلسلے میں گناہ گار تھا اور وہ بات کی حضرت عمرو کی حضرت زہری سے روایت میں ہے کہ (انہوں نے فرمایا) میں اس سلسلے میں راہ ہدایت پر تھا اور میں نے حق کی اتباع کی۔ پھر انہوں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف رجوع کیا فرماتے ہیں پھر وہ دونوں حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہمیں دیجیے تو میں نے ان دونوں کو دے دیا اب یہ (حضرت عباسؓ) ان (حضرت ") سے فرماتے ہیں کہ میرے بھتیجے کی طرف سے میرا حصہ مجھے دو اور یہ (حضرت علی المرتضیٰؓ) ان (حضرت عباسؓ) سے کہتے ہیں کہ میری زوجہ کا ان کے والد سے حصہ مجھے دو۔ حالانکہ یہ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ نہیں ہے آپ نے جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے حضرت زہری کی روایت میں ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہماری وراثت نہیں ہوتی جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے پھر وہ حضرت عکرمہ کی روایت کی طرف لوٹے کہ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) بے شک صدقات فقراء مساکین اور اس پر کام کرنے والوں کے لیے ہیں۔ پس یہ صدقات ان لوگوں کے لیے ہیں پھر آپ نے تلاوت فرمائی (ترجمہ) جان لو کہ جو کچھ تم مالِ غنیمت سے حاصل کرو تو اس کا خمس اللہ تعالیٰ کے لیے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرابت داروں کے لیے ہے (آخر تک) پھر فرمایا یہ ان حضرات کے لیے ہے (جن کا ذکر ہوا) حضرت زہری سے حضرت عمرو کی روایت میں ہے انہوں نے فرمایا "جو کچھ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے نبی کو بطور فے عطا فرمائے جس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے (آخر تک) (ترجمہ) پر مسلمانوں نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے آپ اس سے اپنا نفقہ اور اپنے گھر والوں کی روزی لیتے پھر باقی مال اپنے

ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ اِسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا لَهٗ حَقٌّ اِلَّا مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ رَّقِيْقِكُمْ فَاِنْ اَعِشْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا سَاٰتِيْهِ حَقَّهٗ حَتّٰى رَاعِي الثَّلَّةِ يَأْتِيْهِ حَظُّهٗ اَوْ قَالَ حَقُّهٗ قَالَ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ تَلَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ثُمَّ قَالَ وَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى قَدْ كَانَ ثَابِتًا عِنْدَهٗ لَهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ لَهُمْ فِيْ حَيَاتِهٖ قِيْلَ لَهٗ لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتَ عَلٰى مَا ذَهَبْتَ اِلَيْهِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ لَكَ فِيْهِ وَلَا لَنَا عَلٰى مَا ذَهَبْتَ اِلَيْهِ وَقَدْ كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى نَجْدَةَ حِيْنَ كَتَبَ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعَانَا اِلٰى اَنْ يُّنْكِحَ مِنْهُ اَيِّمَنَا وَيَكْسُوَ مِنْهُ عَارِيَنَا فَاَبَيْنَا عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُّسَلِّمَهٗ لَنَا كُلَّهٗ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ اَنَّ عُمَرَ اَبٰى عَلَيْهِمْ دَفْعَ السَّهْمِ اِلَيْهِمْ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ لَهُمْ فَكَيْفَ يُتَوَهَّمُ عَلَيْهِ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ غَيْرَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِهٖ فَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ اَيْ هِيَ لَهُمْ عَلٰى مَعْنٰى مَا جَعَلَهَا اللّٰهُ لَهُمْ فِيْ وَقْتِ اِنْزَالِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گھر والوں کے لیے رکھتے پھر وہ (راوی) حضرت ایوب کی روایت کی طرف لوٹے کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بستیوں والوں سے اپنے رسول کو عطا فرمایا پس وہ اللہ تعالیٰ کے لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آپ کے اہل قرابت کے لیے ہے (آخر تک) پھر ان فقراء مہاجرین کے لیے ہے جنہیں ان کے گھروں اور مالوں سے نکالا گیا۔ "وہی لوگ سچے ہیں" تک پڑھا تو یہ لوگ مہاجرین ہیں فرماتے ہیں پھر انہوں نے تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو اُن کے بعد آئے مہربان رحم فرمانے والا ہے" تک پڑھا۔ تو اس آیت نے تمام مسلمانوں کو گھیر لیا تو کوئی مسلمان نہ رہا جسے حق نہ ملا ہو البتہ وہ غلام جن کے وہ مالک ہوں اگر میں آئندہ سال زندہ رہا (ان شاء اللہ) تو مسلمانوں میں سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا جسے میں اس کا حق نہ دوں حتیٰ کہ ریوڑ چرانے کو اس کا حصہ یا فرمایا اس کا حق ملے گا تو وہ شخص لیتا ہے یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس حدیث میں یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور جان لو جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اس کا پانچواں حصہ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور ذوی القربیٰ کے لیے (آخر تک) پھر فرمایا یہ ان (مذکورہ) لوگوں کے لیے ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک قرابت داروں کا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی ثابت ہے جیسا کہ آپ کی حیات طیبہ میں ان کے لیے تھا تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جو کچھ تو نے ذکر کیا اس میں تیرے مذہب پر کوئی دلیل نہیں اور اس میں تیرے موقف پر دلیل کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب ذوی القربیٰ کے حصے کے بارے میں نجدہ کے سوال پر لکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تاکہ وہ اس مال میں سے ہمارے رنڈووں کا نکاح کریں اور ہمارے بے لباس لوگوں کو اس سے لباس پہنائیں تو ہم نے انکار کیا حتیٰ کہ وہ سب مال ہمیں دے

فِيْهِمْ وَعَلٰى مِثْلِ مَا عَلٰى بِهٖ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مِنَ السَّهْمِ الَّذِىْ اَضَافَهٗ اِلَيْهِ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ السَّهْمُ جَارِيًا لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ وَفَاتِهٖ غَيْرَ مُنْقَطِعٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بَلْ كَانَ جَارِيًا لَهٗ فِىْ حَيَاتِهٖ مُنْقَطِعًا عَنْهُ بِمَوْتِهٖ وَكَذٰلِكَ مَا اَضَافَهٗ فِيْهَا اِلٰى ذَوِىْ قُرْبَاهُ كَذٰلِكَ اَيْضًا وَاجِبًا لَهُمْ فِىْ حَيَاتِهٖ يَضَعُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْمَنْ شَآءَ مِنْهُمْ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ كَمَا لَمْ يَكُنْ قَوْلُ عُمَرَ فَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَآءِ لَا يَجِبُ بِهٖ بَقَآءُ سَهْمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْوَقْتِ الَّذِىْ قَالَ فِيْهِ مَا قَالَ كَانَ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ فَهِىَ لِهٰؤُلَآءِ لَا يَجِبُ بِهٖ بَقَآءُ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبٰى اِلَى الْوَقْتِ الَّذِىْ قَالَ فِيْهِ مَا قَالَ مُعَارَضَةً صَحِيْحَةً بَاقِيَةً اَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ هٰذَا عَنْ عُمَرَ مُخَالِفًا لِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ فِىْ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبٰى۔

۱۱۹۶- وَلَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْكَلْبِىْ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ يَا اَبَا بَكْرٍ مَّنْ يَّرِثُكَ اِذَا مُتَّ قَالَ وَلَدِىْ وَاَهْلِىْ قَالَتْ فَمَا لَكَ تَرِثُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنِىْ قَالَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَرِثْتُ اَبَاكِ دَارًا وَّلَا ذَهَبًا وَّلَا غُلَامًا قَالَتْ وَلَا سَهْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِىْ جَعَلَهٗ لَنَا وَصَافِيَتَنَا الَّتِىْ

دیں لیکن انہوں نے اس بات سے انکار کر دیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوی القربیٰ کا حصہ انکو دینے سے انکار فرمایا کیونکہ ان کے نزدیک یہ ان حضرات کا حق نہیں تھا تو کیسے حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کی ان سے روایت کی روشنی میں اس کے علاوہ بات کا وہم کیا جا سکتا ہے بلکہ حضرت مالک بن اوس نے ان سے جو کچھ روایت کیا کہ یہ ان لوگوں کیلئے ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تو اس وقت یہ ان کا حصہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر فرمایا جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ کی جو طرف اضافت ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ آپ کی حیات طیبہ میں اور آپکی وفات کے بعد بھی آپ کیلئے نہ تھا بلکہ آپ کی زندگی میں تو جاری تھا لیکن وصال مبارک سے منقطع ہو گیا اسی طرح جو کچھ آپکے قرابتداروں کی طرف منسوب ہوا وہ بھی آپکی حیات طیبہ میں ان کیلئے وصال سے یہ حصہ اُٹھ گیا تو جس طرح حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کہ یہ ان لوگوں کیلئے ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اس وقت تک باقی رہے جب اس قائل نے یہ بات کہی اسی طرح آپ کے اس ارشاد سے کہ یہ مال ان لوگوں کے لیے ہے لازم نہیں آتا کہ اس قول تک ذوی القربیٰ کا حصہ باقی رہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حضرت مالک بن اوس کی یہ روایت اس حدیث کے خلاف ہے جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذوالقربیٰ کے حصہ کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے وصال کے بعد آپ کا وارث کون ہوگا آپ نے فرمایا میری اولاد اور میری بیوی، انہوں نے فرمایا پھر کیا وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت میری بجائے آپ لیتے ہیں انہوں نے فرمایا اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی! میں آپ کے والد ماجد سے کسی مکان، سونے اور غلام کا وارث نہیں بنا انہوں نے فرمایا اور آپ اس حصے کے وارث بھی نہیں بنے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے قرار دیا اور وہ جو خالصتاً ہمارے لیے ہے اور آپ کے قبضہ میں ہے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

بِيَدِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَنِيْهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا مِتُّ كَانَتْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

١١٩٧ - **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رض اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَنْ يَرِثُكَ اِذَا مِتَّ قَالَ وَلَدِيْ وَاَهْلِيْ قَالَتْ فَمَا لَكَ تَرِثُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَنَا قَالَ يَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللهِ مَا وَرِثَ اَبُوْكِ دَارًا وَّلَا مَالًا وَّلَا غُلَامًا وَّلَا ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً قَالَتْ فَدَكَ الَّتِيْ جَعَلَهَا اللهُ لَنَا وَصَافِيَتُنَا الَّتِيْ بِيَدِكَ لَنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا طُعْمَةٌ اَطْعَمَنِيْهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا مِتُّ فَهِيَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَفَلَا يَرٰى اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ اَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَا كَانَ يُعْطِيْهِ ذَوِيْ قُرْبَاهُ فَاِنَّمَا كَانَ مِنْ طُعْمَةٍ اَطْعَمَهَا اللهُ اِيَّاهُ وَمَلَّكَهُ اِيَّاهَا حَيَاتَهُ وَقَطَعَهَا عَنْ ذَوِيْ قَرَابَتِهٖ بِمَوْتِهٖ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ

نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بطور خوراک عطا فرمایا جب میرا انتقال ہو جائے گا تو یہ مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

حضرت ابو صالح، حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آپ کا انتقال ہو جائے گا تو آپ کا وارث کون ہو گا؟ انہوں نے فرمایا میری اولاد اور بیوی، انہوں نے فرمایا پھر کیا وجہ ہے کہ ہماری بجائے آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث بنے انہوں نے فرمایا اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی! آپ کے والد ماجد نے کوئی مکان، مال، غلام اور سونا چاندی ورثہ میں نہیں چھوڑا انہوں نے فرمایا باغ فدک جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے قرار دیا اور ہمارا وہ منتخب مال جو آپ کے قبضے میں ہے وہ ہمارے لیے ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یہ خوراک جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھلائی ہے جب میرا انتقال ہو جائے گا تو وہ مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گی تو کیا وہ شخص (معترض) نہیں دیکھتا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ آپ جو کچھ اپنے قرابتداروں کو عطا فرماتے تھے وہ کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کھلایا اور آپ کی حیات طیبہ میں آپ کو اس کا مالک بنایا پھر آپ کے وصال پر اسے آپ کے قرابتداروں سے منقطع کر دیا ہم نے اس کتاب (باب) کے شروع میں حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہوا کسی نے کہا ذوی القربیٰ کا حصہ خلیفہ کے قرابتداروں کے لیے ہے کسی کا قول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کے بعد خلیفہ کے لیے تھا پھر ان سب نے بالاتفاق ان دونوں حصوں کو لشکر اور جہاد کی تیاری میں صرف کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایسا ہوا تو اختلاف کے بعد جب وہ متفق ہو گئے

ثُمَّ اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلٰى اَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا اَجْمَعُوْا بَعْدَ مَا كَانُوْا اخْتَلَفُوْا كَانَ اِجْمَاعُهُمْ حُجَّةً وَفِيْمَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ بُطْلَانُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى مِنَ الْمَغَانِمِ وَالْفَيْءِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّمَا كَانَ فِيْمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مُتَابِعًا لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَرَاهَةَ اَنْ يُدَّعٰى عَلَيْهِ خِلَافُهُمَا۔

تو ان کا اجماع حجت ہے انہوں نے جس بات پر اجماع کیا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مال غنیمت اور مال فے سے قرابتداروں کے حصے کا بطلان ہے اگر کوئی معترض کہے کہ تم نے جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی اتباع اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کی کہ آپ پہلے دونوں حضرات کی مخالفت پر الزام نہ آئے۔

وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ قُلْتُ اَرَاَيْتَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَيْثُ وَلِيَ الْعِرَاقَ وَمَا وَلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ كَيْفَ صَنَعَ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَالَ سَلَكَ بِهٖ وَاللّٰهِ سَبِيْلَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قُلْتُ وَكَيْفَ وَاَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ اَهْلُهٗ يَصْدُرُوْنَ اِلَّا عَنْ رَاْيِهٖ قُلْتُ فَمَا مَنَعَهٗ قَالَ كَرِهَ وَاللّٰهِ اَنْ يُدَّعٰى عَلَيْهِ خِلَافُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قِيْلَ لَهٗ هٰذَا تَاَوَّلَ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ تَرْكِهٖ خِلَافَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَرٰى فِي الْحَقِيْقَةِ خِلَافَ مَا رَاَيَا لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا

اور وہ (معترض) اس سلسلے میں یوں ذکر کرے حضرت محمد بن اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھے بتائیے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عراق کے حکمران بنے اور لوگوں کے معاملات آپ کے سپرد ہوئے تو آپ نے ذوی القربیٰ کے حصے کے بارے میں کیا کیا انہوں نے کہا اللہ کی قسم وہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نقش قدم پر چلے میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ تم لوگ (ذوالقربیٰ کے حق کا) قول کرتے ہو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! ان کے ساتھی تو صرف ان کی رائے پر چلتے تھے۔ میں نے کہا تو انہیں کس چیز نے منع کیا فرمایا اللہ کی قسم! انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ ان پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کا الزام لگایا جائے۔ تو اس شخص (معترض) سے کہا جائے گا کہ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ کی طرف سے حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی مخالفت ترک کرنے کے بارے میں یہ تاویل کی ہے ورنہ حقیقت میں ان کی رائے ان دونوں کی رائے کے خلاف تھی ہمارے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ رضی

يُتَوَهَّمُ عَلَى مِثْلِهِ فَكَيْفَ يُتَوَهَّمُ عَلَيْهِ وَقَدْ خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي أَشْيَاءَ وَخَالَفَ عُمَرَ وَحْدَهُ فِي أَشْيَاءَ أُخَرَ مِنْهُمَا رَأْيُ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ بَعْدَ نَهْيِ عُمَرَ عَنْ بَيْعِهِنَّ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رَأَى مِنَ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْعَطَاءِ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُفَضِّلُ بَيْنَهُمْ عَلَى قَدْرِ سَوَابِقِهِمْ وَلَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ أَعْرَفَ بِاللّٰهِ مِنْ أَنْ يُجْرِيَ شَيْئًا عَلَى مَا الْحَقُّ عِنْدَهُ فِي خِلَافِهِ وَلٰكِنَّهُ أَجْرَى الْأَمْرَ بِسَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى عَلَى مَا رَآهُ حَقًّا وَعَدْلًا فَلَمْ يُخَالِفْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيهِ وَلَقَدْ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيهِ يُخَالِفُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي حَيَاتِهِمَا فِي أَشْيَاءَ قَدْ رَأَيَا فِي ذٰلِكَ خِلَافَ مَا رَأَى فَلَا يَرَى الْأَمْرَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ دَنِفًا وَلَا يَمْنَعَانِهِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا يُؤَاخِذَانِهِ عَنْهُ فَكَيْفَ يَسَعُهُ هٰذَا فِي حَالِ الْإِمَامِ فِيهَا غَيْرُهُ ثُمَّ يَضِيقُ عَلَيْهِ فِي حَالٍ هُوَ الْإِمَامُ فِيهَا نَفْسُهُ هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ۔

۱۱۹۹۔ **وَلَقَدْ** حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَاذَانَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَتَذَاكَرْنَا الْخِيَارَ فَقَالَ أَمَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ سَأَلَنِي عَنْهُ فَقُلْتُ إِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ فَقَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهَا إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ

اللہ عنہ کے بارے میں یہ خیال جائز نہیں اس جیسے شخص کے بارے میں یہ وہم نہیں کیا جاسکتا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ وہم کیسے کیا جائے گا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بہت سے معاملات میں حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی ہے پھر کچھ دوسری باتوں میں صرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے ان میں ام ولد لونڈیوں کو بیچنے کا مسئلہ ہے جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بیچنے سے منع کر دیا تھا اسی طرح عطیات میں صحابہ کرام کے درمیان مساوات قائم کرنا ہے جب کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے مراتب، سبقت کی بنیاد پر انہیں ایک دوسرے پر فضیلت دیتے تھے اور یقیناً حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ پہچان رکھتے تھے کہ وہ اپنی دانست میں کسی بات کو حق سمجھتے ہوئے اس کے خلاف کام کریں لیکن انہوں نے ذوی القربیٰ کے حصے سے متعلق وہی حکم جاری کیا جو ان کے نزدیک حق اور انصاف تھا پس انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہیں کی حضرت علی المرتضیٰؓ ان دونوں حضرات کی زندگی میں ان سے کئی مسائل میں اختلاف کرتے تھے لیکن ان کی یہ مخالفت معیوب نہ سمجھی گئی اور نہ ہی وہ دونوں آپ کو اس سے منع کرتے تھے نہ انہوں نے اس پر مواخذہ کیا پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ جب دوسرا امام ہو تو مخالفت کرنا جائز ہو اور جب آپ خود امام ہوں تو اسے اپنائے رکھیں ہمارے نزدیک یہ محال ہے۔

حضرت زاذان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ہم نے خیار (عورت کو طلاق کا اختیار دیا جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا) کے بارے میں باہم گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اس سلسلے میں پوچھا تو میں نے کہا اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق (رجعی) ہوگی اور وہی (خاوند) اس کا زیادہ حق دار ہوگا اور اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک بائن طلاق ہوگی انہوں نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور وہ خاوند اس کا زیادہ

وَاحِدَةٌ وَّهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنِ اخْتَارَتْ
زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اِلَّا مُتَابَعَةَ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اٰلَ الْاَمْرُ اِلَيَّ عَرَفْتُ
اَنِّيْ مَسْئُوْلٌ عَنِ الْفُرُوْجِ فَاَخَذْتُ بِمَا
كُنْتُ اَرٰى فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ رَاْيٌ رَاَيْتَهٗ
تَابَعَكَ عَلَيْهِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ
رَاْيٍ اِنْفَرَدْتَ بِهٖ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ
اَرْسَلَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَخَالَفَنِيْ وَاِيَّاهُ
فَقَالَ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَّهُوَ
اَحَقُّ بِهَا وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ لَا
تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ اَفَلَا يَرٰى
اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ اَخْبَرَ فِيْ هٰذَا
الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ لَمَّا خَلَصَ اِلَيْهِ الْاَمْرُ وَعَرَفَ
اَنَّهٗ مَسْئُوْلٌ عَنِ الْفُرُوْجِ اَخَذَ بِمَا كَانَ
يَرٰى وَاَنَّهٗ لَمْ يَرَ تَقْلِيْدَ عُمَرَ فِيْمَا يَرٰى
خِلَافَهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَكَذٰلِكَ اَيْضًا لَمَّا
خَلَصَ اِلَيْهِ الْاَمْرُ اِسْتَحَالَ مَعَ مَعْرِفَتِهٖ
بِاللّٰهِ وَمَعَ عِلْمِهٖ اَنَّهٗ مَسْئُوْلٌ عَنِ الْاَمْوَالِ
اَنْ يَكُوْنَ يُبِيْحُهَا مَنْ يَرَاهُ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا
وَيَمْنَعُ مِنْهَا اَهْلَهَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ الْقَوْلُ
عِنْدَهٗ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى كَالْقَوْلِ فِيْمَا
كَانَ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
فَاَجْرَى الْاَمْرَ عَلٰى ذٰلِكَ لَا عَلٰى
مَاسِوَاهُ فَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ
الْمَشْهُوْرَ عَنْهُمْ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى
اَنَّهٗ قَدِ ارْتَفَعَ بِوَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَنَّ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَجَمِيْعِ
الْفَيْءِ يُقْسَمَانِ فِيْ ثَلَاثَةِ اَسْهُمٍ لِلْيَتَامٰى

حق دار ہوگا (یعنی رجوع کرے) اور اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی تو میرے لیے امیر المومنین کی اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ جب معاملہ میرے سپرد ہوا (مجھے خلافت ملی) تو میں نے جان لیا کہ مجھ سے (عورتوں کی) شرمگاہوں کے بارے میں سوال ہوگا تب میں نے اپنی رائے پر عمل کیا اس وقت ان کے بعض ساتھیوں نے کہا کہ اگر امیر المومنین آپ کی رائے پر چلتے تو مجھے یہ بات اس سے زیادہ پسند تھی کہ آپ اپنی رائے میں تنہا ہوں انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے میری اور ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور وہ (خاوند) اس عورت کا زیادہ حق دار ہوگا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو تین طلاقیں ہوں گی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے اس کے لیے حلال نہ ہوگی۔ تو کیا یہ شخص (معترض) نہیں دیکھتا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں خبر دی کہ جب حکومت ان کے سپرد ہوئی اور انہیں معلوم ہوا کہ عورتوں کے بارے میں ان سے سوال ہوگا تو انہوں نے اپنی رائے پر عمل کیا اور انہوں نے جس معاملہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اس میں ان کی تقلید کو جائز نہ جانا اسی طرح جب آپ کو خلافت ملی تو محال تھا کہ خدا کی معرفت اور اس علم کے باوجود کہ مالوں کے بارے میں ان سے سوال ہوگا آپ ان اموال کو غیر اہل کے لیے جائز قرار دیتے اور اہل لوگوں سے روک دیتے بلکہ قرابتداروں کے حصے کے بارے میں ان کا قول حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے قول کی طرح تھا لہٰذا انہوں نے اسی پر حکم جاری کیا اس کے علاوہ پر نہیں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مشہور مسلک یہی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قرابت داروں کا حصہ اٹھ گیا اور غنیمتوں کا خمس نیز مال فے تین حصوں میں یعنی یتیموں محتاجوں اور مسافروں کے لیے تقسیم ہوگا۔

وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

۱۲۰۰ - وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ابْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُئِيّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهٰكَذَا يُعْرَفُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِيْ جَمِيْعِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ رَاْيِهٖ وَمِمَّا حَكَاهُ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَاَمَّا اَصْحَابُ الْاِمْلَاءِ فَاِنَّ جَعْفَرَ بْنَ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ اَمْلٰى عَلَيْنَا اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ سَنَةِ اِحْدٰى وَثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَهٰذَا فِيْمَا بَلَغَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فِيْمَا اَصَابَ مِنْ عَسَاكِرِ اَهْلِ الشِّرْكِ مِنَ الْغَنَائِمِ وَالْخُمُسُ مِنْهَا عَلٰى مَا سَمَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ اَرْبَعَةَ اَخْمَاسِهَا بَيْنَ الْجُنْدِ الَّذِيْ اَصَابُوْا ذٰلِكَ لِلْفَرَسِ سَهْمًا وَّلِلرَّجُلِ سَهْمًا عَلٰى مَا جَاءَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارِ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لِلرَّجُلِ سَهْمٌ وَّلِلْفَرَسِ سَهْمٌ وَّالْخُمُسُ يُقْسَمُ عَلٰى خَمْسَةِ اَسْهُمٍ خُمُسُ اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَاحِدٌ وَّخُمُسُ ذِي الْقُرْبٰى لِكُلِّ صِنْفٍ سَمَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ خُمُسُ الْخُمُسِ فَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ ثُبُوْتُ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى قَالُوْا وَاَمْلٰى عَلَيْنَا اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ مَسْاَلَةٍ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِذَا ظَهَرَ الْاِمَامُ عَلٰى بَلَدٍ مِّنْ بِلَادِ اَهْلِ الشِّرْكِ فَهُوَ

حضرت یعقوب بن ابراہیم حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ سے جن روایات میں ان کی رائے مذکور ہے ان سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے اسی طرح انہوں نے جو کچھ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہما سے نقل کیا وہ بھی یہی ہے جہاں تک اصحاب املاء (احادیث لکھنے والے محدثین) کا تعلق ہے تو جعفر بن احمد فرماتے ہیں ہم سے حضرت بشر بن ولید نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ نے رمضان المبارک ۱۸۱ھ میں لکھوایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی" اور جان لو! جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے قرابت داروں، یتیموں، مساکین اور مسافروں کے لیے ہے تو یہ اس چیز کے بارے میں جیسا کہ ہم تک بات پہنچی اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مشرکین کے لشکروں سے جو مال غنیمت کے طور پر حاصل ہو اور اس میں سے خمس ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا چار حصے اس لشکر کے لیے ہوں گے جس نے اسے حاصل کیا ایک حصہ گھوڑے کا اور ایک حصہ مرد کا ہوگا جیسا کہ احادیث و آثار میں آیا ہے ۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں مرد کے لیے ایک حصہ اور گھوڑے کے لیے ایک حصہ ہوگا خمس کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچواں حصہ ایک ہی ہوگا پانچواں حصہ آپ کے قرابت داروں کے لیے ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جن لوگوں کا ذکر کیا ان میں سے ہر قسم کے لوگوں کے لیے پانچواں حصہ ہوگا تو اس روایت میں قرابت داروں کے حصے کا ثبوت ہے اور یہ حضرات فرماتے ہیں ایک مسئلہ میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ہمیں لکھایا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا جب (مسلمانوں کا) امام، مشرکین کے کسی شہر پر غلبہ حاصل کرے تو اسے اختیار ہے جو کچھ مسلمانوں کے لیے

بِالْخِيَارِ يَفْعَلُ فِيْهِ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهٗ اَفْضَلُ وَخَيْرٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ اِنْ رَاٰى اَنْ يُّخَمِّسَ الْاَرْضَ وَالْمَتَاعَ وَيُقَسِّمَ اَرْبَعَةَ اَخْمَاسِهٖ بَيْنَ الْجُنْدِ الَّذِيْ افْتَتَحُوْا مَعَهٗ فَعَلَ وَيُقَسِّمُ الْخُمُسَ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَسْهُمٍ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَاِنْ رَاٰى اَنْ يَّتْرُكَ الْاَرْضِيْنَ وَيَتْرُكَ اَهْلَهَا فِيْهَا وَيَجْعَلَهَا ذِمَّةً وَّيَضَعَ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى اَرْضِهِمُ الْخَرَاجَ وَكَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالسَّوَادِ كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ۔

بہتر اور افضل سمجھے کرے اگر مناسب سمجھے کہ زمین اور سامان پانچ حصوں میں تقسیم کرے چار حصے ان مجاہدین میں تقسیم کرے جنہوں نے اسے فتح کیا اور پانچویں حصے کو تین حصوں میں تقسیم کرے فقراء، مساکین اور مسافروں کو دے اور اگر زمین کو اسی طرح ان کے مالکوں کے پاس چھوڑ دے انہیں ذمی قرار دے کر ان پر جزیہ اور زمین پر خرچ مقرر کر دے تو ایسا کرلے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق والوں کے ساتھ کیا تھا اس بات کی اسے اجازت ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ سُقُوْطُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَهٰذَا الْقَوْلُ الْمَشْهُوْرُ عَنْهُمْ وَالَّذِي اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ هَاتَانِ الرِّوَايَتَانِ فِي الْفَيْءِ وَفِيْ خُمُسِ الْغَنِيْمَةِ اَنَّهُمَا اِذَا خَلَصَا جَمِيْعًا وَصَحَّ خُمُسُ الْغَنَائِمِ فِيْمَا يَجِبُ وَضْعُهٗ فِيْهِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَاَمَّا الْفَيْءُ فَيُبْدَاُ مِنْهُ بِاِصْلَاحِ الْقَنَاطِرِ وَبِنَآءِ الْمَسَاجِدِ وَاَرْزَاقِ الْقُضَاةِ وَاَرْزَاقِ الْجُنْدِ وَجَوَائِزِ الْوُفُوْدِ ثُمَّ يُوْضَعُ مَا بَقِيَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ مِثْلِ مَا يُوْضَعُ فِيْهِ خُمُسُ الْغَنَائِمِ سَوَآءً فَهٰذِهٖ وُجُوْهُ الْفَيْءِ وَاَخْمَاسُ الْغَنَائِمِ الَّتِيْ كَانَتْ تَجْرِيْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْ تُوُفِّيَ وَمَا يَجِبُ اَنْ يَّمْتَثِلَ فِيْهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَدْ بَيَّنَّاهُ ذٰلِكَ وَشَرَحْنَاهُ بِغَايَةِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت کے مطابق قرابتداروں کا حصہ ساقط ہو گیا اور ان حضرات سے یہی قول مشہور ہے فے اور غنیمت کے خمس کے سلسلے میں جس بات پر یہ دو روایتیں متفق ہیں وہ یہ ہے کہ جب یہ دونوں حاصل ہوں تو غنیمت کا خمس ان لوگوں کو دیا جائے جن کا حق ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لیکن مال فے سے ابتداءً پلوں کی مرمت کی جائے مسجدیں بنائی جائیں، قاضیوں کی تنخواہیں، فوج کی تنخواہ، وفود کے اخراجات حاصل کئے جائیں اس کے بعد باقی مال ان لوگوں میں برابر تقسیم کیا جائے جن کو خمس دیا جاتا ہے یہ مال فے اور غنیمت کے خمس کی وہ صورتیں ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں جاری تھیں اور آپ کی وفات کے بعد قیامت تک اسی پر عمل ہونا چاہیے ہم نے اپنے بساط کے مطابق اسے خوب واضح کیا اور تشریح کر دی اور اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق کا سوال کرتے ہیں۔

مَا مَلَكْنَا وَاللّٰهُ نَسْأَلُهُ التَّوْفِيقَ ۔

۱۲۰۱ ۔ وَاَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَاِنَّهُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالَ ثَنَا الْاَشْجَعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ هُوَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَمَا بَقِيَ فَلِهٰذِهِ الطَّبَقَاتِ الَّتِيْ سَمَّى اللّٰهُ وَالْاَرْبَعَةُ الْاَخْمَاسِ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ ۔

جہاں تک حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کا تعلق ہے تو حضرت اشجعی فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان ثوری نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ، خمس سے ہے اور وہ خمس کا خمس ہے اور جو باقی رہا وہ ان لوگوں کے لیے ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا جبکہ چار حصے مجاہدین کے لیے ہیں ۔

۱۴

كِتَابُ الْحُجَّةِ فِي فَتْحِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو بطور غلبہ فتح فرمایا

١٢٠٢ - قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ اجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَالَحَ أَهْلَ مَكَّةَ قَبْلَ افْتِتَاحِهِ إِيَّاهَا ثُمَّ افْتَتَحَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْمٌ كَانَ افْتِتَاحُهُ إِيَّاهَا بَعْدَ أَنْ نَقَضَ أَهْلُ مَكَّةَ الْعَهْدَ وَخَرَجُوْا مِنَ الصُّلْحِ فَافْتَتَحَهَا وَهِيَ دَارُ حَرْبٍ لَا صُلْحَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَهْلِهَا وَلَا عَقْدَ وَلَا عَهْدَ وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللهُ.

وَقَالَ قَوْمٌ بَلِ افْتَتَحَهَا صُلْحًا.

ثُمَّ احْتَجَّ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ لِقَوْلِهِ مِنَ الْآثَارِ بِمَا سَنُبَيِّنُهُ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ صِحَّةَ مَا احْتَجَّ بِهِ أَوْ فَسَادَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح کرنے سے پہلے مصالحت فرمائی اس کے بعد اسے فتح کیا ایک جماعت کہتی ہے کہ آپ نے اسے اہل مکہ کے عہد شکنی کرنے اور صلح کو توڑنے کے بعد فتح کیا۔ اور یہ دار الحرب تھا ان لوگوں کے ساتھ نہ صلح تھی نہ کوئی معاہدہ اور نہ عہد و پیمان تھا اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام اوزاعی، مالک بن انس، سفیان بن سعید ثوری، ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ شامل ہیں۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ آپ نے صلح کے طور پر اسے فتح کیا۔

پھر ان میں سے ہر گروہ نے اپنے موقف پر روایات سے دلائل دیئے جنہیں ہم اپنی اس کتاب میں عنقریب ذکر کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ہر ایک کی دلیل کی صحت اور فساد کو بھی ذکر کریں گے (ان شاء اللہ تعالیٰ)

وَكَانَ حُجَّةُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَهَا صُلْحًا أَنْ قَالَ أَمَّا الصُّلْحُ فَقَدْ كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ فَأَمِنَ كُلُّ فَرِيقٍ مِنْهُ وَمِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الْفَرِيقِ الْآخَرِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ فِي ذٰلِكَ مَا يُوجِبُ نَقْضَ الصُّلْحِ وَإِنَّمَا كَانَتْ بَنُو نُفَاثَةَ وَهُمْ غَيْرٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَاتَلُوا خُزَاعَةَ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَثَبَتَ بَقِيَّةُ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى صُلْحِهِمْ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِهِمُ الَّذِي عَاهَدُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ بَنُو نُفَاثَةَ وَمَنْ تَابَعَهُمْ عَلَى مَا فَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ مِنَ الصُّلْحِ وَثَبَتَ بَقِيَّةُ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى الصُّلْحِ الَّذِي كَانُوا صَالَحُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جن لوگوں کا موقف ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صلح کے طور پر فتح کیا ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ مکہ کے درمیان صلح ہو گئی تھی۔ اور ہر گروہ دوسرے سے بے خوف ہو چکا تھا بنو نفاثہ جو اہل مکہ میں سے نہیں تھے انہوں نے خزاعہ قبیلے سے لڑائی کی اور اس پر قریش کے کچھ لوگوں نے ان کی مدد کی، جبکہ باقی اہل مکہ اپنی صلح پر قائم رہے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو معاہدہ کیا تھا اسے مضبوطی سے تھامے رکھا پس بنو نفاثہ اور ان کے پیچھے چلنے والے اس صلح سے نکل گئے جب کہ باقی اہل مکہ اس صلح پر قائم رہے جو انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی۔

قَالُوا وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَهَا لَمْ يَقْسِمْ فِيهَا فَيْئًا وَلَمْ يَسْتَعْبِدْ فِيهَا أَحَدًا.

یہ حضرات فرماتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو مال فے تقسیم نہیں فرمایا اور نہ ہی کسی کو غلام بنایا۔

۱۲۰۴- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ لِمُخَالِفِهِمْ أَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ عَلَيْهِمَا يَدُورُ أَكْثَرُ أَخْبَارِ الْمَغَازِي قَدْ رُوِيَ عَنْهُمَا مَا يَدُلُّ عَلَى خُرُوجِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الصُّلْحِ الَّذِي كَانُوا صَالَحُوا عَلَيْهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِحْدَاثٍ أَحْدَثُوهَا.

ان کے خلاف ان کے مخالفین کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عکرمہ، جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے اور حضرت محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ جن پر لڑائیوں کی اکثر خبروں کا دارومدار ہے ان دونوں سے مروی ہے کہ اہل مکہ اپنے عمل کی وجہ سے اس صلح سے نکل گئے تھے جو انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی۔

١٢٠٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لَمَّا وَادَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ بَنُو بَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِي صُلْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَتْ بَنُو بَكْرٍ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَنِي بَكْرٍ بَعْدُ قِتَالٌ فَأَمَدَّهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ وَظَلَّلُوا عَلَيْهِمْ وَظَهَرَتْ بَنُو بَكْرٍ عَلَى خُزَاعَةَ فَقَتَلُوا فِيهِمْ فَخَافَتْ قُرَيْشٌ أَنْ يَكُونُوا عَلَى قَوْمٍ قَدْ نَقَضُوا فَقَالُوا لِأَبِي سُفْيَانَ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَأَجِدَّ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ وَأَنْ لَيْسَ فِي قَوْمٍ ظَلَّلُوا عَلَى قَوْمٍ وَأَمَدُّوهُمْ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ مَا أَنْ يَكُونُوا نَقَضُوا فَانْطَلَقَ أَبُو سُفْيَانَ وَسَارَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَكُمْ أَبُو سُفْيَانَ وَسَيَرْجِعُ رَاضِيًا بِغَيْرِ حَاجَةٍ فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَجِدَّ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ أَوْ بَيْنَ قَوْمِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْأَمْرُ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ وَقَدْ قَالَ فِيمَا قَالَ لَهُ بِأَنْ لَيْسَ فِي قَوْمٍ ظَلَّلُوا عَلَى قَوْمٍ وَأَمَدُّوهُمْ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ مَا أَنْ يَكُونُوا نَقَضُوا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْأَمْرُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ ثُمَّ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ایوب، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے صلح کی اور قبیلہ خزاعہ دور جاہلیت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیف تھا جبکہ بنو بکر قریش کے حلیف تھے خزاعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدۂ صلح میں اور بنو بکر، قریش کی صلح میں شامل ہو گئے اس کے بعد خزاعہ اور بنو بکر میں لڑائی ہو گئی قریش نے اسلحہ اور کھانے کے ذریعے ان کی مدد کی اور ان پر سایہ کیا جنا بنو بکر، خزاعہ پر غالب آ گئے انہوں نے ان کو قتل کیا تو قریش کو نقض عہد کرنے والی قوم کا ساتھ دینے سے ڈر محسوس ہوا (ندامت ہوئی) انہوں نے ابوسفیان سے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر معاہدہ کی تجدید کریں اور لوگوں کے درمیان صلح کروائیں اور کہیں کہ اگر کچھ لوگوں نے ان کی ہتھیاروں اور کھانے سے مدد کی اور ان پر سایہ کیا تو یہ عہد توڑنا نہیں ہے حضرت ابوسفیان وہاں سے چلے حتیٰ کہ مدینہ طیبہ پہنچے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوسفیان تمہارے پاس آ گئے ہیں لیکن یہ مقصد حاصل کئے بغیر خوش ہو کر چلے جائیں گے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! معاہدے کی تجدید کیجئے اور لوگوں کے درمیان یا (کہا) اپنی قوم کے درمیان صلح کروائیں راوی کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے انہوں نے اس دوران یہ بھی کہا کہ اگر کچھ لوگوں نے ان لوگوں پر سایہ کیا اور ہتھیار اور کھانے سے ان کی مدد کی تو یہ عہد کو توڑنا نہیں ہے راوی فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے راوی فرماتے ہیں پھر وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے بھی یہی

فَذَكَرَ لَهُ نَحْوًا مِمَّا ذَكَرَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَقَضْتُمْ فَمَا كَانَ مِنْهُ جَدِيدًا فَأَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ مِنْهُ شَدِيدًا أَوْ قَالَ مَتِينًا فَقَطَعَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَمَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ شَاهِدَ عَشِيرَةٍ ثُمَّ أَتَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا يَا فَاطِمَةُ هَلْ لَكِ فِي أَمْرٍ تَسُودِينَ فِيهِ نِسَاءَ قَوْمِكِ ثُمَّ ذَكَرَ لَهَا نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهَا فَتُجَدِّدِينَ الْحِلْفَ وَتُصْلِحِينَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَتْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَيْسَ الْأَمْرُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ ثُمَّ أَتَى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَضَلَّ أَنْتَ سَيِّدُ النَّاسِ فَجَدِّدِ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ فَضَرَبَ أَبُو سُفْيَانَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَقَالَ قَدْ أَخَذْتُ بَيْنَ النَّاسِ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى قَدِمَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا أَتَيْتَنَا بِحَرْبٍ فَيُحْذَرَ وَلَا أَتَيْتَنَا بِصُلْحٍ فَيَأْمَنَ ارْجِعْ ارْجِعْ قَالَ وَقَدِمَ وَفْدُ خُزَاعَةَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ وَدَعَاهُ بِالنُّصْرَةِ وَأَنْشَدَ فِي ذٰلِكَ ؎

لَاهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا
حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا
وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدًا
إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا

بات کہی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے عہد شکنی کی ہے جو عہد نیا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے پرانا کر دیا اور وہ جو اس سے سخت تھا یا فرمایا مضبوط تھا اللہ تعالیٰ نے توڑ دیا ابوسفیان کہتے ہیں میں نے آج کے دن کی طرح کوئی سخت دن نہیں دیکھا پھر وہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا آپ کسی معاملے میں اپنی قوم کی عورتوں کی سرداری کریں گی پھر ان سے بھی وہی بات کہی جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی پھر ان سے کہا کہ معاہدہ کی تجدید کریں اور لوگوں کے درمیان صلح کرائیں حضرت خاتونِ جنت نے فرمایا معاملہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے راوی فرماتے ہیں پھر وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان سے بھی وہی بات کہی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح (کسی دن) بہت ملنسار آدمی نہیں دیکھا تم لوگوں کے سردار ہو تم ہی تجدید عہد کرو اور لوگوں کے درمیان صلح کراؤ حضرت ابوسفیان نے اپنا پاؤں دوسرے پاؤں پر مارا اور کہا میں نے لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا راوی کہتے ہیں پھر وہ چلے گئے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ آ گئے لوگوں نے کہا اللہ کی قسم! نہ تو تم لڑائی کی خبر لائے کہ اس سے بچا جاتا' اور نہ صلح کا پیغام لائے ہو کہ اس سے امن ہو جاتا واپس جاؤ، واپس جاؤ راوی فرماتے ہیں خزاعہ کا وفد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کو قوم کی خبر سنائی اور مدد کی درخواست کی اور اس سلسلے میں یہ شعر پڑھے۔

"اے اللہ! میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے اور ان کے جدامجد کا حلف پڑھتا ہوں (اے محمد صلی اللہ علیک وسلم!) ہم والد (کی جگہ تھے) اور آپ بچے تھے بے شک قریش نے آپ سے بدعہدی کی اور مضبوط معاہدے کو توڑ دیا میرے لیے کداء

وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
وَجَعَلُوا لِي بِكَدَاءٍ رُصَّدَا
وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتُ أَدْعُو أَحَدَا
وَهُمْ أَذَلُّ وَأَقَلُّ عَدَدَا
وَهُمْ أَتَوْنَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدَا
نَتْلُوا الْقُرْآنَ رُكَّعًا وَسُجَّدَا
ثُمَّتَ أَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدَا
فَانْصُرْ رَسُولَ اللهِ نَصْرًا عَتَدَا
وَابْعَثْ جُنُودَ اللهِ تَأْتِي مَدَدَا
فِي فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَأْتِي مُزْبِدَا
فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ قَدْ تَجَرَّدَا
إِنْ سِيمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَزَبَّدَا

قَالَ حَمَّادٌ هَذَا الشِّعْرُ بَعْضُهُ عَنْ أَيُّوبَ وَبَعْضُهُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ وَأَكْثَرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ مَا قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ؎

أَتَانِي وَلَمْ أَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ
رِجَالُ بَنِي كَعْبٍ تُحَزُّ رِقَابُهَا
وَصَفْوَانُ عَوْدٌ حُزَّ مِنْ وَرْقِ اسْتِهِ
فَذَاكَ أَوَانُ الْحَرْبِ حَانَ غِضَابُهَا
فَيَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ تَنَالَنَّ نُصْرَتِي
سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو حَرُّهَا وَعِقَابُهَا

قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ فَارْتَحَلُوا فَسَارُوا حَتَّى نَزَلُوا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ قَالَ وَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ حَتَّى نَزَلَ لَيْلًا فَرَأَى الْعَسْكَرَ وَالنِّيرَانَ فَقَالَ مَا هَذَا قِيلَ هَذِهِ تَمِيمٌ أَمْحَلَتْ بِلَادُهَا فَانْتَجَعَتْ بِلَادَكُمْ قَالَ هَؤُلَاءِ

میں گھات بنادی اور انہوں نے گمان کیا کہ میں کسی کو نہیں بلاؤں گا وہ کمزور اور تعداد میں تھوڑے ہیں وہ وتیر میں ہم پر پچھلے پہر آئے جب کہ ہم رکوع وسجدہ کرتے اور قرآن پڑھ رہے تھے اس جگہ ہم نے صلح کی اور ہم نے ہاتھ نہ کھینچا اے اللہ! اپنے رسول کی قوی مدد فرما ان کی مدد کے لیے اپنے لشکر بھیج اتنا بڑا لشکر جو سمندر کی طرح جھاگ چھوڑتا ہو ان میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہ نے تلوار کو ننگا کیا اگر قوم کو ذلت پہنچے تو آپ کا چہرہ انور دوسری طرف ہو۔

حضرت حماد فرماتے ہیں ان میں سے بعض اشعار حضرت ایوب سے، بعض یزید بن حازم سے اور اکثر حضرت محمد اسحٰق سے مروی ہیں، پھر وہ (راوی) حضرت ایوب کی حضرت عکرمہ سے روایت کی طرف لوٹے اور جو کچھ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ بات کہی۔

"میرے پاس مکہ مکرمہ کے میدان میں بنو کعب کے لوگ آئے جن کی گردنیں کاٹی جاتی تھیں لیکن میں موجود نہ تھا اور صفوان ایک ایسی لکڑی سے جو اپنی جڑ کے کنارے سے کاٹی گئی پس یہ لڑائی کا وقت ہے جو مشکل وقت تک آ گیا ہے ہائے افسوس مجھے معلوم ہوتا کہ میری مدد کا جوش اور بدلہ لینے کا جذبہ سہیل بن عمرو کو پالے گا۔

راوی کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا حکم دیا صحابہ کرام روانہ ہوئے اور چلے حتیٰ کہ مر الظہران میں اترے فرماتے ہیں ابو سفیان حاضر ہوئے حتیٰ کہ ایک رات وہاں اترے لشکر اور آگ کو دیکھا تو کہا یہ کیا ہے؟ کسی نے کہا یہ قبیلہ تمیم ہے جن کے ملک میں قحط سالی پڑ گئی ہے اور وہ رزق کی تلاش میں تمہارے علاقے میں آئے ہیں کہا

وَاللّٰهِ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ مِنًا اَوْ مِثْلَ اَهْلِ مِنًا فَلَمَّا عَلِمَ اَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَكَّرَ وَقَالَ دُلُّوْنِيْ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَاَتَى الْعَبَّاسَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ لَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا سُفْيَانَ اَسْلِمْ تَسْلَمْ قَالَ وَكَيْفَ اَصْنَعُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى قَالَ اَيُّوْبُ فَحَدَّثَنِيْ اَبُوالْخَلِيْلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْقُبَّةِ مَا قُلْتَهَا اَبَدًا قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ مَنْ هٰذَا قَالُوْا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَسْلَمَ اَبُوْسُفْيَانَ فَانْطَلَقَ بِهِ الْعَبَّاسُ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارَ النَّاسُ لِطُهُوْرِهِمْ قَالَ فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ يَا اَبَا الْفَضْلِ مَا لِلنَّاسِ اُمِرُوْا فِيْ شَيْءٍ قَالَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنَّهُمْ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهٗ فَتَوَضَّأَ وَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوْا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوْا فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ طَاعَةَ قَوْمٍ جَمَعَهُمْ مِّنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَلَا فَارِسَ الْاَكَارِمَ وَلَا الرُّوْمَ ذَاتَ الْقُرُوْنِ بِاَطْوَعَ مِنْهُمْ قَالَ حَمَّادٌ وَّزَعَمَ يَزِيْدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ يَا اَبَا الْفَضْلِ اَصْبَحَ وَاللّٰهِ ابْنُ اَخِيْكَ عَظِيْمَ الْمُلْكِ قَالَ لَيْسَ بِمُلْكٍ وَلٰكِنَّهَا نُبُوَّةٌ قَالَ اَوْ ذَاكَ اَوْ ذَاكَ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ

اللہ کی قسم! یہ تو منی والوں سے زیادہ ہیں یا منیٰ والوں جتنے ہیں جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو حالت خراب ہوگئی۔ کہا حضرت عباس بن عبدالمطلب کے بارے میں میری راہنمائی کرو پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آکر ماجرا ذکر کیا وہ انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ایک خیمہ میں تھے آپ نے فرمایا اے ابوسفیان! ایمان لاؤ بچ جاؤ گے انہوں نے کہا لات وعزیٰ کا کیا کروں؟ حضرت ایوب فرماتے ہیں حضرت ابوالخلیل نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور آپ میدان سے باہر کھڑے تھے، تم نے یہ بات کبھی نہیں کہی تھی، ابوسفیان نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں تو ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کو لے کر چلے جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام وضو کیلئے دوڑے ابوسفیان نے کہا اے ابوالفضل لوگوں کو کیا ہوا انہیں کوئی حکم ملا ہے انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ یہ نماز کی تیاری کر رہے ہیں انہوں نے ابوسفیان کو بھی حکم دیا چنانچہ انہوں نے وضو کیا اور وہ ان کو لے کر بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کرتے ہوئے "اللہ اکبر" کہا تو صحابہ کرام نے بھی "اللہ اکبر" کہا پھر رکوع کیا تو انہوں نے بھی رکوع کیا پھر سر اُٹھایا (تو بعد نماز) ابوسفیان نے کہا میں نے آج کی طرح کسی قوم کو اکٹھے یہاں سے وہاں تک (اپنے سردار کی) اطاعت کرتے نہیں دیکھا بڑے بڑے معزز ایرانیوں اور گھوڑوں والے رومیوں کو اس سے زیادہ اطاعت گزار نہیں دیکھا۔ حماد فرماتے ہیں یزید بن حازم نے حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہوئے یہ خیال کیا کہ حضرت ابوسفیان نے کہا اے ابوالفضل (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی کنیت) اللہ کی قسم تمہارا بھتیجا تو بہت بڑا بادشاہ ہو گیا ہے انہوں نے فرمایا یہ بادشاہی

عِكْرِمَةَ قَالَ فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ وَا صَبَاحَ
قُرَيْشٍ قَالَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَذِنْتَ لِيْ فَاَتَيْتُ اَهْلَ مَكَّةَ
فَدَعَوْتُهُمْ وَاٰمَنْتُهُمْ وَجَعَلْتَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ
شَيْئًا يُذْكَرُ بِهٖ قَالَ فَانْطَلَقَ فَرَكِبَ بَغْلَةَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ
وَانْطَلَقَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوْا عَلَيَّ اَبِيْ رُدُّوْا عَلَيَّ اَبِيْ
اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ
تَفْعَلَ بِكَ قُرَيْشٌ كَمَا فَعَلَتْ ثَقِيْفٌ بِعُرْوَةَ
بْنِ مَسْعُوْدٍ دَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَقَتَلُوْهُ اَمَا
وَاللّٰهِ لَئِنْ رَكِبُوْهَا مِنْهُ لَاُضْرِمَنَّهَا عَلَيْهِمْ
نَارًا قَالَ فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَقَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَدِ
اسْتَبْطَنْتُمْ بِاَشْهَبَ بَازِلٍ قَالَ وَقَدْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
الزُّبَيْرَ مِنْ قِبَلِ اَعْلٰى مَكَّةَ وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ
الْوَلِيْدِ مِنْ قِبَلِ اَسْفَلِ مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ
هٰذَا الزُّبَيْرُ مِنْ قِبَلِ اَعْلٰى مَكَّةَ وَهٰذَا خَالِدٌ
مِنْ قِبَلِ اَسْفَلِ مَكَّةَ وَمَا خَالِدٌ وَ
وَخُزَاعَةُ مُجَدَّعَةُ الْاُنُوْفِ ثُمَّ قَالَ مَنْ
اَلْقٰى سِلَاحَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ
فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ
فَهُوَ اٰمِنٌ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَتَرَامَوْا بِشَيْءٍ مِنَ النَّبْلِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَاَمِنَ
النَّاسُ اِلَّا خُزَاعَةَ عَنْ بَنِيْ بَكْرٍ وَذَكَرَ اَرْبَعَةً
مِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ سَرْحٍ
وَابْنَ خَطَلٍ وَسَارَةَ مَوْلَاةَ بَنِيْ هَاشِمٍ

نہیں نبوت ہے انہوں نے کہا چلو یہی سہی، چلو یہی سہی، پھر وہ
(راوی) حضرت عکرمہ سے حضرت ایوب کی روایت کی طرف
لوٹتے وہ فرماتے ہیں ابوسفیان نے کہا قریش کی صبح پر افسوس ہے
راوی کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (بارگاہ نبوی میں)
عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اہل مکہ کے
پاس جا کر ان کو دعوت دوں اور انہیں امن کی خوشخبری سناؤں اور
آپ ابوسفیان کو کوئی ایسا حکم دیں جسے وہ یاد رکھیں پھر حضرت
عباس رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر پر سوار
ہو کر چلے راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے باپ کو میری طرف لوٹاؤ میرے باپ کو میری طرف لوٹاؤ یقیناً
آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے مجھے ڈر ہے کہ قریش
تمہارے ساتھ وہ معاملہ کریں جو ثقیف نے عروہ بن مسعود کے ساتھ کیا
تھا انہوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انہوں نے (ثقیف نے)
ان کو شہید کر دیا سنو! اللہ کی قسم! اگر انہوں نے بھی وہی چال چلی تو
میں ان پر آگ برسا دوں گا راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عباسؓ
چلے اور فرمایا اے اہل مکہ! اسلام لاؤ امن پاؤ گے اس ولدی میں تم
دشوار اور سخت معاملہ میں الجھ گئے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کی اوپر والی جانب سے بھیجا راوی
فرماتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا یہ حضرت زبیر
ہیں جو مکہ مکرمہ کی اوپر والی جانب سے آئے ہیں اور یہ حضرت خالد ہیں
جو اس کی نچلی طرف سے آئے ہیں حضرت خالد اور قبیلہ خزاعہ کو
جانتے ہو وہ ناک کاٹنے والے ہیں پھر فرمایا جو شخص ہتھیار ڈال
دے گا اسے امن ملے گا جو اپنا دروازہ بند کر دے گا وہ امن میں ہو
گا جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے گا وہ مامون ہوگا پھر نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کچھ تیر ایک دوسرے پر پھینکے
پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر غالب آگئے تو لوگوں
کو امن حاصل ہوا مگر خزاعہ اور بنو بکر کی لڑائی جاری رہی، اور چار
آدمیوں کا ذکر کیا مقیس بن ضبابہ، عبداللہ بن ابی سرح ابن
خطل اور بنو ہاشم کی آزاد کردہ لونڈی سارہ، حضرت حماد نے

قَالَ حَمَّادٌ سَبَارَةُ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ أَوْ فِي حَدِيثِ غَيْرِهِ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ خُزَاعَةُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ قَالَ خُزَاعَةُ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ ۔

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحَاقَ يَقُولُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ وَغَيْرُهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَالَحَ قُرَيْشًا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى أَنَّهُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَدْخُلَ فِي عَقْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِهِ دَخَلَ فِيهِ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَدْخُلَ فِي عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ دَخَلَ فِيهِ فَتَوَاثَبَتْ خُزَاعَةُ وَبَنُو كَعْبٍ وَغَيْرُهُمْ مَعَهُمْ فَقَالُوا نَحْنُ فِي عَقْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِهِ وَتَوَاثَبَتْ بَنُو بَكْرٍ فَقَالُوا نَحْنُ فِي عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ وَقَامَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْوَفَاءِ بِذَلِكَ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ ثُمَّ إِنَّ بَنِي بَكْرٍ عَدَوْا عَلَى خُزَاعَةَ عَلَى مَاءٍ لَهُمْ بِأَسْفَلَ مَكَّةَ فَقَالَ لَهُ الزُّبَيْرُ بَيِّتُوهُمْ فِيهِ فَأَصَابُوا مِنْهُمْ رَجُلًا وَتَجَاوَرَ الْقَوْمُ فَاقْتَتَلُوا وَرَفَدَتْ قُرَيْشٌ بَنِي بَكْرٍ بِالسِّلَاحِ وَقَاتَلَ مَعَهُمْ مَنْ قَاتَلَ مِنْ قُرَيْشٍ بِاللَّيْلِ مُسْتَخْفِيًا حَتَّى جَاوَزُوا خُزَاعَةَ إِلَى الْحَرَمِ وَقَائِدُ بَنِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ نَوْفَلُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى الْحَرَمِ قَالَتْ بَنُو بَكْرٍ يَا نَوْفَلُ الْهَلَكَ الْهَلَكَ إِنَّا قَدْ دَخَلْنَا الْحَرَمَ فَقَالَ كَلِمَةً

حضرت ایوب کی روایت میں یا کسی دوسری روایت میں اس کا نام سبارہ بتایا ہے فرماتے ہیں خزاعہ دوپہر تک ان سے لڑتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالنے کا ارادہ کیا (یہاں تک) اور وہ مومنوں کے سینے کو ٹھنڈک عطا فرمائے فرماتے ہیں اس سے خزاعہ مراد ہیں" اور ان کے دلوں سے غصہ لے جائے اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے اسکی توبہ قبول کرتا ہے۔

حضرت ابن اسحٰق فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن مسلم بن شہاب زہری وغیرہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال قریش سے اس بات پر مصالحت کی کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ اس میں داخل ہو تو خزاعہ اور بنو کعب کود پڑے اور ان کے ساتھ کچھ دوسرے لوگ بھی کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہوتے ہیں جبکہ بنو بکر نے جلدی کرتے ہوئے کہا کہ ہم قریش کے عہد و پیمان میں داخل ہوتے ہیں قریش ایک سال اور کچھ اوپر اس وعدے پر قائم رہے پھر بنو بکر نے مکہ مکرمہ کی نچلی جانب خزاعہ کا مال لوٹا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اسی وقت (رات کو) ان پر حملہ کر دو چنانچہ انہوں نے ان کے ایک آدمی کو مار ڈالا اور قوم آگے بڑھی اور وہ باہم لڑنے لگے قریش نے بنو بکر کو ہتھیاروں سے مدد دی اور چھپ کر ان کے ہمراہ لڑنے لگے حتیٰ کہ وہ حرم کی طرف خزاعہ سے آگے بڑھے اس دن بنو بکر کی قیادت نوفل بن معاویہ کے ہاتھ میں تھی جب وہ حرم شریف تک پہنچے تو بنو بکر نے کہا اے نوفل! ہلاکت ہے ہلاکت ہے بے شک ہم حرم میں داخل ہو گئے تو انہوں نے ایک بڑی بات کہی کہ آج اس کا کوئی معبود نہیں اے بنو بکر! تم اپنا بدلہ لو اور خزاعہ نے اسلام سے پہلے تین آدمیوں کو قتل کر ڈالا تھا اور وہ (لڑائی سے) الگ تھے (ان کے نام یہ تھے) ذویب، کلثوم اور سلیمان بن اسود بن زربی یعمری۔ مجھے

عَظِيمَةً لَا إِلٰهَ لَهُ الْيَوْمَ يَا بَنِي بَكْرٍ أَصِيبُوا ثَأْرَكُمْ فَقَدْ كَانَتْ خُزَاعَةُ أَصَابَتْ قَبْلَ الْإِسْلَامِ نَفَرًا ثَلَاثَةً وَهُمْ مُتَحَرِّفُونَ ذُوَيْبًا وَكُلْثُومًا وَسُلَيْمَانَ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ رَزِينِ بْنِ يَعْمَرَ فَلَعَمْرِي يَا بَنِي بَكْرٍ إِنَّكُمْ تَسْرِقُونَ فِي الْحَرَمِ أَفَلَا تُصِيبُونَ ثَأْرَكُمْ فِيهِ قَالَ وَقَدْ كَانُوا أَصَابُوا مِنْهُمْ رَجُلًا لَيْلَةَ بَيَّتُوهُمْ بِالْوَتِيرِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ مُنَبِّهٌ رَجُلًا مُفْرَدًا فَخَرَجَ هُوَ وَتَمِيمٌ فَقَالَ مُنَبِّهٌ يَا تَمِيمُ ارْبَعْ بِنَفْسِكَ فَأَمَّا أَنَا فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَمَيِّتٌ قَتَلُونِي أَوْ لَمْ يَقْتُلُونِي فَانْطَلَقَ تَمِيمٌ فَأَدْرَكَ مُنَبِّهًا فَقَتَلُوهُ وَأَفْلَتَ تَمِيمٌ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ لَحِقَ إِلٰى دَارِ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ وَدَارِ رَافِعٍ مَوْلًى لَهُمْ وَخَرَجَ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ حِينَ قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ عَمْرٌو ثُمَّ

اپنی عمر کی قسم اے بنو بکر! تم حرم میں پہنچ گئے ہو تو کیا تم اس میں اپنا بدلہ نہیں لو گے راوی فرماتے ہیں انہوں نے رات کے وقت ان کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا انہوں نے وتیر میں ان پر شب خون مارا، اس کے ساتھ اس کی قوم کا ایک آدمی تھا جس کو منبہ کہتے تھے وہ تنہا تھا وہ اور تمیم نکلے تو منبہ نے کہا اے تمیم! تم اپنی جان پر نرمی کرو اللہ کی قسم! میں تو مر چکا ہوں وہ مجھے قتل کریں یا نہ، تو تمیم چلا اس نے منبہ کو اس حالت میں پایا کہ اسے لوگوں نے قتل کر دیا تھا تمیم بچ کر نکل گیا جب کہ مکہ میں داخل ہوئے تو بدیل بن ورقاء اور ان کے غلام رافع سے جا ملے اور عمرو بن سالم نکل کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے وہ کھڑے ہوگئے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے تو عمرو نے وہاں یہ اشعار پڑھے (ترجمہ)

لَاهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدَا
حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا
وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدَا
ثُمَّةَ أَسْلَمْنَا فَلَمْ نَنْزِعْ يَدَا
فَانْصُرْ رَسُولَ اللّٰهِ نَصْرًا عَتَدَا
وَادْعُ عِبَادَ اللّٰهِ يَأْتُوا مَدَدَا
فِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا
إِنْ سِيمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا
فِي فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَأْتِي مُزْبِدَا
إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا

اے اللہ! میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ اور ان کے دادا کا معاہدہ یاد دلاتا ہوں ہم باپ (کی جگہ) اور یہ بچے تھے ہم نے وہاں صلح کی اور اس سے ہاتھ نہیں (کھینچا) اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قوی مدد فرمایا اور آپ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو پکاریں مدد کے لیے آئیں گے ان میں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جنہوں نے تلوار نکالی ہے اگر ذلت و رسوائی ہو تو ان کا چہرہ انور دوسری طرف ہوگا (یعنی آپ محفوظ ہوں گے) وہ بہت بڑے لشکر میں ہیں جو ایسے دریا کی طرح ہے جس سے جھاگ نکلتی ہے بے شک قریش نے آپ سے وعدہ خلافی کی ہے اور آپ کے ساتھ کیا ہوا مضبوط عہد توڑا ہے انہوں نے مقام کداء

وَ نَقَضُوْا مِیْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
وَجَعَلُوْا لِیْ فِیْ كَدَاءٍ رُصَّدَا
وَزَعَمُوْا اَنْ لَّسْتَ اَدْعُوْا اَحَدَا
وَهُمْ اَذَلُّ وَاَقَلُّ عَدَدَا
هُمْ بَیَّتُوْنَا بِالْوَتِیْرِ هُجَّدَا
فَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَّ سُجَّدَا

ہیں میرے گھات لگائی اور ان کا خیال تھا کہ میں کسی کو نہیں پکاروں گا وہ نہایت کمزور اور کم تعداد والے ہیں انہوں نے رات کے پچھلے پہر مقام وتیر میں ہم پر حملہ کیا اور انہوں نے ہمیں رکوع و سجود کی حالت میں قتل کیا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نُصِرْتَ بَنِيْ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ خُزَاعَةَ حَتّٰى قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَخْبَرُوْهُ بِمَا اُصِيْبَ مِنْهُمْ وَقَدْ رَجَعُوْا وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّكُمْ بِاَبِيْ سُفْيَانَ قَدْ قَدِمَ لِيَزِيْدَ فِي الْعَهْدِ وَيَزِيْدَ فِي الْمُدَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِّمَّا فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ فِيْ طَلَبِ اَبِيْ سُفْيَانَ الْجَوَابَ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمِنْ عُمَرَ وَمِنْ عَلِيٍّ وَمِنْ فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَجَوَابُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ لَهٗ بِمَا اَجَابَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ خَبَرَ اَبِيْ سُفْيَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا اَمَانَ الْعَبَّاسِ اِيَّاهُ وَلَا اِسْلَامَهٗ وَلَا بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو کعب کو فتح ہو گئی پھر بدیل بن ورقہ، خزاعہ کے چند آدمیوں کے ہمراہ مدینہ طیبہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور جو کچھ ان پر بیتی اس کا ماجرا سنا کر واپس لوٹ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا تم ابو سفیان سے ملو گے جو اس لیے آ رہا ہے کہ معاہدے کو بڑھائے اور مدت میں اضافہ کرے پھر اس قسم کی حدیث بیان کی جو حضرت ایوب نے حضرت عکرمہ سے روایت کی کہ ابو سفیان نے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم سے سوال کیا تھا اور ان حضرات نے جو جوابات دیئے جیسا کہ حضرت عکرمہ سے حضرت ایوب نے روایت کیا انہوں نے حضرت عباس کے ساتھ ابو سفیان کی گفتگو اور حضرت عباس کے ان کو امن دینے نیز ان کے اسلام لانے کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی حدیث کا باقی حصہ نقل کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ اَنَّ الصُّلْحَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِ مَكَّةَ دَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِيْ صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحِلْفِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ وَدَخَلَتْ بَنُوْ بَكْرٍ فِيْ صُلْحِ قُرَيْشٍ لِلْحِلْفِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان دو حدیثوں میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان جو صلح ہوئی اس میں خزاعہ، آپ کی صلح میں داخل ہوئے اور اس کی وجہ وہ پرانا معاہدہ تھا جو آپ کے اور ان کے درمیان تھا اور بنو بکر اس معاہدے کی وجہ سے جو ان کے اور قریش کے درمیان تھا، قریش کے ساتھ شریک ہوئے تو ان میں سے ہر فریق کے حلیف کا حکم اس کی طرح ہو گیا

فَصَارَ حُكْمُ حُلَفَاءِ كُلِّ فَرِيقٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ قُرَيْشٍ فِي الصُّلْحِ كَحُكْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُكْمِ قُرَيْشٍ وَكَانَ بَيْنَ حُلَفَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ مِنَ الْقِتَالِ مَا كَانَ فَكَانَ ذٰلِكَ نَقْضًا مِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ لِلصُّلْحِ الَّذِي كَانُوا دَخَلُوا فِيهِ وَخُرُوجًا مِنْهُمْ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَصَارُوا بِذٰلِكَ حَرْبًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ثُمَّ أَمَدَّتْ قُرَيْشٌ حُلَفَاءَهَا هٰؤُلَاءِ بِمَا قَوَّوْهُمْ بِهِ عَلَى قِتَالِ خُزَاعَةَ حَتّٰى قُتِلَ مِنْهُمْ مَنْ قُتِلَ وَقَدْ كَانَ الصُّلْحُ مَنَعَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ فِيمَا فَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ نَقْضًا لِلْعَهْدِ وَخُرُوجًا مِنَ الصُّلْحِ فَصَارَتْ قُرَيْشٌ بِذٰلِكَ حَرْبًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَصْحَابِهِ۔

یعنی حضور علیہ السلام کے حلیف کا حکم آپ کے حکم کی طرح اور قریش کے حلیف کا حکم ان کے حکم جیسا ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیفوں اور قریش کے حلیفوں کے درمیان جنگ ہوئی تو یہ قریش کی طرف سے اس صلح کو توڑنا تھا جس میں وہ داخل ہو گئے نیز اس معاہدے سے نکلنا تھا اس طرح وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے لڑنے والے قرار پائے پھر انہوں نے اپنے حلیفوں کی مدد کرتے ہوئے انہیں خزاعہ سے لڑائی پر برقرار رکھا حتیٰ کہ ان میں سے کچھ لوگ شہید ہو گئے حالانکہ صلح ان کو اس بات سے روکتی تھی تو اس سلسلے میں انہوں نے جو کچھ کیا وہ نقضِ عہد اور صلح سے نکلنا تھا تو اس طرح قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام سے لڑائی کی۔

فَقَالَ الْآخَرُونَ وَكَيْفَ يَكُونُ بِمَا ذَكَرْتُمْ كَمَا وَصَفْتُمْ وَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ وَفَدَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ أَنْ كَانَ بَيْنَ بَنِي بَكْرٍ وَبَيْنَ خُزَاعَةَ مِنَ الْقِتَالِ مَا كَانَ وَبَعْدَ أَنْ كَانَ مِنْ قُرَيْشٍ لِبَنِي بَكْرٍ مِنَ الْمَعُونَةِ لَهُمْ مَا كَانَ عَلِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْضِعِهِ فَلَمْ يَصِلْهُ وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّمَا كَانَ عِنْدَهُ فِي أَمَانِهِ عَلَى حَالِهِ غَيْرَ خَارِجٍ مِنْهُ مِمَّا كَانَ مِنْ بَنِي بَكْرٍ فِي قِتَالِ خُزَاعَةَ وَمَا كَانَ

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جو کچھ تم نے ذکر کیا وہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ ابو سفیان، مدینہ طیبہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ حاضری بنو بکر اور خزاعہ کے درمیان لڑائی کے بعد ہوئی اور اس سے پہلے بنو بکر کی مدد کر چکے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (ابو سفیان) کی حالت کا علم تھا اس کے باوجود نہ تو آپ نے کوئی صلہ رحمی کی اور نہ ہی تعرض فرمایا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک وہ امان میں تھے بنو بکر اور خزاعہ کے درمیان لڑائی کی وجہ سے وہ اس امان سے خارج نہیں ہوئے اور قریش نے کھانے ہتھیاروں اور سواری کے ذریعے بنو بکر کی جو مدد کی اس سے بھی وہ صلح ختم نہیں

مِنْ قُرَيْشٍ فِيْ مَعُوْنَةِ بَنِيْ بَكْرٍ بِمَا اَعَانُوْهُمْ بِهٖ مِنَ الطَّعَامِ وَالسِّلَاحِ وَالتَّظْلِيْلِ غَيْرَ نَاقِضٍ لِاَمَانِهٖ بِصُلْحِهِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرَ مُخْرِجٍ لَهٗ مِنْهُ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْاٰخَرِيْنَ اَنَّ تَرْكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّعَرُّضَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ لَمْ يَكُنْ لِاَنَّ الصُّلْحَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِ مَكَّةَ قَائِمٌ وَّلٰكِنَّهٗ تَرَكَهٗ لِاَنَّهٗ كَانَ وَافِدًا اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ طَالِبًا الصُّلْحَ الثَّانِيْ سِوَى الصُّلْحِ الْاَوَّلِ لِانْتِقَاضِ الصُّلْحِ الْاَوَّلِ فَلَمْ يَعْرِضْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٍ وَّلَا غَيْرِهٖ لِاَنَّ مِنْ سُنَّةِ الرُّسُلِ اَنْ لَّا يُقْتَلُوْا۔

۱۲۰۷ - ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ مُعَيْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ خَرَجْتُ اَسْتَبِقُ فَرَسًا لِّيْ بِالشَّجَرِ فَمَرَرْتُ عَلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ مَسَاجِدِ بَنِيْ حَنِيْفَةَ فَسَمِعْتُهُمْ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرْتُ لَهٗ اَمْرَهُمْ فَبَعَثَ الشُّرَطَ فَاَخَذُوْهُمْ وَجِيْءَ بِهِمْ اِلَيْهِ فَتَابُوْا وَرَجَعُوْا عَمَّا قَالُوْا وَقَالُوْا لَا نَعُوْدُ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُمْ وَقُدِّمَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النَّوَّاحَةِ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّاسُ اَخَذْتَ قَوْمًا

ہوئی جو ان کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھی اور نہ ہی وہ اس سے خارج ہوئے۔

ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوسفیان سے تعرض نہ کرنے کی وجہ یہ نہ تھی کہ آپ کے اور اہل مکہ کے درمیان صلح باقی تھی بلکہ آپ نے اسے اس لیے چھوڑا کہ وہ پہلی صلح کے علاوہ دوسری صلح کے لیے بطور وفد آپ کی خدمت میں آئے کیونکہ پہلی صلح ٹوٹ چکی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل وغیرہ کے ذریعے تعرض نہیں فرمایا بلکہ دستور یہ ہے کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا۔

پھر اس سلسلے میں آپ سے مروی ہے حضرت ابووائل فرماتے ہیں ہم سے ابن معیر سعدی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں اپنے گھوڑے کو درخت کے ساتھ باندھنے کے لیے آگے بڑھا، تو میں بنوحنیفہ کی مساجد میں سے ایک مسجد کے پاس سے گزرا میں نے سُنا کہ وہ گواہی دے رہے ہیں کہ مسیلمہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا اور ان سے ان لوگوں کا معاملہ ذکر کیا انہوں نے کچھ سپاہیوں کو بھیجا انہوں نے ان کو پکڑا چنانچہ ان کو آپ کی خدمت میں لایا گیا انہوں نے توبہ کی اور اپنے قول سے رجوع کر لیا کہنے لگے ہم آئندہ ایسی بات نہیں کہیں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا پھر ان میں سے ایک شخص آیا جسے عبداللہ بن نواحہ کہا جاتا تھا آپ نے اس کی گردن ماردی صحابہ کرام نے پوچھا آپ

فِيْ اَمْرٍ وَّاحِدٍ فَخَلَّيْتَ سَبِيْلَ بَعْضِهِمْ وَقَتَلْتَ بَعْضَهُمْ فَقَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَجَآءَهُ اِبْنُ النَّوَّاحَةِ وَرَجُلٌ مَّعَهٗ يُقَالُ لَهٗ اِبْنُ وَثَّالِ ابْنِ حَجَرٍ وَافِدَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلَمَةَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا وَّفْدًا لَقَتَلْتُكُمَا فَلِذٰلِكَ قَتَلْتُ هٰذَا۔

۱۲۰۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ اَقْبَلَ بِكِتَابٍ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيَ الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اَنِّيْ لَا اَخِيْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنْ اِرْجِعْ فَاِنْ كَانَ فِيْ قَلْبِكَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ قَالَ فَرَجَعْتُ ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْلَمْتُ قَالَ بُكَيْرٌ وَّاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا۔

۱۲۰۹- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

نے ایک قوم کو ایک بات میں پکڑا تو ان میں سے بعض کو چھوڑ دیا اور بعض کو قتل کر دیا آپ نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابن نواحہ اور اس کے ساتھ ایک دوسرا شخص آیا جسے وثال بن حجر کہا جاتا تھا یہ دونوں مسیلمہ کے نمائندے بن کر آئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں انہوں نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تم دونوں کو قتل کرتا (حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں) میں نے اس لیے انکو قتل کیا کیونکہ یہ مسیلمہ کو رسول مان کر اور حضور علیہ السلام کی مخالفت میں بغاوت کا اعلان کر دیا تھا)

حضرت حسن بن علی بن ابی رافع فرماتے ہیں حضرت ابو رافع نے ان کو خبر دی کہ وہ قریش کا خط لیکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرماتے ہیں جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام ڈال دیا گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں ان کی طرف کبھی بھی واپس نہیں جاؤں گا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ قاصدوں کو روکتا ہوں اس لیے تم واپس چلے جاؤ اگر تمہارے دل میں وہ بات ہوئی جو اس وقت ہے تو دوبارہ آجانا (فرماتے ہیں) پھر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور اسلام قبول کیا حضرت بکیر فرماتے ہیں مجھے حضرت حسن نے خبر دی کہ حضرت ابو رافع قبطی تھے۔

حضرت مسلمہ بن نعیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ابْنِ اسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ مَسْلَمَۃَ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ جَآءَہٗ رَسُوْلُ مُسَیْلَمَۃَ بِکِتَابِہٖ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَھُمَا وَاَنْتُمَا تَقُوْلَانِ مِثْلَ مَا یَقُوْلُ فَقَالَا نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَکُمَا۔

پاس تھا جب آپ کے پاس مسیلمہ کا قاصد اس کا خط لے کر آیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں قاصدوں سے فرما رہے تھے کہ تم بھی وہی بات کہتے ہو جو وہ کہتا ہے انہوں نے کہا جی ہاں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قاصدوں کو قتل نہ کرنے کا دستور نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔

وَالدَّلِیْلُ عَلٰی خُرُوْجِ اَھْلِ مَکَّۃَ

مِنَ الصُّلْحِ بِمَا کَانَ بَیْنَ بَنِیْ بَکْرٍ وَّبَیْنَ خُزَاعَۃَ وَبِمَا کَانَ مِنْ مَعُوْنَۃِ قُرَیْشٍ لِبَنِیْ بَکْرٍ فِیْ ذٰلِکَ طَلَبُ اَبِیْ سُفْیَانَ تَجْدِیْدَ الْحِلْفِ وَتَوْکِیْدَ الصُّلْحِ عِنْدَ سُؤَالِ اَھْلِ مَکَّۃَ اِیَّاہُ ذٰلِکَ وَلَوْ کَانَ الصُّلْحُ لَمْ یَنْتَقِضْ اِذًا لَّمَا کَانَ بِھِمْ اِلٰی ذٰلِکَ حَاجَۃٌ وَّلَکَانَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِیٌّ وَّفَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَاَلَھُمْ اَبُوْ سُفْیَانَ مَا سَاَلَھُمْ مِنْ ذٰلِکَ یَقُوْلُوْنَ مَا حَاجَتُکَ وَحَاجَۃُ اَھْلِ مَکَّۃَ اِلٰی ذٰلِکَ اَنْتُمْ جَمِیْعًا فِیْ صُلْحٍ وَفِیْ اَمَانٍ لَا تَحْتَاجُوْنَ مَعَھُمَا اِلٰی غَیْرِھِمَا۔

اس بات کی دلیل کہ بنو بکر اور خزاعہ کے درمیان لڑائی ہونے اور قریش کے ان کی مدد کرنے کی وجہ سے اہل مکہ سے صلح ختم ہوگئی، ابوسفیان کا معاہدے کی تجدید کرنا اور صلح کی تاکید طلب کرنا ہے جب اہل مکہ نے ان سے یہ مطالبہ کیا اگر صلح ختم نہ ہو جاتی تو انہیں اس بات کی حاجت نہ تھی اور جب ابوسفیان نے حضرت ابوبکر صدیق حضرت فاروق اعظم حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم سے سوال کیا تو وہ پوچھتے کہ تمہیں اور اہل مکہ کو اس کی کیا حاجت ہے وہ تمام لوگ صلح اور امان میں ہیں اب ان کو کسی دوسری صلح (یا معاہدے) کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۲۱۰۔ ثُمَّ ھٰذَا عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَّاحِدُ خُزَاعَۃَ یُنَاشِدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ ذَکَرْنَا مِنْ مُّنَاشَدَتِہٖ اِیَّاہُ فِیْ حَدِیْثِ عِکْرِمَۃَ وَالزُّھْرِیِّ وَسَاَلَہٗ فِیْ ذٰلِکَ النَّصْرَ وَیَقُوْلُ فِیْمَا یُنَاشِدُہٗ مِنْ ذٰلِکَ۔

اِنَّ قُرَیْشًا اَخْلَفُوْکَ الْمَوْعِدَا\
وَنَقَضُوْا مِیْثَاقَکَ الْمُؤَکَّدَا

پھر یہ عمرو بن سالم ہیں جو خزاعہ قبیلہ کے ایک فرد ہیں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ (اشعار پر مبنی) معاہدہ سناتے ہیں جس کا ہم نے حضرت عکرمہ اور حضرت زہری کی روایات میں ذکر کیا ہے وہ اس میں آپ سے مدد طلب کرتے ہیں اور ان اشعار کے ضمن میں وہ کہتے ہیں۔

بے شک قریش نے آپ سے کئے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے اور آپ کے ساتھ کیا ہوا پکا معاہدہ توڑا ہے" رسول

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ثُمَّ كَشَفَ لَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْمَعْنَى الَّذِيْ بِهٖ كَانَ نَقْضَ قُرَيْشٍ مَّا كَانُوْا عَاهَدُوْهُ عَلَيْهِ وَوَافَقُوْهُ بِأَنْ قَالَ ؎

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کا انکار نہیں فرمایا پھر عمرو بن سالم نے اس بات کو واضح کیا جس کے سبب قریش کا معاہدہ ٹوٹ گیا وہ فرماتے ہیں

وَهُمْ أَتَوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدًا
فَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَّ سُجَّدًا

"وہ اندھیرے منہ مقام وتیر میں ہم پر حملہ آور ہوئے اور انہوں نے ہمیں رکوع اور سجدے کی حالت میں قتل کیا"

وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ أَحَدًا غَيْرَ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِيْ نُفَاثَةَ وَلَا مِنْ غَيْرِهِمْ ثُمَّ أَنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِي الشِّعْرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ فِي الشِّعْرِ الَّذِيْ نَاشَدَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

انہوں نے اس سلسلے میں قریش کے علاوہ نفاثہ کا ذکر نہیں کیا پھر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ نے اپنے اس شعر میں اس کا ذکر کیا جسے ہم نے ان سے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں نقل کیا اس کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عمرو بن سالم نے اس شعر میں ذکر کیا جسے انہوں نے حضور علیہ السلام کے سامنے پڑھا۔

فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ رِجَالَ بَنِيْ كَعْبٍ أَصَابَهُمْ مَا أَصَابَهُمْ مِّنْ نَقْضِ قُرَيْشٍ الَّذِيْ بِهٖ خَرَجُوْا مِنْ عَهْدِهِمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ ؎

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ بنو کعب کے لوگوں کو جو اذیت پہنچی وہ قریش کی اس عہد شکنی کی وجہ سے پہنچی جو انہوں نے مکہ مکرمہ کی وادی میں کی کیا تم نہیں دیکھتا کہ وہ (حضرت عمرو بن سالم) فرماتے ہیں

أَتَانِيْ وَلَمْ أَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ
رِجَالُ بَنِيْ كَعْبٍ تُحَزُّ رِقَابُهَا

"بنو کعب کے کچھ لوگ جن کی گردنیں کاٹی گئیں، وادی مکہ میں میرے پاس آئے اور میں وہاں موجود نہیں تھا"

ثُمَّ ذَكَرَ مَا بَيَّنَّاهُ لِمَنْ كَانَ سَبَبًا مِّنْ ذٰلِكَ قُرَيْشٌ وَّ رِجَالُهَا فَقَالَ.

پھر انہوں نے قیدیوں کا حال بیان کیا جسے ہم نے ذکر کیا ان میں قریش اور ان کے کچھ لوگ تھے وہ کہتے ہیں۔

فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ تَنَالَنَّ نُصْرَتِيْ
سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو حَرُّهَا وَعِقَابُهَا

"ہائے افسوس! مجھے معلوم ہوتا کہ میری مدد کا جوش اور بدلہ لینے کا جذبہ سہیل بن عمرو کو پالے گا۔

وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ كَانَ أَحَدَ مَنْ عَاقَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّلْحَ.

اور یہ سہیل بن عمرو ان لوگوں میں سے ایک ہے جن سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدہ کیا تھا۔

فَأَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَهَا لَمْ يَقْسِمْ مَالًا وَّلَمْ يَسْتَعْبِدْ أَحَدًا وَّلَمْ يَغْنَمْ أَرْضًا فَكَيْفَ يَسْتَعْبِدُ مَنْ قَدْ

اور وہ جو اس نے تم سے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو مال تقسیم نہیں فرمایا نہ کسی کو غلام بنایا اور نہ زمین کو غنیمت قرار دیا تو آپ ان لوگوں کو کیسے غلام بناتے جن پر ان کے خون اور مال کے

مَنَّ عَلَيْهِ فِي دَمِهِ وَمَالِهِ .

فَأَمَّا أَرْضُ مَكَّةَ فَإِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّعَرُّضَ لَهَا فَمَنْ يَذْهَبُ إِلَى أَنَّهُ فُتِحَهَا عَنْوَةً قَالَ تَرَكَهَا مِنْهُ عَلَيْهِمْ كَمِنَّتِهِ عَلَيْهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَفِي سَائِرِ أَمْوَالِهِمْ .

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ لِأَنَّهُ كَانَ يَذْهَبُ إِلَى أَنَّ أَرْضَ مَكَّةَ تَجْرِي عَلَيْهَا الْأَمْلَاكُ كَمَا تَجْرِي عَلَى سَائِرِ الْأَرْضِيْنَ .

وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ تَكُنْ أَرْضُ مَكَّةَ مِمَّا وَقَعَتْ عَلَيْهِ الْغَنَائِمُ لِأَنَّ أَرْضَ مَكَّةَ عِنْدَهُمْ لَا تَجْرِي عَلَيْهَا الْأَمْلَاكُ .

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُمَا .

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ الْآثَارَ الَّتِي رَوَاهَا كُلُّ فَرِيْقٍ مِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيْفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُمَا اللهُ فِي كِتَابِ الْبُيُوْعِ مِنْ شَرْحِ مَعَانِي الْآثَارِ الْمُخْتَلِفَةِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَحْكَامِ فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ هٰهُنَا .

ثُمَّ رَجَعَ الْكَلَامُ إِلَى مَا يُثْبِتُ أَنَّ مَكَّةَ فُتِحَتْ عَنْوَةً .

فَإِنْ قُلْتُمْ إِنَّ حَدِيْثَيِ الزُّهْرِيِّ وَعِكْرِمَةَ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا مُنْقَطِعَانِ .

قِيْلَ لَكُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ يَدُلُّ عَلَى مَا رَوَيْنَاهُ .

سلسلے میں احسان فرما چکے تھے۔

جہاں تک سرزمین کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے تعرض نہ فرمانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات اس طرف گئے ہیں کہ آپ نے اسے غلبہ کے طور پر فتح کیا تو وہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ان لوگوں پر احسان فرماتے ہوئے اسے اسی طرح چھوڑ دیا جیسا کہ ان کی جانوں اور اموال کے سلسلے میں احسان فرمایا۔

اس موقف والوں میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کیونکہ ان کا مذہب یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کی زمین میں ملکیت جاری ہوگی جس طرح باقی تمام زمینوں میں جاری ہوتی ہے۔

اور بعض دوسرے حضرات نے فرمایا کہ سرزمین مکہ ان زمینوں میں سے نہیں جن پر غنیمتوں کا اجراء ہو کیونکہ ان کے نزدیک مکہ مکرمہ کی زمین کا کوئی مالک نہیں بن سکتا۔

اس مذہب والوں میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

ہم نے اس سلسلے میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ دونوں کے مذہب پر ان کی روایات کردہ روایات کو کتاب البیوع میں نقل کیا احکام کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی مختلف روایات کے معانی کو واضح کیا ہے یہاں اس کے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر کلام اس بات کو ثابت کرنے کی طرف لوٹ گیا کہ مکہ مکرمہ بطور غلبہ فتح ہوا۔

اگر تم یہ کہو کہ حضرت زہری اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما کی جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں وہ منقطع ہیں۔

تو تمہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس بات پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔

١٢١١ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضٰى لِسَفْرَةٍ وَّخَرَجَ لِعَشْرٍ مَّضَيْنَ مِنْ رَّمَضَانَ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْكَدِيْدِ أَفْطَرَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ مَرَّ الظَّهْرَانِ فِيْ عَشْرِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعَتْ سُلَيْمٌ وَّمُزَيْنَةُ فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الظَّهْرَانِ وَقَدْ عَمِيَتِ الْأَخْبَارُ عَلٰى قُرَيْشٍ فَلَا يَأْتِيْهِمْ خَبَرٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَدْرُوْنَ مَا هُوَ فَاعِلٌ وَخَرَجَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَبُوْ سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَنْظُرُوْنَ هَلْ يَجِدُوْنَ خَبَرًا أَوْ يَسْمَعُوْنَهُ فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ وَاَصْبَاحَ قُرَيْشٍ لَئِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَّأْتُوْهُ فَيَسْتَأْمِنُوْهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلٰى اٰخِرِ الدَّهْرِ قَالَ فَجَلَسْتُ عَلٰى بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ فَخَرَجْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى دَخَلْتُ الْأَرَاكَ فَلَقِيْتُ بَعْضَ الْحَطَّابَةِ أَوْ صَاحِبَ لَبَنٍ أَوْ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِيْهِمْ يُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجُوْا إِلَيْهِ قَالَ فَإِنِّيْ

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کی گیارہ تاریخ کو سفر پر تشریف لے گئے صحابہ کرام نے آپ کے ساتھ روزہ رکھا حتی کہ جب مقام کدید پر تشریف لائے تو روزہ افطار کیا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے یہاں تک کہ دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ مرالظہران (مقام) پر پہنچے تو قبیلہ سلیم اور قبیلہ مزینہ نے سنا جب مرالظہران پر اُترے اور قریش پر آپ کی خبریں مخفی تھیں لہٰذا ان کو آپ کے آنے کی اطلاع نہ ہوئی اور نہ معلوم تھا کہ آپ کیا کرنے والے ہیں اس رات ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء یہ دیکھنے نکلے کہ انہیں آپ کی کوئی خبر ملے یا آپ کے بارے میں وہ کچھ سنیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہران میں اترے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریش کے لیے بُری صبح ہے اگر وہ آکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے امن طلب نہ کریں اور آپ مکہ مکرمہ میں بطور غلبہ داخل ہوئے تو قریش کے لیے عمر بھر کی ہلاکت ہے فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر پر بیٹھا حتی کہ پیلو کے درختوں (کے جھنڈ) میں داخل ہوا تاکہ لکڑیاں جمع کرنے والوں، دودھ والوں اور کام کرنے والوں سے مل کر انہیں بتاؤں کہ وہ قریش کو جا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں آنے کی خبر دیں اور بتائیں کہ وہ آپ کے پاس آئیں فرماتے ہیں میں اپنے مقصد کی تلاش میں تھا کہ اچانک ابوسفیان اور بدیل کی گفتگو سنی وہ واپس لوٹ رہے تھے ابوسفیان کہہ رہے تھے آج رات کی طرح میں نے آگ نہیں دیکھی اور نہ ایسا لشکر دیکھا بدیل نے کہا اللہ کی قسم! یہ خزاعہ ہیں جو لڑائی کے لیے جمع ہوئے ہیں ابوسفیان نے کہا خزاعہ اللہ کی قسم وہ تو نہایت کمزور ہیں ان کی ایسی آگ کہاں

لَا شَيْرُ عَلَيْهِ وَالْتَمِسُ مَا خَرَجْتُ لَهُ إِذَا سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلٍ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ وَأَبُو سُفْيَانَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ كَاللَّيْلَةِ نِيْرَانًا قَطُّ وَلَا عَسْكَرًا قَالَ بُدَيْلٌ هٰذِهٖ وَاللّٰهِ خُزَاعَةُ حَمَشَتْهَا الْحَرْبُ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ خُزَاعَةُ وَاللّٰهِ أَذَلُّ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ هٰذِهٖ نِيْرَانُهُمْ فَعَرَفْتُ صَوْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَنْظَلَةَ قَالَ فَعَرَفَ صَوْتِي فَقَالَ أَبُو الْفَضْلِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا لَكَ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ قُلْتُ وَيْلَكَ هٰذَا وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي النَّاسِ وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوْهُ فَيَسْتَأْمِنُوْهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ قَالَ فَمَا الْحِيْلَةُ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ إِلَّا أَنْ تَرْكَبَ فِي عَجُزِ هٰذِهِ الدَّابَّةِ فَآتِي بِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ لَيَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ قَالَ فَرَكِبَ فِي عَجُزِ الْبَغْلَةِ وَرَجَعَ صَاحِبَاهُ قَالَ وَكُلَّمَا مَرَرْتُ بِنَارٍ مِنْ نِيْرَانِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالُوْا مَنْ هٰذَا فَإِذَا نَظَرُوْا قَالُوْا عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتّٰى مَرَرْتُ بِنَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا وَقَامَ إِلَيَّ فَلَمَّا رَآهُ عَلَى عَجُزِ الدَّابَّةِ عَرَفَهُ وَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ عَدُوُّ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَمْكَنَ مِنْكَ وَخَرَجَ يَشْتَدُّ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَضْتُ الْبَغْلَةَ فَسَبَقْتُهُ كَمَا تَسْبِقُ الدَّابَّةُ الْبَطِيْئَةُ الرَّجُلَ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابوسفیان کی آواز پہچان لی میں نے کہا اے ابوحنظلہ! انہوں نے بھی میری آواز پہچان لی اور کہا ابوالفضل ہو؟ فرماتے ہیں میں نے کہا ہاں میں ہی ہوں۔ انہوں نے کہا آپ کو کیا ہوا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے کہا تمہارے لیے ہلاکت ہے اللہ کی قسم! یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ہیں قریش کی صبح پر افسوس، اللہ کی قسم! اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غلبہ پاتے ہوئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور اس سے پہلے ان لوگوں نے آکر آپ سے امان نہ مانگی تو قریش کے لیے دائمی ہلاکت ہے انہوں نے کہا تو اس کی تدبیر کیا ہے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم کوئی تدبیر نہیں البتہ یہ کہ تم میری سواری پر پیچھے بیٹھ جاؤ اور میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جاؤں اللہ کی قسم! اگر حضور نے تم پر قابو پا لیا تو تمہاری گردن ماردیں گے فرماتے ہیں وہ خچر کی پیٹھ پر سوار ہو گئے اور ان کے دونوں ساتھی واپس لوٹ گئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں مسلمانوں کی کسی آگ (یعنی ڈیرے) کے پاس سے گزرتا تو وہ پوچھتے یہ کون ہے جب دیکھتے تو کہتے یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں جو آپ کی خچر پر سوار ہیں حتی کہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آگ (پڑاؤ) سے گزرا تو انہوں نے فرمایا یہ کون ہے؟ اور (پھر) میری طرف اُٹھے جب ابوسفیان کو سواری پر میرے پیچھے دیکھا تو اسے پہچان لیا اور فرمایا ابوسفیان؟ اللہ کا دشمن اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے جس نے اسے میرے قابو میں دیا اور تیزی سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکل گئے میں نے بھی خچر کو ایڑ لگائی (تیز دوڑایا) پھر میں خچر سے بعجلت اترا اور بارگاہ نبوی میں حاضر ہو گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور

الْبِطَاحِ ثُمَّ اقْتَحَمْتُ عَنِ الْبَغْلَةِ وَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْ سُفْيَانَ قَدْ اَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِلَا عَقْدٍ وَّلَا عَهْدٍ فَدَعْنِيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ اَجَرْتُهٗ قَالَ ثُمَّ جَلَسْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُ بِرَاْسِهٖ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا يُنَاجِيْهِ رَجُلٌ دُوْنِيْ قَالَ فَلَمَّا اَكْثَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ شَاْنِهٖ فَقُلْتُ مَهْلًا يَا عُمَرُ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ مَّا قُلْتَ هٰذَا وَلٰكِنْ قَدْ عَرَفْتَ اَنَّهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ قَالَ فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبَّاسُ لِاِسْلَامِكَ يَوْمَ اَسْلَمْتَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اِسْلَامِ الْخَطَّابِ وَمَا بِيْ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ اِسْلَامَكَ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِسْلَامِ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ بِهٖ اِلٰى رَحْلِكَ فَاِذَا اَصْبَحْتَ فَاْتِنَا بِهٖ قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ وَيْحَكَ يَا اَبَا سُفْيَانَ اَلَمْ يَاْنِ لَكَ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَمَا اَحْلَمَكَ وَاَكْرَمَكَ وَاَوْصَلَكَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَادَ يَقَعُ فِيْ نَفْسِيْ اَنْ لَّوْ كَانَ مَعَ اللّٰهِ غَيْرُهٗ لَقَدْ اَغْنٰى شَيْئًا بَعْدُ وَقَالَ وَيْلَكَ يَا اَبَا سُفْيَانَ اَلَمْ يَاْنِ لَكَ اَنْ تَشْهَدَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا اَحْلَمَكَ وَاَكْرَمَكَ

داخل ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ابوسفیان ہے اللہ تعالیٰ نے کسی عہد و ذمہ کے بغیر اس پر قابو دیا ہے مجھے اس کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اسے پناہ دی ہے فرماتے ہیں پھر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھ گیا اور آپ کے سر انور کو پکڑ کر کہا اللہ کی قسم! آپ سے میرے سوا کوئی مشورہ نہیں کرے گا فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں زیادہ بولنے لگے تو میں نے کہا اے عمر! ٹھہر جائیے اگر بنو عدی بن کعب میں سے کوئی شخص ہوتا تو آپ یہ بات نہ کہتے لیکن آپ جانتے ہیں کہ یہ بنو عبد مناف میں سے ایک شخص ہیں انہوں نے فرمایا اے عباس! ٹھہر جائیے اللہ کی قسم! جس دن آپ اسلام لائے تو آپ کا اسلام لانا مجھے (اپنے باپ) خطاب کے ایمان لانے سے زیادہ پسند تھا (یعنی اگر وہ اسلام لاتے تو مجھے [illegible] جتنی خوشی آپ کے اسلام لانے پر ہوئی) اور بس یہ کہ مجھے معلوم تھا کہ [illegible] اسلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند ہے [illegible] فرمایا اسکو اپنے مسکن میں لے جائیں [illegible] صبح ہوئی تو میں انکو لے کر آپکی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دیکھا تو فرمایا اے ابوسفیان! تجھ پر افسوس ہے کیا تیرے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا جس میں تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس قدر بردبار، کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اللہ کی قسم! میرے دل میں یہ بات آئی کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہوتا تو ابھی تک فائدہ تو دیتا۔ آپ نے فرمایا اے ابوسفیان تجھ پر افسوس ہے کیا تمہارے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ تم گواہی دو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کس قدر حلیم، کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اللہ

وَأَوْصَلَكَ أَمَا وَاللّٰهِ هٰذِهٖ فَإِنَّ فِي النَّفْسِ مِنْهَا حَتَّى الْآنَ شَيْئًا قَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ وَيْلَكَ أَسْلِمْ وَاشْهَدْ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ يُّضْرَبَ عُنُقُكَ قَالَ فَشَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ وَأَسْلَمَ قَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُّحِبُّ هٰذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَهٗ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَّنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَنْصَرِفَ قَالَ يَا عَبَّاسُ إِحْبِسْهُ بِمَضِيْقِ الْوَادِيْ عِنْدَ حَطِيْمِ الْجُنْدِ حَتّٰى يَمُرَّ بِهٖ جُنُوْدُ اللّٰهِ فَيَرَاهَا قَالَ فَحَبَسْتُهٗ حَيْثُ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَرَّتْ بِهِ الْقَبَائِلُ عَلٰى رَايَاتِهَا بِهَا فَكُلَّمَا مَرَّتْ بِهٖ قَبِيْلَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ بَنُوْ سُلَيْمٍ فَقَالَ يَقُوْلُ مَا لِيْ وَلِبَنِيْ سُلَيْمٍ ثُمَّ تَمُرُّ بِهٖ قَبِيْلَةٌ فَيَقُوْلُ مَنْ هٰذِهٖ فَأَقُوْلُ مُزَيْنَةُ فَقَالَ مَا لِيْ وَلِمُزَيْنَةَ حَتّٰى نَفِدَتِ الْقَبَائِلُ لَا تَمُرُّ بِهٖ قَبِيْلَةٌ إِلَّا سَأَلَنِيْ عَنْهَا فَأُخْبِرُهٗ إِلَّا قَالَ مَا لِيْ وَلِبَنِيْ فُلَانٍ حَتّٰى مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَضْرَاءِ كُتَيْبَةٍ فِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَا يُرٰى مِنْهُمْ إِلَّا الْحَدَقُ فِي الْحَدِيْدِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا عَبَّاسُ قُلْتُ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ مَا لِأَحَدٍ بِهٰؤُلَاءِ قَبْلُ وَاللّٰهِ يَا أَبَا الْفَضْلِ لَقَدْ

یہی ایک بات ہے جس کے بارے میں ابھی تک میرے دل میں کھٹکا رہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا تمہارے لیے ہلاکت ہو اس سے پہلے کہ آپ تمہیں قتل کر دیں اسلام لاؤ اور گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں فرماتے ہیں چنانچہ انہوں نے سچی گواہی دی اور اسلام لائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسفیان اس فخر کو پسند کرتے ہیں انہیں کوئی اعزاز عطا فرمائیں آپ نے فرمایا ہاں جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے امن حاصل ہوگا جو اپنا دروازہ بند کر دے گا (مزاحمت نہیں کرے گا) اسے بھی امن ملے گا جب میں واپس لوٹنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس! انہیں وادی کی کسی تنگ جگہ میں لشکر کی گزرگاہ پر کھڑا کریں یہاں تک کہ وہاں سے اللہ تعالیٰ کے لشکر گزریں اور یہ ان کو دیکھیں فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ کا مجھے حکم دیا تھا میں نے ان کو وہاں کھڑا کیا فرماتے ہیں وہاں سے مختلف قبائل اپنے جھنڈوں کے ساتھ گزرتے جب ان کے پاس سے ایک قبیلہ گزرا تو پوچھا یہ کونسا قبیلہ ہے؟ میں نے کہا قبیلہ بنو سلیم فرماتے ہیں حضرت ابوسفیان نے کہا مجھے بنو سلیم سے کیا کام، پھر ایک اور قبیلہ گزرا تو پوچھنے لگے یہ کون سا قبیلہ ہے؟ میں نے کہا مزنیہ قبیلہ ہے تو کہا میرا مزنیہ قبیلہ سے کیا واسطہ۔ حتیٰ کہ قبیلے گزر گئے جو قبیلہ بھی گزرتا وہ مجھ سے اس کے بارے میں پوچھتے اور میں ان کو اس کے بارے میں بتاتا اور وہ کہتے مجھے اس فلاں قبیلے سے کیا غرض ہے حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبز پوش لشکر میں گزرے ان میں مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم دونوں تھے ان میں سے ہر ایک لوہے میں حرکت کرنے والا دکھائی دیتا ابوسفیان نے کہا سبحان اللہ! اے عباس یہ کون ہیں میں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کے ساتھ مہاجرین وانصار ہیں انہوں نے کہا

أصبح ملك ابن أخيك العداة قال قلت ويلك يا أبا سفيان إنها النبوة قال فنعم قال قلت التجأ إلى قومك أخرج إليهم حتى إذا جاءهم صرخ بأعلى صوته يا معشر قريش هذا محمد قد جاءكم فيما لا قبل لكم به فمن دخل دار أبي سفيان فهو آمن فقامت إليه هند بنت عتبة بن ربيعة فأخذت سادية فقالت اقتل الحمس الدسم فبئس طليعة قوم قال ويلكم لا تغرنكم هذه من أنفسكم وإنه قد جاء ما لا قبل لكم به من دخل دار أبي سفيان فهو آمن قالوا قاتلك الله وما يغني عنا دارك قال ومن أغلق عليه بابه فهو آمن۔

فهذا حديث متصل الإسناد صحيح ما فيه معنى يدل على فتح مكة عنوة وينفي أن تكون صلحا ويثبت أن الهدنة التي كانت تقدمت بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين قريش قد كانت انقطعت وذهبت قبل ورود رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة۔

ألا يرى إلى قول العباس رضي الله عنه واصباح قريش والله لئن دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة عنوة قبل أن يأتوه فيستأمنوه إنه لهلاك قريش إلى آخر الدهر۔

أفترى العباس على فضل رأيه وعقله يتوهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعرض قريشا وهم منه في

اللہ کی قسم! کسی کو ان کے ساتھ مقابلے کی طاقت نہیں اے ابا الفضل! اللہ کی قسم تمہارا بھتیجا تو دشمنوں پر حکمران بن گیا فرماتے ہیں میں نے کہا تمہارے لیے ہلاکت ہو اے ابوسفیان! یہ نبوت ہے (بادشاہی نہیں) ابوسفیان نے کہا "ہاں" فرماتے ہیں میں نے کہا اپنی قوم کے پاس جائیں یہاں تک کہ جب وہ ان کے پاس گئے تو بلند آواز سے پکارا اے قریش کے گروہ! حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لشکر کے ہمراہ تشریف لائے ہیں کہ تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے پس جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا امن حاصل ہوگا چنانچہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کھڑی ہوئی (اسد سورۃ) کہنے لگی کیا سخت چربی والے (بہادر) قتل ہو گئے یہ تو برا لشکر ہے ابوسفیان نے کہا تمہارے لیے ہلاکت ہو تم اس دھوکے میں نہ رہنا تمہارے پاس وہ لشکر آیا ہے جس کے مقابلے کی کسی کو طاقت نہیں جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا امن [illegible] انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے تیرے گھر سے کس قدر فائدہ حاصل ہوگا انہوں نے فرمایا جو آدمی اپنا دروازہ بند کرے گا وہ بھی محفوظ [illegible]

تو اس حدیث کی سند متصل ہے صحیح ہے اس میں [illegible] پایا جاتا جو اس بات پر دلالت [illegible] ہے کہ مکہ مکرمہ بطور غلبہ فتح ہوا اور صلح کے ساتھ [illegible] کی نفی ہے اور یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم [illegible] علیہ وسلم اور قریش کے درمیان جو صلح تھی [illegible] کی تشریف آوری سے پہلے ختم [illegible] تھی۔

کیا وہ شخص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے [illegible] کی طرف نہیں دیکھتا کہ قریش کی صبح پر افسوس اگر [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم زبردستی مکہ مکرمہ میں داخل [illegible] اس سے پہلے کہ وہ آکر امن طلب کریں، تو قریش کے [illegible] دائمی ہلاکت ہے۔

تو تمہارا کیا خیال ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ [illegible] اپنی بہترین رائے اور عقل کے باوجود یہ خیال کرتے تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم باوجود امان اور صلح کے قریش سے تعرض [illegible]

أَمَانٍ وَّصُلْحٍ وَّهُدْنَةٍ هٰذَا مِنَ الْمُحَالِ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ كَوْنُهٗ وَلَا يَنْبَغِيْ لِذِيْ لُبٍّ أَوْ لِذِيْ عَقْلٍ أَوْ لِذِيْ دِيْنٍ أَنْ يَّتَوَهَّمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ثُمَّ هٰذَا الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ خَاطَبَ أَبَا سُفْيَانَ بِذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْتُلَنَّكَ وَاللّٰهِ إِنَّهٗ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً فَلَا يَدْفَعُ أَبُوْ سُفْيَانَ قَوْلَهٗ وَلَا يَقُوْلُ لَهٗ وَمَا خَوْفِيْ وَخَوْفُ قُرَيْشٍ مِّنْ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَنَحْنُ فِيْ أَمَانٍ مِّنْهُ إِنَّمَا يَقْصِدُ بِدُخُوْلِهٖ أَنْ يَّنْتَصِفَ خُزَاعَةَ مِنْ بَنِيْ نُفَاثَةَ دُوْنَ قُرَيْشٍ وَسَائِرِ أَهْلِ مَكَّةَ وَلَمْ يَقُلْ لَهٗ أَبُوْ سُفْيَانَ وَلِمَ يَضْرِبُ عُنُقِيْ إِذْ قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ وَأَنَا فِيْ أَمَانٍ مِّنْهُ۔

١٢١١- ثُمَّ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأٰى أَبَا سُفْيَانَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُوْ سُفْيَانَ قَدْ أَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِلَا عَهْدٍ وَّلَا عَقْدٍ فَدَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَهٗ وَلَمْ يُنْكِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ إِذْ كَانَ أَبُوْ سُفْيَانَ عِنْدَهٗ لَيْسَ فِيْ أَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ صُلْحٍ مِّنْهُ۔

١٢١٢- ثُمَّ لَمْ يُحَاجَّ أَبُوْ سُفْيَانَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ وَلَا حَاجَّهٗ عَنْهُ الْعَبَّاسُ

گے یہ بات محال ہے جو نہیں ہو سکتی اور کسی بھی عقل مند اور دین دار کے لیے جائز نہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسا گمان کرے پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو اس طرح خطاب کیا فرمایا اللہ کی قسم! اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر قابو پالیا تو تمہیں قتل کردیں گے اللہ کی قسم! اگر آپ بطور غلبہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو قریش کے لیے ہلاکت ہے اور ابوسفیان نے ان کے قول کا رد نہیں کیا اور یہ نہیں کہا کہ مجھے اور قریش کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا کیا خوف ہے ہمیں تو ان سے امان حاصل ہے آپ تو مکہ مکرمہ میں بنو نفاثہ سے خزاعہ کا بدلہ لیں گے باقی قریش سے نہیں اور نہ ہی تمام اہل مکہ سے، اور جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قابو میں آ گئے تو آپ تمہاری گردن اڑا دیں گے تو جواب میں ابوسفیان نے یہ نہیں کہا کہ آپ میری گردن کیوں ماریں گے مجھے تو آپ کی طرف سے امان حاصل ہے۔

پھر یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت ابوسفیان کو دیکھ کر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! یہ ابوسفیان ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی عہد و پیمان کے بغیر آپ کو ان پر قابو دیا ہے آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان کی گردن ماروں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کا رد نہیں فرمایا کیونکہ ان کے نزدیک ابوسفیان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امان اور صلح حاصل نہ تھی۔

پھر ابوسفیان نے اس بات پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جھگڑا نہیں کیا اور نہ ان کی طرف سے حضرت عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّيْ قَدْ أَجَرْتُهُ فَلَمْ يُنْكِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ وَلَا عَلَى الْعَبَّاسِ مَا كَانَ مِنْهُمَا مِنَ الْقَوْلِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُمَا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْلَا جِوَارُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذًا لَمَا مَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْمَا أَرَادَ مِنْ قَتْلِ أَبِيْ سُفْيَانَ فَأَيُّ خُرُوْجٍ مِنَ الصُّلْحِ مُنْعَدِمٌ أَيُّ نَقْضٍ لَهُ يَكُوْنُ أَبْيَنَ مِنْ هٰذَا۔

رضی اللہ عنہ نے دلیل پیش کی بلکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں نے ان کو پناہ دی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما دونوں کی بات کو رد نہیں کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے پناہ حاصل نہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ابوسفیان کے قتل کے ارادے سے باز نہ [illegible] تو صلح سے کون سا نکلنا معدوم ہے اور زیادہ واضح نقض عہد کونسا ہوگا۔

ثُمَّ أَبُوْ سُفْيَانَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ بَعْدَ ذٰلِكَ نَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ بِمَا جَعَلَهُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَلَمْ يَقُلْ لَهُ قُرَيْشٌ وَمَا حَاجَتُنَا إِلَى دُخُوْلِنَا دَارَكَ وَإِلَى إِغْلَاقِنَا أَبْوَابَنَا وَنَحْنُ فِيْ أَمَانٍ قَدْ أَغْنَانَا عَنْ طَلَبِ الْأَمَانِ بِغَيْرِهِ وَلٰكِنَّهُمْ عَرَفُوْا خُرُوْجَهُمْ مِنَ الْأَمَانِ الْأَوَّلِ وَانْتِقَاضَ الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُمْ عِنْدَ مَا خُوْطِبُوْا بِمَا خُوْطِبُوْا بِهِ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ غَيْرُ آمِنِيْنَ إِلَّا أَنْ يَفْعَلُوْا مَا جَعَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ آمِنِيْنَ أَنْ يَفْعَلُوْهُ مِنْ دُخُوْلِهِمْ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ أَوْ مِنْ إِغْلَاقِهِمْ أَبْوَابَهُمْ۔

پھر اس کے بعد جب ابوسفیان مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو جو اعزاز سرکار دوعالم [illegible] ہیں دیا تھا باآواز بلند اس کا اعلان کیا کہ جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر دے گا وہ بھی امن میں ہوگا۔ اور قریش نے بھی ان سے نہیں کہا کہ ہمیں آپ کے گھر میں داخل ہونے اور اپنے دروازے بند کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں امان حاصل ہے جس نے ہمیں کوئی اور امان طلب کرنے سے بے نیاز کر دیا ہے لیکن انہوں نے معلوم کر لیا تھا۔ کہ وہ پہلے امان سے نکل چکے ہیں اور ان کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو صلح تھی وہ ٹوٹ چکی ہے اور جب انہیں ان الفاظ کے ساتھ مخاطب کیا گیا تو وہ امن میں نہیں البتہ یہ کہ وہ اس امن کو حاصل کریں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا یعنی ابوسفیان کے گھر داخل ہوں یا اپنے دروازے بند کر دیں۔

۱۲۱۴ - ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ

پھر حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے ایسی بات مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل

وَهِيَ دَارُ حَرْبٍ لَا دَارُ اَمَانٍ۔

۱۲۱۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ فَرَّ اِلَيَّ رَجُلَانِ مِنْ اَحْمَائِيْ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ وَكَانَتْ عِنْدَ هُبَيْرَةَ بْنِ اَبِيْ وَهْبٍ الْمَخْزُوْمِيِّ قَدْ دَخَلَ عَلَيَّ اَخِيْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَاَقْتُلَنَّهُمَا فَاَغْلَقْتُ عَلَيْهِمَا بَيْتِيْ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ فِيْ جَفْنَةٍ اِنَّ فِيْهَا اَثَرَ الْعَجِيْنِ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَلَمَّا اغْتَسَلَ اَخَذَ ثَوْبَهٗ فَتَوَشَّحَ بِهٖ ثُمَّ صَلّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيَّ فَقَالَ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا بِاُمِّ هَانِئٍ مَا جَاءَ بِكِ فَاَخْبَرْتُهٗ خَبَرَ الرَّجُلَيْنِ وَخَبَرَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاٰمَنَّا مَنْ اٰمَنْتِ۔

۱۲۱۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلٍ عَنْ فَاخِتَةَ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

ہوئے تو وہ دارالحرب تھا دارالامان نہیں تھا۔

عقیل بن ابی طالب کے غلام ابو مرہ سے مروی ہے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی بلند جگہ پر اترے تو میرے دیوروں میں سے دو شخص جن کا قبیلہ بنو مخزوم سے تعلق تھا میری طرف بھاگ کر آئے حضرت ام ہانی ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی کے پاس تھیں فرماتی ہیں میرے بھائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور فرمایا میں ان دونوں کو ضرور بضرور قتل کروں گا میں نے ان پر اپنا گھر (دروازہ) بند کر دیا پھر میں مکہ مکرمہ کی بلند جگہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو ایک ٹب (کی طرح برتن) میں غسل کرتے ہوئے پایا اس میں آٹے کے آثار تھے آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے آگے پردہ کیا ہوا تھا جب آپ غسل کر چکے تو اپنا کپڑا پکڑا اور اس سے بدن کو لپیٹ لیا پھر چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ام ہانی کا آنا مبارک ہو کیسے آنا ہوا؟ فرماتی ہیں میں نے ان دو آدمیوں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا واقعہ سنایا آپ نے فرمایا جسے تم نے پناہ دی ہم نے پناہ دے دی اور جسے آپ نے امن دیا ہم نے بھی اسے امان دے دی۔

حضرت فاختہ یعنی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن غسل فرمایا پھر ایک کپڑے میں (لپٹے ہوئے) آٹھ رکعات ادا فرمائیں اس کپڑے کی دو طرفوں کو مخالف سمت میں کر کے باندھ لیا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا میں نے اپنے مشرکین دیوروں کو پناہ دی ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کو قتل کرنے کے لیے چھوٹ پڑے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

قالت فقلت إني أجرت حموي من المشركين
وإن عليا رضي الله عنه يفلت عليهما
ليقتلهما قالت فقال ما كان له ذلك قد
أجرنا من أجرت وأمنا من أمنت۔

۱۲۱۷ - أفلا ترى أن عليا رضي الله
عنه قد أراد قتل المخزوميين لمكة
ولو كانا في أمان لما طلب ذلك منهما
أم هانئ رضي الله عنها ليحرم بذلك
دماءهما على علي رضي الله عنه ولم تقل
له ما لك إلى قتلهما من سبيل لأنهما و
سائر أهل مكة في صلح وأمان۔

۱۲۱۸ - ثم أخبرت أم هانئ رضي الله عنها
رسول الله صلى الله عليه وسلم بما كان
[illegible]
من علي رضي الله عنه وبما كان من جوارها
ذينك المخزوميين فقال لها رسول الله
صلى الله عليه وسلم قد أجرنا من أجرت
وأمنا من أمنت ولم يعنف رسول الله صلى
الله عليه وسلم عليا رضي الله تعالى عنه
في إرادته قتلهما قبل جوار أم هانئ
إياهما فدل ذلك أنه لولا جوارها لصح
قتلهما ومحال أن يكون له قتلهما وثمة
أمان قائم وصلح متقدم لهما وهذا
دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم
مكة فأي شيء أبين من هذا۔

ثم قد روى أبو هريرة رضي الله عنه
في هذا الباب ما هو أبين من هذا۔

۱۲۱۹ - حدثنا عبد الله بن محمد بن
سعيد بن أبي مريم قال ثنا أمية بن موسى
قال ثنا يحيى بن زكريا بن أبي زائدة قال

فرمایا ان کو اس بات کا حق نہیں جس کو تم نے پناہ دی
اس کو ہم نے بھی پناہ دی اور جس کو تم نے
امان دی ہم نے بھی اسے امان دی۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت علی المکرم رضی اللہ عنہ
نے مکہ مکرمہ کے مخزومیوں کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اگر ان کو
امان حاصل ہوتی تو آپ ان کا پیچھا نہ کرتے پھر حضرت
ام ہانی رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دی تاکہ حضرت علی رضی
اللہ عنہ پر ان کا خون حرام ہو جائے اور ان کو نہیں کہا کہ
ان کو قتل نہیں کر سکتے کیونکہ یہ دونوں اور تمام اہل مکہ صلح
اور امان میں ہیں۔

پھر حضرت ام ہانی رضی [illegible]
[illegible] نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کو ان دو مخزومیوں کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ
عنہ کے ارادے اور اپنی طرف سے پناہ دینے کے بارے میں بتایا
تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جس کو تم نے
پناہ دی ہم نے بھی اسے پناہ دی اور جس کو تم نے امن دیا ہم
نے بھی اسے امن دیا اور آپ نے حضرت ام ہانی کے پناہ دینے
سے پہلے ان حضرات کے ارادہ قتل کی وجہ سے حضرت علی المرتضیٰ
رضی اللہ عنہ پر عتاب نہیں فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ
اگر ان کی طرف سے پناہ صحیح نہ ہوتی تو ان دونوں حضرات کا قتل
صحیح ہوتا اور یہ بات محال ہے کہ انہیں قتل کیا جائے جب
کہ وہاں امن قائم ہوتا اور اس سے پہلے صلح بھی موجود ہو یہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں داخلہ تھا تو اس سے واضح
بات کونسی ہو سکتی ہے۔

پھر اس بات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس
سے بھی روشن بات مروی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن رباح فرماتے ہیں ہم روانہ ہوئے حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم میں حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے فرمایا اے انصار

اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا اِلٰی مُعَاوِیَةَ وَفِیْنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِحَدِیْثٍ مِّنْ حَدِیْثِکُمْ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ ذَکَرَ فَتْحَ مَکَّةَ فَقَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ مَکَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ عَلٰی اِحْدَی الْمُجَنِّبَتَیْنِ وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ عَلَی الْمُجَنِّبَةِ الْاُخْرٰی وَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَةَ عَلَی الْحُسَّرِ فَاَخَذُوْا بَطْنَ الْوَادِیْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ کَتِیْبَةٍ فَنَظَرَ فَرَاٰنِیْ فَقَالَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ اهْتِفْ لِیْ بِالْاَنْصَارِ وَلَا یَاْتِیْنِیْ اِلَّا اَنْصَارِیٌّ قَالَ فَهَتَفَ بِهِمْ حَتّٰی اِذَا طَافُوْا بِهٖ وَقَدْ وَبَّشَتْ قُرَیْشٌ اَوْبَاشَهَا وَاَتْبَاعَهَا فَقَالُوْا نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ فَاِنْ کَانَ لَهُمْ شَیْءٌ کُنَّا مَعَهُمْ وَاِنْ اُصِیْبُوْا اَعْطَیْنَا الَّذِیْ سَاَلَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حِیْنَ طَافُوْا بِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی اَوْبَاشِ قُرَیْشٍ وَاَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِاِحْدٰی یَدَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی اُحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا حَتّٰی تُوَافُوْنِیْ بِالصَّفَا فَانْطَلَقُوْا فَمَا یَشَاءُ اَحَدٌ مِّنَّا اَنْ یَّقْتُلَ مَا شَاءَ اِلَّا قَتَلَ وَمَا تَوَجَّهَ اِلَیْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبِیْحَتْ خَضْرَاءُ قُرَیْشٍ وَّلَا قُرَیْشَ بَعْدَ الْیَوْمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ وَّمَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَاَغْلَقَ النَّاسُ اَبْوَابَهُمْ وَاَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتٰی

کی جماعت! کیا میں تم سے متعلق ایک حدیث نہ سناؤں پھر انہوں نے فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ وہاں یوں داخل ہوئے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو لشکر کے ایک حصے پر مقرر فرمایا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دوسرے حصے پر مقرر کیا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو اگلے حصے پر مقرر کیا وہ بطن وادی میں چلے گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ایک دستے میں تھے آپ نے دیکھا تو مجھ پر نظر پڑی فرمایا اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی حاضر ہوں، فرمایا انصار کو میرے پاس بُلاؤ اور انصار کے علاوہ کسی کو نہ بُلانا فرماتے ہیں انہیں بُلایا حتیٰ کہ وہ آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے اور قریش نے اپنے بدمعاشوں اور ان کے چیلوں کو جمع کیا وہ کہنے لگے یہ لوگ آگے بڑھتے ہیں اگر ان کو کامیابی ہو گئی تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر یہ مارے گئے تو ہم انہیں اتنا مال دیں گے جتنا وہ مانگیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب انصار اکٹھے ہوئے تو آپ نے فرمایا [illegible] بدمعاشوں اور ان کے تبیعوں کو دیکھو پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھ کر ارشاد فرمایا کہ ان کو اچھی طرح کاٹو (قتل کرو) حتیٰ کہ تم صفا پر میرے پاس آ جاؤ پس وہ چلے تو ہم میں سے جو بھی جس کو چاہتا قتل کرتا اور ان میں سے کوئی بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا ابوسفیان نے کہا یا رسول اللہ قریش کے نوجوانوں کو بچائیے ورنہ آج کے بعد قریش نہیں ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دروازہ بند کر دے گا اسے امن ہو گا اور جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گا اسے بھی امن ہو گا چنانچہ لوگوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حتیٰ کہ حجر اسود کے پاس آ کر اسے چوما پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اس کے بعد بیت اللہ شریف کی ایک طرف رکھے ہوئے بُت کے پاس آئے جس کی وہ پوجا کرتے تھے آپ کے ہاتھ میں کمان تھی آپ نے کمان کا سرا پکڑا ہوا تھا جب آپ بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھوں میں (کمان کا سرا) چھونے لگے اور

الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ فَاَتٰى
عَلٰى صَنَمٍ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَعْبُدُوْنَهٗ وَفِيْ
يَدِهٖ قَوْسٌ فَهُوَ اٰخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا
اَنْ اَتٰى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعَنُ فِيْ عَيْنَيْهِ
وَيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوْقًا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهٖ اَتَى
الصَّفَا فَصَعِدَ عَلَيْهَا حَتّٰى نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ
فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْهُ
بِمَا شَآءَ اللّٰهُ وَالْاَنْصَارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
تَحْتَهٗ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمَّا
الرَّجُلُ فَقَدْ اَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرَابَتِهٖ
وَرَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ وَجَآءَهُ الْوَحْيُ بِهٖ وَكَانَ اِذَا جَآءَ
لَمْ يَخْفَ عَلَيْنَا فَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَرْفَعُ
رَاْسَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْضِيَ
الْوَحْيُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَقُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ
اَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرَابَتِهٖ وَرَاْفَةٌ
بِعَشِيْرَتِهٖ قَالُوْا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ
وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَيْكُمْ
وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَاَقْبَلُوْا
يَبْكُوْنَ اِلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِيْ
قُلْنَا اِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ۔

آپ فرمار ہے تھے حق آگیا اور باطل چلا گیا بےشک باطل مٹ جانے والا ہے جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو صفا کی طرف تشریف لائے اس پر چڑھ گئے حتی کہ بیت اللہ شریف کی طرف دیکھا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے لگے اور دعا مانگی جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا انصار رضی اللہ عنہ نیچے تھے انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے آپ کو قرابت کی رغبت اور قبیلہ کی مہربانی نے پکڑ لیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ [illegible] ہیں آپ پر وحی آگئی اور جب آپ پر وحی آئی تھی تو وہ [illegible] پر پوشیدہ نہ رہتی اور ہم میں سے کوئی بھی نبی اکرم صلی اللہ [علیہ] وسلم کی طرف سر نہ اٹھا سکتا حتی کہ وحی ختم ہو جاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ انصار! کیا تم نے یہ بات کہی ہے کہ اس شخص کو (آپ کو) قرابت کی رغبت اور قبیلہ کی رحمت ومہربانی نے پا لیا ہے انہوں نے کہا شاید ہم نے ذکر کیا ہو آپ نے فرمایا ہرگز نہیں میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تم لوگوں کی طرف ہجرت کی میری زندگی، تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے چنانچہ وہ روتے ہوئے آگے بڑھے اور کہتے تھے اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے تو یہ بات صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ بخل کی وجہ سے کہی (یعنی ہم خدا ور سول صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کو نہیں دینا چاہتے تھے) آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

۱۲۲۰: فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يُخْبِرُ اَنَّ قُرَيْشًا عِنْدَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَبَشَتْ
اَوْبَاشَهَا وَاَتْبَاعَهَا فَقَالُوْا نُقَدِّمُ هٰؤُلَآءِ

تو یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت قریش نے اپنے بدمعاشوں اور ان کے [illegible] کو لڑائی کے لیے جمع کیا اور کہا کہ یہ لوگ آگے ہیں اگر ان کو [illegible]

فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ أُنْظُرُوا إِلٰى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى أُحْصُدُوهُمْ حَصَادًا حَتّٰى تُوَافُونِي بِالصَّفَا فَمَا يَشَاءُ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ مَنْ شَاءَ إِلَّا قَتَلَ وَمَا تَوَجَّهَ إِلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ فَيَكُونُ مِنْ هٰذَا دُخُولٌ عَلٰى أَمَانٍ ثُمَّ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمَنُّ عَلَيْهِمْ وَالصَّفْحُ۔

۱۲۲۱- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ زِيَادَةٌ عَلٰى مَا فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ۔

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامِ بْنِ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَارَ إِلٰى مَكَّةَ لِيَسْتَفْتِحَهَا فَسَرَّحَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا بَعَثَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ فَنَادٰى يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَجِيبُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءُوا كَمَا كَانُوا عَلٰى مُعْتَادٍ ثُمَّ قَالَ اسْلُكُوا هٰذَا الطَّرِيقَ وَلَا يَشْرُفَنَّ أَحَدٌ إِلَّا أَيْ قَتَلْتُمُوهُ وَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہو گئی تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر ان کو کچھ گزند پہنچی تو جو کچھ ہم سے مانگیں گے ہم دیں گے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اس بات سے آگاہ ہو گئے تھے آپ نے انصار سے فرمایا قریش کے بدمعاشوں اور ان کے چیلوں کو دیکھو پھر اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر فرمایا ان کو اچھی طرح کاٹ دو حتیٰ کہ تم صفا پر مجھ سے آملو تو ہم میں سے جس نے جس کو چاہا قتل کیا اور ان میں سے کوئی بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا تو کیا یہ داخلہ امان پر تھا پھر اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان اور درگزر فرمایا۔

اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سلیمان بن مغیرہ کی روایت سے کچھ اضافہ بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ کو فتح کرنے تشریف لے گئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کو بھیجا جب ان کو بھیج چکے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا انصار کو آواز دو انہوں نے پکارا اے گروہ قریش! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، چنانچہ وہ حاضر ہوئے جیسا کہ ان کی عادت تھی پھر فرمایا اس راستے پر چلو اور جو کوئی بھی بلندی کی طرف آئے اس کو قتل کر دو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی کہ اس دن ان کے چار آدمی قتل ہوئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر قریش کے سردار کعبہ تشریف میں داخل ہوئے اور ان کا خیال تھا کہ ان سے تلوار اٹھائی نہیں جائے گی پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور دو رکعتیں پڑھیں پھر کعبہ شریف کے پاس آ کر دروازے کی

وَسَلَّمَ وَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِمَّا قُتِلَ يَوْمَئِذٍ
اَلْاَرْبَعَةُ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ صَنَادِيْدُ قُرَيْشٍ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ الْكَعْبَةَ وَهُمْ يَظُنُّوْنَ اَنَّ السَّيْفَ لَا
يُرْفَعُ عَنْهُمْ ثُمَّ طَافَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَتَى
الْكَعْبَةَ فَاَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ
وَمَا تَظُنُّوْنَ فَقَالُوْا نَقُوْلُ اَخٌ وَابْنُ عَمٍّ حَلِيْمٌ
رَحِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَقُوْلُ كَمَا قَالَ يُوْسُفُ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ
فَخَرَجُوْا كَاَنَّمَا نُشِرُوْا مِنَ الْقُبُوْرِ فَدَخَلُوْا
فِي الْاِسْلَامِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ يَلِي الصَّفَا فَخَطَبَ
وَالْاَنْصَارُ اَسْفَلُ مِنْهُ فَقَالَتِ
الْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمَا اِنَّ الرَّجُلَ
اَخَذَتْهُ الرَّاْفَةُ بِقَوْمِهٖ وَاَدْرَكَتْهُ الرَّغْبَةُ
فِيْ قَرَابَتِهٖ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ
الْوَحْيَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَقُلْتُمْ اَخَذَتْهُ
الرَّاْفَةُ بِقَوْمِهٖ وَاَدْرَكَتْهُ الرَّغْبَةُ فِيْ
قَرَابَتِهٖ فَمَا نَبِيٌّ اَنَا اِذًا كَلَّا وَاللّٰهِ اِنِّيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا اِنَّ الْمَحْيَا لَمَحْيَاكُمْ وَاِنَّ
الْمَمَاتَ لَمَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَا قُلْنَا اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ تُفَارِقَنَا اِلَّا ضَنًّا
بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْتُمْ صَادِقُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ
فَوَاللّٰهِ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا نَكَسَ نَحْرَهُ بِدُمُوْعِ عَيْنَيْهِ۔

۱۲۲۳- اَفَلَا يَرٰى اَنَّ قُرَيْشًا بَعْدَ دُخُوْلِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَدْ
كَانُوْا يَظُنُّوْنَ اَنَّ السَّيْفَ لَا يُرْفَعُ عَنْهُمْ
اَفَتَرَاهُمْ كَانُوْا يَخَافُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ

چوکھٹ کے دونوں بازوؤں کو پکڑا اور فرمایا تم کیا کہتے ہو اور تمہارا کیا گمان ہے انہوں نے کہا ہم کہتے ہیں آپ بھائی ہیں چچا زاد ہیں اور حلیم و رحیم ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہی بات کہتا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہی تھی آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور وہ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں وہ اس سے نکلے گویا کہ انہیں قبروں سے نکالا گیا ہے (نئی زندگی مل گئی) اور وہ اسلام لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دروازے سے نکلے جو صفا سے ملا ہوا ہے آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا انصار نچلی جانب تھے انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے آپ کو قوم پر مہربانی اور قرابت کی رغبت نے پکڑ لیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی آپ نے فرمایا اے گروہ انصار! کیا تم نے کہا کہ ان کو قوم پر مہربانی اور قرابت کی رغبت نے گھیر لیا ہے اس صورت میں تو میں نبی نہیں ہوں گا ہرگز نہیں اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں بے شک میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم ہم نے یہ بات صرف اس ڈر سے کہی تھی کہ آپ ہم سے جدا نہ ہو جائیں اور ہم آپ پر بخل کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سچے ہو، فرماتے ہیں اللہ کی قسم! ان میں سے کوئی شخص نہ تھا جو آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ آپ کے سامنے جھکا نہ ہو۔

تو کیا یہ شخص نہیں دیکھتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد قریش کا خیال تھا کہ ان سے تلوار نہیں اٹھائی جائے گی تمہارا کیا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو امن دینے کے باوجود وہ آپ سے ڈرتے تھے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اٰمَنَھُمْ قَبْلَ ذٰلِکَ ھٰذَا وَاللّٰہُ غَیْرُ مُخَوَّفٍ مِّنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنَّھُمْ عَلِمُوْا اَنَّ اِلَیْہِ قَتْلَھُمْ اِنْ شَآءَ وَاَنَّ اِلَیْہِ الْمَنَّ عَلَیْھِمْ اِنْ شَآءَ وَاَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَظْھَرَہٗ عَلَیْھِمْ وَصَیَّرَھُمْ فِیْ یَدِہٖ یَحْکُمُ فِیْھِمْ بِمَآ اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ وَعَفَا ثُمَّ قَالَ لَھُمْ یَوْمَئِذٍ لَا تُغْزٰی مَکَّۃُ بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ اَبَدًا۔

اللہ کی قسم آپ کی ذات اقدس مقامِ خوف میں نہ تھی بلکہ وہ جانتے تھے کہ آپ کو اختیار ہے چاہیں تو قتل کر دیں اور چاہیں تو احسان فرمائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پر غالب فرمایا تھا اور انہیں اختیار دیا کہ ان کے بارے میں پہلے بھی اور اس کے بعد بھی جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے فیصلہ فرمائیں اور آپ نے ان کو معاف کر دیا پھر اس دن ان سے فرمایا کہ آج کے بعد مکہ مکرمہ میں کبھی بھی لڑائی نہیں ہوگی۔

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ زَکَرِیَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبَرْصَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ لَا تُغْزٰی مَکَّۃُ بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ اَبَدًا قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ تَفْسِیْرُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ لِاَنَّھُمْ لَا یَکْفُرُوْنَ اَبَدًا فَلَا یُغْزَوْنَ عَلَی الْکُفْرِ ھٰذَا لَا یَکُوْنُ اِلَّا وَدُخُوْلُہٗ اِیَّاھَا دُخُوْلُ غَزْوٍ ثُمَّ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ صَبْرًا۔

حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فتح مکہ کے دن فرما رہے تھے کہ آج کے بعد مکہ مکرمہ میں کبھی بھی لڑائی نہیں ہوگی حضرت ابوسفیان فرماتے ہیں اس کی وضاحت یہ ہے کہ وہ کبھی بھی کفر نہیں کریں گے پس کفر پر ان سے لڑائی نہیں ہوگی اور آپ کا یہ فرمانا اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب اس (مکہ مکرمہ) میں آپ کا داخلہ لڑائی کے لیے ہو پھر آپ نے فرمایا آج کے بعد کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ زَکَرِیَّا قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُطِیْعٍ سَمِعْتُ مُطِیْعًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ یَقُوْلُ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَدَلَّ اَنَّ دِمَآءَ قُرَیْشٍ اِنَّمَا حُرِّمَتْ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ لِمَا کَانَ مِنْ رَّسُوْلِ

حضرت شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مطیع نے فرمایا میں نے حضرت مطیع سے سنا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن فرماتے ہوئے سنا کہ آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس دن کے بعد قریش کے خون حرام ہو گئے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن اسے حرام قرار دیا پھر آپ نے اس دن خطبہ ارشاد فرمایا جس میں مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے کا حکم اس میں داخل ہوتے وقت اور

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُرْمَتُہٗ یَوْمَئِذٍ عَلَیْہِمْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ خُطْبَۃً بَیَّنَ فِیْہَا حُکْمَ مَکَّۃَ قَبْلَ دُخُوْلِہٖ اِیَّاہَا وَحُکْمَہَا وَقْتَ دُخُوْلِہٖ اِیَّاہَا وَحُکْمَہَا بَعْدَ ذٰلِکَ۔

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَوَضَعَہَا بَیْنَ ہٰذَیْنِ الْاَخْشَبَیْنِ ثُمَّ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ تَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّہَارٍ وَّلَا یُخْتَلٰی خَلَاہَا وَلَا یُعْضَدُ شَجَرُہَا وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُہَا لَا یُرْفَعُ لُقْطَتُہَا اِلَّا مُنْشِدُہَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِلَّا الْاِذْخَرَ۔

۱۲۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا شُرَیْحٍ الْکَعْبِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَلَمْ یُحَرِّمْہَا النَّاسُ فَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَسْفِکَنَّ فِیْہَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَنَّ فِیْہَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ قَدْ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَحَلَّہَا لِیْ وَلَمْ یُحِلَّہَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اَحَلَّہَا لِیْ سَاعَۃً۔

۱۲۲۸ - حَدَّثَنَا فَہْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ بَہْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیِّ

اس کے بعد کا حکم بیان فرمایا۔

حضرت عمرو بن عون بن اسماعیل سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو اس دن حرام قرار دیا جس دن اس نے آسمانوں، زمین، سورج اور چاند کو پیدا فرمایا اور اسے ان دو سنگلاخ پہاڑوں کے درمیان رکھا پھر مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں کیا گیا اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال ہوا اس کا گھاس نہ کاٹا جائے نہ اس کے درخت کاٹے جائیں، اس کے شکار کو بھگایا نہ جائے اس میں گری پڑی کو بھی صرف وہی شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بجز اذخر (خوشبو دار گھاس) کو کاٹا جا سکتا ہے۔

حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام کیا لوگوں نے اسے حرام قرار نہیں دیا پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ ہرگز اس میں خون نہ بہائے نہ اس کے درخت کاٹے اگر کوئی شخص اس میں رخصت سمجھے اور کہے کہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال قرار دیا گیا تھا تو (کہو) اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال کیا لوگوں کے لیے حلال نہیں کیا اور میرے لیے بھی اسے ایک ساعت حلال کیا ہے۔

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عمرو بن سعید نے مکہ مکرمہ کی جانب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف لشکر بھیجا تو وہ (ابو شریح خزاعی) ان کے پاس آئے اور جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا ان سے بیان کیا

قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ الْبَعْثَ اِلٰی مَكَّةَ لِغَزْوَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَتَاهُ اَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ فَكَلَّمَهُ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی نَادِيْ قَوْمِهٖ فَجَلَسَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَ عَمَّا حَدَّثَ عَمْرَو بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا جَاءَ بِهٖ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ عَدَتْ خُزَاعَةُ عَلٰی رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَتَلُوْهُ بِمَكَّةَ وَهُوَ مُشْرِكٌ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا خَطِيْبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدُ بِهَا شَجَرًا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَلَمْ تَحِلَّ لِيْ اِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ غَضَبًا اَلَا ثُمَّ عَادَتْ كَحُرْمَتِهَا اَلَا فَمَنْ قَالَ لَكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحَلَّهَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَلَّهَا لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكَ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ قَتِيْلًا لَاَدِيَنَّهٗ فَمَنْ قُتِلَ بَعْدَ مَقَامِيْ هٰذَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِنْ اَحَبَّ فَدَمُ قَاتِلِهٖ وَاِنْ اَحَبَّ فَعَقْلُهٗ قَالَ انْصَرِفْ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَنَحْنُ اَعْلَمُ بِحُرْمَتِهَا مِنْكَ اِنَّهَا لَا تَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ وَلَا مَانِعَ حُرْمَةٍ وَلَا خَالِعَ طَاعَةٍ قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ شَاهِدًا وَكُنْتَ غَائِبًا وَقَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ

پھر وہ اپنی قوم کی ایک مجلس کی طرف نکلے اور وہاں بیٹھ گئے (ابو شریح فرماتے ہیں) میں بھی اٹھ کر ان کے پاس گیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے وہ حدیث بیان کی جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے عمرو بن سعید سے بیان کی تھی اور عمرو بن سعید نے جو کچھ کہا وہ بھی بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے کہا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو ہم آپ کے ساتھ تھے جب فتح کا دوسرا دن ہوا تو خزاعہ نے ہذیل کے ایک شخص پر زیادتی کرتے ہوئے اسے مکہ مکرمہ میں قتل کر دیا اور وہ مشرک تھا فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دن مکہ مکرمہ کو حرام قرار دیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا پس یہ قیامت تک حرام ہے ایسے شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے جائز نہیں کہ وہ اس میں خون بہائے اور نہ وہاں کے درخت کاٹے مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی صرف ایک گھڑی غضب الٰہی (کے اظہار) کے لیے حلال ہوا سنو اس کی حرمت پہلے کی طرح لوٹ آئی ہے سنو! جو شخص تم سے کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حلال قرار دیا ہے تو کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام کے لیے اسے حلال قرار دیا تمہارے لیے حلال نہیں کیا اے خزاعہ کے گروہ! اپنے ہاتھوں کو روکو تم نے ایک شخص کو قتل کیا میں ضرور اس کی دیت دوں گا اس کے بعد جو شخص یہاں قتل کرے گا تو اس (مقتول کے ورثا) کے لیے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے چاہے تو (بطور قصاص) قاتل کا خون بہائے اور اگر چاہے تو دیت لے انہوں نے (ابو سعید نے) کہا بزرگو! اس کی حرمت کو ہم آپ سے زیادہ جانتے ہیں وہ (مکہ مکرمہ) قاتل، مانع حرمت اور باغی (کے قتل) سے نہیں روکتا حضرت ابو شریح فرماتے ہیں میں نے کہا کہ میں وہاں موجود تھا اور

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَلِّغَ شَاهِدُنَا غَائِبَنَا وَقَدْ أَبْلَغْتُكَ.

۱۲۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ حِينَ قَطَعَ بَعْثًا إِلَى مَكَّةَ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ يَا هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَكَّةَ حَرَامٌ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَإِنَّ اللهَ إِنَّمَا أَحَلَّنِي الْقِتَالَ بِهَا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ بَعْدِي رِجَالٌ يَسْتَحِلُّونَ الْقِتَالَ بِهَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَقُولُوا إِنَّ اللهَ أَحَلَّهَا لِرَسُولِهِ وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكَ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَلَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ مَا حَدَّثْتُكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَمْرٌو إِنَّكَ شَيْخٌ قَدْ خَرِفْتَ وَلَقَدْ هَمَمْتُ بِكَ قَالَ أَمَا وَاللهِ لَنَتَكَلَّمَنَّ بِالْحَقِّ وَإِنْ شَدَّدْتَ رِقَابَنَا.

۱۲۳۰ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ نَصْرٍ الَّذِي قَبْلَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

تم غائب تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم میں سے حاضر، غائب تک پہنچا دے تو لہٰذا میں نے پہنچا دیا۔

حضرت ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوشریح خزاعی سے سنا وہ عمرو بن سعید سے فرما رہے تھے جب کہ وہ منبر پر تھا جب اس نے مکہ مکرمہ کی طرف ایک لشکر بھیجا تھا تاکہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے لڑائی کریں (ابوشریح نے فرمایا) اے شخص! میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بے شک مکہ مکرمہ حرام ہے اللہ تعالیٰ نے حرم قرار دیا لوگوں نے اسے حرم نہیں بنایا اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی اس میں لڑنا جائز قرار دیا اور ہو سکتا ہے میرے بعد کچھ لوگ اس میں لڑائی کو جائز و حلال سمجھیں تو ان میں سے جو ایسا کرے تو کہو بے شک اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال قرار دیا تمہارے لیے حلال نہیں کیا اور چاہیے کہ حاضر، غائب تک یہ بات پہنچا دے اور اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات نہ فرماتی ہوئی کہ حاضر غائب تک پہنچا دے تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا عمرو بن سعید نے کہا بے شک تم بوڑھے ہو چکے ہو اور تمہاری عقل زائل ہو چکی ہے میں تمہیں سزا دوں گا انہوں نے فرمایا سنو! اللہ کی قسم ہم ضرور بضرور حق بات کہیں گے اگرچہ تم ہم پر سختی کرو۔

ایک دوسری سند سے حضرت ابوسعید مقبری، حضرت ابوشریح خزاعی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا مفہوم روایت کرتے ہیں جو اس (گزشتہ) حدیث سے پہلے ذکر کی گئی ہے (یعنی حدیث [illegible])

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجون پہاڑ پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا اللہ کی قسم! بے شک تم اللہ تعالیٰ کی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجُوْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَمَا اُحِلَّتْ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَهِيَ بَعْدَ سَاعَتِهَا هٰذِهٖ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

زمین میں سے بہتر (زمین) ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پیاری زمین ہو مجھ سے پہلے کسی کے لیے اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہو اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال کیا گیا اور اب اس ساعت کے بعد یہ قیامت تک حرام ہے۔

١٢٣٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٢٣٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو ہذیل نے بنو لیث کے ایک شخص کو اپنے ایک مقتول کے بدلے میں جو دور جاہلیت میں قتل ہوا تھا، قتل کر دیا فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی والوں کو روک دیا اور اپنے رسول اور مومنوں کو ان پر غلبہ دیا اور مجھ سے پہلے اس کو کسی کے لیے حلال نہیں کیا اور نہ ہی میرے بعد یہ حلال ہے اور میرے لئے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا اور اس وقت یہ حرام ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کے کانٹے نہ توڑے جائیں اور اس میں گری ہوئی (گم شدہ) چیز بھی وہی اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے۔

١٢٣٤۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ

حضرت حرب بن شداد، حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی کو روکا اور فرمایا اس میں گمشدہ چیز

الْفِيلِ وَقَالَ لَا يُلْتَقَطُ ضَالَّتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ۔

کو صرف وہی اٹھائے جو اس کا اعلان کرے۔

أَفَلَا يَرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرَ بِهِ فِي خُطْبَتِهِ هٰذِهِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَحَلَّ لَهُ مَكَّةَ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ ثُمَّ عَادَتْ حَرَامًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَوْ كَانَ لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَى الْقِتَالِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ إِذًا لَكَانَتْ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَفِيمَا قَبْلَهَا وَفِيمَا بَعْدَهَا عَلَى مَعْنًى وَاحِدٍ وَكَانَ حُكْمُهَا فِي تِلْكَ الْأَوْقَاتِ كُلِّهَا حُكْمًا وَّاحِدًا۔

تو کیا یہ شخص نہیں دیکھتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس خطبے میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو دن کی ایک گھڑی حلال کیا پھر قیامت تک اس کی حرمت واپس آگئی اور اگر اس گھڑی آپ کو لڑائی کی ضرورت نہ ہوتی تو اس وقت اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی بات ہوتی اور ان تمام اوقات میں اس کا ایک ہی حکم ہوتا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا أُبِيحَ لَهُ إِظْهَارُ السِّلَاحِ بِهَا لَا غَيْرُ۔

قِيلَ لَهُ وَأَيُّ حَاجَةٍ بِهِ إِلَى إِظْهَارِ السِّلَاحِ بِهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُّقَاتِلَ بِهِ أَحَدًا فِيهَا هٰذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا وَلَا يَجُوزُ إِظْهَارُ السِّلَاحِ بِهَا إِلَّا وَهُوَ مُبَاحٌ لَّهُ الْقِتَالُ بِهِ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ آپ کے لیے صرف ہتھیاروں کو ظاہر کرنا جائز کیا گیا اس کے علاوہ کی اجازت نہ تھی۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ہتھیاروں کو ظاہر کرنے کی کیا ضرورت تھی اگر آپ (امان کی وجہ سے) کسی سے لڑ نہ سکتے ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے اور وہاں ہتھیاروں کا اظہار اسی لیے جائز ہوا کہ آپ کو لڑنے کی اجازت ملی۔

۱۲۳۵ - وَقَدْ بَيَّنَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ فِي حَدِيثِهِ الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُ فِي هٰذَا الْفَصْلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ هٰذَا الْمَعْنَى فَقَالَ فِيهِ وَإِنَّ اللهَ إِنَّمَا أَحَلَّ لِيَ الْقِتَالَ فِيهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ أَفَيَجُوزُ لَهُ أَنْ يَحِلَّ لَهُ قِتَالُ مَنْ هُوَ فِي هُدْنَةٍ مِّنْهُ وَأَمَانٍ هٰذَا لَا يَجُوزُ۔

ہشام بن سعد نے اپنی حدیث میں جسے ہم نے اس فصل میں حضرت ابو سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا یہ معنی بیان کیا ہے انہوں نے اس سلسلے میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دن کی ایک گھڑی اس میں لڑنا جائز کیا تو کیا آپ کے لیے ان لوگوں سے لڑنا جائز ہوگا جنہیں آپ کی طرف سے صلح اور امان حاصل تھی یہ تو جائز نہیں۔

ثُمَّ قَدْ كَانَ دُخُولُهُ إِيَّاهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دُخُولَ مُحَارِبٍ لَا دُخُولَ اٰمِنٍ لِأَنَّهُ دَخَلَهَا وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

پھر آپ کا دخول مکہ، ایک محارب (لڑنے والے) کے طور پر تھا امن والے کی طرح نہیں کیونکہ آپ داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر خود تھی۔

۱۲۳۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی جب آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ابن خطل

وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْهُ قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا۔

کعبہ شریف کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو حضرت مالک فرماتے ہیں حضرت ابن شہاب نے فرمایا کہ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا وَقِيْلَ اِنَّهٗ دَخَلَهَا وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک بن انس نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ نہیں فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن احرام میں نہیں تھے یہ بھی کہا گیا کہ آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے تو آپ پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

ایک دوسرے طریق سے حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَلَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ اِيَّاهَا غَيْرَ مُحَارِبٍ اِذًا لَّمَا دَخَلَهَا ۔

۱۲۴۲ - وَهٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ اَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْلَالَ اللهِ مَكَّةَ لَهُ كَمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ قَدْ مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يَّدْخُلَ الْحَرَمَ غَيْرَ مُحْرِمِيْنَ ۔

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ مَكَّةَ اِلَّا مُحْرِمًا ۔

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا عُمْرَةَ عَلَى الْمَكِّيِّ اِلَّا اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَا يَدْخُلُهُ اِلَّا حَرَامًا فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاِنْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ مَّكَّةَ قَرِيْبًا قَالَ نَعَمْ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ وَيَجْعَلُ مَعَ قَضَائِهَا عُمْرَةً ۔

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَاجِرٌ وَّلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

کرتے ہیں ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت محارب (لڑنے والے) نہ ہوتے تو اس میں داخل نہ ہوتے ۔

اور یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو ان راویوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مکہ مکرمہ (میں لڑائی) کو حلال کیا جیسا کہ ہم نے ان سے اس فصل میں روایت کیا کہ انہوں نے صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ میں غیر محرم ہو کر داخل ہونے سے منع فرمایا ۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مکی پر عمرہ نہیں مگر یہ کہ وہ حرم سے باہر چلا جائے تو اب احرام کے بغیر داخل نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ سے قریب نکلے تو بھی ؟ فرمایا ہاں اپنا کام پورا کر کے اس کے ساتھ عمرہ بھی کرے ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے کہ کوئی تاجر اور حاجت مند مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو ۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ إِحْلَالَ اللّٰهِ إِيَّاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ لِحَاجَتِهِ إِلَى الْقِتَالِ مِنْهَا لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَ النَّاسَ جَمِيْعًا إِلَّا سِتَّةَ نَفَرٍ۔

١٢٣٦- وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُّمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِيْ جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ وَّمُقَيَّسَ بْنَ صَبَابَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ فَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ فَأُتِيَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَّعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيْدٌ عَمَّارًا وَّكَانَ أَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ وَأَمَّا مُقَيَّسُ بْنُ صَبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوْقِ فَقَتَلُوْهُ وَأَمَّا عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِيْ جَهْلٍ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ لِأَهْلِ السَّفِيْنَةِ أَخْلِصُوْا فَإِنَّ اٰلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَّمْ يُنْجِنِيْ فِي الْبَحْرِ إِلَّا الْإِخْلَاصُ لَمْ يُنْجِنِيْ فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اَللّٰهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا إِنْ أَنْتَ أَنْجَيْتَنِيْ مِمَّا أَنَا فِيْهِ إِنِّيْ اٰتِيْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَضَعُ يَدِيْ فِيْ يَدِهٖ فَلَأَجِدَنَّهٗ

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال قرار دینا لڑائی کی ضرورت کے لیے تھا کسی اور بات کے لیے نہیں اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ آدمیوں کے علاوہ سب کو امن دیا۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب فتح مکہ کا دن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مردوں اور دو عورتوں کے علاوہ سب کو امن دیا آپ نے (ان کے بارے میں) فرمایا ان کو قتل کرو اگرچہ ان کو کعبۃ اللہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا ہوا پاؤ وہ حضرات عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھے عبداللہ بن خطل کعبۃ اللہ کے پردوں سے لٹکا ہوا تھا حضرت سعید بن حریث اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما دونوں اس کی طرف بڑھے تو حضرت سعید، حضرت عمار سے سبقت لے گئے اور وہ حضرت عمار سے زیادہ سخت تھے انہوں نے اسے قتل کر دیا مقیس بن صبابہ کو صحابہ کرام نے بازار میں پایا تو قتل کر دیا، عکرمہ بن ابی جہل دریا میں (کشتی پر) سوار ہو گئے ان کشتی والوں پر تیز ہوا آئی تو کشتی والوں نے کہا کہ سب لوگ خالصتاً اللہ تعالیٰ کو یاد کرو تمہارے (جھوٹے) معبود تمہیں یہاں کوئی فائدہ نہ دیں گے عکرمہ نے کہا اللہ کی قسم! اگر اس دریا میں صرف اخلاص ہی نجات دے سکتا ہے تو خشکی میں اس کے علاوہ نجات نہیں اے اللہ! میرا تجھ سے وعدہ ہے اگر مجھے اس حالت سے نجات عطا فرمائے تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا پھر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھ دوں گا تو میں ضرور انہیں معاف کرنے والا کریم پاؤں گا پھر وہ اسلام لائے عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں چھپ گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو)

عَفُوًّا كَرِيْمًا فَأَسْلَمَ قَالَ وَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْبٰى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ يَقُوْمُ إِلٰى هٰذَا حِيْنَ رَآنِيْ كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ قَالُوْا مَا دَرَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِيْ نَفْسِكَ فَهَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ خَائِنَةُ عَيْنٍ۔

بلایا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عبداللہ کو بیعت فرمائیں راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر انور اٹھایا اور اسے تین بار دیکھا ہر مرتبہ نگاہ ہٹا لیتے تین بار کے بعد بیعت فرمایا پھر اپنے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص نہ تھا کہ جب اس نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس کی بیعت سے ہاتھ روک لیا وہ اسے قتل کر دیتا انہوں نے عرض کیا ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ آپ … کیا ہے؟ آپ نے اپنی آنکھ سے ہمیں … نہ کیا آپ نے فرمایا کسی نبی کے لیے جائز … وہ چور آنکھ سے دیکھے۔

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قِيْلَ لَهُ هٰذَا مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَظْفَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

أَلَا يَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ صَالَحَ أَوَّلًا قَدْ كَانَ دَخَلَ فِيْ صُلْحِهِ ذٰلِكَ هٰؤُلَاءِ السِّتَّةُ النَّفَرُ وَإِنَّ دِمَاءَهُمْ قَدْ حَلَّتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِأَسْبَابٍ حَدَثَتْ مِنْهُمْ بَعْدَ الصُّلْحِ وَكَذٰلِكَ أَبُوْ سُفْيَانَ أَيْضًا كَانَ فِي الصُّلْحِ۔

حضرت ابو امیہ فرماتے ہیں ہم سے احمد بن فضل نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس معترض کو کہا جائے گا کہ یہ معاملہ اس کے بعد ہوا جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر غلبہ عطا فرمائی۔

کیا وہ نہیں دیکھتا کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ ان سے مصالحت کی تو اس میں یہ چھ افراد بھی داخل تھے اور اس کے بعد ان کا خون ان اسباب سے حلال ہو گیا جو صلح کے بعد پیدا ہوئے اسی طرح ابوسفیان بھی صلح میں تھے۔

۱۲۴۸ - ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَتَاهُ بِهِ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُوْ سُفْيَانَ قَدْ أَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِغَيْرِ عَقْدٍ وَلَا عَهْدٍ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ

پھر جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ، ابوسفیان کو لے کر آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے کسی عہد و پیمان کے بغیر اسے آپ کے قابو میں دیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار فرمایا حتیٰ کہ اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے

عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَجَازَهُ الْعَبَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَقْنِ دَمِهِ لِجِوَارِهِ وَكَذٰلِكَ هُبَيْرَةُ بْنُ أَبِيْ وَهْبٍ الْمَخْزُوْمِيُّ وَابْنُ عَمِّهِ اللَّذَانِ كَانَا لَحِقَا بَعْدَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ إِلٰى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَرَادَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يَقْتُلَهُمَا وَقَدْ كَانَا دَخَلَا فِي الصُّلْحِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَدْ حَلَّتْ دِمَاؤُهُمَا بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْأَسْبَابِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنْهُمَا حَتّٰى أَجَارَتْهُمَا أُمُّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحَرُمَتْ بِذٰلِكَ دِمَاؤُهُمَا وَكَذٰلِكَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَا مَنْ تَغَلَّقَ عَلَيْهِ بَابَهُ قَدْ كَانَ دَخَلَ فِي الصُّلْحِ الْأَوَّلِ عَلٰى غَيْرِ اشْتِرَاطٍ عَلَيْهِ فِيْهِ دُخُوْلُ دَارِ أَبِيْ سُفْيَانَ وَلَا يُغْلِقُ بَابَ نَفْسِهِ عَلَيْهِ ثُمَّ حَلَّ دَمُهُ بَعْدَ الصُّلْحِ الْأَوَّلِ بِالْأَسْبَابِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

کو پناہ دی تو ان کی پناہ کی وجہ سے ان کا خون محفوظ ہو گیا اسی طرح ہبیرہ بن ابی وھب مخزومی اور اس کے چچازاد بھائی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے پناہ دی پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ فرمایا یہ دونوں پہلی صلح میں داخل تھے پھر ان اسباب کی وجہ سے جو ان سے صادر ہوئے ان کا خون حلال ہو گیا حتیٰ کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دی اس سے ان کا خون حرام ہو گیا اسی طرح فتح مکہ کے دن جو آدمی حضرت ابوسفیان کے گھر داخل نہ ہوا یا جس نے اپنا دروازہ بند نہ کیا تھا تو وہ حضرت ابوسفیان کے گھر میں داخل ہونے یا اپنا دروازہ بند کرنے کی شرط کے بغیر صلح میں داخل تھا پھر صلح اول کے بعد ان اسباب کی وجہ سے جو اس کی طرف سے پائے گئے اس کا خون حلال ہو گیا۔

۱۲۴۹- فَدَلَّ بِمَا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصَ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُطِيْعًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَمَرَ بِقَتْلِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ يَقُوْلُ لَا تُغْزٰى مَكَّةُ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا وَلَا يُقْتَلُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ صَبْرًا بَعْدَ الْعَامِ۔

اسحٰق بن ابراہیم کی روایت بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ یوں ہے حضرت عبداللہ بن مطیع بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کا نام عاص تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام مطیع رکھا فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس وقت آپ نے مکہ مکرمہ میں اس گروہ کے قتل کا حکم دیا تو فرمایا آج کے بعد مکہ مکرمہ میں کبھی بھی لڑائی نہیں ہو گی اور اس سال کے بعد قریش میں سے کوئی شخص بھی قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ غَزْوُهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ بِخِلَافِ فِيْمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْاَعْوَامِ وَفِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ لَا اَمَانَ لِاَهْلِهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ لِاَنَّهٗ لَا تُغْزٰى مَنْ هُوَ فِيْ اَمَانٍ وَقَوْلُهٗ لَا يُقْتَلُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ صَبْرًا بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامِ لِذٰلِكَ۔

وَفِيْمَا رَوَيْنَا وَذَكَرْنَا مِنَ الْاٰثَارِ وَكَشَفْنَا مِنَ الدَّلَائِلِ مَا تَقُوْمُ الْحُجَّةُ بِهٖ فِيْ كَشْفِ مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ وَاِيْضَاحِ فَتْحِ مَكَّةَ اَنَّهَا عَنْوَةٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

۱۲۵۰۔ وَلَقَدْ رُوِيَ فِيْ اَمْرِ مَكَّةَ مَا يَمْنَعُ اَنْ يَكُوْنَ صُلْحًا مَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ اَظْهَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامَ فَاَسْلَمَ اَهْلُ مَكَّةَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ حَتّٰى اَنْ كَانَ لَيَقْرَأُ بِالسَّجْدَةِ وَيَسْجُدُ فَيَسْجُدُوْنَ فَمَا يَسْتَطِيْعُ بَعْضُهُمْ اَنْ يَسْجُدَ مِنَ الزِّحَامِ وَضِيْقِ الْمَكَانِ لِكَثْرَةِ النَّاسِ حَتّٰى قَدِمَ رُءُوْسُ قُرَيْشٍ الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَاَبُوْ جَهْلٍ وَغَيْرُهٗ فَكَانُوْا بِالطَّائِفِ فِيْ اَرَاضِيْهِمْ فَقَالَ اَتَدَعُوْنَ دِيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَفَرُوْا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ اِسْلَامَ اَهْلِ مَكَّةَ قَدْ كَانَ تَقَدَّمَ وَاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَيْفَ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس سال کا غزوہ آئندہ سالوں کے برخلاف تھا اور اس میں اس بات پر بھی دلیل پائی جاتی ہے کہ اس سال اہل مکہ کے لیے امان نہیں تھی کیونکہ جو شخص امان میں ہو اس سے لڑائی نہیں کی جاتی اور آپ کا ارشاد گرامی کہ اس سال کے بعد کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا اس کا مطلب بھی یہی تھا۔

جو روایات ہم نے نقل کی ہیں اور دلائل واضح کیے انہوں نے اس اختلاف کو کھول کر بیان کر دیا اور اس بات کی وضاحت کر دی کہ مکہ مکرمہ بطور غلبہ فتح ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

مکہ مکرمہ کے مسئلہ میں صلح کے خلاف یہ حدیث مروی ہے

حضرت مسور بن مخرمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو ظاہر فرمایا پس اہل مکہ نے اسلام قبول کیا اور یہ بات نماز کے فرض ہونے سے پہلے کی ہے حتیٰ کہ آپ آیت سجدہ پڑھتے اور سجدہ کرتے تو وہ بھی سجدہ کرتے اور لوگوں کی کثرت کے باعث اور جگہ کی قلت کے سبب ان میں سے بعض سجدہ نہیں کر سکتے تھے یہاں تک کہ قریش کے سردار ولید بن مغیرہ اور ابوجہل وغیرہ آئے اور وہ طائف میں اپنی زمینوں پر گئے ہوئے تھے تو وہ کہنے لگا کیا تم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دین کو مانتے ہو چنانچہ انہوں نے انکار کر دیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ بات ہے کہ اہل مکہ پہلے اسلام لائے پھر انہوں نے کفر کیا تو کیسے جائز تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

يَجُوْزُ اَنْ يُؤْمِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَوْمًا مُرْتَدِيْنَ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ عَلَيْهِمْ هٰذَا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ جَمِيْعًا اَنَّ الْمُرْتَدَّ يُحَالُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّعَامِ اِلَّا مَا يَقُوْمُ بِنَفْسِهٖ وَاَنَّهٗ يُحَالُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سِعَةِ الْعَيْشِ وَالتَّصَرُّفِ فِيْ اَرْضِ اللّٰهِ حَتّٰى يُرَاجِعَ دِيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ يَاْبٰى ذٰلِكَ فَيَمْضِيْ عَلَيْهِ حُكْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنَّهٗ لَوْ سَاَلَ الْاِمَامَ اَنْ يُؤْمِنَهٗ عَلٰى اَنْ يُقِيْمَ مُرْتَدًّا اٰمِنًا فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ اَنَّ الْاِمَامَ لَا يُجِيْبُهٗ اِلٰى ذٰلِكَ وَلَا يُعْطِيْهِ مَا سَاَلَ فَفِيْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ اِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ وَحُجَّةٌ قَاطِعَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُؤَمِّنْ اَهْلَ مَكَّةَ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ عَلَيْهِمْ وَظَفْرِهٖ بِهِمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

سے جائز نہیں حالانکہ اس بات پر اجماع ہے کہ مرتد کے طعام میں رکاوٹ ڈالی جائے البتہ جتنا وہ کھا سکے اسے دیا جائے)عیش عشرت اور زمین میں تصرف کرنے پر پابندی لگائی جائے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف لوٹ آئے یا اس کا انکار کر دے پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم جاری ہوگا (قتل کیا جائے گا) اگر وہ مسلمان بادشاہ سے سوال کرے کہ وہ اسے حالتِ ارتداد میں ہی دارالاسلام کے اندر امن دے تو بادشاہ اس کی بات نہ مانے اور اس کا مطالبہ پورا نہ کرے جو کچھ ہم نے مسلمانوں کے اجماع کے سلسلے میں ذکر کیا ہے اس پر واضح اور قطعی دلیل پائی جاتی ہے وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ پر قدرت حاصل کرنے اور فتح پانے کے بعد ان کو امن نہیں دیا۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر جانتا ہے۔

كِتَابُ الْبُيُوعِ

خرید و فروخت کا بیان

بَابُ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْحِنْطَةِ مُتَفَاضِلًا

۱۲۵۱ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو
بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ بُسْرَ
بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ
اَرْسَلَ غُلَامًا لَهُ بِصَاعٍ مِنْ قَمْحٍ فَقَالَ لَهُ
بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيْرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ
فَاَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضَ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ
مَعْمَرًا اَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ اِنْطَلِقْ
فَرُدَّهُ وَلَا تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّيْ كُنْتُ
اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا
يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرُ قِيْلَ لَهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ قَالَ
اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُضَارِعَهُ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا
الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ بَيْعُ
الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا
بَاْسَ بِبَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ مُتَفَاضِلًا مِثْلَيْنِ

گندم کے بدلے جو کی زیادتی کے ساتھ بیچنا

حضرت بسر بن سعید [illegible]
عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں [illegible]
ایک صاع دے کر بھیجا پھر فرمایا [illegible]
غلام گیا اور ایک صاع سے زائد [illegible]
کے پاس آکر اس نے بتایا تو حضرت [illegible]
تم نے ایسا کیوں کیا [illegible]
برابر لو میں نے رسول [illegible]
وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا [illegible]
کے بدلے برابر برابر [illegible]
ہمارا غلہ، جو تھا ان [illegible]
اس کی مثل نہیں تو فرمایا [illegible]
بات کا ڈر ہے کہ یہ [illegible]
ہو۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے [illegible]
جماعت اس حدیث کی طرف گئی ہے انہوں نے [illegible]
ہوئے فرمایا کہ گندم کو جو کے بدلے صرف برابر [illegible]
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی [illegible]
فرمایا کہ گندم کو جو کے بدلے کی زیادتی کے ساتھ [illegible]

بِمِثْلٍ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ۔
وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ احْتَجُّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ مَعْمَرًا اَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُهُ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ ثُمَّ قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرُ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ الَّذِيْ حَكَاهُ عَنْهُ مَعْمَرٌ الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ طَعَامُهُمْ يَوْمَئِذٍ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلَى الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ فَلَا يَكُوْنُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ مِمَّا ذَكَرَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ عَنْ مَعْمَرٍ مِنْ رَأْيِهِ وَمِنْ تَأْوِيْلِهِ مَا كَانَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَرٰى اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ اِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ اَيْ لَيْسَ مِنْ نَوْعِهِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ قَالَهُ وَكَانَ جَوَابُهُ لَهُ اِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يُضَارِعَ كَانَّهُ خَافَ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ سَمِعَهُ يَقُوْلُهُ وَهُوَ مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِهِ عَلَى الْاَطْعِمَةِ كُلِّهَا فَتَوَقّٰى ذٰلِكَ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ لِلرَّيْبِ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْ قَلْبِهِ مِنْهُ فَلَمَّا انْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهِ نَظَرْنَا هَلْ فِيْ غَيْرِهِ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ ۔

۱۲۵۲۔ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

بدلے دو مثل یا زیادہ بیچنے میں کوئی حرج نہیں ۔

پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے انہوں نے ان کے خلاف اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ وہ آپ سے سن رہے تھے آپ نے فرمایا کہ غلے کے بدلے غلہ برابر برابر ہو پھر حضرت معمر نے فرمایا کہ ان دنوں ہمارا غلہ جو تھے تو ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی ہے جو حضرت معمر نے آپ سے روایت کیا وہ غلہ مراد ہو جو ان دنوں تھا تو جو کی جو سے بیع مراد ہوئی ۔ لہٰذا اس حدیث میں جو کے بدلے گندم کی بیع کے بارے میں کچھ بھی مذکور نہیں جو کچھ مذکور ہے وہ حضرت معمر رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے ہے اور جو کچھ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس کی تاویل ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان سے کہا گیا یہ اس کی مثل نہیں یا اس کی نوع سے نہیں تو انہوں نے اس بات کا انکار نہیں فرمایا ان کا جواب تھا کہ مجھے اس کے مشابہ ہونے کا خوف ہے گویا ان کو اس بات کا ڈر تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں جسے انہوں نے سنا اور ہم نے بیان کیا تمام غلے مراد نہ ہوں تو وہ محض شک کی وجہ سے جو ان کے دل میں پیدا ہوا اس سے بچتے تھے جب اس حدیث میں کسی ایک گروہ کے لیے دلیل کی نفی ہو گئی تو ہم نے دوسری روایات کو دیکھا کہ کیا ان میں اس کے حکم پر کوئی دلیل ہے کہ وہ کیسا ہے ؟

تو حضرت ابوالاشعث، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم نے نئے قسم کے سودے جاری کیے حق کو میں نہیں جانتا بے شک سونا، سونے کے بدلے برابر

أَنَّهُ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ بُيُوعًا لَا أَدْرِي مَا هِيَ وَإِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ وَالْفِضَّةُ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ لَا يَصْلُحُ نَسِيئًا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ حَتّٰى عَدَّ الْمِلْحَ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبٰى۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَدْ خَالَفَ مَعْمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا الْكَلَامُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَرَجُلٍ آخَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ قَالَ وَنَقَصَ أَحَدُهُمَا التَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَزَادَ الْآخَرُ مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

برابر ہو اس کی ڈلی ہو یا سکہ، چاندی، چاندی کے بدلے اس کی ڈلی ہو یا سکہ، سونے کو چاندی کے بدلے یوں بیچنے میں کوئی حرج نہیں کہ چاندی زیادہ ہو لیکن نقد ہو ادھار صحیح نہیں گندم، گندم کے بدلے ایک مُد ایک مُد کے بدلے، نقداً ہو جَو، جَو کے بدلے ایک مُد، ایک مُد کے بدلے ہو اور نقد ہو گندم کے بدلے جَو اس طرح بیچا کہ جو زیادہ ہوں ہاتھوں ہاتھ (نقد) صحیح ہے ادھار صحیح نہیں کھجور، کھجور کے آگے نمک کو شمار کیا کہ برابر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سُود (لیا)۔

حضرت امام ابوجعفر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے اس موقف کی مخالفت کر رہے ہیں جو ہم نے پہلی حدیث کے ضمن میں ان سے نقل کیا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ بات روایت کی ہے۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مسلم بن یسار اور ایک دوسرے شخص سے اور وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے گندم کو گندم کے بدلے جَو کو جَو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر بیچو لیکن سونے کو چاندی کے بدلے چاندی کو سونے کے بدلے، گندم کو جَو کے بدلے، جَو کو گندم کے بدلے، کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے جیسے چاہو بیچو کھجور اور نمک میں سے ایک چیز کم ہو اور دوسری زیادہ ہو تو جائز ہے (ایک جنس کی اشیاء میں) جس نے زیادہ دے یا زیادہ لے اس نے سود کا معاملہ کیا۔

حضرت وہیب، حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل نقل کیا۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ اَوْ زَدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْحِنْطَةَ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ۔

حضرت ابوالاشعث فرماتے ہیں میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
سونے کے بدلے
سونا، چاندی کے بدلے چاندی، کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم جَو کے بدلے جَو اور نمک کے بدلے نمک کو برابر برابر بیچو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سُودی کاروبار کیا البتہ سونے کو چاندی کے بدلے، گندم کو جَو کے بدلے، کھجور کو نمک کے بدلے ہاتھوں ہاتھ (نقداً) جیسے چاہو بیچ سکتے ہو۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَذَكَرَ الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ كَيْلًا بِكَيْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوْ زَدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيْرُ اَكْثَرُهُمَا

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا ٹکڑا اور سکہ سونے کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ دونوں کا وزن برابر ہو، چاندی کا ٹکڑا اور اس کا سکہ چاندی کے بدلے بھی برابر برابر وزن ہو آپ نے جَو کے بدلے جَو کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک کا ذکر فرمایا کہ پیمانہ، پیمانہ کے برابر ہو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ کیا اس نے سُود کمایا جَو کو گندم کے بدلے ہاتھوں ہاتھ یوں بیچنا کہ جو زیادہ ہوں اس سے کوئی حرج نہیں۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

حضرت ابوقلابہ، حضرت ابوالاشعث سے وہ حضرت عبادہ بن صامت سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مسلم بن یسار اور ایک دوسرے شخص سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان

قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ اٰخَرَ حَدَّثَاهُ اَوْ حَدَّثَنَا قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِيَةَ فِيْ كَنِيْسَةٍ اَوْ بِيْعَةٍ فَحَدَّثَ عُبَادَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ قَالَ اَحَدُهُمَا وَلَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُ قَالَ عُبَادَةُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَةُ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْحِنْطَةِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ فَقَدْ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ بَعْدُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَعْلَمَ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ مِنَ الْحِنْطَةِ كَمْ هِيَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ نِصْفُ صَاعٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ فَكَانَ الَّذِيْنَ جَعَلُوْهَا مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفَ صَاعٍ يَجْعَلُوْنَهَا مِنَ الشَّعِيْرِ صَاعًا وَكَانَ الَّذِيْنَ جَعَلُوْهَا مِنَ الْحِنْطَةِ مُدًّا يَجْعَلُوْنَهَا مِنَ الشَّعِيْرِ مُدَّيْنِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ عَنْهُمْ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهُمَا نَوْعَانِ مُخْتَلِفَانِ وَاَنَّهُمَا لَوْ كَانَا مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ اِذًا لَاَجْزٰى مِنْ اَحَدِهِمَا مَا يُجْزِيْ مِنَ الْاٰخَرِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّهٗ اِنَّمَا زِيْدَ فِي الشَّعِيْرِ

کیا کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما عیسائیوں کی ایک عبادت گاہ میں جمع ہوئے (کنیسہ اور بیعہ یہودیوں کے عبادت خانہ یا عیسائیوں کے گرجے کو کہتے ہیں) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، جَو کو جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، نمک کو نمک کے بدلے برابر برابر نقد بیچو ان میں ایک راوی نے فرمایا اور دوسرے نے نہیں کہا کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے، گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلے ہاتھوں ہاتھ جس طرح چاہیں بیچ سکتے ہیں

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں جَو کی گندم کے بدلے دو مثل کی ایک مثل کے ساتھ بیع کا جواز ہے روایات کے طریقے پر یہ بات ثابت ہوگئی پھر ہم نے غور کے طریقے پر اس کا حکم تلاش کیا کہ وہ کیا ہے؟ تو ہم نے دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کفارہ قسم کے سلسلے میں گندم کے بارے میں اختلاف کیا کہ وہ کس قدر ہے بعض نے فرمایا ہر مسکین کے لیے نصف صاع ہے اور بعض نے فرمایا کہ ہر مسکین کے لیے ایک مُد ہے جنہوں نے نصف صاع گندم کو کفارہ قرار دیا وہ جو سے ایک صاع مقرر کرتے ہیں اور جو لوگ ایک مد گندم سے حکم کرتے ہیں وہ دو مُد کو کفارہ قرار دیتے ہیں یہ بات ہم دوسرے مقام پر سند کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں الگ الگ نوع ہیں کیونکہ اگر یہ ایک ہی نوع سے ہوتیں تو ایک سے جس قدر کفایت کرتی وہی مقدار دوسری سے بھی کافی ہوتی۔ اگر کوئی کہے کہ گندم کے مقابلے میں جَو کو اس لیے زیادہ

عَلٰى مَا جُعِلَ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْحِنْطَةِ لِغُلُوِّ الْحِنْطَةِ وَالتِّسَاعِ الشَّعِيْرِ فَالْجَوَابُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا مَا يُعْطٰى مِنْ جَيِّدِ الْحِنْطَةِ وَمِنْ رَدِيْئِهَا فِيْ كَفَّارَةِ الْاَيْمَانِ سَوَاءً وَكَذٰلِكَ الشَّعِيْرُ اَلَا تَرٰى مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ فَاَعْطٰى كُلَّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ مُدٍّ يُسَاوِيْ نِصْفَ صَاعٍ اَنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِئُهٗ مِنْ نِصْفِ صَاعٍ وَلَا مِنْ مُدٍّ فَمَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ الشَّعِيْرُ يُؤَدّٰى مِنْهُ فِيْ كَفَّارَةِ الْاَيْمَانِ مِثْلَ مَا يُؤَدّٰى مِنَ الْحِنْطَةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ نَوْعٌ خِلَافُ الْحِنْطَةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنْ لَا بَاْسَ بِبَيْعِهٖ بِالْحِنْطَةِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح وَاَبِيْ يُوْسُفَ رح وَمُحَمَّدٍ رح

بَابُ ۲۴۲ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

۱۲۵۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ السُّلْتِ بِالْبَيْضَاءِ فَقَالَ سَعْدٌ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا جَفَّ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَلَا اِذًا وَكَرِهَهٗ۔

۱۲۶۰- حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدٍ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا

رکھا گیا کہ گندم بھاری ہوتی ہے جبکہ جَو ہلکے ہوتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ قسم کے کفارہ میں عمدہ اور ردی دونوں قسم کی گندم برابر برابر رہتی ہے اسی طرح جَو کا حکم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس پر قسم کا کفارہ واجب ہو جائے اور وہ ہر مسکین کو نصف مُد دے جو نصف صاع کے برابر ہو تو یہ نصف صاع کی جگہ کفایت نہیں کرے گی اور نہ ایک مُد کی جگہ کافی ہو گی تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ بھی اسی طرح ہے اور قسموں کے کفاروں میں جَو اس طرح ادا کئے جاتے تھے جس طرح گندم سے کفارہ ادا ہوتا تھا اس سے ثابت ہوا کہ یہ (جَو) گندم کے خلاف نوع ہے تو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک مثل گندم کے بدلے دو مثل یا زائد جَو بیچے جا سکتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

چھوہاروں کے بدلے کھجور کی بیع

حضرت ابوعیاش خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گندم کو جَو کے بدلے بیچنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت سعد نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ سے چھوہاروں کے بدلے کھجور کی بیع کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا کیا کھجور خشک ہو کر کم ہو جاتی ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تو پھر یہ جائز نہیں اور آپ نے ناپسند فرمایا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک

الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَجَعَلُوْهُ اَصْلًا وَمَنَعُوْا بِهٖ بَيْعَ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَجَعَلُوا الرُّطَبَ وَالتَّمْرَ نَوْعًا وَاحِدًا وَاَجَازُوْا بَيْعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِصَاحِبِهٖ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَرِهُوْهُ نَسِيْئَةً فَاعْتَبَرْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِي احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ مُخَالِفُهُمْ هَلْ دَخَلَهٗ شَيْءٌ۔

۱۲۶۱۔ فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيْئَةً هٰذَا اَصْلُ الْحَدِيْثِ فِيْهِ ذِكْرُ النَّسِيْئَةِ زَادَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فَهُوَ اَوْلٰى وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا غَيْرُ عَبْدِ اللّٰهِ يَزِيْدَ عَلٰى مِثْلِ مَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَيْضًا۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِيْ اَنَسٍ اَنَّ مَوْلًى لِبَنِيْ مَخْزُوْمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِفُ الرَّجُلَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ اِلٰى اَجَلٍ فَقَالَ سَعْدٌ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا۔

فَهٰذَا عِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ اَنَسٍ وَهُوَ رَجُلٌ مُتَقَدِّمٌ مَعْرُوْفٌ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ كَمَا رَوَاهُ يَحْيٰى فَكَانَ يَنْبَغِيْ فِيْ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ اَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ

جماعت اس حدیث کی طرف گئی ہے انہوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے اسے اصل قرار دیا اور چھوہاروں کے بدلے تر کھجور کی بیع کو منع کیا حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان حضرات میں شامل ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کھجور اور چھوہارے کو ایک قسم قرار دیا اور ان میں سے ہر ایک کو دوسری کے بدلے میں برابر برابر بیچنا جائز قرار دیا لیکن ادھار کے طور پر ناجائز کہا ہے پس ہم نے دیکھا کہ ان مخالفین نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے کیا اس میں کوئی اور بات داخل ہے۔

تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں کے بدلے کھجوروں کو بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا تو اس حدیث کی اصل یہ ہے اور اس میں ادھار کا ذکر ہے یحییٰ بن ابی کثیر (اس حدیث کے راوی) نے مالک بن انس (پہلی حدیث کے راوی) کی نسبت اضافہ کے ساتھ بیان کیا اور یہ اولیٰ ہے اسے عبد اللہ بن یزید کے علاوہ حضرات نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت عمران بن ابی انس جو بنو مخزوم کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی کو ایک میعاد پر چھوہاروں کے بدلے کھجوریں دیتا ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

تو یہ حضرت عمران بن ابی انس ہیں جو مقدم اور معروف ہیں انہوں نے حضرت یحییٰ کی روایت کی طرح روایت کیا تو معانی احادیث کی تصحیح کا تقاضا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن یزید کی مختلف فیہ روایت اٹھ جائے اور حضرت عمران کی یہ روایت

بْنِ يَزِيْدَ لَمَّا اخْتُلِفَ عَنْهُ فِيْهِ اَنْ يَرْتَفِعَ وَيَثْبُتَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ هٰذَا فَيَكُوْنُ هٰذَا النَّهْيُ الَّذِيْ جَاءَ فِيْ حَدِيْثِ سَعْدٍ هٰذَا اِنَّمَا هُوَ لِعِلَّةِ النَّسِيْئَةِ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا سَبِيْلُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ الْاٰثَارِ۔

وَاَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالرُّطَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ اَنَّهُ جَائِزٌ وَكَذٰلِكَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَاِنْ كَانَتْ فِيْ اَحَدِهِمَا رُطُوْبَةٌ لَيْسَتْ فِي الْاٰخَرِ وَكُلُّ ذٰلِكَ يَنْقُصُ اِذَا بَقِيَ نُقْصَانًا مُخْتَلِفًا وَيَجِفُّ فَلَمْ يَنْظُرُوْا اِلٰى ذٰلِكَ فِيْ حَالِ الْجُفُوْفِ فَيُبْطِلُوا الْبَيْعَ بِهٖ بَلْ نَظَرُوْا اِلٰى حَالِهٖ فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ فَعَمِلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يُرَاعُوْا مَا يَؤُوْلُ اِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ جُفُوْفٍ وَنُقْصَانٍ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الرُّطَبُ بِالتَّمْرِ يُنْظَرُ اِلٰى ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ وَلَا يُنْظَرُ اِلٰى مَا يَؤُوْلُ اِلَيْهِ مِنْ تَغَيُّرٍ وَجُفُوْفٍ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا۔

ثابت رہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں جو نہی آئی ہے وہ ادھار کی وجہ سے ہوگی کسی اور وجہ سے نہیں معانی آثار (روایات) کی تصحیح کے طور پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

اور غور وفکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے برابر برابر بیچنے کے جواز میں فقہاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں اسی طرح چھوہاروں کو چھوہاروں کے بدلے برابر بیچنا بھی جائز ہے اگرچہ ان میں سے ایک میں رطوبت ہے جو دوسری میں نہیں ہے ان میں سے ہر ایک باقی رہنے اور خشک ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ کم ہو جاتی ہے لیکن انہوں نے خشکی کی حالت میں اس بات کا لحاظ کر کے بیع کو باطل نہیں کیا بلکہ انہوں نے سودا ہوتے وقت کی حالت کو دیکھا اور اس پر عمل کیا مستقبل میں اس کے خشک یا کم ہو جانے کو مدنظر نہیں رکھا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ کھجوروں اور چھوہاروں کا بھی یہی حکم ہو بیع کے وقت ان کو دیکھا جائے اور مستقبل میں تبدیلی یا خشکی کا لحاظ نہ کیا جائے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ٢٤٣ تَلَقِّي الْجَلَبِ

باہر جا کر سوداگروں سے ملنا

١٢٦٣- **حَدَّثَنَا** الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ اَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوْقَ وَلَا يَتَلَقَّ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بازار سے آگے نہ بڑھو اور نہ ہی تم میں سے کوئی دوسرے سے (بازار میں آنے سے پہلے) ملاقات کرے۔

١٢٦٤- **وَحَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ

ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوْقَ ۔

وسلم نے فرمایا بازار سے آگے نہ بڑھو

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تَدْخُلَ الْاَسْوَاقَ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودا بیچنے والوں کے بازار میں داخل ہونے سے پہلے ان سے ملاقات کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابوبکر بن ابی شیبہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن نمیر نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَلَقَّوُا الْبُيُوْعَ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سودا بیچنے والوں (کے بازار میں پہنچنے سے پہلے ان) سے ملاقات نہ کرو۔

۱۲۶۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا الْاَسْوَاقَ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک سوداگر بازار میں اتر نہ جائیں ان سے ملاقات نہ کی جائے۔

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْخَيَّاطِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں (سودا لانے والوں) سے ملاقات کرنے سے منع فرمایا۔

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوْا شَيْئًا مِنَ الْبَيْعِ حَتّٰى يَقْدَمَ سُوْقَكُمْ ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوداگروں سے (آگے جاکر) نہ ملو یہاں تک کہ سودا تمہارے بازار میں آجائے۔

۱۲۷۱۔ وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ نُهِيْنَا أَوْ نُهِيَ عَنِ التَّلَقِّيْ۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ۔

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا مَنْ تَلَقّٰى شَيْئًا قَبْلَ دُخُوْلِهِ السُّوْقَ ثُمَّ اشْتَرَاهُ فَشِرَاؤُهُ بَاطِلٌ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ مَدِيْنَةٍ يَضُرُّ التَّلَقِّيْ بِأَهْلِهَا فَالتَّلَقِّيْ فِيْهَا مَكْرُوْهٌ وَالشِّرَاءُ جَائِزٌ وَكُلُّ مَدِيْنَةٍ لَا يَضُرُّ التَّلَقِّيْ بِأَهْلِهَا فَلَا بَأْسَ بِالتَّلَقِّيْ فِيْهَا۔

۱۲۷۴۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِيْ مِنْهُمُ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيْعَهُ حَتّٰى نُحَوِّلَهُ مِنْ مَكَانِهِ أَوْ نَنْقُلَهُ۔

۱۲۷۵۔ وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

ہیں سوداگروں سے (آگے جا کر ملنے سے) ہمیں منع کیا گیا یا فرمایا منع کیا گیا۔

حضرت اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواروں (سے آگے جا کر) نہ ملو۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آگے جا کر) سوداگروں سے نہ ملو۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص کسی چیز کے بازار میں پہنچنے سے پہلے باہر جا کر اس (کے مالک) سے ملتا ہے پھر اسے خریدتا ہے تو اس کا سودا باطل ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شہر میں سوداگروں کو آگے جا کر ملنے سے شہر والوں کو نقصان پہنچتا ہے اس میں ایسی ملاقات مکروہ ہے، لیکن سودا جائز ہے اور جہاں سوداگروں سے باہر جا کر ملاقات کرنے سے ۴ شہر والوں کو نقصان نہیں پہنچتا وہاں اس ملاقات میں کوئی حرج نہیں۔

ان حضرات نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم (آگے جا کر) سواروں سے ملتے اور ان سے اندازے کے ساتھ غلہ خریدتے (یعنی بازار والے بھاؤ پر نہ خریدتے) تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ ہم اسے اس کی جگہ سے پھیر دیں یا منتقل کر دیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام) عہد رسالت میں باہر سے آنے والے تاجروں سے غلہ خریدتے تھے تو آپ کچھ حضرات کو

أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتّٰى يُبَلِّغُوهُ إِلٰى حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ۔

بھیجتے تاکہ وہ اس جگہ بیچنے سے منع کریں جہاں سے خریدا ہے بلکہ وہاں پہنچائیں جہاں غلہ بیچتے ہیں۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ إِبَاحَةُ التَّلَقِّي وَفِي الْأَوَّلِ النَّهْيُ عَنْهُ فَأَوْلٰى بِنَا أَنْ نَجْعَلَ ذٰلِكَ عَلٰى غَيْرِ التَّضَادِّ وَالْخِلَافِ فَيَكُونُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ التَّلَقِّي لِمَا فِي ذٰلِكَ مِنَ الضَّرَرِ عَلٰى غَيْرِ الْمُتَلَقِّينَ الْمُقِيمِينَ فِي الْأَسْوَاقِ وَيَكُونُ مَا أُبِيحَ مِنَ التَّلَقِّي هُوَ الَّذِي لَا ضَرَرَ فِيهِ عَلَى الْمُقِيمِينَ فِي الْأَسْوَاقِ۔

۱۲۷۶۔ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذِهِ الْآثَارِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

توان روایات میں (باہر جاکر) ان سوداگروں سے ملنے کی اجازت ہے جب کہ پہلی روایات میں ممانعت ہے تو ہمارے لیے بہتر ہے کہ ہم انہیں ایسے مفہوم پر محمول کریں جس سے ان کی درمیان تضاد ثابت نہ ہو تو جس ملاقات سے منع کیا گیا ہے وہ اس صورت میں ہے جب ملاقات نہ کرنے والوں اور بازاروں میں ٹھہرے رہنے والوں کو اس سے نقصان پہنچے اور جس ملاقات کی اجازت دی گئی یہ وہ ہے جس سے بازاروں میں ٹھہرے رہنے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہماری نزدیک ان روایات کا بیان ہے۔

وَاحْتَجُّوا فِي إِجَازَةِ الشِّرَاءِ مَعَ التَّلَقِّي الْمَنْهِيِّ عَنْهُ بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا أَتَى السُّوقَ۔

(باہر جاکر) سوداگروں سے ملاقات کی ممانعت کے باوجود خریداری کے صحیح ہونے پر ان حضرات نے یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (باہر جاکر) سوداگروں سے ملاقات نہ کرو جس نے ان سے ملاقات کی اور کچھ سودا خریدا تو بازار میں آنے کے بعد اسے اختیار ہے۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْجَلَبَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَالْبَائِعُ بِالْخِيَارِ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ۔

حضرت ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (باہر جاکر) تاجروں سے ملاقات نہ کرو اور کوئی شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ بیچے، بیچنے والا بازار میں داخل ہو تو اسے اختیار ہے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ ثُمَّ جَعَلَ لِلْبَائِعِ فِي ذٰلِكَ الْخِيَارَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ وَالْخِيَارُ لَا يَكُونُ إِلَّا فِي بَيْعٍ صَحِيحٍ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ فَاسِدًا لَأُجْبِرَ بَائِعُهُ وَمُشْتَرِيهِ عَلٰى فَسْخِهِ

تو اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے (باہر جاکر) تاجروں سے ملاقات کرنے سے منع فرمایا پھر بازار میں داخل ہونے کے بعد بائع کو اختیار دیا اور اختیار صحیح بیع میں ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ فاسد ہوتی تو بائع اور مشتری پر فسخ بیع کے لیے جبر کیا جاتا اور ان میں سے کسی ایک کو بھی انکار

وَلَمْ يَكُنْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْإِبَاءُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِيَارَ فِي ذٰلِكَ لِلْبَيْعِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ صِحَّتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ تَلَقٍّ مَنْهِيٌّ عَنْهُ۔

کا حق حاصل نہ ہوتا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بائع کو اختیار دیا تو اس سے اس بیع کی صحت ثابت ہو گئی اگرچہ اس میں ممنوع ملاقات پائی گئی۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ لَا تَجْعَلُونَ الْخِيَارَ لِلْبَائِعِ الْمُتَلَقَّى كَمَا جَعَلَهُ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بائع کو اختیار دیا جس سے ملاقات کی گئی تم اختیار نہیں دیتے۔

فَجَوَابُنَا لَهُ فِي ذٰلِكَ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَبَتَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْآثَارُ بِذٰلِكَ وَسَنَذْكُرُهَا فِي مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّهُمَا إِذَا تَفَرَّقَا فَلَا خِيَارَ لَهُمَا۔

تو اس سلسلے میں ہمارا جواب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جدا ہونے سے پہلے پہلے بائع اور مشتری کو اختیار رہتا ہے اس سلسلے میں روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں ہم ان شاء اللہ اس کتاب میں ان کو مناسب مقام پر ذکر کریں گے تو معلوم ہوا کہ جب وہ جدا ہو جائیں تو ایک کے لیے بھی اختیار نہیں ہوگا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتَ قَدْ جَعَلْتَ لِمَنِ اشْتَرٰى مَا لَمْ يَرَهُ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ حَتّٰى يَرَاهُ فَيَرْضَاهُ فَمَا أَنْكَرْتَ أَنْ يَكُونَ خِيَارُ الْمُتَلَقَّى كَذٰلِكَ أَيْضًا قِيلَ لَهُ أَنَّ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ لَمْ نُوجِبْهُ قِيَاسًا وَإِنَّمَا وَجَدْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبَتُوهُ وَحَكَمُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا عَلَيْهِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِيهِ وَإِنَّمَا جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ فَجَعَلْنَا ذٰلِكَ خَارِجًا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا وَعَلِمْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْنِ ذٰلِكَ لِإِجْمَاعِهِمْ عَلَى خُرُوجِهِ مِنْهُ كَمَا عَلِمْنَا بِإِجْمَاعِهِمْ عَلَى تَجْوِيزِ السَّلَمِ أَنَّهُ خَارِجٌ مِنْ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ خریدنے والے نے اگر بیع کو نہ دیکھا ہو تو اسے خیار رؤیت دیا گیا حتی کہ وہ اسے دیکھ کر راضی ہو جائے تو اسی طرح باہر جا کر ملاقات کی صورت میں اختیار ہونا چاہیے۔

اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم خیار رویت کو قیاس کے ساتھ ثابت نہیں کرتے ہم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا انہوں نے اسے ثابت کیا اور اس پر اجماع کیا اور اس میں کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا اس میں اختلاف صحابہ کرام کے بعد پیدا ہوا تو ہم نے اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے خارج کر دیا کہ خرید و فروخت کرنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں انہیں اختیار ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اختیار مراد نہیں لیا کیونکہ آپ کے قول سے اس کے خارج ہونے پر اتفاق ہے جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ صحابہ کرام نے بیع سلم کے جواز پر اجماع کیا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسی چیز کے سودے کی ممانعت سے ؏ خارج ہے جو آدمی کے پاس نہ ہو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِيَارِ الرُّؤْيَةِ شَيْئًا۔ قِيلَ لَهُ نَعَمْ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم نے خیار رویت کے سلسلے میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کوئی بات روایت کی ہے تو اسے جواب دیا جائے گا "جی ہاں"

١٢٧٨- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ قَالَا ثنا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ اَبِيْ مَعْرُوْفٍ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ اشْتَرٰى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَالًا فَقِيْلَ لِعُثْمَانَ اِنَّكَ قَدْ غُبِنْتَ وَكَانَ الْمَالُ بِالْكُوْفَةِ وَهُوَ مَالُ اٰلِ طَلْحَةَ الْاٰنَ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِيَ الْخِيَارُ لِاَنِّيْ بِعْتُ مَالَمْ اَرَ فَقَالَ طَلْحَةُ لِيَ الْخِيَارُ لِاَنِّي اشْتَرَيْتُ مَالَمْ اَرَ فَحَكَّمَا بَيْنَهُمَا جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فَقَضٰى اَنَّ الْخِيَارَ لِطَلْحَةَ وَلَا خِيَارَ لِعُثْمَانَ۔

حضرت علقمہ بن وقاص لیثی فرماتے ہیں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کچھ مال خریدا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ سے دھوکہ ہوا ہے وہ مال کوفہ میں ہے اور اس وقت وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کا ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اختیار ہے کیونکہ میں وہ چیز بیچ رہا ہوں جسے میں نہیں دیکھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بھی اختیار ہے کیونکہ میں نے وہ چیز خریدی ہے جسے میں نے نہیں دیکھا دونوں اپنا مقدمہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اختیار ہے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اختیار نہیں ہے۔

وَالْاٰثَارُ فِيْ ذٰلِكَ قَدْ جَاءَتْ مُتَوَاتِرَةً وَاِنْ كَانَ اَكْثَرُهَا مُنْقَطِعًا فَاِنَّهٗ مُنْقَطِعٌ لَمْ يُضَادَّهٗ مُتَّصِلٌ۔

اس سلسلے میں تواتر سے روایات آئی ہیں اگرچہ وہ سب منقطع ہیں لیکن ان کے مقابلے میں متصل روایات نہیں ہیں۔

وَفِيْ هٰذَا اَيْضًا حُجَّةٌ اُخْرٰى وَهِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لِلْمُتَلَقّٰى الْبَائِعِ الْخِيَارَ فِيْمَا بَاعَ اِذَا دَخَلَ الْاَسْوَاقَ وَعَلِمَ بِالْاَسْعَارِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ ضَادَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ اَمْ لَا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ۔

اس میں بھی ایک دوسری دلیل ہے وہ یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بائع کو اختیار دیا جس سے باہر جا کر ملاقات کی گئی کہ وہ جب بازار میں داخل ہو اور اسے مہنگائی کا علم ہو (تو سودا توڑ سکتا ہے) تو ہم نے دیکھا کہ کیا کوئی روایت اس کے مقابلے میں ہے یا نہیں تاکہ ہم کوئی فیصلہ کر سکیں۔

١٢٨٩- فَاِذَا اَبُوْبَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَبَاهُ اَوْ اَخَاهُ۔

تو حضرت ابن سیرین، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہمیں منع کیا گیا کہ کوئی شہری، دیہاتی کا سودا (مارکیٹ میں آنے سے پہلے) بیچے اگرچہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہو۔

١٢٨٠- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

حضرت محمد، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں منع کیا گیا کہ کوئی شہری، دیہاتی کے لیے سودا بیچے۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْخَیَّاطِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہری کسی دیہاتی کا سودا نہ بیچے۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسٰی بْنُ اَعْیَنَ عَنْ لَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَا یَشْتَرِیْ لَهٗ۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی شہری، دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَحَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک اور سند سے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَسْبَاطٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ یُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ نَبْهَانَ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت صالح بن بنہان (حضرت توءمہ کے غلام) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى أَوْ نُهِيَ أَنْ يَبِيعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ۔

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوحازم سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں منع فرمایا یا منع کیا گیا کہ مہاجر دیہاتی کے سودا بیچے۔

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے شہری کے دیہاتی کے لیے سودا کرنے سے منع فرمایا۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

حضرت صالح (توءمہ کے غلام) فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شہری دیہاتی کے لیے خریدے۔

۱۲۹۲۔ فَنَظَرْنَا فِي الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا نُهِيَ الْحَاضِرُ أَنْ يَبِيعَ لِلْبَادِي مَا هِيَ۔

ہم نے دیکھا کہ کس علت کے تحت شہری کو دیہاتی کے لیے خریدنے سے منع کیا گیا۔

۱۲۹۲۔ فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

تو حضرت ابوالزبیر سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کے لیے نہ بیچے لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے گا

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثنا وُهَيْبٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ جَاءَهُ فِي حَاجَةٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت وہیب سے مروی ہے وہ حضرت عطاء بن حکیم بن ابی یزید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ان کے پاس کسی ضرورت کے تحت آئے فرماتے ہیں پھر انہوں نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ دَعُوا النَّاسَ فَلْيُصِبْ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَإِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ۔

فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْحَاضِرَ أَنْ يَبِيْعَ لِلْبَادِيْ لِأَنَّ الْحَاضِرَ يَعْلَمُ أَسْعَارَ الْأَسْوَاقِ فَيَسْتَقْصِيْ عَلَى الْحَاضِرِيْنَ فَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ رِبْحٌ وَإِذَا بَاعَهُمُ الْأَعْرَابِيُّ عَلَى غِرَّتِهِ وَجَهْلِهِ بِأَسْعَارِ الْأَسْوَاقِ رَبِحَ عَلَيْهِ الْحَاضِرُوْنَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخَلَّى بَيْنَ الْحَاضِرِيْنَ وَبَيْنَ الْأَعْرَابِ فِي الْبُيُوْعِ وَمَنَعَ الْحَاضِرِيْنَ أَنْ يَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ۔

فَإِذَا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ وَثَبَتَ إِبَاحَةُ التَّلَقِّي الَّذِيْ لَا ضَرَرَ فِيْهِ بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا صَارَ شِرَى الْمُتَلَقِّيْ مِنْهُمْ شِرَى حَاضِرٍ مِنْ بَادٍ فَهُوَ دَاخِلٌ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَبَطَلَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ خِيَارٌ لِلْبَائِعِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ لَهُ فِيْهِ خِيَارٌ إِذًا لَمَا كَانَ لِلْمُشْتَرِيْ فِيْ ذٰلِكَ رِبْحٌ وَلَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرًا أَنْ يَعْتَرِضَ عَلَيْهِ وَلَا أَنْ يَتَوَلَّى الْبَيْعَ لِلْبَادِيْ مِنْهُ لِأَنَّهُ يَكُوْنُ بِالْخِيَارِ فِيْ فَسْخِ ذٰلِكَ الْبَيْعِ أَوْ يَرُدُّ لَهُ ثَمَنَهُ إِلَى الْأَثْمَانِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ بِيَاعَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ۔

فَفِيْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَاضِرِيْنَ مِنْ ذٰلِكَ إِبَاحَةُ الْحَاضِرِيْنَ الْتِمَاسَ غِرَّةِ الْبَادِيْنَ فِي الْبَيْعِ مِنْهُمْ وَالشِّرَاءِ مِنْهُمْ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

لوگوں کو (آزاد) چھوڑ دو انہیں ایک دوسرے سے رزق پہنچے اگر تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی سے خیر خواہی کرے تو چاہیے کہ وہ اس سے بھلائی کا

اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری کو دیہاتی کے لیے بیچنے سے اس لیے منع فرمایا کہ وہ بازار کے بھاؤ سے واقف ہے لہٰذا وہ اسے (دیہاتی کو) شہریوں سے دور کر دے گا اس طرح ان کے لیے نفع نہیں ہو گا اور جب دیہاتی بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہونے کی صورت میں بیچے گا تو شہریوں کو نفع پہنچے گا۔ تو حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ شہریوں اور دیہاتیوں کو خرید و فروخت میں آزاد میں چھوڑ دیا جائے اور شہریوں کو اس سلسلے میں ان کے پاس جانے سے منع فرمایا۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا جب اس کی صورت یہ ہے اور اس ملاقات کا جواز ثابت ہو گیا جس میں نقصان نہ ہو جیسا کہ میں نے مذکورہ بالا روایات کے حوالے سے بیان کیا تو ملاقات کرنے والے کا ان سے خریدنا شہری کے دیہاتی سے خریدنے کی طرح ہوا اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں داخل ہے کہ لوگوں کو آزاد چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے اور اس میں بائع کے لیے خیار باطل ہو گیا کیونکہ اگر اس میں اس کے لیے خیار ہو گا تو خریدنے والے کے لیے کوئی نفع نہ ہوتا اور نہ حضور علیہ السلام شہری کو حکم دیتے کہ وہ اس سے اعراض کرے اور دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے کیونکہ وہ (بائع) خیار کی وجہ سے بیع کو فسخ کر سکتا ہے یا وہ اس قیمت میں اضافہ کر کے وہ رقم لیتا جو شہری اپنے سودے میں ایک دوسرے سے لیتے ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہریوں کو منع کر کے اس بات کو جائز کر دیا کہ شہری سودے میں دیہاتیوں کی بے خبری سے فائدہ اٹھائیں اور ان سے سودا خریدیں۔

یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۴ خِيَارِ الْبَيِّعَيْنِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا

جدا ہونے سے پہلے بائع اور مشتری کا خیار

۱۲۹۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوْا جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُوْنَ بَيْعَ خِيَارٍ۔

حضرت شعبہ، حضرت سفیان اور حضرت اسماعیل بن جعفر تینوں حضرت عبداللہ بن دینار سے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان اس وقت تک سودا مکمل نہیں جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اس سودے میں خیار رکھ لیں۔

۱۲۹۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ أَوْ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ أَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار ہوتا ہے یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے بعض اوقات آپ یوں بھی فرماتے کہ یا وہ بیع خیار ہو۔

۱۲۹۶- حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سودا کرنے والے دونوں حضرات کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔ یا وہ بیع خیار ہو۔

۱۲۹۷- حدثنا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا أَوْ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ

حضرت حکیم بن حزام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سودا کرنے والوں کو اختیار ہے یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں یا فرمایا جب تک وہ الگ الگ نہ ہو جائیں اگر وہ (بیع اور اس کی کیفیت کے بارے میں) سچ کہیں اور بیان کر دیں تو انہیں ان کے سودے میں برکت دی جائے گی اور اگر وہ جھوٹ بولیں

كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

١٢٩٨۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثنا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ اَبِي الْوَضِيءِ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ اَنَّهُمُ اخْتَصَمُوا اِلَيْهِ فِي رَجُلٍ بَاعَ جَارِيَةً فَنَامَ مَعَهَا الْبَائِعُ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ لَا اَرْضَاهَا فَقَالَ اَبُو بَرْزَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا فِي خِبَاءِ شَعْرٍ۔

١٢٩٩۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْوَضِيءِ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا فَاَقَمْنَا فِي مَنْزِلِنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَامَ الرَّجُلُ يُسْرِجُ فَرَسَهُ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اِنَّكَ قَدْ بِعْتَنِي فَاخْتَصَمَا اِلَى اَبِي بَرْزَةَ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا قَضَيْتُ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَمَا اَرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا۔

١٣٠٠۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا اَبُو دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اَوْ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا فَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسٰى اَنْ يَّدْرُرَا بَيْنَهُمَا فَضْلًا وَتَمْحَقُ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا قَالَ هَمَّامٌ فَسَمِعْتُ اَبَا التَّيَّاحِ يَقُولُ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ

اور (عیب کو) چھپائیں تو ان کے سودے کی برکت مٹ جائے گی۔

حضرت ابوالوضیؒ، حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ لوگ ان کے پاس ایک شخص کے بارے میں مقدمہ لائے جس نے اپنی لونڈی بیچی پھر بائع ان دونوں کے پاس ہی سو گیا صبح ہوئی تو اس نے کہا میں اسے پسند نہیں کرتا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے (فیصلہ دیتے ہوئے) فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔ اور وہ دونوں ایک اونی خیمے میں تھے۔

حضرت جمیل بن مرہ، حضرت ابوالوضیؒ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ایک پڑاؤ پر اترے تو ہمارے ایک ساتھی نے ایک شخص پر گھوڑا بیچا ہم اپنی منزل میں ایک رات دن ٹھہرے دوسرا دن ہوا تو وہ شخص کھڑا ہوا اور گھوڑے پر زین کسنے لگا خریدنے والے نے کہا کہ تم نے اسے مجھ پر بیچا تھا پھر وہ دونوں اپنا جھگڑا لے کر حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے درمیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اور میرے خیال میں تم ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہوتا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں یا جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں اگر وہ سچ کہیں اور بیان کر دیں تو انہیں سودے میں برکت دی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور (عیب کو) چھپائیں تو ہو سکتا ہے ان کے درمیان مال گردش کرے اور سودے کی برکت مٹ جائے حضرت ہمام فرماتے ہیں میں نے ابوالتیاح سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن حارث سے سنی وہ حکیم بن حزام سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ

مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ كَثِيْرٍ الْغُبَرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُوْنُ بَيْعُ خِيَارٍ۔

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَيَأْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَا رَضِيَ مِنَ الْبَيْعِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ تَأْوِيْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا عَلَى الْاِفْتِرَاقِ بِالْأَقْوَالِ فَإِذَا قَالَ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُ مِنْكَ وَقَالَ الْمُشْتَرِيْ قَدْ قَبِلْتُ فَقَدْ تَفَرَّقَا وَانْقَطَعَ خِيَارُهُمَا وَقَالُوا الَّذِيْ كَانَ لَهُمَا مِنَ الْخِيَارِ هُوَ مَا كَانَ لِلْبَائِعِ أَنْ يُبْطِلَ قَوْلَهُ لِلْمُشْتَرِيْ قَدْ بِعْتُكَ هٰذَا الْعَبْدَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ قَبْلَ قَبُوْلِ الْمُشْتَرِيْ فَإِذَا قَبِلَ الْمُشْتَرِيْ فَقَدْ تَفَرَّقَ هُوَ وَالْبَائِعُ وَانْقَطَعَ الْخِيَارُ وَقَالُوْا هٰذَا كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ إِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهِ فَكَانَ الزَّوْجُ إِذَا قَالَ لِلْمَرْأَةِ قَدْ طَلَّقْتُكِ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ قَدْ قَبِلْتُ فَقَدْ بَانَتْ وَتَفَرَّقَا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا بِأَبْدَانِهِمَا قَالُوْا فَكَذٰلِكَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ قَدْ بِعْتُكَ عَبْدِيْ هٰذَا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَالَ الْمُشْتَرِيْ قَدْ قَبِلْتُ فَقَدْ تَفَرَّقَا

علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں یا بیع خیار ہو۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کر[illegible] اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک بیع سے وہ چیز لے لے جس پر وہ راضی ہے۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کہ "سودا کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں" کی مراد میں علماء کرام کا اختلاف ہے [illegible] ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی [illegible] قول سے [illegible] ختم ہو جائے جب بیچنے والا کہہ دے کہ میں [illegible] خریدنے والا کہے میں نے اسے قبول کیا تو وہ ایک دوسرے [illegible] گئے اور ان کا اختیار ختم ہو گیا وہ فرماتے ہیں ان دونوں [illegible] حاصل تھا بائع کے مشتری کو یہ کہہ دینے سے کہ میں [illegible] ایک ہزار درہم کے بدلے بیچا مشتری کے قبول [illegible] پہلے ہی بائع کا اختیار ختم ہو گیا جب خریدار اسے [illegible] وہ اور بائع دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور [illegible] یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اسی طرح ہے اللہ تعالیٰ نے طلاق [illegible] ذکر فرمایا "اگر وہ دونوں (میاں بیوی) ایک دوسرے سے [illegible] اللہ تعالیٰ (ان میں سے) ہر ایک کو اپنی وسیع رحمت کے [illegible] سے) بے نیاز کر دے گا تو جب خاوند نے اپنی بیوی سے کہا [illegible] تجھے اتنی رقم پر طلاق دی اور عورت نے قبول کر لی تو طلاق [illegible] واقع ہو گئی اور وہ دونوں اس بات کے ساتھ ہی ایک دوسرے

بِذٰلِكَ الْقَوْلِ وَاِنْ لَّمْ يَتَفَرَّقَا بِاَبْدَانِهِمَا۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ وَفَسَّرَ بِهٰذَا التَّفْسِيْرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

وَقَالَ عِيْسَى بْنُ اَبَانَ الْفُرْقَةُ الَّتِيْ تَقْطَعُ الْخِيَارَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ هِيَ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ وَذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَالَ لِلرَّجُلِ قَدْ بِعْتُكَ عَبْدِيْ هٰذَا بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَلِلْمُخَاطَبِ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ اَنْ يَّقْبَلَ مَا لَمْ يُفَارِقْ صَاحِبَهٗ فَاِذَا افْتَرَقَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يَّقْبَلَ۔

قَالُوْا وَلَوْلَا اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ جَاءَ مَا عَلِمْنَا اَنَّ افْتِرَاقَ اَبْدَانِهِمَا بَعْدَ الْمُخَاطَبَةِ بِالْبَيْعِ يَقْطَعُ قَبُوْلَ تِلْكَ الْمُخَاطَبَةِ۔

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا التَّفْسِيْرُ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ عِيْسٰى وَهٰذَا اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ تَاْوِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّا رَاَيْنَا الْفُرْقَةَ الَّتِيْ لَهَا حُكْمٌ فِيْمَا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ هِيَ الْفُرْقَةُ فِي الصَّرْفِ فَكَانَتْ تِلْكَ الْفُرْقَةُ اِنَّمَا يَجِبُ بِهَا فَسَادُ عَقْدٍ مُتَقَدِّمٍ وَلَا يَجِبُ بِهَا صَلَاحُهٗ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْفُرْقَةُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ اِذَا جَعَلْنَاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَسَدَ بِهَا مَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْ عَقْدِ الْمُخَاطَبِ وَاِنْ جَعَلْنَاهَا عَلٰى مَا قَالَ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْفُرْقَةَ بِالْاَبْدَانِ يَتِمُّ بِهَا الْبَيْعُ كَانَتْ بِخِلَافِ فُرْقَةِ الصَّرْفِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا اَصْلٌ فِيْمَا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ لِاَنَّ الْفُرْقَةَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا اِنَّمَا يَفْسُدُ بِهَا مَا تَقَدَّمَهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ تَمَّ حَتّٰى كَانَتْ فَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا اَنْ نَّجْعَلَ هٰذِهِ الْفُرْقَةَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهَا كَالْفُرْقَةِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا فَيَجِبُ بِهَا فَسَادُ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا لَمْ يَكُنْ تَمَّ حَتّٰى كَانَتْ

جدا ہو گئے اگرچہ وہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں وہ فرماتے ہیں اس طرح جب کوئی شخص دوسرے آدمی سے کہے کہ میں نے اپنا غلام تجھ پر ایک ہزار درہم کے بدلے بیچا اور مشتری کہے کہ میں نے قبول کیا تو وہ اس گفتگو کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اگرچہ جسمانی طور پر جدا نہ ہوئے ہوں اس قول کے قائلین اور اس بات کی وضاحت کرنے والوں میں حضرت امام محمد بھی شامل ہیں

حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں ان روایات میں جس جدائی کا ذکر ہے کہ اس سے اختیار ختم ہو جاتا ہے وہ جسمانی طور پر جدائی ہے وہ اس طرح کہ ایک شخص جب دوسرے سے کہتا ہے کہ میں نے تجھ پر اپنا غلام ایک ہزار درہم کے بدلے بیچا تو مخاطب کو یہ حق حاصل ہے کہ بائع سے جدا ہونے سے پہلے ۴ پہلے اسے قبول کرے جب جدا ہو جائیں تو اب قبول کرنے کا حق نہیں۔

وہ فرماتے ہیں اگر یہ حدیث ہمارے پاس نہ آتی تو ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ بائع نے جو خطاب کیا تھا مخاطب کب تک اسے قبول کر سکتا ہے اور کب اس کے لیے بیع واجب ہو جاتی ہے جب یہ حدیث آئی تو ہمیں معلوم معلوم ہو گیا کہ جب بائع (مشتری کو) مخاطب کرے پھر وہ دونوں جسمانی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں تو اب خطاب کو قبول نہیں کر سکتے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے بھی یہ وضاحت مروی ہے حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں اس حدیث کی وضاحت میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں یہ وضاحت اولیٰ ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس جدائی پر اتفاق ہے وہ بیع صرف کی صورت میں (قبضہ کے بغیر) جدا ہونا ہے اس جدائی سے وہ عقد فاسد ہو جاتا ہے جو پہلے سے موجود تھا اس سے عقد کی درستگی لازم نہیں ہوتی پس بائع اور مشتری کے خیار کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو جدائی مروی ہے اگر ہم اسے اس پر محمول کریں جس کا ہم نے ذکر کیا تو اس سے مخاطب کا وہ عقد فاسد ہو جائیگا جو پہلے موجود ہے۔ اور اگر اسکو اس معنیٰ پر محمول کریں جو جسمانی طور پر جدا ہونے کے قائلین کا موقف ہے تو اس سے سودا مکمل ہو جائیگا اور یہ بیع صرف میں جدا ہونے کے خلاف ہوگا اور متفق علیہ بات میں اسکی کوئی اصل نہ ہوگی کیونکہ جس فرقت پر اتفاق ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ وہ بیع کے مکمل ہونے سے پہلے ہوتی ہے یعنی ابھی سے بیع مکمل نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ اس فرقت سے مکمل ہوتی ہے پس بہترین بات یہ ہے کہ ہم اس مختلف فیہ جدائی کو متفق علیہ جدائی کی طرح

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا۔

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ هٰذِهِ الْفُرْقَةُ الْمَذْكُوْرَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِيَ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ فَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ حَتّٰى تَكُوْنَ فَاِذَا كَانَتْ تَمَّ الْبَيْعُ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِاَنَّ الْخَبَرَ طَلَقٌ ذَكَرَ الْمُتَبَايِعَيْنِ فَقَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالُوْا فَهُمَا قَبْلَ الْبَيْعِ مُتَسَاوِمَانِ فَاِذَا تَبَايَعَا صَارَا مُتَبَايِعَيْنِ فَكَانَ اسْمُ الْبَايِعِ لَا يَجِبُ لَهُمَا اِلَّا بَعْدَ الْعَقْدِ فَثَمَّ يَجِبُ لَهُمَا الْخِيَارُ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ اِذَا بَايَعَ رَجُلًا شَيْئًا فَاَرَادَ اَنْ لَّا يُقِيْلَهُ قَامَ فَمَشٰى ثُمَّ رَجَعَ قَالُوْا فَهُوَ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلَى التَّفَرُّقِ بِالْاَبْدَانِ وَعَلٰى اَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِذٰلِكَ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى اَنَّ مُرَادَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِحَدِيْثِ اَبِيْ بَرْزَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَبِقَوْلِهٖ لِلرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ مَا اُرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا فَكَانَ ذٰلِكَ التَّفَرُّقُ عِنْدَهُ هُوَ التَّفَرُّقُ بِالْاَبْدَانِ وَلَمْ يَتِمَّ الْبَيْعُ عِنْدَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ التَّفَرُّقِ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عِنْدَنَا عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ لِاَهْلِ الْمَقَالَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ اَنَّ مَا ذَكَرُوْا مِنْ قَوْلِهِمْ لَا يَكُوْنَانِ مُتَبَايِعَيْنِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ يَتَعَاقَدَا الْبَيْعَ وَهُمَا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتَسَاوِمَانِ غَيْرُ مُتَبَايِعَيْنِ فَذٰلِكَ اِغْفَالٌ مِّنْهُمْ لِسَعَةِ اللُّغَةِ لِاَنَّهُ قَدْ

قرار دیں اس سے اس فساد کا ازالہ ہو جائے گا جو پہلے موجود ہے اور وہ بیع

کچھ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اس حدیث میں جس فرقت کا ذکر کیا ہے اس سے جسمانی فرقت مراد ہے لہٰذا جب تک یہ فرقت نہ پائی جائے سودا مکمل نہیں ہوگا جب یہ پائی جائے گی تو بیع مکمل ہو جائے گی۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے کہ حدیث میں مطلق بائع اور مشتری کا ذکر ہے کہ آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔ حضرات فرماتے ہیں کہ سودا کرنے سے پہلے وہ ایک دوسرے پر بھاؤ لگانے والے ہوتے ہیں جب وہ سودا کرتے ہیں تو بائع و مشتری بن جاتے ہیں لہٰذا ان پر بائع کا نام عقد کے بعد ہی بولا جاتا ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے کہ آپ جب کسی شخص سے سودا کرتے اور واپس کرنا نہ چاہتے تو کھڑے ہو جاتے کچھ دُور چلتے پھر واپس لوٹ آتے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا قول سنا تھا کہ بائع اور مشتری جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے لہٰذا ان کے نزدیک اس سے مراد جسمانی طور پر جدا ہونا ہے نیز اس سے بیع مکمل ہو جاتی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ بھی ہو سکتی ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا اور انہوں نے ان دو آدمیوں سے جو آپ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آئے تھے فرمایا کہ میں تمہیں جدا ہونے والا نہیں سمجھتا تو ان کے نزدیک جدائی جسمانی مراد ہے لہٰذا ان کے نزدیک اس جدائی سے پہلے بیع مکمل نہیں ہوتی۔

ہمارے نزدیک اس قول والوں کے خلاف پہلے دو [illegible] قائلین کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جو ذکر کیا ہے کہ عقد [illegible] ہی وہ بائع اور مشتری کہلاتے ہیں اور اس سے پہلے وہ خرید و فروخت کرنے والے نہیں بلکہ بھاؤ لگانے والے ہوتے ہیں تو یہ لغت کے اعتبار سے توجہ نہ کرنا (اور چشم پوشی کرنا) ہے کیونکہ

يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَا سُمِّيَا مُتَبَايِعَيْنِ لِقُرْبِهِمَا مِنَ التَّبَايُعِ وَإِنْ لَمْ يَكُونَا تَبَايَعَا وَهٰذَا مَوْجُودٌ فِي اللُّغَةِ قَدْ سُمِّيَ إِسْحٰقُ أَوْ إِسْمٰعِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ذَبِيحًا لِقُرْبِهِ مِنَ الذَّبْحِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذُبِحَ فَكَذٰلِكَ يُطْلَقُ عَلَى الْمُتَسَاوِمَيْنِ اِسْمُ الْمُتَبَايِعَيْنِ إِذَا قَرُبَا مِنَ الْبَيْعِ وَإِنْ لَمْ يَكُونَا تَبَايَعَا۔

۱۳۰۳۔ **وَقَدْ** قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَقَالَ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ۔

فَلَمَّا سَمَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسَاوِمَ الَّذِي قَدْ قَرُبَ مِنَ الْبَيْعِ مُتَبَايِعًا وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ عَقْدِهِ الْبَيْعَ احْتَمَلَ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الْمُتَسَاوِمَانِ سَمَّاهُمَا مُتَبَايِعَيْنِ لِقُرْبِهِمَا مِنَ الْبَيْعِ وَإِنْ لَمْ يَكُونَا عَقَدَا عُقْدَةَ الْبَيْعِ۔

فَهٰذِهِ مُعَارَضَةٌ صَحِيحَةٌ۔

وَأَمَّا مَا ذَكَرُوا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ فِعْلِهِ الَّذِي اسْتَدَلُّوا بِهِ عَلَى مُرَادِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفُرْقَةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا قَالُوا وَيَحْتَمِلُ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَشْكَلَتْ عَلَيْهِ تِلْكَ الْفُرْقَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ فَاحْتَمَلَتْ عِنْدَهُ الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَاحْتَمَلَتْ عِنْدَهُ الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الَّتِي ذَهَبَ إِلَيْهَا عِيسٰى وَاحْتَمَلَتْ عِنْدَهُ الْفُرْقَةُ بِالْأَقْوَالِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُونَ وَلَمْ يَحْضُرْهُ دَلِيلٌ يَدُلُّهُ

فروخت کے قریب ہونے کی وجہ سے ان کو بائع اور مشتری کہا جا سکتا ہے اگرچہ انہوں نے (ابھی تک) سودا نہیں کیا اور لغت میں یہ بات موجود ہے حضرت اسحٰق یا حضرت اسماعیل علیہما السلام کو ذبح کے قریب ہونے کی وجہ سے ذبیح کہا گیا اگرچہ وہ ذبح نہیں ہوئے اسی طرح بھاؤ لگانے والوں کو بھی سودا کرنے والا کہا جا سکتا ہے جب وہ سودے کے قریب ہوں اگرچہ ابھی تک انہوں نے سودا نہ کیا ہو۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے تو ان دونوں کا ایک مفہوم ہے۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بولی لگانے والے کو سودے کے قریب ہونے کی وجہ سے خرید و فروخت کرنے والا قرار دیا اگرچہ یہ بات عقد بیع سے پہلے کی ہے تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ بھاؤ لگانے والوں کو خرید و فروخت کرنے والا قرار دیا ہو اگرچہ انہوں نے (ابھی تک) عقد بیع نہیں کیا

یہ صحیح معاوضہ ہے۔

اور جو کچھ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل ذکر کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے تو اس میں ہمارے نزدیک وہ احتمال بھی ہے جو ان لوگوں نے کہا اور اس کے علاوہ کا بھی احتمال ہے۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر اس جدائی کا مفہوم مشتبہ ہو گیا ہو جس کے بارے میں انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ کیا ہے؟ تو یہ بھی احتمال ہے کہ ان کے نزدیک وہ جسمانی فرقت مراد ہو جو اس قول والوں نے کہا اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کے نزدیک وہ جسمانی فرقت مراد ہو جس کی طرف حضرت عیسیٰ بن ابان گئے ہیں اور ممکن ان کے نزدیک گفتگو کے ساتھ جدائی مراد ہو جیسے دوسرے حضرات نے قول کیا ہے اور ان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کے پاس ایسی دلیل نہ ہو جس کی وجہ سے وہ کسی ایک مفہوم کو اولیٰ

أَنَّهُ بِأَحَدِهَا أَوْلٰى مِنْهُ بِمَا سِوَاهُ مِنْهَا فَفَارَقَ بَائِعَهُ بِبَدَنِهِ احْتِيَاطًا۔

وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّ بَعْضَ النَّاسِ يَرٰى أَنَّ الْبَيْعَ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِذٰلِكَ وَهُوَ يَرٰى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِغَيْرِهِ فَأَرَادَ أَنْ يَتِمَّ الْبَيْعُ فِي قَوْلِهِ وَقَوْلِ مُخَالِفِهِ حَتّٰى لَا يَكُونَ لِبَائِعِهِ نَقْضُ الْبَيْعِ عَلَيْهِ فِي قَوْلِهِ وَلَا فِي قَوْلِ مُخَالِفِهِ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا يَدُلُّ أَنَّ رَأْيَهُ فِي الْفُرْقَةِ كَانَ بِخِلَافِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِهَا۔

١٣٠٤- وَذٰلِكَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ۔

١٣٠٥- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ يَذْهَبُ فِيمَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا فَهَلَكَ بَعْدَهَا أَنَّهُ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ يَرٰى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِالْأَقْوَالِ قَبْلَ الْفُرْقَةِ الَّتِي تَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَنَّ الْمَبِيعَ بِتِلْكَ الْأَقْوَالِ مِنْ مِلْكِ الْبَائِعِ إِلٰى مِلْكِ الْمُبْتَاعِ حَتّٰى يَهْلِكَ مِنْ مَالِهِ إِنْ هَلَكَ۔

فَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَا أَدَلُّ عَلٰى مَذْهَبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْفُرْقَةِ الَّتِي سَمِعَهَا

قرار دیں تو انہوں نے احتیاطاً سودا کرنے والوں کے جسمانی طور پر جدا ہونے کو اس فرقت کا مصداق قرار دیا۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے یہ عمل اس لیے کیا ہو کہ بعض حضرات کے نزدیک سودا اس عمل سے مکمل ہوتا ہے اور ان کا اپنا خیال یہ ہو کہ اس کے بغیر بھی سودا مکمل ہو جاتا ہے تو انہوں نے ارادہ فرمایا کہ ان کے اپنے قول اور مخالف کے قول دونوں کے مطابق بیع مکمل ہو جائے تاکہ ان کے قول کے مطابق بھی اور مخالف کے قول کے مطابق بھی بائع کے لیے سودے کو توڑنے کا حق باقی نہ رہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی بات مروی ہے جو فرقت کے سلسلے میں آپ کی رائے پر دلالت کرتی ہے اور وہ اس شخص کے مذہب کے خلاف ہے جس کے نزدیک بیع اس (فرقت) سے مکمل ہو جاتی ہے

حضرت حمزہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں جو کچھ سودے سے موجود پایا جائے وہ خریدنے والے کے مال سے ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جن کا مذہب یہ ہے کہ سودے میں سے جو کچھ موجود حاصل ہو جائے اس کے بعد وہ ہلاک ہو جائے تو وہ خریدنے والے کا مال ہے یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک گفتگو (ایجاب و قبول) سے بیع مکمل ہو جاتی ہے اور بعد والی فرقت سے پہلے ہے اور اس کلام کے ذریعے بیچی جانے والی چیز بائع کی ملک سے مکمل کر مشتری کی ملک میں مل جاتی ہے حتیٰ کہ اگر وہ ہلاک ہو تو مشتری کے مال سے ہلاک ہوتی ہے۔

یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس جدائی کے سلسلے میں موقف پر زیادہ دلالت کرتا ہے جس جدائی کے

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذَكَرُوْا۔

وَاَمَّا مَا ذَكَرُوْا عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ اَيْضًا عِنْدَ نَا لِاَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ اِنَّمَا هُوَ فِيْمَا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَجُلًا بَاعَ صَاحِبَهُ فَرَسًا فَبَاتَا فِىْ مَنْزِلٍ فَلَمَّا اَصْبَحَا قَامَ الرَّجُلُ يُسْرِجُ فَرَسَهُ فَقَالَ لَهُ بِعْتَنِىْ فَقَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ اِنْ شِئْتُمَا قَضَيْتُ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا وَمَا اَرَى كُمَا تَفَرَّقْتُمَا۔

فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُمَا قَدْ كَانَا تَفَرَّقَا بِاَبْدَانِهِمَا لِاَنَّ فِيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ قَامَ يُسْرِجُ فَرَسَهُ فَقَدْ تَنَحّٰى بِذٰلِكَ مِنْ مَوْضِعٍ اِلٰى مَوْضِعٍ فَلَمْ يُرَاعِ اَبُوْ بَرْزَةَ ذٰلِكَ وَقَالَ مَا اَرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا اَىْ لَمَّا كُنْتُمَا مُتَشَاجِرَيْنِ اَحَدُكُمَا يَدَّعِى الْبَيْعَ وَالْاٰخَرُ يُنْكِرُهُ لَمْ تَكُوْنَا تَفَرَّقْتُمَا الْفُرْقَةَ الَّتِىْ يَتِمُّ بِهَا الْبَيْعُ وَهِىَ خِلَافُ مَا قَدْ تَفَرَّقَا بِاَبْدَانِهِمَا۔

ثُمَّ بَعْدَ هٰذَا فَقَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْمَبِيْعَ يَمْلِكُهُ الْمُشْتَرِىْ بِالْقَبُوْلِ دُوْنَ التَّفَرُّقِ بِالْاَبْدَانِ۔

۱۳۰- وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّهُ اِذَا قَبَضَهُ حَلَّ لَهُ بَيْعُهُ وَقَدْ يَكُوْنُ قَابِضًا لَهُ قَبْلَ افْتِرَاقِ بَدَنِهِ وَبَدَنِ بَائِعِهِ۔

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بارے میں آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

اور جو کچھ انہوں نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں بھی ان کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس حدیث میں حضرت حماد بن زید نے جمیل بن مرہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے اپنے ساتھی پر گھوڑا بیچا پھر ان دونوں نے رات اپنی منزل میں گزاری صبح ہوئی تو وہ شخص (بائع) کھڑا ہوا اور اپنے گھوڑے پر زین کسنے لگا خریدنے والے نے کہا تم نے تو یہ گھوڑا مجھ پر بیچا تھا تو (اس سلسلے میں) حضرت ابوبرزہؓ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے درمیان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کردوں آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار رہے اور میں تمہیں جدا ہونے والا خیال نہیں کرتا۔

تو اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ وہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے کیونکہ اس حدیث میں ہے کہ وہ شخص کھڑا ہوا کر گھوڑے پر زین کسنے لگا لہٰذا وہ ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ چلا گیا تو حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی رعایت نہیں کی اور فرمایا کہ میں تمہیں جدا ہونے والا نہیں سمجھتا کیونکہ تمہارا ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا ہے ایک دعویٰ کرتا ہے اور دوسرا منکر ہے تو یہ وہ فرقت نہیں ہے جس کے ذریعے سودا مکمل ہو جاتا ہے اور یہ بات تمہاری اس جسمانی جدائی کے خلاف ہے۔

پھر اس کے بعد ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات پائی جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بات چیت سے ہی مشتری مبیع کا مالک ہو جاتا ہے جسمانی فرقت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

وہ یوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے تو اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ قبضہ کرنے کے بعد اس کے لیے بیچنا جائز ہو جاتا ہے اور بعض اوقات وہ بائع سے جسمانی طور پر الگ ہونے سے پہلے ہی قبضہ کر لیتا ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جس نے کوئی

مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ وَسَنَذْكُرُ هٰذِهِ الْآثَارَ فِي مَوَاضِعِهَا مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

۱۳۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ كُنْتُ أَشْتَرِي التَّمْرَ فَأَبِيعُهُ بِرِبْحِ الْأَصْعِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَيْتَ فَاكْتَلْ وَإِذَا بِعْتَ فَكِلْ۔

فَكَانَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا مُكَايَلَةً فَبَاعَهُ قَبْلَ أَنْ يَكْتَالَهُ لَا يَجُوزُ بَيْعُهُ فَإِذَا ابْتَاعَهُ فَاكْتَالَهُ وَقَبَضَهُ ثُمَّ فَارَقَ بَائِعَهُ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا يَحْتَاجُ بَعْدَ الْفُرْقَةِ إِلَى إِعَادَةِ الْكَيْلِ وَخُولِفَ بَيْنَ اكْتِيَالِهِ إِيَّاهُ بَعْدَ الْبَيْعِ قَبْلَ التَّفَرُّقِ وَبَيْنَ اكْتِيَالِهِ إِيَّاهُ قَبْلَ الْبَيْعِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا اكْتَالَهُ اكْتِيَالًا يَحِلُّ لَهُ بَيْعُهُ فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ الِاكْتِيَالُ مِنْهُ وَهُوَ لَهُ مَالِكٌ وَإِذَا اكْتَالَهُ اكْتِيَالًا لَا يَحِلُّ لَهُ بَيْعُهُ فَقَدْ كَالَهُ وَهُوَ غَيْرُ مَالِكٍ لَهُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُقُوعُ مِلْكِ الْمُشْتَرِي فِي الْبَيْعِ بِابْتِيَاعِهِ إِيَّاهُ قَبْلَ فُرْقَةٍ تَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ۔

وَأَمَّا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَمْوَالَ تُمْلَكُ بِعُقُودٍ فِي أَبْدَانٍ وَفِي أَمْوَالٍ وَفِي مَنَافِعَ وَفِي إِبْضَاعٍ فَكَانَ مَا يُمْلَكُ مِنَ الْإِبْضَاعِ هُوَ النِّكَاحُ فَكَانَ ذٰلِكَ يَتِمُّ بِالْعَقْدِ لَا بِفُرْقَةٍ بَعْدَهُ وَكَانَ مَا يُمْلَكُ بِهِ الْمَنَافِعُ

کھانے کی چیز خریدی تو جب تک اسے وصول نہ کرے فروخت نہ کرے ہم ان روایات کو ان شاء اللہ ان کے مقام پر ذکر کریں گے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں کھجوریں خرید کر کچھ صاع کے نفع پر بیچتا تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب خریدو تو ماپ کر لو اور جب بیچو تو ماپ کر دو۔

تو جو شخص غلہ (پیمانے کے ساتھ) ماپ کر لیتا ہے اور پھر ماپنے سے پہلے اسے بیچ دیتا ہے اس کا سودا جائز نہیں لیکن جب خریدنے کے بعد ماپ کر کے پھر قبضہ کرتا ہے اور اس کے بعد بائع سے جدا ہوتا ہے تو اس پر سب کا اجماع ہے کہ اس فرقت کے بعد دوبارہ ماپنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ سودے کے بعد اور جدا ہونے سے پہلے ماپنے اور سودے سے پہلے ماپنے کے درمیان اختلاف کیا گیا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اگر وہ اس کا ایسا ماپ کرے جس کے بعد اس کا بیچنا جائز ہے تو یہ ماپ اس کی طرف سے ہوگا اور وہ اس کا مالک ہوگا اور اگر وہ ایسا ماپ کرے کہ جس کے بعد اس کے لیے بیچنا جائز نہیں تو اس نے اس حالت میں ماپا کہ وہ اس کا مالک نہیں تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ خریدنے والے کو جدا ہونے سے پہلے ہی محض سودے کے ساتھ ملک حاصل ہو جاتی ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عقود کے ذریعے جسموں، مالوں اور شرمگاہوں کی ملکیت ہو جاتی ہے شرمگاہوں کی ملک نکاح کے ذریعے حاصل ہوتی ہے اور یہ عقد سے مکمل ہو جاتا ہے اس کے بعد جدا ہونے کے ساتھ نہیں منافع کی ملک، اجارہ کی صورت میں حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی محض عقد

هُوَ الْإِجَارَاتُ فَكَانَ ذٰلِكَ أَيْضًا مَمْلُوكًا بِالْعَقْدِ لَا بِالْفُرْقَةِ بَعْدَ الْعَقْدِ فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْأَمْوَالُ الْمَمْلُوْكَةُ بِسَائِرِ الْعُقُوْدِ مِنَ الْبُيُوْعِ وَغَيْرِهَا تَكُوْنُ مَمْلُوْكَةً بِالْأَقْوَالِ لَا بِالْفُرْقَةِ بَعْدَهَا قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

سے حاصل ہو جاتی ہے جدا ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ بیع وغیرہ کے ذریعے جن اموال کی ملکیت حاصل ہوتی ہے۔ ان کا بھی یہی حکم ہو عقد کے بعد فرقت پر موقوف نہ ہو قیاس اور غور و فکر سے ہماری اس مذکورہ بالا تقریر کی تائید ہو رہی ہے اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۴۵ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ۔

باب تھنوں میں دودھ روکے ہوئے جانور کی بیع

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ وَخِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً أَوْ لِقْحَةً مُصَرَّاةً فَحَلَبَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَخْتَارَهَا وَبَيْنَ أَنْ يَرُدَّهَا وَإِنَاءً مِنْ طَعَامٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے ایسی بکری یا ایسی اونٹنی خریدی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا (تاکہ خریدنے والے کو زیادہ معلوم ہو اور وہ یہ سمجھے کہ ہمیشہ اسی طرح ہوتا ہے) تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو اسے رکھ لے اور یا اسے واپس کرے اور اس کے ساتھ غلہ سے بھرا ہوا برتن (جس برتن میں دودھ دوہتے ہیں) بھی دے۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ هٰكَذَا فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَفِيْ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے تھنوں میں دودھ روکا ہوا جانور خریدا تو اسے اختیار ہے چاہے تو اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔ محمد بن زیاد کی روایت میں اسی طرح ہے لیکن ایوب کی روایت میں ہے کہ وہ گندم نہ ہو۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا تھا تو اسے لے جائے اس

نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالُوْا ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلِبْهَا فَاِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا اَمْسَكَهَا وَاِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ وَعِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً اَوْ لِقْحَةً مُصَرَّاةً وَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّهَا مُصَرَّاةٌ فَاِنَّهُ اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا۔

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا اِسْحٰقَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلِبْهَا فَاِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا اَمْسَكَهَا وَاِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ رُوِيَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرْنَا وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهَا لِخِيَارِ الْمُشْتَرِيْ وَقْتًا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ جَعَلَ الْخِيَارَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ۔

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا

کا دودھ دوہے اگر اس کے دودھ پر راضی ہو جائے تو روک لے ورنہ اسے واپس لوٹا دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی بکری یا ایسی اونٹنی خریدی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا تھا اور اسے یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہے اگر چاہے تو اسے لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے اور اگر چاہے تو اسے رکھ لے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہے تو وہ اسے لے جائے دودھ دوہے اگر اس کے دودھ پر راضی ہو جائے تو رکھ لے ورنہ واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔

حضرت ابوطحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا لیکن اس میں خریدار کے اختیار کی مدت بیان نہیں کی گئی۔

آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ اسے تین دن تک اختیار ہے۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ

عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الشَّاةِ وَهِيَ مُحَفَّلَةٌ فَاِذَا بَاعَهَا فَاِنَّ صَاحِبَهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ كَرِهَهَا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَعْقُوْبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سُهَيْلَ ابْنَ اَبِي صَالِحٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيْهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَحَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الشَّاةَ الْمُصَرَّاةَ اِذَا اشْتَرَاهَا رَجُلٌ فَحَلَبَهَا فَلَمْ يَرْضَ حِلَابَهَا فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ كَانَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى اِلَّا اَنَّهُ قَالَ يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ مَعَهَا قِيْمَةَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَقَدْ كَانَ اَبُوْ يُوْسُفَ اَيْضًا قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ فِي بَعْضِ اَمَالِيْهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَيْسَ بِالْمَشْهُوْرِ عَنْهُ وَخَالَفَ ذٰلِكَ كُلَّهُ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِلْمُشْتَرِي رَدُّهَا بِالْعَيْبِ وَلٰكِنَّهُ يَرْجِعُ عَلَى الْبَائِعِ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ م۔ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا۔ وَذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایسی بکری کے بیچنے سے منع فرمایا جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہو پس جب اسے بیچے تو خریدنے والے کو تین دن کا اختیار ہے اگر ناپسند کرے تو واپس لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی بکری بیچی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہو تو اسے تین دن کا اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو رکھ لے اور چاہے تو اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے نقل کیا کہ ایک صاع غلہ دے لیکن وہ گندم نہ ہو۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ تھنوں میں رد کیے ہوئے دودھ والی بکری کو جب کوئی شخص خریدے پھر اسی کا دودھ دوھے اور تین دن اس کے دودھ سے راضی (مطمئن) نہ ہو تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اسے رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔ ان حضرات نے ان مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے حضرت ابن ابی لیلیٰ بھی ان حضرات میں شامل ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ وہ اسے واپس کرے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوروں کی قیمت بھی دے حضرت امام ابویوسف نے بھی اپنی بعض املاء میں اسی طرح فرمایا ہے لیکن ان سے یہ بات مشہور نہیں ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان تمام باتوں کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں خریدنے والے م کے لیے جائز نہیں کہ وہ عیب کی وجہ سے اسے لوٹائے البتہ اسکے نقصان کے سلسلے میں بائع کی طرف رجوع کرے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت محمد بن حسن رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

له في هذا الباب منسوخ فروي عنهم هذا الكلام مجملا ثم اختلف عنهم من بعد في الذي نسخ ذلك ما هو فقال محمد بن شجاع فيما أخبرني عنه ابن أبي عمران نسخه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا وقد ذكرنا ذلك بأسانيده فيما تقدم من هذا الكتاب فلما قطع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالفرقة الخيار ثبت بذلك أنه لا خيار لأحد بعدها إلا لمن استثناه رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث بقوله إلا بيع الخيار۔

قال أبو جعفر وهذا التأويل عندي فاسد لأن الخيار المجعول في المصراة إنما هو خيار عيب وخيار العيب لا يقطعه الفرقة۔ ألا ترى أن رجلا لو اشترى عبدا فقبضه وتفرقا ثم رأى به عيبا بعد ذلك أن له رده على بائعه باتفاق المسلمين ولا يقطع ذلك التفرق الذي روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الآثار المذكورة عنه في ذلك فكذلك المبتاع للشاة المصراة فإذا قبضها فاحتلبها فعلم أنها على غير ما كان ظهر له منها وكان ذلك لا يعلمه في احتلابه مرة ولا مرتين جعلت له في ذلك هذه المدة وهي ثلاثة أيام حتى يحلبها في ذلك فيقف على حقيقة ما هي عليه فإن كان باطنها كظاهرها فقد لزمه ما اشترى وإن كان ظاهرها خلاف باطنها فقد ثبت العيب ووجب له ردها به فإن حلبها بعد الثلاثة الأيام فقد حلبها بعد

ان کا موقف یہ ہے کہ اس باب میں جو روایات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہیں وہ منسوخ ہیں ان حضرات سے یہ کلام مجمل طور پر مروی ہے پھر اس بارے میں اختلاف ہے کہ ان کا ناسخ کیا ہے محمد بن شجاع فرماتے ہیں مجھے جو کچھ ابن ابی عمر سے خبر ملی ہے وہ یہ ہے کہ ان روایات کا ناسخ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد گرامی ہے کہ خرید و فروخت کرنے والے جب تک ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں انہیں اختیار ہے اس روایت کو اس کی اسناد کے ساتھ اس سے پہلے ہم نے ذکر کر دیا۔

جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے الگ الگ ہو جانے سے اختیار کو ختم کر دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ اس کے بعد کسی کو اختیار نہیں البتہ اسکو اختیار حاصل رہے گا جسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس قول کے ذریعے مستثنیٰ قرار دیا آپ نے فرمایا مگر یہ کہ بیع میں خیار رکھا جائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ تاویل فاسد ہے کیونکہ مصراۃ (تھنوں میں دودھ روکے ہوئے جانور) کی بیع میں خیار عیب ہے اور وہ بائع اور مشتری کی جدائی سے ختم نہیں ہوتا۔

کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی شخص ایک غلام خرید کر اس پر قبضہ کر لے پھر وہ دونوں (بائع اور مشتری) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں اس کے بعد اس (غلام) میں عیب دیکھے تو مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اسے واپس کرنے کا حق ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں جس فرقت کا ذکر ہے وہ اس حق کو ختم نہیں کرتی اسی طرح اگر مصراۃ بکری کو خریدنے والا اس پر قبضہ کرنے کے بعد اس کا دودھ دوہتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ظاہر تھا یہ اس کے خلاف ہے اور اس بات کا علم ایک دو بار دوہنے سے نہیں ہوتا تو اسے یہ مدت یعنی تین دن دیئے جائیں گے تاکہ وہ (بار بار) دوہ کر اس کی حقیقت سے آگاہ ہو سکے اگر اس کا باطن ظاہر کی طرح ہے تو بیع لازم ہو جائے گی اور جو کچھ خریدا ہے اسے حاصل کرے اگر ظاہر باطن کے خلاف ہو تو عیب ثابت ہو جائے گا۔ اور اس کے لیے لوٹانا واجب ہو گا اگر تین دن کے بعد دوہے تو گویا اس نے عیب کا علم حاصل ہونے کے بعد اس کو دوہا ہے تو یہ اسکی طرف سے رضامندی ہوئی تو اس علت کی وجہ سے جو ذکر کی گئی، وہ تاویل جو بیان ہوئی، فاسد ہو

بِعَيْنِهَا فَذٰلِكَ رِضَاءٌ مِّنْهُ بِهَا فَلِهٰذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِىْ ذُكِرَتْ وَجَبَ فَسَادُ التَّاْوِيْلِ الَّذِىْ وُصِفَ۔

گئی۔

وَقَالَ عِيْسَى بْنُ اَبَانَ كَانَ مَا رُوِىَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُكْمِ فِى الْمُصَرَّاةِ بِمَا فِى الْاٰثَارِ الْاُوَلِ فِىْ وَقْتٍ مَا كَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِى الذُّنُوْبِ يُؤْخَذُ بِهَا الْاَمْوَالُ۔

حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں مصراۃ کے حکم کے سلسلے میں جو کچھ روایات میں آیا ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب گناہوں کی سزائیں مالوں کے ذریعے دی جاتی ہیں۔

فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِىَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الزَّكٰوةِ اَنَّهُ مَنْ اَدَّاهَا طَائِعًا فَلَهُ اَجْرُهَا وَاِلَّا اَخَذْنَاهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهِ عُزْمَةٌ مِّنْ عُزْمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ۔

اسی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے زکوٰۃ کے سلسلے میں فرمایا جو شخص بخوشی ادا کرے گا اس کے لیے اس کا اجر ہے ورنہ ہم خود اس سے وصول کریں گے اور اسکے مال کا کچھ حصہ بطور تاوان لیں گے یہ ہمارے رب کے تاوان میں سے ہے۔

وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِىَ عَنْهُ فِىْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِىْ سَارِقِ الثَّمَرَةِ الَّتِىْ لَمْ تُحْرَزْ فَاِنَّهُ يُضْرَبُ جَلَدَاتٍ وَيَغْرَمُ مِثْلَيْهَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ فِىْ بَابِ وَطْىِ الرَّجُلِ جَارِيَةَ امْرَاَتِهٖ فَاَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَةِ ذِكْرِهَا هٰهُنَا قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْحُكْمُ فِىْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَذٰلِكَ نَسَخَ اللّٰهُ الرِّبٰوا فَرُدَّتِ الْاَشْيَاءُ الْمَاْخُوْذَةُ اِلٰى اَمْثَالِهَا اِنْ كَانَتْ لَهَا اَمْثَالٌ وَاِلٰى قِيْمَتِهَا اِنْ كَانَتْ لَا اَمْثَالَ لَهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ التَّصْرِيَةِ رُوِىَ عَنْهُ فِىْ ذٰلِكَ۔

اسی سے وہ روایت ہے جو حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اس پھل کی چوری کے سلسلے میں روایت کی ہے جسے محفوظ نہیں کیا گیا کہ اسے کچھ کوڑے مارے جائیں اور اس (پھل) سے دوگنا بطور تاوان لیا جائے۔ یہ حدیث ہم نے "بیوی کی لونڈی سے وطی کرنے" کے باب میں اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کی ہے لہٰذا یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں جب آغاز اسلام میں حکم اس طرح تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے سود کو منسوخ فرمایا تو اشیاء اپنی مثل کی طرف لوٹ گئیں اگر ان کی مثل ہو اور قیمت کی طرف لوٹ گئیں اگر ان کی مثل نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھنوں میں دودھ روکنے سے منع فرمایا اس سلسلے میں آپ سے مروی ہے۔

١٣١٩- فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِىُّ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِىِّ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ اَبِى الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ بَيْعَ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَةٌ وَلَا يَحِلُّ خِلَابَةُ مُسْلِمٍ فَكَانَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَبَاعَ مَا قَدْ جَعَلَ بِبَيْعِهٖ اِيَّاهُ

حضرت مسروق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں صادق مصدوق ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے فرمایا تھنوں میں دودھ روکے ہوئے جانوروں کی بیع دھوکا ہے اور مسلمان کے ساتھ دھوکہ کرنا جائز نہیں لہٰذا جو شخص ایسا کرکے اس چیز کو فروخت کرے تو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے روگردانی کرنے والا ہے اور آپ نے اس چیز سے منع فرمایا اس پر عمل میرا ہونے والا ہے اس کی سزا یہ ہے کہ تین دن

مُخَالِفًا لِمَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاخِلًا فِيْمَا نَهٰى عَنْهُ فَكَانَتْ عُقُوْبَتُهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ يَّجْعَلَ اللَّبَنُ الْمَحْلُوْبُ فِي الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ لِلْمُشْتَرِيْ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَلَعَلَّهٗ يُسَاوِيْ اٰصُعًا كَثِيْرَةً ثُمَّ نُسِخَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي الْاَمْوَالِ بِالْمَعَاصِيْ وَرُدَّتِ الْاَشْيَاءُ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَوَجَبَ رَدُّ الْمُصَرَّاةِ بِعَيْنِهَا وَقَدْ زَايَلَهَا اللَّبَنُ عَلِمْنَا اَنَّ ذٰلِكَ اللَّبَنَ اَخَذَهُ الْمُشْتَرِيْ مِنْهَا قَدْ كَانَ بَعْضُهٗ فِيْ ضَرْعِهَا فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ عَلَيْهَا فَهُوَ فِيْ حُكْمِ الْمَبِيْعِ وَبَعْضُهٗ حَدَثَ فِيْ ضَرْعِهَا فِيْ مِلْكِ الْمُشْتَرِيْ بَعْدَ وُقُوْعِ الْبَيْعِ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ لِلْمُشْتَرِيْ فَلَمَّا لَمْ يُمْكِنْ رَدُّ اللَّبَنِ بِكَمَالِهٖ عَلَى الْبَائِعِ اِذْ كَانَ بَعْضُهٗ مِمَّا لَمْ يَمْلِكْ بَيْعَهٗ وَلَمْ يُمْكِنْ اَنْ يَّجْعَلَ اللَّبَنَ كُلَّهٗ لِلْمُشْتَرِيْ اِذَا كَانَ مَلَكَ بَعْضَهٗ مِنْ قِبَلِ الْبَائِعِ بِبَيْعِهٖ اِيَّاهُ الشَّاةَ الَّتِيْ قَدْ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِالْعَيْبِ وَكَانَ مِلْكُهٗ لَهٗ اِيَّاهُ بِجُزْءٍ مِّنَ الثَّمَنِ الَّذِيْ كَانَ وَقَعَ بِهِ الْبَيْعُ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّرُدَّ الشَّاةَ بِجَمِيْعِ الثَّمَنِ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ اللَّبَنُ سَالِمًا لَهٗ بِغَيْرِ ثَمَنٍ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَنَعَ الْمُشْتَرِيْ مِنْ رَدِّهَا وَرَجَعَ عَلٰى بَائِعِهٖ بِنُقْصَانِ عَيْبِهَا قَالَ عِيْسٰى فَهٰذَا وَجْهُ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَالَّذِيْ قَالَهٗ عِيْسٰى مِنْ هٰذَا يَحْتَمِلُ غَيْرَ اَنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ وَجْهًا هُوَ اَشْبَهُ عِنْدِيْ بِنَسْخِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَجْهِ الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ عِيْسٰى۔

وَذٰلِكَ اَنَّ لَبَنَ الْمُصَرَّاةِ الَّذِي احْتَلَبَهُ الْمُشْتَرِيْ مِنْهَا فِي الثَّلَاثَةِ الْاَيَّامِ الَّتِي احْتَلَبَهَا

میں جو دودھ اس نے دوہا ہے وہ مشتری کو ایک صاع کھجوروں کے بدلے حاصل ہو ممکن ہے وہ کئی صاع کے برابر ہو اس کے بعد اموال کے ذریعے سزاؤں کا حکم منسوخ ہوگیا اور اشیاء کو اس بات کی طرف لوٹایا گیا جس کا ہم نے ذکر کیا (یعنی مثلی ہو تو اس کی مثل ورنہ قیمت دی جائے)

جب بات یوں ہے اور مصراۃ جانور کو بعینہٖ واپس ضروری ہے اور اس سے دودھ زائل ہو چکا ہے تو اس جو دودھ خریدنے والے کو حاصل ہوا اس میں سے کچھ سودے کے وقت اس کے تھنوں میں تھا وہ بیع کے حکم میں ہوگا اور کچھ دودھ خریدنے کے بعد مشتری کی ملکیت میں پیدا ہوا وہ مشتری کا ہے جب سارے کے سارے دودھ کو بائع کی طرف نہیں لوٹایا جا سکتا کیونکہ بعض دودھ کی بیع کا وہ مالک نہیں ہے اور تمام دودھ کو مشتری کی ملک بھی قرار نہیں دے سکتے کیونکہ کچھ دودھ کا وہ بائع کی طرف سے مالک ہوا جب اس نے اس پر اس بکری کو بیچا جس نے عیب کی وجہ سے لوٹا دیا اور بائع نے اسے اتنی قیمت [illegible] بکری کا مالک بنایا تھا جس کے ساتھ سودا ہوا [illegible] نہیں کہ بکری کو پوری قیمت کے بدلے لوٹایا جائے اور یہ دودھ کسی قیمت کے بغیر مکمل طور پر اس (مشتری) کے لیے ہو جب معاملہ یوں [illegible] والے کو واپس لوٹانے سے منع کیا جائے گا اور وہ عیب [illegible] ہونے والا نقصان کے لیے بائع کی طرف رجوع [illegible] حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں مصراۃ کے [illegible] حکم اس طریقے پر ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں [illegible] بن ابان نے یہ جو بات فرمائی ہے اس میں ان کے قول کے علاوہ [illegible] ہیں اس میں ایک اور وجہ دیکھتا ہوں جو اس حدیث کے [illegible] کے سلسلے میں اس سے زیادہ بہتر ہے جس کی طرف حضرت عیسیٰ گئے [illegible] وہ اس طرح ہے کہ مصراۃ جانور کا وہ دودھ جو تین [illegible] والا دوہتا رہا اس میں سے بعض دودھ سودے سے پہلے بائع کی [illegible]

فِيهَا قَدْ كَانَ بَعْضُهُ فِي مِلْكِ الْبَائِعِ قَبْلَ الشِّرَاءِ وَحَدَثَ بَعْضُهُ فِي مِلْكِ الْمُشْتَرِي بَعْدَ الشِّرَاءِ إِلَّا أَنَّهُ قَدِ احْتَلَبَهَا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَكَانَ مَا كَانَ فِي يَدِ الْبَائِعِ مِنْ ذٰلِكَ مَبِيعًا إِذَا أَوْجَبَ نَقْضَ الْبَيْعِ فِي الشَّاةِ وَجَبَ نَقْضُ الْبَيْعِ فِيهِ وَمَا حَدَثَ فِي يَدِ الْمُشْتَرِي مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا كَانَ مِلْكُهُ بِسَبَبِ الْبَيْعِ أَيْضًا وَحُكْمُهُ حُكْمُ الشَّاةِ رِدَّتُهُ مِنْ بَدَنِهَا هٰذَا عَلَى مَذْهَبِنَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ لِمُشْتَرِي الْمُصَرَّاةِ بَعْدَ رَدِّهَا جَمِيعَ لَبَنِهَا الَّذِي كَانَ حَلَبَهُ مِنْهَا بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ الَّذِي أَوْجَبَ عَلَيْهِ رَدَّهُ مَعَ الشَّاةِ وَذٰلِكَ اللَّبَنُ حِينَئِذٍ قَدْ تَلِفَ أَوْ تَلِفَ بَعْضُهُ فَكَانَ الْمُشْتَرِي قَدْ مَلَكَ لَبَنًا دَيْنًا بِصَاعِ تَمْرٍ دَيْنٍ فَدَخَلَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ وَقَدْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ۔

اور کچھ دودھ خریدنے کے بعد مشتری کی ملک میں پیدا ہوا البتہ اس نے بار بار دوہا تو جو کچھ بائع کے قبضہ میں تھا وہ سودے میں شامل ہو گیا جب بکری کی بیع کو توڑنا واجب ہوا تو اس کو توڑنا بھی ضروری ہوگا اور جو دودھ مشتری کے پاس جاکر پیدا ہوا وہ بھی سودے کی وجہ سے اس کی ملک میں آیا اس کا حکم بھی وہی ہے جو بکری کا ہے کیونکہ وہ اس کے بدن کا حصہ ہے یہ ہمارے مذہب کے مطابق ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصرّاۃ جانور خریدنے والے کے سودا لوٹانے کے بعد تمام دودھ ایک صاع کھجوروں کے بدلے مشتری کے لیے قرار دیا جو کھجوریں وہ بکری کے ساتھ بائع کو دیتا ہے اس وقت وہ دودھ پورا یا بعض ضائع ہو چکا ہوتا ہے تو گویا مشتری اس دودھ کا بطور قرض مالک ہوا جو ایک صاع کھجوروں کے بدلے ہے اور وہ بھی قرض ہیں تو یہ قرض کے بدلے قرض کی بیع ہو گئی پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کے بدلے قرض کی بیع سے منع فرمایا۔

۱۳۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ فِي حَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى ابْنُ عُبَيْدَةَ وَقَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ يَعْنِي الدَّيْنَ بِالدَّيْنِ فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْهُ مِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْمُصَرَّاةِ مِمَّا حُكْمُهُ حُكْمُ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کی قرض کے بدلے بیع سے منع فرمایا اس سے مصرّاۃ کا وہ حکم جو قرض کے بدلے قرض کی بیع قرار پاتا تھا منسوخ ہو گیا۔

وَيُقَالُ لِلَّذِي ذَهَبَ إِلَى الْعَمَلِ بِمَا رُوِيَ فِي الْمُصَرَّاةِ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ وَعَمِلَتْ بِذٰلِكَ الْعُلَمَاءُ۔

جو لوگ مصراۃ کے سلسلے میں مروی روایات پر عمل کے قائل ہیں ان سے کہا جائے گا۔

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا (مشتری کو) ضمان کے بدلے نفع کا استحقاق حاصل ہے اور اس پر علماء کا عمل ہے۔

۱۲۲۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضمان کی وجہ سے (مشتری کو) نفع کا استحقاق ہے۔

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا الزَّنْجِیُّ بْنُ خَالِدٍ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ زَعَمَ لَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا اِشْتَرٰى عَبْدًا فَاسْتَغَلَّهُ ثُمَّ رَاٰى بِهٖ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّهُ بِالْعَيْبِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدِ اسْتَغَلَّهُ فَقَالَ لَهُ الْغَلَّةُ بِالضَّمَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک شخص نے غلام خریدا پھر اس سے نفع حاصل کیا پھر اس میں عیب دیکھا تو وہ اپنا مقدمہ لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا (آپ) صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عیب کے ساتھ لوٹا دیا (دوسرے) شخص (بائع) نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے نفع اٹھایا ہے آپ نے فرمایا وہ ضمان کی وجہ سے نفع کا مستحق ہو گیا۔

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِیُّ قَالَ ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا الزَّنْجِیُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد الملک بن عبد العزیز فرماتے ہیں ہم نے حضرت مسلم بن خالد سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَتَلَقَّى الْعُلَمَاءُ هٰذَا الْخَبَرَ بِالْقُبُوْلِ وَزَعَمْتَ اَنْتَ اَنَّ رَجُلًا لَوِ اشْتَرٰى شَاةً فَحَلَبَهَا ثُمَّ اَصَابَ بِهَا عَيْبًا غَيْرَ التَّحْفِيْلِ اَنَّهُ يَرُدُّهَا وَيَكُوْنُ اللَّبَنُ لَهُ وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَ مَكَانَ اللَّبَنِ وَلَدٌ وَلَدَتْهُ رَدَّهَا عَلَى الْبَائِعِ وَكَانَ الْوَلَدُ لَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَكَ مِنَ الْخَرَاجِ الَّذِیْ جَعَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُشْتَرِیْ بِالضَّمَانِ فَلَيْسَ يَخْلُو الصَّاعُ الَّذِیْ يُوْجِبُهُ عَلٰى مُشْتَرِی الْمُصَرَّاةِ اِذَا رَدَّهَا بِالْبَائِعِ بِالتَّصْرِيَةِ اَنْ

علماء کرام کے نزدیک اس حدیث کو قبولیت حاصل ہے اور تمہارا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص بکری خریدے پھر اس کا دودھ دوہے پھر اس میں ایسا عیب پائے جو تھنوں میں دودھ روکنے کے علاوہ ہو تو وہ اسے لوٹا دے اور وہ دودھ اس کا اپنا ہوگا اسی طرح دودھ کی جگہ بچہ جنے تو اس جانور کو بائع کی طرف لوٹائے گا لیکن بچہ اسی (خریدنے والے) کے لیے ہوگا اور تمہارے نزدیک یہ وہ نفع ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضمان کے بدلے مشتری کے لیے قرار دیا پس کھجور کا صاع جسے تم مصراۃ جانور کے خریدار پر واجب کرتے ہو کہ بائع کی طرف لوٹانے کی صورت میں یہ اس تمام دودھ کا عوض ہوگا

يَكُونَ عِوَضًا مِنْ جَمِيعِ اللَّبَنِ الَّذِي احْتَلَبَهُ مِنْهَا الَّذِي كَانَ بَعْضُهُ فِي ضَرْعِهَا فِي وَقْتِ الْبَيْعِ وَحَدَثَ بَعْضُهُ فِي ضَرْعِهَا بَعْدَ الْبَيْعِ أَوْ يَكُونَ عِوَضًا مِنَ اللَّبَنِ الَّذِي كَانَ فِي ضَرْعِهَا فِي وَقْتِ وُقُوعِ الْبَيْعِ خَاصَّةً فَإِنْ كَانَ عِوَضًا مِنْهُمَا فَقَدْ نَقَضْتَ بِذَلِكَ أَصْلَكَ الَّذِي جَعَلْتَ الْوَلَدَ وَاللَّبَنَ لِلْمُشْتَرِي بَعْدَ الرَّدِّ بِالْعَيْبِ لِأَنَّكَ جَعَلْتَ حُكْمَهُمَا حُكْمَ الْخَرَاجِ الَّذِي جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُشْتَرِي بِالضَّمَانِ وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ الصَّاعُ عِوَضًا مِمَّا كَانَ فِي ضَرْعِهَا فِي وَقْتِ وُقُوعِ الْبَيْعِ خَاصَّةً وَالْبَاقِي سَالِمٌ لِلْمُشْتَرِي لِأَنَّهُ مِنَ الْخَرَاجِ فَقَدْ جَعَلْتَ لِلْبَائِعِ صَاعًا دَيْنًا بِلَبَنٍ دَيْنٍ وَهَذَا غَيْرُ جَائِزٍ فِي قَوْلِكَ وَلَا فِي قَوْلِ غَيْرِكَ فَعَلَى أَيِّ الْوَجْهَيْنِ كَانَ هَذَا الْمَعْنَى عَلَيْهِ عِنْدَكَ فَأَنْتَ بِهِ تَارِكٌ أَصْلًا مِنْ أُصُولِكَ وَقَدْ كُنْتَ أَنْتَ بِالْقَوْلِ بِنَسْخِ هَذَا الْحُكْمِ فِي الْمُصَرَّاةِ أَوْلَى مِنْ غَيْرِكَ لِأَنَّكَ أَنْتَ تَجْعَلُ اللَّبَنَ فِي حُكْمِ الْخَرَاجِ وَغَيْرُكَ لَا يَجْعَلُهُ كَذَلِكَ۔

اس نے دوہا ہے جس میں سے کچھ سودا کرتے وقت اس کے تھنوں میں تھا اور بعض دودھ سودے کے بعد اس کے تھنوں میں آیا یا وہ کھجوریں صرف اسی دودھ کا عوض ہوں گی جو سودے کے وقت اس کے تھنوں میں تھا اگر وہ ان دونوں کے عوض ہو تو اس سے تمہارا ضابطہ ٹوٹ گیا تم نے عیب کی وجہ سے بیع کو رد کرنے کی صورت میں دودھ اور بچہ دونوں مشتری کے لیے قرار دیئے کیونکہ تم نے اس کا حکم اس نفع کی طرح قرار دیا جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقصان کی وجہ سے مشتری کے لیے قرار دیا اور اگر کھجوروں کا وہ صاع اس دودھ کا عوض ہو جو سودا کرتے وقت اس کے تھنوں میں تھا اور باقی صحیح سالم مشتری کے لیے ہو گا کیونکہ یہ نفع میں سے ہے تو تم نے قرض دودھ کے بدلے بائع کے لیے ایک صاع کھجور بطور قرض لازم کر دیں اور یہ بات تمہارے نزدیک میں اور دوسروں کے نزدیک بھی جائز نہیں تو ان دو باتوں میں سے جو بات بھی تمہارے نزدیک صحیح ہو تم اپنے قواعد میں سے کسی نہ کسی قاعدے کو چھوڑنے والے قرار پاؤ گے جبکہ تمہارا یہ قول دوسروں کے قول سے بہتر ہے کہ مصراۃ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ تم اس دودھ کو نفع (خراج) کے حکم میں قرار دیتے ہو اور دوسرے ایسا نہیں کرتے۔

بَابُ ٣٦ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَتَنَاهَى

ظہورِ صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع

۳۳۲۵ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا أَبُو زُرْعَةَ وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ وَاشْتِرَائِهِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

حضرت نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کو بیچنے اور خریدنے سے منع فرماتے تھے۔

۳۳۲۶ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثنا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

حضرت سالم، اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا

سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَا جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

اس وقت تک پھلوں کو نہ بیچو جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کا سودا نہ کرو۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ هُوَ الْغُدَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهَا۔

ایک دوسرے طریق سے بھی بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب آپ سے اس کی صلاحیت کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے یہاں تک کہ وہ قدرتی آفت سے محفوظ ہو جائے۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَذْهَبَ الْعَاهَةُ قَالَ قُلْتُ مَتٰى ذَاكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ طُلُوْعُ الثُّرَيَّا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ قدرتی آفت سے محفوظ ہو جائے راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے ابو عبدالرحمن! یہ کس وقت ہوتا ہے (آفات سے محفوظ کب ہوتا ہے) تو انہوں نے فرمایا ثریا ہے۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی تجارت سے منع فرمایا۔

١٣٣١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُشْقِحَ فَقِيْلَ لِجَابِرٍ وَمَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَرُّ تَصْفَرُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کی تجارت سے منع فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ صلاحیت سے کیا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا وہ سرخ اور زرد ہو جائے اور اسے کھایا جا سکے۔

١٣٣٢- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آفاتِ سماویہ سے محفوظ ہو جائے۔

١٣٣٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلُ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔

١٣٣٤- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ ابْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ قَالَ عُمَرُ فَسَّرَ لِيْ أَبِيْ فِي الْمُخَاضَرَةِ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُشْتَرٰى شَيْءٌ مِّنْ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰى يُوْنِعَ يَحْمَرَّ وَيَصْفَرَّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ، مزابنہ، مخاضرہ، ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا حضرت عمر بن یونس فرماتے ہیں میرے باپ نے مخاضرہ کی وضاحت یوں فرمائی کہ کھجوروں کا سودا اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ سرخ یا زرد رنگ اختیار نہ کریں۔

١٣٣٥- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْ بَكْرٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو سرخ یا زرد

بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ۔

ہونے سے پہلے انگور سیاہ ہونے سے پہلے اور دانے کو سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ وَمَا زَهْوُهَا فَقَالَ تَحْمَرُّ أَوْ تَصْفَرُّ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے زرد یا سرخ ہونے سے پہلے ان کے سودے سے منع فرمایا۔ حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت انسؓ سے کھجوروں کے "زہو" میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا سرخ اور زرد ہونا بتایئے اگر اللہ تعالیٰ روک دے تو تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا مال کس چیز کے ذریعے حلال کرے

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ثَمَرَةِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ قِيلَ لَهُ وَمَا تَزْهُوَ قَالَ تَحْمَرُّ أَوْ تَصْفَرُّ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو ان کے رنگ پکڑنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ان سے پوچھا گیا کہ رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا سرخ یا زرد ہو جائے۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتَّى تَزْهُوَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا تَزْهُوَ قَالَ تَحْمَرُّ أَوْ تَصْفَرُّ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيْهِ۔

حضرت حمید طویل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں کے رنگ پکڑنے سے پہلے ان کا سودا نہ کرو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ رنگ پکڑنا کیا ہے تو آپ نے فرمایا سرخ یا زرد ہونا بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ پھل کو روک دے تو تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کے مال کو کس چیز کے بدلے (اپنے لیے) حلال کرے گا۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے نہ بیچو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

الْآثَارِ، فَزَعَمُوْا اَنَّ الثِّمَارَ لَا يَجُوْزُ بَيْعُهَا فِیْ رُؤُسِ النَّخْلِ حَتّٰی تَحْمَرَّ اَوْ تَصْفَرَّ۔

جماعت کا یہی موقف ہے ان کا خیال یہ ہے کہ درختوں کے اوپر پھلوں کی فروخت اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ سرخ یا زرد نہ ہو جائیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا هٰذِهِ الْاٰثَارُ كُلُّهَا عِنْدَنَا ثَابِتَةٌ صَحِيْحٌ مَجِيْئُهَا فَنَحْنُ اٰخِذُوْنَ بِهَا غَيْرَ تَارِكِيْنَ لَهَا وَلٰكِنَّ تَاْوِيْلَهَا عِنْدَنَا غَيْرُ مَا تَاَوَّلَهَا عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی۔

جب کہ دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمام (مذکورہ بالا) روایات ہمارے نزدیک صحیح ثابت ہیں ہم ان پر عمل کرتے ہیں ان کو چھوڑتے نہیں لیکن ہمارے نزدیک ان کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول والوں نے بیان کیا ہے۔

وَذٰلِكَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰی مَا تَاَوَّلَهُ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِهٖ بَيْعَ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ فَيَكُوْنَ الْبَائِعُ بَائِعًا لِمَا لَيْسَ عِنْدَهٗ وَقَدْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فِیْ نَهْيِهٖ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ۔

یہ اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کا سودا کرنے سے منع فرمایا تو اس میں اس مفہوم کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول والوں نے بیان کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ پھل لگنے سے پہلے اس کی بیع مراد ہو اس طرح بیچنے والا اس چیز کو بیچے گا جو اس کے پاس نہیں ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں (کے پھلوں) کی بیع سے منع کرتے ہوئے اس سے بھی منع فرمایا۔

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدِ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ هُوَ بَيْعُ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنین کی بیع سے منع فرمایا یونس راوی فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا کہ یہ پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا ہے۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِیُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آئندہ) کئی سالوں کے لیے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰی بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَاَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائیں۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَاَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَاْكُلَ مِنْهُ اَوْ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فَقُلْتُ اِنَّا نَدَعُ اَشْيَاءَ لَا نَجِدُ لَهَا فِيْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تَحْرِيْمًا قَالَ اِنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ۔

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ خَالِدٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيْعُ ثَمَرَةَ اَرْضِهِ رُطَبًا كَانَ اَوْ عِنَبًا يُسْلِفُ فِيْهَا قَبْلَ اَنْ تَطِيْبَ فَقَالَ لَا يَصْلُحُ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ بَاعَ ثَمَرَةَ اَرْضٍ لَهُ ثَلَاثَ سِنِيْنَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيُّ فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ فِي النَّاسِ مَنَعَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَ الثَّمَرَةَ حَتّٰى تَطِيْبَ۔

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجوروں کی بیع کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ ہم اس سے کھا سکیں یا فرمایا اس سے کھایا جا سکے۔

حضرت ابوالبختری طائی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیع سلم کے بارے میں پوچھا میں نے کہا ہم بعض چیزوں کو چھوڑتے ہیں ہم قرآن پاک میں ان کی حرمت کو نہیں پاتے تو انہوں نے فرمایا ہم یہ عمل اس لیے کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس سے کھایا جا سکے۔ (کھانے کے قابل ہو جائے)

حضرت خالد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عطاء بن ابی رباح سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی زمین کے پھل کو چاہے کھجوریں ہوں یا انگور، ظہور صلاحیت سے پہلے بطور بیع سلم بیچتا ہے تو انہوں نے فرمایا یہ درست نہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنی زمین کا پھل تین سال کے لیے بیچا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسجد میں تشریف لائے اور لوگوں کی موجودگی میں فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پھلوں کو ظہور صلاحیت سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابوالبختری سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پھلوں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا

الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَفِ فِي الثَّمَرِ حَتَّى يَصْلُحَ۔

فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا عَلَى الثِّمَارِ الْمَنْهِيِّ عَنْ بَيْعِهَا قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا مَا هِيَ فَإِنَّهَا الْمَبِيعَةُ قَبْلَ كَوْنِهَا الْمُسْلَفُ عَلَيْهَا فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ حَتَّى يَكُونَ وَيُؤْمَنَ عَلَيْهَا الْعَاهَةُ فَحِينَئِذٍ يَجُوزُ السَّلَمُ فِيهَا

أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا سَأَلَهُ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ كَانَ جَوَابُهُ لَهُ فِي ذٰلِكَ مَا ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ عَنِ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُطْعَمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ إِنَّمَا وَقَعَ فِي الْآثَارِ الَّتِي قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا فِي هٰذَا الْبَابِ عَلَى بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَكُونَ ثِمَارًا۔

أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ فَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا عَلَى الْمَنْعِ مِنْ ثَمَرَةٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ تَكُونَ وَإِنَّمَا الَّذِي فِي هٰذِهِ الْآثَارِ هُوَ النَّهْيُ عَنِ السَّلَمِ فِي الثِّمَارِ فِي غَيْرِ حِينِهَا فَهٰذِهِ الْآثَارُ تَدُلُّ عَلَى النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ۔

فَأَمَّا بَيْعُ الثِّمَارِ فِي أَشْجَارِهَا بَعْدَ مَا ظَهَرَتْ فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا جَائِزٌ صَحِيحٌ۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۴۸۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے سے منع فرمایا۔

تو یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جن پھلوں کو انکی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے سے منع کیا گیا وہ کون سے پھل ہیں تو یہ وہ سودا ہے جس کا ابھی وجود نہیں ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ وجود میں آجائے اور آسمانی آفات سے محفوظ ہو جائے اس وقت اس میں بیع سلم جائز ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابو البختری نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کھجوروں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تو ان کا جواب جو حدیث میں مذکور ہے یہ تھا کہ جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو اس کا بیچنا ممنوع ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ مذکورہ بالا روایات میں جو ممانعت مذکور ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک وہ پھل نہ ہو جائیں ان کی بیع جائز نہیں۔

کیا تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کی طرف نہیں دیکھتے (آپ نے فرمایا) بتلایئے اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک دے تو تم کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال حاصل کرو گے تو یہ ممانعت صرف ان پھلوں کے بارے میں ہے جو ابھی تک پھل نہیں بنے ان روایات میں پھلوں میں بے وقت بیع سلم کی ممانعت ہے تو یہ روایات اس بات سے منع پر دلالت کرتی ہیں۔

جہاں تک درختوں کے اوپر پھلوں کو ان کے ظاہر ہونے کے بعد بیچنے کا تعلق ہے تو وہ ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مندرجہ ذیل) احادیث اس بات کی دلیل ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد بیچا تو اس کا پھل

ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ابتاع نخلا بعد ان يؤبر فثمرتها للذي باعها الا ان يشترط المبتاع ومن باع عبدا فماله للذي باعه الا ان يشترط المبتاع۔

بیچنے والے کے لیے ہوگا مگر یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے اور جس نے غلام بیچا تو اس (غلام) کا مال بھی بیچنے والے کے لیے ہوگا مگر یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے۔

۱۳۴۹- حدثنا يزيد قال حدثني القعنبي قال حدثني ابن ابي ذئب عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اشترى عبدا ولم يشترط ماله فلا شيء له ومن اشترى نخلا بعد تابيرها ولم يشترط الثمر فلا شيء له۔

حضرت سالم، اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: غلام خریدا اور اس کے مال کی شرط نہیں رکھی تو اس کے لیے کچھ نہیں اور جس نے کھجور کا درخت پیوندکاری کے بعد اور پھل کی شرط نہیں رکھی تو اس کے لیے کچھ نہیں۔

۱۳۵۰- حدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد بن هارون قال اخبرني حماد بن سلمة عن عكرمة بن خالد المخزومي عن ابن عمر ان رجلا اشترى نخلا قد ابرها صاحبها فخاصمه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الثمر لصاحبها الذي ابرها الا ان يشترط المشتري۔

حضرت عکرمہ بن خالد مخزومی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کھجور کا درخت خریدا جس میں اس کے مالک نے پیوندکاری کی تھی وہ دونوں اپنا مقدمہ بارگاہ نبوی میں لے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کا پھل اس کے مالک کے لیے ہے جس نے اس کی پیوندکاری کی ہے البتہ یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے۔

قال ابو جعفر فجعل النبي صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار النخل لبائعها الا ان يشترط مبتاعها فيكون له باشتراطه اياها ويكون بذلك مبتاعا لها۔

وقد اباح النبي صلى الله عليه وسلم ههنا بيع ثمرة في رؤوس النخل قبل بدو صلاحها فدل ذلك ان المعنى المنهي عنه في الآثار الاول غير هذا المعنى۔

فان قال قائل انما اجيز بيع الثمر في هذه الآثار لانه مبيع مع غيره وليس في جواز بيعه مع غيره ما يدل على ان بيعه

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آثار کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا پھل بیچنے والے کے لیے قرار دیا البتہ یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے تو اس شرط کی وجہ سے وہ اس کے لیے ہوگا اور اس وجہ سے وہ اس کا بھی خریدار ہو جائے گا۔

تو اس جگہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے (درخت) اوپر پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا جائز قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلی روایات میں جو ممانعت ہے اس کا مفہوم اس مفہوم کے خلاف ہے۔

اگر کوئی معترض کہے کہ ان روایات میں جس بات کا جواز ہے وہ پھلوں کی بیع ہے کیونکہ وہ اپنے غیر کے ساتھ بیچے جا رہے ہیں اور غیر کے ساتھ ان کے بیچنے کا جواز اس بات پر دلالت نہیں

وَحْدَهُ كَذَلِكَ لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ تَدْخُلُ مَعَ غَيْرِهَا فِي الْبِيَاعَاتِ وَلَا يَجُوْزُ اِفْرَادُهَا بِالْبَيْعِ۔

مِنْ ذٰلِكَ الطُّرُقُ وَالْاَفْنِيَةُ تَدْخُلُ فِي بَيْعِ الدُّوْرِ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ تُفْرَدَ بِالْبَيْعِ۔

فَجَوَابُنَا فِي ذٰلِكَ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ اَنَّ الطُّرُقَ وَالْاَفْنِيَةَ تَدْخُلُ فِي الْبَيْعِ وَاِنْ لَمْ يُشْتَرَطْ وَلَا يَدْخُلُ الثَّمَرُ فِي بَيْعِ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يُشْتَرَطَ فَالَّذِي يَدْخُلُ فِي بَيْعِ غَيْرِهِ لَا بِاشْتِرَاطٍ هُوَ الَّذِي لَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَبِيْعًا وَحْدَهُ وَالَّذِي لَا يَكُوْنُ دَاخِلًا فِي بَيْعِ غَيْرِهِ اِلَّا بِاشْتِرَاطِهِ هُوَ الَّذِي اِذَا اشْتُرِطَ كَانَ مَبِيْعًا فَلَمْ يَجُزْ اَنْ يَكُوْنَ مَبِيْعًا مَعَ غَيْرِهِ اِلَّا وَبَيْعُهُ وَحْدَهُ جَائِزٌ۔

اَلَا يُرٰى اَنَّ رَجُلًا لَوْ بَاعَ دَارًا وَفِيْهَا مَتَاعٌ اَنَّ ذٰلِكَ الْمَتَاعَ لَا يَدْخُلُ فِي الْبَيْعِ وَاَنَّ مُشْتَرِيَهَا لَوِ اشْتَرَطَهُ فِي شِرَائِهِ الدَّارَ صَارَ لَهُ بِاشْتِرَاطِهِ اِيَّاهُ وَلَوْ كَانَ الَّذِي فِي الدَّارِ خَمْرًا اَوْ خِنْزِيْرًا فَاشْتَرَطَهُ فِي الْبَيْعِ فَسَدَ الْبَيْعُ فَكَانَ لَا يَدْخُلُ فِي شِرَاءِ الدَّارِ بِاشْتِرَاطِهِ فِي ذٰلِكَ اِلَّا مَا يَجُوْزُ لَهُ شِرَاؤُهُ وَلَوِ اشْتَرٰى وَحْدَهُ وَكَانَ الثَّمَرُ الَّذِي ذَكَرْنَا يَجُوْزُ لَهُ اشْتِرَاطُهُ مَعَ النَّخْلِ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ اِلَّا لِاَنَّهُ يَجُوْزُ بَيْعُهُ وَحْدَهُ۔

وَلَا يُرٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَرَنَهُ مَعَ ذِكْرِهِ النَّخْلَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا لَهُ مَالٌ لَهُ فَلِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ فَجَعَلَ الْمَالَ لِلْبَائِعِ اِذَا لَمْ يَشْتَرِطْهُ الْمُبْتَاعُ وَجَعَلَهُ لِلْمُبْتَاعِ بِاشْتِرَاطِهِ اِيَّاهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَالُ لَوْ كَانَ خَمْرًا اَوْ خِنْزِيْرًا فَسَدَ بَيْعُ الْعَبْدِ اِذَا اشْتَرَطَهُ

کرنا کہ تنہا ان کی بیع بھی جائز ہو کیونکہ ہم بہت سی چیزوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ سودے میں اپنے غیر کے ساتھ شامل ہوتی ہیں لیکن تنہا انکی بیع جائز نہیں ہوتی۔

ان میں سے راستے اور صحن ہیں جو مکانات کی بیع میں داخل ہوتے ہیں لیکن ان کو الگ طور پر بیچنا جائز ہیں۔

اس سلسلے میں توفیق الٰہی ہمارا جواب یہ ہے کہ راستے اور صحن شرط رکھنے کے بغیر بھی (مکان کی) بیع میں داخل ہوتے ہیں لیکن درخت کی بیع میں پھل شرط کے بغیر داخل نہیں ہوتے تو جو چیز، دوسری چیز کے سودے میں کسی شرط کے بغیر داخل ہوا سے تنہا بیچنا جائز نہیں اور وہ چیز جو دوسری چیز کی بیع میں شرط کے بغیر شامل نہ ہو تو وہ شرط کی صورت میں ہی مبیع بنے گی لہٰذا غیر کے ساتھ وہی چیز مبیع بن سکتی ہے جسے انفرادی طور پر بیچا جا سکتا ہو۔

کیا وہ معترض نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی شخص مکان بیچے اور اس میں سامان ہو تو وہ سامان، مکان کے سودے میں داخل نہیں ہوگا اور اگر خریدار سودے میں اس کی شرط رکھے تو اس شرط کی وجہ سے وہ (سامان) اس کا ہو جائے گا اور اگر گھر میں شراب یا خنزیر ہو اور وہ سودے میں اس کی شرط رکھے تو بیع فاسد ہو گی لہٰذا مکان کو خریدتے وقت شرط رکھنے سے وہی چیز داخل ہو گی جسے خریدا جا سکتا ہو اگرچہ انفرادی طور پر خریدے اور جس پھل کا ہم نے ذکر کیا ہے درخت کے ساتھ اس کی شرط رکھنا صحیح ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے تنہا فروخت کیا جا سکتا ہے۔

کیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (مذکورہ بالا) حدیث میں اس کو درخت کے ذکر سے ملایا آپ نے فرمایا جس نے اپنا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدنے والا اس کی شرط رکھے تو آپ نے خریدار کے شرط نہ رکھنے کی صورت میں مال، بائع کے لیے قرار دیا اور ایسا شرط رکھنے کی وجہ سے کیا اور اگر یہ مال شراب یا خنزیر ہو تو شرط کی صورت میں بیع فاسد ہو جائے گی غلام کے ساتھ اس مال کی

فِيْهِ وَإِنَّمَا يَجُوْزُ اَنْ يُشْتَرَطَ مَعَ الْعَبْدِ مِنْ مَالِهٖ مَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ وَحْدَهٗ فَاَمَّا مَا لَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ وَحْدَهٗ فَلَا يَجُوْزُ اشْتِرَاطُهٗ فِيْ بَيْعِهٖ لِاَنَّهٗ يَكُوْنُ بِذٰلِكَ مَبِيْعًا وَبَيْعُ ذٰلِكَ الشَّيْءِ لَا يَصْلُحُ فَذٰلِكَ اَيْضًا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي الثَّمَرَةِ الدَّاخِلَةِ فِيْ بَيْعِ النَّخْلِ بِالْاِشْتِرَاطِ اَنَّهَا الثِّمَارُ الَّتِيْ يَجُوْزُ بَيْعُهَا عَلَى الْاِنْفِرَادِ دُوْنَ بَيْعِ النَّخْلِ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔

وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَذْهَبُ اِلٰى اَنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ هُوَ بَيْعُ الثَّمَرِ عَلٰى اَنْ يُتْرَكَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيَتَنَاهٰى وَحَتّٰى يُجَدَّ وَقَدْ وَقَعَ الْبَيْعُ عَلَيْهِ قَبْلَ التَّنَاهِيْ فَيَكُوْنُ الْمُشْتَرِيْ قَدِ ابْتَاعَ ثَمَرًا ظَاهِرًا وَمَا يَنْمِيْهِ نَخْلُ الْبَائِعِ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُجَدَّ فَذٰلِكَ بَاطِلٌ قَالَ فَاَمَّا اِذَا وَقَعَ الْبَيْعُ بَعْدَ مَا تَنَاهٰى عِظَمُهٗ وَانْقَطَعَتْ زِيَادَتُهٗ فَلَا بَأْسَ بِابْتِيَاعِهٖ وَاشْتِرَاطِ تَرْكِهٖ اِلٰى حَصَادِهٖ وَجَدَادِهٖ قَالَ فَاِنَّمَا وَقَعَ النَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ لِاشْتِرَاطِهِ التَّرْكَ لِمَكَانِ الزِّيَادَةِ وَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنْ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ الْاِشْتِرَاطِ فِي ابْتِيَاعِهٖ بَعْدَ عَدَمِ الزِّيَادَةِ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ بِهٰذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ وَتَاْوِيْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ فِيْ هٰذَا اَحْسَنُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

وَالنَّظَرُ اَيْضًا يَشْهَدُ لَهٗ لِاَنَّهٗ اِذَا وَقَعَ الْبَيْعُ عَلَى الثِّمَارِ بَعْدَ تَنَاهِيْهَا عَلٰى اَنْ تُتْرَكَ اِلَى الْحَصَادِ فَالنَّخْلُ هٰهُنَا مُسْتَاْجَرَةٌ لِيَكُوْنَ

شرط اس لیے جائز ہے کہ اسے الگ طور پر بیچا جا سکتا ہے اور جسے الگ نہیں بیچ سکتے۔ سودے میں اس کی شرط رکھنا جائز نہیں کیونکہ اس طرح وہ مبیع بن جائے گا جبکہ اس میں مبیع بننے کی صلاحیت نہیں یہ بھی اس بات کی ایک صحیح دلیل ہے جو ہم نے ذکر کی کہ درخت کے سودے میں پھل صرف شرط رکھنے کی صورت میں داخل ہوں گے کیونکہ پھلوں کو درخت کا سودا کئے بغیر الگ طور پر بھی بیچا جا سکتا ہے۔

اس سے ہماری مذکورہ بالا بات ثابت ہو گئی حضرت ابو حنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہا اللہ کا یہی مسلک ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ممانعت باب کے شروع میں ذکر کی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پھلوں کو اس طرح بیچنا کہ ان کو درخت کے اوپر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ انتہاء کو پہنچ جائیں اور انہیں کاٹا جائے حالانکہ سودا ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ہوا تو اس طرح خریدار ظاہری پھل کو خریدتا ہے اس کے بعد کاٹنے تک جو اضافہ ہوتا ہے وہ بائع کے درخت پر ہوتا ہے۔ اور یہ باطل ہے وہ فرماتے ہیں جب پھل کا بڑھنا بند ہو جائے اور اب انہیں میں اضافہ نہ ہو سکے تو اب اس کو خریدنے اور اسے کاٹنے اور چننے تک درخت پر رکھنے کی شرط لگانے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں درخت پر چھوڑنے کی شرط اس لیے منع ہے کہ اس میں اضافہ ہو رہا ہے اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ اب اضافہ نہ ہونے کی صورت میں خریدتے وقت (درخت پر رہنے کی) شرط لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے (حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں) مجھ سے یہ بات حضرت سلیمان بن شعیب نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوتے بیان کی ہے اور اس سلسلے میں حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بیان کردہ مفہوم زیادہ اچھا ہے۔

قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کیونکہ اگر پھل کے مکمل ہو جانے کے بعد اس کا سودا اس شرط پر کیا جائے کہ وہ کاٹنے تک درخت پر رہیں گے تو اس صورت میں درخت کرایہ پر حاصل ہوگا

الثمار فيها الى وقت جدادها عنها وذلك لو كان على الانفراد لم يجز فاذا كان مع غيره فهو ايضا كذلك۔

تاکہ کاٹنے تک پھل اس پر رہیں انفرادی طور پر یہ بات جائز نہیں تو دوسرے کے ساتھ مل کر بھی جائز نہیں ہو گی۔

وقد قال قوم ان النهى الذى كان من رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها لم يكن منه على تحريم ذلك ولكنه كان على المشورة عليهم بذلك لكثرة ما كانوا يختصمون اليه فيه۔

بعض لوگوں نے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تو یہ حرام ہونے کے طور پر نہیں بلکہ مشورہ کے طور پر ہے کیونکہ وہ لوگ اکثر اس بات میں جھگڑتے رہتے تھے۔

ورووا ذلك عن زيد بن ثابت رضى الله عنه۔

٣٥١۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم قال اخبرنا ابو زرعة وهب الله عن يونس بن يزيد قال قال ابو الزناد كان عروة بن الزبير يحدث عن سهل بن ابى حثمة الانصارى انه اخبره ان زيد بن ثابت كان يقول كان الناس فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبايعون الثمار فاذا جد الناس وحضر تقاضيهم قال المبتاع انه اصاب الثمر العفن والدمان واصابه مراض واصابه قشام عاهات يحتجون بها والقشام شىء يصيبه حتى لا يرطب قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما كثرت عنده الخصومة فى ذلك فلا تبايعوا حتى يبدو صلاح الثمر كالمشورة يشير بها لكثرة خصومتهم۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں روایت کیا ہے حضرت سہیل بن ابو حثمہ انصاری بتاتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں لوگ پھلوں کی تجارت کرتے جب بائع (مشتری سے رقم کا) تقاضا کرتا تو وہ کہتا کہ پھل تو کسی آفت یا بیماری کی وجہ سے خراب ہو گیا ہے تو وہ آپس میں جھگڑنے لگتے۔ قشام وہ بیماری ہے جو پھل کو پہنچے تو اس کی رطوبت باقی نہ رہے۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب زیادہ مقدمات آنے لگے تو آپ نے فرمایا جب تک پھل کی صلاحیت ظاہر نہ ہو اس کا سودا نہ کرو۔ گویا آپ نے زیادہ جھگڑے والی وجہ سے ان کو بطور مشورہ یہ بات فرمائی۔

فدل ما ذكرنا ان ما روينا قبل هذا فى هذا الباب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من نهيه عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها انما كان على هذا المعنى لا على ما سواه۔

تو جو کچھ ہم نے باب کے شروع میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کو بیچنے سے منع فرمایا تو وہ اسی معنی کے اعتبار سے ہے کوئی اور وجہ نہیں ہے۔

بَابُ الْعَرَايَا

عرایا کا بیان

١٣٥٢- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا-

حضرت سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی ہے۔

١٣٥٣- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا-

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے مزابنہ (تازہ کھجوروں کو چھواروں کے عوض بیچنے) سے منع فرمایا حضرت ابن عمر فرماتے ہیں مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی۔

١٣٥٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا-

حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی ہے۔

١٣٥٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا-

حضرت علی بن شیبہ اسی (مذکورہ بالا) سند سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی۔

١٣٥٦- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ-

حضرت خارجہ اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ یا خشک کھجوروں کے ساتھ عرایا کو بیچنے کی اجازت دی ہے۔

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

حضرت اسماعیل شیبانی فرماتے ہیں میں نے اپنے درختوں کے اوپر لگا ہوا پھل ایک سو وسق کے بدلے بیچا اگر وہ

عَنْ اِسْمَاعِيْلَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ بِعْتُ مَا فِيْ رُؤُسِ نَخْلِيْ بِمِائَةِ وَسْقٍ اِنْ زَادَ فَلَهُمْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

(درخت پر لگا ہوا پھل) زیادہ ہوا تو ان (خریداروں) کا ہوگا اور اگر کم ہوا تو نقصان بھی ان کا ہی ہوگا پھر میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھواروں کو تازہ کھجوروں کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا البتہ عرایا کی اجازت دی ہے۔

١٣٥٨ ـ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ وَقَالَ لَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ اِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ اِلَّا الْعَرَايَا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْهَا۔

حضرت عطاء اور حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو کھانے کے قابل ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ان میں کوئی چیز بھی بیچی جائے تو درہموں اور دیناروں کے بدلے بیچی جائے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اجازت دی ہے۔

١٣٥٩ ـ **حَدَّثَنَا** اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اِلَّا اَنَّهُ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا البتہ عرایا کا سودا کرنے کی اجازت دی ہے۔

١٣٦٠ ـ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ مِيْنَا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَقَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَبَيْعُ السِّنِيْنَ وَنَهٰى عَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا حضرت ابوالزبیر یا سعید بن بینا راویوں میں سے ایک نے معاومہ کا اور دوسرے نے کئی سالوں کی بیع کا ذکر کیا اور آپ نے (معلوم مقدار کی) استثناء سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی۔

١٣٦١ ـ **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چھواروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا البتہ عریہ کی اجازت دی کہ تازہ کھجوروں کا اندازہ کرکے اسے بیچا جائے تاکہ اس کے مالک تازہ کھجوریں

التَّمَرِ بِالتَّمَرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ يُبَاعَ بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمَرِ يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا۔

کھا سکیں۔

۱۳۶۲۔ حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ذَلِكَ الرِّبَوا ذَلِكَ الْمُزَابَنَةُ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا۔

حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے بعض صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں حضرت سہل بن ابو حثمہ بھی ان میں سے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا آپ نے فرمایا یہ سود ہے یہ مزابنہ ہے البتہ ایک یا دو درختوں کے بیع کی اجازت دی تاکہ گھر والے اس کے بدلے تازہ کھجوریں لے کر انہیں کھائیں۔

۱۳۶۳۔ حدثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ يَشُكُّ دَاوُدُ فِي خَمْسَةٍ أَوْ فِي مَا دُونَ خَمْسَةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے داؤد راوی کو پانچ یا کم کا شک ہے۔

۱۳۶۴۔ حدثنا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ فِي الْوَسْقِ وَالْوَسْقَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَالْأَرْبَعَةِ وَقَالَ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَقْنَاءٍ قِنْوٌ يُوضَعُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِينِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو، تین اور چار وسق میں عرایا کی اجازت فرمائی اور فرمایا ہر دس خوشوں میں سے ایک خوشہ محتاج لوگوں کے لیے مسجد میں رکھا جائے۔

۱۳۶۵۔ حدثنا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ الْوَسْقَ وَالْوَسْقَيْنِ وَ

حضرت اسحق نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک وسق، دو، تین اور چار وسق اور آپ

وَالثَّلَاثَةِ وَالْأَرْبَعَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ فِي كُلِّ عَشَرَةٍ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ جَاءَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَاتَرَتْ فِي الرُّخْصَةِ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا وَقَبِلَهَا أَهْلُ الْعِلْمِ جَمِيعًا وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِي صِحَّةِ مَجِيئِهَا وَتَنَازَعُوا فِي تَأْوِيلِهَا فَقَالَ قَوْمٌ الْعَرَايَا أَنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ لَهُ النَّخْلَةُ وَالنَّخْلَتَانِ فِي وَسَطِ النَّخْلِ الْكَثِيرِ لِرَجُلٍ آخَرَ قَالُوا وَقَدْ كَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ إِذَا كَانَ وَقْتُ الثِّمَارِ خَرَجُوا بِأَهْلِيهِمْ إِلَى حَوَائِطِهِمْ فَيَجِيءُ صَاحِبُ النَّخْلَةِ أَوِ النَّخْلَتَيْنِ بِأَهْلِهِ فَيَضُرُّ ذٰلِكَ بِأَهْلِ النَّخْلِ الْكَثِيرِ فَرَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ النَّخْلِ الْكَثِيرِ أَنْ يُعْطِيَ صَاحِبَ النَّخْلَةِ أَوِ النَّخْلَتَيْنِ خَرْصَ مَا لَهُ مِنْ ذٰلِكَ تَمْرًا لِيَنْصَرِفَ هُوَ وَأَهْلُهُ عَنْهُ وَيَخْلُصَ تَمْرُ الْحَائِطِ كُلِّهِ لِصَاحِبِ النَّخْلِ الْكَثِيرِ فَيَكُونُ فِيهِ هُوَ وَأَهْلُهُ۔

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُولُ فِيمَا سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي عِمْرَانَ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ مَعْنَى ذٰلِكَ عِنْدَنَا أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ تَمْرَ نَخْلَةٍ مِنْ نَخْلِهِ فَلَا يُسَلِّمُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ لَهُ فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَ ذٰلِكَ وَيُعْطِيَهُ مَكَانَهُ خَرْصَهُ تَمْرًا وَكَانَ هٰذَا التَّأْوِيلُ أَشْبَهَ وَأَوْلٰى مِمَّا قَالَ مَالِكٌ لِأَنَّ الْعَرِيَّةَ إِنَّمَا هِيَ الْعَطِيَّةُ۔

أَلَا تَرٰى إِلَى الَّذِي مَدَحَ الْأَنْصَارَ كَيْفَ مَدَحَهُمْ إِذْ يَقُولُ لَيْسَتْ بِسَنْهَاءَ وَلَا رُجَبِيَّةٍ وَلٰكِنْ عَرَايَا فِي السِّنِينَ الْجَوَائِحِ : أَيْ أَنَّهُمْ كَانُوا

ہر دس میں سے ایک گچھے کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تواتر کے ساتھ روایات میں بیع عرایا کی اجازت کا ذکر آیا ہے اہل علم نے ان روایات کو قبول کیا ان روایت میں ان کا کوئی اختلاف نہیں البتہ عرایا کے مفہوم میں اختلاف ہے ایک جماعت کہتی ہے عرایا یہ ہے کہ ایک شخص کے ایک یا دو درخت دوسرے شخص کے بہت سے درختوں کے درمیان ہوں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ پھلوں کے موسم میں اپنے گھر والوں کو لے کر باغات کی طرف جاتے تھے تو ایک یا دو درختوں کا مالک اپنے گھر والوں کے ساتھ آتا اس طرح زیادہ درختوں کے مالک کو اذیت ہوتی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ درختوں والے کو اجازت دی کہ وہ ایک یا دو درختوں کے مالک کو اس کے مال کے اندازے پر کھجوریں دے تاکہ وہ اور اس کے اہل خانہ واپس لوٹ جائیں اور باغ کی تمام کھجوریں زیادہ درختوں کے مالک کے لیے خاص ہو جائیں اور اب صرف اس کا اور اس کے اہلِ خانہ کا ہی حق ہوتا۔

یہ قول حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ سے مروی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص، دوسرے آدمی کو ایک درخت کا پھل بطور عطیہ دے اور پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کے حوالے نہ کرے تو اسے اجازت ہے کہ اس (عطیہ) کو روک لے اور اس کی جگہ اندازے سے چھوہارے دے (امام طحاوی فرماتے ہیں) یہ مفہوم حضرت امام مالک کے بیان کردہ مفہوم سے زیادہ مناسب اور بہتر ہے کیونکہ عرایا سے یہی عطیات مراد ہیں۔

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس نے انصار کی تعریف کی تو وہ کس طرح کی ہے ان کے عطیات ان درختوں کی صورت میں نہیں ہوتے جو ایک سال پھل دیتے ہیں اور دوسرے سال پھل نہیں لاتے اور

يُعْرُونَهَا فِي السِّنِيْنَ الْحَوَائِجِ فَلَوْ كَانَتِ الْعَرِيَّةُ كَمَا ذَهَبَ عَلَيْهِ مَالِكٌ إِذًا لَمَا كَانُوْا مَمْدُوْحِيْنَ بِهَا إِذْ كَانُوْا يُعْطُوْنَ كَمَا يُعْطُوْنَ وَلٰكِنَّ الْعَرِيَّةَ بِخِلَافِ مَا قَالَ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ ذُكِرَ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فَصَارَتِ الْعَرَايَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا هِيَ بَيْعُ ثَمَرٍ بِتَمْرٍ۔

قِيْلَ لَهُ لَيْسَ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ إِنَّمَا فِيْهِ ذِكْرُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَرَايَا مَعَ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَدْ يُقْرَنُ الشَّيْءُ وَحُكْمُهُمَا مُخْتَلِفٌ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ ذُكِرَ التَّوْقِيْفُ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى خَمْسَةِ أَوْسُقٍ وَفِيْ ذِكْرِهِ ذٰلِكَ مَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ كَحُكْمِهِ۔

قِيْلَ لَهُ مَا فِيْهِ مَا يَنْفِيْ شَيْئًا مِمَّا ذَكَرْتَ وَإِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَوْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ الْعَرِيَّةُ إِلَّا فِيْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِيْ مَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ فَإِذَا كَانَ الْحَدِيْثُ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْهِ لِقَوْمٍ فِيْ عَرِيَّةٍ لَهُمْ هٰذَا مِقْدَارُهَا فَنَقَلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَ بِالرُّخْصَةِ فِيْمَا كَانَتْ وَلَا يَنْفِيْ ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الرُّخْصَةُ جَارِيَةً فِيْمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ۔

نہ وہ درخت جن کو ستون کا دیا جاتا ہے (کہ زرد درخت) بلکہ وہ قحط کے سالوں میں عطیات دیتے ہیں یعنی ان کے نزدیک یہ بات معروف تھی کہ عطیات (عرایا) قحط سالی میں ہوتے ہیں اگر عرایا کا وہ مفہوم ہوتا ہے جو حضرت امام مالک نے بیان کیا ہے تو اس صورت میں ان کی تعریف نہ کی جاتی کیونکہ وہ اسی طرح دیتے جس طرح دام ۴

اگر کوئی معترض کہے کہ تم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی تو اس حدیث میں بھی عرایا سے چھوہاروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع مراد ہے۔

تو اسے کہا جائے گا کہ حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اس میں تو عرایا کی اجازت کا ذکر ہے اور اس کے ساتھ چھوہاروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی ممانعت بھی مذکور ہے اور بعض اوقات ایک بات کو دوسری سے ملایا جاتا ہے لیکن دونوں کا حکم مختلف ہوتا ہے۔

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں پانچ وسق پر موقوف ذکر کیا گیا اور اس سے زائد میں اس حکم کی نفی ہوگئی۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس کی نفی کرے یہ تو اس صورت میں ہوتا جب حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عطیہ صرف پانچ وسق یا اس سے کم میں ہوتا ہے حدیث میں تو یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے تو اس میں یہ احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص قوم کو جس عطیہ کی اجازت دی ان کے عطیہ کی مقدار اتنی ہو تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے نقل فرمایا اور جو اجازت دی گئی تھی اس کی خبر دی لیکن اس سے زائد میں عرایا کی نفی نہیں ہوتی۔

۴ [illegible]

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فَصَارَ ذٰلِكَ مُسْتَثْنًى مِنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ بَيْعُ ثَمَرٍ بِتَمْرٍ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت ابن عمر اور حضرت جابر (رضی اللہ عنہم) کی روایت میں ہے "مگر آپ نے عرایا میں اجازت دی" تو یہ چھوہاروں کے بدلے کھجوروں کی بیع سے مستثنیٰ ہوا اس سے ثابت ہوا کہ یہ بھی چھوہاروں کے بدلے کھجوروں کی بیع ہے۔

قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ تَصَدُّ بِذٰلِكَ إِلَى الْمُعْرَى لَهُ فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ تَمْرًا بَدَلًا مِنْ تَمْرٍ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ لِأَنَّهُ يَكُونُ بِذٰلِكَ فِي مَعْنَى الْبَائِعِ وَذٰلِكَ لَهُ حَلَالٌ فَيَكُونُ الِاسْتِثْنَاءُ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ وَفِي حَدِيثِ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا فَقَدْ ذَكَرَ لِلْعَرِيَّةِ أَهْلًا وَجَعَلَهُمْ يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا وَمَلَكَهَا الَّذِينَ عَادَتْ إِلَيْهِمْ بِالْبَدَلِ الَّذِي أَخَذَ مِنْهُمْ فَذٰلِكَ يُثْبِتُ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ۔

تو اس معترض کو کہا جائے گا کہ آپ نے اس سے اس آدمی کا قصد کیا ہو جس کو عطیہ (عرایا) دیا گیا ہے تو اسے اجازت دی گئی کہ درخت کے اوپر والی کھجوروں کے بدلے اتری ہوئی کھجوریں لے کیونکہ اس طرح وہ معنوی طور پر بائع کہلائے گا اور اس کے لیے حلال ہے لہٰذا اس علت کی بنیاد پر استثناء کی گئی حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے "مگر آپ نے اندازے کے ساتھ کھجوروں میں عریہ بیچنے کی اجازت دی تاکہ اس کے مالک تازہ کھجوریں کھائیں تو عریہ کے لیے اہل کا ذکر کیا اور انہیں تازہ کھجوریں کھانے والا قرار دیا اور یہ بات اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک وہ لوگ جن کے پاس یہ کھجوریں آرہی ہیں عوض دے کر اس کے مالک بن جائیں اور یہ بات حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو ثابت کرتی ہے

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ لَوْ كَانَ تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لَمَا كَانَ لِذِكْرِ الرُّخْصَةِ فِيهَا مَعْنًى قِيلَ لَهُ بَلْ لَهُ مَعْنًى صَحِيحٌ وَلٰكِنْ قَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ مَا هُوَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اگر ان روایات کا وہ مفہوم ہوتا جسے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنایا ہے تو اس کی اجازت دینے کا کوئی مطلب نہ ہوتا تو اسے کہا جائے گا کہ اس کا ایک صحیح معنیٰ ہے لیکن اس میں اختلاف کیا گیا ہے کہ وہ کیا ہے۔

فَقَالَ عِيسَى بْنُ أَبَانَ مَعْنَى الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ أَنَّ الْأَمْوَالَ كُلَّهَا لَا يَمْلِكُ بِهَا أَبْدَالًا إِلَّا مَنْ كَانَ مَالِكًا لَهَا لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ مَا لَا يَمْلِكُ بِبَدَلٍ فَيَمْلِكُ ذٰلِكَ الْبَدَلَ وَإِنَّمَا يَمْلِكُ ذٰلِكَ الْبَدَلَ إِذَا مَلَكَهُ بِصِحَّةِ مِلْكِهِ لِلشَّيْءِ الَّذِي هُوَ بَدَلٌ مِنْهُ قَالَ فَالْمُعْرَى لَمْ يَكُنْ مَلَكَ الْعَرِيَّةَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَبَضَهَا وَالتَّمْرُ الَّذِي يَأْخُذُهُ بَدَلًا مِنْهَا قَدْ جُعِلَ طَيِّبًا لَهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ بَدَلٌ مِنْ رُطَبٍ لَمْ يَكُنْ مَلَكَهُ قَالَ فَهٰذَا هُوَ الَّذِي قُصِدَ بِالرُّخْصَةِ إِلَيْهِ۔

حضرت عیسیٰ بن ابان نے فرمایا اسکی اجازت کا مطلب یہ ہے کہ بدل کے طور پر مال کا مالک وہی شخص ہو سکتا ہے جو اس (دی جانے والی) چیز کا مالک ہو اور جو شخص کسی چیز کا بدل کی وجہ سے مالک ہوتا ہے وہ اسے بیچ نہیں سکتا وہ بدل کی وجہ سے مالک ہوا اس طرح تو وہ اس بدل کا مالک ہو جائے گا۔ اس بدل کا مالک اسی صورت میں ہوتا جب بدلے میں دی جانے والی چیز کا صحیح طور پر مالک ہو۔ لہٰذا جس کو عطیہ دیا گیا وہ اس عطیہ کا مالک نہیں کیونکہ اس نے اس پر قبضہ نہیں کیا اور جو کھجوریں وہ اس کے عوض میں لیتا ہے اس حدیث کے مطابق وہ اس کے لیے درست قرار دی گئی ہیں اور وہ ان تازہ کھجوروں کا عوض ہے جن کا وہ مالک نہیں ہوا وہ فرماتے ہیں اجازت سے یہی مراد ہے۔

وَقَالَ غَيْرُهُ رُخْصَةٌ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَعْرَى الرَّجُلَ الشَّيْءَ مِنْ ثَمَرِهِ وَقَدْ وَعَدَهُ اَنْ يُسَلِّمَهُ اِلَيْهِ لِيَمْلِكَهُ الْمُسَلَّمُ اِلَيْهِ بِقَبْضِهِ اِيَّاهُ وَعَلَى الرَّجُلِ فِي دِيْنِهِ اَنْ يَفِيَ بِوَعْدِهِ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مَاْخُوْذٍ بِهِ فِي الْحُكْمِ فَرُخِّصَ لِلْمُعْرِيْ اَنْ يَحْتَبِسَ مَا اَعْرَى بِاَنْ يُعْطِيَ الْمُعْرَى خَرْصَهُ تَمْرًا بَدَلًا مِنْهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ اٰثِمًا وَلَا فِيْ حُكْمِ مَنْ اَخْلَفَ مَوْعِدًا فَهٰذَا مَوْضِعُ الرُّخْصَةِ۔

دوسرے حضرات نے فرمایا اجازت اس بات کی ہے کہ ایک شخص جب کسی دوسرے آدمی کو اپنا کچھ پھل بطور عطیہ (عریہ) دیتا ہے اور اس سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسے اس کے حوالے کر دے گا تاکہ وہ (جس کو سونپا گیا) قبضہ کی وجہ سے اس کا مالک ہو جائے اور قرض کے معاملے میں وعدہ کو پورا کرنا آدمی پر لازم ہوتا ہے اگرچہ اس کے حکم پر اس سے مواخذہ نہیں ہوتا تو آپ نے عطیہ دینے والے کو اجازت دی کہ وہ اس چیز کو روک رکھے جو اس نے عطیہ دیا ہے اور اس کے بدلے میں اندازے سے کھجوریں دے دے اس میں وہ گناہ گار نہیں ہوگا اور نہ وہ ۲

وَهٰذَا التَّاْوِيْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَوْلٰى مِمَّا حُمِلَ عَلَيْهِ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ الْاٰثَارَ قَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ۔

حدیث کی جتنی توجیہات کی گئی ہیں ان میں وہ توجیہ زیادہ بہتر ہے جو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کی ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی متعدد روایات میں چھوہاروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع کیا گیا ہے۔

۲ [illegible]

فَمِنْهَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

ان میں سے کچھ احادیث ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی ہیں۔

۱۳۶۶۔ وَمِنْهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ وَاَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

اور کچھ یہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ کھجوروں کو چھواروں کے بدلے نہ بیچو۔ حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سالم اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ

حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے ایک شخص کے بارے میں پوچھا جو سو ٹوکروں کے بدلے (درخت پر لگا ہوا)

رَجُلٍ اشْتَرٰی بِمِائَةِ فِرْقٍ بِكَيْلٍ لَهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا يَعْنِي الْمُزَابَنَةَ۔

پھل خریدتا ہے اور وہ اسے پیمانے کے ساتھ ناپ کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا یعنی یہ مزابنہ ہے۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَالزَّبِيْبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا وَالزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت پر پھل کو خشک کھجوروں کے بدلے پیمانے کے ساتھ بیچنے، منقہ کو انگور کے بدلے پیمانے کے ساتھ اور کھڑی فصل کو گندم کے بدلے پیمانے کے ساتھ بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ ثَمَرَةَ اَرْضِهٖ مِنْ رَجُلٍ بِمِائَةِ فِرْقٍ فَقَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا وَهُوَ الْمُزَابَنَةُ۔

حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی زمین کا پھل کسی شخص پر ایک سو فرق کے بدلے بیچتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے منع فرمایا اور یہ مزابنہ ہے۔

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ اَوْ يَبِيْعَ حَائِطَهٗ بِتَمْرٍ كَيْلًا اَوْ كَرْمَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَاَنْ يَبِيْعَ الزَّرْعَ كَيْلًا بِشَيْءٍ مِنَ الطَّعَامِ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا وہ فرماتے ہیں مزابنہ یہ ہے کہ کوئی شخص باغ کو خشک کھجوروں کے بدلے یا انگور کو منقہ کے بدلے، اور کھڑی فصل کو غلے کے بدلے پیمانے کے ساتھ خریدے یا بیچے۔

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ اَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فِرْقٍ حِنْطَةٍ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَبِيْعَ الثَّمَرَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فِرْقٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ اضافہ کیا کہ کوئی شخص کھڑی فصل کو گندم کے ایک سو فرق کے ساتھ بیچے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کے اوپر موجود پھل کو ایک سو فرق کے بدلے بیچے۔

۱۳۷۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ، مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا (تعریفیں پیچھے گزر چکی ہیں)

۱۳۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُحَاقَلَةُ الشَّرْطُ فِي الزَّرْعِ وَالْمُزَابَنَةُ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ فِي النَّخْلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ و مزابنہ سے منع فرمایا وہ فرماتے ہیں محاقلہ کھیتی میں شرط رکھنا اور مزابنہ درخت کی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنا ہے۔

فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ فِي رُؤُسِ النَّخْلِ فَإِنْ حُمِلَ تَأْوِيلُ الْعَرَايَا عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ كَانَ النَّهْيُ عَلَى عُمُومِهِ وَلَمْ يَبْطُلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ حُمِلَ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَالِكٌ خَرَجَ مِنْهُ مَا تَأَوَّلَ هُوَ الْعَرِيَّةَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَخْرُجَ شَيْءٌ مِنْ حَدِيثٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ إِلَّا بِحَدِيثٍ مُتَّفَقٍ عَلَى تَأْوِيلِهِ أَوْ بِدَلَالَةٍ أُخْرَى مُتَّفَقٍ عَلَيْهَا۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَإِنْ حَمَلْنَا مَعْنَى الْعَرِيَّةِ عَلَى مَا قَالَ مَالِكٌ ضَادَّ مَا رُوِيَ فِيهَا مَا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ وَإِنْ حَمَلْنَاهُ عَلَى مَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ اتَّفَقَتْ مَعَانِيهَا وَلَمْ تَتَضَادَّ وَالْأَوْلَى بِنَا فِي صَرْفِ وُجُوهِ الْآثَارِ

تو تواتر کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آتی ہیں جن میں درخت کے پھل کے بدلے اترے ہوئے پھل کو پیمانے کے ساتھ بیچنے سے منع فرمایا۔ اگر عرایا کا وہ مفہوم لیا جائے جس کی طرف حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گئے ہیں تو نہی اپنے عموم پر ہوگی اور اس میں سے کچھ بھی باطل نہیں ہوگا اور اگر حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی تاویل کو اپنایا جائے تو (اس ممانعت سے) ان کا بیان کردہ عریہ خارج ہو جائے گا اور کسی متفق علیہ حدیث سے کسی چیز کو اُسی صورت میں خارج کیا جاتا ہے جب اس کے مقابل حدیث کے مفہوم پر اتفاق ہو یا کوئی اور دلالت ہو جس پر اتفاق کیا گیا ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنے کی ممانعت کے سلسلے میں اس کے علاوہ بھی مروی ہے اگر ہم عریہ کا وہ معنی لیں جو حضرت مالک نے بیان کیا تو تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنے کی ممانعت سے تضاد لازم آئے گا اور اگر ہم حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر محمول کریں اور ان کے معانی ایک جیسے ہوں گے اور تضاد نہیں ہوگا اور زیادہ مناسب یہی ہوتا ہے کہ روایات کے بیان اور

وَ مَعَانِيْهَا مَرْفُوْهَا إِلٰى مَا لَيْسَ فِيْهِ تَضَادٌّ وَلَا مُعَارَضَةَ لِسُنَّةٍ بِسُنَّةٍ۔

معانی کو ایسی بات کی طرف سے پھرا جائے جس سے سنت کا سنت سے تضاد اور ٹکراؤ ثابت نہ ہو۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فِي مَعْنَى الْعَرَايَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ

تو عرایا کے مفہوم کے سلسلے میں جو کچھ ہم نے روایت کیا اس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا۔

۱۳۷۶۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ قَالَ خَفِّفُوْا فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنَّ فِي الْمَالِ الْعَرِيَّةَ وَالْوَصِيَّةَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا صدقات میں تخفیف کرو کیونکہ مال میں عریہ (عطیہ) اور وصیت بھی ہے۔

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْعُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَكْحُوْلٍ الشَّامِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

یہ بات حضرت مکحول شامی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْعَرِيَّةَ إِنَّمَا هِيَ شَيْءٌ يُمَلِّكُهُ أَرْبَابُ الْأَمْوَالِ قَوْمًا فِي حَيَاتِهِمْ كَمَا يُمَلِّكُوْنَ الْوَصَايَا بَعْدَ وَفَاتِهِمْ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ عریہ وہ چیز ہے کہ مالدار لوگ اپنی زندگی میں اس کا مالک بناتے ہیں جیسا کہ وہ وصیت کا اپنی مدت کے بعد مالک بناتے ہیں۔

وَحُجَّةٌ أُخْرٰى فِي أَنَّ مَعْنَى الْعَرِيَّةِ كَمَا قَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا كَمَا قَالَ مُخَالِفُهُ۔

اس بات پر کہ عریہ کا معنیٰ وہی ہے جو حضرت امام ابوحنیفہ نے اپنایا ہے نہ وہ کہ جو ان کے مخالف نے بیان کیا دوسری دلیل یہ ہے۔

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فِي النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ تُوْهَبَانِ لِلرَّجُلِ فَيَبِيْعُهُمَا بِخَرْصِهِمَا تَمْرًا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اور خریدنے والے (دونوں) کو مزابنہ سے منع فرمایا وہ فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے ایک اور دو درختوں کے عرایا کی اجازت دی ہے کہ وہ کسی شخص کو بطور ہبہ دیئے جائیں پھر وہ ان کے اندازے کے مطابق کھجوروں کے بدلے بیچے۔

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّخْصَةَ فِي الْعَرِيَّةِ فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّهَا الْهِبَةُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

تو یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عریہ کی اجازت کے راویوں میں سے ایک ہیں انہوں نے بتایا کہ یہ ہبہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الثَّمَرَةَ فَيَقْبِضُهَا فَيُصِيبُهَا جَائِحَةٌ

خریدے ہوئے پھل پر قبضہ کے بعد آفت آجائے

۱۳۷۸- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدِ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا اور ہلاک ہونے والے پھل کو اس سے وضع کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۸۰- حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدِ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَائِحَةِ۔

حضرت سلیمان بن عتیق، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدرتی آفات سے ہلاک ہونے والے پھل کو وضع کرنے کا حکم دیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَعْنٰى هٰذِهِ الْجَوَائِحِ الَّتِيْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِهَا هِيَ الثِّمَارُ يَبْتَاعُهَا الرَّجُلُ فَيَقْبِضُهَا فَيُصِيْبُهَا فِيْ يَدِهٖ جَائِحَةٌ فَيَذْهَبُ بِثُلُثِهَا فَصَاعِدًا قَالُوْا فَذٰلِكَ يَبْطُلُ ثَمَنُهَا عَنِ الْمُشْتَرِيْ قَالُوْا وَمَا اَصَابَهَا فَاَذْهَبَ بِشَيْءٍ مِنْهَا دُوْنَ ثُلُثِهَا ذَهَبَ ذٰلِكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِيْ وَلَمْ يَبْطُلْ عَنْهُ مِنْ ثَمَنِهٖ شَيْءٌ قَلِيْلٌ وَلَا كَثِيْرٌ قَالُوْا وَهٰذَا مِثْلُ الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ الْمَرْوِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان آفات سے جنہیں حضور علیہ السلام نے وضع کرنے کا حکم دیا وہ پھل مراد لئے ہیں جنہیں ایک آدمی خرید کر ان پر قبضہ کر لیتا ہے پھر اس کے قبضے میں کوئی آسمانی آفت آجاتی ہے جس کی وجہ سے اس کا تہائی حصہ یا اس سے زائد ضائع ہو جاتا ہے یہ حضرات فرماتے ہیں اس سبب سے اتنے پھلوں کی قیمت خریدنے والے سے ساقط ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو آفت پہنچے اور تہائی سے کم حصہ ضائع کر دے تو یہ خریدنے والے کے مال سے ضائع ہوگا اور اسکی قیمت سے کچھ بھی ساقط نہ ہوگا وہ کم ہو یا زیادہ وہ فرماتے ہیں یہ ایک اور حدیث کی طرح ہے جو حضور علیہ السلام سے مروی ہے۔

۱۳۸۱- فَذَكَرُوْا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم

أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

اپنے (مسلمان) بھائی پر کھجوریں بیچو پھر انہیں کوئی آفت پہنچ جائے تو تمہارے لیے اس سے کچھ بھی لینا جائز نہیں تم کس چیز کے بدلے میں اپنا بھائی کا مال ناحق طور پر لو گے۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوعاصم، حضرت ابن جریج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوا قَدْ بَيَّنَ هَذَا الْحَدِيثُ الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث نے وہ معنی بیان کر دیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَا ذَهَبَ مِنْ ذَلِكَ مِنْ شَيْءٍ قَلَّ أَوْ كَثُرَ بَعْدَ أَنْ يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِي ذَهَبَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي وَمَا ذَهَبَ فِي يَدِ الْبَائِعِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِي بَطَلَ ثَمَنُهُ عَنِ الْمُشْتَرِي۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ خریدار کے قبضہ کرنے کے بعد جو کچھ بھی ضائع ہو گا وہ تھوڑا ہو یا زیادہ، اسی (خریدار) کے مال سے ضائع ہوگا اور جو کچھ خریدار کے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے والے کے پاس ضائع ہوگا اس کے حساب سے خریدار سے قیمت اٹھ جائے گی۔

وَقَالُوا مَا فِي هَذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرْتُمُوهَا مَقْبُولٌ صَحِيحٌ وَلَسْنَا نَدْفَعُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا لِصِحَّةِ مَخْرَجِهِ وَلَكِنَّا نُخَالِفُ التَّأْوِيلَ الَّذِي تَأَوَّلَهَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى وَنَقُولُ إِنَّ مَعْنَى الْجَوَائِحِ الْمَذْكُورَةِ فِيهَا هِيَ الْجَوَائِحُ الَّتِي يُصَابُ النَّاسُ بِهَا وَيَجْتَاحُهُمْ فِي الْأَرَضِينَ الْخَرَاجِيَّةِ الَّتِي خَرَاجُهَا لِلْمُسْلِمِينَ فَوَضْعُ ذَلِكَ الْخَرَاجِ عَنْهُمْ وَاجِبٌ لَازِمٌ لِأَنَّ فِي ذَلِكَ صَلَاحًا لِلْمُسْلِمِينَ وَتَقْوِيَةً لَهُمْ فِي عِمَارَةِ أَرَضِيهِمْ فَأَمَّا فِي الْأَشْيَاءِ الْمَبِيعَاتِ فَلَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جو کچھ ان روایات میں تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ مقبول ہے صحیح ہے ہم اس کے صحیح مخرج کی وجہ سے کسی کا بھی انکار نہیں کرتے لیکن ہم اس تاویل کی مخالفت کرتے ہیں جو پہلے قول والوں نے بیان کی ہے ہم کہتے ہیں کہ آفت مذکورہ سے مراد وہ آفات ہیں جو لوگوں کو پہنچیں اور ان کو خراجی زمینوں میں تباہ کر دیں جن کا خراج مسلمانوں کے لیے ہوتا ہے پس ان سے یہ خراج اٹھا لیا جائے گا یہ بات ضروری ہے اور لازم ہے کیونکہ اس میں مسلمانوں کے لیے اپنی زمینوں کو آباد کرنے کے سلسلے میں بھلائی اور مضبوطی ہے لیکن جن چیزوں کا سودا کیا جائے یہ آفات ان کے بارے میں نہیں ہیں۔

فَهَذَا تَأْوِيلُ حَدِيثِ جَابِرٍ الَّذِي فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی جو حدیث باب کے شروع میں بیان ہوئی اس کا مفہوم یہ ہے۔

وَأَمَّا حَدِيثُ جَابِرٍ الثَّانِي فَمَعْنَاهُ غَيْرُ هَذَا الْمَعْنَى۔

لیکن حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث کا مفہوم اس کے علاوہ ہے۔

وَذٰلِكَ اَنَّهٗ ذُكِرَ فِيْهِ الْبَيْعُ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ الْقَبْضُ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى الْبِيَاعَاتِ الَّتِيْ تُصَابُ فِيْ اَيْدِيْ بَائِعِهَا قَبْلَ قَبْضِ الْمُشْتَرِيْ لَهَا فَلَا يَحِلُّ لِلْبَاعَةِ اَخْذُ اَثْمَانِهَا لِاَنَّهُمْ يَاْخُذُوْنَهَا بِغَيْرِ حَقٍّ۔

فَهٰذَا تَاْوِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَهُمْ۔

فَاَمَّا مَا قَبَضَهُ الْمُشْتَرُوْنَ وَصَارَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ فَذٰلِكَ كَسَائِرِ الْبِيَاعَاتِ الَّتِيْ يَقْبِضُهَا الْمُشْتَرُوْنَ لَهَا فَيَحْدُثُ بِهَا الْاٰفَاتُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ فَكَمَا كَانَ غَيْرُ الثِّمَارِ يَذْهَبُ مِنْ اَمْوَالِ الْمُشْتَرِيْنَ لَهَا لَا مِنْ اَمْوَالِ بَاعَتِهَا فَكَذٰلِكَ الثِّمَارُ۔

فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ۔

۱۳۸۳۔ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ السَّيْلَحِيْنِيْ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالُوْا عَنِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبْطِلْ دَيْنَ الْغُرَمَاءِ بِذَهَابِ الثِّمَارِ وَفِيْهِمْ بَاعَتُهَا وَلَمْ يَرُدَّهٗ عَلَى الْبَاعَةِ بِالثَّمَنِ اِنْ كَانُوْا قَدْ قَبَضُوْا ذٰلِكَ مِنْهُ۔

دو یوں کہ انہوں نے اس میں بیچنے کا ذکر کیا لیکن قبضہ کا ذکر نہیں کیا تو ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ سودے مراد ہیں جو ابھی تک بیچنے والوں کے قبضہ میں ہیں اور خریدار نے قبضہ نہیں کیا تو بیچنے والوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ انکی قیمت وصول کریں کیونکہ اس طرح وہ کسی حق کے بغیر وصول کریں گے۔

ان حضرات کے نزدیک حدیث کا مفہوم یہ ہے۔

لیکن جس پر خریدار نے قبضہ کر لیا تو وہ ان تمام سودوں کی طرح ہو جائے گا جن پر خریدار قبضہ کر لیتے ہیں پھر ان کو آفات پہنچتی ہیں تو جس طرح پھلوں کے علاوہ یہ مال مشتری کی طرف سے ضائع قرار پاتا ہے۔ بیچنے والے کی طرف سے نہیں پھلوں کا حکم بھی یہی ہے۔

قیاس بھی یہی ہے اور اس حدیث کو اس معنیٰ پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔

کیونکہ مختلف طرف سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے پھل خریدے تو ان پر آفت آگئی اور اس پر بہت زیادہ قرض ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو، چنانچہ اسے صدقہ دیا گیا لیکن وہ اتنی مقدار کو نہ پہنچا کہ قرض کی ادائیگی ہو سکے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جو کچھ پاتے ہو لے لو اور اس کے علاوہ تمہارے لیے کچھ نہیں۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے ضائع ہو جانے کی وجہ سے قرض خواہوں کے قرض کو باطل قرار نہیں دیا اور ان میں پھلوں کے بیچنے والے بھی تھے اور آپ نے (پھلوں کی) قیمت کے سلسلے میں اسے (خریدار)

ثَبَتَ اَنَّ الْجَوَائِحَ الْحَادِثَةَ فِیْ یَدِ الْمُشْتَرِیْ لَا تَكُوْنُ مُبْطِلَةً عَنْهُ شَیْئًا مِنَ الثَّمَنِ الَّذِیْ عَلَیْهِ لِلْبَائِعِ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اَنَّ الثِّمَارَ لَا تُشْبِهُ سَائِرَ الْبِیَاعَاتِ لِاَنَّهَا مُعَلَّقَةٌ فِیْ رُؤُسِ النَّخْلِ لَا یَصِلُ اِلَیْهَا یَدُ مَنِ ابْتَاعَهَا اِلَّا بِقَطْعِهِ اِیَّاهَا وَسَائِرُ الْاَشْیَاءِ لَیْسَتْ كَذٰلِكَ فَمَا یَكُوْنُ مَقْبُوْضًا بِغَیْرِ قَطْعٍ مُسْتَانَفٍ فَهُوَ الَّذِیْ یَذْهَبُ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِیْ وَمَا كَانَ لَا یُقْبَضُ اِلَّا بِقَطْعٍ مُسْتَانَفٍ فَهُوَ الَّذِیْ یَذْهَبُ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ۔

قِیْلَ لَهٗ هٰذَا الْكَلَامُ فَاسِدٌ مِنْ وَجْهَیْنِ۔
اَمَّا اَحَدُهُمَا فَاِنَّا رَاَیْنَا هٰذِهِ الثِّمَارَ اِذَا بِیْعَتْ فِیْ رُؤُسِ النَّخْلِ فَذَهَبَتْ بِكَمَالِهَا اَوْ ذَهَبَ مِنْهَا شَیْءٌ فِیْ اَیْدِیْ بَاعَتِهَا ذَهَبَ ذٰلِكَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ دُوْنَ اَمْوَالِ الْمُشْتَرِیْنَ فَكَانَ ذَهَابُ قَلِیْلِهَا وَكَثِیْرِهَا فِیْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ لِاَنَّهُمْ لَمْ یَقْبِضُوْهَا فَاِذَا قَبَضُوْهَا فَذَهَبَ مِنْهَا مَا دُوْنَ الثُّلُثِ فَقَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ ذَاهِبٌ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِیْ لِاَنَّهٗ ذَهَبَ بَعْدَ قَبْضِهِ اِیَّاهُ فَلَمَّا اسْتَوٰی ذَهَابُ قَلِیْلِهٖ وَكَثِیْرِهٖ فِیْ یَدِ الْبَائِعِ فَكَانَ قَلِیْلُهٗ اِذَا ذَهَبَ فِیْ یَدِ الْمُشْتَرِیْ ذَهَبَ مِنْ مَالِهٖ كَانَ ذَهَابُ كَثِیْرِهٖ كَذٰلِكَ وَكَانَ الْمُشْتَرِیْ لِتَخْلِیَةِ الْبَائِعِ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ ثَمَرِ النَّخْلِ قَابِضًا لَهٗ وَاِنْ لَمْ یَقْطَعْهُ فَهٰذَا وَجْهٌ۔

وَوَجْهٌ اٰخَرُ اِنَّا رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الطَّعَامِ حَتّٰی یُقْبَضَ وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی ذٰلِكَ وَكَانَتِ الثِّمَارُ فِیْ ذٰلِكَ دَاخِلَةً بِاتِّفَاقِهِمْ وَاَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُشْتَرِیَ ...هَا لَوْ بَاعَهَا فِیْ یَدِ بَائِعِهَا كَانَ بَیْعُهٗ بَاطِلًا وَلَوْ بَاعَهَا بَعْدَ اَنْ خَلَّی الْبَائِعُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا وَلَمْ

تو ثابت ہوا کہ خریدار کے پاس جو آفات ظاہر ہوں تو ان کے برابر قیمت بائع سے نہیں مانگی جائے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ پھل باقی فروخت ہونے والی اشیاء کے مشابہ نہیں ہیں کیونکہ وہ درختوں کے اوپر لٹکے ہوئے ہیں جب تک ان کو کاٹا نہ جائے خریدار کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچتا جب باقی چیزوں کا یہ حال نہیں تو جو چیز اس وقت کاٹنے کے بغیر قبضہ میں آجاتی ہے وہ خریدار کے مال سے ضائع ہوتی ہے اور جو چیز اس وقت کاٹنے کے بغیر قبضہ میں نہیں آتی وہ بیچنے والے کے مال سے ضائع ہوتی ہے۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ کلام دو طرح سے فاسد ہے۔
ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب پھلوں کو درختوں کے اوپر بیچا جائے اور وہ مکمل طور پر یا کچھ حصہ بیچنے والے کے قبضہ کی صورت میں ضائع ہو جائے تو وہ بیچنے والوں کے مال سے ضائع ہوتا ہے خریدار کے مال سے نہیں اس میں تھوڑے یا زیادہ کا ضائع ہونا برابر ہے کیونکہ انہوں نے (خریدار والے) قبضہ نہیں کیا جب وہ قبضہ کر لیں اب تہائی سے کم حصہ ضائع ہو تو بالاتفاق یہ خریدار کے مال سے ضائع ہوگا کیونکہ یہ اس کے قبضہ کرنے کے بعد ضائع ہوا تو جب بیچنے والے کے ہاتھ میں قلیل و کثیر کا ضائع ہونا برابر ہے تو خریدار کے ہاتھ میں تھوڑے مال کا ضائع ہونا جب اس کی طرف سے ضائع ہوتا ہے تو زیادہ مال بھی اسی کی طرف سے ضائع ہوگا اور بائع کا مشتری کو پھل کی اجازت دے دینا اس کا قبضہ قرار پائے گا یہ ایک وجہ فساد ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ کئے بغیر غلہ بیچنے سے منع فرمایا اور اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اور پھل بھی بالاتفاق اس میں داخل ہیں اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ اگر وہ بائع کے قبضہ میں ہوں اور خریدار بیچ دے تو یہ بیع باطل ہوگی اور اگر وہ بائع کی طرف پھلوں تک رسائی کی اجازت دینے کے بعد بیچے اور ابھی تک نہ کاٹے تو یہ

يَقْطَعُهَا كَانَ بَيْعُهُ جَائِزًا فَصَارَ قَابِضًا لَهَا بِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قَبْلَ قَطْعِهِ إِيَّاهَا۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ قَبْضَ الْمُشْتَرِي الْمُعَلَّقَةَ فِي رُؤُسِ النَّخْلِ هُوَ بِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا وَإِمْكَانِهِ إِيَّاهُ مِنْهَا فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِهِ فَقَدْ صَارَتْ فِي يَدِهِ وَفِي ضَمَانِهِ وَبَرِئَ مِنْهَا الْبَائِعُ فَمَا حَدَثَ فِيهَا مِنْ جَائِحَةٍ أَتَتْ عَلَيْهَا كُلِّهَا أَوْ عَلٰى بَعْضِهَا فَهِيَ ذَاهِبَةٌ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي لَا مِنْ مَالِ الْبَائِعِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

بیع جائز ہے کیونکہ بائع کی طرف سے رکاوٹ کے خاتمہ پر وہ پھلوں پر قابض ہوگیا ہے اگرچہ ابھی اس نے انہیں توڑا نہیں ہے ۔

اس سے ثابت ہوا کہ درخت پر لٹکے ہوئے پھلوں پر خریدار کا قبضہ یہ ہے کہ بائع اسے پھلوں تک پہنچنے کی اجازت دے دے اور وہ ان پر قادر ہو جائے جب وہ ایسا کرے گا تو پھل اس کے قبضہ اور ضمان میں ہوں گے اور بائع بری الذمہ ہو جائے گا اب جو آفت ان پھلوں پر آئے گی چاہے تمام پر آئے یا بعض پر، وہ خریدار کے مال کو ہلاک کرے گی بائع کے مال کو نہیں ۔ یہ حضرت امام ابو حنیفہ ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

بَابٌ ۲۴۹ مَا نُهِيَ عَنْ بَيْعِهِ قَبْلَ الْقَبْضِ

قبضہ کرنے سے پہلے کسی چیز کو بیچنا منع ہے

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَ عَفَّانُ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ ۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کر لے ۔

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کئے بغیر نہ بیچے۔

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچے۔

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمَالِكٌ وَغَيْرُهُمْ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت عبیداللہ بن عمر، عمر بن محمد اور مالک وغیرہ فرماتے ہیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اس پر قبضہ کئے بغیر اسے نہ بیچے۔

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مَالِكٌ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

حضرت مالک، حضرت عبداللہ بن دینار سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت مالک نے (یستوفیہ کی بجائے) یقبضہ "(قبضہ کرلے)" کا لفظ فرمایا ہے۔

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُ عَنِ الْمُنْذِرِ ابْنِ عُبَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَبِيْعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت قاسم بن محمد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص غلہ (پیمانے کے ساتھ) ماپ کر خریدے تو پھر اسے قبضہ کئے بغیر بیچ دے۔

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے غلہ خریدا وہ اسے قبضہ کرنے تک نہ بیچے۔

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔

۱۲۶۱- **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ الْجُشَمِيِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُنَبَّأْ اَوْ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَبِيْعُ الطَّعَامَ فَلَا تَبِيْعُهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے خبر نہ دوں کہ جب تو غلہ بیچے تو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچ۔

۱۲۶۲- **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن صیفی، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے "قبضہ کرے" کا لفظ فرمایا

۱۲۶۳- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ كُنْتُ اَشْتَرِيْ طَعَامًا فَاَرْبَحُ فِيْهَا قَبْلَ اَنْ اَقْبِضَهُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ۔

حضرت حزام بن حکیم، حضرت حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں غلہ خریدا کرتا تھا تو قبضہ کرنے سے پہلے اس سے نفع حاصل کرتا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا لَمْ يَجُزْ لَهُ بَيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ وَمَنِ اشْتَرٰى غَيْرَ الطَّعَامِ حَلَّ لَهُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص غلہ خریدے اس کے لیے جائز نہیں کہ اس پر قبضہ کرنے

بَيْعَهُ وَإِنْ لَمْ يَقْبِضْهُ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَقَالُوا لَمَّا قَصَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ إِلَى الطَّعَامِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ غَيْرِ الطَّعَامِ فِي ذٰلِكَ بِخِلَافِ حُكْمِ الطَّعَامِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا ذٰلِكَ النَّهْيُ قَدْ وَقَعَ عَلَى الطَّعَامِ وَغَيْرِ الطَّعَامِ وَإِنْ كَانَ الْمَذْكُوْرُ فِي الْآثَارِ الَّتِي ذُكِرَ ذٰلِكَ النَّهْيُ فِيْهَا هُوَ الطَّعَامُ۔

۱۲۶۴- وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا بِالسُّوْقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لَقِيَنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتّٰى تَحُوْزَهُ عَلٰى رِحْلِكَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَبِيْعَ السِّلَعَ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتّٰى تَحُوْزَهَا التُّجَّارُ إِلٰى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا أَخْبَرَ زَيْدٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ الزَّيْتَ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا كَانَ نَهٰى عَنْ بَيْعِهِ قَبْلَ قَبْضِهِ وَهُوَ غَيْرُ الطَّعَامِ الَّذِي كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ عَنْ بَيْعِهِ بَعْدَ ابْتِيَاعِهِ حَتّٰى يُقْبَضَ وَعَمِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ فَأَرَادَ بَيْعَ الزَّيْتِ

سے پہلے اسے بیچے اور جو آدمی غلہ کے علاوہ کچھ خریدے اس کے لیے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا بھی جائز ہے، انہوں نے اس سلسلے میں (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے اور فرمایا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت میں غلے کا ارادہ فرمایا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ غلہ کے علاوہ چیزوں کا حکم اس کے خلاف ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نہی غلہ اور اس کے علاوہ سب کو شامل ہے اگرچہ ان مذکورہ روایات میں نہی غلے سے متعلق ذکر کی گئی ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عبید بن حنین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے بازار میں زیتون کا تیل خریدا جب میں نے سودا کر لیا تو مجھے ایک شخص ملا اس نے مجھے اس کا اچھا نفع دیا میں نے اس کے ساتھ سودا کرنے کا ارادہ کر لیا تو پیچھے سے ایک شخص نے میرا بازو پکڑا میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا جہاں سے خریدا ہے وہاں ہی نہ بیچو بلکہ اسے اپنی رہائش گاہ میں منتقل کرو کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس جگہ سودا کرنے سے منع فرمایا جہاں سے وہ خریدا گیا حتیٰ کہ تاجر حضرات اسے اپنی رہائش گاہ میں لے جائیں۔ تو جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت میں زیتون بھی داخل ہے اور وہ اس غلہ کا غیر ہے جس کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل ہوا کہ خریدنے کے بعد اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچا جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر عمل کیا چنانچہ قبضہ کرنے سے پہلے زیتون کو بیچنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ

قَبْلَ قَبْضِهٖ لِاَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَمْ يَكُنْ كَانَ مَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ قَصْدِهٖ اِلَى الطَّعَامِ بِمَا نِعِرَ اَنْ يَّكُوْنَ غَيْرُ الطَّعَامِ فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الطَّعَامِ ثُمَّ اَكَّدَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ ابْتِيَاعِ السِّلَعِ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتّٰى تَحُوْزَهَا التُّجَّارُ اِلٰى رِحَالِهِمْ فَجَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ كُلَّ السِّلَعِ وَفِيْهَا غَيْرُ الطَّعَامِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا تَجُوْزُ بَيْعُ شَيْءٍ اُبْتِيْعَ اِلَّا بَعْدَ قَبْضِ مُبْتَاعِهٖ اِيَّاهُ طَعَامًا كَانَ اَوْ غَيْرَ الطَّعَامِ۔

وَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدَهٗ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ اِلَى الطَّعَامِ۔

۱۲۶۵- مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُّسْتَوْفٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَاْيِهٖ وَاَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِّثْلَهٗ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَمْ يَمْنَعْهُ قَصْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ اِلَى الطَّعَامِ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْ ذٰلِكَ النَّهْيِ غَيْرُ الطَّعَامِ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

وہ غلہ نہیں ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس بات کو قبول کیا اور انہوں نے ان روایات کے ضمن میں جن کو باب کے شروع میں ذکر کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلے کا ارادہ کرنے کے سلسلے میں کوئی ایسی بات نہیں سنی جو اس سلسلے میں غیر غلہ کے لیے خلاف حکم میں رکاوٹ بنتی ہو پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس بات کو پکا کر دیا انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سامان کے اسی جگہ بیچنے سے منع کرتے تھے جہاں سے وہ خریدا گیا یہاں تک کہ تاجر حضرات اسے اپنے گھروں میں لے جائیں تو آپ نے اس میں ہر قسم کے سامان کا ذکر کیا جس میں غلہ کے علاوہ اشیاء بھی داخل ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس چیز کو خریدا جائے وہ غلہ ہو یا کوئی دوسری چیز قبضہ کئے بغیر اسے بیچنا جائز نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہی بات فرمائی حالانکہ وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر چکے تھے کہ آپ نے قبضہ سے پہلے بیچنے کی ممانعت سے غلے کا ارادہ فرمایا۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس چیز سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ قبضہ کرنے سے پہلے غلہ بیچنا ہے حضرت ابن عباس اپنی رائے سے فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں ہر چیز اس کی مثل ہے۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہی سے غلہ مراد لینے نے ہر چیز کو اس ممانعت میں داخل کرنے سے نہیں روکا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْمَبِيعَ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ قَالَ أَكْرَهُهُ.

١٢٦٧ - فَهٰذَا جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ سَوّٰى بَيْنَ الْأَشْيَاءِ الْمَبِيعَةِ فِي ذٰلِكَ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَصْدَهُ بِالنَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِيهِ حَتّٰى يُقْبَضَ إِلَى الطَّعَامِ بِعَيْنِهِ.

فَدَلَّ ذٰلِكَ النَّهْيُ عَلٰى مَا قَدْ تَقَدَّمَ وَصْفُنَا لَهُ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ قَصَدَ بِالنَّهْيِ فِي ذٰلِكَ إِلَى الطَّعَامِ بِعَيْنِهِ وَلَمْ يَعُمَّ الْأَشْيَاءَ.

قِيلَ لَهُ قَدْ وَجَدْنَا مِثْلَ هٰذَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَأَوْجَبَ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ الْمَذْكُورَ فِي الْآيَةِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي قَاتِلِ الصَّيْدِ خَطَأً أَنَّ عَلَيْهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَأَنَّ ذِكْرَهُ الْعَمْدَ لَا يَنْفِي الْخَطَأَ فَكَذٰلِكَ ذِكْرُهُ الطَّعَامَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِهِ قَبْلَ الْقَبْضِ لَا يَنْفِي غَيْرَ الطَّعَامِ.

وَقَدْ رَأَيْنَا الطَّعَامَ يَجُوزُ السَّلَمُ فِيهِ وَلَا يَجُوزُ فِي الْعُرُوضِ

وَكَانَ الطَّعَامُ أَوْسَعَ أَمْرًا فِي الْبُيُوعِ مِنْ غَيْرِ الطَّعَامِ لِأَنَّ الطَّعَامَ يَجُوزُ السَّلَمُ فِيهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُسْلَمِ إِلَيْهِ وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ فِي غَيْرِهِ فَلَمَّا كَانَ الطَّعَامُ أَوْسَعَ أَمْرًا فِي الْبُيُوعِ وَأَكْثَرَ جَوَازًا وَرَأَيْنَا قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِهِ حَتّٰى يُقْبَضَ كَانَ ذٰلِكَ فِيمَا

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی چیز کو خریدنے کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے بیچ دیتا ہے وہ فرماتے ہیں میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔

تو یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس سلسلے تمام فروخت شدہ اشیاء کو برابر رکھا حالانکہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر چکے تھے کہ آپ نے قبضہ سے پہلے بیچنے کی ممانعت میں غلہ مراد لیا ہے۔

تو یہ نہی اس بات پر دلالت کرتی ہے جسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نہی سے صرف غلہ کیسے مراد لیا اور اس حکم کو عام نہیں رکھا۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہم نے قرآن پاک میں اس کی مثل پایا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جب تم حالت احرام میں ہو تو شکار کو قتل نہ کرو اور تم میں سے جو شخص اسے جان بوجھ کر قتل کرے گا (آخر تک) تو اس کی وہ سزا واجب فرمائی جو اس آیت میں مذکور ہے اور اہل علم نے غلطی سے شکار کرنے والے کے بارے میں اختلاف نہیں کیا کہ اس کی سزا بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا لفظ "عمد" (ارادتاً) ذکر کرنا خطا کی نفی نہیں کرتا اسی طرح قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت کے سلسلے میں غلے کا ذکر اسکے غیر کی نفی نہیں کرتا۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ غلے میں بیع سلم (رقم پہلے دینا اور چیز بعد میں لینا بیع سلم ہے) جائز ہے اور سامان میں بیع جائز نہیں خرید فروخت کے سلسلے میں غلے میں زیادہ گنجائش ہے کیونکہ اس میں بیع سلم جائز ہے اگرچہ وہ غلہ مسلم الیہ (جس سے وہ خرید رہا ہے) کے پاس نہ ہو جبکہ دیگر اشیاء میں یہ بیع جائز نہیں تو جب خرید و فروخت کے معاملے میں غلے سے زیادہ گنجائش ہے اور اس کا جواز بھی زیادہ ہے اور قبضے سے پہلے اس کا بیچنا جائز نہیں تو جن اشیاء میں بیع سلم جائز نہیں تو وہ اس بات کے زیادہ

لَا يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ أُخْرٰى أَنْ لَا يَجُوْزَ بَيْعُهُ حَتّٰى يُقْبَضَ فَقَصَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ إِلَى الَّذِيْ إِذَا نَهٰى عَنْهُ دَلَّ نَهْيُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَهْيِهٖ عَنْ غَيْرِهٖ وَأَغْنَاهُ ذِكْرُهُ لَهُ عَنْ ذِكْرِهٖ لِغَيْرِهٖ فَقَامَ ذٰلِكَ مَقَامَ النَّهْيِ لَوْ عَمَّ بِهِ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا وَلَوْ قَصَدَ بِالنَّهْيِ إِلٰى غَيْرِ الطَّعَامِ أَشْكَلَ حُكْمُ الطَّعَامِ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى السَّامِعِ فَلَمْ يَدْرِ هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا لِأَنَّهُ يَجِدُ الطَّعَامَ يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ وَلَيْسَ هُوَ بِقَائِمٍ حِيْنَئِذٍ وَلَيْسَ يَجُوْزُ ذٰلِكَ فِي الْعُرُوْضِ فَيَقُوْلُ كَمَا خَالَفَ الطَّعَامُ الْعُرُوْضَ فِيْ جَوَازِ السَّلَمِ فِيْهِ وَلَيْسَ عِنْدَ الْمُسْلَمِ إِلَيْهِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي الْعُرُوْضِ فَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مُخَالِفًا لَهُ فِيْ جَوَازِ بَيْعِهٖ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ فِي الْعُرُوْضِ.

فَهٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ قَصَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ إِلَى الطَّعَامِ خَاصَّةً وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرٰى وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ حُرِّمَ بِهٖ عَلٰى مُشْتَرِي الطَّعَامِ بَيْعُهُ قَبْلَ قَبْضِهٖ هُوَ أَنْ لَا يَطِيْبَ لَهُ رِبْحُ مَا فِيْ ضَمَانِ غَيْرِهٖ فَإِذَا قَبَضَهُ صَارَ فِيْ ضَمَانِهٖ فَطَابَ لَهُ رِبْحُهُ فَجَازَ أَنْ يَبِيْعَهُ حَتّٰى أَحَبَّ وَالْعُرُوْضُ الْمَبِيْعَةُ هٰذَا الْمَعْنٰى بِعَيْنِهٖ مَوْجُوْدٌ فِيْهَا وَذٰلِكَ أَنَّ الرِّبْحَ فِيْهَا قَبْلَ قَبْضِهَا غَيْرُ حَلَالٍ لِمُبْتَاعِهَا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ

لائق ہیں کہ قبضہ کرنے سے پہلے ان کا بیچنا جائز نہ ہو. تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہی کرتے ہوئے جس چیز کا ارادہ فرمایا وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کے علاوہ اشیاء بھی اس نہی میں شامل ہوں اور اس کے ذکر نے دوسری اشیاء کے ذکر سے بے نیاز کر دیا تو یہی ان کی نہی کے قائم مقام ہو جائے گی اگر تمام اشیاء مراد ہوں اور اگر آپ نہی سے غیر طعام کا قصد فرماتے تو سننے والے پر غلے کا حکم مشتبہ ہو جاتا اور اسے معلوم نہ ہوتا کہ آیا اس کا حکم بھی یہی ہے یا نہیں کیونکہ وہ دیکھتا کہ غلے میں بیع سلم جائز ہے حالانکہ وہ اس وقت موجود نہیں جب کہ سامان میں یہ جائز نہیں۔ تو وہ کہہ سکتا ہے کہ جس طرح بیع سلم کے جواز میں غلہ، دوسرے اسباب سے مختلف ہے حالانکہ وہ مسلم الیہ کے پاس موجود نہیں جب کہ سامان کا یہ حکم نہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ باقی سامان کے برعکس غلہ کو قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا جائز ہو۔

تو اس وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت میں صرف غلے کا قصد فرمایا اس سلسلے میں ایک اور دلیل بھی ہے وہ یہ کہ غلہ خریدنے والے پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کا بیچنا اس لیے حرام ہے کہ اس کے لیے اس چیز کا کا نفع لینا جائز نہیں جو دوسرے کی ضمان میں ہے جب اس پر قبضہ کرے گا تو اس کی اپنی ضمان میں آجائے گی اور اب اس کا نفع لینا جائز ہو جائے گا جب چاہے۔ تو ہر بیچے جانے والے سامان میں یہ معنی پایا جاتا ہے یعنی خریدنے والے کے لیے قبضہ کرنے سے پہلے نفع لینا حلال نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک نفع لینے سے منع فرمایا جب تک وہ چیز اپنی ضمان میں نہ آجائے تو جس طرح اس میں غلہ اور اس کے علاوہ سامان داخل ہے اور کسی کے لیے بھی ضمان حاصل کرنے سے پہلے نفع لینا جائز نہیں کیونکہ یہ نفع ممنوع ہے

الطَّعَامُ وَغَيْرُ الطَّعَامِ وَلَمْ يَكُنِ الرِّبْحُ يَطِيبُ لِاَحَدٍ اِلَّا بِتَقَدُّمِ ضَمَانِهِ لِمَا كَانَ عَنْهُ ذٰلِكَ الرِّبْحُ فَكَذٰلِكَ الْاَشْيَاءُ الْمَبِيْعَةُ كُلُّهَا مَا كَانَ مِنْهَا يَطِيبُ الرِّبْحُ فِيْهِ لِبَائِعِهِ فَحَلَالٌ لَهُ بَيْعُهُ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُحَرَّمُ الرِّبْحُ فِيْهِ عَلٰى بَائِعِهِ فَحَرَامٌ عَلَيْهِ بَيْعُهُ وَقَدْ جَاءَتْ اَيْضًا اٰثَارٌ اُخَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ لَمْ يَقْصِدْ فِيْهَا اِلَى الطَّعَامِ وَلَا اِلٰى غَيْرِهٖ۔

تو اس طرح وہ تمام اشیاء جنہیں بیچا جائے اگر (ضمان سے پہلے) ان کا نفع لینا حلال ہے تو ان کا بیچنا بھی جائز ہے اور اگر بائع کے پر اس کا نفع لینا حرام ہے تو اس کا بیچنا بھی حرام ہو گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور احادیث بھی مروی ہیں جن میں آپ نے قبضہ کرنے سے پہلے کسی چیز کو بیچنے سے منع فرمایا اور ان میں آپ نے غلے اور اس کا علاوہ کا قصد نہیں فرمایا (مطلق حکم ہے)

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ يَعْلَى ابْنَ حَكِيْمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ يُوْسُفَ بْنَ مَاهِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ اِذَا ابْتَعْتَ شَيْئًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عصمہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام نے ان کو بتایا وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جب تم کوئی چیز خریدو تو قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچو۔

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ اَبَاهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَشْتَرِيْ بُيُوْعًا فَمَا يَحِلُّ لِيْ مِنْهَا قَالَ اِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ۔

حضرت یحیی بن ابی کثیر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت یعلی بن حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ ان کے والد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں کچھ اشیاء خریدتا ہوں تو ان میں کون سی چیز میرے لیے حلال ہے آپ نے فرمایا جب کوئی چیز خریدو تو اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ غَيْرَ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الدُّوْرِ وَالْأَرَضِيْنَ قَبْلَ قَبْضِ مُشْتَرِيْهَا إِيَّاهَا لِأَنَّهَا لَا تُنْقَلُ وَلَا تُحَوَّلُ وَسَائِرُ الْبِيَاعَاتِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ وَالنَّظَرُ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا أَنْ يَكُوْنَ الْعُرُوْضُ وَسَائِرُ الْأَشْيَاءِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي الطَّعَامِ۔

بَابُ ۲۵: الْبَيْعِ يُشْتَرَطُ فِيْهِ شَرْطٌ لَيْسَ مِنْهُ

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ فَأَعْيَا فَأَدْرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ يَا جَابِرُ فَقَالَ أَعْيٰى نَاضِحِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَمَعَكَ شَيْءٌ فَأَعْطَاهُ قَضِيْبًا أَوْ عُوْدًا فَنَخَسَهُ بِهِ أَوْ قَالَ ضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرَةً لَمْ يَكُنْ يَسِيْرُ مِثْلَهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ بِأُوْقِيَّةٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ نَاضِحُكَ قَالَ فَبِعْتُهُ بِأُوْقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ حَتّٰى أَقْدَمَ عَلٰى أَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْتُ أَتَيْتُهُ بِالْبَعِيْرِ فَقُلْتُ هٰذَا بَعِيْرُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَعَلَّكَ تَرٰى أَنِّيْ إِنَّمَا حَبَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِبَعِيْرِكَ يَا بِلَالُ أَعْطِهِ مِنَ الْعَيْبَةِ أُوْقِيَّةً وَقَالَ انْطَلِقْ بِبَعِيْرِكَ فَهُمَا لَكَ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَاعَ مِنْ رَجُلٍ دَابَّةً بِثَمَنٍ

البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکانات اور زمینوں کو خریدنے والا قبضہ کرنے سے پہلے بیچ سکتا ہے کہ وہ غیر منقول ہیں اور اپنی جگہ سے پھیری نہیں جاتیں جبکہ دوسری اشیاء کا یہ حال نہیں ہے اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے کہ سامان اور دیگر تمام اشیاء برابر ہیں جیسا کہ ہم نے غلے کے سلسلے میں ذکر کیا۔

سودے میں ایسی شرط لگانا جس کا سودے سے کوئی تعلق نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنے اونٹ پر جا رہے تھے کہ وہ تھک گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملے تو فرمایا اے جابر کیا حال ہے؟ عرض کیا میرا اونٹ تھک گیا ہے آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے ایک شاخ یا لکڑی آپ کو پیش کی آپ نے وہ لکڑی اسے (اونٹ کو) چبھودی وہ فرماتے ہیں یا اس کے ساتھ اسے مارا تو وہ اس طرح چلنے لگا کہ اس طرح (پہلے) نہیں چلتا تھا (فرماتے ہیں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اس کو مجھ پر ایک اوقیہ (چھٹانک کا چوتھا حصہ) میں بیچ دو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اونٹ آپ ہی کا ہے فرماتے ہیں پھر میں نے اسے ایک اوقیہ کے بدلے بیچ دیا اور گھر آنے تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کیا (فرماتے ہیں) جب میں آیا تو اونٹ آپ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا شاید تمہارا خیال ہو کہ میں نے تمہیں اس لیے روکا کہ تیرا اونٹ لے لوں اے بلال رضی اللہ عنہ! انہیں تھیلی میں سے ایک اوقیہ چاندی دے دیں اور فرمایا اپنا اونٹ لے جائیں یہ دونوں (چاندی اور اونٹ) تمہارے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص معلوم قیمت

مَعْلُوْمٍ عَلٰى اَنْ يَّرْكَبَهَا الْبَائِعُ اِلٰى مَوْضِعٍ مَعْلُوْمٍ اَنَّ الْبَيْعَ جَائِزٌ وَّالشَّرْطَ جَائِزٌ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ جَابِرٍ هٰذَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ ثُمَّ افْتَرَقَ الْمُخَالِفُوْنَ لَهُمْ عَلٰى فِرْقَتَيْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ اَلْبَيْعُ جَائِزٌ وَّالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ اَلْبَيْعُ فَاسِدٌ وَسَنُبَيِّنُ مَا ذَهَبَتْ اِلَيْهِ الْفِرْقَتَانِ جَمِيْعًا فِىْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِهَاتَيْنِ الْفِرْقَتَيْنِ جَمِيْعًا عَلَى الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى فِىْ حَدِيْثِ جَابِرٍ الَّذِىْ ذَكَرْنَا اَنَّ فِيْهِ مَعْنَيَيْنِ يَدُلَّانِ اَنْ لَّا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ **فَاَمَّا** اَحَدُ الْمَعْنَيَيْنِ فَاِنَّ مُسَاوَمَةَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا كَانَتْ عَلَى الْبَعِيْرِ وَلَمْ يَشْتَرِطْ فِىْ ذٰلِكَ لِجَابِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رُكُوْبًا قَالَ جَابِرٌ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبِعْتُهٗ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِىْ فَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّ الْبَيْعَ اِنَّمَا كَانَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ الْمُسَاوَمَةُ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَانَ الْاِسْتِثْنَآءُ لِلرُّكُوْبِ مِنْ بَعْدُ فَكَانَ ذٰلِكَ الْاِسْتِثْنَآءُ مَفْصُوْلًا مِّنَ الْبَيْعِ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ بَعْدَهٗ فَلَيْسَ فِىْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ يَدُلُّنَا كَيْفَ حُكْمُ الْبَيْعِ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْاِسْتِثْنَآءُ مَشْرُوْطًا فِىْ عَقْدِهٖ هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ اَمْ لَا۔

پر اپنا جانور بیچے اور بائع ایک معلوم جگہ تک اس پر سوار ہونے کی شرط رکھے تو یہ سودا اور شرط دونوں جائز ہیں انہوں نے اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے پھر مخالفین دو جماعتوں میں بٹ گئے ایک جماعت کہتی ہے کہ بیع جائز ہے اور شرط باطل ہے اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ بیع فاسد ہو جاتی ہے ہم اس باب میں دونوں گروہوں کا مذہب بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پہلے گروہ کے خلاف ان دونوں گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اس میں ایسے دو مفہوم پائے جاتے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اس میں ان لوگوں کے لیے کوئی دلیل نہیں ایک یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے نرخ مقرر کرنا اونٹ پر تھا اور اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے سواری کی شرط نہیں رکھی گئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس کو بیچا اور اپنے گھر آنے تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کیا۔ تو اس حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ اس کا سودا صرف اس چیز پر تھا جس کا نرخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا پھر سواری کا استثناء اس کے بعد ہوا اور یہ استثناء بیع سے جدا تھا۔ کیونکہ وہ اس کے بعد تھا۔ تو اس حدیث میں اس بات پر دلیل نہیں جو اس بیع کے حکم پر دلالت کرے اگر یہ استثناء بیع میں شرط ہوتی تو اس کا حکم بھی یہی ہوتا یا نہ؟

۱۲۷۱- وَاَمَّا الْحُجَّةُ الْاُخْرٰی فَاِنَّ جَابِرًا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَعِیْرِ فَقُلْتُ هٰذَا بَعِیْرُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَعَلَّكَ تَرٰی اَنِّیْ اِنَّمَا حَبَسْتُكَ لِاَذْهَبَ بِبَعِیْرِكَ یَا بِلَالُ اَعْطِهٖ اُوْقِیَّةً وَّخُذْ بَعِیْرَكَ فَهُمَا لَكَ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ الْاَوَّلَ لَمْ یَكُنْ عَلَی التَّبَایُعِ فَلَوْ ثَبَتَ اَنَّ الْاِشْتِرَاطَ لِلرُّكُوْبِ كَانَ فِیْ اَصْلِهٖ بَعْدَ ثُبُوْتِ هٰذِهِ الْعِلَّةِ لَمْ یَكُنْ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ حُجَّةٌ لِاَنَّ الْمُشْتَرَطَ فِیْهِ ذٰلِكَ الشَّرْطُ لَمْ یَكُنْ بَیْعًا وَّلِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ مَلَكَ الْبَعِیْرَ عَلٰی جَابِرٍ فَكَانَ اشْتِرَاطُ جَابِرٍ لِلرُّكُوْبِ اشْتِرَاطًا فِیْمَا هُوَ لَهٗ مَالِكٌ فَلَیْسَ فِیْ هٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی حُكْمِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ لَوْ وَقَعَ فِیْ بَیْعٍ یُوْجِبُ الْمِلْكَ لِلْمُشْتَرِیْ كَیْفَ كَانَ حُكْمُهٗ۔

وَذَهَبَ الَّذِیْنَ اَبْطَلُوا الشَّرْطَ فِیْ ذٰلِكَ وَجَوَّزُوا الْبَیْعَ اِلٰی حَدِیْثِ بَرِیْرَةَ۔

۱۲۷۲- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَآئِشَةَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَةَ فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ لَهَا اَهْلُهَا نَبِیْعُكِهَا عَلٰی اَنَّ وَلَآءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۱۲۷۳- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ

دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں مدینہ طیبہ آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اونٹ آپ کا ہے آپ نے فرمایا شاید تمہارا خیال ہو کہ میں نے تمہیں تمہارا اونٹ حاصل کرنے کے لیے ٹھہرایا ہے اے بلال! انہیں ایک اوقیہ چاندی دے دیں اور (اے جابر) آپ اپنا اونٹ بھی لے جائیں یہ دونوں تمہارے لیے ہیں۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلا قول سودے کے بارے میں نہیں تھا اگر اس علت کے ثابت ہونے کے بعد یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ سواری کی شرط اصل بیع میں تھی پھر بھی یہ حدیث حجت نہیں بن سکتی کیونکہ جس میں یہ شرط ہو وہ بیع نہیں ہوتی نیز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اونٹ کے مالک نہیں ہوئے لہٰذا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا سواری کی شرط لگانا اپنی ملکیت میں تھا اور اگر یہ شرط ایسی بیع میں واقع ہو جس سے خریدنے والے کے لیے ملک ثابت ہو جاتی ہے تو اس کے حکم پر بھی اس حدیث میں دلالت نہیں پائی جاتی جن لوگوں نے شرط کو باطل قرار دیا اور بیع کو جائز رکھا انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا تو ان کے گھر والوں نے کہا ہم اس شرط پر اسے بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء[1] ہمارے لیے ہوگی ام المؤمنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس میں تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اس کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن فرماتی ہیں حضرت بریرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے امداد طلب کرنے آئیں تو ام المؤمنین

[1] ولاء کا مطلب یہ ہے کہ جس کو آزاد کیا جائے آزاد کرنے والا اس کا وارث قرار پاتا ہے۔

سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً وَّاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ اَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

١٢٧٤ - وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَتُعْتِقَهَا فَاشْتَرَطَ مَوَالِيْهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

١٢٧٥ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَهْلَ بَيْتِ بَرِيْرَةَ اَرَادُوْا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

١٢٧٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ

نے ان سے فرمایا اگر تمہارے مالک پسند کریں کہ میں تمہاری قیمت یکمشت ان کے حوالے کر دوں اور تمہیں آزاد کر دوں تو میں ایسا کروں حضرت بریرہ نے اپنے گھر والوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا نہیں البتہ یہ کہ تمہاری ولاء ہمارے لیے ہو حضرت مالک فرماتے ہیں حضرت یحییٰ نے فرمایا حضرت عمرہ کا خیال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی تو آپ نے فر۔ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا تاکہ اسے آزاد کر دیں تو اس کے مالکوں نے اس کی ولاء کی شرط رکھی ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو بے شک ولاء اس کے لیے ہے جو اسے آزاد کرے۔

ایک دوسرے طریق سے حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ کے گھر والوں (مالکوں) نے انہیں بیچنے کا ارادہ کیا اور ولاء کی شرط رکھی ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو بلاشبہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ اپنے بدل کتابت کے سلسلے میں تعاون حاصل کرنے آئیں تو ام المومنین نے فرمایا اگر تمہارے گھر والے چاہیں تو میں خریدلوں اور تمہاری

تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ اشْتَرَيْتُكِ وَنَقَدْتُ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَلَا يَضُرُّكِ مَا قَالُوا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

قَالُوا فَلَمَّا كَانَ أَهْلُ بَرِيرَةَ أَرَادُوا بَيْعَهَا عَلَى أَنْ تُعْتَقَ وَيَكُونَ وَلَاؤُهَا لَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا يَضُرُّكِ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ هٰكَذَا الشُّرُوطَ كُلَّهَا الَّتِي تُشْتَرَطُ فِي الْبُيُوعِ وَإِنَّهَا تَبْطُلُ وَتَثْبُتُ الْبُيُوعُ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ هٰكَذَا رُوِيَتْ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَأَبَى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاؤُهَا لَهُمْ۔

۱۲۷۷ - وَقَدْ رَوَاهَا آخَرُونَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي قَدْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَةٌ فَأَعِينِينِي وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا

قیمت یکشمت انہیں ادا کر دوں چنانچہ وہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور ان سے یہ بات کہی تو انہوں نے انکار کر دیا البتہ یہ کہ ولاء ان کو حاصل ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اسے خرید لو ان لوگوں کی بات تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی بے شک ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

یہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ جب حضرت بریرہ کے گھر والوں نے انہیں اس شرط پر بیچنے کا ارادہ کیا کہ ان کو آزاد کیا جائے اور ولاء ان کو حاصل ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تمہارے لیے یہ بات مضر نہیں ہے بے شک ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ بیع میں اس قسم کی تمام شروط باطل ہیں اور بیع ثابت ہو جاتی ہے۔

ان حضرات کے خلاف دلیل یہ ہے کہ یہ تمام روایات اسی طرح مروی ہیں کہ ام المومنین نے ان کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت بریرہ کے مالکوں نے انکار کیا البتہ یہ کہ ولاء ان کو حاصل ہو۔

لیکن اسے دوسرے حضرات نے اس کے خلاف روایت کیا ہے حضرت عروہ بن زبیر، حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ پر کتابت کی ہے ہر سال ایک اوقیہ دینا ہے لہذا آپ میری مدد فرمائیں اور ابھی تک انہوں نے بدل کتابت میں سے کچھ نہیں دیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ اگر وہ پسند کریں کہ میں ان کو یہ تمام مال دوں اور تمہاری ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی وہ اپنے گھر والوں کے پاس گئیں اور انہیں یہ

عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ جَمِيعًا وَيَكُونَ وَلَاءُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ وَلَاءُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ مِنْهَا ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ نَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

بات بتائی تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر ام المومنین صرف ثواب کی نیت سے ایسا کرنا چاہیں (ولاء کا مطالبہ نہ کریں) تو ایسا کریں اور تمہاری ولاء ہمیں حاصل ہو گی ام المومنین نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا یہ بات تمہیں حضرت بریرہ (کے خریدنے) سے یہ شرط تمہیں نہیں روکتی خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا حمد وثنا کے بعد ان لوگوں کا کیا حال ہے جو (سودے میں) ایسی شرائط رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں ہر وہ شرط جو کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو شرطیں ہوں، اللہ تعالیٰ کا فیصلہ زیادہ حق رکھتا ہے اور اس کی شرط زیادہ مضبوط ہے بے شک ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ أَنَّ أَهْلَ بَرِيْرَةَ أَرَادُوْا أَنْ يَبِيعُوهَا عَلَى أَنْ تُعْتِقَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَيَكُونَ وَلَاؤُهَا لَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

فَكَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ الْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُعْتِقَ الْمُشْتَرِي وَعَلَى أَنْ يَكُونَ وَلَاءُ الْمُعْتَقِ لِلْبَائِعِ فَإِذَا وَقَعَ ذٰلِكَ ثَبَتَ الْبَيْعُ وَبَطَلَ الشَّرْطُ وَكَانَ الْوَلَاءُ لِلْمُعْتِقِ.

وَفِي حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کا مفہوم پہلی احادیث کے علاوہ ہے وہ یوں کہ پہلی احادیث میں ہے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکوں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا اور یہ شرط رکھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسے آزاد کریں اور ولاء ان (مالکوں) کے لیے ہو گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات تمہارے لیے رکاوٹ نہیں بنتی اسے آزاد کردو ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

تو اس حدیث میں اس بات کا جواز ہے کہ خریدنے والا آزاد کرے اور اس کی ولاء بائع کو حاصل ہو جب یہ بات واقع ہو تو بیع ثابت ہو جائے گی شرط باطل ہو گی اور ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہو گی۔

جب کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سے جو روایت

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ لَهَا اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اُعْطِیَهُمْ ذٰلِكَ تُرِیْدُ الْكِتَابَةَ صَبَّةً وَّاحِدَةً فَعَلْتُ وَیَكُوْنُ وَلَآءُكِ لِیْ فَلَمَّا عَرَضَتْ عَلَیْهِمْ بَرِیْرَةُ ذٰلِكَ قَالُوْا اِنْ شَآءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْكِ فَلْتَفْعَلْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا لَا یَمْنَعُكِ ذٰلِكَ مِنْهَا اِشْتَرِیْهَا فَاَعْتِقِیْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

فَكَانَ الَّذِیْ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مِمَّا كَانَ مِنْ اَهْلِ بَرِیْرَةَ مِنِ اشْتِرَاطِ الْوَلَآءِ لَیْسَ فِیْ بَیْعٍ وَّلٰكِنْ فِیْ اَدَآءِ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا اِلَیْهِمُ الْكِتَابَةَ عَنْ بَرِیْرَةَ وَهُمْ تَوَلَّوْا عَقْدَ تِلْكَ الْكِتَابَةِ وَلَمْ یَكُنْ تَقَدَّمَ ذٰلِكَ الْاَدَآءَ مِنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا مِلْكٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُكِ ذٰلِكَ مِنْهَا اَیْ لَا تَرْجِعِیْنَ لِهٰذَا الْمَعْنٰی عَمَّا كُنْتِ نَوَیْتِ فِیْ عِتْقِهَا مِنَ الثَّوَابِ اِشْتَرِیْهَا فَاَعْتِقِیْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَكَانَ ذِكْرُ ذٰلِكَ الشِّرَآءِ هٰهُنَا ابْتِدَآءً مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِمَّا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ بَیْنَ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا وَبَیْنَ اَهْلِ بَرِیْرَةَ فِیْ شَیْءٍ ثُمَّ كَانَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ كِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ شَرْطٍ لَیْسَ فِیْ كِتَابِ اللّٰہِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ

نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ سے فرمایا اگر تمہارے گھر والے پسند کریں کہ میں ان کو یہ بدل کتابت یکمشت دے دوں تو میں ایسا کروں گی اور تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی جب حضرت بریرہ نے ان لوگوں کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا اگر ام المومنین محض ثواب کے لیے ایسا کرنا چاہیں تو کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ بات تمہیں اس سے نہیں روکتی اسے خرید کر آزاد کر دو بے شک ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

تو گویا اس حدیث میں حضرت بریرہ کے مالکان نے جو ولاء کی شرط رکھی تھی وہ سودے میں نہیں تھی بلکہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے حضرت بریرہ کے بدل کتابت کی ادائیگی میں تھی۔ اور عقد کتابت انہی لوگوں نے کیا تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بدل کتابت کی ادائیگی سے پہلے ملک ثابت نہ ہوئی تھی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا یہ بات تمہیں اس (حضرت بریرہ) سے نہیں روکتی اس وجہ سے اس ثواب سے رجوع نہ کرو جس کا حضرت بریرہ کو آزاد کرنے سے تم نے ارادہ کیا اسے خرید کر آزاد کرو ولاء تو آزاد کرنے والے کے لیے ہے تو اس خریدنے کا ذکر ابتدائی طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اس سے پہلے حضرت عائشہ اور مالکان بریرہ کے درمیان ایسی بات نہیں ہوئی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا آپ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط مقرر کرتے ہیں جو قرآن پاک میں نہیں ہیں ہر وہ شرط جو قرآن پاک سے نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرائط ہوں تو آپ کا یہ ارشاد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اس ولاء کی طلب پر اعتراض ہے جس کا مالک کوئی دوسرا تھا کیونکہ اس نے اپنی ملک کی وجہ سے اس کو مکاتبہ بنایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین کو متنبہ فرمایا اور اس

إِنْكَارًا مِنْهُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي طَلَبِهَا وَلَاءَ مَنْ تَوَلَّى غَيْرُهَا كِتَابَتَهَا بِحَقِّ مِلْكِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ نَبَّهَهَا وَعَلَّمَهَا بِقَوْلِهِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَيْ إِنَّ الْمُكَاتَبَ إِذَا أُعْتِقَ بِأَدَاءِ الْكِتَابَةِ فَمُكَاتِبُهُ هُوَ الَّذِي أَعْتَقَهُ فَوَلَاؤُهُ لَهُ۔

بات کی تعلیم دی کہ ولاء اس شخص کے لیے ہے جو اسے آزاد کرے یعنی جب مکاتب، بدل کتابت کے بدلے آزاد کرے تو مکاتب ہی نے اسے آزاد کیا تو اس کی ولاء بھی اس کے لیے ہوگی۔

فَهٰذَا حَدِيثٌ فِيهِ ضِدُّ مَا فِي غَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ وَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ فِي الْبَيْعِ كَيْفَ حُكْمُهُ هَلْ يَجِبُ فِيهِ فَسَادُ الْبَيْعِ أَمْ لَا۔

تو یہ حدیث ان گزشتہ احادیث کے خلاف ہے اور اس میں ولاء کی شرط رکھنے پر کہ اس کا کیا حکم ہے کہ اس سے بیع فاسد ہوگی یا نہ کوئی دلیل نہیں۔

۱۲۷۹۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ فَزَادَ فِيهِ شَيْئًا قُلْنَا لَهُ صَدَقْتَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَدْتُهَا لَهُمْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت ہشام بن عروہ نے اسے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کیا ہے۔ہم اسے کہیں گے کہ تو نے سچ کہا حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ میرے پاس آئیں اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ پر کتابت کی ہے ایک سال میں ایک اوقیہ دینا ہے لہذا میری مدد کیجئے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تمہارے مالکان چاہیں کہ میں انہیں یہ (نو اوقیہ) گن دوں تو میں ایسا کروں گی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکان کے پاس گئیں اور ان سے یہ بات کہی تو انہوں نے انکار کیا وہ اپنے مالکان کے پاس سے آگئیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے عرض کیا کہ میں نے یہ بات اپنے مالکان کو بتائی لیکن انہوں نے انکار کردیا البتہ یہ کہ ان کی ولاء انہیں حاصل ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سُنی تو حضرت بریرہ سے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا تو آپ نے فرمایا اسے لے لو اور شرط رکھو ولاء تو اسی کے لیے ہے جس نے اسے آزاد کیا ہو چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا کیا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان کھڑے ہوئے

فِي النَّاسِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

۱۲۸۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِثْلُ مَا فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ الَّذِي كَانَ فِيهِ الْإِشْتِرَاطُ مِنْ أَهْلِ بَرِيرَةَ أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ وَإِبَاءُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهَا هُوَ أَدَاءُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ بَرِيرَةَ الْكِتَابَةَ.

فَقَدِ اتَّفَقَ الزُّهْرِيُّ وَهِشَامٌ عَلَى هٰذَا وَخَالَفَا فِي ذٰلِكَ أَصْحَابُ الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ وَزَادَ هِشَامٌ عَلَى الزُّهْرِيِّ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ هٰكَذَا فِي حَدِيثِ هِشَامٍ وَمَوْضِعُ هٰذَا الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

فَفِي هٰذَا اخْتَلَفَ هِشَامٌ وَالزُّهْرِيُّ فَإِنْ كَانَ الَّذِي يُعْتَبَرُ فِي هٰذَا هُوَ الضَّبْطُ وَالْحِفْظُ فَيُؤْخَذُ بِمَا رَوَى أَهْلُهُ وَيُتْرَكُ مَا رَوَى الْآخَرُونَ فَإِنَّ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ أَوْلَى لِأَنَّهُ أَتْقَنُ وَأَضْبَطُ وَأَحْفَظُ مِنْ هِشَامٍ.

وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُعْتَبَرُ فِي ذٰلِكَ هُوَ التَّأْوِيلُ فَإِنَّ قَوْلَهُ خُذِيهَا قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ ابْتَاعِيهَا كَمَا يَقُولُ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ بِكَمْ أَخَذَ هٰذَا الْعَبْدَ يُرِيدُ بِذٰلِكَ بِكَمْ ابْتَاعَ هٰذَا الْعَبْدَ وَكَمَا

پھر حضرت زہری کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت مالک نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث میں حدیث زہری کی مثل ہے حضرت بریرہ کی طرف سے جو شرط تھی وہ یہ تھی کہ ولاء ان کے مالکان کے لیے ہوگی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے انکار کیا مگر یہ کہ ولاء ان کے لیے ہو تو یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے حضرت بریرہ کا بدل کتابت ادا کرنا تھا۔

حضرت زہری اور حضرت ہشام ہیں اس بات پر اتفاق ہے اس سلسلے میں پہلی احادیث پیش کرنے والوں نے اختلاف کیا ہے حضرت ہشام نے حضرت زہری کی حدیث پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اشارہ کا اضافہ کیا ہے کہ اسے خرید واور شرط رکھو کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے حضرت ہشام کی روایت میں بھی اسی طرح ہے اس گفتگو کے سلسلے حضرت زہری کی روایت میں اس جگہ ہے کہ خریدو اور آزاد کرو کیونکہ ولاء آزاد کرنے والوں کے لیے ہے۔

تو اس میں حضرت زہری اور ہشام (کی روایات) کا اختلاف ہے اگر اس سلسلے میں ضبط وحفظ کا اعتبار کیا جائے تو جو کچھ اہل ضبط وحفظ نے روایت کیا جائے گا اور دوسرے لوگوں کی روایت کو چھوڑ دیا جائے گا پس جو کچھ حضرت زہری نے روایت کیا وہ اولیٰ ہے کیونکہ وہ حضرت ہشام کی نسبت زیادہ مضبوط اور اچھے ضبط وحفظ کے مالک ہیں۔

اور اگر اس میں تاویل کا اعتبار کیا جائے تو آپ کے ارشاد گرامی اسے "لے لو" کا مطلب "خریدلو" بھی ہو سکتا ہے کیونکہ آدمی اپنے ساتھی سے پوچھتا ہے یہ غلام کتنے میں لیا یعنی کتنی قیمت پر خریدا ہے؟ اور جس طرح ایک شخص دوسرے کو کہتا ہے یہ غلام ایک ہزار درہم میں لے لو تو اس سے بھی

يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ خُذْ هٰذَا الْعَبْدَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الْبَيْعَ ۔

سودا مراد ہوتا ہے۔

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرِطِيْ فَلَمْ يُبَيِّنْ مَا تَشْتَرِطُ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ وَاشْتَرِطِيْ مَا يُشْتَرَطُ فِي الْبِيَاعَاتِ الصِّحَاحِ فَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ هٰذَا لِمَا كَشَفَ مَعْنَاهُ خِلَافٌ لِشَيْءٍ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَلَا بَيَانَ فِيْهِمَا كَيْفَ حُكْمُ الْبَيْعِ إِذَا وَقَعَ فِيْهِ مِثْلُ هٰذَا الشَّرْطِ هَلْ يَكُوْنُ فَاسِدًا وَهَلْ يَكُوْنُ جَائِزًا ۔

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرط رکھو اور بیان نہیں فرمایا کہ کون سی بات شرط رکھی جائے تو ہو سکتا ان کا ارادہ یہ ہو کہ وہ بات شرط رکھو جو صحیح سودوں میں ہوتی ہے تو حضرت ہشام کی اس حدیث کا مفہوم جب واضح ہوا تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس کے خلاف ہو جو حضرت زہری کی حدیث میں ہے اور ان دونوں حدیثوں میں اس بیع کا حکم ہی بیان نہیں ہوا جب اس میں یہ شرط پائی جائے کہ آیا وہ فاسد ہے یا جائز؟

وَأَمَّا مَا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ أَفْسَدُوا الْبَيْعَ بِذٰلِكَ الشَّرْطِ ۔

اس شرط کی وجہ سے بیع کو فاسد قرار دینے والوں نے یوں استدلال کیا ہے۔

۱۲۸۱ - فَمَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے بیع اور قرض نیز ایک بیع میں دو شرطوں سے منع فرمایا۔

۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض اور بیع نیز ایک سودے میں دو شرطوں سے منع فرمایا۔

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت سلیمان بن حرب، حضرت حماد بن زید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

حضرت محمد بن فضل فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے

فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

اس کی مثل ذکر کیا۔

١٢٨٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَّعَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ۔

حضرت عبدالملک بن ابوسلیمان، حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سودے میں دو شرطوں نیز قرض مع بیع سے منع فرمایا۔

١٢٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عامر احول، حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٢٨٧ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَّسَلَفٍ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودے اور قرض سے منع فرمایا۔

قَالُوْا فَالْبَيْعُ فِيْ نَفْسِهٖ شَرْطٌ فَإِذَا شُرِطَ فِيْهِ شَرْطٌ آخَرُ فَكَانَ هٰذَا شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ فَهٰذَا هُوَ الشَّرْطَانِ الْمَنْهِيُّ عَنْهُمَا عِنْدَهُمُ الْمَذْكُوْرَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں بیع فی نفسہٖ شرط ہے جب اس میں دوسری شرط رکھ دی گئی تو یہ سودے میں دو شرطیں ہوگئیں تو اس حدیث میں جن دو شرطوں سے منع کیا گیا ہے وہ یہی ہیں۔

وَقَدْ خُوْلِفُوْا فِيْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ الشَّرْطَانِ فِي الْبَيْعِ هُوَ أَنْ يَّقَعَ الْبَيْعُ عَلٰى أَلْفِ دِرْهَمٍ حَالٍ أَوْ عَلٰى مِائَةِ دِيْنَارٍ إِلٰى سَنَةٍ فَيَقَعُ الْبَيْعُ عَلٰى أَنْ يُّعْطِيَهُ الْمُشْتَرِيْ أَيَّهُمَا شَاءَ فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ لِأَنَّهٗ وَقَعَ بِثَمَنٍ مَّجْهُوْلٍ۔

اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ ان دو شرطوں سے مراد یہ ہے کہ اگر نقد لے تو ایک ہزار درہم دے اور ایک سال بعد دے تو ایک سو دینار دیے تو اس طرح سودا اس بات پر واقع ہوگا کہ خریدنے والا جو چاہے دے تو یہ بیع فاسد ہے کیونکہ مجہول قیمت پر ہے۔

١٢٨٨ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّ مُبَشِّرَ بْنَ الْحَسَنِ

ان حضرات کی دلیل صحابہ کرام کی یہ روایات بھی ہیں حضرت محمد بن عمرو بن حارث، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا بَاعَتْ عَبْدَ اللّٰهِ جَارِيَةً وَّاشْتَرَطَتْ خِدْمَتَهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا وَلَا اَجِدُ فِيْهَا مَثْوبَةً.

ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ پر ایک لونڈی بیچی اور ایک جہینہ خدمت لینے کی شرط رکھی یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی تو انہوں نے فرمایا وہ ہرگز اس کے قریب نہ جائیں اور نہ ہی میں اس کا کوئی بدلا پاتا ہوں۔

١٢٨٩ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَحِلُّ فَرْجٌ اِلَّا فَرْجٌ اِنْ شَاءَ صَاحِبُهُ بَاعَهُ وَاِنْ شَاءَ وَهَبَهُ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهُ لَا شَرْطَ فِيْهِ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوئی شرمگاہ حلال نہیں مگر یہ کہ اس کا مالک اگر چاہے تو اسے بیچ دے چاہے تو ہبہ کرے اور اگر چاہے تو روک دے اور کوئی شرط نہ ہو۔

١٢٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْاَمَةَ عَلٰى اَنْ لَّا يَبِيْعَ وَلَا يَهَبَ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لونڈی کو اس طرح خریدنا مکروہ جانتے تھے کہ وہ (خریدنے والا) نہ اسے بیچ سکے اور نہ ہبہ کر سکے۔

فَقَدْ اَبْطَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَتَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يُخَالِفْهُ فِيْهِ.

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے سودے کو باطل قرار دیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں ان کی اتباع کی اور مخالفت نہ کی۔

وَقَدْ كَانَ لَهُ خِلَافُهُ اِنْ لَّوْ كَانَ يَرٰى خِلَافَ ذٰلِكَ لِاَنَّ مَا كَانَ مِنْ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى جِهَةِ الْحُكْمِ وَاِنَّمَا كَانَ عَلٰى جِهَةِ الْفُتْيَا.

حالانکہ اگر ان کا نظریہ اس کے خلاف ہوتا تو ان کے لیے مخالفت جائز تھی کیونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات، حکم کے طور پر نہ تھی بلکہ بطور فتویٰ تھی۔

وَتَابَعَتْهُمَا زَيْنَبُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صُحْبَةٌ.

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی ان دونوں حضرات کی اتباع کی حالانکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہیں۔

وَتَابَعَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ان کی

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ قَوْلِهٖ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فِيْ اَمْرِ بَرِيْرَةَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

اتباع کی حالانکہ ان کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد معلوم تھا جو آپ نے حضرت بریرہ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا جیسا کہ ہم نے اس باب میں اسے روایت کیا۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَعْنَاهُ كَانَ عِنْدَهٗ عَلٰى خِلَافِ مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا بِحَدِيْثِهٖ وَلَمْ نَعْلَمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَنْ ذَكَرْنَا ذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ وَمَنْ تَابَعَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ مِمَّنْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنْ يَّنْبَغِيْ اَنْ يُّجْعَلَ هٰذَا اَصْلًا وَاِجْمَاعًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ وَلَا يُخَالَفُ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس حدیث کا وہ مفہوم نہیں جو اس حدیث سے استدلال کرنے والوں نے اپنایا ہے اور ان مذکورہ بالا صحابہ کرام کے علاوہ کوئی ایسا صحابی ہمارے علم میں نہیں ہے جس نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق اور ان کے تبعین جن کا ان روایات میں ذکر ذکر ہوا کے خلاف مذہب اختیار کیا ہو لہٰذا اس بات کو اصل اور صحابہ کرام کا اجماع قرار دیا جائے اور اس کی مخالفت نہ کی جائے روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان تھا۔

وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْاَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَنَّ شُرُوْطًا صِحَاحًا قَدْ تُعْقَدُ فِي الشَّيْءِ الْمَبِيْعِ مِثْلُ الْخِيَارِ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ لِّلْبَائِعِ وَلِلْمُبْتَاعِ فَيَكُوْنُ الْبَيْعُ عَلٰى ذٰلِكَ جَائِزًا وَكَذٰلِكَ الْاَثْمَانُ قَدْ تُعْقَدُ فِيْهَا اٰجَالٌ يَشْتَرِطُهَا الْمُبْتَاعُ فَتَكُوْنُ لَازِمَةً اِذَا كَانَتْ مَعْلُوْمَةً وَيَكُوْنُ الْبَيْعُ بِهَا مُضَمَّنًا وَرَاَيْنَا ذٰلِكَ الْاَجَلَ لَوْ كَانَ فَاسِدًا فَسَدَ بِفَسَادِهِ الْبَيْعُ وَلَمْ يَثْبُتِ الْبَيْعُ وَيَنْتَفِيْ هُوَ اِذَا كَانَ مَعْقُوْدًا فِيْهِ۔

جبکہ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ایک متفق علیہ ضابطہ ہے وہ یہ کہ بیچی جانے والی چیز میں صحیح شرائط رکھی جاتی ہیں مثلاً بائع یا مشتری کو ایک معلوم وقت تک خیار حاصل ہوتا ہے اس شرط پر بیع جائز ہوتی ہے اسی طرح قیمت کی ادائیگی کے لیے ایک وقت مقرر کیا جاتا ہے اور یہ خریدنے والے کی طرف سے شرط ہوتی ہے اور یہ لازم ہو جاتی ہے جبکہ معلوم ہو۔ اور ان کے ساتھ بیع مشروط ہو جاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر یہ میعاد فاسد ہو تو اس سے بیع بھی فاسد ہو جاتی ہے اور وہ ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کی نفی ہوتی ہے جبکہ اس کو عقد میں ذکر کیا جائے۔

فَلَمَّا جُعِلَ الْبَيْعُ مُضَمَّنًا بِهٰذِهِ الشَّرَائِطِ الْمَشْرُوْطَةِ فِيْ ثَمَنِهٖ فِيْ صِحَّتِهَا وَفَسَادِهَا نَجْعَلُ جَائِزًا بِجَوَازِهَا وَفَاسِدًا

تو جب سودے کی صحت و فساد قیمت میں رکھی جانے والی ان شرائط سے مشروط ہے تو ان کے جائز ہونے سے سودا جائز ہوگا اور ان کے فساد سے بیع بھی فاسد ہوگی پھر جب غلام

بفسادها ثم كان البيع إذا وقع على المبيع وكان عبدا على أن يخدم البائع شهرا فقد ملك البائع المشتري عبده على أن ملكه المشتري ألف درهم وخدمة العبد شهرا والمشتري حينئذ غير مالك للخدمة ولا للعبد لأن ملكه للعبد إنما يكون بعد تمام البيع فصار البيع واقعا بمال وبخدمة عبد لا يملكه المشتري في وقت ابتياعه بالمال وبخدمة وقد رأيناه لو ابتاع عبدا بخدمة أمة لا يملكها كان البيع فاسدا۔

فالنظر على ذلك أن يكون البيع أيضا كذلك إذا عقد بخدمة من لم يكن تقدم ملكه له قبل ذلك العقد لأن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد نهى عن بيع ما ليس عندك

ولما كانت الأثمان مضمنة بالآجال الصحيحة والفاسدة على ما قد ذكرنا كان كذلك الأشياء المثمونة أيضا المضمنة بالشرائط الفاسدة والصحيحة۔

فثبت بذلك أن البيع لو وقع واشترط فيه شرط مجهول أن البيع يفسد بفساد ذلك الشرط على ما قد ذكرنا۔

فقد انتفى قول من قال يجوز البيع ويبطل الشرط وقول من قال يجوز البيع ويثبت الشرط ولم يكن في هذا الباب قول غير هذين القولين وغير القول الآخر أن البيع يبطل إذا اشترط فيه

کی بیع اس شرط پر کی جائے کہ وہ ایک مہینہ بیچنے والے کی خدمت کرے گا تو بلاشبہ بائع نے خریدنے والا کو اپنے غلام کا یوں مالک بنایا کہ وہ اسے ہزار درہم اور ایک مہینہ تک غلام کے اس کی خدمت کرنے کا مالک بنائے اور خریدنے والا اس وقت خدمت کا مالک نہیں اور نہ ہی غلام کا مالک ہے کیونکہ اسے بیع کے مکمل ہونے کے بعد ملکیت حاصل ہو گی تو (اس طرح) یہ سودا مال اور غلام کے خدمت کرنے پر واقع ہوا اور مشتری مال اور خدمت کے بدلے اسے خریدتے وقت اس غلام کا مالک ہی نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ غلام کو کسی ایسی لونڈی کی خدمت کے لیے خریدے جس کا وہ مالک نہیں ہوا تو یہ بیع فاسد ہوتی ہے۔

تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جس کا وہ اس عقد سے پہلے مالک نہیں ہوا اس کے خدمت کرنے کی شرط پر بیع کا حکم بھی یہی ہو کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس چیز کے سودے سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہ ہو۔

تو جب قیمتیں صحیح اور فاسد میعاد کے ساتھ مشروط ہو جاتی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو اسی طرح وہ اشیاء جن کی یہ قیمتیں ہیں وہ بھی شرائط فاسدہ اور صحیحہ کے ساتھ مشروط ہوں گی۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ اگر سودا اس طرح واقع ہو کہ اس میں مجہول شرط رکھی جائے تو اس کے فساد سے بیع فاسد ہو گی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

تو (اس طرح) ان لوگوں کے قول کی نفی ہو گئی جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط باطل ہو جائے گی اور جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط ثابت ہو گی اس باب میں ان دو قولوں اور اس قول کے سوا کوئی اور قول نہیں کہ جب بیع میں ایسی شرط لگائی جائے جو اس سے نہیں تو وہ بیع باطل

مَا لَیْسَ مِنْهُ۔
فَلَمَّا انْتَفَی الْقَوْلَانِ الْاَوَّلَانِ ثَبَتَ هٰذَا الْقَوْلُ الْاٰخَرُ وَ هٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَ اَبِیْ یُوْسُفَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا اَجْمَعِیْنَ۔

ہو جاتی ہے۔
تو جب پہلے دو قول باطل ہو گئے تو یہ تیسرا قول ثابت ہو گیا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۵۱ بَیْعِ اَرْضِ مَکَّةَ وَاِجَارَتِهَا

مکہ مکرمہ کی زمین کو بیچنا اور کرایہ پر دینا

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ بَیْعُ بُیُوْتِ مَکَّةَ وَلَا اِجَارَتُهَا۔

حضرت مجاہد، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ کے گھروں کو بیچنا اور انہیں کرایہ پر دینا جائز نہیں۔

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَرِبَاعُ مَکَّةَ تُدْعَی السَّوَائِبُ مَنِ احْتَاجَ سَکَنَ وَمَنِ اسْتَغْنٰی اَسْکَنَ۔

حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کا انتقال ہو گیا اور مکہ مکرمہ کی رہائش گاہوں کو سوائب (ایسی جگہیں جن کا کوئی مالک نہ ہو سب کے لیے مشترکہ ہوں) کہا جاتا تھا جس کو حاجت ہوتی وہ رہائش اختیار کرتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی دوسرے کو ٹھہراتا۔

حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ کَانَتِ الدُّوْرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ مَا تُبَاعُ وَلَا تُدْعٰی اِلَّا السَّوَائِبُ مَنِ احْتَاجَ سَکَنَ وَمَنِ اسْتَغْنٰی

حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے زمانے میں مکانات کو بیچا جاتا تھا نہ کرایہ پر دیا جاتا اور ان کو سوائب کہا جاتا جو شخص ضرورت مند ہوتا وہ رہائش پذیر ہو جاتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی وہ دوسرے کو ٹھہراتا۔

اَسْكُنْ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ بَيْعُ اَرْضِ مَكَّةَ وَلَا اِجَارَتُهَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ مکہ مکرمہ کی زمین کو بیچنا اور اسے کرایہ پر دینا جائز نہیں۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ وَّسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔

اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَطَاءٍ وَّ مُجَاهِدٍ۔

حضرت عطاء اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ سے بھی یہی بات مروی ہے۔

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اُجُوْرَ بُيُوْتِ مَكَّةَ۔

حضرت عطا ابن ابی رباح سے مروی ہے کہ وہ مکہ مکرمہ کے مکانات کو کرایہ پر دینا مکروہ خیال کرتے تھے۔

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ قَالَ مَكَّةُ مُبَاحٌ لَا يَحِلُّ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَلَا اِجَارَةُ بُيُوْتِهَا۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مکہ مکرمہ مباح ہے اس کی رہائش گاہوں کو بیچنا اور اس کے مکانات کو کرایہ پر دینا جائز نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِبَيْعِ اَرْضِهَا وَاِجَارَتِهَا وَجَعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ كَسَائِرِ الْبُلْدَانِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ يُوْسُفَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس (مکہ مکرمہ) کی زمین کو بیچنے اور اسے کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے اسے اس معاملے میں عام شہروں کی طرح قرار دیا ہے اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابویوسف بھی شامل ہیں۔

۱۲۹۴ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ

ان حضرات نے اس مسئلے میں یوں استدلال کیا ہے
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر تشریف لے جائیں گے آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی رہائش یا مکان چھوڑا ہے عقیل اور طالب، ابوطالب کے وارث بنے جبکہ حضرت جعفر اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما وارث نہیں ہوئے کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے عقیل اور طالب کافر تھے اسی لیے حضرت عمر

وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ۔

فاروق رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ مومن، کافر کا وارث نہیں بنتا۔

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت بحر بن نصر نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن وہب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ اَنَّ اَرْضَ مَكَّةَ تُمْلَكُ وَتُوْرَثُ لِاَنَّهٗ قَدْ ذُكِرَ فِيْهَا مِيْرَاثُ عَقِيْلٍ وَطَالِبٍ لِمَا تَرَكَهٗ اَبُوْ طَالِبٍ فِيْهَا مِنْ رِبَاعٍ وَدُوْرٍ فَهٰذَا خِلَافُ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَلَمَّا اخْتَلَفَا اُحْتِيْجَ اِلَى النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا وَلَوْ صَارَ اِلٰى طَرِيْقِ اخْتِيَارِ الْاَسَانِيْدِ وَصَرَفَ الْقَوْلَ اِلٰى ذٰلِكَ لَكَانَ حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَصَحَّهُمَا اِسْنَادًا وَلٰكِنَّا نَحْتَاجُ اِلٰى كَشْفِ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ الَّذِيْ كُلُّ النَّاسِ فِيْهِ سَوَآءٌ لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّبْنِيَ فِيْهِ بِنَاءً وَلَا يَحْتَجِرَ مِنْهُ مَوْضِعًا وَكَذٰلِكَ حُكْمُ جَمِيْعِ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ لَا يَقَعُ لِاَحَدٍ فِيْهَا مِلْكٌ وَجَمِيْعُ النَّاسِ فِيْهَا سَوَآءٌ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ مکہ مکرمہ کی زمین کی ملکیت حاصل ہوتی ہے اور اس میں وراثت جاری ہوتی ہے کیونکہ انہیں میں عقیل اور طالب کی وراثت کا ذکر ہوا جو رہائش گاہیں اور مکانات ابوطالب نے چھوڑے تھے تو یہ حدیث، پہلی حدیث کے خلاف ہے۔

جب دونوں حدیثوں میں اختلاف ہے تو قیاس کی ضرورت ہے تاکہ ہم دونوں قولوں میں سے صحیح قول کو نکال سکیں اگر عمدہ سند اختیار کرنے کا طریقہ اختیار کیا جائے اور اس کی طرف رجوع کیا جائے تو حضرت علی بن حسین کی روایت سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے (حدیث ۱۲۹۶) لیکن ہمیں غور وفکر کے ذریعے مسئلے کی وضاحت مطلوب ہے ہم نے سوچ بچار کی تو دیکھا کہ مسجد حرام جس میں سب لوگ برابر ہیں اس میں تعمیر کی کسی کو اجازت نہیں اور نہ ہی اس کے کسی حصے کو روکنے کا اختیار ہے یہی حکم ان تمام مقامات کا ہے جن میں کسی کی ملکیت نہیں ہوتی اور ان میں سب لوگ برابر ہوتے ہیں۔

اَلَا تَرٰى اَنَّ عَرَفَةَ لَوْ اَرَادَ رَجُلٌ اَنْ يَّبْنِيَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ يَقِفُ فِيْهِ النَّاسُ فِيْهَا بِنَاءً لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ وَكَذٰلِكَ مِنًى لَوْ اَرَادَ اَنْ يَّبْنِيَ فِيْهَا دَارًا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مَمْنُوْعًا وَكَذٰلِكَ جَاءَ الْاَثَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ میدان عرفات میں جہاں لوگ وقوف کرتے ہیں کوئی شخص عمارت بنانا چاہے تو اس کے لیے جائز نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص منیٰ میں عمارت بنانا چاہے تو اسے روکا جائے گا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات اسی طرح آئی ہیں۔

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت یوسف بن ماھک اپنی والدہ سے اور وہ حضرت

الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِيْرُ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ أُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَتَّخِذُ لَكَ بِمِنًى شَيْئًا تَسْتَظِلُّ بِهٖ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّهَا مُنَاخٌ لِمَنْ سَبَقَ أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْا لَهٗ فِيْهَا شَيْئًا يَسْتَظِلُّ بِهٖ لِأَنَّهَا مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ وَلِأَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِيْهَا سَوَاءٌ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں ام المؤمنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم منیٰ میں آپ کے لیے کوئی چیز نہ بنادیں جس سے آپ سایہ حاصل کریں آپ نے فرمایا اے عائشہ! وہ ان لوگوں کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے پہنچیں۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے لیے سایہ دار جگہ بنانے کی اجازت نہیں دی کیونکہ وہ پہلے پہنچنے والوں کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے اور اس لیے کہ اس میں تمام لوگ برابر ہیں۔

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ أُمِّهٖ وَكَانَتْ تَخْدِمُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَحَدَّثَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ قَالَ وَسَأَلَتْ أُمِّيْ مَكَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْطِيَهَا إِيَّاهُ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ لَا أُحِلُّ لَكِ وَلَا لِأَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِيْ أَنْ تَسْتَحِلَّ هٰذَا الْمَكَانَ تَعْنِيْ مِنًى قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا حُكْمُ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ النَّاسُ فِيْهَا سَوَاءٌ وَلَا مِلْكَ لِأَحَدٍ عَلَيْهَا وَرَأَيْنَا مَكَّةَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ قَدْ أُجِيْزَ الْبِنَاءُ فِيْهَا۔

حضرت ابراہیم بن مہاجر، حضرت یوسف بن ماہک سے اور وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں انہوں نے ام المؤمنین سے اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کرتے ہوئے ان سے (یوسف بن ماہک سے) بیان کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میری ماں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انکی جگہ کا سوال کیا کہ وہ انہیں دے دیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں تیرے لیے اور اپنے اہل بیت میں سے کسی کے لیے جائز نہیں سمجھتی کہ وہ اس جگہ (منیٰ) ۲

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جن مقامات میں لوگ برابر کے شریک ہیں اور ان پر کسی کی ملکیت نہیں ان کا یہی حکم ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کا حکم اس کے علاوہ ہے وہاں عمارتیں بنانا جائز ہے۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ دَخَلَهَا مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ۔

اور جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے امان ہے اور جو آدمی اپنا دروازہ بند کرلے گا اسے بھی امن ہوگا۔

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -

حضرت عبداللہ بن رباح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (یہ بات) روایت کرتے ہیں ۔

فَلَمَّا كَانَتْ مَكَّةُ مِمَّا تُغْلَقُ عَلَيْهِ الْاَبْوَابُ وَمِمَّا تُبْنٰى فِيْهَا الْمَنَازِلُ كَانَتْ صِفَتُهَا صِفَةَ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ يَجْرِيْ عَلَيْهَا الْاَمْلَاكُ وَيَقَعُ فِيْهَا الْمَوَارِيْثُ -

جب مکہ مکرمہ کی یہ حالت ہے کہ اس کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور یہاں جگہوں میں سے ہے جہاں عمارت بنائی جاتی ہے تو اس کی شان ان جگہوں کی طرح ہوگی جن پر املاک جاری ہوتی ہیں اور ان میں وراثت نافذ ہوتی ہے ۔

۱۲۹۹ - فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ -

اگر کوئی شخص اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرے "بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ اللہ تعالیٰ کے راستے اور اس مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے لوگوں کے لیے بنایا اس میں وہاں کے رہنے والے اور باہر کے لوگ برابر ہیں تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس آیت کی تاویل میں متقدمین سے روایات آئی ہیں ۔

۱۲۹۹- قِيْلَ لَهٗ قَدْ رُوِيَ فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذَا عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ قَالَ خَلْقُ اللّٰهِ فِيْهِ سَوَآءٌ -

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ "یہاں کے باشندے اور باہر کے لوگ برابر ہیں" سے مراد یہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق برابر ہے ۔

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ قَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اَعْتَكِفَ فَسَاَلْتُ سَعِيْدَ ابْنَ جُبَيْرٍ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَقَالَ اَنْتَ عَاكِفٌ ثُمَّ قَرَاَ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ -

حضرت سفیان، حضرت ابوحصین سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے اعتکاف کا ارادہ کیا تو میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا انہوں نے فرمایا تو عاکف (وہاں کا رہنے والا) ہے پھر انہوں نے پڑھا اس میں یہاں کے رہائش پذیر اور باہر کے لوگ برابر ہیں ۔"

۱۳۰۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ

حضرت عبدالملک، حضرت عطا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے "سواء العاکف فیہ والباد" کی تفسیر میں فرمایا کہ بیت اللہ شریف میں سب برابر ہیں

قَالَ النَّاسُ فِی الْبَیْتِ سَوَآءٌ لَیْسَ اَحَدٌ اَحَقَّ بِہٖ مِنْ اٰخَرٍ۔ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّہٗ اِنَّمَا قَصَدَ بِذٰلِکَ اِلَی الْبَیْتِ اَوْ اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَا اِلٰی سَائِرِ مَکَّۃَ وَ ھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔

کسی ایک کو دوسرے سے زیادہ حق حاصل نہیں ہے۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ اس سے بیت اللہ شریف یا مسجد حرام مراد ہیں تمام مکہ مکرمہ مراد نہیں یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۲۴ ثَمَنِ الْکَلْبِ

کتے کی قیمت

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الزُّھْرِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَ مَھْرِ الْبَغِیِّ وَ حُلْوَانِ الْکَاھِنِ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن (نجومی) کی اجرت سے منع فرمایا۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت مالک نے حضرت زہری سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ ھُنَّ سُحْتٌ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابو مسعود، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین چیزیں حرام ہیں پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کیا۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا ھَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارِکِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَارِظٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ وَمَھْرُ الْبَغِیِّ وَ ثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نشتر لگانے والے کی کمائی خبیث ہے، زانیہ کی کمائی ناپاک ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِیْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

حضرت عاصم بن ضمرہ ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا۔

۱۳۰۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِیْمِ الْجَزَرِیُّ عَنْ قَیْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ۔

حضرت ابن عباس ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کتے کی قیمت حرام ہے۔

۱۳۰۸ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ وَحُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبید اللہ ، حضرت عبد الکریم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۳۰۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّجِیْبِیُّ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَیْمٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَاِنْ كَانَ ضَارِیًا۔

حضرت نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا اگرچہ شکاری کتا ہو۔

۱۳۱۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ اَثْبَتَهٗ مَرَّةً وَمَرَّةً شَكَّ فِیْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔

حضرت اعمش کہتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسفیان نے بیان کیا انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کبھی انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ثابت رکھا اور کبھی حضرت سفیان کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کا شک کیا آپ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔

۱۳۱۱ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا

حضرت اعمش ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور

اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَشُكَّ۔

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور وہ شک نہیں کرتے۔

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ

حضرت معروف بن سوید فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن رباح نے ان سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتے کی قیمت حلال نہیں۔

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ۔

حضرت عطا بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زنا کاری کی اجرت سے منع فرمایا۔

۱۳۱۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا رَبَاحٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ مِنَ السُّحْتِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتے کی قیمت حرام ہے۔

۱۳۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

حضرت ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا۔

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت شعبہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد

رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ جُحَيْفَةَ أَخْبَرَنِيْ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۳۱۸ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ أَبِيْ لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۱۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ فَقَالَ زَجَرَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کے جھوٹے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے جھڑکا (منع فرمایا)

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى تَحْرِيْمِ أَثْمَانِ الْكِلَابِ كُلِّهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِأَثْمَانِ الْكِلَابِ كُلِّهَا الَّتِيْ يُنْتَفَعُ بِهَا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ مِنَ الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا أَنَّ الْكِلَابَ قَدْ كَانَ حُكْمُهَا أَنْ تُقْتَلَ كُلُّهَا وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ إِمْسَاكُ شَيْءٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَكُنْ بَيْعُهَا حِيْنَئِذٍ بِجَائِزٍ وَلَا ثَمَنُهَا بِحَلَالٍ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے تمام کتوں کی قیمت حرام ہونے کا موقف اپنایا ہے انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں ان کتوں کی قیمت لینے میں کوئی حرج نہیں جن سے نفع حاصل کیا جاتا ہے اس سلسلے میں پہلے قول والوں کے خلاف ان کی حجت یہ ہے کہ جو روایات تم نے ذکر کی ہیں یہ اس وقت کی بات ہے جب ہر قسم کے کتے کو ہلاک کرنے کا حکم تھا اور کسی شخص کے لیے کسی قسم کا کتا رکھنے کی اجازت نہیں تھی اس وقت ان کی بیع جائز نہیں تھی اور نہ ہی ان کی قیمت حلال تھی۔

فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ كُلِّهَا فَأَرْسَلَ فِيْ أَقْطَارِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ تُقْتَلَ۔

اس سلسلے میں مروی روایات میں سے ہے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کتوں کو مارنے کا حکم دیا اور آپ نے شہر کے مختلف اطراف میں ان کو قتل کرنے کا پیغام بھیجا۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَافِعًا صَوْتَهٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ الْکِلَابِ۔

حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے بآواز بلند کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ بِنْتِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَفَعَ الْعَنَزَةَ اِلٰی اَبِیْ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّقْتُلَ کِلَابَ الْمَدِیْنَةِ کُلَّهَا حَتّٰی اَفْضٰی بِهِ الْقَتْلُ اِلٰی کَلْبٍ لِعَجُوْزٍ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهٖ

حضرت ابو رافع کے نواسے حضرت ابو رافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نیزہ دیا اور مدینہ طیبہ کے تمام کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا حتیٰ کہ ایک بڑھیا کے کتے کو قتل کرنے کی نوبت آئی تو آپ نے اسے بھی قتل کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ فَخَرَجْتُ اَقْتُلُهَا لَا اَرٰی کَلْبًا اِلَّا قَتَلْتُهٗ حَتّٰی اَتَیْتُ مَوْضِعَ کَذَا وَسَمَّاهُ فَاِذَا فِیْهِ کَلْبٌ یَدُوْرُ بِبَیْتٍ فَذَهَبْتُ اَقْتُلُهٗ فَنَادَانِیْ اِنْسَانٌ مِّنْ جَوْفِ الْبَیْتِ یَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا تُرِیْدُ اَنْ تَصْنَعَ قُلْتُ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَقْتُلَ هٰذَا الْکَلْبَ قَالَتْ اِنِّی امْرَاَةٌ بِدَارٍ مَّضِیْعَةٍ وَاِنَّ هٰذَا الْکَلْبَ یَطْرُدُ عَنِّی السِّبَاعَ وَیُؤْذِنُنِیْ

حضرت ابو عامر عقدی اور حضرت صالح بن عبدالرحمٰن دونوں سے دوری ہے وہ اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا میں انہیں قتل کرنے نکلا تو میں جس کتے کو بھی دیکھتا اسے قتل کر دیتا حتیٰ کہ میں فلاں جگہ آیا انہوں نے جگہ کا نام لیا، اس میں ایک کتا تھا جو مکان کے گرد گھوم رہا تھا میں اسے قتل کرنے لگا تو گھر کے اندر سے ایک شخص نے آواز دی اے بندۂ خدا! کیا کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا میں اس کتے کو قتل کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا میں ایک عورت ہوں اور اس خطرناک گھر میں رہتی ہوں اور یہ کتا مجھ سے درندوں کو دور کرتا ہے اور مجھے محفوظ رہنے کے لیے خبردار کرتا

بالجائز فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاذكر له ذلك فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك فأمرني بقتله۔

ہے تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر یہ بات عرض کرو وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور یہ واقعہ سنایا تو آپ نے مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۵- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا هوذة ابن خليفة عن عوف عن الحسن عن عبد الله بن المغفل أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لولا أن الكلاب أمة من الأمم لأمرت بقتلها فاقتلوا منها كل أسود بهيم۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کا حکم دیتا ہر خالص سیاہ کتے کو قتل کرو۔

۱۳۲۶- حدثنا فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا إسمعيل بن جعفر عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن عائشة أن جبريل عليه الصلوة والسلام وعد النبي صلى الله عليه وسلم في ساعة يأتيه فيها فذهبت الساعة ولم يأته فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فإذا بجبريل عليه السلام على الباب فقال ما منعك أن تدخل البيت قال إن في البيت كلبا وإنا لا ندخل بيتا فيه كلب ولا صورة فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالكلب فأخرج ثم أمر بالكلاب أن تقتل۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت آنے کا وعدہ کیا وقت گزر گیا اور وہ نہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو (دیکھا کہ) حضرت جبرئیل علیہ السلام دروازے پر ہیں آپ نے پوچھا کہ آپ کو گھر میں داخل ہونے سے کون سی چیز مانع تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ گھر میں کتا تھا اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کوئی تصویر ہو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کتے کو نکال دیا گیا پھر آپ نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۷- وحدثنا حسين بن نصر قال ثنا يحيى بن صالح الوحاظي قال ثنا معاوية ابن سلام قال ثنا يحيى بن أبي كثير أن السائب بن يزيد أخبره أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من أمسك الكلب فإنه ينقص من عمله كل يوم قيراط۔

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کتا رکھا اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط (درہم کا چوبیسواں حصہ) کم ہوتا ہے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَكَانَ هٰذَا حُكْمُ الْكِلَابِ اَنْ تُقْتَلَ وَلَا يَحِلُّ اِمْسَاكُهَا وَالْاِنْتِفَاعُ بِهَا فَمَا كَانَ الْاِنْتِفَاعُ بِهٖ حَرَامًا وَاِمْسَاكُهٗ حَرَامًا فَثَمَنُهٗ حَرَامٌ فَاِنْ كَانَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ كَانَ وَهٰذَا حُكْمُهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ نُسِخَ فَاُبِيْحَ الْاِنْتِفَاعُ بِالْكِلَابِ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ کتوں کے بارے میں حکم تھا کہ ان کو قتل کر دیا جائے ان سے نفع اٹھانا جائز نہیں تھا تو جس چیز سے نفع اٹھانا اور اسے رکھنا حرام ہو اس کی قیمت بھی حرام ہوتی ہے اگر حضور علیہ السلام کی طرف سے کتے کی قیمت سے منع کیا گیا تھا اور اس کا یہ حکم تھا تو یہ حکم منسوخ ہو گیا پس کتے سے نفع حاصل کرنا جائز قرار دیا گیا

١٣٢٨ - وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا بِالصَّيْدِ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ.

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھا اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے۔

١٣٢٩ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ.

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت والے کتے کے علاوہ کتا رکھا اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے۔

١٣٣٠ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٣٣١ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

ایک دوسرے طریق سے حضرت نافع حضرت ابن عمر سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٣٣٢ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ

حضرت ابواسامہ، حضرت عبیداللہ سے اور وہ.

بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَّافِعٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ قِیْرَاطٌ۔

حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے ایک قیراط فرمایا۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَشِیْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ اَبِیْ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ مَاشِیَۃٍ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت والے کتے کے علاوہ کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَافِعًا صَوْتَہٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ الْکِلَابِ وَکَانَتِ الْکِلَابُ تُقْتَلُ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ باآواز بلند کتوں کو قتل کرنے کا حکم دے رہے تھے اور شکاری کتوں یا جانوروں کی حفاظت والے کتوں کے علاوہ کتوں کو قتل کیا جاتا تھا۔

۱۳۳۶۔ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ وَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ وَلَا مَاشِیَۃٍ وَلَا اَرْضٍ فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ قِیْرَاطَانِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا کتا رکھا جو شکار کے لیے نہیں نہ جانوروں اور زمین کی حفاظت کے لیے ہے اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

۱۳۳۷۔ وَحَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ ہٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا ہَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِی الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا غَیْرَ کَلْبِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا رکھے حالانکہ وہ کھیتی کی حفاظت یا شکار کے لیے نہیں تو اس کے عمل سے یومیہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

زَرْعٍ وَّلَا صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

۱۳۳۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى عَنْ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا مگر شکاری کتا یا جانوروں کی حفاظت کے لیے کتا (جائز ہے)

۱۳۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ يُّحَيْرِ بْنِ أَبِيْ يُحَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْكِلَابَ فَقَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ قَنَصٍ أَوْ كَلْبِ مَاشِيَةٍ نُقِصَ مِنْ أَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

حضرت بحیر بن ابی بحیر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کا ذکر کیا اور فرمایا جس نے کتا رکھا اور وہ کتا شکار نہیں کرتا یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہیں تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

۱۳۴۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَغَيْرِهٖ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكِلَابِ وَقَالَ لَا يَتَّخِذُ الْكِلَابَ إِلَّا صَيَّادٌ أَوْ خَائِفٌ أَوْ صَاحِبُ غَنَمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ کتے نہ رکھے مگر شکار کرنے والا یا ڈرنے والا یا بکریوں والا۔

۱۳۴۱ - وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهٗ يُنْقَصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا رکھتا ہے اس کے عمل سے یومیہ ایک قیراط کم ہوتا ہے البتہ کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے رکھ سکتا ہے۔

۱۳۴۲ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَئَلَ جَابِرًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْكِلَابِ شَيْئًا قَالَ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ ثُمَّ اَذِنَ لِطَوَائِفَ ۔

حضرت ابو الزبیر بتاتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے بارے میں کچھ فرمایا تو انہوں نے فرمایا آپ نے ان کو ہلاک کرنے کا حکم دیا پھر خانہ بدوشوں کو اجازت دی ۔

۱۳۴۳ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَالِيْ وَلِلْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِي كَلْبٍ اٰخَرَ نَسِيَهُ سَعِيدٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا مجھے کتوں سے کیا غرض ہے اس کے بعد شکاری کتے اور ایک دوسرے کتے (کے رکھنے) کی اجازت دی حضرت سعید بن عامر (راوی) اسے بھول گئے ۔

۱۳۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ اَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَائِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ فِي ضَرْعٍ وَلَا زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ فَقَالَ السَّائِبُ لِسُفْيَانَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْقِبْلَةِ ۔

حضرت ابو زہیر الشنائی نے خبر دی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے ایسا کتا رکھا جو اسے جانوروں اور کھیتی (کی حفاظت) کے سلسلے میں کام نہیں آتا اس شخص کے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہوتا ہے یزید بن خصیف کہتے ہیں حضرت سائب نے حضرت سفیان سے پوچھا کیا آپ نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں رب قبلہ کی قسم!

۱۳۴۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ ۔

حضرت مالک نے یزید بن خصیف سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا ۔

۱۳۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبْقٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ السَّائِبِ لِسُفْيَانَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ

حضرت محمد بن حبق، حضرت یزید بن خصیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے حضرت سائب کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ کیا آپ نے خود حضور علیہ السلام سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا ثَبَتَتِ الْاِبَاحَةُ بَعْدَ النَّهْيِ وَاَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ مَا اَبَاحَ بِقَوْلِهٖ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ اعْتَبَرْنَا حُكْمَ مَا يُنْتَفَعُ بِهٖ هَلْ يَجُوْزُ بَيْعُهٗ وَيَحِلُّ ثَمَنُهٗ اَمْ لَا فَرَاَيْنَا الْحِمَارَ الْاَهْلِيَّ قَدْ نُهِيَ عَنْ اَكْلِهٖ اُبِيْحَ كَسْبُهٗ وَالْاِنْتِفَاعُ بِهٖ فَكَانَ بَيْعُهٗ اِذْ كَانَ هٰذَا حُكْمُهٗ حَلَالًا وَثَمَنُهٗ حَلَالًا

وَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظْرِ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ الْكِلَابُ لَمَّا اُبِيْحَ الْاِنْتِفَاعُ بِهَا حَلَّ بَيْعُهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا وَيَكُوْنُ مَا رُوِيَ فِيْ حُرْمَةِ اَثْمَانِهَا كَانَ وَقْتَ حُرْمَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا وَمَا رُوِيَ فِيْ اِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا دَلِيْلٌ عَلٰى حِلِّ اَثْمَانِهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

یہ بات سُنی ہے ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نہی کے بعد اباحت ثابت ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اسے جائز قرار دیتے ہوئے فرمایا "اور جو تم شکاری جانوروں کو سکھاؤ اس حال میں کہ ان کو شکار پر چھوڑو" تو ہم نے ان چیزوں میں غور کیا جن سے نفع حاصل کرنا جائز ہے کہ کیا ان کو بیچنا اور ان کی قیمت لینا جائز ہے یا نہیں تو ہم نے گھریلو گدھوں کو دیکھا ان کو کھانے سے روکا گیا لیکن ان کی کمائی اور ان سے نفع حاصل کرنا جائز قرار دیا گیا تو جب ان کو بیچنا حلال ہے اور اس کی قیمت بھی حلال ہے تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ کتوں کا حکم بھی اسی طرح ہو جب ان سے نفع حاصل جائز ہے تو ان کو بیچنا جائز اور ان کی قیمت کھانا حلال ہے ان کی قیمت کے حرام ہونے کے بارے میں جو روایات ہیں وہ اس وقت کی بات ہے جب ان سے نفع حاصل کرنا حرام تھا اور جو کچھ ان سے حصول نفع کے بارے میں مروی ہے وہ ان کی قیمت کے حلال ہونے کی دلیل ہے یہ حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

١٣٤٧- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَلْمٰى اُمِّ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَتْ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لَهٗ فَاَبْطَاَ فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ فَخَرَجَ فَقَالَ قَدْ اَذِنَّا لَكَ قَالَ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ فَنَظَرُوْا فَاِذَا فِيْ بَعْضِ بُيُوْتِهِمْ جَرْوٌ فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ اَنْ لَّا يَدَعَ كَلْبًا بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا قَتَلَهٗ فَاِذَا

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی تو انہوں نے (اندر آنے میں) تاخیر فرمائی آپ نے اپنی چادر مبارک پکڑی اور باہر تشریف لے گئے اور فرمایا ہم نے آپ کو اجازت دی تھی انہوں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر اور کتا ہو گھر والوں نے دیکھا تو ایک کمرے میں کتے کا بچہ تھا آپ نے حضرت ابورافع کو حکم دیا کہ مدینہ طیبہ میں کسی کتے کو قتل کیے بغیر نہ چھوڑا جائے، تو مدینہ طیبہ کے ایک کنارے میں ایک بڑھیا تھی جس کے پاس بکریوں کی حفاظت کے لیے کتا تھا حضرت ابورافع فرماتے ہیں میں نے اس پر رحم کھایا پھر میں

بِامْرَاَةٍ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ لَهَا كَلْبٌ يَحْرُسُ غَنَمَهَا قَالَ فَرَحِمْتُهَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ فَقَتَلْتُهٗ فَاَتَاهُ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَاذَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الَّتِيْ اَمَرْتَنَا بِقَتْلِهَا قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْاَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ۔

۱۳۴۸ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَلْمٰى اُمِّ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اَتَاهُ نَاسٌ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الَّتِيْ اَمَرْتَ بِقَتْلِهَا فَنَزَلَتْ يَسْاَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهٗ مِمَّا اَبَاحَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا اَمَرَ بِقَتْلِهَا وَاِنْ كَانَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ مَا يُصَادُ بِهٖ مِنْهَا وَفِيْهِ زِيَادَةٌ عَلٰى مَا قَبْلَهٗ مِنَ الْاَحَادِيْثِ فِي الْاِبَاحَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا لِاَنَّ فِيْهِ نُزُوْلَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ بَعْدَ تَحْرِيْمِ الْكِلَابِ وَاَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَعَادَتِ الْجَوَارِحَ الْمُكَلِّبِيْنَ اِلٰى اَنْ صَيَّرَتْهَا

حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے (اس کے قتل کا) حکم دیا چنانچہ میں نے اسے قتل کر دیا بعض صحابہ کرام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! جس مخلوق (کتوں) کے قتل کا آپ نے حکم دیا اس میں سے ہمارے لیے کیا جائز ہے فرماتے ہیں اس پر آیت نازل ہوئی آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہے آپ فرما دیجئے تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں اور جن شکاری جانوروں کو تم سکھاؤ اس حال میں کہ تم ان کو شکار پر چھوڑ دو۔

حضرت ام رافع، حضرت ابو رافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا تو کچھ صحابہ کرام حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس مخلوق میں سے جس کے قتل کا آپ نے حکم دیا ہے ہمارے لیے کیا جائز ہے اس پر آیت نازل ہوئی (ترجمہ پچھلی حدیث میں گزر چکا ہے)

تو اس حدیث میں بھی پہلی روایات کی طرح یہی بات ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دینے کے بعد ان کو رکھنے کی اجازت دی۔ اگرچہ اس میں شکاری کتوں کے علاوہ کسی کتے کا ذکر نہیں ہے اور اس میں کتوں کو حرام قرار دینے کے بعد آیت مذکورہ بالا کے نزول کا ذکر ہے اور اس آیت نے شکاری کتوں کے رکھنے کو جائز قرار دیا جب صورت حال یہ ہے تو کتوں کو رکھنے، ان کی قیمت کے حلال ہونے اور ان کو ضائع کرنے والے پر تاوان واجب ہونے کے سلسلے میں ان کا حکم

حَلَالًا وَّصَارَتْ كَذٰلِكَ كَانَتْ فِيْ سَائِرِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ هِيَ حَلَالٌ فِيْ حِلِّ اِمْسَاكِهَا وَاِبَاحَةِ اَثْمَانِهَا وَضَمَانِ مُتْلِفِيْهَا مَا اَتْلَفُوْا مِنْهَا كَغَيْرِهَا۔

دیگر حلال اشیاء کی طرح ہوگیا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی روایات آئی ہیں۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَضٰى فِيْ كَلْبِ صَيْدٍ قَتَلَهٗ رَجُلٌ بِاَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا وَقَضٰى فِيْ كَلْبِ مَاشِيَةٍ بِكَبْشٍ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شکاری کتے (کے تاوان) کے سلسلے میں چالیس درہم کا فیصلہ کیا اسے ایک شخص نے قتل کیا تھا اور جانوروں کی حفاظت والے کتے کے سلسلے میں ایک مینڈھے کا فیصلہ فرمایا۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے شکاری کتے کے علاوہ کتے اور بلی کی قیمت (لینے) سے منع فرمایا

وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَلَمْ يُفَسِّرْ اَيُّ كَلْبٍ هُوَ فَلَمْ يَخْلُ ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ۔

اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ خِلَافَ كِلَابِ الْمَنَافِعِ اَوْ يَكُوْنَ اَرَادَ كُلَّ الْكِلَابِ ثُمَّ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ كَلْبِ الصَّيْدِ مِنْهَا فَاسْتَثْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ہم نے اسی بات میں ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کونسا کتا ہے تو یہ دو صورتوں میں سے ایک سے خالی نہیں۔

یا تو نفع دینے والے کتوں کا ارادہ فرمایا یا تمام کتوں کا ارادہ کیا پھر ان کے نزدیک شکاری کتے کے حکم کا (ممانعت سے) منسوخ ہونا ثابت ہوگیا تو انہوں نے اسے اس حدیث میں مستثنیٰ کر دیا۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِثَمَنِ الْكَلْبِ السَّلُوْقِيِّ۔

حضرت اسرائیل، حضرت جابر سے اور وہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سلوقی (یمن کا ایک گاؤں) کتوں کی قیمت میں کوئی حرج نہیں۔

فَهٰذَا عَطَاءٌ يَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ ثَمَنَ الْكَلْبِ مِنَ السُّحْتِ۔

تو یہ حضرت عطاء ہیں جو یہ بات فرماتے ہیں حالانکہ انہوں نے بواسطہ حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ کتے کی قیمت حرام ہے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِىْ ذَكَرْنَا فِىْ حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

تو یہ اسی معنیٰ پر دلالت ہے جو ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کیا۔

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا قُتِلَ الْكَلْبُ الْمُعَلَّمُ فَاِنَّهٗ يُقَوَّمُ قِيْمَتُهٗ فَيَغْرَمُهُ الَّذِىْ قَتَلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب سکھائے ہوئے کتے کو ہلاک کیا جائے تو اس کی قیمت کرکے قتل کرنے والے سے تاوان لیا جائے۔

فَهٰذَا الزُّهْرِىُّ يَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ ثَمَنَ الْكَلْبِ سُحْتٌ فَالْكَلَامُ فِىْ هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِىْ حَدِيْثِ جَابِرٍ۔

تو حضرت زہری یہ بات فرمارہے ہیں حالانکہ انہوں نے بواسطہ حضرت ابو بکر بن عبدالرحمٰن، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ کتے کی قیمت حرام ہے تو اس حدیث میں بھی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث کی طرح کلام ہوگا۔

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ الْاَنْصَارِىِّ قَالَ كَانَ يُقَالُ يُجْعَلُ فِى الْكَلْبِ الضَّارِىْ اِذَا قُتِلَ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا۔

حضرت محمد بن یحییٰ انصاری سے مروی ہے فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ شکاری کتے (کے قتل) میں چالیس درہم مقرر کئے جائیں۔

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا شکاری کتے کی قیمت (لینے) میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ ۲۵۳ اسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ

جانور کو قرض کے طور پر لینا

۱۳۵۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلُ الصَّدَقَةِ فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ اَنْ يَقْضِىَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَرَجَعَ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے نوعمر اونٹ بطور قرض لیا آپ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت ابورافع کو حکم دیا کہ اس شخص کو نوعمر اونٹ واپس لوٹا دیں ابورافع دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہیں ان میں بہتر سات، سالہ اونٹ ہی

إِلَيْهِ أَبُوْرَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ فِيْهَا إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًّا فَقَالَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ أَنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

١٣٥٦۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ عَلَيْهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهَمُّوْا بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَرُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا اِشْتَرُوْا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوْهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَوْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

١٣٥٧۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ اشْتَرُوْا لَهُ وَقَالَ اُطْلُبُوْا۔

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِجَازَةِ اسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ اسْتِقْرَاضُ الْحَيَوَانِ وَقَالُوْا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّبٰوا ثُمَّ حُرِّمَ الرِّبٰوا بَعْدَ ذٰلِكَ وَحُرِّمَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً وَرُدَّتِ الْأَشْيَاءُ الْمُسْتَقْرَضَةُ إِلٰى أَمْثَالِهَا فَلَمْ يَجُزِ الْقَرْضُ إِلَّا فِيْمَا لَهُ مِثْلٌ وَقَدْ كَانَ أَيْضًا قَبْلَ نَسْخِ الرِّبٰوا يَجُوْزُ بَيْعُ الْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً۔

پاتا ہوں آپ نے فرمایا وہی دے دو بہترین لوگ وہ ہیں جو احسن طریقے پر قرض ادا کرتے ہیں۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (نقل کرتے ہوئے) بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا قرض تھا اس نے تقاضا کیا اور سختی برتی صحابہ کرام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے دست درازی کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو حق والا بات' ہے اس کے لیے ایک اونٹ خرید دو اور اسے دے دو کیونکہ تمہارا بہتر یا فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی اچھی طریقے سے کرتا ہے۔

حضرت سفیان ثوری، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ نہیں فرمایا کہ اس کے لیے خریدو بلکہ فرمایا تلاش کرو۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جانور کو بطور قرض لینا جائز ہے انہوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جانور کو قرض کے طور پر لینا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے کہ سود کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہو۔ اس کے بعد سود حرام کیا گیا تمام قرض حرام ہو گئے جو نفع لائیں اور قرض کے طور پر لی جانے والی اشیاء کو ان کی ہم مثل اشیاء کی طرف لوٹا دیا گیا لہٰذا صرف ان چیزوں میں جائز ہے جو مثلی ہوں نیز سود کے منسوخ ہونے سے پہلے جانور کی جانور کے بدلے بطور ادھار بیع جائز تھی۔

۱۳۵۸- وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْعُمَرَ الْحَوْضِيُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ فِىْ قِلَاصِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ۔

اس پر دلیل یہ ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (فرماتے ہیں) کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لشکر تیار کرنے کا حکم دیا تو اونٹ ختم ہو گئے آپ نے ان کو حکم دیا کہ صدقہ کی اونٹنیوں کے بدلے لیں چنانچہ وہ صدقہ کے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ لینے لگے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۳۵۹- وَرُوِىَ فِيْهِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْبَغْدَادِىُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً۔

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے بدلے جانور کو بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۳۶۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَعْمَرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت داؤد بن عبدالرحمٰن نے حضرت معمر سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّيْرَفِىُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَمْرِو بْنِ صَالِحٍ الزُّهْرِىُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرٰى بَاْسًا بِبَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَكْرَهُهٗ نَسِيْئَةً۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جانور کے بدلے دو کی بیع میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے البتہ آپ اسے بطور ادھار ناپسند فرماتے تھے۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ سَالِمِ الصَّائِغِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّاحِيُّ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ هٰذَا نَاسِخًا لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِجَازَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً فَدَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا اسْتِقْرَاضُ الْحَيَوَانِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جانور کو جانور کے بدلے بطور ادھار خریدنے کی اجازت کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ روایت کیا یہ حدیث اس کے لیے ناسخ ہے تو اس میں جانور کو بطور قرض لینا بھی داخل ہے۔

فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى هٰذَا لَا يَلْزَمُنَا لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْحِنْطَةَ لَا يُبَاعُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً وَقَرْضُهَا جَائِزٌ فَكَذٰلِكَ الْحَيَوَانُ

پہلے قول والے فرماتے ہیں کہ یہ ہم پر لازم نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں گندم کو گندم کے بدلے بطور ادھار فروخت نہیں کیا جاتا لیکن اسے بطور قرض لینا جائز ہے اسی طرح

لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً وَقَرْضُهٗ جَائِزٌ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فِيْ تَثْبِيْتِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ نَهْىَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَيْوَانِ بِالْحَيْوَانِ نَسِيْئَةً يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِعَدَمِ الْوُقُوْفِ مِنْهُ عَلَى الْمِثْلِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ قِبَلِ مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِي الْحِنْطَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ فَاِنْ كَانَ اِنَّمَا نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ عَدَمِ وُجُوْدِ الْمِثْلِ ثَبَتَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ اَنَّهُمَا نَوْعٌ وَاحِدٌ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى۔

فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْاَشْيَاءَ الْمَكِيْلَاتِ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً وَلَا بَاْسَ بِقَرْضِهَا وَرَاَيْنَا الْمَوْزُوْنَاتِ حُكْمُهَا فِيْ ذٰلِكَ كَحُكْمِ الْمَكِيْلَاتِ سَوَآءً خَلَا الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَرَاَيْنَا مَا كَانَ مِنْ غَيْرِ الْمَكِيْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ مِثْلَ الثِّيَابِ وَمَا اَشْبَهَهَا فَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ وَاِنْ كَانَتْ مُتَفَاضِلَةً وَبَيْعُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً فِيْهِ اخْتِلَافٌ بَيْنَ النَّاسِ۔

فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا كَانَ مِنْهَا مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ فَلَا يَصْلُحُ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنْ نَوْعَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَ

جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنا جائز نہیں لیکن اس کو بطور قرض لینا جائز ہے ۔

پہلے قول والوں کے اپنے قول کو ثابت رکھنے کے سلسلے میں ان کے خلاف ہماری حجت یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا تو اس میں احتمال ہے کہ ان کے درمیان مماثلت معلوم نہیں ہوسکتی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ وہ ہو جو پہلے قول والوں نے گندم کے سودے اور قرض پر قیاس کرتے ہوئے کہی ہے اگر یہ عدم مماثلت کی وجہ سے ہو تو اس سے دوسرے قول والوں کا مذہب ثابت ہوگا اور اگر یہ بات ہو کہ دونوں ایک نوع ہیں لہٰذا ان کو بطور ادھار ایک دوسرے کے بدلے بیچنا جائز نہیں تو اس صورت میں دوسرے قول والوں کے لیے پہلے قول والوں کے خلاف حجت نہ ہوگی ۔

تو ہم نے ماپی جانے والی اشیاء سے اس کا اعتبار کیا کہ ان کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار بیچنا جائز نہیں البتہ ان کو قرض کے طور پر لینے میں کوئی حرج نہیں اور ہم نے وزنی اشیاء کو دیکھا تو سونے اور چاندی کے علاوہ کا وہی حکم ہے جو کیلی (ماپی جانے والی) اشیاء کا ہے اور ہم نے کیلی اور وزنی اشیاء کے علاوہ چیزوں کو دیکھا مثلاً کپڑے وغیرہ کو تو انکو ایک دوسرے کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ کم زیادہ ہوں لیکن انہیں ایک دوسرے کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے ۔ ان میں سے بعض فرماتے ہیں کہ جو ایک نوع سے تعلق رکھتی ہیں ان کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار بیچنا صحیح نہیں اور جن کا مختلف انواع سے تعلق ہے ان کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار بیچنے میں کوئی حرج نہیں ۔

اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام

اَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ يَدًا بِيَدٍ وَّ نَسِيْئَةً وَّ سَوَآءٌ عِنْدَهٗ كَانَتْ مِنْ نَوْعٍ وَّاحِدٍ اَوْ مِنْ نَوْعَيْنِ۔

فَهٰذِهٖ اَحْكَامُ الْاَشْيَآءِ الْمَكِيْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ وَالْمَعْدُوْدَاتِ غَيْرِ الْحَيَوَانِ عَلٰى مَا فَسَّرْنَا فَكَانَ غَيْرُ الْمَكِيْلِ وَالْمَوْزُوْنِ لَا بَاْسَ بِبَيْعِهٖ بِمَا هُوَ مِنْ خِلَافِ نَوْعِهٖ نَسِيْئَةً وَّاِنْ كَانَ الْمَبِيْعُ وَالْمُبْتَاعُ بِهٖ ثِيَابًا كُلُّهَا وَكَانَ الْحَيَوَانُ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً وَّاِنِ اخْتَلَفَ اَجْنَاسُهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ عَبْدٍ بِبَعِيْرٍ وَّلَا بِبَقَرَةٍ وَّلَا بِشَاةٍ نَسِيْئَةً وَّ لَوْ كَانَ النَّهْيُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً اِنَّمَا كَانَ لِاتِّفَاقِ النَّوْعَيْنِ لَجَازَ بَيْعُ الْعَبْدِ بِالْبَقَرَةِ نَسِيْئَةً لِاَنَّهُمَا مِنْ غَيْرِ نَوْعٍ كَمَا جَازَ بَيْعُ الثَّوْبِ الْكَتَّانِ بِالثَّوْبِ الْقُطْنِ الْمَوْصُوْفِ نَسِيْئَةً۔

فَلَمَّا بَطَلَ ذٰلِكَ فِيْ نَوْعِهٖ وَفِيْ غَيْرِ نَوْعِهٖ ثَبَتَ اَنَّ النَّهْيَ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ لِعَدَمِ وُجُوْدِ مِثْلِهٖ وَلِاَنَّهٗ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ وَاِذَا كَانَ اِنَّمَا بَطَلَ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً لِاَنَّهٗ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ بَطَلَ قَرْضُهٗ اَيْضًا لِاَنَّهٗ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ۔

فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ فِي اسْتِقْرَاضِ الْاِمَآءِ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ وَهُنَّ حَيَوَانٌ فَاسْتِقْرَاضُ سَائِرِ الْحَيَوَانِ فِي النَّظَرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ۔

ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

ان میں سے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ بعض کو بعض کے بدلے نقداً اور بطور ادھار دونوں طرح فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں چاہے وہ ایک نوع سے ہوں یا دو نوع سے۔

یہ حیوان کے علاوہ کیلی، وزنی اور عددی اشیاء کے احکام ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لہٰذا کیلی اور وزنی اشیاء کے علاوہ کو اس کے خلاف نوع کے بدلے بطور ادھار بیچنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ فروخت شدہ چیز اور اس کا بدل دونوں کپڑے ہی ہوں لیکن حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنا جائز نہیں اگر ان کی جنس مختلف ہو تو بھی ان کی بیع جائز نہیں مثلاً اونٹ گائے اور بکری کے بدلے غلام کو ادھار کے طور پر بیچنا جائز نہیں ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کی طرف سے حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار کے طور پر بیع کی ممانعت ان کے ایک نوع ہونے کی وجہ سے ہوتی تو گائے کے بدلے غلام کی بیع جائز ہوتی کیونکہ وہ الگ نوع ہے جیسا کہ ریشمی کپڑے کو سوتی کپڑے کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے۔

تو جب یہ حکم اپنی نوع اور غیر نوع دونوں میں باطل ہو گیا تو ثابت ہو گیا کہ نہی کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اس کی مثل نہیں اور نہ اس پر آگاہی ہو سکتی ہے تو جب ان (حیوانات) میں سے بعض کو بعض کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنا ناجائز ہو گیا کیونکہ اس (کے مثل ہونے) پر آگاہی نہیں تو اس کو قرض کے طور پر لینا بھی جائز نہیں کیونکہ اس کی مثل پر اطلاع نہیں ہو سکتی۔

اس سلسلے میں قیاس یہ ہے اور اس بات پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ لونڈیوں کو قرض کے طور پر لینے کے بارے میں اجماع ہے کہ جائز نہیں اور وہ بھی حیوان ہیں لہٰذا قیاس کے طور پر تمام حیوانات کا یہی حکم ہو گا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَكَمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ وَحَكَمَ فِي الدِّيَةِ بِمِائَةٍ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِيْ إِرْشِ الْأَعْضَاءِ بِمَا قَدْ حَكَمَ بِهٖ مِمَّا قَدْ جَعَلَهُ فِي الْإِبِلِ وَكَانَ ذٰلِكَ حَيَوَانًا كُلُّهُ يَجِبُ فِي الذِّمَّةِ فَلِمَ لَا كَانَ كُلُّ الْحَيَوَانِ أَيْضًا كَذٰلِكَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناتمام بچے (کو ضائع کرنے) میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم دیا اور دیت میں سو اونٹ دینے اور اسی طرح اعضاء کی دیت کا بھی حکم فرمایا اور یہ تمام جانوروں میں جو ذمہ میں واجب ہوتے ہیں تو تمام جانوروں کا حکم اس طرح کیوں نہیں ہوگا۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ حَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الدِّيَةِ وَالْجَنِيْنِ بِمَا ذَكَرْتَ مِنَ الْحَيَوَانِ وَمَنَعَ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَشَرَحْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَثَبَتَ النَّهْيُ فِيْ وُجُوْبِ الْحَيَوَانِ فِي الذِّمَّةِ بِأَمْوَالٍ وَأُبِيْحَ وُجُوْبُ الْحَيَوَانِ فِي الذِّمَّةِ بِغَيْرِ أَمْوَالٍ۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اور ناتمام بچے کے تاوان میں وہ حیوان دینے کا حکم دیا جس کا تم نے ذکر کیا اور حیوانات کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا جیسا کہ ہم نے اس باب کو خوب شرح کے ساتھ بیان کیا تو کسی کے ذمہ مال کے بدلے حیوان کو واجب کرنے کی ممانعت ثابت ہوگئی اور غیر مال کے بدلے حیوان کا وجوب جائز قرار پایا۔

فَهٰذَانِ أَصْلَانِ مُخْتَلِفَانِ نُصَحِّحُهُمَا وَنَرُدُّ إِلَيْهِمَا سَائِرَ الْفُرُوْعِ فَنَجْعَلُ مَا كَانَ بَدَلًا مِّنْ مَّالٍ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْقَرْضِ الَّذِيْ وَصَفْنَا وَمَا كَانَ بَدَلًا مِّنْ غَيْرِ مَالٍ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الدِّيَاتِ وَالْغُرَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ التَّزْوِيْجِ عَلٰى أَمَةٍ وَسَطٍ أَوْ عَلٰى عَبْدٍ وَسَطٍ وَالْخُلْعِ عَلٰى أَمَةٍ وَسَطٍ أَوْ عَلٰى عَبْدٍ وَسَطٍ۔

یہ دو مختلف قاعدے ہیں ہم انہیں صحیح قرار دیتے ہیں اور تمام فروع کو ان کی طرف لوٹاتے ہیں جو چیز مال کے بدلے ہو اس کو ہم اس قرض کا حکم دیتے ہیں جو ہم نے بیان کیا اور جو چیز غیر مال کا بدل ہو اس کا حکم دیت اور غرہ (ناتمام بچے کا بدل) کا حکم قرار دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اسی سے ہے درمیانے قسم کی لونڈی یا غلام کے عوض نکاح کرنا نیز درمیانے قسم کی لونڈی یا غلام کے بدلے خلع کرنا۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا وَصَفْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ فِيْ جَنِيْنِ الْحُرَّةِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَجِبُ فِيْ جَنِيْنِ الْأَمَةِ وَإِنَّ الْوَاجِبَ فِيْهِ دَرَاهِمُ وَدَنَانِيْرُ عَلٰى مَا اخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ عُشْرُ قِيْمَةِ الْجَنِيْنِ إِنْ كَانَ أُنْثٰى وَنِصْفُ عُشْرِ قِيْمَتِهٖ إِنْ كَانَ ذَكَرًا۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت کے جنین (ناتمام بچے) میں ایک غرہ یعنی غلام یا لونڈی مقرر فرمائی اور مسلمانوں کا اجماع ہے کہ لونڈی کے جنین میں یہ واجب نہیں اس میں درہم یا دینار واجب ہیں جیسا کہ اس میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اگر لڑکی ہو تو جنین کی قیمت کا دسواں حصہ اور لڑکا ہو تو اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے۔

وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہ اللہ بھی ان قائلین میں شامل ہیں۔

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ نِصْفُ عُشْرِ قِيْمَةِ اُمِّ الْجَنِيْنِ وَاَجْمَعُوْا فِيْ جَنِيْنِ الْبَهَائِمِ اَنَّ فِيْهِ مَا نَقَصَ اُمَّ الْجَنِيْنِ وَكَانَتِ الدِّيَاتُ الْوَاجِبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَلٰى مَا اَوْجَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَجِبُ فِيْ اَنْفُسِ الْاَحْرَارِ وَلَا يَجِبُ فِيْ اَنْفُسِ الْعَبِيْدِ فَكَانَ مَا حَكَمَ فِيْهِ بِالْحَيَوَانِ الْمَجْعُوْلِ فِي الذِّمَمِ مَا لَيْسَ بِبَدَلٍ مِنْ مَالٍ وَمَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْاَبْدَالِ مِنَ الْاَمْوَالِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْقَرْضَ الَّذِيْ هُوَ بَدَلٌ مِنْ مَالٍ لَا يَجِبُ فِيْهِ حَيَوَانٌ فِي الذِّمَمِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

دوسرے حضرات نے فرمایا جنین کی ماں کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے جانوروں کے جنین کے سلسلے میں اتفاق ہے کہ جنین کی ماں میں جتنا نقصان ہو وہ واجب ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں سے جو دیت واجب فرمائی ہے وہ آزاد جانوں میں واجب ہے غلاموں میں نہیں تو جن کے بدلے میں حیوانات کو رکھا گیا ہے وہ اموال نہیں ہیں جبکہ مالوں کے بدلے میں اسے منع کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ قرض جو مال کا بدل ہے اس میں کسی کے ذمے حیوان واجب نہ ہوں گے یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ اَسْلَمَ زَيْدُ بْنُ خُلَيْدَةَ اِلٰى عِتْرِيْسِ بْنِ عُرْقُوْبٍ فِيْ قَلَائِصَ كُلُّ قَلُوْصٍ بِخَمْسِيْنَ فَلَمَّا حَلَّ الْاَجَلُ جَاءَ يَتَقَاضَاهُ فَاَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَسْتَنْظِرُهٗ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَاْخُذَ رَاْسَ مَالِهٖ۔

اس سلسلے میں متقدمین سے بھی مروی ہے حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں زید بن خلیدہ نے عتریس بن عرقوب کے ساتھ اونٹوں میں بیع سلم کی ہر اونٹ پچاس کے بدلے میں، جب میعاد پوری ہو گئی تو وہ اونٹوں کا تقاضا کرنے آئے عتریس بن عرقوف، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان سے مہلت طلب کریں تو انہوں نے ان کو منع کر دیا اور حکم دیا کہ اپنا اصل مال لے لیں۔

۱۳۶۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ السَّلَفُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَا بَاْسَ بِهٖ مَا خَلَا الْحَيَوَانَ۔

حضرت ابراہیم، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک مقرر وقت تک حیوان کے علاوہ ہر چیز میں بیع سلم ہو سکتی ہے۔

۱۳۶۸ - حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ يَكْرَهُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ۔

فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حیوان میں بیع سلم کو ناپسند فرماتے تھے۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَفِ فِي الْوُصَفَاءِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ قُلْتُ فَاِنَّ اُمَرَاءَنَا يَنْهَوْنَنَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاَطِيْعُوْا اُمَرَاءَكُمْ وَاُمَرَاؤُنَا يَوْمَئِذٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ وَاَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابونضرۃ سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لونڈیوں اور غلاموں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں فرماتے ہیں میں نے عرض کیا آپ کے امراء ہمیں اس سے منع کرتے ہیں آپ نے فرمایا تو اپنے امراء کی اطاعت کرو اور ان دنوں ہمارے امراء حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

۱۶

کتاب الصرف
بیع صرف کا بیان

باب ۲۵۴ الربو

سود کا بیان

۱۳۷۰ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود ادھار میں ہوتا ہے۔

۱۳۷۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس سے اور وہ حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثل فرمایا۔

۱۳۷۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ خَالِدٍ هُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبٰوا اِلَّا فِي النَّسِيْئَةِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سود، ادھار میں ہی ہوتا ہے۔

۱۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو پوچھا بتائیے سونے کی سونے کے بدلے زیادتی

فَقَالَ اَرَاَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ يَعْنِي الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ شَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا اَعْلَمُهُ وَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ۔

۱۳۷۴ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ الدِّيْنَارَيْنِ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمَيْنِ بِالدِّرْهَمِ اَشْهَدُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَاِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْ هٰذَا اِنَّمَا اَخْبَرَنِيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَنَزَعَ عَنْهَا ابْنُ عَبَّاسٍ۔

۱۳۷۵ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا قَيْسٌ وَهُوَ ابْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ اَنْتَ تَنْهٰى عَنِ الصَّرْفِ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَاْمُرُ بِهٖ فَقَالَ قَدْ لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ تُفْتِيْ بِهٖ فِي الصَّرْفِ اَشَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

کے ساتھ بیع کے بارے میں آپ کا مذہب کیا ہے کیا آپ نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ پایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کتاب اللہ کے بارے میں مجھے علم نہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُود، ادھار میں ہوتا ہے۔

حضرت عطا بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے بتایئے ایک دینار کے بدلے دو دیناروں اور ایک درہم کے بدلے درھموں کی بیع کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم (یوں فروخت کیا جائے کہ اس) میں کوئی زیادتی نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا آپ نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ انہوں نے فرمایا "جی ہاں" حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے یہ بات نہیں سُنی مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے اس کی خبر دی ہے حضرت ابوسعید فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے رجوع کر لیا۔

حضرت ابوصالح سمان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ بیع صرف سے روکتے ہیں جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کا حکم دیتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو پوچھا کہ آپ بیع صرف کے بارے میں یہ کیا فتویٰ دیتے ہیں کیا آپ نے قرآن مجید میں کچھ پایا یا کوئی بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ انہوں نے فرمایا آپ

اَوْ شَیْءٌ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتُمْ اَقْدَمُ صُحْبَۃً لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنِّیْ وَمَا اَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا مَا تَقْرَءُوْنَ وَلٰکِنَّ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبٰوا اِلَّا فِی الدَّیْنِ۔

صحابیت میں مجھ سے مقدم ہیں میں قرآن پاک میں وہی پڑھتا ہوں جو تم پڑھتے ہو البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود قرض میں ہوتا ہے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ بَیْعَ الْفِضَّۃِ بِالْفِضَّۃِ وَالذَّھَبَ بِالذَّھَبِ مِثْلَیْنِ بِمِثْلٍ جَائِزٌ اِذَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ وَ احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا قَدْ رَوَیْنَاہُ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ دو مثل چاندی کی ایک مثل کے بدلے اور دو مثل سونے کی ایک مثل سونے کے بدلے بیع جائز ہے جب کہ ہاتھوں ہاتھ (نقد) ہو انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَجُوْزُ بَیْعُ الْفِضَّۃِ بِالْفِضَّۃِ وَلَا الذَّھَبِ بِالذَّھَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ یَدًا بِیَدٍ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے سونے کی بیع برابر برابر اور ہاتھوں کے علاوہ جائز نہیں۔

۱۳۷۶۔ وَکَانَتِ الْحُجَّۃُ لَھُمْ فِیْ تَاوِیْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ اُسَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الَّذِیْ ذَکَرْنَا فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ ذٰلِکَ الرِّبٰوا اِنَّمَا عَنٰی بِہٖ رِبٰوا الْقُرْاٰنِ الَّذِیْ کَانَ اَصْلُہٗ فِی النَّسِیْئَۃِ وَذٰلِکَ اَنَّ الرَّجُلَ کَانَ یَکُوْنُ لَہٗ عَلٰی صَاحِبِہِ الدَّیْنُ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَجِّلْنِیْ مِنْہُ اِلٰی کَذَا وَکَذَا بِکَذَا وَکَذَا دِرْھَمًا اَزِیْدُکَھَا فِیْ دَیْنِکَ فَیَکُوْنُ مُشْتَرِیًا لِاَجَلٍ بِمَالٍ فَنَھَاھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذٰلِکَ بِقَوْلِہٖ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ثُمَّ جَآءَتِ السُّنَّۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ بِتَحْرِیْمِ الرِّبٰوا فِی التَّفَاضُلِ فِی الذَّھَبِ بِالذَّھَبِ وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا نے جو کچھ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے یہ حضرات اس کی تاویل کرتے ہوئے دلیل پیش کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس میں وہ سُود مراد ہے جس کا قرآن پاک میں ذکر ہے جو در اصل ادھار میں ہوتا ہے وہ یوں کہ ایک آدمی کا دوسرے پر قرض ہوتا ہے وہ کہتا کہ اتنے درھموں کے بدلے جو مجھ پر تیرے قرض میں اضافہ کروں گا، اس کی میعاد فلاں تاریخ تک بڑھا دے تو اس طرح وہ مال کے بدلے میعاد کا سودا کرتا اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ارشاد خداوندی ہے "ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو" اس کے بعد سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سونے کے بدلے سونے چاندی کے بدلے چاندی اور دیگر تمام کیلی اور وزنی اشیاء میں کمی زیادتی کی صورت میں سود کو حرام قرار دیا گیا جیسا کہ حضرت

الفضة بالفضة وسائر الأشياء المكيلات والموزونات على ما ذكره عبادة بن الصامت رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيما رويناه عنه فيما تقدم من كتابنا هذا في باب بيع الحنطة بالشعير فكان ذلك ربوا حرم بالسنة وتواترت به الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى قامت بها الحجة والدليل على أن ذلك الربوا المحرم في هذه الآثار هو غير الربوا الذي رواه ابن عباس عن أسامة رضي الله عنهم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رجوع ابن عباس رضي الله عنهما إلى ما حدثه به أبو سعيد رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ومما قد ذكرناه في هذا الباب فلو كان ما حدثه به أبو سعيد رضي الله تعالى عنه من ذلك في المعنى الذي كان أسامة رضي الله عنه حدثه به إذا لما كان حديث أبي سعيد عنده بأولى من حديث أسامة رضي الله عنه ولكنه لم يكن علم بتحريم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم هذا الربوا حتى حدثه به أبو سعيد رضي الله عنه فعلم أن ما كان حدثه به أسامة رضي الله عنه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان في ربوا غير ذلك الربوا۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جسے ہم اس سے پہلے جو کے بدلے گندم کی بیع کے سلسلے میں ذکر کر چکے ہیں تو یہ سود سنت سے حرام ہوا اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں حتیٰ کہ ان کے ساتھ حجت قائم ہوئی اس بات کی دلیل کہ ان روایات میں جس حرام سود کا ذکر ہے وہ اس کا غیر جسے حضرت ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف رجوع کیا جسے ہم نے اسی باب میں ذکر کیا ہے پس اگر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حدیث کا بھی وہی مفہوم ہوتا جو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا ہے تو اس صورت میں ان کے نزدیک ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ نہ ہوتی لیکن انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سود کو حرام قرار دینے کا علم اس وقت تک حاصل نہ ہوا جب تک حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان نہ کیا تو معلوم ہوا کہ جو کچھ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا وہ اس سود کے علاوہ ہے۔

۱۳۷۷۔ **فیما** روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في نحو ما ذكره أبو سعيد رضي الله عنه

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت کی مثل مروی روایات میں سے یہ ہیں۔

۱۳۷۸- مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مَوْلًى لَهُمْ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الدِّيْنَارَ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے اور ایک درہم کو دو درھموں کے بدلے نہ بیچو۔

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهٗ عَنْ مُجَاهِدِ الْمَكِّیِّ اَنَّ صَائِغًا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِنِّیْ اَصُوْغُ ثُمَّ اَبِيْعُ الشَّیْءَ مِنْ ذٰلِكَ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهٖ وَاَسْتَفْضِلُ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ عَمَلِیْ فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ الصَّائِغُ يَرُدُّ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ وَيَاْبَاهُ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى دَابَّتِهٖ اَوْ اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا هٰذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا اِلَيْنَا وَعَهْدُنَا اِلَيْكُمْ.

حضرت مجاہد مکی فرماتے ہیں زیورات بنانے والے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ میں زیورات بناتا ہوں پھر میں اس میں سے کوئی چیز اس کے وزن سے زیادہ کے بدلے بیچتا ہوں اور اپنی محنت کے مطابق زیادہ لیتا ہوں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے منع فرمادیا زیورات بنانے والا بار بار پوچھتا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما انکار فرماتے حتیٰ کہ وہ اپنے جانور یا مسجد کے دروازے تک چلا گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا ایک دینار ایک دینار کے بدلے اور ایک درہم ایک درہم کے بدلے ہو ان دونوں کے درمیان اضافہ نہ ہو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم دیا اور ہم بھی تمہیں اسی بات کا حکم دیتے ہیں

۱۳۸۰- وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِی الْخَلِيْلِ عَنْ مُسْلِمِ الْمَكِّیِّ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ اَنَّهٗ شَهِدَ خُطْبَةَ عُبَادَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ كَيْلًا بِكَيْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالتَّمْرِ وَالتَّمْرُ اَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى.

حضرت ابوالاشعث صنعانی فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ سونا، سونے کے بدلے برابر برابر وزن، چاندی، چاندی کے بدلے برابر برابر وزن، گندم، گندم کے بدلے برابر برابر پیمانہ، اور جو، جو کے بدلے برابر پیمانے کے ساتھ ہوں، کھجور کے بدلے جو اس طرح بیچنے میں کوئی حرج نہیں کہ کھجوریں زیادہ ہوں لیکن یہ سودا نقد ہو کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر ہوں جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سود میں پڑ گیا۔

۱۳۸۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

خالد الحذاء عن ابی الاشعث عن عبادة بن الصامت قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول الذهب بالذهب وزنا بوزن والفضة بالفضة وزنا بوزن والبر بالبر مثلا بمثل والشعیر بالشعیر مثلا بمثل والتمر بالتمر مثلا بمثل والملح بالملح مثلا بمثل فمن زاد وازداد فقد اربی۔

۱۳۸۲۔ **حدثنا** علی بن عبد الرحمن قال ثنا یحیی بن معین قال ثنا الفضل بن حبیب السراج قال ثنا حیان ابو زهیر عن ابن بریدة عن ابیه ان نبی الله صلی الله علیه وآله وسلم اشتهی تمرا فارسل بعض ازواجه ولا اراها الا ام سلمة بصاعین من تمر فاتوا بصاع من عجوة فلما رآه النبی صلی الله علیه وآله وسلم انکره فقال من این لکم هذا قالوا بعثنا بصاعین فاتینا بصاع فقال ردوه فلا حاجة لی فیه۔

۱۳۸۳۔ **حدثنا** ابو بکرة قال ثنا عمر بن یونس قال ثنا عاصم بن محمد قال حدثنی زید بن محمد قال حدثنی نافع قال مشی عبد الله بن عمر الی رافع بن خدیج فی حدیث بلغه عنه فی شان الصرف فاتاه فدخل علیه فسأله عنه فقال رافع سمعته اذنای وابصرته عینای رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول لا تشفوا الدینار علی الدینار ولا الدرهم علی الدرهم ولا تبیعوا غائبا منها بناجز وان استنظرک حتی یدخل عتبة بابه۔

سُنا آپ نے فرمایا سونے کے بدلے سونا برابر برابر وزن، چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر وزن، گندم کے بدلے گندم برابر برابر جَو کے بدلے جَو برابر برابر، کھجور کے بدلے کھجور برابر برابر اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر ہو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سُود خور ہے۔

حضرت ابو بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوروں کی خواہش ہوئی تو آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نے دو صاع کھجوریں بھیجیں تو صحابہ کرام ایک صاع عجوہ کھجوریں لائے (عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو انکار فرمایا اور فرمایا یہ تمہارے پاس کہاں سے آئیں انہوں نے بتایا کہ ہم دو صاع کھجوریں بیچ کر ایک صاع لائے ہیں آپ نے فرمایا انہیں واپس کر دو مجھے اس کی حاجت نہیں۔

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک حدیث کے سلسلے میں حضرت رافع بن خدیج کے پاس گئے وہ حدیث انہیں بیع صرف کے بارے میں رافع سے پہنچی تھی ان کے پاس پہنچے اندر داخل ہوئے اور سوال کیا تو حضرت رافع نے فرمایا میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اپنی آنکھوں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا دینار کو دینار کے بدلے اور درہم کو درہم کے بدلے زیادتی کے ساتھ فروخت نہ کرو اور ان میں سے حاضر کے بدلے غائب کا سودا نہ کرو (یعنی سونے چاندی کے سودے میں ادھار نہ کرو) اگرچہ وہ تم سے صرف اس قدر مہلت حاصل کرے کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ میں داخل ہو جائے (یعنی بالکل قلیل وقت کیلئے بھی ادھار نہ ہو)

۱۳۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ قَوْلِهٖ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے اگرچہ وہ اتنی مہلت مانگے والا جملہ ذکر نہیں کیا۔

۱۳۸۵- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ حضرت عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ الْكِفَّةَ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ حَتّٰى ذَكَرَ الْمِلْحَ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سونا، سونے کے بدلے برابر برابر، ترازو کا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر، چاندی، چاندی کے بدلے برابر، پلڑا، پلڑے کے بدلے گندم، گندم کے بدلے برابر برابر، ہاتھوں ہاتھ، جو، جو کے بدلے برابر برابر ہاتھوں ہاتھ، کھجور، کھجور کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچو حتیٰ کہ آپ نے نمک کا ذکر فرمایا۔

۱۳۸۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ۔

حضرت سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے خبر دیتے ہیں وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے اور چاندی، چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر وزن ہو۔

۱۳۸۸- حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا زِيَادَةَ وَالدِّيْنَارُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درہم کے بدلے درہم میں زیادتی نہ ہو دینار کے بدلے دینار میں اضافہ نہ ہو بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور ان میں سے موجود کو غائب کے بدلے (ادھار کے طور پر)

بِالدِّيْنَارِ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَبِيْعُوْا غَيْبًا مِّنْهَا بِنَاجِزٍ۔

۱۳۸۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّ نَافِعًا مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۱۳۹۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ اشْتَرِ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا۔

۱۳۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ وَهُوَ عَلَيْنَا اَمِيْرٌ مَنْ اُعْطِيَ بِالدِّرْهَمِ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَلْيَاْخُذْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ فَهُوَ رِبًا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ فَسَلْ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ عَنْ ذٰلِكَ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ذٰلِكَ

نہ بیچو۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے اہل علم نے خبر دی جن میں حضرت مالک بن انس بھی شامل ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر پر عامل مقرر کیا وہ جنیب (کھجور) لائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم (ایسا نہیں ہے) ہم یہ کھجوریں دو صاع کھجوروں کے بدلے ایک صاع اور تین کے بدلے دو صاع لیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرو تمام کھجوروں کو درھموں کے بدلے بیچو پھر ان دراہم کے ساتھ جنیب کھجور خریدو۔

حضرت عبداللہ بن حنین فرماتے ہیں کہ اہل عراق میں سے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اور وہ ہم پر امیر ہیں کہ جس شخص کو ایک درھم کے بدلے ایک سو درہم دیئے جائیں وہ لے لے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا، سونے کے بدلے برابر برابر وزن دیا جائے جو زیادہ ہو وہ سود ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تمہیں شک ہو تو اس سلسلے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہوں نے ان سے پوچھا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ

مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَقَالَ اِنَّمَا هُوَ رَاْيٌ مِّنِّيْ۔

عنہا کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کی بات بتائی گئی تو انہوں نے اپنے رب سے مغفرت طلب کی اور فرمایا وہ تو صرف میری اپنی رائے تھی۔

۱۳۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ اَنْكَرَهٗ فَقَالَ اَنّٰى لَكَ هٰذَا قَالَ اشْتَرَيْتُهٗ بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ قَالَ اَضْعَفْتَ اَرْبَيْتَ اَوْ اَرْبَيْتَ اَضْعَفْتَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں لایا جو آپ کے لیے غیر معروف تھیں آپ نے فرمایا یہ کہاں سے آئی ہیں اس نے عرض کیا میں نے دو صاع کھجوروں کے بدلے خریدی ہیں آپ نے فرمایا تم نے دوچند کیا سودی کاروبار کیا یا فرمایا تم نے سودی کاروبار کیا دوچند کیا۔

۱۳۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِصَاعِ تَمْرٍ رَيَّانٍ وَّكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْلًا فَقَالَ اَنّٰى لَكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِعْنَا صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِّنْ هٰذَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ بِيْعُوْا تَمْرَكُمْ وَاشْتَرُوْا مِنْ هٰذَا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریان درخت کی کھجوریں لائی گئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجوریں بعل درخت کی تھیں آپ نے فرمایا یہ کہاں سے لائے ہو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے ان کھجوروں کے ایک صاع کے بدلے دو صاع کھجوریں بیچی ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو بلکہ اپنی کھجوریں فروخت کر کے یہ خریدو۔

۱۳۹۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ بِدِيْنَارٍ وَدِرْهَمٌ بِدِرْهَمٍ وَصَاعُ تَمْرٍ بِصَاعِ تَمْرٍ وَصَاعُ بُرٍّ بِصَاعِ بُرٍّ وَصَاعُ شَعِيْرٍ بِصَاعِ شَعِيْرٍ لَا فَضْلَ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار ایک دینار کے بدلے درہم ایک درہم کے بدلے، ایک صاع کھجوریں ایک صاع کھجوروں کے بدلے ایک صاع گندم ایک صاع گندم کے بدلے ایک صاع جو، ایک صاع جو کے بدلے (بیچے جائیں) ان میں سے کسی میں زائد نہ ہو۔

۱۳۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع

عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْغَافِرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعُ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ وَلَا صَاعُ حِنْطَةٍ بِصَاعَيْنِ وَلَا دِرْهَمٌ بِدِرْهَمَيْنِ.

١٣٩٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ عِنْدِي مِنْ تَمْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ أَطْيَبَ مِنْهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا يَا بِلَالُ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رُدَّهُ وَرُدَّ عَلَيْنَا تَمْرَنَا.

١٣٩٧ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى وَخَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّبَائِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ أُوقِيَّةَ الذَّهَبِ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ.

١٣٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبَّادَةُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَ

کھجوریں، دو صاع کے بدلے نہ ہوں ایک صاع گندم دو صاع کے بدلے نہ ہو اور ایک درہم دو درہموں کے بدلے بیچا جائے۔

حضرت مسروق، حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجوریں تھیں میں نے ان سے اچھی کھجوریں ایک صاع، دو صاع کے بدلے پائیں تو میں نے خرید لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا تو آپ نے فرمایا اے بلال! یہ کہاں سے لائے ہو؟ میں نے عرض کیا میں نے ایک صاع کے بدلے دو صاع کھجوریں خریدی ہیں آپ نے فرمایا ان کو لوٹا دو اور ہماری کھجوریں ہمیں واپس کرو۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم ایک اوقیہ سونے (چھٹانک کا چوتھا حصہ) کی دو یا تین دیناروں کے بدلے بیع کرتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر بیچو۔

حضرت یحیی بن ابی اسحق، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے یعنی ان کے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے کی برابر برابر کے علاوہ خرید و فروخت سے منع فرمایا اور ہمیں اجازت دی کہ سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے

الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ فِي الْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ فِي الذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا۔

کے بدلے جیسے چاہیں فروخت کریں۔

۱۳۹۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَسَّانَ التُّجِيبِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ حَنَشًا الصَّنْعَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ فِي غَزْوَةِ اُنَاسٍ قِبَلَ الْمَغْرِبِ يَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ بَلَغَنِي اَنَّكُمْ تَتَبَايَعُونَ الْمِثْقَالَ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثَيْنِ وَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ اِلَّا الْمِثْقَالُ بِالْمِثْقَالِ وَالْوَزْنُ بِالْوَزْنِ۔

حضرت عبدالرحمن بن حسان تجیبی کے آزاد کردہ غلام ربیعہ بن سلیمان فرماتے ہیں کہ انہوں نے مغرب کی جانب غزوۂ اناس میں حنشا صنعانی سے سُنا وہ حضرت رویفع سے روایت کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم ایک مثقال کا سودا نصف اور دو تہائی سے کرتے ہو یہ صحیح نہیں مثقال، مثقال کے بدلے ہو یعنی برابر برابر وزن ہو۔

۱۴۰۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ اَبِي تَمِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار، دینار کے بدلے ہو زیادتی نہ ہو اور درہم، درہم کے بدلے ہو زیادتی نہ ہو۔

۱۴۰۱- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي تَمِيمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت زہیر بن محمد، حضرت موسیٰ بن ابی تمیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مُتَفَاضِلًا وَكَذٰلِكَ سَائِرُ الْاَشْيَاءِ الْمَكِيلَاتِ الَّتِي قَدْ ذُكِرَتْ فِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا فَالْعَمَلُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات سے ثابت ہوا کہ آپ نے چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے کو کمی زیادتی کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا دیگر کیلی اشیاء جن کا ہم نے ان روایات میں ذکر کیا ہے کا حکم بھی یہی ہے لہٰذا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت جس

بِهَا اَوْلٰى بِنَا مِنَ الْعَمَلِ بِحَدِيْثِ اُسَامَةَ الَّذِيْ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ تَاوِيْلُهٗ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ۔

ثُمَّ هٰذَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ قَدْ ذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا ۔

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ لَا يَشْتَرِيْ اَحَدُكُمْ دِيْنَارًا بِدِيْنَارَيْنِ وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ وَلَا قَفِيْزًا بِقَفِيْزَيْنِ اِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ وَاِنِّيْ لَا اُوْتٰى بِاَحَدٍ فَعَلَهٗ اِلَّا اَوْجَعْتُهٗ عُقُوْبَةً فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ ۔

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَا يَاْخُذْ اَحَدُكُمْ دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ فَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ ۔

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ ۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

کا وہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے جو ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے، کے مقابلے میں ان روایات پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے صحابہ کرام سے بھی تواتر کے ساتھ وہ بات مروی ہے جو آپ سے متواتر روایات میں منقول ہے۔

حضرت جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا تم میں سے کوئی شخص دو دیناروں کے بدلے ایک دینار، دو درہموں کے بدلے ایک درہم اور دو قفیزوں کے بدلے ایک قفیز (غلہ) نہ خریدے مجھے تم پر سود کا ڈر ہے اگر مجھے کسی شخص کے بارے میں خبر ملی کہ اس نے یہ کام کیا ہے تو میں اسے اس کی جان اور مال کی بربادی کا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک درہم، دو درہموں کے بدلے نہ لے کیونکہ مجھے تم پر سود کا ڈر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اس میں بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو مجھے تم پر سود کا خوف ہے۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے اور وہ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ بِهٰذَا عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِهٖ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَا يُنْكِرُهٗ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُوَافَقَتِهِمْ لَهٗ عَلَيْهِ۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف پر صحابہ کرام کے سامنے اس قسم کا خطبہ دیتے ہیں اور کوئی بھی ان پر اعتراض نہیں کرتا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ سب اس مسئلے میں ان کے متفق ہیں۔

۱۴۰۶۔ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعَلِيٍّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

پھر حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَتَبَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ اِلٰى اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّكُمْ قَدْ هَبَطْتُمْ اَرْضَ الرِّبٰوا فَلَا تَتَبَايَعُوْنَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَلَا الطَّعَامَ بِالطَّعَامِ اِلَّا كَيْلًا بِكَيْلٍ قَالَ اَبُوْ قَيْسٍ قَرَاْتُ كِتَابَهٗ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوقیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب شام تشریف لائے تو آپ نے افواج کے افسروں کو لکھا "حمد وصلوٰۃ کے بعد تم سودی زمین میں اترے ہو پس تم سونے کو سونے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے برابر برابر وزن کے ساتھ بیچنا اور غلہ، غلہ کے بدلے برابر پیمانے کے ساتھ ہو حضرت ابوقیس فرماتے ہیں ان کا مکتوب گرامی میں نے پڑھا تھا۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَكُوْنُ عِنْدِي الدَّرَاهِمُ فَلَا تُنْفَقُ عَنِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ فَاَشْتَرِيْ بِهَا دَرَاهِمَ تَجُوْزُ عَنِّيْ وَاَهْضِمُ فِيْهَا قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا اشْتَرِ بِدَرَاهِمِكَ ذَهَبًا ثُمَّ اشْتَرِ بِذَهَبِكَ وَرِقًا ثُمَّ اَنْفِقْهَا فِيْمَا شِئْتَ۔

حضرت ابوصالح سمان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس دراہم ہوتے ہیں وہ میری ضرورت میں خرچ نہیں اگر میں ان کے بدلے دوسرے دراہم خرید دوں تو یہ جائز ہے جب کہ میں بخوشی کچھ کم بھی کر دوں (یعنی کم لوں) راوی فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ اپنے درھموں کے بدلے سونا خریدو پھر اس سونے کے بدلے چاندی خریدو اور جہاں چاہو خرچ کرو۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا

حضرت شریح، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے

اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ شُرَیْحٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَضْلُ مَا بَیْنَهُمَا رِبًوا قَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ سُفْیَانَ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ قَالَ حُسَیْنٌ قَالَ لِیْ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ اِمَامُ مَسْجِدِ حَمَّادٍ۔

۱۴۱۰ - **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ یَنْهَیَانِ عَنْ بَیْعِ الدِّرْهَمَیْنِ بِالدِّرْهَمِ یَدًا بِیَدٍ وَیَقُوْلَانِ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ وَالدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ۔

۱۴۱۱ - **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قُرِئَ عَلٰی شُعَیْبٍ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عَلِیٍّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ مَرَّ بِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَمَعِیَ وَرِقٌ فَقَالَ اِصْنَعْ لَنَا اَوْضَاحًا لِصَبِیٍّ لَنَا قُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عِنْدِیْ اَوْضَاحٌ مَعْمُوْلَةٌ فَاِنْ شِئْتَ اَخَذْتُ الْوَرِقَ وَاَخَذْتَ الْاَوْضَاحَ فَقَالَ عُمَرُ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَوَضَعَ الْوَرِقَ فِیْ كِفَّةِ الْمِیْزَانِ وَالْاَوْضَاحَ فِیْ كِفَّةِ الْاُخْرٰی فَلَمَّا اسْتَوَی الْمِیْزَانُ اَخَذَ بِاِحْدٰی یَدَیْهِ وَاَعْطٰی بِالْاُخْرٰی۔

۱۴۱۲ - **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِئُ عَنْ غِیَاثِ بْنِ رَزِیْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ رَبَاحٍ هُوَ اللَّخْمِیُّ قَالَ كُنَّا فِیْ غَزَاةٍ مَعَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ بَیْعِ الذَّهَبِ فَقَالَ

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا درہم کے بدلے درہم کے سودے میں کمی زیادتی ہو تو وہ سود ہوتا ہے ابونعیم کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے حضرت سفیان سے نقل کیا کہ درہم درہم کے بدلے فروخت کیا جائے وہ فرماتے ہیں مجھ سے یہ بات حماد کی مسجد کے امام احمد بن صالح نے فرمائی ہے۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک درہم کے بدلے دو درہموں کو نقدًا بیچنے سے منع فرماتے تھے اور فرماتے ایک درہم، ایک درہم کے بدلے اور ایک دینار، ایک دینار کے بدلے (بیچا جائے)

حضرت ابورافع فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور آپ کے پاس چاندی تھی انہوں نے فرمایا ہمارے بچوں کے لیے زیور بنا دیں، میں نے عرض کیا امیر المومنین! میرے پاس تیار زیورات ہیں اگر آپ چاہیں تو زیورات لے لیں اور میں چاندی لے لوں آپ نے فرمایا برابر برابر ہو میں نے عرض کیا "جی ہاں" تو انہوں نے چاندی کو ترازو کے ایک پلڑے میں اور زیورات کو دوسرے پلڑے میں رکھا جب وزن برابر ہو گیا تو ایک ہاتھ سے لیا اور دوسرے ہاتھ سے دیا۔

حضرت غیاث بن رزین فرماتے ہیں مجھ سے علی بن رباح لخمی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم فضالہ بن عبید کے ہمراہ غزوات میں تھے میں نے ان سے سونے کے بدلے سونا بیچنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا برابر برابر ہوں

مِثْلًا بِمِثْلٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ۔

١٢١٣ - وَمِمَّا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي رُجُوْعِهٖ عَنِ الصَّرْفِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ نَزَعَ عَنِ الصَّرْفِ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى إِجَازَةِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ وَأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ ذٰلِكَ فَإِمَّا أَنْ يَكُوْنَ رُجُوْعُهُ لِعِلْمِهٖ أَنَّ مَا كَانَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ إِنَّمَا هُوَ رِبَا الْقُرْآنِ وَعَلِمَ أَنَّ رِبَا النَّسِيْئَةِ بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَوْ يَكُوْنَ ثَبَتَ عِنْدَهُ مَا خَالَفَ حَدِيْثَ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِمَّا لَمْ يَثْبُتْ مِنْهُ حَدِيْثُ أُسَامَةَ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ نَقَلَهُ لَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَتْ عَلَيْهِ بِهِ الْحُجَّةُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِأَنَّهُ خَبَرٌ وَاحِدٌ فَرَجَعَ إِلٰى مَا جَاءَتْ بِهِ الْجَمَاعَةُ الَّذِيْنَ يَقُوْمُ بِنَقْلِهِمُ الْحُجَّةُ وَتَرَكَ مَا جَاءَ بِهِ الْوَاحِدُ الَّذِيْ قَدْ يَجُوْزُ عَلَيْهِ السَّهْوُ وَالْغَلَطُ وَالْغَفْلَةُ وَهٰذَا الَّذِيْ بَيَّنَّا فِي الصَّرْفِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

زیادہ نہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انکی زیادتی کے ساتھ) بیع صرف (کے عدم جواز) سے رجوع کے سلسلے میں روایات آئی ہیں ان میں سے ایک حضرت ابو الصہباء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیع صرف (میں کمی زیادتی کے ساتھ سود نہ ہونے کے قول) سے رجوع کر لیا تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے بواسطہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا سُود صرف ادھار کی صورت میں ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے کی بیع ایک مثل کے بدلے دو، زیادہ مثل کی صورت میں جائز ہے اور انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تو ان کا رجوع یا تو اس بات کا علم حاصل ہونے کی وجہ سے تھا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان سے بیان کیا اس سے مراد وہ ربوٰ ہے جس کا قرآن پاک میں ذکر ہے اور انہیں معلوم ہو گیا کہ ادھار والا سود اور ہے یا ان کے نزدیک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف روایت اس طریقے پر ثابت ہوئی کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس طرح ثابت نہ ہوئی کیونکہ دوسری روایت حضور علیہ السلام سے نہایت کثرت سے منقول ہے حتیٰ کہ یہ روایت ان کے لیے حجت بن گئی اور یہ بات حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں نہ تھی کیونکہ وہ خبر واحد ہے چنانچہ انہوں نے اس حدیث کی طرف رجوع کیا جسے اتنی بڑی جماعت نے نقل کیا کہ ان کا نقل کرنا حجت بن جاتا ہے اور خبر واحد کو چھوڑ دیا کیونکہ اس میں بھولنے غلطی اور غفلت کا امکان ہے، یہ جو کچھ بیع صرف کے بارے میں ہم نے بیان کیا ہے یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۴ الْقِلَادَةِ تُبَاعُ بِذَهَبٍ وَّفِيْهَا خَرَزٌ وَّذَهَبٌ.

سونے کے بدلے ایسا ہار بیچنا جس میں سونا اور موتی ہوں

۱۴۱۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَهَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِفْصِلْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ بِعْهَا كَيْفَ شِئْتَ.

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں غزوۂ خیبر کے دن مجھے ایک ہار ملا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا تو حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ان دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کر کے بیچو۔

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شُجَاعٍ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ فُضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ بِاِثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَفَصَّلْتُهَا فَاِذَا الذَّهَبُ اَكْثَرُ مِنْ اِثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ.

حضرت خالد بن ابی عمران رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے خیبر کے دن ایک ہار جس میں سونا اور جواہرات تھے بارہ دینار کے بدلے خریدا اس (سونے) کو الگ کیا تو وہ بارہ دینار سے زیادہ کا تھا میں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا الگ کئے بغیر نہ بیچا جائے۔

۱۴۱۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فُضَالَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ مُّعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ

حضرت حنش، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہار لایا گیا جس میں جواہرات سونے کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے ایک شخص نے اسے سات یا نو دینار کے بدلے خریدا جب حضور علیہ السلام کی خدمت میں لایا گیا اور یہ بات عرض کی گئی

اِبْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعَةٍ اَوْ بِتِسْعَةٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَاحَتّٰى تَمِيْزَ مَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُّ الْحِجَارَةَ فَقَالَ لَاحَتّٰى تَمِيْزَ بَيْنَهُمَا فَرَدَّهٗ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْقِلَادَةَ اِذَا كَانَتْ كَمَا ذَكَرْنَا لَمْ يَجُزْ اَنْ نُبَاعَ بِالذَّهَبِ لِاَنَّ ذٰلِكَ الثَّمَنَ وَهُوَ ذَهَبٌ يُقْسَمُ عَلٰى قِيْمَةِ الْخَرَزِ وَعَلَى الذَّهَبِ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَبِيْعًا بِمَا اَصَابَهٗ مِنَ الثَّمَنِ كَالْعَرَضَيْنِ يُبَاعَانِ بِذَهَبٍ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَبِيْعٌ بِمَا اَصَابَ قِيْمَتَهٗ مِنْ ذٰلِكَ الذَّهَبِ۔

قَالُوْا فَلَمَّا كَانَ مَا يُصِيْبُ الذَّهَبَ الَّذِيْ فِي الْقِلَادَةِ اِنَّمَا يُصِيْبُهٗ بِالْخَرْزِ وَ الظَّنِّ وَكَانَ الذَّهَبُ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّبَاعَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَمْ يَجُزِ الْبَيْعُ اِلَّا اَنْ يُّعْلَمَ اَنَّ ثَمَنَ الذَّهَبِ الَّذِيْ فِي الْقِلَادَةِ مِثْلُ وَزْنِهٖ مِنَ الذَّهَبِ الَّذِيْ اُشْتُرِيَتْ بِهِ الْقِلَادَةُ وَلَا يُعْلَمُ بِقِسْمَةِ الثَّمَنِ اِنَّمَا يُعْلَمُ بِاَنْ تَكُوْنَ عَلٰى حِدَةٍ بَعْدَ الْوُقُوْفِ عَلٰى وَزْنِهٖ وَذٰلِكَ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ تُفَصَّلَ مِنَ الْقِلَادَةِ قَالُوْا فَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ هٰذِهِ الْقِلَادَةِ بِالذَّهَبِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ يُّفَصَّلَ ذَهَبُهَا مِنْهَا لِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْقِلَادَةُ لَا يُعْلَمُ مِقْدَارُ ذَهَبِهَا اَهُوَ مِثْلُ وَزْنِ جَمِيْعِ الثَّمَنِ اَوْ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ اَكْثَرُ اِلَّا بِاَنْ تُفَصَّلَ الْقِلَادَةُ فَيُوْزَنُ ذٰلِكَ الذَّهَبُ الَّذِيْ فِيْهَا فَيُوْقَفُ عَلٰى وَزْنِهٖ لَمْ يَجُزْ بَيْعُهَا بِذَهَبٍ اِلَّا بَعْدَ

تو آپ نے فرمایا فروخت نہیں کرسکتے حتی کہ دونوں چیزوں کو الگ الگ کرو اس نے کہا میں نے تو صرف جواہرات کی نیت کی تھی آپ نے فرمایا جائز نہیں جب تک دونوں کو الگ الگ نہ کیا جائے چنانچہ آپ نے اسے رد کر دیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ اگر ہار کی وہ صورت ہو جو ہم نے ذکر کی ہے تو اسے سونے کے بدلے بیچنا جائز نہیں کیونکہ قیمت یعنی سونا، جواہرات اور سونے پر تقسیم کیا جائے تو وہ دونوں اس قیمت میں فروخت شدہ مال ہوگا جیسا کہ دو چیزیں سونے کے بدلے بیچی جائیں تو اس سونے میں سے جس چیز کے حصے میں جتنا آئے گا وہ اس کے بدلے بیع (بیچی جانے والی چیز) ہوگی۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ہار کے سونے کی قیمت محض اندازے اور گمان سے ہوگی اور سونے کو سونے کے بدلے صرف برابر بیچ سکتے ہیں تو صرف اسی صورت میں یہ بیع جائز ہوگی جب یہ معلوم ہو کہ ہار والے سونے کی قیمت اس سونے کے وزن کے برابر ہو جس کے ساتھ ہار خریدا گیا اور یہ بات قیمت کو تقسیم کرنے سے معلوم نہیں ہوتی وہ اسی صورت میں معلوم ہو گی جب ہار کے سونے کا وزن کر کے اس کی قیمت علیحدہ مقرر کی جائے اور یہ اسی وقت معلوم ہوگا جب اسے ہار سے الگ کر دیا جائے وہ فرماتے ہیں اس ہار کو سونے کے بدلے بیچنا جائز نہیں جب تک اس کا سونا الگ نہ کر دیا جائے جیسا کہ ہم نے حضور علیہ السلام سے نقل کیا اور اس سبب سے جو ہم نے قیاس سے استدلال کیا۔

اور دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ہار کے سونے کے بارے میں معلوم نہیں کہ وہ تمام قیمت کے برابر ہے یا اس سے کم یا زیادہ ہے مگر یہ کہ اس کو ہار سے الگ کر کے وزن کیا جائے اور اس وزن سے آگاہی حاصل کی جائے تو اب اس کی بیع اس وقت جائز نہ ہو گی جب تک وہ سونا الگ نہ کیا جائے اور معلوم ہو کہ وہ اس قیمت

أَنْ تُفَصَّلَ ذَهَبُهَا مِنْهَا فَيُعْلَمَ أَنَّهُ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ الثَّمَنِ وَإِنْ كَانَتِ الْقِلَادَةُ يُحِيطُ الْعِلْمُ بِوَزْنِ مَا فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَيُعْلَمُ أَنَّهُ أَقَلُّ مِنَ الذَّهَبِ الَّذِي بِيعَتْ بِهٖ أَوْ لَا يُحِيطُ الْعِلْمُ بِوَزْنِهٖ إِلَّا أَنَّهُ يُعْلَمُ أَنَّهُ فِي الْحَقِيقَةِ أَقَلُّ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي بِيعَتْ بِهِ الْقِلَادَةُ وَهُوَ ذَهَبٌ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ وَذٰلِكَ أَنَّهُ يَكُونُ ذَهَبُهَا بِمِثْلِ وَزْنِهٖ مِنَ الذَّهَبِ الثَّمَنِ وَيَكُونُ مَا فِيهَا مِنَ الْخَرَزِ بِمَا بَقِيَ مِنَ الثَّمَنِ وَلَا يُحْتَاجُ فِي ذٰلِكَ إِلٰى قِسْمَةِ الثَّمَنِ عَلَى الْقِيَمِ كَمَا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ فِي الْعُرُوضِ الْمَبِيعَةِ بِالثَّمَنِ الْوَاحِدِ.

وَالدَّلِيلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الذَّهَبَ لَا يَجُوزُ أَنْ تُبَاعَ بِذَهَبٍ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ فِي دِينَارَيْنِ أَحَدُهُمَا فِي الْجَوْدَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْآخَرِ بِيعَا صَفْقَةً وَاحِدَةً بِدِينَارَيْنِ مُسَاوِيَيْنِ فِي الْجَوْدَةِ أَوْ بِذَهَبٍ غَيْرِ مَضْرُوبٍ جَيِّدٍ أَنَّ الْبَيْعَ جَائِزٌ فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَرْدُودًا إِلٰى حُكْمِ الْقِيمَةِ كَمَا تُرَدُّ الْعُرُوضُ مِنْ غَيْرِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ إِذَا بِيعَتْ بِثَمَنٍ وَاحِدٍ إِذًا لَفَسَدَ الْبَيْعُ لِأَنَّ الدِّينَارَ الرَّدِيَّ يُصِيبُهُ أَقَلُّ مِنْ وَزْنِهٖ إِذَا كَانَتْ قِيمَتُهُ أَقَلَّ مِنْ قِيمَةِ الدِّينَارِ الْآخَرِ.

فَلَمَّا أُجْمِعَ عَلٰى صِحَّةِ ذٰلِكَ الْبَيْعِ وَكَانَتِ السُّنَّةُ قَدْ ثَبَتَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِأَنَّ الذَّهَبَ تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ سَوَاءٌ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الذَّهَبِ فِي الْبَيْعِ إِذَا كَانَ يَذْهَبُ عَلٰى غَيْرِ الْقِسْمَةِ عَلَى الْقِيَمِ وَأَنَّهُ مَخْصُوصٌ فِي ذٰلِكَ

سے کم ہے اور اگر ہار کے سونے کا علم حاصل ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ وہ اس سونے سے کم ہے جس کے بدلے اسے بیچا گیا یا اس کے وزن کا علم حاصل نہ ہو لیکن یہ معلوم ہو کہ فی الواقع اس کا سونا ہار کی قیمت سے کم ہے اور وہ سونا ہے تو اب سودا جائز ہوگا اور یہ اس لیے کہ ہار کا سونا قیمت والے سونے سے اس کی مقدار کے برابر ہوگا اور جواہرات باقی سونے کے مقابلے میں ہوں گے۔ اور وہ اس صورت میں قیمت کے سونے کو ان میں سے ہر ایک کی قیمت پر تقسیم کرنے کی ضرورت نہ ہوگی جیسا کہ ایک قیمت پر بیچے جانے والی اشیاء میں ضرورت پڑتی ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں سونے کو سونے کے بدلے برابر ہی بیچ سکتے ہیں اور ہم نے دیکھا کہ فقہاء کا اس بارے میں اختلاف نہیں کہ ایسے دو دیناروں کو جن میں سے ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ کھرا ہو ایک ہی عقد میں ان دو دیناروں کے بدلے میں بیچنا جائز ہے جو کھرے پن میں برابر ہوں یا اس سونے کے بدلے میں جس کا سکہ نہ بنایا گیا اور وہ کھرا ہو (جائز ہے) اگر ان کو بھی قیمت کی طرف لوٹایا جاتا جیسے سونے چاندی کے علاوہ سامان کو لوٹایا جاتا ہے جبکہ ایک ہی قیمت میں سودا ہو تو اس صورت میں فاسد ہوتی کیونکہ ردی دینار کے حصے میں کم سونا آئے گا جب اس کی قیمت دوسرے دینار کے مقابلے میں کم ہو۔

تو جب انہوں نے اس بیع کے صحیح ہونے پر اجماع کیا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے کہ سونے کو جب سونے کے بدلے میں بیچا جائے تو اسے قیمتوں پر تقسیم نہیں کیا جائے گا اور یہ حکم اس کے ساتھ مخصوص ہے دوسرے اسباب میں یہ حکم نہیں ہے اس کے مقابلے میں جو قیمت ہوگی وہ وزن کے لحاظ سے ہوگی قیمت

بِحُكْمٍ دُوْنَ حُكْمِ سَائِرِ الْعُرُوْضِ الْمَبِيْعَةِ صَفْقَةً وَّاحِدَةً وَّاِنَّمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الثَّمَنِ هُوَ وَزْنُهُ مَالَا يُصِيْبُ قِيْمَتَهُ فَهٰذَا هُوَ مَا يَشْهَدُ هٰذَا الْقَوْلَ مِنَ النَّظَرِ۔

وَقَدِ اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيْثُ فُضَالَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَرَوَاهُ قَوْمٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَرَوَاهُ اٰخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

۱۴۱۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهَانِئٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ ابْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِيْ فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

۱۴۱۸- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ عَنْ فُضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ بِخَيْبَرَ۔

۱۴۱۹- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ فِيْ هٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَزَعَ الذَّهَبَ فَجَعَلَهُ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ لِيَعْلَمَ

کے اعتبار سے نہیں قیاس بھی اسی قول کی تائید کرتا ہے۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کی جو حدیث ہم نے روایت کی ہے اس میں اضطراب ہے ایک جماعت نے اسے اُس طرح روایت کیا ہے جس طرح ہم نے باب کے شروع میں روایت کیا اور دوسرے حضرات نے اس کے علاوہ روایت کیا۔

حضرت علی بن رباح لخمی فرماتے ہیں انہوں نے حضرت فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر میں ایک ہار لایا گیا اس میں سونا اور جواہرات تھے وہ مال غنیمت سے تھا جسے بیچا جا رہا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار میں لگے ہوئے سونے کو الگ کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا سونے کے بدلے سونا وزن کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

حضرت حمید بن ہانی، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے خیبر کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت حیوہ، حضرت ابو ہانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس مسئلے کے بارے میں اس حدیث میں جو کچھ ہے وہ پہلی حدیث میں نہیں ہے وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو اتار کر الگ کیا پھر فرمایا سونے کے بدلے سونا وزن کے اعتبار سے ہوتا ہے

النَّاسَ كَيْفَ حُكْمُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلَ الذَّهَبَ لِاَنَّ صَلَاحَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ فَفَعَلَ مَا فِيْهِ صَلَاحُهُمْ لَا لِاَنَّ بَيْعَ الذَّهَبِ قَبْلَ اَنْ يُّنْتَزَعَ مَعَ غَيْرِهٖ فِيْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ غَيْرُ جَائِزٍ وَهٰذَا خِلَافُ مَا رُوِيَ مَنْ رَوٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفْصَلَ۔

وَقَدْ رَوَاهُ اٰخَرُوْنَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

تاکہ معلوم ہو جائے کہ سونے کے بدلے سونے کا حکم کیا ہے۔

تو یہ بھی جائز ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا اس لیے الگ کیا ہو کہ اس میں مسلمانوں کا فائدہ تھا تو جس میں ان کی بہتری تھی وہ عمل کیا یہ بات نہیں کہ سونے کو الگ کئے بغیر ایک ہی سودے میں اس کا بیچنا جائز نہ تھا اور یہ آپ کی اس حدیث کے خلاف ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ جدا کئے بغیر نہ بیچا جائے۔

دوسرے حضرات نے بھی اس کے خلاف روایت کیا ہے۔

۱۴۲۰- فَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَنَشُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصَّنْعَانِيُّ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْبَحْرِ مَعَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ حَنَشٌ فَاشْتَرَيْتُ قِلَادَةً فِيْهَا تِبْرٌ وَّيَاقُوْتٌ وَزَبَرْجَدٌ فَاَتَيْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَاْخُذِ التِّبْرَ بِالتِّبْرِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّيْ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فَاشْتَرَيْتُ قِلَادَةً بِسَبْعَةِ دَنَانِيْرَ فِيْهَا تِبْرٌ وَّجَوْهَرٌ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَاْخُذِ التِّبْرَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

حضرت خالد بن ابی عمر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حنش بن عبداللہ صنعانی نے بیان کیا کہ وہ دریا کے سفر میں حضرت فضالہ بن عبید انصاری کے ہمراہ تھے حضرت حنش فرماتے ہیں میں نے ایک ہار خریدا جس میں سونا یاقوت اور زبرجد جڑے ہوئے تھے میں حضرت فضالہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر لو میں خیبر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا میں نے ایک ہار سات دینار میں خریدا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر ہی لے سکتے ہو۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا تَقَدَّمَهٗ مِنَ الْاَحَادِيْثِ وَذٰلِكَ اَنَّ مَا حَكٰى فُضَالَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ التِّبْرُ بِالذَّهَبِ

اس حدیث میں پہلی حدیث کے علاوہ مضمون ہے وہ یوں کہ اس حدیث میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ یہ ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر لیا جائے اور جس

مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَسَادَ الْبَيْعِ فِي الْقِلَادَةِ الْمَبِيعَةِ بِذَهَبٍ إِذْ كَانَ فِيهَا ذَهَبٌ وَغَيْرُهُ فَهٰذَا خِلَافُ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

وَقَدْ رَوَاهُ آخَرُونَ أَيْضًا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

۱۴۲۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمُعَافِرِيَّ أَخْبَرَهُمَا عَنْ حَنَشٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ فَصَارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فُضَالَةَ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا وَاجْعَلْهُ فِي الْكِفَّةِ وَاجْعَلْ ذَهَبًا فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرٰى ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

فَهٰذَا خِلَافُ لِمَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ لِأَنَّ فِيهِ أَمْرَ فُضَالَةَ بِنَزْعِ الذَّهَبِ وَبَيْعِهِ وَحْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هُوَ نَهْيُهُ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

فَهٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ وَالْأَمْرُ بِالتَّفْصِيلِ مِنْ قَوْلِ فُضَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَ بِذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ عِنْدَهُ الْبَيْعُ فِيهَا فِي الذَّهَبِ حَتّٰى تُفْصَلَ۔

وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَ بِذٰلِكَ

ہار کو سونے کے بدلے بیچا گیا اس کی بیع کے فاسد ہونے کا ذکر نہیں کیا جب کہ اس میں سونا اور دوسری چیزیں تھیں تو یہ پہلی احادیث کے خلاف ہے۔

کچھ دوسرے حضرات نے اس کے علاوہ بھی روایت کیا ہے۔

حضرت حنش سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایک ہار ملا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے اسے خریدنا چاہا تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے فرمایا اس کا سونا الگ کر دو اور اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھو اور دوسرے پلڑے میں بھی سونا رکھو پھر برابر برابر کے علاوہ نہ لو۔ کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ برابر برابر ہی لے۔

تو یہ پہلی احادیث کے خلاف ہے کیونکہ اس میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے سونا اتارنے اور اسے الگ بیچنے کا حکم دیا اور یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کی جو کچھ حضور علیہ السلام سے (نقل کرتے ہوئے) ذکر کیا اس میں سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر نہ بیچنے سے ممانعت ہے۔

تو اس بات میں کوئی اختلاف نہیں سونے کو الگ کرنے کا حکم حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے قول سے ثابت ہے تو ہو سکتا ہے انہوں نے اس بات کا حکم اس لیے دیا ہو کہ ان کے نزدیک ہار میں جڑے ہوئے سونے کو الگ کیے بغیر بیچنا جائز نہ ہو۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس بات کا حکم

لِإِحَاطَةِ عِلْمِهِ أَنَّ تِلْكَ قِلَادَةٌ لَا يُوْصَلُ إِلَى عِلْمِ مَا فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَلَا إِلَى مِقْدَارِهِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ تُفْصَلَ مِنْهَا۔

اس لیے دیا ہو کہ وہ جانتے تھے اس ہار میں جڑے ہوئے سونے کی مقدار کا علم اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اسے الگ نہ کیا جائے۔

فَقَدِ اضْطَرَبَ هَذَا الْحَدِيثُ فَلَمْ يُوْقَفْ عَلَى مَا أُرِيدَ مِنْهُ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْتَجَّ بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي الَّتِي رُوِيَ عَلَيْهَا إِلَّا احْتَجَّ مُخَالِفُهُ عَلَيْهِ بِالْمَعْنَى الْآخَرِ وَقَدْ قَدَّمْنَا فِي هَذَا الْبَابِ كَيْفَ وَجْهُ النَّظَرِ فِي ذَلِكَ وَإِنَّهُ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الَّذِينَ جَعَلُوا حُكْمَ الذَّهَبِ الْمَبِيعِ مَعَ غَيْرِهِ بِالذَّهَبِ لَا عَلَى قَسْمِ الثَّمَنِ عَلَى الْقِيَمِ وَلَكِنْ عَلَى أَنَّ الذَّهَبَ مَبِيعٌ بِوَزْنِهِ مِنَ الذَّهَبِ الثَّمَنِ وَمَا بَقِيَ مَبِيعٌ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّمَنِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

تو اس حدیث میں اضطراب ہوا اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس سے کیا مراد ہے پس جو شخص بھی ان معانی میں سے کسی معنیٰ کو دلیل بنائے گا مخالف دوسرے معنیٰ سے استدلال کرے گا اور ہم اس باب میں پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس میں قیاس کا طریقہ کیا ہے اور یہ ان لوگوں کے مسلک کے مطابق ہے جنہوں نے فروخت شدہ سونے کو دوسرے سونے کے مقابلے میں قرار دیا نہ کہ قیمت کو ان دونوں کی قیمت پر تقسیم کرنا، بلکہ سونا، قیمت میں سے اپنے ہم وزن سونے کے مقابلے میں ہو گا اور جو باقی ہو گا وہ اس چیز کی قیمت ہو گی جو سونے کے ساتھ جڑی ہوئی تھی یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

۱۴۲۲- **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ قَالَ اشْتَرَى مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قِلَادَةً فِيهَا تِبْرٌ وَزَبَرْجَدٌ وَلُؤْلُؤٌ وَيَاقُوتٌ بِسِتِّمِائَةِ دِينَارٍ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حِينَ طَلَعَ مُعَاوِيَةُ الْمِنْبَرَ وَحِينَ صَلَّى الظُّهْرَ فَقَالَ أَلَا أَنَّ مُعَاوِيَةَ اشْتَرَى الرِّبَا وَأَكَلَهُ أَلَا إِنَّهُ فِي النَّارِ إِلَى حَلْقِهِ۔

حضرت ابو تمیم جیشانی سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے ایک ہار جس میں سونا زبرجد، جواہرات اور یاقوت لگا ہوا تھا چھ سو دینار کے بدلے خریدا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے یا انہوں نے ظہر کی نماز پڑھی تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا سنو! حضرت معاویہ نے سود کے طور پر سودا کیا اور اسے کھایا سنو! وہ حلق تک جہنم میں ہو گا۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ الْقِلَادَةُ كَانَ فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ أَكْثَرُ مِمَّا اشْتُرِيَتْ بِهِ فَكَانَ مِنْ عُبَادَةَ مَا كَانَ لِذَلِكَ وَيَجُوزُ أَنْ تَكُونَ بِيعَتْ بِنَسِيئَةٍ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا۔

تو ہو سکتا ہے کہ اس ہار میں جڑا ہوا سونا اس سونے سے زیادہ ہو جس کے بدلے اسے خریدا گیا تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے یہ کلام کیا اور ہو سکتا ہے اسے ادھار کے طور پر بیچا گیا ہو تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

١٤٢٣- وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ وَفِي السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ عُبَادَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْكَرَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا اَنْكَرَ۔

١٤٢٤- مَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ يَحْيٰى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ قَالَ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ فَاَصَبْنَا ذَهَبًا وَّفِضَّةً فَاَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا يَبِيْعُهَا النَّاسَ فِيْ عَطِيَّاتِهِمْ قَالَ فَتَنَازَعَ النَّاسُ فِيْهَا فَقَامَ عُبَادَةُ فَنَهَاهُمْ فَرَدُّوْهَا فَاَتَى الرَّجُلُ مُعَاوِيَةَ فَشَكٰى اِلَيْهِ فَقَامَ مُعَاوِيَةُ خَطِيْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ يَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلَيْهِ لَمْ نَسْمَعْهَا فَقَامَ عُبَادَةُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَنُحَدِّثَنَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ يَدًا بِيَدٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ۔

١٤٢٥- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ اَنَّهُ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ فِيْ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ يَبِيْعُوْنَ اٰنِيَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اِلَى الْعَطَاءِ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ

اس سلسلے میں اور اس سبب کے بارے میں جس کی وجہ سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا، یہ روایت مروی ہے۔

حضرت ایوب سختیانی، حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابوالاشعث سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں تھے جس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے ہمیں سونا اور چاندی حاصل ہوئی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اسے لوگوں پر عطیات پر بیچے اس سلسلے میں لوگوں کا اختلاف ہوا تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کو روکا تو انہوں نے اسے لوٹا دیا وہ شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے شکایت کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (منسوب) احادیث روایت کرتے ہیں اور اس سلسلے میں آپ پر جھوٹ باندھتے ہیں ہم نے ان احادیث کو نہیں سنا اس پر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ کی قسم! ہم ضرور بضرور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نقل کریں گے اگرچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ناپسند کریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے گندم کو گندم کے بدلے، جو کو جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، ہاتھوں ہاتھ (نقد) عین کو عین کے ساتھ (یعنی ادھار نہ ہو)

حضرت ابوالاشعث صنعانی فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کچھ لوگ آئے جو سونے اور چاندی کے برتن عطیات کے ملنے تک کے وعدے پر بیچتے تھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، جو کو جو کے

بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا كَانَ مِنْ اِنْكَارِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ هُوَ بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلٰى اَجَلٍ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ۔ وَاَمَّا الْقِلَادَةُ الَّتِىْ فِيْهَا الذَّهَبُ الْمَبِيْعَةُ بِالذَّهَبِ اَوِ الْقِلَادَةُ الَّتِىْ فِيْهَا الْفِضَّةُ الْمَبِيْعَةُ بِالْفِضَّةِ فَلَا دَلَالَةَ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْهُ عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ اِذَا بِيْعَ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِ ذَهَبِهٖ اَوْ فِضَّتِهٖ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْفِضَّةِ۔

۱۴۲۶۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَرِ السَّيْفَ الْمُحَلّٰى بِالْفِضَّةِ۔

۱۴۲۷۔ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ اَجَازَ بَيْعَ السَّيْفِ الَّذِىْ حِلْيَتُهٗ فِضَّةٌ بِفِضَّةٍ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ اِخْتِلَافٌ۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ اَنَّهٗ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِشْتِرَآءِ الثَّوْبِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ فَقَالَا لَا يَصْلُحُ اشْتِرَاؤُهٗ بِالذَّهَبِ۔

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ

بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ وہ برابر برابر ہوں جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کھایا۔

امام طحاوی کا قول

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض سونے کو سونے کے بدلے ایک میعاد تک بیچنے کی وجہ سے تھا کسی اور وجہ سے نہیں جہاں تک اس ہار کا تعلق ہے جس میں جڑا ہوا سونا سونے کے بدلے بیچا گیا یا وہ ہار جس میں جڑی ہوئی چاندی، چاندی کے بدلے بیچی گئی تو ان روایات میں اس کے حکم پر کوئی دلالت نہیں جب اس (ہار) کے سونے کو اس سے زیادہ سونے یا اس کی چاندی کو اس سے زیادہ چاندی کے بدلے بیچا جائے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا چاندی سے مرصع تلوار کو چاندی کے بدلے خریدو۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس تلوار کو چاندی کے بدلے خریدنے کی اجازت دی جو چاندی سے مرصع تھی۔

تابعین کی جماعت سے بھی اس قسم کے مسئلے میں اختلاف مروی ہے۔

حضرت خالد بن ابی عمران فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت قاسم بن محمد اور حضرت سالم بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) سے سونے کے بدلے سونے سے بنا ہوا کپڑا خریدنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اسے سونے کے بدلے خریدنا صحیح نہیں۔

حضرت عثمان بن اسود، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو

بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّشْتَرِىَ ذَهَبًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ بِفِضَّةٍ وَذَهَبٍ۔

چاندی کے بدلے یا سونے کے بدلے خریدنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُّبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يُّبَاعَ السَّيْفُ الْمُفَضَّضُ بِالدَّرَاهِمِ بِاَكْثَرَ مِمَّا فِيْهِ تَكُوْنُ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالسَّيْفُ بِالْفَضْلِ۔

حضرت مبارک، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس تلوار کو جس میں درہم جڑے ہوئے ہوں زیادہ چاندی کے بدلے ہوگی اور تلوار زائد چاندی کے بدلے ہوگی۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ بَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلّٰى اِذَا كَانَتِ الْفِضَّةُ الَّتِيْ فِيْهِ اَقَلَّ مِنَ الثَّمَنِ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابو معشر، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس تلوار میں چاندی لگی ہوئی ہو اس کو چاندی کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ یہ چاندی قیمت والی چاندی سے کم ہو۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلّٰى بِالدَّرَاهِمِ لِاَنَّ فِيْهِ حَمَائِلَهٗ وَجَفْنَهٗ وَنَصْلَهٗ۔

حضرت حصین بن عبد الرحمٰن، حضرت عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں درھموں (چاندی) سے مرصّع تلوار کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس میں اس کا پرتلہ، میان اور پھل بھی ہے۔

۱۷

كِتَابُ الْهِبَةِ وَالصَّدَقَةِ

ہبہ اور صدقہ کا بیان

بَابُ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ ۲۵٦

ہبہ واپس لینا

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ .

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا قے کرکے اسے لوٹانے والے کی طرح ہے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْوَاهِبَ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْمَا وَهَبَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ الرُّجُوْعَ فِي الْهِبَةِ كَالرُّجُوْعِ فِي الْقَيْءِ وَكَانَ رُجُوْعُ الرَّجُلِ فِيْ قَيْئِهٖ حَرَامًا عَلَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ رُجُوْعُهٗ فِيْ هِبَتِهٖ .

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ ہبہ کرنے والا دی ہوئی چیز کو واپس نہیں کرسکتا۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ میں رجوع کرنے والے کو قے کرکے واپس لوٹانے والے کی طرح قرار دیا اور قے کرکے واپس کرنا حرام ہے تو ہبہ میں رجوع بھی اسی طرح ہوگا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لِلْوَاهِبِ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ اِذَا كَانَتْ قَائِمَةً عَلٰى حَالِهَا لَمْ تُسْتَهْلَكْ وَلَمْ يُزَدْ فِيْ بَدَنِهَا بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ الْمَوْهُوْبُ

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کو واپس لے سکتا ہے جب تک وہ چیز اپنی حالت پر قائم ہو ہلاک نہ ہوا ورنہ اس کے بدن میں کوئی اضافہ کیا گیا ہو موہوب لہ (جس کو ہبہ کیا گیا) اس کا رشتہ دار بھی

لَہٗ لَیْسَ بِذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِّنَ الْوَاهِبِ
وَبَعْدَ اَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُثِبْهُ مِنْهَا ثَوَابًا فَاِنْ
كَانَ اَثَابَهٗ مِنْهَا ثَوَابًا وَقَبِلَ ذٰلِكَ الثَّوَابَ
مِنْهُ اَوْ كَانَ الْمَوْهُوْبُ لَهٗ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ
مِّنَ الْوَاهِبِ فَلَيْسَ لِلْوَاهِبِ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا
فَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْوَاهِبُ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ
لِلْمَوْهُوْبِ لَهٗ وَلٰكِنَّهَا امْرَاَةٌ وَهَبَتْ
لِزَوْجِهَا اَوْ زَوْجٌ وَهَبَ لِامْرَاَتِهٖ فَهُمَا
فِيْ ذٰلِكَ كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ
مِنْهُمَا اَنْ يَّرْجِعَ فِيْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
جَعَلَ الْعَائِدَ فِيْ هِبَتِهٖ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا مَنِ
الْعَائِدُ فِيْ قَيْئِهٖ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ
الرَّجُلَ الْعَائِدَ فِيْ قَيْئِهٖ فَيَكُوْنُ قَدْ جَعَلَ الْعَائِدَ
فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْمَا هُوَ حَرَامٌ عَلَيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ
مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ
اَرَادَ الْكَلْبَ الْعَائِدَ فِيْ قَيْئِهٖ وَالْكَلْبُ غَيْرُ مُتَعَبَّدٍ
بِتَحْرِيْمٍ وَلَا تَحْلِيْلٍ فَيَكُوْنُ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ
عَائِدًا فِيْ قَذَرٍ كَالْقَذَرِ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْهِ الْكَلْبُ
وَلَا يَثْبُتُ بِذٰلِكَ مَنْعُ الْوَاهِبِ مِنَ الرُّجُوْعِ فِي
الْهِبَةِ۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِي الْاٰثَارِ
مَا يَدُلُّنَا عَلٰى مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ مَا هُوَ۔

۱۴۳۴- **فَاِذَا** فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَدْ حَدَّثَنَا
قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

نہ ہوا اور نہ اس کی طرف سے اسے کوئی بدلہ ملا ہو اگر اس نے اس کے بدلے میں کچھ دے دیا اور اس نے قبول بھی کر لیا یا موہوب لہ اس کا قریبی رشتہ دار ہے تو واہب (ہبہ کرنے والا) واپس نہیں لے سکتا اگر موہوب لہ اس کا رشتہ دار نہ ہو بلکہ بیوی نے اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کی یا خاوند نے اپنی بیوی کو کوئی چیز ہبہ کی تو یہ دونوں بھی اس معاملے میں قریبی رشتہ دار کی طرح ہیں ان میں سے ایک بھی دوسرے کو دی ہوئی چیز واپس نہیں کر سکتا۔

ان لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کر کے واپس کرنے والے کو قے کر کے اسے واپس لوٹانے والے کی طرح قرار دیا اور قے کر کے اسے واپس لوٹانے والے کے بارے میں نہیں بتایا کہ اس سے کون مراد ہے تو ممکن ہے وہ شخص مراد ہو جو قے کر کے اسے واپس لوٹاتا ہے تو آپ نے ہبہ کر کے لوٹانے والے کو قے کر کے اسے چاٹنے والے کی طرح قرار دیا اور یہ حرام ہے اس سے پہلے قول والوں کی بات ثابت ہو جائے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد وہ کتا ہو جو قے کر کے اسے چاٹتا ہے اور کتا حرام و حلال کا مکلف نہیں لہذا ہبہ کو لوٹانے والا گندگی کو لوٹانے والا ہے جیسے وہ گندگی جسے کتا لوٹاتا ہے اس سے یہ بات ثابت نہ ہوگی کہ واہب کو ہبہ سے رجوع کرنا منع ہے۔

تو ہم نے دیکھا کہ کیا روایات میں کوئی ایسی بات ہمیں ملتی ہے جو اس پہلی حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد پر دلالت کرے۔

تو حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ہمارے سامنے بری صفت کی مثال بیان فرمائی کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوْءِ الرَّاجِعُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ.

۱۴۳۵- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ.

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ تَنْزِيْهَ اُمَّتِهٖ عَنْ اَمْثَالِ الْكِلَابِ لَا اَنَّهٗ اَبْطَلَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الرُّجُوْعُ فِيْ هِبَاتِهِمْ.

۱۴۳۶- **وَقَدْ** رُوِيَ هٰذَا الْكَلَامُ اَيْضًا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ عَطَائِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ فَاَكَلَهٗ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا الْكَلَامِ فِيْ مَعْنًى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى.

۱۴۳۷- **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ يُبَاعُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرَادَ

اپنی قے کو چاٹتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن طاؤس اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہبہ کر کے اسے لوٹانے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اسے چاٹتا ہے۔

تو یہ اس حدیث اس بات پر دلالت رکھتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلی حدیث میں جو ہم نے ذکر کی اپنی امت کو کتوں کے اوصاف سے بچانے کا ارادہ فرمایا یہ بات نہیں کہ ہبہ کی ہوئی اشیاء کو واپس کرنے کو باطل قرار دیا۔

یہ کلام جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت خلاس بن عمرو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص اپنے عطیہ کو لوٹاتا ہے وہ اس کتے کی طرح ہے جو کھاتا ہے جب سیر ہوتا تو قے کر دیتا ہے پھر اسے چاٹ کر واپس کر لیتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا کلام ایک دوسرے مفہوم میں بھی مروی ہے۔

حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) روایت کرتے تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کیا اس کے بعد اسے فروخت ہوتا ہوا پایا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا اپنے صدقہ کو واپس نہ کرو اسی

اَنْ يَّشْتَرِيَهٗ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْمَرَهٗ فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِىْ صَدَقَتِكَ فَلِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرٰى اَنْ يَّبْتَاعَ مَالًا جَعَلَهٗ صَدَقَةً۔

بنیاد پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو جائز نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی جس مال کو صدقہ کرے اسے خریدے۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِىْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَاعَهٗ مِنْهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَائِعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تَعُدْ فِىْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِىْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِىْ قَيْئِهٖ۔

حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے ایک شخص کو جہاد کے لیے گھوڑے پر سوار کیا اس نے اس کو ضائع کر دیا تو میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور سوچا کہ وہ اسے سستا بیچے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے نہ خریدو اگرچہ وہ تمہیں ایک درھم کے بدلے دے اور اپنا صدقہ واپس نہ کرو کیونکہ صدقہ واپس کرنے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اسے چاٹ لیتا ہے۔

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ اَبْصَرَ فَرَسًا تُبَاعُ فِى السُّوْقِ وَكَانَ تَصَدَّقَ بِهٖ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَشْتَرِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا شَيْئًا مِّنْ نِّتَاجِهٖ۔

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بازار میں ایک گھوڑے کا سودا ہوتے دیکھا اور وہ اسے صدقہ میں دے چکے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اسے خریدلوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اسے خریدو اور نہ اس کی اولاد کو۔

۱۴۴۰۔ فَمَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَّبْتَاعَ مَا كَانَ تَصَدَّقَ بِهٖ اَوْ شَيْئًا مِّنْ نِّتَاجِهٖ وَجَعَلَ اِنَّ فِعْلَ ذٰلِكَ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِىْ قَيْئِهٖ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِمُوْجِبٍ حُرْمَةَ ابْتِيَاعِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ بِهَا وَلٰكِنَّ تَرْكَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ لَهٗ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس چیز کے خریدنے سے منع کر دیا جسے انہوں نے صدقہ کیا اسی طرح اس کی اولاد کے خریدنے سے بھی منع فرمایا اور اس فعل کو اس کتے (کے فعل) کی طرح قرار دیا جو قے کر کے لوٹاتا ہے تو اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ صدقہ کرنے والے کے لیے صدقہ کے مال کو خریدنا حرام ہے بلکہ اس کو چھوڑنا افضل ہے۔

۴۴۱ - فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا مِمَّا ذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ لَيْسَ عَلٰى تَحْرِيْمِ ذٰلِكَ سَوَآءً وَلٰكِنَّهٗ لِأَنَّ تَرْكَهٗ أَفْضَلُ.

۴۴۲ - وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ إِلَّا الْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ.

فَقَالَ قَائِلٌ فَقَدْ دَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى تَحْرِيْمِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ مِنَ الرَّجُلِ لِغَيْرِ وَلَدِهٖ.

قِيْلَ لَهٗ مَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَفَ ذٰلِكَ الرُّجُوْعَ بِأَنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِتَغْلِيْظِهٖ إِيَّاهُ لِكَرَاهِيَةِ أَنْ يَكُوْنَ لِأَحَدٍ مِنْ أُمَّتِهٖ مَثَلُ السَّوْءِ.

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهَا تَحْرُمُ عَلَى الْأَغْنِيَآءِ وَلٰكِنَّهَا عَلٰى مَعْنٰى لَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ حَيْثُ تَحِلُّ لِغَيْرِهٖ مِنْ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالزَّمَانَةِ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْضًا لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَهٗ ذٰلِكَ كَمَا يَحِلُّ لَهُ الْأَشْيَآءُ الَّتِيْ قَدْ أَحَلَّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْ لِمَنْ فَعَلَهَا مَثَلًا كَالْمَثَلِ الَّذِيْ جَعَلَهٗ رَسُوْلُ

تو جو کچھ ہم نے پہلے ذکر کیا اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کو واپس لینے کے سلسلے میں جو کچھ فرمایا اس سے حرام ہونا مراد نہیں بلکہ اسے چھوڑنا افضل ہے۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں حضرات فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کرنے والے کے لیے جائز نہیں کہ وہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس کرے البتہ باپ اپنے بیٹے سے واپس لے سکتا ہے۔

تو کسی معترض نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا کہ کسی شخص کا اولاد کے علاوہ کسی سے ہبہ واپس لینا حرام ہے۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری مذکورہ بات پر کوئی دلالت نہیں ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی کہ یہ حلال نہیں سختی کے طور پر ہو کیونکہ آپ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آپ کے کسی امتی میں بری مثال پائی جائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی تندرست ٹھیک ٹھاک آدمی کے لیے صدقہ حلال نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس پر اس طرح حرام ہے جس طرح مالدار لوگوں پر حرام ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دیگر حاجت مند لوگوں کے لیے حلال ہے اس طرح اس کے لیے حلال نہیں تو اسی طرح جو کچھ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے نقل کیا۔ ہے کہ ہبہ کرنے والے کے لیے دی ہوئی چیز واپس لینا حلال نہیں کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لیے یہ اس طرح حلال نہیں جس طرح دیگر اشیاء ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے حلال قرار دیا اور ان کو حاصل کرنے والوں کے لیے ایسی مثال بیان نہیں

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْعَائِدِ فِيْ هِبَتِهٖ.

وَقَدْ دَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَوْدُ فِيْهَا بِالرُّجُوْعِ وَالْاِبْتِيَاعِ وَغَيْرِهٖ ثُمَّ اسْتَثْنٰى مِنْ ذٰلِكَ مَا وَهَبَ الْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلٰى اِبَاحَتِهٖ لِلْوَالِدِ اَنْ يَّاْخُذَ مَا وَهَبَ لِابْنِهٖ فِيْ وَقْتِ حَاجَتِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ وَفَقْرِهٖ اِلَيْهِ لِاَنَّ مَا يَجِبُ لِلْوَالِدِ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ بِفِعْلٍ يَّفْعَلُهٗ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ رُجُوْعًا مِّنْهُ يَكُوْنُ مَثَلُهٗ فِيْهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ الرَّاجِعِ فِيْ قَيْئِهٖ وَلٰكِنَّهٗ شَيْءٌ اَوْجَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ لِفَقْرِهٖ فَلَمْ يُضَيِّقْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ كَمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

فرمائی جو ہبہ کر کے واپس کرنے والے کے لیے بیان فرمائی۔

اس رجوع کرنے میں ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینا، اسے خریدنا اور دوسری صورتیں شامل ہیں پھر اس سے والد کا بیٹے کو دیا ہوا مال مستثنیٰ کیا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس کا جواز باپ کی حاجت اور فقر کے وقت ہے کیونکہ اس سلسلے میں جو کچھ باپ کے لیے واجب ہے وہ ایسا فعل نہیں ہے جس کے کرنے سے وہ واپسی کتے کے اپنی قے کو چاٹنے کی طرح ہو بلکہ یہ وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس (باپ) کے فقر کی وجہ سے اس کے لیے واجب کیا اور اس سلسلے میں اسے کسی تنگی میں نہیں ڈالا جیسا کہ دوسری احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۴۴۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ اُمِّيْ حَدِيْقَةً وَاِنَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ وَرَجَعَتْ حَدِيْقَتُكَ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باغ کا عطیہ دیا اب اس کا انتقال ہو گیا اور اس نے میرے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا صدقہ (عطیہ) واجب ہو گیا (ادا ہو گیا) اور تیرا باغ تیری طرف لوٹ گیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ لِلْمُتَصَدِّقِ صَدَقَتَهٗ لَمَّا رَجَعَتْ اِلَيْهِ بِالْمِيْرَاثِ وَمَنَعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنِ ابْتِيَاعِ صَدَقَتِهٖ.

فَثَبَتَ بِهٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ اِبَاحَةُ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے والے کے لیے وہ صدقہ جائز قرار دیا جب وہ بطور وراثت اس کی طرف واپس ہوا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنا عطیہ خریدنے سے منع فرمایا:

تو ان دو حدیثوں سے ثابت ہوا کہ صدقہ کرنے والے

الصَّدَقَةِ الرَّاجِعَةِ اِلَى الْمُتَصَدِّقِ بِفِعْلِ اللّٰهِ كَرَاهَةَ الصَّدَقَةِ الرَّاجِعَةِ اِلَيْهِ بِفِعْلِ نَفْسِهِ فَكَذٰلِكَ وُجُوْبُ النَّفَقَةِ لِلْاَبِ مِنْ مَالِ الْاِبْنِ لِحَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ وَجَبَتْ لَهُ بِاِيْجَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِيَّاهَا لَهُ فَاَبَاحَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ارْتِجَاعَ هِبَتِهِ وَاِنْفَاقَهَا عَلٰى نَفْسِهِ وَجَعَلَ ذٰلِكَ كَمَا رَجَعَ اِلَيْهِ بِالْمِيْرَاثِ لَا كَمَا رَجَعَ بِالْاِبْتِيَاعِ وَالْاِرْتِجَاعِ

کی طرف صدقہ کی واپسی تب جائز ہے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے واپس ہوا اور جب اپنے ذاتی فعل سے ہو تو مکروہ ہے اسی طرح باپ کے لیے بیٹے کے مال میں نفع اس کی ضرورت اور فقر کی وجہ سے واجب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے واجب فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہبہ کی واپسی اور اسے اپنے اُوپر خرچ کرنے کو جائز قرار دیا اور اسے اسی طرح قرار دیا جس طرح وراثت کے طور پر لوٹتا ہے ایسے نہیں کہ خریدنے یا خود واپس کرنے کی وجہ سے لوٹے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ خَصَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَالِدَ الْوَاهِبَ دُوْنَ سَائِرِ الْوَاهِبِيْنَ اَفَيَكُوْنُ حُكْمُ الْوَلَدِ فِيْمَا وَهَبَ لِاَبِيْهِ خِلَافَ حُكْمِ الْوَالِدِ فِيْمَا وَهَبَ لِوَلَدِهٖ

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کرنے والے والد کو مختص فرمایا باقی ہبہ کرنے والوں کے لیے یہ حکم نہیں تو اگر بیٹا باپ کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اس کا حکم باپ کے بیٹے کو ہبہ کرنے کے خلاف ہو گا۔

قِيْلَ لَهٗ بَلْ حُكْمُهُمَا فِيْ هٰذَا سَوَاءٌ فَذِكْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اَحَدَهُمَا عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا يُجْزِئُ مِنْ ذِكْرِهٖ اِيَّاهُمَا وَمِنْ ذِكْرِ غَيْرِهِمَا مِمَّنْ حُكْمُهٗ فِيْ هٰذَا مِثْلُ حُكْمِهِمَا.

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں دونوں کا حکم ایک جیسا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سبب سے جسے ہم نے ذکر کیا ایک کا ذکر کرنا دونوں کے ذکر کو کفایت کرتا ہے بلکہ ان دونوں کے علاوہ کو جن کے لیے اس قسم کے مسئلہ میں یہی حکم ہے بھی کافی ہے۔

وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ فَحَرَّمَ هٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا بِالْاَنْسَابِ ثُمَّ قَالَ وَاُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِيْ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي التَّحْرِيْمِ بِالرَّضَاعَةِ غَيْرَهَاتَيْنِ بِالتَّحْرِيْمِ بِالرَّضَاعِ عَنْ ذِكْرِ مَنْ سِوَاهُمَا فِيْ ذٰلِكَ اِذْ كَانَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَهُنَّ جَمِيْعًا فِي التَّحْرِيْمِ بِالْاَنْسَابِ فَجَعَلَ حُكْمَهُنَّ

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا "تم پر تمہاری مائیں تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں حرام کی گئیں" تو ان سب کو نسبی اعتبار سے حرام فرمایا پھر فرمایا "اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں (بھی حرام ہیں) دودھ کے سلسلے میں ان دو کے علاوہ کا ذکر نہیں فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا ان دو کا ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تمام عورتیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں دودھ سے حرام ہونے میں ان کا حکم وہی ہے اور دودھ کی وجہ سے ان دو کے حرام ہونے کے ذکر نے باقی کے ذکر سے بے نیاز کر دیا کیونکہ نسب کی وجہ سے حرام ہونے کے سلسلے

حُكْمًا وَّاحِدًا فَدَلَّ تَحْرِيْمُهُ بَعْضَهُنَّ اَيْضًا بِالرَّضَاعِ اَنَّ حُكْمَهُنَّ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمٌ وَّاحِدٌ.

فَكَذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ فَعَمَّ بِذٰلِكَ النَّاسَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ اِلَّا الْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ عَلَى الْمَعْنَى الَّتِيْ ذَكَرْنَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَنْ سِوَى الْوَالِدِ مِنَ الْوَاهِبِيْنَ فِيْ رُجُوْعِ الْهِبَاتِ اِلَيْهِمْ بِرَدِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِيَّاهَا كَذٰلِكَ وَاَغْنَاهُ ذِكْرُ بَعْضِهِمْ عَنْ ذِكْرِ سَائِرِهِمْ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى اَنَّ لِلْوَاهِبِ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ بِنَقْضِهٖ اِيَّاهَا حَتّٰى يَاْخُذَهَا مِنَ الْمَوْهُوْبِ لَهٗ وَيَرُدُّهَا اِلٰى مِلْكِهِ الْمُتَقَدِّمِ الَّذِيْ اَخْرَجَهَا مِنْهُ بِالْهِبَةِ.

فَنَظَرْنَا هَلْ نَجِدُ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا.

١٤٤٤- فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ مَنْ وَّهَبَ هِبَةً فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا حَتّٰى يُثَابَ مِنْهَا بِمَا يَرْضٰى.

١٤٤٥- وَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ غَطَفَانَ ابْنِ طَرِيْفٍ الْمُرِّيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ اَوْ عَلٰى وَجْهِ صَدَقَةٍ فَاِنَّهٗ لَا يَرْجِعُ فِيْهَا وَمَنْ وَّهَبَ هِبَةً يَرٰى اَنَّهٗ اِنَّمَا

میں تمام کا ذکر کیا اور ان سب کے لیے ایک ہی حکم قرار دیا (یعنی حرام ہونا) تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ر... مت کی وجہ سے بعض کے حرام ہونے سے دوسری رضاعی رشتہ دار عورتوں کے بارے میں بھی یہی حکم ہوگا۔ اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ کسی شخص کے لیے ہبہ میں رجوع کرنا صحیح نہیں تو یہ حکم تمام لوگوں کو شامل ہوا پھر فرمایا سوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو ہبہ کرے اس معنیٰ کی بنیاد پر جو ہم نے ذکر کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ والد کے علاوہ ہبہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رجوع کریں تو یوں حکم ہوگا تو اس (والد) کے ذکر نے دوسروں کے ذکر سے بے نیاز کر دیا لہذا ان روایات میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس بات پر دلالت کرے کہ ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کو توڑ کر موہوب لہٗ سے واپس لے اور اسے اپنی اس ملکیت میں لائے جس سے اس ہبہ کی وجہ سے نکالا تھا۔

تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس سلسلے میں صحابہ کرام سے کوئی بات مروی ہے۔

حضرت سالم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہبہ کرے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے حتیٰ کہ اسے اس کے حسبِ منشاء بدلہ مل جائے۔

مروان بن حکم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا جو شخص صلہ رحمی کے طور پر یا صدقہ کی صورت میں ہبہ کرے وہ اسے واپس نہ لے اور جو شخص کسی بدل کے حصول کے لیے ہبہ کرے تو پسند نہ آنے کی صورت میں واپس کرسکتا ہے

يُرَادُ بِهِ الثَّوَابُ فَهُوَ عَلٰى هِبَتِهِ يَرْجِعُ فِيْهَا اِنْ لَمْ يَرْضَ مِنْهَا۔

فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ فَجَعَلَ الصَّدَقَاتِ لَا يُرْجَعُ فِيْهَا وَجَعَلَ الْهِبَاتِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَضَرْبٌ مِّنْهَا صِلَةُ الْاَرْحَامِ فَرَدَّ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ الصَّدَقَاتِ وَمَنَعَ الْوَاهِبَ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَضَرْبٌ مِنْهَا خِلَافُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لِلْوَاهِبِ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهِ مَا لَمْ يَرْضَ مِنْهُ۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہبوں اور صدقات میں فرق کیا صدقات کو ناقابل واپسی قرار دیا اور ہبہ کی دو قسمیں کیں لیکن ایک قسم وہ ہے جو جس میں صلہ رحمی ہے اس کا حکم، صدقات کے حکم جیسا قرار دیا اور ہبہ کرنے والے کو رجوع سے منع فرمایا اور دوسری قسم کو اس کے خلاف قرار دیتے ہوئے ہبہ کرنے والے کو اجازت دی کہ اگر اس کی مرضی کے مطابق (جواب) نہ ہو تو رجوع کر سکتا ہے۔

۱۴۴۷- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَزْرَقُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِّذِيْ رَحِمٍ جَازَتْ وَمَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثْبَتْ مِنْهَا۔

حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس نے اپنے کسی قریبی رشتہ دار کو کوئی چیز ہبہ کی تو جائز ہے (یعنی واپس نہیں لے سکتا) اور جس نے کسی غیر ذی رحم (جو قریبی رشتہ دار نہ ہو) کو کوئی چیز ہبہ کی تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک اس کا معاوضہ نہ ملے۔

۱۴۴۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوَاهِبُ اَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کا زیادہ حق دار ہے جب تک اس کا معاوضہ نہ ملے۔

۱۴۴۹- فَهٰذَا عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ لِلْوَاهِبِ الرُّجُوْعَ فِيْ هِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى الْوَاهِبِ الَّذِيْ جَعَلَ لَهُ عُمَرُ الرُّجُوْعَ فِيْ هِبَتِهِ عَلٰى مَا ذُكِرَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ قِيْلَ هٰذَا حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ قَوْلُهُمَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ۔

تو یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو معاوضہ ملنے کی صورت میں واہب کے لیے ہبہ کو واپس کرنا جائز قرار دیتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے وہی ہبہ کرنے والا مراد ہے جسے حضرت عمر فاروق نے ہبہ میں رجوع کی اجازت فرمائی اور ہم نے اسے ذکر کیا ہے تاکہ دونوں حدیثیں باہم متضاد نہ ہوں۔

۱۴۵۰- وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ

حضرت شعبہ، حضرت جابر سے اور وہ حضرت قاسم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند

فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنْ سُلَيْمَانَ .

۱۴۵۱ - وَقَدْ رُوِیَ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِنَحْوٍ مِّنْ هٰذَا .

۱۴۵۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِیِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ اِلَيْهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّیْ وَهَبْتُ لِهٰذَا بَازِيًا عَلٰى اَنْ يُّثِيْبَنِیْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَالَ الْاٰخَرُ وَهَبَ لِیْ وَلَمْ يَذْكُرْ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ فُضَالَةُ اُرْدُدْ اِلَيْهِ هِبَتَهٗ فَاِنَّمَا يَرْجِعُ فِی الْهِبَةِ النِّسَآءُ وَسِقَاطُ الرِّجَالِ .

۱۴۵۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِیِّ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ اِلَيْهِ فِیْ بَازٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا وَهَبْتُ لَهٗ بَازِيًا وَّاَنَا اَرْجُوْ اَنْ يُّثِيْبَنِیْ مِنْهُ فَقَالَ الْاٰخَرُ نَعَمْ قَدْ وَهَبَ لِیْ بَازِيًا مَّا سَاَلْتُهٗ وَلَا تَعَرَّضْتُ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ فُضَالَةُ اُرْدُدْ اِلَيْهِ هِبَتَهٗ فَاِنَّمَا يَرْجِعُ فِی الْهِبَاتِ النِّسَآءُ وَشِرَارُ الْاَقْوَامِ .

۱۴۵۴ - وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ الْمَوَاهِبُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ وَّاهَبَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّسْتَوْهِبَ فَهِیَ كَسَبِيْلِ الصَّدَقَةِ فَلَيْسَ

سے حضرت سلیمان کی روایت (نمبر ۱۴۴۸) کی طرح روایت کیا حضرت فضالہ بن عبید سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت ربیعہ بن یزید، حضرت عبداللہ بن عامر یحصبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت فضالہ بن عبید کے پاس تھا کہ آپ کے پاس دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر آئے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے اسے ایک باز اس شرط پر ہبہ کیا تھا کہ وہ مجھے اس کا عوض دے گا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا دوسرے نے کہا اس نے مجھے ہبہ کیا لیکن کوئی شرط ذکر نہیں کی حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا ہبہ واپس کر دو ہبہ تو عورتیں اور گھٹیا قسم کے مرد واپس لیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عامر یحصبی فرماتے ہیں کہ میں حضرت فضالہ بن عبید کے پاس تھا کہ ان کے پاس دو آدمی ایک باز کے بارے میں اپنا جھگڑا لے کر آئے ایک نے کہا میں نے اسے یہ باز ہبہ کیا تھا اور مجھے اُمید تھی کہ وہ مجھے اس کا عوض دے گا دوسرے نے کہا ہاں اس نے مجھے باز بطور ہبہ دیا تھا لیکن میں نے اس سے مانگا تھا اور نہ ہی اس کے لیے کوئی پیش رفت کی تھی حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اس شخص کا ہبہ واپس کر دو ہبہ کی ہوئی چیزوں کو عورتیں اور قوم میں سے بدترین لوگ واپس لیا کرتے ہیں۔

اس سلسلے میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت راشد بن سعد حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہبہ کرنے والے تین قسم کے آدمی ہیں ایک وہ شخص جو کسی عوض کے بغیر ہبہ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کی طرح ہے اس آدمی کو اپنا ہبہ واپس لینے کا حق نہیں دوسرا

لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ صَدَقَتِهٖ وَرَجُلٌ اِسْتَوْهَبَ فَوُهِبَ فَلَهُ الثَّوَابُ فَاِنْ قَبِلَ عَلٰى مَوْهِبَتِهٖ ثَوَابًا فَلَيْسَ لَهٗ اِلَّا ذٰلِكَ وَلَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ مَا لَمْ يُثَبْ وَرَجُلٌ وَّهَبَ وَاشْتَرَطَ الثَّوَابَ فَهُوَ دَيْنٌ عَلٰى صَاحِبِهَا فِيْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ وَفَاتِهٖ۔

فَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ مَا كَانَ مِنَ الْهِبَاتِ مَخْرَجُهٗ مَخْرَجُ الصَّدَقَاتِ فِيْ حُكْمِ الصَّدَقَاتِ وَمَنَعَ الْوَاهِبَ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْ ذٰلِكَ كَمَا يُمْنَعُ الْمُتَصَدِّقُ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْ صَدَقَتِهٖ وَجَعَلَ مَا كَانَ مِنْهَا بِغَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِمَّا لَمْ يُشْتَرَطْ ثَوَابٌ مِّمَّا يُرْجَعُ فِيْهِ مَا لَمْ يُثِبِ الْوَاهِبُ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مَا اشْتُرِطَ فِيْهِ الْعِوَضُ فِيْ حُكْمِ الْمَبِيْعِ فَجَعَلَ الْعِوَضَ لِوَاهِبِهٖ وَاجِبًا عَلَى الْمَوْهُوْبِ لَهٗ فِيْ حَيَاتِهٖ۔

فَهٰذَا حُكْمُ الْهِبَاتِ عِنْدَنَا فَاَمَّا مَا ذَكَرْنَا مِنِ انْقِطَاعِ رُجُوْعِ الْوَاهِبِ فِيْ هِبَتِهٖ لِمَوْتِ الْمَوْهُوْبِ لَهٗ اَوْ بِاسْتِهْلَاكِهِ الْهِبَةَ فَلِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۴۵۵- **حَدَّثَنَا** صَالِحٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ يَعْنِيْ مِثْلَ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ وَزَادَ يَسْتَهْلِكُهَا وَيَمُوْتُ اَحَدُهُمَا۔

۱۴۵۶- **فَجَعَلَ** عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِسْتِهْلَاكَ الْهِبَةِ يَمْنَعُ وَاهِبَهَا مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَجَعَلَ مَوْتَ اَحَدِهِمَا يَقْطَعُ مَا لِلْوَاهِبِ

وہ شخص جس سے ہبہ طلب کیا جاتا ہے اس نے ہبہ کیا تو اس کے لیے بدلا ہے اگر وہ اسے لے لے تو اس کے لیے صرف یہی ہے اور جب تک اس کو عوض نہ ملے وہ اپنا ہبہ واپس لے سکتا ہے تیسرا وہ شخص جو ہبہ کرتے وقت بدلے کی شرط رکھتا ہے وہ ہبہ لینے والے پر اس کی زندگی میں اور اس کی وفات کے بعد بھی قرض ہے۔

تو یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس ہبہ کے لیے صدقے کا حکم دیا جو صدقہ کی طرح ہے اس کو واہب واپس نہیں لے سکتا جس طرح صدقہ کرنے والا صدقہ واپس نہیں لے سکتا اور جو اس کے علاوہ ہے لیکن اس میں بدلے کی شرط نہیں تو جب تک اس کا بدلہ نہ ملے اسے لوٹانا درست ہے اور جس میں عوض کی شرط رکھی گئی ہو اسے فروخت شدہ چیز کے حکم میں رکھا کہ موہوب لہٗ پر اس کی زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی (اس کا عوض) واجب ہے۔

ہمارے نزدیک ہبہ کی ہوئی چیزوں کا یہ حکم ہے اور وہ جو ہم نے ذکر کیا کہ موہوب لہٗ کے مرجانے یا اس چیز کے ہلاک ہو جانے کی صورت میں ہبہ کرنے کا حق رجوع ختم ہو جاتا ہے تو اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت حکم، حضرت ابراہیم سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں یعنی اس حدیث کی مثل جو ہم نے اس سے پچھلی فصل میں ذکر کی اور اس میں اضافہ کیا کہ اس کو ہلاک کر دے یا ان میں سے کوئی ایک مرجائے۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہبہ کو ہلاک کرنے کی وجہ سے واہب کو ہبہ میں رجوع سے منع فرمایا اور ان میں سے ایک کی موت کو بھی رجوع کے لیے قاطع

فِيْهَا مِنَ الرُّجُوْعِ اَيْضًا فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ۔

۱۴۵۷- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْهِبَةِ نَظِيْرُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

۱۴۵۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُحَدِّثُ اَنَّ شُرَيْحًا قَالَ مَنْ اُعْطِيَ فِيْ قَرَابَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ صِلَةٍ فَعَطِيَّتُهٗ جَائِزَةٌ وَالْجَانِبُ الْمُسْتَقْرِبُ يُثَبُ مِنْ هِبَتِهٖ اَوْ يُرَدُّ عَلَيْهِ۔

۱۴۵۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ شُرَيْحٍ مِّثْلَهٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَاَمَّا هِبَةُ كُلٍّ وَّاحِدٍ مِّنَ الزَّوْجَيْنِ لِصَاحِبِهٖ۔

۱۴۶۰- فَاِنَّ اَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ امْرَاَةً وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا هِبَةً ثُمَّ رَجَعَتْ فِيْهَا فَاخْتَصَمَا اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَ لِلزَّوْجِ شَاهِدَاكَ اَنَّهَا اِيَّاهَا وَهَبَتْ لَكَ مِنْ غَيْرِ كُرْهٍ وَلَا هَوَانٍ وَاِلَّا فَيَمِيْنُهَا لَقَدْ وَهَبَتْ لَكَ عَنْ كُرْهٍ وَّهَوَانٍ۔

۱۴۶۱- فَهٰذَا شُرَيْحٌ قَدْ سَاَلَ الزَّوْجَ الْبَيِّنَةَ اَنَّهَا وَهَبَتْ لَهٗ لَا عَنْ كُرْهٍ بَعْدَ ارْتِجَاعِهَا فِي الْهِبَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ السُّنَّةَ لَوْ ثَبَتَتْ عِنْدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَرَدَّ الْهِبَةَ اِلَيْهِ وَلَمْ يُجِزْ لَهَا الرُّجُوْعَ فِيْهَا وَقَدْ كَانَ مِنْ رَّاْيِهٖ اَنَّ لِلْوَاهِبِ الرُّجُوْعَ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا مِنْ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَجَعَلَ الْمَرْاَةَ فِيْ هٰذَا كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ۔

۱۴۶۲- وَاَمَّا هِبَةُ الزَّوْجِ لِامْرَاَتِهٖ فَاِنَّ اَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا

قرار دیا پس اس طرح ہم کہتے ہیں۔

حضرت شریح سے بھی ہبہ کے سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح مروی ہے۔

حضرت جریر بن حازم فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد سے سُنا وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص قرابت داری یا نیکی یا صلہ رحمی کے طور پر عطیہ دے تو اس کا عطیہ نافذ ہو جاتا ہے اور جس جانب سے بدلا مقصود ہو تو وہ اس کا عوض دے یا وہی لوٹا دے۔

حضرت ایوب حضرت ابن سیرین سے اور وہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں جہاں تک میاں بیوی کے ایک دوسرے کو ہبہ دینے کا تعلق ہے۔

تو حضرت ایوب، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کی پھر اس نے واپس لے لی ان دونوں نے اپنا مقدمہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے خاوند سے فرمایا تم دو گواہ پیش کرو کہ جنہوں نے دیکھا ہو کہ اس عورت نے تمہیں کسی جبر واکراہ اور سستی کے بغیر ہبہ کیا اور نہ وہ قسم اٹھائے گی کہ اس نے تمہیں یہ عطیہ مجبوراً اور گرمجوشی کے بغیر دیا تھا۔

تو حضرت شریح رضی اللہ عنہ نے خاوند کو گواہ پیش کرنے کا حکم دیا کہ اس کی بیوی نے یہ عطیہ کسی مجبوری یا سستی کے تحت نہیں دیا تھا اور یہ ہبہ واپس کرنے کے بعد کی بات ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اگر ان کے نزدیک اس سلسلے میں کوئی حدیث ثابت ہوتی تو وہ ہبہ خاوند کی طرف لوٹا دیتے اور عورت کے لیے رجوع جائز نہ ہوتا اور یہ ان کی رائے تھی کہ ذی رحم محرم کے علاوہ سے ہبہ واپس لیا جا سکتا ہے تو آپ نے اس سلسلے میں بیوی کو ذی رحم کی طرح قرار دیا تو ہم بھی یہی بات کہتے ہیں۔

جہاں تک خاوند کے بیوی کو ہبہ کرنے کا تعلق ہے تو منصور فرماتے ہیں حضرت ابراہیم نے فرمایا اگر عورت خاوند

ابوعوانة عن ابو منصور قال قال ابراهيم اذا وهبت المرأة لزوجها او وهب الرجل لامرأته فالهبة جائزة وليس لواحد منهما ان يرجع في هبته ۔

۱۴۶۳- **حدثنا** سليمان بن شعيب عن ابيه عن محمد بن الحسن عن ابي حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال الزوج والمرأة بمنزلة ذي الرحم المحرم اذا وهب احدهما لصاحبه لم يكن له ان يرجع ۔

فجعل الزوجان في هذه الاحاديث كذي الرحم المحرم فمنع كل واحد منهما من الرجوع فيما وهب لصاحبه فهكذا نقول ۔

وقد وصفنا في هذا ما ذهبنا اليه في الهبات وما ذكرنا من هذه الآثار اذ لم نعلم عن احد مثل من رويناها عنه خلافا لها فتركنا النظر من اجلها وقلدناها وقد كان النظر لو خلينا واياه خلاف ذلك وهو ان لا يرجع الواهب في الهبة لغير ذي الرحم المحرم كما لا يرجع في الهبة لذي الرحم المحرم لان ملكه قد زال عنه بهبته اياها وصار للموهوب له دونه فليس له نقض ما قد ملك عليه الا برضاء مالكه ولكن اتباع الآثار وتقليد ائمة اهل العلم اولى فلذلك قلدناها واقتدينا بها وجميع ما بينا في هذا الباب قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم اجمعين ۔

کو ہبہ کرے یا خاوند اپنی بیوی کو ہبہ کرے دونوں طرح جائز ہے اور ان میں سے ایک بھی واپس نہیں کر سکتا۔

حضرت امام ابوحنیفہ حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا خاوند اور بیوی ذی رحم کی طرح ہیں جب ان میں سے ایک دوسرے کو ہبہ کرے تو اس کو لوٹانے کا حق نہیں ۔

تو ان احادیث میں شوہر اور بیوی کو ذی رحم محرم کی طرح قرار دیا گیا جب ان میں سے ایک، دوسرے کو ہبہ کرے تو اسے واپس لینے سے ممانعت ہے ہم بھی یہی بات کہتے ہیں ۔

ہبہ کی ہوئی اشیاء کے بارے میں ہم نے اپنا مذہب بیان کیا جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں جب ہم ان کے خلاف اس قسم کی روایات نہیں پاتے تو اس وجہ سے ہم نے قیاس کو چھوڑ دیا اور ان کو اپنایا اگر صرف قیاس ہی کا اعتبار کیا جائے تو وہ ان روایات کے خلاف جاتا ہے وہ یوں کہ ہبہ کرنے والا جس طرح ذی رحم محرم کو دی ہوئی چیز واپس نہیں کر سکتا اسی طرح وہ غیر ذی رحم محرم سے واپس نہ کر سکے کیونکہ ہبہ کرنے کی وجہ سے اس چیز سے اس کی ملک زائل ہو گئی اور وہ موہوب لہ کی ملک ہو گئی اس کی نہیں تو اب اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کی ملکیت کو توڑے البتہ اس کے مالک کی مرضی سے ایسا کر سکتا ہے لیکن روایات کی اتباع اور اہل علم ائمہ کرام کی تقلید زیادہ بہتر ہے اس لیے ہم نے ان روایات کو اپنایا اس باب میں جو کچھ ہم نے بیان کیا وہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے ۔

بَابُ ۲۵۷ الرَّجُلِ يَنْحَلُ بَعْضَ بَنِيْهِ دُوْنَ بَعْضٍ

۱۴۶۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ نَحَلَنِيْ اَبِيْ غُلَامًا فَاَمَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنْ اَذْهَبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاُشْهِدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ اَعْطَيْتَهٗ فَقَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۱۴۶۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اِنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَحَلَ بَعْضَ بَنِيْهِ دُوْنَ بَعْضٍ اِنَّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا قَدْ كَانَ النُّعْمَانُ فِيْ وَقْتِ مَا نَحَلَهٗ اَبُوْهُ صَغِيْرًا فَكَانَ اَبُوْهُ قَابِضًا لَهٗ لِصِغَرِهٖ عَنِ الْقَبْضِ لِنَفْسِهٖ فَلَمَّا قَالَ النَّبِيُّ

باپ کا کسی بیٹے کو عطیہ دینا اور کسی کو نہ دینا

حضرت محمد بن نعمان اور حمید بن عبدالرحمٰن خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے ایک غلام کا عطیہ دیا تو میری ماں نے مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم دیا تا کہ میں آپ کو اس پر گواہ بناؤں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے باپ سے) فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا پھر اسے لوٹاؤ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کے والد ان کو لے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بطور عطیہ دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اس قسم کا عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اسے واپس کرو۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص بعض بیٹوں کو چھوڑ کر دوسروں کو عطیات دے تو یہ باطل ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو ان کے والد نے عطیہ دیا اس وقت وہ چھوٹے تھے اور چونکہ وہ چھوٹے

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرُدُّدُهٗ بَعْدَ مَا کَانَ فِیْ حُکْمِ مَا قَبَضَ دَلَّ هٰذَا اَنَّ النَّحْلَ مِنَ الْوَالِدِ لِبَعْضِ وَلَدِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ لَا یَمْلِکُهُ الْمَنْحُوْلُ وَلَا یَنْعَقِدُ لَهٗ عَلَیْهِ هِبَةٌ ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا یَنْبَغِیْ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّسَوِّیَ بَیْنَ وَلَدِهٖ فِی الْعَطِیَّةِ لِیَسْتَوُوْا فِی الْبِرِّ وَلَا یُفَضِّلُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ فَیُوْقِعُ ذٰلِكَ لَهُ الْوَحْشَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمَفْضُوْلِیْنَ مِنْهُمْ فَاِنْ نَحَلَ بَعْضَهُمْ شَیْئًا دُوْنَ بَعْضٍ وَقَبَضَهُ الْمَنْحُوْلُ لِنَفْسِهٖ اِنْ کَانَ کَبِیْرًا اَوْ قَبَضَهٗ لَهٗ اَبُوْهُ مِنْ نَّفْسِهٖ اِنْ کَانَ صَغِیْرًا بِاِعْلَامِهٖ اِیَّاهُ وَالْاِشْهَادِ بِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ ۔

وَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ حَدِیْثَ النُّعْمَانِ الَّذِیْ ذَکَرْنَا قَدْ رُوِیَ عَنْهُ عَلٰی مَا ذَکَرُوْا وَلَیْسَ فِیْهِ دَلِیْلٌ اَنَّهٗ کَانَ حِیْنَئِذٍ صَغِیْرًا وَّلَعَلَّهٗ قَدْ کَانَ کَبِیْرًا وَلَمْ یَکُنْ قَبَضَهٗ ۔

وَقَدْ رُوِیَ اَیْضًا عَلٰی غَیْرِ هٰذَا الْمَعْنَی الَّذِیْ فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ ۔

۱۲۶۶ - **فَحَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ انْطَلَقَ بِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحَلَنِیْ نُحْلٰی لِیُشْهِدَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَ اَکُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ لَا قَالَ اَیَسُرُّكَ اَنْ یَّکُوْنُوْا اِلَیْكَ فِی الْبِرِّ کُلُّهُمْ سَوَاءً قَالَ بَلٰی قَالَ فَاشْهَدْ عَلٰی هٰذَا غَیْرِیْ ۔

فَکَانَ وَالَّذِیْ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مِنْ قَوْلِ

ہونے کی وجہ سے خود قبضہ نہیں کر سکتے تھے اس لیے ان کے باپ ان کی طرف سے قابض تھے جب گویا ان کا قبضہ ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد انکو واپس لوٹانے کا حکم دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب باپ اولاد میں سے بعض کو عطیہ دے تو وہ اس منحول (جس کو عطیہ دیا گیا) کے قبضہ میں نہیں ہوتا اور ۲

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ باپ کو چاہیے کہ وہ عطیہ دینے میں اولاد میں مساوات قائم کرے تاکہ بھلائی میں وہ سب برابر ہو جائیں اور بعض کو بعض پر فضیلت حاصل نہ ہو اس طرح جن کو فضیلت حاصل نہیں ہوگی ان کے دلوں میں دوسروں کے لیے نفرت پیدا ہوگی (لیکن اس کے باوجود) اگر بعض اولاد کو چھوڑ کر دوسروں کو کوئی چیز عطیہ دے اور منحول (جس کو عطیہ دیا گیا) بڑا ہونے کی صورت میں ذاتی طور پر قبضہ کرے اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کا باپ اس کی طرف سے قبضہ کرلے اور اس کو بتا دے اور گواہ بھی بنالے تو یہ جائز ہے ۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت نعمان کی جو روایت ہم نے ذکر کی ہے وہ ان سے اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں اس بات کی دلیل نہیں کہ اس وقت وہ چھوٹے تھے ہو سکتا ہے وہ بڑے ہوں اور اس پر قبضہ نہ کیا ہو ۔

پہلی حدیث سے مختلف مفہوم کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے ۔

حضرت عامر شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے والد مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور انہوں نے مجھے ایک عطیہ دیا تھا وہ حضور علیہ السلام کو گواہ بنانا چاہتے تھے آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اس قسم کا عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تمہیں پسند ہے کہ بھلائی میں وہ سب تمہارے نزدیک برابر ہوں انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا پھر میرے علاوہ کسی کو گواہ بنالو ۔

تو اس حدیث میں حضرت نعمان کو عطیہ دینے پر حضرت بشیر

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِبَشِيْرٍ فِيْمَا كَانَ نَحَلَهُ النُّعْمَانَ اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ .
فَهٰذَا دَلِيْلٌ اَنَّ الْمِلْكَ ثَابِتٌ لِاَنَّهٗ لَوْ لَمْ يَثْبُتْ لَا يَصِحُّ قَوْلُهٗ .
فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ لَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ الْعَقْدِ الَّذِيْ كَانَ عَقَدَهُ النُّعْمَانُ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ يَتَوَقَّى الشَّهَادَةَ عَلٰى مَا لَهٗ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْهِ وَعَلَى الْاُمُوْرِ الَّتِيْ قَدْ كَانَتْ وَكَذٰلِكَ لِمَنْ بَعْدَهٗ لِاَنَّ الشَّهَادَةَ اِنَّمَا هِيَ اَمْرٌ يَتَضَمَّنُهُ الشَّاهِدُ لِلْمَشْهُوْدِ لَهٗ فَلَهٗ اَنْ لَّا يَتَضَمَّنَ ذٰلِكَ .

رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں کہ میرے علاوہ کسی کو گواہ بنالو۔
اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے لیے ملک ثابت ہے کیونکہ اگر ان کی ملک ثابت نہ ہوتی تو آپ کا یہ فرمانا کہ گواہ بناؤ، صحیح نہیں ہوتا
تو یہ پہلی حدیث کے مضمون کے خلاف ہے کیونکہ حضور علیہ السلام بعض اوقات ان امور پر گواہ بننے سے احتراز فرماتے تھے جن پر آپ کو گواہ بننا جائز ہوتا اسی طرح وہ امور جو ہو چکے ہوتے نیز آپ کے بعد والے حضرات کے لیے بھی ایسا کرنا جائز تھا کیونکہ شہادت ایک ایسا امر ہے جس میں شاہد، مشہور کے لیے ضامن بنتا ہے اور آپ کو حق تھا کہ ضامن نہ بنتے۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ غَيْرَ هٰذَا اَيْضًا فَيَكُوْنُ قَوْلُهٗ اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ اَيْ اَنِّيْ اَنَا الْاِمَامُ وَالْاِمَامُ لَيْسَ مِنْ شَاْنِهٖ اَنْ يَّشْهَدَ وَاِنَّمَا مِنْ شَاْنِهٖ اَنْ يَّحْكُمَ وَفِيْ قَوْلِهٖ اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ دَلِيْلٌ عَلٰى صِحَّةِ الْعَقْدِ .

اس کے علاوہ کا بھی احتمال ہے یعنی آپ کا یہ فرمانا کہ میرے سوا کسی کو گواہ بناؤ اس لیے تھا کہ میں امام (حاکم) ہوں اور گواہ بننا امام کی شان نہیں بلکہ اس کا کام فیصلہ کرنا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ "میرے غیر کو گواہ بناؤ" عقد کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

۱۴۶۷ - وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ كَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّسْتَوُوْا بَيْنَكُمْ فِي الْبِرِّ .

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ ہمارے منبر پر فرمارہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد کو عطیہ دینے میں برابری کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارے درمیان بھلائی میں برابری ہو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ الْمَقْصُوْدُ اِلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْاَمْرَ بِالتَّسْوِيَةِ بَيْنَهُمْ فِي الْعَطِيَّةِ لِيَسْتَوُوْا جَمِيْعًا فِي الْبِرِّ وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ فَسَادِ الْعَقْدِ الْمَعْقُوْدِ عَلَى التَّفْضِيْلِ .

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں جو بات مقصود ہے وہ یہ ہے کہ عطیہ دینے میں ان کو برابر رکھا جائے تاکہ بھلائی میں وہ سب برابر ہو جائیں اس حدیث میں اس عقد کے فساد پر کوئی دلیل نہیں جو عقد بعض کو فضیلت دینے کے ساتھ منعقد ہوا۔

۱۴۶۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر

بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَعْطَانِیْ اَبِیْ عَطِیَّۃً فَقَالَتْ اُمِّیْ عَمْرَۃُ بِنْتُ رَوَاحَۃَ لَا اَرْضٰی حَتّٰی تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ اَعْطَیْتُ ابْنِیْ مِنْ عَمْرَۃَ عَطِیَّۃً وَاِنِّیْ اُشْهِدُكَ قَالَ كُلُّ وَلَدِكَ اَعْطَیْتَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِكُمْ۔

رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھے میرے والد نے مجھے عطیہ دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں حتیٰ کہ تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناؤ وہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی عمرہ کے بطن سے اپنے ایک بیٹے کو عطیہ دیا اور میں آپ کو گواہ بناتا ہوں آپ نے فرمایا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اس کی مثل عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف قائم کرو۔

فَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ بِرَدِّ الشَّیْءِ وَاِنَّمَا فِیْهِ الْاَمْرُ بِالتَّسْوِیَۃِ۔

تو اس حدیث میں یہ بات نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی چیز واپس کرنے کا حکم فرمایا بلکہ اس میں برابری قائم کرنے کا حکم ہے۔

۱۴۶۹- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا مُرَجًّی قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ انْطَلَقَ بِیْ اَبِیْ یَحْمِلُنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِشْهَدْ اَنِّیْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَّالِیْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ اَمَا یَسُرُّكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا لَكَ فِی الْبِرِّ سَوَآءً قَالَ بَلٰی قَالَ فَلَا اِذًا۔

حضرت شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے والد مجھے اٹھا کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ گواہ رہیں میں نے اپنے مال میں سے نعمان کو اتنا اتنا دیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم پسند کرتے کہ تمہارے لیے وہ سب بھلائی میں برابر ہوں انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا تو میں اس صورت میں گواہ نہیں بنتا۔

فَقَدِ اخْتَلَفَ لَفْظُ حَدِیْثِ دَاوٗدَ هٰذَا فِیْمَا رَوٰی عَنْهُ مُرَجًّی هٰهُنَا وَفِیْمَا رَوٰی عَنْهُ وُهَیْبٌ فِیْمَا قَدْ تَقَدَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ هٰكَذَا رَوَاهُ الشَّعْبِیُّ عَنِ النُّعْمَانِ۔

تو حضرت داؤد (حضرت شعبی سے روایت کرنے والے (راوی)) کی یہ روایت جسے ان سے مُرجی نے روایت کیا، کے الفاظ اس حدیث کے خلاف ہیں جسے ان سے حضرت وہیب نے روایت کیا حضرت شعبی نے حضرت نعمان سے اس طرح روایت کیا۔

۱۴۷۰- **وَقَدْ** رَوَاهُ اَبُو الضُّحٰی عَنِ النُّعْمَانِ اَیْضًا۔

اور حضرت ابوالضحیٰ نے بھی حضرت نعمان سے روایت کیا۔

۱۴۷۱- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ فِطْرٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ

حضرت فطر فرماتے ہیں ہم سے ابوالضحیٰ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سُنا

قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الضُّحٰى قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ ذَهَبَ بِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهٗ عَلٰى شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ فَقَالَ اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهٗ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ بِيَدِهٖ اِلَّا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ ۔

فَلَمْ يُخْبِرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اَمَرَهٗ بِرَدِّهٖ وَاِنَّمَا قَالَ اِلَّا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ عَلٰى طَرِيْقِ الْمَشُوْرَةِ وَاَنَّ ذٰلِكَ لَوْ فَعَلَهٗ كَانَ اَفْضَلَ ۔

۱۴۷۲ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ النُّعْمَانِ هٰذَا اخْلَافُ كُلِّ مَا رَوَيْنَا عَنِ النُّعْمَانِ ۔

۱۴۷۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ اِمْرَاَةُ بَشِيْرٍ لِبَشِيْرٍ اَنْحَلْ اِبْنِيْ غُلَامَكَ وَاَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِنْتَ فُلَانٍ سَاَلَتْنِيْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِيْ وَقَالَتْ اِشْهَدْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَكُلُّهُمْ اَعْطَيْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَصْلُحُ وَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ اَمْرُهٗ لِبَشِيْرٍ بِالرَّدِّ قَبْلَ اِنْفَاذِ بَشِيْرٍ الصَّدَقَةَ فَاَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِمَا

وہ فرماتے تھے کہ میرے والد مجھے لے کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اس چیز پر گواہ بنائیں جو انہوں نے مجھے عطا کی تھی آپ نے پوچھا کیا تمہارا کوئی اور بیٹا بھی ہے انہوں نے عرض کیا "جی ہاں" آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا ، کہ ان کے درمیان برابری کرو۔

تو اس حدیث میں واپس لوٹانے کے حکم کی خبر نہیں بلکہ آپ کا ارشاد گرامی کہ ان کے درمیان برابری کرو بطور مشورہ ہے اور اگر وہ ایسا کریں تو افضل ہے

اس قصے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضرت نعمان سے مروی ان تمام (گزشتہ) روایات کے خلاف مروی ہے۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے ان سے کہا کہ میرے بیٹے کو ایک غلام دیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بنائیں وہ فرماتے ہیں چنانچہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ! فلاں کی بیٹی (بیوی کے بارے میں فرمایا) نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو غلام کا عطیہ دوں اور اس نے کہا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بناؤ آپ نے فرمایا کیا اس کے اور بھائی بھی ہیں ؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے پوچھا کیا تم نے سب کو عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا یہ بات تو صحیح نہیں اور میں تو صرف حق بات پر گواہ بنتا ہوں۔

تو اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطیہ کے نفاذ سے پہلے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو واپس کرنے کا حکم دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے جسے ہم نے ذکر کیا اور یہ ان روایات کے خلاف ہے جو حضرت نعمان سے مروی ہیں ان روایات میں

ذَكَرْنَا وَهٰذَا اخْتِلَافُ جَمِيعِ مَا رُوِيَ عَنِ النُّعْمَانِ لِأَنَّ فِي تِلْكَ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ نَحَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا كَذَا فَأَخْبَرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فَعَلَ۔

ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے پہلے عطیہ دیا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو فلاں عطیہ دیا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ ایسا کر چکے ہیں۔

وَفِي حَدِيثِ جَابِرٍ هٰذَا إِخْبَارُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِسُؤَالِ امْرَأَتِهِ إِيَّاهُ فَكَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِمَا كَلَّمَهُ بِهِ عَلَى طَرِيقِ الْمَشُورَةِ وَعَلَى مَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْعَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَفْعَلَهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے مطابق انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیوی کے سوال کی خبر دی تو حضور علیہ السلام نے ان سے جو بھی کلام فرمایا وہ بطور مشورہ تھا اور یہ کہ اگر وہ عطیہ دینا چاہیں تو کیا طریقہ اختیار کریں۔

وَقَدْ رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُوَافِقًا لِهٰذَا الْمَعْنَى۔

حضرت شعیب بن ابی حمزہ کے واسطے سے حضرت زہری سے بھی یہ روایت اس مفہوم کے مطابق مروی ہے۔

۱۴۷۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ نَحَلَنِي أَبِي غُلَامًا ثُمَّ مَشٰى بِي حَتّٰى أَدْخَلَنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي غُلَامًا فَإِنْ أَذِنْتَ أَنْ أُجِيزَهُ لَهُ أَجَزْتُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

حضرت شعیب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان نے بیان کیا ان دونوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ میرے والد نے مجھے ایک غلام بطور عطیہ دیا پھر وہ مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے بیٹے کو ایک غلام کا عطیہ دیا ہے اگر آپ مجھے اس کے نفاذ کی اجازت دیں تو میں اسے نافذ رکھوں، پھر (آگے) حدیث ذکر کی۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ النَّحْلُ كَمُلَتْ فِيهِ مِنْ حِينِ نَحَلَهُ إِيَّاهُ إِلَى أَنْ أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّهِ۔ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَسَمَ شَيْئًا بَيْنَ أَهْلِهِ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے جب عطیہ دیا تو وہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لوٹانے کا حکم دیا۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب گھر والوں میں کوئی چیز تقسیم فرماتے تو ان سب کے درمیان برابری

سَوّٰى بَيْنَهُمْ جَمِيْعًا فَاَعْطَى الْمَمْلُوْكَ مِنْهُمْ كَمَا يُعْطِي الْحُرَّ۔

فرماتے اوران میں سے غلام کو بھی اسی طرح عطا فرماتے جس طرح آزاد کو دیتے۔

۱۴۷۵- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِظَبْيَةِ خَرَزٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَذٰلِكَ كَانَ اَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صاف شفاف موتی آئے تو آپ نے ان کو آزاد خواتین اور لونڈیوں کے درمیان برابر برابر تقسیم فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے والد بھی اسی طرح آزاد اور غلام کے درمیان تقسیم فرماتے تھے۔

فَكَانَ هٰذَا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ يَعُمُّ بِعَطَايَاهُ جَمِيْعَ اَهْلِهٖ حُرَّهُمْ وَعَبْدَهُمْ لَيْسَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ وَلٰكِنَّهُ اَحْسَنُ مِنْ غَيْرِهٖ فَكَذٰلِكَ كَانَتْ مَشُوْرَتُهُ فِي الْوَلَدِ اَنْ تُسَوّٰى بَيْنَهُمْ فِي الْعَطِيَّةِ لَيْسَ عَلٰى اَنَّهُ وَاجِبٌ وَلَا عَلٰى اَنَّ غَيْرَهُ اِنْ فُعِلَ لَمْ يَثْبُتْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل کہ آپ عطیات کو اپنے تمام گھر والوں کے درمیان آزاد ہو یا غلام، برابر برابر تقسیم کرتے تھے آپ پر واجب نہ تھا بلکہ دوسرے طریقوں سے زیادہ بہتر تھا اسی طرح آپ کا مشورہ کہ عطیات کے سلسلے میں بچوں کے درمیان برابری قائم کی جائے وجوب کے طور پر نہ تھا اور نہ یہ کہ اگر دوسرا راستہ اختیار کیا تو وہ ثابت نہ ہوگا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

وَقَدْ فَضَّلَ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَضِيَ عَنْهُمْ بَعْضَ اَوْلَادِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْعَطَايَا۔

بعض صحابہ کرام نے عطیات کے سلسلے میں اپنی اولاد میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

۱۴۷۶- وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ نَحَلَهَا جُدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهٖ بِالْغَابَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے مال میں سے جو مقام غابہ میں تھا، بیس وسق[1] توڑی ہوئی کھجوریں ان کو عطا فرمائیں جب ان کی وفات کا وقت ہوا تو فرمایا بیٹی! اللہ کی قسم! مالداری کے لحاظ سے تم سے بڑھ کر مجھے کوئی پسند نہیں اور تیری محتاجی سے بڑھ کر میرے لیے کسی کی محتاجی زیادہ پریشان کن نہیں

أَحَبُّ إِلَيَّ غِنًى مِنْكِ وَلَا أَعَزُّ النَّاسِ عَلَيَّ فَقْرًا مِنْ بَعْدِي مِنْكِ وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جُدَادَ عِشْرِينَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيهِ وَاحْرَزْتِيهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ وَإِنَّمَا هُمَا أَخُوكِ وَأُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوهُ عَلَى كِتَابِ اللهِ تَعَالَى فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاللهِ يَا أَبَتِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى قَالَ ذُو بَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً ۔

میں نے تمہیں بیس وسق اتاری ہوئی کھجوریں دی تھیں اگر تم ان کو الگ کر کے قبضہ کر چکی ہوتیں تو وہ تمہاری ہوتیں لیکن آج جو کچھ ہے وہ وارثوں کا ہے اور وہ تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں انہیں قرآن پاک کے (حکم کے) مطابق تقسیم کر لینا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابا جان! اللہ کی قسم اگر مال اس قدر (یعنی بہت زیادہ) بھی ہوتا تو میں چھوڑ دیتی میری تو ایک بہن حضرت اسماء ہیں دوسری کون سی ہے انہوں نے فرمایا خارجہ کی بیٹی (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زوجہ) کے پیٹ میں جو کچھ ہے میرے خیال میں وہ لڑکی ہوگی۔

۱۴۷۷ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ ثَنَا مَسْرُوقٌ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَدْ أَعْطَى عَائِشَةَ نَحْلَى فَلَمَّا مَرِضَ قَالَ لَهَا اجْعَلِيهِ فِي الْمِيرَاثِ وَذَكَرُوا الْقَبْضَ وَالْهِبَةَ وَالصَّدَقَةَ ۔

حضرت شفیق سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے حضرت مسروق نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک عطیہ دیا جب آپ بیمار ہوئے تو ان سے فرمایا اس کو میراث بنا دو اور انہوں نے قبضہ، ہبہ اور صدقہ کا ذکر کیا۔

۱۴۷۸ - **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَضَّلَ بَنِي أُمِّ كُلْثُومٍ بِنَحْلٍ قَسَمَهُ بَيْنَ وَلَدِهِ ۔

حضرت صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اولاد کے درمیان عطیات تقسیم کرتے ہوئے ام کلثوم کی اولاد کو فضیلت دی۔

فَهٰذَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ أَعْطَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا دُونَ سَائِرِ وَلَدِهِ وَرَأَى ذٰلِكَ جَائِزًا وَرَأَتْهُ هِيَ كَذٰلِكَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ ۔

تو یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ دیا اور باقی اولاد کو چھوڑ دیا اور اسے جائز سمجھا ام المومنین نے بھی اسی طرح سمجھا اور کسی صحابی نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا۔

۱۴۸۰ - **وَهٰذَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ فَضَّلَ بَعْضَ أَوْلَادِهِ أَيْضًا فِيمَا أَعْطَاهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يُنْكِرْ

اور یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اولاد کو عطیات دیتے وقت بعض کو بعض پر فضیلت دی اس پر بھی کسی معترض نے اعتراض نہیں کیا تو

ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكَرٌ فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْمِلَ فِعْلَ هٰؤُلَآءِ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ كَمَا اسْتَحَبَّ بِهٖ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ اَهْلِهٖ فِي الْعَطِيَّةِ وَتَرْكَ التَّفْضِيْلِ لِحُرِّهِمْ عَلٰى مَمْلُوْكِهِمْ لَيْسَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ مَا لَا يَجُوْزُ غَيْرُهٗ وَلٰكِنْ عَلَى اسْتِحْبَابِهٖ لِذٰلِكَ وَغَيْرُهٗ فِي الْحُكْمِ كَجَوَازِهٖ۔

وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُنَا فِيْ عَطِيَّةِ الْوَلَدِ الَّتِيْ تُتَّبَعُ فِيْهَا اَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَشِيْرٍ كَيْفَ هِيَ فَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُسَوِّيْ بَيْنَ الْاُنْثٰى فِيْهَا وَالذَّكَرِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَلْ يَجْعَلُهَا بَيْنَهُمْ عَلٰى قَدْرِ الْمَوَارِيْثِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَوُّوْا بَيْنَهُمْ فِي الْعَطِيَّةِ كَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يُّسَوُّوْا لَكُمْ فِي الْبِرِّ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْاِنَاثِ وَالذُّكُوْرِ لِاَنَّهٗ لَا يُرَادُ مِنَ الْبِنْتِ شَيْءٌ مِّنَ الْبِرِّ اِلَّا الَّذِيْ يُرَادُ مِنَ الْاِبْنِ مِثْلُهٗ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَادَ مِنَ الْاَبِ لِوَلَدِهٖ مَا يُرِيْدُ مِنْ وَّلَدِهٖ لَهٗ وَكَانَ مَا يُرِيْدُ مِنَ الْاُنْثٰى مِنَ الْبِرِّ مِثْلَ مَا يُرِيْدُ مِنَ الذَّكَرِ كَانَ مَا اَرَادَ مِنْهُ لَهُمْ مِنَ الْعَطِيَّةِ لِلْاُنْثٰى مِثْلَ مَا اَرَادَ لِلذَّكَرِ۔

وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِي الضُّحٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهٗ

کسی شخص کے لیے کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ ان حضرات کے عمل کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے خلاف قرار دے لہٰذا ہمارے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے محض اس کا مستحب ہونا مراد ہے جیسے گھر والوں کے درمیان عطیات کی تقسیم میں برابری کرنا اور آزاد کو غلام پر فضیلت دینے کو چھوڑ دینا مستحب ہے یہ بات نہیں کہ کوئی دوسری صورت نا جائز ہے بلکہ یہ طریقہ مستحب ہے اور دوسرے طریقے محض جائز ہیں۔

ہمارے اصحاب (احناف) نے اس عطیہ کے بارے میں اختلاف کیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی پیروی کی جاتی ہے جو آپ نے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو دیا تھا کہ وہ کیسا ہے؟ تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان مساوات قائم کی جائے جبکہ حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے وراثت کے انداز پر تقسیم کیا جائے یعنی لڑکے کو دو لڑکیوں کے حصے کے برابر دیا جائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں کہ ان کے درمیان برابر کرو جیسے تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے لیے بھلائی میں مساوات قائم کریں، اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان برابری کا ارادہ فرمایا اس لیے کہ بیٹی سے بھی وہی بھلائی چاہی جاتی ہے جس قسم کی بھلائی بیٹے سے مقصود ہوتی ہے تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ سے بیٹے کے لیے اس چیز کا ارادہ فرمایا جس کا وہ اپنے بیٹے سے ارادہ کرتا ہے اور وہ بیٹی سے جو بھلائی چاہتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو بیٹے سے چاہتا ہے تو آپ نے عطیات کے سلسلے میں لڑکی کے لیے اسی چیز کا ارادہ فرمایا جس کا لڑکے کے لیے ارادہ کیا۔

اور ابو الضحیٰ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہاری کوئی اور اولاد بھی ہے انہوں نے عرض کیا

فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ وَلَمْ يَقُلْ اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ ذَكَرًا وَّاُنْثٰى وَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا وَحُكْمُ الْاُنْثٰى فِيْهِ كَحُكْمِ الذَّكَرِ وَلَوْ لَا ذٰلِكَ لَمَا ذَكَرَ التَّسْوِيَةَ اِلَّا بَعْدَ عِلْمِهٖ اَنَّهُمْ ذُكُوْرٌ كُلُّهُمْ فَلَمَّا اَمْسَكَ عَنِ الْبَحْثِ عَنْ ذٰلِكَ ثَبَتَ اسْتِوَآءُ حُكْمِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ فَهٰذَا اَحْسَنُ عِنْدَنَا مِمَّا قَالَ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

جی ہاں تو آپ نے فرمایا تو ان کے درمیان مساوات قائم کر د آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ اس کے علاوہ تمہارا کوئی بیٹا یا بیٹی ہے اور یہ بات اسی صورت میں نہیں ہوسکتی ہے (یعنی مرد و عورت کی تمیز کے بغیر مطلقاً پوچھنا جب بیٹی کا حکم بیٹے کے حکم جیسا ہو اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اس وقت تک برابری کا ذکر نہ فرماتے جب تک آپ کو علم نہ ہوجاتا کہ وہ تمام لڑکے ہیں جب آپ اس بحث میں نہ پڑے تو ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک ان سب کا حکم ایک جیسا ہے ہمارے نزدیک حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے قول کی نسبت یہ زیادہ اچھا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

۱۴۸۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَجَآءَ ابْنٌ لَهٗ فَقَبَّلَهٗ وَاَجْلَسَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ جَآءَتْ بِنْتٌ لَهٗ فَاَجْلَسَهَا اِلٰى جَنْبِهٖ قَالَ فَهَلَّا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک شخص تھا اس کا بیٹا آیا تو اس نے اسے چوما اور اپنی ران پر بٹھا لیا پھر اس کی بیٹی آئی تو اس نے اسے اپنے پہلو میں بٹھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ان کے درمیان مساوات کیوں قائم نہیں کی۔

اَفَلَا يَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَرَادَ مِنْهُ التَّعْدِيْلَ بَيْنَ الْاِبْنَةِ وَالْاِبْنِ وَاَنْ لَّا يُفَضِّلَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي الْعَطِيَّةِ اَيْضًا۔

تو کیا وہ شخص (مخالف) نہیں دیکھتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے ذریعے بیٹی اور بیٹے کے درمیان برابری اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینے کا ارادہ فرمایا تو یہ اُس بات کی بھی دلیل ہے جسے ہم نے عطیہ کے ضمن میں ذکر کیا۔

الحمد للہ! آج مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۹۳ء بروز اتوار بوقت ساڑھے سات بجے شام تیسری جلد کا ترجمہ مکمل ہوا۔

محمد صدیق ہزاروی لاہور

کتاب النکاح

باب ۱: نکاح کے پیغام پر پیغام دینا اور بھاؤ پر بھاؤ لگانا

اگر کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو کیا اس دوران کوئی دوسرا شخص بھی اس کو یہ پیغام دے سکتا ہے اسی طرح اگر کوئی آدمی کسی چیز کو خریدنے کے لیے بھاؤ لگاتا ہے تو اس حالت میں دوسرے شخص کا بھاؤ لگانا جائز ہے؟

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں:

ایک یہ ہے کہ جب تک پہلا شخص اپنا پیغام واپس نہ لے یا اس کے پیغام کو رد نہ کر دیا جائے دوسرے کے لیے پیغام نکاح دینا یا بولی لگانا جائز نہیں۔

دوسرے مذہب کے مطابق اگر وہ لوگ جن کو پیغام نکاح دیا گیا یا جو سودے کا مالک ہے۔ اس پہلے شخص کی طرف رجحان رکھتا ہے تو دوسرے کے لیے پیغام دینا یا بولی لگانا جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ پہلے قول والوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اس کے پیغام نکاح پر پیغام دے۔

اسی مضمون کی روایات حضرت عقبہ بن عامر، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں دوسرے حضرات نے اپنے موقف پر حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تمہاری عدت ختم ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا وہ فرماتی ہیں حضرت معاویہ اور حضرت ابوالجہم (عامر بن حذیفہ) رضی اللہ عنہما) نے مجھے منگنی کا پیغام دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مفلوک الحال ہیں اور حضرت ابوجہم عورتوں کو بہت مارتے ہیں تم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کرو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا علم حاصل ہونے کے باوجود کہ حضرت معاویہ اور حضرت ابوجہم نے پیغام نکاح دیا ہے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لیے پیغام دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں نے جو احادیث پیش کی ہیں ان میں ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ردعمل معلوم نہیں ہوا جب معلوم ہو جائے کہ پہلے شخص کے پیغام کی طرف توجہ نہیں ہے تو دوسرا شخص پیغام دے سکتا ہے۔ سودے پر سودا کرنے کے سلسلے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی مشہور روایت ہے کہ ایک انصاری نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر فاقے کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے گھر بھیجا تاکہ کوئی چیز لائے وہ ایک کمبل اور ایک پیالہ لایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کون شخص ایک درہم کے بدلے خریدے گا ایک شخص

نے عرض کیا میں خریدتا ہوں آپ نے فرمایا ایک درہم سے زائد کون دے گا تو دوسرے شخص نے عرض کیا میں دو درہم دیتا ہوں (آخر تک مکمل حدیث اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں)

اس سے معلوم ہوا کہ بیک وقت دو آدمیوں یا زیادہ کی طرف سے بھاؤ لگایا جا سکتا ہے جب کہ مالک اس شخص پر بیچنا نہ چاہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی اس طرح کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔

باب ۱۷۲، عصبہ ولی کے بغیر نکاح کرنا

ولی کی اجازت کے بغیر عورت خود بخود نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اس سلسلے میں دو قول ہیں حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔ جب کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عورت اپنا نکاح کرنے میں خود مختار ہے۔ البتہ اگر غیر کفو میں نکاح کرے تو ولی کو فسخ نکاح کا حق ہوگا اسی طرح اگر وہ مہر مثل سے کم مہر رکھے تو ولی کو اعتراض کر کے مہر پورا کروانے کا حق حاصل ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا پہلا قول یہ تھا کہ نکاح کرنے کا اختیار خود عورت کو حاصل ہے اور اگر وہ مہر مثل سے کم بھی رکھے تو ولی کو اعتراض کا حق نہیں لیکن اب وہ حضرت امام محمد رحمہما اللہ سے متفق ہیں کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔

ان حضرات نے حضرت ابن شہاب زہری کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ بواسطہ حضرت عروہ حضرت عائشہ صدیقہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے" (آخر تک)

اس حدیث پر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور اس مسئلے میں ان کے ہم مسلک حضرات نے دو طرح اعتراض کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو اس میں کئی معانی کا احتمال ہے۔

اس حدیث کو حضرت ابن جریج، سلیمان بن موسیٰ سے اور وہ حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں لیکن ابن علیہ، ابن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس کے بارے میں حضرت زہری سے پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار فرمایا۔ حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں۔

محدثین اس سے کم بات پر حدیث کو ساقط کر دیتے ہیں تو اس وجہ سے بدرجہ اولیٰ ساقط ہو گئی۔ ایک سند میں حجاج بن ارطاط، حضرت زہری سے نقل کرتے ہیں حالانکہ انہیں حضرت امام زہری سے سماع حاصل نہیں اور یہ حدیث مرسل ہے جب کہ یہ حضرات حدیث مرسل سے استدلال نہیں کرتے ایک سند میں ابن لہیعہ راوی ہیں تو اس حدیث سے استدلال کرنے والے اپنے مخالف سے ابن لہیعہ کی روایت قبول نہیں کرتے تو خود کیسے استدلال کریں گے۔ لہٰذا یہ حدیث حضرت ابن شہاب زہری سے ثابت نہ ہو سکی اور اگر ان سے ثابت بھی ہو جائے تو خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو اس حدیث کی راویہ ہیں کا عمل اس کے خلاف ہے کیونکہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی بیٹی کا نکاح کر کے دیا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا" ان کے علم میں ہو اور وہ اس کے

باوجود اپنی بھتیجی کا نکاح ولی کی عدم موجودگی اور اس کی اجازت کے بغیر کر دیں۔

ان حضرات نے ایک دوسری روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ یوں ہے کہ اسرائیل نے ابواسحٰق سے انہوں نے حضرت ابو بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔"

اس حدیث پر اعتراض یہ ہے کہ اسرائیل کے مقابلے میں زیادہ مضبوط اور احفظ حضرات مثلاً حضرت سفیان اور حضرت شعبہ نے اس حدیث کو ابواسحٰق سے منقطع روایت کیا یعنی حضرت ابو بردہ براہ راست حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں درمیان میں ان کے والد کا واسطہ نہیں ہے۔

لہذا اصل حدیث حضرت ابو بردہ سے ہے اور اس کے راوی سفیان اور شعبہ الگ الگ اسرائیل پر مقدم ہیں جب دونوں جمع ہو گئے تو یہ روایت زیادہ مستند ہو گئی۔

انہوں نے ابوعوانہ سے مرفوعاً حدیث پیش کی لیکن اس کی سند میں اسرائیل ہیں یعنی اصل حدیث ابوعوانہ نے بواسطہ اسرائیل ابواسحٰق سے روایت کی لہذا یہ بھی کمزور ہے۔

پھر وہ حضرات اس حدیث کو بواسطہ قیس بن ربیع، حضرت ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں لیکن محدثین کے نزدیک قیس تو اسرائیل سے بھی کمزور ہیں۔ انہوں نے حضرت سفیان کے بعض اصحاب سے روایت پیش کی تو جواب دیا گیا کہ آپ لوگ اپنے مخالف سے اس قسم کی روایت یعنی اصحاب سفیان کی روایت قبول نہیں کرتے تو خود اس سے کیسے استدلال کر رہے ہیں۔

اس حدیث سے استدلال کو ایک دوسرے طور پر یوں رد کیا گیا کہ اس حدیث کو اگر صحیح مان بھی لیا جائے تو اس میں کئی احتمال ہیں۔

ایک احتمال وہی ہے جو ان حضرات کا موقف ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر عورت نکاح نہیں کر سکتی۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ ولی سے مراد وہ شخص ہے جسے ناکحہ عورت خود مقرر کرے وہ قریبی رشتہ دار ہو یا دور کا رشتہ دار، اس احتمال کی بنیاد پر ان لوگوں کا قول صحیح ہوگا کہ عورت چاہے کسی کی ولیہ بھی ہو نکاح کر کے دینے کا اختیار نہیں رکھتی۔

تیسرا احتمال یہ ہے کہ ولی سے مراد وہ ذات ہے جسے ولایت بضع حاصل ہے چاہے وہ چھوٹی بچی کا باپ ہو، لونڈی کا مالک ہو یا آزاد بالغہ عورت خود ہو جو اپنے نفس پر ولایت رکھتی ہے۔

ان حضرات نے قرآن پاک کی آیت سے بھی استدلال کیا ہے "تم ان عورتوں کو نہ روکو اگر وہ اپنے (پہلے) خاوندوں سے نکاح کرنا چاہیں" معلوم ہوا کہ اختیار ولی کو حاصل ہے اسی لیے ان حضرات کو مخاطب کیا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں یقیناً اس بات کا بھی احتمال ہے لیکن دیگر احتمالات بھی ہیں۔ دوسرے حضرات نے اپنے موقف پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ثیبہ عورت اپنے نفس پر ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے باکرہ سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت مانگی جائے اور خاموشی اس کی اجازت ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو خود نکاح کرنے کا اختیار ہے۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح آپ کے حکم پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کیا حالانکہ وہ ان کے ولی نہیں تھے۔
اگر کہا جائے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر مومن کے ولی ہیں لہذا یہ واقعہ مستثنیٰ ہے تو یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے لیکن اس مسئلے میں یہ بات درست نہ ہوگی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ کی طرف سے ولی ہوتے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کی طرف سے وکیل قرار پاتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ام المؤمنین نے عرض کیا کہ میرا کوئی ولی موجود نہیں تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں تمہارا ولی ہوں۔
قیاس بھی حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کو ترجیح دیتا ہے وہ یوں کہ لڑکی جب تک نابالغہ ہوتی ہے اس کا والد اس کے نفس اور مال دونوں کا اختیار رکھتا ہے بالغ ہونے کے بعد اسے اپنے مال کا اختیار مل جاتا ہے تو نفس کے اختیارات بھی حاصل ہونے چاہیں کیونکہ دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

باب ۱۷۳: مخطوبہ عورت کو دیکھنا

نوٹ: جس عورت کو نکاح کا پیغام دیا جائے اسے مخطوبہ کہتے ہیں۔
جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اسے دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض حضرات اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جب کہ بعض علماء کے نزدیک اسے دیکھنا جائز ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔
ناجائز قرار دینے والوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! تمہارے لیے جنت میں خزانہ ہے اور تم اس جنت کے دو کناروں کے مالک ہو ایک نظر کے بعد دوبارہ نہ دیکھنا۔ بے شک پہلی نظر تمہارے لیے ہے اور دوسری تمہارے لیے نہیں ہے۔
حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی حدیث مروی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنی بیوی یا محرم عورت کے علاوہ کسی عورت کو قصداً دیکھنا حرام ہے۔
جواز کے قائلین نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اسے اس کی جو چیز پسند ہے اس کو جس حد تک ممکن ہو دیکھ لے۔ حضرت محمد بن مسلمہ، حضرت ابو حمید، حضرت ابو ہریرہ بکر بن عبداللہ مزنی اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایات آئی ہیں پہلے مسلک والوں کی پیش کردہ حدیث کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ ممانعت اس صورت میں ہے جب بلا ضرورت ہو جب کسی ضرورت کے تحت ہو تو دیکھنا جائز ہے۔
مثلاً گواہی کے سلسلے میں کسی عورت کے چہرے کی طرف دیکھنا جائز ہے اسی طرح جو شخص کسی لونڈی کو خریدنا چاہتا تو وہ اس کے سینے کی طرف دیکھ سکتا تھا۔

لہٰذا نکاح کرنے کے لیے عورت کو دیکھنا بھی جائز ہوگا کیونکہ یہ ایک جائز سبب کے تحت دیکھنا ہے اسی طرح نکاح کے علاوہ بھی اگر کسی ایسے مقصد کے لیے نہ دیکھے جو حرام ہے بلکہ کسی ضرورت کے تحت ہو تو جائز ہے۔

باب ۱۷۲، قرآن کی کسی سورت پر نکاح کرنا

کیا عورت کو بطور مہر قرآن پاک کی کوئی سورت سکھائی جا سکتی ہے یا نہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ قرآن پاک کی سورت سکھانے پر نکاح ہو سکتا ہے یعنی جب خاوند بیوی کو قرآن کی کوئی سورت سکھا دے گا تو وہ مہر کی جگہ کفایت کرے گا۔

ان حضرات نے حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں ایک عورت بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو حضور کی خدمت میں بطور ھبہ پیش کیا وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کو حاجت نہیں تو اس سے میرا نکاح کر دیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس ادائیگی مہر کے لیے کچھ ہے اس نے عرض کیا میرے پاس صرف یہ تہبند ہے آپ نے فرمایا اگر تو یہ چادر اسے دے گا تو اس کے بغیر بیٹھ جائے گا کچھ اور تلاش کر و اس نے عرض کیا مجھے کچھ بھی نہیں ملتا آپ نے فرمایا تلاش کر و اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔ راوی فرماتے ہیں اس نے تلاش کی لیکن نہ پائی حضور علیہ السلام نے پوچھا تجھے قرآن پاک سے کچھ یاد ہے اس نے عرض کیا فلاں فلاں سورتیں مجھے آتی ہیں آپ نے فرمایا قرآن پاک سے جو کچھ تیرے پاس ہے اس کے سبب میں نے تیرا نکاح کر دیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک قرآن پاک کی تعلیم مہر نہیں بن سکتی وہ فرماتے ہیں اگر اس طریقے پر نکاح کیا گیا تو نکاح جائز ہوگا اور یہ ایسے ہی ہوگا جیسے مہر مقرر نہ کیا جائے اس صورت میں اگر جماع کے بعد طلاق دے یا خاوند فوت ہو جائے تو مہر مثل دینا ہوگا اور اگر جماع سے پہلے طلاق دے دی تو متعہ (کپڑوں کا جوڑا) دینا پڑے گا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ قرآن کی اجرت لینے سے حضور علیہ السلام نے منع فرمایا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اہل صفہ کو قرآن پاک سکھایا کرتا تھا تو ان میں سے ایک نے مجھے ایک کمان دی کہ میں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قبول کروں میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے آگ کا طوق ڈالے تو اسے قبول کرے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی اس مضمون کی حدیث مروی ہے لہٰذا قرآن پاک کی تعلیم مہر کی جگہ نہیں ہو سکتی کیونکہ مہر مال سے ادا کیا جاتا ہے جہاں تک پہلے مسلک والوں کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قرآن پاک کی عظمت کے پیش نظر تمہارے ساتھ نکاح کیا جیسے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے اسلام کی وجہ سے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان سے نکاح کیا۔

اگر اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا جائے تو اس میں قرآن پاک کی تعلیم کا سرے سے ذکر ہی نہیں اور نہ

یہ کہ اسے مہر میں رکھا گیا۔

یہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ نے مہر کے بغیر عورتوں سے نکاح کو جائز رکھا اور یہ بات کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

وامرأۃ مومنۃ اِن وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃً لک من دون المومنین۔

اگر کوئی مومنہ عورت اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرے تو وہ آپ کے لیے حلال ہے اگر آپ نکاح کا ارادہ کریں اور اے محبوب! یہ آپ کے ساتھ خاص ہے دوسرے مسلمانوں کے لیے یہ حکم نہیں ہے۔ تو یہاں لفظ خالصۃً میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ کسی عورت کا مہر کے بغیر نکاح میں آنا حضور علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کسی اور کو بھی اس عورت کا مہر کے بغیر مالک بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے یہاں اس خاتون سے مشورہ کئے بغیر سائل سے نکاح کر دیا لہٰذا یہ خصوصی واقعہ ہے اور اس میں تعلیم قرآن مہر نہ تھی اور نہ اب کسی کو اس بات کا اختیار ہے۔ قیاس بھی احناف کے موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ اگر مجہول مہر مقرر کیا جائے تو وہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ مہر مثل لازم ہوتا ہے۔ جس طرح سودے میں قیمت غیر معلوم ہو یا اجارے میں اجرت غیر معلوم ہو تو بیع اور اجارہ جائز نہیں ہوتے۔

قاعدہ یہ ہے کہ اجارہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک یہ کہ کام معلوم ہو مثلاً اس کپڑے کی سلائی کرو اتنی رقم ملے گی یا وقت معلوم ہو مثلاً ایک گھنٹے کے لیے اجارہ ہو اور اس کی اجرت معلوم ہو اس میں جا ہے جتنا کام کرے۔ لیکن قرآن پاک کی تعلیم میں یہ دونوں باتیں نہیں ہو سکتیں کیونکہ بعض اوقات آدمی تھوڑا پڑھانے سے سیکھ لیتا ہے۔ اور بعض اوقات زیادہ پڑھانا پڑھتا ہے اسی طرح کچھ لوگ تھوڑے وقت میں سیکھ لیتے ہیں اور کچھ لوگ دیر سے سیکھتے ہیں لہٰذا وقت اور عمل کی جہالت کے پیش نظر یہ اجارہ صحیح نہیں اور چونکہ وہی مال یا نفع ملک بضع کا بدل بنتا ہے جو بیع اور اجارے میں صحیح قرار پاتا ہے لہٰذا جب تعلیم قرآن کا اجارہ صحیح نہیں ہوتا تو وہ مہر بھی نہیں بن سکتا۔

باب ۷۸۔ لونڈی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دینا

اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے اور اس کی آزادی کو ہی مہر قرار دے دے تو کیا یہ صحیح ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا کرنا صحیح ہے ان کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور اس آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دیا حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی روایت کے مطابق حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اسی طریقہ پر ہوا حضرت سفیان ثوری کا بھی یہی مسلک ہے۔

جبکہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ کے نزدیک یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے دوسروں کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا اختیار دیا کہ اگر کسی عورت سے نکاح

کرنا چاہیں تو مہر کے بغیر کر سکتے ہیں لہذا آپ کسی لونڈی کو آزاد کر کے اس آزادی کو مہر قرار دے سکتے ہیں۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فتویٰ دیا کرتے تھے کہ اس قسم کے نکاح کی تجدید کی جائے اور اس عورت کے لیے مہر ہو گا۔

لہذا اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو یا آپ نے قرآن پاک سے استدلال کرتے ہوئے اسے حضور علیہ السلام کی خصوصیت قرار دیا۔

چنانچہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے سلسلے میں یوں مروی ہے کہ وہ بنو مصطلق کے قیدیوں میں تھیں اور حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ یا ان کے چچازاد بھائی کے حصے میں آئیں انہوں نے مکاتبت کی اور بدل کتابت کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعاون حاصل کرنے حاضر ہوئیں آپ نے ان کی رائے معلوم کرنے کے بعد بدل کتابت ادا کر کے ان سے نکاح کر لیا چنانچہ صحابہ کرام نے اس رشتہ کی عظمت کا لحاظ کرتے ہوئے بنو مصطلق کے تمام قیدی رہا کر دیئے تو یہاں آپ کا نکاح بدل کتابت کے بدلے ہوا لیکن کوئی دوسرا شخص ایسا نہیں کر سکتا یعنی بدل کتابت کو مہر قرار نہیں دے سکتا لہذا یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنے مسلک کو قیاس سے ثابت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لونڈی کو اس شرط پر آزاد کرے کہ وہ اس سے نکاح کرے پھر اگر عورت اس بات سے انکار کر دے تو اسے محنت مزدوری کر کے اپنی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ معلوم ہوا کہ نکاح کرنے کی صورت میں قیمت ادا نہیں کرے گی اس لیے کہ وہ آزادی مہر قرار پائے گی۔

امام زفر رحمہ اللہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں۔ اس صورت میں اگر وہ عورت نکاح کرنے سے انکار کرے تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہو گا۔ اور وہ اس غلام کی طرح ہو جائے گی جسے مالک نے ایک ہزار روپے کے بدلے اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ ایک سال تک اس کی خدمت کرے گا غلام نے یہ بات مان لی پھر اس نے خدمت سے انکار کر دیا تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہو گا کیونکہ اگر وہ خدمت کرتا تو مالک سے اس کی اجرت کا مستحق ہوتا اسی طرح لونڈی کی آزادی نکاح کرنے کی شرط پر ہوئی۔ لہذا اگر لونڈی سے اس کا نکاح ہو جاتا تو مہر لازم ہوتا کیونکہ آزادی مہر کے بدلے میں نہیں بلکہ نکاح کرنے کی شرط پر ہوئی اس لیے وہ مہر کا بدل نہیں ہے۔

حضرت ہشام بن حسان نے اپنی ایک ام ولد کو آزاد کر کے آزادی کو مہر قرار دیتے ہوئے اس سے نکاح کیا تو حضرت ایوب سختیانی نے اس کو تسلیم نہ کیا جب حضرت ہشام کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے اس سے دوبارہ نکاح کر کے چار سو (درہم) مہر مقرر کیا حضرت ایوب سختیانی نے اس موقعہ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بارے میں فرمایا کہ وہ آپ کی خصوصیات سے ہے۔

باب ۱۷۶، نکاح متعہ

ایک خاص مدت کے لیے مخصوص رقم پر کسی عورت سے نفع اٹھانا متعہ کہلاتا ہے آغاز اسلام میں یہ حلال تھا بعض حضرات اسے اب بھی حلال سمجھتے ہیں اور ان کا کہنا یہ ہے کہ ایک خاص مدت کے لیے مخصوص رقم پر کسی عورت سے نفع اٹھایا جاسکتا ہے مقررہ مدت کے ختم ہونے پر وہ عورت اس شخص پر حرام ہو جائے گی لیکن یہ حرمت طلاق کی صورت میں نہیں ہوگی۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت دی، غزوات میں صحابہ کرام کے ساتھ ان کی بیویاں نہیں ہوتی تھیں انہوں نے خصی ہونے کی اجازت مانگی تو آپ نے منع فرمایا اور کپڑے (وغیرہ) کے بدلے ایک خاص مدت تک کے لیے اجازت عطا فرمائی۔

لیکن اہل سنت وجماعت بالخصوص حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک یہ نکاح جائز نہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ مخالفین نے جن روایات سے استدلال کیا ہے وہ اپنی جگہ درست ہیں لیکن یہ پہلے کی بات ہے بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرما دیا۔

چنانچہ ایک روایت میں ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے اور وہ عورتوں سے متعہ کے جواز کا فتویٰ دیتے تھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کو کھانے سے منع فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے متعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حرام ہے اس نے عرض کیا فلاں صاحب تو اس کے بارے میں یہ بات کہتے ہیں (جائز قرار دیتے ہیں) انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! انہیں معلوم ہے کہ خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور ہم زنا کار نہیں تھے۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ پہلے اجازت ہو اور پھر اسے منسوخ کر دیا ہو لہذا اس سلسلے میں چھان بین کی گئی تو متعدد روایات سے معلوم ہوا کہ نہی والی احادیث ناسخ ہیں چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے۔ آپ ثنیۃ الوداع کے پاس اترے تو کچھ چراغ اور روتی ہوئی عورتوں کو دیکھا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جن سے ان کے خاوندوں (متعہ کرنے والوں) نے متعہ کیا اور اب ان کو چھوڑ دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے طلاق، نکاح عدت اور میراث کے ذریعے متعہ کو حرام کر دیا یا آپ نے فرمایا اسے باطل کر دیا۔

صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں متعہ کو حرام قرار دیا لیکن کسی صحابی نے بھی انکار نہ کیا گویا صحابہ کرام کا اجماع اس کے نسخ پر واضح دلیل ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو پہلے پہل متعہ کے قائل تھے فرماتے ہیں یہ اس وقت جائز تھا جب عورتیں کم تھیں جب زیادہ ہو گئیں تو علت کے ختم ہونے سے یہ حکم بھی اٹھ گیا۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ نکاح متعہ باطل ہے اور اس سے نکاح بھی منعقد نہیں ہوتا اور ان لوگوں کی یہ بات صحیح نہیں کہ نکاح برقرار رہے گا شرط باطل ہو جائے گی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات نہ فرماتے کہ جن لوگوں کے پاس ان عورتوں میں سے کوئی ہو جن سے متعہ کیا جاتا ہے تو وہ ان کو جدا کر دے یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ متعہ کرنے والے نے جو عقد کیا وہ جائز نہیں لہذا اس سے اس شخص کو عورت کی ملک بضع حاصل نہ ہوگی۔

باب ۱۷: باکرہ اور ثیبہ عورتوں کے پاس کتنے کتنے دن ٹھہرے

اگر کسی شخص نے ثیبہ عورت سے نکاح کیا اور اس سے پہلے بھی اس کی بیویاں ہیں تو اب اس نئی عورت کے پاس کتنے دن ٹھہرے اس سلسلے میں اختلاف ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس شخص کو اختیار ہے اگر اس کے پاس سات دن قیام کرے تو دوسری بیویوں کے پاس ایک ایک دن یا ایک ایک رات قیام کرنا ہوگا۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے فرمایا تمہارے خاندان کے لیے رسوائی کی بات نہیں ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں ورنہ تین دن قیام کروں پھر (دوسری بیویوں کے پاس) چکر لگاؤں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ پھر میں دوسری بیویوں کے پاس چکر لگاؤں گا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ تین دن ان کا حق ہے دوسری ازواج کا نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ اگر اس بیوی کے لیے تین دن مقرر کرے تو باقی بیویوں کے لیے بھی تین تین دن مقرر کرنا ہوں گے اور اگر اس بیوی کے لیے سات دن مقرر کرے تو دوسری بیویوں کے لیے بھی سات سات مقرر کرے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔

ان حضرات نے بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت سے استدلال کیا ہے حضرت عمر بن ابی سلمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا اگر تم چاہو تو تمہارے لیے سات دن مقرر کروں اور اگر تمہارے لیے سات دن مقرر کروں گا تو دوسری ازواج کے لیے بھی سات دن ہی مقرر کروں گا۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ان کے درمیان مساوات ضروری ہے لہذا اگر نئی ثیبہ بیوی کے پاس تین دن ٹھہرے تو دوسری ازواج کے پاس بھی تین تین دن ٹھہرے گا۔

جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کا تعلق ہے کہ پھر میں دوسری بیویوں کے پاس چکر لگاؤں گا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ میں ان کے پاس بھی تین تین دن چکر لگاؤں گا کیونکہ اگر تین دن صرف اسی بیوی کا حق ہوتا تو سات دن قیام کی صورت میں تین دن شمار نہ ہوتے اور اس طرح ہر بیوی کے لیے چار چار دن ضروری ہوتے لیکن جب اس کے پاس سات دن ٹھہرنے کی صورت میں ہر ایک کے لیے سات سات دن مقرر ہیں تو معلوم ہوا کہ اس کے پاس تین دن ٹھہرنے کی صورت میں باقی بیویوں کے لیے بھی

تین تین ہی ہوں گے۔

باب ۱۷۸، عزل کا حکم

عزل کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرتے ہوئے انزال کے وقت اس سے الگ ہو جائے تاکہ حمل نہ ٹھہرے آیا یہ عمل شریعت میں جائز ہے یا ناجائز؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

پہلا قول یہ ہے کہ عزل مکروہ ہے اس کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ عزل میں کوئی حرج نہیں جبکہ عورت، خاوند کو اجازت دے اگر وہ انکار کرے تو عزل کرنا جائز نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ عورت چاہے یا نہ ہر د کو عزل کا حق حاصل ہے۔

احناف کے نزدیک اگر اس کی بیوی کسی دوسرے آدمی کی لونڈی ہو تو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر عزل نہیں ہو سکتا۔ البتہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اس کے خلاف بھی ایک قول مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر لونڈی اپنے خاوند کو ترک جماع کی اجازت دے تو اس کا مالک، خاوند کو جماع پر مجبور نہیں کر سکتا اسی طرح اگر وہ عزل کرنا چاہے تو اس کا اختیار بھی لونڈی کو حاصل ہے اس کے مالک کو نہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک لونڈی ہے میں نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو لیکن میں اس سے خواہشات بھی پوری کرتا ہوں۔ اس لیے میں عزل کرتا ہوں لیکن یہودی کہتے ہیں کہ یہ خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی جھوٹ کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنا چاہے تو تم اُسے روک نہیں سکتے۔

معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں کی پیش کردہ روایت صحیح نہیں جہاں تک عزل کے جواز کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کیا تو ہمیں (مال غنیمت میں) کچھ عورتیں حاصل ہوئیں ہم ان سے وطی کرتے اور عزل کرتے تھے ہم میں سے بعض لوگ دوسروں سے کہنے لگے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس موجود ہیں لیکن تم ان سے پوچھے بغیر عزل کرتے ہو چنانچہ انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا ہر پانی سے بچہ پیدا نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ لہٰذا اگر تم عزل نہ بھی کرو تو کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عزل مکروہ نہیں ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کو جب اس بات کی خبر ملی تو آپ نے اس پر اعتراض نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کو منع فرمایا بلکہ یہی بتایا کہ جس نے پیدا ہونا ہے وہ عند اللہ مقدر ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی اگر کسی بچے نے پیدا ہونا ہے تو عزل کے باوجود کوئی نہ کوئی قطرہ رحم تک پہنچ جائے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں ہم عزل کرتے تھے لیکن حضور علیہ السلام ہمیں منع نہ فرماتے تو جب یہ بات بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوگئی کہ عزل خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا نہیں تو ثابت ہوگیا کہ عزل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

باب ۱۷۹، حائضہ عورت سے نفع اٹھانا

اس بات پر تو سب علماء کا اتفاق ہے کہ حالت حیض میں عورت سے جماع کرنا جائز نہیں۔ اس بات پر بھی سب متفق ہیں کہ اس نے چادر باندھی ہوئی ہے تو نفع اٹھانا مثلاً بوسہ لینا یا ساتھ لیٹنا وغیرہ جائز ہے لیکن کیا چادر کے نیچے سے جماع کے علاوہ فائدہ اٹھانا جائز ہے؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت نے کپڑا پہنا ہوا ہو مثلاً چادر باندھی ہوئی تو نفع اٹھا سکتے ہیں اس کے علاوہ نہیں۔

حضرت امام محمد اور دیگر علماء کے نزدیک کپڑے کے نیچے سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ البتہ جماع کرنا جائز نہیں حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی اس مسلک کو ترجیح دی لیکن بعد میں غور و فکر سے ان پر واضح ہوا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک اولیٰ ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم (ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک کو حکم دیتے کہ وہ چادر باندھیں جبکہ وہ حائضہ ہوتیں پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے ایک دوسری حدیث میں ہے۔

آپ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ لیٹتے اور میں حائضہ ہوتی لیکن میں نے چادر باندھی ہوتی۔

حضرت میمونہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی اس مضمون کی روایات آئی ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ احادیث ہماری بھی دلیل ہیں کیونکہ ہم چادر کے اوپر اوپر نفع اٹھانے کے خلاف نہیں لیکن ان روایات میں چادر سے نیچے کی ممانعت نہیں۔ یہ حدیث تو ان لوگوں کے خلاف ہے جو عورت سے حالتِ حیض میں کسی طریقے پر بھی نفع اٹھانے کے منکر ہیں۔

یہ حضرات اپنے موقف پر حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہی روایت پیش کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹتے اور میں حائضہ ہوتی لیکن آپ کو اپنے اوپر بہت کنٹرول تھا۔

اسی طرح ایک حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا جماع کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔ حضرت امام طحاوی

اس مسلک کو قیاس سے بھی ثابت کرتے ہیں کہ حیض سے پہلے عورت سے جماع کے طور پر بھی نفع اٹھایا جا سکتا ہے اور اس کے علاوہ کپڑوں سے اوپر اور نیچے دونوں طرح نفع اٹھا سکتے ہیں پھر حیض کی حالت میں بالاتفاق جماع حرام اور چادر کے اوپر سے نفع اٹھانا جائز ہے چادر سے نیچے کے بارے میں اختلاف ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ چادر کے نیچے سے نفع اٹھانا جماع کے مشابہ ہے یا چادر کے اوپر سے نفع اٹھانے کی طرح ہے تو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جماع کی صورت میں حد واجب ہوتی ہے (یعنی زنا کی صورت میں) مہر اور غسل بھی واجب ہوتا ہے لیکن شرمگاہ کے علاوہ جسم سے نفع حاصل کرنے کی صورت میں کچھ بھی واجب نہیں ہوتا اور اس سلسلے میں چادر کے اوپر اور نیچے دونوں کا حکم یکساں ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ چادر کے نیچے سے فائدہ اٹھانا جماع کی طرح نہیں بلکہ چادر باندھے ہونے کی صورت میں نفع اٹھانے کی طرح ہے۔

حضرت امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ روایات کے معانی کی تصحیح سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہوتا ہے امام محمد رحمہ اللہ کا نہیں کیونکہ احادیث تین قسم کی ہیں۔

(۱) وہ احادیث جن کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے حالت حیض میں چادر کے اوپر اوپر نفع اٹھاتے۔ ان روایات میں چادر سے نیچے نفع اٹھانے کی ممانعت نہیں ہے۔

(۲) یہ حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت حالت حیض میں ہو تو مرد کے لیے اس سے کس قدر نفع اٹھانا جائز ہے۔ آپ نے فرمایا چادر سے اوپر اوپر، تو یہ ان کے سوال کا بلا کم و کاست جواب ہے۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس کے مطابق عورت سے شرمگاہ کے علاوہ نفع اٹھانا جائز ہے اگرچہ چادر سے نیچے ہو۔

اب غور کیا کہ ان میں سے مؤخر کونسی روایت ہے تاکہ اسے ناسخ قرار دیا جائے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہودیوں کے عمل کی خبر ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جن مسائل میں اہل کتاب کے خلاف حکم نازل نہ ہوتا تو آپ ان کی موافقت فرماتے۔ قرآن پاک میں بھی یہی فرمایا گیا کہ آپ ان لوگوں کے راستے پر چلیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ یہودی حائضہ عورت سے کلام نہیں کرتے تھے نہ ان کے ساتھ کھانا کھاتے اور نہ ہی ان کے ساتھ ایک کمرے میں ٹھہرتے یہ سب باتیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہیں اور ان کی روایت میں ہی ہے کہ شرمگاہ کے علاوہ نفع اٹھانا جائز ہے جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق چادر کے اوپر اوپر نفع اٹھانا جائز اور اس کے نیچے ناجائز ہے۔ تو یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مقدم نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق یہودیوں کے بعض امور منسوخ ہیں لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت مؤخر ہے اور یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے لیے ناسخ قرار پائے گی اس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہو گیا۔

باب ۱۸، عورتوں سے غیر فطری فعل

بعض حضرات کے نزدیک عورت سے غیر فطری فعل جائز ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک یہ عمل ناجائز ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے غیر فطری فعل کیا تو لوگوں نے اسے ناپسند کیا اور کہا کہ تم اسے بے شوہر کر رہے ہو[لے] اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ۔"

دوسرے حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے کہا جو شخص اپنی بیوی کی شرمگاہ میں پچھلی طرف سے ہو کر جماع کرتا ہے اس کے ہاں بھینگا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

تو یہ آیت یہودیوں کے رد میں نازل ہوئی اور اس میں اس بات کی اجازت ہے کہ جماع تو شرمگاہ کے اندر ہو لیکن اس کے لیے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے جائز ہے۔ لہٰذا پہلے قول والوں کا اس آیت سے استدلال صحیح نہیں۔

پھر اس کا ایک دوسرا مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں اگر تم عزل کرنا چاہو تو کر سکتے ہو اور نہ کرنا چاہو تو اس کا بھی تمہیں اختیار ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت سعید بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے بلکہ ان کے صاحبزادے حضرت سالم رضی اللہ عنہ اس روایت کا ان سے انکار کرتے ہیں۔

حضرت ام سلمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے کہ یہاں غیر فطری فعل مراد نہیں بلکہ صرف جماع کی اجازت ہے البتہ اس کے لیے جو طریقہ چاہے اختیار کر سکتا ہے۔

پھر متعدد روایات سے غیر فطری فعل کی حرمت ثابت ہے حضرت خزیمہ بن ثابت، حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر، حضرت علی بن طلق اور دیگر صحابہ کرام سے اس مضمون کی روایات مروی ہیں۔

پہلے قول والوں نے قرآن پاک کی اس آیت سے بھی استدلال کیا ہے "کیا تم دنیا والوں میں سے مردوں کے پاس جاتے ہو اور تمہارے رب نے جو عورتیں تمہارے لیے پیدا کی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم زیادتی کرنے

لے یعنی اس عورت کے ساتھ یہ طریقہ کر رہے ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی خاوند نہیں۔ جو فطری انداز میں شہوت کو پورا کرتا۔ ۱۲ ہزاروی

والی قوم ہو"۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا کہ تمہاری عورتوں کے پاس وہی چیز ہے تم ان سے شہوت پوری کرو یعنی غیر فطری فعل کر سکتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آیت کی یہ تفسیر جو تم نے کی ہے صحیح نہیں بلکہ صحیح تفسیر یہ ہے کہ تمہاری عورتوں سے جو نفع اٹھانا جائز ہے وہ اٹھاؤ چنانچہ یہی تفسیر صحابہ کرام سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے غیر فطری فعل کرتا ہے، فرماتے ہیں یہ چھوٹی لواطت ہے۔

لہذا متواتر روایات نیز صحابہ کرام اور تابعین کے ارشادات سے ثابت ہوا کہ عورتوں سے غیر فطری فعل اسی طرح ناجائز ہے جس طرح مردوں سے حرام ہے۔

باب ۱۸۱، حاملہ عورتوں سے جماع کرنا

بعض حضرات کے نزدیک بیوی یا لونڈی سے حالتِ حمل میں جماع کرنا مکروہ ہے جبکہ احناف کے نزدیک جائز ہے۔

پہلے موقف پر حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے استدلال کیا گیا ہے وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو خفیہ طور پر قتل نہ کرو حالتِ حمل میں جماع کرنا ایک نوجوان گھڑسوار کو اس کی پیٹھ سے گرا دیتا ہے (یعنی اس حالت میں جماع سے پیدا ہونے والا بچہ کمزور ہوتا ہے)

احناف نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے جن کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے اور وہ احادیث مندرجہ بالا حدیث کے لیے ناسخ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حمل کی حالت میں جماع کرنے سے منع کرتے تھے پھر فرمایا اگر اس سے نقصان ہوتا تو ایرانیوں اور رومیوں کو ہوتا (کیونکہ وہ یہ عمل کرتے تھے)

معلوم ہوا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت منسوخ ہے بعض احادیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ حمل کی حالت میں جماع کرنے سے منع کردوں لیکن مجھے بتایا گیا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا۔ آپ نے وحی سے نہیں بلکہ اپنے خیال کے مطابق یہ ارادہ فرمایا تھا لیکن اس کے بعد اجازت دے دی گویا آپ کی طرف سے ممانعت کا سبب بچے کے کمزور رہ جانے کا خطرہ تھا جب معلوم ہو گیا کہ ایسا نہیں ہوتا تو آپ نے اجازت دے دی۔

باب ۱۸۲، نکاح کے موقعہ پر لوٹ مار

شادی بیاہ کے موقعہ چھوہارے وغیرہ یا پیسے پھینکے جاتے ہیں ان کو لوٹنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ جائز نہیں ان کی دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہیں کریں گے۔

حضرت عمران بن حصین، حضرت انس، زید بن خالد جہنی ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایات مروی ہیں۔ لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک ان چیزوں کی لوٹ مار جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ مندرجہ بالا حدیث میں ناجائز لوٹ مار سے منع کیا گیا جبکہ شادی بیاہ کے موقع پر جو کچھ لٹایا جاتا ہے وہ اسی مقصد کے لیے ہوتا ہے لہٰذا جہاں اجازت ہو وہاں اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبداللہ بن قرط فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین دن قربانی کا دن ہے پھر نویں ذوالحجہ کا دن ہے فرماتے ہیں میں نے پانچ یا چھ اونٹ حضور علیہ السلام کے قریب کیئے تو ان میں سے ہر ایک آپ کے قریب ہوتے لگتا تاکہ آپ اس سے ابتدا فرمائیں حضور علیہ السلام نے ان کو پہلو کے بل لٹا کر ایک کلمہ کہا جسے میں سمجھ نہ سکا میں نے پاس والے آدمی سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا ہے اس نے جواب دیا کہ آپ نے فرمایا جس کا دل چاہے اس کا گوشت کاٹ لے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جہاں اس قسم کی لوٹ مار کی اجازت ہو وہاں ممانعت نہ ہوگی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری نوجوان کی شادی میں شریک ہوئے آپ نے نکاح کے بعد ان کے لیے الفت و محبت اور وسعتِ رزق کی دعا فرمائی پھر فرمایا اپنے ساتھی کے سر پر دف بجاؤ تھوڑی دیر میں لڑکیاں بادام اور شکر کے تھال لے کر آئیں حاضرین نے اپنے ہاتھ روک لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوٹتے نہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو لوٹ مار سے روکتے تھے آپ نے فرمایا وہ لشکروں میں لوٹ مار کرنا ہے شادی بیاہ کے موقعہ پر منع نہیں ہے چنانچہ حضور علیہ السلام خود بھی ان کے ساتھ چھیننے میں شریک ہوئے۔

متقدمین کی ایک جماعت کے درمیان بھی اس سلسلے میں اختلاف ہے لیکن امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس اور غور و فکر کے مطابق جواز کا قول زیادہ مناسب ہے۔

طلاق کا بیان

باب ۱۸۳، حیض کی حالت میں طلاق دینے کے بعد سنت طلاق کا ارادہ کرنا

حیض کی حالت میں طلاق دینا بدعت ہے اس لیے ایسے شخص کو رجوع کا حکم دیا گیا تاکہ حالتِ طہر میں طلاق دے اب اختلاف یہ ہے کہ اگر وہ دوبارہ طلاق دینا چاہے تو اس حیض کے بعد والے طہر میں طلاق دے یا اس کے بعد مزید ایک اور حیض گزرے اور پھر حالت طہر میں طلاق دے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جس حیض میں طلاق دی ہے اس کے بعد آنے والے

طہر میں طلاق دے۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالتِ حیض میں طلاق دی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا ان سے کہیں کہ رجوع کریں پھر حالتِ طہر یا حالتِ حمل میں طلاق دیں۔

حضرت امام ابو یوسف اور دیگر حضرات کا موقف یہ ہے کہ اس حیض سے پاک ہونے کے بعد دوبارہ حیض آئے پھر اس سے پاک ہو جائے تو اب طلاق دے۔ انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے اس روایت کے مطابق سرکار دو عالم نے فرمایا ان سے کہیں کہ رجوع کریں پھر روکے رکھیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے پھر پاک ہو اس کے بعد اگر چاہیں تو طلاق دیں۔

امام طحاوی فرماتے ہیں چونکہ اس روایت میں اضافہ ہے اس لیے یہ اس سے اولیٰ ہے نیز امام طحاوی رحمہ اللہ قیاس کے ذریعے بھی اس مسلک کو ترجیح دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حیض کی حالت میں طلاق دینے سے منع کیا گیا ہے نیز جس طہر میں طلاق دی ہو اس میں دوسری طلاق دینا بھی منع ہے پھر اس بات پر سب کا اتفاق ہے اگر کوئی شخص حالتِ حیض میں جماع کرے پھر اسے سنت طلاق دینا چاہے تو جب تک اس حیض سے جس میں جماع کیا ہے نیز بعد والے حیض سے پاک نہ ہو جائے طلاق نہیں دے سکتا انہوں نے حالتِ حیض میں جماع کو اس حیض کے بعد آنے والے طہر میں جماع کی طرح قرار دیا ہے۔

تو جب جماع کے بعد طلاق دینے کے سلسلے میں ہر طہر پہلے والے حیض کے حکم میں ہے اور جو شخص حیض کی حالت میں جماع کرے وہ اس کے بعد طلاق نہیں دے سکتا۔ جب تک جماع اور طلاق کے درمیان ایک کامل حیض نہ آجائے تو اسی طرح قیاس کا تقاضا ہے کہ اگر حیض کی حالت میں طلاق دے پھر دوبارہ طلاق دینا چاہے تو پہلی اور دوسری طلاق کے درمیان ایک مستقل حیض ہونا چاہیے۔ گویا سنت طلاق کا حکم یہ ہے کہ ایک طہر میں دو طلاقیں جمع نہ ہوں حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تینوں اس بات کے قائل ہیں۔

باب۱۸۴، بیک وقت تین طلاقیں دینا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں بیک وقت دے تو تینوں طلاقیں واقع ہوں گی یا ایک؟ بعض حضرات کے نزدیک ایک ہی طلاق واقع ہو گی جب کہ ایسے طہر میں طلاق دی ہو جس میں جماع نہ کیا ہو۔

ان لوگوں کی دلیل یہ ہے حضرت ابو الصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق قرار پاتی تھیں جب کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقیں شمار ہوتی تھیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "ہاں" (اسی طرح ہے)

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ بیک وقت تین طلاقیں حکم خداوندی کے خلاف ہیں لہذا یہ اسی طرح ہے

کہ اگر کوئی شخص کسی کو وکیل بنا کر ایک خاص وقت اور خاص صفت کے مطابق طلاق دینے کو کہے اور وہ اس کے خلاف طریقے پر طلاق دے تو طلاق واقع نہ ہوگی اسی طرح جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرے تو وہ طلاق واقع نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ ان کو خاص وقت میں خاص طریقے پر طلاق دی جائے (یعنی بیک وقت تین طلاقیں نہ دی جائیں)

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں خاوند پر لازم ہے کہ حیض کی حالت میں طلاق نہ دے بلکہ حالت طہر یا حالت حمل میں طلاق دے اسی طرح تین طلاقیں بیک وقت نہ دے بلکہ متفرق طور پر دے لیکن اس کے باوجود اگر وہ حکم شرعی کی مخالفت کرتے ہوئے حیض کی حالت میں طلاق دے یا بیک وقت تین طلاقیں دے تو وہ گناہ گار ہوگا لیکن طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور ان کو وکالت پر قیاس نہیں کر سکتے کیونکہ وکیل اپنے موکل کے لیے طلاق دیتا ہے۔ اس لیے اگر اس کے حکم کے خلاف ورزی ہو گی تو نافذ نہ ہوگی لیکن یہ شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں بلکہ اپنی ذات کے لیے طلاق دیتا ہے اس لیے وہ جس طرح بھی طلاق دے گا نافذ ہو جائے گی۔

چنانچہ بعض ایسے امور ہیں جن سے منع کیا گیا لیکن اس کے باوجود وہ نافذ ہو جاتے ہیں مثلاً ظہار کو بری بات قرار دیا گیا لیکن اس سے عورت حرام ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگرچہ بیک وقت تین طلاقیں دینا ناجائز کام ہے لیکن وہ واقع ہو جاتی ہیں۔

اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور بے شمار امور ایسے ہیں کہ صحابہ کرام نے ان پر اجماع کیا اور وہ اجماع حجت ہے مثلاً پہلے ام ولد (لونڈی) کو بیچا جاتا تھا لیکن بعد میں صحابہ کرام نے بالاجماع منع کر دیا شراب کی حد کے طور پر سو کوڑے بھی اجماع صحابہ سے مقرر ہوئے۔ چنانچہ تین طلاقوں کے وقوع کے سلسلے میں تمام صحابہ کرام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلے سے اتفاق کیا۔

بلکہ خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جن کی روایت سے مخالفین نے استدلال کیا ہے اسی طرح فتویٰ دیتے تھے ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں انہوں نے فرمایا تیرے چچا نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور شیطان کی پیروی کی ہے لیکن آپ نے اس سے نکلنے کی اجازت نہ دی اس نے پوچھا آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اس عورت کو اس کے لیے حلال قرار دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دھوکہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ دے گا۔

اسی طرح ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اس کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اس کے لیے حلال نہ ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمرو اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی بات مروی ہے۔

اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ جس طرح عدت کے دوران نکاح کیا جائے تو وہ منعقد نہیں ہوتا اسی

طرح یہاں بھی تین طلاقیں نہیں ہونی چاہیں تو اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اصولی طور پر کسی کام کے شروع کرنے کیلئے جو شرائط ہیں انکے بغیر وہ کام شروع نہیں ہوتا لیکن اس کام سے فراغت اس بات کے بغیر بھی ہو جاتی ہے جس کا حکم دیا گیا ہے مثلاً نماز کو شروع کرنے کے لیے طہارت اور تکبیر تحریمہ ضروری ہے اس کے بغیر نماز کا آغاز نہیں ہوتا اور نماز سے باہر آنے کے لیے سلام کا حکم ہے لیکن اگر کوئی شخص قصداً گفتگو کے ذریعے نماز سے باہر آنا چاہے تو آسکتا ہے۔ اسی طرح نکاح کے لیے جو باتیں ضروری ہیں ان کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ لیکن نکاح ان امور سے بھی ٹوٹ جاتا ہے جن سے منع کیا گیا ہے اس لیے اس بات کو نکاح کے انعقاد پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

باب ۱۸۵، قروء سے کیا مراد ہے

مطلقہ عورتوں کی عدت کے سلسلے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا " اور مطلقہ عورتیں اپنے نفسوں کو تین قروء ٹھہرائیں "۔ چونکہ لفظ قروء حیض اور طہر دونوں معنوں میں مشترک ہے اس لیے اختلاف ہوا کہ یہاں قروء سے مراد حیض ہے یا طہر؟ چنانچہ اس سلسلے میں خود صحابہ کرام کے درمیان اختلاف رہا۔ احناف کے نزدیک اس سے تین حیض مراد ہیں جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک طہر مراد ہیں۔

دونوں طرف کے لوگ احادیث اور اقوال صحابہ سے استدلال کرتے ہیں لیکن امام طحاوی نے دونوں قسم کی احادیث نقل کر کے احناف کے مسلک کی ترجیح کو واضح فرمایا ہے۔

جو حضرات قروء سے طہر مراد لیتے ہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ قرآن پاک میں فرمایا گیا " اور ان عورتوں کو ان کی عدت کے حساب سے طلاق دو " تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کو کہیں کہ رجوع کریں پھر چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر اگر چاہیں تو طلاق دیں تو یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کے لیے طلاق دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا " وطلقوھن لعدتھن " اور ان کو ان کی عدت سے طلاق دی جائے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طہر کی حالت میں طلاق دینے کا حکم دیا اور اسی کو عدت قرار دیا حیض کو عدت قرار نہیں دیا اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واقعے سے متعلق مکمل حدیث اس طرح ہے کہ

آپ نے فرمایا ان کو رجوع کا حکم دیں پھر وہ چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر اسے حیض آجائے پھر پاک ہو جائے تو اب اگر چاہیں تو طلاق دیں اور فرمایا یہ وہ عدت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا۔ تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طہر میں طلاق دینے کی اجازت نہیں دی بلکہ دوسرے طہر تک انتظار کرنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ اس عدت سے مراد طلاق کی عدت نہیں بلکہ اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں طلاق دینا جائز ہے گویا ان حضرات کو عدت کے مفہوم میں مغالطہ ہوا کیونکہ عدت سے مراد وہ دن بھی ہیں جو طلاق کے بعد نکاح کے بغیر گزارے

جاتے ہیں اور اس سے مراد وقت بھی ہے۔ تو جس آیت سے استدلال کیا گیا اس میں عدت سے مراد طلاق کا وقت ہے۔
چونکہ اہل عرب کے نزدیک قروء سے طہر اور حیض دونوں مراد ہو سکتے ہیں اس لیے محض حدیث سے کسی مسلک کو ترجیح نہیں دی جاسکتی تو ہم نے دیکھا کہ طلاق کے بعد عدت حیض کی صورت میں گزاری جائے تو تین حیض مکمل ہو سکتے ہیں کیونکہ طلاق طہر کی حالت میں دی جائے گی اور اگر طہر مراد ہیں تو دو طہر مکمل اور ایک کا کچھ حصہ ہوگا تین طہر مکمل نہیں ہوں گے جب کہ قرآن پاک کا لفظ ثلثۃ خاص ہے اور تین کی گنتی کو پورا کرنا ضروری ہے۔

مخالفین کی طرف سے احناف پر اعتراض کیا گیا کہ حج کے سلسلے میں فرمایا گیا۔ حج کے مہینے معلوم ہیں۔ اور اس سے تین مہینے مکمل مراد نہیں ہوتے
بلکہ دو مہینے پورے اور تیسرے مہینے کا کچھ حصہ ہوتا ہے۔ تو یہاں بھی ایسا ہو سکتا ہے
تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہاں تین کا عدد مذکور نہیں جب کہ یہاں تین قروء فرمایا گیا اور اس پر عمل ضروری ہے۔
ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ تمیز مذکر ہو تو ممیز مؤنث ہوتا ہے اور اگر تمیز مونث ہو تو ممیز مذکر ہوگا چونکہ یہاں ممیز پر تائے تانیث ہے لہذا تمیز مذکر ہوگی اور وہ طہر ہے حیض نہیں۔
اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ جب کسی چیز کے دو نام ہوں ایک مذکر ہو اور دوسرا مؤنث تو مذکر کی جمع لانے کی صورت میں تائے تانیث کو باقی رکھا جاتا ہے اور مونث کی جمع لانے کی صورت میں اسے گرایا جاتا ہے۔
مثلاً ہذا ثوب، ہذہ ملحفۃ، اب "ثوب" کی جمع لائیں تو ثلاثۃ اثواب کہیں گے اور اگر "ملحفۃ" کی جمع لائیں تو ثلاث ملاحف" کہتے ہیں اسی طرح "ہذہ دار" اور "ہذا منزل" میں کرتے ہیں "حیضۃ" اور "قرء" ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اب اگر "حیضۃ" کی جمع لائیں تو تائے تانیث نہیں آئے گی بلکہ "ثلث حیض" کہیں گے اور اگر قرء کی جمع لائیں تو تائے تانیث آئے گی مثلاً "ثلثۃ قروء"
لہذا اس سے مخالف کا استدلال ختم ہوگیا۔
پھر قیاس کا تقاضا ہے کہ قروء سے حیض مراد ہوں کیونکہ اگر لونڈی کو طلاق دی جائے اور اسے حیض نہ آتا ہو تو آزاد عورت کی عدت کا نصف یعنی ڈیڑھ مہینہ عدت گزارے گی اور اگر اسے حیض آتا ہو تو وہ دو حیض گزارتی ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے اور چونکہ لونڈی کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہوتی ہے تو جب لونڈی کی عدت بصورت حیض ہے تو آزاد کی عدت بھی تین حیض ہوں گے طہر نہیں ہوں گے۔

باب، مطلقہ بائنہ کی عدت کے دوران نفقہ اور رہائش کا حکم

جس عورت کو طلاق بائن دی گئی کیا اسے عدت کے دوران نفقہ اور رہائش دی جائے؟ اس سلسلے میں تین مسلک ہیں۔

پہلا مسلک یہ ہے کہ عدت کے دوران یہ عورت نفقہ اور رہائش کی مستحق نہیں کیا کیونکہ یہ دونوں چیزیں اس عورت کے لیے واجب ہیں جسے طلاق رجعی دی جائے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ اس عورت کو رہائش دی جائے گی لیکن اسے نفقہ کا حق حاصل نہیں ہے۔

تیسرا مسلک یہ ہے کہ مطلقہ عورت نفقہ اور رہائش دونوں کی مستحق ہے اور اس کے خاوند پر یہ دونوں چیزیں لازم ہیں اس سلسلے میں طلاق رجعی اور بائن دونوں کا حکم ایک جیسا ہے، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

پہلے مسلک والوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتی ہیں میرے خاوند نے مجھے طلاق بائن دی میں نے ان کے ساتھ (ان کے وکیل کے ساتھ) نفقہ اور رہائش سے متعلق اپنا جھگڑا بارگاہ نبوی میں پیش کیا تو حضور علیہ السلام نے میرے لیے رہائش اور نفقہ کا حکم نہ دیا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزاروں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا ہے قیس کی بیٹی! رہائش اور نفقہ اس کے لیے ہے جسے طلاق رجعی دی گئی ہو۔

یہ حدیث مختلف طرق سے اور مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے لیکن مفہوم یہی ہے۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ بن زید، حضرت عائشہ اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم نے اس کا انکار فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک عورت کے کہنے پر کہ اس کے لیے رہائش اور نفقہ نہیں ہے۔ اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کو چھوڑ نہیں سکتے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا استدلال یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو ان کے وقت پر دو" پھر فرمایا "شاید اس کیلئے اللہ تعالیٰ کوئی بات ظاہر فرما دے" اور اس بات پر اجماع ہے۔ اس "بات" سے رجوع کرنا ہے پھر ارشاد فرمایا "پھر ان کو وہاں ٹھہراؤ جہاں تم خود ٹھہرتے ہو رہائش تمہارے بس میں ہو اس کے بعد فرمایا" اور انکو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں" یعنی عدت کے دوران نہ نکلیں۔

اب ایک شخص عورت کو سنت طریقے کے مطابق دو طلاقیں دیتا ہے پھر وہ رجوع کر لیتا ہے اس کے بعد اسے ایک اور طلاق سنّت طریقے پر دیتا ہے جس سے وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور اس پر وہ عدت واجب ہو جاتی ہے جس میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے رہائش مقرر کی اور حکم دیا کہ وہ باہر نہ جائے اور خاوند کو حکم دیا کہ وہ بھی اسے نہ نکالے۔

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے طلاق رجعی اور بائن کا فرق نہیں کیا لہٰذا حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا قول قرآن پاک کے خلاف ہے اور حضور علیہ السلام کی سنّت کے بھی خلاف ہے کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک عورت کے قول پر سنت رسول کو ترک نہیں کر سکتے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ مطلقہ عورت کو نفقہ اور رہائش ملے گی۔

ایک روایت میں ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا آپ نے فرمایا اس عورت کے لیے رہائش اور نفقہ ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا یہ مفہوم بیان کیا کہ چونکہ وہ اپنے خاوند کے رشتہ داروں سے جھگڑا وغیرہ کرتی تھیں اس لیے ان کو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرنے کا حکم دیا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے قیاس سے بھی فقہ حنفی کی ترجیح ثابت کی ہے وہ فرماتے ہیں قرآن پاک کے مطابق حاملہ مطلقہ کے لیے نفقہ کا حکم ہے۔ارشاد خداوندی ہے۔" اگر وہ حمل والی ہوں تو بچہ پیدا ہونے تک ان پر خرچ کرو"۔

اب یہاں دو باتوں کا احتمال ہے یا تو اس کو بچے کی وجہ سے خرچ دیا جاتا ہے یا عدت کی وجہ سے؟ اگر بچے کی وجہ سے نفقہ دیا جاتا ہو تو صرف اسی کے لیے ثابت ہوگا اور اگر عدت کی وجہ سے ہو تو دوسری مطلقہ (غیر حاملہ) کے لیے بھی عدت کے دوران نفقہ ثابت ہوگا۔

جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ باپ چھوٹے بچے پر اپنا مال خرچ کرتا ہے جب تک اس بچے کو اس کی حاجت ہوتی ہے۔اور اگر بچے کے پاس اپنا مال ہو جو اسے وراثت یا ہبہ وغیرہ کے ذریعے ملا ہو تو باپ پر خرچ کرنا لازم نہیں اور اگر باپ بچے کے فقیر ہونے کے باعث قاضی کے حکم سے خرچ کرے پھر معلوم ہو کہ اس سے پہلے بچے کو کہیں سے مال حاصل ہوا تھا تو باپ وہ مال واپس لے سکتا ہے۔جو اس نے خرچ کیا ہے۔

اور اگر مطلقہ حاملہ پر خرچ کرے پھر بچہ پیدا ہو اور اس سے پہلے اس بچے کا ماں کی طرف سے بھائی فوت ہوا جس کی وراثت اسے اس وقت حاصل ہوئی جب وہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھا تو اب وہ مال واپس نہیں لے سکتا جو حاملہ پر خرچ کیا معلوم ہوا کہ یہ نفقہ اس کے مطلقہ ہونے کی وجہ سے تھا اگر بچے کی وجہ سے ہوتا تو واپس لے سکتا لہٰذا جب حاملہ کو نفقہ مطلقہ ہونے کی وجہ سے ملتا ہے تو ہر وہ عورت نفقہ کی مستحق ہو گی جس کو طلاق دی گئی طلاق بائن ہو یا رجعی۔

باب ۱۸۷ ،بیوہ کا عدت کے دوران گھر سے باہر نکلنا

کیا مطلقہ عورت اور وہ عورت جس کا خاوند مر جائے عدت کے دوران گھر سے باہر نکل سکتی ہیں؟

اس سلسلے میں بعض لوگوں کا موقف یہ ہے کہ مطلقہ ہو یا بیوہ دونوں کو سفر کرنے یا گھر سے باہر جانے کی اجازت ہے۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں میری خالہ کو طلاق ہو گئی وہ عدت کے دوران اپنے کھجوروں کے درختوں کی طرف جانے لگیں تو ایک شخص نے کہا تمہیں اس کی اجازت نہیں ہے پھر وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا تم جاؤ اور کھجوریں توڑو شاید تم صدقہ یا کوئی نیکی کرو۔

جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک بیوہ عورت دن کے وقت باہر جاسکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارنا ہوگی۔
جب کہ طلاق والی عورت عدت کے دوران گھر سے باہر نہیں جاسکتی نہ دن کو اور نہ ہی رات کو۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ مطلقہ عورت کو عدت کے دوران رہائش اور نفقہ خاوند کی طرف سے ملتا ہے لہذا اسے باہر جانے کی ضرورت نہیں جب کہ بیوہ عورت کے لیے نفقہ نہیں ہوتا لہذا وہ دن کی روشنی میں باہر جاسکتی ہے تاکہ وہ رزق حاصل کرتے۔

حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔
پہلے مسلک والوں کی پیش کردہ حدیث کا جواب انہوں نے یوں دیا ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب ان عورتوں کے لیے باہر جانا جائز تھا بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اس کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تین دن سوگ کریں پھر جو چاہیں کریں۔ لیکن اس کے بعد چار مہینے دس دن عدت گزارنے کا حکم دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ بیوی اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ منائے۔
اس مضمون کی احادیث حضرت زینب بنت ابو سلمہ، حضرت ام سلمہ، حضرت حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہن سے بھی مروی ہیں۔
پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح الفاظ میں مروی ہے کہ آپ نے حضرت فریعہ کو عدت کے دوران گھر سے باہر جانے سے منع فرمایا وہ فرماتی ہیں کہ مجھے اپنے خاوند کی وفات کی اطلاع ملی اور میں انصار کے ایک گھر میں رہتی تھی، میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے خاوند نے میرے لیے کوئی نفقہ وغیرہ نہیں چھوڑا مجھے اپنے بھائی کے پاس جانے کی اجازت دیں تو حضور علیہ السلام نے اجازت دے دی فرماتی ہیں میں خوش خوش باہر نکلی تو آپ نے بلاکر دوبارہ ماجرا سنا پھر فرمایا جس گھر میں خاوند کی موت کی اطلاع ملی ہے اسی جگہ ٹھہرو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے چنانچہ وہ چار مہینے دس دن وہاں ٹھہری رہیں۔
خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ جن کی روایت سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے مطلقہ اور بیوہ کو عدت کے دوران باہر جانے کی اجازت نہیں دیتے چنانچہ حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ کے سوال پر انہوں نے فرمایا کہ نہ وہ باہر جاسکتی ہیں اور نہ اپنی مرضی کے مطابق کسی جگہ عدت گزار سکتی ہیں۔
پہلے گروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک عمل سے بھی استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں جنگ جمل کے دن جب طلحہ بن عبید اللہ قتل ہوگئے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ چلی گئیں تو انہوں نے اپنی بہن حضرت ام کلثوم (جن کے خاوند طلحہ قتل ہوئے تھے) کو مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ بلایا اور ان کے ہمراہ حج کیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ فتنے کا دور کا تھا اس لئے انہیں وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت

تھی لہٰذا اب بھی ایسے حالات ہوں اور خاوند کے گھر عدت گزارنے میں فتنے کا خوف ہو تو مطلقہ یا بیوہ جہاں مناسب سمجھیں جا سکتی ہیں۔

باب ۱۸۸، آزاد کردہ لونڈی کا خاوند آزاد ہو تو اسے اختیار ہو گا یا نہیں۔

اگر لونڈی کسی شخص کے نکاح میں ہو اور اسے آزاد کر دیا جائے تو دیکھا جائے گا اگر اس کا خاوند غلام ہے تو لونڈی کو اختیار ہے چاہے تو نکاح کو فسخ کر دے ۔ اور چاہے تو برقرار رکھے۔

اور اگر اس کا خاوند آزاد ہو تو اختلاف ہے بعض حضرات کے نزدیک عورت کو اختیار نہ ہو گا جبکہ دوسرے حضرات اس صورت میں بھی آزاد ہونے والی لونڈی کو اختیار دیتے ہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

اس سلسلے میں دونوں فریقوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال کیا ہے۔

حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ ان کا خاوند غلام تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند سیاہ فام غلام تھا اور اس کا نام مغیث تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا اور انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا جب ان کو آزاد کیا گیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار دیا۔

چونکہ دونوں قسم کی احادیث ثقہ راویوں سے مروی ہیں اس لیے ان کے درمیان تطبیق دی جائے گی تاکہ ان کے درمیان تضاد نہ ہو لہٰذا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان کا خاوند پہلے غلام تھا پھر اسے آزاد کر دیا گیا اور جب حضرت بریرہ آزاد ہوئیں۔ اس وقت وہ آزاد تھا بنا بریں خاوند غلام ہو یا آزاد، آزاد ہونے والی عورت کو نکاح توڑنے یا برقرار رکھنے کا اختیار ہو گا۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں عورت کو اختیار ہونا چاہیے کیونکہ مالک اپنی لونڈی کو کسی شخص کے نکاح میں دینا چاہیے تو وہ آزاد یا غلام دونوں میں سے کسی سے بھی اس کا نکاح کر سکتا ہے۔ لہٰذا فسخ نکاح کی صورت میں بھی عموم ہونا چاہیے۔

حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے وہ فرماتے ہیں۔ اگر لونڈی کسی قریشی کے نکاح میں بھی ہو تو آزاد ہونے کی صورت میں اسے اختیار ہو گا۔ لہٰذا احادیث کی تطبیق اور قیاس سے احناف کا مذہب ثابت ہوا۔

باب ۱۸۹، لیلۃ القدر سے مشروط طلاق

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ لیلۃ القدر میں تجھے طلاق ہے تو یہ طلاق کب واقع ہو گی؟ اس سلسلے

میں حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے لیلۃ القدر کے بارے میں مروی مختلف احادیث کو جمع کر کے ان پر سیر حاصل بحث کی ہے اس کے بعد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے تین قول ذکر کر کے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے مسلک کو ترجیح دی ہے۔

لیلۃ القدر کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ وہ رمضان المبارک کے پورے مہینے میں کوئی رات ہوتی ہے۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

انہی سے نیز حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے تیئیسویں رات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مروی ہے ظاہر ہے کہ سات راتوں میں تلاش کرنے اور تیئیسویں رات کو لیلۃ القدر کے وقوع میں مطابقت اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب مہینہ انتیس دن کا ہو یا یہ ایک خاص موقع سے متعلق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے رمضان المبارک کے آخری دس راتوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا سات راتوں اور دس راتوں کے۔

قول میں ایک دوسری حدیث سے مطابقت ثابت ہوتی ہے وہ یوں کہ آپ نے فرمایا آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور اگر اس سے عاجز ہو جاؤ تو سات راتوں ہی میں تلاش کرو۔ حضرت بلال اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستائیسویں رات کے بارے میں بھی فرمایا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ لیلۃ القدر کے بارے میں امکان ہے کہ وہ رمضان المبارک کی کوئی بھی رات ہو سکتی ہے اگرچہ آخری دس راتوں میں زیادہ امکان ہے اور یہ بات مسلمہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک ہی میں ہوتی ہے کیونکہ قرآن پاک نے بیان کیا کہ یہ قرآن رمضان المبارک میں نازل ہوا اور یہ بھی فرمایا کہ ہم نے اسے لیلۃ القدر میں اتارا لہٰذا لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہوئی۔

اب جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس کی بیوی کو لیلۃ القدر میں طلاق ہے تو اگر اس نے یہ بات رمضان المبارک سے پہلے کہی ہے تو رمضان المبارک کے ختم ہونے پر طلاق ہوگی کیونکہ وہ کوئی بھی رات ہو سکتی ہے اب مہینے کے اختتام پر یقین ہو گیا کہ طلاق واقع ہو گئی کیونکہ یقیناً اس مہینے میں کوئی رات لیلۃ القدر تھی۔

اور اگر وہ مہینے کے دوران یہ بات کہے تو ممکن ہے لیلۃ القدر پہلے گزر چکی ہو لہٰذا اب آنے والی لیلۃ القدر میں طلاق واقع ہو گی اس لیے جب دوسرا رمضان المبارک آ کر ختم ہو جائے گا تو طلاق ہو گی کیونکہ یقیناً لیلۃ القدر کا وقوع ہو چکا ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا ایک قول تو یہی ہے جو حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اگر وہ مہینے کے دوران کہے تو آئندہ سال اس تاریخ پر طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ سال پورا ہو گیا۔ امام طحاوی فرماتے ہیں یہ قول کمزور ہے کیونکہ ہو سکتا ہے لیلۃ القدر ان راتوں کے بعد کوئی رات ہو اور ادھر

طلاق کو متعلق کرنے سے پہلے لیلۃ القدر گزر چکی ہو

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا تیسرا قول یہ ہے کہ جب ستائیسویں رات گزر جائے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں یہ قول درست ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بعض روایات کے مطابق ستائیسویں رات لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

باب ۱۹۰، زبردستی کی طلاق

اگر کسی شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور یوں وہ طلاق دے دے تو کیا یہ طلاق واقع ہو گی؟ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک یہ طلاق واقع ہو جاتی ہے جبکہ کچھ حضرات کے نزدیک یہ طلاق واقع نہیں ہوتی۔

جن لوگوں کے نزدیک طلاق واقع نہیں ہوتی انہوں نے دو قسم کی احادیث سے استدلال کیا ہے پہلی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی، بھول اور اس عمل کو معاف کر دیا۔ جس پر اسے مجبور کیا جائے۔

اس حدیث کا جواب احناف کی طرف سے یوں دیا گیا ہے کہ یہ صرف شرک کے بارے میں ہے کیونکہ آغاز اسلام میں کفار مسلمانوں کو کلمۂ کفر پر مجبور کرتے تھے تو وہ اپنی زبانوں سے ایسا کلمہ نکالتے جب کہ ان کے دل مطمئن ہوتے اسی طرح بعض اوقات وہ بھول کر اس قسم کے کلمات کہہ دیتے تو ان کے لیے معافی کا ذکر کیا گیا۔

ان حضرات نے دوسری دلیل یہ دی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص کے لیے وہی ہوگا جس کی اس نے نیت کی ہو اگر اس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی طرف ہجرت کی تو وہ اسی طرف شمار ہوگی اور اگر حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کرے گا تو وہ اسی طرح ہوگی۔ لہٰذا جب وہ شخص طلاق دینے پر مجبور کیا گیا تو نیت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہجرت کرے گا اسے ثواب ملے گا گویا آپ سے دونوں طرح کی ہجرت کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے اس کا یوں جواب دیا جہاں تک عمل کا تعلق ہے تو اس میں رکاوٹ نہیں ہوتی چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے غزوۂ بدر میں حاضری سے اس لئے رکاوٹ ہوئی کہ میں اور میرے والد نکلے تو مجھے اور میرے والد کو کفار قریش نے پکڑ کر پوچھا کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا ارادہ کرتے ہو؟ تو ہم نے کہا کہ ہم تو مدینہ طیبہ جا رہے ہیں تو انہوں نے ہم سے وعدہ لیا کہ ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ جائیں اور حضور علیہ السلام کے ہمراہ لڑائی میں بھی شریک نہ ہوں وہ فرماتے ہیں ہم نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ نے ہمیں غزوہ بدر میں شرکت سے روک دیا اور فرمایا ہم وعدہ پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں گے۔

تو حضور علیہ السلام نے اس وعدہ کو قابل عمل قرار دیا حالانکہ یہ وعدہ زبردستی لیا گیا تھا۔ قیاس بھی احناف کے

مسلک کی تائید کرتا ہے کیونکہ جس آدمی کو کسی کام پر مجبور کیا جائے تو دیکھا جائے گا کہ کیا یہ شخص کام کرنے والے کے حکم میں ہے یا نہ کرنے والوں کے حکم میں؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ اگر عورت کو روزے کی حالت میں جماع پر مجبور کیا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح اگر وہ حج کر رہی ہو تو مجبور کر کے جماع کرنے سے حج بھی فاسد ہو جائے گا اسی طرح اگر جماع کرنے والے کو مجبور کیا جائے تو مہر اسی پر لازم ہوگا مجبور کرنے والے پر نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مکرہ (جسے مجبور کیا جائے) کا عمل، معتبر ہوتا ہے لہذا مکرہ کی طلاق معتبر ہوگی۔

اس پر ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ جس شخص کو سودا کرنے یا اجارہ پر مجبور کیا جائے تو اس کا یہ عمل جائز نہیں ہوتا لہذا یہاں بھی طلاق واقع نہیں ہونی چاہیے۔

تو احناف نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ بیع اور اجارہ میں خیار رؤیت اور خیار عیب وغیرہ حاصل ہوتا ہے۔ لہذا وہاں یہ گنجائش ہے لیکن طلاق دینے آزاد کرنے اور رجوع کے سلسلے کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ لہذا یہاں اکراہ معتبر نہیں ہوگا یعنی یہ افعال نافذ ہو جائیں گے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی وہ نکاح، طلاق اور رجوع کرنا ہے۔ معلوم ہوا کہ جب یہ امور مذاق میں بھی نافذ ہو جاتے ہیں اور بیع وغیرہ مذاق سے عمل میں نہیں آتے تو دونوں میں فرق ہے پھر حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں نشے والے اور مکرہ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یہ بھی احناف کی تائید ہے۔

باب ۱۹۱، بیوی کے حمل کی نفی کرنا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں کہے کہ جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے وہ اس (خاوند) کا نہیں تو کیا اسے قذف (الزام زنا) قرار دے کر لعان کیا جائے گا یا نہیں؟

بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ زنا کا الزام ہے لہذا لعان ہوگا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا غیر معروف قول بھی یہی ہے۔

ان حضرات نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی وجہ سے لعان کا حکم دیا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک محض حمل کی نفی سے لعان نہیں ہوگا کیونکہ حمل کے بارے میں یقین نہیں ہو سکتا ممکن ہے وہ حمل نہ ہو اور محض اس کا وہم کیا جا رہا ہو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جس حدیث سے فریق مخالف نے استدلال کیا ہے درحقیقت وہ حدیث مختصر نقل کی گئی اصل میں یہ طویل حدیث ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے ان کے درمیان لعان کیا تو وہ عورت حاملہ تھی لعان حمل کی وجہ سے نہیں ہوا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم شام کے وقت مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے کہا اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پائے

اور اسے قتل کر دے تو تم اس کو قتل کرتے ہو اگر وہ کوئی کلام کرے (یعنی اسے زانی کہے) تو تم اسے کوڑے لگاتے ہو اور اگر وہ خاموش رہے تو غصے کی حالت میں خاموش رہے گا میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور پوچھوں گا۔ چنانچہ اس نے آپ سے پوچھتے ہوئے یہی مندرجہ بالا الفاظ کہے تو اللہ تعالیٰ نے لعان کا حکم نازل فرمایا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ سب سے پہلے یہی شخص لعان میں مبتلا ہوا۔

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ایک انصاری بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے اپنی بیوی سے لعان کیا جب عورت لعان کرنے لگی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا شاید وہ سیاہ رنگ اور گھنگریالے بالوں والا بچہ جنے چنانچہ اس نے ایسا ہی بچہ جنا۔

تو اصل حدیث یہ ہے جس کے مطابق لعان کا سبب الزام لگانا ہے اور اس وقت وہ عورت حاملہ تھی یہ مطلب نہیں کہ حمل کی وجہ سے لعان ہوا۔ اسی مضمون کی احادیث حضرت ابن عباس حضرت انس بن مالک اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

ایک حدیث کے مطابق حضور علیہ السلام نے فرمایا دیکھنا اگر بچہ سفید رنگ اور سیدھے بالوں والا ہو اور سُرخ آنکھوں والا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر سرمگیں آنکھوں گھنگریالے بالوں اور باریک پنڈلیوں والا ہوا تو شریک بن سحماء کا ہوگا۔

ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کے ساتھ شریک بن سحماء پر الزام لگایا تھا کہ اس نے ہلال کی بیوی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ بچہ شریک کی شکل پر پیدا ہوا حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا حکم (حکم لعان) نہ آچکا ہوتا تو میں اس عورت کو سزا دیتا۔

پہلے مسلک والے فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اگر بچہ اس شکل پر ہو تو فلاں کا ہوگا اور فلاں شکل کا ہو تو فلاں کا ہوگا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اصل مقصود حمل ہے لہذا حمل کی نفی کے سبب لعان ہونا چاہیے۔

احناف نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اگر حمل کی نفی کے سبب لعان ہوتا تو خاوند سے بچے کی نفی ہو جاتی چاہے وہ اس کے مشابہ ہوتا یا نہ مثلاً اگر بچہ پہلے پیدا ہو پھر خاوند الزام لگائے کہ وہ اس کا بچہ نہیں ہے۔ حالانکہ وہ اس کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہو پھر بھی لعان کیا جائے اور میاں بیوی کے درمیان تفریق کرکے بچے کو ماں کے حوالے کیا جائے گا اور محض مشابہت کی وجہ سے باپ کو نہیں دیا جائے گا۔ لہذا جب مشابہت کے وجود سے نسب کا وجود ثابت نہیں ہوتا اور عدم مشابہت سے نسب کی نفی نہیں ہوتی اور حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ ایسا ایسا پیدا ہو تو وہ لعان کرنے والے کا ہوگا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ لعان اس کی نفی نہیں کرتا کیونکہ اگر لعان سے نفی ہوتی تو اس کے ساتھ مشابہت ثبوت نسب کی دلیل اور عدم مشابہت عدم ثبوت کی دلیل نہ ہوتی۔

معلوم ہوا کہ لعان عمل کی وجہ سے نہیں بلکہ قذف کی وجہ سے ہے۔

باب۱۹۲، بچے کی نفی سے لعان

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کی نفی کرے یعنی وہ کہے کہ وہ اس کا (خاوند کا) نہیں ہے تو اب لعان ہوگا یا نہیں ؟

ایک جماعت کہتی ہے کہ بچہ باپ ہی کا ہوگا اور لعان نہیں ہوگا ۔ ان حضرات نے حضرت عثمان بن عفان حضرت عائشہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے مروی ایک ہی مفہوم کی احادیث سے ۔ استدلال کیا ہے وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ بستر والے (خاوند) کا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ زانی کے لیے پتھر ہے ۔

دوسرے حضرات کے نزدیک اس صورت میں لعان ہوگا باپ سے بچہ کے نسب کی نفی کی جائے گی اور اسے ماں کے حوالے کیا جائے گا البتہ وہ بچے کا اقرار کرے تو اسے دیا جائے گا۔

ان حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے مرد وعورت کے درمیان تفریق کردی اور بچہ اس کی ماں کے حوالے کیا ۔

اس حدیث کے خلاف یا اس کو منسوخ کرنے والی کوئی حدیث نہیں ۔ سنت یہی ہے صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہے تابعین نے بھی اس پر اتفاق کیا کہ صحابہ کرام نے اس بچے کو اس کی ماں کی قوم سے قرار دیا لہذا حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی کہ بچہ بستر والے کے لیے ہوتا ہے ۔ لعان کی نفی نہیں کرتا ۔
احناف کا یہی مسلک ہے ۔

آزاد کرنے کا بیان

باب ۱۹۳، مشترک غلام کی آزادی

اگر ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس صورت میں کیا وہ دوسرے شریک کے لیے ضامن ہوگا یا نہیں نیز کیا اس طرح تمام غلام آزاد ہو جائے گا یا اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا حصہ آزاد کیا گیا؟

یہاں تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ جس آدمی نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو وہ قیمت کر کے باقی قیمت دوسرے شرکاء کو دے اور غلام مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا۔ چاہے آزاد کرنے والا خوشحال ہو یا تنگدست۔

انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا وہ باقی شرکاء کے حصوں کا ضامن ہوگا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی کا نقصان کرے تو وہ مالدار ہو یا تنگدست اس مال کا ضامن ہوتا ہے اسی طرح یہ شخص بھی اپنے شرکاء کا نقصان کرنے کی وجہ سے ضامن ہے چاہے خوشحال ہو یا تنگدست۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اگر وہ خوشحال ہے تو ضامن ہوگا ورنہ نہیں یہ حدیث بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے لہٰذا پہلی روایت کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر وہ خوشحال ہے تو باقی شرکاء کا ضامن ہوگا۔ اس طرح دونوں قسم کی احادیث باہم متفق ہوگئیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر آزاد کرنے والا تنگدست ہو تو کیا حکم ہوگا۔ تو اس سلسلے میں دو قول ہیں۔

ایک یہ کہ غلام کا باقی حصہ بدستور غلامی میں رہے گا۔

جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک نصف قیمت کے لیے غلام سے محنت مشقت کرائی جائے اور اس طرح مکمل غلام آزاد ہو جائے گا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اس پر لازم ہے کہ تمام غلام کو اپنے مال سے آزاد کرے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے محنت کروائی جائے لیکن اس پر زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے یعنی آزاد کرنے والا کشادہ دست ہو تو وہ دیگر شرکاء کو باقی قیمت ادا کرے ورنہ غلام سے محنت کروائی جائے۔ غلام بہرصورت مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس قول کو ترجیح دی ہے کیونکہ اسے احادیث سے تائید حاصل ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر آزاد کرنے والا خوشحال ہو تو دوسرے حضرات کو بھی اختیار ہے کہ اپنا اپنا حصہ اپنی طرف سے آزاد کریں اور ان سب کو ولاء حاصل ہوئی اور اگر

چاہے تو غلام سے مشقت کروائے اور نصف قیمت وصول کرے جب ادا کرے گا تو آزاد ہو جائے گا اور دونوں آزاد کرنے والوں کو ولاء حاصل ہو جائے گی اور اگر چاہے تو آزاد کرنے والے سے نصف قیمت وصول کرے اب وہ غلام آزاد ہو جائے گا اور جس نے دوسرے شریک کو باقی قیمت ادا کی ہے وہ غلام سے مشقت کروائے اور رقم وصول کرے جب غلام رقم ادا کرے گا تو ولاء دونوں کو حاصل ہو جائے گی۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں ہمارا ایک غلام تھا جو میرے، میری ماں اور میرے بھائی اسود کے درمیان مشترک تھا وہ فرماتے ہیں ان سب نے آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور میں چھوٹا تھا حضرت اسود نے یہ بات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا تم آزاد کرو عبدالرحمٰن کے بالغ ہونے کے بعد اگر اسے اس بات کی رغبت ہوئی جو تمہیں ہوئی ہے تو وہ آزاد کرے گا ورنہ تم سے اپنے حصے کا مال لے گا۔

باب ۱۹۴، ذو رحم محرم کی آزادی

اگر کوئی شخص اپنے کسی ایسے قریبی رشتہ دار کو خریدتا ہے جس کے ساتھ اس کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے تو وہ خریدتے ہی آزاد ہو جائے گا یا آزاد کرنے سے آزاد ہو گا؟

بعض لوگوں کے نزدیک اسے آزاد کرنا پڑے گا محض خریدنے سے آزاد نہیں ہو گا۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے باپ (کے احسانات) کا بدلہ نہیں دے سکتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے تو خرید کر آزاد کرے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ محض مالک ہو جانے سے ہی وہ آزاد ہو جائے گا آزاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ذو رحم محرم کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے صحابہ کرام کے اقوال سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے چنانچہ حضرت عمر فاروق حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عطاء بن ابی رباح وغیرہم رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات مروی ہے۔ لہٰذا پہلے قول والوں کی روایت کردہ حدیث اور ان احادیث کو یوں جمع کیا جا سکتا ہے کہ وہاں آزاد کرنے سے مراد آزاد کرنا نہیں بلکہ آزاد ہونا ہو گا۔ یعنی اگر باپ کسی کی ملک میں ہو تو اس کی آزادی کے لیے اس کو خریدے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

باب ۱۹۵، مکاتب کب آزاد ہو گا

اس سلسلے میں تین مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک مکاتب جب تک تمام مال (بدل کتابت) ادا نہ کرے غلام ہی رہتا ہے اس سلسلے میں حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد ان کے دادا سے روایت

کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب پر اگر ایک درھم بھی باقی ہو، وہ مکاتب ہی رہتا ہے۔ حضرت عمر فاروق کا ایک قول یہی ہے۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ جتنی رقم ادا کرے گا اس حساب سے آزاد اور باقی رقم کے حساب سے غلام شمار ہوگا چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا آپ نے فرمایا مکاتب نے جتنا حصہ ادا کیا اس کے حساب سے آزاد کی دیت اور جتنی رقم ادا نہیں کی اس کے حساب سے غلام کی دیت ادا کرے۔

تیسرا مذہب یہ ہے کہ بعض رقم ادا کرنے سے وہ آزاد ہو جائے گا اور باقی رقم اس کے ذمہ قرض ہو گی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک قول اسی طرح ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک جب تک ایک درھم بھی باقی ہے وہ غلام ہی رہتا ہے حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی نظریہ ہے۔

تینوں اقوال کے سلسلے میں روایات پائی جاتی ہیں لیکن اتنی بات تو ثابت ہے کہ عقد کتابت کے ساتھ ہی وہ آزاد نہیں ہوگا۔ بلکہ بعد میں آزاد ہوگا۔ اب کسی کے نزدیک بعض رقم کی ادائیگی سے مکمل آزاد ہوگا۔ کچھ کے نزدیک پوری رقم ادا کرنے پر آزاد ہوگا اور بعض کے نزدیک جتنی رقم ادا کرے گا اس حساب سے آزاد ہوگا۔

لہٰذا مال پر آزاد ہونے والے سے اس کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ عقد سے ہی آزاد ہو جاتا ہے رقم بعد میں ادا کرتا ہے۔ اب ان اشیاء سے اس کا موازنہ کیا جائے گا جو عقد سے لازم نہیں آتیں بلکہ دوسرے مرحلہ میں ان کا لزوم ہوتا ہے جو حکم ان کا ہوگا وہ کتابت کا بھی ہوگا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے آدمی پر اپنا غلام ہزار روپے کے بدلے میں بیچتا ہے تو نفسِ عقد سے خریدار کے لیے قبضہ ثابت نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ مکمل قیمت ادا نہ کرے اسی طرح قیمت کا کچھ حصہ ادا کرنے سے بھی وہ قبضہ کا مستحق نہیں ہوتا۔ یوں ہی جب تک مقروض تمام قرض ادا نہ کرے رہن رکھی ہوئی چیز کو واپس نہیں لے سکتا تو اس طرح مکاتب بھی اس چیز کے حکم میں ہوگیا جسے کسی چیز کی ادائیگی کے لیے روکا جاتا ہے لہٰذا جب تک وہ تمام رقم ادا نہ کرے آزاد نہ ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۹۶، لونڈی کے ہاں بچے کا پیدا ہونا

اگر کوئی شخص اپنی لونڈی سے جماع کرے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو کیا وہ بچہ اسی مالک کا ہوگا اور وہ لونڈی اس کی اُم ولد قرار پائے گی یا نہیں ؟

بعض حضرات کے نزدیک وہ بچہ اسی مالک کا ہوگا وہ دعویٰ کرے یا نہ ؟

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک اگر وہ اس کا اقرار کرے تو بچہ اس کا ہوگا اور اگر وہ اقرار کئے بغیر مر جائے تو اس کا نہیں ہوگا احناف کا یہی مسلک ہے اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے اس سلسلے میں دونوں فریق زمعۃ کی لونڈی

سے پیدا ہونے والے بچے سے متعلق حضور علیہ السلام کے فیصلے سے استدلال کرتے ہیں۔
واقعہ یوں ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی سے پیدا ہونے والا بچہ میرا ہے لہٰذا تم اسے حاصل کرنا فتح مکہ کے موقع پر جب انہوں نے ایسا کیا تو زمعہ کے بیٹے عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرے باپ کے گھر پیدا ہوا لہٰذا میرا بھائی ہے جب حضور علیہ السلام کے پاس مقدمہ گیا تو آپ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا یہ تمہارے لیے ہے پھر حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس میں عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ مشابہت پائی۔
اس سے استدلال کیا گیا کہ حضور علیہ السلام کا یہ فیصلہ عبد بن زمعہ کے دعویٰ پر نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس لیے یہ فیصلہ ہوا کہ وہ لونڈی، زمعہ کی مملوکہ تھی اور انہوں نے اس سے وطی بھی کی۔ لہٰذا محض لونڈی کے ان کے گھر میں ہونے کی وجہ سے زمعہ کے دعویٰ کے بغیر بچے کا نسب ان سے ثابت ہوا اور وہ لونڈی ام ولد قرار پائی۔
نیز ان حضرات نے حضرت عمر فاروق اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اقوال سے بھی استدلال کیا یہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی لونڈیوں سے وطی کرتے ہیں پھر ان کو چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ چلی جائیں جو لونڈی میرے پاس آئی اور اس کے مالک نے وطی کا اعتراف کیا تو میں اس بچے کو اس مرد کے حوالے کردوں گا۔ اب تمہاری مرضی ہے ان کو چھوڑ دیا روک رکھو۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے عبد بن زمعہ سے یہ نہیں فرمایا کہ وہ تمہارا بھائی ہے تو ممکن ہے ان کے قبضہ کی وجہ سے فرمایا کہ یہ تمہارے لیے ہے یعنی تمہاری ملک میں ہے آپ نے نسب کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا اگر آپ اسے زمعہ کا بیٹا قرار دیتے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردے کا حکم نہ فرماتے ہیں کیونکہ بھائی سے پردہ کرنا صلہ رحمی کے خلاف ہے اور حضور ایسی بات کی تعلیم نہیں دیتے۔
ان حضرات پر ایک اعتراض یہ ہوا کہ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا بچہ صاحب فراش کے لیے ہے (یعنی جس کی بیوی یا لونڈی ہے) اور زانی کے لیے پتھر ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ حضور نے حضرت زمعہ سے اس بچے کا نسب ثابت کیا تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ یہ تو حضرت سعد کو تعلیم کے لیے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کے لیے دعویٰ کرتے ہو تمہارے پاس فراش کا ثبوت نہیں۔
دوسرا اعتراض یہ ہوا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق آپ نے فرمایا یہ زمعہ کی میراث لے گا اس سے بھی ثابت ہوا کہ آپ نے نسب کا فیصلہ فرمایا تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ چونکہ زمعہ کے دو وارثوں عبد بن زمعہ اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اسے بھائی تسلیم کر کے اپنے ساتھ شریک کر لیا تھا اس لیے وراثت کا حکم دیا اس سے نسب کا ثبوت لازم نہیں آتا جہاں تک شبہ کا تعلق ہے کہ عتبہ کے ساتھ مشابہت تھی۔ لہٰذا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پردے کا حکم دیا تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ محض رنگ یا مشابہت سے نسب نہیں ثابت ہوتا جس طرح ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے ہاں سیاہ رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے یعنی وہ میرا نہیں تو حضور علیہ السلام نے اس کا رد فرمایا کہ یہ بات کوئی دلیل نہیں۔

جہاں تک حضرت ابن عمر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے اقوال کا تعلق ہے تو حضرت ابن عباس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کا قول اس کے خلاف ہے وہ لونڈی سے وطی کرنے کے بعد بچے کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔

لہذا قیاس کے ذریعے کسی ایک قول کو ترجیح دی جائے گی تو آزاد عورتوں کے بارے میں ضابطہ یہ ہے اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ یہ بچہ اس کا ہے اس کی بیوی کے ہاں پیدا ہوا یا بیوی کے حمل کا اقرار کرے تو اس کے بعد نفی نہیں کر سکتا لیکن وطی کے اقرار سے نسب ثابت نہیں ہوگا بلکہ وطی کا اقرار کرنے کے باوجود بچے کی نفی کر سکتا ہے۔

معلوم ہوا کہ محض وطی سے بچے کا نسب ثابت نہیں ہوگا جب تک اقرار نہ ہو لونڈی کا حکم بھی یہی ہوگا اگر وہ وطی کا اقرار کرتا ہے۔ تو یہ ایسے ہی ہے کہ اس نے اقرار نہیں کیا یعنی جب تک بچے کا اقرار نہ کرے نسب ثابت نہیں ہوگا۔

قسموں اور نذروں کا بیان

باب ۱۹۷، کفاروں میں ایک مسکین کا کھانا

قسم وغیرہ کے کفارہ میں ایک مسکین کو کھانے کی کتنی مقدار دی جائے اس سلسلے میں دو مسلک ہیں ایک یہ ہے کہ ہر مسکین کو ایک مُد (صاع کا چوتھا حصہ) دیا جائے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ گندم ہو تو دو مُد (نصف صاع) اور کھجوروں یا جَو کی صورت میں ایک ایک صاع دیا جائے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رمضان المبارک میں (دن کے وقت) اس نے اپنی بیوی سے جماع کیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں غلام نہیں پاتا آپ نے فرمایا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو اس نے عرض کیا مجھے اس کی بھی طاقت نہیں آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اس نے کہا میرے پاس کچھ نہیں پھر حضور علیہ السلام کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور صدقہ کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ محتاج پر خرچ کروں حضور علیہ السلام نے فرمایا خود کھاؤ اور گھر والوں کو کھلاؤ اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔

تو اس حدیث کے مطابق ساٹھ مسکینوں کو پندرہ صاع کھجوریں دی گئیں گویا ایک مسکین کے لیے صاع کا چوتھا حصہ یعنی ایک مُد ہوگا۔

حضرت ابن عباس، ابن عمر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

احناف نے یوں استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کفارہ میں کھانے کی مقدار بیان فرمائی ہے وہ گندم کی دو مُد یعنی نصف صاع ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر میں تکلیف کی وجہ سے حالتِ احرام میں سر منڈانے کی اجازت دی اور حکم دیا کہ قربانی کریں یا تین دن کے روزے رکھیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں ہر مسکین کو نصف صاع گندم دیں۔ تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کفارہ کی مقدار بیان فرما دی کہ وہ گندم کا نصف صاع ہے تو دوسرے کفاروں کا حکم بھی یہی ہوگا۔ پہلے قول والوں نے جو استدلال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد ہر مسکین کے لیے صاع کا چوتھا حصہ نہیں بلکہ جو کچھ اس

وقت میسر ہوا وہ عطا فرمایا وہ کل کفارہ نہیں تھا جس طرح کسی آدمی پر کچھ قرض ہو اور اس کو دس درہم دیئے جائیں تو یہ اس کی مدد ہوتی ہے اگرچہ تمام قرض کی ادائیگی نہیں ہوسکتی تو یہاں بھی محض مدد تھی پورا کفارہ نہ تھا حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

گویا اس مسلک کو خود حضور علیہ السلام کی بیان کردہ مقدار سے تائید حاصل ہے۔ پہلے مسلک والوں نے قیاس کیا اور بعض صحابہ کرام کے قول سے اپنا مسلک ثابت کیا اس سلسلے میں صریح مرفوع حدیث پیش نہیں کی۔

باب ۱۹۸، کسی سے مہینہ بھر کلام نہ کرنے کی قسم کھانا

اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ فلاں شخص سے ایک مہینے تک کلام نہیں کرے گا تو کتنے دن مراد ہوں گے۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ انتیس دن مراد ہوں گے لہذا اگر تیسویں دن کلام کرے تو حانث نہیں ہوگا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے تین مرتبہ ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ فرمایا کہ مہینہ اس طرح ہوتا ہے تیسری مرتبہ ایک انگلی کو ساتھ ملا لیا یعنی انتیس دن کا مہینہ ہوگا اسی طرح جب حضور علیہ السلام نے اپنی ازواج سے ایک مہینہ علیحدگی اختیار فرمائی تو انتیس دن کے بعد بالاخانے سے نیچے تشریف لائے۔

حضرت ابن عمر حضرت ابن عباس، حضرت ام سلمہ، حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

احناف کا مسلک یہ ہے کہ اگر چاند دیکھتے ہی قسم کھائی تو وہ مہینہ مراد ہوگا انتیس دن ہوں یا تیس اور اگر مہینے کے دوران قسم کھائی تو تیس دن پورے کرنا ہوں گے۔

ان کا استدلال یوں ہے فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اگر چاند دیکھو تو روزہ رکھو اسی طرح چاند دیکھو تو روزہ رکھنا ترک کر دو اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔

ازواج مطہرات سے بائیکاٹ کے سلسلے میں مروی حدیث میں حضور علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پوچھنے پر کہ آپ نے مہینے کے لیے قسم کھائی تھی اور ابھی انتیس دن ہوئے ہیں آپ نے فرمایا یہ مہینہ مکمل نہیں ہوا۔

اس سے بھی واضح حدیث یہ ہے آپ نے فرمایا ہمارا یہ مہینہ انتیس راتوں کا ہوا ہے۔

حضرت عمر فاروق اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات کے مطابق حضور علیہ السلام نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور تیس دن کا بھی،

لہذا احناف کے مسلک کے مطابق دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہوسکتا ہے جبکہ دوسرا مسلک رکھنے والے حضرات کے نزدیک صرف بعض احادیث پر عمل ہوتا ہے اس لیے احناف کے مسلک کو ترجیح حاصل ہے۔

باب ۱۹۹، کسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر

اگر کوئی شخص کسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر مانے تو کیا اسی جگہ نماز پڑھنا لازم ہوگا یا کسی دوسری جگہ بھی پڑھ سکتا ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اگر وہ دوسری جگہ، نذر والی جگہ سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور وہاں ثواب زیادہ ہے تو ایسا کر سکتا ہے لیکن جہاں کی نذر مانی ہے اس کی فضیلت زیادہ ہے تو اس سے کم درجے والی جگہ میں نہیں پڑھ سکتا وہ فرماتے ہیں بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر ماننے والا مسجد نبوی یا مسجد حرام میں پڑھ سکتا ہے کیونکہ ان دونوں مسجدوں میں نماز کا ثواب زیادہ ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے البتہ مسجد حرام میں ثواب زیادہ ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک کسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر ماننے والا دوسری کسی بھی جگہ نماز پڑھ سکتا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فتح مکہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ مکرمہ کی فتح عطا فرمائی تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا حضور علیہ السلام نے فرمایا یہاں ہی پڑھو اس نے دوبارہ سوال کیا یا تیسری بار بھی کہا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا جیسے تمہاری مرضی۔

اگرچہ امام ابو یوسف اور طرفین سب نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن طرفین فرماتے ہیں یہاں کسی مسجد کی تخصیص نہیں کیونکہ مساجد میں ثواب برابر ہے مسجد حرام یا مسجد نبوی میں جو فضیلت کا ذکر کیا گیا وہ فرض نماز کے بارے میں ہے نوافل کے بارے میں نہیں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے مسجد کی نسبت گھر میں (نفل) نماز پڑھنا زیادہ پسند ہے نیز فرمایا آدمی کی فرض نماز کے علاوہ نماز گھر میں بہتر ہے۔

قیاس بھی طرفین کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص مسجد میں ایک گھڑی ٹھہرنے کی نذر مانے تو اگرچہ یہ باعث ثواب ہے لیکن اس پر لازم نہیں ہوتا اسی طرح نماز بھی قربت خداوندی کا باعث ہونے کے باوجود مسجد حرام میں پڑھنے کی نذر سے وہاں پڑھنا ضروری نہ ہوگا بلکہ جہاں چاہے پڑھ سکتا ہے۔

باب ۲۰۰، حج کے لیے پیدل جانے کی نذر ماننا

اگر کوئی شخص نذر مانے کہ وہ بیت اللہ شریف کی طرف پیدل جائے گا تو اس پر پیدل حج کرنا واجب ہوگا یا کیا صورت ہوگی۔

اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

پہلا قول یہ ہے کہ وہ سوار ہو کر بھی جا سکتا ہے اور اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ ان حضرات نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو دو بیٹوں کے درمیان ان کے سہارے جاتے ہوئے دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا بتایا گیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرے اور آپ نے سوار ہونے کا حکم فرمایا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ وہ سوار ہو کر حج کے لیے جا سکتا ہے لیکن چونکہ "لِلّٰہِ عَلَیَّ" کے الفاظ میں قسم کا معنی بھی پایا جاتا ہے لہٰذا وہ کفارہ قسم بھی ادا کرے چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصے کی حالت میں نذر (کو پورا کرنا لازم) نہیں ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

حضرت عائشہ، عقبہ بن عامر، عبد اللہ بن مالک اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایات مروی ہیں۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اگر اس نے قسم کا ارادہ کیا ہے تو سواری پر حج کرے، قسم کا کفارہ دے اور قربانی بھی دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ ان کی بہن نے کعبہ شریف کی طرف پیدل ننگے پاؤں اور کھلے بالوں کے ساتھ جانے کی نذر مانی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انہیں کہو کہ وہ سوار ہوں دوپٹہ اوڑھیں اور قربانی کا جانور بھیجیں۔

تو ان تمام احادیث کو جمع کرنے کے بعد نتیجہ یہ نکلا کہ جو شخص حج بیت اللہ شریف کے لیے پیدل جانے کی نذر مانے وہ چاہے تو سوار ہو اور پیدل چلنے کو ترک کرنے کی وجہ سے قربانی دے اور قسم کو توڑنے کی وجہ سے قسم کا کفارہ دے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

قیاس بھی ان حضرات کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اسباب حج میں سے طواف زیارت عرفات اور مزدلفہ میں وقوف وغیرہ حالت احرام کیے جاتے ہیں جب کہ طواف صدر احرام کھولنے کے بعد ہوتا ہے اب اگر کوئی شخص ان تمام امور کو پیدل کرنے کی نذر مانے پھر بلا عذر سوار ہو کر ادا کرے تو سب کے نزدیک وہ کوتاہی کرنے والا ہوگا اور اس پر قربانی واجب ہوگی اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کرے تو بعض کے نزدیک کچھ بھی لازم نہ ہوگا اور بعض کے نزدیک قربانی ہوگی۔ امام طحاوی اسی بات کو ترجیح دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہے کہ مجبوری کے تحت کوئی کام کیا جائے تو ہتک حرمت کی وجہ سے جو گناہ لازم آتا تھا وہ ساقط ہو جائے گا لیکن کفارہ ساقط نہیں ہوتا۔ اسی طرح محرم حالت احرام میں عذر کے بغیر سر منڈائے تو اس پر گناہ بھی ہوگا اور کفارہ بھی لازم ہوگا اور اگر مجبور ہو تو کفارہ ہوگا گناہ نہیں ہوگا تو اسی طرح زیر بحث مسئلہ میں بھی اگر کمزوری وغیرہ کی وجہ سے اس شخص کو سوار ہونا پڑے تو کفارہ دینا ہوگا اگرچہ گناہ نہ ہوگا اور اس پر قربانی بھی لازم ہوگی جس دوسرے امور میں لازم ہوتی ہے۔

بعض حضرات نے اسے نماز پر قیاس کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر دو نفل پڑھنے کی نذر مانے پھر بیٹھ کر پڑھے تو اس پر دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہوتا ہے۔

لہٰذا حج کے سلسلے میں بھی یہی حکم ہونا چاہیے کہ اگر وہ پیدل جانے کی نذر ماننے کے بعد سواری پر حج کرے

تو اسے آئندہ سال پیدل حج کرنا چاہیے ،امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ حج کو نماز پر قیاس نہیں کرسکتے کیونکہ دونوں کا حکم مختلف ہے مثلاً ایک شخص فرض نماز کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھے تو دوبارہ ادائگی لازم ہوتی ہے لیکن جو شخص حج کے موقعہ پر سواری پر طواف کرے اور پیدل نہ چلے پھر واپس گھر آجائے تو اس کا حج ادا ہوجائے گا دوبارہ حج کرنا لازم نہ ہوگا البتہ قربانی دے گا ۔معلوم ہوا کہ حج اور نماز کے احکام الگ الگ ہیں ۔

باب۲۰، حالتِ کفر کی نذر کو حالتِ اسلام میں پورا کرنا

اگر کوئی شخص حالتِ کفر میں کسی نیکی کی نذر مانے پھر اسلام قبول کرے تو کیا اب اس نذر کو پورا کرنا ضروری ہے اس سلسلے میں بعض حضرات کا خیال ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد اس نذر کو پورا کرے جبکہ احناف کے نزدیک اسے پورا کرنا ضروری نہیں ۔

پہلے قول والوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ دورِ جاہلیت میں ، میں نے مسجد حرام میں اعتکاف کی نذر مانی تھی آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو ۔

احناف نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا ہے وہ فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو اسے اطاعت خداوندی کرنی چاہیے اور جو آدمی گناہ کی نذر مانے تو گناہ نہ کرے یہ حضرات فرماتے ہیں چونکہ عبادت قربِ خداوندی ہے اور اس کے لیے اسلام شرط ہے کیونکہ کافر کا کوئی عمل بھی قرب کا ذریعہ نہیں ہوتا ۔

لہذا حالت کفر کی نذر کو پورا کرنا ضروری نہ ہوگا جہاں تک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حالتِ کفر میں یہ عمل گناہ بنتا تھا اب طواف کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ اس نیکی کو حاصل کرسکیں ۔ لہذا یہ وہ عمل نہیں ہوگا جو انہوں نے اپنے اوپر لازم کیا تھا ۔

حدود کا بیان

باب ۲۰۲، غیر شادی شدہ زانیہ کی سزا

حدوہ سزا ہے جو شریعت میں مقرر ہو اور جو سزا مقرر نہ ہو اسے تعزیر کہتے ہیں۔ زانی اگر غیر شادی شدہ ہو تو اسے کوڑے لگائے جاتے ہیں اور شادی شدہ ہو تو اسے رجم کیا جاتا ہے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

لیکن بعض دوسرے حضرات کے نزدیک غیر شادی شدہ زانیہ کو کوڑے لگانے کے ساتھ ساتھ ایک سال کے لیے ملک بدر بھی کیا جائے اور وہ اسے شرعی حد کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ ان کی دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (شرعی حکم) حاصل کرو ان عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے حکم مقرر فرمایا غیر شادی شدہ، غیر شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے یا شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے تو غیر شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں اور ملک بدر کیا جائے اور شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے۔

احناف کی دلیل یہ حدیث ہے حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ سے لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا کہ اگر وہ غیر شادی شدہ ہو اور زنا کرے تو اس کا حکم کیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور پھر بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہو۔ احناف کے نزدیک جن احادیث میں ملک بدر کرنے کا ذکر ہے وہ امام کی رائے پر موقوف ہے یعنی اگر وہ ضروری سمجھے تو ملک بدر کر سکتا ہے اور یہ بطور حد نہیں ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے لونڈی کی سزا بیان فرمائی اور اس کی سزا آزاد عورت کی سزا کا نصف ہوتی ہے اگر لونڈی کی سزا میں ملک بدر کرنا شامل ہوتا تو آزاد عورت کی سزا میں بھی ہوتا اور آزاد عورت کے لیے ملک بدر کرنا ہوتا تو زانی مرد کو بھی ملک بدر کیا جاتا۔ لہٰذا حدیث کی رُو سے ملک بدر کرنا حد میں شامل نہیں پھر عورت کے لیے محرم کے بغیر تین دن کی مسافت سے زائد سفر منع ہے اگر ملک بدر کیا جائے تو وہ کیسے سفر کرے گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرعی احکام کو بلا کم و کاست بیان فرمایا آپ کا بعض احادیث میں ملک بدر کرنے کا ذکر نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حد شرعی نہیں ہے جن احادیث میں ملک بدر کرنے کا ذکر ہے تو وہ سیاست پر محمول ہو گی اس طرح احادیث میں تضاد نہیں ہو گا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ ایک اعتراض نقل کر کے اس کا جواب بھی دیتے ہیں وہ یوں ہے کہ مخالف یہ کہتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے جب لونڈی کو کوڑے لگانے اور پھر بیچنے کا ذکر کیا تو اس میں ملک بدر کرنے کی نفی نہیں ہے تو اس کا جواب یوں دیا ہے کہ تمہاری یہ بات تمام متقدمین کے خلاف ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو بتایا کہ زنا کار عورتوں کے ساتھ کیا سلوک کریں تو اگر ملک بدر کرنا بھی سزا میں ہوتا تو آپ ضرور بیان فرماتے۔

پھر یوں بھی جواب دیا کہ تم خود کہتے ہو کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کرو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسے رجم کے ساتھ کوڑے نہیں لگائے جائیں گے حالانکہ حدیث میں کوڑوں کی نفی ظاہراً نہیں ہے لیکن تم نفی مانتے ہو تو دوسرے حضرات جب حدیث کی روشنی میں ملک بدر کی نفی کرتے ہیں اگرچہ لفظاً یہ بات موجود نہیں تو تم ان پر کیوں اعتراض کرتے ہو۔ کیونکہ یہی طریقہ تو تم خود اپناتے ہو۔

باب ۲۰۳، شادی شدہ زانی کی سزا

بعض حضرات کے نزدیک شادی شدہ زانی کی سزا کوڑے مارنا اور پھر رجم کرنا ہے کیونکہ ایک شخص نے زنا کیا تو حضور علیہ السلام کے حکم سے اسے کوڑے لگائے گئے پھر بتایا گیا کہ وہ محصن ہے تو آپ نے حکم فرمایا چنانچہ اسے رجم کیا گیا۔

نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے حکم حاصل کرو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے (زنا کے سلسلے میں) واضح راستہ مقرر کر دیا غیر شادی شدہ، غیر شادی کے ساتھ کرے تو سو کوڑے اور ملک بدر کرنا ہے اور شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو کوڑے لگانا اور رجم کرنا ہے۔

احناف کے نزدیک شادی شدہ زانی کو صرف رجم کیا جائے گا کیونکہ حضرت انیس اسلمی کو حضور علیہ السلام نے اس عورت کے پاس بھیجا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ تو فرمایا اگر وہ اعتراف کرے تو رجم کرد، آپ نے کوڑے لگانے کا حکم نہیں فرمایا پھر حضرت ماعز کے واقعہ میں بھی صرف رجم کا بھی ذکر ہے۔

جہاں تک پہلے فریق کی پیش کردہ پہلی حدیث کا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کوڑے اس وقت لگائے گئے جب اس کا شادی شدہ ہونا معلوم نہ تھا پھر جب حضور علیہ السلام کو بتایا گیا تو آپ نے رجم کیا معلوم ہوا کہ پہلے حد نافذ ہی نہ ہوتی تھی۔

دوسری حدیث منسوخ ہے کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تمہاری جو عورتیں بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان پر چار گواہ طلب کرو اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں روک لو یہاں تک کہ انہیں موت اٹھالے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ مقرر کر دے"۔

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے وہ حدیث بیان فرمائی جس میں رجم اور کوڑوں کا ذکر ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے راستہ مقرر کر دیا۔ معلوم ہوا کہ آیت کریمہ کے بعد اس سلسلے میں حضور علیہ السلام کا پہلا ارشاد یہی ہے پھر دیگر احادیث ارشاد فرمائی ہیں جن میں رجم کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہے

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ سزا صرف رجم ہو کیونکہ ہم دیکھتے ہیں چوری کی سزا صرف ہاتھ کاٹنا ہے۔ قذف کی سزا صرف کوڑے لگانا ہے تو زنا کی سزا بھی ایک ہی چیز ہونی چاہیے دو سزائیں نہیں ہونی چاہئیں یہ ٹھیک ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کے بعد کوڑے لگانے اور پھر رجم کرنے کا حکم دیا لیکن دیگر صحابہ کرام سے اس کے خلاف مروی ہے چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی صرف رجم کا حکم دیا لہذا یہ عمل اولیٰ ہے۔

باب ۲۰۴، حدِ زنا کے لیے کتنی بار اعتراف ضروری ہے

زنا کا ثبوت چار گواہوں کی گواہی سے ہوتا ہے یا خود زانی کے اقرار سے،

اب دیکھنا یہ ہے کہ اقرار کتنی بار ضروری ہے تو بعض حضرات کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے جب کہ احناف کے نزدیک گواہی کی طرح اعتراف بھی چار بار کیا جائے۔ پہلے گروہ نے حضرت انیس والی روایت سے استدلال کیا کہ ایک شخص کا بیٹا دوسرے کے گھر ملازم تھا اس نے اس آدمی کی بیوی سے زنا کیا حضور علیہ السلام کے پاس مقدمہ پہنچا تو آپ نے فرمایا اے انیس: اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کرو۔ چنانچہ اس کے اعتراف پر اس کو رجم کیا گیا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں یہاں ایک بار ہی اعتراف ہوا اور حد نافذ کر دی گئی۔

احناف نے اس کا جواب یوں دیا ہے اس حدیث میں ایک بار اعتراف کا ثبوت نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے حضرت انیس کو علم ہوا کہ چار بار اعتراف ضروری ہے لہذا انہوں نے چار بار اعتراف کروایا ہو کیونکہ دیگر روایات میں چار بار اعتراف کا ذکر موجود ہے چنانچہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے چار بار اقرار کیا تو حد نافذ ہوئی اس مضمون کی احادیث حضرت ابوبکر، حضرت ابوذر، حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

پہلے فریق نے اعتراض کیا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے، کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کے پاس آیا اس نے زنا کا اقرار کیا تو حضور علیہ السلام نے اعراض فرمایا دو یا تین مرتبہ اعتراف کے بعد اسے رجم کیا گیا تو اس حدیث کے مطابق چار بار سے کم اعتراف پر رجم کیا گیا تو اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ دیگر احادیث میں چار مرتبہ کا ذکر ہے تو ممکن ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پہلے دو بار کا اقرار نہ سُنا ہو اور وہ بعد میں تشریف لائے ہوں اور آخری دو بار کا اعتراف سُنا ہو جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے چاروں بار کا اقرار سُنا حضرت ابن عباس کی روایت صحیح ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت بھی انہی سے مروی ہے۔ تو دونوں حدیثوں میں موافقت ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو بھی چار بار لوٹایا اور اعتراف کرنے کا حکم دیا۔

لہذا چار بار اعتراف کرنے پر ہی حد نافذ ہوگی۔

باب ۲۵: بیوی کی لونڈی سے زنا کی سزا

بعض حضرات کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے تو دیکھا جائے گا عورت کی مرضی نہیں تھی تو وہ آزاد ہو جائے گی اور مرد پر لازم ہوگا کہ بیوی کو اس کی مثل لونڈی خرید کر دے اور اگر عورت کی مرضی شامل تھی تو وہ اس مرد کی ملک میں آجائے گی اور وہ اپنی بیوی کو لونڈی خرید کر دے گا۔ ان حضرات نے حضرت سلمہ بن محبق کی روایت سے استدلال کیا کہ اس قسم کے واقعہ میں حضور علیہ السلام نے یہی فیصلہ فرمایا۔

نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اسی قسم کا فیصلہ فرمایا۔ دوسرے حضرات کے نزدیک دیکھا جائے اگر بیوی کی اجازت سے اس نے ایسا کیا ہے تو بطور تعزیر کوڑے لگائے جائیں گے یہاں حد زنا قذف نہ ہوگی کیونکہ یہ وطی بالشبہہ ہے اور اگر بیوی کی مرضی اور اجازت نہ تھی تو اس شخص کو رجم کیا جائے گا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کا ایک فیصلہ اسی طرح نقل کیا ہے۔

اگر کہا جائے کہ سو کوڑے بطور تعزیر مارنا جائز نہیں تو امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ خود حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو سو کوڑے لگائے اس نے اپنے غلام کو قصداً قتل کیا تھا۔

جہاں تک حضرت سلمہ بن محبق کی روایت کا تعلق ہے تو وہ منسوخ ہے کیونکہ اس میں مالی سزا کا ذکر ہے اور وہ شروع شروع میں ہوتی تھی جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے گمشدہ اونٹ کے بارے میں فرمایا کہ اس کی قیمت اور اس کے ساتھ اس کی مثل دینا ہوگا۔ جب سود حرام ہو گیا تو یہ سزا ختم ہو گئی جہاں تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل کا تعلق ہے تو حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عمل اس کے خلاف مروی ہے لہذا ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضرت سلمہ بن محبق کی روایت کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہو سکا ہو۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل کی مخالفت کی ہے بلکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل پر سخت اعتراض فرمایا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سلمہ بن محبق کی روایت میں جو حکم بیان کیا گیا ہے وہ منسوخ ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک بھی یہی ہے۔

باب ۲۶: محارم سے نکاح کرنے والے کی سزا

اگر کوئی شخص (معاذ اللہ) اپنی سوتیلی ماں یا کسی ایسی عورت سے نکاح کرتا ہے جس سے نکاح کرنا اس کے لیے جائز نہیں پھر وہ جماع بھی کر لیتا ہے تو اس کی سزا کیا ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس پر زنا کی حد قائم ہوگی یعنی اگر وہ شادی شدہ ہے تو رجم کیا جائے اور اگر غیر شادی شدہ ہے تو اس کو کوڑے لگائے جائیں۔

ان حضرات میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

ان حضرات نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں مجھے میرے ماموں

ملے اوران کے پاس جھنڈا تھا میں نے پوچھا آپ کہاں جارہے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے مجھے حکم دیا گیا کہ میں اس کی گردن ماردوں یا فرمایا کہ میں اُس کو قتل کروں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو حد نہیں لگائی جائے گی بلکہ اسے بطور تعزیر سخت سزادی جائے گی حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہا اللہ کا یہی مسلک ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ پہلے گروہ نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس میں رجم یا حد قائم کرنے کا ذکر نہیں بلکہ محض قتل کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر اسے بطور حد سزادی جائے تو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ محصن (شادی شدہ) ہونے کی صورت میں رجم کیا جائے گا تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کرنے کا نہیں بلکہ قتل کرنے کا حکم دیا تو ثابت ہوا کہ اس کی سزا بطور حد نہیں تھی۔ بلکہ دور جاہلیت کی طرح اس نے اس عمل کو حلال سمجھ کر کیا جس کی وجہ سے وہ مرتد ہو گیا اور مرتد کی سزا قتل ہے لہذا جب اس حدیث میں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان ثوری کے مسلک کے خلاف کوئی بات نہیں پائی جاتی تو یہ حدیث ان کے خلاف دلیل نہیں بنے گی۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا گیا اور یہ جھنڈا ان لوگوں کو دیا جاتا تھا جو کافر محارب سے لڑنے جاتے تھے حد قائم کرنے والوں کے لیے یہ طریقہ نہ تھا۔

اگر وہ حضرات یہ فرمائیں کہ اس شخص نے نکاح کرنے کے بعد جماع بھی کیا اس لیے قتل کیا گیا تو جواباً یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ تمہارے مخالف کے نزدیک اس نے جائز سمجھ کر نکاح کیا اور جماع بھی کیا اگر وہ کہیں کہ حدیث میں حلال سمجھنے کا ذکر نہیں۔ تو جواباً کہا گیا کہ جماع کا بھی تو ذکر نہیں۔ لہذا جب غیر مذکور جماع مراد لیا جا سکتا ہے تو تمہارا مخالف اس سے حلال سمجھنا بھی مراد لے سکتا ہے اگرچہ وہ مذکور نہیں۔

یہ حدیث ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جس میں یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت براء فرماتے ہیں مجھے حضور علیہ السلام نے اس شخص کو قتل کرنے اور اس کا مال لینے کا حکم فرمایا پھر ایک دوسری روایت میں ایک دوسرے واقعہ سے متعلق یوں حکم ہے کہ آپ نے اس شخص کو قتل کرنے اور مال کا پانچواں حصہ لینے کا حکم دیا تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ وہ شخص مرتد ہے اور چونکہ وہ محارب ہے لہذا اسے قتل کرنے کا حکم دیا اور مال کا پانچواں حصہ بھی بالاتفاق محارب کافر سے ہی لیا جاتا ہے۔

سوال کیا گیا کہ چونکہ یہ نکاح جائز نہیں تھا لہذا ثابت نہیں ہوا اس لیے اسے اس شخص کی طرح قرار دیا جائے جو بغیر نکاح کے وطی کرتا ہے اور اس صورت میں حد نافذ ہوتی ہے اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اگر یہ بات تھی تو پھر نکاح ثابت نہ بھی ہو تو اس صورت میں حد نافذ نہیں ہوگی کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے عدت کے دوران نکاح کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دونوں کو تھوڑی سزا دے کر تفریق کردی اگر نکاح ثابت نہ ہونے سے حد نافذ ہوتی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حد نافذ کرتے۔

یہ بھی سوال کیا گیا کہ محارم سے وطی کرنا زنا سے بھی سخت اور بڑا جرم ہے تو اس کے جواب یوں دیا گیا

کہ سزائیں شریعت کی مقرر کردہ ہیں اس میں ہمارا قیاس نہیں چلتا مثلاً شراب نوشی کو بطور حد کوڑے لگائے جاتے ہیں جبکہ خنزیر کھانے والے کو یہ سزا نہیں دی جاتی حالانکہ خنزیر کو کھانا شراب نوشی سے بڑا جرم ہے اسی طرح زنا کی تہمت پر حدِ قذف ہے لیکن کسی کو کافر کہنے سے حد قذف نہیں حالانکہ یہ بہت بڑا الزام ہے۔

تو قیاس کے مطابق بھی حضرت امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ کے مسلک کو ترجیح حاصل ہے۔

باب ۲۱۷، شراب نوشی کی سزا

بعض حضرات کے نزدیک شراب نوش کو چالیس کوڑے مارے جائیں اور وہ اسے ہی سنت قرار دیتے ہیں جبکہ دیگر حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک شراب نوشی کی حد (سزا) اسی کوڑے ہیں اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔

پہلے گروہ نے اپنے موقف پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت پیش کی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چالیس کوڑے مارے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مکمل فرمائے اور یہ سب سنت ہے۔

نیز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک واقعہ میں چالیس کوڑے مارے پھر وہی بات فرمائی جو پہلے مذکور ہے۔

احناف کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے ایک حدیث میں آپ نے فرمایا جو شخص شراب نوشی کرے گا ہم اسے کوڑے ماریں گے اور اگر وہ مر جائے تو اس کی دیت دیں گے۔

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر میں کسی شخص کو کوئی حد لگاؤں اور وہ مر جائے تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوتی لیکن شراب کے سلسلے میں سزا سے مرنے والے پر مجھے پریشانی ہوتی ہے کیونکہ اس سلسلے میں حضور علیہ السلام نے کوئی طریقہ بیان نہیں فرمایا (یعنی کوئی سنت متعین نہیں ہے)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک نجاشی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جس نے رمضان شریف میں شراب پی تھی تو آپ نے سو کوڑے مارے پھر قید کر دیا دوسرے دن باہر نکال کر مزید بیس کوڑے مارے پھر فرمایا کہ یہ بیس کوڑے اس لیے مارے ہیں کہ تو نے رمضان شریف میں روزہ توڑا اور اللہ تعالیٰ پر جرأت کا مظاہرہ کیا۔

پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے شراب کی سزا کے سلسلے میں مشورہ کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص شراب میں مبتلا ہے تو بیہودہ گفتگو کرتا ہے اور جب بے ہودہ گفتگو کرتا ہے تو افتراء باندھتا ہے اور افتراء باندھنے والے (قاذف) کو اسی کوڑے لگائے جاتے ہیں لہذا شرابی کو بھی اسی کوڑے لگائے جائیں چنانچہ اس پر صحابہ کرام کا اجماع منعقد ہو گیا۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایسے کوڑے سے چالیس کوڑے لگائے

جس کی دو نشاخیں تھیں چنانچہ اس طرح یہ اسی کوڑے ہو گئے۔ اور یہ بات بھی ثابت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی طریقہ مقرر نہ تھا بلکہ ایک مرتبہ شرابی کو لایا گیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے مارو تو کسی نے جوتوں سے مارا کسی نے لاٹھی سے مارا کسی نے تازہ شاخ سے مارا پھر حضور علیہ السلام نے مٹی لے کر اس کے منہ پر ماری۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب حضور علیہ السلام سے کوئی طریقہ متعین نہیں اور صحابہ کرام نے اسی کوڑوں پر اجماع فرمایا اور اس کی بنیاد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مشورہ ہے تو اس کے خلاف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت فاسد قرار پائی اور احناف کا مسلک ثابت ہو گیا۔

باب ۲۱۵، چار بار شراب پینے والے کی سزا

اگر کوئی شخص چار مرتبہ شراب نوشی کرے تو اس کی سزا کیا ہے؟

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ بطور حد کوڑے لگائے جائیں چوتھی مرتبہ شراب نوشی کرے تو اسے قتل کیا جائے۔

ان حضرات نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا شراب پینے والوں کو کوڑے لگاؤ پھر پئیں تو کوڑے مارو پھر جب چوتھی مرتبہ شراب نوشی کریں تو انہیں قتل کر دو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص حضرت ابو ہریرہ، حضرت جریر، ابو سلیمان (حضرت ام سلمہ کے غلام) رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے علماء کے نزدیک چوتھی بار بھی شراب کی حد وہی ہے، جو پہلی مرتبہ ہے ان کا استدلال اسی طرح ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا خون صرف تین وجہ سے بہانا جائز ہے۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور دین کا تارک جماعت سے الگ ہونے والا یعنی مرتد۔

یہ حدیث حضرت عثمان غنی، حضرت مسروق، حضرت عبداللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ لہذا یہ روایات پہلی روایات کے خلاف ہیں تو ممکن ہے یہ روایات پہلی روایات کے لیے ناسخ ہوں چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب نوشی کرے اسے کوڑے مارو دوبارہ پیئے تو کوڑے مارو پھر پیئے تو کوڑے مارو۔ پھر ایک موقعہ پر حضور علیہ السلام کے پاس شرابی کو لایا گیا تین بار لایا گیا تو کوڑے مارے پھر چوتھی بار لایا گیا تو آپ نے کوڑے ہی مارے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پہلا حکم منسوخ ہے۔ قیاس بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ غیر شادی شدہ زانی جتنی بار بھی زنا کرے اسے قتل نہیں کیا جاتا چوری کرنے والا پہلی بار چوری کرے اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے دوبارہ کرے تو بایاں پاؤں کاٹیں گے اس کے بعد چوری کرے تو اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک دوسرا ہاتھ کاٹا جائے گا لیکن احناف کے نزدیک قید کر دیا جائے۔ یہاں تک کہ توبہ کرے جس کی سزا قتل ہے یعنی مرتد، یا شادی شدہ زانی جسے رجم کیا جاتا ہے اس کے لیے انتظار نہیں کیا جاتا کہ

وہ چار بار یہ عمل کرے تو قتل یا رجم کیا جائے۔ اسی طرح قذف کی حد بھی کوڑے مارنا ہے یہ نہیں کہ چوتھی بار قذف سے قتل کیا جائے۔

لہذا احادیث کی تطبیق اور قیاس سے دوسرے مسلک کو ترجیح حاصل ہوئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۲۱۹، کتنی مقدار کی چوری پر حد نافذ ہوگی

کتنی مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے؟

اس سلسلے میں تین قول ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک کم ازکم تین درہم مالیت کی چیز چوری کی جائے تو چور پر حد نافذ ہوگی۔ کچھ حضرات دینار کی چوتھائی کو کم ازکم نصاب سرقہ قرار دیتے ہیں جبکہ احناف کے نزدیک کم ازکم دس درہم مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

پہلے قول کے قائلین نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم تھی چونکہ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھال کی قیمت کے برابر چوری ہو تو تب ہاتھ کاٹا جائے گا (یعنی کم پر نہیں کاٹا جائے گا لہذا ان حضرات کے نزدیک کم ازکم تین درہم کی چوری پر حد نافذ ہوگی کیونکہ ڈھال کی قیمت تین درہم ہے۔

جن حضرات کے نزدیک دینار کا چوتھا حصہ چوری کرنے پر حد نافذ ہوگی وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دینار کے چوتھے حصے یا زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹتے تھے۔

اس کا جواب یوں دیا گیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک ڈھال کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ ہوگا اس لیے آپ نے یہ بات فرمائی لہذا اصل چیز ڈھال کی قیمت ہے چاہے وہ تین درہم ہوں یا دینار کا چوتھا حصہ۔

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ چور کا ہاتھ دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد پر کاٹا جائے۔

معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قیمت لگا کر یہ بات نہیں فرمائی بلکہ حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے۔

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں ام المومنین سے اس قسم کی جو روایت منقول ہے وہ اپنے راویوں کے اعتبار سے کمزور ہے لہذا اصل بات یہی ہے کہ انہوں نے خود اس کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ بیان فرمائی۔

احناف نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا تھا اس کی قیمت دس درہم تھی۔ حضرت ایمن حبشی کے نزدیک

بھی ڈھال کی قیمت ایک دینار (دس درہم) تھی۔

اب چونکہ مقدار کے سلسلے میں مختلف احادیث وارد ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ قرآن پاک نے چوری کی سزا بیان کرتے ہوئے ایک خاص مقدار مراد لی ہے اور چونکہ دس درہم پر سب کا اتفاق ہے لہذا یہی مقدار مراد ہوگی کیونکہ تین درہم یا دینار کے چوتھے حصے کے سلسلے میں اختلاف ہے اور حدود میں احتیاط برتی جاتی ہے بنابریں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ جس مقدار پر اتفاق ہو اسے کم از کم مقدار مقرر کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عطاء اور عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہم بھی یہی فرماتے ہیں کہ دس درہموں سے کم کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

باب۲۲، چوری کے اقرار پر نفاذِ حد

اگر چور، چوری کا اقرار کرے تو حد نافذ کی جاتی ہے اب سوال یہ ہے کہ کتنی بار اقرار ضروری ہے حضرت امام ابوحنیفہ حضرت امام محمد اور کچھ دوسرے فقہاء کرام کے نزدیک ایک بار کا اقرار بھی کافی ہے جب کہ حضرت امام ابویوسف اور کچھ دیگر فقہاء کرام رحمہم اللہ کے نزدیک دو بار اقرار پایا جائے تو حد نافذ ہوگی حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کے مسلک کو اپنایا اور اس کو ترجیح دی ہے۔

پہلے قول والوں کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا میرے خیال میں اس نے چوری نہیں کی چور نے کہا ہاں یا رسول اللہ! (میں نے چوری کی ہے) آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹو پھر اسے داغ دو (تاکہ خون بند ہو جائے) پھر میرے پاس لانا چنانچہ اسے لے جا کر ہاتھ کاٹا گیا پھر داغ دیا گیا اس کے بعد حضور علیہ السلام کی خدمت لایا گیا تو آپ نے فرمایا بارگاہ خداوندی میں توبہ کرو اس نے عرض کیا میں نے اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کی حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائے۔

دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے حضرت ابوامیہ مخزومی سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خیال میں اس نے چوری نہیں کی۔ اس نے عرض کیا حضور میں نے چوری کی ہے حضور علیہ السلام نے دو یا تین بار یہی بات دہرائی باقی حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے۔

امام طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث میں پہلی حدیث کی نسبت اضافہ ہے لہذا اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے اور اس کے مطابق حضور علیہ السلام نے پہلی بار کے اقرار پر ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔

معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک حدیث منسوخ ہے تو دیکھا گیا کہ زنا کے سلسلے میں حضور علیہ السلام نے چار بار اقرار کے بعد نفاذ حد کا حکم دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ گواہوں کی تعداد کے مطابق اقرار ہونا چاہیے چونکہ زنا کے سلسلے میں چار آدمیوں کی گواہی ضروری ہے اس لیے اقرار بھی چار مرتبہ ہوگا اور چوری کے ثبوت کے لیے دو مردوں کی گواہی ضروری ہے لہذا اقرار بھی دو مرتبہ ہونا چاہیے۔ اور حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ بھاگ جانے والے زانی کے سلسلے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو اچھا تھا اس سے

معلوم ہوا کہ اس کا اقرار سے رجوع کرنا مقبول ہے جب زنا میں رجوع قبول کیا جاتا ہے تو چوری میں بھی اسی طرح ہو گا اور اگر ایک بار اقرار کرنے پر وہ حد کا سزاوار ہو جائے تو رجوع کا کیا مطلب رہ جائے گا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا ایک اعتراض نقل کر کے اس کا جواب دیا وہ فرماتے ہیں۔ اگر دو بار اقرار کئے بغیر حد نافذ نہ ہو تو پہلے اقرار سے وہ رقم اس پر قرض ہو جائے گی اور اس کے بعد ہاتھ کاٹنا واجب نہ ہو گا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی طرف سے یوں جواب دیا گیا ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو پھر جب زانی پہلی بار اقرار کرتا تو اس سے اس پر مہر واجب ہو جاتا کیونکہ ایسی وطی جس سے حد واجب نہ ہو اس سے مہر واجب ہوتا ہے لہذا اب باقی تین بار اقرار سے حد واجب نہیں ہونی چاہیے۔ اور چونکہ اس کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرتا لہذا چوری کے سلسلے میں بھی یہی بات ہو گی یعنی اقرار سے وہ مال قرض قرار نہیں پائے گا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مسلک کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فیصلے سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے آپ کے پاس ایک شخص نے چوری کا دو بار اقرار کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اپنے نفس کے خلاف دو بار گواہی دی ہے چنانچہ آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکا دیا گیا۔

باب ۲۲، ادھار لے کر انکار کرنا چوری ہے یا نہیں

اگر کوئی شخص کسی سے ادھار کے طور پر کوئی چیز لے پھر واپس لوٹانے سے انکار کر دے تو کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ بعض حضرات کے نزدیک اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک اس پر سرقہ (چوری) کی تعریف صادق نہیں آتی لہذا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

پہلے قول والوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ایک عورت زیورات ادھار کے طور پر لیتی پھر واپس نہ کرتی اسے حضور علیہ السلام کے پاس لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ اسی ضمن میں اس مخزومیہ عورت کا واقعہ بھی پیش کیا جاتا ہے جس نے چوری کی تو حضور علیہ السلام نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس کے خاندان والوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی سفارش پیش کی تو آپ نے غصے میں حضرت اسامہ سے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش کرتے ہو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بارگاہ خداوندی سے مغفرت طلب کی شام کے وقت حضور علیہ السلام نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ جب کوئی طاقتور آدمی چوری کرتا تو چھوڑ دیتے اور کمزور شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

پہلے قول والے کہتے ہیں کہ اس روایت میں اس عورت کے بارے میں یوں مذکور ہے کہ وہ زیورات ادھار لے کر انکار کر دیتی تو حضور علیہ السلام نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا دوسرے قول والوں نے اس حدیث سے یوں استدلال کیا ہے کہ اسی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس نے چوری کی لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ زیورات لے کر

انکار کرنا اس کی عادت تھی اور ہاتھ چوری کے سبب کاٹا گیا پھر دوسری احادیث میں حضرت علیہ السلام سے مروی ہے کہ خیانت کرنے والے جھپٹ کر چیز لے جانے والے اور اُچکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہاتھ اس چوری پر کاٹا جاتا ہے جب مال کسی کی حفاظت میں ہو اور چوری کیا جائے جبکہ ادھار لیا ہوا مال غیر محفوظ ہوتا ہے یعنی ادھار لینے والے کے پاس ہی ہوتا ہے لہذا اس کا انکار کرنا سرقہ (چوری) نہیں کہلائے گا، اس لیے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا حضرت امام ابوحنیفہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۲۲: پھل اور شگوفہ کی چوری

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پھل اور شگوفے کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (بلکہ تعزیر ہوگی) چاہے وہ کسی کے باغ سے چوری کرے یا اس کے کاٹنے کے بعد گھر سے چوری کرے اسی طرح ان کے نزدیک کھجور کی شاخوں اور لکڑیوں وغیرہ کی چوری پر بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا پھل اور شگوفہ (کی چوری) میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اگر پھل درخت پر ہے اور باغ سے چوری کیا گیا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن جب اسے توڑ کر محفوظ کر لیا جائے تو اب یہ سرقہ ہے لہذا اس صورت میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ بشرطیکہ اس کی قیمت دس درہم سے کم نہ ہو چنانچہ حضور علیہ السلام سے لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے مگر یہ کہ اسے سٹور میں لایا جائے اور ڈھال کی قیمت (دس درہم) کو پہنچ جائے اس میں ہاتھ کٹے گا۔

دونوں حدیثوں پر اسی صورت میں عمل ہو سکتا ہے کہ درخت پر موجود پھل کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے اور جب پھل کو محفوظ کیا جائے تو اس کی چوری پر ہاتھ کاٹنا پڑے گا اس صورت میں دونوں حدیثوں کے درمیان تضاد ثابت نہیں ہوگا۔

جنایات کا بیان

باب ۲۲۳، قتل عمد اور زخمی کرنے کی سزا

اگر کوئی شخص کسی کو جان بوجھ کر قتل یا زخمی کرے تو اس کی سزا کیا ہے ؟

ایک جماعت کے نزدیک مقتول کے ولی کو اختیار ہے معاف کر دے یا دیت وصول کرے یا قصاص میں قتل کرائے قاتل راضی ہو یا نہ۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے حضرت ابو شریح خزاعی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا خون بہایا گیا یا اسے زخمی کیا گیا تو اس کے ولی کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے معاف کر دے یا قصاص لے یا دیت وصول کرے اگر چوتھا کام کرے تو اس کے ہاتھ روک دو اگر ان میں سے ایک چیز کو قبول کرنے کے بعد حد سے تجاوز کرے تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہے گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث اور اس طرح کی دیگر احادیث کے مطابق جان بوجھ کر قتل کرنے یا زخمی کرنے کی صورت میں مقتول کے ولی کو ان تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا قاتل کی مرضی ہو یا نہ۔

دوسرے حضرات کے نزدیک دیت کی وصولی قاتل کی مرضی سے ہوگی یعنی قصاص کے سلسلے میں قاتل کو اختیار نہیں لیکن دیت لینے کی صورت میں قاتل کی رضامندی ضروری ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی "یا دیت لے" میں یہ بھی احتمال ہے کہ قاتل کی رضامندی ضروری نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ اگر وہ دیت دینے پر راضی ہو تو (مقتول کا ولی) وصول کرے جس طرح کسی قرض خواہ کو کہا جائے کہ اپنا قرض وصول کر درھم لینا چاہو تو وہ لو، دینار یا سامان لینا چاہو تو وہ لو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مقروض جس صورت میں ادائیگی کرنے پر راضی ہو وصول کرو۔

اب یہاں تین چیزیں ہیں معاف کرنا، قصاص لینا یا دیت وصول کرنا۔ معافی کے سلسلے میں تو اجازت کی بھی ضرورت نہیں لیکن قصاص کے بدلے میں دیت آرہی ہے کیونکہ اصل چیز قصاص ہے اور جو چیز کسی کا بدل ہوتی ہے اس میں رضامندی ضروری ہوتی ہے۔ لہذا دیت کی وصولی کے لیے قاتل کی مرضی ضروری ہوگی

اس سلسلے میں دوسرے قول والوں نے حضرت انس بن مالک بن نضر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا تو اس کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے انہوں نے لڑکی کے اولیاء سے معافی مانگی تو انہوں نے انکار کر دیا دیت دینا چاہی تو بھی انکار کر دیا بلکہ قصاص پر اصرار کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ کیا گیا تو آپ نے قصاص

کا حکم دیا حضرت انس بن نضر نے
عرض کیا یا رسول اللہ کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس! کتاب اللہ کا فیصلہ قصاص ہے۔ چنانچہ وہ حضرات راضی ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائیں تو وہ اسے ضرور پورا کرتا ہے۔ وہ بعض کو بعض پر فضیلت دیتا ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ قصاص اور دیت میں سے ایک کو اختیار کرنے کا حق نہیں دیا گیا بلکہ آپ نے فرمایا کتاب اللہ نے قصاص لازم کیا ہے۔

لہٰذا دونوں حدیثوں پر عمل کی صورت یہی ہے کہ جس حدیث میں حضور علیہ السلام نے دیت اور قصاص میں سے کسی ایک کا اختیار دیا وہاں قاتل کی مرضی سے دیت لینے کا حکم ہے۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ انسان کے لیے اپنی زندگی بچانا ضروری ہے تو جب مقتول کا ولی دیت لینے پر راضی ہو تو قاتل کی رضامندی ضروری نہیں ہوتی چاہیے کیونکہ اس پر جان بچانا فرض ہے اور وہ دیت کی صورت میں بچ سکتی ہے۔

دوسرے قول والوں کی طرف سے یوں جواب دیا گیا کہ یہ بات اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن اگر مقتول کا ولی یہ بات کہے کہ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو اپنا گھر مجھے دے دو میں تمہیں قتل نہیں کراؤں گا تو اس صورت میں قاتل پر جبر نہیں کیا جائے گا اسی طرح اگر وہ دیت دے کر جان بچائے تو اچھی بات ہے لیکن وہ دیت نہ دینا چاہے تو اس پر زبردستی نہیں کی جائیگی۔

پھر یہ بھی کہا گیا کہ یہاں تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو قصاص اور دیت دونوں لازم ہوں۔ اور جب وہ قصاص معاف کر دے تو دیت لینے کا حق ہو یہ صورت باطل ہے۔

یا صرف قصاص واجب ہو اور وہ قصاص کی جگہ دیت لینے کا مجاز ہو۔

یا قصاص اور دیت دونوں میں سے ایک واجب ہو جسے چاہے اختیار کرے۔

پہلی صورت اس لیے باطل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فعل پر اس سے زائد سزا مقرر نہیں کی نفس کے بدلے نفس ہی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ قصاص میں قتل بھی کرتا اور اس کے بعد دیت بھی لیتا اور اگر یہ کہا جائے کہ دونوں میں سے ایک کا اختیار ہے چاہے قصاص کا مطالبہ کرے یا دیت لے تو اس صورت میں کسی ایک معین کو معاف نہیں کر سکتا کیونکہ دونوں کا حق برابر ہے جب صورت حال یہ ہے تو تیسری صورت ہو گی یعنی اصل میں قصاص واجب ہے اور دیت اس کا بدل ہے۔ پہلے قول والوں نے یہ سوال بھی کیا کہ جب وجوب اصلی قصاص ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کا ذکر کیوں کیا تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ چونکہ بنی اسرائیل کے دور میں صرف قصاص تھا دیت نہیں لے سکتے تھے لہٰذا اب وضاحت کر دی کہ اب قصاص کی جگہ دیت بھی لی جا سکتی ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ پہلے قول والوں نے جو حدیث پیش کی اس میں قاتل کی رضامندی کی نفی نہیں اور دوسرے قول والوں کی پیش کردہ حدیث اور قیاس کے مطابق دیت کی صورت میں قاتل کی رضامندی ضروری ہے لہذا پہلی حدیث میں بھی یہ قید ماننا ہوگی اس طرح دوسرے قول والوں کے مسلک کو ترجیح حاصل ہوگئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۲۴، قاتل کو کیسے قتل کیا جائے

قاتل کو قصاص میں کیسے قتل کیا جائے؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ جس طرح اس نے مقتول کو ہلاک کیا اسی طرح اس کو بھی ہلاک کیا جائے احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے ایک حدیث اور قرآن پاک کی ایک آیت سے استدلال کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک یہودی نے ایک بچے کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچل دیا جائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل نے جو طریقہ اختیار کیا وہی طریقہ قصاص میں بھی اختیار کیا جائے۔

دوسرے قول والوں نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ قاتل کا یہ قتل اولیاء مقتول کے حق کے طور پر نہ ہو بلکہ حق شرع کے طور پر ہو کیونکہ ایک حدیث کے مطابق یہودی نے بچی کا سر بھی کچلا اور اس کا زیور بھی اتارا لہذا یہ ڈاکہ قرار پائے گا اور اس کی سزا شریعت کا حق ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اولیاء مقتول کے حق کے طور پر ہو اور محض خون بہانا مقصود ہو جس طرح مقتول کے ورثاء چاہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب مُثلہ کرنا (شکل بگاڑنا) ناجائز نہ تھا بعد میں جب حضور علیہ السلام نے مثلہ کرنے سے منع کردیا تو اب اس انداز میں قتل کرنا جائز نہیں مثلہ کی ممانعت پر متعدد احادیث مروی ہیں پھر ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس یہودی کو رجم کرنے کا حکم دیا اور ظاہر ہے کہ سر کچلنے میں صرف سر پر ضرب آتی ہے اور رجم میں پورے جسم پر مار پڑتی ہے لہذا یہ مقتول کے قتل کے خلاف عمل ہوا۔

بنا بریں اس حدیث سے استدلال نہیں ہوسکتا کیونکہ اس سے مُثلہ ہوتا ہے اور وہ ناجائز ہے اسی طرح اس قسم کی سزا قیاس کے بھی خلاف ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کا ہاتھ کاٹے پھر وہ مر جائے تو قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اسی طرح اگر کوئی شخص تیر پھینک کر کسی کو قتل کرے تو قاتل کو باندھ کر نشانہ نہیں بنایا جائے گا کیونکہ حضور علیہ السلام نے جانور کو باندھ کر نشانہ باندھنے سے منع فرمایا اسی طرح اگر کوئی شخص کسی مرد سے غیر فطری فعل کر کے ہلاک کرے تو جواباً قاتل کے ساتھ یہ طریقہ اختیار نہیں کیا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں کا استدلال صحیح نہیں انہوں نے ایک آیت سے بھی استدلال کیا ہے وہ یوں ہے کہ قرآن پاک میں فرمایا گیا "اگر تم سزا دو تو اس کی مثل سزا دو جو تکلیف تمہیں دی گئی" اس آیت سے معلوم ہوا کہ قصاص میں مثلیت ضروری ہے، اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اس آیت سے وہ بات مراد نہیں

جو تمہارا نقطۂ نظر ہے بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر مجھے ان لوگوں پر کامیابی حاصل ہوئی تو میں ان کے ستر آدمیوں کو مثلہ کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ اگر تم بدلہ لینا چاہو تو ان کے جرم کے مطابق بدلہ لو اور اگر صبر کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے تو یہاں مثلیت سے مراد یہ ہے کہ تم بھی ان کے ایک آدمی کو قتل کرو زیادہ کو نہیں چنانچہ حضور علیہ السلام نے صبر فرمایا اور قسم کا کفارہ ادا فرمایا۔

احناف نے مخالفین کے استدلال کا جواب دینے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے اپنے موقف کو ثابت کیا ہے حضرت نعمان فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قصاص تلوار کے بغیر نہیں ہوتا" یعنی قاتل جس طرح بھی قتل کرے قصاص کے لیے صرف تلوار استعمال کی جائے پھر ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا جب تم کسی کو (حکم شرع کے مطابق) قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو اور جب ذبح کرو تو بہتر طریقے سے کرو چھری تیز کرو اور ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ قصاص کے لیے ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے جو قاتل کے لیے اذیت کا باعث ہو۔

باب ۲۲۵ شبہ عمد جس میں قصاص نہیں

قتل کی چند صورتیں ہیں (۱) قتل عمد (۲) قتل شبہ عمد، قتل خطاء اور قتل قائم مقام خطاء

قتل شبہ عمد میں اختلاف ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بڑی لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کرنا شبہ عمد میں آتا ہے لہذا اس میں قصاص کی بجائے دیت ہوگی جبکہ صاحبین کے نزدیک ایسی لاٹھی جس سے عام طور پر آدمی ہلاک نہیں ہوتا کسی کو ماری جائے اور وہ مر جائے تو یہ شبہ عمد ہے لیکن بڑی لاٹھی یا پتھر کے ساتھ ہلاک کرنا قتل عمد ہوگا اور اس کی سزا قصاص ہے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے صاحبین کے قول کو ترجیح دی ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں خطبہ دیا فرمایا سنو! خطاء عمد (شبہ عمد) لاٹھی اور پتھر سے ہلاک کرنا ہے اور اس میں دیت مغلظہ ہے ایک سو اونٹ ہوں گے جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں۔

صاحبین فرماتے ہیں ممکن ہے اس حدیث میں جس لاٹھی کا ذکر ہے اس سے ایسی لاٹھی مراد ہو جس کے ساتھ عام طور پر ہلاکت واقع نہیں ہوتی جس طرح کوڑے کے ساتھ ہلاکت واقع نہیں ہوتی۔

یہ حضرات مزید فرماتے ہیں کہ اگر اس سے بڑی لاٹھی کے ساتھ قتل کرنا مراد ہو تو یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہوگا۔ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے قصاص لیا جس نے ایک لڑکی کا سر کچلا تھا۔ اور حدیث سے وہ معنی مراد لینا جس کی وجہ سے کسی دوسری روایت کے ساتھ ٹکراؤ نہ ہو، اولیٰ ہوتا ہے اس لیے اگر یہاں چھوٹی لاٹھی سے مارنا مراد لیں تو دونوں حدیثوں کے درمیان تضاد نہ ہوگا۔

ان پر اعتراض کیا گیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ والی حدیث کو آپ منسوخ جانتے ہیں اس کا جواب صاحبین

کے طرف سے یوں دیا گیا کہ ہم قصاص کے وجوب کے سلسلے میں اس کو منسوخ نہیں مانتے بلکہ کیفیت کے سلسلے میں منسوخ مانتے ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف سے ان حضرات کو جواب دیا گیا کہ اس یہودی کا قتل (سر کچلنا) بطور قصاص نہ تھا بلکہ ڈاکہ زنی کی طرح وہ اللہ تعالیٰ کا حق قرار پایا اس لیے قتل کیا گیا جس طرح کوئی شخص کسی کو بار بار گلا گھونٹ کر مارڈالے تو حق خداوندی کے طور پر قتل کیا جائے گا جبکہ ایک آدھ مرتبہ سے قتل واقع ہو تو دیت لازم ہوگی۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے موقف پر ایک حدیث پیش کی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہذیل قبیلے کی دو عورتوں نے باہم لڑائی کی تو ایک نے دوسری کو پتھر مار کر ہلاک کر دیا اور اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا وہ بھی مر گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت اور بچہ کے لیے الگ الگ دیت کا فیصلہ فرمایا لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس کے خلاف حضرت حمل بن مالک کی روایت مروی ہے انہوں نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی دیت ایک غلام دینا قرار دی اور عورت کی جگہ قاتلہ کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب دونوں طرف سے باہم احادیث پیش کی گئیں تو قیاس کے ذریعے فیصلہ کیا جائے گا۔ وہ فرماتے ہیں اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کسی کو لوہے کے ہتھیار سے قتل کیا جائے تو قصاص ہوگا اور وہ گناہ گار بھی ہوگا لیکن کفارہ لازم نہیں ہوگا جب کہ قتل خطاء کی صورت میں دیت اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے لیکن گناہ نہ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ جہاں گناہ ہے وہاں کفارہ نہیں اور جہاں کفارہ ہے وہاں گناہ نہیں۔ اب اس مسئلے میں اتفاق ہے کہ شبہ عمد میں قصاص نہیں بلکہ دیت اور کفارہ ہے البتہ شبہ عمد کی کیفیت میں اختلاف ہے البتہ یہ بات واضح ہے کہ جو شخص کسی ایسی لاٹھی سے مارے جس سے قتل واضح ہو جاتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا یعنی قتل کا گناہ ہوگا۔ اور چھوٹی لاٹھی سے مارے تو گناہ ہوگا لیکن قتل کا نہیں بلکہ مارنے کا گناہ ہوگا تو جب قتل کا گناہ ہوا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا اور کفارہ اسی صورت میں لازم نہیں ہوتا جب وہ خطا نہ ہو بلکہ عمد ہو۔ بنا بریں بڑی لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کرنا قتل عمد قرار پائے گا۔ اس طرح صاحبین کے قول کو ترجیح حاصل ہو گئی۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

باب ۲۴۶ قتل کے علاوہ بھی شبہ عمد ہے یا نہ

جو جرم، ہلاکتِ نفس میں شبہ عمد ہے وہ اعضاء کے سلسلے میں عمد ہوگا یعنی اعضاء میں شبہ عمد نہیں ہے احناف کا یہی مسلک ہے جو لوگ اس کے خلاف ہیں انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا جو گزشتہ باب میں گزر چکی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کوڑے لاٹھی اور پتھر سے قتل، شبہ عمد ہے اور اس کی دیت سو اونٹ ہے

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث صرف نفس کے بارے میں ہے اس سے کم کے سلسلے میں دوسری حدیث ہے وہ بھی گزر چکی ہے کہ حضرت ربیع نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا اور اس کے سامنے کے دانت توڑ دیئے

تو حضور علیہ السلام نے قصاص کا حکم دیا۔
معلوم ہوا کہ اعضاء کے سلسلے میں قصاص ہے جبکہ شبہ عمد میں دیت ہوتی ہے لہذا اعضاء کے سلسلے میں عمد ہوگا یا خطاء شبہ عمد نہ ہوگا۔

باب ۲۲۷، مرنے والے کے دعویٰ پر نفاذ حد کا حکم

اگر کوئی شخص جسے زخمی کیا گیا پھر وہ اسی زخم سے مرگیا اور اس نے مرتے وقت کہا کہ فلاں شخص نے مجھے قتل کیا ہے تو کیا اس کے اس قول پر قاتل کو سزا ہوگی؟
بعض حضرات کے نزدیک اس کا یہ قول معتبر ہے اور قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک بھی اس مقتول کے قول پر حد نافذ نہیں ہوگی۔
پہلے قول والوں نے یوں استدلال کیا ہے کہ ایک لڑکی کا سر پتھروں کے درمیان کچلا گیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرم کے بارے میں استفسار فرمایا ایک آدمی کا نام لیا تو اس نے سر کے اشارے سے بتایا کہ یہی شخص قاتل ہے تو آپ نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔
احناف کے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ اس شخص کو سزا لڑکی کے دعویٰ پر نہیں بلکہ اس کے اپنے اقرار کی وجہ سے دی گئی تھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسی طرح ہے وہ فرماتے ہیں اس نے لڑکی کے دعویٰ کے مطابق اقرار کیا تو آپ نے اس کے سر کو کچلا۔ نیز پہلے قول والوں کی بات دوسری حدیث کے بھی خلاف ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ پر (مال) دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خون اور مال کا دعویٰ کریں گے لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے۔
یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر قتل یا کسی اور بات کا دعویٰ کرے اور مدعیٰ علیہ سے سوال کیا جائے وہ سر کے اشارے سے تصدیق کرے تو اس سے وہ اقرار کرنے والا نہیں قرار پائے گا تو جب مدعیٰ علیہ کا اشارہ اقرار نہیں تو مدعی کا سر سے اشارہ کرنا بھی کسی حق کو ثابت نہیں کرے گا اسی طرح قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص موت کے وقت کسی دوسرے پر قرض کا دعویٰ کرے پھر مرجائے تو بالاتفاق یہ بات مقبول نہ ہوگی اور یہ اسی طرح ہے جیسے اس نے حالتِ صحت میں دعویٰ کیا ہو لہذا قیاس کا تقاضا ہے کہ قتل کا حکم بھی یہی ہو اور وہ محض دعویٰ سے ثابت نہ ہو۔
چنانچہ حضرت ابن ابی ملیکہ جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف میں عامل تھے ان کے دور میں دو عورتیں جو ریشم کی سلائی کر رہی تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو سوئی کے ساتھ زخمی کر دیا دوسری نے انکار کیا انہوں نے یہ مسئلہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تو آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کہ اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ پر دیا جائے تو وہ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ کریں، کی روشنی میں اس عورت کے دعویٰ پر فیصلے کی اجازت نہ دی بلکہ لکھا کہ اسے

قرآن پاک کی آیت سنائیں "جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں چنانچہ یہ آیت سن کر اس عورت نے جرم کا اقرار کر لیا۔

باب ۲۲۸، کسی مسلمان کا کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرنا

اگر کوئی مسلمان جان بوجھ کر کسی کافر کو قتل کرے تو کیا قصاص میں اس مسلمان کو قتل کیا جائے گا؟

بعض حضرات نے اس سلسلے میں ذمی اور حربی کافر کی تفریق کے بغیر یہ موقف اختیار کیا ہے کہ قاتل مسلمان کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک ذمی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے مسلمان کو قصاص کے طور پر قتل کیا جائے گا لیکن حربی کافر کے قتل کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ احناف کی طرف سے اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ حدیث میں اس طرح آیا ہے کہ کسی مسلمان اور کسی عہد والے کو اس کے عہد کے دوران کسی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے" لایقتل مومن بکافر ولا ذو عھد فی عھدہ" لہٰذا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کافر کے بدلے کسی مسلمان اور ذو عہد (ذمی) کو قتل نہ کیا جائے جب ذمی کا ذکر الگ ہوا تو معلوم ہوا کہ یہاں جس کافر کا ذکر ہے اس سے حربی کافر مراد ہے۔

اور اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ حربی کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے حضور علیہ السلام کے کلام میں تقدم و تاخر ہے جیسے قرآن پاک میں ہے "واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتھن ثلاثۃ اشھر واللائی لم یحضن" (اور تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو جائیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اسی طرح وہ جنہیں حیض نہ آتا ہو) یہاں بھی تقدم و تاخر ہے جو عورتیں ناامیدی کی عمر کو پہنچ جائیں اور وہ جنہیں حیض نہ آتا ہو دونوں کی عدت مہینوں کے حساب سے ہے۔

پہلے قول والوں نے کہا کہ یہاں دونوں جملے الگ الگ ہیں لایقتل مومن بکافر الگ ہے اور ولا ذو عھد فی عھدہ الگ ہے۔ جس کا مطلب یہ کہ کسی معاہدہ والے کو معاہدہ کے دوران قتل نہ کیا جائے۔ احناف کی طرف سے اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ یہاں کلام کو قصاص کے سلسلے میں چلایا گیا محض عہد ذمہ کی وجہ سے خون کے محفوظ ہونے کے سلسلے میں کلام کو نہیں چلایا گیا

لہٰذا یہ تاویل صحیح ہیں۔

احناف نے بطور دلیل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایک فیصلہ بھی نقل کیا ہے حضرت عبید اللہ بن عمر کو معلوم ہوا کہ ہرمزان، ابولؤلؤہ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قاتل) کے ہمراہ ہے اور ان کے پاس وہ خنجر ہے جس سے امیر المؤمنین کو شہید کیا گیا تھا تو حضرت عبید اللہ نے ہرمزان اور حفینہ (یہ دونوں عیسائی تھے) اور ابولؤلؤہ کی چھوٹی بیٹی جو اسلام کا دعویٰ کرتی تھی تینوں کو قتل کر دیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قصاص کا حکم دیا جب

اختلاف زیادہ ہوا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ واقعہ آپ کی بیعت سے پہلے کا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے رہنے دیجئے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ذمی کافر کو قتل کرنے پر قصاص ہوگا ورنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہ فیصلہ نہ فرماتے کیونکہ اگر حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی میں حربی کافر مراد نہ ہوتا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ آپ کے ارشاد گرامی کے خلاف ہوتا۔ اس کی مزید تائید اس حدیث سے ہوتی ہے حضرت عبدالرحمٰن بن بیلمانی فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مسلمان کو لایا گیا جس نے ایک ذمی کو معاہدے کے دوران قتل کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کی گردن مار دی گئی اور آپ نے فرمایا میں عہد کو پورا کرنے کا زیادہ پابند ہوں۔ قیاس بھی اس مسلک کی تائید کرتا ہے کیونکہ حربی کا خون اور مال حلال ہے جب وہ ذمی بن جاتا ہے تو مسلمان کے خون اور مال کی طرح اس کا خون اور مال بھی محفوظ ہو جاتا ہے پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ذمی کا اتنا مال چوری کرے جس پر ہاتھ کٹتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے جیسا کہ مسلمان کا مال چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جس طرح ذمی کا مال محفوظ ہے اس کی جان کی بھی حفاظت کی جائے اور اگر کوئی مسلمان اسے قتل کرے تو اس کو قصاص کے طور پر قتل کیا جائے۔

باب ۲۲۹، قسامت کس پر ہوگی

جب کسی علاقے میں لاش ملے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اس علاقے کے پچاس افراد کو قسم دی جاتی ہے اسے قسامت کہتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ اس علاقے میں رہنے والوں کو قسم دی جائے یا وہاں کے مالکوں کو؟

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہاں جو لوگ رہائش پذیر ہیں ان کو قسم دی جائے اگرچہ وہ اس جگہ کے مالک نہ ہوں۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد بن حسن رحمہما اللہ کے نزدیک وہاں کے مالک حضرات کو قسم دی جائے

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے حضرت عبداللہ بن سہیل رضی اللہ عنہ کو خیبر کے ایک کنویں میں مقتول پایا گیا تو ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن اور دو چچا حضرت حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہودیوں کی عداوت کا ذکر کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر یہودی پچاس قسموں کے ساتھ کہ انہوں نے قتل نہیں کیا تم سے جان چھڑائیں تو کیا خیال ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم ان مشرکوں کی قسموں پر کیسے راضی ہوں گے آپ نے فرمایا تم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ یہودیوں نے ان کو قتل کیا انہوں نے عرض کیا کہ جو کچھ ہم نے دیکھا نہیں اس پر کیسے قسم کھائیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اپنی طرف سے ان کی دیت ادا کی۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہودی وہاں کے مالک نہیں تھے بلکہ وہاں رہائش پذیر تھے اور حضور علیہ السلام نے ان سے قسم لینے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہیں اس واقعہ کے بارے یہ بات مذکور نہیں کہ آیا وہ فتح خیبر کے بعد ہوا یا پہلے۔ اگر یہ بات ہو کہ فتح خیبر کے بعد

ایسا ہوا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی بات صحیح ہو گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ واقعہ ان دنوں وقوع پذیر ہوا ہو جب یہود خیبر اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح تھی یعنی ابھی تک یہودی وہاں کے مالک تھے۔

چنانچہ ایک روایت میں واضح طور پر مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود ان دنوں خیبر تشریف لے گئے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور یہودیوں کے درمیان صلح تھی اور یہودی وہاں کے مالک تھے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنا موقف قیاس سے بھی ثابت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اجرت پر یا ادھار کے طور پر لیا ہوا مکان متاجر یا ادھار لینے والے کے قبضہ میں ہوتا ہے مالک کے قبضہ میں نہیں اب اگر وہاں کوئی پڑا مل جائے اور اس کے بارے میں مالک اور متاجر کے درمیان جھگڑا ہو جائے تو مالک کی بات معتبر نہ ہو گی بلکہ رہائش پذیر (متاجر، مستعیر) کی بات مانی جائے گی اس سے بھی معلوم ہوا کہ قسامت رہائش پذیر لوگوں پر ہونی چاہیے مالکوں پر نہیں۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کوئی مرد اور عورت کسی مکان میں رہتے ہوں۔ اور وہ مکان خاوند کا ہو وہاں کوئی مقتول پایا جائے تو قسامت اور دیت خاوند کی عاقلہ (خاندان) پر ہو گی عورت کی عاقلہ پر نہیں ہو گی حالانکہ ان دونوں کا اس مکان پر قبضہ ہے تو اگر محض رہائش کی وجہ سے قسامت کا فیصلہ ہوتا تو مرد اور عورت دونوں پر قسامت بھی ہوتی اور دیت بھی کیونکہ وہ دونوں وہاں رہتے ہیں جب مرد پر قسامت اور دیت واجب ہوتی ہے عورت پر نہیں تو معلوم ہوا کہ ہر جگہ یہی حکم ہو گا کہ وہاں کے باشندوں پر نہیں بلکہ مالکان پر قسامت لازم ہو گی۔

باب ۲۲، قسامت کا طریقہ

اگر کسی جگہ مقتول پڑا ہوا ہو اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو پچاس آدمیوں سے قسم لی جاتی ہے پھر مقتول کے ورثاء کو دیت دی جاتی ہے اب اختلاف یہ ہے کہ قسم کی کیا صورت ہو گی بعض حضرات فرماتے ہیں مدعی علیہ حضرات کو قسم دی جائے؟ وہ قسم کھا کر کہیں کہ ہم نے قتل نہیں کیا اگر وہ انکار کریں تو مدعی قسم کھا کر اپنا حق حاصل کریں جبکہ احناف کا مذہب یہ ہے کہ قسم صرف مدعی علیہم پر ہو گی پہلے قول والوں نے گزشتہ باب میں مذکور حدیث سے استدلال کیا کہ جب انصار نے یہودیوں کی قسم کا اعتبار نہ کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر تم میں سے پچاس حضرات قسم کھائیں کہ انہوں نے (یہودیوں نے) قتل کیا ہے۔ احناف اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی بطور انکار تھا گویا آپ کا مطلب یہ تھا کہ تم دعویٰ کر کے صرف قسم کے ذریعے اپنا حق حاصل کر لو گے۔ اور یہ مفہوم اس لیے صحیح ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہی فیصلہ فرمایا تھا وداعہ اور ایک دوسرے قبیلے کے درمیان مقتول پایا گیا اور وہ وداعہ کے زیادہ قریب تھا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وداعہ والوں سے قسم لی پھر ان پر دیت بھی لازم کی۔ ایک دوسری حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے وہ یوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ پر دیا جائے تو کئی لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں پر دعویٰ کریں لیکن مدعی علیہ پر قسم ہے،، معلوم ہوا کہ جان کا معاملہ ہو یا مال کا قسم مدعی علیہ پر ہوتی ہے مدعی پر نہیں۔

حضرت زہری سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہم پر قسامت کا فیصلہ فرمایا اس حدیث سے بالکل واضح ہوگیا کہ قسمیں مدعیٰ علیہم سے لی جائیں گی۔ یہی احناف کا مسلک ہے اور احادیث و قیاس سے اسے تائید حاصل ہے۔

باب ۲۴۱، رات یا دن کو جانور کھیتی برباد کر دے

اگر کسی شخص کا جانور دوسرے آدمی کی کھیتی برباد کر دے تو اس پر تاوان آئے گا یا نہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک اگر دن کو ایسا ہوا تو جانور کے مالک پر ضمان نہیں ہوگی بلکہ کھیتی یا باغ کے مالک کو اس کی حفاظت کا حکم دیا جائے گا اور اگر رات کو نقصان پہنچایا تو جانور کے مالک پر ضمان ہوگی ان حضرات نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہوکر اسے نقصان پہنچایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ باغ والا دن کے وقت باغ کی حفاظت کرے اور رات کو نقصان پہنچے تو جانور کے مالک پر تاوان ہوگا۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ جانور دن کو نقصان پہنچائے یا رات کو جانور کے مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگی۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہر چرنے والوں کا تاوان معاف ہے اور معدن (میں گرنے والے) کا تاوان معاف ہے۔ اس مضمون کی حدیث حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے متعدد اسناد سے مروی ہے۔ لہٰذا یہ حدیث پہلی حدیث کے لیے ناسخ ہے بلکہ پہلے قول والوں کی پیش کردہ حدیث جسے حضرت مالک اور امام زہری کے دیگر ثقہ شاگردوں نے روایت کیا وہ منقطع ہے اگرچہ امام اوزاعی نے اسے اتصال کے ساتھ روایت کیا تاہم اس روایت سے استدلال کیا بھی جائے تو نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ منسوخ ہوگی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ مبارکہ یہ تھا کہ جب تک کسی حکم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہ آتا آپ گزشتہ شریعتوں کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے چنانچہ یہ فیصلہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق کیا گیا اور بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور اب وہ جانور جو کھلے پھرتے ہیں ان کا نقصان، قابل تاوان نہیں ہوگا البتہ جو جانور خود مالک نے چھوڑ دیا تو اس نے جو نقصان کیا اس کی ضمان ہوگی۔

باب ۲۴۲ جنین کے بدلے غلام کس کو ملے گا

اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور کسی نے اس کو اس طرح مارا کہ حمل ضائع ہوگیا تو اس حمل کے بدلے غلام دینا پڑے گا۔

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ غلام کس کو دیا جائے گا۔ ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ یہ غلام اس بچے کی ماں کو دیا جائے گا جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک اس غلام کا مالک وہ بچہ ہوگا جو حمل کی صورت میں تھا اب چونکہ وہ مرگیا لہٰذا جو لوگ اس کے زندہ ہونے کی صورت میں وارث ہوتے یہ غلام بھی ان کو بطور وراثت ملے گا۔ احناف

کا بھی یہی مسلک ہے۔

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہذیل قبیلے کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو مارا تو اس کے پیٹ کا بچہ گر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔

پہلے قول والے فرماتے ہیں چونکہ یہ بات معلوم نہیں کہ ماں کو مار پڑنے کے وقت وہ بچہ زندہ تھا لہذا بچے کو اس غلام یا لونڈی کا مستحق کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اس حدیث میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں کہ جس کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے کہا اس بچے کی دیت کیسے دی جائے جو نہ چلا یا نہ اس نے کھایا اور نہ کچھ پیا۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ اعراب کی طرح مسجع کلام کرتا ہے اس میں ایک غلام یا لونڈی واجب ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے تو عورت پر حکم لگایا ہے جنین پر نہیں۔

پھر دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ عورت مرگئی جسے مارا گیا تھا تو آپ نے غلام کے ساتھ ساتھ دیت بھی واجب فرمائی اب اگر وہ غلام یا لونڈی مرتولہ کے لیے ہوتے تو غلام واجب نہ ہوتا بلکہ اس عورت کا حکم اس عورت کے حکم کی طرح ہوتا جسے کوئی دوسری عورت مارے اور وہ اس کی ضرب سے مرجائے تو اس (مارنے والی) پر دیت واجب ہوتی ہے اور مضروبہ کا تاوان اس پر واجب نہ ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تاوان اس جنین (بچے) کے لیے ہے اور اس کی طرف سے مال وراثت ہے لہذا یہ اس کے ورثا کو ملے گا۔ یہ موقف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر مبنی ہے۔

غزوات کا بیان

باب ۲۳۳، لڑائی سے پہلے دعوتِ اسلام

دشمنانِ اسلام پر حملہ کرنے سے پہلے انہیں دعوتِ اسلام دینا ضروری ہے یا نہیں ؟
بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا ضروری ہے جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا کرنا ضروری نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

دونوں فریق احادیث سے استدلال کرتے ہیں پہلے قول والوں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو لشکر کا امیر بناتے تو فرماتے جب تمہارا دشمن سے آمنا سامنا ہو تو انہیں تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں اسلام کی دعوت دو اگر قبول کریں تو تم بھی ان کا اسلام لانا قبول کر کے ان سے ہاتھ روک لو۔ اگر قبول نہ کریں تو انہیں جزیہ ادا کرنے کا حکم دو مان جائیں تو قبول کر کے ہاتھ روک لو۔ اگر انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور ان سے لڑو۔

دوسرے فریق نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "اُبنیٰ" پر صبح کے وقت حملہ کرو پھر جلا دو اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت دشمن پر حملہ کرتے۔ اگر اذان کی آواز آتی تو رک جاتے ورنہ حملہ کرتے۔

جب دونوں قسم کی روایات پائی جاتی ہیں تو اب ان میں سے ناسخ و منسوخ کو تلاش کرنا پڑے گا۔ حضرت عبداللہ بن عون فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر لڑائی سے پہلے دعوت اسلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ اسلام کے پہلے دور کی بات ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر کسی دعوت کے بغیر حملہ کیا ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کیا اور کچھ کو قیدی بنایا اسی دن حضرت ام المومنین جویریہ بنت حارث بھی قیدی بن کر آئی تھیں۔

معلوم ہوا کہ اسلام کی دعوت، ابتداء اسلام میں تھی کیونکہ اس دور میں ان تک دعوتِ اسلام نہیں پہنچی تھی اور انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ ان سے لڑائی کیوں کی جاتی ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم دیا تاکہ انہیں تبلیغ ہو جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ پہلے قول والوں کی پیش کردہ احادیث منسوخ ہیں۔

اس باب میں دوسرا مسئلہ مرتدین سے متعلق ہے بعض حضرات کے نزدیک انہیں بھی قتل کرنے سے پہلے توبہ کرنے

کو کہا جائے۔
احناف کا یہی مسلک ہے دوسرے حضرات کہتے ہیں وہ حربی کافر کی طرح ہے لہذا اس سے توبہ کا مطالبہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ اسے اسلام کی بصیرت حاصل نہ ہو تو توبہ کا مطالبہ کرنا اور اسلام کی دعوت دینا ضروری ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ یہی بات فرماتے ہیں اس سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان بھی اختلاف رونما ہوا ہے حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے اسی بات کو پسند کیا کہ انہیں قتل کرنے سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے اور توبہ کی رغبت دی جائے۔ لیکن حضرت سعد اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما نے ایسے لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی انداز اختیار فرمایا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر امام کی رائے میں ان لوگوں سے توبہ کی امید ہو تو انہیں توبہ کے لیے کہا جائے نیز یہ بھی دیکھا جائے کہ اسے اسلام کی سمجھ ہے اور وہ جان بوجھ کر اسلام کی عظمت کو سمجھتے ہوئے مرتد ہوا تو اس پر اسلام کو پیش کرنا اور توبہ کی دعوت دینا ضروری نہیں لیکن دعوت دی جائے اور توبہ کے لیے کہا جائے تو اچھا ہے احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۲ مسلمان کی تعریف

بعض حضرات کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی توحید کا قائل مسلمان ہو جائے گا اور وہ حقوق و فرائض میں مسلمانوں کی طرح ہو گا۔ ان حضرات نے حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر میرا کسی مشرک سے مقابلہ ہو وہ مجھے مارے اور میرا ہاتھ جدا کر دے پھر لاالہ الا اللہ کہے تو کیا میں اسے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ انہوں نے عرض کیا اس نے میرا ہاتھ جدا کر دیا آپ نے فرمایا ہاں اگر تم اسے قتل کرو گے تو تم اس طرح ہو جاؤ گے جس طرح وہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا اور وہ ایسے ہو جائے گا جس طرح تم قتل کرنے سے پہلے تھے۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں اس حدیث سے تو صرف اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ کلمہ پڑھنے سے وہ قتل سے محفوظ ہو جائے گا۔ کیونکہ ممکن ہے وہ مسلمان ہو گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ توحید کا قائل ہو لیکن دیگر جن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان کا منکر ہو مثلاً رسولوں کو نہ مانتا ہو لہذا شک کی بنیاد پر اسے قتل نہیں کیا جائے گا لیکن جہاں تک اس کے مسلمان یا مومن ہونے کا تعلق ہے تو جب تک تمام ضروریات دین پر ایمان نہ لائے محض توحید کے اقرار سے مومن نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جن کفار سے لڑائی میں مصروف ہوتے ان کے کلمہ طیبہ پڑھنے سے آپ رک جاتے لیکن یہودی توحید کا اقرار کرنے کے باوجود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر تھے لہذا وہ مسلمان نہ کہلاتے اور اگر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے تو اس سے ان کا یہودیت سے نکلنا تو ثابت ہوتا لیکن مسلمان ہونا ثابت نہیں ہوتا تھا کیونکہ ممکن ہے وہ ان لوگوں کا راستہ اختیار کر رہے ہوں جو کہتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اہل عرب کے رسول ہیں۔
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف بھیجا تو انہوں نے عرض کیا میں

ان سے کس بنیاد پر لڑوں آپ نے فرمایا ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ توحید خداوندی اور میری رسالت کی گواہی دیں جب ایسا کریں تو تم سے ان کے خون اور مال محفوظ ہو جائیں گے البتہ اسلام کا حق باقی ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لڑنے کا حکم دیا یہاں تک کہ ان کا یہودیت سے نکلنا ثابت ہو جائے اس وجہ سے ان کے ساتھ لڑائی کو ترک کیا جائے گا لیکن ان کا اسلام پھر بھی ثابت نہ ہوگا جب تک تمام انبیاء کرام کی نبوت اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالتِ عامہ کو تسلیم نہ کریں چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دیں جب یہ گواہی دیں اور ہماری طرح نماز پڑھیں، ہمارے قبلہ کی طرح رُخ کریں ہمارا ذبیحہ کھائیں تو ان کے خون اور مال ہم پر حرام ہو جائیں گے البتہ اسلام کا حق باقی ہے ان کے لیے وہ کچھ ہوگا جو مسلمانوں کے لیے ہے اور ان کے ذمہ وہی کچھ ہوگا جو مسلمانوں کے ذمہ ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ کلمہ پڑھنے سے لڑائی بند ہو جائے گی لیکن ان کا مسلمان ہونا ثابت نہیں ہوتا جب تک وہ ان تمام باتوں پر ایمان نہ لائیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۲۲۵: بچے کا بالغ ہونا

اس باب میں بچے کی بلوغت کے بارے میں اختلاف اور دلائل سے بحث کی گئی ہے بعض حضرات کے نزدیک بچہ اس وقت بالغ ہوتا ہے جب اسے احتلام آئے یا زیر ناف بال آجائیں۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ ان میں سے جو استرا استعمال کرتا ہے اسے قتل کر دیا جائے اور ان کے مال اور اولاد کو تقسیم کیا جائے یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا انہوں نے ایسا فیصلہ کیا جو ساتوں آسمانوں کے اوپر اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے موافق ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ موئے زیر ناف صاف کرنے والوں کو بالغ قرار دیتے ہوئے ان کے قتل کا فیصلہ کیا گیا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بلوغت دو طرح ہے علامت کے ساتھ ہوگی اور اگر علامت (احتلام اور زیر ناف بالوں کا اگنا) ظاہر نہ ہو تو عمر کے اعتبار سے بچہ بالغ ہوتا ہے۔

اب اس سلسلے میں حنفی ائمہ کے درمیان اختلاف ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اٹھارہ سال کی عمر میں بچہ بالغ ہوتا ہے جبکہ بچی سترہ سال کی عمر میں بالغ ہوتی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک بچہ یا بچی اگر علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہوتے ہیں حضرت امام محمد رحمہ اللہ لڑکے کے سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف کے ساتھ ہیں جب کہ لڑکی کے بارے میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ غزوہ اُحد کے دن مجھے بارگاہ نبوی میں پیش کیا گیا اور اس وقت میں چودہ سال کا تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لڑائی کی اجازت نہ دی اور خندق کے دن جب میری عمر پندرہ سال تھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لڑنے کی اجازت دے دی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جنگ میں شمولیت کی اجازت اور عدم اجازت کا تعلق بلوغت سے نہیں بلکہ اس کا تعلق طاقت اور کمزوری کے ساتھ ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بچوں کے لیے وظائف مقرر کئے تو حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے لیے مقرر نہ فرمایا گویا آپ نے انہیں کمزور سمجھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فلاں بچے کے لیے وظیفہ مقرر کیا اور میرے لیے مقرر نہیں کیا حالانکہ میں اسے پچھاڑتا ہوں پھر انہوں نے اسے پچھاڑ دیا تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔

اب اس بات کا امکان ہے کہ اس کی وجہ ان کی قوت ہو بلوغت نہ ہو۔ اسی طرح حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو غزوۂ بدر کے دن پیش کیا گیا تو حضور علیہ السلام نے ہمیں چھوٹا سمجھا پھر غزوۂ احد کے دن اجازت دے دی حالانکہ گزشتہ حدیث کے مطابق غزوہ احد کے دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عمر چودہ سال تھی۔ اور اس روایت کے مطابق آپ کو اجازت نہیں ملی تھی۔ حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں اس صورت میں جبکہ بظاہر احادیث میں تعارض ہے ان سے فیصلہ نہیں ہو سکتا لہذا وہ قیاس کے ذریعے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت تین حیض ہیں اور حیض نہ آنے کی صورت میں تین مہینے عدت گزارنا ہوتی ہے یعنی ایک حیض نہ آنے کی صورت میں تین مہینے عدت گزارنا ہوتی ہے گویا ایک حیض کا بدل ایک مہینہ ہے اب بعض اوقات عورت کو مہینے میں دو بار حیض آتا ہے اور بعض اوقات دو حیضوں کے درمیان دو یا زیادہ مہینے ہوتے ہیں۔ تو فیصلہ اکثر عورتوں کی حالت کو سامنے رکھ کر کیا گیا کیونکہ عام طور پر مہینے میں ایک بار حیض آتا ہے اس لیے تین حیضوں کی جگہ تین مہینے رکھے گئے۔

اور یہ بھی ثابت ہے کہ احتلام سے بچہ بالغ ہو جاتا ہے اب اس کے قائم مقام عمر کا کچھ حصہ رکھا گیا ہے بعض نے پندرہ سال اور بعض نے زیادہ مدت رکھی ہے تو عام طور پر پندرہ سال کی عمر میں احتلام آجاتا ہے لہذا قیاس کا تقاضا ہے کہ عام حالت کے مطابق فیصلہ کیا جائے بنا بریں پندرہ سال کی عمر میں بچہ یا بچی بالغ ہو جاتے ہیں اس طرح حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کو قیاس سے ترجیح حاصل ہو گئی۔

باب ۲۳۶: جنگ کے دوران عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے دوران بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے بلکہ آپ نے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

اس موضوع پر بکثرت احادیث مروی ہیں ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے یہ موقف اختیار

اختیار کیا کہ لڑائی کے دوران کفار کے بچوں کو کسی حالت میں بھی قتل کرنا جائز نہیں حتیٰ کہ اگر ان کے بڑوں پر حملہ کرنے کی وجہ سے بچوں کی ہلاکت کا خطرہ ہو تو یہ حملہ بھی جائز نہ ہوگا۔

دوسرے حضرات نے فرمایا کہ جن روایات سے آپ نے استدلال کیا ہے ان کا انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن آپ کا استدلال صحیح نہیں کیونکہ اس طرح ان احادیث کا ان دوسری احادیث سے تضاد لازم آئے گا جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچوں کو ان کے بڑوں کی طرح قرار دیا ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہمارے لشکر نے مشرکین کے بچوں کو روند دیا تو آپ نے فرمایا وہ بھی ان ہی میں سے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جن احادیث میں مشرکین کے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے سے ممانعت ہے وہ قصد وارادہ پر محمول ہیں یعنی ان کو قصداً قتل کرنا جائز نہیں اگر حملہ کے دوران وہ ہلاک ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکے گا۔ احناف کا یہی مسلک ہے اور یہ قیاس کے بھی موافق ہے وہ یوں کہ اگر کوئی آدمی کسی کا ہاتھ کاٹے اور وہ اپنے ہاتھ کو باہر نکلنے کی کوشش کرے جس کے نتیجے میں اُس دوسرے (کاٹنے والے) آدمی کے دانت ٹوٹ جائیں تو اس پر تاوان نہیں ہوگا کیونکہ اس نے دانت توڑنے کا قصد نہیں کیا تھا بلکہ اپنے ہاتھ کو بچانے کی کوشش کی تھی چنانچہ حضور علیہ السلام کے زمانے میں ایسا واقعہ پیش آیا تو آپ نے دانتوں کا قصاص لینے سے روک دیا اور فرمایا کیا وہ اپنے ہاتھ کو تیرے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تو اونٹ کی طرح اسے چبا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اگر قصد نہ ہو اور مشرکین کو قتل کرنے کی وجہ سے ان کے بچے قتل ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہاں بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا مقصود نہیں ہوتا۔

باب ۲۲، دارالحرب میں بہت بوڑھے آدمی کو قتل کرنا

لڑائی کے دوران ایسے بوڑھے کافر کو جو لڑائی میں شریک نہ ہو قتل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

بعض حضرات کہتے ہیں کہ لڑائی کے دوران بوڑھے شخص کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر کا امیر بنا کر اوطاس کی طرف بھیجا انہوں نے درید بن صمہ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو بھگا دیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک یہ حکم مطلقاً نہیں اگر وہ بوڑھا شخص مسلمانوں کے لیے مضر نہیں تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور اگر لشکر کفار کو اس کی رائے مشورے اور تجربے سے تقویت پہنچتی ہے تو اسے قتل کیا جائے گا درید بن صمہ کا بھی یہی مسئلہ تھا۔ بوڑھے کفار کو قتل نہ کرنے کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مروی ہے حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو فرماتے کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔

دونوں قسم کی احادیث پر اسی صورت میں عمل ہو سکتا ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقتولہ عورت کو دیکھا تو فرمایا اسے کیا ہوا یہ تو نہیں لڑتی تھی مطلب یہ ہوا کہ اگر بوڑھے مرد یا عورت

مسلمانوں کے مقابلے میں لڑائی میں شریک ہوں یا ان کو مشورے وغیرہ سے تقویت دیتے ہوں تو ان کو بھی قتل کیا جائے گا ورنہ انہیں کچھ نہیں کیا جائے گا۔

باب ۲۳۸، دارالحرب میں مقتول کا سامان مسلمان مجاہد کو ملے گا یا نہ؟

اس مسئلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ جو مسلمان کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسی مجاہد کو ملے گا مال غنیمت میں شمار نہیں ہوگا۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کا سامان قاتل (مجاہد) کے لیے قرار دیا۔ اس مضمون کی روایات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، ابن عباس، خالد بن ولید، ابو قتادہ، حضرت انس اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

دوسرے گروہ کے نزدیک اگر حکمران یہ اعلان کرے کہ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اسے اس کا سامان دیا جائے گا تو اس صورت میں وہ سامان اُسی کو ملے گا۔ ورنہ مال غنیمت میں تقسیم ہوگا۔

ان حضرات نے فرمایا کہ پہلے گروہ نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کا یہی مطلب ہے کیونکہ بعض دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتول کا سامان قاتل کو نہیں دیا گیا چنانچہ ابوجہل کو حضرت معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہما نے قتل کیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تلواریں دیکھنے کے بعد فرمایا تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے لیکن اس کے باوجود اس کا سامان حضرت معاذ بن عمرو بن جموح کو دیا۔ اگر قاتل کو یہ سامان دینا ضروری ہوتا تو آپ دونوں کو عطا فرماتے اسی طرح اگر آپ نے یہ اعلان کیا ہوتا کہ جو آدمی کسی حربی کافر کو قتل کرے تو اس مقتول کا سامان اسے ملے گا تو لازماً دونوں میں تقسیم فرماتے غزوۂ بدر میں کفار کی شکست کے بعد مسلمانوں کی ایک جماعت کفار کے پیچھے گئی انہیں قتل کیا اور کچھ پیچھے سرکار دو عالم کے پاس رہے مقتولین کے مال واسباب پر دونوں فریقوں نے دعویٰ کیا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں گروہوں پر برابر تقسیم فرمایا۔

پہلے گروہ نے ابوجہل والے واقعہ پر اعتراض کیا کہ یہ بدر کے موقع پر ہوا اور آپ نے غزوۂ حنین کے موقع پر مقتول کا مال قاتل کے لیے قرار دیا۔ لہٰذا ابوجہل والے واقعہ سے استدلال نہیں ہوسکتا تو دوسرے گروہ نے ان کو جواب دیا کہ ہوسکتا ہے آپ کا یہ قول غزوۂ حنین سے مخصوص ہو جیسا کہ فتح مکہ کے دن آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اسے امن ملے گا تو یہ بات فتح مکہ سے مخصوص ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ غزوہ حنین کے دن آپ کا یہ ارشاد پہلے عمل کے لیے ناسخ بھی ہوسکتا ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ ناسخ نہ ہو۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت براء بن مالک نے مرزبان مزارہ کو قتل کیا اس کے سامان کی قیمت تیس ہزار کو پہنچی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے بطور خمس چھ ہزار وصول فرمایا۔ اگر مقتول کا مال قاتل کے لیے ہوتا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے خمس نہ لیتے حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حنین کے موقعہ پر حضور علیہ السلام کے پاس تھے اور اس موقعہ پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے لہٰذا اصحابہ کرام

کے نزدیک غزوۂ حنین کے دن آپ کا عمل پہلے حکم کے لیے ناسخ نہ ہوا۔
قیاس بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر حاکم دارالحرب میں رہتے ہوئے ایک چھوٹا لشکر بھیجے اور خود پیچھے رہے باقی لشکر بھی حاکم کے ساتھ ہی رہے۔ اب وہ چھوٹا لشکر جو مال غنیمت لائے گا وہ تمام لشکر میں تقسیم ہوگا۔ اگرچہ یہ حضرات ان کے ساتھ قتل میں شریک نہیں ہوئے اور اگر حاکم ان کے لیے کوئی حصہ مختص کردے مثلاً خمس لے کر باقی ان کو دینا چاہے تو دے سکتا یعنی لشکر کو بھیجتے وقت ان کو ترغیب دینے کے لیے اعلان کرے کہ تمہیں یہ مال ملے گا تو اب دینا ہوگا۔ احناف بھی اسی دوسرے قول کے قائل ہیں۔

باب ۲۳۹، اہلِ قرابت کا حصہ

مال غنیمت اور مال فے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں کو جو حصہ ملتا تھا اس کے بارے میں تین قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک یہ حصہ آپ کے ان قرابت داروں کے لیے تھا جو فقراء اور مساکین تھے جس طرح دوسرے مسلمانوں میں سے فقراء اور مساکین کو حصہ ملتا تھا امراء کے لیے نہیں تھا۔ لہٰذا اب بھی ان کو جو حصہ ملے گا ان کے فقر کی وجہ سے ملے گا۔
دوسرا مذہب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا اہل قرابت میں سے جسے چاہتے عطا فرماتے جس طرح آپ اپنے لیے کوئی چیز چُن سکتے تھے۔ آپ کے وصال کے بعد جس طرح آپ کا وہ منتخب حصہ (صفی) ختم ہو گیا اہل قرابت کا حصہ بھی ختم ہو گیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔
تیسرا مذہب یہ ہے کہ مال غنیمت کے خمس کا خمس تمام اہل قرابت کے لیے نہیں تھا بلکہ صرف بنوہاشم اور بنو مطلب کے لیے تھا بنوامیہ اور بنو نوفل کو یہ حصہ نہیں ملتا تھا۔
پہلے قول والوں کا استدلال یوں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے حضرت خاتون جنت حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غلام نہ دیا بلکہ ان کو ترغیب دی کہ تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ، تینتیس ۳۳، بار الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر پڑھا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بھی اہل قرابت کے لیے حصہ نہیں تھا۔
احناف کا استدلال یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل قرابت میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرماتے تھے کیونکہ ان کی خدمات تھیں اس لیے بنوامیہ اور بنو نوفل کے مقابلے کو ان کو ترجیح حاصل تھی اور ان کے امراء اور فقراء سب کو عطا فرماتے تھے اگر اس عطیہ کی علت فقر ہوتا تو آپ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے امراء کو عطیہ فرماتے تھے جہاں تک حضرت خاتون جنت کو غلام عطا نہ کرنے کا تعلق ہے تو ممکن ہے اس وقت تک مال کی تقسیم نہ ہوئی ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ بیٹا یا بیٹی اہل قرابت میں سے نہیں ہوتے۔ قرآن پاک میں ہے۔" فرما دیجئے جو کچھ تم مال خرچ کرو تو ماں باپ اور قرابت داروں کو دو"۔ تو ماں باپ کو قرابت داروں سے الگ رکھا اسی طرح اولاد بھی قرابت داروں سے الگ ہے کیونکہ وہ قرابت سے زیادہ قریب ہیں۔

جہاں تک حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا اہلِ قرابت کو نہ دینے کا تعلق ہے تو وہ ان کا اجتہاد تھا اور صحابہ کرام نے ان کے اجتہاد پر اجماع کیا کیونکہ وہ عادل امام تھے۔ اس کے باوجود اختلاف بھی تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بہ حق مانگتے تھے۔ جہاں تک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ فتنوں کا دور تھا اس زمانے میں مال غنیمت کے طور پر کسی قیدی کا آنا یا کسی دوسرے مال کی وصولی معروف نہیں ہے۔

بعض حضرات کا یہ بھی نظریہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ کے قرابت داروں یا خود خلیفہ کو یہ حصہ رکھنا چاہیے تو امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے کچھ مال منتخب فرماتے تھے پھر اس بات پر اجماع ہے کہ آپ کے وصال کے بعد کسی خلیفہ کو اس کا حق نہیں ہے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دوسرے حکمرانوں سے مختلف ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کی حیات مبارکہ میں جاری تھا وصال کے بعد ختم ہوگیا اسی طرح قرابت داروں کا حصہ بھی آپ کی نسبت سے آپ کی حیات طیبہ میں تھا۔ بعد میں منقطع ہوگیا۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۴، لڑائی سے فراغت اور غنیمت کو جمع کرنے کے بعد کسی کو زائد مال دینا

مال غنیمت میں سے چار حصے مجاہدین کے ہوتے ہیں اور پانچواں حصہ پھر تقسیم ہوتا ہے۔ لڑائی کے ختم ہونے سے پہلے اگر حکمران کسی کے لیے زائد مال (نفل) کا اعلان کرے تو جائز ہے کیونکہ اس میں جہاد کی ترغیب ہے جس طرح یہ کہا جائے کہ جو مسلمان کسی کافر حربی کو قتل کرے گا اس کافر کا ساز و سامان اسے دیا جائے گا لیکن لڑائی ختم ہونے کے بعد جب مال غنیمت اکٹھا کر لیا جائے تو اب امام کل مال میں سے کسی کو اس کے حصے سے زائد نہیں دے سکتا۔ بلکہ وہ جو کچھ دے گا خمس میں سے دے گا کیونکہ باقی چار حصوں میں اس کا اختیار نہیں اور نہ ہی اب لڑائی کے لیے ترغیب ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے چنانچہ ان کی دلیل یہ ہے کہ حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے پہلو سے ایک بال لے کر فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو غنیمت کا مال تمہیں عطا کیا ہے۔ اس میں سے میرے لیے صرف پانچواں حصہ حلال اور وہ بھی تمہاری طرف لوٹایا جاتا ہے۔ پس سوئی اور دھاگے تک ادا کرو۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں چوتھائی حصہ اور واپسی پر تین حصے عطا فرمائے اس سے معلوم ہوا کہ مال غنیمت جمع کرنے کے بعد تہائی یا چوتھائی یا امام جس قدر چاہے کسی کو بطور زائد دے سکتا ہے اسی طرح وہ حضرت حبیب بن مسلمہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے بعد تہائی حصہ بطور نفل دیا اسی طرح کی دیگر احادیث بھی انہوں نے پیش کی ہیں تو انہیں جواب دیا گیا کہ خمس کے بعد کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ تقسیم کے بعد خمس کو الگ کرکے اس میں سے تہائی حصہ دیا ایک روایت میں ہے کہ جب وہ نکلتے تو آپ ان کو چوتھائی حصہ دیتے اور لوٹنے پر تہائی حصہ دیتے تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ ممکن ہے لوٹنے سے مراد جہاد سے جہاد کی طرف لوٹنا یعنی پلٹ کر حملہ کرنا مراد ہو اب چونکہ اس سلسلے میں خود صحابہ کرام کا اختلاف ہے تو ہم نے غور کیا کہ قیاس کس مسلک کی تائید کرتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں

اگر حالتِ جنگ میں امام اعلان کرے کہ جو مسلمان کسی کافر حربی کو قتل کرے اس کے لیے مقتول کا سامان ہے تو ایسا کرنا جائز ہے اسی طرح اگر وہ کہے کہ جو کسی کافر کو قتل کرے گا اس کو اتنے اتنے درہم ملیں گے تو بھی جائز ہے اگر وہ کہے کہ جو آدمی کسی کو قتل کرے گا اسے اس مال کا دسواں حصہ ملے گا جو ہمیں حاصل ہوگا تو یہ جائز نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تمام مالِ غنیمت مجاہدین کا ہوتا اور خمس میں اللہ تعالیٰ کا حق باطل ہو جاتا اور مجاہد کو زائد مال اسی صورت میں ملتا ہے جب اس نے وہ مال اپنی تلوار کے ذریعے حاصل کیا ہو یا اس کے عمل کی وجہ سے اس کے لیے قرار دیا گیا ہو لیکن دوسروں نے جو مال حاصل کیا وہ اس کے لیے جائز نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مالِ غنیمت کے جمع ہونے کے بعد اس مال میں سے جو دوسروں نے حاصل کیا اس کو دینا بدرجہ اولیٰ جائز نہ ہو اور اسے نفل کے طور پر کچھ دینے سے پہلے خمس میں اللہ تعالیٰ کا حق اور چار حصوں میں مجاہدین کا حق واجب ہوا اب اگر اس صورت میں اسے نفل اور چار حصوں میں مجاہدین کا حق واجب ہوا اب اگر اس صورت میں اسے نفل (زائد مال) دیا جائے تو باقی مجاہدین کا حق بلکہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی باطل ہو جائے گا لہٰذا تقسیم سے پہلے نفل کے طور پر مال دیا جا سکتا ہے بعد میں نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۴۔ لڑائی ختم ہونے کے بعد آنے والی فوج کا غنیمت میں حصہ

اگر لڑائی کے ختم ہونے کے بعد مسلمانوں کی فوج کا کوئی دستہ میدان جنگ میں پہنچے تو کیا اسے بھی مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا؟ بعض حضرات کا خیال ہے کہ مالِ غنیمت سے صرف انہی لوگوں کو حصہ ملے گا جو شریک جہاد ہوں چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید کی قیادت میں ایک لشکر مدینہ طیبہ کی طرف سے نجد کی طرف بھیجا جب یہ لشکر واپس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے اور خیبر فتح ہو چکا تھا انہوں نے بھی مالِ غنیمت میں سے حصہ طلب کیا

تو حضرت ابوہریرہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ان کو غنیمت میں سے کچھ نہ دیا جائے حضرت ابان نے عرض کیا کہ میں نجد سے تحائف لے کر آیا ہوں حضور علیہ السلام نے ان کو بٹھا دیا اور ان لوگوں کو کچھ نہ دیا۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اگر یہ لشکر کسی ایسے مقصد کے لیے گیا ہو جو مسلمانوں کے مفاد سے تعلق رکھتا ہے اور ان کے جانے سے پہلے لڑائی کا فیصلہ بھی ہو چکا ہو تو اب ان کو مالِ غنیمت میں سے حصہ ملے گا اور یہ جہاد کے موقعہ پر حاضر ہونے والوں میں شمار ہوں گے جس طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے بدر کے مال سے حصہ مقرر کیا گیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عثمان، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کی وجہ سے جہاد سے غائب ہیں، اس وقت آپ اپنی زوجہ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کی تیمارداری میں مصروف تھے۔ جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت نجد کی طرف بھیجا جب خیبر کی طرف جانے کا فیصلہ نہ ہوا تھا۔

پہلے قول والوں نے ایک دوسری روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ یوں کہ اہل بصرہ نے نہاوند میں

جہاد کیا اور کوفہ والوں نے ان کی مدد کی کامیابی کے بعد اہل بصرہ نے ارادہ کیا کہ کوفہ والوں کو حصہ نہ ملے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کوفہ والوں کے قائد تھے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا تو آپ نے لکھا کہ غنیمت اسے ملے گی جو اس واقعہ میں حاضر تھا۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو کوفہ والوں کے آنے سے پہلے نہاوند فتح ہو کر دارالاسلام بن چکا تھا اور مال غنیمت تقسیم ہو گیا تھا اب اس سے استدلال نہیں ہو سکتا کیونکہ ہمارے نزدیک بھی وہ لوگ حاضرین میں شمار نہیں ہوتے۔

اور اگر کوفہ والے اختتام جنگ کے بعد اور دارالحرب سے کوچ کرنے سے پہلے پہنچے اور اہل کوفہ نے مطالبہ کیا تھا ان میں حضرت عمار بن یاسر اور کچھ دیگر صحابہ کرام بھی تھے اور صحابی ہونے کی وجہ سے ان کا قول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے مقابل ہوا لہذا اب دونوں میں سے ایک کو ترجیح دینے کے لیے قرآن وسنت یا قیاس سے دلیل کی ضرورت ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ قیاس بھی دوسرے قول والوں کے مذہب کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر دارالحرب ہی سے بعض چھوٹے لشکروں کو بعض لڑنے والوں کی طرف بھیجا جائے اور وہ مال غنیمت حاصل کریں تو وہ سب میں تقسیم ہوتا ہے اس چھوٹے لشکر میں جانے اور نہ جانے والے برابر ہوتے ہیں کیونکہ دونوں اپنی جانوں کو پیش کر رہے ہیں اگرچہ لڑائی ایک گروہ نے کی ہے اسی طرح جو لوگ جنگ میں حاضر ہیں وہ اور جو ان سے آکر ملے اور وہ بھی لڑائی کے لیے آئے دونوں ہی اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں لہذا ان کو بھی حصہ ملنا چاہیے۔

باب ۲۲: مفتوحہ علاقہ میں مسلمان حکمران کی کاروائی

مسلمان حکمران جس علاقہ کو بطور غلبہ فتح کرے تو کیا مالِ غنیمت کی طرح وہ علاقہ بھی مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے یا کیا صورت اختیار کی جائے؟

بعض حضرات کا خیال ہے کہ وہ علاقہ مسلمانوں پر تقسیم کرنا ضروری ہے ان کا استدلال یوں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ بعد والے لوگوں کے لیے کچھ نہیں رہے گا تو اللہ تعالیٰ مجھے جس بستی پر فتح عطا فرماتا میں اسے تقسیم کر دیتا جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، فرماتے ہیں حاکم کی صوابدید پر ہے اگر ضروری سمجھے تو تقسیم کر دے اور اگر مسلمانوں کی بھلائی کے لیے اسے باقی رکھنا چاہیے تو اس طرح بھی کر سکتا ہے۔

چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کرنے کے بعد اس کا کچھ حصہ تقسیم فرمایا اور اسی سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا لیکن باقی خیبر کو کچھ حصہ پر اہل خیبر کے حوالے کر دیا کہ وہ کاشتکاری وغیرہ کریں گویا آپ نے جتنا حصہ تقسیم کرنا ضروری سمجھا تقسیم فرمایا اور جسے تقسیم کرنا ضروری خیال نہ کیا اسے تقسیم نہ فرمایا خیبر کے بارے میں یہ

روایت حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق کی زمین کو مسلمانوں کے لیے چھوڑ دیا تقسیم نہیں فرمایا تاکہ موجودہ لوگوں کی طرح آنے والے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مصر کو فتح کیا تو اس مسئلے میں اختلاف رُونما ہوا چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا تو آپ نے فرمایا اگر میں اسے تمہارے درمیان تقسیم کر دوں تو بعد والوں کے لیے کیا رہے گا۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بجیلہ کو عراق کا چوتھائی حصہ دیا اس کا جواب یوں دیا گیا کہ آپ نے اس کا کچھ حصہ بجیلہ کے لیے تقسیم فرمایا لیکن پھر اسے مسلمانوں کے لیے واپس لے کر اس کا عوض عطا فرمایا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ حاکم کی صوابدید پر ہے اگر تقسیم کرنا ضروری سمجھے تو ایسا کرے اور اگر ضروری نہ ہو تو تقسیم نہ کرے جس طرح مخالفین کی پیش کردہ حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے ظاہر فرمائی کہ وہ بعد والوں کے لیے رکھنا چاہتے ہیں۔

باب ۲۴۳، مالِ غنیمت کی سواری پر سوار ہونا

مالِ غنیمت کی سواری، ہتھیار یا لباس، تقسیم سے پہلے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔

حضرت امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ جنگ کے دوران کوئی شخص غنیمت کے ہتھیاروں میں سے لے کر استعمال کرے اور ضرورت کی تکمیل پر واپس لوٹا دے تو کوئی حرج نہیں لیکن اسے واپس لوٹانے کے لیے لڑائی کے ختم ہونے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔

انہوں نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت سے سواری نہ لے کہ اس پر سوار ہو جائے اور جب نقص پیدا ہو تو مالِ غنیمت میں واپس لوٹا دے اسی طرح آپ نے کپڑے کے بارے میں بھی فرمایا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، امام محمد اور دیگر حضرات کے نزدیک ضرورت کے تحت مالِ غنیمت استعمال کیا جا سکتا ہے حضرت امام ابویوسف فرماتے ہیں امام اوزاعی نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی ضرورت کے بغیر لیتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا ضرورت کے تحت لینے اور لڑائی کے اختتام تک اپنے پاس رکھنے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح جو شخص خیانت کے طور پر لیتا ہے اس کی مذمت کی گئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں اگر کچھ لوگوں کی تلواریں ٹوٹ جائیں اور دیگر مسلمانوں کے پاس زائد نہ ہوں تو کیا مال غنیمت کی تلواریں استعمال نہیں کی جائیں گی یقیناً استعمال ہوں گی اگرچہ جنگ ختم ہو جائے لیکن اس کے بعد ایک دو دن تک دشمن کی طرف سے حملے کا خطرہ ہو تو ہتھیار کے بغیر کیسے لڑیں گے۔ اسی طرح مال غنیمت کا کھانا حضور علیہ السلام کے زمانے میں استعمال ہوتا تھا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی) فرماتے ہیں ہم خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہم میں سے کوئی ایک آٹا اور مال غنیمت میں سے ضرورت کے مطابق کھانا لے جاتا۔ تو جب مسلمانوں کی ضرورت کے لیے کھانا استعمال کیا جاسکتا ہے تو جانوروں، ہتھیاروں اور کپڑوں وغیرہ کو بھی ضرورت کے تحت استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر یہ مفہوم لیا جائے یعنی ضرورت کی قید لگائی جائے تو حضرت رویفع بن ثابت اور حضرت ابن ابی اوفی کی روایات باہم متفق ہوں گی اور تضاد ثابت نہیں ہوگا۔

باب ۲۴۳، اسلام لاتے وقت چار سے زائد بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے

اسلام میں بیک وقت چار بیویاں رکھنا جائز ہے اس سے زائد جائز نہیں اب کوئی اسلام قبول کرے اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں تو کیا کرنا ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان میں سے چار کو رکھ لے اور باقی کو چھوڑ دے چاہے سب سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا ہو یا الگ الگ نکاح کیا ہو۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ غیلان بن سلمہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی دس بیویاں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار رکھ لو۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ فرماتے ہیں اگر ان عورتوں سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا تو سب کا نکاح باطل ہو جائے گا اور اس کے اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور اگر الگ الگ نکاح کیا تو پہلی چار سے نکاح باقی رہے گا باقی کو چھوڑنا پڑے گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ منقطع روایت ہے اور اس سلسلے میں اصل روایت وہ ہے جو حضرت مالک نے امام زہری سے روایت کی ہے۔

تاہم اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو تو بھی امام محمد رحمہ اللہ کے موقف پر دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ غیلان بن سلمہ نے دور جاہلیت میں نکاح کیا تھا اور اس وقت اتنی تعداد سے نکاح جائز تھا پھر چار سے زائد عورتوں سے نکاح کو حرام کر دیا تو اب چونکہ ان دس عورتوں سے نکاح جائز تھا لہذا جن چار کو چاہے رکھ سکتا ہے لیکن اس نئے حکم کے نزول کے بعد اگر کوئی کافر دس عورتوں سے نکاح کرے تو چار سے زائد کا نکاح باطل ہے لہذا مسلمان ہونے کے بعد پہلی چار عورتوں کو اپنے پاس رکھے گا اور باقی سے تفریق ہو جائے گی۔

پہلے قول والوں نے ایک دوسری حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت حارث بن قیس فرماتے ہیں جب میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار کو اختیار کر لو۔ اس حدیث کا ایک جواب تو وہی ہے جو حضرت غیلان والی روایت کے سلسلے میں گزر گیا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ تمام عورتیں نکاح سے نکل گئیں اب ان میں سے چار کو نکاح کے لیے اختیار کر و یعنی جن چار سے چاہو نکاح کر لو۔ یوں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے مسلک کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

باب ۲۳۵، حربیہ عورت اور حربی مرد کا آگے پیچھے مسلمان ہونا اور ان کے نکاح کا حکم

حربیہ کافرہ عورت دارالحرب میں اسلام قبول کرے پھر دارالاسلام میں آجائے اس کے بعد اس کا خاوند مسلمان ہو کر آئے تو کیا پہلا نکاح کافی ہوگا۔ یا نئے سرے سے نکاح کرنا پڑے گا۔ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔

ایک فریق کہتا ہے کہ اگر اس عورت کی عدت کے دوران خاوند بھی مسلمان ہو کر آجائے تو پہلا نکاح ہی کافی ہوگا اور اگر عدت ختم ہونے کے بعد آئے تو نئے سرے سے نکاح کرنا پڑے گا۔

ان حضرات نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینت رضی اللہ عنہا کو تین سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹایا۔

دوسرے فریق کے نزدیک جب وہ دارالحرب سے نکل آئے تو خاوند بیوی کا رشتہ منقطع ہو جائے گا چاہے خاوند اس کی عدت کے دوران آجائے یا بعد میں آئے۔ ان حضرات نے بھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال کیا ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف جدید نکاح کے ساتھ لوٹایا۔

پہلے قول والوں کا استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں وضاحت نہیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو عدت کے دوران لوٹایا تھا یا کیا صورت تھی پھر اس حدیث کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نصرانی مرد اور عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نصرانیہ کے اسلام قبول کرتے ہی دونوں کے درمیان تفریق ہو جائے گی کیونکہ اسلام بلند ہے اور کوئی دوسرا دین اس پر غالب نہیں ہو سکتا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ نصرانیہ عورت کے اسلام لانے کی صورت میں اس کے خاوند کے مسلمان ہونے کا انتظار نہیں کیا جائے گا اور حربیہ عورت کے مسلمان ہونے کی صورت میں انتظار کیا جائے بلکہ دونوں کا ایک جیسا حکم ہوگا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے بارے میں احادیث کے تضاد سے متعلق حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ سورۃ ممتحنہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنات کے کفار کی طرف لوٹنے کو حرام قرار دیا جب کہ پہلے یہ عمل جائز تھا حضرت عبداللہ بن عمرو (عمرو بن شعیب کے والد کے دادا) کو یہ بات معلوم تھی پھر انہوں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹایا تو انہوں نے خود اندازہ لگا لیا کہ نئے نکاح کے ساتھ بھیجا ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس حرمت کا علم نہ ہو سکا جس کی وجہ سے انہوں نے سمجھا کہ پہلے نکاح کے ساتھ ہی لوٹایا گیا کیونکہ ان کے نزدیک یہ نکاح فسخ نہ ہوا تھا بنا بریں پہلے قول والوں کا موقف ثابت نہیں ہو سکتا۔

قیاس کے طور پر بھی دوسرا موقف ثابت ہوتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی عورت مسلمان ہو جائے اور اس کا خاوند کافر ہی رہے تو اب وہ باہم نکاح نہیں کر سکتے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اگر نکاح کی موجودگی میں ان میں سے ایک اسلام قبول کرے تو اس سلسلے میں کیا حکم ہوگا۔

تو یہاں دو قسم کی صورتیں ہیں بعض میں دونوں حالتوں کا حکم ایک جیسا ہے اور بعض میں دونوں حالتوں کے حکم میں تفاوت ہے۔

مثلاً رضاعی بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی شخص چھوٹی بچی سے نکاح کرے اب لڑکے کی ماں اس بچی کو دودھ پلا دے تو یہ حرام ہو جائے گی اور نکاح فسخ ہو جائے گا یعنی نئے سرے سے نکاح کرنے یا نکاح کے بعد دودھ پینے کی صورت میں ایک جیسا حکم ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کسی عورت کو طلاق دی گئی اب وہ عدت کے دوران اپنے خاوند سے بھی نکاح کر سکتی ہے لیکن عورت سے وطی بالشبہ ہو جائے تو عدت واجب ہوگی لیکن خاوند کے ساتھ اس کا نکاح برقرار رہے گا یہاں دونوں صورتوں کا حکم ایک جیسا نہیں ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا مطلوبہ مسئلہ ان دونوں میں سے کس کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

تو یہ بات متفق علیہ ہے کہ نکاح پر طاری ہونے والے اسلام سے تفریق واجب ہو جاتی ہے لیکن بعض کے نزدیک عورت کے اسلام لاتے ہی نکاح ختم ہو جائے گا یہ حضرت ابن عباس کا قول ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب تک خاوند پر اسلام پیش نہ کیا جائے اور وہ انکار نہ کرے تو تفریق نہ ہوگی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک جب تک وہ دارالہجرت سے نہ نکلے تفریق نہ ہوگی تو جب یہ ثابت ہوگئی اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ نکاح پر طاری ہونے والے اسلام سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے تو یہ رضاعت سے مشابہ ہوگیا، عدت سے نہیں اور رضاعت کی صورت میں دونوں حالتیں برابر ہیں یعنی رضاعی بہن سے نکاح کرنا بھی حرام ہے اور اگر نکاح کے بعد رضاعت پیدا ہو تو بھی حرام ہو جائے گی اسی طرح کافر مرد اور مسلمان عورت کا نکاح جائز نہیں تو نکاح کے بعد کسی ایک کے مسلمان ہو جانے سے بھی نکاح فی الفور فسخ ہو جائے گا۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ نے قیاس کے خلاف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہا کے قول کو اپنایا ہے وہ فرماتے ہیں عورت کے مسلمان ہونے کے بعد اسے تین حیض آجائیں یا وہ دارالاسلام کی طرف ہجرت کرے تو تفریق ہو جائے گی۔ اس سے پہلے نہیں۔

باب ۲۴۶، قیدیوں کا تبادلہ

مسلمانوں کے پاس کفار کے جو لوگ قیدی بن کر آئے کیا ان کو ان مسلمان قیدیوں کے فدیہ کے طور پر دینا جائز ہے جو کفار مشرکین کے پاس قید ہیں بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

ان کا استدلال حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

نے مجھے فزارہ قبیلہ کی ایک عورت بطور نفل عطا فرمائی ہیں اسے مدینہ طیبہ لایا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور ہبہ لے لیا پھر اسے کئی مسلمانوں کے فدیہ کے طور پر دیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اب ذمی بن چکے ہیں اب ان کو بطور فدیہ واپس کرنا گویا انہیں دوبارہ حربی بنانا ہے اور یہ جائز نہیں وہ فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان میں اس وقت کے قیدیوں کا ذکر ہے جب کافر قیدی کے مسلمان ہونے کے بعد بھی انہیں کفار کے حوالے کر کے مسلمان قیدیوں کو چھوڑنا جائز تھا اب یہ حکم منسوخ ہو گیا لہذا اب یا تو وہ قیدی ذمی قرار پائے تو مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ امن دینے کے بعد ان کو کفار کے حوالے کریں اور وہ دوبارہ حربی بن کر مسلمانوں کی حفاظت سے محروم ہو جائیں اور اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو مسلمان کو کفار کے حوالے کرنا بھی جائز نہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ثقیف نے دو صحابہ کرام کو قیدی بنایا اور صحابہ کرام نے بنو عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی کو قیدی بنایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو وہ باندھا ہوا تھا اس نے عرض کیا میں مسلمان ہوں آپ نے فرمایا اگر یہ بات اس وقت کہتے جب تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں تھا تو مکمل فلاح پاتے بالآخر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمانوں کے دو قیدیوں کے بدلے رہا کر دیا۔

معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اس حکم کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے اب یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کی ترجیح ثابت ہو گئی۔

باب ۲۷ مسلمانوں کے مال پر مشرکین کا قبضہ اور ان کی ملکیت

مسلمانوں کا جو مال حربی کفار کے ہاتھ آجائے تو کیا اس سے مسلمانوں کی ملک زائل ہو جائے گی اور کافر اس کے مالک ہو جائیں گے؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ کفار کو ملک حاصل نہیں ہوتی چاہے کفار نے وہ مال تقسیم کر لیا ہو یا تقسیم نہ کیا ہو۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ مشرکین مدینہ طیبہ کی چراگاہ سے لوٹ مار کر کے جانور لے گئے ان میں عضباء نامی اونٹنی بھی تھی انہوں نے ایک عورت کو بھی قید کر لیا۔ ایک جگہ انہوں نے پڑاؤ کیا تو وہ ایک اونٹنی کو لے کر بھاگ گئی اور نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دی تو وہ اس اونٹنی کو ذبح کرے گی اتفاق سے یہ اونٹنی عضباء تھی، مدینہ طیبہ میں اسے پہچان لیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے برا بدلہ دیا برائی میں نذر نہیں اور نہ اس چیز میں نذر ہے جس کا آدمی مالک نہ ہو۔ اس حدیث سے پتہ چلا کہ وہ اونٹنی کفار کی ملک میں نہیں آئی تھی بلکہ وہ مسلمانوں کی ملک ہی رہی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں اگر کفار اس مال کو لے جا کر اپنے گھر محفوظ کر لیں تو وہ اس کے مالک بن جاتے ہیں اور اگر اس سے پہلے پہلے مسلمان ان پر حملہ کر کے مال لے لیں تو اب دو صورتیں ہیں اگر مسلمانوں میں تقسیم ہو

جائے اور اس کا مالک آجائے تو قیمت دے کر حاصل کرے گا ورنہ بلا قیمت اسے مل جائے گا۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے حضرت تمیم بن طرفہ طلائی سے مروی ہے۔ ایک شخص کے دشمن نے اونٹ لے لیا اس سے ایک آدمی نے خریدا وہ اسے لے کر آیا تو اس کے مالک نے پہچان لیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا چاہو تو اس کی وہ قیمت دے دو جس پر اس نے خریدا ہے اس طرح یہ تمہارا ہو جائے گا ورنہ اسی کا ہو گا۔

متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مشرکین جو مال اکٹھا کریں پھر مسلمان اسے حاصل کریں اور اس کا مالک اسے پہچان لے اگر تقسیم سے پہلے اس نے اسے پایا تو وہ اس کا ہے اور اگر مسلمانوں میں تقسیم ہو گیا تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔

پہلے قول والوں کے استدلال کا جواب یوں دیا گیا کہ اس عورت نے دارالحرب میں نذر مانی تھی اور اس پر اتفاق ہے کہ جب تک وہ دارالاسلام میں نہ آئے وہ اس مال کو جمع کرنے والی شمار نہیں ہوتی لہذا اس نے اس وقت نذر مانی جب وہ اونٹنی اس کی ملکیت میں نہیں آئی تھی۔

قیاس پہلے قول والوں کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اگر مسلمان کفار کو قیدی بنالیں اور ان کے مال پر بھی قبضہ کریں تو وہ ان کے غلام بن جاتے ہیں۔ اور مال بھی مسلمانوں کی ملک میں آجاتا ہے اور اگر کفار مسلمانوں کو قیدی بنالیں تو یہ ان کی غلامی میں نہیں آتے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کا مال بھی کفار کی ملکیت میں نہ آئے۔

امام طحاوی ان حضرات کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو مشرکین کے لیے ملک کو ثابت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں اگرچہ یہ قیاس کے خلاف ہے لیکن ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد والے مسلمانوں کے قول پر عمل کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۲۴۷، مرتد کا وارث کون ہو گا

مرتد کو جب اس کے ارتداد کی وجہ سے قتل کیا جائے تو اس کا وارث کون ہو گا؟

بعض حضرات کے نزدیک یہ مال مسلمانوں کے بیت المال میں جمع ہو جائے گا کیونکہ مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کافر کسی مسلمان کا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک مرتد کا مال اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گا۔ پہلے قول والوں کے استدلال کا جواب یوں دیا گیا کہ اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ مطلق کافر مراد ہے چاہے وہ کسی دین سے تعلق رکھتا ہو یا اس کا کوئی دین نہ ہو یا وہ کافر مراد ہے جو کسی دین سے تعلق رکھتا ہو۔ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک دوسری روایت میں اس بات کی وضاحت پائی جاتی ہے کہ اس کافر سے مراد کسی ملت سے تعلق رکھنے والا کافر مراد ہے اور مرتد چونکہ کسی ملت سے تعلق نہیں رکھتا اس لیے اس کی میراث کا حکم وہی ہو گا جو مسلمان کی وراثت کا ہے چنانچہ حضرت ابن مسعود

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہوگی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ فرمایا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ اس مسلک پر وارد ہونے والے ایک اعتراض کا بھی جواب دیتے ہیں وہ یوں کہ جس طرح مرتد، مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا، مسلمان بھی مرتد کا وارث نہیں ہوسکتا اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں طرف سے ایک جیسا حکم ضروری نہیں مثلاً باپ بیٹے کو زخمی کرے پھر باپ مرجائے اس کے بعد بیٹا بھی اسی زخم سے مرجائے تو باپ (جارح) اپنے (مجروح مقتول) بیٹے کا وارث ہوگا اور اگر بیٹا باپ کو قتل کرے تو وہ وارث نہیں بنتا اسی طرح مسلمان مرتد کا وارث ہوسکتا ہے لیکن مرتد، مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا۔

قیاس بھی دوسرے قول کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ مرتد کے ارتداد سے پہلے اس کا خون اور مال محفوظ ہوتا ہے اور مرتد ہونے کی وجہ سے اس کا خون مباح ہوجاتا ہے لیکن مال محفوظ ہی رہتا ہے جبکہ دوسرے کفار کے مال اور جان کا حکم ایک جیسا ہے چاہے انہیں قتل کیا جائے یا نہ، جبکہ مرتد کا مال کفر کی وجہ سے حلال نہیں تو قتل کے سبب سے بھی حلال نہیں ہوگا۔ اور یہ بھی متفق علیہ بات ہے کہ حربی کفار کا مال غنیمت بننے کی وجہ سے حلال ہوجاتا ہے اگرچہ انہیں قتل نہ کریں جبکہ مرتد کا مال ارتداد کی وجہ سے غنیمت نہیں بنتا تو جب وہ غنیمت کے حکم میں نہیں تو دو صورتوں میں سے ایک پائی جائے گی یا تو اس کے وارث وہ لوگ ہوں گے جو اس کے حالت اسلام پر مرنے کی صورت میں وارث ہوتے یا اس کا مال تمام مسلمانوں کے لیے ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان ہی مرتد کے وارث ہیں تو جب اس کے وارث مسلمان ہی ہیں تو اس کے وارث وہی ہوں گے جو اس کے مسلمان ہونے کی صورت میں وارث ہوتے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۴۸، غیر آباد زمین کو آباد کرنا

اگر کوئی شخص ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت میں نہ ہو اور ویران پڑی ہو تو وہ اس کا مالک ہوجائے گا یا نہیں ؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں۔ حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک وہ اس کا مالک ہوجائے گا حاکم اسے اجازت دے یا اس کے لیے مختص کرے یا نہ۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مردہ زمین کو آباد کرے وہ اسی کے لیے ہے اور ظالم کے لیے کوئی حق نہیں اسی طرح فرمایا کہ آدمی کسی زمین کے گرد دیوار کھینچ لے وہ اسی کی ہوگی حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ حاکم کو اختیار ہے اگر وہ اس کے لیے قرار دے تو اس کی ہوگی ورنہ نہیں۔

وہ فرماتے ہیں صاحبین نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس میں اس بات کی وضاحت نہیں کہ حاکم کی مرضی کے بغیر بھی ایسا کرسکتا ہے یا حاکم کی اجازت ضروری ہے لہٰذا دوسری احادیث کی طرف رجوع کیا جائے گا چنانچہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین کی حد مندی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا اس میں یہ قید لگانا پڑے گی ورنہ احادیث میں تضاد ہوگا۔

صاحبین نے نہروں اور دریاؤں کے پانی نیز شکار پر قیاس کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح وہاں حاکم کی اجازت ضروری نہیں اور جو شخص ان میں سے کچھ لے لیتا ہے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے اسی طرح یہاں بھی اجازت کی ضرورت نہیں تو امام اعظم رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ یہ قیاس صحیح نہیں اس لیے کہ پانی اور شکار کے سلسلے میں حاکم کو اختیار نہیں جبکہ زمین کے سلسلے میں حاکم کو اختیارات حاصل ہیں لہذا اسے شکار اور پانی پر قیاس کرنا صحیح نہ ہوگا۔

صاحبین نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایک قول سے بھی استدلال کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص زمین کو آباد کرے وہ اس کا مالک ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ اس حدیث میں بھی یہ قید ہے کہ جو شخص حاکم کی اجازت سے آباد کرے چنانچہ بصرہ کا ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ بصرہ میں ایک زمین ہے جس کا کوئی مالک نہیں اور وہ خراجی بھی نہیں اگر آپ چاہیں تو میرے لیے مختص کر دیں چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا ہے کہ اگر وہ سرکاری زمین ہے تو ان کے نام کر دیں۔

معلوم ہوا کہ حاکم کی اجازت ضروری ہے ورنہ آپ فرماتے کہ مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے تم اسے آباد کرو اور مالک بن جاؤ۔

باب ۲۴۹، گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرنا

اگر گھوڑی کو گدھے سے جفتی کیا جائے تو خچر پیدا ہوتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ عمل جائز ہے یا نہ جائز؟

بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا حرام ہے ان کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خچر پیش کی گئی اور آپ اس پر سوار ہوئے صحابہ کرام نے عرض کیا اگر ہم گھوڑی کو گدھے سے جفتی کریں تو ہمارے لیے ایسا جانور پیدا ہو آپ نے فرمایا ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو بے علم ہیں۔

دوسری حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (بنو ہاشم کو) تین چیزوں کے ساتھ خاص کیا وضو کامل طور پر کرنا صدقہ نہ کھانا اور گھوڑیوں کو گدھوں سے جفتی نہ کرنا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس عمل میں کوئی حرج نہیں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خچر پر سواری کی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی خچر پر سوار ہوئے اور اس سلسلے میں مروی روایات بے شمار ہیں۔ اگر یہ عمل حرام یا ناجائز ہوتا تو آپ خچر پر سوار نہ ہوتے اور نہ کسی اور کے لیے یہ سواری جائز ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ یہ عمل بے علم لوگ کرتے ہیں اس کی وجہ لوگوں کو گھوڑے پالنے کی طرف متوجہ کرنا تھا چنانچہ متواتر روایات میں گھوڑا رکھنے اور پالنے کی فضیلت مروی ہے تو آپ چاہتے تھے کہ گھوڑی اور گھوڑے کا ملاپ ہو تاکہ گھوڑے پیدا ہوں ان میں

ثواب بھی ہے اور دوسرے فوائد بھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن حسن فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کے پاس گھوڑے کم تھے تو حضور علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گھوڑی کو گدھے سے جفتی ذکریں جب گھوڑوں کی کثرت ہوگئی تو ممانعت کی علت ختم ہوگئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرنا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں البتہ گھوڑی سے گھوڑے کا بچہ حاصل کرنا افضل ہے۔

احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۵، فئی اور غنیمت کے خمس کی تقسیم

مسلمانوں کو کفار سے جو مال صلح کی صورت میں حاصل ہوتا ہے وہ مال فئے کہلاتا ہے اور جنگ کی صورت میں جو مال حاصل ہوتا ہے وہ مال غنیمت ہے۔ مالِ غنمت کے پانچ حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے چار حصے مجاہدین کو ملتے ہیں اور ایک حصہ اللہ تعالیٰ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے قرابتداروں، یتیموں، مساکین اور مسافروں میں تقسیم ہوتا ہے۔ مال فئے کے پانچ حصے نہیں کیے جاتے بلکہ اس کا حکم وہی ہے جو غنیمت کے خمس (پانچویں حصہ) کا ہے غنیمت کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے" اور جان لو! جو چیز تم بطورِ غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے"۔

مال فئے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ بستیوں والوں سے جو مال جنگ کے بغیر اپنے رسول کو عطا فرمائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرابت داروں، یتیموں، مساکین اور مسافروں کے لیے ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں طویل بحث کی ہے اور مندرجہ ذیل عنوانات کو سامنے رکھا ہے۔

(۱) "للہ" (اللہ تعالیٰ کے لیے) سے کیا مراد ہے کیا اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی حصہ مختص کیا جائے گا۔
(۲) للرسول (رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے) کا کیا مطلب ہے کیا آپ کے لیے بھی حصہ مقرر ہوگا۔
(۳) قرابتداروں سے کون کون لوگ مراد ہیں۔
(۴) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد قرابتداروں کا حصہ کیسے ملے گا۔
(۵) کیا قرابتداروں کو دینا آپ پر واجب تھا یا آپ کو اختیار تھا۔

لِلہ وللرسول : اس سلسلے میں تین قول ہیں پہلا قول یہ ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ کے لیے حصہ نکالا جائے گا اور وہ خانہ کعبہ پر خرچ کیا جائے گا۔ حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مال غنیمت حاصل ہوتا آپ اس میں ہاتھ ڈالتے جو کچھ اس میں آجاتا اسے کعبۃ اللہ پر خرچ کرتے تو یہ بیت اللہ شریف کا حق ہوتا پھر خمس کے باقی حصہ کے پانچ حصے کرتے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر افتتاح کلام کے لیے ہے گویا خمس کے چار حصہ کئے جاتے تھے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے الگ حصہ نہیں نکالا جاتا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مال غنیمت پانچ حصوں میں تقسیم ہوتا تھا۔ ان میں سے چار حصے مجاہدین

کے لیے ہوتے اور ایک حصہ چار حصوں میں تقسیم ہوتا تھا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قرابتداروں کے لیے ایک حصہ ہوتا دوسرا حصہ یتیموں تیسرا مساکین اور چوتھا حصہ مسافروں کے لیے ہوتا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر تو افتتاح کلام کے لیے ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حصہ مقرر تھا یوں مالِ غنیمت کا خمس پانچ حصوں میں تقسیم ہوتا تھا حضرت قیس بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم سے آیت غنیمت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر دنیا اور آخرت میں افتتاح کلام کے لیے ہے لیکن رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اہل قرابت، یتیموں، مساکین اور مسافروں کے لیے خمس تقسیم ہوتا تھا گویا خمس پانچ حصوں میں تقسیم ہوتا تھا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ ان تین اقوال میں سے تیسرے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ پہلی امتوں کے لیے غنیمت حلال نہ تھی جب بدر کا دن ہوا اور مسلمانوں میں اس سلسلے میں اختلاف پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو مال غنیمت تم نے حاصل کیا ہے۔ اس سے کھاؤ یہ حلال پاکیزہ ہے" پھر انفال کے بارے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہوا تو ارشاد فرمایا "آپ سے انفال کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے انفال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے"۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان کسی ترجیح کے بغیر تقسیم فرمایا اور اللہ تعالیٰ کا حصہ نہیں نکالا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر افتتاح کے لیے ہے۔ جو حضرات خمس کو چار حصوں میں تقسیم کرنے کے قائل ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں اگرچہ یہ حدیث منقطع ہے لیکن اہلِ علم نے اس سے استدلال کیا ہے۔ لیکن کیا اس سے استدلال صحیح ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو آیتوں کے علاوہ ایک آیت میں مال فے کے کچھ حصے کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی ہے ارشاد خداوندی ہے۔ " اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے جو فے عطا کیا تو یہ وہ ہے جس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تھا لہٰذا تیسرا قول ثابت ہو گیا۔ اور پہلے دونوں قول باطل قرار پائے۔

اہلِ قرابت کون لوگ ہیں : اس سلسلے میں چار قول ہیں۔

پہلا قول یہ ہے کہ اس سے بنو ہاشم مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

دوسرے قول کے مطابق ان سے بنو مطلب اور بنو ہاشم دونوں مراد ہیں۔

تیسرا قول یہ ہے کہ تمام قریش مراد ہیں۔

اور چوتھے قول کے مطابق اہلِ قرابت وہ لوگ ہیں جو سرکار دو عالم کے ساتھ جدِ اعلیٰ اور جدہ علیا میں شریک ہیں حضرت امام طحاوی نے اس قول کو احسن قرار دیا ہے۔

پہلے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنو ہاشم کو صدقہ کے حرام ہونے کے ساتھ خاص کیا لہٰذا یہی لوگ آپ کے اہلِ قرابت ہیں امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ قول فاسد ہے کیونکہ جب بنو ہاشم پر صدقہ حرام ہوا تو آپ نے ان کے غلاموں پر بھی حرام قرار دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب ارقم بن ارقم کو صدقات پر عامل مقرر کیا گیا تو وہ اپنے ساتھ

حضرت ابورافع کو بھی لے جانے لگے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر پوچھا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو رافع! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صدقہ حرام ہے اور کسی قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے۔ تو جب صدقہ کے حرام ہونے کے سلسلے میں بنو ہاشم کے موالی ان کے ساتھ شامل ہیں جب کہ قرابتداروں کے حصے میں بالاتفاق غلام شامل نہیں ہیں تو معلوم ہوا کہ قرابتداری کی علت صدقات کا حرام ہونا نہیں۔ بنابریں یہ قول فاسد ہے۔

اس قول کے فساد کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر بنو ہاشم کے لیے صدقہ حلال ہوتا تو ان کے مالدار لوگوں کے لیے پھر بھی حرام ہوتا جبکہ اہل قرابت کے حصے میں یہ تفریق نہیں لہٰذا صدقہ کا حرام ہونا قرابت کی علت نہیں ہے۔

جن لوگوں کے نزدیک قرابتداروں سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں ان کا استدلال حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا لیکن بنو امیہ کو کچھ بھی نہ دیا۔ فرماتے ہیں میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ بنو ہاشم کو تو ہم پر فضیلت ہے لیکن بنو مطلب اور ہم میں تفریق کی وجہ کیا ہے؟ حالانکہ ہم سب کا ایک ہی نسب ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو مطلب نے جاہلیت اور اسلام دونوں حالتوں میں مجھے نہیں چھوڑا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا اور اوپر والوں کو چھوڑ دیا تو معلوم ہوا کہ وہ اہلِ قرابت سے نہیں ہیں

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ بنو امیہ اور بنو نوفل کو جب حصہ نہ دیا گیا تو وہ قرابت سے خارج نہ ہوئے تو اوپر والے محض حصہ نہ ملنے کی وجہ سے قرابت سے کیسے خارج ہوں گے جبکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بھی حصہ دیا جو بنو ہاشم اور بنو مطلب سے نہیں تھے لیکن آپ کے ساتھ ان کی قرابت تھی یعنی وہ قریش میں سے تھے اور وہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر کہا جائے کہ ان کے ساتھ والدہ کی طرف سے قرابت تھی کیونکہ ان کی والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کئی دوسرے حضرات تھے جن کی والدہ ہاشمی سلسلے سے منسلک تھیں لیکن آپ نے والدہ کی وجہ سے ان کو حصہ نہیں دیا بلکہ محروم رہے مثلاً حضرت امامہ بنت ابی العاص حضور علیہ السلام کی نواسی ہیں اور ان کی والدہ یعنی حضور علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہاشمیہ ہیں لیکن چونکہ ان کے والد بنو امیہ سے تھے اس لیے حصہ نہیں دیا معلوم ہوا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حصہ والدہ کی وجہ سے نہیں ملا۔

جن لوگوں کے نزدیک قریش ذوالقربیٰ ہیں نیز جو شخص آپ کی ماؤں کی طرف سے ذی رحم قرار دیا ہے وہ بھی اس میں داخل ہے وہ حضرات قیاس سے استدلال کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ کوئی شخص باپ یا ماں کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ تو دونوں کی طرف سے نسب مختلف ہے لیکن اس کے باوجود وہ دونوں کا بیٹا کہلاتا ہے۔ پھر وہ جس طرح باپ کی طرف سے بھائیوں کا وارث بنتا ہے اسی طرح ماں کی طرف سے بھائیوں کا وارث بھی بنتا ہے اگرچہ ایک کی میراث دوسرے فریق کی میراث کے خلاف ہے لیکن یہ اختلاف قرابت سے مانع نہیں۔

اگر کوئی شخص اپنے تہائی مال کی وصیت اپنے قرابت داروں کے لیے کرے تو اس میں کون کون لوگ شامل ہوں گے تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہر ذی رحم محرم شامل ہوتا ہے صاحبین فرماتے ہیں جب سے ہجرت ہوئی ہے اس وقت سے یہ شخص وصیت کرنے والا اور وہ جس کے لیے وصیت کی گئی دونوں کا جو جدِ اعلیٰ تھا اس کی اولاد قرابتدار کہلائیں گے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے مقابلے میں صاحبین کے قول کو ترجیح دی ہے وہ فرماتے ہیں یہ قول احسن ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اس زمانے میں لوگ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہوتے اور بنو عباس کہلاتے ہیں اسی طرح آل علی، آل جعفر، آل عقیل، آل زبیر وغیرہ اپنے جدِ اعلیٰ کی طرف منسوب ہوئے ہیں گویا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ قرابت وہ ہیں جو اسلام میں آپ کے سب سے اوپر والے دادا کی اولاد ہیں۔

تیسری بحث یہ ہے کہ کیا اہل قرابت کو حصہ دینا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھا تو بعض حضرات کا خیال ہے کہ آپ پر لازم تھا آپ ان کو محروم نہیں کر سکتے تھے جس طرح مجاہدین کو چار حصے دینا ضروری تھا لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک فے اور غنیمت کے خمس میں اہل قرابت کا حق اسی طرح تھا جس طرح مسلمان فقراء کا حق تھا کچھ حضرات کا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا ان میں سے جس کو چاہیں عنایت فرمائیں وہ امیر ہو یا غریب وجوب کا قول فاسد ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض قرابتداروں کو عطا فرمایا اور بعض کو نہ دیا اگر آپ پر لازم ہوتا تو تمام قرابتداروں کو عطا فرماتے۔

چوتھی بحث یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا اور آپ کے اہلِ قرابت کا حصہ کس کو ملے گا تو اس میں اختلاف ہوا بعض نے کہا ذوالقربیٰ کا حصہ خلیفہ کے قرابت داروں کو ملے گا کسی نے کہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ خلیفہ کے لیے ہے۔ پھر صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہو گیا کہ یہ دونوں حصے جہاد کی تیاری پر خرچ کئے جائیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی یہی بات فرماتے ہیں ان کا ارشاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے قرابتداروں کا حصہ بھی ختم ہو گیا۔ لہٰذا اب خمس تین حصوں میں تقسیم ہو گا اسی طرح فے بھی تین حصوں میں تقسیم ہو گا وہ تین حصے یتیموں، مساکین اور مسافروں کو دیتے جائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب ۲۵۱، مکہ مکرمہ کس صورت میں فتح ہوا

اس بات پر اجماع امت ہے کہ فتح مکہ سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان مصالحت ہوئی لیکن کیا فتح مکہ سے پہلے یہ عہد ٹوٹ گیا اور اسی صورت میں فتح حاصل ہوئی یا فتح کے وقت صلح برقرار تھی۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام اوزاعی، امام مالک، سفیان بن سعید ثوری، ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کے نزدیک فتح مکہ سے پہلے عہد ٹوٹ گیا تھا اور مکہ مکرمہ دار الحرب بن گیا تھا جب کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فتح مکہ کے وقت صلح قائم تھی۔

دوسرے فریق کا استدلال یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان مصالحت ہوئی تھی اس

کے بعد بنو نفاثہ اور خزاعہ کے درمیان لڑائی ہوئی قریش کے کچھ افراد نے بنو نفاثہ کی مدد کی۔ لہذا بنو نفاثہ اور قریش کے چند افراد صلح سے خارج ہوئے باقی اہل مکہ کی صلح برقرار رہی۔ وہ فرماتے ہیں اگر یہ صلح برقرار نہ ہوتی تو اہل مکہ سے مال فے حاصل ہوتا اور تقسیم کیا جاتا اسی طرح ان لوگوں کو غلام بنایا جاتا حالانکہ ایسا نہیں ہوا پھر یہ کہ جب ابوسفیان صلح کے لیے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پناہ دی معلوم ہوا کہ صلح برقرار تھی۔

احناف اور ان کے ہم مسلک حضرات نے حضرت عکرمہ اور حضرت محمد بن مسلم کی دو طویل روایات پیش کی ہیں جن کے مطابق بنو نفاثہ اور خزاعہ صلح میں داخل تھے لہذا جب انہوں نے نقض عہد کیا تو صلح ختم ہو گئی حضرت عکرمہ اور حضرت محمد بن مسلم وہ شخصیات ہیں کہ جہاد کے سلسلے میں اکثر خبریں ان حضرات ہی سے پہنچی ہیں۔

جہاں تک حضرت ابوسفیان کو پناہ دینے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان صلح باقی تھی بلکہ کسی قوم کے نمائندے کو قتل نہیں کیا جاتا تھا چنانچہ مسیلمہ کذاب کے دو نمائندوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل نہیں فرمایا۔ لہذا ابوسفیان سے عدم تعرض کی وجہ یہ تھی۔

جہاں تک مال فے کے تقسیم نہ ہونے اور ان لوگوں کو غلام نہ بنانے کا تعلق ہے تو اس کے دو جواب ہیں جن حضرات کے نزدیک مکہ مکرمہ کو آپ نے بطور غلبہ فتح کیا وہ فرماتے ہیں آپ نے ان لوگوں پر احسان فرمایا حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک سرزمین مکہ کسی کی ملک میں نہیں آسکتی لہذا اس سے غنیمت حاصل نہ ہوگی۔ حضرت امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

دوسرے فریق نے یہ بھی اعتراض کیا کہ جن دو حدیثوں سے بنو نفاثہ اور خزاعہ کا مصالحت میں شامل ہونا ثابت کیا گیا ہے وہ دونوں حدیثیں منقطع ہیں اس کے جواب میں احناف فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متصل حدیث بھی مروی ہے۔

یہ حضرات مزید دلائل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب ابوسفیان تجدید صلح کے لیے مدینہ طیبہ گئے تو ان کا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی صلح ختم ہو چکی تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے فرمایا کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح قریش پر حملہ کیا تو ان کی صبح اچھی نہ ہوگی تو کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جیسا ذہین و فہیم شخص یہ جانتے ہوئے کہ صلح برقرار ہے۔ ایسے الفاظ کہے معلوم ہوا کہ صلح ختم ہو گئی تھی پھر جب ابوسفیان حاضر ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ابوسفیان ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی عہد و پیمان کے بغیر انہیں ہمارے قابو میں دیا ہے لہذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان کی گردن ماردوں۔ یہ بھی صلح کے ختم ہونے کی دلیل ہے۔ پھر حضرت سفیان نے جب اہل مکہ کو پکارا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر داخل ہوگا اسے امن ہے۔ اور جو شخص اپنا دروازہ بند کرے گا اسے بھی امن ملے گا۔ اس پر قریش نے یہ نہیں کہا کہ صلح برقرار ہے۔ لہذا اس امن کی کیا ضرورت ہے۔

معلوم ہوا کہ صلح ختم ہو چکی تھی۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے سسرال والوں میں سے دو آدمیوں کو پناہ دی جب کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ اگر صلح باقی ہوتی تو پناہ دینے کی کیا ضرورت تھی۔

ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ فتح کیا اس وقت صلح ختم ہو چکی تھی۔

اسی ضمن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر فرمایا قریش کے بدمعاشوں پر نظر رکھنا پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر فرمایا ان کو کاٹ دو حتیٰ کہ تم صفا پر مجھ سے ملو تو ہم میں سے جو شخص جس کو قتل کرنا چاہتا قتل کر دیتا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان فرمایا اور درگزر سے کام لیا۔

ان تمام دلائل سے احناف کے مسلک کی ترجیح ثابت ہوئی۔

خرید و فروخت کا بیان

باب ۲۵۲، گندم کے بدلے جو کا سودا

بعض حضرات کے نزدیک گندم اور جو کا تبادلہ کیا جائے تو دونوں کا برابر برابر ہونا ضروری ہے جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک گندم اور جو الگ الگ نوع ہیں لہذا ان میں کمی زیادتی ہو سکتی ہے احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے انہوں نے اپنے غلام کو گندم دے کر بھیجا اور فرمایا کہ اس کے بدلے جو خریدنا غلام گیا اور ایک صاع گندم کے بدلے ایک صاع اور کچھ زائد جو خرید سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا تو انہوں نے فرمایا واپس لوٹاؤ اور برابر برابر کا لین دین کرو کیونکہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا غلہ، غلے کے بدلے برابر ہونا چاہیے اور ان دنوں ہمارا غلہ جو تھے ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ اس کی مثل نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا مجھے اس کی مشابہت کا ڈر ہے۔

دوسرے حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے آپ نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے گندم کو گندم کے بدلے جو کو جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر برابر بیچو۔ البتہ سونے کو چاندی کے بدلے، چاندی کو سونے کے بدلے گندم کو جو اور جو کو گندم کے بدلے کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے نقد کے طور پر جیسے چاہو بیچو۔ یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مختلف اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نوع مختلف ہو تو کمی زیادتی کے ساتھ بیچ سکتے ہیں۔ چونکہ گندم اور جو بھی الگ الگ نوع ہیں لہذا ان کو باہم کمی زیادتی کے ساتھ بیچ سکتے ہیں۔

جہاں تک پہلے قول والوں کے استدلال کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں ایسی کوئی بات نہیں جو ان کے موقف کی تائید کرتی ہو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اپنی تاویل ہے اور اسے بھی انہوں نے بطور تقویٰ اختیار فرمایا اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت اس کے خلاف ہے۔

قیاس سے بھی احناف کے مذہب کو تائید حاصل ہوتی ہے وہ یوں کہ کفارہ میں گندم نصف صاع اور جو ایک صاع دیئے جاتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دونوں الگ الگ نوع ہیں ورنہ دونوں کی مقدار برابر برابر ہوتی۔

باب ۲۵۳، چھوہاروں کے بدلے کھجور کی بیع

کیا خشک کھجوروں (تمر) کے بدلے ترکھجوروں (رطب) کو برابر برابر بیچنا جائز ہے؟

اس مسئلے میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین کے درمیان اختلاف ہے۔ صاحبین کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں جبکہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے۔

صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ حضرت زید ابوعیاش نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گندم اور جَو کی باہم بیع کے بارے میں پوچھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے چھوہاروں کے بدلے کھجوروں کی بیع کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا آپ نے فرمایا کیا کھجوریں خشک ہو کر کم ہو جاتی ہیں؟ عرض کیا "جی ہاں" فرمایا پھر جائز نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور ان کے ہم نوا فقہاء کرام ان دونوں کو ایک ہی نوع قرار دیتے ہیں لہذا ان کو برابر برابر بیچنا جائز ہے البتہ انہوں نے ادھار کو مکروہ قرار دیا ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ صاحبین اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے درحقیقت اس میں ادھار کا ذکر ہے چنانچہ حضرت ابوعیاش زید رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں کو کھجوروں کے بدلے بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔ تو اصل حدیث میں ادھار کا ذکر ہے حضرت عمران کی روایت میں بھی یہی بات ہے۔ لہذا یہ حدیث ثابت ہوگئی اور ممانعت کی علت ادھار ہے۔ قیاس بھی اسی قول کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کھجوروں کے بدلے کھجوریں برابر برابر فروخت کی جائیں تو جائز ہے اسی طرح چھوہاروں کے بدلے چھوہاروں کو بھی برابر برابر بیچنا جائز ہے اگرچہ ایک طرف کی کھجوروں میں رطوبت ہو اور دوسری طرف نہ ہو تو اس سے بھی کمی واقع ہو سکتی ہے۔

لہذا ان کے خشک ہونے کی حالت کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے ان کا سودا جائز قرار دیا جاتا ہے اسی طرح کھجوروں اور چھوہاروں کی باہم بیع کے سلسلے میں سودے کے وقت کی حالت کو دیکھیں گے بعد میں پیدا ہونے والی تبدیلی کا اعتبار نہیں ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے اور حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں۔

باب ۲۵۴، تلقی جلب

جب دیہاتی اپنا سودا لے بیچنے شہر میں آتے ہیں تو کچھ لوگ ان کے بازار میں پہنچنے سے پہلے باہر جا کر ملاقات کرتے اور سامان خرید لیتے ہیں۔ اس کو تلقی جلب کہتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض لوگوں کا مذہب یہ ہے کہ جو لوگ باہر جا کر دیہاتی سے سودا خریدتے ہیں ان کی بیع باطل ہے،

جبکہ دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ اگر اس قسم کی خرید و فروخت سے شہر والوں کو نقصان پہنچتا ہے تو ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن سودا جائز ہوگا اور اگر اس سے شہر والوں کو نقصان نہیں پہنچتا تو یہ عمل مکروہ بھی نہ ہوگا۔

پہلے قول والوں کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے آپ نے فرمایا سودا بیچنے والوں سے آگے جاکر نہ ملو۔

اس مضمون کی احادیث حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

دوسرے قول والے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم (باہر سے آنے والے) سواروں سے ملنے اور ان سے اندازے کے ساتھ غلہ خریدنے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم اسے وہاں سے منتقل کئے بغیر بیچیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلہ وغیرہ لانے والوں سے باہر جاکر ملاقات کرنا اور خریدنا جائز ہے تو دونوں قسم کی احادیث کو ایسے معنیٰ پر محمول کرنا ہوگا جس سے تضاد ثابت نہ ہو۔

یعنی ممانعت کی صورت وہ ہے جس میں شہریوں کو ضرر پہنچتا ہو اور نقصان کا خدشہ نہ ہو تو یہ سودا مکروہ بھی نہ ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگے جاکر نہ ملو شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے اور جب وہ بازار میں داخل ہوں تو بائع کو اختیار ہے۔ تو اختیار اسی صورت میں ہوتا ہے۔ جب سودا صحیح ہو کیونکہ یہ بیع فاسد ہوتی تو خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو فسخ بیع پر مجبور کیا جاتا۔

پہلے قول والوں نے اعتراض کیا کہ تم لوگ اس صورت میں بائع کو اختیار نہیں دیتے حالانکہ اس حدیث کے مطابق اختیار ثابت ہے۔ اس کا جواب یوں دیا گیا کہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ خرید و فروخت کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں لہذا جب وہ جدا جدا ہو گئے تو اختیار ختم ہوگیا۔ البتہ خیار رؤیت رہتا ہے۔

اس صورت میں سودا بیچنے والے کو بازار میں جانے کے بعد اختیار باقی رہنے کے خلاف بھی احادیث مروی ہیں مثلاً سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچے۔ تو اس کی علت یہ ہے کہ لوگوں کو چھوڑ دیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے کیونکہ شہری کو بازار کے بھاؤ کا پتہ ہوتا ہے لہذا جب وہ دیہاتی سے مل کر بھاؤ بتا دے گا تو بازار والوں کو نفع نہ ہوگا اور دیہاتی بھاؤ سے لاعلم ہو تو بازار والوں کو فائدہ پہنچے گا۔

اب جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ شہری، دیہاتی سے باہر جاکر سودا کر سکتا ہے تو اس سے بائع کا اختیار ختم ہو گیا کیونکہ اگر اسے اختیار ہوتا تو خریدار کو کیا فائدہ ہوتا اور اس صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات نہ فرماتے کہ شہری، دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔ لہذا بائع کو اختیار نہیں ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب۲۵۵، عاقدین کا اختیار

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ۔ سودا کرنے والوں کا سودا مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں یا ان کے درمیان خیار بیع ہو ۔

اس حدیث کی روشنی میں واضح ہوتا کہ بائع اور مشتری کے افتراق سے سودا مکمل ہو جاتا ہے لیکن اختلاف یہ ہے کہ اس جدائی سے کلام کے ساتھ جدا ہونا مراد ہے یعنی جب ایجاب وقبول ہو جائے تو سودا مکمل ہو جائے گا اگرچہ وہ دونوں اپنی جگہ پر ٹھہرے رہیں یا یہ مطلب ہے کہ جب تک کہ وہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں سودا مکمل نہ ہو گا ۔

بعض حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اس سے مراد ایجاب وقبول کا پایا جانا ہے یعنی جب بائع ایجاب کرے تو اس کا اختیار ختم ہو جاتا ہے لیکن خریدار کو خریدنے یا نہ خریدنے کا اختیار رہتا ہے اور جب وہ قبول کر لیتا ہے تو اب دونوں کے لیے اختیار باقی نہیں رہتا البتہ یہ کہ وہ خود اختیار رکھیں ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ طلاق کے سلسلے میں فرماتا ہے اگر وہ دونوں (میاں بیوی) الگ الگ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا" اب خاوند یہ کہے کہ میں نے تجھے اتنے مال پر طلاق دی اور عورت قبول کر لے تو اگرچہ وہ اسی جگہ بیٹھے رہیں ان کے درمیان فرقت ہو جائے گی تو خرید وفروخت میں اسی طرح ہو گا ۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جسمانی فرقت ہے لہذا ایجاب وقبول کے بعد بھی انہیں اختیار ہو گا جب تک مجلس برخاست نہ ہو جائے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایجاب وقبول کے وقت تو وہ محض بھاؤ لگانے والے ہوتے ہیں جب ایجاب وقبول ہو جائے گا تو اب وہ بائع اور مشتری کہلائیں گے اور اب ان کو اختیار حاصل ہو گا اور یہ اختیار اس وقت ختم ہو گا جب وہ جسمانی طور پر الگ الگ ہو جائیں گے ۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لغت کے اعتبار سے بعض اوقات بھاؤ لگانے والوں کو بھی بائع اور مشتری کہا جاتا ہے کیونکہ وہ سودے کے قریب ہوتے ہیں جس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ کہا جاتا ہے حالانکہ ان کو ذبح نہیں کیا گیا لیکن چونکہ وہ ذبح کے قریب تھے اس لیے ان کو ذبیح کہا گیا اسی طرح یہاں ایجاب وقبول کے ساتھ ہی وہ بائع اور مشتری کہلاتے ہیں ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھاؤ لگانے اور بیع کو ایک ہی معنی میں استعمال فرمایا آپ نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے ۔ تو یہاں دونوں کا ایک ہی مفہوم ہے ۔

بدن کے ساتھ فرقت مراد لینے والوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا وہ یہ کہ آپ جب کسی کے ساتھ سودا کرتے اور سودا توڑنا نہ چاہتے تو کھڑے ہوتے کچھ دور تک چلتے پھر لوٹ آتے ۔ امام طحاوی فرماتے ہیں اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ احتیاطاً ایسا کرتے ہوں کیونکہ اس طرح دونوں

تاویلوں پر عمل ہو جاتا ہے اور خود آپ کا اپنا مسلک یہی ہے کہ قول کے ساتھ تفرق ہو جائے گی آپ فرماتے ہیں جب سامان صحیح سالم ہو تو وہ خریدنے والے کے مال سے ہوتا ہے یعنی جب سودا ہو جائے اور پھر مال ہلاک ہو تو خریدنے والے کی طرف سے ہلاک ہوگا اس سے واضح ہوا کہ سودا مکمل ہو چکا تھا اور خریدار کو ملک حاصل ہو گئی تھی۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے ایک فیصلے سے استدلال کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے پر گھوڑا بیچا صبح ہوئی تو بائع نے اس پر زین ڈالنا شروع کر دی خریدار نے کہا تم نے اسے مجھ پر بیچا تھا۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ لے جایا گیا تو آپ نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہوتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں اور میرے خیال میں تم جدا نہیں ہوئے۔ اس روایت سے پتہ چلا کہ چونکہ وہ جسمانی طور پر جدا نہ ہوئے تھے اگرچہ کلام مکمل ہو چکا تھا اس لیے انہوں نے یہ بات فرمائی لہٰذا اس فرقت سے جسمانی فرقت مراد ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں چونکہ ان دونوں کے درمیان نزاع تھا لہٰذا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ فرقت نہیں پائی گئی جو تکمیل بیع کے لیے ضروری ہے یعنی ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ دوسرے نے گھوڑا اس پر بیچا ہے اور بیچنے والا منکر ہے تو اس صورت میں ایجاب و قبول ہی ثابت نہیں لہٰذا اختیار باقی ہے۔ قیاس بھی ان حضرات کی تائید کرتا ہے جو ایجاب و قبول پر بیع کو مکمل مانتے ہیں اور اب اختیار باقی نہیں رہتا کیونکہ نکاح اور اجارہ میں جب فریقین کی طرف سے ایجاب و قبول ہو جاتا ہے تو عقد پایا جاتا ہے اگرچہ وہ لوگ ابھی تک مجلس میں ہی ہوں۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ خرید و فروخت کی صورت میں بھی اسی طرح ہونا چاہیے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۵۶، مصرّاۃ کا سودا

بعض لوگ گائے بکری کے تھنوں میں کئی دن تک دودھ روک رکھتے ہیں پھر بیچتے ہیں تاکہ خریدار کو دھوکہ دیں اور وہ سمجھے کہ اس جانور کا دودھ زیادہ ہے اس قسم کے جانور کو "مصراۃ" اور "محفلہ" کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے جانور کو بیچنے سے منع فرمایا۔ پھر اگر کوئی شخص اس کا سودا کرے اور خریدار کو معلوم ہو جائے کہ دھوکہ ہوا ہے تو اب کیا کرنا ہوگا۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ خریدار کو اختیار ہے چاہے تو اسے رکھ لے اور چاہے تو واپس کرے اور ایک صاع کھجوریں بھی بائع کو دے یہ اختیار تین دن تک رہے گا۔

ان حضرات کا استدلال یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بکری بیچنے سے منع فرمایا جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہو اگر کوئی شخص بیچے تو خریدنے والے کو تین دن تک کا اختیار ہے اگر ناپسند کرے تو واپس لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ وہ عیب کی وجہ سے واپس نہ کرے بلکہ بائع سے اس کا نقصان وصول

کرے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہا اللہ کا یہی قول ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے وہ منسوخ ہیں کیونکہ شروع شروع میں گناہ کی سزا میں مال لیا جاتا تھا پھر جب سود کی حرمت نازل ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

دوسرے قول کی وضاحت میں بعض حضرات نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور خریدار کو ایک دوسرے سے جدا ہونے تک اختیار دیا لہٰذا اب اختیار ختم ہو گیا اور بکری واپس نہ ہو گی۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تاویل صحیح نہیں کیونکہ یہ خیارِ عیب ہے اور یہ فریقین کے ایک دوسرے سے جدا ہونے کے بعد بھی باقی رہتا ہے بلکہ اس کی توجیہ یہ ہے کہ جو دودھ خریدار نے حاصل کیا اس میں سے کچھ دودھ وہ ہو گا جو سودے کے وقت بکری کے تھنوں میں تھا۔ وہ بائع کی ملک تھا اور جو دودھ اس کے بعد کا ہے وہ خریدار کی ملک ہے۔ چونکہ بکری یا گائے کے سودے کے ساتھ ہی اس دودھ کا بھی سودا ہوا جو تھنوں میں موجود تھا لہٰذا اب جانور کی واپسی نقصان کے ساتھ ہو رہی ہے اس لیے وہ سودا واپس کرنے کی بجائے بائع سے نقصان وصول کرے گا۔

نیز جب خریدار سودے کے وقت دودھ کا مالک ہوا اور اس کے بعد وہ اس کی جگہ ایک صاع کھجوریں ادا کرے گا تو یہ دَین کے بدلے دَین کا سودا ہوا جو جائز نہیں۔ لہٰذا ایسا کرنا صحیح نہیں ہو گا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ نفع، ضمان کے بدلے میں ہے لہٰذا اگر اس نے دودھ حاصل کیا ہے تو اسے چارہ بھی تو دیا ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ طرفین کے قول کو ترجیح حاصل ہے یعنی خریدار کو جانور کی واپسی کا حق نہیں کیونکہ وہ اسے اصل حالت میں واپس نہیں کر سکتا لہٰذا وہ بائع سے نقصان کی مقدار میں رقم وصول کرے گا۔

باب ۲۵: پھلوں کا سودا کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کا سودا کرنے سے منع فرماتے تھے۔ اب اس صلاحیت میں اختلاف ہے کہ اس سے کیا مراد ہے۔

تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ درخت پر موجود پھل جب تک سرخ یا زرد نہ ہو جائیں ان کو بیچنا جائز نہیں۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی صحیح ہے، ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب وہ نہیں جو تم نے بیان کیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ پھل نہیں بن جاتا اس کا سودا جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں بائع ایسی چیز کا سودا کر رہا ہے جو ابھی تک وجود میں نہیں آئی اور اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چنانچہ آپ نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا حضرت یونس فرماتے ہیں حضرت سفیان نے ہمیں بتایا کہ پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا یہی ہے۔
مطلب یہ ہوا کہ جب تک پھل وجود میں نہ آئے وہ معدوم ہے اس کا سودا جائز نہیں اور جب وہ وجود

وجود میں آجائے تو اگرچہ ابھی پکا نہ ہو اس کا سودا جائز ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ پھل کو روک دے تو تم میں سے ایک اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے لے گا تو اس حدیث کا مطلب بھی یہی ہے کہ اگر ابھی تک پھل بنا ہی نہیں اور تم نے پیسے لے لئے تو ممکن ہے کسی سماوی آفت کی وجہ سے پھل لگ نہ سکے اور پھلوں کے وجود میں آجانے کے بعد بیچنا جائز ہے اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت دلیل ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس شخص نے پیوند کاری کے بعد درخت بیچا تو اس کا پھل بائع کے لیے ہے البتہ یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے تو یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے درخت کے اوپر پھل کا سودا جائز قرار دیا۔

پہلے قول والوں کی طرف سے اس پر اعتراض کیا گیا کہ یہ سودا دوسری چیز یعنی درخت کے ساتھ مل کر ہو رہا ہے اس میں اس بات کی دلیل نہیں کہ صرف پھل کی بیع بھی جائز ہے کیونکہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ دوسری اشیاء کے ساتھ مل کر ان کا سودا جائز ہوتا ہے جبکہ تنہا ان کا سودا جائز نہیں ہوتا مثلاً راستے وغیرہ کا الگ سودا نہیں ہو سکتا اور مکان وغیرہ کے ساتھ ہو جاتا ہے اس کا جواب یوں دیا گیا کہ راستے وغیرہ کسی شرط کے بغیر بھی سودے میں داخل ہوتے ہیں جب کہ پھل اس وقت تک درخت کے سودے میں داخل نہیں ہوتا جب تک اس کی شرط نہ رکھی جائے۔ لہٰذا اسے ان پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابویوسف رحمہما اللہ کا یہی مذہب ہے جبکہ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب پھل کا بڑھنا ختم ہو جائے اور وہ ٹھہر جائے تو اب سودا جائز ہے ورنہ باطل ہے۔

اس سلسلے میں ایک تیسرا قول یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں جو ممانعت ہے اس سے مراد حرام کرنا نہیں ہے بلکہ بطور مشورہ ہے کیونکہ اس سلسلے میں لوگوں کے درمیان جھگڑا ہوتا تھا اس لیے آپ نے منع فرمایا۔

باب ۲۵۵، عرایا کا بیان

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی ہے اسی مضمون کی احادیث حضرت ابن عمر، حضرت جابر، حضرت سہل بن ابی حثمہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

ان احادیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتاری ہوئی کھجوروں کے بدلے درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کے سودے سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی ہے۔ ان احادیث کی بنیاد پر تمام اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ عرایا جائز ہے لیکن عرایا کی تعریف میں اختلاف ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے باغ میں دوسرے آدمی کے ایک یا دو درخت ہوتے تھے پھلوں کے زمانے میں اہل مدینہ اپنے گھر والوں سمیت باغ میں جاتے ادھر ایک دو درختوں کا

مالک اپنے اہل خانہ کے ساتھ آتا جس سے زیادہ درختوں والے کو اذیت پہنچتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ وہ دو درختوں کے مالک کو اندازے کے ساتھ کھجوریں دے دے اور درخت والی کھجوریں خود رکھ لے۔ اس کو عرایا کہتے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں عرایا کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ایک یا دو درختوں کا پھل کسی محتاج کو دیتا ہے پھر وہ اس کے حوالے اس وقت کرتا ہے۔ جب پھل کی صلاحیت ظاہر ہو جائے تو حضور علیہ السلام نے اجازت دی کہ وہ اس کی جگہ اتری ہوئی کھجوریں دے دے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس قول کو اولیٰ قرار دیا کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث میں پھل کی کھجوروں کے بدلے بیچنے کی ممانعت آئی ہے اگر حضرت امام مالک کے قول کو تسلیم کیا جائے تو وہ اترے ہوئے پھل کی درخت والے پھل کے بدلے بیع قرار پائے گی جو ناجائز ہے جب کہ خود مالک جس نے کسی محتاج کو کچھ درختوں کا پھل دیا اگر اس پھل کی بجائے اتری ہوئی کھجوریں دے تو یہ سودا نہیں ہے لہذا اس ممانعت کے تحت نہیں آئے گا اور یوں دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکے گا پھر بہ معنیٰ احادیث سے بھی ثابت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کم کرو کیونکہ مال میں عریہ بھی ہے اور وصیت بھی۔

معلوم ہوا کہ جس طرح کسی شخص کا دوسرے کو اپنے مرنے کے بعد مالک بنانا وصیت ہے اسی طرح اپنی زندگی میں اس کو اپنے مال کے کسی حصے کا مالک بنانا عریہ ہے۔ اس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا موقف ثابت ہو گیا۔

حضرت امام صاحب کے مسلک پر اعتراض یہ کیا گیا کہ عرایا بھی پھل کی پھل کے بدلے بیع ہے کیونکہ حدیث میں دونوں کا اکٹھا ذکر ہوا اس کا جواب دیا گیا کہ بعض اوقات دو چیزوں کا اکٹھا ذکر ہوتا ہے لیکن دونوں کا حکم مختلف ہوتا ہے۔

پھر ایک سوال یہ ہوا کہ عرایا کی اجازت پانچ یا اس سے کم وسق میں دی گئی ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے (وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ممکن ہے ایک خاص واقعہ میں اس مقدار کا عریہ ہوا ہو تو یہ الفاظ فرمائے گئے یہ مطلب نہیں کہ اس سے زائد کی اجازت نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ عقل و نقل سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک اولیٰ ہے۔

باب ۲۵۹، پھلوں میں نقصان ہو جانا

اگر کوئی شخص دوسرے پر پھل بیچے پھر کسی آسمانی آفت کے باعث نقصان ہو جائے تو یہ نقصان بائع کے مال سے شمار ہو گا یا خریدار کا نقصان قرار دیا جائے گا۔

بعض اہل علم کے نزدیک اگر پھلوں کا تہائی حصہ یا زیادہ ضائع ہوا ہے تو اس مقدار کے برابر قیمت خریدار ادا نہیں کرے گا اور اگر تہائی سے کم نقصان ہوا تو وہ خریدار کا ہو گا اور اسے پوری قیمت دینا ہو گی۔

ان حضرات کا استدلال اس طرح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنے (مسلمان) بھائی

پر کھجوریں بیچو پھر انہیں کوئی آفت آپہنچے تو تمہارے لیے جائز نہیں کہ اس سے کچھ لو تم اپنے بھائی کا مال حق کے بغیر کیسے لو گے ؟

نیز آپ نے کئی سالوں کی پیشگی بیع سے منع فرمایا اور نقصانات کو وضع کرنے کا حکم دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو نقصان ہوا اس کے مطابق رقم بائع کو نہیں دی جائے گی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب خریدار نے قبضہ کر لیا تو اب جتنا نقصان ہوگا خریدار کے مال سے ہوگا کم ہو یا زیادہ۔ اگر بائع کے پاس نقصان ہوا تو اب خریدار کچھ نہیں دے گا بشرطیکہ مشتری نے قبضہ نہ کیا ہو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ تم نے جو احادیث پیش کی ہیں وہ صحیح ہیں ہم ان کا انکار نہیں کرتے البتہ تم نے اس کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں۔ یہ اس نقصان کے بارے میں ہے جو خراجی زمینوں کو پہنچتا ہے اب مسلمانوں کو کہا گیا کہ وہ خراج نہ لیں جہاں تک خرید و فروخت کا تعلق ہے تو یہ حدیث ان کے بارے میں نہیں ہے یہ جواب اس حدیث سے متعلق ہے جس میں نقصانات کو وضع کرنے کا حکم دیا۔ جس حدیث میں فرمایا کہ آفت کی صورت میں اپنے بھائی سے کچھ نہ لو تو اس میں سودے کا ذکر ہے قبضہ کا ذکر نہیں لہذا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جب تم نے کسی پر کوئی چیز بیچی اور پھر تمہارے پاس اس کو نقصان پہنچا تو خریدار سے کچھ نہ لو کیونکہ اب جو کچھ تم لوگے وہ کسی چیز کا بدل نہیں۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دوسری حدیث بھی اسی مفہوم کی تائید کرتی ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے پھل خریدا پھر اس کے پھل کو نقصان پہنچا اس پر قرض زیادہ ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو چنانچہ اس کو صدقہ دیا گیا لیکن اس سے قرض کی ادائیگی نہ ہو سکی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا جتنا تمہیں ملتا ہے لے لو تمہارے لیے یہی ہے۔ تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے ضائع ہونے کی وجہ سے قرض کو ساقط نہیں کیا اور ان قرض خواہوں میں پھل کو بیچنے والے بھی تھے۔

تو معلوم ہوا کہ یہ نقصان خریدار کا ہی شمار ہوگا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۶، خریدا ہوا سودا قبضہ کئے بغیر نہ بیچا جائے

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص غلہ خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے اسے نہ بیچے اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا کہ اگر غلہ خریدا ہو تو اسے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا جائز نہیں لیکن دوسری اشیاء کے لیے یہ حکم نہیں ہے بلکہ انہیں قبضہ سے پہلے بھی بیچ سکتا ہے۔

جب کہ دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ کھانے کی اشیاء ہوں یا اس کے علاوہ دوسری چیزیں سب کے بارے میں یہی حکم ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بازار میں زیتون خریدا اور اسی وقت نفع پر سودا ہونے لگا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک آپ اسے اپنی منزل میں نہ لے جائیں، آگے نہ بیچیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات قبول کر لی اور اس پر عمل کیا حالانکہ پہلے قول والوں کی پیش کردہ روایت بھی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے معلوم ہوا انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طعام کے علاوہ اشیاء کے بارے میں یہ حکم معلوم نہ ہو سکا اب جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بتایا تو انہوں نے اس پر عمل کیا۔

اس دوسرے قول کو ایک ایسی روایت سے بھی تائید حاصل ہے جس میں طعام کی بجائے مطلق اشیاء کا ذکر ہے حضرت حکیم بن حزام فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جب تم کوئی چیز خریدو تو قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچو۔ تو اس حدیث نے مسئلہ بالکل واضح کر دیا۔

رہا یہ سوال کہ متعدد احادیث میں طعام کا ذکر ہے تو اس کی کیا وجہ ہے تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ خرید و فروخت کے سلسلے میں کھانے پینے کی اشیاء میں وسعت ہے حتیٰ کہ اس میں بیع سلم بھی جائز ہے اگرچہ جس کے ساتھ سودا ہو رہا ہے اس کے پاس یہ غلہ موجود نہ ہو تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلے کا ذکر کر کے واضح فرمایا کہ جب اس میں قبضہ کرنے سے پہلے آگے سودا جائز نہیں تو دوسری اشیاء میں بدرجۂ اولیٰ جائز نہ ہوگا پھر دوسری بات یہ ہے کہ جو چیز دوسرے کی ضمان میں ہو اس کا نفع لینا جائز نہیں تو جس طرح کھانے کی اشیاء جب تک قبضہ میں نہ آئیں فروخت کرنے والے کی ضمان میں ہیں اور خریدار آگے بیچ کر ان سے نفع نہیں اٹھا سکتا اسی طرح دیگر اشیاء میں بھی یہی حکم ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ البتہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک غیر منقولہ اشیاء مثلاً زمین وغیرہ کو قبضہ سے پہلے بھی بیچا جا سکتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے اختلاف کیا ہے وہ فرماتے ہیں جس طرح طعام اور غیر طعام کے لیے ایک حکم ہے اسی طرح قیاس کے مطابق منقولہ اور غیر منقولہ دونوں قسم کی اشیاء کا ایک ہی حکم ہونا چاہیے۔

باب ۲۶: سودے میں غیر متعلق شرط رکھنا

اگر کوئی شخص اپنا گھوڑا (مثلاً) معلوم قیمت پر بیچتا ہے اور یہ شرط رکھتا ہے کہ وہ (بائع) معلوم مقام تک اس پر سواری کرے گا تو آیا اس قسم کا سودا اور یہ شرط جائز ہے یا نہ؟

اس مسئلے میں تین قول ہیں۔

(۱) یہ سودا بھی جائز ہے اور شرط بھی۔

(۲) سودا جائز ہے اور شرط باطل ہو گی۔

(۳) بیع فاسد ہو جائے گی۔

احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے ایک سفر میں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ان کا اونٹ کمزور پڑ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے پوچھا تمہارے پاس کوئی لکڑی وغیرہ ہے آپ نے اس لکڑی یا شاخ کے ساتھ اونٹ کو ضرب لگائی تو وہ پہلے سے زیادہ تیز ہو گیا آپ نے فرمایا اسے مجھ پر ایک اُوقیہ سونے کے بدلے بیچو وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ!

یہ آپ ہی کی سواری ہے چنانچہ سودا کر دیا اور گھر آنے تک سواری کی اجازت مانگی مدینہ طیبہ پہنچنے پر انہوں نے اونٹ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا آپ نے فرمایا شاید تمہارا خیال تھا کہ میں تمہارا اونٹ لینا چاہتا ہوں پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہیں ایک اوقیہ سونا دیں اور اونٹ بھی واپس دے دیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہاں سواری کی شرط رکھی گئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تسلیم کیا اور سودا بھی برقرار رہا معلوم ہوا کہ اس صورت میں شرط اور بیع دونوں جائز ہوتے ہیں۔

دوسرے دونوں فریقوں نے ان کو یوں جواب دیا کہ دو وجہ سے یہ حدیث تمہاری دلیل نہیں بن سکتی۔

ایک وجہ یہ ہے کہ سودے میں یہ شرط نہیں رکھی گئی سودا مکمل ہو گیا تو اس کے بعد انہوں نے اجازت طلب کی لہٰذا یہ استثناء بیع سے الگ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ سودا تھا ہی نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ آنے کے بعد اونٹ واپس کر دیا اور فرمایا کہ تمہارا خیال تھا کہ میں تمہارا اونٹ روک لوں گا۔ بنا بریں یہ شرط خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اپنی ملک میں تھی۔

جن حضرات کے نزدیک شرط باطل اور سودا جائز ہے ان کی دلیل اس طرح ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ فرمایا تاکہ انہیں آزاد کر دیں تو اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچیں گے کہ اس کی ولاء ہمیں حاصل ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا تمہیں یہ بات نہ روکے ولاء اسی کے لیے جو آزاد کرے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق شرط باطل ہو گئی اور سودا جائز ہوا۔

تیسرے قول والے حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث اس طرح بھی مروی ہے لیکن اس کے خلاف بھی مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت بریرہ میرے پاس آئیں اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ پر مکاتبت کی ہے ہر سال ایک اوقیہ دینا ہے لہٰذا آپ میری مدد کریں اور انہوں نے ابھی تک بدل کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہ کیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم واپس جاؤ۔ اگر وہ لوگ پسند کریں کہ میں تمام مال دے دوں اور ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ان لوگوں کے پاس گئیں انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر ام المومنین ثواب کی خاطر ایسا کریں تو ٹھیک ہے تمہاری ولاء ہمیں حاصل ہو گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ بات تمہیں منع نہ کرے خرید کر آزاد کر دو۔ ولاء اسی کے لیے جو آزاد کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط رکھتے ہیں جو کتاب اللہ کے مطابق نہیں جو شرط کتاب اللہ کے مطابق نہیں وہ باطل ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ولاء کی شرط سودے میں نہیں رکھی گئی بلکہ وہ کتابت کے سلسلے میں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بدل کتابت میں مدد کی بجائے خریدنے اور آزاد کرنے کا حکم دیا گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداءً خریدنے کا ذکر فرمایا اور اس میں شرط مذکور نہیں۔

ایک روایت میں لفظ "خذی" ہے یعنی تم لے لو اور یہ لفظ بھی سودے کے معنیٰ میں بولا جاتا ہے مثلاً

کہا جاتا ہے یہ چیز تم نے کتنے میں لی ہے یعنی خریدی ہے۔

ان حضرات نے حضرت عمرو ابن شعیب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مع قرض اور ایک بیع میں دو شرطوں سے منع فرمایا۔ قرض کے ساتھ بیع کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو قرض دے کر اس پر کوئی چیز زیادہ قیمت پر بیچی جائے یہ سود بن جاتا ہے۔ اسی طرح بیع میں شرط سے منع فرمایا دو شرطوں سے مراد یہاں محض شرط ہے۔ کیونکہ بیع بذاتہ ایک شرط ہے اور جب ایک اور شرط رکھ دی تو یہ دو شرطیں ہو گئیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر ایک لونڈی بیچی اور اس سے خدمت لینے کی شرط رکھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ (حضرت عبداللہ) اس لونڈی کے قریب نہ جائیں اور نہ ہی میں اس میں کوئی ثواب دیکھتا ہوں گویا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس سودے کو باطل قرار دیا۔

قیاس بھی احناف کے مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ سب حضرات کے نزدیک سودے میں صحیح شرط رکھی جا سکتی ہے مثلاً بائع یا مشتری کے لیے ایک معلوم مدت تک اختیار رکھنا اسی طرح قیمت کی ادائیگی کے لیے معلوم مدت مقرر کی جا سکتی ہے اگر یہ شرائط معلوم ہوں تو بیع کو لازم ہو جاتی ہیں اور اگر مجہول ہوں تو بیع فاسد ہو جاتی ہے تو معلوم ہوا کہ شرط صحیح ہو تو سودا صحیح ہوتا ہے اور شرط فاسد ہو تو بیع باطل ہو جاتی ہے۔ اس سے احناف کا مسلک ثابت ہو گیا کہ اس قسم کی شرائط سے بیع سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتی۔

باب ۲۶۲، مکہ مکرمہ کی زمین کو بیچنا اور کرایہ پر دینا

اس سلسلے میں دو قول ہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ کے نزدیک مکہ مکرمہ کی سرزمین کو کرایہ پر دینا یا اسے بیچنا جائز نہیں۔

حضرت عطاء اور حضرت مجاہد بھی یہی بات فرماتے ہیں۔

جبکہ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دوسرے شہروں کی طرح سرزمین مکہ کو بیچنا اور وہاں کے مکانات اور زمین کو کرایہ پر دینا جائز ہے۔

پہلے قول والوں نے یوں استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ کے گھروں کو بیچنا اور انہیں کرایہ پر دینا جائز نہیں اس مضمون کی احادیث، حضرت عبداللہ بن عمر اور علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھر حضرت صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے زمانے میں مکانات کو کرایہ پر نہیں دیا جاتا تھا اور نہ بیچا جاتا۔ جو شخص حاجت مند ہوتا وہ رہائش پذیر ہو جاتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی وہ دوسروں کو رہائش کے لیے دے دیتا۔

حضرت امام ابویوسف اور ان کے ہم مسلک حضرات نے یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت اسامہ بن زید رضی

اللہ عنہا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! کیا آپ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر میں اتریں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عقیل نے کوئی زمین یا گھر چھوڑا ہے عقیل اور طالب، ابوطالب کے وارث ہوئے جب کہ حضرت جعفر اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو وراثت نہ ملی کیونکہ وہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب مسلمان نہ تھے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ کی زمین اور مکانات میں ملکیت اور وراثت جاری ہوتی ہے۔

اب جب دونوں طرف سے احادیث پیش کی گئیں تو قیاس کے ذریعے فیصلہ کیا جائے گا وہ یوں کہ میدان عرفات، مسجد حرام اور منیٰ وغیرہ میں سب کا حق برابر ہے وہاں کوئی شخص ذاتی عمارت نہیں بنا سکتا لیکن اس کے علاوہ مکہ مکرمہ میں مکانات وغیرہ بنائے جاتے ہیں حتیٰ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا جو شخص حضرت ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے امن حاصل ہوگا اسی طرح جو شخص اپنا دروازہ بند کرے گا وہ بھی مامون ہوگا تو جب لوگوں کے ذاتی مکانات تھے۔ تو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ کی زمین اور مکانات میں ملکیت جاری ہوتی ہے جب یہ صورت حال ہے تو اس کا بیچنا اور کرایہ پر دینا بھی جائز ہے۔
حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مسلک کو اپنایا اور اس کی ترجیح ثابت کی ہے۔

باب ۲۶۳، کتے کی قیمت لینا

کیا کتے کی خرید و فروخت جائز ہے اور اس کی قیمت حلال ہے؟
اس سلسلے میں دو موقف ہیں ایک جماعت کے نزدیک کتے کی قیمت حرام ہے۔ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث سے استدلال کیا ہے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت زانیہ کی کمائی اور کاہن (نجومی) کی اجرت سے منع فرمایا۔
اس مضمون کی احادیث متعدد طرق سے کئی صحابہ کرام نے روایت کی ہیں۔
دوسرا فریق کہتا ہے کہ جن کتوں سے نفع اٹھایا جا سکتا ہے ان کی قیمت لینے میں کوئی حرج نہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ شروع میں ہر قسم کے کتے کو قتل کرنے کا حکم تھا اس لیے ان کی قیمت لینا جائز نہ تھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا اور مدینہ طیبہ کے اطراف میں صحابہ کرام کو بھیجا تاکہ وہ کتوں کو قتل کر دیں۔
تو اس وقت چونکہ کتوں سے نفع حاصل کرنا جائز نہ تھا لہٰذا ان کی قیمت لینا اور اسے استعمال کرنا بھی حرام تھا۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور کتوں سے نفع اٹھانا جائز قرار دیا گیا چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شکار یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھا اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے تو اس حدیث کی روشنی میں بعض ضرورتوں کے تحت کتے رکھنے کی اجازت دی گئی اسی طرح شکار کے لیے

بھی کتا رکھنے کی اجازت دی گئی اور اس سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں بلکہ قرآن پاک میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

تو ہم دیکھتے ہیں کہ جس چیز سے نفع اٹھانا جائز ہوتا ہے اس کی قیمت وصول کرنا بھی جائز ہے مثلاً گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے لیکن ان سے نفع اٹھانا جائز ہے اسی بنیاد پر ان کی خرید و فروخت بھی جائز ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ کتوں کی قیمت حاصل کرنا اور اسے استعمال کرنا بھی جائز و حلال ہو۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۶۴، حیوان کو قرض کے طور پر لینا

کیا کوئی حیوان بطور قرض لیا جا سکتا ؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے جبکہ دوسرے حضرات اسے نا جائز قرار دیتے ہیں۔

پہلے قول والوں نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ایک اونٹ بطور قرض لیا جب صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت رافع کو حکم دیا کہ قرض ادا کریں انہوں نے دیکھا تو اس اونٹ سے اچھے اونٹ تھے آپ نے فرمایا یہی دے دو وہ لوگ نہایت اچھے ہیں جو اچھی طرح ادائیگی کرتے ہیں۔

دوسرے فریق نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب سود حرام نہیں ہوا تھا جب سود حرام قرار دیا گیا تو ہر ایسا قرض جو نفع لائے وہ بھی حرام قرار دیا گیا۔ سود کے منسوخ ہونے سے پہلے جانور کو جانور کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنا بھی جائز تھا۔ لیکن بعد میں یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا حالانکہ اس سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کے اونٹ آنے تک دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ لیتے تھے۔ تو اب جب حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار کے ساتھ بیع نا جائز ہو گئی تو اسے بطور قرض لینا بھی جائز نہ ہوا۔

پہلے قول والے حضرات نے گندم کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ گندم کو گندم کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنا جائز نہیں لیکن قرض کے طور پر لینا جائز ہے لہذا حیوان کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے بدلے بطور ادھار بیچنا حرام قرار دیا تو اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حیوانات کے ایک دوسرے کے مثل ہونے پر آگاہی نہیں ہو سکتی اگر یہ بات ہے تو دوسرے قول والوں کی بات ثابت ہو گئی کہ چونکہ حیوانات ایک دوسرے کی مثل نہیں ہوتے لہذا قرض کے طور پر حیوان کو لینا جائز نہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے قول والوں نے گندم کے سودے اور قرض میں جو تفریق کی ہے وہ بات صحیح ہو۔ تو اب ہم نے کیلی اور وزنی اشیاء کو دیکھا کہ ان کو ادھار کے طور پر ایک دوسرے کے بدلے بیچنا جائز نہیں لیکن قرض کے طور پر لینا جائز ہے البتہ سونے اور چاندی کا حکم الگ ہے۔ اور اس کے علاوہ اشیاء مثلاً کپڑے وغیرہ کو

نقدًا بیچنا جائز ہے اگرچہ کم زیادہ ہوں. لیکن ادھار کے طور پر بیچنے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک ان میں سے جو ایک نوع ہیں ۔ ان میں اس قسم کا سودا جائز نہیں اور جن کی انواع مختلف ہیں ان میں جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے ۔

بعض حضرات فرماتے ہیں ایک نوع ہوں یا الگ الگ نوع سے تعلق رکھتے ہوں ان کو ادھار اور نقد دونوں طرح بیچنا جائز ہے ۔

تو حیوان کے علاوہ اشیاء کے یہ احکامات ہیں اب حیوان کو بطور ادھار حیوان کے بدلے بیچنا جائز نہیں اگرچہ جنس مختلف ہو مثلاً غلام کو اونٹ کے بدلے یا گائے بکری کے بدلے بطور ادھار بیچنا جائز نہیں تو اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہی کی علت نوع کا ایک ہونا ہوتا تو غلام کے بدلے گائے کی بیع جائز ہوتی کیونکہ یہ الگ الگ انواع ہیں جس طرح اونی کپڑے کو سوتی کپڑے کے بدلے ادھار کے طور پر بیچ سکتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ان کی بیع اس لیے ناجائز ہے کہ مثل پر واقفیت نہیں ہوسکتی جب اس وجہ سے حیوان کو حیوان کے بدلے بطور ادھار بیچنا جائز نہ ہوا تو اسے قرض کے طور پر لینا بھی جائز نہ ہوا ۔ احناف کا یہی مسلک ہے ۔

پہلے قول والوں کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ دیت وغیرہ میں اونٹ دیئے جاتے ہیں اور نا تمام بچہ گرانے پر غلام یا لونڈی لازم ہوتی ہے ۔ تو یہ حیوان ذمہ میں لازم ہوتے ہیں تو اسی طرح دوسرے حیوانات کو بھی قرض کے طور پر لینا جائز ہونا چاہیے کیونکہ قرض میں بھی کوئی چیز لازم ہوتی ہے ۔

اس کا جواب یوں دیا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اور جنین میں حیوان کو لازم کیا جب کہ حیوانات کی باہم بیع بطور ادھار ناجائز قرار دی اس سے معلوم ہوا کہ مال کے بدلے حیوان کے وجوب کی ممانعت ہے اور قرض کی صورت میں یہی ہوتا ہے جب مال کے بغیر واجب ہو جیسے دیت وغیرہ میں تو جائز ہوگا ۔ یعنی دونوں صورتوں میں فرق ہے لہذا اسے دیت وغیرہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں ۔

بیع صرف کا بیان

باب ۲۶۵، سُود کا بیان

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربٰو (سُود) ادھار میں ہے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے کمی زیادتی کے ساتھ بیچنا جائز ہے شلاً ایک گرام سونا دو گرام کے بدلے بیچ سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ یہ سودا نقد ہو ادھار کے طور پر جائز نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کا رد کیا ہے وہ فرماتے ہیں ربٰو کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ربٰو (سود) ہے جس میں کیلی اور وزنی چیز کو ہم جنس ہونے کی صورت میں کمی زیادتی کے ساتھ بیچنا ہے اگرچہ نقداً ہو اس ربٰوہ کا سنت میں ذکر ہے۔ عربوں میں یہ عادت تھی کہ جب کوئی شخص قرض لیتا تو وقت پورا ہونے پر قرض خواہ سے کہتا کہ مجھے مزید مہلت دو میں تم اتنی رقم زیادہ دوں گا تو اس طرح وقت کا پیسوں کے بدلے سودا ہوتا اس کو قرآن پاک نے حرام قرار دیا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ربا التفاضل کو بھی حرام قرار دیا۔ آپ نے فرمایا ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے اور ایک درہم کو دو درہم کے بدلے نہ بیچو۔

ایک حدیث میں فرمایا سونا، سونے کے بدلے، برابر برابر وزن، چاندی، چاندی کے بدلے برابر برابر وزن ہو۔ اسی طرح گندم، جو، کھجور، اور نمک کا بھی ذکر فرمایا۔

یہ حدیث مشہور ہے اور متعدد طرق اور مختلف الفاظ سے مروی ہے۔ بنا بریں دونوں قسم کا سُود حرام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جنہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پہلی حدیث روایت کی ہے انہوں نے بھی اس دوسری حدیث سے ثابت ہونے والے حکم کی طرف رجوع فرمایا پھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت خبر واحد ہے جبکہ اس دوسری حدیث کو ایک جماعت نے نقل کیا لہذا یہ حجت ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۶۶، سونے کا ہار جس میں موتی جڑے ہوں فروخت کرنا

اگر کسی شخص کے پاس سونے کا ہار ہو اور اس میں موتی وغیرہ لگے ہوئے ہوں تو اسے سونے کے بدلے

بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔

ایک مذہب یہ ہے کہ اس قسم کے ہار کو سونے کے بدلے بیچنا جائز نہیں کیونکہ قیمت کو ہار کے سونے اور موتیوں پر تقسیم کیا جائے گا اور چونکہ ایسا انداز سے اور تخمینے سے کیا جاتا ہے لہذا ممکن ہے ہار کے سونے کو خالص سونے کے بدلے کمی زیادتی کے ساتھ بیچنا ناجائز قرار دیا۔

ان حضرات نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں مجھے خیبر میں ایک ہار ملا جس میں سونا اور موتی تھے میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو الگ الگ کر دو پھر جیسے چاہو بیچو۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ ہار کا سونا قیمت والے سونے کے برابر ہے یا کم زیادہ ہے اور جب تک سونے کو الگ نہ کریں اس کا وزن معلوم نہیں ہوتا تو اس صورت میں الگ کئے بغیر سودا جائز نہ ہوگا لیکن ہار والے سونے کا وزن معلوم ہو اور وہ قیمت والے سونے سے کم ہو تو یہ سودا جائز ہوگا کیونکہ ہار کے سونے کا جو وزن ہے قیمت والے سونے میں سے اتنا وزن اس کے بدلے میں ہو جائے گا اور باقی سونا موتیوں کے بدلے میں ہوگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر ہی بیچ سکتے ہیں لیکن اگر دو دینار کھرے ہوں اور ان کو ایسے دو دیناروں کے بدلے بیچا جائے جن میں سے ایک کھوٹا اور دوسرا کھرا ہو تو یہ سودا جائز ہے کیونکہ یہاں قیمت کا اعتبار نہیں ہوتا اگر قیمت کا اعتبار کریں تو وہ برابر برابر نہیں ہو سکتے۔

جہاں تک حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو وہ مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے لہذا اس میں اضطراب ہونے کی وجہ سے اس سے استدلال صحیح نہیں۔

چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام کے حکم سے ہار کا سونا الگ کر دیا گیا تو ممکن ہے آپ نے مسلمانوں کی ضرورت کے تحت اسے الگ کرایا ہو اس وجہ سے نہیں کہ اس کا سودا جائز نہیں۔ دوسرے مذہب پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ عمل بھی دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے تلوار خریدی جس کے ساتھ چاندی لگی ہوئی تھی اور قیمت کے طور پر چاندی دی۔ معلوم ہوا کہ اس صورت میں یہ سودا جائز ہے جب اس سونے یا چاندی کا وزن معلوم ہو جو کسی دوسری چیز کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

ہبہ اور صدقہ کا بیان

باب ۲۶۷، ہبہ کرنے کے بعد واپس لینا

اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز ہبہ کرے تو کیا اسے واپس لے سکتا ہے؟

بعض حضرات کے نزدیک ہبہ کرنے والا ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس نہیں لے سکتا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہبہ کو لوٹانے والا قے کر کے اسے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں اگر ہبہ کیا ہوا مال قائم ہو خرچ نہ کر دیا گیا ہو یا اس میں کوئی اضافہ نہ کیا گیا ہو موہوب لہ، واہب کا قریبی رشتہ دار بھی نہ ہو یا اسے ہبہ کا بدلہ نہ دیا گیا ہو تو ہبہ میں رجوع ہو سکتا ہے اور اگر موہوب لہ، واہب کا قریبی رشتہ دار ہے یا مثلاً وہ بیوی خاوند ہیں تو رجوع کرنا جائز نہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ واضح نہیں آیا اس سے انسان مراد ہے جو قے کر کے چاٹتا ہے تو یہ کام حرام ہے لہٰذا ہبہ کی واپسی بھی حرام ہو گی اس طرح پہلے قول والوں کی بات درست ہو گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قے چاٹنے والے سے کتا مراد ہو تو چونکہ کتا مکلف نہیں ہے تو اب محض نجاست سے ملوث ہونا مراد ہو گا حرام وحلال سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو گا۔

اب جب اس سلسلے میں دیگر روایات کو دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی ہے جو اپنے ہبہ کو واپس کرتا ہے وہ کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔

تو معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد امت کو اس قسم کے نامناسب کام سے بچانا ہے یہ مقصد نہیں کہ رجوع کرنا جائز ہی نہیں۔

چنانچہ اس مفہوم کی تائید دوسری روایات سے بھی ہوتی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کیا پھر دیکھا کہ اسے بیچا جا رہا ہے تو خریدنے کا ارادہ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا اپنا صدقہ واپس نہ لو۔

ایک دوسری روایت میں آپ نے فرمایا صدقہ کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منع کرنا اس کے حرام ہونے کی طرف اشارہ نہ تھا بلکہ افضلیت کا بیان ہے کیونکہ ایک شخص نے اپنی ماں کو باغ دیا پھر وہ مر گئی یہ اکیلا وارث تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا صدقہ ثابت ہو گیا اور تیرا باغ تیری طرف لوٹ آیا۔ معلوم ہوا کہ صدقہ کسی نہ کسی صورت میں واپس ہو سکتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص صلہ رحمی یا صدقہ کے طور پر ہبہ کرے تو وہ رجوع نہیں

کرسکتا اور جو آدمی اس کا بدلہ لینا چاہیے تو ناپسند ہونے کی صورت میں رجوع کرسکتا ہے۔ گویا ہبہ کی دو قسمیں ہیں صلہ رحمی کے طور پر ہو تو صدقہ کے حکم میں ہے واہب کو رجوع سے روکا جائے گا اور کوئی دوسری صورت ہو تو واپس لے سکتا ہے حضرت علی المرتضیٰ، حضرت فضالہ، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہم بھی یہی بات فرماتے ہیں۔

صلہ رحمی کے سلسلے میں میاں بیوی بھی داخل ہیں یہ بھی ایک دوسرے کو دیا ہوا ہبہ واپس نہیں لے سکتے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی (رحمہم اللہ) سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

احناف کا ہبہ کے رجوع کے سلسلے میں یہی مسلک ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگرچہ قیاس تو یہ ہے کہ کسی قسم کے ہبہ کو واپس لینا جائز نہ ہو لیکن ہم نے یہاں روایات اور ائمہ دین کے اقوال کی وجہ سے قیاس کو ترک کر دیا۔

باب ۲۶۸، عطیہ میں اولاد کے درمیان امتیاز برتنا

اگر کوئی شخص اپنے بچوں میں سے بعض کو عطیات دے اور دوسروں کو نہ دے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں اور کیا وہ عطیہ نافذ ہوگا یا نہیں؟

بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنے سے وہ عطیہ باطل ہو جائے جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ عطیہ باطل نہ ہوگا البتہ والدین کو اولاد کے درمیان اس طرح کا امتیاز نہیں برتنا چاہیے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے بطور عطیہ ایک غلام دیا تو میری ماں نے مجھے حکم دیا کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر آپ کو گواہ بناؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی تمام اولاد کو اس طرح عطیہ دیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا واپس لوٹاؤ۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ اس وقت چھوٹے تھے لہٰذا ان کے والد نے خود ان کی طرف سے قبضہ کیا تو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ واپس کرو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عطیہ باطل ہے۔

احناف فرماتے ہیں اگر اس قسم کا عطیہ دیا جائے تو جسے عطیہ دیا گیا اس نے بڑا ہونے کی وجہ سے خود قبضہ کیا یا وہ چھوٹا تھا اور اس کی طرف سے اس کے باپ نے قبضہ کیا اور اسے یہ بات بتا دی تو یہ جائز ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اس وقت چھوٹے تھے ممکن ہے وہ بڑے ہوں اور ابھی قبضہ نہ کیا ہو۔

پھر یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی اور کو گواہ بناؤ تو اگر یہ عطیہ باطل ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور کو گواہ بنانے کا حکم نہ دیتے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے اس لیے یہ بات فرمائی کہ آپ حاکم تھے گویا آپ نے واضح فرمایا کہ حاکم کا کام فیصلہ کرنا ہے۔ لہٰذا گواہ کسی اور کو بناؤ تو اس حدیث کو جن جن الفاظ کے ساتھ نقل کیا گیا ان میں سے کوئی لفظ بھی اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ عطیہ باطل ہے مثلاً آپ نے فرمایا جس طرح

تم تمام اولاد سے نیکی کی توقع رکھتے ہو اسی طرح ان کے درمیان برابری قائم کرو تو یہ بھی افضلیت کی دلیل ہے۔ چنانچہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر والوں میں کوئی چیز تقسیم کرتے تو مساوات قائم کرتے ان میں سے آزاد حضرات اور غلاموں سب میں برابری قائم کرتے لیکن ایسا کرنا آپ پر واجب نہ تھا بلکہ افضل تھا۔ خود صحابہ کرام بھی بعض اوقات اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے فرق کرتے تھے اگر یہ بات واجب ہوتی اور اس کے خلاف کرنے سے عطیہ باطل ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتے چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی باقی اولاد کو چھوڑ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ دیا۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ ان میں سے بعض کو عطیات دے کر باقی کو چھوڑ نہ دیا جائے تاکہ ان کے دلوں میں نفرت پیدا نہ ہو بلکہ عطیات میں لڑکے اور لڑکی کے درمیان بھی تفریق نہ کی جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

الحمد للہ! آج مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۹۴ء / ۶ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ بروز جمعرات یہ تلخیص مکمل ہو گئی۔

محمد صدیق ہزاروی غفرلہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَيۡءٍ (النحل ۸۹)

اور ہم نے آپ پر اِس کتاب کو نازل کیا ہے جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

سات ضخیم جلدوں میں شرح صحیح مسلم کی تکمیل اور عالم گیر مقبولیت اور شاندار پذیرائی کے بعد
شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی عمّ فیوضہٗ کی ایک اور فکر انگیز اور علمی تصنیف
قرآن مجید کی تفسیر بہ نام

تبیان القرآن

چند خصوصیات

★ قرآن مجید کا سلیس اور با محاورہ ترجمہ اور آسان اردو میں قرآن کریم کی تشریح ،

★ احادیث ، آثار اور اقوال تابعین پر مبنی قرآنی آیات کی تشریح ،

★ قرآن مجید کی آیات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، جلالت اور آپ کی خصوصیات کا استنباط ،

★ عقائد اسلامیہ میں عقائد اہل سنت کی حقانیت اور فقہی مذاہب میں فقہ حنفی کی ترجیح ،

★ مفسرین کی چودہ سو سالہ کاوشوں کا حاصل ، مجتہدین کی آرا پر نقد و تبصرہ اور تصوف کی چاشنی ،

★ مشکلاتِ اعرابِ قرآن کا حل، عصری مسائل پر محققانہ ابحاث اور مذاہبِ باطلہ کا مہذب رد ،

یہ ایک ایسی تفسیر ہوگی جس کی مدتوں سے اہلِ ذوق کو تلاش اور پیاس تھی جس کی ضرورت، اہمیت اور افادیت صدیوں تک باقی رہے گی ۔

پیش کش : فرید بک سٹال
۳۸ - اردو بازار، لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ
فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

اُردو ترجمہ

طحاوی شریف

تصنیف
محدّثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ و تلخیص
علّامہ محمد صدیق ہزاروی

فرید بُک سٹال
۳۸۔ اُردو بازار لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ
فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف: محدّثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ
۲۳۹ھ ـــــ ۳۲۱ھ
۸۵۳ء ـــــ ۹۳۳ء
ترجمہ و تلخیص: علّامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین
تقدیم: علّامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : شرح معانی الآثار (اُردو ترجمہ طحاوی شریف) جلد چہارم

شارح : محدث جلیل امام ابوجعفر احمد بن الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وحواشی : علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی

تقدیم : علامہ مفتی غلام رسول سعیدی

تصحیح : مولانا خادم حسین رضوی

: مولانا محمد ظہیر بٹ (جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

کتابت : محمد یعقوب کیلانی

مطبع : ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور

الطبع الاوّل : ----- / مئی ۱۹۹۷ء

الطبع الثانی : ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ / مئی ۲۰۰۲ء

ہدیہ : -/625 روپے

ناشر

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ۳۸ اُردو بازار لاہور

تقسیم کار

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَابُ الْعُمْرٰی ۲۵

عُمریٰ کا بیان

۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اِجَازَةِ الْعُمْرٰی وَجَعَلُوْهَا رَاجِعَةً اِلَی الْمُعْمِرِ بَعْدَ مَوْتِ الْمُعْمَرِ لَهٗ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّمَا وَقَعَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا عَلَی الشُّرُوْطِ الَّتِیْ قَدْ اَبَاحَ الْكِتَابُ اِشْتِرَاطَهَا وَجَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَاَجْمَعَ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فَاَمَّا مَا نَهٰی عَنْهُ الْكِتَابُ اَوْ نَهَتْ عَنْهُ السُّنَّةُ فَهُوَ غَیْرُ دَاخِلٍ فِیْ ذٰلِكَ اَلَا یُرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ حَدِیْثِ بَرِیْرَةَ كُلُّ شَرْطٍ لَیْسَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ وَمَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ مَا كَانَ مَنْصُوْصًا فِیْهِ اَوْ مَا قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا وَجَبَ قَبُوْلُهٗ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ یَقُوْلُ فِیْهِ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَلَیْسَ كُلُّ شَرْطٍ یَشْتَرِطُهُ الْمُسْلِمُوْنَ یَدْخُلُ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَجَازَ الشَّرْطَانِ فِی الْبَیْعِ اللَّذَانِ قَدْ نَهٰی عَنْهُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَانَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مُعَارِضًا لِذٰلِكَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہ موقف اختیار کیا کہ عمریٰ جائز ہے اور جس کے لیے عمریٰ کیا جائے اس کے مرنے کے بعد وہ عمریٰ کرنے والے کی طرف لوٹے گا انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے (کسی شخص کو عمر بھر کے لیے کوئی چیز دینا عمریٰ ہے) لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ان شرائط کے بارے میں ہے جن شرائط کا مقرر کرنا قرآن پاک نے جائز قرار دیا ہو اور وہ سنت سے ثابت ہوں اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے لیکن جن شرائط سے قرآن پاک یا سنت سے ممانعت ثابت ہو وہ اس میں داخل نہیں ہیں کیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا والی حدیث میں فرمایا کہ ہر وہ شرط جو قرآن پاک کے مطابق نہیں وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو شرطیں ہوں اور قرآن پاک کے مطابق وہ ہیں جن کے بارے میں نصوص آتی ہیں یا جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لیے کہ ان کو قبول کرنا بھی اللہ کی کتاب کی وجہ سے قبول کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہیں حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس بات سے روکیں اس سے رک جاؤ" حضور علیہ السلام کے قول میں مسلمانوں کی ہر شرط داخل نہیں ہوگی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو سودے میں دو شرطیں

وَبِقَوْلِهٖ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَلَمَّا لَمْ يُجْعَلْ ذٰلِكَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَاِنَّمَا جُعِلَ عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الشُّرُوْطِ فَقَدْ وَقَفْنَا عَلَيْهَا وَعَرَفْنَاهَا فَاَعْلَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ اَنَّهُمْ عِنْدَ تِلْكَ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ قَدْ اَجَازَ لَهُمْ اشْتِرَاطَهَا حَتّٰى لَا يَجِبَ لِمَنْ هِيَ لَهُمْ عَلَيْهِ نَقْضُهَا۔

جائز ہوتیں جن سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور یہ حدیث اس کے خلاف ہوئی نیز آپ کے اس قول کے بھی خلاف ہوگی کہ ہر وہ شرط جو قرآن پاک میں نہیں وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہوں تو جب آپ نے اسے اس معنی پر نہیں رکھا (عموم پر نہیں رکھا) بلکہ اس سے خاص شرائط مراد ہیں اور ہم ان سے واقف ہیں انہیں جانتے ہیں تو حضور علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ تمام مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہیں یعنی وہ شرائط جن کی آپ نے اجازت دی کہ وہ شرائط رکھی جا سکتی ہیں تاکہ جن لوگوں کے لیے وہ شرائط ہیں ان کے لیے توڑنا جائز نہ ہو۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی احادیث مروی ہیں جو اس (مذکورہ بالا) بات پر دلالت کرتی ہیں۔

۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا۔

حضرت کثیر بن عبداللہ مزنی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہیں مگر وہ شرط جو حرام کو حلال یا حلال کو حرام کرے۔

(وہ صحیح نہیں)

فَدَلَّ هٰذَا اَنَّ الشُّرُوْطَ الَّتِي الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَهَا هِيَ بِخِلَافِ هٰذِهِ الشُّرُوْطِ الْمُسْتَثْنَاةِ وَكَانَتِ الشُّرُوْطُ فِي الْعُمْرٰى قَدْ وَقَفَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى بُطْلَانِهَا فِيْ اٰثَارٍ قَدْ جَاءَتْ عَنْهُ مَجِيْئًا مُتَوَاتِرًا۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسلمانوں کو جن شرائط کے پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ ان شرائط کے خلاف ہیں جن کو مستثنیٰ کیا گیا اور عمریٰ کی شرائط کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں باطل قرار دیا اس سلسلے میں آپ سے متواتر روایات آئی ہیں۔

۳۔ فَمِنْهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَمِيْرًا كَانَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهٗ طَارِقٌ قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ عَنْ قَوْلِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ان میں سے یہ ہے حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے فرماتے ہیں مدینہ طیبہ پر ایک حاکم مقرر تھا جس کا نام طارق تھا اس نے عمریٰ کا وارث (کو دینے) کے لیے فیصلہ کیا اور اس کی بنیاد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۵۔ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کا وارث کو دینے کا حکم فرمایا ۔۔۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کو عمریٰ دینے کا فیصلہ فرمایا اور عمریٰ کی شرط ختم کر دیا پہلے قول والے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث

هٰذَا الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ فَقَطَعَ بِذٰلِكَ شَرْطَ الْعُمْرٰى **فَقَالَ** الْاٰخَرُوْنَ فَلَمْ يُبَيِّنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ ذٰلِكَ الْوَارِثَ وَارِثُ مَنْ هُوَ مَعَهٗ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ وَارِثَ الْمُعْمِرِ **قِيْلَ** لَهٗ هٰذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا لِاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ ذُكِرَ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ جُعِلَ لِلْمُعْمَرِ حَيَاتَهٗ عَلٰى اَنْ يَعُوْدَ بَعْدَ الْمَوْتِ اِلَى الْمُعْمِرِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ لِلْوَارِثِ اَيْ جَعَلَ لِوَارِثِ الْمُعْمَرِ مَا قَدْ كَانَ اشْتَرَطَ فِيْهِ الْمُعْمِرُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ مِيْرَاثًا۔

ہیں وارث کی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کس کا وارث تھا ہو سکتا ہے وہ عمریٰ کرنے والے کا وارث ہو، تو جواباً کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک یہ محال ہے کیونکہ یہ اس چیز کا ذکر ہے جو مُعمَر (جس کو عمریٰ دیا گیا) کو زندگی بھر کے لیے دی گئی کہ وہ اس کے مرنے کے بعد مُعمِر (عمریٰ دینے والے) کی طرف لوٹے گی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وارث کے لیے قرار دیا یعنی جس کو وہ چیز دی گئی اس کے وارث کے لیے قرار دیا اور دینے والے نے یہ شرط رکھی تھی کہ میراث نہ بنے۔

۵ - **وَالدَّلِيْلُ** عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ .... بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا حَيَاتَهٗ فَهُوَ لَهٗ وَلِوَارِثِهٖ

اس بات کی دلیل یہ ہے حضرت طاؤس، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز عمر بھر کے لیے دی گئی وہ اس کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے ہے

۶ - **فَدَلَّ** قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا عَلَى الْوَارِثِ الْمَحْكُوْمِ بِهَا لَهٗ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا اَنَّهٗ وَارِثُ الْمُعْمَرِ۔

— تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ گذشتہ حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وارث کے حق میں فیصلہ فرمایا وہ مُعمَر کا وارث تھا۔

۷ - **وَقَدْ** حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ حُجْرَ بْنَ قَيْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ۔

حضرت طاؤس حجر سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی آپ نے فرمایا عمریٰ میں وراثت جاری ہوتی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمریٰ کا حکم وہی ہے جو وراثت کا ہے حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو پہلی حدیث کا ہے۔

۸ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ الْمَدَرِيِّ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمریٰ کا حکم وہی

عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَبِيْلُ الْعُمْرٰى سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ

ہے جو وراثت کا ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا اَيْضًا مَعْنَاهُ مِثْلُ مَا قَبْلَهٗ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو پہلی حدیث کا ہے۔

وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عمریٰ اس کے اہل کے لیے جائز ہے۔

فَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَهْلُهَا هُمُ الَّذِيْنَ اَعْمَرُوْهَا۔

پہلے قول والے فرماتے ہیں یہاں اہل سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے وہ چیز عمر بھر کے لیے دی۔

۹۔ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيْشَ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهٗ يَرِثُهَا مِنْ عَقِبِهٖ مَنْ يَرِثُهٗ

اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے حضرت محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے کسی کو کوئی چیز عمر بھر کے لیے دی تو وہ اس کے لیے ہے اور اس کے بعد اس کے ورثاء اس چیز کے وارث ہوں گے۔

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ اَهْلَهَا الَّذِيْنَ جَازَتْ لَهُمْ هُمُ الْمُعْمَرُوْنَ لَا الْمُعْمِرُوْنَ۔

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جن اہل کے لیے عمریٰ جائز ہے اس سے وہ اہل مراد ہے جن کو عمریٰ دیا گیا عمریٰ کرنے والے مراد نہیں ہیں۔

۱۰۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ۔ (رفوله)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عمریٰ ان لوگوں کے لیے ہے جن کے لیے اسے ہبہ کیا گیا۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام بن ابو عبداللہ، حضرت یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ لَا تُعْمِرُوْهَا فَمَنْ اَعْمَرَ اَحَدًا شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مال اپنے، سر روک کر رکھو عمر بھر کے لیے کسی کو نہ دو جس کو کوئی چیز عمر بھر کے لیے دی گئی وہ اسی کی ہے۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ نہ دو پس جس کو کوئی چیز بطور عمریٰ دی گئی وہ اسی کی ہے۔

فَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَنَحْنُ لَا نُنْكِرُ اَنْ تَكُوْنَ الْعُمْرٰى لِمَنْ اَعْمَرَهَا وَاِنَّمَا قُلْنَا اِنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الْمُعْمِرِ بَعْدَ مَوْتِ الْمُعْمَرِ فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاٰثَارِ عَنِ الْعُمْرٰى فَاسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ نَهٰى عَنْهَا وَهِیَ تَجْرِیْ كَمَا عُقِدَتْ وَلٰكِنَّهٗ نَهٰى عَنْهَا لِاَنَّهَا تَجْرِیْ عَلٰى خِلَافِ تِلْكَ قَالَ فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ فَاَرْسَلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُلْ فَهُوَ لَهٗ مَا دَامَ حَيًّا

پہلے قول والے فرماتے ہیں ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ جس کو عمریٰ دیا جائے وہ اسی کے لیے ہوتا ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ وہ مُعمَر کے مرنے کے بعد مُعمِر کی طرف لوٹتا ہے تو اس سلسلے میں ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ گزشتہ روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ سے منع فرمایا تو محال ہے کہ اس سے اس لیے منع کیا ہو کہ وہ جس طرح اس کا عقد ہوا وہ اس طرح جاری ہوتی ہے بلکہ اس سے اس لیے منع فرمایا کہ وہ اس کے خلاف جاری ہوتی ہے آپ نے فرمایا جس کو کوئی چیز بطور عمریٰ دی گئی وہ اسی کے لیے ہے آپ نے یہ بات مطلقاً فرمائی یہ نہیں فرمایا کہ جب تک وہ زندہ ہے اس کے لیے ہے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهَا لَهٗ كَسَائِرِ مَالِهٖ فِیْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ مَمَاتِهٖ فَهٰذَا مَعْنٰى مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَهَا جَائِزَةً اَیْ جَائِزَةً لِلْمُعْمَرِ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا وَمِمَّا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَهَا جَائِزَةً۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ اس کے دوسرے اموال کے ساتھ زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی اس کے لیے ہے ——— حضور علیہ السلام سے جو مروی ہے کہ آپ نے اس کے لیے اسے جائز قرار دیا اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ مُعمَر کے لیے اس کے بعد بھی ہمیشہ کے لیے جائز ہے ——— رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے جائز ہونے کے بارے میں یوں مروی ہے

۱۵۔ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ جائز ہے۔

١٦ - وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ ابْنَ اَبِيْ دَاوٗدَ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَا ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قَالَ سُلَيْمٰنُ بْنُ هِشَامٍ مَا تَقُوْلُ فِي الْعُمْرٰى فَقُلْتُ لَهٗ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ اِنَّهَا لَا تَكُوْنُ عُمْرٰى حَتّٰى تُجْعَلَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَالَ لِعَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ ۔

اس کے جواز پر یہ دلیل بھی ہے حضرت قتادہ فرماتے ہیں سلیمان بن ہشام نے پوچھا کہ تم عمریٰ کے بارے میں کیا کہتے ہو تو میں نے ان سے کہا مجھ سے حضرت نضر بن انس نے حضرت بشیر بن نہیک سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ جائز ہے حضرت زہری فرماتے ہیں عمریٰ اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک اس (مُعمَر) کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے قرار نہ دیا جائے انہوں نے حضرت عطاء بن ابو رباح سے پوچھا آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ مالِ وراثت ہے۔

١٧ - فَهٰذَا عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ جَمِيْعًا قَدْ جَعَلَاهَا جَائِزَةً لِلْمُعْمَرِ مَوْرُوْثَةً عَنْهُ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا الزُّهْرِيُّ وَاِنَّمَا قَالَ لَا يَكُوْنُ عُمْرٰى يَكُوْنُ هٰذَا حُكْمُهَا حَتّٰى تُجْعَلَ لِلْمُعْمَرِ وَلِعَقِبِهٖ فَتَكُوْنَ كَمَالِهٖ وَتَكُوْنُ مَوْرُوْثَةً عَنْهُ كَمَا يُوْرَثُ سَائِرُ اَمْوَالِهٖ عَنْهُ وَاِنْ كَانَ مَنْ يَرِثُهَا عَنْهُ غَيْرُهُمْ خِلَافَ عَقِبِهٖ عَلٰى مَا حَدَّثَهٗ اَبُوْ سَلَمَةَ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

تو یہ حضرت عطاء اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما ہیں دونوں نے اسے مُعمَر کے لیے جائز قرار دیا کہ وہ اس کا مالِ وراثت بنتے اس وجہ سے امام زہری نے ان دونوں کا انکار نہیں کیا انہوں نے صرف یہی بات فرمائی کہ عمریٰ جس کا یہ حکم ہے وہ منعقد نہیں ہوتا جب تک اسے مُعمَر اور اس کے وارثوں کے لیے قرار نہ دیا جائے پس وہ اس کے دوسرے مال کی طرح ہوگا اور اس میں اس کی وراثت جاری ہوگی جس طرح اس کے باقی اموال میں وراثت ہوتی ہے اگرچہ جو لوگ اس کے وارث ہوتے ہیں وہ اولاد کا غیر ہوں جیسا کہ حضرت ابوسلمہ نے بیان کیا اور ہم عنقریب یہ بات اس باب میں اس کے مقام پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

١٨ - وَمِمَّا يَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ يُوْنُسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُعْمِرُوْا وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا اَوْ اَرْقَبَهٗ فَهُوَ لِلْوَارِثِ اِذَا مَاتَ ۔

ہماری مذکورہ بات کی صحت پر یہ روایات بھی دلالت کرتی ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر بھر کے لیے کوئی چیز نہ دو اور بطور رقبیٰ[1] بھی نہ دو جس نے کوئی چیز بطور عمریٰ یا رقبیٰ دی تو وہ اس کے مرنے کے بعد وارث کے لیے ہوگی۔

[1] رقبیٰ کا مطلب یہ ہے کہ گھر وغیرہ کسی کو اس شرط پر دینا کہ اگر دینے والا پہلے مر جائے تو وہ لینے والے کے لیے ہے اور اگر لینے والا پہلے مر جائے تو وہ دینے والے کے قبضہ میں لوٹ آئے گا (المنجد) ۱۲ ہزاروی

١٩ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ لَا تُفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهُ حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموال کو روک کر رکھو انہیں خراب نہ کرو جس نے کوئی عُمریٰ دیا تو وہ مُعَمَّر کے زندگی میں اس کا ہے اور مرنے کے بعد وارثوں کا ہے۔

٢٠ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى حَيَاتَهُ فَهِيَ لَهُ فِي حَيَاتِهِ وَلِوَرَثَتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی چیز بطور عُمریٰ دی وہ اس کی زندگی میں اس کے لیے ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

٢١ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَلَ رَجُلٌ مِنَّا أُمَّهُ نُحْلٰى لَهُ حَيَاتَهَا فَلَمَّا مَاتَتْ فَقَالَ أَنَا أَحَقُّ بِنُحْلِي فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا مِيرَاثٌ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حُمَيْدٌ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ

بواسطہ حضرت حمید، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم میں سے ایک شخص نے اپنی ماں کو اس کی زندگی تک کے لیے عطیہ دیا جب وہ فوت ہوئی تو اس نے کہا میں اپنے عطیہ کا زیادہ حق رکھتا ہوں تو حضور علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ یہ اس عورت کی میراث ہے حضرت ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں یہ حمید کندہ قبیلے کا ایک فرد تھا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ كَشَفَتْ لَنَا هٰذِهِ الْآثَارُ مُرَادَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الَّتِي قَبْلَهَا وَأَنَّهَا عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّأْوِيلِ الَّذِي ذَكَرْنَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہمارے سامنے واضح ہو گئی اور وہ وہی مفہوم ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَتْ فِي الْعُمْرٰى أَيْضًا آثَارٌ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

عُمریٰ کے بارے میں اس لفظ کے سوا بھی روایات آئی ہیں۔

٢٢ - فَمِنْهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز بطور عُمریٰ دی گئی وہ اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہے وہ اسی کے لیے ہے جس کو دی گئی کیونکہ یہ ایسی عطاء ہے جس میں میراث جاری ہوتی ہے۔

۲۳ - **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو الوليد الطيالسي قال ثنا ليث عن ابن شهاب ح وحدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ليث عن ابن شهاب عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول من اعمر رجلا عمرى له ولعقبه فقد قطع قوله حقه فيها وهي لمن اعمرها ولعقبه۔

۲۴ - **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال اخبرنا ابن ابي ذئب عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله قال قضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من اعمر عمرى فهي له ولعقبه بتة لا يجوز للمعطي فيها شرط لا ثنيا۔

قال ابو جعفر ففي هذه الآثار من اعمر عمرى له ولعقبه فهي للذي اعمرها لا ترجع الى المعطي بشرط ولا ثنيا لانه اعطى عطاء وقعت فيه المواريث **فقال** الذين اجازوا الشرط في العمرى .... اذا وقعت العمرى على هذا لم ترجع الى المعطي ابدا واذا لم يكن فيها ذكر العقب فهي راجعة الى المعطي بعد زوال المعمر قالوا وهذا اولى مما روى عطاء وابو الزبير عن جابر بن عبد الله لان ابا سلمة زاد عليهما قوله ولعقبه وليس هو بدونهما والزيادة اولى **فكان** من حجتنا للآخرين في ذلك انه لو لم يكن روي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في العمرى حديث غير حديث ابي سلمة هذا لكان فيه اكثر الحجة للذين يقولون ان العمرى لا ترجع الى المعمر ابدا ولا يجوز شرطه۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے کسی کو عمریٰ دیا تو وہ اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہے تو اس (دینے والے) کے قول نے اس سے اس کا حق منقطع کر دیا اور یہ اس کے لیے ہے جس کو اس نے عمریٰ دیا اور اس کے ورثاء کے لیے ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جس کو عمریٰ دیا جائے وہ قطعی طور پر اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہے دینے والے کے لیے اس میں کوئی شرط رکھنا اور استثناء کرنا جائز نہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں ہے کہ جس کو اس کے لیے اور اس کی اولاد کے لیے عمریٰ دیا جائے تو وہ اس کے لیے ہے جس کو عمرہ دیا گیا کسی شرط یا استثناء کے ساتھ وہ دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث جاری ہوتی ہے جن لوگوں نے عمریٰ میں شرط کو جائز کہا ہے فرماتے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں اگر عمریٰ اس طریقے پر ہو تو وہ کبھی بھی دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا لیکن اس میں عقبہ (اولاد) کا ذکر نہ ہو تو وہ مُعمَر کی وفات کے بعد دینے والے کی طرف لوٹے گا وہ فرماتے ہیں یہ بات حضرت عطاء ابو الزبیر اور جابر رضی اللہ عنہم کی روایات سے روئی ہے کیونکہ اس میں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے یہ اضافہ کیا کہ وہ اس کے لیے اور اس کی اولاد کیلئے عمریٰ دیا اور یہ ان دونوں سے کم نہیں جبکہ زائد الفاظ والی روایت اولیٰ ہوتی ہے اس سلسلے میں دوسرے فریق کے حق میں ہماری دلیل یہ ہے کہ اگر عمریٰ کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہی مروی ہوتی تو بھی ان لوگوں کے لیے زیادہ حجت ہوتی جو کہتے ہیں کہ عمریٰ مُعمِر کی طرف کبھی نہیں لوٹتا اور نہ اس کی شرط رکھنا جائز ہے

وَذٰلِكَ اَنَّ الْعُمْرٰی لَا تَخْلُوْ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ دَاخِلَةً فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ فَيَنْفُذُ لِلْمُعْمِرِ فِيْهَا الشَّرْطُ عَلٰی مَا شَرَطَهٗ لَا يُبْطَلُ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ كَمَا يَنْفُذُ الشُّرُوْطُ مِنَ الْمُوْقِفِ فِيْمَا يُوْقِفُ اَوْ تَكُوْنَ خَارِجَةً مِنْ مِلْكِ الْمُعْمِرِ وَدَاخِلَةً فِیْ مِلْكِ الْمُعْمَرِ فَيَصِيْرُ بِذٰلِكَ فِیْ سَائِرِ مَالِهٖ وَيَبْطُلُ مَا شَرَطَ عَلَيْهِ فِيْهَا فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ فَاِذَا الْعُمْرٰی اِذَا وَقَعَتْ عَلٰی اَنَّهَا لِلْمُعْمَرِ وَلِعَقِبِهٖ فَمَاتَ وَلَهٗ عَقِبٌ وَزَوْجَةٌ اَوْ وَصّٰی بِوَصَايَا اَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اَنَّ تِلْكَ الْاَشْيَاءَ تَنْفُذُ فِيْهَا كَمَا تَنْفُذُ فِیْ مَالِهٖ وَلَا يَمْنَعُهَا الشَّرْطُ الَّذِیْ كَانَ مِنَ الْمُعْمِرِ فِیْ جَعْلِهٖ اِيَّاهَا لِعَقِبِهٖ وَزَوْجَتُهٗ لَيْسَتْ مِنْ عَقِبِهٖ وَلَا غُرَمَاؤُهٗ وَلَا اَهْلُ وَصَايَاهُ وَكَذٰلِكَ لَوْ مَاتَ الْمُعْمَرُ وَلَا عَقِبَ لَهٗ لَمْ يَرْجِعْ شَیْءٌ مِنْ ذٰلِكَ اِلَی الْمُعْمِرِ فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ كَانَتْ كَذٰلِكَ اَبَدًا يَجُوْزُ اَعْلٰی مَا جَعَلَهَا عَلَيْهِ الْمُعْمِرُ وَيَبْطُلُ شَرْطُهُ الَّذِیْ اشْتَرَطَ فِيْهَا وَلَا يَنْفُذُ مِنْهُ قَلِيْلٌ وَلَا كَثِيْرٌ وَيَخْرُجُ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ فَيَكُوْنُ شُرُوْطُهَا لَيْسَتْ مِنَ الشُّرُوْطِ الَّتِیْ عَنَاهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَهٰذَا الْقَوْلُ الَّذِیْ صَحَّحْنَاهُ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَقَدْ رُوِیَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۲۵. حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ وَهَبَ لِرَجُلٍ نَاقَةً حَيَاتَهٗ فَنُتِجَتْ فَقَالَ هِیَ لَهٗ وَاَوْلَادُهَا

اور یہ اس لیے کہ عُمریٰ دو حالتوں سے خالی نہیں یا تو وہ حضور علیہ السلام کے اس قول میں داخل ہوگا کہ "مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں۔" تو عُمریٰ دینے والے کی شرط جو اس نے رکھی ہے نافذ ہوگی اور اس میں سے کچھ بھی باطل نہ ہوگا جس طرح وقف کرنے والے کی شرط مالِ موقوف میں نافذ ہوتی ہیں یا عُمریٰ، دینے والے کی ملک سے خارج ہوکر مُعمَر کی ملک میں داخل ہوگا تو اس طرح وہ اس کے باقی مال کے ساتھ مل جائے گا اور جو شرط رکھی ہے، باطل ہو جائے گی۔

ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ جب عُمریٰ، مُعمَر اور اس کی اولاد کے لیے واقع ہوتا ہے پھر وہ مر جاتا ہے اس کی اولاد اور بیوی (زندہ) موجود ہوتے ہیں یا وہ کچھ وصیت کر جاتا ہے یا اس پر کچھ قرض ہوتا ہے تو یہ تمام باتیں نافذ ہوتی ہیں جیسے اس کے اپنے مال میں نافذ ہوتی ہیں مُعمِر کی طرف سے کوئی شرط اس میں رکاوٹ نہیں بنتی کہ وہ مال اس کے لیے یا اس کی اولاد کے لیے ہو، اس کی بیوی، جن کے لیے وصیت کی اور قرض دار اس کے "عقب" نہیں ہیں اور اسی طرح اگر وہ مُعمَر مر جائے اور اس کا کوئی "عقب" نہ ہو تو مُعمِر کی طرف کوئی چیز نہیں لوٹتی جب بات اس طرح جیسے ہم نے بیان کی تو ہمیشہ اسی طرح ہونا چاہیے کہ مُعمِر کا عُمریٰ درست ہو اور اس نے جو شرط رکھی ہے وہ باطل ہو کوئی شرط چھوٹی ہو یا بڑی نافذ نہ ہو اور وہ حضور علیہ السلام کے اس قول سے نکل جائے کہ مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں اس کی شرط، ان شرائط میں سے نہ ہوں جو حضور علیہ السلام کی مراد ہے یہ قول جس کی تصحیح ہم نے بیان کی ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ سے ایک شخص نے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے زندگی بھر کے لیے کسی کو اونٹنی دی اور اس کے ہاں بچہ

فَسَأَلْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ لَهُ حَيًّا وَمَيِّتًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

پیدا ہوا تو انہوں نے فرمایا وہ اونٹنی اور اس کی اولاد اسی شخص کے لیے ہے میں نے بعد میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا وہ اس کی زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی اسی کے لیے ہے

بَابُ ۲۵۱ الصَّدَقَاتُ الْمَوْقُوْفَاتُ

باب ۲۵۱ صدقات موقوفہ

۲۶ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجُحْدُرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا فَكَيْفَ تَأْمُرُنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ وَاُرَاهُ قَالَ لَا تُوْرَثُ قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّعِيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا اَنْ يَّأْكُلَ مِنْهَا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدٍ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خیبر میں زمین حاصل کی وہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں اجازت لینے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس سے بہتر مال مجھے کبھی نہیں ملا آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تم چاہو تو اصل زمین کو وقف کر دو کہ اسے نہ بیچا جائے اور نہ ھبہ کیا جائے۔ حضرت ابو عاصم فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا وہ مال وراثت نہ بنے راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے فقراء، رشتہ داروں، غلاموں کی آزادی، فی سبیل اللہ، مسافروں اور کمزوروں پر صدقہ کر دیا کہ جو شخص اس کا ولی ہو اس پر کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن جمع نہیں کر سکتا، فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد سے ذکر کیا تو انہوں نے یہی فرمایا کہ جمع نہ کرے۔

۲۷ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهٖ بِثَمْغٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهٖ تُقْسَمُ ثَمَرُهُ وَتُحْبَسُ اَصْلُهُ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقام ثمغ میں اپنے مال کو صدقہ کرنے کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے یوں صدقہ کرو کہ اس کے پھل تقسیم کئے جائیں لیکن اس کی اصل وقف رہے اسے بیچا جائے نہ ھبہ کیا جائے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا وَقَفَ دَارَهٗ عَلٰى وَلَدِهٖ وَوَلَدِ وَلَدِهٖ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص

ثُمَّ مَنْ بَعْدَهُمْ فِي سَبِيْلِ اللهِ اَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ وَ اَنَّهَا قَدْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ مِنْ مِلْكِهِ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا سَبِيْلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى بَيْعِهَا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَهْلِ الْبَصْرَةِ۔

اپنا مکان اپنی اولاد اولاد اولاد کی اولاد در ہر جہاں تک سلسلہ چلے اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دے تو یہ جائز ہے وہ اس کی ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی طرف چلی جائے گی اور اسے اب بیچنے کا اختیار نہ ہوگا۔ ان حضرات نے ان مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہما اللہ بھی شامل ہیں اہل مدینہ اور اہل بصرہ کا یہی قول ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَزُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا فَقَالُوْا هٰذَا كُلُّهُ مِيْرَاثٌ لَا يَخْرُجُ مِنْ مِلْكِ الَّذِيْ اَوْقَفَهُ بِهٰذَا السَّبَبِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا شَاوَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ قَالَ لَهُ حَبِّسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَا اَمَرَهُ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ يُخْرِجُ بِهٖ مِنْ مِلْكِهٖ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ مِلْكِهٖ وَلٰكِنَّهَا تَكُوْنُ جَارِيَةً عَلٰى مَا اَجْرَاهَا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَرَكَهَا وَتَكُوْنُ لَهُ فَسْخُ ذٰلِكَ مَتٰى شَاءَ كَرَجُلٍ جَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِثَمَرَةِ نَخْلِهٖ مَا عَاشَ فَيُقَالُ لَهُ اَنْفِذْ ذٰلِكَ وَلَا يُجْبَرُ عَلَيْهِ وَلَا يُؤْخَذُ بِهٖ اِنْ شَاءَ وَاِنْ اَبٰى وَلٰكِنْ اِنْ اَنْفَذَ ذٰلِكَ فَحَسَنٌ وَاِنْ مَنَعَهُ لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ وَرَثَتُهُ مِنْ بَعْدِهٖ اِنْ اَنْفَذُوْا ذٰلِكَ عَلٰى مَا كَانَ اَبُوْهُمْ اَجْرَاهُ عَلَيْهِ فَحَسَنٌ وَاِنْ مَنَعُوْهُ كَانَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَلَيْسَ فِي بَقَاءِ حَبْسِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلٰى غَايَتِنَا هٰذِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِهٖ نَقْضُهُ وَاِنَّمَا الَّذِيْ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ لَيْسَ لَهُمْ نَقْضُهُ لَوْ كَانُوْا خَاصَمُوْهُ فِيْهِ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَمُنِعُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ جَاءَ ذٰلِكَ لَكَانَ فِيْهِ الْعُمْرٰى مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْاَوْقَافَ لَا

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام زفر بن ہذیل رحمہما اللہ بھی ان میں شامل ہیں ان سب حضرات نے فرمایا کہ یہ تمام میراث ہے اس سبب سے وقف کرنے والے کی ملک سے نہیں نکلے گی ــــ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا اس کی اصل کو وقف کرو اور پھلوں کو مباح کر دو ــــ تو ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے وہ ملک سے نکل گئی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ملک سے نہ نکلی ہو لیکن وہ اس طریقہ پر جاری ہوئی جس پر انہوں نے اسے جاری کیا اور جب وہ چاہیں اسے فسخ کرنے کا حق رکھتے ہیں جیسے وہ شخص جو زندگی بھر کے لیے اپنے درختوں کے پھل اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دے تو اسے کہا جائے گا کہ اسے نافذ کرو لیکن اس پر جبر نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس پر کوئی مواخذہ ہے اگر چاہے تو ایسا کرے اور چاہے تو انکار کر دے لیکن اگر وہ نافذ کرے تو اچھا ہے اور اگر رک جائے تو اس پر جبر نہیں کیا جائے گا اسی طرح اس کے بعد اس کے ورثاء بھی اپنے باپ کے جاری کردہ کو نافذ کریں تو اچھا ہے اگر نہ کریں تو انہیں اس کا حق ہوگا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وقف کے ہمارے اس زمانے تک باقی رہنے میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ کے گھر والوں میں سے کسی کو توڑنے کا اختیار نہیں تھا ان کے

تُبَاعُ وَلٰكِنْ اِنَّمَا جَاءَنَا تَرْكُهُمْ بِوَقْفِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَجْرِيْ عَلٰى مَا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَجْرَاهُ عَلَيْهِ فِيْ حَيَاتِهٖ وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ اَحَدًا مِّنْهُمْ عَرَضَ فِيْهِ بِشَيْءٍ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ كَانَ لَهٗ نَقْضُهٗ ۔

بیے توڑنے کا اختیار نہ ہونے کی دلیل تو تب ہوتی جب آپ کے وصال کے بعد وہ جھگڑا کرتے اور اس سے ان کو روکا جاتا اگر ایسا ہوتا تو یہ عمری ہو جاتا جو اس بات پر دلالت کرتا کہ اوقاف کو بیچا نہیں جا سکتا لیکن ہمارے پاس جو روایات آئی ہیں وہ یہ ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وقف کو اس حالت پر چھوڑ دیا کہ وہ اسی طرح جاری ہو جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اسے جاری کیا تھا اور ہم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ ان میں سے کسی نے بھی کوئی اعتراض کیا ہو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ کو توڑنے کا اختیار حاصل تھا۔

---

۲۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْلَا اَنِّيْ ذَكَرْتُ صَدَقَتِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ نَحْوَ هٰذَا لَرَدَدْتُهَا **فَلَمَّا** قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ نَفْسَ الْاِيْقَافِ لِلْاَرْضِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهٗ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَاَنَّهٗ اِنَّمَا مَنَعَهٗ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ فِيْهَا بِشَيْءٍ وَفَارَقَهٗ عَلَى الْوَفَاءِ بِهٖ فَكَرِهَ اَنْ يَرْجِعَ عَنْ ذٰلِكَ كَمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنْ يَرْجِعَ بَعْدَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ الَّذِيْ كَانَ فَارَقَهٗ عَلَيْهِ اَنْ يَفْعَلَهٗ وَقَدْ كَانَ لَهٗ اَنْ لَا يَصُوْمَ **ثُمَّ** هٰذَا شُرَيْحٌ وَهُوَ قَاضِيْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اگر میں نے اپنے صدقہ کا حضور علیہ السلام سے ذکر نہ کیا ہوتا یا اس قسم کی بات نہ ہوتی تو میں اسے لوٹا دیتا۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ زمین کو محض وقف کر دینے سے اس کا حق رجوع ختم نہیں ہوتا آپ کو رجوع سے صرف اس بات نے منع فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک بات کا حکم دیا اور آپ ان سے اس حال میں جدا ہوئے کہ وہ اسے پورا کر رہے تھے تو آپ نے اس کو واپس لینا پسند نہ فرمایا جیسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور علیہ السلام کے (وصال کے) بعد ان روزوں سے رجوع کرنا اچھا نہ سمجھا جنہیں وہ حضور علیہ السلام سے جدائی کے وقت رکھ رہے تھے حالانکہ آپ کو روزہ نہ رکھنے کا اختیار تھا پھر یہ حضرت قاضی شریح رضی اللہ عنہ ہیں حضرت عمر فاروق، عثمان غنی اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے قاضی تھے۔

۲۹ - قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَاَلْتُ شُرَيْحًا عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ دَارَهٗ حَبْسًا عَلَى الْاٰخَرِ فَالْاٰخَرِ مِنْ

ان سے بھی مروی ہے حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنا مکان کسی دوسرے شخص پر وقف کر دیا اور وہ دوسرا آدمی اس کی اولاد میں سے ہے

وَلَدِهٖ فَقَالَ اِنَّمَا اَقْضِیْ وَلَسْتُ اُفْتِیْ قَالَ فَنَاشَدْتُهٗ فَقَالَ لَا حَبْسَ عَلٰی فَرَائِضِ اللّٰهِ وَهٰذَا لَا يَسَعُ الْقُضَاةَ جَهْلُهٗ وَلَا يَسَعُ الْاَئِمَّةَ تَقْلِيْدُ مَنْ يَجْهَلُ مِثْلَهٗ ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ تَابِعِيْهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

تو انہوں نے فرمایا میں فیصلہ کرتا ہوں فتویٰ نہیں دیتا وہ فرماتے ہیں میں نے انہیں قسم دی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرائض (احکام وراثت) نازل ہونے کے بعد اولاد پر وقف نہیں ہوتا اس بات سے قاضیوں کو جاہل رہنے کی گنجائش نہیں اور نہ ائمہ کے لیے گنجائش ہے کہ وہ ایسے جاہل شخص کی پیروی کریں پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں سے کسی نے اس بات کا انکار نہیں کیا

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا

پھر اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی حضور علیہ السلام سے روایت کیا ہے

---

۳۰ ـ مَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عِيْسٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ وَاُنْزِلَ فِيْهَا الْفَرَائِضُ نَهٰى عَنِ الْحَبْسِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے (اولاد پر) وقف سے منع فرمایا اور یہ سورۂ نساء اور احکام وراثت نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔

۳۱ ـ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ وَعَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر اور عمرو بن خالد فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبد اللہ بن لہیعہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن ابی مریم فرماتے ہیں مجھ سے ابن لہیعہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کے مثل ذکر کیا۔

۳۳ ـ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ اَقُوْلُ قَالَ رَوْحٌ قَالَ لِيْ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَقَدْ حَدَّثَنِيْهِ الدِّمَشْقِيُّ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ

حضرت روح اور محمد بن خزیمہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت احمد بن صالح نے بتایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور میں بھی یہی بات کہتا ہوں حضرت روح فرماتے ہیں احمد بن صالح نے مجھ سے فرمایا اور مجھ سے یہ حدیث دمشقی یعنی عبد اللہ بن یوسف نے ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی۔

فَاَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جس وقت

عَنْهُمَا اَنَّ الْاَحْبَاسَ مَنْهِيٌّ عَنْهَا غَيْرُ جَائِزَةٍ وَاَنَّهَا قَدْ كَانَتْ قَبْلَ نُزُوْلِ الْفَرَائِضِ بِخِلَافِ مَا صَارَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْفَرَائِضِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ وَاَبَا يُوْسُفَ وَزُفَرَ وَمُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَجَمِيْعَ الْمُخَالِفِيْنَ لَهُمْ وَالْمُوَافِقِيْنَ قَدِ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا وَقَفَ دَارَهُ فِيْ مَرَضِهِ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ ثُمَّ تُوُفِّيَ فِيْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ مِّنْ ثُلُثِهِ وَاَنَّهَا غَيْرُ مَوْرُوْثَةٍ عَنْهُ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ هَلْ يَدُلُّ عَلٰى اَحَدِ الْقَوْلَيْنِ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا جَعَلَ شَيْئًا مِّنْ دَنَانِيْرَ وَدَرَاهِمَ صَدَقَةً فَلَمْ يُنْفِذْ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ اَنَّهُ مِيْرَاثٌ وَسَوَاءٌ جُعِلَ ذٰلِكَ فِيْ مَرَضِهِ اَوْ فِيْ صِحَّتِهِ اِلَّا اَنْ يُّجْعَلَ ذٰلِكَ وَصِيَّةً بَعْدَ مَوْتِهِ فَيُنْفَذُ ذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ كَمَا يُنْفَذُ الْوَصَايَا فَاَمَّا اِذَا جَعَلَهُ فِيْ مَرَضِهِ وَلَمْ يُنْفِذْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ بِدَفْعِهِ اِيَّاهُ اِلَيْهِمْ فَهُوَ كَمَا جَعَلَهُ فِيْ صِحَّتِهِ وَكَانَ جَمِيْعُ مَالِهِ يَفْعَلُهُ فِيْ صِحَّتِهِ فَيُنْفَذُ مِنْ جَمِيْعِ مَالِهِ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مِلْكٌ مِّثْلَ الْعِتَاقِ وَالْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ هُوَ الَّذِيْ يُنْفَذُ اِذَا فَعَلَهُ فِيْ مَرَضِهِ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ وَكَانَ الْوَاقِفُ اِذَا وَقَفَ فِيْ مَرَضِهِ دَارَهُ اَوْ اَرْضَهُ وَجَعَلَ اٰخِرَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا بِاِتِّفَاقِهِمْ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ لَا سَبِيْلَ لِوَارِثِهِ عَلَيْهِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَاخِلٍ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا حَبْسَ عَلٰى فَرَائِضِ اللّٰهِ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ سَبِيْلُهُ اِذَا وَقَفَ فِي الصِّحَّةِ فَيَكُوْنُ نَافِذًا مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَاِلٰى هٰذَا اَذْهَبُ وَبِهٖ اَقُوْلُ مِنْ

سے منع کیا گیا وہ جائز نہیں اور یہ احکام فرائض کے نزول سے پہلے ہوتا تھا نزول فرائض کے بعد اس کا حکم بدل گیا۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا حکم یہ ہے اور قیاس کے طریقے پر اس کا حکم اس طرح ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف امام زفر اور امام محمد رحمہم اللہ بلکہ ان کے تمام مخالف و موافق اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنا مکان فقراء اور مساکین پر وقف کر دے پھر اسی مرض میں مر جائے تو یہ اس کے تہائی مال سے جائز ہے اور یہ اس کی طرف سے مال وراثت نہیں بنے گا ہم نے دیکھا کہ کیا یہ کسی ایک قول کی دلیل بنتی ہے تو (دیکھا کہ) ایک شخص جب اپنے مال بعض دیناروں اور درھموں میں سے کچھ صدقہ کرتا ہے لیکن ابھی اسے جاری نہیں کرتا کہ مر جاتا ہے تو وہ مال وراثت ہے چاہے وہ اسے بیماری کی حالت میں صدقہ کرے یا صحت کی حالت میں۔ البتہ اگر اس کی موت کے بعد اسے وصیت قرار دیا جائے تو وہ تہائی مال میں سے نافذ ہو جائے گی جس طرح باقی وصیتیں نافذ ہوتی ہیں اگر وہ بیماری میں ایسا کرے لیکن ابھی مساکین کو نہ دیا تو اس کا حکم وہی ہے جو حالتِ صحت میں ایسا کرنے کا ہوتا ہے اور صحت کی حالت میں جو کچھ کرے گا وہ تمام مال سے نافذ ہوگا اور اس کے بعد وہ اس کا مالک نہیں رہے گا جیسے آزاد کرنا، ھبہ کرنا صدقہ دینا وغیرہ جب ان کو بیماری کی حالت میں کرے تو مال کے تہائی حصے سے نافذ ہوں گی اور مرض کی حالت میں اپنا مکان یا زمین وقف کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کر دے تو اس کے مرنے کے بعد تہائی مال سے جائز ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے اس پر وارثوں کا کوئی حق نہیں ہوگا اور یہ حضور علیہ السلام کے اس قول میں داخل نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں وقف نہیں (یعنی وارثوں کے لیے

طَرِيقِ النَّظَرِ لَا مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ لِأَنَّ الْآثَارَ فِي ذٰلِكَ قَدْ تَقَدَّمَ وَصْفِي لَهَا وَبَيَانُ مَعَانِيهَا وَكَشْفُ وُجُوهِهَا **فَإِنْ قَالَ** قَائِلٌ أَفَتُخْرِجُ الْأَرْضَ بِالْوُقُوفِ مِنْ مِلْكِ رَبِّهَا بِوَقْفِهِ إِيَّاهَا لَا إِلَى مِلْكِ مَالِكٍ **قِيلَ** لَهُ وَمَا تُنْكِرُ مِنْ هٰذَا وَقَدِ اتَّفَقْتَ أَنْتَ وَخَصْمُكَ عَلَى الْأَرْضِ يَجْعَلُهَا صَاحِبُهَا مَسْجِدًا لِلْمُسْلِمِينَ وَيُخَلِّي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهَا أَنَّهَا قَدْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ مِنْ مِلْكِهِ لَا إِلَى مِلْكِ مَالِكٍ وَلٰكِنْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَالَّذِي يَلْزَمُ مُخَالِفَكَ فِيمَا احْتَجَجْتَ عَلَيْهِ بِمَا وَصَفْنَا يَلْزَمُكَ فِي هٰذَا مِثْلُهُ **فَإِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى نَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُبُسِ الَّذِي رَوَيْتَهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا **قِيلَ** لَهُ قَدْ قَالَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ قَوْلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْقَوْلُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عِنْدَ رِوَايَتِنَا إِيَّاهُ وَالْآخَرُ أَنَّ ذٰلِكَ أُرِيدَ بِهِ مَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَفْعَلُونَهُ مِنَ الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ وَالْوَصِيلَةِ وَالْحَامِ فَكَانُوا يَحْبِسُونَ مَا يَجْعَلُونَهُ كَذٰلِكَ فَلَا يُوَرِّثُونَهُ أَحَدًا فَلَمَّا أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْفَرَائِضِ وَبَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الْمَوَارِيثَ وَقَسَّمَ الْأَمْوَالَ عَلَيْهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا حُبُسَ **ثُمَّ** تَكَلَّمَ الَّذِينَ أَجَازُوا الصَّدَقَاتِ الْمَوْقُوفَاتِ فِيهَا بَعْدَ تَثْبِيتِهِمْ إِيَّاهَا عَلَى مَا ذَكَرْنَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ جَائِزَةٌ قُبِضَتْ مِنَ الْمُصَدِّقِ بِهَا أَوْ لَمْ تُقْبَضْ **وَمِمَّنْ** قَالَ بِذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُنْفِذُهَا حَتّٰى يُخْرِجَهَا مِنْ يَدِهِ وَيَقْبِضَهَا مِنْهُ غَيْرُهُ **وَمِمَّنْ** قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ

وقف نہیں ہو سکتا)۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ صحت کی حالت میں وقف کرنے کا بھی یہی حکم ہو وہ تمام مال سے نافذ ہوگا اور اس کے بعد اس کا کوئی اختیار نہیں ہوگا یہ اس بات پر قیاس ہے جو ہم نے ذکر کی ہیں (امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی بات کو اپناتا ہوں کیونکہ قیاس کا یہی تقاضا ہے روایات کے طریقے پر نہیں کیونکہ روایات کا بیان اور ان کے معانی واضح طور پر نہیں میں نے بیان کر دیئے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ تم وقف کی وجہ سے زمین کو اس کے مالک کی ملک سے نکالتے ہو لیکن کسی کی ملک میں نہیں دیتے۔ تو اسے (جواباً) کہا جائے کہ تم اس کا کیسے انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم اور تمہارا مخالف اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی زمین کو مسلمانوں کے لیے مسجد بناتا ہے اور خود ان لوگوں اور زمین کے درمیان سے ہٹ جاتا ہے تو اس سے وہ اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے لیکن کسی دوسرے کی ملکیت میں نہیں جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملک میں آجاتی ہے تو تمہاری حجت سے جو کچھ تمہارے مخالف پر لازم آتا ہے اس کی مثل تم پر بھی لازم آتا ہے اگر کوئی کہے کہ جو کچھ تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں حضور علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپ نے وقف سے منع فرمایا اس سے کیا مراد ہے؟ تو اس کو (جواباً) کہا جائے گا کہ محدثین کرام کے اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک قول وہ ہے جو ہم نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے ذکر کیا دوسرا یہ ہے کہ اس سے مراد وہ عمل ہے جو اہل جاہلیت کرتے تھے یعنی بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام[1] مراد ہیں کہ وہ اپنے اس عمل کو وقف خیال کرتے تھے اور کسی کو اس کا وارث قرار نہیں دیتے تھے جب احکام وراثت والی سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس میں وراثتوں اور مالوں کی تقسیم کو بیان کیا

[1] مشرکین جن جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑتے اور ان کو حلال نہیں سمجھتے تھے یہ ان جانوروں کے نام ہیں (ہزاروی)

مُحَمَّدَ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ فَاحْتَجْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلاً صَحِيْحًا فَرَأَيْنَا اَشْيَاءً يَفْعَلُهَا الْعِبَادُ عَلٰى ضُرُوْبٍ **فَمِنْهَا** الْعِتَاقُ يَنْفُذُ بِالْقَوْلِ لِاَنَّ الْعَبْدَ اِنَّمَا يَزُوْلُ مِلْكُ مَوْلَاهُ عَنْهُ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ **وَمِنْهَا** الْهِبَاتُ وَ الصَّدَقَاتُ لَا تَنْفُذُ بِالْقَوْلِ حَتّٰى يَكُوْنَ مَعَهُ الْقَبْضُ مِنَ الَّذِيْ مَلَّكَهَا لَهُ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ حُكْمَ الْاَوْقَافِ بِاَيِّهَا هِيَ اَشْبَهُ فَنَعْطِفُهُ عَلَيْهِ **فَرَأَيْنَا** الرَّجُلَ اِذَا وَقَفَ اَرْضَهُ اَوْ دَارَهُ فَاِنَّمَا يَمْلِكُ الَّذِيْ اَوْقَفَهَا عَلَيْهِ مَنَافِعَهَا وَلَمْ يَمْلِكْ مِنْ رَقَبَتِهَا شَيْئًا اِنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ مِلْكِ نَفْسِهِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ نَظِيْرُ مَا اَخْرَجَهُ مِنْ مِلْكِهِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَمَا كَانَ ذٰلِكَ لَا يَحْتَاجُ فِيْهِ اِلٰى قَبْضٍ مَعَ الْقَوْلِ كَانَ كَذٰلِكَ الْوُقُوْفُ لَا يُحْتَاجُ فِيْهَا اِلٰى قَبْضٍ مَعَ الْقَوْلِ **وَحُجَّةٌ** اُخْرٰى اِنَّ الْقَبْضَ لَوْ اَوْجَبْنَاهُ لَكَانَ اِنَّمَا كَانَ الْقَابِضُ مَا لَمْ يَمْلِكْ بِالْوَقْفِ نَقَبْضُهُ اِيَّاهُ وَغَيْرُ قَبْضِهِ اِيَّاهُ سَوَاءٌ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۔

تو حضور علیہ السلام نے فرمایا "وقف نہیں ہے"۔ جن لوگوں نے ہمارے بیان کردہ طریقے پر ثابت رکھتے ہوئے صدقات موقوفہ کی اجازت دی ہے انہوں نے اس سلسلے میں اختلاف کیا کہ ان میں سے بعض نے جائز قرار دیا جس چیز کو صدقہ کیا گیا اس پر قبضہ کیا جائے یا نہ۔ اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف رحمہم اللہ بھی شامل ہیں اور بعض حضرات نے فرمایا کہ جب تک وہ اس کے قبضہ سے نکل نہ جائے اور دوسرا شخص اس پر قبضہ نہ کرے جائز نہیں ہے۔ اس قول کے قائلین میں ابن ابی لیلیٰ، مالک بن انس اور محمد بن حسن رحمہم اللہ شامل ہیں تو ہمیں اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس میں غور وفکر کر کے صحیح قول نکالیں لہذا ہم نے بندوں کے تصرفات کو دیکھا کہ وہ کئی قسم کے ہیں۔ ان میں سے آزاد کرنا ہے اور وہ محض قول سے نافذ ہو جاتا ہے اور مالک کی ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں آجاتا ہے۔ ان میں سے ہبہ اور صدقہ ہے وہ محض قول سے نافذ نہیں ہوتا جب تک اس کے ساتھ اس شخص کی طرف سے قبضہ دینا نہ ہو جس نے اس (موہوب لہٗ) کو اس کا مالک بنایا ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں وقف کا حکم ان میں سے کس کے مشابہ ہے تاکہ اس کی طرف مائل کر دیں تو ہم نے دیکھا کہ جب کوئی شخص اپنی زمین اور مکان کو وقف کرتا ہے تو وہ جس پر وقف کرتا ہے وہ اس کے منافع کا مالک بنتا ہے اس مال کی ذات کا مالک نہیں ہوتا کیونکہ وہ واقف اس چیز کو اپنی ذاتی ملک سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں دے رہا ہے تو ثابت ہوا کہ یہ اس چیز کی مثل ہے جس کو اپنی ملکیت سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں دے دیا تو جس طرح وہ (عتاق) قول کے ساتھ قبضہ کا محتاج نہیں اسی طرح وقف میں بھی قول کے ساتھ قبضہ کی ضرورت نہیں ــــ دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر ہم قبضہ کو واجب قرار دیں تو قبضہ کرنے والا اس چیز پر قبضہ کرے گا جس کا وقف کی وجہ سے وہ مالک نہیں ہوا لہذا اس کا قبضہ کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہو گیا۔

كِتَابُ الرَّهْنِ

بَابُ ۲۵۲ رُكُوبِ الرَّهْنِ وَاسْتِعْمَالِهِ وَشُرْبِ لَبَنِهِ۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ لِلرَّاهِنِ اَنْ يَّرْكَبَ الرَّهْنَ بِحَقِّ نَفَقَتِهٖ عَلَيْهِ وَيَشْرَبَ لَبَنَهٗ اَيْضًا بِحَقِّ نَفَقَتِهٖ عَلَيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ (قوله)

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِلرَّاهِنِ اَنْ يَّرْكَبَ الرَّهْنَ وَلَا يَشْرَبَ لَبَنَهٗ وَهُوَ رَهْنٌ مَّعَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّنْتَفِعَ مِنْهُ بِشَيْءٍ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِيْ احْتَجُّوْا بِهٖ حَدِيْثٌ مُجْمَلٌ لَمْ يُبَيَّنْ فِيْهِ مَنِ الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ اللَّبَنَ فَمِنْ اَيْنَ جَازَ لَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهُ الرَّاهِنَ دُوْنَ اَنْ يَّجْعَلُوْهُ الْمُرْتَهِنَ هٰذَا لَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ اِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اِمَّا مِنْ كِتَابٍ اَوْ سُنَّةٍ اَوْ اِجْمَاعٍ وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هُشَيْمٌ وَبَيَّنَ فِيْهِ مَا لَمْ يُبَيِّنْ يَزِيْدُ بْنُ هَرُوْنَ۔

باب مال مرہون پر سواری کرنا اسے استعمال کرنا اور اس (جانور) کا دودھ پینا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا رہن رکھے گئے جانور پر اس کے خرچ کے عوض سواری کرنا جائز ہے اس (جانور) کے تھنوں کا دودھ پینا بھی اس کے نفقہ کے عوض جائز ہے جب کہ وہ رہن رکھا ہوا ہے حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ رہن رکھنے والے کو اس پر خرچ کرنے کے باعث سواری پر سوار ہونا جائز ہے اور وہ اس کا دودھ بھی نوش کرسکتا ہے یہ اس چیز کا عوض ہے جو اس پر خرچ کرتا ہے ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ رہن رکھنے والے کے لیے مرہون سواری پر سوار ہونا اور اس کا دودھ پینا جائز نہیں بلکہ وہ اس سے (کسی قسم کا) نفع نہیں اٹھاسکتا پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ مجمل ہے اس میں وضاحت نہیں کہ کون سوار ہوسکتا ہے اور کون دودھ نوش کرسکتا ہے تو ان کے لیے کیسے جائز ہوگیا کہ وہ اس (نفع اٹھانے والے) کو راھن قرار دیں اور مرتھن قرار نہ دیں کوئی شخص بھی کسی ایسی دلیل کے بغیر ایسا نہیں کرسکتا جو اس بات پر دلالت کرے وہ دلیل قرآن پاک سے ہو، حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اجماع سے، ہو اس کے ساتھ ساتھ ھشیم نے یہی حدیث روایت کی ہے اور اس میں وہ بیان کیا ہے جو یزید بن ہارون کی روایت (حدیث ۳۴) میں نہیں ہے

٣٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ مَرْهُونَةً فَعَلَى الْمُرْتَهِنِ عَلَفُهَا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ وَعَلَى الَّذِي يَشْرَبُ نَفَقَتُهَا وَيُرْكَبُ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيثُ أَنَّ الْمَعْنِيَّ بِالرُّكُوبِ وَشُرْبِ اللَّبَنِ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ هُوَ الْمُرْتَهِنُ لَا الرَّاهِنُ فَجُعِلَ ذٰلِكَ لَهُ وَجُعِلَتِ النَّفَقَةُ عَلَيْهِ بَدَلًا مِمَّا يَتَعَوَّضُ مِنْهُ مِمَّا ذَكَرْنَا۔

وَكَانَ هٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ فِي وَقْتِ مَا كَانَ الرِّبٰوا مُبَاحًا وَلَمْ يُنْهَ حِينَئِذٍ عَنِ الْقَرْضِ الَّذِي يَجُرُّ مَنْفَعَةً وَلَا عَنْ أَخْذِ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ وَإِنْ كَانَا غَيْرَ مُتَسَاوِيَيْنِ ثُمَّ حُرِّمَ الرِّبٰوا بَعْدَ ذٰلِكَ وَحُرِّمَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا وَأَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ نَفَقَةَ الرَّهْنِ عَلَى الرَّاهِنِ لَا عَلَى الْمُرْتَهِنِ وَأَنَّهُ لَيْسَ لِلْمُرْتَهِنِ اسْتِعْمَالُ الرَّهْنِ

حضرت شعبی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جانور رہن رکھا گیا ہو تو مرتہن (جس کے پاس رہن رکھا گیا) پر اس کا چارہ ہے اور وہ اس کے تھنوں کا دودھ نوش کر سکتا ہے اور جو آدمی اس کا دودھ پیئے اس پر اس کا خرچ ہے اور وہ سوار بھی ہو سکتا ہے یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پہلی حدیث میں سوار ہونے یا دودھ پینے کا حکم مرتہن کے لیے ہے راہن کے لیے نہیں اس بات کی اجازت اسے دی گئی اور اسی پر نفقہ بھی لازم کیا گیا جو اس کے نفع اٹھانے کا عوض ہے اور ہمارے نزدیک یہ اس وقت کی بات ہے جب ربوٰ (سود) جائز تھا اور اس وقت اس قرض سے منع نہیں کیا گیا تھا جو نفع لاتا ہے اور کسی چیز کو دوسری چیز کے بدلے لینے سے منع نہیں کیا گیا تھا اگرچہ وہ مساوی نہ ہوں پھر اس کے بعد سود کو حرام کیا گیا تو ہر وہ قرض جو نفع لائے اس کو حرام قرار دیا گیا اور اہل علم اس بات پر متفق ہو گئے کہ مال مرہون کا نفقہ راھن پر ہے، مرتہن پر نہیں اور مرتہن کو رہن کا استعمال کا حق نہیں۔

---

٣٦ - فِيمَا رُوِيَ فِي نَسْخِ الرِّبٰوا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ۔

ربوٰ کے نسخ پر یوں مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو حضور علیہ السلام کھڑے ہوئے آپ نے انہیں لوگوں کے سامنے پڑھا پھر شراب فروخت کرنے کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

---

٣٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ فَلَمَّا حُرِّمَ الرِّبٰوا حُرِّمَتْ أَشْكَالُهُ كُلُّهَا وَرُدَّتِ الْأَشْيَاءُ الْمَأْخُوذَةُ إِلَى أَبْدَالِهَا الْمُسَاوِيَةِ لَهَا وَحُرِّمَ بَيْعُ

حضرت مسلم، حضرت مسروق سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں جب سود حرام کر دیا گیا تو اس کی تمام صورتیں حرام ہو گئیں اور وہ تمام اشیاء جو لی گئیں اپنے برابر بدل کے طرف لوٹ گئیں اور تھنوں میں دودھ کی فروخت کو بھی حرام کر دیا گیا اس میں نفقہ کی

اللَّبَنِ فِي الضَّرْعِ فَدَخَلَ فِي ذٰلِكَ النَّهْيُ عَنِ النَّفَقَةِ الَّتِي يَمْلِكُ بِهَا الْمُنْفِقُ لَبَنًا فِي الضَّرْعِ وَتِلْكَ النَّفَقَةُ فَغَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلٰى مِقْدَارِهَا وَاللَّبَنُ كَذٰلِكَ اَيْضًا فَارْتَفَعَ بِنَسْخِ الرِّبٰوا اَنْ يَّجِبَ النَّفَقَةُ عَلَى الْمُرْتَهِنِ بِالْمَنَافِعِ الَّتِي يَجِبُ لَهُ عِوَضًا مِنْهَا وَبِاللَّبَنِ الَّذِي يَحْتَلِبُهُ فَيَشْرَبُهُ ۔

وَيُقَالُ لِمَنْ صَرَفَ ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِنِ فَجَعَلَ لَهُ اسْتِعْمَالَ الرَّهْنِ اَيَجُوْزُ لِلرَّاهِنِ اَنْ يَّرْهَنَ رَجُلًا دَابَّةً هُوَ رَاكِبُهَا فَلَا يَجِدُ بُدًّا مِنْ اَنْ يَّقُوْلَ لَا فَيُقَالُ لَهُ فَاِذَا كَانَ الرَّهْنُ لَا يَجُوْزُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُخَلًّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُرْتَهِنِ فَيَقْبِضُهُ وَيَصِيْرُ فِي يَدِهٖ دُوْنَ يَدِ الرَّاهِنِ كَمَا وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّهْنَ بِقَوْلِهٖ فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ فَلَمَّا لَمْ يَجُزْ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الرَّهْنَ عَلٰى مَا الرَّاهِنُ رَاكِبُهُ لَمْ يَجُزْ ثُبُوْتُهُ فِي يَدِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ رَهْنًا بِحَقِّهِ اِلَّا لِذٰلِكَ اَيْضًا لِاَنَّ دَوَامَ الْقَبْضِ لَا بُدَّ مِنْهُ فِي الرَّهْنِ اِذْ كَانَ الرَّهْنُ اِنَّمَا هُوَ احْتِبَاسُ الْمُرْتَهِنِ لِلشَّيْءِ الْمَرْهُوْنِ بِالدَّيْنِ وَفِي ذٰلِكَ اَيْضًا مَا يَمْنَعُ الْمُرْتَهِنَ مِنِ اسْتِخْدَامِ الْاَمَةِ الرَّهْنِ لِاَنَّهَا تَرْجِعُ بِذٰلِكَ اِلٰى حَالٍ لَا يَجُوْزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ الرَّهْنِ وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاَمَةَ الرَّهْنَ لَيْسَ لِلرَّاهِنِ اَنْ يَّطَاَهَا وَلِلْمُرْتَهِنِ مَنْعُهُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ الْمُرْتَهِنُ يَمْنَعُ الرَّاهِنَ بِحَقِّ الرَّهْنِ مِنْ وَطْئِهَا كَانَ لَهُ اَيْضًا اَنْ يَّمْنَعَهُ بِحَقِّ الرَّهْنِ مِنِ اسْتِخْدَامِهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ۔

ممانعت بھی شامل ہوگئی جس کے ذریعے خرچ کرنے والا تھنوں میں دودھ کا مالک ہو جائے یہ خرچ کسی مقدار پر موقوف نہیں اسی طرح دودھ کی مقدار بھی معین نہیں تو سود کے منسوخ ہونے سے مرتہن سے اس نفقہ کا وجوب اٹھ گیا جو ان منافع کے عوض ہوتا ہے جو اسے اس خرچ کے سبب حاصل ہوتے ہیں اور اس دودھ کے سبب (نفقہ لازم ہوتا تھا) جسے وہ دوہتا اور پیتا ہے۔

جو شخص اسے راھن کی طرف پھیرتا ہے اور اس کے لیے رہن کا استعمال جائز قرار دیتا ہے اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا راہن کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی شخص کے پاس ایک ایسا جانور رہن رکھے جس پر وہ خود سوار ہو، تو اس (قائل) کو لازماً کہنا پڑے گا کہ وہ ایسا نہیں کرسکتا (یعنی جس سواری پر سوار ہے اسے رہن نہیں رکھ سکتا) تو اس سے کہا جائے گا کہ جب رہن اس کے بغیر نہیں ہوسکتی کہ اس (مرہون) اور مرتہن کے درمیان تنہائی کر دی جائے اور وہ اس پر قبضہ کر لے اس طرح وہ مرتہن کے قبضہ میں آجائے گی راھن کے پاس نہیں رہے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "پس وہ رہن ہو جس پر قبضہ کیا گیا ہو" تو وہ کہے گا "ہاں" (یہی صحیح ہے) تو اس سے کہا جائے گا کہ جب آغاز میں ایسی چیز کا رہن ہونا صحیح نہیں جس پر راھن سوار ہو تو مرتہن کے قبضہ میں آنے کے بعد مرہون میں یہ بات کیسے صحیح ہوگی (یعنی راہن کا تصرف صحیح نہ ہوگا) کیونکہ مرہون چیز پر قبضہ کا ہمیشہ پایا جانا ضروری ہے کیونکہ رہن کا مطلب یہ ہے کہ مرتہن قرض کے بدلے میں مرہون چیز کو اپنے پاس روک رکھے اور اس صورت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو راہن کو مرہونہ لونڈی سے ہم بستری سے روکتی ہے کیونکہ اس وجہ سے (ہم بستری سے) وہ اس حالت کی طرف لوٹ جائے گی جو رہن میں ابتداءً جائز نہیں دوسری دلیل یہ ہے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ مرہونہ لونڈی سے راہن جماع نہیں کرسکتا اور مرتہن اسے روک سکتا ہے

۳۸ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ۔

۳۹ - فَهٰذَا الشَّعْبِيُّ يَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا فَيَجُوْزُ عَلَيْهِ اَنْ يَّكُوْنَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ هُوَ بِخِلَافِهٖ وَلَمْ يَثْبُتِ النَّسْخُ عِنْدَهٗ فَلَئِنْ كَانَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ صَارَ مُتَّهَمًا فِيْ رَأْيِهٖ وَاِذَا كَانَ مُتَّهَمًا فِيْ رَاْيِهٖ كَذٰلِكَ كَانَ مُتَّهَمًا فِيْ رِوَايَتِهٖ وَاِذَا ثَبَتَتْ لَهُ الْعَدَالَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ ثَبَتَتْ لَهُ الْعَدَالَةُ فِيْ تَرْكِ خِلَافِهَا وَاِنْ وَجَبَ سُقُوْطُ اَحَدِ الْاَمْرَيْنِ وَجَبَ سُقُوْطُ الْاٰخَرِ وَالْمُحْتَجُّ عَلَيْنَا بِحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا يَقُوْلُ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَهُوَ اَعْلَمُ بِتَاْوِيْلِهٖ فَكَانَ يَجِيْءُ عَلٰى اَصْلِهٖ وَيَلْزَمُهٗ فِيْ قَوْلِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ لَمَّا قَالَ الشَّعْبِيُّ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا يُخَالِفُ مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى نَسْخِهٖ۔

توجس طرح مرتہن رہن کی وجہ سے راھن کو وطی سے روک سکتا ہے اسی طرح وہ حق رہن کی وجہ سے خدمت لینے سے بھی روک سکتا ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حضرت اسماعیل بن ابی خالد حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مرہون چیز سے کچھ بھی نفع حاصل نہ کیا جائے۔

حضرت شعبی یہ بات فرماتے ہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات مروی ہے جو ہم نے ذکر کی ہے تو کیا یہ جائز ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کریں پھر وہ اس کے خلاف فرمائیں حالانکہ ان کے نزدیک نسخ ثابت نہیں ہے اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو ان کی رائے کے سلسلے میں تہمت آتی اور جب رائے کے سلسلے میں ان پر تہمت آتی تو ان کی روایت بھی تہمت کی زد میں آتی اور جب ان کے لیے روایت میں عدالت ثابت ہے تو اس کے خلاف کو چھوڑنے میں بھی ان کی عدالت ثابت ہوگی اگر ان دونوں باتوں میں سے ایک کو ساقط کرنا واجب ہے تو دوسری کا سقوط بھی واجب ہے۔ جو شخص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہمارے خلاف استدلال کرتا ہے وہ یہ بھی کہتا ہے کہ جس نے حضور علیہ السلام سے حدیث روایت کی ہے وہ اس کے مفہوم کو زیادہ جانتا ہے تو وہ اپنی اصل پر آتا ہے اپنے قول کے مطابق اس پر حضرت شعبی کے قول کا قائل ہونا لازم ہے اور وہ قول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضور علیہ السلام سے مروی روایت کے خلاف ہے تو یہ اس (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت) کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔

بَابُ ۲۵۳ الرَّهْنِ يَهْلِكُ فِي يَدِ الْمُرْتَهِنِ كَيْفَ حُكْمُهُ

باب ۲۵۳ مرتہن کے پاس مرہون کا ہلاک ہونا

۴۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ مَالِكًا وَيُونُسَ وَابْنَ اَبِي ذِئْبٍ يُحَدِّثُوْنَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ قَالَ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهٖ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ

حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رھن رکھی ہوئی چیز بند نہ کی جائے۔ یونس بن یزید فرماتے ہیں حضرت ابن شہاب نے فرمایا حضرت ابن مسیب فرمایا کرتے تھے کہ رھن رکھی ہوئی چیز کا نفع اس کے مالک کے لیے ہے اور اسی پر اس کا تاوان ہے۔

---

۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمٰنَ بْنِ مُوْسٰى قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ

حضرت عطا اور سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رھن کو بند نہ کیا جائے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَائِلٌ فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهٖ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّهْنَ لَا يَضِيْعُ بِالدَّيْنِ وَاَنَّ لِصَاحِبِهٖ غُنْمَهٗ وَهُوَ سَلَامَتُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ وَهُوَ غُرْمُ الدَّيْنِ بَعْدَ ضِيَاعِ الرَّهْنِ وَهٰذَا تَاْوِيْلٌ قَدْ اَنْكَرَهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ جَمِيْعًا بِاللُّغَةِ وَزَعَمُوْا اَنْ لَا وَجْهَ لَهٗ عِنْدَهُمْ وَالَّذِيْ حَمَلَنَا عَلٰى اَنْ نَاْتِيَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا اِحْتِجَاجُ الَّذِيْ يَقُوْلُ بِالْمُسْنَدِ بِهٖ عَلَيْنَا وَدَعْوَاهُ اَنَّا خَالَفْنَاهُ وَقَدْ كَانَ يَلْزَمُهٗ عَلٰى اَصْلِهٖ لَوْ اَنْصَفَ خَصْمَهٗ اَنْ لَا يَحْتَجَّ بِمِثْلِ هٰذَا اِذَا كَانَ مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَا يَقُوْمُ الْحُجَّةُ عِنْدَهٗ بِالْمُنْقَطِعِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کوئی قائل کہتا ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رھن کو بند نہ کیا جائے اس کے مالک کے لیے اس کا نفع ہے اور اسی پر اس کا تاوان ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ رھن قرض کے بدلے ضائع نہیں ہوتی اور اس کے مالک کے لیے اس کا نفع ہے اور وہ اس (مرہون) کا سلامت رہنا ہے اور اس پر اس کا تاوان ہے" کا مطلب یہ ہے کہ مرہون کے ضائع ہونے کے بعد اس پر قرض کا تاوان ہوگا۔ تمام اہل لغت نے اس تاویل کا انکار کیا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ ان کے نزدیک اس معنی کی کوئی صورت نہیں۔ اگرچہ یہ حدیث منقطع ہے لیکن اس کے باوجود ہم اس کے لانے پر اس لیے مجبور ہوئے ہیں کہ ہمارے مخالف نے اسی سے ہمارے خلاف استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم نے اس حدیث کی مخالفت کی ہے حالانکہ اگر وہ اپنے مخالف سے انصاف کرتا تو خود اپنے قاعدے کے مطابق اس حدیث سے استدلال نہ کرتا

فَإِنْ قَالَ إِنَّمَا قَبِلْتُهُ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا لِأَنَّهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَمُنْقَطِعُ سَعِيدٍ يَقُومُ مَقَامَ الْمُتَّصِلِ قِيلَ لَهُ وَمَنْ جَعَلَ لَكَ أَنْ تَخُصَّ سَعِيدًا هٰذَا وَتَمْنَعَ مِنْهُ مِثْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلَ أَبِي سَلَمَةَ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَعُرْوَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَأَمْثَالِهِمْ عَنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَأَمْثَالِهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَالْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ وَأَمْثَالِهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَكَذٰلِكَ مَنْ كَانَ فِي عَصْرِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ سَائِرِ فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَمَنْ كَانَ فَوْقَهُمْ مِنَ الطَّبَقَةِ الْأُولَى مِنَ التَّابِعِينَ مِثْلَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ وَعُبَيْدَةَ وَشُرَيْحٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَئِنْ كَانَ هٰذَا لَكَ مُطْلَقًا فِي سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَإِنَّهُ مُطْلَقٌ لِغَيْرِكَ فِيمَنْ ذَكَرْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرُكَ مَمْنُوعًا مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّكَ مَمْنُوعٌ مِنْ مِثْلِهِ لِأَنَّ هٰذَا تَحَكُّمٌ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْكُمَ فِي دِينِ اللّٰهِ بِالتَّحَكُّمِ

کیونکہ یہ منقطع ہے اور اس کے نزدیک منقطع حدیث حجت نہیں بن سکتی اگر وہ کہے کہ ہم نے منقطع ہونے کے باوجود اسے اس لیے قبول کیا ہے کہ یہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت سعید کی منقطع حدیث، متصل کے قائم مقام ہے۔

تو اس شخص کو کہا جائے گا کہ تمہیں کس نے اس بات کی اجازت دی کہ تم یہ بات حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص کرتے ہو اور ان جیسے اہل مدینہ مثلاً، ابوسلمہ، قاسم، سالم، عروہ اور سلیمان بن یسار رحمہم اللہ سے ایسی حدیث کا انکار کرتے ہو اور ان جیسے دوسرے اہل مدینہ سے بھی نہیں تسلیم کرتے اہل کوفہ سے حضرت شعبی اور ابراہیم نخعی رحمہما اللہ اہل بصرہ سے حضرت حسن اور ابن سیرین اور ان جیسی دوسری شخصیات رحمہم اللہ سے تسلیم نہیں کرتے اسی طرح اس مذکورہ زمانے میں تمام شہروں کے فقہاء کرام اور جو ان سے اوپر درجہ کے لوگ تابعین کے پہلے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جیسے حضرت علقمہ، حضرت اسود، حضرت عمرو بن شرجیل حضرت عبیدہ اور حضرت شریح رحمہم اللہ، اگر یہ بات تمہارے لیے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مطلقاً درست ہے تو تمہارے غیر کے لیے ان مذکورہ حضرات کی روایت بھی مطلقاً درست ہوئی اور اگر تمہارے غیر سے یہ بات جائز نہیں تو تمہیں بھی اس جیسی بات کی اجازت نہیں کیونکہ یہ تو ہٹ دھرمی ہے اور کسی شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کے دین میں ہٹ دھرمی کی اجازت نہیں۔

وَقَدْ قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَأْوِيلِ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَا ذَكَرْتَ

اہل علم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے بارے میں تمہاری بیان کردہ تاویل سے ہٹ کر تاویل کی ہے۔

۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيمَا أَعْلَمُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَقَدْ دَخَلَ فِيمَا كَانَ أَجَازَهُ لِي قَالَ ثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں جس نے ایک شخص کے پاس کوئی چیز رہن رکھی اور اس سے کچھ درہم لیے اور کہا کہ اگر میں تمہارا حق

رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰی رَجُلٍ رَهْنًا وَاَخَذَ مِنْهُ دَرَاهِمَ وَقَالَ اِنْ جِئْتُكَ بِحَقِّكَ اِلٰی كَذَا وَكَذَا وَاِلَّا فَالرَّهْنُ لَكَ بِحَقِّكَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ فَجَعَلَهُ جَوَابًا لِمَسْأَلَتِهِ۔

فلاں مدت تک لا دوں تو ٹھیک ہے ورنہ تیرے حق کے بدلے میں رہن تمہارے لیے ہے تو حضرت ابراہیم نے فرمایا رہن بند نہیں ہوتی حضرت ابوعبید فرماتے ہیں انہوں نے اسے سوال کا جواب قرار دیا۔

۴۳۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ طَاؤُسٍ نَحْوٌ مِّنْ هٰذَا بَلَغَنِیْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَسُفْيَانَ ابْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُمَا كَانَا يُفَسِّرَانِهٖ عَلٰی هٰذَا التَّفْسِيْرِ۔
حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ بِذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت مالک بن انس اور سفیان بن سعید رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ وہ دونوں اس کی یہی تفسیر کرتے تھے۔
حضرت یونس بن عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں ہمیں ابن وھب نے حضرت مالک بن انس سے روایت کرتے ہوئے اسی بات کی خبر دی ہے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُغْلَقُ الرَّهْنُ

حضرت زہری سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رہن کو بند نہ کیا جائے۔

فَبِذٰلِكَ يُمْنَعُ صَاحِبُ الرَّهْنِ اَنْ يَّبْتَاعَهُ مِنَ الَّذِیْ رَهَنَهُ عِنْدَهُ حَتّٰی يُبَاعَ مِنْ غَيْرِهٖ فَذَهَبَ الزُّهْرِيُّ اَيْضًا فِیْ ذٰلِكَ الْغَلْقِ اِلٰی اَنَّهُ فِی الْبَيْعِ لَا فِی الضِّيَاعِ فَهٰؤُلَاءِ الْمُتَقَدِّمُوْنَ يَقُوْلُوْنَ بِمَا ذَكَرْنَا۔

تو اس وجہ سے حضور علیہ السلام نے مرتہن کو منع فرمایا کہ وہ راہن سے وہ چیز خریدے جو اس نے اس کے پاس رہن رکھی ہے حتیٰ کہ پہلے دوسرے آدمی پر فروخت کی جائے تو حضرت زہری اس طرف گئے ہیں کہ یہ بند رکھنا بیع میں ہے ہلاک ہو جانے کے بارے میں نہیں تو یہ متقدمین وہی بات کہتے ہیں جو ہم نے ذکر کی ہے۔

۴۵۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلًا ارْتَهَنَ فَرَسًا فَمَاتَ الْفَرَسُ فِیْ يَدِ الْمُرْتَهِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ حَقُّكَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں مزید مروی ہے حضرت عطا بن ابی رباح سے مروی ہے کہ ایک شخص نے گھوڑا رہن کے طور پر لیا وہ مرتہن کے ہاتھ میں مر گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا حق (قرض) جاتا رہا۔

فَدَلَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ

تو حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد گرامی اس بات پر دلالت

رسول الله صلى الله عليه وسلم على بطلان الدين بضياع الرهن فإن قال هذا منقطع قيل له والذي تأولته أيضا منقطع فإن كان المنقطع حجة لك علينا فالمنقطع أيضا حجة لنا عليك وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من جهة أخرى ما يوافق ذلك أيضا۔

کرتا ہے کہ رہن کے ہلاک ہونے سے قرض باطل ہو جاتا ہے ـــــ اگر وہ کہے کہ یہ حدیث منقطع ہے تو (جواباً) اسے کہا جائے گا کہ جو معنیٰ تم نے کیا ہے وہ بھی تو منقطع ہے اگر حدیث منقطع ہمارے خلاف تمہاری دلیل بن سکتی ہے تو وہ تمہارے خلاف ہماری دلیل بھی تو بن سکتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات دوسری طرح بھی مروی ہے جو اس کے موافق ہے۔

۴۶ - حدثنا أبو العوام محمد بن عبد الله بن عبد الجبار المرادي قال ثنا خالد بن نزار الأيلي قال حدثني عبد الرحمن بن أبي الزناد عن أبيه قال كان من أدركت من فقهائنا الذين ينتهى إلى قولهم منهم سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير والقاسم بن محمد وأبو بكر بن عبد الرحمن وخارجة بن زيد وعبيد الله بن عبد الله في مشيخة من نظرائهم أهل فقه وصلاح وفضل فذكر جميع ما جمع من أقاويلهم في كتابه على هذه الصفة أنهم قالوا الرهن بما فيه إذا هلك وعميت قيمته ويرفع ذلك منهم الثقة إلى النبي صلى الله عليه وسلم۔

حضرت ابو الزناد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جن فقہاء کو میں نے پایا کہ ان کے قول پر انتہاء کی جاتی ہے ان میں حضرت سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابو بکر بن عبد الرحمٰن، خارجہ بن زید اور عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے ساتھیوں کی نسبت زیادہ فقیہ، اہل صلاح اور فضیلت والے ہیں پھر ان تمام کے اقوال اپنی کتاب میں اس طرح ذکر کئے وہ فرماتے ہیں جب مرہون چیز ہلاک ہو جائے اس کی قیمت مجہول ہو تو وہ اس کے مقابلے میں ہے جس کے بدلے وہ رہن رکھی گئی ہے ان میں سے قابل اعتماد لوگ اس حدیث کو حضور علیہ السلام تک اٹھاتے ہیں (مرفوعاً بیان کرتے ہیں)

۴۷ - فهؤلاء أئمة المدينة وفقهاؤها يقولون إن الرهن يهلك بما فيه ويرفعه الثقة منهم إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فأيهم ما حكاه فهو حجة لأنه فقيه إمام ثم قول جميعا بذلك وإجماعهم عليه فقد ثبت به صحة ذلك أيضا عن سعيد بن المسيب وهو المأخوذ عنه قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يغلق الرهن

تو یہ لوگ مدینہ طیبہ کے ائمہ اور فقہاء میں سے ہیں یہ بتاتے ہیں کہ رہن اس چیز کے مقابلے میں ہلاک ہوگی جس کے بدلے میں اسے رکھا گیا ہے اور ثقہ حضرات اسے حضور علیہ السلام سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں تو ان میں سے جو بھی کچھ بات نقل کرے وہ حجت ہے کیونکہ وہ فقیہ اور امام ہے پھر ان سب کے قول اور اجماع سے اس کا حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے صحیح ہونا ثابت ہو گیا اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے ماخوذ ہے کہ رہن کو بند نہ کیا جائے۔

۴۸ - وقد زعم هذا المخالف لنا أن من روى

ہمارے اس مخالف نے یہ خیال کر لیا کہ جو شخص کسی

حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ حَتّٰى قَالَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِي رَوَاهُ سَيْفٌ لَنَا عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ عَمْرٌو فِي الْأَمْوَالِ

حدیث کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے وہی اس کے مفہوم کو زیادہ جانتا ہے حتی کہ اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث جو ہم سے سیف نے بیان کی انہوں نے قیس بن سعد سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا حضرت عمرو نے فرمایا کہ اموال کے بارے میں فیصلہ فرمایا۔

فَجَعَلَ هُوَ قَوْلَ عَمْرٍو فِي هٰذَا حُجَّةً وَدَلِيلًا لَهُ أَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ فِي الْأَمْوَالِ دُونَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ فَلَئِنْ كَانَ قَوْلُ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ هٰذَا تَأْوِيلُهُ يَجِبُ بِهِ حُجَّةً فَإِنَّ قَوْلَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الَّذِي ذَكَرْنَا وَتَأْوِيلَهُ فِيمَا رُوِيَ أَحْرٰى أَنْ يَكُونَ حُجَّةً وَهٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا قَدْ زَعَمَ أَنَّهُ يَقُولُ بِالْاِتِّبَاعِ فَعَمَّنْ أَخَذَ قَوْلَهُ هٰذَا أَوْ مَنْ إِمَامُهُ فِيهِ **وَقَدْ** رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ وَعَنْ تَابِعِي أَصْحَابِهِ خِلَافَهُ أَيْضًا **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ أَئِمَّةِ أَصْحَابِهِ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

تو اس (مخالف) نے حضرت عمرو کے قول کو حجت قرار دیا اور اس بات کی دلیل بنایا کہ یہ حکم صرف اموال میں ہے دیگر اشیاء میں نہیں ہے اگر حضرت عمرو بن دینار کا یہ قول اس حدیث کے معنی میں لازمًا حجت ہے تو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان کردہ مفہوم جو ہم نے ذکر کیا ہے وہ حجت بننے کے زیادہ لائق ہے ہمارے اس مخالف نے گمان کیا کہ وہ پیروی کر رہا ہے تو اس نے یہ قول کس سے لیا ہے اور اس سلسلے میں اس کا امام کون ہے — اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے اسی طرح تابعین عظام سے بھی اس کے خلاف مروی ہے صحابہ کرام میں سے ائمہ حضرات سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

۴۹ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَوَامٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ فَيَضِيعُ قَالَ إِنْ كَانَ بِأَقَلَّ رَدُّوا عَلَيْهِ وَإِنْ كَانَ بِأَفْضَلَ فَهُوَ أَمِينٌ فِي الْفَضْلِ۔

حضرت عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جو رھن حاصل کر کے ضائع کرتا ہے فرمایا اگر وہ کم مالیت کے مقابلے میں ہے تو وہ اسے (راہن کو) باقی مال دیں اور اگر زیادہ مالیت کے مقابلے میں ہے تو وہ زائد میں امین ہے۔

---

۵۰ ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّغْلِبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِذَا رَهَنَ الرَّجُلُ رَهْنًا فَقَالَ لَهُ الْمُعْطِي لَا أَقْبَلُهُ إِلَّا بِأَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيكَ

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کے پاس رھن رکھے اور قرض دینے والا اس سے کہے کہ میں اسے قبول نہیں کرتا مگر اس سے زیادہ کے ساتھ، جو میں نے تمہیں دیا (یعنی رھن، قرض کے مقابلے میں فرمایا مالیت پر مشتمل ہو) پھر

فَضَاعَ رُدَّ عَلَيْهِ الْفَضْلُ وَإِنْ رَهَنَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ مِمَّا أَعْطَى بِطِيبِ نَفْسٍ مِنَ الرَّاهِنِ فَضَاعَ فَهُوَ فَهُوَ بِمَا فِيهِ۔

وہ ضائع ہو جائے تو زائد رقم لوٹائے اور اگر وہ رہن رکھے اور مرہون اس قرض سے زائد مالیت کی ہو اور راہن اپنی مرضی سے دے پھر وہ ضائع ہو جائے تو وہ قرض کے بدلے میں ہی ہو گی۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِذَا كَانَ فِي الرَّهْنِ فَضْلٌ فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَهُوَ بِمَا فِيهِ وَإِنْ لَمْ تُصِبْهُ جَائِحَةٌ وَاتُّهِمَ فَإِنَّهُ يَرُدُّ الْفَضْلَ۔

حضرت خلاس یعنی ابن عمرو سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر رہن میں (قرض سے) زیادہ (مالیت) ہو پھر اسے کوئی ہلاکت پہنچ جائے تو وہ اپنے عوض کے مقابلے میں ہو گی اور اگر ہلاکت نہ پہنچے بلکہ تہمت لگائی گئی تو وہ زائد کو لوٹائے گا۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَخِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي الرَّهْنِ يَتَرَادَّانِ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ جَمِيعًا فَإِنْ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ بَرِئَ۔

حضرت حسن اور خلاس بن عمرو سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رہن کے بارے میں فرمایا کہ وہ دونوں (راہن و مرتہن) اضافہ اور نقصان دونوں کو ایک دوسرے کی طرف لوٹائیں اور اگر ہلاک ہو جائے تو وہ (مقروض) بری الذمہ ہو جائے گا۔

فَهٰذَا عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَدْ أَجْمَعَا أَنَّ الرَّهْنَ الَّذِي قِيمَتُهُ مِقْدَارُ الدَّيْنِ تَضِيعُ بِالدَّيْنِ وَإِنَّمَا اخْتَلَفَا فِيمَا زَادَ مِنْ قِيمَةِ الرَّهْنِ عَلَى مِقْدَارِ الدَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هُوَ أَمَانَةٌ وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ نَصْرِ بْنِ مَرْزُوقٍ وَأَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ۔

تو یہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما ہیں جو اس بات پر متفق ہیں کہ جس مرہون چیز کی قیمت قرض کے برابر ہو وہ قرض کے بدلے میں ہلاک ہو گی ان کا اختلاف اس صورت میں ہے جب رہن کی مقدار قرض کی مقدار سے زیادہ ہو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ امانت ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بات فرماتے ہیں جو ہم نے نصر بن مرزوق اور احمد بن داؤد کی روایت میں ان سے نقل کی ہے۔

۵۳۔ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ وَشُرَيْحٍ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ الْحَسَنَ وَشُرَيْحًا قَالَا الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ۔

حضرت حسن اور حضرت شریح رضی اللہ عنہما سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے حضرت قتادہ فرماتے ہیں حضرت حسن اور حضرت شریح رضی اللہ عنہما نے فرمایا رھن اس چیز کے عوض ہے جس کے مقابلے میں ہے۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ ذَهَبَتِ الرِّهَانُ بِمَا فِيهَا۔

حضرت ابوحصین فرماتے ہیں میں نے حضرت شریح سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رہن اس چیز کے مقابلے میں چلی گئی جس میں وہ رھن تھی

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ جَابَانَ قَالَ رَهَنْتُ حُلِيًّا وَكَانَ اَكْثَرَ مِمَّا فِيْهِ فَضَاعَ فَاخْتَصَمْنَا اِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ الرَّهْنُ بِمَا فِيْهِ

حضرت عیسٰی بن جابان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے زیور رھن رکھا اور وہ اس چیز کے مقابلے میں زیادہ تھا جس میں وہ رہن رکھا گیا پھر وہ ضائع ہو گیا وہ دونوں اپنا مقدمہ، حضرت شریح کے پاس لے کر گئے تو انہوں نے فرمایا رہن اس چیز کے بدلے میں ہے جس میں اسے رھن رکھا گیا۔

فَهٰذَا الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ قَدْ اَبَيَا الرَّهْنَ يُبْطِلُ ذِهَابُهُ الدَّيْنَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ۔

تو یہ حضرت حسن اور شریح ہیں جن کا مذہب یہ ہے کہ رہن کا ہلاک ہونا قرض کو باطل کر دیتا ہے حضرت ابراہیم نخعی سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّهْنِ يَهْلِكُ فِيْ يَدَيِ الْمُرْتَهِنِ اِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ وَالدَّيْنُ سَوَاءً ضَاعَ بِالدَّيْنِ وَاِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ اَقَلَّ مِنَ الدَّيْنِ رُدَّ عَلَيْهِ الْفَضْلُ وَاِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ اَكْثَرَ مِنَ الدَّيْنِ فَهُوَ اَمِيْنٌ فِي الْفَضْلِ۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس رہن کے بارے میں جو مرتہن کے پاس ہلاک ہو جائے فرمایا کہ اگر اس کی قیمت اور قرض برابر برابر ہوں تو وہ قرض کے بدلے ہلاک ہو گی اور اگر اس کی قیمت، قرض سے کم ہو تو زائد کو لوٹایا جائے گا اگر اس کی قیمت قرض سے زیادہ ہو تو وہ (مرتہن) زائد میں امین ہو گا۔

۵۶۔ وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ رَهَنَ رَجُلًا جَارِيَةً فَهَلَكَتْ قَالَ هِيَ بِحَقِّ الْمُرْتَهِنِ۔

حضرت عطا بن ابی رباح سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت ابن جریج سے روایت ہے وہ حضرت عطاء سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے کسی دوسرے کے پاس ایک لونڈی رہن رکھی پھر وہ ہلاک ہو گئی تو انہوں نے فرمایا وہ مرتہن کے حق کے بدلے میں ہے (یعنی قرض کے بدلے میں ہے)

۵۷۔ فَهٰذَا عَطَاءٌ يَقُوْلُ بِهٰذَا وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ فَهٰذَا اَيْضًا حُجَّةٌ عَلٰى مُخَالِفِنَا اِذْ كَانَ مِنْ اَصْلِهٖ اَنَّ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَاوِيْلُهُ فِيْهِ حُجَّةٌ فَقَدْ خَالَفَ هٰذَا كُلَّهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَخَالَفَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنَ التَّابِعِيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَمَنْ اِمَامُهُ فِيْ هٰذَا وَبِمَنْ

تو یہ حضرت عطاء ہیں جو یہ بات فرما رہے ہیں اور ہم نے ان ہی کے واسطے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا رہن کو بند نہ کیا جائے تو یہ بھی ہمارے مخالف پر حجت ہے کیونکہ اس (مخالف) کا ضابطہ یہ ہے کہ جو شخص حضور علیہ السلام سے حدیث روایت کرے تو اس کا بیان کردہ مفہوم ہی حجت ہو گا تو اس نے اس باب میں اس ضابطہ کی پوری مخالفت کی اور جس کو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہما سے اور ان تابعین سے روایت کیا جن

اقتدی بہ۔

ثُمَّ النَّظَرُ فِی ھٰذَا اَیْضًا یَدْفَعُ مَا قَالَ وَمَا ذَھَبَ اِلَیْہِ اِذْ جَعَلَ الرَّھْنَ اَمَانَۃً یَضِیْعُ بِغَیْرِ شَیْءٍ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاَمَانَاتِ لِرَبِّھَا اَنْ یَّاْخُذَھَا وَحَرَامٌ عَلَی الْمُرْتَھِنِ مَنْعُہٗ مِنْھَا وَالرَّھْنُ مُخَالِفٌ لِذٰلِکَ اِذَا کَانَ لِلْمُرْتَھِنِ حَبْسُہٗ وَمَنْعُ مَالِکِہٖ مِنْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ دَیْنَہٗ فَخَرَجَ بِذٰلِکَ حُکْمُہٗ مِنْ حُکْمِ الْاَمَانَاتِ وَرَاَیْنَا الْاَشْیَاءَ الْمَغْصُوْبَۃَ حَرَامٌ عَلَی الْغَاصِبِیْنَ حَبْسُھَا وَحَلَالٌ لِلْمَغْصُوْبِیْنَ مِنْھُمْ اَخْذُھَا وَالرَّھْنُ لَیْسَ کَذٰلِکَ لِاَنَّ الْمُرْتَھِنَ حَلَالٌ لَہٗ حَبْسُ الرَّھْنِ وَمَنْعُ الرَّاھِنِ مِنْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ مِنْہُ دَیْنَہٗ وَرَاَیْنَا الْعَوَارِیَ لِلْمُسْتَعِیْرِ الْاِنْتِفَاعُ بِھَا وَلِلْمُعِیْرِ اَخْذُھَا مِنْہُ مَتٰی اَحَبَّ وَالرَّھْنُ لَیْسَ کَذٰلِکَ لِاَنَّ الْمُرْتَھِنَ حَرَامٌ عَلَیْہِ اسْتِعْمَالُ الرَّھْنِ وَلَیْسَ لِلرَّاھِنِ اَخْذُہٗ مِنْہُ حَتّٰی یُوَفِّیَہٗ دَیْنَہٗ فَبَانَ حُکْمُ الرَّھْنِ عَنْ حُکْمِ الْوَدَائِعِ وَالْمَغْصُوْبِ وَالْعَوَارِیْ وَثَبَتَ اَنَّ حُکْمَہٗ بِخِلَافِ حُکْمِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ لِلْمُرْتَھِنِ حَبْسَہٗ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ الدَّیْنَ وَحَلَالٌ لِلرَّاھِنِ اَخْذُہٗ اِذَا بَرِیَٔ مِنَ الدَّیْنِ فَلَمَّا کَانَ حَبْسُ الرَّھْنِ مُضَمَّنًا بِحَبْسِ الدَّیْنِ وَسُقُوْطُ حَبْسِہٖ مُضَمَّنًا بِسُقُوْطِ حَبْسِ الدَّیْنِ کَانَ کَذٰلِکَ اَیْضًا ثُبُوْتُ الدَّیْنِ مُضَمَّنًا بِثُبُوْتِ الرَّھْنِ فَمَا کَانَ الرَّھْنُ ثَابِتًا فَالدَّیْنُ ثَابِتٌ وَمَتٰی کَانَ الرَّھْنُ غَیْرَ ثَابِتٍ فَالدَّیْنُ غَیْرُ ثَابِتٍ وَکَذٰلِکَ رَاَیْنَا الْمَبِیْعَ فِیْ قَوْلِنَا وَقَوْلِ ھٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا لِلْبَائِعِ حَبْسُہٗ بِالثَّمَنِ وَمَتٰی ضَاعَ فِیْ یَدِہٖ ضَاعَ بِالثَّمَنِ فَالنَّظَرُ عَلٰی مَا اجْتَمَعْنَا عَلَیْہِ نَحْنُ وَھُوَ مِنْ ھٰذَا اَنْ یَّکُوْنَ

کا ہم نے ذکر کیا ان سب کی مخالفت کی تو اس سلسلے میں کون اس کا امام ہے یا اس نے کس کی پیروی کی۔

پھر قیاس بھی اس کی مذہب کی نفی کرتا ہے کیونکہ اس نے رہن کو امانت قرار دیا اور یہ کہ وہ کسی عوض کے بغیر ضائع ہو جاتی ہے حالانکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ امانتوں کے مالک کو ان کے لینے کا حق ہے اور مرتہن پر حرام ہے کہ وہ مالک کو اس کے لینے سے روکے جب کہ حکم رہن اس کے خلاف ہے کیونکہ مرتہن کو اسے اپنے پاس روک رکھنے اور مالک کو واپس لینے سے اس وقت تک روکنے کا حق ہے جب تک وہ قرض وصول نہ کرلے اس سے رہن کا حکم، امانتوں کے حکم سے خارج ہوگیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ مغصوبہ اشیاء کو غاصب روک نہیں سکتے اور جن سے وہ غصب کی گئی ہیں رہن واپس لینے کا حق ہے جب رہن کا حکم یہ نہیں ہے کیونکہ مرتہن کے لیے رہن کو روک رکھنا اور راہن کو باز رکھنا اس وقت تک جائز ہے جب تک وہ اپنا قرض وصول نہ کرے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ادھار لینے والا ادھار لی ہوئی اشیاء سے نفع اٹھا سکتا ہے جب کہ رہن کا یہ حکم نہیں ہے کیونکہ مرتہن پر مرہون مال سے نفع اٹھانا حرام ہے اور راہن جب تک قرض ادا نہ کرے واپس نہیں لے سکتا پس رہن کا حکم امانتوں غصب شدہ اشیاء اور ادھار لی ہوئی اشیاء کے حکم سے مختلف ہے اور ثابت ہوا کہ اس کا حکم ان سب کے حکم سے الگ ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ مرتہن، قرض کی وصولی تک رہن کو روک سکتا ہے اور راہن کے لیے جائز ہے کہ قرض کی ادائیگی کے بعد اسے واپس لے تو جب رہن کو روکنا قرض کو روکنے سے مشروط ہے اور اس کو روکنے کا اختتام، قرض کی رکاوٹ ختم کرنے سے مشروط ہے تو قرض کا ثبوت بھی، رہن کے ثبوت سے مشروط ہوگا تو جب تک

الرَّهْنُ كَذٰلِكَ وَاَنْ يَكُوْنَ ضِيَاعُهُ يُبْطِلُ الدَّيْنَ كَمَا كَانَ ضِيَاعُ الْمَبِيْعِ يُبْطِلُ الثَّمَنَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ غَيْرَ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ وَاَبَا يُوْسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ذَهَبُوْا فِي الرَّهْنِ اِلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

رہن کا ثبوت ہوگا قرض بھی ثابت ہوگا جب رہن ثابت نہیں ہوگا تو قرض بھی ثابت نہ ہوگا اسی طرح ہم نے بیع کو دیکھا کہ ہمارے اور ہمارے مخالف دونوں کے قول کے مطابق وہ قیمت کی وصولی کے لیے روکا جا سکتا ہے اور جب وہ بائع کے ہاتھ میں ہلاک ہوگا تو قیمت کے عوض ہلاک ہوگا۔ جس بات پر ہم اور ہمارا مخالف متفق ہیں اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ رہن کا حکم بھی یہی ہو اس کا ضائع ہونا قرض کو باطل کر دے جس طرح بیع کا ضائع ہونا قیمت کو باطل کر دیتا ہے اس باب میں قیاس یہی ہے البتہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے اس باب میں وہ راستہ اختیار کیا ہے جو ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کیا۔

۵۸۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ فِي الْغَصَبِ فَقَالُوْا رَاَيْنَا الْاَشْيَاءَ الْمَغْصُوْبَةَ لَا يُوْجِبُ ضِيَاعُهَا عَلٰى مَنْ غَصَبَهَا اَكْثَرَ مِنْ ضَمَانِ قِيْمَتِهَا وَغَصْبُهَا حَرَامٌ قَالُوْا فَالْاَشْيَاءُ الْمَرْهُوْنَةُ الَّتِيْ قَدْ ثَبَتَ اَنَّهَا مَضْمُوْنَةٌ اَحْرٰى اَنْ لَا يَجِبُ بِضَمَانِهَا عَلٰى مَنْ قَدْ ضَمِنَهَا اَكْثَرَ مِنْ مِقْدَارِ قِيْمَتِهَا وَكَانُوْا يَذْهَبُوْنَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ اِلٰى اَنَّ ذٰلِكَ فِي الْبَيْعِ يُرِيْدُوْنَ اِذَا بِيْعَ الرَّهْنُ بِثَمَنٍ فِيْهِ نَقْصٌ عَنِ الدَّيْنِ غَرِمَ لِلْمُرْتَهِنِ ذٰلِكَ النَّقْصَ وَهُوَ غُرْمُهُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْحَدِيْثِ وَاِذَا بِيْعَ بِفَضْلٍ عَنِ الدَّيْنِ اَخَذَ الرَّاهِنُ ذٰلِكَ الْفَضْلَ وَهُوَ غُنْمُهُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْحَدِيْثِ۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس بات سے استدلال کیا کہ غصب کے سلسلے میں جس پر سب متفق ہیں وہ فرماتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ غصب کی ہوئی اشیاء کو غاصب ضائع کر دے تو ان کی قیمت سے زیادہ تاوان لازم نہیں آتا حالانکہ غصب حرام ہے وہ فرماتے ہیں اسی طرح جو چیزیں رہن رکھی گئی ہوں اور ثابت ہو گیا کہ ان کا تاوان ہوتا ہے تو زیادہ مناسب ہے کہ جس پر ان کی ضمان لازم ہو ان کی قیمت سے زیادہ لازم نہ ہو وہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے قول کہ راہن پر اس کا نفع ہے اور اس پر اس کا تاوان ہے کہ تفسیر یوں کرتے ہیں کہ یہ بیع کے بارے میں ہے ان کی مراد یہ ہے کہ اگر مرہون کو اتنی قیمت پر بیچا جائے جو قرض سے کم ہو تو مرتہن پر اس کا تاوان ہوگا حدیث شریف میں جس تاوان کا ذکر ہے وہ یہی ہے اور اگر قرض سے زائد رقم پر بیچا جائے تو راہن یہ اضافہ وصول کرے گا اور یہ اس کا منافع ہے جو حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔

كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ وَالْمُسَاقَاةِ

باب ۲۵۴ مزارعت اور مساقات کا بیان

۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا ثَنَا أَبُو نُعَيْمِ بْنُ الْفَضْلِ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا (۱)

۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَتَرَكْنَاهَا۔

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم مخابرہ کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک حضرت رافع بن خدیج نے خیال ظاہر فرمایا، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا تو ہم نے اسے چھوڑ دیا۔

۶۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زمین کو کرایہ پر دیتے تھے یہاں تک کہ ان کو خبر پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے تھے چنانچہ انہوں نے ان سے ملاقات کی اور فرمایا اے ابن خدیج! آپ زمین کے کرایہ کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے اپنے دونوں چچوں سے سنا اور وہ دونوں بدر میں حاضر ہوئے تھے وہ گھر والوں سے بیان کرتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا حضرت عبد اللہ

(۱) بٹائی پر زمین دینا مزارعت ہے اور درختوں کو پانی دینا کہ پھل تقسیم کرلیں گے مساقات کہلاتا ہے (ہزاروی)

اَنَّ الْاَرْضَ کَانَتْ تُکْرٰی عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَشِیَ عَبْدُ اللّٰہِ اَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَحْدَثَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا لَمْ یَکُنْ عَلِمَہٗ فَتَرَکَ کِرَاءَ الْاَرْضِ۔

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے علم تھا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ڈر ہوا کہ کہیں حضور علیہ السلام نے کوئی نیا حکم نہ فرمایا ہو جس کا انہیں علم نہ ہو لہذا انہوں نے زمین کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْحَقْلِ قَالَ شُعْبَۃُ فَقُلْتُ لِلْحَکَمِ مَا الْحَقْلُ قَالَ اَنْ تُکْرِیَ الْاَرْضَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَرَاہُ اَنَّا قَالَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حقل سے منع فرمایا حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حکم سے پوچھا حقل کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا زمین کو کرایہ پر دینا حضرت ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا تہائی اور چوتھائی کے بدلے۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ سُلَیْمٰنَ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَنَا نَافِعًا وَاَمْرُ نَبِیِّ اللّٰہِ اَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْھَا اَوْ لِیُزْرِعْھَا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے کام سے منع فرمایا جس میں ہمارے لیے نفع تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہمارے لیے زیادہ نافع ہے آپ نے فرمایا جس شخص کی زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے یا (دوسرے سے) کاشت کروائے۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّبَیْدِیُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاھِدًا یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ اُسَیْدُ ابْنُ اَخِیْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَلْیَزْرَعْھَا فَاِنْ عَجَزَ عَنْھَا فَلْیُزْرِعْھَا اَخَاہُ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں مجھ سے رافع بن خدیج کے بھتیجے اسید نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا اسے چاہئے کہ وہ کاشت کرے اگر اس سے عاجز ہو تو اپنے بھائی سے کاشت کروائے۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیِّ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ اَخَذْتُ بِیَدِ طَاؤُسٍ حَتّٰی اَدْخَلْتُہٗ عَلَی ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ فَحَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت عبدالکریم جزری، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت طاؤس کا ہاتھ پکڑا یہاں تک ان کو حضرت رافع بن خدیج کے بیٹے کے پاس لے گیا انہوں نے بواسطہ اپنے والد، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع

انّه نهى عن كرى الأرض فأبى طاؤس وقال سمعت ابن عبّاس انّه لا يرى بذالك بأسًا۔

فرمایا تو حضرت طاؤس نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

---

۶۶ - حدّثنا صالح بن عبد الرحمٰن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا ابو الاحوص عن طارق بن عبد الرحمٰن عن سعيد بن المسيّب عن رافع بن خديج قال نهى رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم عن المزابنة والمحاقلة وقال انّما يزرع ثلاثة رجل له ارض فهو يزرعها ورجل منح اخاه ارضًا فهو يزرع ما منح منها ورجل اكترى بذهب او فضّة۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور فرمایا تین شخص کاشت کر سکتے ہیں جو زمین کا مالک ہے وہ کاشت کرے جس کو اس کے بھائی نے زمین بطور عطیہ دی وہ کاشت کرے اور وہ شخص جو سونے یا چاندی کے بدلے کرایہ پر حاصل کرے۔

---

۶۷ - حدّثنا ابو اميّة قال ثنا ابو نعيم والمعلّى بن منصور قالا ثنا ابو الاحوص ثمّ ذكر باسناده مثله۔

حضرت ابونعیم اور معلی بن منصور فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوالاحوص نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۸ - حدّثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني جرير بن حازم عن يعلى بن حكيم عن سليمٰن بن يسار عن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم من كانت له ارض فليزرعها او يزرعها اخاه ولا يكريها بالثّلث ولا بالرّبع ولا بطعام مسمّى۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لیے دے تہائی یا چوتھائی اور مقرر غلہ کے بدلے کرایہ پر نہ دے۔

---

۶۹ - حدّثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا بكير بن عامر عن ابن ابي نُعم قال حدّثني رافع بن خديج انّه زرع ارضًا فمرّ به النّبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم وهو يسقيها فسأله لمن الزّرع ولمن الارض فقال زرعي ببذري وعملي لي الشّطر ولبني فلان الشّطر فقال اربيت فردّ الارض على اهلها وخذ نفقتك۔

حضرت ابن ابی نُعم فرماتے ہیں مجھ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے زمین میں کاشتکاری کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو وہ زمین کو پانی دے رہے تھے آپ نے پوچھا یہ کھیتی کس کے لیے ہے اور زمین کس کی ہے انہوں نے عرض کیا میری کھیتی ہے میرے بیج اور عمل کی وجہ سے نصف میرا ہے اور نصف فلاں کا ہے، آپ نے فرمایا تم نے سودی کام کیا زمین اس کے مالک کو دو اور اپنا نفع لے لو۔

---

۷۰ - حدّثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا

حضرت ابونعیم فرماتے ہیں ہم سے بکر نے بیان کیا انہوں

بُكَيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَافِعٍ مِثْلَهُ۔

نے شعبی سے اور انہوں نے حضرت رافع سے اس کی مثل روایت کیا۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ لِرَافِعٍ إِنَّ لِي أَرْضًا أُكْرِيهَا فَنَهَانِي رَافِعٌ وَأَرَاهُ قَالَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَدَعْهَا وَلَا يُكْرِيهَا بِشَيْءٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ تَرَكْتُهَا فَلَمْ أَزْرَعْهَا وَلَمْ أُكْرِهَا بِشَيْءٍ فَزَرَعَهَا قَوْمٌ فَوَهَبُوا لِي مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا آخُذُهُ قَالَ لَا۔

حضرت ابو النجاشی (رافع کے غلام) فرماتے ہیں میں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میری زمین ہے جسے میں کرایہ پر دیتا ہوں تو حضرت رافع نے مجھے منع کر دیا اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے منع فرمایا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کی زمین ہو تو وہ کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لیے دے اگر ایسا نہ کرے تو اسے چھوڑ دے اور کسی چیز کے بدلے کرایہ پر نہ دے انہوں نے عرض کیا بتلائیے اگر میں چھوڑ دوں نہ کاشت کروں اور نہ ہی کرایہ پر دوں کچھ دوسرے لوگ اس میں کاشت کریں اور اس کی سبزی سے کچھ چیز ہبہ کریں تو میں لے لوں؟ انہوں نے فرمایا "نہیں"۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مزارعت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے حضرت ثابت بن ضحاک نے خبر دی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت علی بن مسہر، حضرت شیبانی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں عبداللہ بن سائب نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ عَلَى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں عہد رسالت میں ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس زائد زمینیں تھیں وہ نصف، تہائی اور چوتھائی پر انہیں کرایہ

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَانُوْا يُوَاجِرُوْنَهَا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْ اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهٗ۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ قِيْلَ لِعَطَاءٍ هَلْ حَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا يُوَاجِرْهَا فَقَالَ عَطَاءٌ نَعَمْ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَاَلَ سُلَيْمٰنُ بْنُ مُوْسٰى عَطَاءً وَاَنَا شَاهِدٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ قَالَ ثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

بٹائی پر دیتے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عطیہ دے اگر ایسا نہ کرے تو روک لے (یعنی کرایہ پر نہ دے)

حضرت ابن جریج، حضرت عطاء سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں)

حضرت ہمام فرماتے ہیں حضرت عطاء سے پوچھا گیا کیا تم سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لیے دے اور کرایہ پر نہ دے انہوں نے فرمایا، جی ہاں۔

حضرت عبداللہ بن رجاء فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہمام نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے پوچھا اور میں موجود تھا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص مخابرہ کو ترک نہیں کرتا اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کا اعلان کیا ہے۔

حضرت یحییٰ بن سلیم طائفی، حضرت عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (جنگ کے لیے اعلان کیا جاتا ہے)

۸۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ مَاءٍ اَوْ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يُزْرِعْهَا وَلَا تَبِيْعُوْهَا قَالَ سُلَيْمٌ فَقُلْتُ لَهٗ يَعْنِي الْكِرَاءَ فَقَالَ نَعَمْ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زائد پانی ہو یا زائد زمین ہو وہ خود کھیتی کرے یا دوسرے بھائی کو کھیتی کے لیے دے اور اسے مت بیچو حضرت سلیم فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا اس سے کرایہ پر دینا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا جی ہاں۔"

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَكَرِهُوْا بِهَا اِجَارَةَ اَرْضٍ بِجُزْءٍ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا وَهٰذِهِ الْاٰثَارُ فَقَدْ جَاءَتْ عَلٰى مَعَانِيْ مُخْتَلِفَةٍ فَاَمَّا ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ اَيَّ مُزَارَعَةٍ فَاِنْ كَانَتْ هِيَ الْمُزَارَعَةَ عَلٰى جُزْءٍ مَعْلُوْمٍ مِمَّا تُخْرِجُ الْاَرْضُ فَهٰذَا الَّذِيْ يَخْتَلِفُ فِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْمُحْتَجُّوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَمُخَالِفُوْهُمْ وَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْمُزَارَعَةُ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا هِيَ الْمُزَارَعَةَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ مِثْلِ مَا يَخْرُجُ مِمَّا يَزْرَعُ فِيْ مَوْضِعٍ مِنَ الْاَرْضِ بِعَيْنِهٖ فَهٰذَا مِمَّا يَجْتَمِعُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا عَلٰى فَسَادِ الْمُزَارَعَةِ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ هٰذَا مَا يَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَادَ مَعْنًى مِنْ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ بِعَيْنِهٖ دُوْنَ الْمَعْنَى الْاٰخَرِ وَاَمَّا حَدِيْثُ ثَابِتٍ هٰذَا مَا يَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَادَ مَعْنًى مِنْ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ بِعَيْنِهٖ دُوْنَ الْمَعْنَى الْاٰخَرِ وَاَمَّا حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ قَالَ فِيْهِ كَانَ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ فَكَانُوْا يُؤَاجِرُوْنَهَا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپنایا ہے انہوں نے زمین کی پیداوار کے ایک حصے کے بدلے زمین کو کرایہ پر دینا ناپسند کیا ہے تو اس کے مختلف معانی اور مفاہیم ہیں۔ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے مزارعت سے منع فرمایا لیکن انہوں نے واضح نہیں کہا کہ مزارعت سے کیا مراد ہے، اگر یہی مزارعت مراد ہے یعنی زمین کی پیداوار کے ایک حصے کے بدلے ہو تو ان روایات سے استدلال کرنے والوں اور ان کے مخالفین کے درمیان اختلاف ہے اور اگر ممنوعہ مزارعت سے مراد نہائی، چوتھائی یا کسی بھی حصے پر مزارعت ہے مثلاً زمین کے فلاں حصے کی پیداوار پر مزارعت کی جائے تو اس کے فساد پر دونوں فریق متفق ہیں اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ایسی کوئی وضاحت نہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ان دو معنی میں سے کوئی ایک معنیٰ ہے کوئی معنی پیش نظر نہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس زائد زمینیں ہوتی تھیں وہ انہیں نصف، تہائی اور چوتھائی پر اجرت پر دیتے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے

يمنحها اخاه فان ابى فليمسك ففى هذا الحديث انه لم يجز لهم الا ان يزرعوها بانفسهم او يمنحوها من احبوا ولم يبح لهم فى هذا الحديث غير ذلك **فقد** يحتمل ان يكون ذلك النهى كان على ان لا تواجر بثلث ولا بربع ولا بدراهم ولا بدنانير ولا بغير ذلك فيكون المقصود اليه بذلك النهى هو اجارة الارض **وقد** ذهب قوم الى كراهة اجارة الارض بالذهب والفضة ۔

۸۲۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عمر قال ثنا ابو عمر قال ثنا حماد بن زيد قال اخبرنا عمرو بن دينار قال كان طاؤس يكره كراء الارض بالذهب والفضة **فهذا** طاؤس يكره كرى الارض بالذهب والفضة ولا يرى باسا بدفعها ببعض ما يخرج وسيجى عندك فيما بعد ان شاء الله تعالى فان كان النهى الذى فى حديث جابر رضى الله عنه وقع على الكراء اصلا بشئ مما يخرج وبغير ذلك فهذا معنى يخالفه الفريقان جميعا ۔

وقد يحتمل ان يكون النهى وقع لمعنى غير ذلك فنظرنا هل روى احد عن جابر رضى الله عنه فى ذلك شيئا يدل على المعنى الذى من اجله كان النهى

۸۳۔ فاذا يونس قد حدثنا قال ثنا عبد الله ابن نافع المدنى عن هشام بن سعد عن ابى الزبير المكى عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بلغه ان رجالا يكرون مزارعهم بنصف ما يخرج منها وبثلثه

یا اپنے بھائی کو عطیہ دے اگر ایسا نہ کرے تو روک لے، تو اس حدیث کے مطابق آپ نے ان کو صرف اس بات کی اجازت دی کہ وہ خود زراعت کریں یا جسے چاہیں بطور عطیہ دیں اور اس حدیث کے مطابق آپ نے کسی اور بات کی اجازت نہیں دی تو اس بات کا احتمال ہے کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار درھم و دینار یا کسی اور چیز کے بدلے میں اجرت پر دینے سے متعلق ہو پس مقصد یہ ہوگا کہ یہ زمین کو اجرت پر دینے سے ممانعت ہے ایک جماعت سونے اور چاندی کے بدلے زمین کو کرایہ پر دینے سے ممانعت کی طرف گئی ہے۔

حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حضرت طاؤس زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینے کو مکروہ جانتے تھے۔ تو یہ حضرت طاؤس ہیں جو زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا مکروہ جانتے ہیں اور زمین کی کچھ پیداوار کے بدلے دینے میں حرج نہیں سمجھتے یہ بات ان شاء اللہ بعد میں آئے گی اگر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں زمین کو کرایہ پر دینے کی مطلقاً ممانعت ہے چاہے وہ اس چیز کے بدلے میں ہو جو اس سے پیدا ہوئی یا اس کے علاوہ کسی چیز کے بدلے میں ہو تو دونوں فریق اس مفہوم کے مخالف ہیں اور یہ احتمال ہے کہ نہی کسی اور وجہ سے ہو تو ہم نے دیکھا کہ کیا کسی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں کوئی حدیث روایت کی ہے جو ممانعت کی وجہ پر دلالت کرتی ہو تو۔

حضرت ابو الزبیر مکی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ زمینوں کو ان کی نصف یا تہائی پیداوار یا اس پیداوار پر جو نہروں کے قریب ہوتی ہے، کرایہ پر دیتے ہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

وبالماذيانات فقال في ذلك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من كانت له ارض فليزرعها فان لم يزرعها فليمنحها اخاه فان لم يفعل فليمسكها۔

۸۴۔ **حدثنا** يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني هشام بن سعد ان ابا الزبير المكي حدثه قال سمعت جابر بن عبد الله يقول كنا في زمن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ناخذ الارض بالثلث او الربع بالماذيانات فنهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن ذلك

۸۵۔ **حدثنا** سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا زهير بن معاوية عن ابي الزبير عن جابر قال كنا نخابر على عهد النبي صلى الله عليه وآله وسلم فنصيب كذا وكذا فقال من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه والا فليزرعها۔

۸۶۔ **فاخبر** ابو الزبير في هذا عن جابر رضي الله عنه بالمعنى الذي وقع النهي من اجله وانه انما هو بشيء كانوا يصيبونه في الاجارة فكان النهي من قبل ذلك جاء۔

وقد يحتمل ان يكون معنى حديث ثابت ابن الضحاك رضي الله عنه الذي ذكرنا كذلك **واما** حديث رافع بن خديج رضي الله عنه فقد جاء بالفاظ مختلفة اضطرب من اجلها **فاما** حديث ابن عمر رضي الله عنه فهو مثل حديث ثابت بن الضحاك لان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن المزارعة فهو يحتمل ما وصفنا من معاني حديث ثابت على ما ذكرنا وبينا **واما** من رواه على مثل ما روى جابر

نے اس سلسلے میں فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے اگر خود کاشت نہ کر سکے تو اپنے بھائی کو (کاشت کے لیے) عطیہ دے اگر ایسا کرنے سے انکار کرے تو روک رکھے۔

حضرت ابو الزبیر مکی ہی فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ دورِ رسالت میں زمین کو تہائی یا چوتھائی یا نہروں پر پیداوار کے بدلے کرایہ پر لیتے تھے تو حضور علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عہدِ رسالت میں مخابرہ کرتے تھے جس سے ہمیں اتنا اتنا حصہ حاصل ہوتا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا جس آدمی کے پاس زمین ہو تو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عطیہ دے یا اس سے کاشت کروائے۔

تو حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس حدیث میں اس معنیٰ کو واضح کیا جس کے سبب ممانعت ہوئی اور یہ وہ چیز تھی جسے وہ کرایہ کی صورت میں حاصل کرتے تھے تو اس وجہ سے ممانعت ہوئی ہو سکتا ہے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی جو حدیث ہم نے ذکر کی ہے اس کا بھی یہی مفہوم ہو لیکن حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت چونکہ مختلف الفاظ کے ساتھ آئی ہے اس لیے اس میں اضطراب ہے پھر جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو وہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل ہے کیونکہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا تو اس میں ان معانی کا احتمال ہے جو ہم نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَیَحْتَمِلُ اَیْضًا مَّا وَصَفْنَا مِمَّا یَحْتَمِلُ حَدِیْثُ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ثُمَّ نَظَرْنَا بَعْدَ ذٰلِکَ ھَلْ نَجِدُ عَنْ رَافِعٍ مَعْنًی یَدُلُّنَا عَلٰی وَجْہِ النَّھْیِ عَنْ ذٰلِکَ لِمَ کَانَ۔

کے ضمن میں بیان کیے ہیں۔ اور جن لوگوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل روایت کیا ہے تو اس میں ان معانی کا احتمال ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ہم حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے کوئی ایسا مفہوم پاتے ہیں جو اس ممانعت کے سبب پر دلالت کرے کہ کیوں منع کیا گیا ہو۔

۸۷۔ فَاِذَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ اَنَّ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَھُمْ عَنْ حَنْظَلَۃَ بْنِ قَیْسٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا بَنِیْ حَارِثَۃَ اَکْثَرَ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ حَقْلًا وَکُنَّا نُکْرِی الْاَرْضَ عَلٰی اَنَّ مَا سَقَی الْمَاذِیَانَاتُ وَالرَّبِیْعُ فَلَنَا وَمَا سَقَتِ الْجَدَاوِلُ فَلَھُمْ فَرُبَّمَا سَلِمَ ھٰذَا وَھَلَکَ ھٰذَا وَرُبَّمَا ھَلَکَ ھٰذَا وَسَلِمَ ھٰذَا وَلَمْ یَکُنْ عِنْدَنَا یَوْمَئِذٍ ذَھَبٌ وَلَا فِضَّۃٌ فَنَعْلَمُ ذٰلِکَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَنَھَانَا۔

حضرت حنظلہ بن قیس زرقی، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم بنو حارثہ، اہل مدینہ میں سب سے زیادہ قابل کاشت زمین والے تھے اور ہم زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتے کہ جو کچھ بڑی نہروں یا بارش سے سیراب ہوگا وہ حصہ (پیداوار) ہمارے لیے ہوگا اور جو حصہ چھوٹی چھوٹی نہروں سے سیراب ہوگا وہ ان (کرایہ پر لینے والوں) کے لیے ہوگا بعض اوقات یہ حصہ محفوظ رہتا اور وہ ہلاک ہو جاتا اور بعض اوقات یہ ہلاک ہوتا اور وہ بچ جاتا ان دنوں ہمارے پاس سونا اور چاندی نہیں تھی پھر ہمیں معلوم ہوا اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں پوچھا تو آپ نے ہمیں منع فرما دیا۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَۃُ بْنُ قَیْسٍ الزُّرَقِیُّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ یَقُوْلُ کُنَّا اَکْثَرَ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ حَقْلًا وَکُنَّا نَقُوْلُ لِلَّذِیْ نُخَابِرُہٗ لَکَ ھٰذِہِ الْقِطْعَۃُ وَلَنَا ھٰذِہِ الْقِطْعَۃُ تَزْرَعُھَا لَنَا فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ھٰذِہِ الْقِطْعَۃُ وَلَمْ تُخْرِجْ ھٰذِہٖ شَیْئًا وَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ھٰذِہٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ھٰذِہٖ شَیْئًا فَنَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَاَمَّا بِالْوَرِقِ فَلَمْ یَنْھَنَا عَنْہُ۔

حضرت حنظلہ بن قیس زرقی سے مروی ہے انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ باقی اہل مدینہ کے مقابلے میں ہمارے پاس قابل کاشت زمین زیادہ تھی اور ہم جسے مزارعت پر دیتے اس سے کہتے کہ یہ حصہ زمین تمہارے لیے ہے اور یہ ٹکڑا ہمارے لیے ہے تم اسے ہمارے لیے کاشت کرو تو بعض اوقات اس حصے سے پیداوار ہوتی اور اس حصے سے کچھ بھی پیدا نہ ہوتا اور بعض اوقات اس حصہ میں کچھ پیدا ہوتا لیکن اُدھر کچھ بھی پیدا نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا لیکن چاندی کے بدلے (کرایہ پر) دینے

۸۹ - **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا محمد بن المنهال ثنا یزید بن زریع قال ثنا ابن ابی عروبة عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن یسار عن رافع بن خدیج قال کنا نحاقل علی عهد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم والمحاقلة ان یکری الرجل ارضه بالثلث او الربع او طعام مسمی فبینا انا ذات یوم اذ اتانی بعض عمومتی فقال نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن امر کان لنا نافعا وطاعة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انفع قال من کانت له ارض فلیمنحها اخاه ولا یکریها بثلث ولا بربع ولا بطعام مسمی

فبین رافع فی هذا الحدیث کیف کانوا یزارعون فرجع معنی حدیثه الی معنی حدیث جابر رضی الله عنه وثبت ان النهی فی الحدیثین جمیعا انما کان لان کل فریق من ارباب الارضین والمزارعین کان یختص بطائفة من الارض فیکون له ما یخرج منها من زرع ان سلم فله وان عطب فعلیه وهذا مما اجمع علی فساده

فهذا قد خرج معنی حدیث رافع علی ان النهی المذکور فیه کان للمعنی الذی وصفنا لا لاجارة الارض بجزء مما یخرج منها **وقد** انکر آخرون علی رافع ما روی من ذلک و اخبروا انه لم یحفظ اول الحدیث -

سے منع نہ فرمایا۔

حضرت سلیمان بن یسار، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں محاقلہ کرتے تھے اور محاقلہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی زمین، تہائی، چوتھائی یا مقررہ غلہ کے بدلے کرایہ پر دے ہم اسی حالت پر تھے کہ میرے بعض چچا میرے پاس آئے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نفع بخش تھا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت زیادہ نفع دینے والی ہے آپ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اپنے بھائی کو عطیہ دے اور تہائی یا چوتھائی یا مقررہ غلہ کے بدلے کرایہ پر نہ دے۔

تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں واضح فرمایا کہ وہ کس طرح کی مزارعت کرتے تھے پس اس حدیث کا مفہوم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مفہوم کی طرف لوٹ گیا اور ثابت ہو گیا کہ دونوں حدیثوں میں جو ممانعت ہے وہ اس اعتبار سے ہے کہ زمین کے مالک اور کھیتی باڑی کرنے والے دونوں کے لیے زمین کا ایک حصہ مختص ہو جاتا اور اس کے لیے وہی غلہ ہوتا جو اس حصے سے پیدا ہوتا اگر محفوظ ہوتا تو اس کے لیے ہوتا اور اگر ضائع ہو جائے تو اسی کا نقصان ہے اور اس طریقہ کے فساد پر سب کا اتفاق ہے۔

تو اس سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت کا معنی واضح ہو گیا کہ اس میں ممانعت کا ذکر ہے اس کا سبب وہی مفہوم ہے جو ہم نے بیان کیا نہ کہ زمین کو اس کی پیداوار کے کسی حصے کے بدلے کرایہ پر دینا۔ کچھ دوسرے لوگوں نے حضرت رافع کی حدیث

کا انکار کرتے ہوئے فرمایا اور انہوں نے خبر دی کہ ان کو حدیث کا پہلا حصہ یاد نہیں رہا۔

٩٠ - **فحدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى قال ثنا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن إسحاق عن أبي عبيدة بن محمد بن عمار عن الوليد بن أبي الوليد عن عروة بن الزبير عن زيد بن ثابت أنه قال يغفر الله لرافع بن خديج أنا والله كنت أعلم بالحديث منه إنما جاء رجلان من الأنصار إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد اقتتلا فقال إن كان هذا شأنكم فلا تكروا المزارع فسمع قوله لا تكروا المزارع۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت رافع بن خدیج کی مغفرت فرمائے اللہ کی قسم! میں اس حدیث کو ان سے زیادہ جانتا ہوں انصار کے دو آدمی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ باہم لڑ رہے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہاری یہ حالت ہے تو کھیتی کو کرایہ پر نہ دو تو انہوں نے صرف "کھیتی کو کرایہ پر نہ دو" کے الفاظ سنے۔

٩١ - **فهذا** زيد بن ثابت رضي الله عنه يخبر أن قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا تكروا المزارع النهي الذي قد سمعه رافع لم يكن من النبي صلى الله عليه وآله وسلم على وجه التحريم إنما كان لكراهية وقوع السوء بينهم

تو یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں جو خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "زمین کو کرایہ پر نہ دو" میں جو ممانعت حضرت رافع نے سنی ہے وہ حرام کرنے کے طور پر نہیں ہے بلکہ وہ لوگوں کے درمیان خرابی پیدا ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔

وقد روي عن ابن عباس رضي الله عنهما أيضا من ذلك شيء۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی کچھ مروی ہے۔

٩٢ - **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا سفيان وحماد بن سلمة وحماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن طاوس قال قلت له يا أبا عبد الرحمن لو تركت المخابرة فإنهم يزعمون أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عنها فقال أخبرني أعلمهم يعني ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لم ينه عنها ولكنه قال لأن يمنح أحدكم أخاه أرضه خير له من أن يأخذ عليها خراجا معلوما۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ان سے عرض کیا اے ابو عبدالرحمن! کاش تم مخابرہ کو چھوڑ دیتے کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا وہ فرماتے ہیں مجھے ان میں سے سب سے زیادہ علم والے یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو (زمین کا) عطیہ دے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر کوئی معلوم (متعین) اجرت لے۔

۹۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت سفیان حضرت عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَبَيَّنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لِلنَّهْيِ وَاِنَّمَا اَرَادَ الرِّفْقَ بِهِمْ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ كَرِهَ لَهُمْ اَخْذَ الْخَرَاجِ لِمَا وَقَعَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدٍ فَقَالَ لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُوْمًا لِاَنَّ مَا كَانَ وَقَعَ بَيْنَ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ مِنَ الشَّرِّ اِنَّمَا كَانَ فِي الْخَرَاجِ الْوَاجِبِ لِاَحَدِهِمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ فَرَاٰى اَنَّ الْمَنِيْحَةَ الَّتِيْ لَا تُوْجِبُ بَيْنَهُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ مِنَ الْمُزَارَعَةِ الَّتِيْ تُوْقِعُ بَيْنَهُمْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد منع کرنا نہیں تھا بلکہ محض ان پر آسانی پیدا کرنا تھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے اُجرت لینے کو دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہونے کی وجہ سے ناپسند کیا ہو جس کا ذکر حضرت زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کا اپنے بھائی کو عطیہ دینا اس سے بہتر ہے کہ وہ اس کا متعین ومعلوم کرایہ وصول کرے کیونکہ ان دونوں کے درمیان اختلاف کی وجہ وہ کرایہ تھا جو ایک کی طرف سے دوسرے پر لازم ہوا تھا تو آپ نے دیکھا کہ وہ عطیہ جو ان کے درمیان کوئی چیز واجب نہیں کرتا اس مزارعت سے بہتر ہے جو ان کے درمیان اس قسم کا جھگڑا پیدا کر دے۔

وَقَدْ جَاءَ بَعْضُهُمْ بِحَدِيْثِ رَافِعٍ عَلٰى لَفْظِ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا۔

بعض حضرات نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی روایت کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کے الفاظ کے موافق روایت کیا ہے۔

---

۹۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَاَمْرُنَا خَيْرٌ مِّنْهُ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يَمْنَحْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِطَاوٗسٍ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَمْنَحُهَا اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ اَوْ يَمْنَحُهَا خَيْرٌ

حضرت عبد الملک بن میسرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد سے سنا وہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نفع بخش تھا لیکن آپ کا حکم اس سے بہتر ہے آپ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس سے کاشتکاری کرے یا اسے عطیہ کے طور پر دے دے وہ (حضرت عبد الملک بن میسرہ) فرماتے ہیں میں نے حضرت طاؤس سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباس فرماتے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے

فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا فَيَكُوْنُ قَوْلُهٗ نَهَانَا عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا يُرِيْدُ مَا ذَكَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَافِعًا سَمِعَهٗ وَاَمَرَنَا بِكَذَا اَمَا حَكَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ فِيْ جَمِيْعِ مَا سَمِعَ فِي الْحَقِيْقَةِ نَهْيٌ لِكِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَيْضًا فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ بِبَعْضِ الْمَعَانِي الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا۔

اپنے بھائی کو عطیہ دینا اس کے لیے بہتر ہے یا فرمایا کہ وہ اسے عطیہ دے یہ بہتر ہے۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ اس حدیث کا یہی مفہوم ہو تو ان (حضرت رافع) کا یہ قول کہ حضور علیہ السلام نے ہمیں ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نافع تھا سے مراد وہی بات ہو جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ذکر کی کہ حضرت رافع نے اسے سنا اور حکم دے دیا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا، تو جو کچھ بھی سنا اس میں حقیقتاً زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ پر دینے کی ممانعت نہیں حضرت سعید بن ابی وقاص اور حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے بھی اس نہی کے بارے میں روایات آئی ہیں اور ان سے بھی وہی وجوہ مراد ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے

٩٥ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُكْرُوْنَ الْمَزَارِعَ بِمَا يَكُوْنُ عَلَى السَّاقِيْ وَبِمَا يُسْقٰى بِالْمَاءِ مِمَّا حَوْلَ الْبِئْرِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اَكْرُوْهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام، نالیوں کے کنارے اور کنوئیں کے گرد نالی سے سیراب ہونے والے حصے کی پیداوار پر مزارعت کرتے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ سونے اور چاندی کے ساتھ ٹھیکے (کرایہ) پر دیا کرو۔

٩٦ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى يَدَيَّ اَنَّ عُمُوْمَتَهٗ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوْا فَقَالُوْا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو خبر دی اور وہ اس وقت میرے جسم پر تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ میرے چچا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر واپس لوٹے تو کہنے لگے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمینوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہمیں معلوم ہے کہ وہ زمین کے مالک تھے

عَلِمْنَا اَنَّهٗ كَانَ صَاحِبُ مَزْرَعَةٍ يُكْرِيْهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنَّ لَهٗ مَا فِىْ رَبِيْعِ السَّاقِى الَّذِىْ تَفَجَّرُ مِنْهُ الْمَاءُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ التِّبْنِ لَا اَدْرِىْ مَا التِّبْنُ مَا هُوَ۔

فَبَيَّنَ سَعْدٌ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَ كَانَ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَشْتَرِطُوْنَ مَا عَلٰى رَبِيْعِ السَّاقِىْ وَذٰلِكَ فَاسِدٌ فِىْ قَوْلِ النَّاسِ جَمِيْعًا وَحَمَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا النَّهْىَ عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنٰى اَيْضًا وَزَادَ حَدِيْثُ سَعْدٍ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اِبَاحَةَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِجَارَةَ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ **فَقَدْ** بَانَ نَهْىُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فِى الْاٰثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ لِمَ كَانَ وَمَا الَّذِىْ نُهِىَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَثْبُتْ فِىْ شَىْءٍ مِّنْهَا النَّهْىُ عَنْ اِجَارَةِ الْاَرْضِ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ اِذَا كَانَ ثُلُثًا اَوْ رُبُعًا اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ **وَقَدِ** احْتَجَّ قَوْمٌ فِىْ ذٰلِكَ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ اُسَيْدِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ سَمِعَهٗ يَذْكُرُ اَنَّهُمْ مُنِعُوْا مِنَ الْمُحَاقَلَةِ وَهِىَ اَنْ يُكْرِىَ اَرْضًا عَلٰى بَعْضِ مَا فِيْهَا۔

اور عہد رسالت میں زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتے کہ جو کچھ چھوٹی نہر کے کناروں پر ہوگا جس سے پانی پھوٹتا ہے وہ بھی اور تبن دگھاس) بھی ان کا ہوگا وہ فرماتے مجھے معلوم نہیں تبن سے کیا مراد ہے۔

تو اس حدیث میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کی وجہ بیان فرمائی اور وہ اس بے تھی کہ لوگ چھوٹی نہروں کے کنارے والے حصے کی پیداوار کی شرط رکھتے تھے اور یہ (مزارعت) تمام حضرات کے نزدیک فاسد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس بات پر محمول کیا کہ ہو سکتا ہے ممانعت اسی وجہ سے ہو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں دوسری روایات کے مقابلے میں یہ اضافہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے بدلے میں زمین کو اجرت پر دینے کی اجازت دی ہے ـــ تو گزشتہ روایات سے واضح ہو گیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں منع فرمایا تھا نیز آپ نے کس چیز سے منع فرمایا اور یہ بات ثابت نہ ہو سکی کہ زمین کی کچھ پیداوار مثلاً تہائی یا چوتھائی وغیرہ کے بدلے میں اجارۂ زمین جائز نہیں ہے ایک جماعت نے پہلے قول والوں کے حق میں یوں استدلال کیا ہے کہ رافع بن خدیج نے ذکر فرمایا کہ ان لوگوں کو محاقلہ سے منع کیا گیا اور محاقلہ یہ ہے کہ زمین کو اس کی پیداوار کے کچھ حصہ کے بدلے کرایہ پر دیا جائے۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ قَوْلِهٖ۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن دینار سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مخابرہ کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے حتیٰ کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے خیال ظاہر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تو ہم نے ان کے قول کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا۔

۹۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ مِنْ بَيَاضِ الْاَرْضِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي رُؤُسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الْعِنَبِ فِي الشَّجَرِ بِالزَّبِيْبِ وَالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ قَائِمًا هُوَ عَلٰى اُصُوْلِهٖ بِالطَّعَامِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کی پیداوار کے تہائی، چوتھائی اور نصف پر مخابرہ مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا درخت پر تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے اور انگوروں کو کشمش کے عوض بیچنا مزابنہ ہے اور کھڑی فصل کو غلہ کے بدلے بیچنا محاقلہ ہے۔

۹۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا۔

۱۰۰ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عطا اور حضرت ابو الزبیر دونوں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

حضرت واسع بن حیان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا

۱۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۰۴- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ ابْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْمُحَاقَلَةُ الشِّرْكُ فِي الزَّرْعِ وَالْمُزَابَنَةُ التَّمْرُ عَلٰى رُؤُوْسِ النَّخْلِ۔

قَالُوْا فَقَدْ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَهِيَ كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَنَهٰى أَيْضًا عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَهِيَ أَيْضًا كَذٰلِكَ **قِيْلَ** لَهُمْ أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهٖ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ فَقَدْ صَدَقْتُمْ وَنَحْنُ نُوَافِقُكُمْ عَلٰى صِحَّةِ مَجِيْءِ ذٰلِكَ وَأَمَّا تَأْوِيْلُكُمْ إِيَّاهُ عَلٰى أَنَّهُ الْمُزَارَعَةُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَهٰذَا تَأْوِيْلٌ مِنْكُمْ وَلَيْسَ عِنْدَكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ تَأْوِيْلَهُ كَمَا تَأَوَّلْتُمْ **وَقَدْ** يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا ذَكَرْتُمْ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ مُخَالِفُكُمْ أَنَّهُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ كَيْلًا بِهٰذَا الْحَقْلِ الَّذِيْ لَا يُدْرٰى مَا كَيْلُهُ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا وَعِنْدَكُمْ فَاسِدٌ وَهٰذَا أَشْبَهُ بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ مَقْرُوْنٌ بِالْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ هِيَ بَيْعُ التَّمْرِ الْمَكِيْلِ بِمَا فِيْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ مِنَ التَّمْرِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَحْتَمِلُ مَا تَأَوَّلَهُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا عَلَيْهِ وَلَا حُجَّةَ فِيْهِ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلَى الْفَرِيْقِ الْاٰخَرِ **وَقَدْ** جَاءَتْ اٰثَارٌ غَيْرُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فِيْهَا إِبَاحَةُ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا محاقلہ، کھیتی میں شرکت ہے اور مزابنہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو اتری ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنا ہے۔

تو یہ حضرات فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے منع فرمایا اور یہ زمین کو تہائی یا چوتھائی (پیداوار) کے بدلے کرایہ پر دینا ہے آپ نے مخابرہ سے منع فرمایا اور اس کا مطلب بھی یہی ہے، توان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے جو کچھ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محاقلہ کی ممانعت کے بارے میں بیان کیا تو تم نے ٹھیک بیان کیا ہم ان احادیث کی صحت پر تم سے اتفاق کرتے ہیں لیکن تمہاری یہ تاویل کردہ تہائی یا چوتھائی پر مزارعت ہے یہ محض تمہاری اپنی بیان کردہ تاویل ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ جو اس بات پر دلالت کرے کہ اس کا وہی مفہوم ہے جو تم نے بیان کیا۔ ہمارے نزدیک اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو تم نے بیان کی اور اس بات کا بھی احتمال ہے جو تمہارے مخالفین کا قول ہے کہ اس سے مراد معلوم پیمانہ کے ساتھ گندم کو اس کھڑی فصل کے بدلے بیچنا ہے جس کی مقدار معلوم نہیں یہ ہمارے اور تمہارے دونوں کے نزدیک فاسد ہے یہ مفہوم زیادہ مناسب ہے کیونکہ اُسے مزابنہ کے ساتھ ملایا گیا اور مزابنہ یہ ہے کہ وزن کی ہوئی کھجوروں کو درخت پر موجود کھجوروں کے بدلے بیچنا ہے، تو اس حدیث میں دونوں گروہوں کی تاویل کا احتمال ہے لیکن کسی ایک فریق کے لیے دوسرے کے مقابلے میں حجت نہیں۔

اوران روایات کے علاوہ روایات آئی ہیں جن میں تہائی یا چوتھائی پیداوار پر مزارعت کے جواز کا ذکر ہے۔

١٠٥ - فمنها ما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا يحيى بن زكريا عن الحجاج بن أرطاة عن الحكم عن أبي القاسم وهو مقسم عن ابن عباس قال أعطى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خيبر بالشطر ثم أرسل ابن رواحة فقاسمهم۔

ان میں سے یہ حدیث بھی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کی زمینوں کو) نصف پیداوار پر دیا پھر حضرت ابن رواحہ کو بھیجا تو انہوں نے تقسیم فرمایا۔

١٠٦ - حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال ثنا عبد الله بن نمير عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم عامل أهل خيبر بشطر ما خرج من الزرع۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے ساتھ زمین کی پیداوار کے نصف پر معاملہ فرمایا۔

١٠٧ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا أبو بكر الحنفي قال ثنا عبد الله بن نافع عن ابن عمر قال كانت المزارع تكرى على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم على أن لرب الأرض ما على ربيع الساقي من الزرع وطائفة من التبن لا أدري كم هو قال نافع فجاء رافع بن خديج وأنا معه فقال إن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أعطى خيبر يهودا على أنهم يعملونها ويزرعونها بشطر ما يخرج من تمر أو زرع۔

حضرت عبداللہ بن نافع اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمینوں کو اس طرح کرایہ پر دیا جاتا تھا کہ زمین کے مالک کے لیے کھیتی کا وہ حصہ ہوگا جو نالیوں کے کنارے پر پیدا ہوتا ہے نیز گھاس بھی اس کے لیے ہوگا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ گھاس کی کتنی مقدار ہوتی حضرت نافع فرماتے ہیں پھر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو خیبر اس شرط پر دیا کہ وہ کام کاج کریں گے کھیتی باڑی کریں گے اور انہیں کھجوروں اور کھیتی کی پیداوار کا نصف ملے گا۔

١٠٨ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو عون الزيادي وهو ابن محمد بن عون قال ثنا إبراهيم ابن طهمان قال ثنا أبو الزبير عن جابر قال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خیبر کا علاقہ کسی لڑائی کے بغیر عطا فرمایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اصل صورت پر برقرار رکھا

أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوْا وَجَعَلَهَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ ابْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ۔

١٠٩- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ دَفْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالنِّصْفِ مِنْ تَمْرِهَا وَزَرْعِهَا فَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ جَوَازُ الْمُزَارَعَةِ وَالْمُسَاقَاةِ وَلَمْ يُضَادَّ ذٰلِكَ مَا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَافِعٍ وَثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ حَقَائِقِهَا فَاحْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ عُوْرِضَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّا قَدْ وَصَفْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا قَالَ فَإِذَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِبْتِيَاعِ بِالثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ دَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ الْإِسْتِيْجَارُ بِهَا قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ فَكَمَا كَانَ الْبَيْعُ بِهَا قَبْلَ كَوْنِهَا بَاطِلًا كَانَ الْإِسْتِيْجَارُ بِهَا قَبْلَ كَوْنِهَا أَيْضًا كَذٰلِكَ۔

أَلَا تَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ فَكَانَ الْإِسْتِيْجَارُ بِذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ إِذْ كَانَ الْإِبْتِيَاعُ بِمَا لَمْ يَكُنْ غَيْرَ جَائِزٍ كَانَ الْإِبْتِيَاعُ بِهٖ غَيْرَ جَائِزٍ فَكَذٰلِكَ لَمَّا كَانَ الْإِبْتِيَاعُ بِمَا لَمْ يَكُنْ غَيْرَ جَائِزٍ كَانَ الْإِسْتِيْجَارُ بِهٖ أَيْضًا غَيْرَ جَائِزٍ قِيْلَ لَهٗ إِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَرِدْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فِيْ إِجَارَةِ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ لَكَانَ الْأَمْرُ

اور اسے اپنے اور ان (یہود خیبر) کے درمیان (برابر برابر) تقسیم کر دیا حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے ان لوگوں کے لیے شمار (کر کے تقسیم) کیا۔

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت ابوالزبیر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو ان روایات میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا علاقہ اس کی کھجوروں اور اناج کے نصف پر دیا اس سے مزارعت اور مساقات ثابت ہوگئی اور یہ ان روایات کے خلاف نہیں جو ہم نے اس سے پہلے حضرت جابر حضرت رافع اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہم کی روایت کے ضمن میں ان کی حقیقت ذکر کی ہے کسی استدلال کرنے والے نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا کہ یہ روایات ان روایات کے خلاف ہیں جو حضور علیہ السلام سے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کی فروخت کی ممانعت کے سلسلے میں مروی ہیں وہ (مستدل) کہتا ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو ان کے پھل ہو جانے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تو اس میں ان کو اجرت پر حاصل کرنا بھی شامل ہوگا تو جس طرح پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کا سودا باطل ہے اسی طرح اس کا اجارہ بھی باطل ہوگا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہ ہو۔ تو اس کا اجارہ بھی ناجائز ہوگا کیونکہ اس کا سودا کرنا ناجائز ہے تو اسی طرح جس چیز کے وجود سے پہلے اس کا سودا ناجائز ہو اس کا اجارہ بھی ناجائز ہوتا ہے۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اگر ہماری ان مذکورہ روایات میں تہائی یا چوتھائی پیداوار پر مزارعت کی اجازت نہ ہوتی تو وہی بات ہوتی جو تم کہہ رہے ہو لیکن جب

عَلٰی مَا ذَکَرْتَ وَلٰکِنْ لِمَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِبَاحَتُہَا وَعَمِلَ بِہَا الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَہٗ اِحْتَمَلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ الْاِسْتِیْجَارُ بِمَا لَمْ یَکُنْ دَاخِلًا فِی الْاِبْتِیَاعِ بِمَا لَمْ یَکُنْ وَیَکُوْنُ مُسْتَثْنٰی مِنْ ذٰلِکَ وَاِنْ لَّمْ یُبَیَّنْ فِی الْحَدِیْثِ کَمَا اُبِیْحَ السَّلَمُ وَلَمْ یُحْرِمْہُ النَّھْیُ عَنْ بَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ وَاِنَّمَا وَقَعَ النَّھْیُ فِیْ ذٰلِکَ عَلٰی بَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ غَیْرُ السَّلَمِ فَکَذٰلِکَ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمَنْھِیُّ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ عَلٰی سِوَی الْمُزَارَعَۃِ بِہَا وَالْمُسَاقَاۃِ عَلَیْہَا وَقَدْ عَمِلَ بِالْمُزَارَعَۃِ وَالْمُسَاقَاۃِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِہٖ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا جواز ثابت ہے اور آپ کے بعد مسلمانوں نے اس پر عمل بھی کیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ کسی چیز کے انتہاء کو پہنچنے سے پہلے اس کا اجارہ اس کی بیع (کے حکم) میں داخل نہ ہو بلکہ اس سے مستثنیٰ ہو اگرچہ حدیث میں اس کا ذکر نہیں جیسے بیع سلم جائز ہے اور یہ کسی چیز کے پاس نہ ہونے کی صورت میں بیچنے کی ممانعت نے اسے حرام نہیں کیا بلکہ اس ممانعت میں بیع سلم کے علاوہ ان اشیاء کی خرید و فروخت شامل ہے جو تمہارے پاس نہ ہوں اسی طرح اس بات کا احتمال ہے کہ پھلوں کو ان کی انتہاء تک پہنچنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت میں ان کی مزارعت اور مساقات کے علاوہ صورتیں داخل ہیں، جب کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) کے بعد صحابہ کرام نے مزارعت اور مساقات پر عمل بھی کیا۔

۱۱۰ - حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الْمُھَاجِرِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَذْکُرُ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ اَقْطَعَ عُثْمَانُ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَالزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَسَعْدَ بْنَ مَالِکٍ وَاُسَامَۃَ فَکَانَ جَارَایَ مِنْھُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ یَدْفَعَانِ اَرْضَھُمَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کچھ صحابہ کرام یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود، زبیر بن عوام سعد بن مالک اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم کو زمین کے قطعات دیئے تو ان میں سے حضرت سعد بن مالک اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما، اپنی زمینوں کو تہائی اور چوتھائی (پیداوار) کے بدلے اجرت پر دیتے تھے۔

۱۱۱ - حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِیْکٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُھَاجِرٍ قَالَ سَاَلْتُ مُوْسَی بْنَ طَلْحَۃَ عَنِ الْمُزَارَعَۃِ فَقَالَ اَقْطَعَ عُثْمَانُ عَبْدَ اللّٰہِ اَرْضًا وَاَقْطَعَ خَبَّابًا اَرْضًا وَاَقْطَعَ صُھَیْبًا اَرْضًا فَکِلَا جَارَیَّ کَانَا یُزَارِعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

حضرت ابراہیم بن مہاجر فرماتے ہیں میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مزارعت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب کو زمین کا ایک قطعہ دیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قطعۂ زمین عطا فرمایا حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو زمین کا قطعہ دیا حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو زمین کا ایک قطعہ دیا تو ان میں سے دو نے اجارہ کیا وہ تہائی اور چوتھائی پر مزارعت کرتے تھے۔

۱۱۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِیْرُ

حضرت عمر بن العزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ

قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدِ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهُمْ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ حَکِیْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ یَعْلَی بْنَ اُمَیَّةَ اِلَی الْیَمَنِ فَاَمَرَهُ اَنْ یُعْطِیَهُمُ الْاَرْضَ الْبَیْضَاءَ عَلٰی اَنَّهُ اِنْ کَانَ الْبَقَرُ وَالْبَذْرُ وَالْحَدِیْدُ مِنْ عُمَرَ فَلَهُ الثُّلُثَانِ وَلَهُمُ الثُّلُثُ وَاِنْ کَانَ الْبَقَرُ وَالْبَذْرُ وَالْحَدِیْدُ مِنْهُمْ فَلِعُمَرَ الشَّطْرُ وَاَمَرَهُ اَنْ یُعْطِیَهُمُ النَّخْلَ وَالْکَرْمَ عَلٰی اَنَّ لِعُمَرَ ثُلُثَیْنِ وَلَهُمُ الثُّلُثُ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یعلی بن امیہ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ وہ ان لوگوں کو اس شرط پر دیں کہ اگر بیل، بیج اور ہل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے ہوں تو ان کے لیے دو تہائی اور ان لوگوں (کاشتکاروں) کے لیے ایک ثلث ہوگا اور اگر بیل، بیج اور ہل ان لوگوں کی طرف سے ہو تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لیے نصف اور ان کے لیے بھی نصف ہوگا اور ان کو حکم دیا کہ وہ کھجور اور انگور کے درخت ان کو اس شرط پر دیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دو تہائی اور ان لوگوں کے لیے ایک تہائی ہوگا۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِیْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّهُ قَالَ کَانَ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُعْطِی الْاَرْضَ عَلَی الشَّطْرِ۔

حضرت ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زمین نصف (پیداوار) پر دیتے تھے۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ الْحَجَّاجَ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّهُ قَالَ کَانَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُکْرِی الْاَرْضَ عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ تہائی اور چوتھائی (پیداوار) پر زمین کرایہ پر دیتے تھے۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ مُعَاذًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ اِلَی الْیَمَنِ وَهُمْ یُخَابِرُوْنَ فَاَقَرَّهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ۔

حضرت طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن کی طرف آئے تو وہ لوگ مخابرہ کیا کرتے تھے آپ نے ان کو اس پر برقرار رکھا۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ مُعَاذًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْیَمَنَ کَانَ یُکْرِی الْاَرْضَ اَوِ الْمَزَارِعَ عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ اَوْ قَالَ قَدِمَ الْیَمَنَ وَهُمْ

حضرت طاؤس سے مروی ہے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن کی طرف تشریف لائے تو زمین کو یا (فرمایا) کھیتی کو تہائی یا چوتھائی پر اجرت پر دیتے تھے یا (راوی نے) فرمایا کہ وہ یمن تشریف لائے تو لوگ ایسا کرتے تھے آپ نے ان کے لیے یہ عمل جائز رکھا۔

يَفْعَلُوْنَهُ فَأَمْضٰى لَهُمْ ذٰلِكَ۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَتَانِيْ رَجُلٌ لَهُ اَرْضٌ وَمَاءٌ وَلَيْسَ لَهُ بَذْرٌ وَلَا بَقَرٌ اَخَذْتُ اَرْضَهُ بِالنِّصْفِ فَزَرَعْتُهَا بِبَذْرِيْ وَبَقَرِيْ فَنَاصَفْتُهُ فَقَالَ حَسَنٌ۔

حضرت کلیب بن وائل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا میرے پاس ایک شخص آیا جس کی زمین بھی تھی اور پانی بھی لیکن بیج اور بیل اس کا نہیں تھا میں نے اس کی زمین نصف (پیداوار) پر لے کر اپنے بیج اور بیلوں کے ذریعے کاشت کی پھر ہم نے نصف نصف لے لیا تو انہوں نے فرمایا یہ ٹھیک ہے۔

ثُمَّ اِنَّهُ قَدِ اخْتَلَفَ التَّابِعُوْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ فَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُجَاهِدًا عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَكَرِهُوْهُ۔

پھر اس کے بعد تابعین کا اس میں اختلاف ہوا حضرت شعبہ حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب، سالم بن عبد اللہ اور مجاہد رضی اللہ عنہم سے زمین کو تہائی یا چوتھائی پر بطور اجرت دینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے ناپسند کیا۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا وَسَالِمًا عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَكَرِهَاهُ وَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ طَاوٗسًا فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ وَكَانَ يُشَرِّفُهُ وَيُوَقِّرُهُ فَقَالَ اِنَّهُ يَزْرَعُ۔

حضرت حماد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد اور حضرت سالم سے زمین کو تہائی یا چوتھائی پر کرایہ پر دینے کے بارے میں پوچھا تو ان دونوں نے اسے ناپسند فرمایا اور میں نے حضرت طاؤس سے اس سلسلے میں پوچھا تو انہوں نے اس میں کچھ حرج نہ سمجھا فرماتے ہیں پھر میں نے یہ بات حضرت مجاہد سے ذکر کی حالانکہ وہ حضرت طاؤس کی عزت و تعظیم کرتے تھے فرمانے لگے وہ خود کاشت کاری کرتے ہیں۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَكْرَهُ كِرَاءَ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

حضرت منصور سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم زمین کو تہائی یا چوتھائی (پیداوار) پر کرایہ پر دیتے تھے۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت قتادہ سے اور وہ حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعِيْدِ

حضرت منصور بن معتمر، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ ۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ ۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْرِيَ الرَّجُلُ الْأَرْضَ مِنْ أَخِيهِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ۔

فَأَمَّا وَجْهُ هَذَا **الْبَابِ** مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ ذَلِكَ كَمَا قَدْ قَالَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ ذَلِكَ لَا يَجُوزُ فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُعَامَلَةِ وَالْمُسَاقَاةِ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ وَالْعُرُوضِ وَذَلِكَ أَنَّ الَّذِينَ قَدْ أَجَازُوا الْمُسَاقَاةَ فِي ذَلِكَ زَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ شَبَّهُوهَا بِالْمُضَارَبَةِ وَهِيَ الْمَالُ يَدْفَعُهُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ عَلَى أَنْ يَعْمَلَ بِهِ عَلَى النِّصْفِ أَوِ الثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلَى جَوَازِ ذَلِكَ وَقَامَ ذَلِكَ مَقَامَ الْاِسْتِئْجَارِ بِالْمَالِ الْمَعْلُومِ قَالُوا فَكَذَلِكَ الْمُسَاقَاةُ تَقُومُ النَّخْلُ الْمَدْفُوعَةُ مَقَامَ رَأْسِ الْمَالِ فِي الْمُضَارَبَةِ وَيَكُونُ الْحَادِثُ عَنْهَا مِنَ الثَّمَرِ مِثْلَ الْحَادِثِ عَنِ الْمَالِ مِنَ الرِّبْحِ **فَكَانَتْ** حُجَّتُنَا عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ الْمُضَارَبَةَ إِنَّمَا يَثْبُتُ فِيهَا الرِّبْحُ بَعْدَ سَلَامَةِ رَأْسِ الْمَالِ وَوُصُولِهِ إِلَى يَدَيْ رَبِّ الْمَالِ وَلَمْ يُرَ الْمُزَارَعَةُ وَلَا الْمُسَاقَاةُ فَعَلَ ذَلِكَ فِيهِمَا **أَلَا تَرَى** أَنَّ الْمُسَاقَاةَ فِي قَوْلِ مَنْ يُجِيزُهَا لَوْ أَثْمَرَتِ النَّخْلُ فَجُزَّ عَنْهَا الثَّمَرُ ثُمَّ احْتَرَقَتِ النَّخْلُ وَسَلِمَ الثَّمَرُ كَانَ ذَلِكَ الثَّمَرُ بَيْنَ رَبِّ النَّخْلِ وَالْمُسَاقِي عَلَى مَا اشْتَرَطَا فِيهَا وَلَمْ يَمْنَعْ مِنْ ذَلِكَ عَدَمُ النَّخْلِ الْمَدْفُوعَةِ كَمَا يَمْنَعُ عَدَمُ رَأْسِ الْمَالِ فِي الْمُضَارَبَةِ مِنَ الرِّبْحِ

حضرت قیس بن سعد حضرت عطاء سے اس کی مثل خبر دیتے ہیں۔

حضرت حمید طویل اور یونس بن عبید، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی زمین اپنے (مسلمان) بھائی کو تہائی یا چوتھائی پر دے۔

قیاس کے طریقے پر اس بات کا حکم پہلے قول والوں کے مطابق ہے کہ مزارعت، معاملہ اور مساقات بجز درہم، دینار اور سامان کے بدلے درست نہیں وہ اس لیے کہ جن لوگوں نے اس صورت میں مساقات کی اجازت دی ہے تو ان کے خیال میں یہ مضاربت کے مشابہ ہے اور وہ مال ہے جسے ایک شخص دوسرے آدمی کو دیتا کہ وہ (نصف) تہائی یا چوتھائی پر کام کرے اور اس کے جواز پر سب کا اتفاق ہے اور یہ معلوم مال کے بدلے اجارہ کے قائم مقام ہو جائے گا وہ فرماتے ہیں مساقات میں بھی یہی ہوگا جو درخت دیئے گئے وہ مال مضاربت کی طرح ہو جائیں گے اور اس میں پیدا ہونے والی کھجوریں مال سے حاصل ہونے والے نفع کی طرح ہوں گی اس سلسلے میں ہماری حجت یہ ہے کہ مضاربت میں نفع اس وقت ثابت ہوتا ہے جب اصل مال صحیح سالم، مالک کے پاس پہنچ جائے اور مزارعت و مساقات میں ایسا نہیں دیکھا گیا کیا دیکھا نہیں گیا کہ مساقات کے جواز کے قائلین کے قول کے مطابق اگر درخت پھل لائے، پھر اسے اس سے الگ کر دیا جائے اس کے بعد درخت جل جائے اور پھل بچ جائے تو پھل درخت کے مالک اور مساقات قبول کرنے والے کے درمیان اس حساب سے تقسیم ہوں گے جو ان کے درمیان طے پایا تھا درختوں کا معدوم ہونا اس سے مانع نہ ہوگا جیسے اصل مال کا معدوم ہونا نفع کے لیے مانع ہوتا ہے اور مزارعت

وَكَانَتِ الْمُسَاقَاةُ وَالْمُزَارَعَةُ إِذَا عَقَدَتَا لَا إِلَىٰ وَقْتٍ مَّعْلُومٍ كَانَتَا فَاسِدَتَيْنِ وَلَا تَجُوزَانِ إِلَّا إِلَىٰ وَقْتٍ مَّعْلُومٍ وَكَانَتِ الْمُضَارَبَةُ تَجُوزُ لَا إِلَىٰ وَقْتٍ مَّعْلُومٍ وَكَانَ الْمُضَارِبُ لَهُ أَنْ يَمْتَنِعَ بَعْدَ أَخْذِهِ الْمَالَ مُضَارَبَةً مِنَ الْعَمَلِ بِذٰلِكَ مَتَىٰ أَحَبَّ وَلَا يُجْبَرُ عَلَىٰ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ لِرَبِّ الْمَالِ أَيْضًا أَنْ يَأْخُذَ الْمَالَ مِنْ يَدِهِ مَتَىٰ أَحَبَّ شَاءَ ذٰلِكَ الْمُضَارِبُ أَوْ أَبَىٰ وَلَيْسَتِ الْمُسَاقَاةُ وَلَا الْمُزَارَعَةُ كَذٰلِكَ لِأَنَّا رَأَيْنَا الْمُسَاقِيَ إِذَا أَبَى الْعَمَلَ بَعْدَ وُقُوعِ عَقْدِ الْمُسَاقَاةِ أُجْبِرَ عَلَىٰ ذٰلِكَ وَإِنْ أَرَادَ رَبُّ النَّخْلِ أَخْذَهَا مِنْهُ وَنَقْضَ الْمُسَاقَاةِ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهُ حَتَّىٰ تَنْقَضِيَ الْمُدَّةُ الَّتِي قَدْ تَعَاقَدَا عَلَيْهَا فَكَانَ عَقْدُ الْمُضَارَبَةِ عَقْدًا لَا يُوجِبُ إِلْزَامَ وَاحِدٍ مِنْ رَبِّ الْمَالِ وَلَا مِنَ الْمُضَارِبِ وَإِنَّمَا يَعْمَلُ الْمُضَارِبُ بِذٰلِكَ الْمَالِ مَا كَانَ هُوَ وَرَبُّ الْمَالِ مُتَّفِقَيْنِ عَلَىٰ ذٰلِكَ وَكَانَتِ الْمُسَاقَاةُ يُجْبَرُ عَلَى الْوَفَاءِ بِمَا يُوجِبُهُ عَقْدُهَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ رَبِّ النَّخْلِ وَمِنَ الْمُسَاقِي وَأَشْبَهَتِ الْمُضَارَبَةُ الشَّرِكَةَ فِيمَا ذَكَرْنَا وَأَشْبَهَتِ الْمُسَاقَاةُ الْإِجَارَةَ فِيمَا قَدْ وَصَفْنَا۔

ومساقات غیر معلوم وقت تک کے لیے ہوں تو فاسد ہوتے ہیں اور جب تک مدت معلوم نہ ہو یہ جائز نہیں ہیں جب کہ مضاربت غیر معین وقت تک کے لیے جائز ہوتی ہے مضاربت کے لیے جائز ہے کہ وہ مضاربت کے طور پر مال لینے کے بعد کام سے انکار کرے جب بھی چاہے اس پر زبردستی نہیں کی جائے گی اسی طرح رب المال کو بھی حق حاصل ہے کہ جب چاہے اس سے مال واپس لے مضارب اس بات کو چاہے یا انکار کرے جب مضارعت اور مساقات کا حکم یہ نہیں ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اگر وہ شخص جس کے ساتھ مضارعت کا معاہدہ ہوا ہے عقد مساقات کے بعد کام کرنے سے انکار کر دے تو اسے اس پر مجبور کیا جائے گا اور اگر درختوں کا مالک اس سے واپس لینے اور مساقات کو توڑنے کا ارادہ کرے تو اسے اس بات کا حق نہیں جب تک وہ مدت نہ گزر جائے جس پر ان کے درمیان عقد ہوا تو عقد مضاربت وہ عقد ہے جو رب المال اور مضارب میں سے کسی ایک پر اسے لازم نہیں کرتا مضارب اس مال کے ساتھ اس وقت تک عمل کرتا ہے جب تک وہ اور رب المال اس پر متفق ہوں جب تک مساقات ہیں عقد کے مطابق عمل پر درختوں کے مالک اور جس کو کام کے لیے درخت دیئے گئے دونوں کو مجبور کیا جاتا ہے پس ہماری اس مذکورہ بحث کے مطابق مضاربت شرکت سے مشابہ ہے اور مساقات، اجارہ کے مشابہ ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔

ثُمَّ إِنَّا قَدْ رَجَعْنَا إِلَىٰ حُكْمِ الْإِجَارَةِ كَيْفَ لِنَعْلَمَ بِذٰلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الْمُسَاقَاةِ الَّتِي قَدْ أَشْبَهَتْهَا مِنْ حَيْثُ مَا وَصَفْنَا فَرَأَيْنَا الْإِجَارَاتِ تَقَعُ عَلَىٰ وُجُوهٍ مُّخْتَلِفَةٍ **فَمِنْهَا** إِجَارَاتٌ عَلَىٰ بُلُوغِ مُسَاقَاةٍ مَّعْلُومَةٍ بِأَجْرٍ مَّعْلُومٍ فَهِيَ جَائِزَةٌ وَهٰذَا

پھر ہم نے اجارہ کے حکم کی طرف رجوع کیا کہ وہ کیسا ہے تاکہ ہم اس سے مساقات کے حکم کی کیفیت جان سکیں جو اس کے مشابہ ہے جس طرح ہم نے بیان کیا تو ہم نے دیکھا کہ اجارہ چند صورتوں پر واقع ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ درختوں کی معلوم مقدار

وَجْهٌ مِنَ الْإِجَارَاتِ **وَمِنْهَا** مَا يَقَعُ عَلٰى عَمَلٍ مَّعْلُوْمٍ مِثْلِ خِيَاطَةِ هٰذَا الْقَمِيْصِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ بِأَجْرٍ مَّعْلُوْمٍ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ أَيْضًا جَائِزًا **وَمِنْهَا** مَا يَقَعُ عَلٰى مُدَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ كَالرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ عَلٰى أَنْ يَّخْدِمَهٗ شَهْرًا بِأَجْرٍ مَّعْلُوْمٍ فَذٰلِكَ جَائِزٌ أَيْضًا فَاحْتِيْجَ فِي الْإِجَارَاتِ كُلِّهَا إِلَى الْوُقُوْفِ عَلٰى مَا قَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا مِنْهَا الْعَقْدُ فَلَمْ يَجُزْ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ إِلَّا عَلٰى شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ إِمَّا مَسَافَةٍ مَّعْلُوْمَةٍ وَإِمَّا عَمَلٍ مَّعْلُوْمٍ أَيَّامٍ مَّعْلُوْمَةٍ وَقَدْ كَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ الْمَعْلُوْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا لَا يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ أَبْدَالُهَا مَجْهُوْلَةً بَلْ قَدْ جُعِلَ حُكْمُ أَبْدَالِهَا كَحُكْمِهَا فَاحْتِيْجَ أَنْ تَكُوْنَ مَعْلُوْمَةً كَمَا أَنَّ الَّذِيْ هُوَ بَدَلٌ مِّنْ ذٰلِكَ يَحْتَاجُ أَنْ يَّكُوْنَ مَعْلُوْمًا وَقَدْ كَانَتِ الْمُضَارَبَةُ تَقُوْمُ عَلٰى عَمَلٍ بِالْمَالِ غَيْرِ مَعْلُوْمٍ وَلَا إِلٰى وَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ فَكَانَ الْعَمَلُ فِيْهَا مَجْهُوْلًا وَالْبَدَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَجْهُوْلٌ **فَقَدْ** ثَبَتَ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ وَصَفْنَا مِنَ الْإِجَارَاتِ وَالْمُضَارَبَاتِ أَنَّ حُكْمَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حُكْمُ بَدَلِهٖ فَمَا كَانَ بَدَلُهٗ مَعْلُوْمًا فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ فِيْ نَفْسِهٖ إِلَّا مَعْلُوْمًا وَمَا كَانَ فِيْ نَفْسِهٖ غَيْرَ مَعْلُوْمٍ فَجَائِزٌ أَنْ يَّكُوْنَ بَدَلُهٗ غَيْرَ مَعْلُوْمٍ **ثُمَّ** رَأَيْنَا الْمُسَاقَاةَ وَالْمُزَارَعَةَ وَالْمُعَامَلَةَ لَا يَجُوْزُ وَاحِدَةٌ مِّنْهَا إِلَّا إِلٰى وَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ فِيْ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ لَّا يَجُوْزَ الْبَدَلُ مِنْهَا إِلَّا مَعْلُوْمًا وَأَنْ يَّكُوْنَ حُكْمُهَا كَحُكْمِ الْبَدَلِ مِنْهَا كَمَا كَانَ حُكْمُ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْإِجَارَاتِ وَالْمُضَارَبَاتِ حُكْمَ أَبْدَالِهَا **فَقَدْ** ثَبَتَ بِالنَّظَرِ الصَّحِيْحِ أَنْ لَّا يَجُوْزَ الْمُسَاقَاةُ وَلَا الْمُزَارَعَةُ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ وَمَا أَشْبَهَهُمَا مِنَ الْعُرُوْضِ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَأَمَّا أَبُوْ يُوْسُفَ وَ

کو مقررہ اجرت پر پانی دیتا ہے یہ جائزہ ہے اور یہ بھی اجارہ کی ایک صورت ہے۔ ان میں سے ایک معلوم کام پر اجرت ہے مثلاً اس قمیص کی سلائی کرنا یا اس جیسا کام ہو اور اس کی اجرت معلوم ہو یہ بھی جائز ہے ان صورتوں میں سے ایک یہ ہے کہ معلوم مدت پر اجارہ ہو جیسے کوئی شخص دوسرے آدمی کو ایک مہینہ خدمت کے لیے معلوم اجرت پر حاصل کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے تو اجاروں کے سلسلے میں یہ بات جاننے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ان میں سے کس پر عقد واقع ہوا تو ان تمام صورتوں میں وہی اجارہ جائز ہوگا جو معلوم چیز پر ہو یا تو مسافت معلوم ہو یا عمل معلوم ہو یا دن معلوم ہوں اور یہ تمام باتیں فی نفسہا معلوم ہیں تو ان کے بدل کا مجہول ہونا جائز نہیں بلکہ ان کے بدل کا حکم ان کے حکم کی طرح ہوگا پس ضروری ہوا کہ بدل بھی معلوم ہو جیسا کہ وہ چیزیں بلا معین و معلوم ہیں جن کا یہ بدل بن رہی ہیں اور مضاربت غیر معلوم مال کے ساتھ غیر معین وقت تک کام کرنے پر منعقد ہو جاتی ہے پس اس میں کام اور بدل دونوں مجہول ہیں، تو جو امور مثلاً اجارات اور مضاربت وغیرہ ہم نے ذکر کئے ہیں ان میں سے ہر ایک کا حکم وہی ہے جو اس کے بدل کا ہے تو جس کا بدل معلوم ہو تو وہ بھی ذاتی طور معلوم ہی ہونا چاہیے اور وہ جو بذاتہ معلوم نہ ہو تو اس کا بدل بھی معلوم غیر معلوم ہو سکتا ہے۔ پھر ہم نے مساقات، مزارعت اور معاملہ کو دیکھا کہ ان میں سے کوئی بھی جائز نہیں ہوتا جب تک وقت معلوم نہ ہو اور اس کا بدل بھی معلوم ہونا چاہیئے قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کا بدل معلوم ہو اور اس کا بدل بھی معلوم ہونا چاہیے اور اس کا حکم وہی جو اس کے مبدل منہ کا ہے جیسا کہ ان مذکورہ امور یعنی اجاروں اور مضارتوں کا حکم ان کے بدلوں کے مطابق ہے تو صحیح قیاس سے ثابت ہوا کہ مضاربت اور مساقات درھموں دیناروں یا اس کے مشابہ سامان کے ساتھ صحیح ہو اس باب میں یہ تمام حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے جب کہ حضرت امام ابو یوسف

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ قَدْ ذَهَبَا إِلٰى جَوَازِهِمَا جَمِيْعًا وَتَرَكَا النَّظَرَ فِيْ ذٰلِكَ وَاتَّبَعَا مَا قَدْ رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنَ الْاٰثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَصْحَابِهٖ بَعْدَهٗ وَقَلَّدَاهَا فِيْ ذٰلِكَ۔

اور امام محمد رحمہما اللہ ان دونوں کے جواز کی طرف گئے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں قیاس کو ترک کیا اور اس باب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام سے مروی روایات کی پیروی کی ہے اور ان کو اپنایا ہے۔

بَابٌ ۲۵۴ مَنْ زَرَعَ فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ كَيْفَ حُكْمُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

باب ۲۵۴ کسی کی کھیتی میں اس کی اجازت کے بغیر کاشتکاری کرنا کا حکم اور اس سلسلے میں مروی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ زَرْعًا فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَيُرَدُّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهٗ فِيْ ذٰلِكَ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں کاشتکاری کی اس کے لیے اس کھیتی میں سے کچھ بھی نہ ہوگا البتہ جو کچھ خرچ کیا وہ اس کی طرف لوٹایا جائے گا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ زَرَعَ فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ زَرْعًا بِغَيْرِ أَمْرِهِمْ كَانَ ذٰلِكَ الزَّرْعُ لِأَرْبَابِ الْأَرْضِ وَغَرِمُوْا لِلْمُزَارِعِ مَا أَنْفَقَ فِيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جو شخص کسی دوسرے فریق کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشتکاری کرے تو وہ کھیتی مالک زمین کی ہوگی اور کاشتکار نے جو کچھ خرچ کیا مالک اس کا ضامن ہوگا۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا أَصْحَابُ الْأَرْضِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءُوْا خَلَّوْا بَيْنَ الزَّارِعِ وَبَيْنَ أَخْذِ زَرْعِهٖ ذٰلِكَ وَضَمَّنُوْهُ نُقْصَانَ أَرْضِهِمْ إِنْ كَانَ زَرْعُهٗ ذٰلِكَ قَدْ نَقَصَ الْأَرْضَ شَيْئًا وَإِنْ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں زمین والوں کو اختیار ہے اگر چاہیں تو کاشتکار اور کھیتی کے درمیان تخلیہ کر دیں (دے دیں) اور زمین کا نقصان اس سے لے لیں اگر اس کی کھیتی

شَاءُوْا مَنَعُوا الزَّارِعَ مِنْ ذٰلِكَ وَغَرِمُوْا لَهٗ قِيْمَةَ زَرْعِهٖ ذٰلِكَ مَقْلُوْعًا وَقَدْ كَانَ لَهُمْ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى غَيْرِ مَا ذَكَرُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ

سے زمین کو نقصان پہنچا ہو اور اگر چاہیں تو کاشتکار کو اس سے روک دیں اور اس کے لیے کاٹی ہوئی فصل کے مطابق قیمت بھر دیں ان کے لیے اس سلسلے میں دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث (مذکورہ بالا حدیث) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری طرح بھی مروی ہے۔

۱۲۵۔ وَهُوَ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَهٗ نَفَقَتُهٗ وَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دوسرں کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کھیتی کرے اس کے لیے اس کا خرچہ ہے اور کھیتی میں سے اس کے لیے کچھ بھی نہیں۔

۱۲۶۔ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ شَرِيْكٍ وَقَيْسٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَذَكَرَهٗ عَنْهُمَا فِيْ كِتَابِ الْخَرَاجِ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ اَيْضًا لَا كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ فَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا غَيْرُ مَعْنٰى مَا رُوِيَ الْحِمَّانِيْ لِاَنَّ مَا قَدْ رَوَى الْحِمَّانِيْ هُوَ قَوْلُهٗ فَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَيُرَدُّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَوَجْهُ ذٰلِكَ اَنَّ غَيْرَهٗ يُعْطِيْهِ النَّفَقَةَ الَّتِيْ قَدْ اَنْفَقَهَا فِيْ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ لَهُ الزَّرْعُ لَا بِمَا يُعْطِيْ مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا الْمُحَالُ عِنْدَنَا لِاَنَّ النَّفَقَةَ الَّتِيْ قَدْ اُخْرِجَتْ فِيْ ذٰلِكَ الزَّرْعِ لَيْسَتْ بِقَائِمَةٍ وَلَا لَهَا بَدَلٌ قَائِمٌ وَذٰلِكَ اَنَّهَا اِنَّمَا دُفِعَتْ فِيْ اَجْرِ عُمَّالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ فَعَلَهُ الْمُزَارِعُ لَهٗ لِنَفْسِهٖ فَاسْتَحَالَ اَنْ يَجِبَ لَهٗ ذٰلِكَ عَلٰى رَبِّ الْاَرْضِ اِلَّا بِعِوَضٍ يَتَعَوَّضُهٗ مِنْهُ رَبُّ الْاَرْضِ فِيْ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَصْلَ الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ لَا عَلٰى مَا قَدْ رَوَاهُ الْحِمَّانِيْ

یہ حدیث یحیٰی بن آدم سے بھی مروی ہے وہ شریک اور قیس دونوں سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ابواسحق سے روایت کرتے ہیں۔ یحیٰی بن آدم نے اسے ان دونوں سے کتاب الخراج میں اس طرح روایت کیا جیسا کہ ہم سے ابن ابی عمران نے بیان کیا (حدیث ۱۲۵) اس طرح نہیں جس طرح فہد بن سلیمان نے روایت کیا (حدیث ۱۲۴) تو ہمارے نزدیک اس حدیث کا مفہوم وہ نہیں جو حمانی نے (حدیث ۱۲۴) میں بیان کیا کیونکہ حمانی نے جو کچھ روایت کیا اس میں یہ ہے کہ اس شخص کے لیے کھیتی میں سے کچھ بھی نہیں اور خرچہ اس کی طرف لوٹایا جائے اس کی توجیہ یہ ہے کہ اس کا غیر (مالک زمین) اس کو وہ خرچہ دے جو اس نے اس پر خرچ کیا ہے تو وہ کھیتی اس کے لیے ہو جائیگی لیکن اس چیز کے بدلے میں نہیں جو اس نے دیا اور ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کیونکہ وہ نفقہ جو اس کھیتی پر صرف کیا گیا وہ موجود نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی بدل موجود ہے اور یہ اس لیے کہ خرچہ کام کرنے والوں اور اس کے لیے دے دیا گیا جو کاشتکار نے اس سلسلے میں خرچ کیا پس محال ہے کہ اس کے لئے مالک

فِي ذٰلِكَ وَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى اَنَّ الزَّارِعَ لَا شَيْءَ لَهٗ فِي الزَّرْعِ يَأْخُذُهٗ لِنَفْسِهٖ فَيَمْلِكُهٗ كَمَا يَمْلِكُ الزَّرْعَ الَّذِيْ يَزْرَعُهٗ فِيْ اَرْضِ نَفْسِهٖ اَوْ فِيْ اَرْضِ غَيْرِهٖ مِمَّنْ قَدْ اَبَاحَ لَهُ الزَّرْعَ فِيْهَا وَلٰكِنَّهٗ يَأْخُذُ نَفَقَتَهٗ وَبَذْرَهٗ وَيَتَصَدَّقُ بِمَا بَقِيَ هٰكَذَا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

١٢٧- وَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ اَيْضًا۔

١٢٨- وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ عُرْوَةُ فَلَقَدْ حَدَّثَنِيْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ قَدْ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ رَاٰى نَخْلًا يُقْطَعُ اُصُوْلُهَا بِالْغَرْسِ

وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ بَيَاضَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ اَيْضًا اَفَلَا

زمین پر کچھ واجب ہو مگر اس چیز کے عوض جو مالکِ زمین نے اس کے بدلے میں لی ہو البتہ ہمارے نزدیک اصل حدیث وہ ہے جو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کی (حدیث ۱۲۵) نہ وہ جسے حمانی نے روایت کیا (حدیث ۱۲۴) اور ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ کاشتکار کے لیے کھیتی میں سے کچھ بھی نہ ہو جسے وہ اپنی ذات کے لیے حاصل کرے اور وہ اس کا مالک ہو جائے جیسا کہ وہ اپنی زمین کی کھیتی کا مالک ہوتا ہے یا دوسرے کی زمین میں اس کے لیے کاشتکاری مباح ہو تو اس کا مالک ہوتا ہے لیکن وہ خرچہ اور بیج وصول کرے اور باقی کو صدقہ کر دے ہمارے نزدیک اس حدیث کی توجیہ یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

حضرت یحییٰ بن آدم نے حضرت حفص بن غیاث سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی صحت پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے حضرت یحییٰ بن عروہ (حضرت عروہ بن زبیر سے اور وہ ایک صحابی رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مردہ زمین کو زندہ کیا وہ اسی کے لیے ہے اور ظالم لوگ کے لیے کوئی حق نہیں۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں جس صحابی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ انہوں نے ایک درخت کو دیکھا جسے گاڑھنے کی وجہ سے اس کی جڑیں کاٹی جا رہی تھیں (یعنی دوسرے کی زمین میں گاڑھا گیا تھا تو اس وجہ سے اسے جڑ سے اکھیڑ دیا گیا ۱۲ مترجم)

حضرت یحییٰ بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے قبیلہ بنو بیاضہ کے ایک شخص کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ترى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَطْعِ النَّخْلِ الْمَغْرُوْسِ فِىْ غَيْرِ حَقٍّ بَعْدَ مَا قَدْ نَبَتَ فِى الْاَرْضِ وَلَمْ يَجْعَلْهُ لِاَرْبَابِ الْاَرْضِ فَيُوْجِبُ عَلَيْهِمْ غُرْمَ مَا اَنْفَقَ فِيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الزَّرْعَ الْمَزْرُوْعَ فِى الْاَرْضِ اَحْرٰى اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ وَاَنْ يُقْلَعَ ذٰلِكَ فَيُدْفَعَ اِلٰى صَاحِبِ الزَّرْعِ كَالنَّخْلِ الَّتِىْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ صَاحِبُ الْاَرْضِ اَنْ يَّمْنَعَ مِنْ ذٰلِكَ وَيَغْرَمَ قِيْمَةَ الزَّرْعِ وَالنَّخْلِ مَنْزُوْعِيْنَ مَقْلُوْعِيْنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ لَهٗ ۔

اس درخت کے کاٹنے کا حکم دیا جو دوسرے کی زمین میں ناحق طور پر لگایا گیا تھا اور وہ زمین میں اُگ بھی چکا تھا آپ نے اسے زمین والوں کے لیے بھی قرار نہ دیا کہ ان پر خرچہ کا تاوان ڈالتے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو فصل زمین میں کاشت کی گئی اس کے لیے اس حکم کا ہونا زیادہ مناسب ہے اور یہ کہ اسے کاٹ کر کاشتکار کے حوالے کیا جائے جیسا کہ اس درخت کے سلسلے میں ہوا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے البتہ یہ کہ زمین کا مالک چاہے تو اس سے منع کرے اور کھیتی اور درخت کی اس قیمت کا ضامن بنے جو ان کے اکھاڑے جانے یا کاٹے جانے کی صورت میں ہوتی ہے تو اس کا اسے حق ہے۔

۱۲۹ - **وَقَدْ** دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ اَبِىْ جَمِيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اشْتَرَكَ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ عَلَىَّ الْبَذْرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ عَلَىَّ الْعَمَلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ عَلَى الْاَرْضِ وَقَالَ الْاٰخَرُ عَلَىَّ الْفَدَّانُ فَزَرَعُوْا ثُمَّ حَصَدُوْا ثُمَّ اَتَوُا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ الزَّرْعَ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ اَجْرًا مَعْلُوْمًا وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ دِرْهَمًا فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَاَلْغَى الْاَرْضَ فِىْ ذٰلِكَ ۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفْسَدَ هٰذِهِ الْمُزَارَعَةَ لَمْ يَجْعَلِ الزَّرْعَ لِصَاحِبِ الْاَرْضِ بَلْ قَدْ جَعَلَهٗ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ ۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَكَمَ

اس بات پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے حضرت مجاہد فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چار آدمیوں نے شراکت کی ان میں سے ایک نے بیج کا قول کیا (اپنے ذمہ لیا) دوسرے نے کام تیسرے نے زمین اور چوتھے نے بیلوں کی جوڑی اپنے ذمہ لی انہوں نے کاشتکاری کی پھر فصل کاٹی اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے کھیتی، بیج والے کو دے دی مشقت کرنے والے کو معلوم اجرت دے دی بیلوں کی جوڑی والے کو ہر دن کے بدلے ایک درھم دیا اور زمین کو اس سلسلے میں بیکار کر دیا (یعنی زمین والے کو کچھ نہ دیا)

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مزارعت کو فاسد فرمایا تو زمین والے کو کھیتی میں سے کچھ نہ دیا بلکہ اسے بیج والے کے لئے قرار دیا۔

اس سلسلے میں صحابہ کرام اور تابعین عظام کے

بِهٖ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَابِعُوْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ فِيْمَنْ بَنٰى فِىْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اَمْرِهِمْ بِنَاءً۔

فیصلے بھی اس بات پر دلالت کرتے ہیں جو انہوں نے ان لوگوں کے بارے میں فرمائے جنہوں نے دوسروں کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں عمارات تعمیر کر دیں۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ عَامِرَ الْاَحْوَلَ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِىْ رَجُلٍ بَنٰى فِىْ دَارٍ بِنَاءً ثُمَّ جَاءَ اَهْلُهَا فَاسْتَحَقُّوْهَا قَالَ اِنْ كَانَ بَنٰى بِاَمْرِهِمْ فَلَهٗ نَفَقَتُهٗ وَاِنْ كَانَ بَنٰى بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَهٗ نَقْضُهٗ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے (دوسروں کی زمین میں) مکان تعمیر کیا تو زمین کے مالکوں نے آ کر اپنا حق مانگا آپ نے فرمایا اگر اس نے ان کی اجازت سے تعمیر کیا ہے تو اس کے لیے خرچہ ہوگا اور ان کی اجازت کے بغیر تعمیر کیا ہے تو اسے مکان کو توڑنا ہوگا۔

۱۳۱۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِىُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِىِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ۔

حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِىِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَ ذٰلِكَ سَوَاءً۔

حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن، حضرت شریح سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ اَنَّهٗ قَدْ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ كَتَبَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِيْمَنْ بَنٰى فِىْ دَارِ قَوْمٍ وَفِيْمَنْ غَرَسَ فِىْ اَرْضِ قَوْمٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اَيْضًا سَوَاءً۔

حضرت حمید الطویل خبر دیتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس شخص کے بارے میں اسی قسم کا فیصلہ لکھا جس نے دوسروں کی زمین میں مکان بنایا یا دوسروں کی زمین میں درخت لگایا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان سب حضرات نے مکان بنانے والے کو اس کے توڑنے کا حکم دیا اور اسے مالک زمین کے لیے بھی قرار نہیں دیا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ کھیتی کا بھی یہی حکم ہو

اَفَلَا تَرٰى اَنَّهُمْ جَمِيْعًا قَدْ جَعَلُوا النَّقْضَ لِصَاحِبِ الْبِنَاءِ وَلَمْ يَجْعَلُوْهُ لِصَاحِبِ الْاَرْضِ فَالزَّرْعُ فِى النَّظَرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ۔

وَالَّذِىْ قَدْ حَمَلْنَا عَلَيْهِ مَعْنٰى حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ الَّذِىْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ اَوْلٰى مِمَّا قَدْ حَمَلَهٗ عَلَيْهِ مَنْ قَدْ خَالَفَنَا لِيَتَّفِقَ

تو ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت کو جس معنی پر محمول کیا ہے وہ اس مفہوم سے اولیٰ ہے جس پر ہمارے مخالفین نے اسے محمول کیا تاکہ یہ حدیث اور وہ حدیث

ذٰلِكَ وَمَا رَوَاهُ الرَّجُلُ الْبَيَاضِيُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا يَتَضَادَّانِ فِيْ ذٰلِكَ۔

جسے بیاضی مرد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے یا ہم متفق ہو جائیں اور ان کے درمیان تضاد ثابت نہ ہو۔

۱۳۴۔ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فِيْ بَابِ الْمُزَارَعَةِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ مَرَّ بِرَجُلٍ يَزْرَعُ لَهٗ فَسَاَلَهٗ عَنْهُ فَقَالَ هُوَ زَرْعِيْ وَالْاَرْضُ لِاٰلِ فُلَانٍ وَالْبَذْرُ مِنْ قِبَلِيْ بِنِصْفِ مَا يَخْرُجُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَيْتَ خُذْ نَفَقَتَكَ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنٰى خُذْ نَفَقَتَكَ مِنْ رَبِّ الْاَرْضِ لِاَنَّ رَبَّ الْاَرْضِ لَمْ يَاْمُرْهُ بِالْاِنْفَاقِ لِنَفْسِهٖ وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ خُذْ نَفَقَتَكَ مِمَّا قَدْ خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ وَتَصَدَّقْ بِمَا بَقِيَ فَمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ غَيْرِهٖ وَقَدْ جَعَلَ لَهٗ نَفَقَتَهٗ كَذٰلِكَ اَيْضًا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

اور ہم نے اس سے پچھلے باب میں مزارعت کے سلسلے میں بھی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جس کے لیے کاشتکاری ہو رہی تھی آپ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کاشتکاری میرے لیے ہے اور زمین آلِ فلاں کی ہے۔ بیج بھی میری طرف سے ہے پیداوار نصف نصف ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سودی کاروبار کیا اپنا خرچہ وصول کرو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنا نفقہ زمین کے مالک سے وصول کرو کیونکہ مالک زمین نے اس کو حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنے لیے خرچ کرے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنا خرچہ اس کھیتی کی پیداوار سے وصول کرو اور باقی صدقہ کر دو تو جو کچھ ہم نے بواسطہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جس نے غیر کی زمین میں زراعت کی اور آپ نے اس کے لیے نفقہ کا حکم دیا تو اس سے بھی یہی مراد ہے اس باب میں امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

بَابُ ۲۲۵ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ

۱۳۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ بِأَرْضٍ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَعْرِضَ عَلَى شَرِيكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الشُّفْعَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالشِّرْكَةِ فِي الْأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ أَوِ الرَّبْعِ وَلَا تَجِبُ بِالْجِوَارِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا الشُّفْعَةُ فِيمَا وَصَفْتُمْ وَاجِبَةٌ لِلشَّرِيكِ الَّذِي لَمْ يُقَاسِمْ ثُمَّ هِيَ مِنْ بَعْدِهِ وَاجِبَةٌ لِلشَّرِيكِ الَّذِي قَاسَمَ بِالطَّرِيقِ الَّذِي قَدْ بَقِيَ لَهُ فِيهِ الشِّرْكُ ثُمَّ هِيَ مِنْ بَعْدِهِ وَاجِبَةٌ لِلْجَارِ الْمُلَازِقِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ هَذَا الْأَثَرَ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ بِأَرْضٍ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ الشُّفْعَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا فِي كُلِّ شِرْكٍ فَلَا يَكُونُ ذَلِكَ نَفْيًا أَنْ يَكُونَ الشُّفْعَةُ وَاجِبَةً بِغَيْرِ الشِّرْكِ وَلَكِنَّهُ إِنَّمَا أَخْبَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

باب ۲۲۵، پڑوس کی وجہ سے شفعہ

حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین مکان یا باغ میں شرکت کی وجہ سے شفعہ کا حق حاصل ہوتا ہے اسے بیچنا جائز نہیں یہاں تک کہ اپنے شریک پر پیش کرے پس وہ (خرید) لے یا چھوڑ دے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ شفعہ کا حق زمین یا باغ یا مکان میں شرکت کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے پڑوسی ہونے کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا اس سلسلے میں انہوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اس صورت میں شفعہ اس شراکت میں ثابت ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو اس کے بعد اس شریک کے لیے ثابت ہے جس نے اس راستہ کے ساتھ تقسیم کی ہو جس (راستے) میں شرکت باقی ہو اس کے بعد ایسے پڑوسی کے لیے ثابت ہے جس کا اس کے ساتھ اتصال ہو۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین مکان یا باغ میں شرکت کی وجہ سے شفعہ ثابت ہوتا

أَنَّهَا وَاجِبَةٌ فِي كُلِّ شِرْكٍ وَلَمْ يَنْفِ أَنْ يَكُونَ وَاجِبَةً فِي غَيْرِهِ وَقَدْ جَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ زَادَ عَلَى مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ۔

ہے لیکن یہ نہیں فرمایا کہ شفعہ صرف شرکت کی وجہ سے ہی ثابت ہوتا ہے لہذا شرکت کے بغیر شفعہ کے ثبوت کی نفی نہیں ہے آپ نے تو اس حدیث میں اس بات کی خبر دی ہے کہ وہ ہر شرکت میں ثابت ہے۔ اس سے غیر شرکت میں ثابت ہونے کی نفی نہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے جس میں اس کی نسبت کچھ اضافہ ہے۔

---

١٣٦ - **حَدَّثَنَا** أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ فَإِنْ كَانَ غَائِبًا انْتُظِرَ إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی، پڑوسی کے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے اگر وہ غائب ہو تو اس کا انتظار کیا جائے اگر دونوں کا راستہ ایک ہو۔

---

١٣٧ - **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

---

١٣٨ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِيجَابُ الشُّفْعَةِ فِي الْمَبِيعِ الَّذِي لَا شِرْكَ فِيهِ بِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيقِ فَلَا يُجْعَلُ وَاحِدٌ مِنْ هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ مُضَادًّا لِلْحَدِيثِ الْآخَرِ وَلٰكِنْ يُثْبَتَانِ جَمِيعًا وَيُعْمَلُ بِهِمَا فَيَكُونُ حَدِيثُ أَبِي الزُّبَيْرِ فِيهِ إِخْبَارٌ عَنْ حُكْمِ الشُّفْعَةِ لِلشَّرِيكِ فِي الَّذِي بِيعَ مِنْهُ مَا بِيعَ وَحَدِيثُ عَطَاءٍ فِي ذٰلِكَ إِخْبَارٌ

تو اس حدیث کے مطابق اس بیع میں شفعہ ثابت ہے جس میں شرکت نہیں محض راستے کی شرکت ہے لہذا ان میں کسی حدیث کو دوسری کے خلاف قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ دونوں حدیثیں ثابت ہوں گی اور دونوں پر عمل ہوگا حضرت ابوالزبیر کی روایت میں اس شفعہ کا ذکر ہے جس میں مبیع میں شراکت ہے اور حضرت عطاء کی روایت میں اس مبیع میں شفعہ کا ذکر ہے جس

عَنْ حُكْمِ الشُّفْعَةِ فِي الْمَبِيعِ الَّذِي لَا شِرْكَةَ لِاَحَدٍ فِيْهِ بِالطَّرِيْقِ۔

میں راستے کی شرکت ہے۔

وَقَالَ اَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَاِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَنْفِي مَا ادَّعَيْتُمْ۔

پہلے قول والے حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی احادیث بھی مروی ہیں جو تمہارے دعوٰی کی نفی کرتی ہیں۔

۱۳۹- **فَذَكَرُوْا** فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہیں کی گئی جب حدود متعین ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہوگا۔

۱۴۰- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری، حضرت ابوسلمہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۱- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ قُتَيْلَةَ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ

حضرت ابن شہاب، حضرت سعید اور ابوسلمہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت عبدالملک بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ ماجشون فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَنَفٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنْ تَكُوْنَ الشُّفْعَةُ تَجِبُ اِذَا اُحْدِثَتِ الْحُدُوْدُ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى اَصْلِ الْمُحْتَجِّ بِهٖ عَلَيْنَا لَا يَجِبُ بِهٖ حُجَّةٌ لِاَنَّ الْاَثْبَاتَ مِنْ اَصْحَابِ مَالِكٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اِنَّمَا رَوَوْهُ عَنْ مَالِكٍ مُنْقَطِعًا لَمْ يَرْفَعُوْهُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث میں حد بندی کے بعد شفعہ ہی کے ثبوت کی نفی ہے۔

تو ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ہمارے خلاف دلیل دینے والوں کے ضابطہ کے مطابق اس حدیث سے ہمارے خلاف استدلال نہیں ہو سکتا کیونکہ اصحاب مالک نے حضرت مالک سے منقطع روایت کیا اور اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک نہیں اٹھایا۔

۱۴۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ وَالْقَعْنَبِيُّ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ

حضرت ابن شہاب، حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جسے تقسیم نہیں کیا گیا تھا جب حد بندی ہو جائے تو شفعہ نہیں ہے۔

۱۴۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ مِثْلَهٗ

حضرت مالک، حضرت ابن شہاب سے اور وہ حضرت ابن مسیب اور ابوسلمہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَقْطُوْعًا وَالْمَقْطُوْعُ عِنْدَهُمْ لَا يَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَاتَّصَلَ اِسْنَادُهٗ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ عِنْدَنَا مَا يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَنَّ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَكَانَ بِذٰلِكَ مُخْبِرًا عَمَّا قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ وَكَانَ ذٰلِكَ قَوْلًا مِنْ رَاْيِهٖ لَمْ يَحْكِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا يَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً عَلٰى مَنْ ذَهَبَ اِلٰى وُجُوْبِ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ لَوْ كَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ نَفْيًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَا قَدْ قُسِّمَ اَنْ تَكُوْنَ فِيْهِ الشُّفْعَةُ وَلٰكِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا اَخْبَرَنِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا عَلِمَهٗ مِنْ قَضَائِهٖ ثُمَّ نَفَى الشُّفْعَةَ بِرَاْيِهٖ بِمَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

تو یہ حدیث منقطع ہے اور ان حضرات کے نزدیک منقطع حدیث سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو جائے اور اس کی سند متصل بھی ہو تو ہمارے نزدیک اس میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس بات کی مخالفت کرے جسے ہم نے بواسطہ حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کیونکہ اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہیں ہوتی تھی تو اس کے ذریعے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کی خبر دی ہے اس کے بعد فرمایا کہ جب حدود متعین ہو جائیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا تو یہ ان کی اپنی رائے کے مطابق قول ہے اسے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کیا یہ حدیث بوجہ پڑوس ثبوت شفعہ کے قائلین کے خلاف تب حجت ہوتی اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات فرماتے کہ غیر منقسم چیز میں شفعہ ہے پس جب وہ تقسیم ہو جائے گی تو اب شفعہ نہیں ہوگا تو یہ منقسم چیز میں شفعہ نہ ہونے کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نفی ہوتی لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اس فیصلے کی خبر دی ہے جسے انہوں نے معلوم کیا

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْہِ حُکْمًا وَعَلِمَہٗ غَیْرُہٗ ثُمَّ قَدْ رَوٰی مَعْمَرٌ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَخَالَفَ مَالِکًا فِیْ مَتْنِہٖ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ۔

پھر انہوں نے اپنی رائے سے شفعہ کی نفی کی جس کا انھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم حاصل نہ ہوا اور دوسرے حضرات کو معلوم ہوا۔ پھر حضرت معمر نے اس حدیث کو حضرت زہری سے روایت کیا تو ان کی روایت متن اور سند کے اعتبار سے حضرت مالک کی روایت کے خلاف ہے۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَۃِ فِیْ کُلِّ مَا لَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَۃَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر غیر منقسم چیز کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ

حضرت عبدالرزاق نے حضرت معمر سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ نَفْیُ الشُّفْعَۃِ بَعْدَ وُقُوْعِ الْحُدُوْدِ وَصَرْفِ الطُّرُقِ وَذٰلِکَ دَلِیْلٌ عَلٰی ثُبُوْتِہَا قَبْلَ صَرْفِ الطُّرُقِ وَاِنْ حُدَّتِ الْحُدُوْدُ فَقَدْ وَافَقَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ حَدِیْثَ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ عَطَاءٍ وَزَادَ عَلٰی مَا رَوٰی مَالِکٌ فَھُوَ اَوْلٰی مِنْہُ

تو اس حدیث میں حد بندی اور راستوں کے پھر جانے کے بعد شفعہ کی نفی ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ راستوں کے پھر جانے اور حدود کے قائم ہونے سے پہلے شفعہ ثابت ہے تو یہ حدیث اس روایت کے مطابق ہو گئی جو عبدالملک نے حضرت عطاء سے روایت کی بلکہ مالک کی روایت کی نسبت اس میں اضافہ ہے لہذا یہ اس سے اولیٰ ہے۔

وَقَدْ یَحْتَمِلُ اَیْضًا حَدِیْثُ مَالِکٍ اَنْ یَّکُوْنَ عَنٰی بِوُقُوْعِ الْحُدُوْدِ الَّتِیْ نُفِیَتْ بِوُقُوْعِہَا الشُّفْعَۃُ فِی الدُّوْرِ وَالطُّرُقِ فَیَکُوْنُ الْمَبِیْعُ لَا شِرْکَ لِاَحَدٍ فِیْہِ وَلَا فِیْ طَرِیْقِہٖ فَیَکُوْنُ مَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ مَعْمَرٍ وَھُوَ اَوْلٰی مَا حُمِلَ عَلَیْہِ حَتّٰی لَا یَتَضَادَّ ھُوَ وَحَدِیْثُ مَعْمَرٍ۔

حدیث مالک میں بھی یہ احتمال ہے کہ مکانات اور راستوں کی جس حد بندی سے شفعہ کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد یہ ہو کہ وہ ایسا مبیع ہو جس میں کسی کی شرکت نہ ہو اسی طرح راستے میں بھی شرکت نہ ہو تو اس حدیث کا مفہوم حضرت معمر کی روایت کے مفہوم جیسا ہو جائے گا اور اس معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے

تاکہ اس میں اور حضرت معمر کی روایت میں تضاد نہ ہو۔

وَقَدْ رَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى مَعْمَرٌ۔

حضرت ابن جریج نے حضرت زہری سے حضرت معمر کی روایت کے موافق روایت کیا ہے۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُحُدَّتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

حضرت ابن شہاب: حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب راستوں کی حدود مقرر ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہو سکتا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْتَ وُجُوْبُ الشُّفْعَةِ بِالشَّرِكَةِ فِي الدُّوْرِ وَالْأَرَضِيْنَ وَبِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيْقِ إِلٰى ذٰلِكَ فَمِنْ أَيْنَ أَوْجَبْتَ الشُّفْعَةَ بِالْجِوَارِ قِيْلَ لَهُ أَوْجَبْتُهَا

اگر کوئی شخص کہے کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا اس سے مکانات زمینوں نیز ان کی طرف جانے والے راستوں میں شرکت کے باعث شفعہ ثابت ہوا لیکن پڑوس کی وجہ سے شفعہ کہاں سے ثابت ہو گیا۔ تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ وہ ان روایات سے ثابت ہے

۱۴۷۔ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مکان کا پڑوسی اس مکان کا زیادہ حق دار ہے۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ وَأَحْمَدُ قَالَا ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ الدَّارِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں حضرت قتادہ نے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ نے حضرت قتادہ سے روایت کیا۔ پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت حمید اور قتادہ حضرت حسن سے اور

عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ وَ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمُرَةَ۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کیا اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ جَنَابٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ بَحْرٍ وَاَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ هُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلَانِ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ

حضرت حکم اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (پڑوسی کے) پڑوسی ہونے کے باعث (شفعہ کا فیصلہ فرمایا)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ مِثْلَهٗ

حضرت ابوحیان اپنے والد سے اور وہ عمرو بن حریث سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وُجُوْبُ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ۔

تو ان روایات میں پڑوس کے سبب شفعہ کا ثبوت ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْجَارُ شَرِيْكًا فَاِنَّهٗ قَدْ يُقَالُ لِلشَّرِيْكِ جَارٌ قِيْلَ لَهٗ مَا فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتَ وَلٰكِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْجَارَ هُوَ الَّذِيْ لَا شِرْكَةَ لَهٗ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہوسکتا ہے وہ پڑوسی شریک ہو بعض اوقات شریک کو پڑوسی کہا جاتا ہے۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا اس میں تمہاری بات پر کوئی دلالت نہیں پائی جاتی البتہ حضرت ابو رافع سے ایسی بات مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ وہ پڑوسی تھا جو شریک نہیں تھا۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ اَتَانِي الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى اَحَدِ مَنْكِبَيَّ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى سَعْدٍ فَاَتَيْنَا سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ

حضرت عمرو بن شرید سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے پاس حضرت مسور بن مخرمہ تشریف لائے انہوں نے اپنا ہاتھ میرے ایک کاندھے پر رکھا اور فرمایا ہمارے ساتھ حضرت سعد کے پاس چلو، ہم دونوں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر حاضر

فِی دَارِہٖ فَجَاءَ اَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لِلْمِسْوَرِ اَلَا تَاْمُرُ هٰذَا یَعْنِیْ سَعْدًا اَنْ یَّشْتَرِیَ مِنِّیْ بَیْتَیْنِ فِیْ دَارِہٖ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُكَ عَلٰی اَرْبَعِ مِائَةِ دِیْنَارٍ مُقَطَّعَةٍ اَوْ مُنَجَّمَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَقَدْ اُعْطِیْتُ بِہٖ خَمْسَ مِائَةِ دِیْنَارٍ نَقْدًا وَلَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِہٖ مَا بِعْتُكَ **فَدَلَّ** مَا ذَکَرْنَا اَنَّ ذٰلِكَ الْجَارَ الَّذِیْ عَنَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ھُوَ الْجَارُ الَّذِیْ تَعْرِفُہُ الْعَامَّةُ وَمَنْ اَعْطَاكَ اَنَّ الشَّرِیْكَ یُقَالُ لَہٗ جَارٌ وَاَیْنَ وَجَدْتَ هٰذَا فِیْ لُغَاتِ الْعَرَبِ۔

ہوئے تو حضرت ابو رافع آئے انہوں نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ ان کو یعنی حضرت سعد کو حکم نہیں دیتے کہ وہ مجھ سے دو کمرے خریدے جو ان کے گھر میں ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں آپ کو چار سو دینار سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی تھوڑے تھوڑے کر کے یا فرمایا قسط وار دوں گا انہوں نے کہا سبحان اللہ! مجھے ان کے پانچ سو دینار نقد مل رہے ہیں اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ پڑوسی قرب کی وجہ سے زیادہ مستحق ہے تو آپ پر نہ بیچتا — تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑوسی مراد لیا وہ وہی پڑوسی ہے جو عام طور پر معروف ہے اور کہیں کس نے بتایا کہ شریک کو پڑوسی کہتے ہیں اور تم نے لغات عرب میں میں اسے کہاں پایا۔

فَاِنْ قَالَ لِاَنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ الْمَرْاَةَ تُسَمّٰی جَارَةَ زَوْجِهَا **قِیْلَ** لَہٗ صَدَقْتَ قَدْ سُمِّیَتِ الْمَرْاَةُ جَارَةَ زَوْجِهَا لَیْسَ لِاَنَّ لَحْمَهَا مُخَالِطٌ لِلَحْمِہٖ وَلَا دَمَهَا مُخَالِطٌ لِدَمِہٖ وَلٰکِنْ لِقُرْبِهَا مِنْہُ فَکَذٰلِكَ الْجَارُ سُمِّیَ جَارًا لِقُرْبِہٖ مِنْ جَارِہٖ لَا لِمُخَالَطَتِہٖ اِیَّاہُ فِیْمَا جَاوَرَہٗ بِہٖ وَاَنْتَ فَقَدْ زَعَمْتَ اَنَّ الْاٰثَارَ عَلٰی ظَاهِرِهَا فَکَیْفَ تَرَکْتَ الظَّاهِرَ فِیْ هٰذَا وَمَعَہُ الدَّلَائِلُ وَتَعَلَّقْتَ بِغَیْرِہٖ مِمَّا لَا دَلَالَةَ مَعَہٗ۔

اگر وہ کہے کہ میں دیکھتا ہوں عورت کو اس کے خاوند کی پڑوسن کہا جاتا ہے تو اسے کہا جائے گا تم نے سچ کہا عورت کو خاوند کی پڑوسن کہا جاتا ہے لیکن اس لیے نہیں کہ اس کا گوشت اس کے گوشت سے ملا ہوا ہے یا اس کا خون اس کے خون کے ساتھ ملا ہوا ہے بلکہ اس کے قرب کی وجہ سے ایسا کہا جاتا ہے اسی طرح پڑوسی کو اس کے قرب کی وجہ سے پڑوسی کہا جاتا اس لیے نہیں کہ جس چیز کی وجہ سے پڑوسی بنا اس میں اس کے ساتھ مخلوط ہے اور تمہارے خیال میں تو روایات اپنے ظاہر پر محمول ہوتی ہیں تو تم نے یہاں ظاہر کو کیسے چھوڑ دیا حالانکہ اس کے دلائل بھی ہیں اور تم نے دوسری بات کو اختیار کیا جس کے ساتھ دلائل بھی نہیں۔

ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑوس کے

وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ إِيجَابِهِ الشُّفْعَةَ بِالْجِوَارِ وَتَفْسِيرِهِ ذٰلِكَ الْجِوَارَ۔

۱۵۵ - مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْضٌ لَيْسَ فِيهَا لِأَحَدٍ قَسْمٌ وَلَا شِرْكٌ إِلَّا الْجِوَارُ بِيعَتْ قَالَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ

فَكَانَ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ جَوَابًا لِسُؤَالِ الشَّرِيدِ إِيَّاهُ عَنْ أَرْضٍ مُنْفَرِدَةٍ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ فِيهَا وَلَا طَرِيقَ **فَدَلَّ** مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْجَارَ الْمُلَازِقَ يَجِبُ لَهُ الشُّفْعَةُ بِحَقِّ جِوَارِهِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا مِنَ الْآثَارِ فِي هٰذَا الْبَابِ وُجُوبُ الشُّفْعَةِ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ مَعَانٍ ثَلَاثَةٍ بِالشِّرْكِ فِي الْمَبِيعِ بَيْعَ مِنْهُ مَا بِيعَ وَبِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيقِ إِلَيْهِ الْمَوْجُوهِ وَبِالْمُجَاوَرَةِ لَهُ فَلَيْسَ يَنْبَغِي تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهَا وَلَا حَمْلُ بَعْضِهَا عَلَى التَّضَادِّ إِذَا كَانَتْ قَدْ خَرَجَتْ عَلَى الْاِتِّفَاقِ مِنَ الَّتِي ذَكَرْنَا عَلَى مَا شَرَحْنَا وَبَيَّنَّا فِي هٰذَا الْبَابِ۔

سبب شفعہ کے ثبوت اور پڑوس کی وضاحت مروی ہے۔

حضرت عمرو بن شرید اپنے باپ، حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی ایسی زمین بیچی جائے جس میں کسی کا حصہ یا شرکت نہیں البتہ وہ پڑوسی ہے تو آپ نے فرمایا پڑوسی اپنے قرب (سبقت) کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے)

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ پڑوسی سبقت وقرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے حضرت شرید رضی اللہ عنہ کے اس سوال کا جواب ہے جو آپ نے ایسی زمین کے بارے میں کیا جس میں انفرادیت تھی اس میں کسی دوسرے کا حق یا راستہ نہیں تھا۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ متصل پڑوسی کے لیے پڑوسی ہونے کی وجہ سے شفعہ کا حق ثابت ہے تو اس باب میں جو روایات ہم نے نقل کی ہیں ان سے ثابت ہوا کہ تین وجوہ سے شفعہ کا حق ہوتا ثابت ہوتا ہے۔ جو چیز بیچی جا رہی ہے اس میں شرکت ہو اس کی طرف جانے والے راستے میں شرکت ہو اور اس کے ساتھ پڑوس حاصل ہو ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی چھوڑنا جائز نہیں اور نہ ہی بعض کو بعض سے متضاد خیال کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان وجوہ کی بنیاد پر جو ہم نے وضاحت سے ذکر کی ہیں روایات باہم متفق ہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ جَعَلْتَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ شُفَعَاءَ بِالْأَسْبَابِ الَّتِي ذَكَرْتَ فَلِمَ أَوْجَبْتَ الشُّفْعَةَ لِبَعْضِهِمْ دُونَ بَعْضٍ إِذَا حَضَرُوا أَوْ طَالَبُوا بِهَا وَقَدَّمْتَ حَقَّ بَعْضِهِمْ فِيهَا عَلَى حَقِّ بَعْضٍ وَلَمْ تَجْعَلْهَا لَهُمْ جَمِيعًا إِذَا كَانُوا كُلُّهُمْ

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے ان مذکورہ اسباب کی وجہ سے تینوں کو شفعہ کا مستحق قرار دیا تو تم نے بعض کو چھوڑ کر دوسرے بعض کے لیے شفعہ کیوں ثابت کیا جب وہ سب حاضر ہو کر مطالبہ کریں تم نے بعض کو بعض پر مقدم قرار دیا اور جب وہ تمام ہی شفعہ

شُفْعَاءُ قِيْلَ لَهٗ لِاَنَّ الشَّرِيْكَ فِي الشَّيْءِ الْمَبِيْعِ خَلِيْطٌ فِيْهِ وَفِي الطَّرِيْقِ اِلَيْهِ فَمَعَهٗ مِنَ الْحَقِّ فِي الطَّرِيْقِ مِثْلُ الَّذِيْ مَعَ الشَّرِيْكِ فِي الطَّرِيْقِ وَمَعَهٗ اِخْتِلَاطُ مِلْكِهٖ بِالشَّيْءِ الْمَبِيْعِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ مَعَ الشَّرِيْكِ فِي الطَّرِيْقِ فَهُوَ اَوْلٰى مِنْهُ وَمِنَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ وَمَعَ الشَّرِيْكِ فِي الطَّرِيْقِ شَرِكَةٌ فِي الطَّرِيْقِ وَمُلَازَقَةٌ لِلشَّيْءِ الْمَبِيْعِ فَمَعَهٗ مِنْ اَسْبَابِ الشُّفْعَةِ مِثْلُ الَّذِيْ مَعَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ وَمَعَهٗ اَيْضًا مَا لَيْسَ مَعَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ مِنْ اِخْتِلَاطِ حَقِّ مِلْكِهٖ فِي الطَّرِيْقِ بِمِلْكِهٖ فِيْهِ فَلِذٰلِكَ كَانَ عِنْدَنَا اَوْلٰى بِالشُّفْعَةِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

کا حق رکھتے ہوں تو تم ان سب کو یہ حق نہیں دیتے۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ایسا اس لیے کیا جاتا ہے کہ مبیع چیز میں شریک، اس چیز اور اس کے راستے دونوں میں شریک ہے لہٰذا اسے راستہ کا حق حاصل ہے جسے راستہ میں شریک کو یہ حق حاصل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسے مبیع چیز میں ملک کی شرکت بھی حاصل ہے اور یہ بات محض راستے میں شریک ہونے والے کو حاصل نہیں ہے لہٰذا یہ اس سے اور متصل پڑوسی سے اولیٰ ہے اور جو شخص راستے میں شریک ہے اس کو اس شرکت کے ساتھ ساتھ مبیع چیز کے ساتھ اتصال بھی حاصل ہے لہٰذا اسے شفعہ کے اسباب میں سے وہ بات بھی حاصل ہے جو متصل پڑوسی کو حاصل ہے اور وہ بھی جو پڑوسی کو حاصل نہیں ہے یعنی اس کو راستے کی ملکیت بھی حاصل ہے اس لیے ہمارے نزدیک یہ (پڑوسی سے) مقدم ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ شُرَيْحٍ

یہی بات حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُرَيْحٍ وَاَشْعَثَ اَظُنُّهٗ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْخَلِيْطُ اَحَقُّ مِنَ الشَّفِيْعِ وَالشَّفِيْعُ اَحَقُّ مِمَّنْ سِوَاهُ۔

حضرت محمد، حضرت شریح سے یا حضرت شعبی حضرت شریح سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شریک، شفیع سے زیادہ حق دار ہے اور شفیع کو دوسروں کی نسبت زیادہ حق حاصل ہے۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام، حضرت محمد سے اور وہ حضرت شریح سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ

حضرت عامر، حضرت شریح سے روایت کرتے ہیں

ابنُ عدیٍّ قال ثنا شریکٌ عن جابرٍ عن عامرٍ عن شُریحٍ قال الشفعة شفعتان شفعةٌ للجار و شفعةٌ للشریک

وہ فرماتے ہیں شفعہ دو قسم کا ہے پڑوسی کے لیے شفعہ اور شریک کے لیے شفعہ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

فإن قال قائلٌ فقد روی عن عثمان رضی اللہ عنہ خلاف ھذا۔

۱۵۹- **فذکر** ما حدثنا احمد ابن داؤد قال ثنا اسمعیل بن سالم قال ثنا ھشیم عن محمد بن اسحٰق عن منصور بن ابی ثعلبة عن ابان بن عثمان قال قال عثمان رضی اللہ عنہ لا مکائلة اذا وقعت الحدود ولا شفعة۔

وہ یوں ذکر کرے حضرت ابان بن عثمان سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں تو صاحب حق کا حق نہ روکا جائے اور نہ شفعہ حق باقی رہتا ہے۔

۱۶۰- **قیل لہ** قد روی ھذا عن عثمان رضی اللہ عنہ کما ذکرت ولیس فیہ عندنا حجة لک لانہ قد یجوز ان یکون اراد بذلک اذا حدت الحدود من الحقوق کلھا و ادخل الطریق فی ذلک فیکون ذلک موافقا لما قد رویناہ عن جابر رضی اللہ عنہ فی ھذا الباب اذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعة ولو کان علی ما تاولتموہ علیہ لکان قد خالفہ فی ذلک سعد ابن ابی وقاص والمسور بن مخرمة و ابو رافع فیما قد رویناہ عنھم فیما مضی من ھذا الباب

اسے کہا جائے گا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے جس طرح تم نے ذکر کیا لیکن ہمارے نزدیک اس میں تمہارے لیے کوئی حجت نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ کی مراد یہ ہو کہ جب تمام حقوق کی حدود متعین ہو جائیں اور اس میں راستہ داخل کر دیا جائے تو یہ اس روایت کے موافق ہوگا جو ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس باب میں روایت کی ہے آپ نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا اور اگر تمہاری بیان کردہ تاویل کے مطابق ہو تو حضرت سعد بن ابی وقاص، مسور بن مخرمہ اور حضرت رافع رضی اللہ عنہم اپنی روایات میں جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہیں ان کے مخالف ہو جائیں گے۔

۱۶۱- **وقد** روی عن عمر رضی اللہ عنہ ایضا فی ذلک ما قد حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا یزید بن خالد بن موھب قال ثنا ابن ادریس عن یحیی بن سعید عن عون بن عبید اللہ بن ابی رافع عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر قال قال عمر رضی اللہ عنہ اذا وقعت الحدود و

اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں اور لوگ اپنا اپنا حق پہچان لیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا۔

عرف الناس حقوقهم فلا شفعة

فقد وافق هذا ما رويناه عن عثمان رضي الله عنه واحتمل ما احتمله حديث عثمان رضي الله عنه ـ

وقد روي عن عمر رضي الله عنه خلاف ذلك ايضا ـ

١٦٢ - **حدثنا** احمد قال ثنا يعقوب قال ثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابي بكر بن حفص ان عمر رضي الله عنه كتب الى شريح ان يقضي بالشفعة للجار الملازق وقد روي ايضا عن ابن عباس رضي الله عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل ان الشفعة تجب بالشرك في الطريق ـ

١٦٣ - **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا نعيم قال ثنا الفضل بن موسى عن ابي حمزة السكري عن عبد العزيز بن رفيع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشريك شفيع والشفعة في كل شيء ـ

١٦٤ - **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا يوسف ابن عدي قال ثنا ابن ادريس عن ابن جريج عن عطاء عن جابر رضي الله عنه قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل شيء فلما كان الشريك في الطريق يسمى شريكا كان داخلا في ذلك فان قال قائل فانه لا تقول بهذا الحديث لانه يوجب الشفعة في كل شيء من حيوان وغيره وانت لا توجب الشفعة في الحيوان قيل له ليس هذا على ما ذكرت انما معنى الشفعة في كل شيء اي في الدور و

تو یہ روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اور اس میں بھی وہی احتمال ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے ۔

حضرت ابوبکر بن حفص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت شریح رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ قریبی (ملے ہوئے) پڑوسی کے لیے شفعہ کا فیصلہ فرمائیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات مروی ہے جو راستے میں شرکت کی بنیاد پر شفعہ کے ثبوت پر دلالت کرتی ہے ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریک، شفیع ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہوتا ہے ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا تو جب راستے میں شریک کو شریک کہا جاتا ہے تو وہ بھی اس میں داخل ہے ۔ اگر کوئی معترض کہے کہ تم اس حدیث کے مطابق قول نہیں کرتے کیونکہ یہ ہر چیز میں شفعہ کو ثابت کرتی ہے حیوان ہو یا غیر حیوان ، اور تم حیوان میں شفعہ کو نہیں مانتے تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا بات اس طرح نہیں جس طرح تم نے ذکر کیا ہر چیز میں شفعہ کا مطلب یہ ہے کہ مکانات اور زمینوں میں سے ہر ایک میں شفعہ ہو سکتا ہے اور

الْعَقَارِ وَالْاَرْضِيْنَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت دلالت کرتی ہے۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا شُفْعَةَ فِى الْحَيَوَانِ۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حیوان میں شفعہ نہیں ہے۔

كِتَابُ الْإِجَارَاتِ

اجاروں کا بیان

بَابُ ۲۵۶ الْاِسْتِيجَارِ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ هَلْ يَجُوزُ ذٰلِكَ أَمْ لَا وَمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ

باب ۲۵۶: تعلیم قرآن کے لیے کسی کو اُجرت پر رکھنا جائز ہے یا نہ، اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث

۱۶۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالُوا لَنَا إِنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْحَبْرِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ أَوْ رُقْيَةٌ أَوْ شَيْءٌ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ فَجَاؤُوا بِهِ فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ

حضرت خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے تو عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ کے پاس پہنچے انہوں نے کہا بے شک تم اس بڑے عالم کی طرف سے بہتری لائے ہو کہا تمہارے پاس کوئی دوائی یا دم یا کوئی اور چیز ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک دیوانہ بیڑیوں میں (جکڑا ہوا) ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے کہا ہاں (ہمارے پاس ہے) چنانچہ وہ اسے (دیوانہ کو) لے آئے میں نے اس پر تین دن صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھی میں اپنے لعاب کو جمع کر کے اس پر تھوکتا تھا گویا وہ رسی سے کھل گیا انہوں نے مجھے کچھ اجرت دی میں نے کہا جب تک میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھ نہ لوں، اُس وقت تک نہیں لوں گا میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا "کھاؤ"، مجھے اپنی عمر کی قسم ہے جو شخص باطل منتر سے کمائے تو وہ باطل ہے تم نے سچے منتر (دم) سے کمایا ہے!

وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوْا فِي غَزَاةٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالُوْا هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ قَدْ لُدِغَ اَوْ قَدْ عَرَضَ لَهُ شَيْءٌ قَالَ فَرَقَاهُ رَجُلٌ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَاُعْطِيَ قَطِيْعًا مِنَ الْغَنَمِ فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَهُ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ بِمَ رَقَيْتَهُ فَقَالَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ فِيْهَا بِسَهْمٍ فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِالْجُعْلِ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ۔

حضرت ابوالمتوکل ناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام ایک غزوہ میں شریک تھے وہ عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے قبیلے کے سردار کو (کسی موذی جانور نے) کاٹ لیا ہے یا اسے کوئی بیماری لاحق ہوئی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہوگیا اسے بکریوں کا ایک ریوڑ دیا گیا ہے اس نے لینے سے انکار کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں پوچھا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے کس چیز کے ساتھ دم کیا تھا انہوں نے عرض کیا سورۂ فاتحہ کے ساتھ، آپ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہی کلمات دم ہیں اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بکریاں لے لو اور ان میں سے میرے لیے بھی حصہ رکھو۔ ایک جماعت نے ان روایات سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ تعلیم قرآن پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوا الْجُعْلَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ كَمَا قَدْ يُكْرَهُ الْجُعْلُ عَلٰى تَعْلِيْمِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ كَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ الْاٰثَارَ الْاُوْلٰى فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنِ الْجُعْلُ الْمَذْكُوْرُ فِيْهَا عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ وَاِنَّمَا كَانَ عَلَى الرُّقَى الَّتِيْ لَمْ يُقْصَدْ بِالْاِسْتِيْجَارِ عَلَيْهَا اِلَى الْقُرْاٰنِ وَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ نَحْنُ اَيْضًا لَا بَاْسَ بِالْاِسْتِيْجَارِ عَلَى الرُّقَى وَالْعِلَاجَاتِ كُلِّهَا وَاِنْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّ الْمُسْتَاْجِرَ عَلٰى ذٰلِكَ قَدْ يَدْخُلُ فِيْمَا يَرْقِيْ بِهٖ بَعْضَ الْقُرْاٰنِ لِاَنَّهٗ لَيْسَ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَرْقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَاِذَا اسْتَاْجَرُوْا فِيْهِ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْا مَا لَيْسَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَعْمَلُوْهُ

لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے قرآن پاک سکھانے پر اجرت لینے کو مکروہ جانا ہے جس طرح نماز سکھانے پر اجرت لینا مکروہ ہے پہلے قول والوں کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس سلسلے میں جو روایات پیش کی گئی ہیں ان میں جو اجرت مذکور ہے وہ تعلیم قرآن پر نہیں ہے وہ دم کرنے کے سلسلے میں تھی اور اس میں قرآن پاک پر اجرت لینے کا قصد نہیں کیا گیا ہم بھی یہی کہتے ہیں دم (اور تعویذ) کرنے اور ہر قسم کے علاج معالجہ پر اجرت لینا جائز ہے اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ اس پر اجارہ کرنے والا بعض اوقات قرآن پاک کے کسی حصے کے ساتھ بھی تعویذ اور دم کرتا ہے یہ (اجرت)

جاز ذلك و تعليم القرآن على الناس واجب ان يعلمه بعضهم بعضا لان في ذلك التبليغ عن الله تعالى الا ان من علمه منهم اجزى ذلك عن بقيتهم كالصلوة على الجنائز انما هي فرض الا ان من فعله منهم فقد اجزى فعله ذلك عن بقيتهم فاذا استاجر بعضهم بعضا على تعليم ذلك كانت اجارته تلك واستيجاره اياه باطلا لانه انما استاجره على ان يؤدي فرضا هو عليه لله تعالى وفيما يفعله لنفسه لانه انما يسقط عنه الفرض بفعله اياه والاجارات انما تجوز و تملك بها الابدال فيما يفعله المستاجرون للمستاجرين۔

اس لیے جائز ہے کہ لوگوں پر ایک دوسرے کو دم کرنا واجب نہیں ہے لہٰذا اگر وہ ایسے عمل پر اجارہ کریں جو ان پر واجب نہیں ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن لوگوں پر واجب ہے کہ وہ قرآن پاک ایک دوسرے کو سکھائیں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے مگر ان میں سے جو تعلیم دے تو وہ باقیوں کی طرف سے بھی کفایت کرتی ہے جس طرح نماز جنازہ سب لوگوں پر فرض ہے لیکن ان میں سے بعض کا ادا کرنا، باقی کی طرف سے کفایت کرتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی سے اس کے کسی رشتہ دار کی نماز جنازہ پڑھنے کی اُجرت مانگے تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ وہ ایسے عمل کی اجرت مانگ رہا ہے جو اس پر لازم ہے اس طرح قرآن پاک بھی ایک دوسرے کو سکھانا فرض ہے البتہ بعض کے سکھا دینے سے باقی لوگوں کی طرف سے بھی کفایت ہو جائے گی۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو قرآن پاک کی تعلیم کے لیے اجرت پر رکھے تو یہ اجارہ اور اجرت پر رکھنا دونوں باطل ہوں گے کیونکہ اس نے ایسے عمل کے لیے اجارہ کیا جو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض تھا اور جسے اس نے اپنی ذات کے لیے کرنا تھا کیونکہ اس سے فرض اسی صورت میں ساقط ہو گا جب وہ ذاتی طور پر کرے گا جب کہ اجاروں میں مزدور اپنے مستاجر کے لیے جو عمل کرتا ہے اس کے ساتھ اجارہ صحیح ہوتا ہے اور وہ بدل کا مالک بنتا ہے۔

۱۶۷- فان قال قائل فهل روي عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء يدل على ما ذكرت في المنع من الاستيجار على تعليم القرآن قيل له نعم قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك انه قال لا تاكلوا بالقرآن وعن عبادة بن الصامت رضي الله عنه انه قال كنت اقرئ ناسا من اهل الصفة القرآن فاهدى

اگر کوئی شخص کہے کہ جو کچھ تم نے تعلیم قرآن پر اجارے کی ممانعت کے سلسلے میں ذکر کیا ہے کیا اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی ہے تو اسے کہا جائے گا ہاں اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں آپ نے فرمایا قرآن پاک کے ذریعے نہ کھاؤ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں

اِلَیَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا عَلٰی اَنْ اَقْبَلَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ یُطَوِّقَكَ اللّٰهُ بِهَا قَوْسًا مِنْ نَّارٍ فَاقْبَلْهَا۔

وَقَدْ ذَکَرْنَا ذٰلِكَ کُلَّهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَسَانِیْدِهَا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنَّا مِنْ کِتَابِنَا بِالنُّوْنِ هٰذَا فِیْ بَابِ التَّزْوِیْجِ عَلٰی سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ مِنْ کِتَابِ النِّکَاحِ۔

اصحاب صفہ کو قرآن پڑھاتا تھا تو ان میں سے ایک نے مجھے ایک کمان کا تحفہ دیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں اسے قبول کروں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تمہیں آگ کی کمان کا طوق پہنا دے تو اسے قبول کرو یہ تمام روایات ان کی اسناد کے ساتھ ہم نے اس سے پہلے کتاب النکاح میں سورۂ قرآن کی تعلیم پر نکاح کے سلسلے میں ذکر کی ہیں۔

۱۶۸۔ ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ سَعِیْدِ بْنِ اِیَاسٍ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ اَخِیْهِ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْرًا فَکَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ بِالْاَجْرِ

پھر اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید مروی ہے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ایک موذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت نہ لے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اذان پر اجرت لینے کو ناپسند فرمایا۔

۱۶۹۔ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ التَّیْمِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ یَحْیَی الْبَکَّاءِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اِنِّیْ اُحِبُّكَ فِی اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ لٰکِنِّیْ اُبْغِضُكَ فِی اللّٰهِ لِاَنَّكَ تَبْغِیْ فِیْ اَذَانِكَ اَجْرًا وَتَاْخُذُ عَلَی الْاَذَانِ اَجْرًا

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے حضرت یحییٰ بکاء فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا لیکن میں تو تم سے بغض رکھتا ہوں کیونکہ تم اپنی اذان پر اُجرت تلاش کرتے ہو اور اذان پر اجرت لیتے ہو۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا کَرَاهِیَةُ الْاِسْتِئْجَارِ عَلَی الْاَذَانِ فَالْاِسْتِعْمَالُ عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ کَذٰلِكَ اَیْضًا لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِالتَّبْلِیْغِ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ اذان پر کسی کو اجرت دے کر رکھنا مکروہ ہے اور قرآن پاک کی تعلیم پر اجارہ بھی اسی طرح ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ کا

عن الله ولو آية من كتاب الله وأوجب الله على نبيه التبليغ عنه فقال يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك وإن لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس ۔

حکم فرمایا اگرچہ قرآن پاک کی ایک آیت ہی ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اپنی طرف سے تبلیغ کو واجب کیا فرمایا اے رسول! جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا اسے پہنچا دیجئے اور اگر آپ ایسا نہ کریں تو آپ نے اپنی رسالت کی تبلیغ نہ کی اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

۱۷۰۔ **وقد** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في مثل ذلك أيضا فيما حدثنا أبو بكرة وإبراهيم ابن مرزوق جميعا قالا ثنا أبو عاصم عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن أبي كبشة السلولي عن عبد الله بن عمرو بن العاص أنه قال قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بلغوا عني ولو آية من كتاب الله وحدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج في ذلك ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح مروی ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے تبلیغ کرو اگرچہ کتاب اللہ کی ایک آیت ہی ہو اور بنی اسرائیل کی طرف سے بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے گا اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنایا۔

فأوجب رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث على أمته التبليغ عنه ثم قد فرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بين التبليغ عنه والحديث عن غيره فقال وحدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج أي ولا حرج عليكم في أن لا تحدثوا عنهم في ذلك فالاستجعال على ذلك استجعال على الفرض ومن استجعل جعلا على عمل يعمله فيما افترض الله عمله عليه فذلك عليه حرام لأنه إنما يعمله لنفسه ليؤدي به فرضا عليه ومن استجعل جعلا على عمل يعمله لغيره من رقية أو غيرها وإن كانت بقرآن أو علاج أو ما أشبه ذلك فذلك جائز والاستجعال عليه حلال فيجمع بما ذكرنا معاني ما قد روي عن النبي صلى الله

تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر اپنی طرف سے تبلیغ کو لازم فرمایا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے تبلیغ اور غیر کی طرف سے بات نقل کرنے میں فرق کرتے ہوئے فرمایا بنی اسرائیل سے نقل کرو اس میں کوئی حرج نہیں یعنی اس بات میں کہ تم ان کی طرف سے بیان نہ کرو، کوئی حرج نہیں پس اس (تبلیغ) پر اجرت لینا فرض پر اجرت لینا ہے اور جو شخص اس عمل پر اجرت لے جسے اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے تو یہ اس پر حرام ہے کیونکہ وہ تو اپنی طرف سے یہ عمل کر رہا ہے تاکہ فرض کی ادائیگی کرے اور جو آدمی دوسرے کے لیے عمل کرے مثلاً دم (تعویذ) وغیرہ کرے اگرچہ قرآن پاک کے ذریعے ہو یا علاج وغیرہ کرے پس یہ جائز ہے اور اس پر اجرت لینا حلال ہے لہٰذا اس باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم في هذا الباب من النهي ومن الإباحة ولا يتضاد ذلك فيمتنا في وهذا كله قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم۔

سے مروی روایات جن میں ممانعت ہے اور جن میں جواز ہے دونوں کے معانی صحیح قرار پائے اور وہ ایک دوسرے کے متضاد نہیں ہیں کہ باہم منافی ہوں یہ تمام حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک ہے۔

باب ۲۵۷ الجعل على الحجامة هل يطيب للحجام أم لا

باب ۲۵۷ سینگی لگانے کی اجرت لینا صحیح ہے یا نہیں

۱۷۱۔ حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا هارون ابن إسماعيل الخزاز قال ثنا علي بن المبارك قال ثنا يحيى بن أبي كثير عن إبراهيم بن عبد الله بن قارظ أن السائب بن يزيد قد حدثهم أن رافع ابن خديج قد حدثهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قال إن كسب الحجام خبيث۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے کی کمائی ناپاک ہے۔

۱۷۲۔ حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا بشر ابن بكر قال حدثني الأوزاعي قال حدثني يحيى ابن أبي كثير قال حدثني إبراهيم بن عبد الله بن قارظ قال حدثني السائب بن يزيد قال سمعت رافع بن خديج يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۳۔ وحدثنا يزيد بن سنان وإبراهيم ابن مرزوق جميعا قالا ثنا أبو عامر العقدي قال ثنا رباح بن أبي معروف عن عطاء عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من السحت كسب الحجام۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک حرام کاموں میں سے سینگی لگانے والے کی کمائی بھی ہے۔

۱۷۴۔ حدثنا فهد بن سليمان قال ثنا أحمد ابن يونس قال ثنا أبو شهاب عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن عطاء عن أبي هريرة

ایک دوسری سند سے بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۷۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ قَدْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْبَ الْحَجَّامِ۔

حضرت عبدالعزیز بن زیاد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے کی کمائی کو حرام قرار دیا۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ أَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ قَدِ اشْتَرٰى أَبِيْ حَجَّامًا فَكَسَرَ مَحَاجِمَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ لِمَ كَسَرْتَهَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ

حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے باپ نے ایک سینگی لگانے والے کو خریدا پھر انہوں نے سینگی لگانے کے آلات توڑ دیئے میں نے کہا ابا جان! آپ نے ان کو کیوں توڑا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى تَحْرِيْمِ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَتَيْنَا بِهِ لِئَلَّا يَتَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ أَنَّا قَدْ أَغْفَلْنَاهُ وَإِنَّمَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَرَاهِيَةُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ لِذٰلِكَ فَقَطْ فَأَمَّا فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ فَهُوَ مَا يُبَاعُ بِهِ الدَّمُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهِيَةِ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں سینگی لگانے والے کی کمائی کے حرام ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے لیکن ہم اسے اس لیے لائے ہیں تاکہ کوئی وہم کرنے والا یہ وہم نہ کرے کہ ہم نے اس سے غفلت برتی ہے اس میں تو صرف حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی ذاتی کراہت کا ذکر ہے اور جو کچھ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کی قیمت سے ممانعت کے بارے میں ذکر کیا ہے تو اس سے مراد صرف وہ چیز ہے جس کے بدلے میں خون کو بیچا جائے۔

تو ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ سینگی لگانے والے کی کمائی مکروہ ہے انہوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا إِنَّ كَسْبَ الْحَجَّامِ كَسْبُ ذِيْ دَنَسٍ فَيُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُدَنِّسَ نَفْسَهُ وَيَدْنُوَ فِيْهَا بِذٰلِكَ فَأَمَّا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهِ حَرَامًا فَلَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَالرَّبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطٰى

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ سینگی لگانے والے کا پیشہ پلید پیشہ ہے لہذا انسان کے لیے مکروہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو ناپاک کرے اور اس (ناپاکی) کے قریب جائے لیکن جہاں تک اس کے ذاتی طور پر حرام ہونے کا تعلق ہے تو ایسی بات نہیں۔

الْحَجَّامِ اَجْرَہٗ فِیْ ذٰلِکَ۔

۱۷۸- وَقَدْ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا سَهْلُ ابْنُ بَكَّارٍ قَالَا ثَنَا وُهَيْبٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے حضرت عبداللہ بن طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت بھی عطا فرمائی۔

حضرت عفان بن مسلم اور حضرت سہل بن بکار دونوں فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہیب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۹- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلٰى غُلَامٍ حَجَّامٍ فَجَاءَ فَحَجَمَهٗ فَاَعْطَاهُ اَجْرَتَهٗ مُدًّا اَوْ نِصْفَ مُدٍّ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهٖ ذٰلِكَ۔

حضرت شعبی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے لڑکے کی طرف کسی کو بھیجا وہ آیا اور اس نے سینگی لگائی آپ نے اسے ایک مُد یا آدھا مُد (غلہ) اجرت دی، اگر یہ حرام ہوتا تو آپ عطا نہ فرماتے

۱۸۰- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهٖ ذٰلِكَ۔

حضرت عامر شعبی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت عطا فرمائی اگر یہ حرام ہوتی تو آپ عطا نہ فرماتے۔

۱۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ حَجَّامًا كَانَ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ طَيْبَةَ الْحَجَّامُ حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ اَجْرَہٗ وَحَطَّ عَنْهُ طَائِفَةً مِنْ غَلَّتِهٖ اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَهْلُهٗ طَائِفَةً مِنْ غَلَّتِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمَا

حضرت ابو طالب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ایک سینگی لگانے والے نے جسے ابو طیبہ حجام کہا جاتا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی تو آپ نے اسے اجرت دی اور اس کی مزدوری میں سے ایک حصہ کم کر دیا یا اس کے مالکوں نے معاف کر دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر یہ (مزدوری) حرام ہوتی تو رسول اکرم صلی اللہ

اَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم اسے عطا نہ فرماتے۔

۱۸۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَجَمَ فَاَمَرَ الْحَجَّامَ بِصَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَاَمَرَ مَوَالِيَهُ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنَ الْخَرَاجِ شَيْئًا۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو ایک صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کمی کریں۔

۱۸۳۔ وَحَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اَبَا طَيْبَةَ الْحَجَّامَ فَحَجَمَهُ فَسَاَلَهُ كَمْ ضَرِيْبَتُكَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ اَصْوُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا مِّنْهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ حجام کو بلایا اس نے آپ کو سینگی لگائی آپ نے پوچھا تجھ پر کتنا خراج مقرر ہے اس نے کہا تین صاع، آپ نے ان میں سے ایک صاع معاف کر دیا۔

۱۸۴۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اَيْضًا سَوَاءً۔

حضرت سلیمان بن قیس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے بعینہٖ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸۵۔ وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ۔

حضرت ابوجمیلہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور حجام کو اجرت دی۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ اَعْلِفْهُ النَّاضِحَ اَوْ قَالَ اَعْلِفْ ذٰلِكَ نَاضِحَكَ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (سینگی لگانے والے) کی اجرت کے بارے میں فرمایا اسے پانی لانے والے اونٹ کو کھلا دو یا فرمایا اپنے پانی لانے والے اونٹ کو کھلاؤ۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ح وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور حجام کو اس کی اجرت عطا فرمائی۔

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ ۔

۱۸۸۔ وَحَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَیْبَۃَ حَجَمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ صَائِمٌ فَاَعْطَاہُ اَجْرَہٗ قَالَ وَلَوْ کَانَ حَرَامًا لَمْ یُعْطِہٖ ۔

حضرت عاصم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طیبہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ کو سینگی لگائی اور آپ روزہ دار تھے آپ نے اسے اجرت دی وہ فرماتے ہیں اگر یہ حرام ہوتی تو آپ عطا نہ فرماتے۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ السَّھْمِیُّ قَالَ ثَنَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ اَنَّہٗ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ کَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَمَہٗ اَبُوْ طَیْبَۃَ الْحَجَّامُ فَاَمَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَاعَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَکَلَّمَ مَوَالِیَہٗ لِیُخَفِّفُوْا عَنْہُ مِنْ غَلَّتِہٖ شَیْئًا فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ ۔

حضرت حمید الطویل نے بیان فرمایا کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حجام کی کمائی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی، ابو طیبہ حجام نے آپ کو سینگی لگائی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیے دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور اس کے مالکوں سے کلام فرمایا کہ اس کے خراج میں کچھ کمی کر دیں چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔

۱۹۰۔ وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ اَنَّ حُمَیْدًا قَدْ حَدَّثَھُمْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

حضرت سفیان ثوری خبر دیتے ہیں کہ حضرت حمید نے ان سے بیان کیا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۹۱۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ اَیْضًا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ اَیْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ سَوَاءً ۔

حضرت حمید الطویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اس حدیث کو بعینہٖ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۹۲۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

حضرت اسماعیل بن جعفر حضرت حمید الطویل سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ اِبَاحَۃُ کَسْبِ الْحَجَّامِ

ان روایات میں حجام کی کمائی کے جواز کا ذکر ہے

فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ قَدْ تَاَخَّرَ عَنِ النَّهْيِ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ اَوْ تَقَدَّمَهُ۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ اس نہی کے بعد کی بات ہو جس کو ہم نے ذکر کیا یا پہلے بیان کیا۔

۱۹۳۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ وَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ عُفَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ مُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ لَهٗ غُلَامٌ حَجَّامٌ يُقَالُ لَهٗ نَافِعٌ وَاَبُوْ طَيْبَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ خَرَاجِهٖ فَقَالَ لَا تَقْرَبَنَّهٗ فَرَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْلِفْ بِهِ النَّاضِحَ اِجْعَلُوْهُ فِيْ كَرْشِهٖ۔

تو ہم نے اس سلسلے میں غور و فکر کیا تو حضرت محمد بن سہل بن ابی حثمہ حضرت محیصہ بن مسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک غلام حجام تھا جس کو نافع اور ابو طیبہ کہا جاتا تھا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس کی آمدنی کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا اس کے قریب نہ جانا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال بار بار کیا تو آپ نے فرمایا اسے اپنے پانی لانے والے اونٹ کو کھلاؤ اسے اس کے معدے کے لیے (گھاس وغیرہ پر) خرچ کرو۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَافِعَةَ بْنَ رَافِعٍ اَوْ رَافِعَ بْنَ رَافِعَةَ الشَّكُّ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ جَاءَ اِلٰى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَاَمَرَنَا اَنْ نُطْعِمَهٗ نَاضِحَنَا۔

حضرت طارق بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ رافعہ بن رافع یا رافع بن رافعہ (راویوں کو شک ہے) انصار کی مجلس میں آئے تو فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے کی کمائی سے منع فرمایا ہے اور حکم دیا کہ ہم اسے اپنے اونٹ کو کھلا دیں۔

وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْكَاتِبُ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ الْمُحَيِّصَةِ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ لَهٗ حَجَّامٌ وَاسْمُ الرَّجُلِ الْمُحَيِّصَةُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَنَهَاهُ اَنْ يَاْكُلَ كَسْبَهٗ ثُمَّ عَادَ فَنَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُهٗ حَتّٰى قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ (۱) عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِفْ كَسْبَهٗ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ۔

حضرت حرام بن سعد بن محیصہ، حضرت محیصہ سے جو بنو حارثہ سے ایک مرد تھے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک حجام تھا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کی کمائی کھانے سے منع فرمایا پھر سوال کیا تو آپ نے منع فرمایا وہ بار بار سوال کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اس کی کمائی سے اپنے پانی لانے والے اونٹ کے لیے چارہ لاؤ اور اپنے غلام کو کھلاؤ۔

۱۹۵۔ وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت حرام بن سعد بن محیصہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت محیصہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ مُحَيِّصَةَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

سے پوچھا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْحَارِثِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت حرام بن سعد بن محیصہ حارثی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا پھر انہوں نے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت اسد بن موسیٰ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن ابی ذئب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَحَدِ بَنِيْ حَارِثَةَ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرات حرام بن محیصہ جو بنو حارثہ کے ایک فرد تھے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِبَاحَةِ فِيْ هٰذَا اِنَّمَا كَانَ بَعْدَ مَا نَهَاهُ عَنْهُ نَهْيًا عَامًّا مُطْلَقًا عَلٰى مَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَفِيْ اِبَاحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُطْعِمَهُ الرَّقِيْقَ اَوِ النَّاضِحَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ بِحَرَامٍ اَلَا تَرٰى اَنَّ الْمَالَ الْحَرَامَ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُطْعِمَهٗ رَقِيْقَهٗ وَلَا نَاضِحَهٗ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّقِيْقِ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اباحت مروی ہے وہ اس عمومی اور مطلق نہی کے بعد کی بات ہے جس کا پہلی روایات میں ذکر ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسے یوں جائز قرار دینا کہ وہ اپنے غلام یا اونٹ کو کھلاؤ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حرام نہیں ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حرام مال جسے خود انسان کے لیے کھانا جائز نہیں اسے اپنے غلام اور اونٹ کو کھلانا بھی جائز نہیں کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کے بارے میں فرمایا انہیں اس چیز سے کھلاؤ جس سے تم خود کھاتے ہو۔

فَلَمَّا ثَبَتَ اِبَاحَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ اَنْ يَعْلِفَ ذٰلِكَ نَاضِحَهٗ وَيُطْعِمَ رَقِيْقَهٗ مِنْ كَسْبِ حَجَّامَتِهٖ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ

پس جب ثابت ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محیصہ کے لیے جائز قرار دیا کہ وہ اپنے حجام کی کمائی سے اپنے اونٹ کو چارہ دیں یا اپنے غلام کو کھلائیں تو یہ اس

مِنْ نَهْيِهِ عَنْ ذٰلِكَ وَثَبَتَ حِلُّ ذٰلِكَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا أَيْضًا لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ يَفْصِدُ لَهُ عِرْقًا أَوْ يَنْزِعُ لَهُ حِمَارًا فَيَكُونُ ذٰلِكَ جَائِزًا وَالْاِسْتِئْجَارُ عَلٰى ذٰلِكَ جَائِزٌ فَالْحِجَامَةُ أَيْضًا كَذٰلِكَ۔

۱۹۹۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۰۔ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ لِي غُلَامًا حَجَّامًا وَأَنَّ أَهْلَ الْعِرَاقِ يَزْعُمُونَ أَنِّي آكُلُ ثَمَنَ الدَّمِ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَذَبُوا إِنَّمَا تَأْكُلِينَ خَرَاجَ غُلَامِكِ۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ وَحَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّائِي أَنَّ الْحَجَّامِينَ قَدْ كَانَ لَهُمْ سُوقٌ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

۲۰۲۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ أَنَّهُ قَالَ وَقَدْ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَزَالُوا مُقِرِّينَ بِأَجْرِ الْحِجَامَةِ وَلَا يُنْكِرُونَهَا۔

بَابُ ۲۵۸ اللُّقَطَةِ وَالضَّوَالِّ

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا

بات پر دلالت ہے کہ جس نہی کا پہلے ذکر ہوا وہ اس سے منسوخ ہو گئی اور ان کے لیے اور دیگر تمام لوگوں کے لیے اس کا حلال ہونا ثابت ہو گیا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ہمارے نزدیک قیاس بھی یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ایک شخص کسی دوسرے سے اجرت پر رگ کھلواتا ہے یا کھال رنگوانا ہے تو یہ جائز ہے اس سلسلے میں کسی کو اجرت پر حاصل کرنا بھی جائز ہے تو سینگی لگانے کا بھی یہی حکم ہوگا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (وصال کے) بعد بھی اس سلسلے میں روایات آئی ہیں

حضرت موسیٰ بن علی بن رباح لخمی فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میرا ایک غلام ہے جو سینگی لگاتا ہے اور اہل عراق کا خیال ہے کہ میں خون کی قیمت کھاتی ہوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا ہے تم اپنے غلام کی کمائی کھاتی ہو۔

حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن رائی نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں سینگی لگانے والوں کا ایک بازار تھا۔

حضرت عبداللہ بن یوسف فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھے یحییٰ بن سعید انصاری نے خبر دی کہ مسلمان ہمیشہ سینگی لگانے والے کی اجرت کے قائل رہے ہیں اور انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔

باب ۲۵۸ گری پڑی اور گمشدہ چیز

حضرت جارود سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم

سليمن بن حرب قال ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي العلاء يزيد بن عبد الله بن الشخير عن ابي مسلم الجذمي عن الجارود انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان ضالة المسلم حرق النار۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

---

٢٠٤ - حدثنا محمد بن علي بن داود قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا همام قال ثنا قتادة عن يزيد اخي مطرف عن ابي مسلم الجذمي عن الجارود عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ان ضالة المسلم او المؤمن من حرق النار۔

حضرت جارود ہی حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان یا (فرمایا) مومن کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

---

٢٠٥ - حدثنا محمد بن علي ابن داود قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا يحيى بن سعيد قال حدثني حميد الطويل قال ثنا الحسن عن مطرف ابن الشخير عن ابيه انه قال قد كنا قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في نفر من بني عامر فقال لنا الا احملكم فقلت انا نجد في الطريق هوامي الابل فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان ضالة المسلم حرق النار

حضرت مطرف بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم کچھ لوگوں کے ساتھ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا تمہیں سواری نہ دوں؟ ہم نے عرض کیا ہم راستے میں اونٹوں کا گلہ (ریوڑ) پاتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

فذهب قوم الى ان الضوال حرام اخذها على كل حال للتعريف وغير ذلك واحتجوا في ذلك بهذه الآثار **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا انه لم يرد النبي صلى الله عليه وآله وسلم بما قد ذكرنا في هذه الآثار تحريم اخذ الضالة للتعريف وانما اراد اخذها لغير ذلك۔

ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ گم شدہ چیز کو اٹھانا حرام ہے تشہیر کے لیے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے، انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گمشدہ چیز کو تشہیر کے لیے لینے کی حرمت کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ اس کے علاوہ ارادہ فرمایا۔

---

٢٠٦ - وقد بين ما ذهبوا اليه من ذلك ما حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة عن خالد الحذاء عن يزيد ابن عبد الله بن الشخير عن ابي مسلم الجذمي

اس مسلک والوں نے یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت ابو مسلم جذمی، حضرت جارود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم بارگاہ قبول میں کمزور اونٹوں پر حاضر ہوئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم پانی کی گزرگا

عَنِ الْجَارُوْدِ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عَلٰى اِبِلٍ عِجَافٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِالْجُرُفِ فَنَجِدُ اِبِلًا نَتْرُكُهَا فَقَالَ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ فَكَانَ سُؤَالُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَخْذِهَا لِاَنْ يَرْكَبُوْهَا لَا لِاَنْ يُعَرِّفُوْهَا فَاَجَابَهُمْ بِاَنْ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ اَيْ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حُكْمُهَا اَنْ يُحْفَظَ عَلٰى صَاحِبِهَا حَتّٰى تُؤَدّٰى اِلٰى صَاحِبِهَا لَا لِاَنْ يُنْتَفَعَ بِهَا لِرُكُوْبٍ وَلَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَبَانَ بِذٰلِكَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا۔

پر گزرتے ہیں تو وہاں اونٹ پاتے ہیں کیا ان پر سوار ہو جائیں تو آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ مومن کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

.....

تو ان کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرنا سواری کے لیے تھا اس کی تشہیر مقصود نہ تھی تو آپ نے ان کو یوں جواب دیا کہ فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے یعنی مسلمان کی گمشدہ چیز کا حکم یہ ہے کہ اس کے مالک کے لیے محفوظ رکھی جائے حتی کہ اس تک پہنچا دی جائے یہ مقصد نہیں کہ سوار ہو کر یا کسی دوسری صورت میں اس سے نفع اٹھایا جائے تو اس سے اس حدیث کا مفہوم واضح ہو گیا اور یہ کہ وہی بات مراد ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

۲۰۷۔ وَقَدْ كَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِذٰلِكَ اَيْضًا مَنْ قَدْ حَرَّمَ اَخْذَ الضَّالَّةِ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنِ الْمُنْذِرِ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ كُنْتُ بِالْبَوَارِيْجِ مَوْضِعٍ فَرَاحَتِ الْبَقَرُ فَرَاٰى فِيْهَا جَرِيْرٌ بَقَرَةً فَاَنْكَرَهَا فَقَالَ لِلرَّاعِيْ مَا هٰذِهِ الْبَقَرَةُ قَالَ بَقَرَةٌ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ لَا اَدْرِيْ لِمَنْ هِيَ فَاَمَرَ بِهَا جَرِيْرٌ فَطُرِدَتْ حَتّٰى تَوَارَتْ۔ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَاْوِي الضَّالَّةَ اِلَّا ضَالٌّ۔

جن لوگوں نے اسے اٹھانا حرام قرار دیا ہے انہوں نے یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت ضحاک بن منذر حضرت منذر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مقام بوا ریح میں تھا کہ شام کو گائیں واپس آئیں تو حضرت جریر نے ان میں ایک اجنبی گائے کو دیکھا چرواہے سے پوچھا یہ کیسی گائے ہے؟ اس نے کہا کوئی گائے ان گایوں کے ساتھ آ گئی ہے مجھے معلوم نہیں یہ کس کی ہے۔ حضرت جریر نے حکم دیا کہ دور چھوڑ آئیں حتی کہ غائب ہو جائے۔

پھر فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا گمشدہ چیز کو وہی ٹھکانہ دیتا ہے جو گمراہ ہو۔

قَالُوْا فَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا يُحَرِّمُ اَخْذَ الضَّالَّةِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْاٰخَرِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ هُوَ ذٰلِكَ الْاِيْوَاءَ الَّذِيْ لَا تَعْرِيْفَ مَعَهٗ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بھی گمشدہ چیز کے حاصل کرنے کو حرام قرار دیتی ہے اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کے خلاف یوں استدلال کیا ہے کہ ممکن ہے یہاں تشہیر کے بغیر ٹھکانہ دینا مراد ہو۔

٢٠٩ - فَإِنَّهُ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ قَدْ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گمشدہ چیز کو ٹھکانہ دیا وہ خود گمراہ ہے جب تک اس کی تشہیر نہ کرے۔

٢١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً۔

حضرت احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب فرماتے ہیں میرے چچا حضرت عبداللہ بن وہب نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمرو بن حارث نے بیان کیا پھر انہوں نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعینہٖ اسی کی مثل روایت کیا۔

فَبَيَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنِ الَّذِي يَكُونُ بِإِيْوَاءِ الضَّالَّةِ ضَالًّا وَإِنَّهُ الَّذِي لَا يُعَرِّفُهَا فَعَادَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ إِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ الْجَارُوْدِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا۔

تو اس حدیث کے ذریعے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا کہ گمشدہ چیز کو ٹھکانہ دینے والا کون شخص گمراہ ہوتا ہے اور بتایا کہ یہ وہ شخص ہے جو اس کی تشہیر نہیں کرتا تو اس حدیث کا مفہوم حضرت جارود اور حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہما کی روایات کی طرف لوٹ گیا۔

---

٢١١ - وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْمَهْدِيِّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوٗدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِيْهِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرِدُ عَلٰى حَوْضِي إِبِلٌ إِلٰى أَحْرَارٍ أَسْقِيْهَا قَالَ وَفِي الْكَبِدِ الْحَرَّاءِ أَجْرٌ۔

حضرت محمد بن سراقہ اپنے والد حضرت سراقہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے حوض پر پیاسے اونٹوں کے ساتھ اونٹ آتے ہیں تو میں انہیں پانی پلاتا ہوں آپ نے فرمایا پیاسے جگر میں ثواب ہے (یعنی پیاسے جانور کو پانی پلانا ثواب ہے)

٢١٢ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَنْ أَبِيْهِ

حضرت عبدالرحمٰن بن مالک بن جعشم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے بھائی حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کے بعد پہلی حدیث کی مثل ذکر کیا ـــــ تو وہ ان جانوروں

أَنَّ أَخَاهُ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً وَهُوَ فِيْ حَالِ سَقْيِهِ إِيَّاهَا مُؤْوِيْهَا فَلَمْ يَنْهَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ الْإِيْوَاءِ إِذَا كَانَ إِنَّمَا يُرِيْدُ بِهِ مَنْفَعَةَ صَاحِبِهَا وَإِيْفَاءَهَا عَلٰى رَبِّهَا وَالثَّوَابَ فِيْهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِيْوَاءَ الْمَكْرُوْهَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ إِنَّمَا هُوَ الْإِيْوَاءُ الَّذِيْ يُرَادُ بِهِ خِلَافُ حَبْسِهَا عَلٰى صَاحِبِهَا وَطَلَبُ الثَّوَابِ فِيْهَا۔

کو پانی پلاتے وقت ٹھکانہ دینے والے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ٹھکانہ دینے سے ان کو منع نہیں فرمایا کیونکہ وہ ان جانوروں کے مالکوں کو اس کے ذریعے نفع پہنچا کر ان تک پہنچانا اور ثواب حاصل کرنا چاہتے تھے۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت جریر کی روایت میں جس ٹھکانے کا ذکر ہے اس سے مراد وہ ٹھکانہ نہیں جس کے ذریعے اسے مالک کے لیے روکا جائے اور اس میں ثواب مطلوب ہو۔

٢١٣ - وَقَدِ احْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبِ ابْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ جَمِيْعًا أَنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّأْيَ حَدَّثَهُمْ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

پہلے قول والوں نے اپنے قول پر مزید یوں استدلال کیا ہے، حضرت مزید (منبعث کے مولیٰ) اور زید بن خالد جہنی دونوں سے مروی ہے کہ ایک شخص سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں بھی آپ کے پاس تھا اس نے گری ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی کو بیچانو پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ تجھے اختیار ہے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اور گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے۔ فرمایا وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے اس نے پوچھا اور گمشدہ اونٹ؟ یا رسول اللہ! فرمایا اس کا مشکیزہ اور جوتیاں اس کے ساتھ ہیں وہ پانی پر جائے گا اور درختوں سے کھائے گا حتیٰ کہ وہ مالک اس تک پہنچ جائے۔ (یعنی وہ پانی کا ذخیرہ کر لیتا ہے نیز اسے چلنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔)

٢١٤ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَرَبِيْعَةُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گرے پڑے سونے اور چاندی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی رسی (بندھن) اور تھیلا [illegible]

انہ قال قد سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن اللقطۃ من الذہب والفضۃ والورق فقال اعرف وکاءہا وعفاصہا ثم عرفہا سنۃ فان لم تعرف فاستنفع بہا ولتکن ودیعۃ عندک فان جاء لہا طالب یوما من الدہر فادہا الیہ

ثم ذکرنا فی الحدیث فی الابل والغنم بمثل ما فی حدیث یونس سواء۔

تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کے مالک کو نہ جانو تو اس سے نفع اٹھاؤ وہ تمہارے پاس امانت ہوگی اگر اس کو تلاش کرنے والا کبھی آجائے تو اسے دے دو۔ پھر ہم نے حدیث میں اونٹوں اور بکریوں کا اسی طرح ذکر کیا جس طرح حضرت یونس کی روایت (نمبر ۲۱۴) میں ہے۔

۲۱۵ - حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا عبد اللہ بن مسلمۃ بن قعنب قال ثنا سلیمن بن بلال عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن یزید مولی المنبعث انہ سمع زید بن خالد الجہنی یقول ثم ذکر ہذا الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مثل ذلک ایضا سواء۔

یزید (مولیٰ منبعث) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعینہٖ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۶ - حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا سلیمن بن بلال عن ربیعۃ ابن ابی عبد الرحمن الرای عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد الجہنی عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بمثل ذلک الحدیث

ایضا سواء

غیر انہ لم یقل فی ذلک ولیکن ودیعۃ عندک۔

ایک دوسری سند سے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعینہٖ اس حدیث کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ اس میں انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ تیرے پاس بطور امانت رہے۔

۲۱۷ - حدثنا فہد بن سلیمن وعلی بن عبد الرحمن قالا ثنا ابن ابی مریم قال ثنا یحیی بن ایوب قال حدثنی محمد بن عجلان قال حدثنی القعقاع ابن حکیم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ سئل عن ضالۃ الغنم فقال ہی لک او لاخیک او للذئب وسئل عن ضالۃ الابل فقال ما لک ولہا معہا سقاؤہا وحذاؤہا دعہا حتی یجدہا ربہا

حضرت ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ سے گمشدہ بکریوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے یا تیرے بھائی یا بھیڑیے کے لیے ہے گم شدہ اونٹوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا تمہیں ان سے کیا غرض ان کے مشکیزے اور ان کے ساتھ ہیں انہیں چھوڑ دو حتیٰ کہ ان کے مالک انہیں حاصل کر لیں۔

قالوا ففی هٰذا الحدیث انه قد نهاه عن اخذ ضالة الابل و امره بترکها فذٰلك ایضا دلیل علی تحریم اخذ الضوال **قیل** لهم ما فی ذٰلك دلیل علی ما ذکرتموه ولکن فی ذٰلك امر النبی صلی الله علیه واٰله وسلم ایاه بترك ضالة الابل لان من شانها طلب الماء حتی یقدر علی ذٰلك وهو لا یخاف علیها الضیاع لذٰلك لانها قد ترد الماء وتاکل الشجر حتی یلقاها ربها فترکها افضل من اخذها ولیس من اخذها لیحفظها علی صاحبها بما توثم بذٰلك **وقد** سئل النبی صلی الله علیه واٰله وسلم فی هٰذا الحدیث عن ضالة الغنم فقال هی لك او لاخیك او للذئب امرك ان تاخذها بنفسك فتکون فی یدیك لاخیك او تخلیها فیاخذها الذئب فیاکلها او یجدها ربها فیاخذها **ففی** ذٰلك اباحة لاخذها **وقد** روی عن عبد الله بن عمرو وابن العاص عن النبی صلی الله علیه واٰله وسلم فی ذٰلك۔

۲۱۸ - **ایضا** ما قد حدثنا یونس قال ثنا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو وابن الحارث وهشام بن سعد کلاهما عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رجلا من مزینة اتی رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم فسأله فقال له یا نبی الله کیف تری فی ضالة الغنم فقال طعام ماکول لك او لاخیك او للذئب احبس علی اخیك ضالته فقال له یا نبی الله وکیف تری فی ضالة الابل فقال مالك ولها معها سقاؤها

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گمشدہ اونٹ کے لینے سے منع فرمایا اور چھوڑ دینے کا حکم دیا یہ بھی گمشدہ چیزوں کو لینے کی حرمت پر دلیل ہے۔

ان کو جواباً کہا جائے گا اس میں تمہاری مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو گم شدہ اونٹ کو چھوڑنے کا حکم اس لیے دیا کیونکہ اس کا کام پانی کی تلاش ہے حتی کہ وہ اس پر قادر ہو جاتا ہے اس سے اس کے ضائع ہونے کا خوف بھی نہیں ہوتا کیونکہ وہ پانی پر جاتا اور درخت کھاتا ہے حتی کہ اپنے مالک تک پہنچ جاتا ہے پس اسے پکڑنے کی بجائے چھوڑنا افضل ہے اور اگر کوئی شخص اسے مالک کے لیے حفاظت کرنے کی خاطر پکڑے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں گمشدہ بکری کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے یا تیرے بھائی یا بھیڑیئے کے لیے ہے یعنی تم اسے اپنے لیے پکڑ سکتے ہو پس وہ تمہارے پاس تمہارے بھائی کے لیے ہوگی یا اسے چھوڑ دو تو بھیڑیا پکڑ کر کھائے گا یا اس کا مالک اسے پالے اور پکڑ لے گا۔ تو اس میں اس کو پکڑنے کی اجازت ہے۔

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلہ کا ایک آدمی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا اے اللہ کے نبی! گمشدہ بکریوں کے بارے میں کیا خیال ہے آپ نے فرمایا وہ تیری خوراک ہوگی یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہوگی اپنے بھائی کی گمشدہ چیز کو اس کے لیے روک رکھو اس نے عرض

وَجِدَاؤُهَا وَلَا يُخَافُ عَلَيْهَا الذِّئْبُ تَأْكُلُ الْكَلَأَ وَتَرِدُ الْمَاءَ دَعْهَا حَتّٰى يَأْتِيَ طَالِبُهَا

کیا اور گمشدہ اُونٹ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا تجھے اس سے کیا غرض اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور جوتے ہیں اس پر بھیڑیئے کا کوئی خوف نہیں وہ گھاس کھائے گا اور پانی پر جائے گا اسے چھوڑ دو حتی کہ اس کا تلاش کرنے والا آجائے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا اِبَاحَةُ اَخْذِ الضَّوَالِّ الَّتِيْ قَدْ يُخَافُ عَلَيْهَا الضِّيَاعُ وَحَبْسِهَا لَهٗ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ اَوِ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَأْوِيْ اَوْ يُؤْوِيْ الضَّالَّةَ اِلَّا ضَالٌّ اِنَّمَا اَرَادَ بِذٰلِكَ الْاِيْوَاءَ الَّذِيْ لَا تَعْرِيْفَ مَعَ ذٰلِكَ وَالْاَخْذَ الَّذِيْ لَا تَعْرِيْفَ مَعَ ذٰلِكَ اَيْضًا اللَّذَيْنِ هُمَا ضِدُّ الْحَبْسِ عَلٰى صَاحِبِ الضَّوَالِّ حَتّٰى يَتَّفِقَ مَعْنٰى حَدِيْثِنَا هٰذَا وَمَعْنٰى ذَيْنِكَ الْحَدِيْثَيْنِ وَلَا يَتَضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَذَيْنِكَ الْحَدِيْثَيْنِ اَيْضًا۔

اس حدیث میں بھی ان گمشدہ جانوروں کو پکڑ کر (مالک کے لیے) روکنے کا جواز ہے جن کے ضائع ہونے کا ڈر ہو ــــ مسلمان تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کہ مسلمان یا مؤمن کی گمشدہ چیز آگ کا حق ہے اور آپ کے اس قول کہ گمشدہ چیز کو صرف گم کرنے والا ہی ٹھکانہ دے یا اس کی طرف سے ٹھکانہ دیا جائے سے آپ کی مراد وہ ٹھکانہ دینا ہے جس میں تشہیر نہ ہو نیز یوں پکڑنے کی ممانعت ہے کہ اس کی تشہیر نہ کرے کیونکہ یہ دونوں صورتیں مالک کے لیے محفوظ رکھنے کے خلاف ہیں (یہ مفہوم لینا ضروری ہے) تاکہ ہماری اس روایت کا مفہوم اور ان دو حدیثوں کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے اور اس حدیث اور ان دونوں حدیثوں کے درمیان تضاد نہ ہو۔

وَفِيْمَا قَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْاِبِلِ بِقَوْلِهٖ مَا لَكَ وَمَا لَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا وَلَا يُخَافُ الذِّئْبُ عَلَيْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يُطْلِقْ لَهٗ اَخْذَهَا لِعَدَمِ الْخَوْفِ عَلَيْهَا **وَفِيْ** اِبَاحَتِهٖ لِاَخْذِ الشَّاةِ لِخَوْفِهٖ عَلَيْهَا مِنَ الذِّئْبِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ النَّاقَةَ كَذٰلِكَ اَيْضًا اِذَا خِيْفَ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ الذِّئْبِ وَاَنَّ اَخْذَهَا لِصَاحِبِهَا وَحِفْظَهَا عَلٰى رَبِّهَا اَوْلٰى مِنْ تَرْكِهَا وَذِهَابِهَا۔

اور اونٹ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بیان فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا غرض اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور جوتے ہیں اور اس پر بھیڑیئے کا خوف نہیں ہے اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اس کے بارے میں خوف نہ ہونے کی وجہ سے اس کو پکڑنے کی اجازت نہیں دی ــــ اور بکری کو بھیڑیئے کے ڈر کی وجہ سے پکڑنے کی اجازت دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ اونٹنی کا حکم بھی یہی ہے اگر اس پر بھیڑیئے کے علاوہ کسی چیز کا خوف ہو اسے چھوڑنے اور ضائع کرنے کی بجائے پکڑنا اور مالک کے لیے اس کو محفوظ رکھنا اولیٰ ہے۔

---

۲۱۹ - **وَقَدْ** جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی روایات

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ الضَّالَّةِ كَحُكْمِ اللُّقَطَةِ فِيْ ذٰلِكَ وَهُوَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حَمَّادٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ سُئِلَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا فَاِنْ وَجَدْتَ صَاحِبَهَا وَاِلَّا فَهِيَ مَالُ اللّٰهِ

آئی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ گمشدہ چیز کا حکم اور گری پڑی چیز کا حکم ایک جیسا ہے حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی تشہیر کرو اگر اس کے مالک کو پاؤ تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ تَعْرِيْفَهَا وَاجِبٌ وَمُعَرِّفُهَا فِيْ حَالِ تَعْرِيْفِهٖ اِيَّاهَا مُمْسِكٌ لَهَا وَمُؤَدٍّ اِيَّاهَا لِصَاحِبِهَا وَلَمْ يُؤْمَرْ بِتَرْكِ ذٰلِكَ فَدَلَّ هٰذَا اَنَّ الْاِمْسَاكَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ عَنْ ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ الْاِمْسَاكُ الَّذِيْ لَمْ يَفْعَلْهُ الْمُمْسِكُ لِنَفْسِهٖ لَا لِرَبِّ الضَّالَّةِ فِيْ ذٰلِكَ فَهٰذَا مَا فِي الضَّوَالِّ مِنَ الْاَحْكَامِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

تو اس حدیث کے مطابق اس کی تشہیر واجب ہے اور اس کی تشہیر کرنے والا اس دوران اس کو روک رکھنے والا اور اس کے مالک کے لیے اسے ٹھکانہ دینے والا ہے اور اس کے چھوڑنے کا حکم نہیں دیا گیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس حدیث کے علاوہ جن احادیث میں روکنے کی ممانعت ہے اس سے وہ روکنا مراد ہے جو روکنے والا اپنے لیے نہیں روکتا اور نہ ہی گمشدہ چیز کے مالک کے لیے روکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ اشیاء کے بارے میں یہ احکام آئے ہیں۔

۲۲۰- وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي اللُّقَطَةِ اَنَّهٗ قَدْ اَمَرَ بِالْاِشْهَادِ عَلَيْهِ وَتَرْكِ كِتْمَانِهَا مِمَّا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حَمَّادِ الْمُجَاشِعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ الْتَقَطَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ عَلَيْهَا ذَوِيْ عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْهَا وَلَا يُغَيِّرْهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِلَّا فَمَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

گری پڑی چیز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے اس پر گواہ قائم کرنے اور اس کو نہ چھپانے کا حکم فرمایا اس سلسلے میں آپ سے یوں مروی ہے حضرت عیاض بن حماد مجاشعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو آدمی کوئی گری پڑی چیز اٹھائے وہ اس پر دو عادل گواہ بنائے نہ اسے چھپائے اور نہ اس میں کوئی تبدیلی کرے اگر اس کا مالک آجائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

فَلَمَّا كَانَ اَخْذُ اللُّقَطَةِ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ

تو جب گری پڑی چیز کو اس طریقے پر اٹھانا جائز

مُبَاحًا كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا اَخْذُ الضَّالَّةِ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا يُكْرَهُ اَخْذُهُمَا جَمِيْعًا اِذَا كَانَ يُرَادُ مِنْهُمَا ضِدُّ ذٰلِكَ ۔

ہے گمشدہ چیز کو اٹھانے کا حکم بھی اسی طرح ہوگا دونوں کو اٹھانے کی کراہت اس صورت میں ہے جب مقصد اس کے خلاف ہو۔

٢٢١ ۔ وَلَقَدْ اسْتَحَبَّ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَخْذَ اللُّقَطَاتِ وَاَنْ لَّا يَتْرُكَهُ لِلسِّبَاعِ فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدِ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا فَاَصَبْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهَا فَقَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ دَعْهَا فَقُلْتُ لَا اَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ لَاٰخُذَنَّهَا فَلَاَسْتَنْفِعَنَّ بِهَا فَلَقِيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِيْ لَقَدْ اَحْسَنْتَ فِيْ ذٰلِكَ اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُهَا فَذَكَرْتُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَاِنْ وَجَدْتَ مَنْ يَعْرِفُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِلَّا فَاسْتَنْفِعْ بِهَا ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی گری پڑی چیز کو اٹھانا اور انہیں درندوں کے لیے نہ چھوڑنا مستحب قرار دیا ہے حضرت سوید بن غفلہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حج کے لیے نکلا تو مجھے ایک کوڑا ملا میں نے اس کو اٹھایا زید بن صوحان نے مجھے کہا اسے چھوڑ دو میں نے کہا میں اسے درندوں کے لیے نہیں چھوڑتا (چونکہ کوڑا چمڑے کا ہوتا ہے تو ممکن تھا درندے اسے خراب کردیں) میں اسے ضرور بضرور اٹھاؤں گا اور اس سے فائدہ حاصل کروں گا پھر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے ماجرا بیان کیا انہوں نے فرمایا تم نے اس سلسلے میں اچھا کام کیا میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک تھیلی پائی جس میں ایک سو دینار تھے تو میں نے اسے اٹھایا پھر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کو پہچاننے والا مل جائے تو اسے دے دو ورنہ اس سے نفع اٹھاؤ۔

٢٢٢ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ يَقُوْلُ قَدْ كُنْتُ خَرَجْتُ حَاجًّا فَاَصَبْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهَا فَقَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ دَعْهَا عَنْكَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ وَلَاٰخُذَنَّهَا فَلَاَسْتَنْفِعَنَّ بِهَا فَلَقِيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لِيْ لَقَدْ اَحْسَنْتَ فِيْ اَخْذِهَا فَاِنِّيْ قَدْ كُنْتُ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُهَا لَهٗ فَقَالَ

حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں میں نے حضرت سوید بن غفلہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں حج کے لیے نکلا تو مجھے ایک کوڑا ملا میں نے اسے اٹھایا حضرت زید بن صوحان نے مجھے فرمایا اسے چھوڑ دو میں نے کہا اللہ کی قسم میں اسے درندوں کے لیے نہیں چھوڑوں گا میں اسے ضرور بضرور اٹھاؤں گا اور اس سے نفع حاصل کروں گا پھر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے عرض کیا انہوں نے فرمایا تم نے اسے اٹھا کر اچھا کیا مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک تھیلی ملی جس میں ایک سو دینار تھے میں نے اسے اٹھایا پھر میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا ایک

عَرِّفْهَا حَوْلًا كَامِلًا قَالَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا قَالَ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبْ فَعَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ إِنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ شَكَّ فِي ذَلِكَ لَا يَدْرِي أَثَلَاثَةَ أَعْوَامٍ قَالَ فِي الْحَدِيثِ أَوْ عَامًا وَاحِدًا قَالَ سَلَمَةُ ابْنُ كُهَيْلٍ فَأَعْجَبَنِي هَذَا الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لِأَبِي صَادِقٍ ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو صَادِقٍ وَقَدْ سَمِعْتُ أَنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ۔

سال تک اس کی تشہیر کرو میں نے ایک سال تک اس کی تشہیر کی لیکن کوئی پہچاننے والا نہ ملا فرماتے ہیں پھر میں اسے لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو میں نے ایک سال تشہیر کی لیکن کوئی ایسا آدمی نہ پایا جو اسے پہچانتا ہو پھر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پھر فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو میں نے ایک سال تک اس کی تشہیر کی تو اس کو پہچاننے والا کوئی شخص نہ ملا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی گنتی برتن تھیلی اور تھیلی کو باندھنے والی (رسی کی پہچان رکھو) اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس سے نفع اٹھاؤ حضرت شعبہ فرماتے ہیں پھر حضرت سلمہ بن کہیل (راوی) کو شک ہوا کہ حدیث میں تین سال کا ذکر ہے یا ایک سال کا، حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں مجھے اس حدیث پر تعجب ہوا تو میں نے ابو صادق سے ذکر کیا حضرت ابو صادق نے فرمایا میں نے بھی یہ حدیث بعینہ اسی طرح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنی ہے جس طرح حضرت سوید بن غفلہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنی۔

۲۲۳ - أَيْضًا مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَمَا قَدْ سَمِعَهُ سُوَيْدُ ابْنُ غَفَلَةَ مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَوَاءً۔

---

۲۲۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفَلَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ الْتَقَطْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ عَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِي

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ کے زمانے میں مجھے ایک سو دینار گرے ہوئے ملے میں انہیں لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو میں نے ایک سال تشہیر کی پھر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک سال تشہیر کی ہے لیکن کوئی پہچاننے والا نہ ملا آپ نے فرمایا مزید ایک سال تشہیر کرو میں نے ایک سال مزید تشہیر کی لیکن کوئی پہچاننے والا نہ ملا پھر میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اس کی ایک سال تشہیر کی لیکن

اِعْلَمْ عَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا۔

کوئی پہچاننے والا نہ ملا

آپ نے فرمایا مزید ایک سال تشہیر کرو میں نے ایک سال مزید تشہیر کی لیکن کوئی پہچاننے والا نہ ملا آپ نے فرمایا اس کی گنتی اور رسی کو ذہن میں محفوظ کر کے اس سے نفع اٹھاؤ۔

۲۲۵۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ اَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَعَاصِمٍ بَنِيْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ اَبَاهُمَا سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ كَانَ وَجَدَ عَتْبَةً فَاَتٰى بِهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ عُرِفَتْ فَذَاكَ وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ قَالَ فَعَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ تُعْرَفْ فَاَتٰى بِهَا عُمَرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ اَوِ الْقَابِلَ فِي الْمَوْسِمِ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ هِيَ لَكَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ فَاَبٰى سُفْيَانُ اَنْ يَّاْخُذَهَا فَاَخَذَهَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهَا فِيْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

اس سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت عمرو بن شعیب حضرت سفیان کے دو بیٹوں حضرت عمرو اور حضرت عاصم سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ نے چوکھٹ کا ایک بازو پایا وہ اسے لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کا پہچاننے والا مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ تمہارے لیے ہے فرماتے ہیں انہوں نے ایک سال تک اس کی تشہیر کی لیکن مالک کا پتہ نہ چلا تو اگلے سال حج کے موقعہ پر وہ اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور انہیں صورت حال بتائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا یہ تمہارے لیے ہے اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اسی بات کا حکم فرمایا کرتے تھے حضرت سفیان نے اسے لینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے لے کر مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کر دیا۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللَّهَبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ بَاغِيْهَا فَاَدِّهَا اِلٰى صَاحِبِهَا وَاِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کو تلاش کرنے والا آ جائے تو اس کے مالک کو دے دو ورنہ اس کی تھیلی اور رسی کو یاد رکھو پھر اس کا متلاشی آ جائے تو اسے دے دو تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دیناروں کو لینے کی وجہ سے حضرت ابی بن

وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَى بَاغِيهَا أَفَلَا تَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُعَنِّفْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِي أَخْذِهِ تِلْكَ الدَّنَانِيرَ حِينَ أَخَذَهَا وَقَدْ صَوَّبَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي أَخْذِهِ السَّوْطَ لِيَحْفَظَهَا عَلَى صَاحِبِهَا وَلَا يَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ۔

کعب رضی اللہ عنہ سے ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے عمل کو ٹھیک قرار دیا جس نے کوڑا اٹھایا تاکہ اس کے مالک کے لیے اس کی حفاظت کرے اور اسے درندوں کے لیے نہ چھوڑے۔

۲۲۷۔ وَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ هِيَ مَالُكَ قَدْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَلَمَّا أَبَى سُفْيَانُ ذٰلِكَ جَعَلَهَا عُمَرُ فِي بَيْتِ الْمَالِ۔

حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تو فرمایا کہ وہ تیرا مال ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا پھر جب حضرت سفیان نے اسے لینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے بیت المال میں جمع کر دیا۔

وَقَدْ أَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْذَ اللُّقَطَةِ وَالضَّالَّةِ لِأَنْ يَحْفَظَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِمَا

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گری پڑی اور گمشدہ چیز کو اس کے مالک کے لیے حفاظت کرنے کی خاطر اٹھانے کی اجازت دی ہے۔

۲۲۸۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ كَانَ وَجَدَ بَعِيرًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ عَرِّفْهُ فَعَرَّفَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ قَدْ شَغَلَنِي عَنْ صَنْعَتِي فَقَالَ لَهُ عُمَرُ انْزِعْ خِطَامَهُ ثُمَّ أَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ۔

اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات آئی ہیں حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ پایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اس کی تشہیر کریں انہوں نے تین مرتبہ تشہیر کی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اس نے مجھے اپنے کام سے روک رکھا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی نکیل اتار کر اسے وہاں ہی چھوڑ آؤ جہاں سے لیا تھا۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت مالک نے حضرت یحیی بن سعید سے روایت کیا پھر اس حدیث کو بعینہ اس کی مثل اس کی سند کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

أَيْضًا سَوَاءً وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَقَدْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ

اور اس حدیث میں اضافہ کیا کہ حضرت ثابت بن ضحاک جو حضور علیہ السلام کے صحابی تھے انہوں نے ان سے بیان

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ وَجَدَ بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

۲۳۱- وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ أَنَّهُ كَانَ وَجَدَ بَعِيرًا ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً۔

فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ حَكَمَ فِي الضَّالَّةِ بِحُكْمِ اللُّقَطَةِ۔

۲۳۲- وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا وَهُوَ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنِ الضَّالَّةِ مِنَ الْفَرَجِ وَالشَّيْءِ يَجِدُهُ الْإِنْسَانُ فَقَالَ اتَّقِ خَيْرَهَا بِشَرِّهَا وَشَرَّهَا بِخَيْرِهَا وَلَا تَضُمَّهَا فَإِنَّ الضَّالَّةَ لَا يَضُمُّهَا إِلَّا ضَالٌّ۔

۲۳۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ لَهُ ادْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ۔

۲۳۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ أَصَبْتُ نَاقَةً فَقَالَ عَرِّفْهَا فَقَالَ عَرَّفْتُهَا فَلَمْ تُعْرَفْ فَقَالَ ادْفَعْهَا إِلَى الْوَالِي۔

۲۳۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الرَّصَاصِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

گیا کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک اونٹ پایا۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے سنا وہ حضرت ثابت بن ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک اونٹ پایا پھر انہوں نے اس حدیث کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بعینہٖ اس کی مثل روایت کیا۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے گمشدہ اور گری پڑی چیز کا ایک جیسا حکم بیان فرمایا۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت علاء بن سہیل سے مروی ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے گمشدہ اونٹ اور اس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو گم شدہ ہو اور کسی شخص کو ملے آپ نے فرمایا اس کی برائی کے سبب اس کی بھلائی سے بچو اور بھلائی کے سبب اس کی برائی سے بچو اور اسے اپنے پاس نہ روکو بے شک گمشدہ چیز کو صرف گمراہ ہی (اپنے پاس) روکتا ہے۔

حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گم شدہ چیز کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا اسے حکام کے حوالے کردو۔

حضرت نافع اور حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ مجھے ایک اونٹنی ملی ہے انہوں نے فرمایا اس کی تشہیر کرو اس نے کہا میں نے تشہیر کی لیکن کوئی پتہ نہ چلا فرمایا اسے حاکم کے حوالے کردو۔

حضرت حبیب بن ثابت فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا دراں حالیکہ

حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ اِدْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ أَوْ إِلَى الْأَمِيرِ۔

ان سے گم شدہ چیز کا حکم پوچھا گیا تھا انہوں نے فرمایا اسے سلطان یا (فرمایا) امیر کے حوالے کر دو۔

۲۳۷۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنِّي أَصَبْتُ ضَالَّةً فِي الْحَرَمِ وَإِنِّي عَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ اسْتَنْفِعِي بِهَا

اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے حضرت معاذہ عدویہ سے مروی ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے حرم شریف میں ایک گمشدہ اونٹنی ملی ہے میں اس کی تشہیر کرتی رہی لیکن اسے پہچاننے والا کوئی شخص بھی نہ ملا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس سے نفع حاصل کرو۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي هٰذَا مِثْلُ ذٰلِكَ۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے

۲۳۸۔ أَيْضًا وَهُوَ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَرَى عَبْدُ اللهِ خَادِمًا بِسَبْعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَطَلَبَ صَاحِبَهَا فَلَمْ يَجِدْهُ فَعَرَّفَهَا حَوْلًا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَجَمَعَ الْمَسَاكِينَ وَجَعَلَ يُعْطِيهِمْ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ عَنْ صَاحِبِهَا فَإِنْ أَبَى ذٰلِكَ فَمِنِّي ذٰلِكَ وَعَلَيَّ الثَّمَنُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا يُفْعَلُ بِالضَّوَالِّ۔

حضرت ابووائل سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سات سو درھموں میں ایک خادم خریدا پھر اس کے مالک کو تلاش کیا لیکن نہ پایا ایک سال تک تشہیر کی پھر بھی نہ پایا پھر مساکین کو جمع کر کے انہیں دینے لگے اور یوں کہتے تھے اے اللہ! یہ اس کے مالک کی طرف سے (صدقہ) ہے اگر وہ اس سے انکار کرے تو میری طرف سے ہے اور مجھ پر اس کی قیمت ہے پھر فرمایا گمشدہ چیزوں کے بارے میں یہ عمل کیا جاتا ہے۔

وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَعَمَّنْ رَوَيْنَاهُ مِنْ أَصْحَابِهِ مِمَّنْ قَدْ ذَكَرْنَاهُمْ فِي هٰذَا الْبَابِ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ حُكْمِ اللُّقَطَةِ وَالضَّالَّةِ جَمِيعًا

اس سلسلے میں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور جن صحابہ کرام سے روایت کیا ان سے یہ بات مروی ہے کہ اس باب میں گری پڑی چیز اور گمشدہ چیز دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

فَدَلَّ أَنَّ مَا قَدْ جَاءَ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ مِمَّا فِي ذٰلِكَ ذِكْرُ أَحَدِهِمَا فَهُوَ فِيهَا وَفِي الْأُخْرَى وَإِنَّ حُكْمَهُمَا حُكْمٌ وَاحِدٌ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ الضَّالَّ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس سلسلے میں جو روایات آئی ہیں جن میں ان دونوں میں سے ایک کا حکم مذکور ہے تو وہ اس کے بارے میں بھی ہے اور دوسری سے متعلق بھی اور اس سلسلے میں دونوں

مَا قَدْ ضَلَّ بِنَفْسِهٖ وَاللُّقَطَةُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَمْتِعَةِ وَمَا اَشْبَهَهَا قِيْلَ لَهٗ وَمَا دَلِيْلُكَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْتَ بَلْ رَاَيْنَا اللُّغَةَ فِيْ ذٰلِكَ اَبَاحَتْ اَنْ يُسَمّٰى مَالَا نَفْسَ لَهٗ ضَالًّا اَلَا يُرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ الْاِفْكِ اَنَّ اُمَّكُمْ قَدْ اَضَلَّتْ قِلَادَتَهَا

کا حکم ایک جیسا ہے — اگر کوئی معترض یہ کہے کہ گمشدہ چیز وہ ذی روح چیز ہے جو خود بخود گم ہوا اور گری پڑی چیز اس کے علاوہ ساز و سامان کو کہتے ہیں تو اسے جواب کہا جائے گا کہ تمہاری اس مذکورہ بات پر کیا دلیل ہے بلکہ ہم نے اس سلسلے میں لغت کو دیکھا تو اس میں اس بات کا جواز ہے کہ اس چیز کو بھی گمشدہ کہتے ہیں جس میں جان نہ ہو کیا وہ نہیں دیکھتا کہ حدیث افک میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری ماں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کا ہار گم ہو گیا ہے۔

۲۴۰۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا فِي الضَّالَّةِ اَنَّ حُكْمَهَا حُكْمُ اللُّقَطَةِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ وَهُوَ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَالِيَةِ امْرَاَةِ اِسْحٰقَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَاَتَتْهَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ وَجَدْتُ ضَالَّةً فَكَيْفَ تَاْمُرِيْنِيْ اَنْ اَصْنَعَ بِهَا فَقَالَتْ عَرِّفِيْهَا وَاعْلِفِيْ وَاحْتَلِبِيْ قَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَسَاَلَتْهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ تُرِيْدِيْنَ اَنْ آمُرَكِ بِبَيْعِهَا اَوْ نَزْعِهَا لَيْسَ ذٰلِكَ لَكِ

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا التَّسْوِيَةُ بَيْنَ حُكْمِ الضَّوَالِّ وَاللُّقَطَةِ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

گمشدہ چیز کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مزید یوں مذکور ہے حضرت ابو اسحاق کی بیوی، حضرت عالیہ سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ ایک عورت آئی اس نے کہا اے ام المومنین! میں نے ایک گمشدہ (اونٹنی) کو پایا آپ کیا فرماتی ہیں کہ میں اس کے ساتھ کیا عمل اختیار کروں انہوں نے فرمایا اس کی تشہیر کرو اسے چارہ دو اور اس کا دودھ حاصل کرو فرماتی ہیں وہ دوبارہ آئی اور سوال کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمہارا خیال ہے کہ میں تمہیں اس کے بیچنے یا چھوڑ دینے کا حکم دوں تجھے اس کا حق نہیں ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ گمشدہ اشیاء اور گری پڑی اشیاء کا حکم ایک جیسا ہے، یہ سب کچھ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

۲۴۱۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ لُقَطَةِ مَكَّةَ وَضَالَّتِهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ مکرمہ کی گری پڑی اور گمشدہ چیز کا حکم مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف مکہ مکرمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی گمشدہ چیز کو وہی اٹھائے جو اس کا اعلان کرے۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ وَصْفِ مَکَّۃَ وَلَا یَلْتَقِطُ ضَالَّتَھَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ۔

۲۴۲۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ سَوَاءً۔

حضرت یحیی بن کثیر بواسطہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ ثُمَّ ذَکَرَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ اَیْضًا سَوَاءً فَکَانَ النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ یَقُوْلُ فِیْمَا بَلَغَنِیْ عَنْہُ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّ مَعْنٰی ذٰلِکَ اَنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّلْتَقَطَ ضَالَّۃٌ فِی الْحَرَمِ اِلَّا اَنْ یَّسْمَعَ رَجُلًا یَطْلُبُھَا وَیُنْشِدُھَا فَیَرْفَعُھَا اِلَیْہِ لِیَرَاھَا ثُمَّ یَرُدُّھَا مِنْ حَیْثُ اَخَذَھَا

ایک دوسری سند سے بھی یحیی بن کثیر سے مروی ہے پھر انہوں نے اپنی سند سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کیا نضر بن شمیل فرماتے تھے مجھے ان سے جو بات پہنچی ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ حرم کے اندر گمشدہ چیز کو اٹھانا مناسب نہیں مگر یہ کہ اسے معلوم ہو کہ فلاں شخص اسے تلاش کر رہا ہے اور اس کی گمشدگی کا اعلان کرتا ہے تو اٹھا کر اس کے پاس لے جائے تاکہ اسے دکھائے پھر جہاں سے اٹھائی تھی وہاں ہی رکھ دے۔

وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِغَیْرِ ھٰذَا اللَّفْظِ۔

یہ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے الفاظ سے بھی مروی ہے۔

۲۴۴۔ اَیْضًا وَھُوَ کَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ یُوْسُفَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ وَصْفِ مَکَّۃَ وَلَا یَرْفَعُ لُقَطَتَھَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ بِھَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا اس میں گری پڑی چیز کو صرف وہی شخص اٹھائے جو اس کا اعلان کرے۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْھَالِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْاَنْمَاطِیُّ وَاَبُوْ سَلَمَۃَ مُوْسٰی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ الْبَصْرِیُّ قَالَا جَمِیْعًا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَۃَ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا اس کی گری پڑی چیز کو وہی اٹھائے جو اس کا اعلان کرے تو اس حدیث کے مطابق ایسی چیز کو اٹھانے کی ممانعت

اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ وَصْفِ مَکَّةَ وَلَا یُرْفَعُ لُقْطَتُهَا اِلَّا مُنْشِدٌ فَهٰذَا الْحَدِیْثُ یَمْنَعُ مِنْ اَخْذِهَا اِلَّا لِلْاِنْشَادِ بِهَا

فَقَدْ اَبَاحَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَخْذَ لُقْطَةِ الْحَرَمِ لِتُعَرَّفَ فَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِكَ یُرَادُ بِهٖ اَنْ یُّنْشَدَ ثُمَّ تُرَدَّ فِیْ مَکَانِهَا وَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُرَادُ اَنْ یُّنْشَدَ کَمَا یُنْشَدُ اللُّقْطَةُ الْمَوْجُوْدَةُ فِیْ سَائِرِ الْاَمَاکِنِ وَالْبُلْدَانِ فَوَجَدْنَا عَنْ عَائِشَةَ مَا قَدْ رَوَیْنَا عَنْهَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ اِنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ ضَالَّةِ الْحَرَمِ وَاَنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ سَاَلَتْهَا عَنْ ذٰلِكَ کَانَتْ عَرَّفَتْهَا فَلَمْ تَجِدْ مَنْ یَّعْرِفُهَا فَقَالَتْ لَهَا اِسْتَنْفِعِیْ بِهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ حُکْمَ اللُّقْطَةِ فِی الْحَرَمِ کَحُکْمِهَا فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ۔

۲۴۶ - **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ فَمَعْنٰی هٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلَی اللُّقْطَةِ الَّتِیْ لَا یُنْشَدُ بِهَا وَلَا یُعَرَّفُ بِهَا لِاَنَّ لُقْطَةَ الْحَرَمِ اِنَّمَا اُبِیْحَتْ لِلْاِنْشَادِ وَقَدْ یَکُوْنُ لِلْحَاجِّ وَغَیْرِ الْحَاجِّ کَانَتْ لُقْطَةُ الْحَاجِّ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ اَوْلٰی اَنْ یَّکُوْنَ کَذٰلِكَ اَیْضًا وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْلَمُ۔

ہے البتہ جو اعلان کرنے کے لیے اٹھائے اسے اجازت ہے تو اس حدیث نے حرم شریف کی گری پڑی چیزوں کو تشہیر کے لیے اٹھانا جائز قرار دیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ اس کا اعلان کیا جائے پھر اسی مقام پر رکھ دی جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ جس طرح دیگر شہروں اور مقامات میں گری پڑی چیزوں کا اعلان کیا جاتا ہے اس کا اعلان بھی اسی طرح کیا جائے تو ہم نے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس سے پہلے ذکر کی ہے ان سے حرم کی گمشدہ چیز کے بارے میں پوچھا گیا ایک عورت نے پوچھا تھا اس نے تشہیر کی لیکن کوئی پہچاننے والا نہ ملا تو ام المومنین نے فرمایا اس سے نفع حاصل کرو تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حرم شریف کی گری پڑی چیز کا حکم غیر حرم کے لقطہ کی طرح ہے۔

حاجی کے لقطہ (گری پڑی چیز) کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجی کی گری پڑی (گمشدہ) چیز کو اٹھانے سے منع فرمایا۔ تو ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ لقطہ ہے جس کا نہ اعلان کیا جائے اور نہ ہی تشہیر کیونکہ حرم شریف کا لقطہ صرف اعلان کرنے کے لیے اٹھانا جائز ہے اور یہ حاجی اور غیر حاجی دونوں قسم کے لوگوں کا ہو سکتا ہے تو غیر حرم کے اندر حاجی کا لقطہ اٹھانا اولیٰ ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہوگا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

كِتَابُ الْقَضَاءِ وَالشَّهَادَاتِ

فیصلوں اور گواہوں کا بیان

بَابُ ۲۵۹ الْقَضَاءِ بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ

۷۳۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً حِيْنَ تَحَاكَمُوْا إِلَيْهِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ أَهْلَ الذِّمَّةِ إِذَا أَصَابُوْا شَيْئًا مِنْ حُدُوْدِ اللهِ تَعَالَى لَمْ يَحْكُمْ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتَّى يَتَحَاكَمُوْا إِلَيْهِمْ وَيَرْضَوْا بِحُكْمِهِمْ فَإِذَا تَحَاكَمُوْا إِلَيْهِمْ كَانَ الْإِمَامُ مُخَيَّرًا إِنْ شَاءَ أَعْرَضَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَإِنْ شَاءَ حَكَمَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَإِنْ جَاءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِيْنَ فَكُلَّمَا وَجَبَ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُقِيْمَهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِيْمَا أَصَابُوْا مِنَ الْحُدُوْدِ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيْمَهُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ غَيْرَ مَا اسْتَحَلُّوْا بِهِ فِيْ دِيْنِهِمْ كَشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَمَا أَشْبَهَهُ وَأَنَّ ذٰلِكَ يَخْتَلِفُ حَالُهُمْ فِيْهِ وَحَالُ الْمُسْلِمِيْنَ يُعَاقَبُوْنَ عَلَى

باب ۲۵۹۔ ذمی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو رجم کیا جب وہ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لائے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب ذمی لوگ حدود اللہ میں سے کسی حد کو پہنچیں تو جب تک وہ مسلمانوں کے سامنے اپنا مقدمہ نہ لائیں اور ان کے فیصلے پر راضی نہ ہوں وہ ان کے درمیان فیصلہ نہ کریں، جب وہ اپنا جھگڑا مسلمانوں کے سامنے لائیں تو حاکم کو اختیار ہے چاہے تو ان سے اعراض کرے اور ان کے باہمی جھگڑوں کی پرواہ نہ کرے اور اگر چاہے تو فیصلہ کرے انہوں نے قرآن پاک سے بھی استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں یا ان سے اعراض کریں۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے فرماتے ہیں حاکم پر لازم ہے کہ مسلمانوں کے لیے احکام کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کرے تو جب حاکم پر لازم

ذٰلِكَ وَاَهْلُ الذِّمَّةِ لَا يُعَاقَبُوْنَ عَلَيْهِ مَا خَلَا الرَّجْمِ فِي الزِّنَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يُقَامُ عِنْدَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ لِاَنَّ الْاَسْبَابَ الَّتِيْ يَجِبُ بِهَا الْاِحْصَانُ فِيْ قَوْلِهِمْ اَحَدُهَا الْاِسْلَامُ۔

ہے کہ مسلمانوں پر حدود قائم کرے تو اس پر لازم ہے کہ ذمیوں پر بھی حدود قائم کرے سوائے اس عمل کے جسے وہ اپنے دین میں حلال سمجھتے ہیں جیسا کہ شراب نوشی کرنا یا اس جیسے دوسرے کام، اس سلسلے میں ان کی حالت مسلمانوں سے مختلف ہے کیونکہ مسلمانوں کو اس پر سزا دی جاتی ہے اور انہیں نہیں دی جاتی البتہ ان حضرات کے نزدیک ذمی لوگوں کو زنا کی صورت میں رجم نہیں کیا جائے گا کیونکہ احصان کے اسباب میں سے ایک سبب مسلمان ہونا بھی ہے (اور احصان کے بغیر رجم نہیں ہوتا۔)

۲۴۸- فَاَمَّا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعُقُوْبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ فَاِنَّ اَهْلَ الذِّمَّةِ فِيْهِ كَاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ يُقِيْمَهٗ عَلَيْهِمْ وَاِنْ لَمْ يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُقِيْمَهٗ عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَاِنْ لَمْ يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا اَنَّهٗ اِنَّمَا اَخْبَرَ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجَمَ الْيَهُوْدَ حِيْنَ تَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا رَجَمْتُهُمْ لِاَنَّهُمْ تَحَاكَمُوْا اِلَيَّ وَلَوْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَعَلِمَ اَنَّ الْحُكْمَ مِنْهُ اِنَّمَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ بَعْدَ اَنْ يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ وَاَنَّهُمْ اِذَا لَمْ يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ لَمْ يَنْظُرْ فِيْ اُمُوْرِهِمْ وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَجِئْ اِنَّمَا جَاءَ عَنْهُ اَنَّهٗ رَجَمَهُمْ حِيْنَ تَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ فَاِنَّمَا اَخْبَرَ عَنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُكْمِهٖ اِذْ تَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ وَلَمْ يُخْبِرْ عَنْ حُكْمِهِمْ عِنْدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِمْ فِيْهِ اِقَامَةُ الْحَدِّ اَمْ لَا فَبَطَلَ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ رَاْيِهٖ۔

لیکن اس کے علاوہ جو سزائیں حرمت کے توڑنے کے سلسلے میں دی جاتی ہیں ان میں ذمی لوگ مسلمانوں کی طرح ہیں اور حاکم پر واجب ہے کہ پھر ان پر حدود قائم کرے اگر وہ اپنا مقدمہ اس کے پاس نہ لے جائیں جس طرح اس پر لازم ہے کہ مسلمانوں پر حدود قائم کرے اگرچہ وہ اس کے پاس مقدمہ نہ لے جائیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اس میں ان کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے اس بات کی خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو رجم کیا جب وہ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لائے اور یہ نہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کو اس لیے رجم کیا کہ وہ اپنا مقدمہ میرے پاس لائے اگر آپ یہ بات فرماتے تو معلوم ہوتا کہ آپ کا فیصلہ ان کے مقدمہ پیش کرنے کے بعد ہوا اور اگر وہ اپنا مقدمہ نہ لاتے تو آپ ان کے معاملات میں نہ پڑتے لیکن آپ سے یہ بات مروی نہیں ہے آپ سے تو صرف اتنی بات مروی ہے کہ آپ نے اس وقت رجم کیا جب وہ اپنا مقدمہ لائے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور فیصلے کی خبر دی جب وہ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لائے اور آپ کے پاس مقدمہ لانے سے پہلے کے فیصلے کے بارے میں کوئی خبر نہیں دی کہ کیا اس

صورت میں بھی حد قائم کرنا واجب ہے یا نہیں تو اس حدیث سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے دلیل پیش کرنا غلط ثابت ہوا۔

ثُمَّ نَظَرْنَا فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ هَلْ نَجِدُ فِيهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

۲۴۹- فَإِذَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمَا زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا بِأَرْبَعَةٍ مِنْكُمْ يَشْهَدُونَ فَثَبَتَ بِهٰذَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَنْظُرُ بَيْنَهُمْ قَبْلَ أَنْ يُحَكِّمَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمَا الزِّنَاءُ لِأَنَّهُمَا جَمِيعًا جَاحِدَانِ وَلَوْ كَانَا مُقِرَّيْنِ لَمَا احْتَاجَ مَعَ إِقْرَارِهِمَا إِلٰى أَرْبَعَةٍ يَشْهَدُونَ

پھر ہم نے اس کے علاوہ روایات کو دیکھا کہ کیا ان میں اس بات پر کوئی دلالت پائی جاتی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودی اپنے ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے ان دونوں نے زنا کیا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنے لوگوں میں سے چار گواہ لاؤ تو اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے معاملات میں فیصلے فرماتے تھے اس سے پہلے کہ وہ مرد اور عورت جن پر زنا کا دعویٰ کیا گیا آپ سے فیصلہ طلب کرتے کیونکہ وہ دونوں تو منکر تھے اگر وہ اقرار کرتے تو ان کے اقرار کے ساتھ چار گواہوں کی ضرورت نہ ہوتی۔

وَرُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۲۵۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَرَّ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ حُمِّمَ وَجْهُهُ وَقَدْ ضُرِبَ يُطَافُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هٰذَا قَالُوا زَنٰى قَالَ فَمَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا يُحَمَّمُ وَجْهُهُ وَيُعَزَّرُ وَيُطَافُ بِهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ مَا تَجِدُونَ حَدَّهُ فِي كِتَابِكُمْ فَأَشَارُوا إِلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَسَأَلَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات نقل کرتے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مرۃ، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے چہرے کو کالا کر کے اسے پھرایا جا رہا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کیا ہوا انہوں نے بتایا کہ اس نے زنا کیا ہے آپ نے فرمایا تم اپنی کتاب میں کیا (حکم) پاتے ہو انہوں نے کہا اس کا چہرہ سیاہ کر کے سزا دی جائے اور اسے پھرایا جائے آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اپنی کتاب میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ نَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهٗ كَثُرَ فِيْ اَشْرَافِنَا فَكَرِهْنَا اَنْ نُقِيْمَ الْحَدَّ عَلٰى سَفَلَتِنَا وَنَدَعَ اَشْرَافَنَا فَاصْطَلَحْنَا عَلٰى شَيْءٍ فَوَضَعْنَا هٰذَا فَرَجَمَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَنَا اَوْلٰى مَنْ اَحْيٰى مَا اَمَاتُوْا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ۔

اس کی کیا سزا پاتے ہو انہوں نے اپنے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا ہم تورات میں (اس کی سزا) رجم پاتے ہیں لیکن ہمارے معزز لوگوں میں یہ عمل زیادہ ہو گیا تو ہم نے ناپسند کیا کہ کم درجے کے لوگوں پر حد قائم کریں اور بڑے لوگوں کو چھوڑ دیں تو ہم نے ایک بات پر اتفاق کر لیا اور یہ سزا مقرر کر دی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے جس حکم کو انہوں نے چھوڑ دیا اس کو زندہ کرنے کا مجھ کو زیادہ حق ہے۔

۲۵۱۔ فَفِيْ هٰذَا مَا يَدُلُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهٗ اَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ وَاِنْ لَمْ يُحَكِّمُوْهُ لِاَنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُمْ مَرُّوْا بِهٖ وَهُوَ مُحَمَّمٌ فَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ ثُمَّ رَجَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْكَارًا لِمَا فَعَلُوْهُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَاْتُوْهُ فَرَدَّ اَمْرَهُمْ اِلٰى حُكْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ قَدْ عَطَّلُوْهُ وَغَيَّرُوْهُ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ لَهٗ اَنْ يَحْكُمَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَكَّمُوْهُ اَوْ لَمْ يُحَكِّمُوْهُ فَهٰذَا مَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنَ الدَّلَائِلِ عَلٰى مَا قَدْ تَكَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَاَمَّا قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ جَاءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ فَاِنَّ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا فِيْهِ اِلٰى تَثْبِيْتِ الْحُكْمِ يَقُوْلُوْنَ هِيَ مَنْسُوْخَةٌ۔

تو اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا اگرچہ وہ اپنا مقدمہ آپ کے پاس نہیں لائے کیونکہ اس حدیث میں ہے کہ آپ کے سامنے لایا گیا اس کا چہرہ سیاہ کیا گیا تھا پھر باقی حدیث ذکر کی پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم فرمایا جب حضور علیہ السلام نے ان کے اس عمل کا انکار کرتے ہوئے جو آپ کے پاس آنے سے پہلے وہ کر چکے تھے، آپ نے ان کو بلایا اور ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی طرف لوٹا دیا جسے انہوں نے معطل کر دیا اور بدل دیا تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ کو ان کے درمیان فیصلے کا حق تھا وہ مقدمہ آپ کے پاس لاتے یا نہ، ان مذکورہ آثار میں یہ دلائل ہیں جن پر ہم نے گفتگو کی ہے جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کا تعلق ہے کہ "اگر وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں یا ان سے اعراض کریں"، تو جو حضرات اس حکم کو ثابت مانتے ہیں ان کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ فَاِنْ جَاءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ قَالَ نَسَخَتْهَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

حضرت سدی، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آیت کریمہ فَاِنْ جَاءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ اس آیت کریمہ سے منسوخ ہے وَاَنِ احْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ

اهواءهم

وقال الآخرون تاويلها وان احكم بينهم بما انزل الله ان حكمت فلما اختلف في تاويل هذه الآية وكانت الآثار قد دلت على ما ذكرنا ثبت الحكم عليهم على امام المسلمين ولم يكن له تركه لان في حكمه النجاة في قولهم جميعا لان من يقول عليه ان يحكم يقول قد ترك ما كان عليه ان يفعله ومن يقول له ان لا يحكم يقول قد ترك ما كان له تركه فاذا حكم يشهد له الفريقان جميعا بالنجاة واذا لم يحكم لم يشهد له بذلك فاولى الاشياء بنا ان نفعل ما فيه النجاة بالاتفاق دون ما فيه ضد النجاة بالاختلاف وهذا الذي ذكرنا من وجوب الحكم عليهم قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد فان قال قائل فانتم لا ترجمون اليهود اذا زنوا فقد تركتم بعض ما في الحديث الذي به احتججتم قيل له ان الحكم كان في الزناة في عهد موسى عليه السلام هو الرجم على المحصن وكذلك كان جواب اليهودي الذي ساله رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن حد الزاني في كتابهم فلم ينكر ذلك عليه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكان على النبي صلى الله عليه وآله وسلم اتباع ذلك والعمل به لان على كل نبي اتباع شريعة النبي الذي كان قبله حتى يحدث الله شريعة تنسخ شريعته قال الله تعالى اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده فرجم رسول الله صلى

اھواءھم اور آپ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے اُتارے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ کریں اور ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو اس چیز کے ساتھ فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے اُتاری ہے ـــــ جب اس آیت کی تاویل میں اختلاف ہوا اور روایات ہماری مذکورہ گفتگو پر دلالت کرتی ہیں تو ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کا حاکم ان کے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا اس لیے کہ ان سب کے قول کے مطابق اس فیصلے میں نجات ہے کیونکہ جو لوگ فیصلے کے حق میں ہیں وہ فرماتے ہیں اس نے اس عمل کو چھوڑ دیا جو اس پر لازم تھا اور جو حضرات فرماتے ہیں وہ فیصلہ نہ کرے تو وہ کہتے کہ اس نے اس عمل کو چھوڑ دیا جسے وہ چھوڑ سکتا تھا اور جب وہ فیصلہ کرے گا تو دونوں فریق اس کے لیے نجات کی گواہی دیں گے اور جب وہ فیصلہ نہیں کرے گا تو وہ نجات کی گواہی نہیں دیں گے تو جس کام میں بالاتفاق نجات ہو اسے کرنا اولیٰ ہے بجائے اس کام کے جس میں نجات کے خلاف بات اختلاف کے ساتھ ثابت ہو۔ اور یہ جو ہم نے ان کے خلاف فیصلہ کرنے کا وجوب ذکر کیا ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا قول ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم زانی یہودی کو رجم نہیں کرتے لہٰذا تم نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔ تو اسے جواباً کہا جائے گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں زانیوں کی سزا رجم تھی وہ محصن ہوں یا غیر محصن۔ اسی طرح جس یہودی سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا کہ ان کی کتاب میں زانی کی سزا کیا ہے تو اس کا جواب بھی یہی تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار نہیں فرمایا نبی اکرم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْيَهُوْدِيَيْنِ عَلٰى ذٰلِكَ الْحُكْمِ وَلَا فَرْقَ حِيْنَئِذٍ فِىْ ذٰلِكَ بَيْنَ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ ثُمَّ اَحْدَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَرِيْعَةً فَنَسَخَتْ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةَ فَقَالَ وَاللَّاتِىْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا وَكَانَ هٰذَا نَاسِخًا لِمَا كَانَ قَبْلَهٗ وَلَمْ يُفَرِّقْ فِىْ ذٰلِكَ بَيْنَ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ ثُمَّ نَسَخَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ فَجَعَلَ الْحَدَّ هُوَ الْاِيْذَاءُ بِالْاٰيَةِ الَّتِىْ بَعْدَهَا وَلَمْ يُفَرِّقْ فِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا بَيْنَ الْمُحْصَنِ ثُمَّ جَعَلَ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ فَرَّقَ حِيْنَئِذٍ بَيْنَ حَدِّ الْمُحْصَنِ وَحَدِّ غَيْرِ الْمُحْصَنِ الْجَلْدُ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ مِنْ بَعْدُ فِى الْاِحْصَانِ فَقَالَ قَوْمٌ لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُحْصِنًا بِامْرَاَتِهٖ وَلَا الْمَرْاَةُ مُحْصَنَةً بِزَوْجِهَا حَتّٰى يَكُوْنَا حُرَّيْنِ مُسْلِمَيْنِ بَالِغَيْنِ قَدْ جَامَعَهَا وَهُمَا بَالِغَانِ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ۔

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ يُحْصِنُ اَهْلُ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ

صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم تھا کہ اس حکم کی اتباع اور اس پر عمل کرتے کیونکہ ہر نبی پر لازم ہے کہ جب تک کوئی شرعی حکم نہ آئے وہ اپنے سے پہلے نبی کی شریعت پر چلے ارشاد خداوندی ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے راستہ دکھایا پس آپ ان کے راستے پر چلیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں یہودیوں کو اس حکم کے مطابق رجم فرمایا اور اس وقت محصن اور غیر محصن کے درمیان فرق نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شرعی حکم ظاہر فرمایا تو یہ شریعت (شریعت موسیٰ علیہ السلام) منسوخ ہو گئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور تمہاری وہ عورتیں جو بے حیائی کا ارتکاب کریں ان پر چار گواہ طلب کرو جو تم میں سے ہوں اگر وہ ان کے خلاف گواہی دیں تو ان (عورتوں) کو گھروں میں روک لو حتیٰ کہ انہیں موت اٹھا لے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنا دے۔

تو یہ آیت پہلے حکم کے لیے ناسخ تھی اور اس میں محصن و غیر محصن کا کوئی فرق نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ بنایا کہ غیر شادی شدہ مرد، غیر شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو ایک سو کوڑے اور ایک سال ملک بدر کرنا اور شادی شدہ، شادی شدہ کے ساتھ کرے تو سو کوڑے اور رجم کرنا ہے ـــــ اس وقت محصن اور غیر محصن کی سزا میں فرق کر دیا کہ غیر محصن کی سزا کوڑے ہیں اس کے بعد احصان کے بارے میں اختلاف ہوا بعض لوگوں نے کہا کہ کوئی شخص محض اپنی بیوی کے ساتھ محصن نہیں ہوتا اور نہ کوئی عورت خاوند کی وجہ سے محصنہ ہوتی ہے (یعنی صرف شادی شدہ ہونا احصان نہیں) حتیٰ کہ وہ دونوں آزاد مسلمان اور بالغ ہوں اور جب اس سے جماع کرے تو دونوں بالغ ہوں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں اہل کتاب ایک دوسرے

بَعْضًا وَيُحْصِنُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّةَ وَلَا تُحْصِنُ النَّصْرَانِيَّةُ الْمُسْلِمَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ فِي الْاِمْلَاءِ فِيْمَا حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ **فَاحْتَمَلَ** قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الرَّجْمُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا عَلٰى كُلِّ ثَيِّبٍ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الثَّيِّبِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَاهُمْ مُجْتَمِعِيْنَ اَنَّ الْعَبِيْدَ غَيْرُ دَاخِلِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ وَاَنَّ الْعَبْدَ لَا يَكُوْنُ مُحْصِنًا ثَيِّبًا كَانَ اَوْ بِكْرًا وَلَا يُحْصِنُ زَوْجَتَهٗ حُرَّةً كَانَتْ اَوْ اَمَةً **وَكَذٰلِكَ** الْاَمَةُ لَا تَكُوْنُ مُحْصَنَةً بِزَوْجِهَا حُرًّا كَانَ اَوْ عَبْدًا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الرَّجْمُ اِنَّمَا وَقَعَ عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الثَّيِّبِ لَا عَلٰى كُلِّ الثَّيِّبِ فَلَمْ يَدْخُلْ فِيْمَا اَجْمَعُوْا اَنَّهٗ وَقَعَ عَلٰى خَاصٍّ اِلَّا مَا قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّهٗ فِيْهِ دَاخِلٌ **وَقَدْ** اَجْمَعُوْا اَنَّ الْحُرَّيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ الْبَالِغَيْنِ الزَّوْجَيْنِ الَّذَيْنِ قَدْ كَانَ مِنْهُمَا الْجِمَاعُ مُحْصَنَيْنِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْمَنْ سِوَاهُمْ فَقَدْ اَحَاطَ عِلْمُنَا اَنَّ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الرَّجْمُ **فَاَدْخَلْنَا**هُ فِيْهِ وَلَمْ يُحِطْ عِلْمُنَا بِمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَاَخْرَجْنَاهُ مِنْهُ وَقَدْ كَانَ يَجِيْءُ فِي الْقِيَاسِ لَمَّا كَانَتِ الْاَمَةُ لَا تُحْصِنُ الْحُرَّ وَلَا يُحْصِنُهَا الْحُرُّ وَكَانَتْ هِيَ فِيْ عَدَمِ اِحْصَانِهَا اِيَّاهُ كَهُوَ فِيْ عَدَمِ اِحْصَانِهٖ اِيَّاهَا اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ النَّصْرَانِيَّةُ فَكَمَا هِيَ لَا تُحْصِنُ زَوْجَهَا الْمُسْلِمَ كَانَ هُوَ اَيْضًا كَذٰلِكَ لَا يُحْصِنُهَا **وَقَدْ** رَاَيْنَا الْاَمَةَ اَيْضًا لَمَّا بَطَلَ اَنْ تُحْصِنَ الْمُسْلِمَ بَطَلَ اَنْ يُحْصِنَ الْكَافِرَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا

کے ذریعے محصن ہو جاتے ہیں اور مسلمان، نصرانی عورت کو محصنہ بنا دیتا ہے لیکن نصرانی عورت مسلمان مرد کو محصن نہیں بنا سکتی حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ اپنی املاء میں یہی بات فرماتے تھے سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے اسی طرح نقل کیا ہے لہٰذا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے تو رجم ہے"، میں اس بات کا احتمال ہے کہ ہر شادی شدہ (ثیب) مراد ہوا اور یہ بھی احتمال ہے کہ خاص قسم کا ثیب مراد ہو، ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس حکم میں غلام داخل نہیں ہیں اور غلام شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ وہ محصن نہیں ہو سکتا اور اس کی بیوی بھی محصنہ نہیں ہو سکتی شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔

اسی طرح لونڈی بھی محصنہ نہیں ہو سکتی اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام، تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "ثیب، ثیب سے زنا کرے تو رجم ہے" سے خاص ثیب مراد ہے ہر ثیب مراد نہیں تو جس پر اجماع ہے کہ اس سے خاص مراد ہے اس میں صرف وہی داخل ہوگا جس کے داخل ہونے پر اجماع ہو اور ان حضرات کا اتفاق ہے کہ دو آزاد مسلمان بالغ میاں بیوی جو (کم از کم ایک بار) جماع کر چکے ہیں وہ محصن ہیں اس کے علاوہ میں اختلاف ہے تو ہمارے علم کے مطابق یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں داخل ہے آپ نے فرمایا ثیب، ثیب کے ساتھ زنا کرے تو اسے رجم کیا جائے۔" لہٰذا ہم نے اسے اس میں داخل کر دیا اور اس کے علاوہ کے بارے میں ہمارے علم نے احاطہ نہیں کیا لہٰذا ہم نے اسے نکال دیا اور قیاس بھی یہی ہے کہ جب لونڈی، آزاد آدمی کو محصن نہیں بنا سکتی اور نہ آزاد اسے محصنہ بنا سکتا ہے اور وہ اس سے مرد کو محصن نہ بنانے میں اسی طرح ہے جس طرح وہ اس کو محصن نہیں بنا سکتا ہے تو نصرانی عورت کا حکم بھی یہی

ذَكَرْنَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

ہونا چاہیے کہ جب وہ اپنے مسلمان خاوند کو محصن نہیں بنا سکتی تو وہ بھی اسے محصنہ نہ بنا سکے اور ہم دیکھتے ہیں کہ لونڈی کا مسلمان کو محصن بنانا جب باطل ہو گیا تو کافر کو محصن بنانا بھی باطل ہو گیا جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ۲۶ الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

باب ۲۶ گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعے فیصلہ کرنا

۲۵۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَيْفُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ الْمَكِّيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

۲۵۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵۵ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت عبد العزیز بن محمد حضرت ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَنَسِيَهٗ سُهَيْلٌ وَقَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ عَنِّيْ۔

حضرت عبد العزیز فرماتے ہیں حضرت سہیل اسے بھول گئے اور فرمایا کہ مجھ سے ربیع نے حدیث بیان کی اور انہوں نے مجھ (عبد العزیز) سے روایت کی۔

۲۵۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ يَعْنِي الْحِمَّانِيَّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ فَلَقِيْتُ سُهَيْلًا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

یحییٰ بن عبد الحمید یعنی حمانی فرماتے ہیں سلیمان بن بلال اور دراوردی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت عبد العزیز فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت سہیل سے ملاقات کی اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے لاعلمی

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ زُهَيْرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے وہ حضرت زید بن ثابت اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا وَهْبَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا۔

حضرت جعفر اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند سے حضرت جعفر اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت عمرو بن محمد اپنے والد سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَشْيَاءِ فِي الْاَمْوَالِ خَاصَّةً وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ اَنْ يُقْضٰى فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ اِلَّا بِرَجُلَيْنِ اَوْ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ وَلَا يُقْضٰى بِشَاهِدٍ وَيَمِيْنٍ مَعَ الشَّاهِدِ فَقَدْ دَخَلَهُ الضَّعْفُ الَّذِيْ لَا يَقُوْمُ بِهٖ مَعَهٗ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ قَالُوْا اَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا ذُكِرَ فِيْهِ اِنَّهٗ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ فَاَمَّا حَدِيْثُ زَمْعَةَ عَنْ سُهَيْلٍ فَقَدْ سَاَلَ الدَّرَاوَرْدِيُّ سُهَيْلًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مِنَ السُّنَنِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ خاص امور یعنی مالی معاملات میں ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعے فیصلہ کیا جائے۔ انھوں نے ان مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

جب کہ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی معاملے میں بھی فیصلہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کے بغیر نہیں ہو سکتا اور کسی معاملے میں بھی ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ نہ کیا جائے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس میں مذکور ہے کہ آپ نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا تو اس روایت میں ضعف ہے جس کی وجہ سے یہ

الْمَشْهُوْرَةِ وَالْاُمُوْرِ الْمَعْرُوْفَةِ اِذًا لَمَا ذَهَبَ عَلَيْهِ وَاَنْتُمْ قَدْ تُضَعِّفُوْنَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ مَا هُوَ اَقْوٰى مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِاَقَلَّ مِنْ هٰذَا۔

(روایت) دلیل نہیں بن سکتی جہاں تک حضرت ربیعہ کی حضرت سہیل سے روایت کا تعلق ہے دراوردی نے حضرت سہیل سے اس سلسلے میں پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا اگر یہ مشہور احادیث اور معروف امور سے ہوتی تو ان کے علم سے باہر نہ رہتی اور تم لوگ تو معمولی سی بات کے باعث اس سے قوی احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہو۔

٢٦٢ - وَاَمَّا حَدِيْثُ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمُنْكَرٌ اَيْضًا لِاَنَّ اَبَا صَالِحٍ لَا تُعْرَفُ لَهٗ رِوَايَةٌ عَنْ زَيْدٍ وَلَوْ كَانَ عِنْدَ سُهَيْلٍ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَمَا اَنْكَرَ عَلَى الدَّرَاوَرْدِيِّ مَا ذَكَرْتُمْ عَنْ رَبِيْعَةَ وَيَقُوْلُ لَهٗ لَمْ يُحَدِّثْنِيْ بِهٖ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَعَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الْحَكَمِ لَيْسَ بِالَّذِيْ يَثْبُتُ مِثْلُ هٰذَا بِرِوَايَتِهٖ وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَمُنْكَرٌ لِاَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ لَا نَعْلَمُهٗ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِشَيْءٍ فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهٖ فِيْ مِثْلِ هٰذَا۔

جہاں تک حضرت عثمان بن حکم کی روایت کا تعلق ہے جسے انہوں نے زہیر بن محمد سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا تو وہ بھی منکر حدیث ہے کیونکہ ابوصالح کے لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت معروف نہیں ہے اور اگر اس سلسلے میں حضرت سہیل کے پاس کوئی بات ہوتی تو وہ دراوردی پر اس کا انکار نہ کرتے جیسے تم نے حضرت ربیعہ سے نقل کیا اور وہ کہتے کہ میرے والد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کی ہے باوجودیکہ حضرت عثمان بن حکم اس درجہ کے راوی نہیں ہیں کہ ان کی روایت سے اس قسم کا حکم ثابت کیا جائے

جہاں تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو وہ منکر ہے کیونکہ ہمارے علم کے مطابق قیس بن سعد، حضرت عمرو بن دینار سے کچھ بھی روایت نہیں کرتے تو وہ اس قسم کے مسئلے میں ان سے کس طرح استدلال کرتے ہیں۔

٢٦٣ - وَاَمَّا حَدِيْثُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ فَاِنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ رَوَاهُ كَمَا ذَكَرْتُمْ۔

جہاں تک حضرت جعفر بن محمد کی روایت کا تعلق ہے جسے انہوں نے بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تو اسے عبد الوہاب نے روایت کیا جیسا کہ تم نے ذکر کیا۔

٢٦٤ - وَاَمَّا الْحُفَّاظُ كَمَالِكٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَمْثَالِهِمَا فَرَوَوْهُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ جَابِرًا وَاَنْتُمْ لَا تَحْتَجُّوْنَ بِعَبْدِ الْوَهَّابِ فِيْمَا يُخَالِفُ فِيْهِ

لیکن حفاظ حدیث مثلاً حضرت امام مالک، سفیان ثوری اور ان جیسے دوسرے حضرات نے حضرت جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور

الثَّوْرِيَّ وَمَا لَكَ ثُمَّ لَوْ لَمْ يُنَازَعْ فِي طَرِيقِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَسُلِّمَتْ عَلٰى هٰذِهِ الْأَلْفَاظِ الَّتِي قَدْ رُوِيَتْ عَلَيْهَا لَكَانَتْ مُحْتَمِلَةً لِلتَّاوِيلِ الَّذِي لَا تَقُومُ لَكُمْ بِمِثْلِهَا مَعَهُ الْحُجَّةُ وَذٰلِكُمْ أَنَّكُمْ إِنَّمَا رَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ وَلَمْ يُبَيَّنْ فِي الْحَدِيثِ كَيْفَ كَانَ ذٰلِكَ السَّبَبُ وَلَا الْمُسْتَحْلَفُ مَنْ هُوَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أُرِيدَ بِهِ يَمِينُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَإِذَا ادَّعَى الْمُدَّعِي وَلَمْ يُقِمْ عَلٰى دَعْوَاهُ إِلَّا شَاهِدًا وَاحِدًا فَاسْتَحْلَفَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَرُوِيَ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ النَّاسُ أَنَّ الْمُدَّعِيَ يَجِبُ لَهُ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ لَا بِحُجَّةٍ أُخْرٰى غَيْرِ الدَّعْوٰى لَا يَجِبُ لَهُ الْيَمِينُ إِلَّا بِهَا كَمَا قَالَ قَوْمٌ إِنَّ الْمُدَّعِيَ لَا يَجِبُ لَهُ الْيَمِينُ فِيمَا ادَّعٰى إِلَّا أَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ قَدْ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ خُلْطَةٌ وَلَبْسٌ فَإِنْ أَقَامَ عَلٰى ذٰلِكَ بَيِّنَةً اسْتُحْلِفَ لَهُ وَإِلَّا لَمْ يُسْتَحْلَفْ فَأَرَادَ الَّذِي رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ أَنْ يَنْفِيَ هٰذَا الْقَوْلَ وَيُثْبِتَ الْيَمِينَ بِالدَّعْوٰى وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الدَّعْوٰى غَيْرُهَا فَهٰذَا وَجْهٌ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أُرِيدَ بِهِ يَمِينُ الْمُدَّعِي مَعَ شَاهِدِهِ الْوَاحِدِ لِأَنَّ شَاهِدَهُ الْوَاحِدَ كَانَ مِمَّنْ يُحْكَمُ بِشَهَادَتِهِ وَحْدَهُ وَهُوَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ عَدَلَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ۔

تم عبد الوہاب کی اس روایت سے استدلال نہیں کرتے جس میں وہ حضرت مالک اور حضرت سفیان ثوری کی مخالفت کرتے ہیں پھر اگر اس حدیث کی سند میں کوئی جھگڑا نہ بھی ہو اور اس کے الفاظ کو اسی طرح تسلیم کر لیا جائے جس طرح وہ مروی ہے تو پھر بھی اس میں ایسی تاویل کا احتمال ہے جس کے وجہ سے یہ حدیث تمہاری دلیل نہیں بن سکتی اور وہ یوں ہے کہ تم نے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ کیا اور حدیث میں یہ بات واضح نہیں کہ اس کا سبب کیا تھا اور قسم کس سے لی گئی ہو سکتا ہے اسی طرح ہو جس طرح تم نے ذکر کیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ مدعیٰ علیہ سے قسم لینا مراد ہو، ہو سکتا ہے جب مدعی نے دعویٰ کیا اور اپنے دعویٰ پر صرف ایک ہی گواہ پیش کر سکا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے مدعی علیہ سے قسم لی تو یہ حدیث روایت کی گئی تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ مدعی کے لیے مدعی علیہ پر قسم دعویٰ کے علاوہ کسی اور دلیل سے واجب نہیں ہوتی بلکہ صرف دعویٰ سے ہی قسم واجب ہو جاتی ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا کہ مدعیٰ کے لیے اس کے دعویٰ کے سلسلے میں قسم اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ گواہ قائم کر دے کہ اس کے اور مدعیٰ علیہ کے درمیان کوئی اختلاف اور جھگڑا ہے اگر وہ اس پر گواہی قائم کرے تو اس کے لیے قسم لی جائے ورنہ قسم نہ لی جائے تو جس نے یہ حدیث روایت کی ہے اس کا مقصد اس (نظریے) کی نفی کرنا تھا قسم تو صرف دعویٰ ہی سے ثابت ہو جاتی ہے اگرچہ دعویٰ کے ساتھ کوئی اور بات نہ ہو تو یہ اس حدیث کا باعث ہے۔
اور یہ بھی ممکن ہے کہ مدعی سے ایک گواہ کے ساتھ قسم لینا مراد ہو کیونکہ اس کا ایک گواہ ان لوگوں میں ہو جس اکیلے کی گواہی سے فیصلہ ہو جاتا ہے اور وہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

۲۶۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ لِيَقْبِضَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُونَهُ بِالْفَرَسِ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ حَتَّى زَادَ بَعْضُهُمُ الْأَعْرَابِيَّ فِي السَّوْمِ عَلَى ثَمَنِ الْفَرَسِ الَّذِي ابْتَاعَهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا لِهٰذَا الْفَرَسِ فَابْتَعْهُ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَلَى قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوذُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ وَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا يَشْهَدُ لَكَ أَنِّي قَدْ بَايَعْتُكَ فَمَنْ جَاءَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ وَيْلَكَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقُولُ إِلَّا حَقًّا حَتَّى جَاءَ خُزَيْمَةُ فَاسْتَمَعَ لِمُرَاجَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمُرَاجَعَةِ الْأَعْرَابِيِّ وَهُوَ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا يَشْهَدُ لَكَ أَنِّي قَدْ بَايَعْتُكَ فَقَالَ خُزَيْمَةُ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ

حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو حضور علیہ السلام کے ایک صحابی ہیں (فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مراد نہیں ہیں) نے خبر دی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا وہ آپ پیچھے چلا تاکہ گھوڑے کی قیمت وصول کرے سرکار دو عالم علیہ وسلم تیز تیز تشریف لے گئے اور اسے تاخیر ہو گئی تو کچھ لوگ اس اعرابی سے گھوڑے کا نرخ طے کرنے لگے انہیں حضور علیہ السلام کے سودے کا علم نہ تھا حتی کہ بعض حضرات اس قیمت سے زیادہ بھاؤ لگایا جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خریدا تھا اعرابی نے آپ کو آواز دی کہ اگر آپ اس گھوڑے کو خریدتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے بیچتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی کی آواز سنی تو فرمایا کیا تم نے اس کو مجھ پر بیچا نہیں اعرابی نے کہا اللہ کی قسم میں نے نہیں بیچا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیوں نہیں بیچا (یعنی بیچا ہے) میں نے تم سے خریدا ہے صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے وہ دونوں ایک دوسرے (کی بات) کو رد کر رہے تھے دیہاتی کہنے لگا کوئی گواہ لاؤ جو گواہی دے کہ میں نے آپ پر فروخت کیا ہے وہ مسلمان جو وہاں پہنچ چکے تھے کہنے لگے اے اعرابی تمہارے لیے ہلاکت ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمیشہ سچ بولتے ہیں یہاں تک حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے حضور علیہ السلام اور اعرابی کی گفتگو سنی اور وہ کہہ رہا تھا کہ گواہ لاؤ جو گواہی دے کہ میں نے آپ پر اسے بیچا ہے حضرت خزیمہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے اسے بیچا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیسے گواہی دیتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو سچا جاننے کی وجہ سے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ

بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ۔

۲۶۷۔ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الشَّاهِدُ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ هُوَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ فَيَكُوْنُ الْمَشْهُوْدُ لَهٗ بِشَهَادَتِهٖ وَحْدَهٗ مُسْتَحِقًّا لِمَا شَهِدَ لَهٗ كَمَا يَسْتَحِقُّ غَيْرُهٗ بِالشَّاهِدَيْنِ مِمَّا شُهِدَ لَهٗ بِهٖ فَادَّعَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ الْخُرُوْجَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ اِلَى الْمُدَّعِيْ فَاسْتَحْلَفَهٗ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاُرِيْدَ بِنَقْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِيُعْلَمَ اَنَّ الْمُدَّعِيْ اِذَا اَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلٰى دَعْوَاهُ وَادَّعَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ الْخُرُوْجَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ اِلَيْهِ اَنَّ عَلَيْهِ الْيَمِيْنَ مَعَ بَيِّنَتِهٖ فَهٰذِهٖ وُجُوْهٌ يَحْتَمِلُهَا مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَضَائِهٖ الْيَمِيْنَ مَعَ الشَّاهِدِ فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَاْتِيَ اِلٰى خَبَرٍ قَدِ احْتَمَلَ هٰذِهِ التَّاوِيْلَاتِ فَيَعْطِفُهٗ عَلٰى اَحَدِهَا بِلَا دَلِيْلٍ يَدُلُّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْ كِتَابٍ اَوْ سُنَّةٍ اَوْ اِجْمَاعٍ ثُمَّ يَزْعَمُ اَنَّ مَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ مُخَالِفٌ لِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ يَكُوْنُ مُخَالِفًا لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَاَوَّلَ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنًى يَحْتَمِلُ مَا قَالَ بَلْ مَا خَالَفَ اِلَّا تَاْوِيْلَ مُخَالِفِهٖ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

جب وہ گواہ جس کا ہم نے ذکر کیا، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی ہو سکتے ہیں تو جن کے لیے صرف یہی ایک گواہی دیں وہ اس چیز کا مستحق ہو جائے جس کی گواہی دی جس طرح دوسرا شخص اپنے حق میں دی جانے والی دو گواہوں کی گواہی سے مستحق ہوتا ہے تو مدعیٰ علیہ نے مدعی کے اپنے حق سے بری ہونے کا دعویٰ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (مدعیٰ علیہ) کو اس بات پر قسم دی اس حدیث کو نقل کرنے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ مدعی جب اپنے دعویٰ پر گواہ قائم کر دے اور مدعیٰ علیہ یہ دعویٰ کرے کہ مدعیٰ علیہ اپنا حق حاصل کر چکا ہے تو اب گواہی کی موجودگی میں اس (مدعیٰ علیہ) سے قسم لی جائے گی لہٰذا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث مروی ہے کہ آپ نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا اس میں ان وجوہ کا احتمال ہے پس کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ایسی روایت لائے جس میں ان تاویلات کا احتمال ہو پھر کسی ایسی دلیل کے بغیر اسے کسی ایک معنیٰ پر محمول کرے جس پر قرآن پاک، سنت یا اجماع سے دلالت پائی جاتی ہو پھر یہ گمان کرے کہ جو شخص اس کا مخالف ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کا مخالف ہے اور وہ کیسے آپ کی حدیث کا مخالف ہو سکتا ہے جب کہ اس نے وہ معنی مراد لیا جس کا حدیث میں احتمال ہے بلکہ اس نے مخالف کی ان تاویلات کی مخالفت کی ہے جو اس نے حدیث کے ضمن میں بیان کی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت نہیں کی۔

۲۶۸۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِذَا بَلَغَكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فَظُنُّوْا بِهٖ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پہنچے تو اس کا وہ معنی خیال کرو جو زیادہ آسان ہو زیادہ راہنمائی کرنے والا، زیادہ باقی رہنے

الذی هو أهنأ والذی هو اهدی والذی هو
ابقی والذی هو خیر۔

۲۶۹ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب وابو الولید قالا ثنا شعبة عن عمرو فذکر باسناده مثله غیر انه لم یقل والذی هو خیر فهکذا ینبغی للناس ان یفعلوا وان یحسنوا تحقیق ظنونهم ولا یقولون علی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الا بما قد علموه فانهم منهیون عن ذلك معاقبون علیه وکیف یجوز لاحد ان یحمل حدیث رسول الله صلی الله علیه واله وسلم علی ما حمله علیه هذا المخالف وقد وجدنا کتاب الله عز وجل یدفعه ثم السنة المجمع علیها تدفعه ایضا۔

فاما کتاب الله عز وجل فان الله تعالی یقول فاستشهدوا شهیدین من رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجل وامرتان وقال واشهدوا ذوی عدل منکم وقد کانوا قبل نزول هاتین الآیتین لا ینبغی لهم ان یقضوا بشهادة الف رجل ولا اکثر منهم ولا اقل لانه لا یوصل بشهادتهم الی حقیقة صدقهم فلما انزل الله عز وجل ما ذکرنا قطع بذلك العذر وحکم بما امر به علی ما تعبد به خلقه ولم یحکم بما هو اقل من ذلك لانه لم یدخل فیما تعبدوا به۔

۲۷۰ - اما السنة المتفق علیها فهی ان لا یحکم بشهادة جار الی نفسه مغنما ولا دافع عنها مغرما فالحکم بالیمین مع الشاهد الواحد علی ما حمل علیه هذا المخالف لنا حدیث رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فیه حکم لمدعی بیمینه فذلك حکم الجار الی نفسه بیمینه فهذه سنة

والا اور بہتر ہو۔

حضرت شعبہ نے حضرت عمرو سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے یہ الفاظ نہیں کہے کہ جو بہتر ہو۔ تو لوگوں کو اسی طرح کرنا چاہیے اور اپنے خیالات کو اچھا کرنا چاہیے علم کے بغیر رسول اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی بات نہ کہیں انہیں اس بات سے روکا گیا اور اس پر انہیں سزا ہوگی اور کسی کے لیے نہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے کہ حدیث سے وہ مفہوم مراد لے جو اس مخالف نے لیا ہے جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن پاک اس مفہوم کو رد کرتا ہے اور متفق علیہ سنت بھی اس کو رد کرتی ہے۔

جہاں تک قرآن پاک کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تم اپنے مردوں میں سے دو گواہ قائم کرو اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں نیز فرمایا اور اپنے لوگوں (مسلمانوں) میں سے دو انصاف والوں کو گواہ بناؤ ان دو آیتوں کے نزول سے پہلے ان کے لیے مناسب نہ تھا کہ وہ ایک ہزار مردوں یا ان سے زیادہ یا کم کی گواہی کے ساتھ فیصلہ کرتے کیونکہ ان کی گواہی سے پتہ نہیں چلتا کہ وہ واقعی سچے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے یہ مذکورہ آیات نازل فرمائیں تو عذر ختم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس حکم میں اتنی تعداد کا ذکر فرمایا جو (اجتماعی) عبادت قائم کریگی اور اس سے کم کا حکم نہیں دیا کیونکہ وہ ان کی (اجتماعی) عبادت کی تعداد میں داخل نہیں۔ اور متفق علیہ سنت یہ ہے کہ ایسے شخص کی گواہی سے فیصلہ نہ کیا جائے جو اپنے لیے نفع کھینچنے والا ہو اور نہ اس کی شہادت کے ساتھ جو اپنے آپ سے تاوان کو دور کرنے والا ہو پس ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعے فیصلہ کرنا جیسا کہ ہمارے اس مخالف نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مفہوم پر محمول کیا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهَا تَدْفَعُ الْحُكْمَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ مَعَ مَا قَدْ دَفَعَهُ اَيْضًا مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا اَنْ نَصْرِفَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا يُوَافِقُ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالسُّنَّةَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا لَا اِلٰى مَا يُخَالِفُهَا اَوْ يُخَالِفُ اَحَدَهُمَا وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَصًّا مَا يَدْفَعُ الْقَضَاءَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ عَلٰى مَا ادَّعٰى هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا۔

اور اس میں مدعی کی قسم کا حکم ہے قسم کے ساتھ اپنے لیے نفع حاصل کرنے والے کے حق میں فیصلہ کرنا ہے تو یہ متفق علیہ سنت ہے جو گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کرنے کو دُور کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کا جو حکم ہم نے ذکر کیا ہے وہ بھی اس کی نفی کرتا ہے تو ہمارے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کو اس معنی پر محمول کریں جو قرآن پاک اور متفق علیہ سنت کے مطابق ہو نہ کہ اس معنی پر جو اس سنت یا ان میں سے کسی ایک کے مخالف ہو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح طور پر حدیث مروی ہے جو ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلے کی نفی کرتی ہے جس کا ہمارے مخالف نے دعویٰ کیا ہے۔

---

۲۷۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ جَمِيْعًا قَالَا ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ اَرْضٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِنَّ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْتَزَى عَلٰى اَرْضِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ امْرُؤُ الْقَيْسِ بْنُ عَابِسٍ الْكِنْدِيُّ وَخَصْمُهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عُنْوَانَ فَقَالَ لَهُ بَيِّنَتُكَ فَقَالَ لَيْسَ لِيْ بَيِّنَةٌ قَالَ يَمِيْنُهُ قَالَ اِذًا يَذْهَبُ بِهَا قَالَ لَيْسَ لَكَ اِلَّا ذٰلِكَ فَلَمَّا قَامَ لِيَحْلِفَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ دو آدمی حاضر ہوئے جو زمین کے بارے میں باہم جھگڑ رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ اس نے زمانہ جاہلیت میں میری زمین پر قبضہ کیا اور وہ امرئ القیس بن عابس کندی تھا اور اس کا مخالف ربیعہ بن عنوان تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا تیرے گواہ کہاں ہیں اس نے عرض کیا میرے پاس کوئی گواہ نہیں آپ نے فرمایا پھر وہ قسم اٹھائے گا اس نے کہا اس طرح تو وہ لے جائے گا آپ نے فرمایا تمہارے لیے تو یہی ہے (یعنی گواہ پیش کر یا وہ قسم کھائے) جب وہ (مدعی علیہ) قسم اٹھانے کے لیے کھڑا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلماً کوئی زمین حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

---

۲۷۲ - حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ

حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضر موت سے اور دوسرا کندہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا قَدْ غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ كَانَتْ لِيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ فِيْ يَدِيْ اَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ فَقَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَحْلِفْهُ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ يَمِيْنٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ اِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِكَ ظَالِمًا لِيَاْكُلَهٗ لَيَلْقَى اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ۔

حاضر ہوئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے کندی نے کہا وہ میری زمین اور میرے قبضے میں ہے میں اس میں کاشتکاری کرتا ہوں اس میں اس کا کوئی حق نہیں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے پوچھا تیرے پاس گواہ ہیں اس نے عرض کیا نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسے قسم دے اس نے کہا اس کی قسم کا کیا اعتبار؟ آپ نے فرمایا تیرے لیے اس کی طرف سے یہی کچھ ہے وہ (کندی) قسم کھانے چلا تو آپ نے فرمایا اگر اس نے تیرے مال پر زیادتی کی صورت میں قسم کھائی تاکہ اسے ہڑپ کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے اعراض فرمائے گا۔

۲۷۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ كَانَتْ لِيْ

حضرت جندل بن والق فرماتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یوں فرمایا کہ حضرمی نے کہا یا رسول اللہ! اس نے میری زمین پر قبضہ کیا جو میری تھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيِّنَتُكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ لَيْسَ لَكُمْ فِيْهِ اِلَّا ذٰلِكَ دَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَسْتَحِقُّ شَيْئًا بِغَيْرِ الْبَيِّنَةِ فَهٰذَا يَنْفِي الْقَضَاءَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ وَالَّذِيْ هُوَ اَوْلٰى بِنَا اَنْ نَّحْمِلَ وَجْهَ مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ تَاْوِيْلُهٗ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ عَلٰى مَا يُوَافِقُ هٰذَا لَا عَلٰى مَا يُخَالِفُهٗ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْيَمِيْنَ لَا يَكُوْنُ اَبَدًا اِلَّا عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِالْاِسْنَادِ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ

وَاَمَّا النَّظَرُ فِيْ هٰذَا فَاِنَّهٗ يُغْنِيْنَا عَنْ ذِكْرِ اَكْثَرِ فَسَادِ قَوْلِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلَى الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گواہ پیش کرو یا وہ قسم کھائے تمہارے لیے صرف یہی کچھ ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ گواہوں کے بغیر کسی چیز کا مستحق نہیں تو یہ ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کی نفی کرتی ہے۔

اور ہمارے لیے زیادہ بہتر یہی بات ہے کہ ہم اس حدیث کو جس کی تاویل میں اختلاف ہے ایسے معنیٰ پر محمول کریں جو اس روایت کے موافق ہو مخالف نہ ہو۔ اور بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ پر دیا جاتا تو کئی لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں پر دعویٰ کرتے لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے یہ اس بات پر دلالت ہے کہ قسم ہمیشہ مدعیٰ علیہ پر ہوتی ہے۔ ہم نے یہ حدیث اس کی

فَجَعَلُوْا ذٰلِكَ فِي الْاَمْوَالِ خَاصَّةً دُوْنَ سَائِرِ الْاَشْيَاءِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّهُ لَا يُقْضٰى بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ فِيْ غَيْرِ الْاَمْوَالِ كَانَ حُكْمُ الْاَمْوَالِ فِي النَّظَرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

اسناد کے ساتھ اس سے پہلے اسی کتاب میں ذکر کی ہے۔

جہاں تک اس مسئلے میں قیاس کا تعلق ہے تو وہ ہمیں ان لوگوں کے اس قول کے فساد کو ذکر کرنے سے بے نیاز کر دیتا ہے کہ ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کیا جائے کیونکہ انہوں نے اسے اموال کے ساتھ خاص کیا ہے دوسرے امور میں ان کے نزدیک بھی) یہ حکم نہیں پس جب ثابت ہو گیا کہ غیر اموال میں ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ نہیں ہو سکتا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اموال کا حکم بھی یہی ہو حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۲۷۴۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا وَهْبَانُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مُعٰوِيَةَ اَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ وَكَانَ الْاَمْرُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حضرت زہری سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک گواہ اور قسم کے ساتھ سب سے پہلے فیصلہ کرنے والے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں اور طریق کار یہی تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ ۲۶۱ رَدِّ الْيَمِيْنِ

باب ۲۶۱ قسم کو لوٹانا

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ يَرُدُّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعِيْ فَقَالَ قَوْمٌ لَا يُسْتَحْلَفُ الْمُدَّعِيْ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ يُسْتَحْلَفُ فَاِنْ حَلَفَ اِسْتَحَقَّ مَا ادَّعٰى بِحَلْفِهٖ وَاِنْ لَمْ يَحْلِفْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ شَيْءٌ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مدعیٰ علیہ کی طرف سے مدعی پر قسم لوٹانے کے سلسلے میں اختلاف کیا گیا ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ مدعی سے قسم نہ لی جائے اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں اس سے قسم لی جائے اگر قسم اُٹھائے تو اس چیز کا مستحق ہو جائے گا جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے اور اگر قسم نہ اُٹھائے تو اس کے لئے کچھ بھی نہ ہوگا۔

۲۷۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ فِي الْقَسَامَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِ تُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ فَقَالُوْا قَدْ

انہوں نے اس سلسلے میں اُس روایت سے استدلال کیا ہے جو ہم نے حضرت سہل بن ابی حثمہ سے قسامت کے بارے میں دوسری جگہ نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا یہودی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے انہوں نے عرض کیا ہم کافر قوم کی قسموں کو کیسے قبول کریں رسول اکرم صلی اللہ

رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْمَانَ الَّتِي جَعَلْنَاهَا فِي الْبَدْءِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ فَجَعَلَهَا عَلَى الْمُدَّعِيْنَ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ اَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا لَمْ يَكُنْ مِنَ الْيَهُوْدِ رُدًّا لِلْاَيْمَانِ عَلَى الْاَنْصَارِ فَيَرُدُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ حُجَّةً لِمَنْ يَرٰى رَدَّ الْيَمِيْنِ فِي الْحُقُوْقِ اِنَّمَا قَالَ اَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْقَسَامَةِ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى النَّكِيْرِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ اِذْ قَالُوْا كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ كَمَا قَالَ اَيَدَّعُوْنَ وَيَسْتَحِقُّوْنَ فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَيْنِ الْوَجْهَيْنِ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْمِلَهُ عَلٰى اَحَدِهِمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ اِلَّا بِبُرْهَانٍ يَدُلُّهُ عَلٰى ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْمَا سِوٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فَاِذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْمُدَّعِيَ لَا يَسْتَحِقُّ بِدَعْوَاهُ

علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم (اے انصار) قسم کھا کر اپنا حق لیتے ہو۔ یہ حضرات فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسموں کو جنہیں شروع میں مدعیٰ علیہم پر ڈالا تھا دعویٰ کرنے والوں پر ڈال دیا۔ ان کے خلاف پہلے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ کیا یہودی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے بری الذمہ ہو جائیں تو یہودیوں کی طرف سے قسموں کو انصار کی طرف نہیں لوٹایا گیا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹایا لہذا یہ حدیث ان لوگوں کے حق میں دلیل بنے گی جو حقوق میں قسم کو لوٹانے کا نظریہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کیا یہودی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے بری الذمہ ہو جائیں تو انصار نے عرض کیا ہم کفار قوم کی قسموں کو کیسے قبول کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم قسمیں اٹھا کر اپنا حق لیتے ہو تو جائز ہے کہ قسامت کا حکم ایسے ہی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے ان کی بات کا انکار کرتے ہوئے یہ بات فرمائی ہو۔ گویا جب انہوں نے کہا کہ ہم کافر لوگوں کی قسموں کو کیسے قبول کریں تو آپ نے فرمایا کیا تم قسم اٹھا کر مستحق ہو جاؤ گے جیسے آپ نے فرمایا کہ کیا تم محض دعویٰ کر کے حق حاصل کرو گے ؟۔

جب ان دونوں باتوں کا احتمال ہے تو کسی ایک فریق کے لیے بھی جائز نہیں کہ کسی ایسی دلیل کے بغیر جو اس کے موقف پر دلالت کرتی ہو، کسی ایک معنی پر محمول کرے تو ہم نے اس حدیث کے علاوہ احادیث کو دیکھا جو اس سلسلے میں مروی ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ پر دیا جائے تو کئی لوگ دوسروں کی جانوں اور مالوں کا دعویٰ کریں گے لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ مدعی محض اپنے دعویٰ سے

دِمًا وَلَا مَالًا وَإِنَّمَا تُسْتَحَقُّ بِهَا يَمِينُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ خَاصَّةً
هٰذَا حَدِيثٌ ظَاهِرُ الْمَعْنَى وَلَا لَنَا أَنْ نَحْمِلَ مَا خَفِيَ
عَلَيْنَا مَعْنَاهُ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ عَلَى ذٰلِكَ
وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا
الْمُدَّعِيَ الَّذِي عَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَ الْحُجَّةَ عَلَى دَعْوَاهُ
لَا يَكُونُ حُجَّتُهُ تِلْكَ حُجَّةً جَارَّةً إِلَى نَفْسِهِ مَغْنَمًا
وَلَا دَافِعَةً عَنْهَا مَغْرَمًا فَلَمَّا وَجَبَتِ الْيَمِينُ
عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ فَرَدُّوهَا عَلَى الْمُدَّعِي فَإِنِ
اسْتَحْلَفْنَا الْمُدَّعِيَ جَعَلْنَا يَمِينَهُ حُجَّةً لَهُ وَحَكَمْنَا
لَهُ بِحُجَّةٍ كَانَتْ مِنْهُ هُوَ بِهَا جَارٌّ إِلَى نَفْسِهِ مَغْنَمًا
وَهٰذَا خِلَافُ مَا تَعَبَّدَ بِهِ الْعِبَادُ فَبَطَلَ ذٰلِكَ
فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا نَحْكُمُ لَهُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَ
بِهَا جَارًّا إِلَى نَفْسِهِ لِأَنَّ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ قَدْ رَضِيَ
بِذٰلِكَ قِيلَ لَهُ وَهَلْ يُوجِبُ رِضَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ
زَوَالَ الْحُكْمِ عَنْ جِهَتِهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَالَ مَا
ادَّعَى عَلَيَّ فُلَانٌ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مُصَدَّقٌ فَادَّعَى عَلَيْهِ
دِرْهَمًا فَمَا فَوْقَهُ هَلْ يُقْبَلُ ذٰلِكَ مِنْهُ أَرَأَيْتَ
لَوْ قَالَ قَدْ رَضِيتُ بِمَا شَهِدَ بِهِ زَيْدٌ عَلَيَّ لِرَجُلٍ
فَاسِقٍ أَوْ لِرَجُلٍ جَارٍّ إِلَى نَفْسِهِ بِتِلْكَ الشَّهَادَةِ
مَغْنَمًا فَشَهِدَ زَيْدٌ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ هَلْ يُحْكَمُ بِذٰلِكَ
عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانُوا قَدِ اتَّفَقُوا عَلَى أَنَّهُ لَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ
بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنَّ رِضَاهُ فِي ذٰلِكَ وَغَيْرَ رِضَاهُ
سَوَاءٌ وَأَنَّ الْحُكْمَ لَا يَجِبُ فِي ذٰلِكَ وَإِنْ رَضِيَ إِلَّا بِمَا
كَانَ يَجِبُ لَوْ لَمْ يَرْضَ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا يَمِينُ الْمُدَّعِي
لَا يَجِبُ لَهُ بِهَا حَقٌّ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَإِنْ رَضِيَ
الْمُدَّعَى عَلَيْهِ بِهِ بِذٰلِكَ وَالْحُكْمُ بِيَمِينِهِ بَعْدَ رِضَاهُ
بِهَا كَالْحُكْمِ بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ

قصاص یا مال کا مستحق نہیں ہوتا اس کا حق صرف مدعا علیہ کی قسم سے حاصل ہوتا ہے یہ حدیث کا ظاہری معنی ہے اور ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ پہلی حدیث میں جو مخفی مفہوم ہے ہم اسے اس پر محمول کریں۔

غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مدعی جس پر لازم ہے تاکہ وہ اپنے دعویٰ پر دلیل قائم کرے اس کی یہ دلیل ایسی نہیں ہونی چاہئیے جو اس کی طرف نفع کو کھینچے اور نہ اس سے تاوان کو دور کرنے والی ہو تو جب مدعیٰ علیہ پر قسم واجب ہوئی اور انہوں نے اسے مدعی کی طرف لوٹا دیا پھر اگر ہم مدعی سے قسم لیں تو یا ہم نے اس کی قسم کو اس کے حق میں حجت بنا دیا اور گویا ہم نے اس کے حق میں ایسی دلیل کے ساتھ فیصلہ کیا جس کے ذریعے وہ اپنی طرف نفع کو کھینچتا ہے اور یہ بندگانِ خدا کے طریقے کے خلاف ہے ___ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم قسم کے ذریعے اس کے حق میں فیصلہ کرتے ہیں اگرچہ وہ اس کے ساتھ اپنے لیے نفع کھینچنے والا ہے کیونکہ مدعیٰ علیہ اس پر راضی ہے اسے جواب دیا جائے گا کہ کیا مدعیٰ علیہ کا راضی ہو جانا اس کی جہت سے حکم کے زوال کو لازم کر سکتا ہے! بتائیے اگر کوئی شخص کہے کہ فلاں شخص مجھ پر جس چیز کا دعویٰ کرتا ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں پھر وہ (فلاں) اس پر ایک درہم یا زیادہ کا دعویٰ کرے تو کیا اس سے یہ بات قبول کی جائے گی اور بتائیے اگر وہ کہے کہ زید نے مجھ پر جو گواہی دی ہے حالانکہ وہ (زید) فاسق ہے یا کوئی شخص جو اس گواہی کے ذریعے اپنے لیے نفع حاصل کرتا ہے تو کیا یہ اس پر زید کی یہ گواہی قبول کی جائے گی اور اس پر کوئی فیصلہ کیا جائے گا تو جب ان تمام (علماء) کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس بنیاد پر اس کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا اس سلسلے میں اس کی رضا اور عدم رضا برابر ہیں اور اس بارے میں فیصلہ نہیں کیا جائے گا اگرچہ

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا بُطْلَانُ رَدِّ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعِي عَلَيْهِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ ۔

وہ راضی ہو مگر اسی چیز کے ساتھ جو حقیقتاً واجب ہے اگرچہ وہ راضی نہ ہو تو مدعی کی قسم کا بھی یہی حکم ہے اس کے سبب سے مدعی کا مدعیٰ علیہ پر کوئی حق واجب نہیں ہوگا اگرچہ مدعیٰ علیہ اس بات پر راضی ہو۔ اس کی رضامندی کے بعد قسم کے ساتھ فیصلہ اسی طرح ہے جیسے رضامندی سے پہلے کا فیصلہ ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے مدعیٰ[1] پر قسم کے لوٹانے کا بطلان ثابت ہوا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے مسلک کے مطابق ہے۔

بَابُ ۲۶۲ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ لِلرَّجُلِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُخْبِرَهُ بِهَا وَهَلْ يَقْبَلُهُ الْحَاكِمُ عَلَى ذٰلِكَ أَمْ لَا

باب ۲۶۲ کسی شخص کے پاس دوسرے کے لیے گواہی ہو تو کیا اس پر لازم ہے کہ اسے آگاہ کرے اور کیا حاکم اسے قبول کرے۔

۲۷۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي فِيكُمُ الْيَوْمَ فَقَالَ أَحْسِنُوا إِلَى أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْأَلُهَا وَحَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ عَلَى الْيَمِينِ وَلَا يُسْتَحْلَفُ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مقام جابیہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جیسے میں آج تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور آپ نے فرمایا میرے صحابہ کرام سے حسن سلوک کرو پھر ان لوگوں سے جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان (تابعین) کے قریب ہیں پھر جھوٹ پھیل جائے گا حتیٰ کہ آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے طلب نہیں کی جائے گی اور طلب کئے بغیر قسم کھائے گا۔

۲۷۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَحْسِنُوا إِلَى أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ ۔

حضرت جریر بن حازم فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے یوں فرمایا میرے صحابہ کرام سے حسن سلوک کرو پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔

[1] کتاب میں یہاں مدعیٰ علیہ کے الفاظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ سہواً ایسا لکھا گیا ۱۲ ہزاروی

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثنا مُعْوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ الْمُزَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ كَهْمَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ

حضرت معاویہ بن قرۃ مزنی فرماتے ہیں میں حضرت کہمس سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا پھر انہوں نے حضرت ابوبکرہ کی حضرت ابو احمد سے روایت (روایت ۲۷۶) کی طرح بیان کیا۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ شَهِدَ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا مَذْمُومٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذَٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ هُوَ مَحْمُودٌ مَأْجُورٌ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ ذَٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي دَفْعِ مَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْأَلُهَا وَحَتّٰى يَحْلِفَ عَلَى الْيَمِينِ لَا يُسْتَحْلَفُ فَمَعْنَى ذٰلِكَ أَنْ يَشْهَدَ كَاذِبًا أَوْ يَحْلِفَ كَاذِبًا لِأَنَّهُ قَالَ حَتّٰى يَفْشُوَ الْكَذِبُ فَيَكُونَ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الَّذِي يَكُونُ مِمَّا فَشَا الْكَذِبُ إِلَّا كَذِبًا إِذًا لَا فَلَا مَعْنٰى لِذِكْرِهِ يَفْشُو الْكَذِبُ وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثنا نُعَيْمٌ قَالَ ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَهُمْ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَكْرِمُوا أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ۔

تو ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جو شخص کسی مطالبے کے بغیر گواہی دے تو وہ قابل مذمت ہے ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے ــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں بلکہ یہ قابل تعریف ہے اور ان لوگوں کو اس عمل پر ثواب ملے گا۔

پہلے قول والوں کی بات کو رد کرنے کے سلسلے میں ان لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جھوٹ پھیل جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص کسی معاملے کی گواہی دے گا حالانکہ اس سے طلب نہیں کی جائے گی اور قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے مطالبہ قسم نہیں ہوگا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جھوٹی گواہی دے گا یا جھوٹی قسم کھائے گا کیونکہ آپ نے فرمایا حتی کہ جھوٹ پھیل جائے گا پس اس طرح اس طرح ہوگا تو جھوٹ کا پھیلنا جھوٹ بولنے کی صورت میں ہی ہو سکتا ہے ورنہ آپ کے ارشاد گرامی کہ جھوٹ پھیل جاتے کا کوئی مطلب نہ ہوگا۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مقام جابیہ میں ان کو خطبہ دیا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میرے صحابہ کرام کی عزت کرو پھر ان لوگوں کی جو ان سے قریب (تابعین) ہیں پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان

کے قریب میں پھر جھوٹ پھیل جائے گا حتی کہ کوئی شخص گواہی کے مطالبہ سے پہلے ہی گواہی دے گا۔

۲۷۹- حدثنا عبد الله بن محمد البصري قال ثنا عارم قال ثنا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة ابن ابي اوفى عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خير امتي القرن الذي بعثت فيهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال والله اعلم اذكر الثالث ام لا ثم يفشو الكذب قوم يشهدون ولا يستشهدون وينذرون ولا يوفون ويخونون ولا يؤتمنون ويفشو فيهم اليمين۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں مبعوث ہوا پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں راوی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے تیسری بار ذکر کیا یا نہ پھر فرمایا اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا کچھ لوگ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے خیانت کریں گے امانت دار نہیں ہوں گے اور ان میں قسم کھانا عام ہو جائے گا۔

۲۸۰- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن ثابت البزار قال ثنا شعبة عن ابي حمزة عن زهدم بن مضرس الجرمي انه سمع عمران بن حصين يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خيركم قرني ثم ذكر مثله قالوا فقد ذم النبي صلى الله عليه وآله وسلم في هذا الحديث الذي يشهد ولا يستشهد قيل لهم هذا على الذي لا يستشهد في بدء الامر فيكون في شهادته عند الحاكم شاهدا بما لم يشهد عليه ولا يعلمه فعاد معنى هذا الحديث الى معنى الحديث الاول۔

حضرت زہدم بن مضرس جرمی سے مروی ہے انہوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں میرا زمانہ بہتر ہے پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا یہ حضرات فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس شخص کی مذمت فرمائی جو کسی مطالبہ کے بغیر گواہی دیتا ہے ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ اس شخص کے بارے میں ہے جس سے ابتداءً گواہی طلب نہیں کی جاتی پس وہ حاکم کے پاس ایسی بات کی گواہی دیتا ہے جس پر اسے گواہ نہیں بنایا گیا اور نہ ہی وہ اسے جانتا ہے لہذا اس حدیث کا معنی پہلی حدیث کی طرف لوٹ گیا۔

۲۸۱- وذكروا في ذلك ايضا ما حدثنا حسين بن نصر قال ثنا ابن ابي مريم قال ثنا الليث بن سعد عن يحيى بن ابي سليم عن مصعب بن عبد الله ابن ابي امية قال حدثتني ام سلمة انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول ياتي على الناس زمان يكذب فيه الصادق ويصدق فيه

ان حضرات نے اس سلسلے میں مزید ذکر کیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں سچا آدمی بھی جھوٹ بولے گا امانت دار خیانت کرے گا اور خائن لوگوں کے پاس امانت رکھی جائے گی آدمی گواہی دے گا اگرچہ اس سے

الْكَاذِبُ وَيَخُونُ فِيهِ الْأَمِينُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهِ الْخَوُونُ وَيَشْهَدُ فِيهِ الْمَرْءُ وَإِنْ لَمْ يُسْتَشْهَدْ وَيَحْلِفُ الْمَرْءُ وَإِنْ لَمْ يُسْتَحْلَفْ۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَا جَمِيعًا عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لَا ثُمَّ يَخْلُفُ بَعْدَهُمْ خُلُوفٌ يُعْجِبُهُمُ السَّمَانَةُ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ عَنْ بِلَالِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ أُمَّتِكَ خَيْرٌ قَالَ أَنَا وَأَقْرَانِي قَالَ قُلْنَا ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْقَرْنُ الثَّانِي قَالَ قُلْنَا ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْقَرْنُ الثَّالِثُ قَالَ قُلْنَا ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ وَيُؤْتَمَنُونَ وَلَا يُؤَدُّونَ

قَالَ

أَبُو جَعْفَرٍ فَالْكَلَامُ فِي تَأْوِيلِ هَذَا هُوَ الْكَلَامُ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي تَأْوِيلِ الْآثَارِ الَّتِي فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا۔

۲۸۴۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ

مانگی نہیں جائے گی اور آدمی قسم اٹھائے گا اگرچہ اس سے قسم طلب نہ کی جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں (راوی فرماتے ہیں) مجھے معلوم نہیں آپ نے تیسری بار یہ بات ذکر فرمائی یا نہ؟ (پھر فرمایا اس کے بعد کچھ ناخلف آئیں گے انہیں موٹاپا پسند ہوگا اور وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی مانگی نہیں جائے گی۔

حضرت بلال بن سعد اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت کا کونسا دور بہتر ہے؟ فرمایا میں بہتر ہوں اور میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں پھر فرمایا اس کے بعد دوسرا زمانہ راوی فرماتے ہیں ہم نے پوچھا پھر کون سا زمانہ؟ تو آپ نے فرمایا تیسرا زمانہ، فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا اس کے بعد کونسا زمانہ؟ آپ نے فرمایا پھر ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے اور ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی قسمیں اٹھائیں گے حالانکہ ان سے قسم کا مطالبہ نہیں ہوگا وہ امانت رکھیں گے لیکن ادا نہیں کریں گے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کی تاویل وہی کلام ہے جو ہم نے پچھلی روایات کی تاویل میں ذکر کیا ہے۔

ان حضرات نے مزید استدلال کیا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر کچھ ناخلف آئیں

قَرْنِی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ اَیْمَانَهُمْ وَاَیْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ۔

گمان کی گواہی ان کی قسموں سے اور ان کی قسمیں ان کی گواہی سے سبقت کر جائیں گی۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُکَیْنٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعٰوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم، حضرت عبیدہ سے وہ حضرت عبداللہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ کُنْتُ اَسِیْرًا مَعَ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ وَهُوَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِقَرْنِیَ الَّذِیْ اَنَا مِنْهُ ثَلٰثًا وَاَنَا مَعَهٗ فَقُلْتُ وَاَنَا فَدَعَا لِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِیْهِمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَکُوْنُ قَوْمٌ یَسْبِقُ شَهَادَاتُهُمْ اَیْمَانَهُمْ وَاَیْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ۔

حضرت عبداللہ بن مولہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت بریدہ اسلمی کے ہمراہ قیدی تھا اور وہ کہہ رہے تھے یا اللہ مجھے اسی زمانے کے ساتھ لاحق کر دے جس سے میں ہوں تین بار فرمایا۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا میں نے کہا اور "میں بھی" تو انہوں نے میرے لیے بھی دعا فرمائی پھر فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اس وقت کا بہترین زمانہ وہ زمانہ ہے جس میں میں مبعوث ہوا پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر ایک ایسی جماعت ہوگی جن کی گواہیاں ان کی قسموں پر اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر سبقت کر جائیں گی۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ خَیْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یَسْبِقُ شَهَادَاتُهُمْ اَیْمَانَهُمْ وَشَهَادَاتِهِمْ۔

حضرت نعمان بن بشیر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بہتر لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر کچھ ناخلف آئیں گے جن کی گواہیاں ان کی قسموں سے اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں سے سبقت کریں گی۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ مَرَّةً اُخْرٰی ثُمَّ یَاْتِیْ قَوْمٌ

حضرت ابوبکر بن عیاش حضرت عاصم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ نقل کیا کہ ایک بار مزید فرمایا پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر ایک قوم آئے گی ـــــ آخر تک

فَکَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَی الَّذِیْنَ احْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ

جن لوگوں نے پہلے قول والوں کے لیے ان روایات

لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اِنَّ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لَمْ يُرِدْ بِهَا الشَّهَادَةَ عَلَى الْحُقُوْقِ وَاِنَّمَا اُرِيْدَ بِهَا الشَّهَادَةُ فِى الْاَيْمَانِ وَقَدْ رُوِىَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِىِّ۔

سے استدلال کیا ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ اس گواہی سے حقوق پر گواہی دینا مراد نہیں ہے اس سے مراد قسموں کے سلسلے میں گواہی دینا ہے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے ایسی بات مروی ہے جو اس معنیٰ پر دلالت کرتی ہے

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِىْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ يَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانَ اَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ اَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ

حضرت ابراہیم (نخعی)، حضرت عبیدہ سے اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سے کون بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر ایسی قوم آئے گی کہ ان میں سے ایک کی گواہی اس کی قسم پر اور اس کی قسم اس کی گواہی پر سبقت کر جائے گی۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، ہم بچے تھے تو ہمارے اصحاب ہمیں شہادت یا عہد کے ساتھ قسم اٹھانے سے منع کرتے تھے۔

فَدَلَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الشَّهَادَةَ الَّتِىْ ذَمَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَاحِبَهَا هِىَ قَوْلُ الرَّجُلِ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ مَا كَانَ كَذَا عَلٰى مَعْنَى الْحَلِفِ فَكَرِهَ ذٰلِكَ كَمَا يُكْرَهُ الْحَلْفُ لِاَنَّهُ مَكْرُوْهٌ لِلرَّجُلِ الْاِكْثَارُ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَنَهٰى عَنِ الشَّهَادَةِ الَّتِىْ هِىَ حَلْفٌ كَمَا نَهٰى عَنِ الْيَمِيْنِ اِلَّا اَنْ يُّسْتَحْلَفَ بِهَا فَيَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ مَعْذُوْرًا وَلَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِالشَّهَادَةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَا الْحَلْفَ عَلٰى مَا لَمْ يَكُنْ لِيَقُوْلَهُ ثُمَّ يَفْشُوْا الْكَذِبُ فَيَكُوْنُ تِلْكَ الشَّهَادَةُ شَهَادَةَ كِذْبٍ۔

تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شہادت والے کی مذمت فرمائی ہے وہ کسی آدمی کا یوں کہنا ہے اَشْهَدُ بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم) فلاں کام ایسا نہیں ہوا تو یہ (شہادت) قسم کے معنیٰ میں ہے لہذا آپ نے اسے مکروہ قرار دیا جیسے قسم اٹھانے کو ناپسند فرمایا کیونکہ آدمی کے لیے بکثرت قسم کھانا مکروہ ہے اگرچہ وہ سچا ہو پس آپ نے اس شہادت سے منع فرمایا جو قسم کے معنیٰ میں ہے جیسا کہ قسم (یمین) سے منع فرمایا مگر یہ کہ قسم طلب کی جائے اس وقت وہ معذور ہوگا اور ممکن ہے اس مذکورہ شہادت سے مراد ایسے کام پر قسم کھانا ہو جو وقوع پذیر نہیں ہوا کیونکہ آپ نے فرمایا پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔ پس یہ گواہی جھوٹی گواہی ہوگی۔

۲۹۰۔ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ تَفْضِيْلِ الشَّاهِدِ الْمُبْتَدِئِ بِالشَّهَادَةِ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس گواہ کی فضیلت مروی ہے جو ابتداءً شہادت دیتا ہے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّسْاَلَ عَنْهَا اَوْ یُخْبِرُ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّسْاَلَهَا قَالَ مَالِكٌ الَّذِیْ یُخْبِرُ بِشَهَادَتِهٖ وَلَا یَعْلَمُ بِهَا الَّذِیْ هِیَ لَهٗ اَوْ یَاْتِیْ بِهَا الْاِمَامَ فَیَشْهَدُ بِهَا عِنْدَهٗ وَجَعَلَهٗ خَیْرَ الشُّهَدَاءِ فَاَوْلٰى بِنَا اَنْ نَّحْمِلَ الْاٰثَارَ الْاُوَلَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنْ تَاْوِیْلِ کُلِّ اَثَرٍ مِّنْهَا حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ وَلَا تَخْتَلِفَ وَلَا یَدْفَعَ بَعْضُهَا بَعْضًا فَیَکُوْنُ الْاٰثَارُ ...... الْاُوَلُ عَلَى الْمَعَانِی الَّتِیْ ذَکَرْنَا وَیَکُوْنُ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الْاُخَرُ عَلٰى تَفْضِیْلِ الْمُبْتَدِیْ بِالشَّهَادَةِ مَنْ هِیَ لَهٗ اَوِ الْمُخْبِرِ بِهَا الْاِمَامَ۔

۲۹۱- وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَتَوُا الْاِمَامَ فَشَهِدُوْا ابْتِدَاءً مِنْهُمْ اَبُوْ بَکْرَةَ وَمَنْ کَانَ مَعَهٗ حِیْنَ شَهِدُوْا عَلَى الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَرَاَوْا ذٰلِكَ لِاَنْفُسِهِمْ لَازِمًا وَلَمْ یُعَنِّفْهُمْ عُمَرُ عَلَى ابْتِدَائِهِمْ اِیَّاهُ بِذٰلِكَ بَلْ سَمِعَ شَهَادَاتِهِمْ وَلَوْ کَانُوْا فِیْ ذٰلِكَ مَذْمُوْمِیْنَ لَذَمَّهُمْ وَقَالَ مَنْ سَاَلَکُمْ عَنْ هٰذَا اَلَا قَعَدْتُمْ حَتّٰى تُسْاَلُوْا فَلَمَّا سَمِعَ مِنْهُمْ وَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ عُمَرُ وَلَا اَحَدٌ مِّمَّنْ کَانَ بِحَضْرَتِهٖ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ فَرْضَهُمْ کَذٰلِكَ وَاَنَّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْتِدَاءً لَا عَنْ مَسْئَلَةٍ مَحْمُوْدٌ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اچھے گواہ کی خبر نہ دوں وہ گواہ جو کسی مطالبہ کے بغیر گواہی دیتا ہے یا وہ اپنی شہادت کی خبر دیتا ہے اس سے پہلے کہ اس سے پوچھا جائے حضرت مالک فرماتے ہیں وہ شخص جو اپنی گواہی کی خبر دیتا ہے جب کہ وہ شخص جس کے حق میں یہ گواہی دے رہا ہے اسے اس بات کا علم نہیں ہوتا یا وہ امام کے پاس آکر گواہی دیتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو بہترین گواہ قرار دیا پس ہمارے لیے زیادہ مناسب یہی ہے کہ پہلی روایات کو اس معنیٰ پر محمول کریں جو ہم نے ہر روایت کی تاویل کے ضمن میں ذکر کیا ہے تاکہ احادیث کے درمیان تضاد اور اختلاف ثابت نہ ہو اور بعض روایات بعض کے لیے دافع نہ بنیں پس پہلی روایات ان معانی پر محمول ہوں گی جن کا ہم نے ذکر کیا اور یہ روایات اس شخص کی فضیلت کو ظاہر کرنے والی ہوں گی جس نے ابتداءً اس شخص کے لیے گواہی دی جسے اس سے فائدہ پہنچتا ہے یا وہ شخص جو حاکم کو اس (شہادت) کی خبر دیتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے وہ حاکم کے پاس آتے اور خود بخود گواہی دیتے ان میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ہیں انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے خلاف گواہی دی وہ اسے اپنے اوپر لازم سمجھتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے خود بخود گواہی دینے پر نفرت کا اظہار نہیں کیا بلکہ ان کی گواہیوں کو سنا اگر ان کا یہ عمل قابل مذمت ہوتا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ضرور مذمت کرتے اور فرماتے تم سے کسی نے گواہی طلب کی ہے تو تم کیوں نہیں بیٹھ گئے حتی کہ تم سے گواہی طلب کی جاتی تو جب آپ نے ان سے گواہی سنی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انکار نہ کیا اور نہ ہی وہاں موجود کسی دوسرے صحابی نے انکار کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا فرض یہی تھا اور جو

آدمی کسی طلب کے بغیر خود بخود ایسا کرے وہ قابل تعریف ہے۔

۲۹۲- فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَا حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَشِيدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَهِدَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُ عُمَرَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَشَهِدَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُ عُمَرَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَشَهِدَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُ عُمَرَ عَرَفْنَا ذٰلِكَ فِيهِ وَأَنْكَرَ لِذٰلِكَ وَجَاءَ آخَرُ يُحَرِّكُ بِيَدَيْهِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا سَلْحَ الْعُقَابِ وَصَاحَ أَبُو عُثْمَانَ صَيْحَةً تَشَبَّهَ بِهَا صَيْحَةَ عُمَرَ حَتّٰى كَرِبْتُ أَنْ يُغْشٰى عَلَيَّ قَالَ رَأَيْتُ أَمْرًا قَبِيحًا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يُشْمِتِ الشَّيْطَانَ بِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَأَمَرَ بِأُولٰئِكَ النَّفَرِ فَجُلِدُوا۔

اس سلسلے میں مروی روایات میں سے یہ بھی ہے حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے خلاف گواہی دی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رنگ متغیر ہو گیا پھر دوسرے آدمی نے آکر گواہی دی تو آپ (کے چہرہ انور) کا رنگ بدل گیا پھر ایک اور شخص نے آکر گواہی دی تو آپ کا رنگ بدل گیا پھر کہ ہم نے آپ کے چہرہ انور پر اس بات کو معلوم کر لیا اور آپ کو ناگوار ہوا پھر ایک اور شخص آیا وہ اپنے ہاتھ کو ہلا رہا تھا آپ نے فرمایا اے عذاب کو دور کرنے والے تیرے پاس کیا (گواہی) ہے حضرت ابو عثمان (راوی) نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کے لیے یہ چیخ ماری حتی کہ قریب تھا میں بیہوش ہو جاتا اس (چوتھے آدمی) نے کہا میں نے ایک برا کام دیکھا انہوں نے (حضرت عمر فاروق) نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے شیطان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر نہیں ہنسایا پھر اس گروہ کو کوڑے مارنے کا حکم دیا چنانچہ ان لوگوں کو کوڑے مارے گئے۔

۲۹۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ شَهِدَ عَلَى الْمُغِيرَةِ أَرْبَعَةٌ فَنَكَلَ زِيَادُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الثَّلَاثَةَ وَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابَ الْاِثْنَانِ وَأَبٰى أَبُو بَكْرَةَ أَنْ يَتُوبَ فَكَانَ يَقْبَلُ شَهَادَتَهُمَا حِينَ تَابَا وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ لَا يَقْبَلُ شَهَادَتَهُ لِأَنَّهُ أَبٰى أَنْ يَتُوبَ وَكَانَ مِثْلَ النَّصْرِمِ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں چار آدمیوں نے حضرت مغیرہ کے خلاف گواہی دی پھر زیاد بن ابو سفیان نے انکار کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے باقی تینوں کو (بطور حد قذف) کوڑے مارے اور ان سے توبہ طلب کی دو نے توبہ کر لی اور ابوبکرہ نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا تو ان کے توبہ کرنے کے بعد ان کی گواہی قبول کی جاتی تھی اور ابوبکرہ کی گواہی قبول نہیں

مِنَ الْعِبَادَةِ ۔

کی جاتی تھی کیونکہ انہوں نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا تھا یہ (توبہ نہ کرنا) عبادت سے باز رہنے کی مثل ہے۔

۲۹۴ - حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ اَقْبَلَ رَهْطٌ مَعَهُمْ اِمْرَأَةٌ حَتّٰى نَزَلُوْا فَتَفَرَّقُوْا فِيْ حَوَائِجِهِمْ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ مَعَ امْرَأَةٍ فَرَجَعُوْا وَهُوَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَشَهِدَ ثَلٰثَةٌ مِنْهُمْ اَنَّهُمْ رَأَوْهُ يَهِبُّ كَمَا يَهِبُّ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَقَالَ الرَّابِعُ اَعْمٰى سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ لَمْ اَرَهُ يَهِبُّ فِيْهَا رَأَيْتُ سُنَيْحَتَيْهِ يَعْنِيْ خُصْيَتَيْهِ يَضْرِبَانِ اِسْتَهَا وَرِجْلَيْهَا مِثْلَ اُذُنَيْ حِمَارٍ وَعَلٰى مَكَّةَ يَوْمَئِذٍ نَافِعُ بْنُ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيُّ وَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ اِنْ شَهِدَ رَابِعٌ بِمِثْلِ مَا شَهِدَ الثَّلٰثَةُ فَقَدِّمْهُمَا اَجْلِدْهُمَا وَاِنْ كَانَا مُحْصَنَيْنِ فَارْجُمْهُمَا وَاِنْ لَمْ يَشْهَدْ اِلَّا بِمَا كَتَبْتَ بِهٖ اِلَيَّ فَاجْلِدِ الثَّلٰثَةَ وَخَلِّ سَبِيْلَ الرَّجُلِ قَالَ فَجَلَدَ الثَّلٰثَةَ وَخَلّٰى سَبِيْلَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ ۔

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں ایک گروہ آیا اور ان کے ساتھ ایک عورت تھی حتی کہ وہ اترے اور اپنی اپنی ضروریات کے لیے بکھر گئے ایک مرد عورت کے ساتھ پیچھے رہ گیا وہ واپس لوٹے تو وہ اس کے دونوں پاؤں کے درمیان تھا ان میں سے تین نے گواہی دی کہ انہوں نے اسے اس طرح گھسا ہوا دیکھا جس طرح سلائی سرمہ دانی میں گھسی ہوئی ہو چوتھے نے کہا میں اپنے کانوں اور آنکھوں کو صحیح خیال کرتا ہوں میں نے اسے گھسا ہوا نہیں دیکھا میں نے اس کے خصیتین کو دیکھا کہ وہ عورت کی سرین سے لگے ہوئے تھے اور اس کے پاؤں گدھے کے دو کانوں کی طرح تھے ان دنوں مکہ مکرمہ پر حضرت نافع بن حارث خزاعی مقرر تھے انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اگر چوتھا آدمی بھی ان تینوں کی طرح گواہی دے تو ان دونوں (مرد و عورت) کو لاؤ میں انہیں کوڑے ماروں گا۔ اور اگر وہ شادی شدہ ہیں تو انہیں سنگسار کروں گا اور اگر چوتھا آدمی گواہی نہ دے مگر وہ جو تم مجھے لکھ چکے ہو تو تینوں کو کوڑے مارو اور اس شخص کا راستہ چھوڑ دو راوی فرماتے ہیں بس ان تینوں کو کوڑے لگائے گئے اور اس مرد و عورت کا راستہ چھوڑ دیا گیا۔

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَعْضُهُمْ اِبْتِدَاءً وَقَبِلَهَا بَعْضُهُمْ وَحَضَرَ ذٰلِكَ اَكْثَرُهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اِتِّفَاقِهِمْ جَمِيْعًا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى وَثَبَتَ اَنَّ مَعَانِيَ الْاٰثَارِ الْاُوَلِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَعَانِيْهَا الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ ۔

تو یہ صحابہ کرام ہیں جن میں سے بعض نے ابتداءً (خود بخود) گواہی دی اور ان میں سے بعض نے اسے قبول کیا اور اکثر صحابہ کرام وہاں حاضر تھے ان میں سے کسی نے اعتراض نہیں کیا لہٰذا ان سب کا اتفاق اس معنی پر دلالت کرتا ہے اور اس سے ان پہلی روایات کے وہ معانی ثابت ہوئے جو ہم نے بیان کئے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۶۳ الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالشَّيْءِ فَيَكُونُ فِي الْحَقِيقَةِ بِخِلَافِهِ فِي الظَّاهِرِ

باب ۲۶۳ حاکم کا ایسا فیصلہ کرنا جو حقیقتاً ظاہر کے خلاف ہو۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِي الْخَصْمُ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو ان (لوگوں) کی طرف تشریف لائے فرمایا میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس جھگڑا کرنے والے آتے ہیں ہو سکتا ہے تم میں سے بعض، بعض سے زیادہ بلیغ ہوں تو میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں اور میرے خیال میں وہ سچا ہو لہٰذا جس شخص کے لیے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دیا گیا تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب وہ اسے لے لے یا چھوڑ دے (اس کی مرضی ہے)

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت صالح، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْهُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم لوگ میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو اور میں بھی ایک انسان ہوں ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی اپنی دلیل اچھی طرح پیش کرنے والا ہو تو میں جو کچھ اس سے سنوں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دوں لہٰذا جس کے لیے اس کے (مسلمان) بھائی کے حق کا فیصلہ کروں گویا میں اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں پس وہ اسے نہ لے۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۲۹۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ يَخْتَصِمَانِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي مَوَارِيْثَ بَيْنَهُمَا قَدْ دَرَسَتْ لَيْسَتْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهٗ يَاْتِي الْخَصْمُ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ بِذٰلِكَ وَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيَدَعْهَا فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّيْ لِاَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَا اِذَا فَعَلْتُمَا هٰذَا فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهٗ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں انصار کے دو مرد وراثت کے بارے میں جھگڑتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حالانکہ وہ وراثت مٹ چکی تھی ان کے پاس گواہ بھی نہ تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی ایک انسان ہوں میرے پاس جھگڑا کرنے والے آتے ہیں اور ہو سکتا ہے ان میں کوئی دوسرے کے مقابلے میں زیادہ بلیغ ہو پس میں اس سبب سے اس کے حق میں فیصلہ کر دوں اور میرا خیال یہ ہو کہ وہ سچا ہے پس میں جس کے حق میں اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کروں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب (اس کی مرضی) وہ اسے لے لے یا چھوڑ دے اس پر وہ دونوں شخص رونے لگے اور ان میں سے ہر ایک نے کہا میرا حق میرے بھائی کے لیے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے ایسا کر لیا تو اب جاؤ اور آپس میں تقسیم کر لو حق کے بارے میں خوب غور کرو پھر قرعہ اندازی کرو اس کے بعد ہر ایک دوسرے کے لیے اسے حلال قرار دے۔

۳۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہمیں حضرت اسامہ بن زید نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۰۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ كُلَّ قَضَاءٍ قَضٰى بِهٖ حَاكِمٌ مِنْ تَمْلِيْكِ مَالٍ اَوْ اِزَالَةِ مِلْكٍ عَنْ مَالٍ اَوْ مِنْ اِثْبَاتِ نِكَاحٍ اَوْ مِنْ حِلِّهٖ بِطَلَاقٍ اَوْ بِمَا اَشْبَهَهٗ اَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ عَلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ وَاَنَّ ذٰلِكَ فِي الْبَاطِنِ كَهُوَ فِي الظَّاهِرِ وَجَبَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا حَكَمَ بِهِ الْحَاكِمُ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْبَاطِنِ عَلٰى خِلَافِ مَا شَهِدَ بِهِ الشَّاهِدَانِ وَعَلٰى خِلَافِ مَا حَكَمَ بِهٖ بِشَهَادَتِهِمَا

حضرت عبد اللہ بن نافع صائغ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ حاکم جو بھی فیصلہ کرے کسی مال کا مالک بنانا ہو کسی مال سے ملک کو زائل کرنا ہو نکاح کو ثابت کرنا، طلاق کے ذریعے نکاح کو ختم کرنا یا اس کے مشابہ کوئی بھی حکم ہو یہ سب احکام باطن پر محمول ہوتے ہیں اور یہ باطن میں بھی ظاہر کے موافق ہوتے ہیں اس سے حاکم کا فیصلہ واجب

عَلَى الْحُكْمِ الظَّاهِرِ لَمْ يَكُنْ قَضَاءُ الْقَاضِيْ مُوْجِبًا شَيْئًا مِنْ تَمْلِيْكٍ وَلَا تَحْرِيْمٍ وَلَا تَحْلِيْلٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۔

ہو جاتا ہے اور اگر یہ باطن میں اس بات کے خلاف ہوں جس کی گواہوں نے گواہی دی ہے اور جو کچھ ان کی گواہی پر بظاہر فیصلہ ہوا باطن میں اس کے بھی خلاف ہوں تو قاضی کسی چیز کو واجب نہیں کر سکتا نہ مالک بنا سکتا ہے نہ حرام وحلال قرار دے سکتا ہے۔ ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ تَمْلِيْكِ مَالٍ فَهُوَ عَلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَأْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔ وَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ قَضَاءٍ بِطَلَاقٍ اَوْ نِكَاحٍ بِشُهُوْدٍ ظَاهِرُهُمُ الْعَدَالَةُ وَبَاطِنُهُمُ الْجَرْحَةُ فَحَكَمَ الْحَاكِمُ بِشَهَادَتِهِمْ عَلٰى ظَاهِرِهِمُ الَّذِيْ تَعَبَّدَ اللّٰهُ اَنْ يَحْكُمَ بِشَهَادَةِ مِثْلِهِمْ مَعَهٗ فَذٰلِكَ يَحْرُمُ فِي الْبَاطِنِ كَحُرْمَتِهٖ فِي الظَّاهِرِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى هٰذَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ۔

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں ــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک مالک بنانے کے فیصلہ کا تعلق ہے تو وہ باطن کے حکم پر ہو گا جیسا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس شخص کے لیے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کروں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ میں اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں ــــ اور جو فیصلہ طلاق یا نکاح سے متعلق ہے تو وہ ایسے گواہوں (کی گواہی) سے ثابت ہے جو ظاہر میں اصحاب عدل ہیں لیکن ان کا باطن مجروح ہے اور حاکم ان کے ظاہر کو دیکھ کر گواہی پر فیصلہ کر دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان جیسے لوگوں کی گواہی کے ساتھ فیصلے کا حکم دیا ہے تو یہ باطن میں بھی اسی طرح قابل احترام ہو گا جیسے ظاہر میں قابل احترام (اور معتبر) ہے اس پر دلیل وہ روایت ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لعان کرنے والوں کے بارے میں مروی ہے۔

---

۳۰۲ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِيْ الْعَجْلَانِ وَقَالَ لَهُمَا حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَاقِي الَّذِيْ اَصْدَقْتُهَا قَالَ لَا مَالَ لَكَ عَلَيْهَا اِنْ كُنْتَ اَصْدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عجلان کے دو بھائیوں کے درمیان تفریق کر دی اور ان سے فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے (اے مرد!) تمہارا اس عورت پر کوئی حق نہیں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اس مال کا کیا بنے گا جو میں نے بطور مہر اس کو

اِسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهُ۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَذَبْتُ عَلَيْهَا اِنْ اَمْسَكْتُهَا۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا هِلَالٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ اَرَاَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِيْ عَنْ ذٰلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا عُوَيْمِرُ لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَهُ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ اِذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا

دیا! آپ نے فرمایا تمہارے لیے اس کے ذمہ کوئی مال نہیں اگر تم نے اس کے بارے میں سچ کہا ہے تو وہ اس چیز کے بدلے میں ہے جو تو نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیا اور اگر تو اپنی بات میں جھوٹا ہے تو وہ تجھ سے بہت دور ہے۔

حضرت سفیان حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت سہل بن سعد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دو لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق فرمائی اس شخص نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اسے رکھوں تو گویا میں نے اس کے بارے میں جھوٹ کہا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی نے بتایا کہ عویمر عجلانی، عاصم بن عدی کے پاس آئے اور کہا اے عاصم بتائیے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے پھر تم اسے قتل کر دو گے یا وہ کیسے کرے اے عاصم! آپ میرے لیے یہ مسئلہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں جب عاصم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے تو عویمر آئے اور فرمایا اے عاصم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا حضرت عاصم نے فرمایا اے عویمر تو میرے پاس اچھی بات نہیں لایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا جو میں نے آپ سے پوچھی عویمر نے کہا میں باز نہیں آؤں گا یہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھ لوں پھر حضرت عویمر حاضر ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے پھر آپ اس (قاتل) کو قتل کر دیں گے یا وہ کیا کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل فرمایا ہے جاؤ اور

فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

اسے ہے آؤ حضرت سہل فرماتے ہیں پھر ان دونوں نے لعان کیا میں بھی صحابہ کرام کے ہمراہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اسے رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے چنانچہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں لعان کرنے والوں کے بارے میں یہی طریقہ ہے۔

٣٠٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ جَاءَنِيْ عُوَيْمِرٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ فَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمَ الْكَاذِبَ مِنْهُمَا بِعَيْنِهٖ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يُلَاعِنْ لَوْ عَلِمَ اَنَّ الْمَرْاَةَ صَادِقَةٌ لَحَدَّ الزَّوْجَ لَهَا بِقَذْفِهٖ اِيَّاهَا وَلَوْ عَلِمَ اَنَّ الزَّوْجَ صَادِقٌ لَحَدَّ الْمَرْاَةَ بِالزِّنَاءِ الَّذِيْ كَانَ مِنْهَا فَلَمَّا خَفِيَ الصَّادِقُ مِنْهُمَا عَلَى الْحَاكِمِ وَجَبَ حُكْمٌ اٰخَرُ فَحَرُمَ الْفَرْجُ عَلَى الزَّوْجِ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ وَلَمْ يُرَدَّ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ فَلَمَّا شَهِدَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ثَبَتَ اَنَّ كَذٰلِكَ الْفُرَقُ كُلُّهَا وَالْقَضَاءُ بِمَا لَيْسَ فِيْهِ تَمْلِيْكُ اَمْوَالٍ اَنَّهٗ عَلٰى حُكْمِ الظَّاهِرِ لَا عَلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ وَاَنَّ حُكْمَ الْقَاضِيْ يُحْدِثُ فِيْ ذٰلِكَ التَّحْرِيْمَ وَالتَّحْلِيْلَ فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ جَمِيْعًا وَاَنَّهٗ خِلَافُ الْاَمْوَالِ الَّتِيْ تُقْضٰى بِهَا عَلٰى حُكْمِ الظَّاهِرِ وَهِيَ فِي الْبَاطِنِ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ الْاٰثَارُ الْاُوَلُ هِيَ فِي الْقَضَاءِ بِالْاَمْوَالِ وَالْاٰثَارُ الْاُخَرُ فِي الْقَضَاءِ بِغَيْرِ الْاَمْوَالِ مِنْ ثَبَاتِ الْعُقُوْدِ وَحَلِّهَا حَتّٰى تَتَّفِقَ مَعَانِيْ وُجُوْهِ الْاٰثَارِ وَالْاَحْكَامِ وَلَا تَتَضَادَّ۔

حضرت سہل بن سعد، حضرت عاصم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عویمر میرے پاس آئے، پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا ہے پس ہمیں معلوم ہوا کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین کے ساتھ جھوٹ بولنے والے کا علم ہوتا تو آپ ان کے درمیان تفریق نہ فرماتے اور اگر معلوم ہوتا کہ عورت سچی ہے تو لعان نہ کرتے اور قذف کی وجہ سے خاوند کو حد لگاتے اور اگر آپ کو (قطعی طور پر) علم ہوتا کہ مرد سچا ہے تو عورت کو زنا کی حد لگائی جاتی کیونکہ وہ اس سے صادر ہوا پس جب حاکم پر یہ بات مخفی ہو کہ ان میں سے سچا کون ہے تو دوسرا حکم (لعان) نافذ ہوتا ہے اور خاوند پر (عورت کی) شرمگاہ ظاہراً اور باطناً دونوں طرح حرام ہوتی ہے اور اسے باطنی حکم کی طرف نہیں لوٹایا جاتا تو ان دونوں حدیثوں سے جب دو لعان کرنے والوں کے بارے میں یہ بات ثابت ہو گئی تو ثابت ہوا کہ باقی صورت میں بھی حکم اسی طرح ہوگا اور جن صورتوں میں اموال کا مالک بنانا نہیں ہوتا وہ ظاہر کے حکم پر ہوتا ہے باطن کے حکم پر نہیں اور اس میں قاضی کا فیصلہ ظاہر اور باطن دونوں صورتوں میں تحریم و تحلیل کو پیدا کرتا ہے اور یہ ان اموال کے خلاف ہے جن میں ظاہر کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے اور وہ باطن میں اس کے خلاف ہوتا ہے، لہٰذا پہلی روایات اموال کے فیصلے سے متعلق ہیں اور دوسری روایات اموال کے علاوہ عقود وغیرہ کو ثابت کرنے اور ختم کرنے سے

۳۰۶ - وَقَدْ حَكَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَبَايِعَيْنِ إِذَا اخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ أَنَّهُمَا يَتَحَالَفَانِ وَيَتَرَادَّانِ فَتَعُوْدُ الْجَارِيَةُ إِلَى الْبَائِعِ وَيَحِلُّ لَهٗ فَرْجُهَا وَيَحْرُمُ عَلَى الْمُشْتَرِيْ وَلَوْ عَلِمَ الْكَاذِبُ مِنْهُمَا بِعَيْنِهٖ إِذَا الْقَضٰى بِمَا يَقُوْلُ الصَّادِقُ وَلَمْ يَقْضِ بِفَسْخِ بَيْعٍ وَلَا بِوُجُوْبِ حُرْمَةِ فَرْجِ الْجَارِيَةِ الْمَبِيْعَةِ عَلَى الْمُشْتَرِيْ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا كَانَ كَذٰلِكَ كُلُّ قَضَاءٍ بِتَحْرِيْمٍ أَوْ تَحْلِيْلٍ أَوْ عَقْدِ نِكَاحٍ أَوْ حِلِّهٖ عَلٰى مَا حَكَمَ الْقَاضِيْ فِيْهِ فِي الظَّاهِرِ لَا عَلٰى حُكْمِهٖ فِي الْبَاطِنِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ۔

متعلق ہوں گی تاکہ روایات کے معانی اور احکام باہم متفق ہوں اور ان کے درمیان تضاد و تنافی نہ ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو باہم سودا کرتے ہیں کہ اگر ان کے درمیان قیمت میں اختلاف ہو جائے اور سامان (مبیع) قائم ہو تو وہ ایک دوسرے کو قسم دیں اور سودا واپس کر دیں اس طرح لونڈی بیچنے والے کی طرف لوٹ جائے گی اور اس کے لیے اس کی شرمگاہ حلال ہو گی اور خریدار پر حرام ہو گی اور اگر اسے معلوم ہو کہ فلاں شخص جھوٹا ہے تو اس وقت وہ سچ بولنے والے کے قول پر فیصلہ کرے اور بیع کو فسخ کرنے کا فیصلہ نہ کرے اور نہ بیچی جانے والی لونڈی کی شرمگاہ کو خریدنے والے پر حرام کرے تو جب یہ فیصلہ اس طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کیا تو حرام یا حلال ٹھہرانے عقد نکاح کرنے یا اسے توڑنے (طلاق دینے) سے متعلق فیصلہ بھی اسی طرح ہو گا کہ قاضی اس کے ظاہری حکم کے مطابق فیصلہ کرے گا باطنی حکم کے مطابق نہیں۔ یہ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۶۴ الْحُرِّ يَجِبُ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ مَالٌ كَيْفَ حُكْمُهٗ

باب ۲۶۴ آزاد آدمی پر قرض ہو اور مال نہ ہو تو کیا حکم ہو گا

۳۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ كُنْتُ بِمِصْرَ فَقَالَ لِيْ رَجُلٌ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ بِيْ إِلٰى رَجُلٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَقَالَ أَنَا سُرَّقُ فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا يَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تَسَمّٰى بِهٰذَا الْاِسْمِ وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبد الرحمٰن بن بیلمانی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں مصر میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے بارے میں تمہاری راہنمائی نہ کروں پھر وہ مجھے ایک شخص کے پاس لے گیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں انہوں نے کہا میں سُرّق ہوں میں نے کہا آپ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے آپ کے لیے یہ نام رکھنا مناسب نہ تھا۔ کیونکہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ انہوں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَمَّانِيْ سُرَّقَ فَلَنْ اَدَعَ ذٰلِكَ اَبَدًا قُلْتُ وَلِمَ سَمَّاكَ سُرَّقَ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ بِبَعِيْرَيْنِ لَهٗ يَبِيْعُهُمَا فَابْتَعْتُهُمَا مِنْهُ وَقُلْتُ لَهٗ انْطَلِقْ مَعِيَ حَتّٰى اُعْطِيَكَ فَدَخَلْتُ بَيْتِيْ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ خَلْفٍ لِيْ وَقَضَيْتُ بِثَمَنِ الْبَعِيْرَيْنِ حَاجَتِيْ وَتَغَيَّبْتُ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ الْاَعْرَابِيَّ قَدْ خَرَجَ فَخَرَجْتُ وَالْاَعْرَابِيُّ مُقِيْمٌ فَاَخَذَنِيْ فَقَدَّمَنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قُلْتُ قَضَيْتُ بِثَمَنِهِمَا حَاجَتِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاقْضِهٖ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدِيْ قَالَ اَنْتَ سُرَّقٌ اِذْهَبْ بِهٖ يَا اَعْرَابِيُّ فَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ حَقَّكَ قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسُوْمُوْنَهٗ بِيْ وَيَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا تُرِيْدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ نُرِيْدُ اَنْ نَبْتَاعَهٗ مِنْكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنِّيْ اِذْهَبْ فَقَدْ اَعْتَقْتُكَ۔

نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سُرّق رکھا ہے لہٰذا میں اسے کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا میں نے پوچھا حضور علیہ السلام نے آپ کا نام سرّق کیوں رکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے ایک دیہاتی شخص سے ملاقات کی اس کے پاس دو اونٹ تھے وہ انہیں بیچنا چاہتا تھا میں نے اس سے دونوں اونٹ خرید لیے اور اسے کہا کہ میرے ساتھ چل میں تجھے (قیمت) ادا کروں میں اپنے گھر میں داخل ہوا پھر میں اپنے مویشی خانہ کی طرف سے نکل گیا اور اونٹوں کی قیمت اپنی ضرورت پر خرچ کر دی اور غائب ہو گیا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ دیہاتی چلا گیا ہوگا تو میں باہر نکلا (دیکھا تو) دیہاتی کھڑا تھا اس نے مجھے پکڑا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا میں نے آپ کو واقعہ بتایا تو آپ نے فرمایا تمہیں اس عمل پر کس چیز نے مجبور کیا میں نے عرض کیا کہ میں نے ان کی قیمت اپنی ضرورت میں خرچ کر دی ہے آپ نے فرمایا ادا کرو، میں نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں آپ نے فرمایا تم سُرّق (بڑے چور) ہو اے اعرابی اسے لے جا کر فروخت کر لو حتی کہ اپنا حق پورا کر لو فرماتے ہیں صحابہ کرام اس سے میری بولی لگانے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھتا تھا وہ پوچھتا تمہارا کیا ارادہ ہے تو وہ کہتے ہم اسے تم سے خریدنا چاہتے ہیں اس نے کہا اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ اس کی حاجت نہیں رکھتا جاؤ میں نے تمہیں آزاد کیا۔

۳۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا بِالْاِسْكَنْدَرِيَّةِ يُقَالُ لَهٗ سُرَّقٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الْاِسْمُ فَقَالَ سَمَّانِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَخْبَرْتُهُمْ اَنَّهٗ يَقْدَمُ لِيْ مَالٌ فَبَايَعُوْنِيْ فَاسْتَهْلَكْتُ اَمْوَالَهُمْ فَاَتَوْا بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں مجھ سے حضرت زید بن اسلم نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے اسکندریہ میں ایک شخص سے ملاقات کی جسے سُرّق کہا جاتا تھا میں نے اس سے پوچھا یہ کیسا نام ہے؟ اس نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا یہ نام رکھا ہے۔ میں مدینہ طیبہ میں آیا اور ان لوگوں کو بتایا کہ میرے پاس مال آنے والا ہے لہٰذا میرے

اللہ علیہ وسلم فقال انت سرق فباعنی باربعۃ ابعرۃ فقال لہ غرماؤہ ما یصنع بہ قال اعتقہ قالوا ما نحن بازہد فی الآخر منک فاعتقونی۔

ساتھ لین دین کرو ہم نے ان کا مال ہلاک کر دیا (خرچ کر دیا) پھر وہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے آپ نے فرمایا تم سُرق ہو آپ نے مجھے چار اونٹوں کے بدلے فروخت کر دیا اس (خریدار) سے قرض خواہوں نے پوچھا اس کے ساتھ کیا سلوک کرو گے اس نے کہا اسے آزاد کروں گا انہوں نے کہا ہم آخرت کے سلسلے میں تجھ سے زیادہ بے رغبت نہیں ہیں (یعنی ہمیں بھی آخرت کی فکر ہے) چنانچہ ان سب نے مجھے آزاد کر دیا۔

قال ابو جعفر ففی ہذا الحدیث بیع الحر فی الدین وقد کان ذلک فی اول الاسلام یباع من علیہ دین فیما علیہ من الدین اذا لم یکن لہ مال یقضیہ عن نفسہ حتی نسخ اللہ عز وجل ذلک فقال وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذلک فی الذی ابتاع الثمار فاصیب بہا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصدقوا فتصدق علیہ فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک وقد ذکرنا ذلک باسنادہ فیما تقدم من کتابنا ہذا ففی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لغرمائہ لیس لکم الا ذلک دلیل علی ان لا حق لہم فی بیعہ ولولا ذلک لباعہ لہم کما باع سرق فی دینہ لغرمائہ وہذا قول اہل العلم جمیعا رحمہم اللہ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں آزاد آدمی کو قرض کے بدلے بیچنے کا ذکر ہے اور یہ آغازِ اسلام میں تھا مقروض آدمی کو قرض کے بدلے میں بیچا جاتا تھا جب اس کے پاس مال نہ ہوتا جس سے وہ قرض ادا کرتا حتی کہ اللہ تعالی نے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور فرمایا اور اگر وہ تنگ دست ہو تو اسے خوشحالی تک مہلت دو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں اس بات کا فیصلہ فرمایا جس نے پھل خریدے پھر اسے ان میں نقصان ہوا تو اس پر بہت زیادہ قرض ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس پر) صدقہ کرو چنانچہ اسے صدقہ دیا گیا وہ قرض کی ادائیگی کو نہ پہنچا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ تمہیں ملتا ہے لے لو تمہارے لیے صرف یہی ہے ہم نے یہ حدیث اس کتاب میں اس کی اسناد کے ساتھ بیان کی ہے۔ تو قرض خواہوں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ تمہارے لیے صرف یہی ہے اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں اس کو بیچنے کا کوئی حق نہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اسے ان کے لیے بیچ دیتے جیسا کہ حضرت سُرق کو قرض خواہوں کے لیے قرض میں بیچا تھا یہ تمام اہل علم کا قول ہے۔

بَابُ ۲۶۵ الْوَالِدِ هَلْ يَمْلِكُ مَالَ وَلَدِهِ أَمْ لَا

باب ۲۶۵ کیا باپ اپنی اولاد کے مال کا مالک ہو سکتا ہے

۳۰۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي مَالًا وَعِيَالًا وَإِنَّ لِأَبِي مَالًا وَعِيَالًا وَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ مَالِي إِلَى مَالِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے پاس مال بھی ہے اور میں عیال دار بھی ہوں میرے والد کے پاس بھی مال وعیال ہے وہ میرا مال اپنے مال کے ساتھ ملانا چاہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال تمہارے باپ کا ہے۔

---

۳۱۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي مَالًا وَلِي وَالِدًا يُرِيدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میرے پاس مال ہے اور میرا والد میرے مال کو ضائع کرنا چاہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے بے شک تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی سے ہے پس تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَا كَسَبَهُ الْإِبْنُ مِنْ مَالٍ فَهُوَ لِأَبِيهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَا كَسَبَ الْإِبْنُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَهُ خَاصَّةً دُونَ أَبِيهِ وَقَالُوا قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَيْسَ عَلَى التَّمْلِيكِ مِنْهُ لِلْأَبِ كَسْبَ الْإِبْنِ وَإِنَّمَا هُوَ عَلَى أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلْإِبْنِ أَنْ يُخَالِفَ الْأَبَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنْ يَجْعَلَ أَمْرَهُ فِيهِ نَافِذًا كَأَمْرِهِ فِيمَا يَمْلِكُ أَلَا تَرَاهُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ بیٹا جو مال کمائے وہ اس کے باپ کا ہے ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بیٹا جو کچھ کماتا ہے وہ صرف اسی کا ہوتا ہے باپ کا نہیں ہوتا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی باپ کو بیٹے کی کمائی کا مالک بنانے سے متعلق نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ

يَقُوْلُ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ فَلَمْ يَكُنِ الْاِبْنُ مَمْلُوْكًا لِاَبِيْهِ بِاِضَافَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ فَكَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ مَالِكًا لِمَالِهٖ بِاِضَافَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ۔

بیٹے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس سلسلے میں باپ کی مخالفت کرے بلکہ وہ اس میں باپ کے حکم کو نافذ کرے جیسے وہ اپنی ملکیت میں نافذ کرتا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا، اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے تو سرکار دو عالم کی اس اضافت کی وجہ سے بیٹا، باپ کا مملوک نہیں بنتا اسی طرح آپ کی اس اضافت سے وہ اس کے مال کا مالک بھی نہیں بنے گا۔

۳۱۱ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا نَفَعَنِيْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا اَنَا وَمَالِيْ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرِدْ اَبُوْ بَكْرٍ بِذٰلِكَ اَنَّ مَالَهٗ مِلْكٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دُوْنَهٗ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنَّ اَمْرَهٗ يَنْفُذُ فِيْهِ وَفِيْ نَفْسِهٖ فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ فَهُوَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَرَّمَ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِيْنَ كَمَا حَرَّمَ دِمَاءَهُمْ وَلَمْ يَسْتَثْنِ فِيْ ذٰلِكَ وَالِدًا وَلَا غَيْرَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کسی کے مال نے ہرگز اتنا نفع نہیں دیا جتنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں اور میرا مال آپ ہی کا ہے اس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مراد نہیں تھی کہ ان کا مال، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک ہے اور ان کی اپنی ملک نہیں ہے بلکہ ان کا مطلب یہ تھا کہ آپ کا حکم اس مال میں بھی اور ان کے نفس میں بھی نافذ ہے اسی طرح حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی کہ "تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے"، وہ بھی اسی معنی پر محمول ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے مسلمانوں کے مال کو قابل احترام قرار دیا جیسے ان کے خون کو قابل عزت قرار دیا اور اس سلسلے میں والد وغیرہ کو مستثنیٰ نہیں کیا

۳۱۲ - فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَحْسِبُهٗ قَالَ فِيْ غَزْوَتِيْ هٰذِهٖ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ صَدَقْتُمْ

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت مرہ بن شراحیل فرماتے ہیں مجھ سے ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا (حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے (مرہ بن شراحیل نے) فرمایا کہ اس لڑائی کے موقعہ پر بیان کیا فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کونسا دن ہے انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں یہ قربانی کا دن ہے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا یہ حج اکبر کا

يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ ذُو الْحِجَّةِ قَالَ صَدَقْتُمْ شَهْرُ اللّٰهِ الْاَصَمُّ هَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ قَالَ صَدَقْتُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا۔

دن ہے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں یہ ذوالحجہ ہے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا یہ اللہ تعالیٰ کا بہرہ (گناہوں کی آواز نہ سننے والا) مہینہ ہے کیا تم جانتے ہو یہ کونسا شہر ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں یہ مشعر حرام ہے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا پھر فرمایا بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ الْبَكْرَاوِيُّ هُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ وَدِمَاءَكُمْ حَرَامٌ بَيْنَكُمْ فِيْ مِثْلِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ مِثْلِ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر یوم نحر کے خطبہ میں فرمایا بے شک تمہارے مال تمہاری عزتیں اور تمہارے خون تمہارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے سنو! حاضر کو چاہیئے کہ غائب تک یہ بات پہنچا دے۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَوْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَرَاهُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ حُرْمَةً هٰذَا الْيَوْمُ وَاِنَّ اَعْظَمَ الشُّهُوْرِ حُرْمَةً هٰذَا الشَّهْرُ وَاِنَّ اَعْظَمَ الْبُلْدَانِ حُرْمَةً هٰذَا الْبَلَدُ وَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ هٰذَا الْيَوْمِ وَهٰذَا الشَّهْرِ وَهٰذَا الْبَلَدِ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

حضرت ابوصالح، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضرت اعمش فرماتے ہیں میرا خیال ہے صرف حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا حرمت وعزت کے اعتبار سے آج کا دن سب سے عظیم دن ہے اور سب سے زیادہ عظمت والا مہینہ، یہ مہینہ ہے اور سب سے زیادہ احترام والا شہر، یہ شہر (مکہ مکرمہ) ہے اور بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اس طرح حرام ہیں جیسے آج کے دن، اس مہینے اور اس شہر کی حرمت ہے کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے (بارگاہ خداوندی میں) عرض کیا یا اللہ! گواہ رہنا۔

---

۳۱۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (فرماتے ہیں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا سنو! بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو (ایسے ہی حرام ہیں) جیسے تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر میں آج کا دن محترم ہے۔

۳۱۶ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا رُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيمِ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ الْجُرَشِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَادِيَةَ الْجُهَنِيَّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوعادیہ جہنی سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَارِفِ بْنِ شَبِيبِ بْنِ عُرْوَةَ أَبُو عُرْوَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت سلیم بن عمرو، حضرت عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةَ الْأَمْوَالِ كَحُرْمَةِ الْأَبْدَانِ فَكَمَا لَا يَحِلُّ أَبْدَانُ الْأَبْنَاءِ لِلْآبَاءِ إِلَّا بِالْحُقُوقِ الْوَاجِبَةِ فَكَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لَهُمْ أَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِالْحُقُوقِ الْوَاجِبَةِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ نُرِيدُ أَنْ يُوجَدَ مَا ذَكَرْتَ فِي الْأَبِ مَنْصُوصًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی حرمت کو جسمانی حرمت کی طرح قرار دیا تو جس طرح باپ کے لئے بیٹے کا بدن واجب حقوق کے علاوہ حلال نہیں اسی طرح واجب حقوق کے بغیر اس کا مال بھی حلال نہیں اگر کوئی معترض کہے کہ جو کچھ تم نے باپ کے بارے میں روایت کیا ہے ہم اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے واضح بیان چاہتے ہیں۔

۳۱۹ - قُلْتُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ

تو میں کہتا ہوں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَالَ الرَّجُلُ فَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةَ ابْنِيْ اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنَّكَ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا قَالَ هٰذَا الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُضَحِّيْ بِمَنِيْحَةِ ابْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا وَقَدْ اَمَرَهُ اَنْ يُّضَحِّيَ مِنْ مَالِهٖ وَحَضَّهُ عَلَيْهِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ مَالِ ابْنِهٖ خِلَافُ مَالِهٖ مَعَ اَنَّ اَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا حَمْلُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى لِاَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ فَوَرَّثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ الْوَلَدِ مَعَ الْوَلَدِ مِنْ مَّالِ الْاِبْنِ فَاسْتَحَالَ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَالُ لِلْاَبِ فِيْ حَيٰوةِ الْاِبْنِ ثُمَّ يَصِيْرُ بَعْضُهٗ لِغَيْرِ الْاَبِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَوَارِيْثَ لِلْوَالِدِ وَغَيْرِهٖ بَعْدَ قَضَاءِ دَيْنٍ اِنْ كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ وَبَعْدَ اِنْفَاذِ وَصَايَاهُ مِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاَبَ لَا يَقْضِيْ مِنْ مَّالِهٖ دَيْنَ ابْنِهٖ وَلَا يُنَفِّذُ وَصَايَا اَبِيْهِ مِنْ مَّالِهٖ فَفِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ الْاِبْنَ اِذَا مَلَكَ مَمْلُوْكَةً حَلَّ لَهٗ اَنْ يَّطَاَهَا وَهِيَ مِمَّنْ اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ وَطْيَهَا بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَلَوْ كَانَ مَالُهٗ لِاَبِيْهِ اِذًا لَحَرُمَ عَلَيْهِ وَطْيُ مَا كَسَبَ مِنَ الْجَوَارِيْ لِحُرْمَةِ

نے ایک شخص سے فرمایا مجھے قربانی کے دن کو عید بنانے کا حکم دیا گیا اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت کے لیے (عید) بنایا ہے اس نے عرض کیا بتایئے اگر میں اپنے بیٹے کی اونٹنی اور ناخن اتارو اور مونچھیں کاٹو زیر ناف بال صاف کرو تو اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ تمہاری قربانی کی تکمیل ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے بیٹے کا منیحہ قربان کروں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ آپ نے انہیں اپنے مال سے قربانی کا حکم دیا اور اسے اسی مال کے ساتھ مخصوص کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ بیٹے کے مال کا حکم اس کے اپنے مال کے حکم کے خلاف ہے پھر ان روایات کو اس معنی پر (جو بیان ہوا) محمول کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ قرآن پاک بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے لڑکے کے لیے دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہے پھر فرمایا اس کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ہے اس سے جو وہ چھوڑ جائے تو اللہ تعالیٰ نے بیٹے کے مال میں اولاد کے علاوہ (یعنی ماں) کو والد کے ساتھ وارث بنایا پس محال ہے کہ بیٹے کی زندگی میں وہ مال باپ کا ہو پھر اس میں سے بعض دوسروں کے لیے ہو جائے ــــ اس کے بعد ارشاد فرمایا "وصیت کے بعد جو وصیت کی جائے یا قرض کے بعد" تو اللہ تعالیٰ نے وراثت کو باپ اور اس کے غیر کے لیے قرار دیا لیکن جب قرض ادا کر دیا جائے جو قرض میت پر ہو اس طرح تہائی مال سے وصیت کو پورا کرنے کے بعد وراثت کو جاری فرمایا اور اس بات پر اجماع ہے کہ باپ اپنے مال سے بیٹے کا قرض ادا نہیں کرے گا اس طرح باپ کی وصیت اس کے مال سے نافذ نہ ہوگی تو اس میں ہماری گفتگو پر دلالت پائی جاتی ہے اور تحقیق مسلمانوں کا اجماع ہے کہ بیٹا جب اپنی کسی مملوکہ (لونڈی)

وَطْیِ جَوَارِیْ اَبِیْهِ عَلَیْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَیْضًا عَلٰی انْتِفَاءِ مِلْكِ الْاَبِ لِمَالِ الْاِبْنِ وَاَنَّ مِلْكَ الْاِبْنِ فِیْهِ ثَابِتٌ دُوْنَ اَبِیْهِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

کا مالک ہو جائے تو اس کے لیے اس سے وطی کرنا جائز ہوتا ہے اور یہ ان عورتوں میں سے ہو جاتی ہے جن سے وطی کرنا اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے ارشاد خداوندی ہے "اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیوی یا لونڈیوں سے (وطی جائز ہے) اور اگر اس کا مال اس کے باپ کا ہوتا تو اس صورت میں اس کی اپنی لونڈی سے جو اس نے خود حاصل کی وطی کرنا جائز نہ ہوتا جیسا کہ باپ کی لونڈی سے وطی کرنا جائز نہیں تو یہ بھی اس بات کی نفی پر دلالت کرتی ہے کہ بیٹے کے مال پر باپ کی ملکیت ہو اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ اس پر بیٹے کی ملکیت ثابت ہے باپ کی نہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْوَلَدِ یَدَّعِیْهِ الرَّجُلَانِ كَیْفَ الْحُكْمُ فِیْهِ

باب ۲۶۶۔ کسی بچے پر دو آدمیوں کا دعویٰ

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِیُّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَاٰی اُسَامَةَ وَزَیْدًا وَعَلَیْهِمَا قَطِیْفَةٌ قَدْ غَطَّیَا رُءُوْسَهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَدَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں مجزز مدلجی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت اسامہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کو دیکھا ان دونوں پر ایک چادر تھی جس سے ان کے سر ڈھانپے ہوئے تھے اس (مجزز مدلجی) نے کہا ان قدموں کا آپس میں تعلق ہے (ام المومنین فرماتی ہیں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو مسرور تھے۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ فَقَالَ اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہشاش بشاش تشریف لائے آپ کے چہرہ انور کے خطوط چمک رہے تھے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ابھی ابھی مجزز نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو کہا کہ یہ قدم ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ فَزَعَمُوْا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک

أَنَّ فِيهِ مَا قَدْ دَلَّهُمْ أَنَّ الْقَافَةَ يُحْكَمُ بِقَوْلِهِمْ وَيَثْبُتُ بِهِ الْأَنْسَابُ قَالُوا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَنْكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُجَزِّزٍ وَلَقَالَ لَهُ وَمَا يُدْرِيكَ فَلَمَّا سَكَتَ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ دَلَّ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِمَّا يُؤَدِّي إِلٰى حَقِيقَةٍ يَجِبُ بِهَا الْحُكْمُ

جماعت نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے ان کا خیال ہے کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ قیافہ شناس لوگوں کے قول سے فیصلہ کیا جاسکتا ہے اور اس سے نسب ثابت ہوتا ہے اور وہ فرماتے ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجزز کی بات کا انکار فرماتے اور اس سے فرماتے کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ تو جب آپ خاموش ہوئے اور اس پر اعتراض نہیں کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قول ان باتوں میں سے ہے جو ایسی حقیقت تک پہنچاتی ہیں جس کے ساتھ حکم واجب ہو جاتا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ أَنْ يُحْكَمَ بِقَوْلِ الْقَافَةِ فِي نَسَبٍ وَلَا غَيْرِهِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى أَنَّ سُرُورَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ الَّذِي ذَكَرُوا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ لَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى مَا تَوَهَّمُوا مِنْ وَاجِبِ الْحُكْمِ بِقَوْلِ الْقَافَةِ لِأَنَّ أُسَامَةَ قَدْ كَانَ نَسَبُهُ ثَبَتَ مِنْ زَيْدٍ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَحْتَجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ إِلٰى قَوْلِ أَحَدٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ دُعِيَ أُسَامَةُ فِيمَا تَقَدَّمَ إِلٰى زَيْدٍ إِنَّمَا تَعَجَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِصَابَةِ مُجَزِّزٍ كَمَا يُتَعَجَّبُ مِنْ ظَنِّ الرَّجُلِ الَّذِي يُصِيبُ بِظَنِّهِ حَقِيقَةَ الشَّيْءِ الَّذِي ظَنَّهُ وَلَا يَجِبُ الْحُكْمُ بِذٰلِكَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْإِنْكَارَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ لَمْ يَتَعَاطَ بِقَوْلِهِ ذٰلِكَ إِثْبَاتَ مَا لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا فِيمَا تَقَدَّمَ فَهٰذَا مَا يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيثُ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نسب وغیرہ میں قیافہ شناس لوگوں کے قول کے ساتھ فیصلہ نہیں کیا جاسکتا پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ مجزز مدلجی کے قول پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا جیسا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر کیا اس بات کی دلیل نہیں جو انہوں نے وہم کیا کہ اس سے قیافہ شناس لوگوں کے قول پر حکم واجب ہو جاتا ہے کیونکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا نسب پہلے سے ثابت تھا اور اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے قول سے استدلال نہیں کیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو اس سے پہلے حضرت اسامہ کو حضرت زید کے حوالے سے نہ پکارا جاتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجزز کے صحیح بات تک پہنچنے پر تعجب فرمایا (اور خوش ہوئے) جیسا کہ کسی شخص کے اس گمان پر خوشی ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ کسی چیز کی حقیقت تک پہنچ جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ حکم واجب نہیں ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار کو ترک فرمایا کیونکہ آپ نے اس کے قول سے ایسی بات کو ثابت کرنا خیال نہیں فرمایا جو پہلے سے ثابت نہیں تھی تو اس حدیث میں اس بات کا احتمال ہے

وَقَدْ رُوِيَ فِي أَمْرِ الْقَافَةِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے قیافہ کے بارے میں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا۔

۳۲۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اِنْحَاءٍ فَمِنْهُ اَنْ يَجْتَمِعَ الرِّجَالُ الْعَدَدُ عَلَى الْمَرْاَةِ لَا تَمْنَعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا وَكُنَّ يَنْصِبْنَ عَلٰى اَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ فَيَطَاُهَا كُلُّ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعَ لَهُمُ الْقَافَةُ فَاَيُّهُمْ اَلْحَقُوْهُ بِهٖ كَانَ اَبَاهُ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ ذٰلِكَ النِّكَاحَ الَّذِيْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْهِ ذٰلِكَ الْحُكْمُ وَاَقَرَّ النَّاسَ عَلَى النِّكَاحِ الَّذِيْ لَا يَحْتَاجُ فِيْهِ اِلٰى قَوْلِ الْقَافَةِ وَجَعَلَ الْوَلَدَ لِاَبِيْهِ الَّذِيْ يَدَّعِيْهِ فَيَثْبُتُ نَسَبُهُ بِذٰلِكَ وَنَسَخَ الْحُكْمَ الْمُتَقَدِّمَ الَّذِيْ كَانَ يُحْكَمُ فِيْهِ بِقَوْلِ الْقَافَةِ وَقَدْ كَانَ اَوْلَادُ الْبَغَايَا الَّذِيْ وُلِدُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَنِ ادَّعٰى اَحَدًا مِنْهُمْ فِي الْاِسْلَامِ لَحِقَ بِهٖ۔

۳۲۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

۳۲۴ - وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا اَنَسٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ مَالِكٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ وَقَالَ اَنَسٌ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُلِيْطُ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ بِمَنِ ادَّعٰى بِهِمْ فِي الْاِسْلَامِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يُلْحِقُوْنَ بِهِمْ بِقَوْلِ الْقَافَةِ فَيَكُوْنُ قَوْلُهُمْ كَالْبَيِّنَةِ الَّتِيْ تَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَوْ كَانَ قَوْلُهُمْ مُسْتَعْمَلًا فِي الْاِسْلَامِ كَمَا كَانَ مُسْتَعْمَلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذًا لَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ

اس مفہوم کے خلاف مروی ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح کی چار صورتیں تھیں، ایک صورت یہ تھی کہ ایک عورت کے پاس متعدد مرد جمع ہوتے تھے وہ کسی بھی آنے والے کو نہیں روکتی تھی یہ زانیہ عورتیں تھیں وہ اپنے دروازوں پر جھنڈے گاڑ دیتی تھیں جو بھی ان کے پاس جاتا ان سے وطی کرتا جب اسے حمل ٹھہرتا پھر وہ بچہ جنتی تو قیافہ شناس جمع ہو جاتے وہ بچے کو جس کے ساتھ ملا دیتے وہی اس کا باپ ہوتا تھا، اور وہ اس کا بچہ کہلاتا اس سے روکا نہیں جاتا تھا جب اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تو آپ نے اس نکاح کو جس میں یہ حکم ہوتا تھا ختم کر دیا اور آپ نے اس نکاح کو برقرار رکھا جس میں قیافہ شناس کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اور بچہ اس کے باپ کے لیے قرار دیا جو اس کا مدعی ہوتا تھا اس سے اس کا نسب ثابت ہوتا اور وہ پہلا حکم جس میں قیافہ شناس کے قول کے ساتھ فیصلہ ہوتا تھا آپ نے منسوخ کر دیا اور ان زانیہ عورتوں کی جو اولاد دور جاہلیت میں پیدا ہوئی، اسلام میں جس نے اس کا دعویٰ کیا اس کے ساتھ اسے ملا دیا گیا۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اہل جاہلیت کو ان لوگوں کے ساتھ ملاتے تھے جو اسلام میں ان کے مدعی ہوئے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ قیافہ شناس لوگوں کے قول سے ان (دعویٰ کرنے والوں) کے ساتھ نہیں ملاتے تھے کہ ان کا قول گواہی قرار پاتا جس سے وہ گواہی دیتے اگر زمانہ جاہلیت کی طرح اسلام میں بھی یہ طریقہ مستعمل ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ نہ فرماتیں کہ یہ طریقہ ختم ہو گیا بلکہ اس سے یہ بات معلوم ہوتا

اَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ مِمَّا اِذَا كَانَ قَدْ يَجِبُ بِهٖ عِلْمُ اَنَّ الصَّبِيَّ مِمَّنْ وَطِئَ اُمَّهٗ مِنَ الرِّجَالِ فَفِيْ نَسْخِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ قَوْلَهُمْ لَمْ يَجِبْ بِهٖ حُكْمٌ بِثُبُوْتِ النَّسَبِ

ضروری تھا کہ یہ بچہ وطی کرنے والے مردوں میں سے کس کا بچہ ہے تو اس کے منسوخ ہونے میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے قول سے ثبوت نسب کا فیصلہ واجب نہیں۔

وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى بِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اَتَيَا عُمَرَ كِلَاهُمَا يَدَّعِيْ وَلَدَ امْرَاَةٍ فَدَعَا لَهُمَا رَجُلًا مِنْ بَنِيْ كَعْبٍ قَائِفًا فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِعُمَرَ لَقَدِ اشْتَرَكَا فِيْهِ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ ثُمَّ دَعَا الْمَرْاَةَ فَقَالَ اَخْبِرِيْنِيْ خَبَرَكِ قَالَتْ كَانَ هٰذَا لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ يَاْتِيْهَا وَهِيَ فِيْ اِبِلِ اَهْلِهَا فَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى تَظُنَّ اَنْ قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا حَمْلٌ ثُمَّ يَنْصَرِفُ عَنْهَا فَاُهْرِيْقَتْ عَلَيْهِ دَمًا ثُمَّ خَلَفَهَا ذَا تَعْنِي الْاٰخَرَ فَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى تَظُنَّ اَنْ قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا حَمْلٌ لَا يُدْرٰى مِمَّنْ هُوَ فَكَبَّرَ الْكَعْبِيُّ فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ اَيَّهُمَا شِئْتَ۔

پہلے قول والوں نے اپنے قول پر مزید یوں استدلال کیا ہے حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے دونوں ایک عورت کے بچے پر دعویٰ کر رہے تھے آپ نے ان کے لیے بنو کعب میں سے ایک قیافہ شناس کو بلایا اس نے دونوں کو دیکھا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ دونوں اس بچے میں شریک ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے دُرے کے ساتھ مارا پھر عورت کو بلا کر فرمایا مجھے اپنی خبر بتاؤ اس نے کہا یہ ان دو میں سے ایک کا ہے وہ اس کے پاس آیا جب کہ وہ اپنے گھر والوں کے اونٹوں کے پاس تھی وہ اس سے جدا نہ ہوا حتیٰ کہ اس نے گمان کیا کہ اسے حمل ٹھہر گیا پھر وہ اس سے پھر گیا اس نے اس پر خون بہایا (حیض آیا) پھر وہ دوسرا اس کے پاس آیا وہ جدا نہ ہوا حتیٰ کہ اسے حمل ٹھہر گیا نامعلوم یہ کس کا ہے کعبی (قیافہ شناس) نے اللہ اکبر کہا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بچے سے فرمایا ان میں سے جس سے چاہے مل جا۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مِثْلَهٗ

حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت سلیمان سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَاطِبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتٰى رَجُلَانِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْتَصِمَانِ فِيْ غُلَامٍ مِنْ وِلَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُ هٰذَا هُوَ ابْنِيْ وَيَقُوْلُ هٰذَا هُوَ ابْنِيْ فَدَعَا لَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَائِفًا مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْغُلَامِ فَنَظَرَ

حضرت یحییٰ بن حاطب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دو آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ دور جاہلیت میں پیدا ہونے والے ایک بچے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے یہ کہتا کہ یہ میرا لڑکا ہے اور وہ کہتا کہ میرا لڑکا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو مصطلق سے قیافہ شناس کو بلایا اور اس بچے کے بارے میں پوچھا مصطلقی نے اس کی طرف دیکھا

اِلَیْہِ الْمُصْطَلِقِیُّ ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ وَالَّذِیْ اَکْرَمَكَ اِنَّھُمَا قَدِ اشْتَرَکَا فِیْہِ جَمِیْعًا فَقَامَ اِلَیْہِ عُمَرُ فَضَرَبَہٗ بِالدِّرَّۃِ حَتّٰی اَضْجَعَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ ذَھَبَ بِكَ النَّظْرُ اِلٰی غَیْرِ مَذْھَبٍ ثُمَّ دَعَا اُمَّ الْغُلَامِ فَسَاَلَھَا فَقَالَتْ اِنَّ ھٰذَا لِاَحَدِ الرَّجُلَیْنِ قَدْ کَانَ غَلَبَ عَلَی النَّاسِ حَتّٰی وَلَدَتْ لَہٗ اَوْلَادًا ثُمَّ وَقَعَ بِیْ عَلٰی نَحْوِ مَا کَانَ یَفْعَلُ فَحَمَلْتُ فِیْمَا اَرٰی فَاَصَابَتْنِیْ ھِرَاقَۃٌ مِنْ دَمٍ حَتّٰی وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنْ لَا شَیْئَ فِیْ بَطْنِیْ ثُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْاٰخَرَ وَقَعَ بِیْ فَوَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ مِنْ اَیِّھِمَا ھُوَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ اتَّبِعْ اَیَّھُمَا شِئْتَ فَاتَّبَعَ اَحَدَھُمَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ مُتَّبِعًا لِاَحَدِھِمَا فَذَھَبَ بِہٖ وَقَالَ عُمَرُ قَاتَلَ اللّٰہُ اَخَا بَنِی الْمُصْطَلِقِ۔

پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت بخشی ہے یہ دونوں اس بچے میں شریک ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس شخص کی طرف اٹھے اور اسے دُرہ مارا حتیٰ کہ وہ لیٹ گیا پھر فرمایا اللہ کی قسم! تجھے نظر دوسری طرف لے گئی ہے پھر بچے کی ماں کو بلا کر اس سے پوچھا اس نے کہا یہ ان میں سے ایک مرد کا ہے یہ لوگوں پر غالب آیا اور میں نے اس کے لیے کئی بچے جنے پھر وہ عادت کے مطابق مجھ سے ہمبستر ہوا میں اپنے خیال میں حاملہ ہوگئی لیکن مجھے خون آیا یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ میرے پیٹ میں کچھ بھی نہیں پھر یہ دوسرا مجھ سے ہمبستر ہوا پس اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ یہ ان میں سے کس کا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لڑکے سے فرمایا ان میں سے جس کے ساتھ چاہو جاؤ تو وہ ایک کے ساتھ چلا گیا حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب فرماتے ہیں میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ وہ ان میں سے ایک کے پیچھے جا رہا ہے اور وہ اسے لے گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ بنو مصطلق کے بھائی کو ہلاک کرے۔

قَالُوْا فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ

اَنَّ عُمَرَ حَکَمَ بِالْقَافَۃِ فَقَدْ وَافَقَ مَا تَاَوَّلْنَا فِیْ حَدِیْثِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِیِّ فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ عَلَیْھِمْ لِلْاٰخَرِیْنَ اَنَّ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مَا یَدُلُّ عَلٰی بُطْلَانِ مَا قَالُوْا وَذٰلِكَ اَنَّ فِیْہِ اَنَّ الْقَائِفَ قَالَ ھُوَ مِنْھُمَا جَمِیْعًا فَلَمْ یَجْعَلْہُ عُمَرُ کَذٰلِكَ وَقَالَ لَہٗ وَالِ اَیَّھُمَا شِئْتَ عَلٰی مَا یَجِبُ فِیْ صَبِیٍّ ادَّعَاہُ رَجُلَانِ فَاِنْ اَقَرَّ اَحَدُھُمَا کَانَ اَبَاہُ فَلَمَّا رَدَّ عُمَرُ ذٰلِكَ اِلٰی حُکْمِ الصَّبِیِّ الْمُدَّعٰی اِذَا ادَّعَاہُ رَجُلَانِ وَلَمْ یَکُنْ بِحَضْرَۃِ الْاِمَامِ قَائِفٌ لَا اِلٰی قَوْلِ الْقَائِفِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ الْقَافَۃَ لَا یَجِبُ بِقَوْلِھِمْ ثُبُوْتُ نَسَبٍ مِنْ اَحَدٍ

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قیافہ کے مطابق فیصلہ فرمایا لہٰذا ہم نے مجزز مدلجی کی حدیث میں جو تاویل کی ہے یہ اس کے موافق ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کے خلاف یوں استدلال کیا ہے کہ اس حدیث میں ان لوگوں کے قول کے بطلان پر دلیل پائی جاتی ہے وہ یوں کہ قیافہ شناس نے کہا یہ ان دونوں سے ہے تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس طرح قرار نہ دیا اور اس سے فرمایا ان میں سے جس سے چاہے مل جا۔ جیسے ایک بچہ پر دو آدمی دعویٰ کریں پھر ایک اقرار کرے تو واجب ہے کہ بچہ اس کا قرار دیا جائے۔ تو جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے اس بچے کے حکم کی طرف لوٹایا جس پر دو آدمی دعویٰ کریں اور حاکم کے پاس قیافہ شناس نہ ہو اور آپ نے اسے قیافہ شناس کے قول کی

وَقَدْ رُوِیَ

عَنْ عُمَرَ اَیْضًا مِنْ وُجُوْہٍ صِحَاحٍ اَنَّہٗ جَعَلَہٗ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ جَمِیْعًا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے صحیح طرق سے یہ بات بھی مروی ہے کہ آپ نے اس بچے کو دونوں کے لیے قرار دیا۔

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ تَوْبَۃَ الْعَنْبَرِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلَیْنِ اشْتَرَکَا فِیْ طُھْرِ امْرَأَۃٍ فَوَلَدَتْ فَدَعَا عُمَرُ الْقَافَۃَ فَقَالُوْا اَخَذَ الشِّبْہَ مِنْھُمَا جَمِیْعًا فَجَعَلَہٗ بَیْنَھُمَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک عورت کی پشت (جماع) میں شریک ہوئے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس کو بلایا انہوں نے کہا یہ ان دونوں کے مشابہ ہے تو آپ نے اسے ان دونوں کے درمیان کر دیا۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عُمَرَ نَحْوَہٗ قَالَ فَقَالَ لِیْ سَعِیْدٌ لِمَنْ تَرٰی مِیْرَاثَہٗ قَالَ ھُوَ لِاٰخِرِھِمَا مَوْتًا۔

حضرت قتادہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت قتادہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس کی میراث کس کے لیے سمجھتے ہو؟ انہوں نے فرمایا۔ جو ان دونوں میں سے بعد کو فوت ہو۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَوْفُ بْنُ اَبِیْ جَمِیْلَۃَ عَنْ اَبِی الْمُھَلَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰی فِیْ رَجُلٍ ادَّعَاہُ رَجُلَانِ کِلَاھُمَا یَزْعَمُ اَنَّہٗ ابْنُہٗ وَذٰلِکَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَدَعَا عُمَرُ اُمَّ الْغُلَامِ الْمُدَّعٰی فَقَالَ اُذَکِّرُکِ بِالَّذِیْ ھَدَاکِ لِلْاِسْلَامِ لِاَیِّھِمَا ھُوَ قَالَتْ لَا وَالَّذِیْ ھَدَانِیْ لِلْاِسْلَامِ مَا اَدْرِیْ لِاَیِّھِمَا ھُوَ اَتَانِیْ ھٰذَا اَوَّلَ اللَّیْلِ وَاَتَانِیْ ھٰذَا اٰخِرَ اللَّیْلِ فَمَا اَدْرِیْ لِاَیِّھِمَا ھُوَ قَالَ فَدَعَا عُمَرُ مِنَ الْقَافَۃِ اَرْبَعَۃً وَدَعَا بِبَطْحَاءَ فَنَثَرَھَا فَاَمَرَ الرَّجُلَیْنِ الْمُدَّعِیَیْنِ فَوَطِئَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا بِقَدَمٍ وَاَمَرَ الْمُدَّعٰی فَوَطِئَ بِقَدَمٍ ثُمَّ اَرَاہُ الْقَافَۃَ قَالَ اُنْظُرُوْا فَاِذَا اَتَیْتُمْ فَلَا تَتَکَلَّمُوْا حَتّٰی اَسْاَلَکُمْ قَالَ فَنَظَرَ الْقَافَۃُ فَقَالُوْا قَدْ اَثْبَتْنَا ثُمَّ فَرَّقَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ سَاَلَھُمْ رَجُلًا رَجُلًا قَالَ

طرف نہیں لوٹایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ قیافہ شناس لوگوں کے قول سے کسی کا نسب ثابت نہیں ہوتا۔

حضرت ابوالمہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص (لڑکے) کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس پر دو آدمیوں کا دعویٰ تھا ان میں سے ہر ایک اسے اپنا بیٹا خیال کرتا تھا اور یہ زمانہ جاہلیت کا عمل تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کی ماں کو بلایا جس پر دعویٰ کیا گیا تھا فرمایا میں تمہیں وہ ذات یاد دلاتا ہوں جس نے تجھے اسلام کی ہدایت دی یہ ان میں سے کس کا ہے؟ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے مجھے ہدایت دی میں نہیں جانتی کہ وہ ان میں سے کس کا ہے یہ شخص میرے پاس رات کے پہلے حصے میں آیا اور وہ رات کے پچھلے حصے میں، پس مجھے معلوم نہیں یہ کس کا ہے راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چار قیافہ شناسوں کو بلایا پھر کنکریاں منگوا کر ان کو پھیلا دیا دونوں دعویٰ داروں کو حکم دیا اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے قدم

مَتَى تَدَاعَوا يعني فتبايعوا كلهم يشهد ان هذا ابن هذين قال فقال عمر يا عجبا لما يقول هؤلاء قد كنت اعلم ان الكلبة تلقح بالكلاب ذوات العدد ولم اكن اشعر ان النساء يفعلن ذلك قبل هذا اني لا ارى ما يرون اذهب فهما ابواك۔

سے انہیں روندا جس پر دعویٰ تھا اسے حکم دیا اس نے بھی روندا پھر قیافہ شناسوں نے اسے دیکھا آپ نے فرمایا دیکھو لیکن جب آؤ تو اس وقت تک کلام نہ کرنا جب تک میں تم سے سوال نہ کروں فرماتے ہیں قیافہ شناس حضرات نے دیکھا تو کہا کہ ہم سمجھ گئے ہیں نے محفوظ کر لیا۔ پھر ان کو جدا جدا کر کے ایک ایک سے پوچھا راوی فرماتے ہیں پھر وہ سب متفق ہو گئے اور ہر ایک نے گواہی دی کہ یہ لڑکا ان دونوں کا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر تعجب ہے میں جانتا تھا کہ کتیا بہت سے کتوں سے حاملہ ہوتی ہے لیکن اس سے پہلے مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں میں ان کی رائے کو رد نہیں کروں گا جاؤ یہ دونوں تمہارے باپ ہیں

٣٣١۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال انا همام بن يحيى عن قتادة عن سعيد ابن المسيب ان رجلين اشتركا في طهر امرأة فولدت لهما ولدا فارتفعا الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فدعا لهما ثلاثة من القافة فدعا بتراب فوطئ فيه الرجلان والغلام ثم قال لاحدهم انظر فنظر فاستقبل واستعرض واستدبر ثم قال اسرّ او اعلن فقال عمر بل اسرّ فقال لقد اخذ الشبه منهما جميعا فما ادري لايهما هو فاجلسه ثم قال للآخر ايضا انظر فنظر واستقبل واستعرض واستدبر ثم قال اسرّ ام اعلن قال بل اسرّ قال لقد اخذ الشبه منهما جميعا فلا ادري لايهما هو واجلسه ثم امر الثالث فنظر فاستقبل واستعرض واستدبر ثم قال اسرّ ام اعلن قال لقد اخذ الشبه منهما جميعا فما ادري لايهما هو فقال عمر انا نعرف الآثار يقولها ثلاثا وكان عمر قائفا فجعله لهما يرثانه ويرثهما فقال لي سعيد اتدري من عصبته قلت لا قال الباقي منهما

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں دو آدمی ایک عورت کی پیٹھ پر شریک ہوئے اس نے ان دونوں کے لیے بچہ جنا وہ دونوں اپنا مقدمہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے آپ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا اور مٹی منگوائی ان دونوں مردوں اور لڑکے نے اس مٹی کو روندا پھر ان میں سے ایک (قیافہ شناس) سے فرمایا دیکھو اس نے دیکھا وہ آگے بڑھا دائیں بائیں ہوا اور پیچھے ہٹ گیا پھر کہا کہ پوشیدہ کہوں یا علانیہ؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پوشیدہ کہو اس نے کہا اسے ان دونوں سے مشابہت ہے لیکن میں نہیں جانتا ہے ان میں سے کس کا ہے آپ نے اسے بٹھا دیا پھر دوسرے سے فرمایا دیکھو اس نے دیکھا آگے بڑھا دائیں بائیں ہوا اور پیچھے ہٹ گیا پھر پوچھا پوشیدہ کہوں یا ظاہراً؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پوشیدہ کہو، اس نے کہا اس نے دونوں کے ساتھ مشابہت اختیار کی ہے نامعلوم یہ ان میں سے کس کا ہے آپ نے اسے بھی بٹھا دیا پھر تیسرے کو حکم دیا اس نے دیکھا آگے کو بڑھا ادھر ادھر ہوا اور پیچھے ہٹا پھر کہا کہ پوشیدہ کہوں یا علانیہ؟ فرمایا ظاہراً

کھو اس نے کہا یہ ان دونوں سے مشابہ ہے مجھے معلوم نہیں یہ ان دونوں میں سے کس کا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نشانات کی معرفت رکھتے ہیں اور آپ بھی قیافہ شناس تھے آپ نے اسے ان دونوں کے بیٹے قرار دیا وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے اور وہ ان دونوں کا وارث ہوگا (حضرت قتادہ فرماتے ہیں) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا جانتے ہو اس کا وارث کون ہے میں نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا جو ان میں سے زندہ رہے۔

قَالَ

اَبُوْجَعْفَرَ فَلَيْسَ يَخْلُوْ حُكْمُهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ بِالدَّعْوٰى لِاَنَّ الرَّجُلَيْنِ اِدَّعَيَا الصَّبِيَّ وَهُوَ فِيْ اَيْدِيْهِمَا فَاَلْحَقَهُ بِهِمَا بِدَعْوَاهُمَا اَوْ يَكُوْنُ فَعَلَ ذٰلِكَ فَكَانَ الَّذِيْنَ يَحْكُمُوْنَ بِقَوْلِ الْقَافَةِ لَا يَحْكُمُوْنَ بِقَوْلِهِمْ اِذَا قَالُوْا هُوَ ابْنُ هٰذَيْنِ فَلَمَّا كَانَ قَوْلُهُمْ كَذٰلِكَ ثَبَتَ عَلٰى قَوْلِهِمَا اَنْ يَكُوْنَ قَضَاءُ عُمَرَ بِالْوَلَدِ لِلرَّجُلَيْنِ كَانَ بِغَيْرِ قَوْلِ الْقَافَةِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو روایات ہم نے بیان کی ہیں ان میں حکم دو صورتوں میں سے ایک سے خالی نہیں یا تو دعویٰ کے ساتھ ہوگا کیونکہ دونوں مردوں نے بچے کا دعویٰ کیا جب کہ وہ ان کے قبضے میں تھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے دعویٰ کی وجہ سے ان کے ساتھ ملا دیا آپ نے خود بخود یہ فیصلہ فرمایا تو گویا وہ لوگ جو قیافہ شناس لوگوں کے قول کے مطابق فیصلہ کرتے تھے وہ ان کے قول پر اس صورت میں فیصلہ نہیں کرتے تھے کہ جب وہ کہیں یہ ان دونوں کا بیٹا ہے تو جب ان کے قول کی یہ صورت ہے تو ان دونوں کے قول کے مطابق ثابت ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ قیافہ شناس لوگوں کے قول کے بغیر تھا۔

۳۳۲- وَفِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ الْقَافَةُ لَا نَدْرِيْ لِاَيِّهِمَا هُوَ فَجَعَلَهُ عُمَرُ بَيْنَهُمَا وَالْقَافَةُ لَمْ يَقُوْلُوْا هُوَ ابْنُهُمَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ عُمَرَ اَثْبَتَ نَسَبَهُ مِنَ الرَّجُلَيْنِ بِدَعْوَاهُمَا وَلِمَا لَهُمَا عَلَيْهِ مِنَ الْيَدِ لَا بِقَوْلِ الْقَافَةِ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ایسی بات ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ یوں کہ انہوں نے فرمایا قیافہ شناسوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں یہ ان دونوں میں سے کس کا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے ان دونوں کے درمیان مشترک کر دیا جب کہ قیافہ شناسوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ ان دونوں کا بیٹا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے اس کا نسب ان کے دعویٰ اور قبضہ سے ثابت کیا قیافہ شناسوں کے قول سے نہیں

فَاِنْ قَالَ

قَائِلٌ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرْتَهُ فَمَا كَانَ احْتِيَاجُ

اگر کوئی شخص کہے کہ اگر بات اسی طرح ہے جو آپ نے ...

عُمَرَ اِلَى الْقَافَةِ حَتّٰى دَعَاهُمْ ـ

قِيْلَ لَهٗ يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَعَ بِقَلْبِهٖ اَنَّ حَمْلًا لَا يَكُوْنُ مِنْ رَجُلَيْنِ فَيَسْتَحِيْلُ اِلْحَاقُ الْوَلَدِ بِمَنْ يُعْلَمُ اَنَّهٗ لَمْ يَلِدْهُ فَدَعَا الْقَافَةَ لِيَعْلَمَ مِنْهُمْ هَلْ يَكُوْنُ وَلَدٌ يُحْمَلُ بِهٖ مِنْ نُطْفَتَيْ رَجُلَيْنِ اَمْ لَا وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الْمُهَلَّبِ فَلَمَّا اَخْبَرَهُ الْقَافَةُ بِاَنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَكُوْنُ وَاِنَّهٗ غَيْرُ مُسْتَحِيْلٍ رَجَعَ اِلَى الدَّعْوَى الَّتِيْ كَانَتْ مِنَ الرَّجُلَيْنِ فَحَكَمَ بِهَا فَجَعَلَ الْوَلَدَ ابْنَهُمَا جَمِيْعًا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهٖ فَذٰلِكَ حُكْمٌ بِالدَّعْوَى لَا بِقَوْلِ الْقَافَةِ ـ

۳۲۳ - **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مَوْلًى لِبَنِيْ مَخْزُوْمَةَ قَالَ وَقَعَ رَجُلَانِ عَلٰى جَارِيَةٍ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ فَعَلِقَتِ الْجَارِيَةُ فَلَمْ يُدْرَ مِنْ اَيِّهِمَا هُوَ فَاَتَيَا عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ فِي الْوَلَدِ فَقَالَ عُمَرُ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ هٰذَا فَاَتَيَا عَلِيًّا فَقَالَ هُوَ بَيْنَكُمَا يَرِثُكُمَا وَتَرِثَانِهٖ وَهُوَ لِلْبَاقِيْ مِنْكُمَا فَهٰذَا حُكْمٌ بِالْوَلَدِ لِمُدَّعِيَيْهِ جَمِيْعًا فَجَعَلَهٗ اِبْنَهُمَا وَلَمْ يَحْتَجْ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِ الْقَافَةِ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ ـ

نے ذکر کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ضرورت نہ تھی کہ قیافہ شناسوں کو بلاتے (یعنی اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ہمارے نزدیک اس بات کا احتمال ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ بات آئی ہو کہ یہ حمل ان دونوں سے نہیں پس بچے کو ایسے شخص سے ملا دینا جس سے وہ پیدا نہیں محال ہے، پس آپ نے قیافہ شناسوں کو بلایا تاکہ ان سے معلوم کریں کہ کیا دو آدمیوں کے نطفہ سے ٹھہرنے والے سے بھی بچہ پیدا ہو سکتا ہے یا نہیں یہ بات ابو المہلب کی روایت میں بھی بیان ہوتی ہے جیسے ہم ذکر کر چکے ہیں جب قیافہ شناسوں نے آپ کو خبر دی کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے اور یہ محال نہیں ہے تو آپ نے اس دعویٰ کی طرف رجوع فرمایا جو ان دو آدمیوں کے درمیان تھا اور اس کے ساتھ فیصلہ فرمایا اور بچہ ان دونوں کے بیٹے قرار دیا وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے۔ تو یہ فیصلہ دعویٰ کی بنیاد پر تھا قیافہ شناسوں کے قول پر نہیں تھا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے حضرت ابو الاحوص، بنو مخزومہ کے ایک غلام سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دو آدمیوں نے ایک ہی طہر میں ایک لونڈی سے جماع کیا لونڈی کو حمل ٹھہر گیا یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کس کا ہے وہ دونوں، بچے میں جھگڑتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں میں ان کے درمیان کیسے فیصلہ کروں وہ دونوں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا وہ (بچہ) تم دونوں کے درمیان مشترک ہے وہ تمہارا وارث ہوگا اور تم دونوں اس کے وارث ہو گے اور وراثت تم دونوں میں سے (بعد میں) زندہ رہنے والے کے لیے ہے تو جس بچے پر دو آدمی دعویٰ کریں اس کا یہ حکم ہے تو انہوں نے اسے دونوں کا بیٹا قرار دیا اور اس سلسلے میں قیافہ شناسوں کے محتاج نہ ہوئے ہمارا یہ موقف

ہے اور یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۶۷ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ سِلْعَةً فِي قَبْضِهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَثَمَنُهَا عَلَيْهِ دَيْنٌ

باب ۲۶۷ سامان خرید کر قبضہ کرنے کے بعد فوت ہو جانا اور قیمت کا اس کے ذمہ قرض ہونا۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے پھر آدمی (بائع) اپنا مال اسی طرح پائے تو وہ اس کا دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہے۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنَا وَهْبٌ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالُوْا ثنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نُهَيْكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت بشیر بن نہیک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اشْتَرَى عَبْدًا بِثَمَنٍ وَقَبَضَ الْعَبْدَ وَلَمْ يَدْفَعْ ثَمَنَهُ فَاَفْلَسَ الْمُشْتَرِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَالْعَبْدُ قَائِمٌ فِي يَدِهٖ بِعَيْنِهٖ اَنَّ بَائِعَهُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ مِنْ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِيْ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ بَائِعُ الْعَبْدِ وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِيْهِ سَوَاءٌ لِاَنَّ مِلْكَهُ قَدْ زَالَ عَنِ الْعَبْدِ وَخَرَجَ مِنْ ضَمَانِهٖ فَاِنَّمَا هُوَ فِي مُطَالَبَةِ غَرِيْمٍ مِنْ غُرَمَاءِ الْمَطْلُوْبِ يُطَالِبُهُ بِدَيْنٍ فِي ذِمَّتِهٖ لَا وَثِيْقَةَ فِي يَدَيْهِ فَهُوَ وَهُمْ فِي جَمِيْعِ مَالِهٖ سَوَاءٌ وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ عَلَى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِي فَسَادِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص غلام خریدے اور اس پر قبضہ کرے لیکن ابھی تک قیمت ادا نہ کی ہو پھر مشتری مفلس ہو جائے اور اس پر قرض ہو جب کہ غلام اسی طرح اس کے قبضہ میں ہو تو فروخت کرنے والا دوسرے قرض خواہوں کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتا ہے ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں غلام کو بیچنے والا اور دوسرے قرض خواہ برابر ہیں کیونکہ غلام سے اس کی ملکیت زائل ہو چکی ہے اور وہ اس کی ضمان سے نکل چکا ہے لہذا فروخت کرنے والا

مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ وَاحْتَجُّوا لِقَوْلِهِمْ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ الَّذِي فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ فَأَصَابَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ وَإِنَّمَا مَالُهُ بِعَيْنِهِ يَقَعُ عَلَى الْمَغْصُوبِ وَالْعَوَارِي وَالْوَدَائِعِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مَالُهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ

مطالبے کے سلسلے میں مطلوب کے قرض خواہوں میں سے ایک قرض خواہ ہے وہ اپنے قرض کا مطالبہ کر رہا ہے جو اس شخص کے ذمہ ہے اور اُس نے اس کے کوئی چیز بطور ضمان ور ہن بھی نہیں رکھی پس وہ اور باقی قرض خواہ اس کے تمام مال میں برابر کے مستحق ہیں پہلے قول والوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کیا ہے تو اس سلسلے میں ان کے مذہب کے فاسد ہونے پر دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں کہ آدمی نے اپنے مال کو بعینہٖ پایا اور اس کا مال اسی طرح موجود ہو تو اس سے غصب کیا ہوا مال ادھار لیا ہوا مال اور امانتیں وغیرہ مراد ہیں اور یہ بعینہٖ اس کا مال ہے اور وہ دوسرے قرض خواہوں کی نسبت اس کا زیادہ حق دار ہے۔

وَفِي ذٰلِكَ جَاءَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يَكُونُ هٰذَا الْحَدِيثُ حُجَّةً لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لَوْ كَانَ فَأَصَابَ رَجُلٌ عَيْنَ مَالِهِ قَدْ كَانَ لَهُ فَبَاعَهُ مِنَ الَّذِي وَجَدَهُ فِي يَدِهِ وَلَمْ يَقْبِضْ مِنْهُ ثَمَنَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ وَهٰذَا الَّذِي يَكُونُ حُجَّةً لَهُمْ لَوْ كَانَ لَفْظُ الْحَدِيثِ كَذٰلِكَ۔

اور اسی سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے پہلے قول والوں کے لیے یہ حدیث اس صورت میں حجت ہوتی جب یہ الفاظ ہوتے کہ اس شخص نے اپنے مال کو اس طرح پایا جو اس کا تھا پھر اس نے اسے اس شخص پر بیچا جس کے پاس اسے پایا ہے اور اس نے ابھی تک قیمت پر قبضہ نہیں کیا تو وہ باقی قرض خواہوں کی نسبت اس کا زیادہ حق دار ہے تو اگر حدیث اس طرح ہوتی تو ان کے لیے دلیل بن سکتی تھی۔

۳۳۶۔ فَأَمَّا إِذَا كَانَ عَلَى مَا رَوَيْنَا فِي الْحَدِيثِ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ وَهُوَ عَلَى الْوَدَائِعِ وَالْمَغْصُوبِ وَالْعَوَارِي وَالرُّهُونِ وَأَمْوَالِ الطَّالِبِينَ فِي وَقْتِ الْمُطَالَبَةِ بِهَا وَذٰلِكَ كَمَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ سَمُرَةَ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سُرِقَ لَهُ مَتَاعٌ أَوْ ضَاعَ لَهُ مَتَاعٌ وَجَدَهُ فِي يَدَيِ

لیکن جس طرح ہم نے اسے روایت کیا ہے تو اس سلسلے میں وہ ان کی دلیل نہیں بنتی کیونکہ یہ مغصوبات، ادھار لی ہوئی اشیاء اور رہن رکھی ہوئی چیزوں سے متعلق ہے اس لیے کہ وہ مطالبہ کرنے والوں کا اپنا مال ہے جس وقت وہ اس کا مطالبہ کر رہے ہیں اور یہ ایسے ہے جیسے حدیث شریف میں آیا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مال چوری ہو جائے یا ضائع ہو جائے اور وہ اسے اسی طرح کسی شخص کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور خریدار قیمت

رَجُلٍ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِيْ عَلَى الْبَائِعِ بِالثَّمَنِ

کے سلسلے میں بائع کی طرف رجوع کرے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لَوْ كَانَ الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ مِنَ التَّاْوِيْلِ الَّذِيْ وَصَفْتُمْ اِذًا لَمَا كَانَ بِنَا اِلٰى ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ مِنْ حَاجَةٍ لِاَنَّ هٰذَا يَعْلَمُهُ الْعَامَّةُ فَضْلًا عَنِ الْخَاصَّةِ فَالْكَلَامُ بِذٰلِكَ فَضْلٌ وَلَيْسَ مِنْ صِفَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْكَلَامُ بِالْفَضْلِ وَلَا الْكَلَامُ بِمَا لَا فَائِدَةَ فِيْهِ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِفَضْلٍ بَلْ هُوَ كَلَامٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ فَائِدَةٌ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اَعْلَمَهُمْ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَفْلَسَ فَوَجَبَ اَنْ يُقْسَمَ جَمِيْعُ مَا فِيْ يَدِهٖ بَيْنَ غُرَمَائِهٖ عَلَيْهِ فَثَبَتَ مِلْكُ رَجُلٍ لِبَعْضِ مَا فِيْ يَدِهٖ اَنَّهٗ اَوْلٰى بِذٰلِكَ وَاَنَّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ قَدْ مَلَكَهٗ وَغَرَّ فِيْهِ فَلَا يَجِبُ لَهٗ فِيْهِ حُكْمٌ اِذَا كَانَ مَغْرُوْرًا فَعَلَّمَهُمْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عِلْمَهُمْ بِحَدِيْثِ سَمُرَةَ وَنَفٰى اَنْ يَكُوْنَ الْمَغْرُوْرُ الَّذِيْ يُشْكِلُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْعَامَّةِ يَسْتَحِقُّ بِذٰلِكَ الْغُرُوْرِ شَيْئًا فَهٰذَا وَجْهٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ صَحِيْحٌ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پہلے قول والے کہتے ہیں اگر حدیث اس طرح ہوتی جس طرح تم نے اس کا مفہوم بیان کیا ہے تو ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی کیونکہ یہ بات تو عام لوگوں کو معلوم ہے چہ جائیکہ خاص لوگ ـــ اس طرح یہ کلام فضول ہوتا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام مبارک فضول نہیں ہو سکتا اور نہ آپ بے فائدہ کلام فرماتے تھے تو اس سلسلے میں دوسرے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ یہ فضول کلام نہیں بلکہ صحیح کلام ہے اور اس میں فائدہ ہے اور وہ یہ کہ آپ نے (لوگوں کو) بتایا کہ جب کوئی شخص مفلس ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کے پاس جتنا مال ہے اسے اس کے قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا جائے اور جس شخص کے قبضے میں جو کچھ ہوگا وہ اس کا مالک ہوگا اور یہ شخص اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور اگر وہ اس مقبوضہ چیز پر دھوکے کے ذریعے مالک ہوا تو اس میں اس کے لیے حکم ثابت نہیں ہوگا کیوں اس میں دھوکہ پایا گیا تو آپ نے اس حدیث کے ذریعے لوگوں کو وہی بات بتائی جس سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ والی روایت کی ذریعے آگاہ کیا اور جو چیز دھوکے سے حاصل کی جائے اور اس کا حکم عوام کے نزدیک مشکل ہو اس کا حق اسے حاصل نہیں ہوتا تو اس حدیث کا یہ صحیح بیان ہے

وَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِاَلْفَاظٍ غَيْرِ اَلْفَاظِ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ فَذَكَرَ۔

پہلے قول والے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دوسرے الفاظ کے دوسرے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے؟

۲۳۷- مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسِّلْعَةِ يَبْتَاعُهَا الرَّجُلُ فَيُفْلِسُ

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سامان کا فیصلہ فرمایا کہ ایک شخص نے اسے خریدا پھر وہ مفلس ہو گیا اور وہ (سامان) اس کے

وَهِيَ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا لَمْ يَقْبِضْ صَاحِبُهَا مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ تُوُفِّيَ وَعِنْدَهُ سِلْعَةُ رَجُلٍ بِعَيْنِهَا لَمْ يَقْبِضْ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ۔

پاس اسی طرح تھا اور بائع نے ابھی تک قیمت وصول نہیں کی تھی تو وہ باقی قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا مستحق ہے حضرت ابوبکر فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور اس کے پاس کسی شخص کا سامان اصل حالت میں موجود ہو بائع نے قیمت وصول نہ کی ہو تو سامان کا مالک باقی قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا مستحق ہوگا۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ ابْتَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ فَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سامان خریدے پھر وہ مفلس ہو جائے بائع نے ابھی تک قیمت وصول نہ کی ہو اور وہ اپنے سامان کو اسی حالت میں پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر خریدار فوت ہو جائے تو سامان والا دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا۔

تحاکوا

فَقَدْ بَانَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ الْبَاعَةَ لَا غَيْرَهُمْ نَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِينَ عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ مُنْقَطِعٌ لَا يَقُومُ بِمِثْلِهِ حُجَّةٌ **فَإِنْ قَالُوا** إِنَّمَا قَبِلْنَاهُ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا لِأَنَّهُ بَيَّنَ مَا أُشْكِلَ فِي الْحَدِيثِ الْمُتَّصِلِ **قِيلَ** لَهُمْ قَدْ كَانَ يَنْبَغِي لَكُمْ لَمَّا اضْطَرَبَ حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا فَرَوَاهُ عَنْهُ الزُّهْرِيُّ كَمَا ذَكَرْنَا آخِرًا وَرَوَاهُ عَنْهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى مَا وَصَفْنَا أَوَّلًا أَنْ رَجَعُوا إِلَى حَدِيثِ غَيْرِهِ وَهُوَ بَشِيرُ بْنُ نَهِيكٍ فَيَجْعَلُونَهُ هُوَ أَصْلُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيُسْقِطُونَ مَا خَالَفَهُ وَإِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ عَادَتِ الْحُجَّةُ الْأُولَى عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا ذٰلِكَ كَانَ لِخَصْمِكُمْ أَيْضًا أَنْ يَقُولَ هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ فَفَرَّقَ فِيهِ بَيْنَ حُكْمِ التَّفْلِيسِ

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث سے ظاہر ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلی حدیث میں بیچنے والے لوگ ہی مراد لیے ہیں دوسرے حضرات مراد نہیں ان کے خلاف دوسرے قوم والوں کی دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے اس قسم کی حدیث سے استدلال نہیں ہو سکتا۔

اگر وہ کہیں کہ ہم اس کے منقطع ہونے کے باوجود اسے قبول کرتے ہیں کیونکہ حدیث متصل میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کا مفہوم مشکل ہے ــــ تو انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ جب حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن کی اس روایت میں اضطراب ہو گیا جسے ان سے حضرت زہری نے اس طرح روایت کیا جس طرح ہم نے بعد میں بیان کیا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس طرح روایت کیا جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا تو تمہارے لیے مناسب تھا کہ تم ان کے غیر کی روایت کی طرف رجوع کرتے اور وہ حضرت بشیر بن نہیک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے تم اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اصل قرار دیتے

وَالْمَوْتِ هُوَ غَيْرُ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ فَيَكُونُ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ عِنْدَهُ مُسْتَعْمَلًا مِنْ حَيْثُ تَأَوَّلَهُ وَيَكُونُ هٰذَا الْحَدِيثُ الثَّانِي حَدِيثًا مُنْقَطِعًا شَاذًّا لَا يَقُومُ بِمِثْلِهِ حُجَّةٌ فَيَجِبُ تَرْكُ اسْتِعْمَالِهِ **فَهٰذَا** الَّذِي ذَكَرْنَا هُوَ وَجْهُ الْكَلَامِ فِي الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي هٰذَا الْبَابِ **وَأَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا بَاعَ مِنْ رَجُلٍ شَيْئًا كَانَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَهُ حَتّٰى يَنْقُدَهُ الثَّمَنَ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَالْبَائِعُ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ فَكَانَ الْبَائِعُ مَتٰى كَانَ مُحْبِسًا لِمَا بَاعَ حَتّٰى مَاتَ الْمُشْتَرِي كَانَ أَوْلٰى بِهِ مِنْ سَائِرِ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِي وَمَتٰى دَفَعَهُ إِلَى الْمُشْتَرِي وَقَبَضَهُ مِنْهُ ثُمَّ مَاتَ فَهُوَ وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِيهِ سَوَاءٌ فَكَانَ الَّذِي يُوجِبُ لَهُ الْاِنْفِرَادَ بِثَمَنِهِ دُونَ الْغُرَمَاءِ هُوَ بَقَاؤُهُ فِي يَدِهِ۔

فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ إِفْلَاسُ الْمُشْتَرِي إِذَا كَانَ الْعَبْدُ فِي يَدِ الْبَائِعِ فَهُوَ أَوْلٰى بِهِ مِنْ سَائِرِ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِي وَإِنْ كَانَ قَدْ أَخْرَجَهُ مِنْ يَدِهِ إِلٰى يَدِ الْمُشْتَرِي فَهُوَ وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِيهِ سَوَاءٌ

اور جو اس کے خلاف ہوتی اسے ساقط کر دیتے جب تم ایسا کر لیتے تو پہلی دلیل تمہاری طرف لوٹ آتی اور جب انہوں نے ایسا نہ کیا تو تمہارے مخالف کے لیے جائز ہے کہ وہ کہے کہ یہ حدیث جسے حضرت زہری نے حضرت ابوبکر سے روایت کیا ہے اور اس میں مفلس ہو جانے اور موت کے (حکم کے) درمیان فرق کیا ہے وہ پہلی حدیث کے خلاف ہے پس اس کے نزدیک پہلی حدیث کی تاویل کرتے ہوئے اس پر یہ عمل ہوگا اور دوسری حدیث منقطع شاذ ہوگی اور اس قسم کی حدیث سے دلیل نہیں دی جا سکتی لہٰذا اس کے استعمال کو ترک کرنا ضروری ہوا۔ یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس باب میں مروی روایات کے سلسلے میں کلام کا بیان اسی طرح ہے۔

غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی شخص کسی دوسرے پر کوئی چیز بیچتا ہے تو اسے حق پہنچتا ہے۔ کہ قیمت وصول کرنے تک اسے روک رکھے اور اگر خریدار مر جائے اور اس پر قرض ہو تو بائع دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوتا ہے تو جب بائع فروخت شدہ چیز کو روکے یہاں تک کہ خریدار مر جائے تو اب یہ (بائع) خریدار کے تمام قرض خواہوں کے مقابلے میں زیادہ حق رکھتا ہے اور جب وہ خریدار کو دے دے اور وہ اس پر قبضہ کر لے پھر وہ (خریدار) مر جائے تو وہ (بائع) اور باقی قرض خواہ برابر کے مستحق ہوں گے تو جس صورت میں صرف اسی کے لیے قیمت واجب ہوتی ہے باقی قرض خواہوں کے لیے نہیں وہ بیع کا اس کے قبضے میں باقی رہنا ہے۔

تو جو کچھ ہم نے بیان کیا جب اس کی یہ صورت ہے تو مشتری کے مفلس ہو جانے کی صورت میں بھی یہی حکم ہونا چاہیے اگر غلام بائع کے پاس ہے تو مشتری کے تمام قرض خواہوں کے مقابلے میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور اگر

فَهٰذِهٖ حُجَّةٌ صَحِيحَةٌ وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّا رَأَيْنَاهُ إِذَا لَمْ يَقْبِضْهُ الْمُشْتَرِيْ وَقَدْ بَقِيَ لِلْبَائِعِ كُلُّ الثَّمَنِ أَوْ نَقَدَهُ بَعْضَ الثَّمَنِ وَبَقِيَتْ لَهُ عَلَيْهِ طَائِفَةٌ مِنْهُ أَنَّهُ أَوْلٰى بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ مَا بَقِيَ لَهُ مِنَ الثَّمَنِ فَكَانَ بِبَقَائِهٖ فِيْ يَدِهٖ أَوْلٰى بِهٖ إِذَا كَانَ لَهُ كُلُّ الثَّمَنِ أَوْ بَعْضُ الثَّمَنِ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ حُكْمَهُ حُكْمًا وَاحِدًا

اس نے اپنے قبضے سے نکال کر خریدار کے قبضے میں دے دیا ہے تو اب) وہ اور باقی تمام قرض خواہ برابر ہیں یہ صحیح حجت ہے اور دوسری حجت یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب مشتری قبضہ نہ دے اور بائع کے لیے تمام قیمت باقی ہو یا کچھ قیمت ادا کر دی اور کچھ رقم باقی ہے تو بائع مکمل قیمت حاصل کرنے تک اس غلام کا زیادہ حق دار ہے تو جب اس کے قبضے میں ہے تو اور زیادہ حق حاصل ہوگا جب کہ تمام قیمت یا کچھ قیمت خریدار کے ذمہ باقی ہو اس سلسلے میں حکم میں کوئی فرق نہیں ہوگا اور دونوں صورتوں میں حکم ایک جیسا ہوگا۔

فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَأَجْمَعُوْا أَنَّ الْمُشْتَرِيَ إِذَا قَبَضَ الْعَبْدَ وَنَقَدَ الْبَائِعَ مِنْ ثَمَنِهٖ طَائِفَةً ثُمَّ أَفْلَسَ الْمُشْتَرِيْ أَنَّ الْبَائِعَ لَا يَكُوْنُ بِتِلْكَ الطَّائِفَةِ الْبَاقِيَةِ لَهُ أَحَقَّ بِالْعَبْدِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ بَلْ هُوَ وَهُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ وَكَذٰلِكَ إِذَا بَقِيَ لَهُ ثَمَنُهُ كُلُّهُ حَتّٰى أَفْلَسَ فَلَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ أَحَقَّ بِالْعَبْدِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ وَيَكُوْنُ هُوَ وَهُمْ فِيْهِ سَوَاءً فَيَسْتَوِيْ حُكْمُهُ إِذَا بَقِيَ لَهُ كُلُّ الثَّمَنِ عَلَى الْمُشْتَرِيْ أَوْ بَعْضُ الثَّمَنِ حَتّٰى أَفْلَسَ الْمُشْتَرِيْ كَمَا اسْتَوٰى بَقَاؤُهُمَا جَمِيْعًا لَهُ عَلَيْهِ حَتّٰى كَانَ الْمَوْتُ الَّذِيْ أَجْمَعُوْا فِيْهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَثَبَتَ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

جب صورت حال یہ ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ خریدار جب غلام پر قبضہ کرے اور قیمت کا کچھ حصہ بائع کو دے دے پھر وہ مفلس ہو جائے تو اب بائع باقی قیمت کی وجہ سے دیگر قرض خواہوں کے مقابلے میں غلام کا زیادہ حق دار نہیں ہوگا بلکہ وہ اور دوسرے قرض خواہ برابر ہوں گے اس طرح جب تمام قیمت باقی ہو حتی کہ خریدار مفلس ہو جائے تو اس وجہ سے بھی وہ باقی قرض خواہوں کے مقابلے میں زیادہ مستحق نہیں ہوگا بلکہ وہ سب برابر ہوں گے پس حکم ایک جیسا ہوگا جب تمام رقم مشتری کے ذمے باقی ہو یا کچھ باقی ہو اور اب وہ مفلس ہو جائے جس طرح اس کی موت کی صورت میں ان دونوں (کل قیمت، بعض قیمت) کا باقی رہنا برابر ہے اور اس پر اتفاق ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لہٰذا جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ قیاس سے ثابت ہو گیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۳۲۹- وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ مَوْلٰى آلِ حِمْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ

حضرت ابراہیم اور حضرت اشعث (آل حمران کے مولیٰ) دونوں اپنی اپنی سند سے حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ (بائع) دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر (کا شریک) ہوگا (واللہ اعلم)

قَالَ هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

بَابُ ۲۶۸ شَهَادَةِ الْبَدَوِيِّ هَلْ تُقْبَلُ عَلَى الْقَرَوِيِّ

باب ۲۶۸ شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی

۴۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ وَيَزِيدُ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْبَدَوِيِّ عَلَى الْقَرَوِيِّ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ شَهَادَةَ أَهْلِ الْبَادِيَةِ غَيْرُ مَقْبُولَةٍ عَلَى أَهْلِ الْحَضَرِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی قبول نہ کی جائے ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ شہریوں کے خلاف دیہاتیوں کی گواہی غیر مقبول ہے انہوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ مِمَّنْ يُجِيبُ إِذَا دُعِيَ وَفِيهِ أَسْبَابُ الْعَدَالَةِ مَا فِي أَهْلِ الْعَدَالَةِ مِنْ أَهْلِ الْحَضَرِ فَشَهَادَتُهُ مَقْبُولَةٌ وَهُوَ كَأَهْلِ الْحَضَرِ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ لَا يُجِيبُ إِذَا دُعِيَ فَلَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي سَائِرِ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَتْ أُمُّ سُنْبُلَةَ الْأَسْلَمِيَّةُ وَمَعَهَا وَطْبٌ مِنْ لَبَنٍ تُهْدِيهِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْهُ عِنْدِي وَمَعَهَا قَدَحٌ لَهَا فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا وَسَهْلًا بِأُمِّ سُنْبُلَةَ قَالَتْ بِأَبِي وَأُمِّي أَهْدَيْتُ لَكَ وَطْبًا مِنْ لَبَنٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكِ صُبِّي لِي فِي هٰذَا الْقَدَحِ فَصَبَّتْ لَهُ فِي الْقَدَحِ فَلَمَّا أَخَذَ قُلْتُ قَدْ قُلْتَ لَا أَقْبَلُ هَدِيَّةً مِنْ أَعْرَابِيٍّ قَالَ أَعْرَابُ أَسْلَمَ يَا عَائِشَةُ أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَعْرَابٍ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر دیہاتی ان لوگوں میں سے ہو جو بلانے پر حاضر ہو جاتے ہیں اور جو اسباب عدالت عادل شہریوں میں پائے جاتے ہیں ان کا حامل ہو تو اس کی گواہی قبول ہو گی اور وہ شہریوں کی طرح ہوگا اور ان سے جو بلانے پر حاضر نہ ہو تو اس کی گواہی قبول نہ کی جائے اس تمام باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ام سنبلہ اسلمیہ آئیں ان کے پاس دودھ کا ایک مشکیزہ تھا جسے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطور تحفہ لائی تھیں اسے میرے پاس رکھ دیا ان کے پاس ایک پیالہ بھی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا ام سنبلہ نرم اور فراخ جگہ اتری ہیں انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آپ کے لیے دودھ کا ایک مشکیزہ بطور تحفہ لائی ہوں آپ نے فرمایا اللہ تجھے برکت دے پیالے میں ڈالو انہوں نے پیالے میں ڈالا جب آپ نے لیا تو میں نے عرض کیا کہ آپ نے فرمایا تھا

وَلٰكِنَّهُمْ اَهْلُ بَادِيَتِنَا وَنَحْنُ اَهْلُ حَاضِرَتِهِمْ اِذَا دَعَوْنَاهُمْ اَجَابُوْا وَاِذَا دَعَوْنَا اَجَبْنَاهُمْ ثُمَّ شَرِبَ۔

میں کسی اعرابی (دیہاتی) سے تحفہ قبول نہیں کروں گا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم کے دیہاتی، دیہاتی نہیں بلکہ وہ ہمارے جنگل کے لوگ ہیں اور ہم ان کے شہری ہیں جب ہم انہیں بلاتے ہیں وہ حاضر ہو جاتے ہیں اور جب وہ ہمیں بلاتے ہیں تو ہم بھی پہنچ جاتے ہیں پھر آپ نے (دودھ) نوش فرمایا۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یونس بن بکیر فرماتے ہیں ہم سے ابن اسحٰق نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ فَلَيْسُوْا بِاَعْرَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ فَهُوَ كَاَهْلِ الْحَضَرِ وَاِنَّ الْاَعْرَابَ الْمُتَقَوِّمِيْنَ الَّذِيْنَ لَا تُقْبَلُ هَدَايَاهُمْ بِخِلَافِ هٰؤُلَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ لَا يُجِيْبُوْنَ اِذَا دُعُوْا

فَمَنْ كَانَ كَذٰلِكَ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمْ وَهُمُ الَّذِيْنَ عَنَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْمَا نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن اس کے آخر میں یہ اضافہ ہے کہ (آپ نے فرمایا) وہ اعرابی نہیں ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی کہ جو دیہاتی بلانے پر حاضر ہو جائیں وہ شہری کی طرح ہیں اور وہ دیہاتی جن کے تحفے قبول نہ کئے جائیں وہ ان کے برخلاف ہیں اور یہ وہ دیہاتی ہیں جو بلانے پر حاضر نہیں ہوتے پس جو لوگ اس قسم کے ہوں ان کی گواہی قبول نہ کی جائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہی لوگ ہیں ہم یہی سمجھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْاَضَاحِيِّ

شکار، ذبیحوں اور قربانیوں کا بیان

بَابُ ۲۶۹ الْعُيُوْبِ الَّتِيْ لَا يَجُوْزُ الْهَدَايَا وَالضَّحَايَا إِذَا كَانَتْ بِهَا

۳۴۴- حَدَّثَنَا ابو موسىٰ يونس بن عبد الاعلىٰ قال ثنا عبد الله ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث وابن لهيعة والليث بن سعد ان سليمان ابن عبد الرحمٰن حدثهم عن عبيد بن فيروز مولى بني شيبان عن البراء بن عازب رضي الله عنه انه سأله عما كره رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من الاضاحي او ما نهى عنه فقال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ويدي اقصر من يده فقال اربع لا يجزي في الضحايا العوراء البين عورها والعرجاء البين عرجها والمريضة البين مرضها والعجفاء التي لا تنقى قال البراء رضي الله عنه فلقد رايتني واني لارى الشاة وقد تركت فاسير اليها فاذا طرفت اخذتها فضحيت بها فقلت له فاني اكره ان يكون في السن نقص او في الاذن نقص او في القرن نقص فقال ما كرهت فدعه ولا تحرمه على احد۔

۳۴۵- حَدَّثَنَا يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن عمرو بن الحارث عن عبيد

باب ۲۶۹ وہ عیب جن کی وجہ سے ہدی اور قربانی جائز نہیں

حضرت عبید بن فیروز جو بنو شیبان کے آزاد کردہ غلام ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کونسی قربانی کو ناپسند کرتے تھے یا آپ نے اس سے منع فرمایا انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے آپ نے فرمایا قربانی میں چار قسم کے جانور جائز نہیں ہیں کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اتنا دُبلا کہ اس (کی ہڈیوں) میں مغز نہ رہا ہو حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم نے مجھے دیکھا کہ میں ایک بکری کو دیکھتا ہوں حالانکہ میں اسے چھوڑ چکا ہوں پھر میں اس کی طرف جاتا ہوں جب میں اسے اچھی طرح دیکھتا ہوں تو اس کی قربانی کرتا ہوں میں نے ان سے کہا کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ دانت میں نقصان ہو یا کان میں کوئی عیب ہو یا سینگ میں نقص ہو انہوں نے فرمایا جسے تم ناپسند کرتے ہو اسے چھوڑ دو لیکن اسے کسی دوسرے پر حرام نہ کرو۔

حضرت براء بن عازب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ سے پوچھا گیا کہ قربانی کے کن کن جانوروں

ابن فیروز عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سئل ماذا یتقی من الضحایا فاشار بیدہ وقال اربعا وکان البراء رضی اللہ عنہ یشیر بیدہ ویقول یدی اقصر من ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العرجاء البین ضلعها والعوراء البین عورها والمریضة البین مرضها والعجفاء التی لا تنقی۔

سے پرہیز کرنا چاہیے تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا حضرت براء رضی اللہ عنہ بھی ہاتھ سے اشارہ فرماتے تھے اور فرماتے میرا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے چھوٹا ہے آپ نے فرمایا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو اور ایسا لاغر جس میں مغز نہ رہا ہو۔

۳۴۶- حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا ابو الولید وحبان بن هلال ح وحدثنا علی بن شیبة قال ثنا یزید بن هارون قالا اخبرنا شعبة عن سلیمن بن عبد الرحمن قال سمعت عبید بن فیروز قال سألت البراء فذکر مثله۔

حضرت سلیمان بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید بن فیروز سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۴۷- حدثنا یونس قال ثنا ایوب بن سوید عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة ابن عبد الرحمن عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثله غیر انه قال والعجفاء التی لا تنقی ولم یقل والکسیرة

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ وہ لاغر جانور جس میں مغز نہ رہا ہو یہ نہیں فرمایا کہ ٹانگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الی هذا الحدیث فقالوا لا تجزی شاة ولا بدنة ولا بقرة اذا کان بها واحد من هذه العیوب الاربع فی هدی ولا اضحیة قالوا وما کان سوی هذه الاربع مثل قطع الالیة والاذن وغیر ذلک فان ذلک لا یمنع الشاة ولا البقرة ولا البدنة ان تهدی ولا ان یضحی بها واحتجوا فی ذلک ایضا بما حدثنا ابراهیم بن محمد الصیرفی قال ثنا ابو الولید قال ثنا ابو عوانة وشریک عن جابر عن محمد بن قرظة عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال اشتریت کبشا لاضحی به فعدا الذئب علیه فقطع الالیة

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ بکری اونٹ اور گائے میں سے جس میں بھی ان چار عیوب میں سے کوئی عیب ہو وہ بطور ہدی اور قربانی جائز نہیں وہ فرماتے ہیں جو جانور ان کے علاوہ ہیں مثلاً سرین یا کان کٹا ہوا یا اس کے علاوہ عیب ہو تو یہ عیب بکری، گائے اور اونٹ کے ہدی بننے یا اس کی قربانی کو منع نہیں کرتا — ان حضرات نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے قربانی کرنے کے لیے ایک مینڈھا خریدا تو ایک بھیڑیے نے اس پر حملہ کر کے اس کے سرین کاٹ دیئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس

فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ۔
وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ اَنْ يُضَحِّيَ بِالشَّاةِ وَلَا بِالْبَقَرَةِ وَلَا بِالْبُدْنَةِ وَبِهَا عَيْبٌ مِنْ هٰذِهِ الْعُيُوْبِ الْاَرْبَعِ وَلَا يَجُوْزُ مَعَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَنْ يُضَحِّيَ بِمَقْطُوْعَةِ الْاُذُنِ وَلَا اَنْ يُهْدِيَ۔

کی قربانی کر سکتے ہو۔
اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایسی بکری، گائے اور اونٹ کی قربانی جائز نہیں جس میں ان چار عیبوں میں سے کوئی عیب پایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے جانور کی قربانی کرنا اور اسے ہدی بنانا بھی جائز نہیں جس کے کان کٹے ہوئے ہوں۔

۳۴۹۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ان حضرات نے اس سلسلے میں اس حدیث کے علاوہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیگر احادیث سے استدلال کیا ہے۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُضَحِّ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس جانور کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو جس کا کان پھٹا ہوا یا چرا ہوا ہو اور وہ جو کانا ہو ان جانوروں کی قربانی نہ کی جائے۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابواسحٰق نے حضرت شریح بن نعمان سے روایت کیا اور فرمایا کہ وہ سچے آدمی ہیں وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُرَيَّ بْنَ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ عَضْبَاءِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ مَا عَضْبَاءُ الْاُذُنِ قَالَ اِذَا كَانَ النِّصْفُ فَاَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ مَقْطُوْعًا۔

حضرت قتادہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے جری بن کلیب سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عضباء القرن اور عضباء الاذن کی قربانی سے منع فرمایا حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا عضباء الاذن کیا ہے تو انہوں نے فرمایا جب نصف یا زیادہ کٹا ہوا ہو۔ (یعنی جس کا سینگ یا کان نصف سے زیادہ کٹا ہوا ہو اس کی قربانی جائز نہیں)

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ

حضرت شریح بن نعمان ہمدانی، حضرت علی بن ابی طالب

قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ النُّعْمَانِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُّضَحّٰى بِمُقَابَلَةٍ اَوْ مُدَابَرَةٍ اَوْ شَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ اَوْ جَدْعَاءَ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو یا پھٹا ہوا یا چرا ہوا ہو یا ناک کٹا ہوا ہو۔

۳۵۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم آنکھ اور کان کو اچھی طرح (جھانک کر) دیکھ لیں)۔

۳۵۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ قَالَا جَمِيْعًا عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ عَلِيًّا فَسَاَلَهٗ عَنِ الْمَكْسُوْرَةِ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ قَالَ عَرْجَاءُ قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ۔

حضرت حجیہ بن عدی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے ایسے جانور کے بارے میں پوچھا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا تھا انہوں نے فرمایا تیرے لیے مضر نہیں پوچھا اور لنگڑے کا کیا حکم ہے فرمایا جب قربان گاہ تک پہنچ سکے (تو ٹھیک ہے) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ النَّهْيُ عَنِ الْاُضْحِيَّةِ بِمُقَابَلَةٍ اَوْ مُدَابَرَةٍ وَذٰلِكَ فِي الْاُذُنِ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مَشْقُوْقًا مِنْ قُبَالَةِ الْاُذُنِ فَهُوَ مُقَابَلَةٌ وَمَا كَانَ مِنْ اَسْفَلِهَا فَهُوَ مُدَابَرَةٌ وَبَيَّنَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَضْبَاءَ الْاُذُنِ الْمَنْهِيَّ عَنْ ذَبْحِهَا فِي الْاُضْحِيَّةِ فَقَالَ هِيَ الْمَقْطُوْعَةُ نِصْفُ اُذُنِهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْاُذُنِ وَلَمْ يَجُزْ لَنَا تَرْكُهٗ لِاَنَّ حَدِيْثَ الْبَرَاءِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا لَا يَخْلُوْ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُتَقَدِّمًا عَلٰى حَدِيْثِ عَلِيٍّ هٰذَا فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ عَلِيٍّ هٰذَا زَائِدًا عَلَيْهِ اَوْ يَكُوْنُ مُتَاَخِّرًا عَنْهُ فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لَهٗ فَلَمَّا لَمْ يُعْلَمْ نَسْخُ حَدِيْثِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَدْ عَلِمْنَا ثُبُوْتَهٗ جَعَلْنَاهُ ثَابِتًا مَعَ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں مقابلہ اور مدابرہ کی قربانی سے منع کیا گیا اور یہ کان میں ہوتا ہے جس کا کان اگلے حصے سے پھٹا ہوا ہو وہ مقابلہ کہلاتا ہے اور جو نچلی طرف سے ہو وہ مدابرہ ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے عضباء الاذن جس کی قربانی سے منع کیا اس کی وضاحت فرمائی کہ یہ وہ جانور ہے جس کا نصف کان کٹا ہوا ہو۔

اس سے ثابت ہوا اس جانور کی قربانی کرنے کی ممانعت ثابت ہوئی جس کا کان کٹا ہوا ہو اور ہمارے لیے اسے چھوڑنا جائز نہیں کیونکہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہم نے ذکر کی ہے وہ دو صورتوں میں سے ایک سے خالی نہیں یا تو وہ اس حدیث سے مقدم ہے تو حضرت علی المرتضیٰ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَوْجَبْنَا الْعَمَلَ بِھِمَا جَمِیْعًا **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَاَنْتَ لَا تَکْرَہُ عَضْبَاءَ الْقَرْنِ وَفِیْ حَدِیْثِ جُرَیِّ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ النَّھْیُ عَنْھَا **قِیْلَ** لَہٗ اِنَّمَا تَرَکْنَا ذٰلِکَ لِاَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمْ یَرَ بِذٰلِکَ بَأْسًا فِیْمَا قَدْ رَوَیْنَا عَنْہُ فِیْ حَدِیْثِ حُجَیَّۃَ بْنِ عَدِیٍّ فَعَلِمْنَا بِذٰلِکَ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمْ یَقُلْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا قَدْ سَمِعَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِکَ عِنْدَہٗ۔

رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اس پر زائد ہوگی یا وہ اس سے موخر ہوگی بس اس کے لیے ناسخ ہوگی تو جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ثبوت کے بعد اس کا نسخ معلوم نہیں تو ہم نے اسے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت کے ساتھ باقی رکھا اور دونوں پر عمل کو لازم قرار دیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نصف یا اس سے زائد کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی کو مکروہ نہیں سمجھتے حالانکہ حضرت جری بن کلیب نے جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس کے مطابق یہ منع ہے۔ تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہم نے اسے اس لیے چھوڑا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس میں کچھ حرج نہیں جانا جیسا کہ ہم نے ان سے حجیہ بن عدی کی روایت کے ضمن میں روایت کیا ہے اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنا آپ کے بعد اس کے خلاف قول نہیں کیا مگر اس صورت میں کہ ان کے نزدیک اس کا نسخ ثابت ہو گیا۔

۳۵۶- وَاَمَّا حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَوَیْنَاہُ عَنْہُ مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ الصَّیْرَفِیِّ فَحَدِیْثٌ فَاسِدٌ فِیْ اِسْنَادِہٖ وَمَتْنِہٖ قَدْ بَیَّنَ ذٰلِکَ شُعْبَۃُ۔

جہاں تک حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے جسے ہم نے ان سے بواسطہ ابراہیم بن محمد صیرفی روایت کیا ہے تو اس کی سند اور متن میں فساد ہے جسے حضرت شعبہ نے واضح کیا۔

۳۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِیِّ بْنُ رِفَاعَۃَ اَبُوْ عُقَیْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُرْظَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وَلَمْ نَسْمَعْہُ مِنْہُ اَنَّہٗ اشْتَرٰی کَبْشًا لِیُضَحِّیَ بِہٖ فَاَکَلَ الذِّئْبُ ذَنَبَہٗ اَوْ بَعْضَ ذَنَبِہٖ فَسَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ ضَحِّ بِہٖ۔

فَقَدْ فَسَدَ اِسْنَادُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ بِمَا قَدْ ذَکَرْنَا وَفَسَدَ مَتْنُہٗ لِاَنَّہٗ قَالَ قُطِعَ ذَنَبُہٗ اَوْ بَعْضُ ذَنَبِہٖ فَاِنْ کَانَ الْبَعْضُ ھُوَ الْمَقْطُوْعُ فَیَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ

حضرت شعبہ حضرت جابر سے وہ محمد بن قرظہ سے اور وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ان سے سنا نہیں کہ انہوں نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا اور بھیڑیا اس کی پوری یا بعض دُم کھا گیا انہوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کی قربانی کرو تو اس حدیث کی سند فاسد ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا نیز اس کا متن بھی فاسد ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ اس کی کل یا بعض دُم کاٹ دی اگر دُم کا کچھ حصہ کاٹا گیا تو ممکن ہے وہ چوتھائی سے کم ہو اور اس صورت میں کسی ایک کے نزدیک بھی قربانی ممنوع

اَقَلَّ مِنْ رُبُعِهٖ وَذٰلِكَ لَا يَمْنَعُ اَنْ يُضَحّٰى بِهٖ فِيْ قَوْلِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَوْ كَانَ الْحَدِيْثُ كَمَا رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَطَعَ اِلْيَتَهٗ لَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى بَعْضِهَا لِاَنَّهٗ قَدْ يُقَالُ قُطِعَ اِلْيَتُهٗ اِذَا قُطِعَ بَعْضُهَا كَمَا يُقَالُ قُطِعَ اِصْبَعُهٗ اِذَا قُطِعَ بَعْضُهَا فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ يَمْنَعُ اَنْ يُضَحّٰى بِالْاَرْبَعِ الَّتِيْ فِيْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ اَوْ بِالْمُقَابَلَةِ وَالْمُدَابَرَةِ وَهِيَ الْمَشْقُوْقَةُ اَكْثَرُ اُذُنِهَا مِنْ قُبُلِهَا اَوْ مِنْ دُبُرِهَا وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ لَا يُجْزِيْ فِي الْاَضَاحِيْ فَالْمَقْطُوْعَةُ الْاُذُنِ اَحْرٰى اَنْ لَا تُجْزِئَ وَكَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ عِنْدَنَا كُلُّ عُضْوٍ قُطِعَ مِنْ شَاةٍ مِثْلُ ضَرْعِهَا اَوْ اِلْيَتِهَا فَذٰلِكَ يَمْنَعُ اَنْ يُضَحّٰى بِهَا اِذَا قُطِعَ بِكَمَالِهٖ وَاَمَّا اِذَا قُطِعَ بَعْضُهٗ فَاِنَّ اَصْحَابَنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَرُوِيَ عَنْهُ الْمَقْطُوْعُ مِنْ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ رُبُعُ ذٰلِكَ الْعُضْوِ فَصَاعِدًا لَمْ يُضَحَّ بِمَا قُطِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنَ الرُّبُعِ ضُحِّيَ بِهٖ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ اِذَا كَانَ الْمَقْطُوْعُ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ النِّصْفُ فَصَاعِدًا فَلَا يُضَحّٰى بِمَا اِذَا قُطِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنَ النِّصْفِ فَلَا بَأْسَ اَنْ يُضَحّٰى بِهَا اِلَّا اَنَّ اَبَا يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ذَكَرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ هٰذَا الْقَوْلَ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ لَهٗ قَوْلِيْ مِثْلُ قَوْلِكَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ رُجُوْعُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ قَوْلِهِ الَّذِيْ قَدْ كَانَ قَالَهٗ اِلٰى مَا حَدَّثَهٗ بِهٖ اَبُوْ يُوْسُفَ۔

نہیں اور اگر حدیث اس طرح ہو جس طرح حضرت ابراہیم بن نے اسے روایت کیا ہے کہ اس (بھیڑیا) نے اس کی سرین کاٹ دی تو اس میں بھی بعض حصے کا احتمال ہے کیونکہ بعض حصہ کاٹنے پر بھی کہا جاتا ہے اس نے سرین کاٹ دیئے جس طرح انگلی کا کچھ حصہ کاٹنے پر کہا جاتا ہے اس کی انگلی کاٹ دی۔ تو ان روایات کی تصحیح کی صورت میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں جن چار پر قسم کے جانوروں کا ذکر ہے ان کی قربانی بھی منع ہے اور مقابلہ اور مدابرہ کی قربانی بھی جائز نہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے کان کا اکثر حصہ آگے یا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو تو جب قربانی میں اس قسم کے عیب والا جانور جائز نہیں تو جس کا کان کٹا ہوا ہو وہ بدرجہ اولیٰ جائز نہ ہوگا ہمارے نزدیک قیاس بھی یہی ہے کہ بکری کا جو بھی عضو کاٹا جائے مثلاً اس کا تھن یا سرین وغیرہ تو اس کی قربانی اس صورت میں ممنوع ہے جب پورا عضو کاٹا جائے جہاں تک اس کے کچھ حصے کے کٹنے کا تعلق ہے تو اس میں ہمارے اصحاب رحمہم اللہ کے درمیان اختلاف ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب اس عضو کا چوتھا یا اس سے زائد حصہ کٹا ہوا ہو تو اس جانور کی قربانی جائز نہ ہوگی اور اگر چوتھائی سے کم ہو تو اس کی قربانی کی جاسکتی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب عضو کا نصف یا اس سے زائد حصہ کٹا ہوا ہو تو اس جانور کی قربانی جائز نہیں اور اگر نصف سے کم کٹا ہوا ہو تو اس کی قربانی میں کوئی حرج نہیں البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنا یہ قول حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میرا قول بھی تمہارے قول کی طرح ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے قول سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی طرف رجوع فرمایا۔

۳۵۸۔ وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ مَا رَوَيْنَا

ان کا یہ قول حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی اس

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فِيْ تَفْسِيْرِ الْعَضْبَاءِ الَّتِيْ قَدْ نُهِيَ عَنِ الْاُضْحِيَّةِ بِهَا وَاَنَّهَا الْمَقْطُوْعَةُ نِصْفُ اُذُنِهَا وَكُلُّ مَا كَانَ مِنْ هٰذَا لَا يَكُوْنُ اُضْحِيَّةً لِمَا قَدْ نَقَصَ مِنْهُ فَاِنَّهُ لَا يَكُوْنُ هَدْيًا ـ

بَابُ ۲۷ مَنْ نَحَرَ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّنْحَرَ الْاِمَامُ

۳۵۹ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا وَظَنُّوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ اَنْ يُّعِيْدَ بِذَبْحٍ اٰخَرَ وَلَا يَنْحَرُ حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّنْحَرَ حَتّٰى يَنْحَرَ الْاِمَامُ وَاِنْ نَحَرَ قَبْلَ ذٰلِكَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اَوْ قَبْلَهَا لَمْ يُجْزِئْهُ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَتَاَوَّلُوْا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ نَحَرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْاِمَامِ اَجْزَاَهُ ذٰلِكَ وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يُجْزِهٖ ذٰلِكَ وَقَالُوْا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ

روایت کے موافق ہے جو ہم نے اس باب میں عضباء کی تفسیر کے ضمن میں ذکر کی ہے کہ اس (عضباء) کی قربانی سے منع کیا گیا اور یہ وہ جانور ہے جس کے کان کا نصف حصہ کٹا ہوا ہو۔ اب ان جانوروں میں سے جو جانور بھی عیب کی وجہ سے قربانی کے لائق نہیں وہ ہدی بھی نہیں ہو سکتا۔

باب ۲۷ امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن مدینہ طیبہ میں نماز پڑھی تو کچھ لوگوں نے آگے بڑھ کر قربانی کر دی ان کا خیال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کر چکے ہیں تو آپ نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوسرا جانور ذبح کرے اور (کوئی شخص) اس وقت تک قربانی کا جانور ذبح نہ کرے جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کر لیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ حضرات کہتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرے اور اگر وہ اس سے پہلے قربانی کرے نماز کے بعد ہو یا پہلے یہ جائز نہیں ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو"، کی یہی تاویل کی ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں جو آدمی امام کی نماز کے بعد قربانی کرے اس کے لیے یہ کفایت کرتی ہے اور جو آدمی نماز سے پہلے قربانی کرے تو اس کی قربانی جائز نہیں

قَدْ نَزَلَتْ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

۳۶۰۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَكْبًا مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا اَرَدْتَ بِذٰلِكَ اِلَّا خِلَافِيْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا اَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ قَوْلِهِمْ اَنَّ حَدِيْثَ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رُوِيَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتُوْدًا جَذَعًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِيْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ وَنَهٰى اَنْ يَّذْبَحُوْا قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيْ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّهْيَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قُصِدَ بِهٖ اِلَى النَّهْيِ عَنِ الذَّبْحِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ لَا قَبْلَ ذَبْحِهٖ وَهُوَ لَا يُجَوِّزُوْنَ نَهْيَهَا هُمْ عَنِ الذَّبْحِ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اِلَّا وَهُوَ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اِعْلَامَهُمْ اِبَاحَةَ الذَّبْحِ لَهُمْ بَعْدَ مَا يُصَلِّيْ وَاِلَّا لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِهِ الصَّلٰوةَ مَعْنًى۔

ہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت اس کے علاوہ معنیٰ میں نازل ہوئی ہے۔

چنانچہ انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت ابن ابی ملیکہ [illegible] ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ بنو تمیم کے کچھ سوار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر فرمائیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اقرع بن حابس کو امیر مقرر کریں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اس بات کے ذریعے میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا دونوں کے درمیان تکرار ہوا حتی کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اے ایمان والو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو۔ حضرت جابر [illegible] کی روایت کے سلسلے ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے۔

حضرت ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید ادا کرنے سے پہلے بکری کا چھ ماہ کا بچہ ذبح کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد کسی کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں اور آپ نے نماز عید سے پہلے ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہی فرمائی ہے اس سے آپ کا مقصد نماز سے پہلے ذبح کرنے کی ممانعت ہے آپ کے ذبح کرنے سے پہلے نہیں اور نماز سے پہلے ذبح کرنے کی ممانعت اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب آپ کا مقصد انہیں اس بات کی خبر دینا ہو کہ نماز کے بعد

ان کے لیے ذبح کرنا جائز ہے ورنہ نماز کا ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

۳۶۲- وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ غَیْرِ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یُوَافِقُ هٰذَا۔

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے موافق حدیث روایت کی ہے۔

۳۶۳- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ وَوَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَیْدِ الْیَامِیِّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ یُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَضْحٰی اِلَی الْبَقِیْعِ فَبَدَاَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ نُسُکِنَا فِیْ یَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نَبْدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُكِ فِیْ شَیْءٍ فَقَامَ خَالِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ ذَبَحْتُ وَعِنْدِیْ جَذَعَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تُجْزِیْ اَوْ لَا تُوْفِیْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں عید الاضحیٰ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع کی جانب ہماری طرف تشریف لائے، آپ نے پہلے دو رکعت نماز پڑھی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہماری آج کی پہلی عبادت یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں گے پھر واپس جا کر قربانی کریں گے پس جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کی موافقت کی اور جس نے اس سے پہلے ذبح کیا تو وہ محض گوشت ہے جو اس نے گھر والوں کے لیے جلدی تیار کیا قربانی کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں فرماتے ہیں میرے ماموں کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ذبح کر چکا ہوں اور میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے جو ایک سال عمر والے سے بہتر ہے آپ نے فرمایا تم اسے ذبح کرو اور تمہارے بعد کسی کے لیے جائز نہیں یا (فرمایا) کسی کے لیے کافی نہیں۔

۳۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زُبَیْدٌ وَمَنْصُوْرٌ وَدَاوٗدُ ابْنُ عَوْنٍ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ وَهٰذَا حَدِیْثُ زُبَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ هٰهُنَا یُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ عِنْدَ سَارِیَةٍ فِی الْمَسْجِدِ وَلَوْ کُنْتُ قَرِیْبًا مِّنْهَا لَاَخْبَرْتُکُمْ بِمَوْضِعِهَا ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زبید، منصور، داؤد بن عون اور مجالد، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں اور یہ حضرت زبید کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے سنا وہ مسجد کے ستون کے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیان کر رہے تھے اگر میں ان کے قریب ہوتا تو تمہیں اس کی جگہ بتا دیتا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۶۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ اَبِی الْوَزِیْرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِذْبَحْهَا وَلَا تُذْكِي جَذَعَةً بَعْدُ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ نُسُكِنَا فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا فَاَخْبَرَ اَنَّ النُّسُكَ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ هُوَ صَلٰوةٌ ثُمَّ الذَّبْحُ بَعْدَهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا يَحِلُّ بِهِ الذَّبْحُ هُوَ الصَّلٰوةُ لَا ذَبْحُ الْاِمَامِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَهَا وَعَلٰى اَنَّ حُكْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ خِلَافُ حُكْمِ النَّحْرِ قَبْلَهَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ آج ہماری پہلی عبادت نماز پڑھنا ہے پھر واپس جا کر قربانی کریں گے تو جس نے ایسا کیا اس نے ہمارے طریقے کی موافقت کی تو آپ نے بتایا کہ قربانی کے دن پہلی عبادت نماز ہے اور اس کے بعد ذبح کرنا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس عمل کی وجہ سے جانور کو ذبح کرنا جائز ہو جاتا ہے وہ نماز ہے نہ کہ امام کا ذبح کرنا جو نماز کے بعد ہوتا ہے اور اس بات پر بھی دلالت ہے کہ نماز کے بعد قربانی کا حکم، اس سے پہلے قربانی کرنے کے حکم کے خلاف ہے۔

۳۶۶- وَقَدْ رَوٰى مِثْلَ هٰذَا اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غَيْرُ الْبَرَاءِ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی حدیث روایت کی ہے

۳۶۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ قَدْ ذَبَحُوْا قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيْ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَاِذَا صَلَّيْنَا فَمَنْ شَاءَ ذَبَحَ وَمَنْ شَاءَ فَلَا يَذْبَحْ۔

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک ایسی جماعت کے پاس سے گزرے جو نماز سے پہلے ذبح کر چکے تھے آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے دوبارہ کرے اور جب ہم نماز پڑھ لیں تو جو چاہے ذبح کرے اور جو چاہے نہ کرے۔

۳۶۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ۔

حضرت اسود بن قیس، حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے اور وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کی وہ ذبح کرے۔

۳۶۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ سَمِعَ جُنْدُبًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلِمَ اَنَّ نَاسًا ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ

حضرت اسود بن قیس سے مروی ہے انہوں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں عید کے دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے اپنے جانور ذبح

فَلْيُعِدْ وَمَنْ لَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

کر دیئے ہیں تو آپ نے فرمایا جو ذبح کر چکا ہے وہ دوبارہ ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرے۔

---

۳۷۰ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى بِالنَّاسِ الْعِيدَ فَإِذَا هُوَ بِغَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

حضرت اسود بن قیس، حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صحابہ کرام کو عید کی نماز پڑھا چکے تھے آپ نے دیکھا کہ ایک بکری ذبح کی گئی ہے آپ نے فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے جانور ذبح کیا وہ محض بکری کا گوشت ہے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَمَّادٌ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور حکم دیا کہ جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کیا ہے وہ دوبارہ ذبح کرے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الذَّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ هُوَ مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ لَا مِنْ بَعْدِ ذَبْحِ الْإِمَامِ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ فَأَمَّا مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ الْإِمَامَ لَوْ لَمْ يَنْحَرْ أَصْلًا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِمُسْقِطٍ عَنِ النَّاسِ النَّحْرَ وَلَا بِمَانِعٍ لَهُمْ مِنَ النَّحْرِ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت ہے کہ قربانی کے دن ذبح کا ابتدائی وقت نماز کے بعد ہے امام کے ذبح کرنے کے بعد نہیں، روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ حکم ہے اور قیاس جس بات پر دلالت کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایک متفق علیہ ضابطہ پاتے ہیں وہ یہ کہ اگر امام قربانی بالکل نہ کرے تو اس کے سبب، لوگوں سے قربانی ساقط نہ ہوگی اور اس سال ان کے لیے قربانی سے کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔

---

۳۷۲ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ أَبِي شُرَيْحَةَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت ابو شریحہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما قربانی نہیں کرتے تھے۔

عَنْهُمَا كَانَا لَا يُضَحِّيَانِ۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَا يُضَحِّيَانِ

حضرت ابوشریحہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ قربانی نہیں کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ أَفَتَرَى مَا ضَحَّى فِي تِلْكَ السِّنِينَ أَحَدٌ إِذَا كَانَ إِمَامُهُمْ لَمْ يُضَحِّ أَوَلَا تَرَى أَنَّ إِمَامًا لَوْ تَشَاغَلَ يَوْمَ النَّحْرِ لِقِتَالِ عَدُوٍّ أَوْ غَيْرِهِ فَشَغَلَهُ ذٰلِكَ عَنِ النَّحْرِ وَأَمَّا لِغَيْرِهِ مِمَّنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَهُ أَنْ يُضَحِّيَ فَإِنْ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ يُضَحِّي فِي عَامِهِ ذٰلِكَ خَرَجَ بِهٰذَا مِنْ قَوْلِ الْأُمَّةِ وَإِنْ قَالَ لِلنَّاسِ أَنْ يُضَحُّوا إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ لِذَهَابِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا يَحِلُّ بِهِ النَّحْرُ مَا كَانَ فِي وَقْتِ صَلٰوةِ الْعِيدِ فَإِنَّمَا هُوَ الصَّلٰوةُ لَا نَحْرُ الْإِمَامِ فَإِذَا صَلَّى الْإِمَامُ حَلَّ النَّحْرُ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْحَرَ أَوَلَا تَرَى أَنَّ الْإِمَامَ لَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ لَمْ يُجْزِهِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ سَائِرُ النَّاسِ فَكَانَ الْإِمَامُ وَغَيْرُهُ فِي الذَّبْحِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ سَوَاءً فِي أَنْ لَا يُجْزِئَهُمْ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ وَسَائِرُ النَّاسِ أَيْضًا سَوَاءً فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَكَمَا كَانَ ذَبْحُ الْإِمَامِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ يُجْزِئُهُ فَكَذٰلِكَ ذَبْحُ سَائِرِ النَّاسِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ يُجْزِئُهُمْ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تمہارا کیا خیال ہے ان سالوں میں کسی نے قربانی نہیں کی ہوگی جب ان کے امام نے قربانی نہیں کی اور تمہارا کیا خیال ہے اگر امام قربانی کے دن دشمن سے مقابلے میں یا کسی اور کام میں مشغولیت کی وجہ سے قربانی نہ کر سکے تو دوسرا شخص جو قربانی کرنا چاہتا ہو وہ قربانی نہیں کرے گا؟ اگر کوئی شخص کہے کہ اسے اس سال قربانی نہیں کرنی چاہیے تو اس سے وہ شخص جمہور کے قول سے نکل گیا اور اگر کہے کہ لوگوں کو چاہیے کہ سورج ڈھلنے کے بعد قربانی کریں تاکہ نماز کا وقت نکل جائے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نماز عید کے وقت میں قربانی کے جواز کے لیے جو چیز شرط ہے وہ نماز ہے امام کا قربانی کرنا نہیں جب امام نماز پڑھ چکے تو جو آدمی قربانی کرنا چاہے اس کے لیے قربانی کرنا جائز ہوگا کیا تم نہیں دیکھتے کہ امام نماز سے پہلے قربانی کرے تو اس کے لیے یہ جائز نہیں تو باقی لوگوں کا بھی یہی حکم ہے تو نماز سے پہلے قربانی کے عدم جواز کے سلسلے میں امام اور دوسرے لوگ برابر ہیں۔ اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ نماز کے بعد ذبح کرنے میں بھی امام اور دوسرے لوگوں کے لیے ایک ہی حکم ہے تو جس طرح نماز کے بعد امام کا ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح نماز کے بعد دوسرے لوگوں کا ذبح کرنا بھی جائز ہے اس سلسلے میں یہی قیاس ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۷۱ الْبُدْنَةِ عَنْ كَمْ تُجْزِئُ فِي الضَّحَايَا وَالْهَدَايَا

باب ۲۷۱ قربانی اور ہدی میں اونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے جائز ہے

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بَهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ يُرِيدُ زِيَارَةَ الْبَيْتِ وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ وَكَانَ الْهَدْيُ سَبْعِينَ بُدْنَةً وَكَانَ النَّاسُ سَبْعَ مِائَةِ رَجُلٍ وَكَانَتْ كُلُّ بُدْنَةٍ عَنْ عَشَرَةٍ

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ہدی بھی تھی ہدی ستر اونٹ تھے اور صحابہ کرام سات سو تھے ہر اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے تھا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْبُدْنَةَ تُجْزِئُ فِي الْهَدَايَا وَالضَّحَايَا عَنْ عَشَرَةٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ ہدی اور قربانی میں ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتا ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا تُجْزِئُ الْبُدْنَةُ إِلَّا عَنْ سَبْعَةٍ وَقَالُوا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْبُدْنِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ مَا يُخَالِفُ هٰذَا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اونٹ یا گائے صرف سات آدمیوں کی طرف سے جائز ہیں وہ فرماتے ہیں حدیبیہ کے دن قربانی کے بارے میں اس حدیث کے خلاف بھی مروی ہے۔

۲۷۵۔ وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ نَحَرُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْبُدْنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

حضرت ابن زبیر فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے حدیبیہ کے دن ایک اونٹ کو سات آدمیوں کی طرف سے اور ایک گائے کو سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کیا۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن وہب خبر دیتے ہیں کہ حضرت مالک نے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا

حضرت عمرو بن دینار اور ابو الزبیر دونوں حضرت

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ وَاَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبُدْنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ فَقِیْلَ لِجَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْبَقَرَةُ قَالَ هِیَ مِثْلُهَا وَحَضَرَ جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ قَالَ وَنَحَرْنَا یَوْمَئِذٍ سَبْعِیْنَ بُدْنَةً۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا گائے کے بارے میں کیا حکم ہے انہوں نے فرمایا وہ اس کی مثل ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ حدیبیہ کے سال (وہاں) موجود تھے وہ فرماتے ہیں اس دن ہم نے ستر اونٹ ذبح کئے تھے۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ سَبْعِیْنَ بُدْنَةً فَاَمَرَنَا اَنْ یَّشْتَرِكَ مِنَّا سَبْعَةٌ فِی الْبُدْنَةِ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ستر اونٹ ذبح کئے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے سات آدمی ایک اونٹ میں شریک ہوں۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَبْعِیْنَ بُدْنَةً اَلْبُدْنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ۔

حضرت سلیمان بن قیس حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ستر اونٹ ذبح کئے ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے تھا۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَانَ بْنَ یَزِیْدَ یُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

۳۸۱۔ فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا ذَکَرْنَا وَهُوَ کَانَ مَعَهٗ حِیْنَئِذٍ۔

تو یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی خبر دیتے ہیں جو ہم نے ذکر کی اور وہ اس دوران آپ کے ساتھ تھے۔

۳۸۲۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ قَوْلِهِمَا مَا یُوَافِقُ هٰذَا اِنَّ الْبُدْنَةَ اَنَّهَا عَنْ سَبْعَةٍ۔

حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول بھی اس بات کے موافق مروی ہے کہ ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ عِیْسَی بْنِ اَبِیْ عَزَّةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِیٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا اَلْبُدْنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور ایک گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۳۸۴۔ **وَقَدْ** رُوِیَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَحْكِیْهِ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْهُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں۔

۳۸۵۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَشْتَرِكُوْنَ سَبْعَةً فِی الْبُدْنَةِ مِنَ الْاِبِلِ وَالسَّبْعَةُ فِی الْبُدْنَةِ مِنَ الْبَقَرَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بدنہ (بڑا جانور) میں سات آدمی شریک ہوتے تھے وہ بدنہ اونٹ ہو یا گائے۔

۳۸۶۔ **فَهٰذَا** مَذْهَبُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْهُمْ فِی الْبُدْنَةِ یُوَافِقُ مَا رُوِیَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا مَا رُوِیَ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ فَهُوَ اَوْلٰی مِنْهُ

تو بدنہ کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ مذہب ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایت کے موافق ہے حضرت مسور، اور مروان کی روایت کے مطابق نہیں ہے اور یہ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت) اس روایت سے اولیٰ ہے۔

وَلَمَّا اخْتَلَفُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْمَا ذَكَرْنَا رَجَعْنَا اِلٰی مَا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا سِوٰی مَا نُحِرَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّةِ۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے تو ہم نے اس سلسلے میں مروی ان روایات کی طرف رجوع کیا جو حدیبیہ کے دن ذبح کرنے کے علاوہ ہیں۔

۳۸۷۔ **فَاِذَا** حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْتَرِیْ سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ اَنَّ عَلَیَّ نَاقَةً وَقَدْ غَرَبَتْ عَنِّیْ فَقَالَ اشْتَرِ سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا میرے اوپر اونٹ لازم تھا اور وہ غائب ہوگیا تو کیا میں سات بکریاں خرید لوں آپ نے فرمایا (ہاں) تو سات بکریاں خرید لے

اَفَلَا تَرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِنَّمَا عَدَلَهَا بِسَبْعٍ مِنَ الْغَنَمِ مِمَّا یُجْزِئُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ عَنْ رَجُلٍ وَلَمْ یَعْدِلْهَا بِعَشْرٍ مِنَ الْغَنَمِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی تَصْحِیْحِ مَا رَوٰی جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں سات بکریوں کو ایک اونٹ کے مقابلے میں قرار دیا اور ایک بکری ایک آدمی کی طرف سے کفایت کرتی ہے آپ نے اسے دس بکریوں کے برابر قرار نہیں دیا تو یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کی تفہیم

لِمَا رَوَى الْمِسْوَرُ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ۔

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْبَقَرَةَ لَا تُجْزِئُ فِي الْاُضْحِيَةِ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ وَهِيَ مِنَ الْبُدْنِ بِاتِّفَاقِهِمْ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ النَّاقَةُ مِثْلَهَا وَلَا تُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ اِنَّ النَّاقَةَ وَاِنْ كَانَتْ بُدْنَةً كَمَا اَنَّ الْبَقَرَةَ بُدْنَةٌ فَاِنَّ النَّاقَةَ اَعْلٰى مِنَ الْبَقَرَةِ فِي السَّمَانَةِ وَالرِّفْعَةِ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّهَا وَاِنْ كَانَتْ كَمَا ذَكَرْتَ فَاِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ وَاجِبٍ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا حُجَّةٌ **اَلَا تَرٰى** اَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبَقَرَةَ الْوُسْطٰى تُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ وَكَذٰلِكَ مَا هُوَ دُوْنَهَا وَمَا هُوَ اَرْفَعُ مِنْهَا وَكَذٰلِكَ النَّاقَةُ تُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ اَوْ عَنْ عَشَرَةٍ رَفِيْعَةً كَانَتْ اَوْ دُوْنَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَكُنِ السِّمَنُ وَالرِّفْعَةُ مِمَّا يُبَيِّنُ بِهٖ بَعْضُ الْبَقَرَةِ عَنْ بَعْضٍ وَلَا بَعْضُ الْاِبِلِ عَنْ بَعْضٍ فِيْمَا تُجْزِئُ فِي الْهَدْيِ وَالْاَضَاحِيْ بَلْ كَانَ حُكْمُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ حُكْمًا وَاحِدًا يُجْزِئُ عَنْ عَدَدٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَتِ الْاِبِلُ وَالْبَقَرُ بُدْنًا كُلُّهَا ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَهَا حُكْمٌ وَاحِدٌ وَاِنَّ بَعْضَهَا لَا يُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِمَّا يُجْزِئُ عَنْهُ الْبَعْضُ الْبَاقِيْ وَاِنْ زَادَ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي السِّمَنِ وَالرِّفْعَةِ فَلَمَّا كَانَتِ الْبَقَرَةُ لَا تُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ كَانَتِ النَّاقَةُ اَيْضًا كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ لَا تُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

پر دلالت کرتی ہے حضرت مسور رضی اللہ عنہ کی روایت پر نہیں اس باب کا روایات کے طریقے پر یہ بیان ہے اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ قربانی میں ایک گائے سات سے زائد آدمیوں کو کفایت نہیں کرتی اور اس پر اتفاق ہے کہ یہ گائے بھی بدنہ (بڑا جانور) ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اونٹ بھی اس کی مثل ہو اور سات سے زائد اشخاص کی طرف سے جائز نہ ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اگرچہ اونٹ، گائے کی طرح بدنہ ہے لیکن وہ موٹاپے اور بلندی میں گائے سے اعلیٰ ہے، تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا اگرچہ بات اسی طرح ہے جس طرح تم کہہ رہے ہو لیکن اس سے تم استدلال نہیں کر سکتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم دیکھتے ہیں متوسط قسم کی گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اسی طرح جو اس سے کم ہو یا اس سے بڑی ہو (کفایت کرتی ہے) اسی طرح جو اس سے کم ہو یا اس سے بڑی ہو (کفایت کرتی ہے تو اونٹ کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ سات یا دس کی طرف سے کفایت کرے گا اعلیٰ ہو یا ادنیٰ۔ لہٰذا موٹاپا یا بلندی، گایوں کو ایک دوسرے سے اور اسی طرح اونٹوں کو ایک دوسرے سے ممتاز نہیں کرتی بلکہ قربانی اور ہدی میں سب کا ایک جیسا حکم ہے یعنی ایک ہی عدد سے کفایت کرتے ہیں (سات ہوں یا دس) جب بات اس طرح ہے جس طرح ہم نے ذکر کی ہے اور گائے اور اونٹ دونوں بدنہ ہیں تو ثابت ہوا کہ دونوں کا ایک جیسا حکم ہے اور ان میں سے بعض اس تعداد سے زیادہ کی طرف سے کفایت نہیں کرتے جس سے دوسرے بعض کفایت کرتے ہیں اگرچہ ان میں سے بعض دوسرے بعض کے مقابلے میں موٹاپے اور بلندی میں بڑھ کر ہوں تو جب گائے سات آدمیوں سے زائد کی طرف سے کافی نہیں تو اونٹ

کا بھی یہی حکم ہوگا قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ سات سے زائد کی طرف سے کافی نہ ہو حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الشَّاةِ عَنْ كَمْ تُجْزِئُ أَنْ يُضَحَّى بِهَا

باب ایک بکری کی قربانی کتنے آدمیوں کی طرف سے جائز ہے۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ وَحَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِيْ صَخْرِ الْمَدَنِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ایک سینگوں والا مینڈھا لایا جائے) جو سیاہی میں چلتا ہو سیاہی میں دیکھتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو وہ لایا گیا تاکہ اس کی قربانی کی جائے پھر فرمایا اے عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرو (فرماتی ہیں) میں نے ایسا کیا پھر آپ نے اسے پکڑا اور مینڈھے کو بھی پکڑ کر لٹایا اس کے بعد آپ نے فرمایا اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی آل اور آپ کی امت کی طرف سے قبول فرما۔ پھر اس کی قربانی دی۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ضَحّٰى اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ يَذْبَحُ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهٖ مَنْ شَهِدَ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيْدِ وَشَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ وَالْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔

حضرت ابو ہریرہ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرنا چاہتے تو بڑے بڑے موٹے تازے گندمی رنگ کے سینگوں والے اور خصی مینڈھے خریدتے ان میں سے ایک اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے ذبح کرتے جو توحید اور آپ کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں اور دوسرا مینڈھا اپنی طرف سے اور اپنی اولاد کی طرف سے ذبح کرتے۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ضَحّٰى اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرنا چاہتے تو دو بڑے بڑے چت کبرے مینڈھے خریدتے یہاں تک کہ جب لوگوں کو خطبہ دیتے اور نماز پڑھاتے تو ان میں سے ایک کو لایا جاتا آپ

عظيمين املحين حتى اذا خطب الناس وصلى اُتي باحدهما وهو قائم في مصلاه فذبحه بيده ثم قال اللهم هذا عن امتي جميعا من شهد لك بالتوحيد وشهد لي بالبلاغ ثم يؤتى بالآخر فيذبحه ثم يقول اللهم هذا عن محمد وآل محمد ثم يجمعهما جميعا ويأكل هو واهله منهما قال فمكثنا سنين ليس رجل من بني هاشم يضحي قد كفى الله المؤنة والغرم برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ۔

اس وقت عیدگاہ ہی میں ہوتے آپ اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے پھر فرماتے اے اللہ! اسے میری امت کے ان تمام لوگوں کی طرف سے قبول فرما جو تیری توحید اور میری رسالت کی گواہی دیتے ہیں پھر دوسرا مینڈھا لایا جاتا تو آپ اسے ذبح کرتے پھر فرماتے اے اللہ! اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد کی طرف سے قبول فرما پھر ان دونوں کو اکٹھا کرتے اور آپ خود بھی اور آپ کے گھر والے بھی ان دونوں سے تناول فرماتے راوی فرماتے ہیں ہم کئی سال تک اس حالت میں رہے کہ بنو ہاشم میں سے کوئی شخص بھی قربانی نہیں کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اخراجات اور تاوان سے کفایت فرمائی (یعنی آپ کی برکت سے سب کچھ عطا فرمایا)۔

---

۳۹۱ ۔ حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا عفان ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا عبد الله بن محمد بن عقيل قال اخبرني عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله قال حدثني ابي ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اتي بكبشين املحين عظيمين اقرنين موجوئين فاضجع احدهما وقال بسم الله والله اكبر اللهم عن محمد وامته من شهد لك بالتوحيد وشهد لي بالبلاغ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو چت کبرے بڑے بڑے سینگوں والے اور خصی مینڈھے لائے گئے آپ نے ان میں ایک کو لٹایا اور یہ الفاظ کہے "اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے یا اللہ! (اسے) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے ان افراد کی طرف سے قبول فرما جنہوں نے تیری توحید اور میری رسالت کی گواہی دی۔

---

۳۹۲ ۔ حدثنا ابن ابي داود قال اخبرنا احمد بن خالد الوهبي قال اخبرنا ابن اسحٰق عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي عياش عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال ضحى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بكبشين في يوم عيد فقال حين وجههما وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض الى آخر الآية اللهم منك ولك عن محمد وامته ثم سمى وكبر وذبح ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو مینڈھوں کی قربانی دی جب ان کو قبلہ رخ کیا تو فرمایا "میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، (آخر تک) اے اللہ! تیری طرف سے اور تیرے لیے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کی طرف سے ہے پھر بسم اللہ اور تکبیر پڑھ کر ذبح فرمایا۔

---

۳۹۳ ۔ حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

قَالَ اَخْبَرَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ وَصَلَاتِهٖ دَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُ هُوَ بِنَفْسِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن صحابہ کرام کو عید کی نماز پڑھائی جب آپ خطبہ اور نماز سے فارغ ہوئے تو مینڈھے منگوا کر بذات خود انہیں ذبح کیا اور بسم اللہ واللہ اکبر کے الفاظ کہنے کے بعد فرمایا یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔

---

۳۹۴ - **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشٍ اَقْرَنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی پھر فرمایا اے اللہ! یہ میری طرف سے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے ہے جو قربانی کی استطاعت نہیں رکھتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الشَّاةَ لَا بَأْسَ اَنْ يُضَحّٰى بِهَا عَنِ الْجَمَاعَةِ وَاِنْ كَثُرُوْا وَافْتَرَقَ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلٰى فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ فِرْقَةٌ لَا تُجْزِئُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْنَ يُضَحّٰى بِهَا عَنْهُمْ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ اِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ كَانَ الْمُضَحّٰى بِهَا عَنْهُمْ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدًا وَمِنْ اَهْلِ اَبْيَاتٍ شَتّٰى لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِالْكَبْشِ الَّذِيْ ضَحّٰى بِهٖ مِنْ جَمِيْعِ اُمَّتِهٖ اَوْ مِنْ اَهْلِ اَبْيَاتٍ شَتّٰى فَاِنْ ذٰلِكَ ثَابِتًا لِمَنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَهُوَ يُجْزِئُ عَمَّنْ اَجْزَأَهٗ بِذَبْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ ایک بکری کو پوری جماعت کی طرف سے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ بہت زیادہ ہوں پھر اس قول والوں کے دو فریق بن گئے ایک فریق کہتا ہے کہ جن لوگوں کی طرف سے قربانی کی جا رہی ہے وہ ایک گھر کے ہوں تب جائز ہوگی اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ جن لوگوں کی طرف سے قربانی کی جا رہی ہے وہ ایک گھر کے ہوں یا مختلف گھروں سے تعلق رکھتے ہوں یہ قربانی جائز ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈھے کو اپنی تمام امت کی طرف سے ذبح کیا اور وہ مختلف گھروں سے تعلق رکھتے ہیں اگر یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی ثابت ہو تو وہ ان تمام لوگوں کی طرف سے کفایت کرے گی جن کے لیے آپ کے ذبح کرنے سے کافی ہوئی اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو کہتے ہیں ایک گھر والوں اور ان کے

فَثَبَتَ بِهٰذَا قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا يُضَحّٰى بِهَا عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ وَعَنْ غَيْرِهِمْ ثُمَّ كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَ اَهْلِ

هٰذَا الْقَوْلِ وَبَيْنَ الْفِرْقَةِ الَّتِيْ تُخَالِفُ هٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا وَتَقُوْلُ اِنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ وَّاحِدٍ وَتَذْهَبُ اِلٰى اَنَّ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا احْتَجَّتْ بِهِ الْفِرْقَتَانِ الْاُوْلَيَانِ لِقَوْلِهِمَا مَنْسُوْخٌ اَوْ مَخْصُوْصٌ فَمِمَّا دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ الْكَبْشَ لَمَّا كَانَ يُجْزِئُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا عَدَدَ كَانَتِ الْبَقَرَةُ وَالْبُدْنَةُ اَحْرٰى اَنْ تَكُوْنَا كَذٰلِكَ وَاَنْ تَكُوْنَا تُجْزِيَانِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا عَدَدَ۔

۳۹۵- ثُمَّ قَدْ رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اِخْتِلَافِ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا مِنْ نَحْرِ اَصْحَابِهٖ مَعَهُ الْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ عَلَى التَّوْقِيْفِ مِنْهُ لَهُمْ عَلٰى اَنَّ الْبَقَرَةَ وَالْبُدْنَةَ لَا تُجْزِئُ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا عَنْ اَكْثَرَ مِمَّا ذُبِحَتْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُمُ الرِّوَايَاتُ بِذٰلِكَ۔

۳۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ ابْنِ عَدِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ تَمَامٍ وَمَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِيْمَا يَحْسِبُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ اَنَّ رَجُلًا اشْتَرٰى بَقَرَةً اُضْحِيَةً فَنَتَجَهَا فَسَاَلَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْاٰنَ لَا اُبَدِّلُ مَكَانَهَا اُخْرٰى فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اِذْبَحْهَا وَوَلَدَهَا يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ سَبْعَةٍ۔

علاوہ دوسروں کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے۔

پھر اس قول والوں اور ان لوگوں کے درمیان گفتگو ہوئی جو ان کے مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک بکری ایک آدمی سے زائد کی طرف جائز نہیں وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو جن سے پہلے دو گروہوں نے استدلال کیا منسوخ مانتے ہیں یا آپ سے خاص قرار دیتے ہیں۔

جو چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جب مینڈھا ایک سے زائد افراد کی طرف سے کفایت کرتا کہ ان کی تعیین ہے اور نہ تعداد، تو گائے اور اونٹ کا ایسا ہونا زیادہ مناسب ہے اور ان کو ایک سے زائد غیر متعین اور غیر معدود افراد کی طرف سے جائز ہونا چاہیے۔

پھر ہم نے گذشتہ باب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اونٹ کو سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے کو بھی سات کی طرف سے ذبح کیا اور صحابہ کرام کے نزدیک آپ کا یہ فعل اس بات کو واضح کرنے کے لیے تھا کہ اونٹ اور گائے میں سے کوئی ایک بھی ان افراد سے زائد کی طرف سے کافی نہیں جتنے افراد کی طرف سے اس دن ذبح کیا گیا اس سلسلے میں صحابہ کرام سے تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں۔

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت حجیہ بن عدی، عبداللہ بن تمام اور مالک بن حویرث سے روایت کرتے ہیں سلمہ بن کہیل کے خیال کے مطابق ایک شخص نے قربانی کے لیے گائے خریدی اس نے بچہ جنا اس نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی جگہ دوسرے گائے کی قربانی کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے اور اس کے بچے کو قربانی کے دن سات آدمیوں کی طرف سے

ذبح کرو۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ۔

حضرت زہیر بن حبیب، حضرت مغیرہ بن جندب سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ يَقُولُونَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ۔

حضرت منصور بن ربعی سے مروی ہے فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ۔

حضرت خالد بن سلمہ، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان، کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا جُعِلَتِ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَكَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ وُقِفَ عَلَيْهِ وَلَمْ يُجْعَلْ لَنَا أَنْ نَعْدُوَ ذٰلِكَ إِلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ كَانَتِ الشَّاةُ أَحْرٰى أَنْ لَا تُجْزِئَ عَنْ أَكْثَرَ مِمَّا تُجْزِئُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ مِنْ ذٰلِكَ

تو جب گائے کو سات آدمیوں کی طرف سے قرار دیا گیا، اس پر حکم ٹھہر گیا اور ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم اس سے زیادہ تعداد کی طرف تجاوز کریں تو بکری اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ وہ اس تعداد سے زیادہ کے لیے کافی نہ ہو جتنی تعداد کے لیے گائے کفایت کرتی ہے۔

فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِئُ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ انْتَفٰى بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْ جَمِيعِ مَنْ ذُبِحَتْ عَنْهُ مِمَّنْ لَا وَقْتَ لَهُمْ وَلَا عَدَدَ وَلَا يُجَاوَزُ إِلٰى غَيْرِهِ وَثَبَتَ ضِدُّهُ

جب ثابت ہوا کہ بکری سات سے زائد آدمیوں کو کفایت نہیں کرتی تو اس سے ان لوگوں کے قول کی نفی ہو گئی جو کہتے ہیں کہ یہ ان سب کی طرف سے جائز ہے جن کی طرف سے اسے اشخاص و تعداد کے تعین کے بغیر ذبح کیا گیا

وَهُوَ قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِئُ اِلَّا عَنْ وَاحِدٍ

اور یہ حکم اس کے غیر کی طرف متجاوز نہ ہوگا اب انکی ضد ثابت ہو اور وہ ان لوگوں کا قول ہے جو کہتے ہیں کہ بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔

فَقَالَ قَائِلٌ اِنَّا اِنَّمَا جَعَلْنَا الشَّاةَ تُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِمَّا تُجْزِئُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ وَالْجَزُوْرُ لِاَنَّ الشَّاةَ اَفْضَلُ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لَهٗ وَلِمَ قُلْتَ ذٰلِكَ وَمَا دَلِيْلُكَ عَلَيْهِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم نے بکری کو اس تعداد سے زائد افراد کی طرف سے جائز قرار دیا جتنے لوگوں سے گائے اور اونٹ کفایت کرتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بکری ان دونوں سے افضل ہے ۔۔۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے تم نے یہ بات کیوں کہی اور تمہارے پاس اس کی دلیل کیا ہے؟

---

۴۰۱ - فَاَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِالْجَزُوْرِ اِذَا وَجَدَهٗ وَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ يَدَعُ مَا سِوَاهُ مِمَّا يُضَحّٰى بِهٖ مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَيْهِ وَيُضَحِّيْ بِالشَّاةِ اِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْجَزُوْرِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْجَزُوْرَ كَانَ عِنْدَهٗ اَفْضَلَ مِنَ الشَّاةِ۔

حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کی قربانی دیتے تھے اور جب اونٹ نہ پاتے تو مینڈھے کی قربانی کرتے ۔۔۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ حاصل ہوتا تو اسی کی قربانی کرتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب آپ اس (اونٹ) پر قادر ہوتے تو قربانی کے باقی جانوروں یعنی گائے اور بکری کو چھوڑ دیتے تھے اور بکری کی قربانی اس وقت کرتے جب اونٹ پر قادر نہ ہوتے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک اونٹ بکری سے افضل ہے ۔۔۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ حج کے موقعہ پر اونٹ کی ہدی میں جو فضیلت رکھی گئی ہے وہ بکری میں نہیں اونٹ میں ایک جماعت کی شرکت ہو سکتی ہے اور وہ سب حضرات حج قران اور حج تمتع کے لیے اس کی قربانی کرتے ہیں جب کہ بکری کا یہ حکم نہیں ہے۔

وَقَدْ رَاَيْنَا الْهَدَايَا فِي الْحَجِّ جُعِلَ لِلْبُدْنَةِ فِيْهَا مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يُجْعَلْ لِلشَّاةِ فَجُعِلَتِ الْبُدْنَةُ مِمَّا يَشْتَرِكُ فِيْهَا الْجَمَاعَةُ فَيُهْدُوْنَهَا عَنْ قِرَانِهِمْ وَمُتْعَتِهِمْ وَلَمْ تُجْعَلِ الشَّاةُ كَذٰلِكَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کی صورت میں ہدی میں شرکت کی اباحت کے سلسلے میں یوں مروی ہے۔

فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اِبَاحَةِ الشِّرْكَةِ فِي الْهَدْيِ اِذَا كَانَ جَزُوْرًا۔

۴۰۲ - وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِالْجَزُوْرِ وَ بِالْكَبْشِ اِذَا لَمْ يَجِدْ جَزُوْرًا ۔

۴۰۳ - مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَهْدٰى مِائَةَ بَدَنَةٍ وَاَشْرَكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ثُلُثِهَا ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سو اونٹ بطور ہدی لے گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ان کی تہائی میں شریک فرمایا۔

---

۴۰۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً وَاَشْرَكَ بَيْنَهُمْ فِيْهَا **فَلَمَّا** كَانَتِ الشِّرْكَةُ جَائِزَةً فِي الْجَزُوْرِ مُبَاحَةً فِي الْهَدْيِ وَغَيْرَ مُبَاحَةٍ فِي الشَّاةِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الشَّاةَ اِنَّمَا عَدَلَتْ جُزْءًا مِنَ الْجَزُوْرِ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ستر اونٹوں کو لے گئے اور ان میں صحابہ کرام کو باہم شریک کیا۔

تو جب اونٹ میں شرکت جائز ہے ہدی میں یہ مباح ہے اور بکری میں جائز نہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ بکری اونٹ کی ایک جزء کے برابر ہے۔

۴۰۵ - قَدْ ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ اِنَّ عَلَيَّ نَاقَةً وَقَدْ غَرَبَتْ عَنِّيْ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَيْضًا ۔

اور ہم نے گزشتہ باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ پر ایک اونٹنی لازم ہے اور وہ میری دسترس سے باہر ہے تو آپ نے اسے اس کی جگہ سات بکریوں کو رکھنے کا حکم دیا۔ تو یہ بھی ہماری مذکورہ گفتگو پر دلالت ہے۔

---

۴۰۶ - وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَيْضًا مَا يُوَافِقُ هٰذَا الْمَعْنٰى ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس معنیٰ کے موافق مروی ہے۔

۴۰۷ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَمَّا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَقَالَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً اَوْ شِرْكٌ فِيْ دَمٍ ۔

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ "جو ہدی تمہیں میسر ہو" سے کیا مراد ہے۔ تو انہوں نے فرمایا اونٹ یا گائے یا کسی جانور میں حصہ۔

۴۰۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت ابو حمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۴۰۹ - فَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْجُزْءَ مِنَ الْجَزُوْرِ يَعْدِلُ الشَّاةَ فِيْمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں بتایا کہ اونٹ کی ایک جز، بکری کے برابر ہے اس چیز میں جو ہدی سے میسر ہو۔

۴۱۰ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى فَضْلِ الْجَزُوْرِ عَلَى الْبَقَرَةِ وَعَلٰى فَضْلِ الْبَقَرَةِ عَلَى الشَّاةِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اونٹ کو گائے پر اور گائے کو بکری پر فضیلت حاصل ہے۔

---

۴۱۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ فَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِي الْبَيْضَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں پہلے آنے والے پھر اس کے بعد آنے والوں کے بارے میں لکھتے ہیں۔ جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنی کتابوں کو لپیٹ لیتے ہیں اور بیٹھ کر ذکر الٰہی سنتے ہیں تو سب سے پہلے آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے پھر وہ جو گائے قربانی کرتا ہے پھر اس شخص کی طرح جو بکری کی قربانی دیتا ہے پھر اس شخص کی طرح جو (اللہ کی راہ میں) مرغی ذبح کرتا ہے پھر اس کی طرح جو انڈہ پیش کرتا ہے[1]

---

۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دوپہر کے وقت (زوال کے فوراً بعد)

---

[1] بعض نام نہاد دانشوروں نے اس حدیث سے مرغی کی قربانی ثابت کی ہے لیکن انہوں نے دوسری احادیث کو نہیں دیکھا جن میں اس بات کی وضاحت ہے کہ قربانی کن کن جانوروں کی ہو سکتی ہے۔ نیز قربانی میں خون بہانا ہوتا ہے تو کیا وہ اس حدیث کی روشنی میں انڈے کی قربانی بھی جائز دیں گے۔ ۱۲ ہزاروی۔

الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُهَجِّرِ اِلَى الصَّلٰوةِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِيْ جَاءَ عَلٰى اَثَرِهٖ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِي الْبَقَرَةَ ثُمَّ الَّذِيْ عَلٰى اَثَرِهٖ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ الَّذِيْ عَلٰى اَثَرِهٖ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ الَّذِيْ عَلٰى اَثَرِهٖ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِي الْبَيْضَةَ۔

(جمعہ کی) نماز کے لیے آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ اس کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرتا ہے پھر اس کے بعد آنے والا مینڈھے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو (راہ خداوندی میں) مرغی ذبح کرتا ہے پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ انڈے کا تحفہ پیش کرنے والے کی طرح ہے۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت علاء بن عبدالرحمن، اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ

حضرت علاء بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُهَجِّرَ فِيْ اَفْضَلِ الْاَوْقَاتِ كَالْمُهْدِيْ بَدَنَةً وَالْمُهَجِّرَ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ بَعْدَهٗ كَالْمُهْدِيْ بَقَرَةً وَالْمُهَجِّرَ فِي الثَّالِثِ كَالْمُهْدِيْ كَبْشًا ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ اَفْضَلَ مَا يُهْدٰى اَلْجُزُوْرُ ثُمَّ الْبَقَرَةُ ثُمَّ كَبْشٌ

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل اوقات میں پہلے آنے والے کو اونٹ کی قربانی کرنے والے اس کے بعد آنے والے کو گائے کی قربانی دینے والے اور تیسرے وقت میں آنے والے کو مینڈھے کی قربانی دینے والے کی طرح قرار دیا۔ تو ثابت ہوا کہ سب سے اچھی قربانی اونٹ کی قربانی ہے پھر گائے اور اس کے بعد

فَلَمَّا كَانَتِ الْبُدْنَةُ أَعْظَمَ مَا يُهْدَى ثَبَتَ أَنَّهَا أَعْظَمُ مَا يُضَحَّى بِهِ وَلَمَّا كَانَتْ بِاتِّفَاقِهِمْ لَا تُجْزِئُ فِي الْأُضْحِيَّةِ عَمَّا فَوْقَ السَّبْعَةِ كَانَتِ الشَّاةُ أَحْرَى أَنْ لَا تُجْزِئَ عَنْ ذٰلِكَ وَلَمَّا انْتَفٰى أَنْ تُجْزِئَ الشَّاةُ عَمَّا فَوْقَ السَّبْعَةِ ثَبَتَ أَنَّهَا لَا تُجْزِئُ إِلَّا عَنْ خَاصٍّ مِنَ النَّاسِ وَقَدْ أَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّهَا مُجْزِئَةٌ عَنِ الْوَاحِدِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ فَلَا يَدْخُلُ فِيْمَا قَدْ ثَبَتَ لَهُ حُكْمُ الْخُصُوْصِيَّةِ إِلَّا مَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلٰى دُخُوْلِهِ فِيْهِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُضَحّٰى بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنِ اثْنَيْنِ وَلَا عَنْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

مینڈھے کی قربانی ہے ۔ تو جب ہدی میں اونٹ سب سے افضل ہے تو قربانی میں بھی وہ سب سے زیادہ عظمت والا ہوگا اور جب بالاتفاق قربانی میں سات آدمیوں سے زیادہ کی شرکت نہیں ہوسکتی تو بکری اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس میں یہ (شرکت) جائز نہ ہو ۔ تو جب بکری میں سات افراد سے زیادہ کی شرکت کی نفی ہوگئی تو ثابت ہوا کہ وہ لوگوں کی ایک مخصوص تعداد کی طرف سے جائز ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک کی طرف سے جائز ہے اس سے زیادہ کے بارے میں اختلاف ہے تو جس کے لیے خصوصی حکم ہے اس میں وہ بات داخل ہوسکتی ہے جس پر اتفاق ہو تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ دو آدمیوں یا ان سے زیادہ کی طرف سے ایک بکری کی قربانی جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۷ مَنْ أَوْجَبَ ضُحِيَّةً فِيْ أَيَّامِ الْعَشْرِ أَوْ عَزَمَ عَلٰى أَنْ يُّضَحِّيَ هَلْ لَهُ أَنْ يَقُصَّ شَعْرَهُ أَوْ أَظْفَارَهُ

باب ۳۷: قربانی کرنے والے کا بال یا ناخن اُتروانا

---

۴۱۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ ابْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَأَظْفَارِهٖ حَتّٰى يُضَحِّيَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ ترشوائے۔

---

۴۱۷ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت سعید بن مسیب حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کی مثل مروی ہے حضرت لیث (راوی) فرماتے ہیں بے شک یہ حکم آیا

سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ اللَّيْثُ قَدْ جَاءَ هٰذَا وَاَكْثَرُ النَّاسِ عَلٰى غَيْرِهٖ

ہے لیکن اکثر لوگ اس کے خلاف عمل کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَجَعَلُوْهُ اَصْلًا وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِقَصِّ الْاَظْفَارِ وَالشَّعْرِ فِىْ اَيَّامِ الْعَشْرِ لِمَنْ عَزَمَ عَلٰى اَنْ يُّضَحِّىَ وَلِمَنْ لَّمْ يَعْزِمْ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس حدیث کی طرف گئی ہے انہوں نے اسے اپنایا اور اصل قرار دیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ دس دنوں میں ناخن اور بال کاٹنے میں کوئی حرج نہیں قربانی کرنے کا ارادہ ہو یا نہ۔

۴۱۸۔ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِىْ كِتَابِ الْحَجِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيْمُ فِيْنَا حَلَالًا لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰى يَرْجِعَ النَّاسُ

انہوں نے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے کتاب الحج میں نقل کیا ہے آپ فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے بیے گلے میں ڈالنے والی رسیاں بٹتی تھی پھر آپ اسے (ہدی کو) بھیجتے اور احرام کے بغیر ہمارے ہاں ٹھہرتے اور ایسی کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جن سے محرم اجتناب کرتے ہیں۔ حتی کہ صحابہ کرام واپس لوٹ آتے۔

فَفِىْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ مَا قَدْ حَظَرَهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ وَمَجِيْءُ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَحْسَنُ مِنْ مَجِيْءِ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا لِاَنَّهُ جَاءَ مَجِيْئًا مُتَوَاتِرًا وَحَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ لَمْ يَجِئْ كَذٰلِكَ بَلْ قَدْ طُعِنَ فِىْ اِسْنَادِ حَدِيْثِ مَالِكٍ فَقِيْلَ اِنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

اس میں اس بات کا جواز ہے جس سے پہلی حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو لانا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو پیش کرنے سے بہتر ہے کیونکہ یہ روایت تواتر کے ساتھ آئی ہے جب کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس طرح وارد نہیں ہوئی بلکہ حضرت مالک کی روایت پر طعن کیا گیا کہا گیا کہ یہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے موقوف حدیث کے طور پر مروی ہے۔

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَمْ تَرْفَعْهُ قَالَتْ مَنْ رَاٰى

حضرت عمرو بن مسلم، حضرت سعید بن مسیب سے اور وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں ام المومنین نے فرمایا جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہو تو قربانی کرنے تک

هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ حَتَّى يُضَحِّيَ۔

اپنے بالوں اور ناخنوں سے کچھ نہ کاٹے۔

---

۴۲۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِثْلَهُ وَلَمْ تَرْفَعْهُ فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَأَمَّا النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِحْرَامَ يُحَظِّرُ أَشْيَاءَ مِمَّا قَدْ كَانَتْ كُلُّهَا قَبْلَهُ حَلَالًا مِنْهَا الْجِمَاعُ وَالْقُبْلَةُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَحَلْقُ الشَّعْرِ وَقَتْلُ الصَّيْدِ فَكُلُّ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ تَحْرُمُ بِالْإِحْرَامِ وَأَحْكَامُ ذٰلِكَ مُخْتَلِفَةٌ فَأَمَّا الْجِمَاعُ فَمَنْ أَصَابَهُ فِي إِحْرَامِهِ فَسَدَ إِحْرَامُهُ وَمَا سِوَى ذٰلِكَ لَا يُفْسِدُ إِصَابَتُهُ الْإِحْرَامَ فَكَانَ الْجِمَاعُ أَغْلَظَ الْأَشْيَاءِ الَّتِي يُحَرِّمُهَا الْإِحْرَامُ ثُمَّ رَأَيْنَا مَنْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَيَّامُ الْعَشْرِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُهُ مِنَ الْجِمَاعِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُهُ مِنَ الْجِمَاعِ وَهُوَ أَغْلَظُ مَا يَحْرُمُ بِالْإِحْرَامِ كَانَ أَحْرَى أَنْ لَا يَمْنَعَ مِمَّا دُونَ ذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل غیر مرفوع مروی ہے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی اصل حدیث یہ ہے اور روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ (مذکورہ بالا) حکم ہے۔

جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو ہم دیکھتے ہیں کچھ کام احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں جب کہ اس سے پہلے وہ جائز ہوتے ہیں مثلاً (بیوی سے) جماع کرنا، بوسہ لینا ناخن کاٹنا، بال منڈوانا، شکار کرنا وغیرہ یہ تمام امور، احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں اور ان کے احکام مختلف ہیں جو شخص حالتِ احرام میں جماع کرے اس کا احرام ٹوٹ جاتا ہے اور اس کے علاوہ کاموں سے احرام فاسد نہیں ہوتا لہٰذا ممنوعاتِ احرام میں سے جماع سب سے زیادہ شدید ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب ذوالحجہ کے دس دن ہوتے ہیں تو قربانی کرنے کا ارادہ کرنے والے پر جماع حرام نہیں ہوتا حالانکہ ممنوعاتِ احرام میں سے اس کا حکم سب سے زیادہ سخت ہے تو زیادہ مناسب ہے کہ اس سے کم درجے کے کام بھی حرام نہ ہوں اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ـــ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

---

۴۲۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

حضرت یزید بن عبداللہ بن قسیط سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عطاء بن یسار ابوبکر بن عبدالرحمن ابن حارث بن ہشام اور ابوبکر بن سلیمان رحمہم اللہ ذوالحجہ کے دس دنوں میں بالوں اور ناخنوں کے کاٹنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

الحارث بن هشام و ابا بكر بن سليمان كانوا لا يرون بأسا ان يأخذ الرجل من شعره ويقلم اظفاره في عشر ذي الحجة -

---

۴۲۲ - وقد احتج في ذلك ايضا بعض اصحابنا بما حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني ابن ابي ذئب عن عثمان بن عبيد الله بن رافع عن عبد الرحمن بن هرمز عن محمد بن ربيعة قال رآني عمر بن الخطاب رضي الله عنه طويل الشارب وذلك بذي الحليفة وانا على ناقتي وانا اريد الحج فامرني ان اقص من شعري ففعلت

ہمارے بعض اصحاب نے یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت محمد بن ربیعہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں میں اس وقت ذوالحلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار تھا اور حج کرنا چاہتا تھا انہوں نے مجھے مونچھیں کاٹنے کا حکم دیا تو میں نے ایسا کیا۔

ولا حجة عندنا في هذا لانه لا يريد ان يضحي اذا كان يريد الحج فلا حجة في هذا على اهل المقالة الاولى لانهم انما يمنعون من ذلك من اراد ان يضحي وحجة اخرى تدفع هذا الحديث ان تكون فيه حجة عليهم وذلك انه لم يذكر ان ذلك كان في عشر ذي الحجة او قبل ذلك -

(امام طحاوی فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک اس میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ وہ قربانی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے کیونکہ وہ تو حج کا ارادہ کئے ہوئے تھے لہٰذا اس واقعہ سے پہلے قول والوں کے خلاف استدلال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ اس عمل سے ان لوگوں کو منع کرتے ہیں جو قربانی کرنا چاہتا ہو۔ ایک دوسری دلیل بھی اس حدیث سے استدلال کو منع کرتی ہے وہ یوں کہ انہوں نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ یہ واقعہ ذوالحجہ کے دس دنوں میں ہوا یا اس سے پہلے۔

باب ۲۴ الذبح بالسن والظفر

باب ۲۴: دانتوں اور ناخنوں سے ذبح کرنا

۴۲۳ - حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير وروح بن عبادة قالا ثنا شعبة ح وحدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو حذيفة قال ثنا سفيان قالا جميعا عن سماك بن حرب عن مري بن قطري رجل من بني ثعلب عن

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے (شکاری) کتے کو چھوڑتا ہوں وہ شکار کو پکڑتا ہے اور میرے پاس پتھر اور لاٹھی کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اسے ذبح کرے تو آپ نے فرمایا جس چیز کے ساتھ چاہو خون بہاؤ

عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُرْسِلُ کَلْبِیْ فَیَاْخُذُ الصَّیْدَ فَلَا یَکُوْنُ مَعِیَ مَا یُذَکِّیْہِ اِلَّا الْمَرْوَۃُ وَالْعَصَا فَقَالَ اَمِرِّ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

اور اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنْ اَبَاحُوْا مَا ذُبِحَ بِالسِّنِّ وَالظُّفُرِ الْمَنْزُوْعَیْنِ وَغَیْرِ الْمَنْزُوْعَیْنِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ فَکَرِهُوْا مَا ذُبِحَ بِهِمَا اِذَا کَانَا غَیْرَ مَنْزُوْعَیْنِ وَاَبَاحُوْا مَا ذُبِحَ بِهِمَا اِذَا کَانَ مَنْزُوْعَیْنِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ وہ دانتوں اور ناخنوں کے ساتھ ذبح کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں وہ علیحدہ ہوں یا نہ۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے ان کے ساتھ ذبح کو ناپسند کہا جب کہ وہ اترے ہوئے نہ ہوں البتہ علیحدہ کئے ہوئے ہوں تو جائز ہے۔

۴۲۴۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ وَسَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَایَۃَ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ جَدِّہٖ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَیْسَ مَعَنَا مُدًی قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُکِرَتِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَکُلْ لَیْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُخْبِرُکَ اَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبَشَۃِ وَاَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کل صبح دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا دانت اور ناخن کے علاوہ جس چیز سے خون بہایا جائے اور بسم اللہ بھی پڑھی جائے تم اسے کھا سکتے ہو اور عنقریب میں تمہیں بتاؤں گا جہاں کے ناخنوں کا تعلق ہے تو وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں اور دانت ہڈی ہے۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبَایَۃَ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ جَدِّہٖ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّا نَرْجُوْا وَنَخْشٰی اَنْ نَلْقَی الْعَدُوَّ وَلَیْسَ مَعَنَا مُدًی اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَکُلُوْا اِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم امید کرتے ہیں اور ڈر بھی رہتا ہے کہ دشمن سے ملاقات ہو (شکار کریں) اور ہمارے پاس چھریاں نہ ہوں تو کیا بانس سے ذبح کر سکتے ہیں آپ نے فرمایا جو چیز خون بہا دے اور بسم اللہ بھی پڑھی جائے تو تم اسے کھا سکتے ہو البتہ دانت اور ناخن (کا ذبیحہ صحیح نہیں)

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِخْرَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

تو اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ مِمَّا أَبَاحَ الذَّكَاةَ بِهِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَنْزُوعَيْنِ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ عَلَى الْمَنْزُوعَيْنِ وَغَيْرِ الْمَنْزُوعَيْنِ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَنْزُوعَيْنِ فَهُمَا إِذَا كَانَا غَيْرَ مَنْزُوعَيْنِ أَحْرٰى أَنْ يَكُونَا كَذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى غَيْرِ الْمَنْزُوعَيْنِ فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى حُكْمِ الْمَنْزُوعَيْنِ فِي ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ فَلَمَّا أَحَاطَ الْعِلْمُ بِوُقُوعِ النَّهْيِ فِي هٰذَا عَلٰى غَيْرِ الْمَنْزُوعَيْنِ وَلَمْ يُحِطِ الْعِلْمُ بِوُقُوعِهِ عَلَى الْمَنْزُوعَيْنِ وَقَدْ جَاءَ حَدِيثُ عَدِيٍّ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مُطْلَقًا أَخْرَجْنَا مِنْهُ مَا أَحَاطَ الْعِلْمُ بِإِخْرَاجِ حَدِيثِ رَافِعٍ إِيَّاهُ مِنْهُ وَتَرَكْنَا مَا لَمْ يُحِطِ الْعِلْمُ بِإِخْرَاجِ حَدِيثِ رَافِعٍ إِيَّاهُ مِنْهُ عَلٰى مَا أَطْلَقَهُ حَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

دانت اور ناخن کو ان چیزوں سے خارج کر دیا جن کے ساتھ ذبح کرنا جائز ہے تو اس میں احتمال ہے کہ علیحدہ کئے ہوئے مراد ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ علیحدہ کئے ہوئے ہوں یا نہ دونوں مراد ہوں اگر الگ کئے ہوئے مراد ہوں تو زیادہ مناسب ہے کہ الگ نہ ہونے کی صورت میں یہی حکم ہو اور اگر ان سے مراد وہ ہوں جو الگ کئے ہوئے نہیں تو اس میں الگ کئے ہوؤں کے حکم کے بارے میں کوئی دلیل نہیں کہ وہ کیا ہے۔ جب الگ نہ کئے ہوؤں سے ذبح کی ممانعت کا علم ہو گیا اور ان کے ساتھ ذبح کی ممانعت کا علم حاصل نہ ہوا جو الگ کئے ہوئے ہوں اور حضرت عدی بن حاتم کی روایت جو ہم نے ذکر کی ہے وہ مطلقاً وارد ہے تو ہم نے اس سے اس کو نکال دیا جس کے نکلنے کا علم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حاصل ہوا اور حضرت رافع کی حدیث سے جس کے نکالنے کا علم حاصل نہ ہوا اسے حضرت عدی رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق مطلق رکھا۔

۴۲۶- وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي هٰذَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَصَادَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْنَبًا فَذَبَحَهَا بِظُفُرِهِ فَشَوَوْهَا فَأَكَلُوهَا وَلَمْ أَكُلْ مَعَهُمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَعَلَّكَ أَكَلْتَ مَعَهُمْ فَقُلْتُ لَا قَالَ أَصَبْتَ إِنَّمَا قَتَلَهَا خَنْقًا۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے حضرت ابو رجاء عطاردی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حج کرنے کے لیے نکلے تو جماعت میں سے ایک شخص نے خرگوش کا شکار کیا اسے اپنے ناخن سے ذبح کیا پھر بھون کر سب نے کھایا لیکن میں نے ان کے ساتھ نہ کھایا جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا انہوں نے فرمایا شاید تم نے بھی ان کے ساتھ کھایا ہو میں نے عرض کیا نہیں انہوں نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا (شکاری نے) اسے گلا گھونٹ کر مارا ہے۔

۴۲۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ مِثْلَهُ

حضرت سلم بن زریر، حضرت ابو رجاء سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ بَيَّنَ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِي بِهِ حُرِّمَ مَا كُلُ مَا ذُبِحَ بِالظُّفْرِ إِنَّهُ الْخَنْقُ لِأَنَّ مَا ذُبِحَ بِهِ فَإِنَّمَا ذُبِحَ بِكَفٍّ لَا بِغَيْرِهَا فَهُوَ مَخْنُوقٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الذَّبْحِ بِالظُّفْرِ هُوَ الظُّفْرُ الْمُرَكَّبُ فِي الْكَفِّ لَا الظُّفْرُ الْمَنْزُوعُ وَكَذٰلِكَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مَعَ ذٰلِكَ مِنَ الذَّبْحِ بِالسِّنِّ فَإِنَّمَا هُوَ عَلَى السِّنِّ الْمُرَكَّبَةِ فِي الْفَمِ لِأَنَّ ذٰلِكَ يَكُونُ عَضًّا فَأَمَّا السِّنُّ الْمَنْزُوعَةُ فَلَا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی اس حدیث میں وہ معنی بیان کیا جس کے سبب ناخن سے ذبح کئے ہوئے کا کھانا حرام ہے کہ وہ گلا گھونٹ کر مارا ہے کیونکہ جو اس کے ساتھ ذبح کیا گیا وہ ہتھیلی کے ساتھ ذبح کیا گیا اس کے غیر کے ساتھ نہیں لہذا وہ گلا گھونٹا ہوا ہے، تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ناخن سے ذبح کی ممانعت اس ناخن سے متعلق ہے جو ہتھیلی کے ساتھ ملا ہوا ہو الگ کیا ہوا ناخن مراد نہیں اسی طرح دانتوں سے ذبح کی ممانعت بھی اس دانت سے متعلق ہے جو منہ کے ساتھ جڑا ہوا ہو کیونکہ یہ کاٹنا ہے لیکن جو دانت اترا ہوا ہو وہ ایسا نہیں ہے۔ یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۷۵ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِي بَعْدَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ

باب ۲۷۵۔ قربانی کا گوشت تین دن بعد کھانا

۴۲۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ يَوْمَ الْأَضْحٰى أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى أَنْ تَأْكُلُوا نُسُكَكُمْ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَلَا تَأْكُلُوهَا بَعْدَهَا۔

حضرت عبدالرحمن کے غلام، حضرت ابوعبید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے عید الاضحیٰ کے دن فرمایا اے لوگو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن بعد تک کھاؤ پس ان دنوں کے بعد نہ کھاؤ۔

۴۲۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى أَزْهَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعِيدَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَحْصُورٌ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ أَضَاحِيكُمْ بَعْدَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ازہر کے غلام حضرت ابوعبید فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عید کی نماز پڑھی ان دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تھا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور فرمایا تین دن بعد قربانیوں کے گوشت نہ کھاؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے۔

۴۳۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي صَالِحٍ

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت

ابو خالد الطحی قال ثنا اسحق بن یحیی الکلبی عن الزهری عن سالم عن ابیه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول کلوا منها ثلثا یعنی لحوم الاضاحی۔

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس سے تین دن کھاؤ، یعنی قربانیوں کے گوشت سے۔

۴۳۱۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب بن اللیث قال اخبرنا اللیث عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یقول لا یأکل احدکم من لحم اضحیته فوق ثلثة ایام۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے قربانیوں کے گوشت سے تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔

فذهب قوم الی هذا فحرموا لحوم الاضاحی بعد ثلثة ایام واحتجوا فی ذلک بهذه الآثار وخالفهم فی ذلک آخرون فلم یروا باکلها وادخارها باسا۔

ایک جماعت اس طرف گئی ہے انہوں نے ان روایات سے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کو حرام قرار دیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ اسے کھانے اور جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

۴۳۲۔ واحتجوا فی ذلک بما حدثنا یونس قال ثنا معن بن عیسی عن معاویة بن صالح عن ابی الزاهریة عن جبیر بن نفیر عن ثوبان قال ذبح رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اضحیته ثم قال یا ثوبان اصلح لحم هذه الاضحیة فما زلت اطعمه منها حتی قدم المدینة۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت جبیر بن نفیر، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور ذبح کئے پھر فرمایا اے ثوبان! ان قربانیوں کے گوشت کو درست کرو تو میں اس سے مسلسل آپ کو کھلاتا رہا حتی کہ آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے۔

۴۳۳۔ حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا شعبة عن جابر بن یزید عن الشعبی عن مسروق عن عائشة رضی الله عنها قالت ان کنا لنا کله بعد عشرین تعنی لحوم الاضاحی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم اسے (یعنی قربانی کے گوشت کو) بیس دن کے بعد بھی کھاتے تھے۔

۴۳۴۔ حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا زهیر بن محمد عن شریک بن ابی نمر عن عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری عن ابیه وعمه قتادة ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال کلوا لحوم الاضاحی وادخروا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابو سعید خدری، اپنے والد (ابو سعید خدری) اور اپنے چچا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانیوں کے گوشت کھاؤ اور جمع کرو۔

فاحتمل ان یکون احد هذین المعنیین

تو اس بات کا احتمال ہے کہ ان مذکورہ بالا دو معنوں

اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا حُجَّةٌ لِأَحَدِ هٰذَيْنِ الْقَوْلَيْنِ نَاسِخًا لِلْمَعْنَى الْآخَرِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ ۔

ہیں۔ سے ایک معنی دلیل قرار پائے اور وہ دوسرے معنی کیلئے ناسخ ہو لہٰذا ہم نے اس سلسلے میں غور و فکر کیا۔

۴۳۵ - فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي النَّابِغَةُ بْنُ مُخَارِقِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِي أَنْ تَدَّخِرُوهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَادَّخِرُوهَا مَا بَدَا لَكُمْ ۔

حضرت نابغہ بن مخارق بن سلیم فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میں تمہیں قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کرنے سے منع کرتا تھا اب جس قدر مناسب خیال کرو جمع کر سکتے ہو۔

---

۴۳۶ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت ربیعہ بن نابغہ اپنے والد سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۳۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَانِئٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت مسروق بن اجدع، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۳۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُحَارِبِ ابْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت ابو بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۳۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا ثَنَا مَعْرُوفُ ابْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔

حضرت معروف بن واصل فرماتے ہیں مجھ سے حضرت محارب بن دثار نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۴۴۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت

مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

کرتے ہیں۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت واسع بن حبان نے خبر دی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے اس کی مثل بیان کیا۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمٰنَ ابْنِ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ الضَّحَايَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا ثُمَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَذِنَ لَهُمْ بَعْدَ اَنْ يَاْكُلُوْا وَيَتَزَوَّدُوْا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قربانی کا گوشت تین دن تک کھاتے تھے اس سے زیادہ نہیں کھاتے تھے پھر آپ نے صحابہ کرام کو اجازت دی کہ وہ (جب تک چاہیں) کھا سکتے ہیں اور جمع بھی کر سکتے ہیں۔

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَهٗ ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ زُبَيْدٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ اَتٰى اَهْلَهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ قَصْعَةَ ثَرِيْدٍ وَلَحْمٍ مِنْ لَحْمِ الْاَضَاحِيْ فَاَبٰى اَنْ يَاْكُلَهٗ فَاَتٰى قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخُوْهُ فَحَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَجِّ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ اَنْ لَا تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَاِنِّيْ اُحِلُّهٗ لَكُمْ فَكُلُوْا مِنْهُ مَا شِئْتُمْ ۔

حضرت زبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ وہ گھر تشریف لائے تو اہل خانے کے پاس ثرید کا ایک پیالہ اور قربانی کا گوشت پایا انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا تو ان کے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال فرمایا میں تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کرتا تھا اب میں اسے تمہارے لیے حلال کرتا ہوں جب تک چاہو اس سے کھا سکتے ہو۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ

حضرت نبیشۃ الخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں قربانی کا گوشت

عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ الْخَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّا نَهَيْنٰكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ حَتّٰى تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کرتا تھا یہاں تک کہ تمہیں فراخی حاصل ہو اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت عطا فرمائی ہے لہٰذا تم کھا سکتے ہو اور جمع بھی کر سکتے ہو بے شک یہ دن، کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثٍ ثُمَّ اَذِنَ فِيْهِ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا فَقَالَ عَمْرٌو وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ تَزَوَّدْنَا مِنْهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (فرماتے ہیں) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن بعد کھانے سے منع فرمایا پھر اس کی اجازت دی فرمایا کھاؤ، توشہ بناؤ اور جمع کرو حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت ابوالزبیر نے فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہم نے مدینہ طیبہ جانے تک اسے توشہ بنائے رکھا۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا اِدْرِيْسُ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ بَكْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِنٰى وَتَزَوَّدْنَا مِنْهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قربانی کی اور اس سے مدینہ طیبہ آنے تک ذخیرہ کیا۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَيْسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُدَّخَرَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَاْكُلَ مِنْهَا وَنَتَصَدَّقَ مِنْهَا وَلَا نَاْكُلَهَا بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاَقَمْنَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ بَدَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْمُرَنَا بِاَكْلِهَا وَالصَّدَقَةِ مِنْهَا وَاَنْ يَدَّخِرَ مَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کرنے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ ہم اس سے کھائیں اور صدقہ کریں اور تین دن کے بعد نہ کھائیں تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم اس پر قائم رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوا کہ آپ نے ہمیں اس سے کھانے اور صدقہ کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ جو چاہے اسے جمع بھی کر سکتا ہے۔

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَعْقُوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ امْرَاَتِهٖ اَنَّهَا

حضرت یزید بن ابو یزید انصاری اپنے بیوی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانیوں کے گوشت کے بارے میں پوچھا تو

سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَقَالَتْ قَدِمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمْنَا اِلَيْهِ مِنْهُ فَقَالَ لَا آكُلُ حَتّٰى اَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اِلٰى ذِي الْحِجَّةِ۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا بَحْرٌ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ مَا رَوَيْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

۴۵۱۔ فَاِنْ قِيْلَ فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عَلِيٍّ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَبَاحَ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ مَا قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْهَا ثُمَّ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ اَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ لَا تَاْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ اَضَاحِيْكُمْ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا كَانَ اَبَاحَهُ حَتّٰى تَتَّفِقَ مَعَانِيْ مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا وَلَا يَتَضَادَّ قِيْلَ لَهُ مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِشِدَّةٍ كَانَ النَّاسُ فِيْهَا ثُمَّ ارْتَفَعَتْ تِلْكَ الشِّدَّةُ فَاَبَاحَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ عَادَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتٍ

ام المؤمنین نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک سفر سے تشریف لائے تو ہم نے اس (گوشت) سے کچھ ان کے سامنے پیش کیا انہوں نے فرمایا میں جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں اسے نہیں کھاؤں گا چنانچہ انہوں نے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ذوالحجہ سے ذوالحجہ تک کھا سکتے ہو۔

حضرت حارث بن یعقوب، انصار کے آزاد کردہ غلام یزید بن ابی یزید سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات کا مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ باب کے شروع میں ہم نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایات قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کے بارے میں نقل کی ہیں وہ منسوخ ہیں۔

اگر کہا جائے کہ تم نے بواسطہ حضرت علی المرتضیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے قربانی کے گوشت سے منع کرنے کے بعد اس کو جائز قرار دیا پھر تم نے پہلی فصل میں ان ہی سے روایت کیا کہ انہوں نے خطبہ دیا اور اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے فرمایا تین دن کے بعد قربانی کا گوشت نہ کھاؤ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دینے کے بعد پھر منع فرما دیا۔ یہ مفہوم اس لیے ضروری ہے تاکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات باہم متفق ہوں اور ان کے درمیان تضاد ثابت نہ ہو۔ ـــ اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت کھانے سے لوگوں میں سختی کی وجہ سے منع فرمایا ہو پھر وہ سختی ختم ہوگئی

مَا خَطَبَ عَلِيٌّ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِهٖ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ ۔

تو ان کے لیے جائز قرار دیا پھر جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اس وقت دوبارہ حالات سخت ہو گئے تو انہوں نے وہی حکم دیا جو ایسے حالات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔

۴۔ وَالدَّلِيلُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا أَنَّ ابْنَ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَتْ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ قَالَتْ وَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً

ہماری اس مذکورہ بات پر دلیل یہ ہے حضرت عبدالرحمن بن عابس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے مومنوں کی ماں! کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے ممانعت اس سال فرمائی جس میں لوگوں کو بھوک نے گھیر رکھا تھا تو آپ نے چاہا کہ مالدار، فقیر کو (کھانا) کھلائے اور بے شک ہم پندرہ راتیں بکری کے پائے اٹھا رکھتے تھے (یعنی بچا کر رکھتے تھے)

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيثُ أَنَّ ذٰلِكَ النَّهْيَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْعَارِضِ الْمَذْكُورِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمَّا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ الْعَارِضُ أَبَاحَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ كَانَ حَظَرَهُ عَلَيْهِمْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِي فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا فَكَذٰلِكَ مَا فَعَلَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَمَرَ بِهِ النَّاسَ بَعْدَ عِلْمِهٖ بِإِبَاحَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ نَهَاهُمْ هُوَ عَنْهُ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ لِضِيقٍ كَانُوا فِيهِ مِثْلَ مَا كَانُوا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي نَهَاهُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَمَرَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَيَّامِهِمْ بِمِثْلِ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ النَّاسَ فِي مِثْلِهَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت اس رکاوٹ کی وجہ سے تھی جو اس حدیث میں مذکور ہے جب یہ رکاوٹ ختم ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات سے انہیں منع کیا تھا اس کی اجازت دے دی ممانعت کا ذکر باب کے شروع میں ہم نے کیا ہے۔ اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کے بعد اجازت کا علم ہونے کے باوجود لوگوں کو حکم دیا تو ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہی ہے کہ اس وقت بھوک کی شدت تھی جیسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس وقت تھی جب آپ نے ان کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا تو اس قسم کے حالات میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو وہی حکم

دیا جو ایسے حالات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔

۴۵۳ - وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا کَانَ نَهٰی عَنْ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ دَافَّةٍ دَفَّتْ عَلَیْهِمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے خانہ بدوش لوگوں کی وجہ سے منع فرمایا جو وہاں آئے تھے۔

۴۵۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَفَّ النَّاسُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ لِحَضْرَةِ الْاَضْحٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوا الثُّلُثَ وَتَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِیَ قَالَتْ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ کَانَ النَّاسُ یَنْتَفِعُوْنَ بِضَحَایَاهُمْ یَجْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَیَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْاَسْقِیَةَ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قُلْتُ نَهَیْتَ عَنْ اِمْسَاكِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَقَالَ اِنَّمَا کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ لِلدَّافَّةِ الَّتِیْ دَفَّتْ فَکُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَتَزَوَّدُوْا۔

حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں کچھ دیہاتی لوگ آگئے پھر عید الاضحیٰ کا زمانہ آگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی حصہ رکھو اور باقی صدقہ کرو آپ فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانیوں سے نفع اٹھاتے تھے ان سے چربی پگھلاتے تھے اور مشکیزے بناتے تھے آپ نے فرمایا تو کیا ہوا انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد تک رکھنے سے منع فرما دیا ہے آپ نے فرمایا میں نے اس آنے والے قافلہ کی وجہ سے منع کیا تھا پس (اب) کھاؤ، صدقہ کرو اور جمع کرو۔

۴۵۵ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ حَرَّمَهَا وَلٰکِنَّهٗ اَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَی الدَّافَّةِ الَّتِیْ قَدْ دَفَّتْ عَلَیْهِمْ فَقَدْ عَادَ مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ اَیْضًا اِلٰی مَعْنٰی حَدِیْثِ عَابِسٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

حضرت ابن وہب نے خبر دی کہ حضرت مالک نے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صرف اس لیے حرام قرار دیا تاکہ اس قافلے کے لیے کشادگی پیدا کی جائے جو ان کے پاس آیا تھا تو اس حدیث کا مفہوم بھی اس حدیث کی طرف لوٹ گیا جو حضرت عابس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۴۵۶ - وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَابِسٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ اللَّفْظِ۔

یہ حدیث بواسطہ حضرت عابس، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۴۵۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ اَتَیْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ

حضرت عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے ام المومنین! کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین

اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ ضَحّٰى مِنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ فَفَعَلَ ذٰلِكَ لِيُطْعِمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَخْبَاُ الْكُرَاعَ ثُمَّ نَاْكُلُهَا بَعْدَ ثَلٰثٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الدَّافَّةُ قَدْ كَانَتْ كَثِيْرَةً فَكَانَ النَّاسُ الَّذِيْنَ يُضَحُّوْنَ مَعَهَا قَلِيْلًا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا اَمَرَهُمْ بِهٖ مِنَ الصَّدَقَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى هٰذَا اَيْضًا اِلٰى مَعْنٰى مَاقَبْلَهٗ ۔

دن کے بعد قربانی کا گوشت (کھانا) حرام قرار دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں لیکن تھوڑے سے لوگ ہی قربانی کرتے تو آپ نے ایسا کیا تاکہ ان میں سے قربانی کرنے والا نہ کرنے والے کو کھلائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہم بکری کے پائے اٹھا رکھتے پھر تین دن بعد کھاتے تھے سے وہ آنے والے لوگ زیادہ ہوں اور قربانی کرنے والے لوگ تھوڑے ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو اس حدیث کا مفہوم پہلی حدیث کی طرف لوٹ گیا۔

۴۵۸۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيْضًا اَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ مِنْهُ عَلَى التَّرْغِيْبِ لَهُمْ فِي الصَّدَقَةِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی حدیث بھی مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم عزیمت پر مبنی نہ تھا بلکہ ان کو صدقہ کی ترغیب دینا مقصود تھا۔

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ فِيْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَيَقْدَمُ بِهٖ النَّاسُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَا تَاْكُلُوْا اِلَّا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَيْسَتْ بِالْعَزِيْمَةِ وَلٰكِنْ اَرَادَ اَنْ يُطْعِمُوْا مِنْهُ ۔

حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ انہوں نے قربانی کے گوشت کے بارے میں فرمایا کہ ہم اس میں سے کچھ پر نمک لگاتے پھر کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف تین دن تک کھا سکتے ہو تو یہ حکم عزیمت کے طور پر نہ تھا بلکہ آپ نے اس سے (دوسروں کو) کھلانے کا ارادہ فرمایا۔

فَلَمْ يَخْلُ نَهْيُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى التَّحْرِيْمِ اَوْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلَى الْحَضِّ مِنْهُ لَهُمْ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالْخَيْرِ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْحَضِّ مِنْهُ لَهُمْ فِي الصَّدَقَةِ لَا عَلَى التَّحْرِيْمِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنْ لَّا بَاْسَ بِاِدِّخَارِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ وَاَكْلِهَا بَعْدَ الثَّلٰثِ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

تو تین دن سے زائد گوشت نہ کھانے سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہی دو صورتوں سے خالی نہیں یا تو اس کا مطلب حرام کرنا ہے یا ان لوگوں کو صدقہ اور بھلائی کی ترغیب دینا تھا اگر اس کا مطلب انہیں صدقہ کی ترغیب دینا ہو حرام کرنا مقصود نہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قربانی کے گوشت کو جمع کرنے اور تین دن بعد کھانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر اس سے مراد یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار دیا کہ اس

وَسَلَّمَ عَلَى التَّحْرِيْمِ فَقَدْ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَدْ نَسَخَ ذٰلِكَ وَاَوْجَبَ التَّحْلِيْلَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اِبَاحَةُ اِدِّخَارِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ وَاَكْلِهَا فِي الثَّلٰثَةِ وَبَعْدَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

کے بعد ایسا حکم دیا جس نے اس (حرمت) کو منسوخ کر کے اسے حلال کر دیا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ قربانی کے گوشت کو جمع کرنا اور تین دن نیز اس کے بعد بھی کھانا جائز ہے حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۷۶ اَكْلِ الضَّبُعِ

باب ۲۷۶ بجو کھانے کا بیان

۴۶۰ - قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اِبَاحَةِ اَكْلِ لَحْمِ الضَّبُعِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ هِيَ مِنَ الصَّيْدِ وَبِحَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَيُؤْكَلُ وَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْ كِتَابِ مَنَاسِكِ الْحَجِّ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ بجو کا گوشت کھانا جائز ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ ذیل) حدیث سے استدلال کیا ہے حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شکار میں سے ہے اور ابراہیم صائغ کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں نیز فرمایا اور اسے کھایا جاتا ہے ہم نے یہ حدیث اس کی سند کے ساتھ مناسک حج کے بیان میں ذکر کی ہے۔

۴۶۱ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُؤْكَلُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَ جَابِرٍ هٰذَا قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ لَفْظِهٖ فَرَوَاهُ كُلُّ اَحَدٍ مِنْ جَرِيْرٍ وَاِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ كَمَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ فَذَكَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَسَمِعْتَهُ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهَا صَيْدٌ وَلَيْسَ كُلُّ الصَّيْدِ يُؤْكَلُ فَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الزِّيَادَةُ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرَةُ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِنْ قَوْلِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اسے کھانا جائز نہیں اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت مختلف الفاظ سے مروی ہے ہر ایک نے اسے حضرت جریر اور حضرت ابراہیم صائغ سے اس طرح ذکر کیا جس طرح ہم نے بیان کیا اور ابن جریج نے اس کے خلاف روایت کیا ہے انہوں نے حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" انہوں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا ہاں" تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر دی کہ یہ شکار ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهَا صَيْدًا أَوْ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ وَجَدْنَا السُّنَّةَ قَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالضَّبُعُ ذَاتُ نَابٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ دَخَلَ فِيهِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْلَمْ يَقِينًا أَنَّهُ أَخْرَجَهُ مِنْهُ۔

اور ہر شکار کھایا نہیں جاتا تو ممکن ہے کہ حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو اضافہ ہے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو کیونکہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اسے شکار قرار دیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ (یہ اضافہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہو جب یہ احتمال ہے اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنت کو یوں پایا کہ آپ نے ہر پنجے (سے شکار کرنے) والے جانور سے منع فرمایا اور بجو بھی پنجے والا ہے اور آپ نے اس حکم سے کسی جانور کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ اس حکم میں ہر وہ چیز داخل ہوگی جس کا نکالنا یقینی طور پر ثابت نہ ہو۔

---

۴۶۲ - وَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي تَحْرِيمِهِ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

ہر کچلی والے درندے کے حرام ہونے کے بارے میں یوں مروی ہے حضرت عاصم بن حمزہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے (شکاری) درندے اور ہر پنجوں والے (شکاری) پرندے (کے کھانے) سے منع فرمایا۔

---

۴۶۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے اور پنجوں والے پرندے سے منع فرمایا۔

---

۴۶۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَقَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو عوانہ، حضرت ابو بشر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت علی بن حسن بن شقیق، فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَکَمِ عَنْ مَیْمُوْنِ ابْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کیل والے (شکاری) درندے (کے کھانے) سے منع فرمایا۔

۴۶۸۔ وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْبَرَکِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَقَدْ قَامَتِ الْحُجَّۃُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِنَهْیِہٖ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ عَنْہُ فَلَا یَجُوْزُ اَنْ یَخْرُجَ مِنْ ذٰلِكَ الضَّبُعُ اِذَا کَانَتْ ذَاتَ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ اِلَّا بِمَا یَقُوْمُ عَلَیْنَا بِہِ الْحُجَّۃُ بِاِخْرَاجِهَا

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیل والے (شکاری) درندوں کو کھانے کی ممانعت پر دلیل قائم ہو گئی اور اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں تو اس سے بجو کو نکالنا جائز نہیں کیونکہ وہ بھی کیل والا درندہ ہے البتہ یہ کہ اس کے نکالنے پر کوئی دلیل قائم ہو جائے

مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ـ

(اور وہ قائم نہیں) یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۷۷ صَيْدِ الْمَدِينَةِ

باب ۲۷۷: مدینہ طیبہ کا شکار

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِهِ فَقَالَ وَاللهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَأُهُ إِلَّا كِتَابَ اللهِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ ثُمَّ نَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ ـ

حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اینٹوں کے منبر پر (بیٹھ کر) خطبہ دیا اس پر ایک تلوار تھی جس کے ساتھ ایک کتاب (لٹک رہی) تھی انہوں نے اللہ کی قسم! ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن پاک) اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے، کے سوا کچھ نہیں جسے ہم پڑھیں پھر اس کو کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا مدینہ طیبہ مقام عیر سے مقام ثور تک حرام ہے۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ غُلَامًا يَقْطَعُ شَجَرَةً أَوْ يَحْتَطِبُهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَظُنُّ فِيهِ فَأَخَذَ سَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ أَتَاهُ أَهْلُ الْغُلَامِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِمْ ـ

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد اپنے محل کی طرف سوار ہوتے جو مقام عقیق میں تھا انہوں نے ایک لڑکے کو پایا جو درخت کو کاٹ رہا تھا یا وہاں سے لکڑیاں چن رہا تھا حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس کا سامان اٹھا لیا جب واپس لوٹے تو لڑکے کے گھر والے ان کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے اس کی واپسی کے بارے میں گفتگو کی جو انہوں نے لڑکے سے لیا تھا انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں اس میں سے کچھ لوٹاؤں جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا اور واپس لوٹانے سے انکار کر دیا۔

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ أَتَاهُ قَوْمٌ فِي عَبْدٍ لَهُمْ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ سَلَبَهُ رَآهُ يَعْضِدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ سَلَبَهُ فَكَلَّمُوهُ

حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان کے پاس کچھ لوگ اپنے ایک غلام کے بارے میں آئے تھے جس کا سامان انہوں نے لے لیا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ مدینہ طیبہ کے حرم میں شکار کر رہا ہے حالانکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرم قرار دیا

أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ سَلَبَهُ فَأَبَى وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَحَدَّ حُدُوْدَ الْحَرَمِ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَصِيْدُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْحُدُوْدِ فَمَنْ وَجَدَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتُمْ غَرِمْتُ لَكُمْ ثَمَنَ سَلَبِهِ فَعَلْتُ۔

ہے انہوں نے اس کا سامان لے لیا تو ان لوگوں نے سامان کی واپسی کے لیے ان سے کلام کیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حرم مدینہ کی حد بندی فرمادی تو ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو ان حدود میں شکار کرتے ہوئے پاؤ تو اس کا سامان اس کو پانے والے کے لیے ہے لہذا میں وہ عطیہ واپس نہیں کروں گا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا ہے لیکن تم چاہو تو میں اس سامان کی قیمت کا تاوان تمہیں دے دیتا ہوں۔

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حَكِيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا

حضرت عثمان بن حکیم فرماتے ہیں مجھے حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے خبر دی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی ان دو پہاڑیوں کے درمیان والے مقام کو حرم قرار دیا یعنی اس کا درخت نہ کاٹا جائے نہ اس کا شکار مارا جائے (یعنی یہاں درخت کاٹنا اور شکار کرنا جائز نہیں)۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ ثَابِتٍ عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ اصْطَدْتُ طَيْرًا بِالْقُنْبُلَةِ فَخَرَجْتُ بِهِ فِيْ يَدِيْ فَلَقِيَنِيْ أَبِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ طَيْرٌ اصْطَدْتُهُ بِالْقُنْبُلَةِ فَعَرَكَ أُذُنِيْ عَرْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ أَرْسَلَهُ مِنْ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْدَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

حضرت صالح بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے پرندوں کے ایک جھنڈ سے ایک پرندہ شکار کیا پھر میں اسے ہاتھ میں لے کر باہر نکلا تو حضرت ابو عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ پرندہ ہے جسے پرندوں کے جھنڈ سے شکار کیا ہے انہوں نے میری بہت سخت گوشمالی کی پھر اسے میرے ہاتھ سے چھڑا دیا اس کے بعد فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دو پہاڑیوں کے درمیان کے شکار کو حرام قرار دیا ہے۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَجَدَ غِلْمَانًا قَدْ أَلْجَؤُوْا ثَعْلَبًا إِلٰى زَاوِيَةٍ فَطَرَدَهُمْ قَالَ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کچھ لڑکوں کو پایا کہ انہوں نے ایک لومڑی کو ایک کنارے کی طرف (جانے پر) مجبور کر دیا ہے تو انہوں نے ان لڑکوں کو بھگا دیا حضرت مالک فرماتے

مَالِكٌ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَفِي حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنَعُ هٰذَا۔

ہیں میں صرف یہ جانتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم شریف میں یہ کام کیا جاتا ہے؟

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ اِنَّهُ حَرَامٌ آمِنٌ۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے اپنے دست مبارک کو مدینہ طیبہ کی طرف جھکاتے ہوئے فرمایا یہ قابل احترام امن والا ہے۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا زِيَادُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ اَتَانَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَحْنُ نَنْصِبُ فِخَاخًا لَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فَرَمٰى بِهَا وَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صَيْدَهَا۔

حضرت شرحبیل فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مدینہ طیبہ میں اپنا جال لگا رہے تھے انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا شکار حرام قرار دیا ہے۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهُمْ وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَدَعَوْتُ لَهُمْ بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور ان (اہل مکہ) کے لیے دعا فرمائی اور میں مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیتا ہوں اور ان کے لیے ایسی ہی دعا کرتا ہوں جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لیے کی تھی اللہ تعالیٰ ان کے صاع اور مُد میں برکت دے[1]

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن جعفر فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن یحییٰ نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کو حرم اور

[1] صاع اور مُد دونوں غلہ ماپنے کے پیمانے ہیں ۱۲ ہزاروی

وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ بَيْتَ اللّٰهِ وَ اَمَّنَهُ وَاِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا۔

امن والی جگہ قرار دیا اور میں دو پہاڑیوں کے درمیان مدینہ طیبہ کو حرام قرار دیتا ہوں اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار کیا جائے۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ اَنْ يُعْضَدَ شَجَرُهَا اَوْ يُخْبَطَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان جگہ کو حرم قرار دیا اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار کیا جائے۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان کو حرم قرار دیا۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَحُرْمَتَهَا وَاَهْلَهَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَحُرْمَتَهَا وَاَهْلَهَا فَقَامَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَالِي اَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَحُرْمَتَهَا وَاَهْلَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَحُرْمَتَهَا وَاَهْلَهَا وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ وَذٰلِكَ عِنْدَنَا فِي اَدِيمٍ خَوْلَانِيٍّ اِنْ شِئْتَ اَقْرَاْتُكَهُ فَقَالَ مَرْوَانُ قَدْ سَمِعْتُ۔

حضرت نافع بن جبیر سے مروی ہے فرماتے ہیں مروان بن حکم نے خطبہ دیتے ہوئے مکہ مکرمہ اس کی حرمت اور وہاں کے رہنے والوں کا ذکر کیا لیکن مدینہ طیبہ، اس کی حرمت اور وہاں کے باشندوں کا ذکر نہ کیا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا بات ہے میں سنتا ہوں تم نے مکہ مکرمہ کا اس کی حرمت اور باشندوں کا ذکر کیا لیکن مدینہ طیبہ! اس کی حرمت اور اس کے باشندوں کا ذکر نہیں کیا حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان کو حرم قرار دیا اور یہ ہمارے نزدیک ایک یمنی چمڑے میں ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے سامنے پڑھوں مروان نے کہا میں نے سن لیا ہے۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے مکہ مکرمہ کا ذکر کیا پھر فرمایا

ابْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَعْنِی الْمَدِيْنَةَ ۔

فاعل کون ہے بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں نے اس (یعنی مدینہ طیبہ) دو پہاڑیوں کے درمیان کو حرم قرار دیا۔

۴۸۵ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ طَلَعَ عَلٰى اُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ اُحد پر تشریف لے گئے اور فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور میں اس کی دو پہاڑیوں کے درمیان کو حرم قرار دیتا ہوں ۔

۴۸۶ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ۔

حضرت عمرو، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۸۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے ۔

۴۸۸ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ نَعَمْ هِیَ حَرَامٌ مِنْ لَدُنْ كَذَا اِلٰى كَذَا

حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیا انہوں نے فرمایا "ہاں" فلاں مقام سے فلاں مقام تک ۔

۴۸۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت حماد، حضرت عاصم احول سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۴۹۰ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ

حضرت عاصم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کو فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم قرار دیا اس کا درخت

الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا۔

نہ کاٹا جائے۔

۴۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے اسی طرح بیان کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ فرمایا جس نے یہاں کوئی بدعت اختیار کی تو اس پر اللہ کی لعنت ہے نیز فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے [1]

۴۹۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ أَنِّيْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا لِأَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرمایا کرتے تھے اگر میں کسی ہرن کو مدینہ طیبہ میں چرتے ہوئے دیکھوں تو میں اسے نہیں ڈراؤں گا کیونکہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس کی دو پہاڑیوں کے درمیان (جگہ) قابل احترام ہے

۴۹۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّيْ أُحَرِّمُ الْمَدِيْنَةَ بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ قَالَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْضَدَ شَجَرُهَا أَوْ يُخْبَطَ أَوْ يُؤْخَذَ طَيْرُهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان کے حرم بنانے کی مثل مدینہ طیبہ کو حرم بناتا ہوں اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے درخت کاٹنے، پتے جھاڑنے یا اس کے پرندوں کو پکڑنے سے منع فرمایا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى تَحْرِيْمِ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ وَتَحْرِيْمِ شَجَرِهَا وَجَعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ كَمَكَّةَ فِيْ حُرْمَةِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَقَالُوْا مَنْ فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فِيْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ سَلَبُهُ لِمَنْ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت مدینہ طیبہ کے شکار اور اس کے درختوں کی حرمت کی طرف گئی ہے اور انہوں نے وہاں کا شکار کرنے اور درخت کاٹنے کی حرمت کے سلسلے میں اسے مکہ مکرمہ کی طرح قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص حرم رسول صلی اللہ

[1] بدعت ہر اس نئے کام کو کہتے ہیں جو سنت کے خلاف ہو اور اس سے سنت اٹھ جائے ہر نئے کام کو اگرچہ وہ اچھا ہی ہو بدعت کہہ کر رد کر دینا غلط اور تعصب پر مبنی ہے جس طرح بعض لوگ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل، اذان کے ساتھ درود شریف پڑھنے اور ان جیسے دوسرے کاموں کو بدعت کہہ کر لوگوں کو روکتے ہیں یہ لوگ غلطی پر ہیں ۱۲ ہزاروی

وَجَدَهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ

علیہ وسلم میں ایسا کام کرے تو جو شخص اس کو پکڑے اس کے لیے اس کا ساز و سامان لینا جائز ہے ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَحْرِيْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْدَ الْمَدِيْنَةِ وَشَجَرَهَا فَقَدْ كَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ لَيْسَ اَنَّهُ جَعَلَهُ كَحُرْمَةِ صَيْدِ مَكَّةَ وَلَا كَحُرْمَةِ شَجَرِهَا وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ بِذٰلِكَ بَقَاءَ زِيْنَةِ الْمَدِيْنَةِ لِيَسْتَطِيْبُوْهَا وَيَأْلَفُوْهَا وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَ مِنْ طَامِ الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ اِنَّهَا زِيْنَةُ الْمَدِيْنَةِ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تم نے مدینہ طیبہ کے شکار اور اس کے درختوں کی حرمت کے بارے میں لکھا ہے تو یقیناً آپ نے ایسا ہی کیا ہے لیکن اس لیے نہیں کہ آپ نے اسے مکہ مکرمہ کی حرمت اور اس کے درختوں کی حرمت کی طرح قرار دیا بلکہ مدینہ طیبہ کی زینت کو برقرار رکھنا مقصود تھا تاکہ لوگ اسے پسند کریں اور اس سے محبت کریں اور ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے قلعوں (کو گرانے) سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ کی زینت ہیں۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُهْدَمَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے قلعوں کو گرانے سے منع فرمایا۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا الْعُمَرِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسحاق بن محمد فروی، حضرت عمری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهْدِمُوا الْآطَامَ فَاِنَّهَا زِيْنَةُ الْمَدِيْنَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ کے قلعوں کو نہ گراؤ یہ مدینہ طیبہ کی زینت ہیں۔

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو مصعب فرماتے ہیں ہم سے دراوردی نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

افلا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهاهم عن هدم آطام المدينة لانها زينة لها قالوا فكذلك ما نهاهم عنه من قطع شجرها وقتل صيدها انما هو لان ذلك زينة المدينة فاراد ان يترك لهم فيها زينتها ليألفوها ويطيب لهم بذلك سكناها لا لانها تكون في ذلك كمكة في حرمة صيدها ونباتها ووجوب الجزاء على من انتهك حرمة شيء من ذلك ثم نظرنا هل نجد عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك دليلا آخر يدلنا على ما ذكرنا۔

۴۹۸ - فاذا اسمعيل بن يحيى المزني قد حدثنا قال قرأنا على محمد بن ادريس الشافعي عن الثقفي عن حميد الطويل عن انس بن مالك رضي الله عنه قال كان لابي طلحة ابن من ام سليم يقال له ابو عمير وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضاحكه اذا دخل وكان له نغير فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى ابا عمير حزينا فقال ما شان ابي عمير فقيل يا رسول الله مات نغيره فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا عمير ما فعل النغير۔

۴۹۹ - حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني يحيى بن ايوب عن حميد عن انس رضي الله عنه قال كان لابي طلحة ابن يدعى ابا عمير فكان له نغير فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل قال يا ابا عمير ما فعل النغير۔

۵۰۰ - حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا عبد

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مدینہ طیبہ کے قلعوں کو گرانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ مدینہ طیبہ کی زینت ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں اسی طرح آپ کا اس کے درختوں کو کاٹنے اور وہاں کے شکار کو ہلاک سے منع کرنا اسی لیے تھا کہ وہ مدینہ طیبہ کی زینت ہیں تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ ان کے لیے اس کی زینت کو باقی رکھا جائے تاکہ وہ اس سے محبت کریں اور ان کی وجہ سے وہاں کے باشندے خوش رہیں اس لیے نہیں کہ وہاں کے شکار یا سبزیوں کی حرمت اور کسی چیز کی بے حرمتی کرنے والے پر سزا کے وجوب کے سلسلے میں یہ مکہ مکرمہ کی طرح ہے۔

پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دلیل پاتے ہیں جو مذکورہ بات پر دلالت کرے۔

تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ام سلیم سے ایک بیٹا تھا جسے ابوعمیر کہا جاتا تھا جب وہ آتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش طبعی فرماتے اس کے پاس بلبل کا ایک بچہ تھا وہ داخل ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غمگین دیکھ کر پوچھا ابوعمیر کو کیا ہوا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس کی بلبل مر گئی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوعمیر! بلبل کو کیا ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا تھا جسے ابوعمیر کہا جاتا تھا اس کے پاس بلبل کا ایک بچہ تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لے جاتے تو فرماتے اے ابوعمیر! بلبل کے بچے کو کیا ہوا۔

حضرت ابوالتیاح فرماتے ہیں میں نے حضرت

الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گھل مل کر رہتے حتیٰ کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابو عمیر! بلبل کے بچے کو کیا ہوا۔

۵۰۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثنا عُمَارَةُ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِيْ اَخٌ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقْبِلُهٗ وَيَقُوْلُ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرا ایک بھائی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے ہوتے اور فرماتے ابو عمیر! بلبل کے بچے کو کیا ہوا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ

فَهٰذَا قَدْ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَوْ كَانَ حُكْمُ صَيْدِهَا كَحُكْمِ صَيْدِ مَكَّةَ اِذًا لَمَا اَطْلَقَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْسَ النُّغَيْرِ وَلَا اللَّعِبَ بِهٖ كَمَا لَا يُطْلَقُ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ قَائِلٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا كَانَ بِقُبَاءٍ وَذٰلِكَ الْمَوْضِعُ غَيْرُ الْمَوْضِعِ الْمُحَرَّمِ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَنَظَرْنَا هَلْ نَجِدُ فِيْمَا سِوٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ حُكْمِ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ مدینہ طیبہ کا واقعہ ہے اگر وہاں کے شکار کا حکم، مکہ مکرمہ کے شکار کی طرح ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلبل کے بچے کو بند رکھنے اور اس کے ساتھ کھیلنے کی اجازت نہ دیتے جیسا کہ مکہ مکرمہ میں اس کی اجازت نہیں دی جاتی کسی معترض نے کہا کہ ہو سکتا ہے یہ قباء میں ہوا ہو اور وہ جگہ حرم سے خارج ہے لہٰذا اس حدیث میں تمہارے لیے حجت نہیں ہے ۔ پس ہم نے دیکھا کہ کیا ہم اس حدیث کے علاوہ کچھ پاتے ہیں جو مدینہ طیبہ کے شکار کے بارے میں ہماری راہنمائی کرے۔

۵۰۲ - فَاِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَا ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثنا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ لِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْشٌ فَاِذَا خَرَجَ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا اَحَسَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَدْ دَخَلَ رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ كَرَاهِيَةَ اَنْ يُؤْذِيَهٗ۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ باہر تشریف لے جاتے تو وہ کھیلتا اور دوڑتا آگے اور پیچھے کو جاتا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا پتہ چلتا تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا اور خاموشی اختیار کرتا اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ آپ کو اذیت پہنچے۔

فَهٰذَا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ مَوْضِعٍ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا حُرِّمَ مِنْهَا وَقَدْ كَانُوْا يَاْوُوْنَ فِيْهِ الْوَحْشَ وَيَتَّخِذُوْنَهَا وَيُغْلِقُوْنَ دُوْنَهَا الْاَبْوَابَ فَقَدْ دَلَّ هٰذَا اَيْضًا

تو یہ واقعہ مدینہ طیبہ کے اس مقام پر ہوا جو حرم میں داخل تھا جہاں وحشی جانوروں کو پناہ دیتے انہیں پکڑتے اور ان پر دروازے بند کر دیتے تھے تو یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت

عَلٰی اَنَّ حُکْمَ الْمَدِیْنَۃِ فِیْ ذٰلِکَ خِلَافُ حُکْمِ مَکَّۃَ۔

کرتی ہے کہ مدینہ طیبہ کا حکم، مکہ مکرمہ کے حکم کے خلاف ہے۔

۵۰۳۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ قُتَیْلَۃَ الْمَدَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ التَّیْمِیُّ عَنْ مُوْسٰی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَلَمَۃَ ابْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّهٗ کَانَ یَصِیْدُ وَیَأْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَیْدِهٖ فَاَبْطَأَ عَلَیْهِ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِیْ حَبَسَکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْتَفٰی عَنَّا الصَّیْدُ فَصِرْنَا نَصِیْدُ مَا بَیْنَ بَیْتٍ اِلٰی قَتَادَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ کُنْتَ تَصِیْدُ بِالْعَقِیْقِ لَشَیَّعْتُکَ اِذَا ذَهَبْتَ وَتَلَقَّیْتُکَ اِذَا جِئْتَ فَاِنِّیْ اُحِبُّ الْعَقِیْقَ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ وہ شکار کرتے اور اپنے شکار میں سے کچھ، بارگاہ نبوی میں لاتے ایک مرتبہ انہیں دیر ہو گئی پھر وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہیں کس چیز نے روکا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں شکار نہ ملا تو ہم مقام بیت اور قتادہ کے درمیان شکار کرنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مقام عقیق میں شکار کرتے تو میں رخصت کرنے کے لیے تمہارے ساتھ ملتا اور واپسی پر تم سے ملاقات کرتا بے شک مجھے مقام عقیق پسند ہے

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ التَّیْمِیُّ عَنْ مُوْسَی بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ خَالِدٍ التَّیْمِیُّ ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن طلحہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد تیمی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَا یَدُلُّ عَلٰی اِبَاحَۃِ صَیْدِ الْمَدِیْنَۃِ اَلَا تَرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَلَّ سَلَمَۃَ وَهُوَ بِهَا عَلٰی مَوْضِعِ الصَّیْدِ وَذٰلِکَ لَا یَحِلُّ بِمَکَّۃَ اَلَا تَرٰی اَنَّ رَجُلًا لَوْ دَلَّ وَهُوَ بِمَکَّۃَ رَجُلًا عَلٰی صَیْدٍ صَیْدِ هَا کَانَ اٰثِمًا فَلَمَّا کَانَتِ الْمَدِیْنَۃُ فِیْ ذٰلِکَ لَیْسَتْ کَمَکَّۃَ ثَبَتَ اَنَّ حُکْمَ صَیْدِ هَا خِلَافُ حُکْمِ صَیْدِ مَکَّۃَ وَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَیْضًا اِبَاحَۃُ صَیْدِ الْعَقِیْقِ۔

تو یہ حدیث بھی مدینہ طیبہ کے شکار کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمہ کو شکار کی راہنمائی کی حالانکہ آپ اسی مقام پر تھے اور مکہ مکرمہ میں یہ بات جائز نہیں — کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے کسی شخص کو وہاں کے شکار کی طرف راہنمائی کرے تو وہ گناہ گار ہوتا ہے تو جب اس سلسلے میں مدینہ طیبہ مکہ مکرمہ کی طرح نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ وہاں کے

شکار کا حکم، مکہ مکرمہ کے شکار کے خلاف حکم رکھتا ہے، اس حدیث کے مطابق مقام عقیق کا شکار بھی جائز ہے۔

٥٠٦ - وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ سَعْدٍ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ دَوَّنَّا فَفِي هٰذَا مَا يُخَالِفُهُ فَأَمَّا مَا فِي حَدِيْثِ سَعْدٍ مِنْ إِبَاحَةِ سَلْبِ الَّذِي يَصِيْدُ صَيْدَ الْمَدِيْنَةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ كَانَ فِي وَقْتِ مَا كَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ الَّتِي تَجِبُ بِالْمَعَاصِي فِي الْأَمْوَالِ۔

ہم نے باب کے شروع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا ہے یہ، اس کے خلاف ہے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مدینہ طیبہ میں شکار کرنے والے کے سامان کو لوٹنے کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے تو یہ اس وقت کی بات ہے جب گناہوں کے سزا میں مال کی صورت میں واجب ہوتی تھیں اور اس بہتر جانتا ہے۔

٥٠٧ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّكٰوةِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَدَّاهَا طَائِعًا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ لَا أَخَذْنَاهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهِ وَمَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْمَنْ سَرَقَ ثَمَرًا مِنْ أَكْمَامِهِ أَنَّ عَلَيْهِ غَرَامَةَ مِثْلَيْهِ فِي نَظَائِرَ مِنْ ذٰلِكَ كَثِيْرَةٍ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي مَوْضِعِهَا مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فِي وَقْتِ نُسِخَ الرِّبٰوا وَرُدَّتِ الْأَشْيَاءُ الْمَأْخُوْذَةُ إِلٰى أَمْثَالِهَا إِنْ كَانَ لَهَا أَمْثَالٌ وَإِلٰى قِيْمَتِهَا إِنْ كَانَ لَا مِثْلَ لَهَا وَجُعِلَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي انْتِهَاكِ الْحَرَامِ فِي الْأَمْوَالِ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ فِي صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے بارے میں مروی ہے آپ نے فرمایا جس نے اسے خوش دلی کے ساتھ ادا کیا اور اس کے لیے اس کا اجر ہے اور جس نے ایسا نہ کیا ہم اس سے خود وصول کریں گے اور اس کے مال کا نصف بھی وصول کریں گے اور آپ سے خوشوں میں پھلوں کی چوری کے بارے میں مذکور ہے کہ اس کا تاوان دگنا ہوگا اس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جنہیں ہم نے اپنی اس کتاب میں مناسب مقام پر ذکر کیا ہے پھر جب سُود (کے جواز) کا حکم منسوخ ہوا تو یہ حکم بھی منسوخ ہوگیا اب جو اشیاء لی جائیں (چوری وغیرہ کے ذریعے) تو ان کا حکم ان کی مثل کی طرف لوٹا دیا گیا اگر وہ مثلی ہوں اور اگر ان کی مثل نہ ہو تو قیمت واجب ہوتی ہے اور حرام امور کے ارتکاب میں جسمانی سزا مقرر کی گئی مالی سزا نہیں تو مدینہ طیبہ کے شکار کے سلسلے میں یہ بیان ہے۔

وَأَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا مَكَّةَ حَرَامًا وَصَيْدَهَا وَشَجَرَهَا كَذٰلِكَ هٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ ثُمَّ رَأَيْنَا مَنْ أَرَادَ دُخُوْلَ مَكَّةَ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَدْخُلَهَا إِلَّا حَرَامًا فَكَانَ دُخُوْلُ الْحَرَمِ لَا يَحِلُّ

قیاس کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مکہ مکرمہ حرم ہے اور اس کا شکار کرنا نیز درخت کاٹنا بھی حرام ہے اس میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ——— پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں داخل ہونا چاہے تو وہ احرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا

لِحَلَالٍ كَانَتْ حُرْمَةُ صَيْدِهٖ وَشَجَرِهٖ كَحُرْمَتِهٖ فِي نَفْسِهٖ

تو احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونا جائز نہیں لہٰذا اس کے شکار اور درخت کی حرمت ذات مکہ کی حُرمت کی طرح ہے۔

ثُمَّ رَأَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِدُخُوْلِهَا لِلرَّجُلِ حَلَالًا فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ مُحَرَّمَةً فِيْ فِيْ نَفْسِهَا كَانَ حُكْمُ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا كَحُكْمِهَا فِيْ فِيْ نَفْسِهَا وَكَمَا كَانَ صَيْدُ مَكَّةَ اِنَّمَا حُرِّمَ لِحُرْمَتِهَا وَلَمْ تَكُنِ الْمَدِيْنَةُ فِيْ نَفْسِهَا حَرَامًا لَمْ يَكُنْ صَيْدُهَا وَلَا شَجَرُهَا حَرَامًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ صَيْدَ الْمَدِيْنَةِ وَشَجَرَهَا كَصَيْدِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَشَجَرِهَا غَيْرَ مَكَّةَ هٰذَا اَيْضًا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

پھر ہم مدینہ طیبہ کو دیکھتے ہیں اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ وہاں احرام کے بغیر داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں تو جب وہ ذاتی طور پر حرام نہیں تو اس کے شکار اور درخت کا حکم بھی اس ذات کی طرح ہوگا تو جس طرح مکہ مکرمہ کا شکار ذاتِ مکہ کی حرمت کی وجہ سے حرام ہے اور مدینہ طیبہ ذاتی طور پر حرم نہیں تو اس کا شکار اور درخت بھی حرام نہیں ہوگا تو اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کا شکار اور درخت مکہ مکرمہ کے علاوہ دوسرے شہروں کے شکار اور درخت اور کی طرح ہے۔ یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ [27] اَكْلِ الضِّبَابِ

باب [27] گوہ کھانے کا بیان

۵۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ نَزَلْنَا اَرْضًا كَثِيْرَةَ الضِّبَابِ فَاَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَاِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِيْ بِهَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا ضِبَابٌ اَصَبْنَاهَا فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْاَرْضِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهٖ فَاَكْفِئُوْهَا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایسی زمین میں اترے جہاں گوہ زیادہ ہوتی ہیں ہمیں بھوک لگی تو ہم نے ان کو پکایا ہنڈیاں اُبل رہی تھیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے ہم نے عرض کیا گوہ ہیں ہم نے ان کو پایا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ زمین پر چلنے والے جانوروں کی شکل میں مسخ ہوا تھا تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ وہی نہ ہو لہٰذا ہنڈیاں انڈیل دو۔

۵۰۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ

حضرت زید بن وہب جہنی فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى تَحْرِيْمِ لُحُوْمِ الضِّبَابِ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَاْمَنُوْا اَنْ تَكُوْنَ مَمْسُوْخَةً وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگوں کی ایک جماعت نے گوہ کا گوشت حرام قرار دیا ہے کیونکہ اس بات سے بے خوف نہیں ہو سکتے کہ وہ مسخ شدہ ہوں انہوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَاْسًا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ حُصَيْنًا قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ عَلٰى خِلَافِ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَلَيْهِ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے اور اس سلسلے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت حصین نے یہ حدیث حضرت زید بن وہب سے حضرت اعمش کی روایت کے خلاف نقل کی ہے۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ النَّاسُ ضِبَابًا فَاشْتَوَوْهَا فَاَكَلُوْهَا فَاَصَبْتُ مِنْهَا ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ جَرِيْدَةً فَجَعَلَ يَعُدُّ بِهَا اَصَابِعَهُ فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلَّهَا هِيَ فَقُلْتُ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اشْتَوَوْهَا فَاَكَلُوْهَا فَلَمْ يَاْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ۔

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے صحابہ کرام کو کچھ گوہ ملیں تو انہوں نے انہیں بھون کر کھایا مجھے بھی ایک گوہ ملی میں نے اسے بھونا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا آپ نے ایک شاخ پکڑی اور اس سے اس کی انگلیاں شمار کرنے لگے پھر فرمایا یہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ تھا جسے زمین کے چوپائے کی شکل میں بدل دیا گیا اور مجھے معلوم نہیں شاید یہ وہی ہو میں نے عرض کیا صحابہ کرام نے اسے بھون کر کھایا ہے تو آپ نے اسے نہ کھایا اور نہ ہی منع فرمایا۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثَابِتُ بْنُ وَدِيْعَةَ۔

حضرت ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت حصین سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے ثابت بن ودیعہ کا ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خِلَافُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ فِيْ هٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَهُمْ عَنْ اَكْلِهَا وَقَدْ خَشِيَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ يَكُوْنَ مَمْسُوْخًا كَمَا خَشِيَ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ تَرْكُ النَّهْيِ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ مَجَاعَةٍ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ فَاَبَاحَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں پہلی حدیث کے خلاف ہے کیونکہ اس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھانے سے منع نہیں فرمایا۔ البتہ اس بات کا ڈر محسوس کیا کہ یہ وہی مسخ شدہ قوم ہو جیسا کہ پہلی حدیث میں اس خوف کا ذکر ہے البتہ یہ کہ ہو سکتا ہے آپ نے اس لیے منع کرنا ترک کر دیا کہ وہ

ذٰلِكَ لَهُمْ لِلضَّرُوْرَةِ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَا فِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا سِوٰى هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ ۔

بھوک کی حالت میں تھے جیسا کہ حضرت اعمش کی روایت میں ہے تو آپ نے ضرورت کے تحت اسے مباح قرار دیا — پھر ہم نے اس سلسلے میں ان دو حدیثوں کے ماسوا کی طرف رجوع کیا۔

---

٥١٢ - فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِىْ فَزَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَعْرَابِىٌّ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَطَعَ عَلَيْهِ خُطْبَتَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِى الضَّبِّ فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ فَلَا اَدْرِىْ اَىَّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ ۔

تو بنو فزارہ کے ایک شخص حصین سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا آپ خطبہ دے رہے تھے آپ کو خطبہ چھوڑنا پڑا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ گوہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی صورتیں بگڑی تھیں مجھے معلوم نہیں ان کے چہرے کس جانور کی صورت میں مسخ ہوئے۔

٥١٣ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الْحَكَمُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ وَدِيْعَةَ الْاَنْصَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اُتِىَ بِضَبٍّ فَقَالَ اُمَّةٌ مُسِخَتْ ۔

حضرت ثابت بن ودیعہ انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے فرمایا ایک گروہ کی صورت تبدیل ہوئی تھی۔

---

٥١٤ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّةً فُقِدَتْ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے ایک شخص بارگاہ نبوی میں گوہ لایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک گروہ گم ہو گیا تھا واللہ اعلم۔

---

٥١٥ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِىِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِىْ فَزَارَةَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضِبَابٍ حَتَرَشَهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا

حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ بنو فزارہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کئی گوہ لایا جنہیں اس نے پکڑا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے پھر فرمایا ایک گروہ کی شکلیں بگڑی تھیں

وَيَنظُرُ إِلَى ضَبٍّ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّةٌ مُسِخَتْ فَلَا نَدْرِي مَا فُعِلَتْ وَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا۔

ہم نہیں جانتے ان کا کیا حشر ہوا اور نامعلوم یہ ان میں سے ہو۔

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافِي بْنُ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ يَعْنِي الضَّبَّ وَقَالَ لَا أَدْرِي لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُونِ الْأُولَى الَّتِي مُسِخَتْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے (یعنی گوہ کے) کھانے سے انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میں نہیں جانتا شاید یہ ان پہلے لوگوں میں سے ہو جن کے چہرے مسخ ہو گئے تھے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ أَكْلَهُ خَوْفًا مِنْ أَنْ يَكُونَ مِمَّا مُسِخَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ قَدْ حَرَّمَهُ مَعَ ذٰلِكَ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ تَرَكَهُ تَنَزُّهًا مِنْهُ عَنْ أَكْلِهِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کھانا اس خوف سے ترک کیا کہ شاید یہ مسخ شدہ لوگوں میں سے ہو تو اس بات کا احتمال ہے کہ اس وجہ سے اسے حرام قرار دیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے کھانے سے پرہیز کرتے ہوئے ترک فرمایا اور حرام قرار نہیں دیا تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۵۱۷۔ فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فِي حَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَإِنَّهُ طَعَامُ أَهْلِنَا فَسَكَتَ فَقُلْنَا لَهُ عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَسَكَتَ ثُمَّ قُلْنَا لَهُ عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَقَالَ إِنَّ اللهَ سَخِطَ عَلَى سِبْطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ عَلَى الْأَرْضِ فَمَا أَظُنُّهُمْ إِلَّا هٰؤُلَاءِ وَلَسْتُ آكُلُهَا وَلَا أُحَرِّمُهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عرض کیا میں گوہوں کے باغ میں رہتا ہوں اور ہمارے گھر والوں کی خوراک بھی یہی ہے آپ خاموش رہے ہم نے اس شخص سے کہا دوبارہ بیان کرو اس نے دوبارہ عرض کی آپ پھر بھی خاموش رہے پھر ہم نے کہا دوبارہ بیان کرو اس نے بیان کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر ناراض ہوا تو اس نے انہیں زمین پر چلنے والے چوپایوں میں سے ایک کی صورت میں بدل دیا میرا خیال ہے کہ یہ وہی ہے میں اسے نہ کھاتا ہوں نہ حرام ٹھہراتا ہوں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الضِّبَابَ مَعَ خَوْفِهِ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمَمْسُوخِ ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ڈرنے کے باوجود کہ یہ وہی مسخ شدہ ہو اس کو حرام نہیں

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْفِیْ اَنْ تَکُوْنَ الضِّبَابُ مَمْسُوْخًا ۔

ٹھہرایا ـــــ پھر ہم نے دیکھا کہ کیا آپ سے کوئی ایسی روایات مروی ہیں جو اس کے مسخ شدہ ہونے کی نفی کرتی ہوں ۔

۵۱۸ ۔ فَاِذَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْیَشْکُرِیِّ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ اَھِیَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ یُھْلِکْ قَوْمًا اَوْ لَمْ یَمْسَخْ قَوْمًا فَیَجْعَلَ لَھُمْ نَسْلًا وَّلَا عَاقِبَۃً ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بندروں اور خنزیروں کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ مسخ شدہ لوگوں میں سے ہیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک یا مسخ نہیں کیا کہ پھر ان کی نسل چلائی ہو یا ان کی اولاد کو باقی رکھا (یعنی جن کو مسخ کیا گیا ان کی نسل جاری نہیں ہوتی)

۵۱۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ وَزَادَ وَاِنَّ الْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ ۔

حضرت محمد بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ ہمیں سفیان ثوری نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ اس سے پہلے اور بندر اور خنزیر پہلے سے تھے ۔

۵۲۰ ۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ الْیَشْکُرِیِّ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یُھْلِکْ قَوْمًا فَیَجْعَلَ لَھُمْ نَسْلًا وَّلَا عَقِبًا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک نہیں کیا کہ پھر ان کی نسل یا اولاد کو باقی رکھا ہو ۔

۵۲۱ ۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ لَیْثٍ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں ۔

فَبَیَّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ الْمَمْسُوْخَ لَا یَکُوْنُ لَھَا نَسْلٌ وَّلَا عَقِبٌ فَعَلِمْنَا بِذٰلِکَ اَنَّ الضَّبَّ لَوْ کَانَ مِمَّا مُسِخَ لَمْ یَبْقَ فَانْتَفٰی بِذٰلِکَ اَنْ یَکُوْنَ الضَّبُّ مَکْرُوْھًا مِنْ قِبَلِ اَنَّہٗ مَسْخٌ اَوْ قِبَلِ مَا جَازَ اَنْ یَکُوْنَ مَسْخًا

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرمایا کہ جن لوگوں کے چہرے مسخ کیے گئے ان کی نسل اور اولاد کو باقی نہیں رکھا گیا تو اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ اگر گوہ بھی ان مسخ شدہ لوگوں میں سے ہوتی تو وہ باقی نہ رہتی تو اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ

ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ فِيْهِ خِلَافُ مَا ذَكَرْنَا هَلْ نَجِدُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى اِبَاحَةِ اَكْلِهٖ اَوْ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ ذٰلِكَ۔

گوہ مسخ ہونے کی وجہ سے یا مسخ کے امکان کے سبب سے مکروہ ہو۔

پھر ہم نے دیکھا کہ جو کچھ اس کے خلاف مروی ہے کیا ہم اس میں کوئی ایسی بات پاتے ہیں جو اس کے کھانے کے جواز یا منع پر دلالت کرے۔

۵۲۲ - فَاِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَزَكَرِيَّا بْنُ اَبَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَا ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا لَيْتَ عِنْدَنَا قُرْصَةً مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَا مَقْلِيَّةٍ بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَعَمِلَهَا ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ كَانَ سَمْنُهَا قَالَ فِيْ عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ لَهُ ارْفَعْهَا

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش میرے پاس گیہوں کی روٹی ہوتی جو گھی اور دودھ کے ساتھ پکائی ہوتی تو آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک کھڑے ہوئے پھر وہ روٹی لے آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھی کس چیز میں تھا انہوں نے عرض کیا گوہ کے چمڑے میں آپ نے فرمایا اسے اٹھالو۔

فَقَالَ قَائِلٌ فَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ قِيْلَ لَهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ لَا عَلٰى تَحْرِيْمِهٖ اِيَّاهُ عَلَى النَّاسِ۔

تو کسی قائل نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گوہ کا گوشت کھانا ناپسند کرتے تھے تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ ممکن ہے اس ناپسندیدگی کا سبب وہ بات ہو جو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور وہ حدیث ہم روایت کر چکے ہیں یہ مطلب نہیں کہ آپ نے اسے لوگوں پر بھی حرام کر دیا۔

۵۲۳ - وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بات کی دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے

۵۲۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِضَبٍّ فَلَمْ يَاْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے اسے کھایا نہ حرام قرار دیا۔

۵۲۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَادٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ فِي الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا بِمُحَرِّمِهٖ۔

ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور عرض کیا کہ آپ گوہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام ٹھہراتا ہوں۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُ وَلَا اَنْهٰى۔

حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا میں اسے کھاتا بھی نہیں اور منع بھی نہیں کرتا۔

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۵۳۱۔ فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَمْ يُحَرِّمْ اَكْلَ الضَّبِّ

تو یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دیتے ہیں کہ آپ نے گوہ کا کھانا حرام قرار نہیں دیا۔

۵۳۲۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهٗ حَلَالٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بھی روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ حلال ہے۔

۵۳۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ فُلَانًا حِينَ يَرْوِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ ضَبًّا فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ضَبٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلُوهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي وَفِي حَدِيثِ وَهْبٍ فَإِنَّهُ حَلَالٌ

حضرت توبہ عنبری فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے سنا فرماتے ہیں میں نے فلاں کو دیکھا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر رہا تھا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مجلس کی تو میں نے ان سے نہیں سنا کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے سوا بیان کیا ہو انہوں نے فرمایا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گوہ کھا رہے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے آواز دی کہ یہ گوہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھاؤ (داور) یہ میرے کھانے میں شامل نہیں ہے حضرت وہب کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا یہ حلال ہے۔

قَالَ

أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّهُ حَلَالٌ وَأَنَّهُ تَرَكَهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ طَعَامِهِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حلال ہونے کی خبر دی اور آپ نے اسے اس لیے چھوڑا کہ آپ کے کھانے میں نہیں تھی۔

۵۳۴ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار نہیں دیا۔

۵۳۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَطْعَمُهُ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ وَإِنَّ اللهَ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَطَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَأَكَلْتُهُ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا میں اسے نہیں کھاتا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار نہیں دیا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے وہ عام چرواہوں کا کھانا ہے اور اگر وہ میرے پاس ہوتی تو میں بھی اسے کھاتا۔

۵۳۶ - وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ أَكْلَ الضَّبِّ مِنْهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَاحْتَجَّ لَهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ

ایک جماعت نے جن میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

ان حضرات کے لیے حضرت امام محمد رحمہم اللہ یوں

سلمة ح وحدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا عفان ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قالوا ثنا حماد وهو ابن ابي سليمن عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم اهدي له ضب فلم يأكله فقام عليه سائل فارادت عائشة رضي الله عنها ان تعطيه فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم اتعطينه ما لا تاكلين قال محمد رحمة الله فقد دل ذلك على ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كره لنفسه ولغيره اكل الضب قال فبذلك نأخذ قيل له ما في هذا دليل على ما ذكرت قد يجوز ان يكون كره لها ان تطعمه السائل لانها انما فعلت ذلك من اجل انها عافته ولولا انها عافته لما اطعمته اياه وكان ما تطعمه السائل فانما هو لله تعالى فاراد النبي صلى الله عليه وسلم ان لا تكون ما يتقرب به الى الله عز وجل الا من خير الطعام كما قد نهى ان يتصدق بالبسر الردي والتمر الردي۔

استدلال کرتے ہیں حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ کے لیے ایک گوہ بطور تحفہ پیش کی گئی لیکن آپ نے اسے نہ کھایا پھر ان کے پاس ایک سائل آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے دینے کا ارادہ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ چیز اسے دوگی جو خود نہیں کھاتیں۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا کھانا اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی ناپسند فرمایا ہم بھی یہی موقف اختیار کرتے ہیں تو انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں آپ کی اس مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں ہوسکتا ہے آپ نے سائل کو دینا اس لیے ناپسند کیا ہو کہ ام المومنین اس لیے دے رہی تھیں کہ خود اسے ناپسند کرتی تھیں اور اگر وہ اسکو ناپسند نہ کرتیں تو سائل کو نہ دیتیں اور سائل کو جو کچھ دیا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے بہترین کھانا ہونا چاہئے جیساکہ آپ نے خشک اور تر ردی کھجور کے صدقہ کرنے سے منع فرمایا۔

٥٣٧- فمما روي عنه في ذلك ما حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا سعيد بن سليمن الواسطي قال ثنا عباد بن العوام عن سفيان بن حسين عن الزهري عن ابي امامة ابن سهل بن حنيف عن ابيه قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصدقة فجاء رجل بكبايس من هذه النخل قال سفيان يعني الشيص وكان لا يجي احد بشيء الا نسب الى الذي جاء به فنزلت ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجعرور ولون الحبيق ان يوخذا

اس سلسلے میں اس طرح مروی ہے حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ایک شخص اس کھجور کے خوشے لایا حضرت سفیان فرماتے ہیں گھٹیا قسم کے خوشے لایا اور جب بھی کوئی چیز لائی جاتی تو وہ لانے والے کی طرف منسوب ہوتی تو اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی "اور ردی چیز خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو" اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "جعرور" اور "لون الحبیق" کھجوریں صدقہ میں لینے سے منع فرمایا

فِی الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِیُّ لَوْنَانِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِيْنَةِ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں یہ مدینہ طیبہ کی کھجوروں میں سے دو قسمیں ہیں۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ سُلَیْمٰنُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَلَوْنِ الْحُبَیْقِ۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانُوْا یَجِیْئُوْنَ فِی الصَّدَقَةِ بِاَرْدَاِ تَمْرِهِمْ وَاَرْدَاِ طَعَامِهِمْ فَنَزَلَتْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ قَالَ لَوْ کَانَ لَکُمْ فَاَعْطَاکُمْ لَمْ تَاْخُذُوْهُ اِلَّا وَاَنْتُمْ تَرَوْنَ اَنَّهُ قَدْ نَقَصَکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے کہ لوگ صدقات کے لیے نہایت گھٹیا قسم کی کھجوریں اور نہایت ردی قسم کا کھانا لاتے تھے۔ تو آیت کریمہ نازل ہوئی "اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو اور اس چیز سے جو ہم نے زمین میں سے تمہارے لیے نکالی ہے گھٹیا چیز خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو حالانکہ تم خود اسے نہیں لیتے البتہ یہ کہ چشم پوشی کرو" ارشاد فرمایا اگر وہ تمہارے لیے ہو اور کوئی شخص تمہیں دے تو تم اسے لیتے ہوئے یہ سمجھتے ہو کہ اس نے تمہارے حق میں کمی کر دی ہے۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدِهٖ عَصًا وَقِنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ فِی الْمَسْجِدِ فِیْهَا قِنْوُ حَشَفٍ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذَا الْقِنْوِ لَتَصَدَّقَ بِاَطْیَبَ مِنْهُ اِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ لَیَاْکُلُ الْحَشَفَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَیَدَعَنَّهَا مُذَلَّلَةً اَرْبَعِیْنَ عَامًا لِلْعَوَافِیْ یَعْنِیْ نَخْلَ الْمَدِیْنَةِ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں لاٹھی تھی مسجد میں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے ان میں ایک خراب خوشہ تھا آپ نے فرمایا ان کھجوروں کا مالک اگر چاہتا تو اس سے اچھی کھجوریں صدقہ کرتا ہے بلاشبہ ان کا مالک قیامت کے دن ردی کھجوریں کھائے گا پھر آپ صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا سنو! اللہ کی قسم! وہ انہیں مدینہ طیبہ کے باغات کو چالیس سال تک جانوروں (یا حاجت مندوں) کے لیے مسخر رکھے گا۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ صَالِحُ ابْنُ اَبِیْ غَرِیْبٍ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت کثیر بن مرہ حضرمی، حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِىْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا الصَّدَقَةَ بِالضَّبِّ لَا لِاَنَّ اَكْلَهٗ حَرَامٌ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گوہ کا صدقہ کرنے سے منع فرمایا اس لیے نہیں کہ اس کا کھانا حرام ہے۔

۵۴۲۔ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ اِبَاحَةِ اَكْلِهٖ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهُمْ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاُتِىَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِىْ فِىْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ فَقَالُوْا هُوَ ضَبٌّ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِىْ فَاَجِدُنِىْ اَعَافُهٗ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَىَّ فَلَمْ يَنْهَنِىْ۔

گوہ کھانے کے جواز کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید مروی ہے حضرت ابوامامہ بن سہیل بن حنیف، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوئے تو ایک بھنی ہوئی گوہ لائی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود عورتوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دو کہ آپ کس چیز کو کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں چنانچہ انہوں نے بتایا کہ یہ گوہ ہے تو آپ نے ہاتھ اٹھا لیا (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا، کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا ”نہیں“ لیکن یہ میری قوم کی زمین میں پائی نہیں جاتی تو میں اس سے گھن کرتا ہوں حضرت خالد فرماتے ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچا اور کھا لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے رہے لیکن مجھے منع نہیں فرمایا۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّيْبَانِىِّ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ الْاَصَمِّ قَالَ دُعِيْنَا لِعُرْسٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا طَعَامٌ فَاَكَلْنَا ثُمَّ قَرَّبَ اِلَيْنَا ثَلٰثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَمِنَّا اٰكِلٌ وَمِنَّا تَارِكٌ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ وَلَا اٰمُرُ بِهٖ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مُحِلًّا اَوْ مُحَرِّمًا قُرِّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں ہمیں مدینہ طیبہ میں ایک شادی کی دعوت دی گئی کھانا ہمارے قریب کیا گیا تو ہم نے اسے کھایا پھر تیرہ گوہ ہمارے قریب کی گئیں تو ہم میں سے بعض کھانے لگے اور بعض نے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو واقعہ کی خبر دی تو حاضرین میں سے بعض نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال اور حرام کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے، اسے آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ گوہ کا گوشت ہے تو آپ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَحْمُ فَمَدَّ یَدَہٗ لِیَاکُلَ فَقَالَتْ مَیْمُوْنَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَکَفَّ یَدَہٗ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا الْحَمُ لَمْ اٰکُلْہُ قَطُّ فَاَکَلَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَامْرَاَۃٌ کَانَتْ مَعَہُمْ وَقَالَتْ مَیْمُوْنَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا لَا اٰکُلُ طَعَامًا لَمْ یَاکُلْ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

نے اپنا ہاتھ روک لیا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں کھانا نہیں کھاتی جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ ثَنَا حَبِیْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِصَحْفَۃٍ فِیْہَا ضِبَابٌ فَقَالَ کُلُوْا فَاِنِّیْ عَائِفُہٗ۔

حضرت عطاء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں کچھ گوہ تھیں آپ نے فرمایا تم اسے کھاؤ مجھے اس سے گھن آتی ہے۔

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَھْدَتْ خَالَتِیْ اُمُّ حُفَیْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِطًا وَسَمْنًا وَاَضُبًّا فَاَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ وَلَمْ یَاکُلْ مِنَ الْاَضُبِّ وَاُکِلَ عَلٰی مَائِدَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوْ کَانَ حَرَامًا لَمْ یُؤْکَلْ عَلٰی مَائِدَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میری خالہ حضرت اُم حفید نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ بھیجا تو آپ نے پنیر اور گھی کو کھایا لیکن گوہ سے نہ کھایا لیکن آپ کے دستر خوان پر اسے کھایا گیا اگر یہ حرام ہوتی تو آپ کے دستر خوان پر اسے نہ کھایا جاتا۔

فَثَبَتَ بِتَصْحِیْحِ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ اَنَّہٗ لَا بَاْسَ بِاَکْلِ الضَّبِّ وَھُوَ الْقَوْلُ عِنْدَنَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ گوہ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہمارا بھی یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ۲۷۹ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ

باب ۲۷۹ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرُ ابْنُ کُدَامٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ حَسَنٍ عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ عَنْ رَجُلَیْنِ مِنْ مُزَیْنَۃَ اَحَدِھِمَا عَنِ الْاٰخَرِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ لُیَوْمٍ وَالْاٰخَرُ غَالِبُ بْنُ الْاَبْجَرِ قَالَ مِسْعَرٌ

حضرت ابن معقل، مزینہ قبیلہ کے دو آدمیوں سے روایت کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے سے روایت کرتا ہے ایک کا نام عبد اللہ بن عمرو بن لیوم ہے اور دوسرا غالب بن ابجر ہے حضرت مسعر (راوی) فرماتے ہیں

اَرٰی غَالِبًا الَّذِیْ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مَالِیْ شَیْءٌ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اُطْعِمَ مِنْہُ اَھْلِیْ غَیْرَ حُمُرٍ لِیْ اَوْ حُمُرَاتٍ لِیْ قَالَ فَاَطْعِمْ اَھْلَکَ مِنْ سَمِیْنِ مَالِکَ فَاِنَّمَا قَذِرْتُ لَکُمْ جَوَالَ الْقَرْیَۃِ۔

میرا خیال ہے کہ غالب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عرض کیا یارسول اللہ! میرے مال میں سے کچھ بھی نہیں بچا کہ میں اس سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکوں البتہ میرے پاس کچھ گھریلو گدھے اور گدھیاں ہیں آپ نے فرمایا اپنے قیمتی مال میں سے گھر والوں کو کھلاؤ میں گاؤں کے نجاست خور جانوروں کو تمہارے لیے ناپسند کرتا ہوں۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الظَّاھِرَۃِ عَنْ اَبْجَرَ اَوِ ابْنِ اَبْجَرَ اَنَّہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مَالِیْ شَیْءٌ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اُطْعِمَہٗ اَھْلِیْ اِلَّا حُمُرٌ لِیْ قَالَ فَاَطْعِمْ اَھْلَکَ مِنْ سَمِیْنِ مَالِکَ فَاِنَّمَا کَرِھْتُ لَکُمْ جَوَالَ الْقَرْیَۃِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن بشیر نے مزینہ قبیلہ کے کچھ صحابہ کرام سے روایت کیا وہ ابجر یا ابن ابجر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے مال میں سے کچھ نہیں بچا کہ میں اپنے گھر والوں کو کھلا سکوں البتہ کچھ گدھے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کو اپنے قیمتی مال میں سے کھلاؤ میں تمہارے لیے بستی کے نجاست خور جانور ناپسند کرتا ہوں۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَ بْنَ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مُزَیْنَۃَ حَدَّثُوْا عَنْ سَیِّدِ مُزَیْنَۃَ الْاَبْجَرِ اَوِ ابْنِ الْاَبْجَرِ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن بشیر سے مروی ہے کہ مزینہ قبیلہ سے چند صحابہ کرام نے قبیلہ مزینہ کے سردار ابجر یا ابن ابجر سے روایت کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا پھر اس کی مثل بیان کیا۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَعْقِلٍ وَقَالَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ الظَّاھِرَۃِ وَلَمْ یَقُلْ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اَبْجَرَ اَوِ ابْنَ اَبْجَرَ۔

حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن معقل کا ذکر کیا اور فرمایا کہ انہوں نے مزینہ ظاہرہ کے کچھ لوگوں سے روایت کیا یہ نہیں فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے" اور فرمایا ابجر یا ابن ابجر۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذَا فَاَبَاحُوْا اَکْلَ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا جائز سمجھتے ہیں ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا)

حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وخالفهم في ذلك آخرون

فكرهوا أكل لحوم الحمر الأهلية وقالوا قد يجوز أن يكون الحمر التي أباح النبي صلى الله عليه وسلم أكلها في هذا الحديث كانت وحشية ويكون قول النبي صلى الله عليه وسلم فإنما كرهت لكم جوال القرية على الأهلية وقد روى شريك حديث غالب هذا على خلاف ما رواه مسعر وشعبة۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا ناپسند فرمایا وہ فرماتے ہیں ممکن ہے اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی گدھوں کا کھانا جائز قرار دیا ہو اور آپ کا ارشاد گرامی کہ میں بستی کے نجاست خور جانوروں کو ناپسند کرتا ہوں اس سے مراد گھریلو گدھے ہوں۔

حضرت شریک نے حضرت غالب کی یہ روایت، حضرت مسعر اور شعبہ کی روایت کے خلاف نقل کی ہے۔

۵۵۰۔ حدثنا ابن أبي داود ويحيى بن عثمان وروح بن الفرج قالوا حدثنا يوسف بن عدي ح وحدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد يزيد بعضهم على بعض قالوا ثنا شريك عن منصور بن معتمر عن عبيد بن الحسن عن غالب بن أبجر قال قيل للنبي صلى الله عليه وسلم إنه قد أصابتنا سنة وإن سمين مالنا في الحمير فقال كلوا من سمين مالكم۔

حضرت شریک، حضرت منصور بن معتمر سے وہ عبید بن حسن سے اور وہ غالب بن ابجر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم قحط زدہ ہو گئے ہیں اور ہمارے قیمتی مال گدھے ہیں آپ نے فرمایا اپنے قیمتی مال میں سے کھاؤ۔

فأخبر أن ما كان أباح لهم من ذلك كان في عام سنة فإن كان ذلك على ما حملنا عليه حديث مسعر وشعبة فهو على ما حملناه عليه من ذلك وإن كان ذلك على الحمر الأهلية فإنه إنما كان في حال الضرورة وقد يحل في حال الضرورة الميتة فليس في هذا الحديث دليل على حكم لحوم الحمر الأهلية في غير حال الضرورة وقد جاءت الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مجيئا متواترا في نهيه عن أكل لحوم الحمر الأهلية۔

تو انہوں نے خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے لیے اسے جائز قرار دینا قحط سالی میں تھا اگر اس سے مراد وہ ہو جس پر ہم نے حضرت مسعر اور شعبہ کی روایت کو محمول کیا ہے تو وہ اسی پر ہو گا جس پر ہم نے اسے محمول کیا اور اگر اس سے گھریلو گدھے مراد ہوں تو وہ حالت ضرورت کا حکم ہے اور ضرورت کے وقت مردار بھی حلال ہو جاتا ہے تو اس حدیث میں ضرورت کے بغیر گھریلو گدھوں کے حلال ہونے پر کوئی دلیل نہیں، ادھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت میں تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں۔

۵۵۱۔ فمما روي عنه في ذلك ما قد حدثنا يونس قال أخبرنا ابن وهب قال أخبرني يونس وأسامة ومالك عن ابن شهاب عن الحسن وعبد الله ابني محمد بن علي بن أبي طالب عن أبيهما أنه سمع علي بن

حضرت حسن اور حضرت عبد اللہ اپنے والد حضرت محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے

أبي طالب رضي الله عنهم يقول لابن عباس رضي الله عنهما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكل لحوم الحمر الأنسية وعن متعة النساء يوم خيبر۔

دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے اور عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا۔

۵۵۲۔ حدثنا يونس قال أخبرنا ابن وهب قال أخبرني يحيى بن عبد الله بن سالم عن عبد الرحمن ابن الحارث المخزومي عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن أكل لحوم الحمر الأنسية۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۵۵۳۔ حدثنا فهد قال ثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال ثنا عبد الله بن نمير قال ثنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر الأهلية۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۵۵۴۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى القطان عن عبيد الله بن عمر فذكر بإسناده مثله۔

حضرت یحییٰ قطان، حضرت عبید اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۵۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا دحيم قال ثنا عبيد الله بن موسى عن أبي حنيفة هو النعمان عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابوحنیفہ یعنی حضرت نعمان، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۵۶۔ حدثنا فهد قال ثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال ثنا ابن نمير قال حدثنا محمد بن إسحق عن عبيد الله بن عمرو بن ضمرة الفزاري عن عبيد الله بن أبي سليط عن أبيه أبي سليط وكان بدريا قال لقد أتانا نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكل لحوم الحمر ونحن بخيبر وإن القدور لتفور بها فأكفأناها على وجوهها۔

حضرت عبد اللہ بن ابی سُلیط اپنے والد ابو سلیط بدری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم خیبر میں تھے ہمیں اطلاع ملی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے حالانکہ ہانڈیاں اس (گوشت) کے ساتھ جوش مار رہی تھیں تو ہم نے انہیں (وہیں) الٹ دیا۔

۵۵۷۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال حدثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن محمد بن علي عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن أكل لحوم الحمر الأهلية وأذن في لحوم الخيل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

۵۵۸۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابراهيم بن بشار قال ثنا سفيان ح وحدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال ثنا سفيان عن عمرو عن جابر قال اطعمنا النبي صلى الله عليه وسلم لحوم الخيل ونهانا عن لحوم الحمر۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۵۵۹۔ حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنا ابن جريج ان ابا الزبير المكي اخبره انه سمع جابر بن عبد الله يقول اكلنا زمن خيبر الخيل والحمار الوحشي ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحمار الاهلي۔

حضرت ابوالزبیر مکی خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں ہم نے خیبر کے زمانے میں گھوڑوں اور جنگلی گدھوں کا گوشت کھایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں (کے گوشت) سے منع فرمایا۔

۵۶۰۔ حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال اخبرنا ابو خالد الاحمر عن جريج عن عطاء عن جابر مثله۔

حضرت عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۶۱۔ حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال اخبرنا روح بن عبادة قال ثنا سعيد عن ابي اسحق عن البراء سمعه منه قال اصبنا حمرا يوم خيبر فطبخناها فنادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اكفئوا القدور۔

حضرت سعید، حضرت ابواسحٰق سے اور وہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان سے سنا وہ فرماتے ہیں ہمیں خیبر کے دن کچھ گدھے ملے تو ہم نے انہیں پکایا (اس دوران) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی نے پکارا کہ ہنڈیاں الٹ دو۔

۵۶۲۔ حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن البراء وابن ابي اوفى رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

حضرت عدی بن ثابت، حضرت براء اور حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۵۶۳۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال اخبرنا شعبة عن عدي بن ثابت قال سمعت البراء وعبد الله بن ابي اوفى رضي الله عنهما مثله ولم يذكر خيبر۔

حضرت عدی بن ثابت سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت براء اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل سنا انہوں نے خیبر کا ذکر نہیں کیا۔

۵۶۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابراهيم الهجري عن ابن ابي اوفى مثله۔

حضرت ابراہیم ہجری، حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۶۵۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن الشيباني عن ابن ابي اوفى رضي الله عنه مثله۔

حضرت شیبانی، حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۶۶ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند سے بھی شیبانی حضرت ابن اوفی رضی اللہ عنہ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۵۶۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَیْدٍ اِنَّهُمْ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰی عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ فَقَالَ قَدْ کَانَ یَقُوْلُ ذٰلِكَ الْحَکَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِیُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اَبٰی ذٰلِكَ الْبَحْرُ یَعْنِیْ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَرَأَ قُلْ لَّا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗ الْاٰیَةَ

حضرت عمرو خبر دیتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا لوگوں کا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر یلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا انہوں نے فرمایا حکم بن عمرو غفاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی اس طرح نقل کرتے تھے لیکن بحر (علم کا سمندر) یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے انکار کیا اور یہ آیت پڑھی (ترجمہ) آپ فرما دیجئے! مجھ پر جو وحی آتی ہے میں اس میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا کہ اسے کھائے۔

۵۶۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھر یلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

---

۵۶۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت دراوردی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت محمد بن عمرو نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۷۰ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ اَصَابُوْا حُمُرًا فَطَبَخُوْا مِنْهَا فَنَادٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یَنْهَیَانِکُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ فَاَکْفِئُوا الْقُدُوْرَ۔

حضرت ابن سیرین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کیا تو صحابہ کرام کو کچھ گدھے ملے انہوں نے ان میں سے کچھ کو پکایا اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی نے آواز دی سنو! بے شک اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ان سے منع فرما رہے ہیں یہ ناپاک ہے لہذا ہنڈیاں الٹ دو۔

۵۷۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ وَاَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَمَّادٌ وَاَظُنُّهٗ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ گدھے کھائے گئے ہیں آپ خاموش رہے پھر تشریف لائے تو عرض کیا گیا گدھے ختم ہو گئے چنانچہ

۵۶۶ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند سے بھی شیبانی حضرت ابن اوفی رضی اللہ عنہ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۵۶۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبٰى ذٰلِكَ الْبَحْرُ يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَرَاَ قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ الْاٰيَةَ

حضرت عمرو خبر دیتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا لوگوں کا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا انہوں نے فرمایا حکم بن عمرو غفاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اس طرح نقل کرتے تھے لیکن بحر (علم کا سمندر) یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے انکار کیا اور یہ آیت پڑھی (ترجمہ) آپ فرمادیجئے! مجھ پر جو وحی آتی ہے میں اس میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا کہ اسے کھائے۔

۵۶۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

---

۵۶۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت دراوردی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت محمد بن عمرو نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۷۰ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اَصَابُوْا حُمُرًا فَطَبَخُوْا مِنْهَا فَنَادٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا نَجَسٌ فَاَكْفَؤُوا الْقُدُوْرَ۔

حضرت ابن سیرین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کیا تو صحابہ کرام کو کچھ گدھے ملے انہوں نے ان میں سے کچھ کو پکایا اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی نے آواز دی سنو! بے شک اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ان سے منع فرما رہے ہیں یہ ناپاک ہے لہذا ہنڈیاں الٹ دو۔

۵۷۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ وَاَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَمَّادٌ وَاَظُنُّهٗ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ گدھے کھائے گئے ہیں آپ خاموش رہے پھر تشریف لائے تو عرض کیا گیا گدھے ختم ہو گئے چنانچہ

فَقِيلَ لَهُ أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَى فَقِيلَ لَهُ فَنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ أَبَا طَلْحَةَ يُنَادِي ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ـ

آپ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اعلان کریں اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۵۷۲ ـ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هٰرُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ـ

حضرت محمد، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۷۳ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ أَخْبَرَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ أَكْلِ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ـ

حضرت ابوادریس خولانی، حضرت ابوثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے (شکاری) درندے کو کھانے اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۵۷۴ ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَاءَ يَوْمِ افْتَتَحُوا خَيْبَرَ فَرَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيرَانًا تُوقَدُ فَقَالَ مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ قَالُوا عَلٰى لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوهَا يَعْنِي الْقُدُورَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ نَغْسِلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذٰلِكَ ـ

حضرت سلمہ بن اکوع کے غلام یزید بن ابی عبید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سلمہ نے مجھے خبر دی کہ جس دن خیبر فتح ہوا اس کی شام وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے آگ جلتی ہوئی دیکھی تو پوچھا یہ کیسی آگ ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا گھریلو گدھوں کے گوشت کے لیے جلائی گئی ہے تو آپ نے فرمایا جو کچھ ان (ہنڈیوں) میں ہے اسے گرا دو اور ان ہنڈیوں کو توڑ دو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کیا کیا ہم انہیں دھو لیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اسی طرح کرو۔

۵۷۵ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَكَانَ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ حَدِيثَ غَالِبِ بْنِ الْأَبْجَرِ عَلٰى مَا وَافَقَهَا لَا عَلٰى مَا خَالَفَهَا

حضرت ابوعاصم فرماتے ہیں ہم سے حضرت یزید بن ابو عبید نے، حضرت سلمہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ تو یہ روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تو ہمارے لیے زیادہ مناسب یہی ہے کہ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ کی روایت کو اس معنی پر محمول کریں جو ان (روایات) کے موافق ہو مخالف معنی پر محمول نہ کریں۔

فقال قوم انما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک ابقاء علی الظہر لیس علی وجہ التحریم۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس لیے منع فرمایا کہ سواری باقی رہے حرام کرتے ہوئے منع نہیں فرمایا۔

۵۷۶۔ **وَرَوَوْا** فی ذلک ما حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عباد بن موسی الختلی قال ثنا یحیی بن سعید الاموی عن الاعمش قال حدثت عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال قال ابن عباس رضی اللہ عنہما ما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن اکل لحوم الحمر الاھلیۃ الا من اجل انھا ظھر۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں روایت کیا ہے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے کھانے سے منع فرمایا کیونکہ انہیں ان کی ضرورت تھی۔

۵۷۷۔ **حدثنا** فھد قال ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنا یحیی بن ایوب عن ابن جریج ان نافعا اخبرہ عن عبد اللہ بن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الحمار الاھلی یوم خیبر وکانوا قد احتاجوا الیھا۔

۵۷۸۔ **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا مکی بن ابراھیم وابو عاصم قالا اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی نافع قال قال ابن عمر ثم ذکر مثلہ

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت نافع نے خبر دی وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

فکان من الحجۃ علیھم فی ذلک ان جابرا رضی اللہ عنہ قد اخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطعمھم یومئذ لحوم الخیل ونھاھم عن لحوم الحمر وھم کانوا الی الخیل احوج منھم الی الحمر فدل ترکہ منعھم عن اکل لحوم الخیل انھم کانوا فی بقیۃ من الظھر ولو کانوا فی قلۃ من الظھر حتی احتیج لذلک ان یمنعوا من اکل لحوم الحمر لکانوا الی المنع من اکل لحوم الخیل احوج لانھم یحملون علی الخیل کما یحملون علی الحمر ویرکبون الخیل بعد ذلک لمعان لا یرکبون لھا الحمر فدل ما ذکرنا ان العلۃ التی لھا منعوا من اکل لحوم الحمر لیست ھی ھذہ العلۃ وقد

اس سلسلے میں ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن ان کو گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا حالانکہ اس وقت وہ گدھوں کی نسبت گھوڑوں کے زیادہ محتاج تھے تو آپ کا ان کو گھوڑوں کے گوشت سے منع نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے پاس زائد سواریاں تھیں اگر سواریوں کی قلت ہوتی حتی کہ گدھوں کے گوشت سے منع کرنے کی ضرورت پیش آتی تو گھوڑوں کا گوشت کھانے سے منع کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی کیونکہ جس طرح وہ گدھوں پر سامان لادتے تھے اسی طرح وہ گھوڑوں پر بھی لادتے تھے اور گھوڑوں پر سوار بھی ہوتے تھے

قَالَ آخَرُوْنَ إِنَّمَا مُنِعُوا يَوْمَئِذٍ مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ لِأَنَّهَا حُمُرٌ كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ ـ

کیونکہ وہ بوجہ گدھوں پر سوار نہیں ہوتے تھے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس وجہ سے ان کو گدھوں کے گوشت کھانے سے روکا گیا وہ یہ بات نہیں ہے۔ کچھ دوسرے لوگوں نے کہا کہ وہ گدھوں کا گوشت کھانے سے اس دن اس لیے روکے گئے تھے کہ وہ گدھے نجاست کھاتے ہیں۔

۵۷۹ - وَرَوَوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ ذَكَرْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدِيْثَ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى فِيْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِإِكْفَاءِ الْقُدُوْرِ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ إِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْقَذَرَةَ

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح روایت کیا ہے۔ حضرت شیبانی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ کی روایت جس میں آپ نے خیبر کے دن ہانڈیاں الٹنے کا حکم دیا تھا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے ان سے اس لیے منع فرمایا کہ وہ گندگی کھاتے تھے۔

وَقَالُوْا فَإِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهَا لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ جَاءَ فِيْ هٰذَا إِلَّا الْأَمْرُ بِإِكْفَاءِ الْقُدُوْرِ لَكَانَ ذٰلِكَ مُحْتَمَلًا لِمَا قَالُوْا وَلٰكِنَّهُ قَدْ جَاءَ هٰذَا وَجَاءَ النَّهْيُ فِيْ ذٰلِكَ مُطْلَقًا ـ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان (گدھوں) کے کھانے سے منع کرنا اس علت کی بنیاد پر تھا ــــ ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اگر اس سلسلے میں صرف ہانڈیاں اُلٹانے کا حکم ہی ہوتا تو ان کی بات کا احتمال تھا لیکن یہ بات بھی مروی ہے اور اس سلسلے میں مطلق نہی بھی آئی ہے۔

۵۸۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ زَيْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ مُشْكِمٍ كَاتِبُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُوْلُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ مَا يَحِلُّ لِيْ مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيَّ فَقَالَ لَا تَأْكُلِ الْحِمَارَ الْأَهْلِيَّ وَلَا كُلَّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ـ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے کاتب مسلم بن مشکم (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ میرے لیے کیا حلال ہے اور کیا چیز مجھ پر حرام ہے آپ نے فرمایا گھریلو گدھوں اور کچلی والے (شکاری) درندوں کو نہ کھانا۔

فَكَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ جَوَابًا لِسُؤَالِ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ إِيَّاهُ عَمَّا يَحِلُّ لَهُ مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى نَهْيِهِ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَلَا لِعِلَّةٍ تَكُوْنُ فِيْ بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ مِنْ أَكْلِ الْقَذَرَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا وَلٰكِنْ لَهَا فِيْ أَنْفُسِهَا

تو اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کے سوال کا جواب ہے جب انہوں نے پوچھا کہ ان کے لیے کیا حلال ہے اور کیا حرام؟ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرنا

وَقَدْ جَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَهْيِهِ عَنْهَا كَذِي النَّابِ مِنَ السِّبَاعِ فَكَمَا كَانَ ذُوْنَابٍ مَنْهِيًّا عَنْهُ لَا لِعِلَّةٍ كَانَ كَذٰلِكَ الْحُمُرُ الْأَهْلِيَّةُ مَنْهِيًّا عَنْهَا لَا لِعِلَّةٍ **وَقَدْ** قَالَ قَوْمٌ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا لِأَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً۔

اس علت کی بنیاد پر نہیں جو بعض میں ہو اور بعض میں نہ پائی جاتی ہو مثلاً نجاست کھانا یا اس جیسی دوسری باتیں، بلکہ وہ سبب خود گدھے کی ذات میں پایا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کرتے ہوئے اسے کچلی والے درندوں کی طرح قرار دیا تو جس طرح کچلی والا درندہ کسی علت کے بغیر ممنوع ہے اسی طرح گھریلو گدھے بھی کسی علت کے بغیر منع ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک انہیں ان سے اس لئے منع کیا گیا کہ یہ چھینے گئے تھے۔

۵۸۱۔ **وَرَوَوْا** فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنِ الْخَبَّازِ الْحَنَفِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ يَوْمَ خَيْبَرَ بِقُدُوْرٍ فِيْهَا لُحُوْمُ حُمُرِ النَّاسِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح روایت کیا ہے حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے دن کچھ ہانڈیوں کے پاس سے گزرے جن میں لوگوں کے گدھوں کا گوشت تھا تو آپ کے حکم سے انہیں اُلٹا دیا گیا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَهُ حُمُرُ النَّاسِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ انْتَهَبُوْهَا مِنَ النَّاسِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُوْنَ نُسِبَتْ إِلَى النَّاسِ لِأَنَّهُمْ يَرْكَبُوْنَهَا فَيَكُوْنُ النَّهْيُ وَقَعَ عَلَيْهَا لِأَنَّهَا أَهْلِيَّةٌ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ **قَالُوْا** فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً۔

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ان کا قول "لوگوں کے گدھے" اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ انہوں نے ان لوگوں سے چھینا ہو اور ممکن ہے لوگوں کی طرف نسبت کی گئی ہو کیونکہ وہ ان پر سوار ہوتے تھے تو ان سے ممانعت اس لیے ہوئی کہ وہ گھریلو ہیں کسی اور وجہ سے نہیں۔

وہ حضرات فرماتے ہیں اس سلسلے میں ایسی بات مروی ہے جو ان کے چھینے پر دلالت کرتی ہے۔

۵۸۲۔ **فَذَكَرُوْا** مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ أَصَابُوْا مِنَ الْفَيْءِ حُمُرًا فَذَبَحُوْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ قَالُوْا فَتَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ تِلْكَ الْحُمُرَ كَانَتْ نُهْبَةً **فَقِيْلَ** لَهُمْ فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً كَمَا ذَكَرْتُمْ فَمَا دَلِيْلُكُمْ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْهَا كَانَ لِلنُّهْبَةِ وَمَا جَعَلَكُمْ بِتَأْوِيْلِ ذٰلِكَ النَّهْيِ أَنَّهُ كَانَ لِلنُّهْبَةِ أَوْلٰى مِنْ غَيْرِكُمْ فِي تَأْوِيْلِهِ

وہ یوں روایت کرتے ہیں حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں مال فیئ سے کچھ گدھے ملے تو انہوں نے ان کو ذبح کیا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہانڈیوں کو الٹ دو یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث نے واضح کر دیا کہ وہ گدھے چھینے ہوئے تھے تو انہیں

أَنَّ النَّهْيَ عَنْهَا كَانَ لَهَا فِي أَنْفُسِهَا لَا لِلنُّهْبَةِ۔

جواباً کہا جائے گا کہ اگر ان کا چھینا ہوا ہونا ثابت ہو جائے کہ تم نے ذکر کیا تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ ان سے ممانعت چھینے کی وجہ سے تھی۔ اور تمہاری تاویل کہ ممانعت کی وجہ ان کا چھینا ہے تمہارے غیر کی تاویل سے کہ وہ ذات پر متبع ہیں۔ چھینے ہوئے ہونے کی وجہ سے نہیں کس سے (دوسروں کی تاویل سے) اولیٰ قرار پائے گی۔

---

٥٨٣ - وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَكْفِئُوهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ وَقَعَ عَلَيْهَا لِأَنَّهَا رِجْسٌ لَا لِأَنَّهَا نُهْبَةٌ۔

ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ہانڈیاں انڈیل دو بے شک یہ ناپاک ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ممانعت ان کے ناپاک ہونے کی وجہ سے آئی ہے چھینے ہوئے ہونے کی وجہ سے نہیں۔

---

٥٨٤ - وَفِي حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ وَاكْسِرُوهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نَغْسِلُهَا فَقَالَ أَوْ ذَاكَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى أَنَّ النَّهْيَ كَانَ لِنَجَاسَةِ لُحُومِ الْحُمُرِ لَا لِأَنَّهَا نُهْبَةٌ وَلَا لِأَنَّهَا مَغْصُوبَةٌ۔

اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ہانڈیوں کو انڈیل دو اور انہیں توڑ ڈالو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم ان کو دھو لیں آپ نے فرمایا یا اس طرح کر لو، تو یہ بھی اس بات پر دلالت ہے کہ ممانعت کی وجہ گھریلو گدھوں کی نجاست ہے نہ کہ ان کا چھینا ہوا ہونا اور نہ یہ کہ وہ مغصوبہ تھے۔

أَلَا يُرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ غَصَبَ رَجُلًا شَاةً فَذَبَحَهَا وَطَبَخَ لَحْمَهَا أَنَّ قِدْرَهُ الَّتِي طَبَخَ ذٰلِكَ فِيهَا لَا يَتَنَجَّسُ وَأَنَّ حُكْمَهَا فِي طَهَارَتِهَا حُكْمُ مَا طُبِخَ فِيهِ لَحْمٌ غَيْرُ مَغْصُوبٍ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ أَمْرِهِ إِيَّاهُ بِغَسْلِهَا عَلَى نَجَاسَةِ مَا طُبِخَ فِيهَا وَعَلَى أَنَّ الْأَمْرَ الَّذِي كَانَ مِنْهُ يُطْرَحُ مَا كَانَ فِيهَا لِنَجَاسَتِهَا لَا لِغَصْبِهِمْ إِيَّاهَا

کیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی آدمی کسی دوسرے کی بکری غصب کرے پھر اسے ذبح کر کے اس کا گوشت پکائے تو جب ہانڈی میں اسے پکایا ہے وہ ناپاک نہیں ہوگی اور طہارت کے سلسلے میں اس کا حکم اس ہانڈی کی طرح ہے جس میں غیر مغصوبہ بکری کا گوشت پکایا گیا تو آپ کا ان برتنوں کو دھونے کا حکم جن میں اس گوشت کو پکایا گیا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ فرمایا گیا وہ ناپاک تھا یہ اس بات پر بھی دلالت ہے کہ جو کچھ ان برتنوں میں تھا ان کو گرانے کا حکم اس کی نجاست کی وجہ سے تھا غصب کی وجہ سے نہ تھا۔

وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فِيْ شَاةٍ غُصِبَتْ فَذُبِحَتْ وَطُبِخَتْ بِخِلَافِ هٰذَا۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کے بارے میں اس کے خلاف حکم دیا جسے غصب کر کے پکایا گیا تھا۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ حَسِبْتُهُ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَلَقِيَهُ رَسُوْلُ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ يَدْعُوْهُ اِلٰى طَعَامٍ فَجَلَسْنَا مَجَالِسَ الْغِلْمَانِ مِنْ آبَائِهِمْ فَفَطِنَ آبَاؤُنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ اُكْلَةٌ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اللَّحْمَ شَاةٍ يُخْبِرُنِيْ اَنَّهَا اُخِذَتْ بِغَيْرِ حِلِّهَا فَقَامَتِ الْمَرْاَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ تَزَلْ تُعْجِبُنِيْ اَنْ تَاْكُلَ فِيْ بَيْتِيْ وَاِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَى الْبَقِيْعِ فَلَمْ يُوْجَدْ فِيْهِ شَاةٌ وَكَانَ اَخِيْ اشْتَرٰى شَاةً بِالْاَمْسِ فَاَرْسَلْتُ بِهَا اِلٰى اَهْلِهٖ بِالثَّمَنِ فَقَالَ اَطْعِمُوْهُ الْاُسَارٰى

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں (راوی فرماتے ہیں) میرا خیال ہے کہ وہ انصار میں سے ہیں وہ ایک جنازہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک قریشی خاتون کا قاصد آپ سے ملا اور اس نے کھانے کی دعوت دی ہم اس طرح بیٹھے جس طرح بچے اپنے باپ کے ساتھ (با ادب) بیٹھتے ہیں ہمارے باپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ سمجھ گئے آپ کے ہاتھ میں لقمہ تھا آپ نے فرمایا یہ بکری کا گوشت ہے جو مجھے بتا رہی ہے کہ وہ حرام طریقے پر حاصل کی گئی ہے عورت کھڑی ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ہمیشہ یہ بات پسند رہی کہ آپ میرے گھر تناول فرمائیں میں نے بقیع کی طرف کسی کو بھیجا وہاں بکری نہ ملی میرے بھائی نے کل ایک بکری خریدی تھی میں نے اس کے گھر قیمت بھیج دی آپ نے فرمایا یہ قیدیوں کو کھلاؤ۔

فَتَنَزَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِهَا وَلَمْ يَاْمُرْ بِطَرْحِهَا بَلْ اَمَرَهُمْ بِالتَّصَدُّقِ بِهَا اِنَّمَا اَمَرَهُمْ اَنْ يُطْعِمُوْهَا الْاُسَارٰى فَهٰذَا حُكْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّحْمِ الْحَلَالِ اِذَا غُصِبَ فَاسْتُهْلِكَ فَلَوْ كَانَتْ لُحُوْمُ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ حَلَالًا عِنْدَهٗ لَاَمَرَ فِيْهَا لَمَّا انْتُهِبَتْ بِمِثْلِ مَا اَمَرَ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ الشَّاةِ لَمَّا غُصِبَتْ وَلٰكِنَّهٗ اِنَّمَا اَمَرَ فِيْ لُحُوْمِ تِلْكَ الْحُمُرِ لِمَا اَمَرَ بِهٖ لِمَعْنًى خِلَافِ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ اَمَرَ فِيْ لَحْمِ هٰذِهِ الشَّاةِ بِمَا اَمَرَ بِهٖ اَلَا يُرٰى اَنَّ رَجُلًا لَوْ غَصَبَ رَجُلًا شَاةً فَذَبَحَهَا وَطَبَخَ لَحْمَهَا اَنَّهٗ لَا يُؤْمَرُ بِطَرْحِ ذٰلِكَ فِيْ قَوْلِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَكَذٰلِكَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ الْمَذْبُوْحَةِ بِخَيْبَرَ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے سے پرہیز کیا لیکن اسے پھینکنے کا حکم نہیں دیا بلکہ اسے صدقہ کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ وہ اسے قیدیوں کو کھلادیں تو جب حلال جانور غصب کیا جائے پھر اسے ہلاک کیا جاوے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا یہ حکم بیان فرمایا اگر آپ کے نزدیک گھریلو گدھوں کا گوشت حلال ہوتا تو اس کے چھیننے کی صورت میں وہ حکم بیان فرماتے جو اس مغصوبہ بکری کے بارے میں فرمایا لیکن آپ نے ان گدھوں کے بارے میں دوسرا حکم فرمایا کیونکہ اس کی وجہ وہ نہ تھی جس کے باعث اس بکری کے بارے میں وہ حکم فرمایا گیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی شخص کسی کی بکری غصب کر کے اسے ذبح کرے پھر اس کا گوشت

من احل النهبة التي حكمها حكم الغصب اذ لما امرهم بطرح ذلك اللحم ولا امرهم فيه بمثل ما يؤمر به من غصب شاة فذبحها وطبخ لحمها فلما انتفى ان يكون نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن اكل لحوم الحمر لمعنى من هذه المعاني التي ادعاها الذين اباحوا لحمها ثبت ان نهيه ذلك عنها كان لها في نفسها كالنهي عن اكل كل ذي ناب من السباع فكان ذلك النهي له في نفسه فلا ينبغي لاحد خلاف شيء من ذلك فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قال لا الفين احدا منكم متكئا على اريكته ياتيه الامر من امري فيقول بيننا وبينكم كتاب الله فما وجدنا فيه من حرام حرمناه وما وجدنا من حلال احللناه ولا وان ما حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو مثل ما حرم الله حدثنا بذلك محمد بن الحجاج قال ثنا اسد قال ثنا معاوية بن صالح عن الحسن بن جابر عن المقدام رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

پکائے تو کسی کے نزدیک بھی گوشت کو پھینکنے کا حکم نہیں دیا گا اسی طرح جن گھریلو گدھوں کو خیبر میں ذبح کیا گیا تھا اگر ان کے چھینے ہوئے ہونے کی وجہ سے منع کرتے اور ان کا غصب والا حکم ہوتا تو آپ ان کو گوشت کے پھینکنے کا (حکم نہ) دیتے بلکہ ان کو اس قسم کا حکم دیتے جیسا کہ اس بکری کے بارے میں دیا جسے غصب کرنے کے بعد ذبح کر کے پکایا گیا جب اس بات کی نفی ہو گئی کہ گدھوں کے گوشت کو کھانے کی ممانعت ان وجوہ سے ہو جو ان حضرات نے ذکر کیں اور ان کے گوشت کو حلال قرار دیا ہے تو ثابت ہو گیا کہ آپ کا ان سے منع کرنا ان گدھوں کی ذاتی بنیاد پر تھا جیسا کہ آپ نے کچلی والے (شکاری) درندوں کے کھانے سے منع فرمایا تو وہ ممانعت بھی ان کی ذاتی وجہ سے تھی لہٰذا کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس کے خلاف بات بیان کرے۔ بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسی ایک کو ہرگز نہ پاؤں کہ اس نے تکیہ لگا رکھا ہو اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم آئے تو وہ کہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کافی ہے۔ ہم اس میں جو کچھ حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے اور جو کچھ حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے۔ سنو! بے شک جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی طرح ہے۔ یہ حدیث حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

٥٨٦ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو مسهر قال ثنا يحيى بن حمزة قال حدثني الزبيدي عن مروان بن رؤبة انه حدثه عن عبد الرحمن بن ابي عوف الجرشي عن المقدام بن معديكرب الكندي رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني اوتيت الكتاب وما يعدله يوشك شبعان على اريكته يقول بيننا وبينكم هذا الكتاب فما كان فيه من حلال احللناه وما

حضرت مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کتاب اور اس کے برابر عطا کی گئی قریب ہے کہ کوئی سیر شکم اپنے تخت پر کہے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کتاب کافی ہے پس جو کچھ اس میں حلال ہے ہم اسے حلال سمجھیں گے اور جو کچھ اس میں حرام ہے ہم اس کو حرام سمجھیں گے۔ سنو! بات اس طرح نہیں ہے کیل

كَانَ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ أَلَا وَإِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ۔

والے (شکاری) درندے اور گھریلو گدھے حلال نہیں ہیں

۵۸۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالنضر، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۸۸ - وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي قَدْ أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ فَيَقُولُ مَا وَجَدْنَاهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَمِلْنَاهُ وَإِلَّا فَلَا۔

حضرت موسیٰ بن عبداللہ بن قیس، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس وقت صحابہ کرام آپ کے ارد گرد تھے، نہ جانوں میں تم میں سے کسی کو کہ اس کے پاس میرا کوئی حکم آئے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا اس سے منع کیا ہو اور وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے ہوئے کہے کہ ہم جو کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پائیں گے اس پر عمل کریں گے ورنہ نہیں۔

۵۸۹ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا قَدْ أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ

حضرت عبیداللہ بن ابورافع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے یا ان کے علاوہ کسی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم میں سے کسی ایک کو ہرگز نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے ہوئے ہو اس کے پاس میرا کوئی حکم آئے کہ میں نے اس کے کرنے کا حکم دیا یا منع فرمایا تو وہ کہے کہ میں نہیں جانتا ہم جو کچھ کتاب اللہ میں پائیں گے اس کی پیروی کریں گے۔

فَحَذَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خِلَافِ أَمْرِهِ كَمَا حَذَّرَ مِنْ خِلَافِ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَحْذَرْ أَنْ يُخَالِفَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَحِقَّ عَلَيْهِ مَا يَحِقُّ عَلَى مُخَالِفِ كِتَابِ اللّٰهِ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حکم کی خلاف ورزی سے اسی طرح ڈرایا جس طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب کی مخالفت سے ڈرایا لہذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت سے ڈرنا چاہیے ورنہ یہ (مخالف) اسی عذاب کا مستحق ہوگا جس سے مستحق وہ شخص ہے جو قرآن کی مخالفت کرتا ہے۔

وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا وَرَجَعَتْ مَعَانِيهَا إِلَى مَا وَصَفْنَا فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ

تو گھریلو گدھوں (کے کھانے) سے ممانعت کے بارے میں تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ان کے معانی اس طرف لوٹ گئے جو ہم نے بیان کیا ہیں

خِلَافُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

۵۹۰۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِبَاحَتَهَا وَمَا احْتَجَّ بِهِ فِي ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ الْآيَةَ

قِيلَ لَهُ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ أَوْلٰى مِمَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَا قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ مُسْتَثْنًى مِنَ الْآيَةِ عَلٰى هٰذَا يَنْبَغِي أَنْ يُجْعَلَ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمَجِيءَ الْمُتَوَاتِرَ فِي الشَّيْءِ الْمَقْصُودِ إِلَيْهِ بِعَيْنِهِ مِمَّا قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ آيَةً مُطْلَقَةً عَلٰى ذٰلِكَ الْجِنْسِ فَيُجْعَلُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ مُسْتَثْنًى مِنْ تِلْكَ الْآيَةِ غَيْرَ مُخَالِفٍ لَهَا حَتّٰى لَا يُضَادَّ الْقُرْآنُ السُّنَّةَ وَلَا السُّنَّةُ الْقُرْآنَ فَهٰذَا حُكْمُ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَلَوْ كَانَ إِلَى النَّظَرِ لَكَانَ لُحُومُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ حَلَالًا وَكَانَ ذٰلِكَ كَلَحْمِ حُمُرِ الْوَحْشِيَّةِ لِأَنَّ كُلَّ صِنْفٍ قَدْ حُرِّمَ إِذَا كَانَ أَهْلِيًّا مِمَّا قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى تَحْرِيمِهِ فَقَدْ حُرِّمَ إِذَا كَانَ وَحْشِيًّا أَلَا تَرٰى أَنَّ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ الْوَحْشِيِّ كَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ الْأَهْلِيِّ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا إِذَا كَانَ الْحِمَارُ الْوَحْشِيُّ لَحْمُهُ أَنْ يَكُونَ حَلَالًا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلٰكِنْ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلٰى مَا اتُّبِعَ وَهٰذَا

کسی شخص کے لیے اس کی خلاف ورزی مناسب نہیں۔

اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا مباح ہونا اور ان کا آیت کریمہ آپ فرما دیجئے کہ مجھ پر جو کچھ وحی بھیجی گئی ہے اس میں کسی کھانے والے پر حرام نہیں پاتا کہ وہ اسے کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہنے والا خون یا خنزیر کا گوشت کیونکہ وہ سخت ناپاک ہے یا جو نافرمانی کا باعث ہو یعنی وہ جانور جس پر ذبح کے وقت بلند کیا جائے، غیر خدا کا نام سے استدلال ذکر کیا ہے۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے اولیٰ ہے اور آپ نے جو کچھ فرمایا وہ آیت کریمہ سے مستثنیٰ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں مقصوداً تواتر کے ساتھ جو کچھ مروی ہو اسے قرآن پاک کی مطلق آیت سے اس طرح مستثنیٰ قرار دینا چاہیے لہٰذا اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوگا وہ اس آیت سے مستثنیٰ ہوگا اس کا مخالف نہیں کہ قرآن وسنت میں تضاد ثابت ہو۔ معانی روایات کی تصحیح کے طور پر گھریلو گدھوں کے گوشت کے بارے میں یہ حکم ہے حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر قیاس کی طرف رجوع کیا جائے تو گھریلو گدھوں کا گوشت حلال ہوگا اور یہ جنگلی گدھے کے گوشت کی طرح ہوگا کیونکہ جو گھریلو ہونے کی صورت میں حرام ہو اور اس پر اتفاق ہو تو وہ جنگلی ہونے ہونے کی صورت میں بھی حرام ہوگی کیا نہیں دیکھا جاتا کہ جنگلی خنزیر کا گوشت بستی کے خنزیر کے گوشت کی طرح ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جب جنگلی گدھے کا گوشت حلال ہے تو گھریلو گدھے کا گوشت بھی حلال ہونا چاہیئے لیکن جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی اتباع زیادہ ضروری ہے یہ حضرت

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ۔

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۸۰ اَكْلِ لُحُوْمِ الْفَرَسِ

باب ۲۸۰۔ گھوڑے کا گوشت کھانا

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ وَخَالِدُ بْنُ خَلِیٍّ قَالَا ثَنَا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِیْرِ

حضرت صالح بن یحییٰ بن مقدام نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا فَكَرِهُوْا لُحُوْمَ الْخَیْلِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ گھوڑوں کا گوشت مکروہ خیال کرتے ہیں، اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِاَكْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ گھوڑوں کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۹۲۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ الْجَزَرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَیْلِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

انہوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِیْكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ وَوَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت سفیان، حضرت عبد الکریم سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اِمْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم نے عہد رسالت میں ایک گھوڑا ذبح کر کے کھایا۔

عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَاهُ وَفِيْ هٰذَا الْبَابِ آثَارٌ قَدْ دَخَلَتْ فِيْ بَابِ النَّهْيِ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَاَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهَا فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَاَجَازُوْا اَكْلَ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَاحْتَجُّوْا بِذٰلِكَ بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ فِيْ ذٰلِكَ وَتَظَاهُرِهَا وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَاْخُوْذًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لَمَا كَانَ بَيْنَ الْخَيْلِ الْاَهْلِيَّةِ وَالْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَرْقٌ وَلٰكِنَّ الْآثَارَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَحَّتْ وَتَوَاتَرَتْ اَوْلٰى اَنْ يُقَالَ بِهَا مِنَ النَّظَرِ وَلَا سِيَّمَا اِذْ قَدْ اَخْبَرَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ لَهُمْ لُحُوْمَ الْخَيْلِ فِيْ وَقْتِ مَنْعِهٖ اِيَّاهُمْ مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اخْتِلَافِ حُكْمِ لُحُوْمِهِمَا۔

اس باب میں کچھ ایسی روایات ہیں جو گدھوں کے گوشت کی ممانعت میں داخل ہیں لہٰذا ہمیں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں ایک جماعت نے یہ موقف اختیار کر کے گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں ان حضرات نے اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ مروی روایات سے استدلال کیا ہے اور یہ بات قیاس کے طور پر لی جائے تو گھریلو گھوڑوں اور گھریلو گدھوں میں کوئی فرق نہ ہوگا لیکن جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات صحیح ثابت ہوں اور تواتر کے ساتھ ہوں تو قیاس کے مقابلے میں ان پر عمل کرنا اولیٰ ہے خصوصاً جبکہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنی روایت میں خبر دے رہے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اس وقت اجازت دی جب آپ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تو یہ بات ان دونوں کے گوشت کا حکم باہم مختلف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۲۴ كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

مشروبات کا بیان

بَابُ ۲۸۱ الْخَمْرِ الْمُحَرَّمَةِ مَاهِيَ

باب ۲۸۱ حرام شراب کونسی ہے؟

۵۹۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خمر (شراب) ان دو درختوں کھجور اور انگور سے ہوتی ہے۔

---

۵۹۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَعِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَهِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

---

۵۹۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ التَّوْءَمِ اَنَّ رَبَا شَيْءٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَثِيْرٍ الْيَمَامِيُّ قَالَ دَخَلْتُ مِنَ الْيَمَامَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْاِخْتِلَافَ فِي النَّبِيْذِ لِاَلْقٰى اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَسْاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَلَقِيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَتَيْتُكَ مِنَ الْيَمَامَةِ اَسْاَلُكَ عَنِ النَّبِيْذِ فَحَدِّثْنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَدِّثْنِيْ عَنْ غَيْرِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْخَمْرُ مِنَ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ۔

حضرت ابوکثیر یمامی فرماتے ہیں میں یمامہ سے مدینہ طیبہ آیا اس وقت نبیذ کے بارے میں لوگوں کے درمیان زیادہ اختلاف پیدا ہوا تھا تو میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے اس کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا چنانچہ میں نے ان سے ملاقات کر کے عرض کیا کہ میں یمامہ سے آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ سے نبیذ کے بارے میں پوچھوں پس آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجھ سے بیان کیجئے کسی اور کی بات بیان نہ کرنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خمر، انگور اور کھجور سے ہوتی ہے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْخَمْرَ مِنَ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ جَمِيْعًا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہی مذہب ہے کہ خمر کھجور اور انگور سے ہوتی ہے ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا الْخَمْرُ الْمُحَرَّمَةُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی هِیَ الْخَمْرُ الَّتِیْ مِنْ عَصِيْرِ الْعِنَبِ اِذَا اَنَشَّ الْعَصِيْرُ وَاَلْقٰی بِالزَّبَدِ هٰكَذَا كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ وَقَالَ اَبُوْيُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِذَا اَنَشَّ وَاِنْ لَمْ يُلْقِ بِالزَّبَدِ فَقَدْ صَارَ خَمْرًا وَلَيْسَ الْحَدِيْثُ الَّذِیْ رَوَيْنَاهُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ عِنْدَنَا لِاَنَّهُ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ اِحْدَاهُمَا فَعَمَّهُمَا بِالْخِطَابِ وَاَرَادَ اِحْدَاهُمَا دُوْنَ الْاُخْرٰی كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ وَاِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ اَحَدِهِمَا وَكَمَا قَالَ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ وَالرُّسُلُ مِنَ الْاِنْسِ لَا مِنَ الْجِنِّ وَكَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اِذَا اَخَذَ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِی الْبَيْعَةِ كَمَا اَخَذَ عَلَی النِّسَاءِ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن پاک میں جس خمر کو حرام قرار دیا گیا ہے وہ انگور کے رس سے ہوتی ہے جب اسے جوش آئے اور جھاگ چھوڑے حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ اسی طرح فرماتے ہیں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب جوش مارے اگرچہ جھاگ نہ چھوڑے تو وہ خمر بن جاتی ہے اس باب کے شروع میں ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت ذکر کی ہے وہ ہمارے نزدیک اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے آپ کے ارشاد گرامی کہ خمر ان دو درختوں سے ہوتی ہے سے مراد ان میں سے ایک درخت ہو لیکن خطاب میں دونوں شامل ہوئے جب کہ مراد ایک ہو جس طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان دونوں میں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں حالانکہ ان میں سے ایک سے نکلتے ہیں اور فرمایا اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے حالانکہ رسول انسانوں سے ہوتے ہیں جنوں سے نہیں اور جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب آپ نے صحابہ کرام سے بیعت لی جس طرح عورتوں سے لی تو فرمایا شرک نہ کرو چوری نہ کرو اور نہ زنا کرو، پھر فرمایا تم میں سے جو شخص یہ عمل کرے پھر اسے سزا مل جائے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔

۵۹۸- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث ہم سے (امام طحاوی سے) حضرت یونس نے بیان کی پھر انہوں نے اپنی سند سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ

وَقَدْ عَلِمْنَا مَنْ اَشْرَكَ ثُمَّ تَابَ بِشِرْكِهٖ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِكَفَّارَةٍ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّهٗ اِنَّمَا اَرَادَ مَا سِوَى الشِّرْكِ مِمَّا ذُكِرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ **فَلَمَّا** كَانَتْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ قَدْ جَاءَتْ ظَاهِرُهَا عَلَى الْجَمْعِ وَبَاطِنُهَا عَلٰى خَاصٍّ مِنْ ذٰلِكَ **اِحْتَمَلَ** اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ظَاهِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا وَبَاطِنُهٗ عَلٰى اَحَدِهِمَا فَيَكُوْنُ الْخَمْرُ الْمَقْصُوْدُ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْعِنَبَةِ لَا مِنَ النَّخْلَةِ **وَيَحْتَمِلُ** اَيْضًا قَوْلُهُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ اَنْ يَكُوْنَ عَنٰى بِهِ الشَّجَرَتَيْنِ جَمِيْعًا وَيَكُوْنُ مَا خَمَّرَ مِنْ ثَمَرِهِمَا خَمْرًا كَمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ فِيْمَا يُنْقَعُ مِنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ فَجَعَلُوْهُ خَمْرًا **وَيَحْتَمِلُ** قَوْلُهُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ الْخَمْرَ مِنْهُمَا وَاِنْ كَانَتْ مُخْتَلِفَةً عَلٰى اَنَّهَا مِنَ الْعِنَبِ مَا قَدْ عَلِمْنَاهُ مِنَ الْخَمْرِ وَعَلٰى اَنَّهَا مِنَ التَّمْرِ مَا يُسْكِرُ فَيَكُوْنُ خَمْرُ الْعِنَبِ هِيَ عَيْنُ الْعَصِيْرِ اِذَا اشْتَدَّ وَخَمْرُ التَّمْرِ هُوَ الْمِقْدَارُ مِنْ نَبِيْذِ التَّمْرِ الَّذِيْ يُسْكِرُ **فَلَمَّا** احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ هٰذِهِ الْوُجُوْهَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا لَمْ يَكُنْ اَحَدُهَا بِاَوْلٰى مِنْ بَقِيَّتِهَا وَلَمْ يَكُنْ لِمُتَاَوِّلٍ اَنْ يَتَاَوَّلَهٗ عَلٰى اَحَدِهَا اِلَّا كَانَ لِخَصْمِهٖ اَنْ يَتَاَوَّلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى حَدِيْثِ عُمَرَ يُرِيْدُ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَيَّانَ التَّيْمِيَّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ خَمْسَةٍ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔

علیہ وسلم سے روایت کی ـــــ ہم جانتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شرک کرے پھر اسے شرک کی سزا مل جائے تو یہ اس کے لیے کفارہ نہیں تو جو ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ یہاں شرک کے علاوہ گناہ مراد ہیں تو جب ان امور میں ظاہراً جمع اور باطن میں خاص مراد ہے تو اس (حدیث) میں بھی یہ احتمال ہے کہ آپ کے ارشاد گرامی "خمر ان دو درختوں کھجور اور انگور سے ہے" میں ظاہراً دونوں کا ذکر ہو لیکن باطن میں ایک ہی مراد ہو لہٰذا اس میں خمر مقصود انگور سے ہوگی کھجور سے نہیں ــ آپ کے ارشاد گرامی "خمر ان دو درختوں سے ہے" میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ دونوں درخت ہی مراد ہوں اور ان دونوں کے پھل سے جو خمر بنے اسے خمر کہا جائے جیسا کہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اس طرف گئے ہیں کہ کشمش اور کھجور سے جو رس نکالا جاتا ہے وہ اسے خمر کہتے ہیں، اور یہ بھی احتمال ہے کہ "ان دو درختوں سے خمر ہوتی ہے" سے مراد یہ ہو کہ خمر ان دونوں درختوں سے ہوتی ہے اگرچہ وہ مختلف ہے کہ انگور سے تو اسی طرح خمر بنتی ہے جس طرح ہم جان چکے ہیں اور کھجور سے اس وقت خمر ہوگی جب نشہ دے لہٰذا انگور کی خمر تو اس کا رس ہوگا جب وہ گاڑھا ہو جائے اور کھجور سے خمر اس اندازے پر ہوگی جب کھجور کا رس نشہ دینے لگے۔ تو جب اس حدیث میں ان تمام وجوہ کا احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی ہیں تو ان سے ایک بھی دوسری سے اولیٰ نہیں ہوگی اور کوئی بھی شخص ان میں سے کوئی معنیٰ مراد نہیں لے سکتا مگر یہ کہ دوسرے فریق کو بھی کوئی معنیٰ مراد لینے کا حق ہوگا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حدیث کا کیا مطلب ہوگا جس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سنا آپ نے فرمایا اما بعد

اے لوگو! جب خمر کی حرمت نازل ہوئی تو ان دنوں وہ پانچ چیزوں سے ہوتی تھی کھجور، انگور، شہد، گندم اور جو سے اور خمر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے۔

۵۹۹ - وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالنُّعْمَانِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

بواسطہ حضرت ابن عمر اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہم بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۶۰۰ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاَنْهَاکُمْ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور سے خمر ہوتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ والی چیز سے روکتا ہوں۔

۶۰۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ قَوْلَهٗ وَاَنْهَاکُمْ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ۔

حضرت شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں کہ میں تمہیں ہر نشہ والی چیز سے روکتا ہوں۔

قِیْلَ لَهٗ یَحْتَمِلُ هٰذَانِ الْحَدِیْثَانِ جَمِیْعَ الْمَعَانِی الَّتِیْ یَحْتَمِلُهَا الْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ غَیْرَ مَعْنًی وَاحِدٍ وَهُوَ مَا احْتَمَلَهُ الْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ مِمَّا حَمَلَهٗ عَلَیْهِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰی کَرَاهَةِ نَقِیْعِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ فَاِنَّهٗ لَا یَحْتَمِلُهٗ هٰذَا الْحَدِیْثُ لِاَنَّهٗ قَرَنَ مَعَ ذٰلِكَ خَمْرَ الْحِنْطَةِ وَخَمْرَ الشَّعِیْرِ وَهُمْ لَا یَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ لَا یَرَوْنَ بِنَقِیْعِ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ بَاْسًا وَیُفَرِّقُوْنَ بَیْنَهُمَا وَبَیْنَ نَقِیْعِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ فَذٰلِكَ التَّاْوِیْلُ لَا یَحْتَمِلُهٗ هٰذَا الْحَدِیْثُ وَلٰکِنَّهٗ یَحْتَمِلُ التَّاْوِیْلَاتِ الْاُخَرَ کَمَا یَحْتَمِلُهُ الْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ان دو حدیثوں میں بھی ان تمام وجوہ کا احتمال ہے جن کا پہلی حدیث میں ہے البتہ ایک معنی کا احتمال نہیں ہے جب کہ پہلی حدیث میں اس کا احتمال ہے اور یہ وہ معنی ہے جو ان لوگوں نے اختیار کیا جنہوں نے کھجور اور کشمش کے رس کو مکروہ جانا ہے اس حدیث میں اس معنی کا احتمال نہیں ہے کیونکہ اس میں گندم کی خمر اور جو کی خمر کو بھی ملایا گیا ہے اور وہ حضرات اس کے قائل نہیں ہیں کیونکہ ان کے نزدیک گندم اور جو کے رس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ ان دونوں اور کھجور و کشمش کے رس میں فرق کرتے ہیں پس اس حدیث میں اس معنی کا احتمال نہیں ہے بلکہ اس میں دوسری تاویلات کا احتمال ہے جیسا کہ پہلی حدیث میں ہے۔

۶۰۲ - فَاِنِ احْتَجَّ فِیْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْحَمْدَانِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَنَسٍ

اگر وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرے جو یوں ہے۔ حضرت یزید بن ابی مریم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے

قال كنا في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ننبذ الرطب والبسر فلما نزل تحريم الخمر اهرقناهما من الأوعية ثم تركناهما۔

ہیں ہم عہد رسالت میں پکی اور کچی کھجوروں کا نبیذ بنایا کرتے تھے جب خمر کی حرمت نازل ہوئی تو ہم نے برتنوں سے دونوں کو گرا دیا پھر ہم نے ان کو چھوڑ دیا۔

۶۰۳۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا علي بن معبد قال ثنا إسماعيل بن جعفر قال ثنا حميد الطويل عن أنس قال كان أبو عبيدة بن الجراح وسهيل ابن البيضاء وأبي بن كعب عند أبي طلحة وأنا أسقيهم من شراب حتى كاد أن يأخذ فيهم قال فمر بنا مار من المسلمين فنادى ألا هل شعرتم أن الخمر قد حرمت فوالله ما انتظروا أن مروني أن ألقي ما في الآنية ففعلت فما عادوا في شيء منها حتى لقوا الله وإنها البسر والتمر وإنها الخمر يومئذ۔

حضرت حمید طویل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابو عبیدہ بن جراح، سہیل بن بیضاء اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور میں ان سب کو شراب پلا رہا تھا حتی کہ قریب تھا وہ ان میں اثر کرے فرماتے ہیں اس دوران ایک مسلمان ہمارے پاس سے گزرا اور اس نے آواز دی سنو! کیا تمہیں معلوم نہیں خمر حرام ہو چکی ہے اللہ کی قسم اس بات کا انتظار نہیں کیا گیا کہ وہ مجھے برتنوں میں اس چیز کو گرانے کا حکم دیں جو ان میں ہے بلکہ میں نے خود ہی ایسا کیا (گرا دیا) پھر انہوں نے مرتے دم تک ان برتنوں کی طرف رجوع نہیں کیا اور وہ کچی اور پختہ کھجور سے تھی اور ان دنوں ہماری شراب یہی تھی۔

۶۰۴۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا عبد الله بن بكر قال ثنا حميد عن أنس مثله۔

حضرت عبد اللہ بن بکر فرماتے ہیں ہم سے حضرت حمید نے بیان کیا انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کی مثل روایت کیا۔

۶۰۵۔ حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمة قال أنا ثابت وحميد عن أنس قال كنت أسقي أبا طلحة وسهيل بن بيضاء وأبا عبيدة بن الجراح وأبا دجانة خليط البسر والتمر حتى أشرعت فيهم فنادى رجل ألا إن الخمر قد حرمت فوالله ما انتظروا حتى يعلموا أحقا ما قال أم باطلا فقالوا اكفئ إناءك يا أنس فكفأتها فلم يرجع إلى رؤسهم حتى لقوا الله عز وجل وكان خمرهم يومئذ البسر والتمر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں، حضرت ابو طلحہ، سہیل بن بیضاء، ابو عبیدہ بن جراح اور ابو دجانہ رضی اللہ عنہم کو خام اور پختہ کھجور کا ملا ہوا نبیذ پلا رہا تھا حتی کہ میں شروع ہی ہوا تھا کہ ایک شخص نے آواز دی سنو! بے شک خمر حرام ہو چکی ہے پس اللہ کی قسم انہوں نے اس بات کی انتظار نہ کی کہ آیا اس نے سچ کہا ہے یا جھوٹ انہوں نے فرمایا اے انس اپنا برتن الٹا دو تو میں نے اسے الٹا دیا پھر وہ (خمر) ان کے سروں کی طرف نہ لوٹی حتی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ اور ان دنوں ان کی خمر، خام اور پختہ کھجوروں سے ہوتی تھی۔

۶۰۶۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن خشيش قال

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا هشام عن قتادة عن انس قال اني لاسقي اباطلحة واباد جانة وسهيل بن بيضاء خليط بسر وتمر اذ حرمت الخمر فاهرقتها وانا ساقيهم يومئذ واصغرهم وانا نعدها يومئذ خمرا

قالوا هذا ما يدل على ان ذلك كان خمرا ايضا **قيل لهم** ليس في ذلك دليل على ما ذكرت لانه قد يجوز ان يكون الشراب نقيع تمر مخمر فثبت بذلك قول من كره نقيع التمر ولا يجب بذلك حجة حرمة طبيخه **ويحتمل** ان يكونوا فعلوا ذلك لعلمهم ان كثير ذلك مسكر فلم يأمنوا على انفسهم الوقوع فيه لقرب عهدهم به فكسروه لذلك **واما** قول انس وانا نعدها يومئذ خمرا فيحتمل ان يكون اراد بذلك ما كنا نخمر.

---

۶۰۷ - **والدليل** على ذلك ما حدثنا فهد قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا ابو شهاب عن ابن ابي ليلى عن عيسى ان اباه بعثه الى انس في حاجة فابصر عنده طلاء شديدا والطلاء ما يسكر كثيره فلم يكن ذلك عند انس خمرا وان كثيره يسكر وثبت بما وصفنا ان الخمر عند انس لم يكن من كل شراب ولكنها من خاص من الاشربة

وقد وجدنا من الآثار ما يدل

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت ابوطلحہ، ابودجانہ اور سہیل بن بیضاء کو خام اور پختہ کھجوروں کا ملا جلا نبیذ پلا رہا تھا کہ خمر حرام کر دی گئی تو میں نے اس کو بہا دیا اور اس دن میں ہی ان کو پلا رہا تھا اور میں سب سے چھوٹا تھا ان دنوں ہم اس (کھجور کے نبیذ) کو خمر شمار کرتے تھے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ (کھجور نبیذ) بھی خمر تھا ــــ تو ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تمہاری اس مذکورہ بات میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کھجور کا وہ نبیذ خمر بن چکا ہو (یعنی نشہ کی حد کو پہنچ چکا ہو) اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو جائے گا جو کھجور کے نبیذ کو بھی مکروہ جانتے ہیں اور اس سے پکے ہوئے نبیذ کی حرمت ثابت نہ ہوگی اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ انہوں نے یہ جان کر ایسا کیا ہو کہ اس کا زیادہ پینا نشہ آور ہے اور (شراب نوشی کا) زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے انہیں (دوبارہ) اس میں مبتلا ہونے کا ڈر ہو لہٰذا انہوں نے اس برتن کو توڑ ڈالا ــــ جہاں تک حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس قول کا تعلق ہے کہ ان دنوں یہ ہماری خمر تھی تو اس بات کا احتمال ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ ہم اس سے خمر بنا دیتے تھے۔

اس پر دلیل یہ ہے حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں کسی کام سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا انہوں نے ان کے پاس سخت تیز طلاء دیکھا اور طلاء اسے کہتے ہیں جس کی زیادتی نشہ آور ہو تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ خمر نہ تھی حالانکہ اس کا کثیر نشہ آور ہوتا ہے تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہر شراب خمر نہیں بلکہ وہ خاص مشروبات سے حاصل ہوتی ہے ــــ ہمیں کچھ دیگر روایات بھی ملتی ہیں جو حضرت انس رضی اللہ

عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَيْضًا مِمَّا تَاَوَّلْنَا عَلَيْهِ اَحَادِيْثَ اَنَسٍ۔

عنہ کی حدیث کے اس معنی پر دلالت کرتی ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ فَاَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ الْحُرْمَةَ وَقَعَتْ عَلَى الْخَمْرِ بِعَيْنِهَا وَعَلَى السُّكْرِ مِنْ سَائِرِ الْاَشْرِبَةِ سِوَاهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا سِوَى الْخَمْرِ الَّتِيْ حُرِّمَتْ مِمَّا يُسْكِرُ كَثِيْرُهٗ قَدْ اُبِيْحَ شُرْبُ قَلِيْلِهِ الَّذِيْ لَا يُسْكِرُ عَلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِبَاحَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ تَحْرِيْمَ الْخَمْرِ وَاَنَّ التَّحْرِيْمَ الْحَادِثَ اِنَّمَا هُوَ فِيْ عَيْنِ الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ مِمَّا فِيْ سِوَاهَا مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ الْخَمْرُ الْمُحَرَّمَةُ هِيَ عَصِيْرُ الْعِنَبِ خَاصَّةً وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ كُلُّ مَا خُمِّرَ مِنْ عَصِيْرِ الْعِنَبِ وَغَيْرِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں خمر بعینہٖ حرام ہے اور ہر مشروب کی نشہ آور مقدار حرام ہے ـــ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ خمر بعینہٖ حرام ہے اور باقی مشروبات کی نشہ آور مقدار حرام ہے اس سے ثابت ہوا کہ خمر کے علاوہ جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے وہ حرام ہے تو اس کی تھوڑی مقدار جو نشہ نہ دے وہ اسی طرح مباح ہے جس طرح تحریم خمر سے پہلے مباح تھی نو پیدا تحریم عین خمر اور دیگر مشروبات کی نشہ آور مقدار کے بارے میں ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ خمر حرام ہے وہ خاص طور پر انگور کا رس ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ جس چیز سے بھی خمر بنے وہ حرام ہے انگور یا کوئی دوسری چیز۔

فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ وَكَانَتِ الْاَشْيَاءُ قَدْ تَقَدَّمَ تَحْلِيْلُهَا جُمْلَةً ثُمَّ حَدَثَ تَحْرِيْمٌ فِيْ بَعْضِهَا لَمْ يَخْرُجْ شَيْءٌ مِمَّا قَدْ اُجْمِعَ عَلٰى تَحْلِيْلِهٖ اِلَّا بِاِجْمَاعٍ يَاْتِيْ عَلٰى تَحْرِيْمِهٖ وَنَحْنُ نَشْهَدُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهٗ حَرَّمَ عَصِيْرَ الْعِنَبِ اِذَا حَدَثَتْ فِيْهِ صِفَاتُ الْخَمْرِ وَلَا نَشْهَدُ عَلَيْهِ اَنَّهٗ حَرَّمَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ اِذَا حَدَثَ فِيْهِ مِثْلُ هٰذِهِ الصِّفَةِ فَالَّذِيْ نَشْهَدُ عَلَى اللّٰهِ بِتَحْرِيْمِهٖ اِيَّاهُ هُوَ الْخَمْرُ الَّذِيْ اٰمَنَّا بِتَاْوِيْلِهَا مِنْ حَيْثُ قَدْ اٰمَنَّا بِتَنْزِيْلِهَا وَالَّذِيْ لَا نَشْهَدُ عَلَى اللّٰهِ اَنَّهٗ حَرَّمَهٗ هُوَ الشَّرَابُ الَّذِيْ لَيْسَ بِخَمْرٍ فَمَا كَانَ مِنْ خَمْرٍ فَقَلِيْلُهٗ وَكَثِيْرُهٗ حَرَامٌ وَمَا كَانَ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَالسُّكْرُ مِنْهُ حَرَامٌ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنْهُ مُبَاحٌ هٰذَا هُوَ النَّظْرُ عِنْدَنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ غَيْرَ نَقِيْعِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ خَاصَّةً

تو جب اس بات کا احتمال ہے اور ہر چیز ابتداءً حلال تھی پھر بعض کے اندر حرمت آئی تو جس کی حلت پر اجماع ہے جب تک اس کی حرمت پر اجماع نہ ہو وہ حلت سے نہیں نکلے گی اور ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انگور کے رس کو اس نے حرام کیا جب اس میں خمر کی صفات پیدا ہو جائیں اور اس بات پر قسم نہیں کھا سکتے کہ اس کے علاوہ جن اشیاء میں یہ صفت پیدا ہوا سے بھی حرام ٹھہرایا پس جس چیز کی حرمت پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا سکتے ہیں وہ خمر ہے جس کے معنی پر ہم ایمان رکھتے ہیں جیسے کہ ہم اس کے اترنے پر ایمان رکھتے ہیں اور جس چیز کی حرمت پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں کھا سکتے وہ ایسا مشروب ہے جو خمر نہیں ہے تو جو چیز خمر ہے وہ قلیل وکثیر حرام ہے اور جو اس کے علاوہ مشروبات ہیں ان سے نشہ کی مقدار حرام ہے اور اس کے علاوہ جائز

فَإِنَّهُمْ كَرِهُوا وَلَيْسَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا فِي النَّظَرِ كَمَا قَالُوا لِأَنَّا وَجَدْنَا الْأَصْلَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ الْعَصِيْرَ وَطَبِيْخَهُ سَوَاءٌ وَأَنَّ الطَّبْخَ لَا يُحِلُّ بِهِ مَا لَمْ يَكُنْ حَلَالًا قَبْلَ الطَّبْخِ إِلَّا الطَّبْخُ الَّذِيْ يُخْرِجُهُ مِنْ حَدِّ الْعَصِيْرِ إِلَى أَنْ يَصِيْرَ فِيْ حَدِّ الْعَسَلِ فَيَكُوْنُ بِذٰلِكَ حُكْمُهُ حُكْمَ الْعَسَلِ فَرَأَيْنَا طَبِيْخَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ مُبَاحًا بِاتِّفَاقِهِمْ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْهِمَا كَذٰلِكَ فَيَسْتَوِيْ نَبِيْذُ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ وَالْمَطْبُوْخُ كَمَا اسْتَوَى الْعَصِيْرُ وَطَبِيْخُهُ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَلٰكِنَّ أَصْحَابَنَا خَالَفُوْا ذٰلِكَ لِلتَّأْوِيْلِ الَّذِيْ تَأَوَّلُوْا عَلَيْهِ حَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَا وَشَيْءٌ رَوَوْهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

ہے ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے البتہ کشمش اور کھجور کے رس میں ان کا اختلاف ہے وہ اسے مکروہ جا ہیں لیکن ہمارے (امام طحاوی رحمہ اللہ کے) نزدیک ہمارا قیاس ایسا نہیں ہے جیسے وہ فرما رہے ہیں کیونکہ ایک متفق علیہ بات دیکھتے ہیں وہ یہ کہ کچا رس اور پکا ہوا د برابر ہیں وہ پکانے سے حلال نہیں ہوتا جب تک وہ پہلے سے حلال نہ ہو البتہ ایسا پکانا جو اسے رس کی تعریف سے نکال کر شہد کی تعریف میں داخل کر دے اس طرح اس کا وہی حکم ہوگا جو شہد کا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ کشمش اور کھجور کا پکا ہوا رس بالاتفاق مباح ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ان دونوں کے رس کا بھی یہی حکم ہو پس کھجور اور انگور کا نبیذ اور پکا ہوا برابر ہو گئے جس طرح اس کا رس اور مطبوخ (پکا ہوا) دونوں برابر ہیں، قیاس یہی ہے لیکن ہمارے اصحاب نے اس تاویل کی وجہ سے اس کی مخالفت کی ہے جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کی روایات کے سلسلے میں بیان کی ہے ہم نے یہ دونوں حدیثیں ذکر کی ہیں اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

٦٠٩ - فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ هِيَ الْخَمْرُ فَاجْتَنِبُوْهَا۔

حضرت ابن شبرمہ، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ شراب ہی ہے لہذا اس سے بچو (کشمش اور کھجور کے رس کے بارے میں فرمایا)۔

بَابُ ۲۸۲ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّبِيْذِ

باب ۲۸۲ حرام نبیذ کا بیان

٦١٠ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ

۶۱۱- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔

۶۱۲- حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ ابْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں محمد بن عمرو نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ اَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کرتے ہیں۔

۶۱۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِیْدِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کرتے ہیں۔

۶۱۶- حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ ثَنِیْ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت ابن عجلان، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الْمَکِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کرتے ہیں۔

۶۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الْمَکِّیُّ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ۔

حضرت سلیمان بن حرب فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل غیر مرفوع ذکر کیا۔

۶۱۹- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ

حضرت عامر بن سعید اپنے والد سے روایت کرتے

ابی مریم قال انا محمد بن جعفر قال انا الضحاک بن عثمان عن بکیر بن عبد اللہ بن الاشج عن عامر ابن سعید عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھاکم عن قلیل ما اسکر کثیرہ۔

ہیں وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے میں اس کی تھوڑی مقدار سے بھی روکتا ہوں۔

۶۱۹ - حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال انا عبد الرحمن بن محمد المحاربي عن الحسن عن عمرو العصيمي عن الحكم عن شهر بن حوشب عن ام سلمة قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور چیز سے منع فرمایا۔

۶۲۰ - حدثنا يونس وحسين بن نصر قالا ثنا علي بن معبد عن عبيد الله بن عمرو وعن عبد الكريم الجزري عن قيس بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل حرم الخمر والميسر والكوبة وقال كل مسكر حرام۔

حضرت قیس بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوئے اور شطرنج سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۲۱ - حدثنا علي بن معبد قال حدثنا اسحق بن عيسى قال ثنا مالك بن انس قال ثنا ابن شهاب الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البيع نبيذ العسل فقال كل شراب اسكر فهو حرام۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کا نبیذ فروخت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ دے حرام ہے۔

۶۲۲ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني مالك ويونس عن ابن شهاب فذكر باسناده مثله۔

حضرت مالک اور یونس نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۳ - حدثنا علي بن معبد قال ثنا شريح بن النعمان الجوهري قال ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن ابي سلمة عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل شراب اسكر فهو حرام۔

حضرت ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۶۲۴ - حدثنا علي قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا مهدي بن ميمون عن ابي عثمان الانصاري

حضرت قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ

قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کا ایک فرق[1] نشہ دے اس کی ایک ہتھیلی بھر مقدار بھی حرام ہے۔

۶۲۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَعَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا ہر نشہ وہ مشروب جو نشہ دے حرام ہے۔

۶۲۶ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ وَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب (خمر) جوئے اور شطرنج سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

۶۲۸ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ أَبَا تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت ابو تمیم سے مروی ہے انہوں حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے ہیں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۲۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

[1] فرق ایک پیمانہ ہے جس میں تین صاع یا سولہ رطل آتے ہیں ۱۲ (ہزاروی)

۶۲۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

---

۶۲۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى فُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ أَبِي مُعَاذٍ قَالَ ثَنِي أَبُو حَرِيزٍ أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ۔

حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کوفہ میں منبر پر تشریف فرما فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے روکتا ہوں۔

---

۶۲۲ - حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَوْبَسُ بْنُ مُسْلِمٍ الْكُوفِيُّ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

---

۶۲۳ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ أَبُو مُوسَى إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ فِي أَرْضِنَا مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَمِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو حضرت ابوموسیٰ نے عرض کیا کہ ہمارے علاقے میں شہد سے شراب بنتی ہے اسے بتع کہا جاتا ہے اور جَو سے بھی بنتی ہے جسے مزر کہا جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنْ حَرَّمُوا قَلِيلَ النَّبِيذِ وَكَثِيرَهُ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ انہوں نے قلیل وکثیر نبیذ کو حرام قرار دیا اور اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

خَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَأَبَاحُوا مِنْ ذٰلِكَ مَا لَا يُسْكِرُ وَحَرَّمُوا الْكَثِيرَ الَّذِي يُسْكِرُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الَّتِي ذَكَرْنَا قَدْ رُوِيَتْ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے اتنی مقدار کو حلال قرار دیا جو نشہ نہ دے اور زیادہ مقدار جو نشہ دے اسے حرام ٹھہرایا۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ روایات جو ہم نے ذکر

وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ تَاْوِيْلَهَا يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مَنْ حَرَّمَ قَلِيْلَ النَّبِيْذِ وَكَثِيْرَهٗ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ عَلَى الْمِقْدَارِ الَّذِىْ يُسْكِرُ مِنْهُ شَارِبَهٗ خَاصَّةً فَلَمَّا احْتَمَلَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ هٰذَيْنِ التَّاْوِيْلَيْنِ نَظَرْنَا فِيْمَا سِوَاهُمَا لِيُعْلَمَ بِهٖ اَىُّ الْمَعْنَيَيْنِ اُرِيْدَ بِمَا ذَكَرْنَا فِيْهَا فَوَجَدْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ اَحَدُ النَّفَرِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

کی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے مروی ہیں لیکن ان کے مفہوم میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ ان لوگوں کے مذہب کے مطابق ہوں جن کے نزدیک نبیذ کا قلیل و کثیر حرام ہوتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ صرف وہی مقدار حرام ہو جس سے پینے والے کو نشہ آجاتا ہے۔ تو جب ان روایات میں ان دو معنوں کا احتمال ہے تو ہم نے ان کے علاوہ میں غور کیا تاکہ معلوم ہو سکے کہ ان دونوں معنوں میں سے کونسا معنی مراد ہے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو ان روایات کے راویوں میں سے ایک ہیں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۳۴- قَدْ رُوِىَ عَنْهُ فِىْ اِبَاحَةِ الْقَلِيْلِ مِنَ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِىْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ فِىْ سَفَرٍ فَاُتِىَ بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ فَقَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَبِيْذَ الطَّائِفِ لَهٗ غِرَامٌ فَذَكَرَ شِدَّةً لَا اَحْفَظُهَا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ۔

انہی سے سخت نبیذ کی قلیل مقدار کی اباحت مروی ہے

حضرت ھمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک سفر پر تھے آپ کی خدمت میں نبیذ پیش کیا گیا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا پھر اس سے برتن بھرا اور فرمایا طائف کے نبیذ میں ہلاکت (یا تیزی) ہوتی ہے آپ نے ایسی تیزی کا ذکر فرمایا جو مجھے یاد نہیں پھر پانی منگوا کر اس پر ڈالا اس کے بعد نوش فرمایا۔

۶۳۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ حِيْنَ طُعِنَ فَجَاءَهُ الطَّبِيْبُ فَقَالَ اَىُّ الشَّرَابِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ النَّبِيْذُ فَاُتِىَ بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ فَخَرَجَ مِنْ اِحْدٰى طَعْنَتَيْهِ۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا اس وقت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا طبیب آیا اور اس نے پوچھا کہ آپ کو کونسا مشروب پسند ہے آپ نے فرمایا "نبیذ"، وہ لایا گیا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا تو وہ نیزے کی دو ضربوں میں سے ایک (یعنی زخم) سے نکل گیا۔

۶۳۶- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَّا عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ عَمْرٌو وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّا نَشْرَبُ مِنْ هٰذَا النَّبِيْذِ شَرَابًا يَقْطَعُ لُحُوْمَ الْاِبِلِ فِىْ

حضرت ابو اسحٰق، حضرت عمرو بن میمون سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن اس میں یہ اضافہ ہے حضرت عمرو فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ہم اس نبیذ سے ایسا مشروب پیتے ہیں جن کے باعث اونٹ

بُطُوْنِهَا مِنْ اَنْ يُّؤْذِيْنَا قَالَ وَشَرِبْتُ مِنْ نَبِيْذِهٖ فَكَانَ اَشَدَّ النَّبِيْذِ۔

کا گوشت ہمارے پیٹوں میں نقصان نہیں دیتا راوی فرماتے ہیں میں نے ان کے نبیذ سے پیا تو سخت ترین نبیذ تھا۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ذِيْ لَعْوَةَ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ سَكْرَانٍ فَجَلَدَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا شَرِبْتُ مِنْ شَرَابِكَ فَقَالَ وَاِنْ كَانَ۔

حضرت عامر، حضرت سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نشہ والے شخص کو لایا گیا آپ نے اسے کوڑے لگائے اس نے عرض کیا میں نے آپ کے مشروب سے پیا ہے آپ نے فرمایا اگرچہ ایسا ہی ہو۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ذِيْ حُدَّانَ اَوِ ابْنِ ذِيْ لَعْوَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَدْ ظَمِئَ اِلَى خَازِنِ عُمَرَ فَاسْتَسْقَاهُ فَلَمْ يَسْقِهٖ فَاَتٰى بِسُطَيْحَةٍ لِعُمَرَ فَشَرِبَ مِنْهَا فَسَكِرَ فَاُتِيَ بِهٖ عُمَرُ فَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ وَقَالَ اِنَّمَا شَرِبْتُ مِنْ سُطَيْحَتِكَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّمَا اَضْرِبُكَ عَلَى السُّكْرِ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ۔

حضرت سعید بن ذی حدان یا ابن ذی لعوہ فرماتے ہیں ایک پیاسا شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور اس سے پانی طلب کیا اس نے نہ پلایا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مشکیزہ لایا گیا اس نے اس نے پیا تو اسے نشہ چڑھ گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس نے عذر پیش کیا اور عرض کیا کہ میں نے آپ کے مشکیزے سے پیا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس نشہ پر تجھے ماروں گا چنانچہ آپ نے اسے مارا۔

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ اَمَرَ بِنَبِيْذٍ لَهٗ فَصُنِعَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَنَازِلِ فَاَبْطَاَ عَلَيْهِمْ لَيْلَةً فَاُتِيَ بِطَعَامٍ فَطَعِمَ ثُمَّ اُتِيَ بِنَبِيْذٍ قَدْ اَخْلَفَ وَاشْتَدَّ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الشَّدِيْدُ ثُمَّ اَمَرَ بِمَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن علقمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ان کے لیے نبیذ کا حکم دیا گیا تو ان مکانات میں سے کسی مکان میں تیار کیا گیا لیکن رات کو اس میں تاخیر ہو گئی ان کے پاس کھانا لایا گیا انہوں نے تناول فرمایا پھر نبیذ لایا گیا لیکن وہ شراب کے قریب ہو گیا اور سخت ہو گیا انہوں نے اس سے پیا پھر فرمایا یہ بہت تیز ہے پھر حکم دیا تو اس میں پانی ڈالا گیا پھر انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے اس سے نوش کیا۔

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ الْخُزَاعِيُّ عَنِ الْمُعَدَّلِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اُنْتُبِذَ لَهٗ فِيْ مُزَادَةٍ فِيْهَا خَمْسَةَ عَشَرَ اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ فَاَتَاهُ فَذَاقَهٗ فَوَجَدَهٗ حُلْوًا فَقَالَ كَاَنَّكُمْ اَقْلَلْتُمْ عَكَرَهٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لیے ایک توشہ دان میں نبیذ تیار کیا گیا جس میں پندرہ یا سولہ (رطل) آتے تھے آپ تشریف لائے اسے چکھا تو میٹھا پایا فرمایا معلوم ہوتا ہے تم نے اس سے تلچھٹ (گدلاپن) میں کمی کر دی ہے (یعنی

اس میں ملاوٹ کم ہے)

٦٤١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ إِلَى مَكَّةَ فَأَهْدَى لَهُ رَكْبٌ مِنْ ثَقِيفٍ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ نَبِيذٍ وَالسَّطِيحَةُ فَوْقَ الْإِدَاوَةِ وَدُوْنَ الْمَزَادَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَشَرِبَ عُمَرُ إِحْدَاهُمَا وَلَمْ يَشْرَبِ الْأُخْرَى حَتَّى اشْتَدَّ مَا فِيهِ فَذَهَبَ عُمَرُ فَشَرِبَ مِنْهُ فَوَجَدَهُ قَدِ اشْتَدَّ فَقَالَ اكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ۔

حضرت معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمان لیثی سے مروی ہے فرماتے ہیں ان کے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان نے فرمایا میں مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوا ثقیف کے کچھ سواروں نے آپ کو نبیذ کے دو مشکیزے بطور تحفہ پیش کئے سطیحہ (مشکیزہ) اداوۃ سے بڑا اور مزادہ سے چھوٹا ہوتا ہے حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک میں سے نوش فرمایا لیکن دوسرے سے نہ پیا حتیٰ کہ جو کچھ اس میں تھا، سخت ہو گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے پینے لگے تو اسے تیز پایا فرمایا اس کی تیزی کو پانی سے توڑ دو۔

٦٤٢ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ عُمَرَ إِبَاحَةُ قَلِيلِ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ وَقَدْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ كَانَ مَا فَعَلَهُ فِي هٰذَا دَلِيلًا أَنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ مِنَ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ هُوَ السُّكْرُ مِنْهُ لَا غَيْرُ فَأَمَّا أَنْ يَكُونَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا أَوْ رَآهُ رَأْيًا فَإِنَّ مَا يَكُونُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ يَكُونُ رَآهُ رَأْيًا فَرَأْيُهُ فِي ذٰلِكَ عِنْدَنَا حُجَّةٌ وَلَا سِيَّمَا إِذَا كَانَ فِعْلُهُ الْمَذْكُورُ فِي الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مُتَابَعَتِهِمْ إِيَّاهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوالیمان فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعیب نے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا، پس جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شدید نبیذ کی تھوڑی مقدار کی اباحت ثابت ہوئی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حالانکہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے پھر انہوں نے یہ عمل کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس قول سے جس شدید نبیذ کو حرام قرار دیا اس سے مراد وہ ہے جو نشہ دے اس کے علاوہ نہیں تو آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو گی یا ان کی اپنی رائے ہو گی اگر ان کی اپنی رائے بھی ہو تو وہ بھی اس سلسلے میں ہمارے نزدیک حجت ہے خصوصاً جب کہ ان روایات میں مذکور آپ کا عمل، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا اور ان میں سے کسی نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ (صحابہ کرام) نے اس مسئلے میں آپ کی اتباع کی۔

۶۴۳ - وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ اَحَدُ النَّفَرِ الَّذِيْنَ رَوَوْا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ۔

اور یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو ان میں سے ایک ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے ۔

۶۴۴ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَخِي الْقَعْقَاعِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَاَدْنَاهُ اِلٰى فِيْهِ فَقَطَبَ فَرَدَّهٗ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَرَدَّ الشَّرَابَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ ذَكَرَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِذَا اغْتَلَمَتْ هٰذِهِ الْاَسْقِيَةُ عَلَيْكُمْ فَاكْسِرُوْا مُتُوْنَهَا بِالْمَاءِ ۔

انہی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا آپ نے اسے منہ کے قریب کیا حرکت دی پھر ہٹا دیا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حرام ہے؟ آپ نے وہ مشروب دوبارہ لیا پھر پانی منگوا کر اس پر ڈالا پھر دو یا تین مرتبہ ذکر کیا، پھر فرمایا جب یہ مشکیزے تم پر تیز ہو جایا کریں تو ان کی تیزی کو پانی سے توڑ دیا کرو۔

۶۴۵ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ الْعِجْلِيُّ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَخِي الْقَعْقَاعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت قرہ عجلی نے بیان کیا فرماتے ہیں مجھ سے عبدالملک بن اخی القعقاع نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

۶۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنِيْ اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اِنَّ اَهْلَنَا يَنْبِذُوْنَ نَبِيْذًا فِيْ سِقَاءٍ لَوْ نَهَكْتُهٗ لَاَخَذَ فِيَّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا الْبَغْيُ عَلٰى مَنْ اَرَادَ الْبَغْيَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هٰذَا الرُّكْنِ وَاَتَاهُ رَجُلٌ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيْذٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَيَّةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاكْسِرُوْهَا بِالْمَاءِ

حضرت عبدالملک بن نافع رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا میں نے عرض کیا ہمارے گھر والے مشکیزے میں نبیذ بناتے ہیں اگر میں اسے زیادہ پیئوں تو وہ مجھ میں اثر کرے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا گناہ اس پر ہے جو گناہ کا ارادہ کرے میں اس عظیم معاملہ کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ایک شخص آپ کے پاس نبیذ کا ایک پیالہ لایا، پھر ابوامیہ کی روایت کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا پانی کے ساتھ اس (کے اثر) کو توڑو۔

فَفِيْ هٰذَا اِبَاحَةُ قَلِيْلِ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ وَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا اِذْ كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ

تو اس حدیث میں تھوڑی مقدار میں سخت نبیذ کا جواز ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے

هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلَى الْمِقْدَارِ الَّذِي يُسْكِرُ مِنْهُ مِنَ النَّبِيذِ وَيَكُونُ مَا فِي الْحَدِيثِ الْآخَرِ عَلَى إِبَاحَةِ قَلِيلِ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ۔

اور آپ سے یہ بھی روایت کیا گیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے تو ہمارے لیے زیادہ مناسب یہی ہے کہ ان دونوں قولوں میں سے ہر ایک کو اس معنی پر محمول کریں جو دوسرے کا غیر ہو پس آپ کا ارشاد گرامی کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے نبیذ کی اس مقدار کے بارے میں ہے جو نشہ دے اور دوسری حدیث میں جو کچھ مذکور ہے اس سے سخت نبیذ کی تھوڑی مقدار مراد ہے۔

٦٤٧- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کی طرح مروی ہے۔

٦٤٨- أَخْبَرَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ عَطِشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَاسْتَسْقَى فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنْ نَبِيذِ السِّقَايَةِ فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ فَصَبَّ عَلَيْهِ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ أَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ لَا۔

حضرت خالد بن سعد، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کعبہ شریف کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس محسوس ہوئی تو آپ نے پانی طلب کیا آپ کے پاس مشکیزے میں سے نبیذ لایا گیا آپ نے اسے سونگھا پھر سامنے سے ہٹایا اس کے بعد اس میں آب زمزم ملا کر نوش فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

٦٤٩- وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ بِهَا شَرَابَيْنِ يُصْنَعَانِ مِنَ الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ أَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ وَالْآخَرُ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ فَمَا نَشْرَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبَا وَلَا تَسْكَرَا۔

اس سلسلے میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہاں دو قسم کی شرابیں ہیں جو گندم اور جو سے بنائی جاتی ہیں ان میں سے ایک کو "مزر" کہا جاتا ہے اور دوسری کو "بتع" کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیو لیکن نشہ میں نہ آنا۔

٦٥٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ إِنَّكَ بَعَثْتَنَا إِلَى أَرْضٍ كَثِيرٍ شَرَابُ أَهْلِهَا

حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا آپ ہمیں ایسی جگہ کی طرف بھیج رہے ہیں جہاں کے

فَقَالَ اِشْرَبَا وَلَا تَشْرَبَا مُسْكِرًا۔

باشندوں کے پاس شراب بہت زیادہ ہے آپ نے فرمایا پیئو لیکن نشہ کی حد تک نہ پینا۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ،

حضرت فضیل بن مرزوق، حضرت ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاَبِي مُوْسٰى وَمُعَاذٍ حِيْنَ سَاَلَا عَنِ الْبِتْعِ اِشْرَبَا وَلَا تَسْكَرَا وَلَا تَشْرَبَا مُسْكِرًا كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا اَنَّ حُكْمَ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُسْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّرَابِ خِلَافُ حُكْمِ مَا لَا يُسْكِرُ مِنْهُ۔

توجب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے بتع شراب کے بارے میں پوچھنے پر فرمایا کہ پی سکتے ہو لیکن نشہ میں نہ آنا اور نشہ کی حد تک نہ پینا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نشہ دینے والی مقدار کا حکم اس مقدار کے حکم سے الگ ہے جو نشہ نہیں دیتی۔

۶۵۲۔ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا ذَكَرَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ مِنْ قَوْلِهٖ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّمَا هُوَ عَلَى الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُسْكِرُ لَا عَلَى الْعَيْنِ الَّتِيْ كَثِيْرُهَا يُسْكِرُ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور ہم نے اسے پہلی فصل میں ان سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے اس سے نشہ آور مقدار مراد ہے عین شراب مراد نہیں جس کی زیادہ مقدار نشہ دیتی ہے۔

۶۵۳۔ وَقَدْ رَوَيْنَا حَدِيْثَ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ جَوَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ سَاَلَهٗ عَنِ الْبِتْعِ بِقَوْلِهٖ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ فَاِنْ جَعَلْنَا ذٰلِكَ عَلٰى قَلِيْلِ الشَّرَابِ الَّذِيْ يُسْكِرُ كَثِيْرُهٗ ضَادَّ جَوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَاِنْ جَعَلْنَاهُ عَلٰى تَحْرِيْمِ السُّكْرِ خَاصَّةً لَا عَلٰى تَحْرِيْمِ الشَّرَابِ وَافَقَ حَدِيْثَ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا حَمْلُ الْاٰثَارِ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِيْ لَا تَتَضَادُّ اِذَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ۔

اور ہم نے حضرت ابوسلمہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جواب دیا جس نے بتع شراب کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا ہر وہ شراب جو نشہ دے حرام ہے اگر ہم اس سے تھوڑی مقدار مراد لیں کہ جس کی زیادہ مقدار نشہ دیتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب حضرت معاذ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے خلاف ہو جائے گا۔ اور اگر ہم خاص نشہ کی حرمت مراد لیں محض شراب کا حرام ہونا مراد نہ ہو تو یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اور ہمارے لیے بہترین بات یہی ہے کہ روایات کو اس معنی پر محمول کریں جس سے تضاد نہ پیدا ہو۔

۶۵۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت شماس فرماتے ہیں حضرت

قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ لَبِيْبٍ عَنْ شَمَّاسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْقَوْمَ لَيَجْلِسُوْنَ عَلَى الشَّرَابِ وَهُوَ يَحِلُّ لَهُمْ فَمَا يَزَالُوْنَ حَتّٰى يَحْرُمَ عَلَيْهِمْ۔

۶۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهٗ اَكَلَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ خُبْزًا وَلَحْمًا قَالَ فَاُتِيْنَا بِنَبِيْذٍ شَدِيْدٍ نَبَذَتْهُ سِيْرِيْنُ فِيْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ فَشَرِبُوْا مِنْهُ۔

۶۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ وَغَيْرُهٗ قَالَ اَنَا حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْكِرِ قَالَ الشَّرْبَةُ الْاُوْلٰى لَا الْاَخِيْرَةُ لَهُ الْاَخِيْرَةِ۔

۶۵۷ - فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ اِبَاحَةِ قَلِيْلِ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ مِنْ فِعْلِهٖ وَقَوْلِهٖ مَا ذَكَرْنَا وَمِنْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلٰى مَا وَصَفْنَا۔

۶۵۸ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا اَيْضًا۔

۶۵۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ وَالْجَرِّ الْاَحْمَرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا النَّقِيْرِ وَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنْ اشْتَدَّ فِي الْاَسْقِيَةِ قَالَ صُبُّوْا عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ لَهُمْ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ شراب پر مجلس کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ ان کے لیے حلال ہوتی ہے وہ مسلسل اس حالت میں رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان پر حرام ہو جاتی ہے۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روٹی اور گوشت کھایا فرماتے ہیں پھر ہمارے پاس سخت قسم کا نبیذ لایا گیا یہ نبیذ حضرت سیرین نے سبز گھڑے میں بنایا تھا تو سب حضرات نے اس سے نوش کیا۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نشہ آور چیز سے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پہلا گھونٹ حلال ہے، آخری نہیں (یعنی جب نشہ دے تو حرام ہے اور یہ خمر کے علاوہ کا حکم ہے ۱۲ ہزاروی)

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جس سے سخت نبیذ کی تھوڑی مقدار کے بارے میں ان کا عمل اور قول مروی ہے جو ہم نے ذکر کیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے کی تفسیر بھی مروی ہے۔

بواسطہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایات مروی ہیں۔

حضرت قیس بن حبتر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سرخ گھڑے اور سبز گھڑے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس مسئلے کے بارے میں سب سے پہلے عبدالقیس کے وفد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کدو کے برتن، تارکول لگائے ہوئے برتن اور لکڑی کھود کر بنائے گئے برتن میں نہ پیو بلکہ

فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَاهْرِيقُوهُ۔

مشکیزوں میں پیو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ مشکیزوں میں سخت ہو جائے تو؟ آپ نے فرمایا اس پر پانی ڈالو تیسری یا چوتھی بار فرمایا اسے گرادو۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بُذَيْمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرِّ فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ لَهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْا مِنْ نَبِيْذِ الْاَسْقِيَةِ وَاِنِ اشْتَدَّ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ فِي اَمْرِهِ اِيَّاهُمْ بِاِهْرَاقِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْاِبَاحَةِ قِيْلَ لَهُمْ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ

حضرت علی بن بذیمہ حضرت قیس بن حبتر سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے گھڑے والی شراب کے بارے میں پوچھا گیا، انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے جائز قرار دیا کہ وہ مشکیزوں میں شراب پی سکتے ہیں اگرچہ سخت ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس کے بعد ان کو گرانے کا حکم دینا اس اباحت کو منسوخ کر دیتا ہے۔

تو ان لوگوں کو جواب دیا جائے گا یہ بات کیسے ہو گی۔

۶۶۱۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ كَلَامِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ

جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول مروی ہے انہوں نے فرمایا خمر بعینہٖ حرام ہے اور ہر شراب سے نشہ آور مقدار حرام ہے۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ وَهُوَ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْهُ مَا ذَكَرْتُ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ التَّحْرِيْمَ فِي الْاَشْرِبَةِ كَانَ عَلَى الْخَمْرِ بِعَيْنِهَا قَلِيْلِهَا وَكَثِيْرِهَا وَالسُّكْرِ مِنْ غَيْرِهَا وَكَيْفَ يَجُوْزُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مَعَ عِلْمِهٖ وَفَضْلِهٖ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يُوْجِبُ تَحْرِيْمَ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ ثُمَّ يَقُوْلُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ فَيَعْلَمُ النَّاسُ اَنَّ قَلِيْلَ الشَّرَابِ مِنْ غَيْرِ الْخَمْرِ وَاِنْ كَانَ كَثِيْرُهٗ يُسْكِرُ حَلَالٌ هٰذَا غَيْرُ جَائِزٍ عَلَيْهِ عِنْدَنَا وَلٰكِنَّ مَعْنٰى مَا اَرَادَ بِاِهْرَاقِ النَّبِيْذِ فِيْ حَدِيْثِ قَيْسٍ اَنَّهُ لَمْ يَأْمَنْهُمْ عَلَيْهِ اَنْ يُسْرِعُوْا فِيْ شُرْبِهٖ

اور ہم یہ بات اس کی سند کے ساتھ اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ شرابوں کے سلسلے میں ذاتی طور پر حرمت خمر سے متعلق ہے وہ تھوڑی ہو یا زیادہ اور اس کے علاوہ سے نشہ آور مقدار حرام ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے علم و فضل کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کریں کہ نبیذ شدید حرام ہے پھر خود فرمایا کہ خمر بعینہٖ حرام ہے اور باقی تمام مشروبات نشہ دیں تو حرام ہیں تاکہ لوگ جان لیں کہ خمر کے علاوہ شراب اگرچہ زیادہ ہونے کی صورت میں نشہ دے لیکن جب تھوڑی مقدار میں ہو تو حلال ہے ہمارے نزدیک ان کے لیے ایسا کہنا جائز

فَيَسْكَرُ وَا وَالسُّكْرُ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ فَأَمَرَهُمْ بِإِهْرَاقِهِ لِذٰلِكَ۔

نہیں لہٰذا ہمارے نزدیک حضرت قیس کی روایت میں جو بہانے کا ذکر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ڈر تھا کہ وہ شراب پینے کے لیے جلدی کریں اور پھر بیہوش ہو جائیں اور نشہ دینے والی مقدار حرام ہے لہٰذا آپ نے انہیں اس کے گراتے کا حکم دیا۔

۶۶۲۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي مِثْلِ هٰذَا أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ ثَنِي أَبُو الْقَمُوصِ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَحَدِ الْوَفْدِ الَّذِي وَفَدُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَوْ يَكُونَ قَيْسُ ابْنُ النُّعْمَانِ فَإِنِّي قَدْ نَسِيتُ اسْمَهُ أَنَّهُمْ سَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي النَّقِيرِ وَاشْرَبُوا فِي السِّقَاءِ الْحَلَالِ الْمُوكَأِ عَلَيْهَا فَإِنِ اشْتَدَّ مِنْهُ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنْ أَعْيَاكُمْ فَأَهْرِيقُوهُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ رُوِيَتْ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا ذَكَرْتَ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ وَغَيْرِهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

اس قسم کے حکم میں مروی ہے حضرت قموص زید بن علی نے عبدالقیس کے وفد میں آنے والوں میں سے ایک سے روایت کیا ہے یا وہ قیس بن نعمان ہیں راوی فرماتے ہیں مجھے ان کا نام بھول گیا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرابوں کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کدو کے بنے ہوئے برتن اور کھرچی ہوئی لکڑی میں نہ پیئو حلال مشکیزوں سے پیئو جن کا منہ بند کیا ہوا ہو اگر وہ تیز ہو جائے تو پانی کے ساتھ اسے (سختی کو) ختم کرو اگر وہ تمہیں تھکا دے تو اسے گرا دو۔ (یعنی پھر بھی سختی رہے تو اب نہ پیئو بلکہ گرا دو) ــــ اگر کوئی معترض کہے کہ اس باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جو تم نے حضرت عمرو بن میمون وغیرہ کی روایت میں ذکر کی ہے اور ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۶۶۳۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فَصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّي وَجَدْتُ آنِفًا مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رِيحَ الشَّرَابِ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ طِلَاءٌ وَإِنِّي سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَدَ عُبَيْدَ اللّٰهِ ثَمَانِينَ فِي رِيحِ الشَّرَابِ الَّذِي وُجِدَ مِنْهُ۔

اور وہ یوں ذکر کرے حضرت سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے ایک جنازہ پر نماز پڑھی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا میں نے ابھی عبید اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے شراب کی بو پائی ہے میں نے اس سے پوچھا تو اس کے خیال میں یہ طلاء ہے میں دریافت کرتا ہوں اگر یہ نشہ دیتی ہے تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا (راوی فرماتے ہیں) پھر اس کے بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے حضرت عبید اللہ کو اس شراب کی وجہ سے کوڑے مارے جس کی ان سے بو پائی گئی تھی۔

٦٦٤ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيحَ شَرَابٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ شَرَابُ الطِّلَاءِ أَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًّا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے فلاں سے شراب کی بو پائی ہے اس کا خیال ہے کہ اس نے طلاء شراب پی رکھی ہے میں پوچھوں گا کہ اس نے کیا پیا تھا اگر اسے نشہ آیا تو میں اسے کوڑے ماروں گا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے مکمل حد لگائی۔

قَالَ فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ حَدَّ فِي الشَّرَابِ الَّذِي يُسْكِرُ فَهٰذَا يُخَالِفُ مَا رَوَيْتُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ وَغَيْرِهِ عَنْهُ قِيلَ لَهُ مَا هٰذَا بِمُخَالِفٍ لِذٰلِكَ لِأَنَّ عُمَرَ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الْمِقْدَارَ الَّذِي شَرِبَ أَيْ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمِقْدَارُ يُسْكِرُ - - - - - فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ سَكِرَ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهٰذَا أَوْلَى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ تَأْوِيلُ هٰذَا الْحَدِيثِ حَتّٰى لَا يُضَادَّ مَا سِوَاهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ الَّتِي قَدْ رُوِيَتْ عَنْهُ۔

امام طحاوی فرماتے ہیں یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس شراب پر حد لگائی جو نشہ دیتی ہے اور یہ روایت اس کے خلاف ہے جو تم نے بواسطہ حضرت عمرو بن میمون وغیرہ، ان سے روایت کی ہے تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں پوچھوں گا کہ اس نے کونسی شراب پی تھی اگر وہ نشہ دیتی ہے تو کوڑے لگاؤں گا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کی مراد یہ ہو کہ کتنی مقدار شراب پی تھی اگر اتنی مقدار سے نشہ آتا ہے تو مجھے معلوم ہو جائے گا کہ اسے نشہ آیا ہے اور اس پر حد واجب ہو گئی ہے حدیث شریف کو اس معنیٰ پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہے تاکہ اس سلسلے میں مروی دیگر احادیث کے ساتھ اس کا تضاد ثابت نہ ہو۔

---

٦٦٥ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا فِي هٰذَا مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلٰى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَهُ طَعَامًا فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَلَا يَسْأَلْ عَنْهُ فَإِنْ سَقَاهُ شَرَابًا فَلْيَشْرَبْ مِنْهُ وَلَا يَسْأَلْ عَنْهُ فَإِنْ خَشِيَ مِنْهُ فَلْيَكْسِرْهُ بِشَيْءٍ

اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ اسے کھانا پیش کرے تو اس کے کھانے سے کھائے اور اس کے بارے میں تفتیش نہ کرے اور اگر وہ اسے کوئی مشروب پلائے تو وہ اس سے پیئے اس کے بارے میں سوال نہ کرے اور اگر اس

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ شَرَابِ النَّبِيْذِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا أُبَاحَهُ بَعْدَ كَسْرِهِ بِالْمَاءِ وَذِهَابِ شِدَّتِهِ قِيْلَ لَهُ هٰذَا كَلَامٌ فَاسِدٌ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ فِي حَالِ شِدَّتِهِ حَرَامًا لَكَانَ لَا يَحِلُّ وَإِنْ ذَهَبَتْ شِدَّتُهُ بِصَبِّ الْمَاءِ عَلَيْهِ أَلَا تَرَى أَنَّ خَمْرًا لَوْ صُبَّ فِيْهِمَا مَاءٌ حَتّٰى غَلَبَ الْمَاءُ عَلَيْهِمَا أَنَّ ذٰلِكَ حَرَامٌ فَلَمَّا كَانَ قَدْ أُبِيْحَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ الشَّرَابُ الشَّدِيْدُ إِذَا كُسِرَ بِالْمَاءِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ قَبْلَ أَنْ يُكْسَرَ بِالْمَاءِ غَيْرُ حَرَامٍ فَثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ إِبَاحَةُ مَا لَا يُسْكِرُ مِنَ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

سے ڈر محسوس کرے (نشہ وغیرہ کا) تو پانی کے ساتھ اسے (اس کی سختی کو) توڑ دے۔

اس حدیث میں بھی نبیذ کی اباحت کا ذکر ہے اگر کوئی شخص کہے کہ پانی کے ساتھ اس کی سختی ختم کرنے کے بعد اسے مباح قرار دیا گیا جب اس کی شدت ختم ہو جائے ــــ تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ کلام فاسد ہے کیونکہ اگر وہ شدت کی حالت میں حرام ہو تو وہ حلال نہیں ہو سکتی اگرچہ پانی کے ساتھ اس کی شدت ختم ہو جائے ــ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر خمر میں پانی ملایا جائے حتیٰ کہ اس پر پانی غالب آجائے تو وہ حرام ہی رہے گی تو جب اس حدیث میں سخت شراب مباح قرار دی گئی جب کہ پانی کے ساتھ سختی ختم کی جائے تو اس سے ثابت ہوا کہ پانی کے ساتھ سختی ختم کرنے سے پہلے بھی وہ حرام نہیں پس جو کچھ ہم نے اس باب میں روایت کیا اس سے اس نبیذ کی حلت ثابت ہو گئی جو تیز ہونے کے باوجود نشہ نہ دے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۲۸۳ الْإِنْتِبَاذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ

باب ۲۸۳ کدو کے برتن، سبز گھڑے، کھدی ہوئی لکڑی اور تارکول لگے ہوئے برتن میں نبیذ بنانا

۶۶۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو سے بنائے گئے برتن اور رال ملے ہوئے گھڑے سے منع فرمایا۔

۶۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کے نبیذ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار دیا ہے فرماتے ہیں میں

ابنُ عبّاسٍ فذكرتُ ذٰلكَ لهُ فقالَ صدقَ قلتُ أيُّ جَرٍّ قالَ كلُّ شيءٍ منَ المَدَرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور انہیں بات بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) سچ فرمایا ہے میں نے پوچھا کونسا گھڑا مراد ہے فرمایا مٹی کی (بنی ہوئی) ہر چیز (مراد ہے)

٦٦٨ - حدّثنا نصرُ بنُ مرزوقٍ قالَ ثنا الخصيبُ ابنُ ناصحٍ قالَ ثنا وهيبٌ عن أيّوبَ عن رجلٍ عن سعيدِ بنِ جبيرٍ مثلهُ -

حضرت وہیب، حضرت ایوب سے وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٦٩ - حدّثنا عليُّ بنُ معبدٍ قالَ ثنا أبو احمدَ الزّبيريُّ قالَ ثنا سفيانُ عن عليِّ بنِ بذيمةَ قالَ ثني قيسُ بنُ جبترٍ قالَ سألتُ ابنَ عبّاسٍ عنِ الجرِّ الأبيضِ والأحمرِ فقالَ إنّ أوّلَ من سألَ النّبيَّ صلّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلّمَ وفدُ عبدِ القيسِ فقالوا إنّا نصيبُ منَ النّخلِ فقالَ لا تشربوا في الدّبّاءِ ولا في المزفّتِ ولا في النّقيرِ ولا في الجرِّ

حضرت قیس بن جبتر فرماتے ہیں میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے سفید اور سرخ گھڑے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے پہلے عبدالقیس کے وفد نے پوچھا تھا انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں کھجوروں کے درخت حاصل ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کی تونبی، رال ملے ہوئے برتن لکڑی کو کھرچ کر بنائے گئے برتن اور گھڑے سے نہ پینا (یعنی ان برتنوں میں نبیذ نہ بنانا)

٦٧٠ - حدّثنا إبراهيمُ بنُ مرزوقٍ قالَ ثنا روحُ بنُ عبادةَ قالَ ثنا شعبةُ عن يحيى الزّهرانيِّ قالَ سمعتُ ابنَ عبّاسٍ يقولُ نهى رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلّمَ عنِ الدّبّاءِ والحنتمِ والنّقيرِ والمزفّتِ -

حضرت یحییٰ زہرانی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، سبز گھڑے کھرچی ہوئی لکڑی اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

٦٧١ - حدّثنا ربيعٌ المؤذّنُ قالَ ثنا أسدٌ قالَ ثنا شعبةُ وحمّادُ بنُ سلمةَ عن أبي حمزةَ قالَ سمعتُ ابنَ عبّاسٍ يقولُ نهى رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ وفدَ عبدِ القيسِ عنِ الدّبّاءِ والحنتمِ والنّقيرِ في حديثِ شعبةَ وربّما قالَ النّقيرُ والمزفّتُ في حديثهما جميعًا وفي حديثِ شعبةَ فاحفظوهنّ عنّي وأخبروا بهنّ من وراءكم -

حضرت شعبہ اور حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس کے وفد کو کدو کے برتن سبز گھڑے اور کھرچی ہوئی لکڑی سے منع فرمایا حضرت شعبہ کی روایت میں ہے بعض دفعہ دونوں حدیثوں میں کھرچی ہوئی لکڑی اور رال ملے ہوئے برتن کا ذکر فرمایا اور حضرت شعبہ کی روایت میں ہے کہ مجھ سے ان برتنوں کو یاد رکھو اور اپنے پیچھے والوں کو اس کی خبر دو۔

٦٧٢ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هِلَالٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ وَالدُّبَّاءِ۔

حضرت ابوحمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبد القیس کو سبز گھڑے کھرچی ہوئے لکڑی اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا حضرت حماد کی روایت میں کدو کے برتن کا بھی ذکر ہے۔

٦٧٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ آپ نے نہیں سنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کیا فرماتے ہیں انہوں نے پوچھا کیا فرماتے ہیں؟ میں نے کہا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کا نبیذ حرام قرار دیا ہے فرمایا ابن عمر نے سچ فرمایا ہے واقعی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کا نبیذ حرام قرار دیا ہے۔

٦٧٤ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ وَسَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَخِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوالحکم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نبیذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کدو اور رال ملے ہوئے برتن کے نبیذ سے منع فرمایا فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے اور کدو کے برتن نیز رال ملے ہوئے برتن کے نبیذ سے منع فرمایا فرماتے ہیں مجھے میرے بھائی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی خبر دی۔

٦٧٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ

حضرت میمونہ اور حضرت قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ

ابنِ یسارٍ عن میمونۃ وعن القاسم بن محمدٍ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا تنبذوا فی الدباء والمزفت والنقیر والجرار۔

علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا کدو کے برتن ،تلے ہوئے برتن، کھدی ہوئی لکڑی کے برتن اور گھڑے میں نبیذ نہ بناؤ۔

۶۷۶- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد عن شعبۃ عن حماد عن ابراھیم عن الاسود قال سألت عائشۃ عما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الاوعیۃ التی ینبذ فیھا فقالت المزفت۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھا جن میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار دیا انہوں نے فرمایا رال ملا ہوا برتن۔

۶۷۷- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح بن عبادۃ عن حماد عن ابراھیم عن الاسود قال سألت عائشۃ عن الاوعیۃ التی حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت القرع والموفت وھی جرار خضر کان یجاء بھا من مصر مزفتۃ۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا تو انہوں نے فرمایا کدو کا برتن، رال ملا ہوا برتن اور سبز گھڑے جو مصر سے لائے جاتے تھے اور ان پر رال ملی ہوتی تھی۔

۶۷۸- حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبۃ عن منصور قال سمعت ابراھیم یحدث عن الاسود قال سألت عائشۃ عما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الاوعیۃ التی ینبذ فیھا فقالت المزفت۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھا جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا اور ان میں نبیذ بنایا جاتا تھا تو آپ نے فرمایا رال ملے ہوئے برتن۔

۶۷۹- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد عن شعبۃ قال سمعت منصورا فذکر باسنادہ مثلہ قال قلت فالجرار قالت ما انا زائدتک علی ما قد سمعت۔

حضرت عبد الصمد، حضرت شعبہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت منصور سے سنا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا فرماتے ہیں میں نے پوچھا اور گھڑے بھی؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے جو کچھ سنا ہے اس سے زائد نہیں کہہ سکتی۔

۶۸۰- حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا شیبان ابو معاویۃ عن الاشعث بن ابی الشعثاء قال ثنی عبد اللہ بن معقل المحاربی قال سمعت عائشۃ تقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ینبذ فی الحنتم والدباء والمزفت۔

حضرت اشعث بن شعثاء فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبد اللہ بن معقل محاربی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرماتی تھیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے، کدو سے بنائے گئے برتن اور رال ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنِي قَتَادَةُ قَالَ ثَنِي أَرْبَعَةُ رِجَالٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَحَدَّثَتْنِي خَمْسُ نِسْوَةٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں مجھ سے چار آدمیوں نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اور پانچ عورتوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا۔

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَوْ عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَمَّاسٍ يَقُولُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ۔

حضرت عبیداللہ بن عمر یا حضرت عمران بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن شماس سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتمہ سے منع فرمایا اور یہ گھڑا ہوتا ہے نیز کدو کے برتن، رال ملے ہوئے برتن اور کھوچی ہوئی لکڑی کے برتن سے منع فرمایا۔

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا الْأَشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت اشعث بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت حبہ عرنی سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، سبز گھڑے، کھوچی ہوئی لکڑی کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ قَدْ زَعَمُوا ذٰلِكَ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت ثابت (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا تو انہوں نے فرمایا ہاں صحابہ کرام کا یہی خیال ہے۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ زَعَمُوا ذٰلِكَ۔

حضرت سلیمان بن مغیرہ خبر دیتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا تو انہوں نے فرمایا صحابہ کرام کا یہی خیال ہے۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ فَسَأَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں خطبہ دیا اور میرے پہنچنے سے پہلے ختم کر دیا میں نے پوچھا وہ کیا تھا تو انہوں نے فرمایا صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ آپ نے کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ

بنانے سے منع فرمایا۔

۶۸۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا۔

حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَرْعِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

۶۸۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر اور حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی کو کھرچ کر بنائے گئے برتن، کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

۶۹۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ اَيْضًا قَالَ ثَنَا بِشْرُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَاَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ۔

حضرت عقبہ یعنی ابن حریث سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے، کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ نبیذ مشکیزوں میں بنائی جائے۔

۶۹۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ ابْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ لَا اَدْرِيْ ذَكَرَ النَّقِيْرَ اَمْ لَا۔

حضرت محارب بن دثار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، سبز گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کھرچی ہوئی لکڑی کے برتن کا ذکر فرمایا یا نہیں۔

۶۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَخْبِرْنِيْ عَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْهُ مِنَ الْاَوْعِيَةِ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الْجَرَّةَ وَنَهٰى عَنِ

حضرت زاذان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ مجھے ان برتنوں کی خبر دیجئے جن سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ہماری زبان میں ہمارے لیے ان کی وضاحت کیجئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا اور یہ وہ ہے جسے تم

الدُّبَّاءِ وَهِيَ الَّتِي تُسَمُّوْنَهَا الْقَرْعَةَ وَنَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهِيَ الْمُقَيَّرَةُ وَنَهَى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَأَمَرَ أَنْ تَنْتَبِذَ فِي الْأَسْقِيَةِ۔

جبرہ (گھڑا) کہتے ہو اور کدو کے برتن سے منع فرمایا اور یہ وہ ہے جسے تم قرعہ (کدو) کہتے ہو اور مزفت (رال ملے ہوئے برتن) سے منع فرمایا اور نقیر سے منع فرمایا اور یہ لکڑی ہوتی ہے جسے کھرچا جاتا ہے اور آپ نے ہمیں مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم دیا۔

٦٩٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، رال ملے ہوئے اور لکڑی کو کھرچ کر بنائے گئے برتن سے منع فرمایا۔

٦٩٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رال ملے ہوئے گھڑے، کدو کے برتن اور کھرچی ہوئی لکڑی کے برتن سے منع فرمایا۔

٦٩٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ وَحَسَنًا أَخْبَرَاهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ مَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ قَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِي النَّقِيْرِ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ لَا تَدْرِيْ مَا النَّقِيْرُ قَالَ نَعَمْ الْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسَطُهُ وَلَا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ۔

حضرت ابوقزعہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابونضرہ اور حسن نے انہیں خبر دی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بتایا کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اللہ تعالیٰ ہم کو آپ پر فدا کرے ہمارے لیے کون سے مشروبات بہتر ہیں تو آپ نے فرمایا کھرچی ہوئی لکڑی کے برتن میں نہ پیو، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ہم آپ پر فدا ہوں ہم نقیر کو نہیں جانتے آپ نے فرمایا ہاں درخت کے تنے کو اندر سے کھرچا جائے اور نہ کدو کے برتن میں پیا اور نہ ہی سبز گھڑے میں۔

٦٩٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَمَّا يُصْنَعُ فِي الظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ وَفِي الدُّبَّاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس (نبیذ) سے منع فرماتے تھے جو رال ملے ہوئے برتنوں اور کدو میں بنائی جائے اور آپ نے فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔

۶۹۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا۔

۶۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ زَيْدٍ النَّحْوِيُّ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوزید نحوی، حضرت سلیمان تیمی سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۹۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْبَذَ فِيْهِمَا۔

حضرت ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۷۰۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمٰنُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ أَبِي أَوْفٰى يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قَالَ قُلْتُ فَالْأَبْيَضُ قَالَ لَا أَدْرِيْ۔

حضرت سلیمان شیبانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا (سلیمان بن شیبانی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اور سفید گھڑا؟ تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

۷۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَسَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے حضرت سلیمان شیبانی، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۰۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي شِمْرٍ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنَاتِمِ۔

حضرت ابوشمر ضبعی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائذ بن عمرو سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھوچی ہوئی لکڑی، رال ملے ہوئے برتن اور سبز گھڑوں سے منع فرمایا۔

۷۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَنْتَمِ۔

حضرت حفص لیثی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے سے منع فرمایا۔

۷۰۴- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ ابْنَ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفد عبد القیس عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت والمزادۃ المجبوبۃ وقال انتبذ فی سقائك واشربہ حلوا طیبا فقال لہ رجل ائذن لی فی مثل ھذہ واشار بیدیہ وفرج بینھما فقال اذا تجعلھا مثل ھذہ واشار بیدیہ اکثر من ذلك۔

۷۰۵۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا شریح بن النعمان الجوھری قال ثنا سفیان عن الزھری اخبرہ ابو سلمۃ انہ سمع ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تنبذوا فی الدباء ولا فی المزفت ثم یقول ابوھریرۃ اجتنبوا الحناتم والنقیر۔

۷۰۶۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عمرو بن ابی سلمۃ قال سمعت الاوزاعی یقول حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمۃ قال حدثنی ابو ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن نبیذ الجرار المزفتۃ والدباء المزفتۃ والظروف۔

۷۰۷۔ حدثنا فھد قال ثنا النفیلی قال ثنا زھیر قال ثنا ابو اسحق قال انبأنی مجاھد قال سمعت ابا ھریرۃ یقول نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ننتبذ فی الدباء والمزفت۔

۷۰۸۔ حدثنا محمد بن عبد اللہ بن میمون قال ثنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن یحیی عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الجرار والدباء والظروف المزفتۃ۔

۷۰۹۔ حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا اخبرہ عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے عبد القیس کے وفد کو کدو کے برتن، سبز گھڑے، لکڑی کھرچے ہوئے برتن اور رال ملے ہوئے برتن اور توشہ بنائے ہوئے برتن سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اپنے مشکیزے میں نبیذ بناؤ نیز میٹھا مزیدار پیو۔ ایک شخص نے عرض کیا کیا آپ مجھے اس کی مثل میں اجازت دیتے ہیں اور اس نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا دونوں کے درمیان کشادگی رکھی آپ نے فرمایا ہاں جب تو اس کی مثل کرے آپ نے بھی دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور اس سے زیادہ کشادگی رکھی۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ نہ بناؤ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے سبز گھڑے اور لکڑی کو کھرچ کر بنائے گئے برتن سے بچو۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑوں اور کدو سے بنے دوسرے برتنوں سے منع فرمایا۔

حضرت مجاہد خبر دیتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑوں، کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

حضرت علاء بن عبد الرحمن اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو اور رال ملے ہوئے

نهىٰ ان تنتبذ في الدباء والمزفت۔

برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۷۱۰ - حدثنا علي بن معبد قال ثنا شبابة بن سوار قال ثنا شعبة عن بكير عن ابن عطاء عن عبد الرحمٰن بن يعمر الديلي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم مثله۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلمی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۷۱۱ - حدثنا علي قال ثنا يحيى بن عبد الحميد قال ثنا عبد الله بن المبارك عن وقاء عن اياس عن علي ابن ربيعة عن سمرة بن جندب قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت۔

حضرت علی بن ربیعہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، سبز گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

---

۷۱۲ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا اسمٰعيل بن عياش عن يحيى ابن ابي عمر عبد الله بن الديلمي عن ابيه قال اتيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم حين نزل تحريم الخمر فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا اصحاب كرم وقد نزل تحريم الخمر فماذا يصنع بها فقال تتخذونه زبيبا قال يا رسول الله نصنع بالزبيب ماذا قال تصنعونه على غدائكم وتشربونه على عشائكم وتصنعونه على عشائكم وتشربونه على غدائكم قالوا يا رسول الله الا نؤخره حتى يشتد قال لا تجعلوه في القلال والدباء

حضرت عبداللہ بن دیلمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب خمر کی حرمت نازل ہوئی تو میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم انگور والے لوگ ہیں اور خمر کی حرمت نازل ہو گئی ہے ہم ان کے ساتھ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا ان کو کشمش بنا دو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کشمش کے ساتھ کیا کریں؟ فرمایا اسے صبح بھگو دیا کرو اور شام کو پی لیا کرو اور شام کا رکھا ہوا صبح پیا لیا کرو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے نہ رکھیں تاکہ وہ تیز ہو جائے آپ نے فرمایا گھڑوں اور کدو کے برتن میں نہ رکھو۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الانتباذ في الدباء والنقير والحنتم والمزفت حرام واحتجوا في ذلك بهذه الآثار وخالفهم في ذلك آخرون فاباحوا الانتباذ في الاوعية كلها وكان من الحجة لهم في ذلك ان هذه الآثار التي رويناها منسوخة كلها۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ کدو، کھودی ہوئی لکڑی کے برتن، گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانا حرام ہے انہوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے ہر قسم کے برتن میں نبیذ بنانے کو جائز قرار دیا ــــ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ مذکورہ بالا تمام روایات منسوخ ہیں۔

---

۷۱۳ - فمما روي في نسخها ما حدثنا ابن ابي داؤد

اس کے نسخ کے سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت

قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِی الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ ثَنِی النَّابِغَةُ بْنُ مُخَارِقِ بْنِ سَلِیْمٍ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ كُنْتُ نَهَیْتُكُمْ عَنِ الْاَوْعِیَةِ فَاشْرَبُوْا فِیْ مَا بَدَا لَكُمْ وَاِیَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں (کچھ) برتنوں سے منع کرتا تھا اب جو برتن ملے اس میں پی لو البتہ ہر نشہ والی چیز سے بچو۔

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ نَابِغَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ربیعہ بن نابغہ اپنے والد سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن خزیمہ فرماتے ہیں ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ هَانِیٍٔ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ اِلَّا اَنَّ وِعَاءً لَا یُحَرِّمُ شَیْئًا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا سنو! برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ ثَنَا فَرْقَدُ السَّبَخِیُّ قَالَ ثَنَا جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مَسْرُوْقًا یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِیْثِ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں انہوں نے حضرت مسروق سے سنا وہ حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِیُّ قَالَ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ زِیَادِ بْنِ فَیَّاضٍ عَنْ اَبِیْ عِیَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَوْعِیَةِ فَقَالَ لَا تَنْبِذُوْا فِی الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا ظُرُوْفَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِشْرَبُوْا مَا حَلَّ لَكُمْ وَاجْتَنِبُوْا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کدو، گھڑے اور لکڑی کے برتن میں نبیذ نہ بناؤ ایک دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے علاوہ برتن نہیں تو آپ نے فرمایا جو کچھ تمہارے لیے حلال ہے پیو اور ہر نشہ آور سے بچو۔

كُلَّ مُسْكِرٍ۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَا إِذًا۔

حضرت سالم بن ابی جعد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے منع فرمایا تو انصار نے عرض کیا ہمارے لیے یہ برتن ضروری ہیں تو آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ ثَنِي أَبُو حَزْرَةَ يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ فَانْتَبِذُوا وَلَا أُحِلُّ مُسْكِرًا۔

حضرت عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں کدو، گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کرتا تھا پس تم نبیذ بناؤ اور میں تمہارے لیے نشہ آور چیز کو حلال نہیں کرتا۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْوَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَا ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِيمَا بَدَا لَكُمْ وَلَا تَسْكَرُوا۔

حضرت ابو بردہ بن نیار انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں (ان) برتنوں میں پینے سے منع کرتا تھا پس جو مناسب ہو اس میں پیو لیکن نشہ نہ آئے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

حضرت علقمہ بن مرثد، حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل

عَنْ اِبْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

روایت کرتے ہیں۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُحَارِبِ ابْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يُوْنُسَ قَالَا ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ وَاصِلٍ حَدَّثَنِيْ مُحَارِبُ ابْنُ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت محارب بن دثار، حضرت ابن بریدہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ زُهَيْرٍ اُرَاهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت زبید یامی، حضرت محارب بن دثار سے وہ حضرت ابن بریدہ سے وہ حضرت زہیر سے راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ وَغَيْرِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَهٰى عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ وَشَهِدْتُهٗ حِيْنَ اَمَرَ بِشُرْبِهٖ وَقَالَ اجْتَنِبُوا السُّكْرَ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا اور اس وقت بھی موجود تھا جب آپ نے اس کے پینے کی اجازت دی اور فرمایا کہ نشہ سے بچو۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ امْرِئٍ حَسِيْبُ نَفْسِهٖ لِيَنْتَبِذْ كُلُّ قَوْمٍ فِيْمَا بَدَا لَهُمْ

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ نَسْخُ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فِيْ تَحْرِيْمِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْاَوْعِيَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْهَا وَثَبَتَ اِبَاحَةُ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْاَوْعِيَةِ كُلِّهَا وَهٰذَا قَوْلُ

حضرت شہر بن حوشب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب عبدالقیس کا وفد واپس لوٹا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی اپنے نفس کا محاسب ہے چاہیے کہ ہر قوم جس چیز میں چاہے نبیذ بنائے ان روایات سے ثابت ہوا کہ پہلی روایات میں جو ہم نے روایت کیا کہ ان مذکورہ برتنوں میں نبیذ بنانا حرام ہے وہ منسوخ ہوا اور ہر قسم کے برتن میں نبیذ بنانا ثابت ہو گیا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد

أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَىٰ ۔
٧٢٩ ۔ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَىٰ ذَٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ نَهْدًا أَحَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنِ الرَّبِيعِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَىٰ أَنَسٍ فَرَأَيْتُ نَبِيذَهُ فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ ۔

٧٣٠ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَىٰ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِوَاسِطَ الْقَصَبِ فَرَأَيْتُ نَبِيذَهُ فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ يُنْبَذُ لَهُ فِيهَا ۔
٧٣١ ۔ فَهٰذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يُنْبِذُ فِي الظُّرُوفِ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوَىٰ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ عَنِ الْانْتِبَاذِ فِيهَا فَدَلَّ عَلَىٰ ثُبُوتِ نَسْخِ ذَٰلِكَ ۔

رحمہم اللہ کا قول ہے ۔
اس پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے حضرت ابو جعفر حضرت ربیع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو دیکھا کہ ان کا نبیذ سبز گھڑے میں ہے۔

حضرت حماد بن ابی سلیمان فرماتے ہیں میں مقام واسط میں بانس بیچنے کے لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سبز گھڑے میں نبیذ دیکھا تو ان کے لیے اس میں بنایا جاتا تھا۔
تو یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں جو ان برتنوں میں نبیذ بناتے ہیں حالانکہ وہ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان (برتنوں) میں نبیذ بنانے کی ممانعت روایت کی ہے ۔

۲۵ كِتَابُ الْكَرَاهَةِ

مکروہات کا بیان

بَابُ ۲۸۲ حَلْقِ الشَّارِبِ

باب ۲۸۲ مونچھیں منڈوانا

۷۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ عَشَرَةٌ فَذَكَرَ قَصَّ الشَّارِبِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس باتیں فطرت سے ہیں پھر آپ نے مونچھیں کاٹنے کا ذکر فرمایا۔

۷۳۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کرتی ہیں۔

۷۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْ عَقِيْلٍ وَيُوْنُسَ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنْ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۳۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا طَوِيْلَ الشَّارِبِ فَدَعَا بِسِوَاكٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی مونچھوں والے ایک شخص کو دیکھا تو آپ نے ایک مسواک اور چھری منگوائی پھر مسواک کی لکڑی پر (رکھ کر) مونچھوں کو کاٹا۔

وَشَفْرَةٍ فَقَصَّ شَارِبَ الرَّجُلِ عَلَى عُوْدِ السِّوَاكِ ۔

۷۳۶ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الشَّارِبِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِوَاكٍ ثُمَّ دَعَا بِشَفْرَةٍ فَقَصَّ شَارِبَ الرَّجُلِ عَلَى سِوَاكٍ ۔

حضرت محمد بن عبید اللہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک لمبی مونچھوں والا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک منگوائی پھر چھری منگوا کر اس آدمی کی مونچھوں کو مسواک پر رکھ کر کاٹا۔

۷۳۷ ۔ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِي صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَارِبِي عَلَى سِوَاكٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری مونچھوں کو مسواک پر رکھ کر کاٹا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَاخْتَارُوْا لَهَا قَصَّ الشَّارِبِ عَلَى اِحْفَائِهِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ تُسْتَحَبُّ اِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَنَرَاهُ اَفْضَلَ مِنْ قَصِّهَا **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ يَجُزُّ شَارِبَهُ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ يَجُزُّ شَارِبَهُ ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہل مدینہ میں سے ایک جماعت ان روایات کی طرف گئی ہے اور انہوں نے مونچھوں کو بالکل صاف کرنے پر کاٹنے کو ترجیح دی ہے ـــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مونچھوں کو منڈوانا مستحب ہے اور ہمارے خیال میں یہ کٹوانے سے افضل ہے ـــــ انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھوں کو بالکل صاف کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی مونچھوں کو صاف کیا کرتے تھے۔

۷۳۸ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ

حضرت نافع خود بھی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مونچھوں کو منڈاؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

وَاَعْفُوا اللُّحٰی۔

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَقِیْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حِیَانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ الْمَدِیْنِیْ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَزَادَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ اضافہ نقل کیا کہ یہودیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوْا اَوْ اَعْفُوا اللُّحٰی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو منڈاؤ اور داڑھی کو چھوڑ دو۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مونچھوں کو منڈاؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ الْاِحْفَاءُ عَلٰی مَا ذَكَرْنَا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ فَذٰلِكَ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ جَزًّا مَعَهُ الْاِحْفَاءُ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ عَلٰی مَا دُوْنَ ذٰلِكَ فَقَدْ ثَبَتَ مُعَارَضَةُ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ بِحَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَمَّارٍ وَعَائِشَةَ الَّذِیْ ذَكَرْنَا فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو منڈوانے کا حکم دیا اس سے منڈوانا ثابت ہو گیا جیسا کہ ہم نے حضرت ابن عمر کی روایت میں ذکر کیا اور ابن عباس اور ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) کی روایات میں ہے کہ مونچھوں کو کاٹو تو اس میں احتمال ہے کہ ایسا کاٹنا ہو جس کے ساتھ مونڈنا بھی ہو اور یہ احتمال ہے کہ اس (مونڈنے) کے بغیر ہو تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا حضرت ابوہریرہ، حضرت عمار اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے جنہیں ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا، ٹکراؤ لازم ہوا۔

۷۴۳۔ وَاَمَّا حَدِیْثُ الْمُغِیْرَةِ فَلَیْسَ فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی شَیْءٍ لِاَنَّهٗ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَلَمْ یَكُنْ بِحَضْرَتِهٖ مِقْرَاضٌ یَقْدِرُ عَلٰی اِحْفَاءِ

جہاں تک حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس میں کسی بات پر دلیل نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے ایسا

الشَّارِبِ وَيَحْتَمِلُ اَيْضًا حَدِيْثُ عَمَّارٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ الْفِطْرَةُ هِيَ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا وَهِيَ قَصُّ الشَّارِبِ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَضْلٌ حَسَنٌ فَثَبَتَ الْآثَارُ كُلُّهَا الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَلَا تَضَادُّ وَيَجِبُ بِثُبُوْتِهَا اَنَّ الْاِحْفَاءَ اَفْضَلُ مِنَ الْقَصِّ وَهٰذَا مَعْنٰى هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْحَلْقَ قَدْ اُمِرَ بِهٖ فِي الْاِحْرَامِ وَرُخِّصَ فِي التَّقْصِيْرِ فَكَانَ الْحَلْقُ اَفْضَلَ مِنَ التَّقْصِيْرِ وَكَانَ التَّقْصِيْرُ مَنْ شَاءَ فَعَلَهٗ وَمَنْ شَاءَ زَادَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّهٗ يَكُوْنُ بِزِيَادَتِهٖ عَلَيْهِ اَعْظَمَ اَجْرًا مِمَّنْ قَصَّ۔

کیا ہو کہ آپ کے پاس قینچی نہ ہو جس کے سبب آپ مونچھوں کو مونڈنے پر قادر ہوتے۔ حضرت عمار، حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں ایک دوسرے معنی کا بھی احتمال ہے وہ یہ کہ فطرت وہی بات جو لازمی اور ضروری ہے اور مونچھوں کو کاٹنا ہے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ حسن ہے افضل ہے پس وہ تمام روایات جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہیں ثابت ہو جائیں اور تضاد لازم نہیں آئے گا اور ان کے ثابت ہونے سے لازم آئے گا کہ کاٹنے سے مونڈنا افضل ہے اس باب میں روایات کے طور پر یہ بیان ہے۔ اور قیاس کے طور پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں احرام کے سلسلے میں (سر) منڈانے کا حکم ہے اور کاٹنے کی اجازت دی گئی ہے پس کاٹنے سے منڈوانا افضل ہے اب جو چاہے کٹوائے اور جو چاہے اس پر اضافہ کرے البتہ اس اضافہ سے کاٹنے کے مقابلے میں زیادہ ثواب و فضیلت ہے۔

فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الشَّارِبِ قَصُّهٗ حَسَنٌ وَاِحْفَاؤُهٗ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ وَهٰذَا مَذْهَبُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ مونچھوں کا بھی یہی حکم ہے کاٹنا اچھا ہے اور منڈوانا احسن و افضل ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

۴۴۷ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَوَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يُحْفِيَانِ شَوَارِبَهُمَا وَيُعْفِيَانِ لِحَاهُمَا وَيُصَفِّرَانِهَا قَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَحَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَاَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ وَاَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ وَرَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَسَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ

متقدمین کی ایک جماعت سے مروی ہے حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ اپنی مونچھوں کو منڈواتے اور داڑھیوں کو بڑھاتے اور انہیں (مہندی کے ذریعے) زرد کرتے تھے۔ حضرت اسماعیل فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عثمان بن عبید اللہ بن رافع المدنی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو اسید ساعدی، حضرت رافع بن خدیج، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت

يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ۔

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ وَاَبَا اُسَيْدٍ وَرَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَسَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبَا هُرَيْرَةَ يُحْفُوْنَ شَوَارِبَهُمْ۔

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُحْفِيْ شَارِبَهُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ الْجِلْدِ۔

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِيْ شَارِبَهُ۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحَاطِبِيِّ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِيْ شَارِبَهُ وَاَنَّهُ يَنْتِفُهُ۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُحْفِيْ شَارِبَهُ۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشَدَّ اِحْفَاءً لِشَارِبِهِ مِنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يُحْفِيْهِ حَتّٰى اَنَّ الْجِلْدَ لَيُرٰى،

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوْا يُحْفُوْنَ شَوَارِبَهُمْ وَفِيْهِمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ مِمَّنْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ قَصَّ الشَّارِبِ مِنَ الْفِطْرَةِ هُوَ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ وَاَنَّ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِحْفَاءِ

انس بن مالک اور حضرت سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہم) کو دیکھا وہ اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت عثمان بن عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو سعید خدری، ابو اسید، رافع بن خدیج، سہل بن سعد، عبد اللہ بن عمر، جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ مونچھوں کو منڈواتے تھے۔

حضرت عاصم بن محمد، اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی مونچھوں کو منڈواتے حتی کہ جلد کی سفیدی نظر آتی۔

حضرت ابراہیم بن محمد بن حاطب فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ مونچھوں کو منڈواتے تھے۔

حضرت عثمان بن ابراہیم حلبی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ مونچھوں کو منڈواتے تھے گویا ان کو اکھیڑتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مونچھوں کو منڈواتے تھے۔

حضرت عقبہ بن سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو مونچھیں صاف کرنے والا نہیں دیکھا آپ منڈواتے حتی کہ چمڑے کی سفیدی دکھائی دیتی۔

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو مونچھوں کو منڈواتے تھے اور ان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا تو آپ نے فرمایا مونچھوں کو کتروانا فطرت سے ہے، تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ مونچھوں کا کاٹنا فطرت سے ہے اور یہ ضروری

هُوَ اَفْضَلُ وَفِيْهِ مِنْ اِصَابَةِ الْخَيْرِ مَا لَيْسَ فِي الْقَصِّ۔

بَابُ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْفُرُوْجِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ وَلَا لِبَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَنَحْرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ اِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ حَارِثَةَ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَذَكَرَ كَلَامَ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَيْضًا۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ اِسْحٰقَ مَوْلًى لِآلِ الشِّفَاءِ اِمْرَاَةٍ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ مَوْلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ وَهُوَ بِمِصْرَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيْسِ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ اَوْ لِبَوْلٍ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا بِفَرْجِهِ۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ

بات ہے اور اس کے بعد منڈوانا افضل ہے اور اس میں وہ فضیلت ہے جو کاٹنے میں نہیں ہے۔

باب ۲۸۵ قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رُخ ہونا

حضرت عطاء بن یزید لیثی سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضائے حاجت اور پیشاب کرتے وقت قبلہ رُخ نہ ہو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کرو پس ہم شام میں آئے تو ہم نے دیکھا کہ طہارت خانے قبلہ رُخ بنے ہوئے تھے تو ہم قبلہ سے ہٹ کر بیٹھتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے۔

حضرت یونس، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا قول نقل نہیں کیا کہ ہم شام میں آئے (حدیث کے آخر تک)

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن حارثہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ پھر انہوں نے پوری حدیث نقل کی اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا قول بھی ذکر کیا۔

آل شفاء (شفاء ایک خاتون ہیں) کے آزاد کردہ غلام حضرت رافع بن اسحٰق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہیں مولیٰ ابی طلحہ بھی کہا جاتا تھا انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا آپ مصر میں فرماتے تھے اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ ان طہارت خانوں کا کیا کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے جائے تو نہ قبلہ رُخ ہو اور نہ ادھر پیٹھ کرے۔

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ انصار کے ایک شخص نے انہیں اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ انہوں

اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُّسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةُ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ۔

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے قضائے حاجت اور پیشاب کرتے وقت قبلہ رُخ ہونے سے منع فرمایا۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّمِيْمِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَجَلْ اِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَاْتُوْنَ الْغَائِطَ فَقَالَ لَهٗ اَجَلْ وَاِنْ شَجَرْتَ اِنَّهٗ لَيَفْعَلُ اِنَّهٗ لَيَنْهَانَا اِذَا اَتٰى اَحَدُنَا الْغَائِطَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ایک شخص نے کہا میرا خیال ہے کہ تمہارا صاحب (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں تعلیم دیتا ہے حتیٰ کہ وہ تمہیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ تم قضائے حاجت کے لیے کیسے جاؤ انہوں نے فرمایا ہاں اگرچہ تم اختلاف کرو آپ ہمیں منع کرتے ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے آئے تو قبلہ رُخ بیٹھے۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سب سے پہلے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص قبلہ رُخ ہو کر ہرگز پیشاب نہ کرے اور میں نے ہی یہ بات سب سے پہلے صحابہ کرام سے بیان کی۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النَّاسَ اَنْ يَّبُوْلُوْا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَخَرَجْتُ اِلَى النَّاسِ فَاَخْبَرْتُهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سب سے پہلے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لوگوں کو قبلہ رُخ ہو کر پیشاب کرنے سے منع کرتے تھے تو میں صحابہ کرام کی طرف نکلا اور ان کو یہ بات بتائی۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْبِشْرِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت جبلہ بن رافع فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن حارث زبیدی رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبُوْلَ الرَّجُلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ...

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی قبلہ رُخ ہو کر پیشاب کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سب سے پہلے ...

۷۶۱ ۔ حدثنا فهد قال ثنا جندل بن والق قال ثنا حفص عن الاعمش عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن سلمان قال نهينا ان نستقبل القبلة لقضاء الحاجة ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رُخ ہونے سے روکا گیا۔

---

۷۶۲ ۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مريم قال ثنا ابو غسان قال ثنا ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن ابی صالح عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما انا لكم مثل الوالد اعلمكم فاذا اتى احدكم الغائط فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہارے لیے والد کی طرح ہوں میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے آئے تو نہ قبلہ رُخ ہو اور نہ ادھر پیٹھ کرے۔

---

۷۶۳ ۔ حدثنا بكار قال ثنا صفوان بن عيسى قال ثنا محمد بن عجلان فذكر باسناده مثله ۔

حضرت بکار نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت صفوان بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن عجلان نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۶۴ ۔ حدثنا روح قال ثنا سعيد بن كثير بن عفير قال ثنا ابن لهيعة عن ابی الاسود عن الاعرج عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا خرج احدكم لغائط او بول فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها ولا يستقبل الريح ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے جائے تو قبلہ رُخ بھی نہ ہو اور نہ ادھر پیٹھ کرے اور نہ ہوا کے رُخ پر بیٹھے۔

---

۷۶۵ ۔ حدثنا فهد قال ثنا الحمانی قال ثنا سليمن بن بلال قال ثنا عمرو بن يحيى عن معقل بن ابی معقل الاسدی وكان قد صحب النبی صلى الله عليه وسلم قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة لغائط او بول ۔

حضرت معقل بن ابی معقل اسدی رضی اللہ عنہ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحابیت حاصل ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے قبلہ رُخ ہونے سے منع فرمایا۔

---

۷۶۶ ۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابن ابی مريم قال ثنا داود العطار قال ثنا عمرو بن يحيى قال ثنا ابو زيد مولى بنی ثعلبة عن معقل بن ابی معقل عن النبی صلى الله عليه وسلم مثله ۔

ایک دوسری سند سے حضرت معقل بن ابی معقل، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۷۶۷ ۔ حدثنا يزيد قال ثنا ابو كامل قال ثنا عبد العزيز بن المختار قال ثنا عمرو بن يحيى عن ابی زيد

حضرت ابوزید، حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَنْ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فِي جَمِيعِ الْأَمَاكِنِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ **وَمِمَّنْ** ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِي الْأَمَاكِنِ۔

۷۶۸۔ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ لِحَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ۔

۷۶۹۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَنَسٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۷۷۰۔ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ظَهَرْتُ عَلَى إِجَّارٍ لِي فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فِي سَاعَةٍ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّ أَحَدًا يَخْرُجُ فِيهَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۷۷۱۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَإِذَا أَنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى مَقْعَدَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مُسْتَدْبِرَ الشَّامِ۔

تو ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ ہر جگہ قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے قبلہ رُخ ہونا مکروہ ہے انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ ان حضرات میں امام ابوحنیفہ، امام محمد، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض جگہوں میں قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے قبلہ رُخ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت واسع بن حبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ کہتے ہیں جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ رُخ بھی نہ ہو اور بیت المقدس کی طرف بھی منہ نہ کرو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو اینٹوں پر قضائے حاجت کے لیے بیٹھے اور آپ کا رُخ بیت المقدس کی طرف تھا۔

حضرت انس، حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت واسع بن حبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے۔ میں نے اپنے گھر کی چھت سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جھانکا میرا خیال نہیں تھا کہ اس وقت کوئی شخص باہر ہو گا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت واسع بن حبان، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر چڑھا تو اچانک دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہیں آپ قبلہ رُخ تھے اور پشت مبارک شام کی طرف تھی۔

۷۷۲ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابن ابي مريم قال ثنا يحيى بن ايوب قال حدثني محمد بن عجلان عن محمد بن يحيى عن واسع بن حبان عن ابن عمر انه قال يتحدث الناس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الغائط بحديث وقد اطلعت يوما ورسول الله صلى الله عليه وسلم على ظهر بيت يقضي حاجته محجوبا عليه بلبن فرأيته مستقبل القبلة۔

حضرت واسع بن حبان رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قضائے حاجت کے سلسلے میں ایک حدیث بیان کرتے ہیں اور میں نے ایک دن دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکان کی چھت پر قضائے حاجت فرما رہے تھے اینٹوں سے پردہ کیا گیا تھا اور میں نے آپ کو قبلہ رخ دیکھا۔

۷۷۳ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن سلمة عن خالد الحذاء عن خالد بن ابي الصلت قال كنا عند عمر بن عبد العزيز فذكروا استقبال القبلة بالفرج فقال عراك بن مالك قالت عائشة ذكر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ناسا يكرهون استقبال القبلة بالفروج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد فعلوها حولوا مقعدتي نحو القبلة۔

حضرت خالد بن ابی الصلت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اہل مجلس نے شرمگاہ کے ساتھ قبلہ رخ ہونے کا ذکر کیا عراک بن مالک نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا کہ کچھ لوگ قضائے حاجت کے لیے قبلہ رخ ہونے کو ناپسند کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے ایسا کہا ہے؟ تو میری پیشاب گاہ کا رخ قبلہ کی طرف کر دو۔

۷۷۴ - حدثنا محمد بن الحجاج قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا ابن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله عن ابي قتادة انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يبول مستقبل القبلة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ رخ ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

۷۷۵ - حدثنا علي بن معبد قال ثنا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال ثنا ابي عن ابن اسحق قال ثنا ابان بن صالح عن مجاهد بن جبير عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهانا ان نستقبل القبلة ونستدبرها بفروجنا للبول ثم رأيته قبل موته بعام يبول مستقبل القبلة

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پیشاب کے لیے قبلہ رخ ہونے اور ادھر پیٹھ کرنے سے منع فرماتے تھے پھر میں نے آپ کو وصال سے ایک سال پہلے دیکھا کہ قبلہ رخ ہو کر پیشاب کرتے تھے۔

۷۷۶ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال ثنا حماد بن سلمة عن خالد الحذاء عن خالد بن ابي الصلت قال كنا عند عمر بن عبد العزيز فذكروا الرجل يجلس على الخلاء فيستقبل القبلة

حضرت خالد بن ابی الصلت سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس تھے تو اہل مجلس نے ایک شخص کا ذکر کیا جو اپنے طہارت خانے میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھتا ہے تو ان حضرات نے اسے ناپسند کیا اس پر

فَكَرِهُوا ذٰلِكَ فَحَدَّثَ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ ذٰلِكَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا حَوِّلُوْا مَقْعَدَتِيْ اِلَى الْقِبْلَةِ۔

حضرت عراک بن مالک نے بواسطہ حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا کیا انہوں نے ایسا کیا ہے میری نشست قبلہ کی طرف پھیر دو۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ حُجَّةً لِاَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَمُوْجِبَةُ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِاَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَاْخِيْرَ الْاِبَاحَةِ عَنِ النَّهْيِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ فَهِيَ نَاسِخَةٌ لِلْاٰثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ **وَقَدْ** خَالَفَ قَوْمٌ فِي الْقَوْلَيْنِ جَمِيْعًا فَقَالُوْا بَلْ نَقُوْلُ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰثَارَ كُلَّهَا لَا يَنْسَخُ شَيْءٌ مِنْهَا شَيْئًا وَذٰلِكَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ اَخْبَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ النَّهْيُ لَمْ يَقَعْ عَلَى الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَمَاكِنِ وَوَقَعَ عَلٰى خَاصٍّ مِنْهَا وَهِيَ الصَّحَارٰى

تو یہ روایات پہلے قول والوں کے خلاف اس قول کے قائلین کی دلیل ہیں اور ان پر حجت کو واجب کرتی ہیں کیونکہ ان روایات کے مطابق اباحت نہی سے مؤخر ہے جیسا کہ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا لہذا یہ روایات ان روایات کے لیے ناسخ ہیں جو باب کے شروع میں ہم نے ذکر کی ہیں —

ایک جماعت ان دونوں کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں بلکہ ہم تو یہ بات کہتے ہیں کہ ان روایات میں سے کوئی روایت بھی منسوخ نہیں وہ اس لیے کہ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں خبر دی کہ وہ سب سے پہلے آدمی ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے اس سے منع فرمایا اور وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے ہی یہ بات لوگوں سے بیان کی تو ممکن ہے کہ یہ ممانعت تمام جگہوں میں قضائے حاجت یا پیشاب سے متعلق نہ ہو بلکہ خاص جگہوں کے بارے میں ہو اور وہ صحرا ہیں

ثُمَّ جَاءَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَكَانَتْ حِكَايَتُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّهْيُ خَاصَّةً فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ مَا حَمَلَهٗ حَدِيْثُ ابْنِ جَزْءٍ عَلٰى مَا فَسَّرْنَاهُ وَكَرَاهَةُ الْاِسْتِقْبَالِ فِي الْكَرَابِيْسِ الْمَذْكُوْرِ فِيْهِ فَهُوَ عَنْ رَاْيِهٖ وَلَمْ يَحْكِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ يَجُوْزُ الْاِسْتِقْبَالُ اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعَ فَعَلِمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِهِ الصَّحَارٰى ثُمَّ حَكَمَ هُوَ لِلْبُيُوْتِ بِرَاْيِهٖ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ الْبُيُوْتَ وَالصَّحَارٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَيِّنُ لَنَا اَنَّهٗ اَرَادَ اَحَدَ الْمَعْنَيَيْنِ دُوْنَ الْاٰخَرِ وَحَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ

پھر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ آتے ہیں تو ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکایت کرنا خاص نہی ہے تو اس میں بھی وہی احتمال ہے جو ہم نے حضرت ابن جزء کی روایت میں وضاحت کی اور مذکورہ طہارت خانوں میں قبلہ رُخ ہونے کی کراہت ان کی اپنی رائے ہو اور انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہ کی ہو تو استقبال قبلہ جائز قرار دیا ہو یہاں تک کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو کچھ سنا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحرا مراد لیے ہیں پھر انہوں نے اپنی رائے سے گھروں کا حکم اسی طرح بیان کیا اور یہ بھی جائز ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر اور صحرا دونوں مقام مراد لیے ہوں لیکن اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی دلیل نہیں کہ جس سے ہمارے لیے واضح ہو کہ آپ نے دو معنوں میں سے فلاں معنی مراد لیا ہے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی حضرت سلمان سے روایت حضرت

وَحَدِيْثُ مَعْقِلِ بْنِ اَبِيْ مَعْقِلٍ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِمَّا نَهْيُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا **ثُمَّ** عُدْنَا اِلٰى مَا رَوَيْنَاهُ فِي الْاِبَاحَةِ **فَاِذَا** ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى اِبَاحَتِهِ لِاسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِي الصَّحَارِيْ وَالْبُيُوْتِ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْاِبَاحَةِ لِذٰلِكَ فِي الْبُيُوْتِ خَاصَّةً فَكَانَ اَرَادَ بِهٖ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ فِي النَّهْيِ عَلَى الصَّحَارِيْ خَاصَّةً فَاَوْلٰى بِنَا اَنْ نَجْعَلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ زَائِدًا عَلَى الْاَحَادِيْثِ الْاُوَلِ غَيْرَ مُخَالِفٍ لَهَا فَيَكُوْنُ هٰذَا عَلَى الْبُيُوْتِ وَتِلْكَ الْاَحَادِيْثُ الْاُوَلُ عَلَى الصَّحَارِيْ وَهٰذَا قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ۔

۷۷۷۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مَالِكًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ **ثُمَّ** رَجَعْنَا اِلٰى حَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ فَفِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَقَدْ يَكُوْنُ رَآهُ حَيْثُ رَآهُ ابْنُ عُمَرَ فَيَكُوْنُ مَعْنٰى حَدِيْثِهٖ وَحَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ سَوَاءً اَوْ يَكُوْنُ رَآهُ فِيْ صَحْرَاءَ فَيُخَالِفُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ وَيَنْسَخُ الْاَحَادِيْثَ الْاُوَلَ فَهُوَ عِنْدَنَا غَيْرُ نَاسِخٍ لَهَا حَتّٰى يُعْلَمَ يَقِيْنًا اَنَّهٗ قَدْ نَسَخَهَا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ جَابِرٍ فَفِيْهِ النَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَلَمْ يُبَيِّنْ مَكَانًا فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى مَا فَسَّرْنَا وَبَيَّنَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَيُّوْبَ فَلَا حُجَّةَ فِيْهِ اَيْضًا تُوْجِبُ مُضَادَّةَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ جَابِرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْبَوْلُ كَانَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ نَهْيُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَوَّلُ وَقَعَ عَلَيْهِ

معقل بن ابی معقل کی روایت اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اس کا بھی یہی مفہوم ہو سکتا ہے۔ پھر ہم اباحت کی روایات کی طرف لوٹے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کی چھت پر قبلہ رُخ بیٹھے دیکھا تو اس میں احتمال ہے کہ اس میں صحراؤں اور گھروں میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھنے کا جواز ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ صرف گھروں میں جواز ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سے جو نہی کی روایات مروی ہیں ان میں آپ) نے صرف صحراؤں میں ممانعت کا ارادہ فرمایا ہو تو ہمارے لیے بہتر ہے کہ اس حدیث کو پہلی حدیث پر زائد قرار دیں اس کی مخالفت شمار نہ کریں لہٰذا یہ گھروں سے متعلق ہو اور وہ پہلی حدیث صحراء سے متعلق ہو اور یہ حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ کا قول ہے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مالک کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا پھر ہم حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف رجوع کرتے ہیں تو اس میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رُخ ہو کر پیشاب کرتے تھے تو ہو سکتا ہے انہوں نے آپ کو اسی طرح دیکھا ہو جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا تو ان کی روایت اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا ایک ہی مفہوم ہوگا۔ یا انہوں نے آپ کو صحرا میں دیکھا تو یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ہوگی۔ تو یہ پہلی حدیث کے لیے ناسخ ہوگی لیکن ہمارے نزدیک یہ اس وقت ناسخ نہیں ہو سکتی۔ جب تک یقین سے معلوم نہ ہو جائے کہ اس نے ان کو منسوخ کر دیا جہاں تک حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے قبلہ رُخ ہونے اور ادھر پیٹھ کرنے کی ممانعت ہے لیکن جگہ کا بیان نہیں ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ اس کا مفہوم بھی وہی ہو جو ہم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں وضاحت و تفسیر کی ہے لہٰذا اس میں بھی ایسی کوئی دلیل نہیں جو حضرت ابن عمر اور

فلم نعلم شيئا من هذه الآثار نسخ شيئا منها شيء

ابوقتادہ (رضی اللہ عنہم) کی روایات سے تضاد ثابت کرے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنی روایت میں فرماتے ہیں پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قبلہ رُخ ہو کر پیشاب فرما رہے تھے تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ پیشاب اس جگہ ہو جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی نہی واقع نہیں ہوتی تو ہمیں ان روایات سے معلوم نہ ہوا کہ ان میں سے کس نے کس روایت کو منسوخ کیا۔

ثم عدنا الى حديث عراك ففيه انه ذكر لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان ناسا يكرهون استقبال القبلة بفروجهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حولوا مقعدتي مستقبل القبلة **فقد** يجوز ان يكون انكر قولهم لانهم كرهوا ذلك في جميع الاماكن فامر بتحويل مقعدته نحو القبلة ليرد عليهم وليعلم انه لم يقع نهيه على ذلك وانما وقع النهي على استقبالها في مكان دون مكان ويحتمل ان يكون اراد بذلك نسخ النهي الاول في الاماكن كلها لان النهي كان قد وقع في الآثار الاول عن ذلك فليس فيه دليل ايضا على نسخ ولا غيره **فلما** كان حكم هذه الآثار كذلك كان اولى بنا ان نصححها كلها فنجعل ما فيه النهي منها على الصحارى وما فيه الاباحة على البيوت حتى لا تضاد منها شيء۔

پھر ہم نے حضرت عراک رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف رجوع کیا تو اس میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کچھ لوگ اپنی شرمگاہوں کے ساتھ قبلہ رُخ ہونا پسند نہیں کرتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری پیشاب گاہ کو قبلہ رُخ کردو تو ممکن ہے آپ نے ان لوگوں کے قول کا انکار فرمایا کیونکہ وہ اسے تمام مقامات میں ناپسند کرتے تھے تو آپ نے اپنی پیشاب گاہ کو قبلہ رُخ کرنے کا حکم دیا تاکہ ان کا رد ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ آپ کی نہی اس پر واقع نہیں ہوئی اور آپ کی طرف سے ممانعت بعض مقامات سے متعلق ہے بعض سے نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے تمام مقامات سے متعلق پہلی نہی کے نسخ کا ارادہ فرمایا ہو کیونکہ پہلی روایات میں ان تمام کے بارے میں نہی آئی ہے تو اس میں بھی نسخ وغیرہ پر کوئی دلیل نہیں ـــ تو جب روایات کا حکم اس طرح ہے تو ہمارے لیے بہتر ہے کہ ہم ان تمام کی تصحیح کریں لہٰذا اس سلسلے میں جو ممانعت ہے اسے صحراؤں سے متعلق سمجھیں اور جو اباحت وجواز ہے وہ گھروں سے متعلق قرار دیں تاکہ ان میں سے کسی حدیث کا تضاد ثابت نہ ہو۔

۷۷۸ - **وقد** حدثنا ابن ابي عمران قال ثنا اسحق ابن اسمعيل قال ثنا حاتم بن اسمعيل قال ثنا يونس قال ثنا ابن وهب عن حاتم عن عيسى بن ابي عيسى الخياط ح وحدثنا اسمعيل قال ثنا عبيد الله بن موسى قال ثنا عيسى عن الشعبي انه سأله عن اختلاف هذين الحديثين فقال الشعبي صدقا والله اما حديث ابي هريرة فعلى الصحارى ان ملئكة الله يصلون فلا تستقبلوهم وان حشوشكم هذه لا قبلة فيها فعلى هذا المعنى يحمل هذه الآثار حتى

حضرت عیسٰی سے روایت ہے انہوں نے حضرت شعبی رحمہما اللہ سے ان دو (قسم کی) حدیثوں کے اختلاف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا دونوں حدیثیں سچی ہیں اللہ کی قسم! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت صحراؤں سے متعلق ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں لہٰذا ان کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیے اور تمہارے ان باغوں میں کوئی قبلہ نہیں تو ان روایات کو اس معنی پر محمول کیا جائے گا تاکہ ان میں تضاد ثابت نہ ہو۔

لَا يَتَضَادُّ مِنْهَا شَيْءٌ۔

بَابُ ۲۸۶ أَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

باب ۲۸۶ پیاز، لہسن اور گندنا کھانا

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ خَضْرَاوَاتِكُمْ هٰذِهِ ذَوَاتِ الرِّيْحِ فَلَا يَقْرَبُنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تمہاری ان بو دار سبزیوں میں سے کوئی سبزی کھائے وہ ہرگز ہماری مساجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَأْتِي الْمَسَاجِدَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس پودے سے کھائے وہ مسجد میں نہ آئے۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسْجِدَ حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا يَعْنِي الثُّوْمَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس ساگ سے کھائے وہ مسجد میں ہرگز نہ آئے حتی کہ اس کی بو ختم ہو جائے اس سے لہسن مراد ہے۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الثُّوْمِ بِخَيْبَرَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں لہسن کے کھانے سے منع فرمایا۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا وَيُؤْذِيْنَا فِيْ مَسْجِدِنَا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے اس ساگ سے کچھ کھایا وہ ہماری مسجد میں ہمارے قریب نہ آئے یا فرمایا کہ وہ ہمیں اذیت نہ دے۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ الْحَنَفِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ

حضرت عباد بن تمیم، اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس پودے

اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا يَعْنِي الثُّوْمَ۔

سے کھائے وہ ہماری مساجد کے قریب ہرگز نہ آئے لہسن مراد ہے۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اَنَسًا مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الثُّوْمِ فَقَالَ يَعْنِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا۔

حضرت عبدالعزیز بن صہیب فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے لہسن کے بارے میں کچھ فرمایا ہو تو انہوں نے فرمایا یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے اس پودے سے کھایا وہ ہرگز قریب نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقَلَاتِ فَلَا يَقْرَبَنَّا فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ لَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس ساگ سے کھائے وہ ہماری مساجد میں ہمارے قریب نہ آئے یا فرمایا ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ بِشْرِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يُنَاجِيْنَا۔

حضرت بشیر بن بشیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ اصحاب شجر سے تھے (صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور علیہ السلام کے دست اقدس پر بیعت کرنے والوں میں سے تھے) فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اس پودے سے کھائے وہ ہم سے سرگوشی نہ کرے۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي الرَّبَابِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ لَهٗ وَاِنَّا نَزَلْنَا فِيْ مَكَانٍ فِيْهِ شَجَرُ ثُوْمٍ فَنَبَثَ اَصْحَابُهٗ فِيْهِ فَاَكَلُوْا مِنْهُ ثُمَّ غَدَوْا اِلَى الْمُصَلّٰى فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيْحَ الثُّوْمِ فَقَالَ لَا تَقْرَبُوْا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ ثُمَّ تَاتُوا الْمَسَاجِدَ قَالَ ثُمَّ جَاؤُا الثَّانِيَةَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَوَجَدَ رِيْحَهَا فَقَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمُصَلّٰى۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم ایک ایسی جگہ اترے جہاں لہسن کے پودے تھے صحابہ کرام وہاں پھیل گئے اور انہوں نے اس سے کھایا پھر وہ مسجد میں گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن کی بو پائی آپ نے فرمایا اس درخت کے قریب نہ جاؤ کہ اس کے بعد مساجد میں آتے ہو فرماتے ہیں پھر دوسری بار مسجد میں آئے تو آپ نے بو محسوس فرمائی تو ارشاد فرمایا جو آدمی اس پودے سے کھائے وہ ہرگز مسجد کے قریب نہ آئے۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے اس ساگ سے کھایا وہ ہرگز ہماری مساجد کے قریب نہ آئے

فلا يقربنا او يؤذينا في مساجدنا

قال ابو جعفر فكره قوم اكل البقول ذوات الريح اصلا واحتجوا في ذلك بهذه الآثار **وخالفهم** في ذلك آخرون وقالوا انما نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن اكلها لا لانها حرام ولكن لئلا يؤذي بريحها من يحضر معه المسجد **وقد** جاء في ذلك آثار أخر ما قد دل على ذلك.

۷۹۰ - **حدثنا** علي بن معبد قال ثنا عبد الوهاب ابن عطاء قال ثنا سعيد عن قتادة عن سالم بن ابي الجعد عن معدان بن ابي طلحة اليعمري ان عمر بن الخطاب قال يا ايها الناس انكم لتأكلون من شجرتين خبيثتين هذا الثوم وهذا البصل ولقد كنت ارى الرجل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوجد منه ريحه فيؤخذ بيده فيخرج الى البقيع فمن كان آكلهما فليمتهما طبخا

فهذا عمر قد اخبر بما كانوا يصنعون بمن اكلهما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اباح هو اكلهما بعد ان يماتا طبخا فدل ذلك على ان النهي عنه لم يكن للتحريم

۷۹۱ - **وقد** حدثنا علي بن معبد قال ثنا يونس بن محمد قال ثنا خالد بن ميسرة عن معاوية بن قرة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اكل من هاتين الشجرتين الخبيثتين فلا يقربن مسجدنا فان كنتم لا بد آكليهما فاميتوهما طبخا

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اباح اكلهما بعد ذهاب ريحهما فدل ذلك ان نهيه عن اكلهما انما كان لكراهة ريحهما لا انهما حرام في نفسهما.

۷۹۲ - **وقد** حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن

یا فرمایا ہمیں اذیت نہ دے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے بدبودار سبزیوں کو کھانا مطلقاً مکروہ قرار دیا ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے اس لیے منع نہیں فرمایا کہ یہ حرام ہیں بلکہ اس لیے روکا کہ جو لوگ ان کے ساتھ مسجد میں موجود ہیں انہیں ان کی بُو سے اذیت نہ ہو۔ اس سلسلے میں کچھ دوسری روایات آتی ہیں جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! بے شک تم ان دو خبیث پودوں سے کھاتے ہو یعنی لہسن اور پیاز ۔۔۔ اور میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھتا تھا کہ کسی شخص سے اس کی بُو پائی جاتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت البقیع کی طرف نکال دیا جاتا تو جو شخص ان دونوں کو کھانا چاہے وہ پکانے کے ذریعے ان کی بُو کو مٹا دے۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو بتاتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسے کھانے والے کے ساتھ کیا سلوک ہوتا تھا اور آپ نے ان دونوں کا کھانا جائز قرار دیا جب پکانے کے ذریعے بُو ختم کر دی جائے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس سے ممانعت حرام کرنے کے لیے نہیں ہے

حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو آدمی ان دو بدبودار پودوں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے اگر تم نے ان کو ضرور کھانا ہے تو پکا کر ان کی بُو مٹا دو۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کھانا حلال قرار دیا جب ان کی بُو چلی جائے تو یہ بھی اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے کھانے سے ممانعت ان کی ناپسندیدہ بُو کی وجہ سے ہے یہ بات نہیں کہ یہ ذاتی طور پر حرام ہیں۔

حضرت ابوبردہ بن ابی موسیٰ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم

هٰرُوْنُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَكَلْتُ الثُّوْمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ سَبَقْتُ بِرَكْعَةٍ فَدَخَلْتُ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيْحَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا فَاَتْمَمْتُ صَلَاتِيْ فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا اَعْطَيْتَنِيْ يَدَكَ فَنَاوَلَنِيْ يَدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْخَلْتُهَا فِيْ كُمِّيْ حَتّٰى اَنْتَهَيْتُ اِلٰى صَدْرِيْ فَوَجَدَهُ مَعْصُوْبًا فَقَالَ اِنَّ لَكَ عُذْرًا۔

فَفِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ فِيْ مَسْجِدِنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهُ اِنَّمَا نَهٰى عَنْ اَكْلِهَا لِئَلَّا يُؤْذِيَ رِيْحُهَا مَنْ يَحْضُرُ الْمَسْجِدَ لَا لِاَنَّ اَكْلَهَا حَرَامٌ۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ مِنْ طَعَامٍ بَعَثَ بِفَضْلِهِ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ بِقَصْعَةٍ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا فَاَتَاهُ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كَرِهْتُهُ لِرِيْحِهِ قَالَ فَاَنَا اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰى اُمِّ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّةِ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَتْنِيْ اَنَّهُمْ تَكَلَّفُوْا لَهُ طَعَامًا فِيْهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ فَاَتَوْهُ فَكَرِهَهُ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ كُلُوْهُ فَاِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِيَ صَاحِبِيْ۔

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عہد رسالت میں لہسن کھایا پھر میں مسجد میں آیا ایک رکعت ہو چکی تھی میں صحابہ کرام کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بو محسوس ہوئی جب سلام پھیرا تو فرمایا جو شخص اس بدبودار پودے سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بو چلی جائے میں نے اپنی نماز مکمل کی جب سلام پھیرا تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو قسم دیتا ہوں اپنا ہاتھ مبارک پکڑا دیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک مجھے پکڑایا میں نے اسے اپنی آستین میں داخل کیا حتی کہ اسے سینے تک پہنچا دیا تو آپ نے اسے پٹی باندھے ہوئے پایا تو فرمایا بے شک تمہارے لیے عذر ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول میں ہے کہ جو شخص اس بدبودار پودے سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے حتی کہ اس کی بو چلی جائے اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اس کے کھانے سے اس لیے منع فرمایا کہ حاضرین مسجد کو اس سے اذیت نہ پہنچے اس لیے نہیں کہ اس کا کھانا حرام ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (فرماتے ہیں) کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کھانا تناول فرماتے تو بچا ہوا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں بھیج دیتے فرماتے ہیں آپ نے ایک دن ایک پیالہ بھیجا جس میں سے تناول نہیں فرمایا تھا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے فرمایا نہیں لیکن میں اس کی بو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں انہوں نے عرض کیا پھر جسے آپ ناپسند کرتے ہیں میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں۔

حضرت عبید اللہ بن ابی یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ جن کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے تھے ان کی والدہ میرے پاس آئیں انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک کھانا تیار کیا جس میں اس ساگ (لہسن) سے کچھ تھا تو آپ نے اسے ناپسند فرمایا اور اپنے صحابہ کرام سے فرمایا اسے کھاؤ میں تم سے کسی کی مثل نہیں ہوں مجھے ڈر ہے کہ میں اپنے ساتھی (حضرت جبرئیل علیہ السلام) کو ایذا

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ مَرَّۃً اُخْرٰی قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّۃَ قَالَتْ نَزَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ طَعَامًا فِیْہِ مِنْ بَعْضِ ھٰذِہِ الْبُقُوْلِ فَلَمْ یَاْکُلْہُ وَقَالَ اِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اُوْذِیَ صَاحِبِیْ۔

حضرت عبیداللہ فرماتے ہیں میں نے ام ایوب انصاریہ سے سنا وہ فرماتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جس میں ان سبزیوں میں سے کچھ تھا تو آپ نے تناول نہ فرمایا اور فرمایا کہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میرے ساتھی کو اذیت پہنچے۔

۷۹۶۔ وَحَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ اَبِیْ رُھْمٍ السَّمَاعِیِّ اَنَّ اَبَا اَیُّوْبَ حَدَّثَہٗ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنْتَ تُرْسِلُ بِالطَّعَامِ فَانْظُرُ فَاِذَا رَاَیْتُ اَثَرَ اَصَابِعِکَ وَضَعْتُ یَدِیْ فِیْہِ حَتّٰی کَانَ ھٰذَا الطَّعَامُ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ بِہٖ فَنَظَرْتُ فِیْہِ فَلَمْ اَرَ فِیْہِ اَثَرَ اَصَابِعِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنَّ فِیْہِ بَصَلًا فَکَرِھْتُ اَنْ اٰکُلَہٗ مِنْ اَجْلِ الْمَلَکِ الَّذِیْ یَاْتِیْنِیْ وَاَمَّا اَنْتُمْ فَکُلُوْہُ۔

حضرت ابورھم سماعی سے مروی ہے حضرت ابوایوب رضی اللہ نے ان سے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میرے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے تو میں اسے دیکھتا اگر اس میں آپ کے مبارک انگلیوں کے نشانات پاتا تو اس میں اپنا ہاتھ ڈالتا حتی کہ یہ کھانا آیا جو آپ نے بھیجا میں نے اسے دیکھا تو مجھے آپ کی انگلیوں کے نشان نظر نہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس میں پیاز تھا تو میں نے اس فرشتے کی وجہ سے اس کا کھانا ناپسند نہ کیا جو میرے پاس آتا ہے لیکن تم اسے کھاؤ۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابن لھیعہ حضرت یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَیَّاشُ بْنُ وَلِیْدِ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یُسَمِّ الشَّجَرَۃَ۔

حضرت مرثد بن عبداللہ حضرت ابوامامہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے اس پودے کا نام نہیں لیا۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَکْرِ بْنِ سَوَادَۃَ اَنَّ سُفْیَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ بَصَلٌ اَوْکُرَّاثٌ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِہٖ وَلَیْسَ بِمُحَرَّمٍ۔

حضرت بکر بن سوادہ سے مروی ہے کہ حضرت سفیان بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے پیاز اور گندنے کا ذکر کیا اور اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا کہ یہ حرام نہیں ہے۔

فَقَدْ اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ لِلنَّاسِ

تو ان تمام روایات کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کے لیے پیاز اور گندنے کا کھانا مباح قرار دیا اور

أَكْلَ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ وَإِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مُحَرَّمٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ هٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْتَ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُمَا قَدْ طُبِخَ فَأَمَّا مَا كَانَ غَيْرَ مَطْبُوْخٍ فَهُوَ دَاخِلٌ فِي النَّهْيِ الَّذِيْ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ قِيْلَ لَهٗ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِنَّمَا أَكْرَهُهٗ لِرِيْحِهٖ وَقَدْ أَبَاحَ أَصْحَابَهٗ أَكْلَهٗ فَمَا كَانَتْ رِيْحُهٗ فِيْهِ قَائِمَةً بَعْدَ الطَّبْخِ كَانَ عَلٰى حُكْمِهٖ قَبْلَ الطَّبْخِ إِذْ كَانَ إِنَّمَا كَرِهَ أَكْلَهٗ فِيْهِمَا جَمِيْعًا مِنْ أَجْلِ رِيْحِهٖ فَدَلَّ إِبَاحَتُهٗ أَكْلَهٗ لَهُمْ بَعْدَ الطَّبْخِ وَرِيْحُهٗ مَوْجُوْدَةٌ عَلٰى أَنَّ أَكْلَهُمْ إِيَّاهُ قَبْلَ الطَّبْخِ مُبَاحٌ لَهُمْ أَيْضًا۔

یہ حرام نہیں ——— اگر کوئی شخص کہے کہ یہ جو کچھ تم نے ذکر کیا تو یہ اس کے بارے میں ہے جو پکایا گیا لیکن جو کچا ہے وہ اس ممانعت میں داخل ہے جو پہلی روایات میں مذکور ہے تو اس شخص کو یوں جواب دیا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایات ہم نے نقل کی ہیں ان میں آپ نے فرمایا کہ میں اسے اس کی بُو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں اور آپ نے صحابہ کرام کے لیے اس کا کھانا حلال قرار دیا تو پکانے کے بعد بھی جب تک اس کی بُو باقی رہے گی اس کا وہی حکم ہوگا جو پکانے سے پہلے ہے کیونکہ آپ نے اسے دونوں صورتوں میں بُو کی وجہ سے ناپسند فرمایا تو آپ کا صحابہ کرام کے لیے پکانے کے بعد کھانا جائز قرار دینا جب کہ اس کی بُو باقی ہے اس بات کی دلیل ہے کہ پکانے سے پہلے بھی ان کے لیے جائز تھا۔

۸۰۰ - وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ يَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا فَيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ وَإِنَّهٗ أُتِيَ بِقِدْرٍ أَوْ بِبَدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا إِلٰى بَعْضِ أَصْحَابِهٖ كَانَ مَعَهٗ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّيْ أُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لہسن یا پیاز کھایا وہ ہم سے دُور رہے یا فرمایا ہماری مسجد سے دُور رہے وہ اپنے گھر میں بیٹھے آپ کے پاس ایک ہنڈیا یا تھال لایا گیا جس میں کچھ ساگوں کی سبزیاں تھیں آپ نے ان کی بُو محسوس فرمائی تو ان کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ کو ان ساگوں کے بارے میں بتایا گیا جو اُن میں تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں بعض صحابہ کرام کی طرف لے جاؤ جو آپ کے ہمراہ تھے جب آپ نے دیکھا کہ وہ اسے کھانا پسند نہیں کرتے تو فرمایا تم کھاؤ بے شک میں اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم سرگوشی نہیں کرتے۔

۸۰۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنَ الْكُرَّاثِ فَلَا يَغْشَانَا فِيْ مَسَاجِدِنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسَانُ۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گندنا کھایا وہ ہماری مساجد میں ہمارے پاس نہ آئے حتی کہ اس کی بُو چلی جائے کیونکہ فرشتوں کو اس بات سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسان کو اذیت ہوتی ہے۔

۸۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مُسْلِمٍ

حضرت حبہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لہسن کھانے کا حکم دیا اور فرمایا اگر مجھ پر فرشتہ نہ اترتا تو میں بھی اسے کھاتا

لَاعُوَرِ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّاكُلَ الثُّوْمَ وَقَالَ لَوْلَا اَنَّ الْمَلَكَ يَنْزِلُ عَلَيَّ لَاَكَلْتُهٗ

فَقَدْ دَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى اِبَاحَةِ اَكْلِهَا مَطْبُوْخًا كَانَ اَوْ غَيْرَ مَطْبُوْخٍ لِمَنْ قَعَدَ فِيْ بَيْتِهٖ وَكَرَاهَةِ حُضُوْرِ الْمَسْجِدِ وَرِيْحُهٗ مَوْجُوْدٌ لِئَلَّا يُؤْذِيَ بِذٰلِكَ مَنْ يَحْضُرُهٗ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ وَبَنِيْ اٰدَمَ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ترجمہ کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس کا کھانا مباح ہے پکا ہوا ہو یا نہ لیکن یہ اس کے لیے ہے جو گھر میں بیٹھے جب تک بو موجود ہو تو مسجد میں حاضری مکروہ ہے تاکہ وہاں حاضر فرشتوں اور انسانوں کو تکلیف نہ ہو ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۸۷ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْحَائِطِ اَلَهٗ اَنْ يَّاكُلَ مِنْهُ اَمْ لَا

باب ۲۸۷ کسی کے باغ سے گزرتے ہوئے وہاں سے کھانا کیسا ہے

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى حَائِطٍ فَلْيُنَادِ صَاحِبَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ اَجَابَهٗ وَاِلَّا فَلْيَاْكُلْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّفْسِدَ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى غَنَمٍ فَلْيُنَادِ صَاحِبَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ اَجَابَهٗ وَاِلَّا فَلْيَشْرَبْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّفْسِدَ

حضرت ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے اور فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی باغ میں آئے تو تین مرتبہ آواز دے اگر جواب ملے تو ٹھیک ورنہ کھائے لیکن خراب نہ کرے اور جب بکری کے پاس آئے تو اس کے مالک کو تین بار آواز دے اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ (اس کا دودھ) پیئے لیکن نقصان نہ کرے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَجَعَلُوْا لِمَنْ مَرَّ بِالْحَائِطِ اَنْ يُّنَادِيَ صَاحِبَهٗ ثَلٰثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ وَاِلَّا اَكَلَ وَكَذٰلِكَ فِي الْغَنَمِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّاكُلَ مِنْ غَيْرِ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ فَاِنْ كَانَتْ ضَرُوْرَةٌ فَالْاَكْلُ لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ وَالشُّرْبُ لَهٗ مُبَاحٌ قَالُوْا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْاِبَاحَةَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِيَ عَلَى الضَّرُوْرَةِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے انہوں نے کسی باغ سے گزرنے والے کے لیے یہ حکم بیان کیا ہے کہ وہ اس کے مالک کو تین بار آواز دے اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ کھائے اسی طرح بکری کا حکم ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ضرورت کے بغیر کھانا مناسب نہیں اگر ضرورت ہو تو اس سے کھانا اور پینا جائز ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دوسری حدیث میں ایسی بات مروی ہے جو اس حدیث میں مذکور اباحت کے ضرورت سے مشروط ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۸۰۴- فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مَخْوَلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ اِذَا اَرْمَلَ الْقَوْمُ فَصَبَّحُوا الْاِبِلَ فَلْيُنَادُوا الرَّاعِيَ ثَلٰثًا فَاِنْ لَّمْ يَجِدُوا الرَّاعِيَ وَوَاجِدُوا الْاِبِلَ فَلْيَتَصَبَّحُوْا لَبَنَ الرَّاوِيَةِ اِنْ كَانَ فِي الْاِبِلِ رَوَايَةٌ وَلَا حَقَّ لَهُمْ فِيْ بَقِيَّتِهَا فَاِنْ جَاءَ الرَّاعِيْ فَلْيُمْسِكْهُ رَجُلَانِ وَلَا يُقَاتِلُوْهُ وَيَشْرَبُوْا فَاِنْ كَانَ مَعَهُمْ دَرَاهِمُ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهَا

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَا اُبِيْحَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اِنَّمَا هُوَ عَلَى الضَّرُوْرَةِ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا۔

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت عبداللہ بن عصمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے جب کسی قوم کا توشہ ختم ہو جائے اور وہ صبح کے وقت اونٹوں کے پاس آئیں تو چرواہے کو تین بار پکاریں اگر چرواہے کو نہ پائیں اور اونٹوں کو پائیں تو پانی لانے والی اونٹنی کا دودھ دوہیں اگر ان میں پانی لانے والی اونٹنی ہو باقی اونٹوں میں ان کا کوئی حق نہیں پھر اگر چرواہا آجائے تو دو آدمی اسے روک کے رکھیں لیکن اس سے لڑائی نہ کریں اور دودھ پئیں اگر ان کے پاس درہم ہوں تو اب اونٹوں کے مالک کی اجازت کے بغیر (دودھ پینا) حرام ہے۔

تو اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اس پہلی حدیث میں جو جواز ہے وہ ضرورت کے وقت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ حدیث بھی مروی ہے جو اس معنی پر دلالت کرتی ہے۔

۸۰۵- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ اَخِيْهِ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُؤْتٰى مَشْرَبَتُهٗ فَيُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُحْمَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِئٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ کوئی شخص اس کے توشہ خانہ میں آئے اس کا خزانہ توڑے اور کھانا اٹھا کر لے جائے ان کے جانوروں کے تھن ان کے کھانے کا خزانہ ہیں پس تم میں سے کوئی بھی کسی شخص کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔

۸۰۶- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسماعیل بن امیہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۰۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَفَعَهٗ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَحُلُّ صِرَارَ نَاقَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهَا

حضرت عبداللہ بن عصیم سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اونٹنیوں کے گلہ سے ان کی مالک کی اجازت کے بغیر کچھ لے کیونکہ وہ ان پر

فَاِنَّهٗ خَاتَمُهُمْ عَلَيْهَا ـ

۸۰۸ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّاْخُذَ عَصَا اَخِيْهِ بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ قَالَ وَذٰلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ مَّالِ الْمُسْلِمِ ـ

۸۰۹ ـ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ حَرَاثَةَ عَنْ عَمْرِو يَثْرِبِيِّ قَالَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مِّنْ مَّالِ اَخِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّقِيْتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّيْ اٰخُذُ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ اِنْ لَّقِيْتَهَا تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّزِنَادًا وَّ بِخَبْتِ الْجَمِيْشِ فَلَا تُهِجْهَا فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا تَمْنَعُ مَا تَوَهَّمَ مَنْ ذَهَبَ فِيْ تَاْوِيْلِ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اِلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ وَلَوْ ثَبَتَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ لَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ كَانَ فِيْ حَالِ وُجُوْبِ الضِّيَافَةِ حِيْنَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا وَاَوْجَبَهَا لِلْمُسَافِرِيْنَ عَلٰى مَنْ حَلُّوْا بِهٖ ـ

۸۱۰ ـ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَاِنْ اَصْبَحَ بِفِنَائِهٖ فَاِنَّهٗ دَيْنٌ اِنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ ـ

۸۱۱ ـ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ـ

مُہر (نشانی) ہے ۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ شخص کی مرضی کے بغیر اس کی لاٹھی لے فرمایا یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مسلمان کا مال بڑی سختی حرام فرمایا ۔

حضرت عمرو یثربی سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کے لیے اس کے بھائی کے مال سے اس کی مرضی کے بغیر کچھ بھی لینا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اپنے چچا زاد بھائی کی بکری کو پاؤں تو اس سے کچھ لے سکتا ہوں! آپ نے فرمایا اگر تو اس کو اس حالت میں بھی پائے کہ اس کے ساتھ چھری اور آگ ہو اور بے آب وگیاہ وسیع زمین میں ہو تو اسے پریشان نہ کر ۔

تو یہ روایات جو ہم نے بیان کی ہیں وہ اس شخص کے وہم کے خلاف ہیں جو پہلی حدیث کی تاویل میں اس بات کی طرف گیا جو ہم نے ذکر کی ہے اگر اس کا موقف ثابت ہو جائے تو بھی اس بات کا احتمال ہے کہ یہ حدیث اس حالت سے متعلق ہو جب مہمان نوازی واجب تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا اور مسافر جہاں اتریں وہاں کے لوگوں پر اسے واجب قرار دیا ۔

حضرت مقدام ابو کریمہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہمان کی رات (کو خاطر تواضع کرنا) واجب ہے اگر صبح بھی اس کے صحن میں ہو تو وہ قرض ہے اگر چاہے تو اسے پورا کرے اور چاہے تو چھوڑ دے ۔

حضرت ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا ۔

۸۱۲ - **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب قال ثنا وهيب عن منصور فذكر بإسناده مثله۔

حضرت وہیب نے حضرت منصور سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۳ - **حدثنا** فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال ثنا معاوية بن صالح ان ابا طلحة حدثه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ايما ضيف نزل بقوم فاصبح الضيف محروما فله ان ياخذ بقدر قراه ولا حرج عليه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس بطور مہمان جائے پھر مہمان محرومی کی حالت میں صبح کرے تو وہ اپنی مہمانی کا اندازہ لے سکتا ہے اور اس پر کوئی حرج نہیں۔

---

۸۱۴ - **حدثنا** احمد بن عبد الرحمن قال ثنا عمي قال ثنا معاوية بن صالح عن نعيم بن زياد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت نعیم بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۵ - **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا ابو مسهر قال ثنا يحيى بن حمزة عن الزبيدي عن مروان بن رؤبة انه حدثه عن عبد الرحمن بن ابي عوف الجرشي عن المقدام بن معدي كرب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل ضاف بقوم فلم يقروه كان له ان يعقبهم بمثل قراه۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس بطور مہمان جائے اور وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اس کے لیے جائز ہے کہ مہمانی کا اندازہ ان سے حاصل کرے۔

---

۸۱۶ - **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر قال قلنا يا رسول الله انك تبعثنا فنمر بقوم قال ان نزلتم بقوم فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فان لم يفعلوا فخذوا منهم حق الضيف الذي ينبغي

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایک قوم کے پاس سے گزرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس اترو پھر وہ تمہارے لیے اس چیز کا حکم کریں جو مہمان کے لیے مناسب ہے تو اسے قبول کرو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا مناسب حق وصول کرو۔

فاوجب صلى الله عليه وسلم الضيافة في هذه الآثار وجعلها دينا وجعل للذي وجبت له اخذها كما يأخذ الدين **ثم** نسخ ذلك

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روایات میں مہمان نوازی کو واجب قرار دیا اور اسے قرض قرار دیا اور جس کے لیے یہ واجب ہے اسے اجازت دی کہ وہ اسے قرض کی طرح وصول کر سکتا ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۸۱۷ - **فيما** روي في نسخه ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا سليمان بن المغيرة قال ثنا ثابت عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال ثنا المقداد بن

حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اور میرا ساتھی اس حالت میں آئے کہ بھوک کی وجہ سے ہماری سماعت و بصارت ضائع ہونے کے قریب پہنچ

الاسود قال جئت انا وصاحب لي قد كادت ان تذهب اسماعنا وابصارنا من الجوع فجعلنا نتعرض للناس فلم يضفنا احد فاتينا النبي صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله اصابنا جوع شديد فتعرضنا للناس فلم يضفنا احد فاتيناك فذهب بنا الى منزله وعنده اربعة اعنز فقال يا مقداد احلبهن وجزء اللبن لكل اثنين جزءا وذكر حديثا طويلا۔

چکی تھی ہم لوگوں سے درخواست کرنے لگے (کہ وہ ہماری مہمان نوازی کریں) لیکن کسی نے بھی ہماری مہمان نوازی نہ کی ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں سخت بھوک لگی ہے ہم نے لوگوں سے درخواست کی لیکن کسی نے بھی ہماری مہمان نوازی نہیں کی اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ آپ ہمیں اپنے خانۂ اقدس میں لے گئے آپ کے پاس چار بکریاں تھیں فرمایا اے مقداد ان (بکریوں) کو دوہو اور دودھ ہر دو کے لیے ایک ایک حصہ کے طور پر تقسیم کرو انہوں نے طویل حدیث ذکر کی۔

۸۱۸۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ثابت عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن المقداد ابن عمرو قال قدمت المدينة انا وصاحب لي ثم ذكر مثله۔

حضرت مقداد بن عمرو سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اور میرا ساتھی مدینہ طیبہ آئے پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

افلا ترى ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يضيفوهم وقد بلغت بهم الحاجة الى ما ذكر في هذا الحديث ثم لم يعنفهم رسول الله صلى الله عليه وسلم على ذلك فدل ما ذكرنا على نسخ ما كان اوجب على الناس من الضيافة **وقد** ذكرنا فيما تقدم من كتابنا هذا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مال المسلم على المسلم كحرمة دمه۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ان کی مہمان نوازی نہیں کی حالانکہ ان کو وہ حاجت درپیش تھی جس کا حدیث میں ذکر ہوا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابہ کرام) کے اس عمل پر انہیں جھڑکا نہیں، تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے جو مہمان نوازی لوگوں پر واجب کی تھی وہ منسوخ ہو گئی — ہم نے اس سے پہلے اپنی اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان پر اس کے اپنے خون کی مثل حرام ہے۔

۸۱۹۔ **وقد** حدثنا ربيع قال ثنا اسد قال ثنا ابن ابي ذئب عن عبد الله بن السائب عن ابيه عن جده انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا ياخذ احدكم متاع صاحبه لاعبا ولا جادا واذا اخذ احدكم عصا اخيه فليردها اليه۔

حضرت عبداللہ بن سائب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کا سامان نہ لے مذاق کے طور پر بھی اور سنجیدگی سے بھی، اور جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی لاٹھی لے تو اس کی طرف لوٹا دے۔ صحابہ کرام نے مہمان نوازی کے سلسلے میں اس بات پر عمل کیا جو ہم نے ذکر کی ہے۔

۸۲۰۔ **وقد** عمل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في الضيافة بما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا ابان بن يزيد العطار قال ثنا يحيى ابن ابي كثير قال ثنا عبد الرحمن مولى سعد بن ابي وقاص قال كنت مع سعد بن ابي وقاص في سفر

حضرت عبدالرحمن (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) فرماتے ہیں میں ایک سفر میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا ہمیں ایک دہقان بستی میں رات پڑ گئی وہاں کچھ اونٹ تھے جن پر سامان لدا ہوا تھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اگر تم سچے مسلمان بننے کا ارادہ رکھتے ہو تو اس سے

فَاَوَانَا اللَّیْلُ اِلٰی قَرْیَۃٍ دِھْقَانٍ وَاِذَا الْاِبِلُ عَلَیْھَا اَحْمَالُھَا فَقَالَ لِیْ سَعْدٌ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ اَنْ تَکُوْنَ مُسْلِمًا حَقًّا فَلَا تَاْکُلْ مِنْھَا شَیْئًا فَبِتْنَا جَائِعِیْنَ فَھٰذَا سَعْدٌ یَقُوْلُ اِنْ سَرَّکَ اَنْ تَکُوْنَ مُسْلِمًا حَقًّا فَلَا تَاْکُلْ مِنْھَا شَیْئًا

فَلَا یَکُوْنُ ذٰلِکَ اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَہٗ حَقِیْقَۃُ عِلْمِہٖ بِہٖ اِذْ کَانَ عِنْدَہٗ مِنْ اُمُوْرِ الْاِسْلَامِ وَلَمْ یَاْخُذْ اَھْلَ الْقَرْیَۃِ بِحَقِّ الضِّیَافَۃِ فَدَلَّ ذٰلِکَ دَلِیْلٌ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ حِیْنَئِذٍ الضِّیَافَۃُ وَاجِبَۃً وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

کچھ بھی نہ کھانا چنانچہ ہم نے بھوک کی حالت میں رات گزاری۔ تو یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں اگر تمہیں سچا مسلمان بننا پسند ہے تو اس سے کچھ نہ کھانا اور یہ بات نہیں ہوسکتی مگر اسی وقت جب ان کا علم اس کے ساتھ ثابت ہوچکا ہو کیونکہ انہیں امور اسلام کا علم حاصل تھا انہوں نے مہمان نوازی پر بستی والوں کی گرفت نہیں کی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس وقت عدم مہمان نوازی واجب نہ تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ لُبْسِ الْحَرِیْرِ ۲۸۸

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُدِمَتْ عَلَیْہِ اَقْبِیَۃٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ اَبِیْ مَخْرَمَۃَ فَقَالَ یَا بُنَیَّ اِنَّہٗ قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُدِمَتْ عَلَیْہِ اَقْبِیَۃٌ فَھُوَ یَقْسِمُھَا فَاذْھَبْ بِنَا اِلَیْہِ قَالَ فَذَھَبْنَا فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنْزِلِہٖ فَقَالَ لِیْ اَبِیْ یَا بُنَیَّ اُدْعُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ فَاَعْظَمْتُ ذٰلِکَ وَقُلْتُ کَیْفَ اَدْعُوْ لَکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا بُنَیَّ اِنَّہٗ لَیْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَعَلَیْہِ قَبَاءٌ مِنْ دِیْبَاجٍ مُزَرَّرٍ بِذَھَبٍ فَقَالَ یَا مَخْرَمَۃُ ھٰذَا خَبَاْتُہٗ لَکَ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذَا فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِلُبْسِ الْحَرِیْرِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَکَرِھُوْا لُبْسَ الْحَرِیْرِ

باب ۲۸۸، ریشم پہننا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جبے آئے تو اس کی خبر میرے والد حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی انہوں نے فرمایا اے بیٹے! مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جبے آئے ہیں اور آپ انہیں تقسیم فرما رہے ہیں تو ہمیں وہاں لے جاؤ فرماتے ہیں ہم گئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خانۂ اقدس میں پایا میرے باپ نے مجھے فرمایا بیٹے! میرے لیے حضور علیہ السلام کو بلاؤ حضرت مسور فرماتے ہیں مجھے یہ کام بھاری معلوم ہوا اور میں نے کہا کیا میں آپ کے لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤں؟ انہوں نے فرمایا بیٹے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سخت مزاج نہیں ہیں چنانچہ میں نے آپ کو بلایا آپ باہر تشریف لائے اور آپ پر ایک ریشمی جبہ تھا اور اس میں سونے۔ آپ نے فرمایا اے مخرمہ میں نے یہ تمہارے لیے چھپا رکھا تھا چنانچہ آپ نے وہ (جبہ) ان کو دے دیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں مردوں اور عورتوں کے لیے ریشمی کپڑا پہننے میں کوئی حرج نہیں ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی

لِلرِّجَالِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِالْاٰثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ الْمَرْوِيَّةِ فِی النَّهْیِ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

مخالفت کرتے ہوئے مردوں کے لیے ریشم پہننے کو مکروہ قرار دیا ہے انہوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی متواتر روایات سے استدلال کیا ہے جن میں آپ نے اس سے منع فرمایا۔

۸۲۲۔ فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِیَةِ فَقَالَ نَهٰی نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَیْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقام جابیہ میں خطبہ دیا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا البتہ دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار (کی اجازت ہے)

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَیْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار کے علاوہ ریشم پہننے سے منع فرمایا۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِیَّاکُمْ وَالْحَرِیْرَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰی عَنْهُ وَقَالَ لَا تَلْبَسُوْا مِنْهُ اِلَّا مَا کَانَ هٰکَذَا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِاِصْبَعَیْهِ۔

حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ریشم سے اجتناب کرو کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور اس سے نہ پہنو مگر اس قدر آپ نے دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ ابْنَ هٰرُوْنَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حسین بن نصر فرماتے ہیں میں نے حضرت یزید بن ہارون سے سنا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ اَتَانَا کِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِیْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا هٰکَذَا قَالَ فَعَلِمْنَا اَنَّهَا الْاَعْلَامُ۔

حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط آیا اس وقت ہم حضرت عتبہ بن فرقد کے ہمراہ آذربائیجان میں تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا مگر اس قدر، فرماتے ہیں تو آپ نے ہمیں بتایا کہ وہ نقش و نگار ہیں۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی الْوَضِیْءِ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا وَرَاٰی عَلٰی رَجُلٍ بُرْدًا سِیَرَاءَ فَقَالَ فِیْهِ

حضرت ابو الوضی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص پر چادر دیکھی جو چمک رہی تھی فرمایا کیا اس میں ریشم ہے اس نے کہا جی ہاں

حَرِيْرٌ فَقَالَ نَعَمْ فَأَخَذَهُ فَجَمَعَ صِنْفَتَيْهِ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ فَشَقَّهُ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَحْسُدْكَ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ۔

تو آپ نے وہ اس سے لے لی اور اس کے دونوں حاشیوں (کناروں) کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھاڑ دیا اور فرمایا مجھے اس کی وجہ سے تم پر حسد نہیں لیکن میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ریشم سے منع فرمایا۔

---

۸۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ مَرَرْتُ بِعُطَارِدٍ اَوْ بِلَبِيْدٍ وَهُوَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ حُلَّةَ حَرِيْرٍ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا لِلْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں عطارد یا لبید کے پاس سے گزرا تو انہیں ریشمی جوڑا پیش کیا جا رہا تھا کیا اچھا ہوتا اگر آپ جمعۃ المبارک اور وفود (سے ملاقات) کے لیے اسے خریدتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں ریشم وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

---

۸۲۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عُطَارِدًا وَلَا لَبِيْدًا۔

حضرت نافع حضرت ابن عمر سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے عطارد یا لبید کا ذکر نہیں کیا۔

---

۸۳۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَعَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَذَكَرَ اَنَّ الرَّجُلَ عُطَارِدٌ اَوْ لَبِيْدٌ۔

حضرت سالم اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ وہ مرد عطارد یا لبید تھے۔

---

۸۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ لِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا الْاِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰى بِهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَرِ هٰذِهٖ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ قَالَ فَمَضٰى لِذٰلِكَ مَا مَضٰى ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَاَتَاهُ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ وَقَدْ قُلْتَ

حضرت یحییٰ بن ابی اسحٰق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا "استبرق" کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا جو سخت اور دبیز قسم کا ریشمی کپڑا ہو تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر استبرق کا ایک جبہ دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خرید لیں اور اسے لوگوں کے وفود آنے پر پہنا کیجئے انہوں نے فرمایا ریشم وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں فرماتے ہیں بات ادھر اُدھر ہو گئی پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ایک ریشمی جوڑا بھیجا وہ لے کر حاضر خدمت ہوئے اور عرض

فِي مِثْلِ هٰذَا اَمَا قُلْتَ فَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَيْكَ بِهَا لِتُصِيْبَ بِهَا مَالًا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ مِنْ اَجَلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ۔

کیا یا رسول اللہ! آپ نے یہ جوڑا میری طرف بھیج دیا حالانکہ آپ نے اس کے بارے وہ بات فرمائی ہے آپ نے فرمایا میں نے یہ تمہارے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس سے مال حاصل کرو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس حدیث کی بنیاد پر کپڑے میں ریشمی نقش و نگار کو بھی ناپسند کرتے تھے۔

۸۳۲ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ الصَّعْقَبَ بْنَ زُهَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مَكْفُوْفَةٌ بِحَرِيْرٍ اَوْ قَالَ مَزْرُوْرَةٌ بِدِيْبَاجٍ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَخَذَ بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ فَجَذَبَهَا بِهِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَرٰى عَلَيْكَ ثِيَابَ مَنْ لَا يَعْقِلُ وَهُوَ حَدِيْثٌ طَوِيْلٌ فَاخْتَصَرْنَا مِنْهُ هٰذَا الْمَعْنٰى ۔

حضرت عطاء بن یسار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اس پر ایک جبہ تھا جس کی آستینیں ریشم کی تھیں یا فرمایا اس کی گھنڈیاں ریشمی تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں ان کی طرف کھڑے ہوئے اور ان کے جبے کے دامنوں کو پکڑ کر کھینچا پھر فرمایا کیا میں تجھ پر بے عقل لوگوں کا لباس نہیں دیکھتا یہ طویل حدیث ہے ہم نے اختصار کے طور پر یہ مفہوم ذکر کیا ہے۔

---

۸۳۳ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ قَالَ كُنْتُ فِيْ مَلَاٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ قَالَ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ ۔

حضرت ابوالشیخ ہنائی فرماتے ہیں میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انہوں نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا فرماتے ہیں ان سب نے کہا ہاں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

۸۳۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت محمد بن خزیمہ فرماتے ہیں ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ہمام نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۳۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ ۔

حضرت بکر بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم وہ شخص پہنتا ہے جس کے لیے (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔

---

۸۳۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا حُمْرَانُ قَالَ

حضرت حمران نے بیان کیا فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو کعبہ شریف میں چند انصار کو بلایا اور فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ

حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَلَمْ تَسْمَعُوا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثِيَابِ الْحَرِيْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے منع فرمایا انہوں نے فرمایا ہاں سنا ہے فرمایا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاَتَاهُ دُهْقَانٌ بِاِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمٰى بِهِ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُهُ عَنْهُ فَاَبٰى اَنْ يَنْتَهِيَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ دَعُوْهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں پانی طلب کیا تو ایک دیہاتی چاندی کا پیالہ لایا انہوں نے اسے پھینک دیا پھر فرمایا میں نے اس کو چاندی کے برتن سے منع کیا تھا تو یہ باز نہ آیا، بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے نیز حریر اور دیباج (ریشمی لباس) پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا اسے دنیا میں اُن (کفار) کے لیے چھوڑ دو اور آخرت میں یہ تمہارے لیے ہے۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حضرت حکم سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدِ الْجُعْفِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى مِثْلَهُ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدِ الْجُعْفِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى مِثْلَهُ۔

حضرت یزید بن ابی زیاد، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الضَّرِيْرُ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى مِثْلَهُ۔

حضرت ابواسحٰق ضریر فرماتے ہیں ہم سے ابن عوف نے بیان کیا وہ حضرت مجاہد سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ۔

حضرت علی بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حفص لیثی، حضرت عمران بن حصین سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَاَوْمَى الْحَسَنُ اِلٰى جَيْبِ قَمِيْصِهٖ۔

حضرت سعید بن مطر حضرت حسن سے اور وہ حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسی قمیص نہیں پہنتا جس کے کناروں پر ریشم لگا ہوا ہو حضرت حسن نے قمیص کے گریبان کی طرف اشارہ کیا۔

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر اور دیباج پہننے نیز سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

حضرت ثابت بنانی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ دَاوٗدَ السَّرَّاجِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَلْبَسُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَا يَلْبَسُهٗ هُوَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا اور اگر وہ جنت میں داخل ہو تو دیگر جنتی اسے پہنیں گے لیکن یہ نہیں پہنے گا۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة۔

آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۸۴۹۔ حدثنا میسر بن الحسن قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا شعبة عن عبد العزیز بن صهیب وسألته عن الحریر فقال سمعت انسا فقلت عن النبی صلی الله علیه وسلم فقال سدیدا انه ذكر مثله۔

حضرت شعبہ حضرت عبد العزیز بن صہیب سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے ان سے ریشم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے میں نے پوچھا کیا انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا! تو فرمایا میں نے ٹھیک بیان کر دیا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۵۰۔ حدثنا یونس قال ثنا اسد قال ثنا شعبة عن حمید الطویل عن انس قال كنا نتحدث بذلك۔

حضرت حمید طویل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم یہ بات ایک دوسرے سے بیان کیا کرتے تھے۔

۸۵۱۔ حدثنا یونس وبحر قال یونس اخبرنا ابن وهب وقال بحر ثنا ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان هشام بن ابی رقیة اللخمی حدثه قال سمعت مسلمة بن مخلد یخطب وهو یقول اما لكم فی القطن فی الكتان ما یغنیكم عن لبس الحریر وهذا فیكم رجل یخبر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قم یا عقبة فقام عقبة بن عامر فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لبس الحریر فی الدنیا حرمه ان یلبسه فی الآخرة۔

حضرت ہشام بن ابی رقیہ لخمی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت مسلمہ بن مخلد سے سنا وہ خطبہ دیتے ہوئے فرماتے تھے کیا تمہارے پاس روئی اور کتان (کاٹن) میں وہ چیز نہیں جو تمہیں ریشم کے پہننے سے بے نیاز کر دے اور تم میں یہ شخص ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دیتا ہے پھر فرمایا اے عقبہ! اٹھو تو حضرت عقبہ بن عامر نے کھڑے ہو کر بتایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو آدمی دنیا میں ریشم پہنے گا اس پر آخرت میں پہننا حرام ہے۔

۸۵۲۔ حدثنا محمد بن حمید بن هشام قال ثنا عبد الله بن یوسف قال حدثنی یحیی بن حمزة عن الولید بن السائب ان الولید ابا عمار قال ثنا ابو امامة انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یلبس الحریر فی الدنیا الا من لا خلاق له۔

حضرت ابوامامہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا دنیا میں وہی شخص ریشم پہنتا ہے جس کے لیے (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔

۸۵۳۔ حدثنا حسین بن نصر ومحمد بن حمید قالا ثنا عبد الله بن یوسف قال ثنا یحیی بن حمزة قال حدثنی زید بن واقد ان خالد بن عبد الله بن ابی حسین حدثه قال حدثنی ابو هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں پہنے گا اور جس نے دنیا میں شراب نوشی کی وہ اسے آخرت میں نہیں پیئے گا اور جو آدمی چاندی اور سونے کے برتنوں میں پیتا ہے وہ آخرت کے دن ان میں نہیں پیئے گا پھر فرمایا اہل جنت کا لباس ہے اہل جنت کا مشروب ہے

فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهُ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ شَرِبَ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ لَمْ يَشْرَبْ بِهَا فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ قَالَ لِبَاسُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَرَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَآنِيَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اور جنت والوں کے برتن ہیں۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ نُسِخَ مَا فِيْهِ الْإِبَاحَةُ لِلُبْسِهِ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا فِيْهِ الْإِبَاحَةُ هُوَ النَّاسِخُ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ النَّاسِخَ مِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ۔

تو ان متواتر روایات میں ریشم پہننے سے ممانعت ہے لیـ بات کا احتمال ہے کہ جن روایات میں اس کی اجازت ہے وہ منـ ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ جواز والی روایات ناسخ ہوں ہـ نے ان میں غور و فکر کیا تاکہ ناسخ و منسوخ میں تمیز کر سکیں۔

۸۵۴۔ فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَلَّافُ ثَنَا ابْنُ سَوَّارٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُوْمَةَ أَهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً مِنْ سُنْدُسٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَلَبِسَهَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذِهٖ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اکیدر دومہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس کا جبہ بھیجا اور یہ ریشم کی ممانعت سے پہلے کی بات ہے آپ نے اسے پہنا تو صحابہ کرام کو بہت اچھا لگا آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے اچھے ہیں۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَلَيْهِ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِبَاسُ هٰذِهٖ لِلْمُتَّقِيْنَ۔

حضرت ابوالخیر سے مروی ہے انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے آپ پر ریشمی قبا تھا آپ نے اس میں نماز پڑھی فارغ ہوئے تو اسے اتار دیا۔ اور فرمایا یہ لباس متقی لوگوں کے مناسب نہیں۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ وَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالحمید بن جعفر فرماتے ہیں ہم سے حضرت یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهٗ قَالَ أُهْدِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی قبا پیش کیا گیا آپ نے اسے پہنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا

فلبسه ثم ذكر مثله

فدلت هذه الآثار ان لبس الحرير كان مباحا وان النهي عن لبسه كان بعد اباحته فعلمنا ان ما جاء في النهي عن لبسه هو الناسخ لما جاء في اباحة لبسه وهذا ايضا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد واكثر العلماء۔

تو یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ریشم کا پہننا جائز تھا اور اس سے ممانعت جواز کے بعد آئی ہے تو ہمیں معلوم ہوا کہ اسے پہننے کے سلسلے جو ممانعت ہے وہ جواز کے لیے ناسخ ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، امام محمد اور اکثر علماء رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۸۵۸۔ وقد روي عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن ابيه ان عمه اسمعيل بن عبد الرحمن دخل مع عبد الرحمن على عمر وعليه قميص من حرير وقلبان من ذهب فشق القميص وفك القلبين وقال اذهب الى امك۔

اس سلسلے میں صحابہ کرام سے بھی مروی ہے حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے چچا حضرت اسماعیل بن عبدالرحمن، حضرت عبدالرحمن کے ہمراہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان پر ریشمی قمیص اور سونے کے دو کنگن تھے، آپ نے قمیص کو پھاڑ دیا اور کنگن جدا کر دیئے اور فرمایا اپنی ماں کے پاس جاؤ۔

۸۵۹۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا احمد قال ثنا مسعر عن وبرة بن عبد الرحمن عن عامر عن سويد بن غفلة قال اتينا عمر وعلينا من ثياب اهل فارس او قال كسرى فقال برح الله هذه الوجوه فرجعنا فالقيناها ولبسنا ثياب العرب فرجعنا اليه فقال انتم خير من قوم اتوني وعليهم ثياب قوم لو رضيها الله لهم لم يلبسهم اياها لا يصلح او لا يحل الا اصبعين او ثلثا او اربعا يعني الحرير۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ہم پر ایرانیوں کا یا فرمایا اہل کسریٰ کا لباس تھا انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان چہروں کو دُور کر دے تو ہم نے وہ کپڑے اتار کر اہل عرب کا لباس پہن لیا پھر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا تم اس گروہ سے بہتر ہو جو میرے پاس آیا تھا اس حال میں کہ اس پر اس قوم کا لباس تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا تو ان کو وہ لباس نہ پہناتا مناسب نہیں یا فرمایا حلال نہیں مگر دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار، یعنی ریشم۔

۸۶۰۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو احمد قال ثنا سفيان عن اسمعيل بن سميع عن مسلم البطين عن ابي عمرو الشيباني قال رای علي بن ابي طالب على رجل جبة في صدره لبنة من ديباج فقال علي ما هذا الشيء الذي تحت لحيتك فجعل الرجل ينظر فقال له رجل انما يعني الديباج

حضرت ابوعمرو شیبانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر جبہ دیکھا جس کے سینے میں گریبان ریشمی تھا تو فرمایا یہ تمہاری داڑھی کے نیچے کیا ہے وہ شخص دیکھنے لگا تو ایک شخص نے اس سے کہا ان کی مراد ریشم ہے۔

۸۶۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ اِسْتَاذَنَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ وَتَحْتَهٗ مَرَافِقُ مِنْ حَرِيْرٍ فَاَمَرَ بِهَا فَرُفِعَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ وَعَلَيْهِ مُطْرَفٌ شَطْرُهٗ حَرِيْرٌ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَامِرٍ يَا اَبَا اِسْحٰقَ اِسْتَاذَنْتَ عَلَیَّ وَتَحْتِیْ مَرَافِقُ مِنْ حَرِيْرٍ فَاَمَرْتُ بِهَا فَرُفِعَتْ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَنْتَ يَا ابْنَ عَامِرٍ اِنْ لَّمْ تَكُنْ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِیْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا لَاَنْ اَضْطَجِعَ عَلٰى جَمْرِ الْغَضَاءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَضْطَجِعَ عَلٰى مَرَافِقِ حَرِيْرٍ قَالَ فَهٰذَا عَلَيْكَ مُطْرَفٌ شَطْرُهٗ خَزٌّ وَشَطْرُهٗ حَرِيْرٌ قَالَ اِنَّمَا يَلِیْ جِلْدِیْ مِنْهُ الْخَزُّ۔

حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ابن عامر کے پاس جانے کی اجازت طلب کی ان کے نیچے ریشمی گدے تھے انہوں نے حکم دیا تو وہ ہٹا دیا گیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ان پر ریشمی نقش و نگار والی چادر تھی حضرت ابن عامر نے ان سے فرمایا اے ابواسحاق آپ نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی اور میرے نیچے ریشمی گدے تھے تو میں نے انہیں ہٹانے کا حکم دیا انہوں نے فرمایا اے ابوعامر! آپ اچھے آدمی ہیں اگر آپ اُن لوگوں میں سے نہ ہوں جن سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اپنی پاکیزہ اشیاء دنیا میں لے گئے اور تم نے نفع اٹھایا البتہ مجھے جھاؤ (درخت) کی چنگاری پر لیٹنا ریشم کے گدوں پر لیٹنے سے زیادہ پسند ہے اور یہ آپ پر ریشمی نقش و نگار والی چادر ہے جس کا نصف اون اور نصف ریشم ہے تو انہوں نے فرمایا میرے بدن سے اس کا پشمینہ متصل ہے۔

۸۶۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ هٰذَا الَّذِیْ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْحَرِيْرِ اَشَیْءٌ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ وَجَدْتَّهٗ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا وَجَدْتُّهٗ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِّیْ رَاَيْتُ اَهْلَ الْاِسْلَامِ يَكْرَهُوْنَهٗ۔

حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے ریشم کے بارے میں خبر دیجئے کہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پایا ہے انہوں نے فرمایا نہ تو میں نے کتاب اللہ میں پایا اور نہ ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا بلکہ میں نے دیکھا کہ مسلمان اسے ناپسند کرتے ہیں۔

---

۸۶۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْخَصِيْبِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ قَالَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عُمَرَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّ ثِيَابًا نَّا هٰذِهٖ يُخَالِطُهَا الْحَرِيْرُ قَالَ دَعُوْهُ قَلِيْلَهٗ وَكَثِيْرَهٗ

حضرت یزید بن زریع حضرت عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں مجھے یہی معلوم ہے کہ وہ حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم مقام بطحاء میں حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک شخص نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے ان کپڑوں میں ریشم ملا ہوتا ہے (تو کیا حکم ہے) تو انہوں نے فرمایا اسے چھوڑ دو تھوڑا ہو یا زیادہ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مَذْهَبُ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى اَنَّ مَا حَرُمَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ دَخَلَ فِيْهِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيْعًا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں کا موقف یہ ہے کہ اس سے جو کچھ حرام ہے اس میں عورتیں اور مرد سب شامل ہیں انہوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَلَمْ يَخُصَّ فِي ذٰلِكَ الرِّجَالَ دُوْنَ النِّسَاءِ **قَالُوْا** قَدْ رَأَيْنَا آنِيَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ حُرِّمَتْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ لِأَنَّهَا آنِيَاتُ الْكُفَّارِ فَاسْتَوٰى فِي ذٰلِكَ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ فَكَذٰلِكَ الْحَرِيْرُ لَمَّا حُرِّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ لِأَنَّهُ لِبَاسُ الْكُفَّارِ اسْتَوٰى فِيْهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى مَنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ أَنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الْمُصْبَغَاتِ وَقِيْلَ إِنَّهَا لِبَاسُ الْكُفَّارِ۔

سے استدلال کیا آپ نے فرمایا جو شخص اسے دنیا میں پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا آپ نے اس سلسلے میں عورتوں یا مردوں کی تخصیص نہیں کی ـــــ وہ فرماتے ہیں ہم دیکھتے کہ سونے اور چاندی کے برتن مسلمانوں پر حرام ہیں کیونکہ وہ کفار کے برتن ہیں تو اس میں مرد و عورت برابر ہیں تو اسی طرح جب ریشم مسلمانوں پر حرام ہے کیونکہ وہ کفار کا لباس ہے تو اس میں مرد و عورت برابر ہیں اس قول والوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ [illegible] رنگے ہوئے کپڑوں کی ممانعت ہے اور کہا گیا کہ یہ کفار کا لباس ہے۔

۸۶۴ - **وَرُوِيَ** عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ قَالَ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (فرماتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر دو زرد رنگ کے کپڑے دیکھے تو آپ نے فرمایا یہ کفار کا لباس ہے پس تم اسے نہ پہنو۔

۸۶۵ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت علی بن مبارک فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحیی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الثِّيَابَ الْمُصْبَغَةَ ثِيَابُ الْكُفَّارِ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ زرد رنگ کے کپڑے کفار کا لباس ہے۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ حُرِّمَ لُبْسُهَا بِهٰذِهِ الْعِلَّةِ عَلَى النِّسَاءِ أَمْ لَا۔

تو ہم نے اس میں غور کیا کہ کیا اس علت کی بنیاد پر اس کا پہننا عورتوں پر بھی حرام ہے یا نہ؟۔

۸۶۶ - **فَإِذَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ مُعَصْفَرٌ فَقَالَ لَهٗ لَوْ أَنَّ ثَوْبَكَ هٰذَا كَانَ فِيْ تَنُّوْرٍ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَجَعَلَهٗ تَحْتَ الْقِدْرِ أَوْ فِي التَّنُّوْرِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس پر زرد رنگ کے کپڑے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہارے یہ کپڑے تنور میں ہوتے تو تمہارے لیے بہتر تھا وہ شخص گیا اور اس نے اپنے کپڑے ہنڈیا کے نیچے یا تنور میں ڈال دیئے پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تمہارے کپڑوں کو کیا ہوا اس نے عرض کیا میں نے وہ

قَالَ مَا فَعَلَ ثَوْبُكَ قَالَ صَنَعْتُ بِهِ مَا اَمَرْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِهٰذَا اَمَرْتُكَ اَوَلَا اَلْقَيْتَهُ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِكَ

حکم دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے اس بات کا حکم تو نہیں دیا تھا تو اپنی کسی عورت پر ڈال دیتا ۔

فَكَانَ ذٰلِكَ التَّحْرِيْمُ عَلَى الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ ۔

تو یہ مردوں پر حرام کرنا تھا عورتوں پر نہیں ۔

۸۶۷ - **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَرَاَيْتُ عَلَيْهَا ثِيَابًا مُصْبَغَةً ۔

اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے حضرت ابو معشر، حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان پر رنگین کپڑے تھے ۔

۸۶۸ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ يَلْبَسْنَ الْمُعَصْفَرَاتِ ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ، عائشہ صدیقہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن زرد رنگ کے کپڑے پہنتی تھیں ۔

۸۶۹ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لِاَهْلِهِ لَا تَلْبَسُوْا ثِيَابَ الطِّيْبِ وَتَلْبَسُوا الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ مِنْ غَيْرِ الطِّيْبِ ۔

حضرت ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوالزبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنے گھر والوں سے فرما رہے تھے خوشبودار کپڑے نہ پہنو اور غیر خوشبودار زرد رنگ کے کپڑے نہ پہنو ۔

۸۷۰ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَاتِ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ لَيْسَ فِيْهِنَّ زَعْفَرَانٌ ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حالت احرام میں زرد رنگ کے کپڑے پہنتی تھیں جن میں زعفران نہیں ہوتی تھی ۔

۸۷۱ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَسْمَاءَ لَبِسَتْ اِلَّا الْمُعَصْفَرَ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ كَانَتْ لَتَلْبَسُ الثَّوْبَ يَقُوْمُ قِيَامًا مِنَ الْعُصْفُرِ فَمَا يُنْكِرُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ الْحَرِيْرُ كَذٰلِكَ فَيَكُوْنُ لُبْسُهُ

حضرت فاطمہ بنت منذر سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا مگر وہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھیں حتیٰ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی (وصال ہو گیا) بلکہ وہ ایسا کپڑا پہنتی تھیں جو زرد رنگ کی طرح ہوتا تھا ۔ تو وہ اس بات کا کیوں انکار کرتے ہیں کہ ریشم کا حکم یہی ہے، یعنی مردوں پر حرام ہو لیکن عورتوں کے لیے حلال ہو ۔ اگر وہ کہیں کہ تم اس

مَكْرُوْهًا لِلرِّجَالِ غَيْرَ مَكْرُوْهٍ لِلنِّسَاءِ فَإِنْ قَالُوْا لَنَا فَلِمَ لَا تُشَبِّهُوْنَ حُكْمَ لِبَاسِ الْحَرِيْرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ بِحُكْمِ اسْتِعْمَالِ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

سلسلے میں ریشمی لباس کے حکم کو سونے اور چاندی کے برتنوں کے حکم کے مشابہ کیوں نہیں قرار دیتے۔

قِيْلَ لَهُمْ لِأَنَّ الثِّيَابَ الْمُصْبَغَةَ هِيَ مِنَ اللِّبَاسِ وَكَذٰلِكَ ثِيَابُ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ هُمَا مِنَ الْأَوَانِيْ وَاللِّبَاسُ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَشْبَهُ مِنْهُ بِالْآنِيَةِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو انہیں کہا جائے گا کہ رنگ دار کپڑے لباس سے تعلق رکھتے ہیں اسی طرح حریر اور دیباج بھی لباس ہے جب کہ سونا اور چاندی برتنوں سے ہیں اور برتنوں کی نسبت لباس کو دوسرے لباس سے زیادہ مشابہت ہوتی ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۸۷۲۔ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنِ الرَّجُلِ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيْرًا فِيْ يَمِيْنِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَسَارِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ۔

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے حضرت ابن زریر سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں ریشم پکڑا اور بائیں میں سونا لیا پھر فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہے۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ أَبِيْ أَفْلَحَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عبداللہ بن زریر غافقی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ إِحْدٰى يَدَيْهِ ذَهَبٌ وَفِي الْأُخْرٰى حَرِيْرٌ فَقَالَ هٰذَانِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ وَحِلٌّ لِإِنَاثِهَا۔

حضرت عبداللہ بن زریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور آپ کے ایک ہاتھ میں سونا اور دوسرے میں ریشم تھا فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لیے حرام اور عورتوں پر حلال ہیں۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا

حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عبدالعزیز

ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي الصَّعْبَةِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

بن ابی صعبہ قرشی نے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٨٧٦ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن رافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

٨٧٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم بن منقذ اور صالح بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں ہم سے حضرت مقری نے بیان کیا انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٨٧٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالُوا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ أَرْقَمَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُنَيْسَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ أَبِيهَا زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا وَهٰذَا أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْهٰى عَنْهُ قَالَتْ وَكَانَ فِي يَدَيَّ قُلْبَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ ضَعِيهِمَا وَرَكِبَ حِمَارًا لَهُ فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ أَعِيدِيهِمَا فَقَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ۔

حضرت ثابت بن ارقم فرماتے ہیں مجھ سے میری پھوپھی انیسہ بنت زید بن ارقم نے اپنے والد حضرت زید بن ارقم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا حضرت علی بن عبدالرحمٰن نے اس روایت میں اضافہ کیا کہ ان سے ایک شخص نے کہا تم یہ بات کہتے ہو اور یہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں جو اس سے منع کرتے ہیں زید بن ارقم کی بیٹی نے کہا میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن تھے فرمایا ان کو نکال دو پھر وہ اپنی خچر پر سوار ہو کر چلے گئے پھر واپس لوٹے اور فرمایا پہن لو میں نے حضرت علی المرتضیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

---

٨٧٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ثَوْبَانَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي رُقَيَّةَ قَالَ مُسْلِمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ يَقُوْلُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قُمْ فَحَدِّثِ النَّاسَ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَقَامَ عُقْبَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ہشام بن ابی رقیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مسلمہ بن مخلد کو دیکھا وہ حضرت عقبہ بن عامر سے فرما رہے تھے اٹھو اور لوگوں سے وہ بات بیان کرو جو تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے چنانچہ حضرت عقبہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص مجھ سے جھوٹی بات منسوب کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَرِيْرُ وَالذَّهَبُ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِىْ حِلٌّ لِّاِنَاثِهِمْ

٨٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ الْاَنْمَاطِىُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْحَرِيْرُ وَالذَّهَبُ حَلَالٌ لِّاِنَاثِ اُمَّتِىْ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِهَا۔

حضرت سعید بن ابی ہند، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ریشم اور سونا میری امت کی عورتوں کے لیے حلال اور مردوں پر حرام ہے۔

٨٨١ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے حضرت سعید بن ابی ہند حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَبَيَّنَ فِىْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَنْ قُصِدَ اِلَيْهِ بِالنَّهْىِ فِى الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَاَنَّهُمُ الرِّجَالُ دُوْنَ النِّسَاءِ فَقَالَ اٰخَرُوْنَ فَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا جَعَلَا قَوْلَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّبِسَ الْحَرِيْرَ فِى الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِى الْاٰخِرَةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

تو ان روایات سے واضح ہو گیا کہ پہلی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرنے میں کس کا قصد کیا یعنی مردوں کا ارادہ فرمایا عورتوں کا نہیں دوسرے حضرات فرماتے ہیں حضرت ابن عمر اور حضرت عمر اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا" سے عورت اور مرد دونوں مراد لیے ہیں۔

٨٨٢ - وَذَكَرُوْا فِىْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكَ قَالَ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ ابْنَ عُمَرَ قَالَتْ اَتَحَلَّى بِالذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَمَا تَقُوْلُ لِىْ فِى الْحَرِيْرِ قَالَ يُكْرَهُ ذٰلِكَ قَالَتْ مَا يُكْرَهُ اَخْبِرْنِىْ اَحَلَالٌ هُوَ اَمْ حَرَامٌ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ مَنْ لَّبِسَهُ فِى الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِى الْاٰخِرَةِ۔

وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرتے ہیں حضرت یوسف بن مالک سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک عورت نے پوچھا کہ کیا میں سونا پہن سکتی ہوں انہوں نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا آپ ریشم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا یہ مکروہ ہے اس نے کہا مکروہ کا کیا مطلب ہے مجھے بتائیے کہ حلال ہے یا حرام فرمایا ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ جو شخص اسے دنیا میں پہنتا ہے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

٨٨٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ ابْنُ نِزَارٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْهُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَكَرِهَهُ فَقَالَتْ وَلِمَ فَقَالَ لَهَا اَمَّا اِذَا اَبَيْتِ فَسَاُخْبِرُكِ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ان سے ریشم پہننے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اس نے پوچھا کیوں؟ تو انہوں نے فرمایا جب تو انکار کرتی ہے تو میں تمہیں بتاتا ہوں

كُنَّا نَقُوْلُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

ہم کہا کرتے تھے کہ جو آدمی اسے دنیا میں پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۸۸۴۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيْرَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَأَنَا أَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ۔

حضرت ابو دینار خبر دیتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ خطبہ دے رہے تھے فرمایا اے لوگو! اپنی عورتوں کو ریشم نہ پہناؤ بیشک میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ جو آدمی اسے آخرت میں نہیں پہنے گا وہ جنت میں نہیں جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اس (جنت) میں ان کا لباس ریشم ہوگا۔

۸۸۵۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا تُلْبِسُوْهُ نِسَاءَكُمْ وَلَا أَبْنَاءَكُمْ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

حضرت ازرق بن قیس حارثی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے سنا آپ آٹھ ذوالحجہ کو خطبہ دیتے ہوئے فرماتے تھے اے لوگو! ریشم نہ پہنو اور نہ اپنی عورتوں اور بچوں کو پہناؤ جو آدمی اسے دنیا میں پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۸۸۶۔ **وَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا غُسَانَةَ الْمُغَافِرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيْرَ وَيَقُوْلُ إِنْ كُنْتُنَّ تُحِبِّيْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسْنَهَا فِي الدُّنْيَا

انہوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا حضرت ابوغسانہ مغافری بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے سنا وہ خبر دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیورات اور ریشم (پہننے) والوں کو منع کرتے اور فرماتے تھے اگر تم جنت کا زیور اور ریشم پسند کرتی ہو تو اسے دنیا میں نہ پہنو۔

قِيْلَ لَهُمْ إِنَّمَا قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ خَاصَّةً وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأَبِيْ مُوْسٰى يُخْبِرُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان حضرات سے کہا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جس نے اسے دنیا میں پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا آپ سے مروی ہے لیکن ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے خاص مرد مراد لیے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ مرد اور عورتیں دونوں مراد ہوں اور ہم نے جو حضرت علی المرتضیٰ، عبداللہ بن عمر

نما ارادبه الرجال دون النساء فهو اولى وهذا المعنى اولى ان يحمل عليه وجه هذا الحديث حتى يضاد ما ذكرنا قبله ولئن كان ما ذكروه عن ابن عمر وابن الزبير فى ذلك حجة فان ما قد ذكرناه عن على مما يخالف ذلك احرى بان يكون حجة و قد روى فى هذا ايضا عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك ۔

زید بن ارقم اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم کی حدیث نقل کی ہے تو وہ خبر دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے صرف مرد مراد لیے ہیں عورتیں مراد نہیں ہیں تو یہ اولیٰ ہے اور اس حدیث کو اسی معنی پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تا کہ ان روایات کے ساتھ تضاد ثابت نہ ہو جو ہم نے پہلے ذکر کی ہیں اور اگر ان کی حضرت ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے مروی روایات حجت ہو سکتی ہیں تو جو کچھ ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ دلیل بننے کے زیادہ لائق ہے ــــ اس سلسلے میں بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے ۔

---

۸۸ - حدثنا يزيد بن سنان وابن مرزوق قالا ثنا وهب بن جرير قال ثنا ابى قال سمعت نافعا يحدث عن ابن عمر قال راى عمر عطارد التميمى يقيم فى السوق حلة سيراء فقال عمر يا رسول الله لو اشتريتها لوفد العرب اذا قدموا عليك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما يلبس الحرير فى الدنيا من لا خلاق له فى الآخرة فلما كان بعد ذلك اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بحلل سيراء فبعث الى عمر بحلة والى اسامة بحلة واعطى عليا حلة فامره ان يشققها خمرا بين نسائه قال وراح اسامة بحلته فنظر اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم نظرا عرف انه كره ما صنع فقال انى لم ابعث بها اليك لتلبسها انما بعثت بها اليك لتشققها خمرا بين نسائك ۔

حضرت وہب بن جریر بیان کرتے ہیں کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عطارد تمیمی کو دیکھا وہ بازار میں ریشمی دھاری دار جوڑے کی قیمت لگا رہے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ اسے عرب کے وفد کی آمد پر پہننے کے لیے خرید لیں تو کیا اچھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں ریشم وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی جوڑے آئے تو آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا ایک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی طرف اور ایک جوڑا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ اسے پھاڑ کر خواتین کو دوپٹے بنا دیں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے یہ جوڑا لے کر جانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اس طرح دیکھا گویا انہوں نے اس عمل کو ناپسند کیا ہے تو آپ نے فرمایا میں نے یہ تمہارے پاس اس لیے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہنو بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ اسے پھاڑ کر عورتوں کے دوپٹے بنا لو۔

---

۸۸ - حدثنا روح بن الفرج قال ثنا حامد بن يحيى قال ثنا سفيان قال ثنا ايوب بن موسى عن نافع عن ابن عمر قال ابصر رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عطارد رضی اللہ عنہ پر ایک دھاری دار ریشمی جوڑا دیکھا تو اسے ناپسند فرمایا

حُلَّةَ سِيَرَاءَ عَلٰى عُطَارِدٍ فَكَرِهَهَا لَهٗ وَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ اِنَّهٗ كَسَا عُمَرَ مِثْلَهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ وَتَكْسُوْنِيْ هٰذِهٖ فَقَالَ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهَا لِتُلْبِسَهَا النِّسَاءَ

فَاَخْبَرَ

ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ قَوْلَهٗ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ اِنَّمَا قَصَدَ بِهِ الرِّجَالَ دُوْنَ النِّسَاءِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اُكَيْدِرَ دُوْمَةَ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَقَالَ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ۔

۸۹۰۔ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ الْحَنَفِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ مِنْ حَرِيْرٍ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَيْتُ الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهٖ فَاَطَرْتُهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِيْ۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

اور انہیں اس سے منع کر دیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی مثل پہنایا یا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت عطارد کے جوڑے کے بارے میں آپ نے وہ بات فرمائی اور مجھے یہ پہنا دیا ہے آپ نے فرمایا میں نے آپ کو یہ پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اس لیے دیا ہے کہ یہ عورتوں کو پہنائیں۔

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی خبر دی کہ آپ کے ارشاد مبارک کہ دنیا میں وہ شخص ریشم پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، آپ کا اس سے مردوں کا قصد کیا عورتوں کا نہیں۔ بواسطہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

حضرت ابو صالح حنفی سے مروی ہے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اکیدر دومہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشمی کپڑے کا تحفہ بھیجا تو آپ نے ان کو (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو) عطا فرمایا اور فرمایا اسے پھاڑ کر عورتوں کو دوپٹے بنا دیں۔

اور اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضرت ابو صالح حنفی فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی دھاری دار جوڑا بطور تحفہ پیش کیا گیا تو آپ نے وہ جوڑا مجھے بھیج دیا میں نے اسے پہنا تو آپ کے چہرۂ انور میں ناگواری محسوس کی تو میں نے اسے دوپٹوں کی صورت میں خواتین میں تقسیم کر دیا۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو عون محمد بن عبد اللہ نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبد الملک بن میسرہ، حضرت زید بن وہب سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ كَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَرُحْتُ فِيْهَا فَقَالَ لِيْ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَعْطَيْتُهَا طَرَفَهَا كَاَنَّهَا تَطْوِيْ مَعِيْ فَشَقَّقْتُهَا فَقَالَتْ تَرِبَتْ يَدَاكَ يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ مَاذَا جِئْتَ بِهِ قُلْتُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَلْبَسَهَا فَالْبَسِيْهَا وَاكْسِيْ نِسَاءَكِ۔

حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم ابن عبداللہ بن حنین نے ان سے بیان کیا کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی جوڑا پہنایا تو میں اسے پہن کر گیا آپ نے فرمایا اے علی! میں نے تمہیں یہ پہننے کے لیے نہیں دیا تو میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹا میں نے اس کا پہلوان کو پکڑایا گویا وہ میرے ساتھ اسے لپیٹتی تھیں پھر میں نے اسے پھاڑ دیا انہوں نے فرمایا اے ابوطالب کے بیٹے! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم کیا لائے ہو میں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کے پہننے سے منع فرمایا لہٰذا تم خود پہنو اور دوسری خواتین کو پہناؤ۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ فَاخِتَةَ عَنْ جَعْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَهْدٰى اَمِيْرُ اَذْرَبِيْجَانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مُسَيَّرَةً بِحَرِيْرٍ اِمَّا سُدَاهَا وَاَمَّا لُحْمَتُهَا فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْبَسُهَا قَالَ لَا اَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ وَلٰكِنِ اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ قَالَ فَقَطَعْتُ مِنْهَا اَرْبَعَ خُمُرٍ خِمَارًا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ اُمِّ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَخِمَارًا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِمَارًا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَخِمَارًا لِفَاطِمَةَ اُخْرٰى قَدْ نَسِيْتُهَا۔

حضرت جعدہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آذربائیجان کے حاکم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا بھیجا جس میں ریشم تھا یا تو اس کا تانا ریشم کا تھا یا بانا آپ نے وہ میری طرف بھیج دیا میں اسے لے کر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے پہن لوں آپ نے فرمایا نہیں میں تمہارے لیے بھی وہ چیز ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں بلکہ اسے فاطمہ نامی خواتین میں دوپٹوں کے طور پر تقسیم کر دو فرماتے ہیں میں نے اس سے چار دوپٹے بنائے ایک دوپٹہ حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ) کے لیے ایک دوپٹہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے ایک دوپٹہ حضرت فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کے لیے اور ایک دوپٹہ ایک اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے بنایا میں انہیں بھول گیا ہوں۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ فَاخِتَةَ عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَتْ لَهُ حُلَّةٌ لُحْمَتُهَا اَوْ سُدَاهَا اِبْرِيْسَمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْبَسُهَا قَالَ لَا اَكْرَهُ لَكَ اِلَّا مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ وَلٰكِنِ اقْطَعْهَا خُمُرًا لِفُلَانَةَ وَفُلَانَةَ وَ

حضرت جعدہ بن ہبیرہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا پیش کیا گیا جس کا بانا یا تانا ریشم کا تھا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسے پہن لوں آپ نے فرمایا نہیں، میں تمہارے لیے بھی وہ چیز ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں بلکہ فلاں فلاں خواتین کے دوپٹے بنا لو ان میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا بھی ذکر کیا فرماتے ہیں میں نے اس کے چار دوپٹے بنا دیئے۔

فُلَانَةَ وَذَكَرَ فِيهِنَّ فَاطِمَةَ قَالَ فَشَقَقْتُهَا أَرْبَعَ خُمُرٍ۔

٨٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَّةِ حَرِيرٍ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهِ فَأَطَرْتُهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی جوڑا آیا تو آپ نے میری طرف بھیجا میں نے اسے پہنا تو آپ کے چہرۂ انور میں ناگواری کے اثرات دیکھے چنانچہ میں نے اسے خواتین کے درمیان دوپٹوں کے طور پر تقسیم کر دیا۔

٨٩٧ - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ۔

اس سلسلے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت زہری، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا پر ایک دھاری دار ریشمی چادر دیکھی۔

٨٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت زبیدی، حضرت زہری سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٨٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَمَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت اوزاعی اور حضرت معمر، حضرت زہری سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٠٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ قَالَ قَالَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ۔

حضرت بقیہ، حضرت زبیدی سے وہ حضرت زہری سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ "سیرا" سے مراد وہ چادر ہے جس کے کناروں پر ریشم ہو۔

٩٠١ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيرٍ فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ مَا قَدَّمْنَا فِي ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ إِبَاحَةُ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

حضرت معمر، حضرت زہری سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر ریشم کی دھاری دار چادر دیکھی۔

تو ان روایات سے وہ بات ثابت ہوئی جو ہم نے قیاس سے ثابت کی ہے کہ عورتوں کے لیے ریشمی لباس پہننا جائز ہے حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول

عَلَيْهِمْ -

٩٠٢ - وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ نَزَعَ الْحَرِيرَ عَنِ الْغُلَامِ وَتَرَكَهُ عَلَى الْجَوَارِي قَالَ مِسْعَرٌ وَسَأَلْتُ عَنْهُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ فَلَمْ يَعْرِفْهُ -

ہے -

حضرت مسعر حضرت عبدالملک بن میسرہ سے اور وہ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لڑکے سے ریشمی کپڑا اتار دیا اور لڑکیوں پر چھوڑ دیا حضرت مسعر فرماتے ہیں میں نے اس سلسلے میں حضرت عمرو بن دینار سے پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

بَابُ ٢٨٩ الثَّوْبِ يَكُونُ فِيهِ عَلَمُ الْحَرِيرِ أَوْ يَكُونُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَرِيرِ

باب ۲۸۹ کپڑے میں ریشمی نقوش یا کچھ ریشم ہو

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ رَوَيْنَا فِي غَيْرِ هَذَا الْبَابِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ عَنِ الْحَرِيرِ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ ذَلِكَ النَّهْيَ قَدْ وَقَعَ عَلَى قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَكَرِهُوا بِذَلِكَ لُبْسَ الثَّوْبِ الْمُعَلَّمِ بِعَلَمِ الْحَرِيرِ وَالثَّوْبِ الَّذِي لُحْمَتُهُ غَيْرُ حَرِيرٍ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا قَدْ وَقَعَ النَّهْيُ مِنْ ذَلِكَ عَلَى مَا جَاوَزَ الْأَعْلَامَ وَعَلَى مَا كَانَ سُدَاهُ غَيْرَ حَرِيرٍ لَا عَلَى ذَلِكَ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَا فِي بَابِ لُبْسِ الْحَرِيرِ عَنْ عُمَرَ فِي اسْتِثْنَائِهِ مِمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَرِيرِ الْأَعْلَامَ -

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے دوسرے باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے ریشم سے منع فرمایا تو ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ ممانعت تھوڑے اور زیادہ سب سے متعلق ہے تو انہوں نے ایسے کپڑے کا پہننا مکروہ قرار دیا جس میں ریشم کے نقش ونگار ہوں اور وہ کپڑا جس کا بانا ریشم کا ہو۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے ممانعت ہے جو نقش ونگار سے تجاوز کر چکے اور وہ جس کا تانا غیر ریشمی ہو اس کے علاوہ ممنوع نہیں ہے۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا جسے ہم نے ریشم پہننے کے باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے حرام ریشم سے نقش ونگار کو مستثنیٰ کیا۔

٩٠٣ - وَبِمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ عَلَمُهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا -

اور ان روایات سے استدلال کیا حضرت سعد بن ہشام فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا فرمایا ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشمی نقوش تھے تو ہم اسے پہنا کرتے تھے

---

٩٠٤ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى جُبَّةً فِيهَا خَيْطٌ أَحْمَرُ فَرَدَّهَا فَأَتَيْتُ أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ

حضرت مغیرہ بن زیاد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت ابوعمر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے ایک جبہ خریدا جس میں سرخ ڈوری تھی تو انہوں نے اسے لوٹا دیا میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں

ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ بُؤْسًا لِابْنِ عُمَرَ يَا جَارِيَةُ نَاوِلِيْنِيْ جُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا جُبَّةً مَكْفُوْفَةَ الْجَيْبِ وَالْكُمَّيْنِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ

ملتزم ہوا اور انہیں یہ بات بتائی انہوں نے فرمایا ابن عمر کے لیے افسوس ہے اے لڑکی! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک مجھے پکڑاؤ تو اُس نے ایسا جبہ نکالا جس کا گریبان، آستینیں اور آگے پیچھے سے کشادگی ریشم سے تھی۔

۹۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ خَصِيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ وَاَمَّا السُّدٰى وَالْعَلَمُ فَلَا۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے سے منع فرمایا جو تمام کا تمام ریشم کا ہو لیکن تانا ریشم کا ہو یا نقش و نگار ہوں تو منع نہیں

۹۰۶ - حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ خَصِيْفٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِبَاحَةُ لُبْسِ الثَّوْبِ مِنْ غَيْرِ الْحَرِيْرِ اِذَا كَانَ فِيْهِ مِنَ الْحَرِيْرِ مِثْلُ الْعَلَمِ اَوْ كَانَتْ لُحْمَتُهٗ غَيْرَ حَرِيْرٍ اِذَا كَانَ سُدَاهُ حَرِيْرًا وَمِمَّا دَلَّ عَلٰى صِحَّةِ مَا قَالُوْا مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لُبْسِهِمُ الْخَزَّ۔

حضرت ابو غسان نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت زہیر بن معاویہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت خصیف سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ تو ان روایات کے مطابق ایسا کپڑا پہننا جائز ہے جو ریشمی نہ ہو لیکن اس پر ریشمی نقش ہوں یا اس کا بانا غیر ریشمی ہو اور تانا ریشم کا ہو۔ ان کے قول کی صحت پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اون اور ریشم سے مخلوط کپڑا (خز) پہننا مروی ہے۔

۹۰۷ - حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَذْكُرُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ جُبَّةَ خَزٍّ۔

حضرت اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت شعبی سے ذکر کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر ریشم اور اُون سے بنا ہُوا جبہ دیکھا۔

۹۰۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ مُطْرَفَ خَزٍّ۔

حضرت یونس بن ابی اسحٰق حضرت عیزار بن حریث سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما پر خز کی ایک چادر دیکھی (ریشم اور اُون سے مخلوط)

۹۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ بِشْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ جُبَّةً شَامِيَّةً قِيَامُهَا قَزٌّ قَالَ بِشْرٌ وَرَاَيْتُ عَلٰى زَيْدٍ

حضرت بکیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت بشیر بن سعید نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما پر ایک شامی جبہ دیکھا جو اون اور ریشم سے بنا تھا حضرت بشر فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پر سونے کے بیل بوٹے والی چادر دیکھی۔

ابْنِ ثَابِتٍ خَمَائِصَ مُعْلَمَةً ۔

۹۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَلْبَسُونَ الْخَزَّ ۔

حضرت وہب بن کیسان فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص، ابوہریرہ جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ خز پہنتے تھے

۹۱۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَسَتْ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ مِطْرَفَ خَزٍّ كَانَتْ عَائِشَةُ تَلْبَسُهُ ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خز کی چادر پہنائی جسے وہ خود پہنا کرتی تھیں۔

۹۱۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ قَدِمَتْ عَلَى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ مَطَارِفُ خَزٍّ فَكَسَاهَا نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ مِنْهَا مِطْرَفٌ أَغْبَرُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى طَرَائِقِ الْإِبْرِيسَمِ فِيهِ ۔

حضرت حماد بن سلمہ، بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام حضرت عمار بن ابی عمار سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مروان بن حکم کے پاس خز کی چادریں آئیں تو اس نے کچھ صحابہ کرام کو پہنائیں گویا میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا ہوں کہ ان پر ان چادروں میں سے ایک بڑی خاکستری رنگ کی چادر تھی اور وہیں اس پر ریشمی لکیریں دیکھ رہا ہوں۔

۹۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ جُبَّةَ خَزٍّ وَمِطْرَفَ خَزٍّ وَعِمَامَةَ خَزٍّ ۔

حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر خز کا جبہ خز کی چادر اور خز ہی کا عمامہ شریف دیکھا۔

۹۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ قَالَ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ جُبَّةَ خَزٍّ وَمِطْرَفَ خَزٍّ أَوْ قَالَ وَبُرْنُسَ خَزٍّ ۔

حضرت شعیب بن حجاب فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر خز کا جبہ، خز کی چادر یا فرمایا خز کی ٹوپی دیکھی۔

۹۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ ۔

حضرت شعبہ حضرت محمد بن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر خز کی چادر دیکھی

فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ

تو یہ صحابہ کرام ہیں جو خز پہنتے تھے حالانکہ وہ ریشم سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کانوا یلبسون الخز وقیامہ حریر وکان من الحجۃ للآخرین علی اھل ھذہ المقالۃ ان الخز یومئذ لم یکن فیہ حریر فیقال لھم وما دلیلکم علی ما ذکرتم وقد ذکرنا فی بعض ھذہ الآثار وان جبۃ سعد کان قیامھا قزا وروینا عنہ فی کتابنا ھذا فی غیر ھذا الباب انہ دخل علی ابن عامر وعلیہ جبۃ شطرھا خز وشطرھا حریر فکلمہ ابن عامر فی ذلک فقال انما یلی جلدی منہ الخز فدل ذلک ان خزھم کان کخز الناس من بعدھم فیہ حریر وفیہ خز ففی ثبوت ذلک ثبوت ما ذھب الیہ من اباح لبس الثوب من غیر الحریر المعلم بالحریر ولبس الثوب الذی قیامہ حریر وظاھرہ غیر حریر وھذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالی۔

باب ۲۹ الرجل یتحرک سنہ ھل یشدھا بالذھب ام لا

قال ابو جعفر قد اختلف الناس فی الرجل یتحرک سنہ فیرید ان یشدھا بالذھب فقال ابو حنیفۃ لیس لہ ذلک وان یشدھا بالفضۃ کذلک۔

۹۱۶ - حدثنا محمد بن العباس قال ثنا علی بن معبد عن محمد بن الحسن عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ وقال اصحاب الاملاء منھم بشر بن ولید عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ انہ لا باس ان یشدھا بالذھب وقال محمد بن الحسن لا باس ان یشدھا بالذھب کذلک۔

بنا ہے — اس قول والوں کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ ان دنوں خز میں ریشم نہیں ہوتا تھا — تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہاری اس بات پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے حالانکہ ہم نے بعض روایات میں نقل کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جبہ میں ریشم تھا اور ہم نے ان سے اسی کتاب کے دوسرے باب میں روایت کیا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان پر جبہ تھا جس کا نصف خز تھا اور نصف حریر (ریشم) تھا انہوں نے اس سلسلے میں ابن عامر سے گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا میرے جسم کے ساتھ اس میں خز کا اتصال ہوتا ہے — تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا خز بعد والوں کے خز کی طرح تھا اس میں ریشم اور خز والوں ہوتے تھے تو اس بات کا ثبوت ہے جس کی طرف جواز کے قائلین گئے ہیں کہ جو شخص ایسا غیر ریشمی کپڑا پہنے جس کے نقش و نگار ریشمی ہوں اور وہ ریشمی کپڑا جس کا اندرون ریشم اور ظاہر غیر ریشم ہو تو جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۹، ہلتے ہوئے دانت کو سونے سے باندھنا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں فقہاء کرام کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جس کے دانت ہلتے ہوں تو وہ اسے سونے سے باندھنا چاہے حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں وہ اسے چاندی سے باندھ سکتا ہے۔

حضرت علی بن معبد نے حضرت محمد بن حسن سے انہوں نے حضرت امام ابویوسف سے اور انہوں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ سے اسی طرح بیان کیا۔ اور اصحاب املاء جن میں بشیر بن ولید بھی ہیں، بواسطہ امام ابویوسف، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ سونے سے باندھنے میں کوئی حرج نہیں حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی اسی طرح فرماتے ہیں کہ سونے سے باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ قَوْلِهِ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْهُ اَنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ فَنَهٰى عَنْ اِسْتِعْمَالِهِمَا وَكَانَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْحَرِيْرِ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ لِبَاسُهُ وَعَصَبُ الْجِرَاحِ بِهِ فَكَذٰلِكَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ اِسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ يَدْخُلُ فِيْهِ شَدُّ السِّنِّ بِهِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِمُحَمَّدٍ فِيْمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْهُ اَنَّ مَا ذُكِرَ مِنْ تَعْصِيْبِ الْجِرَاحِ بِالْحَرِيْرِ اِنْ كَانَ مَا فُعِلَ لِاَنَّهُ عِلَاجٌ لِلْجِرَاحِ فَلَا بَاْسَ بِهِ لِاَنَّ ذٰلِكَ دَوَاءٌ كَمَا اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لُبْسَ الْحَرِيْرِ مِنَ الْحِكَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بِهِمَا كَذٰلِكَ عَصَائِبُ الْحَرِيْرِ اِنْ كَانَتْ عِلَاجًا لِلْجُرْحِ لِتَقِلَّ مُدَّتُهُ كَمَا اَنَّ الثَّوْبَ الْحَرِيْرَ عِلَاجٌ لِلْحِكَّةِ فَلَا بَاْسَ بِهَا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِلَاجًا لِلْجُرْحِ فَكَانَتْ هِيَ وَسَائِرُ الْعَصَائِبِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً فَهِيَ مَكْرُوْهَةٌ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الذَّهَبِ اِنْ كَانَ يُرَادُ مِنْهُ اَنَّهُ لَا يَنْتِنُ كَمَا تَنْتِنُ الْفِضَّةُ فَلَا بَاْسَ بِهِ وَقَدْ اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَرْفَجَةَ ابْنِ اَسْعَدَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

۹۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ اَنَّهُ اُصِيْبَ اَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ فَفَعَلَ۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا جو قول حضرت امام محمد نے بواسطہ امام ابو یوسف نقل کیا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ سونے اور ریشم سے منع کیا گیا تو اس کے استعمال سے بھی منع کیا گیا لہذا ریشم سے ممانعت میں اس کا لباس اور زخم کی پٹی بھی شامل ہے اسی طرح سونے سے ممانعت میں اس کے ساتھ دانتوں کو باندھنے کی ممانعت بھی شامل ہے۔ حضرت ابو یوسف نے جو کچھ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے نقل کیا اس کے خلاف حضرت امام محمد کی دلیل یہ ہے کہ ریشم کے ساتھ زخمی کی پٹی کا جو ذکر کیا گیا ہے اگر وہ علاج کی غرض سے کیا گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ دوا ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو خارش کی وجہ سے اس کی اجازت دی جو انہیں لاحق تھی اسی طرح ریشم کی پٹیاں زخم کے علاج کے طور پر ہوں تو بھی جائز ہے کیونکہ اس سے زخم کی مدت کم ہو جاتی ہے جس طرح ریشمی کپڑا خارش کا علاج ہے اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر وہ زخم کے علاج کے طور پر نہ ہو تو اس سلسلے میں یہ اور دوسری پٹیاں برابر ہیں پس یہ مکروہ ہے اسی طرح سونے کے بارے میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا اگر مقصود یہ ہو کہ یہ بدبو دار نہ ہو جیسے چاندی سے بدبو آنے لگتی ہے تو کوئی حرج نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کو سونے کا ناک لگوانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضرت ابوالاشہب، حضرت عبدالرحمن بن طرفہ سے اور وہ اپنے دادا حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ دور جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن ان کی ناک جاتی رہی انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تو اس سے بُو آنے لگی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی تو آپ نے ان کو سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔

٨ ٩١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ وَالْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ وَاَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالُوْا ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ مِثْلَهٗ۔

٩١٩ فَقَدْ اَبَاحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ اِذْ كَانَ تُنْتِنُ الْفِضَّةُ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فِي الْاَنْفِ كَانَ كَذٰلِكَ السِّنُّ لَا يُشَدُّهَا بِالذَّهَبِ اِذْ كَانَ لَا يُنْتِنُ فَيَكُوْنُ النَّتَنُ الَّذِيْ مِنَ الْفِضَّةِ مُبِيْحًا لِاِسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ كَمَا كَانَ النَّتَنُ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْهَا فِي الْاَنْفِ مُبِيْحًا لِاِسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ مَكَانَهَا فَهٰذِهٖ حُجَّةٌ۔

وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ اُخْرٰى اِنَّا رَاَيْنَا اِسْتِعْمَالَ الْفِضَّةِ مَكْرُوْهًا كَمَا اِسْتِعْمَالُ الذَّهَبِ مَكْرُوْهًا فَلَمَّا كَانَا مُسْتَوِيَيْنِ فِي الْكَرَاهَةِ وَقَدْ عَمَّهُمَا النَّهْيُ جَمِيْعًا وَكَانَ شَدُّ السِّنِّ بِالْفِضَّةِ خَارِجًا مِنَ الْاِسْتِعْمَالِ الْمَكْرُوْهِ كَانَ كَذٰلِكَ شَدُّهَا بِالذَّهَبِ اَيْضًا خَارِجًا مِنَ الْاِسْتِعْمَالِ الْمَكْرُوْهِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَاَيْنَا خَاتَمَ الْفِضَّةِ اُبِيْحَ لِلرِّجَالِ وَمُنِعُوْا مِنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ فَقَدْ اُبِيْحَ لَهُمْ مِنَ الْفِضَّةِ مَا لَمْ يُبَحْ لَهُمْ مِنَ الذَّهَبِ قِيْلَ لَهٗ قَدْ كَانَ النَّظَرُ مَا حَكَيْنَا وَهُوَ اِبَاحَةُ خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ كَخَاتَمِ الْفِضَّةِ وَلٰكِنَّا مُنِعْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَجَاءَ النَّهْيُ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ نَصًّا فَقُلْنَا بِهٖ وَتَرَكْنَا لَهُ النَّظَرَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَجَعَلْنَاهُ فِي الْاِبَاحَةِ كَخَاتَمِ الْفِضَّةِ فَكَذٰلِكَ شَدُّ السِّنِّ لَمَّا اُبِيْحَ بِالْفِضَّةِ ثَبَتَ اَنَّ شَدَّهَا بِالذَّهَبِ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتِيَ بِالتَّفْرِقَةِ بَيْنَ ذٰلِكَ سُنَّةٌ يَجِبُ بِهَا تَرْكُ النَّظَرِ كَمَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ سُنَّةٌ نُهِيَتْ عَنْهُ فَتَمَّتْ بِهَا الْحُجَّةُ وَوَجَبَ لَهَا تَرْكُ النَّظَرِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَمَا الَّذِيْ رُوِيَ فِي النَّهْيِ

ایک دوسری سند سے ابوالاشہب، حضرت بن طرفہ سے اور وہ حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے اس کی روایت کرتے ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دی جب چاندی کی ناک سے بد آنے لگی جب ناک کا یہ حکم ہے تو دانت کا بھی یہی حکم ہوگا اسے سو کے ساتھ باندھنے میں کوئی حرج نہیں جب اس سے بدبو نہ لہٰذا چاندی کی وجہ سے آنے والی بُو سونے کے استعمال کر دے گی جیسا کہ چاندی کی وجہ سے ناک میں آنے والی بُو اس کی جگہ سونے کا استعمال جائز کر دیا پس یہ دلیل ہے

اس سلسلے میں ایک اور دلیل بھی ہے وہ یہ کہ ہم دیکھتے ہیں سونے کے استعمال کی طرح چاندی کا استعمال بھی مکروہ ہے تو جب کراہت میں دونوں برابر ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم میں عموم رکھا ہے اور چاندی کے ساتھ دانت کو باندھنا کراہت سے خارج ہے تو اسی طرح سونے کے ساتھ باندھنا بھی مکروہ استعمال سے باہر ہوگا ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں مردوں کے لیے چاندی کی انگوٹھی جائز ہے لیکن ان کو سونے کی انگوٹھی سے منع کیا گیا تو ان کے لیے چاندی سے وہ چیز جائز ہوگی جو سونے سے منع ہے۔ تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ قیاس تو وہی ہے جو ہم نے کہا یعنی مردوں کے لیے بھی چاندی کی انگوٹھی کی طرح سونے کی انگوٹھی بھی جائز ہونی چاہیئے لیکن ہمیں اس سے منع کیا گیا اور سونے کی انگوٹھی سے ممانعت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے واضح حکم آیا ہے لہٰذا ہم نے اس کا قول کیا اور اس کے لیے قیاس کو ترک کر دیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہم چاندی کی انگوٹھی کی طرح اس کو جائز قرار دیتے اسی طرح جب دانت کو چاندی کے ساتھ باندھنا جائز ہے تو ثابت ہوا کہ اسے سونے کے ساتھ باندھنا بھی اسی طرح جائز ہوگا۔ جب تک کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کی سنت

مِنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ قِيلَ لَهُ قَدْ رُوِيَتْ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ جَاءَتْ مَجِيئًا صَحِيحًا وَسَنَذْكُرُهَا فِي بَابِ النَّهْيِ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

سے ثابت نہ ہو جائے جس کے لیے قیاس کو چھوڑنا واجب ہو جس طرح سونے کی انگوٹھی کے بارے میں حدیث آتی ہے کہ اس سے منع کر دیا گیا پس اس سے حجت مکمل ہو گی اور اس کے لیے قیاس کو چھوڑنا واجب ہوگا جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے امام محمد رحمہ اللہ کا قول ثابت ہو گیا۔ اگر کوئی کہے کہ سونے کی انگوٹھی سے ممانعت کی روایت کونسی ہے۔ تو اسے کہا جائے گا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں متواتر صحیح روایات آتی ہیں ہم ان شاء اللہ سونے کی انگوٹھی سے ممانعت کے باب میں انہیں ذکر کریں گے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ إِبَاحَةُ شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ فَمِنْ ذٰلِكَ۔

متقدمین کی ایک جماعت سے سونے کے ساتھ دانت کو باندھنے کا جواز مروی ہے۔

۹۲۰۔ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا طُعْمَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ صُفْرَةَ الذَّهَبِ بَيْنَ ثَنَايَا أَوْ قَالَ بَيْنَ ثَنِيَّتَيْ مُوسَى ابْنِ طَلْحَةَ۔

حضرت طعمہ بن عمرو فرماتے ہیں میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کے دو دانتوں کے درمیان سونے کی زردی دیکھی۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت حمید طویل سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے اپنی دانتوں کو سونے سے باندھا ہوا تھا۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَمِيرَ الْكُوفَةِ قَدْ ضَبَّبَ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ

حضرت حماد فرماتے ہیں میں نے امیر کوفہ حضرت مغیرہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے باندھا ہوا تھا۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا التَّيَّاحِ وَأَبَا حَمْزَةَ وَأَبَا نَوْفَلِ بْنَ أَبِي عَقْرَبٍ قَدْ ضَبَّبُوا أَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ۔

حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو التیاح، ابو حمزہ اور ابو نوفل بن ابی عقرب کو دیکھا انہوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے باندھا ہوا تھا۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ رَأَيْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ قَاضِيَ الْبَصْرَةِ قَدْ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ

حضرت خصیب بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے بصرہ کے قاضی حضرت عبید اللہ بن حسن کو دیکھا انہوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے باندھا۔

فقد وافق ما روينا عنهم من هذا ما ذهب إليه محمد بن الحسن فيه تأخذ۔

ترجمہ کچھ ہم نے روایت کیا وہ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق ہے۔

بَابُ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ (۲۹۱)

باب ۲۹۱ سونے کی انگوٹھی پہننا

۹۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقِيْلَ لَهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيْمَةً فَأَلْبَسَنِيْهِ وَقَالَ الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِبَاحَةِ لُبْسِ خَوَاتِمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا قَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ۔

حضرت محمد بن مالک فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم فرمایا یہ پہنا دی اور فرمایا وہ چیز پہن لو جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں پہنائی ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سونے کی انگوٹھی پہنتی تھی۔

۹۲۶ - فَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي يَدِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَرَأَيْتُ فِي يَدِ صُهَيْبٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَرَأَيْتُ فِي يَدِ سَعْدٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ۔

اس سلسلے میں انہوں نے ذکر کیا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، حضرت صہیب کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی اور حضرت سعد کے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی (رضی اللہ عنہم)۔

۹۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ قُتِلَ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ۔

حضرت عیسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے انہوں نے خبر دی کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ شہید ہوئے تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔

۹۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ قُتِلَ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ۔

حضرت یحییٰ بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔

٩٢٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ ثَنَا أَبُو السَّفَرِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا أَبُو السَّفَرِ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ

حضرت ابوالسفر نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ پر سونے کی انگوٹھی دیکھی ۔

فَذَهَبُوْا إِلٰى تَقْلِيْدِ هٰذِهِ الْآثَارِ مَعَ مَا تَعَلَّقُوْا بِهِ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَلَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ أَنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ نَهْيًا وَاحِدًا وَمَنَعَ مِنَ الْأَكْلِ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ كَمَا مَنَعَ مِنَ الْأَكْلِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ فَلَمَّا كَانَ قَدْ سَوّٰى فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَجَعَلَ حُكْمَهُمَا وَاحِدًا ثُمَّ ثَبَتَ أَنَّ خَاتَمَ الْفِضَّةِ لَيْسَ مَا نُهِيَ عَنْهُ كَانَ كَذٰلِكَ خَاتَمُ الذَّهَبِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَكَرِهُوْا خَاتَمَ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ۔

تو ان حضرات نے ان روایات کی تقلید کی اور اس کے علاوہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے شروع میں بیان کی اسے بھی اپنایا پھر وہ قیاس سے بھی تائید پاتے ہیں وہ یوں کہ سونے اور چاندی سے ایک ہی نہی کے ساتھ منع کیا گیا چاندی کے برتن میں کھانے سے منع کیا گیا جیسا کہ سونے کے برتن میں کھانے سے روکا گیا تو جب اس مسئلے میں سونے اور چاندی کو برابر برابر رکھا گیا اور ان کے لیے ایک ہی حکم دیا گیا پھر یہ بات ثابت ہے کہ چاندی کی انگوٹھی سے منع نہیں کیا گیا تو سونے کی انگوٹھی کا حکم بھی یہی ہوگا ۔ لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی کو مکروہ جانتے ہیں ۔

٩٣٠ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

٩٣١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

٩٣١ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اپنے والد سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

٩٣٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما اور

حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت ابن عبداللہ بن حنین نے ان سے بیان کیا کہ ان کے باپ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ مَرْيَمَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

حضرت ھبیرہ بن مریم، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخَتَّمْ بِالذَّهَبِ۔

حضرت حارث حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سونے کی انگوٹھی نہیں پہنتے۔

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي الْكَنُودِ قَالَ أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ۔

حضرت ابوالکنود سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے حلقہ سے منع فرمایا۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا وہ حضرت یزید سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِسَ خَاتَمَ حَدِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے رُخ انور پھیر لیا اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن لی آپ نے فرمایا یہ جہنمیوں کا لباس ہے وہ واپس لوٹا اور چاندی کی انگوٹھی پہنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش

وَسَلَّمَ هٰذِهٖ لِبْسَةُ اَهْلِ النَّارِ فَرَجَعَ فَلَبِسَ خَاتَمَ وَرِقٍ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رہے ہے۔

۹۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

فَهٰذَا الْبَرَاءُ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا اخْتِلَافَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

تو یہ حضرت براء رضی اللہ عنہ ہیں جن کے واسطہ سے ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے باب کے آغاز میں اس کے خلاف روایت کیا۔

۹۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ يَقُوْلُ اَشْهَدُ عَلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

حضرت ابوالتیاح بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے بنولیث کے ایک آدمی سے سنا وہ کہہ رہا تھا میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ پر گواہی دیتا ہوں انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۹۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حفص لیثی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۹۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

---

۹۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ جَلَسَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ کے ساتھ جو آپ کے ہاتھ میں تھی اس کے ہاتھ کو مارا پھر آپ نے توجہ پھیر لی اس شخص نے انگوٹھی پھینک دی اور نبی کریم

يَدِهٖ بِقَضِيْبٍ كَانَ فِىْ يَدِهٖ ثُمَّ غَفَلَ عَنْهُ فَرَمَى الرَّجُلُ بِخَاتَمِهٖ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ خَاتَمُكَ فَقَالَ اَلْقَيْتُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظُنُّنَا اِلَّا قَدْ اَوْجَعْنَاكَ وَاَغْرَمْنَاكَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا تمہاری انگوٹھی کہاں ہے؟ اس نے کہا میں نے پھینک دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اپنے آپ کو گمان نہیں کرتے مگر ہم نے تجھے درد پہنچایا اور تیرا نقصان کیا۔

۹۴۵ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ فَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَانْطَلَقَ فَنَزَعَهٗ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَاَقَرَّهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی آپ نے اس سے اعراض فرمایا وہ چلا گیا اور اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی پھر آیا تو آپ نے توجہ نہ فرمائی وہ چلا گیا اور انگوٹھی اتار دی اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا اور اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

فَقَدْ رُوِيَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّهْىِ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ مِنْهَا حَدِيْثُ الْبَرَاءِ الَّذِىْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْهَا وَهُوَ اَصَحُّ وَاَثْبَتُ مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِى الْاِبَاحَةِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْفَرِيْقَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسِخًا لِمَا قَدْ رَوَاهُ الْفَرِيْقُ الْاٰخَرُ فَنَظَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایات سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت میں مروی ہیں ان میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت بھی ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور یہ اس روایت سے زیادہ صحیح اور زیادہ ثابت ہے جو جواز کے بارے میں ان سے مروی ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک فریق کی روایت کردہ احادیث دوسرے فریق کی روایات کے لیے ناسخ ہوں تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۹۴۶ - فَاِذَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِىْ كَفَّهٗ فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ فَرَمٰى بِهٖ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ اَوْ فِضَّةٍ۔

حضرت نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا صحابہ کرام نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنانی شروع کر دیں تو آپ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی (راوی نے ورق یا فضہ کا لفظ استعمال کیا مفہوم وہی ہے۔)

۹۴۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

حضرت ابوبشر، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ قَامَ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ أَصْحَابُهُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ رَمٰى بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَكَتَبَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ قَدْ كَانَ يَلْبَسُهَا ثُمَّ نَهٰى عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَثَبَتَ أَنَّ مَا فِيْهِ تَحْرِيْمُ لُبْسِهَا هُوَ النَّاسِخُ لِمَا فِيْهِ إِبَاحَةُ لُبْسِهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَأَنَّهُ يُوَافِقُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى الْإِبَاحَةِ وَلٰكِنَّ السُّنَّةَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ قَدْ حُظِرَتْ ذٰلِكَ وَمُنِعَتْ مِنْهُ۔

۹۵۲۔ وَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت قعنبی بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں حضرت مالک بن انس پر پڑھا انہوں نے حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے پھر کھڑے ہوئے اور اسے پھینک دیا پھر فرمایا میں اسے کبھی بھی نہیں پہنوں گا تو صحابہ کرام نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

حضرت اسماعیل بن جعفر، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی صحابہ کرام نے بھی سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں "محمد رسول اللہ" لکھا۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت ابو بشر سے وہ حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ سونے کی انگوٹھیوں کا پہننا جائز تھا پھر اس کے بعد منع کر دیا گیا اس سے ثابت ہو گیا کہ پہننے کی حرمت اس جواز کے لیے ناسخ ہے روایات کے طریقے پر اس باب کی وضاحت یہ ہے۔

اور قیاس کے طریقے پر اس کا بیان ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور دوسرے مقامات پر بھی ہم نے ذکر کیا اور وہ جواز کے قائلین کے موافق ہے لیکن اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ آپ نے اس سے منع فرمایا اور اس سے روکا گیا۔

ممانعت کے سلسلے میں مزید یوں مروی ہے حضرت نافع (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام) حضرت حنین (ابن عباس رضی اللہ عنہما)

خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ حُنَيْنٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَاهُ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔

کے غلام سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اپنے والد سے وہ حضرت علی المرتضیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ تَجِدُ عَنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ نَهْيًا قِيْلَ لَهُ نَعَمْ۔

اگر کوئی کہے کہ کیا تم کسی صحابی سے بھی نہی پاتے ہو تو اسے کہا جائے گا ہاں۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اُمِّ بُرْثُنٍ عَنْ زِيَادٍ عَامِلِ الْبَصْرَةِ قَالَ وَفَدْنَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ الْاَشْعَرِيِّ فَرَاٰى عَلَيَّ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ عُمَرُ لَقَدْ تَشَبَّهْتُمْ بِالْعَجَمِ ثَلٰثًا يَقُوْلُهَا تَخَتَّمُوْا بِهٰذَا الْوَرِقِ قَالَ فَقَالَ الْاَشْعَرِيُّ اَمَّا اَنَا فَخَاتَمِيْ حَدِيْدٌ فَقَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ اَخْبَثُ وَاَنْتَنُ۔

بصرہ کے حاکم حضرت زیاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حضرت اشعری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بصورت وفد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہنتے ہوئے دیکھا تو تین بار فرمایا تم نے عجمیوں سے مشابہت اختیار کی ہے چاندی کی انگوٹھی پہنو حضرت اشعری فرماتے ہیں میں نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زیادہ بری اور زیادہ بدبودار ہے۔

بَابُ نَقْشِ الْخَوَاتِيْمِ ۲۹۲

باب ۲۹۲ انگوٹھیوں کے نقش

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ الْاَزْهَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنِيْرَانِ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلَا تَنْقُشُوْا عَرَبِيًّا قَالَ فَسَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْلُهُ لَا تَنْقُشُوْا عَرَبِيًّا لَا تَنْقُشُوْا فِيْ خَوَاتِيْمِكُمْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنِيْرَانِ اَهْلِ الشِّرْكِ يَقُوْلُ لَا تُشَاوِرُوْهُمْ فِيْ اُمُوْرِكُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو اور انگوٹھی میں عربی نقش نہ کرو راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ کے ارشاد گرامی کہ عربی نقش نہ کرو، کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں میں "محمد رسول اللہ" نقش نہ کرو اور مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے معاملات میں ان سے مشورہ نہ لو۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ نَقْشِ الْخَوَاتِيْمِ بِشَىْءٍ مِّنَ الْعَرَبِيَّةِ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَرَوْا بِنَقْشِ غَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ بَاْسًا وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا كَانَ عَلٰى خَوَاتِيْمِ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ انگوٹھیوں میں کسی قسم کی عربی عبارت کندہ کرانا مکروہ ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور وہ غیر عربی عبارت کندہ کرانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے انہوں نے اس سلسلے میں اس بات سے استدلال کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی انگوٹھیوں پر نقش ہوتے تھے۔

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ نَافِعٍ بِنْتُ اَبِى الْجَعْدِ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ اِبِلًا قَابِضًا اِحْدٰى يَدَيْهِ بَاسِطًا اُخْرٰى۔

حضرت ام نافع بنت ابی الجعد (ابوالجعد، نعمان بن مقرن کے غلام ہیں) اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت نعمان بن مقرن کی انگوٹھی پر اونٹ کا نقش تھا جس نے اپنا ایک ہاتھ بند کیا ہوا اور دوسرا پھیلایا ہوا تھا۔

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَلِىُّ بْنُ جَعْدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عَبْدِ اللّٰهِ ذُبَابَانِ۔

حضرت قاسم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر دو مکھیوں کا نقش تھا۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حُذَيْفَةَ كَرْكِيَّانِ

حضرت عبداللہ بن یزید فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش سوار کی شکل تھا۔

وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِنَقْشِ الْعَرَبِيَّةِ عَلَى الْخَوَاتِيْمِ غَيْرَ مَا مَنَعَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِنْتِقَاشِ عَلٰى خَاتَمِهٖ وَقَالُوْا لَا حُجَّةَ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ فِىْ ذٰلِكَ لِاَنَّ حَدِيْثَهُمُ الَّذِىْ رَوَوْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَثْبُتُ مِنْ طَرِيْقِ الْاِسْنَادِ وَاِنَّمَا اَصْلُهٗ عَنْ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا انگوٹھیوں پر عربی عبارت بھی کندہ کی جا سکتی ہے البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نقش سے منع فرمایا وہ جائز نہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جس روایت سے استدلال کیا ہے اس میں ان کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جو حدیث روایت کی ہے وہ سند کے اعتبار سے ثابت نہیں، اصل حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں۔

۹۵۹۔ وَذَكَرُوْا فِىْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَنْقُشُوْا فِىْ خَوَاتِيْمِكُمُ الْعَرَبِيَّةَ

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح ذکر کیا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کرو۔

فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ حَدِيْثِ اَنَسٍ هٰذَا عَنْ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَ تَفْسِيْرُهٗ عِنْدَنَا مَا قَالَ الْحَسَنُ لِاَنَّ نَقْشَ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَذٰلِكَ فَنَهٰى اَنْ يُنْقَشَ عَلَيْهِ۔

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اصل حدیث یہ ہے یہ حض عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اگر یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت بھی ہو تو ہمارے نزدیک اس کی تفسیر وہ ہوگی جو حضرت حسن نے بیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہی تھا تو نے اس کے نقش سے منع فرمایا۔

٩٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ سَطْرٌ مُحَمَّدٌ وَسَطْرٌ رَسُوْلٌ وَسَطْرُ اللّٰهِ فَهٰذَا كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش سطروں میں تھا ایک سطر "محمد" دوسری سطر "رسول" اور تیسری "اللہ"، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش اس طرح

٩٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا سَعْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابَكَ اِلَّا بِخَاتَمٍ فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر کی طرف خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ آپ کے مکتوب گرامی کو مہر کے بغیر قبول نہیں کریں گے تو آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

٩٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ كِتَابًا اِلَى الرُّوْمِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رُوم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْتَقَشَ فِيْ خَاتَمِهِ الْعَرَبِيَّةَ ثُمَّ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَصْحَابُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی میں عربی عبارت نقش کروائی پھر آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس طرح کیا۔

٩٦٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَدِمَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ مَعَ اَخِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلٰى حَلْقَةٍ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْحَلْقَةُ فِيْ يَدِكَ قَالَ هٰذِهٖ حَلْقَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا نَقْشُهَا

حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت عمرو بن سعید اپنے بھائی کے ہمراہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ میں انگوٹھی کی طرف دیکھا آپ نے فرمایا تمہارے ہاتھ میں کیسی انگوٹھی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ انگوٹھی ہے فرمایا اس کا نقش کیا ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَرِنِيْهِ فَتَخَتَّمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاتَ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ اَخَذَهٗ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ اَخَذَهٗ عُمَرُ فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ اَخَذَهٗ عُثْمَانُ فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ عَامَةَ خِلَافَتِهٖ حَتّٰى سَقَطَ مِنْهُ فِيْ بِئْرِ اُرِيْسَ

انہوں نے عرض کیا "محمد رسول اللہ" فرمایا مجھے دکھاؤ پھر آپ نے اسے پہن لیا آپ کا وصال ہوا تو وہ آپ کے ہاتھ مبارک میں تھی اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا وہ آپ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے لیا وہ آپ کی خلافت ملنے والے سال آپ کے پاس رہی پھر اُریس کے کنویں میں گر گئی ۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرْ عَلٰى خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ لُبْسَ مَا هُوَ مَنْقُوْشٌ بِالْعَرَبِيَّةِ ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی نقش والی انگوٹھی پہننے کی وجہ سے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ پر کوئی اعتراض نہ فرمایا ۔

۹۶۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ حَيَّانَ الصَّائِغِ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ نِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰهُ ۔

حضرت حیان صائغ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش یہ الفاظ تھے "نعم القادر اللہ" اللہ تعالیٰ بہترین قادر ہے ۔

۹۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عَلِيٍّ لِلّٰهِ الْمُلْكُ ۔

حضرت جابر، حضرت ابوجعفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش " للہ الملک " کے الفاظ تھے (بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے)

۹۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش "الحمد للہ" تھا ۔

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُلَفَاؤُهُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ قَدْ نَقَشُوْا عَلٰى خَوَاتِيْمِهِمُ الْعَرَبِيَّةَ فَدَلَّ مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ غَيْرُ مَحْظُوْرٍ عَلَيْهِمْ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا اُرِيْدَ بِالنَّهْيِ اَنْ لَا يَنْقُشَ عَلٰى خَاتَمِ الْاِمَامِ لِئَلَّا يُفْتَعَلَ فِيْمَا بِيَدِهٖ مِنَ الْاَمْوَالِ الَّتِيْ لِلْمُسْلِمِيْنَ اَلَا تَرٰى اَنَّ عُمَرَ قَدْ رُوِّيْنَا عَنْهُ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَدْ لَبِسَ هُوَ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ مَنْقُوْشٌ بِالْعَرَبِيَّةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا كُرِهَ مِنَ الْعَرَبِيَّةِ هُوَ الْعَرَبِيَّةُ الْمَوْضُوْعَةُ عَلٰى خَاتَمِ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ خَاصَّةً لَا غَيْرُ ذٰلِكَ وَاَمَّا مَا رُوِيَ مِمَّا

تو یہ صحابہ کرام بالخصوص خلفاء راشدین ہیں جنہوں نے اپنی انگوٹھیوں پر عربی عبارت نقش کروائی تو ان کا عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے ان کو منع نہیں کیا گیا تھا، ممانعت سے اس بات کا ارادہ کیا گیا کہ حاکم کی انگوٹھی کے نقش جیسا نقش نہیں ہونا چاہیے تاکہ مسلمانوں کے ان اموال میں جو اس کے اختیار میں ہیں کوئی حرکت نہ ہو جائے ۔۔۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نہی کی روایت نقل کی پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی انگوٹھی پہنی جس پر عربی کا نقش تھا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ عربی کا جو نقش ناپسندیدہ ہے وہ ایسا نقش ہے جو حاکم کی انگوٹھی کے مطابق ہو اس کے علاوہ نہیں ۔۔۔ حضرت نعمان بن مقرن، ابن مسعود

كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ فَإِنَّهُ تَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَهُمْ اَنْ يَنْقُشُوْا مَكَانَهُمْ عَرَبِيًّا۔

اور حذیفہ رضی اللہ عنہم کی انگوٹھی پر نقش کے بارے میں جو کچھ مروی ہے تو ہو سکتا ہے انہوں نے ایسا کیا ہو جب کہ وہ ان کی جگہ عربی نقش کر سکتے تھے۔

٩٦٧۔ وَلَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَنْقُشَ الرَّجُلُ عَلٰى خَاتَمِهِ صُوْرَةً وَقَالَ اِذَا اخْتَمَتْ بِهَا فَقَدْ صَوَّرْتَ بِهَا۔

حضرت عمرو نے حضرت حسن سے روایت کیا کہ وہ انگوٹھی پر کسی صورت کا نقش کرانے کو مکروہ جانتے تھے اور فرمایا جب تم نے اس کے ساتھ مہر لگا دی تو گویا اس کے ساتھ تصویر بنا دی۔

بَابُ ٢٩٣ لُبْسِ الْخَاتَمِ لِغَيْرِ ذِي سُلْطَانٍ

باب ۲۹۳ غیر حکمران کا انگوٹھی پہننا

٩٦٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ ابْنُ عَيَّاشٍ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شَفِيٍّ الْحَجْرِيِّ عَنْ اَبِي عَامِرٍ عَنْ اَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ

حضرت ابو ریحانہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمران کے علاوہ لوگوں کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ لُبْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِلُبْسِهِ لِسَائِرِ النَّاسِ مِنْ سُلْطَانٍ وَغَيْرِهِ بَأْسًا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی کہ بادشاہ کے علاوہ لوگوں کے لیے انگوٹھی پہننا مکروہ ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی وہ بادشاہ یا غیر بادشاہ کسی کے لیے بھی اس کے پہننے میں حرج نہیں سمجھتے۔

٩٦٩۔ وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ الَّذِي قَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهُ اَلْقٰى خَاتَمَهُ فَاَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ فَقَدْ دَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّ الْعَامَّةَ قَدْ كَانَتْ تَلْبَسُ الْخَوَاتِيْمَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَحْتَجُّ بِهٰذَا وَهُوَ مَنْسُوْخٌ قِيْلَ لَهُ اِنَّ الَّذِي احْتَجَجْنَا بِهِ مِنْهُ لُبْسٌ مَنْسُوْخٌ وَاِنَّمَا الْمَنْسُوْخُ تَرْكُ لُبْسِ الْخَاتَمِ مِنَ الذَّهَبِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِغَيْرِهِ مِنْ اُمَّتِهِ وَقَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَانَ هُوَ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ سَوَاءً فَلَمَّا

اس سلسلے میں ان کی دلیل وہ حدیث ہے جو ہم نے گذشتہ باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے کہ آپ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو صحابہ کرام نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عام لوگ انگوٹھی پہنتے تھے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ تم اس حدیث سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ یہ منسوخ ہے۔ تو اسے جواباً کہا جائے گا کہ ہم اس حدیث سے جس بات پر استدلال کر رہے ہیں اس سلسلے میں وہ منسوخ نہیں منسوخ تو اس سلسلے میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے

نُسِخَ لُبْسُ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ كَانَ الْحُكْمُ مُتَقَدِّمًا فِيْ لُبْسِهٖ وَلُبْسِهِمُ الْخَوَاتِيْمَ سَوَاءً وَكَانَ النَّسْخُ لَمْ يَمْنَعْهُ هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لُبْسِ خَاتَمِ الْفِضَّةِ فَكَذٰلِكَ اَيْضًا لَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ لُبْسِ الْخَوَاتِيْمِ مِنْ فِضَّةٍ فَهٰذَا الَّذِيْ اَرَدْنَا مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّمَّنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سُلْطَانٌ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ الْخَوَاتِيْمَ۔

اور اس سے پہلے آپ کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے ایک ہی حکم تھا تو جب سونے کی انگوٹھیوں کا جواز منسوخ ہو گیا تو اسے پہننے کا پہلا حکم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور عام لوگوں کے لیے ایک جیسا ہو گیا اور اس نسخ نے آپ کو چاندی کی انگوٹھی پہننے سے نہ روکا اسی طرح باقی لوگوں کو بھی یہ چاندی کی انگوٹھی سے منع نہیں کرے گا اس حدیث سے ہماری مراد یہی ہے — ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ حکومت پر فائز نہ ہونے کے باوجود انگوٹھیاں پہنتے تھے۔

---

۹۷۰ - فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَا يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا وَكَانَ فِيْ خَوَاتِيْمِهِمَا ذِكْرُ اللّٰهِ۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور ان کی انگوٹھیوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر (نقش) تھا۔

---

۹۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا رُشْدُ بْنُ كُرَيْبٍ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهٖ۔

حضرت رشد بن کریب فرماتے ہیں میں نے ابن حنفیہ کو دیکھا کہ انہوں نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہن رکھی تھی۔

---

۹۷۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما نے اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہن رکھی تھی۔

---

۹۷۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَجُلًا مُتَقَلِّدًا بِسَيْفٍ۔

حضرت ابراہیم بن عطاء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش ایک آدمی تھا جس نے تلوار لٹکا رکھی تھی۔

۹۷۴ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ رَاَيْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِيْ حَازِمٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ وَقَيْسَ بْنَ ثُمَامَةَ وَالشَّعْبِيَّ يَتَخَتَّمُوْنَ بِيَسَارِهِمْ۔

حضرت یونس بن ابی اسحٰق فرماتے ہیں میں نے قیس بن ابی حازم، عبدالرحمٰن بن اسود، قیس بن ثمامہ اور شعبی رحمہم اللہ کو دیکھا وہ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

---

۹۷۵ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اِبْرَاهِيْمَ

حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کی انگوٹھی کا نقش "نحن باللہ ولہ" کے الفاظ تھے۔

نَحْنُ بِاللّٰہِ وَلَہٗ

فَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْآثَارَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيْهِمْ قَدْ كَانُوْا يَتَخَتَّمُوْنَ وَلَيْسَ لَهُمْ سُلْطَانٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ السُّلْطَانَ إِذَا كَانَ لَهٗ لُبْسُ الْخَاتَمِ لِأَنَّهٗ لَيْسَ بِحِلْيَةٍ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا غَيْرُ السُّلْطَانِ لَهٗ أَيْضًا لُبْسُهٗ لِأَنَّهٗ لَيْسَ بِحِلْيَةٍ وَقَدْ رَأَيْنَا مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ يَسْتَوِيْ فِيْهِ السُّلْطَانُ وَالْعَامَّةُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ مَا أُبِيْحَ لِلسُّلْطَانِ مِنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ يَسْتَوِيْ فِيْهِ هُوَ وَالْعَامَّةُ وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا أُبِيْحَ الْخَاتَمُ لِاحْتِيَاجِهٖ إِلَيْهِ لِيَخْتِمَ بِهٖ مَالَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَنَّهٗ أَيْضًا مُبَاحٌ لِلْعَامَّةِ لِاحْتِيَاجِهِمْ إِلَيْهِ لِلْخَتْمِ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَكُتُبِهِمْ فَلَا فَرْقَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ السُّلْطَانِ وَغَيْرِ السُّلْطَانِ۔

تو یہ صحابہ کرام اور تابعین ہیں جن سے ہم نے روایات نقل کی ہیں کہ وہ انگوٹھی پہنا کرتے تھے حالانکہ ان کے پاس حکومت نہ تھی روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ حکم ہے اور قیاس کے طریقے پر یہ ہے کہ حکمران کے لیے انگوٹھی پہننا جائز ہے کیونکہ یہ زیور نہیں تو اسی طرح غیر حکمران کے لیے بھی اس کا پہننا جائز ہوگا کیونکہ یہ زیور نہیں ہے — اور ہم دیکھتے ہیں کہ سونا اور چاندی کے برتنوں کے استعمال سے روکا گیا تو اس میں حکمران اور غیر حکمران سب برابر ہیں لہذا قیاس کا تقاضا ہے کہ یہاں بھی یہی حکم ہو کہ جو انگوٹھی حکمران کے لیے پہننا جائز ہو اس میں وہ اور عام لوگ برابر ہوں اگر حکمران کے لیے یہ اس لیے جائز ہے کہ وہ مسلمانوں کے مال پر مہر لگاتے کے سلسلے میں ضرورت مند ہے تو یہ عام لوگوں کے لیے بھی جائز ہوگی کیونکہ وہ اپنے اموال یا خطوط پر مہر لگانے کی ضرورت سمجھتے ہیں لہذا حکمران اور غیر حکمران میں فرق نہ ہوگا۔

بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا ۲۹۴

باب ۲۹۴ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

۹۷۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مُنْذُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب سے قرآن پاک اترا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَرِهَ قَوْمٌ الْبَوْلَ قَائِمًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِهٖ بَأْسًا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس میں کچھ حرج نہیں سمجھا۔

۹۷۷- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سَلَمَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ ثُمَّ اُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

کو پیشاب کرتے ہوئے دیکھا آپ قوم کے ایک ارکوڑے کرکٹ) کے ڈھیر پر کھڑے تھے پھر آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن عامر فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت سلیمان سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوعوانہ، حضرت سلیمان سے نقل کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت مؤمل فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان ثوری نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت منصور نے بیان کیا انہوں نے بواسطہ ابووائل، حضرت حذیفہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

اِبَاحَةُ الْبَوْلِ قَائِمًا وَهٰذَا اَوْلٰى مِمَّا ذَكَرْنَا قَبْلَهٗ عَنْ عَائِشَةَ لِاَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ اِنَّمَا فِيْهِ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا بَعْدَ مَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ فَلَا تُصَدِّقْهُ اَيْ اَنَّ الْقُرْاٰنَ لَمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اُمِرَ فِيْهِ بِالطَّهَارَةِ وَاجْتِنَابِ النَّجَاسَةِ وَالتَّحَرُّزِ مِنْهَا فَلَمَّا رَاَتْ عَائِشَةُ ذٰلِكَ وَعَلِمَتْ تَعْظِيْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَكَانَ الْاَغْلَبُ عِنْدَهَا اَنَّ مَنْ بَالَ قَائِمًا لَا يَكَادُ يَسْلَمُ مِنْ اِصَابَةِ الْبَوْلِ ثِيَابَهٗ وَبَدَنَهٗ قَالَتْ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْهِ حِكَايَةٌ مِنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَافِقُ ذٰلِكَ۔

تو اس حدیث میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا جواز ہے اور یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گذشتہ روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جو شخص تم سے بیان کرے کہ قرآن پاک نازل ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اس کی تصدیق نہ کرنا یعنی جب قرآن پاک نازل ہو گیا تو اس میں آپ کو طہارت، نجاست سے اجتناب اور اس سے بچنے کا حکم دیا گیا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات دیکھی اور دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعظیم فرماتے ہیں اور ان کے نزدیک غالب بات یہ تھی کہ جو آدمی کھڑا ہو کر پیشاب کرے اس کے کپڑے اور بدن پیشاب سے محفوظ نہیں رہ سکتا تو انہوں نے یہ بات فرمائی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ثُمَّ جَاءَ حُذَيْفَةُ فَاَخْبَرَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْقُرْاٰنِ عَلَيْهِ يَبُوْلُ قَائِمًا فَثَبَتَ اِبَاحَةُ الْبَوْلِ قَائِمًا اِذَا كَانَ الْبَائِلُ فِيْ ذٰلِكَ يَاْمَنُ مِنَ النَّجَاسَةِ عَلٰى بَدَنِهٖ وَثِيَابِهٖ۔

پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آکر خبر دی کہ انہوں نے نزول قرآن کے بعد مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے تو اس سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا جواز ثابت ہو گیا جب کہ اس صورت میں پیشاب کرنے والا اپنے بدن اور کپڑوں پر پیشاب لگنے سے بے خوف ہو۔

۹۸۲ - وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ هٰذَا مَا یَدُلُّ عَلٰی مَا ذَهَبْنَا اِلَیْهِ مِنْ مَعْنٰی حَدِیْثِهَا الَّذِیْ ذَکَرْنَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی وہ بات مذکور ہے جو ہم نے ان کی حدیث کے مفہوم کے سلسلے میں بیان کی ہے۔

۹۸۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبُوْلُ قَائِمًا فَکَذِّبْهُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُهٗ یَبُوْلُ جَالِسًا

حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں جو آدمی تم سے بیان کرے کہ اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے تو تم اسے جھٹلا دو کیونکہ میں نے آپ کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَا یَدُلُّ عَلٰی مَا دَفَعَتْ بِهٖ عَائِشَةُ رِوَایَةَ رُؤْیَةِ مَنْ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبُوْلُ قَائِمًا وَاِنَّمَا رُؤْیَتُهَا اِیَّاهُ یَبُوْلُ جَالِسًا فَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَنَا دَلِیْلٌ عَلٰی ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَبُوْلَ جَالِسًا فِیْ وَقْتٍ وَیَبُوْلَ قَائِمًا فِیْ وَقْتٍ اٰخَرَ فَلَمْ تَحْكِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا شَیْئًا یَدُلُّ عَلٰی کَرَاهِیَةِ الْبَوْلِ قَائِمًا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کی روایت کا رد کیا جو کہتا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے جب کہ خود ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا تو اس میں ہمارے نزدیک اس بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ نے کسی وقت بیٹھ کر پیشاب کیا اور بعض اوقات کھڑے ہو کر کیا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی بات نقل نہیں کی جو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی کراہت پر دلالت کرے۔

---

۹۸۴ - وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ بَالَ قَائِمًا۔

پھر متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۹۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنْ سُلَیْمٰنَ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بَالَ قَائِمًا فَاَفْحَجَ حَتّٰی کَادَ یَصْرَعُ۔

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا انہوں نے اپنی حاجت کو پورا کیا حتیٰ کہ وہ گرنے کے قریب ہو گئے۔

---

۹۸۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ اَنَّهٗ رَاٰی عَلِیًّا بَالَ قَائِمًا۔

حضرت ابوظبیان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

---

۹۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمٰنَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن عامر فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت سلیمان سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۸۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا

حضرت عمر بن حفص فرماتے ہیں ہم سے میرے باپ نے

أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

بیان کیا انہوں نے حضرت اعمش سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ۔ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَبُوْلُ قَائِمًا۔

حضرت قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ أَنَّهٗ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَبُوْلُ قَائِمًا

حضرت عبداللہ بن دینار سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوْا يَبُوْلُوْنَ قِيَامًا وَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى أَنَّهُمْ كَانُوْا يَأْمَنُوْنَ أَنْ يُصِيْبَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ ثِيَابَهُمْ وَأَبْدَانَهُمْ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ مَا يُخَالِفُ مَا رَوَيْتَ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے اور ہمارے نزدیک اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ اپنے کپڑوں اور بدن پر پیشاب پڑنے سے بے خوف تھے اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے تمہاری اس روایت کے خلاف بھی مروی ہے پھر وہ ذکر کرے۔

۹۹۱۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ لَمْ يَبُلْ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمَ حَتّٰى قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ ثُمَّ بَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَائِمًا عَلٰى مَا رَوَاهُ عَنْهُ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ فَفِيْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَرٰى بِالْبَوْلِ قَائِمًا بَأْسًا وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ بَوْلِهٖ قَائِمًا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى رُجُوْعِ عُمَرَ عَنْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ قَائِمًا إِذَا كَانَ ذٰلِكَ لِمَا رَوَاهُ عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَتْرُكُ مَا سَمِعَهٗ مِنْ عُمَرَ إِلَّا إِلٰى مَا هُوَ أَوْلٰى عِنْدَهٗ مِنْ ذٰلِكَ۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے اسلام لانے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا ہو حتی کہ یہ بات فرمائی لیکن اس کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہو جس طرح حضرت زید بن وہب نے ان سے روایت کیا تو اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ آپ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اس پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جو ہم نے اس باب میں ان کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ اور انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے وہ حدیث روایت کی جو ہم نے ذکر کی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی کراہت سے رجوع کیا۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا اس کو اسی صورت میں چھوڑ سکتے تھے جب انہیں اس سے بہتر بات ملے۔

بَابُ الْقَسَمِ ۲۹۵

۹۹۲ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ الْحُسَيْنِ الطَّحَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِيْهِ ذِكْرُ رُؤْيَا عَبَّرَهَا اَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تُقْسِمْ

باب ۲۹۵، قسم کا بیان

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں جس میں ایک خواب کا ذکر ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کی تعبیر بیان کی اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں نے صحیح کہا ہے آپ نے فرمایا کچھ صحیح ہے اور کچھ غیر صحیح ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو قسم دیتا ہوں

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ الْقَسَمِ وَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّقْسِمَ عَلٰى شَيْءٍ وَاَعْظَمُوْا ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے قسم کھانے کو مکروہ قرار دیا وہ فرماتے ہیں کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی بات پر قسم کھائے اور انہوں نے اسے بہت بڑی بات قرار دیا۔

۹۹۳ - وَكَانَ مِمَّنْ اَعْظَمَ ذٰلِكَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ لِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِنَا عَنْ عِيْسَى بْنِ حَمَّادٍ زُغْبَةَ قَالَ اَتَيْتُ بَكْرَ بْنَ مُضَرَ لِاَعُوْدَهُ فَجَاءَ اللَّيْثُ فَهُوَ بِالصُّعُوْدِ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَكْرٌ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اَنْ تَفْعَلَ فَقَالَ لَهُ اللَّيْثُ اَوَتَدْرِيْ مَا الْقَسَمُ اَوَتَدْرِيْ مَا الْقَسَمُ اَوَتَدْرِيْ مَا الْقَسَمُ

اسے بہت بڑی بات سمجھنے والوں میں حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ بھی ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے ہمارے بہت سے اصحاب نے عیسیٰ بن حماد کی روایت سے ذکر کیا وہ فرماتے ہیں میں بکر بن مضر کے پاس ان کی عیادت کے لیے آیا پس حضرت لیث آئے اور انہوں نے ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا حضرت بکر نے ان سے فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں ایسا نہ کرنا حضرت لیث نے فرمایا کیا تم جانتے ہو قسم کیا ہے؟ تین بار فرمایا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالْقَسَمِ بَاْسًا وَجَعَلُوْهُ يَمِيْنًا وَحَكَمُوْا لَهُ بِحُكْمِ الْيَمِيْنِ وَقَالُوْا قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ فِيْ كِتَابِهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ وَقَالَ فَلَا اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ قسم کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے انہوں نے اسے یمین قرار دیا ہے اور اس پر یمین والا حکم لگایا ہے۔ وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں متعدد مقامات پر ذکر فرمایا۔ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ فَلَا اُقْسِمُ۔

النُّجُوْمِ وَقَالَ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ فَكَانَ تَاوِيْلُ ذٰلِكَ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ جَمِيْعًا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا صِلَةٌ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فَلَمْ يَعِبْهُمْ بِقَسَمِهِمْ وَرَدَّ عَلَيْهِمْ كُفْرَهُمْ فَقَالَ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَكَانَ فِىْ ذِكْرِهٖ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْقَسَمَ كَانَ مِنْهُمْ يَمِيْنًا وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۔

بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ اور فرمایا لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۔ (میں قسم کھاتا ہوں روز قیامت کی ۔ میں نفس لوامہ (ملامت کرنے والے نفس) کی قسم کھاتا ہوں ۔ میں ان جگہوں کی قسم کھاتا ہوں جہاں ستارے ڈوبتے ہیں ۔ میں اسی شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں۔

تمام علماء کے نزدیک بالاتفاق اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں لا زائد ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں اپنی قسموں میں کوشش کرتے ہوئے کہ جو آدمی مر گیا اللہ تعالیٰ اسے نہیں اٹھائے گا یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قسم کھانے کو معیوب قرار نہیں دیا بلکہ ان کے کفر پر اعتراض کیا اور فرمایا ہاں اس کا سچا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ان کی تاکیدی قسموں کا ذکر کرتے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ قسم ان کی طرف سے یمین ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور انہوں نے قسم کھائی کہ وہ ضرور توڑ لیں ان کا پھل صبح سویرے تو اللہ تعالےٰ نے ان پر عیب نہ لگایا پھر فرمایا اور وہ استثناء نہیں کرتے (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قسم یمین ہے ۱۲ ہزاروی)

٩٩٤ ـ فَحَدَّثَنِىْ سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْقَسَمَ يَمِيْنٌ لِاَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا فِى الْيَمِيْنِ وَاِذَا كَانَتْ يَمِيْنًا كَانَتْ مُبَاحَةً فِيْمَا سَائِرُ الْاَيْمَانِ فِيْهِ مُبَاحَةٌ وَمَكْرُوْهَةً فِيْمَا سَائِرُ الْاَيْمَانِ فِيْهِ مَكْرُوْهَةٌ

حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس آیت میں اس بات پر دلیل ہے کہ قسم یمین ہے کیونکہ استثناء یمین میں ہی ہوتی ہے اور جب یہ یمین ہے تو جہاں جہاں باقی یمین جائز ہیں یہ بھی جائز ہے اور جہاں باقی مکروہ ہیں یہ بھی مکروہ ہے ۔

وَلَا حُجَّةَ عِنْدَنَا عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِىْ ذَكَرْنَا فَاِنَّهٗ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ الَّذِىْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْقَسَمِ لِاَبِىْ بَكْرٍ مِنْ اَجْلِهٖ هُوَ اَنَّ التَّعْبِيْرَ الَّذِىْ صَوَّبَهٗ فِىْ بَعْضِهٖ وَخَطَّاَهٗ فِىْ بَعْضِهٖ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مِنْهُ مِنْ جِهَةِ الْوَحْىِ وَلٰكِنْ مِنْ جِهَةِ مَا يُعَبَّرُ لَهُ الرُّؤْيَا كَمَا نَهٰى اَنْ تُوْطَاَ الْحَوَامِلُ عَلَى الْاِشْفَاقِ مِنْهُ اَنْ يَّضُرَّ ذٰلِكَ بِاَوْلَادِهِمْ فَلَمَّا بَلَغَهٗ اَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ بِاَوْلَادِهِمْ اَطْلَقَ مَا كَانَ خَطَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَكَمَا قَالَ فِىْ

ہمارے نزدیک اس قول والوں کے خلاف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں کوئی دلیل نہیں جسے ہم نے ذکر کیا کیونکہ ہوسکتا ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے قسم کو اس لیے مکروہ سمجھا ہو کہ آپ نے جس تعبیر کے بعض کو صحیح قرار دیا اور بعض کو خطا، وہ وحی کے اعتبار سے نہ تھی بلکہ علم تعبیر کے اعتبار سے تھی جس طرح کہ حاملہ عورت سے وطی کرنے کی ممانعت اس بات کا ڈر تھا کہ ان کی اولاد کو نقصان پہنچائے جب آپ کو خبر پہنچی (کہ ایران اور روم والے ایسا کرتے ہیں لیکن ان کی اولاد کو نقصان نہیں پہنچتا، تو آپ نے

تلقيح النخل ما أظن أن ذلك يغني شيئا فتركوه ونزعوا عنه فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال إنما هو ظن ظننته إن كان يغني شيئا فليصنعوه فإنما أنا بشر مثلكم وإنما هو ظن ظننته والظن يخطئ ويصيب ولكن ما قلت قال الله عز وجل فلن أكذب على الله۔

اس سے منع نہ فرمایا اور جیسا کہ آپ نے کھجوروں کی پیوند کاری کے بارے میں فرمایا کہ میرے خیال میں یہ عمل کسی بات کا فائدہ نہ دے گا تو انہوں نے چھوڑ دیا اور اس سے نقصان ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو فرمایا وہ میرا اپنا ایک خیال تھا اگر اس کا فائدہ ہے تو کر دیں میں (بظاہر) تمہاری مثل انسان ہوں میں نے ایک خیال کیا اور خیال غلط بھی ہوتا ہے اور صحیح بھی، لیکن میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بس میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں کہتا۔

۹۹۵۔ حدثنا بذلك يزيد بن سنان قال ثنا أبو عامر قال ثنا إسرائيل عن سماك عن موسى بن طلحة عن أبيه

ہم (امام طحاوی) سے یہ بات زید بن سنان نے بیان کی انہوں نے ابو عامر سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے اسرائیل نے بیان کیا انہوں نے سماک سے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔

فأخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن ما قاله من جهة الظن فهو كسائر البشر في ظنونهم وأن الذي يقوله عن الله عز وجل فهو الذي لا يجوز خلافه وكانت الرؤيا إنما يعبر بالظن والتحري وقد روي ذلك عن محمد بن سيرين واحتج بقول الله عز وجل وقال للذي ظن أنه ناج منهما فلما كان التعبير من هذه الجهة التي لا حقيقة فيها كره رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بكر أن يقسم عليه ليخبره بما يظنه صوابا على أنه عنده كذلك وقد يكون في الحقيقة بخلافه۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ آپ جو کچھ اپنے گمان سے بیان فرمائیں وہ دوسرے لوگوں کے گمان کی طرح ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کریں اس کے خلاف جائز نہیں خوابوں کی تعبیر گمان اور سوچ بچار کے ذریعے دی جاتی ہے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے استدلال کیا ہے ارشاد خداوندی ہے اور (حضرت یوسف علیہ السلام نے) اس سے فرمایا جس کے بارے میں آپ کا خیال تھا کہ وہ رہا ہونے والا ہے تو جب تعبیر اس جہت سے ہے کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو مکروہ خیال کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کو اس بات کی قسم دیں کہ آپ اسی بات کی خبر دیں جسے آپ صحیح سمجھتے ہیں کہ آپ کے نزدیک یہی بات ہے جب کہ حقیقت میں اس کے خلاف ہو۔

ألا ترى أن رجلا لو نظر في مسألة من الفقه واجتهد فأداه اجتهاده إلى شيء وسعه القول به ورد ما خالفه وتخطئة قائله إذا كانت الدلائل التي بها يستخرج الجواب في ذلك رافعة له ولو حلف على أن ذلك الجواب صواب كان مخطئا لأنه لم يكلف إصابة الصواب فيكون ما قاله هو الصواب ولكنه كلف الاجتهاد وقد يؤديه

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی فقہی مسئلہ میں غور و فکر اور اجتہاد کرے پھر اس کا اجتہاد اسے کسی بات تک پہنچا دے تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ وہی بات کہے اور اس کے خلاف کو رد کر دے بلکہ اس کے قائل کو خطا وار قرار دے جب کہ وہ دلائل جن کے ذریعے مسئلہ نکالا ہے وہ اس (مخالف کے قول) کو رد کرتے ہوں اور اگر وہ قسم کھائے کہ یہ جواب صحیح ہے تو وہ غلطی پر ہے کیونکہ صحیح جواب تک پہنچنے کا مکلف نہیں بنایا گیا کہ جو کچھ وہ کہے وہ صحیح ہی ہو بلکہ اسے

الْاِجْتِهَادُ اِلَى الصَّوَابِ وَاِلٰى غَيْرِ الصَّوَابِ فَمِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ الْحَلْفَ عَلَيْهِ لِيُخْبِرَهُ بِصَوَابِهٖ مَا هُوَ لَا مِنْ جِهَةِ كَرَاهِيَةِ الْقَسَمِ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ۔

تو اجتہاد کا مکلف بنایا گیا ہے اور اجتہاد کبھی صحیح اور کبھی غیر صحیح جواب تک پہنچاتا ہے تو اس وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آپ کو قسم دینا کہ آپ صحیح کی خبر دیں مکروہ قرار دیا اس لیے نہیں کہ قسم کھانا (یا قسم دینا) مکروہ ہے — اس سلسلے میں ایسی بات مروی ہے جو ہماری بات پر دلالت کرتی ہے

۹۹۶۔ **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِيْثِ اِسْحٰقَ بْنِ الْحُسَيْنِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّيْ بِمَا اَصَبْتُ مِمَّا اَخْطَاْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ۔

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسحٰق بن حسین کی روایت (روایت نمبر ۹۹۲) کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا) اللہ کی قسم! آپ مجھے اس بات کی خبر دیں جو صحیح ہے اور غلط کو چھوڑ دیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم نہ کھاؤ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْحَلْفُ فِيْهِ عَلٰى اِخْبَارِهٖ بِصَوَابِهٖ وَخَطَائِهٖ فِيْ شَيْءٍ لَمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَحْيِ الَّذِيْ يُعْلَمُ بِهٖ حَقِيْقَةُ الْاَشْيَاءِ لَا لِاَنْ كَرِهَ الْقَسَمَ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس بات کی صحت و خطا کی اطلاع کے سلسلے میں جسے آپ نے وحی کے ذریعے نہیں فرمایا اور اشیاء کی حقیقت اسی سے معلوم ہوتی ہے، قسم کھانے کو مکروہ قرار دیا قسم کے ذکر کو ناپسند نہیں فرمایا۔

۹۹۷۔ **وَحَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْقَسَمُ يَمِيْنٌ

حضرت عبدالرحمٰن بن حارث، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا قسم، یمین ہے۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ قَدْ جَعَلَ الْقَسَمَ يَمِيْنًا فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ الْحَلْفِ بِهٖ وَاَنَّهٗ عِنْدَهٗ كَسَائِرِ الْاَيْمَانِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا تَاَوَّلْنَا الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ عَلَيْهِ وَانْتَفٰى قَوْلُ مَنْ تَاَوَّلَهٗ عَلٰى غَيْرِ مَا تَاَوَّلْنَاهُ عَلَيْهِ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ اِبَاحَةِ الْقَسَمِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں اور انہوں نے ہی پہلی حدیث روایت کی تھی یہ قسم کو یمین قرار دے رہے ہیں تو اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ قسم کھانا جائز ہے اور یہ باقی قسموں (یمین) کی طرح ہے اس سے وہ بات ثابت ہوگئی جو ہم نے پہلی حدیث کی تاویل میں ذکر کی ہے اور ان لوگوں کے قول کی نفی ہوگئی جنہوں نے ہماری تاویل کے خلاف بیان کیا ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قسم کے جواز میں یوں مروی ہے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبْرَارِ الْقَسَمِ ـ

۹۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِإِبْرَارِ الْقَسَمِ ـ

حضرت ابوداؤد اور حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اس کو ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا قسم میں پورا اترنے کا حکم دیا۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِبِرِّ الْقَسَمِ وَلَوْ كَانَ الْمُقْسِمُ عَاصِيًا لَمَا كَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ يُبَرَّ قَسَمُهُ ـ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

۹۹۹ - وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَلَوْ كَانَ الْقَسَمُ مَكْرُوْهًا لَكَانَ قَائِلُهُ عَاصِيًا وَلَمَا بَرَّ اللّٰهُ قَسَمَ مَنْ عَصَاهُ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیتا ہے اگر قسم کھانا مکروہ ہوتا تو قسم کھانے والا گناہ گار ہوتا اور اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان کی قسم کو پورا نہ کرتا۔

۱۰۰۰ - وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ رِيْحَ ثُوْمٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ فِيْ مَسْجِدِنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا أَعْطَيْتَنِيْ يَدَكَ فَأَعْطَانِيْهَا فَأَدْخَلْتُهَا فِيْ كُمِّيْ إِلٰى صَدْرِيْ فَوَجَدَهُ مَعْصُوْبًا فَقَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ إِقْسَامَهُ عَلَيْهِ ـ

اس سے پہلے اسی کتاب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر چکے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے لہسن کی بو محسوس فرمائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جو شخص اس پودے سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے حتیٰ کہ اس کی بو چلی جائے فرماتے ہیں میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ اپنا دست مبارک مجھے عنایت فرمائیں آپ نے اپنا مبارک ہاتھ مجھے دیا میں نے آپ کو اپنے سینے پر پٹیاں دکھائیں تو آپ نے فرمایا تمہیں عذر حق ہے لیکن آپ نے ان کی قسم پر اعتراض نہیں فرمایا۔

۱۰۰۱ - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْمُصَلِّيْ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالَ أَهْدِيْ لِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ فَأَهْدَيْتُ لَهَا فَرَدَّتْهُ فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ إِلَّا رَدَدْتِهِ فَرَدَدْتُهَا فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى إِبَاحَةِ الْقَسَمِ وَأَنَّ حُكْمَهُ حُكْمُ الْيَمِيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کا تحفہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا حضرت زینب بنت جحش کو دے دو فرماتی ہیں میں نے ان کے پاس بھیجا تو انہوں نے واپس لوٹا دیا آپ نے فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ دوبارہ بھیجو چنانچہ میں نے دوبارہ بھیج دیا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ قسم کے جواز پر دلالت کرتا ہے اور اس کا حکم وہی ہے جو یمین کا ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اُقْسِمُ وَاَقْسَمْتُ بِهٖ يَمِيْنٌ وَكَفَّارَةُ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

حضرت حماد حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ کہنا کہ میں قسم کھاتا ہوں یا میں نے قسم کھائی ہے تو یہ یمین ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو یمین کا کفارہ ہے۔

وَقَدْ اَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نِسَائِهٖ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات پر قسم کھائی۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْفَلَّاسُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اِيْلَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا اَقْرَبُكُنَّ شَهْرًا۔

حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایلاء فرمایا (ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی) تو وہ ان الفاظ کے ساتھ تھا اللہ کی قسم! میں ایک مہینہ تمہارے قریب نہیں جاؤں گا۔

بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا ۲۹۶

باب ۲۹۶ کھڑے ہو کر پینا

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاؤُدَ قَالَا اَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُوْدِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

حضرت جارود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے سختی سے منع فرمایا۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت جارود بن معلی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُوْدِ وَعَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَهِشَامٌ قَالَا ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۰۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ہشام بن ابی عبداللہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا ۔

۱۰۰۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا ۔

۱۰۱۰ ۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ ابْنَ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ عِيْسَى الْاَسْوَارِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعیسیٰ اسواری سے وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۰۱۱ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى كَرَاهَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے انہوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَاْسًا ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ کھڑے ہو کر پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ۔

۱۰۱۲ ۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِيْتِنِيْ بِوَضُوْءٍ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ بِفَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَشَرِبَ قَائِمًا فَعَجِبْتُ لِذٰلِكَ فَقَالَ اَتَعْجَبُ يَا بُنَيَّ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَبَاكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت محمد بن علی بن حسین اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن ابی طالب نے مجھ سے فرمایا کہ پانی لاؤ میں لایا تو انہوں نے وضو کیا پھر بچا ہوا پانی لے کر کھڑے ہوئے اور اسی حالت میں اسے نوش فرمایا مجھے اس پر تعجب ہوا تو فرمایا بیٹا! تعجب کرتے ہو میں نے تمہارے باپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے ۔

۱۰۱۳ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ ابْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا شَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَشْرَبُوْا قِيَامًا

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا پھر فرمایا لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں لیکن میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ

وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مَا فَعَلْتُ۔

نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مسعر حضرت عبد الملک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ وَمَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ شَرِبَ قَائِمًا فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنْ أَشْرَبْ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَإِنْ أَشْرَبْ جَالِسًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت زاذان اور حضرت میسرہ، حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا ان سے پوچھا گیا تو فرمایا اگر میں کھڑے ہو کر پیئوں تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر نوش فرماتے دیکھا ہے اور میں بیٹھ کر پیئوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ۔

حضرت عطاء بن سائب، حضرت زاذان سے اور وہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حجاج فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر نوش فرماتے دیکھا ہے۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَاوَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلْوًا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

حضرت عامر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کے پانی کا ایک ڈول پکڑایا تو آپ نے کھڑے ہونے کی حالت میں نوش فرمایا۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت عاصم احول، حضرت شعبی سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي فَرْوَةَ الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنَا عُبَيْدَةُ بِنْتُ نَابِلٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

حضرت عائشہ بنت سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرماتے تھے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں کھڑے ہو کر (بھی) پیتے تھے۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُرَيْرٍ عَنْ اَبِي الْبَزْرِيِّ وَهُوَ يَزِيْدُ بْنُ عُطَارِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ وَنَاْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو بزری یزید بن عطارد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں پانی (وغیرہ) اس حال میں کہ ہم کھڑے ہوتے اور دوڑتے ہوئے کھاتے تھے۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُرَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُطَارِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمران بن حریر، حضرت یزید بن عطارد سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ مِنْ قِرْبَةٍ۔

حضرت براء بن زید فرماتے ہیں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے سے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ بِنْتِ اَنَسٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَفِيْ بَيْتِهَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنَ الْقِرْبَةِ قَائِمًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نواسے حضرت ابن زید حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے میری والدہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا تو آپ نے مشکیزے سے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ۔

حضرت حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِبَاحَةُ الشُّرْبِ قَائِمًا وَاَوْلٰى

تو ان روایات میں کھڑے ہو کر پینے کا جواز ہے اور جب

الاشياء بنا اذا روي حديثان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحتملا الاتفاق واحتملا التضاد ان نحملهما على الاتفاق لا على التضاد وكان ما روينا في هذا الفصل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اباحة الشرب قائما وفيما روينا عنه في الفصل الذي قبله النهي عن ذلك فاحتمل ان يكون ذلك النهي لم يرد به هذه الاباحة ولكن اريد به معنى اخر فنظرنا في ذلك۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دو قسم کی احادیث میں اتفاق و تضاد دونوں باتوں کا احتمال ہو تو بہترین بات یہ ہے کہ اتفاق پر محمول کیا جائے تضاد پر نہیں اس فصل میں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کھڑے ہو کر پینے کا جواز اور اس سے پہلے ممانعت کا ذکر کیا ہے تو ممکن ہے کہ اس صورت کی ممانعت مراد نہ ہو جس کی اباحت ہے بلکہ کوئی دوسرا معنیٰ مراد ہو تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۱۰۲۸۔ فاذا فهد قد حدثنا قال ثنا ابو غسان قال ثنا خالد عن بيان عن الشعبي قال انما اكره الشرب قائما لانه داء فاخبر الشعبي في هذا المعنى الذي من اجله كان النهي وانه لما يخاف منه من الضرر وحدوث الداء لا غير ذلك فاراد رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك النهي الاشفاق على امته وامره اياهم بما فيه صلاحهم في دينهم ودنياهم كما قد قال لهم اما انا فلا اكل متكئا۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں کھڑے ہو کر پینا ناپسند کرتا ہوں کیونکہ یہ بیماری ہے تو حضرت شعبی نے نہی کی وجہ بیان کر دی اور وہ یہ ہے کہ اس سے نقصان اور بیماری پیدا ہونے کا ڈر ہے کوئی دوسری وجہ نہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما کر امت پر شفقت کا ارادہ فرمایا اور انہیں ایسی بات کا حکم دیا، جس میں ان کی دینی اور دنیوی بھلائی ہے جیسا کہ آپ نے ان سے فرمایا کہ میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

۱۰۲۹۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا سهل بن بكار ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قالا ثنا ابو عوانة عن رقبة عن علي بن الاقمر عن ابي جحيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انا فلا اكل متكئا۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

۱۰۳۰۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا جرير بن عبد الحميد عن منصور عن علي بن الاقمر عن ابي جحيفة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فذكر مثله۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت علی بن اقمر، حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۱۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن علي بن الاقمر عن ابي جحيفة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت علی ابن اقمر، حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۲۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا

ایک دوسری سند سے بھی علی بن اقمر سے مروی ہے

مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى طَرِيقِ التَّحْرِيمِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَأْكُلُوا كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ لِمَعْنًى فِي الْأَكْلِ مُتَّكِئًا خَافَهُ عَلَيْهِمْ۔

فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا تو اس کا یہ مطلب نہیں آپ نے اس طرح کھانا حرام کر دیا بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ تکیہ لگا کر کھانے سے آپ ان پر ڈر محسوس فرماتے تھے۔

١٠٣٣۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ إِنَّمَا كُرِهَ الْأَكْلُ مُتَّكِئًا مَخَافَةَ أَنْ تَعْظُمَ بُطُونُهُمْ

حضرت عبدالحمید فرماتے ہیں حضرت شعبی نے فرمایا تکیہ لگا کر کھانا اس لیے مکروہ ہے کہ اس سے ان کے پیٹوں کے بڑے ہونے کا ڈر ہے۔

فَأَخْبَرَ الشَّعْبِيُّ بِالْمَعْنَى الَّذِي كَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِهِ الْأَكْلَ مُتَّكِئًا وَأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ لِمَا يَحْدُثُ عَنْهُ مِنْ عِظَمِ الْبَطْنِ فَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِنَ النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا إِنَّمَا هُوَ لِمَعْنًى يَكُونُ مِنْ ذٰلِكَ كَرِهَهُ مِنْ أَجْلِهِ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِيَ فِي هٰذَا أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو۔

تو حضرت شعبی نے وہ وجہ بتائی جس کے باعث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ لگا کر کھانے کو مکروہ سمجھا یعنی اس سے پیٹ بڑا ہو جاتا ہے اسی طرح آپ سے کھڑے ہو کر پینے کی جو ممانعت ہے اس کی بھی کوئی وجہ ہے جو اس کراہت کا باعث بنتی ہے اس کے علاوہ نہیں۔

١٠٣٤۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ

حضرت شعیب بن عبداللہ بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی تکیہ لگا کر کھاتے نہیں دیکھا تو ہو سکتا ہے اس اجتناب کی وجہ وہ ہو جو حضرت شعبی نے بیان کی اور ممکن ہے کوئی دوسری وجہ ہو۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ اجْتَنَبَ ذٰلِكَ لِمَا قَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَدْ يَجُوزُ فِي ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرُ۔

اس اجتناب کی وجہ وہ ہو جو حضرت شعبی نے بیان کی اور ممکن ہے کوئی دوسری وجہ ہو۔

١٠٣٥۔ **فَإِنَّهُ** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ الْأَعْوَرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ انْظُرُوا إِلٰى هٰذَا الْعَبْدِ كَيْفَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اسماعیل اعور سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر تناول فرماتے تھے جبریل علیہ السلام اترے تو فرمایا اس شخص کو دیکھیں کیسے تکیہ لگا کر کھاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ

تو ممکن ہے اس وجہ سے آپ تکیہ لگا کر نہ کھاتے ہوں کیونکہ

هٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِي مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا لِاَنَّهٗ فِعْلُ الْمُلُوْكِ الْجَبَابِرَةِ وَفِعْلُ الْاَعَاجِمِ ذٰلِكَ وَرَغَبَ فِي فِعْلِ الْعَرَبِ كَمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ۔

یہ تکبر بادشاہوں کا طریقہ اور عجمیوں کا عمل ہے تو آپ نے اس کو ناپسند کر کے اہل عرب کا طریقہ اختیار کیا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۰۲۶۔ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِخْشَوْشِنُوْا وَاخْشَوْشِبُوْا وَاخْلَوْلِقُوْا وَتَمَعْدَدُوْا كَاَنَّكُمْ مَعَدٌّ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ الْعَجَمِ۔

حضرت ابو عثمان ہندی فرماتے ہیں ہمارے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ جفاکش بنو اور سخت ہو جاؤ کام کاج میں عیش پسند نہ بنو اور عجمیوں کی عادات سے بچو۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّهٗ نَهَاهُمْ عَنْ زِيِّ الْعَجَمِ وَاَمَرَهُمْ بِالتَّمَعْدُدِ وَهُوَ الْعَيْشُ الْخَشِنُ الَّذِي تَعْرِفُهُ الْعَرَبُ فَكَذٰلِكَ الْاَكْلُ مُتَّكِئًا نُهُوْا عَنْهُ لِاَنَّهٗ فِعْلُ الْعَجَمِ وَاَمَّا الشُّرْبُ قَاعِدًا فَاُمِرُوْا بِهٖ خَوْفًا مِمَّا يَحْدُثُ عَلَيْهِمْ فِي صُدُوْرِهِمْ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ مِنْ زِيِّ الْعَجَمِ۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے ان کو عجمیوں کی عادت سے بچنے اور ایسی سخت زندگی گزارنے کا حکم دیا جو عربوں میں معروف تھی اسی طرح ان کو تکیہ لگا کر کھانے سے منع کیا گیا کیونکہ یہ عجمیوں کا فعل ہے اور انہیں بیٹھ کر پینے کا حکم ان کے سینوں میں کسی چیز کے پیدا ہونے کے خوف سے دیا اور اس میں عجمیوں کی عادت کا کوئی تعلق نہیں۔

۱۰۲۷۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي اِبَاحَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ دَارَهٗ فَقَامَ اِلٰى بُخْتِيَّةٍ لَهٗ فَمَسَحَ ضَرْعَهَا حَتّٰى اِذَا دَرَّتْ دَعَا بِاِنَاءٍ فَحَلَبَ ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ يَا بِشْرُ اِنِّي اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِتَعْلَمَ اَنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی کھڑے ہو کر پینے کے جواز میں مروی ہے حضرت بشر بن غالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے گھر میں گیا تو آپ اپنی ایک بختی اونٹنی کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا حتی کہ جب اس کا دودھ اترا تو آپ نے ایک برتن منگوا کر اس میں دوہا پھر نوش فرمایا حالانکہ آپ کھڑے تھے پھر فرمایا اے بشر! میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ ہم کھڑے ہو کر بھی پیتے ہیں۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ---------- قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ رَاَيْتُ اَبِي يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ۔

حضرت مالک، حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ قَالَ نَاوَلْتُ ابْنَ عُمَرَ اِدَاوَةً فَشَرِبَ

حضرت علی بن عبد اللہ بارقی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک برتن پکڑوایا تو انہوں نے کھڑے ہونے کی حالت میں اس سے نوش فرمایا۔

منها قائماً من فيها

وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يشرب من في السقاء.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے مشکیزے سے (منہ لگا کر) پینے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۰- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من في السقاء.

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۱- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ايوب عن عكرمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فلم يكن هذا النهي من رسول الله صلى الله عليه وسلم على تحريم ذلك على امته حتى يكون من فعله منهم عاصيا له ولكن لمعنى قد اختلف فيه ما هو.

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نہی اسے امت پر حرام کرنے کی خاطر نہیں ہے حتی کہ اس کے کرنے سے وہ گناہ گار ہو جائے بلکہ اس کے سبب میں اختلاف ہے۔

۱۰۴۲- فحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن هشام بن عروة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الشرب من في السقاء لانه ينتنه فهذا معناه.

حضرت ہشام بن عروہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا کیونکہ یہ اس کو بدبو والا کر دیتا ہے اور یہ ہی اس کا مطلب ہے۔

۱۰۴۳- وقد روي في ذلك معنى آخر وهو ما حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ليث عن مجاهد قال كان يكره الشرب من ثلمة القدح وعروة الكوز وقال هما مقعد الشيطان.

اس سلسلے میں ایک اور مفہوم بھی مروی ہے حضرت لیث حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ وہ (حضرت مجاہد) پیالے کے ٹوٹے ہوئے کنارے اور لوٹے کی ٹونٹی سے پینا ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہیں ہیں۔

فلم يكن هذا النهي من رسول الله صلى الله عليه وسلم على طريق التحريم بل كان على طريق الاشفاق منه على امته والرافة بهم والنظر لهم.

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ ممانعت بھی حرام کرنے کے طور پر نہ تھی بلکہ امت پر ڈرتے اور شفقت و نظر کرم کے طور پر تھی۔

وقد قال قوم انما نهى عن ذلك لانه الموضع الذي يقصده الهوام فنهى عن ذلك خوف اذاها فكذلك ما ذكرناه في صدر هذا الباب من نهيه

بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے اس لیے منع فرمایا کہ جانور اسی جگہ کا قصد کرتے ہیں تو ان کے اذیت دینے کے خوف سے منع فرمایا تو اسی طرح ہم نے باب کے شروع میں جو کچھ ذکر کیا کہ آپ نے

عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا لَيْسَ عَلَى التَّحْرِيْمِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فَاعِلُهٗ عَاصِيًا وَلٰكِنْ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ۔

کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا تو وہ حرام کرنے کے طور پر نہیں کہ اس کا فاعل گناہ گار ہو بلکہ اس کا مطلب وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا

١٠٤٤۔ **وَقَدْ** رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهٗ اَتٰى بَيْتَ اُمِّ سُلَيْمٍ فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ مِنْ فِيْهَا **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ نَهْيَهُ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَى النَّهْيِ الَّذِيْ يَجِبُ عَلٰى مُنْتَهِكِهٖ اَنْ يَكُوْنَ عَاصِيًا وَلٰكِنَّهٗ عَلَى النَّهْيِ مِنْ اَجْلِ الْخَوْفِ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ ارْتَفَعَ النَّهْيُ فَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ وَهُوَ اَنْ يُكْسَرَ فَيُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا۔

اور ہم نے اس سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہونے کی حالت میں مشکیزے سے منہ لگا کر نوش فرمایا۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس سلسلے میں آپ سے جو نہی مروی ہے تو یہ ایسی نہی نہیں ہے کہ اس کی خلاف ورزی کرنے والا گناہ گار ہو بلکہ آپ نے ڈر کی وجہ سے منع فرمایا جب وہ خوف زائل ہو جائے گا تو نہی بھی اٹھ جائے گی تو ہمارے نزدیک ان روایات کا یہی مفہوم ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے "اختناث اسقیہ" سے بھی منع فرمایا اور یہ وہ ہے کہ مشکیزوں کے منہ کو پھاڑ کر اسے باہر کی جانب موڑنا اور اس سے پینا۔

١٠٤٥۔ **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کو توڑ کر ان کے سوراخ سے پینے کی مخالفت فرمائی (گزشتہ حدیث والا مفہوم ہے)

١٠٤٦۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ اِخْتِنَاثُهَا اَنْ تُكْسَرَ فَيُشْرَبَ مِنْهَا فَالْوَجْهُ الَّذِيْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ هُوَ الْوَجْهُ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

حضرت ابن ابی ذئب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت ابن ابی ذئب فرماتے ہیں اختناث یہ ہے کہ اسے توڑ کر اس کے سوراخ سے پیا جائے۔

بَابُ ٢٩٧ وَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى

باب ۲۹۷، پاؤں پر پاؤں رکھنا

١٠٤٧۔ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [illegible]

حضرت ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَثْنِيَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَرِهَ قَوْمٌ وَضْعَ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى لِهٰذِهِ الْآثَارِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ الْأَشْعَثُ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَعْبٌ قُعُودًا فَرَفَعَ الْأَشْعَثُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ لَهُ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ ضُمَّهَا فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِذٰلِكَ بَأْسًا **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

پاؤں پر رکھے۔

حضرت شعیب بن لیث اپنے والد سے وہ حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لیٹا ہوا ہو۔

حضرت حماد بن سلمہ حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت خداش حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو بکر بن حفص حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے سے منع فرمایا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کی وجہ سے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے سے منع فرمایا انہوں نے اس سلسلے میں مزید یوں استدلال کیا ہے حضرت ابو وائل فرماتے ہیں حضرت اشعث، جریر بن عبد اللہ اور حضرت کعب رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے حضرت اشعث نے اپنا ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پر رکھا حالانکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے حضرت کعب بن عجرہ نے ان سے فرمایا انہیں ملا لو کیونکہ آدمی کے لیے ایسا کرنا مناسب نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس میں کچھ حرج نہیں سمجھا۔ اس سلسلے میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث سے استدلال کیا ہے۔

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مسجد

اللّٰہ علیہ وسلم مستلقیًا فی المسجد واضعًا احدی رجلیہ علی الاخری۔

کے بل لیٹے ہوئے تھے اور ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

۱۰۵۳۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا عبد الرحمٰن ابن یعقوب عن ابی عباد قال ثنا سفیان قال حدثنی الزھری قال حدثنی عباد بن تمیم عن عمہ عبد اللّٰہ بن زید عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مثلہ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبد اللہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۴۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابو بکر الحنفی قال ثنا ابن ابی ذئب قال ثنا الزھری قال حدثنی عباد بن تمیم عن عمہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مثلہ۔

ایک اور سند سے بھی حضرت عباد اپنے چچا کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۵۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال حدثنی مالک بن انس ویونس عن ابن شھاب عن عباد بن تمیم عن عمہ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مثلہ۔

ایک اور سند سے بھی حضرت عباد اپنے چچا کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۶۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا مالک عن ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت ابن مرزوق کی روایت میں بھی حضرت عباد بواسطہ اپنے چچا کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۷۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا عبد العزیز بن عبد اللّٰہ الماجشون ح وحدثنا علی بن عبد الرحمٰن قال ثنا علی بن الجعد قال ثنا عبد العزیز بن عبد اللّٰہ عن ابن شھاب قال حدثنی محمود بن لبید عن عباد بن تمیم عن عمہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مثلہ۔

محمد بن خزیمہ اور علی بن عبد الرحمٰن کی روایات میں بھی حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا کے واسطے سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قالوا فھذہ الآثار قد جاءت عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم باباحۃ ما منعت منہ الآثار الاول۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں اس بات کا جواز ہے جس سے پہلی روایات میں آپ نے منع فرمایا تھا۔

واما ما ذکروہ مما احتجوا بہ من قول کعب بن عجرۃ فانہ قد روی عن جماعۃ من اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خلاف ذلک۔

اور جہاں تک حضرت کعب بن عجرہ کے قول سے استدلال کا تعلق ہے تو صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۰۵۸ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني مالك ويونس عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان كانا يفعلان ذلك ـ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما دونوں اس طرح کرتے تھے ۔

۱۰۵۹ - حدثني ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن عبد الله بن عمر قال حدثني سالم ابو النضر قال كانا ابو بكر وعمر وعثمان يجلس احدهم متربعا او احدى رجليه على الاخرى ـ

حضرت سالم بن ابو النضر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک چوکڑی مار کر بیٹھے اور ان کا ایک پاؤں دوسرے پر ہوتا تھا ۔

۱۰۶۰ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم قال ثنا عبيد الله بن جعفر عن اسماعيل بن محمد عن سعيد عن عبد الرحمن بن يربوع انه رأى عثمان بن عفان فعل ذلك ـ

حضرت عبدالرحمٰن بن یربوع سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے ۔

۱۰۶۱ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني عمر بن عبد العزيز ان محمد بن نوفل حدثه انه رأى اسامة بن زيد بن حارثة في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم فعل ذلك ـ

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن نوفل نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت اسامہ [illegible] رضی اللہ عنہما کو مسجد نبوی میں اس طرح کرتے دیکھا ۔

۱۰۶۲ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني اسامة بن زيد الليثي عن نافع انه رأى ابن عمر يفعل ذلك ـ

حضرت نافع سے مروی ہے کہ انہوں نے [illegible] ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس طرح کرتے دیکھا ہے ۔

۱۰۶۳ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر عن سفيان عن جابر عن عبد الرحمن بن الاسود عن عبد الرحمن بن يزيد قال رأيت عبد الله مضطجعا بالارض واضعا احدى رجليه على الاخرى وهو يقول ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمين ـ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی [illegible] نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو زمین میں اس طرح [illegible] دیکھا کہ انہوں نے اپنا ایک پاؤں دوسرے (پاؤں) پر رکھا ہوا تھا اور وہ کہہ رہے تھے اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کے لیے آزمائش نہ بنا ۔

۱۰۶۴ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا سفيان عن عمران بن مسلم قال رأيت انس بن مالك قاعدا قد وضع احدى رجليه على الاخرى ـ

حضرت عمران بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا ۔

فقد رويناعن هؤلاء الجلة من اصحاب

ترجمہ: ہم نے ان جلیل القدر صحابہ کرام سے روایت کیا اور یہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اِمَّا لَا يَصِلُ اِلٰى تَبْيِيْنِهٖ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَنَسْتَعْمِلُ فِيْهِ مَا اسْتَعْمَلْنَاهُ فِيْ غَيْرِهٖ مِنْ اَبْوَابِ هٰذَا الْكِتَابِ وَلٰكِنْ لَمَّا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا فِي الْفَصْلِ الْمُتَقَدِّمِ وَرُوِيَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ فَكَانَ مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِبَشَرٍ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا لِاَنَّهٗ لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ اَنْ يُّخَالِفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ثُمَّ قَدْ جَاءَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الثَّانِيْ مِنْ اِبَاحَتِهَا بِاسْتِعْمَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ اَحَدُ الْاَمْرَيْنِ قَدْ نَسَخَ الْاٰخَرَ فَلَمَّا وَجَدْنَا اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ عَلٰى قُرْبِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِلْمِهِمْ بِاَمْرِهٖ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ بَعْدَهٗ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِهٖ جَمِيْعًا وَفِيْهِمُ الَّذِيْ حَدَّثَ الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَرَاهَةِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ فَعَلَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَابْنُ عُمَرَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِمْ مُنْكِرٌ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا هُوَ مَا عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ الْمَرْفُوْعَيْنِ وَبَطَلَ بِذٰلِكَ مَا خَالَفَهٗ لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

ایسی بات نہیں ہے کہ جس کی وضاحت قیاس و نظر سے ہو سکے تاکہ ہم اسے (قیاس کو) اس کتاب کے دوسرے ابواب کی طرح یہاں بھی استعمال کریں لیکن جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایت نقل کر چکے ہیں جو ہم نے باب کے شروع میں بیان کی ہے اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت جائز نہیں تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کسی شخص کے لیے یہ عمل اس لیے جائز نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت جائز نہیں۔

پھر دوسری فصل میں وہ روایات آئی ہیں جنہیں ہم نے ذکر کیا کہ یہ عمل جائز ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ عمل کیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ ان میں سے ایک دوسری کے لیے ناسخ ہو، تو جب حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم جو خلفاء راشدین ہیں اور ہدایت یافتہ حضرات ہیں انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب رہا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاننے والے ہیں، کو ہم نے یوں پایا کہ انہوں نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں یہ عمل کیا اور ان میں وہ حضرات بھی ہیں جنہوں نے کراہت کے بارے میں پہلی حدیث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے تو ان میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عمر، اسامہ بن زید اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے یہ عمل کیا اور ان پر بھی کسی معترض نے اعتراض نہیں کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ ان دو مرفوع روایات میں سے اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے اور اس کے ساتھ وہ باطل ہو گیا جو اس کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور وضاحت سے بیان کیا اس سلسلے میں حضرت حسن رحمہ اللہ سے دوسرے معنی پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

۱۰۶۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا

حضرت عقیل بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت حسن سے

خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَقِيلٌ قَالَ الْحَسَنُ قَدْ كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَقَالَ الْحَسَنُ مَا اَخَذُوْا ذٰلِكَ اِلَّا عَنِ الْيَهُوْدِ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ مِنْ شَرِيْعَةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرَاهَةُ ذٰلِكَ الْفِعْلِ فَكَانَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى ذٰلِكَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّبَاعِ مَا كَانُوْا عَلَيْهِ لِاَنَّ حُكْمَهٗ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى شَرِيْعَةِ النَّبِيِّ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَهٗ حَتّٰى يُحْدِثَ اللّٰهُ لَهٗ شَرِيْعَةً تَنْسَخُ بِشَرِيْعَتِهٖ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَبِاِبَاحَةِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ لِمَا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ مَا قَدْ كَانَ خَطَرَهٗ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَهٗ

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

۱۰۶۶ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَفْعَلُهٗ يَعْنِيْ يَضَعُ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى وَقَالَ اِنَّمَا كُرِهَ لَهٗ ذٰلِكَ اَنْ يَفْعَلَهٗ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ مَخَافَةَ اَنْ يَنْكَشِفَ وَالْوَجْهُ الْاَوَّلُ عِنْدِيْ اَشْبَهُ مِنْ هٰذَا الْاٰخَرِ اِلٰى قَوْلِ كَعْبٍ اَنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِبَشَرٍ فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ كَعْبٌ وَلٰكِنَّهٗ اِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ لِعِلْمِهٖ بِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ اتِّبَاعِ مَنْ قَبْلَهٗ ثُمَّ نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ يَعْلَمْهُ كَعْبٌ فَكَانَ عَلَى الْاَمْرِ الْاَوَّلِ وَعَلِمَهٗ غَيْرُهٗ فَرَجَعَ اِلَيْهِ وَتَرَكَ مَا تَقَدَّمَهٗ۔

پوچھا گیا ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنا مکروہ سمجھا جاتا تھا آپ بتائیے کیا حکم ہے انہوں نے فرمایا لوگوں نے اس بات کو یہودیوں سے لیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں یہ عمل مکروہ ہو۔ اور یہودیوں کا یہی خیال ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی پیروی کا حکم دیا کیونکہ آپ کے لیے یہی حکم تھا کہ آپ اپنے سے پہلے نبی کی شریعت پر عمل کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کوئی جدید حکم ظاہر کر دے جو پہلی شریعت کو منسوخ کر دے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف عمل کو جائز قرار دیا اور وہ اس فعل کا جائز ہونا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ نے اس کو جائز کر دیا جسے آپ سے پہلے نبی کے لیے ناجائز قرار دیا تھا۔

حضرت حسن سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت حمید، حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ یہ عمل کرتے تھے یعنی ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا کرتے تھے اور فرمایا کہ لوگوں کے سامنے ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے ستر کھلنے کا ڈر ہے۔ (حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں) میرے نزدیک پہلی وجہ زیادہ مناسب ہے کیا تم نے حضرت کعب کے قول کو نہیں دیکھا کہ فرمایا کسی انسان کے لیے جائز نہیں اگر وہ بات ہوتی جو اس روایت میں حضرت حسن سے مروی ہے تو حضرت کعب یہ بات نہ فرماتے بلکہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کا علم ہونے کی بنیاد پر یہ بات فرمائی ہے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ پر پہلے نبی کی اتباع ضروری تھی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم منسوخ کر دیا اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ ہو سکا تو وہ پہلے حکم پر ہی قائم رہے جب کہ دوسرے حضرات کو اس بات کا علم ہو گیا تو انہوں نے پہلے حکم کو چھوڑ کر اس کی طرف رجوع کیا۔

باب ۲۹۸ الرَّجُلُ يَتَطَرَّقُ فِي الْمَسْجِدِ بِالسِّهَامِ

۱۰۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي مَسَاجِدِنَا وَفِي يَدِهِ سِهَامٌ فَلْيُمْسِكْ بِنِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِهَا أَحَدًا

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَطَّى الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ حَامِلٌ مَا أَرَادَ حَمْلَهُ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذَلِكَ آخَرُونَ وَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ حَامِلٌ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ دَخَلَ بِهِ يُرِيدُ دُخُولَ الصَّلَاةِ أَوْ يَكُونَ إِذَا دَخَلَهُ يُرِيدُ بِهِ الصَّدَقَةَ فَأَمَّا أَنْ يَدْخُلَ بِهِ يُرِيدُ تَخَطِّيَ الْمَسْجِدِ فَإِنَّ ذَلِكَ مَكْرُوهٌ **وَقَالُوا** قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِمَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْإِدْخَالَ لِلصَّدَقَةِ فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْآثَارِ يَدُلُّ عَلَيْهِ۔

۱۰۶۸ - فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّقُ بِنَبْلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا۔

۱۰۶۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ

باب ۲۹۸، مسجد میں تیر لے کر گزرنے والے کا حکم

حضرت ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد میں یا فرمایا مساجد میں گزرے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہو تو وہ اس کے پھل کو روک دے تاکہ اس کے ساتھ کسی کو زخمی نہ کر دے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد سے گزرے اور اس نے وہ چیز اٹھائی ہوئی ہو جسے وہ اٹھانا چاہتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جبکہ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس قسم کی چیز لے کر مسجد سے گزرے البتہ یہ کہ وہ نماز کے لیے داخل ہوا ہو اور یہ چیز اس کے پاس ہو یا داخل ہوتے وقت اس چیز کو صدقہ کرنے کا ارادہ ہو، اگر وہ شخص گزرنے کے لیے داخل ہوا تو یہ مکروہ ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں، ہو سکتا ہے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے لیے داخل کرنا مراد لیا ہو تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس سلسلے میں کوئی روایت پاتے ہیں جو اس بات پر دلالت کرے۔

تو حضرت ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص مسجد میں تیر صدقہ کر رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ ان کے پھل کو پکڑے بغیر نہ گزرے۔

حضرت لیث، حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ

اللَّيْثُ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

فَبَيَّنَ جَابِرٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الَّذِينَ كَانُوا يَدْخُلُونَ بِهَا الْمَسْجِدَ إِنَّمَا كَانُوا يُرِيدُونَ بِهَا الصَّدَقَةَ فِيهِ لَا لِغَيْرِهِ فَهٰذَا هُوَ مَا أَبَاحَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا فِي حَدِيثِ أَبِي مُوسٰى۔

اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو لوگ ان (تیروں) کے ساتھ مسجد میں داخل ہوتے تھے وہ صدقہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے گزرنا مقصود نہ تھا تو یہی وہ بات ہے جسے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا۔

بَابُ ۲۹۹ الْمُعَانَقَةِ

باب ۲۹۹، معانقہ کرنا

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوسِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيَنْحَنِي بَعْضُنَا لِبَعْضٍ إِذَا الْتَقَيْنَا قَالَ لَا قَالُوا أَفَيُعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا قَالَ لَا قَالُوا أَفَيُصَافِحُ بَعْضُنَا بَعْضًا قَالَ تَصَافَحُوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ملاقات کے وقت ہم ایک دوسرے کے لیے جھک سکتے ہیں آپ نے فرمایا "نہیں" انہوں نے عرض کیا ایک دوسرے سے گلے مل سکتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں عرض کیا ایک دوسرے سے ہاتھ ملا سکتے ہیں (مصافحہ کر سکتے ہیں) فرمایا ایک دوسرے سے مصافحہ کرو۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

حضرت حنظلہ حضرت انس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے بعد اسی کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَكَرِهُوا الْمُعَانَقَةَ مِنْهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَأْسًا وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ معانقہ کرنے کو مکروہ جانتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان حضرات میں شامل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

۱۰۷۲۔ وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوا بِهِ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ تَلَقَّانِي فَاعْتَنَقَنِي۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عبداللہ ابن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم نجاشی کے پاس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مجھ سے ملاقات فرمائی اور معانقہ کیا۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ

حضرت شعبی فرماتے ہیں حضرت جعفر کی تشریف آوری کا فتح خیبر

ابن محمد التيمي قال ثنا ابو عوانة عن الاجلح عن الشعبي قال وافى قدوم جعفر فتح خيبر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا ادري بايّ الشيئين انا اشد فرحا بفتح خيبر او بقدوم جعفر ثم تلقاه فاعتنقه وقبّل بين عينيه۔

کے موقع پر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ دو باتوں میں کس پر زیادہ خوش ہوں فتح خیبر کی خوشی اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی آمد کی مسرت پھر ان سے ملاقات کرتے ہوئے معانقہ کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

۱۰۷۴۔ **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا ابراهيم بن يحيى بن محمد الشجري قال حدثني محمد بن يحيى ابن عبادة قال اخبرني ابن اسحاق عن محمد بن مسلم ابن شهاب الزهري عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت قدم زيد بن حارثة المدينة و رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فاتاه فقرع الباب فقام اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم عريانا والله ما رأيته عريانا قبله فاعتنقه و قبّله۔

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے وہ حاضر ہوئے دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف قمیص کے بغیر کھڑے ہو گئے اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے آپ کو اس سے پہلے اس طرح برہنہ کبھی نہیں دیکھا آپ نے ان سے معانقہ کیا اور بوسہ دیا۔

۱۰۷۵۔ **وقد روي** في ذلك عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا شعبة عن غالب التمار عن الشعبي ان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كانوا اذا التقوا تصافحوا واذا قدموا من سفر تعانقوا۔

اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل بھی مروی ہے حضرت غالب تمار حضرت شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب ملاقات کرتے تو مصافحہ کرتے اور جب سفر سے واپس آتے تو معانقہ کرتے۔

۱۰۷۶۔ **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا ابو الوليد ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا يحيى بن حماد قالا ثنا شعبة فذكر باسناده مثله۔

حضرت ابوالولید اور حضرت یحییٰ بن حماد دونوں حضرت شعبہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۷۔ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا ابو غالب عن ام الدرداء قالت قدم علينا سلمان فقال اين اخي قلت في المسجد فاتاه فلما رآه اعتنقه۔

حضرت ابوغالب حضرت ام درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت سلیمان ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرا بھائی کہاں ہے میں نے کہا مسجد میں ہیں تو جب انہوں نے ان کو دیکھا تو معانقہ کیا۔

فهؤلاء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كانوا يتعانقون فدل ذلك ان ما روي عن رسول الله صلى

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو معانقہ کرتے تھے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معانقہ کے جواز کے بارے میں جو کچھ مروی ہے وہ ممانعت کی روایات

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِبَاحَةِ الْمُعَانَقَةِ مُتَأَخِّرٌ عَمَّا رُوِيَ عَنْهُ مِنَ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

سے مؤخر ہے تو ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور یہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الصُّوَرِ تَكُونُ فِي الثِّيَابِ

باب کپڑوں پر تصاویر کا حکم

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ۔

حضرت عبداللہ بن یحیٰی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یعقوب بن اسحاق اور حبان بن ہلال دونوں حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْعُكْلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا تِمْثَالٌ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ ہم (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا، تصویر یا بت ہو۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ أَمَا هُمْ فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هٰذِهِ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مریم علیہما السلام کی تصویریں پائیں آپ نے فرمایا یہ لوگ سن چکے ہیں کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صورت ہے تو وہ پانسوں سے فال نہیں لیتے تھے[1]۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہو۔

[1] اور جاہلیت میں ان لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایسی تصویر بنا رکھی تھی جس میں آپ تیروں سے فال لیتے دکھائی دے رہے ہیں ۱۲ ہزاروی۔

بيتا فيه صورة۔

١٠٨٣۔ حَدَّثَنَا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا سهيل بن أبي صالح عن سعيد بن يسار عن أبي طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت سعید بن یسار حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠٨٤۔ حَدَّثَنَا ابن أبي داود قال ثنا أمية بن بسطام قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا روح بن القاسم عن سهيل بن أبي صالح عن سعيد بن يسار عن زيد بن خالد عن أبي أيوب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت زید بن خالد، حضرت ابو ایوب سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠٨٥۔ حَدَّثَنَا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير عن عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه عن أبي سلمة عن عائشة أن جبريل عليه السلام قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم إنا لا ندخل بيتا فيه صورة۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

١٠٨٦۔ حَدَّثَنَا روح بن الفرج قال ثنا أبو يزيد بن أبي الغمر قال ثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن موسى بن عقبة عن نافع عن القاسم عن عائشة قالت اشتريت نمرقة فيها تصاوير فلما دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرآها تغير ثم قال يا عائشة ما هذه؟ قلت نمرقة اشتريتها لك تقعد عليها قال إنا لا ندخل بيتا فيه تصاوير۔

حضرت قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے ایک چھوٹا گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو اسے دیکھتے ہی چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا گدا ہے میں نے آپ کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر تشریف فرما ہوں آپ نے فرمایا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر ہوں۔

١٠٨٧۔ حَدَّثَنَا ربيع المؤذن قال ثنا بشر بن بكر قال حدثني الأوزاعي قال حدثني ابن شهاب قال أخبرني القاسم عن عائشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا مستترة بقرام ستر فيه صورة فهتكه ثم قال إن أشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يشبهون بخلق الله عز وجل۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں ایک سرخ پردے کی آڑ میں تھی جس میں تصویر تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ دیا پھر فرمایا قیامت کے دن سب سے سخت عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں۔

١٠٨٨۔ حَدَّثَنَا يونس قال ثنا ابن وهب قال

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِی ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں [داخل] نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِی ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَرَاٰى فِيْهَا صُوْرَةً فَاَمَرَنِیْ فَاَتَيْتُهٗ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِهِ الصُّوَرَ يَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُوْنَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ [وسلم] سے روایت کرتے ہیں کہ آپ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس میں تصویر دیکھی مجھے حکم دیا تو میں پانی کا ایک ڈول لے آیا آپ تصویر کو دھونے لگے اور فرماتے جا رہے تھے اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہلاک کرے جو ان چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنہیں وہ پیدا نہیں کر سکتے۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہو۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ (ام المومنین) (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الصُّوَرِ فِی الْبَيْتِ وَعَنِ الرَّجُلِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ زَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گھر میں تصویروں کے بارے میں پوچھا اور جو آدمی ایسا کرتا ہے اس کا حکم کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ دَارَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَاِذَا بِتَمَاثِيْلَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِیْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا

حضرت ابوزرعہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مروان بن حکم کے گھر گیا تو وہاں کچھ مورتیاں تھیں انہوں نے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اس سے بڑا ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنا چاہتا ہے چاہیے کہ وہ ایک چیونٹی پیدا کریں یا ایک دانہ پیدا کریں

حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ مَا فِيْهِ الصُّوَرُ مِنَ الثِّيَابِ وَمَا كَانَ يُوْطَأُ مِنْ ذٰلِكَ وَيُمْتَهَنُ وَمَا كَانَ مَلْبُوْسًا وَكَرِهُوْا كَوْنَهٗ فِي الْبُيُوْتِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ يُوْطَأُ وَيُمْتَهَنُ فَلَا بَأْسَ بِهٖ وَكَرِهُوْا مَا سِوٰى ذٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اُمِّهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ فِيْ حِجْرِ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعِنْدِيْ نَمَطٌ لِيْ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَوَضَعْتُهٗ عَلٰى سَهْوَتِيْ فَاجْتَبَذَهٗ وَقَالَ لَا تَسْتُرِي الْجِدَارَ قَالَتْ فَصَنَعْتُهٗ وِسَادَتَيْنِ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا۔

یا گندم کا ایک دانہ پیدا کریں۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات کا یہ موقف ہے کہ ایسے کپڑے حاصل کرنا جن میں تصاویر ہوں مکروہ ہے چاہے وہ پاؤں کے نیچے پامال ہوتے ہوں یا پہنے جاتے ہوں انہوں نے ایسے کپڑے کا گھر میں ہونا ناپسند کیا ہے۔ ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں سے جو پامال کیا جاتا ہو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کے علاوہ انہوں نے ناپسند کیا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے اور میرے پاس ایک اونی کپڑا تھا جس میں تصویر تھی میں نے اسے کھڑکی یا الماری پر ڈال دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھینچا اور فرمایا دیوار پر پردہ نہ کرو تو میں نے اس کے دو بچھونے بنائے پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لے لیا اور آپ ان پر تشریف فرما ہوئے۔

۱۰۹۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَطَاءٍ مَوْلٰى بَنِي الْاَزْهَرِ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر تکیہ لگا کر بیٹھتے تھے۔

۱۰۹۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهٗ فَقَطَعَتْهُ وِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلٰى بَنِيْ اَزْهَرَ سَمِعْتَ اَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک تصویروں والا پردہ لٹکایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسے اتار کر دو بچھونوں میں تقسیم کر دیا (روایت کی) مجلس میں ایک شخص ربیعہ بن عطاء بنو ازہر کے غلام تھے انہوں نے فرمایا کیا تم نے ابومحمد سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر تشریف فرما ہوتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں البتہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے سنا وہ ام المومنین سے یہ بات نقل کرتے تھے۔

فقال لا ولكن سمعت القاسم بن محمد يذكر ذلك عنها۔

۱۰۹۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا محمد بن ابي الوزير قال ثنا محمد بن مسلم عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة انها جعلت سترا فيه تصاوير الى القبلة فامرها رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزعته وجعلت منه وسادتين فكان النبي صلى الله عليه وسلم يجلس عليهما۔

حضرت قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک پردہ جس میں تصاویر تھیں قبلہ رخ لٹکایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہوں نے اسے اتار کر دو بچھونوں میں تقسیم کر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر تشریف رکھتے تھے۔

۱۰۹۸۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشة ام المؤمنين انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما راها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت في وجهه الكراهة فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اتوب الى الله والى رسوله فما ذا اذنبت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال هذه النمرقة قلت اشتريتها لك لتقعد عليها وتتوسدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة فيقال لهم احيوا ما خلقتم ثم قال ان البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملائكة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصاویر تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے میں نے آپ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھے تو عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میں نے کونسا گناہ کیا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے؟ عرض کیا میں نے اسے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر تشریف رکھیں اور تکیہ لگائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن آئیں گے تو ان سے کہا جائے گا جو کچھ تم نے بنایا تھا اسے زندہ کرو پھر فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

۱۰۹۹۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه قالت عائشة كان ثوب فيه تصاوير فجعلته بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فكرهه او قالت فنهاني فجعلته وسائد فقال اهل هذه المقالة ما كان منها يوطأ فلا باس به لهذه الآثار وما كان من غير موطوء فهو الذي جاءت فيه الآثار الاول وقد روى

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک کپڑا تھا جس میں تصاویر تھیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے اسے ناپسند فرمایا یا فرماتی ہیں آپ نے مجھے اس سے منع کر دیا تو میں نے اس کے تکیے بنا لئے۔

اس قول والے حضرات فرماتے ہیں کہ اس (تصویر) میں جسے روندا جائے ان روایات کی بنیاد پر کوئی حرج نہیں اور جسے روندا نہ جائے تو وہ پہلی روایات کے مطابق ہے ــ رسول اکرم صلی اللہ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اسْتَثْنٰى مِمَّا نَهٰى عَنْهُ مِنَ الصُّوَرِ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِىْ ثَوْبٍ۔

علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے جن تصاویر سے منع فرمایا ان میں سے کپڑے پر چھپی ہوئی تصاویر کی استثناء فرمائی۔

۱۱۰۰۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ بِشْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِىَّ حَدَّثَهُمْ وَمَعَ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِىُّ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بِشْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِىْ بَيْتِهٖ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِىِّ اَلَمْ تَسْمَعْهُ۔ **حَدَّثَنَا** فِى التَّصَاوِيْرِ قَالَ اِنَّهُ قَدْ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِى الثَّوْبِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ۔

حضرت بشیر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے ان سے بیان کیا حضرت بشیر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی تھے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو، حضرت بشیر فرماتے ہیں حضرت زید بن خالد بیمار ہوگئے تو ہم نے ان کی بیمار پرسی کی جب ہم ان کے گھر میں تھے تو اچانک ایک پردہ دیکھا جس پر تصاویر تھیں میں نے حضرت عبید اللہ خولانی سے پوچھا کہ تم نے ان سے نہیں سنا کہ انہوں نے تصاویر کے بارے میں حدیث بیان کی انہوں نے فرمایا ہاں انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا مگر وہ جو کپڑے میں چھپی ہوئی ہو (مطبوعہ) کیا تم نے ان سے نہیں سنا میں نے عرض کیا نہیں فرمایا ہاں کیوں نہیں انہوں نے یہ بات ذکر کی تھی۔

۱۱۰۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِىُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ اشْتَكٰى اَبُوْ طَلْحَةَ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ لِىْ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ هَلْ لَكَ فِىْ اَبِىْ طَلْحَةَ تَعُوْدُهٗ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجِئْنَاهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَتَحْتَهٗ نَمَطٌ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَقَالَ انْزِعُوْا هٰذَا النَّمَطَ فَانْقُوْهُ عَنِّىْ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ اَوَمَا سَمِعْتَ يَا اَبَا طَلْحَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَهٰى عَنِ الصُّوْرَةِ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِىْ ثَوْبٍ اَوْ ثَوْبًا فِيْهِ رَقْمٌ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِىْ فَاَمِيْطُوْهُ عَنِّىْ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ بن سہیل بیمار ہوگئے تو حضرت عثمان بن حنیف نے مجھ سے فرمایا کیا تم حضرت ابوطلحہ کی بیمار پرسی نہیں کرو گے میں نے کہا ہاں کروں گا فرماتے ہیں پس ہم ان کے پاس حاضر ہوئے اور داخل ہوئے تو ان کے نیچے ایک اونی چادر تھی جس پر تصویر تھی انہوں نے فرمایا اس چادر کو نکال کر مجھ سے دور کر دو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اے ابوطلحہ! کیا آپ نے نہیں سنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تصویر سے منع فرمایا تو فرمایا سوائے اس کے جو کپڑے میں مطبوعہ ہو یا فرمایا وہ کپڑا جس میں تصویر چھپی ہوئی ہو انہوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن مجھے یہی بات پسند ہے کہ اسے مجھ سے دور کر دو۔

۱۱۰۲۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِى النَّضْرِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَكَانَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ۔

حضرت ابن وہب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت ابوالنضر سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت عثمان بن حنیف کی جگہ حضرت سہیل بن حنیف کا ذکر کیا۔

فَثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا خُرُوْجُ الصُّوَرِ الَّتِىْ فِى الثِّيَابِ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جن تصاویر سے

مِنَ الصُّوَرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا وَثَبَتَ اَنَّ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ الصُّوَرُ الَّتِيْ هِيَ نَظِيْرُ مَا يَفْعَلُهُ النَّصَارٰى فِيْ كَنَائِسِهِمْ مِنَ الصُّوَرِ فِيْ جُدْرَانِهَا وَمِنْ تَعْلِيْقِ الثِّيَابِ الْمُصَوَّرَةِ فِيْهَا فَاَمَّا مَا كَانَ يُوْطَأُ وَيُمْتَهَنُ وَيُفْرَشُ فَهُوَ خَارِجٌ مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا مَذْهَبُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ حَمْرَاءَ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ قَالَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ هٰذَا يُكْرَهُ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يُكْرَهُ مَا يُعَلَّقُ مِنْهُ وَمَا نُصِبَ مِنَ التَّمَاثِيْلِ وَاَمَّا مَا وُطِئَ فَلَا بَأْسَ بِهٖ قَالَ ثُمَّ حَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَنْفُخُوْا فِيْهَا الرُّوْحَ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ

فَدَلَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سَالِمٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ هٰذِهِ الصُّوَرِ مَا هِيَ فَقَالَ قَوْمٌ قَدْ دَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ صُوْرَةُ كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا لَهُ رُوْحٌ وَمِمَّا لَيْسَ لَهُ رُوْحٌ قَالُوْا لِاَنَّ الْاٰثَارَ جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ مُبْهَمًا۔

۱۱۰۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ وَيَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَخْبَرَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَوِّرَ۔

منع کیا گیا ان سے وہ تصاویر خارج ہیں جو کپڑے پر ہوں اور یہ ثابت ہوا کہ ممنوع تصویر وہ ہے جو اس تصویر کی طرح ہو جسے عیسائی اپنی عبادت گاہوں کی دیواروں پر بناتے ہیں اور ان پر تصویروں والے کپڑے لٹکاتے ہیں لیکن جنہیں روندا جائے ان کی توہین کی جائے اور بچھائی جائیں وہ اس سے خارج ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

حضرت عبدالواحد بن زیاد بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا انہوں نے فرمایا میں حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو انہوں نے ایک سرخ تکیے کا سہارا لے رکھا تھا اور اس میں تصاویر تھیں فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا یہ مکروہ نہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ مکروہ وہ ہے جسے لٹکایا جائے اور جو مورتیاں نصب کی جائیں لیکن جسے روندا جائے اس میں کوئی حرج نہیں فرماتے ہیں پھر انہوں نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے یہاں تک کہ ان میں روح پھونکیں ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہماری ذکر کردہ تقریر پر دلالت کرتا ہے پھر علماء کا ان تصاویر کی کیفیت میں اختلاف ہوا تو ایک جماعت کہتی ہے کہ ان میں ہر چیز کی تصویر داخل ہے اس میں روح ہو یا نہ ہو وہ فرماتے ہیں کیونکہ اس سلسلے میں احادیث میں ابہام ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں مزید اس طرح استدلال کیا ہے حضرت مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے مجھے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ رُوْحٌ فَلَا بَأْسَ بِتَصْوِيْرِهٖ وَمَا كَانَ لَهٗ رُوْحٌ فَهُوَ الْمَنْهِيُّ عَنْ تَصْوِيْرِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جن چیزوں میں روح نہ ہو ان کی تصویر کشی میں کوئی حرج نہیں اور جو روح والی چیزیں ہوں ان کی تصویر کشی سے روکا گیا ہے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَاَنَا اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ اَبَدًا قَالَ فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِالشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ۔

حضرت سعید بن ابی الحسن فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اس نے عرض کیا اے ابن عباس! میری گزر اوقات میرے ہاتھ کی کمائی ہے اور میں یہ تصاویر بناتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا میں تم سے وہ بات بیان نہ کروں جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ نے فرمایا جس نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب قیامت کے دن اُسے عذاب دے گا حتی کہ وہ اس میں روح پھونکے لیکن کبھی بھی پھونک نہیں سکے گا فرماتے ہیں اس شخص نے بڑے زور کا سانس لیا جس سے اس کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے اگر تم نے بنانا ہی ہے تو یہ درخت میں (ان کی تصویر کشی کرو) اور ہر وہ چیز جس میں رُوح نہ ہو۔

۱۱۰۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت قبیصہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انہوں نے حضرت عوف سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى صِحَّةِ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ عَلَيْهَا حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا نُهِيَ مِنْ تَصْوِيْرِهٖ هُوَ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الرُّوْحُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی حجت پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا حتیٰ کہ وہ اس میں رُوح پھونکے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس چیز کی تصویر کشی سے روکا گیا ہے وہ ذی رُوح چیز ہے ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُصَوِّرُوْنَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو

۱۱۰۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا ...

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ...

اللّٰہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال المصورون یعذبون یوم القیمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم۔

۱۱۱۰۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا سلیمٰن بن حرب قال ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مثلہ۔

۱۱۱۱۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا موسٰی ابن اسمٰعیل قال ثنا حماد بن سلمۃ عن ایوب فذکر باسنادہ مثلہ۔

۱۱۱۲۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا یزید بن ھرون قال ثنا ھمام بن یحیٰی عن قتادۃ عن عکرمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من صور صورۃ عذب یوم القیمۃ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ فمعنی ھذہ الآثار معنی ما رویناہ عن ابن عباس۔

وقد روی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی ذلک ایضا ما یدل علی ھذا المعنی۔

۱۱۱۳۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا الوحاظی قال ثنا عیسٰی بن یونس قال ثنا ابی قال لما قدم مجاھد الکوفۃ اتیتہ انا وابی فحدثنا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتانی جبریل فقال یا محمد انی جئتک البارحۃ فلم استطع ان ادخل البیت لانہ کان فی البیت تمثال رجل فمر بالتمثال فلیقطع راسہ حتی یکون کھیأۃ الشجرۃ۔

۱۱۱۴۔ حدثنا سلیمٰن بن شعیب قال ثنا علی ابن معبد قال ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی اسحٰق عن مجاھد عن ابی ھریرۃ قال استاذن جبریل علیہ السلام علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ایوب سے روایت کرتے پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی تصویر بنائی اسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا حتی کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا تو ان روایات کا وہی مفہوم ہے جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں بیان کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معنی پر دلالت کرنے والی روایات بھی مروی ہے۔

حضرت عیسٰی بن یونس نے بیان کیا فرماتے ہیں جب حضرت مجاہد کوفہ میں آئے تو میں اور میرے والد دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا اے محمد! میں گزشتہ شام آپ کے پاس آیا تھا لیکن اندر داخل نہ ہو سکا کیونکہ گھر میں کسی شخص کی تصویر تھی تو آپ نے حکم دیں کہ اس کا سر کاٹ دیا جائے یہاں تک کہ وہ درخت کی طرح ہو جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضری کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا داخل ہو جاؤ انہوں نے عرض کیا کیسے داخل ہو جاؤں جب کہ آپ کے گھر میں ایک ایسا پردہ

أُدْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ أَدْخُلُ وَفِي بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ خَيْلٍ وَرِجَالٍ فَإِمَّا أَنْ تَقْطَعَ رُؤُسَهَا وَإِمَّا أَنْ تَجْعَلَهَا بِسَاطًا فَإِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ

ہے جس میں گھوڑوں اور انسانوں کی تصویریں ہیں یا تو ان کے سر کاٹ دیئے جائیں یا ان کے بچھونے بنا لیے جائیں ہم ملائکہ کی جماعت ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتی جس میں تصاویر ہوں۔

فَلَمَّا أُبِيحَتِ التَّمَاثِيلُ بَعْدَ قَطْعِ رُؤُسِهَا الَّذِي لَوْ قُطِعَ مِنْ ذِي الرُّوحِ لَمْ يَبْقَ دَلَّ ذَلِكَ عَلَى إِبَاحَةِ تَصْوِيرِ مَا لَا رُوحَ لَهُ وَعَلَى خُرُوجِ مَا لَا رُوحَ لَهُ مِنَ الصُّوَرِ مِمَّا قَدْ نُهِيَ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْبَابِ۔

جب سر کاٹنے کے بعد تصاویر کو جائز رکھا گیا تو جب جس کے کاٹنے سے ذی روح چیز زندہ نہیں رہتی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ایسی چیز کی تصویر جائز ہے جو جاندار نہ ہو اور غیر جاندار کی تصویر پہلی روایات میں مذکور ممانعت سے مستثنیٰ ہے۔

۱۱۱۵- **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عِكْرِمَةَ فِي هَذَا الْبَابِ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا أَبُو ثَابِتٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الصُّورَةُ الرَّأْسُ فَكُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ لَهُ رَأْسٌ فَلَيْسَ بِصُورَةٍ۔

اس باب میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت حماد بن زید ایک شخص سے وہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ تصویر سر کا نام ہے پس جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں ہے۔

وَفِي قَوْلِ جِبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَإِمَّا أَنْ تَجْعَلَهَا بِسَاطًا وَإِمَّا أَنْ تَقْطَعَ رُؤُسَهَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يُبِحْ مِنِ اسْتِعْمَالِ مَا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرُ إِلَّا بِأَنْ تُبْسَطَ

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت جبریل علیہ السلام کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنا کہ ان کو بچھونا بنا لیا جائے یا ان کا سر کاٹ دیا جائے اس بات کی دلیل ہے کہ جن چیزوں پر تصاویر ہوں ان کو بچھانے کے علاوہ استعمال کرنا جائز نہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِي حَدِيثِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ كَانَ فِي بَيْتِهِ سِتْرٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَلَمْ يَدْخُلْ ذَلِكَ عِنْدَهُ فِيمَا حَفِظَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ لِأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ **قِيلَ** لَهُ مَا ذَكَرْتَ مِنِ اسْتِثْنَاءِ مَا هُوَ فِي ثَوْبٍ فِي حَدِيثِ أَبِي طَلْحَةَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوقِفْهُ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ الثَّوْبَ مُسْتَثْنًى هُوَ أَنْ... وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الثَّوْبُ... مُسْتَثْنًى مِمَّا ذَكَرْنَا... فِي حَدِيثِ... أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ان کے گھر میں ایک پردہ تھا جس پر تصاویر تھیں... یہ اس بات کی دلیل ہے... حضور علیہ السلام سے... فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے... کپڑے پر نقش... مستثنیٰ ہے... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم... مستثنیٰ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ...

وَصَفْنَا عَلِمْنَا اَنَّ الثِّيَابَ الْمُسْتَثْنَاةَ هِيَ الثِّيَابُ الْمَبْسُوْطَةُ كَهَيْأَةِ الْبَسْطِ لَا مَا سِوَاهَا مِنَ الثِّيَابِ الْمُعَلَّقَةِ وَالْمَلْبُوْسَةِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

کی روایات میں وہ بات ہے جو ہم نے بیان کی تو معلوم ہوا کہ جس کو مستثنیٰ کیا گیا اس سے بچھایا جانے والا کپڑا مراد ہے جو فرش کی طرح بچھا ہوا ہو اس کے علاوہ یعنی لٹکے یا پہنے ہوئے کپڑے نہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۱ الرَّجُلِ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرِ بْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ وَقَالَ رَاَيْتُ اَصْحَابَنَا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ وَيَقُوْلُوْنَ التَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ هِيَ تَرْكُهُ وَتَرْكُ الْعَوْدِ عَلَيْهِ ذٰلِكَ غَيْرُ مَوْهُوْمٍ مِنْ اَحَدٍ فَاِذَا قَالَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَدْ وَعَدَ اللّٰهَ اَنْ لَا يَعُوْدَ اِلٰى ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَاِذَا عَادَ اِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ كَمَنْ وَعَدَ اللّٰهَ ثُمَّ اَخْلَفَهُ وَلٰكِنْ اَحْسَنُ ذٰلِكَ اَنْ يَقُوْلَ اَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْبَةَ اَيْ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَنْزِعَنِيْ عَنْ هٰذَا الذَّنْبِ وَلَا يُعِيْدُنِيْ اِلَيْهِ اَبَدًا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ۔

باب ۳۱ "استغفر اللہ واتوب الیہ" کے الفاظ کہنا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوجعفر بن ابی عمران سے سنا وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص کہے "استغفر اللہ واتوب الیہ" میں اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کے بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں بلکہ وہ یوں کہے استغفر اللہ واسالہ التوبہ میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا اور توبہ کا سوال کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ اسے مکروہ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گناہ سے توبہ کا مطلب اسے چھوڑ دینا اور دوبارہ اس کی طرف نہ آنا ہے ـــــ اور اس کا کسی سے بھی وہم نہیں کیا جاتا جب وہ "اتوب الیہ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اس گناہ کی طرف نہیں لوٹے گا پھر اس کے بعد جب اس کی طرف لوٹتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر کے اس کے خلاف ورزی کی لیکن یہ الفاظ کہنا زیادہ اچھا ہے، "اسائل التوبہ" میں توبہ کا سوال کرتا ہوں، یعنی میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اس گناہ سے نکال دے اور مجھے کبھی بھی اس کی طرف نہ لوٹائے ـــــ

اس سلسلے میں حضرت ربیع بن خثیم سے بھی مروی ہے۔

۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَكُوْنُ كَذِبَةً وَيَكُوْنُ ذَنْبًا وَلٰكِنْ يَقُلْ

حضرت منذر، حضرت ربیع بن خثیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تم میں سے کوئی بھی یہ الفاظ نہ کہے "استغفر اللہ واتوب الیہ" پھر وہ لوٹے گا تو اس کا یہ کہنا جھوٹ ہو جائے گا اور یہ بھی گناہ ہوگا بلکہ وہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ۔ اے اللہ! میرے گناہ کو بخشش دے اور میری توبہ قبول

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ۔

فرمایا۔

۱۱۱۷ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ اَنْ يَتُوْبَ الرَّجُلُ مِنَ الذَّنْبِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ۔

اس سلسلے میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ یہ ہے کہ آدمی گناہ سے توبہ کرنے کے بعد اس کی طرف کبھی بھی نہ لوٹے۔

۱۱۱۸ - فَهٰذِهٖ صِفَةُ التَّوْبَةِ وَهٰذَا غَيْرُ مَاْمُوْنٍ عَلٰى اَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ مَعْصُوْمٌ وَلِذٰلِكَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَا ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّمَا قَالَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

تو یہ توبہ کی صفت ہے اور اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی پر بے خوفی نہیں کیونکہ حضور علیہ السلام معصوم ہیں (جب کہ باقی لوگ معصوم نہیں) اور یہی وجہ ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں دن میں ایک سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نے ستر مرتبہ کا ذکر فرمایا۔

۱۱۱۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمٰنَ ابْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ یوں فرماتے تھے میں دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

۱۱۲۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا عُقَيْلٌ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام خبر دیتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۲۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۱۲۲ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک دن میں سو بار اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

۱۱۲۳ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ ثَنَا الْأَغَرُّ الْمُزَنِيُّ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ

حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ فرماتے ہیں ہم سے حضرت اغر مزنی نے بیان کیا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو بلند کئے ہوئے باہر تشریف لائے اور آپ یوں فرما رہے تھے اے لوگو! اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو اللہ کی قسم میں دن میں ایک سو بار اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

قَالُوا فَهٰذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ لِأَنَّهُ مَعْصُومٌ مِنَ الذُّنُوبِ وَأَمَّا غَيْرُهُ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَقُولَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ غَيْرُ مَعْصُومٍ مِنَ الْعَوْدِ فِيمَا تَابَ مِنْهُ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ الفاظ کہتے تھے کیونکہ آپ معصوم تھے جب کہ دوسرے لوگوں کو ایسا کہنا مناسب نہیں کیونکہ وہ اس گناہ کی طرف لوٹنے سے معصوم نہیں جس سے انہوں نے توبہ کی ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِأْسًا أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ أَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ**كَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ اس بات میں کچھ حرج نہیں سمجھتے کہ کوئی شخص کہے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس سلسلے میں ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث ہے۔

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا كَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي

حضرت سہیل بن ابی صالح، اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں بکثرت فضول گفتگو ہوئی پھر اٹھنے سے پہلے کہے "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ" اے ہمارے رب ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے

مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

تجھ سے بخشش مانگتا اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں تو اس مجلس میں جو کچھ سرزد ہوا بخش دیا جائے گا۔

۱۱۲۵۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجلس کا کفارہ یہ الفاظ ہیں۔
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ۔

۱۱۲۶۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَكُوْنُ فِي مَجْلِسٍ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُرِيْدُ أَنْ يَقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ قَالَ فَحَدَّثْنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنَ خُصَيْفَةَ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت اسماعیل بن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بھی کسی مجلس میں ہو پھر جب کھڑا ہونے کا ارادہ کرے تو یوں کہے
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ۔
تو جو کچھ مجلس میں ہوا بخش دیا جائے گا فرماتے ہیں ہم سے یہ حدیث حضرت یزید بن خصیفہ سے بیان کی اور فرمایا مجھے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

۱۱۲۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَجْلِسِ إِلَّا قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا أَكْثَرَ مَا تَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ إِذَا قُمْتَ فَقَالَ إِنَّهٗ لَا يَقُوْلُهُنَّ أَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسِهٖ إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ۔
فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ أَوْلَى الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا

حضرت زرارہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے نہیں اٹھتے تھے مگر یوں کہتے (وہی الفاظ) میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کس کثرت کے ساتھ یہ الفاظ پڑھتے ہیں جب مجلس سے اٹھتے ہیں آپ نے فرمایا جب بھی کوئی شخص مجلس سے اٹھتے وقت یہ کلمات کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مجلس میں کئے گئے گناہ معاف فرما دیتا ہے تو یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہمارے نزدیک دونوں قولوں میں سے یہی زیادہ بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بھی اسی بات کا حکم دیا فرمایا اپنے پیدا کرنے والے کی طرف توبہ کرو اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی توبہ کرو جو نصوح ہو (پکی توبہ ہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان مذکورہ بالا روایات میں اسی بات کا حکم

لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَمَرَ بِذٰلِكَ فِىْ كِتَابِهٖ فَقَالَ تُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ وَقَالَ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فِى الْاٰثَارِ الَّتِىْ ذَكَرْنَا فَلِهٰذَا اَبَحْنَا ذٰلِكَ وَخَالَفْنَا اَبَا جَعْفَرٍ فِيْمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِىْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اَمَرَهُمْ فِىْ كِتَابِهٖ اَنْ يَّتُوْبُوْا وَالتَّوْبَةُ هِىَ تَرْكُ الذُّنُوْبِ وَتَرْكُ الْعَوْدِ اِلَيْهَا وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِمْ قَدْ تُبْنَا اِنَّمَا ذٰلِكَ الْخُرُوْجُ عَنِ الذُّنُوْبِ وَتَرْكُ الْعَوْدِ اِلَيْهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ رُوِىَ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا۔

۱۱۲۸- **فَذَكَرَ** مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ زِيَادٍ الْمَخْزُوْمِىُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ التَّوْبَةُ النَّصُوْحُ اَنْ يَّجْتَنِبَ الرَّجُلُ اَىَّ شَىْءٍ كَانَ يَعْمَلُهٗ فَيَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ اَبَدًا۔

۱۱۲۹- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذِهٖ صِفَةُ التَّوْبَةِ الَّتِىْ اَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فِىْ كِتَابِهٖ فَاَمَّا قَوْلُهُمْ نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ لَيْسَ مِنْ هٰذَا فِىْ شَىْءٍ **قِيْلَ** لَهُمْ اِنَّ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ فَاِنَّا لَمْ نُبِحْ لَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اَنَّهُمْ مُعْتَقِدُوْنَ لِلرُّجُوْعِ اِلٰى مَا تَابُوْا مِنْهُ وَلٰكِنَّا اَبَحْنَا لَهُمْ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ تَرْكَ مَا وَقَعُوْا فِيْهِ مِنَ الذَّنْبِ وَلَا يُرِيْدُوْنَ الْعَوْدَ فِىْ شَىْءٍ مِّنْهُ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ وَاعْتَقَدُوْا هٰذَا بِقُلُوْبِهِمْ كَانُوْا فِىْ ذٰلِكَ مَاْجُوْرِيْنَ مُثَابِيْنَ فَمَنْ عَادَ مِنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِىْ شَىْءٍ مِّنْ تِلْكَ الذُّنُوْبِ كَانَ ذٰلِكَ ذَنْبًا اَصَابَهٗ وَلَمْ يُحْبِطْ ذٰلِكَ اَجْرَهُ الْمَكْتُوْبَ لَهٗ بِقَوْلِهِ الَّذِىْ تَقَدَّمَ مِنْهُ وَاعْتِقَادِهٖ مَعَهٗ مَا اعْتَقَدَ۔

دیا لیکن ہم نے اسے جائز قرار دیا اور ابو جعفر (امام طحاوی نہیں بلکہ ابو جعفر بن ابی عمر) کے مذہب کی مخالفت کی جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں توبہ کا حکم دیا اور توبہ کا مطلب گناہ کو چھوڑنا اور اس کی طرف رجوع کو بھی ترک کرنا ہے اور یہ بات صرف "تُبْنَا" (ہم نے توبہ کی) کے لفظ سے حاصل نہ ہوگی بلکہ گناہ سے نکلنے اور اس کی طرف نہ لوٹنے سے توبہ حاصل ہوگی وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "توبۃ النصوح" کے سلسلے میں اسی طرح مروی ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے "توبۃ النصوح" یہ ہے کہ انسان ہر اس کام سے اجتناب کرے جسے وہ کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرے اور پھر کبھی بھی اس (عمل) کی طرف نہ لوٹے۔

حضرت شعبہ، حضرت سماک سے وہ حضرت نعمان اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس توبہ کا حکم دیا ہے اس کا طریقہ یہی (مذکورہ بالا ہے) اور ان کا یہ قول کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں تو یہ کوئی بات نہیں تو ان کو کہا جائے گا کہ یہ بات اگرچہ اسی طرح ہے جس طرح تم کہتے ہو لیکن ہم نے ان کے لیے یہ الفاظ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرتے ہیں اسی طرح جائز قرار نہیں دیئے کہ انہوں نے جس بات سے توبہ کی ہے وہ اس کی طرف لوٹنے کا اعتقاد رکھتے ہوں بلکہ ہم نے ان کے لیے یہ الفاظ جائز قرار دیئے کہ وہ اس سے اس گناہ کو چھوڑنے کا ارادہ کرتے ہیں جو ان سے واقع ہوا وہ اس کی طرف لوٹنے کا ارادہ نہیں کرتے پس جب وہ یہ الفاظ کہیں اور دل سے اس کا عقیدہ بھی رکھیں تو اس میں انہیں اجر و ثواب ملے گا پس اس کے بعد ان میں سے جو شخص اس گناہ کی طرف لوٹے گا تو یہ اس نے نیا گناہ کیا اور اس سے وہ اجر باطل

جو اس کے قول اور عقیدے کی وجہ سے لکھا جا چکا ہے، ضائع نہیں ہوگا۔

فأما من قال أتوب إلى الله عز وجل وهو معتقد أنه يعود إلى ما تاب منه فهو بذلك القول فاسق معاقب عليه لأنه كذب على الله فيما قال وأما إذا قال وهو معتقد لترك الذنب الذي كان وقع فيه وعازم أن لا يعود إليه أبدا فهو صادق في قوله مثاب على صدقه إن شاء الله تعالى وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال الندم توبة۔

اور وہ شخص جو زبان سے کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں حالانکہ اس کا اعتقاد ہے کہ وہ اس گناہ کی طرف لوٹے گا جس سے وہ توبہ کر چکا ہے تو وہ اس قول کی وجہ سے فاسق ہوگا اور اسے اس پر عذاب ہوگا کیونکہ اس نے اس قول کے ذریعے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا۔ اور اگر وہ اس کیے گئے گناہ کے چھوڑنے کا عقیدہ رکھتے ہوئے یہ الفاظ کہتا ہے اور اس کا پختہ ارادہ ہے کہ وہ کبھی بھی اس کی طرف نہیں لوٹے گا تو وہ اپنے قول میں سچا ہے اور اسے اس سچ پر ان شاء اللہ ثواب ملے گا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے ندامت کو توبہ سے قرار دیا۔

۱۱۳۰۔ حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن عبد الكريم الجزري قال أخبرني زياد بن أبي مريم عن عبد الله بن مغفل قال دخلت مع أبي على عبد الله بن مسعود فقال له أبي أنت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الندم توبة فقال نعم۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے ان سے پوچھا کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ندامت، توبہ سے ہے۔

۱۱۳۱۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب عن مالك عن عبد الكريم عن شرحبيل عن أبيه عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت شرحبیل، اپنے والد سے وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۳۲۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن عبد الكريم الجزري عن زياد بن أبي مريم وابن الجراح عن عبد الله بن مغفل فذكر بإسناده مثله۔

حضرت زیاد بن ابی مریم اور ابن جراح، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۳۳۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الهيثم بن جميل قال ثنا زهير بن معاوية عن عبد الكريم عن زياد وليس بابن أبي مريم فذكر بإسناده مثله۔

حضرت زہیر بن معاویہ، حضرت عبدالکریم سے اور وہ حضرت زیاد سے روایت کرتے ہیں جو ابن ابی مریم نہیں ہیں پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۳۴۔ حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا زهير قال ثنا عبد الكريم

حضرت زہیر نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالکریم نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ نَحْوَہٗ

کرتے ہیں۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ النَّدَمَ تَوْبَۃً فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ مَنْ قَالَ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ ذَنْبِ کَذَا وَکَذَا وَھُوَ نَادِمٌ عَلٰی مَا اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ الذَّنْبِ اَنَّہٗ مُحْسِنٌ مَاجُوْرٌ عَلٰی قَوْلِہٖ ذٰلِکَ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ندامت کو توبہ قرار دیا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو آدمی یہ الفاظ کہتا ہے کہ میں فلاں فلاں گناہ سے بارگاہ خداوندی میں توبہ کرتا ہوں اور وہ اس گناہ پر نادم بھی ہے تو وہ نیکی کرنے والا ہے اور اپنے اس قول پر ثواب پائے گا۔

بَابُ ۳۰۲ الْبُکَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ

باب ۳۰۲ میت پر رونا

۱۱۳۵- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِیْكٍ اَنَّ عَتِیْكَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَتِیْكٍ وَھُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَبُوْ اُمِّہٖ اَخْبَرَہٗ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِیْكٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ یَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَہٗ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِہٖ فَلَمْ یُجِبْہُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَیْكَ یَا اَبَا الرَّبِیْعِ فَصَاحَ النِّسْوَۃُ وَبَکَیْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِیْكٍ یُسْکِتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْکِیَنَّ بَاکِیَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوُجُوْبُ قَالَ اِذَا مَاتَ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ ان کے نانا عتیک بن حارث بن عتیک نے خبر دی کہ حضرت جابر بن عتیک نے ان کو بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے اسے بیماری سے مغلوب پایا آپ نے انہیں پکارا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا آپ نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا اور فرمایا اے ابوالربیع آپ کے معاملے میں ہم مغلوب ہو گئے تو عورتوں نے چیخنا اور رونا شروع کر دیا۔ حضرت ابن عتیک ان کو خاموش کرانے لگے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چھوڑ دو جب واجب ہو گئی تو کوئی رونے والی نہ روئے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہو گئی آپ نے فرمایا جب وہ مر جائے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی کَرَاهَةِ الْبُکَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَبِمَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِہٖ عَلَیْہِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے میت پر رونے کو مکروہ قرار دیا ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے اور ایک دوسری حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہوتا ہے۔

۱۱۳۶- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَزْرَقِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَةَ یَقُوْلُ لَمَّا مَاتَتْ اُمُّ اَبَانٍ بِنْتُ

حضرت عبدالجبار بن ورد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن ابی ملیکہ سے سنا فرماتے ہیں جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام ابان کا انتقال ہوا تو میں بھی لوگوں

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَبَكَى النِّسَاءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَا تَنْهٰى هٰؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَخَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا رَكْبٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَنِ الرَّكْبُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ وَأُصِيْبَ عُمَرُ جَلَسَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاأَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَبْكِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَا تُحَدِّثُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْكَاذِبِيْنَ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ لَمَا يَشْفِيْكُمْ أَنْ لَا تَزِرَ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

کے ساتھ حاضر ہوا اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے سامنے بیٹھ گیا عورتیں رونے لگیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تم ان عورتوں کو رونے سے نہیں روکتے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہی بات فرماتے تھے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا جب ہم مقام بیداء میں پہنچے تو اچانک ایک قافلہ آگیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے ابن عباس یہ کونسا قافلہ ہے میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت صہیب اور ان کے گھر والے تھے میں واپس لوٹا اور عرض کیا امیر المومنین یہ حضرت صہیب اور ان کے گھر والے ہیں جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تکلیف پہنچی تو حضرت صہیب نے بیٹھ کر رونا شروع کر دیا کہنے لگے ہائے دوست! ہائے ساتھی! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مت روؤ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میت کو اس کے بعض گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! تم یہ حدیث جھوٹوں سے روایت نہیں کرتے لیکن سننے میں خطا ہے اور تمہارے لیے قرآن پاک میں کافی وشافی بیان موجود ہے کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کافر کے بعض گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے اس کے عذاب میں اضافہ کرتا ہے۔

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ صُهَيْبٍ **قَالُوْا** فَلَمَّا كَانَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ كَانَ بُكَاؤُهُمْ عَلَيْهِ مَكْرُوْهًا لَهُمْ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِالْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

حضرت سفیان، حضرت عمرو بن دینار سے اور وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں پھر وہ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ انہوں نے حضرت صہیب کا واقعہ ذکر نہیں کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو ان کا اس پر رونا مکروہ ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے

إِذَا كَانَ بُكَاءً لَا مَعْصِيَةَ مَعَهُ مِنْ قَوْلٍ فَاحِشٍ وَلَا نِيَاحَةٍ۔

۱۱۲۸۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ فَأَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ ابْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِيْ غَشِيَّتِهِ فَقَالَ قَدْ قَضٰى فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ أَبْصَرَ امْرَأَةً تَبْكِيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَنَهَاهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا يَا أَبَا حَفْصٍ فَإِنَّ النَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَيْنَ بَاكِيَةٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنِسَاءِ بَنِي الْأَشْهَلِ يَبْكِيْنَ هَلْكَاهُنَّ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِيَ لَهُ فَجَاءَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ يَبْكِيْنَ حَمْزَةَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَهُنَّ مَا انْقَلَبْنَ بَعْدُ مُرُوْهُنَّ فَلْيَنْقَلِبْنَ وَلَا يَبْكِيْنَ عَلٰى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ

ہیں میت پر رونے میں کوئی حرج نہیں جب کہ اس رونے کے ساتھ کوئی آمیزش نہ ہو یعنی کوئی بری بات یا پیٹنا وغیرہ نہ ہو۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت سعید بن حارث انصاری، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کی بیمار پرسی کے لیے آئے جب ان کے پاس پہنچے تو ان پر بے ہوشی کی حالت میں پایا آپ نے فرمایا انتقال ہو گیا انہوں نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے جب حاضرین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو وہ بھی رو پڑے آپ نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں اور دل کے غم پر عذاب نہیں دیتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس پر عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے آپ نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو میت پر روتے ہوئے دیکھا تو اسے منع فرمایا پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوحفص! اسے چھوڑ دو بے شک نفس کو مصیبت پہنچی ہے آنکھ روتی ہے اور زمانہ (وقت مصیبت) قریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو الاشہل (بنو عبد الاشہل) کی عورتوں کے پاس سے گزرے جو اپنے قبیلے کے ان لوگوں پر رو رہی تھیں جو اُحد کے دن ہلاک ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے والا کوئی نہیں چنانچہ انصار کی عورتیں آئیں اور انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونا شروع کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا ان پر افسوس جانے کے بعد نہ لوٹیں انہیں چاہیے کہ یہ واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر نہ روئیں۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

ابو عمر قال ثنا سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن القاسم عن عائشة قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل عثمان بن مظعون بعد موته ودموعه تسيل على لحيته

ففي هذه الآثار التي ذكرنا اباحة البكاء على الموتى وذلك ان ذلك غير ضار لهم ولا سبب لعذابهم ولولا ذلك لما بكى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا اباح البكاء ولمنع من ذلك فان قال قائل فان في حديث ابن عمر الذي ذكرت ما يدل على نسخ ما كان اباح من ذلك وهو قوله ولا يبكين على هالك بعد اليوم قيل له ما في ذلك دليل على ما ذكرت قد يجوز ان يكون قوله ولا يبكين على هالك بعد اليوم اي من هلكاهن الذين قد بكين عليهم منذ هلكوا الى هذا الوقت لان في ذلك البكاء ما قد اتين به على ما جلى عنهن حزنهن وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في تفسير البكاء الذي تصدا الى النهي في نهيه عن البكاء على الموتى

۱۱۴۲- ما حدثنا ابن ابي داود قال ثنا احمد بن عبد الله بن يونس قال ثنا اسرائيل عن محمد بن عبد الرحمن عن عطاء عن جابر بن عبد الله عن عبد الرحمن بن عوف قال اخذ النبي صلى الله عليه وسلم بيدي فانطلقت معه الى ابنه ابراهيم وهو يجود بنفسه فاخذه النبي صلى الله عليه وسلم فوضعه في حجره حتى خرجت نفسه فوضعه ثم بكى فقلت يا رسول الله اتبكي وانت تنهى عن البكاء فقال اني لم انه عن البكاء ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين صوت عند نغمة

ہیں آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کو بوسہ دے رہے تھے اور آپ کے آنسو ریش مبارک پر بہہ رہے تھے۔

تو ان روایات میں جو ہم نے ذکر کی ہیں مرنے والوں پر رونے کا جواز ہے نیز یہ کہ اس سے ان (مرنے والوں) کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی اور نہ ہی یہ ان کے عذاب کا سبب ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ روتے اور نہ اسے جائز قرار دیتے بلکہ اس سے منع فرما دیتے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی جو روایت نقل کی ہے اس میں اس اباحت کے نسخ پر دلالت پائی جاتی ہے اور وہ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ آج کے بعد کسی مرنے والے پر نہ رونا — تو اس شخص کو جواب کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری اس بات پر کوئی دلیل نہیں ممکن ہے آپ کے قول کہ آج کے بعد کسی ہلاک ہونے والے پر نہ رونا کا مطلب یہ ہو کہ جو لوگ اب تک ہلاک ہو گئے اور تم ان پر رو چکے ہو اب ان پر نہ رونا کیونکہ اس رونے سے ان کا غم دور ہو جاتا ہے اور خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرنے والوں پر رونے کی ممانعت کی وضاحت مروی ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں آپ کے ساتھ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کی روح قبض ہو رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُٹھا کر اپنی گود میں رکھا حتی کہ ان کا وصال ہو گیا پھر آپ نے رکھ دیا اور آپ رو پڑے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ رو رہے ہیں، حالانکہ آپ رونے سے منع فرماتے ہیں فرمایا میں رونے سے منع نہیں کرتا بلکہ میں دو احمق اور فاجر آوازوں سے منع کرتا ہوں لہو ولعب کے نغمہ اور شیطانی باجوں کی آواز اور مصیبت کے وقت کی آواز جس میں چہروں پر مارنا اور گریبانوں کو پھاڑنا

لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَمَزَامِيرِ شَيْطَانٍ وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ لَطْمِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَهٰذَا رَحْمَةٌ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ يَا إِبْرَاهِيمُ لَوْلَا أَنَّهُ وَعْدٌ صَادِقٌ وَقَوْلٌ حَقٌّ وَأَنَّ آخِرَنَا سَيَلْحَقُ أَوَّلَنَا لَحَزِنَّا عَلَيْكَ حُزْنًا هُوَ أَشَدُّ مِنْ هٰذَا وَإِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ يَبْكِي الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ۔

پایا جائے اور یہ (رونا) تو رحمت ہے جو آدمی رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا اے ابراہیم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا اور قول حق ہے اور ہمارا پچھلا، پہلے سے ملنے والا ہے تو ہم اس پر اس سے بھی زیادہ غم کرتے اور ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں آنکھ روتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے اور ہم ایسی بات نہیں کرتے جس سے رب ناراض ہو۔

فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بِالْبُكَاءِ الَّذِي نَهَى عَنْهُ فِي الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ وَأَنَّهُ الْبُكَاءُ الَّذِي مَعَهُ الصَّوْتُ الشَّدِيدُ وَلَطْمُ الْوُجُوهِ وَشَقُّ الْجُيُوبِ وَبَيَّنَ أَنَّ مَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْبُكَاءِ مِمَّا فُعِلَ مِنْ جِهَةِ الرَّحْمَةِ أَنَّهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ الْبُكَاءِ الَّذِي نَهَى عَنْهُ **وَأَمَّا** مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عَائِشَةَ إِنْكَارَ ذٰلِكَ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا فِي قَبْرِهِ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ **وَقَدْ** يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْبُكَاءُ الَّذِي يُعَذَّبُ بِهِ الْكَافِرُ فِي قَبْرِهِ يَزْدَادُ بِهِ عَذَابًا عَلَى عَذَابِهِ بُكَاءً قَدْ كَانَ أَوْصَى بِهِ فِي حَيَاتِهِ فَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ قَدْ كَانُوا يُوصُونَ بِذٰلِكَ أَهْلِيهِمْ أَنْ يَفْعَلُوهُ بَعْدَ وَفَاتِهِمْ فَيَكُونُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُعَذِّبُهُ فِي قَبْرِهِ بِسَبَبٍ قَدْ كَانَ سَبَّبَهُ فِي حَيَاتِهِ فَعُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ **وَقَدْ** رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بتایا کہ پہلی روایات میں جس رونے سے منع کیا وہ کیا ہے؟ یعنی یہ وہ رونا جس کے ساتھ بہت زیادہ آواز ہو چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا ہو اور آپ نے واضح فرمایا اور اس کے علاوہ رحمت کے طور پر رونا اس رونے خلاف ہے جس سے منع کیا گیا — اور وہ جو ہم نے بواسطہ حضرت ابن عمر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا انکار بھی ذکر کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے گھر والوں کے رونے کے سبب اس کی قبر میں اس کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے — اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس رونے سے کافر کے عذاب میں اضافہ ہوتا ہے وہ رونا ہو جس کی اس نے اپنی زندگی میں وصیت کی تھی کیونکہ لوگ اور جاہلیت میں اپنے گھر والوں کو وصیت کرتے تھے کہ ان کے مرنے کے بعد وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ اسے قبر میں اس سبب سے عذاب دیتا ہے جو اس کی زندگی میں پایا گیا اور مرنے کے بعد اس پر عمل ہوا۔ یہ حدیث، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۱۴۳ - **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ

حضرت عائشہ (ام المومنین) رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ حضرت ابو عبدالرحمن بن عمر کی مغفرت کرے وہ فرماتے ہیں کہ میت کو زندہ لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے اللہ کی قسم یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وہم ہے اللہ تعالیٰ

إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ وَاللهِ مَا ذَاكَ إِلَّا إِيْهَامًا مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَغْفِرُ اللهُ لَهُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى وَمَا ذَاكَ إِلَّا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى قَبْرِ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ تَبْكُوْنَ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ يَقُوْلُ بِعَمَلِهٖ

ان کی مغفرت کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور بات یوں ہے، کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کی قبر پر گزرے تو آپ نے فرمایا تم پر اس پر رو رہے ہو اور اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے یعنی اس کے اپنے عمل کی وجہ سے (عذاب ہو رہا ہے)

فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ الْكَافِرَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِعَمَلِهٖ وَأَهْلُهٗ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ وَقَدْ مَنَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَزِرَ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى۔

تو اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر دی کہ اس کافر کو قبر میں اس کے اپنے عمل کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر روتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کو منع فرمایا کہ کوئی (گناہوں کا) بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ اٹھائے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَيِّتًا لَا يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِبُكَاءِ حَيٍّ لَمْ يَأْمُرْ بِهٖ فِيْ حَيَاتِهٖ وَمَاتَ لِحَدِيْثِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الْبُكَاءُ الْمَكْرُوْهُ مَا هُوَ وَإِنَّهٗ هُوَ الَّذِيْ مَعَهُ اللَّطْمُ وَالشَّقُّ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا إِبَاحَةُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ سَبَبٌ مَكْرُوْهٌ مِنْ شَقِّ ثَوْبٍ وَلَطْمِ وَجْهٍ وَنِيَاحَةٍ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ میت کو قبر میں زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب نہیں ہوتا جب کہ وہ اپنی زندگی میں اس بات کا حکم دے کر نہ مرا ہو کیونکہ بواسطہ حضرت جابر، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کی روایت سے مکروہ رونے کی وضاحت ہو رہی ہے کہ وہ کیا ہے اور یہ وہی رونا ہے جس کے ساتھ چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا ہو تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ میت پر رونے کا جواز اس صورت میں ہے جب اس کے ساتھ کوئی مکروہ سبب نہ ہو یعنی کپڑے پھاڑنا، چہرہ پیٹنا اور نوحہ (بین) وغیرہ کرنا۔

۱۱۴۴- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَعَلٰى أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ وَعِنْدَهُمْ جَوَارٍ يَتَغَنَّيْنَ فَقُلْتُ أَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ وَإِلَّا فَامْضِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ وَفِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ۔

حضرت عامر بن سعد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت قریظہ بن کعب، علی بن مسعود انصاری اور ثابت بن قیس رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو ان کے پاس کچھ لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا تم یہ کام کرتے ہو حالانکہ تم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو انہوں نے کہا سننا چاہو تو ٹھیک ہے ورنہ چلے جاؤ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے موقعہ پر کھیل کود اور میت پر رونے کی اجازت دی ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میت کو قبر میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے

وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

عذاب ہوتا ہے۔

۱۱۴۵۔ وَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو الْهُذَيْلِ الطَّائِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ نِيحَ عَلَى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ فَخَطَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ مَا بَالُ النِّيَاحَةِ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ أَوْ لَمَّا نِيحَ عَلَيْهِ قِيلَ لَهُ هَذَا عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَلَى النِّيَاحَةِ الَّتِي كَانُوا يُوصُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ فَتَكُونُ مَفْعُولَةً بَعْدَهُمْ بِوَصِيَّتِهِمْ بِهَا فِي حَيَاتِهِمْ فَيُعَذَّبُونَ عَلَى ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

حضرت علی بن ربیعہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ق کعب پر نوحہ (بین) کیا گیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ دیا آپ نے فرمایا اس امت میں نوحہ کا کیا حال ہے میں نے رسو صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ پر جھوٹ بولنا کسی دو جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے اور جس پر بین کیا گیا تو اس بین کی وجہ اسے عذاب ہو جائے تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ اللہ تع جانتا ہے ہمارے نزدیک اس نوحہ سے مراد وہ ہے جس کی وہ گھر والوں کو وصیت کرتے تھے تو ان کے بعد اس بات پر عمل ہوتا تھا وہ اپنی زندگی میں وصیت کرتے تھے لہٰذا اس بات پر ان کو عذاب تھا۔

بَابُ ۳۰۳ رِوَايَةِ الشِّعْرِ هَلْ هِيَ مَكْرُوهَةٌ أَمْ لَا

باب ۳۰۳: شعر نقل کرنا مکروہ ہے یا نہیں

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَا ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا، شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

حضرت محمد بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم میں سے کسی ایک کا پیٹ پیپ سے بھر جائے حتیٰ کہ اسے خراب کر دے تو یہ شعروں کے ساتھ اس کے بھرنے سے بہتر ہے۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

حضرت عبدالصمد بن عبدالوارث حضرت شعبہ سے روایت

ابْنِ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ حَتّٰى يَرِيَهُ۔

حضرت ابن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عامر نے بیان کیا وہ حضرت شعبہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا لیکن یہ الفاظ نہیں فرمائے "یہاں تک کہ اسے خراب کر دے"۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ حَتّٰى يَرِيَهُ۔

ایک دوسری سند سے حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے "حتی کہ اسے خراب کر دے"۔

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ مِنْ عَانَتِهِ إِلٰى لَهَاتِهِ قَيْحًا يَتَمَخَّضُ مِثْلَ السِّقَاءِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کا پیٹ ناف سے جبڑوں تک پیپ سے بھر جائے کہ مشکیزے کی طرح حرکت کرے تو شعروں کے ساتھ اس کے بھر جانے سے بہتر ہے۔

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا شعروں کو ساتھ اس کے بھر جانے سے بہتر ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَرِهَ قَوْمٌ رِوَايَةَ الشِّعْرِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اشعار کو نقل کرنا مکروہ خیال کیا اور انہوں نے ...

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِرِوَايَةِ الشِّعْرِ الَّذِيْ لَا قَذْعَ فِيْهِ وَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى خَاصٍّ مِّنَ الشِّعْرِ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اشعار نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں جن میں کوئی فحش گفتگو نہ ہو فرماتے ہیں یہ جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا وہ خاص قسم کے شعروں سے متعلق ہے۔

۱۱۵۵۔ فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا هُرَيْرَةَ حَفِظَ اَوَّلَ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَحْفَظْ اٰخِرَهٗ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يُهَاجُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا مِّنْ مُّهَاجَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

چنانچہ انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت ابو صالح فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا شعروں کے ساتھ اس کے بھرنے سے بہتر ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے انہوں نے حدیث کا پہلا حصہ یاد رکھا لیکن آخری حصہ انہیں یاد نہ رہا مشرکین، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتے تھے (آپ کے خلاف شعر کہتے تھے) تو آپ نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہجو تھی۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّرْقِيِّ ابْنِ الْقَطَامِيِّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا يَعْنِيْ مِنَ الشِّعْرِ الَّذِيْ هُجِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مجالد، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے یعنی وہ اشعار جن کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی گئی۔

قَالُوْا وَقَدْ رُوِيَ فِيْ اِبَاحَةِ الشِّعْرِ اٰثَارٌ فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ رَاٰى نِسَاءً يَلْطِمْنَ وُجُوْهَ الْخَيْلِ بِالْخُمُرِ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فَاَنْشَدَ اَبُوْ بَكْرٍ

یہ حضرات فرماتے ہیں شعر گوئی کے جواز میں روایات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو کچھ عورتوں کو دیکھا کہ وہ گھوڑوں کے منہ کو اپنے دوپٹوں سے صاف کر رہی ہیں تو آپ خوش ہوئے اور فرمایا اے ابوبکر! حضرت حسان بن ثابت نے کیا کہا ہے۔

شعر

عَدِمتُ بُنَيَّتِي إِن لَم تَرَوهَا
تُثِيرُ النَّقعَ مِن كَنَفَي كَدَاء
يُنَازِعنَ الأَعِنَّةَ مُسرِجَاتٍ
يُلَطِّمُهُنَّ بِالخُمُرِ النِّسَاءُ

هٰكَذَا حَدَّثَنَا أَحمَدُ بنُ دَاوُدَ وَأَهلُ العِلمِ بِالعَرَبِيَّةِ يَرَونَ البَيتَ الأَوَّلَ عَلَى غَيرِ ذٰلِكَ سَتَثِيرُ النَّقعَ مَوعِدُهَا كَدَاءُ۔ حَتّٰى يَستَوِي قَافِيَةُ هٰذَا البَيتِ مَعَ قَافِيَةِ البَيتِ الَّذِي بَعدَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ادخُلُوهَا مِن حَيثُ قَالَ۔

تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شعر پڑھے ؎

میں اپنے آپ کو گم کر دوں اگر تم گھوڑوں کو مقام کداء میں ایسے کاندھوں کے اوپر گرد و غبار اڑاتے نہ دیکھو، وہ اس حال میں مقابلہ کرتے ہیں کہ انکو لگامیں ڈالی ہوئی ہیں اور ان پر زین کسی ہوئی ہے عورتیں اپنے دوپٹوں سے ان کے چہروں کو صاف کرتی ہیں۔

ہم سے احمد بن داؤد نے اسی طرح بیان کیا اور عربی جاننے والے پہلے شعر کو دوسری طرح خیال کرتے ہیں یعنی وہ گھوڑے گرد و غبار اڑاتے ہیں جن کا مقام، مقام کداء تاکہ اس مصرعہ کا قافیہ بعد والے شعر کے قافیے کے برابر ہو جائے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح داخل کرو (پڑھو) جس طرح حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے پڑھا ہے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمرُو بنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا يَعقُوبُ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ الزُّهرِيُّ عَن هِشَامِ بنِ عُروَةَ عَن أَبِيهِ عَن عَائِشَةَ قَالَت قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشِّعرِ حِكمَةً۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت بھرے ہوتے ہیں۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا ابنُ مَرزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنِ المِقدَامِ بنِ شُرَيحٍ عَن أَبِيهِ قَالَ قُلتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيءٍ مِنَ الشِّعرِ فَقَالَت نَعَم مِن شِعرِ ابنِ رَوَاحَةَ وَرُبَّمَا قَالَ هٰذَا البَيتَ ؎

وَيَأتِيكَ بِالأَخبَارِ مَن لَم تُزَوِّدِ

حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اشعار پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا ہاں حضرت ابن رواحہ کے اشعار پڑھتے تھے اور بعض اوقات یہ شعر پڑھتے ؎

اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے زادِ راہ نہیں دیا۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحيَى بنُ مَعِينٍ قَالَ ثَنَا عَبدَةُ بنُ سُلَيمَانَ عَن هِشَامِ بنِ عُروَةَ عَن أَبِيهِ عَن عَائِشَةَ قَالَت استَأذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ المُشرِكِينَ قَالَ فَكَيفَ بِنَسَبِي فِيهِم قَالَ أَسُلُّكَ مِنهُم كَمَا تُسَلُّ الشَّعرَةُ مِنَ العَجِينِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا تم میری نسب کو ان سے کیسے بچاؤ گے (یعنی ان کا اور میرا نسب ایک ہی ہے) انہوں نے فرمایا میں آپ کو ان سے اس طرح نکال دوں گا جس طرح آٹے سے بال کو نکال لیا جاتا ہے۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيمَانُ بنُ شُعَيبٍ قَالَ ثَنَا يَحيَى

حضرت مجاہد بن سعید حضرت شعبی سے روایت کرتے

ابن حسان قال ثنا ابراهيم بن سليمن التيمي عن مجالد بن سعيد عن الشعبي قال كنا جلوسا بفناء الكعبة احسبه قال مع اناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكانوا يتناشدون الاشعار فوقف بنا عبد الله بن الزبير فقال في حرم الله وحول الكعبة يتناشدون الاشعار فقال رجل منهم يا ابن الزبير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما نهى عن الشعر الذي اذا اتيت فيه النساء وتزدرى فيه الاموات

ہیں فرماتے ہیں ہم کعبۃ اللہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور فرماتے میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا کچھ صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور وہ اشعار پڑھ رہے تھے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما وہاں آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے حرم میں اور کعبہ شریف کے گرد اشعار پڑھتے ہو تو ان میں سے ایک شخص نے کہا اے ابن زبیر! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اشعار سے منع فرمایا جن میں عورتوں پر تہمت لگائی جائے اور مُردوں کی بدگوئی ہو۔

فقد يجوز ان يكون الشعر الذي قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ذكرنا في اول هذا الباب من الشعر الذي نهى عنه في هذا الحديث۔

تو ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اشعار کے بارے میں وہ بات فرمائی جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی ہے اس سے وہ اشعار مراد ہوں جن سے اس حدیث میں ممانعت آئی ہے۔

۱۱۶۱ - **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا الحماني قال ثنا قيس بن الربيع عن الاعمش عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله وعن الاعمش عن عمارة عن عبد الرحمن ابن يزيد عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الشعر حكمة۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔

۱۱۶۲ - **حدثنا** ابن ابي داود وفهد واسحق بن ابن ابراهيم قالوا حدثنا عبد الله بن معبد قال ثنا ابن عيينة عن ابيه عن عاصم عن ذر عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم ان من الشعر حكمة۔

حضرت زر، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

۱۱۶۳ - **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن ابي بكر بن عبد الرحمن عن مروان عن عبد الرحمن بن الاسود بن عبد يغوث عن ابي بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان من الشعر حكما۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔

۱۱۶۴ - **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابراهيم بن ابي الوزير قال ثنا ابراهيم بن سعد عن الزهري

حضرت ابراہیم بن سعد، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے

فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ۔

فرمایا کہ عبداللہ بن اسود بن عبد یغوث سے مروی ہے۔

۱۱۶۵- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ ابْنَ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ۔

حضرت حسین بن نصر فرماتے ہیں میں نے حضرت یزید بن ہارون سے سنا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابراہیم بن سعد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں عبداللہ بن اسود بن عبد یغوث سے روایت کا ذکر فرمایا۔

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْمِي أَعْرَاضَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ كَعْبٌ أَنَا قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَتُحْسِنُ الشِّعْرَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا إِذًا قَالَ اُهْجُهُمْ فَإِنَّهُ سَيُعِينُكَ عَلَيْهِمْ رُوحُ الْقُدُسِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں کروں گا حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں کروں گا آپ نے فرمایا تم اچھا شعر کہتے ہو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں کروں گا تو آپ نے فرمایا ان کفار کی ہجو کرو بے شک اس پر روح القدس (جبریل علیہ السلام) تمہاری مدد کریں گے۔

۱۱۶۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يُنْشِدُ عَلَيْهِ الشِّعْرَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھایا اور وہ اس پر (بیٹھ کر) شعر پڑھتے تھے۔

۱۱۶۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ۔

حضرت احمد بن حمید فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن فضیل نے بیان کیا تو انہوں نے ابن ابی داؤد کی گذشتہ حدیث کی مثل ذکر کیا جو بواسطہ ابن نمیر، حضرت ابن فضیل سے مروی ہے۔

۱۱۶۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ اُهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ۔

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان (کفار) کی اچھی طرح ہجو کرو حضرت جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

۱۱۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيٍّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ

حضرت ابواسحٰق شیبانی، حضرت عدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

مثله۔

۱۱۷۱- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو احمد قال ثنا عيسى بن عبد الرحمٰن قال حدثني عدي بن ثابت يعني قال سمعت البراء بن عازب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لحسان بن ثابت لا يزال معك روح القدس ما هجوت المشركين۔

حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عدی [بن] ثابت نے بیان کیا یعنی انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب تک آپ مشرکین کی ہجو کرتے رہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے ساتھ ہوں گے۔

۱۱۷۲- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب مر على حسان وهو ينشد في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فانتهره عمر فاقبل عليه حسان فقال قد كنت انشد فيه وفيه من هو خير منك فانطلق عنه عمر فقال حسان لابي هريرة يا ابا هريرة اما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا حسان اجب عن رسول الله اللهم ايده بروح القدس قال اللهم نعم۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت [عمر] فاروق رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گزرے تو وہ مسجد نبوی میں شعر گوئی کر رہے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو جھڑکا تو وہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں اس (مسجد) میں اس وقت بھی شعر کہتا تھا جب اس میں آپ سے بہتر ذات (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) موجود تھی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کو چھوڑ کر چلے گئے حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابو ہریرہ! کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا اے حسان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دو اے اللہ! روح القدس کے ذریعے ان کی مدد فرما تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا اللہ! ایسا ہی ہے۔

۱۱۷۳- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا عبد الاعلى قال ثنا عبد الاعلى قال ثنا معمر عن الزهري عن عروة ان حسان ثم ذكر مثله غير قوله قد كنت انشد فيه وفيه من هو خير منك فانه لم يذكره۔

حضرت زہری، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے یہ جملہ ذکر نہیں کیا کہ میں اس مسجد میں شعر کہتا تھا جب آپ سے بہتر شخصیت اس میں موجود تھی۔

۱۱۷۴- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو اليمان قال ثنا شعيب عن الزهري قال حدثني ابو سلمة ابن عبد الرحمٰن انه سمع حسان ابن ثابت يستشهد ابا هريرة فذكر مثله۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے شہادت لے رہے تھے پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۵- حدثنا فهد قال ثنا محمد بن عبد الواحد ابن عنبسة القرشي قال حدثني جدي عنبسة

حضرت حسن، حضرت اسود بن سریع سے روایت کرتے ہیں اور وہ شاعر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں

عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سُرَیْعٍ وَکَانَ شَاعِرًا اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اُنْشِدُکَ مَحَامِدَ حَمِدْتُ بِھَا رَبِّیْ قَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّ رَبَّکَ یُحِبُّ الْحَمْدَ وَمَا اسْتَزَادَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ شَیْئًا۔

آپ کو وہ حمد نہ سناؤں جو میں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف میں کہی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارا رب حمد کو پسند کرتا ہے اور ان الفاظ پر اضافہ نہ فرمایا۔

۱۱۷۶۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سُرَیْعٍ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَجَعَلْتُ اُنْشِدُہٗ۔

حضرت علی بن زید، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر سے اور وہ اسود بن سریع سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے اس میں (یہ بھی) ذکر کیا کہ انہوں نے فرمایا پس میں اشعار پڑھنے لگا۔

۱۱۷۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْھِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الرِّجَالِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ قَالَ ثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ فَاَحْسَنَ ثُمَّ قَالَ کَعْبٌ فَاَحْسَنَ ثُمَّ قَالَ حَسَّانٌ فَشَفٰی وَاسْتَشْفٰی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے شعر کہے تو بہت اچھے کہے پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بہت اچھے اشعار کہے اس کے بعد حضرت حسان رضی اللہ عنہ اشعار پڑھے تو شفاء دی اور خود بھی شفاء حاصل کی۔

۱۱۷۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَبْدَۃَ بْنِ سُلَیْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَعْقُوْبَ عَنْ عُتْبَۃَ عَنْ عِکْرَمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمَیَّۃَ بْنَ اَبِی الصَّلْتِ فِیْ شِعْرِہٖ وَقَالَ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں اس کی تصدیق فرمائی۔

شعر

رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ یَمِیْنِہٖ
وَالنَّسْرُ لِلْاُخْرٰی وَلَیْثٌ مُرْصَدٌ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ

وَقَالَ **شعر**

وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ کُلَّ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ
حَتَّی الصَّبَاحِ وَلَوْنُھَا یَتَوَرَّدُ
یَاْبٰی فَمَا تَطْلُعُ لَنَا فِیْ رِسْلِھَا
اِلَّا مُعَذَّبَۃً وَاِنْ لَا یُجْلَدِ

اس نے یوں کہا۔

اس (عرش) کے دائیں پاؤں کے نیچے انسانی شکل اور بیل کی شکل میں اور دوسرے پاؤں کے نیچے گدھ اور گھات لگائے ہوئے شیر کی شکل میں فرشتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔

پھر پڑھا۔

اور سورج ہر رات کے آخر میں صبح تک طلوع ہوتا ہے اور اس کا رنگ بدلتا رہتا ہے اور اپنے تدریجی دور میں ہمارے لیے یوں طلوع ہوتا ہے کہ وہ باعث عذاب ہوتا ہے اور ہمیشہ نہیں رہتا۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔

۱۱۷۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ طَیْسَلَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَعْنُ بْنُ ثَعْلَبَةَ وَالْحَیُّ بَعْدَہٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَعْشَی الْمَازِنِیُّ قَالَ لَقِیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْشَدْتُہٗ

شعر

یَا مَالِكَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ
اِنِّیْ لَقِیْتُ ذِرْبَةً مِنَ الذِّرَبِ
خَرَجْتُ اَبْغِیْهَا الطَّعَامَ فِیْ رَجَبِ
اَخْلَفَتِ الْعَهْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبِ
وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبَ

قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبَ۔

حضرت اعشیٰ مازنی فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو یہ اشعار پڑھے۔

"اے لوگوں کے مالک اور عرب کے حکمران میں نے زبان دراز عورتوں میں سے ایک عورت کو پایا اسے رجب کے مہینے میں رزق کی تلاش نے تھکا دیا تھا اس نے وعدہ کی خلاف ورزی کی اور ذلیل لوگوں کے ہاں پناہ لے لی اور یہ عورتیں ایک ایسی شر ہیں جو دوسروں پر غالب آجاتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے یہ عورتیں ایسی شر ہیں جو دوسروں پر غالب آتی ہیں۔

۱۱۸۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ جَمِیْلٍ قَالَ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔

۱۱۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا قَیْسٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا قَیْسٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اِسْتَنْشَدَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شِعْرَ اُمَیَّةَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ فَاَنْشَدْتُہٗ فَكُلَّمَا اَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا قَالَ هِیْہِ حَتّٰی اَنْشَدْتُہٗ مِائَةَ قَافِیَةٍ قَالَ حَتّٰی كَادَ ابْنُ اَبِی الصَّلْتِ یُسْلِمُ۔

حضرت عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے امیہ بن ابی صلت کے اشعار پڑھنے کا حکم دیا تو میں نے اس کا کلام پڑھا جب بھی ایک شعر پڑھتا تو آپ فرماتے اور لاؤ حتی کہ میں نے ایک سو شعر پڑھے فرمایا حتی کہ قریب تھا ابن ابی صلت مسلمان ہو جائے۔

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُعَلّٰی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

ابن عبد الرحمن الواسطي قال ثنا عبد الحميد بن جعفر عن عمرو بن الحكم عن جابر بن عبد الله قال قال الاقرع بن حابس لشاب من شبابهم قم فاذكر فضلك وفضل قومك فقام فقال ـ **شعر**

نحن الكرام فلا حي يعادلنا
نحن الكرام فينا يقسم الربع
ونطعم الناس عند القحط كلهم
من الشريف اذا لم يونس القزع
اذا ابينا فلا يعدل بنا احد
انا كرام وعند الفخر نرتفع

قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا حسان اجبه فقال ـ **شعر**

نصرنا رسول الله والدين عنوة
على رغم عات من بعيد وحاضر
بضرب كانزاع المخاض مشاشة
وطعن كافواه اللقاح الصوادر
السنا نخوض الموت في حومة الوغا ؛ اذا صار برد الموت بين العساكر
ونضرب هام الدارعين وننتمي ؛ الى حسب من جرم غسان باهر
ولولا حبيب الله قلنا تكرما
على الناس بالحسنين هل من مفاخر
فاحياؤنا من خير من وطئ الحصى
وامواتنا من خير اهل المقابر

فلما جاءت هذه الآثار متواترة باباحة قول الشعر ثبت ان ما نهى عنه في الآثار الاول ليس لان الشعر مكروه ولكن لمعنى كان في خاص من الشعر قصد بذلك النهي اليه **وقد** ذهب قوم في تاويل هذه الآثار التي ذكرناها عن رسول

ہیں حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے ان کے جوانوں میں سے ایک نوجوان سے فرمایا اٹھو اپنی اور اپنی قوم کی فضیلت ذکر کرو چنانچہ وہ کھڑا ہوا اور اس نے کہا۔

ہم معزز ہیں اور کوئی قبیلہ ہمارے برابر نہیں، ہم عزت والے ہیں اور سرداری ہمارے درمیان تقسیم ہوتی ہے ہم قحط کے وقت سب لوگوں کو (اونٹ کے) کوہان کی چربی کھلاتے ہیں جب چھوٹے اونٹ نہ پائے جائیں جب ہم آجائیں تو ہمارے برابر کوئی نہیں ہوسکتا ہم عزت والے ہیں اور فخر کے وقت ہم سربلند ہوتے ہیں۔

راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسان! اسے جواب دو۔ تو انہوں نے یوں کہا۔

ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دین کی بھرپور طریقے سے مدد کی اور یہ بات شہروں اور دیہاتوں کے سرکش لوگوں کے خلاف ہے ایسی مار کے ساتھ (مدد کی) جو حاملہ اونٹنی کے پیشاب کی طرح دیر تک جاری رہتی ہے اور ایسی نیزہ بازی کے ساتھ جو دودھ دینے والی اور سیراب ہونے والی اونٹنیوں کے منہ کی طرح ہے (یعنی وسیع نیزہ بازی ہے) کیا ہم بڑی جنگ کے دوران موت (کے منہ) میں گھس نہیں جاتے جب لشکروں کے درمیان سخت جھگڑا ہوتا ہے ہم زرہ پوشوں کی گردنیں اڑاتے ہیں اور قابل فخر قبیلہ غسان کی اصل کی طرف منسوب ہوئے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کے حبیب نہ ہوتے تو ہم دو قبیلوں کے ساتھ لوگوں پر بڑائی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کیا ہے کوئی فخر کرنے والا ہمارے قبیلے ان سب لوگوں سے بہتر ہیں جو زمین پر چلتے ہیں اور ہمارے فوت شدہ کہا قبروں والوں سے اچھے ہیں۔

تو جب ان متواتر روایات میں شعر کہنے کا جواز ہے تو ثابت ہوا کہ پہلی روایات میں جو ممانعت ہے وہ اس لیے نہیں کہ شعر کہنا مکروہ ہے بلکہ وہ اس خصوصیت کی وجہ سے ہے جو شعر میں پائی جاتی ہے اور اس کی وجہ سے آپ نے منع فرمایا۔

ایک جماعت ان مذکورہ روایات کے سلسلے میں ہماری

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ إِلَى خِلَافِ التَّأْوِيلِ الَّذِي وَصَفْنَا فَقَالُوا لَوْ كَانَ أُرِيدَ بِذٰلِكَ مَا هُجِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّعْرِ لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِ الْإِمْتِلَاءِ مَعْنًى لِأَنَّ قَلِيلَ ذٰلِكَ وَكَثِيرَهُ كُفْرٌ وَلٰكِنْ ذِكْرُ الْإِمْتِلَاءِ يَدُلُّ عَلَى مَعْنًى فِي الْإِمْتِلَاءِ لَيْسَ فِيمَا دُونَهُ قَالَ فَهُوَ عِنْدَنَا عَلَى الشِّعْرِ الَّذِي يَمْلَأُ الْجَوْفَ فَلَا يَكُونُ فِيهِ قُرْآنٌ وَلَا تَسْبِيحٌ وَلَا غَيْرُهُ فَأَمَّا مَا كَانَ فِي جَوْفِهِ الْقُرْآنُ وَالشِّعْرُ مَعَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِمَّنِ امْتَلَأَ جَوْفُهُ شِعْرًا فَهُوَ خَارِجٌ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ يُفَسِّرُ هٰذَا التَّفْسِيرَ وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِمْرَانَ أَيْضًا وَعَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَذْكُرَانِ ذٰلِكَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَيْضًا۔

بَابُ ۳۰۴ الْعَاطِسِ يُشَمَّتُ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَرُدَّ عَلَى مَنْ يُشَمِّتُهُ

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ خَالِدِ ابْنِ عُرْفُجَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ مَا شَأْنُ السَّلَامِ وَشَأْنُ مَا هٰهُنَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ أَعْظَمَ عَلَيْكَ مَا قُلْتُ لَكَ قَالَ وَدِدْتُ لَمْ يَذْكُرْ أُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا غَيْرِهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ

بیان کردہ تاویل کے خلاف تاویل کرتی ہے وہ فرماتے ہیں اگر اس وہ شعر مراد ہوتا جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی گئی پیٹ بھرنے کا کوئی مطلب نہ ہوتا کیونکہ اس سلسلے میں قلیل وکثیر کفر لازم آتا ہے جب کہ پیٹ کے بھرنے کا ذکر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پیٹ بھرنے میں جو بات ہے وہ اس سے کم میں نہیں فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس سے وہ اشعار مراد ہیں جو پیٹ بھر دیں اور ان میں قرآن پاک اور تسبیح وغیرہ کچھ نہ ہو لیکن وہ جس میں قرآن بھی ہو اور شعر بھی، تو وہ ان لوگوں میں سے نہیں جس کا پیٹ شعروں سے بھرا ہوا ہو اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے خارج ہے کہ تم میں کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے۔

حضرت ابن ابی عمران فرماتے ہیں میں نے عبید اللہ بن محمد بن عائشہ کو اس حدیث کی یہی تفسیر کرتے سنا ہے اور میں نے ابن ابی عمران اور علی بن عبد العزیز سے سنا وہ دونوں ابو عبید سے یہی بات نقل کرتے ہیں۔

باب ۳۰۴ چھینکنے والے کو جواب دینے والے کا جواب کیسا ہو

حضرت خالد بن عرفجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت سالم بن عبید کے ہمراہ تھے تو جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی اس نے "السلام علیکم" کہا حضرت سالم نے فرمایا تم پر اور تمہاری ماں پر سلام ہو یہاں سلام کا کیا مطلب ہے! پھر تھوڑی دیر چلے اس کے بعد اس شخص سے فرمایا تمہیں میری بات بری لگی ہوگی اس نے کہا میں چاہتا تھا کہ آپ میری ماں کا ذکر نہ کرتے نہ بھلائی کے ساتھ اور نہ اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی اس نے السلام علیکم کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر اور تمہاری ماں پر سلام ہو جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو

أحدكم فليقل الحمد لله رب العالمين أو على كل حال وليردوا عليك يرحمك الله ولترد عليهم يغفر الله لكم۔

(صرف) الحمد للہ رب العالمین کہے یا اس کے ساتھ علیٰ کل حال بھی اور وہ لوگ تمہیں "یرحمک اللہ" کے ساتھ جواب دیں اور تم "یغفر اللہ لکم" کے الفاظ سے ان کو جواب دو۔

١١٨٦۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا قيس بن الربيع عن منصور عن هلال بن يساف عن شيخ من أشجع قال كنا مع سالم فذكر مثله۔

حضرت ہلال بن یساف، قبیلہ اشجع کے ایک بزرگ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت سالم کے ساتھ تھے! پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١١٨٧۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا أبو عوانة عن منصور فذكر بإسناده مثله۔

حضرت ابوعوانہ، حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى هذا فقالوا هكذا ينبغي أن يقول العاطس ويقال له على ما في هذا الحديث هكذا أمذهب أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل يقول العاطس بعد أن يشمت يهديكم الله ويصلح بالكم۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں چھینکنے والے کو اسی طرح کہنا چاہیے اور اسے بھی اسی طرح کہا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب اسی طرح ہے لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں چھینکنے والے کو جب "یرحمک اللہ" کہا جائے تو اس کے بعد اسے یوں کہنا چاہیے "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم"، اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے معاملے کو درست کرے۔

١١٨٨۔ واحتجوا في ذلك بما حدثنا عبد الرحمن بن الجارود قال ثنا سعيد بن أبي مريم قال ثنا عبد الله بن لهيعة عن أبي الأسود أنه سمع عبيد بن أم كلاب يقول سمعت عبد الله بن جعفر بن أبي طالب يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا عطس حمد الله فيقال له يرحمك الله فيقول لهم يهديكم الله ويصلح بالكم۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوالاسود سے مروی ہے کہ انہوں نے عبید بن ام کلاب سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو الحمد للہ کہتے اور آپ کے لیے یرحمک اللہ کے الفاظ کہے جاتے اور آپ ان (صحابہ کرام) کے لیے ان الفاظ سے دعا مانگتے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔

١١٨٩۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني أبو معشر عن عبد الله بن أبي يحيى عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت عطس رجل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما ذا أقول يا نبي الله قال قل الحمد لله قال له القوم ما ذا نقول له يا رسول الله

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں کیا الفاظ کہوں آپ نے فرمایا تم "الحمد للہ" کہو دوسرے حضرات نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کیا کہیں آپ نے فرمایا تم "یرحمک اللہ" کہو۔ اس (چھینکنے والے) نے پوچھا میں انہیں

قَالَ قُوْلُوْا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ مَاذَا اَقُوْلُ لَهُمْ قَالَ قُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

فَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اِنَّمَا كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ لِاَنَّ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِحَضْرَتِهٖ يَهُوْدُ وَكَانَ تَعْلِيْمُهٗ لِلْعَاطِسِ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ مِنْ قَوْلِهٖ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ اِنَّمَا هُوَ لِاَنَّ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ حِيْنَئِذٍ كَانُوْا يَهُوْدًا۔

۱۱۹۰- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ اَنْ يَقُوْلَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ وَكَانَ يَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

۱۱۹۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

قَالُوْا فَاِنَّمَا كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ لِلْيَهُوْدِ عَلٰى مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَمَّا الْمُسْلِمُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَلَيْسَتْ لَهُمْ عِنْدَنَا حُجَّةٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰى لِاَنَّ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ اَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَكَانَ يَقُوْلُ لَهُمْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ فَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا الْقَوْلُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُوْدِ وَاِنْ كَانُوْا عَاطِسِيْنَ وَلَيْسَ يَخْتَلِفُوْنَ هُمْ وَمُخَالِفُوْهُمْ فِيْمَا يَقُوْلُ الْمُشَمِّتُ لِلْعَاطِسِ وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا

(جواباً) کیا کہوں آپ نے فرمایا تم کہو "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم"

پہلے قول والے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم" کے الفاظ اس لیے فرمائے کہ آپ کی مجلس میں یہودی تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں چھینکنے والے کو ان الفاظ کی تعلیم دی اس لیے کہ اس وقت بھی وہاں یہودی موجود تھے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا حضرت ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس امید پر چھینکتے تھے کہ آپ "یرحمک اللہ" کہیں گے لیکن آپ یوں فرماتے "یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ"۔

حضرت ضحاک، حضرت ابو بردہ سے وہ حضرت ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ حضرات فرماتے ہیں جس طرح اس حدیث میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "..." کے الفاظ یہودیوں کے لیے فرمایا کرتے تھے لیکن مسلمانوں کے لیے وہ الفاظ فرماتے تھے جو حضرت سالم بن عبید کی روایت میں ہیں جسے ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا لہٰذا ہمارے نزدیک اس حدیث میں دوسرے قول والوں کے خلاف ان کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ یہودی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینکتے تھے کیوں کہ وہ اس بات کی امید رکھتے تھے کہ آپ ان کے لیے "یرحمک اللہ" فرمائیں گے تو آپ ان کے لیے "یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" کے الفاظ فرماتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یہودیوں کے لیے تھا جب وہ چھینک مارتے

[illegible]

١١٨٩- وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعيد بن عامر و وهب بن جرير قالا ثنا شعبة عن محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن اخيه عيسى عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ابي ايوب الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله وليقل له من حوله يرحمك الله وليقل هو يهديكم الله ويصلح بالكم.

١١٩٠- حدثنا حسين بن نصر قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة فذكر باسناده مثله.

[illegible]

اس سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مروی ہے
حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور اس کے پاس والے یرحمک اللہ کہیں اور وہ چھینکنے والا کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔

حضرت حسین بن نصر بیان کرتے ہیں حضرت عبدالرحمن بن زیاد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت شعبہ نے ذکر کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ وَحُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوصالح سمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہی بات) روایت کرتے ہیں۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اِنْتِفَاءُ مَا قَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَكَانَ مَا رُوِیَ مِنْ هٰذَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَحَّ مَجِیْئًا وَاَظْهَرَ مِمَّا رُوِیَ فِیْ خِلَافِهٖ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِمَّا خَالَفَهٗ۔

تو اس سے حضرت ابراہیم نخعی کی بات کی نفی ثابت ہوگئی اور اس سلسلے میں جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ روایت کے اعتبار سے زیادہ صحیح اور واضح ہے اور ہمارے نزدیک یہ اس کے خلاف کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ ۳۰۵ الرَّجُلِ یَكُوْنُ بِهِ الدَّاءُ هَلْ یُجْتَنَبُ اَمْ لَا

باب ۳۰۵، بیمار آدمی سے دور رہنا چاہئے یا نہ

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْرِدُ الْمُمْرِضَ عَلَی الْمُصِحِّ فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ ذُبَابٍ فَاِنَّكَ قَدْ كُنْتَ حَدَّثْتَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ الْحَارِثُ بَلٰی فَتَمَارٰی هُوَ وَاَبُوْ هُرَیْرَةَ حَتّٰی اشْتَدَّ اَمْرُهُمَا فَغَضِبَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ لِلْحَارِثِ ذَكَرَهٗ مُسْلِمٌ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِیَّةِ ثُمَّ قَالَ لِلْحَارِثِ تَدْرِیْ مَا قُلْتُ قَالَ الْحَارِثُ لَا قُلْتُ یُرِیْدُ مَعَابَذٰلِكَ اِنِّیْ لَمْ اُحَدِّثْكَ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ لَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَمْ شَابَهٗ غَیْرَ اَنِّیْ لَمْ اَرَ عَلَیْهِ كَلِمَةً نَسِیَهَا بَعْدَ اَنْ كَانَ یُحَدِّثُنَا بِهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرَ اِنْكَارِهٖ مَا كَانَ یُحَدِّثُنَا فِیْ قَوْلِهٖ لَا عَدْوٰی۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت ابوسلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کو تندرست پر نہ لاؤ حارث بن ابی ذباب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کرتے تھے کہ بیماری متعدی نہیں ہوتی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا حضرت حارث نے فرمایا کیوں نہیں (آپ نے بیان کیا) ہے چنانچہ ان دونوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا حتی کہ دونوں کے درمیان معاملہ سخت ہو گیا چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے حضرت حارث سے کہا، امام مسلم نے روایت کیا کہ انہوں نے حبشی زبان میں گفتگو کی پھر حضرت حارث سے فرمایا کہ میں نے جو کچھ کہا اسے سمجھے ہو؟ حارث نے فرمایا نہیں میں کہتا ہوں ان کا مقصد یہ تھا کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ بات میں نے تم سے بیان نہیں کی حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے یا ان کو شبہ ہوا لیکن یہ بات ضرور ہے کہ میں ان پر بھولنے کا لفظ استعمال کرنا جائز نہیں سمجھتا کیونکہ

اس سے پہلے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کر چکے ہیں اور وہ اپنے قول کہ بیماری میں تعدی نہیں ہے کا انکار نہیں کرتے ۔

١١٩٧ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِمَا كِلَيْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَمَتَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ لَا عَدْوٰى وَاَقَامَ عَلٰى اَنْ لَا يُوْرِدَ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ ثُمَّ حَدَّثَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ دَاوُدَ

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں باتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس قول سے کہ بیماری متعدی نہیں ہوتی، خاموش ہو گئے اور اس بات پر برقرار رہے کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے اس کے بعد ابن ابی داؤد کی روایت (نمبر ۱۱۹۶) کی مثل بیان کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَكَرِهُوْا اِيْرَادَ الْمُمْرِضِ عَلَى الْمُصِحِّ وَقَالُوْا اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ مَخَافَةَ الْاِعْدَاءِ وَاُمِرُوْا بِاجْتِنَابِ ذِي الدَّاءِ وَالْفِرَارِ مِنْهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ فِي الطَّاعُوْنِ فِيْ رُجُوْعِهِ بِالنَّاسِ فَارًّا مِنْهُ ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے انہوں نے بیمار کو تندرست کے پاس لے جانے کو مکروہ خیال کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ بات بیماری کے تجاوز کرنے کے خوف سے مکروہ ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ بیمار سے اجتناب کیا اور اس سے بھاگا جائے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ آپ طاعون سے بھاگتے ہوئے لوگوں کے ساتھ واپس ہوئے ۔

١١٩٨ - فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَقْبَلَ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَقْبَلَهُ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ مَعَكَ وُجُوْهَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِيَارَهُمْ وَاِنَّا تَرَكْنَا مِنْ بَعْدِنَا مِثْلَ حَرِيْقِ النَّارِ فَارْجِعِ الْعَامَ يَعْنِيْ فَرَجَعَ عُمَرُ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ جَاءَ فَدَخَلَ يَعْنِي الطَّاعُوْنَ ۔

یہ حضرات اس سلسلے میں اس طرح ذکر کرتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کی طرف تشریف لے گئے تو حضرت ابو طلحہ اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما نے آپ کا استقبال کیا اور عرض کیا امیر المومنین! آپ کے ساتھ معزز اور برگزیدہ صحابہ کرام ہیں اور ہم نے اپنے پیچھے آگ کے جلے ہوؤں کی مثل چھوڑے ہیں لہٰذا اس سال واپس تشریف لے جائیں چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے جب آئندہ سال آیا تو آپ تشریف لائے اور طاعون (کے مقام) میں داخل ہوئے ۔

١١٩٩ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

ابن زيد بن الخطاب عن عبد الله بن عبد الله بن
الحارث ابن نوفل عن عبد الله بن عباس ان عمر
بن الخطاب خرج الى الشام حتى اذا كان بسرغ
لقيه امراء الاجناد ابو عبيدة بن الجراح واصحابه
فاخبروه ان الوباء قد وقع بالشام قال ابن عباس
فقال عمر ادع لي المهاجرين الاولين فدعاهم
فاستشارهم فاخبرهم ان الوباء قد وقع بالشام
فاختلفوا عليه فقال بعضهم قد خرجت لامر ولا
نرى ان ترجع عنه وقال بعضهم معك بقية الناس
واصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى
ان تقدمهم على هذا الوباء فقال ارتفعوا عني
ثم قال ادعوا لي الانصار فدعوتهم له فسلكوا سبيل
المهاجرين واختلفوا كاختلافهم فقال ارتفعوا عني
ثم قال ادع لي من كان ههنا من مشيخة قريش من
مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم يختلف عليه منهم
رجلان قالوا نرى ان ترجع بالناس ولا تقدمهم
على هذا الوباء فنادى عمر في الناس اني مصبح على
ظهر فاصبحوا عليه قال ابو عبيدة افرارا من قدر
الله فقال عمر لو غيرك قالها يا ابا عبيدة نعم نفر
من قدر الله الى قدر الله ارأيت لو كانت لك ابل
فهبطت واديا له عدوتان احدهما خصبة و
الاخرى جدبة أليس ان رعيت الخصبة رعيتها
بقدر الله وان رعيت الجدبة رعيتها بقدر الله
قال فجاء عبد الرحمن بن عوف وكان غائبا في
بعض حاجته فقال ان عندي من هذا علما اني
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا
سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض
وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه قال فحمد الله عمر
ثم انصرف۔

پہنچے تو آپ سے لشکروں کے سرداروں حضرت ابو عبیدہ بن جراح
ان کے ساتھیوں نے ملاقات کی اور آپ کو بتایا کہ شام میں وبا پھیل
ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی
عنہ نے فرمایا مہاجرین اولین کو میرے پاس بلاؤ چنانچہ ان کو بلا
تو آپ نے ان سے مشورہ لیا اور انہیں بتایا کہ شام میں وبا پھیل گ
ہے تو ان حضرات کے درمیان اختلاف ہوا بعض نے فرمایا آپ ا
مقصد کے لیے نکلے ہیں اور ہم آپ کا واپس لوٹنا جائز نہیں سمجھ
اور بعض حضرات نے فرمایا آپ کے ساتھ باقی لوگ اور صحابہ کرام
ہیں اور ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ اس وبا کی طرف بڑھیں آپ
فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ پھر فرمایا انصار کو میرے پاس بلا
راوی فرماتے ہیں میں نے ان کو بلایا تو انہوں نے بھی مہاجرین کے راستے
پر چلتے ہوئے ان کی طرح اختلاف کیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس سے
اٹھ جاؤ اس کے بعد فرمایا میرے پاس مہاجرین فتح میں سے قریش کے
شیوخ کو بلاؤ میں نے ان کو بلایا تو ان میں سے دو آدمیوں کے درمیان
بھی اختلاف نہ ہوا بلکہ ان سب حضرات نے فرمایا کہ ہم سمجھتے ہیں آپ
واپس لوٹ جائیں اور وبا کی طرف نہ بڑھیں پھر حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے با آواز بلند لوگوں میں اعلان کیا میں صبح کے وقت سفر
کرنے والا ہوں چنانچہ وہ صبح کے وقت آپ کے پاس آگئے حضرت
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگ
رہے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو عبیدہ
کاش تمہارے علاوہ کوئی دوسرا یہ بات کہتا ہاں ہم تقدیر خداوندی
سے اس کی تقدیر کی طرف جا رہے ہیں بتائیے اگر آپ کے پاس اونٹ
ہوں اور آپ کسی جنگل میں اتریں جس کے کنارے ہوں ان میں سے
ایک سرسبز اور دوسرا خشک ہو تو کیا ایسا نہیں کہ اگر تم سرسبز حصے
میں چراؤ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ساتھ چراؤ گے اور اگر خشک
حصے میں چراؤ تو بھی اللہ تعالیٰ تقدیر کے ساتھ چراؤ گے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف
تشریف لائے اور وہ کسی کام کے سلسلے میں غائب تھے انہوں نے
فرمایا اس سلسلے میں میرے پاس علم ہے میں نے رسول اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم سنو کہ کسی علاقے میں وبا ہے تو ادھر نہ جاؤ اور جب کسی زمین میں یہ بیماری واقع ہو اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو راوی فرماتے ہیں یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور واپس لوٹ گئے۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ الَّذِىْ قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَاصَّةً قَالَ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ۔

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام کی طرف تشریف لے گئے جب مقام سرغ میں پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام کے علاقے میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتایا، پھر انہوں نے حضرت یونس کی گزشتہ روایت کی طرح ذکر کیا یعنی اس سے صرف عبدالرحمٰن کی روایت ذکر کی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مقام سرغ سے واپس لوٹ گئے۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ اَرَادَ الرُّجُوْعَ مِنْ سَرْغَ وَاسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اَمِنَ الْمَوْتِ تَفِرُّ اِنَّمَا نَحْنُ بِقَدَرٍ وَلَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ لَوْ كُنْتَ بِوَادٍ اِحْدٰى عُدْوَتَيْهِ مُخْصِبَةٌ وَالْاُخْرٰى مُجْدِبَةٌ اَيُّهُمَا كُنْتَ تَرْعٰى قَالَ الْمُخْصِبَةَ قَالَ فَاِنَّا اِنْ تَقَدَّمْنَا فَبِقَدَرٍ وَاِنْ تَاَخَّرْنَا فَبِقَدَرٍ وَفِىْ قَدَرٍ نَحْنُ۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب مقام سرغ سے واپس ہونے کا ارادہ فرمایا اور لوگوں سے مشورہ لیا تو ایک جماعت نے جس میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی تھے عرض کیا کہ کیا آپ موت سے بھاگ رہے ہیں ہم تو تقدیر خداوندی میں ہیں اور ہمیں وہی کچھ پہنچے گا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوعبیدہ اگر تم ایسی وادی میں ہو جس کا ایک کنارہ سرسبز اور دوسرا خشک ہو تو تم کہاں چراؤ گے انہوں نے عرض کیا سرسبز حصے میں، تو آپ نے فرمایا اگر ہم آگے بڑھیں تو بھی تقدیر کے ساتھ بڑھیں گے اور اگر پیچھے رہیں تو بھی تقدیر کے ساتھ پیچھے رہیں گے اور ہم تقدیر ہی میں تو ہیں۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِىُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِىٍّ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اِلٰى اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ فَقَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ تَخِفُّوْا عَنِّىْ فَاِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ قَدْ وَقَعَ فِىْ اَهْلِىْ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَنَزَّهَ فَلْيَتَنَزَّهْ وَاحْذَرُوْا

حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے گفتگو کیا کرتے تھے ایک دن انہوں نے ہم سے فرمایا اگر تم مجھ سے پوشیدہ رہو تو تم پر کوئی حرج نہیں بے شک میرے گھر میں طاعون پھیل گیا ہے تو تم میں سے جو آدمی اس سے بچنا چاہے وہ بچے اور دو باتوں سے پرہیز کرو کہ کوئی کہنے والا کہے نکلنے والا نکل گیا اور بچ گیا اور بیٹھنے والا بیٹھا رہا تو اس وبا میں مبتلا ہو گیا اگر میں بھی نکلتا تو آل فلاں کی طرح بچ جاتا یا کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں وہاں بیٹھا رہتا تو مجھے بھی یہ مصیبت

اثنتين ان يقول قائل خرج خارج فسلم وجلس جالس فأصيب لو كنت خرجت لسلمت كما سلم آل فلان او يقول قائل لو كنت جلست لاصبت كما أصيب آل فلان واني سأحدثكم ما ينبغي للناس في الطاعون اني كنت مع ابي عبيدة وان الطاعون قد وقع بالشام وان عمر كتب اليه اذا اتاك كتابي هذا فاني اعزم عليك ان اتاك مصبحا لا تمسي حتى تركب وان اتاك ممسيا لا تصبح حتى تركب الي فقد عرضت لي اليك حاجة لا غناء لي عنك فيها فلما قرأ ابو عبيدة الكتاب قال ان امير المؤمنين اراد ان يستبقي من ليس بباق فكتب اليه ابو عبيدة اني في جند من المسلمين اني فررت من المناة والسر لن ارغب بنفسي عنهم وقد عرفنا حاجة امير المؤمنين فحللني من عزمتك فلما جاء عمر الكتاب بكى فقيل له توفي ابو عبيدة قال لا وكان قد كتب اليه عمر ان الاردن ارض عمقة وان الجابية ارض نزهة فانهض بالمسلمين الى الجابية فقال لي ابو عبيدة انطلق فبوئ المسلمين منازلهم فقلت لا استطيع قال فذهب ليركب وقال لي رحل الناس قال فاخذه اخذة فطعن فمات وانكشف الطاعون۔

۱۲۰۳۔ قالوا فهذا عمر رضي الله عنه قد امر الناس ان يخرجوا من الطاعون ووافقه على ذلك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يوافق ما ذهب اليه من ذلك۔

۱۲۰۴۔ وقد روي عن غير عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم في مثل هذا ما روى عبد الرحمن۔

۱۲۰۵۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسدد

پہنچی جس طرح آل فلاں کو پہنچی ہے عنقریب میں تم سے بیان کروں گا کہ طاعون کی صورت میں انسان کو کیا کرنا چاہیئے۔ میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو شام میں وبا پھیل گئی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اگر یہ خط تمہارے پاس صبح کے وقت پہنچے تو شام سے پہلے سوار ہو جانا اور اگر وہ شام کو پہنچے تو صبح سے پہلے سوار ہو کر میرے پاس آجانا مجھے تم سے ایک کام ہے کہ اس کے لیے میں تم سے بے نیاز نہیں ہو سکتا جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے مکتوب گرامی پڑھا تو فرمایا حضرت امیر المومنین چاہتے ہیں کہ جو لوگ باقی رہنے والے نہیں ہیں ان کو باقی رکھیں چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ میں مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ ہوں میں آزمائش اور مرہوم (پوشیدہ) بات سے بھاگ رہا ہوں اپنے آپ کو ان سے ہرگز دور نہیں کروں گا ہمیں امیر المومنین کی حاجت کا علم ہو چکا ہے لہذا اپنے عزم کو مجھ پر دائم کر دیجیے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خط ملا تو آپ رو پڑے پوچھا گیا کیا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا؟ فرمایا نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا تھا کہ سرزمین اردن گہری زمین ہے اور مقام جابیہ صحت افزا زمین ہے لہذا مسلمانوں کو جابیہ میں لے جاؤ تو حضرت ابوعبیدہ نے مجھ سے فرمایا جاؤ اور مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں متعین کر دو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں اس بات کی طاقت نہیں رکھتا فرماتے ہیں پھر وہ سوار ہوتے چلے گئے تو لوگوں میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ اسے طاعون نے پکڑ لیا ہے اور اسے شہادت نصیب ہوئی اور طاعون پھیل گیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے لوگوں کو طاعون (والی) جگہ سے نکلنے کا حکم دیا اور تمام صحابہ کرام نے ان کی موافقت کی نیز حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے موافق روایت کیا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے علاوہ حضرات نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا جو حضرت عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں

قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ الطَّاعُوْنُ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهَا وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا۔

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کسی علاقے میں طاعون ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ بھاگو اور جب کسی دوسری جگہ ہو تو وہاں نہ اترو۔

۱۲۰۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى اَنَّ الْحَضْرَمِيَّ بْنَ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۱۲۰۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ وَالسَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ فِي الْاَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهَا فِيْ اَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِاَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجُهُ الْفِرَارُ مِنْهُ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ درد اور بیماری ایک عذاب ہے جس کے ساتھ تم سے پہلے بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تو جو آدمی کسی علاقے میں اس کے بارے میں سنے تو وہاں ہرگز نہ جائے اور جو شخص کسی جگہ ہو اور وہاں یہ بیماری ہو تو بھاگنے کی خاطر وہاں سے نہ نکلے۔

۱۲۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ وَعَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ قَوْمٌ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ وَاَنْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا عَنْهُ۔

حضرت ابراہیم بن سعد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ طاعون ایک عذاب ہے اس کے ساتھ ایک قوم کو عذاب دیا گیا پس جب یہ کسی علاقے میں ہو تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ پھیلے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔

۱۲۰۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الطَّاعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هُوَ رِجْزٌ سَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَوْ عَلٰى قَوْمٍ فَاِذَا سَمِعْتُمْ

حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھ رہے تھے کہ کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کا ذکر سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پوچھا کیا سنا ہے فرمایا میں نے سنا آپ نے فرمایا یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر یا (فرمایا) کسی قوم پر مسلط کیا جب تم سنو کہ کسی

بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِنْ وَقَعَ وَأَنْتُمْ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ ـ

علاقے میں یہ پھیلا ہوا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی جگہ یہ واقع ہو اور تم وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگنے کی خاطر وہاں سے نہ نکلو۔

۱۲۱۰ ـ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ـ

حضرت مالک حضرت ابن منکدر اور ابوالنضر سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۲۱۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذُكِرَ الطَّاعُونُ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنْهُ بَقَايَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَزَادَ قَالَ لِي مُحَمَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ لِي هَكَذَا حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ـ

حضرت اسامہ بن زید، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے سامنے طاعون کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ ناپاک عذاب ہے جو ایک گروہ کو دیا گیا اور کچھ حصہ باقی ہے پھر حضرت یونس کی روایت (روایت ۱۱۰۹) کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے محمد نے کہا تو میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ عامر بن سعد نے مجھ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

۱۲۱۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا وَقَعَ الطَّاعُونُ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا كُنْتُمْ بِغَيْرِهَا فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهَا ـ

حضرت عکرمہ بن خالد مخزومی اپنے والد اپنے چچا نیز اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر فرمایا جب کسی علاقے میں طاعون پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور اگر دوسری جگہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔

۱۲۱۳ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ شُرَحْبِيلَ ابْنَ حَسَنَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَقَالَ عَمْرٌو تَفَرَّقُوا عَنْهُ فَإِنَّهُ رِجْزٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ شُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ فَقَالَ قَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّهَا رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ فَاجْتَمِعُوا لَهُ وَلَا تَفَرَّقُوا عَلَيْهِ فَقَالَ عَمْرٌو صَدَقَ قَالُوا فَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

حضرت یزید بن خمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت شرحبیل بن حسنہ سے سنا وہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ شام کے علاقے میں طاعون پھیل گیا تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہاں سے اِدھر اُدھر ہو جاؤ حضرت شرحبیل بن حسنہ تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اختیار کی اور آپ سے سنا آپ نے فرمایا یہ تمہارے رب کی رحمت، تمہارے نبی کی دعا اور تم سے پہلے کے نیکوکار لوگوں کی موت ہے لہٰذا اس کے لیے جمع رہو متفرق نہ ہو جاؤ تو حضرت عمرو نے فرمایا انہوں نے سچ کہا ہے ـــــ یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق

هٰذِهِ الْآثَارِ اَنْ لَا يَقْدَمَ عَلَى الطَّاعُوْنِ وَذٰلِكَ لِلْخَوْفِ مِنْهُ قِيْلَ لَهُمْ مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ اَمْرُهٗ بِتَرْكِ الْقُدُوْمِ لِلْخَوْفِ مِنْهُ لَكَانَ يُطْلِقُ لِاَهْلِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْهِ اَيْضًا الْخُرُوْجَ مِنْهُ لِاَنَّ الْخَوْفَ عَلَيْهِمْ مِنْهُ كَالْخَوْفِ عَلٰى غَيْرِهِمْ فَلَمَّا مَنَعَ اَهْلُ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْهِ الطَّاعُوْنُ مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْهُ ثَبَتَ اَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهِ مَنَعَهُمْ مِنَ الْقُدُوْمِ غَيْرُ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبْتُمْ اِلَيْهِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى ذٰلِكَ الْمَعْنٰى قِيْلَ لَهٗ هُوَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلٰى اَنْ لَا يَقْدَمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَيُصِيْبُهٗ بِتَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ اَنْ يُصِيْبَهٗ فَيَقُوْلُ لَوْلَا اَنِّيْ قَدِمْتُ هٰذِهِ الْاَرْضَ مَا اَصَابَنِيْ هٰذَا الْوَجَعُ وَلَعَلَّهٗ لَوْ اَقَامَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ لَاَصَابَهٗ فَاَمَرَ اَنْ لَا يَقْدَمَهَا خَوْفًا مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَكَذٰلِكَ اَمَرَ اَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْاَرْضِ الَّتِيْ نَزَلَ بِهَا لِئَلَّا يَسْلَمَ فَيَقُوْلُ لَوْ اَقَمْتُ فِيْ تِلْكَ الْاَرْضِ لَاَصَابَنِيْ مَا اَصَابَ اَهْلَهَا وَلَعَلَّهٗ لَوْ كَانَ اَقَامَ بِهَا مَا اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَاَمَرَ بِتَرْكِ الْقُدُوْمِ عَلَى الطَّاعُوْنِ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ وَصَفْنَا وَبِتَرْكِ الْخُرُوْجِ عَنْهُ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِهٖ لَا يُوْرَدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ فَيُصِيْبُ الْمُصِحَّ ذٰلِكَ الْمَرَضُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ اَوْرَدَهٗ عَلَيْهِ لَوْ اَنِّيْ لَمْ اُوْرِدْهُ عَلَيْهِ لَمْ يُصِبْهُ مِنْ هٰذَا الْمَرَضِ شَيْءٌ وَلَعَلَّهٗ لَوْ لَمْ يُوْرِدْهُ اَيْضًا لَاَصَابَهٗ كَمَا اَصَابَهٗ لَمَّا اَوْرَدَهٗ فَاَمَرَ بِتَرْكِ اِيْرَادِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا هُوَ مَرِيْضٌ بِهٰذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَا يُؤْمَنُ عَلَى النَّاسِ وُقُوْعُهَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَقَوْلُهُمْ مِمَّا ذَكَرْنَا بِاَلْسِنَتِهِمْ۔

۱۲۱۴- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْيِ الْاِعْدَاءِ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ طاعون کی طرف نہ جائیں اور یہ اس سے خوف کی وجہ سے ہے ــــ ان حضرات کو جواب دیا جائے گا کہ کیا تمہاری مذکورہ بات پر اس میں کوئی دلیل ہے کیونکہ اگر اس سے خوف کے باعث وہاں نہ جانے کا حکم ہوتا تو آپ وہاں کے باشندوں کو بھی وہاں سے نکلنے کا حکم فرماتے کیونکہ ان پر اسی طرح خوف ہوتا ہے جس طرح دوسروں پر ہوتا ہے تو جب طاعون کے مقام سے وہاں کے باشندوں کو نکلنے سے منع کیا گیا تو ثابت ہوا کہ وہاں جانے کی ممانعت کا سبب تمہارے مسلک کے خلاف ہے اگر کوئی کہے کہ اس کا کیا سبب ہے؟ تو اسے کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ وہاں اس لیے نہ جائے کہ ہو سکتا ہے تقدیر خداوندی سے اسے یہ بیماری پہنچ جائے تو وہ کہے کہ اگر میں اس زمین میں نہ آتا تو مجھے یہ تکلیف نہ پہنچتی اور ممکن ہے اور وہ اس جگہ ٹھہرا رہتا جہاں سے وہ نکلا ہے تو بھی اسے یہ بیماری پہنچ جاتی تو اس بات کے ڈر سے وہاں جانے سے منع فرمایا اسی طرح حکم دیا کہ جہاں یہ بیماری پھیلی ہے وہاں سے نہ نکلے کیونکہ ہو سکتا ہے وہ محفوظ رہے اور کہے کہ اگر میں وہاں ہی ٹھہرا رہتا ہے تو مجھے بھی وہ بیمار لگ جاتی جو وہاں کے رہنے والوں کو پہنچی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہاں ٹھہرنے کی صورت میں بھی اسے یہ بیماری نہ پہنچتی تو اس معنٰی کی وجہ سے جو ہم نے بیان کیا طاعون والی جگہ جانے سے منع فرمایا اور اسی مذکورہ سبب سے وہاں سے نکلنے سے بھی منع فرمایا اسی طرح جو کچھ ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ لے جایا جائے پس صحت مند آدمی کو یہ بیماری لگ جائے تو لانے والا کہے اگر میں اسے یہاں نہ لاتا تو اسے یہ بیماری نہ پہنچتی اور ہو سکتا ہے وہ اسے نہ لاتا تو بھی اسے یہ بیماری لگ جاتی جس طرح لانے کی صورت میں لگی ہے تو صحیح آدمی کو بیمار کے پاس لانے سے اس وجہ سے منع فرمایا کہ لوگوں کے دلوں میں اس بات کے پیدا ہونے اور زبانوں پر جاری ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔

بیماری کے متعدی ہونے کی نفی میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت حضرمی فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ

قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدًا عَنِ الطِّيَرَةِ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُحَدِّثَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ۔

عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے بدفالی کے بارے پوچھا تو انہوں نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا تم سے کس نے بیان کیا؟ میں نے اس سے بیان کرنا پسند نہ کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا نہ بیماری دوسرے کو لگتی اور نہ بدفالی (کی کوئی حقیقت) ہے۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا هَامَةَ۔

حضرت ابان فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا نہ الو (کی وجہ سے نحوست) ہے۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزِيدَ الْحِمَّانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْدِي سَقِيمٌ صَحِيحًا۔

حضرت ثعلبہ بن یزید حمانی، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار آدمی تندرست کو بیمار نہیں بناتا۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى فَقَالَ رَجُلٌ تُطْرَحُ الشَّاةُ الْجَرْبَاءُ فِي الْغَنَمِ فَتُجْرِبُهُنَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالْأُولَى مَنْ أَجْرَبَهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بدفالی ہے نہ الو کی وجہ سے نحوست ہے اور نہ بیماری کا متعدی ہونا ہے ایک شخص نے عرض کیا ایک خارشی بکری کو ریوڑ میں چھوڑا جاتا ہے تو ان کو بھی خارش لگ جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا پہلی بکری کو کس نے خارش لگائی ہے۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَشُكَّ فِي شَيْءٍ مِنْهُ وَذَكَرَهُ كُلَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوعوانہ، حضرت سماک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے اس میں کوئی بھی شک نہ کیا اور ان سب باتوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّ النُّقْبَةَ مِنَ الْجَرَبِ تَكُونُ بِجَنْبِ الْبَعِيرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک اونٹ کے پہلو میں تھوڑی سی خارش ہوتی ہے پھر اس سے تمام اونٹوں کو خارش لگ جاتی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی

فَيَحْتَمِلُ ذٰلِكَ الْاِبِلُ كُلُّهَا جَرْبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ دَابَّةٍ فَكَتَبَ اَجَلَهَا وَرِزْقَهَا وَاَثَرَهَا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کو پیدا کیا اور اس کی موت، رزق اور اس کا اثر لکھ دیا ہے۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوزرعہ ایک شخص سے وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْكِرْمَانِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوزرعہ ایک صحابی سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا عَدْوٰى۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت شعبہ، حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِی الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُقْسِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادُوْا لَا هَامَةَ وَلَا غُوْلَ وَلَا صَفَرَ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَسَافَرْتُ اِلَى الْكُوْفَةِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَنْتَقِصُ لَا عَدْوٰى لَا يَذْكُرُهَا فَقُلْتُ وَلَا عَدْوٰى فَقَالَ اَبَيْتُ ۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَغَيْرُهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِی الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَاْتِی الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ ۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَعْرُوْفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى ۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ

کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ اضافہ کیا آپ نے فرمایا نہ کھوپڑی یا اُلو (کی نحوست)، نہ غول اور ماہ صفر (کی نحوست)[1] نہ حضرت ابوصالح فرماتے ہیں میں نے کوفہ کی طرف سفر کیا پھر واپس آیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیماری کے متعدی ہونے والی بات کو کم کر دیا وہ اس کا ذکر نہیں کرتے تھے میں نے کہا اور بیماری بھی متعدی نہیں ہوتی تو انہوں نے فرمایا میں اس کا انکار کرتا ہوں۔

حضرت ابوسلمہ وغیرہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی ایک دیہاتی نے عرض کیا یارسول اللہ! ان اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرن کی طرح (صاف چمڑے والے) ہوتے ہیں پھر ایک خارشی اونٹ آکر ان کو بھی خارشی بنا دیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا (یعنی جس ذات نے پہلے کو خارش لگائی اسی نے ان کو بھی لگائی ہے)

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت علی بن رباح لخمی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی۔

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھے نمر کے بھانجے حضرت

---

[1] اُلو ایک پرندہ ہے اس سے بدشگونی کی جاتی تھی غول کے بارے میں عربوں کا خیال تھا کہ یہ جانور لوگوں کے سامنے آکر اچانک وبا بنتا ہے اسی طرح صفر کے مہینے کو بھی بیماری اور نحوست کا مہینہ سمجھتے تھے حضور علیہ السلام نے ان کے اس باطل خیال کا رد فرمایا (۱۲ ہزاروی)

ثنا شعیبٌ عن الزهري قال اخبرني السائب بن يزيد بن اخت نمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل کی خبر دی۔

۱۲۳۲- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى قال ثنا هشام وسعيد عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۳۳- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن علقمة بن مرثد قال سمعت ابا الربيع يحدث عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اربع في امتي من امر الجاهلية لن يدعهن الناس الطعن في الانساب والنياحة ومطرنا بنوء كذا وكذا والعدوى يكون البعير في الابل فيجرب فيقول من اعدى الاول۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میری امت میں چار باتیں جاہلیت کے امور سے ہیں ان کو لوگ ہرگز نہیں چھوڑیں گے نسب میں طعن کرنا، پیٹنا، یہ کہنا کہ ہمیں فلاں ستارے کی بدولت بارش ملی ہے اور بیماری کا متعدی ہونا اونٹوں میں سے ایک خارشی اونٹ دوسروں کو خارشی بنا دیتا ہے تو آپ نے فرمایا پہلے اونٹ کو یہ خارش کہاں سے لگی ہے۔

۱۲۳۴- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو حذيفة قال ثنا سفيان عن علقمة فذكر باسناده مثله۔

حضرت سفیان، حضرت علقمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۳۵- حدثنا فهد قال ثنا ابو سعيد الاشج قال ثنا ابو اسامة قال ثنا عبد الرحمن ابن يزيد بن جابر عن القاسم عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى وقال فمن اعدى الاول۔

حضرت ابوامامہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی اور فرمایا پہلے کو بیماری کس سے لگی ہے؟

۱۲۳۶- حدثنا فهد قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا يونس بن محمد عن مفضل بن فضالة عن حبيب بن الشهيد عن محمد بن المنكدر عن جابر قال اخذ النبي صلى الله عليه وسلم بيد مجذوم فوضعها في القصعة وقال بسم الله ثقة بالله وتوكلا على الله۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے پیالے میں رکھا فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ پر یقین کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے (کھاؤ)

۱۲۳۷- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال ثنا اسمعيل بن مسلم عن ابي الزبير عن جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۳۸- حدثنا علي بن زيد قال ثنا موسى بن داود

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم

قَالَ ثنا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ مَعَ صَاحِبِ الْبَلَاءِ تَوَاضُعًا لِرَبِّكَ وَاِيْمَانًا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رب کے لیے عاجزی کرتے ہوئے اور اس پر ایمان لاتے ہوئے مصیبت والے کے ساتھ ہو جا۔

فَقَدْ نَفَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدْوٰى فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا وَقَدْ قَالَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ اَيْ لَوْ كَانَ اِنَّمَا اَصَابَ الثَّانِيَ لِمَا اَعْدَاهُ الْاَوَّلُ اِذًا لَمَا اَصَابَ الْاَوَّلَ شَيْءٌ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَا يُعْدِيْهِ وَلٰكِنَّهُ لَمَّا كَانَ مَا اَصَابَ الْاَوَّلَ اِنَّمَا كَانَ بِقَدَرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ مَا اَصَابَ الثَّانِيَ كَذٰلِكَ۔

تو ان مذکورہ روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے متعدی ہونے کی نفی فرمائی اور آپ نے فرمایا کہ پہلے (مریض) کو کس نے بیمار لگائی ہے یعنی اگر دوسرے کو پہلے سے لگتی ہے تو پہلے کو کوئی بیماری نہیں لگنی چاہیے کیونکہ وہ متعدی ہونے والی کوئی چیز نہ تھی جب پہلے کو پہنچنے والی مصیبت تقدیر الٰہی سے پہنچی ہے تو دوسرے کو بھی اسی طرح پہنچی ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَنَجْعَلُ هٰذَا مُضَادًّا لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرَدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ كَمَا جَعَلَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ يُجْعَلُ قَوْلُهُ لَا عَدْوٰى كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَى الْعَدْوٰى اَنْ يَكُوْنَ اَبَدًا وَيُجْعَلُ قَوْلُهُ لَا يُوْرَدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ عَلَى الْخَوْفِ مِنْهُ اَنْ يُوْرَدَ عَلَيْهِ فَيُصِيْبُهُ بِقَدَرِ اللّٰهِ مَا اَصَابَ الْاَوَّلَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَعْدَاهُ الْاَوَّلُ فَكَرِهَ اِيْرَادَ الْمُصِحِّ عَلَى الْمُمْرِضِ خَوْفَ هٰذَا الْقَوْلِ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَيْضًا وَضْعَهُ يَدَ الْمَجْذُوْمِ فِي الْقَصْعَةِ فَدَلَّ فِعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا عَلٰى نَفْيِ الْاِعْدَاءِ لِاَنَّهُ لَوْ كَانَ الْاِعْدَاءُ مِمَّا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اِذًا لَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخَافُ ذٰلِكَ مِنْهُ لِاَنَّ فِيْ ذٰلِكَ جَرَّ التَّلَفِ اِلَيْهِ وَقَدْ نَهَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ وَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدَفٍ مَائِلٍ فَاَسْرَعَ فَاِذَا كَانَ يُسْرِعُ مِنَ الْهَدَفِ الْمَائِلِ مَخَافَةَ الْمَوْتِ فَكَيْفَ يَجُوْزُ عَلَيْهِ اَنْ يَفْعَلَ

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان روایات کے خلاف ہیں جن میں آپ نے فرمایا کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے جس طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے اس کے مخالف ٹھہرایا ـــ تو میں (امام طحاوی) کہتا ہوں ایسا نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدی کی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نفی فرمائی ہے اور آپ کا ارشاد گرامی کہ بیمار کو صحیح آدمی کے پاس نہ لایا جائے اس خوف کی بنیاد پر ہے کہ اگر اسے وہاں لایا جائے اور اسے تقدیر خداوندی سے وہ بیماری لاحق ہو جائے جو پہلے کو لگی ہوئی ہے تو لوگ کہیں گے اسے پہلے (بیمار) سے لگی ہے تو آپ نے اس خوف سے بیمار کو تندرست کے پاس لانے سے منع فرمایا اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان روایات میں یہ بات بھی روایت کی ہے کہ آپ نے کوڑھی کے ہاتھ کو پیالے میں ڈالا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بھی بیماری کے متجاوز ہونے کی نفی کرتا ہے اس لیے اگر بیماری کا متعدی ہونا ممکن ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ڈرتے ہوئے ایسا نہ کرتے کیونکہ اس میں ہلاکت کو اپنی طرف کھینچنا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ارشاد خداوندی ہے اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو" ـــ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھکی ہوئی عمارت کے پاس سے گزرے تو تیزی سے گزر گئے

مَا يُخَافُ مِنْهُ الْإِعْدَاءُ وَقَدْ ذَكَرْتُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا مَعْنَى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُوْنِ فِي نَهْيِهِ عَنِ الْهُبُوْطِ عَلَيْهِ وَفِي نَهْيِهِ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنْهُ وَأَنَّ نَهْيَهُ عَنِ الْهُبُوْطِ عَلَيْهِ خَوْفًا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُمْ إِذَا هَبَطُوْا عَلَيْهِ أَصَابَهُمْ فَيَهْبِطُوْنَ فَيُصِيْبُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَصَابَنَا لِأَنَّا هَبَطْنَا عَلَيْهِ وَلَوْلَا أَنَّا هَبَطْنَا عَلَيْهِ لَمَا أَصَابَنَا وَأَنَّ نَهْيَهُ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنْهُ لِئَلَّا يَخْرُجَ فَيَسْلَمَ فَيَقُوْلُ سَلِمْتُ لِأَنِّيْ خَرَجْتُ وَلَوْلَا أَنِّيْ خَرَجْتُ لَمْ أَسْلَمْ فَلَمَّا كَانَ النَّهْيُ عَنِ الْخُرُوْجِ عَنِ الطَّاعُوْنِ وَعَنِ الْهُبُوْطِ عَلَيْهِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ وَهُوَ الطِّيَرَةُ لَا الْإِعْدَاءُ كَانَ كَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَا يُوْرَدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ هُوَ الطِّيَرَةُ أَيْضًا لَا الْإِعْدَاءُ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا كُلِّهَا عَنِ الْأَسْبَابِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا يَتَطَيَّرُوْنَ۔

تو جب آپ جھکی ہوئی عمارت سے موت کے خوف سے تیزی کے ساتھ گزرتے ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ آپ ایسا عمل کریں جس سے بیماری لگنے کا خطرہ ہو، اور اس سے پہلے روایات کے ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس روایت کا مفہوم بیان کر دیا جس میں آپ نے طاعون والے مقام میں جانے سے منع فرمایا اور اس مقام سے نکلنے سے بھی منع فرمایا آپ کا وہاں جانے سے روکنا اس خوف سے تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے بات موجود ہو کہ جب یہ لوگ وہاں اتریں گے تو انہیں طاعون کی بیماری لگ جائے گی پس وہ اتریں اور انہیں یہ بیماری لگ جائے تو وہ کہیں کہ چونکہ ہم یہاں اترے ہیں اس لیے ہمیں یہ بیماری پہنچی ہے اگر وہاں نہ جاتے تو ہم طاعون میں مبتلا نہ ہوتے اور آپ کا وہاں سے نکلنے سے منع کرنا اس لیے تھا کہ ہو سکتا کہ وہ باہر جانے کی صورت میں محفوظ رہے اور کہے کہ میں اس لیے بچ گیا کہ باہر آگیا تھا اگر میں وہاں سے نہ نکلتا تو نہ بچتا ـــــ تو جب طاعون (والے مقام) سے نکلنے اور وہاں جانے سے ممانعت کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ بدفالی ہے بیماری کا متعدی ہونا نہیں تو آپ کے ارشاد گرامی کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے، کو بھی بدفالی پر محمول کیا جائے گا بیماری کے متعدی ہونے پر نہیں تو ان تمام روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اسباب سے منع فرمایا جن کی بنیاد پر وہ بدفالی لیتے تھے ـــــ

وَفِيْ حَدِيْثِ أُسَامَةَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجْهُ الْفِرَارُ مِنْهُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا لَا عَلَى الْفِرَارِ مِنْهُ۔

اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت جسے ہم نے نقل کیا ہے کہ جب یہ بیماری کسی جگہ پھیلے اور آدمی وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگنے کی خاطر وہاں سے نہ نکلے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر فرار مقصود نہ ہو تو نکلنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۳۹- وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلٰى ذَوْدٍ لَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا

اس بات پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ بارگاہ نبوی میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو انہیں بخار ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ہمارے اونٹوں کی طرف جاؤ اور ان کے دودھ اور پیشاب پیو (تو اچھا ہے)، چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور تندرست ہو گئے۔

تَفْعَلُوْا وَصَحُّوْا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

پھر انہوں نے آگے حدیث ذکر کی۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مَرْضٰى مِنْ حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاَسْلَمُوْا وَبَايَعُوْهُ وَقَدْ وَقَعَ الْمُوْمُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْوَجَعُ قَدْ وَقَعَ لَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَخَرَجْنَا اِلَى الْاِبِلِ فَكُنَّا فِيْهَا قَالَ نَعَمْ اُخْرُجُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ کے کچھ بیمار افراد حاضر ہوئے وہ اسلام لائے اور بیعت کی اور سرسام کی بیماری پھیل گئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بیماری پھیل گئی ہے اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اونٹوں کی طرف جائیں اور وہاں ٹھہریں آپ نے فرمایا ہاں جاؤ اور وہاں ٹھہرو۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِالْخُرُوْجِ اِلَى الْاِبِلِ وَقَدْ وَقَعَ الْوَبَاءُ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلٰى اَنْ يَكُوْنَ خُرُوْجُهُمْ لِلْعِلَاجِ لَا لِلْفِرَارِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْخُرُوْجَ مِنَ الْاَرْضِ الَّتِيْ وَقَعَ بِهَا الطَّاعُوْنُ مَكْرُوْهٌ لِلْفِرَارِ مِنْهُ وَمُبَاحٌ لِغَيْرِ الْفِرَارِ وَعَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ رَجَعَ عُمَرُ بِالنَّاسِ مِنْ سَرْغَ لَا عَلٰى اَنَّهٗ فَارٌّ مِمَّا قَدْ نَزَلَ بِهِمْ۔

تو اس حدیث میں یہ بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اونٹوں کی طرف جانے کی اجازت دی حالانکہ مدینہ طیبہ میں وبا پھیل گئی تھی تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا نکلنا علاج کے لیے تھا، بھاگنے کے لیے نہیں واللہ اعلم۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ جس جگہ طاعون پھیلا ہوا ہو وہاں سے بھاگنے کی نیت سے نکلنا مکروہ ہے اور بھاگنا مقصد نہ ہو تو جائز ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے ممکن ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب صحابہ کرام کے ہمراہ مقام سرغ سے واپس تشریف لے گئے تو ان کا مقصد بھی اس بیماری سے بھاگنا نہ تھا جو وہاں پھیلی تھی۔

۱۲۴۱۔ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ النَّاسَ يَنْحَلُوْنَ ثَلٰثَ خِصَالٍ وَاَنَا اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْهُنَّ زَعَمُوْا اَنِّيْ فَرَرْتُ مِنَ الطَّاعُوْنِ وَاِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ اَحْلَلْتُ لَهُمُ الطِّلَاءَ وَهُوَ الْخَمْرُ وَاَنَا اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنِّيْ اَحْلَلْتُ لَهُمُ الْمَكْسَ وَهُوَ الْبَخْسُ وَاَنَا اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ

اس کی دلیل یہ ہے حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ! لوگوں کے تین خیال ہیں اور میں ان سے بیزار ہوں ان کا خیال ہے کہ میں طاعون سے بھاگا اور میں اس بات سے تیری بارگاہ میں براءت کا اظہار کرتا ہوں (ان کا خیال ہے کہ) میں نے ان کے لیے طلاء (شراب) کو حلال کیا میں اس بات سے بھی تیری بارگاہ میں اظہار براءت کرتا ہوں اور یہ کہ میں نے ان کے لیے ٹیکس سے کچھ زائد لینا حلال قرار دیا تو میں تیری بارگاہ میں اس بات سے بھی براءت کا اعلان کرتا ہوں۔

فَهٰذَا عُمَرُ يُخْبِرُ اَنَّهٗ يَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ فَرَّ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ رُجُوْعَهٗ كَانَ لِاَمْرٍ اٰخَرَ غَيْرِ الْفِرَارِ وَكَذٰلِكَ مَا اَرَادَ بِكِتَابِهٖ

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو اس بات سے براءت کا اظہار فرما رہے ہیں کہ انہوں نے طاعون سے فرار اختیار کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ کا واپس لوٹنا فرار کے علاوہ کسی اور

إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ أَنْ يَخْرُجَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ جُنْدِ الْمُسْلِمِينَ إِنَّمَا هُوَ لِنَزَاهَةِ الْجَابِيَةِ وَعُمْقِ الْأُرْدُنِ فَقَدْ بَيَّنَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ الْمَكْرُوهَ فِي الطَّاعُونِ مَا هُوَ وَهُوَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ خَارِجٌ فَيَسْلَمَ فَيَقُولُ سَلِمْتُ لِأَنِّي خَرَجْتُ أَوْ يَهْبِطَ عَلَيْهِ هَابِطٌ فَيُصِيبُهُ فَيَقُولُ أَصَابَنِي لِأَنِّي هَبَطْتُ وَقَدْ أَبَاحَ أَبُو مُوسَى مَعَ ذَلِكَ لِلنَّاسِ أَنْ يَتَنَزَّهُوا عَنْهُ إِنْ أَحَبُّوا فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَاهُ عَلَى التَّفْسِيرِ الَّذِي وَصَفْنَا فَهَذَا مَعْنَى هَذِهِ الْآثَارِ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَأَمَّا الطِّيَرَةُ فَقَدْ رَفَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ الْآثَارُ بِذَلِكَ مَجِيئًا مُتَوَاتِرًا۔

بات کے پیش نظر تھا اسی طرح آپ نے جو کچھ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ وہ بھی اور ان کے ساتھ جو مسلمانوں کا لشکر ہے سب وہاں سے نکل جائیں تو وہ مقام جابیہ کے اچھا ہونے اور اردن کے گہرائی میں ہونے کی وجہ سے تھا ـــ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں واضح کر دیا کہ طاعون کے سلسلے میں مکروہ بات کیا ہے وہ یہ کہ کوئی نکلنے والا وہاں سے نکلے اور بچ جائے تو کہے کہ میں اس لیے بچ گیا کہ وہاں سے نکل آیا تھا یا کوئی شخص وہاں جائے اور اسے بیماری پہنچے تو وہ کہے کہ چونکہ میں یہاں آیا ہوں اس لیے مجھے یہ بیماری لگی ہے ـــ اس کے باوجود حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس بات کی اجازت دی کہ اگر وہ چاہیں تو اس سے بچیں تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اسی وضاحت کی دلیل ہے جو ہم نے بیان کی ہے ہمارے نزدیک روایات کا مفہوم یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جہاں تک بدفالی کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دُور کر دیا اور اس سلسلے میں متواتر روایات آئی ہیں۔

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيسَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الطِّيَرَةَ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

حضرت زر، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی، شرک سے ہے اور ہم میں سے کوئی نہیں مگر اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ساتھ لے جاتا ہے۔

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طِيَرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہیں۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوزرعہ، ایک شخص سے وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے دو صاحبزادے حضرت حمزہ اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۱۲۴۶۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا ابن ابی الزناد قال حدثنی علقمۃ بن ابی علقمۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبغض الطیرۃ ویکرھھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرندوں سے فال لینے کو ناپسند کرتے اور مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۲۴۷۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی قال ثنا ھشام و شعبۃ عن قتادۃ عن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا طیرۃ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا پرندوں سے فال لینے کی کوئی حیثیت نہیں۔

۱۲۴۸۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا یعقوب بن ابراھیم قال ثنا ابی عن صالح عن ابن شھاب قال اخبرنی ابو سلمۃ وغیرہ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت ابوسلمہ وغیرہ رضی اللہ عنہم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۴۹۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شھاب عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۰۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی معروف بن سوید عن علی بن رباح اللخمی قال سمعت ابا ھریرۃ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت علی بن رباح لخمی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۱۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد بن خشیش قال ثنا مسلم قال ثنا ھشام عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۲۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر عن شعبۃ عن قتادۃ فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت شعبہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۲۵۳۔ حدثنا فھد قال ثنا ابو سعید الاشج قال ثنا ابو اسامۃ قال حدثنی عبد الرحمن بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت قاسم، حضرت ابوامامہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۴۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا الحمانی قال

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ثنا مروان بن معاویۃ بن الحارث قال حدثنا ابن المبارک عن عوف عن حیان بن قطن عن قبیصۃ بن المخارق قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول العیافۃ والطیرۃ والطرق من الجبت فلما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطیرۃ واخبر انھا من الشرک نھی الناس عن الاسباب التی یکون عنھا الطیرۃ مما ذکر فی ھذا الباب۔

فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فال کے لیے پرندوں کو اڑانا اور جادو منتر کے لیے کنکریاں پھینکنا بت پرستی ہے۔
تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پرندوں سے فال لینے سے منع فرمایا اور بتایا کہ یہ شرک سے ہے تو لوگوں کی بدفالی کے اسباب سے بھی منع فرمایا جس کا اس باب میں ذکر ہو چکا ہے۔

قال

قال قائل فقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشؤم فی الثلث قیل لہ قد روی ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ما ذکرت۔

اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے تو اسے کہا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے جس طرح تم نے کہا ہے۔

۱۲۵۵۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی یونس ومالک عن ابن شھاب عن حمزۃ وسالم ابنی عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الشؤم فی ثلثۃ فی المرأۃ والفرس والدار۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین چیزوں عورت، گھوڑے اور گھر میں نحوست ہوتی ہے۔

۱۲۵۶۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا القعنبی قال ثنا مالک عن ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت مالک، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۵۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ لم یذکر حمزۃ۔

حضرت ابن جریج، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت حمزہ (راوی) کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۵۸۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو الیمان قال ثنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی سالم ان عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فذکر مثلہ۔

حضرت سالم خبر دیتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۵۹۔ حدثنا یزید قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا محمد بن جعفر قال اخبرنی عتبۃ بن مسلم عن حمزۃ بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت حمزہ بن عبد اللہ بن عمر اپنے والد سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَلٰى خِلَافِ هٰذَا الْمَعْنٰى مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهٖ۔

حضرت ابن عمر اور ان کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کے خلاف مفہوم بھی مروی ہے۔

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَاَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الطِّيَرَةِ فَانْتَهَرَنِيْ فَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُحَدِّثَهٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَاِنْ كَانَتِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔

حضرت حضرمی فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے پرندوں سے فال لینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے جھڑک دیا اور کہا تم سے کس نے حدیث بیان کی میں نے بتانا پسند نہ کیا انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے بدفالی نہیں ہے اگر کسی چیز میں بدفالی ہوتی تو عورت، مکان گھوڑے میں ہوتی۔

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِيْ ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْاَةِ۔

حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو تین چیزوں یعنی گھوڑے رہائش گاہ اور عورت میں ہوتی۔

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالزبیر سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتے تھے۔

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَكَانَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَمْ يَكُنْ يُثْبِتُهٗ وَاَمَّا النَّاسُ فَيُثْبِتُوْنَهٗ۔

حضرت ابوحازم سے مروی ہے انہوں نے حضرت سہیل بن سعد سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتے ہیں حضرت ابوحازم فرماتے ہیں حضرت سہل بن سعد اس کو ثابت نہیں رکھتے تھے جب کہ دوسرے حضرات اسے ثابت رکھتے ہیں۔

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ لَاحِقٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَهٗ قَالَ سَاَلْتُ سَعْدًا عَنِ الطِّيَرَةِ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَاِنْ كَانَتِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔

حضرت یحییٰ بن حضرمی، حضرت لاحق سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بدفالی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بدفالی کوئی چیز نہیں اور اگر بدفالی کسی چیز میں ہوتی تو عورت مکان اور گھوڑے میں ہوتی۔

۱۲۶۵۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زهير بن معاوية عن عتبة بن حميد قال حدثني عبد الله بن ابي بكر انه سمع انس بن مالك يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله ۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۲۶۶۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابي حازم عن سهل بن سعد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان كان الشؤم في شيء ففي ثلث في المرأة والفرس والدار ۔

حضرت سہل بن سعد، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو تین چیزوں عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی ۔

۱۲۶۷۔ حدثنا فهد قال ثنا محمد بن عمران ابن ابي ليلى حدثني ابي عن ابي ليلى عن عطية عن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة وان كان في شيء ففي المرأة والفرس والدار

حضرت عطیہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری متعدی ہوتی ہے اور نہ بدفالی کی کوئی حیثیت ہے ۔

ففي هذا الحديث ما يدل على غير ما في الفصل الذي قبل هذا الفصل وذلك ان سعدا انتهر سعيدا حين ذكر له الطيرة واخبره عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا طيرة ثم قال ان يكن الطيرة في شيء ففي المرأة والفرس والدار فلم يخبر انها فيهن وانما قال ان تكن في شيء ففيهن اي لو كانت تكون في شيء لكانت في هؤلاء فاذا لم تكن في هؤلاء الثلث فليست في شيء وقد روي عن عائشة ان ما تكلم به رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك كان على غير هذا اللفظ ۔

تو اس حدیث میں وہ بات ہے جو پہلی فصل کے خلاف ہے وہ یہ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید کو جھڑک دیا جب انہوں نے بدفالی کا ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ آپ نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہیں پھر فرمایا اگر کسی چیز میں بدفالی ہوتی تو عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی تو یہ نہیں بتایا کہ ان میں ہے بلکہ یوں فرمایا اگر کسی چیز میں ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی لیکن جب ان تینوں میں نہیں ہے تو کسی چیز میں نہیں ہے ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں دوسرے الفاظ کے ساتھ کلام فرمایا ۔

۱۲۶۸۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا يزيد بن هرون قال ثنا همام بن يحيى عن قتادة عن ابي حسان قال دخل رجلان من بني عامر على عائشة فاخبراها ان ابا هريرة يحدث عن النبي صلى الله

حضرت قتادہ، حضرت ابوحسان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بنو عامر قبیلے کے دو شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ عورت مکان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الطِّيَرَةَ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ فَغَضِبَتْ وَطَارَتْ شِقَّةٌ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ وَشِقَّةٌ فِي الْاَرْضِ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَا قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اِنَّمَا قَالَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَتَطَيَّرُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِكَايَةً عَنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا اَنَّهُ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ۔

بَابُ ٣٠٦ التَّخْيِيْرِ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۲۶۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ ذٰلِكَ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۱۲۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۲۷۱- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۱۲۷۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِالتَّخْيِيْرِ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ فَيُقَالُ اِنَّ فُلَانًا خَيْرٌ مِنْ فُلَانٍ عَلٰى مَا جَاءَ مِمَّا كَانَ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوا التَّخْيِيْرَ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ۔

اور گھوڑے میں نحوست ہوتی ہے (یہ سن کر) آپ کو غصہ آیا آپ ... آسمان کی طرف چلا گیا اور نصف حصہ زمین میں رہا فرمایا اس ذات ... جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک نازل فرمایا رسول ... صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی یہ بات نہیں فرمائی آپ نے تو صرف ... کہ دور جاہلیت کے لوگ ان سے بدفالی لیتے تھے تو حضرت عا... رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول، اہل ... سے بطور نقل تھا یہ نہیں کہ آپ کا اپنا نظریہ یہی تھا۔

باب ۳۰۶، انبیاء کرام کے درمیان ترجیح کا بیان

حضرت مختار بن فلفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا اے مخلوق ... سے بہتر! آپ نے فرمایا وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

حضرت یحییٰ، حضرت سفیان سے وہ مختار بن فلفل سے وہ حضرت انس بن مالک سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو حذیفہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت عبدالواحد بن زیاد، حضرت مختار بن فلفل سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں انبیاء کرام کے درمیان ترجیح میں کوئی حرج نہیں پس کہا جا سکتا ہے کہ فلاں فلاں سے بہتر ہے لیکن یہ ان اوصاف میں ہوگا جو ہر ایک کو انفرادی طور پر حاصل ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے انبیاء کرام کے درمیان ترجیح کو مکروہ قرار دیا ہے۔

۱۲۷۳۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دو۔

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن یحییٰ بن عمارہ اپنے والد سے، وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حسین بن نصر بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابونعیم نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنِی الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طویل حدیث میں اس کی مثل ذکر فرمایا البتہ اس کے الفاظ یوں ہیں "لا تفضلوا"، انبیاء کرام کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّفَضَّلَ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَرُوِیَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام کے درمیان ترجیح سے منع فرمایا آپ سے یوں بھی مروی ہے فرمایا مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ یُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یُصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَصَعِقَ فِیْمَنْ کَانَ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو بے شک قیامت کے دن لوگ بیہوش ہوں گے سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا تو میں اچانک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ انہوں نے عرش کا پایہ پکڑا ہوا ہوگا مجھے معلوم نہیں کہ بیہوش ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی بیہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہوگیا یا وہ ان لوگوں میں مل گئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا۔

فَنَهٰی

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کر دیا کہ لوگ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُفَضِّلُوْہُ عَلٰی مُوْسٰی وَقَالَ لَھُمْ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ یُفِیْقُ مِنَ الصَّعْقَۃِ فَاَجِدُ مُوْسٰی قَائِمًا فَلَا اَدْرِیْ اَکَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ قَبْلِیْ نَافَاقَ قَبْلِیْ اَمْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَکَانَ ذٰلِکَ عِنْدَنَا عَلٰی اَنَّہٗ جَائِزٌ عِنْدَہٗ اَنْ یَکُوْنَ فِیْمَا اسْتَثْنَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تُصِبْہُ الصَّعْقَۃُ فَفُضِّلَ بِذٰلِکَ اَوْصَعِقَ نَافَاقَ قَبْلَہٗ فَکَانَ فِیْ مَنْزِلَتِہٖ لِاَنَّہُمَا تَدْصَعِقَا جَمِیْعًا فَکَرِہَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِذٰلِکَ تَفْضِیْلَہٗ عَلَیْہِ لِمَا احْتَمَلَ تَخَطِّی الصَّعْقَۃِ اِیَّاہُ۔

آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت دیں اور ان سے فرمایا کہ سب سے پہلے مجھے بیہوشی سے افاقہ ہوگا تو میں موسیٰ علیہ السلام کو کھڑا ہونے کی حالت میں پاؤں گا تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے بیہوش ہونے والوں میں سے ہوں اور انہیں مجھ سے پہلے افاقہ ہو گیا یا ان لوگوں میں سے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے مستثنیٰ کیا تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مستثنیٰ کیا اور انہیں بیہوشی نہ پہنچی ہو اس اعتبار سے ان کو فضیلت حاصل ہو یا وہ بیہوش ہو گئے لیکن آپ سے پہلے افاقہ ہو گیا تو دونوں ایک ہی درجہ میں ہو گئے اس لیے کہ دونوں پر بیہوشی ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنی فضیلت کو ناپسند کیا کیونکہ ممکن ہے وہ بیہوشی سے محفوظ رہے ہوں۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا اَنَّہٗ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کسی آدمی کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ میں (حضور علیہ السلام) حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کسی آدمی کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ میں حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کسی آدمی کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ میں (حضور علیہ السلام) حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَمَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ عَلِیٍّ کَاَنَّہٗ عَنِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ وَزَادَ وَقَدْ سَبَّحَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فِی الظُّلُمٰتِ

حضرت عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن سلمہ سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ سے روایت کرتے ہیں گویا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقل کیا پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا انہوں نے یہ اضافہ بھی کیا کہ انہوں (حضرت یونس علیہ السلام) نے اندھیروں میں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہی۔

فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التخيير بينه وبين احد من الانبياء بعينه واخبر بفضيلة لكل من ذكره منهم لم تكن لغيره فان قال قائل فيجعل مضادا لحديث المختار بن فلفل قلت ليس هذا عندي بمضاد له لان حديث المختار انما هو على ان ابراهيم خير البرية فلم يقصد في ذلك الى احد دون احد وفي الآثار الاخر تفضيل نبي على نبي ففي تفضيل احد هم بعينه على آخر منهم ازراء على المفضول وليس في تفضيل رجل على الناس ازراء على احد منهم هذا يحتمل ان يكون هو المعنى حتى لا يتضاد هذه الآثار وقد يحتمل ان يكون الله عز وجل اطلع رسوله على ان ابراهيم عليه السلام خير البرية ولم يطلعه على تفضيل بعض الانبياء غيره على بعض فوقف فيما لم يطلعه الله عز وجل عليه فامر بالوقف عنده واطلق الكلام فيما اطلعه الله عز وجل عليه۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور دوسرے کسی نبی کے درمیان بطور تعیین ترجیح سے منع فرمایا اور ان میں سے ہر ایک کی وہ فضیلت بیان کی جو دوسرے نبی میں نہیں ہے اگر کوئی شخص کہے کہ اس طرح یہ حدیث حضرت مختار بن فلفل کی روایت کے خلاف ہوگی — تو میں (امام طحاوی) کہوں گا کہ میرے نزدیک یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ حضرت مختار رضی اللہ عنہ کی روایت ہیں یوں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بہترین مخلوق ہیں تو اس میں کسی ایک کو چھوڑ کر دوسرے کا مقصد نہیں فرمایا جب کہ دوسری روایات میں ایک نبی کی دوسرے نبی پر فضیلت ہے پس ایک معین نبی کو دوسرے پر فضیلت دیتے ہیں مفضول کی توہین ہے جب کہ کسی شخص کو دوسرے تمام لوگوں پر فضیلت دیتے ہیں ان میں سے کسی پر عیب لگانا نہیں ہے تو یہ احتمال ہو سکتا ہے تاکہ ان روایات میں تضاد نہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر مطلع کر دیا ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام مخلوق میں سے بہتر ہیں اور اس بات کی اطلاع نہ دی ہو کہ بعض انبیاء کرام کو دوسرے بعض پر فضیلت ہے تو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اطلاع نہیں دی اس میں آپ نے توقف فرمایا اور دوسروں کو بھی توقف کا حکم دیا اور جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا اس میں کلام کو مطلق رکھا۔

باب ۳۰۷ اخصاء البهائم

باب ۳۰۷ جانوروں کو خصی کرنا

۱۲۸۲- حدثنا ابو خالد يزيد بن سنان قال ثنا ابو بكر الحنفي قال ثنا عبد الله بن نافع عن ابيه عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يخصى الابل والبقر والغنم والخيل وكان عبد الله بن عمر يقول منها نشأت الخلق ولا تصلح الاناث الا بالذكور۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ، بیل، بکرے اور گھوڑے کو خصی کرنے سے منع فرمایا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ ان سے مخلوق پیدا ہوتی ہے اور وہ مادوں کے قابل اسی صورت میں ہوتے ہیں جب نر ہوں (یعنی خصی نہ ہوں)۔

۱۲۸۳- حدثنا يزيد قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا عيسى بن يونس عن عبد الله بن نافع فذكر باسناده مثله

حضرت عیسیٰ بن یونس، حضرت عبد اللہ بن نافع سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَا يَحِلُّ اِخْصَاءُ شَيْءٍ مِّنَ الْفُحُوْلِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ تَاَوَّلُوْا وَهُوَ الْاِخْصَاءُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا خِيْفَ عِضَاضُهٗ مِنَ الْبَهَائِمِ اَوْ مَا اُرِيْدَ شَحْمُهٗ مِنْهَا فَلَا بَأْسَ بِاِخْصَائِهٖ وَقَالُوْا هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِي احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْنَا مُخَالِفُنَا اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفٌ وَلَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کسی بھی نر کو خصی کرنا جائز نہیں انہوں نے (مذکورہ بالا) حدیث سے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا (فرمان خداوندی ہے) پس وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدل دیں گے وہ فرماتے ہیں اس سے خصی کرنا مراد ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر جانور کے کاٹنے کا خوف ہو یا اس کی چربی بڑھانے کا ارادہ ہو تو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں حدیث جس سے ہمارے مخالف نے استدلال کیا ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے۔

۱۲۸۴۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چنانچہ انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت مالک بن انس حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر نہیں کیا۔

فَاَمَّا مَا ذَكَرُوْا مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَدْ قِيْلَ تَاْوِيْلُهٗ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ وَقِيْلَ اِنَّهٗ دِيْنُ اللّٰهِ وَقَدْ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ وَهُمَا الْمَرْضُوْضَانِ خِصَاهُمَا وَالْمَفْعُوْلُ بِهٖ ذٰلِكَ قَدِ انْقَطَعَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ نَسْلٌ فَلَوْ كَانَ اِخْصَاءُ هُمَا مَكْرُوْهًا اِذًا لَمَا ضَحّٰى بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْتَهِيَ النَّاسُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَا يَفْعَلُوْنَهٗ لِاَنَّهُمْ مَتٰى مَا عَلِمُوْا اَنَّ مَا اُخْصِيَ تُجْتَنَبُ اَوْ تُجَافٰى اَجْمَعُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَفْعَلُوْهُ۔

تو اس حدیث کی اصل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں۔ اور وہ جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ذکر کیا کہ "وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدل دیں گے"، تو اس کی تاویل میں وہ بات بھی کہی گئی ہے جو ان لوگوں نے کہی ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے دین میں تبدیلی مراد ہے اور ہم نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصی مینڈھوں کی قربانی دی ان کے کپوروں (خصتین) کو کوٹا گیا تھا اور جس جانور کے ساتھ یہ عمل کیا جائے اس کی نسل منقطع ہو جاتی ہے اگر ان کو خصی کرنا مکروہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قربانی نہ کرتے تاکہ لوگ اس سے باز آئیں اور یہ کام نہ کریں کیونکہ جب ان کو علم ہو جاتا کہ خصی کئے ہوئے جانور سے پرہیز کیا جائے اور اس سے دُوری اختیار کی جائے تو وہ اس سے باز رہتے اور یہ عمل نہ کرتے۔

اَلَا تَرٰى اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ بَابِ رُكُوْبِ الْبِغَالِ اَنَّهٗ اُتِيَ بِعَبْدٍ خَصِيٍّ يَشْتَرِيْهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُعِيْنَ عَلَى الْاِخْصَاءِ فَجَعَلَ ابْتِيَاعَهٗ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہم نے خچر پر سواری کے باب میں ذکر کیا کہ ان کے پاس ایک خصی غلام لایا گیا تاکہ آپ اسے خریدیں تو انہوں نے فرمایا

إياه عونا على إخصائه لأنه لولا من يبتاعه لأنه خصي لم يخصه من أخصاه فكذلك إخصاء الغنم لو كان مكروها لما ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قد أخصي منها ولا يشبه إخصاء البهائم إخصاء بني آدم لأن إخصاء البهائم إنما يراد به ما ذكرنا من سمانتها وقطع عضها فذلك مباح وبنو آدم فإنما يراد بإخصائهم المعاصي فذلك غير مباح ولو كان ما روينا في أول هذا الباب صحيحا لاحتمل أن يكون أريد الإخصاء الذي لا يبقى معه شيء من ذكور البهائم حتى يخصى فذلك مكروه لأن فيه انقطاع النسل ألا تراه يقول في ذلك الحديث منها نشأت الخلق أي فإذا فعل لم ينشأ شيء من ذلك الخلق فذلك مكروه فأما ما كان من الإخصاء الذي لا ينقطع منه نشء الخلق فهو بخلاف ذلك وقد روي في إباحة إخصاء البهائم عن جماعة من المتقدمين۔

بن خصی کرنے پر مدد نہیں کرتا تو انہوں نے اسے خریدنا خصی کرنے پر مدد کرنا قرار دیا کیونکہ جب کوئی شخص اس کے خصی ہونے کی وجہ سے اسے نہیں خریدے گا تو خصی کرنے والے اسے خصی نہیں کریں گے اسی طرح اگر بکروں کو خصی کرنا مکروہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے خصی کئے ہوئے بکروں (مینڈھوں) کی قربانی نہ کرتے اور جانوروں کو خصی کرنا انسانوں کو خصی کرنے کے مشابہ نہیں ہے کیونکہ جانوروں کو خصی کرنے کا مقصد ان کو موٹا کرنا ہوتا ہے اور ان کے کاٹنے کے عمل کو ختم کرنا ہوتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور یہ بات جائز ہے جب کہ انسانوں کو خصی کرنے سے گناہوں کا قصد کیا جاتا ہے اور یہ جائز نہیں ہے ہم نے جو حدیث باب کے شروع میں ذکر کی ہے اگر وہ صحیح ہو تو اس میں اس بات کا احتمال ہوگا ہر نر جانور کو خصی کرتا ہو تو یہ بات مکروہ ہے کیونکہ اس سے نسل کو ختم کرنا ہے — کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس حدیث میں وہ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں ان ہی سے مخلوق پیدا ہوتی ہے یعنی جب یہ عمل کیا جائے گا تو کچھ بھی پیدا نہ ہوگا اور یہ مکروہ ہے لیکن خصی کرنے کی وہ صورت جس میں پیدائش منقطع نہ ہو اس کا حکم اس کے خلاف ہے متقدمین کی ایک جماعت سے بھی خصی کرنے کا جواز مروی ہے ۔

١٢٨٥- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان عن هشام بن عروة عن عروة أنه أخصى بغلا له۔

حضرت ہشام بن عروہ، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے خچر کو خصی کیا ۔

١٢٨٦- حدثنا ابن أبي عمران قال ثنا عبد الله بن عمر قال ثنا سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه مثله۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت ہشام بن عروہ سے مروی ہے وہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

١٢٨٧- حدثنا ابن أبي عمران قال ثنا عبيد الله قال ثنا سفيان عن ابن طاؤس أن أباه أخصى جملا له۔

حضرت سفیان، حضرت ابن طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے اپنے ایک اونٹ کو خصی کیا ۔

١٢٨٨- حدثنا ابن أبي عمران قال ثنا عبيد الله قال ثنا سفيان عن مالك بن مغول عن عطاء قال لا بأس بإخصاء الفحل إذا خشي عضاضه۔

حضرت مالک بن مغول، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نر جانور کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں جب اس کے کاٹنے کا ڈر ہو ۔

باب ۲۰۸ كِتَابَةِ الْعِلْمِ هَلْ تَصْلَحُ أَمْ لَا

باب ۲۰۸ کتابت علم صحیح ہے یا نہ

۱۲۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہ[وں نے] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابت علم کی اجازت مانگی تو آپ [نے] اجازت نہ دی۔

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ وَنَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوا فِيهِ بِمَا ذَكَرْنَاهُ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِكِتَابَةِ الْعِلْمِ بَأْسًا وَعَارَضُوا مَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ مُخَالِفُهُمْ مِنَ الْاَثَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے علم (کی باتوں) کو لکھنا ناپسند کیا اور اس سے روکا ہے انہوں نے اس مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کتابت علم میں کوئی حرج نہیں سمجھا، اور پہلے قول والوں نے جس مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے اس کے مقابلے میں حدیث پیش کی ہے۔

۱۲۹۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمُخَارِقِ عَنْ طَارِقٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَأُهُ عَلَيْكُمْ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ فِي دَوَاتِهِ اَوْ قَالَ فِي غِلَافِ سَيْفٍ عَلَيْهِ اَخَذْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ۔

حضرت مخارق حضرت طارق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں جسے ہم تمہارے سامنے پڑھیں مگر قرآن پاک اور یہ صحیفہ یعنی وہ صحیفہ جو آپ کے تھیلے میں تھا یا فرمایا آپ کی تلوار کے غلاف میں تھا ہم نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا اور اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے۔

۱۲۹۱- حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ عِنْدَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِتَابٍ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَشَيْءٌ فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ وَفِي الْحَدِيثِ غَيْرُ هٰذَا۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمارے پاس قرآن پاک اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے کے علاوہ کچھ نہیں، مدینہ طیبہ عیر سے ثور تک حرم ہے ایک اور حدیث میں اس کے علاوہ مذکور ہے۔

۱۲۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ

حضرت عمرو بن شعیب، حضرت مغیرہ بن حکیم اور حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

وَمُجَاهِدٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَا كَانَ اَحَدٌ اَحْفَظَ لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنِّيْ كُنْتُ اَعِيْ بِقَلْبِيْ وَكَانَ يَعِيْ بِقَلْبِهٖ وَيَكْتُبُ بِيَدِهٖ اِسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَاَذِنَ لَهٗ۔

عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مجھ سے زیادہ کسی کو یاد نہیں سوائے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے کیونکہ میں صرف دل سے یاد کرتا تھا اور وہ دل سے یاد کرتا تھا اور وہ دل سے یاد کرتے اور ہاتھ سے لکھتے تھے انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ شُعَيْبًا حَدَّثَهٗ وَمُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْتُبُ مَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ اَقُوْلَ اِلَّا حَقًّا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جو کچھ آپ سے سنتا ہوں اسے لکھ لیا کروں! آپ نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا غصے اور رضامندی دونوں حالتوں میں؟ آپ نے فرمایا میرے لیے حق بات کے سوا کہنا جائز نہیں۔

۱۲۹۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت عقیل بن خالد، حضرت مغیرہ بن حکیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَاءَ اَخَافُ اَنْ اَنْسَاهَا فَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكْتُبَهَا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بات سنتا ہوں لیکن مجھے اس کے بھول جانے کا ڈر ہوتا ہے کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اسے لکھ لیا کروں؟ فرمایا "ہاں"۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْاِبَاحَةُ لِكِتَابَةِ الْعِلْمِ وَخِلَافٌ لِحَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا اَوْلٰى بِالنَّظَرِ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَلَا تَسْاَمُوْا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰى اَلَّا تَرْتَابُوْا فَلَمَّا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكِتَابَةِ الدَّيْنِ خَوْفَ الرَّيْبِ كَانَ الْعِلْمُ الَّذِيْ حِفْظُهٗ اَصْعَبُ مِنْ حِفْظِ الدَّيْنِ اَحْرٰى اَنْ يُبَاحَ كِتَابَتُهٗ خَوْفَ الرَّيْبِ فِيْهِ وَالشَّكِّ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

تو ان روایات میں کتابت علم کی اباحت کا ذکر ہے اور یہ روایات حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہیں جسے ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے قیاس کے مطابق یہ روایات اولیٰ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرض کے بارے میں فرمایا اور لکھنے میں سستی نہ کرو تھوڑا ہو یا زیادہ ایک مقررہ مدت تک یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ انصاف والا اور گواہی کو خوب قائم کرنے والا ہے اور زیادہ قریب ہے کہ تم شک نہ کرو۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے شک کے ڈر سے قرض کے لکھنے کا حکم دیا اور علم کا یاد رکھنا جو قرض کو یاد رکھنے سے زیادہ سخت ہے شک کے خوف سے اس کا لکھنا زیادہ مناسب ہے

وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ هٰذَا۔

یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں سے بھی اس کے مروی ہے۔

١٢٩٦۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ أَتَوْهُ بِصُحُفٍ مِنْ صُحُفِهِ يَقْرَأُهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَخَذَهَا لِيَنْطَلِقَ قَالَ إِنِّي لَمَّا ذَهَبَ بَصَرِي بَلِهْتُ فَاقْرَءُوهَا عَلَيَّ وَلَا يَكُنْ فِي أَنْفُسِكُمْ مِنْ ذٰلِكَ حَرَجٌ فَإِنَّ قِرَاءَتَكُمْ عَلَيَّ كَقِرَاءَتِي عَلَيْكُمْ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے ر کرتے ہیں کہ طائف والوں میں سے کچھ لوگ اپنے صحیفے لائے تا ان پر پڑھیں جب انہوں نے ان کو لیا تو نہ پڑھ سکے فرمایا جب میری بینائی گئی ہے میں معذور ہو گیا ہوں تم لوگ مجھ پر پڑھو، اس سلسلے میں تمہارے دلوں میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہیے بے شک تمہارا میرے سامنے پڑھنا اسی طرح ہے جیسے میرا تمہارے سا پڑھنا۔

١٢٩٧۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ يَكْتُبُونَ فَقَالَ يَكْتُبُونَ وَكَانَ أَحْسَنَ شَيْءٍ خُلُقًا۔

حضرت طاؤس سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس لکھا کرتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ دوسرے لوگ بھی لکھ سکتے ہیں؟ فرمایا لکھ سکتے ہیں اور وہ بڑی اچھی سیرت کے مالک تھے۔

١٢٩٨۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ الْقُمِّيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَنَسْأَلُهُ عَنْ سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكْتُبُهَا۔

حضرت یعقوب قمی فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے بارے میں پوچھتے تھے پھر ہم انہیں لکھ لیتے۔

١٢٩٩۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَقِيتُ عِتْبَانَ فَحَدَّثَنِي بِهِ فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لِابْنِي اكْتُبْهُ فَكَتَبَهُ۔

حضرت انس، حضرت محمود بن الربیع سے اور وہ حضرت عتبان بن مالک سے روایت کرتے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں میں نے حضرت عتبان سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی اور مجھے پسند آئی میں نے اپنے بیٹے سے کہا اسے لکھ لو چنانچہ اس نے اسے لکھ لیا۔

١٣٠٠۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي مَا خَلَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو

حضرت وہب بن منبہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کسی کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث نہیں ہیں سوائے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے، کیونکہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ ۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ كُنْتُ آخُذُ الْكُتُبَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَكْتُبُهَا فَإِذَا فَرَغْتُ قَرَأْتُهَا عَلَيْهِ فَأَقُولُ الَّذِي قَرَأْتُهُ عَلَيْكَ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَيَقُولُ نَعَمْ ۔

حضرت بشیر بن نہیک فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کتب لے کر احادیث لکھتا تھا جب فارغ ہوتا تو ان کے سامنے پڑھتا اور کہتا جو کچھ میں نے آپ کے سامنے پڑھا ہے کیا آپ نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ وہ فرماتے ہاں (میں نے سنا ہے)

بَابُ ۳۰۹ الْكَيِّ هَلْ هُوَ مَكْرُوهٌ أَمْ لَا

باب ۳۰۹، داغنا مکروہ ہے یا نہیں

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَاسًا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاحِبٍ لَهُمْ فَسَأَلُوهُ أَنَكْوِيهِ فَسَكَتَ فَسَأَلُوهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَقَالَ ارْضِفُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ وَكَرِهَ ذَلِكَ ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کچھ لوگ اپنے ایک ساتھی کو لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا ہم اسے داغ سکتے ہیں آپ خاموش رہے انہوں نے پھر سوال کیا آپ نے سکوت فرمایا پھر پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے داغ لگا دو یا جلا دو آپ نے (داغ لگانے کو) مکروہ جانا۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَقَالُوا إِنَّ صَاحِبًا لَنَا مَرِيضٌ وَوُصِفَ لَهُ الْكَيُّ أَفَنَكْوِيهِ فَسَكَتَ ثُمَّ عَادُوا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ اكْوُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوهُ بِالرَّضْفِ

حضرت ابوالاحوص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین افراد حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ ہمارا ساتھی بیمار ہے اور اسے داغنے کی تجویز پیش کی گئی ہے تو کیا ہم اسے داغ دیں آپ خاموش رہے انہوں نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے خاموشی اختیار فرمائی پھر تیسری مرتبہ ان سے فرمایا اگر چاہو تو اسے داغو اور اگر چاہو تو گرم پتھر سے اسے لگاؤ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَمَعْنَى هَذَا عِنْدَنَا عَلَى الْوَعِيدِ الَّذِي ظَاهِرُهُ الْأَمْرُ وَبَاطِنُهُ النَّهْيُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ الْآيَةَ وَكَقَوْلِهِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ وعید ہے جو ظاہراً حکم ہوتا ہے اور باطن میں ممانعت ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "آپ ان میں جن کو چاہیں اکھاڑ لیں" اور جیسے فرمایا "جو چاہو کرو"

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَسْعَدَ التَّغْلِبِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ

حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (آپ نے فرمایا) اگر تمہاری ان ادویہ میں کچھ شفا ہے تو وہ پچھنا لگانے یا شہد کے ایک گھونٹ میں یا آگ سے جلانے میں ہے اور میں داغ لگانے کو پسند نہیں کرتا۔

نَارٍ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرِقُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار لوگ حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو بُری فال نہیں لیتے، داغ نہیں لگاتے اور چوری نہیں کرتے۔ (یا چوری چھپے لوگوں کی باتیں نہیں سنتے) اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ۔

حضرت حسن، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں داغ لگانے سے منع کیا گیا۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ۔

حضرت عبدالرحمن بن جبیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ لگانے سے منع فرمایا۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْكَيَّ مَكْرُوْهٌ وَاَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَفْعَلَهُ عَلٰى حَالٍ مِنَ الْاَحْوَالِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِالْكَيِّ لِمَا عِلَاجُهُ الْكَيُّ۔

تو ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ داغ لگانا مکروہ ہے اور کسی شخص کے لیے کسی حالت میں بھی ایسا کرنا جائز نہیں انہوں نے اس سلسلے میں ان مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ دیگر علماء نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کا علاج داغنا ہو اسے داغنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۳۰۸۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكٰى اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ علیل ہو گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ایک طبیب بھیجا جس نے ان کی ایک رگ کاٹی پھر داغ دیا۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا جس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی پھر اسے داغ دیا۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا

انہی سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيبًا فَقَدَّ عِرْقَهُ الْأَكْحَلَ وَكَوَاهُ عَلَيْهِ۔

عنہ بیمار ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک طبیب بھیجا تو اس نے آپ کی اکحل رگ (بازو کی ایک رگ) کو کاٹا پھر اس کو داغ دیا۔

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ ابْنُ مُعَاذٍ فِي الْحُلِّهِ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے اکحل رگ میں تیر لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ایک چوڑے پھل والے تیر کے ساتھ ان کی رگ کاٹ کر اسے داغا پھر اس میں ورم آگیا تو آپ نے دوبارہ کاٹ کر داغا

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَوْ سَعْدٌ رُمِيَ رَمْيَةً فِي يَدِهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيبًا فَكَوَاهُ عَلَيْهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب یا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک تیر لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طبیب کو حکم دیا جس نے اسے داغ دیا۔

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا الْحُلَّهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَحَسَمَهُ مَرَّةً أُخْرَى۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غزوہ احزاب کے دن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ایک تیر لگا صحابہ کرام نے ان کی رگ کاٹ دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آگ کے ساتھ داغا اس سے ان کا ہاتھ پھول گیا تو آپ نے دوسری مرتبہ داغا۔

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنْ شَوْكَةٍ۔

حضرت زہری، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو کانٹا لگنے کی وجہ سے داغا۔

۱۳۱۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ شَوْصَةٍ۔

حضرت محمد بن منہال فرماتے ہیں ہم سے حضرت یزید بن زریع نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا پہلو کے درد کی وجہ سے داغا۔

۱۳۱۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَوَانِي أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَمَا نُهِيتُ عَنْهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے داغا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے اور مجھے منع نہیں کیا گیا۔

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم

عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعدا او اسعد بن زرارة من الذبحة فی حلقه

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد یا اسعد بن زرارہ کو حلق میں شگا... کی وجہ سے داغا۔

ففی هذه الاخبار اباحة الکی للداء المذکور فیها وفی الآثار الاول النهی عن الکی فاحتمل ان یکون المعنی الذی کانت له الاباحة فی هذه الآثار غیر المعنی الذی کان له النهی فی الآثار الاول وذلک ان قوما کانوا یکتوون قبل نزول البلاء بهم یرون ان ذلک یمنع البلاء ان ینزل بهم کما تفعل الاعاجم فهذا مکروه لانه لیس علی طریق العلاج وهو شرک لانهم یفعلونه لیدفع قدر اللہ عنهم فاما ما کان بعد نزول البلاء انما یراد به الصلاح والعلاج مباح مامور وقد بین ذلک جابر بن عبد اللہ فی حدیث رواه عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ان روایات میں ان مذکورہ بیماریوں کی وجہ سے داغنے کا ذکر ہے جب کہ پہلی روایات میں داغنے سے منع فرمایا تو اس بات کا (احتمال) ہے کہ ان روایات میں جس وجہ سے اباحت ہے وہ اس معنی کے (خلاف) ہو جس کے باعث پہلی روایات میں داغنے سے منع کیا گیا۔ یہ کہ کچھ لوگ بیماری آنے سے پہلے داغتے تھے ان کا خیال تھا کہ (یہ) بیماری کو آنے سے روکتا ہے جیسا کہ عجمی لوگ کرتے ہیں تو یہ مکروہ ہے کیونکہ یہ علاج کے طریقے پر نہیں اور یہ شرک ہے کیونکہ وہ اس لیے کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لکھا ہوا ان سے دور ہو جائے لیکن بیماری آجانے کے بعد جو داغنے سے اصلاح مقصود (ہوتی) ہے اور علاج جائز بھی ہے اور اس کا حکم بھی دیا گیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ حدیث سے اس بات کو بیان فرمایا ہے۔

۱۳۱۸۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو عامر العقدی وابن مرزوق قالا ثنا عبد الرحمن بن سلیمان عن عاصم ابن عمر عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان یکن فی شیء من ادویتکم هذه خیر ففی شرطة محجم او شربة عسل او لذعة نار توافق داء وما احب ان اکتوی

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری ان ادویہ میں سے کسی میں بھلائی ہے تو وہ پچھنا لگانے، شہد کے ایک گھونٹ یا آگ کی لپٹ میں ہے جو بیماری کی موافق ہو اور میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔

فاذا کان فی هذا الحدیث ان لذعة النار التی توافق الداء مباحة والکی مکروه وکانت اللذعة بالنار کیة ثبت ان الکی الذی یوافق الداء مباح وان الکی الذی لا یوافق الداء مکروه ویحتمل ان یکون الکی منهیا عنه علی ما فی الآثار الاول ثم ابیح بعد ذلک علی ما فی هذه الآثار الاخر۔

تو جب اس حدیث میں ہے کہ آگ کی لپٹ جو بیماری کے موافق ہے وہ مباح ہے اور داغنا مکروہ ہے اور آگ کی لپٹ داغنا ہے تو ثابت ہوا کہ جو داغنا بیماری کے موافق ہے وہ مباح ہے اور جو داغنا بیماری کے موافق نہ ہو وہ مکروہ ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ پہلے پہل داغنا منع ہو جیسا کہ شروع شروع کی روایات میں ممانعت کا ذکر ہے اور بعد میں اس کی اجازت دی گئی ہو جس طرح بعد والی روایات میں مذکور ہے۔

۱۳۱۹۔ وذلک ان ابن ابی داؤد حدثنا قال ثنا

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے

خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَأْذِنُهٗ فِی الْکَیِّ فَقَالَ لَا تَکْتَوِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِیَ الْجَهْدُ وَلَا اَجِدُ بُدًّا مِنْ اَنْ اَکْتَوِیَ قَالَ مَا شِئْتَ اَمَا اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ جَرْحٍ اِلَّا وَهُوَ یَاْتِی اللّٰهَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَدْمٰی یَشْکُوا الْاَلَمَ الَّذِیْ کَانَ سَبَبَهٗ وَاِنَّ جَرْحَ الْکَیِّ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَذْکُرُ اَنَّ سَبَبَهٗ کَانَ مِنْ کَرَاهَةِ لِقَاءِ اللّٰهِ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ یَکْتَوِیَ

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر داغ لگانے کی اجازت مانگنے لگا آپ نے فرمایا نہ داغو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سخت مصیبت میں ہوں اور داغنے کے بغیر چھٹکارا نہیں فرمایا جیسے چاہو اور سنو! ہر زخم قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس سے خون بہہ رہا ہوگا اس کے سبب جو درد حاصل ہوا اس کی شکایت کرے گا اور داغنے کا زخم قیامت کے دن آئے گا اور بیان کرے گا کہ میرا سبب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرنا تھا پھر آپ نے داغنے کی اجازت دے دی۔

فَفِیْ

هٰذَا الْحَدِیْثِ نَهْیُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکَیِّ وَاِبَاحَتُهٗ اِیَّاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاحْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ مَا فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ کَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَالِ النَّهْیِ الْمَذْکُوْرِ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَمَا کَانَ مِنَ الْاِبَاحَةِ فِی الْاٰثَارِ الْاُخَرِ کَانَ بَعْدَ مَا کَانَتْ مِنْهُ الْاِبَاحَةُ الْمَذْکُوْرَةُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَتَکُوْنُ الْاِبَاحَةُ نَاسِخَةً لِلنَّهْیِ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَوٰی سَارِقًا بَعْدَ مَا قَطَعَهٗ۔

تو اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا اور اباحت اس کے بعد ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ جو کچھ پہلی روایات میں ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کی حالت میں صادر ہوا اور دوسری روایات میں جس کا جواز کا ذکر ہے وہ اس کے بعد کی اجازت ہے جب آپ نے اسے جائز قرار دیا جیسا کہ اس مذکورہ حدیث میں ہے پس اباحت، ممانعت کے لیے ناسخ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اسے داغا۔

۱۳۲۰۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ قُلْتُ لِفُضَالَةَ ابْنِ عُبَیْدٍ اَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ یُقْطَعَ السَّارِقُ وَیُعَلَّقَ فِیْ عُنُقِهٖ فَقَالَ نَعَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِسَارِقٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَتْ یَدُهٗ ثُمَّ حَسَمَهٗ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِیْ عُنُقِهٖ۔

حضرت ابن محیریز سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت فضالہ بن عبید اللہ سے پوچھا کیا یہ سنت ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکا دیا جائے انہوں نے فرمایا ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا تو آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر آپ نے اسے داغا اور اس کے بعد اس کے گلے میں لٹکا دیا۔

۱۳۲۱۔ **حَدَّثَنَا** حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت محمد بن عبد الرحمان بن ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے چادر چرائی تھی آپ نے فرمایا کیا تم نے چوری کی

وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ سَرَقَ شَمْلَةً فَقَالَ اَسَرَقْتَ مَا اَخَالُ سَرَقْتَ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ ثُمَّ قَالَ تُبْ اِلَى اللّٰهِ

فَفِيْ هٰذِهٖ اَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ الْكَيِّ الَّذِيْ يُرَادُ بِهِ الْعِلَاجُ لِاَنَّهٗ دَوَاءٌ۔

۱۳۲۲۔ **وَقَدْ** سَاَلَ الْاَعْرَابُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلَا نَتَدَاوٰى فَكَانَ جَوَابُهٗ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ شَرِيْكٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ فَقَالُوْا هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ اَنْ نَتَدَاوٰى فَقَالَ تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَصْنَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَاءً اِلَّا الْهَرَمَ۔

۱۳۲۳۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً اِلَّا خَلَقَ لَهٗ شِفَاءً اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ۔

۱۳۲۴۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔

فَاَبَاحَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَدَاوَوْا بِالْكَيِّ مِمَّا كَانُوْا يَتَدَاوَوْنَ بِهٖ **وَقَدِ** اكْتَوٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

۱۳۲۵۔ فَمِمَّنْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ

ہے میرا خیال تو نہیں تھا کہ تم چوری کرو گے (پھر فرمایا) اسے لے اس کا ہاتھ کاٹ پھر اسے داغ دو اس کے بعد فرمایا اللہ کی میں توبہ کرو۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جسے داغنے سے علاج کرنا مقصود ہو وہ جائز ہے کیونکہ وہ دوا ہے

دیہاتیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ہم علاج نہ کریں تو اس کا آپ نے یوں جواب دیا، حضرت زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسامہ بن شریک سے سنا وہ فرماتے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیہاتی آپ سے پوچھ رہے تھے انہوں نے عرض کیا کیا علاج کرنے میں ہم پر کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! علاج کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر اس کے لیے دوا پیدا کی ہے سوائے موت کے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! علاج کیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے موت کے علاوہ جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس کی شفاء پیدا کی ہے، سام، موت کو کہتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر بیماری کی دوا ہے جب دوائی، بیماری کے موافق ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے (بیمار) تندرست ہو جاتا ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے کے ساتھ علاج کی اجازت دی کیونکہ وہ لوگ اسی طرح علاج کرتے تھے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے بھی داغنے کا عمل کیا ہے۔

حضرت جریر فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْحُرِّ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ أَقْسَمَ عَلَيَّ عُمَرُ لَأَكْتَوِيَنَّ۔

نے مجھ سے قسم لی کہ میں ضرور داغ لگاؤں۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ فِيْ أَصْلِ أُذُنَيْهِ۔

حضرت ابوالزبیر بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے لقوہ (بیماری) سے کانوں کی جڑوں میں داغ لگایا۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ۔

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے لقوہ کی وجہ سے داغا۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ وَرَقٰى مِنَ الْعَقْرَبِ۔

حضرت ابوحنیفہ حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے لقوہ کی وجہ سے داغا اور بچھو کی وجہ سے دم کیا۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى۔

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں میں حضرت خباب کے پاس پہنچا تو انہوں نے داغ لگایا ہوا تھا۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ خَبَّابٍ أَنَّهٗ أَتَاهُ يَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فِيْ بَطْنِهٖ۔

حضرت قیس بن ابی حازم، حضرت خباب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ان کی بیمار پرسی کرتے گئے تو انہوں نے اپنے پیٹ میں سات جگہ داغ لگایا تھا۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا قَالَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ أَظُنُّهٗ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَشَعَرْتَ أَنَّهٗ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ فَلَمَّا اكْتَوَيْتُ انْقَطَعَ عَنِّي التَّسْلِيْمُ۔

حضرت وہب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حمید سے سنا فرماتے ہیں ابن مرزوق نے بیان کیا اور میرا خیال ہے انہوں نے حضرت مطرف سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عمران بن حصین نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے مجھے سلام کیا جاتا تھا اور جب سے میں نے داغ دیا اس وقت سے مجھے سلام دینا بند ہو گیا۔

فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اكْتَوَوْا وَكَوَوْا غَيْرَهُمْ۔

تو یہ صحابہ کرام ہیں جو اپنے آپ کو بھی داغ دیتے تھے اور دوسروں کو بھی داغتے تھے۔

۱۳۳۳۔ **وفیھم** ابن عمر وقد روینا عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما احب ان اکتوی فدل فعلہ ذلک علی ثبوت نسخ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کرھہ من ذلک۔

ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں جن سے ہم روایت کر چکے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔ تو آپ کا یہ فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلے میں جو ناپسندیدگی ظاہر فرماتے تھے وہ منسوخ ہو چکی۔

۱۳۳۴۔ **وفیھم** عمران بن حصین وھو الذی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدحہ للذین لا یکتوون فدل ذلک ایضا علی علمہ باباحۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لذلک

اور ان حضرات میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ وہ ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نہ داغنے والوں کی تعریف فرماتے تھے تو یہ بھی اس بات پر دلالت ہے کہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کے مباح ہونے کا علم ہو چکا تھا۔

فان قال قائل فکیف یکون ذلک وقد روی عن عمران بن حصین۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے جب کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے۔

۱۳۳۵۔ **فذکر** ما حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا ابو جابر قال ثنا عمران بن جریر عن ابی مخلد قال کان عمران بن حصین ینھی عن الکی فابتلی فکان یقعد ویقول لقد اکتویت کیۃ بنار فما ابرأتنی من اثم ولا شفتنی من سقم

حضرت ابو مخلد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ داغنے سے منع فرماتے تھے پھر وہ بیٹھ گئے اور فرمایا میں نے ایک مرتبہ آگ سے داغا تو اس نے مجھے کسی گناہ سے بری نہ کیا اور نہ مجھے کسی بیماری سے شفا دی۔

قیل لہ قد یجوز ان یکون الکی الذی کان عمران ینھی عنہ ھو الکی یراد بہ لا العلاج من البلاء الذی قد حل ولکن لما یفعل قبل حلول البلاء مما کانوا یرون انہ یدفع البلاء فلما ابتلی بما کان ابتلی بہ اکتوی علی ان ذلک کان علاجا لما بہ من البلاء فلما لم یبرأ بذلک علم ان کیہ لم یوافق بلاءہ ولم یکن علاجا لہ فاشفق ان یکون بھا اثما فقال ما شفتنی من سقم ولا ابرأتنی من اثم ای لم اعلم انی بریء من الاثم مع انہ لم یحقق انہ صار اثما بھا لانہ انما کان اراد بھا الدواء لا غیر ذلک والدواء مباح للناس جمیعا وھم ما مورون بہ **وقد** جاءت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آثار

تو اس شخص کو (جوابا) کہا جائے گا کہ ممکن ہے کہ اس سے حضرت عمران بن حصین کی مراد وہ داغنا ہو جو آپ کو پیش آنے والی بیماری کے علاج کے طور پر نہ تھا بلکہ آپ نے بیماری کے آنے سے پہلے داغا جیسا کہ ان لوگوں کا خیال تھا کہ بیماری کو روک دیتا ہے پھر جب وہ بیماری میں مبتلا ہوئے تو اس کے علاج کے طور پر داغا جب اس سے صحت یاب نہ ہوئے تو معلوم ہوا کہ ان کا داغنا بیماری کے موافق نہ تھا اور وہ اس کا علاج بھی نہ تھا تو انہیں ڈر ہوا کہ شاید اس وجہ سے انہیں گناہ ہو تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس نے بیماری سے شفا نہ دی اور نہ گناہ سے بچایا حالانکہ یہ بات ثابت تھی کہ اس کی وجہ سے وہ گناہ گار ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے اس سے علاج کا ارادہ کیا تھا کوئی دوسرا مقصد نہ تھا اور علاج سب لوگوں کے لیے جائز ہے اور انہیں اس کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی آئی ہیں جن میں

تَنْهٰی عَنِ التَّمَائِمِ ۔

۱۳۳۶- فَمِمَّا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مُحْصِنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِیْ وَقَدْ عَلَّقْتُ عَلَیْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلٰمَ تَدْعُوْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْهِ سَبْعَةَ اَشْفِیَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ

آپ نے تعویذوں سے منع فرمایا۔

حضرت ام قیس بنت محصن فرماتی ہیں میں اپنے ایک بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے حلق میں درد کے باعث اس میں تعویذ باندھ رکھا تھا آپ نے فرمایا تم ان تعویذوں کی وجہ سے اپنی اولاد سے کیوں کر غفلت اختیار کرتی ہو تم پر یہ عود ہندی (کٹھ) لازم ہے کیونکہ یہ سات چیزوں کے لیے شفا ہے ان میں سے ایک پہلو کا درد ہے کہ حلق کے درد کی وجہ سے ناک میں چڑھائی جائے اور پہلو کے درد کی وجہ سے منہ میں ڈالی جائے۔

فَقَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْعِلَاقُ كَانَ مَكْرُوْهًا فِیْ نَفْسِهٖ لِاَنَّهٗ كُتِبَ فِیْهِ مَا لَا یَحِلُّ كِتَابَتُهٗ فَكَرِهَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ لَا لِغَیْرِهٖ ۔

ممکن ہے تعویذ باندھنا ذاتی طور پر مکروہ ہو کیونکہ اس میں ایسے کلمات لکھے جاتے تھے جن کا لکھنا جائز نہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے اسے ناپسند کیا کسی اور وجہ سے نہیں۔

۱۳۳۷- وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ صُدَا قَالَ اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَبَایَعْنَاهُ وَتَرَكَ رَجُلًا مِنَّا لَمْ یُبَایِعْهُ فَقُلْنَا بَایِعْهُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَقَالَ لَنْ اُبَایِعَهٗ حَتّٰی یَنْزِعَ الَّذِیْ عَلَیْهِ اِنَّهٗ مَنْ كَانَ مِنَّا مِثْلَ الَّذِیْ عَلَیْهِ كَانَ مُشْرِكًا مَا كَانَ عَلَیْهِ فَنَظَرْنَا فَاِذَا فِیْ عَضُدِهٖ سَیْرٌ مِنْ لِحَی شَجَرَةٍ اَوْ شَیْءٌ مِنَ الشَّجَرَةِ ۔

حضرت بکر بن سوادہ، قبیلہ صدا کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم بارہ آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہم میں سے ایک آدمی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا اور بیعت نہ فرمایا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اسے بیعت فرمائیں آپ نے فرمایا میں اسے بیعت نہیں کروں گا یہاں تک کہ وہ اتار دے جو کچھ اس پر ہے ہم میں سے جس شخص پر یہ (تعویذ) ہو وہ مشرک ہے حتی کہ اسے اتار دے ہم نے دیکھا تو اس کے بازو میں کسی درخت کی جڑوں میں سے کچھ تھا یا (فرمایا) درخت میں سے کچھ تھا۔

۱۳۳۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَیْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یُعَلِّقْ تَمِیْمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ یُعَلِّقْ وَدَعَةً فَلَا اَوْدَعَ اللّٰهُ لَهٗ ۔

حضرت خالد بن عبید فرماتے ہیں میں نے حضرت مسرح بن ہاعان سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص تعویذ لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا نہ کرے اور جو شخص گھونگا وغیرہ لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت نہ فرمائے۔

۱۳۳۹- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا

حضرت عبداللہ بن ابی بکر، حضرت عباد بن تمیم سے روایت

اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ اَنَّ اَبَا بَشِیْرٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِیْ مَبِیْتِهِمْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا اَلَا لَا یَبْقَیَنَّ فِیْ عُنُقِ بَعِیْرٍ قِلَادَةٌ وَلَا وَتَرٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ اَرٰی ذٰلِكَ مِنَ الْعَیْنِ

(ف) فکان

ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مَا عُلِّقَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ لِیَدْفَعَ وَذٰلِكَ مَا لَا یَسْتَطِیْعُهٗ غَیْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ شِرْكٌ فَاَمَّا مَا كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ فَلَا بَاْسَ لِاَنَّهٗ عِلَاجٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْكَلَامُ بِعَیْنِهٖ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۳۴۰ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَیْسَتْ بِتَمِیْمَةٍ مَا عُلِّقَ بَعْدَ اَنْ یَّقَعَ الْبَلَاءُ۔

۱۳۴۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَسَعْدٍ عَنْ بُكَیْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

فَقَدْ یَحْتَمِلُ اَیْضًا اَنْ یَّكُوْنَ الَّذِیْ نَهٰی عَنْهُ اِذَا فُعِلَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ وَاُبِیْحَ اِذَا فُعِلَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ لِاَنَّ مَا

روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بشیر انصاری نے ان کو خبر دی کہ وہ کسی سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت عبداللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے فرمایا لوگ اپنی شب باشی (کی جگہ میں) تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا کہ (وہ اعلان کرے کہ) کسی اونٹ کی گردن میں کوئی ہار یا تانت نہ چھوڑی جائے اسے کاٹ دیا جائے حضرت مالک فرماتے ہیں میرے خیال میں نظر سے (بچنے کے لیے) ایسا کرتے تھے۔

تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کہ بیماری آنے سے پہلے جو تعویذ اس غرض سے باندھا جائے کہ وہ بیماری کو دور کرے اور اس کی طاقت تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے تو اس سے اس لیے منع کیا کہ یہ شرک[1] ہے اور بیماری کے بعد جو تعویذ باندھا جائے۔ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ علاج ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کلام اسی طرح مروی ہے۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو تعویذ بیماری آنے کے بعد باندھا جائے وہ (ممنوع) تعویذ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک، حضرت طلحہ بن ابی سعید سے یا حضرت سعد سے وہ حضرت بکیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ داغنے کی ممانعت بھی اسی صورت میں ہو جب بیماری کے آنے سے پہلے ایسا کیا جائے اور جب بیماری آنے کے بعد کیا جائے تو جائز ہے کیونکہ جو کچھ بیمار

---

[1] شرک تب ہوگا جب تعویذ کو مؤثر حقیقی سمجھا جائے اگر اسے محض ایک علاج اور وسیلہ سمجھتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں جس طرح بیماری سے پہلے احتیاطی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں اور مصائب سے محفوظ اپنے کے لیے صدقہ دیا جاتا ہے اسی طرح اگر اچھے کلام پر مبنی تعویذ باندھا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے محفوظ رکھے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔
(۱۲ ہزاروی)

نُعِلَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ فَاِنَّمَا هُوَ عِلَاجٌ ـ

ہونے کے بعد کیا وہ علاج ہے۔

۱۳۴۲ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِلَاجِ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ ـ

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علاج کے بارے میں روایات آئی ہیں جیسا کہ ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۴۳ - وَرُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ ـ

آپ سے مزید مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لیے شفاء اتاری ہے تو تم گائے کا دودھ لازم پکڑو کیونکہ اسے ہر درخت سے قوت حاصل ہوتی ہے (یعنی گائے ہر درخت سے کھاتی ہے اس سے اس کے دودھ میں زیادہ قوت ہوتی ہے)

۱۳۴۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت مقری فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوحنیفہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ الرُّقَاءَ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَاْسًا ـ

ایک جماعت نے دم جھاڑے کو مکروہ جانا ہے اور انہوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا جب کہ دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں جانا۔

۱۳۴۵ - وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَخَّصَ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الرُّخْصَةُ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَالرُّخْصَةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا بَعْدَ النَّهْيِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا اُبِيْحَ مِنْ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ مِنَ النَّهْيِ عَنْهُ فِي حَدِيْثِ عِمْرَانَ ـ

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت اسود حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے سانپ اور بچھو کے ڈسنے (پر) دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

تو اس حدیث کے مطابق سانپ اور بچھو کے ڈسنے کے سلسلے) میں اجازت دی گئی اور اجازت، ممانعت کے بعد ہوتی ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس میں جس کی اجازت دی گئی ہے وہ حضرت عمران کی حدیث میں بیان کردہ نہی سے مستثنیٰ ہے۔

۱۳۴۶ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَمْرِ بِالرُّقْيَةِ لِلَدْغَةِ الْعَقْرَبِ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے بچھو کے کاٹنے پر دم کرنے کا حکم دیا حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو مجھے بچھو نے کاٹا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہاتھ پھیرنے لگے اور آپ نے دم فرمایا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُهَا وَيَرْقِيهِ۔

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ ثَنَا مُلَازِمٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب فرماتے ہیں ہمیں حضرت ملازم نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْقِيهِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم میں سے ایک آدمی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچھو نے ڈس لیا ایک دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسے دم کروں؟ آپ نے فرمایا تم میں سے جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے پہنچائے۔

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ۔

حضرت شعیب فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوالزبیر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کیا۔

۱۳۵۰- فَفِي حَدِيثِ جَابِرٍ مَا يَدُلُّ أَنَّ كُلَّ رُقْيَةٍ يَكُونُ فِيهَا مَنْفَعَةٌ فَهِيَ مُبَاحَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جس دم جھاڑے میں نفع ہو وہ جائز ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے وہ ایسا کرے۔

۱۳۵۱- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبَاحَةِ الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چیونٹی (کے ڈسنے) سے دم کے بارے میں روایت آئی ہے۔

۱۳۵۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ امْرَأَةٍ كَانَتْ بِنْتَ عَمٍّ لِعُمَرَ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ حَفْصَةَ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تُعَلِّمِينَهَا رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِهَا الْكِتَابَةَ۔

حضرت ابوبکر بن ابی حثمہ نے شفاء نامی ایک عورت سے روایت کیا اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی چچا زاد بہن تھیں وہ فرماتی ہیں میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا کیا تم انہیں چیونٹی کا دم نہیں سکھاتیں جس طرح تم نے ان کو کتابت سکھائی ہے (حضرت شفاء سے فرمایا کہ وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سکھائیں)

۱۳۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهَا

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کی ایک خاتون جن کا نام شفاء تھا چیونٹی کے کاٹنے کا دم کرتی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

الشِّفَاءَ كَانَتْ تَرْقِيْ مِنَ النَّمْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمِيْهَا حَفْصَةَ

کو سکھاؤ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِبَاحَةُ الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ بَعْدَ النَّهْيِ فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لِلنَّهْيِ اَوْ يَكُوْنَ النَّهْيُ بَعْدَهُ فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لَهُ۔

تو اس حدیث کے مطابق چیونٹی کے کاٹنے پر دم کرنے کا جواز ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ اجازت ممانعت کے بعد ہو تو یہ نہی کے لیے ناسخ ہوگی یا نہی بعد میں ہو تو وہ اس کے لیے ناسخ ہوگی۔

۱۳۵۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبَاحَةِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْجُنُوْنِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْجُنُوْنِ فَاَمَرَنِيْ بِبَعْضِهَا وَنَهَانِيْ عَنْ بَعْضِهَا وَكُنْتُ اَرْقِيْ بِالَّذِيْ اَمَرَنِيْ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پاگل پن کے لیے دم کرنے کے جواز میں حدیث مروی ہے، حضرت ابو اللحم کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک دم کے الفاظ کو بارگاہ نبوی میں پیش کیا میں اس کے ساتھ جنوں سے دم کیا کرتا تھا تو آپ نے مجھے اس کے بعض کا حکم دیا اور کچھ الفاظ سے روک دیا اور میں ان الفاظ سے دم کیا کرتا تھا جن کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی تھی۔

فَهٰذَا يَحْتَمِلُ اَيْضًا مَا ذَكَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ۔

اس میں اسی بات کا احتمال ہے جو ہم نے چیونٹی کے دم کے سلسلے میں ذکر کی ہے۔

۱۳۵۵۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ۔

نظر لگنے کے دم کے سلسلے میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں نظر کے لیے دم کراؤں۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ اَوْ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

حضرت معبد حضرت عبد اللہ بن شداد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں یا فرمایا حضرت عبد اللہ بن شداد فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نظر کے لیے دم کرانے کا حکم دیا۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ کیا وجہ ہے میں اپنے بھتیجوں کے جسموں کو کمزور دیکھتا ہوں؟ کیا انہیں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَا لِي أَرٰى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي نَحِيفَةً ضَارِعَةً أَتُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ فَارْقِيهِمْ قَالَ بِمَاذَا فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ كَلَامًا لَا بَأْسَ بِهِ فَقَالَ ارْقِيهِمْ۔

کوئی حاجت ہے انہوں نے عرض کیا نہیں بلکہ انہیں جلدی نظر لگ جاتی ہے تو میں انہیں دم کرتی ہوں آپ نے فرمایا کس کلام کے ساتھ تو میں نے آپ کے سامنے وہ کلام پیش کیا جس میں کوئی حرج نہ تھا تو آپ نے فرمایا دم کرتی رہو۔

۱۳۵۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَى بَنِي جَعْفَرٍ فَأَسْتَرْقِي لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَلَوْ أَنَّ شَيْئًا يَسْبِقُ الْقَدَرَ لَقُلْتُ إِنَّ الْعَيْنَ تَسْبِقُهُ فَهٰذَا يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْنَا فِي رُقْيَةِ النَّمْلَةِ وَالْجُنُونِ۔

حضرت عبداللہ بن بابا ہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو جلد نظر لگ جاتی ہے تو کیا میں انہیں دم کرواؤں آپ نے فرمایا ہاں اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو میں کہتا کہ نظر اس سے آگے بڑھ جائے گی۔ تو اس میں بھی اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے چیونٹی اور جنوں کے دم کے سلسلے میں ذکر کی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا الرُّخْصَةُ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بخار والے کو دم کرنے کی اجازت بھی مروی ہے۔

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بخار والے کو دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَهٰذَا فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ كَانَ بَعْدَ النَّهْيِ لِأَنَّ الرُّخْصَةَ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ مَحْظُورٍ۔

حضرت سفیان نے حضرت شیبانی سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نہی کے بعد ہے کیونکہ ممنوع چیز کی اجازت دی جاتی ہے (یعنی جو پہلے ممنوع ہو)

۱۳۶۱ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبَاحَةِ الرُّقَى كُلِّهَا مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَرٰى فِي

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر قسم کے دم کی اجازت مروی ہے جب تک شرک نہ ہو حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دور جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اپنے دم (کے الفاظ) مجھ پر پیش کرو جب تک شرک نہ ہو دم کرنے

ذٰلِكَ قَالَ اَعْرِضُوْا عَلَیَّ رُقَاكُمْ فَلَا بَاْسَ بِالرُّقٰی مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ ۔

میں کوئی حرج نہیں۔

فَهٰذَا يَحْتَمِلُ اَيْضًا مَا احْتَمَلَهٗ مَا رَوَيْنَا قَبْلَهٗ فَاحْتَجْنَا اَنْ نَعْلَمَ هَلْ هٰذِهِ الْاِبَاحَةُ لِلرُّقٰی مُتَاَخِّرَةٌ عَمَّا رُوِیَ فِی النَّهْیِ عَنْهَا اَوْ مَا رُوِیَ فِی النَّهْیِ عَنْهَا مُتَاَخِّرٌ عَنْهَا فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لَهَا ۔

اس میں بھی اس بات کا احتمال ہے جو ہم پہلے روایات کر چکے ہیں تو ہمیں اس بات کی حاجت ہے کہ ہم معلوم کریں کیا دم کرنے کی یہ اجازت اس کی ممانعت سے مؤخر ہے یا جو کچھ ممانعت کے بارے میں ہے وہ مؤخر ہے تو وہ اس کے لیے ناسخ ہو۔

١٣٦٢۔ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ فَاِذَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ دُعِیَ لِامْرَاَةٍ بِالْمَدِيْنَةِ لَدَغَتْهَا حَيَّةٌ لِيَرْقِيَهَا فَاَبٰی فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ فَقَالَ عَمْرٌو يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَزْجُرُ عَنِ الرُّقٰی فَقَالَ اقْرَاْهَا عَلَیَّ فَقَرَاَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِهَا اِنَّمَا هِیَ مَوَاثِيْقُ فَارْقِ بِهَا ۔

چنانچہ ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن حزم مدینہ طیبہ میں ایک عورت کے لیے بلائے گئے جسے سانپ نے کاٹا تھا تاکہ آپ اسے دم کریں تو انہوں نے انکار کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تو آپ نے انہیں بلایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو دم کرنے سے روکتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے پڑھو انہوں نے پڑھا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں یہ تو پختہ باتیں ہیں ان کے ساتھ دم کرو۔

١٣٦٣۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰی اَتَاهُ خَالِیْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰی وَاِنِّیْ اَرْقِیْ مِنَ الْعَقْرَبِ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا تو میرے ماموں آپ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ دم کرنے سے روکتے تھے اور میں بچھو کا دم کرتا ہوں آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے وہ ایسا کرے۔

١٣٦٤۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يَرْقُوْنَ مِنَ الْحَيَّةِ فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰی فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ اَرْقِیْ مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ قَالَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ كَانَ يَرْقِیْ مِنَ الْحَيَّةِ فَقَالَ اعْرِضْهَا عَلَیَّ فَعَرَضَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا اِنَّمَا هِیَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انصار کے ایک گھر والے سانپ (کے ڈسنے) کا دم کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا تو ایک شخص حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سانپ کے ڈسنے پر دم کرتا تھا اور آپ نے دم کرنے سے منع فرما دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے، پہنچائے، آپ فرماتے ہیں ایک اور شخص آیا جو سانپ کا دم کرتا تھا تو آپ نے فرمایا مجھ پر پیش کرو اس نے پیش کیا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں یہ پختہ الفاظ ہیں۔

مَوَاثِيقُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا رُوِيَ فِي إِبَاحَةِ الرُّقَى نَاسِخٌ لِمَا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْهَا

تو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جو کچھ اس کے جواز کے متعلق ہے وہ اس کی ممانعت کے لیے ناسخ ہے۔

ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي تِلْكَ الرُّقَى كَيْفَ هِيَ۔

پھر ہم نے ارادہ کیا کہ اس دم کی کیفیت معلوم کریں۔

۱۳۶۵۔ **فَإِذَا** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهَا مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ۔

تو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جب تک شرک نہ ہو کوئی حرج نہیں۔

۱۳۶۶۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي الرَّبَابُ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ مَرَرْنَا بِسَيْلٍ فَدَخَلْنَا نَغْتَسِلُ فَخَرَجْتُ مِنْهُ وَأَنَا مَحْمُوْمٌ فَنُمِيَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا ثَابِتٍ فَلْيَتَعَوَّذْ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي إِنَّ الرُّقَى صَالِحَةٌ فَقَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ مِنَ النَّظْرَةِ وَالْحُمَةِ وَاللَّدْغَةِ۔

آپ سے یوں بھی مروی ہے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک نالے پر گزرے تو ہم وہاں غسل کرنے کے لیے داخل ہو گئے میں وہاں سے نکلا تو بخار میں مبتلا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا ابو ثابت کو حکم دو کہ وہ پڑھ کر پھونکیں فرماتے ہیں حضرت رباب نے کہا میں نے عرض کیا اے میرے آقا! کیا دم کرنا صحیح ہے حضرت سہل نے فرمایا دم کرنا نہیں مگر تین چیزوں سے نظر لگنے سے، بخار سے اور کاٹنے سے۔

فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا أَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّقَى هُوَ التَّعَوُّذُ فَأَمَّا قَوْلُ سَهْلٍ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلِمَ ذٰلِكَ مِنْ إِبَاحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نَهْيِهِ الْمُتَقَدِّمِ وَلَمْ يَعْلَمْ مَا سِوَى ذٰلِكَ مِمَّا رَوَيْنَا عَنْ غَيْرِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْهِ۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دم کی اجازت دی ہے وہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا ہو اور حضرت سہل کا قول کہ دم کرنا صرف تین چیزوں سے ہے تو اس کا مطلب یہ کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت کے بعد ان تین چیزوں کے بارے میں سنا ہوگا۔ اس کے علاوہ جن کے بارے میں ہم نے دوسرے حضرات کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ان کو ان چیزوں کا علم نہ ہو سکا۔

۱۳۶۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَكَيْتَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي نَفْسٍ وَعَيْنٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ علیل ہیں، آپ نے فرمایا ہاں تو انہوں نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو ہر اس چیز سے دم کرتا ہوں جو آپ کو تکلیف دے ہر جاندار چیز سے اور نظر بد سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ

ارقیک۔

کو دم کرتا ہوں۔

۱۳۶۸۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا معاویۃ بن صالح عن ازھر بن سعید عن عبد الرحمٰن بن السائب ابن اخی میمونۃ ان میمونۃ قالت لہ الا ارقیک برقیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بلی قالت بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء فیک اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے حضرت عبدالرحمن بن سائب سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ان سے پوچھا کہ کیا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دم کے ساتھ دم کروں! انہوں نے عرض کیا جی ہاں تو ام المومنین نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام سے میں تمہیں دم کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں ہر بیماری سے شفاء دے اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کر دے اور شفاء دے تیرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں۔

فھذا وما اشبھہ من الرقی لا باس بہ۔

اس قسم کے الفاظ کے ساتھ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۳۶۹۔ وقد دل علی ذلک ایضا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث عوف لا باس بالرقی ما لم یکن شرک فدل ذلک ان کل رقیۃ لا شرک فیھا فلیست بمکروھۃ واللہ اعلم۔

اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بھی دلالت کرتا ہے حضرت عوف رضی اللہ عنہ اپنی حدیث میں آپ کا قول نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تک شرک نہ ہو دم کرنے میں کوئی حرج نہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ہر وہ ہر دم جس میں شرک نہ ہو مکروہ نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

باب ۳۱ الحدیث بعد العشاء الآخرۃ

باب ۳۱: نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا

۱۳۷۰۔ حدثنا عبد الغنی بن رفاعۃ اللخمی قال ثنا عبد الرحمٰن بن زیاد قال ثنا شعبۃ عن سیار بن سلامۃ قال دخلت مع ابی علی ابی برزۃ فسمعتہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ النوم قبل العشاء الآخرۃ والحدیث بعدھا۔

حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد گفتگو کرنا ناپسند کرتے تھے۔

۱۳۷۱۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمۃ عن سیار فذکر باسنادہ مثلہ

حضرت حماد بن سلمہ حضرت سیار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قال ابو جعفر فذھب قوم الی کراھۃ الحدیث بعد العشاء الآخرۃ واحتجوا فی ذلک بھذا الحدیث وخالفھم فی ذلک آخرون فقالوا اما الکلام الذی لیس بقربۃ الی اللہ عز وجل وان کان لیس بمعصیۃ فھو مکروہ حینئذ لانہ مستحب للرجل ان ینام علی قربۃ وخیر

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے نماز عشاء کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند کیا ہے ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو گفتگو قرب خداوندی کا سبب نہ ہو اگرچہ گناہ بھی نہ ہو وہ اس وقت مکروہ ہے کیونکہ انسان کے لیے مستحب ہے

وَفَضْلٍ يَخْتِمُ بِهِ عَمَلَهُ فَأَفْضَلُ الْأَشْيَاءِ لَهُ أَنْ يَنَامَ عَلَى الصَّلٰوةِ فَتَكُوْنُ هِيَ آخِرَ عَمَلِهِ۔

کہ وہ قربت وخیر پر سو جائے اور بھلائی پر اس کا عمل ختم ہو لہذا افضل بات یہ ہے کہ وہ نماز کے بعد سو جائے تاکہ یہی اس کا آخری عمل ہو۔

۱۳۷۲۔ وَاحْتَجُّوْا فِي إِبَاحَةِ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَبَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَتَمَةِ وَقَالَ مُسْلِمٌ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَبَ لَهُمُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَفِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَوَجْهُهُمَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ كَرِهَ لَهُمْ مِنَ السَّمَرِ مَا لَيْسَ بِقُرْبَةٍ وَحَدَبَ لَهُمْ مَا هُوَ قُرْبَةٌ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي هٰذَا الْبَابِ۔

انہوں نے نماز عشاء کے بعد گفتگو کے جواز پر یوں استدلال کیا ہے حضرت ابووائل سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے بعد بات چیت کے لیے ہماری طرف متوجہ ہوئے حضرت مسلم راوی فرماتے ہیں نماز عشاء کے بعد تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے بعد گفتگو کے لیے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور پہلی حدیث میں ہے کہ آپ اسے مکروہ جانتے تھے تو ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے اس گفتگو کو ناپسند کیا جو قرب خداوندی کا ذریعہ نہ تھی اور ان کی طرف اس گفتگو کے ساتھ متوجہ ہوئے جو قرب کا ذریعہ تھی یہی وہ مفہوم ہے جو ہم نے دوسرے قول والوں کی طرف سے ذکر کیا اور جو اس باب میں مذکور ہے۔

۱۳۷۳۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رُبَّمَا سَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْأَمْرِ يَكُوْنُ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ سَمَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ يَسْمُرُهُ وَأَنَّهُ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَذٰلِكَ مِنْ أَعْظَمِ الطَّاعَاتِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّمَرَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا۔

حضرت علقمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر مسلمانوں کے امور سے متعلق گفتگو فرماتے تھے۔

تو اس حدیث نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس گفتگو کی وضاحت کر دی کہ وہ مسلمانوں کے معاملات سے متعلق ہوتی تھی اور یہ بڑی بڑی عبادات میں سے ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ممنوع گفتگو اس کے خلاف ہے۔

تو اس حدیث نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس گفتگو کی وضاحت کر دی کہ وہ مسلمانوں کے معاملات سے متعلق ہوتی تھی اور یہ بڑی

۱۳۷۴۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَدَبَ اِلَیْنَا عُمَرُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ عُمَرَ جَدَبَ اِلَیْهِمُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَمْ یُبَیِّنْ لَنَا فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَیَّ سَمَرٍ ذٰلِكَ السَّمَرُ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

بڑی عبادات میں سے ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ممنوع گفتگو اس کے خلاف ہے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز عشاء کے بعد گفتگو کے لیے ان کی طرف متوجہ ہوئے لیکن یہ بات واضح نہیں کہ وہ کونسی گفتگو تھی تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۱۳۷۵۔ فَاِذَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْاَنْصَارِ قَالَ كَانَ عُمَرُ لَا یَدَعُ سَامِرًا بَعْدَ الْعِشَاءِ یَقُوْلُ ارْجِعُوْا لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُكُمْ صَلٰوةً اَوْ تَهَجُّدًا فَانْتَهٰی اِلَیْنَا وَاَنَا قَاعِدٌ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اَبِیْ ذَرٍّ فَقَالَ مَا یُقْعِدُكُمْ قُلْنَا اَرَدْنَا اَنْ نَذْكُرَ اللّٰهَ فَقَعَدَ مَعَهُمْ

حضرت ابوسعید (انصار کے آزاد کردہ غلام) فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد کسی گفتگو کرنے والے کو نہیں چھوڑتے تھے فرماتے جاؤ شاید اللہ تعالیٰ تمہیں نماز یا تہجد کی توفیق عطا فرماتے (ایک دن) آپ ہمارے پاس تشریف لائے میں حضرت ابن مسعود اُبی بن کعب اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھا پوچھا کیوں بیٹھے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے۔

۱۳۷۶۔ فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ كَانَ یَنْهَاهُمْ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ لِیَرْجِعُوْا اِلٰی بُیُوْتِهِمْ لِیُصَلُّوْا اَوْ لِیَنَامُوْا نَوْمًا ثُمَّ یَقُوْمُوْنَ لِصَلٰوةٍ یَكُوْنُوْنَ بِذٰلِكَ مُتَهَجِّدِیْنَ فَلَمَّا سَاَلَهُمْ مَا الَّذِیْ اَقْعَدَهُمْ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهٗ ذِكْرُ اللّٰهِ لَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ وَقَعَدَ مَعَهُمْ لِاَنَّ مَا كَانَ یُقِیْمُهُمْ لَهٗ هُوَ الَّذِیْ هُمْ قُعُوْدٌ لَهٗ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ السَّمَرَ الَّذِیْ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَ جَدَبَا اِلَیْهِمْ هُوَ الَّذِیْ فِیْهِ قُرْبَةٌ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّهْیُ عَنْهُ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَرْزَةَ هُوَ مَا لَا قُرْبَةَ فِیْهِ لِیَسْتَوِیَ مَعَانِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِتَتَّفِقَ وَلَا تَتَضَادَّ۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو نماز عشاء کے بعد گفتگو سے منع فرماتے تھے تاکہ لوگ اپنے گھروں کی طرف لوٹ جائیں اور نماز پڑھیں یا سو جائیں پھر نماز کے لیے بیدار ہوں تاکہ اس کے ساتھ وہ تہجد پڑھنے والے قرار پائیں تو جب انہوں نے پوچھا کہ وہ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بیٹھے ہیں تو آپ نے ان پر یہ اعتراض نہ کیا اور ان کے ساتھ خود بھی بیٹھ گئے کیونکہ وہ جس بات کے لیے ان کو اٹھانا چاہتے وہ اسی کے لیے تو بیٹھے ہوئے تھے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو وائل کی روایت میں جس گفتگو کا ذکر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے یہ وہ گفتگو ہے جو قرب خداوندی کا ذریعہ تھی اور حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو ممانعت ہے وہ اس گفتگو کے بارے میں ہے جس میں قربت نہیں تھی (یہ مفہوم لینا اس لیے ضروری ہے) تاکہ احادیث باہم متفق ہوں اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو۔

۱۳۷۷۔ وَقَدْ رُوِّیْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُمَا سَمَرَا اِلٰی طُلُوْعِ الثُّرَیَّا فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَی السَّمَرِ الَّذِیْ هُوَ قُرْبَةٌ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ

ہم نے حضرت عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے) روایت کیا کہ وہ دونوں ثریا ستارے کے طلوع تک گفتگو کرتے تھے تو ہمارے نزدیک اس سے مراد بھی وہ گفتگو ہے جو

قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ بِإِسْنَادِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

۱۳۷۸- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا مِنْ طَرِيْقٍ لَيْسَ مِثْلُهٗ يُثْبِتُ اَنَّهَا قَالَتْ لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ اَوْ مُسَافِرٍ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا اِنْ ثَبَتَ عَنْهَا غَيْرُ مُخَالِفٍ لِمَا رَوَيْنَا وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُسَافِرَ يَحْتَاجُ اِلٰى مَا يَدْفَعُ النَّوْمَ عَنْهُ لِيَسِيْرَ فَاُبِيْحَ بِذٰلِكَ السَّمَرُ وَاِنْ كَانَ لَيْسَ بِقُرْبَةٍ مَالَمْ يَكُنْ مَعْصِيَةً لِاحْتِيَاجِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ فَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهَا لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُسَافِرٍ وَاَمَّا قَوْلُهَا اَوْ مُصَلٍّ فَمَعْنَاهُ عِنْدَنَا عَلَى الْمُصَلِّيْ بَعْدَ مَا يَسْمُرُ فَيَكُوْنُ نَوْمُهٗ اِذَا نَامَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلَى الصَّلٰوةِ لَا عَلَى السَّمَرِ فَقَدْ عَادَ هٰذَا الْمَعْنٰى اِلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ صَرَفْنَا اِلَيْهِ مَعَانِيَ الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔

ہم نے یہ حدیث اس سے پہلے اس کی سند کے ذکر کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک ایسی سند کے ساتھ مروی ہے جس کی مثل ثابت نہیں انہوں نے فرمایا گفتگو نہیں ہے نمازی اور مسافر کے لیے۔ ہمارے نزدیک اگرچہ حدیث ثابت بھی ہو تو بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ مسافر ایسی چیز کا محتاج ہوتا ہے جو اس سے نیند کو دور کر دے تاکہ وہ چلتا رہے پس اس کے لیے گفتگو جائز ہے اگرچہ قرب خداوندی کا ذریعہ نہ ہو جب تک گناہ کی بات نہ ہو کیونکہ اسے گفتگو کی ضرورت ہوتی ہے تو ام المومنین کے قول کہ مسافر کو گفتگو کی اجازت ہے کا یہی مطلب ہے اور ان کا یہ فرمانا کہ نمازی کو اجازت ہے تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ جو گفتگو کے بعد نماز پڑھے پس اس کے بعد اس کا سونا نماز کے بعد ہوگا گفتگو کے بعد نہیں لہٰذا اس کا مفہوم، اس مفہوم کی طرف لوٹ گیا جو ہم نے ان روایات کے معانی کے ضمن میں بیان کیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ٣١١ نَظَرِ الْعَبْدِ اِلٰى شُعُوْرِ الْحَرَائِرِ

باب ۳۱۱ آزاد عورتوں کے بالوں کو دیکھنا

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ لِاِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ وَكَانَ عِنْدَهٗ مَا يُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُهٗ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَثَبَّتَنِيْهِ مَعْمَرٌ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم (عورتوں) میں سے کسی کا مکاتب غلام ہو اور اس کے پاس ادائیگی کے لیے مال ہو تو وہ (عورت) اس سے پردہ کرے حضرت سفیان فرماتے ہیں اسے میں نے حضرت زہری سے سنا اور حضرت معمر نے اس کی توثیق فرمائی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اَنَّ الْعَبْدَ لَا بَاْسَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى شُعُوْرِ مَوْلَاتِهٖ وَوَجْهِهَا وَاِلٰى مَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَةَ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهَا قَدْ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مُحْتَجِبَةٍ مِنْهُ وَقَالُوْا قَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمِلَ بِهٖ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہل مدینہ کی ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ غلام پر کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنی مالکہ کے بال، چہرے اور جسم کے اس حصے کی طرف دیکھے جسے اس کا محرم دیکھ سکتا ہے ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا اور کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پردے کا حکم دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے پہلے (مکاتبت سے پہلے) اس سے وہ پردہ نہیں کرتی تھیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں یہی بات حضرت ابن عباس

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی آپ کی ازواج مطہرات نے اس پر عمل کیا۔

١٣٨٠ - فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَأْسَ اَنْ يَّنْظُرَ الْعَبْدُ اِلٰى شُعُوْرِ مَوْلَاتِهٖ۔

اس سلسلے میں انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت ابومالک، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غلام اپنی مالکہ کے بالوں کی طرف دیکھے۔

١٣٨١ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيٰى مِنْ اٰلِ الْاَشَجِّ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَيَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّ امْرَاَةً جَلَسَتْ عِنْدَ عَبْدِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ خِمَارٍ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ بَاْسًا قَالَ بُكَيْرٌ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ تَجْلِسُ عِنْدَ عَبْدِ الْقَاسِمِ وَهُوَ زَوْجُهَا بِغَيْرِ خِمَارٍ قَالَ بُكَيْرٌ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ كَانَتْ عَائِشَةُ يَرَاهَا الْعَبِيْدُ لِغَيْرِهَا قَالَ بُكَيْرٌ قَالَتْ اُمُّ عَلْقَمَةَ مَوْلَاةُ عَائِشَةَ تَدْخُلُ عَلَيْهَا عَبِيْدُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنْ كَانَ عَبِيْدُ النَّاسِ لَيَرَوْنَ عَائِشَةَ بَعْدَ اَنْ يَحْتَلِمَ اَحَدُهُمْ وَاِنَّهَا لَتَمْتَشِطُ قَالَ بُكَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ لَمْ تَكُنْ اُمُّ سَلَمَةَ تَحْتَجِبُ مِنْ عَبِيْدِ النَّاسِ

حضرت مخرمہ بن بکیر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عمرو بن شعیب، یزید بن عبداللہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں یہ سب حضرات فرماتے ہیں اگر کوئی عورت دوپٹے کے بغیر اپنے خاوند کے غلام کے پاس بیٹھ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں حضرت بکیر فرماتے ہیں مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے خبر دی کہ حضرت اسماء بنت عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہا) اپنے خاوند حضرت قاسم کے غلام کے پاس دوپٹے کے بغیر بیٹھتی تھیں حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی

ام علقمہ نے بتایا کہ مسلمانوں کے غلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے اگرچہ وہ دوسروں کے غلام ہوتے اور بالغ بھی ہو جاتے تاکہ وہ آپ کی زیارت کریں اور آپ کنگھی کر رہی ہوتیں حضرت بکیر حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا لوگوں کے غلاموں سے پردہ نہیں کرتی تھیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْظُرُ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرَّةِ اِلَّا اِلٰى مَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْهَا الْحُرُّ الَّذِيْ لَا مَحْرَمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کوئی غلام آزاد عورت کو نہیں دیکھ سکتا البتہ وہ حصہ جسے غیر محرم آزاد مرد دیکھ سکتا ہے۔

١٣٨٢ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ذَكَرُوْا فِيْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ لَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قَالَ اَهْلُ تِلْكَ الْمَقَالَةِ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ حِجَابَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّهُنَّ قَدْ كُنَّ يَحْتَجِبْنَ عَنِ النَّاسِ جَمِيْعًا اِلَّا مَنْ كَانَ

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو قول نقل کیا ہے وہ ان حضرات کے قول پر دلالت نہیں کرتا ممکن ہے اس سے امہات المؤمنین کا پردہ کرنا مراد ہو وہ تمام لوگوں سے پردہ کرتی تھیں سوائے ان لوگوں کے جو ان کے ذو رحم محرم ہوتے لہٰذا کسی شخص کے لیے

مِنْهُمْ ذُوْ رَحِمٍ مَّحْرَمٍ فَكَانَ لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرَاهُنَّ اَصْلًا اِلَّا مَنْ كَانَ بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَهُ رَحِمٌ مَّحْرَمٌ وَغَيْرُهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ لَسْنَ كَذٰلِكَ لِاَنَّهُ لَا بَأْسَ اَنْ يَّنْظُرَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ لَا رَحِمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا وَلَيْسَتْ عَلَيْهِ بِمُحَرَّمَةٍ اِلٰى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔

١٣٨٣۔ **فَقَدْ** قِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا قَالَ الزِّيْنَةُ الْقُرْطُ وَالْقِلَادَةُ وَالسِّوَارُ وَالْخَلْخَالُ وَالدُّمْلُجُ وَمَا ظَهَرَ مِنْهَا الثِّيَابُ وَالْجِلْبَابُ۔

١٣٨٤۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا الْكُحْلُ وَالْخَاتَمُ۔

١٣٨٥۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا قَالَ هُوَ مَا فَوْقَ الدِّرْعِ فَاُبِيْحَ لِلنَّاسِ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى مَا لَيْسَ مُحَرَّمًا عَلَيْهِمْ مِنَ النِّسَاءِ اِلٰى وُجُوْهِهِنَّ وَاَكُفِّهِنَّ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ فَفُضِّلْنَ بِذٰلِكَ عَلٰى سَائِرِ النَّاسِ۔

١٣٨٦۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ حَجَبْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰيَةَ الْحِجَابِ۔

١٣٨٧۔ **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ

بھی ان کو دیکھنا بالکل جائز نہ تھا سوائے ان حضرات کے جو ان کے ... تھے جب کہ دوسری خواتین کا یہ حکم نہیں تھا کیونکہ کسی ایسی عورت ... اور ہتھیلیوں کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں جو اس دیکھنے ... کی محرم نہ ہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اور وہ اپنی زینت کو ظا... مگر جو اس میں سے ظاہر ہے"۔

اس سلسلے میں یوں کہا گیا ہے حضرت ابوالاحوص حضرت ع... رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں "اور وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر جو ظاہر ہو" تو زینت سے بالیاں، ہار، کنگن، پازیب اور بازو بند مراد ہیں اور جو کچھ ظاہر ہے وہ کپڑے اور چادر ہے۔

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں "اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو ظاہر ہو" یہاں ظاہر سے مراد سرمہ اور انگوٹھی ہے۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے مراد کرتے سے اوپر کی اشیاء ہیں پس لوگوں کے لیے جائز ہے کہ وہ ان عورتوں کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھیں جو عورتیں ان پر حرام نہیں ہیں لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے نہیں دیکھ سکتے کیوں کہ پردے کی آیت نازل ہو گئی اور انہیں دوسرے تمام لوگوں پر فضیلت دی گئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے پاس نیک و بد سب آتے ہیں اگر امہات المومنین پردہ کریں تو کیا ہی اچھا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت نازل فرمائی۔

حضرت حسین بن نصر فرماتے ہیں میں نے حضرت یزید بن ہارون

ابن هرون قال ثنا حميد فذكر باسناده مثله۔

سے سنا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حمید نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۸۸- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عروة عن عائشة ان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم كن يخرجن بالليل الى المناصع وهو صعيد افيح وكان عمر يقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم احجب نساءك فلم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل فخرجت سودة ذات ليلة وكانت امرأة طويلة فناداها عمر الا قد عرفناك يا سودة حرصا على ان ينزل الله الحجاب قالت عائشة فانزل الحجاب۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رات کے وقت قضائے حاجت کے مقامات کی طرف جاتی تھیں اور وہ کھلی زمین تھی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتے یا رسول اللہ! ازواج مطہرات کا پردہ کرا دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے چنانچہ ایک رات حضرت سودہ رضی اللہ عنہا باہر نکلیں آپ کا قد لمبا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا آپ کو حرص تھی کہ اللہ تعالیٰ پردے کا حکم نازل فرمائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پس اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دے دیا۔

۱۳۸۹- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثني الليث فذكر باسناده مثله۔

حضرت یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت لیث نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۹۰- حدثنا روح قال يحيى قال حدثني الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني انس بن مالك قال كنت اعلم الناس بشان الحجاب فيما انزل وكان اول ما انزل في مبنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بزينب بنت جحش اصبح بها عروسا فدعا القوم فاصابوا من الطعام ثم خرجوا وبقي رهط منهم عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطالوا المكث فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج وخرجت معه حتى جاء عتبة حجرة عائشة ثم ظن رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم قد خرجوا فرجع ورجعت معه حتى دخل على زينب فاذا هم جلوس فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجعت معه حتى اذا بلغ عتبة حجرة عائشة وظن انهم قد خرجوا ارجع ورجعت معه فاذا هم قد خرجوا فضرب رسول الله

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی وہ فرماتے ہیں میں پردے کے معاملے کو سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوا سب سے پہلے یہ حکم اس وقت نازل ہوا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ شب زفاف منائی جب اس شب کی صبح ہوئی تو آپ نے لوگوں کو بلایا انہوں نے کھانا کھایا پھر وہ سب چلے گئے مگر ایک گروہ باقی رہ گیا وہ کافی دیر تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ باہر چلا گیا یہاں تک کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس تشریف لائے پھر آپ کو خیال ہوا کہ وہ چلے گئے ہوں گے چنانچہ آپ واپس لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ واپس ہوا حتیٰ کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے میں بھی واپس آ گیا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ کے پاس پہنچے اور خیال فرمایا کہ وہ چلے گئے ہوں گے تو آپ پھر تشریف لائے

صلى الله عليه وسلم بيني وبينه بالستر وأنزل الحجاب۔

میں بھی آپ کے ساتھ آیا اس وقت وہ چلے گئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور پردے کا حکم نازل ہو گیا

۱۳۹۱۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا عبد الله بن بكر قال ثنا حميد الطويل عن أنس قال أولم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بنى بزينب بنت جحش ثم خرج إلى حجر أمهات المؤمنين فلما رجع إلى بيته رأى رجلين قد مد بهما الحديث فوثبا مسرعين فرجع حتى دخل البيت وأرخى الستر وأنزلت آية الحجاب۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شب زفاف کی تو ولیمہ کیا پھر امہات المومنین کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے جب اپنے خانہ اقدس کی طرف لوٹے تو دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ خوب باتیں کر رہے تھے تو وہ دونوں جلدی جلدی کود کر چلے گئے آپ واپس تشریف لائے گھر میں داخل ہوئے اور پردہ ڈال دیا اور پردے کی آیت نازل ہو گئی۔

۱۳۹۲۔ حدثنا إبراهيم بن منقذ قال ثنا المقرئ عن جرير عن سالم العلوي عن أنس بن مالك قال كنت خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم فكنت أدخل عليه بغير إذن فجئت يوما أدخل فقال كما أنت فإنه قد حدث بعدك أمر فلا تدخل علينا إلا بإذن۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا اور میں اجازت کے بغیر حاضر ہو جایا کرتا تھا ایک دن میں حاضر ہوا اور داخل ہونے لگا تو آپ نے فرمایا ٹھہرو تمہارے بعد ایک حکم ظاہر ہوا لہٰذا ہمارے پاس اجازت کے بغیر نہ آنا۔

۱۳۹۳۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سليمان بن حرب قال ثنا حماد عن سالم العلوي عن أنس بن مالك قال لما نزلت آية الحجاب جئت أدخل كما أدخل فقال النبي صلى الله عليه وسلم رويدا وراءك يا بني۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب پردے کی آیت نازل ہوئی تو میں آیا اور عادت کے مطابق داخل ہونے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹے! باہر ٹھہر جاؤ۔

۱۳۹۴۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبيد الله بن معاذ قال ثنا المعتمر بن سليمان عن أبيه عن أبي مجلز عن أنس بن مالك قال لما تزوج النبي صلى الله عليه وسلم زينب بنت جحش دعا القوم فطعموا ثم جلسوا يتحدثون فأخذ كأنه يتهيأ للقيام فلم يقوموا فلما رأى ذلك قام وقام من قام معه من القوم وقعد الثلاثة ثم إن النبي صلى الله عليه وسلم جاء فدخل فإذا القوم جلوس ثم إنهم قاموا وانطلقوا فجئت فأخبرت النبي صلى الله عليه وسلم أنهم قد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا انہوں نے کھانا کھایا اور پھر گفتگو کے لیے بیٹھ گئے آپ نے ایسا عمل شروع کیا کہ گویا آپ کھڑا ہونا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ پھر بھی نہ اٹھے جب آپ نے یہ حالت دیکھی تو کھڑے ہو گئے اور ان میں سے بھی کچھ لوگ آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے البتہ تین آدمی بیٹھے رہے پھر آپ تشریف لائے اندر جانے لگے تو دیکھا کہ وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے میں حاضر ہوا اور اطلاع کی کہ وہ چلے گئے ہیں چنانچہ آپ تشریف لائے اور داخل ہوئے اب پردے

اِنْطَلَقُوْا فَجَاءَ فَدَخَلَ وَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ الْاٰيَةَ

کی آیت نازل ہوئی " اے ایمان والو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل نہ ہو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دی جائے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكُنَّ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ خُصِصْنَ بِالْحِجَابِ مَا لَمْ يُجْعَلْ فِيْهِ سَائِرُ النَّاسِ مِثْلَهُنَّ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَائِهِنَّ اَوْ اٰبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَائِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ فَجَعَلَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ مِنْهُنَّ **قِيْلَ** لَهٗ مَا جَعَلَهُنَّ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهٗ ذَكَرَ جَمَاعَةً مُّسْتَثْنَيْنَ مِنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ فَذَكَرَ الْبُعُوْلَ وَذَكَرَ الْاٰبَاءَ وَمَنْ ذَكَرَ مَعَهُمْ مِثْلَ مَا ذَكَرَهٗ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ فَلَمْ يَكُنْ جَمْعُهٗ بَيْنَهُمْ بِدَلِيْلٍ عَلٰى اسْتِوَاءِ اَحْكَامِهِمْ لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْبَعْلَ قَدْ يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يَّنْظُرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ اِلٰى مَا لَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا اَبُوْهَا مِنْهَا ثُمَّ قَالَ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ فَلَا يَكُوْنُ ضَمُّهٗ اُولٰئِكَ مَعَ مَا قَبْلَهُمْ بِدَلِيْلٍ اَنَّ حُكْمَهُمْ مِثْلُ حُكْمِهِمْ وَلٰكِنَّ الَّذِيْ اُبِيْحَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ لِلْمَمْلُوْكِيْنَ مِنَ النَّظَرِ اِلَى النِّسَاءِ اِنَّمَا هُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ الزِّيْنَةِ وَهُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ وَفِيْ اِبَاحَتِهٖ ذٰلِكَ لِلْمَمْلُوْكِيْنَ وَلَيْسُوْا بِذَوِيْ اَرْحَامٍ مُّحَرَّمَةٍ دَلِيْلٌ اَنَّ الْاَحْرَارَ الَّذِيْنَ لَيْسُوْا بِذَوِيْ اَرْحَامٍ مُّحَرَّمَةٍ مِّنَ النِّسَاءِ فِيْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امہات المومنین کو پردے کے اس حکم کے ساتھ مخصوص کیا گیا جس میں باقی تمام لوگ ان کی مثل نہ تھے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "آپ مومن عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو پست کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر وہ جو خود بخود ظاہر ہے" پھر فرمایا وہ اپنی زینت کو اپنے خاوندوں باپ دادا، خاوندوں کے باپ دادا، اپنے بیٹوں، خاوندوں کے بیٹوں، اپنے بھائیوں، بھتیجوں بھانجوں اپنی عورتوں یا لونڈی غلام کے علاوہ کسی کے لیے ظاہر نہ کریں تو ان کے غلاموں کو محارم کی طرح قرار دیا گیا۔

تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ انہیں ایسا نہیں قرار دیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایک جماعت کا ذکر کیا جو اس کے ارشاد گرامی کہ وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سے مستثنیٰ ہے تو خاوند کا ذکر کیا، باپ دادوں کا ذکر کیا اور ان کے ساتھ جن کو اس کی مثل ذکر کیا اور لونڈی غلاموں کا ذکر کیا تو ان کو جمع کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ ان کے احکام ایک جیسے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خاوند کے لیے عورت کا وہ مقام دیکھنا جائز ہے جسے عورت کا باپ نہیں دیکھ سکتا پھر فرمایا یا وہ جو تمہاری ملک میں ہوں تو اسے پہلوں کے ساتھ ملانا اس دلیل سے نہیں کہ ان کا حکم اُن کی طرح ہے بلکہ اس آیت کے ذریعے غلاموں کے لیے عورتوں کا وہ حصہ دیکھنے کی اجازت دی گئی ہے جو زینت میں سے ظاہر ہے اور وہ چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں اور اسے غلاموں کے لیے جائز قرار دیا حالانکہ وہ محارم نہیں ہیں، اس بات کی دلیل ہے کہ جو آزاد لوگ محارم نہیں ہے ان کا بھی یہی حکم ہے۔

وَقَدْ بَيَّنَ هٰذَا الْمَعْنٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ مفہوم حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول میں بیان ہوا آپ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

لسودة احتجبي منه فامرها بالحجاب منه وهو ابن وليدة ابيها وليس يخلو ان يكون اخاها او ابن وليدة ابيها فيكون مملوكا لسائر ورثة ابيها فعلمنا ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يحجبها منه لانه اخوها ولكن لانه غير اخيها وهو في تلك الحال مملوك فلم يحل له بذلك النظر اليها فقد ضاد هذا الحديث حديث ام سلمة وخالفه وصارت الاية التي ذكرنا على قول هذا الذاهب الى حديث سودة انها على سائر النساء دون امهات المؤمنين وان عبيد امهات المؤمنين كانوا في حكم النظر اليهن في حكم القرباء منهن الذين لا رحم بينهم وبينهن لا في حكم ذوي الارحام منهن المحرمة وكل من كان بينه وبينهن محرمة فهو عندنا في حكم ذوي الارحام المحرمة في منع ما وصفنا ثم رجعنا الى النظر لنستخرج به من القولين قولا صحيحا فراينا ذا الرحم لا باس ان ينظر الى المراة التي هو لها محرم الى وجهها وصدرها وشعرها وما دون ركبتها وراينا القريب منها ينظر الى وجهها وكفيها فقط ثم راينا العبد حرام عليه في قولهم جميعا ان ينظر الى صدر المراة مكشوفا او الى ساقيها سواء كان رقه لها او لغيرها فلما كان فيما ذكرنا كالاجنبي منها لا كذي رحمها المحرم عليها كان في النظر الى شعرها ايضا كالاجنبي لا كذي رحمها المحرم عليها فهذا هو النظر في هذا الباب وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

۱۳۹۵- وقد وافقهم في ذلك من المتقدمين الحسن والشعبي حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال ثنا مغيرة عن

سے فرمایا ان سے پردہ کرو تو آپ نے ان کو ان سے پردہ کرنے کا حکم دیا حالانکہ وہ ان کے باپ کی لونڈی کے بیٹے ہیں تو وہ دو باتوں سے خالی نہیں یا تو وہ ان کے بھائی ہوں گے یا ان کے والد کی لونڈی کے بیٹے پس وہ ان کے اور ان کے والد کے تمام وارثوں کے مملوک ہو گئے تو ہمیں معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ان سے پردہ اس لیے نہیں کروایا کہ وہ ان کے بھائی تھے بلکہ اس لیے کہ وہ بھائی نہیں تھے اور وہ اس حالت میں مملوک تھے پس ان کے غلام ہونے کی وجہ سے ان کے لیے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنا جائز نہ تھا اس طرح یہ حدیث، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ضد اور مخالف ہوئی اور جو آیت ہم نے ذکر کی وہ اس شخص کے نزدیک جس نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو اپنایا، تمام عورتوں سے متعلق ہے صرف امہات المؤمنین کے لیے نہیں اور امہات المؤمنین کے غلام، ان کی طرف دیکھنے کے سلسلے میں ان رشتہ داروں کے حکم میں تھے جو ان امہات المؤمنین کے رشتہ دار نہیں تھے ان کے حکم میں نہیں جو محارم تھے اور امہات المؤمنین کے ساتھ جس کو محرمیت حاصل ہو وہ اس ممانعت کے سلسلے میں ان رشتہ داروں کی طرح ہیں جو ان کے لیے محارم ہیں پھر ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول نکال سکیں تو ہم نے دیکھا کہ ذی رحم محرم کے لیے اس عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں جو اس پر حرام ہو وہ اس کے چہرے، سینے، بالوں اور گھٹنوں سے نیچے دیکھ سکتا ہے اور قریبی رشتہ دار صرف اس کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتا ہے پھر ہم نے دیکھا کہ سب کے نزدیک اس پر حرام ہے کہ عورت کے کھلے ہوئے سینے یا پنڈلیوں کی طرف دیکھے چاہے وہ اس عورت کا غلام ہو یا کسی اور کا، تو جب اس مذکورہ بات میں وہ اس عورت کے لیے اجنبی کی طرح ہے ذی رحم محرم کی طرح نہیں ہے تو بالوں کے سلسلے میں بھی وہ اجنبی کی طرح ہے ذی رحم محرم کی طرح نہیں ہے اس بات میں قیاس یہی ہے اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اس سلسلے میں متقدمین میں سے حضرت حسن اور حضرت شعبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے حضرت مغیرہ حضرت شعبی سے اور حضرت یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے غلام کے لیے اپنی مالکہ کے بالوں کو

الشَّعْبِیِّ وَیُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُمَا کَرِهَا اَنْ یَّنْظُرَ الْعَبْدُ اِلٰی شَعْرِ مَوْلَاتِهٖ۔

دیکھنا مکروہ جانا ہے۔

بَابُ التَّکَنِّیْ بِاَبِی الْقَاسِمِ هَلْ یَصِحُّ اَمْ لَا

باب ۳۱۲، ابو القاسم کنیت رکھنا کیسا ہے

۱۳۹۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ وُلِدَ لِیْ ابْنٌ اُسَمِّیْهِ بِاِسْمِكَ وَ اُکَنِّیْهِ بِکُنْیَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَکَانَتْ رُخْصَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ

حضرت محمد بن حنفیہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میرے ہاں لڑکا پیدا ہو تو میں آپ کے نام پر اس کا نام اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھوں! آپ نے فرمایا ہاں اور یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت تھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاَنْ یَّکْتَنِیَ الرَّجُلُ بِاَبِی الْقَاسِمِ وَاَنْ یَّتَسَمّٰی مَعَ ذٰلِكَ بِمُحَمَّدٍ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَالُوْا اَمَّا مَا ذُکِرَ مِنْ اَنَّ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ فَلَمْ یُذْکَرْ ذٰلِكَ فِی الْحَدِیْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا ذُکِرَ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ ذٰلِكَ کَانَ رُخْصَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا هُوَ قَوْلُ مِمَّنْ بَعْدَ عَلِیٍّ وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰی مَا قَالَ وَیَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی خِلَافِ ذٰلِكَ وَالدَّلِیْلُ عَلٰی اَنَّهٗ خِلَافُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ کَانَ فِیْ زَمَنِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةٌ قَدْ کَانُوْا مُسَمَّیْنَ بِمُحَمَّدٍ مُتَکَنِّیْنَ بِاَبِی الْقَاسِمِ مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْعَثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حُذَیْفَةَ فَلَوْ کَانَ اَمَرَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ خَاصًّا اِذًا لَمَا سَوَّغَهٗ غَیْرُهٗ وَلَا تَنَکَّرَهٗ عَلٰی فَاعِلِهٖ وَ اَنْکَرَهٗ مَعَهٗ مَنْ کَانَ بِحَضْرَتِهٖ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الَّذِیْنَ ذَهَبُوْا اِلٰی اَنَّ ذٰلِكَ کَانَ خَاصًّا لِعَلِیٍّ قَدْ رُوِیَ عَنْ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابو القاسم اور اس کے ساتھ اپنا نام محمد رکھے۔ ان حضرات نے اس سلسلے میں اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اجازت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ جو رخصت (اجازت) کا لفظ ذکر کیا گیا ہے تو اس سلسلے میں حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے اور نہ حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت ہے یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد والے لوگوں کی طرف سے ہے تو ایسا بھی ممکن ہے کہ یہ بات اسی طرح ہو جس طرح آپ نے فرمایا اور ممکن ہے اس کے خلاف ہو۔

اس کے خلاف ہونے پر دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام کے زمانے میں کچھ حضرات کے نام محمد اور کنیت ابو القاسم رکھی گئی تھی ان میں حضرت محمد بن طلحہ محمد بن اشعث اور محمد بن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم ہیں اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ حکم جو پہلی حدیث میں مذکور ہے خاص ہوتا تو دوسروں کے لیے گنجائش نہ ہوتی اور وہ ایسا کرنے والے پر اعتراض کرتے اور ان کے ساتھ دوسرے صحابہ کرام بھی اعتراض کرتے۔ جن حضرات کا موقف یہ ہے کہ یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا ـ

بات مروی ہے جو ہماری بات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۳۹۷ ـ **فَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ وُلِدَ لَكَ بَعْدِيْ ابْنٌ فَسَمِّهِ بِاسْمِيْ وَكَنِّهِ بِكُنْيَتِيْ وَهِيَ لَكَ خَاصَّةً دُوْنَ النَّاسِ ـ

حضرت محمد بن حنیفہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہو تو میرے نام پر اس کا نام اور میری کنیت پر اس کی کنیت رکھنا اور یہ آپ کے ساتھ خاص ہے دوسرے لوگوں کے لیے نہیں ہے

قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْخُصُوْصِيَّةُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ بِذٰلِكَ دُوْنَ النَّاسِ **قِيْلَ** لَهُمْ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ لَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا رَوَيْتُمْ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ بِثَابِتٍ عِنْدَنَا لِاَنَّ اَيُّوْبَ بْنَ وَاقِدٍ لَا يَقُوْمُ مَقَامَ مَنْ خَالَفَهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْ فِطْرٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ

اور یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ خصوصیت حاصل ہوئی، دوسرے لوگوں کے لیے یہ حکم نہیں تو ان سے کہا جائے گا کہ اگر یہ حدیث ثابت ہو تو یہ بات اسی طرح ہوگی لیکن میرے نزدیک یہ حدیث ثابت نہیں ہے کیونکہ ایوب بن واقد اس شخص کے برابر نہیں ہو سکتا جس نے اس حدیث میں اس کی مخالفت کی ہے یعنی وہ حضرات جنہوں نے حضرت فطر سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا۔

فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ خَاصًّا لِعَلِيٍّ بَعْدَ اَنِ افْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَتَكَنّٰى بِاَبِي الْقَاسِمِ سَوَاءٌ كَانَ اسْمُهُ مُحَمَّدًا اَوْ لَمْ يَكُنْ وَقَالَتِ الْفِرْقَةُ الْاُخْرٰى لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِمَّنْ سُمِّيَ مُحَمَّدًا اَنْ يَتَكَنّٰى بِاَبِي الْقَاسِمِ وَلَا بَاْسَ لِمَنْ لَمْ يَتَسَمَّ مُحَمَّدًا اَنْ يَتَكَنّٰى بِاَبِي الْقَاسِمِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا فِيْ خُصُوْصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ عَلِيًّا ـ

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے خاص ہے ان کے دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کہتا ہے کہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے چاہے اس کا نام محمد ہو یا نہ جب کہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ جس شخص کا نام محمد ہو اس کے لیے ابوالقاسم کنیت رکھنے میں کوئی حرج نہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس کے حضرت کے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۳۹۸ ـ **فَذَكَرُوْا** مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ اپناؤ۔

وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔

١٣٩٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِي۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے "تسموا باسمی" کی جگہ "سموا باسمی" کے الفاظ نقل کئے (مفہوم وہی ہے۔)

١٤٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٤٠١۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَابْنُ نَافِعٍ قَالَا ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو بے شک میں ابوالقاسم ہوں۔

١٤٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَشْكِيبَ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اپناؤ۔

١٤٠٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو رَبِيعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٤٠٤۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَقَدْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَكَنّٰى بِكُنْيَتِهٖ وَأَبَاحَ أَنْ يُتَسَمّٰى بِاسْمِهٖ وَجَاءَ ذٰلِكَ عَنْهُ مَجِيئًا ظَاهِرًا مُتَوَاتِرًا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى خُصُوصِيَّتِهٖ مَا خَالَفَهٗ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى الْكَلَامِ بَيْنَ الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلٰى مَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کنیت پر کنیت رکھنے سے منع فرمایا جب کہ اپنے اسم گرامی پر نام رکھنے کو جائز قرار دیا یہ روایات آپ سے واضح اور متواتر طور پر آئی ہیں لہذا یہ اپنی مخالف روایت سے خصوصیت پر دلالت کرتی ہے ــ پھر ہم نے ان لوگوں کے مابین کلام کی طرف رجوع کیا جو

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّهُ كَانَ خَاصًّا لِعَلِيٍّ **فَكَانَ** مِنْ حُجَّةِ الْفِرْقَةِ الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ النَّهْيَ الْمَذْكُورَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ إِنَّمَا هُوَ عَلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً كَانَ اسْمُ الْمُكْتَنِي بِهَا مُحَمَّدًا أَوْ لَمْ يَكُنْ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے خصوصیت ثابت کرتے ہیں ـــ جو فرقہ اس بات کی طرف گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ممانعت کنیت سے خاص ہے کنیت اختیار کرنے والے کا نام محمد ہو یا نہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے

۱۴۰۵۔ **حَدَّثَنَا** بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكْتَنَى بِكُنْيَتِهِ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی عمرو اپنے چچا سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کنیت پر کنیت اختیار کرنے سے منع فرمایا۔

فَقَصَدَ بِالنَّهْيِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا قَصَدَ بِالنَّهْيِ إِلَيْهِ فِي الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلَهُ هِيَ الْكُنْيَةُ أَيْضًا۔

تو اس حدیث میں ممانعت کنیت کے ساتھ خاص کرنے کا ارادہ فرمایا پس اس بات پر دلالت ہے کہ گذشتہ روایات میں بھی آپ نے صرف کنیت سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا۔

۱۴۰۶۔ **وَقَدْ** دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ اللهُ يُعْطِي وَأَنَا أَقْسِمُ۔

اس پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اپناؤ میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

۱۴۰۷۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک انصار کے گھر بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار نے اچھا کیا تم میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اپناؤ بے شک میں قاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اپناؤ۔

۱۴۰۸۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اپناؤ بے شک مجھے قاسم بنایا گیا میں تمہارے

وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ

درمیان تقسیم کرتا ہوں[1]

فَقَدْ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَعْنَى الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ نَهَى أَنْ يُكْتَنَى بِكُنْيَتِهِ وَإِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ مَقْصَدَهُ كَانَ فِي النَّهْيِ إِلَى الْكُنْيَةِ دُونَ الْجَمْعِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْإِسْمِ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معنی کی خبر دی جس کے باعث آپ نے اپنی کنیت پر کنیت رکھنے سے منع فرمایا اور وہ آپ کا ان کے درمیان تقسیم کرنا ہے اس سے ثابت ہوا کہ ارادہ کنیت سے منع کرنا تھا اسے اور نام کو جمع کرنے کی ممانعت مقصود نہ تھی۔

۶۴۰۹۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّمَا أَدْعُوا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔

انہوں نے اس سلسلے میں مزید یوں استدلال کیا حضرت حمید طویل فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے کہ ایک شخص نے آواز دی اے ابوالقاسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا میں نے تو فلاں کو آواز دی ہے اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اپناؤ۔

۶۴۱۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ ابْنَ هَارُونَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۶۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ایک دوسری سند سے بھی حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهَذَا يَدُلُّ أَيْضًا عَلَى أَنَّ نَهْيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ عَنِ التَّكَنِّي بِكُنْيَتِهِ خَاصَّةً دُونَ الْجَمْعِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ إِسْمِهِ وَقَدْ ذَهَبَ إِلَى هَذَا الْمَذْهَبِ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ

یہ روایت بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنی کنیت سے منع فرمایا کنیت اور نام کو جمع کرنے سے منع نہیں کیا۔

حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت ابن سیرین رحمہما اللہ کا

---

[1] ایک روایت میں ہے کہ "میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے" تو جس طرح اللہ تعالیٰ کی عطا عام ہے کسی چیز کے ساتھ خاص نہیں اسی طرح آپ کی تقسیم بھی عام ہے اور کائنات انسانیت کو جو کچھ ملتا ہے آپ کے ذریعے ملتا ہے۔ (۱۲ ہزاروی)

وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ ـ

کا بھی یہی مذہب ہے۔

۱۴۱۲ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مُحِلٍّ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُكْنَى الرَّجُلُ بِاَبِي الْقَاسِمِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اِسْمُهُ مُحَمَّدًا قَالَ نَعَمْ ـ

حضرت وکیع بن جراح، حضرت محل سے روایت کرتے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا کرام اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوا رکھے اگرچہ اس کا نام محمد نہ ہو انہوں نے فرمایا "ہاں"۔

فَهٰذَا اِبْرَاهِيْمُ يَحْكِيْ هٰذَا اَيْضًا عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ اَوْ مَنْ فَوْقَهُمْ ـ

تو یہ حضرت ابراہیم نخعی ہیں جو اپنے اسلاف سے یعنی حضرت رضی اللہ عنہ کے شاگردوں یا ان سے اوپر کے لوگوں سے یہی بات نقل کرتے

۱۴۱۳ ـ وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ قَالَ وَرَاَيْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ يَكْرَهُ اَنْ يَكْتَنِيَ الرَّجُلُ اَبَا الْقَاسِمِ كَانَ اِسْمُهُ مُحَمَّدًا اَوْ لَمْ يَكُنْ ـ

حضرت یزید بن ابراہیم، حضرت محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور نہ میری کنیت پر کنیت رکھو یزید بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین کو دیکھا آپ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے اس کا نام محمد ہو یا نہ ہو۔

وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ

اِلٰى اَنَّ النَّهْيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا هُوَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ الْكُنْيَةِ وَالْاِسْمِ جَمِيْعًا

۱۴۱۴ ـ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْخَطَّابِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ عَنْ عَمِّهَا الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ اِسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ ـ

ان کی دلیل یہ ہے حضرت حفصہ بنت عبید، اپنے چچا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نام اور کنیت کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔

۱۴۱۵ ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت محمد بن عجلان اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۱۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَسَمّٰى بِاِسْمِيْ فَلَا يَكْتَنِيْ بِكُنْيَتِيْ وَمَنِ اكْتَنٰى بِكُنْيَتِيْ ـ

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے نام پر نام رکھا اور میری کنیت نہ اپنائے اور جس نے میری کنیت کو اپنایا وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔

قَالُوْا فَثَبَتَ

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم

بهذه الآثار ان ما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك هو الجمع بين كنيته مع اسمه وفي حديث جابر اباحة التكني بكنيته اذا لم يتسم معها باسمه **فكان** من الحجة عليهم لاهل المقالة الاخرى انه يحتمل ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قصد بنهيه ذلك المذكور في حديث البراء وابي هريرة وجابر الى الجمع بين الكنية والاسم واباح افراد كل واحد منهما ثم نهى بعد ذلك عن التكني بكنيته فكان ذلك زيادة فيما كان تقدم من نهيه في ذلك **فان** قال قائل فما جعل ما قلت اولى من ان يكون نهى عن التكني بكنيته ثم نهى عن الجمع بين اسمه وكنيته وكان ذلك اباحة لبعض ما كان وقع عليه نهيه قبل ذلك **قيل** له لان نهيه عن التكني بكنيته في حديث ابي هريرة فيما ذكرنا معه من الآثار لا يخلو من احد وجهين اما ان يكون متقدما للمقصود فيه الى الجمع بين الاسم والكنية او متاخرا عن ذلك فان كان متاخرا عنه فهو زائد عليه غير ناسخ له وان كان متقدما له فقد كان ثابتا ثم روي هذا بعده فنسخه فلما احتمل ما قصد فيه الى النهي عن الكنية ان يكون منسوخا بعد علمنا بثبوته كان عندنا على اصله المتقدم وعلى انه غير منسوخ حتى نعلم يقينا انه منسوخ فهذا وجه هذا الباب من طريق معاني الآثار **واما** وجهه من طريق النظر فقد راينا الملائكة لا باس ان يتسموا باسمائهم وكذلك سائر انبياء الله عليهم السلام غير نبينا صلى الله عليه وسلم فلا باس ان يتسمى باسمائهم ويكنى بكناهم ويجمع بين اسم كل واحد منهم وكنيته

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں جس چیز سے منع فرمایا وہ آپ کی کنیت کو آپ کے نام کے ساتھ جمع کرنا ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو جواز ہے وہ آپ کی کنیت کو اختیار کرنا ہے جب اس کے ساتھ آپ کا نام نہ اپنایا جائے۔ ان کے خلاف دوسرے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت براء، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات میں جو نہی آئی ہے اور اس سے کنیت اور نام کو جمع کرنے کا قصد فرمایا ہو جب کہ ان دونوں کو الگ الگ رکھنا جائز قرار دیا ہو پھر اس کے بعد کنیت کو اپنانے سے منع فرمایا ہو تو یہ پہلی ممانعت سے زائد ہوگی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تمہاری یہ بات اس بات سے کس طرح بہتر قرار دی جائے گی کہ آپ کی کنیت رکھنا منع ہو پھر نام اور کنیت کو جمع کرنے سے منع فرمایا تو یہ پہلی ممنوع بات میں سے بعض کے لیے جواز ہوگا ـــ تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ یہ (ہماری بات کا اولیٰ ہونا) اس لیے ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت میں آپ کی کنیت پر کنیت رکھنے کی ممانعت دو صورتوں سے خالی نہیں یا تو وہ مقدم ہوگی کیونکہ اس میں نام اور کنیت کو جمع کرنا مقصود ہے یا متاخر ہوگی اگر وہ اس سے متاخر ہو تو یہ اس پر زائد ہوگی ناسخ نہ ہوگی اور اگر مقدم ہو تو ثابت ہوگی پھر اس کے بعد یہ دوسری روایت آتی اور اس نے اسے منسوخ کر دیا جب اس بات کا احتمال ہے کہ جس روایت میں کنیت سے منع کرنے کا قصد کیا گیا ہے وہ منسوخ ہو جب کہ پہلے اس کا ثابت ہونا ہمیں معلوم تھا تو یہ اپنی پہلی اصل پر رہے گی اور منسوخ نہ ہوگی یہاں تک کہ ہمیں یقین سے معلوم ہو جائے کہ یہ منسوخ ہے۔ معانی روایات کے طریقے پر اس بات کا یہ بیان ہے ـــ قیاس کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں فرشتوں کے نام پر نام رکھنا اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ انبیاء کرام کے نام پر نام رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں اور ان کی کنیت بھی اپنائی جا سکتی ہے اس طرح ان میں سے ہر ایک کے نام اور کنیت کو جمع بھی کیا جاسکتا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ

فهذا نبينا صلى الله عليه وسلم لا بأس أن يتسمى باسمه فالنظر على ذلك أن لا بأس أن يتكنى بكنيته وأن لا بأس أن يجمع بين اسمه وكنيته فهذا هو النظر في هذا الباب غير أن اتباع ما قد ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أولى۔

علیہ وسلم کا نام اپنانے میں بھی کوئی حرج نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ آپ کی کنیت کو اپنانے میں بھی کوئی حرج نہ ہو اس سلسلے میں قیاس یہی ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات ثابت ہوا اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

فقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك أيضا ما حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن ابن المنكدر سمع جابر بن عبد الله يقول ولد لرجل منا غلام فسماه القاسم فقلت لا نكنيك أبا القاسم ولا ننعمك عينا فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال سم ابنك عبد الرحمن **فهذه** الأنصار قد أنكرت على هذا الرجل أن يسمي ابنه القاسم لئلا يكتني به وقصدوا بالكراهة في ذلك إلى الكنية خاصة ثم لم ينكر ذلك عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بلغه فدل ذلك أن نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التكني بكنيته يتسمى مع ذلك باسمه أو لم يتسم به **فإن** قال قائل ففي هذا الحديث ما يدل على كراهة التسمي بالقاسم **قيل** له قد يجوز أن يكون ذلك مكروها كما ذكرت بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما أنا قاسم أقسم بينكم **وقد** يجوز أن يكون كره ذلك لأنهم كانوا يكتنون الآباء بأسماء الأبناء وقد كان أكثرهم لا يكتني حتى يولد له فيكتني باسم ابنه۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے حضرت ابن [المنکدر] سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں ہم میں سے ایک شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا میں نے اس سے کہا ہم تمہیں ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور نہ آنکھوں دیکھے تجھے فوقیت دیں گے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھو۔ تو انصار نے اس شخص پر اعتراض کیا کہ وہ اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھے تاکہ وہ ابوالقاسم کنیت اختیار نہ کرسکے اور انہوں نے یہاں صرف اس کنیت کو اختیار کرنا ناپسند کیا پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے ان پر اعتراض نہ کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کنیت پر کنیت رکھنے سے منع فرمایا اس کے ساتھ وہ آپ کے نام کو اپنائے یا نہ۔ اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حدیث قاسم نام رکھنے کی کراہت پر دلالت کرتی ہے تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا ہوسکتا ہے کہ مکروہ ہو جس طرح تم نے ذکر کیا کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ناپسند کرنے کی وجہ یہ ہو کہ وہ لوگ بیٹوں کے نام پر کنیت اختیار کرتے تھے اور ان میں سے اکثر بچے کے پیدا ہونے تک کنیت نہیں اپناتے تھے حتیٰ کہ وہ پیدا ہو جاتا پھر بیٹے کے نام کی مناسبت سے کنیت اختیار کرتے۔

۱۲۱۷- **والدليل** على ذلك ما حدثنا يونس قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن

اس پر دلیل یہ ہے کہ حضرت حمزہ بن صہیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے

عبد الله بن محمد بن عقيل عن حمزة بن صهيب عن ابيه صهيب قال قال لي عمر نعم الرجل انت يا صهيب لولا خصال فيك ثلث قلت وما هي يا امير المؤمنين قال تكنيت ولم يولد لك وفيك سرف في الطعام وانتميت الى العرب ولست منهم قلت اما قولك تكنيت ولم يولد لك فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كناني ابا يحيى واما قولك انتميت الى العرب ولست منهم فاني رجل من بني نمر بن قاسط سبتنا الروم من الطائف بعد ما عقلت اهلي ونسبي واما قولك فيك سرف في الطعام فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خياركم من اطعم الطعام۔

١٤١٨- **فهذا** عمر قد انكر على صهيب ان يتكنى قبل ان يولد له فدل ذلك انهم او اكثرهم كانوا لا يتكنون حتى يولد لهم فيكتنون بابنائهم فلما ولد لذلك الانصاري ابن فسمى القاسم انكرت الانصار ذلك عليه لانه انما سمى به ليكنى به فابوا ذلك وانكروه عليه فاثنى عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لذلك۔

١٤١٩- **وقد** دل على ذلك ايضا ما حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن لهيعة عن اسامة بن زيد ان ابا الزبير المكي اخبره عن جابر بن عبد الله قال ولد لرجل منا غلام فسماه القاسم وتكنى به فابت الانصار ان تكنيه بذلك فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احسنت الانصار تسموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي **ففي** هذا الحديث ما قد دل على ان رسول الله

فرمایا اے صہیب! تم بہت اچھے آدمی ہو اگر تم میں تین باتیں نہ ہوں میں نے پوچھا امیر المومنین! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا تم نے کنیت رکھ لی حالانکہ تمہارا ہاں بیٹا پیدا نہیں ہوا، تمہارے کھانے میں اسراف (ضرورت سے زائد خرچ کرنا) ہے اور تم اپنے آپ کو عرب کی طرف منسوب کرتے ہو حالانکہ تم عربی نہیں ہو انہوں نے عرض کیا آپ کا یہ فرمانا کہ تم نے بچے کے پیدا ہونے کے بغیر کنیت اختیار کر لی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابو یحییٰ کنیت عطا فرمائی تھی آپ کا یہ فرمانا کہ تم عرب کی طرف نسبت کرتے ہو حالانکہ عربی نہیں ہو تو میں بونمر بن قاسط کا ایک فرد ہوں ہمیں رومیوں نے طائف سے قید کر لیا اس وقت میں اپنے خاندان اور اپنے نسب کو سمجھنے لگا تھا جہاں تک آپ کی اس بات کا تعلق ہے کہ کھانے میں اسراف کرتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے

یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا کہ انہوں نے بچہ کی پیدائش سے پہلے کنیت رکھ لی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ سب یا ان میں اکثر بچے کے پیدا ہونے تک کنیت نہیں رکھتے تھے پھر وہ بچوں کے ناموں پر اپنی کنیت رکھتے تو جب اس انصاری کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے قاسم نام رکھا صحابہ کرام نے اس پر اعتراض کیا کیونکہ اس نے یہ نام کنیت اپنانے کے لیے رکھا تو انہوں نے اس سے انکار کیا اور اس پر اعتراض کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے ان کی تعریف فرمائی۔

اس بات پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا اور اس کے ساتھ کنیت اختیار کی انصار نے اس کی کنیت پر اعتراض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو فرمایا انصار نے اچھا کیا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

تو اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ رسول اکرم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَوَّلَ اسْمَ ذٰلِكَ الصَّبِيِّ لِأَنَّ أَبَاهُ تَكَنَّى بِهِ فَحَوَّلَهُ إِلَى اسْمٍ يَجُوْزُ لِأَبِيْهِ التَّكَنِّيْ بِهِ وَفِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ إِنَّمَا قُصِدَ بِهِ إِلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً لَا إِلَى الْجَمْعِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْاِسْمِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابُ ۳۱۳ السَّلَامِ عَلٰى أَهْلِ الْكُفْرِ

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ رُوْمِيٍّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبْتَدَأَ أَهْلُ الْكُفْرِ بِالسَّلَامِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَكَرِهُوْا أَنْ يُبْتَدَءُوْا بِالسَّلَامِ وَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِأَنْ يُرَدَّ عَلَيْهِمْ إِذَا سَلَّمُوْا

۱۴۲۱۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ وَأَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَءُوْهُمْ بِالسَّلَامِ يَعْنِي الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى۔

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا نام اس لیے بدل دیا کہ اس کا باپ نام کے ساتھ کنیت اختیار کرتا تو آپ نے ایسے نام کی طرف پھیر دیا جس سے اس کے باپ کے لیے کنیت رکھنا جائز ہو جائے اس میں اس بات پر بھی دلالت پائی جاتی ہے کہ آپ کی ممانعت میں صرف کنیت کا قصد تھا کنیت اور نام کو جمع کرنا نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۱۳، کفار کو سلام کرنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی مجلس سے گزرے جس میں مسلمان، یہودی، مشرکین اور بت پرست ملے جلے تھے تو آپ نے ان کو سلام کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ کافر کو خود سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کافر کو سلام کرنے میں پہل کرنا ناپسند کیا ہے اور فرمایا کہ جب سلام کریں تو جواب دینے میں کوئی حرج نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کو (سلام کرنے میں پہل نہ کرو)

حضرت سفیان، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحییٰ بن ایوب، حضرت سہیل سے روایت کرتے

يحيى بن ايوب عن سهيل فذكر باسناده مثله۔

ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۲۵- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عياش الرقام قال ثنا عبد الاعلى قال ثنا محمد بن اسحق عن يزيد بن ابي حبيب عن مرثد بن عبد الله اليزني عن ابي عبد الرحمن الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا راكب غدا الى يهود فلا تبدأوهم فاذا سلموا عليكم فقولوا وعليكم۔

حضرت ابوعبدالرحمن جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل صبح یہودیوں کے پاس جاؤں گا تو تم انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرنا اگر وہ تمہیں سلام کریں تو "وعلیکم" کہنا۔

۱۴۲۶- حدثنا ابن الفرج قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا عبد الرحيم عن محمد بن اسحق فذكر باسناده مثله غير انه قال فلا تبدأوهم بالسلام۔

حضرت یوسف بن عدی فرماتے ہیں حضرت عبدالرحیم نے حضرت محمد بن اسحٰق سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ تم انہیں سلام کرتے میں پہل نہ کرنا۔

۱۴۲۷- حدثنا فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن محمد بن اسحق عن يزيد بن ابي حبيب عن مرثد بن عبد الله اليزني عن ابي نضرة الغفاري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله غير انه لم يقل بالسلام

حضرت ابونضرہ غفاری، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے لفظ سلام ذکر نہیں کیا۔

۱۴۲۸- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير انه سمع ابا نضرة الغفاري يقول انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اني راكب الى يهود فاذا اتيتموهم فسلموا عليكم فقولوا وعليكم۔

ایک دوسری سند سے مروی ہے حضرت ابوالخیر فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابونضرہ غفاری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں یہودیوں کے پاس جا رہا ہوں پس جب تم ان کے پاس جاؤ اور وہ تمہیں سلام کریں تو تم "وعلیکم" کہنا۔

۱۴۲۹- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عاصم قال ثنا عبد الحميد بن جعفر قال اخبرني يزيد بن ابي حبيب فذكر باسناده مثله ففي هذه الآثار النهي عن ابتداء اليهود والنصارى بالسلام من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الحديث الاول ان النبي صلى الله عليه وسلم سلم عليهم في قول اسامة فقد يجوز ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم اراد بسلامه من كان فيهم من المسلمين ولم يرد

حضرت عبدالحمید بن جعفر فرماتے ہیں مجھے حضرت یزید بن ابی حبیب نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ تو ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل کرنے سے منع فرمایا اور پہلی روایات میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا تو ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرتے ہوئے ان مسلمانوں کا ارادہ کیا ہو جو وہاں موجود تھے یہودیوں، عیسائیوں اور بت پرستوں کا ارادہ نہیں فرمایا

الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارٰى وَلَا عَبَدَةَ الْاَوْثَانِ حَتّٰى لَا
يَتَضَادَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ وَهٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا جَائِزٌ
فَقَدْ يَجُوزُ اَنْ يُسَلِّمَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَاعَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ
بَعْضَهُمْ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ لِاَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي وَقْتٍ قَدْ اُمِرَ
فِيْهِ اَلَّا يُجَادِلَهُمْ اِلَّا بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَكَانَ السَّلَامُ
ذٰلِكَ ثُمَّ اُمِرَ بِقِتَالِهِمْ وَمُنَابَذَتِهِمْ فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا
كَانَ تَقَدَّمَ مِنْ سَلَامِهِ عَلَيْهِمْ۔

۱۲۳۰- فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَاِذَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَدْ
حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي
حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ
الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلَيْهِ اِكَافٌ
عَلٰى قَطِيْفَةٍ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ
يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ فِي ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ فَاِذَا فِي الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ
وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ
الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ
اَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ
فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ اَيُّهَا الْمَرْءُ اِنَّهُ لَاَحْسَنُ
مَا تَقُوْلُ اِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِيْنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا
اِرْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهِ
فِي مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَ

(یہ مفہوم اس لیے بہتر ہے) تاکہ روایات میں تضاد ثابت نہ ہو۔ اور ہم نے یہ بات جو بیان کی ہے تو اس طرح جائز ہے کہ ایک شخص ایک جماعت کو سلام کرے اور ان میں سے بعض کا ارادہ کرے اور یہ احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کا ارادہ فرمایا ہو کیونکہ یہ وہ وقت تھا جب آپ کو حکم دیا گیا کہ ان کے ساتھ اچھے طریقے سے جھگڑا کریں تو سلام بھی اس (اچھے طریقے) میں سے ہے پھر ان سے لڑنے اور الگ کرنے کا حکم دیا گیا تو ان کو سلام کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا۔

ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دراز گوش پر سوار ہوئے اس پر مخملی چادر کے اوپر کاٹھی تھی اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا آپ بنو حارث بن خزرج (قبیلہ) میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے جا رہے تھے اور یہ غزوہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے آپ چلے یہاں تک کہ ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) بھی تھا اور ابھی تک اس نے اسلام کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ آپ نے دیکھا مجلس میں مسلمان، مشرکین، بت پرست اور یہودی بھی تھے مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جب خچر کی غبار نے مجلس کو ڈھانپ لیا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر ناک پر رکھ لی اور کہنے لگا ہم پر غبار نہ ڈالو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا پھر ٹھہرے، اترے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور ان پر قرآن پاک کی تلاوت کی عبداللہ بن ابی سلول کہنے لگا اے شخص! جو کچھ تم کہتے ہو اگر یہ حق ہے تو اچھا ہے لیکن ہمیں ہماری مجلس میں اذیت نہ دو اپنی منزل کی طرف لوٹ جاؤ جو آدمی تمہارے پاس آئے اسے سناؤ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بلکہ آپ ہماری مجلس میں تشریف رکھیں ہم آپ سے محبت کرتے ہیں پھر مسلمانوں، مشرکین اور یہودیوں کے درمیان گالی گلوچ کا تبادلہ ہونے لگا حتی کہ وہ لڑنے کے قریب پہنچ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ان کو خاموش کراتے رہے حتی کہ وہ خاموش ہو گئے پھر آپ سواری پر سوار ہو گئے

المشركون واليهود حتى كادوا يتبادرون فلم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى سكنوا ثم ركب النبي صلى الله عليه وسلم دابته فسار حتى دخل على سعد بن عبادة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم يا سعد الم تسمع الى ما يقول ابو حباب يعني ابن ابي ابن سلول قال كذا وكذا قال سعد يا رسول الله اعف عنه واصفح فوالذي نزل عليك الكتاب لقد جاءك الله بالحق الذي انزل عليك ولقد اصطلح اهل هذه البحيرة على ان يتوجوه فيعصبوه بالعصابة فلما رد الله عز وجل ذلك بالحق الذي اعطاك شرق بذلك فذلك فعل ما رأيت فعفى عنه النبي صلى الله عليه وسلم وكان النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه يعفون عن المشركين واهل الكتاب ويصبرون على الاذى حتى قال الله عز وجل ولتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم ومن الذين اشركوا اذى كثيرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلك من عزم الامور وقال الله عز وجل ود كثير من اهل الكتاب لو يردونكم من بعد ايمانكم كفارا حسدا من عند انفسهم الاية وكان النبي صلى الله عليه وسلم يتأول العفو كما امره الله عز وجل به حتى اذن الله فيهم فلما غزا النبي صلى الله عليه وسلم بدرا فقتل الله عز وجل به من قتل من صناديد كفار قريش قال ابن ابي ابن سلول ومن معه من المشركين عبدة الاوثان هذا امر قد توجه فبايعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم على الاسلام واسلموا ففي هذا الحديث ان ما كان من تسليم النبي صلى الله عليه وسلم عليهم كان في الوقت الذي امره الله بالعفو

اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے سعد! تم نے سنا ابوحباب یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول نے کیا کہا اس نے فلاں فلاں بات کہی ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! معاف کر دیجئے اور درگزر فرمائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی بے شک وہ آپ کے پاس وہ حق لایا ہے جو آپ پر اتارا ہے بے شک اس شہر کے لوگوں نے یہ بات طے کرلی تھی کہ وہ اسے (عبداللہ بن ابی کو) تاج اور پگڑی پہنائیں گے، پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اس حق کی طرف لوٹائے گا جو آپ کو عطا فرمایا تو اس کے ساتھ وہ روشن ہو جائے گا تو اس وجہ سے ایسا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مشرکین اور اہل کتاب کو معاف کر دیا کرتے تھے اذیتوں پر صبر کرتے حتی کہ اللہ تعالیٰ کی نے فرمایا تم ان لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور مشرکین سے بہت زیادہ اذیت سنو گے اگر صبر کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہت سے اہل کتاب چاہتے ہیں کہ وہ تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں وہ حسد کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق درگزر کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے لڑنے کی اجازت دی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقام پر جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ نے کفار قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو ہلاک کیا تو ابن ابی بن سلول اور اس کے ساتھ مشرکین بت پرستوں نے کہا یہ ایک کام ہے جو متوجہ ہو گیا چنانچہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام کی بیعت کی اور اسلام قبول کیا۔ تو اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو سلام کرنا اس وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کرنے اور ان سے درگزر کرنے کا حکم دیا اور ان سے اچھے طریقے کے علاوہ مجادلہ کے ترک کا حکم دیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم منسوخ کر دیا اور ان کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا تو اس کے ساتھ ہی ان کو سلام کرنے کا حکم بھی منسوخ ہو گیا اور آپ کی یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور ان میں جو آدمی تمہیں

عَنْهُمْ وَالصَّفْحِ وَتَرْكِ مُجَادَلَتِهِمْ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ
أَحْسَنُ ثُمَّ نَسَخَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَأَمَرَهُ بِقِتَالِهِمْ فَنُسِخَ
مَعَ ذٰلِكَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَثَبَتَ قَوْلُهُ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ
وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنْهُمْ
فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ حَتّٰى تَرُدُّوْا عَلَيْهِ مَا قَالَ نُهُوْا
أَنْ يَزِيْدُوْهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

۱۴۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ
هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زَادَوَيْهِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِيْنَا أَنْ نَزِيْدَ أَهْلَ الْكِتَابِ
عَلٰى وَعَلَيْكُمْ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ
وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

سلام کرے اسے صرف وعلیکم کہو اور اس پر اضافہ کرنے
سے بھی منع کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں
ہمیں اہل کتاب پر "وعلیکم" کے الفاظ سے زیادہ کرنے سے
منع کر دیا گیا ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ
امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم کا بھی یہی قول ہے۔

كِتَابُ الزِّيَادَاتِ

کتاب الزیادات

بَابُ ۲۱۴ صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ كَيْفَ التَّكْبِيرُ فِيهِمَا

باب ۲۱۴، نماز عیدین کی (زائد) تکبیریں

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ عَنْ بَكَّارِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً سَبْعًا فِي الْأُولٰى وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ سِوٰى تَكْبِيرَةِ الصَّلٰوةِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں عیدوں کی نماز میں نماز کی اصلی تکبیروں کے علاوہ بارہ تکبیریں کہیں سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ التَّكْبِيرَ فِي صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ كَذٰلِكَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

حضرت ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ عیدین کی نماز اسی طرح ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۱۲۲۳ - وَبِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُودِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ وَعَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالنَّاسِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى فَكَبَّرَ فِي الْأُولٰى سَبْعًا وَقَرَأَ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَقَرَأَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

نیز اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت ابو واقد لیثی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن صحابہ کرام کو نماز (نماز عید) پڑھائی تو پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں اور "قٓ والقرآن المجید" کی قرأت کی جب کہ دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں اور "اقتربت الساعۃ وانشق القمر" کی قرأت فرمائی۔

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدوں کی نماز میں رکوع کی تکبیر

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ سَبْعًا وَخَمْسًا سِوٰى تَكْبِيْرَتَيِ الرُّكُوْعِ ۔

کے علاوہ سات اور پانچ تکبیریں کہتے تھے ۔

۱۴۳۵ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت اسد بن موسیٰ نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن لہیعہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۶ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابن لہیعہ، حضرت عقیل سے اور وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا حَرْمَلَةُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں ۔

۱۴۳۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُوْسُ الْعَطَّارُ عَنِ الْفَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي تَكْبِيْرِ الْعِيْدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعًا وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عیدین کی تکبیرات کے بارے میں فرمایا پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں ۔

۱۴۳۹ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْاَضْحٰى سَبْعًا وَخَمْسًا وَفِي الْفِطْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

حضرت ابن وہب خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں حضرت کثیر بن عبد اللہ بن عمرو نے مجھے لکھا وہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کر رہے تھے وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے عید الاضحیٰ میں سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور عید الفطر میں بھی اسی طرح کیا۔

۱۴۴۰ ۔ قَالُوْا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ بات متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں شریک ہوا تو انہوں نے پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں ۔

۱۴۴۰ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا

حضرت مالک اور صخر بن جویریہ رضی اللہ عنہ حضرت نافع

مَالِكٌ وَصَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ

سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَبِهٰذِهِ الْاٰثَارِ نَقُوْلُ وَاِيَّاهَا نَذْهَبُ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ہم انہی روایات کو اپناتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلِ التَّكْبِيْرُ فِى الْعِيْدَيْنِ تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ خَمْسًا فِى الْاُوْلٰى وَاَرْبَعًا فِى الْاٰخِرَةِ وَيُوَالِىْ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عید کی نو تکبیریں ہیں پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں اور وہ دونوں قراتوں کو اکٹھا کرے۔

۲۲۴۴۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِىْ ذَكَرْنَا اَنَّ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّمَا يَدُوْرُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالَّذِىْ يُحْتَجُّ بِرِوَايَتِهٖ ثُمَّ هُوَ اَيْضًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ اَيْضًا لَيْسَ بِسَمَاعٍ فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ عَلٰى خَصْمِهِمْ بِمَا لَوِ احْتُجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ لَمْ يُسَوِّغُوْهُ ذٰلِكَ

پہلے قول والوں نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا دارومدار حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن پر ہے اور وہ ان کے نزدیک اس قابل نہیں جن کی روایات سے استدلال کیا جا سکے۔ پھر یہ حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اور ان کو بھی ان سے سماع حاصل نہ تھا تو کس طرح اپنے مخالف کے خلاف اس بات سے استدلال کر سکتے ہیں کہ اگر اس کے ساتھ ان کے خلاف استدلال کیا جائے تو وہ اسے جائز نہیں سمجھتے۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ لَهِيْعَةَ فَبَيِّنُ الْاِضْطِرَابِ مَرَّةً يُحَدِّثُ عَنْ عُقَيْلٍ وَمَرَّةً عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَمَرَّةً عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَمَرَّةً عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِىْ وَاقِدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ كُلَّهٗ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَبَعْدُ فَمَذْهَبُهُمْ فِى ابْنِ لَهِيْعَةَ مَا قَدْ شَرَحْنَاهُ فِىْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ

جہاں تک حضرت ابن لہیعہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس میں اضطراب واضح ہے کبھی وہ حضرت عقیل سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت خالد بن یزید سے اور وہ ابن شہاب سے کبھی وہ خالد بن یزید سے اور وہ عقیل سے اور وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں بعض اوقات وہ ابوالاسود سے وہ حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ اور حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں تو ہم نے یہ تمام روایات اس باب میں ذکر کر دی ہیں اور ابن لہیعہ کے بارے میں ان کا مذہب ہم نے اس کتاب میں ایک دوسرے مقام پر تفصیل سے واضح کر دیا ہے۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِنَّمَا يَدُوْرُ عَلٰى مَا رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ عِنْدَهُمْ ضَعِيْفٌ وَاِنَّمَا اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو اس کا دارومدار حضرت عبداللہ بن عامر پر ہے جیسا کہ انہوں نے روایت کیا اور وہ ان کے نزدیک ضعیف ہے اصل حدیث حضرت عبداللہ بن عمر سے ہی مروی ہے۔

۱۴۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ.

حضرت نافع بن ابی نعیم حضرت نافع سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس کو مرفوع بیان نہیں کیا پس یہ اصل حدیث ہے۔

وَأَمَّا حَدِيْثُ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَإِنَّمَا هُوَ عَنْ كِتَابِهِ إِلَى ابْنِ وَهْبٍ وَهُمْ لَا يَجْعَلُوْنَ مَا سُمِعَ مِنْهُ حُجَّةً فَكَيْفَ مَا لَمْ يُسْمَعْ مِنْهُ فَلَمَّا انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى كَيْفِيَّةِ التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ لِمَا بَيَّنَّا مِنْ وَهَائِهَا وَسُقُوْطِهَا فَنَظَرْنَا فِيْ غَيْرِهَا هَلْ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

اور حضرت کثیر بن عبداللہ کی روایت تو وہ ان کا خط ہے جو ابن وہب کو لکھا اور وہ ان کی سنی ہوئی روایت کو حجت تسلیم نہیں کرتے تو جو نہیں سنی وہ کیسے دلیل بنے گی جب اس بات کی نفی ہو گئی کہ ان روایات میں عیدین کی تکبیرات پر کوئی دلالت پائی جاتی ہے کہ ہم ان کا کمزور اور ساقط ہونا بیان کر چکے ہیں تو ہم نے ان کے علاوہ روایات کو دیکھا کہ کیا ان میں اس بات پر کوئی دلالت ہے۔

۱۴۴۴ - فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَضِيْنُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ الْقَاسِمَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَأَرْبَعًا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ حِيْنَ انْصَرَفَ فَقَالَ لَا تَنْسَوْا كَتَكْبِيْرِ الْجَنَائِزِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ.

تو حضرت ابو عبدالرحمٰن قاسم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں مجھ سے بعض صحابہ کرام نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں عید کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو چار چار تکبیریں کہیں

پھر فارغ ہونے پر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بھولنا مت یہ نماز جنازہ کی تکبیروں کی طرح ہے آپ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا اور اپنے انگوٹھے کو بند رکھا۔

فَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنُ الْإِسْنَادِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَالْوَضِيْنُ وَالْقَاسِمُ كُلُّهُمْ أَهْلُ رِوَايَةٍ مَعْرُوْفُوْنَ بِصِحَّةِ الرِّوَايَةِ لَيْسَ كَمَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْآثَارَ الْأُوَلَ فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْإِسْنَادِ يُؤْخَذُ فَإِنَّ هٰذَا أَوْلٰى أَنْ يُؤْخَذَ بِهِ مِمَّا خَالَفَهُ غَيْرَ أَنَّهُ ذُكِرَ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ أَرْبَعًا وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ ذٰلِكَ كَتَكْبِيْرِ الْجَنَائِزِ فَاحْتَمَلَ بِأَنْ يَكُوْنَ الْأَرْبَعُ سِوَى تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَدْ وَافَقَ قَوْلَ الَّذِيْنَ احْتَجَجْنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِقَوْلِهِمْ وَاحْتَمَلَ

اس حدیث کی سند حسن ہے اور حضرت عبداللہ بن یوسف، یحیی بن حمزہ، وضین اور قاسم تمام حضرات اہل روایت ہیں اور صحت روایت کے ساتھ مشہور ہیں یہ ان لوگوں جیسے نہیں جن سے ہم نے پہلی روایات نقل کی ہیں ـــ اگر اس باب کو صحت سند کے طریقے پر اختیار کرتا ہے تو اس کے مخالف کی نسبت اسے حاصل کرنا زیادہ بہتر ہے البتہ یہ کہ اس میں مذکور ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر رکعت میں چار تکبیریں کہیں اور انہیں بتایا کہ یہ جنازے کی تکبیرات کی طرح ہیں تو ہو سکتا ہے تکبیر تحریمہ کے علاوہ چار تکبیریں ہوں تو اس طرح یہ ان لوگوں کے موافق ہو گا جن کے قول پر ہم نے اس حدیث سے استدلال کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ چار تکبیریں ہوں تو یہ ان کے قول کے مخالف ہو گا تو ہم

أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلٰى أَرْبَعٍ بِتَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ فَيَكُونَ مُخَالِفًا لِقَوْلِهِمْ فَنَظَرْنَا فِيمَا رُوِيَ مِنَ الْآثَارِ فِي هٰذَا الْبَابِ سِوٰى هٰذَا الْأَثَرِ أَيْضًا۔

نے اس باب میں مروی دیگر روایات کو دیکھا۔

۱۴۴۵- فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُوزَجَانِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَائِشَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى أَرْبَعًا كَتَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَائِزِ وَصَدَّقَهُ حُذَيْفَةُ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى كَذٰلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ لِأَهْلِ الْبَصْرَةِ إِذَا كُنْتُ أَمِيرًا عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَكُنْ فِي هٰذَا أَيْضًا زِيَادَةٌ عَلٰى مَا فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

حضرت ابو عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن عاص نے حضرت ابو سعید خدری اور حذیفہ بن یمان (رضی اللہ عنہم) کو بلایا اور ان دونوں سے پوچھا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی تکبیرات کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق کار کیا تھا حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا جنازے کی طرح چار تکبیریں ہیں حضرت حذیفہ نے ان کی تصدیق کی حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا جب میں بصرہ کا امیر تھا تو ان لوگوں کے لیے اس طرح تکبیریں کہتا تھا تو اس حدیث میں پہلی حدیث سے کچھ اضافہ نہیں ہے۔

۱۴۴۶- فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا فَإِذَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسٰى عَنْهُمَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ أَرْبَعًا وَأَرْبَعًا سِوٰى تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ

تو ہم نے اس میں غور کیا حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے قاصد نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ چار چار تکبیریں کہتے تھے

فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَنَّ تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ خَارِجَةٌ مِنَ التَّكْبِيرَاتِ الْمَذْكُورَاتِ فِي حَدِيثِ الْجُوزَجَانِيِّ وَفِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ فَهٰذَا مَا ثَبَتَ عِنْدَنَا فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا رُوِيَ عَنْهُ مِمَّا يَثْبُتُ مِثْلُهُ يُخَالِفُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ۔

تو اس حدیث سے واضح ہوا کہ جوزجانی کی روایت اور علی بن عبد الرحمن نیز یحییٰ بن عثمان کی روایت میں جن تکبیرات کا ذکر ہے، تکبیر تحریمہ ان سے خارج ہے عیدین کی تکبیرات کے سلسلے میں ہمارے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات ثابت ہے ہمیں کسی ایسی روایت کا علم نہیں ہے جو اس کی مثل ثابت ہو اور اس کے خلاف ہو

۱۴۴۷- وَأَمَّا مَا احْتَجُّوا بِهِ مِنْ حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ

انہوں نے جو حضرت نافع رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا

أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

کہ وہ حضرت ابوہریرہ اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں تو صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس کے خلاف بھی مروی ہے ان میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي النَّحْرِ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ ثَلٰثًا فِي الْأُولٰى وَثِنْتَيْنِ فِي الثَّانِيَةِ لَا يُوَالِي بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ فَهٰكَذَا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي النَّحْرِ وَقَدْ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ خِلَافَ ذٰلِكَ۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عید الاضحیٰ میں پانچ تکبیریں کہتے تھے تین پہلی رکعت میں اور دو دوسری رکعت میں، اور آپ دونوں قراتوں کو اکٹھا نہیں کرتے تھے، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عید الاضحیٰ میں اس طرح تکبیریں کہتے تھے اور عید الفطر میں اس کے خلاف تکبیریں کہتے تھے۔

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ إِحْدٰى عَشَرَةَ تَكْبِيرَةً يَفْتَتِحُ بِتَكْبِيرَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسًا يَرْكَعُ بِإِحْدَاهُنَّ ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسًا يَرْكَعُ بِإِحْدَاهُنَّ ذُكِرَ عَنْهُ فِيمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى نَحْوًا مِمَّا ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرَةَ فَهٰكَذَا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَدَلَّ مَا ذَكَرَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ هٰذَا عَلٰى أَنَّ تَرْكَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمُوَالَاةَ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ بَعْضَ التَّكْبِيرِ الَّذِي كَانَ يُكَبِّرُهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَبَعْضَهُ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَأَنَّهُ كَانَ يَبْتَدِئُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ الَّذِي كَانَ يُكَبِّرُهُ فِيهَا۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عید الفطر میں گیارہ تکبیریں کہتے تھے ایک تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے پھر قرأت کرتے اس کے بعد پانچ تکبیریں کہتے تھے ایک تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے پھر قرأت کرتے اس کے بعد پانچ تکبیریں کہتے ایک کے ساتھ رکوع کرتے پھر کھڑے ہوتے قرأت کرتے پھر پانچ تکبیریں کہتے ان میں سے ایک کے ساتھ رکوع کرتے پھر انہوں نے (یحییٰ بن عثمان نے) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عید الاضحیٰ کی تکبیروں کے بارے میں اسی طرح ذکر کیا جس طرح حضرت ابوبکرہ (روایت ۱۴۴۸) نے ذکر کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عید الفطر میں اس طرح کرتے تھے — حضرت یحییٰ نے اپنی حدیث میں جو ذکر کیا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دونوں قرأتوں کو ملاتے نہیں تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ پہلی رکعت میں بعض تکبیریں قرأت سے پہلے کرتے اور بعض قرأت کے بعد اور دوسری رکعت میں تکبیرات سے پہلے قرأت کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ طَالِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ

حضرت ابو اسحٰق شیبانی حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما دونوں اس بات پر متفق تھے کہ عیدین کی تکبیرات پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِجْتَمَعَ رَأْیُہُمَا فِیْ تَکْبِیْرِ الْعِیْدَیْنِ عَلٰی تِسْعِ تَکْبِیْرَاتٍ خَمْسٍ فِی الْاُوْلٰی وَاَرْبَعٍ فِی الْاٰخِرَۃِ وَیُوَالِیْ بَیْنَ الْقِرَاءَتَیْنِ

میں چار ہیں اور دونوں قرأتوں کو ملاتے ۔

وَقَدْ رُوِیَ خِلَافُ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے خلاف مروی ہے ۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ ثَنَا قَتَادَۃُ وَخَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّہٗ صَلّٰی خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فِی الْعِیْدِ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ کَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ قَامَ فِی الثَّانِیَۃِ فَقَرَأَ ثُمَّ کَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ کَبَّرَ فَرَفَعَ ۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے عید کی نماز پڑھی تو انہوں نے چار تکبیریں کہیں پھر قرأت کی پھر تکبیر کہی پھر سر اٹھایا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو قرأت کی پھر تین تکبیریں کہیں پھر تکبیر کہی اور پھر سر اٹھایا ۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مِثْلَہٗ

ایک دوسری سند سے بھی حضرت خالد حذاء حضرت عبداللہ بن حارث سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیْضًا مَا یُخَالِفُ ہٰذَا الْقَوْلَ وَقَوْلَ اَہْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس قول اور پہلے قول والوں کے خلاف بھی مروی ہے ۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یُکَبِّرُ یَوْمَ الْفِطْرِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ تَکْبِیْرَۃً سَبْعًا فِی الْاُوْلٰی قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ وَسِتًّا فِی الْاٰخِرَۃِ بَعْدَ الْقِرَاءَۃِ ۔

حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عید الفطر میں تیرہ تکبیریں کہتے تھے سات پہلی رکعت میں جو قرأت سے پہلے ہوتی تھیں اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد چھ تکبیریں ۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ وَحَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرِ الْقِرَاءَۃَ ۔

حضرت عبدالملک اور حجاج حضرت عطاء سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے قرأت کا ذکر نہیں کیا ۔

۱۲۵۵۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیْضًا فِیْ ذٰلِکَ مِنْ قَوْلِہٖ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ مَنْ شَاءَ کَبَّرَ سَبْعًا

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بھی مروی ہے حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو آدمی چاہے سات تکبیریں کہے جو چاہے نو تکبیریں کہے گیارہ کہے یا تیرہ ۔

وَمَنْ شَاءَ كَبَّرَ تِسْعًا وَإِحْدٰى عَشْرَةَ وَثَلٰثَ عَشْرَةَ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوٰى عَنْهُ عِكْرِمَةُ مَا ذَكَرْنَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى مَا رَوٰى عَنْهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَطَاءٍ وَلَهُ أَنْ يُكَبِّرَ عَلٰى مَا رَوَاهُ عَنْهُ الْفَرِيْقُ الْآخَرُ۔

وَقَدِ اخْتَلَفَا عَنْهُ فِيْ مَوْضِعِ الْقِرَاءَةِ فَرَوٰى عَنْهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِهِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ الْحُكْمُ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ أَنْ يَفْعَلَ مِنْ هٰذَيْنِ مَا شَاءَ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ الْحُكْمُ عِنْدَهُ فِيْمَنْ كَبَّرَ تِسْعًا أَنْ يُوَالِيَ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَفِيْمَنْ كَبَّرَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ أَنْ يُخَالِفَ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے وہ بات روایت کی جو ہم نے ذکر کی ہے تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ انہوں نے ان تمام روایات کے مطابق تکبیرات کہی ہیں جیسے عبد اللہ بن حارث نے روایت کیا اور جس طرح حضرت عطاء روایت کرتے ہیں اسی طرح بھی تکبیر کہہ سکتا جس طرح ان سے دوسرے فریق نے روایت کی۔ قرأت کے بارے میں ان دونوں فریقوں نے ان سے روایت کرتے ہوئے باہم اختلاف کیا ہے ان میں سے ہر ایک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا جس طرح ہم نے ذکر کیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ ان کے نزدیک حکم اس طرح ہو کہ ان دونوں طریقوں میں سے جس پر چاہے عمل کرے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جو نو تکبیریں کہے وہ دونوں قرأتوں کو ملائے اور تیرہ تکبیریں کہنے کی صورت میں دونوں قرأتوں کو الگ الگ رکھے۔

وَقَدْ رُوِيَ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۴۵۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادَةَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُمْ يَوْمَ عِيْدٍ فَدَعَا الْأَشْعَرِيَّ وَابْنَ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ الْيَوْمَ عِيْدُكُمْ فَكَيْفَ أُصَلِّيْ قَالَ حُذَيْفَةُ سَلِ الْأَشْعَرِيَّ وَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ سَلْ عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ تُكَبِّرُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهُوَ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً وَيَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلٰوةَ ثُمَّ يُكَبِّرُ بَعْدَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلٰثًا ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً يَرْكَعُ بِهَا۔

حضرت ابراہیم بن عبد اللہ بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے عید کے دن لوگوں کو بلایا پھر حضرت اشعری، ابن مسعود اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا آج عید کا دن ہے تو میں نماز کیسے پڑھاؤں؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت اشعری سے پوچھیں حضرت اشعری نے فرمایا حضرت ابن مسعود سے پوچھیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تکبیر کہیں اور حدیث ذکر کی اور وہ تکبیر کہتے اور نماز شروع کرتے اس کے بعد تین تکبیریں کہتے پھر قرأت کرتے پھر تین تکبیریں کہتے پھر ایک تکبیر کہہ کر رکوع کرتے۔

۱۴۵۷- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا

حضرت ابو اسحٰق حضرت عبد اللہ بن ابی موسیٰ سے اور وہ

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي التَّكْبِيْرِ يَوْمَ الْعِيْدِ فَذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سے یوم عید کی تکبیرات کے سلسلے میں اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۲۵۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ ابْنِ أَبِي مُعَيْطٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ وَالْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ الْعِيْدَ غَدًا فَكَيْفَ التَّكْبِيْرُ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ وَزَادَ فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ وَحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَدَقَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ولید بن عقبہ بن ابی معیط حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور کہا کل عید ہے تو تکبیرات کا کیا طریقہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل ذکر کیا اور کچھ اضافہ کیا اس پر حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا ابوعبدالرحمٰن نے سچ فرمایا

فَهٰذَا حُذَيْفَةُ وَأَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ وَافَقَا عَبْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَكَيْفِيَّةِ صَلٰوةِ الْعِيْدِ وَقَدْ رُوِيَ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ۔

تو یہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے تکبیرات اور نماز عید کے طریقے کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے ۔

۱۲۵۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ لَمْ يَكُنْ يُكَبِّرُ إِلَّا أَرْبَعًا سِوٰى تَكْبِيْرَتَيْنِ لِلرَّكْعَتَيْنِ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ زَعِيْمٌ

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں ہم سے حضرت یوسف بن مالک نے بیان کیا انہوں نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ رکوع کی تکبیروں کے علاوہ چار تکبیریں کہتے تھے ان سے یہ بات زعیم نے سنی ہے ۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ الْأَرْبَعُ الَّتِيْ كَانَ يُكَبِّرُهُنَّ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى سِوٰى تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ فَيَكُوْنُ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةُ وَأَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ تَكْبِيْرَةُ الْاِفْتِتَاحِ دَاخِلَةً فِيْهِنَّ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مُخَالِفًا لِمَذْهَبِهِمْ وَأَوْلٰى بِنَا أَنْ نَحْمِلَهُ عَلٰى مَا وَافَقَ قَوْلَهُمْ عَلٰى مَا خَالَفَهُ وَقَدْ رُوِيَ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ پہلی رکعت میں جو چار تکبیریں کہتے تھے وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہوں تو اس طرح ان کا عمل حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم کے مذاہب کے موافق ہو جائے گا اور یہ بھی احتمال ہے کہ تکبیر تحریمہ ان میں شامل ہو تو یہ ان کے مذہب کے خلاف ہوگا اور ہمارے لیے مناسب بات یہی ہے کہ اسے اس بات پر محمول کریں جو ان سب کے قول کے موافق ہو مخالف نہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے

۱۲۶۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت محمد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نو تکبیریں ہیں پانچ پہلی رکعت میں اور چار

عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ خَمْسٌ فِى الْاُوْلٰى وَاَرْبَعٌ الْاٰخِرَةَ مَعَ تَكْبِيْرَةِ الصَّلٰوةِ۔

دوسری رکعت میں تکبیر تحریمہ ان میں شامل ہے۔

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَدِّهٖ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَ فِىْ مَنْزِلِهٖ بِالطَّفِّ فَلَمْ يَشْهَدِ الْعِيْدَ اِلٰى مِصْرِهٖ جَمَعَ مَوَالِيَهٗ وَوَلَدَهٗ ثُمَّ يَاْمُرُ مَوْلَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِىْ عُتْبَةَ فَيُصَلِّىْ بِهِمْ كَصَلٰوةِ اَهْلِ الْمِصْرِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ سَوَاءً وَقَدْ رُوِىَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت عبید اللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک اپنے دادا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ مقام طف میں اپنے گھر میں ہوتے اور عید کے لیے شہر نہ جا سکتے تو اپنے غلاموں اور اولاد کو جمع کرتے پھر اپنے غلام حضرت عبد اللہ بن ابی عتبہ کو حکم دیتے کہ وہ نماز پڑھائیں جیسے شہر والے پڑھتے ہیں پھر انہوں نے اس حدیث کی طرح روایت کیا جو عبد اللہ بن حارث نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور ہم نے اسے اس باب میں ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَسْرُوْقٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمْ قَالُوْا عَشْرُ تَكْبِيْرَاتٍ مَعَ تَكْبِيْرَةِ الصَّلٰوةِ وَبِهٖ يَاْخُذُ قَتَادَةُ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت مسروق اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ان سب نے فرمایا کہ تکبیر تحریمہ کو ملا کر دس تکبیریں ہیں حضرت قتادہ اسی کو اختیار کرتے تھے۔

وَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ غَيْرُهُمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ان کے علاوہ صحابہ کرام نے اس کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَنْ اَرْسَلَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ فَاتَّفَقَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ثَمَانِىْ تَكْبِيْرَاتٍ

حضرت مکحول سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جسے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا تو چار صحابہ کرام نے آٹھ تکبیرات پر ان کی موافقت کی۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ هُوَ الْحَدِيْثُ الَّذِىْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَفِى الْاَرْبَعَةِ اَبُوْ مُوْسٰى وَحُذَيْفَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ صَدَّقَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْمَا اَفْتٰى بِهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ وَفِيْمَا اَفْتٰى بِهٖ اَنَّ تَكْبِيْرَةَ الْاِفْتِتَاحِ

تو یہ وہی حدیث ہے جسے ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں روایت کیا ان چار صحابہ کرام میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما شامل ہیں اور انہوں نے حضرت ابو عبد الرحمن کے اس فتویٰ کی تصدیق کی جو انہوں نے ولید بن عقبہ کو دیا اور ان کے فتویٰ میں یہ بات ہے کہ تکبیر تحریمہ ان آٹھ

سِوَى هٰذِهِ الثَّمَانِ تَكْبِيرَاتٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ التَّكْبِيرَاتِ الَّتِي فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَفِي حَدِيثِ الْجُوزَجَانِيِّ غَيْرُ تَكْبِيرَةِ الْاِفْتِتَاحِ فَهٰذَا مَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَكْبِيرِ الْعِيدَيْنِ۔

تکبیروں کے علاوہ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ اس حدیث اور جوزجانی کی حدیث میں جن تکبیرات کا ذکر ہے وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہیں۔ تو تکبیرات عیدین کے بارے میں صحابہ کرام سے یہ (مذکورہ بالا) روایات آتی ہیں۔

۱۲۶۳۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ تَابِعِيهِمْ فِي ذٰلِكَ اِخْتِلَافٌ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ خُصَيْفٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يُكَبِّرُ سَبْعًا وَخَمْسًا

اس سلسلے میں تابعین سے بھی اختلاف منقول ہے حضرت عتاب بن البشیر حضرت خصیف سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سات اور پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

فَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُولٰى فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَدْ وَافَقَ مَذْهَبُنَا مَذْهَبَهُ قِيلَ لَهُمْ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَكْثَرِ التَّابِعِينَ خِلَافُ هٰذَا۔

تو پہلے قول والے حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا مذہب ہمارے مذہب کے موافق ہے تو ان حضرات کو کہا جائے گا کہ اکثر تابعین سے اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ مَسْرُوقَ بْنَ الْاَجْدَعِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ مسروق بن اجدع رحمہ اللہ عیدین میں سات تکبیریں کہتے تھے۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ اَنَّهُمَا كَانَا يُكَبِّرَانِ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود اور حضرت مسروق رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عیدین میں نو تکبیریں کہتے تھے۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الْاَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ تِسْعُ تَكْبِيرَاتٍ خَمْسٌ فِي الْاُولٰى وَاَرْبَعٌ فِي الْاٰخِرَةِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت اشعث، حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نو تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری میں چار تکبیر تحریمہ ان میں شامل ہے۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ تِسْعُ تَكْبِيرَاتٍ۔

حضرت ابو معشر حضرت ابراہیم نخعی رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کل نو تکبیریں ہیں۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ اَبَا عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ رَحِمَهُ

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حمزہ ابو عمارہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے

اللّٰہ یقول ثلثاً ثلثاً سوی تکبیرۃ الصلوٰۃ۔

۱۴۶۹۔ حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا الحجاج بن المنہال قال ثنا یزید بن ابراہیم قال ثنا محمد وھو ابن سیرین فی تکبیر العیدین فذکر مثل حدیث تکبیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ ووافقہ ایضاً علی الموالاۃ بین القراءتین۔

۱۴۷۰۔ حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا روح عن ابن عون عن محمد بنحوہ۔

فھذا اکثر من روینا عنہ من التابعین قد وافق قولہ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ ولما اختلف فی التکبیر فی صلوٰۃ العیدین ھذا الاختلاف اردنا ان ننظر فی ذلک لنستخرج من اقاویلھم ھذہ قولاً صحیحاً۔

فنظرنا فی ذلک فلم یروعن احد منھم انہ فرق بین الصلوٰۃ فی الفطر والاضحی غیر علی رضی اللہ عنہ وکانت صلوٰۃ الفطر وصلوٰۃ النحر صلوتین مفعولتین لمعنی واحد وھما مستویتان فی رکوعھما وسجودھما فکان النظر ان یکونا سواء لا اختلاف بین احدھما وبین الاخری فی سائر حکمھما فثبت بما ذکرنا التسویۃ بین الصلوتین فی یوم النحر ویوم الفطر ثم نظرنا فی عدد التکبیر فیھما فرأینا سائر الصلوات خالیۃ من ھذا التکبیر ورأینا صلوٰۃ العیدین قد اجمع ان فیھما تکبیرات زائدۃ علی غیرھما من الصلوات فکان النظر ان لا یزاد فی الصلوات للعیدین علی ما فی سائر الصلوات غیرھما الا ما اتفق علی زیادتہ فکل قد اجمع علی زیادۃ التسع تکبیرات علی ما ذھب الیہ ابن مسعود وحذیفۃ وابن

تھے تکبیر تحریمہ کے علاوہ تین تین تکبیریں ہیں۔

حضرت یزید بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن سیرین نے عیدین کی تکبیرات کے بارے میں بیان کیا پھر انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ذکر کیا اور انہوں نے دونوں قراءتوں کے اتصال کے سلسلے میں بھی ان کی موافقت کی۔

حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت روح نے بیان کیا انہوں نے ابن عون سے انہوں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے اسی کی مثل روایت کیا۔

تو اکثر تابعین سے اس طرح مروی ہے اور ان کا قول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق ہے۔ تو جب نماز عید کے تکبیرات کے بارے میں یہ اختلاف ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس میں غور کر کے ان کے اقوال سے صحیح قول نکالیں۔

ہم نے اس میں غور کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی سے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں فرق منقول نہیں جب کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نمازیں ایک ہی مقصد کے لیے ادا کی جاتی ہیں یہ دونوں رکوع و سجود میں بھی برابر ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ یہ دونوں برابر ہوں اور تمام احکامات میں ان کے درمیان فرق نہ ہو پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نمازیں ایک جیسی ہیں ــــ پھر ہم نے ان نمازوں میں تکبیرات کی تعداد میں غور کیا تو دیکھا کہ باقی تمام نمازیں ان تکبیرات سے خالی ہیں اور اس بات پر اتفاق ہے کہ عیدین کی نمازوں میں دوسری نمازوں کی نسبت زائد تکبیریں ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ باقی نمازوں کی نسبت عیدین کی نماز میں وہی تکبیریں زائد ہوں جن کے زائد ہونے پر سب کا اتفاق ہے تو سب کا نو زائد تکبیروں پر اتفاق ہے جس کی طرف حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، ابن عباس، ابوموسیٰ اور وہ

عَبَّاسٍ وَاَبُوْ مُوْسٰی وَمَنْ سَمِعْنَا مَعَهُمْ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فِی الزِّیَادَةِ عَلٰی ذٰلِكَ فَرَدَدْنَا فِیْ
هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَا اتَّفَقَ عَلٰی زِیَادَتِهٖ فِیْهَا وَنَفَیْنَا
عَنْهَا مَا لَمْ یَتَّفِقْ عَلٰی زِیَادَتِهٖ فِیْهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ
مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ثُمَّ نَظَرْنَا فِیْ
مَوْضِعِ الْقِرَاءَةِ مِنْهَا فَقَالَ الَّذِیْنَ ذَهَبُوْا اِلٰی اَنَّهَا
فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی بَعْدَ التَّكْبِیْرِ وَفِی الثَّانِیَةِ كَذٰلِكَ
قَدْ رَاَیْنَاكُمْ قَدِ اتَّفَقْتُمْ وَنَحْنُ اَنَّ الْقِرَاءَةَ فِی الرَّكْعَةِ
الْاُوْلٰی مُؤَخَّرَةٌ عَنِ التَّكْبِیْرِ فَالنَّظَرُ اَنْ تَكُوْنَ
فِی الثَّانِیَةِ كَذٰلِكَ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَیْهِمْ لِاَهْلِ
الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰی اَنَّ التَّكْبِیْرَ ذِكْرٌ یُفْعَلُ فِی الصَّلٰوةِ
وَهُوَ غَیْرُ الْقِرَاءَةِ فَنَظَرْنَا فِیْ مَوْضِعِ الذِّكْرِ مِنَ
الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوةِ وَمِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ
اَیْنَ مَوْضِعُهٗ فَوَجَدْنَا الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰی فِیْهَا الْاِسْتِفْتَاحُ
وَالتَّعَوُّذُ عَلٰی مَا قَدْ رَوَیْنَا فِیْ غَیْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ
مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَعَمَّنْ رَوَیْنَاهُ عَنْهُ مِنْ اَصْحَابِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
فَكَانَ ذٰلِكَ فِیْ اَوَّلِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ فَثَبَتَ
بِذٰلِكَ اَنَّ كَذٰلِكَ مَوْضِعُ التَّكْبِیْرِ فِیْ صَلٰوةِ الْعِیْدَیْنِ
فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی هُوَ ذٰلِكَ الْمَوْضِعُ مِنْهَا وَوَجَدْنَا
الْقُنُوْتَ فِی الْوِتْرِ یُفْعَلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ
الْوِتْرِ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَاَنَّ الْقِرَاءَةَ مُقَدَّمَةٌ عَلَیْهِ
وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِیْ تَقْدِیْمِ الرُّكُوْعِ عَلَیْهِ وَفِیْ تَقْدِیْمِهٖ
عَلَی الرُّكُوْعِ فَاَمَّا فِیْ تَاْخِیْرِهٖ عَنِ الْقِرَاءَةِ فَلَا
فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَوْضِعَ التَّكْبِیْرِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ
مِنْ صَلٰوةِ الْعِیْدِ هُوَ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ لِیَسْتَوِیَ

حضرات گئے ہیں جن کا ہم نے ان کے ساتھ ذکر کیا ہے رضی اللہ
عنہم اس سے زائد میں اختلاف ہے تو ہم نے اس نماز
میں اتنی تکبیروں کو زائد قرار دیا جن کے زائد ہونے پر سب کا
اتفاق ہے اور جن کے اضافہ پر اتفاق نہیں ہے ہم نے ان کی
نفی کر دی جب تک ان کے زائد ہونے پر اتفاق نہ ہوا اس پہلے قول
والوں کا مذہب ثابت ہو گیا۔ پھر ہم نے مقام قرأت میں غور
کیا تو جو لوگ پہلی رکعت میں تکبیر کے بعد قرأت کے قائل ہیں
اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں
کہ تم اور ہم اس بات پر متفق ہیں کہ پہلی رکعت میں قرأت تکبیر
سے مؤخر ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ دوسری رکعت میں بھی اسی
طرح ہو۔ تو پہلے قول والوں کی دوسرے قول والوں کے خلاف
دلیل یہ ہے کہ تکبیر ذکر ہے جو نماز میں کیا جاتا ہے اور یہ
قرأت کا غیر ہے تو ہم نے دیکھا کہ پہلی اور دوسری رکعت میں مقام
ذکر کونسا ہے تو ہم نے دیکھا کہ پہلی رکعت میں ثناء اور تعوذ
بھی ہے جیسا کہ ہم نے اس کتاب میں دوسرے مقام پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ سے روایت کرنے والے صحابہ
کرام سے روایت کیا اور یہ نماز کے شروع میں قرأت سے
پہلے ہے۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ عیدین کی پہلی رکعت میں تکبیر
کا مقام یہی جگہ ہے اور وتر نماز میں دعائے قنوت آخری رکعت
میں پڑھی جاتی ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ قرأت
کے بعد ہے اور قرأت اس پر مقدم ہے اختلاف اس بات
میں ہے کہ یہ رکوع سے پہلے ہے یا رکوع اس سے پہلے ہے لیکن
قرأت سے مؤخر کرنے میں کوئی اختلاف نہیں تو اس سے ثابت
ہوا کہ نماز عید کی دوسری رکعت میں مقام تکبیر قرأت کے بعد ہے
نماز میں تمام اذکار کا مقام ایک جیسا ہے اور جس کے مقام
میں اختلاف ہوا اس کا مقام وہی ہو گا جس پر اتفاق ہے اس میں

لہ یعنی تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر ملا کر پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری میں رکوع کی تکبیر سمیت چار تکبیریں ہوئیں اس طرح کل نو تکبیریں ہوتی ہیں
لیکن زائد تکبیرات چھ ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے شرح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی جلد ۲ ص ۹۱ ل ۶ ۱۲ ہزاروی

مَوْضِعُ سَائِرِ الذِّكْرِ فِي الصَّلَوَاتِ وَيَكُونُ مَوْضِعُ كُلِّ مَا اخْتَلَفُوْا فِي مَوْضِعِهِ مِنْهُ كَمَوْضِعِ مَا قَدْ أُجْمِعَ عَلَى مَوْضِعِهِ وَكُلُّ مَا بَيَّنَّا فِي هٰذَا الْبَابِ فَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

ہم نے جو کچھ بیان کیا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۱۵ حُكْمِ الْمَرْأَةِ فِي مَالِهَا

باب ۳۱۵۔ عورت کا اپنے مال میں اختیار

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ جَدَّتَهٗ أَتَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ بِهٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ فِي مَالِهَا أَمْرٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَهَلْ اسْتَأْذَنْتِ زَوْجَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَقَالَ هَلْ أَذِنْتَ لِامْرَأَتِكَ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِحُلِيِّهَا هٰذَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَبِلَهٗ مِنْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن یحییٰ انصاری اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زیورات لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں اسے صدقہ کرنا چاہتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کر سکتی کیا تم نے اپنے خاوند سے اجازت مانگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (کے خاوند) کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ نے اپنی بیوی کو صدقہ کرنے کی اجازت دی ہے انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قبول فرمایا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ هِبَةُ شَيْءٍ مِنْ مَالِهَا وَلَا الصَّدَقَةُ بِهٖ دُوْنَ إِذْنِ زَوْجِهَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث کو اپنایا وہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے مال میں کچھ بھی ھبہ یا صدقہ، خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتی۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَأَجَازُوْا أَمْرَهَا كُلَّهٗ فِي مَالِهَا وَجَعَلُوْهَا فِي مَالِهَا كَزَوْجِهَا فِي مَالِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْئًا مَرِيْئًا فَأَبَاحَ اللهُ لِلزَّوْجِ مَا طَابَتْ لَهٗ بِهٖ نَفْسُ امْرَأَتِهٖ وَبِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے انہوں نے اس کے تمام مال میں اس کے تصرف کو جائز رکھا ہے جس طرح خاوند اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہے انہوں نے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے (ارشاد خداوندی ہے) اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو اگر وہ اس میں سے تمہیں اپنی طرف سے بخوشی کچھ دیں تو اسے کھاؤ اس حال میں کہ وہ تمہارے لیے خوشگوار ہے۔" تو اللہ تعالیٰ نے خاوند کے لیے وہ

مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ فَأَجَازَ عَفْوَهُنَّ عَنْ مَالِهِنَّ بَعْدَ طَلَاقِ زَوْجِهَا إِيَّاهَا بِغَيْرِ اسْتِئْمَارٍ مِنْ أَحَدٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى جَوَازِ أَمْرِ الْمَرْأَةِ فِيْ مَالِهَا وَعَلٰى أَنَّهَا فِيْ مَالِهَا كَالرَّجُلِ فِيْ مَالِهٖ ـ

مال حلال قرار دیا جو عورت اپنی مرضی سے اسے دے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم جماع سے پہلے انہیں طلاق دو اور تم نے ان کے لیے مہر مقرر کیا ہو تو مقرر کردہ کا نصف دو البتہ یہ کہ وہ معاف کر دیں" تو اللہ تعالیٰ نے خاوند کے طلاق دینے کے بعد عورت کی طرف سے معاف کرنے کو جائز قرار دیا اور اس میں حصول اجازت کی کوئی قید نہیں لہٰذا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ عورت اپنے مال میں تصرف کر سکتی ہے اور وہ اپنے تمام مال کے بارے میں خاوند کی طرح ہے ۔

۱۴۷۲ ـ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا وَهُوَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ فِيْ اِمْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ أَخَذَتْ حُلِيَّهَا لِتَذْهَبَ بِهٖ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتَصَدَّقَ بِهٖ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلُمِّيْ فَتَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيَّ فَقَالَتْ لَا حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ تَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَى الْأَيْتَامِ الَّذِيْنَ فِيْ حَجْرِهٖ فَإِنَّهُمْ لَهٗ مَوْضِعٌ ـ

فَقَدْ أَبَاحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ بِحُلِيِّهَا عَلٰى زَوْجِهَا وَعَلٰى أَيْتَامِهٖ وَلَمْ يَأْمُرْهَا بِاسْتِئْمَارِهٖ فِيْمَا تَتَصَدَّقُ بِهٖ عَلٰى أَيْتَامِهٖ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَ النِّسَاءَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ أَمْرَ أَزْوَاجِهِنَّ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ لَهُنَّ الصَّدَقَةَ بِمَا أَرَدْنَ مِنْ أَمْوَالِهِنَّ بِغَيْرِ أَمْرِ أَزْوَاجِهِنَّ ـ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کے موافق مروی ہے اور یہ وہ روایت ہے جو ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ کے سلسلے میں زکوٰۃ کے بیان میں نقل کی ہے کہ جب وہ اپنا زیور لیکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت جانے لگیں کہ صدقہ کریں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لاؤ مجھ پر صدقہ کرو انہوں نے عرض کیا نہیں جب تک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں چنانچہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا ان پر اور ان کے زیر کفالت یتیموں پر صدقہ کرو یہی اس کا مصرف ہے ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا زیور خاوند اور ان کے زیر کفالت یتیموں پر خرچ کرنا جائز قرار دیا اور اس بات کا حکم نہیں دیا کہ وہ یتیموں پر خرچ کرنے کے لیے اجازت طلب کریں اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی اور فرمایا صدقہ کرو لیکن اس سلسلے میں خاوند کی اجازت کا ذکر نہیں ہے لہٰذا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ عورتوں کو اختیار ہے کہ اپنے مال سے خاوند کی اجازت کے بغیر بھی جس قدر چاہیں صدقہ کر سکتی ہیں ۔

۱۴۷۳ ـ وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ وَأَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَطَاءً قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ایوب سے سنا وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر گواہی دیتا ہوں یا انہوں نے اسے حضرت ابن عباس

أَوْ حَدَّثَ بِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ۔

۱۴۷۴- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَهِدْتَ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنْ صِغَرِيْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيْدِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَعَظَهُنَّ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِيْ بِيَدِهَا إِلٰى رَقَبَتِهَا وَالْمَرْأَةُ تَهْوِيْ بِيَدِهَا إِلٰى أُذُنِهَا فَتَدْفَعُهُ إِلٰى بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِلَالٌ يَجْعَلُهُ فِيْ ثَوْبِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَنْزِلِهِ۔

۱۴۷۵- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَخْطُبُ بَعْدُ قَالَ وَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ يُجْلِسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلٰى قَوْلِهِ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ فَقَالَ حِيْنَ فَرَغَ أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُنَّ أَلْقِيْنَ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ

رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور انہوں نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ عید الفطر کے دن باہر تشریف لائے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اس کے بعد خواتین کی طرف تشریف لائے اور ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عبدالرحمن بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا "ہاں" (اور فرمایا) اگر آپ کے ساتھ میرا خصوصی تعلق نہ ہوتا تو میں اپنے بچپن کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن تشریف لائے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عورتوں کی طرف آئے اور ان کو وعظ فرمایا تو کوئی عورت اپنا ہاتھ اپنی گردن کی طرف لے جاتی اور کوئی عورت اپنا ہاتھ کان کی طرف لے جاتی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیتی جاتی تھیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسے کپڑے میں ڈالتے پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر کی طرف چل دیئے۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم سب کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا یہ تمام حضرات خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے پھر اس کے بعد خطبہ دیتے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اترے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں ہاتھ کے اشارے سے مردوں کو بٹھاتے پھر لوگوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے یہاں تک کہ عورتوں کے پاس آئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے آپ نے پڑھا "اے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم جب عورتیں آپ کے پاس آئیں آپ کے دست مبارک پر بیعت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرائیں گی ـــــ وہ بخشنے والا مہربان ہے" تک فارغ ہونے کے بعد فرمایا تم اس پر قائم ہو؟ ایک عورت نے جواب دیا باقی کسی نے نہ دیا اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اچھا تو صدقہ کرو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

کپڑا بچھایا پھر اُن سے فرمایا ڈالو تو وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُلْقِيْنَ فِيْهِ صَدَقَاتِهِنَّ۔

حضرت عطاء حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے ان سے سنا وہ فرماتے تھے کہ عید الفطر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیا جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے عورتوں کی طرف آئے اور انہیں وعظ فرمایا آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لے رکھا تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کپڑا بچھایا ہوا تھا تو عورتیں اس میں اپنے صدقات ڈالنے لگیں۔

۱۲۷۷۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَنَادٍ الْحَلَبِیُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَفِيْعٍ عَنْ حَزَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَالطَّاعَةِ لِاَزْوَاجِهِنَّ وَاَنْ يَتَصَدَّقْنَ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خطبہ دیا اور انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اپنے خاوندوں کی فرمانبرداری کرنے اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ النِّسَاءَ بِالصَّدَقَاتِ وَقَبِلَهَا مِنْهُنَّ وَلَمْ يَنْتَظِرْ فِیْ ذٰلِكَ رَاْیَ اَزْوَاجِهِنَّ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا اور ان سے قبول کیا اور اس سلسلے میں ان کے خاوندوں کی رائے کا انتظار نہیں کیا۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْاَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَعْتَقْتُ وَلِيْدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اُخْتَكِ الْاَعْرَابِيَّةَ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ فرماتی تھیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لونڈی کو آزاد کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اپنی (وہ لونڈی) اعرابیہ بہن کو کیوں نہیں دے دی تمہارے لیے بہت بڑے اجر کا باعث ہوتا۔

۱۲۷۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَوْ كَانَ اَمْرُ الْمَرْاَةِ لَا يَجُوْزُ فِيْ مَالِهَا بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا لَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتَاقَهَا وَصَرَفَ الْجَارِيَةَ اِلَى الَّذِيْ هُوَ اَفْضَلُ مِنَ الْعِتَاقِ فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِاَحَدٍ تَرْكُ اٰيَتَيْنِ مِنَ الْعِتَاقِ فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِاَحَدٍ تَرْكُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَنٍ ثَابِتَةٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٍ عَلٰى صِحَّةِ مَجِيْئِهَا اِلٰى حَدِيْثٍ شَاذٍّ لَا يَثْبُتُ مِثْلُهٗ ثُمَّ النَّظَرُ مِنْ بَعْدُ يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

اگر عورت کو خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کا اختیار نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے آزاد کرنے کو رد فرما دیتے اور لونڈی کو آزادی سے بہتر بات کی طرف پھیر دیتے تو کسی شخص کے لیے کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ قرآن پاک کی دو آیتوں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت احادیث جن کی صحت پر اتفاق ہے کو چھوڑ کر ایک شاذ حدیث کو اختیار کرے جس کی مثل ثابت نہیں پھر قیاس بھی ہمارے اس مذکورہ قول پر دلالت کرتا ہے۔

وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي الْمَرْاَةِ فِيْ وَصَايَاهَا مِنْ ثُلُثِ مَالِهَا اَنَّهَا جَائِزَةٌ مِنْ ثُلُثِهَا كَوَصَايَا الرِّجَالِ وَلَمْ يَكُنْ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا فِيْ ذٰلِكَ سَبِيْلٌ وَلَا اَمْرٌ وَبِذٰلِكَ نَطَقَ الْكِتَابُ الْعَزِيْزُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ فَاِذَا كَانَتْ وَصَايَاهَا فِيْ ثُلُثِ مَالِهَا جَائِزَةً بَعْدَ وَفَاتِهَا فَاَفْعَالُهَا فِيْ مَالِهَا فِيْ حَيَاتِهَا اَجْوَزُ مِنْ ذٰلِكَ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ مرد کی طرح عورت بھی اپنے تہائی مال میں وصیت کر سکتی ہے اور یہ وصیت جائز ہے اور اس سلسلے میں خاوند کو اس پر کوئی اختیار نہیں قرآن پاک بھی کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "تمہارے لیے تمہاری بیویوں کے ترکہ سے نصف ہوگا اگر ان کی اولاد نہ ہو اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہارے لیے چوتھا حصہ ہے اس وصیت کے بعد جو وہ کر جائیں یا قرض کے بعد" تو جب ان کی وفات کے بعد ان کے مال میں سے تہائی کی وصیت جائز ہے تو ان کی زندگی میں ان کے اپنے مال میں ان کا تصرف بھی جائز ہوگا ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۱۶ مَا يَفْعَلُهُ الْمُصَلِّيْ بَعْدَ رَفْعِهٖ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى

باب ۳۱۶۔ پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد کا عمل

١٤٨٠ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ أَلَا أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ ذَلِكَ لَفِي غَيْرِ حِينِ الصَّلَاةِ فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْتَصَبَ قَائِمًا هُنَيْهَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَمَكَّنَ فِي الْجُلُوسِ ثُمَّ انْتَظَرَ هُنَيْهَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَصَلَّى كَصَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ فَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُولَى وَالثَّالِثَةِ الَّتِي لَا يَقْعُدُ فِيهِمَا اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ۔

حضرت ابوقلابہ سے مروی ہے وہ حضرت مالک بن حویرث سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے اصحاب (شاگردوں) سے فرماتے تھے کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسے ہوتی تھی اور ان کا یہ فرمانا وقت نماز کے سوا دوسرے وقت میں ہوتا ہے پس آپ کھڑے ہوتے تو کھڑے رہتے پھر رکوع کرتے تو دیر تک رکوع میں رہتے پھر سر اٹھاتے تو تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہتے پھر سجدہ کرتے اس کے بعد سر اٹھاتے تو کچھ دیر بیٹھتے پھر سجدہ کرتے حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں انہوں نے ہمارے اس شیخ یعنی حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی میں نے حضرت عمرو بن سلمہ کو دیکھا وہ کچھ عمل کرتے تھے میں نے تمہیں وہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا جب وہ پہلی اور تیسری رکعت کے سجدہ سے سر اٹھاتے کہ جس کے بعد قعدہ نہیں تو سیدھے بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے۔

١٤٨١ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔

حضرت ابوقلابہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمیں حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز کی طاق رکعتوں میں ہوتے تو جب تک نہ بیٹھتے کھڑے نہ ہوتے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَالثَّالِثَةِ قَعَدَ حَتَّى يَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ يَقُومُ بَعْدَ ذَلِكَ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَقُومُ مِنْهُمَا وَلَا يَنْتَظِرُ أَنْ يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب آدمی پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو بیٹھ جائے مطمئن ہو کر بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس سے کھڑا ہو جائے اور بیٹھنے کی انتظار نہ کرے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے

١٤٨٢ - وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنِي بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا رَحِمَهُمُ اللهُ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بِشْرٍ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں مجھ سے مالک نے بیان کیا انہوں نے ابن عیاش یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت کیا وہ ایسی مجلس میں تھے جس میں ان کے باپ بھی تھے اور وہ

الكوفي ابن الحر قال حدثني عيسى بن عبد الله بن مالك عن محمد بن عمرو بن عطاء حدثني مالك عن ابن عياش او عياش بن سهل الساعدي وكان في مجلس فيه ابوه وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي المجلس ابو هريرة وابو اسيد وابو حميد الساعدي والانصار رضي الله عنهم انهم تذاكروا الصلوة فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعت ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا فارنا فقام يصلي وهم ينظرون فكبر ورفع يديه في اول التكبير ثم ذكر حديثا طويلا ذكر فيه انه لما رفع راسه من السجدة الثانية من الركعة الاولى قام ولم يتورك

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اس مجلس میں حضرت ابوہریرہ، ابو اسید، ابو حمید ساعدی اور کچھ انصار رضی اللہ عنہم بھی تھے انہوں نے نماز کے بارے میں گفتگو کی حضرت ابو حمید نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں، میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی انہوں نے فرمایا ہمیں بھی بتایئے چنانچہ وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے دوسرے حضرات دیکھ رہے تھے انہوں نے تکبیر کہی اور پہلی تکبیر میں انہوں نے ہاتھ اٹھایا پھر ایک طویل حدیث ذکر اس میں بیان کیا کہ جب انہوں نے پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھایا تو کھڑے ہو گئے اور تورک نہیں کیا (یعنی بیٹھے نہیں)

فلما جاء هذا الحديث على ما ذكرنا وخالف الحديث الاول احتمل ان يكون ما فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحديث الاول لعلة كانت به فقعد من اجلها لا لان ذلك من سنة الصلوة كما قد كان ابن عمر رضي الله عنهما يتربع بالصلوة فلما سئل عن ذلك قال ان رجلي لا تحملاني فكذلك يحتمل ان يكون ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك القعود كان لعلة اصابته حتى لا يتضاد ذلك ما روي عنه في الحديث الآخر ولا يخالف وهذا اولى بنا من حمل ما روي عنه على التضاد والتنافي وحديث ابي حميد ايضا فيه حكاية ابي حميد ما حكى بحضرة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ينكر ذلك عليه احد منهم فدل ذلك ان ما عندهم في ذلك غير مخالف لما حكاه لهم وفي حديث مالك بن الحويرث رضي الله عنه في كلام ايوب

جب یہ حدیث آئی ہے اور یہ پہلی حدیث کے خلاف ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی حدیث کے مطابق جو عمل کیا وہ کسی عذر کی وجہ سے ہو لہٰذا آپ اس وجہ سے بیٹھے اس لیے نہیں کہ یہ نماز کی سنت سے ہے جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں چوکڑی مار کر بیٹھتے تھے جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میرے پاؤں مجھے برداشت نہیں کر سکتے تو اسی طرح احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیٹھنے والا عمل کسی تکلیف کی وجہ سے ہو جو آپ کو پہنچی تاکہ دوسری حدیث کے ساتھ اس کا تضاد اور مخالفت لازم نہ آئے اور اس معنی پر محمول کرنے کی بجائے جس سے تضاد اور ایک دوسرے کی نفی لازم آتی ہے، اس معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی ابو حمید کی حکایت ہے انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے آپ کا عمل نقل کیا تو ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا موقف ان کے نقل کردہ عمل کے خلاف نہیں ہے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت

اَنَّ مَا کَانَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ يَفْعَلُ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ يَرَى النَّاسَ يَفْعَلُوْنَهٗ وَهُوَ فَقَدْ رَاٰى جَمَاعَةً مِنْ جُمْلَةِ التَّابِعِيْنَ بِذٰلِكَ حُجَّةً فِيْ دَفْعِ مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكٍ اَنْ يَكُوْنَ سُنَّةً ۔

ثُمَّ النَّظَرُ مِنْ بَعْدِ هٰذَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى اَبُوْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ فِيْ صَلَاتِهٖ مِنْ حَالٍ اِلٰى حَالٍ اسْتَاْنَفَ ذِكْرًا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَاهُ اِذَا اَرَادَ الرُّكُوْعَ كَبَّرَ وَخَرَّ رَاكِعًا وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاِذَا خَرَّ مِنَ الْقِيَامِ اِلَى السُّجُوْدِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا عَادَ اِلَى السُّجُوْدِ فَعَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ لَمْ يُكَبِّرْ مِنْ بَعْدِ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ اِلٰى اَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا غَيْرَ تَكْبِيْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَ سُجُوْدِهٖ وَقِيَامِهٖ جُلُوْسٌ وَلَوْ كَانَ بَيْنَهُمَا جُلُوْسٌ لَاحْتَاجَ اَنْ يَكُوْنَ تَكْبِيْرُهٗ بَعْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ لِلدُّخُوْلِ فِيْ ذٰلِكَ الْجُلُوْسِ وَلَاحْتَاجَ اِلٰى تَكْبِيْرٍ اٰخَرَ اِذَا نَهَضَ لِلْقِيَامِ فَلَمَّا لَمْ يُؤْمَرْ بِذٰلِكَ ثَبَتَ اَنْ لَا قُعُوْدَ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْاَخِيْرَةِ وَالْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا لِيَكُوْنَ حُكْمُ ذٰلِكَ وَحُكْمُ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ مُؤْتَلِفًا غَيْرَ مُخْتَلِفٍ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

ایوب کے کلام میں ہے کہ جو کچھ حضرت عمرو بن سلمہ نے کیا انہوں نے دوسروں کو اس پر عمل کرتے نہیں دیکھا تو انہوں نے دیکھا کہ تابعین کی ایک جماعت نے بواسطہ ابوقلابہ، مالک سے مروی عمل کو سنت قرار دینے کی تردید میں اس بات کو حجت قرار دیا (یعنی عمرو بن سلمہ کا عمل غیر معروف تھا۔

پھر قیاس بھی حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کی روایت کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب آدمی نماز میں ایک حالت میں دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا ہے از سر نو ذکر کرتا ہے مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ جب رکوع کرنا چاہتا ہے تو تکبیر کہتا ہے اور رکوع میں چلا جاتا ہے جب رکوع سے سر اٹھاتا ہے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے جب قیام سے سجدے کی طرف جاتا ہے تو اللہ اکبر کہتا ہے جب سجدے سے سر اٹھاتا ہے تو اللہ اکبر کہتا ہے جب دوسرے سجدہ کی طرف جاتا ہے تو اس طرح کرتا ہے جب سر اٹھاتا ہے تو سیدھا کھڑا ہونے تک صرف ایک تکبیر کہتا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس کے سجدے اور قیام کے درمیان بیٹھنے کا عمل نہیں ہے اگر ان کے درمیان بیٹھا ہوتا تو سجدے سے اُٹھنے کے بعد اس بیٹھنے میں داخل ہونے کے لیے تکبیر کی ضرورت ہوتی اور جب قیام کے لیے اٹھتا تو مزید ایک تکبیر کی ضرورت ہوتی تو جب اس بات کا حکم نہیں دیا گیا تو ثابت ہوا کہ دوسرے سجدے اور بعد والی رکعت کے قیام کے درمیان بیٹھنا نہیں ہے تاکہ اس کا اور باقی تمام نماز کا حکم ایک جیسا ہو جائے اور ان کے درمیان اختلاف نہ ہو ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۱۷ مَا يَجِبُ لِلْمَمْلُوْكِ عَلٰى مَوْلَاهُ مِنَ الْكِسْوَةِ وَالطَّعَامِ

باب ۳۱۷ آقا پر غلام کا کس قدر کھانا اور لباس واجب ہے

۱۴۸۳ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد ح
وحدثنا حسين بن نصر قال ثنا مهدي بن جعفر
قالا ثنا حاتم بن اسمعيل قال ثنا يعقوب بن
مجاهد المدني ابو حزرة عن عبادة بن الصامت
رضي الله عنه قال خرجت انا وابي نطلب هذا
العلم في هذا الحي من الانصار قبل ان يهلكوا
فكان اول من لقينا ابو اليسر صاحب رسول
الله صلى الله عليه وسلم ومعه غلام له وعليه
بردة ومعافري وعلى غلامه بردة ومعافري
قال فقلت يا عم لو اخذت بردة غلامك و
اعطيته معافريك واخذت معافريه واعطيته
بردتك فكانت عليك حلة وعليه حلة قال
فمسح راسي وقال اللهم بارك فيه ثم قال يا ابن
اخي بصرت عيناي هاتان وسمعته اذناي
هاتان ووعاه قلبي من رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو يقول اطعموهم مما تاكلون و
اكسوهم مما تلبسون فكان ان اعطيته من
متاع الدنيا احب الي من ان ياخذ من حسناتي
يوم القيمة ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فر
ہیں میں اور میرے والد اس علم کی تلاش میں انصار کے اس
میں گئے اس سے پہلے کہ وہ ہلاک ہو جائے سب سے پہلے
ملاقات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوالیسر
عنہ سے ہوئی ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا ان پر ایک چادر
ایک معافری کپڑا تھا اور ان کے غلام پر ایک چادر اور ایک
معافری کپڑا تھا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا چچا جان! کیا
ہوتا اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنا معافری
دے دیتے اور اس کی معافری خود لے کر اپنی چادر اس کو د
دیتے تاکہ آپ پر بھی ایک جوڑا ہو جاتا اور اس پر بھی فرما
ہیں انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا یا اللہ! اسے برکت
عطا فرما پھر فرمایا اے بھتیجے! میری ان دو آنکھوں نے دیکھا
ان دو کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو اس کھانے سے کھلاؤ جو تم
خود کھاتے ہو اور ان کو وہ لباس پہناؤ جو خود پہنتے ہو پس اگر
میں اس کو دنیا بھر کا سامان دے دوں تو مجھے اس بات سے
زیادہ پسند ہے کہ وہ قیامت کے دن میری تمام نیکیاں
لے جائے۔

۱۴۸۴ - حدثنا محمد بن سنان الشيزري
قال ثنا عبد الوهاب بن نجدة الحوطي
قال ثنا عيسى بن يونس عن الاعمش عن المعرور
ابن سويد قال خرجنا حجاجا او معتمرين فلقينا
ابا ذر رضي الله عنه بالربذة فاذا عليه برد
وعلى غلامه برد مثله فقلنا له يا ابا ذر لو اخذت
هذا البرد الى بردك كانت حلة وكسوته
بردا غيره فقال ابو ذر رضي الله عنه سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اخوانكم
جعلهم الله عز وجل تحت ايديكم فمن كان

حضرت اعمش، حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم، حج یا عمرہ کرنے نکلے تو
مقام ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی
ان پر ایک چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی اسی قسم کی ایک چادر
تھی ہم نے عرض کیا اے ابوذر! اگر تم اس چادر کو اپنی چادر سے
ملا لیتے تو تمہارا ایک جوڑا ہو جاتا اور ان کو کوئی دوسری
چادر پہنا دیتے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ لوگ
بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے
تو جب آدمی کا (مسلمان) بھائی اس کے ماتحت ہو تو وہ اسے

اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاكُلُ وَيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ۔

اس کھانے سے کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہ لباس پہنائے جو خود پہنتا ہے اسے ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس پر غالب آجائے اگر ایسے کام کی تکلیف دیتا ہو جو اس کی طاقت سے باہر ہو تو اس کی مدد کرے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ عَلَى الرَّجُلِ اَنْ يُسَوِّىَ بَيْنَ مَمْلُوْكِهٖ وَبَيْنَ نَفْسِهٖ فِى الطَّعَامِ وَالْكِسْوَةِ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا رَوَيْنَاهُ مِنْ مَذْهَبِ اَبِى الْيُسْرِ وَاَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِىْ ذَكَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا الَّذِىْ يَجِبُ لِلْمَمْلُوْكِ عَلٰى مَوْلَاهُ هُوَ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ مِمَّا يُوْسِعُ بِهِ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهٖ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ آدمی پر لازم ہے کہ وہ اپنے اور غلام کے کھانے اور لباس میں مساوات قائم کرے انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس روایت اور حضرت ابوالیسر نیز حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ کے مذہب سے استدلال کیا جیسے ہم نے ذکر کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مالک پر غلام کا کھانا اور لباس واجب ہے اس کے علاوہ انسان جو کچھ اپنے اوپر فراخی کرتا وہ لازم نہیں ہے

۱۴۸۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِىُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِىُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَجْلَانَ اَبِىْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ

اس سلسلے میں انہوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کے لیے کھانا اور لباس ہے اور اسے طاقت سے بڑھ کر عمل کی تکلیف نہ دی جائے۔

قَالُوْا فَهٰذَا الَّذِىْ يَجِبُ لِلْمَمْلُوْكِ عَلٰى سَيِّدِهٖ وَكَانَ اَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا لِمَا رُوِىَ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهٗ فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى مَا يُوَافِقُهٗ مَا وَجَدْنَا اِلٰى ذٰلِكَ.

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ ہے وہ چیز جو غلام کے لیے مالک پر واجب ہے اور ہمارے لیے بہترین بات یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مروی ہے تو ہم اس سے پہلے روایت کی گئی حدیث کو اس بات پر محمول کریں جو اس کے موافق ہو جس حد تک ممکن ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ ان کو وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو تو ممکن ہے آپ کی مراد روٹی، سالن سوتی اور اونی کپڑے ہوں جب وہ ان چیزوں میں اپنے مالکوں کے ساتھ شریک ہو جائیں گے تو گویا انہوں نے اس

فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ قَدْ يَحْتَمِلُ

أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الْخُبْزَ وَالْأُدْمَ وَالثِّيَابَ مِنَ الْكَتَّانِ وَالْقُطْنِ فَإِذَا شَرِكُوْا مَوَالِيَهُمْ فِي ذٰلِكَ فَقَدْ أَكَلُوْا مِمَّا يَأْكُلُوْنَ وَلَبِسُوْا مِمَّا يَلْبَسُوْنَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا تَجِبُ الْمُسَاوَاةُ لَوْ كَانَ قَالَ أَطْعِمُوْهُمْ مِثْلَ مَا تَأْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُمْ مِثْلَ مَا تَلْبَسُوْنَ فَلَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا لَمْ يَجُزْ لِلْمَوَالِي أَنْ يُفَضِّلُوْا عَبِيْدَهُمْ فِي طَعَامٍ أَوْ كِسْوَةٍ وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا قَالَ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ وُجُوْبَ الْمُسَاوَاةِ بَيْنَهُمْ فِي الْكِسْوَةِ وَالطَّعَامِ إِنَّمَا فِيْهِ وُجُوْبُ الْكِسْوَةِ مِمَّا يَلْبَسُوْنَ وَوُجُوْبُ الطَّعَامِ مِمَّا يَأْكُلُوْنَ وَإِنْ كَانُوْا فِي ذٰلِكَ غَيْرَ مُتَسَاوِيِيْنَ۔

چیز سے کھایا جو انہوں نے کھائی اور انہوں نے بھی وہ چیز پہنی جو انہوں نے پہنی پس یہ مفہوم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہو گیا مساوات تو تب واجب ہوتی جب آپ فرماتے انہیں اس کی مثل کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور انہیں اپنے لباس کی مثل پہناؤ اگر آپ نے یہ بات فرمائی ہوتی تو مالکوں کے لیے جائز نہ ہوتا کہ وہ کھانے اور لباس کے سلسلے میں غلاموں سے بڑھتے لیکن آپ نے تو فرمایا ان کو اس چیز سے کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور اس چیز سے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو تو یہ لباس اور کھانے میں مساوات کا وجوب نہیں بلکہ اس چیز سے لباس واجب ہے جو وہ خود پہنتے ہیں اور اس چیز سے کھانا دینا واجب ہے جو وہ خود کھاتے ہیں اگرچہ وہ اس میں مساوی نہ ہوں۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس مفہوم پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث بھی دلالت کرتی ہیں۔

۱۴۸۶۔ **حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفٰى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُرَوِّغْهَا ثُمَّ لِيُطْعِمْهَا إِيَّاهُ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے خادم نے کھانا پکاتے میں گرمی اور دھواں برداشت کیا تو چاہیے کہ اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے اگر ایسا نہ کرے تو چاہیے کہ ایک لقمہ لے کر اسے (گھی یا سالن میں) تر کر کے اسے کھلا دے۔

۱۴۸۷۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتٰى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ أَوْ قَالَ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ

حضرت محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس اس کا خادم کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو وہ اسے ایک یا دو لقمے دے دے (لفظ اکلہ) یا لقمہ فرمایا) کیونکہ اس نے اس کی گرمی اور مشقت برداشت کی ہے تو کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک کو کھلا اختیار دیا کہ وہ اس کھانے

أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَسَّعَ عَلَى الْمَوْلَى أَنْ يُطْعِمَ عَبْدَهُ مِنْ طَعَامِهِ الَّذِي قَدْ وَلِيَ صَنْعَتَهُ لَهُ عَبْدُهُ لُقْمَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَسْتَأْثِرُ هُوَ بِمَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ بَعْدَ تِلْكَ اللُّقْمَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَعْنَى مَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ أَنَّهُ لَمْ يُرِدِ الْمُسَاوَاةَ وَكَذٰلِكَ مَعْنَى قَوْلِهِ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَأَمَّا مَا فَعَلَ أَبُو الْيُسْرِ فَعَلَى الْإِشْفَاقِ مِنْهُ وَالْخَوْفِ لَا عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِي صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيَ هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

میں سے جسے غلام نے تیار کیا ہے ایک لقمہ دے دے پھر باقی کھانے کو اپنے لیے اختیار کرے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ان کو اس چیز سے کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، سے مساوات مراد نہیں ہے اسی طرح یہاں بھی مساوات مراد نہیں کہ انہیں اس چیز سے پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ جہاں تک حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے فعل کا تعلق ہے تو وہ ان کی خدا خوفی پر محمول ہے کوئی دوسری وجہ نہیں آثار کے معانی کی یہ تصحیح حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسَاجِدِ (۳۱۸)

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنْشَدَ الْأَشْعَارُ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ يُبَاعَ فِيهِ السِّلَعُ وَأَنْ يُتَحَلَّقَ فِيهِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسَاجِدِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

باب ۳۱۸ مساجد میں شعر گوئی

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں شعر گوئی کرنے، سامان فروخت کرنے اور نماز سے پہلے حلقہ بنانے سے منع فرمایا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مساجد میں اشعار پڑھنا مکروہ ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِإِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ بَأْسًا إِذَا كَانَ ذٰلِكَ الشِّعْرُ مِمَّا لَا بَأْسَ بِرِوَايَتِهِ وَإِنْشَادِهِ فِي غَيْرِ الْمَسْجِدِ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں مساجد میں اشعار پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب وہ ایسے شعر ہوں جنہیں مسجد کے علاوہ روایت کرنے اور پڑھنے میں کوئی حرج نہ ہو۔

۱۴۸۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا۔ قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ هٰذَا

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے دوسرے مقام پر نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

الْمَوْضِعَ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يُنْشِدُ عَلَيْهِ الشِّعْرَ وَبِأَنَّهُ وُضِعَ رَوَيْنَاهُ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ حَدِيْثِ حَسَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ مَرَّ بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ فَقَالَ لَهُ حَسَّانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيْهِ الشِّعْرَ لِمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ أَحَدٌ وَلَا أَنْكَرَهُ عَلَيْهِ أَيْضًا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

١٤٩٠ - وَكَانَ حَدِيْثُ يُوْنُسَ الَّذِيْ قَدْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الشِّعْرَ الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ أَنْ يُنْشَدَ فِي الْمَسْجِدِ هُوَ الشِّعْرُ الَّذِيْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَهْجُوْهُ بِهِ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ مِنَ الشِّعْرِ الَّذِيْ تُؤْبَنُ فِيْهِ النِّسَاءُ وَتُزْرَأُ فِيْهِ الْأَمْوَالُ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ بَابِ رِوَايَةِ الشِّعْرِ مِنْ جَوَابِ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ حِيْنَ أَنْكَرَ عَلَيْهِمْ إِنْشَادَ الشِّعْرِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الشِّعْرَ الَّذِيْ يَغْلِبُ عَلَى الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَكُوْنَ كُلُّ مَنْ فِيْهِ أَوْ أَكْثَرُ مَنْ فِيْهِ مُتَشَاغِلًا بِذٰلِكَ كَمِثْلِ مَا تَأَوَّلَ عَلَيْهِ ابْنُ عَائِشَةَ وَأَبُوْ عُبَيْدٍ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمَا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَيَكُوْنُ الشِّعْرُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ خَاصٌّ مِنَ الشِّعْرِ وَهُوَ الَّذِيْ فِيْهِ مَعْنًى مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِي الثَّلَاثَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا حَتّٰى لَا يُضَادَّ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ

نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھایا وہ اس پر بیٹھ کر شعر پڑھتے تھے نیز اس کے علاوہ ہم نے روایت کیا ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے ان کو ڈانٹا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس شخصیت کے لیے مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا جو آپ سے بہتر شخصیت تھی اور یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا تو کسی نے اعتراض نہ کیا اور نہ ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی اعتراض فرمایا۔

جہاں تک حضرت یونس کی روایت کا تعلق ہے جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے تو ممکن ہے جس شعر سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے وہ اشعار مراد ہوں جن کے ذریعے قریش آپ کی ہجو کرتے تھے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اشعار مراد ہوں جن کے ذریعے عورتوں کی عیب جوئی کی جائے اور ان کے ذریعے مال حاصل کیا جائے۔ جیسا کہ ہم نے شعر روایت کرنے کے باب میں انصار صحابہ کرام کی طرف سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو جواب کے سلسلے میں نقل کر چکے ہیں جب انہوں نے کعبۃ اللہ کے گرد شعر گوئی پر ناگواری ظاہر کی تھی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اشعار مراد ہوں جو مسجد پر غالب آ جائیں یہاں تک کہ تمام حاضرین مسجد یا ان کی اکثریت اس میں مشغول ہو جائے جس طرح کہ ابن عائشہ اور ابو عبیدہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی تاویل کی ہے کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر جائے جیسا کہ ہم نے دوسرے مقام پر ان دونوں سے نقل کیا تو اس حدیث میں جس شعر کی ممانعت ہے وہ خاص قسم کے اشعار ہیں یعنی جن میں ان مذکورہ بالا تین معانی میں سے کوئی معنی پایا جائے تاکہ ان احادیث سے تضاد لازم نہ آئے جو ہم نے جواز کے سلسلے میں اور صحابہ کرام کے عمل سے متعلق ذکر کی ہیں۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اباحۃ ذلک وما عمل بہ اصحابہ من بعدہ۔

فان قال قائل فاذا کان کما ذکرت فلم قصد الی المسجد والذی ذکرت من الذی ھجی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی ابنت فیہ النساء ورزئت فیہ الاموال مکروہ فی غیر المسجد ولو کان کما ذکرت لم یکن لذکرہ فی المسجد معنی قیل لہ قد یجری الکلام کثیرا بذکر معنی فلا یکون ذلک المعنی بذلک الحکم الذی جری فی ذلک الذکر مخصوصا من ذلک قول اللہ عز وجل وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بھن فان لم تکونوا دخلتم بھن فلا جناح علیکم فذکر الربیبۃ التی قد کانت فی حجر ربیبھا فلم یکن ذلک علی خصوصیتھا لانھا کانت فی حجرہ بذلک الحکم واخرجھا منہ اذا لم تکن کانت فی حجرہ الا تری انھا لو کانت اسن منہ انھا علیہ حرام کحرمتھا لو کانت صغیرۃ فی حجرہ وقال عز وجل ایضا فی الصید ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم فاجمعت العلماء الا من شذ منھم ان قتلہ ایاہ ساھیا کذلک فی وجوب الجزاء فلم یکن ذکرہ ما ذکرنا من ھاتین الآیتین یوجب خصوص الحکم فکذلک ما روینا من ذکرہ المسجد فی الشعر المنھی عن روایتہ لیس فیہ دلیل علی خصوصیۃ المسجد بذلک وکذلک ایضا ما نھی عنہ من البیع فی المسجد ھو البیع الذی یعمہ او یغلب علیہ حتی یکون کالسوق فذلک مکروہ فاما ما سوی ذلک فلا وقد روینا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یدل

اگر کوئی شخص کہے کہ اگر بات اس طرح ہوتی جس طرح تم نے ذکر کیا ہے تو پھر مسجد کا ذکر کیوں کیا گیا وہ جو تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو پر مشتمل اشعار اور جن میں عورتوں کی عیب جوئی کی جائے اور ان (اشعار) کے ذریعے مال حاصل کیا جائے وہ مسجد کے علاوہ بھی مکروہ ہیں اگر بات اس طرح ہوتی جس طرح تم کہتے ہو تو پھر مسجد کے ذکر کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ بعض اوقات مفہوم کے لیے کوئی ذکر جاری ہوتا ہے لیکن وہ اس معنی کے ساتھ مخصوص نہیں اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "اور تمہاری وہ بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہوں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم نے جماع کیا (حرام ہیں) اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو تم پر (ان لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرتے ہیں) کوئی حرج نہیں تو یہاں اس لڑکی کا ذکر کیا جو پرورش میں ہو تو اس کی یہ خصوصیت نہیں کہ وہ گود (کی پرورش) میں ہے لہٰذا اس صورت میں یہ حکم ہوگا اور جب پرورش میں نہ ہو تو اس حکم سے خارج ہو جائے گی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر وہ عورت عمر میں اس سے بڑی ہو تو بھی حرام ہوگی جس طرح چھوٹی ہونے کی صورت میں اس کی پرورش میں تھی تو حرام تھی۔ اور اللہ تعالیٰ شکار کے سلسلے میں فرماتا ہے۔ تم میں سے جو شخص اسے جان بوجھ کر ہلاک کرے تو جو جانور ہلاک کیا اس کی مثل اس پر لازم ہے تو اس پر علماء کرام کا اجماع ہے سوائے ان کے جو شاذ ہیں (قلیل ہیں) کہ جزا کے وجوب کے سلسلے میں بھول کر مارنے والے پر بھی یہی حکم ہوگا تو جو دو آیتیں ہم نے ذکر کی ہیں ان میں اگرچہ ذکر میں تخصیص ہے لیکن حکم میں تخصیص واجب نہیں تو اس طرح مسجد میں شعر گوئی سے ممانعت اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ مسجد سے خاص ہے اسی طرح مسجد میں سودا کرنے کی ممانعت کا مطلب بھی یہ ہے جو عام ہو

عَلٰى اِبَاحَةِ الْعَمَلِ الَّذِىْ لَيْسَ مِنَ الْقُرَبِ فِى الْمَسْجِدِ۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَصْبَهَانِىُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِىِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا اِمْتَحَنَ اللّٰهُ بِهِ الْاِيْمَانَ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى الدِّيْنِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ فِى الْمَسْجِدِ قَالَ وَكَانَ قَدْ اَلْقٰى اِلٰى عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعْلَهٗ يَخْصِفُهَا اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ خَصْفِ النَّعْلِ فِى الْمَسْجِدِ وَاِنَّ النَّاسَ لَوِ اجْتَمَعُوْا حَتّٰى يَعُمُّوا الْمَسْجِدَ بِخَصْفِ النِّعَالِ كَانَ ذٰلِكَ مَكْرُوْهًا فَلَمَّا كَانَ مَا لَا يَعُمُّ الْمَسْجِدَ مِنْ هٰذَا غَيْرَ مَكْرُوْهٍ وَمَا يَعُمُّهٗ مِنْهُ اَوْ يَغْلِبُ عَلَيْهِ مَكْرُوْهًا كَانَ ذٰلِكَ فِى الْبَيْعِ وَاِنْشَادِ الشِّعْرِ وَالتَّحَلُّقِ فِيْهِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَا عَمَّهٗ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ مَكْرُوْهٌ وَمَا لَمْ يَعُمَّهٗ مِنْهُ وَلَمْ يَغْلِبْ عَلَيْهِ فَلَيْسَ بِمَكْرُوْهٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

بَابُ ۳۱۹ شِرَاءِ الشَّیْءِ الْغَائِبِ

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِىُّ قَالَ ثَنَا اَبِىْ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

جائے یا اس (مسجد) پر غالب آ جائے حتیٰ کہ وہ بازار کی طرح ہو جائے یہ مکروہ ہے لیکن اس کے علاوہ کے بارے میں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات روایت کی ہے کہ مسجد میں ایسا عمل کرنا جائز ہے جو اللہ تعالیٰ سے قرب کا باعث نہ ہو۔

حضرت ربعی بن خراش حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اے قریش کے گروہ! اللہ تعالیٰ تم پر ایک شخص کو بھیجے گا جس کے ذریعے ایمان کا آزمائش کرے گا وہ دین پر تمہاری گردنیں مارے گا (ہلاک کرے گا) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ شخص میں ہوں آپ نے فرمایا نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہوں؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ شخص مسجد میں جوتوں کو سینے والا ہے راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سینے کے لیے جوتا دیا تھا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں جوتا سینے سے منع نہیں فرمایا لیکن لوگ جمع ہو کر مسجد میں جوتے سینا شروع کر دیں تو مکروہ ہے تو جب بات یہ ہے کہ اگر اس کا فعل مسجد کو نہ بھرنے کی صورت میں مکروہ نہیں حالانکہ وہ تمام مسجد کو گھیرے تو مکروہ ہے تو خرید و فروخت، شعر گوئی اور نماز سے پہلے حلقہ بندی پوری مسجد کو گھیرنے کی صورت میں مکروہ ہے اور اگر نہ گھیرے تو مکروہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب ۳۱۹ غیر موجود چیز خریدنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا[1]

اَلْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عامر بن سعد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطاء بن یزید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا ابْتَاعَ مَا لَمْ يَرَهُ لَمْ يَجُزِ ابْتِيَاعُهُ إِيَّاهُ وَذَهَبُوْا فِي ذٰلِكَ إِلَى تَأْوِيْلٍ تَأَوَّلُوْهُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوا الْمُلَامَسَةُ مَا لَمَسَهُ مُشْتَرِيْهِ بِيَدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ بِعَيْنِهِ قَالُوْا وَالْمُنَابَذَةُ هِيَ مِنْ هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ انْبِذْ إِلَيَّ ثَوْبَكَ وَأَنْبِذُ إِلَيْكَ ثَوْبِي عَلَى أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَبِيْعٌ بِصَاحِبِهِ مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْمُشْتَرِيَيْنِ إِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا التَّأْوِيْلِ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی چیز خریدے جسے اس نے نہیں دیکھا تو اس کا خریدنا جائز نہیں وہ اس سلسلے میں حدیث کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں کہ ملامست یہ ہے کہ خریدنے والا اس چیز کو ہاتھ لگائے اور آنکھوں سے نہ دیکھے وہ فرماتے ہیں منابذہ کا بھی یہی معنیٰ ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ تم اپنا کپڑا میری طرف پھینکو میں اپنا کپڑا تمہاری طرف پھینکتا ہوں اور یوں ان میں سے ہر ایک (کپڑا) دوسرے کے بدلے بیع قرار پائے گا حالانکہ دونوں خریداروں نے ایک دوسرے کا کپڑا نہیں دیکھا حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کا یہی مفہوم

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنِ اشْتَرٰى شَيْئًا غَائِبًا عَنْهُ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ وَلَهُ فِيْهِ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَذَهَبُوْا فِيْ تَأْوِيْلِ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ إِلٰى أَنَّ الْمُلَامَسَةَ الْمَنْهِيَّ عَنْهَا فِيْهِ هِيَ بَيْعٌ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَهُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ فَكَانَ الرَّجُلَانِ يَتَرَاوَضَانِ عَلَى الثَّوْبِ فَإِذَا لَمَسَهُ الْمُسَاوِمُ بِهِ كَانَ بِذٰلِكَ مُبْتَاعًا لَهُ وَوَجَبَ عَلٰى صَاحِبِهِ تَسْلِيْمُهُ إِلَيْهِ

وَكَذٰلِكَ الْمُنَابَذَةُ كَانُوْا أَيْضًا يَتَقَاوَلُوْنَ فِي الثَّوْبِ وَفِيْمَا أَشْبَهَهُ ثُمَّ يَرْمِيْهِ رَبُّهُ إِلَى الَّذِيْ قَاوَلَهُ عَلَيْهِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعًا مِنْهُ إِيَّاهُ تَوْبَةً وَلَا يَكُوْنُ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ نَقْضُهُ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَجَعَلَ الْحُكْمَ فِي الْبِيَاعَاتِ أَنْ لَا يَجِبَ إِلَّا بِالْمُعَاقَلَاتِ الْمُتَرَاضِيْ عَلَيْهَا فَقَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَجَعَلَ إِلْقَاءَ أَحَدِهِمَا إِلٰى صَاحِبِهِ الثَّوْبَ قَبْلَ أَنْ يُفَارِقَهُ غَيْرَ قَاطِعٍ لِلْخِيَارِ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ كَيْفِيَّةِ تِلْكَ الْفُرْقَةِ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا التَّأْوِيْلِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا سِوٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْأَحَادِيْثِ هَلْ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى

بیان کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جو آدمی غائب چیز کو خرید لے تو یہ سودا جائز ہے اور اسے اس کو دیکھنے کا اختیار (خیار رؤیت) حاصل ہوگا اگر چاہے تو لے اور چاہے تو چھوڑ دے انہوں نے پہلی حدیث کا مفہوم اس طرح بیان کیا ہے کہ جس ملامست سے روکا گیا ہے وہ دور جاہلیت کا سودا تھا لوگ ایک دوسرے پر اس طرح بیچتے تھے کہ دو آدمی اس پر جھگڑا کرتے تھے جب نرخ کرنے والا اسے چھو لیتا تو وہ اس کا خریدار بن جاتا اور بیچنے والے پر اس چیز کا سونپنا واجب ہو جاتا۔

اسی طرح منابذہ یہ تھا کہ وہ ایک کپڑے یا اس قسم کی کسی چیز کے بارے میں باہم گفتگو کرتے تھے پھر اس کا مالک اسے گفتگو کرنے والے کی طرف پھینکتا تھا تو یہ اس کی طرف سے اس کپڑے کا سودا ہوتا تھا اس کے بعد وہ اسے توڑ نہیں سکتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور سودوں کے بارے میں حکم دیا کہ جب تک باہم رضامندی سے عقد نہ ہو سودا جائز نہ ہوگا آپ نے فرمایا سودے کرنے والے دونوں فریقوں کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں تو آپ نے واضح کر دیا کہ ایک کا دوسرے کی طرف کپڑا پھینکنا اختیار کو ختم نہیں کرتا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں ــــ پھر اس جدائی کی کیفیت کے بارے میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس بات کو ذکر کر دیا ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی مفہوم کے قائل ہیں، تو جب اس میں اختلاف ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس کے علاوہ دیگر احادیث کو دیکھیں کہ کیا ان میں ان مذکورہ دو قولوں میں سے کسی ایک پر دلالت پائی جاتی ہے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو جائے اور دانے کو بیچنے سے منع

يشتد۔

فدل ذلك على اباحة بيعه بعد ما يشتد هو في سنبله لانه لو لم يكن ذلك كذلك لقال حتى يشتد ويبرأ من سنبله فلما جعل الغاية في البيع المنهي عنه هي شدته ويبوسته دل ذلك ان البيع بعد ذلك بخلاف ما كان عليه في البدء فلما جاز بيع الحب المغيب في السنبل الذي لم يبع دل هذا على جواز بيع ما لا يراه المتبايعان اذا كان يرجعان معه الى معلوم كما يرجعان من الحنطة المبيعة المغيبة في السنبل الى حنطة معلومة واولى الاشياء بنا في مثل هذا اذ كنا قد وقفنا على تأويل هذا الحديث واحتمل الحديث الآخر موافقته او مخالفته ان نحمله على موافقته لا على مخالفته۔

۱۴۹۸ - وقد حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب في تفسير الملامسة والمنابذة قال كان القوم يتبايعون السلع لا ينظرون اليها ولا يخبرون عنها والمنابذة ان يتنابذ القوم السلع لا ينظرون اليها ولا يخبرون عنها فهذا من ابواب القمار۔

۱۴۹۹ - حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ربيعة قال كان هذا من ابواب القمار فنهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

۱۵۰۰ - فهذا الزهري وهو احد من روى عنه هذا الحديث قد اجاز للرجل ان يشتري ما قد اخبر عنه وان لم يكن عاينه ففي ذلك دليل على جواز ابتياع الغائب۔

فقال قائل ممن

فرمایا یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سخت ہو جانے کے بعد اس کا بیچنا جائز ہے اگرچہ وہ سِٹے کے اندر ہو کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ فرماتے یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے اور سِٹے سے باہر نکل آئے تو جب ممنوع بیع کی انتہاء اس کی سختی اور خشک ہو جانے کو قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس کے بعد کا سودا آغاز میں سودے کے خلاف ہے تو جب سِٹے کے اندر پوشیدہ دانے کی بیع سِٹے کے بغیر جائز ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس چیز کو عاقدین نے نہ دیکھا ہو اس کی بیع جائز ہے بشرطیکہ وہ چیز معلوم و معین ہو جس طرح سِٹے میں پوشیدہ سودا معلوم اور معین گندم ہو اس سلسلے میں بہتر بات یہی ہے کہ جب ہم اس حدیث کی تاویل پر واقف ہو گئے اور دوسری حدیث میں موافقت اور مخالفت دونوں باتوں کا احتمال ہے تو ہم موافقت پر محمول کریں مخالفت پر نہ کریں۔

حضرت ابن شہاب سے ملامسہ اور منابذہ کی تفسیر میں مروی ہے فرماتے ہیں لوگ سامان بیچتے تھے اور اسے دیکھتے نہیں تھے اور نہ ہی اس کی خبر دی جاتی تھی اور منابذہ یہ ہے کہ لوگ سامان پھینک دیتے تھے نہ اسے دیکھتے اور نہ اس کی خبر دیتے تھے تو یہ جوئے کی صورتوں میں سے ایک ہے

حضرت یونس، حضرت ربیعہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ جوئے کی ایک قسم ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔

تو یہ حضرت امام زہری ہیں جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں انہوں نے جائز قرار دیا کہ کوئی شخص ایسی چیز خریدے جس کی اسے خبر دی گئی اگرچہ اس نے اسے دیکھا نہ ہو تو اس میں غائب چیز کو خریدنے کے جواز پر دلالت پائی جاتی ہے۔

پہلی تاویل کے قائلین میں سے کسی نے اعتراض کیا

ذهب إلى التأويل الذي قد منا ذكره في أول هذا الباب من أين أجزتم بيع الغائب وهو مجهول قيل له ما هو بمجهول في نفسه لأنه متى رجع إليه رجع إلى معلوم فهو كبيع الحنطة في سنبلها المرجوع منها إلى حنطة معلومة وإنما الجهل في هذا هو جهل البائع والمشتري فأما المبيع في نفسه فغير مجهول وإنما المجهول الذي لا يجوز بيعه هو المجهول في نفسه الذي لا يرجع منه إلى معلوم كبعض طعام غير مسمى باعه رجل من رجل فذلك البعض غير معلوم وغير مرجوع منه إلى معلوم فالعقد على ذلك غير جائز۔

کہ تم نے غائب چیز کا سودا کیسے جائز قرار دیا حالانکہ وہ مجہول ہے تو اسے جواباً کہا گیا کہ وہ ذاتی طور پر مجہول نہیں کیونکہ جب اس چیز کی طرف رجوع کیا تو وہ معلوم ہو گئی جیسے خوشے کے اندر کے دانے کی طرف جب رجوع کیا گیا تو وہ معلوم گندم کی طرف ہو گئی یہاں جو جہالت ہے وہ بائع اور مشتری کی جہالت ہے نفس بیع غیر مجہول ہے جس مجہول کی بیع جائز نہیں ہوتی اس سے مراد وہ چیز ہے جو ذاتی طور پر مجہول ہو جس سے معلوم کی طرف رجوع نہ ہو سکتا ہو جیسے بعض طعام جو غیر معین ہو اسے ایک شخص دوسرے پر بیچے تو یہ بعض غیر معلوم ہے اور اس سے معین کی طرف رجوع نہیں ہو سکتا۔ اس کا سودا کرنا جائز نہیں ہے۔

وقد وجدنا البيع يجوز عقده على طعام بعينه على أنه كذا وكذا قفيزا والبائع والمشتري لا يعلمان حقيقة كيله فيكون من حقوق البيع وجوب الكيل للمشتري على البائع ولا يكون جهلهما به يوجب وقوع البيع على كيل مجهول إذا كانا يرجعان من ذلك إلى كيل معلوم فذلك الطعام الغائب إذا بيع والمشتري والبائع به جاهلان لا يكون جهلهما به يوجب وقوع العقد على شيء مجهول إذا كانا يرجعان منه إلى الطعام فهذا هو النظر في هذا الباب وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم أجمعين۔

ہم دیکھتے ہیں کہ معین کھانے کی بیع جائز ہے یعنی وہ اتنے اتنے قفیز (پیمانہ) ہے حالانکہ بائع اور مشتری اس کے پیمانے کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں سودے کے حقوق میں سے ہے کہ مشتری کے لیے بائع پر ماپ واجب ہے اور اس ماپ سے ان دونوں کا ناواقف ہونا مجہول ماپ پر بیع کو واقع نہیں کرتا۔ جب کہ وہ اس سے معلوم ماپ کی طرف رجوع کر سکتے ہوں جب یہ غائب غلہ بیچا جائے بیچنے اور خریدنے والا اس سے ناواقف ہوں تو ان کی جہالت سے مجہول چیز پر عقد لازم نہیں آئے گا جب وہ معلوم غلہ کی طرف رجوع کر سکتے ہوں اس باب میں قیاس یہی ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے،

۱۵۰۱۔ وقد روينا فيما تقدم من كتابنا هذا أن عثمان وطلحة تبايعا مالا بالكوفة فقال عثمان لي الخيار لأني بعت ما لم أر وقال طلحة لي الخيار لأني ابتعت ما لم أر فحكما رضي الله عنهما بينهما جبير بن مطعم فقضى أن الخيار لطلحة ولا خيار

اس سے پہلے ہم روایت کر چکے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما نے کوفہ میں مال کا سودا کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اختیار ہے کیونکہ میں نے ایسی چیز بیچی ہے جسے میں نے دیکھا نہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خیار مجھے حاصل ہے کیونکہ میں نے ایسی چیز خریدی ہے

لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

فَاتَّفَقَ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةُ

بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَوَازِ بَيْعِ شَيْءٍ غَائِبٍ عَنْ بَائِعِهٖ وَعَنْ مُشْتَرِيْهِ۔

۱۵۰۲۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا رَكِبَ يَوْمًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَزْدِ شَنُوْءَةَ حَلِيْفٌ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَرْضٍ لَهُ بِرِيْمَ فَابْتَاعَهَا مِنْهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلٰى أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا وَرِيْمٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى قَرِيْبٍ مِنْ ثَلٰثِيْنَ مِيْلًا۔

۱۵۰۳۔ فَهٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَدْ تَبَايَعَا مَا هُوَ غَائِبٌ عَنْهُمَا وَرَأَيَا ذٰلِكَ جَائِزًا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا جَازَ ذٰلِكَ لِاشْتِرَاطِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الْخِيَارَ قِيْلَ لَهُ إِنَّ ذٰلِكَ الْخِيَارَ لَمْ يَجِبْ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ جِهَةِ الْاِشْتِرَاطِ لَوْ كَانَ مِنْ جِهَةِ الْاِشْتِرَاطِ لَكَانَ الْبَيْعُ فَاسِدًا أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوِ اشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ عَبْدًا أَوْ أَرْضًا عَلٰى أَنَّهُ بِالْخِيَارِ فِيْهَا لَا إِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ أَنَّ الْبَيْعَ فَاسِدٌ وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ لَمْ يَشْتَرِطْ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ إِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ الْخِيَارَ الَّذِي اشْتَرَطَهُ هُوَ خِيَارٌ يَجِبُ لَهُ بِحَقِّ الْعَقْدِ وَهُوَ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ الَّذِيْ

جیسے میں نے نہیں دیکھا انہوں نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے فیصلہ چاہا تو انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو خیار حاصل ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نہیں۔

تو یہ تینوں حضرات صحابہ کرام کی موجودگی میں اس بات پر متفق ہو گئے کہ ایسی چیز کا سودا جائز ہے جو بائع اور مشتری دونوں سے غائب ہو۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک دن حضرت عبداللہ بن بحینہ کے ہمراہ سوار ہوئے وہ بنو مطلب بن عبد مناف کے حلیفوں ازد شنوءہ قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مقام ریم میں ان کی زمین کی طرف گئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے وہ زمین اس شرط پر خریدی کہ ہم اسے دیکھیں گے ریم، مدینہ طیبہ سے تیس میل کے فاصلے پر ہے تو یہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن بحینہ (رضی اللہ عنہم) ہیں جنہوں ایسی چیز کا سودا کیا جو ان سے غائب تھی اور اسے

تو یہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے ایسی چیز کا سودا کیا جو ان سے غائب تھی اور اسے جائز سمجھا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ اس لیے جائز ہوا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھنے کی شرط رکھی تھی تو اسے کہا جائے گا کہ یہ اختیار شرط رکھنے کے طور پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے واجب نہیں ہوا اگر شرط کے طور پر واجب ہوتا تو بیع فاسد ہو جاتی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی سے غلام یا زمین اس طریقے پر خریدے کہ غیر معلوم وقت تک اسے خیار حاصل ہوگا تو یہ بیع فاسد ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس مذکورہ حدیث میں معلوم وقت تک کا بھی خیار حاصل نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ انہوں نے جو خیار رکھا وہ عقد کے حق کے طور پر واجب ہوتا ہے اور وہ خیار رؤیت ہے جیسے حضرت طلحہ اور حضرت جبیر رضی اللہ عنہما نے بھی اپنایا جیسا کہ ہم نے

ذَهَبَ اِلَيْهِ طَلْحَةُ وَجُبَيْرٌ فِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُمَا لَا خِيَارَ شَرْطٍ

روایت کیا یہ خیار شرط نہیں تھا۔

۱۵۰۴۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنَّا اِذَا تَبَايَعْنَا كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقِ الْمُتَبَايِعَانِ قَالَ فَتَبَايَعْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ فَبِعْتُهُ مَالًا لِيْ بِالْوَادِيْ بِمَالٍ لَهُ بِخَيْبَرَ قَالَ فَلَمَّا بَايَعْتُهُ طَفِقْتُ اَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيَّ نَكَصَ الْقَهْقَرٰى خَشْيَةَ اَنْ يَتَرَادَّنِي الْبَيْعَ عُثْمَانُ قَبْلَ اَنْ اُفَارِقَهُ۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب ہم باہم سودا کرتے تھے تو جب تک عاقد ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں ہم میں سے ہر ایک کے پیش نظر ہوتا تھا فرماتے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے باہم سودا کیا میں نے اپنا وادی کا مال ان کے خیبر والے مال کے بدلے فرماتے ہیں جب میں بیچ چکا تو تو جلدی جلدی پیچھے کی طرف مڑا مجھے ڈر تھا کہ کہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میرے جدا ہونے سے پہلے سودا توڑ نہ دیں۔ تو یہ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے ایسی چیز کا سودا کیا جو ان دونوں سے غائب تھی اور جسے جائز سمجھا یہ عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا لیکن ان پر کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا۔

۱۵۰۵۔ فَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدْ تَبَايَعَا مَا هُوَ غَائِبٌ عَنْهُمَا وَرَاٰيَا ذٰلِكَ جَائِزًا وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا مُنْكِرٌ۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اِنْبِذْ اِلَيَّ ثَوْبَكَ وَاَنْبِذُ اِلَيْكَ ثَوْبِيْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَتَقَلَّبَا اَوْ يَتَرَاضَى اَوْ يَقُوْلُ دَابَّتِيْ بِدَابَّتِكَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَقْلِبَا اَوْ يَنْظُرَا صَيْبًا۔

حضرت محمد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے سودوں سے منع کیا کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ تم اپنا کپڑا میری طرف پھینکو میں اپنا کپڑا تمہاری طرف پھینکتا ہوں اس کے بغیر کہ وہ الٹ پلٹ کریں یا راضی ہوں یا وہ کہے کہ میرا جانور تیرے جانور کے بدلے ہے اس کے بغیر کہ وہ انہیں دیکھیں یا رضامند ہوں۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِجَازَةُ الْبَيْعِ بِالتَّرَاضِيْ وَدَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمُنَابَذَةَ الْمَنْهِيَّ عَنْهَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مُخَالِفُهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

تو اس حدیث میں رضامندی کے ساتھ بیع کی اجازت ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ جس منابذہ سے منع کیا گیا یہ وہ ہے جس کی طرف حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گئے ہیں نہ وہ جو آپ کی مخالفین کی مراد ہے ہر قسم کی حمد و ستائش تمام جہانوں کے پروردگار کے لیے ہے۔

بَابُ ۳۲ تَزْوِیْجِ الْاَبِ اِبْنَتَهُ الْبِکْرَ هَلْ یَحْتَاجُ فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی اِسْتِیْمَارِهَا

باب ۳۲۔ باپ اپنی باکرہ لڑکی کا نکاح کرے تو اجازت لینا ضروری ہے؟

۱۵۰۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ قَالَ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْمَرُ الْیَتِیْمَةُ فِیْ نَفْسِهَا فَاِنْ سَکَتَتْ فَقَدْ اَذِنَتْ وَاِنْ اَنْکَرَتْ لَمْ تُکْرَهْ۔

حضرت ابوبردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یتیم لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں پوچھا جائے اگر وہ خاموش ہو جائے تو اس نے اجازت دے دی اور اگر انکار کرے تو زبردستی نہ کی جائے۔

۱۵۰۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّیْمِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْیَتِیْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فَاِنْ رَضِیَتْ فَلَهَا رِضَاهَا وَاِنْ اَنْکَرَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے پوچھا جائے اگر وہ راضی ہو جائے تو اس کی رضامندی اس کے لیے ہے اگر وہ انکار کرے تو اس پر تصرف کا کوئی جواز نہیں۔

۱۵۰۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّزَوِّجَ اِبْنَتَهُ الْبِکْرَ الْبَالِغَةَ بِغَیْرِ اَمْرِهَا وَلَا اِسْتِیْذَانٍ اِنَّهَا مِمَّنْ رَاٰی وَلَا رَاْیَ لَهَا فِیْ ذٰلِكَ مَعَهٗ عِنْدَهُمْ قَالُوْا وَلَمَّا قَصَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَثَرَیْنِ الْمَذْکُوْرَیْنِ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ بِمَا ذَکَرَ فِیْهِمَا مِنَ الصِّمَاتِ وَالْحُکُوْمِ لَهٗ بِحُکْمِ الْاِذْنِ اِلَی الْیَتِیْمَةِ وَهِیَ الَّتِیْ لَا اَبَ لَهَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ ذَاتَ الْاَبِ فِیْ ذٰلِكَ بِخِلَافِهَا وَاَنَّ اَمْرَ اَبِیْهَا عَلَیْهَا اٰکَدُ مِنْ اَمْرِ سَائِرِ اَوْلِیَائِهَا بَعْدَ اَبِیْهَا وَمِمَّنْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی باکرہ بالغہ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر یا اس سے اجازت لیے بغیر جہاں چاہے کر سکتا ہے باپ کے ساتھ لڑکی کی رائے کا اتفاق ان حضرات کے نزدیک ضروری نہیں، وہ فرماتے ہیں جب پہلے ذکر کی گئی دو روایتوں میں جس لڑکی کی خاموشی کو اجازت قرار دیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یتیم مراد لی ہے اور یہ وہ لڑکی ہوتی ہے جس کا باپ نہ ہو تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس لڑکی کا باپ موجود ہو اس کا حکم اس

ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

کے خلاف ہے اور اس لڑکی پر باپ کا حکم دیگر تمام اولیاء کے مقابلے میں زیادہ تاکیدی ہے حضرت امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے یہی قول اختیار کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِوَلِيِّ الْبِكْرِ اَبًا كَانَ اَوْ غَيْرَهُ اَنْ يُزَوِّجَهَا اِلَّا بَعْدَ اسْتِيْمَارِهِ اِيَّاهَا فِيْ ذٰلِكَ وَبَعْدَ صُمَاتِهَا عِنْدَ اسْتِيْمَارِهِ اِيَّاهَا وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْ قَصْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَثَرَيْنِ الْمَرْوِيَّيْنِ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اِلَى الْيَتِيْمَةِ مَا يَدُلُّ اَنَّ غَيْرَ الْيَتِيْمَةِ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى خِلَافِ حُكْمِ الْيَتِيْمَةِ اِذْ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ سَائِرَ الْاَبْكَارِ الْيَتَامٰى وَغَيْرَهُنَّ وَخَصَّ الْيَتِيْمَةَ بِالذِّكْرِ اِذْ كَانَ لَا فَرْقَ بَيْنَهَا فِيْ ذٰلِكَ وَبَيْنَ غَيْرِهَا وَلِاَنَّ السَّامِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ فِي الْيَتِيْمَةِ الْبِكْرِ يَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى حُكْمِ الْبِكْرِ غَيْرِ الْيَتِيْمَةِ ـ

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں باکرہ عورت کا ولی باپ ہو یا کوئی دوسرا اس سے اجازت طلب کرنے اور اس کے بعد اس کے خاموش رہنے کے بغیر نکاح کر کے نہیں دے سکتا وہ فرماتے ہیں پہلی دو حدیثوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یتیمہ کا ذکر اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ غیر یتیمہ کا حکم اس کے خلاف ہے ہو سکتا ہے آپ کی مراد تمام باکرہ لڑکیاں ہوں چاہے وہ یتیم ہوں یا اس کے علاوہ ہوں آپ نے خاص طور پر یتیم لڑکی کا ذکر کیا کیونکہ آپ کے نزدیک اس میں اور دوسری لڑکیوں میں کوئی امتیاز نہیں اور سننے والا آپ سے یتیمہ باکرہ لڑکی کے بارے میں سن کر غیر یتیمہ باکرہ کے حکم پر استدلال کرے۔

وَقَدْ رَاَيْنَا مِثْلَ هٰذَا فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا حَرَّمَ مِنَ النِّسَاءِ ﴿وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ اللَّاتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ﴾ فَذَكَرَ الرَّبِيْبَةَ الَّتِيْ فِيْ حِجْرِ الزَّوْجِ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى تَحْرِيْمِ الرَّبِيْبَةِ الَّتِيْ فِيْ حِجْرِ الزَّوْجِ دُوْنَ الرَّبِيْبَةِ الَّتِيْ هِيَ اَكْبَرُ مِنْهُ بَلْ كَانَ التَّحْرِيْمُ عَلَيْهِمَا جَمِيْعًا فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبِكْرِ الْيَتِيْمَةِ لَيْسَ عَلَى الْيَتِيْمَةِ الْبِكْرِ خَاصَّةً بَلْ هُوَ عَلَى الْبِكْرِ الْيَتِيْمَةِ وَغَيْرِ الْيَتِيْمَةِ وَكَانَ مَا سَمِعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْيَتِيْمَةِ الْبِكْرِ دَلِيْلًا لَهُمْ اَنَّ ذَاتَ الْاَبِ فِيْهِ كَذٰلِكَ اِذْ كَانُوْا قَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الْبِكْرَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا اِلٰى اَبِيْهَا عَقْدُ الْبِيَاعَاتِ عَلٰى اَمْوَالِهَا وَعَقْدُ النِّكَاحِ عَلٰى بُضْعِهَا وَرَاَوْا بُلُوْغَهَا يَرْفَعُ وِلَايَةَ اَبِيْهَا عَلَيْهَا فِي الْعُقُوْدِ عَلٰى اَمْوَالِهَا فَكَذٰلِكَ

ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن پاک میں اس قسم کا حکم پایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے حرام ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وہ لڑکیاں جو تمہاری پرورش میں ہوں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم نے جماع کیا، یہاں اس لڑکی کا ذکر ہے جو پرورش میں ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو پرورش میں ہے وہ حرام ہے اور بیوی کی وہ بیٹی جو اس آدمی سے بڑی ہے وہ حرام نہیں ہے بلکہ دونوں حرام ہیں تو اسی طرح جو کچھ ہم نے یتیمہ باکرہ لڑکی کے بارے میں ذکر کیا ہے وہ خاص یتیمہ باکرہ کے بارے میں نہیں بلکہ غیر یتیمہ کا بھی یہی حکم ہے صحابہ کرام نے جو کچھ یتیمہ باکرہ (کنواری) کے بارے میں سنا وہ ان کے لیے اس بات پر دلیل تھی کہ اس سلسلے میں باپ والی کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ بالغ ہونے سے پہلے اس کے مال میں سودا کرنے کا حق باپ کو حاصل ہے اسی طرح اس کے نکاح کا حق بھی اسی کو ہے اور وہ جانتے تھے کہ اس کے بالغ

يُرْفَعُ عَنْهَا الْعُقُوْدُ عَلٰى بُضْعِهَا وَمَعَ هٰذَا فَقَدْ رَوٰى اَهْلُ هٰذَا الْمَذْهَبِ لِمَذْهَبِهِمْ آثَارًا احْتَجُّوْا لَهٗ بِهَا غَيْرَ اَنَّ فِيْ بَعْضِهَا طَعْنًا عَلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ الْاٰثَارِ وَاَكْثَرُهَا سَلِيْمٌ مِنْ ذٰلِكَ وَسَنَاْتِيْ بِهَا كُلِّهَا وَبِعِلَلِهَا وَفَسَادِ مَا يُفْسِدُهٗ اَهْلُ الْاٰثَارِ مِنْهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ـ

ہونے کے بعد اس کے مالی تصرفات سے باپ کی ولایت اُٹھ جاتی ہے اسی طرح اس کی بُضع کے عقد سے یہ ولایت ختم ہو جاتی ہے اس کے باوجود اس مذہب والوں نے اپنے مذہب کے حق میں کچھ روایات نقل کی ہیں اور ان سے استدلال کیا ہے لیکن ان میں سے بعض کے سلسلے میں ان روایات والوں پر طعن کیا گیا ہے جب کہ اکثر اس سے محفوظ ہیں ہم ان تمام روایات ان کی علتوں اور جن کو اہل روایات نے فاسد قرار دیا سب کو اس باب میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا طَعَنَ فِيْهِ اَهْلُ الْاٰثَارِ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهٗ وَهِيَ بِكْرٌ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا

جن روایات پر اہل روایات نے طعن کیا ہے ان میں سے یہ بھی ہے حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی کنواری بیٹی کا نکاح کیا اور وہ ناپسند کرتی تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اسے اختیار دے دیا۔

فَكَانَ مِنْ طَعْنِ مَنْ يَذْهَبُ اِلَى الْاٰثَارِ وَالتَّمْيِيْزِ بَيْنَ رُوَاتِهَا وَتَثْبِيْتِ مَا رَوَى الْحُفَّاظُ مِنْهُمْ اِسْقَاطِ مَا رَوٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُمْ اَنْ قَالُوْا هٰكَذَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ وَهُوَ رَجُلٌ كَثِيْرُ الْغَلَطِ ـ

جو لوگ روایات کی طرف گئے ہیں روایات میں تمیز کرتے ہیں اور حفاظ کی روایات کو ثابت رکھتے اور ان کے علاوہ کی روایات کو ساقط کرتے ہیں انہوں نے اس روایت پر اس طرح طعن کیا ہے فرماتے ہیں جریر بن حازم نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے اور وہ بہت غلطیاں کرنے والا شخص ہے۔

وَقَدْ رَوَاهُ الْحُفَّاظُ عَنْ اَيُّوْبَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ـ

جب کہ* حفاظ حدیث نے حضرت ایوب سے اس کے علاوہ روایت کیا ان میں سے حضرت سفیان ثوری، حماد بن زید اور اسماعیل بن علیہ بھی ہیں۔

۱۵۱۱ - فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَبَيْنَ اِمْرَاَةٍ زَوَّجَهَا اَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ وَكَانَتْ ثَيِّبًا ـ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ عِنْدَهُمْ خَطَاءُ جَرِيْرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت سفیان حضرت ایوب سختیانی سے اور وہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد اور عورت کے درمیان تفریق کردی اس عورت کا نکاح اس کے باپ نے کیا تھا اور وہ ناپسند کرتی تھی وہ ثیبہ تھی (کنواری نہ تھی) ان حضرات کے نزدیک اس حدیث میں جریر کی غلطی

مِنْ وَجْهَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَاِدْخَالُهُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِيْهِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَذَكَرَ فِيْهِ اِنَّهَا كَانَتْ بِكْرًا وَاِنَّمَا كَانَتْ ثَيِّبًا۔

طرح سے ثابت ہو گئی ایک تو یہ کہ انہوں نے اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو داخل کیا۔ اور دوسری بات یہ کہ اس میں اس کا باکرہ ہونا ذکر کیا حالانکہ وہ ثیبہ تھی۔

۱۵۱۲۔ وَمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهٗ وَهِيَ بِكْرٌ بِغَيْرِ اَمْرِهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

ایک روایت یہ ہے حضرت عطاء حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی کنواری لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ يَذْهَبُ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى تَتَبُّعِ الْاَسَانِيْدِ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَا يُعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْ شُعَيْبٍ ذَكَرَ فِيْهِ جَابِرًا غَيْرَ اَبِيْ صَالِحٍ هٰذَا فَمِمَّنْ رَوَاهُ وَاَسْقَطَ مِنْهُ جَابِرًا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ۔

تو جو شخص اسناد کی تحقیق کی طرف جاتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہوا کہ حضرت شعیب سے جن لوگوں نے روایت کی ہے ان میں سے ابو صالح کے علاوہ کسی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہو جس نے اسے روایت کرتے ہوئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ساقط کیا ان میں سے یہ ہے۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا

حضرت علی بن معبد حضرت شعیب بن اسحاق سے وہ حضرت اوزاعی سے وہ حضرت عطاء سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ فَبَيَّنَ مِنْ فَسَادِهٖ مَا هُوَ اَكْبَرُ مِنْ هٰذَا۔

اور اسے عمرو بن ابی سلمہ نے اوزاعی سے روایت کیا تو انہوں نے اس سے بھی بڑھ کر اس کا فساد بیان کیا۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ

فَصَارَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَطَاءٍ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُرَّةَ هٰذَا فَضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْاٰثَارِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت عمرو بن سلمہ فرماتے ہیں ہم سے اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابراہیم بن مرہ سے انہوں نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا، تو اس حدیث کی اصل بواسطہ حضرت اوزاعی حضرت ابراہیم بن مرہ سے ہے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں اور یہ ابراہیم بن مرہ علماء حدیث کے نزدیک ضعیف الحدیث ہیں روایات کا علم رکھنے والوں کے نزدیک یہ بالکل غیر معتبر ہیں۔

١٥١٥ - وَمِمَّا رَوَاهُ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا مِمَّا لَا طَعْنَ لِاَحَدٍ فِيهِ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ اِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

ان روایات میں سے جن پر طعن نہیں ہے یہ حدیث ہے حضرت نافع بن جبیر بن مطعم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت اپنے ولی کی نسبت خود اپنے نفس پر زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے نفس کے بارے میں پوچھا جائے اور اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

١٥١٦ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت نافع بن جبیر بن مطعم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٥١٧ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔

حضرت عیسیٰ بن یونس، حضرت ابن موہب سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٥١٨ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ

حضرت عبداللہ بن فضل سے مروی ہے انہوں نے حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ کو اپنے نفس پر ولی کی نسبت زیادہ حق ہے اور کنواری لڑکی سے پوچھا جائے۔

فَلَمَّا كَانَتِ الْاَيِّمُ الْمَذْكُورَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هِيَ الَّتِي وَلِيُّهَا اَيُّ وَلِيٍّ كَانَ مِنْ اَبٍ اَوْ غَيْرِهِ كَانَ كَذٰلِكَ الْبِكْرُ الْمَذْكُورَةُ فِيهِ هِيَ الْبِكْرُ الَّتِي وَلِيُّهَا اَيُّ وَلِيٍّ كَانَ مِنْ اَبٍ اَوْ غَيْرِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ

توجیہ: اس حدیث میں مذکور بیوہ سے مراد وہ بیوہ ہے جس کا کوئی ولی ہو باپ ہو یا کوئی دوسرا تو کنواری سے مراد بھی وہ کنواری ہوگی جس کا کوئی ولی ہو باپ ہو یا کوئی دوسرا یہ حدیث حضرت صالح بن کیسان کے واسطہ سے حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے دوسرے الفاظ میں بھی مروی ہے۔

عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

١٥١٩ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْأَبِ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا فَهٰذَا مَعْنَاهُ مَعْنَى الْأَوَّلِ سَوَاءٌ وَالْبِكْرُ الْمَذْكُورَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هِيَ الْبِكْرُ ذَاتُ الْأَبِ كَمَا أَنَّ الثَّيِّبَ الْمَذْكُورَةَ فِيهِ كَذٰلِكَ فَهٰذَا مَا رُوِيَ لَنَا فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نافع بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باپ کے لیے شادی شدہ بیٹی پر کوئی حق نہیں اور کنواری سے اجازت لی جائے اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے یہ اور پہلا مفہوم ایک جیسے ہو گئے اور اس حدیث میں مذکورہ کنواری لڑکی وہی ہے جس کا باپ موجود ہو جس طرح مذکورہ شادی شدہ سے بھی یہی والی مراد ہے تو اس باب میں ہمارے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایات مروی ہیں۔

١٥٢٠ - وَأَمَّا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ذَكْوَانُ مَوْلَى عَائِشَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا أَتُسْتَأْمَرُ أَمْ لَا قَالَ نَعَمْ تُسْتَأْمَرُ فَقُلْتُ إِنَّهَا تَسْتَحْيِي فَتَسْكُتُ قَالَ فَذٰلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے تو ان کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت ذکوان فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرماتی تھیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لڑکی کے بارے میں پوچھا جس کے گھر والے اس کا نکاح کرنا چاہتے تھے کہ کیا اس سے پوچھا جائے یا نہیں آپ نے فرمایا ہاں پوچھا جائے میں نے عرض کیا وہ حیا کرتے ہوئے خاموش رہے گی فرمایا یہی اس کی طرف سے اجازت ہے جب وہ خاموش رہے۔

فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَوّٰى بَيْنَ أَهْلِ الْبِكْرِ جَمِيعًا فِي تَزْوِيجِهَا وَلَمْ يُفَصِّلْ فِي ذٰلِكَ حُكْمَ أَبِيهَا وَلَا حُكْمَ غَيْرِهِ مِنْ سَائِرِ أَهْلِهَا وَأَمَّا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکیوں کے گھر والوں کے لیے ان کے نکاح کے سلسلے میں ایک جیسا حکم بیان فرمایا اور اس سلسلے میں اس کے باپ اور دیگر گھر والوں کے احکام میں کوئی امتیاز نہیں اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی ہے۔

١٥٢١ - مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا غیر کنواری (ثیبہ) سے اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کیا جائے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا وَكَيْفَ اِذْنُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّمْتُ۔

اور کنواری سے بھی اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کیا جائے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی اجازت کی کیا صورت ہوگی! آپ نے فرمایا "خاموشی"۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت علی بن مبارک، حضرت یحییٰ بن کثیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَقَدْ جَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ سَائِرِ الْاَوْلِيَاءِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِلْاَبِ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمًا زَائِدًا عَلٰى حُكْمِ مَنْ سِوَاهُ مِنْهُمْ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ كَمَا ذَكَرْنَا لِيُوَافِقَ مَعْنَاهُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يُضَادُّهٗ وَلِاَنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ فَضْلِ بَعْضِ الرُّوَاةِ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ وَالْجَلَالَةِ فَاِنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَجَلُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَاَتْقَنُ وَاَصَحُّ رِوَايَةً لَقَدْ فَضَّلَهٗ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَلٰى اَهْلِ زَمَانٍ ذَكَرَهٗ فِيْهِ۔

تو اس میں تمام اولیاء کو اکٹھا کر دیا اور اس سلسلے میں دوسروں سے ایک باپ کے لیے کوئی زائد حکم بیان نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہم نے جو مفہوم ذکر کیا ہے یہ وہی ہے جو ہم نے باب کے شروع میں حضرت محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا تاکہ اس حدیث کا مفہوم اس حدیث کے معنیٰ کے موافق ہو جائے اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو اگر یہ مسئلہ بعض راویوں کے دوسرے بعض پر حفظ اور پختگی اور بزرگی میں فضیلت کے حوالے سے اختیار کیا جائے تو حضرت یحییٰ ابن کثیر، حضرت محمد بن عمرو سے زیادہ بزرگ اور قابل اعتماد ہیں اور ان کی روایات زیادہ صحیح ہیں حضرت ایوب سختیانی نے ان کو ان کے ہم عصر محدثین پر فضیلت دی ہے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ يَقُوْلُ مَا بَقِيَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مِثْلُ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَيْسَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ وَلَا فِيْ قَرِيْبٍ مِنْهَا بَلْ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت وھیب بن خالد بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ایوب سختیانی سے سنا فرماتے ہیں زمین پر حضرت یحییٰ بن ابی کثیر کی مثل کوئی شخص باقی نہیں رہا اور حضرت محمد بن عمرو کا یہ مرتبہ نہیں اور نہ وہ اس کے قریب ہیں بلکہ ان کے بارے میں ایک جماعت نے کلام کیا اس جماعت میں حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

١٥٢٥- فَرَوٰى عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ الْمُنْقَرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ فَذُكِرَ عِنْدَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ حَمَلُوْهُ يَعْنِى الْحَدِيْثَ فَتَحَمَّلَ۔

حضرت عبدالرحمن بن عثمان بکراوی فرماتے ہیں میں حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ کے پاس تھا ان کے پاس حضرت محمد بن عمرو کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اسے لوگوں نے اسے حدیث کا حامل بنا دیا تو وہ حامل بن گیا۔

١٥٢٦- وَاَمَّا عَدِيٌّ الْكِنْدِيُّ فَرَوٰى عَنْهُ فِىْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَدِيٍّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ تُعْرِبُ عَنْ نَفْسِهَا وَالْبِكْرُ رِضَاهَا صَمْتُهَا۔

جہاں تک عدی کندی کا تعلق ہے تو ان کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے حضرت عدی بن عدی کندی اپنے والد سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا شادی شدہ (ثیبہ) اپنے بارے میں بیان کرے اور کنواری کی خاموشی اس کی طرف سے اجازت ہے۔

١٥٢٧- حَدَّثَنَا بَحْرٌ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت بحر نے حضرت شعیب سے اور انہوں نے حضرت لیث سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

١٥٢٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ لُعُرْسٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرَةَ وَقَدْ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عدی بن عدی اپنے باپ سے وہ حضرت عرس یعنی ابن عمیرہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔

١٥٢٩- فَهٰذَا اَكْثَرُ مَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا تَصْحِيْحُ الْاٰثَارِ فِىْ هٰذَا الْبَابِ تَدُلُّ اَنَّ اَبَا الْبِكْرِ لَا يُزَوِّجُهَا بَعْدَ بُلُوْغِهَا اِلَّا كَمَا يُزَوِّجُهَا سَائِرُ اَوْلِيَائِهَا بَعْدَهٗ۔

تو یہ اس حدیث کی طرح ہے جسے حضرت یحیی بن ابی کثیر نے بواسطہ ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا تو اس باب میں روایات کی تصحیح اس طرح ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کنواری کا باپ اس کے بالغ ہونے کے بعد اس کا نکاح اسی طریقے پر کرا سکتا ہے جس طرح دیگر اولیاء کرا سکتے ہیں (یعنی اجازت لے کر)

وَقَدْ تَقَدَّمْنَا مِنْ ذِكْرِ النَّظَرِ فِىْ ذٰلِكَ فِىْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا يُغْنِيْنَا

ہم اس سلسلے میں قیاس باب کے شروع میں ذکر کر دیا ہے اب اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہمارا یہی موقف ہے ہم سمجھتے

عَنْ إِعَادَتِهِ فَهٰهُنَا فَبِذٰلِكَ كُلِّهِ نَأْخُذُ نَرٰى أَنْ لَا يُزَوِّجَ أَبُ الْبِكْرِ ابْنَتَهُ الْبِكْرَ الْبَالِغَةَ إِلَّا بَعْدَ اسْتِئْمَارِهِ إِيَّاهَا فِي ذٰلِكَ وَعِنْدَ صُمَاتِهَا عِنْدَ ذٰلِكَ الْاِسْتِئْمَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

ہیں کہ کنواری کا باپ اپنی بالغہ کنواری بیٹی کا نکاح اس کی اجازت حاصل کرنے کے بعد کرے اور اس وقت کہ جب وہ طلب اجازت پر خاموش رہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ فِي بِنْتِ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اس سلسلے میں ایک جماعت نے نعیم بن نحام کی لڑکی کے سلسلے میں مروی روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۱۵۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ نُعَيْمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ النَّحَّامِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اخْطُبْ عَلَى ابْنَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّحَّامِ فَقَالَ لَهُ إِنَّ لَهُ بَنِي أَخٍ وَلَمْ يَكُنْ لِيُنْكِحَكَ وَيَتْرُكَهُمْ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلٰى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَلَّمَهُ فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ النَّحَّامِ مَا كُنْتُ لِأُتَرِّبَ لَحْمِي وَدَمِي وَأَرْفَعَ لَحْمَكُمْ فَأَنْكَحَهَا ابْنَ أَخِيْهِ وَكَانَ هَوَى الْجَارِيَةِ وَأُمِّهَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَاهَا أَنْكَحَهَا وَلَمْ يُؤَامِرْهَا فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشِيْرُوْا عَلَى النِّسَاءِ فِي أَنْفُسِهِنَّ وَكَانَتِ الْجَارِيَةُ بِكْرًا فَقَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا يَكْرَهُوْنَهُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَا مَالَ لَهُ فَإِنَّ لَهُ فِي مَالِي مِثْلَ مَا أَعْطَاهُمُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابراہیم حضرت نعیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن نحام نے انہیں خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے لیے عبداللہ بن نحام کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیں انہوں نے فرمایا کہ اس کے بھتیجے موجود ہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے کہ تمہارے نکاح میں دے دیں اور انہیں چھوڑ دیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت زید بن خطاب کے پاس گئے اور ان سے گفتگو کی انہوں نے نکاح کا پیغام دیا تو ابن نحام نے کہا کہ میں اپنے رشتہ اور خون کو خاک آلود کر کے تمہارے خون کو بلند نہیں کر سکتا تو انہوں نے اپنے بھتیجے کے ساتھ نکاح کر دیا لڑکی اور اس کی ماں کی خواہش تھی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نکاح ہو پس وہ عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا لیکن اس سے اجازت نہیں مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو جائز رکھا اور آپ نے فرمایا عورتوں سے مشورہ لیا کرو تو وہ لڑکی کنواری تھی ابن نحام نے کہا یا رسول اللہ! وہ ان کو اس وجہ سے برا جانتے ہیں کہ ان کے پاس مال نہیں پس اس کے لیے میرے مال میں اس کی مثل ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو دیا۔

قَالُوْا

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے باپ کا کیا ہوا نکاح جائز رکھا

أجاز عليها نكاح أبيها وهي كارهة له إذ كانت بكرا ولم يجعل لها مع أبيها رأيا في عقد النكاح عليه قيل له لو كان هذا الحديث صحيحا ثابتا على ما روينا وكيف يكون ذلك كذلك وقد رواه الليث بن سعد فخالف عبد الله بن لهيعة في إسناده وفي متنه۔

۱۵۳۱- حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قال حدثنا الليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب عن إبراهيم بن صالح بن عبد الله واسمه الذي يعرف به نعيم بن النحام ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم سماه صالحا أنه أخبره أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال لعمر بن الخطاب رضي الله عنه اخطب علي ابنة صالح فقال له إن له يتامى ولم يكن ليؤثرنا عليهم فانطلق عبد الله إلى عمه زيد بن الخطاب ليخطب عليه فانطلق زيد بن الخطاب إلى صالح فقال إن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أرسلني إليك يخطب ابنتك فقال لي يتامى ولم أكن لأترب لحمي وأرفع لحمكم إني أشهدك أني قد أنكحتها فلانا وكان هوى أمها في عبد الله بن عمر رضي الله عنهما فأتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا نبي الله خطب عبد الله بن عمر ابنتي فأنكحها أبوها يتيما في حجره ولم يؤامرها فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى صالح فقال أنكحت ابنتك ولم تؤامرها فقال نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أشيروا على النساء في أنفسهن وهي بكر فقال صالح إنما فعلت هذا لما أصدقها ابن عمر رضي الله عنهما فإن لها في مالي مثل ما أعطاها۔

وہ ناپسند کرتی تھی کیونکہ اس کی وجہ اس کا کنواری ہونا ہے اور آپ نے اس لڑکی کو باپ کی موجودگی میں نکاح کے سلسلے میں رائے کا حق نہ دیا تو اس شخص (استدلال کرنے والے) کو جواب دیا جائے گا کہ اگرچہ حدیث صحیح ثابت ہو جیسا کہ ہم نے روایت کیا حالانکہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ حضرت لیث بن سعد نے اسے روایت کرتے ہوئے سند اور متن میں عبداللہ بن لہیعہ (اس حدیث کے راوی) کی مخالفت کی ہے۔

حضرت صالح بن عبداللہ اور ان کا معروف نام نعیم بن نحام ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام صالح رکھا کے بیٹے حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حضرت صالح کی بیٹی کو میرے لیے نکاح کا پیغام دیجئے انہوں نے فرمایا ان کے کچھ یتیم (بھتیجے) ہیں وہ ہمیں ان پر ترجیح نہیں دیں گے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے چچا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تاکہ وہ نکاح کا پیغام دیں حضرت زید بن خطاب، حضرت صالح کے پاس گئے اور فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تیری بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام دوں انہوں نے فرمایا میرے ہاں کچھ یتیم بچے (بھتیجے) ہیں اور میں اپنے گوشت کو خاک آلود کر کے تمہارے گوشت کو بلند نہیں کر سکتا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کا نکاح فلاں سے کر دیا ہے اس لڑکی کی ماں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خواہش رکھتی تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام دیا لیکن اس کے باپ نے ایک یتیم کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جو اس کی پرورش میں ہے اور اس (لڑکی) سے رائے نہیں لی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صالح کو بلا کر فرمایا کہ تم نے اپنی لڑکی سے پوچھے بغیر اس کا نکاح کر دیا انہوں نے عرض کیا جی ہاں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچیوں سے ان کی ذات کے بارے میں مشورہ کیا کرو جب کہ وہ کنواری ہوں حضرت صالح نے عرض کیا میں نے یہ اس وقت کیا جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو مہر دے دیا تو اس لڑکی کے لیے میرے مال میں اس کی مثل ہے جو انہوں نے دیا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ مِنَ الْاِسْنَادِ وَمِنَ الْمَتْنِ جَمِيْعًا لِاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا هُوَ مَوْقُوْفٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صَالِحٍ وَالْاَوَّلُ قَدْ جَوَّزَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ صَالِحٍ اِلٰى اَبِيْهِ وَاِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ عَلٰى مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا اَنْ يَجْعَلَ مَا رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فِيْ هٰذَا اَوْلٰى مِمَّا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ لِتَثَبُّتِ اللَّيْثِ وَضَبْطِهٖ وَقِلَّةِ تَخْلِيْطِ حَدِيْثِهٖ وَلِمَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ مِنْ ضِدِّ ذٰلِكَ وَاَمَّا مَا فِيْ مَتْنِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِمَّا يُخَالِفُ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ فَاِنَّ فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنُعَيْمٍ لَمَّا بَلَغَهٗ مَا عَقَدَ عَلَى ابْنَتِهٖ مِنَ النِّكَاحِ بِغَيْرِ رِضَاهَا اَشِيْرُوْا عَلَى النِّسَاءِ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ فَكَانَ بِذٰلِكَ رَادًّا عَلٰى نُعَيْمٍ لِاَنَّ نُعَيْمًا لَمْ يُشَاوِرِ ابْنَتَهٗ فِيْ نَفْسِهَا فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَخَ النِّكَاحَ قِيْلَ لَهٗ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ ابْنَةَ نُعَيْمٍ لَمْ تَحْضُرْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْاَلَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا كَانَتْ حَضَرَتْهُ اُمُّهَا لَا عَنْ تَوْكِيْلٍ مِنْهَا اِيَّاهَا بِذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِبُ لَهَا بِهِ الْكَلَامُ عَنْهَا فَكَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنَ الْكَلَامِ لِنُعَيْمٍ عَلٰى جِهَةِ التَّعْلِيْمِ وَلَمْ يَفْسَخِ النِّكَاحَ اِذْ لَمْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ الْقَضَاءُ

تو اس حدیث میں سند اور متن دونوں لحاظ سے خرابی ہے کیوں کہ یہ حدیث حضرت ابراہیم بن صالح پر موقوف ہے جب کہ پہلی حدیث حضرت ابراہیم سے تجاوز کر کے ان کے والد اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی ہے تو ہمارے اس مخالف کے مذہب پر مناسب ہے کہ اس حدیث میں جو کچھ حضرت لیث نے روایت کیا اسے عبد اللہ بن لہیعہ کی روایت سے اولیٰ قرار دیا جائے کیونکہ حضرت لیث ثابت وضابط ہیں اور ان کی حدیث میں خلط ملط کم ہے جب کہ حضرت عبد اللہ بن لہیعہ کی روایت اس کے برعکس ہے۔ اور اس حدیث کے متن میں حضرت عبد اللہ بن لہیعہ کی حدیث کے خلاف یہ بات ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت نعیم نے اپنی بیٹی کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر کیا ہے تو ان سے فرمایا عورتوں سے ان کے نفسوں کے بارے میں مشورہ کیا کرو تو آپ کی یہ بات حضرت نعیم کا رد ہے کیونکہ انہوں نے اپنی بیٹی کے معاملے میں اس سے مشورہ نہیں کیا تھا۔ تو یہ حضرت عبد اللہ بن لہیعہ کی روایت کے خلاف ہے اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں یہ بات نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو فسخ کر دیا تو اسے جواباً کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ حضرت نعیم کی لڑکی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اس (فسخ نکاح) کا سوال نہیں کیا تھا۔ اس کی ماں حاضر ہوئی تھی اور وہ بھی اس کی وکالت کے طور پر نہیں۔ یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس توکیل کی وجہ سے اس (ماں) کے ساتھ کلام واجب ہو جاتا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نعیم سے جو کچھ فرمایا وہ تعلیم کے طور پر تھا اور آپ

لَا يَجِبُ إِلَّا لِحَاضِرٍ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ جَمِيعًا۔

نے نکاح کو اس لیے فسخ نہیں فرمایا کیونکہ فسخ کا تعلق فیصلے سے ہے اور اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ فیصلہ کسی کی موجودگی میں ہوتا ہے۔

۱۵۳۲۔ وَلَقَدْ رَوَى الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ بِكْرٌ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ عَنْهَا فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُجْعَلَ حَدِيثُ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ عَلَى مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ إِذْ كَانَ قَدْ رَدَّهُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهٰذَا نَافِعٌ فَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خِلَافَ ذٰلِكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی کنواری لڑکی کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو رد کر دیا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ نعیم بن نحام کی روایت کو اس پر محمول کیا جائے جیسے عبداللہ بن لہیعہ نے روایت کیا کیونکہ اس کو آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف لوٹا دیا اور یہ حضرت نافع ہیں جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف نقل کرتے ہیں۔

ثُمَّ قَدْ وَجَدْنَا حَدِيثًا قَدْ رُوِيَ فِي أَمْرِ ابْنَةِ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا كَانَتْ أَيِّمًا۔

پھر ہم نے ایک حدیث پائی جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت نعیم بن نحام کی لڑکی بیوہ تھی۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ خَطَبْتُ ابْنَةَ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ وَأُرِيدُ أَنْ تَمْشِيَ مَعِي فَتُكَلِّمَهُ لِي فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّي أَعْلَمُ بِنُعَيْمٍ مِنْكَ إِنَّ عِنْدَهُ ابْنَ أَخٍ لَهُ يَتِيمًا وَلَمْ يَكُنْ لِيَنْفُضَ لُحُومَ النَّاسِ وَيُتَرِّبَ لَحْمَهُ فَقَالَ إِنَّ أُمَّهَا قَدْ خَطَبَتْ إِلَيَّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَاذْهَبْ مَعَكَ بِعَمِّكَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَذَهَبَا إِلَيْهِ فَكَلَّمَاهُ قَالَ فَكَأَنَّمَا يَسْمَعُ مَقَالَةَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ وَأَهْلًا وَذَكَرَ مِنْ مَنْزِلَتِهِ وَشَرَفِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ عِنْدِي ابْنَ أَخٍ لِي يَتِيمٌ وَلَمْ أَكُنْ لِأَنْفُضَ لُحُومَ النَّاسِ وَأُتَرِّبَ لَحْمِي فَقَالَتْ أُمُّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ وَاللّٰهِ لَا يَكُونُ حَتَّى يَقْضِيَ بِهِ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْبِسُ

حضرت یحییٰ بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے نعیم بن نحام کی بیٹی کو پیغام نکاح دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ تشریف لے جائیں اور میرے لیے اس (لڑکی کے باپ) سے گفتگو کریں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری نسبت میں نعیم کو زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس اس کا ایک یتیم بھتیجا ہے وہ ایسا شخص نہیں کہ لوگوں کی حاجات کو پورا کرے اور اپنی حاجت کو خاک آلود کر دے انہوں نے عرض کیا مجھے اس کی ماں نے نکاح کا پیغام دیا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم نے ایسا کرنا ہی ہے تو میں تمہارے ساتھ تمہارے چچا حضرت زید بن خطاب کو بھیجوں گا راوی فرماتے ہیں وہ دونوں تشریف لے گئے گویا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی گفتگو سن چکا تھا اس نے خوش آمدید کہا اور آپ کی قدر و منزلت اور شرافت کا ذکر کرنے لگا پھر کہا کہ میرے پاس میرا ایک یتیم بھتیجا ہے اور میں ایسا نہیں کر سکتا کہ دوسروں

أَيِّمًا بَعْدَ عِدَّتِي عَلَى ابْنِ أَخِيكَ سَفِيهٍ وَكَانَتْ لَهُ ضَعِيفٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجَتْ حَتَّى أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ الْخَبَرَ فَدَعَا نُعَيْمًا فَقَصَّ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنُعَيْمٍ صِلْ رَحِمَكَ وَأَرْضِ أَيِّمَكَ أُمَّهَا فَإِنَّ لَهُمَا مِنْ أَمْرِهَا نَصِيبًا

کے گوشت کو عزیز رکھو اور اپنے گوشت کو خاک آلود کر دو لڑکی کی ماں نے ایک کونے میں سے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوگا حتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بارے میں کوئی فیصلہ فرمائیں کیا تو میری ایک بیوہ لڑکی کو اپنے بے گانے بھتیجے کے لیے روک کر رکھتا ہے دیا اس نے کہا کہ تو بھتیجے کے لیے راوی فرماتے ہیں پھر وہ نکل گئی یہاں تک کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر واقعہ بیان کیا آپ نے حضرت نعیم کو بلایا تو انہوں نے جو کچھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھا سب بیان کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نعیم سے فرمایا صلہ رحمی کرو بیوہ اور اس کی ماں کو راضی کرو کیونکہ ان کے معاملہ میں ان کا حصہ ہے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ بِنْتَ نُعَيْمِ ابْنِ النَّحَّامِ كَانَتْ أَيِّمًا فَذٰلِكَ أَبْعَدُ مِنْ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَازَ نِكَاحَ أَبِيهَا عَلَيْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت نعیم بن نحام کی بیٹی بیوہ تھی اور یہ بہت بعید بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مرضی کے بغیر اس کے والد کے کیے ہوئے نکاح کو جائز رکھیں۔

بَابُ ۲۲۱ الْمِقْدَارِ الَّذِي يُحَرِّمُ الصَّدَقَةَ عَلَى مَالِكِهِ

باب ۲۲۱ کتنی مقدار کا مالک ہو تو صدقہ لینا حرام ہے۔

۱۵۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا ظَهْرُ غِنًى قَالَ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ عِنْدَ أَهْلِهِ مَا يُغَدِّيهِمْ وَمَا يُعَشِّيهِمْ۔

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے مالداری کے باوجود لوگوں سے مانگا وہ جہنم کے انگاروں کی زیادتی چاہتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مالداری کیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ جانتا ہو کہ اس کے گھر والوں کے پاس صبح اور شام کا کھانا موجود ہے۔

۱۵۳۵ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت بشر بن بکر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے بیان کیا کہ انہوں

ابْنِ جَابِرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ

اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ مَلَكَ هٰذَا الْمِقْدَارَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَلَمْ تَحِلَّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جس آدمی کے پاس اتنی مقدار ہو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کے لیے سوال کرنا جائز نہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ مَلَكَ اُوْقِيَّةً مِنَ الْوَرِقِ وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ عَدْلَهَا مِنَ الذَّهَبِ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَلَمْ تَحِلَّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ مَلَكَ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص ایک اوقیہ چاندی یعنی چالیس درہم یا اس کے برابر سونے کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کے لیے مانگنا جائز نہیں ہے اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام نہیں۔

۱۵۳۶۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ يَسْأَلُهُ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَعِنْدَهُ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ اِلْحَافًا وَالْاُوْقِيَّةُ يَوْمَئِذٍ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا۔

انہوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت عطاء بن یسار بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے سنا آپ ایک مانگنے والے سے فرما رہے تھے کہ تم میں سے جو شخص مانگے اور اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر (سونا) ہو تو اس نے نہایت اصرار کے ساتھ مانگا ان دنوں ایک اوقیہ چالیس درہم کا تھا۔

۱۵۳۷۔ وَعَطْفُهُ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت بشر بن عمر، حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۳۸۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان ثوری، حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ مَلَكَ خَمْسِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ عَدْلَهَا مِنَ الذَّهَبِ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَحِلَّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ مَلَكَ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ۔

لیکن کچھ دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص پچاس درہموں یا ان کے مساوی سونے کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کے لیے مانگنا جائز نہیں اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام نہیں ہے۔

١٥٣٩ - وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَةً وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ إِلَّا جَاءَتْ شَيْنًا أَوْ كُدُوْحًا أَوْ خُدُوْشًا فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ذَا غِنَاهُ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ.

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا ہے حضرت محمد بن عبداللہ بن یزید اپنے باپ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے بے نیاز کر دے تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ بدنما ہوگا یا اس پر خراشیں ہوں گی عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اسے کیا چیز (مانگنے سے) بے پرواہ کرتی ہے تو آپ نے فرمایا پچاس درہم (چاندی) یا اس کے مساوی سونا۔

١٥٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ هِشَامِ الرِّفَاعِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُدُوْحًا فِيْ وَجْهِهِ وَلَمْ يَشُكَّ وَزَادَ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ وَلَوْ كَانَ عَنْ غَيْرِ حَكِيْمٍ فَقَالَ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ.

حضرت یحییٰ بن آدم نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان ثوری نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے (کدوحًا یا خدوشًا میں) شک کی بجائے لفظ "کدوح" فرمایا (مفہوم وہی ہے) اور اضافہ کیا حضرت سفیان سے سوال کیا گیا کہ اگر یہ غیر حکیم (حکیم راوی) سے ہو تو انہوں نے فرمایا ہم سے زبید نے بیان کیا اور وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ مَلَكَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَالْمَسْأَلَةُ وَمَنْ مَلَكَ دُوْنَهَا لَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةُ وَلَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ أَيْضًا.

کچھ دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص دو سو درہموں کا مالک ہو اس کو صدقہ دینا اور اس کا مانگنا حرام ہے اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس کے لیے مانگنا حرام نہیں اور نہ ہی اس پر صدقہ کرنا حرام ہے۔

١٥٤١ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَنَّهُ أَتَى أُمَّهُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ ذَهَبْتَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتَهُ قَالَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ عَدْلُ خَمْسِ أَوَاقٍ سَأَلَ إِلْحَافًا

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عبدالحمید بن جعفر فرماتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے مزینہ قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ اپنی ماں کے پاس آیا تو اس کی ماں نے کہا بیٹا! اگر تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر سوال کرو تو اچھا ہے وہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا آپ اس وقت کھڑے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ جو شخص بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا اور جو آدمی بچتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو آدمی اس حالت میں مانگے کہ اس

قال ابو جعفر ولما اختلفوا في ذلك وجب الكشف مما اختلفوا فيه لنستخرج من هذه الاقوال قولا صحيحا فرأينا الصدقة لا تخلو من احد وجهين اما ان تكون حراما لا يحل منها الا ما يحل من الاشياء المحرمات عند الضرورات اليها او تكون تحل له الى ان يملك مقدارا من المال فتحرم على مالكه فرأينا من ملك دون ما يغديه او دون ما يعشيه كانت الصدقة له حلالا باتفاق الفرق كلها فخرج بذلك حكمها من حكم الاشياء المحرمات التي تحل عند الضرورة الا ترى ان من اضطر الى الميتة ان الذي تحل له منها هو ما يمسك به نفسه لا ما يشبعه حتى يكون له غداء وحتى يكون له عشاء

فلما كان الذي يحل من الصدقة هو خلاف ما يحل من الميتة عند الضرورة ثبت انها انما تحرم على من ملك مقدارا ما فاردنا ان ننظر في ذلك المقدار ما هو فرأينا من ملك دون ما يغدي او دون ما يعشي لم يكن بذلك غنيا وكذلك من ملك اربعين درهما او خمسين درهما او ما هو دون المائتي درهم فاذا ملك مائتي درهم كان بذلك غنيا لان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لمعاذ بن جبل رضي الله عنه في الزكوة خذها من اغنيائهم واجعلها في فقرائهم فعلمنا بذلك ان مالك المائتين غني وان مالك ما دونها غير غني فثبت بذلك ان الصدقة حرام على مالك المائتي درهم فصاعدا وانها حلال لمن

کے پاس پانچ اوقیہ (دو سو درہم چاندی) ہو تو اس نے نہایت اصرار کے ساتھ مانگا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس سلسلے میں اختلاف ہے تو اس بات کو واضح کرنا ضروری ہے جس میں اختلاف ہے تاکہ ہم صحیح قول نکال سکیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ صدقہ دو حال سے خالی نہیں یا تو حرام ہوگا اور اس میں سے کچھ بھی حلال نہ ہوگا مگر ضرورت کے وقت دوسری حرام چیزوں کی طرح حلال ہو جائے یا وہ مال کی ایک خاص مقدار کا مالک ہونے تک حلال ہوگا پھر اس مال کے مالک پر حرام ہو جائے گا تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو آدمی ایک دن صبح شام کے کھانے سے کم کا مالک ہو تو تمام گروہوں کا اتفاق ہے کہ اس کے لیے صدقہ حلال ہے تو اس سے اس کا وہ حکم نکل آیا جو ضرورت کے وقت حرام چیزوں کا ہوتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص مردار چیز کھانے پر مجبور ہو جائے تو اس سے صرف اس قدر کھانا حلال ہوگا جس سے وہ اپنے نفس کو باقی رکھ سکے سیر ہو کر کھانا جائز نہیں یہاں تک کہ اس کے پاس ایک صبح اور ایک شام کا کھانا آجائے۔

تو جب وہ بات جس کے ذریعے صدقہ لینا حلال ہوتا ہے اس کے خلاف ہے جس کے تحت ضرورت کے وقت مردار کھانا حلال ہو جاتا ہے تو ثابت ہوا کہ وہ اس پر حرام ہوگا جو کسی مقدار کا مالک ہو تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کہ وہ کونسی مقدار ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص ایک دن صبح اور شام کے کھانے سے کم کا مالک ہو تو وہ اس کے ذریعے مالدار نہیں ہوتا اسی طرح جو شخص چالیس یا پچاس درھموں یا دو سو سے کم درھموں کا مالک ہو تو وہ بھی غنی نہیں ہوتا اور جب دو سو درھموں کا مالک ہو جاتا ہے تو اس سے غنی بن جاتا ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا کہ ان کے مالدار لوگوں سے لے کر فقراء کو دو تو اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ دو سو درھموں کا مالک غنی (مالدار) ہو جاتا ہے اور اس سے کم کا مالک مالدار نہیں ہوتا تو اس سے

يَمْلِكُ مَا هُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

ثابت ہو گیا کہ دو سو درہم اور اس سے زائد کے مالک پر صدقہ حرام ہے اور جو اس سے کم کا مالک ہے اس کے لیے حلال ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

بَابُ ۳۲۲ فَرْضِ الزَّكٰوةِ فِي الْاِبِلِ السَّائِمَةِ فِيْمَا زَادَ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ

باب ۳۲۲ ایک سو بیس سے زائد چرنے والے اونٹوں پر زکوٰۃ کی فرضیت

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ هَرِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَرْسَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَلْتَمِسُ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ وَكِتَابَ عُمَرَ فَوُجِدَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ وَوُجِدَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ كِتَابُ عُمَرَ فِي الصَّدَقَاتِ مِثْلَ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُسِخَا فَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو اَنَّهُ طَلَبَ اِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنْ يَنْسَخَهُ مَا فِيْ ذَيْنِكَ الْكِتَابَيْنِ فَنَسَخَ لَهُ مَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَكَانَ مِمَّا فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ اَنَّ الْاِبِلَ اِذَا زَادَتْ عَلٰى تِسْعِيْنَ وَاحِدَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا بَلَغَتِ الْاِبِلُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْمَا زَادَ مِنْهَا دُوْنَ الْعَشْرِ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ ثَلٰثِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ وَحِقَّةٌ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ وَابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا ثَلٰثُ حِقَاقٍ ثُمَّ اُجْرِيَ الْفَرِيْضَةُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَبْلُغَ ثَلٰثَمِائَةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ ثَلٰثَمِائَةٍ فَفِيْهَا مِنْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمِنْ

حضرت محمد بن عبد الرحمٰن انصاری فرماتے ہیں جب حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے کسی کو مدینہ طیبہ بھیجا تاکہ عمرو بن حزم کے نام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک جو صدقات کے بارے میں لکھا گیا تھا نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط تلاش کرے تو اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمرو بن حزم کے نام مکتوب گرامی حضرت عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس پایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس ان کا خط پایا جو صدقات کے بارے میں تھا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب گرامی کی طرح تھا پھر وہ دونوں لکھے گئے (حضرت حبیب بن ابی حبیب فرماتے ہیں) مجھ سے حضرت عمرو نے بیان کیا کہ انہوں نے محمد بن عبد الرحمٰن کی آل کو بلایا تاکہ جو کچھ ان دو تحریروں میں ہے اسے لکھیں تو جو کچھ اس میں تھا انہوں نے لکھا تو اس خط میں یہ تھا کہ جب نوے اونٹوں پر ایک کا اضافہ ہو جائے تو اس میں دو حقے (وہ اونٹ جو تین سال کا ہو جائے حقہ کہلاتا ہے) ہیں یہاں تک کہ وہ ایک سو بیس کو پہنچ جائیں جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس ہو جائے تو اس سے زائد دس سے کم میں کچھ نہیں جب ایک سو تیس ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون، اور ایک حقہ ہے (بنت لبون وہ اونٹ جو دو سال کا ہو جائے) یہاں تک کہ ایک سو چالیس ہو جائیں جب ایک سو چالیس ہو جائیں تو ان میں دو حقے اور ایک بنت لبون ہے حتیٰ کہ وہ ایک سو پچاس تک پہنچ جائیں جب ایک سو پچاس

كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْمٌ فَقَالُوْا بِهٖ

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَوْ زَادَتِ الْاِبِلُ بَعِيْرًا وَاحِدًا عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ وَجَبَ بِزِيَادَةِ هٰذَا الْبَعِيْرِ حُكْمٌ ثَانٍ غَيْرُ حُكْمِ الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ فَوَجَبَ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ثُمَّ يُجْرُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَبْلُغَ الزِّيَادَةُ تَمَامَ الْمِائَةِ وَالثَّلٰثِيْنَ فَيَجْعَلُوْنَ فِيْهَا حِقَّةً وَبِنْتَيْ لَبُوْنٍ ثُمَّ يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَتَنَاهَى الزِّيَادَةُ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةٍ كَانَ فِيْهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً كَانَ فِيْهَا ثَلٰثُ حِقَاقٍ ثُمَّ يُجْرُوْنَ الْفَرْضَ فِي الزِّيَادَةِ عَلٰى ذٰلِكَ اَبَدًا۔

۱۵۴۳۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهٖ فَكَانَ فِيْ كِتَابِهٖ ذٰلِكَ اَنَّ الْاِبِلَ اِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ

ہو جائیں تو ان میں تین حقے ہوں گے پھر اس میں فریضہ اسی طرح ہوگا یہاں تک کہ وہ تین سو تک پہنچ جائیں جب تین سو ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے اور انہوں نے یہی بات کہی ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک سو بیس سے زائد ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہوگا۔ اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ اگر ایک سو بیس اونٹوں سے ایک اونٹ زائد ہو تو اس اونٹ کے اضافہ کی وجہ سے ایک دوسرا حکم آ جائے گا جو ایک سو بیس کے حکم کے خلاف ہوگا ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہوگا پھر وہ اسی طرح جاری کرتے ہیں یہاں تک کہ (ایک سو بیس سے) زائد اونٹوں کی تعداد ایک سو تیس ہو جائے پھر وہ اس میں ایک حقہ اور دو بنت لبون مقرر کرتے ہیں پھر یہ حکم اسی طرح چلے گا حتی کہ زائد اونٹ ایک سو چالیس تک پہنچ جائیں جب ایک سو چالیس ہو جائیں تو ان میں دو حقے اور ایک بنت لبون ہے یہاں تک کہ ایک سو پچاس ہو جائیں جب (یہ زائد) ایک سو پچاس ہو جائیں تو ان میں تین حقے ہوں گے پھر وہ ہمیشہ زائد پر اسی طرح حکم جاری کرتے ہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بھیجا تو ان کو یہ نامہ مبارک دیا (فرمایا) یہ صدقات کا فریضہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر لازم کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا حکم دیا تو جس مومن سے اس کے مطابق طلب کیا جائے تو وہ دے اور جس سے اس کے مطابق سوال نہ کیا جائے وہ نہ دے ان کے اس خط میں اس طرح تھا کہ جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر

وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ۔

پچاس میں ایک حقہ ہو گا۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ إِلَى ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِيَبْعَثَ إِلَيْهِ بِكِتَابِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّذِي كَتَبَهُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِيْنَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا قَالَ حَمَّادٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ فَإِذَا عَلَيْهِ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا فِيْهِ ذِكْرُ فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں حضرت ثابت بنانی نے مجھے حضرت ثمامہ بن عبد اللہ بن انس انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تاکہ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نامہ مبارک دیں جو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے لکھا تھا جب ان کو زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا حضرت حماد فرماتے ہیں انہوں نے وہ خط مجھے دے دیا تو میں نے دیکھا اس پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر مبارک تھی اور اس میں فرائض صدقات کا ذکر تھا پھر انہوں نے حضرت ابن مرزوق کی روایت (روایت ۱۵۲۳) کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَى أَبُو صَالِحٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ فِيْمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ مِنَ الْإِبِلِ كَذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (عمرو بن حزم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض و سنن اور دیتوں کا بیان تھا اور اسے حضرت عمرو بن حزم کے ہاتھ بھیجا پھر انہوں نے ذکر کیا کہ ایک سو بیس اونٹوں سے زائد پر اس کا یہی حکم ہے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ هٰذَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ فَذَكَرَ فِيْمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ كَذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت عمارہ بن غزیہ انصاری، حضرت عبد اللہ بن ابی بکر انصاری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے خبر دی کہ یہ صدقات کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام خط ہے تو اس میں مذکور ہے کہ جب ایک سو بیس اونٹوں سے زائد ہو جائیں وہ بھی اسی طرح ہے۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسَى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ

حضرت عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (محمد بن عمرو بن حزم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم کو اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں لکھا [illegible]

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَرَائِضَ الْاِبِلِ ثُمَّ ذَکَرَ فِیْمَا زَادَ عَلَی الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَةِ کَذٰلِكَ اَیْضًا۔

۱۵۲۸- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ نُسْخَةُ کِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ کَتَبَ فِی الصَّدَقَةِ وَهِیَ عِنْدَ اٰلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَقْرَأَنِیْهَا سَالِمٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنَا ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَوَعَیْتُهَا عَلٰی وَجْهِهَا وَهِیَ الَّذِیْ نَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ سَالِمٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَیِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حِیْنَ اُمِّرَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ وَاَمَرَ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا ثُمَّ ذَکَرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ قَالُوْا وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۵۲۹- وَذَکَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ یَاْخُذُ عَلٰی هٰذَا الْکِتَابِ فَذَکَرَ فَرَائِضَ الْاِبِلِ وَفِیْمَا ذَکَرَ مِنْهَا اَنَّ مَا زَادَ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا زَادَ عَلَی الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَةِ مِنَ الْاِبِلِ اُسْتُوْنِفَتْ فِیْهِ الْفَرِیْضَةُ فَکَانَ فِیْ کُلِّ خَمْسٍ مِنْهَا شَاةٌ حَتّٰی تَتَنَاهَی الزِّیَادَةُ اِلٰی خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ فَیَکُوْنُ فِیْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰی تِسْعٍ وَاَرْبَعِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا کَانَتْ خَمْسِیْنَ وَمِائَةً فَفِیْهَا ثَلٰثُ حِقَاقٍ ثُمَّ کَذٰلِكَ الزِّیَادَةُ مَا کَانَ دُوْنَ الْخَمْسِیْنَ فَفِیْهَا فَرَائِضُ مُسْتَانِفَاتٌ عَلٰی حُکْمِ اَوَّلِ فَرَائِضِ الْاِبِلِ فَاِذَا کَمَلَتْ خَمْسِیْنَ فَفِیْهَا حِقَّةٌ۔

پر زائد ہوں۔ آگے اسی طرح ہے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت یونس نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات کے سلسلے میں خط مبارک کا نسخہ جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس تھا حضرت ابن عمر کے دو صاحبزادوں سالم اور حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہم) نے مجھے پڑھایا میں نے اسے یاد کر لیا اور یہ وہی تھا جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادوں حضرت سالم اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے لکھا تھا جب وہ مدینہ طیبہ پر حاکم مقرر ہوئے اور انہوں نے ماتحت حکام کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس پر عمل کیا تھا۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح ذکر کیا حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس خط پر عمل کرتے تھے پھر انہوں نے اونٹوں میں زکوٰۃ کا ذکر کیا اور اس مذکورہ روایات میں سے یہ بھی ہے کہ جو اونٹ ایک سو بیس سے زائد ہوں تو ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔

لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ایک سو بیس سے زائد اونٹوں پر جو کچھ زائد ہوگا اس میں فریضہ نئے سرے سے جاری ہوگا ان میں سے ہر پانچ میں ایک بکری ہوگی یہاں تک کہ یہ زائد اونٹ ایک سو پچیس تک ہو جائیں اب اس میں ایک بنت مخاض (ایک سالہ اونٹ) ہوگا ایک سو پچاس تک یہی حکم ہوگا جب وہ ایک سو پچاس ہو جائیں تو ان میں تین حقے ہوں گے پھر زائد کا یہی حکم ہوگا جب پچاس سے کم ہوں تو نئے سرے سے جاری ہوگا جب یہ پچاس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہوگا

۱۵۵۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِقَیْسِ بْنِ سَعْدٍ اُكْتُبْ لِیْ كِتَابَ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَهٗ لِیْ فِیْ وَرَقَةٍ ثُمَّ جَاءَ بِهَا وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ اَخَذَهٗ مِنْ كِتَابِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهٗ لِجَدِّهٖ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذِكْرِ مَا تَخْرُجُ مِنْ فَرَائِضِ الْاِبِلِ فَكَانَ فِیْهِ اَنَّهَا اِذَا بَلَغَتْ تِسْعِیْنَ فَفِیْهَا حِقَّتَانِ اِلٰی اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِیْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِیْ كُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ فَمَا فَضَلَ فَاِنَّهٗ یُعَادُ اِلٰی اَوَّلِ فَرِیْضَةِ الْاِبِلِ فَمَا كَانَتْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ فَفِیْهِ الْغَنَمُ فِیْ كُلِّ خَمْسِ ذَوْدٍ شَاةٌ۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا حضرت حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ مجھے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے خط کی ایک نقل بنا دیں تو انہوں نے ایک ورق پر نقل کر دیا اور مجھے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان کے دادا حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے بیٹے اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ جب نوے کو پہنچ جائیں تو ان میں دو حقے ہیں یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں جب اس سے یوں زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہے جو زائد ہو اسے اونٹوں کے پہلے فریضہ کی طرف لوٹایا جائے پس جو پچیس سے کم ہوں تو اس میں بکریاں ہیں ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہوگی۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِیْرُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ

حضرت ابوعمر ضریر نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن سلمہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ

فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِیْ ذٰلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ الْاَقْوَالِ قَوْلًا صَحِیْحًا فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ فَرَاَیْنَا جَمِیْعًا قَدْ جَعَلُوا الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَةَ لِمَا وَجَبَ فِیْمَا زَادَ عَلَی التِّسْعِیْنَ وَقَدْ رَاَیْنَا مَا جُعِلَ نِهَایَةً فِیْمَا قَبْلَ ذٰلِكَ اِذَا زَادَتِ الْاِبِلُ عَلَیْهِ شَیْئًا وَجَبَ بِزِیَادَتِهَا فَرْضٌ غَیْرُ الْفَرْضِ الْاَوَّلِ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّا وَجَدْنَاهُمْ جَعَلُوْا فِیْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةً ثُمَّ بَیَّنُوْا لَنَا اَنَّ الْحُكْمَ كَذٰلِكَ فِیْمَا زَادَ عَلَی الْخَمْسِ اِلٰی تِسْعٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ اَوْجَبُوْا بِهَا حُكْمًا مُسْتَقْبَلًا فَجَعَلُوْا فِیْهَا شَاتَیْنِ ثُمَّ بَیَّنُوْا لَنَا اَنَّ الْحُكْمَ كَذٰلِكَ فِیْمَا زَادَ اِلٰی اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ اَوْجَبُوْا بِهَا حُكْمًا مُسْتَقْبَلًا فَجَعَلُوْا فِیْهَا ثَلٰثَ شِیَاهٍ ثُمَّ بَیَّنُوْا لَنَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے میں اختلاف ہے تو غور کرنا ضروری ہے تاکہ ہم ان تین اقوال میں سے صحیح قول نکال سکیں پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ سب نے نوے سے زائد پر واجب ہونے کے سلسلے میں ایک سو بیس کو انتہاء قرار دیا اور ہم نے دیکھا کہ اس سے پہلے کوئی انتہا قرار نہیں دی گئی تو جب اونٹ اس سے زیادہ ہو جائیں تو اس اضافہ سے پہلے فرض کا غیر لازم ہوگا ہم نے ان حضرات کو یوں پایا کہ وہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری مقرر کرتے ہیں پھر انہوں نے ہمارے لیے بیان کیا کہ پانچ سے زائد نو تک میں یہی حکم ہے جب ایک بڑھ جائے تو اس میں وہ ایک نیا حکم لازم کرتے ہیں اس میں وہ دو بکریاں واجب کرتے ہیں پھر وہ بیان کرتے ہیں کہ زائد میں حکم اس طرح ہوگا یہاں تک کہ وہ چودہ ہو جائیں جب اس پر ایک بڑھ جائے تو وہ نیا حکم نافذ کرتے ہیں پس وہ اس

انّ الحكم كذلك فيما زاد الى العشرين فاذا كانت عشرين ففيها اربع شياة ثم اجروا الفرض كذلك فيما زاد الى عشرين ومائة كلما اوجبوا شيئا بيّنوا انه الواجب فيما اوجبوه فيه الى نهاية معلومة فكل ما زاد على تلك النهاية شيئ انتقض به الفرض الاول الى غيره او الى زيادة عليه فلما كان ذلك كذلك وكانت العشرون والمائة قد جعلوها نهاية لما اوجبوه في الزيادة على التسعين ثبت ان ما زاد على العشرين يجب به شيئ اما زيادة على الفرض الاول واما غير ذلك فثبت بما ذكرنا فساد قول اهل المقالة الاولى وثبت تغير الحكم بزيادة على العشرين والمائة۔

ثم نظرنا بين اهل المقالة الثانية والمقالة الثالثة فوجدنا الذين يذهبون الى المقالة الثانية يوجبون بزيادة البعير الواحد على العشرين والمائة ردّ حكم جميع الابل الى ما يجب فيه بنات اللبون في قولهم وهو ما ذكرنا عنهم ان في كل اربعين بنت لبون فكان من الحجة عليهم لاهل المقالة الثالثة انا رأينا جميع ما يزيد على النهايات المسماة في فرائض الابل فيما دون العشرين والمائة يتغير بتلك الزيادة الحكم ان لتلك الزيادة حصة فيما وجب بها من ذلك ان في اربع وعشرين اربعا من الغنم فاذا زادت واحدة كان فيها بنت مخاض الى خمس وثلثين فاذا زادت واحدة ففيها بنت لبون فكانت بنت المخاض واجبة في الخمس والعشرين لا في بعضها وكذلك بنت اللبون واجبة في الستة والثلثين كلها لا في بعضها وكذلك سائر الفروض في الابل حتى تتناهى الى عشرين ومائة لا ينتقل

میں تین بکریاں لازم کرتے ہیں پھر انہوں نے بیان کیا کہ زائد میں بھی بیس تک حکم اسی طرح ہوگا جب بیس ہو جائیں تو ان میں چار بکریاں ہوں گی پھر انہوں نے زائد میں فریضہ اسی طرح جاری کیا یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں کہ جب وہ کوئی مقدار واجب کرتے ہیں تو بیان کرتے ہیں کہ یہ مقدار فلاں معلوم مقدار تک واجب رہے گی جب بھی اس انتہا سے کچھ بڑھ جائے تو پہلا فرض ٹوٹ کر دوسرے فرض کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جب یہ بات اس طرح ہے اور انہوں نے ایک سو بیس کو نوے پر زائد کے لیے ایک حد قرار دیا ہے تو ثابت ہوا کہ جو کچھ بیس پر زائد ہوگا اس کی وجہ سے بھی کچھ واجب ہوگا یا تو پہلے فرض پر اضافہ یا پہلے فرض کے سوا کچھ، تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے پہلے قول والوں کے قول کا فساد ثابت ہوا اور ایک سو بیس سے زائد پر حکم کی تبدیلی ثابت ہو گئی۔

پھر ہم نے دوسرے اور تیسرے قول میں غور کیا تو ہم نے دیکھا کہ جو لوگ دوسرے قول کی طرف جاتے ہیں وہ ایک سو بیس سے ایک اونٹ کے زیادہ ہو جانے پر تمام اونٹوں کے حکم کو اس طرف لوٹانا واجب قرار دیتے ہیں جن میں ان کے نزدیک بنت لبون واجب ہیں اور ہم نے ان سے یہ بات نقل کی ہے کہ ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے ان کے خلاف تیسرے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ ایک سو بیس سے کم میں اونٹوں کی زکوٰۃ میں جو مقررہ حدود پر جو کچھ اضافہ ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے حکم بدل جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس زیادتی کے لیے صدقہ واجب میں کچھ حصہ ہے چنانچہ چوبیس میں چار بکریاں ہیں جب ایک زیادہ ہو جائے تو اس میں ایک بنت مخاض ہے یہ پینتیس تک ہے جب ایک بڑھ جائے تو اس میں ایک بنت لبون ہے تو بنت مخاض پچیس میں واجب ہے اس کے بعض میں نہیں اسی طرح بنت لبون پوری چھتیس میں واجب ہے بعض میں نہیں اسی طرح اونٹوں میں باقی فرائض ہیں یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں تو فرض ایسی زیادتی کے ساتھ منتقل نہیں ہوگا جس میں کچھ واجب نہیں بلکہ ایسی زیادتی کے ساتھ منتقل ہوگا جس میں کچھ واجب ہے، کیا تم نہیں دیکھتے

الْفَرْضُ بِزِيَادَةٍ لَا شَيْءَ فِيهَا بَلْ يَنْتَقِلُ بِزِيَادَةٍ فِيهَا شَيْءٌ أَلَا تَرَى أَنَّ فِي عَشْرٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ بَعِيرًا فَلَا شَيْءَ فِيهِ وَلَا يَتَغَيَّرُ بِزِيَادَتِهِ حُكْمُ الْعَشَرَةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهُ فَإِذَا كَانَتِ الْإِبِلُ خَمْسَ عَشَرَةَ كَانَ فِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَكَانَتِ الْفَرِيضَةُ وَاجِبَةً فِي الْبَعِيرِ الَّذِي كَمَلَ بِهِ مَا يَجِبُ فِيهِ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِيمَا قَبْلَهُ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذَلِكَ وَكَانَتِ الْإِبِلُ إِذَا زَادَتْ بَعِيرًا وَاحِدًا عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا شَيْءَ فِي هَذَا الْبَعِيرِ لِأَنَّ الَّذِينَ أَوْجَبُوا اسْتِئْنَافَ الْفَرِيضَةِ لَمْ يُوجِبُوا فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يُغَيِّرُوا بِهِ حُكْمًا وَالَّذِينَ لَمْ يُوجِبُوا اسْتِئْنَافَ الْفَرِيضَةِ مِنْ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ جَعَلُوا فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مِنَ الْعِشْرِينَ وَالْمِائَةِ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَمْ يَجْعَلُوا فِي الْبَعِيرِ الزَّائِدِ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْفَرْضَ فِيمَا قَبْلَ الْعِشْرِينَ وَالْمِائَةِ لَا يَنْتَقِلُ إِلَّا بِمَا يَجِبُ فِيهِ جُزْءٌ مِنَ الْفَرْضِ الْوَاجِبِ بِهِ وَكَانَ الْبَعِيرُ الزَّائِدُ عَلَى الْعِشْرِينَ وَالْمِائَةِ لَا يَجِبُ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ فَرْضٍ وَجَبَ بِهِ ثَبَتَ أَنَّهُ غَيْرُ مُغَيِّرٍ فَرْضَ غَيْرِهِ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ حُدُوثِهِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى الْمَقَالَةِ الثَّالِثَةِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَيْهَا أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَقَدْ رُوِيَ ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ـ

کہ دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں جب ایک اونٹ بڑھ جائے تو اس میں کچھ نہیں تو زائد کے ساتھ دس اونٹوں کا حکم جو پہلے سے موجود ہے تبدیل نہیں ہوگا جب اونٹ پندرہ ہو جائیں تو ان میں تین بکریاں ہوں گی تو فریضہ اس اونٹ میں واجب ہوگا جس کے ساتھ اس تعداد کی تکمیل ہو جائے جس سے تین بکریاں واجب ہوتی ہیں اور اس سے کم (یعنی دس سے زائد) میں بھی واجب ہوتا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا جب اس کی صورت یہ ہے اور بیس اونٹوں پر ایک اونٹ بڑھ جائے تو سب کا اتفاق ہے کہ اس اونٹ میں کچھ بھی نہیں کیونکہ جنہوں نے نئے سرے سے فریضہ واجب کیا وہ اس میں کچھ بھی واجب نہیں کرتے اور نہ اس کے ساتھ حکم کو تبدیل کرتے ہیں اور اور جنہوں نے نئے سرے سے فریضہ واجب نہیں کیا یعنی دوسرے قول والے تو انہوں نے ہر ایک سو بیس میں سے ہر چالیس پر ایک بنت لبون لازم قرار دیا ہے اور اس سے زائد پر کچھ بھی واجب نہیں کرتے۔

تو جب ثابت ہو گیا کہ ایک سو بیس سے پہلے کا فرض منتقل نہیں ہوتا مگر اس کے ساتھ جس میں واجب فریضہ کی کوئی جزء واجب ہو اور ایک سو بیس سے زائد اونٹ میں کوئی ایسی چیز واجب نہیں جو اس کی اپنی وجہ سے واجب ہوتی ہو تو ثابت ہوا کہ وہ اس فریضہ کو نہیں بدلتا جو پہلے سے چلا آرہا ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے تیسرے قول والوں کا مذہب ثابت ہو گیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت آئی ہے۔

۵۵۲- **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَزِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي

حضرت ابو عبیدہ اور زیاد بن ابی مریم دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا جب نوے سے ایک بڑھ جائے تو ایک سو بیس تک دو حقے ہوں گے جب ایک

فَرَائِضِ الْإِبِلِ اِذَا زَادَتْ عَلٰی تِسْعِیْنَ فَفِیْهَا حِقَّتَانِ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا بَلَغَتِ الْعِشْرِیْنَ وَمِائَةً اُسْتُقْبِلَتِ الْفَرِیْضَةُ بِالْغَنَمِ فِیْ کُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ فَفَرَائِضُ الْاِبِلِ فَاِذَا کَثُرَتِ الْاِبِلُ فَفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ۔

سو بیس ہو جائیں تو نئے سرے سے فریضہ بکریوں کے ساتھ شروع ہوگا پس ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہوگی جب پچیس ہو جائیں تو فریضہ اونٹوں کی صورت میں ہوگا جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہوگا۔

وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ النَّخَعِیُّ اِذَا زَادَتِ الْاِبِلُ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ رُدَّتْ اِلٰی اَوَّلِ الْفَرْضِ

حضرت منصور بن معتمر فرماتے ہیں حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا جب اونٹ ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو پہلے فریضہ کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

فَاِنِ احْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِیَةِ لِمَذْهَبِهِمْ فَقَالُوْا مَعْنَی الْاٰثَارِ الْمُتَّصِلَةِ شَاهِدَةٌ لِقَوْلِنَا وَلَیْسَ ذٰلِكَ مَعَ مُخَالِفِنَا قِیْلَ لَهُمْ اَمَّا عَلٰی مَذْهَبِکُمْ فَاَکْثَرُهَا لَا یَجِبُ لَکُمْ بِهِ الْحُجَّةُ عَلٰی مُخَالِفِکُمْ لِاَنَّهُ لَوِ احْتَجَّ عَلَیْکُمْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ لَمْ تُسَوِّغُوْهُ اِیَّاهُ وَلَجَعَلْتُمُوْهُ بِاحْتِجَاجِهِ بِذٰلِكَ عَلَیْکُمْ جَاهِلًا بِالْحَدِیْثِ فَمِنْ ذٰلِكَ اَنَّ حَدِیْثَ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا وَصَلَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰی وَحْدَهٗ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا وَصَلَهٗ غَیْرُهٗ وَاَنْتُمْ لَا تَجْعَلُوْنَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُثَنّٰی حُجَّةً

اگر دوسرے قول والے اپنے قول پر استدلال کرتے ہوئے یوں کہیں کہ روایات متصلہ کے معانی ہمارے قول کی گواہی دیتے ہیں ہمارے خلاف نہیں ہیں تو انہیں کہا جائے گا کہ تمہارے مذہب کے مطابق ان میں سے اکثر احادیث کے ساتھ تمہارے مخالف کے خلاف استدلال نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر وہ اس قسم کی روایات کے ساتھ تمہارے خلاف استدلال کرے تو تم اسے جائز نہیں سمجھتے اور جب وہ ان روایات کے ساتھ تمہارے خلاف استدلال کرتا ہے تو تم اسے حدیث سے جاہل قرار دیتے ہو۔ اسی سے حضرت ثمامہ بن عبداللہ کی روایت ہے جسے صرف عبداللہ بن مثنیٰ نے موصول ذکر کیا ہم ان کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے جس نے اسے موصول ذکر کیا ہو اور تمہارے نزدیک عبداللہ بن مثنیٰ حجت نہیں ہے

ثُمَّ قَدْ جَاءَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَقَدْرُهٗ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی الْعِلْمِ اَجَلُّ مِنْ قَدْرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰی وَهُوَ مِمَّنْ یُحْتَجُّ بِهٖ فَرَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ ثُمَامَةَ مُنْقَطِعًا فَکَانَ یَجِیْءُ عَلٰی اُصُوْلِکُمْ اَنْ یَکُوْنَ هٰذَا الْحَدِیْثُ یَجِبُ اَنْ یَدْخُلَ فِیْ مَعْنَی الْمُنْقَطِعِ وَیَخْرُجَ مِنْ مَعْنَی الْمُتَّصِلِ لِاَنَّکُمْ تَذْهَبُوْنَ

پھر حماد بن سلمہ آئے اور اہل علم کے نزدیک ان کا مرتبہ عبداللہ بن مثنیٰ سے بہت بڑا ہوا ہے اور وہ قابل استدلال ہیں انہوں نے یہ حدیث حضرت ثمامہ سے منقطع روایت کی ہے تو تمہارے اصول کے مطابق ضروری ہے کہ یہ حدیث منقطع کے معنی میں داخل ہو اور متصل کے معنی سے نکل جائے کیونکہ تمہارے مذہب میں حافظ پر غیر حافظ کی زیادتی قابل ترجیح

إلى أن زيادة غير الحافظ على الحافظ غير ملتفت إليها۔

نہیں ہے۔

١٥٤۔ وأما حديث الزهري عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم فإنما رواه عن الزهري سليمن بن داود وقد سمعت ابن أبي داود يقول سليمن بن داود هذا وسليمن بن داود الحراني عندهم ضعيفان جميعا وسليمن بن داود الذي يروي عن عمر بن عبد العزيز عندهم ثبت

جہاں تک حضرت زہری کی روایت کا تعلق ہے جو انہوں نے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی تو حضرت زہری سے سلیمان بن داؤد نے روایت کی ہے اور میں نے ابن ابی داؤد کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ سلیمان بن داؤد اور سلیمان بن داؤد حرانی محدثین کے نزدیک دونوں ضعیف ہیں اور جس سلیمان بن داؤد نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت کیا وہ ان کے نزدیک مضبوط ہیں۔

١٥٥۔ ومما يدل أيضا على وهاء هذا الحديث أن أصحاب الزهري المأخوذ علمه عنهم مثل يونس بن يزيد ومن روى عن الزهري في ذلك شيئا إنما روى عنه الصحيفة التي عند آل عمر رضي الله عنه

اس حدیث کے کمزور ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت زہری کے وہ شاگرد جن سے ان (امام زہری) کا علم حاصل کیا جاتا ہے مثلاً یونس بن یزید اور جنہوں نے حضرت زہری سے اس سلسلے میں کچھ روایت کیا انہوں نے اسے اس صحیفے سے روایت کیا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس تھا۔

أفترى الزهري يكون فرائض الإبل عنده عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جده وهم جميعا أئمة وأهل علم مأخوذ عنهم فيسكت عن ذلك ويضطره الأمر إلى الرجوع إلى صحيفة عمر غير مروية فيحدث الناس بها هذا عندنا مما لا يجوز على مثله۔

کیا تم دیکھتے ہو کہ امام زہری کے نزدیک اونٹوں کے فرائض حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہیں وہ اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا اور یہ تمام حضرات پیشوا اور اہل علم ہیں جن سے علم حاصل کیا جاتا ہے پس وہ اس میں چپ ہو جائے گا اور اس بات پر مجبور ہو جائے گا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غیر مروی کی طرف رجوع کرے اور اس کے مطابق لوگوں سے حدیث بیان کرے پس ہمارے نزدیک یہ ان امور میں سے ہے جن کی مثل پر زیادتی جائز نہیں۔

فإن قال قائل فإن حديث معمر عن عبد الله بن أبي بكر حديث متصل لا مطعن لأحد فيه قيل له ما هو بمتصل لأن معمرا إنما رواه عن عبد الله بن أبي بكر عن أبيه عن جده وجده محمد بن أبي بكر وهو لم ير النبي صلى الله عليه وسلم ولا ولد إلا بعد أن كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب لأبيه لأنه

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی بکر سے حضرت معمر کی روایت متصل ہے اس میں کسی کا طعن نہیں ہے تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ حدیث متصل نہیں ہے کیونکہ معمر نے اسے حضرت عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا اور ان کے دادا محمد بن ابی بکر ہیں اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے باپ کے لیے یہ خط لکھا تھا اس کے

إنما ولد بنجران قبل وفاة النبي صلى الله عليه وسلم سنة عشر من الهجرة ولم ينقل في هذا الحديث إلينا أن محمد بن عمرو بن حزم روى هذا الحديث عن أبيه فقد ثبت انقطاع هذا الحديث أيضا والمنقطع فأنتم لا تحتجون به **فقد** ثبت أن كل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الباب منقطع فإن كنتم لا تسوغون لمخالفكم الاحتجاج بالمنقطع في غير هذا الباب فلم تحتجون عليه به في هذا الباب فلئن وجب أن يكون عدم الاتصال في موضع من المواضع يرد قبول الخبر أنه ليجب أن يكون كذلك هو في كل المواضع ولئن وجب أن يقبل الخبر وإن لم يتصل إسناده لثقة من صمد به إليه في باب واحد أنه ليجب أن يقبل في كل الأبواب **فإن** قال قائل أما حديث عمرو بن حزم فقد اضطرب واختلف فيه فلا حجة فيه لواحد من أهل هذه المقالات وغيره مما روي في هذا الباب أولى منه **قيل** له ومن أين اضطراب حديث عمرو بن حزم **أما** قيس بن سعد فقد رواه عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم على ما قد ذكرنا عنه وقيس حجة حافظ **وأما** حديث الزهري الذي خالفه فإنما رواه عن الزهري من لا تقبلون أنتم روايته عن الزهري لضعفه عندكم **وأما** حديث معمر فإنما رواه عن عبد الله بن أبي بكر عن أبيه وعبد الله بن أبي بكر فليس في الثبت والإتقان كقيس بن سعد.

۱۵۵۶- **ولقد** حدثني يحيى بن عثمان قال سمعت ابن أبي الوزير يقول سمعت الشافعي يقول سمعت

بعد ان کی ولادت ہوئی ہے کیونکہ وہ دس ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے نجران میں پیدا ہوئے اور اس حدیث میں ہم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ حضرت محمد بن عمرو بن حزم نے یہ حدیث اپنے والد سے روایت کی ہے تو اس سے بھی اس حدیث کا انقطاع ثابت ہو گیا اور تم لوگ منقطع حدیث سے استدلال نہیں کرتے۔

تو ثابت ہوا کہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ منقطع ہے اور تم دوسرے مسائل میں اپنے مخالف کو حدیث منقطع کے ساتھ استدلال کی اجازت نہیں دیتے تو اس مسئلے میں اس قسم کی حدیث کی ساتھ اس کی خلاف استدلال کیوں کرتے ہو اگر یہ بات واجب ہے کہ عدم اتصال کسی بھی جگہ حدیث کی قبولیت کو زائل کر دیتا ہے تو ہر جگہ اس طرح ہونا ضروری ہے اور اگر بات اس طرح ہے کہ کسی جگہ اتصال سند کے بغیر بھی حدیث کو اس طرح قبول کیا جاتا ہے کہ اس کا راوی ثقہ ہے تو ہر جگہ اس کا قبول کرنا واجب ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمرو بن حزم کی روایت مضطرب ہے اور اس میں اختلاف ہے لہٰذا تینوں اقوال کے قائلین اس سے استدلال نہیں کر سکتے اور اس سلسلے میں دوسری روایات اولیٰ ہیں تو اس شخص کو کہا جائے گا کہ حضرت عمرو بن حزم کی روایت میں اضطراب کہاں سے آیا، حضرت قیس بن سعد نے اس حدیث کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور حضرت قیس حجت ہیں حافظ ہیں اور حضرت زہری کی جو روایت ان کے خلاف ہے وہ حضرت زہری سے ان لوگوں نے روایت کی ہے جن کی حضرت زہری سے روایت کو تم قبول نہیں کرتے کیونکہ تمہارے نزدیک وہ کمزور ہیں، جہاں تک حضرت معمر کی روایت کا تعلق ہے تو انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن ابی بکر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر، حفظ و اتقان میں حضرت قیس بن سعد کی طرح نہیں ہیں۔

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان بن عیینہ سے سنا فرماتے تھے جب ہم کسی شخص کو دیکھتے ہیں کہ

سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ كُنَّا إِذَا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَكْتُبُ الْحَدِيثَ عَنْ وَاحِدٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ ذَكَرَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ سَخِرْنَا مِنْهُ لِأَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ الْحَدِيثَ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَيْسًا فِي الضَّبْطِ وَالْحِفْظِ صَارَ الْحَدِيثُ عِنْدَنَا عَلَى مَا رَوَاهُ قَيْسٌ لَا سِيَّمَا وَقَدْ ذَكَرَ قَيْسٌ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ كَتَبَهُ لَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

وہ چار آدمیوں سے میں کسی ایک سے حدیث لکھتا ہے ان چار میں عبداللہ بن ابی بکر بھی ہیں تو ہم ان سے مذاق کرتے ہیں حالانکہ وہ حضرات حدیث کی معرفت نہیں رکھتے پس جب عبداللہ بن ابی بکر ضبط و حفظ میں حضرت قیس کے برابر نہیں تو ہمارے نزدیک یہ حدیث وہی ہے جو حضرت قیس نے روایت کی بالخصوص جب حضرت قیس ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن محمد نے اسے لکھا ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

بَابُ ۳۲۳ مَا يَجُوْزُ فِيْهِ الْوَصَايَا مِنَ الْاَمْوَالِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَرِيْضُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ يَمُوْتُ مِنَ الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْعِتَاقِ

باب ۳۲۳ کتنے مال کی وصیت جائز ہے اور مرض الموت میں ہبہ کرنے صدقہ دینے اور آزاد کرنے کا حکم

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں فتح مکہ کے سال اس قدر بیمار ہوا کہ موت کے کنارے پر پہنچ گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری وارث میری ایک بیٹی ہے کیا میں اپنا تمام مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے پوچھا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں فرمایا نہیں پوچھا نصف مال؟ فرمایا نہیں عرض کیا ایک تہائی؟ فرمایا ہاں ایک تہائی اور تہائی بھی زیادہ ہے۔

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ نَعَمْ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی فرمائی تو میں نے پوچھا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا نصف کی؟ فرمایا نہیں میں نے پوچھا تہائی کی؟ فرمایا ہاں اور تہائی بھی زیادہ ہے۔

١٥٥٩ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ سَعْدٌ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الرَّجُلِ هَلْ يَسَعُهُ أَنْ يُوصِيَ بِثُلُثِ مَالِهِ أَوْ يَنْبَغِي أَنْ يَقْصُرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْمٌ لَهُ أَنْ يُوصِيَ بِثُلُثِ مَالِهِ كَامِلًا فِيمَا أَحَبَّ بِمَا يَجُوزُ فِيهِ الْوَصَايَا۔

حضرت عطاء بن سائب، حضرت ابو عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔ حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں علماء کرام نے اس سلسلے میں گفتگو کی ہے کہ آیا کسی شخص کے لیے تہائی مال کی وصیت کرنا جائز ہے یا اس سے کم کی وصیت کرے تو ایک جماعت کہتی ہے کہ جن امور میں وصیت کرنا جائز ہے ان میں سے جس میں چاہے پورے تہائی مال کی وصیت کر سکتا ہے۔

١٥٦٠ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِإِبَاحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ أَنْ يُوصِيَ بِثُلُثِ مَالِهِ بَعْدَ مَنْعِهِ أَنْ يُوصِيَ بِمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ وَبِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لَكُمْ ثُلُثَ أَمْوَالِكُمْ آخِرَ أَعْمَارِكُمْ زِيَادَةً فِي أَعْمَالِكُمْ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے تہائی مال کی وصیت کرنا جائز قرار دیا جب کہ اس سے زائد سے منع فرمایا جیسا کہ ہم نے ان (مندرجہ بالا) روایات میں ذکر کیا ہے اور ایک دوسری روایت سے استدلال کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے مال کے تہائی حصہ کو تمہاری آخری عمر میں اعمال کے اضافے کا باعث بنایا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يَنْبَغِي لِلْمُوصِي أَنْ يَقْصُرَ فِي وَصِيَّتِهِ عَنْ ثُلُثِ مَالِهِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں وصیت کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ تہائی مال سے کم کی وصیت کرے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی کی وصیت کر سکتے ہو اور تہائی بھی زیادہ ہے۔

١٥٦١ - فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَمَّنْ ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ اسْتَقْصِرُوا عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَثِيرٌ۔

اس سلسلے میں متقدمین سے اس طرح مروی ہے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ تہائی زیادہ ہے کمی کا مفہوم سمجھو۔

١٥٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اقْتَضَيْتُ أَبِي حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيَّ

حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد حضرت ابو حمید بن عبدالرحمن حمیری سے یہ بات حاصل کی کہ وہ فرماتے ہیں میں اس شخص کی وصیت کو قبول نہیں کروں

قَالَ مَا كُنْتُ لِاَقْبَلَ وَصِيَّةَ رَجُلٍ لَهٗ وَلَدٌ يُوْصِيْ بِالثُّلُثِ

فَمِنَ الْحُجَّةِ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ اَنَّ الْوَصِيَّةَ بِالثُّلُثِ لَوْ كَانَتْ جَوْرًا اِذًا لَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى سَعْدٍ وَلَقَالَ لَهٗ اَقْصِرْ عَنِ الثُّلُثِ فَلَمَّا تَرَكَ ذٰلِكَ كَانَ قَدْ اَبَاحَهٗ اِيَّاهُ وَفِيْ ذٰلِكَ ثُبُوْتُ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِيْ هِبَاتِ الْمَرِيْضِ وَصَدَقَاتِهٖ اِذَا مَاتَ فِيْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْمٌ وَهُمْ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ هِيَ مِنَ الثُّلُثِ كَسَائِرِ الْوَصَايَا وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَتْ فِرْقَةٌ هُوَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ كَافْعَالِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ وَهٰذَا قَوْلٌ لَمْ نَعْلَمْ اَحَدًا مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ قَالَهٗ.

۱۵۶۳ - وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ نَحَلَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهٖ بِالْعَالِيَةِ فَلَمَّا مَرِضَ قَالَ لِيْ اِنِّيْ كُنْتُ نَحَلْتُكِ جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِيْ بِالْعَالِيَةِ فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَحُزْتِيْهِ كَانَ لَكِ وَاِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ فَاقْتَسِمُوْهُ بَيْنَكُمْ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

۱۵۶۴ - فَاَخْبَرَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهَا لَوْ قَبَضَتْ ذٰلِكَ مِنْ مَالِهٖ فِيْ مِلْكِهٖ مَلَكَتْهُ وَجَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ كَمَا لَا يَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لَهَا وَلَمْ تُنْكِرْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ وَلَا سَائِرُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

گا جو صاحب اولاد ہو اور تہائی مال کی وصیت کرے۔

تو پہلے قول والوں کی اس قول والوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اگر تہائی مال کی وصیت ظلم ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ بات قبول نہ کرتے اور ان سے فرماتے کہ تہائی سے کم کرو تو جب آپ نے اس بات کو چھوڑ دیا تو آپ نے ان کے لیے اسے جائز قرار دیا تو اس میں پہلے قول والوں کے مذہب کا ثبوت ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اس بات کے قائلین میں شامل ہیں اس کے بعد علماء نے مریض کے ہبہ اور صدقات میں گفتگو کی ہے جب کہ اسی مرض میں وہ مر جائے تو علماء کی اکثریت کا قول یہ ہے کہ باقی وصیتوں کی طرح مال کے تہائی حصے میں سے ایسا کر سکتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے جب کہ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک صحیح اور تندرست آدمی کی طرح پورے مال میں سے دے سکتا ہے ہمارے علم کے مطابق متقدمین میں سے کسی نے یہ قول نہیں کیا۔

ہم نے اس سے پہلے اسی کتاب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ فرماتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے مقام عالیہ کے مال سے بیس صاع اتری ہوئی کھجوریں عنایت فرمائیں جب آپ بیمار ہوئے تو فرمایا میں نے تمہیں مقام عالیہ سے بیس صاع اتری ہوئی کھجوریں دی تھیں پس اگر تم اسے کاٹ کر اپنی حفاظت میں لے لیتی تو وہ تیری ہوتیں لیکن آج تو وہ وارثوں کا مال ہے۔ لہٰذا تم (سب بہن بھائی) اسے قرآن پاک کے حکم کے مطابق باہم تقسیم کر لیں۔

تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اگر وہ ان کی ملک میں اس پر قبضہ کر لیتیں تو ان کی مالک بن جاتیں اور اب ان کے لیے ناجائز قرار دیا جیسا کہ اب وصیت کرنا جائز نہیں اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اعتراض نہیں کیا تو اس بات

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَذْهَبَهُمْ جَمِيْعًا فِيْهِ كَانَ مِثْلَ مَذْهَبِهِ فَلَوْ لَمْ يَكُنْ لِمَنْ ذَهَبَ إِلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْحُجَّةِ لِقَوْلِهِمَا الَّذِيْ ذَهَبُوْا إِلَيْهِ إِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا تَرَكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِنْكَارِ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ لَكَانَ فِيْهِ أَعْظَمُ الْحُجَّةِ

پر دلالت ہے کہ اس سلسلے میں ان سب (صحابہ کرام) کا مذہب وہی ہے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِنْكَارِ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ لَكَانَ فِيْهِ أَعْظَمُ الْحُجَّةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

پس اگر اس مذہب والوں کے پاس صرف یہی بات دلیل ہوتی جو اس حدیث میں ہے وہ یہ کہ صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اعتراض نہیں تو بھی یہ بہت بڑی دلیل ہوتی لیکن خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں ۔

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا مَالَ لَهُ غَيْرُهُمْ فَأَقْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے اور اس کے پاس کوئی مال نہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کر کے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلامی میں باقی رکھا ۔

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے وہ حضرت عمران سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ وَسِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عمران بن حصین، حضرت قتادہ، حمید اور سماک بن حرب، حضرت حسن سے اور وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں ۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت ابوالمہلب، حضرت عمران سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد جعل العتاق في المرض من الثلث فكذلك الهبات والصدقات۔

۱۵۶۹ - وقد احتج بعض من ذهب إلى هذه المقالة أيضا بحديث الزهري عن عامر بن سعد عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عاده في مرضه فقال أتصدق بمالي كله فقال لا حتى ردّه إلى الثلث على ما قد ذكرنا في أول هذا الباب قال ففي هذا الحديث أنه قد جعل صدقته في مرضه من الثلث كوصاياه من الثلث من بعد موته ويدخل لمخالفه عليه أن مصعب ابن سعد روى هذا الحديث عن أبيه أن سؤاله رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك إنما كان على الوصية بالصدقة بعد الموت على ما ذكرنا عنه في أول هذا الباب فليس ما احتج هو به من حديث عامر بأولى مما احتج به عليه مخالفه من حديث مصعب۔

ثم تكلم الناس بعد هذا فيمن أعتق ستة أعبد له عند موته لا مال له غيرهم فأبى الورثة أن يجيزوا فقال قوم يعتق منهم ثلثهم ويسعون فيما بقي من قيمتهم وممن قال ذلك أبو حنيفة وأبو يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وقال آخرون يعتق منهم ثلثهم ويكون ما بقي منهم رقيقا لورثة المعتق وقال آخرون يقرع بينهم فيعتق منهم من قرع من الثلث ورق من بقي۔

۱۵۷۰ - واحتجوا في ذلك بما ذكرنا عن رسول الله

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں آزاد کرنے کو تہائی مال سے قرار دیا پس ہبہ اور صدقات کا بھی یہی حکم ہے۔

اس مذہب والوں میں سے بعض نے حضرت زہری کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ حضرت عامر بن سعد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کی تو انہوں نے پوچھا میں اپنا تمام مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا نہیں حتی کہ اسے تہائی کی طرف لوٹا دے جیسا کہ ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا — فرماتے ہیں اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں صدقہ کو موت کے بعد جاری ہونے والی وصیت کی طرح تہائی مال سے جائز رکھا۔ اور اس کا مخالف اس پر یوں اعتراض کر سکتا ہے کہ اس حدیث میں حضرت مصعب بن سعد نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا اس بارے میں سوال کرنا موت کے بعد صدقہ کی وصیت کے بارے میں ہے جیسا کہ ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا پس حضرت عامر کی روایت سے ان کا استدلال حضرت مصعب کی حدیث سے ان کے مخالف کے استدلال کے مقابلے میں زیادہ بہتر نہیں ہے۔

پھر فقہاء کرام نے اس شخص کے بارے میں گفتگو کی ہے جس کے پاس چھ غلام ہوں اور وہ موت کے وقت ان کو آزاد کر دے اور اس کے پاس ان کے علاوہ مال نہ ہو اور ورثاء اس بات کی اجازت بھی نہ دیں تو ایک جماعت کہتی ہے ان کا تہائی آزاد ہو جائے گا اور ان میں سے جو باقی ہیں وہ اپنی قیمتوں کے لیے محنت مشقت کریں حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ یہی فرماتے ہیں جب کہ کچھ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ان میں سے تہائی حصہ (دو غلام) آزاد ہو جائیں گے اور باقی غلام، آزاد کرنے والے کے ورثاء کی ملک میں غلام ہی رہیں گے کچھ اور حضرات فرماتے ہیں کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے اور تہائی حصہ میں جن کے نام قرعہ نکل آئے وہ آزاد ہو جائیں گے اور باقی، غلام ہی رہیں گے۔

انہوں نے بواسطہ حضرت عمران، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ عِمْرَانَ **فَكَانَ مِنَ** الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَلَى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ مَا ذَكَرُوا مِنَ الْقُرْعَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي حَدِيثِ عِمْرَانَ مَنْسُوخٌ لِأَنَّ الْقُرْعَةَ قَدْ كَانَتْ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ لِتُسْتَعْمَلَ فِي أَشْيَاءَ لِحُكْمٍ بِمَا فِيهَا وَيُجْعَلَ مَا قُرِعَ مِنْهَا وَهُوَ الشَّيْءُ الَّذِي كَانَتِ الْقُرْعَةُ مِنْ أَجْلِهِ بِعَيْنِهِ۔

کی حدیث سے استدلال کیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے۔

پہلے قول والے ان دو قول والوں کے خلاف یوں دلیل دیتے ہیں کہ حضرت عمران کی روایت میں جس قرعہ اندازی کا ذکر ہے وہ منسوخ ہے کیونکہ قرعہ اندازی اسلام کے آغاز میں تھی تاکہ اشیاء میں اسے استعمال کر کے اس کے مطابق حکم لگایا جائے اور جس چیز کی وجہ سے قرعہ اندازی کی جائے اسے بعینہٖ وہی خیال کیا جائے۔

۱۵۷۱۔ **مِنْ ذٰلِكَ** مَا كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَكَمَ بِهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمَنِ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یمن میں اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

۱۵۷۲۔ **مَا قَدْ** حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَوْ يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ أَنَا أَشُكُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ وَعَلِيٌّ يَوْمَئِذٍ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَى عَلِيًّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَخْتَصِمُونَ فِي وَلَدٍ قَدْ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَقَرَعَ أَحَدُهُمْ فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَلَدَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ أَوْ قَالَ أَضْرَاسُهُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے یمن کا ایک شخص حاضر ہوا ان دنوں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وہاں تعینات تھے اس نے عرض کیا یارسول اللہ! تین شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس حاضر ہوئے وہ ایک بچے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے کہ ان تینوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں جماع کیا تھا تو آپ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی ایک کے نام پر قرعہ نکلا تو وہ بچہ اسے دے دیا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں۔

فَهٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرْ عَلَى عَلِيٍّ مَا حَكَمَ بِهِ فِي الْقُرْعَةِ فِي دَعْوَى النَّفَرِ الْوَلَدَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحُكْمَ حِينَئِذٍ كَانَ كَذٰلِكَ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بِاتِّفَاقِنَا وَاتِّفَاقِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا وَدَلَّ عَلَى

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے پر اعتراض نہیں فرمایا جو انہوں نے ایک بچے پر کئی افراد کے دعویٰ کے سلسلے میں قرعہ اندازی کے ذریعے فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان دنوں فیصلہ اسی طرح ہوتا تھا اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اس پر ہمارا اور ہمارے مخالف کا اتفاق ہے اور اس کے منسوخ ہونے پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے جو ہم قیافہ کے باب میں روایت کر چکے ہیں

نسخه ما قد رويناه في باب القافة من حكم علي في مثل هذا بأن جعل الولد بين المدعيين جميعا يرثهما ويرثانه فدل ذلك أن الحكم كان يومئذ حكم علي بما حكم في كل شيء مثل النسب الذي يدعيه النفر والمال الذي يوصى به النفر بعد أن يكون قد أوصى به لكل واحد على حدة أو العتاق الذي يعتقه العبيد في مرض معتقهم أن يقرع بينهم فأيهم قرع استحق ما ادعى وما كان وجب بالوصية والعتاق ثم نسخ ذلك بنسخ الربوا اذ ردت الأشياء الى المقادير المعلومة التي فيها التعديل الذي لا زيادة فيه ولا نقصان۔

کہ اس قسم کے مسئلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا کہ دونوں دعویٰ کرنے والوں کے درمیان بچہ کو مشترک قرار دیا کہ وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان دنوں ہر چیز کا حکم اس طرح تھا جس طرح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا اس نسبت کی طرح جس کا چند افراد نے دعویٰ کیا وہ مال جس کی ایک گروہ کے لیے وصیت کی گئی اس کے بعد کہ ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ اس کی وصیت کی گئی، یا آزادی کی طرح کہ غلام اپنے آزاد کرنے والے کی مرض الموت میں آزاد ہوتے ہوں کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے جس کے نام قرعہ نکل آئے وہ اس چیز کا مستحق ہو جائے گا جس کا اس نے دعویٰ کیا اس طرح اس چیز کا مستحق ہوگا جو وصیت کرنے یا آزاد کرنے سے واجب ہوئی پھر سود کے منسوخ ہونے پر یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا جب اشیاء کو ان کی معلوم مقداروں کی طرف لوٹا دیا گیا جن میں برابری ہو کمی زیادتی نہ ہو۔

وبعد هذا فليس يخلو ما حكم به رسول الله صلى الله عليه وسلم من العتاق في المرض من القرعة وجعله إياه من الثلث من أحد وجهين إما أن يكون حكما دليلا على سائر أفعال المريض في مرضه من عتاقه وهباته وصدقاته أو يكون ذلك حكما في عتاق المريض خاصة دون سائر أفعاله وهباته وصدقاته فإن كان خاصا في العتاق دون ما سواه فينبغي أن لا يكون ما جعله النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث من العتاق في الثلث دليلا على الهبات والصدقات أنها كذلك فثبت قول الذي يقول إنها من جميع المال إذ كان النظر يشهد له وإن كان هذا لا يدرك فيه خلاف ما قال إلا بالتقليد ولا شيء في هذا الباب نقله

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے وقت آزاد کرنے کا قرعہ کے ذریعے جو فیصلہ فرمایا اور اسے ایک تہائی سے قرار دیا وہ دو باتوں میں سے ایک سے خالی نہیں یا تو وہ مریض کے مرض الموت میں کیے جانے والے تمام افعال پر دلالت ہے چاہے وہ آزادی ہو یا ہبہ یا صدقہ ہو یا یہ حکم مریض کے آزاد کرنے کے ساتھ خاص ہوگا باقی افعال، اور ہبہ وصدقہ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہوگا۔

اگر یہ آزادی کے ساتھ خاص ہو دوسرے امور سے متعلق نہ ہو تو چاہیے کہ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تہائی مال سے آزاد کیا وہ ہبوں اور صدقات پر دلیل نہ بنے کہ ان کا حکم بھی یہی ہے پس اس شخص کا قول ثابت ہو جائے گا جو تمام مال سے وصیت کے نفاذ کا قائل ہے کیونکہ قیاس بھی اس کی تائید کرتا ہے اگرچہ اس میں اس کے قول کا خلاف حرف تقلید سے سمجھا جا سکتا ہے اور اس باب میں اس حدیث

غیر هذا الحديث وان كان قد جعل النبي صلى الله عليه وسلم ذلك العتاق في الثلث دليلا لنا على ان هبات المريض وصدقاته كذلك فكذلك هو دليل لنا على ان القرعة قد كانت في ذلك كله جارية يحكم بها ففي ارتفاعها عندنا وعند هذا المخالف لنا من الهبات والصدقات دليل ان ارتفاعها ايضا من العتاق فبطل بذلك قول من ذهب الى القرعة وثبت احد القولين الآخرين فقال من ذهب الى تثبيت القرعة وكيف تكون القرعة منسوخة وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل بها فيما قد اجمع المسلمون على العمل بها فيه من بعده۔

کے سوا کچھ بھی منقول نہیں اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آزادی کو مال کے تہائی حصے میں رکھنا ہمارے لیے اس بات کی دلیل ہے کہ مریض کے ہبہ اور صدقات کا یہی حکم ہے تو اسی طرح یہ بھی ہماری دلیل ہے کہ ان تمام چیزوں میں قرعہ اندازی چلتی تھی اور اس کے ذریعے فیصلہ ہوتا تھا تو ہمارے اور ہمارے مخالف سب کے نزدیک اس کا ہبہ اور صدقات سے اٹھایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ آزادی سے بھی یہ طریقہ اٹھ چکا ہے تو اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو قرعہ اندازی کی طرف گئے ہیں اور دوسرے دو قولوں میں سے ایک ثابت ہو گیا ـــ جن لوگوں نے قرعہ اندازی کو ثابت رکھا وہ کہتے ہیں کہ قرعہ اندازی کس طرح منسوخ ہو سکتی ہے جب کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان معاملات میں اس پر عمل کرتے تھے کہ آپ کے بعد تمام مسلمانوں کا اس پر عمل کرنے پر اجماع رہا ہے۔

۱۵۷۳- فذكروا ما حدثنا يونس قال ثنا علي ابن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن اسحق ابن راشد عن الزهري عن عروة وسعيد بن المسيب وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة وعلقمة ابن وقاص عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها معه۔

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے جس زوجہ کا قرعہ نکلتا اسے ساتھ لے جاتے۔

۱۵۷۴- حدثنا فهد قال ثنا ابو صالح قال ثنا الليث قال ثني يونس بن يزيد عن ابن شهاب فذكر باسناده مثله۔

حضرت یونس بن یزید حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۷۵- حدثنا فهد قال ثنا يوسف بن بهلول قال ثنا عبد الله بن ادريس عن محمد بن اسحق قال ثنا محمد بن مسلم عن عروة بن الزبير عن عائشة وعن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة وعن علقمة بن وقاص وسعيد بن المسيب وعبد الله بن ابي بكر عن عمرة عن عائشة ويحيى بن عباد بن

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عمرہ اور حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ۔

۱۵۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عِیْسَی بْنِ تَلِیْدٍ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَۃَ الْقِتْبَانِیُّ عَنْ اَبِی الطَّاھِرِ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ خَالَتِیْ عَمْرَۃُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مِثْلَہٗ

حضرت ابوالطاہر عبداللہ الملک بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں مجھ سے میری خالہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

قَالُوْا فَھٰذَا مَا یَنْبَغِیْ لِلنَّاسِ اَنْ یَفْعَلُوْہُ اِلَی الْیَوْمِ وَلَیْسَ بِمَنْسُوْخٍ فَمَا یُنْکِرُوْنَ اَنَّ الْقُرْعَۃَ فِی الْعِتَاقِ فِی الْمَرَضِ کَذٰلِکَ قِیْلَ لَھُمْ قَدْ ذَکَرْنَا فِیْ مَوْضِعِہٖ مَا یُغْنِیْ وَلٰکِنَّا نَذْکُرُ ھٰھُنَا مَا فِیْہِ اَیْضًا دَلِیْلٌ اَنْ لَّا حُجَّۃَ لَکُمْ فِیْ ھٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّسَافِرَ اِلٰی حَیْثُ اَحَبَّ وَاِنْ طَالَ سَفَرُہٗ ذٰلِکَ وَلَیْسَ مَعَہٗ اَحَدٌ مِّنْ نِّسَائِہٖ وَاَنَّ حُکْمَ الْقَسْمِ یَرْتَفِعُ عَنْہُ بِسَفَرٍ **فَلَمَّا** کَانَ ذٰلِکَ کَذٰلِکَ کَانَتْ قُرْعَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ نِسَائِہٖ فِیْ وَقْتِ احْتِیَاجِہٖ اِلَی الْخُرُوْجِ بِاَحَدِھِنَّ لِتَطْیِیْبِ نَفْسِ مَنْ لَّا یَخْرُجُ بِھَا مِنْھُنَّ وَلِتُعْلَمَ اَنَّہٗ لَمْ یُحَابِ الَّتِیْ خَرَجَ بِھَا عَلَیْھِنَّ لِاَنَّہٗ فَلَمَّا کَانَ لَہٗ اَنْ یَّخْرُجَ وَیُخَلِّفَھُنَّ جَمِیْعًا کَانَ لَہٗ اَنْ یَّخْرُجَ وَیُخَلِّفَ مَنْ شَاءَ مِنْھُنَّ فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّ الْقُرْعَۃَ اِنَّمَا تُسْتَعْمَلُ فِیْمَا یَسَعُ تَرْکُھَا وَفِیْمَا لَہٗ اَنْ یُّمْضِیَہٗ بِغَیْرِھَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ عمل آج بھی لوگ کر سکتے ہیں لہٰذا یہ منسوخ نہیں تو وہ مرض الموت میں تو آزاد کرنے کے سلسلے میں قرعہ اندازی کا کیسے انکار کر سکتے ہیں تو ان حضرات کو جواب دیا جاتا ہے کہ یہ بات ہم اس کے مقام پر ذکر کر چکے ہیں وہی ہمیں کفایت کرتی ہے لیکن ہم ان شاء اللہ یہاں بھی وہ بات ذکر کریں گے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آدمی جہاں چاہے سفر کر سکتا ہے اگرچہ سفر طویل ہو اور اس میں اس کے ساتھ اس کی کوئی بیوی نہ ہو اور یہ کہ برابری کا حکم سفر کرنے کی وجہ سے اٹھ جاتا ہے۔ جب یہ بات اس طرح ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کو ساتھ لے جانے کی ضرورت محسوس کرتے تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تاکہ جو آپ کے ساتھ نہ جا سکیں ان کا دل بھی خوش ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ دوسری ازواج کی نسبت اس زوجہ سے جسے ساتھ لے جا رہے ہیں، زیادہ محبت نہیں ہے کیونکہ جب آپ کے لیے یہ بات جائز ہے کہ خود تشریف لے جائیں اور ان سب کو چھوڑ دیں آپ کو اس بات کا بھی اختیار تھا کہ آپ تشریف لے جائیں اور ان میں سے جسے چاہیں چھوڑ جائیں تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ قرعہ اندازی وہاں ہوتی ہے جہاں چھوڑنے کی گنجائش ہو اور ان میں جہاں اس کے بغیر بھی پورا کیا جا سکے۔

وَمِنْ ذٰلِکَ الْخَصْمَانِ یَحْضُرَانِ عِنْدَ الْحَاکِمِ

اسی سے یہ بات ہے کہ جب دو شخص جن کے درمیان

فيدعي كل واحد منهما على صاحبه دعوى فينبغي للقاضي ان يقرع بينهما فايهما قرع بدأ بالنظر في امره وله ان ينظر في امر من شاء منهما بغير قرعة فكان الاحسن به لبعد الظن به في هذا استعمال القرعة كما استعملها رسول الله صلى الله عليه وسلم في امر نسائه وكذلك عمل المسلمون في اقتسامهم بالقرعة فيما قد عدلوه بين اهلهم بما لو امضوه بينهم لا عن قرعة كان ذلك مستقيما فاقرعوا بينهم ليطمئن قلوبهم ويرتفع الظنة عمن تولى لهم قسمتهم ولو اقرع بينهم على طوائف من المتاع الذي لهم قبل ان يعدل ويسوي قيمته على املاكهم منه كان ذلك القسم باطلا فتثبت بذلك ان القرعة انما فعلت بعد ان تقدمها ما يجوز القسم به وانها انما اريدت لانتفاء الظن لا بحكم يجب بها فكذلك نقول كل قرعة يكون مثل هذا فهي حسنة وكل قرعة يراد بها وجوب حكم وقطع حقوق متقدمة فهي غير مستعملة

نزاع ہو حاکم کے پاس حاضر ہوں ان میں سے ہر ایک دوسرے پر دعویٰ کرے تو قاضی کے لیے مناسب ہے کہ وہ قرعہ اندازی کرے جس کے نام پر قرعہ نکلے پہلے اس کے معاملے کو دیکھے حالانکہ یہ بھی جائز ہے کہ قرعہ اندازی کرے جس کے معاملے میں چاہے غور کرے تو قرعہ اندازی کا طریقہ اختیار کرنا بہتر ہے تاکہ بدگمانی پیدا نہ ہو جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے معاملے میں یہ طریقہ اختیار فرمایا اسی طرح مسلمانوں نے ان امور میں قرعہ اندازی کے ساتھ تقسیم کا انداز اختیار کیا جن میں لوگوں کے درمیان انصاف کرنا چاہا اگر وہ قرعہ اندازی کے بغیر ان کے درمیان فیصلہ کریں تو یہ بھی ٹھیک بات ہے تو ان کے درمیان قرعہ اندازی اس لیے کرتے ہیں کہ ان کے دل مطمئن ہو جائیں اور متولی کے بارے میں بدگمانی اُٹھ جائے اور اگر وہ ان کے مختلف الانواع مالوں میں برابری قائم کرتے اور ان کی املاک پر قیمت قائم کرنے سے پہلے قرعہ اندازی کریں تو یہ باطل ہوگی تو اس سے ثابت ہوا کہ قرعہ اندازی صرف اس وقت ہوتی ہے جب اس سے پہلے تقسیم درست ہو چکی ہو اس کا مقصد صرف بدگمانی کو ختم کرنا ہوتا ہے قرعہ اندازی سے کسی چیز کو واجب کرنا مقصود نہیں ہوتا اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جو بھی قرعہ اندازی اس قسم کی ہو وہ اچھی ہے اور جس قرعہ اندازی سے کوئی حکم واجب کرنا ہو اور پہلے سے حاصل شدہ حقوق کو ختم کرنا ہو اس کا استعمال صحیح نہیں۔

ثم رجعنا الى القولين الآخرين فراينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حكم في العبد اذا كان بين اثنين فاعتقه احدهما انه حر كله ويضمن ان كان موسرا او كان معسرا ففي ذلك من الاختلاف ما ذكرناه في كتاب العتاق ثم وجدنا في حديث ابي المليح الهذلي عن ابيه ان رجلا اعتق شقصا له في مملوك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو حر كله ليس له شريك فبين رسول الله صلى الله

پھر ہم نے دوسرے دو قولوں کی طرف رجوع کیا تو ہم نے دیکھا کہ جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک (مالک) اسے آزاد کر دے تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ وہ مکمل طور پر آزاد ہے اب اگر وہ شخص مالدار ہے تو (باقی حصے کا) ضامن ہوگا اور اگر تنگ دست ہو تو اس صورت میں اختلاف ہے جسے ہم نے کتاب العتاق میں ذکر کیا ہے۔

پھر ہم نے ابوالملیح الہذلی کی روایت میں جسے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا یہ بات پائی کہ ایک شخص نے غلام میں سے اپنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِلَّةَ الَّتِيْ بِهَا عُتِقَ نَصِيْبُ صَاحِبِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْعِتَاقَ مَتٰى وَقَعَ فِيْ بَعْضِ الْعَبْدِ انْتَشَرَ فِيْ كُلِّهٖ وَقَدْ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمَ فِي الْعَبْدِ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِذَا اَعْتَقَهٗ اَحَدُهُمَا وَلَا مَالَ لَهٗ يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِيْهِ بِالضَّمَانِ بِالسِّعَايَةِ عَلَى الْعَبْدِ فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ هٰؤُلَاءِ الْعَبِيْدِ فِي الْمَرَضِ كَذٰلِكَ وَاَنَّهٗ لَمَّا اسْتَحَالَ اَنْ يَجِبَ عَلٰى غَيْرِهِمْ ضَمَانُ مَا جَاوَزَ الثُّلُثَ الَّذِيْ لِلْمَيِّتِ اَنْ يُوْصِيَ بِهٖ وَيُمَلِّكَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ مَنْ اَحَبَّ مِنْ قِيْمَتِهِمْ وَجَبَ عَلَيْهِمُ السِّعَايَةُ فِيْ ذٰلِكَ لِلْوَرَثَةِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حصہ آزاد کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پورے کا پورا آزاد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ علت بیان کر دی جس کے باعث اس کے ساتھی کا حصہ آزاد ہوا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب غلام کے بعض حصے میں آزادی واقع ہوگی تو وہ پورے غلام میں پھیل جائے گی ــــ اور ہم نے دیکھا کہ جب مشترک غلام کو ایک آدمی نے آزاد کیا اور اس کے پاس مال نہیں تھا کہ اس کی وجہ سے ضمان کا حکم دیا جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام پر غیر آزاد حصے کے لیے سعی (محنت مزدوری) کا فیصلہ فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ مرض الموت میں آزاد کئے جانے والے ان غلاموں کا حکم بھی یہی ہوگا اور جب یہ بات محال ہے کہ ان کے غیر پر آتی ضمان واجب ہو جو اس تہائی مال سے بڑھ جائے جو میت کے لیے ہے کہ وہ اس کی وصیت کرے اور اپنی بیماری کے دوران جسے چاہے ان کی قیمت کا مالک بنائے تو ان غلاموں پر وارثوں کے لیے محنت مزدوری واجب ہوگی یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۲ الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِثُلُثِ مَالِهٖ لِقَرَابَتِهٖ اَوْ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ مِنْهُمْ

باب ۳۲، قرابتداروں یا ان میں سے کسی کے قرابتداروں کے لیے تہائی مال کی وصیت کرنا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِثُلُثِ مَالِهٖ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ مِنْهُمُ الْقَرَابَةُ الَّذِيْنَ يَسْتَحِقُّوْنَ تِلْكَ الْوَصِيَّةَ فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ هُمْ كُلُّ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْ فُلَانٍ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ اَوْ مِنْ قِبَلِ اُمِّهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ يُبْدَأُ فِيْ ذٰلِكَ بِمَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهٗ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ عَلٰى مَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهٗ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ اُمِّهٖ وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ لِلْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهٖ عَمٌّ وَخَالٌ فَقَرَابَةُ عَمِّهٖ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ وَقَرَابَةُ خَالِهٖ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ اُمِّهٖ فَيُبْدَأُ فِيْ ذٰلِكَ بِعَمِّهٖ عَلٰى خَالِهٖ فَيَجْعَلُ الْوَصِيَّةَ لَهٗ وَقَالَ زُفَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْوَصِيَّةُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ جو آدمی فلاں شخص کے رشتے داروں کے لیے اپنے تہائی مال کی وصیت کرتا ہے جن میں وہ رشتہ دار ہوں جو اس وصیت کے مستحق ہوں تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے اس فلاں کا ہر ذی رحم محرم مراد ہے وہ باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے البتہ یہ کہ اس سلسلے میں ان لوگوں سے ابتداء کی جائے جن کے ساتھ باپ کی طرف سے قرابت و رشتہ داری ہو انہیں ماں کی طرف سے قرابتداروں پر مقدم کرے اس کی وضاحت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کو رشتہ داری کی وجہ سے چچا اور ماموں

لِكُلِّ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ اَوْ مِنْ قِبَلِ اُمِّهِ دُوْنَ مَنْ كَانَ اَبْعَدَ مِنْهُ وَسَوَاءٌ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ وَبَيْنَ مَنْ كَانَ ذَا رَحِمٍ غَيْرِ مَحْرَمٍ **وَقَالَ** اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا اَبٌ وَاحِدٌ مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ اَوْ مِنْ قِبَلِ اُمِّهِ وَسَوَاءٌ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ بَعُدَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ مَنْ قَرُبَ وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ غَيْرَ مَحْرَمَةٍ وَلَمْ يُفَضِّلَا فِيْ ذٰلِكَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ عَلٰى مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ **وَقَالَ** اٰخَرُوْنَ الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا اَبُوْهُ الرَّابِعُ اِلٰى مَا هُوَ اَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا اَبٌ وَاحِدٌ فِي الْاِسْلَامِ اَوْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِمَّنْ يَرْجِعُ بِاٰبَائِهِ اَوْ بِاُمَّهَاتِهِ اِلَيْهِ اَبًا عَنْ اَبٍ اَوْ اُمًّا عَنْ اُمٍّ اِلٰى اَنْ تَلْقَاهُ مِمَّا تَثْبُتُ بِهِ الْمَوَارِيْثُ اَوْ تَقُوْمُ بِهِ الشَّهَادَاتُ وَاِنَّمَا جَوَّزَ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَاتِ الْوَصِيَّةَ لِلْقَرَابَةِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اِذَا كَانَتْ تِلْكَ الْقَرَابَةُ قَرَابَةً تُحْصٰى وَتُعْرَفُ فَاِنْ كَانَتْ لَا تُحْصٰى وَلَا تُعْرَفُ فَاِنَّ الْوَصِيَّةَ بِهَا بَاطِلَةٌ فِيْ قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا اِلَّا اَنْ يُوْصِيَ بِهَا لِفُقَرَائِهِمْ فَيَكُوْنُ جَائِزَةً لِمَنْ رَاٰى الْوَصِيُّ دَفْعَهَا اِلَيْهِ مِنْهُمْ وَاَقَلُّ مَنْ يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يَجْعَلَهَا مِنْهُمْ اِثْنَانِ فَصَاعِدًا فِيْ قَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِنْ دَفَعَهَا اِلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمْ اَجْزَاَهُ ذٰلِكَ ۔

کا رشتہ حاصل ہو تو باپ کی طرف چچا کی رشتہ داری ایسے ہی ہے جیسے ماں کی طرف سے ماموں کا رشتہ ہے پس یہاں ماموں پر چچا کو مقدم کرتے ہوئے وصیت کو اس کے لیے قرار دیا۔ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ وصیت ان لوگوں کو حاصل ہوگی جو قریبی رشتہ دار ہوں باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے ان کے لیے نہیں جو دُور کے رشتہ دار ہوں چاہے وہ ذی رحم محرم ہوں یا ذی رحم تو ہوں لیکن محرم نہ ہوں ۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں یہ وصیت ان سب کے لیے ہوگی جو اس (موصی) کے ساتھ ہجرت کے وقت سے ایک باپ میں جمع ہوں باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے اس سلسلے میں دُور کا رشتہ اور قریب کا ایک جیسے ہیں اسی طرح ذی رحم محرم اور غیر محرم دونوں برابر ہیں جیسے باپ کی طرف سے رشتہ داری ہو تو وہ ماں کی طرف سے رشتہ داری پر فضیلت نہیں رکھتا ۔ کچھ دوسرے لوگوں نے کہا اس صورت میں وصیت ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو اس (موصی) کے ساتھ چوتھی پُشت میں شریک ہے پھر نیچے بھی اسی طرح ہے ۔ کچھ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ یہ وصیت اس شخص کے لیے ہوگی جو اس موصی کے ساتھ ایک باپ یا ایک ماں پر جمع ہوں اسلام میں یا جاہلیت کے دور میں ، ان لوگوں میں سے جو اپنے باپوں یا ماؤں کے ساتھ اس باپ کی طرف لوٹتے ہیں جو ان کا حقیقی باپ نہیں اس ماں کی طرف جو ان کی حقیقی ماں نہیں یہاں تک کہ وہ اس سے وہ بات پائے جس کے ساتھ وراثت ثابت ہوتی ہے یا شہادتیں قائم ہوتی ہیں تو ان تمام مقالات کے قائلین نے قرابت کے لیے وصیت کو جائز قرار دیا جیسا کہ ہم نے ان میں سے ہر ایک کا قول نقل کیا جب کہ یہ قرابت ایسی ہو جس کا شمار ہو سکے اور اس کی پہچان ہو اگر اس کا شمار یا پہچان نہ ہو سکے تو سب کے نزدیک وصیت باطل ہوگی البتہ یہ کہ وصیت ان میں سے محتاج لوگوں کے لیے ہو تو جائز ہے اور وصیت کرنے والے کو اختیار ہے کہ ان میں سے جس کے لیے مناسب سمجھے اسے دے حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کے نزدیک کم از کم دو کو دینا ضروری ہے جب کہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ

فلما اختلفوا في القرابة منهم هذا الاختلاف وجب ان ننظر في ذلك لنستخرج من اقاويلهم هذه قولا صحيحا فنظرنا في ذلك **فكان** من حجة الذين ذهبوا الى ان القرابة هم الذين يلتقونه ومن يقاربونه عند ابيه الرابع فاسفل من ذلك انما تاولوا ذلك فيما ذكروا لان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قسم سهم ذوي القربى اعطى بني هاشم وبني المطلب انما يلتقي هو وبنو المطلب عند ابيه الرابع لانه محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف والآخرون بنو المطلب بن عبد مناف يلتقونهم وهو عند عبد مناف وهو ابوه الرابع **فمن الحجة** عليهم في ذلك للآخرين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اعطى بني هاشم وبني المطلب قد حرم بني امية وبني نوفل وقرابتهم منه كقرابة بني المطلب فلم يحرمهم لانهم ليسوا قرابة ولكن لمعنى غير القرابة فكذلك من فوقهم لم يحرمهم لانهم ليسوا قرابة ولكن لمعنى غير القرابة **ثم** قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في القرابة من غير هذا الوجه۔

١٥٧٧۔ **ما حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال ثنا حميد عن انس قال لما نزلت هذه الآية لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون او قال من ذا الذي يقرض الله قرضا حسنا جاء ابو طلحة فقال يا رسول الله حائطي الذي بمكان كذا وكذا لله ولو استطعت ان اسره لم اعلنه فقال اجعله في فقراء قرابتك او فقراء اهلك۔

١٥٧٨۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا محمد بن

فرماتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک کو بھی دے تو کفایت کرے گی۔

جب قرابت کے سلسلے میں یہ اختلاف ہے تو ہم پر غور و فکر کرنا لازم ہے تاکہ ہم ان اقوال سے صحیح قول نکال سکیں لہٰذا ہم نے اس میں غور کیا تو جو حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں کہ چوتھی پشت اور اس سے نیچے شرکت قرابت ہے وہ یوں ذکر کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا آپ بنو مطلب کے ساتھ چوتھی پشت میں جمع ہوتے ہیں کیونکہ آپ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں اور دوسرے بنو مطلب بن عبد مناف ہیں آپ ان کے ساتھ عبد مناف پر جمع ہوتے ہیں اور وہ چوتھی پشت ہیں۔ ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا تو بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم رکھا حالانکہ ان کے ساتھ وہی رشتہ داری ہے جو بنو مطلب کے ساتھ ہے تو ان کو قرابت نہ ہونے کی وجہ سے محروم نہیں فرمایا بلکہ قرابت کے علاوہ ایک وجہ تھی اسی طرح ان سے اوپر والوں کو اس لیے محروم نہیں کیا کہ انہیں قرابت حاصل نہ تھی بلکہ قرابت کے علاوہ کوئی سبب تھا۔

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کے سلسلے میں دوسری بات مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکتے یہاں تک کہ پسندیدہ چیز سے خرچ کرو"، یا فرمایا، "کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے" تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرا وہ باغ جو فلاں فلاں مقام پر ہے اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اگر میں اسے پوشیدہ کر سکوں تو اس کا اعلان نہ کروں آپ نے فرمایا تم اسے غریب رشتہ داروں یا فرمایا اپنے گھر کے غرباء میں تقسیم کرو۔

حضرت ابو ثمامہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے

عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كَانَتْ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اَرْضٌ فَجَعَلَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اجْعَلْهَا فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَيٍّ قَالَ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ وَكَانَا اَقْرَبَ اِلَيْهِ مِنِّيْ۔

۱۵۷۹۔ فَهٰذَا اَبُوْ طَلْحَةَ قَدْ جَعَلَهَا لِاُبَيٍّ وَحَسَّانَ وَاِنَّمَا يَلْتَقِيْ هُوَ وَاُبَيٌّ عِنْدَ اَبِيْهِ السَّابِعِ لِاَنَّ اَبَا طَلْحَةَ اِسْمُهٗ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَتِيْكِ بْنِ زَيْدِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَوْنِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ النَّجَّارِ فَلَمْ يَذْكُرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

فرمایا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی زمین تھی تو انہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دیا وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا اسے اپنے محتاج رشتہ داروں میں تقسیم کرو چنانچہ انہوں نے اسے حضرت حسان بن ثابت اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کے لیے قرار دیا حضرت محمد بن عبداللہ فرماتے ہیں میرے والد نے حضرت ثمامہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرات (حضرت حسان اور حضرت اُبی بن کعب) میری نسبت ان کے زیادہ قریبی ہیں تو یہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اسے حضرت حسان اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کے لیے قرار دیا حالانکہ وہ حضرت اُبی بن کعب کے ساتھ ساتویں پشت میں شریک ہوتے ہیں کیونکہ حضرت ابوطلحہ کا شجرہ نسب یوں ہے (ان کا نام زید تھا) زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ـــــ اور حضرت اُبی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عون بن مالک بن نجار تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے اس فعل پر کوئی تبصرہ نہ فرمایا (یعنی اعتراض نہ کیا)

قَدْ دَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى اَنَّ مَنْ كَانَ يَلْقَى الرَّجُلَ اِلٰى اَبِيْهِ الْخَامِسِ اَوِ السَّادِسِ اَوْ اِلٰى مَنْ نَوْقَ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰبَاءِ الْمَعْرُوْفِيْنَ قَرَابَةً لَهٗ كَمَا اَنَّ مَنْ يَلْقَاهُ اِلٰى اَبٍ دُوْنَهٗ قَرَابَةً اَيْضًا وَقَدْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهٗ اَيْضًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنْذِرَ عَشِيْرَتَهُ الْاَقْرَبِيْنَ۔

۱۵۸۰۔ فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَصْفَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَمَّا اُنْزِلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو شخص کسی کے ساتھ اس کے پانچویں یا چھٹے باپ یا اس کے اوپر والے باپ میں شریک ہو جب کہ ان آباء کے لیے قرابت معروف ہو تو وہ اس کی طرح ہے جو اس سے نچلے درجے کی پشت میں شریک ہو یہ بھی اسی طرح کی قرابت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔

اس سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت عباد بن عباد سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علی! بنو ہاشم کو میرے پاس جمع کرو اور وہ چالیس یا اکتالیس مرد تھے پھر انہوں نے حدیث ذکر کی۔ تو اس حدیث کے مطابق آپ نے تیسری پشت کا قصد فرمایا

يَا عَلِيُّ اجْمَعْ لِي بَنِي هَاشِمٍ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ۔
فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَصَدَ بَنِي أَبِيهِ الثَّالِثِ۔

۱۵۸۱۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَخْلَدٍ أَبُو الْحَسَنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اجْمَعْ لِي بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا يَزِيدُونَ رَجُلًا أَوْ يَنْقُصُونَهُ فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَصَدَ بَنِي أَبِيهِ الثَّانِي۔

۱۵۸۲۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَضْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ فَعَلَا أَعْلَاهَا ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ۔ فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَصَدَ بَنِي أَبِيهِ الرَّابِعِ۔

۱۵۸۳۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا بَنِي هَاشِمٍ يَا بَنِي قُصَيٍّ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنَا النَّذِيرُ وَالْمَوْتُ الْمُغِيرُ وَالسَّاعَةُ الْمَوْعُودُ۔
فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ دَعَا بَنِي أَبِيهِ الْخَامِسِ

۱۵۸۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَامَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

تو اس حدیث کے مطابق آپ نے تیسری پشت کا قصد فرمایا۔

اس سلسلے میں مزید مروی ہے حضرت ابن عباس حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا میرے پاس بنو عبدالمطلب کو جمع کرو اور وہ چالیس مرد تھے ایک مرد کا اضافہ یا کمی کرتے ہیں۔ تو اس کے مطابق دوسری پشت کا قصد فرمایا

اس سلسلے میں مزید مروی ہے حضرت قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے دونوں حضرات فرماتے ہیں جب آیت کریمہ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کی چوٹی پر تشریف لے گئے پھر اس کی بلندی پر چڑھے اس کے بعد فرمایا اے بنو عبد مناف! میں ڈرانے والا ہوں

تو اس حدیث کے مطابق آپ نے چوتھی پشت کا ارادہ فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے بنو ہاشم! اے بنو قصی! اے بنو عبد مناف! میں ڈرانے والا ہوں موت تبدیلی لانے والی ہے اور قیامت کا وعدہ کیا گیا ہے۔

تو اس حدیث کے مطابق آپ نے پانچویں باپ کی اولاد کو بھی مخاطب فرمایا۔

اس سلسلے میں مزید مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب آیت کریمہ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اے بنو کعب بن لوی اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں

يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمَنَافِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا

البتہ تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے کہ اس کی تری سے تر کروں گا

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ دَعَا هُمْ مَعَهُمْ بَنِي أَبِيهِ السَّابِعِ لِأَنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ الْمَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ ۔

تو اس حدیث کے مطابق آپ نے ان کے ساتھ ساتھ ساتویں باپ کی اولاد کو بھی بلایا کیونکہ آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ہیں۔

۱۵۸۴ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ يَا بَنِي فُلَانٍ لِبُطُونٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ وَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ

اس سلسلے میں آپ سے مزید مروی ہے حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور پکارنے لگے اے بنو فہر! اے بنو عدی! اے بنو فلاں، آپ نے قریش کے تمام بطون (قبیلوں) کو پکارا یہاں تک کہ سب جمع ہو گئے جو شخص نہیں جا سکتا تھا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ وہ دیکھے (کہ آپ کیا فرما رہے ہیں) ابولہب اور (دیگر) قریش بھی آئے جب اکٹھے ہو گئے تو آپ نے فرمایا بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ وادی میں ایک لشکر تم پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہم نے تو آپ کو ہمیشہ سچا ہی پایا ہے آپ نے فرمایا تو میں آنے والے سخت عذاب سے تمہیں ڈراتا ہوں۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ دَعَا بُطُونَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔

تو اس حدیث کے مطابق آپ نے قریش کے تمام بطون (قبیلوں) کو بلایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۵۸۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا عُقَيْلٌ قَالَ ثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ

حضرت سعید اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت کریمہ "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اے قریش کے گروہ! اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے نفسوں

عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُولِ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا

۱۵۸۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَا صَفِيَّةُ يَا فَاطِمَةُ

فَفِي

هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَمَرَهُ اللهُ تَعَالَى أَنْ يُنْذِرَ عَشِيرَتَهُ الْأَقْرَبِينَ دَعَا عَشَائِرَ قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيهِ الثَّانِي وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيهِ الثَّالِثِ وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيهِ الرَّابِعِ وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيهِ الْخَامِسِ وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيهِ السَّادِسِ وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ آبَائِهِ الَّذِينَ فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ مِمَّنْ تَدْ جَمَعَتْهُ وَإِيَّاهُ قُرَيْشٌ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَثَبَتَ إِحْدَى الْمَقَالَاتِ الْأُخَرِ وَنَظَرْنَا فِي قَوْلِ مَنْ قَرَّبَ رَحِمَهُ عَلَى مَنْ هُوَ أَبْعَدُ رَحِمًا مِنْهُ فَوَجَدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى عَمَّ بِهِ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَعْضُ بَنِي هَاشِمٍ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَيْضًا أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضٍ فَلَمَّا لَمْ يُقَدِّمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ مَنْ قَرُبَ رَحِمُهُ مِنْهُ عَلَى مَنْ هُوَ أَبْعَدُ إِلَيْهِ رَحِمًا مِنْهُ

کا سودا کرو میں تمہیں اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے کچھ بھی نہیں بچا سکوں گا اے عبد مناف! اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے نفسوں کا سودا کرو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب سے تمہیں نہیں بچاؤں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے تمہیں نہیں بچاؤں گا۔ اے رسول اللہ کی پھوپھی حضرت صفیہ! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں بچا نہیں سکوں گا اے فاطمہ بنت محمد! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (آنے والے عذاب) سے تمہیں نہیں بچا سکوں گا۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت سعید اور ابو سلمہ نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں یوں ہے اے صفیہ! اے فاطمہ!

تو اس حدیث میں بھی یہی بات ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اپنے قریبی اہل قبیلہ کو ڈرائیں تو آپ نے تمام قریش کو بلایا حالانکہ ان میں سے بعض وہ ہیں جو دوسری پشت میں آپ سے ملتے ہیں بعض تیسری پشت میں آپ کے ساتھ شریک ہوتے ہیں بعض کا سلسلہ نسب چوتھی پشت پر آپ سے جا ملتا ہے ان میں سے بعض پانچویں باپ میں آپ کے ساتھ شریک ہوتے ہیں ان میں سے بعض چھٹے باپ پر آپ کے ساتھ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور کچھ ان سے اوپر کی پشتوں میں آپ کے ساتھ شریک ہوتے ہیں لیکن ان سب کو قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع کیا تو اس قول والوں کی بات باطل ہو گئی اور دوسرے مقالات میں سے کوئی ایک ثابت ہوا اب ہم نے ان لوگوں کے قول کو دیکھا جنہوں نے قریب کے رشتہ دار کو دور والے اہل قرابت پر مقدم کیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل قرابت کا حصہ تقسیم کیا تو آپ نے تمام بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا حالانکہ بعض بنو ہاشم، دوسروں کی نسبت آپ کے زیادہ قریب ہیں اسی طرح بعض بنو مطلب، دوسروں کی نسبت آپ

وَجَعَلَهُمْ كُلَّهُمْ قَرَابَةً لَهُ لَا يَسْتَحِقُّوْنَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِقَرَابَتِهِ فَكَذٰلِكَ مَنْ بَعُدَتْ رَحِمُهُ فِي الْوَصِيَّةِ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ لَا يَسْتَحِقُّ رَحِمُهُ مِنْهُ شَيْئًا مِمَّا جَعَلَ لِقَرَابَتِهِ إِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ سَائِرُ قَرَابَتِهِ مِمَّنْ رَحِمُهُ مِنْهُ أَبْعَدُ مِنْ رَحِمِهِ فَهٰذِهِ حُجَّةٌ۔

کے زیادہ قریب ہیں تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے قریبی قرابت والوں کو دور کی قرابت والوں پر مقدم نہیں کیا اور ان سب کو اپنا رشتہ دار قرار دیا تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کے رشتہ داروں کے لیے ٹھہرایا وہ اس کے مستحق نہیں ہوں گے اسی طرح جب فلاں کے رشتہ داروں کے لیے وصیت کی جائے تو دور کے رشتہ داروں کا حکم بھی یہی ہوگا کہ جو چیز قرابتداروں کے لیے قرار دی جائے اس کا استحقاق قریبی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے اسی طرح ہو جیسے قرابت دار ہونے کی وجہ سے دور کا رشتہ دار مستحق ہے پس یہ حجت ہے۔

وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ لَمَّا أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ أَرْضَهُ فِي فُقَرَاءِ الْقَرَابَةِ جَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَلِأُبَيٍّ وَإِنَّمَا يَلْتَقِيْ هُوَ وَأُبَيٌّ عِنْدَ أَبِيْهِ السَّابِعِ وَيَلْتَقِيْ هُوَ وَحَسَّانُ عِنْدَ أَبِيْهِ الثَّالِثِ لِأَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ وَأَبُوْ طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامٍ فَلَمْ يُقَدِّمْ أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ ذٰلِكَ حَسَّانًا لِقُرْبِ رَحِمِهِ مِنْهُ عَلٰى أُبَيٍّ لِبُعْدِ رَحِمِهِ مِنْهُ وَلَمْ يَرَ وَاحِدًا مِنْهُمَا مُسْتَحِقًّا لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْهُ إِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ الْآخَرُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ هٰذَا الْقَوْلِ

اور دوسری دلیل یہ ہے کہ جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنی زمین اپنے محتاج رشتہ داروں میں تقسیم کر دیں تو انہوں نے اسے حضرت حسان اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کے لیے قرار دیا حالانکہ وہ اور حضرت اُبی بن کعب ساتویں باپ پر اکٹھے ہوتے ہیں جب کہ حضرت حسان بن ثابت کے ساتھ ان کا اشتراک تیسری پشت پر ہوتا ہے کیونکہ حضرت حسان، منذر بن حرام کے بیٹے ہیں اور حضرت ابو طلحہ یعنی زید بن سہل بن اسود بن حرام ہیں تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے قریبی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو حضرت اُبی پر مقدم نہیں کیا کہ وہ دور کے رشتہ دار ہیں اور انہوں نے اس سلسلے میں رشتہ داری کی وجہ سے جس طرح ایک کو مستحق سمجھا دوسرے کو اسی طرح مستحق گردانا تو اس طرح اس قول کا فساد بھی ثابت ہو گیا۔

ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَرَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى أَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ جَمِيْعًا وَفِيْهِمْ مَنْ رَحِمُهُ مِنْهُ رَحِمٌ مَحْرَمَةٌ وَفِيْهِمْ مِنْهُ مَنْ رَحِمُهُ مِنْهُ غَيْرُ مَحْرَمَةٍ وَأَعْطٰى بَنِي الْمُطَّلِبِ مَعَهُمْ وَأَرْحَامُهُمْ جَمِيْعًا مِنْهُ غَيْرُ مَحْرَمَةٍ

پھر ہم نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کی طرف رجوع کیا تو ہم دیکھتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو تمام بنو ہاشم کو دیا تو ان میں سے بعض ذی رحم محرم تھے اور بعض ذی رحم غیر محرم تھے اور بنو مطلب کو بھی ان کے ساتھ دیا اور وہ سب کے سب غیر محرم تھے اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت اُبی اور

وَكَذٰلِكَ اَبُو طَلْحَةَ اَعْطٰى اُبَيًّا وَحَسَّانًا مَا اَعْطَاهُمَا عَلٰى اَنَّهُمَا قَرَابَةٌ وَلَمْ يُخْرِجْهُمَا مِنْ قَرَابَتِهِ ارْتِفَاعُ الْحُرْمَةِ مِنْ رَحِمِهِمَا مِنْهُ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ اَيْضًا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُو حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَجَعْنَا اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُو يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فَرَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَا يَجْتَمِعُ هُوَ وَوَاحِدٌ مِنْهُمْ اِلٰى اَبٍ مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ وَاِنَّمَا يَجْتَمِعُ هُوَ وَهُمْ عِنْدَ آبَاءٍ كَانُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَذٰلِكَ اَبُو طَلْحَةَ وَاُبَيٌّ وَحَسَّانٌ لَا يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ اَبٍ اِسْلَامِيٍّ وَاِنَّمَا يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ اَبٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلَمْ يَمْنَعْهُمْ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنُوْا قَرَابَةً لَهُ يَسْتَحِقُّوْنَ مَا جُعِلَ لِلْقَرَابَةِ فَكَذٰلِكَ قَرَابَةُ الْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ لَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ تِلْكَ الْوَصِيَّةِ اِلَّا اَنْ لَا يَجْمَعَهُمْ وَاِيَّاهُ اَبٌ مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَثَبَتَ الْقَوْلُ الْآخَرُ فَثَبَتَ اَنَّ الْوَصِيَّةَ بِذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ تَوَقَّفَ عَلٰى نَسَبِهِ اَبًا غَيْرَ اَبٍ اَوْ اُمًّا غَيْرَ اُمٍّ حَتّٰى يَلْتَقِيَ هُوَ وَالْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ اِلٰى جَدٍّ وَاحِدٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ فِي الْاِسْلَامِ بَعْدَ اَنْ يَكُوْنَ اُولٰئِكَ الْآبَاءُ يُسْتَحَقُّ بِالْقَرَابَةِ بِهِمُ الْمَوَارِيْثُ فِيْ حَالٍ وَيَقُوْمُ بِالْاِنْسَانِ مِنْهُمُ الشَّهَادَاتُ عَلٰى سِيَاقِهِ مَا بَيْنَ الْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ وَبَيْنَهُمْ مِنَ الْآبَاءِ اَوْ مِنَ الْاُمَّهَاتِ فَهٰذَا الْقَوْلُ هُوَ اَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہما کو جو کچھ دیا تو قرابت کی وجہ سے دیا اور ان کے غیر محرم ہونے نے ان کو قرابت داری سے نہیں نکالا اس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی باطل ہو گیا۔ پھر ہم نے حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول کی طرف رجوع کیا تو ہم نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابتداروں یعنی بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا حالانکہ ہجرت کے وقت سے آپ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی ایک باپ پر اکٹھے نہ ہوتے حالانکہ آپ کا ان کے ساتھ اشتراک دور جاہلیت کے باپوں پر ہوتا ہے اسی طرح حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما اسلامی باپ پر ان (ابوطلحہ) کے ساتھ اکٹھے نہیں بلکہ دور جاہلیت میں پائی جانے والی نشست پر ان کے ساتھ جمع ہوتے ہیں لیکن اس بات نے ان کو قرابتداری سے نہیں روکا وہ قرابت کی وجہ سے اس چیز کے مستحق ہوئے جو ان کے لیے قرار دی گئی اسی طرح وصیت کرنے والے کی قرابت کہ جس کے لیے وہ کچھ وصیت کرتا ہے وہ وصیت سے اسی صورت میں باز رہ سکتا ہے کہ ہجرت کے وقت سے انہیں (وصیت کرنے والے اور جن کے لیے وصیت ہوئی) ایک باپ نے جمع نہ کیا ہو تو اس سے حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول بھی باطل ہو گیا اور دوسرا قول ثابت ہو گیا پس ثابت ہوا کہ یہ وصیت ہر اس شخص کے لیے ہو گی جو اپنے نسب میں اپنے باپ کے علاوہ باپ اور ماں کے علاوہ ماں پر اس کی نسب پر ٹھہرے حتیٰ کہ وہ موصی کے ساتھ دور جاہلیت یا اسلام میں ایک دادا پر جا کر مل جائیں اس کے بعد کہ وہ سب باپ رشتہ داری کی وجہ سے کسی نہ کسی صورت میں وراثت کے مستحق ہوں اور ان پر کسی انسان سے گواہیاں قائم ہو جائیں کہ یہ اپنے باپوں یا ماؤں اور وصیت کرنے والے کے درمیان قرابت کی وجہ سے رابطہ ہے تو ہمارے نزدیک دونوں قولوں میں سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

كِتَابُ الفَرَائِضِ

فرائض کا بیان

بَابُ ۳۲۵ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ بِنْتًا وَأُخْتًا وَعَصَبَةً سِوَاهَا

باب ۳۲۵ مرنے والا ایک بیٹی، ایک بہن اور دیگر عصبات کو چھوڑ جائے

۱۵۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ انا الْمُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ ثنا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اِبْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا اَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اموال کو فرائض کے ساتھ ملاؤ جو فرائض سے بچ جائے تو زیادہ قریبی مرد کے لیے ہے۔

۱۵۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثنا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثنا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثنا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل سے روایت کرتے ہیں۔

۱۵۸۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ اِبْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۹۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثنا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ انا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۵۹۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثنا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ انا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ انا مَعْمَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ اِبْنِ طَاوُسٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت معمر اور حضرت سفیان، حضرت ابن طاؤس سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى اَنَّ رَجُلًا لَوْ مَاتَ وَتَرَكَ اِبْنَتَهُ وَاَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُخْتَهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ كَانَ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِاَخِيْهِ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ دُوْنَ اُخْتِهِ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا اَيْضًا لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الْاِبْنَةِ اَخٌ وَكَانَتْ مَعَهَا اُخْتٌ وَعَصَبَةٌ كَانَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْعَصَبَةِ وَاِنْ بَعُدُوْا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اپنی بیٹی باپ شریک بھائی اور سگی بہن چھوڑ جائے تو بیٹی کو نصف ملے گا اور باقی سگے بھائی کے لیے ہوگا سگی بہن کے لیے نہیں ہوگا۔[۱]

ان حضرات نے اس مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کیا وہ یوں بھی فرماتے ہیں کہ اگر بیٹی کے ساتھ بھائی نہ ہو بلکہ میت کی بہن اور دیگر عصبات ہوں تو بیٹی کو نصف ملے گا اور باقی مال عصبات کے لیے ہوگا اگرچہ دور کا رشتہ ہو۔ اس سلسلے میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۱۵۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُمْ اَنْتُمْ لَهَا النِّصْفُ وَاِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو بلکہ اس کی بہن ہو تو اس کے لیے ترکہ کا نصف ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پس تمہارا قول یہ ہے کہ اس کے لیے نصف ہوگا اگرچہ اس کی اولاد ہو۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَ الْاَخِ وَالْاُخْتِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الْاِبْنَةِ غَيْرُ الْاُخْتِ كَانَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ مَا بَقِيَ۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اس صورت میں بیٹی کے لیے نصف ہوگا اور جو کچھ باقی بچے گا وہ بہن بھائی کے درمیان "للذکر مثل حظ الانثیین" کے تحت تقسیم ہوگا (یعنی بھائی کو بہن سے دوگنا ملے گا) اور اگر بیٹی کے ساتھ بہن کے علاوہ کوئی نہ ہو تو بیٹی کو نصف ملے گا اور باقی بہن کو ملے گا۔

۱۵۹۳- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِيْ ذَكَرُوْا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لَيْسَ مَعْنَاهُ عِنْدَنَا عَلٰى مَا حَمَلُوْهُ

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جو روایت ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی ہے ہمارے نزدیک اس کا وہ معنیٰ نہیں جس پر ان حضرات (پہلے قول

[۱] موجودہ نسخوں میں عبارت یوں ہے "واخاہ لابیہ واختہ لابیہ وامہ" معلوم ہوتا کہ اصل نسخہ میں "واخاہ لابیہ وامہ واختہ لابیہ وامہ" ہوگا ۱۲۔ ہزاروی

عليه ولكن معناه عندنا والله اعلم ما ابقت الفرائض بعد السهام فلاولى رجل ذكر كعم وعمة فالباقي للعم دون العمة لانهما في درجة واحدة متساويان في النسب وفضل العم على العمة في ذلك بان كان ذكرا فهذا معنى قوله ما ابقت الفرائض فلاولى رجل ذكر وليس الاخت مع اخيها بداخلين في ذلك

والدليل على ما ذكرنا من ذلك انهم اجمعوا في بنت وبنت ابن وابن ابن ان للابنة النصف وما بقي فبين ابن الابن وابنة الابن للذكر مثل حظ الانثيين ولم يجعلوا ما بقي بعد نصيب الابنة لابن الابن خاصة دون ابنة الابن ولم يكن معنى قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فما ابقت الفرائض فلاولى رجل ذكر على ذلك انما هو على غيره فلما ثبت ان هذا خارج منه باتفاقهم وثبت ان العم والعمة داخلان في ذلك باتفاقهم اذ جعلوا ما بقي بعد نصيب الابنة للعم دون العمة ثم اختلفوا في اخت مع الاخ فقال قوم هما كالعمة مع العم وقال آخرون هما كابن الابن وابنة الابن

فنظرنا في ذلك لنعطف ما اختلفوا فيه منه على ما اجمعوا عليه فرأينا الاصل المتفق عليه في ابن الابن وابنة الابن انه لو لم يكن معهما كان المال بينهما للذكر مثل حظ الانثيين ولو كان معهما ابنة كان لها النصف وكان ما بقي بعد ذلك النصف بين ابن الابن وابنة الابن للذكر مثل حظ الانثيين وما يكونا كما من

والوں نے اسے محمول کیا ہے بلکہ ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مقررہ حصوں سے باقی رہے وہ قریبی رشتہ دار مرد کے لیے ہوگا جیسے پھوپھی اور چچا ہوں تو باقی چچا کے لیے ہوگا پھوپھی کے لیے نہ ہوگا کیونکہ وہ نسب میں ایک درجہ میں مساوی ہیں اور اس میں مرد ہونے کی وجہ سے چچا کو پھوپھی پر فضیلت حاصل ہے لہٰذا ان کے قول کہ جو کچھ باقی بچے وہ قریبی مرد کے لیے ہے، کا یہ مطلب ہے جب کہ بہن اپنے بھائی کے ساتھ اس حکم میں داخل نہیں ہے۔

اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی دلیل یہ ہے کہ اس بات پر اتفاق ہے کہ بیٹی، پوتی اور پوتا اکٹھے ہوں تو بیٹی کے لیے نصف ہوگا اور باقی پوتے اور پوتی میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ لڑکے کو لڑکی کے حصے سے دوگنا ملے گا بیٹی کے حصے سے بچنے والے کو انہوں نے پوتی کو چھوڑ کر صرف پوتے کے لیے قرار نہیں دیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ فرائض سے جو کچھ بچے وہ قریب ترین مرد کے لیے ہوگا کو اس بات پر محمول نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کا کوئی دوسرا مفہوم ہے۔ جب ثابت ہوگیا کہ بالاتفاق یہ اس حکم سے خارج ہے اور ثابت ہوا کہ اس میں چچا اور پھوپھی دونوں بالاتفاق داخل ہیں کیونکہ انہوں نے بیٹی کے حصے کے بعد بچنے والے (مال) کو چچا کے لیے قرار دیا اور پھوپھی کے لیے قرار نہیں دیا۔ پھر انہوں نے بھائی کے ساتھ بہن کے (حصے کے) بارے میں اختلاف کیا ہے ایک قوم کہتی ہے کہ یہ دونوں چچا کے ساتھ پھوپھی کی طرح ہیں جب کہ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ یہ پوتے اور پوتی (کے جمع ہونے) کی طرح ہے۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تاکہ ہم اس سلسلے میں اختلافی بات کو اتفاقی بات کے ساتھ ملائیں، تو ہم نے ایک متفق علیہ ضابطہ پایا کہ اگر پوتے اور پوتی کے علاوہ کوئی دوسرا وارث نہ ہو تو تمام مال ان کے درمیان یوں تقسیم کیا جائے گا کہ مرد کو عورت کے مقابلے میں دو حصے ملیں گے اور اگر ان کے ساتھ (میت کی) بیٹی بھی ہو تو اس کے لیے نصف ہوگا اور اس نصف سے جو کچھ بچے گا وہ پوتے اور

جَمِيْعِ الْمَالِ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا اِبْنَةٌ وَكَانَ الْعَمُّ وَالْعَمَّةُ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ كَانَ الْمَالُ بِاتِّفَاقِهِمْ لِلْعَمِّ دُوْنَ الْعَمَّةِ فَاِذَا كَانَتْ هُنَاكَ اِبْنَةٌ كَانَ لَهَا النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ لِلْعَمِّ دُوْنَ الْعَمَّةِ فَكَانَ مَا بَقِيَ بَعْدَ نَصِيْبِ الْاِبْنَةِ لِلَّذِيْ كَانَ يَكُوْنُ لَهٗ جَمِيْعُ الْمَالِ لَوْ لَمْ يَكُنْ اِبْنَةٌ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَ الْاَخُ وَالْاُخْتُ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا اِبْنَةٌ كَانَ الْمَالُ بَيْنَهُمَا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَا كَذٰلِكَ اِذَا كَانَتْ مَعَهُمَا اِبْنَةٌ فَوَجَبَ لَهَا نِصْفُ الْمَالِ بِحَقِّ فَرْضِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا وَاَنْ يَكُوْنَ مَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ النِّصْفِ بَيْنَ الْاَخِ وَالْاُخْتِ كَمَا كَانَ يَكُوْنُ لَهُمَا جَمِيْعُ الْمَالِ لَوْ لَمْ يَكُنْ اِبْنَةٌ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

پوتی میں اس طرح تقسیم ہوگا جس طرح وہ مال ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوتا ہے جس طرح صرف دونوں وارث ہوں اور ان کے ساتھ (میت کی) بیٹی نہ ہو جب کہ چچا اور پھوپھی کے ساتھ بیٹی نہ ہو تو بالاتفاق تمام مال چچا کو ملے گا پھوپھی کو نہیں ملے گا اور اگر وہاں بیٹی بھی ہو تو اس کے لیے نصف مال ہوگا اور باقی مال چچا کے لیے ہوگا پھوپھی کے لیے نہیں ہوگا تو بیٹی کے حصے کے بعد باقی مال اس وارث کے لیے ہوگا جسے بیٹی کی عدم موجودگی میں تمام مال ملتا ہے جب یہ مسئلہ یوں ہے تو ہم دیکھتے ہیں اگر بھائی بہن کے ساتھ (میت کی) بیٹی نہ ہو تو تمام مال ان دونوں کے درمیان یوں تقسیم ہوتا ہے کہ مرد کو عورت کے مقابلے میں دو چند ملتا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اگر ان دونوں کے ساتھ (میت کی) بیٹی بھی ہو تو یہی حکم ہوگا اس (بیٹی) کے لیے نصف مال ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے یہی مقرر کیا ہے اور اس نصف کے بعد جو کچھ بچے گا وہ بہن اور بھائی کے درمیان اس طرح تقسیم ہوگا جس طرح تمام مال ان کے درمیان تقسیم ہوتا ہے جب (میت کی) بیٹی نہ ہو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا یہی تقاضا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس پر دلالت کرنے والی بات مروی ہے۔

۱۵۹۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الْعَبْسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالُوْا اَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ اَتَى سُلَيْمٰنُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ فِيْ اِبْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَاُخْتٍ فَقَالَا لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ ثُمَّ قَالَا ائْتِ عَبْدَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ سَيُتَابِعُنَا فَاَتَاهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰكِنْ سَاَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِاِبْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ

حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سلمان بن ربیعہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کی خدمت میں (میت کی) بیٹی، پوتی اور بہن کا مسئلہ پیش ہوا تو ان دونوں نے فرمایا نصف بیٹی کے لیے اور نصف بہن کے لیے ہوگا اور پھر ان دونوں نے فرمایا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ عنقریب وہ ہماری اتباع کریں گے وہ حاضر ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس صورت میں تو میں بھٹک جاؤں گا اور راہ راست پر نہیں ہوں گا لیکن میں عنقریب اس سلسلے میں وہ فیصلہ کروں گا جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بیٹی کے لیے نصف اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ ہوگا تاکہ دو تہائی کو مکمل کیا جائے اور جو کچھ باقی بچے گا وہ بہن کے لیے ہوگا۔

تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ ۔

۱۵۹۵ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلٍ مِثْلَهُ ۔

حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے حضرت ابوقیس سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے حضرت ہذیل سے اس کے مثل روایت کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْاَخَوَاتِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ مَعَ الْاِبْنَةِ عَصَبَةً فَيَصِرْنَ مَعَ الْبَنَاتِ فِيْ حُكْمِ الذُّكُوْرِ مِنَ الْاِخْوَةِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ فَصَارَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ لِاَنَّهُ عَصَبَةٌ وَلَا عَصَبَةَ اَقْرَبُ مِنْهُ فَاِذَا كَانَ هُنَاكَ عَصَبَةٌ هِيَ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْمَالُ لَهَا وَعَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى يَنْبَغِيْ اَنْ يُحْمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَتّٰى لَا يُخَالِفَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا وَلَا يُضَادُّهُ وَسَبِيْلُ الْاٰثَارِ اَنْ تُحْمَلَ عَلَى الْاِتِّفَاقِ مَا وُجِدَ السَّبِيْلُ اِلٰى ذٰلِكَ وَلَا تُحْمَلَ عَلَى التَّنَافِيْ وَالتَّضَادِّ وَلَوْ كَانَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ لَنَا وَجَبَ عَلٰى مَذْهَبِهٖ اَنْ يُضَادَّ بِهٖ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لِاَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا مُسْتَقِيْمُ الْاِسْنَادِ صَحِيْحُ الْمَجِيْءِ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مُضْطَرِبُ الْاِسْنَادِ لِاَنَّهُ قَدْ قَطَعَهُ مَنْ لَيْسَ بِدُوْنِ مَنْ رَفَعَهُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَاَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ فَقَالُوْا اِنَّمَا وَرَّثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْاُخْتِ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ فَالْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَيْضًا وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ وَقَدْ اَجْمَعُوْا جَمِيْعًا عَلٰى اَنَّهَا لَوْ تَرَكَتْ بِنْتَهَا وَاَخَاهَا لِاَبِيْهَا كَانَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاَخِ وَاَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ لَمْ يَكُنْ

تو اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کی طرف سے بہنوں کو بیٹی کے ساتھ عصبہ قرار دیا چنانچہ وہ بیٹیوں کے ساتھ باپ کی طرف سے بھائیوں کی طرح ہو گئیں۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جو کچھ فرائض سے بچے وہ قریب ترین مرد کے لیے ہے کا مطلب یہ ہے کہ وہ عصبہ ہے اور اس سے قریب ترین عصبہ نہیں پس اگر وہاں اس مرد سے زیادہ زیادہ قریبی عصبہ (خاتون) ہو تو وہ مال اس کے لیے ہوگا اس حدیث کو اسی معنی پر محمول کرنا چاہیے تاکہ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف نہ ہو اور نہ ہی اس سے متضاد ہو۔ روایات کا یہی طریقہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو انہیں ایسے معنی پر محمول کیا جائے جو متفق علیہ ہے ایک دوسرے کی نفی اور تضاد پر محمول نہ کیا جائے گا۔ اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو اس معنی پر محمول کیا جائے جو ہمارے مخالف کی مراد ہے تو اس کے مذہب پر اس حدیث کا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے تضاد لازم ہوگا کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت صحیح الاسناد ہے اور اس میں کوئی کجی نہیں جب کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی سند میں اضطراب ہے اس لئے کہ اس شخص نے مقطوع بیان کیا جو مرفوع بیان کرنے والے سے کم نہیں ہے جیسا کہ ہم نے شروع میں ذکر کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کہ اگر کوئی شخص ہلاک ہو جائے اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو اس کے لیے مال کا نصف ہوگا" سے استدلال کرتے ہوئے ان حضرات نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بہن کو اس صورت میں وارث بنایا جب (میت کی) اولاد نہ ہو تو اس سلسلے میں ان کی خلاف دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ

لَهَا وَلَدٌ إِنَّمَا هُوَ عَلَى وَلَدٍ يَحُوزُ كُلَّ الْمِيرَاثِ لَا عَلَى الْوَلَدِ الَّذِي لَا يَحُوزُ كُلَّ الْمِيرَاثِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ هُوَ عَلَى وَلَدٍ يَحُوزُ جَمِيعَ الْمِيرَاثِ لَا عَلَى وَلَدٍ لَا يَحُوزُ جَمِيعَ الْمِيرَاثِ۔

بھی ارشاد فرمایا" اور وہ (بھائی) اس (بہن) کا وارث ہو جائے اگر اس (بہن) کی اولاد نہ ہو۔ اور اس بات پر سب متفق ہیں کہ اگر عورت اپنی بیٹی اور باپ کی طرف سے بھائی چھوڑے تو بیٹی کے لیے نصف ہوگا اور باقی بھائی کے لیے ہوگا اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کہ اگر اس عورت کی اولاد نہ ہو میں وہ اولاد مراد ہے جو تمام وراثت لے جائے

وہ اولاد مراد نہیں جو تمام وراثت حاصل نہیں کرتی تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو اس کے لیے متروکہ مال کا نصف ہوگا" سے مراد بھی وہی اولاد ہو جو تمام مال لے جائے وہ اولاد مراد نہیں جو تمام وراثت کی حقدار نہیں

فَأَمَّا مَا احْتَجُّوا بِهِ مِنْ مَذْهَبِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّهُ خَالَفَ فِيهِ سَائِرَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ۔

اس سلسلے میں جو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مذہب سے جو استدلال کیا ہے تو صحابہ کرام نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے

۱۵۹۶۔ فَمَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَّمَ الْمِيرَاثَ بَيْنَ الْابْنَةِ وَالْأُخْتِ نِصْفَيْنِ۔

اس ضمن میں یوں مروی ہے حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مال وراثت کو (میت کی) بیٹی اور بہن کے درمیان نصف نصف تقسیم فرمایا۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَّمَ الْمَالَ شَطْرَيْنِ بَيْنَ الْابْنَةِ وَالْأُخْتِ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور بہن کے درمیان مال کو دو برابر حصوں میں تقسیم کیا۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَقَالَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ۔

حضرت شعبی حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بیٹی اور بہن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ بیٹی کے لیے بھی نصف ہوگا اور بہن کے لیے بھی نصف۔ حضرت ابن عباس اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے علاوہ تمام صحابہ کرام نے اسی طرح فرمایا۔

۱۵۹۹- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ اَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ اِبْنَةٍ وَاُخْتٍ وَجَدٍّ قَالَ مِنْ اَرْبَعَةٍ۔

حضرت مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیٹی بہن اور دادا کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چار سے تقسیم ہوگا۔ ؎

۱۶۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ قَضٰی فِیْنَا مُعَاذٌ بِالْیَمَنِ فِیْ رَجُلٍ تَرَكَ اِبْنَتَهٗ وَاُخْتَهٗ فَاَعْطَی الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَاَعْطَی الْاُخْتَ النِّصْفَ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِی الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِیْمَ یُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَضٰی فِیْنَا مُعَاذٌ بِالْیَمَنِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیٌّ مِثْلَهٗ۔

حضرت اشعث بن ابوالشعثاء فرماتے ہیں میں نے حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن میں ہمارے درمیان ایک ایسے شخص کی وراثت کا فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیٹی اور بہن چھوڑی تھی انہوں نے بیٹی کو نصف دیا اور بہن کو بھی نصف عطا فرمایا حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت اعمش نے بتایا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے سنا وہ حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان یمن میں اسی کی مثل فیصلہ فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری حیات سے) زندہ تھے۔

۱۶۰۱- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قَضٰی ابْنُ الزُّبَیْرِ فِیْ اِبْنَةٍ وَاُخْتٍ فَاَعْطَی لِلْاِبْنَةِ النِّصْفَ وَاَعْطَی لِلْعَصَبَةِ سَائِرَ الْمَالِ فَقُلْتُ اِنَّ مُعَاذًا قَضٰی فِیْنَا بِالْیَمَنِ فَاَعْطَی لِلْاِبْنَةِ النِّصْفَ وَاَعْطَی لِلْاُخْتِ النِّصْفَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَیْرِ فَاَنْتَ رَسُوْلِیْ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَحَدِّثْهُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَكَانَ قَاضِیَ الْكُوْفَةِ۔

حضرت اسود بن یزید ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے (میت کی) بیٹی اور بہن کے بارے میں یوں فیصلہ فرمایا کہ بیٹی کو نصف دیا اور عصبہ (دینی) کو باقی سارا مال دیا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں ہمارے درمیان یوں فیصلہ فرمایا کہ بیٹی کو نصف دیا اور بہن کو بھی نصف عطا فرمایا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم حضرت عبداللہ بن عتبہ کی طرف میرے قاصد ہو ان سے یہ حدیث بیان کرو اور وہ کوفہ کے قاضی تھے۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ قَدْ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ الَّذِیْ وَافَقَ فِیْهِ ابْنَ عَبَّاسٍ اِلٰی قَوْلِ الْاٰخَرِیْنَ۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے موافق قول سے دوسرے حضرات کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔

؎ یعنی بیٹی کو نصف اور باقی نصف (میت کے) دادا اور بہن میں نصف نصف تقسیم ہو گیا چار سے تقسیم کرنے کا یہی مطلب ہے مثلاً چار ہزار کو چار حصوں پر تقسیم کر کے دو ہزار (میت کی) بیٹی کو اور باقی ایک ایک ہزار دادا اور بہن کو دیا۔ ۱۲ ہزاروی

۱۶۰۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَا ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَدِمَ مُعَاذٌ اِلَى الْيَمَنِ فَسُئِلَ عَنِ ابْنَةٍ وَّاُخْتٍ فَاَعْطَى لِلْاِبْنَةِ النِّصْفَ وَالْاُخْتِ النِّصْفَ۔

حضرت اسود بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں آئے تو ان سے بیٹی اور بہن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بیٹی اور بہن دونوں کو نصف نصف دیا۔

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي ابْنَتَيْنِ وَبَنَاتِ ابْنٍ وَبَنِي ابْنٍ وَفِي اُخْتَيْنِ لِاَبٍ وَاُمٍّ وَاِخْوَةٍ وَاَخَوَاتٍ لِاَبٍ اَنَّهَا اَشْرَكَتْ بَيْنَ بَنَاتِ الْاِبْنِ وَبَنِي الْاِبْنِ وَبَنِي الْاِخْوَةِ وَالْاَخَوَاتِ مِنَ الْاَبِ فِيْمَا بَقِيَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُشْرِكُ بَيْنَهُمَا۔

حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (میت کی) دو بیٹیوں، پوتیوں، پوتوں دو سگی بہنوں اور باپ کی طرف سے بہن بھائیوں کے بارے میں روایت کرتے کہ انہوں نے باقی مال میں پوتیوں، پوتوں اور باپ کی طرف سے بہن بھائیوں کو شریک کیا جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ان کو شریک نہیں کرتے تھے۔

وَقَالَ قَوْمٌ فِي ابْنَةٍ وَّعَصَبَةٍ اَنَّ لِلْاِبْنَةِ جَمِيْعَ الْمَالِ وَلَا شَيْءَ لِلْعَصَبَةِ فَكَفٰى بِهِمْ جَهْلًا فِي تَرْكِهِمْ قَوْلَ كُلِّ الْفُقَهَاءِ اِلٰى قَوْلٍ لَمْ يُعْلَمْ اَنَّهُ قَالَ بِهِ قَبْلَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ تَابِعِيْهِمْ مَعَ اَنَّ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَسَادُهٗ بِنَصِّ الْقُرْاٰنِ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَبَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا بِذٰلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الْاَوْلَادِ فِي الْمَوَارِيْثِ اِذَا كَانُوْا ذُكُوْرًا اَوْ اِنَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ فَبَيَّنَ لَنَا حُكْمَ الْاَوْلَادِ فِي الْمَوَارِيْثِ اِذَا كَانُوْا نِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ فَبَيَّنَ لَنَا كَمْ مِيْرَاثُ الْاِبْنَةِ الْوَاحِدَةِ۔ فَلَمَّا بَيَّنَ لَنَا مَوَارِيْثَ الْاَوْلَادِ عَلٰى هٰذِهِ الْجِهَاتِ عَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ مِيْرَاثِ الْوَاحِدَةِ لَا يَخْرُجُ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ الثَّلٰثِ وَاسْتِحَالَ اَنْ

بیٹی اور عصبہ کے بارے میں ایک جماعت کہتی ہے کہ بیٹی تمام مال کی وارث ہوگی اور عصبہ کو کچھ بھی نہیں ملے گا تو ان لوگوں کی جہالت کے ثبوت میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ انہوں نے تمام فقہاء کے قول کو چھوڑ کر ایسا قول اختیار کیا جس کے بارے میں صحابہ کرام اور تابعین سے کچھ بھی پتہ نہیں چلتا علاوہ ازیں ان کا قول قرآن پاک کی اس نص سے فاسد ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے لڑکے کے لیے دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کے ذریعے ہمارے لیے بیان فرمایا کہ جب بیٹے اور بیٹیاں (دونوں) ہوں تو ان کے لیے وراثت کا حکم کیسے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو ان کے لیے کل ترکہ کا دو تہائی ہوگا۔ تو صرف لڑکیوں کے وارث ہونے کی صورت میں وراثت کا حکم بیان فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لیے نصف ہے تو اس میں ہمارے لیے واضح فرمایا ایک لڑکی کو وراثت کا کتنا حصہ ملے گا۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے اولاد کی وراثت کو ان طریقوں پر بیان فرمایا تو اس سے ہم نے جان لیا کہ ایک لڑکی کی وراثت ان تین طریقوں سے خارج نہیں ہے اور یہ بات محال ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بیٹی

يُسَمِّي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفَ وَلِلْبَنَاتِ
الثُّلُثَيْنِ وَلَهُنَّ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا لِمَعْنًى اٰخَرَ يُبَيِّنُهُ
فِيْ كِتَابِهِ اَوْ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَمَا اَبَانَ فِيْ مَوَارِيْثِ ذَوِي الْاَرْحَامِ وَلَوْ كَانَتِ
الْاِبْنَةُ تَرِثُ الْمَالَ كُلَّهُ دُوْنَ الْعَصَبَةِ لَمَا كَانَ
لِذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ النِّصْفَ مَعْنًى وَلَاَهْمَلَ اَمْرَهَا
كَمَا اَهْمَلَ الْاِبْنَ فَلَمَّا بَيَّنَ لَهَا مَا ذَكَرْنَا كَانَ تَوْقِيْفًا
مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ اِيَّانَا عَلٰى مَا سَمّٰى لَهَا مِنْ ذٰلِكَ هُوَ
سَهْمُهَا كَمَا كَانَ مَا سَمّٰى لِلْاَخَوَاتِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ وَ
الْاُمِّ بِقَوْلِهِ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ
وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ
كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ فَكَانَ
مَا بَقِيَ بَعْدَ الَّذِيْ سَمّٰى لَهُنَّ لِلْعَصَبَاتِ وَكَذٰلِكَ
مَا سَمّٰى لِلزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ فِيْمَا بَقِيَ بَعْدَ الَّذِيْ سَمّٰى
لَهُمَا لِلْعَصَبَةِ فَكَذٰلِكَ الْاِبْنَةُ اَيْضًا مَا بَقِيَ بَعْدَ
الَّذِيْ سَمّٰى لَهَا لِلْعَصَبَةِ هٰذَا دَلِيْلٌ قَائِمٌ صَحِيْحٌ
فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَمْ يُبَيِّنْ
لَنَا عَزَّ وَجَلَّ هٰهُنَا مِنْ ذٰلِكَ الْوَلَدِ فَدَلَّنَا مَا تَقَدَّمَ
مِنْ قَوْلِهِ فِي الْاٰيَةِ الَّتِيْ وَقَفْنَا فِيْهَا عَلٰى اَنْصِبَاءِ
الْاَوْلَادِ اَنَّ ذٰلِكَ الْوَلَدَ هُوَ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْوَلَدِ
الَّذِيْ سَمّٰى لَهُ الْفَرْضَ فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى ثُمَّ
قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْمَا ذَكَرْنَا اَيْضًا۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَبَحْرُ بْنُ
نَصْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ
قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللهِ اَنَّ امْرَاَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

کے لیے نصف اور زیادہ بیٹیوں کے لیے دو تہائی بیان فرماتے اور ان کے لیے زیادہ ہو البتہ ایسا کسی اور وجہ سے ہو سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں یا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بیان فرمائے جیسا کہ ذوی الارحام کی وراثت کے سلسلے میں بیان فرمایا اگر بیٹی تمام مال کی وارث ہو جائے اور عصبہ کو کچھ نہ ملے تو اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کہ اس کے لیے نصف ہے، کوئی مفہوم نہ ہوگا اور اس کا معاملہ بھی لڑکے کے معاملے کی طرح مہمل ہوگا تو جب وہ بات بیان کر دی جو ہم نے ذکر کی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں آگاہی ہے کہ اس کا حصہ اتنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا جیسا کہ سگی بہنوں کا حصہ بیان فرمایا ارشاد فرمایا اگر وہ شخص جس کی وراثت تقسیم ہوتی ہے لاوارث مرد یا لاوارث عورت ہو اور اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، اور اگر وہ اس سے زائد ہوں تو وہ تہائی حصے میں شریک ہوں گے اور ان کے مقررہ حصے سے جو کچھ بچے گا وہ عصبات کے لیے ہوگا اسی طرح خاوند اور بیوی کے لیے جو حصہ مقرر فرمایا اس سے باقی ماندہ بھی عصبہ کے لیے ہوگا یونہی بیٹی کے مقررہ حصہ سے بچنے والا بھی عصبہ کے لیے ہوگا اس آیت میں یہ صحیح قائم دلیل ہے۔ پھر ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی طرف رجوع کیا کہ اگر کوئی شخص ہلاک ہو جائے اور اس کی اولاد نہ ہو بلکہ اس کی بہن ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس اولاد کی وضاحت نہیں فرمائی تو اس سے پہلے ہم نے جس آیت سے اولاد کے حصے پر واقفیت حاصل کی وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس سے وہی اولاد مراد ہے جس کا حصہ دوسری آیت میں مقرر فرمایا۔

پھر جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایات مروی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی زوجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے شہید ہو گئے انہوں نے دو بیٹیاں چھوڑیں نیز مجھے اور ایک بھائی کو چھوڑا ان کے بھائی تمام مال لے گئے ہیں

عليه وسلم ان سعدا قتل معك وترك ابنتيه وتركني واخاه فأخذ اخوه ماله وانما يتزوج النساء بما لهن فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعط امرأته الثمن وابنتيه الثلثين ولك ما بقي ۔

اور عورتوں سے ان کے مال کے سبب شادی کی جاتی ہے چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر فرمایا ان (حضرت سعد) کی بیوی کو آٹھواں حصہ اور ان کی بیٹیوں کو دو تہائی مال دو باقی تمہارے لیے ہے ۔

١٦٠٥ ۔ حدثنا يونس قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبد الله ابن عمرو عن عبيد الله بن محمد ابن عقيل عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ۔

حضرت محمد بن عقیل حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

فقد وافق هذا ايضا ما ذكرنا وبهذا كان ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد رحمهم الله يقولون وبه نقول ايضا ۔

تو یہ (حدیث) بھی ہماری مذکورہ گفتگو کے موافق ہے حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی یہی بات فرماتے ہیں اور ہم بھی یہی کہتے ہیں

باب ٣٢٦ مواريث ذوي الارحام

باب ۳۲۶ قرابتداروں کی وراثت

١٦٠٦ ۔ حدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن نافع عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن عطاء ابن يسار ان رجلا من الانصار جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله رجل هلك وترك عمته وخالته فسأل النبي صلى الله عليه وسلم وهو واقف على حمارة فوقف ثم رفع يديه فقال اللهم رجل هلك وترك عمته وخالته فيسأله الرجل ويفعل النبي صلى الله عليه وسلم ذلك ثلث مرات ثم قال لا شيء لهما ۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص مر گیا اور اس نے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہیں آپ اپنے دراز گوش پر سوار ٹھہرے ہوئے تھے آپ (مزید) رک گئے پھر ہاتھ اٹھائے اور (بارگاہ خداوندی میں) عرض کیا اے اللہ ایک شخص ہلاک ہو گیا اور اس نے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہیں چنانچہ وہ شخص پوچھتا رہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے رہے تین بار ایسا کیا پھر فرمایا ان دونوں کے لیے کچھ بھی نہیں ۔

١٦٠٧ ۔ حدثنا بحر بن نصر قال ثنا عبد الله ابن وهب قال اخبرني حفص بن ميسرة وهشام ابن سعد وعبد الرحمن بن زيد عن زيد بن اسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعي الى جنازة من الانصار حتى اذا جاءها قال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ترك قالوا ترك عمته وخالته ثم تقدم فقال قفوا الحمار فوقفوا الحمار فقال اللهم رجل ترك عمته وخالته فلم

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے ایک جنازہ کی طرف بلایا گیا یہاں تک کہ جب آپ ان کے پاس تشریف لائے ان لوگوں سے پوچھا کہ اس نے کون کون لوگ چھوڑے ہیں انہوں نے عرض کیا پھوپھی اور خالہ پھر آپ آگے بڑھے فرمایا دراز گوش کو روکو پھر فرمایا اے اللہ ایک شخص نے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہیں تو آپ پر کچھ بھی (حکم) نازل نہ ہوا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان دونوں کے لیے کچھ بھی نہیں پاتا ۔

يَنْزِلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَجِدُ لَهُمَا شَيْئًا۔

۱۶۰۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُحَبَّرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ رَجُلًا هَلَكَ وَتَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً فَانْطَلِقْ نَقْسِمْ مِيْرَاثَهُ فَتَبِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ فَقَالَ يَا رَبِّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ثُمَّ سَارَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ثُمَّ سَارَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ثُمَّ قَالَ لَا أُرٰى يُنْزَلُ عَلَيَّ شَيْءٌ لَا شَيْءَ لَهُمَا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عالیہ کے رہنے والوں میں سے ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص فوت ہو گیا اس نے پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہیں آپ تشریف لے جائیں اور اس کی میراث تقسیم فرمائیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دراز گوش پر اس کے پیچھے تشریف لے گئے (بارگاہ خداوندی میں) عرض کیا اے میرے رب! ایک شخص نے پھوپھی اور خالہ کو چھوڑا ہے پھر کچھ چلے اس کے بعد عرض کیا اے رب! ایک شخص نے پھوپھی اور خالہ کو چھوڑا ہے کچھ دیر چلنے کے بعد پھر عرض کیا اے میرے رب! ایک شخص نے پھوپھی اور خالہ کو چھوڑا ہے پھر فرمایا میرا خیال ہے (اس سلسلے میں) مجھ پر کچھ بھی نازل نہیں ہو گا پس ان دونوں کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ وَتَرَكَ ذَا رَحِمِهِ لَيْسَ بِعَصَبَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً غَيْرَهُ أَنَّهُ لَا يَرِثُ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَرِثُ ذُو الرَّحِمِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَصَبَةً بِالرَّحِمِ الَّذِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَيِّتِ كَمَا يُوْرَثُ بِالرَّحِمِ الَّذِيْ يُدْلِيْ بِهِ فَيَكُوْنُ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ لِأَنَّهَا تُدْلِيْ بِرَحِمِ الْأُمِّ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِيْ يَحْتَجُّ بِهِ عَلَيْهِمْ مُخَالِفُهُمْ حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ وَمِنْ مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَهُمَا أَنْ لَا يَحْتَجَّ بِمُنْقَطِعٍ فَكَيْفَ يَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ بِمَا لَوِ احْتَجُّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ لَمْ يُسَوِّغُوْا هُمْ إِيَّاهُ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص مر جائے اور ایسا قرابت دار چھوڑ جائے جو عصبہ نہ ہو اور اس کے علاوہ کوئی عصبہ بھی نہ چھوڑے تو وہ (قرابتدار) اس کے مال سے کسی چیز کا مالک نہ ہو گا انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا حدیث) سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں جب عصبہ نہ ہو تو یہ قرابتدار اس قرابت کی وجہ سے جو اس کے اور میت کے درمیان ہے، وارث ہو جائے گا جیسا کہ اس قرابت کی وجہ سے وارث بنتا ہے جو اسے رشتہ دار بناتی ہے پس پھوپھی کے لیے دو تہائی اور خالہ کے لیے ایک تہائی ہو گا کیونکہ وہ ماں کی قرابت کے سبب سے رشتہ دار بنتی ہے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ جس حدیث سے ان کے مخالف نے استدلال کیا ہے وہ حدیث منقطع ہے اور اس مخالف کا مذہب یہ ہے کہ وہ ان کی جانب سے حدیث منقطع سے استدلال کو قبول نہیں کرتا تو ان کے خلاف ایسی حدیث سے کیسے

ثم لو ثبت هذا الحديث لم يكن فيه أيضا عندنا حجة في دفع مواريث ذوي الأرحام لأنه قد يجوز لا شيء لهما أي لا فرض لهما مسمى كما لغيرهما من النسوة اللاتي يرثن كالبنات والأخوات والجدات فلم ينزل عليه شيء فقال لا شيء لهما على هذا المعنى ويحتمل أيضا لا شيء لهما لا ميراث لهما أصلا لأنه لم يكن نزل عليه حينئذ وأولو الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله فلما نزلت عليه جعل لهما الميراث

استدلال کر سکتا ہے کہ اگر یہ حضرات ان کے خلاف اس قسم کی حدیث سے استدلال کریں تو وہ ان کو اس کی اجازت نہیں دیتے۔

پھر اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو جائے تو ہمارے نزدیک اس میں قرابتداروں کی وراثت کو دور کرنے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ لاشئی کا مطلب یہ ہو کہ ان کے لیے متعین و مقرر وراثت فرض نہیں جیسا کہ ان کے علاوہ ان عورتوں کے لیے ہے جو وارث بنتی ہیں مثلاً بیٹیاں بہنیں اور دادیاں، پس حضور علیہ السلام پر (پھوپھی اور خالہ کے بارے میں) کچھ نازل نہیں ہوا تو آپ نے اس بنیاد پر فرمایا ان دونوں کے لیے کچھ نہیں۔ "لاشئی لھما" میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کے لیے وراثت میں بالکل حصہ نہیں کیونکہ اس وقت تک آپ پر اس سلسلے میں کچھ بھی نازل نہیں ہوا تھا اور قرابتداروں میں سے بعض دوسرے بعض کی نسبت قریبی ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (اس طرح ہے) پس جب آپ پر (اس سلسلے میں حکم) نازل ہوا تو آپ نے ان دونوں کے لیے حصہ قرار دیا۔

١٦٠٩ - فإنه قد روي عنه في مثل هذا أيضا ما حدثنا فهد قال ثنا يوسف بن بهلول قال ثنا عبدة بن سليمان عن محمد بن إسحق عن محمد بن يحيى بن حبان عن عمه واسع بن حبان قال توفي ثابت بن الدحداح وكان أتيا وهو الذي ليس له أصل يعرف فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعاصم بن عدي هل تعرفون له فيكم نسبا قال لا يا رسول الله فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا لبابة بن عبد المنذر ابن أخته فأعطاه ميراثه۔

اس قسم کے مسئلے میں بھی آپ سے مروی ہے حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ثابت بن دحداح کا انتقال ہو گیا اور وہ اجنبی تھے یعنی ان کی اصل معروف نہ تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم بن عدی سے فرمایا کیا تم اپنے درمیان ان کا نسب پہچانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھانجے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کو بلایا اور ان کی وراثت ان (ابولبابہ) کو عطا فرمائی۔

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ورث أبا لبابة من ثابت برحمه الذي بينه وبينه فثبت بذلك مواريث ذوي الأرحام ودل سؤال رسول الله صلى الله عليه وسلم ربه سبحانه وتعالى في حديث عطاء بن يسار

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابولبابہ کو اس قرابت کی وجہ سے جو ان کے اور حضرت ثابت کے درمیان تھی حضرت ثابت کا وارث قرار دیا تو اس سے قرابتداروں (ذوی الارحام) کا وارث ہونا ثابت ہوا اور حضرت عطاء بن یسار کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پھوپھی اور خالہ کے بارے

عَنِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ هَلْ لَهُمَا مِيرَاثٌ أَمْ لَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِيمَا تَقَدَّمَ فِي ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا تَأَخُّرُ حَدِيثِ وَاسِعٍ هٰذَا عَنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فَكَانَ نَاسِخًا لَهُ فَإِنْ قُلْتُمْ إِنَّ حَدِيثَ وَاسِعٍ هٰذَا مُنْقَطِعٌ قِيلَ لَكُمْ وَحَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُنْقَطِعٌ أَيْضًا فَمَنْ جَعَلَكُمْ أَوْلَى بِتَثْبِيتِ الْمُنْقَطِعِ فِيمَا يُوَافِقُكُمْ مِنْ مُخَالِفِكُمْ فِيمَا يُوَافِقُهُ

میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا کہ ان کے لیے وراثت ہے یا نہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس سلسلے میں آپ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے حضرت واسع رضی اللہ عنہ کی روایت کا حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت سے مؤخر ہونا ثابت ہو گیا پس یہ اس کے لیے ناسخ ہے اگر تم کہو کہ حضرت واسع رضی اللہ عنہ کی یہ روایت منقطع ہے تو تمہیں کہا جائے گا کہ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت بھی منقطع ہے تو کس نے تمہیں اس بات کا زیادہ حقدار دیا ہے کہ جو منقطع حدیث تمہارے موافق ہو وہ ثابت ہے۔ اور جو تمہارے مخالف کے موافق ہے وہ ثابت نہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارٍ مُتَّصِلَةِ الْأَسَانِيدِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی بات ایسی روایات میں مروی ہے جس کی اسناد متصل ہیں۔

۱۶۱۰- مِنْهَا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا رَمَى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا خَالٌ فَكَتَبَ فِي ذٰلِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ۔

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے آدمی کو تیر مار کر ہلاک کر دیا اس کے ماموں کے علاوہ کوئی وارث نہ تھا اس سلسلے میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا کوئی ولی نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کا ولی ہے اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔

۱۶۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ۔

حضرت طاؤس، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔

۱۶۱۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت ابراہیم بن مرزوق سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عاصم نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل غیر مرفوع روایت کیا۔

١٦١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي مَيْسَرَةَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو يَحْيَى وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ۔

حضرت ہشام بن سلیمان حضرت ابن جریج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے مرفوعاً روایت کیا۔

١٦١٤ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ يَزِيدُ الْعُقَيْلِيُّ أَخْبَرَنِي عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يَكْرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَعَلَيَّ قَالَ شُعْبَةُ رُبَّمَا قَالَ قَالَ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ عَنْهُ وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ۔

حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اہل و اولاد چھوڑے وہ میرے ذمہ ہے حضرت شعبہ فرماتے ہیں بعض اوقات آپ فرماتے وہ میری طرف ہے اور جو آدمی مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو میں اس کا وارث ہوں میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور وارث بنوں گا اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں (اس کا) وارث ہے وہ اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا اور اس کی وراثت حاصل کرے گا۔

١٦١٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ ثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ابی میسرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت بدل بن محبر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦١٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ۔

حضرت سلیمان بن حرب فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے حضرت بدیل سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا میں اس کا وارث بنوں گا اور اس کی گردن چھڑاؤں گا اور جس کا کوئی وارث نہیں اس کا ماموں وارث ہے اور وہ اس کی گردن چھڑائے گا۔

١٦١٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ابی میسرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سلیمان بن حرب نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦١٨ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِ يَكْرِبَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ

حضرت راشد بن سعد سے مروی ہے انہوں نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس کے مولا ہیں جس کا کوئی مولیٰ نہیں وہ اس کے مال کے وارث ہوں گے اور اس کی گردن چھڑائیں گے جس کا کوئی

عُتُوَّة وَالخَالُ وَارِثُ مَن لَا وَارِثَ لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عُتُوَّهُ

فَهٰذِهِ الآثَارُ مُتَّصِلَةٌ قَد تَوَاتَرَت عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُوَافِقُ مَا رَوَى الوَاسِعُ بنُ حِبَّانَ وَيُخَالِفُ مَا رَوَى عَطَاءُ بنُ يَسَارٍ۔

وارث نہیں اس کا ماموں اس کا وارث ہے وہ اس کا وارث بنے گا اور اس کا گردن چھڑائے گا۔

یہ متصل روایات ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں یہ روایات حضرت واسع بن حبان کی روایت کے موافق اور حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہیں ان تمام روایات نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو کہ قرابتدار ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں پکا کیا اور واضح کر دیا۔

وَقَد شَدَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَبَيَّنَهُ قَولُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاُولُوا الاَرحَامِ بَعضُهُم اَولٰى بِبَعضٍ فِي كِتَابِ اللهِ فَقَالَ المُخَالِفُ لَنَا لَا دَلِيلَ لَكُم فِي هٰذِهِ الآيَةِ عَلٰى مَا ذَهَبتُم اِلَيهِ مِن هٰذَا لِاَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَوَارَثُونَ بِالتَّبَنِّي كَمَا تَبَنّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ زَيدَ بنَ حَارِثَةَ فَكَانَ مَن فَعَلَ هٰذَا وَرَّثَ المُتَبَنّٰى مَالَهُ دُونَ سَائِرِ اَرحَامِهِ وَكَانَ النَّاسُ يَتَعَاقَدُونَ فِي الجَاهِلِيَّةِ عَلٰى اَنَّ الرَّجُلَ يَرِثُ الرَّجُلَ فَاَنزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاُولُوا الاَرحَامِ بَعضُهُم اَولٰى بِبَعضٍ فِي كِتَابِ اللهِ فَصَارَ بِذٰلِكَ رَدُّ المَوَارِيثِ اِلٰى ذَوِي الاَرحَامِ وَقَالَ ادعُوهُم لِآبَائِهِم هُوَ اَقسَطُ عِندَ اللهِ۔

ہمارے مخالف نے کہا کہ اس آیت میں تمہارے اس مذہب پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ لوگ متبنٰی ہونے کی وجہ سے بھی وارث ہوتے تھے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو متبنٰی (بیٹا) بنایا تھا پس انہیں زید بن محمد کہا جاتا تھا لہذا جو شخص اس طرح کرتا تھا وہ منہ بولے بیٹے کو تمام مال کا وارث بناتا تھا اور اپنے تمام قرابتداروں کو چھوڑ دیتا تھا اور دور جاہلیت میں لوگ معاہدہ کرتے تھے کہ ایک شخص، دوسرے کا وارث ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کتاب میں قرابتداروں میں سے بعض، بعض کے زیادہ قریب ہیں اور فرمایا کہ انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ انصاف پر مبنی ہے۔

وَاِلَّا اَنَّهُ قَد ذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ زَيدٍ قَالَ ثَنَا عَبدَةُ بنُ سُلَيمَانَ قَالَ ثَنَا ابنُ المُبَارَكِ قَالَ اَخبَرَنَا ابنُ عَونٍ عَن عِيسَى بنِ الحَارِثِ قَالَ كَانَ لِاَخِي شُرَيحِ بنِ الحَارِثِ جَارِيَةٌ فَوَلَدَت جَارِيَةً فَشَبَّت فَزَوَّجَهَا فَوَلَدَت غُلَامًا ثُمَّ مَاتَتِ الجَدَّةُ فَاختَصَمَ شُرَيحٌ وَالغُلَامُ اِلٰى شُرَيحٍ فَجَعَلَ شُرَيحٌ يَقُولُ لَيسَ لَهُ مِيرَاثٌ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى اِنَّمَا هُوَ ابنُ بِنتٍ وَقَضٰى لِلغُلَامِ بِالمِيرَاثِ قَالَ وَاُولُوا الاَرحَامِ بَعضُهُم اَولٰى بِبَعضٍ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى قَالَ فَرَكِبَ مَيسَرَةُ بنُ يَزِيدَ اِلٰى عَبدِ اللهِ

اس سلسلے میں انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت عیسیٰ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے بھائی شریح بن حارث کی ایک لونڈی تھی اس کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی وہ جوان ہوئی تو انہوں نے اس کا نکاح کر دیا اس نے ایک بچہ جنا اور اس کی نانی فوت ہوگئی شریح بن حارث اور بچہ اپنا مقدمہ حضرت قاضی شریح کے پاس لے گئے (راوی) فرماتے ہیں شریح کہنے لگے کہ اللہ کی کتاب میں اس کے لیے وراثت نہیں کیونکہ وہ (مرنے والی کا) نواسہ ہے لیکن حضرت قاضی شریح نے بچے کے حق میں فیصلہ کر دیا اور فرمایا قرابتداروں میں سے بعض، بعض کے زیادہ قریب ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں لکھا ہوا ہے (راوی) فرماتے ہیں حضرت میسرہ

ابن الزبیر فحدثه بالذی قضی به شریح قال فکتب ابن الزبیر الی شریح ان میسرة حدثنی انك قضیت کذا وکذا وقلت عند ذلك و اولو الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله تعالی فانما کانت تلك الآیات فی العصبات فی الجاهلیة وکان الرجل فی الجاهلیة یعاقد الرجل فیقول ترثنی وارثك فلما نزلت هذه الآیة ترك ذلك قال فقدم الکتاب الی شریح فقرأه وقال انما اعتقها حیتان بطنها وابی ان یرجع عن قضائه ۔

یزید سوار ہو کر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور حضرت شریح کا فیصلہ انہیں سنایا فرماتے ہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت شریح کو لکھا حضرت میسرہ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے ایسا ایسا فیصلہ کیا ہے اور اس وقت یہ آیت پڑھی ہے "واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ" یہ آیات تو دورِ جاہلیت میں عصبات کے بارے میں تھیں زمانہ جاہلیت میں ایک شخص دوسرے آدمی سے معاہدہ کرتا اور کہتا کہ تو میرا وارث ہوگا اور میں تیرا وارث ہوں گا جب یہ آیت نازل ہوئی تو یہ معاہدہ چھوڑ دیا گیا راوی فرماتے ہیں یہ خط حضرت شریح کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں پڑھ کر فرمایا کہ اسے اس کے پیٹ کی مچھلیوں نے آزاد کیا اور آپ نے اپنے فیصلے کے رجوع کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۶۲۰ - وکان من الحجة للآخرین علی اهل هذه المقالة ان عبد الله بن الزبیر قد اخبر فی حدیثه هذا انهم کانوا یتوارثون بالتعاقد دون الانساب فانزل الله عز وجل ردا لذلك واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله فکان فی هذه الآیة دفع المیراث بالمعاقدة وایجابه لذی الارحام دونهم ولم یبین لنا فی هذه الآیة ان ذوی الارحام هم العصبة او غیرهم فقد یحتمل ان یکونوا هم العصبة و یحتمل ان یکون کل ذی رحم علی ما جاء فی تفصیل المواریث فی غیر هذا الحدیث ۔ **فلما** کان ما ذکرنا کذلك ثبت ان لا حجة لاحد الفریقین فی هذا الحدیث وانما هذا الحدیث حجة علی ذاهب لو ذهب الی میراث المتعاقدین بعضهم من بعض لا غیر ذلك **فهذا** معنی حدیث ابن الزبیر **وقد** ذهب اهل بدر الی مواریث ذوی الارحام **فمما** روی عنهم فی ذلك ما ذکرناه فیما تقدم من کتابنا

اس قول والوں کے خلاف دوسرے حضرات کی ایک دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی اس روایت میں اس بات کی خبر دی ہے کہ وہ لوگ عہد و پیمان کی وجہ سے ایک دوسرے کے وارث بنتے تھے نسب کی وجہ سے نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس طریقے کو رد کرتے ہوئے فرمایا رشتہ داروں میں سے بعض، بعض کے زیادہ قریب ہیں یہ اللہ کی کتاب میں ہے، تو اس آیت میں عقد کی وجہ سے وراثت کو رد کر کے قرابتداروں کے لیے اسے ثابت کیا گیا ہے لیکن اس آیت میں ہمارے لیے اس بات کو واضح نہیں فرمایا کہ رشتہ داروں سے عصبات مراد ہیں یا ان کے غیر۔ تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ عصبات ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ تمام قرابتدار مراد ہوں جس طرح کہ دیگر احادیث میں وراثت کی تفصیل میں آیا ہے۔

تو جب یہ مذکورہ بات اس طرح ہے تو ثابت ہوا کہ اس حدیث میں کسی ایک فریق کے لیے بھی دلیل نہیں یہ حدیث تو ان لوگوں کے خلاف دلیل ہے جو عقد کی وجہ سے ایک دوسرے کو وارث مانتے ہوں (اگر کوئی شخص ایسا کہتا ہو) دوسرے لوگ مراد نہیں۔ اہل بدر نے قرابتداروں کو وارث قرار دیا ہے

اس سلسلے میں ان حضرات سے وہ روایت مروی ہے جو ہم نے اپنی کتاب میں اس سے پہلے ذکر کی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

هذا عن عمر في كتابه إلى أبي عبيدة بن الجراح فلم يذكر أبو عبيدة ذلك عليه فدل أن مذهبه فيه كان كمذهبه.

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا مذہب بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مذہب کی طرح تھا۔

١٦٢١ـ وقد حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا داؤد بن أبي هند عن الشعبي قال أتي زياد في رجل مات وترك عمته وخالته فقال هل تدرون كيف قضى عمر فيها قالوا لا قال والله إني لأعلم الناس بقضاء عمر فيها جعل العمة بمنزلة الأخ والخالة بمنزلة الأخت فأعطى العمة الثلثين والخالة الثلث.

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص مر گیا اور اس نے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی تو حضرت زیاد رضی اللہ عنہ کو لایا گیا انہوں نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس مسئلے میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کیا فیصلہ کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا نہیں! انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے پھوپھی کو بھائی کی طرح اور خالہ کو بہن کی طرح قرار دیا چنانچہ انہوں نے پھوپھی کو دو تہائی اور خالہ کو ایک تہائی دیا۔

١٦٢٢ـ حدثنا علي قال ثنا يزيد قال انا يزيد بن إبراهيم والمبارك بن فضالة عن الحسن عن عمر أنه جعل للعمة الثلثين وللخالة الثلث.

بواسطہ حضرت حسن، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے پھوپھی کے لیے دو تہائی اور خالہ کے لیے ایک تہائی مقرر کیا۔

١٦٢٣ـ حدثنا علي قال ثنا يزيد قال انا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن مسروق قال أتي عبد الله في إخوة لأم فأعطى الإخوة من الأم الثلث وأعطى الأم سائر المال وقال الأم عصبة من لا عصبة له وكان لا يرد على الإخوة لأم مع الأم ولا على ابنة ابن مع ابنة القلب ولا على أخوات لأب مع أخت لأب وأم ولا على امرأة ولا على جدة ولا على زوج

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس (میت کی) ماں کی طرف سے بہنوں اور ماں کے بارے میں مقدمہ لایا گیا تو آپ نے ماں کی طرف سے (میت کی) بہنوں کو تہائی حصہ دیا اور باقی تمام مال ماں کو دے دیا اور فرمایا ماں اس شخص کی عصبہ ہے جس کا کوئی دوسرا وارث عصبہ نہ ہو اور آپ ماں کے ساتھ ماں کی طرف سے بہنوں کی طرف وراثت لوٹاتے نہیں تھے اور نہ سگی بیٹی کی موجودگی میں پوتی کی طرف لوٹاتے اور نہ سگی بہنوں کی موجودگی میں باپ کی طرف سے بہنوں کی طرف لوٹاتے اور نہ بیوی، دادی اور خاوند کی طرف لوٹاتے۔

١٦٢٤ـ حدثنا علي قال ثنا يزيد قال انا قيس بن الربيع عن أبي حصين عن يحيى بن وثاب عن مسروق عن عبد الله قال الخالة والدة.

حضرت یحییٰ بن وثاب، حضرت مسروق سے اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا خالہ، ماں ہے۔

١٦٢٥ـ حدثنا علي قال ثنا يزيد قال ثنا حبيب بن أبي حبيب عن عمرو بن هرم عن جابر بن زيد أن عمر قضى للعمة الثلثين وللخالة الثلث.

حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پھوپھی کے لیے دو تہائی اور خالہ کے لیے ایک تہائی کا فیصلہ فرمایا۔

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت حمید الطویل، حضرت بکر سے وہ حضرت عبداللہ سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ يُوَرِّثَانِ الْاَرْحَامَ دُوْنَ الْوَلَاءِ قُلْتُ اِنْ كَانَ عَلِيٌّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ اَشَدَّهُمْ فِيْ ذٰلِكَ۔

حضرت فضیل، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما قرابتداروں کو وارث قرار دیتے تھے، ولاء کی وجہ نہیں فرماتے ہیں میں نے پوچھا اگر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس طرح کرتے ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان سب سے سخت تھے۔

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ قَالَ اَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ حَيَّانَ الْجُعْفِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَتَرَكَ اِبْنَةً وَّامْرَاَةً وَّمَوْلَاةً قَالَ سُوَيْدٌ اِنِّيْ جَالِسٌ عِنْدَ عَلِيٍّ اِذْ جَاءَتْهُ مِثْلُ هٰذِهِ الْقِصَّةِ فَاَعْطَى اِبْنَتَهُ النِّصْفَ وَامْرَاَتَهُ الثُّمُنَ ثُمَّ رَدَّ مَا بَقِيَ عَلٰى اِبْنَتِهِ وَلَمْ يُعْطِ الْمَوْلٰى شَيْئًا۔

حضرت حبان جعفی، حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مر گیا اور اس نے ایک بیٹی بیوی اور (آزاد کردہ) لونڈی چھوڑی حضرت سوید فرماتے ہیں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس اس قسم کا واقعہ آیا تو آپ نے اس کی بیٹی کو نصف اور بیوی کو آٹھواں حصہ عطا فرمایا پھر جو کچھ بچا وہ بیٹی کی طرف لوٹا دیا اور لونڈی کو کچھ نہ دیا۔

۱۶۲۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَيَّانَ الْجُعْفِيِّ قَالَ كَانَ عِنْدَ سُوَيْدِ ابْنِ غَفَلَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت حبان جعفی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت سوید بن غفلہ کے پاس تھے پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ بَقِيَّةَ الْمَوَارِيْثِ عَلٰى ذَوِي السِّهَامِ مِنْ ذَوِي الْاَرْحَامِ۔

حضرت جابر، حضرت ابوجعفر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ باقی وراثت ذوالارحام میں سے حصہ داروں کی طرف لوٹاتے تھے۔

۱۶۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُتِيَ زِيَادٌ فِيْ عَمٍّ لِاُمٍّ وَخَالَةٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِقَضَاءِ عُمَرَ فِيْهِمَا اَعْطَى الْعَمَّ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطَى الْخَالَةَ الثُّلُثَ۔

حضرت مطرف، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس ماں کی طرف سے چچا اور خالہ کی وراثت کے سلسلے میں مقدمہ پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کی خبر نہ دوں آپ نے ماں کی طرف سے چچا کو دو تہائی عطا فرمایا اور خالہ کو ایک تہائی دیا۔

۱۶۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ قُلْتُ اَسَمِعْتَهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ هُوَ اَوَّلُ مَا سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

حضرت سلیمان سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھوپھی کے لیے دو تہائی اور خالہ کے لیے ایک تہائی ہے حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے ان سے پہلی بار

۱۶۳۲- حدثنا علی قال ثنا عبدة قال ثنا ابن المبارک عن شعبة عن المغیرة عن ابراهیم عن عبد الله مثله. فهؤلاء اهل بدر قد ورثوا ذوی الارحام بارحامهم وان لم یکونوا عصبة فان کان الی التقلید فتقلید هؤلاء اولی وان کان الی ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقد ذکرنا ما روی عنه فی هذا الباب وان کان الی النظر فانا قد رأینا العصبة یرثون اذا کانوا ذکورا ورأینا بعضهم اذا کان له من القرب ما لیس لبعض کان بذلک القرب اولی بالمیراث ممن هو ابعد منه وکان المسلمون اذا لم یکن للمیت عصبة یرثونه جمیعا فاذا کان بعضهم اقرب الیه من بعض فالنظر علی ما ذکرنا ان یکون من قرب منه اولی بالمیراث ممن هو ابعد منه من المتوفی من المسلمین فثبت بالنظر ایضا ما ذکرنا وهو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالی۔

وقد ذکرنا فی هذه الآثار التی رویناها عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم اختلافا بینهم فی بعضها وبعض اجتماعهم علی الوراثة بالارحام التی لا تعصب اهلها فممن اختلفوا فیه من ذلک فی میراث ذوی الارحام دون الموالی وقد ذکرنا ذلک عن عمر وعلی وعبد الله وقد روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم خلاف ذلک۔

۱۶۳۳- حدثنا علی بن زید قال ثنا عبدة قال انا ابن المبارک قال انا ابان ابن تغلب عن الحکم عن عبد الله بن شداد بن الهاد ان ابنة حمزة اعتقت مولی لها فمات المولی وترکها وترک

یہی سنی ہے۔

حضرت شعبہ حضرت مغیرہ سے وہ حضرت ابراہیم سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ اہل بدر ہیں جنہوں نے قرابت کی وجہ سے قرابتداروں (ذوی الارحام) کو وارث بنایا اگرچہ عصبہ نہ ہوں اگر بات تقلید کی ہے تو ان حضرات کی تقلید اولیٰ ہے اور اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث کی طرف رجوع کرنا ہے تو ہم نے اس باب میں آپ سے مروی احادیث ذکر کی ہیں اور غور وفکر اور قیاس کی طرف جانا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ عصبات مذکر ہونے کی صورت میں وارث ہوتے ہیں اور ہم ان میں سے بعض کو دیکھتے ہیں کہ اگر انہیں دوسروں کی نسبت زیادہ قرب ہوتا تو وہ عصبہ بعید کی نسبت وراثت کا زیادہ حقدار ہوتا تھا اور اگر میت کا عصبہ نہ ہوتا تو تمام مسلمان اس کے وارث ہو جاتے تو جب ان میں سے بعض، دوسرے بعض کی نسبت میت کے زیادہ قریب ہیں تو ہماری مذکورہ گفتگو پر قیاس کا تقاضا ہے کہ مسلمانوں میں جو شخص میت کے زیادہ قریب ہو وہ دُور کے رشتہ دار کی نسبت وراثت کا زیادہ حقدار ہوگا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ قیاس سے بھی ثابت ہو گیا حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

ہم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے بعض میں ان کا اختلاف ذکر کیا ہے لیکن اس بات پر وہ متفق ہیں کہ عصبہ نہ ہونے کے باوجود قرابتداری وراثت کا باعث ہے جن حضرات نے اس سلسلے میں اختلاف کیا ہے ان میں سے بعض نے قرابتداروں کی وراثت میں اختلاف کیا آزاد کردہ لوگوں (موالی) کے بارے میں اختلاف نہیں کیا۔ ہم نے یہ بات حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے نقل کی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن شداد بن ہاد سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے اپنا ایک غلام آزاد کیا وہ غلام فوت ہوا تو اس نے انہیں اور اپنی ایک بیٹی کو چھوڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (اس کی بیٹی کو) نصف مال دیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی

ابنته فاعطاها النبي صلى الله عليه وسلم النصف واعطى بنت حمزة النصف ۔

صاحبزادی کو بھی نصف مال دیا ۔

۱۶۳۴۔ حدثنا علي قال ثنا عبدة قال ثنا ابن المبارك قال ثنا شعبة عن الحكم قال سمعت عبد الله بن شداد يقول هي اختي ثم ذكر مثله ۔

حضرت حکم سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن شداد سے سنا فرماتے تھے یہ میری بہن ہے پھر اس کی مثل ذکر کیا ۔

۱۶۳۵۔ حدثنا علي قال ثنا عبدة قال انا ابن المبارك قال انا سفيان عن سلمة بن كهيل قال انتهيت الى عبد الله بن شداد وهو يحدث القوم وهو يقول هي اختي فسألتهم فقالوا كان مولى لابنة حمزة ثم ذكر مثله ۔

حضرت سلمہ بن کہیل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن شداد کے پاس پہنچا اور وہ لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے فرما رہے تھے کہ یہ میری بہن ہے میں نے ان حضرات سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا آزاد کردہ غلام تھا ۔

۱۶۳۶۔ حدثنا علي قال ثنا عبدة قال انا ابن المبارك قال انا سفيان عن منصور بن حبان الاسدي عن عبد الله بن شداد عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ۔

حضرت منصور بن حبان اسدی حضرت عبداللہ بن شداد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۶۳۷۔ حدثنا علي قال ثنا عبدة قال انا ابن المبارك انا جرير بن حازم عن محمد بن عبد الله ابن ابي يعقوب وابي فزارة قالا ثنا عبد الله بن شداد فذكر مثله ثم قال هل تدرون ما بيني وبينها هي اختي من امي كانت امنا اسماء بنت عميس الخثعمية ۔

حضرت محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب اور ابو فزارہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن شداد نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا اس کے بعد فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کے اور میرے درمیان کیا رشتہ ہے یہ میری ماں کی طرف سے بہن ہے حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہماری ماں تھیں ۔

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ورث بنت حمزة من مولاها ما بقي بعد نصيب بنته بحق فرض الله عز وجل لها ولم يرد ما بقي على البنت فدلت هذه الآثار ان مولى العتاقة اولى بالميراث من الرحم الذي ليس بعصبة **وقد** روي مثل هذا ايضا عن علي ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم کی صاحبزادی کو ان کے آزاد کردہ غلام کا وارث بنایا (یعنی اس کی بچی کے حصے سے جو کچھ بچا وہ اس حق کی وجہ سے ان کو دیا جو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا اور باقی بچنے والے مال کو بیٹی کی طرف نہیں لوٹایا تو یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آزاد کرنے والا (مولی العتاقہ) غیر عصبہ رحم سے زیادہ حق رکھتا ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے ۔

۱۶۳۸۔ حدثنا علي بن زيد قال ثنا عبدة قال انا ابن المبارك قال اخبرنا فطر عن الحكم بن عتيبة

حضرت حکم بن عتیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے کچھ لوگوں کے بارے میں

قَالَ قَضٰی عَلِیٌّ فِیْ اُنَاسٍ مِنَّا فِیْ مَنْ تَرَكَ ابْنَتَهٗ وَ مَوْلَاتَهٗ فَاَعْطَی ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَالْمَوْلَاةَ النِّصْفَ۔

١٦٣٩ - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ وَرَّثَهَا عَلِیٌّ مِنْ اَبِيْهَا النِّصْفَ وَوَرَّثَ مَوْلَاهَا النِّصْفَ

وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ اَيْضًا عِنْدَنَا لِاَنَّا رَاَيْنَا الْمَوْلٰی اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ بِنْتٌ وَرِثَ بِالتَّعْصِيْبِ كَمَا تَرِثُ الْعَصَبَةُ مِنْ ذَوِی الْاَرْحَامِ فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ اِذَا كَانَتْ مَعَهٗ اِبْنَةٌ يَرِثُ مَعَهَا كَمَا تَرِثُ الْعَصَبَةُ مِنْ ذَوِی الْاَرْحَامِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِیْ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

١٦٤٠ - وَاَمَّا مَا ذَكَرْنَاهُ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرُدُّ عَلٰی اِخْوَةٍ لِاُمٍّ مَعَ اُمٍّ شَيْئًا وَلَا عَلٰی ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ وَلَا عَلٰی اَخَوَاتٍ لِاَبٍ مَعَ اَخَوَاتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ شَيْئًا فَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافَ ذٰلِكَ وَاَنَّهٗ كَانَ يَرُدُّ بَقِيَّةَ الْمَوَارِيْثِ عَلٰی ذَوِی السِّهَامِ مِنْ ذَوِی الْاَرْحَامِ فَاِنَّ النَّظَرَ عِنْدَنَا فِیْ ذٰلِكَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ عَلِیٌّ لِاَنَّهُمْ جَمِيْعًا ذَوُوْ اَرْحَامٍ۔

وَقَدْ رَاَيْنَاهُمْ فِیْ فَرَائِضِهِمُ الَّتِیْ فَرَضَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فَقَدْ وَرَّثُوْهَا جَمِيْعًا بِاَرْحَامٍ مُخْتَلِفَةٍ وَلَمْ يَكُنْ بَعْضُهُمْ بِقُرْبِ رَحِمِهٖ اَوْلٰی بِالْمِيْرَاثِ مِنْ غَيْرِهٖ مِنْهُمْ مِمَّنْ بَعُدَ رَحِمُهٗ فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنُوْا جَمِيْعًا فِيْمَا يُرَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ فُضُوْلِ الْمَوَارِيْثِ كَذٰلِكَ وَاَنْ لَا يُقَدَّمَ مَنْ قَرُبَ رَحِمُهٗ عَلٰی مَنْ كَانَ اَبْعَدَ رَحِمًا مِنَ الْمَيِّتِ مِنْهُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

فیصلہ فرمایا کہ جس شخص نے اپنی بیٹی اور ایسی عورت چھوڑی جس نے اسے آزاد کیا تھا تو آپ نے اس کی بیٹی کو نصف اور آزاد کرنے والی کو بھی نصف عطا فرمایا۔

حضرت سلمہ بن کہیل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے اس عورت کو دیکھا ہے جسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے باپ سے نصف مال کا وارث بنایا اور اس کے آزاد کرنے والے کو بھی نصف مال کا وارث بنایا

ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جب مولیٰ کے ساتھ (مرنے والے کی) بیٹی نہ ہو تو وہ عصبہ ہونے کی وجہ سے وارث بنتا ہے جیسا کہ قرابتداروں میں سے عصبہ وارث ہوتا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب اس کے ساتھ (میت کی) بیٹی ہو تو اس وقت بھی یہی حکم ہونا چاہیے وہ اس (لڑکی) کے ساتھ اسی طرح وارث ہوگا جس طرح قرابتداروں میں سے عصبہ کو وراثت ملتی ہے۔ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اور وہ جو ہم نے ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ماں کے ساتھ ماں کی طرف سے بہنوں پر کچھ بھی نہیں لوٹاتے تھے اور نہ سگی بہن کے ساتھ پوتی کی طرف لوٹاتے اور نہ ہی سگی بہنوں کے ساتھ باپ کی طرف سے بہنوں کی طرف لوٹاتے تو ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف نقل کیا ہے آپ باقی بچنے والے مال وراثت کو ان قرابتداروں کی طرف لوٹاتے تھے جن کے حصے مقرر تھے، تو اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس وہی ہے جس کی طرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گئے ہیں کیونکہ یہ سب قرابتدار (ذوی الارحام) ہیں۔

اور ہم نے دیکھا کہ ان حضرات نے ان سب (قرابتداروں) کو مختلف رشتوں کی وجہ سے ان فرائض کا وارث قرار دیا جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا اور ان میں سے کوئی، قریبی رشتہ کی وجہ سے ان دوسروں کی نسبت جنہیں دور کی قرابت حاصل ہے) زیادہ مستحق قرار نہیں پاتا تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ تمام لوگ جن پر باقی مال وراثت لوٹایا جاتا ہے اسی طرح ہوں اور جو شخص میت سے قریبی قرابت رکھتا ہے وہ قرابت بعیدہ والے سے مقدم نہ ہو۔ یہ بھی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۱۶۴۱۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْمَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْطَائِهِ بِنْتَ حَمْزَةَ النِّصْفَ وَبِنْتَ مَوْلَاهَا النِّصْفَ اَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ طُعْمَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنَةِ حَمْزَةَ۔

ہم نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو نصف اور ان کے آزاد کردہ غلام (میت) کی بیٹی کو بھی نصف دیا اس سلسلے میں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے لیے کھانا تھا۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ

یہ بات حسن بن صالح نے بواسطہ منصور، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا كَلَامٌ فَاسِدٌ لِاَنَّ ابْنَةَ مَوْلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ اِنْ كَانَ وَجَبَ لَهَا جَمِيْعُ مِيْرَاثِ اَبِيْهَا بِرَحِمِهَا مِنْهُ الْمُحَالُ اَنْ يُطْعِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ حَمْزَةَ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ لَهَا كُلُّهُ وَاِنَّمَا وَجَبَ لَهَا نِصْفُهُ فَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ النِّصْفِ رَاجِعٌ اِلٰى مَنْ اَعْتَقَهُ وَهِيَ ابْنَةُ حَمْزَةَ فَاسْتَحَالَ مَا ذَكَرَ اِبْرَاهِیْمُ فِيْ ذٰلِكَ وَثَبَتَ اَنَّ مَا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بِنْتِ حَمْزَةَ كَانَ بِالْمِيْرَاثِ لَا بِغَيْرِهِ۔

لیکن ہمارے نزدیک یہ کلام فاسد ہے کیونکہ اگر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے آزاد کردہ غلام کی بیٹی کے لیے اس کی قرابت کی وجہ سے باپ کا تمام مال وراثت واجب ہوتا تو محال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو کھانا دیتے اور اگر یہ تمام اس کے لیے واجب نہ تھا بلکہ اس کے لیے نصف مال واجب تھا تو اس کے بعد جو نصف بچا وہ اس کی طرف لوٹ گیا جس نے اسے آزاد کیا اور وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں پس جو کچھ اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نے ذکر کیا وہ محال ہوا اور ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو عطا فرمایا وہ وراثت کی وجہ سے تھا کسی اور وجہ سے نہیں۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اٰثَارٌ فِيْ تَوْرِيْثِ مَنْ لَيْسَ بِعَصَبَةٍ وَلَا رَحِمٍ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جن کے مطابق آپ نے اس شخص کو وارث بنایا جو عصبہ بھی نہیں اور قرابتدار بھی نہیں۔

۱۶۴۳۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْسَجَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتْرُكْ قَرَابَةً اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهُ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ

اور وہ شخص یوں ذکر کرے حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عوسجہ سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص مر گیا اور اس نے کوئی قریبی رشتہ دار نہ چھوڑا البتہ ایک غلام تھا جسے اس (میت) نے آزاد کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وراثت اسے دے دی۔

قَالَ فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ قَدْ وَرَّثَ الْمَوْلَى الْاَسْفَلَ مِنَ الْمَوْلٰى

اور وہ (معترض) یوں کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مولیٰ اسفل (آزاد ہونے والے) کو مولیٰ اعلیٰ (آزاد کرنے والا)

الْاَعْلٰی وَاَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ بِهٰذَا قِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَوْلَى الْاَسْفَلُ يَرِثُ الْمَوْلَى الْاَعْلٰى وَاِنَّمَا فِيْهِ اَنَّهٗ دَفَعَ مِيْرَاثَهٗ وَهُوَ تَرِكَتُهٗ اِلَيْهِ وَلَيْسَ كَمَا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْخَالِ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ **فَقَدْ** يَحْتَمِلُ وُجُوْهًا **مِنْهَا** اَنْ يَكُوْنَ دَفَعَهٗ اِلَيْهِ لِاَنَّهٗ وَرَّثَهٗ اِيَّاهُ بِمَا لِلْمَيِّتِ عَلَيْهِ مِنَ الْوَلَاءِ **وَيَحْتَمِلُ** اَنْ يَكُوْنَ مَوْلَاهُ ذَا رَحِمٍ لَهٗ فَدَفَعَ اِلَيْهِ مَالَهٗ بِالرَّحِمِ وَوَرَّثَهٗ لَهٗ لَا بِالْوَلَاءِ اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَتْرُكْ قَرَابَةً اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ فَاَخْبَرَ اَنَّ الْعَبْدَ كَانَ قَرَابَةً لَهٗ فَوَرَّثَهٗ بِالْقَرَابَةِ **وَيَحْتَمِلُ** اَنْ يَكُوْنَ دَفَعَ اِلَيْهِ مِيْرَاثَهٗ لِاَنَّ الْمَيِّتَ كَانَ اَمَرَ بِذٰلِكَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ حَيْثُ اَمَرَ بِوَضْعِهٖ فِيْهِ كَمَا ۔

کا وارث بنایا اور تم یہ بات نہیں کہتے ۔ اسے کہا جائے گا اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں فرمائی کہ اسفل مولیٰ، اعلیٰ مولیٰ کا وارث بنتا ہے اس حدیث میں تو صرف اتنی بات ہے کہ آپ نے اسے (غلام کو اس کے مالک) کی وراثت دی اور یہ اس طرح نہیں جیسے ماموں کی بارے میں آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں وارث ہے ۔ اس میں کئی معانی کا احتمال ہے ان میں سے ایک احتمال یہ ہے کہ آپ نے اسے اس لیے عطا فرمایا کہ ولاء کی بنیاد پر اسے میت کا وارث قرار دیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا مولیٰ اس کا قرابتدار تھا تو قرابت کی وجہ سے آپ نے اسے اس کا مال دیا اور اسے اس کا وارث قرار دیا ولاء کی وجہ سے نہیں ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حدیث میں (حضرت ابن عباس) فرماتے ہیں کہ اس نے آزاد کردہ غلام کے علاوہ کوئی رشتہ دار نہ چھوڑا تھا جو خبر دی کہ اس غلام کو میت سے قرابت حاصل تھی تو آپ نے قرابت کی وجہ سے اسے وارث بنادیا ۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے وراثت اس لیے دی کہ میت نے اس کا حکم دیا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال اسے دیا جسے دینے کے لیے اس نے کہا تھا ۔

۱۶۴۴۔ **قَدْ** رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ اَحْرٰى اَنْ يَمُوْتَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ وَلَا يُعْرَفُ لَهٗ وَارِثٌ مِنْكُمْ مَعْشَرَ هَمْدَانَ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلْيَضَعْ مَالَهٗ حَيْثُ اَحَبَّ قَالَ الْاَعْمَشُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ ۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمرو بن شرحبیل سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ہمدان کے گروہ عرب کا کوئی قبیلہ ایسا نہیں کہ ان کا کوئی آدمی مرے اور تم میں سے کوئی اس کا وارث نہ ہو اگر ایسی صورت حال ہو تو جہاں چاہے مال دے حضرت اعمش فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے حضرت ہمام بن حارث سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا وہ حضرت عمرو بن شرحبیل سے اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۶۴۵۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهٗ ۔

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت ابو عمرو شیبانی سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۶۴۶۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت ابراہیم، حضرت عمرو بن شرحبیل سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں

مِثْلَهٗ۔

۱۶۴۷۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ السَّائِبَةُ يَضَعُ مَالَهٗ حَيْثُ اَحَبَّ۔

۱۶۴۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ وَاَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

۱۶۴۹۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ

وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعَمَهُ الْمَوْلَى الْاَسْفَلَ بِفَقْرِهٖ كَمَا لِلْاِمَامِ اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ فِيْمَا فِيْ يَدِهٖ مِنَ الْاَمْوَالِ الَّتِيْ لَا رَبَّ لَهَا۔

۱۶۵۰۔ **وَقَدْ** سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يَذْكُرُ اَنَّ هٰذَا التَّاْوِيْلَ الْاٰخَرَ قَدْ رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ **فَلَمَّا** احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا ذَكَرْنَا لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْمِلَهٗ عَلٰى تَاْوِيْلٍ مِنْهَا اِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّ لَهٗ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَوْ مِنْ سُنَّةِ رَسُوْلِهٖ اَوْ مِنْ اِجْمَاعٍ۔

۱۶۵۱۔ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ نَحْوٍ مِنْ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَحْمَدَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ فَقَالَ اُطْلُبُوْا لَهٗ وَارِثًا اَوْ ذَا قَرَابَةٍ هٰكَذَا قَالَ يُوْنُسُ وَقَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ اَوْ ذَا رَحِمٍ فَطَلَبُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْفَعُوْا اِلَى الْاَكْبَرِ خُزَاعَةَ **فَهٰذَا** عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلٰى مَا قَالَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ الَّذِيْ قَبْلَ

حضرت سلمہ بن کہیل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو عمرو شیبانی سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لاوارث (آزاد کردہ غلام) جہاں چاہے اپنا مال رکھے (یعنی جس کو چاہے دے)۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے وہ حضرت عمرو بن شرحبیل سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت عمرو بن شرحبیل سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مولی اسفل (آزاد کردہ غلام) کو اس کے محتاج ہونے کی وجہ سے بطور خوراک عطا فرمایا ہو جیسا کہ امام کو حق ہے کہ اگر اس کے قبضہ میں ایسا مال ہو جس کا کوئی مالک نہیں تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

میں (امام طحاوی) نے حضرت ابن ابی عمران سے سنا وہ ذکر کرتے ہیں کہ یہ دوسری تاویل حضرت یحییٰ بن آدم سے مروی ہے تو جب اس حدیث میں یہ مذکورہ بالا احتمالات ہیں تو کسی کے لیے جائز نہیں کہ جب تک اس کے پاس قرآن، سنت اور اجماع سے دلیل نہ ہو تو وہ کسی ایک تاویل پر محمول کرے۔

اس قسم کی صورت کے بارے میں مروی ہے حضرت ابو بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بنو خزاعہ کا ایک آدمی فوت ہو گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی وراثت کا مسئلہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا اس کا کوئی وارث تلاش کرو یا فرمایا کوئی قرابتدار تلاش کرو حضرت یونس (راوی) اسی طرح ذکر کرتے ہیں اور ابن خزیمہ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کسی ذی رحم کو تلاش کرو انہوں نے تلاش کیا لیکن نہ پایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزاعہ کے کسی بڑے آدمی کو دے دو۔ تو ہمارے نزدیک اسی طرح ہے جس طرح اس سے پہلے حضرت یحییٰ بن

هٰذَا۔

۱۶۵۲- وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا هَلْ لَهٗ وَارِثٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَعْطُوْا مَالَهٗ بَعْضَ الْقَرَابَةِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِذٰلِكَ قَرَابَتَهٗ هُوَ لَا قَرَابَةَ الْمَيِّتِ فَاَرَادَ اَنْ يَجْعَلَهٗ صِلَةً مِنْهُ لَهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

آدم نے فرمایا واللہ اعلم

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک آزاد کردہ غلام کھجوروں کے جھنڈ میں گر کر مر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اس کا کوئی وارث ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا بعض قرابتداروں کو اس کا مال دے دو۔

تو ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قرابتداروں سے میت کے رشتہ دار مراد لیے ہوں پس آپ نے ارادہ فرمایا کہ اس کی طرف ان کے لیے صلہ رحمی ہو۔ واللہ اعلم الصواب۔

تلخیص ابواب

باب ۲۶۹۔ عُمریٰ کا بیان

اگر کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کو کوئی چیز ہمیشہ کے لیے عطا کرتا ہے اور یہ شرط رکھتا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد یہ چیز دینے والے کی طرف لوٹ آئے گی۔ تو کیا اس مُعمَر (جسے عطا کیا گیا) کے فوت ہونے کے بعد یہ چیز مُعمِر (عطا کرنے والے) کی طرف لوٹ آئیگی یا مُعمَر کے ورثاء کے لیے ہوگی۔

ایک جماعت کا خیال ہے کہ مُعمَر کے مرنے کے بعد یہ چیز اس کے ورثاء کو نہیں ملے گی بلکہ مُعمِر کی طرف لوٹ آئے گی۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان اپنی شروط کے پاس ہیں"۔ یعنی شرائط کی پاسداری کرتے ہوئے یہ مال واپس کرنا ہوگا۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ یہ چیز مُعمَر کے فوت ہونے کے بعد اس کے دیگر مال وراثت کی طرح اس کے ورثاء میں تقسیم ہوگی۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حدیث میں جن شرائط کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے وہ شرائط مراد ہیں جن کی قرآن پاک نے اجازت دی ہے چنانچہ ایک روایت (حدیث بریرہ) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ شرط جو کتاب اللہ کے موافق نہیں وہ باطل ہے اگرچہ وہ ایک سو شرائط ہوں، اور کتاب اللہ کی شرائط وہی ہیں جن کا قرآن پاک میں ذکر ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا مسلمانوں کی ہر شرط اس میں داخل نہیں۔

چنانچہ ایک دوسری حدیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرائط کو پورا کرنے کے پابند ہیں مگر وہ شرط جو حرام کو حلال یا حلال کو حرام کردے (وہ پوری نہیں کی جائیگی)۔

پھر عُمریٰ کے مُعمَر کے وارث کے لیے ہونے پر متواتر روایات پائی جاتی ہیں، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عُمریٰ کا فیصلہ وارث کے لیے کیا۔

پہلے قول والوں نے اس پر اعتراض کیا کہ یہاں وارث کی وضاحت نہیں کی گئی کہ وہ مُعمِر کا وارث ہے یا مُعمَر کا؟ تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ ایک دوسری حدیث میں جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے اس بات کی وضاحت موجود ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اس کی زندگی بھر عمر بھر کے لیے کوئی چیز دی گئی تو وہ اس کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے ہے ایک دوسری حدیث میں فرمایا عُمریٰ، مال وراثت ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس کو عُمریٰ دیا گیا تو وہ اس کا مالک ہے

لہ کسی شخص کو کوئی عمر بھر کے لیے کوئی عطیہ دینا عُمریٰ کہلاتا ہے ۱۲ ہزاروی۔

اس کے بعد اس کے پیچھے رہ جانے والے ورثا اس کے وارث ہوں گے۔ پھر ایک حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا، کسی کو عمر بھر کے لیے کوئی چیز نہ دو پس جس نے کسی کو عمر بھر کے لیے کوئی چیز دی وہ اسی کے لیے ہے پہلے قول والے کہتے ہے کہ ہم بھی اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ یہ چیز اس شخص کے لیے ہے انکار تو اس بات کا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد وہ اس کے ورثا کے لیے ہوگی تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اس سے پہلے احادیث نقل کی جا چکی ہیں کہ یہ چیز مُعمَر کے مرنے کے بعد اس کا مال وراثت بنے گی اس سے اس بات کی وضاحت ہوگی کہ مُعمِر کی طرف نہیں لوٹے گی اور یہ شرط باطل قرار پائے گی۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جسے کوئی چیز عمر بھر کے لیے دی گئی تو وہ قطعی طور پر اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہے مُعمِر کے لیے کوئی شرط رکھنا یا استثناء کرنا جائز نہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے میں اگر کوئی دوسری روایت نہ بھی ہوتی تو حضرت ابوسلمہ کی یہ روایت بہت بڑی حجت اور دلیل ہے۔

کیونکہ عمریٰ دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ حضور علیہ السلام کے اس قول میں داخل ہوگا کہ مسلمان شرائط کے پابند ہیں تو جس طرح وقف کرنے والے کی شرط نافذ ہوتی ہے یہ بھی نافذ ہوگی یعنی مُعمِر کی طرف لوٹ آئے گا یا وہ مُعمِر کی مِلک سے نکل کر مُعمَر کی ملک میں داخل ہوگی اور اب یہ اس کے دوسرے مال میں شامل ہوگی اور شرائط باطل ہو جائیں گی۔

تو جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ اگر مُعمِر یہ شرط رکھے کہ یہ چیز مُعمَر اور اس کی اولاد کے لیے ہے اب جب وہ شخص مر جائے اور اس کی اولاد کے ساتھ ساتھ بیوی بھی ہو (حالانکہ بیوی اس کی اولاد میں شامل نہیں) تو یہ مال اولاد کے ساتھ ساتھ بیوی کو بھی ملے گا اسی طرح اگر وصیت کی ہے یا اس پر قرض ہے تو یہاں بھی یہ مال خرچ ہوگا حالانکہ شرط میں صرف اولاد کا ذکر ہے تو گویا اس کی شرط پر عمل نہیں کیا جائے یا اسی طرح اگر وہ مُعمَر کے مرنے کے بعد اپنی طرف لوٹانے کی شرط رکھتا ہے تو یہ شرط بھی باطل ہو جائے گی۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۷۔ صدقات موقوفہ

اگر کوئی شخص اپنا مکان وغیرہ وقف کرتا ہے تو کیا وہ مال اس کی مِلک سے نکل جائے گا یا وہ اس کی مِلک میں باقی رہے گا، اور عامۃ المسلمین اس سے نفع اٹھا سکتے ہیں پھر کیا وہ شخص اگر اس وقف کو توڑنا چاہے تو توڑ سکتا ہے؟ اس سلسلے میں دو قول ہیں۔

حضرت امام ابویوسف، امام محمد بن حسن رحمہما اللہ، اہل مدینہ اور اہل بصرہ کے نزدیک یہ مال اس کی مِلک سے نکل جاتا ہے اب اللہ تعالیٰ اس کا مالک ہے لہٰذا اس شخص کے لیے اس کو بیچنا یا واپس لینا جائز نہیں۔

جب کہ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام زفر بن ہذیل رحمہما اللہ فرماتے ہیں یہ مال وقف کی وجہ سے واقف کی ملک سے نہیں نکلے گا بلکہ وہ اس کے مرنے کے بعد بطور وراثت تقسیم ہوگا۔

پہلے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے اپنے اس مال کے بارے میں جو مقام ثمغ میں تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا کہ اسے صدقہ کر دیں تو آپ نے فرمایا اسے صدقہ کر دو اس کا پھل تقسیم کیا جائے اور اصل روک لیا جائے نہ اسے بیچا جائے اور نہ ہبہ کیا جائے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ مال جسے وقف کیا گیا واقف کی مِلک سے نکل گیا اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کے بیچنے یا ہبہ

کرنے کی اجازت ہوتی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تو اس میں دو باتوں میں سے ایک کا امکان ہے یا تو وہ اس کی ملک سے نکل گیا یا نہیں نکلا البتہ اس میں وہ عمل جاری رہے گا جو انہوں نے جاری فرمایا اس کا پھل وقف ہوگا اور وہ جب چاہیں اس وقف کو فسخ کر سکتے ہیں جس طرح کوئی شخص اپنے باغ کا پھل زندگی بھر کے لیے وقف کرتا ہے تو اب اسے یہ تو کہا جائے گا کہ اپنے قول پر عمل کرو لیکن اس پر جبر نہیں کیا جا سکتا۔

اسی طرح اس کے ورثاء کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ اس پر عمل کریں تو اچھا ہے ورنہ ان کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ والے واقعہ میں بھی یہ بات نہیں کہ آپ کے ورثاء اس صدقہ موقوفہ کو بیچ نہیں سکتے یا ہبہ نہیں کر سکتے بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ انہیں ایسا کرنا نہیں چاہیئے۔

پھر خود حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اس وقف کو توڑ سکتے تھے

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے صدقہ کا ذکر نہ کرتا تو اسے لوٹا لیتا۔۔۔۔۔۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ انہیں اس وقف سے رجوع کرنے کا حق تھا لیکن چونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت وہ اسی حالت میں تھا اس لیے آپ نے مناسب نہ سمجھا کہ اسے واپس لیا جائے۔

جس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جو روزے رکھتے تھے آپ کے وصال کے بعد بھی انہوں نے ان کو نہیں چھوڑا حالانکہ انہیں چھوڑنے کا اختیار تھا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے صاحبین کے قول کو اپنایا چنانچہ وہ روایات اور قیاس کے ذریعے اسی موقف کی تائید کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ صدقہ موقوفہ کو اپنے پاس روکنے کا حکم اس وقت تک تھا جب تک فرائض (وراثت کے حصوں) کا حکم نازل نہیں ہوا تھا جب سورۂ نساء نازل ہوگئی اور اس میں وراثت کی تقسیم کا ذکر ہے تو آپ نے وقف کو روکنے سے منع فرما دیا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ صاحبین کے مسلک کو قیاس کے ذریعے بھی ترجیح دیتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں اس بات پر تمام حنفی ائمہ متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص بیماری کی حالت میں اپنا گھر وقف کر دے پھر وہ اسی بیماری میں مر جائے تو تہائی مال سے یہ وقف جائز ہوگا اور یہ بطور وراثت تقسیم نہ ہوگا اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا یہ بات ان دو قولوں میں سے کسی ایک پر صادق آتی ہے تو اگر کوئی شخص کچھ درھم یا دینار صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے لیکن ابھی فقراء اور مساکین کو نہیں دیتا تو وہ مال وراثت بن جائیں گے چاہے وہ حالت صحت میں ایسا کرے یا بیماری کی حالت میں، البتہ وصیت کرے تو وہ تہائی مال سے سے نافذ ہوگی۔

معلوم ہوا کہ حالت صحت اور حالت مرض دونوں میں صدقہ کا ایک جیسا حکم ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ وقف کا حکم بھی اسی طرح ہو جس طرح حالت مرض کا وقف تہائی مال سے صحیح قرار پایا حالتِ صحت کا وقف بھی صحیح قرار پا کر اس کی ملک سے نکل جائے گا۔

صاحبین کے قول پر وارد ہونے والے دو اعتراضوں کا جواب امام طحاوی یوں دیتے ہیں پوچھا گیا کہ اگر وہ مال، واقف کی ملک سے نکل گیا تو اب کس کی ملکیت میں جائے گا تو جواب دیا کہ جس طرح مساجد اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی

ملک میں ہوگا۔ پھر پوچھا گیا کہ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد گرامی کا کیا مطلب ہوگا کہ اسے روکا نہ جائے، تو جواب دیا گیا کہ اس کا ایک مطلب تو وہی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے حوالے سے گزر گیا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اس سے دور جاہلیت کے انداز میں روکنے سے ممانعت ہے کہ وہ جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑتے اور ان سے نفع اٹھانا حرام سمجھتے تھے۔

جن لوگوں کے ہاں مال موقوف، واقف کی ملک سے نکل جاتا ہے ان کے درمیان اس بات میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص مال صدقہ، وقف کرے تو یہ اسی وقت نافذ ہو جائے گا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر قبضہ ہو یا نہ وقف جائز ہوگا یعنی اگرچہ واقف کے قبضہ میں رہے وقف نافذ ہوگا جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک جب تک وہ اس کے قبضہ سے نہ نکلے وقف کا نفاذ نہ ہوگا حضرت ابن ابی لیلیٰ، مالک بن انس اور محمد بن حسن رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں۔

کے قول کی تائید کی ہے فرماتے ہیں غلام کی آزادی قول سے نافذ ہوتی ہے کیونکہ وہ مولیٰ کی ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں جاتا ہے جب کہ صدقات اور ھبہ کے لیے محض قول کافی نہیں بلکہ قبضہ بھی ضروری ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ وقف کس کے مشابہ ہے تو ہم دیکھتے ہیں اگر کوئی شخص زمین کا مکان وقف کرے تو جس پر وقف کیا گیا وہ اس کے منافع کا مالک ہوتا ہے اصل چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے معلوم ہوا کہ وقف غلام کو آزاد کرنے کے مشابہ ہے۔

جب کہ ھبہ اور صدقہ قول سے نہیں بلکہ قبضہ کی صورت میں نافذ ہوتے ہیں جب تک وہ شخص قبضہ نہ کرے جسے صدقہ دیا جا رہا ہے یہ نافذ نہ ہوگا تو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ وقف غلام کو آزاد کرنے کے مشابہ ہے کیونکہ یہ بھی کسی انسان کی ملک میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو ملک میں دیا جاتا ہے مسلمان تو محض نفع اٹھاتے ہیں لہذا غلام آزاد کرنے کی طرح یہاں بھی قول کافی ہے پھر دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص اس پر قبضہ کرے گا وہ اس کا مالک نہیں بنتا لہذا اس کا قبضہ کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

رہن کا بیان

باب ۲۷۱، رہن جانور پر سواری کرنا اور اس کے دودھ کو استعمال کرنا

مقروض، قرض خواہ کے پاس جو چیز گروی رکھتا ہے اسے مال مرہون یا رہن کہا جاتا ہے رہن رکھنے والا راہن اور جس کے پاس رہن رکھا گیا اسے مرتہن کہتے ہیں۔

اختلاف یہ ہے کہ کیا راہن، رہن سے نفع اٹھا سکتا ہے یعنی اس جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ وغیرہ استعمال کرنا اس کے لیے جائز ہے یا نہیں۔

ایک جماعت کے نزدیک راہن کو رہن رکھے ہوئے جانور پر سواری کرنے کا حق حاصل ہے کیونکہ وہ اس پر اپنا مال بھی خرچ کر رہا ہے۔

ان کی دلیل یہ حدیث ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سواری پر اس کے نفقہ کے عوض سوار ہونا جائز ہے جب کہ وہ کسی کے پاس رہن رکھی گئی ہو اسی طرح اس نفقہ کے بدلہ میں اس کا دودھ پینا بھی جائز ہے۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ مال مرہون جب تک مرتہن سے راہن اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا نہ اس پر سوار ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کا دودھ استعمال کر سکتا ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ مجمل ہے اس میں اس بات کی وضاحت نہیں کہ کون سوار ہو سکتا ہے اور اس کا دودھ پی سکتا ہے لہٰذا اپنی طرف سے اس سے راہن مراد لینا کیسے صحیح ہوگا اس بات کے ثبوت کے لیے قرآن وسنت یا اجماع سے دلیل کی ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت ہے اس بات کی وضاحت ہے کہ پہلی حدیث میں جس شخص کو سوار ہونے یا دودھ پینے کی اجازت دی گئی ہے اس سے مراد مرتہن ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جانور رہن رکھا جائے تو مرتہن پر اس کا چارہ لازم ہے اور اس کا دودھ پیا جائے اور جو شخص دودھ نوش کرے وہی اس کے نفقہ کا ذمہ دار ہے تو اس روایت کے مطابق سوار ہونے اور دودھ استعمال کرنے کا حق مرتہن کو دیا گیا اور یہ اس نفقہ کا بدلہ ہے جو اس پر ڈالا گیا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مرتہن کے لیے یہ اجازت اس وقت تھی جب سود حرام نہیں ہوا تھا جب سود حرام ہو گیا تو ہر ایسا قرض حرام کر دیا گیا جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے۔

اب اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ مال مرہون کا نفقہ راہن پر ہوگا مرتہن پر نہیں۔ اور مرتہن اسے استعمال بھی نہیں کر سکتا جہاں تک راہن کے مال مرہون سے نفع حاصل کرنے کا تعلق ہے تو اس مسلک والوں پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا جانور رہن رکھے اور خود اس پر سوار بھی ہو تو یہ تمہارے نزدیک بھی جائز نہیں کیونکہ مرتہن کا مالِ مرہون پر قبضہ ضروری ہے قرآن پاک میں بھی یہی فرمایا گیا "فرہان مقبوضۃ"

تو جب مالِ مرہون، مرتہن کے قبضہ میں ہونا ضروری ہے تو راہن اس سے کیسے خدمت لے سکتا ہے۔

نیز اگر راہن نے مرتہن کے پاس بطور رہن لونڈی رکھی ہو تو راہن اس لونڈی سے جماع نہیں کر سکتا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی بھی مال مرہون سے اس وقت تک نفع نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ مال رہن رکھا ہوا ہو حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

حضرت امام شعبی فرماتے ہیں کہ رہن سے کچھ بھی نفع نہ اٹھایا جائے اور یہ وہی حضرت شعبی ہیں جنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ حدیث روایت کی ہے جس سے راہن کو سواری کرنے اور دودھ استعمال کرنے کا حق دینے والوں نے استدلال کیا ہے معلوم ہوا کہ وہ حدیث منسوخ ہے ورنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر تہمت آئے گی کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایت کیا اور پھر خود اس کے خلاف اپنی رائے پیش کی، اور اس طرح آپ کی روایت بھی مشکوک ہو جائے گی لہٰذا ماننا پڑے گا کہ وہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

باب ۲۷، مرتہن کے پاس رہن کا ہلاک ہونا

اگر مال مرہون، مرتہن کے پاس ہلاک ہو جائے تو کیا حکم ہوگا؟

بعض حضرات کے نزدیک مرتہن کی ذمہ داری ہے کہ وہ مال مرہون صحیح سلامت، راہن کے حوالے کرے اور راہن قرض واپس کرے ان حضرات نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الرھن وبما فیہ مال مرہون کو روکا نہ جائے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مالک کی طرف سے اسے نہ نکالا جائے اور اس پر قرض کی ادائیگی ہے۔

ہم کہتے ہیں مرسل روایات میں اس حدیث کے یہ قول قطعاً غلط ہے اور اہل علم نے بالاتفاق اس کا انکار کیا ہے۔

اور اس حدیث کا مفہوم یوں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں لا یغلق الرھن کا مطلب یہ ہے کہ راہن کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ وہ اس کو اس شخص سے خریدے جس کے پاس رہن رکھا ہے حتیٰ کہ کسی دوسرے پر بیچا جائے اور جب مال مرہون کی اتنی قیمت پر بیچا جائے جو قرض سے کم ہے تو بقیہ رقم کم وہ راہن مرتہن کو دے گا اس کو منع نہ کیا گیا اور قرض سے زائد رقم پر بیچے تو یہ زائد رقم راہن کو لوٹا دے اس کو منع کیا گیا ہے اس سے قرض کی ادائیگی ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں ہمارا ثابت مسلک یہ ہے کہ اگر مال مرہون ہلاک ہو جائے تو وہ قرض کے بدلے میں ہلاک ہوگا۔ چنانچہ حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک گھوڑا بطور رہن رکھا پھر وہ گھوڑا مرتہن کے پاس ہلاک ہو گیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا حق چلا گیا یعنی رہن کے ضائع ہونے سے تمہارا قرض بھی ضائع ہو گیا۔

جلیل القدر فقہاء کرام کا یہی موقف ہے اور یہی بات صحابہ کرام اور تابعین سے بھی مروی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں جس کے پاس مال مرہون ہلاک ہو گیا یہ فیصلہ دیا کہ اگر مال مرہون سے قرض کی رقم کم تھی تو وہ زائد رقم لوٹائیں اور اگر قرض زیادہ تھا تو زائد رقم قرض خواہ کے پاس امانت ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کے پاس رہن رکھتا ہے اور مرتہن کہتا ہے کہ مال مرہون، قرض سے زائد قیمت کا ہونا چاہیے اس صورت میں اگر مال مرہون ہلاک ہو جائے تو قرض سے زائد رقم لوٹانا ہوگی اور اگر راہن اپنی مرضی سے ایسی چیز رہن رکھتا ہے جو قرض سے زیادہ قیمتی ہے تو اب ہلاک ہونے کی صورت میں وہ قرض کے بدلے میں ہو جائے گا اور راہن و مرتہن دونوں ایک دوسرے سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔

گویا حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ مال مرہون کے ہلاک ہونے کی صورت میں قرض کی ادائیگی ہو جائے گی البتہ اتنا اختلاف ہے کہ اگر مال مرہون کی قیمت زیادہ ہو تو قرض سے زائد رقم، لوٹانا ہوگی یا نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نزدیک لوٹائے گا یعنی وہ مرتہن کے پاس امانت ہے جب کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک صرف اسی صورت میں لوٹائے گا جب قرض سے زیادہ قیمت کی چیز رکھنا شرط رکھی ہو۔ حضرت قاضی شریح نے بھی یہی فیصلہ فرمایا تھا حضرت ابراہیم نخعی نے بھی وہی موقف اختیار کیا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا حضرت عطاء بھی یہی فرماتے ہیں حالانکہ انہی سے وہ حدیث بھی مروی ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "الرھن لا یغلق" گویا اس حدیث کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کیونکہ ہمارا مخالف بھی یہی کہتا ہے کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرے اس کا بیان کردہ مفہوم حجت ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک بھی وہی ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا ہے۔

قیاس بھی ہمارے مخالف کے مسلک کو رد کرتا ہے کیونکہ اس نے مال مرہون کو امانت قرار دیا جو کسی چیز کے بغیر ضائع ہو جاتی ہے حالانکہ امانتوں کے بارے میں اس بات پر اتفاق ہے کہ امانت رکھنے والا جب چاہے اسے واپس لے سکتا ہے جب کہ

رہن میں یہ بات نہیں بلکہ جب تک قرض کی ادائیگی نہ ہو وہ واپس نہیں لے سکتا اور مرتہن کو اختیار ہے کہ اسے روکے رکھے مال مغصوب کا حکم یہ ہے کہ غاصب اسے روک نہیں سکتا اور مغصوب منہ جب چاہے اس سے لے سکتا ہے اسی طرح جو چیز بطور ادھار دی ہو وہ بھی واپس لی جاسکتی ہے ادھار لینے والا اسے روکنے کا مجاز نہیں معلوم ہوا کہ رہن کا حکم غصب، امانت اور ادھار سے الگ ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ جب تک قرض کی ادائیگی نہ ہو مرتہن، مال رہن کو روک سکتا ہے اور راہن کو واپس لینے کا حق نہیں تو جب رہن کو روکنا، قرض کے روکنے کو متضمن ہے اور اس کی رکاوٹ کا ختم ہونا ادائیگی قرض پر موقوف ہے تو جب تک رہن قائم ہے قرض بھی ثابت ہے اور جب رہن باقی نہ رہے تو قرض بھی باقی نہ رہے گا گویا رہن کی ہلاکت سے قرض ادا ہو جائے گا جس طرح خرید و فروخت میں ہمارے اور ہمارے مخالف کے نزدیک یہی معاملہ ہے کہ بائع، ثمن کی وصولی تک بیع کو روک سکتا ہے اور جب مبیع اس کے پاس ضائع ہو جائے تو ثمن کے بدلے میں ضائع ہوگا اور ثمن ساقط ہو جائیں گے۔

باب ۲۷۳، مزارعت اور مساقات

مزارعت کا معنیٰ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی زمین کسی کو اس طریقے پر دے کہ وہ اس میں کاشت وغیرہ کرے اور فصل دونوں میں تقسیم ہو جائے۔

اور مساقات کا مطلب دوسرے شخص کے باغات کو پانی دینا اور اس سے حاصل ہونے والے پھلوں میں سے مقررہ حصہ لینا ہے۔

کیا مزارعت جائز ہے؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

(۱) بعض حضرات کے نزدیک زمین سے حاصل ہونے والی فصل کے کسی حصے مثلاً تہائی، چوتھائی وغیرہ پر مزارعت جائز نہیں ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے ان کے نزدیک سونے چاندی کے بدلے مزارعت جائز ہے۔

(۲) ایک جماعت کے نزدیک سونے اور چاندی کے بدلے مزارعت جائز نہیں، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد کا یہی مسلک ہے

(۳) جب کہ تیسرے گروہ کے نزدیک سونے چاندی کے بدلے ہو یا زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار کے کسی حصے کے بدلے ہو، دونوں طرح جائز ہے۔

حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کا یہی مسلک ہے۔ پہلے قول والوں نے حضرت ثابت بن ضحاک حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے حضرت ثابت بن ضحاک فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمارے کچھ آدمیوں کے پاس زائد زمینیں تھیں وہ انہیں، نصف، تہائی اور چوتھائی اجرت پر دیتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو بطور عطیہ دے اگر ایسا نہ کرے تو روک رکھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح مزارعت سے ممانعت ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں کہیں مزارعت، کہیں مخابرت کہیں زمین کو کرایہ پر دینے اور کہیں حقل

(کرایہ پر دینا) سے ممانعت کے الفاظ ہیں کسی روایت میں ان سے یوں مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ تین آدمی کاشت کر سکتے ہیں زمین کا مالک کاشت کرے جس شخص کو اس کے (مسلمان) بھائی نے زمین بطور عطیہ دی ہو وہ کاشت کرے اور جو شخص سونے چاندی (روپے پیسے) کے بدلے زمین کرایہ پر حاصل کرے وہ کاشت کر سکتا ہے ان ہی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس آدمی کی زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اس کا (مسلمان) بھائی کاشت کرے لیکن وہ اسے تہائی یا چوتھائی یا مقرر غلہ پر نہ دے۔

جو حضرات سونے چاندی کے بدلے زمین کو کرایہ پر دینا مکروہ جانتے ہیں وہ حضرت طاؤس کے عمل سے استدلال کرتے ہیں۔
صاحبین فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں طرح مزارعت کی اجازت دی ہے بلکہ آپ نے خود اس پر عمل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا علاقہ نصف پیداوار پر دیا پھر حضرت رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے پیداوار کو تقسیم کیا۔
جہاں تک ممانعت کا تعلق ہے تو اس کی وجہ بھی مختلف احادیث سے واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ لوگ زمین کو مزارعت پر دیتے اور جو حصہ چھوٹی نہر کے کنارے یا کنویں کے ساتھ ساتھ ہوتا اس کی پیداوار اپنے لیے رکھتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ ایسا بھی ممکن تھا کہ زمین کے دوسرے حصے میں پیداوار کم ہو بلکہ یہ بھی ہوتا تھا کہ کبھی ایک طرف پیداوار ہوتی ہے اور دوسری طرف نہ ہوتی کبھی دوسری طرف ہوتی اس طرف نہ ہوتی تو آپ نے اس سے منع فرمایا اور یہ بھی مروی ہے کہ بعض حضرات کے پاس زائد زمین ہوتی تو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ خود کاشت کرو یا کسی مسلمان بھائی کو عطیہ کے طور پر دے دو۔

اس مفہوم کی روایات حضرت ابن عمر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔
پہلے قول والوں نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا تو اس میں مزارعت سے ممانعت کی وضاحت نہیں لہٰذا اس کی توجیہ بھی یہی ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں زائد زمینوں کا ذکر ہے تو بطور ترغیب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خود کاشت کرو یا دوسرے بھائی کو دے دو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں اضطراب ہے اور پھر انہی کی دوسری روایت میں اس کی ممانعت کی وجہ بیان کر دی گئی ہے یعنی زمین کے اچھے حصے کی پیداوار خود رکھنا اور دوسرے شخص کو دوسرے حصے کی پیداوار دینا (منع ہے۔)
قیاس، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تائید کرتا ہے کیونکہ مزارعت اور مساقات کو مضاربت پر قیاس کیا گیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ مضاربت کی صورت میں منافع اس وقت تقسیم ہوتے ہیں جب اصل مال موجود ہو لیکن یہاں پھل حاصل ہونے کے بعد درخت جل جائیں یا کٹ جائیں تب بھی منافع تقسیم ہوں گے مضاربت میں مدت مقرر نہیں ہوتی یہاں مقرر ہوتی ہے بہر صورت قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ مزارعت صحیح نہیں ہونی چاہیے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور عمل کی روشنی میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کو ترجیح حاصل ہے۔

باب ۲۷۴: کسی دوسرے کی کھیتی میں اجازت کے بغیر کاشت کرنا

اگر کوئی شخص، دوسرے آدمی کی اجازت کے بغیر اس کی زمین میں کاشت کرے تو اب کیا کرنا ہوگا؟

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ کھیتی، مالک زمین کو ملے گی اور اس نے جو کچھ اس زمین پر خرچ کیا وہ اس کو دے دیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ زمین کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اسے اپنی کاشت شدہ فصل حاصل کرنے دے اور اس وجہ سے زمین کا جو نقصان ہوا ہے وہ وصول کرے اور چاہے تو کاشت کار کو روک دے اور کاٹی ہوئی فصل کے حساب سے قیمت دے کر کھیتی خود رکھ لے پہلے قول والوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کی کھیتی میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کرے تو اس کے لیے اس کھیتی میں سے کچھ بھی نہیں اور اس کا خرچ کیا ہوا مال اس کی طرف لوٹایا جائے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی نہیں ہے بلکہ وہ اس طرح روایت کی گئی ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی دوسرے کی اجازت کے بغیر اس کی زمین میں کاشت کرے اس کے لیے اس کا نفقہ ہے اس کے لیے کھیتی نہیں۔

حضرت یحیی بن آدم نے اسے کتاب الخراج میں بھی اسی طرح روایت کیا ہے یہ حضرت فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسرا آدمی اس کاشت کار کو وہ مال دے گا جو اس نے خرچ کیا اور یہ کھیتی اس کے لیے اس کے بدلے میں نہیں ہوگی تو یہ بات محال ہے۔

کیونکہ جو نفقہ خرچ ہوا وہ قائم نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی بدل ہے کیونکہ کام کرنے والوں کو دے دیا گیا اور اسی طرح ضرورت پر خرچ کر دیا گیا یعنی اب وہ باقی نہیں تو زمین کے مالک پر وہ اسی صورت میں واجب ہوگا جب اس کا کوئی بدل ہو — لہٰذا اصل حدیث وہ ہے جو دوسرے قول والوں نے پیش کی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ کاشت کار اس کھیتی میں سے اپنے لیے کچھ نہیں لے سکتا کہ وہ اس کا اس طرح مالک ہو جس طرح اپنی ذاتی کھیتی کا ہوتا ہے یا اسے کوئی زمین بطور عطیہ حاصل ہوتی ہے اور وہ اس میں کاشت کرتا ہے بلکہ وہ اپنا خرچہ وصول کر کے باقی کو صدقہ کر دے — یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی بہترین توجیہ یہی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مردہ زمین کو زندہ (آباد) کیا تو وہ اسی کے لیے ہے اور ظالم کے پسینے کا کوئی حق نہیں ایک حدیث میں یوں ہے کہ آپ نے ایسے درخت دیکھے تو کاٹنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ وہ شخص اس کھیتی میں سے اپنے اخراجات وصول کر کے باقی صدقہ کر دے البتہ زمین کا مالک چاہے تو اسے کاٹی ہوئی فصل کے مطابق قیمت دے اور یہ کھیتی اس کی ہو جائے گی لیکن قیمت کے بغیر وہ نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی کاشت کار کا خرچ کیا ہوا مال اس مالک زمین کے ذمہ ہوگا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار آدمیوں نے شرکت کی ایک نے بیج کی ذمہ داری اٹھائی دوسرے نے کام کی تیسرے نے زمین پیش کی اور چوتھے نے بیلوں کی پیشکش کی جب فصل کاٹی اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بیج والے کو کھیتی دے دی۔ کام کرنے والے کو معلوم اجرت دی اور بیل والے کو ایک درہم دیا اور زمین والے کو کچھ نہ دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مزارعت کو فاسد قرار دے کر زمین کے مالک کو کچھ نہ دیا صحابہ کرام اور تابعین کا بھی یہی عمل تھا

ایک شخص نے کسی چیز کی بیع [illegible] کی تعیین نہ کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر کسی نے اس [illegible] کے [illegible] تو [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] توڑ دے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں یہی فیصلہ دیا [illegible] کہ اس صورت میں [illegible] مالک کو [illegible] جب وہ [illegible] قیمت [illegible]۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

شفعہ کا بیان

باب ۲۷۵۔ پڑوسی کے لیے حق شفعہ

کیا پڑوسی کے لیے حق شفعہ ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ پڑوسی کو شفعہ کا کوئی حق نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف شریک کو حق شفعہ دیا ہے آپ نے فرمایا جس زمین، راستے اور دیوار میں شرکت ہو تو جب تک شریک کو پیش کش نہ کی جائے اسے بیچنا جائز نہیں اب اس کی مرضی ہے کہ خود لے یا چھوڑ دے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ تم نے بیان کیا صحیح ہے لیکن پہلے اس شخص کو حق ہوگا جو غیر منقسم بیع میں شریک ہے پھر اس کے لیے جسے تقسیم کے بعد راستے کا اشتراک حاصل ہے پھر متصل پڑوسی کے لیے حق ہوگا۔

اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک کے لیے شفعہ ثابت فرمایا لیکن غیر شریک سے نفی نہیں فرمائی جب کہ دوسری احادیث میں پڑوسی کے لیے شفعہ ثابت فرمایا ہے، آپ نے فرمایا پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے جبکہ دونوں کا راستہ ایک ہو اگر غائب ہو تو اس کا انتظار کیا جائے تو دونوں میں تضاد نہیں ہے۔

پہلے قول والے اعتراض کرتے ہوئے یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر منقسم میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا تو جب حدود متعین ہو جائیں تو شفعہ کا حق نہ ہوگا اس میں حد بندی کے بعد شفعہ کی نفی کی گئی ہے اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ اصل میں یہ حدیث منقطع ہے اور ہمارے مخالف کے نزدیک منقطع حدیث حجت نہیں اور اگر اس حدیث کو متصل الاسناد بھی مان لیا جائے تو مخالف کے لیے اس میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں حضور علیہ السلام کے فیصلہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا گیا کہ جب حدود مقرر ہو جائیں تو شفعہ نہیں، یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے ہے۔

پھر دوسری حدیث میں اس بات کی وضاحت موجود ہے وہ یہ ہے کہ جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیے جائیں تو شفعہ نہیں۔ تو اس حدیث میں راستوں کے الگ الگ ہونے کا ذکر ہے لہٰذا پہلی روایات میں بھی یہی احتمال ہوگا کہ حد بندی کر دی جائے تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا۔

اب سوال ہوا کہ اس سے تو راستے میں شرکت کے باعث شفعہ کا ثبوت ہے پڑوسی کے لیے کیسے ثابت کیا گیا، تو جواب کہا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مکان کا پڑوسی اس مکان کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

ایک حدیث میں فرمایا کسی مکان کا پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

اب سوال ہوا کہ ممکن ہے اس سے شریک مراد ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ جار (پڑوسی) اسی کے لیے استعمال فرمایا جس کے لیے لوگوں میں معروف ہے حدیث میں آتا ہے جو چیز تم سے تمہارا پڑوسی قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے

اب سوال ہوا کہ بیوی کو پڑوسی کہا گیا تو اس کا جواب دیا گیا کہ یہ صحیح ہے لیکن ظاہر بات ہے کہ اس کو خاوند کے ساتھ قرب کی وجہ سے ایسا کہا گیا یہ مطلب نہیں کہ ان کے گوشت اور خون ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔

جب ایک سوال ہوا کہ ان تین قسم کے لوگوں کو شفعہ کا حق ہے تو آپ بعض کے لیے شفعہ ثابت کرتے ہیں اور بعض کے لیے نہیں اس کی کیا وجہ ہے کہ جو شخص کسی چیز میں شریک ہوتا ہے وہ اس چیز میں اور اس کے راستے دونوں میں شریک ہوتا ہے لیکن محض راستے کا شریک اصل چیز میں شریک نہیں لہٰذا جو مبیع میں شریک ہے وہ اولیٰ ہے پھر پڑوسی کے مقابلے میں وہ زیادہ حق رکھتا جسے شرکت حاصل ہے اگرچہ راستے میں ہو،

حضرت عثمان غنی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی طرف سے اختلاف نقل کیا گیا کہ انہوں نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں تو شفعہ نہیں تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اس کی وضاحت بھی وہی ہے یعنی جب حد بندی کے بعد راستے الگ الگ ہو جائیں۔

اجاروں کا بیان

باب ۲۷۶، تعلیم قرآن پر اُجرت لینا کیسا ہے

بعض حضرات فرماتے ہیں قرآن پاک سکھانے پر اُجرت لینا جائز ہے۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام ایک قبیلے کے پاس پہنچے تو ان کا ایک شخص دیوانہ تھا اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا انہوں نے کہا تم اس بڑے عالم کے پاس سے بہتری لائے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دم ہے تو حضرت خارجہ بن صلت کے چچا نے تین دن صبح و شام سورۃ فاتحہ پڑھی اور لعاب جمع کر کے اس پر ڈالتے رہے وہ ٹھیک ہو گیا گویا اس کی رسیاں کھول دی گئیں ان لوگوں نے اجرت دی تو انہوں نے فرمایا پہلے حضور علیہ السلام سے پوچھوں گا چنانچہ آپ نے اجازت دی فرمایا کھاؤ، باطل دم کے ساتھ ممانعت ہے تم نے صحیح دم کے ساتھ کھایا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جس طرح نماز سکھانے پر اُجرت لینا جائز نہیں اسی طرح تعلیم قرآن پر بھی جائز نہیں جہاں تک پیش دہ حدیث کا تعلق ہے تو اس میں تعلیم قرآن پر اجرت کا ذکر نہیں بلکہ دم کرنے کی بات ہے تو چونکہ دم کرنا واجب نہیں لہٰذا اس کی اُجرت لے سکتے ہیں۔ اور قرآن پاک سکھانا واجب ہے لہٰذا اس کی اجرت نہیں لے سکتے۔ قرآن پاک کا سکھانا واجب علی الکفایہ ہے لہٰذا جب بعض حضرات سکھا دیں تو باقی بری الذمہ ہو جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پاک کے ذریعے نہ کھاؤ، حضرت عثمان بن ابوالعاص فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ایک مؤذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت نہ لے۔ اس طرح کی دیگر روایات بھی ہیں تو معلوم ہوا کہ جو کام فرض ہوتا ہے اس پر اُجرت لینا صحیح نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک

دوسروں کو سکھانا واجب ہے لہٰذا اس پر اجرت لینا صحیح نہیں جب کہ تعویذوں وغیرہ کی یہ صورت نہیں۔ لہ

باب ۲۷۷، سینگی لگانے کی اجرت لینا کیسا ہے

بعض حضرات کے نزدیک سینگی (پچھنہ) لگانے کی اجرت لینا مکروہ ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے کی اجرت خبیث ہے اور ایک حدیث میں ہے سینگی لگانے والے کی کمائی حرام ہے ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (سینگی لگانے والے) کی کمائی کو حرام قرار دیا۔

یہ احادیث حضرت رافع بن خدیج، حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سینگی لگانے والے کی کمائی ایک میل ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیئے لیکن حرام نہیں ہے کیونکہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے کو اجرت دی ہے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اسی طرح حضرت انس اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کون سا حکم منسوخ ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو طیبہ نے اس کی اجرت کے بارے میں پوچھا (ابو طیبہ سینگی لگایا کرتے تھے) آپ نے فرمایا اس کے قریب نہ جاؤ دوبارہ سوال کیا تو فرمایا پانی لانے والے اونٹ کو کھلا دو ایک روایت میں ہے فرمایا کہ اپنے غلام کو کھلاؤ معلوم ہوا کہ یہ حرام نہیں کیونکہ اگر یہ کمائی حرام ہوتی تو غلام یا جانور کو کھلانے کا حکم نہ دیا جاتا کیونکہ جس چیز کا کھانا حرام ہو اسے غلام کو کھلانا بھی جائز نہیں تو معلوم ہوا کہ ممانعت والا حکم منسوخ ہے اور وہ پہلے کا حکم ہے حضرت امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا یہی مسلک ہے قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ رگ کا فصد لگانے کے لیے اجرت لینا جائز ہے تو سینگی بھی اسی قسم کا عمل ہے لہٰذا اس کی کمائی بھی حلال ہے اگرچہ بچنا بہتر ہے۔

باب ۲۷۸، گری پڑی اور گمشدہ اشیاء کا حکم

اگر کسی شخص کو کوئی گمشدہ جانور مل جائے تو اس پکڑ کر لے جانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض حضرات اسے ناجائز قرار دیتے ہیں اور وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اگر وہ چیز اس مقصد کے لیے لی جائے کہ اس کی تشہیر کرے تاکہ اس کے مالک تک پہنچ جائے اور ضائع ہونے سے بھی بچ جائے تو ایسا کرنا جائز بلکہ بہتر ہے جس حدیث سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے۔ اس میں اس وجہ سے ممانعت ہے کہ وہاں مقصد کوئی دوسرا ہے چنانچہ حضرت جارود رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں ایک دوسری روایت میں

لہ متقدمین فقہاء کے نزدیک عبادت کے کاموں مثلاً تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز نہیں لیکن متاخرین فقہاء کرام نے دین کے کاموں میں سستی واقع ہونے کے پیش نظر فتویٰ دیا کہ تعلیم قرآن و فقہ نیز امامت و اذان پر اجرت لینا جائز ہے (بہار شریعت حصہ ۱۴ ص ۱۱۳، ۱۱۴ ملخصاً)

اس مسئلے کو واضح کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور ہم کمزور اونٹوں پر سوار تھے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم نہر کے کنارے پر گزرتے ہیں اور اونٹ پاتے ہیں تو کیا ہم ان پر سوار ہو سکتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے ــ گویا سوار ہونے کے بارے میں سوال پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی، تشہیر کے بارے میں سوال نہ تھا اور نہ ہی اس کی ممانعت ہے اسی طرح دیگر جن روایات میں ممانعت ہے ان کا مطلب بھی یہی ہے ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ کر مالک کے لیے رکھنے کی اجازت دی ہے حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! مجھے بتائیے اگر کوئی گمشدہ جانور میرے اونٹوں کے حوض پر آجائے اور میں اس کو پانی پلاؤں تو میرے لیے اجر ہوگا۔

آپ نے فرمایا پیاسے جگر (کو سیراب کرنے) میں ثواب ہے۔

ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر گمشدہ چیز کے بارے میں پوچھنے لگا۔ تو آپ نے فرمایا اس کے ڈھکنے اور تھیلی کو یاد رکھو پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ جیسے چاہو کرو۔

اس نے پوچھا گم شدہ بکری؟ فرمایا وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے اس نے پوچھا اونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

فرمایا اس کا مشکیزہ اور جوتیاں اس کے ساتھ ہیں وہ خود پانی پر چلا جائے گا اور گھاس کھائے گا حتیٰ کہ اپنے مالک تک پہنچ جائے۔

اس حدیث میں بھی اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ گمشدہ چیز ہو یا گری پڑی اسے اس مقصد کے لیے اٹھانا جائز ہے کہ ضائع نہ ہو جائے اور اس کی حفاظت کرتے ہوئے اس کی تشہیر کروں گا اور یوں یہ مالک تک پہنچ جائے گی، اونٹ کے بارے میں بھی ممانعت نہیں بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ اس کے ضائع ہونے کا خطرہ نہیں۔

ایک حدیث میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی پہچان رکھو اگر اس کے مالک کو پاؤ تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے ــ گویا گم شدہ (ضالۃ) اور گری پڑی (لقطہ) چیز کا ایک ہی حکم ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے گری پڑی چیز ملے تو وہ اس پر دو انصاف والوں کو گواہ بنائے نہ اسے چھپائے اور نہ تبدیل کرے اگر اس کا مالک آجائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہے دے۔

بعض حضرات نے کہا کہ جو چیز خود بخود گم ہو وہ گمشدہ ہے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ گری پڑی (لقطہ) کہلائے گی لیکن یہ وضاحت صحیح نہیں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوا تو اس کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ضالۃ (گمشدہ) کا لفظ استعمال فرمایا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اس سلسلے میں مروی تمام احادیث پر عمل کی یہی صورت ہے کہ جہاں ممانعت ہے تو وہ اس وجہ سے کہ انسان اپنے استعمال کے لیے حاصل کرے اور اس کی تشہیر نہ کرے اور جن احادیث میں اجازت دی گئی تو وہ تشہیر کے ذریعے اس کے مالک تک پہنچانے کی صورت میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فیصلے اور گواہوں کا بیان

باب ۲۷۹، ذمی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور عورت کو رجم کیا جب وہ لوگ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لے کر آئے۔

بعض حضرات نے اس حدیث سے ثابت کیا کہ اگر اہل کتاب ذمی اپنا مقدمہ مسلمانوں کے حاکم کے پاس لائیں اور اس کے فیصلے پر رضامندی ظاہر کریں تو اسے اختیار رہے چاہے فیصلہ کرے چاہے اعراض کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اگر وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کریں یا اعراض فرمائیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ مسلمان حکمران جس طرح مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے ان کے درمیان بھی فیصلہ کرے اور حد دوتا قذکرے البتہ جس کام کو وہ اپنے دین میں حلال سمجھتے ہیں مثلاً شراب نوشی وغیرہ اس میں وہ فیصلہ نہ کرے اگر وہ اپنا مقدمہ مسلمان حاکم کے پاس نہ بھی لائیں تو بھی اسے فیصلہ کرنے کا حق ہے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص (یہودی) گزرا جس کا چہرہ سیاہ کیا گیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اسے کیا ہوا انہوں نے کہا کہ اس نے زنا کیا ہے آپ نے فرمایا تم اس سلسلے میں اپنی کتاب میں کیا پاتے ہو انہوں نے کہا کہ اس کا منہ کالا کر کے اسے سزا دی جائے اور گشت کروائی جائے آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں (بتاؤ) تم اپنی کتاب میں اس کی کیا سزا پاتے ہو انہوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا آپ نے اس سے پوچھا اس نے کہا ہم تورات میں اس کی سزا رجم پاتے ہیں لیکن ہمارے معزز لوگوں میں یہ عمل زیادہ ہو گیا تو ہم نے ناپسند کیا کہ چھوٹے لوگوں پر حد نافذ کریں اور بڑوں کو چھوڑ دیں تو ہم نے ایک بات پر اتفاق کر لیا اور یہ طریقہ نکالا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کیا اور فرمایا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے جس حکم کو مٹا دیا ہے ہم اسے زندہ کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر وہ اپنا مقدمہ مسلمان حاکم کے پاس نہ بھی لائیں تو بھی وہ فیصلہ کر سکتا ہے۔

جہاں تک پہلی حدیث کا تعلق ہے تو اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں فرمائی کہ میں یہ فیصلہ اس لیے کر رہا ہوں کہ وہ میرے پاس لائے ہیں بلکہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ وہ مقدمہ لائے اور آپ نے فیصلہ فرمایا۔ مقدمہ نہ لانے کی صورت میں فیصلہ کرنے کی ممانعت نہیں ہے جو آیت کریمہ پیش کی گئی اس کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ منسوخ ہے اور آیت کریمہ "آپ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کریں اور ان کی خواہش پر نہ چلیں" اس پہلی آیت کے لیے ناسخ ہے۔ ایک تاویل یہ ہے کہ اگر آپ فیصلہ کریں تو اس چیز کے ساتھ فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔

تو جب آیت کی تاویل میں اختلاف ہے تو حدیث سے یہ بات ثابت ہو گئی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ایک اعتراض کیا گیا کہ تم یہودیوں کو رجم نہیں کرتے حالانکہ حدیث میں تو اسی طرح آیا ہے تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں یہی حکم تھا زانی محصن ہو یا غیر محصن، اس کی سزا رجم تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں اسی طرح عمل کرتے تھے کیونکہ جب تک آپ کی شریعت میں اس سلسلے میں کوئی حکم نازل نہ ہوتا آپ پہلی شریعت پر عمل کرتے پھر وہ شریعت منسوخ ہو گئی اور حضور علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ جو لوگ ایسا کریں تو انہیں گھروں میں بند کر دو حتیٰ کہ وہ مر جائیں یا اللہ تعالیٰ کوئی حکم نازل کر دے اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہوا اور حد کا حکم نازل ہوا لیکن محصن اور غیر محصن میں فرق نہ کیا گیا اس کے بعد غیر محصن کے لیے کوڑے اور محصن کے لیے رجم کا حکم نازل ہوا محصن کے بارے میں اختلاف ہے بعض حضرات نے فرمایا کہ میاں بیوی آزاد اور مسلمان ہوں اور نکاح صحیح کے ساتھ حالتِ بلوغت میں جماع کریں تو یہ احصان ہے، احناف کا یہی مسلک ہے محض میاں بیوی ہونا احصان کے لیے کافی نہیں۔

کچھ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اہل کتاب ایک دوسرے کے ساتھ محصن ہو جاتے ہیں اسی طرح مسلمان مرد اپنی عیسائی بیوی کو محصنہ بنا دیتا ہے لیکن عیسائی عورت اپنے مسلمان خاوند کو محصن نہیں بنا سکتی۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا ایک قول بھی یہی ہے لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ شادی شدہ، مرد شادی شدہ عورت سے جماع کرے تو رجم ہے، میں اس بات کا احتمال ہے کہ ہر شادی شدہ مراد ہو یا بعض شادی شدہ مراد ہوں۔

جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں غلام داخل نہیں غلام شادی شدہ ہو یا کنوارا محصن نہیں ہوتا اسی طرح اس کی بیوی آزاد ہو یا لونڈی، محصنہ نہیں ہوتی لونڈی کا بھی یہی حکم ہے اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد خاص ہے لہٰذا اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جن پر اجماع منعقد ہوا اور چونکہ مسلمان بیوی جو عاقل بالغ ہوں اور انہوں نے نکاح صحیح کے ساتھ جماع کیا ہو وہ بالاتفاق اس میں داخل ہیں جب کہ باقی لوگوں کے بارے میں اختلاف ہے لہٰذا جن کے بارے میں ہمیں علم ہو گیا وہ داخل ہوں گے اور جن کے بارے میں علم نہیں وہ خارج ہیں۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے اس لیے کہ جس طرح غلام اپنی بیوی کو محصنہ نہیں بنا سکتا اور لونڈی اپنے خاوند کو محصن نہیں بنا سکتی اسی طرح جب نصرانیہ عورت اپنے مسلمان خاوند کو محصن نہیں بنا سکتی تو مسلمان خاوند بھی اپنی نصرانیہ عورت کو محصن نہیں بنا سکتا۔ لہٰذا جب یہ لوگ محصن نہیں ہو سکتے تو ان کی سزا رجم نہ ہو گی۔

باب ۲۸: ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا حضرت ابو ہریرہ حضرت زید بن ثابت اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ خاص امور بالخصوص مالی معاملات میں ایک گواہ کی موجودگی میں مدعی سے قسم لے کر فیصلہ کیا جائے۔

جب کہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے فیصلہ کیا جائے اور کسی بھی معاملے میں ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ نہ کیا جائے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خون اور مالوں کا دعویٰ کریں گے لیکن قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

اسی طرح حضرموت کے ایک شخص اور ایک کندی کے درمیان جھگڑا تھا حضرمی نے دعویٰ کی کہ اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے کندی نے کہا کہ یہ میری زمین ہے میرے قبضے میں ہے اور میں اس میں کاشت کرتا ہوں اس کا اس میں کوئی حق نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے پوچھا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں اس نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اسے قسم دے اس نے کہا اس کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں آپ نے فرمایا اس کی طرف سے تمہارے لیے یہی ہے معلوم ہوا کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہوتی ہے مدعی پر نہیں۔

جب دونوں قسم کی روایات میں بظاہر تعارض ہے تو اسے حل کیا جائے گا تاکہ دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکے۔

تو پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں۔ یہ حدیث ربیعہ بن سہیل نے سہیل سے روایت کی ہے دراوردی نے سہیل سے پوچھا تو انہوں نے لاعلمی ظاہر کی دوسری روایت سہیل کے والد ابو صالح کے واسطہ سے حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے تو یہ حدیث منکر ہے کیونکہ ابو صالح کے واسطہ سے حضرت زید بن ثابت سے کوئی حدیث معروف نہیں حضرت ابن عباس والی روایت بھی منکر ہے کیونکہ عمرو بن دینار سے قیس بن سعد کی روایت معروف نہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی روایت میں عبد الوہاب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جب کہ حفاظ حدیث حضرت مالک سفیان ثوری اور دیگر حضرات نے اسے بواسطہ جعفر ان کے والد سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا یعنی اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

اور اگر یہ حدیث صحیح ثابت بھی ہو تو اس میں اس فیصلے کی وضاحت نہیں، ہو سکتا ہے وہی صورت ہو جو پہلے قول والوں نے بیان کی۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ سے قسم لی یعنی مدعی کے پاس گواہ پورے نہ تھے ایک گواہ تھا تو اس کی موجودگی میں مدعیٰ علیہ سے قسم لی۔

اور یہ ان لوگوں کا رد ہو گا جو کہتے ہیں کہ مدعی محض دعویٰ کی بنیاد پر مدعیٰ علیہ کو قسم نہیں دے سکتا جب تک اس بات پر گواہی نہ پیش کر دے کہ اس کے اور مدعیٰ علیہ کے درمیان نزاع ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں وہ گواہ مراد ہو جو دو گواہوں کے قائم مقام ہے جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کو دو گواہوں کے قائم مقام قرار دیا تو اب قسم کا مطلب یہ ہو گا کہ مدعیٰ علیہ نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ وہ مدعی کا حق دے چکا ہے تو مدعی سے قسم لی گئی کہ اس نے حق ادا نہیں کیا اور پھر مدعی کے حق میں ایک گواہی کے ساتھ فیصلہ ہوا کیونکہ یہ گواہی دو گواہیوں کے برابر تھی۔

جب یہ تمام احتمالات ہیں اور دوسری احادیث واضح کرتی ہیں کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہوتی ہے تو اب دونوں احادیث پر عمل کی یہی صورت ہو گی کہ مدعی پر صرف گواہ پیش کرنا ہے قسم نہیں اور اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو مدعیٰ علیہ کو قسم دی جائے گی۔

قرآن پاک میں بھی یہی فرمایا گیا کہ اپنے مردوں میں سے دو مرد گواہ بناؤ اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔

ایک متفق علیہ حدیث میں فرمایا گیا کہ ایسے شخص کی گواہی سے فیصلہ نہ کیا جائے جس سے کوئی شخص اپنی طرف نفع کھینچتا ہے یا اپنے آپ سے کسی تاوان کو دور کرتا ہے تو اب اگر وہی شخص گواہ بھی پیش کرے اور قسم بھی اٹھائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ یہ سب کچھ اپنے

نفع کے لیے کر رہا ہے اور اس میں مدعی علیہ کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔
اور پھر اس موقف کے مدعی حضرات اسے مالی معاملات کے ساتھ خاص کرتے ہیں یہ بھی اس قول کے بطلان کی دلیل ہے۔

باب ۲۸۱، مدعی پر قسم کو لوٹانا

قاعدہ یہ ہے کہ مدعی پر گواہی پیش کرنا اور مدعیٰ علیہ پر قسم ہے۔ لیکن بعض حضرات کہتے ہیں کہ مدعیٰ علیہ، مدعی پر قسم کو لوٹائے اگر مدعی قسم اٹھائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کسی چیز کا مستحق نہیں ہوگا۔

اس بات پر ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک انصاری یہودیوں کے علاقہ (خیبر) میں شہید کر دیئے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کے طریقے پر قسم کے سلسلے میں انصار سے فرمایا کہ یہودی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے انہوں نے عرض کیا ہم کفار کی قسمیں کیسے قبول کر لیں آپ نے فرمایا کیا تم قسم اٹھا کر اپنا حق کہتے ہو؟۔

تو یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قسم جو پہلے مدعیٰ علیہ پر ڈالی تھی اسے مدعی کی طرف لوٹا دیا۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ مدعی پر قسم نہیں لوٹائی جائے گی ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ قسم مدعیٰ علیہ نے مدعی پر نہیں لوٹائی تو ہو سکتا ہے قسامت کا یہی حکم ہو اور یہ ہی ممکن ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی بات کا انکار کرتے ہوئے یہ بات فرمائی ہو جیسے کہا جاتا ہے کہ وہ دعویٰ کر کے مستحق ہو جائیں گے مطلب یہ ہے کہ جب تم ان کی قسموں کو نہیں مانتے تو کیا تمہاری قسموں پر فیصلہ کر دیا جائے جب کہ تم مدعی ہو۔

جب دونوں باتوں کا احتمال ہے تو دوسری احادیث کے ذریعے فیصلہ ہوگا تو اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ پر دیا جائے تو کئی لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں پر دعویٰ کریں گے لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ مدعی کے لیے اپنے دعویٰ پر دلیل دینا لازم ہے اور وہ ایسی دلیل نہ ہو جس کے ذریعے وہ اپنی طرف نفع کھینچے یا اپنے آپ سے کسی تاوان کو دور کرے تو اگر مدعیٰ علیہ کی طرف سے مدعی کو قسم دی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مدعی خود ہی دعویٰ کرے اور خود ہی قسم اٹھا کر نفع مند ہو جائے گا۔

اس پر یہ سوال ہوا کہ جب مدعیٰ علیہ اس بات پر راضی ہے تو کیا حرج ہے؟ تو اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مدعیٰ علیہ کی رضا مندی سے کوئی حکم نافذ کر دیا جائے مثلاً اگر کہا جائے کہ میں نے فلاں آدمی پر جس چیز کا دعویٰ کیا ہے وہ اس پر راضی ہے تو کیا محض مدعیٰ علیہ کی رضا مندی سے فیصلہ کر دیا جائے گا؟ ایسا ہرگز نہیں ہوگا تو جب صورت حال یہ ہے تو یہاں بھی اسی طرح ہوگا کہ مدعی گواہ پیش کرے ورنہ مدعیٰ علیہ کو قسم دی جائے، مدعی کو قسم نہیں دی جائے گی۔

(احناف کا یہی مسلک ہے)

باب ۲۸۲، کیا گواہی دینا اور حاکم کا قبول کرنا ضروری ہے؟

حاکم کے طلب کرنے سے پہلے گواہی دینا جائز ہے یا نہیں بعض احادیث میں اس کی مذمت کی گئی ہے اس لیے کچھ حضرات

اسے صحیح نہیں سمجھتے جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک حاکم کے طلب کرنے سے پہلے بھی گواہی دینا جائز ہے بلکہ اچھا ہے۔
حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے دونوں طرف کی روایات نقل کرنے کے بعد دوسرے قول والوں کے موقف کو ترجیح دیتے ہوئے احادیث میں تطبیق دی ہے۔

پہلے قول والوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے آپ نے فرمایا میرے صحابہ کرام سے اچھا سلوک کرو پھر ان لوگوں سے جو ان سے متصل ہیں پھر ان سے جو اُن سے ملے ہوئے ہیں اس کے بعد جھوٹ عام ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک شخص گواہی دے گا حالانکہ اس سے طلب نہیں کی جائیگی اور قسم اُٹھائے گا حالانکہ اس سے اس سے مطالبۂ قسم نہیں ہو گا۔

اس مضمون کی متعدد روایات آتی ہیں اور ان روایات سے استدلال کرتے ہوئے ان حضرات نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے ان لوگوں کی مذمت فرمائی ہے جو اس طرح کی گواہی دیتے ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ان روایات میں جس گواہی کا ذکر ہے وہ جھوٹی گواہی ہے مطلق گواہی مراد نہیں یعنی وہ لوگ جھوٹی گواہی دینے میں پہل کریں گے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس زمانے میں جھوٹ پھیل جائے گا۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ پھر وہ لوگ آئیں گے جن کی گواہیاں، اُن کی قسموں سے اور قسمیں گواہیوں سے سبقت کر جائیں گی تو اس قسم کی روایات میں حقوق پر گواہی دینا مراد نہیں بلکہ قسم پر گواہی دینا مراد ہے یعنی کوئی شخص "اشہد باللہ" کے الفاظ کے ساتھ قسم کھاتا ہے حضرت ابراہیم فرماتے ہیں ہم بچے تھے، اور اس قسم کی قسمیں اٹھاتے تھے تو ہمارے اصحاب ہمیں منع کرتے تھے جہاں تک حاکم کی طلب سے پہلے سچی گواہی دینے کا تعلق ہے۔

تو اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کی خبر نہ دوں؟ فرمایا وہ لوگ جو طلب شہادت سے پہلے گواہی دیں۔

تو ان روایات میں تطبیق کی یہی صورت ہے کہ جہاں طلب سے پہلے گواہی کی مذمت آتی ہے اس سے مراد جھوٹی گواہی ہے اور جہاں ایسے گواہوں کو بہترین گواہ قرار دیا گیا ہے اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے سچی گواہی دیتے ہیں اس سلسلے میں صحابہ کرام کے واقعات بھی پائے جاتے ہیں، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۸۳، حاکم کا فیصلہ جو حقیقتاً ظاہر کے خلاف ہو

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مقدمات میرے پاس لاتے ہو میں بھی انسان ہوں ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی اپنی دلیل میں زیادہ ہوشیار اور چرب لسان ہو تو میں جس طرح اس سے سنوں اس کے مطابق اس کے بھائی کے حق سے اس کے لیے فیصلہ کر دوں تو (گویا) میں اس کے لیے جہنم کا ٹکڑا کاٹ رہا ہوں وہ اسے نہ لے۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض فقہاء کرام جن میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، نے فرمایا کہ اگر کسی چیز کا مالک بنانے، ملکیت ختم کرنے، نکاح اور طلاق وغیرہ کے سلسلے میں حاکم کا فیصلہ، حقیقت حال کے مطابق ہے تو

وہ باطن میں بھی اسی طرح نافذ ہوگا اور اگر حقیقت میں اس کے خلاف ہے تو عند اللہ قاضی کے فیصلے سے کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔

جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں اگر یہ فیصلہ مالی معاملات سے متعلق ہے اور کسی کو مال کا مالک بنایا گیا ہے تو وہ باطن کے مطابق ہوگا یعنی اگر وہ شخص سمجھتا ہے کہ یہ مال میرا نہیں ہے اگرچہ گواہوں کی گواہی کی بنیاد پر قاضی نے میرے حق میں فیصلہ دے دیا تو اسے یہ مال نہیں لینا چاہیئے اور اگر یہ فیصلہ نکاح اور طلاق سے متعلق ہے اور گواہ بظاہر عادل ہیں اگرچہ بباطن عادل نہ ہوں تو یہ فیصلہ ظاہر کی طرح باطن میں بھی نافذ ہوگا۔

مال سے متعلق فیصلے کے بارے میں ان حضرات نے اسی حدیث سے استدلال کیا جس سے پہلے قول والوں نے استدلال کیا ہے لیکن نکاح و طلاق کے سلسلے میں یہ حضرات ایک دوسری حدیث سے استدلال کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عجلان کے دو بھائیوں میں تفریق کر دی اور فرمایا تمہارا حساب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تمہارے (یعنی خاوند) کے لیے اس (عورت) پر کوئی حق نہیں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جو مہر دیا ہے اس کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا تیرے لیے اس کے ذمہ کوئی مال نہیں اگر تو نے اس کے بارے میں سچ کہا ہے تو جو کچھ تو نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیا وہ اس کا بدلہ ہے اور اگر تم نے اس کے بارے میں جھوٹ کہا ہے تو وہ (مال) تجھ سے بہت دور ہے گویا پہلی روایات مال سے متعلق ہیں اور دوسری روایات مال کے علاوہ فیصلوں سے متعلق ہیں اس طرح دونوں قسم کی روایات میں تطبیق دی جائیگی۔

باب ۲۸۴۔ کیا قرض کی وصولی کے لیے آزاد آدمی کو بیچا جاسکتا ہے

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام کے ابتدائی دور میں آزاد آدمی کو کسی کے قرض کی ادائیگی کے طور پر بیچا جاتا تھا چنانچہ حضرت سُرّق ایک صحابی تھے۔ مصر میں ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے یہ نام کیوں رکھا انہوں نے بتایا کہ یہ نام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے پھر انہوں نے واقعہ بتایا کہ انہوں نے ایک شخص سے اونٹوں کا سودا کیا اور اسے اونٹوں کی رقم دینے کی بجائے خرچ کر دی وہ باہر انتظار کرتا رہا جب کافی دیر بعد باہر آئے تو وہ آپ کو حضور علیہ السلام کے پاس لے گیا آپ نے فرمایا رقم ادا کرو عرض کیا میرے پاس نہیں آپ نے فرمایا تم سرق ہو، اے اعرابی اسے لے جا کر بیچ دو لوگ قیمت لگانے لگے تو اعرابی نے چھوڑ دیا اور رقم بھی نہ لی۔

امام طحاوی فرماتے ہیں جب آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر مقروض تنگدست ہو تو اس کی خوشحالی تک مہلت دو اسی طرح جس شخص نے پھل خریدے۔ اور اس پر قرض زیادہ ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر صدقہ کرو جب یہ رقم پوری نہ ہوئی تو آپ نے قرض خواہ سے فرمایا تمہارے لیے یہی کچھ ہے، یعنی آپ نے اس کو قرض کی ادائیگی کے لیے فروخت نہ کیا تو اب تمام اہل علم کا یہی موقف ہے کہ کسی مقروض کو قرض کی ادائیگی کے لیے فروخت نہیں کیا جائے گا۔

باب ۲۸۵۔ کیا والد اپنی اولاد کے مال کا مالک ہوتا ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے

کہا کہ میرے پاس مال بھی ہے اور میرے اہل وعیال بھی ہیں اسی طرح میرے والد کے پاس بھی مال اور اہل وعیال ہیں میرے والد چاہتے ہیں کہ وہ میرے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا لیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال، تیرے باپ کا ہے۔ ایک حدیث میں فرمایا کہ تمہاری اولاد، تمہارے بہترین کسب میں سے ہے پس اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمایا کہ باپ کو بیٹے کے مال کی ملکیت حاصل ہوتی ہے۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بیٹا جو کچھ کماتا ہے وہ خالصتاً اس کی اپنی ملکیت ہوتی ہے باپ کی نہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا مطلب اسے مالک بنانا نہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر باپ اپنی اولاد کے مال میں تصرف کرنا چاہے تو اسے نہ روکا جائے۔ اگر ملکیت کی بات ہوتی تو بیٹا بھی باپ کا مملوک ہوتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کے بارے میں بھی وہی بات فرمائی ہے جو اس کے مال کے بارے میں ارشاد فرمائی، تو جب بیٹا، باپ کا مملوک نہیں ہوتا تو اسے بیٹے کے مال کی ملک بھی حاصل نہ ہوگی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ جس قدر مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے نفع دیا اتنا کسی کے مال نے نہیں دیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اور میرا مال آپ ہی کا ہے تو اس کا مطلب بھی یہ نہیں تھا کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو اس کا مالک قرار دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ تمہارے مال، تمہاری عزتیں اور تمہارے خون ایک دوسرے پر حرام ہیں تو اس میں بھی والد یا کسی دوسرے کی استثناء نہیں فرمائی آپ نے بدن اور مال دونوں کے بارے میں حرمت کا ذکر کیا تو جس طرح اولاد کا بدن باپ کے لیے حلال نہیں اسی طرح ان کا مال بھی باپ کی ملکیت نہیں البتہ جو حقوق واجب ہیں ان کا حکم الگ ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بیٹے کا عطیہ جانور ہے اس کی قربانی کر دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم اپنے بال اور ناخن کاٹو، مونچھوں کے بال کاٹو اور زیر ناف بال صاف کرو تو یہی تمہارے لیے قربانی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بیٹے کے جانور کی قربانی کی اجازت نہ دی اسی طرح قرآن پاک میں والد کو بیٹے کا وارث قرار دیا گیا اور فرمایا کہ ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ہے، اگر وہ پہلے سے ہی بیٹے کے مال کا مالک ہوتا تو وارث بننے کا کوئی مطلب نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ حدیث شریف کا مطلب تملیک نہیں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۸۶، ایک بچے پر دو آدمیوں کا دعویٰ

اس باب میں اس مسئلے پر گفتگو کی گئی ہے کہ آیا کسی قیافہ لگانے والے کے قول سے کسی بچے کا نسب ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کے قول سے بچے کا نسب ثابت ہو جائے گا، ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک قیافہ شناس مجزز مدلجی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے حضرت زید اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کو اکٹھے لیٹا ہوا دیکھا ان کے اوپر ایک چادر تھی جس سے سر ڈھانپے ہوئے تھے اس نے کہا ان قدموں کا آپس میں تعلق [illegible]

علیہ وسلم خوشی خوشی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہوجاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وجہ سے مسرت ہوئی تھی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بات اس طرح نہیں ان کا نسب تو پہلے سے ثابت تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر خوشی اور حیرانگی ہوئی کہ قیافہ شناس کا قیافہ کس قدر صحیح نکلا۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح کی چار صورتیں ہوتی تھیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ ایک عورت کے پاس کئی لوگ جاتے وہ عورتیں فاحشہ ہوتی تھیں وہ کسی کو نہ روکتیں اور ان کے دروازے پر جھنڈا ہوتا تھا بچے کی پیدائش پر وہ سب جمع ہوتے اور قیافہ شناس جس کے ساتھ چاہتا بچے کو ملا دیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دین حق لے کر آئے تو یہ سلسلہ بند کر دیا گیا اور اس نکاح کو باقی رکھا گیا جس میں قیافہ لگانے والے کی ضرورت نہیں ہوتی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس دو آدمی آئے اور انہوں نے ایک بچے پر دعویٰ کیا آپ نے ان دونوں کے لیے بنو کعب کے ایک قیافہ شناس کو بلایا اس نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا کہ امیر المومنین! یہ دونوں اس میں شریک ہیں آپ نے اسے دُرّے سے مارا اور پھر عورت کو بلا کر فرمایا مجھے صحیح صورت حال بتاؤ۔

اس نے کہا یہ ان دونوں میں سے ایک کا ہے یہ شخص ان کے اونٹ چرایا کرتا تھا تو اس نے اسے (عورت کو) وطی کے بغیر نہ چھوڑا اور یہ خیال کیا کہ اس کا حمل ٹھہر گیا ہے عورت نے اپنے بارے میں کہا کہ پھر مجھے خون آ گیا اس کے بعد یہ دوسرا آیا تو اس نے بھی وطی کے بغیر نہ چھوڑا۔ حتیٰ کہ حمل ٹھہر گیا اب معلوم نہیں یہ کس کا ہے اس کعبی قیافہ شناس نے تکبیر کہی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بچے سے فرمایا ان میں سے جس کے ساتھ چاہو ہو جاؤ۔

پہلے قول والے حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس کے قول پر فیصلہ فرمایا، تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ قیافہ شناس نے کہا تھا کہ یہ ان دونوں کا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں فرمایا بلکہ بچے کو حکم دیا کہ جس کے ساتھ چاہے چلا جائے تو معلوم ہوا کہ فیصلہ بچے پر چھوڑا گیا قیافہ شناس کی بات کو بنیاد نہیں بنایا گیا ایک دوسرے واقعہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دعویٰ کرنے والے دونوں آدمیوں کے حق میں بچے کا فیصلہ دیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے ان دونوں کے دعویٰ پر فیصلہ فرمایا قیافہ شناس کی بات پر نہیں اب اس میں سوال ہوا کہ پھر ان واقعات میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس لوگوں کو کیوں طلب فرمایا تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ دو آدمیوں کا حمل نہیں ہوسکتا تو قیافہ شناس کو اس لیے بلایا کہ وہ بتائیں کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے جب اس نے بتایا تو اب آپ نے دعویٰ کرنے والوں کے دعویٰ پر فیصلہ فرمایا قیافہ شناس کے قول پر نہیں آپ نے اس بچے کو دونوں کا وارث قرار دیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی قسم کے واقعہ میں اسی قسم کا فیصلہ فرمایا تھا اور قیافہ شناس کو نہیں بلایا تھا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ کسی کا نسب ثابت کرنے کے لیے قیافہ شناس کی بات معتبر نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۸۷، خریدار قیمت ادا کیے بغیر مر جائے تو کیا حکم ہے

بعض حضرات فرماتے ہیں اگر کسی شخص نے کوئی سامان خریدا اور اس پر قبضہ بھی کر لیا لیکن ابھی تک قیمت ادا نہیں کی پھر اسے

مفلس قرار دے دیا گیا اس پر قرض بھی ہے اور یہ سامان موجود ہے تو دوسرے قرض خواہوں کے مقابلے میں بیچنے والا اس چیز کا زیادہ مستحق ہے۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ اس سامان کو بیچنے والا اور دوسرے قرض خواہ برابر کے مستحق ہیں کیونکہ اب اس شخص (بائع) کی ملک زائل ہو چکی ہے اور وہ بھی دوسرے قرض خواہوں کی طرح ایک قرض خواہ ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو مفلس قرار دیا گیا پھر کسی شخص (مثلاً بائع) نے اپنا مال اصل حالت میں اس کے پاس پایا تو دوسروں کی نسبت یہ زیادہ حقدار ہے۔

دوسرے قول کے قائلین فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جس مال کا ذکر کیا گیا ہے وہ غصب کیا ہوا، ادھار لیا ہوا اور امانت رکھا ہوا مال بھی ہو سکتا ہے پہلے قول والوں کا موقف تب درست ہوتا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہوتا کہ اگر وہ اپنے اس مال کو پائے جو اس نے اس پر بیچا اور قبضہ بھی دے دیا لیکن ابھی تک قیمت وصول نہیں کی تو یہ شخص دوسرے قرض خواہوں کی نسبت زیادہ حقدار ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا مال چوری ہو جائے یا ضائع (گم) ہو جائے پھر وہ اسے اسی طرح کسی شخص کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے اور خریدار، بیچنے والے سے قیمت واپس لے۔

معلوم ہوا کہ وہ حدیث خرید و فروخت سے متعلق نہیں۔

پہلے قول والوں کی طرف سے اعتراض ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بے مقصد نہیں ہوتا تھا اگر یہ بات اس طرح ہوتی جس طرح تم کہہ رہے تو یہ بات بالکل واضح تھی آپ نے اسے کیوں بیان کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بے مقصد کلام نہیں بلکہ اس کا ایک مقصد تھا وہ یہ کہ اگر کسی شخص کو مفلس قرار دیا جائے تو اس کا مال قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کرنا ضروری ہوگا اب اگر اس میں سے بعض حصے میں کسی شخص کی ملکیت ثابت ہو جائے تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور جس کے قبضہ میں ہے اگر اسے وہ دھوکے سے حاصل ہوتی ہے تو اس کے لیے حکم ثابت نہ ہوگا یعنی یہ اس کی ملک نہیں ہوگی۔

پہلے قول والے مزید استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں خرید و فروخت کی وضاحت ہے مثلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی سامان خریدے پھر خریدار کو مفلس قرار دیا گیا بیچنے والے نے ابھی تک قیمت پر قبضہ نہیں کیا تھا اب اس نے وہ چیز (جو بیچی تھی) بعینہ خریدار کے پاس پائی تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر خریدار مر جائے تو بیچنے والا باقی قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا۔

اس کا جواب یوں دیا گیا کہ یہ حدیث منقطع ہے، انہوں نے فرمایا اگرچہ یہ منقطع ہے لیکن چونکہ یہ پہلی حدیث کی وضاحت کرتی ہے اس لیے ہم نے اسے قبول کیا۔

اس کا جواب دیا گیا کہ اس حدیث میں اضطراب ہے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے عمر بن عبدالعزیز نے اس طرح روایت کی جس طرح شروع میں مذکور ہے اور ابن شہاب زہری نے اس طرح بیان کیا ہے جو ابھی مذکور ہوا۔

لہٰذا تمہیں چاہیے تھے کہ حضرت بشیر بن نہیک کی روایت جو اس کی مثل ہے، کی طرف رجوع کرتے اور اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی اصل قرار دیتے جب تم نے ایسا نہیں کیا تو تمہارا مخالف کہہ سکتا ہے کہ پہلی حدیث

میں مفلس کا حکم بیان ہوا اور اس میں مفلس اور فوت شدہ کے درمیان فرق واضح کیا گیا۔
لہٰذا پہلی حدیث پر عمل ہے اور یہ حدیث منقطع شاذ ہے لہٰذا اسے بطور دلیل پیش نہیں کر سکتے۔
معلوم ہوا کہ دونوں قسم کی احادیث پر عمل کی یہی صورت ہے کہ جب تک ملکیت قائم ہو کسی چیز کا مالک دوسرے قرض خواہوں کی نسبت زیادہ حق دار ہوتا ہے اور اگر ملک باقی نہ ہو تو وہ بھی ایک قرض خواہ ہے تو جب کوئی چیز بیچ دی اور خریدار نے قبضہ کر لیا تو اب بیچنے والا اس چیز کا مالک نہیں بلکہ اس کی قیمت خریدار پر قرض ہے۔
قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ جب کوئی شخص کسی پر کوئی چیز بیچ دے تو جب تک قیمت وصول نہ کرے اسے روک سکتا ہے اور اگر خریدار مر جائے اور اس پر قرض بھی ہو تو بیچنے والا دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوتا ہے، تو جب اس نے وہ چیز روک رکھی ہو تو وہ دوسرے قرض خواہوں کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور جب اسے دے دے اور وہ قبضہ بھی کرے پھر خریدار مر جائے تو اب وہ باقی قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا جب صورت حال یہ ہے تو مفلس قرار دیئے جانے کی صورت میں بھی یہی حکم ہوگا یعنی جب تک چیز اس کے اپنے قبضہ میں ہے باقی قرض خواہ اس سے نہیں لے سکتے اور اگر اس نے خریدار کے حوالے کر دی تھی اب خریدار کو مفلس قرار دیا گیا تو یہ شخص باقی قرض خواہوں کے ساتھ شریک ہوگا تنہا اس چیز کا حق دار نہیں ہوگا۔

باب ۲۸۸ شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیہاتی کی گواہی شہری کے خلاف قبول نہ کی جائے۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی غیر مقبول ہے۔
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر دیہاتی ایسا شخص ہو کہ جب اسے بلایا جائے تو وہ حاضر ہو جائے اور اس میں شہریوں کی طرح اسبابِ عدالت بھی پائے جائیں تو شہری کی گواہی کی طرح اس کی گواہی قبول ہوگی۔

اور جو بلانے پر نہ آئے اس کی گواہی قبول نہ کی جائے۔
اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات مروی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ام سنبلہ اسلمیہ تشریف لائیں اور ان کے پاس دودھ کا ایک مشکیزہ تھا جو بطور ہدیہ حضور علیہ السلام کے لیے لائی تھیں انہوں نے میرے پاس رکھ دیا ان کے پاس ایک پیالہ بھی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہیں خوش آمدید کہا انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں دودھ کا ایک مشکیزہ آپ کے لیے تحفہ کے طور پر لائی ہوں آپ نے برکت کی دعا دیتے ہوئے فرمایا پیالے میں ڈالو انہوں نے پیالے میں ڈالا جب آپ نے پیالہ پکڑا تو میں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا کہ آپ نے فرمایا تھا میں کسی دیہاتی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا، آپ نے فرمایا جو دیہاتی اسلام لائے ہیں وہ دیہاتی نہیں وہ ہماری بستی والے ہیں اور ہم ان کے شہری ہیں جب ہم انہیں بلاتے ہیں تو وہ آجاتے ہیں اور جب وہ ہمیں بلاتے ہیں تو ہم بھی ان کی بات قبول کرتے ہیں اس کے بعد آپ نے دودھ نوش فرمایا۔

تو اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ جو لوگ بدلنے پر آجائیں وہ شہری کی طرح ہیں ان کی گواہی شہری کے خلاف قبول کی جائے اور اگر وہ بدلنے پر نہ آئیں تو وہ شہری کی طرح نہیں ہیں لہذا شہری کے خلاف ان کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

شکار، ذبیحہ اور قربانی کا بیان

باب ۲۸۹، وہ عیب جن کی وجہ سے قربانی جائز نہیں ہوتی

قربانی اور ہدی کے جانور کا عیب سے پاک ہونا ضروری ہے لیکن اس سلسلے میں اختلاف یہ ہے کہ کون سے عیوب سے پاک ہونا لازمی ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ چار عیب ایسے ہیں جو اس جانور میں نہیں ہونے چاہئیں اس سلسلے میں وہ حدیث پاک سے استدلال کرتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قربانی کے کون کون سے جانوروں سے بچا جائے تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا چار عیب ہیں حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور فرماتے تھے میرا ہاتھ حضور علیہ السلام کے ہاتھ سے چھوٹا ہے (پھر فرماتے) لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، جس کی بیماری واضح ہو اور کمزور جس میں مغز (چربی) نہ رہی ہو۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ان چار عیوب کے علاوہ اگر اس کا کان کٹا ہوا ہو تو بھی اس کی قربانی جائز نہیں اور نہ ہی وہ ہدی کے طور پر ذبح کیا جا سکتا ہے۔

ان حضرات نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا، پھٹا ہوا، یا چیرا ہوا ہو اور اسی طرح جو کانا ہو اس کی قربانی نہ کی جائے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں کون سی حدیث پہلے کی ہے اگر حضرت براء رضی اللہ عنہ والی حدیث پہلے کی ہے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ والی روایت میں اضافہ ہوگا اور اگر یہ حدیث منسوخ ہو تو اس کے لیے ثبوت کی ضرورت ہے جب کہ یہ ثابت ہو چکی ہے اور چونکہ دونوں میں تضاد نہیں لہذا دونوں پر عمل کیا جائے گا۔

پہلے قول والوں کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ آپ لوگ اس جانور کی قربانی کو مکروہ نہیں سمجھتے جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو، حالانکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "عضباء القرن" سے منع فرمایا اس کا جواب یہ ہے کہ ایک روایت کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

جہاں تک حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا تعلق ہے جو ابراہیم بن محمد صیرفی نے ان سے نقل کی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں میں نے ایک مینڈھا خریدا تا کہ اس کی قربانی کروں تو بھیڑیئے نے حملہ کر کے اس کی چکی کاٹ دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر دو۔ اس حدیث سے پہلے قول والے ثابت کرتے ہیں کہ یہ عیب قربانی میں مانع نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث اپنی سند اور متن کے لحاظ سے فاسد ہے

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس کے فساد کی وضاحت فرمائی ہے۔
لہٰذا احادیث کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ ان چار عیوب کے علاوہ عیبوں کی وجہ سے بھی قربانی منع ہوگی مثلاً کان کٹے ہوئے تھن اور چکی وغیرہ اگر مکمل کٹے ہوئے ہوں تو قربانی جائز نہ ہوگی، البتہ ان کا کچھ حصہ کٹا ہوا ہو تو اس میں اختلاف ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر چوتھا حصہ یا اس سے زائد کٹا ہوا ہو تو قربانی صحیح نہ ہوگی کم ہو تو ہو جائے گی حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نصف یا اس سے زائد کٹا ہوا ہو تو نا جائز ہے ورنہ جائز ہے۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے یہ قول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میرا قول بھی تمہارے قول کی طرح ہے گویا انہوں نے اپنے قول سے رجوع فرما لیا۔

باب ۲۹۰، امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرنا

عیدالاضحیٰ کے دن نماز عید سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں ہے لیکن بعض حضرات نے فرمایا کہ چاہے نمازِ عید پڑھی جا چکی ہو جب تک امام قربانی نہ کرے اس وقت تک کوئی دوسرا قربانی نہیں کر سکتا۔ ان حضرات کا استدلال یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن مدینہ طیبہ میں عید کی نماز پڑھائی تو کچھ لوگ آئے جو قربانی کر چکے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی قربانی کر چکے ہیں آپ نے فرمایا جو لوگ پہلے قربانی کر چکے ہیں وہ دوبارہ کریں اور جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کر لیں کوئی شخص قربانی نہ کرے۔
علاوہ ازیں یہ حضرات قرآن پاک کی اس آیت سے بھی استدلال کرتے ہیں "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو"
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جب عید کی نماز ہو جائے تو اب قربانی کرنا جائز ہے چاہے امام قربانی کرے یا نہ۔
وہ فرماتے ہیں اس آیت کا تعلق قربانی سے نہیں بلکہ اس کا تعلق دوسری باتوں سے ہے وہ اس کا شان نزول یوں بیان کرتے ہیں کہ بنو تمیم کا ایک وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر کریں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اقرع بن حابس کو مقرر فرمائیں اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ تو میری مخالفت کا ارادہ کر رہے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا یہ ارادہ نہیں جب دونوں طرف سے آواز بلند ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید پڑھنے سے پہلے بکری کے چھ مہینے کے بچے کی قربانی دی تو آپ نے فرمایا تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں اور آپ نے نماز سے پہلے ذبح کرنے سے منع کر دیا معلوم ہوا کہ نماز سے پہلے ذبح کرنا صحیح نہیں ورنہ حضور علیہ السلام نماز کا ذکر نہ فرماتے اس مضمون کی متعدد روایات آئی ہیں حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو نماز سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر چکے تھے آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوبارہ ذبح کرے جب ہم نماز پڑھ چکیں تو اب جو چاہے ذبح کرے اور جو چاہے نہ ذبح کرے اس سے معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں نے جو حدیث پیش کی ہے

اس کا بھی یہی مطلب ہے۔

اور قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے امام ذبح نہ کرے جس طرح حضرت ابو سریحہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما (بعض اوقات) ذبح نہیں کرتے تھے تو کیا دوسرے لوگ ذبح نہیں کریں گے معلوم ہوا کہ امام ذبح کرے یا نہ، جب نماز عید ہو جائے تو اب ذبح کرنا جائز ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۱، قربانی اور ہدی کا اونٹ کتنے آدمیوں کی طرف سے جائز ہے

بدنہ بڑے جانور کو کہتے ہیں اس لیے اس کا اطلاق اونٹ پر بھی ہوتا ہے اور گائے پر بھی — قربانی اور ہدی کے سلسلے میں ایک بدنہ کتنے آدمیوں کی طرف سے جائز ہو گا۔

تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں ان کا استدلال یوں ہے مسور بن مخرمہ اور مروان نے روایت کیا کہ حدیبیہ کے سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ اپنے ساتھ ہدی کے جانور لے گئے صحابہ کرام سات سو تھے اور جانور ستر تھے اور ہر دس آدمیوں کی طرف سے ایک جانور تھا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اس سے زائد نہیں چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو خود حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن ستر اونٹ ذبح فرمائے اور ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے سات آدمی ایک جانور میں شریک ہوں۔

اس طرح کی دیگر روایات بھی مروی ہیں اور یہی صحابہ کرام کا مذہب ہے۔

جب ہم یوم حدیبیہ سے الگ اس بات کا جائزہ لیتے ہیں تو اس سے بھی یہی بات واضح ہوتی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھ پر ایک اونٹنی لازم ہے اور مجھے وہ نہیں ملتی تو آپ نے فرمایا سات بکریاں خرید لو۔ معلوم ہوا کہ ایک اونٹ سات بکریوں کی جگہ ہے تو جب ایک بکری ایک آدمی کی طرف سے ہوتی ہے تو اونٹ سات کی طرف سے ہو گا۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اونٹ گائے کی طرح بڑا جانور ہے (بدنہ ہے) تو جب گائے میں سات سے زائد آدمی شریک نہیں ہو سکتے تو اونٹ میں بھی اتنے ہی شریک ہو سکتے ہیں۔

اس پر اعتراض کیا گیا کہ اونٹ جسمانی طور پر گائے سے بڑا ہوتا ہے لہٰذا اس کا حکم مختلف ہو گا اس کا جواب یوں دیا گیا کہ جانور کے بڑے چھوٹے ہونے سے فرق نہیں پڑے گا کیونکہ گائے چھوٹی ہو یا بڑی، سات آدمی ہی قربانی کریں گے اسی طرح جو لوگ اونٹ میں دس آدمیوں کی شراکت کے قائل ہیں ان کے نزدیک اونٹ چھوٹا ہو یا بڑا تعداد وہی ہو گی لہٰذا اگرچہ گائے اور اونٹ کے جسم میں تفاوت ہے لیکن دونوں بدنہ (بڑے جانور) ہیں اس لیے دونوں کا ایک ہی حکم ہے اور وہ سات آدمیوں کی شراکت ہے زائد کی نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۲ ایک بکری کی قربانی کتنے آدمیوں کی طرف سے ہو گی۔

اس سلسلے میں تین قول ہیں ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ ایک بکری پورے خاندان کی طرف سے کفایت کرتی ہے جب کہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ جتنے لوگوں کی طرف سے قربانی دی جائے کافی ہو گی چاہے وہ ایک خاندان کے ہوں گے یا زیادہ کے تیسرا گروہ کہتا ہے کہ بکری کی قربانی صرف ایک شخص کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

پہلے دونوں گروہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی طرف سے ایک مینڈھے کی قربانی دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے مینڈھے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو سیاہی میں دیکھتا اور سیاہی میں بیٹھتا ہو۔ آپ کے پاس وہ مینڈھا لایا گیا تاکہ آپ اس کی قربانی کریں آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کریں آپ فرماتی ہیں میں نے ایسا کیا پھر آپ نے اسے پکڑا اور مینڈھے کو بھی پکڑ کر لٹایا اور ذبح کر دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام سے (ذبح کرتا ہوں) یا اللہ! اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کی طرف سے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف سے قبول فرما پھر آپ نے اس کی قربانی دی۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے دو موٹے تازے مینڈھوں کی قربانی دی ایک امت کی طرف سے اور دوسرا اپنے اور اپنے اہل بیت کی طرف سے قربان کیا۔

تیسرے قول والے فرماتے ہیں کہ یہ احادیث یا تو منسوخ ہیں یا حضور علیہ السلام کے ساتھ مخصوص ہیں۔

کیونکہ اگر بکری کے لیے تعداد مقرر نہ ہوتی اور غیر معدود افراد کی طرف سے اس کی قربانی ہو جاتی تو گائے اور اونٹ کی قربانی بھی بے شمار لوگوں کی طرف سے جائز ہوتی۔ حالانکہ گذشتہ باب میں احادیث گزر چکی ہیں کہ اونٹ اور گائے کی قربانی سات سے زائد افراد کی طرف سے نہیں ہو سکتی اس سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ گائے اور اونٹ کی قربانی سات سے زائد افراد کی طرف سے نہیں ہو سکتی تو معلوم ہوا کہ بکری کی قربانی بھی زیادہ سے زیادہ سات افراد کی طرف سے ہو سکتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ بکری کی قربانی کتنے افراد کی طرف سے ہو گی تو پچھلے باب میں گزر چکا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا مجھ پر اونٹنی لازم تھی لیکن میں اسے نہیں پاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی جگہ سات بکریاں لے لو معلوم کہ بکری، گائے اور اونٹ کا ساتواں حصہ ہے لہٰذا وہ صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز ہو گی۔

اس قول کے مخالفین نے اعتراض کیا کہ بکری کا مسئلہ الگ ہے کیونکہ وہ اونٹ اور گائے سے زیادہ قیمتی ہے تو اس کا جواب دیا گیا کہ یہ بات صحیح نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی کی موجودگی میں گائے یا بکری کی قربانی نہیں کرتے تھے اور جمعۃ المبارک کے لیے حاضر ہونے والوں کے لیے ثواب کا ذکر کرتے ہوئے بھی آپ نے پہلے اونٹ پھر گائے اور اس کے بعد بکری کا ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز ہو گی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل آپ کے ساتھ مخصوص ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۳، قربانی کرنے والے کا حجامت بنوانا یا ناخن ترشوانا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے فرمایا کہ قربانی کرنے والے کے لیے چاند نظر آنے کے بعد بال کٹوانا یا ناخن ترشوانا جائز نہیں جب کہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ کوئی شخص قربانی کرے یا نہ کرے دونوں صورتوں میں وہ بال اور ناخن کاٹ سکتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی (قربانی کا جانور) کے لیے ہار بٹتی تھی پھر آپ ہدی کو بھیج کر خود ہمارے پاس احرام کے بغیر ٹھہرتے اور جن چیزوں سے محرم اجتناب کرتا ہے آپ ان سے پرہیز نہ فرماتے اس حدیث میں اس چیز کی اباحت ہے جسے پہلی حدیث میں ممنوع قرار دیا گیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے یہ روایت احسن ہے کیونکہ یہ متواتر ہے اور اس حدیث کی سند پر طعن کیا گیا اور کہا گیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت مرفوع نہیں بلکہ ان پر موقوف ہے۔

لہٰذا روایت کے طریقے پر دوسرے مسلک والوں کے قول کو ترجیح حاصل ہے اور قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص احرام باندھتا ہے تو وہ جماع بھی نہیں کر سکتا بال اور ناخن بھی نہیں کاٹ سکتا، اور اگر وہ جماع کرے تو احرام فاسد ہو جاتا ہے جب کہ دوسرے امور کے ارتکاب سے احرام فاسد نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ جماع شدید ترین عمل ہے لیکن قربانی کرنے والے پر ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں جماع کی کوئی پابندی نہیں لہٰذا باقی امور یعنی ناخن اور بال وغیرہ کاٹنا بھی منع نہیں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۲۹۴، دانت اور ناخن کے ساتھ ذبح کرنا

حضرت عدی بن حاطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں تو وہ شکار کو پکڑ کر لاتا ہے، میرے پاس پتھر اور لاٹھی کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں کہ میں اس کے ساتھ ذبح کروں آپ نے فرمایا جس چیز کے ساتھ چاہو خون جاری کر دو، اور اللہ تعالیٰ کا نام لو۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمایا دانت اور ناخن سے ذبح کرنا جائز ہے، وہ اترے ہوئے ہوں یا جسم سے متصل ہوں۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں اترے ہوئے ہوں تو جائز ہے لیکن جسم سے متصل ہوں تو جائز نہیں۔

ان حضرات نے اپنے موقف پر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے کل دشمن سے مقابلہ کرنا ہے اور ہمارے پاس چھری نہیں آپ نے فرمایا خون جاری کرو اور اس (جانور) پر اللہ تعالیٰ کا نام لو لیکن دانت اور ناخن استعمال نہ کرو اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے۔

اس حدیث میں دانتوں اور ناخنوں کے ساتھ ذبح کرنے سے ممانعت آئی ہے اب دیکھنا ...

ناخن اور دانت مراد ہیں یا یہ حکم مطلق ہے اگر یہ اترے ہوئے دانتوں کے بارے میں ہے تو جڑے ہوؤں سے ذبح کرنا بدرجہ اولیٰ ناجائز ہوگا اور اگر جڑے ہوئے مراد ہیں تو اترے ہوؤں سے ذبح کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں ادھر حضرت عدی کی روایت میں دانتوں اور ناخنوں کے ساتھ ذبح کرنے کی اجازت مذکور ہے تو اب تطبیق یوں ہوگی، کہ جہاں اجازت ہے وہاں اترے ہوئے مراد ہیں اور جس میں ممانعت ہے اس سے جڑے ہوئے مراد ہیں، چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول بھی اس پر دلالت کرتا ہے حضرت ابو رجاء عطاردی فرماتے ہیں ہم حج کرنے کے لیے گئے تو ایک شخص نے خرگوش کا شکار کیا اور اسے ناخن سے ذبح کر کے بھونا انہوں نے کھایا لیکن میں نے نہ کھایا جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا شاید تم نے بھی ان کے ساتھ کھایا ہے میں نے عرض کیا نہیں فرمایا تم نے اچھا کیا کیونکہ یہ گلا گھونٹ کر مارنا ہے ــــ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ممانعت کی وجہ واضح کر دی یعنی جب ناخن کٹا ہوا نہ ہو تو اس صورت میں وہ ہتھیلی کے ساتھ ذبح ہوگا اور یہ گلا گھونٹنا ہے لہٰذا اگر ناخن یا دانت اترے ہوئے ہوں تو جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۵ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد تک کھانا

کیا قربانی کا گوشت تین دن تک کھایا جا سکتا ہے اور اس کے بعد نہیں!

اس سلسلے میں بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا کہ تین دن سے زائد نہیں کھا سکتے ان کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے آپ نے قربانی کے دن فرمایا اے لوگو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھاؤ لہٰذا اس کو تین دن کے بعد نہ کھاؤ

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ جب تک چاہیں کھا سکتے ہیں اور جمع بھی کر سکتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم بیس دن کے بعد تک کھاتے رہتے تھے۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانیوں کے گوشت کھاؤ اور جمع کرو۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کونسی حدیث ناسخ ہے اور کون سی منسوخ ــــ تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کرنے سے منع کرتا تھا پس جب تک ضرورت سمجھو جمع کر سکتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت بریدہ، ابو سعید خدری، حضرت جابر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ معلوم ہوا کہ ممانعت کی روایات منسوخ ہیں پہلے ممانعت تھی بعد میں اجازت دے دی گئی۔

پہلے قول والوں کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ اگر ممانعت کی احادیث منسوخ ہیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے وقت اعلان فرمایا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھائیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پابندی لگا دی تھی۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے منع فرمایا تھا تو مسلمانوں پر بھوک کی حالت تھی آپ چاہتے تھے کہ دوسروں کو بھی ملے نیز آپ صدقہ کی ترغیب دینا چاہتے تھے۔

چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عابس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس

گیا اور عرض کیا ام المؤمنین! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے کو حرام قرار دیا ہے انہوں نے فرمایا آپ نے یہ اس لیے کیا کہ بھوک کی شدت تھی تو آپ چاہتے تھے کہ امراء، فقراء کو بھی دیں اور ہم ایک پنڈلی پندرہ راتوں تک اٹھا رکھتے تھے۔

یعنی تین دن کے بعد کھانا یا جمع کرانا حرام نہ تھا ــــ اسی طرح دیہات والے کچھ لوگ آگئے اور قربانی کا وقت آگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کے لیے رکھ لو اور باقی صدقہ کر دو۔

لہٰذا جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہی صورت پیش آئی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کی ترغیب دی ممانعت یا حرمت نہ تھی ــــ اس سے دوسرے قول والوں کا موقف ثابت ہو گیا کہ پہلے ممانعت تھی بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۶، بجو کھانا

کیا بجو کو کھانا حلال ہے؟ اس سلسلے میں ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ اسے کھانا جائز ہے ان حضرات نے حضرت ابن ابی عمار اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایات سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یہ شکار سے ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بجو کا کھانا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ہر شکار کھایا نہیں جاتا۔ اب اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے یہ الفاظ کہے ہوں اُدھر ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے (دانتوں سے پھاڑنے والے) جانور کے کھانے سے منع فرمایا اور اس سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں اور بجو بھی ان جانوروں میں سے ہے جو کچلیوں سے کھاتے ہیں جب یہ یقین کے ساتھ ان ممنوع جانوروں میں شامل ہے تو اس کا حکم وہی ہو گا جب تک کوئی قطعی دلیل نہ ہو اس سے خارج نہ ہو گا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۷، مدینہ طیبہ کا شکار

کیا حرم مکہ کی طرح، مدینہ شریف بھی حرم ہے؟ اور اس میں شکار وغیرہ کرنا ناجائز ہے؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ مدینہ شریف بھی مکہ مکرمہ کی طرح حرم قرار دیا گیا ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں لکھا ہوا تھا کہ مدینہ طیبہ عیر سے ثور تک حرام ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ مقام عقیق میں اپنے محل کی طرف تشریف لے گئے آپ نے ایک غلام کو وہاں درخت کاٹتے ہوئے یا لکڑیاں چنتے ہوئے دیکھا، امام ابوجعفر فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ اس حدیث میں یوں ہے کہ انہوں نے اس کا سامان اٹھایا واپس لوٹے تو غلام کے مالک ان کے پاس آکر کلام کرنے لگے کہ ان کے غلام کا سامان واپس کر دیں انہوں نے فرمایا معاذ اللہ میں وہ چیز واپس نہیں کروں گا جو رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عنایت فرمائی ہے۔ اس قسم کی دیگر احادیث بھی مروی ہیں۔

معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ میں بھی شکار کرنا اور درخت کاٹنا حرام ہے، دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ مدینہ طیبہ میں یہ امور ممنوع نہیں ہیں بلکہ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ مدینہ طیبہ کی زینت باقی رہے۔

جیسے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے قلعوں کو گرانے سے منع فرمایا اور خود فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ کی زینت ہیں تو اسی طرح وہاں کے درخت وغیرہ کاٹنے سے بھی صرف اسی وجہ سے منع فرمایا اسے مکہ مکرمہ کی طرح حرم نہیں بنایا گیا۔

حضرت ابو طلحہ کے ایک صاحبزادے ابو عمیر تھے جو حضرت ام سلیم کے بطن سے تھے انہوں نے ایک بلبل پال رکھی تھی جو مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خوش طبعی فرماتے ہوئے پوچھا اے ابو عمیر، نغیر کو کیا ہوا معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ میں پرندے کو بند رکھنا جائز ہے ورنہ حضور علیہ السلام اس کی اجازت نہ دیتے۔

اس پر یہ اعتراض ہوا کہ یہ جس مقام کا واقعہ ہے وہ یقناۃ یا قناۃ نامی جگہ ہے اور وہ حرم مدینہ سے باہر ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حرم مدینہ کے اندر کا بھی یہی حکم ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو مقام عقیق کے شکار کی ترغیب دی اور یہ حرم مدینہ کے اندر ہے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا جائز ہے قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ مکہ مکرمہ میں جانے والے کو احرام باندھنا پڑتا ہے جب کہ مدینہ طیبہ کے لیے ایسا حکم نہیں اگر دونوں کا ایک جیسا حکم ہوتا تو مکہ مکرمہ کی طرح مدینہ طیبہ میں بھی حرمت نفس اور درختوں کی حرمت ایک جیسی ہوتی معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کے درخت وغیرہ دنیا کے دوسرے شہروں کے درختوں کی طرح ہیں حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۸، گوہ کھانا کیسا ہے

اس سلسلے میں مختلف احادیث مروی ہیں اسی بنیاد پر اس کے کھانے میں اختلاف ہے بعض حضرات نے اس کا کھانا حرام قرار دیا، کچھ حضرات اس کا کھانا جائز سمجھتے ہیں بعض کے نزدیک مکروہ ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

جن حضرات کے نزدیک اس کا کھانا حرام ہے ان کی دلیل یہ ہے حضرت عبد الرحمٰن بن حسنہ فرماتے ہیں ہم ایسے مقام پر اترے جہاں گوہ بہت پائے جاتے ہیں ہمیں بھوک لگی ہوئی تھی تو ہم نے کچھ گوہ پکائے جب وہ ہنڈیوں میں ابل رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ تو ہم نے بتایا کہ گوہ ہیں جو ہمیں حاصل ہوئے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی امت کو زمین کے کسی جانور کی شکل میں بدل دیا گیا تھا مجھے ڈر ہے کہ شاید یہ وہی ہو پس انہوں نے ہنڈیاں انڈیل دیں

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ دوسری حدیث میں بھی اسی قسم کا مضمون ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ صحابہ کرام نے اسے بھون کر کھایا اور حضور علیہ السلام نے نہ کھایا اور نہ منع فرمایا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ نے ان کو منع کیوں نہیں فرمایا اس لیے کہ وہ بھوک کی حالت میں تھے یا اس لیے کہ یہ حرام ہے تو اس واقعہ کے علاوہ دیگر احادیث میں بھی ممانعت کا ذکر نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے آکر اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی ایک امت کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا مجھے معلوم نہیں شاید یہ وہی ہو۔ تو ممکن ہے حضور علیہ السلام نے اس وجہ سے منع فرمایا ہے۔ لیکن احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ جن قوموں کی شکلیں بدلی گئیں ان کی نسل نہیں چلی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم سے بندروں اور خنزیروں کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ وہی مسخ شدہ قوم ہے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا ان کے چہرے مسخ کئے ان کی نسل کو باقی نہیں رکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک گوہ لائی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اسے کھایا اور نہ ہی حرام قرار دیا ایک حدیث میں آپ نے فرمایا تم اسے کھاؤ یہ میرے کھانے میں نہیں۔ ایک حدیث میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام کو گوہ کا تحفہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے نہ کھایا ایک سائل آیا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ گوہ اسے دینے کا ارادہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ چیز اسے دیتی ہو جو خود نہیں کھاتی اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اسے اپنے اور دوسروں سب کے لیے مکروہ قرار دیا۔

احناف کا یہی مسلک ہے۔ اس کے حرام نہ ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ ایک دسترخوان پر آپ کے سامنے گوہ کھائی گئی آپ نے اسے نہیں کھایا اور منع بھی نہیں فرمایا اگر یہ حرام ہوتی تو آپ ان کو منع فرماتے۔ حضرت امام طحاوی کا یہی موقف ہے کہ اس کا کھانا حلال ہے۔

باب ۲۹۹، گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا

بعض حضرات کے نزدیک گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا جائز ہے انہوں نے حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے مال میں سے کچھ نہیں رہا کہ میں اپنے گھر والوں کو کھلا سکوں البتہ کچھ گدھے یا گدھیاں ہیں آپ نے فرمایا اپنے قیمتی مال میں سے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ بے شک میں تمہارے دیہاتوں کے کھلے پھرنے والے جانور مکروہ خیال کرتا ہوں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ گھریلو گدھوں کا کھانا جائز نہیں ہے، اس حدیث میں جن گدھوں کا ذکر ہے ممکن ہے ان سے جنگلی گدھے مراد ہوں اور جن دیہاتی گدھوں کو ناپسند فرمایا وہ گھریلو گدھے ہوں علاوہ ازیں غالب بن ابجر کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہم قحط سالی کا شکار ہو گئے ہیں اور ہمارے قیمتی مال گدھے ہیں آپ نے فرمایا اپنے قیمتی مال میں سے کھاؤ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ اجازت حالت اضطرار میں دی گئی۔

جہاں تک ممانعت کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں متعدد روایات آئی ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے کھانے اور عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابن عباس، ابن عمر، حضرت جابر، حضرت براء، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ، حضرت ابوہریرہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی احادیث مروی ہے۔

ان روایات پر چند اعتراضات کئے گئے ہیں۔

پہلا اعتراض یہ ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں سے اس لیے منع فرمایا کہ سواری کی ضرورت تھی اس کا جواب یوں دیا گیا کہ سواری کے لیے گدھوں کی نسبت گھوڑوں کی زیادہ ضرورت تھی لیکن آپ نے اس دن صحابہ کرام کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا۔

ممانعت کی دوسری وجہ یہ بیان کی گئی کہ گدھے گندگی کھاتے تھے، چنانچہ حضرت ابن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہانڈیاں اٹھانے کا حکم دیا اور یہ حکم اس لیے دیا کہ وہ گھریلو گدھے گندگی کھاتے تھے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں صرف ہانڈیاں اٹھانے کا ذکر ہے اس کی وجہ بیان نہیں کی گئی بلکہ احادیث میں مطلقاً ممانعت ہے حضرت ابو ثعلبہ خشنی فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ میرے لیے حرام کیا ہے اور حلال کیا؟ آپ نے فرمایا گھریلو گدھوں اور ہر کچلی والے جانور کو نہ کھاؤ۔

تو اس حدیث میں مطلقاً حرمت بیان کی گئی۔

ممانعت کی ایک وجہ یوں بیان کی گئی کہ انہوں نے کسی کے گدھے زبردستی لئے تھے تو ان کے کھانے سے منع فرمایا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ وہ کسی کے گدھے تھے اور زبردستی لئے گئے تھے تو یہ بات کس طرح ثابت ہوگی کہ ممانعت بھی اس وجہ سے تھی۔ بلکہ یہ بات واضح ہے کہ ان جانوروں کی نجاست کے باعث ممانعت تھی یہی وجہ ہے کہ آپ نے ہانڈیاں انڈیلنے کا حکم دیتے ہوئے انہیں یہ بھی فرمایا کہ ان کو توڑ دیں۔

حالانکہ کسی کی چیز زبردستی لینے سے یہ حکم نہیں آتا حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دعوت میں بکری کا گوشت پیش کیا گیا آپ نے لقمہ ہاتھ میں لیا اور فرمایا کہ بکری کا یہ گوشت مجھے بتاتا ہے کہ اسے ناجائز طریقے پر حاصل کیا گیا ہے آپ نے فرمایا اسے قیدیوں کو کھلا دو۔ تو آپ نے خود کھانے سے پرہیز کیا لیکن پھینکنے کا حکم نہیں دیا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص بکری غصب کر کے اسے پکائے تو اس گوشت کو اس وجہ سے ضائع کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا تو اسی طرح خیبر میں جو گدھے ذبح کئے گئے ان کا گوشت اس لئے ضائع نہیں کیا گیا کہ وہ زبردستی حاصل کئے گئے تھے بلکہ ان کی نجاست کی وجہ سے یہ حکم دیا اور چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز کو حرام قرار دینا اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی طرح ہے لہٰذا گھریلو گدھوں کا گوشت حرام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے بعض لوگوں نے عدم حرمت پر استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "آپ فرما دیجئے مجھ پر جو وحی ہوتی ہے میں اس میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز جو وہ کھاتا ہے حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو یا (لوگوں کا) بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت کیونکہ وہ سخت گندا ہے۔ (آخر تک)

وہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس آیت میں حرام چیزوں کا بیان ہے لیکن گدھے کا ذکر نہیں کیا گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بیان فرمایا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے اولیٰ ہے اور آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ قرآن پاک کی اس آیت سے مستثنیٰ ہے اس طرح قرآن پاک اور احادیث کے درمیان تضاد نہیں ہوگا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیاس کے مطابق گھریلو گدھے کا گوشت حلال ہونا چاہیے کیونکہ یہ چیز حرام ہے وہ گھریلو ہو یا وحشی دونوں صورتوں میں حرام ہے اور جو حلال ہے وہ دونوں صورتوں میں حلال ہے مثلاً خنزیر گھریلو ہو یا جنگلی دونوں طرح حرام ہے تو گدھوں کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے لیکن ہم نے احادیث مبارکہ کی وجہ سے قیاس کو ترک کر دیا۔

باب ۳۰ گھوڑوں کا گوشت کھانا

اس مسئلے میں حضرت امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے درمیان اختلاف ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت

کھانا مکروہ ہے وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

صاحبین نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں گھوڑے کا گوشت کھایا کرتے تھے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں ہم نے عہد رسالت میں گھوڑے کو ذبح کر کے کھایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی اسی مسلک کو اپنایا ہے وہ فرماتے ہیں کہ قیاس کے تقاضے کے مطابق گھریلو گدھوں اور گھریلو گھوڑوں کا ایک جیسا حکم ہونا چاہیے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کی بنیاد پر ان دونوں کے حکم میں فرق کیا گیا خصوصاً حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت گھوڑے کا کھانا حلال قرار دیا جب گھریلو گدھوں کو حرام فرمایا معلوم ہوا کہ دونوں کے حکم میں اختلاف ہے۔

شرابوں کا بیان

باب ۳۰۱۔ حرام شراب کونسی ہے

قرآن پاک میں خمر کو ناپاک اور عمل شیطان قرار دے کر اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ خمر سے کیا مراد ہے؟ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ خمر، انگور اور کھجور دونوں سے ہوتی ہے ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خمر، ان دو درختوں کھجور اور انگور سے ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جس خمر کو قرآن پاک میں حرام قرار دیا گیا وہ انگور کا رس ہے جب وہ جوش مارے اور جھاگ چھوڑے البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جوش مارنا ضروری ہے جھاگ چھوڑے یا نہ۔

ان حضرات نے گذشتہ حدیث کا جواب تین طرح سے دیا ہے فرماتے ہیں ہو سکتا ہے دو پھلوں کا ذکر کر کے ایک مراد لیا گیا ہو جس طرح قرآن پاک میں فرمایا کہ ان دونوں (میٹھے اور کھارے پانی کے دریاؤں) سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں حالانکہ وہ ایک سے نکلتے ہیں اسی طرح فرمایا اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے حالانکہ رسول انسانوں میں سے ہوئے جنوں میں سے نہیں اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے بیعت لیتے ہوئے فرمایا شرک نہ کرنا، چوری نہ کرنا اور زنا نہ کرنا پھر فرمایا جو شخص ان میں سے کسی کام کا ارتکاب کرے پھر اسے سزا دی جائے تو وہ اس کا کفارہ ہے۔ تو یہ کفارہ شرک کے علاوہ گناہوں کا ہے گویا تین باتوں کا ذکر کر کے دو کا ارادہ فرمایا۔ تو اسی طرح انگور اور کھجور کا ذکر کر کے صرف انگور مراد لیے۔

یا اس سے مراد یہ ہے کہ کھجور اور انگور کے پھل کو پانی میں بھگو کر استعمال کیا جائے اسے نقیع کہتے ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں مراد ہوں لیکن حیثیت مختلف ہو یعنی انگور کا رس مراد ہو وہ نشہ دے یا نہ اور کھجور کا رس اس صورت میں جب وہ نشہ دے حرام ہو یعنی دونوں ہی خمر ہوں لیکن انگور میں نشہ دینے کی قید نہیں اور کھجور میں یہ قید ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پانچ چیزوں کا ذکر فرمایا کھجور، انگور، شہد، گیہوں اور جو، تو یہاں بھی وہی احتمالات ہیں البتہ نقیع والا احتمال نہیں کیونکہ انگور اور کھجور وغیرہ کے نقیع اور گندم اور جو کے نقیع کا حکم مختلف ہے ائمہ کرام کے نزدیک گندم اور جو کے نقیع میں کوئی حرج نہیں۔

پہلے قول والوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی استدلال کیا وہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں کچی اور پکی کھجوروں کا نبیذ (رس) بناتے تھے جب خمر اور (شراب) کی حرمت نازل ہوئی تو ہم نے انہیں برتنوں سے انڈیل دیا اور چھوڑ دیا۔ اسی طرح دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ان حضرات کے موقف کی دلیل نہیں بنتی کیوں کہ ہو سکتا ہے کھجور کے خمر سے مراد وہ مقدار ہو جو نشہ دیتی ہے یا یہ کہ انہوں نے اسے اس بنیاد پر بہایا ہو کہ کہیں غلطی سے اس کے قریب نہ چلے جائیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس انگور کا گاڑھا رس تھا معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک یہ خمر نہ تھا حالانکہ اس کا کثیر نشہ دیتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں خمر بعینہٖ حرام ہے اور باقی شرابیں جب نشہ دیں تو اس میں اس بات کا امکان ہے کہ خمر سے مراد انگور ہوں اور ہو سکتا ہے ہر نشہ دینے والی چیز ہو تو جب یہ احتمال موجود ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے پھر بعض کو حرام قرار دیا گیا تو جن کی حلت پر اجماع ہے جب تک ان کی حرمت پر اجماع نہ ہو وہ حرام نہ ہوگی بنا بریں جب تک انگور کے علاوہ پھلوں کے خمر ہونے پر اجماع نہ ہو وہ خمر نہیں امام طحاوی فرماتے ہیں کہ کھجور اور انگور کا نقیع حرام نہیں ہونا چاہیے کیونکہ جب یہ پکائے ہوئے حرام نہیں تو کچا رس بھی حرام نہ ہوگا قیاس کا یہی تقاضا ہے لیکن حدیث کی تاویل میں ہمارے ائمہ نے قیاس کے خلاف موقف اختیار کیا ہے۔

باب ۳۰۲، کتنا نبیذ حرام ہے

انگور اور کھجور وغیرہ کا رس کس حد تک حلال ہے اور کتنا حرام ہے۔

تو بعض حضرات کے نزدیک تھوڑا ہو یا زیادہ دونوں صورتوں میں حرام ہے جب کہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب تک نشہ نہ دے اس کا استعمال مباح ہے اور اتنا زیادہ جو نشہ دے حرام ہے۔

پہلے قول والوں نے اس حدیث شریف سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔

اس حدیث کو حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا اسی قسم کی احادیث دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہیں حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اس چیز کے قلیل سے بھی منع کرتا ہوں جس کی زیادہ مقدار نشہ دے۔

دوسرے حضرات بھی انہی روایات سے استدلال کرتے ہیں لیکن وہ فرماتے ہیں کہ ان روایات میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان سے خاص طور پر وہ مقدار مراد ہو جو نشہ لاتی ہے۔ جب دونوں باتوں کا احتمال ہے تو دیگر روایات کو دیکھا جائے گا ایسا ہم دیکھتے ہیں، کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو اس حدیث کے راوی ہیں ان سے اور دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے کہ کم مقدار جو نشہ نہ دے، حلال ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے آپ کے پاس پھل کا رس (نبیذ) لایا گیا تو آپ نے نوش فرمایا آپ نے برتن بھرا پھر فرمایا طائف کے نبیذ میں تیزی ہوتی ہے پھر پانی منگوا کر اس میں ڈالا اور نوش فرمایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس مشروب لایا گیا آپ نے اپنے منہ کے قریب کیا تو ہٹا دیا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے، اس کے بعد آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا پھر فرمایا جب تمہارے مشکیزے تیز ہو جائیں تو ان کی سختی کو پانی سے توڑ دو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام نے یمن کی طرف بھیجا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہاں دو شرابیں ہوتی ہیں جو گندم اور جَو سے بنتی ہیں ایک کو مزر اور دوسری کو بتع کہا جاتا ہے آپ نے فرمایا پیو لیکن نشہ میں نہ آؤ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت آئی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں بھی اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ قلیل نبیذ کا پینا حلال ہے پہلے قول والوں کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ یہ تو شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) کے بعد کا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی یہی فرمایا تھا کہ میں نے ابھی ان سے شراب کی بُو پائی ہے میں پوچھوں گا اگر اس سے نشہ آیا تو کوڑے لگاؤں گا۔ ان تمام روایات سے پتہ چلتا ہے کہ نبیذ کی وہ مقدار حرام ہے جو نشہ دے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ پانی ڈالنے کے بعد اس کا پینا جائز ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہ شدت کے وقت حرام ہوتا تو پانی ڈالنے کے بعد بھی حرام ہوتا جیسے خمر، پانی ڈالنے کے بغیر بھی حرام ہے اور پانی ڈالیں پھر بھی حرام ہی رہتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب ۳۰۳ شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانا

شراب کے حرام ہونے سے پہلے اہل عرب کچھ برتنوں میں شراب بناتے تھے جن کو دباء، حنتم، نقیر اور مزفت کہتے تھے۔

اب اختلاف یہ ہے کہ ان برتنوں میں نبیذ بنایا جا سکتا ہے یا نہیں؟۔

ایک فریق کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت (کے استعمال) سے منع فرمایا۔

دوسری روایات میں باقی برتنوں کا بھی ذکر ہے یہ روایات حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

دوسرے فریق کا موقف یہ ہے کہ کسی بھی برتن میں نبیذ بنایا جا سکتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ پہلے فریق کی پیش کردہ روایات منسوخ ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں (ان) برتنوں سے منع کرتا تھا اب جن برتنوں میں مناسب سمجھو۔ پیو اور ہر نشے والی چیز سے بچو۔

ایک حدیث میں ہے آپ نے ان برتنوں سے منع فرمایا تو انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں، معلوم ہوا کہ ممانعت والی احادیث منسوخ ہیں اور اب ہر قسم کے برتن میں نبیذ بنانا جائز ہے۔ شروع شروع میں اس لیے منع فرمایا کہ شراب تازہ تازہ حرام ہوئی تھی تو ڈر تھا کہ کہیں ان برتنوں کا استعمال لوگوں کو شراب کے قریب نہ کر دے جب یہ خطرہ باقی نہ رہا تو اجازت دے دی گئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

کراہت کا بیان

باب ۴۰۴ ، مونچھیں مونڈنا

مونچھیں مونڈنا افضل ہے یا کاٹنا؟ اس سلسلے میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے دونوں گروہ احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک مونچھوں کو کاٹنا افضل ہے انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس باتیں فطرت ہیں اور اس میں انہوں نے مونچھیں کاٹنے کا بھی ذکر فرمایا، حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی مضمون کی احادیث مروی ہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جس کی مونچھیں لمبی تھیں تو آپ نے مسواک اور چھری منگوائی اور مسواک رکھ کر چھری سے اس کی مونچھیں کاٹ دیں۔

دوسرے حضرات کے نزدیک مونچھوں کو مونڈنا افضل ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔ ان حضرات نے احادیث اور قیاس سے اپنا موقف ثابت کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس حضرت ابن عمر، حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مونچھوں کو مونڈتے تھے نیز آپ نے فرمایا کہ مونچھوں کو مونڈ دو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پہلے گروہ کی پیش کردہ احادیث کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر، حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ مونچھوں کٹوانا فطرت سے البتہ منڈوانا افضل ہے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی توجیہ یہ ہے کہ ممکن ہے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قینچی نہ ہونے کی وجہ سے آپ مونڈنے پر قادر نہ ہوں۔

احناف قیاس سے بھی اپنے مسلک کی ترجیح ثابت کرتے ہیں وہ یوں کہ احرام سے نکلنے کی صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے کا حکم دیا اور بال کٹوانے کی بھی اجازت دی یعنی منڈوانا افضل ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ یہاں بھی منڈوانا افضل ہو۔

پھر متقدمین کا یہی عمل رہا ہے۔

حضرت عثمان بن عبید اللہ بن رافع مدنی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو سعید خدری حضرت ابو اُسید ساعدی حضرت رافع بن خدیج، حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت انس بن مالک اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم کو اسی طرح (موچھیں منڈواتا ہوا) دیکھا ہے۔

پس موچھوں کو کاٹنے کی بجائے مونڈنے کی افضلیت ثابت ہوگئی اگرچہ جواز دونوں طرح ہے۔

باب ۳۰۵ پیشاب یا قضائے حاجت کے لیے قبلہ رُخ ہونا

اس مسئلہ میں حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے خلاف موقف اختیار کیا ہے امام طحاوی رحمہ اللہ نے تین موقف بیان کرتے ہوئے تیسرے مسلک کی تائید فرمائی ہے۔

پہلا موقف یہ ہے کہ کسی بھی جگہ پیشاب یا قضائے حاجت کے وقت قبلہ رُخ ہونا مکروہ ہے مکانات ہوں، یا صحرا، ان حضرات کی دلیل حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے وہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیشاب اور قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرح منہ نہ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کرو۔

(نوٹ) مدینہ طیبہ میں قبلہ جنوب کی طرف ہے اس لیے آپ نے مغرب کا ذکر فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن جزء زبیدی، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت معقل اسدی رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح کی روایات مروی ہیں، دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ کسی جگہ بھی پیشاب یا قضائے حاجت کے لیے بیٹھیں قبلہ رُخ ہو سکتے ہیں ان حضرات نے حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ، حضرت قتادہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ رُخ نہ ہو اور نہ بیت المقدس کی طرف منہ کرو لیکن میں مکان کی چھت پر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف رُخ کیے ہوئے قضائے حاجت کے لیے دو اینٹوں پر بیٹھا دیکھا ایک روایت میں ہے کہ قبلہ رُخ شام کی طرف پیٹھ کیے ہوئے دیکھا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیت الخلاء میں قبلہ رُخ بیٹھنے سے منع فرمایا اور اُدھر پیٹھ کرنے سے بھی روکا پھر میں نے آپ کو آپ کے وصال سے ایک سال پہلے قبلہ رُخ (ہوکر قضائے حاجت کے لیے بیٹھا ہوا) دیکھا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے گروہ نے جن روایات سے استدلال کیا ہے وہ منسوخ ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہی تھا کہ آپ قبلہ رُخ ہوکر بیٹھے۔

تیسرا گروہ کہتا ہے کہ احادیث کو منسوخ نہ مانا جائے بلکہ دونوں طرف کی احادیث کی یوں تصحیح کی جائے کہ ان کے درمیان تضاد کی بجائے اتفاق ثابت ہو وہ یوں کہ ممانعت کی احادیث میں صحراؤں اور جنگلوں میں اس طرح (قبلہ رُخ) بیٹھنے سے منع فرمایا جب کہ۔ جن روایات میں اس عمل کا ثبوت پایا جاتا ہے وہ گھروں سے متعلق ہیں یعنی گھروں میں قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر سکتے ہیں لیکن صحرا میں ایسا کرنا مکروہ ہے حضرت امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے بھی یہی توجیہ فرمائی ہے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسی قول کو ترجیح دی ہے اور جواز کی احادیث کی تاویل کی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ استدلال صحیح نہیں کہ گھروں اور صحرا دونوں مقامات پر ایسا کرنا صحیح ہے کیونکہ ممکن ہے اس میں صرف گھروں کے اندر قبلہ رخ کی اباحت ہو، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

کی طرح ہے لہٰذا اس میں بھی یہی احتمال ہو سکتا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں جو کچھ فرمایا تو وہ بھی اس بات پر محمول ہو سکتا ہے کہ یہ اس جگہ ہو جہاں آپ نے منع نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ ان روایات میں دونوں طرح کا احتمال ہے یعنی ممکن ہے گھروں اور صحرا دونوں میں ایسا کرنا جائز ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ عمل گھروں کے ساتھ خاص ہو اور اُدھر ممانعت کی روایات بھی پائی جاتی ہیں لہٰذا نتیجہ یہ ہو گا کہ گھروں میں قبلہ رُخ ہو کر پیشاب کرنا مکروہ نہ ہو گا اور صحرا میں مکروہ ہو گا۔

نوٹ:۔ یہ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ کا مسلک ہے حضرت امام اعظم اور صاحبین کے نزدیک گھروں اور صحرا ہر جگہ مکروہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب ۳۰۶ لہسن، پیاز اور گندنا[1] کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ان بُو والی سبزیوں میں سے کچھ کھائے تو وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو ان چیزوں سے اذیت پہنچتی ہے جن سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

حضرت ابن عمر، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت انس، حضرت جابر حضرت بشیر اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایات مروی ہیں۔ ان روایات میں لہسن وغیرہ کا ذکر ہے۔

ان روایات کی بنیاد پر بعض حضرات کے نزدیک بُو والی سبزیاں کھانا مطلقاً مکروہ ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس موقف کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا۔

کہ ممانعت کی وجہ ان سبزیوں کی حرمت نہیں بلکہ اس لیے منع فرمایا کہ جو شخص انہیں کھانے کے بعد مسجد میں آئے تو بُو کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس بات کی وضاحت پائی جاتی ہے آپ نے فرمایا اے لوگو!۔ تم ان دو خبیث پودوں یعنی لہسن اور پیاز سے کھاتے ہو حالانکہ میں دیکھتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی شخص سے (ان کی) بُو آتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت البقیع کی طرف نکال دیا جاتا تھا۔ لہٰذا جو شخص اسے کھائے تو وہ پکانے کے ذریعے اس کی بُو کو ختم کر دے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح فرمایا تھا، معلوم ہوا کہ ممانعت اسی صورت میں ہے جب اس سے بُو آئے اگر اسے پکانے کے بعد بھی بُو آتی ہے تو بھی مسجد میں آنے والوں کے لیے کھانا منع ہو گا اور مطلقاً منع نہ ہو گا۔

چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کھانا تناول فرماتے تو بقیہ کھانا، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیتے ایک دن آپ نے پیالہ بھیجا تو دیکھا کہ اس میں سے آپ نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر پوچھا۔ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ میں اس کی بُو کو ناپسند کرتا ہوں انہوں نے عرض کیا میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ بھی فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سبزی پکائی جاتی اور اس میں لہسن وغیرہ ڈالا جاتا پھر آپ کی خدمت میں لاتے تو آپ ناپسند فرماتے اور صحابہ کرام سے فرماتے ہیں تم اسے کھا لو میں

---

[1] گندنا ایک بدبودار قسم کی سبزی ہے جس کی بعض اقسام پیاز کی طرح اور بعض لہسن جیسی ہوتی ہیں۔

تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں ہوں (یعنی تمہارے اور میرے درمیان فرق ہے) مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ساتھیوں (فرشتوں) کو اذیت نہ ہو۔

اس طرح کی دیگر روایات بھی آتی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ یہ چیزیں حرام نہیں ہیں اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو کھانے کے لیے نہ دیتے اگر کوئی معترض کہے کہ یہ حکم تو اس صورت میں ہے جب لہسن، پیاز وغیرہ کو پکا لیا جائے کچا ہونے کی صورت میں تو بہر حال ممانعت ہوگی تو اسے یوں جواب دیا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بُو کی وجہ سے ناپسند فرمایا جب کہ صحابہ کرام کے لیے مباح قرار دیا تو جب تک اس کی بُو باقی ہوگی اگر وہ پکا بھی لیا جائے تب بھی اس کا وہی حکم ہوگا جو پکنے سے پہلے کا ہے تو پکانے کے بعد بُو کے پائے جانے کے باوجود صحابہ کرام کے لیے اس کا کھانا مباح قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا کھانا حرام نہیں ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گندنا کھائے تو وہ ہماری مساجد میں نہ آئے۔ یہاں تک کہ اس کی بُو چلی جائے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ لہسن، پیاز اور گندنا وغیرہ ایسی سبزیاں جن کے کھانے سے منہ سے بُو آتی ہے ان کا کھانا جائز ہے البتہ جب تک بُو ختم نہ ہو جائے مسجد میں جانا مکروہ ہے۔

باب ۳۰، دوسروں کے باغ سے پھل کھانا

اگر کوئی شخص کسی کے باغ یا ریوڑ کے پاس سے گزرے تو آیا اس باغ کو نقصان پہنچائے بغیر اس سے کچھ کھا سکتا ہے یا کسی بکری کا دودھ پی سکتا ہے یا نہیں؟

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا صحیح ہے ان کی دلیل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی باغ کے پاس آئے تو اس کے مالک کو تین بار آواز دے اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ اس سے کھائے لیکن خراب نہ کرے اور اگر بکریوں کے ریوڑ پر آئے تو اس کے مالک کو آواز دے اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ دودھ پی سکتا ہے لیکن خراب نہ کرے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ضرورت کے بغیر ایسا کرنا جائز نہیں اور مندرجہ بالا حدیث بھی ضرورت کے ساتھ مقید ہے چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں۔

جب کسی قوم کی خوراک ختم ہو جائے اور وہ اونٹوں کو پائیں تو چرواہے کو تین بار پکاریں اگر چرواہا نہ ہو اور اونٹ موجود ہوں تو دیکھیں اگر اونٹوں میں پانی لانے والی اونٹنی ہو تو اس کا دودھ پی لیں لیکن باقی اونٹوں میں ان کا حق نہیں اگر چرواہا آ جائے تو دو آدمی اسے روکیں لیکن اس سے لڑائی نہ کریں اور اگر ان کے پاس درہم ہوں تو مالک کی اجازت کے بغیر حرام ہوگا (یعنی خرید نا ضروری ہوگا)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلی روایت میں جو کچھ فرمایا گیا ہے وہ ضرورت کے تحت ہے۔

خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی حکم مروی ہے آپ نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جانوروں کے تھن اس کا خزانہ ہیں لہٰذا اجازت کے بغیر کسی کے جانور کو دوھنا جائز نہیں۔
حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ ایسا کرنا صحیح ہے تو بھی یہ مہمان نوازی پر محمول ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس جائے اور وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو مہمان نوازی کے انداز سے کے مطابق لے سکتا ہے۔

لیکن چونکہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا اب ایسا کرنا صحیح نہیں، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی روایت اس نسخ پر دلالت کرتی ہے وہ فرماتے ہیں میں اور میرا ایک ساتھی اس قدر بھوکے تھے کہ قریب تھا ہماری سماعت و بصارت ختم ہو جائے ہم لوگوں کے پاس گئے لیکن کسی نے ہماری مہمان نوازی نہ کی پھر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم بھوکے ہیں اور کسی نے بھی ہمیں بطور مہمان کچھ نہیں کھلایا آپ ہمیں خانہ اقدس لے گئے آپ کے پاس چند بکریاں تھیں فرمایا اے مقداد ان کو دودھ کر دودھ تقسیم کر لو الخ۔
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شکایت کے باوجود کسی قسم کے ردعمل کو ظاہر نہیں فرمایا معلوم ہوا کہ مہمان نوازی کا جواب منسوخ ہو چکا ہے پھر دوسری بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کا سامان لینے سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا مال اس کے خون کی طرح حرام ہے۔
خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کسی کی اجازت کے بغیر اس کے باغ سے پھل توڑنا یا کسی بکری کا دودھ حاصل کرنا جائز نہیں، البتہ اس کے پاس کچھ نہ ہو اور سخت بھوک کی حالت ہو تو اجازت ہوگی

باب ۳۰۸، ریشمی لباس پہننا

کیا مسلمان ریشمی لباس پہن سکتا ہے؟ اس سلسلے میں تین مسلک ہیں ایک قول یہ ہے کہ ریشمی لباس، مرد و عورت سب کے لیے حلال ہے۔
دوسرا موقف یہ ہے کہ مرد و عورت دونوں کے لیے حرام ہے۔
جب کہ تیسرا موقف یہ ہے کہ ریشم اور سونا امت مسلمہ کے مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے حلال ہے، احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جُبّے آئے میرے والد حضرت مخرمہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا بیٹا! مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ (ریشمی) جُبّے آئے ہیں اور آپ انہیں تقسیم فرما رہے ہیں لہٰذا مجھے آپ کے پاس لے چلو فرماتے ہیں ہم حاضر ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دولت خانہ میں تھے میرے والد نے کہا بیٹا! حضور علیہ السلام کو میری طرف بلاؤ حضرت مسور فرماتے ہیں میں نے یہ بات گراں محسوس کی اور کہا (اباجان!) حضور علیہ السلام کو آپ کی طرف بلاؤں؟! انہوں نے کہا بیٹا! حضور علیہ السلام جبار (متکبر) نہیں ہیں چنانچہ عرض کیا گیا تو آپ تشریف لائے آپ پر ریشمی قبا تھی جس پر سونا جڑا ہوا تھا فرمایا اے مخرمہ! اسے میں نے تمہارے لیے سنبھال کر رکھا تھا چنانچہ آپ نے وہ قبا انہیں عطا فرما دی۔
اس سے معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ یہ ابتدائی دور کی بات ہے اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا اور اس سلسلے میں بے شمار روایات آئی ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا مگر یہ کہ دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر ہو۔ اس قسم کی متعدد روایات آئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا ممانعت کی احادیث پہلے کی ہیں یا اباحت کی روایات، تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ ان میں سے ناسخ کونسی ہیں اور منسوخ کونسی؟

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا دومۃ الجندل کے حکمران اکیدر بن عبد الملک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ بھیجا اور یہ ریشم سے ممانعت سے پہلے کی بات ہے چنانچہ آپ نے اسے پہنا صحابہ کرام کو یہ جبہ بہت بھلا معلوم ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔

اس حدیث اور اس طرح کی دیگر روایات سے معلوم ہوا کہ شروع شروع میں ریشم پہننا جائز تھا اس کے بعد منع کر دیا گیا نتیجہ یہ نکلا کہ اب اس کا پہننا جائز نہیں۔

ان احادیث سے دوسرے فریق نے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ یہاں مطلقاً ممانعت ہے یعنی مرد و عورت دونوں کے لیے منع ہے۔

تو احناف کی طرف سے ان کو یوں جواب دیا جاتا ہے کہ متعدد روایات میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ ریشم مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے حلال ــــ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے ایک ہاتھ میں سونا اور دوسرے میں ریشم تھا آپ نے فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے حلال ہیں۔

دوسرے قول والوں نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے مشابہت کی وجہ سے مسلمانوں کو سونے اور چاندی کے برتنوں سے منع فرمایا اور اس میں مرد و عورت برابر ہیں لہذا ریشم کے استعمال کا حکم بھی دونوں کے لیے ایک جیسا ہوگا تو انہیں یوں جواب دیا گیا کہ یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر زرد رنگ کے کپڑے دیکھے تو فرمایا یہ کفار کا لباس ہے اسے نہ پہنو لیکن اس کے باوجود آپ نے یہ لباس عورتوں کے لیے حلال قرار دیا چنانچہ ایک شخص ایسے کپڑے پہن کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ کپڑے تنور کے لائق ہیں چنانچہ وہ شخص گیا اور اپنے کپڑے ہنڈیا کے نیچے یا تنور میں ڈال دیئے دوبارہ حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے کپڑوں کے ساتھ کیا کیا اس نے کہا میں نے آپ کے حکم پر عمل کیا آپ نے فرمایا میں نے تمہیں اس بات کا حکم نہیں دیا تھا تم نے اپنی بعض خواتین کو کیوں نہیں دے دیئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کپڑوں کو کفار کا لباس قرار دینے کے باوجود عورتوں کے لیے حلال قرار دیا۔

مخالفین نے احناف پر اعتراض کرتے ہوئے پوچھا کہ تم نے ریشم کو زرد رنگ کے کپڑوں پر قیاس کرتے ہوئے مرد و عورت کے درمیان حکم میں تفریق ثابت کی لیکن سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے میں دونوں کا حکم ایک جیسا ہے تو اس پر قیاس کیوں نہیں کرتے۔

اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ ریشمی کپڑا بھی لباس ہے اور زرد رنگ کا کپڑا بھی لباس ہے اور لباس ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں جب کہ سونے اور چاندی کے برتن لباس نہیں بلکہ برتن ہیں اور لباس کو لباس پر قیاس کیا جاتا ہے برتنوں پر نہیں۔ تو احادیث مبارکہ اور

قیاس کی روشنی میں احناف کا موقف ثابت ہوا کہ ریشمی لباس اُمت کے مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے حلال ہے۔

باب ۳۰۹۔ جس کپڑے کا حاشیہ یا تانا ریشمی ہو

جس کپڑے کا حاشیہ یا تانا ریشمی ہو اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس قسم کا کپڑا پہننا بھی جائز نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کا پہننا امت مسلمہ کے مردوں کے لیے حرام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ باب میں احادیث گزر چکی ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب ریشم حاشیے اور بیل بُوٹوں سے تجاوز کر جائے۔ یا تانا ریشم کا ہو اگر تانا ریشم کا اور بانا کسی دوسرے دھاگے سے ہوں۔ یا کپڑے پر لگا ہوا ریشم محض حاشیہ کی حد تک ہو تو اس کا پہننا حلال ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمارے پاس ایک ریشمی کناروں والی چادر تھی۔ اور ہم اسے پہنا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ تھا جس کا گریبان اور آستینیں وغیرہ ریشمی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا لیکن تانا ریشمی ہو یا کناروں پر ریشم ہو تو اس سے منع نہیں فرمایا۔ چنانچہ صحابہ کرام کے بارے میں مروی ہے کہ وہ خز (ریشم اور اُون کا بنا ہوا کپڑا) پہنتے تھے اور اس میں ریشم ہوتا تھا۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر خز کا جبہ دیکھا حضرت لیسر بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پر ایک شامی جبہ دیکھا جس کا قوام (تانا) ریشم سے تھا۔ دیگر صحابہ کرام کے بارے میں بھی اسی طرح کی روایات آتی ہیں۔

معلوم ہوا کہ ایسا کپڑا پہننا جس کے کناروں پر ریشم ہو یا اس میں ریشمی نقش و نگار ہو یا اس کا تانا ریشم کا اور بانا غیر ریشمی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

باب ۳۱۰۔ ہلتے ہوئے دانت کو سونے سے باندھنا

اگر کسی شخص کا دانت ہل رہا ہو تو کیا اسے سونے کی تار سے باندھ سکتا ہے؟ بواسطہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے دو قول منقول ہیں حضرت محمد بن حسن کے واسطہ سے جو کچھ منقول ہے اس کے مطابق حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں اور بشیر بن ولید نے بواسطہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے یوں نقل کیا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں —— حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اگر علاج کے لیے ایسا کیا جائے تو جائز ہے جس طرح حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خارش کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی تھی۔ اور اگر بیماری کا علاج مقصود نہ ہو تو ریشم کا استعمال ناجائز ہے اسی طرح اگر مقصود یہ ہو کہ چاندی کی تار باندھنے سے بدبو کا خطرہ ہے تو سونے کی تار سے دانت کو باندھا جا سکتا ہے لیکن ایسی صورت نہ ہو تو ناجائز ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عرفجہ بن اسعد نے چاندی کا ناک بنایا تھا کیونکہ دور جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن ان کا ناک کٹ گیا تھا تو جب چاندی کے ناک سے بدبو آنے لگی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے ان کو سونے کا ناک بنوانے کی اجازت دے دی اور انہوں نے یہ ناک بنوا لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے تحت ان کے لیے مباح قرار دیا۔

حضرت امام محمد رحمہم اللہ نے دوسرے دلیل اسی طرح دی ہے کہ سونے اور چاندی دونوں کا استعمال مکروہ ہے اور اس سلسلے میں دونوں برابر ہیں لہذا جب دانت کے لیے چاندی کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے تو سونے کا استعمال بھی جائز ہونا چاہیے کیونکہ دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ پر اعتراض کیا گیا کہ آپ کی یہ بات صحیح نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت دی ہے لیکن سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا معلوم ہوا کہ دونوں کے حکم میں فرق ہے۔

انہوں نے اس بات کا جواب اس طرح دیا ہے کہ قیاس کا تقاضا تو یہی ہے کہ سونے کی انگوٹھی بھی پہننا جائز ہو لیکن چونکہ اس کی ممانعت کے سلسلے میں نص موجود ہے لہذا قیاس کو ترک کر دیا گیا جب کہ دانت کے لیے سونے کے استعمال کے سلسلے میں کوئی نص نہیں ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا موقف اپنایا ہے اور اسی کو ثابت کیا اور ترجیح بھی دی ہے۔

باب ۲۱۱ سونے کی انگوٹھی پہننا

کیا مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے؟

اس سلسلے میں بعض حضرات نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے جواز کا قول کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کرتے ہوئے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنائی اور فرمایا جو کچھ تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہنائیں، پہن لو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی سونے کی انگوٹھی پہنتی تھی حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت صہیب اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی ہے حضرت یحییٰ بن سعد بن عاص فرماتے ہیں حضرت سعید بن عاص شہید ہو گئے میں نے ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی اسی طرح حضرت براء رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مروی ہے۔

یہ حضرات قیاس سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کیا گیا گویا دونوں کا ایک حکم ہے اب جب چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے تو سونے کی انگوٹھی بھی جائز ہو گی۔

لیکن دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں چاروں مسالک فقہ کے ائمہ کا یہی موقف ہے ان کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت عمرو بن شعیب کی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے والے سے اعراض فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ اہل جہنم کا لباس ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا حالانکہ حضرت براء رضی اللہ عنہ ہی سے اس کے خلاف حدیث شروع میں نقل کی جا چکی ہے۔

حضرت عمران بن حصین، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہم سے بھی اس قسم کی روایات مروی ہیں۔

جب دونوں طرف کے حضرات نے احادیث سے استدلال کیا تو دیکھنا ہوگا کہ کونسی احادیث ناسخ ہیں اور کون سی منسوخ، تو حضرت نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ

ہتھیلی کی طرف رکھا صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا تو آپ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں اسے کبھی بھی نہیں پہنوں گا، تو صحابہ کرام نے بھی اپنی سونے کی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ شروع شروع میں جب سونے کی انگوٹھی کا پہننا جائز تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اسے پہنا لیکن بعد میں اس کا حکم منسوخ ہو گیا۔

جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو ٹھیک ہے قیاس اس کے جواز کو چاہتا ہے اور پہلے قول والوں کی تائید کرتا ہے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اس کی ممانعت ثابت ہے تو اس کے مقابلے میں قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا۔

باب ۳۱۲، انگوٹھی پر نقش

بعض حضرات کے نزدیک انگوٹھی پر عربی زبان میں کچھ لکھنا یا کندہ کرنا جائز نہیں ہے ان حضرات نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو اور عربی میں نقش نہ بناؤ۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس کی وضاحت معلوم کی گئی تو انہوں نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھی پر "محمد رسول اللہ" کے الفاظ کندہ نہ کراؤ اور نہ ہی مشرکین سے مشورہ لو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ عربی کے علاوہ کچھ لکھانے میں حرج نہیں چنانچہ بعض حضرات کی انگوٹھی پر نقش و نگار تھے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جس بات سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس کے علاوہ عربی میں کچھ نقش کرتے میں کوئی حرج نہیں جہاں تک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اگر یہ صحیح ثابت بھی ہو تو اس کا وہی مفہوم ہوگا۔

جو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ محمد رسول اللہ کے الفاظ نہ لکھائے جائیں مطلقاً عربی الفاظ کی ممانعت نہیں ہے، کیونکہ یہ الفاظ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پر لکھائے تھے جب آپ نے قیصر و کسریٰ کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ لوگ مہر کے بغیر خط کو قبول نہیں کرتے تو آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر تین سطروں میں "محمد رسول اللہ" منقوش تھا۔

حضرت خالد بن سعید انگوٹھی پہنے ہوئے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے تو انہوں نے بتایا یہ انگوٹھی ہے فرمایا اس پر کیا نقش ہے عرض کیا "محمد رسول اللہ"، تو آپ نے وہ انگوٹھی لے کر پہن لی آپ کا وصال ہوا تو وہ آپ کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت صدیق اکبر، اور اس کے بعد حضرت عمر فاروق اور بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے اسے پہنا اور پھر وہ بئر اریس میں گر گئی۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن سعید کو یہ انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا لیکن اعتراض نہ فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر "نعم القادر اللہ" کے الفاظ کندہ تھے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر "للہ الملک" کے الفاظ تھے۔

تو خلفاء راشدین کی انگوٹھیوں پر عربی الفاظ کندہ تھے یہ اس بات پر دلالت ہے کہ یہ منع نہیں البتہ حاکم کی انگوٹھی پر جو الفاظ منقوش ہوں وہ الفاظ کسی دوسرے کی انگوٹھی پر نہ ہوں کیونکہ اسی طرح وہ اسے استعمال کر کے مسلمانوں کے مال کو نقصان پہنچا سکتا ہے حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ممانعت کی حدیث آئی ہے لیکن اس کے بعد آپ نے خود عربی نقش والی انگوٹھی پہنی۔ اسی طرح دیگر صحابہ کرام جنہوں نے غیر عربی الفاظ یا کچھ صورتیں نقش کروائی نہیں تو ممکن ہے انہوں نے ایسا کیا ہو جب کہ ان کے لیے عربی میں لکھانا جائز تھا۔ اور یہ اس وقت کی بات ہو جب تصویر بنانا جائز تھا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ انگوٹھی پر تصویر کے نقش کو حرام سمجھتے تھے اور فرماتے تھے جب تم اس کے ساتھ مہر لگانے ہو تو گویا تم تصویر بناتے ہو۔

باب ۳۱۳، غیر حاکم کے لیے انگوٹھی کا پہننا

اس سلسلے میں دو مسلک ہیں بعض حضرات کے نزدیک حکمران کے علاوہ کسی کے لیے انگوٹھی پہننا جائز نہیں ان کی دلیل حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہ کے علاوہ لوگوں کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک جائز ہے۔

وہ حضرات فرماتے ہیں کہ گذشتہ باب میں احادیث ذکر کی جا چکی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینکی تو صحابہ کرام نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عام لوگ انگوٹھی پہنتے تھے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا اس سے استدلال جائز نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ سونے کی انگوٹھی پہننے کا حکم منسوخ ہوا مطلقاً نسخ نہیں اور اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور عام لوگوں کے لیے ایک ہی حکم ہے چنانچہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ حضرت عمران بن حصین کی انگوٹھی کا نقش ایک آدمی کی تصویر تھی جس نے تلوار لٹکا رکھی تھی۔ اسی طرح دیگر صحابہ کرام اور تابعین کے بارے میں بھی روایات آتی ہیں کہ وہ انگوٹھی پہنتے تھے۔

قیاس بھی جواز کا تقاضا کرتا ہے کیونکہ حاکم زیور کے طور پر نہیں پہنتا تو دوسرے لوگ بھی بطور زیور نہیں پہنتے اور ہم دیکھتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے استعمال کے سلسلے میں حاکم اور عوام کا ایک ہی حکم ہے جس طرح حاکم کو مہر کی ضرورت پڑتی ہے دوسرے لوگوں کو بھی اپنے خطوط پر مہر کے لیے ضرورت پڑتی ہے[1]

باب ۳۱۴ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

کیا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے؟ ایک جماعت کہتی ہے، ایسا کرنا مکروہ ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب سے قرآن پاک نازل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں فرمایا۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قوم کے کوڑے کرکٹ کے ایک ڈھیر پر کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا پھر وضو کے لیے پانی لایا گیا تو آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی حدیث سے اولیٰ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جو شخص تم سے بیان کرے کہ حضور علیہ السلام نے نزول قرآن کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو تم اس کی تصدیق نہ کرو مطلب یہ ہے کہ

---

[1] آج کل اگرچہ انگوٹھی کا استعمال مہر کے طور پر بہت کم ہوتا ہے تاہم شریعت میں اسے جائز رکھا گیا ہے لہٰذا اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ۱۲ ہزاروی

نزول قرآن کے ذریعے آپ کو طہارت حاصل کرنے اور نجاست سے اپنے بدن اور کپڑوں کو بچانے کا حکم دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سلسلے میں حضور علیہ السلام سے کوئی بات نقل نہیں کی بلکہ انہوں نے یہ قیاس کیا کہ چونکہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے جسم اور کپڑے محفوظ نہیں رہ سکتے لہٰذا آپ کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کرتے تھے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نزول قرآن کے بعد کا واقعہ بتایا جو مدینہ طیبہ میں ظہور پذیر ہوا تو اس سے ثابت ہوا کہ اگر کپڑے یا جسم کے ناپاک ہوتے کا خدشہ نہ ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے ایک حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا مشاہدہ بیان فرمایا تو ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں طرح عمل کیا ہو اور ام المومنین نے صرف بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا متعدد صحابہ کرام کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے حضرت زید بن وہب نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو ظبیان نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت قبیصہ بن ذویب نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اور حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

اگر یہ عمل ناجائز ہوتا تو جلیل القدر صحابہ کرام ایسا کیوں کرتے اگر کہا جائے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میں نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے انہوں نے جب بات کہی اس کے بعد ایسا کیا ہو نتیجہ یہ ہوا کہ ضرورت کے تحت کھڑے ہو کر پیشاب کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ جسم اور کپڑوں کے ناپاک ہونے کا خطرہ نہ ہو۔

باب ۳۱۵ ، قسم اُٹھانا

کیا قسم اُٹھانا صحیح ہے یا نہیں؟ اس سلسلے میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ ایسا کرنا جائز نہیں ان حضرات نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے استدلال کیا ہے انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک خواب کی تعبیر بتائی اور پوچھا یا رسول اللہ کیا میں نے صحیح کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کچھ صحیح ہے اور کچھ صحیح نہیں انہوں نے قسم اٹھائی تو آپ نے منع فرما دیا ــــ دوسرے حضرات فرماتے ہیں قسم اٹھانے میں کوئی حرج نہیں اور وہ حضرات اسے یمین قرار دیتے وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مختلف چیزوں کی قسم کھائی ہے اور کفار کی قسم بھی نقل کی ہے لیکن ان کفار کی قسم کا رد نہیں کیا بلکہ ان کے کفر کا رد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا۔

اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھائی اور اپنی قسموں (ایمان) میں خوب کوشش کی کہ اللہ تعالیٰ مرنے والوں کو نہیں اٹھائے گا ہاں کیوں نہیں اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے حضرت محمد بن حسن فرماتے ہیں اس آیت میں اس بات پر دلیل ہے کہ لفظ قسم، یمین ہے کیونکہ استثناء یمین میں ہوتی ہے۔

تو جب قسم یمین ہے تو جو اس کا حکم ہوگا وہی اس کا ہوگا یعنی جہاں یمین جائز ہوگی قسم بھی جائز ہوگی اور جہاں یمین مکروہ ہوگی قسم بھی مکروہ ہوگی۔

جہاں تک پہلے قول والوں کی دلیل کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس لیے قسم سے منع فرمایا کہ خواب کی تعبیر کے سلسلے میں آپ نے جو کچھ فرمایا وہ بطور وحی نہ تھا بلکہ آپ نے اپنی طرف سے فرمایا جس طرح بعض دیگر مواقع پر ہوا مثلاً آپ نے حاملہ عورتوں سے وطی کرنا ممنوع قرار دیا تاکہ بچے کو نقصان نہ پہنچے تو پھر معلوم ہوا کہ ایران اور روم والے ایسا کرتے ہیں لیکن ان کے بچوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا تو آپ نے اجازت دے دی تو گویا آپ نے قسم سے اس لیے روکا کہ یہ بات وحی سے نہ ہونے کی وجہ سے قطعی نہیں لہٰذا اس پر قسم نہ کھائیں جہاں تک قسم کے جواز کا تعلق ہے تو متعدد احادیث میں آیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسموں کو پورا کرنے کا حکم دیا اگر قسم اٹھانا جائز نہ ہوتا تو

آپ پورا کرنے کا حکم نہ فرماتے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایلاء کے وقت قسم اٹھائی تھی فرمایا "اُقسم باللہ"، ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرتا ہے اگر قسم اٹھانا مکروہ ہوتا تو ایسا شخص گناہ گار ہوتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک قسم اٹھانا جائز ہے۔

باب ۳۱۶، کھڑے ہوکر پینا

کیا کھڑے ہوکر پانی پینا حرام ہے؟ تو ایک جماعت کے نزدیک اسی طرح ہے ان حضرات نے احادیث مبارکہ سے استدلال کیا ہے حضرت جارود سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پینے سے سختی سے منع فرمایا۔

حضرت انس بن مالک، حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے گروہ کے نزدیک کھڑے ہوکر پینا جائز ہے وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے یہ حضرات، حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے وضو کے لیے پانی لانے کا حکم دیا پھر وضو کیا اور بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر نوش فرمایا مجھے اس پر تعجب ہوا تو فرمایا اے بیٹے! تم تعجب کرتے ہو میں نے تمہارے باپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرام کا عمل اسی طرح بیان فرماتے ہیں۔

حضرت ام سلیم حضور علیہ السلام کا عمل اسی طرح بتاتی ہیں۔

اب دونوں قسم کی احادیث میں یوں تطبیق دی جاسکتی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے محض امت پر شفقت کی خاطر کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا حرمت کے طور پر نہیں جیسے حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں کھڑے ہوکر پینا مکروہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ بیماری کا باعث ہے یہ اسی طرح ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا حضرت شعبی نے اس کی وجہ یوں بیان فرمائی ہے کہ اس سے پیٹ بڑھ جاتا ہے یا اس لیے کہ یہ متکبرین اور عجمی لوگوں کی عادت ہے تو یہ ممانعت بطور تحریم نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کھڑے ہوکر کبھی نہ پیتے، حضرت عامر فرماتے ہیں میں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہوکر پیتے دیکھا ہے

حضرت عبداللہ بارقی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو برتن پکڑایا تو انہوں نے کھڑے ہوکر نوش فرمایا۔

پھر حضور علیہ السلام سے یہ بھی مروی ہے، آپ نے مشکیزے سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا تو یہ ممانعت بھی حرام کرنے کے طور پر نہ تھی کہ اس سے آدمی گناہ گار ہو جاتا بلکہ اس کی وجہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی کہ اس سے پانی خراب ہو جاتا ہے تو خلاصہ یہ ہوا کہ بعض امور سے آپ محض رأفت وشفقت کے طور پر منع فرماتے تھے وہ عمل حرام نہیں ہوتا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ خود اس پر عمل پیرا ہوتے تھے کھڑے ہوکر پینا بھی ان ہی امور سے ہے لہٰذا یہ حرام نہیں اگرچہ بیٹھ کر پینا بہتر ہے۔

باب ۳۱۷، ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنا

پیٹھ کے بل لیٹنے کی حالت میں ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنے کے سلسلے میں اختلاف کیا گیا ایک جماعت کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں دونوں فریق احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹنے کی حالت میں ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنا ناپسند فرماتے

تھے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت اشعث، جریر بن عبداللہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے حضرت اشعث نے پاؤں پر پاؤں رکھا تو حضرت کعب نے فرمایا انہیں ملاؤ کسی انسان کے لیے ایسا کرنا مناسب نہیں۔

دوسرے حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور آپ کے بعد صحابہ کرام کے عمل سے استدلال کیا ہے حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مسجد میں آرام فرما تھے اور آپ نے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ حدیث متعدد اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

اُدھر حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما سے بھی اس قسم کا عمل مروی ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اسی طرح آیا ہے۔ حضرت زید بن حارثہ مسجد نبوی میں اسی طرح آرام فرما دیکھے گئے، حضرت نافع فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کئے ہوئے دیکھا حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت اسامہ بن زید اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے ایسا کیا ہے اور ان پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے گروہ نے جو موقف اختیار کیا ہے وہ منسوخ ہوگیا ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ جب تک کوئی حکم نازل نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی شریعتوں کے مطابق عمل کرتے تھے چونکہ یہودیوں کے ہاں یہ مکروہ تھا تو آپ نے بھی ناپسند فرمایا لیکن بعد میں اس کا حکم نازل ہوا تو آپ نے جائز قرار دیا۔

حضرت امام حسن ایک دوسرا مفہوم بھی بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس طرح لیٹنے سے بے پردگی کا خطرہ ہوتا ہے لہذا لوگوں کے سامنے اس طرح لیٹنے سے منع فرمایا حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں پہلی بات زیادہ مناسب ہے یعنی ممانعت والا حکم منسوخ ہے

باب ۳۱۸، مسجد میں تیر لے کر داخل ہونا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مساجد میں گذرے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہوں تو وہ ان کی پیکان سے روک رکھے تاکہ کوئی زخمی نہ ہو۔ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمایا کہ مسجد میں ہتھیار لے کر جانے میں کوئی حرج نہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں اگر کوئی شخص نماز پڑھنے یا صدقہ کرنے کی نیت سے مسجد میں جائے تو ہتھیار لے کر جانے میں کوئی حرج نہیں محض مسجد میں جانا مقصود ہو تو ایسا کرنا مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ پہلے گروہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کیا ہے اس میں بھی صدقہ کے لیے داخل ہونا مراد ہوگا۔

چنانچہ اس بات کی تائید حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص مسجد میں تیر صدقہ کر رہا تھا آپ نے فرمایا کہ اس کی پیکان (اگلا حصہ) پکڑ کر گزرو معلوم ہوا کہ جو لوگ مسجد میں اس طرح داخل ہوتے تھے وہ صدقہ کرنا چاہتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں اجازت دی اور اسے جائز قرار دیا۔

باب ۳۱۹، معانقہ کرنا

معانقہ کرنا (گلے ملنا) جائز ہے یا ناجائز ہے؟ اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ملاقات کے وقت ہم ایک دوسرے کے لیے جھک سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں پوچھا کیا معانقہ کر سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں، پوچھا ایک دوسرے سے ہاتھ ملا سکتے ہیں (مصافحہ کر سکتے ہیں) فرمایا مصافحہ کر سکتے ہو۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک معانقہ کرنا جائز ہے وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم نجاشی کے پاس سے (حبشہ کی ہجرت سے واپس) آئے تو حضور علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور آپ نے مجھ سے معانقہ فرمایا ایک روایت میں ہے کہ اس دن خیبر بھی فتح ہوا تھا تو آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں ان دو باتوں میں سے کس بات کی مجھے زیادہ خوشی ہے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے کی یا فتح خیبر کی پھر آپ نے انہیں گلے لگایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو حضور علیہ السلام کپڑوں کو سمیٹے بغیر اٹھ کھڑے ہوئے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں صحابہ کرام باہمی ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے اور جب سفر سے واپس آتے تو معانقہ کرتے تھے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ معانقہ کے جواز والی احادیث متاخر ہیں لہذا نہی والا حکم منسوخ ہو گیا۔

باب ۳۲۰، کپڑوں پر تصاویر کا ہونا

کپڑوں پر تصاویر سے متعلق دو موقف ہیں بعض حضرات نے نزدیک یہ جائز نہیں چاہے وہ بچھونے میں ہوں یا ملبوسات میں، جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک جو تصاویر پاؤں کے نیچے روندی جائیں اور ان کی تعظیم نہ ہو ان میں کوئی حرج نہیں۔

پہلے مسلک والوں نے حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابن عباس، حضرت ابوطلحہ، حضرت ابوایوب، حضرت عائشہ، حضرت اسامہ بن زید، حضرت میمونہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنہیں پیدا نہیں کر سکتے۔

دوسرے فریق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے استدلال کیا آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے ایک کپڑے کو الماری پر لٹکایا ہوا تھا اس کپڑے میں تصاویر تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھینچ لیا اور فرمایا دیوار کو نہ ڈھانپو فرماتی ہیں میں نے اس سے دو تکیے بنائے تو حضور علیہ السلام ان تکیوں پر ٹیک لگاتے تھے اسی طرح کی دوسری روایات بھی آتی ہیں۔

تو ان حضرات کا موقف یہ ہے کہ دونوں قسم کی احادیث میں یوں تطبیق دی جائیگی کہ جو تصاویر روندی جائیں ان میں کوئی حرج نہیں اور اس کے علاوہ ناجائز ہے۔

حضرت لیث فرماتے ہیں میں حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور انہوں نے ایک سرخ تکیہ کا سہارا لیا ہوا تھا جس میں

تصاویر تھیں میں نے پوچھا کیا یہ مکروہ نہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ مکروہ تصاویر وہ ہیں جو لٹکائی یا نصب کی جائیں جنہیں روندا جائے ان میں کوئی حرج نہیں پھر انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا اصحاب تصاویر کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ان میں روح پھونک دیں ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ان کو زندہ کرو۔ تو معلوم ہوا کہ پاؤں کے نیچے روندی جانے والی تصاویر ممنوع نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

پھر اس بات میں اختلاف ہے کہ ہر چیز کی تصاویر نا جائز ہیں یا صرف ذی رُوح چیز کی؟ تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ احادیث میں مطلق تصویر کا ذکر آیا ہے لہذا وہ ذی رُوح چیز ہو یا غیر ذی روح دونوں کی تصویر کشی ناجائز ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن انہیں اس میں رُوح پھونکنا ہوگی تو ظاہر ہے کہ روح اسی چیز میں پھونکی جاتی ہے جو ذی رُوح ہو۔ بلکہ ایک حدیث میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اگر تم نے تصویر بنانا ہی ہے تو درخت کی اور اس چیز کی بناؤ جس میں رُوح نہ ہو اسی طرح ایک حدیث میں ہے حضرت جبریل علیہ السّلام نے فرمایا آپ حکم دیں کہ تصاویر کے سر کاٹ کر ان کو درخت کی طرح کر دیا جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صورت تو سر کا نام ہے جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں ہے احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۳۲۱ "استغفر اللہ واتوب الیہ" کے الفاظ کہنا

حضرت ابوجعفر بن ابی عمر فرماتے ہیں کہ "استغفر اللہ واتوب الیہ" کے الفاظ کہنا صحیح نہیں بلکہ "استغفر اللہ واسألہ التوبۃ" کے الفاظ کہنے چاہئیں ۔ ان کا موقف یہ ہے کہ جب آدمی "اتوب الیہ" کہتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا اور چونکہ وہ معصوم نہیں لہذا جب دوبارہ گناہ کرے تو یہ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی ہوگی جو جائز نہیں۔ البتہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا صحیح تھا کیونکہ آپ معصوم ہیں اور آپ یہ الفاظ استعمال کرتے بھی تھے آپ فرماتے ہیں انی لاتوب فی الیوم مائۃ مرۃ۔ میں دن میں ایک سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں اس طرح کی متعدد روایات مروی ہیں۔

لیکن حضرت ابوجعفر بن ابی عمر رحمہ اللہ کی اس بات کو محققین صحیح نہیں مانتے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان الفاظ کی تعلیم دی ہے آپ نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور وہاں نامناسب گفتگو زیادہ ہو جائے تو اٹھنے سے پہلے کہے "سبحانک ربنا لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک" پڑھے تو مجلس میں ہونے والی خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ اس طرح کی روایات حضرت ابوہریرہ حضرت انس اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

قرآن پاک میں بھی یہ الفاظ آتے ہیں مثلاً موبوا الی بارئکم اور توبوا الی اللہ توبۃ نصوحًا تو یہاں "توبوا" کے الفاظ نہ "اسئلوا التوبۃ" کے الفاظ ہیں۔

جہاں تک توبہ کرنے کے بعد گناہ کرنے کا تعلق ہے تو اصل بات یہ ہے کہ توبہ کرتے وقت آدمی کی کیا صورت ہے اس کو دیکھا جائے گا اگر وہ توبہ کرتے وقت قلبی طور پر گناہ چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تو ظاہر ہے کہ یہ گناہ گار اور مستحق سزا ہے اور اگر اس نے عزم صمیم بھی کیا ہے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا تو وہ مستحق ثواب ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ندامت کو بھی توبہ قرار دیا آپ نے فرمایا ندامت توبہ ہے"

تو گویا جو شخص کہتا ہے "اتوب الی اللہ من ذنب کذا وکذا"، (میں نے فلاں فلاں گناہوں سے بارگاہ خداوندی میں توبہ کی) تو گویا وہ ندامت کا اظہار کر رہا ہے اور یہی بات مطلوب ہے لہٰذا "اتوب الیہ" کے الفاظ قرآن، حدیث اور عقل کے مطابق ہیں۔

باب ۳۲۲، میت پر رونا

کیا میت پر رونا جائز ہے؟ اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ ایسا کرنا مطلقاً ناجائز ہے ان کا استدلال حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اس موقعہ پر جب آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو عورتوں نے رونا اور چیخنا شروع کر دیا، ابن عتیک ان کو خاموش کرانے لگے تو آپ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو جب (موت) واجب ہو جائے تو پھر کوئی بھی نہ روئے گویا مرنے کے بعد رونا منع ہے۔

ان حضرات نے ایک دوسری روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ یہ ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے باعث عذاب ہوتا ہے لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اگر رونے میں ایسے الفاظ شامل نہ ہوں جو گناہ کا باعث ہیں اور بین کرنا بھی نہ پایا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیادت کے لیے تشریف لے گئے ان کی حالت کو دیکھ کر آپ نے رونا شروع کر دیا صحابہ کرام بھی رونے لگے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں اور دل کے غم کے سبب عذاب نہیں دیتا پھر زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس کے ذریعے عذاب دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت اپنے میت پر رو رہی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے روکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوحفص! اسے چھوڑ دو نفس کو مصیبت آئی، آنکھ رونے والی اور (تکلیف پہنچنے کا) وقت قریب ہے۔ اسی طرح متعدد روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایسے موقعہ پر روتے تھے اور جس رونے سے ممانعت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی وضاحت فرمائی جب آپ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے وصال پر رونے لگے تو پوچھنے پر آپ نے فرمایا مجھے رونے سے منع نہیں کیا گیا آپ نے وضاحت فرمائی کہ ممانعت اس صورت میں ہے جب آواز نکالی جائے چہرہ پیٹا جائے اور گریبان پھاڑا جائے یہ تو رحمت ہے اور جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے کہ میت کو قبر میں رونے والوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اس نے مرتے وقت رونے پیٹنے اور بین کرنے کی وصیت کی ہو. جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا تو اس عذاب کا سبب وہ عمل ہے جو اس نے دنیا میں کیا یعنی وصیت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا پھر آپ نے اس حدیث کا پس منظر بیان فرمایا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کی قبر پر گزرے تو فرمایا تم رو رہے ہو اور اسے قبر میں اس کے اعمال کے باعث عذاب ہو رہا ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو اشہل کے عورتوں کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے شہدائے غزوۂ احد پر رو رہی تھیں آپ نے فرمایا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے والا کوئی نہیں

پھر انصار کی عورتوں نے آکر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی یاد میں رونا شروع کر دیا تو آپ بیدار ہوئے فرمایا ان کو کہو کہ چلی جائیں آج کے بعد کسی ہلاک ہونے والے پر نہ روئیں ـــــ تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے کی اجازت منسوخ ہوگئی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں مخالفت کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا کہ جن لوگوں پر ان کی ہلاکت سے اب تک وہ رو چکی ہیں اب وہ ان پر نہ روئیں یہ مطلب نہیں کہ کسی کے فوت ہونے پر بھی نہ روئیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ دونوں قسم کی احادیث پر عمل کی یہی صورت ہے کہ ممانعت اس وقت ہے جب ناجائز طریقہ اپنایا جائے شریعت کے دائرے میں رونا جائز ہے۔

باب ۳۲۳، شعر گوئی کا حکم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے شعر گوئی کے بارے میں دو قسم کی روایات آئی ہیں بعض روایات میں ہے کہ آپ نے فرمایا کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے۔ اس سے کچھ لوگوں نے استدلال کیا کہ شعر کہنا ناجائز ہے۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں خاص شعروں کے بارے میں فرمایا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے انہوں نے حدیث کا پہلا حصہ یاد رکھا لیکن دوسرے حصے کو محفوظ نہ کیا مشرکین سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین (ہجو) میں شعر کہتے تھے تو آپ نے یہ بات فرمائی اس میں "من ہجا بہ رسول اللہ" کے الفاظ بھی ہیں یعنی حضور کی ہجو میں شعروں سے پیٹ کا بھر جانا پیپ کے ساتھ بھرنے سے بدتر ہے۔

لہٰذا اگر شعروں میں کوئی خرابی نہ ہو تو جائز ہیں چنانچہ خود حضور علیہ السلام شعر سنتے تھے آپ نے یوم فتح کے موقع پر عورتوں کو دیکھا کہ وہ دوپٹوں کے ساتھ گھوڑوں کے چہروں کو صاف کر رہی ہیں تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضرت حسان بن ثابت نے کیسے کہا ہے چنانچہ انہوں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار پڑھے اسی طرح آپ نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔

خود حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مشرکین کی مذمت میں شعر کہتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت دیتے تھے اس سلسلے میں بکثرت روایات آئی ہیں۔

ممانعت کی ایک وجہ وہ ہے جو پہلے گزر گئی ہے اور ایک دوسری وجہ یہ تھی کہ جن شعروں میں عورتوں کا ذکر اور فوت شدہ لوگوں کی عیب جوئی ہو اس سے منع کیا گیا۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ ممانعت کی وجہ یہ نہیں کہ مشرکین آپ کی ہجو کرتے تھے اگر یہ بات ہوتی تو اس میں قلیل و کثیر برابر ہوتے پیٹ بھرنے کا ذکر نہ ہوتا کیونکہ آپ کی شان میں ادنیٰ گستاخی بھی منع ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے، کہ اس قدر شعر گوئی کرنا کہ پیٹ صرف اشعار سے بھر جائے اور اس میں قرآن اور تسبیح و تہلیل نہ ہو، منع ہے۔

حضرت عبید اللہ بن محمد بن عائشہ، ابن ابی عمر اور علی بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم نے یہی وضاحت کی ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اگر اشعار اچھے کلام پر مبنی ہوں تو ان کا پڑھنا جائز ہے لیکن ایسا بھی نہ ہو کہ شعر گوئی اسے نماز، تلاوت قرآن پاک اور تسبیح و تہلیل سے غافل کر دے ممانعت کی ایک وجہ یہی ہے کہ آدمی اسی کام کو اختیار کر کے بیٹھ جائے دوسرا یہ کہ اس میں غلط اشعار ہوں۔

باب ۲۲۴: چھینک کا جواب دینے والے کو کیا جواب دیا جائے

چھینکنے والا "الحمد للہ" کہتا ہے اس کا جواب "یرحمک اللہ" کے ساتھ دیا جاتا ہے اب چھینکنے والا اس کے جواب میں کیا کہے تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ وہ "یغفر اللہ لکم" کے الفاظ کہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک شخص کو چھینک آئی اس نے کہا "السلام علیکم"، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیک وعلی امک"، پھر فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ "الحمد للہ رب العالمین"، یا "الحمد للہ علی کل حال" کہے سننے والے "یرحمک اللہ" کہیں اور پھر چھینکنے والا "یغفر اللہ لکم" کہے۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ چھینکنے والا "یرحمک اللہ" کے جواب میں "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم" کے الفاظ کہے

ان کی دلیل یہ ہے کہ جب کوئی چھینکتا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "یرحمک اللہ" فرماتے پھر وہ "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم" کے الفاظ کہتا ایک دوسری حدیث میں ہے ایک شخص کو بارگاہ نبوی میں چھینک آئی تو اس نے پوچھا میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا "الحمد للہ" کہو۔

صحابہ کرام نے پوچھا ہم کیا کہیں فرمایا "یرحمک اللہ" کہو اس نے پوچھا اب میں کیا کہوں تو فرمایا "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم" کہو۔

پہلے قول والے اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ جواب اس لیے دیتے تھے کہ مجلس میں یہودی بھی ہوتے تھے۔

چنانچہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جان بوجھ کر چھینکتے تھے کہ آپ "یرحمک اللہ" کے الفاظ فرمائیں لیکن آپ "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم" فرماتے تھے۔

معلوم ہوا کہ یہ الفاظ اس وقت کہتے تھے جب مجلس میں یہودی بھی ہوتے لیکن جب صرف مسلمان ہوتے تو وہ الفاظ فرماتے جو پہلی حدیث میں گزر چکے۔

دوسرے گروہ کی طرف سے انہیں یہ جواب دیا جاتا ہے کہ اختلاف تو اس بات میں ہے کہ چھینکنے والا "یرحمک اللہ" کے جواب میں کیا کہے۔

اور اس حدیث سے تو چھینک کا جواب ثابت ہو رہا یعنی جب یہودی چھینکتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا جواب دیتے تھے، اس لیے تمہارا استدلال صحیح نہیں۔

ان حضرات نے ایک دلیل یہ دی ہے کہ یہ الفاظ خوارج نے کہے تھے کیونکہ وہ لوگوں کے لیے استغفار نہیں کرتے تو اس جواب یہ ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام یہ الفاظ استعمال کرتے تھے۔

حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ نے دوسرے مسلک کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم سے مروی ہے وہ اپنی اسناد کے اعتبار سے مخالف روایت سے زیادہ صحیح اور اظہر ہے

باب ۳۲۵، بیمار سے اجتناب کرنا

کسی بیمار کو تندرست لوگوں کے پاس لے جانا کیسا ہے؟ اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کو صحیح تندرست کے پاس نہ لے جایا جائے۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ان حضرات نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس واقعہ سے بھی استدلال کیا ہے کہ جب آپ شام تشریف لے گئے تو حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما نے آپ سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ آپ کے ہمراہ جید اصحاب رسول ہیں آپ واپس تشریف لے جائیں کیونکہ ہمارے پیچھے طاعون ہے چنانچہ آپ واپس چلے گئے اور دوسرے سال تشریف لائے، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی علاقے میں طاعون ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ بھاگو اور جب تم وہاں نہ ہو تو نہ جاؤ۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیماری متجاوز نہیں ہوتی اور نہ ہی بدفالی کی کوئی حقیقت ہے۔ اس موضوع پر بکثرت روایات مروی ہیں۔

ایک حدیث میں ہے آپ سے پوچھا گیا کہ اونٹوں میں ایک خارشی اونٹ آتا ہے اور ان کو خارش لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا پہلے اونٹ کو خارش کہاں سے لگی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح پہلے اونٹ کو حکم خداوندی سے خارش لگی دوسروں کو بھی اس طرح لگی ہے۔

ایک حدیث میں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر پیالے میں ڈالا اور فرمایا "بسم اللہ ثقۃ باللہ وتوکلا علی اللہ،، اللہ تعالیٰ کے نام سے، اس پر یقین رکھتے اور اسی پر توکل کرتے ہوئے — ان روایات سے معلوم ہوا کہ اس نیت سے بیمار سے دور رہنا کہ اس سے بیماری متجاوز ہو کر ہمیں نہ لگ جائے، حدیث پاک کی رُو سے صحیح نہیں۔

جہاں تک طاعون والے علاقے میں جانے سے منع کرنے کی بات ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی شخص کو وہاں جانے سے بیماری لگ جائے اور اس کا عقیدہ کمزور پڑ جائے یعنی وہ کہے کہ اگر میں وہاں نہ جاتا تو مجھے یہ بیماری نہ لگتی یہی وجہ ہے کہ جو لوگ وہاں موجود ہوں ان کو وہاں سے نکلنے سے منع فرمایا تاکہ ان کے عقیدے میں کمزوری نہ آجائے یعنی وہ باہر جائیں اور بیماری سے بچ جائیں تو یہ تصور کیا جائے کہ باہر آنے کی وجہ سے بچاؤ ہوا حالانکہ حکم خداوندی سے ایسا ہوا — اگر بیماری سے دور رہنے والی بات ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو باہر جانے کا حکم فرماتے جو طاعون والی جگہ پر موجود ہیں حالانکہ انہیں تو وہاں ہی ٹھہرنے کا حکم دیا ہے۔

اب نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جس حدیث میں فرمایا گیا کہ بیمار کو تندرست لوگوں میں نہ لایا جائے اس حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے کہ کوئی شخص بدفالی نہ لے اور اس کا عقیدہ کمزور نہ ہو جائے حالانکہ آپ نے بدفالی کی نفی فرمائی ہے اور چونکہ یہ عمل اس کا سبب ہے لہذا اس سے بھی منع فرمایا۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں یعنی عورت، گھوڑے اور مکان میں نحوست ہوتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے اس کی وضاحت فرمائی ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا متعدی ہونا اور بدفالی (نحوست) کوئی چیز نہیں اگر یہ کسی چیز میں ہوتی تو عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی، تو اس حدیث سے واضح ہوا کہ اس میں بدفالی یا نحوست کی نفی کی گئی اسے ثابت نہیں کیا گیا۔ واللہ اعلم بالصواب)

باب ۳۲۶ بعض انبیاء کرام کو بعض پر فضیلت دینا

بعض حضرات کے نزدیک کسی نبی کو دوسرے نبی سے بہتر قرار دینے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے تمام مخلوق میں سے بہتر! تو آپ نے فرمایا وہ تو میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس بات کو پسند نہیں کیا بلکہ وہ اسے مکروہ خیال کرتے ہیں ان کی دلیل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو اسی طرح ایک روایت میں فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو جب قیامت کے دن لوگ بیہوشی کی حالت میں ہوں گے۔ تو سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے کنارے کو پکڑے ہوئے ہوں گے معلوم نہیں وہ بھی بیہوش ہونے والوں میں شامل ہوں گے اور انہیں مجھ سے پہلے افاقہ ہو جائے گا یا وہ مستثنیٰ ہونے والوں میں ہوں گے۔

ایک حدیث میں ہے آپ نے فرمایا کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کہے میں (یعنی حضور علیہ السلام) حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں معلوم ہوا کہ نام لے کر کسی نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت دینا صحیح نہیں جہاں تک پہلی حدیث کا تعلق ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے تو اس میں یہ کہا گیا کہ آپ تمام مخلوق سے بہتر ہیں اور اس طرح کے الفاظ میں کسی دوسرے کی توہین کا پہلو نہیں نکلتا لیکن جب نام لے کر کہا جائے کہ فلاں، فلاں سے افضل ہے تو اس میں توہین کا پہلو ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آپ کو بذریعہ وحی مطلع کر دیا گیا ہو۔ لیکن دوسرے انبیاء کرام کے سلسلے میں آگاہ نہ کیا گیا ہو۔

نتیجہ یہ ہوا کہ محض فضیلت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ قرآن پاک میں بھی فرمایا گیا کہ ہم نے ان رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ البتہ نام لے کر کہ فلاں، فلاں سے افضل ہے، فضیلت نہیں دینی چاہیے۔

باب ۳۲۷، جانوروں کو خصی کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں، بیل اور بکروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔

اس حدیث سے اور قرآن پاک کی آیت کریمہ کہ "وہ ضرور بضرور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں تبدیلی لائیں گے" سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمایا کہ جانوروں کو خصی کرنا صحیح نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں کہ جس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے وہ مرفوع نہیں بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے اور جہاں تک قرآن پاک کی آیت کا تعلق ہے تو اس کا مفہوم اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے دین میں تبدیلی کرنا مراد ہے۔

اور یہ بات بھی حدیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصی مینڈھوں کی قربانی دی اگر ایسا کرنا مکروہ ہوتا تو آپ ایسے جانوروں کی قربانی نہ کرتے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ایک خصی غلام کو نہ خریدا کہ اس طرح لوگ خصی کرنا شروع کر دیں گے اور ان کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ تو آپ نے اس ڈر سے اسے نہ خریدا اسی طرح اگر جانوروں کا خصی کرنا جائز نہ ہوتا تو حضور علیہ السلام ان مینڈھوں کی قربانی نہ دیتے کہ کہیں لوگ جانوروں کو خصی کرنا نہ شروع کر دیں تو آپ کا ان کی قربانی دینا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جائز ہے۔

اگر کوئی شخص اسے انسانوں کے خصی کرنے پر قیاس کرے تو صحیح نہیں کیونکہ انسانوں کو خصی کرنے سے گناہ کا بڑھانا مقصود ہوتا ہے جب کہ جانوروں کو خصی کرنے سے ان کو موٹا تازہ کرنا ہوتا ہے البتہ اگر خصی کرنے کا عمل اتنا تیز ہو جائے کہ نسل ہی منقطع ہو جائے تو صحیح نہیں ہوگا بنابریں پہلی حدیث کا یہی مفہوم لیا جائے گا۔

باب ۲۲۸، کتابت علم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کو لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہیں دی۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے کتابت علم کو مکروہ کہا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ کتابت علم کو جائز قرار دیتے ہیں ان کا استدلال حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابوہریرہ حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہم کی روایات سے ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے پاس صرف قرآن پاک ہے اور کچھ اس صحیفہ میں (لکھا ہوا) ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے زیادہ کسی کو احادیث یاد نہیں سوائے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے، کیونکہ میں دل میں یاد کرتا تھا اور وہ ہاتھ سے لکھتے تھے۔ انہوں نے حضور علیہ السلام سے لکھنے کی اجازت مانگی تھی تو آپ نے اجازت دے دی۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے کچھ سنتا ہوں لیکن مجھے اس کے بھولنے کا ڈر ہوتا ہے تو کیا آپ مجھے اس کے لکھنے کی اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا، ہاں۔

پھر کتابت والی احادیث کو قرآن پاک سے بھی تائید حاصل ہے قرض کے لین دین کے سلسلے میں ارشاد خداوندی ہے اور تم اس کے لکھنے میں کوتاہی نہ کرو تھوڑا ہو زیادہ، جب کہ وہ ایک مدت تک کے لیے ہو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ انصاف والا، گواہی کو زیادہ قائم کرنے والا اور اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم شک نہ کرو"

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے شک کے خوف سے (بچانے کی خاطر) قرض کے لکھنے کا حکم دیا تو علم جسے یاد رکھنا قرض کے یاد رکھنے سے زیادہ مشکل ہے اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اسے لکھا جائے تاکہ شک و شبہ نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی صحابہ کرام لکھا کرتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اہل طائف کچھ تحریر بھی لائے، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس لکھا کرتے تھے جب اس سلسلے میں پوچھا گیا

توفرمایا یہ بہترین تخلیق ہے ۔ اس طرح کی دیگر روایات بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام لکھا کرتے تھے معلوم ہوا کہ لکھنا جائز ہے بلکہ مناسب ہے کیوں کہ اس سے علم کی حفاظت ہوتی ہے ۔

باب ۳۲۹ داغ لگانا کیسا ہے

لوہے وغیرہ کو گرم کر کے جسم پر داغ لگانا کیسا ہے؟ اس سلسلے میں بعض لوگوں کا موقف یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس کی اجازت نہیں دی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ اپنے ساتھی کو بارگاہ نبوی میں لائے اور عرض کیا کہ کیا ہم اسے داغ سکتے ہیں، آپ خاموش رہے پھر پوچھا تو خاموش رہے پھر پوچھا تو فرمایا اسے گرم پتھر سے داغو یا جلا دو۔

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں کہ دراصل یہ بظاہر داغنے کا حکم ہے لیکن حقیقت میں ممانعت ہے جس طرح قرآن پاک میں کہا گیا جو چاہو کرو تو یہ اجازت نہیں ۔

حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں ہمیں داغنے سے منع کیا گیا۔ ایک حدیث میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار لوگ حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو بدفالی نہیں لیتے، نہ داغتے ہیں اور نہ دم کرتے ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں ۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ جب مریض کا علاج داغنے سے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا جس نے ان کی رگ کاٹی پھر داغ دیا۔ اس مفہوم کی روایت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے داغا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے لیکن مجھے اس سے روکا نہیں گیا۔

تو ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت کے تحت داغنا جائز ہے ۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ممانعت کی روایات کا کیا مطلب ہے ۔

تو اس بات کا بھی احتمال ہے کہ بیماری کے آنے سے پہلے داغنا مراد ہو اور یہ جائز نہیں کیونکہ یہ طریقہ علاج نہیں وہ لوگ تقدیر خداوندی کو ٹالنے کے لیے ایسا کرتے تھے لہٰذا یہ شرک کے زمرے میں آتا ہے اس لیے اس سے منع فرمایا ۔

حالانکہ "لذعۃ النار" آگ سے داغنے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باعث شفاء قرار دیا تو دیگر) لوہے وغیرہ سے داغنا بھی تو وہی چیز ہے ۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شروع شروع میں اس کی ممانعت ہو پھر اس کی اجازت دے دی۔ ایک شخص بارگاہ نبی میں حاضر ہوا اور اس نے داغنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہ دی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سخت تکلیف میں ہوں اور داغنے کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں آپ نے فرمایا تم جیسے چاہو ہر زخم قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس سے خون بہہ رہا ہوگا وہ درد کی شکایت کرے گا جب داغا ہوا زخم آئے گا تو بتائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتے ہوئے ایسا کیا گیا ۔ اس کے بعد آپ نے داغنے کی اجازت دے دی ۔

تو آپ نے پہلے منع فرمایا پھر اجازت دے دی گویا اجازت کا حکم، ممانعت کے لیے ناسخ ہے ۔ چنانچہ خود حضور علیہ السلام نے چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اسے داغا معلوم ہوا کہ علاج کے لیے داغنا جائز ہے آپ نے فرمایا موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے

متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام داغنے کا عمل کرتے تھے یہ بھی جواز کی دلیل ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعویذ باندھنے کی بھی ممانعت آئی ہے لیکن آپ نے اس کی اجازت بھی دی امام طحاوی فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ جو شخص اس نیت سے تعویذ باندھتا ہے کہ اب کوئی بیماری نہیں آئے گی تو یہ ممنوع ہے۔ کیونکہ یہ تقدیر کا مقابلہ ہے لیکن بیماری کے بعد تعویذ باندھتے یا دم وغیرہ کرنے کی ممانعت نہیں ہے [1]

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں (ممنوع) تعویذ وہ نہیں جو بیماری کے بعد باندھا جائے۔

تو ممکن ہے کہ جس داغنے سے منع کیا گیا وہ بیماری سے پہلے داغنا ہو کیونکہ وہ علاج نہیں اور بیماری کے بعد اس کی اجازت ہو کیوں کہ یہ علاج کے لیے ہے۔

اسی طرح دم کرنے کے بارے میں بھی جن احادیث میں ممانعت آئی ہے۔ وہ منسوخ ہیں اور بعد میں اس کی اجازت دی گئی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے ایک ساتھی کو بچھو نے ڈس دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اسے دم کر دوں؟ فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے وہ اسے نفع پہنچائے۔

حضرت شفاء، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی چچا زاد بہن تھیں اور وہ چیونٹی کے کاٹے کا دم کرتی تھیں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا حضرت حفصہ کو بھی سکھاؤ جیسا کہ تم نے ان کو لکھنا سکھایا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نظر کا دم کروانے کا حکم دیا۔

مختلف احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا کہ جب تک دم میں شرک پر مبنی الفاظ نہ ہوں نبی اکرم صلی اللہ نے ہر قسم کے دم کی اجازت دی ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ علیل ہیں فرمایا ہاں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کیا۔

باب ۳۳۰ نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے پہلے سونے اور نماز کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

اس حدیث کے پیش نظر بعض حضرات نے نماز عشاء کے بعد گفتگو کو ناجائز قرار دیا ہے لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں مطلقاً ممانعت نہیں بلکہ ایسی گفتگو سے منع کیا گیا جو نیکی اور ذکر خداوندی پر مبنی نہ ہو یا یہ کہ اس کے بعد نماز کے بغیر سو جائے کیونکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ انسان کو ذکر خداوندی پر سونا چاہیے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں رات کے وقت مسلمانوں کے امور کے بارے میں گفتگو کرتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز عشاء کے بعد کسی کو گفتگو کرنے دیتے بلکہ فرماتے گھروں کو لوٹ جاؤ شاید اللہ تعالیٰ تمہیں نماز کی یا تہجد کی توفیق دے حضرت ابوسعید جو انصار کے ایک غلام تھے وہی اس حدیث کے راوی ہیں فرماتے ہیں جب آپ

---

[1] یاد رہے کہ مسلمان جو تعویذ باندھتے ہیں تو ان کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہوتا کہ اب کوئی بیماری نہیں آئے گی بلکہ وہ اسے محض وسیلہ اور حفاظتی تدبیر کے طور پر باندھتے ہیں ۱۲ ہزاروی

ہمارے پاس پہنچے تو میرے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی تھے فرمایا تم کیوں بیٹھے ہوئے ہو ہم نے عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے۔

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص نماز عشاء کے بعد ایسی گفتگو کرتا ہے جو شریعت کے خلاف نہیں تو اس میں کوئی حرج ہیں اسی طرح جو شخص آخر میں نماز پڑھنا چاہے تو اسے بھی اجازت ہے۔ نیز مسافر اپنے سفر کو کاٹنے کے لیے نماز کے بعد گفتگو کرتا ہے تو اسے بھی اجازت ہے بشرطیکہ بُری گفتگو نہ ہو۔

ممانعت اسی صورت میں ہے جب آخر میں نماز نہ پڑھے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو۔

نوٹ:۔ چونکہ عشاء کا مستحب وقت رات کی پہلی تہائی تک ہے لہذا اس صورت میں گفتگو وغیرہ نماز سے پہلے کی جائے اور نماز پڑھ کر سو جائے لیکن چونکہ آج کل نماز عشاء جلدی پڑھی جاتی ہے اور عام طور پر اس کے بعد مختلف امور پر گفتگو ہوتی ہے۔ اس لیے سوتے سے پہلے وضو کر کے نفل پڑھ لیں یا اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مبنی کلمات پڑھے جائیں (۔ا ہزاروی)

باب ۲۳۱، غلام کا آزاد عورتوں کے بالوں کو دیکھنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کا مکاتب غلام ہو اور اس کے پاس ادائیگی کے لیے رقم ہو تو چاہیے کہ وہ اس سے پردہ کرے۔

بعض اہل مدینہ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ غلام اپنی سیدہ کے بالوں چہرے اور جسم کے اس حصے کو دیکھ سکتا ہے جسے اس کا ذو رحم محرم دیکھ سکتا ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ وہ پردہ کرے اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے وہ اس سے پردہ نہیں کرتی تھیں۔

وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا غلام کے اپنی مالکہ کے بالوں کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ نیز حضرت اسماء، اپنے خاوند حضرت قاسم کے غلاموں کے پاس دوپٹے کے بغیر بیٹھتی تھیں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ غلام آزاد عورت کے جسم کا وہی حصہ دیکھ سکتا ہے جسے کوئی غیر محرم دیکھ سکتا ہے وہ فرماتے ہیں پہلے فریق کا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد صرف امہات المومنین کا پردہ کرنا ہو کیونکہ انھیں ذو رحم محرم کے علاوہ تمام لوگوں سے پردہ کرایا گیا تھا کہ کوئی شخص بھی ان کو بالکل نہیں دیکھ سکتا جب کہ دوسری عورتوں کا یہ حکم نہیں کیونکہ غیر محرم مرد جس پردہ عورت حرام ہے اس کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر وہ جو ظاہر ہو اور اس سے بالیاں ہار اور پازیب وغیرہ مراد ہیں۔

حضرت ابراہیم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں "کہ جو کچھ قمیص سے اوپر ہو" تو لوگوں کے لیے غیر محرم عورتوں کے چہروں اور ہتھیلیوں کو دیکھنا جائز قرار دیا گیا ہے لیکن ازواج مطہرات سے یہ حرام ہے جب پردے کی آیت نازل ہوتی تو انہیں اس سلسلے میں دوسری عورتوں پر فضیلت دی گئی۔

اس بارے میں متعدد حدیث وارد ہوئی ہیں۔

لہذا ازواج مطہرات کا حکم الگ ہے اور دوسری خواتین کا الگ اس پر یہ اعتراض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مومنات کو

میں فرمایا کہ اے محبوب آپ ان سے فرما دیں کہ وہ اپنی آنکھوں کو پست رکھیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں البتہ جو ظاہر ہوا پھر فرمایا کہ اپنی زینت کو صرف خاوندوں، یا باپ دادا وغیرہ کے لیے ظاہر کریں اس سے معلوم ہوا کہ یہ حکم عام ہے۔ تو اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ یہاں تو صرف ان کا ذکر کیا گیا جو پردے کے سلسلے میں مستثنیٰ ہیں اور جن سے پردہ کرنے کا حکم نہیں ہے ان کا سب کا حکم ایک جیسا نہیں مثلاً یہاں خاوند کے ساتھ عورت کے باپ کا بھی ذکر کیا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کے جسم کا وہ حصہ بھی دیکھ سکتا ہے جسے اس کا باپ نہیں دیکھ سکتا پھر اس آیت میں "او ماملکت ایمانہن" فرما کر غلاموں کا ذکر کیا تو ان کے لیے بھی عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھنا جائز ہے۔

حالانکہ وہ عورت کے محارم نہیں ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو آزاد لوگ عورت کے محارم نہیں وہ اور غلام اس سلسلے میں برابر ہیں وہ صرف وہی حصہ دیکھ سکتے ہیں جو ظاہر ہو یعنی چہرہ اور ہاتھ۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد بن زمعہ سے پردہ کرنے کا حکم دیا حالانکہ وہ ان کے باپ کی لونڈی کا بیٹا تھا تو ظاہر ہے کہ وہ ان کا بھائی تھا یا باپ کی لونڈی کا بیٹا تھا تو وہ دوسرے ورثاء کی طرح ان کا بھی مملوک تھا، لیکن اس غلامی کے باوجود اس کے لیے ام المومنین کو دیکھنا جائز نہ تھا گویا یہ آیت بھی عام عورتوں کے بارے میں ہے امہات المومنین کے بارے میں نہیں۔

قیاس بھی احناف کے قول کی تائید کرتا ہے وہ اس طرح کہ محرم کے لیے عورت کے چہرے، سینے، بالوں اور گھٹنوں سے نیچے والے حصے کو دیکھنا جائز ہے اور غیر محرم قریبی رشتہ دار صرف چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ غلام کے لیے عورت کے سینے کو ننگے ہونے کی حالت میں دیکھنا حرام ہے اسی طرح وہ اس کی پنڈلیوں کو بھی نہیں دیکھ سکتا چاہے وہ غلام اس عورت کا اپنا ہو یا کسی دوسرے کا، تو جب یہ محارم کی طرح نہیں بلکہ اجنبی کی طرح ہے تو بالوں کو دیکھنے کے سلسلے میں بھی اجنبی کی طرح ہوگا لہذا غلام اپنی مالکہ کے بالوں کو نہیں دیکھ سکتا۔

باب ۳۳۲ "ابوالقاسم" کنیت رکھنا

"ابوالقاسم" سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے، کیا کسی دوسرے شخص کے لیے بھی یہ کنیت اختیار کرنا جائز ہے یا نہیں اس سلسلے میں تین مسلک ہیں۔

(۱) کوئی بھی شخص یہ کنیت اختیار کر سکتا ہے چاہے اس کا نام محمد ہو یا نہ۔

(۲) یہ حکم حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے کہ ان کے صاحبزادے کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تھی حضور علیہ السلام نے ان کو اجازت دی تھی لہذا دوسرا کوئی شخص یہ کنیت نہیں رکھ سکتا اس کا نام محمد ہو یا نہ۔

(۳) یہ حکم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس طرح خاص ہے کہ ان کے لیے حضور علیہ السلام کے اسم گرامی اور کنیت کو جمع کرنا جائز تھا۔ دوسرے حضرات کے لیے اس صورت میں جائز ہے جب کہ ان کا نام محمد نہ ہو۔

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میرے ہاں کوئی بیٹا پیدا ہو تو میں آپ کے نام پر اس کا نام اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھ لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت تھی۔

پہلے قول والوں کا اس حدیث سے استدلال یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تخصیص کا ذکر نہیں فرمایا یہ بعد والوں کا قول ہے لہذا ہو سکتا ہے کہ یہ بات اسی طرح ہو جس طرح یہ فرما رہے ہیں اور ممکن ہے اس کے خلاف ہو اور خلاف ہونے پر دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام کے زمانے میں کچھ لوگوں کے نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تھی۔

جیسے حضرت محمد بن طلحہ، محمد بن اشعث اور محمد بن حذیفہ لہذا اگر حضور علیہ السلام نے اسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص کیا ہوتا تو دوسروں کے لیے اس کی گنجائش نہ ہوتی نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ السلام اور صحابہ کرام بھی ان حضرات پر اعتراض کرتے۔

تخصیص کے قائلین نے ایک دوسری حدیث سے بھی استدلال کیا لیکن امام طحاوی فرماتے کہ مخالفین نے اس پر ایوب بن واقد راوی کے حوالے سے اعتراض کرتے ہوئے اسے ثابت نہیں مانا۔

جو حضرات فرماتے ہیں کہ یہ کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اس شخص کا نام محمد ہو یا نہ ان کا استدلال یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے نام پر اپنا نام رکھو لیکن میرے کنیت کو نہ اپناؤ۔

بے شک میں ابوالقاسم ہوں۔

ایک دوسری حدیث میں اس کی وجہ بھی بیان فرمائی اور وہ یوں ہے آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

تو اس حدیث میں ممانعت کی وجہ بھی بیان فرما دی۔

اس مفہوم پر متعدد احادیث مروی ہیں۔

جن حضرات کا موقف یہ ہے کہ دونوں کو جمع کرنا منع ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عبید بن حارث نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نام اور کنیت کو جمع کرنے سے منع فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت نہ اپنائے اور جو میری کنیت کو اپنائے وہ میرے نام پر اپنا نام نہ رکھے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ کے نام اور کنیت کو جمع کرنا منع ہے اگر آپ کے نام پر نام نہ رکھا جائے تو کنیت کو اپنانے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ دوسرے قول کو ترجیح دیتے ہیں اور فرماتے ہیں ممکن ہے کہ پہلے اسی طرح ہو کہ انفرادی طور پر نام اور کنیت کی اجازت ہو لیکن بعد میں آپ نے کنیت کے اپنانے سے منع فرما دیا لیکن اس پہلی ممانعت کے مقابلے میں اس میں اضافہ ہوگا۔

اگر یہ کہا جائے کہ ہو سکتا ہے کنیت سے ممانعت کی احادیث مقدم ہوں جب کہ نام اور کنیت کو جمع کرنے کی ممانعت سے تعلق احادیث متاخر ہوں تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اگر جمع کرنے سے ممانعت کی احادیث مقدم ہوں تو محض کنیت سے نہی والی احادیث ناسخ نہیں بلکہ ایک اضافہ ہوگا۔

اور اگر مقدم ہوں تو ہمارے نزدیک یہ منسوخ نہ ہوں گی جب تک یقین سے نسخ کا علم نہ ہو جائے۔

جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو قیاس کے مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ فرشتوں اور انبیاء کرام کے ناموں پر نام رکھنے اور ان کی

کنیت اپنانے میں کوئی حرج نہیں لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں نص وارد ہے لہذا قیاس کو ترک کر دیا جائے گا۔

اس موقف پر ایک دلیل یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھا تو صحابہ کرام نے فرمایا ہم تمہیں ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے وہ حضور علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھ لو۔

اگر کہا جائے کہ حضور علیہ السلام نے اس سے ناپسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس وجہ سے بھی ناپسند ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قاسم ہوں کہ میں تقسیم کرتا ہوں۔

نیز یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے بیٹے کی نسبت سے ابوالقاسم کہلائے لہٰذا اگرچہ ابھی تک وہ ابوالقاسم نہیں کہلاتا تھا اس سے منع نہیں فرمایا لیکن چونکہ اس میں امکان تھا اس لیے نام بدلنے کا حکم دیا۔

باب ۳۲۳، کفار کو سلام کہنا

کیا کفار کو سلام کہنا جائز ہے؟ اس سلسلے میں بعض لوگوں نے جواز کا قول کیا ہے وہ حضرات حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی مجلس پر گزرے جس میں مسلمان، یہود، مشرکین اور بت پرست ملے جلے تھے تو آپ نے سلام کیا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ غیر مسلموں کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کی جائے البتہ ان کو جواب دینے میں کوئی حرج نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو یعنی یہود و نصاری کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو، یہ حدیث حضرت ابوہریرہ حضرت عبدالرحمن جہنی اور حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

یہ حضرات پہلی حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو سلام کہنا اس وجہ سے تھا کہ ان میں مسلمان بھی تھے اور ایسا کرنا جائز ہے کہ اہل مجلس میں سے بعض کا ارادہ کیا جائے اور کچھ کا ارادہ نہ کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو ان لوگوں سے درگزر کرنے اور معاف کرنے کا حکم تھا۔

لیکن اس کے بعد جب جہاد کا حکم ہوا تو یہ حکم منسوخ ہو گیا تو آپ نے فرمایا یہود و نصاری کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

کتاب الزیادات

باب ۳۲۴، تکبیرات عیدین کی کیفیت

اس باب میں دو باتوں کا بیان ہے ایک یہ کہ عید کی نماز میں زائد تکبیریں کتنی ہیں دوسری بات یہ ہے کہ قرآت تکبیرات کے بعد ہے یا پہلے؟

تکبیرات کے بارے میں مختلف اقوال ہیں جس کی وجہ یہ ہے، کہ اس سلسلے میں مروی احادیث مبارکہ میں مختلف تعداد کا ذکر ہے
حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد کے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ بارہ تکبیریں کہیں سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری میں حضرت عائشہ، حضرت ابن عمر، کثیر بن عبداللہ کے دادا رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز عید میں یہی طریقہ اختیار کیا نیز انہوں نے دونوں رکعتوں میں قرآت تکبیرات سے پہلے کی بنا بریں عید کی نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ بارہ تکبیریں ہوئیں، رکوع کی تکبیریں اس کے علاوہ ہیں۔
دوسرا قول یہ ہے کہ عیدین کی نماز میں کل نو تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری میں چار اور قرأت متصل ہوگی یعنی پہلی رکعت میں تکبیرات کے بعد اور دوسری میں تکبیرات سے پہلے ان حضرات نے پہلے قول والوں کی پیش کردہ روایات پر اعتراض کرتے ہوئے انہیں غیر صحیح قرار دیا ہے۔
وہ فرماتے ہیں کہ عمرو بن شعیب والی روایت ان کے نزدیک قابل استدلال نہیں اور حضرت عمرو کو اپنے دادا سے سماع حاصل نہیں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت ابن لہیعہ سے مروی ہے اور اس حدیث میں اضطراب ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث عبداللہ بن عامر سے مروی ہے اور وہ شخص ان کے نزدیک ضعیف ہے اور یہ غیر مرفوع ہے۔
جب کہ کثیر بن عبداللہ کی روایت، ابن وہب کی طرف ایک مکتوب تھا حالانکہ یہ لوگ ابن وہب کی سنی ہوئی بات کو قبول نہیں کرتے لکھی ہوئی کو کیسے قبول کریں گے۔
بعض احادیث میں چار چار تکبیروں کا ذکر آتا ہے ایک صحابی فرماتے ہیں۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی چار چار تکبیریں کہیں پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بھولنا مت یہ جنازہ کی تکبیرات کی طرح ہیں آپ نے انگوٹھے کو بند کرتے ہوئے باقی انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا۔
ایک دوسری حدیث میں اس بات کی وضاحت بھی موجود ہے کہ چار تکبیریں، تکبیر تحریمہ کے علاوہ تھیں۔
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پانچ تکبیریں مروی ہیں پہلی رکعت میں تین اور دوسری میں دو، اور قرأت بھی مل ہوئی نہ ہوگی یعنی دونوں رکعتوں میں قرأت تکبیرات سے پہلے ہوگی یہ عمل عیدالاضحیٰ میں کرتے تھے عیدالفطر میں اس کے خلاف کرتے تھے
بعض روایات میں گیارہ تکبیرات کا ذکر ہے۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نو تکبیریں مروی ہیں پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری میں چار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تیرہ تکبیریں مروی ہیں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری میں قرأت کے بعد چھ تکبیریں۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہتے پھر تین تکبیریں کہتے اس کے بعد قرأت کرتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے اور پھر کھڑے ہو کر قرأت کرتے پھر تین تکبیریں (زائد کہتے) اور ایک تکبیر کے ساتھ رکوع میں جاتے
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تکبیر رکوع کے علاوہ چار تکبیریں کہتے تھے۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ نو تکبیریں کہتے تھے۔
حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب روایات مختلف ہیں تو ہم صحیح قول معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
ایک بات تو یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نے بھی دونوں نمازوں میں تفاوت بیان نہیں کیا اور چونکہ

عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نماز ایک ہی مقصد کے لیے ہے لہذا ایک ہی حکم ہوگا۔

جہاں تک تکبیرات کا تعلق ہے تو عام نمازوں میں یہ زائد تکبیرات نہیں ہوتیں جبکہ عیدین کے نماز میں زائد تکبیرات ہوتی ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ عیدین کی نماز میں صرف اتنی تکبیریں زائد ہوں جن پر سب کا اتفاق ہے اور وہ کل نو تکبیریں ہیں ایک تکبیر تحریمہ تین تین دو رکعتوں میں زائد تکبیرات اور دو تکبیریں رکوع کے لیے، حضرت ابن مسعود، حضرت حذیفہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہم اسی طرف گئے ہیں۔

جہاں تک قرأت کا تعلق ہے تو جو لوگ دونوں رکعتوں میں قرأت سے تکبیرات کو مقدم کرتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ چونکہ پہلی رکعت میں قرأت، تکبیرات سے موخر ہے لہذا دوسری رکعت میں بھی اسی طرح ہونی چاہیے، لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ تکبیر ایک ذکر ہے جو نماز میں کیا جاتا ہے اور یہ قرأت کا غیر ہے۔ لہٰذا ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ پہلی رکعت میں قرأت کا کونسا مقام ہے اور دوسری میں کونسا تو ہم دیکھتے ہیں کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور تعوذ ہے اور وہ قرأت سے پہلے ہیں لہٰذا تکبیرات بھی قرأت سے پہلے ہوں۔

اور وتر نماز میں دعائے قنوت کے بارے میں اتفاق ہے کہ وہ قرأت کے بعد ہے یعنی قرأت پہلے ہے البتہ رکوع کے بارے میں اختلاف ہے تو جب قنوت، قرأت کے بعد ہے تو معلوم ہوا کہ دوسری رکعت میں قرأت پہلے اور ذکر بعد میں ہوگا۔

احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۳۲۵، عورت کا اپنے مال میں اختیار

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ عورت اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی تصرف نہیں کرسکتی ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے زیورات لائی اور کہا کہ میں انہیں صدقہ کرتی ہوں آپ نے فرمایا عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کرنا جائز نہیں کیا تم نے اجازت لی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ نے اس کی خاوند سے تصدیق چاہی تو اس نے تصدیق کردی۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شاذ ہے اور قرآن پاک کی آیات اور دیگر متعدد روایات کے خلاف ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کو اپنے مال میں اختیار رہے جیسے چاہے تصرف کرسکتی ہے۔

قرآن پاک میں فرمایا ہے" عورتوں کو ان کے مہر ادا کرو پس اگر وہ اپنی طرف سے بخوشی کچھ دیں تو اسے خوشگوار طریقے سے کھاؤ،،

یہاں عورتوں کو اختیار دیا گیا، دوسری جگہ فرمایا۔

"اگر تم ان کو جماع سے پہلے طلاق دو حالانکہ تم نے مہر مقرر کر دیا تو مقررہ مہر کا نصف ہوگا مگر یہ کہ وہ معاف کردیں،، تو یہاں بھی خاوند سے اجازت لینا ضروری قرار نہیں دیا گیا بلکہ وہ اپنی مرضی سے خود معاف کرسکتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ اپنے زیورات صدقہ کرنے کے لیے حضور علیہ السلام کے پاس جانے لگیں تو انہوں نے فرمایا مجھ پر صدقہ کرو تو انہوں نے جواب دیا حضور علیہ السلام سے پوچھے بغیر نہیں، جب آپ نے اجازت دی تو

ان پر اور ان یتیم بچوں پر جو ان کی پرورش میں تھے صدقہ کیا۔

اسی طرح حضور علیہ السلام نے عورتوں کو وعظ فرمایا اور انہیں صدقہ کی رغبت دی تو خاوندوں کی اجازت کے بغیر انہوں نے صدقہ کیا۔ اس سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ عورت تہائی مال کے اندر اندر وصیت کر سکتی ہے اور قرآن پاک کہتا ہے۔ من بعد وصیۃ یوصین بہا او دین کہ ان کی وراثت اس وصیت کے بعد تقسیم کرو جو وصیت وہ کر جائیں، تو جب وہ اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر وصیت کر سکتی ہیں تو دیگر تصرفات میں بھی جائز ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۴۶ پہلی رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد کیا جائے

پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد بالکل سیدھا کھڑا ہونا چاہئے یا بیٹھ کر پھر کھڑے ہوں! بعض حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے بیٹھے اور پھر سیدھا کھڑا ہو حضرت مالک بن حویرث نے اپنے ساتھیوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز بتاتے ہوئے اسی طرح بتایا ابو قلابہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمرو بن سلمہ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ جن رکعتوں میں قعدہ نہیں ان میں وہ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر پھر کھڑے ہوتے تھے۔

حضرت مالک بن حویرث فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وتر پڑھتے ہوئے اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں سیدھا کھڑا ہو جائے وہ فرماتے ہیں ایک مجلس میں حضرت ابو ہریرہ ابو اسید ابو حمید ساعدی اور دیگر انصار موجود تھے کہ نماز کا ذکر ہوا حضرت ابو حمید ساعدی نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں پھر انہوں نے طریقہ بتایا اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا اور بیٹھے نہیں بلکہ سیدھے کھڑے ہو گئے، اب دونوں قسم کی احادیث میں یوں تطبیق دی جائیگی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عام طریقہ یہی تھا البتہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے آپ نے کبھی وہ پہلا طریقہ اختیار کیا جیسے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے چوکڑی مار کر نماز پڑھی اور فرمایا میرے پاؤں مجھے برداشت نہیں کر سکتے۔

قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ نماز کے ایک عمل سے دوسرے عمل کی طرف منتقل ہونے کے لیے تکبیر یا تسبیح وغیرہ کو اختیار کیا جائے مثلاً رکوع میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے ہیں رکوع سے اٹھتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ"، اسی طرح سجدے میں جاتے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہی جاتی ہے تو اگر سجدے کے بعد جلسۂ استراحت ہوتا تو اس کے لیے اللہ اکبر کہتے اور پھر دوسری رکعت کے لیے اٹھتے ہوئے بھی اللہ اکبر کہتے حالانکہ ایسا نہیں کرتے لہذا سجدے کے بعد بیٹھنے کی بجائے سیدھا کھڑے ہونا چاہیے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۴۷ مالک پر غلام کے لباس اور کھانے کا وجوب

مالک پر غلام کے لیے کیا واجب ہے آیا کھانے اور لباس وغیرہ کے سلسلے میں دونوں کے درمیان مساوات قائم کرنا ضروری ہے یا محض کھانا اور لباس دینا ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ برابری ضروری ہے انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں ہم طلب علم کے سلسلے میں انصار کے ایک قبیلے بن گئے سب سے پہلے حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان پر ایک چادر تھی اور ایک معافری کپڑا تھا غلام پر بھی اسی طرح کا لباس تھا۔

فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ آپ غلام سے چادر لے کر معافری کپڑا اسے دے دیں تو اچھا ہے آپ پر بھی ایک قسم کا لباس ہو جائے گا اور اس پر بھی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میری آنکھ نے دیکھا، کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اس چیز سے کھلاؤ جس سے خود کھاتے ہو اور اس چیز سے پہناؤ جس سے خود پہنتے ہو لہٰذا اگر میں اس کو دنیا کا سامان دے دوں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیوں میں سے لے جائے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ مالک پر غلام کے لیے صرف لباس اور کھانا واجب ہے اس کے بعد مالک اپنے لیے جو چاہے اختیار کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کے لیے اس کا کھانا اور لباس ہے اور اسے اسی قدر عمل کا مکلف بنایا جائے جس کی اسے طاقت ہو۔ ایک حدیث شریف میں فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لائے تو اگر وہ ساتھ نہ بٹھائے تو اسے ایک یا دو لقمے دے دے کیونکہ اس نے اس کی گرمی اور مشقت برداشت کی ہے۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ برابری کا حکم نہیں دیا پہلے قول والوں نے جو حدیث پیش کی اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ اپنے کھانے اور لباس میں سے اسے دو یہ مطلب نہیں کہ اس کی مثل دو، جہاں تک حضرت ابوالیسر والے واقعہ کا تعلق ہے تو وہ تقوی کی بنیاد پر تھا اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو جاتا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۳۲۸ مساجد میں شعر پڑھنا

مساجد میں اشعار پڑھنے کے بارے میں دو قول ہیں، بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں وہ حضرت عمرو بن شعیب کی روایت سے استدلال کرتے ہیں انہوں نے بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار پڑھنے، اس میں سامان فروخت کرنے اور نماز سے پہلے حلقہ باندھنے سے منع فرمایا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں منبر بچھاتے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اس پر تشریف فرما ہو کر اشعار کہتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزرے تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے انہوں نے جھڑکا تو حضرت حسان نے فرمایا میں نے اس وقت یہاں شعر پڑھے ہیں جب آپ سے بہتر شخص یہاں تشریف فرما تھے۔ (حضور علیہ السلام مراد ہیں) تو یہ واقعہ صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

جہاں تک ممانعت کا تعلق ہے تو اس کی تین وجوہ ہو سکتی ہیں ایک تو یہ کہ وہ اشعار پڑھے جائیں جن کے ذریعے قریش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے تھے، یا ایسے اشعار ہوں جن میں عورتوں کے محاسن و خوبیوں کا ذکر ہو اور اس کے ذریعے

لہ معافر ایک شہر کا نام ہے اور ایک قبیلے کا بھی، اس کی طرف نسبت سے وہاں کا کپڑا معافری کہلاتا ہے۔

مال حاصل کیا جائے یا اس قدر شعر گوئی کی جائے کہ مساجد میں موجود سب یا اکثر لوگ اسی کام میں مشغول ہو جائیں۔
اس توجیہ پر یہ اعتراض ہوا کہ اس طرح شعر گوئی تو مسجد سے باہر بھی منع ہے مسجد کی تخصیص کیوں کی گئی۔ اس کا جواب یوں دیا گیا کہ بعض اوقات کسی بات کا ذکر ہوتا ہے لیکن اس کی تخصیص نہیں ہوتی، مثلاً قرآن پاک میں فرمایا کہ جن عورتوں کے ساتھ تم نے نکاح کر کے جماع کر لیا ان کی وہ لڑکیاں (پہلے خاوند سے) جو تمہاری پرورش میں ہوں۔ وہ تمہارے لیے حرام ہو گئیں، یہاں پرورش کا ذکر ہے حالانکہ یہ اس کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ وہ پرورش میں نہ بھی ہو بلکہ بڑی عمر کی ہو جائے پھر بھی حلال نہیں ہوتی۔ تو اسی طرح شعر گوئی سے ممانعت بھی مسجد کے ساتھ خاص نہیں مسجد میں سودا بیچنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ عام ہو جائے اور یہ عمل مسجد میں غالب ہو جائے حتیٰ کہ وہ بازار کی طرح ہو جائے تو جائز نہیں لیکن اس کے علاوہ مکروہ نہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی جیسے آپ نے فرمایا اے قریش کے گروہ! اللہ تعالیٰ تم پر ایک شخص کو بھیجے گا جس کے ذریعے تمہاری آزمائش کرے گا وہ دین کے معاملے میں تمہاری گردنیں مارے گا۔
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ میں ہوں فرمایا نہیں بلکہ وہ شخص مسجد میں جوتے گانٹھے گا، اور یہ عمل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کیا تو آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اس سے منع نہیں فرمایا لیکن اگر سب لوگ مسجد میں جمع ہو کر ایسا کریں تو یہ مکروہ ہو گا۔
تو مسجد میں، بیچنے، شعر کہنے اور حلقہ بنانے کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر عمل عام ہو جائے تو مکروہ ہے ورنہ نہیں۔

باب ۳۲۹ غائب چیز بیچنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔
اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ کسی چیز کو جب تک دیکھا نہ جائے اسے خریدنا جائز نہیں۔
یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ملامسہ، لمس سے بنا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ خریدار اس چیز کو ہاتھ لگائے لیکن آنکھ سے نہ دیکھے اور منابذہ کا بھی یہی مفہوم ہے یعنی ایک شخص، دوسرے آدمی کو کہے کہ اپنا کپڑا میری طرف پھینکو میں اپنا کپڑا تمہاری طرف پھینکتا ہوں اس طرح یہ دونوں ایک دوسرے کا کپڑا دیکھے بغیر سودا کر لیتے ہیں۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی پوشیدہ اور ان دیکھی چیز کو خریدے تو یہ سودا جائز ہے اور اسے خیار رویت (دیکھنے کا اختیار) حاصل ہو گا۔ اس کے بعد چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔
انہوں نے گزشتہ حدیث میں مذکور ممنوع ملامسہ کا مطلب اس طرح بیان کیا ہے کہ دور جاہلیت کا ایک طریقہ تھا وہ ایک کپڑے پر جھگڑا کرتے جب بھاؤ لگانے والا اسے چھو لیتا تو وہ اس کا خریدار بن جاتا اب دوسرے شخص پر لازم ہوتا کہ وہ اسے اس کے حوالے کرے اسی طرح منابذہ جس سے منع کیا گیا اس کی صورت یہ تھی کہ وہ کسی کپڑے وغیرہ کے بارے میں باہم گفتگو کرتے پھر اس کا مالک اسے دوسرے آدمی کی طرف جس نے گفتگو کی ہے پھینک دیتا تو یہ اس کی طرف سے سودا ہو جاتا اب اسے توڑ نہیں سکتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور سودوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ باہم رضامندی سے ہوں اور خرید و فروخت کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔

جہاں تک پوشیدہ چیز کے بیچنے کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے انگور کے بیچنے سے منع فرمایا جب جب تک وہ سیاہ نہ ہو جائے اور دانہ جب تک سخت نہ ہو جائے اس کو بیچنا بھی ممنوع قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب وہ سخت ہو جائے تو بیچنا جائز ہے حالانکہ وہ اپنے خوشے میں پوشیدہ ہے اگر اس چیز کو مجہول قرار دیا جائے تو یہ صحیح نہیں کیونکہ جس مجہول کی بیع جائز نہیں اس سے مراد وہ چیز ہے جس کی مقدار معلوم نہ ہو یہاں مقدار معلوم ہوتی ہے مثلاً اتنے صاع گندم ہے اب چونکہ مبیع کی مقدار معلوم ہے اگرچہ بائع اور مشتری کو ملاء کی حقیقت معلوم نہ ہو لیکن چونکہ بیع کی مقدار معلوم ہے لہٰذا یہ سودا جائز ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے نتیجہ یہ ہوا کہ غائب چیز کی مقدار معلوم ہو تو اس کا سودا جائز ہے اور خریدنے والے کو خیار رؤیت حاصل ہوگا۔

حضرت عثمان غنی اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہما نے کوفہ میں ایک مال کا سودا کیا تو اس بارے میں اختلاف ہوا کہ خیار رؤیت کسے حاصل ہوگا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت طلحہ کو خریدار ہونے کی وجہ سے خیار حاصل ہوگا۔ تو یہ تینوں حضرات صحابہ کرام کی موجودگی میں اس بات پر متفق ہوئے کہ غائب چیز کا سودا جائز ہے۔

باب ۴۴ کیا کنواری لڑکی کا باپ اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر سکتا ہے

بعض حضرات کا خیال ہے کہ کنواری لڑکی کے نکاح کے سلسلے میں اس کے باپ کو اس سے اجازت کی ضرورت نہیں ان حضرات کا استدلال یوں ہے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں پوچھا جائے اگر وہ خاموش رہے تو گویا اس نے اجازت دے دی اگر انکار کرے تو مجبور نہ کیا جائے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی کی اپنی لڑکی ہو تو اس سے اجازت کی ضرورت نہیں جب کہ وہ کنواری ہے دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ باکرہ بالغہ لڑکی کا ولی باپ ہو یا کوئی دوسرا شخص، وہ اس لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔

جہاں تک گذشتہ حدیث کا تعلق ہے تو اس میں اس کی نفی نہیں اور نہ ہی اجازت کے سلسلے میں یتیم لڑکی کی تخصیص ہے قرآن پاک میں اس قسم کی مثالیں موجود ہیں کہ ایک چیز کا ذکر ہوتا ہے لیکن وہ حکم اس کے ساتھ خاص نہیں ہوتا مثلاً جس عورت سے نکاح کرنے کے بعد جماع کیا گیا اب اس کی لڑکی (جو پہلے خاوند سے ہو) سے نکاح کرنا جائز نہیں قرآن پاک میں "فی حجورکم" (تمہاری پرورش میں ہوں) کی قید ہے لیکن اگر وہ پرورش میں نہ بھی ہو تو بھی یہ نکاح جائز نہ ہوگا یعنی تخصیص نہیں بلکہ حکم عام ہے اسی طرح باکرہ بالغہ یتیم ہو یا غیر یتیم دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہے۔

اور اس کی دلیل یہ ہے کہ نابالغہ لڑکی جب تک بالغ نہیں ہو جاتی اس کے مال میں باپ کو ولایت حاصل ہوتی ہے لیکن جب بالغ ہو جاتی ہے تو وہ اپنے مال میں خود تصرف کر سکتی ہے اس کا باپ اس کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کر سکتا اسی طرح نابالغہ ہونے کی صورت میں اس کے نفس کا اختیار باپ کو حاصل ہوتا ہے تو بالغ ہونے کے بعد وہ خود مختار ہوتی ہے لہٰذا اس کے نکاح کے سلسلے میں باپ کے لیے ضروری ہے کہ اجازت لے۔

ان حضرات نے اس سلسلے میں احادیث پیش کی ہیں جن میں سے بعض پر طعن ہوتا ہے اور امام طحاوی رحمہ اللہ نے ان پر

بحث کی ہے لیکن بعض روایات اس طعن سے پاک ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اپنے نفس پر اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے اور جب کنواری لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت لی جائے تو اس کی خاموشی اجازت ہے تو جس طرح یہاں بیوہ کے لیے ولی کی تخصیص نہیں کہ وہ باپ ہو یا کوئی دوسرا ولی، اسی طرح باکرہ (کنواری) کے لیے بھی تخصیص نہ ہوگی باپ ہو یا کوئی دوسرا ولی اجازت لینا ضروری ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ سے پوچھا گیا کہ اگر کنواری لڑکی کے گھر والے اس کا نکاح کرنا چاہیں تو کیا اجازت طلب کریں؟ فرمایا ہاں، پوچھا گیا کہ وہ تو حیا کرتے ہوئے خاموشی اختیار کرتی ہے فرمایا یہی اس کی طرف سے اجازت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن غانم کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے تھے اس کے باپ نے اپنے بھتیجے سے نکاح کر دیا تو اس کی ماں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی حضور علیہ السلام نے حضرت غانم کو بلا کر فرمایا عورتوں سے ان کے نفس کے بارے میں مشورہ کیا کرو۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ ان سے پوچھنا ضروری ہے، اس پر اعتراض کیا گیا کہ حضور علیہ السلام نے وہ نکاح فسخ نہیں کیا اگر یہ جائز نہ ہوتا تو آپ فسخ کر دیتے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شکایت اس لڑکی کی ماں نے کی تھی اور وہ بطور وکیل حاضر نہ ہوئی تھی خود لڑکی نے شکایت نہیں کی اور قاضی کا فیصلہ اسی وقت ہوتا ہے جب مدعی حاضر ہو۔ پھر یہ بھی مروی ہے کہ وہ لڑکی بیوہ تھی تو کیسے ہو سکتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت دے دیتے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ احادیث مبارکہ اور قیاس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بالغہ کنواری لڑکی سے اجازت لینا ضروری ہے چاہے اس کا باپ نکاح کر کے دے یا کوئی دوسرا ولی، اس میں تخصیص نہیں ہے۔

اس مسلک والوں کی پیش کردہ بعض احادیث پر اگرچہ اعتراضات ہوئے لیکن اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا اس لیے کہ ان کے استدلال میں جو احادیث یہاں ذکر کی گئی ہیں وہ صحیح اور اعتراضات سے محفوظ ہیں اور قیاس بھی ان کی تائید کرتا ہے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۴۱ کتنے مال والے پر صدقہ لینا حرام ہے

اس سلسلے میں چار قول ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ جس شخص کے پاس صبح و شام کا کھانا ہو اس کے لیے مانگنا حرام ہے اور اسے صدقہ دینا بھی جائز نہیں۔ ان حضرات کی دلیل حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص غنی (مالدار) ہونے کے باوجود مانگے وہ جہنم کے انگارے جمع کرتا ہے۔

وہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ! غنی (مالداری) کیا ہے؟ تو فرمایا یہ کہ اسے معلوم ہو کہ اس کے گھر والوں کے پاس صبح اور شام کا کھانا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جو آدمی چالیس درھم کے برابر چاندی کا مالک ہو اس پر صدقہ کرنا اور اس کا سوال کرنا حرام ہے۔

ایک شخص سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگ رہا تھا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص سوال کرے اور اس کے پاس

ایک اوقیہ (چالیس درہم) چاندی یا اس کے برابر سونا ہو تو اس نے بطور الحاف (کسی سے چمٹ جانا) سوال کیا۔
تیسرا قول یہ ہے کہ جو آدمی پچاس درہم رکھتا ہو یا اس کے پاس اس کے برابر سونا ہو اسے صدقہ دینا بھی حرام ہے اور اس کے لیے مانگنا بھی جائز نہیں۔
اس سے کم ہو تو جائز ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال سے بے نیاز ہو اور پھر سوال کرے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے پر زخم ہوں گے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ وہ بے نیازی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم (چاندی) یا اس کے برابر سونے کا مالک ہو۔
چوتھا قول یہ ہے کہ جو آدمی دو سو درہموں کا مالک ہو اس پر صدقہ کرنا اور اس کا مانگنا ناجائز و حرام ہے۔ قبیلہ مزینہ کے ایک شخص کو اس کی والدہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے کے لیے بھیجا وہ فرماتے ہیں میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا جو آدمی بے نیاز ہونا چاہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کرا دیتا ہے اور جو بچنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے بچاتا ہے اور جس نے لوگوں سے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس پانچ اوقیہ (دو سو درہم) چاندی ہے تو اس نے الحاف کے طور پر سوال کیا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان مختلف اقوال میں سے صحیح قول معلوم کرنا ضروری ہے لہٰذا ہمیں اس میں غور و فکر کرنا چاہئے ہم دیکھتے ہیں کہ صدقہ دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ بالکل حرام ہے اور ان حرام اشیاء میں داخل ہے جو ضرورت کے وقت حلال ہوتی ہیں یا اس کی ایک خاص مقدار حلال ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جس آدمی کے پاس صبح و شام کا کھانا نہ ہو بلکہ وہ اس سے کم کا مالک ہو تو اس کے لیے صدقہ حلال ہے۔

لہٰذا وہ ان اشیاء سے نکل گیا جو صرف ضرورت کے وقت حلال ہوتی ہیں اور جو چیزیں ضرورت کے تحت استعمال کرنا حلال ہیں وہ ضرورت کی حد تک ہوتی ہیں اس سے صبح و شام کے لیے حاصل کرنا بلکہ سیر ہو کر کھانا بھی جائز نہیں۔ اب ہم نے اس مقدار کو معلوم کرنا ہے جس سے صدقہ حرام ہو جاتا ہے تو یہ بات واضح ہے کہ جس شخص کے پاس صبح و شام کے کھانے سے کم ہو وہ غنی نہیں اور چالیس پچاس درہموں بلکہ دو سو سے کم درہموں سے بھی غنی نہیں ہوتا کیونکہ حضور علیہ السلام نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ کے سلسلے میں فرمایا کہ ان کے مالدار لوگوں سے لے کر فقراء پر تقسیم کر دو معلوم ہوا کہ دو سو درہموں کا مالک غنی ہے (کیونکہ زکوٰۃ کا نصاب دو سو درہم ہیں) اور جو شخص اتنی چاندی یا اس کی قیمت کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام ہے۔
لیکن جو اس سے کم کا مالک ہو اسے صدقہ دینا جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۴۲ ایک سو بیس سے زائد اونٹوں کی زکوٰۃ

جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے زائد ہو جائے تو اب زکوٰۃ کی مقدار کیا ہو گی اس سلسلے میں تین قول ہیں۔
ایک قول یہ ہے کہ نوے اونٹوں پر مقدار بدلے گی یعنی جب اکیانوے ہو جائیں تو اس میں دو حقے (تین سال کا اونٹ) چل گئے پھر جب ایک سو بیس ہوں تو کوئی چیز زائد نہ ہو گی یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں تو اس میں دو بنت لبون (اونٹ کا دو سالہ بچہ) اور ایک حقہ ہو گا یہ ایک سو چالیس تک رہے گا پھر مقدار بدل جائے گی۔

ان حضرات نے صدقات کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمرو بن حزم کے نام مکتوب گرامی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مکتوب شریف سے استدلال کیا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو ہر پچاس میں حقہ اور ہر چالیس میں بنت لبون ہوگا مثلاً ایک سو بیس سے ایک بھی بڑھ جائے تو اس سے دوسرا حکم آجائے گا۔ حتی کہ ایک سو بیس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ اور دو بنت لبون ہوں گے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بھیجا اور لکھا کہ یہ وہ فریضہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کیا۔ جس مسلمان سے اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے اور جس سے زائد مانگا جائے وہ نہ دے اس مکتوب گرامی میں یوں تھا جب اونٹ ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے اور ہر پچاس میں حقہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر انصاری فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے سلسلے میں حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو بھی خط لکھا تھا اور اس میں یوں ہے کہ جو ایک سو بیس پر زائد ہو اس پر یہ مقدار ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس ہو جائے تو فریضہ نئے سرے سے شروع ہوگا یعنی پھر ہر پانچ میں ایک بکری ہوگی حتی کہ زائد پچیس تک ہو جائیں (یعنی کل ایک سو پینتالیس ہو جائیں) تو ان میں ایک بنت مخاض ہوگا۔ علی ہذا القیاس۔

ان کا استدلال اس طرح ہے کہ حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت قیس بن سعد سے کہا کہ مجھے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کا مکتوب، لکھ دیں انہوں نے ایک ورق لکھ دیا پھر بتایا کہ یہ خط حضور علیہ السلام نے ان کے دادا کو لکھا تھا (اس میں یہی طریقہ لکھا ہوا ہے جو اوپر مذکور ہے)

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں تو ہمیں صحیح قول کے بارے میں غور و فکر کرنا چاہیے تو ہم دیکھتے ہیں کہ تینوں گروہوں کے نزدیک ایک سو بیس کی تعداد ایک مقدار کی انتہاء ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ ہر انتہاء کے بعد یا تو پہلی مقدار پر اضافہ ہوتا ہے یا وہ بدل جاتی ہے۔

مثلاً پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہے، دس پر دو بکریاں ہو گئیں اسی طرح پندرہ پر تین بیس پر چار اور پھر پچیس پر اونٹنی کا بچہ بنت مخاض واجب ہوتا ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سو بیس پر بھی تبدیلی ہونی چاہیے اس بنیاد پر پہلا قول فاسد قرار پاتا ہے۔

اب دوسرے اور تیسرے قول میں سے صحیح قول تلاش کرتا ہے تو تیسرے قول والوں کی دوسرے قول والوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب ایک مقدار بدلتی ہے تو کل میں نئی شرح سے وجوب ہوتا ہے بعض میں نہیں مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے تو پھر دس میں دو بکریاں ہوتی ہیں بعض میں نہیں اسی طرح جب ایک سو بیس ہو جائیں تو اس وقت فریضہ بدلے گا جب نئی مقدار آئیگی یعنی ایک سو بیس پر ایک کے بڑھ جانے سے فریضہ نہیں بدلے گا جس طرح چھ بکریوں پر فریضہ نہیں بدلتا معلوم ہوا کہ ایک سو بیس کی تعداد تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے، آپ نے فرمایا اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس ہو جائے تو فریضہ نئے سرے سے

بکریوں کے ساتھ شروع ہوگا یعنی ہر پانچ میں ایک بکری ہوگی یہاں تک کہ زائد پچیس ہو جائیں۔

دوسرے قول والوں نے اپنے موقف پر کچھ دیگر روایات پیش کی ہیں لیکن ان پر جرح کی گئی اور وہ استدلال کے لائق نہیں یا تو وہ منقطع ہیں یا ان کے راویوں میں سقم ہے۔

ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ حضرت عمرو بن حزم کی روایت میں اضطراب ہے لہذا ہر کسی کے لیے بھی حجت نہیں تو اس کا جواب دیا گیا کہ اس میں اضطراب نہیں کیونکہ یہ حدیث حضرت قیس بن سعد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی اور حضرت قیس ثقہ اور حجت ہیں، جب کہ حضرت زہری سے جس نے روایت کیا اسے تم قبول نہیں کرتے حضرت معمر کی روایت، عبداللہ بن ابی بکر سے مروی ہے وہ قیس بن سعد کے ہم پلہ ہیں گویا اصل حدیث حضرت قیس بن سعد سے ہے اور وہ ثقہ ہیں لہذا اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

وصیتوں کا بیان

باب ۳۴۳ کونسی وصیت جائز ہے نیز مرض الموت میں ھبہ اور صدقہ وغیرہ کا حکم

اس باب میں دو باتوں کا ذکر ہے ایک یہ کہ وصیت کا حکم کیا ہے دوسری یہ کہ مرض الموت میں مبتلا آدمی اپنا تمام مال ھبہ کر سکتا ہے پہلے مسئلہ میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آدمی تہائی مال سے کم کی وصیت کرے جب کہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ تہائی مال کی وصیت جائز ہے دونوں فریق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں ان کے پاس بہت سا مال تھا جب وہ بیمار ہو گئے حتیٰ کہ وصال کے قریب پہنچ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ان کے پاس بہت مال ہے اور ان کی وارث صرف ایک صاحبزادی ہے تو کیا وہ تمام مال صدقہ کر دیں؟

حضور علیہ السلام نے اجازت نہ دی دو تہائی مال کے بارے میں پوچھا تو اجازت نہ ملی نصف کے بارے میں بھی آپ نے اجازت نہ دی پھر تہائی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اجازت دی اور فرمایا یہ بھی زیادہ ہے۔

پہلے قول والے اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہائی حصہ مال کو زیادہ قرار دیا ہے لہذا اس کی وصیت جائز نہیں دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اگر یہ ناجائز ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت نہ دیتے لہذا کل مال کے تہائی حصے کی وصیت کرنا جائز ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

دوسرا مسئلہ ھبہ سے متعلق ہے اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنا تمام مال کسی کو ھبہ کر دے تو بعض حضرات کے نزدیک اسے اس کا اختیار ہے جس طرح وہ دیگر کاموں میں خود مختار ہے اس طرح وہ ھبہ بھی کر سکتا ہے

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں متقدمین میں سے کسی نے بھی یہ قول نہیں کیا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ صرف تہائی مال کا ھبہ کر سکتا ہے یعنی یہ بھی وصیت کی طرح ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مقام عالیہ میں اپنی کھجوروں سے بیس وسق کھجوریں توڑنے کی اجازت دی جب آپ بیمار ہو گئے تو فرمایا اگر تم نے کھجوریں توڑی ہوتیں تو وہ تمہاری ہوتیں لیکن اب وہ ورثاء کا حق ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور صحابہ کرام نے اس بات پر اعتراض نہیں کیا یعنی آپ نے ام المومنین کے وارث ہونے کی وجہ سے یہ حکم واپس لے لیا کیونکہ اب ان کے لیے ھبہ یا وصیت جائز نہ تھی۔

ایک شخص نے وفات کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے اس کے پاس کوئی دوسرا مال بھی نہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ اندازی کر کے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو باقی رکھا۔ یعنی تہائی حصہ کی آزادی کو برقرار رکھا اب اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر چھ غلام آزاد کر دیئے اور اس کے پاس کوئی دوسرا مال بھی نہیں ورثاء اس کی اجازت بھی نہیں دیتے تو کیا کرنا ہوگا تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ دو تہائی آزاد ہوں گے اور باقی غلام ورثاء کی ملکیت ہوں گے۔ کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ قرعہ اندازی کر کے دو کو آزاد کر دیا جائے اور باقی غلام ہی رہیں گے۔

کچھ حضرات کا مسلک یہ ہے کہ دو تہائی آزاد ہوں گے اور باقی غلام محنت مشقت کر کے اپنی قیمت ادا کریں اور آزاد ہو جائیں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

قرعہ اندازی کے قول والوں پر دوسرے دونوں فریق اعتراض کرتے ہیں کہ قرعہ اندازی، اسلام کے شروع شروع میں تھی پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا قرعہ اندازی کے قائل کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے ہوئے ازواج مطہرات میں قرعہ اندازی کرتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی زوجہ کو سفر میں لے جانا واجب نہ تھا لہذا وہ ازواج مطہرات جو آپ کے ساتھ نہ جا سکتی تھیں ان کی حوصلہ افزائی کے لیے آپ قرعہ اندازی فرماتے تھے۔ اسی طرح اگر دو آدمی قاضی کے پاس حاضر ہوں اور دونوں ایک دوسرے پر دعویٰ کریں تو قاضی قرعہ اندازی کے ذریعے ایک کے دعویٰ کو پہلے سنے گا۔ یہ مطلب نہیں کہ دوسرے کی بات نہیں سنے گا۔ لہذا قرعہ اندازی جس کے ذریعے کسی پر حکم کو لازم کیا جائے جائز نہیں ہوگی۔

جو حضرات فرماتے ہیں کہ دو غلام آزاد ہوں گے اور باقی چار محنت مشقت کر کے اپنی رقم جمع کرائیں ان کی دلیل یہ بھی ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا ایک نے آزاد کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ وہ مکمل آزاد ہے۔ اب آزاد کرنے والا خوشحال ہو تو دوسرے شریک کے حصے کی رقم ادا کرے اور اگر تنگ دست ہے تو اس میں اختلاف ہے تاہم یہ بات ثابت ہے کہ غلام مکمل آزاد ہو گیا اسی طرح یہاں بھی وہ تمام غلام آزاد ہو جائیں گے۔

باب ۲۴۴ اپنی یا کسی دوسرے کی قرابت کے لیے وصیت کرنا

اگر کوئی شخص یوں وصیت کرے کہ اس کے مال کا تیسرا حصہ فلاں کے اہل قرابت کو دے دینا تو ان قرابتداروں سے کون لوگ مراد ہوں گے۔

اس سلسلے میں پانچ قول ہیں۔

۱۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس فلاں کے تمام ذی رحم محرم مراد ہوں گے چاہے باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے البتہ باپ کی طرف سے ذی رحم محرم، مقدم ہوں گے مثلاً موصیٰ لہ کا چچا اور ماموں دونوں ہوں تو چچا مقدم ہوگا۔

۲۔ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قریبی رشتہ دار مراد ہوں گے چاہے باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے، وہ ذی رحم محرم ہوں یا غیر محرم ۔ دُور کے رشتہ دار مراد نہیں ہوں گے ۔

۳۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک ہجرت کے بعد جو اس کا پہلا دادا ہے چاہے باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے اس کی تمام اولاد اس فلاں کی قرابتدار ہے ۔

۴۔ بعض لوگوں کے نزدیک اس کی چوتھے دادا کی اولاد اس کی قرابت دار ہے ۔

۵۔ اس فلاں (موصیٰ لہ) کے جدِّ اعلیٰ کی تمام اولاد اس کی قرابت دار ہے چاہے وہ جدِّ اعلیٰ اسلام میں تھا یا دورِ جاہلیت میں

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس پانچویں قول کو ترجیح دی ہے سب سے پہلے وہ چوتھے قول پر بحث کرتے ہیں ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا اور وہ چوتھی پشت میں یعنی عبد مناف پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھے ہوتے ہیں ۔

لیکن ان حضرات کی یہ بات متعدد وجوہ سے صحیح نہیں پہلی بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو حصہ دیا لیکن بنو امیہ اور بنو نوفل کو نہیں دیا حالانکہ وہ بھی چوتھی پشت میں اکٹھے ہونے کی وجہ سے برابر کی قرابت رکھتے ہیں معلوم ہوا کہ حصہ قرابت کی وجہ سے نہیں روکا گیا ۔

آیت کریمہ "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور اپنے باغ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اپنے قرابت داروں میں تقسیم کردو۔ تو انہوں نے حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابی بن کعب میں تقسیم کر دیا حالانکہ حضرت اُبی ان کے ساتھ ساتویں پشت میں شریک ہوتے ہیں ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قریبی قبیلے والوں کو ڈرانے کا حکم دیا گیا تو آپ نے بنو ہاشم کو بلایا حالانکہ وہ تیسری پشت میں شریک ہوتے ہیں، آپ نے فرمایا بنو عبد المطلب کو جمع کرو تو وہ دوسری پشت میں آپ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں آپ نے بنو عبد مناف کو بلایا اور وہ چوتھی پشت میں شریک ہیں۔ آپ نے بنو قصی کو بھی بلایا اور وہ پانچویں پشت میں آپ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں ایک روایت میں ہے آپ نے بنو کعب بن لوئی کو بھی بلایا اور وہ ساتویں پشت میں آپ کے ساتھ شریک ہوتے ہیں ایک دوسری روایت کے مطابق آپ نے قریش کے تمام قبیلوں کو بلایا۔ معلوم ہوا کہ قرابت داروں سے صرف چوتھی پشت میں شریک ہونے والے افراد مراد لینا صحیح نہیں بنابریں چوتھا قول فاسد ہو گیا۔

امام زفر رحمہ اللہ کے قول پر بحث کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں ۔

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب سب کو دیا حالانکہ بعض بنو ہاشم اور بنو مطلب آپ کے زیادہ قریب تھے لیکن آپ نے قریب و بعید کا فرق نہیں رکھا لہٰذا دوسرا قول بھی صحیح نہیں اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان اور حضرت اُبی کو باغ دیا حالانکہ حضرت ابی ان کے ساتھ ساتویں پشت میں اور حضرت حسان تیسری پشت میں شریک ہیں پہلے قول یعنی حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر بحث کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم کرتے ہوئے تمام بنو ہاشم کو دیا حالانکہ ان میں ذی رحم محرم بھی تھے اور غیر محرم بھی ۔ اسی طرح حضرت ابو طلحہ نے حضرت اُبی بن کعب اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو دیا اور وہ ذی رحم تھے محرم نہ تھے ۔ لہٰذا یہ قول بھی صحیح نہ ہوا ۔

حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول بھی صحیح قرار نہیں پاتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقربیٰ کا حصہ

بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا حالانکہ وہ لوگ اور آپ ہجرت کے بعد سے کسی باپ پر اکٹھے نہیں ہوتے لہذا یہ قید بھی صحیح نہیں۔
یہی حال حضرت ابوطلحہ اور حضرت اُبی بن کعب اور حضرت حسان کا ہے۔ لہذا آخری قول باقی رہ جاتا ہے کہ ایک باپ کی اولاد اس کے قرابت دار ہیں چاہے وہ دور جاہلیت میں تھا یا اسلام کے زمانے میں ۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ اسی قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

وراثت کا بیان

باب ۳۴۵ میت کی بیٹی، بھائی اور بہن میں تقسیم وراثت

اگر مرنے والے نے اپنے پیچھے، بہن، بھائی اور بیٹی چھوڑی ہو تو بیٹی کو نصف مال ملتا ہے لیکن باقی مال صرف بھائی کو ملے گا یا اس میں بہن کا حصہ بھی ہوگا۔

بعض حضرات فرماتے ہیں صرف بھائی کو ملے گا اور بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔
ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال کو اصحابِ فروض کے ساتھ ملاؤ (یعنی جن کا حصہ مقرر ہے ان کو دو) ان سے جو کچھ بچے وہ سب سے قریبی مرد کے لیے ہوگا۔
نیز قرآن پاک میں فرمایا "اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کی اولاد نہ ہو البتہ بہن ہو تو اسے نصف ملے گا، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (یہ تو اس صورت میں ہے جب اولاد نہ ہو) اور تم اولاد کی صورت میں بھی اسے نصف مال دینے کا قول کرتے ہو) یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اولاد کی موجودگی میں بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔
لیکن دوسرے حضرات کا قول یہ ہے کہ بیٹی کو نصف دینے کے بعد باقی مال بہن بھائی میں اس طرح تقسیم کیا جائے کا کہ بھائی کو بہن کی نسبت دوگنا ملے گا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو حدیث پیش کی گئی ہے وہ ان کے بارے میں نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حصے تقسیم کرنے کے بعد جو کچھ بچ جائے وہ قریبی مرد کو دیا جائے جیسے پھوپھی اور چچا ہوں تو باقی چچا کے لیے ہوگا پھوپھی کو نہیں ملے گا۔ کیونکہ یہ دونوں درجہ میں مساوی ہیں اور چچا کو پھوپھی پر مرد ہونے کی فضیلت حاصل ہے۔
اس مفہوم پر دلیل یہ ہے کہ اگر مرنے والے نے بیٹی کے ساتھ پوتا اور پوتی چھوڑے ہوں تو بالاتفاق بیٹی کے نصف حصے کے بعد باقی مال ان دونوں میں تقسیم ہوتا ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ چچا اور پھوپھی کی صورت میں باقی تمام مال چچا کو ملتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس حدیث کا اطلاق پوتے اور پوتی پر نہیں ہے اب مختلف فیہ مسئلہ کو دیکھنا ہے کہ وہ کس کے ساتھ ملحق ہوگا تو ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کے وارث صرف ایک پوتا اور پوتی ہوں تو وراثت ان دونوں میں تقسیم ہو جائے گی اور پوتے کو دوگنا ملے گا اور ان کے ساتھ میت کی لڑکی بھی ہو تو وہ نصف لے گی باقی ان دونوں میں تقسیم ہوگا۔

۔ چچا اور پھوپھی کی صورت میں اگر میت کی بیٹی نہ بھی ہو تو بھی چچا کو حصہ ملے گا پھوپھی کو نہیں۔ اگر میت کی بیٹی نہ ہو اور اس کی بہن اور بھائی ہی وارث ہوں تو مال وراثت دونوں میں تقسیم ہوگا تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ بیٹی کی موجودگی میں بھی ان کا حکم یہی ہو لہذا بہن اور بھائی کے حکم کو پوتے اور پوتی والے حکم کے ساتھ ملایا جائے گا، پھوپھی اور چچا کے حکم سے منسلک نہیں کیا جائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کا فیصلہ فرمایا تھا۔ آپ نے میت کی بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ دے کر دو تہائی پورا کیا اور باقی اس کی بہن کو دیا معلوم ہوا کہ میت کی بہن عصبہ ہے تو جس طرح وہ عصبہ ہونے کی وجہ سے زیادہ کی مستحق بنتی ہے اسی طرح بہن کو بھی بطور عصبہ یہ حق حاصل ہوگا۔

جہاں تک آیت کریمہ کا تعلق ہے تو اس سے وہ اولاد مراد ہے جو تمام میراث لے جائے کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر میت کی بیٹی اور باپ کی طرف سے بھائی ہو تو بیٹی کو نصف ملے گا اور باقی تمام مال بھائی کو ملے گا۔ یہ آیت اس اولاد کے بارے میں نہیں جسے بعض مال ملتا ہے۔ یعنی میت کا لڑکا ہو تو میت کی بہن کو کچھ نہیں ملے گا اس بات کی طرف اشارہ ہے اور اگر بیٹی ہو تو چونکہ وہ نصف مال لیتی ہے لہذا بہن کو بھی ملے گا۔

جہاں تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مسلک کا تعلق ہے تو صحابہ کرام نے اس کی مخالفت کی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میت کی بیٹی اور بہن میں وراثت کو نصف نصف تقسیم فرمایا۔ حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ کرام نے بھی اسی طرح فرمایا البتہ حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اس کے خلاف ہیں بلکہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا۔

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں اگر میت کی بیٹی کے ساتھ کوئی عصبہ ہو تو تمام مال بیٹی کو ملے گا اور عصبہ کو کچھ نہیں ملے گا تو یہ لوگ نہایت جاہل ہیں کیونکہ ان کی یہ بات قرآن پاک کے خلاف ہے قرآن پاک میں آتا ہے۔

للذکر مثل حظ الانثیین۔ نیز فرمایا فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک۔

تو ان دونوں آیتوں میں لڑکے اور لڑکی کے حصے کی وضاحت کر دی گئی یعنی ایک لڑکی ہوگی تو نصف مال کی حقدار ہوگی ایک سے زائد ہوں تو دو تہائی کی مالک ہوں گی قرآن پاک کی روشنی میں وہ کل مال کی حقدار نہیں ہیں۔

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی فیصلہ مروی ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی آپ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضرت سعد شہید ہو گئے انہوں نے اپنی دو بیٹیاں، مجھے اور ایک بھائی کو چھوڑا ہے ان کا بھائی سارا مال لے گیا اور عورتوں سے ان کے مال کے سبب نکاح کیا جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر فرمایا ان کی بیوی کو آٹھواں حصہ اور بیٹیوں کو دو تہائی مال دو باقی تمہارے لیے ہے۔

معلوم ہوا کہ بیٹی ایک ہو یا زیادہ اس کے لیے کل مال نہیں ہوتا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۳۴۶ ذوی الارحام کی وراثت

اگر میت کا کوئی عصبہ رشتہ دار نہ ہو اور اس کا کوئی ذو رحم ہو تو کیا اسے وراثت ملے گی؟ بعض حضرات کے نزدیک اسے وراثت نہیں ملے گی۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے خالہ اور پھوپھی چھوڑی ہے تو آپ نے فرمایا ان کے لیے کچھ نہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ذی رحم کو قرابت کی بنیاد پر حصہ ملے گا۔ اس پر روایات دلالت کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس شخص کے ولی ہیں جس کا کوئی ولی (مددگار) نہیں اور جس کا کوئی وارث نہیں اس کا ماموں وارث ہے۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ منقطع ہے اور اگر صحیح ثابت بھی ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ ان لوگوں کے لیے حصہ مقرر نہیں پایا کہ جس وقت آپ نے فرمایا تھا اس وقت تک ان کے بارے میں حکم نازل نہیں ہوا تھا بعد میں آیت کریمہ واولوا الارحام بعضهم اولیٰ ببعض فی کتاب۔ نازل ہوئی۔ اور پہلا حکم منسوخ ہوگیا۔

ثابت بن وحداح کا وصال ہوا اور وہ اجنبی غیر معروف النسل تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھانجے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو ان کی وراثت دے دی۔ اس حدیث پر مخالفین نے اعتراض کیا کہ یہ منقطع ہے تو امام طحاوی فرماتے ہیں متصل الاسناد روایت بھی اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے جیسے ابھی چند سطور پہلے ماموں کے وارث ہونے کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی گزرا ہے اور ان احادیث کو قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیت کریمہ سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے۔

اس پر اعتراض کیا گیا کہ چونکہ زمانہ جاہلیت میں لوگ منہ بولا بیٹا بناتے تھے جس طرح حضرت زید، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے (متبنیٰ) تھے اور اس کو وراثت ملتی تھی اسی طرح لوگ ایک دوسرے سے معاہدہ کر کے وراثت دیتے تھے تو قرآن پاک نے اس رسم کو توڑتے ہوئے فرمایا کہ وراثت کا سبب رشتہ داری ہے، معاہدے یا متبنیٰ بنانا نہیں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ اس آیت کا پس منظر یہ ہے اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اس آیت سے صرف یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عقد وغیرہ کی بنیاد پر وراثت کے حق کا رد کیا گیا رہا یہ ہے کہ اولوا الارحام عصبہ ہیں یا دوسرے لوگ تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قول میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں لہٰذا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کوئی فریق بھی استدلال نہیں کر سکتا۔

پھر اہل بدر بھی فرماتے ہیں کہ ذوی الارحام کو وراثت ملے گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میت کی پھوپھی کو دو تہائی اور خالہ کو ایک تہائی مال دیا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھوپھی کے لیے دو تہائی اور خالہ کے لیے ایک تہائی ہے۔

قیاس بھی یہی چاہتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ عصبات مرد ہوں تو وارث بنتے ہیں اسی طرح بعض لوگ دوسروں کی نسبت زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے وارث بنتے ہیں اور جب میت کا کوئی عصبہ وارث نہ ہو تو تمام مسلمان اس کے وارث قرار پاتے ہیں تو جو لوگ قریبی ہیں وہ بدرجہ اولیٰ وارث ہوں گے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے اب یہاں دو مسئلے اور ہیں ایک یہ کہ مولی العتاقہ یعنی جس نے کسی غلام یا لونڈی کو آزاد کیا تو ذوی الارحام کی موجودگی میں اسے وراثت ملے گی یا نہیں تو اس سلسلے میں احناف کا موقف یہ ہے کہ ایسے ذوی الارحام جو عصبات نہ ہوں ان سے مولی العتاقہ مقدم ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے اپنے غلام کو آزاد کیا پھر وہ فوت ہوگیا اور اس کی لڑکی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کو نصف مال دینے کے بعد باقی مال حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو دیا کیونکہ انہوں نے اسے آزاد کیا تھا یعنی اس کے ذوی الارحام کو باقی مال نہیں دیا قیاس بھی یہی چاہتا ہے کیونکہ جب آزاد شدہ غلام کی بیٹی نہ ہو تو ولی العتاقہ عصبہ بنکر وراثت لیتا ہے جیسے ذوی الارحام میں عصبات وراثت حاصل کرتے ہیں تو لڑکی کی موجودگی میں بھی اسی طرح ہوگا۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر میت کی ماں کے ساتھ اس کی ماں کی طرف سے بہن ہو یا سگی بیٹی کے ساتھ پوتی ہو یا سگی بہنوں کے

ساتھ باپ کی طرف سے بہن ہو کر ماں، بیٹی اور سگی بہن کو حصہ دینے کے بعد باقی مال سوتیلی بہن یا پوتی کو نہیں دیا جائے گا۔

لیکن یہ بات صحیح نہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف فرمایا وہ فرماتے ہیں وراثت میں سے باقی مال ان ذوی ذوی الارحام کی طرف لوٹے گا جن کا وراثت میں حصہ ہے قیاس بھی یہی ہے کیونکہ یہ سب ذوی الارحام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو حصے مقرر کئے ہیں ان کو مختلف رشتہ داریوں کے ساتھ جمع کیا قرب کی وجہ سے کسی کو ترجیح نہیں دی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ایسے لوگوں کو وارث بنایا، جو نہ عصبہ میں اور نہ ذی رحم وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص مر گیا اس نے کوئی قریبی رشتہ دار نہیں چھوڑا تھا بس ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کیا تھا تو حضور علیہ السلام نے تمام وراثت اس کو دے دی تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وارث بنانے کا کوئی ذکر نہیں ہو سکتا ہے وہ ولاء کی وجہ سے وارث ہو، یا اس کا ذی رحم رشتہ دار ہو، یا میت نے وصیت کی ہو اور اس پر کئی احادیث دلالت کرتی ہیں یا اس کی محتاجی کی وجہ سے آپ نے اسے دیا ہو۔

لہٰذا ان احتمالات کی وجہ سے اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (النحل ۸۹)

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا ہے جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

سات ضخیم جلدوں میں شرح صحیح مسلم کی تکمیل اور عالمگیر مقبولیت اور شاندار پذیرائی کے بعد
شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی عم فیوضہ کی ایک اور فکر انگیز اور علمی تصنیف
قرآن مجید کی تفسیر بہ نام

تبیان القرآن

چند خصوصیات

★ قرآن مجید کا سلیس اور با محاورہ ترجمہ اور آسان اردو میں قرآن کریم کی تشریح،

★ احادیث، آثار اور اقوال تابعین پر مبنی قرآنی آیات کی تشریح،

★ قرآن مجید کی آیات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، جلالت اور آپ کی خصوصیات کا استنباط،

★ عقائد اسلامیہ میں عقائد اہل سنت کی حقانیت اور فقہی مذاہب میں فقہ حنفی کی ترجیح،

★ مفسرین کی چودہ سو سالہ کاوشوں کا حاصل، مجتہدین کی آرا پر نقد و تبصرہ اور تصوف کی چاشنی،

★ مشکلاتِ اعراب قرآن کا حل، عصری مسائل پر محققانہ ابحاث اور مذاہبِ باطلہ کا مہذب رد،

یہ ایک ایسی تفسیر ہوگی جس کی مدتوں سے اہلِ ذوق کو تلاش اور پیاس تھی جس کی ضرورت، اہمیت اور افادیت صدیوں تک باقی رہے گی۔

پیش کش: فرید بک سٹال

فرید بک سٹال ۳۸۔اُردو بازار لاہور

فرید بُک سٹال

۳۸۔اُردو بازار لاہور

E-mail:info@faridbookstall.com
Web Site: www.faridbookstall.com